المستدرك

على الصحيحين

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

ھو القادر

نام کتاب ——— المستدرک

تصنیف ——— الإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

مترجم ——— الشیخ الحافظ أبی الفضل محمد شفیق الرحمن القادری الرضوی

پروف ریڈنگ ——— ملک محمد یونس رضوی

باہتمام ——— ملک شبیر حسین

کمپوزنگ ——— ورڈز میکر

سن اشاعت ——— فروری 2010ء

سرورق ——— باھو گرافکس

طباعت ——— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ——— روپے

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

شبیر برادرز اردو بازار لاہور

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کردی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

شرفِ انتساب

میں اپنی اس کاوش کو منسوب کرتا ہوں

والدِ محترم صوفئ کامل فنا فی الشیخ

قبلہ صوفی محمد رفیق قادری دامت برکاتہم العالیہ

کے نام

جن کے التزامِ کسبِ حلال' آہِ سحر گاہی اور دعائے نیم شب کی بدولت

بندہ حدیث شریف کی خدمت کے قابل ہوا

اللہ تعالیٰ ان کو صحت' تندرستی اور درازئ عمر بالخیر عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نیازمند

محمد شفیق الرحمٰن

ناظمِ اعلیٰ جامعہ غوثیہ رضویہ ایبک روڈ میاں چنوں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم حدیث کی ترویج واشاعت اور درس وتدریس کرنے والوں کے لیئے

دعاءِ نبوی

اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جو ہم سے کوئی بات سن کر اسی طرح آگے پہنچا دے جیسے سُنی تھی

الحدیث

نضر اللہ امرأ سمع منا شیئا فبلغه کما سمعه

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ

(۹۳۳ء/۳۲۱ھ — ۱۰۱۴ء/۴۰۵ھ)

آپ کا نام محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ بن نعیم بن حاکم ہے اور آپ کی کنیت ''ابوعبداللہ'' ہے۔

پیدائش:

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ پیر کے دن، ۱۳ ربیع الاول، ۳۲۱ ہجری میں ''نیشاپور'' میں پیدا ہوئے۔

۳۳۰ ہجری میں انہوں نے اپنے والد اور ماموں کی خاص توجہ اور تربیت کے نتیجے میں احادیث کے سماع کا آغاز کیا۔

۳۳۴ ہجری میں، جب ان کی عمر صرف ۱۳ برس تھی، اس وقت کے شیخ ابوحاتم بن حبان کی احادیث کو املاء کرنا شروع کیا۔

انہوں نے خراسان، عراق اور ماوراء النہر کی بلند مرتبہ اسانید کا علم حاصل کیا۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے ۲۰۰۰ کے قریب مشائخ سے احادیث کا سماع کیا تھا۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے صرف نیشاپور میں ایک ہزار مشائخ سے احادیث کا سماع کیا تھا۔

جب امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ ۲۰ برس کے ہوئے تو انہوں نے علم حدیث کے حصول کیلئے عراق کا سفر اختیار کیا۔

جب امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ عراق پہنچے تو اس وقت وہاں کے سب سے جلیل القدر محدث ''اسماعیل صفار'' کا انتقال ہوئے زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے درج ذیل حضرات سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

آپ کے والد عبداللہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ (انہوں نے ''صحیح مسلم'' کے مولف امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی ہے)۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کو اکابر اہل علم نے زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے۔

☆ شیخ ابوعبدالرحمٰن سلمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، میں نے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا۔ شیخ ابن مندہ رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ ابن بیع رحمۃ اللہ علیہ (یعنی امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ) دونوں میں سے کون بڑا حافظ ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ابن البیع رحمۃ اللہ علیہ (یعنی امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ) مستند حافظ ہیں۔

☆ شیخ ابوحازم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں ۳۰ برس تک شیخ ابوعبداللہ عصمی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس رہا ہوں۔ میں نے اپنے مشائخ میں ان سے زیادہ پایہ کا عالم نہیں دیکھا لیکن جب انہیں بھی کوئی مشکل درپیش ہوتی تھی تو وہ مجھے یہ ہدایت کرتے تھے کہ میں اس

بارے میں امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کو خط لکھوں اور جب امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کا جوابی خط آتا تو شیخ عصمی رحمۃ اللہ علیہ اس کے مطابق فتویٰ دیتے اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کی رائے کو درست سمجھتے تھے۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے درج ذیل کتب یادگار چھوڑی ہیں:

☆ المستدرک علی الصحیحین (جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے)

☆ تاریخ نیشاپور

☆ الاکلیل

☆ المدخل الی علم الصحیح

☆ تراجم الشیوخ

☆ فضائل الشافعی

☆ فوائد

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال بدھ کے دن ۳ صفر المظفر ۴۰۵ ہجری میں ہوا۔

قاضی ابوبکر الحیدی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

شیخ حسن بن اشعث قرشی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد) میں نے امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں گھوڑے پر سوار دیکھا۔ ان کی حالت بہت اچھی تھی اور وہ یہ فرمارہے تھے: مجھے نجات نصیب ہوگئی۔

قرشی کہتے ہیں' میں نے دریافت کیا:

اے حاکم! وہ کس وجہ سے؟ تو انہوں نے جواب دیا: احادیث لکھنے کی وجہ سے۔

....

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے جس نے ہمیں اپنے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی امت میں پیدا کیا اور ہمیں یہ توفیق وسعادت عطا کی کہ ہم اس کے پیارے دین کی تعلیمات کی نشر واشاعت کے حوالے سے خدمت کر سکیں۔

حضرت محمد ﷺ پر بے حد وشمار درود وسلام نازل ہو۔ جو اللہ تعالیٰ کے سب سے برگزیدہ، محبوب اور مقدس پیغمبر ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے انبیاء کی آمد کے سلسلہ کو ختم کیا۔

آپ کے ہمراہ آپ کے اصحاب، آپ کی امت کے علماء وصلحاء اور عام افراد پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے تحت آپ کا ادارہ ''شبیر برادرز'' ایک طویل عرصے سے مختلف اسلامی موضوعات سے متعلق کتب تصانیف، تراجم کی شکل میں شائع کر رہا ہے۔ چند برس پیشتر آپ کے ادارے کی انتظامیہ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ علم الحدیث سے متعلق کتب کے تراجم وتحقیق، تخریج، تشریح کی شکل میں خدمت کے کام کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کروا کے برادرانِ اسلام کی خدمت میں پیش کیا جائے۔ اس کے نتیجے میں ایک مختصر عرصے میں کئی کتب شائع ہو کر منصۂ شہود پر آ گئیں۔ ان میں بعض وہ کتب بھی ہیں جن کے تراجم پہلے بھی شائع ہو چکے ہیں اگرچہ عام شخص کے نزدیک ایسی کتابوں کا دوبارہ ترجمہ کروا کے انہیں شائع کرنا کوئی بڑا کام نہیں ہے لیکن اہل علم اور باذوق قارئین اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ پہلے سے ترجمہ شدہ کتاب کے مقابلے میں اسی کتاب کا دوبارہ ترجمہ پیش کرنا تکنیکی اعتبار سے زیادہ مشکل ہے۔ کیونکہ ہر شخص یہ سوال کرتا ہے آپ کے شائع کردہ ترجمے میں کیا خصوصیت ہے؟

آپ کے ادارہ شبیر برادرز نے اس نوعیت کے جو تراجم شائع کئے ہیں بلاشبہ وہ دیگر تراجم کے درمیان اپنی مثال آپ ہیں۔ ان کے ہمراہ آپ کے ادارے شبیر برادرز نے ایسی کتب شائع کرنے کی سعادت بھی حاصل کی ہے جن کا پہلے کبھی اُردو زبان میں ترجمہ نہیں ہوا۔ جن میں سنن دارمی شریف' مسند امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' مسند امام زید رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے نام مثال کے طور پر پیش کئے جا سکتے ہیں۔

اپنی اسی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے آپ کا ادارہ علم الحدیث کی ایک اور بڑی کتاب ''مستدرک حاکم'' کا ترجمہ آپ کے سامنے پیش کر رہا ہے۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس کتاب میں وہ تمام احادیث نقل کی ہیں جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرائط پر پوری اترتی ہیں لیکن ان دونوں حضرات نے انہیں نقل نہیں کیا۔ اس اعتبار سے یہ کتاب مستند احادیث کا اہم ماخذ ہے۔ ترجمے کی خدمت حضرت علامہ ابوالفضل محمد شفیق الرحمان قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے سرانجام دی ہے۔ آپ پاکستان کی

مشہور دینی درس گاہ جامعہ نظامیہ لاہور کے فارغ التحصیل ہیں اور درسِ نظامی کے کہنہ مشق استاد ہیں۔ہم اس سے پہلے آپ کی مشہور تصنیف ''شرح سراجی'' شائع کر چکے ہیں۔

''مستدرک حاکم'' کیونکہ اُردو زبان میں پہلی مرتبہ شائع ہو رہی ہے اور یہ علم الحدیث کے بڑے مآخذ میں سے ایک ہے اس لئے اس کی اہمیت کے پیشِ نظر ہم نے استادِ زمن واقف اسرارِ آیات وسنن حضرت ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر دامت برکاتہم العالیہ سے یہ فرمائش کی کہ وہ اس کی احادیث کی تخریج کر دیں۔حضرت جہانگیر اگرچہ دیگر اہم معاملات میں مشغول تھے لیکن اس کے باوجود انہیں نے اپنی مصروفیات میں سے وقت نکال کر ان احادیث کے دیگر مآخذ کی نشان دہی کی ہے اور کیا خوب کی ہے۔ہم بحمدہ تعالیٰ کہہ سکتے ہیں کہ ''مستدرک حاکم'' کے دنیا میں کسی بھی مطبوعہ نسخے میں اتنی تحقیق موجود نہیں ہے۔اس کے علاوہ آپ کے ادارے نے احادیث کے متن پر اعراب لگانے کا اہتمام کیا ہے جو کسی عربی نسخہ میں بھی موجود نہیں ہیں۔یوں یہ کتاب ایک نعمتِ غیر مترقبہ کے طور پر آپ کے سامنے ہے۔

ہم سے جو خدمت ہو سکتی تھی وہ ہم نے کر دی ہے' آپ اس سے اخذ فیض کریں' اسے دوسروں تک پہنچائیں اور اپنی نیک دعاؤں میں کتاب کے مصنف اور مترجم کے ہمراہ' ادارے کی انتظامیہ اور اس کے کارکنان کو بھی یاد رکھیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دین کی زیادہ سے زیادہ اور بہتر سے بہتر خدمت کرنے کی توفیق اور سعادت عطا کرے (آمین)

ملک شبیر حسین

تقریظ

حضرت ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر دامت برکاتہم العالیہ

اللہ تعالیٰ کے لئے تمام تر حمد مخصوص ہے جو ہمارا مالک اور ''حاکم'' ہے۔ جو ''ارحم الراحمین'' اور ''احکم الحاکمین'' ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بے حد وشمار درود نازل ہو۔ جن کو مخاطب کرکے ان کا پروردگار یہ فرماتا ہے:

''تمہارے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتے جب تک اپنے آپس کے اختلافی معاملات میں تمہیں ''حکم'' تسلیم نہ کریں''۔

اعلیٰ حضرت رضا بریلوی نے کیا خوب کہا ہے:

چور ''حاکم'' سے چھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف
تیرے دامن میں چھپے چور انوکھا تیرا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے اہل بیت، اصحاب وتابعین و تبع تابعین' آپ کی امت کے تمام افراد پر' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث کی تبلیغ واشاعت کرنے والوں کو یہ دعا دی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں خوش رکھے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام نے احادیث کی تبلیغ کی' جس مقدس مذہبی روایت کا آغاز کیا تھا وہ کسی نہ کسی شکل میں آج تک باقی ہے اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو قیامت تک باقی رہے گی۔

احادیث کی خدمت کے سلسلے میں کی ایک کڑی علم الحدیث کی مشہور کتاب ''المستدرك علی الصحیحین'' کا یہ ترجمہ ہے جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ترجمے کی خدمت استاد العلماء حضرت الشیخ ابوالفضل محمد شفیق الرحمان القادری الرضوی دامت برکاتہم العالیہ نے سرانجام دی ہے اور بلا شبہ بہت بڑی خدمت کی ہے۔ کیونکہ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس کتاب میں ان احادیث کو جمع کرنے کا اہتمام کیا ہے جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں' یا دونوں میں سے کسی ایک کی شرط پر پوری اترتی ہوں' اور ان حضرات نے کسی وجہ سے انہیں نقل نہ کیا ہو۔ اس لئے امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ حدیث نقل کرنے کے بعد اس کی سند اور رواۃ پر تبصرہ بھی کرتے ہیں اور یہ تبصرہ اُردو میں منتقل کرنا بہت مشکل تھا۔ لیکن ہمارے فاضل مترجم نے نہائیت خوبی کے ساتھ اس منزل کو سر کیا ہے جس پر وہ بجا طور پر خصوصی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ آپ عالم اسلام کی مشہور دینی درس گاہ جامعہ نظامیہ لاہور کے فارغ

التحصیل ہیں آپ نے شرفِ ملت حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ جیسے اکابرین سے اخذ و استفادہ کیا ہے۔ علم و فضل اور اخلاق میں آپ اپنے اساتذہ کا پرتوِ جمیل ہیں۔ آپ طویل عرصے سے درسِ نظامی کی تدریس سے وابستہ ہیں اور اس کے ساتھ تقریر و خطابات کی شکل میں دین متین کی خدمت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ جب آپ نے تحریر و تصنیف کی طرف توجہ کی تو درسِ نظامی میں شامل علم المیراث کی مشہور کتاب ''سراجی'' کی بہترین شرح تحریر کر دی اس کے بعد ''مستدرک حاکم'' کا یہ ترجمہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ فقیر نے بعض مقامات پر اس کا مطالعہ کیا ہے بلاشبہ یہ ایک بہترین خدمت ہے۔ خداوند کریم مولانا موصوف کے علم و عمل میں برکتیں عطا کرے اور وہ آئندہ بھی علومِ اسلامیہ کی اس نوعیت کی تحریری خدمت کے کام کو برقرار رکھیں۔ (آمین)

عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ کسی بھی حدیث کی ''تصحیح'' کے بارے میں امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ تساہل سے کام لیتے ہیں۔ اس لئے اس فقیر نے ''مستدرک حاکم'' کی بعض احادیث کے دیگر مآخذ کی نشان دہی کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری خدمت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے (آمین)

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

فہرست

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الْاِیْمَانِ

ایمان کا بیان

1۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْخُزَاعِیُّ بِمَکَّةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ مَیْسَرَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ اَیُّوْبَ، حَدَّثَنِیْ ابْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَکِیْمٍ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کامل ترین مومن وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے زیادہ اچھے ہوں۔

حدیث 1:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 4682 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 1162 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 2792 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 7396 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 10110 اخرجه ابوعبدالله شیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 10829 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه رساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 479 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 4176 اخرجه ابوعبدالله النیسابوری فی "المستدرک" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/1990ء رقم الحدیث: 2 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 20572 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 4166 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 4240 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغیر" طبع المکتب الاسلامی دارعمار بیروت لبنان عمان 1405ھ 1985ء رقم الحدیث: 605 اخرجه ابن راهویه الحنظلی فی "مسنده" طبع مکتبه الایمان مدینه منوره (طبع اول) 1412ھ/1991ء رقم الحدیث: 522 اخرجه ابن ابی اسامه فی "مسند الحارث" طبع مرکز خدمة السنة والسیرة النبویه مدینه منوره 1413ھ/1992ء رقم الحدیث: 848

2۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰی، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّلَمْ يُخَرِّجْ فِی الصَّحِيْحَيْنِ، وَهُوَ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ، فَقَدِ اسْتَشْهَدَ بِاَحَادِيْثَ لِلْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، وَقَدِ احْتَجَّ بِمُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، وَشُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ، عَنْ اَنَسٍ وَرَوَاهُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ عَآئِشَةَ، وَاَنَا اَخْشٰی اَنَّ اَبَا قِلَابَةَ لَمْ يَسْمَعْهُ، عَنْ عَآئِشَةَ

✧✧ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم میں سب سے زیادہ کامل ایمان اس شخص کا ہے، جس کے اخلاق سب سے زیادہ اچھے ہوں۔

✣✣ یہ حدیث صحیح ہے البتہ اسے ''صحیحین'' میں نقل نہیں کیا گیا۔ تاہم یہ امام مسلم بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ کی شرط کے مطابق ''صحیح'' ہے کیونکہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے قعقاع کی ابوصالح کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایات کو اور محمد بن عمرو نامی راوی کی روایات کو شاہد کے طور پر نقل کیا ہے۔ اسی طرح انہوں نے محمد بن عجلان نامی راوی سے بھی احادیث روایت کی ہیں۔

یہی روایت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور شعیب بن حبحاب کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے۔

اسے ابن علیہ نے خالد الحذاء کے حوالے سے' ابوقلابہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

(امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) مجھے یہ اندیشہ ہے کہ ابوقلابہ نے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نہیں سنی۔

3۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِیْ بَلْجٍ وَّاَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِیُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ السَّدُوْسِیُّ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِیٍّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَّحْيَی بْنِ اَبِیْ سُلَيْمٍ وَّهُوَ اَبُوْ بَلْجٍ وَّهٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ اَبِیْ دَاوُدَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّجِدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ، فَلْيُحِبَّ

حدیث 3:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 7954 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 10749 اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان 1411ھ/1990ء رقم الحديث: 7312 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2495 اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان' مدينه منوره' (طبع 1412ھ/1991ء رقم الحديث: 366 اخرجه ابوعبدالله القضاعي في "مسنده" طبع موسسة الرسالة' بيروت' لبنان 1407ھ/1986ء رقم الحديث: 440 اخرجه ابوالحسن الجوهري في "مسنده" طبع موسسه نادر' بيروت' لبنان' 1410ھ/1990ء رقم الحديث:1708

لْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ اِلَّا لِلّٰهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ لَّمْ يُخَرَّجْ فِي الصَّحِيْحَيْنِ، وَقَدِ احْتَجَّا جَمِيْعًا بِعَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَاحْتَجَّ مُسْلِمٌ بِاَبِيْ بَلْجٍ، وَهُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لَّا يُحْفَظُ لَهٗ عِلَّةٌ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد: جوشخص ایمان کی حلاوت محسوس کرنا چاہے اس کو چاہئے کہ لوگوں سے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر محبت کرے۔

❖❖ اس حدیث کو ''صحیحین'' میں نقل نہیں کیا گیا حالانکہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ) دونوں نے (اس کے راوی) عمرو بن میمون کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ احادیث نقل کی ہیں اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابوبلج (جوکہ مذکورہ حدیث کے راوی ہیں) سے روایات نقل کی ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے اور اس میں کوئی علت نہیں ہے۔

4۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ، خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ يَوْمًا فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ عِنْدَ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيْكَ يَا مُعَاذُ؟ قَالَ: يُبْكِيْنِي حَدِيْثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْيَسِيْرُ مِنَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ، وَمَنْ عَادَى اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ، اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِيَاءَ الْاَخْفِيَاءَ، الَّذِيْنَ اِنْ غَابُوْا لَمْ يُفْتَقَدُوْا، وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُعْرَفُوْا، قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى، يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّلَمْ يُخَرَّجْ فِي الصَّحِيْحَيْنِ، وَقَدِ احْتَجَّا جَمِيْعًا بِزَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الصَّحَابَةِ، وَاتَّفَقَا جَمِيْعًا عَلَى الِاحْتِجَاجِ بِحَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ وَهٰذَا اِسْنَادٌ مِصْرِيٌّ صَحِيْحٌ وَّلَا يُحْفَظُ لَهٗ عِلَّةٌ

✧✧ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک دن مسجد نبوی میں آئے تو دیکھا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیمزارِاقدس کے پاس بیٹھے رو رہے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے معاذ! کیوں رو رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سن رکھی ہے (اسے یاد کر کے) رو رہا ہوں (وہ حدیث یہ ہے) آپ نے فرمایا: ذرا سی ریاکاری بھی شرک ہے اور جس نے اللہ کے دوستوں سے دشمنی رکھی، اس نے اللہ تعالیٰ کے خلاف اعلان جنگ کردیا۔ اللہ تعالیٰ ان چھپے ہوئے، پرہیزگار، نیک لوگوں سے محبت کرتا ہے، اگر کسی محفل میں وہ نہ آئیں تو کوئی ان کی غیر موجودگی کو محسوس نہ کرے اور اگر کسی مجلس میں موجود ہوں تو ان کو کوئی پہچانتا نہ ہو، ان کے دل ہدایت کے روشن چراغ ہوتے ہیں وہ (عموماً) گردوغبار والے اور تاریک مقامات پر ملتے ہیں۔

حدیث 4:

اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/1990ء رقم الحديث: 7933 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 321

✤✤ یہ حدیث ''صحیح'' ہے لیکن ''صحیحین'' میں اسے نقل نہیں کیا گیا۔ حالانکہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ) دونوں نے (اس حدیث کے راوی) ''زید بن اسلم'' کی وہ روایات نقل کی ہیں جن کی سند ان کے والد سے ہوتی ہوئی متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تک پہنچتی ہے اور دونوں نے (اسی حدیث کے راوی) لیث بن سعد کی عیاش بن صالح القتبانی کی روایات نقل کی ہیں۔ یہ سند مصری ہے اور صحیح ہے، اس سند میں کوئی علت موجود نہیں۔

5۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ اَبِيْ هَانِءٍ الْخَوْلَانِيِّ حُمَيْدِ بْنِ هَانِءٍ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَخْلَقُ فِيْ جَوْفِ اَحَدِكُمْ كَمَا يَخْلَقُ الثَّوْبُ الْخَلِقُ، فَاسْاَلُوا اللّٰهَ اَنْ يُجَدِّدَ الْاِيْمَانَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ لَّمْ يُخَرَّجْ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَرُوَاتُهُ مِصْرِيُّوْنَ ثِقَاتٌ

وَقَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيْحِ بِالْحَدِيْثِ الَّذِيْ، رَوَاهُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عُمَرَ، عَنِ الْمُقْرِءِ، عَنْ حَيْوَةَ، عَنْ اَبِيْ هَانِءٍ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى ذِكْرُهُ كَتَبَ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ الْحَدِيْثَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے اندر ایمان پرانے کپڑے کی طرح بوسیدہ ہوتا رہتا ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ سے اپنے دلوں میں ایمان تازہ رہنے کی دعا کیا کرو۔

✤✤ اس حدیث کو صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا جبکہ اس کے تمام راوی مصری ہیں اور ثقہ ہیں اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں وہ حدیث شریف نقل کی ہے جس کی سند ابن ابی عمر، المقری، حیوۃ، ابوہانی، ابوعبدالرحمٰن الحبلی اور عبداللہ بن عمرو کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے (حدیث یہ ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کی تخلیق سے پہلے مخلوقات کی تقدیریں لکھی ہیں (اور اس میں مذکورہ حدیث کے راوی ابوہانی، ابوعبدالرحمٰن، الحبلی اور عبداللہ بن عمرو موجود ہیں)

6۔ اَخْبَرَنِيْ اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا

حدیث 6:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3334 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 4244 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 7939 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 930 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 2787 اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان 1411ھ/1990ء' رقم الحديث: 3908 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 10251 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 11658 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 20552

اَبُوْ کُرَیْبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَکِیْمٍ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَذْنَبَ الْعَبْدُ نُکِتَ فِیْ قَلْبِهٖ نُکْتَةٌ سَوْدَاءُ، فَاِنْ تَابَ صُقِلَ مِنْهَا، فَاِنْ عَادَ زَادَتْ حَتّٰی تَعْظُمَ فِیْ قَلْبِهٖ، فَذٰلِكَ الرَّانُ الَّذِیْ ذَکَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ لَمْ یُخَرَّجْ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَقَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِاَحَادِیْثِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَکِیْمٍ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے پھر اگر بندہ توبہ کر لے تو وہ مٹ جاتا ہے اور اگر بار بار گناہ کرے تو وہ سیاہ نقطہ اتنا بڑھ جاتا ہے کہ پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ یہی وہ ''ران'' ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ (مطففین:۱۶) ''کوئی نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے'' میں کیا ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے لیکن صحیحین میں اسے درج نہیں کیا گیا حالانکہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے قعقاع بن حکیم کی ابوصالح سے روایات نقل کی ہیں۔

7۔ حَدَّثَنَا الْاِمَامُ اَبُوْ بَکْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِیْهُ، اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰی، حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمْ یَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسْاَلُ عَنِ السَّاعَةِ حَتّٰی نَزَلَتْ: فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِکْرَاهَا اِلٰی رَبِّكَ مُنْتَهَاهَا

هٰذَا حَدِیْثٌ لَمْ یُخَرَّجْ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَهُوَ مَحْفُوْظٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِهِمَا مَعًا، وَقَدِ احْتَجَّا مَعًا بِاَحَادِیْثِ ابْنِ عُیَیْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے متعلق مسلسل سوالات کئے جاتے رہے یہاں تک کہ آیت فِیْمَ اَنْتَ مِنْ ذِکْرَاهَا اِلٰی رَبِّكَ مُنْتَهَاهَا (تمہیں اس کے بیان سے کیا تعلق تمہارے رب ہی تک اس کی انتہا ہے) نازل ہوئی۔

❖❖ اس حدیث کو صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا حالانکہ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق محفوظ صحیح ہے اور دونوں نے ایسی احادیث نقل کی ہیں جن کی سند ابن عیینہ، زہری، عروہ سے ہوتی ہوئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تک پہنچتی ہیں۔

8۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِیُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی، اَنْبَاَنَا اِسْرَائِیْلُ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَغَرِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، وأبی سعید أنهما شهدا علی رَسُوْلِ اللّٰهِ

حدیث 7:

اخرجه ابن راهویه الحنظلی فی "مسنده" طبع مکتبه الایمان مدینه منوره (طبع اول) 1412ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 777

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا قَالَ الْعَبْدُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ صَدَّقَهُ رَبُّهُ، قَالَ: صَدَقَ عَبْدِىْ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا وَحْدِىْ، وَاِذَا قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ صَدَّقَهُ رَبُّهُ، قَالَ: صَدَقَ عَبْدِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَلَا شَرِيكَ لِىْ، وَاِذَا قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، قَالَ: صَدَقَ عَبْدِىْ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لِىَ الْمُلْكُ وَلِىَ الْحَمْدُ، وَاِذَا قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، قَالَ: صَدَقَ عَبْدِىْ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِىْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لَّمْ يُخَرِّجْ فِى الصَّحِيْحَيْنِ، وَقَدِ احْتَجَّا جَمِيْعًا بِحَدِيْثِ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَغَرِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، وَاَبِىْ سَعِيْدٍ، وَقَدِ اتَّفَقَا جَمِيْعًا عَلَى الْحُجَّةِ بِاَحَادِيْثِ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان دونوں نے گواہی دیتے ہوئے یہ بات کہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بندہ کہے ''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے'' اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق کرتے ہوئے یوں فرماتا ہے ''میرے بندے نے سچ کہا (واقعی) میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اکیلا ہوں''۔ جب بندہ کہے ''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں'' اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتا ہے ''میرے بندے نے سچ کہا (واقعی) میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور نہ ہی میرا کوئی شریک ہے''۔ جب بندہ کہے ''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے حمد وثناء'' اللہ تعالیٰ کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتا ہے ''میرے بندے نے سچ کہا (واقعی) میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میری ہی حکومت ہے اور میرے لئے ہی حمد وثناء''۔ جب بندہ کہے ''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے سوا کسی کی طاقت اور ہمت نہیں'' اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتا ہے ''میرے بندے نے سچ کہا (واقعی) میرے سوا کسی کی طاقت اور ہمت نہیں''۔

❖❖ یہ حدیث صحیح ہے لیکن صحیحین میں اس کو درج نہیں کیا گیا۔ حالانکہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اپنی اپنی صحیح میں) ایسی روایات نقل کی ہیں جن کی سند ''اسحاق'' کے ذریعے ''اغر'' سے ہوتی ہوئی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ تک پہنچتی ہے۔ اور دونوں نے اسرائیل بن یونس کی ابواسحاق سے روایت کردہ احادیث بھی نقل کی ہیں۔

9۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِىْ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِىْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ،

حديث 8:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث:3430 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:3794 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ه/1993ء رقم الحديث:851 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه/ 1991ء رقم الحديث:9858 اخرجه ابويعلىٰ الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ه-1984ء رقم الحديث:1258 اخرجه ابويعلىٰ الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ه-1984ء رقم الحديث:6154 اخرجه ابومحمد الكسى فى "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ه/1988ء رقم الحديث:943 اخرجه ابومحمد الكسى فى "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ه/1988ء رقم الحديث:944

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِيْ عَامِرُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَعَافِرِيِّ الْحُبُلِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ يَسْتَخْلِصُ رَجُلاً مِّنْ اُمَّتِيْ عَلٰى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ سِجِلًّا، كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ هٰذَا، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا ؟ اَظَلَمَكَ كَتَبَتِيَ الْحَافِظُوْنَ ؟ فَيَقُوْلُ: لَا يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: اَفَلَكَ عُذْرٌ ؟ فَيَقُوْلُ: لَا يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: بَلٰى، اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً، وَاِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ، فَيُخْرِجُ بِطَاقَةً فِيْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ ؟ فَقَالَ: اِنَّكَ لَا تُظْلَمُ، قَالَ: فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كِفَّةٍ، وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ، وَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لَّمْ يُخَرَّجْ فِي الصَّحِيْحَيْنِ، وَهُوَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ فَقَدِ احْتَجَّ بِاَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَعَامِرِ بْنِ يَحْيٰى مِصْرِيٍّ ثِقَةٍ، وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، اِمَامٌ، وَيُوْنُسُ الْمُؤَدِّبُ: ثِقَةٌ، مُتَّفَقٌ عَلٰى اِخْرَاجِهِ فِي الصَّحِيْحَيْنِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ میرے ایک امتی کو مخلوق کے سامنے پیش کرے گا، اس کے آگے نامہ اعمال کے ۹۹ رجسٹر رکھے جائیں گے (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے اشارے سے سمجھاتے ہوئے فرمایا) ہر رجسٹر اتنا بڑا ہوگا، پھر فرمائے گا: کیا تجھے ان میں سے کسی چیز کا انکار ہے؟ کیا میرے کراماً کاتبین نے تجھ پر ظلم تو نہیں کیا؟ وہ جواب دے گا: اے میرے رب نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا (ان سے متعلق) تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ وہ جواب دے گا: یا اللہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہمارے پاس تیری ایک نیکی موجود ہے اور آج تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ ایک پرچہ نکالا جائے گا، جس میں (لکھا ہوگا) اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ وہ کہے گا: یا اللہ اتنے بھاری رجسٹروں کے مقابلے میں اس پرچے کی کیا حیثیت ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آج تجھ پر ظلم نہیں ہوگا۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: پھر یہ سارے رجسٹر (میزان کے) ایک پلڑے میں اور وہ ایک پرچہ دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا تو سارے رجسٹر ہلکے ہو نگے اور وہ ایک پرچہ بھاری ہوگا کیونکہ اللہ کے نام کے مقابلے میں کوئی چیز بھاری نہیں ہو سکتی۔

❖ یہ حدیث صحیح ہے لیکن صحیحین میں اسے نقل نہیں کیا گیا حالانکہ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح

حدیث 9:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2639 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" ' طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 4300 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 6994 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 225 اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان 1411ھ/1990ء' رقم الحديث: 1937 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحديث: 4725 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/1988ء' رقم الحديث: 339

ہے کیونکہ (انہوں نے اپنی صحیح میں) ابوعبدالرحمن الحبلی کی حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ احادیث نقل کی ہیں (اور اس حدیث کے راوی) عامر بن یحییٰ مصری ہیں، ثقہ ہیں اور لیث بن سعد امام ہیں اور یونس المؤدب ثقہ ہیں، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے ان کی روایات نقل کی ہیں۔

10- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ قَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: افْتَرَقَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى اِحْدٰى وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً اَوِ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً، وَالنَّصَارٰى مِثْلُ ذٰلِكَ، وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِىْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ فِرْقَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ كَثُرَ فِى الْاُصُوْلِ، وَقَدْ رُوِىَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُهٗ وَقَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاتَّفَقَا جَمِيْعًا عَلَى الْاِحْتِجَاجِ بِالْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى وَهُوَ ثِقَةٌ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہودی ۷۱ فرقوں میں یا (شاید فرمایا) ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے، اسی طرح عیسائی بھی (۷۲ یا ۷۳ فرقوں میں بٹ گئے) اور میری امت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔

✣✣ یہ حدیث کتب اصول میں کثرت سے موجود ہے اور حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی سے ملتا جلتا فرمان منقول ہے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن عمرو کی ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے فضل بن موسیٰ کی روایات نقل کی ہیں اور یہ راوی بھی ثقہ ہیں۔

11- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

حدیث 10:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 4569 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2640 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3991 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3992 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 8377 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 6247 اخرجه ابوعبدالله النیسابوری فی "المستدرک" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/1990ء رقم الحدیث: 441 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 20690 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 5910 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 5978 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 6117

الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْعَهْدُ الَّذِىْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ لَا تُعْرَفُ لَهٗ عِلَّةٌ بِوَجْهٍ مِّنَ الْوُجُوْهِ، فَقَدِ احْتَجَّا جَمِيْعًا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، وَاحْتَجَّ مُسْلِمٌ بِالْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ وَّلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، وَلِهٰذَا الْحَدِيْثِ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا جَمِيْعًا

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہمارے اور کفار کے درمیان نماز کا فرق ہے جس نے نماز کو (ہلکا جانتے ہوئے) چھوڑا، اس نے کفر کیا۔

✣✣ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ ہمیں اس میں کسی بھی اعتبار سے علت معلوم نہیں ہو سکی جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اپنی صحیح میں عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ کی ان کے والد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے (اس حدیث کے راوی) حسین بن واقد کی روایات بھی نقل کی ہیں اور دونوں نے (معنوی طور پر اس جیسی حدیثیں اگرچہ نقل کی ہیں لیکن) بعینہ انہی لفظوں کے ہمراہ یہ حدیث نقل نہیں کی۔

اس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ شیخین کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ (وہ حدیث درج ذیل ہے)

12- أَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيْهُ بِبُخَارٰى، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ اُنَيْفٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنِ الْجُرَيْرِىِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئاً مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهٗ كُفْراً غَيْرَ الصَّلَاةِ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اصحاب رسول نماز کے علاوہ کسی عمل کے ترک کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔

13- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِىُّ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ جُحَيْفَةَ، عَنْ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَعَجَّلَ اللّٰهُ لَهٗ عُقُوْبَتَهٗ فِى الدُّنْيَا فَاللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ يُّثَنِّىَ عَلٰى عَبْدِهِ الْعُقُوْبَةَ فِى الْاٰخِرَةِ، وَمَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَّعُوْدَ فِىْ شَىْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ

حدیث 11:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 2621 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1079 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 22987 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 6291 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 462

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدِ احْتَجَّا جَمِيْعًا بِأَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، وَاتَّفَقَا عَلٰى أَبِي إِسْحَاقَ، وَاحْتَجَّا جَمِيْعًا بِالْحَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَاحْتَجَّ مُسْلِمٌ بِيُوْنُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ

✧✧ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس کے گناہ کی سزا دنیا میں دیدے تو اس کے عدل سے یہ قوی امید ہے کہ آخرت میں اس کو دوبارہ سزا نہیں دے گا اور جس شخص کے گناہ کی اللہ تعالیٰ نے دنیا میں پردہ پوشی کی اور سزا نہ دی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ قوی امید ہے کہ جس گناہ کو وہ معاف کر چکا ہے آخرت میں اس کی سزا دوبارہ نہیں دے گا۔

❖❖ اس حدیث کی سند صحیح ہے لیکن صحیحین میں اس کو نقل نہیں کیا گیا حالانکہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ) دونوں نے اس حدیث کے راوی ابوجحیفہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایات نقل کی ہیں۔ ابواسحاق سے روایت لینے میں بھی دونوں متفق ہیں اور (اس حدیث کے راوی) حجاج بن محمد کی روایات بھی دونوں نے نقل کی ہیں اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے (اس حدیث کے راوی) یونس بن ابواسحاق کی روایات بھی نقل کی ہیں۔

14- أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَائَهُ رَجُلٌ بِفَرَسٍ لَهُ يَقُوْدُهُ عَقُوْقٍ وَّمَعَهَا مُهْرَةٌ لَّهَا يَتْبَعُهَا، فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ: أَنَا نَبِيٌّ، قَالَ: مَا نَبِيٌّ؟ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ، قَالَ: مَتٰى تَقُوْمُ السَّاعَةُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَيْبٌ وَّلَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ، قَالَ: أَرِنِي سَيْفَكَ، فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفَهُ، فَهَزَّهُ الرَّجُلُ، ثُمَّ رَدَّهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّكَ لَمْ تَكُنْ تَسْتَطِيْعُ الَّذِي أَرَدْتَّ،

حدیث 13:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث:2626 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2604 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 775 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 1365 اخرجه ابوعبدالله النيسابورى فى "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/1990ء رقم الحديث: 3664 اخرجه ابوعبدالله النيسابورى فى "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/1990ء رقم الحديث: 7678 اخرجه ابوعبدالله النيسابورى فى "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/1990ء رقم الحديث: 8165 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 17371 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامى دارعمار بيروت لبنان/عمان 1405ھ 1985ء رقم الحديث: 46 اخرجه ابوعبدالله القضاعى فى "مسنده" طبع موسسة الرسالة بيروت لبنان 1407ھ/ 1986ء رقم الحديث:503

حدیث 14:

اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث:6245

قَالَ . . . .: وَقَدْ كَانَ، قَالَ: اذْهَبْ اِلَيْهِ فَسَلْهُ عَنْ هٰذِهِ الْخِصَالِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدِ اتَّفَقَا جَمِيْعًا عَلَى الْحُجَّةِ بِاِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، وَاحْتَجَّ مُسْلِمٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِعَيْنِهِ فَحَدَّثَ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ يُوْسُفَ بِغَيْرِ حَدِيْثٍ

✧✧ ایاس بن سلمہ اپنے والد کا یہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک شخص گھوڑی پر سوار ہو کر آیا (گھوڑی کے ساتھ اس کا ایک بچہ بھی تھا) کہنے لگا: آپ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے جواباً فرمایا: میں نبی ہوں۔ اس نے پوچھا: نبی کیا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا رسول۔ اس نے پوچھا: قیامت کب آئیگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (قیامت واقع ہونے کا معین وقت) غیب ہے اور غیب اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ اس نے کہا: اپنی تلوار مجھے دیجیے۔ نبی پاک ﷺ نے اپنی تلوار اسے تھما دی (اس نے تلوار پکڑ کر) ہلائی پھر آپ کو واپس دے دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو جو کچھ کرنا چاہتا تھا وہ نہیں کر سکا (۔۔۔۔۔۔۔اس مقام پر مستدرک کے نسخہ میں جگہ خالی ہے۔۔۔۔۔۔۔) اس نے کہا: اس کے پاس جاؤ اور ان خصلتوں کے بارے میں اس سے سوال کرو۔

❖ یہ حدیث صحیح ہے لیکن صحیحین میں اس کو نقل نہیں کیا گیا حالانکہ ایاس بن سلمہ کی ان کے والد کے حوالے سے روایت کردہ احادیث دونوں نے نقل کی ہیں اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے تو بعینہ اسی سند کے ہمراہ حدیث نقل کی ہے اور احمد بن یوسف کی اس حدیث کے علاوہ دیگر روایات نقل کی ہیں۔

15۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ اَبِيْ جَمِيْلَةَ، وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيْ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ خِلَاسٍ، وَمُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَتٰى عَرَّافًا اَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ فِيْمَا يَقُوْلُ، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ

حدیث 15:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 9532 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 16273 اخرجه ابويعلٰى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ه-1984ء' رقم الحديث: 5408 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ه' رقم الحديث: 1453 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ه/1983ء' رقم الحديث: 1005 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 382 اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان' مدينه منوره' (طبع اول) 1412ه/1991ء' رقم الحديث: 503 اخرجه ابوالحسن الجوهري في "مسنده" طبع موسسه نادر' بيروت' لبنان' 1410ه/1990ء' رقم الحديث: 425 اخرجه ابوالحسن الجوهري في "مسنده" طبع موسسه نادر' بيروت' لبنان' 1410ه/1990ء' رقم الحديث: 1941 اخرجه ابوالحسن الجوهري في "مسنده" طبع موسسه نادر' بيروت' لبنان' 1410ه/1990ء' رقم الحديث: 1950 اخرجه ابوالحسن الجوهري في "مسنده" طبع موسسه نادر' بيروت' لبنان' 1410ه/1990ء' رقم الحديث: 1953

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا جَمِيْعًا مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَحَدَّثَ الْبُخَارِيُّ، عَنْ اِسْحَاقَ، عَنْ رَّوْحٍ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ خِلَاسٍ، وَمُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قِصَّةَ مُوْسٰى اَنَّهُ اٰدَرُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نجومی یا کاہن کے پاس آئے اور ان کی پیشین گوئی کو سچا جانے، اس نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا انکار کیا۔

❖ یہ حدیث (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ) دونوں کے معیار کے مطابق ابن سیرین کی سند کے لحاظ سے صحیح ہے، لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بالترتیب اسحاق، روح، عوف، خلاس اور محمد کے بعد ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے موسیٰ علیہ السلام کے آدر (آماس خصیہ والا) ہونے کا قصہ بیان کیا ہے۔

16۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، اِمْلَاءً، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ اَنَسٍ، حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ الشَّهِيْدِ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنَا هِصَّانُ بْنُ كَاهِلٍ، وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ عَدِيٍّ كَاهِنٌ، قَالَ: جَلَسْتُ مَجْلِسًا فِيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ وَلَا اَعْرِفُهُ، فَقَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا عَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ تَمُوْتُ لَا تُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا تَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، يَرْجِعُ ذٰلِكَ اِلٰى قَلْبٍ مُوْقِنٍ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: اَاَنْتَ سَمِعْتَ مِنْ مُّعَاذٍ ؟ فَعَنَّفَنِيَ الْقَوْمُ، فَقَالَ: دَعُوْهُ فَاِنَّهُ لَمْ يُسِءِ الْقَوْلَ، نَعَمْ، اَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَزَعَمَ مُعَاذٌ اَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّقَدْ تَدَاوَلَهُ الثِّقَاتُ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ جَمِيْعًا بِهٰذَا اللَّفْظِ، وَالَّذِيْ عِنْدِيْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنَّهُمَا اَهْمَلَاهُ لِهِصَّانَ بْنِ كَاهِلٍ، وَيُقَالُ: ابْنُ كَاهِنٍ، فَاِنَّ الْمَعْرُوْفَ بِالرِّوَايَةِ عَنْهُ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَدَوِيُّ فَقَطْ وَقَدْ ذَكَرَ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ، اَنَّهُ رَوٰى عَنْهُ قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ اَيْضًا، وَقَدْ اَخْرَجَا جَمِيْعًا عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الثِّقَاتِ لَا رَاوِيَ

حدیث 16:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 22053 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 203 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 10977 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 219 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي' في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2027 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 2366 اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان 1411ھ/1990ء' رقم الحديث: 170 اخرجه ابوالحسن الجوهري في "مسنده" طبع موسسه نادر' بيروت' لبنان' 1410ھ/ 1990ء' رقم الحديث: 2949 اخرجه ابوبكر الكوفي' في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودي عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحديث: 30428

لَهُمْ اِلَّا وَاحِدٌ، فَیَلْزَمُهُمَا بِذٰلِكَ اِخْرَاجُ مِثْلِهٖ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

✧✧ حصان بن کاہل بیان کرتے ہیں: میں ایک ایسی محفل میں گیا جس میں حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ بھی موجود تھے لیکن میں انہیں پہچانتا نہیں تھا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث شریف سنائی ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مرتے وقت مشرک نہ ہو اور سچے دل سے میرے رسول اللہ ہونے کی گواہی دیتا ہو، اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا (حصان بن کاہل کہتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن سمرہ سے) کہا: کیا آپ نے یہ حدیث حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ (میرے یہ کہنے پر) سارے لوگ میرے اوپر پل پڑے۔ اس پر عبدالرحمٰن نے لوگوں کو سمجھایا کہ اس کو چھوڑ دو کیونکہ اس نے کوئی بری بات نہیں کی (حصان کہتے ہیں: پھر عبدالرحمٰن نے میری طرف متوجہ ہو کر) کہا: جی ہاں! میں نے یہ حدیث حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سنی ہے اور معاذ کا یہ خیال تھا کہ انہوں نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح ہے اور ثقہ راوی اسے عموماً روایت کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ میں سے) کسی نے بھی اسے ان لفظوں کے ساتھ نقل نہیں کیا۔ حقیقت حال تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اس حدیث کو حصان بن کاہل کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے (حصان بن کاہل کو حصان بن کاہن بھی کہا جاتا ہے) (ان کی روایت چھوڑنے کی وجہ شاید یہ ہے کہ) ان کے مشہور شاگرد صرف حمید بن ہلال العدوی ہی ہیں جبکہ ابن ابی حاتم نے لکھا ہے کہ ان سے قرہ بن خالد نے بھی روایت لی ہے (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ) دونوں نے ایسے کتنے ہی ثقہ راویوں کی حدیثیں نقل کی ہیں جن سے روایت لینے والوں کی تعداد ایک سے زیادہ نہیں۔ اسی طرح ان کو حصان بن کاہل کی روایت بھی نقل کرنی چاہئے تھی۔

17۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ دَاوٗدَ الْمُنَادِیْ، حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِیَّةَ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَیَاءُ وَالْعِیُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِیْمَانِ، وَالْبَذَاءُ وَالْبَیَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَقَدِ احْتَجَّا بِرُوَاتِهٖ عَنْ اٰخِرِهِمْ

✧✧ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیا اور خاموشی ایمان کی دو شاخیں ہیں۔ بے حیائی اور یاوہ گوئی نفاق کی دو شاخیں ہیں۔

✣✣ یہ حدیث شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن صحیحین میں اس کو نقل نہیں کیا گیا۔ حالانکہ (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ) دونوں نے اس حدیث کے تمام راویوں کی روایات نقل کی ہیں۔

18۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِیْعِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِیٍّ، حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اُمَامَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلْبَذَاذَةُ مِنَ الْاِیْمَانِ، اَلْبَذَاذَةُ مِنَ الْاِیْمَانِ قَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِصَالِحِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ السَّمَّانِ

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں ''شکستہ حالی کا تعلق ایمان سے ہے''۔

✤✤ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے (اس حدیث کے راوی) صالح بن ابوصالح السمان کی روایات نقل کی ہیں۔

19۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ حِجَّةِ الْوَدَاعِ: اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ، وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ، وَصُوْمُوا شَهْرَكُمْ، وَاَدُّوا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ، وَاَطِيْعُوْا ذَا اَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَا نَعْرِفُ لَهٗ عِلَّةً وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ بِاَحَادِيْثِ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ وَّسَائِرُ رُوَاتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِمْ

✧✧ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: (اے لوگو) اپنے رب کی عبادت کرو، پنجگانہ نماز ادا کرو، ماہ رمضان کے روزے رکھو، اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے امیر کی اطاعت کرو (اس طرح کرنے سے) تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

✤✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے اور اس میں کوئی علت نہیں۔لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا حالانکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے سلیم بن عامر کی احادیث نقل کی ہیں اور اس حدیث کے تمام راوی متفق علیہم ہیں۔

20۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا

حدیث 18:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 4161 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 4118 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 790 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 791 اخرجه ابوبکر الحمیدی فی "مسنده" طبع دارالکتب العلمیه مکتبه المتنبی بیروت قاهره رقم الحدیث: 357 اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة بیروت لبنان 1407ھ/1986ء رقم الحدیث: 157 اخرجه ابن ابی اسامه فی "مسند الحارث" طبع مرکز خدمة السنة والسیرة النبویه مدینه منوره 1413ھ/1992ء رقم الحدیث: 568

حدیث 19:

اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 22215 اخرجه ابوعبدالله النیسابوری فی "المستدرک" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/1990ء رقم الحدیث: 1741 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 7617 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "مسند الشامیین" طبع موسسة الرساله بیروت لبنان 1405ھ/1984ء رقم الحدیث: 543

شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْاَسَدِيُّ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَمَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ، قَالَ: قَالَ يَهُودِيٌّ لِصَاحِبِهٖ: اذْهَبْ بِنَا اِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْاَلُهُ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسٰى تِسْعَ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ)، فَقَالَ: لَا تَقُوْلُوْا لَهُ نَبِيٌّ، فَاِنَّهُ لَوْ سَمِعَكَ لَصَارَتْ لَهُ اَرْبَعَةُ اَعْيُنٍ، قَالَ: فَسَاَلَاهُ، فَقَالَ: لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوْا، وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ، وَلَا تَسْحَرُوْا، وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبَا، وَلَا تَمْشُوا بِبَرِيءٍ اِلٰى ذِي سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهُ، وَلَا تَقْذِفُوا مُحْصَنَةً، وَاَنْتُمْ يَا يَهُودُ عَلَيْكُمْ خَاصَّةً اَلَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ فَقَبَّلَا يَدَهُ وَرِجْلَهُ، وَقَالَا: نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ، فَقَالَ: مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُسْلِمَا؟ قَالَا: اِنَّ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَعَا اَنْ لَّا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِيٌّ، وَاِنَّا نَخْشٰى اَنْ يَّقْتُلَنَا يَهُودُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لَّا نَعْرِفُ لَهُ عِلَّةً بِوَجْهٍ مِّنَ الْوُجُوهِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَا ذَكَرَ صَفْوَانُ بْنُ عَسَّالٍ حَدِيْثًا وَاحِدًا سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوبَ الْحَافِظَ، وَيَسْاَلُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ: لِمَ تَرَكَا حَدِيْثَ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ اَصْلًا؟ فَقَالَ: لِفَسَادِ الطَّرِيقِ اِلَيْهِ قَالَ الْحَاكِمُ: اِنَّمَا اَرَادَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا حَدِيْثَ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ فَاِنَّهُمَا تَرَكَا عَاصِمَ بْنَ بَهْدَلَةَ، فَاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ وَيُقَالُ: الْهَمْدَانِيُّ وَكُنْيَتُهُ اَبُو الْعَالِيَةِ، فَاِنَّهُ مِنْ كِبَارِ اَصْحَابِ عَلِيٍّ، وَعَبْدِ اللّٰهِ، وَقَدْ رَوٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَغَيْرِهِمَا مِنَ الصَّحَابَةِ، وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ اَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ وَجَمَاعَةٌ مِّنَ التَّابِعِيْنَ

◈ حضرت صفوان بن عسال المرادی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا: میرے ساتھ اس نبی کے پاس چلو، ہم اس آیت وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسٰى تِسْعَ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ''اور بیشک ہم نے موسیٰ کو ۹ روشن نشانیاں دیں'' کے متعلق سوالات کرتے ہیں۔ اس یہودی نے کہا: اس کو ''نبی'' نہ کہو کہ اگر اس نے تیری یہ بات سن لی تو اس کی آنکھیں چار ہو جائیں گی۔

حدیث: 20

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی، فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 2733 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی، فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 3144 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 4078 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحدیث: 18117 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم حدیث: 18121 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم حدیث: 3541 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم حدیث: 8656 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم حدیث: 16450 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم حدیث: 7396 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1164

(صفوان کہتے ہیں) ان دونوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا: وہ ۹ نشانیاں یہ ہیں (۱) شرک نہ کرو (۲) چوری نہ کرو (۳) زنا نہ کرو (۴) ناحق قتل نہ کرو (۵) جادو نہ کرو (۶) سود نہ کھاؤ (۷) کسی بے گناہ کو مروانے کے لئے بادشاہ کے پاس اس کی شکایت نہ کرو (۸) کسی پاک دامن عورت پر تہمت نہ لگاؤ (۹) (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا): اے یہودیو! (یہ نواں حکم) خاص طور پر تمہارے لئے ہے کہ ہفتے کے دن کے معاملہ میں حد سے تجاوز نہ کرو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آیت سے متعلق اس قدر واضح تشریح سن کر) انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دیا اور کہنے لگے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تو پھر تم اسلام قبول کیوں نہیں کر لیتے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ دعا کی تھی کہ (یا اللہ) نبی ہمیشہ میری اولاد میں بھیجنا اور ہمیں یہ ڈر ہے کہ (اگر ہم مسلمان ہو گئے تو) یہودی ہمیں مار ڈالیں گے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح ہے اور اس میں کوئی علت نہیں ہے اور شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا بلکہ انہوں نے تو صفوان بن عسال کا کسی حیثیت سے ذکر تک نہیں کیا۔ محمد بن عبداللہ نے ابوعبداللہ محمد بن یعقوب الحافظ سے پوچھا کہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے صفوان بن عسال کی روایت نقل نہ کرنے کی وجہ کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ان تک سلسلہ سند ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے۔

21۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، وَحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ، قَالُوا: وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: جَارٌ لَّا يَاْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ، قَالُوا: وَمَا بَوَائِقُهُ؟ قَالَ: شَرُّهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا، اِنَّمَا اَخْرَجَا حَدِيثَ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَّا يَاْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم مومن نہیں ہے، خدا کی قسم مومن

حدیث 21:

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاري في "صحيحه" (طبع ثالث) دار ابن كثير' يمامه' بيروت' لبنان' 1407ھ 1987ء' رقم الحديث: 5670 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 46 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 7865 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 8413 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 8842 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 16419 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 27206 اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان 1411ھ/1990ء' رقم الحديث: 7299 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 487

نہیں ہے، خدا کی قسم مومن نہیں ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ کون؟ فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی اس کے ''بوائق'' سے محفوظ نہ ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: (یارسول اللہ) بوائق کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: شر۔

❖❖ یہ حدیث شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اسے اس طریق سے نقل نہیں کیا بلکہ انہوں نے یہ حدیث ابوالزناد اعرج کے ذریعے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے (وہ حدیث شریف یہ ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے اعمال کی وجہ سے اس کے پڑوسی تکلیف میں ہوں۔

22- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهَانِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ، وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ قَدِ اتَّفَقَا عَلٰى اِخْرَاجِ طَرَفِ حَدِيْثِ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَلَمْ يُخَرِّجَا هٰذِهِ الزِّيَادَةَ وَهِىَ صَحِيْحَةٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَفِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ زِيَادَةٌ اُخْرٰى عَلٰى شَرْطِهٖ مِمَّا لَمْ يُخَرِّجَاهَا

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کامل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمانوں کو تکلیف نہ پہنچے اور کامل مومن وہ ہے جو لوگوں کی جان اور مال کو نقصان نہ پہنچائے۔

❖❖ اس حدیث کا ایک حصہ ''اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ'' امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے نقل کیا ہے لیکن دوسرا حصہ چھوڑ دیا حالانکہ یہ حصہ بھی امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

درج ذیل حدیث میں ایک اور اضافہ بھی ہے جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما میں سے کسی

حدیث 22:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 2627 اخرجه ابوعبدالرحمن نسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 4995 اخرجه ابوعبدالله شيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 8918 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 24004 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم حديث: 24013 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 180 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 4862 اخرجه ابوعبدالله نيسابورى فى "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/1990ء رقم الحديث: 22 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 796 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 232 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 11726 اخرجه ابومحمد الكسى فى "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 336

نے بھی اسے نقل نہیں کیا۔

23۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانِ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، اَنْبَانَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، سَمِعَ جَابِرًا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَزِيَادَةٌ اُخْرٰى صَحِيْحَةٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا وَلَمْ يُخَرِّجَاهَا

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کامل مومن وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمانوں کو تکلیف نہ پہنچے۔

✤✤ درج ذیل حدیث میں حدیث کے ساتھ کچھ اضافہ بھی ہے جو کہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق ہے لیکن دونوں میں سے کسی نے بھی اسے نقل نہیں کیا۔

24۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هَانِءٍ الْخَوْلَانِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ اللَّيْثِيِّ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حِجَّةِ الْوَدَاعِ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالْمُؤْمِنِ؟ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ، وَالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ، وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِيْ طَاعَةٍ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوْبَ وَزِيَادَةٌ اُخْرٰى عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهَا

✧✧ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: کیا میں تمہیں مومن کے بارے میں بتاؤں (کامل مومن وہ ہے) جس سے لوگوں کے جان و مال محفوظ ہوں (کامل) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے اور مجاہد وہ ہے جو اللہ کی اطاعت میں اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرے اور مہاجر وہ ہے جو گناہوں اور برائیوں کو چھوڑ دے۔

✤✤ درج ذیل حدیث میں کچھ اضافہ ہے جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما میں سے کسی نے بھی اسے نقل نہیں کیا۔

25۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسَى الْاَشْيَبُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، وَحُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ، وَالْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ السُّوْءَ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَبْدٌ لَّا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ وَزِيَادَةٌ اُخْرٰى صَحِيْحَةٌ سَلِيْمَةٌ مِّنْ رِّوَايَةِ الْمَجْرُوْحِيْنَ فِيْ مَتْنِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهَا

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (حقیقی) مومن وہ ہے جو لوگوں کے لئے ضرر رساں نہ ہو اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمانوں کو تکلیف نہ پہنچے اور مہاجر وہ ہے جو گناہوں کو چھوڑ دے اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جس کی شرارتوں سے اس کے ہمسائے

تصنیف میں ہوں۔

❖❖ درج ذیل حدیث میں کچھ مزید اضافہ ہے جو مذکورہ حدیث کا متن روایت کرنے کے سلسلے میں مجروح راویوں کی روایت سے محفوظ ہے اور صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمۃ نے اسے بھی نقل نہیں کیا۔

26- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنِي اَبُوْ عُمَرَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ خَيْرًا، عَنْ اَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ، فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاِيَّاكُمْ وَالْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ، وَاِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالشُّحِّ، اَمَرَهُمْ بِالْقَطِيْعَةِ فَقَطَعُوْا، وَبِالْبُخْلِ فَبَخِلُوْا، وَبِالْفُجُوْرِ فَفَجَرُوْا فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اَنْ يَّسْلَمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِكَ وَيَدِكَ، فَقَالَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اَوْ غَيْرُهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ، قَالَ: وَالْهِجْرَةُ هِجْرَتَانِ: هِجْرَةُ الْحَاضِرِ، وَهِجْرَةُ الْبَادِيْ، فَهِجْرَةُ الْبَادِيْ: اَنْ يُجِيْبَ اِذَا دُعِيَ، وَيُطِيْعَ اِذَا اُمِرَ، وَهِجْرَةُ الْحَاضِرِ اَعْظَمُهُمَا بَلِيَّةً وَّاَفْضَلُهُمَا اَجْرًا قَدْ خَرَّجَا جَمِيْعًا حَدِيْثَ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مُخْتَصَرًا وَلَمْ يُخَرِّجَا هٰذَا الْحَدِيْثَ، وَقَدِ اتَّفَقَا عَلٰى عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ النَّجْرَانِيِّ، فَاَمَّا اَبُوْ

كَثِيْرٍ زُهَيْرُ بْنُ الْاَقْمَرِ الزُّبَيْدِيُّ، فَاِنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا وَعَبْدَ اللّٰهِ فَمَنْ بَعْدَهُمَا مِنَ الصَّحَابَةِ، وَهٰذَا الْحَدِيْثُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ظلم سے بچو کیونکہ قیامت کے روز ظلم تاریکیوں کا باعث ہوگا اور بے حیائی سے بچو، لالچ اور بخل سے بچو کیونکہ تم سے پہلی قومیں بخل اور لالچ کی وجہ سے ہلاک ہوئیں، انہیں قطع تعلقی سے بچنے کا حکم دیا گیا لیکن وہ قطع تعلقی کرتے رہے، انہیں بخل سے بچنے کا حکم دیا گیا لیکن وہ بخل کرتے رہے، انہیں گناہوں سے بچنے کا حکم دیا گیا لیکن وہ گناہ کرتے رہے۔ ایک شخص کھڑا ہوا کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون

حدیث 26:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 6487 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في مسنده طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 6837 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 5176 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 11583 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2272 اخرجه ابوعبدالله البخاري في "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه' بيروت' لبنان' 1409ھ/ 1989ء' رقم الحديث: 487

سا عمل اسلام میں سب سے اچھا ہے؟ آپ ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا: (اسلام کا سب سے اچھا عمل یہ ہے کہ) مسلمانوں کو تیری زبان اور ہاتھ سے کوئی تکلیف نہ پہنچے (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) اسی شخص نے یا (شاید) کسی دوسرے شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ سب سے اچھی ہجرت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: (سب سے بہترین ہجرت یہ ہے کہ) تم ان چیزوں کو چھوڑ دو جو تمہارے رب کو ناپسند ہیں (پھر) آپ ﷺ نے فرمایا: ہجرتیں دو ہیں۔ (۱) شہری کی ہجرت (۲) دیہاتی کی ہجرت۔ دیہاتی کی ہجرت یہ ہے کہ جب اسے بلایا جائے تو وہ آجائے اور جو حکم دیا جائے اس پر وہ عمل کرے اور شہری کی ہجرت میں آزمائش بھی زیادہ ہے اور اس کا اجر بھی زیادہ ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے شعبی کی حدیث عبداللہ بن عمرو کے حوالے سے اختصار کے ساتھ نقل کی ہیں لیکن یہ حدیث نقل نہیں کی حالانکہ شیخین (مذکورہ حدیث کے راوی) عمرو بن مرہ اور عبداللہ بن حارث نجرانی کی روایت نقل کرنے میں متفق ہیں (اور اس حدیث کے راوی) ابوفشیر زہیر بن اقمر الزبیدی نے حضرت علی علیہ السلام رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ سے حدیث کا سماع کیا ہے جبکہ بعینہ یہی حدیث اعمش نے عمرو بن مرہ کے حوالے سے روایت کی ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

27- حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ الْاَقْمَرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِتَّقُوا الظُّلْمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ وَلِهٰذِهِ الزِّيَادَاتِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، شَاهِدٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ مِّنْ رِوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ظلم سے بچو (پھر اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی)

حدیث کے اندر یہ اضافہ جات جو ہم نے عبداللہ بن عمرو کے حوالے سے ذکر کئے ہیں یہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہیں۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کی شاہد ہے۔

28- اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَنْطَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ وَاللَّفْظُ لَهُ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مِلْحَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِيَّاكُمْ وَالْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ الْمُتَفَحِّشَ، وَاِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ فَاِنَّهُ هُوَ الظُّلُمَاتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ فَاِنَّهُ دَعَا مَنْ قَبْلَكُمْ فَسَفَكُوا دِمَائَهُمْ، وَدَعَا مَنْ قَبْلَكُمْ فَقَطَعُوْا اَرْحَامَهُمْ، وَدَعَا مَنْ قَبْلَكُمْ فَاسْتَحَلُّوْا حُرُمَاتِهِمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فحاشی اور بے حیائی سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ بے

حیا کو پسند نہیں کرتا اور ظلم سے بچو کیونکہ قیامت کے روز یہ تاریکی (کا باعث) ہوگا اور بخل اور حرص سے بچو، اس لئے کہ تم سے پہلی قوموں کو ان باتوں کی تبلیغ کی گئی لیکن انہوں نے قتل وغارت گری کی، انہیں صلہ رحمی کی تبلیغ کی گئی لیکن انہوں نے قطع رحمی سے کام لیا، انہیں حرام سے بچنے کی تبلیغ کی گئی لیکن انہوں نے حرام کو حلال ٹھہرالیا۔

29- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اَيُّوْبَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَا اللَّعَّانِ، وَلَا الْفَاحِشِ، وَلَا الْبَذِءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، فَقَدِ احْتَجَّا بِهٰؤُلَاءِ الرُّوَاةِ عَنْ اٰخِرِهِمْ، ثُمَّ لَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاَكْثَرُ مَا يُمْكِنُ اَنْ يُقَالَ فِيْهِ: اِنَّهُ لَا يُوْجَدُ عِنْدَ اَصْحَابِ الْاَعْمَشِ وَاِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ السَّبِيْعِيِّ كَبِيْرِهِمْ وَسَيِّدِهِمْ، وَقَدْ شَارَكَ الْاَعْمَشُ فِيْ جَمَاعَةٍ مِّنْ شُيُوْخِهِ، فَلَا يُنْكَرُ لَهُ التَّفَرُّدُ عَنْهُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلِلْحَدِيْثِ شَاهِدٌ اٰخَرُ عَلٰى شَرْطِهِمَا

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن ''لعن طعن کرنے والا'' نہیں ہوتا نہ ''فحاش'' ہوتا ہے اور نہ ہی بے حیا۔

✣✣ یہ حدیث شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق صحیح ہے کیونکہ دونوں نے اس حدیث کے تمام راویوں کی دیگر روایات نقل کی ہیں لیکن اسے چھوڑ دیا۔ اس سلسلہ میں زیادہ سے زیادہ یہی کہا جاسکتا ہے کہ اعمش اور اسرائیل بن یونس السبیعی کے اصحاب میں

حدیث 29:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1977 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 3839 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 3948 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 192 اخرجه ابوعبدالله النيسابورى فى "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان 1411ھ/1990ء، رقم الحديث: 30 اخرجه ابوعبدالله النيسابورى فى "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان 1411ھ/1990ء، رقم الحديث: 31 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودى عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 20583 اخرجه ابويعلىٰ الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 5088 اخرجه ابويعلىٰ الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 5369 اخرجه ابويعلىٰ الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 5379 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاهره، مصر، 1415ھ، رقم الحديث: 1814 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 10483 اخرجه ابوعبدالله البخارى فى "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه، بيروت، لبنان، 1409ھ/1989ء، رقم الحديث: 312 اخرجه ابوعبدالله البخارى فى "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه، بيروت، لبنان، 1409ھ/1989ء، رقم الحديث: 332 اخرجه ابوبكر الكوفى، فى "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودى عرب، (طبع اول) 1409ھ، رقم الحديث: 30338

کوئی بڑا امام فی الحدیث نہیں ہے (تو کیا ہوا) اعمش بذات خود روایت کے سلسلہ میں اپنے اساتذہ کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ اس لئے اگر اس حدیث میں وہ اکیلے رہ گئے ہیں تو کوئی حرج نہیں۔ اس حدیث کی ایک دوسری شاہد حدیث بھی ہے جو کہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق ہے (وہ حدیث مندرجہ ذیل ہے)

30۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ، وَلَا اللَّعَّانِ، وَلَا الْفَاحِشِ، وَلَا الْبَذِءِ وَلِلْحَدِيْثِ شَاهِدٌ ثَانٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ لَا بُدَّ مِنْ ذِكْرِهٖ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ اِسْنَادُهٗ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن لعن طعن کرنے والا، فحاش اور بے حیا نہیں ہوتا۔

❖❖ اس حدیث کی درج ذیل حدیث بھی شاہد ہے جو کہ ابراہیم نخعی سے منقول ہے۔ اس کی سند اگرچہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار پر صحیح نہیں ہے لیکن اس کے باوجود اس مقام پر میں اس کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں (وہ حدیث درج ذیل ہے)

31۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَاتِيْ بِالْكُوْفَةِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَاكِمِ الْحِيَرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبَانَ، حَدَّثَنَا صَبَّاحُ بْنُ يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُؤْمِنُ لَيْسَ بِالطَّعَّانِ، وَلَا الْفَاحِشِ، وَلَا الْبَذِءِ

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى وَاِنْ كَانَ يُنْسَبُ اِلٰى سُوْءِ الْحِفْظِ، فَاِنَّهٗ اَحَدُ فُقَهَاءِ الْاِسْلَامِ وَفُضَلَائِهِمْ، وَمِنْ اَكَابِرِ اَوْلَادِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن لعن طعن کرنے والا، فحاش اور بے حیا نہیں ہوتا۔

❖❖ (اس حدیث کے ایک راوی) محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کے متعلق اگرچہ حافظہ مضبوط نہ ہونے کی باتیں کی گئی ہیں لیکن (یہ بھی تو دیکھو کہ) یہ اسلام کے معتبر فقہاء میں سے ہیں۔ جید صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اولاد اور تابعین میں سے ہیں۔ مزید یہ کہ "انصاری" ہیں۔

32۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ الصَّائِغُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَكَرِهَهَا حِيْنَ

حدیث 32:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 19583 اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان 1411ھ/1990ء' رقم الحديث: 177

يَعْمَلُ، وَعَمِلَ حَسَنَةً فَسُرَّ بِهَا فَهُوَ مُؤْمِنٌ قَدِ احْتَجَّا بِرُوَاةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ اٰخِرِهِمْ وَهُوَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا وَلَمْ يُخَرِّجَا اِنَّمَا خَرَّجَا فِيْ خُطْبَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَائَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَهُ شَاهِدٌ بِهٰذَا اللَّفْظِ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص گناہ کر بیٹھے اور گناہ کرتے ہوئے اس کو ناپسند کرتا ہو اور نیک عمل کرے اور یہ عمل کرتے ہوئے خوشی محسوس کر رہا ہو وہ مومن ہے۔

❖ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اس حدیث کے از اول تا آخر تمام راویوں کی روایات نقل کی ہیں اور یہ حدیث ان دونوں کے معیار کے مطابق صحیح بھی ہے لیکن اس کے باوجود دونوں میں سے کسی نے بھی اسے نقل نہیں کیا۔ ہاں انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے خطبہ کے ضمن میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ "وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَائَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِن" اور درج ذیل الفاظ کے ہمراہ اس کی شاہد حدیث موجود ہے (حدیث یہ ہے)

33- اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ جَدِّهٖ مَمْطُوْرٍ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهٗ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِيْمَانُ؟ قَالَ: اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَائَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا الْاِثْمُ؟ قَالَ: اِذَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ

وَهٰكَذَا رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَمَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ .

اَمَّا حَدِيْثُ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان کیا ہے؟ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا: جب تجھے نیکی پر خوشی ہو اور گناہ برا لگے تو تُو مومن ہے۔ اس نے دریافت کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گناہ کیا ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چیز تیرے دل میں کھٹکے (وہ گناہ ہے) اسے چھوڑ دے۔

حدیث 33:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 22253 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 176 اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان 1411ھ/1990ء، رقم الحديث: 34 اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان 1411ھ/1990ء، رقم الحديث: 7047 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 7540 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله، بيروت، لبنان، 1405ھ/1984ء، رقم الحديث: 233 اخرجه ابن ابي اسامه في "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبويه، مدينه منوره 1413ھ/1992ء، رقم الحديث: 11 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 2220

✣ یونہی علی بن مبارک اور معمر بن راشد نے بھی یحییٰ بن کثیر کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

علی بن مبارک کی حدیث درج ذیل ہے۔

34۔ فَحَدَّثَنَاهُ مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ جَدِّهِ اَبِيْ سَلَامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ، يَقُوْلُ: سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا الْاِيْمَانُ؟ قَالَ: اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَاِنَّكَ مُؤْمِنٌ

✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جب تجھے اپنی نیکیاں اچھی لگیں اور گناہوں سے نفرت ہو (تو سمجھ لینا) کہ تو مومن ہے۔

معمر کی روایت یہ ہے۔

35۔ فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَامٍ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ: مَا الْاِيْمَانُ؟ فَقَالَ: مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ، وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ كُلُّهَا صَحِيْحَةٌ مُّتَّصِلَةٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو اپنی نیکیاں اچھی لگیں اور گناہ برے لگیں وہ مومن ہے۔

✣ مذکورہ بالا تمام احادیث شیخین رحمۃ اللہ علیہما کی شرائط کے مطابق صحیح ہیں، متصل ہیں۔

36۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيَّ، يَقُوْلُ: نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلاً فَاسْتَيْقَظْتُ مِنَ اللَّيْلِ، فَاِذَا لَا اَرٰى فِي الْعَسْكَرِ شَيْئًا اَطْوَلَ مِنْ مُّؤْخِرَةِ رَحْلِيْ، لَقَدْ لَصَقَ كُلُّ اِنْسَانٍ وَّبَعِيْرُهُ بِالْاَرْضِ، فَقُمْتُ اَتَخَلَّلُ النَّاسَ حَتّٰى دَفَعْتُ اِلٰى مَضْجَعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا لَيْسَ فِيْهِ، فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلَى الْفِرَاشِ، فَاِذَا هُوَ بَارِدٌ فَخَرَجْتُ اَتَخَلَّلُ النَّاسَ اَقُوْلُ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ذُهِبَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى خَرَجْتُ مِنَ الْعَسْكَرِ كُلِّهِ، فَنَظَرْتُ سَوَادًا فَرَمَيْتُ بِحَجَرٍ، فَمَضَيْتُ اِلَى السَّوَادِ، فَاِذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَاِذَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا صَوْتٌ كَدَوِيِّ

حدیث: 36

اخرجه ابوعبدالله النيسابوری فی "المستدرک" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان 1411ھ/1990ء' رقم الحديث: 221 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 126 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله' بيروت' لبنان' 1405ھ/1984ء' رقم الحديث:575

الرَّحَا، اَوْ کَصَوْتِ الْهَضْبَاءِ حِیْنَ یُصِیْبُهَا الرِّیْحُ، فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: یَا قَوْمِ اثْبُتُوْا حَتّٰی تُصْبِحُوا اَوْ یَاْتِیَکُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَلَبِثْنَا مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ نَادٰی اَثَمَّ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَاَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَعَوْفُ بْنُ مَالِكٍ؟ فَقُلْنَا: اِیْ نَعَمْ، فَاَقْبَلَ اِلَیْنَا فَخَرَجْنَا نَمْشِیْ مَعَهٗ لَا نَسْاَلُهٗ عَنْ شَیْءٍ وَّلَا نُخْبِرُهٗ بِشَیْءٍ فَقَعَدَ عَلٰی فِرَاشِهٖ، فَقَالَ: اَتَدْرُوْنَ مَا خَیَّرَنِیْ بِهٖ رَبِّیَ اللَّیْلَةَ؟ فَقُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: فَاِنَّهٗ خَیَّرَنِیْ بَیْنَ اَنْ یُدْخِلَ نِصْفَ اُمَّتِیَ الْجَنَّةَ، وَبَیْنَ الشَّفَاعَةِ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ، قُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّجْعَلَنَا مِنْ اَهْلِهَا، قَالَ: هِیَ لِکُلِّ مُسْلِمٍ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ یُخَرِّجَاهُ وَرُوَاتُهٗ کُلُّهُمْ ثِقَاتٌ عَلٰی شَرْطِهِمَا جَمِیْعًا وَلَیْسَ لَهٗ عِلَّةٌ، وَلَیْسَ فِیْ سَائِرِ اَخْبَارِ الشَّفَاعَةِ وَهِیَ لِکُلِّ مُسْلِمٍ

✧✧ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا۔ میں رات کے وقت جاگ رہا تھا (میں نے اپنے چاروں طرف دیکھا) سب انسان اور جانور سو رہے تھے، پورے لشکر میں میرا کجاوا ہی سب سے اونچا نظر آرہا تھا، میں اپنی جگہ سے اٹھا اور لوگوں کے درمیان سے گزرتا ہوا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب گاہ کے قریب چلا گیا (میں یہ دیکھ کر بہت پریشان ہوا کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خیمے میں موجود نہیں تھے، میں نے زمین پر ہاتھ لگا کر دیکھا تو وہ بھی ٹھنڈی تھی (جس سے مجھے اندازہ ہوگیا کہ آپ کافی دیر سے یہاں پر نہیں ہیں) میں وہاں سے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن پڑھتے ہوئے نکلا اور یہ سوچ رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تشریف لے گئے، لوگوں کے درمیان آپ کو ڈھونڈے ڈھونڈتے میں لشکر سے باہر جا نکلا، میں نے دور ایک سایہ سا دیکھا (یہ دیکھنے کے لئے کہ یہ کیا چیز ہے) اس کی طرف ایک پتھر پھینکا (مجھے اندازہ ہوگیا کہ کوئی خطرے کی بات نہیں ہے، اس لئے) میں اس سائے کے پاس چلا گیا۔ جب دیکھا تو وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے۔ وہاں ہمیں ایسی آواز سنائی دی گویا کہ چکی چل رہی ہو (جس سے ہم سمجھ گئے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم یہیں پر ہیں اور وحی نازل ہو رہی ہے) ہم نے ایک دوسرے سے کہا: اگر ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آجائیں تو ٹھیک ہے ورنہ صبح ہونے تک ہمیں یہیں رکنا چاہئے۔ کافی دیر ہم وہاں کھڑے رہے پھر ہمیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز دی: کیا یہاں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف تشریف لائے اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو لئے، ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی قسم کی کوئی بات نہیں کی (بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمے تک ہم خاموشی کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلتے رہے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خیمے میں تشریف لے آئے تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر بیٹھے اور فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ آج کی رات اللہ تعالیٰ نے مجھے کیا اختیار دیا؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے ''آدھی امت جنت میں لے جانے'' یا ''شفاعت'' میں سے کوئی ایک چیز چن لینے کا اختیار دیا تو میں نے ''شفاعت'' کو چن لیا۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن لوگوں کی آپ شفاعت کریں گے، دعا فرمائیے کہ ہم بھی ان میں سے ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری شفاعت ہر مسلمان کے لئے ہے۔

✥ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن صحیحین میں اسے نقل نہیں کیا گیا جبکہ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں اور شیخین رحمۃ اللہ علیہما کی مقرر کردہ شرائط بھی ان میں موجود ہیں اور اس روایت میں کوئی نقص بھی نہیں۔ البتہ شفاعت کی دیگر احادیث میں ''وَهِيَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ'' کے الفاظ نہیں ہیں۔

37۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَاَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَا قَاتَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا حَتّٰى دَعَاهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ مِّنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِاَبِيْ نَجِيحٍ وَّالِدِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاسْمُهُ يَسَارٌ، وَهُوَ مِنْ مَّوَالِي الْمَكِّيِّيْنَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا اللَّفْظِ، وَاتَّفَقَا جَمِيْعًا عَلٰى اِخْرَاجِ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ، كَتَبْتُ اِلٰى نَافِعٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَسْاَلُهُ عَنِ الْقِتَالِ قَبْلَ الدُّعَاءِ فَكَتَبَ اِلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغَارَ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ الْحَدِيْثَ، وَفِيْهِ وَكَانَ الدَّعْوَةُ قَبْلَ الْقِتَالِ

✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت اسلام دیئے بغیر کبھی بھی جہاد شروع نہیں کیا۔

✥ یہ حدیث امام ثوری کی روایت کردہ سند کے ہمراہ ''صحیح'' ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے روایت نہیں کیا۔ حالانکہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ کے والد ابونجیح کی روایات نقل کی ہیں۔ ابونجیح کا نام ''یسار'' ہے اور یہ اہل مکہ کے موالی میں سے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی انہی لفظوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے عبداللہ بن عون کا یہ بیان نقل کیا ہے (عبداللہ بن عون فرماتے ہیں) میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام ''نافع'' کی طرف ایک خط لکھا، جس میں دعوتِ اسلام پیش کئے بغیر قتال شروع کرنے سے متعلق پوچھا تھا، انہوں نے جوابی مکتوب میں بنی مصطلق پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

حدیث 37:

اخرجه ابو محمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی' بیروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحدیث: 2444 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 2053 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 2105 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 2494 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 2591 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 11269 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 11270 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 11271 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/1988ء' رقم الحدیث: 697

حملہ کرنے کا پورا واقعہ لکھ بھیجا، جس میں یہ بھی تھا کہ جہاد شروع کرنے سے پہلے انہیں اسلام کی دعوت پیش کی گئی تھی۔

38۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السِّيرَافِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي الْحُسَامِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعَ رَبِيعَةَ بْنَ عَبَّادٍ الدُّؤَلِيَّ، يَقُولُ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فِي مَنَازِلِهِمْ قَبْلَ اَنْ يُهَاجِرَ اِلَى الْمَدِينَةِ، يَقُولُ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، قَالَ: وَوَرَائَهُ رَجُلٌ، يَقُولُ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ هٰذَا يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَتْرُكُوا دِيْنَ اٰبَائِكُمْ، فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ؟ قِيلَ: اَبُو لَهَبٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَرُوَاتُهُ عَنْ اٰخِرِهِمْ ثِقَاتٌ اَثْبَاتٌ، وَلَعَلَّهُمَا اَوْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا يُوهِمُ اَنَّ رَبِيعَةَ بْنَ عَبَّادٍ لَّيْسَ لَهُ رَاوٍ غَيْرُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ اَبُو الزِّنَادِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ذَكْوَانَ هٰذَا الْحَدِيثَ بِعَيْنِهِ

✧✧ حضرت ربیعہ بن عباد الدولی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ہجرتِ مدینہ سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منیٰ کے مقام پر یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اے لوگو! اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ صرف اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ (ربیعہ بن عباد کہتے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک آدمی کھڑا کہہ رہا تھا: یہ شخص تمہیں، تمہارے آباء واجداد کے دین سے دور کرنے کا حکم دے رہا ہے۔ میں نے (قریب کھڑے ہوئے ایک شخص سے) پوچھا: یہ کون ہے؟ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ ''ابولہب'' ہے۔

✣✣ یہ حدیث شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق صحیح ہے اور اس کے از اول تا آخر تمام راوی ثقہ اور قابل اعتماد ہیں۔ شاید شیخین رحمۃ اللہ علیہما کو یا ان میں سے کسی ایک کو یہ غلط فہمی ہوئی ہو کہ ربیعہ بن عباد سے یہ حدیث صرف محمد بن المنکدر نے ہی روایت کی ہے۔ (جس کی وجہ سے انہوں نے اس روایت کو نقل کرنے سے گریز کیا ہے) حالانکہ (یہ بات صحیح نہیں ہے بلکہ) ربیعہ سے ''ابوالزناد عبداللہ بن ذکوان'' نے بھی بعینہ یہی روایت نقل کی ہے۔ (ابوالزناد کی روایت درج ذیل ہے)

39۔ اَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حِمْدَانَ الْجَلَّابُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا

حدیث 38:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث:16070 اخرجه ابوبكر الشيباني في "الاحاد والمثاني" طبع دار الراية' رياض' سعودي عرب' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث:962

حديث 39: اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 16066 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 19026 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دار الحرمين' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحديث: 1487 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/ 1983ء' رقم الحديث: 4582 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/ 1983ء' رقم الحديث: 4587 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/ 1983ء' رقم الحديث:4585 اخرجه ابوبكر الشيباني في "الاحاد والمثاني" طبع دار الراية' رياض' سعودي عرب' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث:964

سَعِيْدُ بْنُ اَبِى مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى الزِّنَادِ، اَخْبَرَنِى اَبِى، حَدَّثَنِى رَبِيعَةُ بْنُ عَبَّادٍ الدُّؤَلِيُّ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ بِسُوقِ ذِى الْمَجَازِ وَهُوَ يَقُوْلُ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، قُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوا، قَالَ: يُرَدِّدُهَا مِرَارًا وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ يَتَّبِعُونَهُ، وَاِذَا وَرَائَهُ رَجُلٌ اَحْوَلُ ذُو غَدِيرَتَيْنِ وَضِيءُ الْوَجْهِ، يَقُوْلُ: اِنَّهُ صَابِىءٌ كَاذِبٌ، فَسَاَلْتُ: مَنْ هٰذَا ؟ فَقَالُوْا: عَمُّهُ اَبُوْ لَهَبٍ وَّاِنَّمَا اسْتَشْهَدْتُّ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى الزِّنَادِ اقْتِدَاءً بِهِمَا فَقَدِ اسْتَشْهَدَا جَمِيْعًا بِهِ

✧✧ حضرت ربیعہ بن عباد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذی المجاز بازار (یہ دور جاہلیت کا نام ہے بعد میں اس مقام کا نام منیٰ رکھا گیا) میں یہ فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! اس بات کا اقرار کرلو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، تم کامیاب ہوجاؤ گے (ربیعہ کہتے ہیں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مرتبہ یہ الفاظ دھرائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر لوگ آپ کے گرد جمع ہوکر آپ کے ساتھ ساتھ لا الہ الا اللہ کا ورد کرنے لگے۔ اچانک میری نظر ایک خوبصورت دو چوٹیوں والے بھینگے شخص پر پڑی، وہ کہہ رہا تھا: یہ شخص خود ستارہ پرست ہے، یہ جھوٹا ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ''ابولہب'' ہے۔ میں نے ابوالزناد کے بیٹے عبدالرحمٰن سے اس حدیث کے حوالے سے پوچھا تو انہوں نے بھی ابوالزناد اور محمد بن المنکدر کی اس حدیث کے صحیح ہونے کی گواہی دی۔

40۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ، عَنِ ابْنِ اَبِى مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَائَتْ عَجُوزٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عِنْدِى، فَقَالَ: لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَنْتِ ؟ قَالَتْ: اَنَا جَثَّامَةُ الْمُزَنِيَّةُ، فَقَالَ: بَلْ اَنْتِ حَسَّانَةُ الْمُزَنِيَّةُ، كَيْفَ اَنْتُمْ ؟ كَيْفَ حَالُكُمْ ؟ كَيْفَ كُنْتُمْ بَعْدَنَا ؟ قَالَتْ: بِخَيْرٍ بِاَبِى اَنْتَ وَاُمِّى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَلَمَّا خَرَجَتْ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، تُقْبِلُ عَلٰى هٰذِهِ الْعَجُوزِ هٰذَا الْاِقْبَالَ ؟ فَقَالَ: اِنَّهَا كَانَتْ تَاْتِينَا زَمَنَ خَدِيْجَةَ، وَاِنَّ حُسْنَ الْعَهْدِ مِنَ الْاِيْمَانِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ فَقَدِ اتَّفَقَا عَلَى الْاِحْتِجَاجِ بِرُوَاتِهِ فِىْ اَحَادِيْثَ كَثِيْرَةٍ وَّلَيْسَ لَهُ عِلَّةٌ

✧✧ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرے میں موجود تھے کہ ایک بڑھیا بارگاہ عالی میں حاضر ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑھیا سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ اس نے جواب دیا ''جثامہ مزنیہ'' (جثامہ بدصورت کو کہتے ہیں، اس لئے آپ نے تفنن طبع کے طور پر فرمایا) تو ''حسینہ مزنیہ'' ہے (یعنی خوبصورت ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے حال احوال دریافت کئے۔ اس نے عرض کیا: حضور! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، سب کچھ بہتر ہے، میں خیریت سے ہوں۔ (ضروری گفت وشنید کے بعد) جب وہ چلی گئی تو (ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا: حضور! اس بڑھیا کو آپ نے خصوصی توجہ دے کر بڑی عزت سے نوازا ہے (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بڑھیا خدیجہ رضی اللہ عنہا کے زمانے

میں بھی آیا کرتی تھی اور حسن اخلاق سے پیش آنا بھی ایمان کی علامت ہے۔

❖❖ یہ حدیث شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق صحیح ہے، اس میں کوئی نقص بھی نہیں ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اس حدیث کے راویوں کی دیگر روایات متعدد مقامات پر نقل کی ہیں۔

41- حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اَيُّوْبَ النَّصِيْبِيُّ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيْدِ الْكَرَابِيْسِيُّ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ الدِّمَشْقِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اسْمًا مِئَةً اِلَّا وَاحِدَةٍ، مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ، اِنَّهُ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ، الرَّحِيْمُ، الْمَلِكُ، الْقُدُّوْسُ، السَّلَامُ، الْمُؤْمِنُ، الْمُهَيْمِنُ، الْعَزِيْزُ، الْجَبَّارُ، الْمُتَكَبِّرُ، الْخَالِقُ، الْبَارِءُ، الْمُصَوِّرُ، الْغَفَّارُ، الْقَهَّارُ، الْوَهَّابُ، الرَّزَّاقُ، الْفَتَّاحُ، الْعَلِيْمُ، الْقَابِضُ، الْبَاسِطُ، الْخَافِضُ، الرَّافِعُ، الْمُعِزُّ، الْمُذِلُّ، السَّمِيْعُ، الْبَصِيْرُ، الْحَكَمُ، الْعَدْلُ، اللَّطِيْفُ، الْخَبِيْرُ، الْحَلِيْمُ، الْعَظِيْمُ، الْغَفُوْرُ، الشَّكُوْرُ، الْعَلِيُّ، الْكَبِيْرُ، الْحَفِيْظُ، الْمُغِيْثُ، الْمُقِيْتُ، وَاِلَيْهِ ذَهَبَ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ فِيْ مُخْتَصَرِ الصَّحِيْحِ، الْحَسِيْبُ، الْجَلِيْلُ، الْكَرِيْمُ، الرَّقِيْبُ، الْمُجِيْبُ، الْوَاسِعُ، الْحَكِيْمُ، الْوَدُوْدُ، الْمَجِيْدُ، الْبَاعِثُ، الشَّهِيْدُ، الْحَقُّ، الْوَكِيْلُ، الْقَوِيُّ، الْمَتِيْنُ، الْوَلِيُّ، الْحَمِيْدُ، الْمُحْصِي، الْمُبْدِءُ، الْمُعِيْدُ، الْمُحْيِي، الْمُمِيْتُ، الْحَيُّ، الْقَيُّوْمُ، الْوَاجِدُ، الْمَاجِدُ، الْوَاحِدُ، الصَّمَدُ، الْقَادِرُ، الْمُقْتَدِرُ، الْمُقَدِّمُ، الْمُؤَخِّرُ، الْاَوَّلُ، الاٰخِرُ، الظَّاهِرُ، الْبَاطِنُ، الْوَالِيْ، الْمُتَعَالِيْ، الْبَرُّ، التَّوَّابُ، الْمُنْتَقِمُ، الْعَفُوُّ، الرَّءُوْفُ، مَالِكُ الْمُلْكِ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، الْمُقْسِطُ، الْجَامِعُ، الْغَنِيُّ، الْمُغْنِيْ، الْمَانِعُ، الضَّارُّ، النَّافِعُ، النُّوْرُ، الْهَادِيْ، الْبَدِيْعُ، الْبَاقِيْ، الْوَارِثُ، الرَّشِيْدُ، الصَّبُوْرُ

هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ خَرَّجَاهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ بِاَسَانِيْدَ صَحِيْحَةٍ دُوْنَ ذِكْرِ الْاَسَامِيْ فِيْهِ، وَالْعِلَّةُ فِيْهِ عِنْدَهُمَا اَنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ مُسْلِمٍ تَفَرَّدَ بِسِيَاقَتِهِ بِطُوْلِهِ، وَذَكَرَ الْاَسَامِيَ فِيْهِ وَلَمْ يَذْكُرْهَا غَيْرُهُ، وَلَيْسَ هٰذَا بِعِلَّةٍ فَاِنِّيْ لَا اَعْلَمُ اخْتِلَافًا بَيْنَ اَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ اَنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ مُسْلِمٍ اَوْثَقُ وَاَحْفَظُ وَاَعْلَمُ وَاَجَلُّ مِنْ اَبِي الْيَمَانِ وَبِشْرِ بْنِ شُعَيْبٍ وَعَلِيِّ بْنِ عَيَّاشٍ وَّاَقْرَانِهِمْ مِنْ اَصْحَابِ شُعَيْبٍ، ثُمَّ نَظَرْنَا فَوَجَدْنَا الْحَدِيْثَ قَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْحُصَيْنِ، عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ، وَهِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ جَمِيْعًا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطُوْلِهِ

حدیث 41:

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 808 اخرجه ابوعبدالله النیسابوری فی "المستدرک" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/1990ء رقم الحدیث: 42

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ۹۹ نام ہیں، جو ان کو یاد کرے گا، جنتی ہے، اللہ تعالیٰ تنہا ہے اور تنہائی کو ہی پسند کرتا ہے۔ (اللہ تعالیٰ کے نام بمعہ ترجمہ درج ذیل ہیں)

اَللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ (مہربان)، الرَّحِیْمُ (رحم کرنے والا)، الْمَلِكُ (بادشاہ)، الْقُدُّوسُ (پاک)، السَّلَامُ (سلامتی والا)، الْمُؤْمِنُ (امن دینے والا)، الْمُهَيْمِنُ (نگہبان)، الْعَزِيْزُ (غالب)، الْجَبَّارُ (زبردست)، الْمُتَكَبِّرُ (بڑائی والا)، الْخَالِقُ (پیدا کرنے والا)، الْبَارِئُ (عالم بنانے والا)، الْمُصَوِّرُ (صورت بنانے والا)، الْغَفَّارُ (بخشنے والا)، الْقَهَّارُ (زبردست)، الْوَهَّابُ (بہت دینے والا) الرَّزَّاقُ (رزق دینے والا)، الْفَتَّاحُ (کھولنے والا)، الْعَلِيْمُ (جاننے والا)، الْقَابِضُ (بند کرنے والا)، الْبَاسِطُ (کھولنے والا)، الْخَافِضُ (جھکانے والا)، الرَّافِعُ (بلند کرنے والا)، الْمُعِزُّ (عزت دینے والا)، الْمُذِلُّ (ذلت دینے والا)، السَّمِيْعُ (سننے والا)، الْبَصِيْرُ (دیکھنے والا)، الْحَكَمُ (حاکم)، الْعَدْلُ (انصاف کرنے والا)، اللَّطِيْفُ (باریک بین)، الْخَبِيْرُ (خبردار)، الْحَلِيْمُ (بردبار)، الْعَظِيْمُ (بزرگ)، الْغَفُوْرُ (بخشنے والا)، الشَّكُوْرُ (شکر کرنے والا)، الْعَلِيُّ (بلند)، الْكَبِيْرُ (بڑا)، الْحَفِيْظُ (نگہبان)، الْمُغِيْثُ (مدد کرنے والا)، الْمُقِيْتُ (قوت دینے والا)، الْحَسِيْبُ (کافی)، الْجَلِيْلُ (بزرگ)، الْكَرِيْمُ (سخی)، الرَّقِيْبُ (نگہبان)، الْمُجِيْبُ (قبول کرنے والا)، الْوَاسِعُ (فراخی والا)، الْحَكِيْمُ (حکمت والا)، الْوَدُوْدُ (محبت کرنے والا)، الْمَجِيْدُ (بزرگ)، الْبَاعِثُ (اٹھانے والا)، الشَّهِيْدُ (گواہ)، الْحَقُّ (سچا)، الْوَكِيْلُ (کارساز)، الْقَوِيُّ (طاقت والا)، الْمَتِيْنُ (مضبوط)، الْوَلِيُّ (دوست)، الْحَمِيْدُ (قابل تعریف)، الْمُحْصِي (گھیرنے والا)، الْمُبْدِئُ (ابتدا کرنے والا)، الْمُعِيْدُ (لوٹانے والا)، الْمُحْيِي (زندگی دینے والا)، الْمُمِيْتُ (موت دینے والا)، الْحَيُّ (زندہ)، الْقَيُّوْمُ (ہمیشہ رہنے والا)، الْوَاجِدُ (پانے والا)، الْمَاجِدُ (بزرگی والا)، الْوَاحِدُ (اکیلا)، الصَّمَدُ (بے نیاز)، الْقَادِرُ (قدرت والا)، الْمُقْتَدِرُ (اقتدار والا)، الْمُقَدِّمُ (پہلا)، الْمُؤَخِّرُ (پچھلا)، الْاَوَّلُ (پہلا)، الْاٰخِرُ (آخری)، الظَّاهِرُ (آشکار)، الْبَاطِنُ (پوشیدہ)، الْوَالِي (کارساز)، الْمُتَعَالِي (برتر)، الْبَرُّ (احسان کرنے والا)، التَّوَّابُ (توبہ قبول کرنے والا)، الْمُنْتَقِمُ (بدلہ لینے والا)، الْعَفُوُّ (معاف کرنے والا)، الرَّءُوْفُ (بہت مہربان)، مَالِكُ الْمُلْكِ (ملک کا مالک) ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ (بزرگی اور بخشش والا)، الْمُقْسِطُ (عدل کرنے والا)، الْجَامِعُ (جمع کرنے والا)، الْغَنِيُّ (بے پرواہ)، الْمُغْنِي (دولت مند کرنے والا)، الْمَانِعُ (منع کرنے والا)، الضَّارُّ (ضرر دینے والا)، النَّافِعُ (نفع دینے والا)، النُّوْرُ (روشنی والا)، الْهَادِيْ (راہ دکھانے والا)، الْبَدِيْعُ (نیا پیدا کرنے والا)، الْبَاقِي (ہمیشہ رہنے والا)، الْوَارِثُ (مالک)، الرَّشِيْدُ (راہنما)، الصَّبُوْرُ (بڑا تحمل والا)

❖ یہ حدیث صحیح ہے اور شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے دیگر صحیح سندوں کے ساتھ اس حدیث کو نقل کیا ہے، البتہ ان میں اللہ تعالیٰ کے اسماء گرامی مذکور نہیں ہیں۔ اس حدیث میں شیخین رحمۃ اللہ علیہما کو جو نقص نظر آیا ہے وہ یہ ہے کہ اس حدیث میں تمام اسماء الحسنیٰ کا ذکر صرف ولید بن مسلم نے کیا ہے ان کے علاوہ اور کسی راوی نے ''اسماء الحسنیٰ'' کا ذکر نہیں کیا ہے (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ کوئی نقص

نہیں ہے کیونکہ ائمہ حدیث کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ولید بن مسلم ابو ہمان، بشر بن شعیب، علی بن عباس رضی اللہ عنہما اور ان کے دیگر معاصرین سے زیادہ ثقہ ہیں۔ ان سے زیادہ مضبوط حافظے کے مالک، ان سے زیادہ علم حدیث رکھنے والے اور ان سب سے زیادہ بزرگ ہیں۔ مزید غور و فکر کرنے سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اس پوری حدیث کو عبدالعزیز بن الحصین نے ابوایوب السختیانی کے ذریعے اور ہشام بن حسان نے محمد بن سیرین کے واسطے سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

(وہ حدیث درج ذیل ہے)

42۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ حِمْدَانَ الْحَلابُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا الْاَمِيْرُ اَبُو الْهَيْثَمِ خَالِدُ بْنُ اَحْمَدَ الذُّهْلِيُّ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اَسَدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْقَطَوَانِيُّ، حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُفْيَانَ النَّسَائِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ حُصَيْنِ بْنِ التَّرْجُمَانِ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ، وَهِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اسْمًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ: اَللّٰهُ، الرَّحْمٰنُ، الرَّحِيْمُ، الْاِلٰهُ، الرَّبُّ، الْمَلِكُ، الْقُدُّوْسُ، السَّلَامُ، الْمُؤْمِنُ، الْمُهَيْمِنُ، الْعَزِيْزُ، الْجَبَّارُ، الْمُتَكَبِّرُ، الْخَالِقُ، الْبَارِءُ، الْمُصَوِّرُ، الْحَلِيْمُ، الْعَلِيْمُ، السَّمِيْعُ، الْبَصِيْرُ، الْحَيُّ، الْقَيُّوْمُ، الْوَاسِعُ، اللَّطِيْفُ، الْخَبِيْرُ، الْحَنَّانُ، الْمَنَّانُ، الْبَدِيْعُ، الْوَدُوْدُ، الْغَفُوْرُ، الشَّكُوْرُ، الْمَجِيْدُ، الْمُبْدِءُ، الْمُعِيْدُ، النُّوْرُ، الْاَوَّلُ، الْاٰخِرُ، الظَّاهِرُ، الْبَاطِنُ، الْغَفَّارُ، الْوَهَّابُ، الْقَادِرُ، الْاَحَدُ، الصَّمَدُ، الْكَافِيْ، الْبَاقِيْ، الْوَكِيْلُ، الْمَجِيْدُ، الْمُغِيْثُ، الدَّائِمُ، الْمُتَعَالِ، ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، الْمَوْلٰى، النَّصِيْرُ، الْحَقُّ، الْمُبِيْنُ، الْبَاعِثُ، الْمُجِيْبُ، الْمُحْيِيْ، الْمُمِيْتُ، الْجَمِيْلُ، الصَّادِقُ، الْحَفِيْظُ، الْكَبِيْرُ، الْقَرِيْبُ، الرَّقِيْبُ، الْفَتَّاحُ، التَّوَّابُ، الْقَدِيْمُ، الْوِتْرُ، الْفَاطِرُ، الرَّزَّاقُ، الْعَلَّامُ، الْعَلِيُّ، الْعَظِيْمُ، الْغَنِيُّ، الْمَلِيْكُ، الْمُقْتَدِرُ، الْاَكْرَمُ، الرَّءُوْفُ، الْمُدَبِّرُ، الْمَالِكُ، الْقَدِيْرُ، الْهَادِيْ، الشَّاكِرُ، الرَّفِيْعُ، الشَّهِيْدُ، الْوَاحِدُ، ذُو الطَّوْلِ، ذُو الْمَعَارِجِ، ذُو الْفَضْلِ، الْخَلَّاقُ، الْكَفِيْلُ، الْجَلِيْلُ، الْكَرِيْمُ

هٰذَا حَدِيْثٌ مَّحْفُوْظٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ وَهِشَامٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مُخْتَصَرًا دُوْنَ ذِكْرِ الْاَسَامِيْ الزَّائِدَةِ فِيْهَا، كُلُّهَا فِي الْقُرْاٰنِ، وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْحُصَيْنِ بْنِ التَّرْجُمَانِ ثِقَةٌ، وَاِنْ لَمْ يُخَرِّجَاهُ،

حدیث: **43**

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3910 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 4194 اخرجه ابوعبدالله النیسابوری فی "المستدرک" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ه/1990ء رقم الحدیث: 44 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ه-1984ء رقم الحدیث: 5092 اخرجه ابوالحسن الجوهری فی "مسنده" طبع موسسه نادر بیروت لبنان 1410ه/1990ء رقم الحدیث: 488

وَاِنَّمَا جَعَلْتَهٗ شَاهِدًا لِلْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ''اللہ تعالیٰ کے ۹۹ اسمائے گرامی ہیں جوان کو یاد کرے گا وہ جنتی ہے۔

✣ یہ حدیث ابوسختیانی اور ہشام کی اس سند کے لحاظ سے ''محفوظ'' ہے جوانہوں نے محمد بن سیرین سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''اسمائے الحسنٰی'' کا ذکر کئے بغیر مختصر طور پر نقل کی ہے اور جن اسمائے حسنٰی کا اضافہ ہے وہ قرآن سے ثابت ہیں اور عبدالعزیز بن الحصین بن الترجمان ثقہ راوی ہیں۔ اگرچہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے ان کی روایت نہیں لی تاہم میں نے اس کو گزشتہ حدیث کے شاہد کے طور پر پیش کیا ہے۔

43- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيْ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، وَاَبُوْ عَمْرٍو الْحَوْضِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، اَخْبَرَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عِيْسٰى، رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ اَسَدٍ يُحَدِّثُ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الطِّيَرَةُ شِرْكٌ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُذْهِبُهٗ بِالتَّوَكُّلِ وَعِيْسٰى هٰذَا هُوَ: ابْنُ عَاصِمٍ الْاَسَدِيُّ كُوْفِيٌّ ثِقَةٌ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدشگونی شرک ہے، اللہ تعالیٰ پر توکل کر کے اس کو ختم کیا جاسکتا ہے۔

✣ اس کی سند میں جو عیسیٰ (راوی) ہیں وہ عیسیٰ بن عاصم الاسدی ہیں، یہ کوفہ کے رہنے والے تھے، ثقہ راوی تھے۔

44- حَدَّثَنَا بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عِيْسٰى بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الطِّيَرَةُ مِنَ الشِّرْكِ وَمَامِنَّا، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهٗ بِالتَّوَكُّلِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ سَنَدُهٗ، ثِقَاتٌ رُوَاتُهٗ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَعِيْسٰى بْنُ عَاصِمٍ الْاَسَدِيُّ قَدْ رَوٰى اَيْضًا، عَنْ

حديث 43:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3910 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 4194 اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان 1411ه/1990ء' رقم الحديث: 44 اخرجه ابويعلىٰ الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ه-1984ء' رقم الحديث: 5092 اخرجه ابوالحسن الجوهري في "مسنده" طبع موسسه نادر' بيروت' لبنان' 1410ه/1990ء' رقم الحديث: 488

عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، وَغَيْرِهِ، وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ شُعْبَةُ، وَجَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، وَمُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، وَغَيْرُهُمْ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بدشگونی کا تعلق شرک سے ہے اور ذہنی الجھاؤ کا باعث ہے لیکن اللہ تعالیٰ اسے توکل کی برکت سے ختم فرما دیتا ہے۔

❖❖ اس حدیث کی سند ''صحیح'' ہے، اس کے راوی ثقہ ہیں لیکن اس کے باوجود شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا ہے اور عیسیٰ بن عاصم الاسدی نے عدی بن ثابت وغیرہ سے بھی روایت کی ہے اور ان سے روایت لینے والوں میں شعبہ، جریر بن حازم، معاویہ بن صالح اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم کے نام شامل ہیں۔

45۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، فَقَدِ احْتَجَّا بِمِثْلِ هٰذَا الْاِسْنَادِ وَخَرَّجَاهُ فِي الْكِتَابِ، وَلَيْسَ لَهُ عِلَّةٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، فَقَدِ احْتَجَّ بِشَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيِّ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی قسم کھائی اس نے کفر کیا۔

❖❖ یہ حدیث شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق ''صحیح'' ہے کیونکہ دونوں نے اس قسم کی سند اپنی کتابوں میں ذکر کی ہیں اور اس حدیث میں کوئی نقص نہیں ہے لیکن انہوں نے اسے نقل نہیں کیا ہے۔ اس حدیث کی شاہد ایک دوسری حدیث ہے جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے اور اس میں کوئی نقص نہیں ہے (حدیث درج ذیل ہے)

46۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ الْعَدْلُ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ السَّدُوْسِيُّ، اَنْبَاَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: كُلُّ يَمِيْنٍ يُحْلَفُ بِهَا دُوْنَ اللّٰهِ شِرْكٌ

✧✧ حضرت (عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ''قسم'' غیر اللہ کے نام سے کھائی جائے وہ شرک ہے۔

حدیث 45:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3251 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 1535 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 6072 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 4358 اخرجه ابوعبدالله النیسابوری فی "المستدرک" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/1990ء رقم الحدیث: 169

47۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوْبَ التُّوْقَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ مَيْسَرَّةَ الْمَكِّيُّ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، قَالَا: اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، قَالَ: اَتَانِيْ اَبُو الْعَالِيَةِ اَنَا وَصَاحِبًا لِيْ، فَقَالَ: هَلُمَّا فَاَنْتُمَا اَشَبُّ وَاَوْعَى لِلْحَدِيْثِ مِنِّيْ، فَانْطَلَقَ بِنَا حَتّٰى اَتَيْنَا نَصْرَ بْنَ عَاصِمٍ اللَّيْثِيَّ، فَقَالَ حَدِّثْ هٰذَيْنِ حَدِيْثَكَ، قَالَ: نَصْرٌ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مَالِكٍ، وَكَانَ مِنْ رَّهْطِهٖ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَاَغَارُوْا عَلٰى قَوْمٍ فَشَذَّ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَاتَّبَعَهٗ رَجُلٌ مِّنَ السَّرِيَّةِ مَعَهُ السَّيْفُ شَاهِرٌ، فَقَالَ الشَّاذُّ مِنَ الْقَوْمِ: اِنِّيْ مُسْلِمٌ، فَلَمْ يَنْظُرْ فِيْهَا، فَضَرَبَهٗ فَقَتَلَهٗ، فَنَمَى الْحَدِيْثُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ قَوْلًا شَدِيْدًا فَبَلَغَ الْقَاتِلَ، فَبَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ اِذْ قَالَ الْقَاتِلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ مَا قَالَ الَّذِيْ قَالَ اِلَّا تَعَوُّذًا مِّنَ الْقَتْلِ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَنْ مَّنْ قِبَلَهٗ مِنَ النَّاسِ وَاَخَذَ فِيْ خُطْبَتِهٖ، ثُمَّ قَالَ الثَّانِيَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا قَالَ الَّذِيْ قَالَهٗ اِلَّا تَعَوُّذًا مِّنَ الْقَتْلِ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ مَّنْ قِبَلَهٗ مِنَ النَّاسِ وَاَخَذَ فِيْ خُطْبَتِهٖ، ثُمَّ لَمْ يَصْبِرْ اَنْ قَالَ الثَّالِثَةَ: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا قَالَ الَّذِيْ قَالَ اِلَّا تَعَوُّذًا مِّنَ الْقَتْلِ، فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُعْرَفُ الْمَسَائَةُ فِيْ وَجْهِهٖ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَبٰى عَلٰى مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا قَالَهَا ثَلَاثًا

هٰذَا حَدِيْثٌ مُّخَرَّجٌ مِثْلُهٗ فِي الْمُسْنَدِ الصَّحِيْحِ لِمُسْلِمٍ، فَقَدِ احْتَجَّ بِنَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ اللَّيْثِيِّ وَسُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، فَاَمَّا عُقْبَةُ بْنُ مَالِكٍ اللَّيْثِيُّ، فَاِنَّهٗ صَحَابِيٌّ مُّخَرَّجٌ حَدِيْثُهٗ فِيْ كُتُبِ الْاَئِمَّةِ فِي الْوِجْدَانِ، وَقَدْ بَيَّنْتُ شَرْطِيْ فِيْ اَوَّلِ الْكِتَابِ بِاَنِّيْ اُخَرِّجُ حَدِيْثَ الصَّحَابَةِ عَنْ اٰخِرِهِمْ، اِذَا صَحَّ الطَّرِيْقُ اِلَيْهِمْ، وَقَدْ تَابَعَ يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ سُلَيْمَانَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ عَلٰى رِوَايَتِهٖ عَنْ حُمَيْدٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ حضرت عتبہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدین کا ایک لشکر روانہ کیا، لشکر نے جا کر حملہ کر دیا (جنگ کے دوران مخالف قبیلے کا) ایک شخص میدان جنگ سے بھاگ نکلا، ایک مسلم مجاہد تلوار سونتے ہوئے اس کے تعاقب میں نکلا (جب یہ مجاہد اس مفرور کے سر پر جا پہنچا تو) اس نے کہا: میں مسلمان ہوں لیکن مسلم مجاہد نے آؤ دیکھا نہ تاؤ، تلوار ماری اور اسے قتل کر

حدیث 47:

اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 5972 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دار المامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 6829 اخرجه ابوبكر الشيباني في "الاحاد والمثاني" طبع دار الراية رياض سعودي عرب 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 942 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودي عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 28944 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 8593 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم و الحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 980

ڈالا۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا اور اس ناراضگی کی خبر اس مجاہد تک بھی پہنچ گئی۔ پھر ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ دوران خطبہ وہ مجاہد کھڑا ہو کر کہنے لگا: خدا کی قسم! اس نے اپنے مسلمان ہونے کا اقرار فقط اپنی جان بچانے کے لئے کیا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف سے توجہ ہٹائی اور خطبہ جاری رکھا۔ اس نے دوبارہ کہا: حضور! خدا کی قسم! اس نے صرف اپنے بچاؤ کی خاطر اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کیا تھا۔ آپ ﷺ نے اس مرتبہ بھی اس سے توجہ ہٹائی اور خطبہ جاری رکھا۔ اس نے تیسری مرتبہ پھر وہی الفاظ دہرائے تو آپ ﷺ نے اس کی طرف توجہ فرمائی (اس وقت آپ کے چہرہ اقدس پر ناراضگی کے آثار نمایاں تھے) آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کو قتل کرے اللہ تعالیٰ اسے پسند نہیں کرتا۔ آپ نے تین مرتبہ یہی الفاظ دہرائے۔

❖ اس جیسی کئی احادیث صحیح مسلم میں مذکور ہیں۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نصر بن عاصم لیثی اور سلیمان بن مغیرہ کی روایات نقل کی ہیں اور عقبہ بن عامر لیثی کی احادیث آئمہ کی کتابوں میں موجود ہیں جبکہ میں نے اپنا معیار کتاب کے آغاز میں بیان کر دیا تھا کہ میں ہر اس صحابی کی روایت نقل کروں گا جس تک سند درست طریقے سے پہنچتی ہو۔ جس طرح سلیمان بن مغیرہ نے حمید سے روایت لی ہے اسی طرح یونس بن عبید نے بھی حمید سے روایت لی ہے اور وہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے (وہ حدیث درج ذیل ہے)

48۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيِّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبِ الْقَاضِیُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، فَمَا بَالُ الرَّجُلِ يَقْتُلُ الرَّجُلَ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَنَا مُسْلِمٌ؟ فَقَالَ الْقَاتِلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّمَا قَالَهَا مُتَعَوِّذًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا وَكَرِهَ مَقَالَتَهُ، وَحَوَّلَ وَجْهَهُ عَنْهُ، فَقَالَ: اَبَى اللّٰهُ عَلٰى مَنْ قَتَلَ مُسْلِمًا، اَبَى اللّٰهُ عَلٰى مَنْ قَتَلَ مُسْلِمًا

❖❖ حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد ارشاد فرمایا: اس شخص کا کیا حشر ہو گا جو ایسے شخص کو قتل کر ڈالے جو اپنے مسلمان ہونے کا اقرار کر رہا ہو۔ وہ قاتل کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ اس نے صرف اپنے بچاؤ کی خاطر اسلام کا اقرار کیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسے ہی! آپ ﷺ کو اس کی بات انتہائی ناپسند لگی۔ آپ ﷺ نے اپنا چہرہ اس سے دوسری طرف پھیر لیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو کسی مسلمان کو قتل کرے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو کسی مسلمان کو قتل کرے۔

49۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْآدَمِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی الْعَوَّامِ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا هَمَّامٌ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا

حدیث: 49

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 25164 اخرجه ابويعلىٰ الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 4566

مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبَّانَ الْاَنْصَارِيُّ، اَنْبَا اَبُو الْوَلِيْدِ، وَمُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ شَيْبَةُ الْخُضْرِمِيُّ، اَنَّهٗ شَهِدَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ عَآئِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثٌ اَحْلِفُ عَلَيْهِنَّ: لَا يَجْعَلُ اللّٰهُ مَنْ لَهٗ سَهْمٌ فِى الْاِسْلَامِ كَمَنْ لَّا سَهْمَ لَهٗ وَسِهَامُ الْاِسْلَامِ الصَّوْمُ وَالصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ، وَلَا يَتَوَلَّى اللّٰهُ عَبْدًا فَيُوَلِّيهِ غَيْرَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُحِبُّ رَجُلٌ قَوْمًا اِلَّا جَعَلَهُ اللّٰهُ مَعَهُمْ، وَالرَّابِعَةُ اِنْ حَلَفْتُ عَلَيْهَا رَجَوْتُ اَنْ لَّا اٰثَمَ: مَا يَسْتُرُ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ فِى الدُّنْيَا اِلَّا سَتَرَ عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرَةِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ: اِذَا سَمِعْتُمْ مِثْلَ هٰذَا الْحَدِيْثِ يُحَدِّثُ عُرْوَةَ، عَنْ عَآئِشَةَ فَاحْفَظُوْهُ شَيْبَةُ الْحَضْرَمِيُّ قَدْ خَرَّجَهُ الْبُخَارِيُّ، وَقَالَ فِى التَّارِيْخِ: وَيُقَالُ الْخُضْرِيُّ سَمِعَ عُرْوَةَ وَعُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، وَهٰذَا الْحَدِيْثُ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تین چیزوں کے حق ہونے پر قسم کھا سکتا ہوں۔(۱) جس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ ہے، اللہ تعالیٰ اسے اس شخص کی طرح نہ کرے گا جس کا کوئی حصہ نہیں ہے۔اور اعمالِ صالحہ، روزہ، نماز اور صدقہ سب اسلام کا حصہ ہیں۔(۲) جس شخص سے اللہ تعالیٰ دنیا میں دوستی رکھے گا، قیامت کے دن بھی اس سے دوستی نبھائے گا۔(۳) جو شخص جس قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کا حشر اسی کے ساتھ کرے گا اور چوتھی بات ایسی ہے کہ اگر میں اس پر بھی قسم کھاؤں تو کوئی حرج نہیں (وہ یہ ہے) اللہ تعالیٰ جس کی دنیا میں پردہ پوشی کرتا ہے قیامت کے دن بھی اس کے گناہوں کو چھپائے گا۔عمر بن عبدالعزیز کہتے ہیں: اس طرح کی کوئی بھی حدیث جب عروہ، عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے روایت کریں تو اسے یاد کرلیا کرو۔

❖ (اس حدیث کے ایک راوی) شیبہ حضرمی کی روایات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہیں۔تاریخ بغداد میں ہے کہ خضری نے عروہ اور عمر بن عبدالعزیز سے حدیث کا سماع کیا ہے۔

50۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اَيُّوْبَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ، عَنْ اَبِىْ حَرْبِ بْنِ اَبِى الْاَسْوَدِ، عَنْ فَضَالَةَ اللَّيْثِيِّ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اِنِّىْ اُرِيْدُ الْاِسْلَامَ فَعَلِّمْنِىْ شَرَائِعَ مِنْ شَرَائِعِ الْاِسْلَامِ، فَذَكَرَ الصَّلٰوةَ وَشَهْرَ رَمَضَانَ وَمَوَاقِيْتَ الصَّلٰوةِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تَذْكُرُ سَاعَاتٍ اَنَا فِيْهِنَّ مَشْغُوْلٌ، وَلٰكِنْ عَلِّمْنِىْ جِمَاعًا مِّنَ الْكَلَامِ، قَالَ: اِنْ شُغِلْتَ

حدیث: 50

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 19046 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/ 1993ء' رقم الحديث: 1741

فَلَا تُشْغَلْ عَنِ الْعَصْرَيْنِ، قُلْتُ: وَمَا الْعَصْرَانِ ؟ وَلَمْ تَكُنْ لُغَةَ قَوْمِي، قَالَ: الْفَجْرُ وَالْعَصْرُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَفِيْهِ اَلْفَاظٌ لَّمْ يُخَرِّجَاهَا بِاِسْنَادٍ اٰخَرَ، وَاَكْثَرُهَا فَائِدَةً ذِكْرُ شَرَائِعِ الْاِسْلَامِ، فَاِنَّهُ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ دَاوُدَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَلَيْسَ مِنْ شَرْطِ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا، وَقَدْ خُولِفَ هُشَيْمُ بْنُ بَشِيْرٍ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ خِلَافًا لَا يَضُرُّ الْحَدِيْثَ بَلْ يَزِيْدُهُ تَاْكِيْدًا

✧✧ حضرت فضالہ لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اسلامی تعلیمات سیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے کی تلقین فرمائی اور نمازوں کے اوقات بھی بتائے۔ میں نے عرض کی: حضور! آپ نے نمازوں کے لئے جو وقت بتائے ہیں، میں ان اوقات میں بہت مصروف ہوتا ہوں، اس لئے آپ مجھ کو مختصر اور جامع سا حکم ارشاد فرمادیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مصروفیت کتنی بھی ہو ''عصرین'' کو نہیں چھوڑنا۔ چونکہ یہ لفظ ہماری زبان میں استعمال نہیں ہوتا تھا (اس لئے مجھے سمجھ نہیں آئی، میں نے سمجھنے کے لئے عرض کیا) ''عصران'' کا کیا مطلب؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''فجر اور عصر''۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ''صحیح'' ہے لیکن اس کو صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا جبکہ اس میں (شرائع اسلام کے متعلق) کچھ الفاظ ایسے ہیں جنہیں شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے کسی دوسری سند کے ساتھ بھی روایت نہیں کیا حالانکہ (اگر دیکھا جائے تو) اس کا ذکر کرنے میں فائدہ زیادہ ہے کیونکہ شرائع اسلام کا ذکر عبدالعزیز بن ابوداؤد کی اس روایت میں موجود ہے جس کی سند علقمہ بن مرثد، پھر یحییٰ بن یعمر سے ہوتی ہوئی ابن عمر رضی اللہ عنہما تک پہنچتی ہے۔ اور یہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں میں سے کسی کے بھی معیار پر ''صحیح'' نہیں ہے تاہم اس کی سند میں داؤد بن ابوہند کی طرف سے ہشیم بن بشیر کی کچھ مخالفت ضرور کی گئی ہے لیکن اس طرح کی مخالفت سے حدیث کو نقصان نہیں پہنچتا بلکہ اس کی پختگی میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔

51۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ شَاهِيْنَ، قَالَا: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ اَبِيْ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فَضَالَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حديث 51:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 428 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 1742 اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/1990ء رقم الحديث: 717 اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/1990ء رقم الحديث: 6637 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 826 اخرجه ابوبكر الشيباني في "الاحاد والمثاني" طبع دارالراية رياض سعودي عرب 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 939

وَسَلَّمَ فَكَانَ فِيْمَا عَلَّمَنِيْ اَنْ قَالَ: حَافِظْ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، فَقُلْتُ: هٰذِهِ سَاعَاتٌ لِّيْ فِيْهَا اشْتِغَالٌ، فَحَدِّثْنِيْ بِاَمْرٍ جَامِعٍ اِذَا اَنَا فَعَلْتُهُ اَجْزَاَ عَنِّيْ، قَالَ: حَافِظْ عَلَى الْعَصْرَيْنِ، قَالَ: وَمَا كَانَتْ مِنْ لُغَتِنَا قُلْتُ: وَمَا الْعَصْرَانِ ؟ قَالَ: صَلٰوةٌ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، وَصَلٰوةٌ قَبْلَ غُرُوْبِهَا وَاَبُوْ حَرْبِ بْنِ اَبِی الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيُّ تَابِعِيٌّ كَبِيْرٌ عِنْدَهُ مِنْ اَكَابِرِ الصَّحَابَةِ لَا يُقْصَرُ سَمَاعُهُ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّيْثِيِّ، فَاِنَّ هُشَيْمَ بْنَ بَشِيْرٍ حَافِظٌ مَّعْرُوْفٌ بِالْحِفْظِ، وَخَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيَّ صَاحِبُ كِتَابٍ، وَهٰذَا فِي الْجُمْلَةِ كَمَا خَرَّجَ مُسْلِمٌ فِيْ كِتَابِ الْاِيْمَانِ حَدِيْثَ شُعْبَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، وَبَعْدَهُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِيْهِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن فضالہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تعلیمات دی ہیں ان میں یہ بھی تھا کہ نمازِ پنجگانہ پابندی سے ادا کرو (فضالہ کہتے ہیں) میں نے عرض کی: یہ اوقات تو میری مصروفیت کے ہیں، اس لئے مجھے کوئی ایسا جامع عمل بتا دیجیے جو کہ میرے لئے کافی ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عصرین'' کی حفاظت کرو (فضالہ کہتے ہیں) چونکہ ''عصرین'' ہماری زبان کا لفظ نہیں تھا اس لئے میں نے پوچھ لیا: حضور! ''عصرین'' کا کیا مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج کے طلوع اور غروب ہونے سے پہلے کی نمازیں۔

❖ اس کی سند میں ابوحرب بن ابوالاسود الدیلی کبیر تابعی ہیں۔ ان کا سماع صرف فضالہ بن عبید لیثی تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ ان کے پاس دیگر اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روایات بھی موجود ہیں۔ سابقہ حدیث میں ہشیم بن بشیر حافظ الحدیث ہیں اور آئمہ حدیث میں معروف بالحفظ ہیں اور خالد بن عبداللہ الواسطی خود صاحب کتاب ہیں۔ الختصر یہ سند شعبہ کی اس روایت کی طرح ہے جو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الایمان میں نقل کی ہے، جس کی حدیث عثمان بن عبداللہ بن موہب، ان کے بعد محمد بن عثمان سے ہوتی ہوئی ان کے والد تک پہنچتی ہے۔

52۔ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، وَاَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ لِلْاِسْلَامِ ضُوْءً ا وَمَنَارًا كَمَنَارِ الطَّرِيْقِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، فَقَدْ رَوٰى عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيِّ وَاحْتَجَّ بِثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ الشَّامِيِّ، فَاَمَّا سَمَاعُ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَغَيْرُ مُسْتَبْعَدٍ، فَقَدْ حَكَى الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ: لَقِيْتُ سَبْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَعَلَّ مُتَوَهِّمًا يَتَوَهَّمُ اَنَّ هٰذَا مَتْنٌ شَاذٌّ، فَلْيَنْظُرْ فِي الْكِتَابَيْنِ لِيَجِدَ مِنَ الْمُتُوْنِ الشَّاذَّةِ الَّتِيْ لَيْسَ لَهَا اِلَّا اِسْنَادٌ وَّاحِدٌ مَّا يُتَعَجَّبُ مِنْهُ، ثُمَّ لِيَقِسْ هٰذَا عَلَيْهَا حَدِيْثٌ اٰخَرُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام راستے کے سنگ میل کی طرح ہدایت کا

ایک مینارۂ نور ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ''صحیح'' ہے کیونکہ انہوں نے محمد بن خلف عسقلانی کی روایات نقل کی ہیں نیز ثور بن یزید (بن زیاد) شامی کی احادیث بھی نقل کی ہیں اور خالد بن معدان کا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع بھی کوئی بعید بات نہیں ہے۔ ولید بن مسلم کا کہنا ہے کہ ثور بن یزید خود اپنے متعلق بیان کرتے ہیں کہ میں سترہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملاقات کر چکا ہوں۔ ہوسکتا ہے کہ کسی کو یہ وہم پیدا ہو کہ یہ متن چونکہ شاذ ہے اس لئے شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے روایت نہیں کیا تو پھر بخاری و مسلم اٹھا کر دیکھیں آپ کو ایسی کتنی روایات ملیں گی جن کے متن شاذ ہیں اور ان کی سند صرف ایک ہی ہے (اس کے باوجود شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل کیا ہے) اسی سند کے ساتھ ایک اور حدیث بھی درج ذیل ہے۔

53- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْاِسْلَامُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَتَسْلِيْمُكَ عَلٰى اَهْلِكَ، فَمَنِ انْتَقَصَ شَيْئًا مِّنْهُنَّ فَهُوَ سَهْمٌ مِّنَ الْاِسْلَامِ يَدَعُهُ، وَمَنْ تَرَكَهُنَّ كُلَّهُنَّ فَقَدْ وَلَّى الْاِسْلَامَ ظَهْرَهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِثْلُ الْاَوَّلِ فِي الْاِسْتِقَامَةِ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ صرف اسی کی عبادت کرو، نماز و روزہ کی پابندی کرو، زکوٰۃ ادا کرو، حج ادا کرو، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرو، اپنے اہل و عیال کو سلام کرو، جس نے ان میں سے کسی بھی عمل کو چھوڑا، اس نے اسلام کا ایک حصہ (اچھا عمل) چھوڑا اور جس نے سب کو چھوڑ دیا، اس نے اسلام سے ہی منہ پھیر لیا۔

❖❖ یہ حدیث بھی گزشتہ حدیث کی طرح ''صحیح'' ہے۔

54- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيْ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَا اُعَلِّمُكَ، اَوْ قَالَ: اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِّنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ؟ تَقُوْلُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اَسْلَمَ عَبْدِيْ وَاسْتَسْلَمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّلَا يُحْفَظُ لَهٗ عِلَّةٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِيَحْيَى بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٍ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایک کلمہ سکھاؤں یا (شاید یہ)

حدیث 54:

اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 8407 اخرجه ابوالحسن الجوهري في "مسنده" طبع موسسه نادر' بيروت' لبنان' 1410ھ/1990ء' رقم الحديث: 1707

کہ ایک کلمہ پر راہنمائی کروں جو عرش کے نیچے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے؟ (فرمایا) تم پڑھو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (اس کے جواب میں) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے اقرار کیا اور مان لیا، دل سے تسلیم کرلیا۔

❖❖ یہ حدیث صحیح ہے اور ہمیں اس میں کوئی نقص بھی نظر نہیں آیا، اس کے باوجود شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔ حالانکہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یحییٰ بن ابوسلیم کی روایات نقل کی ہیں۔

55۔ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَرْبٍ، وَاَخْبَرَنِی الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَجَلِيُّ، قَالَ: ذَكَرَ عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ اَنَّ رَجُلَيْنِ دَخَلَا فِی الْاِسْلَامِ فَاهْتَجَرَا كَانَ اَحَدُهُمَا خَارِجًا مِّنَ الْاِسْلَامِ حَتّٰى يَرْجِعَ الظَّالِمُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ جَمِيْعًا، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيْدٍ ثِقَةٌ مَّاْمُوْنٌ، وَقَدْ خَرَّجَا جَمِيْعًا لَّهٗ غَيْرَ حَدِيْثٍ تَفَرَّدَ بِهٖ، عَنْ اَبِيْهِ، وَشُعْبَةَ، وَغَيْرِهِمَا

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر دو آدمی داخلِ اسلام ہوں اور وہ آپس میں قطع تعلق کرلیں تو ان میں سے ایک اسلام سے خارج ہوگا جب تک کہ جس کی جانب سے زیادتی ہے وہ اپنی غلطی سے رجوع نہ کرلے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق ''صحیح'' ہے لیکن دونوں نے ہی اس کو نقل کرنے سے گریز کیا ہے، حالانکہ (اس کے راوی) عبدالصمد بن عبدالوارث بن سعید ثقہ ہیں اور جرح سے بھی بچے ہوئے ہیں اور امام بخاری علیہ و مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے ان کی چند (ایسی) روایات (جن کو اپنے والد، شعبہ اور دیگر راویوں سے روایت کرنے میں یہ تنہا ہیں) کے علاوہ باقی تمام روایات نقل کی ہیں۔

56۔ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيْهُ، وَاَبُو الْحُسَيْنِ الْحِيْرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِیُّ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ، اَنْبَاَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ اَبِیْ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِيْمَانُ، وَكَانَ كَالظُّلَّةِ، فَاِذَا انْقَلَعَ مِنْهَا رَجَعَ اِلَيْهِ الْاِيْمَانُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ فَقَدِ احْتَجَّا بِرُوَاتِهٖ وَلَهٗ شَاهِدٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

حدیث 56:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث:4690

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ زنا میں مبتلا ہوتا ہے تو اس کے دل سے ایمان نکل کر اس کے اوپر سائبان کی طرح ہو جاتا ہے۔ پھر جب بندہ گناہ سے فارغ ہو جاتا ہے تو دوبارہ ایمان اس میں داخل ہو جاتا ہے۔

❖❖ یہ حدیث شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق ''صحیح'' ہے کیونکہ دونوں نے اس کے تمام راویوں کی روایات نقل کی ہیں اور اس حدیث کی شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی شرائط کے مطابق ''صحیح'' ہے۔

(شاہد حدیث درج ذیل ہے)

57۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حِمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ زَنٰى وَشَرِبَ الْخَمْرَ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْهُ الْاِيْمَانَ كَمَا يَخْلَعُ الْاِنْسَانُ الْقَمِيْصَ مِنْ رَّاْسِهٖ قَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُجَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيْدِ وَهُمَا شَامِيَّانِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص زنا کرتا ہے یا شراب پیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے ایمان اس طرح نکال لیتا ہے جیسے انسان قمیص اتار دیتا ہے۔

❖❖ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالرحمن بن حجیرہ شامی اور عبداللہ بن ولید شامی کی روایات نقل کی ہیں۔

58۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، اَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ يَعْلٰى بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَيَاءُ وَالْاِيْمَانُ قُرِنَا جَمِيْعًا، فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُهُمَا رُفِعَ الْاٰخَرُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا، فَقَدِ احْتَجَّا بِرُوَاتِهٖ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیاء اور ایمان دو گہرے دوست ہیں، جب ان میں سے کوئی ایک اٹھ جائے تو دوسرا خود بخود اٹھ جاتا ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق ''صحیح'' ہے، دونوں نے اس کے تمام راویوں کی روایات نقل کی ہیں لیکن ان الفاظ کے ساتھ حدیث نقل نہیں کی۔

59۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ رَزِيْنٍ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ صَخْرٍ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَاْلَفُ، وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَّا يَاْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ

حدیث 58:

اخرجه ابو عبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دار البشائر الاسلامیه بیروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحدیث: 1313

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَا اَعْلَمُ لَهٗ عِلَّةً وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن محبت کرنے والا ہوتا ہے اور وہ شخص اچھا نہیں ہے جو نہ خود محبت کرتا ہو اور نہ اس سے کوئی محبت کرتا ہو۔

❖ یہ حدیث شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اسے نقل نہیں کیا اور ہمارے علم میں اس حدیث میں کوئی نقص نہیں ہے۔

60- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ، سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَيُقِيْمُ الصَّلٰوةَ، وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ، وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قَالَ: فَسَاَلُوْهُ مَا الْكَبَائِرُ ؟ قَالَ: الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَا اَعْرِفُ لَهٗ عِلَّةً وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صرف اللہ کی عبادت کرے، شرک سے بچتا رہے، نماز کی پابندی کرے، زکوٰۃ ادا کرتا رہے اور کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے، وہ جنتی ہے (ابوایوب) کہتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: کبائر کون کون سے گناہ ہیں؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، میدان جنگ سے بھاگنا اور ناحق قتل کرنا۔

حدیث59:

اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 22891 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 5744 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث:8976

حدیث 60:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 4009 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 23549 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 23553 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 3247 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 3472 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 11100 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 3885 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 3880 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث:8655

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ''صحیح'' ہے لیکن دونوں نے اسے روایت نہیں کیا اور اس میں کوئی ضعف بھی نہیں ہے۔

61۔ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عِصْمَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، اَنَا يَزِيْدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِءٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ هَانِءٍ، اَنَّهٗ لَمَّا وَفَدَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ شَيْءٍ يُوْجِبُ الْجَنَّةَ ؟ قَالَ: عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْكَلَامِ، وَبَذْلِ الطَّعَامِ

هٰذَا حَدِيْثٌ مُسْتَقِيْمٌ وَّلَيْسَ لَهٗ عِلَّةٌ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَالْعِلَّةُ عِنْدَهُمَا فِيْهِ اَنَّ هَانِءَ بْنَ يَزِيْدَ لَيْسَ لَهٗ رَاوٍ غَيْرُ ابْنِهِ شُرَيْحٍ، وَقَدْ قَدَّمْتُ الشَّرْطَ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْكِتَابِ اَنَّ الصَّحَابِيَّ الْمَعْرُوْفَ اِذَا لَمْ نَجِدْ لَهٗ رَاوِيًا غَيْرَ تَابِعِيٍّ وَّاحِدٍ مَعْرُوْفٍ احْتَجَجْنَا بِهٖ، وَصَحَّحْنَا حَدِيْثَهٗ اِذْ هُوَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا جَمِيْعًا، فَاِنَّ الْبُخَارِيَّ قَدِ احْتَجَّ بِحَدِيْثِ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ مِرْدَاسٍ الْاَسْلَمِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ قَيْسٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ وَّلَيْسَ لَهُمَا رَاوٍ غَيْرُ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، وَكَذٰلِكَ مُسْلِمٌ قَدِ احْتَجَّ بِاَحَادِيْثِ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ وَاَحَادِيْثِ مَجْزَاَةَ بْنِ زَاهِرٍ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ فَلَزِمَهُمَا جَمِيْعًا عَلٰى شَرْطِهِمَا الْاِحْتِجَاجُ بِحَدِيْثِ شُرَيْحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، فَاِنَّ الْمِقْدَامَ وَاَبَاهُ شُرَيْحًا مِّنْ اَكَابِرِ التَّابِعِيْنَ، وَقَدْ كَانَ هَانِءُ بْنُ يَزِيْدَ وَفَدَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ہانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب وہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون سا عمل ہے جو جنت میں جانے کا باعث بنتا ہے؟ فرمایا: اچھی گفتگو اور کھانا کھلانا۔

یہ حدیث ''صحیح'' ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا حالانکہ اس میں کوئی نقص بھی نہیں ہے۔ ہوسکتا ہے کہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک اس حدیث میں یہ نقص ہو کہ اس کی سند میں ہانی بن یزید کا اس کے بیٹے ''شریح'' کے علاوہ دوسرا کوئی راوی نہیں ہے اور اس کتاب کے آغاز میں یہ بات گزر چکی ہے کہ جب کسی معروف صحابی سے ایک بھی معروف تابعی روایت کرنے والا ہوگا ہم وہ حدیث نقل کریں گے اور اسے ''صحیح'' قرار دیں گے کیونکہ وہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے کیونکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے قیس بن ابوحازم کی وہ روایت جس میں مرداس اسلمی کے حوالے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ''يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ'' (والا) فرمان (موجود ہے) نقل کیا ہے، یونہی قیس کی وہ روایت جس میں عدی بن عمیرہ کے حوالے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ''مَنِ اسْتَعْمَلْنَا عَلٰى عَمَلٍ'' ہے، نقل کیا ہے حالانکہ پہلی حدیث میں مرداس اسلمی اور دوسری میں عدی بن

حدیث 61:

اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 470 اخرجه ابوعبدالله القضاعي في "مسنده" طبع موسسة الرسالة، بيروت، لبنان 1407ھ/ 1986ء، رقم الحديث: 1140 اخرجه ابوبكر الكوفي، في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودي عرب، (طبع اول) 1409ھ، رقم الحديث: 25332 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 490

عمیرہ کا قیس بن ابوحازم کے علاوہ اور کوئی راوی نہیں ہے۔ یونہی امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابو مالک اشجعی کی روایات ان کے والد کے حوالے سے اور مجزاۃ بن زاہر اسلمی کی ان کے والد کے حوالے روایات نقل کی ہیں تو ان کو ''شریح'' کی اپنے والد سے روایت کردہ احادیث بھی نقل کرنی چاہئے تھیں کیونکہ مقدام اور اس کے والد شریح اکابر تابعین میں سے ہیں۔ اس کی دلیل ہانی بن یزید کا رسول پاک کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا درج ذیل واقعہ بھی ہے۔

62۔ كَمَا حَدَّثَنَاهُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ نُصَيْرٍ الْخُلْدِيّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِءٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ هَانِءِ بْنِ يَزِيْدَ، اَنَّهُ وَفَدَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنُّوْنَهُ بِاَبِی الْحَكَمِ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ لِمَ تُكَنّٰى بِاَبِی الْحَكَمِ ؟ قَالَ: اِنَّ قَوْمِیْ اِذَا اخْتَلَفُوا حَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِیَ الْفَرِيقَانِ، قَالَ: هَلْ لَكَ وَلَدٌ ؟ قَالَ: شُرَيْحٌ وَّعَبْدُ اللّٰهِ وَمُسْلِمٌ بَنُو هَانِءٍ، قَالَ: فَمَنْ اَكْبَرُهُمْ ؟ قَالَ: شُرَيْحٌ، قَالَ: فَاَنْتَ اَبُوْ شُرَيْحٍ فَدَعَا لَهُ وَلِوَلَدِهِ وَقَدْ ذَكَرْتُ فِیْ كِتَابِ الْمَعْرِفَةِ فِیْ ذِكْرِ الْمُخَضْرَمِيْنَ شُرَيْحَ بْنَ هَانِءٍ فَاِنَّهُ اَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ وَالْاِسْلَامَ، وَلَمْ يَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَ عِدَادُهُ فِی التَّابِعِيْنَ

✧✧ حضرت ہانی بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، آپ کو پتہ چلا کہ میری کنیت ''ابوالحکم'' ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حکم'' تو اللہ تعالیٰ ہے تم نے اپنی کنیت ''ابوحکم'' کیوں رکھی ہوئی ہے؟ (شریح کہتے ہیں میرے والد نے) جواب دیا: ہمارے قبیلے میں جب لوگوں کا آپس میں کسی بات پر جھگڑا ہو جاتا ہے تو میں ان میں فیصلہ کرتا ہوں (اس لئے لوگ مجھے ابوالحکم کہتے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری اولاد ہے؟ میں نے عرض کیا: میرے تین بیٹے شریح، عبداللہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ان میں بڑا کون ہے؟ میں نے عرض کی ''شریح'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (آج کے بعد تیری کنیت) ابوشریح ہے، اس کے بعد آپ نے میرے لئے اور میری اولاد کے لئے دعا فرمائی اور میں نے اپنی کتاب ''المعرفۃ'' کے اندر مخضرمین کے ذکر میں شریح بن ہانی کا بھی تذکرہ کیا ہے کیونکہ انہوں نے زمانہ جاہلیت بھی پایا ہے اور اسلام کا زمانہ بھی لیکن رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہ کر سکے۔ اس لئے ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔

حدیث 62:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 4955 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 5387 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 504 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 5940 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلامیه بیروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحدیث: 811 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 464 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 466 اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 4955

63- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا خَشْنَامُ بْنُ الصِّدِّيْقِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِىءُ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ التُّجِيْبِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْنُسَ سُلَيْمُ بْنُ جُبَيْرٍ مَوْلٰى اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا فَوَضَعَ اِصْبَعَهُ الدُّعَاءِ عَلٰى عَيْنَيْهِ وَاِبْهَامَيْهِ عَلٰى اُذُنَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِحَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ وَاَبِىْ يُوْنُسَ، وَالْبَاقُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِمْ، وَلِهٰذَا الْحَدِيْثِ شَاهِدٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت "اِنَّهُ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا" پڑھی اور شہادت کی انگلی آنکھوں پر اور اپنے انگوٹھے کانوں پر رکھ لئے۔

✤ یہ حدیث "صحیح" ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا حالانکہ (اس کی سند کے راوی) حرملہ بن عمران اور ابویونس کی روایات امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہیں اور ان کے علاوہ اس سند کے بقیہ تمام راوی متفق علیہ ہیں۔ اس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر صحیح ہے۔ (وہ حدیث درج ذیل ہے)

64- حَدَّثَنَاهُ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّىْ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنِىْ ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ، حَدَّثَنِىْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا كَانَتْ مِنْ فِتْنَةٍ وَّلَا تَكُوْنُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ اَعْظَمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ حَذَّرَ قَوْمَهُ، وَلَا اَخْبَرْتُكُمْ مِنْهُ بِشَىْءٍ مَا اَخْبَرَ بِهِ نَبِيٌّ قَبْلِىْ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى عَيْنِهِ، ثُمَّ قَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيْسَ بِاَعْوَرَ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت تک فتنۂ دجال سے بڑا فتنہ نہ پیدا ہوا ہے، نہ ہوگا اور جو نبی بھی کسی قوم کی طرف آیا، اس نے ان کو متنبہ کیا اور میں بھی تمہیں وہی باتیں بتا رہا ہوں جو مجھ سے پہلے انبیاء بتاتے رہے۔ اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک آنکھوں پر رکھ کر فرمایا: اللہ تعالیٰ "نابینا" نہیں ہے۔

65- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْدِيِّ بْنِ رُسْتُمَ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ

حدیث 65:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 5223 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحدیث: 15929 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 5416 اخرجه ابوعبدالله النیسابوری فی "المستدرک" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان 1411ھ/1990ء، رقم الحدیث: 7364 اخرجه ابوبکر الشیبانی فی "الاحاد والمثانی" طبع دارالرایة، ریاض، سعودی عرب، 1411ھ/1991ء، رقم الحدیث: 1263

عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا قَشِفُ الْهَيْئَةِ، قَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ مَّالٍ ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مِنْ اَيِّ الْمَالِ ؟ قُلْتُ: مِنْ كُلٍّ مِّنَ الْاِبِلِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ وَالْغَنَمِ، قَالَ: فَاِذَا اٰتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ عَلَيْكَ، قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تُنْتَجُ اِبِلُ قَوْمِكَ صِحَاحٌ اٰذَانُهَا فَتَعْمَدُ اِلَى الْمُوْسٰى فَتَقْطَعُ اٰذَانَهَا، وَتَقُوْلُ: هِىَ بُحُرٌ، وَتَشُقُّهَا اَوْ تَشُقُّ جُلُوْدَهَا، وَتَقُوْلُ: هِىَ حَرَمٌ فَتُحَرِّمُهَا عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِكَ ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَكُلُّ مَا اٰتَاكَ اللّٰهُ لَكَ حِلٌّ، وَسَاعِدُ اللّٰهِ اَشَدُّ مِنْ سَاعِدِكَ، وَمُوْسَى اللّٰهِ اَحَدُّ مِنْ مُّوْسِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَقَدْ رَوَاهُ جَمَاعَةٌ مِّنْ اَئِمَّةِ الْكُوْفِيِّيْنَ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، وَقَدْ تَابَعَ اَبُو الزَّعْرَاءِ عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو اَبَا اِسْحَاقَ السَّبِيْعِيَّ فِىْ رِوَايَتِهٖ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ لِاَنَّ مَالِكَ بْنَ نَضْلَةَ الْجُشَمِيَّ لَيْسَ لَهٗ رَاوٍ غَيْرُ ابْنِهٖ اَبِى الْاَحْوَصِ وَقَدْ خَرَّجَ الْمُسْلِمُ عَنْ اَبِى الْمَلِيْحِ بْنِ اُسَامَةَ، عَنْ اَبِيْهِ وَلَيْسَ لَهٗ رَاوٍ غَيْرُ ابْنِهٖ وَكَذٰلِكَ، عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ وَهٰذَا اَوْلٰى مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ

✧✧ حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں' میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اس وقت میری حالت بہت پراگندہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (میری ناگفتہ بہ حالت دیکھ کر) فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی مال ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کس نوعیت کا مال ہے؟ میں نے عرض کی: حضور! اونٹ، گھوڑے، بھیڑ، بکریاں، اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا سب کچھ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال دیا ہے تو وہ تمہارے اوپر نظر بھی آنا چاہئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ایسا نہیں ہوتا کہ تمہارے قبیلے کی اونٹنیاں جب بچہ پیدا کرتی ہیں تو اس کے کان سلامت ہوتے ہیں لیکن تم کٹوا کر اس کا نام ''بحیرہ'' رکھ دیتے ہو اور ان کے کان یا کھال پھاڑ کر کہتے ہو ''یہ حرام ہے'' پھر اس کو اپنے اوپر اور اپنے اہل وعیال پر حرام سمجھنے لگ جاتے ہو (ابوالاحوص کے والد کہتے ہیں) میں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو حلال رزق تمہیں دیا ہے، اسے کھاؤ (اور یاد رکھو) اللہ تعالیٰ کا بازو تمہارے بازو سے زیادہ مضبوط ہے اور اس کی تلوار تمہاری تلوار سے زیادہ تیز ہے۔

✣✣ یہ حدیث ''صحیح الاسناد'' ہے، اسے کوفی آئمہ حدیث کی ایک جماعت نے ابواسحاق کے حوالے سے نقل کیا ہے اور جس طرح ابواسحاق السبیعی نے یہ روایت ابوالاحوص سے لی ہے، اسی طرح ابوالزعراء عمرو بن عمرو نے بھی ابوالاحوص سے یہ روایت لی ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ مالک بن نضلہ جشمی کا ان کے بیٹے ابوالاحوص کے سوا دوسرا کوئی راوی نہیں ہے جبکہ خود امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابوالملیح بن اسامہ کی ان کے والد کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں حالانکہ اسامہ کا اپنے بیٹے ابوالملیح کے علاوہ دوسرا کوئی راوی نہیں ہے۔ یونہی ابومالک اشجعی کی ان کے والد کے حوالے سے بھی روایات موجود ہیں حالانکہ یہاں پر بھی والد کا راوی صرف بیٹا ہی ہے اور مالک بن نضلہ جشمی کی سند دیگر سب سے بہتر ہے۔

66۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِىْ عُثْمَانَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا

عَفَّانُ، وَاَبُوْ سَلَمَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنْبَانَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ بَدَا مِنْهُ قَدْرُ هٰذَا

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ (الاعراف ۱۴۳) (پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا تو اسے پاش پاش کر دیا) کے متعلق فرمایا: اس سے اس پہاڑ کی عظمت ظاہر ہوتی ہے۔

67- وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى بْنِ السَّكَنِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَبِّ اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْكَ، قَالَ: فَاَخْرَجَ مِنَ النُّوْرِ مِثْلَ هٰذَا، وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلٰى نِصْفِ اُنْمُلَةِ الْخِنْصَرِ، فَضَرَبَ بِهَا صَدْرَ حَمَّادٍ، قَالَ: فَسَاخَ الْجَبَلُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قَالَ: رَبِّ اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْكَ (عرض کی: اے میرے رب مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں) آیت پڑھی اور فرمایا: (اس موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چھنگلیا کے آدھے پورے کی طرف اشارہ کیا پھر حماد کے سینے پر مار کر فرمایا) نور کی اتنی سی کرن نکلی، جس سے پہاڑ دھنس گیا۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

68- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلْمَانَ الْاَغَرُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَيَضْحَكُ اِلَيْهِمْ: الَّذِيْ اِذَا تَكَشَّفَ فِئَةٌ قَاتَلَ وَرَائَهَا بِنَفْسِهٖ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّقَدِ احْتَجَّا بِجَمِيْعِ رُوَاتِهٖ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ اِنَّمَا خَرَّجَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثَ اَبِيْ

حدیث 66:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3074 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 12282 اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان 1411ه/1990ء' رقم الحديث: 13201 اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان 1411ه/1990ء' رقم الحديث: 3249 اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان 1411ه/1990ء' رقم الحديث: 4104 اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان 1411ه/1990ء' رقم الحديث: 4105 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر 1415ه' رقم الحديث: 1836

الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰی رَجُلَیْنِ الْحَدِیْثُ فِی الْجِهَادِ

✧✧ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین اشخاص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اوران کی طرف دیکھ کر مسکراتا ہے (ان میں ایک وہ شخص بھی ہے) جو دشمن سے مڈبھیڑ کے وقت محض رضائے الٰہی کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیتا ہے۔

✥ یہ حدیث صحیح ہے شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کے تمام راویوں کی روایات نقل کی ہیں لیکن اس حدیث کو نقل نہیں کیا۔البتہ اس باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا {یَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰی رَجُلَیْنِ "اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کی طرف دیکھ کر مسکراتا ہے"} والا جہاد سے متعلق پورا فرمان ابوالزناد پھر اعرج اور پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے۔

69۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِیْهُ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدٍ الْبُنَانِیُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ حَبِیْبِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِیْ یَحْیَی بْنِ جَعْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ حَبَّةٌ مِّنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهٗ لَیُعْجِبُنِیْ اَنْ یَّكُوْنَ ثَوْبِیْ جَدِیْدًا، وَرَاْسِیْ دَهِیْنًا، وَشِرَاكُ نَعْلِیْ جَدِیْدًا، قَالَ: وَذَكَرَ اَشْیَاءَ حَتّٰی ذَكَرَ عَلَاقَةَ سَوْطِهٖ، فَقَالَ: ذَاكَ جَمَالٌ، وَاللّٰهُ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ، وَلٰكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطِرَ الْحَقَّ وَازْدَرَی النَّاسَ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَقَدِ احْتَجَّا جَمِیْعًا بِرُوَاتِهٖ وَلَهٗ شَاهِدٌ اٰخَرُ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے دل میں ذرا سا بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ صاف ستھرے کپڑے پہنے، سر میں تیل لگا کر رکھے (نئے جوتے پہنے) جوتوں کے تسمے تک نئے ہوں (ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) اس نے متعدد چیزیں گنوائیں حتی کہ چابک کے دستے تک کا بھی ذکر کیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تو جمال ہے اور اللہ تعالیٰ جمال کو پسند کرتا ہے۔تکبر سے مراد اترانا اور لوگوں کو حقیر جاننا ہے۔

✥ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، حالانکہ دونوں نے اس کے

حدیث 69:

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث:91 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث:4091 اخرجه ابوعیسیٰ الترمذی' فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 1999 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث:3789 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث:5466 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبیر" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث:10533

تمام راویوں کی روایات نقل کی ہیں اوراس کی شاہد ایک اور حدیث بھی ہے جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔(وہ حدیث درج ذیل ہے)

70- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِىُ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمِنَ الْكِبْرِ اَنْ اَلْبَسَ الْحُلَّةَ الْحَسَنَةَ ؟ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا صاف ستھرا اوراچھا لباس پہننا بھی تکبر میں شامل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خود صاحب جمال ہے اور وہ جمال کو پسند کرتا ہے۔

71- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اِمْلاءً، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِى سَلَمَةَ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَعَا اللّٰهُ جِبْرَائِيلَ فَاَرْسَلَهُ اِلَى الْجَنَّةِ، فَقَالَ: اُنْظُرْ اِلَيْهَا وَمَا اَعْدَدْنَا فِيهَا لاَهْلِهَا، فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ لاَ يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا، فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ، قَالَ: ارْجِعْ اِلَيْهَا فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَرَجَعَ، فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ اَنْ لَّا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بِزِيَادَةِ اَلْفَاظٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو جنت کی طرف بھیجا اور فرمایا جنت کا بھی مشاہدہ کرو اور اس میں جنتیوں کے لئے ہم نے جو نعمتیں تیار کر رکھی ہیں ان کو بھی دیکھو (جبرئیل علیہ السلام یہ تمام مشاہدہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) عرض کرتے ہیں: یا اللہ! مجھے تیری عزت وجلال کی قسم ہے جو شخص بھی یہ سن لے وہ جنت میں لازمی جائے گا۔ پھر جنت کو تکلیفوں سے ڈھانپ دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام سے پھر فرمایا کہ

حدیث 71:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 4744 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 2560 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ه 1986ء رقم الحديث: 3763 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 8379 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 8633 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 8848 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ه/1993ء رقم الحديث: 7394 اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه/1990ء رقم الحديث: 72 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 4702 اخرجه ابويعلىٰ الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ه-1984ء رقم الحديث:5940

اب جا کر دیکھو (جبرئیل علیہ السلام نے دوبارہ جنت کا مشاہدہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آ کر) عرض کی: یا اللہ! تیری عزت کی قسم ہے، مجھے اس بات کا خدشہ ہے کہ اس میں کوئی بھی نہیں جا سکے گا۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ جبکہ اسی حدیث کو حماد بن سلمہ نے محمد بن عمرو کے حوالے سے کچھ الفاظ کے اضافے کے ساتھ نقل کیا ہے۔

(الفاظ کے اضافہ کے ساتھ حدیث درج ذیل ہے)

72- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَرْزُوْقٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَا جِبْرَائِيْلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا، فَقَالَ: لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا، ثُمَّ حَفَّهَا بِالْمَكَارِهِ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا، قَالَ: فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا، فَقَالَ: وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ اَنْ لَّا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ، ثُمَّ خَلَقَ النَّارَ، فَقَالَ: يَا جِبْرَائِيْلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا، قَالَ: فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا، فَقَالَ: لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَيَدْخُلَهَا، قَالَ: فَحَفَّهَا بِالشَّهَوَاتِ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا، قَالَ: فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا، فَقَالَ: يَا رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ اَنْ لَّا يَبْقَى اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا تو حضرت جبرئیل علیہ السام سے فرمایا: جاؤ جنت کا مشاہدہ کرو (رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام گئے اور جنت کا مشاہدہ کیا اور کہنے لگے: اس میں ہر کوئی داخل ہوگا۔ پھر جنت کو مصیبتوں میں لپیٹ دیا گیا۔ پھر فرمایا: جاؤ اور جنت کا مشاہدہ کرو۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام پھر گئے، جنت کا مشاہدہ کیا، پھر عرض کی: اے اللہ! تیری عزت کی قسم ہے، مجھے یوں لگتا ہے کہ اس میں کوئی بھی داخل نہیں ہو پائے گا۔ پھر دوزخ پیدا کی گئی تو ارشاد فرمایا: جبرائیل علیہ السلام! جاؤ، دوزخ کا مشاہدہ کرو، حضرت جبرائیل علیہ السلام گئے اور دوزخ کا مشاہدہ کرنے کے بعد عرض کی: اس میں کوئی نہیں آئے گا۔ پھر اس کو نفسانی خواہشات میں لپیٹ دیا گیا پھر فرمایا: اب جاؤ اور دوزخ کا مشاہدہ کرو۔ جبرائیل نے پھر جا کر اس کو دیکھا اور عرض کی: یا اللہ مجھے تیری عزت اور جلال کی قسم ہے، مجھے لگتا ہے کہ اس سے کوئی شخص نہیں بچ سکتا۔

73- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِيءٍ، وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَصْمَةَ الْعَدْلُ، قَالَا: حَدَّثَنَا السِّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ، عَنْ طَاؤُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَ لِلسَّمَاءِ اَخْرِجِي شَمْسَكِ وَقَمَرَكِ وَنُجُوْمَكِ وَقَالَ لِلْاَرْضِ شَقِّقِيْ اَنْهَارَكِ وَاَخْرِجِي ثِمَارَكِ فَقَالَتَا اَتَيْنَا طَائِعِيْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَتَفْسِيْرُ الصَّحَابِيِّ عِنْدَهُمَا مُسْنَدٌ

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا (کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں) اللہ تعالیٰ آسمان سے فرمائے گا: اپنے سورج، چاند اور ستارے نکال دے اور زمین سے کہے گا: اپنے دریاؤں کو توڑ دے اور اپنے پھل

نکال دے، تو زمین وآسمان عرض کریں گے: ہم نے اطاعت کرتے ہوئے یہ کام کردیئے۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ جبکہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک صحابی کی تفسیر مستند ہے۔

74- حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حِمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ نَصْرٍ الدَّارَبَرْدِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْقَاضِيْ، وَاَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، فِيْمَا قُرِءَ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْاَلُ عَنْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً، فَقَالَ: خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ، ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً، فَقَالَ: خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت مسلم بن یسار جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس آیت: وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ سے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہی سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، پھر اپنا دست قدرت ان کی پشت مبارک پر پھیرا تو ان کی کچھ اولاد باہر نکل آئی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان لوگوں کو میں نے جنت کے لئے پیدا کیا ہے اور یہ جنتیوں والے کام کریں گے پھر آدم علیہ السلام کی پیٹھ پر دوبارہ ہاتھ پھیرا تو باقی اولاد بھی نکل آئی، اللہ تعالیٰ نے ان سے متعلق فرمایا: ان کو میں نے جہنم کے لئے پیدا کیا ہے اور یہ جہنمیوں والے ہی کام کریں گے۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث 74:

اخرجه ابو داؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 4703 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3075 اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي) رقم الحديث: 1593 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 6166 اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/1990ء رقم الحديث: 3256 اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/1990ء رقم الحديث: 4001 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 11190

75- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقِ الْبَصْرِيُّ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ كُلْثُومِ بْنِ جَبْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَخَذَ اللّٰهُ الْمِيثَاقَ مِنْ ظَهْرِ اٰدَمَ فَاَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهِ ذُرِّيَّةً ذَرَاهَا فَنَثَرَهُمْ نَثْرًا بَيْنَ يَدَيْهِ كَالذَّرِّ، ثُمَّ كَلَّمَهُمْ، فَقَالَ: اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؟ قَالُوْا: بَلٰى، شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِينَ، اَوْ تَقُوْلُوْا اِنَّمَا اَشْرَكَ اٰبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ، وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ، اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِكُلْثُومِ بْنِ جَبْرٍ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما (مذکورہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے (لوگوں سے اپنی ربوبیت کا جو اقرار کروایا تھا وہ اس طرح تھا کہ) آدم علیہ السلام کی پشت مبارک سے تمام اولاد کو چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کی مانند نکال کر یوں بکھیر دیا جیسے کھیت میں بیج بکھیرا جاتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے ان تمام سے فرمایا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے عرض کی: کیوں نہیں۔ ہم گواہ ہوئے کہ کہیں قیامت کے دن کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی یا کہو کہ شرک تو پہلے ہمارے باپ دادا نے کیا اور ہم ان کے بعد بچے ہوئے تو کیا تو ہمیں اس پر ہلاک فرمائے گا جو اہل باطل نے کیا۔

✤✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، حالانکہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کلثوم بن جبر کی روایات نقل کی ہیں۔

76- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَوْمَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى كَانَ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ، وَسَرَاوِيلُ صُوفٍ، وَكُمَّةُ صُوفٍ، وَكِسَاءُ صُوفٍ، وَنَعْلَانِ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ غَيْرِ ذَكِيٍّ قَدِ اتَّفَقَا جَمِيعًا عَلَى الْاِحْتِجَاجِ بِحَدِيثِ سَعِيْدِ بْنِ مَنْصُورٍ، وَحُمَيْدٌ هٰذَا لَيْسَ بِابْنِ قَيْسٍ الْاَعْرَجِ، قَالَ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيخِ: حُمَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ الْاَعْرَجُ الْكُوفِيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ النَّجْرَانِيُّ مُحْتَجٌّ بِهِ، وَاحْتَجَّ مُسْلِمٌ وَّحْدَهُ بِخَلَفِ بْنِ خَلِيفَةَ،

وَهٰذَا حَدِيثٌ كَبِيرٌ فِي التَّصَوُّفِ وَالتَّكَلُّمِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ مِّنْ حَدِيثِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ

✧✧ حضرت (عبداللہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو ہمکلامی کا شرف بخشا، اس دن موسیٰ علیہ السلام نے اونی لباس پہنا ہوا تھا، جبہ اور چادر بھی اون ہی کی تھی اور چمڑے کے جوتے پہنے ہوئے تھے۔

✤✤ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے (اس حدیث کے ایک راوی) سعید بن منصور کی روایات نقل کی ہیں اور

حدیث: 76

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 1734 اخرجه ابويعلىٰ الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام: 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 4986

(اس سند میں مذکور) ''حمید اعرج'' قیس اعرج کے بیٹے نہیں ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے التاریخ میں لکھا ہے کہ حمید بن علی الاعرج کوفی منکر حدیث تھا اور عبداللہ بن حارث کی روایات شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے نقل کی ہیں اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے خلف بن خلیفہ کی روایات نقل کی ہیں۔ تصوف کے حوالے سے یہ حدیث بہت عظیم الشان ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔ اسماعیل بن عیاش کی ایک روایت اس حدیث کی شاہد ہے (وہ روایت درج ذیل ہے)

77۔ حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ التَّمَّارُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِلِبَاسِ الصُّوفِ تَجِدُوْنَ حَلاوَةَ الْاِيْمَانِ فِيْ قُلُوبِكُمْ

✧✧ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اونی لباس پہنا کرو، اس سے تم اپنے دلوں میں ایمان کی چاشنی پاؤ گے۔

78۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرْبِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسَى الْاَشْيَبُ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهِ وَقَدْ قَارَبَ بَيْنَ اَصْحَابِهِ السَّيْرُ فَرَفَعَ بِهَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ صَوْتَهُ: يَآاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ فَلَمَّا سَمِعَ اَصْحَابُهُ ذٰلِكَ، حَثُّوا الْمَطِيَّ وَعَرَفُوا اَنَّهُ عِنْدَ قَوْلٍ يَقُوْلُهُ، فَلَمَّا تَاَشَّبُوْا عِنْدَهُ حَوْلَهُ، قَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ اَيَّ يَوْمٍ ذَاكُمْ؟ قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: ذَاكَ يَوْمٌ يُنَادِيْ اٰدَمَ فَيُنَادِيهِ رَبُّهُ فَيَقُوْلُ: يَا اٰدَمُ، ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ، فَيَقُوْلُ: وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ فَيَقُوْلُ: مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعُ مِائَةٍ وَّتِسْعَةٌ وَّتِسْعُونَ اِلَى النَّارِ وَوَاحِدٌ اِلَى الْجَنَّةِ، قَالَ: فَاَبْلَسُوا حَتّٰى مَا اَوْضَحُوا بِضَاحِكَةٍ، فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ قَالَ: اعْلَمُوا وَاَبْشِرُوْا، فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، اِنَّكُمْ مَعَ خَلِيقَتَيْنِ مَا كَانَتَا مَعَ شَيْءٍ اِلَّا كَثَّرَتَاهُ يَاْجُوجُ وَمَاْجُوجُ وَمَنْ هَلَكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ وَبَنِيْ اِبْلِيسَ، قَالَ: فَسُرِّيَ ذٰلِكَ عَنِ الْقَوْمِ، قَالَ: اعْلَمُوا وَاَبْشِرُوْا، فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، مَا اَنْتُمْ فِي النَّاسِ اِلَّا كَالرَّقْمَةِ فِيْ ذِرَاعِ الدَّابَّةِ اَوْ كَالشَّامَةِ فِيْ جَنْبِ الْبَعِيرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِطُوْلِهِ، وَالَّذِيْ عِنْدِيْ اَنَّهُمَا قَدْ تَحَرَّجَا مِنْ ذٰلِكَ خَشْيَةَ الْاِرْسَالِ، وَقَدْ سَمِعَ الْحَسَنُ مِنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَّهٰذِهِ الزِّيَادَاتُ الَّتِيْ فِيْ هٰذَا الْمَتْنِ اَكْثَرُهَا عِنْدَ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ وَّهُوَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا جَمِيْعًا وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَا وَاحِدٌ مِّنْهُمَا

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران سفر اپنے قافلے کے ساتھیوں کو

قریب کیا اور بلند آواز سے یہ آیتیں تلاوت کیں ۔يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيدٌ (سورة الحج:١،٢) ''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے جس دن تم اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے کو بھول جائے گی اور حمل والی اپنے حمل گرا دے گی اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشہ میں ہیں حالانکہ وہ نشہ میں نہ ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب بہت سخت ہوگا'' جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ آیات سنی تو اپنی سواریاں بھگا کر فوراً رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد جمع ہو گئے کیونکہ وہ سمجھے کہ شاید یہ سب کچھ ابھی رسول پاک کے گفتگو ختم کرتے ہی ہو جائے گا۔ جب تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد اکٹھے ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جانتے ہو وہ دن کون سا دن ہوگا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اللہ عزوجل اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ دن ہوگا جس دن آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کو پکاریں گے، اللہ تعالیٰ آدم سے فرمائے گا: تم جہنمی لوگوں کو جہنم میں بھیج دو۔ آدم علیہ السلام عرض کریں گے: الٰہی جہنمی لوگ کتنے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہزار میں سے ۹۹۹ جہنم میں اور ایک جنت میں (عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس قدر غمزدہ ہوئے کہ ان کے چہروں پر ہلکی سی بھی مسکراہٹ نہ رہی۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ کیفیت دیکھی تو فرمایا: جان لو! تمہیں خوشخبری ہو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تمہارے اندر دو ایسی مخلوقیں ہیں کہ کسی بھی زیادہ سے زیادہ کثرت والی چیز سے ان کا تقابل کرو تو ہر ایک کے مقابلہ میں وہی زیادہ ہوں گے حتیٰ کہ جتنے انسان اور شیاطین مر چکے ہیں ان سے بھی زیادہ۔ وہ مخلوقیں یاجوج اور ماجوج ہیں (عمران کہتے ہیں) یہ بات سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے وہ غم اور حزن دور ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا: جان لو! تمہارے لئے خوشخبری ہے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، پوری انسانیت میں تمہاری حیثیت اتنی ہی ہے جتنی کسی چوپائے کے پاؤں کے نیچے زمین آتی ہے (یا یوں سمجھو کہ) جس طرح اونٹ کے پہلو میں چھوٹا سا تل ہو (سارا اونٹ انسان کی مانند اور تم اس کے پہلو میں تل کی مانند ہو)

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے اس قدر تفصیل سے روایت نہیں کیا اور میرا خیال ہے کہ شیخین علیہما الرحمۃ نے اسے ارسال کے خوف کی وجہ سے نقل نہیں کیا حالانکہ حسن نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے حدیث کا سماع کیا ہے (اور ذیل میں ہم ایک حدیث پیش کر رہے ہیں) اس کے متن میں جو اضافے ہیں وہ مذکورہ حدیث سے بھی زیادہ ہیں اور اس کی سند معمر سے پھر قتادہ سے ہوتی ہوئی حضرت انس رضی اللہ عنہ تک پہنچتی ہے اور یہ حدیث امام بخاری علیہ الرحمۃ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق ''صحیح'' بھی ہے لیکن دونوں میں سے کسی ایک نے کسی بھی حدیث کو نقل نہیں کیا۔

79- اَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِيمٌ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى: وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيدٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهٖ وَقَدِ اتَّفَقَا جَمِيعًا عَلٰى اِخْرَاجِ حَدِيثِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ بَعْضَ

هٰذَا الْمَتْنِ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت: یٰاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ اِلٰی قَوْلِهٖ تَعَالٰی: وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ تک حالت سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی (اس کے بعد تفصیلی حدیث ذکر کی ہے)

✤✤ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اعمش کی روایت ابوصالح پھر ابوسعید کے حوالے سے نقل کی ہے اور اس میں اس متن کا کچھ حصہ نقل کیا ہے (حدیث درج ذیل ہے)

80۔ کَمَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَتَّابٍ الْعَبْدِیُّ بِبَغْدَادَ، وَاَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ دُحَیْمٍ الشَّیْبَانِیُّ بِالْکُوْفَةِ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَبْسِیُّ، حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: یَقُوْلُ اللّٰهُ: یَا اٰدَمُ، فَیَقُوْلُ: لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ، قَالَ: یَقُوْلُ: اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ مُخْتَصَرًا دُوْنَ ذِکْرِ النُّزُوْلِ وَغَیْرِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ، عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ، عَنْ وَکِیْعٍ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم! آدم علیہ السلام عرض کریں گے: اے میرے مولیٰ! میں حاضر ہوں (کیا حکم ہے؟) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جہنمی گروہ کو الگ کرلو۔ اس کے بعد ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نزول وغیرہ کا ذکر کئے بغیر اختصار کے ساتھ حدیث مکمل کی۔ جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عمر بن حفص پھر ان کے والد پھر اعمش کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابوبکر کی روایت وکیع کے حوالے سے نقل کی ہے۔

81۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ، حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اتَّقُوْا دَعَوَاتِ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا تَصْعَدُ اِلَی السَّمَآءِ کَاَنَّهَا شَرَارٌ قَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِعَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ وَّالْبَاقُوْنَ مِنْ رُوَاةِ هٰذَا الْحَدِیْثِ مُتَّفَقٌ عَلَی الْاِحْتِجَاجِ بِهِمْ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ مظلوم کی بددعا آسمان کی طرف شعلوں کی طرح بلند ہوتی ہے۔

✤✤ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عاصم بن کلیب کی روایات نقل کی ہیں جبکہ ان کے علاوہ اس سند کے تمام راوی متفق علیہ ہیں اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے ان کی روایات کو نقل کیا ہے لیکن مذکورہ حدیث کو نقل نہیں کیا۔

82۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ، حَدَّثَنَا فُضَیْلُ بْنُ سُلَیْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ یَحْیٰی،

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، مَا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَهُوَ تَحْتَ لِوَائِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَنْتَظِرُ الْفَرَجَ، وَاِنَّ مَعِي لِوَاءَ الْحَمْدِ، اَنَا اَمْشِي وَيَمْشِي النَّاسُ مَعِي حَتّٰى اٰتِيَ بَابَ الْجَنَّةِ فَاَسْتَفْتِحُ، فَيُقَالُ: مَنْ هٰذَا؟ فَاَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ، فَيُقَالُ: مَرْحَبًا بِمُحَمَّدٍ، فَاِذَا رَاَيْتُ رَبِّي خَرَرْتُ لَهُ سَاجِدًا اَنْظُرُ اِلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ كَبِيْرٌ فِي الصِّفَاتِ وَالرُّؤْيَةِ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں قیامت کے دن سب لوگوں کا سردار ہونگا لیکن مجھے اس پر فخر نہیں ہے اور قیامت کے دن ہر شخص میرے لواء الحمد کے نیچے کھڑا حساب کتاب شروع ہونے کا انتظار کر رہا ہوگا۔ لواء الحمد میرے پاس ہوگا، میں چلوں گا اور سب لوگ میرے ساتھ چلیں گے، میں چلتے چلتے جنت کے دروازے تک پہنچ جاؤں گا، میں دروازے پر دستک دوں گا، اندر سے پوچھا جائے گا: کون؟ میں کہوں گا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو مجھے خوش آمدید کہا جائے گا۔ پھر جب میں اپنے رب کا دیدار کروں گا تو اس کا دیدار کرتے کرتے سجدے میں گر جاؤں گا۔

❖ یہ حدیث اللہ تعالیٰ کی صفات اور رویتِ باری تعالیٰ کے سلسلے میں بڑی عظیم الشان حدیث ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے اسے نقل کرنے سے گریز کیا ہے۔

83۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ الْبَيْرُوْتِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ الْاَوْزَاعِيَّ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَخْلَدٍ الْجَوْهَرِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْمِصِّيْصِيُّ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ اَبِي الْعَبَّاسِ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ، وَيَحْيَى بْنُ اَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ فَيْرُوْزَ الدَّيْلَمِيُّ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ فِي حَائِطٍ لَهُ بِالطَّائِفِ يُقَالُ لَهُ الْوَهْطُ، وَهُوَ مُخَاصِرٌ فَتًى مِنْ قُرَيْشٍ، وَذٰلِكَ الْفَتٰى يُزَنُّ بِشُرْبِ الْخَمْرِ، فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: خِصَالٌ تَبْلُغُنِي عَنْكَ تُحَدِّثُ بِهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ شَرْبَةً لَمْ تُقْبَلْ تَوْبَتُهُ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاخْتَلَجَ الْفَتٰى يَدَهُ مِنْ يَدِ عَبْدِ اللّٰهِ، ثُمَّ وَلّٰى، فَاِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ اُمِّهِ، وَاَنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلٰوةَ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَجَ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو: اَللّٰهُمَّ اِنِّي لَا اُحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَقُوْلَ عَلَيَّ مَا لَمْ اَقُلْ، اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ شَرْبَةً لَمْ تُقْبَلْ تَوْبَتُهُ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا، فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَاِنْ عَادَ لَمْ تُقْبَلْ تَوْبَتُهُ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَلَا اَدْرِي فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الرَّابِعَةِ، قَالَ: فَاِنْ عَادَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ رَدْغَةِ الْخَبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ: وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ خَلْقَهُ فِي ظُلْمَةٍ، ثُمَّ اَلْقٰى عَلَيْهِمْ مِنْ نُوْرِهِ، فَمَنْ اَصَابَهُ

مِنْ ذٰلِكَ النُّورِ يَوْمَئِذٍ شَيْءٌ فَقَدِ اهْتَدٰى، وَمَنْ أَخْطَاهُ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ أَقُولُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ قَالَ: وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ سَأَلَ رَبَّهُ ثَلَاثًا فَأَعْطَاهُ اثْنَيْنِ، وَنَحْنُ نَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدْ أَعْطَاهُ الثَّالِثَةَ، سَأَلَهُ حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَسَأَلَهُ مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ بَعْدَهُ فَأَعْطَاهُ، وَسَأَلَهُ أَيُّمَا رَجُلٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلٰوةَ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ أَنْ يَخْرُجَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ، نَحْنُ نَرْجُو أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ قَدْ أَعْطَاهُ إِيَّاهُ، قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فِيمَا بَيْنَ الْمِقْسَلَاطِ وَالْجَاصِعِيرِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ قَدْ تَدَاوَلَهُ الْأَئِمَّةُ، وَقَدِ احْتَجَّا بِجَمِيعِ رُوَاتِهِ، ثُمَّ لَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَا أَعْلَمُ لَهُ عِلَّةً

✧✧ حضرت عبداللہ بن فیروز الدیلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ طائف کے علاقہ میں موجود اپنے ''وھط'' نامی باغ میں ایک قریشی نوجوان کے ساتھ بیٹھے محوِ گفتگو تھے کہ میں بھی وہاں پر جا پہنچا۔ اس نوجوان پر شراب خوری اور زناکاری کا الزام تھا۔ میں نے عبداللہ بن عمر بن العاص سے کہا: مجھے چند خصلتوں کے بارے میں پتہ چلا ہے جن کے متعلق آپ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بیان کرتے ہیں: جس نے ایک گھونٹ شراب پی، چالیس دن تک اس کی توبہ قبول نہیں کی جاتی۔ اس پر اس نوجوان نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ عبداللہ کے ہاتھ سے چھڑایا اور یہ کہتا ہوا اٹھ کر چلا گیا کہ: جو بدبخت ہوتا ہے وہ ماں کے پیٹ سے ہی بدبخت پیدا ہوتا ہے اور جو شخص بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نیت سے گھر سے نکلے وہ گھر سے نکلتے ہی گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو جاتا ہے گویا کہ آج ہی ماں کے پیٹ سے باہر آیا ہے۔ عبداللہ بن عمرو نے کہا: میں کسی کو یہ حق نہیں دیتا کہ وہ میرے حوالے سے ایسی بات کہے جو میں نے نہیں کہی۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ: جو شخص ایک گھونٹ شراب پیے، اس کی چالیس دن تک توبہ قبول نہیں ہوتی پھر اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتا ہے لیکن دوبارہ پیے تو پھر چالیس دن تک اس کی توبہ قبول نہیں کی جاتی (عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں: آپ یہ جملہ دھراتے رہے حتیٰ کہ) تیسری یا چوتھی مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر پھر شراب نوشی کرے تو اس کو قیامت کے دن مہلک زہر پلایا جائے گا (عبداللہ مزید فرماتے ہیں) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو اندھیرے میں پیدا کیا۔ پھر ان پر اپنا مخصوص نور ڈالا، اس دن جس جس پر ذرا سا بھی نور پڑ گیا وہ دنیا میں ہدایت پائے گا اور جو شخص اس دن نور سے محروم رہا وہ (دنیا میں) گمراہ ہوگا، اسی لئے میں کہتا ہوں کہ جو کچھ ہے، اللہ کے علم میں ہے اور اس کے علاوہ سے قلم خشک ہو چکا ہے۔ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا ہے کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگی تھیں، اللہ تعالیٰ نے دو چیزیں انہیں دے دی ہیں (یہ بات تو پکی ہے) جبکہ ہم یہ بھی امید رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تیسری بھی ان کو دے دی ہوگی۔ (۱) اللہ تعالیٰ سے اس کی خاص حکمت مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے عطا کر دی (۲) اور ایسی بادشاہی مانگی کہ ان کے بعد کسی کو ایسی بادشاہی نہ مل سکے، اللہ تعالیٰ نے وہ بھی عطا کر دی (۳) انہوں نے یہ دعا مانگی کہ اگر کوئی شخص اپنے گھر سے اس مسجد میں نماز پڑھنے کی نیت سے نکلے تو اس کو ایسا پاک و صاف کر دے جیسا کہ ماں کے پیٹ سے آج ہی نکلا ہو (حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ فضیلت

بھی عطا کر دی ہوگی۔

❖❖ امام اوزاعی نے کہا: یہی حدیث مجھے ربیعہ بن یزید نے ''مقسلاط'' اور ''جاصعیر'' کے درمیان ایک مقام پر سنائی تھی۔
یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا حالانکہ اس میں کوئی نقص نہیں ہے اور یہ حدیث آئمہ حدیث میں مشہور و معروف ہے اس کے تمام راویوں کی روایات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہیں۔

84ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْم، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ رَّاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ قَتَادَةَ السُّلَمِيِّ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ ثُمَّ خَلَقَ الْخَلْقَ مِنْ ظَهْرِهٖ، ثُمَّ قَالَ: هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِیْ، وَهٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَلَا اُبَالِیْ، قَالَ: فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلٰى مَاذَا نَعْمَلُ، قَالَ: عَلٰى مُوَافَقَةِ الْقَدَرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ قَدِ اتَّفَقَا عَلَى الاحْتِجَاجِ بِرُوَاتِهٖ، عَنْ اٰخِرِهِمْ اِلَى الصَّحَابَةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ قَتَادَةَ مِنْ بَنِیْ سَلَمَةَ مِنَ الصَّحَابَةِ، وَقَدِ احْتَجَّا جَمِيْعًا بِزُهَيْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَيْسَ لَهٗ رَاوٍ غَيْرُ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، وَكَذٰلِكَ احْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِحَدِيْثِ اَبِیْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى، وَلَيْسَ لَهٗ رَاوٍ غَيْرُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا پھران کی پشت میں سے اس کی تمام اولاد کو نکالا پھر (بعض کے متعلق) فرمایا: یہ جنتی ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے اور بعض کے متعلق فرمایا: یہ جہنمی ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر ہمارے اعمال کی کیا حیثیت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے اعمال بھی تمہاری تقدیر کے مطابق سرانجام پاتے ہیں۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اس کے اول تا آخر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تک تمام راویوں کی روایات نقل کی ہیں اور عبدالرحمٰن بن قتادہ جن کا تعلق بنوسلمہ سے ہے، صحابی ہیں اور شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے زہیر بن عمرو کے حوالے سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی احادیث نقل کی ہیں، حالانکہ ابوعثمان النہدی کے سوا کوئی دوسرا شخص ان سے روایت نہیں لیتا۔ یونہی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ابوسعید بن المعلی کی روایات بھی نقل کی ہیں حالانکہ ان سے روایت لینے والوں میں بھی حفص بن عاصم کے سوا کسی اور کا نام نہیں ہے۔

85ـ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ خَالِقُ كُلِّ صَانِعٍ وَّصَنْعَتِهٖ

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر صانع اور اس کی صنعت کا خالق صرف اللہ تعالیٰ

ہے۔

86۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ خَالِقُ كُلِّ صَانِعٍ وَّصَنْعَتِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر صانع اور اس کی صنعت کا خالق صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

87۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ رُقًى كُنَّا نَسْتَرْقِي بِهَا، وَاَدْوِيَةٌ كُنَّا نَتَدَاوٰى بِهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ تَعَالٰى ؟ قَالَ: هُوَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَالَ مُسْلِمٌ فِيْ تَصْنِيفِهٖ فِيمَا اَخْطَاَ مَعْمَرٌ بِالْبَصْرَةِ اَنَّ مَعْمَرًا حَدَّثَ بِهٖ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ مَرَّةً: عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي خُزَامَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ الْحَاكِمُ: وَعِنْدِي اَنَّ هٰذَا لَا يُعَلِّلُهٗ، فَقَدْ تَابَعَ صَالِحُ بْنُ اَبِي الْاَخْضَرِ مَعْمَرَ بْنَ رَاشِدٍ فِي حَدِيثِهٖ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ وَصَالِحٍ، وَاِنْ كَانَ فِي الطَّبَقَةِ الثَّالِثَةِ مِنْ اَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ، فَقَدْ يُسْتَشْهَدُ بِمِثْلِهٖ

✧✧ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہماری دواؤں اور تعویذات اور دم وغیرہ سے تقدیر بدل جاتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ (دعائیں اور دم وغیرہ بھی) تقدیر میں لکھے ہوتے ہیں۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف میں معمر کی ایک خطا کی نشاندہی کی ہے۔ فرماتے ہیں: معمر نے یہ حدیث دو مرتبہ روایت کی ہے، ایک مرتبہ روایت کی تو اس کی سند زہری، پھر ابن ابی حزامہ پھر ان کے والد تک پہنچائی (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) میرے نزدیک سند میں اس طرح کی تبدیلی سے حدیث کی صحت پر کوئی فرق نہیں پڑتا اور یہ حدیث جس طرح معمر بن راشد نے زہری کے واسطے سے عروہ

حدیث 87:

اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 3090 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 2065 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3437 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 15510 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 5468

سے روایت ہے اسی طرح صالح بن ابوالاخضر نے بھی زہری کے واسطے سے عروہ سے روایت کی ہے اور صالح اگرچہ زہری کے اصحاب میں تیسرے درجے کے راوی ہیں لیکن ان جیسے راویوں کی روایت کو بطور شاہد پیش کیا جا سکتا ہے (شاہد حدیث درج ذیل ہے)

88۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيْ بِبَغْدَادَ، وَاَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ اَبِي الْاَخْضَرِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رُقًى كُنَّا نَسْتَرْقِي بِهَا وَاَدْوِيَةٌ كُنَّا نَتَدَاوٰى بِهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ، قَالَ: هُوَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ

✧✧ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم جو دوا لیتے ہیں یا دم وغیرہ کرواتے ہیں کیا یہ تقدیر کو بدل دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بھی تو تقدیر ہی سے ہے۔

89۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مَيْمُوْنٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْكِرْمَانِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْرُوْقٍ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، قَالَ: اَتَيْتُ عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: يَا اُمَّاهُ، حَدِّثِيْنِيْ بِشَيْءٍ سَمِعْتِيهِ، مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الطَّيْرُ تَجْرِي بِقَدَرٍ، وَكَانَ يُعْجِبُهُ الْفَالُ الْحَسَنُ قَدِ احْتَجَّ الشَّيْخَانِ بِرُوَاةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ اٰخِرِهِمْ، غَيْرَ يُوْسُفَ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ، وَالَّذِيْ عِنْدِيْ اَنَّهُمَا لَمْ يُهْمِلَاهُ بِجَرْحٍ وَّلَا بِضَعْفٍ بَلْ لِقِلَّةِ حَدِيْثِهِ، فَاِنَّهُ عَزِيْزُ الْحَدِيْثِ جِدًّا

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدشگونی تقدیر کو بدل نہیں سکتی (البتہ آپ) نیک شگونی کو پسند کرتے تھے۔

❖ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اس حدیث کے تمام راویوں کی روایات نقل کی ہیں سوائے ابو یوسف بن ابوبردہ کے۔ اور جہاں تک میں سمجھ پایا ہوں وہ یہ ہے کہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے ابو یوسف کو کسی ضعف یا جرح کی وجہ سے ترک نہیں کیا بلکہ ان کی روایات قلیل ہونے کی وجہ سے ان کو چھوڑا ہے کیونکہ ان کی اکثر احادیث ''عزیز'' ہیں۔

90۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيْمٍ الْحَنْظَلِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ

حدیث 90:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث:2145 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 81 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 758 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 178 اخرجه ابويعلىٰ الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 583 اخرجه ابوداؤد الطيالسى فى "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 106 اخرجه ابومحمد الكسى فى "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث:75

عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَاَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُؤْمِنُ الْعَبْدُ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ حَتّٰى يَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ، وَيُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَدْ قَصَّرَ بِرِوَايَتِهٖ بَعْضُ اَصْحَابِ الثَّوْرِيِّ، وَهٰذَا عِنْدَنَا مِمَّا لَا يُعْبَأُ

✧✧ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک ۴ چیزوں پر ایمان نہ رکھے۔(۱) اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مانے (۲) میرے سچا نبی ہونے کی گواہی دے (۳) قیامت کے دن پر ایمان رکھے (۴) تقدیر پر ایمان رکھے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔تاہم یہ روایت ثوری کے بعض اصحاب تک محدود ہے جبکہ ہمارے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

91- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ رَّجُلٍ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ اَبُوْ حُذَيْفَةَ مُوْسٰى بْنُ مَسْعُوْدٍ النَّهْدِيُّ، وَاِنْ كَانَ الْبُخَارِيُّ يَحْتَجُّ بِهٖ، فَاِنَّهٗ كَثِيْرُ الْوَهْمِ لَا يُحْكَمُ لَهٗ عَلٰى اَبِيْ عَاصِمٍ النَّبِيْلِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ كَثِيْرٍ وَّاَقْرَانِهِمْ، بَلْ يَلْزَمُ الْخَطَاُ اِذَا خَالَفَهُمْ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى مَا ذَكَرْتُهٗ مُتَابَعَةُ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الثَّوْرِيَّ فِيْ رِوَايَتِهٖ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ، وَجَرِيْرٌ مِّنْ اَعْرَفِ النَّاسِ بِحَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ

✧✧ اس سند کے ہمراہ بھی سابقہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

❖ (اس حدیث کی سند میں ایک راوی) ابوحذیفہ موسیٰ بن مسعود النھدی ہیں اگرچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ان کی روایت لیتے ہیں لیکن چونکہ یہ کثیرالوہم تھے اس لئے ان کو ابوعاصم النبیل محمد بن کثیر اور ان کے دیگر معاصرین پر ترجیح نہیں دی جاسکتی بلکہ اگر ان کی روایت ان کے معاصرین کے خلاف ہوتو ان کی روایت کو خطا سمجھا جائے گا اور جو کچھ میں نے ذکر کیا ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ ثوری کی طرح جریر بن عبدالحمید نے بھی منصور پھر ربعی، پھر علی کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے اور منصور کی احادیث روایت کرنے میں جریر سب سے زیادہ مشہور ہے۔(جریر کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے)

92- حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ مَنْصُوْرٍ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الطَّالَقَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ: يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، وَانَّهُ مَبْعُوثٌ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَيُؤْمَنُ بِالْقَدَرِ كُلِّهٖ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک چار چیزوں پر ایمان نہ لائے۔(۱) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دے۔(۲) میرے سچا رسول ہونے کی گواہی دے۔(۳) یوم محشر پر ایمان لائے۔(۴) تقدیر پر مکمل ایمان لائے۔

93۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْاَشْعَثِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَرْبٍ، وَشَيْبَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ صَالِحٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ اَمْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مُؤَامِراً اَوْ قَالَ مُقَارِبًا مَا لَمْ يَتَكَلَّمُوْا فِي الْوِلْدَانِ وَالْقَدَرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَا نَعْلَمُ لَهُ عِلَّةً وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس امت کا معاملہ اس وقت تک درست رہے گا جب تک یہ بچوں اور تقدیر کے متعلق بحث مباحثہ نہ کریں گے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ حالانکہ اس میں کوئی نقص نہیں ہے۔

94۔ حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ هَارُوْنَ، وَصَالِحُ بْنُ مُقَاتِلٍ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْاَبَّارُ، وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ حَمْدَوَيْهِ الْفَقِيْهُ بِبُخَارٰى، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيْبٍ الْحَافِظُ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ الْمِصِّيْصِيُّ، حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ مُّرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَرْزَاقَكُمْ، وَاِنَّ اللّٰهَ يُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لَّا يُحِبُّ، وَلَا يُعْطِي الْاِيْمَانَ اِلَّا مَنْ يُحِبُّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ تَفَرَّدَ بِهٖ اَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ الْمِصِّيْصِيُّ، وَهُوَ شَرْطٌ مِّنْ شَرْطِنَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ اَنَّا نُخَرِّجُ اِفْرَادَ الثِّقَاتِ اِذَا لَمْ نَجِدْ لَهَا عِلَّةً، وَقَدْ وَجَدْنَا لِعِيْسٰى بْنِ يُوْنُسَ فِيْهِ مُتَابِعَيْنِ اَحَدُهُمَا مِنْ

حدیث 93:

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 6724

حدیث 94 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 3672 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 8990 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلامیه' بیروت' لبنان' 1409ھ/1989ء' رقم الحدیث: 275

شَرْطِ هٰذَا الْكِتَابِ وَهُوَ سُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ اَخُو قَبِيْصَةَ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہارے رزق بانٹ دیئے ہیں، اسی طرح اخلاق بھی تقسیم کردیئے ہیں اور اللہ تعالیٰ دنیا کا مال اس کو بھی دیتا ہے جو مال کا طالب ہوتا ہے اور اس کو بھی دیتا ہے جو طالب نہیں ہوتا جبکہ ایمان صرف اس کو عطا کرتا ہے جس میں ایمان کی طلب ہوتی ہے۔

❖❖ اس حدیث کی سند صحیح ہے اور اس میں احمد بن جناب المصیصی ''متفرد'' ہیں اور یہ ہمارے معیار میں شامل ہے جیسا کہ ہم نے کتاب کے آغاز میں کہہ دیا تھا کہ ہم ثقہ راویوں کی روایات نقل کریں گے جب تک ان میں کوئی نقص نہ ہو جبکہ اس سند کے راوی عیسیٰ بن یونس کے ۲ متابع بھی ہمیں مل گئے۔ ان میں سے ایک تو اسی کتاب کے معیار پر ہیں اور وہ ہیں قبیصہ کے بھائی سفیان بن عقبہ۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

95- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيِّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا مِهْرَانُ بْنُ هَارُوْنَ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا وَهُوَ فَضَلَكُ الرَّازِيُّ الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمُّوْيَهِ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ اَخُو قَبِيْصَةَ، عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ، وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَرْزَاقَكُمْ، وَاِنَّ اللّٰهَ يُعْطِي الْمَالَ مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لَّا يُحِبُّ، وَلَا يُعْطِي الْاِيْمَانَ اِلَّا مَنْ يُحِبُّ، وَاِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا اَعْطَاهُ الْاِيْمَانَ وَاَمَّا الْمُتَابِعُ الَّذِيْ لَيْسَ مِنْ شَرْطِ هٰذَا الْكِتَابِ فَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبَانَ، وَالْحَدِيْثُ مَعْرُوْفٌ بِهِ، فَقَدْ صَحَّ بِمُتَابِعَيْنِ لِعِيْسٰى بْنِ يُوْنُسَ ثُمَّ بِمُتَابِعٍ لِلثَّوْرِيِّ، عَنْ زُبَيْدٍ وَّهُوَ حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس طرح تمہارے رزق تقسیم کردیئے ہیں، اسی طرح تمہارے اخلاق بھی تقسیم کردیئے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دنیا کا مال مانگو یا نہ مانگو، اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کی قسمت دے دیتا ہے لیکن ایمان صرف اسی کو دیتا ہے جو اس کا طلب گار ہوتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے، اسے ایمان کی دولت سے سرفراز فرما دیتا ہے۔

❖❖ اور وہ ''متابع'' جو اس کتاب کے معیار کا نہیں ہے وہ عبدالعزیز بن ابان ہے جبکہ یہ حدیث اسی کے حوالے سے معروف ہے۔ چنانچہ یہ حدیث عیسیٰ بن یونس کے ۲ متابع اور زبید سے روایت کرنے میں ثوری کے متابع ''حمزہ زیات'' کی وجہ سے صحیح قرار پاتی ہے۔

96- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَرَشِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ يُوْسُفَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَاللَّفْظُ لِلْحُمَيْدِيِّ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ كُرْزَ بْنَ عَلْقَمَةَ، يَقُوْلُ: سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ

لِلاِسْلامِ مِنْ مُّنْتَهَی ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، اَیُّمَا اَهْلِ بَیْتٍ مِّنَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ اَرَادَ اللّٰهُ بِهِمْ خَیْرًا اَدْخَلَ عَلَیْهِمُ الاِسْلامَ، ثُمَّ تَقَعُ الْفِتَنُ کَاَنَّهَا الظُّلَلُ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، وَیُوْنُسُ بْنُ یَزِیْدَ، عَنِ الزُّهْرِیِّ

✧✧ حضرت کرز بن علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں'ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا اسلام کی کوئی انتہاء ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی بھی عربی یا عجمی خاندان سے جب اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ کرے گا، ان میں ایمان ڈال دے گا پھر (ایک وقت آئے گا کہ) فتنے بادلوں کی طرح چھا جائیں گے (وہ وقت اسلام کی انتہاء کا ہوگا)

❖ زہری سے روایت کرنے میں محمد بن راشد اور یونس بن یزید، سفیان کے متابع ہیں اور معمر کی حدیث درج ذیل ہے۔

97- فَاَخْبَرَنَاهُ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّیَّارِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ، عَنْ کُرْزِ بْنِ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ اَعْرَابِیٌّ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ لِلاِسْلامِ مِنْ مُّنْتَهَی ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، اَیُّمَا اَهْلِ بَیْتٍ مِّنَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ اَرَادَ اللّٰهُ بِهِمْ خَیْرًا اَدْخَلَ عَلَیْهِمُ الاِسْلامَ، ثُمَّ تَقَعُ الْفِتَنُ کَاَنَّهَا الظُّلَلُ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ، وَلَیْسَ لَهُ عِلَّةٌ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ لِتَفَرُّدِ عُرْوَةَ بِالرِّوَایَةِ، عَنْ کُرْزِ بْنِ عَلْقَمَةَ وَکُرْزُ بْنُ عَلْقَمَةَ صَحَابِیٌّ مُّخَرَّجٌ حَدِیْثُهُ فِیْ مَسَانِیْدِ الْاَئِمَّةِ سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنَ عُمَرَ الْحَافِظَ، یَقُوْلُ: مِمَّا یَلْزَمُ مُسْلِمٌ وَّالْبُخَارِیُّ اِخْرَاجُهُ حَدِیْثُ کُرْزِ بْنِ عَلْقَمَةَ هَلْ لِلاِسْلامِ مُنْتَهَی فَقَدْ رَوَاهُ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ، وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ قَیْسٍ عنه وَرَوَاهُ الزُّهْرِیُّ، قَالَ الْحَاکِمُ وَالدَّلِیْلُ الْوَاضِحُ علی ما ذکره أبو الحسن أنهما جمیعا قد اتفقا علی حدیث عتبان بن مالك الأنصاری الذی صلی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِهِ وَلَیْسَ لَهُ رَاوٍ غَیْرُ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ

✧✧ حضرت کرز بن علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں'ایک دیہاتی نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اسلام کبھی ختم بھی ہو جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا: کوئی بھی گھرانہ خواہ عربی ہو یا عجمی۔ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائے گا ان میں اسلام داخل کر دے گا پھر (ایک وقت ایسا آئے گا کہ) بادلوں کی طرح فتنے پھیل جائیں گے۔

حدیث: 96

اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث:15958 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 5956 اخرجه ابوعبدالله النیسابوری فی "المستدرک" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان 1411ھ/1990ء' رقم الحدیث: 97 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 1290 اخرجه ابوبکر الحمیدی فی "مسنده" طبع دارالکتب العلمیه' مکتبه المتنبی' بیروت' قاهره' رقم الحدیث: 574 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث:442

٭٭ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، اس میں کوئی نقص بھی نہیں ہے اور شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس لئے ترک کر دیا کہ اس کی سند میں عروہ، کرز بن علقمہ سے روایت کرنے میں تنہا ہیں اور کرز بن علقمہ صحابی ہیں اور آئمہ حدیث نے اپنی مسانید میں ان کی روایات نقل کی ہیں۔ (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) میں نے علی بن عمر الحافظ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو کرز بن علقمہ کی "هَلْ لِلْاِسْلَامِ مُنْتَهًى" والی حدیث نقل کرنی چاہئے تھی کیونکہ اس کو عروۃ بن زبیر، زہری اور عبدالواحد بن قیس نے بھی کرز بن علقمہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) ابوحسن نے جو کچھ کہا ہے اس کی واضح دلیل یہ ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ جن کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی کی حدیث نقل کی ہے حالانکہ عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کا راوی محمود بن ربیع کے علاوہ اور کوئی نہیں۔

98- حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، وَاَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ هَانِءٍ حُمَيْدُ بْنُ هَانِءٍ الْخَوْلَانِيُّ، اَنَّ اَبَا عَلِيِّ الْجَنْبِيَّ اَخْبَرَهٗ، اَنَّهٗ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ، يُخْبِرُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: طُوْبٰى لِمَنْ هُدِيَ اِلَى الْاِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهٗ كَفَافًا وَقَنَعَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَبَلَغَنِيْ اَنَّهٗ خَرَّجَهٗ بِاِسْنَادٍ اٰخَرَ

✧✧ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کے لئے خوشخبری ہے جن کو قبول اسلام کی توفیق ملی اور جن کو دو وقت کا کھانا میسر ہے اور اس پر وہ قناعت کرنے والے ہیں۔

٭٭ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے اور میری اطلاع کے مطابق امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو دوسری سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

99- حَدَّثَنِيْ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ فَضْلٍ الْبَجَلِيُّ، وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ مُحَمَّدٍ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْحَذَّاءُ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ

حدیث 98:

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2349 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 23989 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 786 اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة بیروت لبنان 1407ھ/1986ء رقم الحدیث: 616

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِعُثْمَانَ الشَّحَّامِ

✧✧ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے اللہ! میں کفر، فقر اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ حالانکہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عثمان بن شحام کی روایات نقل کی ہیں۔

100 ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ، وَثنا اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ، اَنْبَانَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا فَقَدِ احْتَجَّا جَمِيْعًا بِمَالِكِ بْنِ سُعَيْرٍ، وَالتَّفَرُّدُ مِنَ الثِّقَاتِ مَقْبُوْلٌ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے لوگو! میں تو رحم کرنے والا اور ذریعہ ہدایت ہوں۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ کیونکہ دونوں نے مالک بن سعیر کی روایات نقل کی ہیں اور ثقہ کا تفرد مقبول ہوتا ہے۔

101 ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ، ثنا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، ثنا اَبِيْ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ لَقَدْ عِشْنَا بُرْهَةً مِنْ دَهْرِنَا وَاِنَّ اَحَدَنَا يُؤْتَى الْاِيْمَانَ قَبْلَ الْقُرْاٰنِ وَتَنْزِلُ السُّوْرَةُ عَلٰى مُحَمَّدٍ فَيَتَعَلَّمُ حَلَالَهَا وَحَرَامَهَا وَمَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّوْقَفَ عِنْدَهُ كَمَا تُعَلَّمُوْنَ اَنْتُمُ الْقُرْاٰنَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رِجَالًا يُؤْتَى اَحَدُهُمُ الْقُرْاٰنَ فَيَقْرَاُ مَا بَيْنَ فَاتِحَتِهِ اِلٰى خَاتِمَتِهِ مَا يَدْرِيْ مَا اٰمِرُهُ وَلَا زَاجِرُهُ وَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّوْقَفَ عِنْدَهُ مِنْهُ يَنْثُرُهُ نَثْرَ الدَّقَلِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَا اَعْرِفُ لَهُ عِلَّةً وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے اپنی زندگی کے طویل عرصے میں یہ دیکھا ہے کہ لوگ ایمان پہلے لائے تھے اور قرآن بعد میں نازل ہوا۔ پھر قرآن کے نزول کے بعد اس سے حلال وحرام کا پتہ چل جاتا تھا اور ہونا بھی یہی چاہیے کہ جو کچھ قرآن پاک میں بیان کیا گیا ہے اس کو سمجھا جائے جیسا کہ تم لوگ قرآن سیکھتے ہو (پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا) میں نے ایسے کئی لوگوں کو

حدیث: 100

اخرجه ابو محمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی' بیروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحدیث: 15 اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة' بیروت' لبنان 1407ھ/ 1986ء' رقم الحدیث:1160

دیکھا ہے کہ ان کو اگر قرآن پڑھنے کو دیا جائے تو وہ از اول تا آخر سارا قرآن پڑھ ڈالیں گے لیکن انہیں یہ پتہ نہیں چلے گا (کہ کون سی آیت میں ثواب کی بات ہے اور کس میں عذاب کی) کہاں پر کوئی حکم دیا گیا ہے اور کہاں پر ڈانٹا گیا ہے۔ ایسے طریقے سے قرآن نہیں پڑھنا چاہئے کہ اس میں کوئی بات سمجھ میں ہی نہ آسکے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم؛ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور اس میں کوئی نقص بھی نہیں ہے۔

102 حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ دَرَسْتَوَیْهِ الْفَارِسِیُّ، حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ سُفْیَانَ الْفَارِسِیُّ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِیْهُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ زِیَادٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الْمَوَالِ الْقُرَشِیُّ، وَاَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِیُّ، حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی الْمَوَالِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَوْهَبٍ الْقُرَشِیُّ، عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَآئِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِیٍّ مُجَابٍ: الْمُکَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ، وَالزَّائِدُ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ، وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ یُذِلُّ مَنْ اَعَزَّ اللّٰهُ وَیُعِزُّ مَنْ اَذَلَّ اللّٰهُ، وَالْمُسْتَحِلُّ لِحُرَمِ اللّٰهِ، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ، وَالتَّارِکُ لِسُنَّتِیْ قَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِیُّ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی الْمَوَالِ،

وَهٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَا اَعْرِفُ لَهٗ عِلَّةً وَّلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ۶ آدمیوں پر میں لعنت کرتا ہوں، ان پر اللہ تعالیٰ نے بھی لعنت کی ہے اور ہر مستجاب الدعوات کی ان پر لعنت ہے (چھ آدمی یہ ہیں) (۱) تقدیر کا انکار کرنے والا (۲) قرآن پاک میں اضافہ کرنے والا (۳) ایسا صاحب منصب جو با عزت لوگوں کو ذلیل کرے اور ذلیل لوگوں کو عزت دے (۴) اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو حلال سمجھنے والا (۵) میری آل سے بغض رکھنے والا (۶) میری سنت کو ترک کرنے والا۔

✣✣ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، حالانکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالرحمٰن بن الموال کی روایات نقل کی ہیں۔ اس حدیث میں ہمیں کوئی نقص نظر نہیں آیا۔

103۔ اَخْبَرَنَا الْحَاکِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، اِمْلَاءً فِیْ شَهْرِ رَبِیْعِ الْاٰخِرِ سَنَةَ ثَلَاثٍ

حدیث: 102

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت ' لبنان' 1414ھ/ 1993ء' رقم الحدیث: 5749 اخرجه ابوعبدالله النیسابوری فی "المستدرک" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان 1411ھ/ 1990ء' رقم الحدیث: 3940

حدیث: 103

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت ' لبنان' 1414ھ/ 1993ء' رقم الحدیث: 103 اخرجه ابن راهویه الحنظلی فی "مسنده" طبع مکتبه الایمان' مدینه منوره' (طبع اول) 1412ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 437

وَّتِسْعِيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ، اَنْبَانَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، وَاَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَوْهَرِيُّ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الْمُغِيْرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُوْمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَصَمِّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ الْاَصَمِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اَرَاَيْتَ جَنَّةً عَرْضُهَا السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ فَاَيْنَ النَّارُ ؟ قَالَ: اَرَاَيْتَ اللَّيْلَ الَّذِىْ قَدْ اَلْبَسَ كُلَّ شَىْءٍ فَاَيْنَ جَعَلَ النَّهَارَ ؟ قَالَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ، قَالَ: كَذٰلِكَ يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَا اَعْلَمُ لَهُ عِلَّةً وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: اے محمد! جنت کی چوڑائی تو تمام آسمان اور زمین کے برابر ہے (یہ سب کچھ تو جنت سے گھر گیا) پھر دوزخ کہاں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات ہر چیز کو تاریکی میں ڈبو دیتی ہے، اس وقت دن کہاں جاتا ہے؟ اس نے کہا: اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی طرح (جنت و دوزخ کے مقام کو بھی اللہ تعالیٰ ہی جانتا) ہے، اللہ تعالیٰ جس طرح چاہتا ہے ویسے ہی کرتا ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور ہمیں اس میں کوئی نقص بھی نہیں مل سکا۔

104۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَانَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَدْرِىْ تُبَّعٌ اَنَبِيًّا كَانَ اَمْ لَا ؟ وَمَا اَدْرِىْ ذَا الْقَرْنَيْنِ اَنَبِيًّا كَانَ اَمْ لَا ؟ وَمَا اَدْرِى الْحُدُوْدُ كَفَّارَاتٌ لِاَهْلِهَا اَمْ لَا ؟

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَا اَعْلَمُ لَهُ عِلَّةً وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ .

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' مجھے نہیں معلوم کہ "تبع" نبی تھے یا نہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ "ذوالقرنین" نبی تھے یا نہیں اور مجھے نہیں معلوم گناہ کی شرعی سزا پانے کے بعد مجرم کا گناہ مٹ جاتا ہے یا نہیں۔

❖ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور اس میں کوئی نقص بھی نہیں ہے۔

105۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ

اٰدَمَ صَوَّرَهٗ وَتَرَكَهٗ فِي الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّتْرُكَهٗ، فَجَعَلَ اِبْلِيسُ يُطِيْفُ بِهٖ، فَلَمَّا رَآهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خَلْقٌ لَّا يَتَمَالَكُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَقَدْ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ اَخْرَجَهٗ فِيْ اٰخِرِ الْكِتَابِ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے جسم کو تخلیق کرلیا تو انہیں کچھ عرصہ کے لئے جنت میں رکھا۔ اس دوران ابلیس نے ایک مرتبہ آ کر اس جسم کو چاروں طرف سے بہت غور سے دیکھا۔ جب اس نے یہ دیکھا کہ یہ درمیان سے خالی ہے تو سمجھ گیا کہ یہ ایسی مخلوق ہے جو اپنے آپ پر قابو نہیں رکھ سکتی۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو کتاب کے آخر میں نقل کیا ہے۔

106۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ السَّمَّاكُ بِبَغْدَادَ، قَالَ: قُرِءَ عَلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ، حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ اَنَسٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ بَاعًا فَبَاعًا، وَذِرَاعًا فَذِرَاعًا، وَشِبْرًا فَشِبْرًا، حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمُوْهُ مَعَهُمْ، قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى، قَالَ: فَمَنْ اِذًا؟

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے سے پہلے لوگوں کے رسم ورواج کی قدم بہ قدم اس قدر پابندی سے پیروی کرنے لگ جاؤ گے کہ اگر وہ کسی جان لیوا جانور کے بل میں گھسیں گے تو ان کے پیچھے تم بھی

حدیث 105:

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2611 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 13415 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 12561 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 13540 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 13686 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 3321 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2024 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/1988ء' رقم الحديث: 1386

حدیث 106:

اخرجه ابوعبدالله محمد البخاري في "صحيحه" (طبع ثالث) دار ابن كثير' يمامه' بيروت' لبنان' 1407ھ 1987ء' رقم الحديث: 3269 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 10839 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 8322

جا گے ہوں گے (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ! یہود اور نصاریٰ (کے متعلق آپ ارشاد فرمارہے ہیں)
آپ ﷺ نے فرمایا: تو اور کون؟

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

107۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، اَنْبَاَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَاذَانَ اَبِيْ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، يَقُوْلُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ بَعْدُ، قَالَ: فَقَعَدْنَا حَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلَى السَّمَآءِ وَيَنْظُرُ اِلَى الْاَرْضِ، وَجَعَلَ يَرْفَعُ بَصَرَهُ وَيَخْفِضُهُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ الْمُسْلِمَ اِذَا كَانَ فِيْ قُبُلٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ وَانْقِطَاعٍ مِّنَ الدُّنْيَا جَآءَ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَعَدَ عِنْدَ رَاْسِهٖ، وَيَنْزِلُ مَلَائِكَةٌ مِّنَ السَّمَآءِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الشَّمْسُ مَعَهُمْ اَكْفَانٌ مِّنْ اَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَحَنُوْطٌ مِّنْ حَنُوْطِ الْجَنَّةِ، فَيَقْعُدُوْنَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ، قَالَ: فَيَقُوْلُ مَلَكُ الْمَوْتِ: اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اخْرُجِيْ اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ، قَالَ: فَتَخْرُجُ تَسِيْلُ كَمَا تَسِيْلُ الْقَطْرَةُ مِنَ السِّقَاءِ، فَلَا يَتْرُكُوْنَهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ، فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا اِلَى السَّمَآءِ، فَلَا يَمُرُّوْنَ بِهَا عَلٰى جُنْدٍ مِّنْ مَّلَائِكَةٍ اِلَّا قَالُوْا: مَا هٰذِهِ الرُّوْحُ الطَّيِّبَةُ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَحْسَنِ اَسْمَائِهٖ، فَاِذَا انْتَهٰى اِلَى السَّمَآءِ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ، ثُمَّ يُشَيِّعُهٗ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مُقَرَّبُوْهَا اِلَى السَّمَآءِ الَّتِيْ تَلِيْهَا، حَتّٰى يُنْتَهٰى اِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ، ثُمَّ يُقَالُ: اكْتُبُوْا كِتَابَهٗ فِيْ عِلِّيِّيْنَ، ثُمَّ يُقَالُ: اَرْجِعُوْا عَبْدِيْ اِلَى الْاَرْضِ، فَاِنِّيْ وَعَدْتُّهُمْ اَنِّيْ مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيْهَا اُعِيْدُهُمْ وَمِنْهَا اُخْرِجُهُمْ تَارَةً اُخْرٰى، فَتُرَدُّ رُوْحُهٗ اِلٰى جَسَدِهٖ، فَتَاْتِيْهِ الْمَلَائِكَةُ فَيَقُوْلُوْنَ: مَنْ رَّبُّكَ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: اللّٰهُ، فَيَقُوْلُوْنَ: مَا دِيْنُكَ؟ فَيَقُوْلُ: الْاِسْلَامُ، فَيَقُوْلُوْنَ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ خَرَجَ فِيْكُمْ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: رَسُوْلُ اللّٰهِ، قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: وَمَا يُدْرِيْكَ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ: قَرَاْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ، قَالَ: فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ صَدَقَ فَافْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَرُوْهُ مَنْزِلَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ، قَالَ: وَيُمَدُّ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَيَاْتِيْهِ رَوْحُ الْجَنَّةِ وَرِيْحُهَا، قَالَ: فَيُفْعَلُ ذٰلِكَ بِهٖ، وَيُمَثَّلُ لَهٗ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيْحِ، فَيَقُوْلُ: اَبْشِرْ بِالَّذِيْ يَسُرُّكَ هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِيْ كُنْتَ تُوْعَدُ، فَيَقُوْلُ: مَنْ اَنْتَ فَوَجْهُكَ وَجْهٌ يُبَشِّرُ بِالْخَيْرِ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُ اَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ، قَالَ: فَهُوَ يَقُوْلُ: رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ كَيْ اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ وَمَالِيْ، ثُمَّ قَرَاَ: يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَاَمَّا الْفَاجِرُ فَاِذَا كَانَ فِيْ قُبُلٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ وَانْقِطَاعٍ مِّنَ الدُّنْيَا اَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَيَقْعُدُ عِنْدَ رَاْسِهٖ وَيَنْزِلُ الْمَلَائِكَةُ سُوْدُ الْوُجُوْهِ مَعَهُمُ الْمُسُوْحُ فَيَقْعُدُوْنَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ، فَيَقُوْلُ مَلَكُ الْمَوْتِ:

اخْرُجِی اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِیثَةُ اِلٰی سَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَغَضَبٍ، قَالَ: فَتَفَرَّقُ فِیْ جَسَدِهٖ فَیَنْقَطِعُ مَعَهَا الْعُرُوْقُ، وَالْعَصَبُ كَمَا یُسْتَخْرَجُ الصُّوفُ الْمَبْلُوْلُ بِالسَّفُودِ ذِی الشُّعَبِ، قَالَ: فَیَقُوْمُوْنَ اِلَیْهِ فَلَا یَدَعُوْنَهٗ فِیْ یَدِهٖ طَرْفَةَ عَیْنٍ فَیَصْعَدُوْنَ بِهَا اِلَی السَّمَآءِ فَلَا یَمُرُّوْنَ عَلٰی جُنْدٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا، قَالُوْا: مَا هٰذِهِ الرُّوْحُ الْخَبِیثَةُ؟ قَالَ: فَیَقُوْلُوْنَ: فُلَانٌ بِاَقْبَحِ اَسْمَائِهٖ، قَالَ: فَاِذَا انْتُهِیَ بِهٖ اِلَی السَّمَآءِ غُلِّقَتْ دُوْنَهٗ اَبْوَابُ السَّمٰوَاتِ، قَالَ. وَیُقَالُ اكْتُبُوْا كِتَابَهٗ فِیْ سِجِّینٍ، قَالَ: ثُمَّ یُقَالُ: اَعِیْدُوْا عَبْدِیْ اِلَی الْاَرْضِ فَاِنِّیْ وَعَدْتُّهُمْ اَنِّیْ مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِیْهَا اُعِیْدُهُمْ وَمِنْهَا اُخْرِجُهُمْ تَارَةً اُخْرٰی، قَالَ: فَیُرْمٰی بِرُوْحِهٖ حَتّٰی تَقَعَ فِیْ جَسَدِهٖ، قَالَ: ثُمَّ قَرَاَ: وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّیْرُ اَوْ تَهْوِیْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ مَكَانٍ سَحِیقٍ، قَالَ: فَتَاْتِیْهِ الْمَلَائِكَةُ، فَیَقُوْلُوْنَ: مَنْ رَّبُّكَ؟ قَالَ: فَیَقُوْلُ: لَا اَدْرِیْ، فَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ قَدْ كَذَبَ فَاَفْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ النَّارِ وَاَرُوْهُ مَنْزِلَهٗ مِنَ النَّارِ، قَالَ: فَیَضِیقُ عَلَیْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰی تَخْتَلِفَ فِیْهِ اَضْلَاعُهٗ، قَالَ: وَیَاْتِیْهِ رِیحُهَا وَحَرُّهَا، قَالَ: فَیُفْعَلُ بِهٖ ذٰلِكَ، وَیُمَثَّلُ لَهٗ رَجُلٌ قَبِیحُ الْوَجْهِ قَبِیحُ الثِّیَابِ مُنْتِنُ الرِّیْحِ، فَیَقُوْلُ: اَبْشِرْ بِالَّذِیْ یَسُوْءُكَ هٰذَا یَوْمُكَ الَّذِیْ كُنْتَ تُوْعَدُ، قَالَ: فَیَقُوْلُ: مَنْ اَنْتَ؟ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ یُبَشِّرُ بِالشَّرِّ، قَالَ: فَیَقُوْلُ: اَنَا عَمَلُكَ الْخَبِیثُ، قَالَ: وَهُوَ یَقُوْلُ: رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شرکت کے لئے جا رہے تھے۔ ہم قبر پر پہنچ گئے لیکن ابھی تک قبر کی لحد تیار نہیں ہوئی تھی (تو لحد تیار ہونے کے انتظار میں) ہم لوگ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد جمع ہو کر بیٹھ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے تو کبھی زمین کی طرف۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ اسی طرح کیا، پھر یوں دعا مانگی: اے اللہ! میں عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ پھر فرمایا: بندۂ مومن کا جب آخری وقت آتا ہے تو ملک الموت آ کر اس کے سرہانے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آسمان سے فرشتے اترتے ہیں جن کے چہرے سورج کی طرح چمک رہے ہوتے ہیں ان کے پاس جنتی کفن اور جنتی خوشبوئیں ہوتی ہیں۔ یہ مومن کے قریب بیٹھ جاتے ہیں (ان کی تعداد اس قدر زیادہ ہوتی ہے کہ) حد نگاہ تک (یہی نظر آ رہے ہوتے ہیں) پھر موت کا فرشتہ (مومن سے مخاطب ہو کر) کہتا ہے اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی مغفرت اور خوشنودی کی طرف چل۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روح (بندہ مومن کے جسم سے) اس طرح بہہ کر نکل آتی ہے جیسے مشکیزے (کو الٹا دیں تو اس میں) سے قطرے بہہ کر نکلتے ہیں۔ پھر ملائکہ اس روح کو پلک جھپکنے کے برابر بھی ہاتھوں سے نہیں چھوڑتے پھر اس روح کو لے کر آسمانوں کی طرف جاتے ہیں، راستے میں فرشتوں کی جس جماعت کے بھی قریب سے گزرتے ہیں وہ جماعت کہتی ہے: یہ اتنی اچھی روح کس کی ہے؟ فرشتے بتاتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں ہے اور بہت اچھے اچھے القابات سے پکارتے ہیں۔ پھر جب فرشتے روح کو لے کر آسمان تک پہنچتے ہیں تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ پھر اس آسمان کے فرشتے ان کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں اور دوسرے آسمان تک پہنچاتے ہیں یونہی ہر آسمان کے مقرب ملائکہ اس کو اگلے آسمان تک چھوڑنے کے لئے ساتھ ساتھ جاتے ہیں۔ جب ساتویں آسمان تک یہ روح پہنچتی ہے تو کہا جاتا ہے:

اس کا نامہ اعمال ''اعلیٰ علیین'' میں لکھ دو۔ پھر کہا جاتا ہے: میرے بندے کو واپس زمین پر لے جاؤ کیونکہ میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ میں نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا ہے پھر اسی میں تمہیں لوٹاؤں گا اور پھر دوبارہ اسی سے نکالوں گا۔ چنانچہ اس کی روح کو اس کے جسم میں لوٹا دیا جاتا ہے پھر اس کے پاس فرشتے آتے ہیں اور آ کر کہتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ (حضور ﷺ نے فرمایا) وہ کہتا ہے: میرا رب ''اللہ'' ہے۔ پھر وہ (دوسرا) سوال کرتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میرا دین اسلام ہے۔ پھر وہ (رسول پاک ﷺ کے چہرہ اقدس کی طرف اشارہ کر کے) پوچھتے ہیں: یہ شخصیت جو تمہارے اندر مبعوث کئے گئے تھے تو ان کے بارے میں کیا جانتا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: یہ اللہ کے رسول ہیں۔ وہ پوچھتے ہیں: تجھے کیسے پتہ چلا؟ وہ جواب دیتا ہے: میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی، اس پر ایمان لایا، اس کی تصدیق کی (حضور ﷺ فرماتے ہیں: اس کے یہ جواب دینے کے بعد) ایک منادی آسمان سے پکار کر بولتا ہے: اس نے سچ کہا۔ اس کے لئے جنتی بستر بچھا دو، اس کو جنتی لباس پہنا دو اور اس کو اس کا جنت کا ٹھکانہ دکھا دو (حضور ﷺ فرماتے ہیں) پھر اس کی قبر کو کشادہ کر دیا جاتا ہے تاکہ اس میں جنت کی خوشبودار ہواؤں کے جھونکے آتے رہیں (حضور ﷺ فرماتے ہیں) اس بندۂ مومن کے ساتھ یہی معاملہ کر دیا جاتا ہے۔ پھر خوشبودار عمدہ لباس میں ایک خوبصورت شخص اس کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے: تیرے لئے خوشخبری ہے جس سے تو خوش ہو جائے یہ وہی دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ بندہ کہتا ہے: شکل وصورت سے تو تو بہت بھلا معلوم ہوتا ہے تو ہے کون؟ (حضور ﷺ فرماتے ہیں) وہ کہے گا: میں تیرا نیک عمل ہوں۔ پھر بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے: یا اللہ جلدی قیامت قائم کر دے تاکہ میں اپنے اہل وعیال سے مل سکوں پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت پڑھی: يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ (ابراہیم ۲۷) اور کافر شخص کا جب آخری وقت آتا ہے تو ملک الموت آ کر اس کے سرہانے کھڑا ہو جاتے ہیں اور سیاہ صورتوں میں۔ بے شمار فرشتے نازل ہو کر اس کے پاس حد نگاہ تک بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر موت کا فرشتہ کہتا ہے: اے خبیث روح! اللہ تعالیٰ کے غضب اور ناراضگی کی طرف چل (یہ سن کر) روح (چھپنے کی کوشش میں) پورے جسم میں پھیل جاتی ہے (پھر موت کا فرشتہ اسے کھینچ کر نکالتا ہے) تو اس کی نسیں اور پٹھے ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں (اور ان کی حالت ایسی ہو جاتی ہے) جیسے دھنی ہوئی روئی میں سے کانٹے دار چھڑی نکالیں (تو روئی کے گالے اس میں پیوست ہوئے ہوتے ہیں) ملائکہ یہ روح نکال کر فوراً آسمانوں کی طرف لے جاتے ہیں پھر ملائکہ کے جس گروہ کے قریب سے گزرتے ہیں وہ پوچھتے ہیں: یہ خبیث روح کس کی ہے؟ تو وہ بہت قبیح القابات بولتے ہوئے جواب دیتے ہیں: فلاں کی ہے۔ پھر جب یہ آسمانوں تک پہنچتے ہیں تو آسمانوں کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور یہ حکم ملتا ہے کہ اس کا نامہ اعمال ''سجین'' میں لکھ دو۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں: پھر کہا جائے گا: میرے بندے کو زمین کی طرف لوٹا دو کیونکہ میں نے اس سے وعدہ کیا ہے کہ تمہیں زمین سے پیدا کیا ہے، اسی میں لوٹاؤں گا اور پھر دوبارہ اسی میں سے اٹھاؤں گا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں: اس کی روح کو وہیں سے نیچے پھینک دیا جاتا ہے اور وہ اپنے جسم میں آ کر گرتی ہے (حضرت براء بن عازب ﷺ کہتے ہیں) پھر حضور ﷺ نے یہ آیت پڑھی: وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ (الحج: ۳۱) (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) پھر اس کے پاس فرشتے آتے ہیں اور سوال کرتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: مجھے

نہیں معلوم۔تو آسمان سے ندا آتی ہے کہ اس نے جھوٹ بولا،اس کے لئے جہنم کا بستر لگا دو،اس کو جہنمی لباس پہنا دو اور اس کو اس کا جہنم میں ٹھکانہ دکھا دو(حضور ﷺ فرماتے ہیں)اس کی قبر اتنی تنگ کردی جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں توڑ کر رکھ دیتی ہے۔اس کی قبر میں جہنم کی گرمی، بدبودار ہوائیں آتی رہتی ہیں(ملائکہ اس نداء پر عمل کرتے ہیں)پھر بدبودار، گندے لباس میں ملبوس، انتہائی بدصورت ایک شخص اس کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے: تیرے لئے وہ خبر ہے جو تجھے پریشان کردے گی۔یہ وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔وہ کہتا ہے: تو کون ہے؟(ویسے تیرے چہرے سے تو کوئی بھلائی کی امید نظر نہیں آتی)وہ کہتا ہے: میں تیرا''برا عمل'' ہوں۔وہ کہتا ہے: یا اللہ! کہیں قیامت قائم نہ ہوجائے۔

108- حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضَیْلٍ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، فَذَكَرَهُ بِاِسْنَادٍ نَحْوِهٖ، وَقَالَ فِیْ اٰخِرِهٖ: وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُنْذِرِ فِیْ عَقِبِ خَبَرِهٖ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ نَحْوًا مِّنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ یُرِیْدُ حَدِیْثَ الْبَرَاءِ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ: ارْقُدْ رَقْدَةَ الْمُتَّقِیْنَ، لِلْمُؤْمِنِ الْاَوَّلِ، وَیُقَالُ لِلْفَاجِرِ: ارْقُدْ مَنْهُوشًا، فَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا وَلَهَا فِیْ جَسَدِهٖ نَصِیبٌ وَّقَدْ رَوَاهُ سُفْیَانُ بْنُ سَعِیْدٍ، وَشُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ، وَزَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ وَهُمُ الْاَئِمَّةُ الحفاظ، عَنِ الْاَعْمَشِ

اَمَا حَدِیْثُ الثَّوْرِیِّ،

✧✧ اس مذکورہ بالا سند کے ہمراہ بھی یہ حدیث منقول ہے تاہم اس میں کچھ الفاظ مختلف ہیں۔اسی حدیث کو سفیان بن سعید، شعبہ بن حجاج اور زائدہ بن قدامہ نے بھی اعمش کے حوالے سے نقل کیا ہے اور یہ تمام لوگ ائمہ اور حفاظ الحدیث ہیں۔اس سلسلہ میں ثوری کی روایت درج ذیل ہے۔

109- فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلابُ، بِهَمْدَانَ وَاَنَا سَاَلْتُهٗ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الصُّوْرِیُّ، حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنَازَةٍ فَاَتَیْنَا الْقَبْرَ وَلَمَّا یُلْحَدْ وَذَكَرَ الْحَدِیْثَ

وَاَمَّا حَدِیْثُ شُعْبَةَ،

✧✧ شعبہ کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے:

110- فَحَدَّثَنِیْهِ اَبُوْ سَعِیْدِ بْنُ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ عُثْمَانَ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ وَاَنَا سَاَلْتُهٗ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْلِمٍ الْاَصْبَهَانِیُّ بِالرَّیِّ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِیُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، وَعَنْ زَاذَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثِ الْقَبْرِ

وَاَمَّا حَدِیْثُ زَائِدَةَ،

✧✧ زاذان کی روایت کردہ حدیث یہ ہے:

111۔ فَحَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَذَكَرَ حَدِيْثَ الْقَبْرِ بِطُوْلِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، فَقَدِ احْتَجَّا جَمِيْعًا بِالْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو وَزَاذَانَ اَبِيْ عُمَرَ الْكِنْدِيِّ، وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَوَائِدُ كَثِيْرَةٌ لِاَهْلِ السُّنَّةِ وَقَمْعٌ لِّلْمُبْتَدِعَةِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِطُوْلِهٖ، وَلَهٗ شَوَاهِدُ عَلٰى شَرْطِهِمَا يُسْتَدَلُّ بِهَا عَلٰى صِحَّتِهٖ

✧✧ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے منہال بن عمرو اور زاذان ابوعمر الکندی کی روایات نقل کی ہیں اور اس حدیث میں اہلسنّت کے عقائد کے اثبات اور بدعتیوں کے رد کے سلسلے میں بہت شاندار دلائل موجود ہیں لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس حدیث کو اس قدر تفصیل کے ساتھ ذکر نہیں کیا ہے اور اس حدیث کے شاہد کے طور پر کئی حدیثوں کو پیش کیا جاسکتا ہے جو شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق صحیح ہیں اور ان سے اس مذکورہ حدیث کی صحت پر بھی استدلال کیا جاسکتا ہے۔اس کی ایک شاہد حدیث درج ذیل ہے۔

112۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّحْوِيُّ بِبَغْدَادَ، وَاَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهٖ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنَ وَالْكَافِرَ، ثُمَّ ذَكَرَ طَرَفًا مِّنْ حَدِيْثِ الْقَبْرِ فَقَدْ بَانَ بِالْاَصْلِ وَالشَّاهِدِ صِحَّةُ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَعَلَّ متوهمًا يَتَوَّمُ اَنَّ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ

✧✧ اصل اور شاہد کو مدنظر رکھتے ہوئے مذکورہ حدیث کی صحت روز روشن کی طرح واضح ہوجاتی ہے اور ہوسکتا ہے کہ کسی کو یہ وہم ہوجائے کہ درج ذیل حدیث:

113۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ كَزَالٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ التَّرْجُمَانِيُّ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ خَبَّابٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيِّ، سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، اَنَّهٗ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَتَيْنَا الْقَبْرَ، وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ

يُعَلَّلُ بِهٖ هٰذَا الْحَدِيْثُ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ، فَاِنَّ ذِكْرَ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَهْمٌ مِّنْ شُعَيْبِ بْنِ صَفْوَانَ لِاِجْمَاعِ الْاَئِمَّةِ الثِّقَاتِ عَلٰى رِوَايَتِهٖ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ خَبَّابٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زَاذَانَ، اَنَّهٗ سَمِعَ الْبَرَاءَ حَدَّثَنَا بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْتُهٗ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ الْخُلْدِيُّ، اِمْلَاءً بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ

الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ زِيَادٍ سَبَلَانَ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، قَالَ: اَتَيْتُ يُوْنُسَ بْنَ خَبَّابٍ، بِمِنًى عِنْدَ الْمَنَارَةِ وَهُوَ يَقُصُّ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ حَدِيْثِ عَذَابِ الْقَبْرِ فَحَدَّثَنِيْ بِهِ

سے وہ حدیث معلل ہو جاتی ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ اس حدیث کی سند میں ابوالبختری کا ذکر کرنے میں شعیب بن صفوان کو سہو ہوا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ ثقہ آئمہ حدیث کا اس حدیث کے حوالے سے اس بات پر اتفاق ہے کہ اس کی سند یونس بن خباب، پھر منہال بن عمرو سے ہوتی ہوئی زاذان تک پہنچتی ہے اور زاذان نے خود براء سے سنا ہے اور اس پر شہادت کے طور پر وہ حدیث بھی پیش کی جاسکتی ہے جو جعفر بن محمد بن نصر الخلدی نے بغداد میں املاء کراتے ہوئے ہمیں بیان کی (اس کی سند کچھ اس طرح ہے) علی بن عبدالعزیز، ابراہیم بن زیاد سبلان کے حوالے سے عباد بن عباد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں منیٰ میں اس منارہ کے قریب یونس بن خباب کے پاس آیا تو وہ احادیث بیان کر رہے تھے، میں نے ان سے عذاب قبر کے متعلق حدیث پوچھی تو انہوں نے مجھے یہی حدیث سنائی (حدیث درج ذیل ہے)

114- وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عُمَرَ، وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ بُجَيْدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ، أنبأ أبو مسلم إبراهيم بن عبد اللّٰه، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو الضَّرِيْرُ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ خَبَّابٍ، وَاَخْبَرَنَا وَاللَّفْظُ لَهُ، اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ خَبَّابٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، وَفِيْ حَدِيْثِ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ، اَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ، فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقَبْرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ

هٰذَا هُوَ الصَّحِيْحُ الْمَحْفُوْظُ مِنْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ بْنِ خَبَّابٍ وَهٰكَذَا رَوَاهُ اَبُوْ خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ، وَعَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيُّ، والحسن بن عبد الله النخعي، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو

اَمَّا حَدِيْثُ اَبِيْ خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ،

❖ یہ حدیث یونس بن خباب کی سند کے حوالے سے محفوظ ہے۔ یونہی ابوخالد دالانی، عمرو بن قیس الملائی اور حسن بن عبیداللہ النخعی نے بھی منہال بن عمرو کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

ابوخالد دالانی کی روایت یہ ہے:

115- فَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو وَاَمَّا حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلَائِيِّ،

عمر بن قیس ملائی کی روایت یہ ہے:

116- فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بِشْرٍ الْمَرْثَدِيُّ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ

مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَیْسٍ الْمُلَائِیِّ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو

وَاَمَّا حَدِیْثُ الْحَسَنِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ،

حسن بن عبداللہ کی روایت یہ ہے:

117۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْمِنْهَالِ، کُلُّهُمْ قَالُوْا: عَنْ زَاذَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هٰذِهِ الْاَسَانِیْدُ الَّتِیْ ذَکَرْتُهَا کُلُّهَا صَحِیْحَةٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ

✥ مذکورہ تمام روایات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صحیح ہیں۔

118۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِیْهُ، اَنْبَاَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ الْجُنَیْدِ، حَدَّثَنَا الْمُعَافٰی بْنُ سُلَیْمَانَ الْحَرَّانِیُّ، حَدَّثَنَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ، حَدَّثَنِیْ هِلَالُ بْنُ عَلِیٍّ وَّهُوَ ابْنُ اَبِیْ مَیْمُوْنَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ، قَالَ: بَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ یَمْشِیَانِ بِالْبَقِیْعِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: یَا بِلَالُ هَلْ تَسْمَعُ مَا اَسْمَعُ ؟ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَسْمَعُهُ، قَالَ: اَلَا تَسْمَعُ اَهْلَ الْقُبُوْرِ یُعَذَّبُوْنَ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰی حَدِیْثِ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ: لَوْلَا اَنْ تَدَافَنُوْا لَسَاَلْتُ اللّٰهَ عَنْهُ اَنْ یُسْمِعَکُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ میں اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنت البقیع میں تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال! جو کچھ میں سن رہا ہوں کیا تمہیں سنائی نہیں دے رہا؟ (حضرت) بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خدا کی قسم! نہیں مجھے کوئی چیز سنائی نہیں دے رہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نہیں سن رہے ہو؟ اہل قبور کو عذاب دیا جا رہا ہے۔

✥ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ حالانکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے شعبہ، پھر قتادہ پھر انس کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ تم مردوں کو دفن کرنا ہی چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں عذاب قبر سنائے۔

119۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، عَنِ الرَّبِیْعِ بْنِ سُلَیْمَانَ الْمُرَادِیِّ، وَبَحْرِ بْنِ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِیِّ، قَالَ الرَّبِیْعُ، حَدَّثَنَا، وَقَالَ بَحْرٌ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَیْدِ بْنِ

حدیث 118:

اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث:13745

اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَوْعُوكٌ، عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ، وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَوَجَدَ حَرَارَتَهَا فَوْقَ الْقَطِيفَةِ، فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: مَا اَشَدَّ حَرَّ حُمَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّا كَذٰلِكَ يُشَدَّدُ عَلَيْنَا الْبَلَاءُ وَيُضَاعَفُ لَنَا الْاَجْرُ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً؟ قَالَ: الْاَنْبِيَاءُ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: الْعُلَمَاءُ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ الصَّالِحُوْنَ كَانَ اَحَدُهُمْ يُبْتَلٰى بِالْفَقْرِ حَتّٰى مَا يَجِدُ اِلَّا الْعَبَائَةَ يَلْبَسُهَا، وَيُبْتَلٰى بِالْقُمَّلِ حَتّٰى تَقْتُلَهُ، وَلَاحَدُهُمْ كَانَ اَشَدَّ فَرَحًا بِالْبَلَاءِ مِنْ اَحَدِكُمْ بِالْعَطَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ، عَنْ بَحْرٍ فِي الْمُسْنَدِ، وَعَنِ الرَّبِيْعِ فِي الْفَوَائِدِ، وَاَنَا جَمَعْتُ بَيْنَهُمَا،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، فَقَدِ احْتَجَّ بِهِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، ثُمَّ لَهُ شَوَاهِدُ كَثِيْرَةٌ وَّلِحَدِيْثِ عَاصِمِ ابْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ طُرُقٌ يُتَّبَعُ وَيُذَاكَرُ بِهَا، وَقَدْ تَابَعَ الْعَلَاءَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَاصِمُ ابْنُ بَهْدَلَةَ عَلٰى رِوَايَتِهِ عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ

✧✧ حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بخار کی وجہ سے ایک چادر اوڑھ کر لیٹے ہوئے تھے (حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے) ہاتھ رکھا تو کمبل کے اوپر سے حرارت محسوس ہوئی۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کوتو بہت شدید بخار ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے اوپر آزمائشیں بھی سخت آتی ہیں اور ہمیں اجر بھی دگنا ملتا ہے (حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے عرض کی) یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سب سے سخت آزمائش کس پر آتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام پر، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ان کے بعد؟ فرمایا: علماء پر، انہوں نے پوچھا: ان کے بعد؟ فرمایا: صالحین پر (پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آزمائشوں کی مثال دیتے ہوئے فرمایا) کسی کوفقر میں اس قدر مبتلا کر دیا گیا کہ پہننے کے لئے صرف ایک چادر کے علاوہ ان کے پاس کچھ نہ بچا۔ کسی کومہلک بیماری میں مبتلا کر دیا گیا حتیٰ کہ وہ اس بیماری میں انتقال کر گیا (اس کے باوجود وہ لوگ آزمائش میں زبان پر شکوہ تک نہیں لاتے تھے بلکہ) تم کسی نعمت کے ملنے پر اتنے خوش نہیں ہوتے ہو جتنی خوشی ان کو آزمائش میں مبتلا ہونے پر ہوتی تھی (کیونکہ دنیوی آزمائشیں اخروی ثواب کا باعث ہوتی ہیں)

✣✣ ابوعباس نے یہ روایت مسند میں بحر کے حوالے سے اور ''الفوائد'' میں ربیع کے حوالے سے نقل کی ہے اور میں نے دونوں کو یہاں پر جمع کر دیا ہے۔ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے کیونکہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے (اس سند کے ایک راوی) ہشام بن سعد کی روایات نقل کی ہیں نیز اس حدیث کی شاہد احادیث بہت ہیں اور عاصم بن بھدلہ نے مصعب بن سعد کے ذریعے ان کے باپ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس کی سند ایک دوسرے طریقے سے بھی ہے وہ یہ ہے کہ جس طرح عاصم بن بھدلہ نے مصعب بن سعد سے روایت لی ہے اسی طرح علاء بن مصیب نے بھی مصعب سے یہ روایت لی ہے (علاء کی مصعب سے روایت درج ذیل ہے)

120- اَخْبَرَنِيْهِ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، فِيْمَا قَرَاْتُ عَلَيْهِ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: الْاَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ، فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ صُلْبَ الدِّيْنِ يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلٰى قَدْرِ دِيْنِهِ، فَمَنْ ثَخُنَ دِيْنُهُ ثَخُنَ بَلَاؤُهُ، وَمَنْ ضَعُفَ دِيْنُهُ ضَعُفَ بَلَاؤُهُ وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَشَاهِدُهُ مَا

✧✧ حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں' حضور ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ سب سے سخت آزمائش کس کی ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام کی (ان سے کم، ان سے کم درجہ والوں کی) یونہی درجہ بدرجہ آزمائش ہوتی ہے۔ جب بندہ صاحب ایمان ہوتا ہے تو اس کے دین کے مطابق اس کی آزمائش ہوتی ہے۔ چنانچہ جس کا دین مضبوط ہوگا اس کی آزمائش بھی سخت ہوگی اور جس کا دین کمزور ہوگا اس کی آزمائش بھی ہلکی ہوگی۔

✣•✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

(اس کی شاہد حدیث درج ذیل ہے)

121- اَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْرَائِيْلَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ تَمِيْمٍ الْقَنْطَرِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، وَاَبَانُ الْعَطَّارُ، وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسَى الْاَشْيَبُ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، وَاَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَمْرِو بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ النَّحْوِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَاَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوْفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ،

حدیث: 120

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث:2398 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 4023 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء رقم الحديث: 2783 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 1481 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث:2900 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 7481 اخرجه ابويعلىٰ الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 830 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث:215 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/1988ء' رقم الحديث:146

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، كُلُّهُمْ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: مَنْ اَشَدُّ النَّاسِ بَلاءً؟ قَالَ: النَّبِيُّوْنَ، ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهِ، اِنْ كَانَ صُلْبَ الدِّينِ اشْتَدَّ بَلاؤُهُ، وَاِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهِ، فَمَا يَبْرَحُ الْبَلاءُ عَلَى الْعَبْدِ حَتّٰى يَدَعَهُ يَمْشِي عَلَى الْاَرْضِ لَيْسَ عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ ﷺ! سب سے کڑا امتحان کس سے لیا جاتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نبیوں سے، پھر ان کے بعد درجہ بدرجہ، انسان کا امتحان اس کے دین کے مطابق لیا جاتا ہے جس کا دین مضبوط ہوگا اس کی آزمائش بھی کڑی ہوگی اور جس کا دین کمزور ہوگا اس کی آزمائش بھی اسی حساب سے کمزور ہوگی اور آزمائشیں انسان کے لئے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہیں۔

122- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيِّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا كَانَ اَجَلُ اَحَدِكُمْ بِاَرْضٍ اَثْبَتَ اللّٰهُ لَهُ اِلَيْهَا حَاجَةً، فَاِذَا بَلَغَ اَقْصٰى اَثَرِهِ فَتَوَفَّاهُ، فَتَقُوْلُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا رَبِّ، هٰذَا مَا اسْتَوْدَعْتَنِي قَدِ احْتَجَّ الشَّيْخَانِ بِرُوَاةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ اٰخِرِهِمْ وَعُمَرُ بْنُ عَلِيِّ الْمُقَدَّمِيُّ مُتَّفَقٌ عَلٰى اِخْرَاجِهِ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَقَدْ عَنْ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ عَلٰى سَنَدِهِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندے کی موت جس جگہ لکھی ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ بندے (کے مقدر میں وہاں) کا کوئی ضروری کام لکھ دیتا ہے، جب اپنے ضروری کام سے وہاں جاتا ہے تو اس کی روح قبض کر لی جاتی ہے، چنانچہ قیامت کے دن وہ زمین (بندہ کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کر کے) عرض کرے گی: یا اللہ یہ ہے وہ امانت جو تو نے میرے سپرد کی تھی۔

❖ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے از اول تا آخر تمام راویوں کی روایات نقل کی ہیں اور عمر بن علی المقدمی کی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے صحیحین میں روایات نقل کی ہیں اور اسماعیل سے روایت کرنے میں عمر بن علی المقدمی کی محمد بن خالد الوہبی نے بھی اتباع کی ہے۔ (حدیث درج ذیل ہے)

123- حَدَّثَنِي اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ الْعَدْلُ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نُمَيْرٍ الْمَذْحِجِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا كَانَتْ مَنِيَّةُ اَحَدِكُمْ بِاَرْضٍ اُتِيحَ لَهُ الْحَاجَةُ فَيَصْعَدُ اِلَيْهَا فَيَكُوْنُ اَقْصٰى اَثَرِهِ مِنْهُ،

فَیُقْبَضُ فِیهَا، فَتَقُوْلُ الْاَرْضُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ: رَبِّ هٰذَا مَا اسْتَوْدَعْتَنِیْ وَقَدْ اَسْنَدَهُ هُشَیْمٌ، عَنْ اِسْمَاعِیلَ بْنِ اَبِی خَالِدٍ

✥ یہی روایت ہشیم نے بھی اسماعیل بن ابوخالد سے نقل کی ہے (ان کی روایت درج ذیل ہے)

124۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِیدٍ اَحْمَدُ بْنُ یَعْقُوْبَ الثَّقَفِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَیْمَانَ الْحَضْرَمِیُّ، حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبَّانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ، عَنْ هُشَیْمٍ، عَنْ اِسْمَاعِیلَ، عَنْ قَیْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا کَانَ اَجَلُ اَحَدِکُمْ بِاَرْضٍ جُعِلَتْ لَهُ اِلَیْهَا حَاجَةٌ، فَیُوَفِّیهِ اللّٰهُ بِهَا فَتَقُوْلُ الْاَرْضُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ: رَبِّ هٰذَا مَا اسْتَوْدَعْتَنِیْ فَقَدْ اَسْنَدَ هٰذَا الْحَدِیْثَ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الثِّقَاتِ عَنْ اِسْمَاعِیلَ، وَوَافَقَهُ عَنْهُ سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ، فَنَحْنُ عَلٰی مَا شَرَطْنَا فِیْ اِخْرَاجِ الزِّیَادَةِ مِنَ الثِّقَةِ فِی الْوَصْلِ وَالسَّنَدِ، ثُمَّ لِهٰذَا الْحَدِیْثِ شَوَاهِدُ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ فَمِنْهَا مَا

✥ مذکورہ تینوں سندوں میں ثقہ راویوں کے ذریعے اسماعیل سے روایت نقل کی گئی ہے اور اس روایت میں سفیان بن عیینہ نے بھی اسماعیل کی موافقت کی ہے اور ہم اپنی اس شرط پر قائم ہیں کہ ''سند'' اور ''اصل'' کے سلسلے میں ثقہ راوی کا اضافہ ہم نقل کریں گے۔ پھر اس حدیث کی کئی شاہد احادیث بھی موجود ہیں جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کی ہیں۔ (ان شاہد احادیث میں سے ایک یہ درج ذیل ہے)

125۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِیُّ، حَدَّثَنَا قَبِیصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، وَاَخْبَرَنِیْ بُکَیْرُ بْنُ الْحَدَّادِ الصُّوفِیُّ، بِمَکَّةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوْسٰی، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاللَّفْظُ لَهُ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَیْفَةَ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ مَطَرِ بْنِ عُکَامِسَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا قَضَی اللّٰهُ لِرَجُلٍ مَوْتًا بِبَلْدَةٍ جَعَلَ لَهُ بِهَا حَاجَةً

✧✧ حضرت مطر بن عکامس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کی موت جس مقام پر لکھتا ہے، اس کی کوئی حاجت اس مقام سے منسلک کر دیتا ہے۔

126۔ وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ قَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّیَّارِیُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰی بْنِ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِیقٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ مَطَرِ بْنِ عُکَامِسٍ الْعَبْدِیِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَا جَعَلَ اللّٰهُ اَجَلَ رَجُلٍ بِاَرْضٍ اِلَّا جُعِلَتْ لَهُ فِیهَا حَاجَةٌ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، فَقَدِ اتَّفَقَا جَمِیْعًا عَلٰی اِخْرَاجِ جَمَاعَةٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ لَیْسَ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ اِلَّا رَاوٍ وَّاحِدٍ، وَلَهُ شَاهِدٌ اٰخَرُ مِنْ رِوَایَةِ الثِّقَاتِ

✧✧ اس مذکورہ سند کیہمراہ بھی یہ حدیث منقول ہے۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ کیونکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے ایسے متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روایات نقل کی ہیں جن کا صرف ایک ایک راوی ہی ہے اور ثقہ راویوں کی روایت کے ساتھ اس کی درج ذیل شاہد حدیث بھی ہے۔

127- حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَحَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ الْحَدَّادِ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ، عَنْ اَبِيْ عَزَّةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ قَبْضَ عَبْدٍ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهُ اِلَيْهَا حَاجَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّرُوَاتُهُ عَنْ اٰخِرِهِمْ ثِقَاتٌ، وَسَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوْبَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ، يَقُوْلُ: اسْمُ اَبِيْ عَزَّةَ يَسَارِ بْنِ عَبْدٍ لَّهُ صُحْبَةٌ وَّاَمَّا اَبُو الْمَلِيْحِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عُمَرَ الْحَافِظَ، يَقُوْلُ: يَلْزَمُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمًا اِخْرَاجُ حَدِيْثِ اَبِي الْمَلِيْحِ، عَنْ اَبِيْ عَزَّةَ فَقَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِحَدِيْثِ اَبِي الْمَلِيْحِ، عَنْ بُرَيْدَةَ، وَحَدِيْثُ اَبِيْ عَزَّةَ رَوَاهُ جَمَاعَةٌ مِّنَ الثِّقَاتِ الْحُفَّاظِ

✤✤ یہ حدیث صحیح ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ ابوعزہ کا نام ''یسار بن عبد'' ہے اور یہ صحابی رسول ہیں اور ''ابوالملیح'' کے متعلق علی بن عمر الحافظ کا کہنا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کو ابوالملیح کی ابوعزہ کے حوالے سے روایات نقل کرنی چاہئے تھیں کیونکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ابوالملیح کی بریدہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ ثقہ اور حفاظ الحدیث راویوں کی ایک تعداد ہے جنہوں نے ابوعزہ کی حدیث نقل کی ہے۔

128- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، وَحَدَّثَنِيْ اَبُو

حدیث 128:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 4790 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 1964 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 9107 اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/1990ء رقم الحديث: 129 اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/1990ء رقم الحديث: 130 اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/1990ء رقم الحديث: 132 اخرجه ابويعلىٰ الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 6007 اخرجه ابويعلىٰ الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 6008 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 166 اخرجه ابوعبدالله القضاعي في "مسنده" طبع موسسة الرسالة بيروت لبنان 1407ھ/ 1986ء رقم الحديث: 133 اخرجه ابوعبدالله البخاري في "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه بيروت لبنان 1409ھ/ 1989ء رقم الحديث: 418

الطَّيِّبِ طَاهِرُ بْنُ يَحْيَى الْبَيْهَقِيُّ بِهَا مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا خَالِي الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ الْمِصِّيصِيُّ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ فُرَافِصَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ، وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيمٌ تَابَعَهُ ابْنُ شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ الْحَنَّاطُ، وَيَحْيَى بْنُ الضُّرَيْسِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي اِقَامَتِهِ هٰذَا الْاِسْنَادِ فَاَمَّا حَدِيثُ اَبِي شِهَابٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مومن بھولا بھالا اور شریف النفس ہوتا ہے جبکہ کافر مکار اور کمینہ ہوتا ہے۔

❖ اس سند کو ابوشہاب عبدربہ بن نافع الحناط اور یحییٰ بن ضریس نے بھی ثوری سے ہی ثابت رکھا ہے (ابوشہاب کی حدیث درج ذیل ہے)

129۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ يَعْقُوبُ بْنُ يُوسُفَ الْمُطَّوِعِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُبَارَكِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو شِهَابٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ فُرَافِصَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ، وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيمٌ وَاَمَّا حَدِيثُ يَحْيَى بْنِ الضُّرَيْسِ فَدُونَهُ مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ هٰذَا الْحَدِيثُ وَصَلَهُ الْمُتَقَدِّمُونَ مِنْ اَصْحَابِ الثَّوْرِيِّ، وَاَفْسَدَهُ الْمُتَاَخِّرُونَ عَنْهُ، وَاَمَّا الْحَجَّاجُ بْنُ فُرَافِصَةَ فَاِنَّ الْاِمَامَيْنِ لَمْ يُخَرِّجَاهُ لٰكِنِّي سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوبَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّورِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ، يَقُولُ: الْحَجَّاجُ بْنُ فُرَافِصَةَ لَا بَاْسَ بِهِ، وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي حَاتِمٍ: سَمِعْتُ اَبِي، يَقُولُ: حَجَّاجُ بْنُ فُرَافِصَةَ شَيْخٌ صَالِحٌ مُتَعَبِّدٌ وَلَهُ شَاهِدٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ اَقَامَ اِسْنَادَهُ

مذکورہ سند کے ہمراہ بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔

❖ جبکہ یحییٰ بن الضریس کی حدیث میں ان سے نیچے راوی محمد بن حمید ہیں، اس حدیث کو سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کے متقدمین اصحاب نے قائم رکھا ہے جبکہ بعد میں آنے والوں نے اس کو فاسد قرار دیا ہے (اس سند میں ایک راوی) حجاج بن فرافصہ کی روایات شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے نقل نہیں کی ہیں لیکن میں نے ابوالعباس محمد بن یعقوب سے عباس بن محمد الدوری کے حوالے سے یحییٰ بن معین کا یہ بیان سنا ہے کہ حجاج بن فرافصہ کی روایات نقل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور عبدالرحمٰن بن ابی حاتم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حجاج بن فرافصہ نیک، صالح اور عبادت گزار شخص تھے اور یحییٰ بن کثیر کے حوالے سے اس کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو اس کی سند کو مزید تقویت دیتی ہے۔ (شاہد حدیث درج ذیل ہے)

130۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ، وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيْمٌ

مذکورہ سند کے ہمراہ بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔

131۔ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ بْنَ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ اَبِىْ عُثْمَانَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْاِمَامَ اَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ يُوْسُفَ السُّلَمِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّزَّاقِ، يَقُوْلُ: كُنْتُ بِمَكَّةَ فَكَلَّمَنِىْ وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْهِ وَعَلٰى ابْنِهِ كِتَابَ الْوَصَايَا، فَقُلْتُ: اِذَا صِرْتُ حَدَّثْتُ، فَلَمَّا صِرْتُ بِمِنًى حَمَلْتُ كِتَابِىْ فَحَدَّثْتُهُ، ثُمَّ ذَهَبْتُ اِلٰى مَكَّةَ لِلزِّيَارَةِ فَلَقِيَنِىْ اَبُوْ اُسَامَةَ، فَقَالَ لِىْ: يَا يَمَانِىُّ خَدَعَكَ ذَاكَ الْغُلَامُ الرُّوَاسِىُّ، فَقُلْتُ: مَا خَدَعَنِىْ؟ قَالَ: حَمَلْتَ اِلَيْهِ كِتَابَكَ فَحَدَّثْتَهُ، فَقُلْتُ: لَيْسَ بِعَجَبٍ اَنْ يَّخْدَعَنِىْ، حَدَّثَنِىْ بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ، وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيْمٌ، قَالَ: فَاَخْرَجَ الْوَاحِدَ، فَقَالَ: اَمْلِ عَلَيَّ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا اُمْلِيْهِ عَلَيْكَ، فَذَهَبَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عِيْسٰى، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى، يَقُوْلُ: اَبُو الْاَسْبَاطِ الْحَارِثِىُّ هُوَ بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَ الْحَاكِمُ: بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ اِنَّمَا ذَكَرْتُهُ شَاهِدًا وَقَدْ اَلَانَ مَشَايِخُنَا الْقَوْلَ فِيْهِ وَقَدْ وَجَدْتُ لَهُ شَاهِدًا اٰخَرَ مِنْ حَدِيْثِ خَارِجَةَ

✧✧ حضرت عبدالرزاق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں مکہ المکرمہ میں تھا، وہاں پر وکیع بن جراح نے مجھے کہا کہ میں اور میرا بیٹا آپ سے کتاب الوصایا کی احادیث سننا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ جب میں منیٰ میں پہنچوں گا تو سنا دوں گا۔ پھر جب میں منیٰ میں پہنچا تو میں نے اپنی کتاب نکالی اور (ان کی مطلوبہ) احادیث ان کو سنا دیں۔ پھر جب میں منیٰ سے مکہ میں آیا تو وہاں پر میری ملاقات ابواسامہ سے ہوئی تو انہوں نے کہا: اے یمانی! تجھے اس غلام نے دھوکہ دیا ہے، میں نے کہا: نہیں، اس نے مجھے کوئی دھوکہ نہیں دیا۔ اس نے کہا: یہی کہ دھوکے سے تمہاری احادیث املاء کر لی ہیں۔ انہوں نے کہا: اس کے دھوکے میں تعجب کی بات کیا ہے؟ بشر بن رافع نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "مومن بھولا بھالا شریف النفس ہوتا ہے اور کافر مکار اور کمینہ ہوتا ہے" سنایا، جس کی سند یحییٰ ابن ابی کثیر اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے ہوتی ہوئی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تک پہنچتی ہے (عبدالرزاق کہتے ہیں) اس نے میری کتاب میں سے ایک حدیث ڈھونڈ کر نکالی اور مجھے کہنے لگا: یہ مجھے املاء کرا دو، میں نے کہا: خدا کی قسم! میں تجھے یہ املاء نہیں کراؤں گا، تو وہ چلا گیا۔ میں نے علی بن عیسیٰ سے حسین بن محمد بن زیاد کے حوالے سے محمد بن یحییٰ کا یہ بیان سنا ہے کہ ابوالاسباط حارثی، بشر بن رافع (ہی کو کہا جاتا) ہے۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: بشر بن رافع کو شاہد کے طور پر ذکر تو کیا ہے لیکن میرے بعض اساتذہ اس کے متعلق کچھ تحفظات رکھتے ہیں۔

اس کی ایک اور شاہد حدیث خارجہ کی سند سے مجھے مل گئی ہے (وہ درج ذیل ہے)

132۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، اَنْبَاَنَا خَارِجَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِى الْاَسْبَاطِ الْحَارِثِيِّ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ، وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيْمٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ تَدَاوَلَهُ الْاَئِمَّةُ بِالرِّوَايَةِ وَاَقَامَ بَعْضُ الرُّوَاةِ اِسْنَادَهُ، اَمَا الشَّيْخَانِ فَاِنَّهُمَا لَمْ يَحْتَجَّا بِالْحَجَّاجِ بْنِ فُرَافِصَةَ وَلَا بِبِشْرِ بْنِ رَافِعٍ

❖ اس روایت کو ائمہ حدیث عموماً بیان کرتے ہیں اور بعض راویوں نے اس کی سند کو قائم کیا ہے، البتہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حجاج بن فرافصہ اور بشر بن رافع کی روایات درج نہیں کی ہیں۔

133- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا وَلَقَبُهُ حَمْدَانُ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدَةً بِغَيْرِ حَقِّهَا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَاِنَّ رَائِحَتَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ وَجَدْنَا لِحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ شَاهِدًا فِيْهِ

❖ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کو ناحق قتل کرے (وہ جنت تو کیا) جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا باوجودیکہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے سونگھی جا سکتی ہے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ البتہ ہمیں حماد بن سلمہ کی اس حدیث کی شاہد حدیث ملی ہے (وہ حدیث درج ذیل ہے)

134- حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدُوْنَ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ يَعْقُوْبُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقُلُوْسِيُّ، حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدَةً بِغَيْرِ حَقِّهَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ اَنْ يَّشُمَّ رِيْحَهَا، وَرِيْحُهَا يُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ وَّاَمَّا قَوْلُ مَنْ قَالَ: يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ

❖ اس حدیث کی ایک سند میں یونس بن عبید کے بعد حسن کی بجائے حکم بن اعرج کا نام ہے (جیسا کہ درج ذیل حدیث کی سند سے ظاہر ہے)

135- فَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَاَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ، عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ ثُرْمُلَةَ، عَنْ اَبِىْ

حدیث 133:

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ه' رقم الحديث: 431 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ه' رقم الحديث: 2923 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ه/ 1991ء' رقم الحديث: 8744

بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدَةً بِغَيْرِ حَقِّهَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ،
قَالَ الْحَاكِمُ: قَدْ كَانَ شَيْخُنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ يَحْكُمُ بِحَدِيْثِ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ، وَالَّذِيْ يَسْكُنُ اِلَيْهِ الْقَلْبُ اَنَّ هٰذَا اِسْنَادٌ وَّذَاكَ اِسْنَادٌ اٰخَرُ، لَا يُعَلِّلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ، فَاِنَّ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ اِمَامٌ وَّقَدْ تَابَعَهُ عَلَيْهِ اَيْضًا شَرِيْكُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ شَيْخٌ ثِقَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَهْوَازِ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❖ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: جس حدیث کی سند یونس بن عبید کے بعد حکم بن اعرج سے ملتی ہے، اس کے متعلق ہمارے استاد ابوعلی الحافظ یہ تسلی بخش فیصلہ فرماتے تھے کہ یہ دونوں الگ الگ سندیں ہیں اور کسی ایک کی وجہ سے دوسری کو "معلل" قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ حماد بن سلمہ خود امام فی الحدیث ہیں اور شریک بن خطاب ان کے متابع بھی ہیں اور یہ ثقہ شیخ الحدیث ہیں ان کا تعلق اہواز کے علاقہ سے تھا۔ (واللہ اعلم)

136- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيْ بِمَرْوَ، وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَخْلَدٍ الْجَوْهَرِيُّ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ الضُّبَعِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ بَطِلٌ يَدْخُلُ عَلَى الْاُمَرَاءِ فَيُضْحِكُهُمْ، فَقَالَ لَهٗ جَدِّيْ: وَيْحَكَ يَا فُلَانُ، لِمَ تَدْخُلُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ وَتُضْحِكُهُمْ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ، مَا يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَرْضَى اللّٰهُ بِهَا عَنْهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَسْخَطُ اللّٰهُ بِهَا اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ

✧✧ حضرت عمرو بن علقمہ رضی اللہ عنہ اپنے دادا علقمہ بن وقاص کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص امراء کی محفلوں میں جا کر لطیفے سنا کر انہیں ہنسایا کرتا تھا (عمرو بن علقمہ کہتے ہیں) میرے دادا نے اس کو سمجھایا اور امراء کی محفلوں میں جا کر لطیفے سنانے سے منع کیا (اور فرمایا) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے صحابی حضرت بلال بن حارث المزنی سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنا ہے کہ "بندہ کبھی صرف ایک بات اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر بولتا ہے، اس کو یہ گمان بھی نہیں ہوتا کہ یہ بات چلتے چلاتے کہاں تک پہنچ جائے گی اور اس کی صرف یہی ایک بات قیامت تک کے لئے رضائے الٰہی کا ذریعہ بن جاتی ہے اور کبھی بندہ صرف ایک بات ایسی

حدیث 136:

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 281 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامی، دارعمار، بيروت، لبنان/عمان، 1405ھ 1985ء، رقم الحديث: 657 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 1129 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 1130 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 1135 اخرجه ابوبكر الحميدی فی "مسنده" طبع دارالكتب العلميه، مكتبه المتنبی، بيروت، قاهره، رقم الحديث: 911 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاهره، مصر، 1415ھ، رقم الحديث: 4550

بولتا ہے جواللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہوتی ہے اوراس کو یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ بات (کتنی زبانوں سے ہوتی ہوئی) کہاں تک پہنچے گی (جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے) کہ وہی ایک بات اس کے لئے قیامت میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بن جاتی ہے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح ہے اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن عمرو کی روایت لی ہے اوراس کی سند کو جس طرح میں نے سند عالی کے طور پر ذکر کیا ہے اسی طرح سعید بن عامر نے بھی محمد بن عمرو کے حوالے سے اس کی سند بیان کی ہے۔اس حدیث کو سفیان ثوری، اسماعیل بن جعفر، عبدالعزیز دراوردی، محمد بن بشر العبدی اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کیا ہے۔سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

137- فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ اَبِى شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّى، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اَعْيَنَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يَدْرِى اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ، فَيُكْتَبُ اللّٰهُ لَهٗ سَخَطَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يَدْرِى اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ، فَيُكْتَبُ اللّٰهُ لَهٗ رِضَاهُ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ

وَاَمَّا حَدِيْثُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ

اسماعیل بن جعفر کی حدیث یہ ہے:

138- فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ هَارُوْنَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ، اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ، وَمَا يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيُكْتَبُ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا رِضْوَانَهٗ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ، وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ، وَمَا يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْهِ سَخَطَهٗ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَاَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَدْ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ

عبدالعزیز بن محمد کی حدیث درج ذیل ہے،اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کیا ہے۔

139- فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِى مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ، حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ، اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ، وَمَا يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيُكْتَبُ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا رِضْوَانَهٗ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ، وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ، وَمَا يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللّٰهُ بِهَا سَخَطَهٗ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ وَاَمَّا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ

محمد بن بشر کی حدیث یہ ہے،(اس کے آخر میں حدیث نبوی کے بعد حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کا تھوڑا تبصرہ بھی ہے)

140 ـ فَحَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ قَطَنٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ اَبِيْهِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، قَالَ: مَرَّ بِهٖ رَجُلٌ لَّهٗ شَرَفٌ وَّهُوَ بِسُوْقِ الْمَدِيْنَةِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهٗ عَلْقَمَةُ: يَا فُلَانُ، اِنَّ لَكَ رَحِمًا وَلَكَ حَقًّا، وَاِنِّيْ رَاَيْتُكَ تَدْخُلُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْاُمَرَاءِ فَتَتَكَلَّمُ عِنْدَهُمْ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَتَكَلَّمَ، وَاِنِّيْ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُزَنِيَّ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ، مَا يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا رِضْوَانَهٗ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ، وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ، مَا يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطَهٗ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ، قَالَ عَلْقَمَةُ: وَيْحَكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَقُوْلُ وَمَاذَا تَتَكَلَّمُ بِهٖ ؟ فَرُبَّ كَلَامٍ مَنَعَنِيْ مَا سَمِعْتُهٗ مِنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ قَصَرَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ بِرِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَذْكُرْ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ

❖❖ یہ روایت مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے لیکن اس کی سند میں محمد بن عمرو کے بعد علقمہ بن وقاص کا ذکر نہیں ہے (حدیث درج ذیل ہے)

141 ـ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ نَصْرٍ الدَّارَبَرْدِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْقَاضِيْ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، فِيْمَا قُرِءَ عَلٰى مَالِكٍ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ، مَا كَانَ يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا رِضْوَانَهٗ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ، مَا كَانَ يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا سَخَطَهٗ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ، قَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا لَا يُوْهِنُ الْاِجْمَاعَ الَّذِيْ قَدَّمْنَا ذِكْرَهٗ بَلْ يَزِيْدُنَا تَاْكِيْدًا بِمُتَابِعٍ مِثْلِ مَالِكٍ، اِلَّا اَنَّ الْقَوْلَ فِيْهِ مَا قَالُوْهُ بِالزِّيَادَةِ فِيْ اِقَامَةِ اِسْنَادِهٖ

❖❖ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مالک بن انس رضی اللہ عنہ کی سند میں علقمہ بن وقاص کا ذکر نہ ہونا گزشتہ حدیث کی روایت پر اجماع کے لئے نقصان دہ نہیں ہے بلکہ اس سے تو اس روایت کی مزید تاکید ہوتی ہے کہ اس حدیث کی متابعت مالک بن انس رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر محدث سے بھی موجود ہے۔ زیادہ سے زیادہ یہاں پر یہی کیا جاسکتا ہے کہ (دیگر کی سند میں) زیادتی ہے (جو مالک کی روایت میں نہیں ہے)

142 ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْوَاسِطِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَا: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: سَمِعْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

يَقُوْلُ: وَيْلٌ لِّلَّذِىْ يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ وَيَضْحَكُ بِهِ الْقَوْمُ وَيْلٌ لَّهُ وَيْلٌ لَّهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ رَوَاهُ سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ، الْحَمَّادَانِ، وَعَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، وَاِسْرَائِيْلُ بْنُ يُوْنُسَ، وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْاَئِمَّةِ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ وَّلَا اَعْلَمُ خِلَافًا بَيْنَ اَكْثَرِ اَئِمَّةِ اَهْلِ النَّقْلِ فِىْ عَدَالَةِ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، وَاَنَّهُ يُجْمَعُ حَدِيْثُهُ، وَقَدْ ذَكَرَهُ الْبُخَارِىُّ فِى الْجَامِعِ الصَّحِيْحِ، وَهٰذَا الْحَدِيْثُ شَاهِدٌ لِّحَدِيْثِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِىِّ الَّذِىْ قَدَّمْنَا ذِكْرَهُ وَقَدْ رَوٰى سَعِيْدُ بْنُ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِىُّ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، وَرَوٰى عَنْ اَبِى التَّيَّاحِ الضُّبَعِىِّ، عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ

✧✧ حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے پردادا کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جو جھوٹ بول بول کر لوگوں کو ہنساتا ہے، ہلاکت ہے ایسے شخص کیلئے، ہلاکت ہے۔

✤✤ اس حدیث کو سفیان بن سعید، عبدالوارث بن سعید، اسرائیل بن یونس اور دیگر ائمہ حدیث نے بہز بن حکیم کے حوالے سے روایت کیا ہے اور اکثر اہل نقل آئمہ کرام بہز بن حکیم کی عدالت پر متفق ہیں اور ان کی احادیث کو جمع کیا گیا ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''جامع صحیح'' (بخاری شریف) میں اس کا ذکر کیا ہے اور یہ حدیث بلال بن حارث المزنی کی اس حدیث کی شاہد ہے جس کا ذکر ہم نے ابھی کیا ہے اور سعید بن ایاس جریری نے حکیم بن معاویہ سے اور ابوالتیاح الضبعی نے معاویہ بن حیدہ سے روایت کی ہے۔

143- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حَمْشَاذَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، وَاَخْبَرَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِىُّ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِىُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، سَمِعْتُ فُلَانًا يَذْكُرُ وَيُثْنِىْ خَيْرًا، زَعَمَ اَنَّكَ اَعْطَيْتَهُ دِيْنَارَيْنِ، قَالَ: لٰكِنْ فُلَانٌ مَّا يَقُوْلُ ذٰلِكَ، وَلَقَدْ اَصَابَ

حدیث 142:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 4990 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 2315 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ه 1987ء رقم الحديث: 2702 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 20035 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 20058 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 20067 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 20085 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 11126 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 11655 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ه/ 1983ء رقم الحديث: 951 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ه/ 1983ء رقم الحديث: 952

مِنِّی مَا بَیْنَ مِائَةٍ اِلٰی عَشَرَةٍ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: وَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَخْرُجُ مِنْ عِنْدِیْ بِمَسْاَلَتِهٖ مُتَاَبِّطُهَا، قَالَ اَحْمَدُ: اَوْ نَحْوَهٗ وَمَا هِیَ اِلَّا نَارٌ، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَلِمَ تُعْطِیْهِمْ ؟ قَالَ: مَا اَصْنَعُ ؟ یَسْاَلُوْنِیْ وَیَاْبَی اللّٰهُ لِیَ الْبُخْلَ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّیَاقَةِ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ، عَنْ جَابِرٍ

✧✧ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ایک شخص کے بارے میں سنا ہے کہ وہ آپ کی بہت تعریف کرتا ہے، اس کا گمان ہے کہ آپ نے اسے دو دینار عطا فرمائے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا: لیکن فلاں شخص تو ایسی باتیں نہیں کرتا حالانکہ میں نے اس کو ۱۰۰ دینار دیئے ہیں۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کبھی ایسا ہوتا ہے) ایک شخص میرے پاس سے (تحائف) بغل میں دبائے نکلتا ہے حالانکہ (میرے یہ تحائف کوئی جنتی ہونے کی علامت نہیں ہے بلکہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ) وہ جہنمی ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! پھر آپ ایسے شخص کو کوئی چیز کیوں دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کیا کروں؟ لوگ مجھ سے مانگ لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے سائل کو خالی لوٹانے سے منع فرمایا ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ لیکن انہوں نے اس انداز میں اسے نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کو عبداللہ بن بشر الرقی نے اعمش پھر ابوسفیان پھر جابر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

(حدیث درج ذیل ہے)

144۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْمُزَکِّیْ، حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ الْقَبَّانِیُّ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَیْدٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بِشْرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: دَخَلَ رَجُلَانِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاهُ فِیْ شَیْءٍ فَدَعَا لَهُمَا بِدِیْنَارَیْنِ فَاِذَا هُمَا یُثْنِیَانِ خَیْرًا، فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: وَلٰکِنْ فُلَانٌ مَّا یَقُوْلُ ذٰلِكَ، وَلَقَدْ اَعْطَیْتُهٗ مَا بَیْنَ عَشْرَةٍ اِلٰی مِائَةٍ فَمَا یَقُوْلُ ذٰلِكَ، فَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَخْرُجُ بِصَدَقَةٍ مِّنْ عِنْدِیْ مُتَاَبِّطُهَا وَاِنَّمَا هِیَ لَهٗ نَارٌ، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، کَیْفَ تُعْطِیْهِ وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّهٗ لَهٗ نَارٌ ؟ قَالَ: فَمَا اَصْنَعُ ؟ یَاْبَوْنَ اِلَّا اَنْ یَّسْاَلُوْنِیْ وَیَاْبَی اللّٰهُ لِیَ الْبُخْلَ

اَمَّا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ الرَّقِّیُّ فَلَمْ یُخَرِّجَاهُ وَقَدْ خَرَّجَ مُسْلِمٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بِشْرٍ الرَّقِّیِّ اِلَّا اَنَّ هٰذَا الْحَدِیْثَ لَیْسَ بِعِلَّةٍ لِحَدِیْثِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ فَاِنَّهٗ شَاهِدٌ لَّهٗ بِاِسْنَادٍ اٰخَرَ

❖ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے معتمر بن سلیمان الرقی کی روایات نقل نہیں کی ہیں۔ البتہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن بشر الرقی کی روایت نقل کی ہے بہرطور اس حدیث کو اعمش کی ابوصالح سے روایت کردہ حدیث کے لئے علت قرار نہیں دیا جاسکتا۔ بلکہ اس حدیث کے لئے ایک دوسری سند کے ساتھ شاہد حدیث موجود ہے۔

145- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانِ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَكُونَ لَعَّانًا

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کو لعن طعن کرنے والا نہیں ہونا چاہئے۔

146- اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَنْبَغِي لِمُسْلِمٍ اَنْ يَكُونَ لَعَّانًا، قَالَ سَالِمٌ: وَمَا سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ لَعَنَ شَيْئًا قَطُّ

هٰذَا حَدِيثٌ اَسْنَدَهُ جَمَاعَةٌ مِّنَ الْاَئِمَّةِ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، ثُمَّ اَوْقَفَهُ عَنْهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَّحْدَهُ، فَاَمَّا الشَّيْخَانِ فَاِنَّهُمَا لَمْ يُخَرِّجَا عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ وَّهُوَ شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ اَسْلَمَ كُنْيَتُهُ اَبُو مُحَمَّدٍ لَا اَعْرِفُهُ يُجْرَحُ فِي الرِّوَايَةِ، وَاِنَّمَا تَرَكَاهُ لِقِلَّةِ حَدِيثِهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ، وَلِهٰذَا الْحَدِيثِ شَوَاهِدُ بِاَلْفَاظٍ مُخْتَلِفَةٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَاَبِي الدَّرْدَاءِ، وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ يَصِحُّ بِمِثْلِهَا الْحَدِيثُ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

فأما حديث أبي هريرة :

✧✧ حضرت سالم، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مسلمان کے لئے نامناسب ہے کہ وہ لعن کرے۔ حضرت سالم فرماتے ہیں: میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کبھی بھی کسی چیز پر لعن کرتے نہیں سنا۔

❖ اس حدیث کو ائمہ حدیث کی ایک جماعت نے کثیر بن زید سے روایت کیا ہے البتہ حماد بن زید نے اس کو ان سے موقوف رکھا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت کثیر بن زید کے حوالے سے نقل نہیں کی ہے اور یہ مدینہ کے ایک قبیلہ اسلم سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ شخص ہیں، ان کی کنیت ''ابومحمد'' ہے (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) میری نظر سے نہیں گزرا کہ روایت کے حوالے سے ان پر کسی نے جرح کی ہو اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے ان کو نظرانداز کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کی روایات کی تعداد بہت کم ہے۔ (واللہ اعلم) اس حدیث کے مختلف الفاظ میں شواہد موجود ہیں جو کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں اور اس جیسی احادیث کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار پر صحیح قرار دیا جاتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت یہ ہے۔

147- فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، وَصَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظُ، قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَجْتَمِعُ اَنْ تَكُونُوا لَعَّانِينَ صِدِّيقِينَ تَابَعَهُ اِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ اَبِي حَصِينٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ نہیں ہوسکتا کہ تم لعن کرنے والے بھی ہو

اور ایک دوسرے کے دوست بھی ہو۔

❖ اسی حدیث کو ابوحصین سے اسرائیل بن یونس نے بھی روایت کیا ہے۔(حدیث درج ذیل ہے)

148- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِي السَّدُوسِي، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِيْ حَصِينٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَجْتَمِعُ اَنْ تَكُوْنُوْا لَعَّانِيْنَ صِدِّيقِيْنَ "

وأما حديث أبي الدرداء:

ابوالدرداء سے منقول حدیث یہ ہے:

149- فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ وَاَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا يَكُوْنُ اللَّعَّانُونَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ وَقَدْ خَرَّجَهُ مُسْلِمٌ بِهٰذَا اللَّفْظِ

وأما حديث سمره بن جندب:

✧ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لعن کرنے والے نہ گواہ ہو سکتے ہیں اور نہ سفارشی۔

❖ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفاظ کے ساتھ حدیث نقل کی ہے۔اور سمرہ بن جندب کی روایت کردہ حدیث یہ ہے۔

150- فَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا

حديث 149:

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2598 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 4907 اخرجه ابوعبدالله البخاري في "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه' بيروت' لبنان' 1409ه/1989ء' رقم الحديث: 316 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ه/1988ء' رقم الحديث: 203 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 27569 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ه/1993ء' رقم الحديث: 5746

حديث 150:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 4906 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1976 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 20187 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ه/1983ء' رقم الحديث: 6858 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ه/1983ء' رقم الحديث: 6859 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 911 اخرجه ابوعبدالله البخاري في "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه' بيروت' لبنان' 1409ه/1989ء' رقم الحديث: 320

مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَـلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ، وَلَا بِغَضَبِ اللّٰهِ، وَلَا بِالنَّارِ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ الَّتِيْ خَرَّجَهَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ بِاَلْفَاظِهَا الْمُخْتَلِفَةِ كُلُّهَا صَحِيْحَةُ الاِسْنَادِ

✧✧ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے کو لعنت نہ کرو، اللہ کے غضب کے مستحق نہ ٹھہراؤ اور نہ ہی ایک دوسرے کو جہنمی قرار دو۔

❖ یہ وہ احادیث ہیں جن کو اس باب میں مختلف الفاظ کے ہمراہ نقل کیا گیا ہے اور یہ تمام احادیث ''صحیح الاسناد'' ہیں۔

151- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْقَمْرِيِّ، وَمَاتَ قَبْلَ ابْنِ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ الْمَدَنِيُّ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ كَرِيْمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ وَيُحِبُّ مَعَالِيَ الْاَخْلَاقِ وَيَكْرَهُ سَفْسَافَهَا

✧✧ حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ ''کریم'' ہے اور کرم کو پسند کرتا ہے، حسن اخلاق کو پسند کرتا ہے اور بداخلاقی وکمینگی کو ناپسند کرتا ہے۔

152- حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ، وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، حَدَّثَنَا الصَّنْعَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ كَرِيْمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ، وَمَعَالِيَ الْاَخْلَاقِ، وَيُبْغِضُ سَفْسَافَهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَحَجَّاجُ بْنُ قَمْرِيٍّ شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ ثِقَةٌ مَّامُوْنٌ وَّلَعَلَّهُمَا اَعْرَضَا عَنْ اِخْرَاجِهِ بِاَنَّ الثَّوْرِيَّ اَعْضَلَهُ

حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ''کریم'' ہے اور کرم کو پسند کرتا ہے اور حسن اخلاق کو پسند کرتا ہے اور بداخلاقی اور کمینگی کو ناپسند کرتا ہے۔

❖ مذکورہ دونوں حدیثیں ''صحیح الاسناد'' ہیں لیکن شیخین علیہما الرحمۃ نے انہیں نقل نہیں کیا (اس کی سند میں) حجاج بن قمری مصر سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ شخص ہیں، یہ ثقہ ہیں، ان پر کسی قسم کی کوئی جرح ثابت نہیں ہے۔ اس روایت کو شیخین علیہما الرحمۃ نے شاید اس لئے نظرانداز کردیا ہے کہ ثوری نے اسے ''معضل'' قرار دیا ہے (ثوری کی روایت درج ذیل ہے)

153- كَمَا اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَكِيْمٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيْزٍ الْخُزَاعِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حدیث 151:

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث:5928

وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ، وَمَعَالِيَ الامُوْرِ، وَيُبْغِضُ اَوْ قَالَ: يَكْرَهُ سَفْسَافَهَا وَهٰذَا لَا يُوهِنُ حَدِيْثَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَلٰى مَا قَدَّمْتُ ذِكْرَهُ مِنْ قَبُوْلِ الزِّيَادَاتِ مِنَ الثِّقَاتِ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❖❖ یہ حدیث سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی گزشتہ حدیث کے لئے نقصان کا باعث نہیں ہے بلکہ ثقہ کی زیادتی قبول ہوتی ہے (واللہ اعلم)

154- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الصَّقْعَبِ بْنِ زُهَيْرٍ، وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ وَّاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قُدَامَةَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: سَمِعْتُ الصَّقْعَبَ بْنَ زُهَيْرٍ، يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ طَيَالِسَةٍ مَكْفُوْفَةٍ بِالدِّيْبَاجِ، فَقَالَ: اِنَّ صَاحِبَكُمْ هٰذَا يُرِيْدُ رَفْعَ كُلِّ رَاعٍ وَّابْنِ رَاعٍ، وَيَضَعُ كُلَّ فَارِسٍ وَّابْنَ فَارِسٍ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضِبًا فَاَخَذَ بِمَجَامِعِ ثَوْبِهِ فَاجْتَذَبَهُ وَقَالَ: اَلَا اَرٰى عَلَيْكَ ثِيَابَ مَنْ لَّا يَعْقِلُ، ثُمَّ رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ، فَقَالَ: اِنَّ نُوْحًا لَّمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ دَعَا ابْنَيْهِ، فَقَالَ: اِنِّيْ قَاصٌّ عَلَيْكُمَا الْوَصِيَّةَ: آمُرُكُمَا بِاثْنَيْنِ وَاَنْهَاكُمَا عَنِ اثْنَيْنِ: اَنْهَاكُمَا عَنِ الشِّرْكِ وَالْكِبْرِ وَآمُرُكُمَا بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَاِنَّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَمَا فِيْهِنَّ لَوْ وُضِعَتْ فِيْ كِفَّةِ الْمِيْزَانِ وَوُضِعَتْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فِي الْكِفَّةِ الْاُخْرٰى كَانَتْ اَرْجَحَ مِنْهُمَا، وَلَوْ اَنَّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَمَا فِيْهِمَا كَانَتْ حَلْقَةً فَوُضِعَتْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَلَيْهِمَا

لَقَصَمَتْهُمَا، وَآمُرُكُمَا بِسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ فَاِنَّهُمَا صَلٰوةُ كُلِّ شَيْءٍ وَّبِهَا يُرْزَقُ كُلُّ شَيْءٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَا لِلصَّقْعَبِ بْنِ زُهَيْرٍ فَاِنَّهُ ثِقَةٌ قَلِيْلُ الْحَدِيْثِ، سَمِعْتُ اَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ حَاتِمٍ، يَقُوْلُ: سَاَلْتُ اَبَا زُرْعَةَ، عَنِ الصَّقْعَبِ بْنِ زُهَيْرٍ، فَقَالَ: ثِقَةٌ، وَهُوَ اَخُو الْعَلَاءِ بْنِ زُهَيْرٍ، وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ، يَقُوْلُ: اِنَّ الثِّقَةَ اِذَا وَصَلَهُ لَمْ يَضُرَّهُ اِرْسَالُ غَيْرِهِ

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک اعرابی ریشمی جبے میں ملبوس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا، کہنے لگا: تمہارا یہ ساتھی چرواہوں اور نادار لوگوں کو عزت دیتا ہے اور امیر وکبیر لوگوں کو کوئی مقام نہیں دیتا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جلالی کیفیت میں کھڑے ہوئے اور اس کا کپڑا پکڑ کر کھینچا اور فرمایا: میں تیرے بدن پر سمجھدار اور سنجیدہ لوگوں کا لباس نہیں دیکھ رہا ہوں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہٹ کر بیٹھ گئے پھر یوں ارشاد فرمایا: جب نوح علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے بیٹوں کو اپنے پاس بلا کر کہا: میں تمہیں ایک وصیت کر رہا ہوں (اس پر عمل کرنا) دو چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور دو چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ شرک اور تکبر سے بچ کر رہنا اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرنا کیونکہ تمام آسمان اور زمینیں اور جو کچھ ان میں ہے سب کچھ میزان کے ایک

پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے پلڑے میں لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ رکھ دیا جائے تو لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ والا پلڑا بھاری ہوگا اور اگر زمین اور آسمانوں کا ایک دائرہ بنا کر اس کے اوپر لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کو رکھا جائے (تو لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کے وزن سے زمین و آسمان) دونوں کا دائرہ ٹوٹ جائے اور میں تمہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھنے کا حکم دیتا ہوں کیونکہ یہ ہر چیز کا درود ہے اور اسی کے ذریعے ہر چیز کو رزق ملتا ہے۔

✣ یہ حدیث صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے (اس کے ایک راوی) صقعب ابن زھیر کی وجہ سے نقل نہیں کیا کیونکہ صقعب بن زہیر اگرچہ ثقہ راوی ہیں لیکن ان کی روایت کردہ احادیث کی تعداد بہت کم ہے۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابوزرعہ نے صقعب بن زہیر کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ ثقہ ہیں اور یہ علاء بن زہیر کے بھائی ہیں اور قانون یہ ہے کہ جب کسی حدیث کو ثقہ راوی وصل کر دے تو پھر غیر ثقہ کا اس میں ارسال کوئی نقصان نہیں دیتا۔

155- فَقَدْ اَخْبَرَنِیْ عَلِیُّ بْنُ عِیْسَی الْحِیْرِیُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَا رَاَیْتُ رَجُلًا اَعْطٰی لِرَاعِی الْغَنَمِ مِنْ مُّحَمَّدٍ، ثُمَّ ذَكَرَهٗ بِنَحْوٍ مِّنْهُ

✧✧ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی شخص کو ایسا نہیں دیکھا جو چرواہوں (اور ناداروں) کو عطا کرتا ہو پھر اس کے بعد سابقہ حدیث کی طرح مکمل حدیث ذکر کی۔

156- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَاصِمٍ الرَّازِیُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ، وَیَحْیٰی بْنُ اَیُّوْبَ، وَاَبُوْ مُوْسَی الْاَنْصَارِیُّ، وَمَنْصُوْرُ بْنُ اَبِیْ مُزَاحِمٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَیَّاشٍ، وَاَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰی، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَیُّوْبَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الطَّیَالِسِیِّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَیَّاشٍ، وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عِیْسٰی، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَاِسْمَاعِیْلُ بْنُ سَالِمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِیْ حَصِیْنٍ، وَفِیْ حَدِیْثِ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ سَالِمٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَصِیْنٍ، عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ زِیَادٍ فَاُتِیَ بِرُؤُوْسِ الْخَوَارِجِ كُلَّمَا جَآءَ رَاْسٌ، قُلْتُ: اِلَی النَّارِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ الْاَنْصَارِیُّ: اَوَلَا تَعْلَمُ یَا ابْنَ اَخِیْ اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: اِنَّ عَذَابَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ جُعِلَ فِیْ دُنْیَاهَا

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَا اَعْلَمُ لَهٗ عِلَّةً وَّلَمْ یُخَرِّجَاهُ وَلَهٗ شَاهِدٌ صَحِیْحٌ

✧✧ حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں عبیداللہ بن زیاد کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ان کے پاس خوارج کے ''سر'' لائے گئے، جب بھی کوئی سر پیش کیا جاتا تو میں کہتا: یہ جہنمی ہے۔ اس پر حضرت عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا: اے میرے بھتیجے! کیا تجھے معلوم نہیں ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''اس امت کا عذاب اسی دنیا میں ہے''

✣ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور

اس حدیث میں مجھے کوئی علت بھی نہیں مل سکی البتہ اس کی ایک صحیح شاہد حدیث موجود ہے (شاہد حدیث درج ذیل ہے)

157۔ حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ هَارُوْنَ، وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ النَّخَعِيِّ، وَكَانَ ثِقَةً، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ النَّخَعِيِّ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: عَذَابُ اُمَّتِيْ فِيْ دُنْيَاهَا

✧✧ حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا عذاب دنیا میں ہی ہے۔

158۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اَبِيْ صَغِيْرَةَ، عَنْ اَبِيْ بَلْجٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: ذُكِرَ الطَّاعُوْنُ عِنْدَ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى: سَاَلْنَا عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِخْوَانِكُمْ، اَوْ قَالَ: اَعْدَاؤُكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَهُوَ لَكُمْ شَهَادَةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَهٰكَذَا رَوَاهُ اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اَبِيْ بَلْجٍ

✧✧ حضرت ابوبکر بن ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ہاں طاعون کا ذکر چلا تو ابوموسیٰ نے کہا: ہم نے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بھائی یا (شاید یہ) فرمایا: تمہارے دشمن جنات میں سے ہیں اور وہ (طاعون) تمہارے لئے شہادت ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور اسی طرح ابوعوانہ نے بھی ابوبلج کے حوالے سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ (حدیث درج ذیل ہے)

159۔ اَخْبَرَنِيْهِ اَبُو الطَّاهِرِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّهْقَانُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ رَجَاءِ بْنِ السِّنْدِيِّ، حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عَتَّابٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بَلْجٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

✣✣ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن قیس کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

160۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوْفَةِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ،

حدیث 157:

اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الصغیر" طبع المکتب الاسلامی' دارعمار' بیروت' لبنان/عمان' 1405ھ 1985ء' رقم الحدیث: 893

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ لِوَهْمٍ وَّقَعَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ لِسُوْءِ حِفْظِهٖ فِيْهِ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جونرد سے کھیلا، اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا، کیونکہ عبداللہ بن سعید بن ابی ہند کو حافظہ کی کمزوری کی وجہ سے وہم پیدا ہوا۔

161 - اَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رَّجُلٍ، عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ لَعِبَ بِالْكِعَابِ، اَوْ قَالَ: بِالْكِعَابَاتِ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَهٰذَا مِمَّا لَا يُوْهِنُ حَدِيْثَ نَافِعٍ وَّلَا يُعَلِّلُهُ فَقَدْ تَابَعَ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ نَافِعًا عَلٰی رِوَايَةِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوجُوا کھیلے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہے۔

❖ یہ ایسی حدیث ہے جونافع کی حدیث کو نہ تو کمزور کرسکتی ہے اور نہ ہی معلل۔ جبکہ سعید بن ابوہند کی روایت پر یزید بن عبداللہ نے نافع کی متابعت کی ہے۔ (حدیث درج ذیل ہے)

حدیث 160:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 4938 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3762 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "المؤطا" طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی) رقم الحدیث: 1718 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 19539 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 19569 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 19595 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرسالة بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 5872 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 7290 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث: 510 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلامیه بیروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحدیث: 1269 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلامیه بیروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحدیث: 1272 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 547

حدیث 161:

اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 19519 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 548

162۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَانَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، اَنْبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ عِنْدَهُ النَّرْدُ فَقَالَ: عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ مَنْ ضَرَبَ بِكِعَابِهَا يَلْعَبُ بِهَا

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ کے سامنے چوسر کھیلنے کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اُس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی' اُس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی جس نے یہ کھیل کھیلا۔

163۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ، قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ السَّكْسَكِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ خِيَارَ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُرَاعُوْنَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ وَالْاَظِلَّةَ لِذِكْرِ اللّٰهِ، قَالَ بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى: وَلَمْ يَكُنْ هٰذَا الْحَدِيْثُ عِنْدَ الْحُمَيْدِيِّ فِيْ مُسْنَدِهِ

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ، وَعَبْدُ الْجَبَّارِ الْعَطَّارِ ثِقَةٌ وَّقَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ وَّالْبُخَارِيُّ بِاِبْرَاهِيْمَ السَّكْسَكِيِّ وَاِذَا صَحَّ مِثْلُ هٰذِهِ الاسْتِقَامَةِ لَمْ يَضُرَّهُ تَوْهِيْنُ مَنْ اَفْسَدَ اِسْنَادَهُ

✧✧ حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہیں جو سورج، چاند، تاروں اور بادلوں پر صرف اللہ کی یاد کے لئے دھیان دیتے ہیں۔

✣✣ بشر بن موسیٰ نے کہا: یہ حدیث حمیدی کی مسند میں نہیں ہے، یہ اسناد صحیح ہے اور عبدالجبار عطار ثقہ راوی ہیں، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور بخاری نے ابراہیم سکسکی کی روایات نقل کی ہیں، جب سند اس درجہ پختہ ہے تو کسی شخص کے اس سند کو کمزور کرنے سے کوئی نقصان نہیں ہوسکتا۔

164۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ السِّيَارِيُّ بِمَرْوٍ وَاَخْبَرَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ اَنْبَاَ عَبْدَانُ اَنْبَاَ عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ السَّكْسَكِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَصْحَابُنَا عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ اَحَبَّ عِبَادِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُحَبِّبُوْنَ اللّٰهَ اِلَى النَّاسِ وَالَّذِيْنَ يُرَاعُوْنَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ هٰذَا لَا يُفْسِدُ الْاَوَّلَ وَلَا يُعَلِّلُهُ فَاِنَّ بْنَ عُيَيْنَةَ حَافِظٌ ثِقَةٌ وَكَذَالِكَ بْنُ الْمُبَارَكِ اِلَّا اَنَّهُ اَتٰى بِاَسَانِيْدَ اُخَرَ كَمَعْنَى الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ

✧✧ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اللہ کو سب سے زیادہ پسند وہ لوگ ہیں جو اللہ کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں اور شمس و قمر میں غور کرتے ہیں۔

✣✣ یہ حدیث گزشتہ حدیث کو نہ تو نقصان دے رہی ہے اور نہ معلل کر رہی ہے کیونکہ ابن عیینہ حافظ ہیں، ثقہ ہیں۔ اسی طرح ابن مبارک بھی۔ تاہم ان کی روایات کی سندیں مختلف ہیں جبکہ مفہوم پہلی حدیث کی طرح ہے۔

165۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، وَاَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ

الْفَقِيهُ، وَأَبُو الْحَسَنِ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَوْصِنِيْ، قَالَ: تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ، وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ، وَتَصُومُ شَهْرَ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ وَتَعْتَمِرُ، وَتَسْمَعُ وَتُطِيْعُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، فَاِنَّ رُوَاتَهٗ عَنْ اٰخِرِهِمْ ثِقَاتٌ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ تَوَقِّيًا لِمَا

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں'ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے وصیت فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، ماہ رمضان کے روزے رکھو، بیت اللہ کا حج کرو، عمرہ کرو (احکام شرع) توجہ سے سن کران پر عمل کیا کرو۔

❖ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا، حالانکہ اس کی سند میں موجود تمام راوی ثقہ ہیں۔

166- سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عِيسٰى يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلٰى عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنِ الدِّيْنِ فَقَالَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِّمْنِي الدِّيْنَ قَالَ تَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ وَعَلَيْكَ بِالْعَلَانِيَةِ وَإِيَّاكَ وَالسِّرِّ وَإِيَّاكَ وَكُلِّ شَيْءٍ تَسْتَحِي مِنْهُ قَالَ فَإِذَا لَقِيْتُ اللّٰهَ قُلْتُ أَمَرَنِي بِهٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ خُذْ بِهٰذَا فَإِذَا لَقِيْتَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَقُلْ مَا بَدَا لَكَ قَالَ الْقَبَانِي قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى أَيُّهُمَا الْمَحْفُوْظُ حَدِيْثُ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ أَوْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ لِمُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى حَدِيْثُ الْحَسَنِ أَشْبَهُ قَالَ الْحَاكِمُ فَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى تَوَرَّعَ عَنِ الْجَوَابِ حَذَرًا لِمُخَالَفَةِ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا يُرِيْبُكَ إِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ وَلَوْ تَأَمَّلَ الْحَدِيْثَيْنِ لَظَهَرَ لَهٗ أَنَّ الْاَلْفَاظَ مُخْتَلِفَةٌ وَهُمَا حَدِيْثَانِ مُسْنَدَانِ وَحِكَايَةٌ وَلَا يُحْفَظُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ غَيْرَ حَدِيْثِ الْاَمَارَةِ وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهِ الدَّرَاوَرْدِيُّ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِي ثِقَةٌ مَأْمُوْنٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَنْهُ غَيْرُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَاحِ عَلٰى أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الصَّبَاحِ أَيْضًا ثِقَةٌ مَأْمُوْنٌ

❖❖ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک دیہاتی شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اس نے آپ سے دین کے متعلق کچھ سوالات کئے، کہنے لگا: اے امیر المومنین! مجھے دین سکھائیے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم رکھ، زکوٰۃ ادا کر، ماہ رمضان کے روزے رکھ، بیت اللہ شریف کا حج کر، جو کام اعلانیہ کرنے میں عار محسوس نہ کرے ان پر عمل پیرا رہ، اور جن کاموں کو (لوگوں میں شرم کی وجہ سے) چھپ

کر کرنے کا ارادہ ہو، ان کو چھوڑ دو اور جس کام کے کرنے میں شرمندگی محسوس کرے اس سے بھی دور رہ (جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ دین کی یہ باتیں اسے سمجھا چکے تو) اس نے کہا: جب میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوں گا تو کہہ دوں گا کہ ''مجھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ سب کچھ سکھایا تھا'' آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کے بندے! اس پر عمل کر اور کل جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے تو جو کچھ تجھے سمجھ میں آئے، وہ بول دینا۔

✣✣ قبانی کہتے ہیں: میں نے محمد بن یحییٰ سے پوچھا کہ دونوں حدیثوں میں سے ''محفوظ'' کون سی حدیث ہے؟ یونس کی حدیث جوانہوں نے حسن کے ذریعے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کی ہے یا نافع کی حدیث جوانہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت کی ہے؟ تو محمد بن یحییٰ نے جواب دیا: حسن کی حدیث ''اشبہ'' ہے۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ محمد بن یحییٰ سے راضی رہے، انہوں نے جواب دینے سے اس لئے پہلوتہی کی، کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ''جو بات تمہیں شک میں ڈالے اسے چھوڑ دو اور جس پر پختہ یقین ہو اس کو اپنالو'' کی مخالفت نہ ہو جائے۔ اگر (محمد بن یحییٰ) دونوں حدیثوں میں کچھ غور وفکر کر لیتے تو یہ بات ان پر بھی آشکار ہو جاتی کہ صرف الفاظ مختلف ہیں جبکہ دونوں حدیثیں ''مسند'' ہیں اور ''حکایت'' ہے اور عبید اللہ کی یونس بن عبید کے حوالے سے صرف ''حدیث امارۃ'' ہی ہے اور اس میں دراوردی متفرد ہیں۔ سعید بن عبدالرحمٰن الجمحی ثقہ ہیں ''مامون'' ہیں اور ان سے محمد بن صباح کے علاوہ بھی کئی محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے روایات نقل کی ہیں، مزید برآں یہ کہ محمد بن الصباح خود بھی ثقہ ہیں، مامون ہیں۔

167- اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَحِيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوْفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ عُرْوَةَ الْغِفَارِيِّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، اَنْبَانَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لَا وَاَبِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ، مَنْ حَلَفَ بِشَيْءٍ دُوْنَ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (ایک مرتبہ یوں قسم کھائی) لَا وَاَبِيْ (مجھے میرے باپ کی قسم ہے) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے آباء کی قسمیں مت کھایا کرو، جس نے اللہ کے سوا کسی اور کی قسم کھائی، اس نے شرک کیا۔

168- اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَانَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِيْهِ، وَالْاَعْمَشِ، وَمَنْصُوْرٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَحْلِفُ وَاَبِيْ فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ حَلَفَ بِشَيْءٍ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ، وَقَالَ الْاٰخَرُ: فَهُوَ شِرْكٌ

✧✧ اس مذکورہ سند کے ہمراہ بھی یہ حدیث مروی ہے البتہ اس میں الفاظ ذرا مختلف ہیں۔

169- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَانَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيْرَةِ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ

حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، وَإِنَّمَا اَوْدَعْتُهُ كِتَابَ الْاِيْمَانِ لِلَفْظِ الشِّرْكِ فِيْهِ، وَفِيْ حَدِيْثِ مُصْعَبِ بْنِ الْمِقْدَامِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ فَقَدْ كَفَرَ فَاَمَّا الشَّيْخَانِ فَاِنَّمَا اَخْرَجَاهُ مِنْ حَدِيْثِ سَالِمٍ، وَنَافِعٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِيْ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ: اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَقَطْ، وَهٰذَا غَيْرُ ذَاكَ

✧✧ اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ حدیث مروی ہے تاہم اس میں ''شرک'' کی بجائے ''کفر'' کے الفاظ ہیں۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔لیکن انہوں نے ان الفاظ کے ساتھ اسے نقل نہیں کیا ہے اور کیونکہ اس میں شرک کے الفاظ موجود ہیں اس لئے میں نے یہ حدیث ''کتاب الایمان'' میں ذکر کی ہے اور یہی حدیث مصعب بن المقدام سے بھی منقول ہے البتہ اس میں ''فقد کفر'' کے الفاظ ہیں جبکہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس حدیث کو سالم، نافع اور عبداللہ بن دینار کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے آباء کی قسمیں کھانے سے منع کرتا ہے (شیخین علیہما کی روایت صرف یہیں تک ہے اس میں شرک اور کفر کے الفاظ نہیں ہیں) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث میں اور گزشتہ حدیث میں فرق ہے۔

170۔ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعِيُّ وَالْحَيَاءُ: شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِيْمَانِ، وَالْبَذَاءُ وَالْجَفَاءُ: شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ وَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا

✧✧ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عجز اور حیاء ایمان کی شاخیں ہیں جبکہ بے حیائی اور ظلم نفاق کی شاخیں ہیں۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔اور اس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی ہے جو کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار پر ''صحیح'' ہے۔

(شاہد حدیث درج ذیل ہے)

171۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ الْفَقِيْهُ بِالطَّابِرَانِ، وَاَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيْهُ بِبُخَارٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيْبٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ، وَالْاِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ وَلَهُ شَاهِدٌ ثَانٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیاء ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں جانے کا باعث ہے اور بے حیائی ظلم ہے اور ظلم جہنم میں جانے کا سبب ہے۔

✤✤ اس حدیث کی ایک اور حدیث بھی شاہد ہے (جو کہ درج ذیل ہے) اور یہ شاہد امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے۔

172- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُوسٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِى سَلَمَةَ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ، وَالْإِيمَانُ فِى الْجَنَّةِ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِى النَّارِ

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ بھی یہ حدیث منقول ہے۔

173- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، وَاَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِى قِلَابَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ اِيمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهِ رُوَاةُ هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ اٰخِرِهِمْ ثِقَاتٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص کامل الایمان لوگوں میں سے ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور جو اپنے اہل وعیال پر سب سے زیادہ مہربان ہو۔

✤✤ اس حدیث کے از اول تا آخر تمام راوی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ثقہ ہیں لیکن اس کے باوجود انہوں نے یہ حدیث ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کی۔

174- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

حدیث 171:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 2009 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 10519 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 08 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 609 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 5704 اخرجه ابوعبدالله النيسابورى فى "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/1990ء رقم الحديث: 172 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامى دارعمار بيروت لبنان/عمان 1405ھ 1985ء رقم الحديث: 1091 اخرجه ابوعبدالله البخارى فى "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه بيروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحديث: 1314 اخرجه ابوالحسن الجوهرى فى "مسنده" طبع موسسه نادر بيروت لبنان 1410ھ/1990ء رقم الحديث: 2874

بْنُ مَهْدِيّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَتْ قُرَيْشٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْعُ رَبَّكَ اَنْ يَّجْعَلَ لَنَا الصَّفَا ذَهَبًا وَنُؤْمِنُ بِكَ، قَالَ: اَتَفْعَلُوْنَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، فَدَعَا، فَاَتَاهُ جِبْرِيلُ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَقْرَاُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، وَيَقُوْلُ: اِنْ شِئْتَ اَصْبَحَ الصَّفَا ذَهَبًا فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَذَّبْتُهُ عَذَابًا لَا اُعَذِّبُهُ اَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِيْنَ، وَاِنْ شِئْتَ فَتَحْتُ لَهُمْ اَبْوَابَ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ، قَالَ: بَلْ بَابُ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: قریش نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ اگر وہ ہمارے لئے کوہ صفا کو سونا بنا دیں تو ہم ان پر ایمان لے آئیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تم واقعی ایمان لے آؤ گے؟ وہ کہنے لگے: جی ہاں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کوہ صفا کے سونا بننے کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) دعا کی، اس پر جبریل امین علیہ السلام تشریف لے آئے اور آ کر عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا ہے اور کہتا ہے: اگر آپ چاہیں تو کوہ صفا سونا بن جائے گا (لیکن یہ لوگ اتنی بات یاد رکھیں کہ) پھر اس کے بعد اگر کسی نے آپ کا انکار کیا تو ان کو اتنا سخت عذاب دوں گا کہ کائنات میں کبھی کسی کو ایسا عذاب نہ دیا ہوگا اور اگر آپ چاہیں تو میں ان کیلئے توبہ اور رحمت کے دروازے کھول دیتا ہوں۔ اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی: (ان کا مطالبہ پورا کرتے ہوئے، ایمان کا موقع دے کر، ان کے گرفتارِ ہلاکت ہونے کی بجائے) توبہ اور رحمت کے دروازے کھلے رہیں۔

175- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، فَذَكَرَهُ بِاِسْنَادِهِ وَنَحْوِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ مَّحْفُوْظٌ مِّنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَّعِمْرَانَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ تَابِعِيٌّ كَبِيْرٌ مُحْتَجٌّ بِهِ، وَاِنَّمَا اَهْمَلَا هٰذَا الْحَدِيْثَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ لِخِلَافٍ وَّقَعَ مِنْ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ فِي اِسْنَادِهِ، وَيَحْيٰى كَثِيْرُ الْوَهْمِ عَلٰى اَبِيْهِ

✧✧ مذکورہ سند کے ساتھ بھی یہ روایت منقول ہے صرف چند الفاظ مختلف ہیں۔

✣✣ یہ حدیث صحیح ہے اور ثوری کی اس حدیث۔ سے محفوظ ہے جو انہوں نے سلمہ بن کہیل سے روایت کی ہے اور عمران بن الحکم السلمی کبیر تابعی ہیں، ان کی روایات کو محدثین رحمۃ اللہ علیہم نقل کرتے ہیں اور اس حدیث کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے ترک کر دیا ہے۔ واللہ اعلم۔

حدیث 174:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 2166 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 3223 اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان 1411ھ/1990ء' رقم الحديث: 3225 اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان 1411ھ/1990ء' رقم الحديث: 7601 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/1988ء' رقم الحديث: 700 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 12736

اس سند میں یحییٰ بن سلمہ بن کہیل سے اختلاف واقع ہوا ہے اور یحییٰ کو اپنے باپ سے روایت کرنے میں کثیر الوہم قرار دیا گیا ہے۔

176- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَمْرَوَيْهِ الصَّفَّارُ بِبَغْدَادَ، وَثنا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْاَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْجَعْدِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ قُرَيْشًا، قَالَتْ: يَا مُحَمَّدُ ادْعُ رَبَّكَ اَنْ يَّجْعَلَ الصَّفَا ذَهَبًا وَنُؤْمِنُ لَكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَفْعَلُوْنَ ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، فَاَتَى جِبْرِيلُ، فَقَالَ: اسْتَوْثِقْ، ثُمَّ اَتَى جِبْرِيلُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطَاكَ مَا سَاَلْتَ اِنْ شِئْتَ اَصْبَحَ لَكَ الصَّفَا ذَهَبًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَذَّبْتُهُ عَذَابًا لَا اُعَذِّبُهُ اَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِيْنَ، وَاِنْ شِئْتَ فَتَحْتُ لَهُمْ بَابَ التَّوْبَةِ وَالْاِنَابَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَابُ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ اَحَبُّ اِلَيَّ هٰذَا الْوَهْمُ لَا يُوْهِنُ حَدِيْثَ الثَّوْرِيِّ، فَاِنِّيْ لَا اَعْرِفُ عِمْرَانَ بْنَ الْجَعْدِ فِي التَّابِعِيْنَ، وَاِنَّمَا رَوٰى اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، فَاَمَّا عِمْرَانُ بْنُ الْجَعْدِ، فَاِنَّهُ مِنْ اَتْبَاعِ التَّابِعِيْنَ

✧✧ مذکورہ سند کے ساتھ بھی یہ حدیث منقول ہے۔

✣✣ اور یحییٰ کا وہم ثوری کی حدیث کو کمزور نہیں کرتا کیونکہ میری معلومات کے مطابق عمران بن جعد کا شمار تابعین میں نہیں ہوتا کیونکہ اسماعیل بن خالد، جعد کے بھائی "عمران" سے روایت کرتے ہیں (جن کو عمران بن ابی جعد کہا جاتا ہے) اور جعد کے بھائی خود تبع تابعین میں سے ہیں (تو جب جعد کا بھائی تبع تابعین میں سے ہے تو ان کا بیٹا تابعین میں سے کیسے ہوسکتا ہے)

177- اَخْبَرَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عُمَرَ، وَمَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَكَرِهَهَا حِيْنَ يَعْمَلُ وَعَمِلَ حَسَنَةً فَسُرَّ بِهَا فَهُوَ مُؤْمِنٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، وَقَدْ ذَكَرْتُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ خُطْبَةِ عُمَرَ بِالْجَابِيَةِ وَاَنَّهُمَا لَمْ يُخَرِّجَاهُ وَهٰذَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ اللَّفْظِ اَيْضًا

✧✧ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص گناہ کرنے پر پریشان ہو اور نیکی کرنے پر خوشی محسوس کرے وہ "مومن" ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس حدیث کو ان لفظوں کے ہمراہ ذکر نہیں کیا۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خطبہ کے ضمن میں اسے ذکر کر دیا ہے اس کو بھی شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے نقل نہیں کیا جبکہ اس حدیث کے اور اُس کے الفاظ بھی الگ الگ ہیں۔

178- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَامٍ، حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ، وَاَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَسَارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِيْ شَبِيْبٍ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا ذَرٍّ، اتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ كُنْتَ، وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کہیں بھی رہو، اللہ سے ڈرتے رہو (اور اگر کبھی گناہ کر بیٹھو تو) گناہ کے فوراً بعد کوئی نیکی کرو تو یہ نیکی اس گناہ کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔

✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

179- حَدَّثَنَاهُ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّيْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ التُّجِيْبِيُّ، اَنَّ اَبَا السِّمْطِ سَعِيْدَ بْنَ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَهْدِيَّ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، اَرَادَ سَفَرًا، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَوْصِنِيْ، قَالَ: اعْبُدِ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكْ بِهٖ شَيْئًا، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِيْ، قَالَ: اِذَا اَسَاْتَ فَاَحْسِنْ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِيْ، قَالَ: اسْتَقِمْ وَلْتُحَسِّنْ خُلُقَكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ مِنْ رِوَايَةِ الْبَصْرِيِّيْنَ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ کہیں سفر کا ارادہ رکھتے تھے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے کوئی وصیت فرمائیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ (حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے) عرض کی: یا رسول اللہ! مزید وصیت فرمائیے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی گناہ کر بیٹھو تو فوراً کوئی نیک عمل کرو، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مزید کوئی وصیت؟۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی پر ثابت قدم رہو اور حسن اخلاق اپناؤ۔

✣ یہ حدیث صحیح ہے اس کی اسناد بصری ہے اور شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے روایت نہیں کیا۔

180- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا

حدیث: 178

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1987 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحديث: 2791 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 21392 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 21441 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 21576

حدیث: 179

اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 524 اخرجه ابوعبدالله النيسابوري في "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان 1411ھ/1990ء' رقم الحديث: 7616 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 58 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحديث: 874

زَکَرِیَّا بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبَائِرَ الاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ، قَالَ: هُوَ اَنْ یَّاْتِیَ الرَّجُلُ الْفَاحِشَةَ ثُمَّ یَتُوْبُ مِنْهَا، قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اِنْ تَغْفِرْ تَغْفِرْ جَمًّا وَاَیُّ عَبْدٍ لَّکَ لَا اَلَمَّا ؟

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَاِنَّمَا خَرَّجَا حَدِیْثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ: لَمْ اَرَ شَیْئًا اَقْرَبَ بِاللَّمَمِ مِنَ الَّذِیْ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ: کُتِبَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ حَظُّهُ مِنَ الزِّنَا، اَلْحَدِیْثَ، وَالَّذِیْ عِنْدِیْ اَنَّهُمَا تَرَکَا حَدِیْثَ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ لِلْحَدِیْثِ الَّذِیْ

✧✧ حضرت عطا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (اس آیت): اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبَائِرَ الاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ ''وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں'' کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا: (اس آیت میں گناہوں سے اجتناب کا مطلب یہ ہے کہ) اگر کسی شخص سے گناہ سرزد ہو جائے تو وہ اس سے فوراً توبہ کر لے۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ دعا مانگی ''اے اللہ! اگر تو چاہے تو بے شمار گناہوں کو معاف کر دے اور ایسا کوئی بندہ نہیں ہے جس کا تجھے خیال نہیں''

✧✧ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ تاہم انہوں نے عبداللہ بن طاؤس سے ان کے والد کے ذریعے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول ''اللہ تعالیٰ نے انسان کی تقدیر میں اس کے زنا کا حصہ بھی لکھ دیا ہے الخ۔ سے زیادہ گناہ کے قریب کوئی چیز نہیں ہے (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) میرا یہ خیال ہے کہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے عمرو بن دینار کی حدیث مندرجہ ذیل حدیث کی وجہ سے چھوڑی ہے۔

181۔ حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِیْ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحُسَیْنِ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ أَبِیْ إِیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَنْبَأَ مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ هٰذِهِ الْآیَةِ إِلَّا اللَّمَمَ قَالَ الَّذِیْ یُلِمُّ بِالذَّنْبِ ثُمَّ یَدَعُهُ أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ الشَّاعِرِ إِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَأَیُّ عَبْدٍ لَکَ لَا أَلَمَّا وَهٰذَا التَّوْقِیْفُ لَا یُوْهِنُ السَّنَدَ الْأَوَّلَ فَإِنَّ زَکَرِیَّا بْنَ إِسْحَاقَ حَافِظٌ ثِقَةٌ وَقَدْ حَدَّثَ بِهِ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ زَکَرِیَّا وَقَدْ ذَکَرْتُ فِیْ شَرَائِطِ هٰذَا الْکِتَابِ إِخْرَاجَ التَّفَاسِیْرِ عَنِ الصَّحَابَةِ.

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت ''اِلَّا اللَّمَمَ'' کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کسی گناہ میں مبتلا ہوا پھر اس کو چھوڑ دے۔ کسی شاعر نے خوب کہا ہے

اے اللہ! اگر تو بخشنے پر آئے تو بے شمار گناہوں کو بخش دے اور اے اللہ! وہ تیرا کون سا بندہ ہے جس کا تجھے خیال نہیں۔

✧✧ یہ سنداً اگرچہ موقوف ہے لیکن اس کی توقیف گزشتہ حدیث کی سند پر کسی طور پر اثر انداز نہیں ہوتی کیونکہ اس سند میں

''زکریا بن اسحاق'' حافظ ثقہ ہیں۔ یہ حدیث روح بن عبادہ نے زکریا کے حوالے سے روایت کی ہے اور میں نے اس کتاب کی شرائط میں ذکر کر دیا ہے کہ آیات قرآنیہ کی تفسیر کے سلسلے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا قول معتبر ہوگا۔

182۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى، قَالُوْا: وَمَنْ يَّاْبٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ: مَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهٗ اِسْنَادٌ اٰخَرُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلٰى شَرْطِهِمَا

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا ہر امتی جنت میں جائے گا سوائے اس شخص کے جس نے انکار کیا (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے) عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جنت کا) انکار کون کرے گا؟ فرمایا: جس نے میری نافرمانی کی اس نے جنت کا انکار کیا۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کی ایک اور سند بھی ہے جو کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تک ہی پہنچتی ہے۔ وہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار پر ہے۔

(وہ حدیث درج ذیل ہے)

183۔ اَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتَدْخُلُنَّ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى وَشَرَدَ عَلَى اللّٰهِ كَشِرَادِ الْبَعِيْرِ وَلَهٗ شَاهِدٌ اَيْضًا، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لازمی جنت میں جاؤ گے، سوائے اس شخص کے جو منکر ہو اور بدکے ہوئے اونٹ کی طرح اللہ تعالیٰ سے بدک جائے۔

❖❖ اس کی ایک شاہد حدیث ابوامامہ باہلی سے بھی منقول ہے۔

(وہ حدیث درج ذیل ہے)

184۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مِلْحَانَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ، قَالَ: مَرَّ اَبُوْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ، عَلٰى خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَسَاَلَهٗ عَنْ اَلْيَنِ كَلِمَةٍ سَمِعَهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: كُلُّكُمْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ شَرَدَ عَلَى اللّٰهِ شِرَادَ الْبَعِيْرِ عَلٰى اَهْلِهٖ

حدیث 182:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث:8713

✧✧ ابوخالد کہتے ہیں: ایک مرتبہ ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ خالد بن یزید بن معاویہ کے پاس گئے تو ان سے کہا: مجھے کوئی لطیف بات بتائیے جو آپ نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تم میں سے ہر شخص جنت میں جائے گا سوائے اس شخص کے جو اللہ کی بارگاہ سے ایسے بدک جائے جیسے اونٹ اپنے مالک سے بدکتا ہے۔

185۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ، وَخِلاسٌ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ لِلّٰهِ مِئَةَ رَحْمَةٍ قَسَمَ مِنْهَا رَحْمَةً بَيْنَ اَهْلِ الدُّنْيَا فَوَسِعَتْهُمْ اِلٰى اٰجَالِهِمْ، وَاَخَّرَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ لِاَوْلِيَائِهِ، وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَابِضٌ تِلْكَ الرَّحْمَةَ الَّتِيْ قَسَمَهَا بَيْنَ اَهْلِ الدُّنْيَا اِلٰى تِسْعٍ وَّتِسْعِيْنَ فَكَمَّلَهَا مِئَةَ رَحْمَةٍ لِاَوْلِيَائِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، اِنَّمَا اتَّفَقَا فِيْهِ عَلٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَسُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ مُخْتَصَرًا، ثُمَّ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ، مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَكْمَلَ مِنَ الْحَدِيْثَيْنِ وَلَهُ شَاهِدٌ عَلٰى نَسَقِ حَدِيْثِ عَوْفٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ۱۰۰ حصے ہیں، ان میں سے صرف ایک حصہ اہل دنیا کے لئے ہے، قیامت تک اسی حصۂ رحمت سے اہل دنیا پر رحم ہوتا رہے گا اور بقیہ ۹۹ حصے اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں کے لئے رکھے ہوئے ہیں۔ پھر یہ ایک حصہ بھی اللہ تعالیٰ ان ننانوے حصوں کے ساتھ ملا کر سو پورے کر لے گا پھر یہ سو حصے قیامت کے دن اپنے دوستوں کو عطا کرے گا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے ان الفاظ کے ہمراہ اس حدیث کو نقل نہیں کیا ہے تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے زہری کی وہ حدیث روایت کی ہے جس کی سند حمید بن عبدالرحمٰن کے ذریعے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تک پہنچتی ہے اور سلیمان التیمی کی وہ حدیث بھی روایت کی ہے جس کی سند ابوعثمان سے ہوتی ہوئی سلمان تک پہنچتی ہے پھر اس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالملک بن سلیمان کے حوالے سے بھی نقل کیا ہے، جس کی سند عطاء بن ابی اباح کے ذریعے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تک پہنچتی ہے اور یہ حدیث گزشتہ دونوں حدیثوں سے زیادہ جامع ہے۔ اس حدیث کی ایک شاہد حدیث عوف کی طرز پر بھی موجود ہے۔

(جو کہ درج ذیل ہے)

186۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيْ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَبِيْ زَيْنَبَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ مِئَةَ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ طِبَاقُهَا

طِبَاقُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، فَقَسَمَ رَحْمَةً بَيْنَ جَمِيعِ الْخَلَائِقِ وَاَخَّرَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ رَحْمَةً لِنَفْسِهِ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ رَدَّ هٰذِهِ الرَّحْمَةَ فَصَارَ مِئَةَ رَحْمَةٍ يَّرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ وَلَهُ شَاهِدٌ اٰخَرُ مُفَسَّرٌ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان پیدا کئے، اس دن رحمت کے سو حصے پیدا فرمائے۔ ہر حصۂ رحمت کی وسعت زمین و آسمان کے برابر ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایک رحمت مخلوقات میں تقسیم کردی اور ننانوے رحمتیں اپنے پاس رکھیں، قیامت کے دن یہ ایک رحمت بھی ننانوے رحمتوں کے ساتھ ملا کر سو پوری کرے گا پھر یہ پوری ۱۰۰ رحمتیں اپنے خاص بندوں کو عطا فرمائے گا۔

✣✣ اس کی ایک اور شاہد حدیث بھی ہے جو کہ جندب بن عبداللہ سے منقول ہے۔

(شاہد حدیث درج ذیل ہے)

187- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنِي الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجِسْرِيِّ، حَدَّثَنَا جُنْدُبٌ، قَالَ: جَآءَ اَعْرَابِيٌّ فَاَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، ثُمَّ عَقَلَهَا، فَصَلّٰى خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى رَاحِلَتَهُ فَاَطْلَقَ عِقَالَهَا، ثُمَّ رَكِبَهَا، ثُمَّ نَادٰى: اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِيْ رَحْمَتِنَا اَحَدًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَقُوْلُوْنَ اَهُوَ اَضَلُّ اَمْ بَعِيْرُهُ ؟ اَلَمْ تَسْمَعُوْا مَا قَالَ ؟ قَالُوْا: بَلٰى، فَقَالَ: لَقَدْ حَظَّرَ رَحْمَةً وَّاسِعَةً، اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ مِئَةَ رَحْمَةٍ، فَاَنْزَلَ رَحْمَةً تَعَاطَفَ بِهَا الْخَلَائِقُ جِنُّهَا وَاِنْسُهَا وَبَهَائِمُهَا، وَعِنْدَهُ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ، تَقُوْلُوْنَ اَهُوَ اَضَلُّ اَمْ بَعِيْرُهُ ؟

✧✧ حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دیہاتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا، اپنا اونٹ بٹھایا اور اس کو باندھ دیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو اس دیہاتی نے اپنا اونٹ کھولا اور اس پر سوار ہو گیا اور یوں پکارنے لگا: یا اللہ میرے اوپر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما اور ہمارے حصے کی رحمت میں کسی اور کو شامل نہ کر۔ اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ یہ ناسمجھ ہے یا اس سے زیادہ اس کا اونٹ ناسمجھ ہے؟ تم نے سنا نہیں یہ کیا کہہ رہا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت کو محدود سمجھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا فرمائی ہیں، ان میں سے صرف ایک رحمت کی وسعت یہ ہے کہ جنات، انسان، جانور اور تمام مخلوقات کو اسی رحمت سے حصہ ملا ہے جس کی بناء پر یہ ایک دوسرے پر مہربانی کرتے ہیں جبکہ اس کی رحمت 99% اللہ تعالیٰ کے پاس موجود ہیں۔ (اب بتاؤ) یہ ناسمجھ ہے یا جانور؟

188- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، وَعَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ اَحَدُهُمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ جَبْرَائِيْلَ كَانَ يَدُسُّ فِيْ فَمِ فِرْعَوْنَ الطِّيْنَ مَخَافَةَ اَنْ يَّقُوْلَ لَا اِلٰهَ

اِلَّا اللّٰهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام، فرعون کے منہ میں مٹی ٹھونس دیا کرتے تھے کہ یہ کہیں "لا الٰه الا الله" نہ پڑھ لے۔

189- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ الْاَهْوَازِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، اَخْبَرَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذَكَرَ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ جَعَلَ يَدُسُّ فِيْ فَمِ فِرْعَوْنَ الطِّيْنَ خَشْيَةَ اَنْ يَّقُوْلَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ، اَوْ قَالَ: خَشْيَةَ اَنْ يَّرْحَمَهُ اللّٰهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ اس مذکورہ سند کے ساتھ بھی یہ حدیث منقول ہے۔

✧✧ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

190- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلَاتِهٖ: اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا فَلَمَّا انْصَرَفَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا الْحِسَابُ، قَالَ: يُنْظَرُ فِيْ كِتَابِهٖ وَيُتَجَاوَزُ عَنْهُ، اِنَّهُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَّا عَائِشَةُ هَلَكَ، وَكُلُّ مَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ يُلْقِي اللّٰهُ عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةَ تَشُوْكُهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں یہ دعا مانگتے سنا

حدیث 188:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 3108 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 3154 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 6215 اخرجه ابوعبدالله النيسابورى فى "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/1990ء رقم الحديث: 3303 اخرجه ابوعبدالله النيسابورى فى "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/1990ء رقم الحديث: 7637 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 11238

"اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا" (یا اللہ میرا حساب آسانی سے لینا) جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تو میں نے پوچھا: آپ حساب میں کس طرح کی آسانی کی دعا مانگ رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ صرف نامہ اعمال کو دیکھ کر درگزر کر دیا جائے۔اے عائشہ! اس دن جس کے حساب کی تحقیقات شروع ہو گئیں وہ مارا جائے گا۔ مومن کو کسی قسم کی کوئی بھی تکلیف پہنچے، اس کا اجر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پائے گا حتیٰ کہ کسی کے پاؤں میں اگر کانٹا بھی چبھ جائے (اس پر صبر کا اجر بھی بارگاہ الٰہی میں ملے گا)

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے ان لفظوں کے ہمراہ نقل نہیں کیا ہے۔ تاہم دونوں نے ابن ابی ملیکہ کے ذریعے اُمّ المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے "مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ" جس کے حساب کی تفتیش شروع ہو گئی وہ عذاب میں گرفتار ہو گا۔

191۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ الْغَسَّانِيُّ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا، وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عقل مند وہ ہے جو عاجزی اختیار کرے اور اپنی آخرت کیلئے عمل کرے اور محروم ہے وہ شخص، جو نفسانی خواہشات سے باز نہ آئے اور اللہ سے ثواب کی امید رکھے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

192۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِیْ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، حَدَّثَنِیْ حُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْمُؤْمِنُ مُكَفَّرٌ قَدِ اتَّفَقَا عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ،

حدیث 191:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 2459 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 4260 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 17164 اخرجه ابوعبدالله النيسابوری فی "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/1990ء رقم الحديث: 7639 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامی دارعمار بيروت لبنان/عمان 1405ھ 1985ء رقم الحديث: 863 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 7141 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 1122 اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة بيروت لبنان 1407ھ/ 1986ء رقم الحديث: 185 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله بيروت لبنان 1405ھ/1984ء رقم الحديث: 463 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله بيروت لبنان 1405ھ/1984ء رقم الحديث: 1485

وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ لِجَهَالَةِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الزُّهْرِيِّ هٰذَا

✧✧ عامر بن سعد اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن سخی ہوتا ہے۔

✣✣ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے عبدالرحمٰن بن حمید کی روایات نقل کی ہیں اور یہ حدیث غریب صحیح ہے۔ شاید شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس روایت کو محمد بن عبدالعزیز الزہری کے حالات معلوم نہ ہونے کی وجہ سے ترک کیا ہے۔

193۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ الْآدَمِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ، حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ سَعِيْدٍ، وَاَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ، حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ طَلْحَةَ الرَّاسِبِيُّ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُحْشَرُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَصْنَافٍ: صِنْفٌ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، وَصِنْفٌ يُحَاسَبُوْنَ حِسَابًا يَّسِيْرًا ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، وَصِنْفٌ يَجِيْئُوْنَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ اَمْثَالُ الْجِبَالِ الرَّاسِيَاتِ ذُنُوْبًا، فَيَسْاَلُ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ، فَيَقُوْلُ: مَا هٰؤُلَاءِ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: هٰؤُلَاءِ عَبِيْدٌ مِّنْ عِبَادِكَ، فَيَقُوْلُ: حُطُّوْهَا عَنْهُمْ وَاجْعَلُوْهَا عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَاَدْخِلُوْهُمْ بِرَحْمَتِي الْجَنَّةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ مِّنْ حَدِيْثِ حَرَمِيِّ بْنِ عُمَارَةَ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، فَاَمَّا حَجَّاجُ بْنُ نَصْرٍ فَاِنِّيْ قَرَنْتُهُ اِلٰى حَرَمِيٍّ لِاَنِّيْ عَلَوْتُ فِيْهِ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز اس امت کے تین گروہ بنائے جائیں گے۔ ان میں سے ایک گروہ تو بے حساب و کتاب جنت میں چلا جائے گا۔ ایک گروہ کا ہلکا پھلکا حساب لیا جائے گا پھر وہ جنت میں چلے جائیں گے اور ایک گروہ اپنی کمر پر بلند و بالا پہاڑوں کے برابر گناہ لاد کر لائے گا۔ اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا: (حالانکہ اسے پوچھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ خود ان سے بہتر جانتا ہے) یہ کون ہیں؟ جواب دیا جائے گا: یہ تیرے بندے ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ان کے گناہوں کو مٹا کر یہود و نصاریٰ کے کھاتے میں ڈال دو اور ان کو میری رحمت سے جنت میں داخل کردو۔

✣✣ یہ حدیث حرمی بن عمارہ کی سند کے لحاظ سے صحیح ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا ہے۔ میں نے اس حدیث کی سند حجاج بن نصر سے حرمی بن عمارہ کی طرف بیان کی ہے کیونکہ شداد بن سعید کی طرف جو سند ہے وہ ''عالی'' ہے۔

194۔ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ بُنْدَارٍ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الزَّمِنُ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: كَانَ صَبِيٌّ عَلٰى ظَهْرِ الطَّرِيْقِ فَمَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَاسٌ فَلَمَّا رَاَتْ اُمُّ الصَّبِيِّ الْقَوْمَ خَشِيَتْ اَنْ يُوطَاَ ابْنُهَا فَسَعَتْ فَحَمَلَتْهُ، فَقَالَتْ: اِبْنِيْ،

ابنی، قَالَ الْقَوْمُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا كَانَتْ هٰذِهٖ لِيُلْقِي ابْنُهَا فِي النَّارِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَا اللّٰهُ يُلْقِي حَبِيبَهٗ فِي النَّارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک بچہ راستے میں کھیل رہا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ہمراہ اس راستہ میں آ رہے تھے کہ اس بچے کی ماں نے اتنے سارے لوگوں کو جب آتے دیکھا تو اس ڈر کے مارے کہ کہیں بچہ لوگوں کے پاؤں میں روندا ہی نہ جائے۔ میرا بیٹا، میرا بیٹا پکارتے ہوئے اس کو اٹھا کر سینے سے لگا لیا، اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ عورت کسی طور بھی اس بات پر راضی نہیں ہوگی کہ اس کے بچے کو آگ میں ڈال دیا جائے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یونہی) اللہ تعالیٰ اپنے کسی دوست کو آگ میں نہیں ڈالے گا۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

195- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ بِبَغْدَادَ، قَالَ: قُرِءَ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْقَاضِيْ وَاَنَا اَسْمَعُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، اَنَّ رَجُلًا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَحَدُنَا يُذْنِبُ، قَالَ: يُكْتَبُ عَلَيْهِ، قَالَ: ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ مِنْهُ وَيَتُوْبُ، قَالَ: يُغْفَرُ لَهٗ وَيُتَابُ عَلَيْهِ وَلَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر الجھنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی گناہ کرلے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ گناہ اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے، اس نے عرض کی: اگر وہ توبہ کرلے تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اور گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم گناہ کرکر کے اکتا سکتے ہو لیکن اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرکر کے نہیں اکتائے گا۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

196- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَنْبَأَ وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْكَبَائِرُ مِنْ أَوَّلِ سُوْرَةِ النِّسَاءِ إِلٰى أَنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ مِنْ أَوَّلِ السُّوْرَةِ ثَلَاثِيْنَ اٰيَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَجَبَ إِخْرَاجُهٗ عَلٰى مَا شَرَطْتُ فِيْ تَفْسِيْرِ الصَّحَابَةِ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کبیرہ گناہوں کا ذکر سورۃ النساء میں شروع سے أَنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ تک ۳۰ آیتوں میں ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔تفسیر صحابہ کے متعلق بیان کردہ شرائط کے مطابق یہ حدیث لازمی نقل کرنی چاہیے تھی۔

197- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيْ، اِمْلاءً، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ حَدَّثَهُ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: اَلا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ الْمُصَلُّوْنَ مَنْ يُقِيْمُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ الَّتِيْ كُتِبَتْ عَلَيْهِ، وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَيَحْتَسِبُ صَوْمَهُ يَرٰى اَنَّهُ عَلَيْهِ حَقٌّ، وَيُعْطِيْ زَكٰوةَ مَالِهِ يَحْتَسِبُهَا، وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ الَّتِيْ نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا ثُمَّ اِنَّ رَجُلاً سَاَلَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا الْكَبَائِرُ ؟ فَقَالَ: هُوَ تِسْعٌ: الشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَقَتْلُ نَفْسِ مُؤْمِنٍ بِغَيْرِ حَقٍّ، وَفِرَارٌ يَوْمَ الزَّحْفِ، وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ، وَاَكْلُ الرِّبَا، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ الْمُسْلِمَيْنِ، وَاسْتِحْلالُ الْبَيْتِ الْحَرَامِ قِبْلَتِكُمْ اَحْيَاءً وَّاَمْوَاتًا، ثُمَّ قَالَ: لا يَمُوْتُ رَجُلٌ لَّمْ يَعْمَلْ هٰؤُلاءِ الْكَبَائِرَ، وَيُقِيْمُ الصَّلٰوةَ، وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ اِلَّا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَارٍ اَبْوَابُهَا مَصَارِيْعُ مِنْ ذَهَبٍ قَدِ احْتَجَّا بِرُوَاةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، فَاَمَّا عُمَيْرُ بْنُ قَتَادَةَ فَاِنَّهُ صَحَابِيٌّ وَّابْنُهُ عُبَيْدٌ مُّتَّفَقٌ عَلٰى اِخْرَاجِهِ وَالاحْتِجَاجِ بِهِ.

✧✧ حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: خبردار! اللہ کے دوست وہ ہیں جو نماز پنجگانہ پابندی سے ادا کرتے ہیں۔ ماہ رمضان کے روزے رکھتے ہیں اور انہیں اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں، اپنے مال سے ذمہ داری کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور کبیرہ گناہوں سے بچتے ہیں۔ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی: یارسول اللہ کبیرہ گناہ کیا ہوتے ہیں؟ فرمایا: ۹ گناہ کبیرہ ہیں۔(۱) شرک (۲) کسی مومن کو ناحق قتل کرنا (۳) میدان جنگ سے بھاگ جانا (۴) یتیم کا مال ہتھیانا (۵) سود خوری (۶) پاکباز پر زناء کی تہمت لگانا (۷) مسلمان ماں باپ کی نافرمانی کرنا (۸،۹) حرم میں شکار کرنا، زندہ یا مردہ۔جو شخص ان کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے اور نماز روزے کی پابندی کرے، کل قیامت کے دن وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایسے محل میں رہے گا جس کے دروازے سونے کے بنے ہوئے ہیں۔

❖❖ عبدالحمید بن سنان کے علاوہ اس حدیث کے تمام راویوں کی روایات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہیں (اسی سند میں) عمیر بن قتادہ صحابی ہیں اور ان کے بیٹے عبید کی روایات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے نقل کی ہیں۔

198- حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ حُجْرٍ الشَّامِي حَدَّثَنا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ الْتَقٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَبْنُ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اَيُّ اٰيَةٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ أَرْجَى عِنْدَكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لاَ تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ فَقَالَ لٰكِنَّ قَوْلَ إِبْرَاهِيْمَ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي هٰذَا لِمَا فِي الصُّدُوْرِ وَيُوَسْوِسُ الشَّيْطَانُ فَرَضِيَ اللّٰهُ مِنْ قَوْلِ إِبْرَاهِيْمَ بِقَوْلِهِ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى صَحِيْحٌ عَلٰى

شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت محمد بن المنکدر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں'ایک مرتبہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا: قرآن کی کون سی آیت تمہیں بخشش کی سب سے زیادہ امید دلاتی ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والو! اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قول رَبِّ أَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ (البقرۃ ۲۶۰) ان وسوسوں کے متعلق ہے جو شیاطین انسانوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ابراہیم علیہ السلام کے جواب "بلی" سے راضی ہو گیا۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

199۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَاتِ، قَائِمِ اللَّيْلِ صَائِمِ النَّهَارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشَاهِدُهُ، صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان اپنے حسن اخلاق کی بناء پر روزہ دار اور شب زندہ دار شخص کے رتبے پر فائز ہو جاتا ہے۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔اور اس کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے مقرر کردہ معیار پر ہے (حدیث درج ذیل ہے)

200۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَحْمَدَ الْبَاجِيُّ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ الْعُرُوْقِيُّ، حَدَّثَنَا حَيَّانُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ بُدَيْلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ

حدیث 199:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 4798 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 24400 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 24639 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 25057 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 25578 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 480 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلامیه بیروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحدیث: 284 اخرجه ابن ابی اسامه فی "مسند الحارث" طبع مرکز خدمة السنة والسیرة النبویه مدینه منوره 1413ھ/1992ء رقم الحدیث: 835 اخرجه ابن ابی اسامه فی "مسند الحارث" طبع مرکز خدمة السنة والسیرة النبویه مدینه منوره 1413ھ/1992ء رقم الحدیث: 850 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث: 3970

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ لَيُبَلِّغُ الْعَبْدَ بِحُسْنِ خَلْقِهِ دَرَجَةَ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے کو اس کے اچھے اخلاق کی بناء پر نمازی اور روزہ دار لوگوں کے درجہ میں داخل فرما دیتا ہے۔

201۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْبَصْرِيُّ بِمِصْرَ، اَنْبَاَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ الْقَاسِمِ الْيَمَامِيِّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، اَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ الْمَخْزُوْمِيَّ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ لَقِيَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ لَهُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّا بَنُو الْمُغِيْرَةِ قَوْمٌ فِيْنَا نَخْوَةٌ فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَا مِنْ رَّجُلٍ يَّتَعَاظَمُ فِيْ نَفْسِهِ وَيَخْتَالُ فِيْ مِشْيَتِهِ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بن خالد بن سعید بن العاص المخزومی بیان کرتے ہیں'ان کی ملاقات عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بن الخطاب سے ہوئی تو انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! ہمارا تعلق بنو مغیرہ قبیلے سے ہے، ہمارے لوگوں میں تکبر پایا جاتا ہے آپ نے (تکبر سے متعلق) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فرمان سنا ہے؟ تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہو اور اکڑ کر چلتا ہو، جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہو گا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

202۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ يُوْسُفَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِيْ مُوْسٰى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ؟ الْمَغْلُوْبُوْنَ الضُّعَفَاءُ، وَاَهْلُ النَّارِ كُلُّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں جنتیوں (اور دوزخیوں) کی نشاندہی کروں؟ (پھر فرمایا) کمزور اور عاجزی پسند لوگ (جنتی ہیں) اور اکڑ کر، تکبر سے چلنے والے (جہنمی ہیں)

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

203۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِيْ عُثْمَانَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا

حدیث 201:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 5995 اخرجه ابوعبدالله البخاري في "الادب المفرد" طبع دار البشائر الاسلاميه' بيروت' لبنان' 1409ھ/ 1989ء' رقم الحديث: 549

سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَّبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي، فَمَنْ نَازَعَنِي رِدَائِي قَصَمْتُهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، اِنَّمَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِّنْ طَرِيقِ الْاَغَرِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: تکبر اور بڑائی میری چادر ہے، جس نے یہ چادر اتاری میں اسے برباد کردوں گا۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے ان لفظوں کے ہمراہ نقل نہیں کیا تاہم امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اعز کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند کے حوالے سے نقل کیا ہے لیکن اس میں کچھ لفظوں کی تبدیلی ہے۔

204- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْفَقِيهُ بِالرِّيِّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْاَزْرَقُ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِى الشَّعْثَاءِ، عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ الْحِمَارَ، وَيَلْبَسُ الصُّوفَ، وَيَعْتَقِلُ الشَّاةَ، وَيَاْتِىْ مُرَاعَاةَ الضَّيْفِ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر سواری کرلیا کرتے تھے، اونی لباس پہن لیتے تھے، بکریوں کا دودھ (خود اپنے ہاتھ سے) دوھ لیا کرتے تھے اور مہمان کی عزت وتوقیر کرتے تھے۔

205- حَدَّثَنَا اَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُعَيْمٍ الْمَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِى الشَّعْثَاءِ، عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ الْحِمَارَ، وَيَلْبَسُ الصُّوفَ، وَيَعْتَقِلُ الشَّاةَ، وَيَاْتِىْ مُرَاعَاةَ الضَّيْفِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاِنَّمَا ذَكَرْتُهُ فِىْ هٰذِهِ الْمَوَاضِعِ لِاَنَّ هٰذِهِ الْخِلَالَ مِنَ الْاِيْمَانِ وَلَهُ شَاهِدٌ يَنْفَرِدُ بِهِ زَبَّانُ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر سواری کرلیا کرتے تھے، اونی لباس پہن لیتے تھے (خود اپنے ہاتھ سے) بکریوں کا دودھ دوھ لیا کرتے تھے اور مہمان کی عزت کیا کرتے تھے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ میں نے اس حدیث کو کتاب الایمان میں اس لئے ذکر کیا ہے کہ یہ عادات ایمان کی علامات میں سے ہیں۔ اس حدیث کی ایک شاہد حدیث ہے جس میں ''زبان بن فائد'' منفرد ہیں لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

(شاہد حدیث درج ذیل ہے)

206- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ وَهُوَ قَادِرٌ عَلَيْهِ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ دَعَاهُ اللّٰهُ عَلٰى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ، حَتّٰى يُخَيَّرَ فِيْ حُلَلِ الْاِيْمَانِ يَلْبَسُ اَيَّهَا يَشَاءُ

✧✧ حضرت سہل بن معاذ بن انس الجہنی رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: جس شخص نے اچھالباس پہننے پر قادر ہونے کے باوجود صرف اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی کرتے ہوئے خوش لباسی ترک کی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کو تمام مخلوقات کے سامنے (عزت دے گا) اور اسے اس بات کا اختیار دیا جائے گا کہ ایمان کے حلوں میں سے جو چاہے پہن لے۔

207- أَخْبَرَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عَائِذٍ الطَّائِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى الشَّامِ وَمَعَنَا أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَأَتَوْا عَلٰى مَخَاضَةٍ وَعُمَرُ عَلٰى نَاقَةٍ لَهُ فَنَزَلَ عَنْهَا وَخَلَعَ خُفَّيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَلٰى عَاتِقِهِ وَاَخَذَ بِزِمَامِ نَاقَتِهِ فَخَاضَ بِهَا الْمَخَاضَةَ فَقَالَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْتَ تَفْعَلُ هٰذَا تَخْلَعُ خُفَّيْكَ وَتَضَعُهُمَا عَلٰى عَاتِقِكَ وَتَأْخُذُ بِزِمَامِ نَاقَتِكَ وَتَخُوضُ بِهَا الْمَخَاضَةَ مَا يَسُرُّنِي أَنَّ أَهْلَ الْبَلَدِ اسْتَشْرَفُوكَ فَقَالَ عُمَرُ أَوْهِ لَمْ يَقُلْ ذَا غَيْرُكَ أَبَا عُبَيْدَةَ جَعَلْتَهُ نَكَالًا لِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا كُنَّا أَذَلَّ قَوْمٍ فَأَعَزَّنَا اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ فَمَهْمَا نَطْلُبُ الْعِزَّ بِغَيْرِ مَا أَعَزَّنَا اللّٰهُ بِهِ أَذَلَّنَا اللّٰهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ لِاحْتِجَاجِهِمَا جَمِيعًا بِأَيُّوبَ بْنِ عَائِذٍ الطَّائِيِّ وَسَائِرِ رُوَاتِهِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَاهِدٌ مِّنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ.

✧✧ طارق بن شہاب کہتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام کی طرف روانہ ہوئے، ان کے ساتھ (میں بھی تھا اور) ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بھی تھے (چلتے چلتے) ایک جھیل پر پہنچے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی اونٹنی پر سوار تھے۔ آپ اس سے نیچے اترے، اپنے جوتے اتار کر کندھوں پر رکھ لئے اور اونٹنی کی لگام پکڑ کر (پیدل چلتے ہوئے) جھیل میں داخل ہو گئے۔ اس پر حضرت

حدیث 206:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 2481 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 15669 اخرجه ابويعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 1484 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 386 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 387 اخرجه ابن ابی اسامه فی "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبويه مدينه منوره 1413ھ/1992ء رقم الحديث: 567

ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین (آپ نے یہ کیا کیا؟) جوتے اتار کر کندھوں پر کھ لئے ہیں اور اونٹنی کی لگام پکڑ کر پیدل چل رہے ہیں؟ میرا دل یہ چاہتا ہے کہ شہر کے لوگ آپکی (آپ کے حسب مرتبہ) عزت کریں۔ آپ نے فرمایا: اے ابوعبیدہ! یہ بات تیرے سوا کسی اور نے نہیں کہی۔ میں امت محمدیہ کے لئے اس کو ایک مثال بنانا چاہتا ہوں۔ ہم ذلیل ورُسوا لوگ تھے، اللہ تعالیٰ نے اسلام کی بدولت ہمیں عزت بخشی۔ اب اگر ہم اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مقام عزت کو چھوڑ کر کسی دوسری جگہ عزت ڈھونڈیں گے تو اللہ ہمیں ذلیل کرے گا۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے کیونکہ دونوں نے ایوب بن عائذ اور اس حدیث کی سند کے باقی تمام راویوں کی روایات نقل کی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے یہ مذکورہ حدیث نقل نہیں کی۔ اس کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو اعمش نے قیس بن مسلم کے حوالے سے روایت کی ہے۔ (وہ روایت درج ذیل ہے)

208- حَدَّثَنَا عَلِي بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى السَّكَرِيُّ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ لَقِيَهُ الْجُنُوْدُ وَعَلَيْهِ إِزَارٌ وَخُفَّانِ وَعِمَامَةٌ وَهُوَ اٰخِذٌ بِرَأْسِ بَعِيْرِهٖ يَخُوْضُ الْمَاءَ فَقَالَ لَهُ يَعْنِي قَائِلٌ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ تَلْقَاكَ الْجُنُوْدُ وَبَطَارِقَةُ الشَّامِ وَأَنْتَ عَلٰى حَالِكَ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ إِنَّا قَوْمٌ اَعَزَّنَا اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ فَلَنْ نَبْتَغِيَ الْعِزَّ بِغَيْرِهٖ.

❖❖ طارق بن شہاب روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ملک شام پہنچے اور وہاں کی افواج کے سربراہوں سے ملاقات کی، اس وقت آپ موزے، عمامہ پہنے ہوئے تھے اور ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ اپنی اونٹنی کی مہار پکڑے جھیل سے گزر رہے تھے، کسی نے آپ سے عرض کی: حضور! آپ شام کی افواج کے جرنیلوں سے ملاقات کر رہے ہیں اور اس حالت میں ملاقات کرنا آپ کی عزت وشان کے مطابق نہیں ہے، اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کی بدولت عزت عطا فرمائی ہے، اس لئے ہم اسے چھوڑ کر کسی دوسرے ذریعہ سے عزت نہیں پا سکتے۔

209- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَيَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيْرِنَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ فَقَدِ احْتَجَّ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْيَحْصِبِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَشَاهِدُهُ الْحَدِيْثُ الْمَعْرُوْفُ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، وَغَيْرِهٖ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ وَفِيْ حَدِيْثِ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَاِنَّمَا تَرَكْتُهُ لِاَنَّ رَاوِيَةَ لَيْثِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٍ

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بچوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کا حق نہیں پہچانتا وہ ہمارے طریقہ پر نہیں ہے۔

✤✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ''عبداللہ بن عامر الیحصبی'' کی روایات نقل کی ہیں۔

اس کی ایک شاہد حدیث معروف ہے جس کی سند محمد بن اسحاق اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم کے ذریعے عمرو بن شعیب پھران کے والد سے ہوتی ہوئی ان کے دادا تک پہنچتی ہے اور ایک روایت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بھی نقل کی ہے، اس حدیث میں ''یامر بالمعروف وینھی عن المنکر'' کے الفاظ بھی موجود ہیں (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) میں نے اس حدیث کو اس لئے ترک کیا ہے کہ اس میں ''لیث بن ابی سلیم'' موجود ہیں۔

210ـ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْعَقَبِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ هُشَيْمٍ، حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، وَاَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَنْبَاَنَا خَالِدُ بْنُ مِهْرَانَ الْحَذَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْبَرَكَةُ مَعَ اَكَابِرِكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حديث 209:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 4943 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي' في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث:1920 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث:6733 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 6935 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 7073 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 22807 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 458 اخرجه ابويعلىٰ الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 3476 اخرجه ابويعلىٰ الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 4241 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 8154 اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه' مكتبه المتنبي' بيروت' قاهره' رقم الحديث: 586 اخرجه ابوعبدالله البخاري في "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه' بيروت' لبنان' 1409ھ/1989ء' رقم الحديث: 353 اخرجه ابوعبدالله البخاري في "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه' بيروت' لبنان' 1409ھ/1989ء' رقم الحديث: 354 اخرجه ابوعبدالله البخاري في "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه' بيروت' لبنان' 1409ھ/1989ء' رقم الحديث:356 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/1988ء' رقم الحديث:586 اخرجه ابن ابي اسامه في "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبويه' مدينه منوره 1413ھ/1992ء' رقم الحديث:798

حديث 210:

اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 559 اخرجه ابوعبدالله القضاعي في "مسنده" طبع موسسة الرسالة' بيروت' لبنان 1407ھ/ 1986ء' رقم الحديث:36

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برکت تمہارے اکابرین کے ساتھ ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

211۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَثنا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِيَانِ ابْنَ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ اُحَرِّجُ عَلَيْكُمْ حَقَّ الضَّعِيفَيْنِ الْيَتِيمِ وَالْمَرْاَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں دو کمزور صنفوں کی حق تلفی تم پر حرام کرتا ہوں۔(۱) یتیم (۲) عورت۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

212۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ الْبَيْرُوتِيُّ، اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ، قَالَ: سَمِعْتُ الْاَوْزَاعِيَّ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ كَثِيْرٍ الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، وَكَانَ يُجَالِسُ اَبَا ذَرٍّ، قَالَ: فَجَمَعَ حَدِيْثًا فَلَقِيَ اَبَا ذَرٍّ وَّهُوَ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْوُسْطٰى وَحَوْلَهُ النَّاسُ، قَالَ: فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ حَتّٰى مَسَّتْ رُكْبَتِيْ رُكْبَتَهُ، فَنَسِيتُ ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ وَتَفَلَّتَ مِنِّيْ كُلُّ شَيْءٍ اَرَدْتُ اَنْ اَسْاَلَهُ عَنْهُ، فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ اِلَى السَّمَآءِ فَجَعَلْتُ اَتَذَكَّرُ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا ذَرٍّ، دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلَ بِهِ الْعَبْدُ دَخَلَ الْجَنَّةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ مَعَ الْاِيْمَانِ عَمَلًا ؟ قَالَ: يَرْضَخُ مِمَّا رَزَقَهُ اللّٰهُ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاِنْ كَانَ مُعْدَمًا لَا شَيْءَ لَهُ ؟ قَالَ: يَقُوْلُ مَعْرُوْفًا بِلِسَانِهِ، قُلْتُ: فَاِنْ كَانَ عَيِيًّا لَا يَبْلُغُ عَنْهُ لِسَانُهُ ؟ قَالَ: فَلْيُعِنْ مَغْلُوْبًا، قُلْتُ: فَاِنْ كَانَ ضَعِيفًا لَا قُوَّةَ لَهُ ؟ قَالَ: فَلْيَصْنَعْ لِاَخْرَقَ، قُلْتُ: فَاِنْ كَانَ اَخْرَقَ ؟ فَالْتَفَتَ اِلَيَّ، فَقَالَ: مَا تُرِيْدُ اَنْ تَدَعَ فِيْ صَاحِبِكَ خَيْرًا ؟ قَالَ: يَدَعُ النَّاسَ مِنْ اَذَاهُ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ هٰذَا لَيَسِيْرٌ كُلُّهُ، قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْهُنَّ خَصْلَةٌ يَعْمَلُ بِهَا عَبْدٌ يَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اَخَذَتْ

حديث 211:

اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3678 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 9664 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ه/1993ء رقم الحديث: 5565 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 9149

حديث 212:

اخرجه ابو القاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ه/1983ء رقم الحديث: 1650

بِيَدِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَمْ تُفَارِقْهُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ فَقَدِ احْتَجَّ فِيْ كِتَابِهٖ بِاَبِيْ كَثِيْرِ الزُّبَيْدِيِّ وَاسْمُهُ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اُذَيْنَةَ وَهُوَ تَابِعِيٌّ مَّعْرُوْفٌ، يُقَالُ لَهٗ: اَبُوْ كَثِيْرِ الْاَعْمٰى، وَهٰذَا الْحَدِيْثُ لَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ابوکثیر الزبیدی کے والد، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھا کرتے تھے اور احادیث جمع کیا کرتے تھے۔ایک مرتبہ وہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے گئے تو وہ ''جمرہ وسطی'' کے پاس تشریف فرما تھے اور ان کے اردگرد بہت سارے لوگ جمع تھے (ابوکثیر الزبیدی کے والد) کہتے ہیں: میں اس مجلس میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے اتنے قریب جا کر بیٹھا کہ میرے گھٹنے ان کے گھٹنوں سے لگ رہے تھے (ان کے پاس بیٹھتے ہی میں جو کچھ سوچ کر آیا تھا سب کچھ بھول گیا اور) کچھ یاد نہ رہا کہ میں کیا سوال کرنا چاہتا تھا، میں آسمان کی طرف چہرہ کر کے سوچنے لگا (جب مجھے یاد آ گیا) تو میں نے کہا: اے ابوذر! آپ مجھے کوئی عمل ایسا بتا دیں جس پر عمل کر کے میں جنت میں چلا جاؤں، انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ''اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ''۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ایمان کے ساتھ کوئی عمل بھی ضروری ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے، اس میں سے خرچ کرو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی شخص اتنا محتاج ہو کہ اس کے پاس کچھ بھی نہ ہو (وہ کیا کرے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ زبان سے اچھی بات کرے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر وہ زبان سے کچھ نہ بول سکے (وہ کیا کرے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کسی مظلوم کی مدد کر دے۔ میں نے عرض کی: اگر وہ خود کمزور و ناتواں ہو، کسی کی مدد نہ کر سکتا ہو (وہ کیا کرے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کسب سے عاجز آدمی کے لئے کسب کرے، میں نے عرض کی: اگر وہ خود کسب سے عاجز ہو (وہ کیا کرے؟) اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: تو اپنے ساتھیوں کے لئے کوئی بھلائی نہیں چھوڑنا چاہتا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ اس عمل کو چھوڑ دیتے ہیں جو ان کو تکلیف دیتا ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے سوالات کا مقصد بھی یہی ہے کہ لوگوں کے لئے آسانی ہو جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، ان مذکورہ خصلتوں میں سے کسی پر بھی بندہ محض رضائے الٰہی کی خاطر عمل کرے تو قیامت کے دن یہ خصلتیں اس وقت تک اس کا ہاتھ نہیں چھوڑیں گی جب تک وہ جنت میں داخل نہ ہو جائے۔

213۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَارِثٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ مَّالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ الْاَعْمَشُ وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: التُّؤَدَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ خَيْرٌ اِلَّا فِيْ عَمَلِ الْاٰخِرَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت اعمش بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اعمال آخرت کے سوا ہر کام میں سوچ بچار کرنا اچھا ہے۔

حدیث 213:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 4810 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 792

❖❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

214- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى الْقَاضِي، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي ذُبَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَنَفَخَ فِيهِ الرُّوحَ عَطَسَ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ بِاِذْنِ اللّٰهِ، فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ: رَحِمَكَ اللّٰهُ رَبُّكَ يَا اٰدَمُ، وَقَالَ لَهُ: يَا اٰدَمُ، اذْهَبْ اِلٰى اُولٰئِكَ الْمَلَائِكَةِ اِلٰى مَلَإٍ مِّنْهُمْ جُلُوسٍ، فَقُلِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَذَهَبَ، فَقَالُوا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى رَبِّهِ، فَقَالَ: هٰذِهِ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيكَ وَبَنِيهِمْ، فَقَالَ اللّٰهُ لَهُ وَيَدَاهُ مَقْبُوضَتَانِ: اخْتَرْ اَيَّهُمَا شِئْتَ، فَقَالَ: اخْتَرْتُ يَمِينَ رَبِّي وَكِلْتَا يَدَيْ رَبِّي يَمِينٌ مُّبَارَكَةٌ، ثُمَّ بَسَطَهَا، فَاِذَا فِيهَا اٰدَمُ وَذُرِّيَّتُهُ، فَقَالَ: اَيْ رَبِّ مَا هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: ذُرِّيَّتُكَ، فَاِذَا كُلُّ اِنْسَانٍ مَكْتُوبٌ عُمْرُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَاِذَا فِيهِمْ رَجُلٌ اَضْوَؤُهُمْ، اَوْ قَالَ: مِنْ اَضْوَئِهِمْ لَمْ يُكْتَبْ لَهُ اِلَّا اَرْبَعِينَ سَنَةً، قَالَ: يَا رَبِّ زِدْ فِي عُمْرِهِ، قَالَ: ذَاكَ الَّذِي كُتِبَ لَهُ، قَالَ: فَاِنِّي قَدْ جَعَلْتُ لَهُ مِنْ عُمْرِي سِتِّينَ سَنَةً، قَالَ: اَنْتَ وَذَاكَ، قَالَ: ثُمَّ اُسْكِنَ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اُهْبِطَ مِنْهَا اٰدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهِ، فَاَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ، فَقَالَ لَهُ اٰدَمُ: قَدْ عَجِلْتَ قَدْ كُتِبَ لِي اَلْفُ سَنَةٍ، قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوُدَ مِنْهَا سِتِّينَ سَنَةً، فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ، وَنَسِيَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ، فَيَوْمَئِذٍ اُمِرْنَا بِالْكِتَابِ وَالشُّهُودِ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ فَقَدِ احْتَجَّ بِالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي ذُبَابٍ، وَقَدْ رَوَاهُ عَنْهُ غَيْرُ صَفْوَانَ، وَاِنَّمَا خَرَّجْتُهُ مِنْ حَدِيثِ صَفْوَانَ لِاَنِّي عَلَوْتُ فِيهِ وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيحٌ،

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اوران میں روح ڈالی تو ان کو چھینک آئی (چھینک آنے پر) آپ نے کہا: الحمدللہ۔ اللہ کے حکم واذن سے۔ انہوں نے اللہ کی حمد بیان کی۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم علیہ السلام! تمہارا رب تم پر رحم کرے۔ پھر آدم علیہ السلام نے فرمایا: فرشتوں کی وہ جماعت جو بیٹھی ہوئی ہے ان کے پاس جاؤ اور کہو: السلام علیکم! آدم علیہ السلام نے ان کے پاس جا کر اسی طرح کہا۔ تو انہوں نے جواباً کہا: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پھر آدم علیہ السلام لوٹ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تمہارا، تمہاری اولادوں اوران کی اولادوں کا سلام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں ہاتھوں کو سمیٹ کر فرمایا: ان میں سے جو ہاتھ چاہو پسند کرلو۔ آدم علیہ السلام نے عرض کی: میں اپنے رب کا دایاں ہاتھ اختیار کرتا ہوں حالانکہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں اور دونوں میں برکت ہے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ کھول دیا، اس میں آدم علیہ السلام اوران کی تمام اولاد موجود تھی۔ یہ دیکھ کر آدم علیہ

حدیث 214:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3368 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 6164 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 10046

السلام نے دریافت کیا: یا اللہ! یہ کون ہیں؟ فرمایا: تیری اولاد ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے ماتھے پر اس کی عمر لکھی ہوئی تھی۔ ان میں ایک شخص انتہائی روشن چہرے والا تھا، اس کی عمر صرف ۶۰ سال لکھی گئی تھی۔ آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی: یا اللہ! اس کی عمر میں اضافہ فرما دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کی عمر تو وہی ہے جو لکھ دی گئی ہے۔ آدم علیہ السلام نے عرض کی: یا اللہ میری عمر میں سے ساٹھ سال اس کو دے دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جیسے آپ کی مرضی (حضور ﷺ نے) فرمایا: پھر وہ جنت میں رہے جتنی دیر اللہ تعالیٰ نے انہیں وہاں رکھا۔ پھر آدم علیہ السلام کو جنت سے اتارا گیا اور اپنی عمر گزارنے لگے، پھر ایک مرتبہ ملک الموت ان کے پاس آئے، آدم علیہ السلام نے کہا: آپ جلدی آ گئے ہیں (ابھی تو میری عمر باقی ہے کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے میری عمر ہزار سال لکھی ہے۔ ملک الموت نے کہا: کیوں نہیں (آپ کی عمر تو ہزار سال ہی لکھی گئی تھی) لیکن آپ نے اپنی عمر سے ۶۰ سال اپنے بیٹے داؤد کو دے دیئے ہیں۔ اس پر آدم علیہ السلام نہ مانے، اسی طرح ان کی اولاد بھی نہیں مانتی۔ وہ اپنا وعدہ بھول گئے، ان کی اولاد بھی وعدے بھول جاتی ہے۔ اس دن سے ہمیں لکھنے اور گواہ قائم کرنے کا حکم دے دیا گیا۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے کیونکہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حارث بن عبدالرحمٰن بن ابوذباب کی روایات نقل کی ہیں اور ان سے صفوان کے علاوہ بھی کئی محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے روایات کی ہیں، میں نے صفوان کی روایت اس لئے نقل کی ہے کہ ان کے ذریعے میری سند "عالی" ہے۔ اس کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ صحیح ہے۔

(شاہد حدیث درج ذیل ہے)

215۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْفَقِيْهُ الشَّاشِيُّ فِيْ اٰخَرِيْنَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَرُوْبَةُ، حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا اسی جیسا فرمان منقول ہے۔

216۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السَّدُوْسِيُّ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَتَعْجَبُوْنَ اَنْ يَّكُوْنَ الْخُلَّةُ لِاِبْرَاهِيْمَ، وَالْكَلَامُ لِمُوْسٰى، وَالرُّؤْيَةُ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِى الرُّؤْيَةِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' کیا تمہیں یہ بات اچھی لگتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی "خلت" (دوستی) ابراہیم علیہ السلام کے لئے ہو، کلام موسیٰ علیہ السلام کے لئے اور دیدار الٰہی محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے۔

حدیث 216:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث:11539

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔اور روایت کے سلسلے میں اس حدیث کی ایک شاہد صحیح حدیث بھی موجود ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔(شاہد حدیث درج ذیل ہے)

217- اَخْبَرْنَاهُ اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيْهُ، وَاَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّرَغَاوَشُوِنِي الْبُخَارِيَّانِ بِبُخَارِى، قَالَا: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيْبِ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدَّوْلَابِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَعِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: رَاى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ وَلَهُ شَاهِدٌ ثَالِثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔

اس کی ایک تیسری شاہد حدیث بھی موجود ہے اور یہ صحیح الاسناد ہے۔(شاہد حدیث درج ذیل ہے)

218- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَدْ رَاى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ،

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا۔

219- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: رَآهُ مَرَّتَيْنِ، حَدِيْثُ كَذَا قَدِ اعْتَمَدَهُ الشَّيْخَانِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَخْبَارَ عَآئِشَةَ بِنْتِ الصِّدِّيْقِ، وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، وَاَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَاى جِبْرَائِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهٰذِهِ الْاَخْبَارُ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا صَحِيْحَةٌ كُلُّهَا، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا دو مرتبہ دیدار کیا۔

✣✣ رویت باری تعالیٰ کے باب میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایات پر اعتماد کیا ہے (ان سب کا مقصد یہ ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

حدیث 217:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3279 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 57 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 11619

حدیث 220:

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 10771 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحديث: 2937

جبریل کو دیکھا تھا اور جن روایات کا تذکرہ میں نے کیا ہے سب صحیح ہیں۔

220۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الرَّازِيُّ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اِمْلَاءً، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَيُّوْبَ الْمُخَرِّمِيُّ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْفَزَارِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْبُنَانِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْاَنْبِيَاءِ مَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: فَيَجْلِسُوْنَ عَلَيْهَا وَيَبْقٰى مِنْبَرِي لَا اَجْلِسُ عَلَيْهِ، اَوْ لَا اَقْعُدُ عَلَيْهِ قَائِمًا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّيْ مَخَافَةَ اَنْ يَّبْعَثَ بِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَيَبْقٰى اُمَّتِيْ مِنْ بَعْدِيْ، فَاَقُوْلُ: يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا مُحَمَّدُ مَا تُرِيْدُ اَنْ اَصْنَعَ بِاُمَّتِكَ؟ فَاَقُوْلُ: يَا رَبِّ عَجِّلْ حِسَابَهُمْ، فَيُدْعٰى بِهِمْ فَيُحَاسَبُوْنَ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِيْ، فَمَا اَزَالُ اُشَفَّعُ حَتّٰى اُعْطٰى صِكَاكًا بِرِجَالٍ قَدْ بُعِثَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ، وَآتِيْ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ، فَيَقُوْلُ: يَا مُحَمَّدُ، مَا تَرَكْتَ لِلنَّارِ لِغَضَبِ رَبِّكَ فِيْ اُمَّتِكَ مِنْ بَقِيَّةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ الشَّيْخَيْنِ لَمْ يَحْتَجَّا بِمُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، وَهُوَ قَلِيْلُ الْحَدِيْثِ يَجْمَعُ حَدِيْثَهُ، وَالْحَدِيْثُ غَرِيْبٌ فِيْ اَخْبَارِ الشَّفَاعَةِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) انبیاء کرام علیہم السلام کے لئے سونے کے منبر بچھائے جائیں گے۔ سب اپنے اپنے منبر پر بیٹھ جائیں گے اور میرا منبر بچ جائے گا۔ میں اس پر نہیں بیٹھوں گا بلکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑا رہوں گا کیونکہ مجھے یہ خدشہ ہوگا کہ اگر میں پہلے جنت میں چلا گیا تو میرے بعد میری امت کہیں جنت میں جانے سے نہ رہ جائے۔ میں کہوں گا: یا اللہ! میری امت، میری امت، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: آپ کیا چاہتے ہیں؟ آپ کی امت کے ساتھ کیا کیا جائے؟ میں کہوں گا: یا اللہ ان کا حساب جلدی لے لیا جائے، چنانچہ آپ ﷺ کی امت کو بلا کر حساب لے لیا جائے گا۔ ان میں سے کچھ لوگ اللہ کی رحمت سے جنت میں چلے جائیں گے اور کچھ لوگ میری شفاعت سے، پھر میں مسلسل شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک دوزخ میں جانے والوں کی فہرست مجھے دے دی جائے گی۔ پھر میں داروغہ جہنم کے پاس آؤں گا، وہ کہے گا: اے محمد ﷺ آپ نے اپنا کوئی امتی جہنم میں نہیں چھوڑا۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن ثابت البنانی کی روایات نقل نہیں کیں کیونکہ ان کی روایات کی تعداد بہت کم ہے اور یہ حدیث، شفاعت کی خبر کے حوالے سے غریب ہے اور شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

221۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيَّ، يَقُوْلُ: نَزَلْنَا

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلا فَاسْتَيْقَظْتُ مِنَ اللَّيْلِ، فَإِذَا لا أَرٰى شَيْئًا اَطْوَلَ مِنْ مُؤْخِرَةِ رَحْلِيْ، قَدْ لَصِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ وَّبَعِيْرُهُ بِالْأَرْضِ، فَقُمْتُ أَتَخَلَّلُ النَّاسَ حَتّٰى وَقَعْتُ اِلٰى مَضْجَعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِيْهِ، فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلَى الْفِرَاشِ فَإِذَا هُوَ بَارِدٌ، فَخَرَجْتُ اَتَخَلَّلُ النَّاسَ وَاَقُوْلُ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ذُهِبَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى خَرَجْتُ مِنَ الْعَسْكَرِ كُلِّهِ فَنَظَرْتُ سَوَادًا فَمَضَيْتُ فَرَمَيْتُ بِحَجَرٍ، فَمَضَيْتُ اِلَى السَّوَادِ، فَإِذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَاِذَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا صَوْتٌ كَدَوِيِّ الرَّحَا، اَوْ كَصَوْتِ الْهَصْبَاءِ حِيْنَ يُصِيْبُهَا الرِّيْحُ، فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: يَا قَوْمِ اثْبُتُوْا حَتّٰى تُصْبِحُوْا، اَوْ يَاْتِيَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَلَبِثْنَا مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ نَادٰى اَثَمَّ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَعَوْفُ بْنُ مَالِكٍ ؟فَقُلْنَا: نَعَمْ، فَاَقْبَلَ اِلَيْنَا فَخَرَجْنَا نَمْشِيْ مَعَهُ لا نَسْاَلُهُ عَنْ شَيْءٍ وَّلا نُخْبِرُهُ بِشَيْءٍ، فَقَعَدَ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَقَالَ: اَتَدْرُوْنَ مَا خَيَّرَنِيْ بِهِ رَبِّي اللَّيْلَةَ ؟ فَقُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: فَاِنَّهُ خَيَّرَنِيْ بَيْنَ اَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ اُمَّتِي الْجَنَّةَ، وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ، فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ، قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنَا مِنْ اَهْلِهَا، قَالَ: هِيَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، فَقَدِ احْتَجَّ بِسُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، وَاَمَّا سَائِرُ رُوَاتِهِ فَمُتَّفَقٌ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، وَهِشَامُ بْنُ سِنْبَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ

اَمَّا حَدِيْثُ سَعِيْدٍ،

✧✧ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا۔ میں رات کے وقت جاگ رہا تھا (میں نے اپنے چاروں طرف دیکھا) سب انسان اور جانور سو رہے تھے۔ پورے لشکر میں میرا کجاوا ہی سب سے اونچا نظر آ رہا تھا۔ میں اپنی جگہ سے اٹھا اور لوگوں کے درمیان سے گزرتا ہوا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب گاہ کے قریب چلا گیا (میں یہ دیکھ کر بہت حیران ہوا کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خیمے میں موجود نہیں تھے، میں نے زمین پر ہاتھ لگا کر دیکھا تو وہ بھی ٹھنڈی تھی (جس سے مجھے اندازہ ہوا کہ آپ کافی دیر سے یہاں پر نہیں ہیں) میں وہاں سے انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے نکلا اور یہ سوچ رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تشریف لے گئے ہیں۔ لوگوں کے درمیان آپ کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے میں لشکر سے باہر جا نکلا۔ میں نے دور ایک سایہ سا دیکھا (یہ دیکھنے کے لئے کہ یہ کیا چیز ہے) اس کی طرف ایک پتھر پھینکا (مجھے اندازہ ہو گیا کہ کوئی خطرے کی بات نہیں ہے اس لئے) میں اس سائے کے پاس چلا گیا۔ جب دیکھا تو وہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے۔ وہاں ہمیں ایسی آواز سنائی دی گویا کہ چکی چل رہی ہو (جس سے ہم سمجھ گئے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم یہیں پر

حدیث 221:

اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 126 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله' بيروت' لبنان' 1405ھ/1984' رقم الحديث: 575

ہیں اور وحی نازل ہو رہی ہے) ہم نے ایک دوسرے سے کہا: اگر ابھی رسول اللہ ﷺ آ جائیں تو ٹھیک ہے ورنہ صبح ہونے تک ہمیں یہیں رکنا چاہئے۔ کافی دیر تک ہم وہاں کھڑے رہے پھر ہمیں نبی پاک نے آواز دی: کیا یہاں معاذ بن جبل، ابوعبیدہ بن جراح اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ! تب آپ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے اور ہم آپ کے ساتھ ہو لئے، ہم چپ چاپ آپ ﷺ کے ہمراہ چلتے رہے اور ہم نے آپ سے کسی قسم کی کوئی بات نہیں کی (جب آپ ﷺ خیمے میں پہنچے تو) آپ اپنے بستر پر بیٹھے اور فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ آج کی رات اللہ تعالیٰ نے مجھے کیا اختیار دیا؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے آدھی امت جنت میں لے جانے یا شفاعت میں سے کوئی ایک چیز چن لینے کا اختیار دیا، تو میں نے شفاعت کو چن لیا۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ جن لوگوں کی آپ شفاعت کریں گے، دعا فرمائیے کہ ہم بھی ان میں سے ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت ہر مسلمان کے لئے ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے سلیم بن عامر کی روایات نقل کی ہیں ان کے علاوہ اس سند کے باقی تمام راوی متفق علیہ ہیں، اسی حدیث کو سعید بن ابوعروبہ اور حشام بن سنبر نے قتادہ پھر ابوالملیح پھر عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے (سعید بن ابی عروبہ کی روایت درج ذیل ہے)

122- فَحَدَّثَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، أَنْبَأَنَا سَعِيدٌ، قَالَ: وَثنا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَبَا الْمَلِيحِ الْهُذَلِيَّ، حَدَّثَهُمْ أَنَّ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، أَمَّا حَدِيثُ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ،

ہشام الدستوائی بن سنبر کی روایت درج ذیل ہے۔

123- فَحَدَّثَنَاهُ أَبُو زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، حَدِيثُ قَتَادَةَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ أَبُو قِلَابَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ الْجَرْمِيُّ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ،

❖❖ قتادہ کی یہ حدیث شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار پر صحیح ہے لیکن انہوں نے اسے نقل نہیں کیا، اسی حدیث کو ابوقلابہ عبداللہ بن زید الجرمی نے بھی عوف بن مالک کے حوالے سے روایت کیا ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

224- أَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، حَدَّثَنَا

حدیث 224:

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 7207

اِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيهِ فَانْتَهَيْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ فَلَمْ نَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَكَانِهِ، وَاِذَا الْاِبِلُ قَدْ وَضَعَتْ جِرَانَهَا فَاِذَا اَنَا بِحِبَالٍ، فَاِذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَتَصَدّٰى لِيْ وَتَصَدَّيْتُ لَهُ، فَقُلْتُ: اَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ: وَرَائِيْ، وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَهٰذَا صَحِيْحٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِىْ قِلَابَةَ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ، عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ ابوقلابہ کی یہ حدیث شیخین علیہما السلام کے معیار پر ہے اور یہی حدیث ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی سند سے عوف بن مالک کے حوالے سے اسنادِ صحیح کے ساتھ مروی ہے جو کہ شیخین علیہما السلام کے معیار پر صحیح ہے لیکن انہوں نے اسے نقل نہیں کیا،

(ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث درج ذیل ہے)

225- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيِّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْقَطَّانُ الرَّقِّيُّ بِالرَّقَّةِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَمَّادٍ اَبُوْ بَكْرٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيهِ، قَالَ عَوْفٌ: فَسَمِعْتُ خَلْفِيْ هَزِيْزًا كَهَزِيْزِ الرَّحٰى، فَاِذَا اَنَا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ فِيْ اَرْضِ الْعَدُوِّ كَانَ عَلَيْهِ الْحُرَّاسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَانِيْ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّيْ يُخَيِّرُنِيْ بَيْنَ اَنْ يَّدْخُلَ شَطْرُ اُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ، فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ عَرَفْتَ قِوَائِيْ فَاجْعَلْنِيْ مِنْهُمْ، قَالَ: اَنْتَ مِنْهُمْ، قَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ عَرَفْتَ اَنَّا تَرَكْنَا قَوْمَنَا وَاَمْوَالَنَا رَاغِبًا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ، قَالَ: اَنْتَ مِنْهُمْ، فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ ثَارُوْا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْعُدُوْا فَقَعَدُوْا، كَاَنَّهُ لَمْ يَقُمْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ، قَالَ: اَتَانِيْ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّيْ فَخَيَّرَنِيْ بَيْنَ اَنْ يَّدْخُلَ شَطْرُ اُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اجْعَلْنَا مِنْهُمْ فَقَالَ: هِيَ لِمَنْ مَّاتَ وَلَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا

❖❖ مذکورہ سند کے ساتھ بھی یہ روایت منقول ہے۔تاہم اس میں کچھ الفاظ الگ ہیں۔

226- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيْدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَبَّاسِ الشَّامِيُّ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِىْ

حدیث 226:

اخرجه ابوبكر الشيباني في "الاحاد والمثاني" طبع دار الراية رياض سعودي عرب 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 1600 اخرجه ابن ابي اسامه في "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبويه مدينه منوره 1413ھ/1992ء رقم الحديث: 1134 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودي عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 31740

جُحَیْفَةَ السُّوَائِیُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ الثَّقَفِیِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی عَقِیْلٍ الثَّقَفِیِّ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ وَفْدِ ثَقِیفٍ، فَعَلَقْنَا طَرِیقًا مِّنْ طُرُقِ الْمَدِیْنَةِ حَتّٰی اَنَخْنَا بِالْبَابِ، وَمَا فِی النَّاسِ رَجُلٌ اَبْغَضُ اِلَیْنَا مِنْ رَّجُلٍ نَلِجُ عَلَیْهِ مِنْهُ، فَدَخَلْنَا وَسَلَّمْنَا وَبَایَعْنَا، فَمَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهٖ حَتّٰی مَا فِی النَّاسِ رَجُلٌ اَحَبُّ اِلَیْنَا مِنْ رَّجُلٍ خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهٖ، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَا سَاَلْتَ رَبَّكَ مُلْكًا كَمُلْكِ سُلَیْمَانَ؟ فَضَحِكَ وَقَالَ: لَعَلَّ صَاحِبَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ مُلْكِ سُلَیْمَانَ، اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَبْعَثْ نَبِیًّا اِلَّا اَعْطَاهُ دَعْوَةً، فَمِنْهُمْ مَنِ اتَّخَذَ بِهَا دُنْیَا فَاُعْطِیَهَا، وَمِنْهُمْ مَنْ دَعَا بِهَا عَلٰی قَوْمِهٖ فَاُهْلِكُوا بِهَا، وَاِنَّ اللّٰهَ اَعْطَانِیْ دَعْوَةً فَاخْتَبَاْتُهَا عِنْدَ رَبِّیْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَقَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِعَلِیِّ بْنِ هَاشِمٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ عَقِیْلٍ الثَّقَفِیُّ صَحَابِیٌّ، قَدْ تَحْتَجُّ بِهٖ اَئِمَّتُنَا فِیْ مَسَانِیْدِهِمْ، فَاَمَّا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَبَّاسِ، فَاِنَّهٗ مَنْ یَّجْمَعُ حَدِیْثَهٗ، وَیُعَدُّ مَسَانِیْدَهٗ فِی الْكُوْفِیِّیْنَ

✧✧ عبدالرحمٰن بن ابی عقیل الثقفی بیان کرتے ہیں، میں وفد ثقیف کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا۔ وہاں پہنچ کر ہم نے دروازے سے باہر اونٹ بٹھائے اور آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ سلام عرض کیا اور آپ کی بیعت کی، آپ ﷺ کے پاس جانے سے پہلے اس کائنات میں آپ سے زیادہ مجھے کسی سے نفرت نہ تھی اور جب بیعت کر کے باہر نکلا تو آپ ﷺ سے بڑھ کر مجھے کسی سے محبت نہ تھی (عبدالرحمٰن کہتے ہیں) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ اللہ تعالیٰ سے حضرت سلیمان علیہ السلام جیسی بادشاہی کیوں نہیں مانگ لیتے؟ آپ ﷺ مسکرا دیئے اور فرمایا: ہو سکتا ہے کہ تمہارے ساتھی کے لئے اللہ کے پاس حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی سے بھی اچھی بادشاہی ہو (پھر آپ ﷺ نے فرمایا) اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو ایک دعا کا اختیار دیا ہے، جس نے وہ دعا دنیا میں مانگ لی ان کو وہ عطا کر دی گئی، جس نے وہی دعا اپنی قوم کے خلاف مانگی، اللہ تعالیٰ نے اس دعا کی بنا پر قوم کو ہلاک کر دیا۔ مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے ایک دعا کا اختیار دیا لیکن میں نے اسے قیامت کے دن رب کی بارگاہ میں اپنی امت کی سفارش کے لئے سنبھال کر رکھا۔

✣✣ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یعلیٰ بن ہاشم کی روایات نقل کی ہیں اور اس کی سند میں عبدالرحمٰن بن ابی عقیل الثقفی صحابی ہیں۔ آئمہ حدیث نے ان کی روایات اپنی مسانید میں نقل کی ہیں۔ اسی کی سند میں عبدالجبار بن عباس ایسے راوی ہیں جن کی احادیث کو جمع کیا جاتا ہے اور ان کی مسانید کو کوفی مسانید میں شمار کیا جاتا ہے۔

227۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِیُّ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِیُّ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسٰی، قَالُوْا: حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ الْبَهْرَانِیُّ، حَدَّثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: اُرِیْتُ مَا یَلْقٰی اُمَّتِیْ بَعْدِیْ، وَسَفْكَ بَعْضِهِمْ دِمَاءَ بَعْضٍ، وَسَبَقَ ذٰلِكَ مِنَ اللّٰهِ كَمَا سَبَقَ فِی الْاُمَمِ قَبْلَهُمْ، فَسَاَلْتُهٗ اَنْ یُوَلِّیَنِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَفَاعَةً فِیْهِمْ فَفَعَلَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَالْعِلَّةُ عِنْدَهُمَا فِيْهِ اَنَّ اَبَا الْيَمَانِ حَدَّثَ بِهٖ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ مَرَّةً: عَنْ شُعَيْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ، وَقَالَ مَرَّةً: عَنْ شُعَيْبٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ، عَنْ اَنَسٍ وَّقَدْ قَدَّمْنَا الْقَوْلَ فِيْ مِثْلِ هٰذَا اَنَّهٗ لَا يُنْكَرُ اَنْ يَّكُوْنَ الْحَدِيْثُ عِنْدَ اِمَامٍ مِّنَ الْاَئِمَّةِ عَنْ شَيْخَيْنِ فَمَرَّةً يُحَدِّثُ بِهٖ عَنْ هٰذَا، وَمَرَّةً عَنْ ذَاكَ، وَقَدْ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَانِءٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ، قَالَ: قَالَ لَنَا اَبُو الْيَمَانِ: اَلْحَدِيْثُ حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ وَالَّذِيْ حَدَّثْتُكُمْ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ غَلِطْتُ فِيْهِ بِوَرَقَةٍ قَلَبْتُهَا، قَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا كَالْاَخْذِ بِالْيَدِ، فَاِنَّ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ هَانِءٍ ثِقَةٌ مَّاْمُوْنٌ

✧✧ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ میرے بعد میری امت کے آپس میں کون کون سے فسادات اور خونریزیاں ہوں گی اور اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہو چکا ہے جیسا کہ ان سے پہلی امتوں کے متعلق ہوا تھا تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ قیامت کے دن مجھے ان کی شفاعت کرنے کا حق دیا جائے تو میری اس دعا کو قبول کر لیا گیا۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔اس حدیث میں شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک علت یہ ہے کہ ابو یمان نے اس کو دو مرتبہ روایت کیا ہے، ایک مرتبہ شعیب کی روایت زہری کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور ایک مرتبہ شعیب کی روایت ابن ابی حسین کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔اس سلسلے میں گفتگو پہلے گزر چکی ہے کہ ایسی حدیث کا انکار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ایک ہی روایت کسی امام نے دو استاذوں سے حاصل کی ہو، اس کو روایت کرتے ہوئے کبھی ایک شیخ کا نام لیں اور کبھی دوسرے کا (اس میں کوئی حرج نہیں ہے) (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) ابوحسن علی بن محمد بن عمرو نے یحییٰ بن محمد بن صاعد کے حوالے سے ابراہیم بن ہانی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ہمیں ابو یمان نے کہا: صحیح حدیث زہری کی سند والی ہے اور جو حدیث میں نے تمہیں ابن ابی حسین کے حوالے سے بیان کی ہے اس میں مجھ سے غلطی ہوئی۔امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ ہاتھ سے پکڑنے کی طرح ہے۔کیونکہ ابراہیم بن ہانی ثقہ ہیں، مامون ہیں۔

228۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ

حدیث 227:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث:27450 اخرجه ابويعلىٰ الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 6949 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 409 اخرجه ابن ابي اسامه في "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبويه' مدينه منوره 1413ھ/1992ء' رقم الحديث: 1133 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحديث:4648

بْـنِ عَبَّادٍ، اَنْبَانَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ هَارُوْنَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَسْكَرٍ، وَاِسْحَاقُ بْنُ زُرَيْقٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَانَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، اِنَّمَا اَخْرَجَا حَدِيْثَ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ بِطُوْلِهٖ، وَمَنْ تَوَهَّمَ اَنَّ هٰذِهٖ لَفْظَةٌ مِّنَ الْحَدِيْثِ فَقَدْ وَهَمَ، فَاِنَّ هٰذِهِ الشَّفَاعَةَ فِيْهَا قَمْعُ الْمُبْتَدِعَةِ الْمُفَرِّقَةِ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ لِاَهْلِ الصَّغَائِرِ وَالْكَبَائِرِ، وَلَهٗ شَاهِدٌ بِهٰذَا اللَّفْظِ عَنْ قَتَادَةَ وَاَشْعَثَ بْنِ جَابِرٍ الْحُدَّانِيِّ اَمَّا حَدِيْثُ قَتَادَةَ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری شفاعت میری امت میں سے کبیرہ گناہوں کے مرتکب افراد کے لئے ہے۔

•✣• یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس حدیث کو ان لفظوں کے ساتھ نقل نہیں کیا بلکہ انہوں نے قتادہ کی حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مفصل بیان کی ہے اور جس شخص نے (اس طرح مختصر انداز میں حدیث بیان کرنے کو) حدیث کا ایک حصہ حذف کرنا قرار دیا ہے یہ اس کا وہم ہے کیونکہ اسی شفاعت میں ان بدعتی فرقوں کے خلاف دلائل ہیں جن کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت صغیرہ گناہوں کے مرتکب لوگوں کے لئے ہے یا کبیرہ والوں کے لئے۔اس حدیث کی ایک شاہد حدیث انہی لفظوں کے ہمراہ قتادہ اور اشعث بن جابر حدانی سے بھی منقول ہے۔(قتادہ کی حدیث درج ذیل ہے)

حدیث 228:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 4739 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2435 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2436 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 13245 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 6467 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 6468 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 3284 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 4105 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغیر" طبع المکتب الاسلامی دارعمار بیروت لبنان/عمان 1405ھ 1985ء رقم الحدیث: 448 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 749 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث: 1669 اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة بیروت لبنان 1407ھ/ 1986ء رقم الحدیث: 236 اخرجه ابن ابی اسامه فی "مسند الحارث" طبع مرکز خدمة السنة والسیرة النبویه مدینه منوره 1413ھ/1992ء رقم الحدیث: 1132

229- فَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْمُجَوِّزُ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْخَلِيْلُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَبَحُّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشَّفَاعَةُ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِىْ وَاَمَّا حَدِيْثُ اَشْعَثَ بْنِ جَابِرٍ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شفاعت، میری امت کے کبیرہ گناہوں کے مرتکبین افراد کے لئے ہے۔

(اشعث بن جابر کی حدیث درج ذیل ہے)

230- فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِىْ، وَاَبُو الْمُثَنّٰى الْعَنْبَرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا بِسْطَامُ بْنُ حُرَيْثٍ، عَنْ اَشْعَثَ الْحُدَّانِيِّ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: شَفَاعَتِىْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِىْ وَلَهٗ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❖❖ اس کی ایک اور شاہد حدیث بھی ہے جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر صحیح ہے۔ (وہ حدیث درج ذیل ہے)

231- حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى التِّنِّيْسِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَفَاعَتِىْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِىْ قَدِ احْتَجَّا جَمِيْعًا بِزُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيِّ وَقَدْ تَابَعَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْبُنَانِيُّ، عَنْ جَعْفَرٍ

❖❖ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے زہیر بن محمد العنبر کی روایات نقل کی ہیں اور محمد بن ثابت بنانی نے بھی زہیر بن محمد کی طرح جعفر بن محمد سے روایات نقل کی ہیں۔

232- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَاِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْبُنَانِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَفَاعَتِىْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِىْ، قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ: وَقَالَ لِىْ جَابِرٌ: يَا مُحَمَّدُ، مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ اَهْلِ الْكَبَائِرِ فَمَا لَهٗ وَلِلشَّفَاعَةِ؟

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت، میری امت کے کبیرہ گناہوں کے مرتکب افراد کے لئے ہے۔ ابوجعفر کہتے ہیں: جابر نے مجھ سے کہا: اے محمد (یہ محمد ابوجعفر کا نام ہے) جو شخص کبیرہ گناہ کا مرتکب نہیں ہے، اس کو شفاعت ضرورت نہیں ہے۔

233- حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، اِمْلَاءً فِىْ رَجَبٍ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّتِسْعِيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مِلْحَانَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ،

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِيْ سَالِمٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ مُعَتِّبٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَهُ، يَقُوْلُ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا رَدَّ اِلَيْكَ رَبُّكَ فِي الشَّفَاعَةِ ؟ فَقَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَوَّلُ مَنْ يَّسَاَلُنِيْ عَنْ ذٰلِكَ لِمَا رَاَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْعِلْمِ، وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ لَمَا يُهِمُّنِيْ مِنَ انْقِصَافِهِمْ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ اَهَمُّ عِنْدِيْ مِنْ تَمَامِ شَفَاعَتِيْ، وَشَفَاعَتِيْ لِمَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا يُّصَدِّقُ قَلْبُهُ لِسَانَهُ، وَلِسَانُهُ قَلْبَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، فَاِنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ مُعَتِّبٍ مِصْرِيٌّ مِّنَ التَّابِعِيْنَ، وَقَدْ اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ حَدِيْثَ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ، الْحَدِيْثَ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ، وَالْمَعْنٰى قَرِيْبٌ مِّنْهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ شفاعت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آپ کو کیا جواب دیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میرا یہی گمان تھا کہ تو ہی سب سے پہلے مجھ سے سوال کرے گا کیونکہ علم پر تیری حرص مجھے نظر آ رہی ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میرے امتیوں کا جنت کے دروازے پر بار بار آنا، میری نظر میں اتنا اہم نہیں ہے جتنا اہم شفاعت کو پورا کرنا ہے اور میری شفاعت ہر اس شخص کے لئے ہے جو مخلص ہو کر، صدق دل سے، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے (اس کی سند میں) معاویہ بن معتب مصری ہیں اور ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مطلب کے غلام عمرو بن ابی عمرو کی حدیث سعید بن ابی سعید کے ذریعے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کی ہے، فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی شفاعت پانے والا نیک بخت شخص کون ہوگا (اس کے بعد گزشتہ حدیث سے ملتی جلتی حدیث بیان کی)

234- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَنْصُوْرٍ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ سَلَمَةَ الْجَارُوْدِيُّ، حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا الْمُؤَمَّلُ، حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ جَدِّهِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا

حديث 233:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 8056 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت ' لبنان' 1414ه/1993ء رقم الحديث: 6466 اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان' مدينه منوره' (طبع اول) 1412ه/1991ء رقم الحديث: 337

حديث 234:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 13958 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ه/1988ء رقم الحديث: 1172

اللّٰهُ وَفِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنَ الايْمَانِ، اَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لاَ اِلٰـهَ اِلاَّ اللّٰهُ اَوْ ذَكَرَنِيْ اَوْ خَافَنِيْ فِيْ مَقَامٍ

هٰـذَا حَـدِيْثٌ صَحِيْحُ الاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَا قَوْلَهُ مَنْ ذَكَرَنِيْ اَوْ خَافَنِيْ فِيْ مَقَامٍ وَّقَدْ تَابَعَ اَبُوْ دَاوٗدَ، مُؤَمَّلا عَلٰى رِوَايَتِهٖ وَاخْتَصَرَهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس شخص کو دوزخ سے نکال لو، جس نے لا الہ الا اللہ پڑھا اوراس کے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان موجود ہے، اس شخص کو دوزخ سے نکال لو جس نے لا الہ الا اللہ پڑھا، یا میرا ذکر کیا، یا کسی موقع پر مجھ سے ڈر گیا۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے مَنْ ذَكَـرَنِـيْ اَوْ خَـافَنِـيْ فِـيْ مَقَـامٍ کے الفاظ ذکر نہیں کئے اور ابوداؤد نے مومل کی طرح یہ روایت، مبارک بن فضالہ سے نقل کی ہے۔

(ابوداؤد کی حدیث درج ذیل ہے)

235۔ اَخْبَـرَنَـاهُ اَبُـوْ مُـحَمَّدٍ يَّحْيَى بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْجَارُوْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَـدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ، حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ: اَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِيْ اَوْ خَافَنِيْ فِيْ مَقَامٍ

236۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عُمَرَ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْـبُ بْـنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ: ابْنُ اَبِي الْجَدْعَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَـفَـاعَةِ رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اَكْثَرُ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي الْجَدْعَاءِ صَحَابِيٌّ مَّشْهُوْرٌ وَّمُخَرَّجٌ ذِكْرُهُ فِي الْمَسَانِيْدِ وَهُوَ مِنْ سَاكِنِيْ مَكَّةَ مِنَ الصَّحَابَةِ

✧✧ حضرت ابن ابی الجدعا رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے "میری امت کے ایک شخص کی شفاعت سے بنی تمیم کی تعداد سے زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے"۔

❖ یہ عبداللہ بن ابی الجدعا مشہور صحابی ہیں۔ مسانید میں ان کا ذکر موجود ہے اور یہ مکہ کے رہنے والے تھے۔

حدیث: 236

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث:2438 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث:4316 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث:15896 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث:7376 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث:7638 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 1283 اخرجه ابوبکر الشیبانی فی "الاحادوالمثانی" طبع دارالرایة' ریاض' سعودی عرب' 1411ھ/1991ء' رقم الحدیث:1222

237- حَدَّثَنَا بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْتُهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، قَالَ: جَلَسْتُ اِلٰى قَوْمٍ اَنَا رَابِعُهُمْ، فَقَالَ اَحَدُهُمْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اَكْثَرُ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ، قَالَ: قُلْنَا: سِوَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: سِوَائِي، قُلْتُ: اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا قَامَ قُلْتُ مَنْ هٰذَا ؟ قَالُوْا: هٰذَا ابْنُ اَبِي الْجَدْعَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ قَدِ احْتَجَّا بِرُوَاتِهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ تَابِعِيٌّ مُّحْتَجٌّ بِهِ، وَاِنَّمَا تَرَكَاهُ لِمَا تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ مِنْ تَفَرُّدِ التَّابِعِيِّ، عَنِ الصَّحَابِيِّ

✧✧ حضرت عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں' میں کچھ لوگوں کے ہمراہ بیٹھا ہوا تھا، وہ تین تھے اور میں چوتھا تھا۔ان میں سے ایک نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: میری امت کے ایک شخص کی شفاعت سے بنی تمیم کی تعداد سے زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے۔ وہ شخص کہتا ہے: ہم نے کہا: یارسول اللہ ﷺ یہ شخص آپ کے علاوہ کوئی دوسرا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ میرے علاوہ (عبداللہ بن شقیق) کہتے ہیں: میں نے اس شخص سے کہا: کیا تو نے یہ بات خود رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ پھر جب وہ شخص محفل سے اٹھ کر چلا گیا تو میں نے لوگوں سے پوچھا: یہ کون تھے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ حضرت ابن ابی الجد عا رضی اللہ عنہ تھے۔

❖ یہ حدیث صحیح ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اس کے تمام راویوں کی روایات نقل کی ہیں اور عبداللہ بن شقیق تابعی ہیں۔ محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم ان کی روایات نقل کرتے ہیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو اس لئے چھوڑ دیا ہے کہ اس میں صحابی سے روایت کرنے والے تابعی منفرد ہیں۔

238- اَخْبَرَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، وَاَبُوْ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ الزَّاهِدُ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، اَنْبَاَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ الْاَسَدِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ اُقَيْشٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَعْدِمَانِ ثَلَاثَةً لَّمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ، اِلَّا اَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ اِيَّاهُمَا، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَذُو الْاثْنَيْنِ، قَالَ: وَذُو الْاثْنَيْنِ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ اَكْثَرُ مِنْ مُضَرَ، وَاِنَّ مِنْ اُمَّتِيْ مَنْ سَيَعْظُمُ لِلنَّارِ حَتّٰى يَكُوْنَ اِحْدٰى زَوَايَاهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَالْحَارِثُ بْنُ اُقَيْشٍ مُخَرَّجٌ حَدِيْثُهُ فِيْ مَسَانِيْدِ الْاَئِمَّةِ، وَهُوَ مِنَ النَّمَطِ الَّذِيْ قَدَّمْنَا ذِكْرَهُ مِنْ تَفَرُّدِ التَّابِعِيِّ الْوَاحِدِ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ وَهٰكَذَا رَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ

✧✧ حضرت حارث بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن ماں باپ کے تین نابالغ بچے

فوت ہو گئے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان دونوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کے دو بچے فوت ہوئے ہوں (ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ۲ والا بھی جنت میں جائے گا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے ایک آدمی کی شفاعت سے قبیلہ مضر کی تعداد کے برابر لوگوں کی بخشش ہوگی اور میری امت (میں ایسے لوگ بھی ہونگے کہ ان) میں سے ایک آدمی دوزخ کیلئے اتنا بڑا ہوگا کہ اس کا پورا ایک حصہ اسی ایک آدمی کے بدن سے بھر جائے گا۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ اور (اس کی سند میں ایک راوی) حارث بن اقیش کی احادیث، ائمہ حدیث نے اپنی مسانید میں لکھی ہیں اور اس حدیث میں بھی صحابی سے روایت کرنے والا تابعی متفرد ہے۔ اسی طرح کی ایک حدیث شعبہ نے داؤد بن ابی ہند کے حوالے سے بھی روایت کی ہے۔ (وہ حدیث درج ذیل ہے)

239۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيْبٍ الْمَعْمَرِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْجَارُوْدِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ اُقَيْشٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الرَّجُلَ مِنْ اُمَّتِيْ لَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ، فَيَشْفَعُ لِاَكْثَرَ مِنْ مُضَرَ

✧✧ حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا ایک امتی جنت میں داخل ہوگا اور وہ "مضر" (قبیلہ کی تعداد) سے زیادہ لوگوں کی شفاعت کرے گا۔

240۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ اَيُّوْبَ الطُّوْسِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْحَنْظَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ اِمَامَ النَّبِيِّيْنَ وَخَطِيْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرُ فَخْرٍ

✧✧ حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں قیامت کے دن نبیوں کا امام اور قائد ہوں گا اور مجھے اذن شفاعت ملے گا، لیکن مجھے (ان تمام باتوں میں سے کسی پر بھی) فخر نہیں ہے۔

241۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ النَّهْدِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ اِمَامَ النَّبِيِّيْنَ وَخَطِيْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرُ

حدیث: **240**

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 4314 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 21283 اخرجه ابو محمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 171

فَخْرٍ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ لِتَفَرُّدِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ، وَلِمَا نُسِبَ اِلَیْهِ مِنْ سُوْءِ الْحِفْظِ، وَهُوَ عِنْدَ الْمُتَقَدِّمِیْنَ مِنْ اَئِمَّتِنَا ثِقَةٌ مَّامُوْنٌ

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ بھی یہ حدیث منقول ہے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا ہے کیونکہ اس کی سند میں عبداللہ بن محمد بن عقیل، طفیل بن ابی بن کعب سے روایت کرنے میں منفرد ہیں اوران کی طرف کسی نے بھی سوءِ حفظ کی نسبت نہیں کی اور یہ ہمارے ائمہ حدیث کے نزدیک ثقہ ہیں، مامون ہیں۔

242- اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ یُوْسُفَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَاَنَا سَعِیْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُّسْلِمِ بْنِ یَسَارٍ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ اَبَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: اِنِّیْ لَاَعْلَمُ کَلِمَةً لَا یَقُوْلُهَا عَبْدٌ حَقًّا مِّنْ قَلْبِهٖ فَیَمُوْتُ عَلٰی ذٰلِكَ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَی النَّارِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ وَلَا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰی حَدِیْثِ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ، الْحَدِیْثُ الطَّوِیلُ فِیْ اٰخِرِهٖ وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَی النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَدِیْثَ وَقَدْ اَخْرَجَاهُ اَیْضًا مِّنْ حَدِیْثِ شُعْبَةَ، وَبِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ، وَخَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنِ الْوَلِیْدِ اَبِیْ بِشْرٍ، عَنْ حُمْرَانَ، عَنْ عُثْمَانَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَّاتَ وَهُوَ یَعْلَمُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ لَیْسَ فِیْهِ ذِکْرُ عُمَرَ، وَلَهٗ شَاهِدٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ عُثْمَانَ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میں "لا الٰہ الا اللہ" کے سوااور کوئی ایسا کلمہ نہیں جانتاہوں جس کوانسان دل کے یقین کے ساتھ پڑھے اوراسی حالت پر مرجائے تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام کردے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔لیکن دونوں نے یہ حدیث ان الفاظ اور اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کی، تاہم دونوں نے عتبان بن مالک کے حوالے سے محمود بن الربیع کی مفصل حدیث بیان کی ہے اس کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص پر جہنم حرام کردیتا ہے جو صمیم قلب سے "لا الٰہ الا اللہ" پڑھے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے شعبہ، بشر بن المفضل اور خالد الحذاء کی روایت بھی نقل کی ہے جس کی سند ولید ابوالبشر، پھر حمران سے ہوتی ہوئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک پہنچتی ہے (حدیث یہ ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس بات کا یقین رکھتے ہوئے

حدیث: 242

اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحدیث: 447 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 204 اخرجه ابن ابی اسامه فی "مسند الحارث" طبع مرکز خدمة السنة والسیرة النبویه، مدینه منوره 1413ھ/1992ء، رقم الحدیث: 1

فوت ہو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، وہ جنتی ہے۔ اس روایت میں (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے۔ اس کی ایک شاہد حدیث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے روایت نہیں کیا (شاہد حدیث درج ذیل ہے)

243- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْفَقِيْهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَا حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ اَبَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، وَكَانَ قَلِيْلَ الْحَدِيْثِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ عَلِمَ اَنَّ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ حَقٌّ وَّاجِبٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ

✧✧ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس بات کا یقین رکھتا ہے کہ اس پر نماز فرض ہیں، وہ جنتی ہے۔

244- حَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِيْ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ الْاَعْرَجِ، اَنَّهُ سَمِعَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَّا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ: الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ، وَالدَّيُّوْثُ، وَرَجِلَةُ النِّسَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَالْقَلْبُ اِلٰى رِوَايَةِ اَيُّوْبَ بْنِ سُلَيْمَانَ اَمْيَلُ حَيْثُ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ اِسْنَادِهٖ عُمَرَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگ جنت میں نہیں جائیں گے (۱) ماں باپ کا نافرمان (۲) دیوث (۳) اور عورتوں کے بیچ میں چلنے والا۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا ہے (اور اس کی سند میں) ایوب بن سلیمان کی طرف قلب زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے۔

245- اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ التَّاجِرُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ

حدیث 243:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 423 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة، قاهره، مصر، 1408ھ/1988ء، رقم الحديث: 49

حدیث 244:

اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دار المامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 5556 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 13180 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 6180

السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، وَاَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْقَارِءُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ، صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا عَلٰى كَتِفَيِ الصِّرَاطِ سُورَانِ فِيهِمَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ، وَعَلَى الْاَبْوَابِ سُتُورٌ مُرْخَاةٌ، وَعَلَى الصِّرَاطِ دَاعٍ يَدْعُو، يَقُوْلُ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اسْلُكُوا الصِّرَاطَ جَمِيعًا وَلَا تَعْوَجُّوا، وَدَاعٍ يَدْعُو عَلَى الصِّرَاطِ، فَاِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ فَتْحَ شَيْءٍ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ، قَالَ: وَيْلَكَ لَا تَفْتَحْهُ فَاِنَّكَ اِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ، فَالصِّرَاطُ: الْاِسْلَامُ، وَالسُّتُورُ: حُدُوْدُ اللّٰهِ، وَالْاَبْوَابُ الْمُفَتَّحَةُ مَحَارِمُ اللّٰهِ، وَالدَّاعِي الَّذِي عَلٰى رَاْسِ الصِّرَاطِ كِتَابُ اللّٰهِ، وَالدَّاعِي مِنْ فَوْقَ وَاعِظُ اللّٰهِ يَذْكُرُ فِي قَلْبِ كُلِّ مُسْلِمٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَا اَعْرِفُ لَهٗ عِلَّةً وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی مثال یوں بیان کی ہے، ایک پل ہے، اس کی دونوں جانب دو دیواریں ہیں، ان دیواروں میں دروازے کھلے ہوئے ہیں اور دروازوں پر پردے لٹک رہے ہیں۔ پل پر ایک منادی ندا دیتا ہے، کہتا ہے: اے لوگو! سب مل کر پل سے گزرو اور ادھر ادھر مت بھٹکو، جب کوئی شخص ان دروازوں میں سے کوئی دروازہ کھلوانا چاہتا ہے تو وہ منادی کہتا ہے: تو ہلاک ہو جائے، اس کو مت کھولو کیونکہ اگر تو نے اسے کھولا تو اس میں گر جائے گا (اس مثال میں) پل ''اسلام'' ہے اور پردے ''حدود اللہ'' ہیں۔ کھلے ہوئے دروازے ''محارم اللہ'' اور پل پر ندا دینے والا ''قرآن'' ہے اور دوسرا ''داعی'' اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نیک سوچ ہے جو ہر مسلمان کے دل میں اللہ کی یاد تازہ رکھتی ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور مجھے اس میں کوئی علت نہیں مل سکی۔

246۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، قَالَا: اَنْبَاَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ السَّائِبِ، اَنَّ عَبْدَ الْحَمِيْدِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ حَدَّثَهٗ، عَنْ اَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّمَا مَثَلُ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ حِيْنَ يُصِيبُهُ الرَّعْدُ وَالْحُمّٰى، كَمَثَلِ حَدِيْدَةٍ تَدْخُلُ النَّارَ فَيَذْهَبُ خَبَثُهَا وَيَبْقٰى طِيبُهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَالَّذِي عِنْدِي اَنَّهُمَا تَرَكَاهُ لِتَفَرُّدِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ اَبِيهِ

حدیث 245:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 17673 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 11233 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله' بيروت' لبنان' 1405ھ/ 1984ء' رقم الحديث: 1147

بِالرِّوَايَةِ

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی بندۂ مومن کو بخار یا کوئی تکلیف آتی ہے تو اس کی مثال ایسے ہے جیسے لوہے کو بھٹی میں ڈال دیا گیا ہو کہ اس سے لوہے کا زنگ دور ہو جاتا ہے اور خالص لوہا باقی بچ جاتا ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے روایت نہیں کیا ہے اور جہاں تک میرا خیال ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو اس لئے ترک کیا ہے کہ حمید اپنے والد سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

247- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعْضِ اَهْلِهِ وَهُوَ وَجِعٌ بِهِ الْحُمّٰى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمُّ مِلْدَمٍ، قَالَتِ امْرَاَةٌ: نَعَمْ، فَلَعَنَهَا اللّٰهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلْعَنِيهَا فَاِنَّهَا تَغْسِلُ، اَوْ تُذْهِبُ ذُنُوبَ بَنِي اٰدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَا اَعْرِفُ لَهُ عِلَّةً وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک خاتون کے پاس تشریف لائے، اس وقت اس کو شدید بخار ہو رہا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ام ملدم'' (یعنی بخار) ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ پھر وہ بخار کو لعنتیں دینے لگی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیماری کو لعنت مت کرو کیونکہ یہ انسان کے گناہ اس طرح مٹا دیتی ہے جیسے بھٹی، لوہے کے زنگ کو دور کر دیتی ہے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور مجھے اس میں کوئی علت بھی نہیں مل سکی۔

248- حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، وَاَبُو الْحَسَنِ بْنُ اَبِي الْقَاسِمِ العدوى، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْاَخِلَاءُ

حديث 247:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ه/ 1991ء' رقم الحديث:10902

حديث 248:

اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ه/1993ء' رقم الحديث: 3108 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2013 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ه' رقم الحديث:2518

ثَلَاثَةٌ: فَاِمَّا خَلِيلٌ فَيَقُولُ لَكَ: مَا اَعْطَيْتَ، وَمَا اَمْسَكْتَ فَلَيْسَ لَكَ فَذٰلِكَ مَالُكَ، وَاِمَّا خَلِيلٌ، فَيَقُولُ: اَنَا مَعَكَ حَتّٰى تَاْتِيَ بَابَ الْمَلِكِ، ثُمَّ اَرْجِعُ وَاَتْرُكُكَ، فَذٰلِكَ اَهْلُكَ وَعَشِيْرَتُكَ يُشَيِّعُوْنَكَ حَتّٰى تَاْتِيَ قَبْرَكَ، ثُمَّ يَرْجِعُوْنَ فَيَتْرُكُوْنَكَ، وَاِمَّا خَلِيلٌ، فَيَقُوْلُ: اَنَا مَعَكَ حَيْثُ دَخَلْتَ وَحَيْثُ خَرَجْتَ فَذٰلِكَ عَمَلُكَ، فَيَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتَ مِنْ اَهْوَنِ الثَّلَاثَةِ عَلَيَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، فَقَدِ احْتَجَّا جَمِيْعًا بِالْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ وَلَا اَعْرِفُ لَهُ عِلَّةً وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ عَلٰى هٰذِهِ السِّيَاقَةِ وَلَهُ شَاهِدٌ قَدْ خَرَّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوست تین ہیں۔ایک دوست تجھے کہتا ہے: میں نے جو کچھ تجھے دیا ہے اور جو اپنے پاس روک رکھا ہے، اس میں سے کچھ بھی تیرا نہیں ہے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) یہ تیرا مال ہے۔دوسرا دوست کہتا ہے: ملک کے دروازے پر پہنچنے تک میں تیرے ساتھ ہوں پھر میں تجھے چھوڑ کر واپس آ جاؤں گا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) یہ تیرے اہل وعیال اور تیرا خاندان ہے، جو تجھے قبر میں اتارنے تک تیرے ساتھ رہیں گے پھر تجھے اکیلا چھوڑ کر واپس چلے آئیں گے اور تیسرا دوست کہتا ہے: تو جہاں بھی رہے میں ہر قدم تیرے ساتھ ہوں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) یہ تیرا عمل ہے۔پھر بندہ کہے گا: (اے میرے عمل) تو ان تینوں کی بہ نسبت میرے لئے زیادہ آسان تھا۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے حجاج بن حجاج کی روایات نقل کی ہیں۔مجھے اس حدیث میں کوئی علت نہیں مل سکی اور نہ ہی شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس حدیث کو اس انداز میں بیان کیا ہے۔

249- حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَتْبَعُ الْمُؤْمِنَ بَعْدَ مَوْتِهِ ثَلَاثَةٌ: اَهْلُهُ، وَمَالُهُ، وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى وَاحِدٌ يَرْجِعُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ، وَيَبْقٰى عَمَلُهُ وَقَدْ تَابَعَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ الْحَجَّاجَ فَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ

حدیث **249**:

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ1987ء' رقم الحدیث: 6149 اخرجه ابو الحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2960 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2379 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحدیث: 1937 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 12101 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 3107 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 2064 اخرجه ابوبکر الحمیدی فی "مسنده" طبع دارالکتب العلمیه' مکتبه المتنبی' بیروت' قاهره' رقم الحدیث: 1183

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کے مرنے کے بعد تین چیزیں اس کے پیچھے پیچھے آتی ہیں۔ اہل وعیال، مال اور عمل۔ ان میں سے ۲ (اہل وعیال اور مال) واپس چلے جاتے ہیں اور "عمل" انسان کے پاس رہ جاتا ہے۔

❖ حجاج سے عمران القطان نے بھی یہ حدیث روایت کی ہے (ان کی حدیث درج ذیل ہے)

250۔ حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ، اَنْبَاَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ اِلَّا وَلَهٗ ثَلَاثَةُ اَخِلَاءَ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ نَحْوَ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ، وَلَهٗ شَاهِدٌ اٰخَرُ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی بھی انسان کے تین دوست ہوتے ہیں (اس کے بعد ابراہیم بن طہمان کی طرح پوری حدیث بیان کی ہے۔ اس حدیث کی ایک اور بھی شاہد حدیث موجود ہے جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر ہے (وہ شاہد حدیث درج ذیل ہے)

251۔ اَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْاَجَلِ مَثَلُ رَجُلٍ لَّهٗ ثَلَاثَةُ اَخِلَاءَ قَالَ لَهٗ مَالُهٗ: اَنَا مَالُكَ خُذْ مِنِّيْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ، وَقَالَ الْاٰخَرُ: اَنَا مَعَكَ اَحْمِلُكَ وَاَضَعُكَ فَاِذَا مِتَّ تَرَكْتُكَ، قَالَ: هٰذَا عَشِيْرَتُهٗ، وَقَالَ الثَّالِثُ: اَنَا مَعَكَ اَدْخُلُ مَعَكَ وَاَخْرُجُ مَعَكَ مِتَّ اَوْ حَيِيْتَ، قَالَ: هٰذَا عَمَلُهٗ

✧✧ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کی اور اس کی موت کی مثال ایسے ہے جیسے کسی شخص کے تین دوست ہوں۔ اس کا مال اس سے کہے گا: تو جو چاہتا ہے لے لے اور جو چاہتا ہے چھوڑ دے۔ دوسرا دوست کہے گا: میں تیرے ساتھ ساتھ ہوں تیری خدمت کرتا رہوں گا لیکن جب تو مر جائے گا تو میں تجھے چھوڑ دوں گا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) یہ اس کا خاندان ہے اور تیسرا کہے گا: تو زندہ رہے یا مر جائے، میں ہر لمحہ اور ہر قدم تیرے ساتھ ہوں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) یہ اس کا عمل ہے۔

252۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَرَشِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَعَلَّمْتُ لَهٗ كِتَابَةَ الْيَهُوْدِ، وَقَالَ: اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اٰمَنُ يَهُوْدَ

حدیث 252:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3645 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2715 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 4857

عَلٰی کِتَابِیْ فَتَعَلَّمْتُهٗ، فَلَمْ یَمُرَّ بِیْ نِصْفُ شَهْرٍ حَتّٰی حَذَقْتُهٗ، قَالَ: اِنِّیْ کُنْتُ اَکْتُبُ لَهٗ اِذَا کَتَبَ، وَاَقْرَاُ لَهٗ اِذَا کُتِبَ اِلَیْهِ قَدِ اسْتَشْهَدَ جَمِیْعًا بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی الزِّنَادِ، وَ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَّلَا اَعْرِفُ فِی الرُّخْصَةِ لِتَعَلُّمِ کِتَابَةِ اَهْلِ الْکِتَابِ غَیْرَ هٰذَا الْحَدِیْثِ

❖❖ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر یہودیوں کی تحریر سیکھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ''مجھے اپنے خطوط کے حوالے سے یہودیوں پر اعتماد نہیں ہے'' اس لئے میں نے ان کی تحریر سیکھ لی۔ ابھی پندرہ دن بھی نہیں گزرے تھے کہ مجھے اس میں اچھی خاصی مہارت حاصل ہوگئی (حضرت زید) فرماتے ہیں: جب کچھ لکھوایا جاتا تو میں لکھ دیا کرتا تھا اور جب آپ کی طرف کوئی مکتوب آتا تو وہ بھی میں ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھ کر سنایا کرتا تھا۔

✣✣ یہ حدیث صحیح ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالرحمٰن بن ابی زیاد کی روایات نقل کی ہیں۔ (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) میری نظر میں صرف یہی ایک حدیث ہے جس سے اہل کتاب کی تحریر سیکھنے کی رخصت ثابت ہوتی ہے۔

253- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْبَخْتَرِیِّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاکِرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنِی الْحُسَیْنُ الْمُعَلِّمُ، وَاَخْبَرَنَا وَاللَّفْظُ لَهٗ، اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِیْعِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ، عَنْ حُسَیْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ، قَالَ: ذُکِرَ لِیْ اَنَّ اَبَا سَبْرَةَ بْنَ سَلَمَةَ الْهُذَلِیَّ، سَمِعَ ابْنَ زِیَادٍ، یَسْاَلُ عَنِ الْحَوْضِ حَوْضِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا اُرَاهُ حَقًّا بَعْدَمَا سَاَلَ اَبَا بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیَّ وَالْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَّعَائِذَ بْنَ عَمْرٍو، فَقَالَ: مَا اُصَدِّقُ هٰؤُلَاءِ، فَقَالَ اَبُوْ سَبْرَةَ: اَلَا اُحَدِّثُكَ بِحَدِیْثٍ شِفَاءٍ؟ بَعَثَنِیْ اَبُوْكَ بِمَالٍ اِلٰی مُعَاوِیَةَ فَلَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَحَدَّثَنِیْ بِفِیْهِ وَکَتَبْتُهٗ بِقَلَمِیْ مَا سَمِعَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَزِدْ حَرْفًا وَلَمْ اَنْقُصْ، حَدَّثَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْفَاحِشَ وَلَا الْمُتَفَحِّشَ، وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَظْهَرَ الْفُحْشُ وَالتَّفَحُّشُ وَقَطِیْعَةُ الرَّحِمِ وَسُوْءُ الْمُجَاوَرَةِ، وَیُخَوَّنُ الْاَمِیْنُ وَیُؤْتَمَنُ الْخَائِنُ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ کَمَثَلِ النَّحْلَةِ اَکَلَتْ طَیِّبًا وَوَضَعَتْ طَیِّبًا وَوَقَعَتْ طَیِّبًا، فَلَمْ تَفْسُدْ وَلَمْ تُکْسَرْ، وَمَثَلُ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الْقِطْعَةِ الْجَیِّدَةِ مِنَ الذَّهَبِ نُفِخَ عَلَیْهَا فَخَرَجَتْ طَیِّبَةً وَّوُزِنَتْ فَلَمْ تَنْقُصْ، وَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَوْعِدُکُمْ حَوْضِیْ عَرْضُهٗ مِثْلُ طُوْلِهٖ، وَهُوَ اَبْعَدُ مِمَّا بَیْنَ اَیْلَةَ اِلٰی مَکَّةَ، وَذٰلِكَ مَسِیْرَةُ شَهْرٍ، فِیْهِ اَمْثَالُ الْکَوَاکِبِ اَبَارِیْقُ، مَاؤُهٗ اَشَدُّ بَیَاضًا مِّنَ الْفِضَّةِ مَنْ وَرَدَهٗ، وَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ یَظْمَاْ بَعْدَهٗ اَبَدًا، فَقَالَ ابْنُ زِیَادٍ: مَا حَدَّثَنِیْ اَحَدٌ بِحَدِیْثٍ مِثْلِ هٰذَا، اَشْهَدُ اَنَّ الْحَوْضَ حَقٌّ وَّاجِبٌ، وَاَخَذَ الصَّحِیْفَةَ الَّتِیْ جَآءَ بِهَا اَبُوْ سَبْرَةَ، وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ اُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ، عَنْ اَبِیْ سَبْرَةَ

حدیث 253:

اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث:6514

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ فَقَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلَى الاحْتِجَاجِ بِجَمِيْعِ رُوَاتِهِ غَيْرَ اَبِى سَبْرَةَ الْهُذَلِيِّ وَهُوَ تَابِعِيٌّ كَبِيْرٌ مُّبَيَّنٌ ذِكْرُهُ فِي الْمَسَانِيْدِ وَالتَّوَارِيخِ غَيْرُ مَطْعُوْنٍ فِيْهِ وَلَهُ شَاهِدٌ مِّنْ حَدِيْثِ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِى بُرَيْدَةَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' مجھے ابوسبرہ بن سلمہ الھذلی نے بتایا کہ انہوں نے حوض سے متعلق ابن زیاد کا یہ موقف سنا ہے کہ ''حوض سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حوض ہے''۔ ابوسبرہ نے کہا: میں اس کو حق نہیں سمجھتا کیونکہ ان سے پہلے یہی بات میں ابوبرزہ اسلمی، براء بن عازب اور عائذ سے پوچھ چکا ہوں۔ ابن زیاد نے کہا: انہوں نے سچ نہیں کہا۔ اس پر ابوسبرہ بولے: میں تمہیں حدیث شفا بیان کروں؟ مجھے تمہارے والد نے کچھ مال دے کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تو میری ملاقات عبداللہ بن عمرو سے ہوگئی انہوں نے خود مجھے یہ حدیث سنائی اور میں نے خود اپنے قلم سے لکھی (انہوں نے کہا) میں نے جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے بغیر کمی زیادتی کے حرف بہ حرف بیان کروں گا۔ پھر انہوں نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنایا: اللہ تعالیٰ کسی بے حیاء، بدکار کو پسند نہیں کرتا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک یہ علامات ظاہر نہ ہو جائیں۔ فحاشی اور بے حیائی عام ہوگی، رشتہ داری کا لحاظ ختم ہو جائے گا، پڑوسیوں کے آپس میں تعلقات ٹھیک نہیں ہوں گے، امانت داروں کو خائن سمجھا جائے گا اور خائن کو امانت دار سمجھا جائے گا۔ مومن کی مثال اس درخت کی سی ہے جس کا پھل بھی اچھا ہو، بیج بھی اچھا ہو اور اس کا تنا بھی اچھا ہو، اس کی حفاظت کی جاتی ہے اور توڑا نہیں جاتا اور مومن بندے کی مثال اس خالص سونے جیسی ہے جس میں پھونک ماریں تو اچھی ہوا آئے، اس کا وزن کریں تو کم نہ ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن میرے ساتھ تمہاری ملاقات میرے حوض پر ہوگی، جس کی چوڑائی اور لمبائی برابر ہے اور یہ ایلہ سے لیکر مکہ تک کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ ہے۔ یہ کم وبیش ایک مہینے کی مسافت ہے اس کے پیالوں کی تعداد ستاروں سے زیادہ ہے، اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے۔ جو شخص ایک مرتبہ وہاں سے پی لے گا اس کو کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ اس پر ابن زیاد نے کہا: مجھے آج تک کسی نے حوض سے متعلق ایسی حدیث نہیں سنائی۔ میں گواہی دیتا ہوں ''حوض حق ہے، سچ ہے'' (یہ کہتے ہوئے) ابن زیاد نے ابوسبرہ سے وہ صحیفہ پکڑ لیا۔

✣✣ اور ابواسامہ کی حدیث کی سند عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ کے ذریعے ابوسبرہ تک پہنچتی ہے، یہ حدیث صحیح ہے۔ ابوسبرہ ہزلی کے علاوہ اس کے تمام راویوں کی روایات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہیں اور ابوسبرہ کبیر تابعی ہیں۔ ان کا ذکر تاریخ کی کتابوں میں اور مسانید میں موجود ہے اور کسی طرف سے ان پر طعن ثابت نہیں۔ اس کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ قتادہ نے ابن بریدہ سے روایت کی ہے (حدیث درج ذیل ہے)

254- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِىْ سَبْرَةَ الْهُذَلِيِّ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ

✣✣ ابن بریدہ نے ابوسبرہ ہذلی کے حوالے سے یہ حدیث طوالت کے ہمراہ نقل کی ہے۔

255- حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ، حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ

الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ اَسْلَمَ، حَدَّثَنَا شَدَّادٌ اَبُوْ طَلْحَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَازِعِ جَابِرُ بْنُ عَمْرٍو الرَّاسِبِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا بَرْزَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: حَوْضِيْ مِنْ اَيْلَةَ اِلٰى صَنْعَاءَ عَرْضُهُ كَطُوْلِهِ، فِيْهِ مِيزَابَانِ يَصُبَّانِ مِنَ الْجَنَّةِ، اَحَدُهُمَا وَرِقٌ وَّالْاٰخَرُ ذَهَبٌ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَاَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَاَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ، وَاَلْيَنُ مِنَ الزُّبْدِ، فِيْهِ اَبَارِيقُ عَدَدَ نُجُومِ السَّمَآءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ.

قَالَ: وَزَادَ فِيْهِ اَيُّوْبُ، عَنْ اَبِي الْوَازِعِ، عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: يَنْزُو فِيْ اَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ فَقَدِ احْتَجَّ بِحَدِيْثَيْنِ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ الرَّاسِبِيِّ، عَنْ اَبِي الْوَازِعِ، عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ وَهُوَ غَرِيبٌ صَحِيْحٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ اَبِي الْوَازِعِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میراحوض ایلہ سے صنعاء تک چوڑا ہے اور اس کی چوڑائی اور لمبائی برابر ہے، اس میں جنت سے دو پرنالے گرتے ہیں، ان میں سے ایک سونے کا ہے اور ایک چاندی کا ہے (حوض کا پانی) شہد سے زیادہ میٹھا، برف سے زیادہ ٹھنڈا، دودھ سے زیادہ سفید اور مکھن سے زیادہ ملائم ہے۔ اس کے پیالوں کی تعداد ستاروں کے برابر ہے جو اس سے ایک مرتبہ پی لے گا اس کو کبھی پیاس نہیں لگے گی حتیٰ کہ وہ جنت میں چلا جائے گا۔

✣✣ اس حدیث کو ایوب نے بھی روایت کیا ہے جس کی سند ابوالوازع کے ذریعے ابوبرزہ تک پہنچتی ہے۔ اس نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان میں یَنْزُو فِیْ اَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ کا اضافہ ہے۔ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں حدیثیں ابوطلحہ کے ذریعے ابوالوازع کی سند سے ابوبرزہ کے حوالے سے روایت کی ہیں اور یہ حدیث اس سند کے لحاظ سے غریب صحیح ہے جو ایوب سختیانی نے ابوالوازع کے حوالے سے روایت کی ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

256- اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَنْتُمْ جُزْءٌ مِّنْ مِئَةِ اَلْفِ جُزْءٍ مِّمَّنْ يَّرِدُ عَلَى الْحَوْضِ، فَسَاَلُوْهُ: كَمْ كُنْتُمْ، قَالَ:

حديث 256:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 4746 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 19287 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 4999 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 677 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 266 اخرجه ابوالحسن الجوهري في "مسنده" طبع موسسه نادر بيروت لبنان 1410ھ/1990ء رقم الحديث: 85 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودي عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 31687

ثَمَانَ مِئَةٍ اَوْ تِسعَ مِئَةٍ، اَبُوْ حَمْزَةَ الْاَنْصَارِیُّ هٰذَا هُوَ طَلْحَةُ بْنُ يَزِيْدَ، وَقَدِ احْتَجَّ بِهِ الْبُخَارِیُّ

✧✧ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جتنے لوگ میرے حوض پر آئیں گے تم اس وقت ان کے مقابلے میں لاکھواں حصہ بھی نہیں ہو۔لوگوں نے زید بن ارقم سے پوچھا: (جس دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے یہ کہا تھا اس دن) تمہاری تعداد کتنی تھی؟ زید بن ارقم نے کہا: ہم ۸۰۰ یا ۹۰۰ تھے۔

❖ یہ ابوحمزہ انصاری طلحہ بن زید ہیں۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی روایات نقل کی ہیں۔

257- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَنْتُمْ بِجُزْءٍ مِّنْ اَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَّرِدُ عَلَیَّ الْحَوْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ: فَقُلْنَا لِزَيْدٍ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ، قَالَ: مَا بَيْنَ السِّتِّمِئَةِ اِلَى التِّسْعِمِئَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلٰكِنَّهُمَا تَرَكَاهُ لِلْخِلَافِ الَّذِیْ فِیْ مَتْنِهٖ مِنَ الْعَدَدِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَلَهٗ شَاهِدٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ فِیْ ذِكْرِ الْحَوْضِ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ

✧✧ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جولوگ میرے حوض پر آئیں گے ان کے مقابلے میں (اس وقت) تمہاری تعداد ہزارویں حصے کے برابر بھی نہیں ہے۔ابوحمزہ کہتے ہیں: ہم نے زید بن ارقم سے پوچھا: تم اس دن کتنے تھے؟ انہوں نے جواب دیا ۶۰۰ سو اور ۹۰۰ کے درمیان تھے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔شاید امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو اس لئے چھوڑ دیا ہے کہ اس کے متن میں اختلاف ہے (ایک روایت میں لاکھویں حصہ کا ذکر ہے اور دوسری میں ہزارویں حصہ کا) اس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ زید بن ارقم سے مروی ہے اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر ہے۔البتہ اس کے الفاظ کچھ مختلف ہیں۔(وہ حدیث درج ذیل ہے)

258- اَخْبَرَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحُسَيْنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ حَيَّانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ بْنِ حَيَّانَ التَّيْمِیُّ تَيْمُ الرَّبَابِ، عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ، قَالَ: شَهِدْتُ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ وَبَعَثَ اِلَيْهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ، فَقَالَ: مَا اَحَادِيْثُ بَلَغَنِیْ عَنْكَ تُحَدِّثُ بِهَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزْعُمُ اَنَّ لَهٗ حَوْضًا فِی الْجَنَّةِ، فَقَالَ: حَدَّثَنَا ذَاكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَعَدْنَاهُ، فَقَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ شَيْخٌ قَدْ خَرِفْتَ، قَالَ: اَمَا اِنَّهٗ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِیْ وَسَمِعْتُهٗ، يَقُوْلُ: مَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ وَمَا كَذَبْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ یزید بن حیان بیان کرتے ہیں، میں زید بن ارقم کی خدمت میں موجود تھا، وہاں پر عبید اللہ بن زیاد کا ایک قاصد آیا اس نے (ابن زیاد کا پیغام دیتے ہوئے کہا) ہمیں اطلاع ملی ہے کہ تم کچھ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کرتے ہو، جن کی بناء پر تم یہ عقیدہ رکھتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جنت میں کوئی حوض ہے۔ وہ احادیث کیا ہیں؟ زید بن ارقم نے جواباً فرمایا: وہ احادیث ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی ہیں اور ہم سے حوض کوثر کا وعدہ بھی کیا ہے (ابن زیاد کے قاصد نے کہا) تم جھوٹ بول رہے ہو یہ تمہاری اپنی خرافات ہیں۔ زید بن ارقم نے فرمایا: کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نہیں سن رکھا "جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے" (یعنی ان کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان میں نے بھی سنا ہوا ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں باندھا ہے)

259- حَدَّثَنِیْ اَبُوْ مَنْصُورٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْعَتَکِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلٍ حَسَنُ بْنُ سَهْلٍ النَّبَّادُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِىْ عِمْرَانَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ حَتّٰى يُرَاجِعَهُ، قَالَ: وَمَنْ مَّاتَ وَلَيْسَ عَلَيْهِ اِمَامُ جَمَاعَةٍ، فَاِنَّ مَوْتَتَهُ مَوْتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَّخَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنِّىْ فَرَطٌ لَّكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، وَاِنَّ سَعَتَهُ مَا بَيْنَ الْكُوْفَةِ اِلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ، وَآنِيَتُهُ كَعَدَدِ النُّجُوْمِ، وَاِنِّىْ رَاَيْتُ اُنَاسًا مِّنْ اُمَّتِىْ لَمَّا دَنَوْا مِنِّىْ خَرَجَ عَلَيْهِمْ رَجُلٌ، قَالَ: بِهِمْ عَنِّىْ، ثُمَّ اَقْبَلَتْ زُمْرَةٌ اُخْرٰى فَفَعَلَ بِهِمْ كَذٰلِكَ، فَلَمْ يَفْلِتْ مِنْهُمْ اِلَّا كَمَثَلِ النَّعَمِ، فَقَالَ: اَبُوْ بَكْرٍ لِعَلِّىْ مِنْهُمْ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ، قَالَ: لَا وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَخْرُجُوْنَ بَعْدَكُمْ وَيَمْشُوْنَ الْقَهْقَرٰى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَقَدْ حَدَّثَ بِهِ الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَيْضًا، عَنِ اللَّيْثِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو (مسلمانوں کی بڑی) جماعت سے بالشت بھر بھی الگ ہوا، اس نے اپنے گلے سے اسلام کا پٹا اتار دیا جب تک وہ واپس نہ لوٹ آئے۔ اور فرمایا: جو شخص اس حالت میں مرے کہ وہ کسی امامِ جماعت کی پیروی میں نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید خطبہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں حوض کوثر پر تمہارا انتظار کروں گا۔ میرے حوض کی (چوڑائی اتنی ہے جتنی) مسافت کوفہ سے حجر اسود تک ہے، اس کے پیالے ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں۔ میں اپنے کچھ امتیوں کو وہاں پر دیکھوں گا، جب وہ میرے قریب آئیں گے تو ایک شخص ان کے پاس آکر میرے متعلق ان سے کچھ کہے گا، پھر دوسری جماعت آئے گی ان کے ساتھ بھی اسی طرح معاملہ ہوگا۔ وہ لوگ جانوروں کی طرح کودتے ہوئے وہاں سے چلے جائیں گے۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں میں تو ان میں سے نہیں ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو تمہارے بعد دین سے نکل جائیں گے اور الٹے قدموں پلٹ جائیں گے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور یہ روایت حجاج بن محمد نے بھی لیث سے روایت کی ہے۔

260۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَا حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ وَهُمْ يَتَرَاجَعُونَ فِي ذِكْرِ الْحَوْضِ قَالَ فَقَالَ جَاءَ كُمْ أَنَسٌ قَالَ يَا أَنَسُ مَا تَقُولُ فِي الْحَوْضِ قَالَ قُلْتُ مَا حَسِبْتُ أَنِّي أَعِيشُ حَتّٰى أَرٰى مِثْلَكُمْ يَمْتَرُونَ فِي الْحَوْضِ لَقَدْ تَرَكْتُ بَعْدِي عَجَائِزُ مَا تُصَلِّي وَاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ صَلَاةً إِلَّا سَأَلَتْ رَبَّهَا أَنْ يُّورِدَهَا حَوْضَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ عَنْ حُمَيْدٍ شَاهِدٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں عبیداللہ بن زیاد کے پاس گیا تو وہاں پر ''حوض'' کے متعلق بحث ہو رہی تھی (حضرت انس رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں (عبیداللہ بن زیاد نے میرے آنے پر) کہا (لیجیے) تمہارے پاس انس (بھی) آ گئے۔ پھر (ابن زیاد نے) کہا: اے انس! آپ کا حوض کے سلسلے میں کیا نظریہ ہے؟ (انس) کہتے ہیں: میں نے ان سے کہا: میں نے اپنی پوری زندگی میں تم جیسے لوگ نہیں دیکھے (بڑے افسوس کی بات ہے) تم لوگ حوض کے بارے میں شکوک وشبہات میں مبتلا ہو۔ (حوض کی بات تو اتنی واضح، مشہور اور یقینی ہے کہ مرد تو مرد) ایسی کتنی عورتیں ہیں جو ہر نماز میں حوض کوثر کی دعا مانگا کرتی تھیں۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ حمید سے مروی ہے اور شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

(وہ حدیث درج ذیل ہے)

261۔ أَخْبَرَنَاهُ أَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمَوَجِّهِ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا حَمِيدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ وَهُمْ يَتَرَاجَعُونَ فِي ذِكْرِ الْحَوْضِ ثُمَّ ذَكَرَهُ بِمِثْلِهِ

✧✧ حمید کے حوالے سے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کا مذکورہ بیان منقول ہے۔

262۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ خَبَّابٍ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ: أَخْبَرَنِي خَبَّابٌ، أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عَلَى بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَخَرَجَ وَنَحْنُ قُعُودٌ، فَقَالَ: اسْمَعُوا، قُلْنَا: سَمِعْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: إِنَّهُ سَيَكُونُ أُمَرَاءُ مِنْ بَعْدِي فَلَا تُصَدِّقُوهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَا تُعِينُوهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَنْ يَرِدَ عَلَيَّ الْحَوْضَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَشَاهِدُهُ الْحَدِيثُ الْمَشْهُورُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ كَعْبِ

بْنِ عُجْرَةَ مَعَ الْخِلافِ عَلَيْهِ فِيهِ

✧✧ حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے باہر بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے کاشانہ اقدس سے) باہر تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غور سے سنو! ہم نے عرض کیا: جو حکم ہو ہمارے آقا! ارشاد فرمایا: میرے بعد امراء ہونگے (جو جھوٹے اور ظالم ہونگے) تم ان کے کذب کی تصدیق نہ کرنا اور ان کے ظلم میں معاونت بھی نہ کرنا کیونکہ جو شخص ان کے کذب کی تصدیق کرے گا اور جو ان کے ظلم کا معاون ہوگا وہ میرے حوض پر نہیں آ سکتا۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور اس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ شعبی نے کعب بن عجرہ سے روایت کی ہے۔ تاہم اس کے الفاظ میں کچھ تبدیلی ہے۔ (حدیث درج ذیل ہے)

263- اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّارُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ اَبِي حَصِينٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَمْسَةٌ مِّنَ الْعَرَبِ وَاَرْبَعَةٌ مِّنَ الْعَجَمِ، فَقَالَ: اَتَسْمَعُونَ ؟ قُلْنَا: سَمِعْنَا، مَرَّتَيْنِ، قَالَ: اسْمَعُوْا، اِنَّهُ سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ رَوَاهُ مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي حَصِينٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ

اَمَا حَدِيثُ الثَّوْرِيِّ

✧✧ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک دن ہم مسجد نبوی شریف میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے (اس دن ہم ۵ عربی اور ۴ عجمی لوگ تھے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا: کیا تم سن رہے ہو؟ ہم نے (دونوں بار) عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو! میرے بعد کچھ حکمران ہونگے، جو شخص ان کی حمایت کرے، ان کے جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کی کوشش کرے اور ان کے ظلم پر ان کی معاونت کرے، اس کا میرے ساتھ اور میرا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی وہ میرے حوض پر آ سکے گا اور جو شخص نہ ان کی حمایت کرے، نہ ان کے جھوٹ کو سچ ثابت کرے اور نہ ہی ظلم میں ان کی معاونت کرے، وہ میری جماعت سے ہے اور میں اس کا ذمہ دار ہوں اور وہ میرے حوض کوثر پر آئے گا۔

❖ اس حدیث کو مسعر بن کدام اور سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کیا ہے، جس کی سند ابوحصین سے، پھر شعبی سے پھر عاصم عدوی سے ہوتی ہوئی کعب بن عجرہ تک پہنچتی ہے۔

(ثوری کی روایت درج ذیل ہے)

264- فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَاضِي،

حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَاَمَّا حَدِيْثُ مِسْعَرٍ

مسعر کی روایت یہ ہے۔

264أ۔ فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الاِسْفَرَائِنِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْقَنَّادُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ وَبَيْنَنَا وَسَائِدُ مِنْ اَدَمٍ اَحْمَرَ، فَقَالَ: اِنَّهُ سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَنْ يَرِدَ عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَقَدْ شَهِدَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا لِكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بھی کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی تصدیق کی ہے۔

265۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَانَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: اَعَاذَكَ اللّٰهُ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ مِنْ اِمَارَةِ السُّفَهَاءِ، قَالَ: وَمَا اِمَارَةُ السُّفَهَاءِ؟ قَالَ: اُمَرَاءُ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ لَا يَهْتَدُوْنَ بِهَدْيِيْ وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِيْ، فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ، فَاُولٰئِكَ لَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَا يَرِدُوْنَ عَلَيَّ حَوْضِيْ، وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَاُولٰئِكَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ وَسَيَرِدُوْنَ عَلَيَّ حَوْضِيْ، يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ الصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ، وَالصَّلٰوةُ قُرْبَانٌ، اَوْ قَالَ: بُرْهَانٌ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عجرہ کو دعا دیتے ہوئے فرمایا: اے کعب! اللہ تعالیٰ تجھے بے وقوفوں کی امارت سے بچائے۔ کعب بن عجرہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بے وقوفوں کی امارت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (بے وقوف) میرے بعد آنے والے وہ امراء ہوں گے جو میری تعلیمات پر عمل نہیں کریں گے، میری سنت کو سنت نہیں سمجھیں گے۔ جو شخص ان کے جھوٹ کو سچ قرار دے گا اور ان کے ظلم پر ان کی معاونت کرے گا، اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا، نہ میرا اس کے ساتھ کوئی تعلق ہوگا، نہ ہی یہ شخص میرے حوض کوثر پر آ سکے گا اور جو شخص ان کے جھوٹ کی تصدیق نہیں کرے گا، ان کے ظلم پر ان کی معاونت نہیں کرے گا، وہ میری جماعت میں سے ہے اور میں اس کا ذمہ دار ہوں اور وہ میرے حوض پر آئے گا (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اے کعب بن عجرہ! روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور نماز قرب الٰہی کا ذریعہ ہے یا (شاید یہ) فرمایا: دلیل ہے۔

266۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ

الرَّقَّامِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا اَنَا بِنَهْرٍ يَّجْرِیْ حَافَّتَاهُ خِيَامُ اللُّؤْلُؤِ، فَضَرَبْتُ بِيَدِیْ اِلٰی مَجْرَی الْمَآءِ، فَاِذَا مِسْكٌ اَذْفَرُ فَقُلْتُ لِجَبْرَائِيْلَ: مَا هٰذَا ؟ قَالَ: هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِیْ اَعْطَاكَهُ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو مجھے ایک جاری نہر نظر آئی۔ اس کے دونوں کنارے موتیوں کے بنے ہوئے تھے اور جہاں سے پانی گزر رہا تھا وہاں پر میں نے ہاتھ لگا کر دیکھا تو اس سے مشک کی لپٹیں آ رہی تھیں۔ میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے کہا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر ہے لیکن دونوں نے اس حدیث کو ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

267۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِیُّ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِیٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْجَنَّةُ مِئَةُ دَرَجَةٍ بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ، وَالْفِرْدَوْسُ مِنْ اَعْلَاهَا دَرَجَةً، وَمِنْهَا تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ، فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْاَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ بِمِثْلِ هٰذَا الْاِسْنَادِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، وَاَبِیْ سَعِيْدٍ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت کے ۱۰۰ درجے ہیں، ان میں سے ایک درجے سے دوسرے تک کا فاصلہ اتنا ہے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔ اور ''فردوس'' جنت کا سب سے اونچا درجہ ہے، اسی سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں، اس لئے جب بھی اللہ تعالیٰ سے مانگو تو ''جنت الفردوس'' مانگا کرو۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کی ایک شاہد حدیث اسی جیسی سند کے ہمراہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید سے بھی منقول ہے (حدیث درج ذیل ہے)

268۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ

حدیث 267:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 2531 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 4331 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 22790 اخرجه ابومحمد الكسی فی "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 182

مَعْرُوفٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِیٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَكَذٰلِكَ رُوِیَ بِاِسْنَادٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

✤ یہی حدیث سند صحیح کے ہمراہ حضرت عبادہ بن صامت سے بھی مروی ہے۔ (حدیث درج ذیل ہے)

269- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَاَبُو الْوَلِیْدِ الطَّیَالِسِیُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْجَنَّةُ مِئَةُ دَرَجَةٍ مَا بَیْنَ كُلِّ دَرَجَتَیْنِ كَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ، وَالْفِرْدَوْسُ مِنْ اَعْلَاهَا دَرَجَةً وَّمِنْهَا تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ، فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْاَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ

✧✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی مذکورہ حدیث مروی ہے۔

270- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِیْدٍ الْاَیْلِیُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِیْ حُیَیٌّ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ فِی الْجَنَّةِ غُرَفًا یُّرٰی ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا، فَقَالَ اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیُّ: لِمَنْ یَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ، وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَبَاتَ قَائِمًا وَالنَّاسُ نِیَامٌ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، فَقَدِ احْتَجَّا جَمِیْعًا بِحُیَیٍّ وَّهُوَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَذْحِجِیُّ صَاحِبُ سُلَیْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، وَیُقَالُ مَوْلَاهُ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں کچھ محل (اتنے لطیف اور نفیس ہیں کہ) ان میں اندر سے باہر اور باہر سے اندر دکھائی دیتا ہے۔ ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کن لوگوں کے لئے ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے لئے جو اچھی گفتگو کریں، لوگوں کو کھانا کھلائیں اور رات کے وقت جب ساری دنیا سوتی ہو، یہ عبادت کرتے ہوں۔

✤ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ کیونکہ

حدیث 270:

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 1984 اخرجه ابو عبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 1337 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 509 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 2137 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 428 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 3467 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "مسند الشامیین" طبع موسسة الرساله بیروت لبنان 1405ھ/1984ء رقم الحدیث: 1247

امام بخاری اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں نے سلیمان بن عبدالملک کے ساتھی، یحییٰ ابوعبدالرحمٰن المذحجی کی روایات نقل کی ہیں ایک قول کے مطابق یحییٰ، سلیمان کے غلام تھے۔

271- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَانَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ: عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، اَنّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رُفِعَتْ لِيْ سِدْرَةٌ مُّنْتَهَاهَا فِي السَّمَآءِ السَّابِعَةِ، نَبْقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ، وَرَقُهَا مِثْلُ اٰذَانِ الْفِيلِ، يَخْرُجُ مِنْ سَاقِهَا نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ مَا هٰذَانِ ؟ قَالَ: اَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ، وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، وَلَهٗ شَاهِدٌ غَرِيبٌ مِّنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے سورۂ نجم کی اس آیت ”: عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى “کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے لئے ایک بیری کو بلند کیا گیا کہ جس کی انتہاء ساتویں آسمان پر ہوتی ہے، اس کے پھل مٹکوں کے برابر اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح بڑے بڑے تھے، اس کے تنے سے چار نہریں نکلتی ہیں، جن میں سے دو ظاہر ہیں اور دو پوشیدہ ہیں۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: میں نے پوچھا: یہ کون سی نہریں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ۲ نہریں پوشیدہ ہیں، وہ جنت میں بہتی ہیں اور جو ۲ ظاہر ہیں وہ نیل اور فرات ہیں۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے۔ صحیح الاسناد ہے، شعبہ نے قتادہ کے ذریعے انس کے حوالے سے روایت کی ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

272- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَنَسٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَسْلَمِيُّ، حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهٗ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُفِعَتْ لِيَ السِّدْرَةُ فَاِذَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ: نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ، وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ، فَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ، وَاَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ، وَاُتِيتُ بِثَلَاثَةِ اَقْدَاحٍ قَدَحٍ فِيْهِ لَبَنٌ، وَقَدَحٍ فِيْهِ عَسَلٌ، وَقَدَحٍ فِيْهِ خَمْرٌ فَاَخَذْتُ الَّذِيْ فِيْهِ اللَّبَنُ فَشَرِبْتُ فَقِيْلَ لِيْ، اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ اَنْتَ وَاُمَّتُكَ، قَالَ الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ. قُلْتُ لِشَيْخِنَا اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ لِمَ لَمْ يُخَرِّجَا هٰذَا الْحَدِيْثَ ؟ قَالَ: لِاَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ لَّمْ يَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سَمِعَهٗ مِنْ مَّالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ، قَالَ الْحَاكِمُ: ثُمَّ نَظَرْتُ فَاِذَا الْاَحْرُفُ الَّتِيْ سَمِعَهَا مِنْ مَّالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ غَيْرُ هٰذِهٖ وَلِيَعْلَمْ طَالِبُ هٰذَا الْعِلْمِ اَنَّ حَدِيْثَ الْمِعْرَاجِ قَدْ سَمِعَ اَنَسٌ بَعْضَهٗ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْضَهٗ مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ، وَبَعْضَهٗ مِنْ مَّالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ

غَيْرُ هٰذِهِ، وَبَعْضُهُ مِنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مجھے سدرۃ المنتھی پر لے جایا گیا تو میں نے اس میں سے چار نہریں نکلتی دیکھیں، ان میں سے دو نہریں ظاہر تھیں اور دو پوشیدہ۔ ظاہر نہریں "نیل" اور "فرات" ہیں اور پوشیدہ نہریں جنت میں بہتی ہیں (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) میرے پاس تین برتن لائے گئے، ایک میں دودھ تھا، دوسرے میں شہد اور تیسرے میں شراب، میں نے دودھ والے برتن کا انتخاب کیا اور وہ دودھ پی لیا، اس پر مجھے کہا گیا: تم نے فطرت کو پالیا ہے، اس لئے تمہاری امت بھی فطرت پر رہے گی۔

❖ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے اپنے شیخ ابوعبداللہ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو نقل کیوں نہیں کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس لئے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ فرمان خود رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا بلکہ انہوں نے یہ فرمان حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: پھر میں نے جب تحقیق کی تو پتہ چلا کہ چند حروف ہیں جو اس روایت کے علاوہ ہیں، وہ انہوں نے مالک بن صعصعہ سے سنے ہیں۔ اور علم حدیث کے طالب کو یہ پتہ ہونا چاہئے کہ معراج والی حدیث کا کچھ حصہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے خود رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سنا ہے اور کچھ حصہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے اور کچھ حصہ حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور بعض حصہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

273۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سِنَانٍ ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ، عَنْ مُّحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِئَةُ صَفٍّ، هٰذِهِ الْاُمَّةُ مِنْهَا ثَمَانُوْنَ صَفًّا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهٗ شَاهِدٌ مِّنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ

حدیث 273:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى، فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث:2546 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 4289 اخرجه ابومحمد الدارمى فى "سننه" طبع دارالكتاب العربى، بيروت، لبنان، 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 2835 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث:22990 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 7459 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامى، دارعمار، بيروت، لبنان/عمان، 1405ھ 1985ء رقم الحديث: 82 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاهره، مصر، 1415ھ رقم الحديث: 1301 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء رقم الحديث:10398

✧✧ حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جنتیوں کی کل ۱۲۰ صفیں ہوں گی ان میں سے ۸۰ صفیں صرف میری امت کی ہوں گی۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔اس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جس کی سند سفیان ثوری، پھر علقمہ بن مرثد پھر سلیمان بن بریدہ سے ہوتی ہوئی ان کے والد صاحب تک پہنچتی ہے۔

274۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا لَبِيدُ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْيَانَ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ الْاَهْوَازِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَاَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَنْقَرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِئَةُ صَفٍّ ثَمَانُونَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَرْسَلَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَّعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنِ الثَّوْرِيِّ

❖❖ اس حدیث میں یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن مہدی نے ثوری سے ارسال کیا ہے۔

275۔ وَقَدْ رَوَاهُ الْحَارِثُ بْنُ حَصِيْرَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ حَوْلَهُ: كَيْفَ اَنْتُمْ رُبُعُ اَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا: كَثِيْرٌ، قَالَ: كَيْفَ اَنْتُمْ وَالثُّلُثُ؟ قَالَ: قُلْنَا: ذٰلِكَ اَكْثَرُ، قَالَ: كَيْفَ اَنْتُمْ وَالشَّطْرُ؟ قُلْنَا: ذَاكَ اَكْثَرُ، قَالَ: اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِئَةُ صَفٍّ اَنْتُمْ مِنْهَا ثَمَانُونَ صَفًّا، قَالَ: قُلْنَا: فَذَاكَ الثُّلُثَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اَجَلْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ لَّمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيهِ فِيْ اَكْثَرِ الْاَقَاوِيلِ

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد حلقہ بنا کر بیٹھے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر جنتیوں میں تمہاری تعداد ایک چوتھائی ہو، تو کیسا رہے گا؟ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ایک اچھی تعداد ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ایک تہائی ہو تو؟ ہم نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ بہت زیادہ ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر نصف ہو تو؟ ہم نے عرض کی: یہ اس سے بھی زیادہ ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت کی کل ۱۲۰ صفیں ہوں گی، جن میں ۸۰ صفیں صرف تمہاری ہوں گی (عبداللہ بن مسعود) کہتے ہیں: ہم نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تعداد تو دو تہائی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

❖❖ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اکثر واقعات اپنے والد سے نہیں سنے۔

276۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ الْفَضْلِ الْاٰدَمِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ هَارُوْنَ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ، حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَيْئًا فَاَزِيْدُكُمْ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا وَمَا فَوْقَ مَا اَعْطَيْتَنَا ؟ قَالَ: يَقُوْلُ: رِضْوَانِيْ اَكْبَرُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ تَابَعَ الْاَشْجَعِيُّ مُحَمَّدَ بْنَ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيَّ عَلٰى اِسْنَادِهٖ وَمَتْنِهٖ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جنتی لوگ جنت میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: تمہیں مزید کسی نعمت کی خواہش ہو تو وہ بھی عطا کر دوں؟ جنتی کہیں گے: یا اللہ! جنت تو تو نے ہمیں عطا کر دی ہے، اب اس سے بڑھ کر وہ کون سی چیز ہے جو تو ہمیں عطا کرے گا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری خوشنودی سب سے بڑی نعمت ہے۔

✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اشجعی نے اس حدیث کی سند اور متن روایت کرنے میں محمد بن یوسف فریابی کی متابعت کی ہے

(اشجعی حدیث درج ذیل ہے)

277- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اَلا اُنَبِّئُكُمْ بِاَكْبَرَ مِنْ هٰذَا ؟ قَالُوْا: بَلٰى، وَمَا اَكْبَرُ مِنْ هٰذَا ؟ قَالَ: الرِّضْوَانُ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جنتی جنت میں چلے جائیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: کیا میں تمہیں اس سے بھی بڑی نعمت نہ بتاؤں؟ جنتی کہیں گے: ہاں۔ لیکن اس جنت سے بڑی نعمت کیا ہوگی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری خوشنودی۔

278- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَاتِمٍ الْعَدْلُ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُؤْتٰى بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ هَيْئَةِ كَبْشٍ اَمْلَحَ، فَيُقَالُ: يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ، فَيَطَّلِعُوْنَ خَائِفِيْنَ وَجِلِيْنَ مَخَافَةَ اَنْ يَخْرُجُوْا مِمَّا هُمْ فِيْهِ، فَيُقَالُ: تَعْرِفُوْنَ هٰذَا ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، هٰذَا الْمَوْتُ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا اَهْلَ النَّارِ، فَيَطَّلِعُوْنَ مُسْتَبْشِرِيْنَ فَرِحِيْنَ اَنْ يَخْرُجُوْا مِمَّا هُمْ فِيْهِ، فَيُقَالُ: اَتَعْرِفُوْنَ هٰذَا ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، هٰذَا الْمَوْتُ، فَيَاْمُرُ بِهٖ فَيُذْبَحُ عَلَى الصِّرَاطِ، فَيُقَالُ لِلْفَرِيْقَيْنِ: خُلُوْدٌ فِيْمَا تَجِدُوْنَ لَا مَوْتَ فِيْهَا اَبَدًا،

حدیث 276:

اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دار الحرمين' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحديث:9025

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، فَاِنَّ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ ثَبَتٌ وَقَدْ اَسْنَدَهُ فِيْ جَمِيْعِ الرِّوَايَاتِ عَنْهُ، وَوَافَقَهُ الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى السِّيْنَانِيُّ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو،

اَمَّا حَدِيْثُ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى،

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قیامت کے دن موت کوایک چتکبرے مینڈھے کی صورت میں لایا جائے گا، پھرندادی جائے گی: اے جنتیو! جنتی گھبرا کر، اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ کہیں ان کو جنت سے نکال نہ دیا جائے، متوجہ ہونگے۔ ان سے کہا جائے گا: اس کو پہچانتے ہو؟ وہ جواب دیں گے: ہاں! یہ موت ہے۔ پھر دوزخیوں کو ندادی جائے گی، وہ خوشی خوشی متوجہ ہونگے اور یہ سمجھ رہے ہوں گے کہ شاید ان کو دوزخ سے نکالا جا رہا ہے، ان سے بھی کہا جائے گا: تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے: ہاں۔ یہ موت ہے۔ پھر حکم دیا جائے گا تو اس مینڈھے کو صراط پر ذبح کر دیا جائے گا، پھر جنتیوں اور دوزخیوں کو کہا جائے گا: تم جہاں جہاں رہتے ہو، اب وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے، اب تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے، اس لئے کہ اس کی سند میں یزید بن ہارون ''ثبت'' ہیں اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی روایات کو نقل کیا ہے اور فضل بن موسیٰ السینانی اور عبدالوہاب بن عبدالمجید نے محمد بن عمرو سے روایت کرنے میں یزید بن ہارون کی موافقت کی ہے۔

(فضل بن موسیٰ کی روایت درج ذیل ہے)

279- اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَلِيْمٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: يُؤْتٰى بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ مَوْقُوْفًا،

وَاَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيْدِ،

حدیث: 278

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ1987ء' رقم الحدیث: 4453 اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2849 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2558 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 4327 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی' بیروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحدیث: 2811 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 9463 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 7450 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 11569 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 2898 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 13346 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/1988ء' رقم الحدیث: 914

عبدالوہاب بن عبدالمجید کی روایت یہ ہے۔

280- فَأَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ زِيَادٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، فَذَكَرَهُ بِاِسْنَادِهِ مَوْقُوفًا، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَقَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ مِنْ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اس حدیث کو اعمش پھر ابوصالح پھر ابوسعید کے حوالے سے نقل کیا ہے تاہم الفاظ ذرا مختلف ہیں۔

281- أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَاكِهِي بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا أَبُوْ يَحْيٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِيْ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْأَزْرَقِي حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ سَابِطٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ الْأَوْدِيِّ قَالَ قَامَ فِيْنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَقَالَ يَا بَنِي أَوْدٍ إِنِّيْ رَسُوْلُ (رَسُوْلِ) اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْلَمُوْنَ الْمَعَادَ إِلَى اللّٰهِ ثُمَّ إِلَى الْجَنَّةِ أَوْ إِلَى النَّارِ وَإِقَامَةٍ لَا ظَعْنَ فِيْهِ وَخُلُوْدٌ لَا مَوْتَ فِي أَجْسَادٍ لَا تَمُوْتُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ رُوَاتُهُ مَكِّيُّوْنَ وَمُسْلِمُ بْنُ خَالِد الزَّنْجِي إِمَامُ أَهْلِ مَكَّةَ وَمُفْتِيْهِمْ إِلَّا أَنَّ الشَّيْخَيْنِ قَدْ نَسَبَاهُ إِلٰى أَنَّ الْحَدِيْثَ لَيْسَ مِنْ صَنْعَتِهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

حضرت عمر بن میمون اودی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہمارے درمیان معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اے بنی اود! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سفیر ہوں، تم جان لو کہ ایک دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے پھر یا جنت میں جانا ہوگا یا جہنم میں۔ اور وہاں ایسا قیام کرنا ہوگا کہ پھر وہاں سے کبھی کوچ نہیں کرنا ہوگا، ہمیشہ وہیں رہنا ہے، روح کو ایسے جسم دیئے جائیں گے جن کو کبھی موت نہیں آئے گی۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اس کے تمام راوی مکی ہیں اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ بن خالد الزنجی اہل مکہ میں سے ہیں اور مکہ کے مفتی ہیں، تاہم شیخین رحمۃ اللہ علیہما کا موقف یہ ہے کہ روایت حدیث ان کا شعبہ نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

282- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ يَزِيْدَ الدَّقَّاقُ بِهَمْدَانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِي وَأَبِي عِمْرَانَ الْجُوْنِي عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ قَالَ جَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ لِلسَّابِقِيْنَ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ لِلتَّابِعِيْنَ هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا إِنَّمَا خَرَّجَاهُ مِنْ حَدِيْثِ الْحَارِثِ بْنِ عُبَيْدٍ وَعَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ أَبِيْ عِمْرَانَ الْجُوْنِي عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوْسٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَّتَانِ

حدیث 281:

اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله' بيروت' لبنان' 1405ه/1984ء' رقم الحديث: 1117 اخرجه ابو القاسم الطبراني فی "معجمه الاوسط" طبع دار الحرمين' قاهره' مصر' 1415ه ' رقم الحديث: 1651

مِنْ فِضَّةٍ اَلْحَدِيثَ وَلَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ السَّابِقِيْنَ وَالتَّابِعِينَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ عُمَرَ الْحَافِظَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا الْفَضْلِ الْوَزِيرُ يَقُولُ سَمِعْتُ مَأْمُوْنَ الْمِصْرِيَّ يَقُولُ قُلْتُ لأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النِّسَائِيِّ لِمَ تَرَكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدِيثَ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنَّ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ أَخْيَرُ وَأَصْدَقُ مِنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ وَذَكَرَ حِكَايَةً طَوِيلَةً شَبِيهَةً بِالْإِسْتِبْدَالِ بِالْحَارِثِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ حَمَّادٍ.

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے آیت وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ (الرحمٰن ۴۶) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا: دونہریں سونے کی ہیں، یہ پہلے جنت میں جانے والوں کے لئے ہیں اور دونہریں چاندی کی ہیں، یہ ان کے بعد میں جانے والوں کے لئے ہیں۔

✤✤ یہ اسنادامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اس سندکو اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا بلکہ انہوں نے اس کی سند حارث بن عبید، عبدالعزیز بن عبدالصمد، ابوعمران الجونی، ابوبکر بن ابوموسیٰ پھر ان کے والد تک پہنچا کر رسول پاک کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ" دونہریں چاندی کی ہیں (پھر پوری حدیث نقل کی ہے) تاہم اس میں "سابقین اور تابعین" کا ذکر نہیں ہے۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ ابوالحسن علی بن عمر الحافظ کے واسطے سے ابوالفضل الوزیر کے حوالے سے مامون المصری کا یہ قول نقل کرتے ہیں: میں نے ابوعبدالرحمٰن النسائی سے پوچھا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حماد بن سلمہ کی حدیث نقل کیوں نہیں کی؟ انہوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم حماد بن سلمہ اسماعیل بن ابواویس سے کہیں زیادہ بہتر اور اصدق ہے۔ پھر حارث بن عبید کے حوالے سے حماد سے متعلق ایک طویل حکایت بیان کی۔

283- حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ الْجَوْهَرِيُّ بِمَرْوَ، مِنْ اَصْلِ كِتَابِهٖ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَاسَوَيْهِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ، حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَوْمُ الْقِيَامَةِ كَقَدْرِ مَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ اِنْ كَانَ سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ حَفِظَهٗ عَلٰى اَنَّهٗ ثِقَةٌ مَأْمُوْنٌ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کا دورانیہ صرف اتنا ہی ہوگا جتنا وقت ظہر اور عصر کے درمیان ہوتا ہے۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر صحیح الاسناد ہے۔ سوید بن نصر حافظ بھی ہے، ثقہ بھی ہے اور جرح سے بھی مامون ہیں۔

284- فقد أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَلِيمٍ أَنبَأَ أَبُو الْمُوَجِّهِ أَنبَأَ عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كَقَدْرِ مَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کا دن مومنوں کے لئے صرف اتنا ہی ہوگا جتنا ظہر اور عصر کے درمیان کا وقت۔

285- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ صَخْرٍ، عَنْ نَّافِعٍ، قَالَ: كَانَ لابْنِ عُمَرَ صَدِيْقٌ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ يُكَاتِبُهُ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَكَلَّمْتَ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْقَدْرِ فَاِيَّاكَ اَنْ تُكْتَبَ اِلَيَّ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ يُكَذِّبُوْنَ بِالْقَدَرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، فَقَدِ احْتَجَّ بِاَبِيْ صَخْرٍ حُمَيْدِ بْنِ زِيَادٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک شامی دوست تھا جو اکثر آپ کو خط وغیرہ لکھتا رہتا تھا ایک مرتبہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو مکتوب بھیجا جس میں لکھا تھا ''مجھے معلوم ہوا ہے کہ تجھے قدر پر اعتراض ہے اس لئے آئندہ سے مجھے کوئی خط نہیں لکھنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو تقدیر کا انکار کریں گے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ کیونکہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے صخر حمید بن زیاد کی روایات نقل کی ہیں۔

286- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ الْفَقِيْهُ، اِمْلاءً، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْاَشْعَثِ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَلْقَدَرِيَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِنْ مَّرِضُوا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ، وَاِنْ مَّاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، اِنْ صَحَّ سَمَاعُ اَبِيْ حَازِمٍ، مِنِ ابْنِ عُمَرَ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَشَاهِدُهُ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قدریہ'' اس امت کے مجوسی ہیں اگر یہ بیمار پڑ جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو اور مر جائیں تو ان کے جنازہ میں شرکت نہ کرو۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ ابوحازم کا سماع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے صحیح ہے۔ اس کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

287- حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا

حدیث 285:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 4613 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 5639

حدیث 286:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 4691

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِی اَيُّوْبَ، حَدَّثَنِیْ عَطَاءُ بْنُ دِيْنَارٍ، حَدَّثَنِیْ حَكِيْمُ بْنُ شَرِيْكٍ الْهُذَلِیُّ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ مَيْمُوْنِ الْحَضْرَمِیِّ، عَنْ رَّبِيْعَةَ الْجُرَشِیِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تُجَالِسُوا اَهْلَ الْقَدْرِ، وَلَا تُفَاتِحُوهُمْ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اہل قدر کے ساتھ نہ بیٹھو اور نہ ان کے ساتھ راز و نیاز کی باتیں کرو۔

حدیث 287:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 4710 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 206 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ه/1993ء رقم الحدیث: 79 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ه-1984ء رقم الحدیث: 245

كِتَابُ الْعِلْمِ

علم کا بیان

288۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ الْمِصْرِيُّ، اَنْبَانَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ يَحْيٰى فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْخُزَاعِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ لَا يَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهٖ غَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ سَنَدُهٗ، ثِقَاتٌ رُوَاتُهٗ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ اَسْنَدَهٗ وَوَصَلَهٗ عَنْ فُلَيْحٍ جَمَاعَةٌ غَيْرُ ابْنِ وَهْبٍ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے علم جو کہ محض رضائے الٰہی کی خاطر حاصل کرنا چاہیے کسی دنیاوی مقصد کی خاطر حاصل کیا، وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکے گا۔

✤✤ یہ حدیث صحیح ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر ہیں لیکن اس کے باوجود شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔ حالانکہ اسی حدیث کو ابن وہب کے علاوہ محدثین رحمۃ اللہ علیہم کی ایک جماعت نے فلیح تک اس کی سند کو متصل کیا ہے۔ حدیث درج ذیل ہے۔

289۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَانَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ السَّرِيُّ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ، وَاَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ، وَالْحَسَنُ بْنُ حَلِيْمٍ بِمَرْوَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْمَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ اَبِىْ طُوَالَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا يُبْتَغٰى بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ لَا يَتَعَلَّمُهٗ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهٖ غَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ، قَالَ فُلَيْحٌ: وَعَرْفُهَا رِيْحُهَا، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِاِسْنَادَيْنِ صَحِيْحَيْنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَمَّا حَدِيْثُ

حدیث 288:

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 78 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 6373

جَابِرٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے علم (جو کہ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر حاصل کرنا چاہئے) کسی دنیاوی مقصد کے پیش نظر حاصل کیا، وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکے گا۔ فلیح نے (اس حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ) عرفھا (کی وضاحت کرتے ہوئے اس) کے بارے میں کہا (اس سے مراد) ریحھا (یعنی اس کی خوشبو) ہے۔

❖❖ یہی حدیث حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی دو صحیح سندوں کے ساتھ بھی مروی ہے۔ ان میں سے جابر کی حدیث درج ذیل ہے۔

290۔ فَاَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيْمٍ الْقَنْطَرِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ السُّلَمِيُّ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِتُبَاهُوا بِهِ الْعُلَمَاءَ اَوْ تُمَارُوْا بِهِ السُّفَهَاءَ، وَلَا لِتَحِيْزُوا بِهِ الْمَجْلِسَ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَالنَّارُ النَّارُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم اس لئے نہ سیکھو کہ علماء سے مناظرے کرو گے اور سادہ لوگوں سے بحث کرو گے اور مجلس کو اپنی طرف متوجہ کرو گے جو شخص ایسا کرے گا وہ جہنم کا مستحق ہے۔

291۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الشَّيْبَانِيُّ، مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَمَّادٍ التُّجِيْبِيُّ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، فَذَكَرَهُ بِمِثْلِهِ هٰذَا اِسْنَادُ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ الْمِصْرِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، فَوَصَلَهُ وَيَحْيٰى مُتَّفَقٌ عَلٰى اِخْرَاجِهِ فِي الصَّحِيْحَيْنِ، وَقَدْ اَرْسَلَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، فَاَنَا عَلَى الْاَصْلِ الَّذِيْ اَصَّلْتُهُ فِيْ قَبُوْلِ الزِّيَادَةِ مِنَ الثِّقَةِ فِي الْاَسَانِيْدِ وَالْمُتُوْنِ

✧✧ یہی حدیث مذکورہ سند کے ہمراہ ابوالزبیر کے حوالے سے بھی مروی ہے۔

❖❖ یہ یحییٰ بن ایوب المصری کی ابن جریج سے اسناد ہے۔ یحییٰ نے اسے متصل کیا ہے اور یحییٰ کی روایات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے نقل کی ہیں جبکہ عبداللہ بن وہب نے اس حدیث میں ارسال کیا ہے اور میں اسی قانون پر عمل پیرا ہوں جس کو میں نے بیان کر دیا تھا کہ اسانید اور متون میں ثقہ کی زیادتی قبول ہے۔

حدیث: 290

اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 254 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 77 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دار الفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 259

ابن وہب کی روایت درج ذیل ہے۔

292۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: وَسَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ، يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِتُبَاهُوا بِهِ الْعُلَمَاءَ، وَلَا لِتُمَارُوْا بِهِ السُّفَهَاءَ، وَلَا لِتُحَدِّثُوا بِهِ فِي الْمَجَالِسِ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَالنَّارُ النَّارُ "وَاَمَّا حَدِيْثُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ

✧✧ حضرت ابن وہب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی یہ حدیث منقول ہے۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث درج ذیل ہے۔

293۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِيْ اَخِيْ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنِ ابْتَغَى الْعِلْمَ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ، اَوْ يُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ، اَوْ يَقْبَلَ اِفَادَةَ النَّاسِ اِلَيْهِ فَاِلَى النَّارِ لَمْ يُخَرِّجِ الشَّيْخَانِ لِاِسْحَاقَ بْنِ يَحْيٰى شَيْئًا، وَاِنَّمَا جَعَلْتَهُ شَاهِدًا لِمَا قَدَّمْتُ مِنْ شَرْطِهِمَا وَاِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى مِنْ اَشْرَافِ قُرَيْشٍ

✧✧ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس نے علماء سے مناظرے کرنے، سادہ لوگوں سے جھگڑنے یا لوگوں سے فائدہ حاصل کرنے کیلئے علم حاصل کیا، وہ جہنمی ہے۔

❖ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسحاق بن یحییٰ کی کوئی روایت نقل نہیں کی۔ تاہم میں نے اس حدیث کو گزشتہ حدیث کے شاہد کے طور پر نقل کیا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں کے معیار پر ہے اور اسحاق بن یحییٰ قریش کے باعزت لوگوں میں سے ہیں۔

294۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِيْ، وَحَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، وَسَاَلَهُ عَنْهُ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حديث 294:

اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3056 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 13374 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء رقم الحديث: 229 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 67 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 4890 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 5292

ـ خَيْفِ، فَقَالَ: نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا، ثُمَّ اَدَّاهَا اِلَى مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَا فِقْهَ لَهُ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلَى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ، ثَلَاثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ: اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ، وَالطَّاعَةُ لِذَوِي الْاَمْرِ، وَلُزُوْمُ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ، فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، قَاعِدَةٌ مِّنْ قَوَاعِدِ اَصْحَابِ الرِّوَايَاتِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، فَاَمَّا الْبُخَارِيُّ فَقَدْ رَوٰى فِي الْجَامِعِ الصَّحِيْحِ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حَمَّادٍ وَّهُوَ اَحَدُ اَئِمَّةِ الْاِسْلَامِ وَلَهُ اَصْلٌ مِّنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ مِنْ غَيْرِ حَدِيْثِ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، فَقَدْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ مِّنْ اَوْجُهٍ صَحِيْحَةٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

✧✧ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے والد جبیر کے حوالے سے بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ (مقام) خیف میں کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو میری گفتگو سن کر یاد کرلے اور ان لوگوں تک پہنچا دے جنہوں نے اسے نہیں سنا کیونکہ کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ (میری گفتگو کو یاد کر کے آگے) پہنچانے والا خود اتنا سمجھدار نہیں ہوتا اور آگے جس تک وہ میری بات پہنچاتا ہے وہ اس سے زیادہ سمجھدار ہوتا ہے۔ (پھر آپ ﷺ نے فرمایا) تین چیزیں ایسی ہیں جن سے متعلق بندۂ مومن کا دل دھوکہ نہیں کھاتا (۱) وہ عمل جو خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے ہو (۲) ذوی الامر کی اطاعت (۳) مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا کیونکہ مومنوں کی دعوت ان کے بعد والوں تک بھی پہنچے گی۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جامع صحیح میں نعیم بن حماد کی روایات نقل کی ہیں۔ نعیم بن حماد اسلام کے ائمہ میں سے ایک ہیں۔ اس حدیث کی اصل بھی موجود ہے جو کہ زہری کی سند سے ہے، یہ حدیث صالح بن کیسان والی نہیں ہے، اس حدیث کو محمد بن اسحاق بن یسار زہری سے متعدد اسنادِ صحیحہ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ وہ جمیع اسناد بمعہ حدیث درج ذیل ہے۔

295ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، وَاَخْبَرَنِي اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، وَاَخْبَرَنِي اَبُوْ عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِسْحَاقَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمٍ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى اللَّخْمِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ، وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ قَطَنٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَيْفِ مِنْ مِنًى، فَقَالَ: نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا ثُمَّ اَدَّاهَا اِلٰى مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَا فِقْهَ لَهُ. وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ، ثَلَاثٌ لَّا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ: اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ. وَالنَّصِيحَةُ لِاُولِي الْاَمْرِ، وَلُزُوْمُ الْجَمَاعَةِ، فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تَكُوْنُ مِنْ وَرَائِهِمْ قَدِ اتَّفَقَ هٰؤُلَاءِ الثِّقَاتُ عَلٰى رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَخَالَفَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّحْدَهُ، فَقَالَ: عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ وَهُوَ ابْنُ اَبِي الْجَنُوْبِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَابْنُ نُمَيْرٍ ثِقَةٌ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ. ثُمَّ نَظَرْنَاهُ فَوَجَدْنَا لِلزُّهْرِيِّ فِيهِ مُتَابِعًا، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ

✧✧ محمد بن اسحاق کی زہری سے محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے والد کے حوالے سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں (مقام) خیف پہ کھڑے ہوکر فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو ہمیشہ خوش وخرم رکھے جو میری گفتگو سن کر یاد کرے پھران لوگوں تک پہنچا دے جنہوں نے اسے نہیں سنا کیونکہ کئی مرتبہ یوں بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص حدیث یاد کر لیتا ہے لیکن اس کی اسے کوئی سمجھ بوجھ نہیں ہوتی بلکہ کئی مرتبہ میری گفتگو سنانے والے کی بہ نسبت وہ شخص زیادہ سمجھ دار ہوتا ہے جس کو حدیث سنائی جاتی ہے۔ (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) تین چیزیں ایسی ہیں جن کے متعلق بندۂ مومن کا دل دھوکے میں نہیں رہتا (۱) اللہ کے لئے کیا ہوا خالص عمل (۲) اولی الامر کی نصیحت (۳) جماعت کے ساتھ رہنا۔ کیونکہ ان کی دعوت ان سے بعد والوں کیلئے ہوگی۔

❖ مذکورہ حدیث کی سند کے تمام ثقہ راوی اس کو محمد بن اسحاق کے ذریعے زہری سے روایت کرنے میں متفق ہیں۔ صرف عبداللہ ابن نمیر نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے اس کی سند محمد بن اسحاق کے بعد عبدالسلام تک پہنچائی ہے پھر زہری تک گئے ہیں (ان کی سند میں محمد بن اسحاق اور زہری کے درمیان عبدالسلام موجود ہیں) یہ عبدالسلام، ابن ابی الجنوب ہیں اور ابن نمیر ثقہ ہیں۔ (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) پھر جب ہم نے غور وفکر کیا اور تحقیق کی تو زہری کی ایک متابع بھی مل گئی جو محمد بن جبیر سے مروی ہے (حدیث درج ذیل ہے)۔

296– اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ اَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ وَهُوَ بِالْخَيْفِ مِنْ مِنًى: رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاهَا ثُمَّ اَدَّاهَا اِلٰى مَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَا فِقْهَ لَهُ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ ثَلَاثٌ لَّا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ: اِخْلَاصُ الْعَمَلِ، وَمُنَاصَحَةُ ذَوِي الْاَمْرِ، وَلُزُوْمُ الْجَمَاعَةِ فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تَكُوْنُ مِنْ وَّرَائِهِمْ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ مِنْهُمْ عُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَابْنُ عُمَرَ، وَابْنُ عَبَّاسٍ، وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ، وَاَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَغَيْرُهُمْ عِدَّةٌ وَّحَدِيْثُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ مِّنْ شَرْطِ الصَّحِيْحِ

✧✧ مذکورہ سند کے ساتھ بھی یہ حدیث منقول ہے تاہم چند الفاظ مختلف ہیں۔

❖ اس موضوع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے روایات منقول ہیں جن میں حضرت عمر، عثمان، علی، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابن عمر، ابن عباس، ابو ہریرہ اور انس رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اسمائے گرامی شامل ہیں اور اسی سلسلہ میں نعمان بن بشیر کی روایت ''صحیح'' کے معیار پر ہے (نعمان بن بشیر کی روایت درج ذیل ہے)

297- سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوبَ غَيْرَ مَرَّةٍ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَكْرٍ الْمَرْوَزِيُّ، بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اَبِي صَغِيرَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: نَضَّرَ اللّٰهُ وَجْهَ امْرِءٍ سَمِعَ مَقَالَتِي فَحَمَلَهَا، فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ ثَلَاثٌ لَّا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ: اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ تَعَالٰى، وَمُنَاصَحَةُ وُلَاةِ الْاَمْرِ، وَلُزُوْمُ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ قَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ فِي الْمُسْنَدِ الصَّحِيحِ بِحَدِيْثِ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، اَنَّهُ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَّمْلَاُ بَطْنَهُ مِنَ الدَّقَلِ، وَعَنْ سِمَاكٍ، عَنِ النُّعْمَانِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي صُفُوفَنَا، الْحَدِيْثَ وَحَاتِمُ بْنُ اَبِي صَغِيْرَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِي مُتَّفَقٌ عَلٰى اِخْرَاجِهِمَا وَقَدْ رُوِيَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَمُجَاهِدٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❖ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''المسند الصحیح'' میں سماک بن حرب کے حوالے سے نعمان بن بشیر کی یہ حدیث شریف نقل کی ہے (نعمان بن بشیر کہتے ہیں) میں نے ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ردی کھجوریں کھا کر گزارا کرتے دیکھا اور سماک کی نعمان سے ہی یہ حدیث بھی منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو درست کروایا کرتے تھے (پوری حدیث منقول ہے) حاتم بن ابی صغیرہ اور عبداللہ بن بکر السھمی کی روایات نقل کرنے میں ائمہ حدیث کا اتفاق ہے۔ یونہی شعبی اور مجاہد نے بھی نعمان بن بشیر کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث روایت کی ہیں۔

298- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ النَّحْوِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ الْجَوْهَرِيُّ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارِى، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظُ، قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّهُ قَالَ: مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوصِينَا بِكُمْ

حدیث: 298

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 2651 اخرجه ابو داؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 2191 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "مسند الشاميين" طبع موسسة الرسالة بيروت لبنان 1405ھ/1984ء رقم الحديث: 405 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهرة مصر 1415ھ رقم الحديث: 7059 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 247

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ ثَابِتٌ لِاتِّفَاقِ الشَّيْخَيْنِ عَلَى الاحْتِجَاجِ بِسَعِيْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَعَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ وَالْجُرَيْرِيِّ، ثُمَّ احْتِجَاجِ مُسْلِمٍ بِحَدِيْثِ اَبِي نَضْرَةَ فَقَدْ عَدَدْتُ لَهُ فِي الْمُسْنَدِ الصَّحِيْحِ اَحَدَ عَشَرَ اَصْلًا لِلْجُرَيْرِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَا هٰذَا الْحَدِيْثَ الَّذِي هُوَ اَوَّلُ حَدِيْثٍ فِي فَضْلِ طُلَّابِ الْحَدِيْثِ وَلَا يُعْلَمُ لَهُ عِلَّةٌ، فَلِهٰذَا الْحَدِيْثِ طُرُقٌ يَجْمَعُهَا اَهْلُ الْحَدِيْثِ، عَنْ اَبِي هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ، وَاَبُوْ هَارُوْنَ مِمَّنْ سَكَتُوْا عَنْهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت مبارک ہو۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمہارے حوالے سے وصیت فرمایا کرتے تھے۔

✣✣ یہ حدیث ''صحیح'' ہے، ثابت ہے، کیونکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے سعید بن سلیمان، عباد بن العوام اور جریری کی روایات نقل کی ہیں اور جہاں تک تعلق ہے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے ابونضرۃ کی حدیث روایت کرنے کا تو (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) میں نے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی ''المسند الصحیح'' میں ایسی گیارہ حدیثیں نوٹ کی ہیں جوانہوں نے جریری کے حوالے سے نقل کی ہیں۔ لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے یہ حدیث نقل نہیں کی، حالانکہ طالب حدیث کی فضیلت میں یہ پہلی حدیث ہے۔ مزید برآں یہ کہ اس میں کوئی علت بھی نہیں ہے۔ اس حدیث کے کافی طرق ہیں جنہیں محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم نے ابوہارون کے واسطے سے ابوسعید کے حوالے سے بیان کیا ہے اور ابوہارون کے متعلق اہل جرح ونقد علماء خاموش ہیں۔

299۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ رَّجُلٍ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّطْلُبُ فِيْهِ عِلْمًا، اِلَّا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ، وَمَنْ اَبْطَا بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ تَابَعَهُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص علم (دین) کی طلب میں نکلا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور جوشخص اپنے اعمال کی وجہ سے سست رو ہوگا وہ نسب کی بناء پر تیز نہیں ہو سکتا۔ اس حدیث کی ابومعاویہ نے متابعت کی ہے۔ عبداللہ ابن نمیر کی حدیث درج ذیل ہے۔

حدیث 299:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3646 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 2945 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 225 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 7421 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 344 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 84 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 3780 اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة بيروت لبنان 1407ھ/1986ء رقم الحديث: 394

300- فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا فِيْهِ يَلْتَمِسُ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيقًا اِلَى الْجَنَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاللَّفْظَةُ الَّتِيْ اَسْنَدَهَا زَائِدَةُ قَدْ وَقَفَهَا غَيْرُهُ، فَاَمَّا طَلَبُ الْعِلْمِ فَلَمْ يُخْتَلَفْ عَلَى الْاَعْمَشِ فِيْ سَنَدِهٖ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص علم کی تلاش میں نکلتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کی راہ آسان کردیتا ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔اس حدیث میں زائدہ (نامی راوی) نے مَنْ اَبْطَاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ کے الفاظ بیان کئے ہیں، ان کے علاوہ اور کسی بھی محدث نے یہ الفاظ ذکر نہیں کئے۔تاہم طلب علم کے حوالے سے اعمش کی سند میں کسی کو اختلاف نہیں ہے۔

301- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ بْنِ بَكَّارٍ الْقَاضِيْ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَمَتَّ اِلَيْهِ بِرَحِمٍ بَعِيْدَةٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اعْرِفُوا اَنْسَابَكُمْ تَصِلُوْا اَرْحَامَكُمْ، فَاِنَّهٗ لَا قُرْبَ لِرَحِمٍ اِذَا قُطِعَتْ، وَاِنْ كَانَتْ قَرِيبَةً، وَلَا بُعْدَ لَهَا اِذَا وُصِلَتْ وَاِنْ كَانَتْ بَعِيْدَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجْهُ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا، وَاِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدٍ هُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ قَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِاَكْثَرِ رِوَايَاتِهٖ عَنْ اَبِيْهِ، وَلِهٰذَا الْحَدِيْثِ شَاهِدٌ مُّخَرَّجٌ مِثْلُهٗ فِي الشَّوَاهِدِ

✧✧ اسحاق بن سعید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں موجود تھا، ان کے پاس ایک شخص آیا اوراس نے بڑے دُور کے تعلقات سے ان کے ساتھ رشتہ داری جوڑنے کی کوشش کی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے نسبوں کو پہچانو! اور صلہ رحمی کرو کیونکہ جب رحم ختم ہو جائے تو چاہے رشتہ دار کتنا ہی قریبی ہو، کوئی قرب نہیں رہتا اور جب ان سے ملاقات رہے تو کوئی بعد نہیں رہتا اگرچہ کتنی ہی دوری ہو۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔(اس کی سند میں جو) اسحاق بن سعید (ہیں) وہ عمرو بن سعید بن العاص کے بیٹے ہیں۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی روایات ان کے والد کے حوالے سے نقل کی ہیں۔اس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی ہے اوراس طرح کی احادیث شواہد میں پیش کی جاسکتی ہیں۔

حدیث 301:

اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 2757

(شاہد حدیث درج ذیل ہے)

302۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَلْمَانَ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْبَاطِ الْحَارِثِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِى سَلَمَةَ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَلَّمُوا اَنْسَابَكُمْ تَصِلُوْا اَرْحَامَكُمْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى، يَقُوْلُ: اَبُو الْاَسْبَاطِ الْحَارِثِيُّ هُوَ بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نسب کو جانو اور صلہ رحمی کرو۔

❖ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ علی بن عیسیٰ الحیری پھر حسین بن محمد بن زیاد پھر محمد بن یحییٰ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ اس کی سند میں ابوالباسط الحارثی ''بشر بن رافع'' ہیں۔

303۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا هِلالُ بْنُ الْعَلاءِ الرَّقِّيُّ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبَّادٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَجُلا اَتٰى اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ الْبِلادِ شَرٌّ ؟ فَقَالَ: لا اَدْرِى فَلَمَّا اَتَاهُ جَبْرَائِيْلُ، قَالَ: يَا جَبْرَائِيْلُ اَيُّ الْبُلْدَانِ شَرٌّ ؟ قَالَ: لا اَدْرِى حَتّٰى اَسْاَلَ رَبِّى، فَانْطَلَقَ جَبْرَائِيْلُ فَمَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّمْكُثَ، ثُمَّ جَآءَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اِنَّكَ سَاَلْتَنِى اَيُّ الْبِلادِ شَرٌّ ؟ وَاِنِّى قُلْتُ لا اَدْرِى وَاِنِّىْ سَاَلْتُ رَبِّى، فَقُلْتُ: اَيُّ الْبِلادِ شَرٌّ، فَقَالَ: اَسْوَاقُهَا قَدِ احْتَجَّا جَمِيْعًا بِرُوَاةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِلَّا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ وَّقَدْ تَفَرَّدَ الْبُخَارِيُّ بِالاحْتِجَاجِ بِاَبِىْ حُذَيْفَةَ، وَهٰذَا الْحَدِيْثُ اَصْلٌ فِىْ قَوْلِ الْعَالِمِ: لا اَدْرِى، وَلَهُ شَاهِدٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ

✧✧ حضرت محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے والد بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سی جگہ سب سے زیادہ بری ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نہیں جانتا۔ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: اے جبرائیل علیہ السلام: کون سی جگہ سب سے زیادہ بری ہے؟ انہوں نے بھی عرض کی: میں نہیں جانتا۔ میں اللہ تعالیٰ سے پوچھ کر بتاؤں گا (یہ کہہ کر) حضرت جبرائیل

حدیث 303:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث:16790 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث:1599 اخرجه ابويعلىٰ الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 7403 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 1545 اخرجه ابن ابي اسامه في "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبويه' مدينه منوره 1413ھ/1992ء' رقم الحديث:420

علیہ السلام چلے گئے۔ایک عرصہ کے بعد جب جبرائیل علیہ السلام آئے تو کہنے لگے: آپ نے مجھ سے پوچھا تھا کہ کون سی جگہ سب سے زیادہ بری ہے، اس پر میں نے کہا تھا کہ مجھے معلوم نہیں، البتہ میں اللہ تعالیٰ سے پوچھ کر بتاؤں گا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے پوچھ لیا ہے، اس نے فرمایا: ''بازار'' (سب سے بری جگہ ہے)

✤ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اس کے تمام راویوں کی روایات نقل کی ہیں۔البتہ عبداللہ بن محمد بن عقیل کی روایات نقل نہیں کی جبکہ ابوحذیفہ کی روایات صرف امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہیں اور یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ کوئی عالم ''میں نہیں جانتا'' کہہ سکتا ہے۔اس کی ایک شاہد حدیث موجود ہے جو کہ عبداللہ بن محمد بن عقیل سے مروی ہے حدیث درج ذیل ہے۔

304۔ حَدَّثَنَا اَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْجَبْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ، وَسَعْدُ بْنُ يَزِيْدَ الْفَرَّاءُ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ الْبِلَادِ شَرٌّ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي فَلَمَّا اَتَى جِبْرَائِيْلُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا جِبْرَائِيْلُ اَيُّ الْبِلَادِ شَرٌّ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي حَتّٰى اَسْاَلَ رَبِّي، فَانْطَلَقَ جِبْرَائِيْلُ فَمَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّمْكُثَ ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، سَاَلْتَنِي اَيُّ الْبِلَادِ شَرٌّ؟ وَاِنِّي قُلْتُ: لَا اَدْرِي، وَاِنِّي سَاَلْتُ رَبِّي اَيُّ الْبِلَادِ شَرٌّ؟ فَقَالَ: اَسْوَاقُهَا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ هٰذَا هُوَ ابْنُ اَبِي الْمِقْدَامِ الْكُوفِيُّ، وَلَيْسَ مِنْ شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَاِنَّمَا ذَكَرْتُهُ شَاهِدًا، وَرِوَايَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْهُ حَثَّتْنِيْ عَلٰى اِخْرَاجِهِ فَاِنِّيْ قَدْ عَلَوْتُ فِيْهِ مِنْ وَجْهٍ لَا يُعْتَمَدُ،

✤ یہ عمرو بن ثابت ابومقدام کوفی کے بیٹے ہیں۔ یہ حدیث شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار پر نہیں ہے، میں نے اسے مذکورہ حدیث کے شاہد کے طور پر ذکر کیا ہے اور عبداللہ بن مبارک نے بھی اس حدیث کو عمرو بن ثابت سے روایت کیا ہے، اسی بناء پر میں نے یہ حدیث ذکر کی ہے کیونکہ اس میں میری سند ایک اعتبار سے عالی بھی ہے لیکن اس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

عبدالصمد بن نعمان کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

305۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ، فَذَكَرَهُ بِنَحْوِهِ، وَعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ لَيْسَ مِنْ شَرْطِ هٰذَا الْكِتَابِ وَلِهٰذَا الْحَدِيْثِ شَاهِدٌ اٰخَرُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ

✤ یہ مذکورہ حدیث عبدالصمد بن نعمان کے حوالے سے عمرو بن ثابت سے مروی ہے اور عبدالصمد بن نعمان اس کتاب کے معیار کے راوی نہیں ہیں جبکہ اس حدیث کی اور بھی شاہد حدیث ہے جو کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے

(وہ حدیث درج ذیل ہے)

306- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ التُّجِيْبِيُّ بِمَكَّةَ، فِيْ دَارِ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ الْبِقَاعِ خَيْرٌ؟ فَقَالَ: لَا اَدْرِى، فَقَالَ: اَيُّ الْبِقَاعِ شَرٌّ؟ فَقَالَ: لَا اَدْرِى، فَقَالَ: سَلْ رَبَّكَ، قَالَ: فَلَمَّا نَزَلَ جِبْرَائِيْلُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ سُئِلْتُ اَيُّ الْبِقَاعِ خَيْرٌ وَّاَيُّ الْبِقَاعِ شَرٌّ؟ فَقُلْتُ: لَا اَدْرِى، فَقَالَ: جِبْرَائِيْلُ: وَاَنَا لَا اَدْرِى حَتّٰى اَسْاَلَ رَبِّي، قَالَ: فَانْتَفَضَ جِبْرَائِيْلُ انْتِفَاضَةً كَادَ اَنْ يُصْعَقَ مِنْهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اللّٰهُ: يَا جِبْرَائِيْلُ يَسْاَلُكَ مُحَمَّدٌ اَيُّ الْبِقَاعِ خَيْرٌ؟ فَقُلْتَ: لَا اَدْرِى، فَسَاَلَكَ اَيُّ الْبِقَاعِ شَرٌّ، فَقُلْتَ: لَا اَدْرِى، وَاِنَّ خَيْرَ الْبِقَاعِ الْمَسَاجِدُ، وَشَرَّ الْبِقَاعِ الْاَسْوَاقُ "

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس روایت میں بقیہ تمام مفہوم سابقہ حدیث والا ہے البتہ اس کے آخر میں یہ بھی ہے کہ ''بہترین جگہ مسجد اور بدترین جگہ بازار ہے''۔

307- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ، قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَاَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوْشِكُ النَّاسُ اَنْ يَّضْرِبُوْا اَكْبَادَ الْاِبِلِ فَلَا يَجِدُوْنَ عَالِمًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ كَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ رُبَّمَا يَجْعَلُهُ رِوَايَةً

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک وقت آئے گا کہ لوگ حصول علم کی خاطر لمبے لمبے سفر کریں گے لیکن مدینہ کے ایک عالم سے بڑا ان کو کہیں کوئی عالم نہیں ملے گا۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔اور ابن عیینہ سے درج ذیل روایت بھی منقول ہے۔

حدیث 307:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2680 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 7967 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت ' لبنان' 1414ه/1993ء' رقم الحديث: 3736 اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه' مكتبه المتنبي' بيروت' قاهره ' رقم الحديث: 1147 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ه/ 1991ء' رقم الحديث: 4291

308- كَمَا حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْجَرَاحِي بِمَرْوَ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً قَالَ يُوشِكُ النَّاسُ أَنْ يَضْرِبُوا أَكْبَادَ الْإِبِلِ الْحَدِيثَ وَلَيْسَ هٰذَا مِمَّا يُوهِنُ الْحَدِيثَ فَإِنَّ الْحُمَيْدِيَّ هُوَ الْحَكَمُ فِي حَدِيثِهِ لِمَعْرِفَتِهِ بِهِ وَكَثْرَةِ مُلَازَمَتِهِ لَهُ وَقَدْ كَانَ بْنُ عُيَيْنَةَ يَقُولُ نَرىٰ هٰذَا الْعَالِمَ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ.

❖ اوراس طرح کی سند سے حدیث کی صحت پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔اس لئے کہ ''حمیدی'' علوم حدیث کے تبحر عالم تھے اور زندگی بھر اسی علم سے منسلک رہے اور ابن عیینہ کہا کرتے تھے: ہم وہ عالم حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ کو سمجھتے ہیں۔

309- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا اَبُو صَخْرٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ جَآءَ مَسْجِدَنَا هٰذَا يَتَعَلَّمُ خَيْرًا، اَوْ يُعَلِّمُهُ فَهُوَ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَمَنْ جَآءَ بِغَيْرِ هٰذَا كَانَ كَالرَّجُلِ يَرَى الشَّيْءَ يُعْجِبُهُ وَلَيْسَ لَهُ وَرُبَّمَا، قَالَ: يَرَى الْمُصَلِّينَ وَلَيْسَ مِنْهُمْ، وَيَرَى الذَّاكِرِينَ وَلَيْسَ مِنْهُمْ "

❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہماری مسجد میں علم سیکھنے یا سکھانے کے لئے آیا وہ مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے اور جو اس کام کے علاوہ کسی دوسری غرض سے مسجد میں آیا وہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص کسی چیز کو دیکھے وہ اس کو بہت اچھی لگے لیکن وہ چیز اس کی نہ ہو (بعض مرتبہ روایت کرتے ہوئے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یوں کہتے تھے) وہ ایسا ہے کہ نمازیوں کو نماز پڑھتے صرف دیکھتا ہے خود نمازی نہیں ہے اور ذکر کرنے والوں کو صرف دیکھتا ہے خود ذاکرین میں شامل نہیں ہے۔

310- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْخُزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو يَحْيٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي مَسَرَّةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، اَخْبَرَنِي اَبُو صَخْرٍ، اَنَّ سَعِيدَ الْمَقْبُرِيَّ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: اِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ دَخَلَ مَسْجِدَنَا هٰذَا لِيَتَعَلَّمَ خَيْرًا اَوْ يُعَلِّمَهُ كَانَ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَمَنْ دَخَلَهُ بِغَيْرِ ذٰلِكَ كَانَ كَالنَّاظِرِ اِلٰى مَا لَيْسَ لَهُ

حديث 309:

اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 227 اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 8587 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 87 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 6472 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 5911 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودي عرب' (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 7517

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، فَقَدِ احْتَجَّا بِجَمِيْعِ رُوَاتِهٖ ثُمَّ لَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَا اَعْلَمُ لَهٗ عِلَّةً بَلْ لَهٗ شَاهِدٌ ثَالِثٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا جَمِيْعًا

✧✧ چند الفاظ کے تغیر کے ساتھ یہ حدیث ابن وہب کے طریق سے بھی مروی ہے۔

✣✣ یہ حدیث شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار پر ہے کیونکہ دونوں نے اس حدیث کے تمام راویوں کی روایات نقل کی ہیں لیکن اس حدیث کو چھوڑ دیا ہے۔ مجھے اس حدیث میں کوئی علت نہیں مل سکی بلکہ اس کی ایک تیسری شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ دونوں کے معیار پر ہے

(شاہد حدیث درج ذیل ہے)

311- اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيْمٍ الْقَنْطَرِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيْدُ اِلَّا لِيَتَعَلَّمَ خَيْرًا، اَوْ يُعَلِّمَهٗ كَانَ لَهٗ اَجْرُ مُعْتَمِرٍ تَامِّ الْعُمْرَةِ، فَمَنْ رَّاحَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيْدُ اِلَّا لِيَتَعَلَّمَ خَيْرًا، اَوْ يُعَلِّمَهٗ فَلَهٗ اَجْرُ حَاجٍّ تَامِّ الْحِجَّةِ قَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ فِي الْاُصُوْلِ وَخَرَّجَهٗ مُسْلِمٌ فِي الشَّوَاهِدِ، فَاَمَّا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ الدِّيْلِيُّ فَاِنَّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسجد میں صبح کے وقت بھلائی سیکھنے یا سکھانے کے لئے آیا اس کے لئے ایک مقبول عمرہ کا ثواب ہے اور جو شخص بھلائی سیکھتے یا سکھاتے مسجد میں شام کر دے اس کے لئے ایک مقبول حج کا ثواب ہے۔

✣✣ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے "اصول" میں ثور بن یزید کی روایات نقل کی ہیں اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو شواہد میں ذکر کیا ہے اور "ثور بن یزید الدیلی" کی روایات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے نقل کی ہیں۔

312- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، فِيْ مُسْنَدِ اَنَسٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَنْصُوْرٍ الْهَرَوِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ الْمُقْرِءُ النَّيْسَابُوْرِيُّ، وَاَخْبَرَنِيْ اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ: مَنْهُوْمٌ فِيْ عِلْمٍ لَا يَشْبَعُ، وَمَنْهُوْمٌ فِيْ دُنْيَا لَا يَشْبَعُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَمْ اَجِدْ لَهٗ عِلَّةً.

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو حریص کبھی سیر نہیں ہوتے (۱) علم کا حریص

حدیث 312:

اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دار الكتاب العربی' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء رقم الحديث: 331 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 10388 اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة' بيروت' لبنان 1407ھ/ 1986ء رقم الحديث: 322

(۲) دنیا کا حریص۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور مجھے اس حدیث میں کوئی علت نہیں مل سکی۔

313- حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السِّمَاكِ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي دَاوُدَ الْمُنَادِي حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ جَآءَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِلَى كَعْبٍ يَسْأَلُ عَنْهُ وَكَعْبٌ فِي الْقَوْمِ فَقَالَ كَعْبٌ مَا تُرِيدُ مِنْهُ فَقَالَ أَمَا إِنِّي لَا أَعْرِفُ أَحَداً مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ أَحْفَظَ لِحَدِيثِهِ مِنِّي فَقَالَ كَعْبٌ أَمَا إِنَّكَ لَمْ تَجِدْ أَحَداً يَطْلُبُ شَيْئاً أَلَّا يَشْبَعُ مِنْهُ يَوْماً مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا طَالِبُ عِلْمٍ وَطَالِبُ دُنْيَا فَقَالَ أَنْتَ كَعْبٌ فَإِنِّي لِمِثْلِ هٰذَا جِئْتُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَقَوْلُ الصَّحَابِي إِنِّي لَحَدِيْثُ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْفَظُ مِنْ غَيْرِي يُخَرَّجُ فِي مَسَانِيْدِهِ

❖❖ حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ پوچھنے کے لئے آئے (اس وقت حضرت کعب رضی اللہ عنہ لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے) حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: (اے ابوہریرہ) تم کیا پوچھنا چاہ رہے ہو؟ انہوں نے کہا: میری نظر میں ایسا کوئی شخص نہیں ہے جس کو مجھ سے زیادہ حدیثیں یاد ہوں۔ اس پر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: تم کسی بھی حریص شخص کو دیکھ لو، وہ ایک نہ ایک دن سیر ہو جائے گا، سوائے دنیا اور علم کے طلبگار کے (کہ یہ دونوں کبھی سیر نہیں ہوتے)

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ اور صحابی کا یہ قول ''میں رسول پاک کی سب سے زیادہ حدیثوں کا حافظ ہوں) مسانید میں منقول ہے۔

314- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْقَطَوَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ حَبِيبٍ الزَّيَّاتُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَضْلُ الْعِلْمِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ، وَخَيْرُ دِيْنِكُمُ الْوَرَعُ

❖❖ حضرت مصعب بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میرے نزدیک عبادت کی فضیلت سے زیادہ پسندیدہ علم کی فضیلت ہے اور دین کا بہترین عمل ''پرہیزگاری'' ہے۔

315- وَحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ السَّرَّاجُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، فَذَكَرَهُ بِنَحْوِهِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَكَمَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَالْحَكَمُ هٰذَا وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ ثِقَةٌ، وَقَدْ اَقَامَ الاِسْنَادَ وَقَدْ اَبْهَمَهُ بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ،

✧✧ اس حدیث کی سند میں اعمش کے بعد ''حکم'' کا ذکر نہیں ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔اس کی سند میں ''حکم'' اور حسن بن علی بن عفان ثقہ ہیں۔انہوں نے حکم کا نام ذکر کیا ہے جبکہ بکر بن بکار نے اس کو مبہم رکھا ہے۔

(ان کی ابہام والی سند درج ذیل ہے)

316۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ مَنْدَهٍ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدَانَ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ رَّجُلٍ، عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ نَحْوَهُ، ثُمَّ نَظَرْنَا فَوَجَدْنَا خَالِدَ بْنَ مَخْلَدٍ اَثْبَتَ وَاَحْفَظَ وَاَوْثَقَ مِنْ بَكْرِ بْنِ بَكَّارٍ فَحَكَمْنَا لَهُ بِالزِّيَادَةِ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوْسِ، عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادٍ اٰخَرَ

✧✧ اس حدیث میں اعمش کے بعد ''رجل'' کے الفاظ ہیں (وہ شخص کون تھا اس کی وضاحت نہیں ہے)

✣✣ بعد از تحقیق یہ ثابت ہوا کہ خالد بن مخلد، بکر بن بکار سے زیادہ حافظ اور زیادہ ثقہ تھے، اس لئے ہم نے ان کی زیادتی کو قبول کرلیا ہے۔اسی روایت کو عبداللہ بن عبدالقدوس نے اعمش سے ایک دوسری سند کے ساتھ ذکر کیا ہے

(ان کی روایت درج ذیل ہے)

317۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوْسِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُّطَرِّفِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَضْلُ الْعِلْمِ خَيْرٌ مِّنْ فَضْلِ الْعِبَادَةِ، وَخَيْرُ دِيْنِكُمُ الْوَرَعُ "

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم کی فضیلت، عبادت کی فضیلت سے زیادہ اچھی ہے اور دین کا بہترین عمل ''پرہیز گاری'' ہے۔

318۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، وَاَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّيْ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيْلِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَقَالَ: قَدْ يَئِسَ الشَّيْطَانُ بِاَنْ يُعْبَدَ بِاَرْضِكُمْ وَلٰكِنَّهُ رَضِيَ اَنْ يُطَاعَ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِمَّا تُحَاقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ، فَاحْذَرُوْا يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ فَلَنْ تَضِلُّوْا اَبَدًا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّ كُلَّ مُسْلِمٍ اَخُو الْمُسْلِمِ، الْمُسْلِمُوْنَ اِخْوَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ مِّنْ مَّالِ

حِيهِ اِلَّا مَا اَعْطَاهُ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ، وَلَا تَظْلِمُوا، وَلَا تَرْجِعُوْا مِنْ بَعْدِيْ كُفَّارًا يَّضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ
قَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِاَحَادِيْثِ عِكْرِمَةَ، وَاحْتَجَّ مُسْلِمٌ بِاَبِي اُوَيْسٍ، وَسَائِرُ رُوَاتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِمْ، وَهٰذَا الْحَدِيْثُ
خُطْبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلٰى اِخْرَاجِهِ فِي الصَّحِيْحِ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا لَنْ
تَضِلُّوْا بَعْدَهُ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ كِتَابَ اللّٰهِ، وَاَنْتُمْ مَسْئُوْلُوْنَ عَنِّيْ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ ؟ وَذِكْرُ الاعْتِصَامِ بِالسُّنَّةِ فِيْ
هٰذِهِ الْخُطْبَةِ غَرِيْبٌ وَّيَحْتَاجُ اِلَيْهَا وَقَدْ وَجَدْتُّ لَهٗ شَاهِدًا مِّنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ روئے زمین پر کبھی اس کی پوجا کی جائے گی لیکن وہ اس بات سے ابھی بھی پرامید ہے کہ وہ تمہیں ان اعمال میں مبتلا کر دے گا جو تمہاری نظر میں بالکل حقیر ہیں (لیکن حقیقت میں وہ بہت مہلک اعمال ہیں) اس لئے اے لوگو! ہوشیار رہنا، میں تمہارے اندر ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم اس پر سختی سے عمل پیرا رہو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ (۱) کتاب اللہ (۲) تمہارے نبی کی سنت۔ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، کسی شخص کو یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کا مال کھائے۔ ہاں اگر کوئی اپنی خوشی سے تحفہ دے تو جائز ہے۔ تم ظلم مت کرنا اور میرے بعد کافر مت ہو جانا تاکہ کہیں ایک دوسرے کی گردنیں نہ مارتے پھرو۔

✣✣ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عکرمہ کی احادیث نقل کی ہیں اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابواویس کی روایات نقل کی ہیں، ان کے علاوہ اس حدیث کی سند کے تمام راوی متفق علیہ ہیں اور یہ درج ذیل حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ کے متعلق ہے اس کو دونوں بزرگوں نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے (حدیث یہ ہے) اے لوگو! میں تمہارے اندر ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر اس کو مضبوطی سے تھام لو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ وہ ہے کتاب اللہ۔ اور تم سے میرے بارے میں سوال کیا جائے گا تو تم کیا جواب دو گے۔ اس خطبہ میں "اعتصام بالسنته" کا ذکر غریب ہے۔ اس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

319- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ السَّكَنِ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوْسَى الطَّلْحِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّيْ قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ شَيْئَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُمَا: كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّتِيْ، وَلَنْ يَّتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں (اگر اس پر عمل پیرا رہو گے) تو کبھی گمراہ نہ ہو گے (۱) کتاب اللہ (۲) میری سنت۔ اور یہ دونوں قیامت تک ایک دوسرے

حدیث 319:

اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث:11578

سے جدانہیں ہو سکتے۔

320۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْخُرَاسَانِيِّ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَحَدُهُمَا يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ يَحْتَرِفُ، فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّرُوَاتُهُ عَنْ اٰخِرِهِمْ اَثْبَاتٌ ثِقَاتٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں دو بھائی ہوا کرتے تھے، ان میں سے ایک بارگاہ رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر رہتا تھا اور دوسرا محنت و مزدوری کیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ محنت مزدوری کرنے والے بھائی نے اپنے دوسرے بھائی کی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شکایت کی (کہ وہ کام کاج نہیں کرتا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہوسکتا ہے کہ تجھے جو رزق مل رہا ہے وہ اسی کی برکت سے مل رہا ہو۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اس کے از اول تا آخر تمام راوی ثبت ہیں، ثقہ ہیں۔

321۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَاتِمٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ بِمَرْوٍ، وَثنا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، اَنَّ مُعَاوِيَةَ، خَرَجَ مِنْ حَمَّامِ حِمْصَ، فَقَالَ لِغُلَامِهِ: ائْتِنِيْ لُبْسَتَيَّ فَلَبِسَهُمَا، ثُمَّ دَخَلَ مَسْجِدَ حِمْصَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا فَرَغَ اِذَا هُوَ بِنَاسٍ جُلُوْسٌ، فَقَالَ لَهُمْ: مَا يُجْلِسُكُمْ؟ قَالُوْا: صَلَّيْنَا صَلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةِ، ثُمَّ قَصَّ الْقَاصُّ، فَلَمَّا فَرَغَ قَعَدْنَا نَتَذَاكَرُ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: مَا مِنْ رَّجُلٍ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ حَدِيْثًا عَنْهُ مِنِّيْ، اِنِّيْ سَاُحَدِّثُكُمْ بِخَصْلَتَيْنِ حَفِظْتُهُمَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ رَّجُلٍ يَّكُوْنُ عَلَى النَّاسِ فَيَقُوْمُ عَلٰى رَاْسِهِ الرِّجَالُ يُحِبُّ اَنْ تَكْثُرَ الْخُصُومُ عِنْدَهُ فَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ، قَالَ: وَكُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا هُوَ بِقَوْمٍ فِي الْمَسْجِدِ قُعُوْدٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُقْعِدُكُمْ؟ قَالُوْا: صَلَّيْنَا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ، ثُمَّ قَعَدْنَا نَتَذَاكَرُ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ اِذَا ذَكَرَ شَيْئًا تَعَاظَمَ ذِكْرُهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَدْ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيُّ مِنْ مُعَاوِيَةَ غَيْرَ حَدِيْثٍ.

حدیث 320:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع دار احياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 2345

✧✧ ابن بریدہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ''حمص'' کے ایک حمام سے نکلے اور اپنے غلام سے کہا: کپڑے دو، اس نے کپڑے پیش کئے، آپ کپڑے پہن کر ''حمص'' کی مسجد میں آئے اور دو رکعتیں ادا کیں۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ کچھ لوگ وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے پوچھا: تم لوگ کیوں بیٹھے ہوئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہم فرضی نماز پڑھ چکے ہیں۔ پھر ایک شخص نے ایک قصہ سنایا، جب وہ فارغ ہوا تو ہم بیٹھ کر ایک دوسرے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں سنانے لگے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ کی صحبت پانے والوں میں سب سے کم حدیثیں میں نے بیان کی ہیں۔ میں تمہیں دو خصلتوں کے متعلق بتاتا ہوں، یہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کی تھیں۔ (۱) ایسا شخص جنت میں نہیں جاسکتا جس کو لوگوں کا حکمران بنایا جائے اور وہ خصومت و جدال چاہے۔ پھر انہوں نے کہا: (۲) میں ایک مرتبہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ کچھ لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ کیوں بیٹھے ہوئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہم نے فرضی نماز پڑھ لی ہے، اب ہم کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاکرہ کر رہے ہیں، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو یاد کرتا ہے تو لوگوں کے دلوں میں اس کی عظمت بٹھا دیتا ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ اور عبداللہ بن بریدہ اسلمی نے معاویہ سے اس حدیث کے علاوہ بھی کئی احادیث کا سماع کیا ہے۔

322۔ حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدُ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُ اللّٰهِ الْحَافِظُ إِمْلاءً فِي شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ ثَلاثٍ وَسَبْعِينَ وَثَلاثِ مِائَةٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَصْفَهَانِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَلِى بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِى نَضْرَةَ عَنْ أَبِى سَعِيْدٍ قَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسُوا كَانَ حَدِيْثُهُمْ يَعْنِى الْفِقْهَ إِلَّا أَنْ يَقْرَأَ رَجُلٌ سُوْرَةً أَوْ يَأْمُرُ رَجُلًا بِقِرَاءَةِ سُوْرَةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَاهِدٌ مَوْقُوْفٌ عَنْ أَبِى سَعِيْدٍ.

✧✧ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی جب بھی مل کر بیٹھتے تھے تو یا کوئی قرآن کی سورت پڑھ رہا ہوتا تھا یا دوسرے سے پڑھوا کر سن رہا ہوتا تھا۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اس کی ایک موقوف حدیث شاہد موجود ہے جو کہ ابوسعید سے مروی ہے وہ حدیث درج ذیل ہے۔

323۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدُ الْجُبَّارِ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ جَعْفَرِبْنِ إِيَاسٍ عَنْ أَبِى نَضْرَةَ عَنْ أَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ تَذَاكَرُوْا الْحَدِيْثَ فَإِنَّ مُذَاكَرَةَ الْحَدِيْثِ تَهَيَّجَ الْحَدِيْثَ وَقَدْ رُوِىَ فِى الْحَدِيْثِ عَلٰى مُذَاكَرَةِ الْحَدِيْثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِى طَالِبٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ بِأَحَادِيْثَ صَحِيْحَةٍ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ أَمَّا حَدِيْثُ عَلِيٍّ.

✧✧ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دوسرے کو حدیثیں سنایا کرو، اس لئے کہ مذاکرہ حدیث، تحصیلِ حدیث

پر برانگیختہ کرتا ہے۔

❖❖ مذاکرہ حدیث کے متعلق حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی صحیح احادیث مروی ہیں جو شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار پر ہیں۔

ان میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث درج ذیل ہے۔

324۔ فَأَخْبَرَنَاهُ أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَحْبُوبِي حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَأَ كَهْمَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ تَذَاكَرُوا الْحَدِيثَ فَإِنَّكُمْ أَلَّا تَفْعَلُوا يَنْدَرِسُ وَأَمَّا حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ.

❖❖ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپس میں حدیث کا مذاکرہ کیا کرو کیونکہ اگر ایسا نہ کرو گے تو احادیث ناپید ہو جائیں گی۔ اور عبداللہ بن مسعود کی حدیث یہ ہے:

325۔ فَحَدَّثَنَاهُ أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْحَمَانِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ تَذَاكَرُوا الْحَدِيثَ فَإِنَّ ذِكْرَ الْحَدِيثِ حَيَاتُهُ.

❖❖ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عبداللہ نے فرمایا: حدیثوں کا مذاکرہ کیا کرو اس لئے کہ حدیث کو یاد کرنا اس کی حیات ہے۔

326۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَّاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَا كُلُّ الْحَدِيثِ سَمِعْنَا مِنْ رَّسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحَدِّثُنَا أَصْحَابُنَا وَكُنَّا مُشْتَغِلِينَ فِي رِعَايَةِ الْإِبِلِ

هٰذَا حَدِيثٌ لَهُ طُرُقٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ وَهُوَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَيْسَ لَهُ عِلَّةٌ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

❖❖ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے ہر حدیث رسول پاک کی زبان اطہر سے نہیں سنی بلکہ ہمارے دوسرے ساتھی ہمیں بتایا کرتے تھے کیونکہ ہم لوگ عموماً اونٹوں وغیرہ کی دیکھ بھال میں مصروف رہتے تھے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کے ابواسحاق السبیعی سے متعدد طرق ہیں اس میں کوئی علت بھی نہیں ہے۔

327۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ أَبِي أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى الطَّبَّاعُ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسْمَعُونَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ، وَيُسْمَعُ مِنَ الَّذِينَ يَسْمَعُونَ مِنْكُمْ بَلَّغَهُ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْأَعْمَشِ.

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (بلاواسطہ) میری باتیں سنتے ہو کچھ لوگ تم سے سنیں گے اور کچھ لوگ ان سے سنیں گے جنہوں نے تم سے سنا ہے۔

❖ جریر بن عبدالمجید نے اس کی سند اعمش تک پہنچائی ہے۔ (ان کی سند کے ساتھ مروی حدیث درج ذیل ہے)

328- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ الْخُلْدِيُّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُوْنَ، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسْمَعُونَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَّسْمَعُ مِنْكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَيْسَ لَهُ عِلَّةٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَفِي الْبَابِ اَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، وَثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِي حَدِيْثِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ ذِكْرُ الطَّبَقَةِ الثَّالِثَةِ اَيْضًا

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور اس میں کوئی علت بھی نہیں ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ثابت بن قیس بن شماس کے حوالے سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات منقول ہیں اور ثابت بن قیس کی روایت میں تیسرے طبقے کا بھی ذکر موجود ہے۔

329- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، قَالَ: صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً وَّجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَاَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا، قَالَ: اُوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَاِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، فَاِنَّهُ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لَّيْسَ لَهُ عِلَّةٌ، وَقَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو، وَثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ، وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ فِيْ اَوَّلِ كِتَابِ الْاِعْتِصَامِ بِالسُّنَّةِ وَالَّذِيْ عِنْدِيْ اَنَّهُمَا رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَوَهَّمَا اَنَّهُ لَيْسَ لَهُ رَاوٍ عَنْ

حديث 327:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3659 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 2947 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ه/1993ء رقم الحديث: 62 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ه/1983ء رقم الحديث: 1321 اخرجه ابن ابي اسامه في "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبويه مدينه منوره 1413ه/1992ء رقم الحديث: 52

خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ غَيْرِ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ، وَقَدْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ الْمُخَرَّجُ حَدِيْثُهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ

✧✧ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز فجر پڑھائی، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر ایسا وعظ فرمایا کہ دل دہل گئے اور آنکھوں سے سیل رواں جاری ہو گئے، ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آج کا وعظ تو کسی رخصت ہونے والے کا وعظ لگتا ہے۔ آپ ہمیں کوئی خصوصی وصیت فرمائیے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے (کی تاکید کرتا ہوں) اور فرمانبرداری کی (تاکید کرتا ہوں) اگرچہ تم پر کوئی حبشی غلام امیر بنا دیا جائے (پھر بھی فرمانبرداری نہ چھوڑنا) تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ عنقریب بہت شدید اختلافات دیکھے گا (ایسے حالات میں) تم پر لازم ہے کہ میری سنت اور میرے خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرتے رہنا، ان کو مضبوطی سے تھامے رکھنا اور نئے نئے کاموں کی ایجاد سے بچنا، اس لئے کہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

✣✣ یہ حدیث ''صحیح'' ہے، اس میں کوئی علت نہیں ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالرحمٰن بن عمرو اور ثور بن یزید کی روایات نقل کی ہیں اور یہ حدیث ''کتاب الاعتصام بالسنۃ'' کے آغاز میں بیان کی گئی ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے (شیخین رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو اس لئے ترک کر دیا ہے کہ انہیں) یہ وہم ہو گیا تھا کہ خالد بن معدان کا ثور بن یزید کے علاوہ کوئی دوسرا راوی نہیں ہے، حالانکہ محمد بن ابراہیم بن الوارث (جن کی روایات صحیحین میں موجود ہیں) نے خالد بن معدان سے روایات لی ہیں۔

330۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْحَنْظَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ التِّنِّيْسِيُّ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ مِّنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَامَ فَوَعَظَ النَّاسَ وَرَغَّبَهُمْ وَحَذَّرَهُمْ وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ، ثُمَّ قَالَ: اعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا، وَاَطِيْعُوْا مَنْ وَلَاهُ اللّٰهُ اَمْرَكُمْ، وَلَا تُنَازِعُوا الْاَمْرَ اَهْلَهُ وَلَوْ كَانَ عَبْدًا اَسْوَدَ، وَعَلَيْكُمْ بِمَا تَعْرِفُوْنَ مِنْ سُنَّةِ نَبِيِّكُمْ وَالْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، وَعَضُّوْا عَلٰى نَوَاجِذِكُمْ بِالْحَقِّ

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا جَمِيْعًا، وَلَا اَعْرِفُ لَهٗ عِلَّةً، وَقَدْ تَابَعَ ضَمْرَةُ بْنُ حَبِيْبٍ خَالِدَ بْنَ مَعْدَانَ

حدیث 329:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث:2676 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 42 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی بيروت لبنان 1407ه 1987ء رقم الحديث: 95 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث:17182 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ه رقم الحديث:66 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ه/1983ء رقم الحديث: 617 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله بيروت لبنان 1405ه/1984ء رقم الحديث:697

عَنی رِوَایَۃِ ھٰذَا الْحَدِیْثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِیّ

✧✧ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ (جن کا تعلق بنی سلیم سے ہے اور یہ اہل صفہ میں سے ہیں) بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تشریف لائے اور ایسا وعظ فرمایا، جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نیک عمل میں رغبت دلائی اور دوزخ کا ڈر سنایا اور مزید بھی وعظ و نصیحت فرمائی، پھر فرمایا: صرف اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اور جس کو تمہارا امیر بنا دیا جائے اس کی اطاعت کرو اور اپنے امیر سے جھگڑا مت کرو اگرچہ حبشی غلام ہو اور تم پر لازم ہے کہ تم اپنے نبی اور خلفاء راشدین کی جو سنت پہچانتے ہو، اس پر عمل کرو اور حق کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔

❖❖ یہ اسناد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے اور مجھے اس میں کوئی علت بھی نظر نہیں آئی۔ اور یہ حدیث عبدالرحمٰن بن عمرو اسلمی سے روایت کرنے میں ضمرہ بن حبیب نے خالد بن معدان کی متابعت کی ہے (ضمرہ بن حبیب کی روایت درج ذیل ہے)

331- حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِیُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِیْدٍ الدَّارِمِیُّ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِیْ ابْنَ مَهْدِیٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ، اَنَّهٗ سَمِعَ الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ، قَالَ: وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ، وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ هٰذَا لَمَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاِذَا تَعْهَدُ اِلَيْنَا قَالَ: قَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا لَا يَزِيْغُ عَنْهَا بَعْدِیْ اِلَّا هَالِكٌ، وَمَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِمَا عَرَفْتُمْ مِنْ سُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّيْنَ الرَّاشِدِيْنَ مِنْ بَعْدِیْ، وَعَلَيْكُمْ بِالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ فَكَانَ اَسَدُ بْنُ وَدَاعَةَ يَزِيْدُ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَاِنَّ الْمُؤْمِنَ كَالْجَمَلِ الْاَنِفِ حَيْثُ مَا قِيْدَ انْقَادَ وَقَدْ تَابَعَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَمْرٍو عَلٰى رِوَايَتِهٖ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الثِّقَاتِ الْاَثْبَاتِ مِنْ اَئِمَّةِ اَهْلِ الشَّامِ ,مِنْهُمْ حَجَرُ بْنُ حَجَرٍ الْكَلَاعِیُّ.

✧✧ ضمرہ بن حبیب کی سند سے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایسا وعظ فرمایا، جس سے دل دہل گئے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا آج کا وعظ تو کسی بچھڑنے والے کا بیان لگتا ہے، (ایسے موقع پر) آپ ہم سے عہد لے لیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے عہد لیا، فرمایا: میں تمہیں (اسلام کی) روشنی میں چھوڑ کر جا رہا ہوں، اس کی راتیں بھی دنوں کی طرح روشن ہیں، میرے بعد ان سے جو رُوگرداں ہوگا، وہ ہلاک ہو جائے گا اور تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ عنقریب بہت شدید اختلافات دیکھے گا (ایسے حالات میں) تم پر لازم ہے کہ میری اور میرے خلفاء راشدین کی جن سنتوں کو تم جانتے ہو، ان پر کاربند رہنا اور اپنے امیر کی اطاعت کرنا اگرچہ وہ کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ

ہواور حق کو مضبوطی سے تھام کر رکھنا۔

✥✥ اسد بن وداعہ کی روایت میں اس مقام پر ان الفاظ کا اضافہ ہے ''کیونکہ مومن اس اونٹ کی طرح ہے جس کی ناک میں نکیل ہوتی ہے، اس کو نکیل سے پکڑ کر جہاں لے جانا چاہو، وہ چلا جاتا ہے'' اس حدیث کو عرباض بن ساریہ سے روایت کرنے میں عبدالرحمن بن عمرو کی تین ثقہ شامی ائمہ حدیث نے متابعت کی ہے۔ ان میں حجر بن حجر الکلاعی کا نام بھی ہے ان کی روایت درج ذیل ہے۔

332۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اَيُّوْبَ النَّصِيبِيُّ، وَصَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ الدِّمَشْقِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ، حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو السُّلَمِيُّ، وَحُجْرُ بْنُ حُجْرٍ الْكَلَاعِيُّ، قَالَا: اَتَيْنَا الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ وَهُوَ مِمَّنْ نَزَلَ فِيْهِ: وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَا اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ، قُلْتَ: لَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَاَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُونَ فَسَلَّمْنَا، وَقُلْنَا: اَتَيْنَاكَ زَائِرِيْنَ وَمُقْتَبِسِينَ، فَقَالَ الْعِرْبَاضُ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ ذَاتَ يَوْمٍ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ، وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَاَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَا تَعْهَدُ اِلَيْنَا؟ فَقَالَ: اُوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَاِنَّهُ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ فَسَيَرٰى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، فَتَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن عمرا سلمی رضی اللہ عنہ اور حجر بن حجر الکلاعی کہتے ہیں ہم عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے (عرباض بن ساریہ وہ شخصیت ہیں جن کے بارے میں یہ آیت وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَا اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ، قُلْتَ: لَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَاَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُونَ نازل ہوئی) ہم نے سلام کیا اور کہا کہ ہم آپ کی خدمت میں آپ کی زیارت کرنے اور آپ سے اکتساب فیض کرنے کیلئے آئے ہیں۔ حضرت عرباض رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز فجر پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر ایسا فصیح و بلیغ وعظ فرمایا، جس سے دل نرم ہو گئے اور لوگ رونے لگے، ایک شخص نے عرض کی: حضور! آج کا وعظ تو کسی عنقریب بچھڑنے والا کا وعظ لگتا ہے۔ آپ ہمیں کیا وصیت فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے اور فرمانبرداری کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ تمہارا امیر کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، تم میں سے جو شخص زندہ رہے گا وہ عنقریب بہت شدید اختلافات دیکھے گا (ایسے حالات میں) تم میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی اتباع اپنے اوپر لازم کر لینا اور اسی پر سختی سے کاربند رہنا اور دین میں نئی اختراعات (جس سے دین کو نقصان ہو) سے بچ کر رہنا اس لئے کہ (اس طرح کا) ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

ان میں یحییٰ بن ابوالمطاع القرشی کا نام بھی ہے (ان کی روایت درج ذیل ہے)

333۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى بْنِ زَيْدٍ التِّنِّيسِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي سَلَمَةَ التِّنِّيسِيُّ، اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي الْمُطَاعِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْعِرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَ السُّلَمِيَّ، يَقُوْلُ: قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً، وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْاَعْيُنُ، قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ وَعَظْتَنَا مَوْعِظَةَ مُوَدِّعٍ فَاعْهَدْ اِلَيْنَا، قَالَ: عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ اَظُنُّهُ قَالَ: وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَسَتَرَى مِنْ بَعْدِي اخْتِلَافًا شَدِيْدًا، اَوْ كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّيْنَ، عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَاِيَّاكُمْ وَالْمُحْدَثَاتِ، فَاِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَمِنْهُمْ مَعْبَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ الْقُرَشِيُّ وَلَيْسَ الطَّرِيقُ اِلَيْهِ مِنْ شَرْطِ هٰذَا الْكِتَابِ فَتَرَكْتُهُ وَقَدِ اسْتَقْصَيْتُ فِي تَصْحِيحِ هٰذَا الْحَدِيْثِ بَعْضَ الِاسْتِقْصَاءِ عَلٰى مَا اَدّٰى اِلَيْهِ اجْتِهَادِي رَكُتِبَ فِيهِ، كَمَا قَالَ اِمَامُ اَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ شُعْبَةُ فِي حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ لَمَّا طَلَبَهُ بِالْبَصْرَةِ وَالْكُوفَةِ وَالْمَدِيْنَةِ وَمَكَّةَ، ثُمَّ عَادَ الْحَدِيْثُ اِلَى شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ فَتَرَكَهُ، ثُمَّ قَالَ شُعْبَةُ: لَاَنْ يَصِحَّ لِي مِثْلُ هٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ وَالِدِي وَوَلَدِي وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، وَقَدْ صَحَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ اَجْمَعِيْنَ

❖❖ یحییٰ بن ابوالمطاع کی سند سے بھی یہ حدیث منقول ہے اس میں چند الفاظ کا اختلاف ہے۔

❖❖ معبد بن عبداللہ بن ہشام القرشی کا بھی ان میں نام ہے لیکن چونکہ ان تک جو طریق ہے وہ اس کتاب کے معیار کے مطابق نہیں ہے اس لئے میں نے ان کی روایات کو ترک کر دیا ہے اور میں انتہائی محنت اور کوشش سے اس حدیث کی تصحیح میں کسی حد تک کامیاب ہوا ہوں اور اس کی تہہ تک پہنچا ہوں اور اس کے متعلق میرے وہی جذبات تھے جو امام الحدیث شعبہ کے تھے (ان کا واقعہ یہ ہے کہ) عبداللہ بن عطاء کی عقبہ بن عامر سے روایت حاصل کرنے کے لئے بصرہ گئے، پھر کوفہ، پھر مدینہ اور پھر مکہ تک گئے جب حدیث ملی تو اس کی سند شہر بن حوشب سے جا ملی تو انہوں نے اس حدیث کو چھوڑ دیا۔ پھر شعبہ نے کہا اس طرح کی حدیث کا رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے صحیح ثابت ہو جانا میرے لئے میرے ماں باپ، میری اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ عزیز ہے (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) تو یہ حدیث ''صحیح'' ثابت ہوئی اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اور ان کی آل پر رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین۔

334۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَانَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، وَحَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ الْفَقِيْهُ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، اَخْبَرَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِي اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَمِيْرَةَ، اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ، قَالُوْا: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَوْصِنَا، قَالَ: اَجْلِسُوْنِي، ثُمَّ قَالَ: وَالْاِيْمَانَ مَكَانَهُمَا مَنِ الْتَمَسَهُمَا وَجَدَهُمَا، اِنَّ الْعِلْمَ قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَالْتَمِسُوا

الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَةِ رَهْطٍ: عِنْدَ عُوَيْمِرٍ اَبِي الدَّرْدَاءِ، وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلامٍ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّهُ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَيَزِيْدُ بْنُ عَمِيْرَةَ السَّكْسَكِيُّ صَاحِبُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّقَدْ شَهِدَ مَكْحُوْلٌ الدِّمَشْقِيُّ لِيَزِيْدَ بِذٰلِكَ، وَهُوَ مِمَّا يَسْتَشْهِدُ مَكْحُوْلٌ عَنْ يَّزِيْدَ مُتَابَعَةً لِاَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ.

✧✧ یزید بن عمیرہ کہتے ہیں: جب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا آخری وقت قریب آیا تو لوگوں نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! ہمیں کوئی وصیت کریں، آپ نے فرمایا: مجھے (اٹھا کر) بٹھاؤ، پھر آپ نے فرمایا: علم اور ایمان اکٹھے رہتے ہیں جوان کو ڈھونڈتا ہے پالیتا ہے۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی (پھر آپ نے فرمایا) چار آدمیوں کے پاس علم تلاش کرو (۱) عویمر ابوالدرداء کے پاس (۲) سلمان فارسی کے پاس (۳) عبداللہ بن مسعود کے پاس (۴) اور عبداللہ بن سلام کے پاس۔ اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ وہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔

✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ اور یزید بن عمرو السکسکی معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ساتھی ہیں اور مکحول الدمشقی نے یزید کے متعلق اس بات کی شہادت بھی دی ہے اور اس کے ساتھ مکحول نے ابوادریس کی متابعت میں یزید سے استشہاد کیا ہے جبکہ زہری نے ابوادریس کے واسطے سے اس حدیث کا ایک حصہ روایت کیا ہے۔

335۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَنْبَأَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدٍ الْبَيْرُوْتِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُوْرَ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ وَجِعَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَوْماً وَعِنْدَهُ يَزِيدُ بْنُ عُمَيْرَةَ الزُّبَيْدِيُّ فَبَكٰى عَلَيْهِ يَزِيدُ فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ مَا يُبْكِيكَ قَالَ يُبْكِينِي مَا كُنْتُ أَسْأَلُكَ كُلَّ يَوْمٍ يَنْقَطِعُ عَنِّي فَقَالَ مُعَاذٌ إِنَّ الْعِلْمَ وَالإِيمَانَ بَشَاشَانِ قُمْ فَالْتَمِسْهُمَا قَالَ يَزِيدُ وَعِنْدَ مَنْ اَلْتَمِسُهُمَا فَقَالَ مُعَاذٌ عِنْدَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ عِنْدَ عُوَيْمِرٍ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِي وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ فَإِنَّهُ كَانَ يُقَالُ إِنَّهُ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةَ قَالَ يَزِيْدُ فَقُلْتُ وَعِنْدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَا تَسْأَلْهُ عَنْ شَيْءٍ فَإِنَّهُ عَنْكَ مَشْغُوْلٌ وَقَدْ رُوِيَ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي إِدْرِيْسَ طَرَفاً مِّنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

✧✧ مکحول کہتے ہیں: ایک دن حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیمار تھے، ان کے پاس یزید بن عمیرہ الزبیدی موجود تھے (ان

حدیث 334:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 3804 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 22157 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 7165 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 8253 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 8614 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله بيروت لبنان 1405ھ/1984ء رقم الحديث: 1932

کی تکلیف دیکھ کر یزید رو پڑے، ان سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: مجھے (یہ حسرت) رلا رہی ہے کہ میں روزانہ کتنے ہی مسائل آپ سے دریافت کیا کرتا تھا لیکن اب میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ سلسلہ ختم ہونے جا رہا ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: علم اور ایمان دونوں دوست ہیں، جاؤ ان کو تلاش کرو، یزید نے پوچھا: کس شخص کے پاس جا کر ان کو تلاش کروں؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چار آدمیوں کے پاس (۱) عویمر ابوالدرداء رضی اللہ عنہ (۲) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (۳) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ (۴) اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے پاس۔ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ یزید کہتے ہیں: میں نے پوچھا: اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ ان سے کسی چیز کے بارے میں سوال مت کرنا کیونکہ وہ امور سلطنت میں زیادہ مصروف ہوتے ہیں۔

❖ زہری نے ابوادریس کے حوالے سے اس حدیث کا ایک حصہ روایت کیا ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

336۔ حَدَّثَنَاهُ عَلِي بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا بْنُ عَجلانَ حَدَّثَنِىْ بْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِى إِدْرِيْسِ الْخَوْلَانِىْ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْعِلْمُ وَالإِيْمَانُ مَكَانَهُمَا مَنِ ابْتَغَاهُمَا وَجَدَهُمَا.

✧✧ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: علم اور ایمان اپنے مقام پر ہوتے ہیں، جو ان کو ڈھونڈتا ہے وہ حاصل کر لیتا ہے۔

337۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَكْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِىْ عَبْلَةَ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، اَنَّهُ قَالَ: قَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلَى السَّمَآءِ يَوْمًا، فَقَالَ: هٰذَا اَوَانُ يُرْفَعُ الْعِلْمُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ لَبِيدٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ يُرْفَعُ الْعِلْمُ وَقَدْ اُثْبِتَ فِي الْكِتَابِ وَوَعَتْهُ الْقُلُوْبُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ كُنْتُ لَاحْسَبُكَ مِنْ اَفْقَهِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ ذَكَرَ ضَلَالَةَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى عَلٰى مَا فِيْ اَيْدِيهِمْ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ، قَالَ: فَلَقِيتُ شَدَّادَ بْنَ اَوْسٍ فَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيْثِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، فَقَالَ: صَدَقَ عَوْفٌ اَلا اُخْبِرُكَ بِاَوَّلِ ذٰلِكَ يُرْفَعُ؟ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: الْخُشُوْعُ حَتّٰى لَا تَرٰى خَاشِعًا هٰذَا صَحِيْحٌ وَّقَدِ احْتَجَّ الشَّيْخَانِ بِجَمِيْعِ رُوَاتِهٖ، وَالشَّاهِدُ لِذٰلِكَ فِيْهِ شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ فَقَدْ سَمِعَ جُبَيْرُ بْنُ نُفَيْرٍ الْحَدِيْثَ مِنْهُمَا جَمِيْعًا، وَمِنْ ثَالِثٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ وَهُوَ اَبُو الدَّرْدَاءِ

✧✧ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا: یہ وہ وقت ہے، جب علم اٹھالیا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن لبید انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! علم کیسے اٹھالیا جائے گا؟ حالانکہ یہ کتاب اللہ میں موجود ہے اور لوگوں کے سینوں میں محفوظ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو تجھے تمام اہل مدینہ سے زیادہ سمجھدار سمجھتا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود و نصاریٰ کے گمراہ ہونے کا ذکر کیا، حالانکہ ان کے پاس بھی تو کتاب اللہ موجود تھی

(جبیر ابن نفیر) کہتے ہیں: پھر ایک مرتبہ میری ملاقات شداد بن اوس کے ساتھ ہوئی تو میں نے ان کو عوف بن مالک رضی اللہ عنہ والی حدیث سنائی تو وہ کہنے لگے: عوف نے سچ کہا ہے، کیا میں تجھے وہ چیز نہ بتاؤں جو سب سے پہلے اٹھائی جائے گی؟ (جبیر کہتے ہیں) میں نے کہا: بتایئے! شداد نے کہا: سب سے پہلے خشوع اٹھایا جائے گا حتیٰ کہ کوئی آدمی عاجزی وانکساری کا پیکر نہیں ملے گا۔

✣✣ یہ حدیث ''صحیح'' ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اس کے تمام راویوں کی روایات نقل کی ہیں اور اس حدیث کی شاہد حدیث بھی ہے جو کہ شداد بن اوس سے مروی ہے۔ انہوں نے (حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ) جبیر حضرت بن نفیر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے حدیث کا سماع کیا ہے۔

338۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْقَارِءُ، وَاَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ بِبَصَرِهِ اِلَى السَّمَآءِ، ثُمَّ قَالَ: هٰذَا اَوَانُ يُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى لَا يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ، قَالَ: فَقَالَ زِيَادُ بْنُ لَبِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَكَيْفَ يُخْتَلَسُ مِنَّا وَقَدْ قَرَاْنَا الْقُرْاٰنَ، فَوَاللّٰهِ لَنَقْرَاَنَّهُ وَلَنُقْرِئَنَّهُ نِسَائَنَا وَاَبْنَائَنَا، فَقَالَ: ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا زِيَادُ، اِنِّيْ كُنْتُ لَاَعُدُّكَ مِنْ فُقَهَاءِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، هٰذَا التَّوْرَاةُ وَالْاِنْجِيْلُ عِنْدَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى فَمَاذَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ ؟ قَالَ جُبَيْرٌ: فَلَقِيْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، فَقُلْتُ لَهُ: اَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ اَخُوْكَ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَاَخْبَرْتُهُ بِالَّذِيْ قَالَ، قَالَ: صَدَقَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِنْ شِئْتَ لَاُحَدِّثَنَّكَ بِاَوَّلِ عِلْمٍ يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْخُشُوْعُ، يُوْشِكُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ الْجَمَاعَةِ فَلَا تَرٰى فِيْهِ رَجُلًا خَاشِعًا

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ مِّنْ حَدِيْثِ الْبَصْرِيِّيْنَ، وَفِيْهِ شَاهِدٌ رَابِعٌ عَلٰى صِحَّةِ الْحَدِيْثِ وَهُوَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، وَلَعَلَّ مُتَوَهِّمًا اَنَّ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ، رَوَاهُ مَرَّةً عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، وَمَرَّةً عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ فَيَصِيْرُ بِهِ الْحَدِيْثُ مُطَوَّلًا اَنَّهُ سَمِعَهُ مِنَ الصَّحَابِيَّيْنِ جَمِيْعًا، وَالدَّلِيْلُ الْوَاضِحُ عَلٰى مَا ذَكَرْتُهُ اَنَّ الْحَدِيْثَ، قَدْ رُوِيَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ الَّذِيْ ذُكِرَ مُرَاجَعَتُهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَدِيْثَيْنِ

✧✧ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی پھر کہنے لگے: یہ وہ وقت ہے جب لوگوں میں سے علم اٹھا لیا جائے گا حتیٰ کہ سب جاہل رہ جائیں گے (حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: زیاد بن لبید انصاری رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! علم کیسے اٹھا لیا جائے گا؟ حالانکہ ہم قرآن پڑھتے ہیں اور

حدیث 338:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي، في "جامعه"، طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2653 اخرجه ابو محمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 288 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله، بيروت، لبنان، 1405ھ/1984ء، رقم الحديث: 55

خدا کی قسم! ہم اسے پڑھتے رہیں گے، اور ہم اپنے اہل وعیال کو یہ پڑھاتے رہیں گے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے زیاد! تیری ماں تجھے روئے، میں تو تجھے اہل مدینہ کے فقہاء میں شمار کرتا تھا۔ یہودیوں اور نصرانیوں کے پاس توراۃ اور انجیل بھی تو موجود تھی، پھر ان کو کس چیز نے گمراہ کر دیا؟ جبیر کہتے ہیں: میری ملاقات عبادہ بن صامت سے ہوئی، میں نے ان سے کہا: کیا تم نے وہ بات نہیں سنی جو تمہارے بھائی حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کر رہے ہیں؟ پھر میں نے ان کو ابوالدرداء والی حدیث سنائی۔ جبیر کہتے ہیں: عبادہ بن صامت نے کہا: ابوالدرداء نے سچ کہا۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتا سکتا ہوں کہ سب سے پہلے کون سی چیز اٹھائی جائے گی (پھر آپ ﷺ نے فرمایا) خشوع اٹھالیا جائے گا اور عنقریب وہ وقت آنے والا ہے کہ تم مسجد میں جا کر پوری جماعت کو دیکھو گے تو ان میں (نمازی تو مل جائیں گے لیکن) کوئی خشوع وخضوع والا آدمی نہیں ملے گا۔

❖ یہ اسناد صحیح ہے، بصریوں کی اسناد ہے اور اسی سلسلہ میں صحت حدیث پر ایک چوتھی شاہد حدیث بھی موجود ہے۔ اس کے راوی عبادہ بن صامت ہیں، ہوسکتا ہے کہ کسی کو یہ مغالطہ لگ جائے کہ یہ حدیث جبیر بن نفیر نے ایک مرتبہ تو عوف بن مالک اشجعی کے حوالے سے بیان کی ہے اور ایک مرتبہ ابوالدرداء سے، اس طرح حدیث طویل ہوگئی، حالانکہ ایسی بات نہیں ہے کیونکہ دونوں اسنادوں کے تمام راوی ثقہ ہیں اور جبیر بن نفیر حضرمی شامی اکابر تابعین میں سے ہیں، جب ان سے متعلق دونوں اسنادیں ''صحیح'' ثابت ہیں تو اس سے یہ ظاہر ہوگیا کہ انہوں نے پوری حدیث صحابہ سے سنی ہے اور اس سے بھی واضح دلیل وہ ہے جس کا میں نے ذکر کیا ہے کہ حدیث سند صحیح کے ساتھ زیاد بن لبید انصاری رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے، دونوں حدیثوں میں زیاد بن لبید نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا ہے۔

339۔ اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِیْعِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِی اَبِی، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ، عَنِ ابْنِ لَبِیدٍ الْاَنْصَارِیِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا اَوَانُ ذَهَابِ الْعِلْمِ، قَالَ شُعْبَةُ، اَوْ قَالَ: اَوَانُ انْقِطَاعِ الْعِلْمِ، قَالُوْا: کَیْفَهُ وَفِیْنَا کِتَابُ اللّٰهِ تُعَلِّمُهُ اَبْنَاؤُنَا اَبْنَائَهُمْ ؟ قَالَ: ثَکِلَتْكَ اُمُّكَ ابْنَ لَبِیدٍ، مَا کُنْتُ اَحْسِبُكَ اِلَّا مِنْ اَعْقَلِ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ، اَلَیْسَ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی فِیْهِمْ کِتَابُ اللّٰهِ التَّوْرَاةُ وَالْاِنْجِیلُ لَمْ یَنْتَفِعُوْا مِنْهُ بِشَیْءٍ قَدْ ثَبَتَ الْحَدِیْثُ بِلا رَیْبٍ فِیْهِ بِرِوَایَةِ زِیَادِ بْنِ لَبِیدٍ بِمِثْلِ هٰذَا الْاِسْنَادِ الْوَاضِحِ.

✧ حضرت ابن لبید انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وقت، علم کے اٹھ جانے کا ہے، شعبہ کہتے ہیں: یا (شاید ذہاب العلم کی بجائے) انقطاع العلم کا لفظ ارشاد فرمایا: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی (یا رسول اللہ) ہمارے پاس کتاب اللہ موجود ہے جو کہ ہماری نسل در نسل پڑھا جاتا رہے گا، پھر علم کیسے اٹھ سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو تجھے تمام اہل مدینہ سے زیادہ عقل مند سمجھتا تھا، کیا یہود ونصاریٰ کے پاس اللہ کی کتاب توراۃ اور انجیل موجود نہ تھی؟ لیکن اس کے باوجود وہ گمراہ ہوگئے۔

❖ اس موضوع پر یہ حدیث بلاشک وشبہ ثابت ہوچکی ہے کیونکہ زیاد بن لبید کی اتنی واضح اسناد کے بعد اب اس میں شک

کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔

340۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَنْبَأَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَنْبَأَ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ بُخْتٍ عَنْ زَرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ أَنَّهُ جَاءَ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ قَالَ مَا أَعْمَلَكَ إِلَيَّ إِلَّا ذٰلِكَ قَالَ مَا أَعْمَلْتُ إِلَيْكَ إِلَّا لِذٰلِكَ قَالَ فَأَبْشِرْ فَإِنَّهُ مَا مِنْ رَجُلٍ يَخْرُجُ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ إِلَّا بَسَطَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ أَجْنِحَتَهَا رِضًى بِمَا يَفْعَلُ حَتَّى يَرْجِعَ

هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ فَإِنَّ عَبْدَ الْوَهَّابِ بْنِ بُخْتٍ مِنْ ثِقَاتِ الْبَصْرِيِّينَ وَأَثْبَاتِهِمْ مِمَّنْ يُجْمَعُ حَدِيثُهُ وَقَدِ احْتَجَّا بِهِ وَلَمْ يُخَرِّجَا هٰذَا الْحَدِيثَ وَمَدَارُ هٰذَا الْحَدِيثِ عَلٰى حَدِيثِ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زَرٍ وَقَدْ أَعْرَضَا عَنْهُ بِالْكُلِّيَةِ وَلَهُ عَنْ زَرِّ بْنِ حُبَيْشٍ شُهُودٌ ثِقَاتٌ غَيْرَ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ فَمِنْهُمُ الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو وَقَدِ اتَّفَقَا عَلَيْهِ.

✧✧ زر بن حبیش کہتے ہیں: وہ صفوان بن عسال المرادی کے پاس کوئی مسئلہ پوچھنے گئے، صفوان نے کہا: میں اس کے بتانے کے علاوہ تیرا دوسرا کوئی کام نہیں کروں گا؟ ''زر'' نے جواب دیا: میں دوسری کسی غرض سے آپ کے پاس آیا بھی نہیں ہوں۔ صفوان نے کہا: تو پھر تجھے خوشخبری ہو، اس لئے کہ جو شخص علم کی تلاش میں گھر سے نکلتا ہے، اس کے گھر واپس آنے تک فرشتے اس کے اس عمل سے خوش ہو کر اس کی راہوں میں پر بچھائے رکھتے ہیں۔

❖ یہ اسناد صحیح ہے، کیونکہ عبدالوہاب بن بخت ثقہ بصری راویوں میں سے ہیں، قابل اعتماد ہیں، ان کی مروی احادیث کو جمع کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی روایات نقل بھی کی ہیں، لیکن اس حدیث کو ترک کر دیا ہے جبکہ اس حدیث کا سارا مدار عاصم بن بہدلہ کی اس روایت پر ہے جو انہوں نے ''زر'' سے روایت کی ہے اور شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے ان کو سرے سے چھوڑ رکھا ہے اور اس حدیث کو زر بن حبیش سے روایت کرنے میں عاصم بن بہدلہ کے علاوہ بھی کئی ثقہ راوی موجود ہیں۔ ان میں ''منہال بن عمر'' بھی ہیں، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں ہی ان کی روایات نقل کرتے ہیں۔

(ان کی مروی حدیث درج ذیل ہے)

341۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا عَارِمٌ، حَدَّثَنَا الصَّعْقُ بْنُ حَزْنٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ مُرَادٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ: صَفْوَانُ بْنُ عَسَّالٍ وَّهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا جَآءَ بِكَ ؟ قَالَ: ابْتِغَاءُ الْعِلْمِ، قَالَ: فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًى بِمَا يَصْنَعُ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ عَارِمٌ هٰذَا هُوَ اَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَصْرِيُّ حَافِظٌ ثِقَةٌ، اعْتَمَدَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ جُمْلَةٍ مِّنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ رَوَاهَا عَنْهُ فِي الصَّحِيْحِ، وَقَدْ خَالَفَهُ سِنَانُ بْنُ فَرُّوْخٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، فَرَوَاهُ عَنِ الصَّعْقِ بْنِ حَزْنٍ،

✧✧ منہال بن عمرو کی سند کے ساتھ بھی یہ حدیث منقول ہے۔

✤ اس کی سند میں جو ''عارم'' (نامی راوی ہیں) یہ ابوالنعمان محمد بن فضل بصری ہیں، یہ حافظ ہیں، ثقہ ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس حدیث کے ایک جملہ پر اعتماد کیا ہے اور انہی کے حوالے سے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ اس سلسلے میں ''سنان بن فروخ'' نے اختلاف کیا ہے کیونکہ انہوں نے یہ حدیث ''صعق بن حزن'' کے حوالے سے نقل کی ہے۔

''صعق بن حزن'' کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے

342- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْمَعْمَرِيُّ، ومحمد بن سليمان، قَالُوْا: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، حَدَّثَنَا الصَّعْقُ بْنُ حَزْنٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: حَدَّثَ صَفْوَانُ بْنُ عَسَّالٍ الْمُرَادِيُّ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَقَدْ اَوْقَفَهُ اَبُوْ جَنَابٍ الْكَلْبِيُّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، وَاَبُوْ جَنَابٍ مَنْ لَّا يُحْتَجُّ بِرِوَايَتِهٖ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ.

✧✧ صعق بن حزن کے حوالے سے بھی یہ حدیث منقول ہے۔

✤ ابوجناب الکلبی نے بھی اس روایت کی موافقت کی ہے، انہوں نے اسے ''طلحہ بن مصرف'' کے حوالے سے ''زر بن حبیش'' سے روایت کیا ہے اور ابوجناب کی روایات اس کتاب میں اندراج کے معیار پر نہیں ہیں۔

343- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِيْ أَبُو جَنَابٍ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ أَنَّ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ أَتٰى صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ فَقَالَ مَا غَدَا بِكَ إِلَيَّ قَالَ غَدَا بِي الْتِمَاسُ الْعِلْمِ قَالَ أَمَّا أَنَّهُ لَيْسَ يَصْنَعُ مَا صَنَعْتَ لَهُ أَحَدٌ إِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ أَجْنِحَتَهَا رِضًى بِمَا يَصْنَعُ وَذَكَرْنَا فِي الْحَدِيْثِ هٰذَا مِمَّا لَا يُوْهِنُ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَدْ أَسْنَدَهُ جَمَاعَةٌ وَأَوْقَفَهُ جَمَاعَةٌ وَالَّذِيْ أَسْنَدَهُ أَحْفَظُ وَالزِّيَادَةُ مِنْهُمْ مَقْبُوْلَةٌ.

حدیث 341:

اخرجه ابو عیسٰی الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3535 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 158 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 18118 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 1319 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 132 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 7349 اخرجه ابوبکر الحمیدی فی "مسنده" طبع دارالکتب العلمیه مکتبه المتنبی بیروت قاهره رقم الحدیث: 881 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 1867 اخرجه ابوالحسن الجوهری فی "مسنده" طبع موسسه نادر بیروت لبنان 1410ھ/1990ء رقم الحدیث: 2587 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحدیث: 795

✧✧ ابوجناب کی سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے تاہم اس میں چند الفاظ کا تغیر ہے۔

✣✣ اس حدیث کی تقویت کے لئے ہم نے جو بھی اسناد وغیرہ ذکر کی ہیں ان میں سے کوئی بھی ایسی نہیں ہے جو اس حدیث کو نقصان دے رہی ہو کیونکہ ایک جماعت محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے اس کو موقوف رکھا ہے اور ایک جماعت نے اس کی سند کو متصل کیا ہے اور جنہوں نے اس کی سند کو متصل کیا ہے وہ اَحفظ ہیں اور ان کی زیادتی قبول ہوتی ہے۔

344۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، إِمْلاءً بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: جَآءَ الْاَعْمَشُ اِلٰى عَطَاءٍ فَسَاَلَهُ عَنْ حَدِيْثٍ فَحَدَّثَهُ، فَقُلْنَا لَهُ تُحَدِّثُ هٰذَا وَهُوَ عِرَاقِيٌّ ؟ قَالَ: لِاَنِّيْ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ جِيءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَدْ اُلْجِمَ بِلِجَامٍ مِّنْ نَارٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ تَدَاوَلَهُ النَّاسُ بِاَسَانِيْدَ كَثِيْرَةٍ تُجْمَعُ وَيُذَاكَرُ بِهَا، وَهٰذَا الْاِسْنَادُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، ذَاكَرْتُ شَيْخَنَا اَبَا عَلِيِّ الْحَافِظَ بِهٰذَا الْبَابِ ثُمَّ سَاَلْتُهُ هَلْ يَصِحُّ شَيْءٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاَسَانِيْدِ، عَنْ عَطَاءٍ، فَقَالَ: لَا، قُلْتُ: لِمَ ؟ قَالَ: لِاَنَّ عَطَاءً لَّمْ يَسْمَعْهُ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

✧✧ ایک مرتبہ اعمش، عطاء کے پاس آئے اور ان سے ایک حدیث کے بارے میں پوچھا، انہوں نے ان کو حدیث بیان کردی، ہم نے ان سے کہا: تم یہ حدیث بیان کیسے کر رہے ہو؟ جبکہ وہ عراقی ہیں، تو انہوں نے جواب دیا: اس لئے کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی زبانی سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے کوئی مسئلہ پوچھا گیا، اس نے اس کو چھپالیا تو قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام ڈال کر لایا جائے گا۔

✣✣ اس حدیث کو محدثین رحمۃ اللہ علیہم عموماً کثیر جامع اسنادوں کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) میں نے اپنے شیخ ابوعلی حافظ سے اس باب سے متعلق پوچھا کہ عطاء کی ان اسنادوں میں سے کوئی ''سند'' صحیح بھی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ میں نے پوچھا: کیوں؟ انہوں نے جواب دیا: اس لئے کہ عطاء کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے بلکہ عطاء اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک واسطے سے یہ حدیث منقول ہے (جیسا کہ درج ذیل اسناد سے ظاہر ہے)

345۔ اَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدِ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ رَّجُلٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ اَلْجَمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَارٍ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ اَخْطَاَ فِيْهِ اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ، اَوْ شَيْخُكُمُ ابْنُ اَحْمَدَ الْوَاسِطِيُّ، وَغَيْرُ مُسْتَبْعَدٍ مِّنْهُمَا الْوَهْمُ

فَقَدْ حَدَّثَنَا بِالْحَدِيْثِ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ رَّجُلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِيْ

هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عِنْدَهُ فَكَتَمَهُ اَلْجَمَهُ اللّٰهُ بِلِجَامٍ مِّنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاسْتَحْسَنَهُ اَبُوْ عَلِيٍّ وَّاعْتَرَفَ لِيْ بِهِ، ثُمَّ لَمَّا جَمَعْتُ الْبَابَ وَجَدْتُّ جَمَاعَةً ذَكَرُوْا فِيْهِ سَمَاعَ عَطَاءٍ مِّنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَوَجَدْنَا الْحَدِيْثَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ لَا غُبَارَ عَلَيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

❖ میں نے ان سے کہا: اس میں ازہر بن مروان یا تمہارے شیخ ابن احمد الواسطی سے خطاء ہوئی ہے اور ان سے وہم کا ہونا کوئی بعید از قیاس بات نہیں ہے کیونکہ یہی حدیث ہمیں مسلم بن ابراہیم پھر عبدالوارث بن سعید پھر علی بن الحکم پھر ایک شخص پھر عطاء نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی بیان کی ہے اور اس حدیث کو ابوعلی نے مستحسن سمجھا ہے اور اس سلسلہ میں انہوں نے میرا اعتراف بھی کیا ہے پھر جب میں نے باب جمع کر لیا تو محدثین رحمۃ اللہ علیہم کی ایک تعداد کو پایا جنہوں نے عطاء کے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کا ذکر کیا ہے علاوہ ازیں یہ حدیث ہمیں ایک دوسری صحیح سند کے ہمراہ عبداللہ بن عمرو کے حوالے سے بھی مل گئی جس پر کسی قسم کا کوئی غبار نہیں ہے۔ (وہ حدیث درج ذیل ہے)

346- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ كَتَمَ عِلْمًا اَلْجَمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَارٍ

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ مِّنْ حَدِيْثِ الْمِصْرِيِّيْنَ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَيْسَ لَهُ عِلَّةٌ، وَفِي الْبَابِ عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ غَيْرِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

❖ یہ اسناد صحیح ہے، مصری ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر ہے اور اس میں کوئی علت بھی نہیں ہے اور اس موضوع پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ بھی صحابہ کی ایک پوری جماعت سے روایات منقول ہیں۔

347- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ اَنْبَاَ بْنُ وَهْبٍ قَالَ

حدیث 345:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 3658 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2649 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 264 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث: 7561 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 95 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 2585 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغیر" طبع المکتب الاسلامی' دارعمار' بیروت' لبنان/عمان' 1405ھ 1985ء' رقم الحدیث: 160 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 8251 اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة' بیروت' لبنان 1407ھ/ 1986ء' رقم الحدیث: 432 اخرجه ابوبکر الکوفی' فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد' ریاض' سعودی عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحدیث: 26543

سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يُحَدِّثُ عَنْ بَيَانَ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ قُرْظَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ خَرَجْنَا نُرِيْدُ الْعِرَاقَ فَمَشٰى مَعَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلٰى صِرَارٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَالَ أَتَدْرُوْنَ لِمَ مَشَيْتُ مَعَكُمْ قَالُوْا نَعَمْ نَحْنُ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَيْتَ مَعَنَا قَالَ إِنَّكُمْ تَأْتُوْنَ أَهْلَ قَرْيَةٍ لَّهُمْ دَوِيٌّ بِالْقُرْآنِ كَدَوِيِّ النَّحْلِ فَلَا تُبْدُوْنَهُمْ بِالْأَحَادِيْثِ فَيُشْغِلُوْنَكُمْ جَرِّدُوا الْقُرْآنَ وَأَقِلُّوا الرِّوَايَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامْضُوْا وَأَنَا شَرِيْكُكُمْ فَلَمَّا قَدِمَ قُرْظَةُ قَالُوْا حَدِّثْنَا قَالَ نَهَانَا ابْنُ الْخَطَّابِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ لَهُ طُرُقٌ تَجْمَعُ وَيُذَاكَرُ بِهَا وَقُرْظَةُ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ صَحَابِيٌّ سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ شَرْطِنَا فِي الصَّحَابَةِ أَنْ لَّا نَطْوِيَهُمْ وَأَمَّا سَائِرُ رُوَاتِهِ فَقَدِ احْتَجَّا بِهِ.

✧✧ حضرت قرظہ بن کعب فرماتے ہیں: ہم عراق کی طرف جانے کے ارادے سے نکلے تو مقام صرار تک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ تھے۔ایک مقام پر آپ نے وضو کیا اور فرمانے لگے: تمہیں معلوم ہے کہ میں تمہارے ساتھ کیوں آیا ہوں؟ صحابہ نے جواب دیا: اس لئے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔آپ نے فرمایا: (میرے تمہارے ساتھ آنے کی وجہ ایک نصیحت کرنا ہے اور وہ یہ ہے کہ) تم ایسی بستی میں جا رہے ہو، جہاں کے رہنے والے قرآن پاک کی تلاوت (اتنے خوبصورت انداز سے) کرتے ہیں جیسے شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے، تم ان کو احادیث سنا کر ان کی توجہ قرآن سے نہ ہٹانا۔وہاں پر صرف قرآن ہی پڑھنا اور ان کے ہاں زیادہ احادیث نہیں پڑھنا اور یاد رکھنا میں بھی تمہارا شریک ہوں۔پھر جب یہ لوگ قرظہ میں پہنچے تو انہوں نے ان سے حدیث سنانے کی فرمائش کی تو انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہمیں ''ابن خطاب رضی اللہ عنہ'' نے منع کیا ہے۔

❖❖ یہ حدیث ''صحیح الاسناد'' ہے، اس کے متعدد طرق ہیں اور محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم اس حدیث کو عموماً بیان کرتے ہیں اور قرظہ بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں۔ان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع ثابت ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں ہماری شرط یہ تھی کہ ہم انہیں نظر انداز نہیں کریں گے اور اس حدیث کے تمام راویوں کی روایات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہیں (قرظہ کی روایت درج ذیل ہے)

348- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِيْ زُرْعَةَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ الْبَجَلِيِّ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى قَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ، وَأَبِيْ مَسْعُوْدٍ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَإِذَا عِنْدَهُمْ جَوَارِيْ يُغَنِّيْنَ، فَقُلْتُ لَهُمْ: أَتَفْعَلُوْنَ هٰذَا وَأَنْتُمْ أَصْحَابُ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ وَإِلَّا فَامْضِ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ فِي الْعُرْسِ، وَفِي الْبُكَاءِ عِنْدَ الْمَيِّتِ

✧✧ عامر بن سعد البجلی کہتے ہیں: میں حضرت قرظہ بن کعب اور حضرت ابو مسعود اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم کے پاس

حدیث 347:

اخرجه ابو محمد الدارمی فی "سننه" طبع دار الکتاب العربی' بیروت' لبنان' 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 279

گیا تو ان کے پاس چھوٹی بچیاں گانا گا رہی تھیں۔ میں نے ان سے کہا: تم رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہو کر گانے سن رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: اگر تم سننا چاہتے ہو تو سنو، ورنہ چپ کر کے چلے جاؤ۔ کیونکہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشی کے موقع پر ''لہو'' کی اور فوتگی کے وقت ''رونے'' کی اجازت دی ہے۔

349۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَانَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ اَيُّوْبَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ نُعَيْمَةَ، عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، بِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ قَالَ عَلَىَّ مَا لَمْ اَقُلْ، فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنِ اسْتَشَارَهُ اَخُوْهُ فَاَشَارَ عَلَيْهِ بِغَيْرِ رُشْدِهٖ فَقَدْ خَانَهُ، وَمَنْ اَفْتٰى بِفُتْيَا غَيْرِ ثَبْتٍ فَاِنَّمَا اِثْمُهُ عَلٰى مَنْ اَفْتَاهُ تَابَعَهُ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے حوالے سے ایسی بات کہی جو (حقیقت میں) میں نے نہیں کہی، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے اور جس سے مشورہ مانگا گیا ہو، وہ اگر غلط مشورہ دے تو اس نے خیانت کی اور جو بلاتحقیق غلط فتویٰ جاری کرے، اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہے۔

❖ بکر سے روایت کرنے میں ''یحییٰ بن ایوب'' نے ''سعید بن ابی ایوب'' کی متابعت کی ہے (جیسا کہ درج ذیل حدیث سے ظاہر ہے)

350۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ السَّهْمِيُّ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ نُعَيْمَةَ، رَضِيعِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ وَكَانَ امْرَاَ صِدْقٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ عَلَىَّ مَا لَمْ اَقُلْ، فَلْيَتَبَوَّاْ بُنْيَانَهُ فِىْ جَهَنَّمَ، وَمَنْ اَفْتٰى بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ اِثْمُهُ عَلٰى مَنْ اَفْتَاهُ، وَمَنْ اَشَارَ عَلٰى اَخِيهِ بِاَمْرٍ يَعْلَمُ اَنَّ الرُّشْدَ فِىْ غَيْرِهٖ فَقَدْ خَانَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ قَدِ احْتَجَّ الشَّيْخَانِ بِرُوَاتِهٖ غَيْرِ هٰذَا، وَقَدْ وَثَّقَهُ بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيُّ وَهُوَ اَحَدُ اَئِمَّةِ اَهْلِ مِصْرَ وَالْحَاجَةُ بِنَا اِلٰى لَفْظَةِ التَّثَبُّتِ فِى الْفُتْيَا شَدِيْدَةٌ

✧✧ یحییٰ بن ایوب کی سند سے بھی یہی حدیث مروی ہے تاہم اس کے الفاظ میں کچھ تغیر ہے۔

❖ اس حدیث کے تمام راویوں کی روایات شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے نقل کی ہیں۔ سوائے اس کے اور بکر بن عمرو المعافری نے اس کی توثیق کی ہے اور یہ اہل مصر کے ائمہ میں سے ہیں اور فتویٰ کے حوالے سے لفظ ''ثبت'' کی شدید حاجت ہوتی ہے۔

351۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَانَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ هَانِءٍ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَيَكُوْنُ فِىْ اٰخِرِ الزَّمَانِ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِىْ يُحَدِّثُوْنَكُمْ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا

آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ ذَكَرَهُ مُسْلِمٌ فِيْ خِطْبَةِ الْكِتَابِ مَعَ الْحِكَايَاتِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ فِيْ اَبْوَابِ الْكِتَابِ، وَهُوَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا جَمِيْعًا، وَمُحْتَاجٌ اِلَيْهِ فِي الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيلِ وَلَا اَعْلَمُ لَهُ عِلَّةً.

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں میری امت کے کچھ لوگ تمہیں ایسی حدیثیں سنائیں گے جو نہ تم نے کبھی سنی ہونگی، نہ تمہارے آباؤ اجداد نے سنی ہونگی۔ ایسے لوگوں سے بچ کر رہنا۔

❖ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حکایات کے ساتھ ذکر کیا ہے، کتاب کے ابواب میں اس کو کہیں درج نہیں کیا حالانکہ یہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار پر ہیں اور جرح وتعدیل میں اسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے اور اس حدیث میں مجھے کوئی علت بھی نہیں ملی۔

352۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ وَمَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الْاِقْتِصَادُ فِي السُّنَّةِ أَحْسَنُ مِنَ الْاِجْتِهَادِ فِي الْبِدْعَةِ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ.

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' سنت پر سختی سے کاربند رہنا، بدعت میں اجتہاد سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔

❖ اس حدیث کو ثوری نے ''اعمش'' کی سند سے ''مالک بن الحارث'' کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

(وہ روایت درج ذیل ہے)

353۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِى حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ مُسْنَدٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ إِنَّمَا أَخْرَجَا فِي هٰذَا النَّوْعِ حَدِيْثُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَإِنَّمَا هُمَا اثْنَتَانِ الْهَدْىُ وَالْكَلَامُ فَأَفْضَلُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَأَحْسَنُ الْهَدْىِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيْثَ.

حديث 351:

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابورى فى "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربى' بيروت' لبنان' رقم الحديث:6 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث:8250 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ه/1993ء' رقم الحديث:6766 اخرجه ابويعلىٰ الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ه-1984ء' رقم الحديث:6384 اخرجه ابن راهويه الحنظلى فى "مسنده" طبع مكتبه الايمان' مدينه منوره' (طبع اول) 1412ه/1991ء' رقم الحديث:332

حديث 352:

اخرجه ابومحمد الدارمى فى "سننه" طبع دارالكتاب العربى' بيروت' لبنان' 1407ه' 1987ء' رقم الحديث:217

✧✧ حضرت اعمش رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

❖ یہ حدیث مسند ہے "صحیح" ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار پر ہے لیکن دونوں میں سے کسی نے بھی اسے روایت نہیں کیا۔ تاہم اس موضوع پر ابواسحاق کی وہ روایت نقل کی ہے، جس کی سند "ابوالاحوص" کے ذریعے "عبداللہ" تک پہنچتی ہے (حدیث یہ ہے) چیزیں دو ہی ہیں، ہدایت اور کلام۔ سب سے اچھا کلام "اللہ کا کلام" ہے اور سب سے اچھی ہدایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے (اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی ہے)

354۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، وَاَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الْعَدْلُ، وَاَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ السَّدُوسِيُّ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَخِيهِ عَبَّادِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فَيَقُولُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ: مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، فَاِنَّهُمَا لَمْ يُخَرِّجَا عَبَّادَ بْنَ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيَّ، لَا لِجَرْحٍ فِيهِ بَلْ لِقِلَّةِ حَدِيثِهِ وَقِلَّةِ الْحَاجَةِ اِلَيْهِ، وَقَدْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَخَاهُ عَبَّادًا

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے "اے اللہ! میں چار چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (۱) ایسے علم سے، جس سے نفع حاصل نہ ہو (۲) ایسے دل سے، جس میں تیرا خوف نہ ہو (۳) ایسے نفس سے، جو کبھی

حدیث 354:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1548 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 3482 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 5442 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 250 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 6557 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 83 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 7869 اخرجه ابويعلىٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 2845 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 2270 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2007 اخرجه ابن راهويه الحنظلی فی "مسنده" طبع مكتبه الايمان، مدينه منوره، (طبع اول) 1412ھ/1991ء، رقم الحديث: 426 اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة، بيروت، لبنان 1407ھ/ 1986ء، رقم الحديث: 1466 اخرجه ابوبكر الكوفی فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودی عرب، (طبع اول) 1409ھ، رقم الحديث: 29128

سیر نہ ہو(۴)اور ایسی دعا سے، جو قبول نہ ہو۔

✤✤ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عباد بن ابی سعید المقبر ی کی روایات نقل نہیں کی ہیں (اور اس حدیث میں انہی کا نام آتا ہے)اس کی وجہ یہ نہیں کہ ''عباد'' پر کسی نے جرح کی ہے بلکہ صرف اس لئے کہ ان کی مرویات بہت کم ہیں اور حدیث کے سلسلہ میں ان کی محتاجی بہت کم ہے۔
اسی حدیث کو ''محمد بن عجلان'' نے ''سعید المقبر ی'' کے حوالے سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے لیکن اس میں اپنے بھائی عباد کا ذکر نہیں کیا۔

355- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ الْهَمْدَانِيُّ، وَهَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ سُلَيْمَانُ بْنُ حِبَّانَ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فَيَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لا يَنْفَعُ، وَقَلْبٍ لا يَخْشَعُ، وَنَفْسٍ لا تَشْبَعُ، وَدُعَاءٍ لا يُسْمَعُ
وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ مِّنْ رِوَايَةِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ محمد بن عجلان رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی یہ حدیث منقول ہے۔اس حدیث کی ایک صحیح حدیث شاہد بھی ہے جو کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر ہے
(حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے)

356- حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيْفَةَ، عَنْ حَفْصِ بْنِ اَخِي اَنَسٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لا يَنْفَعُ، وَقَلْبٍ لا يَخْشَعُ، وَنَفْسٍ لا تَشْبَعُ، وَدُعَاءٍ لا يُسْمَعُ، وَيَقُوْلُ فِيْ اٰخِرِ ذٰلِكَ: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَؤُلاءِ الْاَرْبَعِ وَقَدْ بَلَغَنِيْ اَنَّ مُسْلِمَ بْنَ الْحَجَّاجِ اَخْرَجَهُ مِنْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی یہ حدیث مروی ہے، تاہم اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد ہیں ''اے اللہ! میں ان چاروں چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

✤✤ (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) مجھے یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے زید بن ارقم کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا نقل کی ہے۔

357- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الضَّرِيْرِ بِالرِّيِّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ فَضْلٍ الْآدَمِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ

سَعْدٍ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَتْ لِيْ قُرَيْشٌ: تَكْتُبُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا هُوَ بَشَرٌ يَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ قُرَيْشًا، تَقُوْلُ: تَكْتُبُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا هُوَ بَشَرٌ يَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ، قَالَ: فَاَوْمَى لِيْ شَفَتَيْهِ، فَقَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا يَخْرُجُ مِمَّا بَيْنَهُمَا اِلَّا حَقٌّ فَاكْتُبْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ اَصْلٌ فِيْ نَسْخِ الْحَدِيْثِ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدِ احْتَجَّا بِجَمِيْعِ رُوَاتِهٖ اِلَّا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ قَيْسٍ وَّهُوَ شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ، وَابْنُهٗ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الدِّمَشْقِيُّ اَحَدُ اَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ، وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ مِنْهُمْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، وَاَبُوْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ، وَوَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَرَوَى الْاَوْزَاعِيُّ اَحَادِيْثَ وَلِهٰذَا الْحَدِيْثِ شَاهِدٌ قَدِ اتَّفَقَا عَلٰى اِخْرَاجِهٖ عَلٰى سَبِيْلِ الْاِخْتِصَارِ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهٗ قَالَ: لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ حَدِيْثًا مِّنِّيْ اِلَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، فَاِنَّهٗ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا اَكْتُبُ، وَعَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَخِيْهِ هَمَّامٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ نَحْوَهٗ، فَاَمَّا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ قَيْسٍ، وَحَدِيْثُهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، فَقَدْ وَجَدْتُّ لَهٗ فِيْهِ شَاهِدًا مِّنْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، وَقَدْ سَمِعْتُ اَبَا الْوَلِيْدِ حَسَّانَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْفَقِيْهَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ سُفْيَانَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اِسْحَاقَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيَّ، يَقُوْلُ: اِذَا كَانَ الرَّاوِيْ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ثِقَةً، فَهُوَ كَاَيُّوْبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، فَاَمَّا حَدِيْثُ الشَّاهِدِ.

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ قریش نے مجھے کہا: تم رسول اللہ ﷺ کی ہر بات نوٹ کر لیتے ہو حالانکہ ایک عام انسان کی طرح ان کو بھی تو غصہ آتا ہے (اور کبھی غصہ میں غلط بات بھی منہ سے نکل سکتی ہے) (عبداللہ کہتے ہیں) میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور قریش کی بات آپ کو کہہ سنائی۔ آپ ﷺ نے اپنے ہونٹوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، ان (یعنی ہونٹوں) سے صرف حق ہی نکلتا ہے، اس لئے (بے خوف ہو کر ہر بات) لکھ لیا کرو۔

✥✥ یہ حدیث ''صحیح الاسناد'' ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی احادیث نقل کرنے میں اصل ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا حالانکہ دونوں نے اس حدیث کے عبدالواحد بن قیس کے سوا تمام راویوں کی روایات نقل کی ہیں اور

حدیث 358:

اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 6930 اخرجه ابو محمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ه' 1987ء رقم الحديث: 484 اخرجه ابوبكر الكوفي ' في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودي عرب (طبع اول) 1409ه' رقم الحديث: 26428

یہ اہل شام میں سے ہیں، شیخ الحدیث ہیں۔ اور ان کے بیٹے عبدالواحد الدمشقی کا شمار ائمہ حدیث میں ہوتا ہے اور عبدالواحد بن قیس نے متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے حدیث روایت کی ہے، ان میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ اور واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے اسمائے گرامی شامل ہیں اور اوزاعی نے ان سے متعدد احادیث روایت کی ہیں۔ اس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے ہمام بن منبہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مختصراً نقل کیا ہے (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں عبداللہ بن عمرو کے علاوہ اور کسی نے بھی مجھ سے زیادہ حدیثیں روایت نہیں کی ہیں کیونکہ وہ حدیث لکھ لیا کرتے تھے اور میں لکھا نہیں کرتا تھا اور عمرو بن دینار پھر وہب بن منبہ پھر ان کے بھائی ہمام اور پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی حدیث مروی ہے اور عبدالواحد بن قیس اور ان کی عبداللہ بن عمرو سے روایت کردہ حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی مجھے مل گئی جو کہ عمرو بن شعیب سے مروی ہے۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ ابوالولید حسان بن محمد الفقیہ، وہ حسن بن سفیان اور وہ اسحاق بن ابراہیم الحنظلی کا بیان نقل کرتے ہیں کہ جب عمرو بن شعیب سے روایت کرنے والا ثقہ ہو تو اس سند کی قوت ''ایوب عن نافع عن ابن عمر'' کی سند والی حدیث جیسی ہو جاتی ہے۔

358- فَحَدَّثَنَا أَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ أَنْبَأَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَنْبَأَ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلْمَانَ عَنْ عَقِيْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ شُعَيْباً حَدَّثَهُ وَمُجَاهِداً أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَكْتُبُ مَا أَسْمَعُ مِنْكَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَعِنْدَ الرِّضَا قَالَ نَعَمْ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِىْ لِىْ أَنْ أَقُوْلَ إِلَّا حَقّاً فَلْيَعْلَمْ طَالِبُ هٰذَا الْعِلْمِ أَنَّ أَحَداً لَمْ يَتَكَلَّمْ قَطُّ فِىْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَإِنَّمَا تَكَلَّمَ مُسْلِمٌ فِىْ سِمَاعِ شُعَيْبٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَإِذَا جَاءَ الْحَدِيْثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَإِنَّهُ صَحِيْحٌ عَلٰى أَنِّىْ إِنَّمَا ذَكَرْتُهُ شَاهِداً لِحَدِيْثِ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ قَيْسٍ وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِعَيْنِهِ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ.

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ایک مرتبہ عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جو کچھ آپ سے سنتا ہوں، کیا لکھ لیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں (لکھ لیا کرو) میں نے عرض کی: عام حالت اور غصہ کی حالت کی تمام باتیں لکھا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ میں حق کے بغیر کچھ بولتا ہی نہیں ہوں (خواہ حالت کیسی بھی ہو)

❖❖ اس علم کے طلبگار کو پتہ ہونا چاہئے کہ ''عمرو بن شعیب'' پر کسی نے اعتراض نہیں کیا، ہاں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے شعیب کے عبداللہ بن عمرو سے سماع پر کلام کیا ہے لیکن جب عمرو بن شعیب کی روایت مجاہد کے واسطے سے عبداللہ بن عمرو سے ثابت ہو چکی ہے تو یہ ''صحیح'' ہے۔ ویسے بھی میں نے یہ حدیث، عبدالواحد بن قیس کی حدیث کے شاہد کے طور پر نقل کی ہے اور بعینہ یہی حدیث ''یوسف بن مالک'' کے حوالے سے بھی منقول ہے

(یوسف بن مالک کی روایت درج ذیل ہے)

359- أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ

الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: كُنْتُ اَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ اَسْمَعُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُرِيْدُ حِفْظَهُ فَنَهَتْنِيْ قُرَيْشٌ، وَقَالُوْا: تَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ تَسْمَعُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِي الرِّضَاءِ وَالْغَضَبِ ؟ قَالَ: فَاَمْسَكْتُ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اُكْتُبْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ مَا خَرَجَ مِنْهُ اِلَّا حَقٌّ وَّاَشَارَ بِيَدِهِ اِلٰى فِيْهِ

رُوَاةُ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَدِ احْتَجَّا بِهِمْ، عَنْ اٰخِرِهِمْ غَيْرِ الْوَلِيْدِ هٰذَا، وَاَظُنُّهُ الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِي الْوَلِيْدِ الشَّامِيُّ، فَاِنَّهُ الْوَلِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَقَدْ عَلِمْتُ عَلٰى اَبِيْهِ الْكُنْيَةَ، فَاِنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَقَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِهِ، وَقَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَةُ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ: قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ.

✧✧ یوسف بن مالک کے حوالے سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان منقول ہے (آپ کہتے ہیں) میں جو کچھ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا، اس کو لکھ لیا کرتا تھا بلکہ اس کو یاد کرنے کی بھی کوشش کیا کرتا تھا۔ اس پر قریش نے مجھے ٹوکا اور کہنے لگے: تم جو کچھ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتے ہو، وہ سب کچھ لکھ لیتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انسان ہیں کبھی وہ عام حالت میں ہوتے ہیں اور کبھی غصہ کی حالت میں ہوتے ہیں (عبداللہ کہتے ہیں) انہوں نے مجھے روک دیا، میں نے یہ سارا ماجرا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ سنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لکھا کرو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اس سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔

✣✣ ولید کے علاوہ اس حدیث کے تمام راویوں کی روایات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہیں اور میرا یہ خیال ہے کہ یہ ولید ابو ولید شامی کا بیٹا ہے اور وہ ولید بن عبداللہ ہے اور میں جانتا ہوں کہ ان کا والد حدیث لکھا کرتا تھا اگر ولید سے یہی ولید مراد ہیں تو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی روایات نقل کی ہیں اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان تو پایہ صحت تک پہنچا ہوا ہے کہ ''علم کو لکھ کر قید کرلو'' (جیسا کہ درج ذیل حدیث میں واضح ہے)۔

360- حَدَّثَنَا أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ وَكَذٰلِكَ الرِّوَايَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ صَحِيْحٌ مِنْ قَوْلِهِ وَقَدْ اُسْنِدَ مِنْ وَجْهٍ غَيْرِ مُعْتَمِدٍ فَاَمَّا الرِّوَايَةُ مِنْ قَوْلِهِ.

✣✣ یونہی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا ایک ''صحیح'' قول بھی منقول ہے۔ اس کو ایک غیر معتمد طریقے سے مسند بھی قرار دیا گیا ہے۔ (ان کا قول درج ذیل ہے)

361- فَحَدَّثَنَاهُ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّاجِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثَمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِبَنِيهِ قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ أَسْنَدَهُ بَعْضُ الْبَصْرِيِّينَ عَنِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَذٰلِكَ أَسْنَدَهُ شَيْخٌ مِّنْ أَهْلِ مَكَّةَ غَيْرُ مُعْتَمِدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ.

✧✧ حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے بچوں سے کہا کرتے تھے: علم کو لکھ کر قید کرلو۔

✣✣ بعض بصری راویوں نے اس کی سند کو عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے ذریعے متصل کیا ہے، یونہی ایک مکی شیخ نے غیر معتمد طریق سے اس کو ابن جریج سے متصل کیا ہے۔ (ابن جریج والی سند درج ذیل ہے)

362۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، وَأَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَيِّدُوا الْعِلْمَ، قُلْتُ: وَمَا تَقْيِيدُهُ؟ قَالَ: كِتَابَتُهُ

✧✧ حضرت ابن جریج، عطاء رضی اللہ عنہ کے ذریعے، عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں (آپ نے فرمایا) علم کو قید کرو (عبداللہ کہتے ہیں) میں نے عرض کی: اس کو کیسے قید کریں؟ فرمایا: لکھ کر۔

363۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي بِمَرْوَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَأَ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِرَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ هَلُمَّ فَلْنَسْأَلْ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُمُ الْيَوْمَ كَثِيرٌ فَقَالَ وَاعَجَباً لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَتَرَى النَّاسَ يَفْتَقِرُونَ إِلَيْكَ وَفِي النَّاسِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فِيهِمْ قَالَ فَتَرَكْتُ ذَاكَ وَأَقْبَلْتُ أَسْأَلُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانَ يَبْلُغُنِي الْحَدِيثُ عَنِ الرَّجُلِ فَآتِي بَابَهُ وَهُوَ قَائِلٌ فَأَتَوَسَّدُ رِدَائِي عَلَى بَابِهِ يَسْفِي الرِّيحُ عَلَيَّ مِنَ التُّرَابِ فَيَخْرُجُ فَيَرَانِي فَيَقُولُ يَا ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِكَ هَلَّا أَرْسَلْتَ إِلَيَّ فَآتِيَكَ فَأَقُولُ لَا أَنَا أَحَقُّ أَنْ آتِيَكَ قَالَ فَأَسْأَلُهُ عَنِ الْحَدِيثِ فَعَاشَ هٰذَا الرَّجُلُ الْأَنْصَارِيُّ حَتّٰى رَآنِي وَقَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ حَوْلِي يَسْأَلُونِي فَيَقُولُ هٰذَا الْفَتٰى كَانَ أَعْقَلَ مِنِّي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَهُوَ أَصْلٌ فِي طَلَبِ الْحَدِيثِ وَتَوْقِيرِ الْمُحَدِّثِ.

✧✧ حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد، میں نے ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے کہا: آج تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کثیر تعداد میں موجود ہیں، میرے ساتھ چلو، ان سے دین کے متعلق کچھ پوچھ

حدیث 363:

اخرجه ابو محمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی' بیروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحدیث: 570 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/ 1983ء' رقم الحدیث: 10592

لیتے ہیں اس نے جواب دیا: اے ابن عباس! تیرے اوپر بڑا تعجب ہے، تیرا کیا خیال ہے؟ (دین کے معاملہ میں) لوگ تیرے محتاج ہونگے، حالانکہ لوگوں میں اور بھی بہت سارے صحابی رسول موجود ہیں (ابن عباس رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں: میں نے اسے چھوڑا اور خود ہی اصحاب رسول سے، رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پوچھنا شروع کر دیں، مجھے کسی صحابی کے بارے میں پتہ چلتا کہ اس کے پاس رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث موجود ہے تو میں اس کے دروازے پر جا کر، اپنی چادر کا تکیہ بنا کر بیٹھا رہتا۔ ہواؤں کی وجہ سے گرد وغبار اڑ کر میرے اوپر پڑتی رہتی (پھر جب وہ اپنی مرضی سے) گھر سے باہر نکلتا تو مجھے دروازے پر دیکھ کر کہتا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھتیجے! تم یہاں کیوں چلے آئے؟ آپ مجھے حکم کرتے، میں خود آپ کے در دولت پر حاضر ہو جاتا (ابن عباس کہتے ہیں) میں اس سے کہتا: نہیں۔ میرا آپ کے پاس آنے کا زیادہ حق بنتا تھا، پھر میں اس سے حدیث پوچھتا۔ وہ انصاری صحابی رضی اللہ عنہ بھی بعد میں کافی عرصے تک زندہ رہا، وہ دیکھا کرتا کہ لوگ میرے اردگرد جمع ہوتے اور دین کے متعلق مسائل دریافت کرتے ہیں تو وہ شخص یہ دیکھ کر کہا کرتا تھا: یہ نوجوان مجھ سے زیادہ عقل مند ہے۔

✤✤ یہ حدیث صحیح ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر ہے اور یہ حدیث طلبِ حدیث اور احترامِ محدث کے حوالے سے دلیل بھی ہے۔

364 - حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: تَفَرَّقَ النَّاسُ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ لَهُ نَاتِلٌ اَخُو اَهْلِ الشَّامِ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ: رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَاُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، فَقَالَ: مَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِي سَبِيلِكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُّ، قَالَ: كَذَبْتَ، اِنَّمَا اَرَدْتَّ اَنْ يُقَالَ فُلَانٌ جَرِيءٌ، فَقَدْ قِيلَ، فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُسْحَبُ عَلٰى وَجْهِهِ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، فَقَالَ: مَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَقَرَاْتُ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلْتُهُ فِيكَ، قَالَ: كَذَبْتَ، اِنَّمَا اَرَدْتَّ اَنْ يُقَالَ فُلَانٌ عَالِمٌ، وَفُلَانٌ قَارِءٌ، فَقَدْ قِيلَ، فَاُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مِنْ اَنْوَاعِ الْمَالِ، فَاُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، فَقَالَ: مَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ شَيْءٍ تُحِبُّ اَنْ اُنْفِقَ فِيهِ اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيهِ لَكَ، قَالَ: كَذَبْتَ، اِنَّمَا اَرَدْتَّ اَنْ يُقَالَ فُلَانٌ جَوَادٌ، فَقَدْ قِيلَ، فَاُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، وَيُونُسُ بْنُ يُوسُفَ هُوَ ابْنُ

حدیث 364:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 3137

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ / 1991ء رقم الحديث: 4345

اخرجه ابن راهويه الحنظلی فی "مسنده" طبع مكتبه الايمان مدينه منوره (طبع اول) 1412ھ / 1991ء رقم الحديث: 309

عَمْرِو بْنِ حِمَاسٍ الَّذِي يَرْوِي عَنْهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ فِي الْمُوَطَّإِ، وَمَالِكٌ الْحَكَمُ فِي كُلِّ مَنْ رَوَى عَنْهُ، وَقَدْ خَرَّجَهُ مُسْلِمٌ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قیامت کے روز سب سے پہلے تین آدمیوں کا فیصلہ کیا جائے گا (۱) ایسا آدمی جو شہید ہوا ہوگا، اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتوں کا اقرار کروائے گا، وہ سب نعمتوں کا اعتراف کرلے گا، پھر اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا: تو نے ان نعمتوں کے عوض کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں تیری راہ میں جہاد کرتا رہا حتیٰ کہ میں شہید ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹ بول رہا ہے، تو اس لئے شہید ہوا ہے کہ تجھے بہادر کہا جائے، سو کہہ لیا گیا۔ پھر ملائکہ کو حکم دیا جائے گا، وہ اسے اوندھے منہ گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیں گے۔ (۲) ایسا شخص جس نے علم حاصل کیا اور قرآن پڑھا ہوگا، اس کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو نعمتوں کا اعتراف کروائے گا، وہ سب نعمتوں کا اعتراف کرے گا، اللہ تعالیٰ پوچھے گا: تو نے ان نعمتوں کے شکرانے میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: یا اللہ! میں نے علم سیکھا اور قرآن پاک پڑھا، سب تیری رضا کیلئے تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹ بول رہا ہے، تیری تو خواہش یہ تھی کہ تجھے عالم کہا جائے تجھے قاری کے القابات سے پکارا جائے، سو تجھے دنیا میں عالم اور قاری کہہ لیا گیا، اس کو بھی منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (۳) ایسا شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مال و دولت دیا، اس کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائے گا، وہ سب نعمتوں کا اعتراف کرلے گا، پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا: تو نے ان نعمتوں کے عوض میری رضا کی خاطر کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: یاالٰہی! تو نے مجھے جس چیز کے خرچ کرنے کو کہا، میں نے ہر وہ چیز تیری رضا کی خاطر خرچ کردی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے جھوٹ بولا۔ تیری خواہش تو یہ تھی کہ تجھے "جواد وکریم" کہا جائے، سو کہہ لیا گیا۔ اس کو بھی منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے، لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ (اور اس کی سند میں جو) یونس بن یوسف ہیں وہ اس "عمرو بن حماس" کے بیٹے ہیں، جن کی روایات مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے اپنی موطا میں نقل کی ہیں تو پھر ان لوگوں کے بارے میں کیا خیال ہے جن سے یونس نے روایات نقل کی ہیں اور ان کی روایات امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کی ہیں۔

365۔ اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، اَنْبَاَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ الْحَافِظُ الْمَعْرُوفُ بِالْعِجْلِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ زِيَادٍ سَبَلَانُ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ يَهْلِكُونَ عِنْدَ الْحِسَابِ: جَوَادٌ، وَشُجَاعٌ، وَعَالِمٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِهِمَا وَهُوَ غَرِيبٌ شَاذٌّ اِلَّا اَنَّهُ مُخْتَصَرٌ مِّنَ الْحَدِيثِ الْاَوَّلِ شَاهِدٌ لَّهُ.

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تین لوگ حساب کے وقت ہلاک ہونگے۔

(۱) سخی (۲) بہادر (۳) عالم۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری علیہ الرحمہ اور امام مسلم علیہ الرحمہ کے معیار کے مطابق ''صحیح الاسناد'' ہے اور یہ حدیث ''غریب شاذ'' ہے البتہ یہ گزشتہ حدیث سے ذرا مختصر ہے اور اس کی شاہد ہے۔

366۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَوْلَا مَا أَخَذَ اللّٰهُ عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ مَا حَدَّثْتُكُمْ بِشَيْءٍ ثُمَّ تَلَا وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ!

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَا أَعْلَمُ لَهُ عِلَّةً وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: اگر اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب سے عہد نہ لیا ہوتا تو میں تمہیں کچھ نہ بتاتا، پھر اس کے بعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ (آل عمران ۱۸۷)۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم علیہما الرحمہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور مجھے اس میں کوئی علت نہیں ملی۔

367۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى جَانِبِ الْمِنْبَرِ فَيَطْرَحُ أَعْقَابَ نَعْلَيْهِ فِي ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ يَقْبِضُ عَلَى رُمَّانَةِ الْمِنْبَرِ، يَقُولُ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَقُولُ فِي بَعْضِ ذٰلِكَ: وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فَإِذَا سَمِعَ حَرَكَةَ بَابِ الْمَقْصُورَةِ بِخُرُوجِ الْإِمَامِ جَلَسَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، هٰكَذَا وَلَيْسَ الْغَرَضُ فِي تَصْحِيحِ حَدِيثِ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فَقَدْ أَخْرَجَاهُ، إِنَّمَا الْغَرَضُ فِيهِ اسْتِحْبَابُ رِوَايَةِ الْحَدِيثِ عَلَى الْمِنْبَرِ قَبْلَ خُرُوجِ الْإِمَامِ

❖❖ عاصم بن محمد بن زید اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن اپنی جوتیوں کو بغل میں دبائے ہوئے، منبر کی جانب کھڑے ہو جاتے، پھر وہ سکڑ کر منبر پر بیٹھ جاتے اور کہتے، ابوالقاسم نے فرمایا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صادق و مصدوق نے فرمایا پھر کچھ احادیث سناتے کہ ہلاکت ہے، اہل عرب کے لئے اس فتنہ کی وجہ سے جو عنقریب رونما ہونے والا ہے۔ پھر جب امام کے آنے سے پیدا ہونے والی دروازے کی حرکت سنتے تو پیچھے بیٹھ جاتے (اور امام کے لئے منبر خالی کر دیتے)

✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔حدیث کی تصحیح میں مقصود وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ کے الفاظ ثابت کرنا نہیں ہے بلکہ اس روایت کو پیش کرنے کا مقصد یہ ثابت کرنا ہے کہ امام کے نکلنے سے پہلے منبر پر بیٹھ کر حدیث شریف سنانا مستحب ہے۔

368۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، اَنْبَاَنَا الشَّافِعِيُّ، اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، وَاللَّفْظُ لَهُ، اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِيْ اَبُو النَّضْرِ سَالِمٌ مَّوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَاْتِيْهِ الْاَمْرُ مِنْ اَمْرِيْ مِمَّا اَمَرْتُ بِهٖ اَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ، فَيَقُوْلُ: مَا اَدْرِيْ، مَا وَجَدْنَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ قَدْ اَقَامَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ هٰذَا الْاِسْنَادَ وَهُوَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَالَّذِيْ عِنْدِيْ اَنَّهُمَا تَرَكَاهُ لِاخْتِلَافِ الْمِصْرِيِّيْنَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ

✧✧ عبیداللہ ابن ابی رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں کسی کو ایسا ہرگز نہ پاؤں کہ تم اپنی چارپائی پر تکیہ لگائے بیٹھے ہو،تمہارے پاس میری طرف سے کوئی حکم یا ممانعت پہنچے،تو آگے سے تم جواب دو کہ نہیں،ہم اس حکم کو نہیں جانتے،ہمیں تو جو کچھ کتاب اللہ میں ملے گا ہم صرف اسی کی اتباع کریں گے۔

✣ اس اسناد کو سفیان ابن عیینہ نے ثابت رکھا ہے اور یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔اور جہاں تک میرا خیال ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو اس لئے ترک کر دیا ہے کہ اس اسناد میں مصری راویوں کا اختلاف ہے۔

369۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا اَعْرِفَنَّ الرَّجُلَ مُتَّكِئًا يَّاْتِيْهِ الْاَمْرُ مِنْ اَمْرِيْ مِمَّا اَمَرْتُ بِهٖ اَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ، فَيَقُوْلُ: مَا نَدْرِيْ، هٰذَا هُوَ كِتَابُ اللّٰهِ، وَلَيْسَ هٰذَا فِيْهِ

✧✧ عبیداللہ بن ابی رافع کے حوالے سے بھی اسی سے ملتا جلتا فرمان منقول ہے۔

370۔ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ,عَنْ أَبِي النَّضْرِ ,عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ,عَنْ اَبِيْ

حدیث: 368

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 4605 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2663 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 13 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 934 اخرجه ابوبکر الحمیدی فی "مسنده" طبع دارالکتب العلمیه مکتبه المتنبی بیروت قاهره رقم الحدیث: 551 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث: 8671

رَافِعٍ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ حَوْلَهُ: لَا اَعْرِفَنَّ اَحَدَكُمْ يَاْتِيهِ اَمْرٌ مِّنْ اَمْرِى قَدْ اَمَرْتُ بِهِ، اَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلٰى اَرِيكَتِهِ، فَيَقُوْلُ: مَا وَجَدْنَا فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ عَمِلْنَا بِهِ وَاِلَّا فَلَا. قَالَ الْحَاكِمُ: اَنَا عَلٰى اَصْلِى الَّذِىْ اَصَّلْتُهُ فِىْ خِطْبَةِ هٰذَا الْكِتَابِ اَنَّ الزِّيَادَةَ مِنَ الثِّقَةِ مَقْبُوْلَةٌ، وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَافِظٌ ثِقَةٌ ثَبْتٌ، وَقَدْ خَبَّرَ وَحَفِظَ وَاعْتَمَدْنَا عَلٰى حِفْظِهِ بَعْدَ اَنْ وَجَدْنَا لِلْحَدِيْثِ شَاهِدَيْنِ بِاِسْنَادَيْنِ صَحِيْحَيْنِ، اَمَّا اَحَدُهُمَا

✧✧ حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی اسی جیسا ایک فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم منقول ہے۔

❖ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اپنے اسی قانون پر عمل پیرا ہوں، جو میں نے خطبۃ الکتاب میں ذکر کیا تھا کہ ثقہ کی زیادتی قبول ہے اور سفیان بن عیینہ حافظ ہیں، ثقہ ہیں، قابل اعتماد ہیں اور چونکہ دو صحیح اسنادوں کے ساتھ ہمیں اس حدیث کی دو شاہد حدیثیں مل گئی ہیں، اس لئے ہم نے ان کے حافظہ پر اعتماد کیا ہے۔

ان میں سے ایک حدیث یہ ہے۔

371- فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُوسٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ اَخْبَرَهُ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِى الْحَسَنُ بْنُ جَابِرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ الْمِقْدَامَ بْنَ مَعْدِىْ كَرِبَ الْكِنْدِيَّ، صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْيَاءَ يَوْمَ خَيْبَرَ مِنْهَا الْحِمَارُ الْاَهْلِيُّ وَغَيْرُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ اَنْ يَّقْعُدَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ عَلٰى اَرِيكَتِهِ يُحَدِّثُ بِحَدِيْثِى، فَيَقُوْلُ: بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ، فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَلَالًا اسْتَحْلَلْنَاهُ، وَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ، وَاِنَّمَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ

✧✧ حضرت مقدام ابن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن کچھ چیزیں حرام قرار دیں، ان میں "حمار اھلی" وغیرہ شامل ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایک وقت آنے والا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی چارپائی پر بیٹھا ہوگا، اس کو میری کوئی حدیث سنائی جائے گی تو وہ کہے گا: ہمارے پاس کتاب اللہ موجود ہے جو کچھ اس میں حلال قرار دیا گیا ہے، ہم اس کو حلال اور جو کچھ اس میں حرام قرار دیا گیا ہے ہم اس کو حرام سمجھتے ہیں۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حرام کردہ اللہ ہی کے حرام کردہ کی طرح ہے۔

دوسری حدیث یہ ہے:

372- فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَتَّابٍ الْعَبْدِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلِيفَةَ الدَّيْرَعَاقُوْلِيُّ عَنْبَرٌ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الشَّنِّيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، قَالَ: بَيْنَمَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ، عَنْ سُنَّةِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا اَبَا نُجَيْدٍ، حَدِّثْنَا بِالْقُرْاٰنِ، فَقَالَ لَهُ

عِمْرَانُ: اَنْتَ وَاَصْحَابُكَ يَقْرَؤُونَ الْقُرْاٰنَ، اَكُنْتَ مُحَدِّثِي عَنِ الصَّلٰوةِ وَمَا فِيهَا وَحُدُودِهَا ؟ اَكُنْتَ مُحَدِّثِي عَنِ الزَّكٰوةِ فِي الذَّهَبِ وَالْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَاَصْنَافِ الْمَالِ ؟ وَلٰكِنْ قَدْ شَهِدْتُّ وَغِبْتَ اَنْتَ، ثُمَّ قَالَ: فَرَضَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الزَّكٰوةِ كَذَا وَكَذَا، وَقَالَ الرَّجُلُ: اَحْيَيْتَنِي اَحْيَاكَ اللّٰهُ، قَالَ الْحَسَنُ: فَمَا مَاتَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ حَتّٰى صَارَ مِنْ فُقَهَاءِ الْمُسْلِمِينَ، عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الشَّنِّيُّ مِنْ ثِقَاتِ الْبَصْرِيِّينَ وَعُبَّادِهِمْ، وَهُوَ عَزِيزُ الْحَدِيثِ، يُجْمَعُ حَدِيثُهُ فَلَا يَبْلُغُ تَمَامَ الْعَشَرَةِ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ اَجْمَعِينَ

✧✧ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان احادیث نبویہ سنا رہے تھے کہ درمیان میں سے ایک شخص بولا: اے ابونجید! ہمیں قرآن سناؤ۔ عمران نے اس کو جواب دیا: تم اور تمہارے ساتھی قرآن پڑھتے ہیں، کیا تم مجھے قرآن میں نماز کا طریقہ اور اس کی حدود وغیرہ دکھا سکتے ہو؟ کیا تم مجھے قرآن سے سونے، اونٹ، گائے اور مختلف اموال کی زکوٰۃ کے احکام دکھا سکتے ہو؟ (پھر کہنے لگے) میں دکھا سکتا ہوں، تم نہیں دکھا سکتے۔ پھر اسکے بعد حدیث سے ثابت شدہ زکوٰۃ کے تفصیلی احکام سنانے لگے۔ اس شخص نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں سلامت رکھے تم نے تو مجھے نئی زندگی دے دی ہے۔ حسن کہتے ہیں: وہ اپنی زندگی میں فقہاء اسلام میں شمار ہونے لگا تھا۔

✥✥ (اس کی سند میں ایک راوی) عقبہ بن خالد الشنی ثقہ، بصری راویوں میں سے ہیں اور یہ عزیز الحدیث ہیں، ان کی مرویات کو جمع کیا گیا تو دس تک نہیں پہنچ پائیں۔

373- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، اَنْبَاَنَا الشَّافِعِيُّ، اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، قَالَ: كَانَ طَاوُسٌ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: اتْرُكْهَا، فَقَالَ: اِنَّمَا نُهِيَ عَنْهُمَا اَنْ تَتَّخِذَ مُسْلِمًا اَنْ يُوصِلَ ذٰلِكَ اِلَى الْغُرُورِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَنْ صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَمَا اَدْرِي اَيُعَذَّبُ عَلَيْهِ اَمْ يُؤْجَرُ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُولُ: وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَمْرًا اَنْ يَّكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، مُوَافِقٌ لِمَا قَدَّمْنَا ذِكْرَهُ مِنَ الْحَثِّ عَلَى اتِّبَاعِ السُّنَّةِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ.

✧✧ حضرت ہشام بن حجیر کہتے ہیں طاؤس عصر کے بعد دو رکعت نوافل ادا کیا کرتے تھے۔ ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اس وقت نوافل مت پڑھا کرو، انہوں نے جواب دیا: اس وقت نوافل سے ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اس کو دیکھنے والا مسلمان بدگمانی کا شکار ہوسکتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد نوافل سے منع فرمایا ہے اور مجھے نہیں معلوم کہ (ان دو رکعتوں کی ادائیگی پر) اس کو ثواب ملے گا یا (رسول اللہ کے حکم کی نافرمانی کرنے پر) گناہ ملے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب اللہ اور اس کا رسول کوئی فیصلہ فرما دیں تو پھر لوگوں کو کوئی اختیار نہیں رہتا۔

✥✥ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور یہ

حدیث اتباع سنت کی ترغیب دلانے کے لئے بہت مفید ہے۔

374۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَأَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ أَنْبَأَ أَبُو عَمْرٍو الْحَوْضِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لِابْنِ مَسْعُودٍ وَّلِأَبِي الدَّرْدَاءِ وَلِأَبِي ذَرٍّ مَا هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحْسِبُهُ حَبَسَهُمْ بِالْمَدِينَةِ حَتّٰى أُصِيبَ.

✧✧ سعید بن ابراہیم اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اور ابوذر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے بارے میں پوچھا کرتے تھے؟ (اور فرمایا کرتے تھے کہ) میں ان کو اپنی وفات تک مدینہ میں روکنا چاہتا ہوں۔

375۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ الْبَرِّيّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَرْمَكِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ ابْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَإِنْكَارُ عُمَرَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الصَّحَابَةِ كَثْرَةَ الرِّوَايَةِ عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ سُنَّةٌ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

✧✧ شعبہ رضی اللہ عنہ کی سند کے ہمراہ بھی یہ حدیث مروی ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

376۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ حَدَّثَ يَوْماً عَنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَعَدَ وَارْتَعَدَتْ ثِيَابُهُ ثُمَّ قَالَ أَوْ نَحْوَ هٰذَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَوَاهِدُ فِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ.

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک دن وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کر رہے تھے کہ ان کے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ عبداللہ کی روایت کردہ اس حدیث کی شاہد احادیث بھی موجود ہیں۔

377۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَلِيمِي حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِي حَدَّثَنَا شَرِيكٌ فَذَكَرَهُ بِنَحْوِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ مِنْ أُصُوْلِ التَّوَقِّى عَنِ كَثْرَةِ الرِّوَايَةِ وَالْحَثُّ عَلَى الإِتْقَانِ فِيْهِ وَقَدْ اتَّفَقَا عَلٰى إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِىْ حُصَيْنٍ وَقَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِشَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ أَنْ يَّحْتَجَّ بِهِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَاهِدٌ اٰخَرُ عَلٰى شَرْطِهِمَا.

✧✧ مذکورہ سند کے ساتھ شریک کے حوالے سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

❖ یہ حدیث کثرت روایت سے گریز کرنے کی دلیل ہے اور حدیث کے معاملہ میں پختگی حاصل کرنے پر ابھارنے کی دلیل ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اسرائیل کی ابوحصین سے روایات نقل کی ہیں اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے شریک بن عبداللہ کی روایات نقل کی ہیں اور ان کی روایات نقل کرنی بھی چاہئیں۔ لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے روایت نہیں کیا۔ اس حدیث کی اور بھی شاہد حدیث موجود ہے جو کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار پر ہے۔

378۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسَى الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، اَخْبَرَنِىْ مُسْلِمُ بْنُ اَبِىْ عِمْرَانَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، قَالَ: مَا اَخْطَاَنِىْ، وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ، قَلَّ مَا اَخْطَاَنِىْ عَشِيَّةَ خَمِيْسٍ اِلَّا اَتَيْتُ فِيْهَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَمَا سَمِعْتُهُ لِشَىْءٍ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ عَشِيَّةٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ مَحْلُوْلٌ اَزْرَارُ قَمِيْصِهِ، مُنْتَفِخٌ اَوْدَاجُهُ، مُغْرَوْرِقَةٌ عَيْنَاهُ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا اَوْ فَوْقَ ذَا اَوْ قَرِيْبٌ مِّنْ ذَا، كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے جمعرات کی شب، ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہونے میں بہت کم ناغہ کیا ہے (ان کی عادت تھی کہ) صرف شام کے وقت درس دیا کرتے تھے، ایک مرتبہ میں نے درس حدیث کے دوران ان کی طرف دیکھا تو ان کا گریبان کھلا ہوا تھا، رگیں پھول رہی تھیں، آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں، پھر انہوں نے گزشتہ حدیث جیسی یا اس سے ملتی جلتی حدیث سنائی۔

379۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، وَحَدَّثَنِىْ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ، وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ السُّوْسِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَرَشِيُّ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ، وَحَدَّثَنِىْ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْعَوْذِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مَّعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَدِيْثِ عَنِّىْ، فَمَنْ قَالَ عَنِّىْ فَلَا يَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا، وَمَنْ قَالَ عَلَىَّ مَا لَمْ اَقُلْ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ

مِنَ النَّارِ وَفِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبٍ وَّغَيْرُهُ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَفِيْهِ اَلْفَاظٌ صَعْبَةٌ شَدِيْدَةٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَاهِدٌ بِاِسْنَادٍ اٰخَرَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ

✧✧ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میرے متعلق بہت زیادہ حدیثیں بیان کرنے سے گریز کرو، اور جو شخص میرے حوالے سے کچھ بیان کرے، وہ صرف حق ہی بیان کرے اور جس نے میرے حوالے سے ایسی بات بیان کی جو حقیقت میں، میں نے نہیں کی، اس کو چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے۔

❖ اور محمد بن عبید کی روایت میں اس کی سند ابن کعب اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم کے ذریعے ابوقتادہ تک پہنچتی ہے۔ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر ہے تاہم اس میں الفاظ کافی مشکل ہیں۔ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس حدیث کو نقل نہیں کیا۔ ایک دوسری سند کے ساتھ ابوقتادہ کے حوالے سے بھی اس کی ایک شاہد حدیث موجود ہے۔

380۔ حَدَّثَنِيْهِ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ هَارُوْنَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى خت، حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَوْذَبٍ، حَدَّثَنَا كَعْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قُلْتُ لِاَبِيْ قَتَادَةَ حَدِّثْنِيْ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَخْشٰى اَنْ يَّزِلَّ لِسَانِيْ بِشَيْءٍ لَّمْ يَقُلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَدِيْثِ عَنِّيْ، مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

✧✧ حضرت کعب بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: (وہ کہتے ہیں) میں نے قتادہ سے کہا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد سنائیے! انہوں نے جواب دیا: مجھے خدشہ ہے کہ کہیں میری زبان خطا کھا جائے اور زبان سے وہ کچھ نکل جائے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا (انہوں نے فرمایا) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میرے حوالے سے زیادہ حدیثیں بیان کرنے سے گریز کرو کیونکہ جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

381۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ قَدْ ذَكَرَ مُسْلِمٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِيْ اَوْسَاطِ الْحِكَايَاتِ الَّتِيْ ذَكَرَهَا فِيْ خِطْبَةِ الْكِتَابِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ رَافِعٍ وَّلَمْ يُخَرِّجْهُ مُحْتَجًّا

حدیث 380:

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 35 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 237 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 22591 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 26244

بِـهٖ فِيْ مَوْضِعِهٖ مِنَ الْكِتَابِ، وَعَلِيُّ بْنُ جَعْفَرِ الْمَدَائِنِيُّ ثِقَةٌ وَّقَدْ نَبَّهْنَا فِيْ اَوَّلِ الْكِتَابِ عَلَى الاحْتِجَاجِ بِزِيَادَاتِ الثِّقَاتِ، وَقَدْ اَرْسَلَهٗ جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ شُعْبَةَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کر دے۔

❖ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث خطبہ کتاب میں حکایات کے ضمن میں محمد بن رافع کے حوالے سے بیان کی ہے لیکن کتاب کے جس باب کے تحت اس کو لانا چاہئے تھا وہاں ذکر نہیں کی (اور اس کی سند میں) علی بن جعفر المدائنی ثقہ ہیں اور ہم نے کتاب کے آغاز میں ذکر کر دیا تھا کہ ثقات کی زیادتی مقبول ہوگی۔ شعبہ کے اصحاب میں سے ایک جماعت نے اس میں ارسال کیا ہے۔ (ان تمام کی سند کے ہمراہ حدیث درج ذیل ہے)

382۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيْ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَاَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ

✧✧ آدم ابن ابی ایاس، سلمان بن حرب اور حفص بن عمر نے شعبہ کے واسطے سے خبیب بن عبدالرحمٰن کے ذریعے حفص بن عاصم کا بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کر دے۔

383۔ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَمْرٍو إِسْمَاعِيْلُ بْنُ نُجَيْدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يُوْسُفَ السَّلَمِيْ رَحِمَهُ اللّٰهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوْبَ أَنْبَأَ مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانِ الْعَوَقِيُّ أَنْبَأَ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَرَأَ بْنُ عَبَّاسٍ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيْلَهٗ إِلَّا اللّٰهُ وَالرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ فَقَالَ كُنَّا نَحْفَظُ الْحَدِيْثَ وَالْحَدِيْثُ يُحْفَظُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رَكِبْتُمُ الصَّعْبَ وَالذَّلُوْلَ هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَهٗ شَاهِدٌ اٰخَرُ مِثْلُهٗ.

✧✧ حضرت ابن طاوس رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيْلَهٗ إِلَّا اللّٰهُ وَالرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ (آل عمران) پڑھی پھر فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث یاد کیا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث یاد کی جاتی رہیں گی۔

❖ یہ اسناد شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق "صحیح" ہے، اس کی ایک اور بھی شاہد حدیث موجود ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

حدیث **381**:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 4992 اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة بیروت لبنان 1407ھ/ 1986ء رقم الحدیث:1416

384- حَدَّثَنَاهُ أَبُو عَلِي حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَافِظُ أَنبَأَ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يُكْذَبْ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَكِبَ النَّاسُ الصَّعْبَ وَالذَّلُولَ تَرَكْنَا الْحَدِيثَ عَنْهُ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ.

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تک لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے جھوٹ نہیں بولتے تھے تب تک ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کیا کرتے تھے پھر لوگوں نے سچ اور جھوٹ کو ملانا شروع کر دیا تو ہم نے آپ کی احادیث بیان کرنا بھی چھوڑ دیں۔

385- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ يَحْيَى بْنَ مَيْمُونِ الْحَضْرَمِيَّ، أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مُوسَى الْغَافِقِيِّ، قَالَ: آخِرُ مَا عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِكِتَابِ اللهِ، وَسَتَرْجِعُونَ إِلَى قَوْمٍ يُحِبُّونَ الْحَدِيثَ عَنِّي، أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا فَمَنْ حَفِظَ شَيْئًا فَلْيُحَدِّثْ بِهِ، وَمَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ رُوَاةُ هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ آخِرِهِمْ يُحْتَجُّ بِهِمْ، فَأَمَّا أَبُو مُوسَى مَالِكُ بْنُ عُبَادَةَ الْغَافِقِيُّ فَإِنَّهُ صَحَابِيٌّ سَكَنَ مِصْرَ، وَهَذَا الْحَدِيثُ مِنْ جُمْلَةِ مَا خَرَّجْنَاهُ عَنِ الصَّحَابِيِّ إِذَا صَحَّ إِلَيْهِ الطَّرِيقُ، عَلَى أَنَّ وَدَاعَةَ الْجُهَنِيَّ، قَدْ رَوَى أَيْضًا عَنْ مَالِكِ بْنِ عُبَادَةَ الْغَافِقِيِّ، وَهَذَا الْحَدِيثُ قَدْ جَمَعَ لَفْظَتَيْنِ غَرِيبَتَيْنِ: إِحْدَاهُمَا قَوْلُهُ: سَتَرْجِعُونَ إِلَى قَوْمٍ يُحِبُّونَ الْحَدِيثَ عَنِّي وَالأُخْرَى: فَمَنْ حَفِظَ شَيْئًا فَلْيُحَدِّثْ بِهِ وَقَدْ ذَهَبَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَئِمَّةِ الإِسْلامِ إِلَى أَنْ لَيْسَ لِلْمُحَدِّثِ أَنْ يُحَدِّثَ بِمَا لا يَحْفَظُهُ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ غافقی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے جو آخری عہد لیا وہ یہ تھا ''تم کتاب اللہ کی پیروی کو اپنے اوپر لازم کر لو اور عنقریب تمہاری ملاقات ایک ایسی قوم سے ہوگی جو میری احادیث سے بہت زیادہ محبت کرتے ہوں گے (یا شاید اسی سے ملتا جلتا کوئی دوسرا جملہ بولا) چنانچہ جس شخص کو میرے حوالے سے جو کچھ معلوم ہو، اس کو چاہئے کہ وہ آگے بیان کر دے اور جس نے میرے حوالے سے ایسی بات بیان کی، جو میں نے نہیں کہی، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

✤✤ اس حدیث کے تمام راویوں کی روایات محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم عموماً نقل کرتے ہیں اور اس کی سند میں ابوموسیٰ مالک غافقی، صحابی رسول ہیں، مصر کے باشندے ہیں اور یہ حدیث بھی ہم نے اس لئے نقل کر دی ہے کہ یہ روایت صحابی سے منقول ہے اور ان تک طریق ''صحیح'' ہے، مزید برآں یہ کہ ''وداعہ جہنی'' نے بھی ''مالک بن عبادہ الغافقی'' سے روایت کی ہے، اس حدیث میں دو غیر معروف لفظ بھی ہیں (۱): سَتَرْجِعُونَ إِلَى قَوْمٍ يُحِبُّونَ الْحَدِيثَ عَنِّي (2): فَمَنْ حَفِظَ شَيْئًا فَلْيُحَدِّثْ بِهِ (حالانکہ

حدیث 385

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 18966

بظاہر اس بات کی کوئی ضرورت نہ تھی کیونکہ) ائمہ حدیث کی جماعت کا یہ فیصلہ ہے، محدث صرف وہی احادیث بیان کرے، جو اس کو یاد ہے۔اور اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت نہیں کیا۔

386- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ الْبَيْرُوتِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُوْرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، وَاللَّفْظُ لَهُ، اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنِي اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، يَقُوْلُ: كَانَ النَّاسُ يَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ اَسْاَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُدْرِكَنِيْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا كُنَّا فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَّشَرٍّ، فَجَآءَ اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَفِيْهِ دَخَنٌ، قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: قَوْمٌ يَهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِي يُعْرَفُ مِنْهُمْ وَيُنْكَرُ، قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ، دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهِ قَذَفُوْهُ فِيْهَا، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، صِفْهُمْ لَنَا، قَالَ: هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا، قُلْتُ: فَمَا تَاْمُرُنِيْ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ، قُلْتُ: فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اِمَامٌ وَّلَا جَمَاعَةٌ؟ قَالَ: فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا، وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ كَذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ مُخَرَّجٌ فِي الصَّحِيْحَيْنِ هٰكَذَا، وَقَدْ خَرَّجَاهُ اَيْضًا مُخْتَصَرًا مِّنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ وَاِنَّمَا خَرَّجْتُهُ فِيْ كِتَابِ الْعِلْمِ لِاَنِّيْ لَمْ اَجِدْ لِلشَّيْخَيْنِ حَدِيْثًا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الْاِجْمَاعَ حُجَّةٌ غَيْرَ هٰذَا، وَقَدْ خَرَّجْتُ فِيْ هٰذِهِ الْمَوَاضِعِ مِنْ اَحَادِيْثِ هٰذَا الْبَابِ مَا لَمْ يُخَرِّجَاهُ،

الْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ مِنْهَا

✧✧ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ''خیر'' کے بارے میں سوالات کیا کرتے تھے اور میں آپ سے ''شر'' کے بارے میں پوچھا کرتا تھا (تا کہ مجھے اس کی پہچان ہو جائے) اور میں اس میں مبتلا ہونے سے بچ جاؤں۔ چنانچہ میں نے ایک دفعہ عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! ہم نے جاہلیت اور ''شر'' کا زمانہ گزارا ہے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیں دین

حدیث 386:

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ه 1987ء' رقم الحدیث: 3411 اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 1847 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث: 23438 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ه/1993ء' رقم الحدیث: 117 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبری" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ه/ 1991ء' رقم الحدیث: 8032 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 442

کی ہدایت عطا فرمائی، کیا اس کے بعد کوئی شر بھی آئے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اور اس شر میں لوگوں کے ایمان کمزور ہو جائیں گے۔ میں نے عرض کی: حضور! لوگوں کے ایمان کون کمزور کرے گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایسے لوگ ہونگے جو میری تعلیمات سے ہٹ کر لوگوں کی راہنمائی کریں گے۔ ان میں کئی جان پہچان والے ہوں گے اور کئی اجنبی۔ میں نے عرض کی: کیا اس خیر کے بعد بھی کوئی شر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں کچھ واعظین جہنم کے دروازے پر کھڑے لوگوں کو بلا رہے ہوں گے، جو ان کی دعوت قبول کرلے گا، اس کو جہنم میں ڈلوا دیں گے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ان لوگوں کی کچھ علامات بتا دیجئے! آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ہمارے ہی طرح کے لوگ ہونگے، ہماری زبان بولیں گے۔ میں نے عرض کی: اگر اس فتنہ کو میں پاؤں تو آپ کا میرے لئے کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ ساتھ رہنا۔ میں نے عرض کی: اگر مسلمانوں کی کوئی بڑی جماعت نہ رہے اور نہ ان کا کوئی امام ہو تو میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ان تمام فرقوں سے الگ رہنا حتیٰ کہ کسی درخت کے تنے سے لگ کر بیٹھے رہنا اور اسی حالت میں تو اپنی زندگی گزار دینا۔

❖❖ یہ حدیث اسی انداز میں صحیحین میں موجود ہے، یونہی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث زہری کی سند کے ہمراہ ابوادریس خولانی کے حوالے سے مختصر طور پر نقل کی ہے اور میں نے یہ حدیث کتاب العلم میں اس لئے نقل کی ہے کہ مجھے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی اس کے علاوہ اور کوئی حدیث نہیں ملی جو اجماع کی حجیت پر دلیل کے طور پر پیش کی جا سکے۔ علاوہ ازیں میں نے اس مقام پر کچھ دیگر احادیث بھی نقل کی ہیں جن کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایت نہیں کیا ہے۔

ان میں سے پہلی حدیث یہ ہے۔

387۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هِلَالٍ الْبُوزَنْجِرْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْفَقِيهُ الْبُخَارِيُّ بِنَيْسَابُوْرَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَحَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصُّوفِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسٰى، اَنْبَاَنَا

حدیث 387:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبریٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 9223 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 2165 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/ 1993ء رقم الحديث: 4576 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبریٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 9221 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامی دارعمار بيروت لبنان/عمان 1405ھ 1985ء رقم الحديث: 245 اخرجه ابن ابی اسامه فی "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبويه مدينه منوره 1413ھ/1992ء رقم الحديث: 607 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 2929 اخرجه ابوبكر الحميدی فی "مسنده" طبع دار الكتب العلميه مكتبه المتنبی بيروت قاهره رقم الحديث: 32

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَحَدَّثَنِي اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْقَارِءُ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، اَنْبَاَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بِالْجَابِيَةِ، فَقَالَ: اِنِّي قُمْتُ فِيكُمْ كَمَقَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا، فَقَالَ: اُوصِيكُمْ بِاَصْحَابِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى يَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ، وَيَشْهَدَ وَلَا يُسْتَشْهَدُ، فَمَنْ اَرَادَ مِنْكُمْ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الاثْنَيْنِ اَبْعَدُ، اَلا لا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ قَالَهَا ثَلَاثًا وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الاثْنَيْنِ اَبْعَدُ، اَلا وَمَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَائَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، فَاِنِّي لا اَعْلَمُ خِلافًا بَيْنَ اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ فِي اِقَامَةِ هٰذَا الاِسْنَادِ عَنْهُ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ .وَلَهُ شَاهِدَانِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ قَدْ يُسْتَشْهَدُ بِمِثْلِهِمَا فِي مِثْلِ هٰذِهِ الْمَوَاضِعِ اَمَّا الشَّاهِدُ الْاَوَّلُ.

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے مقام پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں آج تمہارے درمیان اس مقام پر کھڑا ہوں، جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر خطبہ دیا کرتے تھے (پھر انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنایا) میں تمہیں اپنے اصحاب کی اتباع کرنے کی تلقین کرتا ہوں، پھر ان لوگوں کی جوان کے بعد آئیں گے، پھران لوگوں کی جوان کے بعد آئیں گے، پھران کے بعد جھوٹ عام ہوجائے گا (اور حالت یہ ہوجائے گی کہ) بغیر قسم کا مطالبہ کئے لوگ قسمیں کھائیں گے، بغیر گواہی مانگے، گواہی دیں گے، جوشخص جنت کا طلبگار ہو، اس پر لازم ہے کہ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ ساتھ رہے کیونکہ اکیلے شخص کے ہمراہ شیطان ہوتا ہے جبکہ دو سے وہ دور بھاگتا ہے۔ خبردار! جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ دہرائی ''تم پر جماعت کے ہمراہ رہنا ضروری ہے'' کیونکہ اکیلے شخص کے ساتھ شیطان ہوتا ہے جبکہ زیادہ سے وہ دور بھاگتا ہے اور جس شخص کو نیکی پر خوشی محسوس ہو اور گناہ پر تشویش ہو وہ مومن ہے۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور عبداللہ بن مبارک کے اصحاب میں اس سند کو ان کے ساتھ قائم کرنے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اس کی دو شاہد حدیثیں بھی موجود ہیں جو کہ محمد بن سوقہ سے مروی ہیں اور اس طرح کے مقامات پر محمد بن سوقہ کی احادیث سے استشہاد کیا جاتا ہے۔

ان میں سے پہلی شاہد حدیث یہ ہے۔

388۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ اَحْمَدَ اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْهَاشِمِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَلَوِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ، فَقَالَ: قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامِي فِيكُمْ، فَقَالَ: اسْتَوْصُوا بِاَصْحَابِيْ خَيْرًا، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهٖ وَاَمَّا الشَّاهِدُ الثَّانِيْ

دوسری شاہد حدیث یہ ہے۔

389۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بِالْجَابِيَةِ، فَقَالَ: اِنِّيْ قُمْتُ فِيكُمْ كَمَقَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهٖ فَاَمَّا الْخِلَافُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ فَاِنَّهٗ مَجْمُوْعٌ لِّيْ فِيْ جُزْءٍ، وَالَّذِيْ عِنْدِيْ اَنَّ الْاِمَامَيْنِ يَرْوِيَانِ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ ذٰلِكَ الْخِلَافِ بَيْنَ الْاَئِمَّةِ عَلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ فِيْهِ، وَتِلْكَ الْاَسَانِيْدُ لَا تُعَلَّلُ بِهٰذِهِ الْاَسَانِيْدِ الْخَارِجَةِ مِنْهَا وَقَدْ رَوَيْنَاهُ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

❖❖ اس حدیث کے حوالے سے "عبدالملک بن عمیر" کا جو اختلاف ہے وہ صرف ایک حصے میں ہے اور میرا مؤقف یہ ہے کہ عبدالملک کے اختلاف کے باوجود شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس حدیث کو نقل کیا ہے اور یہ اسانید ان سندوں کی وجہ سے معلل قرار نہیں دی جاسکتیں اور یہ حدیث ہم نے سند "صحیح" کے ساتھ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ذریعے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی نقل کی ہے۔ (وہ حدیث درج ذیل ہے)

390۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَحْمَدَ الْمُؤَذِّنُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ هَارُوْنَ الْقَزَّازُ بِمَكَّةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: وَقَفَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالْجَابِيَةِ، فَقَالَ: رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَوَعَاهَا، اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِينَا كَمَقَامِيْ فِيكُمْ، ثُمَّ قَالَ: احْفَظُوْنِيْ فِيْ اَصْحَابِيْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثَلَاثًا ثُمَّ يَكْثُرُ الْهَرْجُ، وَيَظْهَرُ الْكَذِبُ، وَيَشْهَدُ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ، وَيَحْلِفُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ، مَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَعَلَيْهِ بِالْجَمَاعَةِ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ، وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ اَبْعَدُ، اَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمَا، مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهٗ وَسَائَتْهُ سَيِّئَتُهٗ فَهُوَ مُؤْمِنٌ اَلْحَدِيْثُ الثَّانِيْ فِيْمَا احْتَجَّ بِهِ الْعُلَمَاءُ اَنَّ الْاِجْمَاعَ حَجَّةٌ حَدِيْثٌ مُخْتَلَفٌ فِيْهِ عَنِ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ مِنْ سَبْعَةِ اَوْجُهٍ: فَالْوَجْهُ الْاَوَّلُ مِنْهَا

❖❖ اور دوسری حدیث جس سے علماء اسلام اجماع کی حجیت پر دلیل لاتے ہیں اس کے حوالے سے معتمر بن سلیمان پر سات جہات سے اختلاف ہے۔

پہلا اختلاف:

391۔ مَا حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيْمٍ الْاَصَمُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

شَاكِرٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْقَرَنِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ عَلَى الضَّلَالَةِ اَبَدًا، وَقَالَ: يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ فَاتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ، فَاِنَّهُ مَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْقَرَنِيُّ هٰذَا شَيْخٌ قَدِيْمٌ لِّلْبَغْدَادِيِّيْنَ، وَلَوْ حَفِظَ هٰذَا الْحَدِيْثَ لَحَكَمْنَا لَهُ بِالصِّحَّةِ، وَالْخِلَافُ الثَّانِيْ فِيْهِ عَنِ الْمُعْتَمِرِ

✧✧ خالد بن یزید قرنی، معتمر سے وہ اپنے والد سے وہ عبداللہ بن دینار اور وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس امت کو اللہ تعالیٰ کبھی گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حمایت جماعت کے ساتھ ہے، اس لئے بڑی جماعت کی پیروی کرو کیونکہ جو ان سے الگ رہے گا جہنم میں جائے گا۔

❖ (معتمر سے روایت کرنے والے) خالد بن یزید القرنی اہل بغداد کے پرانے شیخ ہیں، اگر ان کو یہ حدیث یاد ہوتی تو لازماً اس کے صحیح ہونے کا فیصلہ کرتے۔

اس حدیث کے سلسلے میں معتمر پر دوسرا اختلاف:

392۔ مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ الْمَدِيْنِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ عَلَى الضَّلَالَةِ اَبَدًا، وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ فَمَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ وَالْخِلَافُ الثَّالِثُ فِيْهِ عَلَى الْمُعْتَمِرِ

❖ اس حدیث میں معتمر نے اپنے والد کے بجائے ابوسفیان کی سند بیان کی ہے۔

تیسرا اختلاف:

393۔ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ الْمَدَنِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ اُمَّتِيْ عَلَى الضَّلَالَةِ اَبَدًا وَالْخِلَافُ الرَّابِعُ عَلَى الْمُعْتَمِرِ فِيْهِ

❖ اس کی سند میں معتمر نے اپنے بعد "سلیمان المدنی" کا نام لیا ہے۔

چوتھا اختلاف:

394۔ مَا اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سُفْيَانَ، اَوْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يَّجْمَعَ اللّٰهُ اُمَّتِيْ عَلٰى ضَلَالَةٍ اَبَدًا، وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ هٰكَذَا

حدیث 391:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2167

وَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَإِنَّهُ مَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ، قَالَ الْإِمَامُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ: لَسْتُ اَعْرِفُ سُفْيَانَ وَاَبَا سُفْيَانَ هٰذَا ۔ وَالْخِلَافُ الْخَامِسُ عَلَى الْمُعْتَمِرِ فِيْهِ

❖ اس حدیث میں معتمر کو اپنی سند میں شک ہے کہ انہوں نے سفیان سے روایت کی ہے یا ابوسفیان سے۔ امام ابوبکر محمد بن اسحاق کہتے ہیں: میں اس ''سفیان'' اور ''ابوسفیان'' کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔

پانچواں اختلاف:

395۔ مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ الْحُسَيْنِ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ سَلْمِ بْنِ اَبِي الذَّيَّالِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ، اَوْ قَالَ اُمَّتِيْ عَلَى الضَّلَالَةِ اَبَدًا، وَاتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَإِنَّهُ مَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ، قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَصْرِيُّ: هٰكَذَا فِيْ كِتَابِ اَبِي الْحُسَيْنِ، عَنْ سَلْمِ بْنِ اَبِي الذَّيَّالِ، قَالَ الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: وَهٰذَا لَوْ كَانَ مَحْفُوْظًا مِّنَ الرَّاوِيْ لَكَانَ مِنْ شَرْطِ الصَّحِيْحِ، وَالْخِلَافُ السَّادِسُ عَلَى الْمُعْتَمِرِ فِيْهِ

❖ اس کو معتمر نے ''مسلم بن ابی الذیال'' کے واسطے سے ''عبداللہ بن دینار'' سے روایت کیا ہے۔

❖ (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) ہمیں عمر بن جعفر بصری نے بتایا کہ ابوالحسین کی سلم بن ابی الزیال سے روایت اسی طرح ہے، امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ اگر کسی راوی کے اعتبار سے محفوظ ہے تو یہ ''صحیح'' کے معیار کی حدیث ہوگی۔

چھٹا اختلاف:

396۔ مَا اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا سَهْلُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ الْوَاسِطِيُّ مِنْ كِتَابِهٖ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ سُفْيَانَ الْمَدَنِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ اُمَّتِيْ عَلٰى ضَلَالَةٍ اَبَدًا، وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ هٰكَذَا، فَاتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ، فَإِنَّهُ مَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ وَالْخِلَافُ السَّابِعُ عَلَى الْمُعْتَمِرِ فِيْهِ

❖ اس روایت میں معتمر نے ''ابوسفیان سلیمان بن سفیان المدنی'' کا نام لیا ہے۔

ساتواں اختلاف:

397۔ مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يُوْنُسَ [illegible]، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدَنِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِيْ، اَوْ قَالَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضَلَالَةٍ اَبَدًا، وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ، وَقَالَ بِيَدِهٖ يَبْسُطُهَا: اِنَّهُ مَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ،

قَالَ الْحَاكِمُ: فَقَدِ اسْتَقَرَّ الْخِلافُ فِي إِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلَى الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، وَهُوَ أَحَدُ أَرْكَانِ الْحَدِيْثِ مِنْ سَبْعَةِ أَوْجُهٍ لَا يَسَعُنَا أَنْ نَحْكُمَ أَنَّ كُلَّهَا مَحْمُولَةٌ عَلَى الْخَطَإِ بِحُكْمِ الصَّوَابِ لِقَوْلِ مَنْ قَالَ عَنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُفْيَانَ الْمَدَنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، وَنَحْنُ إِذَا قُلْنَا هٰذَا الْقَوْلَ نَسَبْنَا الرَّاوِيَ إِلَى الْجَهَالَةِ فَوَهَنَّا بِهِ الْحَدِيْثَ، وَلٰكِنَّا نَقُوْلُ: إِنَّ الْمُعْتَمِرَ بْنَ سُلَيْمَانَ أَحَدُ أَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِأَسَانِيْدَ يَصِحُّ بِمِثْلِهَا الْحَدِيْثُ فَلَا بُدَّ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ لَهُ أَصْلٌ بِأَحَدِ هٰذِهِ الْأَسَانِيْدِ، ثُمَّ وَجَدْنَا لِلْحَدِيْثِ شَوَاهِدَ مِنْ غَيْرِ حَدِيْثِ الْمُعْتَمِرِ لَا أَدَّعِي صِحَّتَهَا وَلَا أَحْكُمُ بِتَوْهِيْنِهَا بَلْ يَلْزَمُنِي ذِكْرُهَا لِإِجْمَاعِ أَهْلِ السُّنَّةِ عَلَى هٰذِهِ الْقَاعِدَةِ مِنْ قَوَاعِدِ الْإِسْلَامِ،

فَمِمَّنْ رَوَى عَنْهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنَ الصَّحَابَةِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ

✧✧ اس سند میں معتمر نے ''سلیمان ابوعبداللہ المدنی'' کہا ہے۔

✣✣ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس حدیث میں سات اعتبار سے معتمر کا اختلاف ثابت ہو گیا ہے جبکہ یہ چیز ارکان حدیث میں شامل ہے اور ہم ان میں سے صرف ایک سند جو کہ عن المعتمر عن سلیمان بن سفیان المدنی عن عبداللہ بن دینار کے طور پر منقول ہے، کو مدنظر رکھتے ہوئے بقیہ تمام کو خطاء قرار نہیں دے سکتے اور ہمارے اس طرح کہنے سے راوی میں جہالت ثابت ہوئی، جس سے حدیث میں ضعف پیدا ہوا، لیکن ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ معتمر بن سلیمان ائمہ حدیث میں سے ہیں اور ان سے یہی حدیث دیگر ایسی صحیح اسنادوں کے ہمراہ منقول ہے کہ ایسی اسناد سے مروی حدیث کو ''صحیح'' قرار دیا جاتا ہے۔ اس لئے اس حدیث کی سند ان اسانید میں سے ہونی چاہئے۔ پھر معتمر کے علاوہ بھی کئی راویوں کے حوالے سے اس حدیث کے شواہد مل گئے جن کی نہ تو ہمیں صحت کا دعویٰ ہے اور نہ ہی ہم نے اس کے ضعیف ہونے کا قول کیا ہے۔ بلکہ ہم نے تو اپنی ذمہ داری نبھائی ہے، کیونکہ یہ اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے ایک ہے اور اہلسنت کا اس پر اجماع ہے۔ معتمر کے علاوہ جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ حدیث منقول ہے ان میں سے بعض کی مرویات درج ذیل ہیں۔

398- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَسَّانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيْهُ، إِمْلَاءً وَّقِرَاءَةً، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْمُوْنٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ، يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ أُمَّتِي، أَوْ قَالَ هٰذِهِ الْأُمَّةَ عَلَى الضَّلَالَةِ أَبَدًا وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت یا (شاید یہ فرمایا) یہ امت کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہو گی اور اللہ کی حمایت جماعت کے ساتھ ہے۔

399- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا وَكَانَ يُسَمَّى قُرَيْشَ الْيَمَنِ وَكَانَ مِنَ الْعَابِدِيْنَ الْمُجْتَهِدِيْنَ، إِبْرَاهِيْمُ بْنُ

مَيْمُوْنَ الْعَدَنِيُّ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِيْ جَعْفَرٍ: وَاللّٰهِ لَقَدْ حَدَّثَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ اُمَّتِيْ عَلٰى ضَلَالَةٍ اَبَدًا وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ، قَالَ الْحَاكِمُ: فَاِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْمُوْنِ الْعَدَنِيُّ هٰذَا قَدْ عَدَّلَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ اِمَامُ اَهْلِ الْيَمَنِ وَتَعْدِيلُهُ حُجَّةٌ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

❖ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کی سند میں ابراہیم بن میمون العدنی کو عبدالرزاق نے عادل قرار دیا ہے اور ان کی بہت تعریف کی ہے اور عبدالرزاق اہل یمن کے امام ہیں، ان کا کسی کو عادل قرار دینا قابل حجت ہے۔ یہی حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔

400- حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ السَّكَنِ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُبَارَكٌ اَبُوْ سُحَيْمٍ، مَوْلٰى عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَاَلَ رَبَّهُ اَرْبَعًا: سَاَلَ رَبَّهُ اَنْ لَّا يَمُوْتَ جُوعًا فَاُعْطِيَ ذٰلِكَ، وَسَاَلَ رَبَّهُ اَنْ لَّا يَجْتَمِعُوْا عَلٰى ضَلَالَةٍ فَاُعْطِيَ ذٰلِكَ، وَسَاَلَ رَبَّهُ اَنْ لَّا يَرْتَدُّوا كُفَّارًا فَاُعْطِيَ ذٰلِكَ، وَسَاَلَ رَبَّهُ اَنْ لَّا يَغْلِبَهُمْ عَدُوٌّ لَّهُمْ فَيَسْتَبِيحَ بَاْسَهُمْ فَاُعْطِيَ ذٰلِكَ، وَسَاَلَ رَبَّهُ اَنْ لَّا يَكُوْنَ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ فَلَمْ يُعْطَ ذٰلِكَ اَمَّا مُبَارَكُ بْنُ سُحَيْمٍ فَاِنَّهُ مِمَّنْ لَّا يَمْشِي فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْكِتَابِ، لٰكِنِّيْ ذَكَرْتُهُ اضْطِرَارًا الْحَدِيْثُ الثَّالِثُ فِيْ حُجَّةِ الْعُلَمَآءِ بِاَنَّ الْاِجْمَاعَ حُجَّةٌ

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے چار چیزیں مانگی تھیں (۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سے دعا مانگی کہ کسی کو اتنی بھوک نہ دے کہ وہ بھوک کی شدت کی تاب نہ لاتے ہوئے مر ہی جائے۔ یہ دعا قبول کر لی گئی (۲) اللہ سے دعا مانگی کہ یہ لوگ کبھی گمراہی پر جمع نہ ہوں، یہ دعا بھی قبول کر لی گئی (۳) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سے دعا مانگی کہ دشمن ان پر غلبہ کر کے ان کو نقصان نہ پہنچا سکے، یہ بھی قبول کر لی گئی (۴) یہ دعا مانگی کہ ان کے آپس میں اختلافات نہ ہوں، یہ قبول نہیں کی گئی۔

❖ اس کی سند میں ایک راوی مبارک بن سحیم ہیں، اس طرح کے راویوں کی احادیث میں نے اس کتاب میں درج تو نہیں کی، البتہ یہ حدیث مجبوراً ذکر کر دی ہے۔

اجماع کے حجت ہونے پر ہمارے علماء کی دلیل میں تیسری حدیث درج ذیل ہے۔

401- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْقَاضِيُّ،

حدیث 401:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 4758 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 21600 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 10687 اخرجه ابوعبدالله القضاعي في "مسنده" طبع موسسة الرسالة بيروت لبنان 1407ھ/1986ء رقم الحديث: 448

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ وُهْبَانَ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ

❖❖ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھر بھی الگ ہوا، اس نے اسلام کا پٹا اپنے گلے سے اتار دیا۔

402۔ تَابَعَهُ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الضَّبِّيُّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ وُهْبَانَ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ خَالَفَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ شِبْرًا، فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ خَالِدُ بْنُ وُهْبَانَ لَمْ يُجْرَحْ فِیْ رِوَايَاتِهِ وَهُوَ تَابِعِيٌّ مَعْرُوْفٌ اِلَّا اَنَّ الشَّيْخَيْنِ لَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا الْمَتْنُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَلٰى شَرْطِهِمَا

❖❖ حضرت خالد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی یہ حدیث حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے، تاہم اس میں چند لفظوں کا تغیر ہے۔

✥ خالد بن وہبان معروف تابعی ہیں۔ روایات کے حوالے سے ان پر کسی نے جرح نہیں کی، لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے روایت نہیں کیا اور یہی متن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سند صحیح کے ساتھ منقول ہے جو کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر ہے۔

403۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ، حَدَّثَنِی اللَّيْثُ، حَدَّثَنِیْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: كَتَبَ اِلَیَّ خَالِدُ بْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيْدَ شِبْرٍ، فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ حَتّٰى يُرَاجِعَهُ، وَقَالَ: مَنْ مَّاتَ وَلَيْسَ عَلَيْهِ اِمَامُ جَمَاعَةٍ، فَاِنَّ مَوْتَتَهُ مَوْتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ

الْحَدِيْثُ الرَّابِعُ فِيْمَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ اِجْمَاعَ الْعُلَمَآءِ حُجَّةٌ

❖❖ اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے تاہم اس کے آخر میں یہ حرف زائد ہیں "جو شخص اس حالت میں مرا کہ اس کا کوئی امام جماعت نہ تھا وہ جاہلیت کی موت مرا"

چوتھی حدیث اس بارے میں کہ علماء کا اجماع حجت ہے۔

404۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِیْ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ جَدِّهِ،

حدیث 404:

اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 22961 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 3431 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 1162

قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَارِثُ الْاَشْعَرِيُّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آمُرُكُمْ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَمَرَنِي اللّٰهُ بِهِنَّ: الْجَمَاعَةُ، وَالسَّمْعُ، وَالطَّاعَةُ، وَالْهِجْرَةُ، وَالْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَمَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيدَ شِبْرٍ، فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ رَّاْسِهِ اِلَّا اَنْ يَّرْجِعَ رَوَاهُ بِطُوْلِهِ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ، وَاَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَطَّارُ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ

اَمَا حَدِيْثُ مُعَاوِيَةَ،

✧✧ حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں جن کا حکم مجھے اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔(۱) جماعت (۲) احکام غور سے سننا (۳) اطاعت کرنا (۴) ہجرت (۵) اور جہاد فی سبیل اللہ۔ جو شخص جماعت سے بالشت بھر بھی الگ ہوا، اس نے اسلام کا پٹا اپنے گلے سے اتار دیا جب تک کہ وہ جماعت میں لوٹ کر نہ آجائے۔

✣✣ اسی تفصیل کے ساتھ اس حدیث کو معاویہ بن سلام اور ابان یزید العطار نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کیا ہے۔
معاویہ کی حدیث درج ذیل ہے۔

405۔ فَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، اَنَّ حَفْصَ بْنَ عُمَرَ الْعُمَرِيَّ، حَدَّثَهُمْ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، وَحَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ سَلَامٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَامٍ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِي الْحَارِثُ الْاَشْعَرِيُّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ بِخَمْسٍ اَعْمَلُ بِهِنَّ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ،

وَاَمَّا حَدِيْثُ اَبَانَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ،

ابان بن یزید کی یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت درج ذیل ہے۔

406۔ فَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا تَمِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، اَنَّ زَيْدًا، حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا سَلَامٍ حَدَّثَهُ اَنَّ الْحَارِثَ الْاَشْعَرِيَّ، حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسٍ يَّعْمَلُ بِهِنَّ، وَاَمَرَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يَّعْمَلُوْا بِهِنَّ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَقَالَ فِيْهِ: اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُنِيْ بِخَمْسٍ فَذَكَرَهُ بِطُوْلِهِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى مَا اَصَّلْنَاهُ فِي لصَّحَابَةِ، اِذَا لَمْ نَجِدْ لَهُمْ اِلَّا رَاوِيًا وَاحِدًا، فَاِنَّ الْحَارِثَ لَاَشْعَرِيَّ صَحَابِيٌّ مَّعْرُوْفٌ، سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوْبَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الدُّوْرِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ، يَقُوْلُ: الْحَارِثُ الْاَشْعَرِيُّ لَهُ صُحْبَةٌ، وَلِهٰذِهِ اللَّفْظَةُ مِنَ الْحَدِيْثِ شَاهِدٌ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى للّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یحییٰ بن زکریا کو پانچ

چیزوں پر عمل کرنے کا حکم دیا اور بنی اسرائیل کو بھی انہی پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔ پھر اس کے بعد پوری حدیث بیان کی جس میں یہ تذکرہ تھا کہ اللہ نے مجھے پانچ چیزوں کا حکم دیا ہے، اس کے بعد گزشتہ حدیث والی تفصیل موجود ہے۔

✤✤ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق ہمارے قانون کے مطابق یہ حدیث صحیح ہے، جس میں کہا گیا تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے خواہ ایک ہی راوی نے روایت کی ہو، جب ان تک سند صحیح پہنچے گی ہم وہ روایت ذکر کریں گے اور حارث اشعری رضی اللہ عنہ معروف صحابی ہیں

(امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) میں نے ابوالعباس محمد بن یعقوب سے، انہوں نے دوری سے، انہوں نے یحیٰی بن معین سے سنا ہے کہ: حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل تھی اور حدیث کے ان الفاظ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمان شاہد موجود ہے۔ (شاہد حدیث درج ذیل ہے)

407۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ دَارِمٍ الْحَافِظُ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ غَنَّامِ بْنِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ مُّعَاوِيَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا دَخَلَ النَّارَ الْحَدِيْثُ الْخَامِسُ فِيْمَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الاِجْمَاعَ حُجَّةٌ

✧✧ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے جماعت سے بالشت بھر بھی علیحدگی اختیار کی وہ جہنم میں گیا۔

اجماع کی حجیت پر پانچویں حدیث۔

408۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَاتِمٍ الدَّارَبَرْدِيّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا الْعَقَبِيُّ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ وَاللَّفْظُ لَهُ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا الْعَقَبِيُّ، حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ فَارَقَ اُمَّةً، اَوْ عَادَ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ هِجْرَتِهٖ فَلاَ حُجَّةَ لَهُ قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِ حَدِيْثِ غَيْلاَنَ بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مَوْتَةً جَاهِلِيَّةً وَّهٰذَا الْمَتْنُ غَيْرُ ذَاكَ الْحَدِيْثُ السَّادِسُ فِيْمَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ الاِجْمَاعَ حُجَّةٌ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوامت سے الگ ہوا یا ہجرت کے بعد لوٹ کر اپنے وطن آ گیا (قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ سے چھوٹنے کیلئے) اس کے پاس کوئی دلیل نہیں ہو گی۔

✤✤ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے ''غیلان بن جریر'' پھر ''زیاد بن ریاح'' پھر ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ'' کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: جو جماعت سے الگ ہوا، وہ جاہلیت کی موت مرا۔ اس کا متن گزشتہ متن سے تھوڑا مختلف ہے۔

اجماع کی حجیت پر چھٹی حدیث۔

409- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ اَبِیْ حَامِدِ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْقَارِءُ، حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ اَبُو النَّضْرِ، عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ، قَالَ: اَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ لَيَالِیَ سَارَ النَّاسُ اِلٰی عُثْمَانَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ وَاسْتَذَلَّ الْاِمَارَةَ لَقِیَ اللّٰهَ وَلَا حُجَّةَ لَهٗ سَمِعْتُ تَابَعَهٗ اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ كَثِيْرٍ

❖❖ حضرت ربعی بن حراش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس رات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا گھیراؤ کیا گیا، میں اس رات ''حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ'' کے پاس گیا، تو انہوں نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنایا: جس نے جماعت سے علیحدگی اختیار کی اور امارت کو برا جانا وہ اللہ کی بارگاہ میں اس حال میں پیش ہوگا کہ اس کے پاس کوئی حجت نہیں ہوگی۔

✣✣ یہ حدیث ''کثیر بن ابی کثیر'' سے روایت کرنے میں ''ابو عاصم'' نے ''اسحاق بن سلیمان'' کی متابعت کی ہے (ان کی متابع حدیث درج ذیل ہے)

410- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِیُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِیْ رِبْعِیُّ بْنُ حِرَاشٍ، اَنَّهٗ اَتٰی حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ بِبُزُوْدَةَ، وَكَانَتْ اُخْتُهٗ تَحْتَ حُذَيْفَةَ: يَا رِبْعِیُّ، مَا فَعَلَ قَوْمُكَ؟ وَذٰلِكَ زَمَنَ خَرَجَ النَّاسُ اِلٰی عُثْمَانَ، قَالَ: قَدْ خَرَجَ مِنْهُمْ نَاسٌ، قَالَ: فِيْمَنِیْ مِنْهُمْ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ، وَاسْتَذَلَّ الْاِمَارَةَ لَقِیَ اللّٰهَ وَلَا حُجَّةَ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ فَاِنَّ كَثِيْرَ بْنَ اَبِیْ كَثِيْرٍ كُوْفِیٌّ سَكَنَ الْبَصْرَةَ، رَوٰی عَنْهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ، وَعِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ وَلَمْ يُذْكَرْ بِجَرْحٍ الْحَدِيْثُ السَّابِعُ فِيْمَا يَدُلُّ عَلٰی اَنَّ الْاِجْمَاعَ حُجَّةٌ

❖❖ ابو عاصم کثیر بن ابی کثیر کے حوالے سے ربعی بن حراش کا یہ قول نقل کرتے ہیں: میں حذیفہ بن الیمان کے پاس گیا (ربعی بن حراش کی بہن حذیفہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں) حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ربعی! تمہاری قوم نے کیا کیا؟ (یہ زمانہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت کا تھا) انہوں نے جواب دیا: میری قوم میں سے کچھ لوگوں نے بغاوت کی ہے لیکن میرا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جس نے جماعت سے بالشت بھر علیحدگی اختیار کی اور امارت کو برا جانا وہ اللہ کی بارگاہ میں جب پیش ہوگا تو (اپنے بچاؤ کیلئے) اس کے پاس کوئی حجت نہیں ہوگی۔

✣✣ یہ حدیث صحیح ہے کیونکہ ''کثیر بن ابی کثیر'' کوفی، بصرہ میں رہا کرتے تھے، ان سے یحییٰ بن سعید القطان اور عیسیٰ بن یونس نے بھی روایت کی ہے لیکن چونکہ ان پر جرح ثابت ہے، اس لئے میں نے ان کی روایات نقل نہیں کی۔

اجماع کی حجیت پر ساتویں حدیث۔

411- اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْفَاكِهِیُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِیْ مَسَرَّةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ هَانِءٍ، اَنَّ اَبَا عَلِیٍّ

الْجَنْبِيُّ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَهُ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا تَسْاَلُ عَنْهُمْ: رَجُلٌ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ وَعَصٰى اِمَامَهُ فَمَاتَ عَاصِيًا، وَاَمَةٌ اَوْ عَبْدٌ اَبِقٌ مِّنْ سَيِّدِهٖ فَمَاتَ، وَامْرَاَةٌ غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدْ كَفَاهَا مُؤْنَةَ الدُّنْيَا فَتَبَرَّجَتْ بَعْدَهُ فَلَا تَسْاَلْ عَنْهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ فَقَدِ احْتَجَّا بِجَمِيْعِ رُوَاتِهٖ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَا اَعْرِفُ لَهٗ عِلَّةً

الْحَدِيْثُ الثَّامِنُ عَلٰى اَنَّ الْاِجْمَاعَ حُجَّةٌ

✧✧ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین لوگوں سے سوال نہیں کیا جائے گا (بلکہ بغیر حساب کے دوزخ میں ڈالا جائے گا) (۱) ایسا شخص جو جماعت سے الگ ہوا اور اپنے امام کی نافرمانی کی اور اسی نافرمانی کی حالت میں مر گیا (۲) ایسا غلام یا لونڈی جو اپنے آقا کو چھوڑ کر بھاگ جائے اور اسی حالت میں مر جائے (۳) ایسی عورت جس کا شوہر اس کی دنیا کی تمام ذمہ داریاں نبھاتا رہا، وہ اس کی غیر موجودگی میں، بن سنور کر غیر مردوں کے سامنے جائے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے تمام راویوں کی روایات نقل کی ہیں اور اس حدیث میں مجھے کوئی علت نہیں مل سکی۔

اجماع کی حجیت پر آٹھویں حدیث۔

412۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الصَّلٰوةُ الْمَكْتُوْبَةُ اِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ الَّتِيْ بَعْدَهَا كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا، وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ، وَالشَّهْرُ اِلَى الشَّهْرِ يَعْنِيْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ اِلٰى شَهْرِ رَمَضَانَ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا، ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ: اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ فَعَرَفْتُ اَنَّ ذٰلِكَ مِنْ اَمْرٍ حَدَثَ، فَقَالَ: اِلَّا مِنَ الْاِشْرَاكِ بِاللّٰهِ وَنَكْثِ الصَّفْقَةِ وَتَرْكِ السُّنَّةِ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اَمَّا الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ، فَمَا نَكْثُ الصَّفْقَةِ وَتَرْكُ السُّنَّةِ؟ قَالَ: اَمَّا نَكْثُ الصَّفْقَةِ: اَنْ تُبَايِعَ رَجُلًا بِيَمِيْنِكَ، ثُمَّ تَخْتَلِفَ اِلَيْهِ فَتُقَاتِلَهٗ بِسَيْفِكَ، وَاَمَّا تَرْكُ السُّنَّةِ: فَالْخُرُوْجُ مِنَ الْجَمَاعَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، فَقَدِ احْتَجَّ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ اَبِي السَّائِبِ الْاَنْصَارِيِّ، وَلَا اَعْرِفُ لَهٗ عِلَّةً الْحَدِيْثُ التَّاسِعُ فِيْ اَنَّ الْاِجْمَاعَ حُجَّةٌ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فرضی نماز پڑھنے کے بعد دوسری فرضی نماز تک کے گناہوں کے لئے (دوسری نماز کفارہ ہے) اور ایک جمعہ، دوسرے جمعہ تک اور ایک ماہ رمضان دوسرے ماہ رمضان تک کفارہ ہے (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) پھر اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوائے تین گناہوں کے۔ میں سمجھ

حدیث 412:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 7129 اخرجه ابن ابي اسامه في "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبويه' مدينه منوره 1413ھ/1992ء' رقم الحديث: 605

گیا کہ آج کوئی نیا حکم ارشاد فرمانے لگے ہیں۔ فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور ''نکث صفقة'' اور ''ترک سنت'' (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے کہا: حضور! ''اشراک باللہ'' کے بارے میں تو ہم جانتے ہیں لیکن یہ ''نکث صفقة'' اور ''ترک سنت'' کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نکث صفقة'' یہ ہے کہ آدمی کسی شخص کے ہاتھ پر بیعت کرے پھر وہ اختلاف کر کے اس کے خلاف تلوار اٹھالے اور ''ترک سنت'' جماعت سے نکلنا ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ''عبداللہ بن السائب بن السائب انصاری رضی اللہ عنہ'' کی روایات نقل کی ہیں اور اس حدیث میں مجھے کوئی علت نہیں ملی۔

اجماع کی حجیت پر نویں حدیث۔

413- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا خَلادُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: وَاَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ زُهَيْرٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّبَاةِ اَوْ بِالنَّبَاوَةِ، يَقُوْلُ: يُوْشِكُ اَنْ تَعْرِفُوا اَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، اَوْ قَالَ: خِيَارَكُمْ مِنْ شِرَارِكُمْ، قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بِمَاذَا ؟ قَالَ: بِالثَّنَاءِ الْحَسَنِ وَالثَّنَاءِ السَّيِّءِ، اَنْتُمْ شُهَدَاءُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَقَالَ الْبُخَارِيُّ: اَبُوْ زُهَيْرٍ الثَّقَفِيُّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْمُهُ مُعَاذٌ، فَاَمَّا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ زُهَيْرٍ فَمِنْ كِبَارِ التَّابِعِيْنَ، وَاِسْنَادُ الْحَدِيْثِ صَحِيْحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ فَقَدْ ذَكَرْنَا تِسْعَةَ اَحَادِيْثَ بِاَسَانِيْدَ صَحِيْحَةٍ يُسْتَدَلُّ بِهَا عَلَى الْحُجَّةِ بِالْاِجْمَاعِ وَاسْتَقْصَيْتُ فِيْهِ تَحَرِّيًا لِمَذَاهِبِ الْاَئِمَّةِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

✧✧ ابوبکر بن ابوزہیر الثقفی اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ مقام ''نباہ'' یا ''نباوہ'' پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تم لوگ جنتیوں اور جہنمیوں کی پہچان کرلو گے یا (شاید یہ فرمایا) اچھے اور برے کی پہچان کرلو گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: حضور! یہ پہچان کیسے ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کے اچھے ذکر یا برے ذکر سے، تم خود ہی ایک دوسرے پر گواہ ہو۔

❖❖ یہ اسناد ''صحیح'' ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، ابوزہیر الثقفی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سنی ہیں۔ ان کا نام

حدیث: 413

حرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 4221 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرسالة بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 7384 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 382 اخرجه ابوبكر الشيبانى فى "الاحاد والمثانى" طبع دار الراية رياض سعودى عرب 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 1601 اخرجه ابومحمد الكسى فى "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ 1988ء رقم الحديث: 442

معاذ ہے اور ابوبکر بن ابوزہیر کبار تابعین میں سے ہیں اور حدیث کی اسناد "صحیح" ہے، لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے روایت نہیں کیا ہے۔ ہم نے حجیت اجماع پر ۱۹ احادیث اسناد صحیح کے ساتھ بطور دلیل پیش کی ہیں اور ائمہ متقدمین کے مذاہب میں تہہ تک پہنچنے کی کوشش کی ہے۔

(فصل فی توقیر العالم)

عالم کا احترام

اس فصل میں عالم کی عزت وتوقیر اور اس کے سامنے مؤدب ہو کر بیٹھنے سے متعلق احادیث صحیحہ ذکر کی جائیں گی جن کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل نہیں کیا (اور اس بارے میں اختلاف بھی ہے)

414- اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ مَيْمُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَاشِمِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعُطَارِدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ، فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَاَنَّ عَلٰى رُءُوْسِنَا الطَّيْرُ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، قَدْ ثَبَتَ صِحَّةُ هٰذَا الْحَدِيْثِ فِيْ كِتَابِ الْاِيْمَانِ وَاَنَّهُمَا لَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک انصاری رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں شرکت کے لئے گئے، ہم قبر پر پہنچ گئے لیکن ابھی تک قبر مکمل تیار نہیں ہوئی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں بیٹھ گئے اور ہم لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد بیٹھ گئے (اور یوں دم بخود بیٹھے تھے) گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہوں، اس کے بعد مکمل حدیث بیان کی۔

❖ کتاب الایمان میں اس حدیث کی صحت ثابت کی جا چکی ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے روایت نہیں کیا۔

415- اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَامِدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخَطِيْبُ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هِلَالٍ الْبُوْزَنْجِرْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كُنَّا اِذَا قَعَدْنَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ نَرْفَعْ رُءُوْسَنَا اِلَيْهِ اِعْظَامًا لَّهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَا اَحْفَظُ لَهُ عِلَّةً وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ جب ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی خاطر اپنے سروں کو اوپر نہیں اٹھاتے تھے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور مجھے اس میں کوئی علت بھی نہیں مل سکی۔

416- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ الزَّيْدِيُّ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ،

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيْ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، سَمِعَ اُسَامَةَ بْنَ شَرِيْكٍ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ عِنْدَهُ كَاَنَّمَا عَلٰى رُءُوْسِهِمُ الطَّيْرُ فَسَلَّمْتُ وَقَعَدْتُ فَجَآءَ اَعْرَابٌ يَسْاَلُوْنَهُ عَنْ اَشْيَاءَ حَتّٰى قَالُوْا: اَنَتَدَاوٰى، قَالَ: تَدَاوَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً فَسَاَلُوْهُ عَنْ اَشْيَاءَ، فَقَالَ: عِبَادَ اللّٰهِ وُضِعَ الْحَرَجُ، لَا امْرَاً اقْتَرَضَ امْرَاً ظُلْمًا فَذٰلِكَ حَرَجٌ وَّهَلَكَ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا خَيْرُ مَا اُعْطِيَ النَّاسُ ؟ قَالَ: خُلُقٌ حَسَنٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَالْعِلَّةُ عِنْدَ مُسْلِمٍ فِيْهِ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ شَرِيْكٍ مَا رَوٰى عَنْهُ غَيْرُ زِيَادٍ، وَقَدْ رَوٰى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْهُ عَلٰى اَنِّيْ قَدْ اَصَّلْتُ كِتَابِيْ هٰذَا عَلٰى اِخْرَاجِ الصَّحَابَةِ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ غَيْرُ رَاوٍ وَّاحِدٍ، وَلِهٰذَا الْحَدِيْثِ طُرُقٌ سَبِيْلُنَا اَنْ نُخَرِّجَهَا بِمَشِيْئَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِ الطِّبِّ

✧✧ اسامہ بن شریک کہتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کے صحابہ آپ ﷺ کے پاس یوں بیٹھے ہوئے تھے گویا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہوں، میں ان کو سلام کہہ کر بیٹھ گیا، پھر کچھ دیہاتی لوگ آپ ﷺ سے چند باتیں معلوم کرنے کے لئے آئے۔ وہ کہنے لگے: کیا ہم (بیماری کی) دوا لے سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، دوا لیا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کا علاج رکھا ہے۔ پھر انہوں نے مزید کچھ سوالات کئے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! حرج ختم کردیا گیا ہے (یہ حرج) نہیں ہے بلکہ حرج تو یہ ہے کہ کوئی آدمی دوسرے سے ظلم کے ساتھ قرضہ لے۔ یہ حرج اور ہلاکت ہے۔ پھر انہوں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! لوگوں کو جو کچھ عطا کیا گیا ہے اس میں سے سب سے بہتر کون سی چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھے اخلاق۔

✣✣ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تو اس حدیث میں کمزوری یہ ہے کہ اسامہ بن شریک سے صرف زیاد ہی نے روایات نقل کی ہیں حالانکہ علی بن الاقمر نے بھی ان سے روایات لی ہیں۔ مزید برآں یہ کہ میں نے اس کتاب میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روایات نقل کرنے کے متعلق اپنا قانون بیان کردیا ہے، اگرچہ ان سے روایت کرنے والا صرف ایک ہی شخص ہو (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) اس حدیث کے اور بھی طرق ہم جانتے ہیں، ان طرق کے ساتھ یہ حدیث ہم ان شاءاللہ ''کتاب الطب'' میں ذکر کریں گے۔

417۔ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَتَّابٍ الْعَبْدِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يَزِيْدَ الرِّمَاحِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ رُسْتُمٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ قُرْطٍ، قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا حَلْقَةٌ كَاَنَّمَا قُطِعَتْ رُءُوْسُهُمْ، فَاِذَا رَجُلٌ يُحَدِّثُهُمْ فَاِذَا هُوَ حُذَيْفَةُ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ اَسْاَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، وَذَكَرَ

الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ مَتْنُ هٰذَا الْحَدِيْثِ مُخَرَّجٌ فِي الْكِتَابَيْنِ وَإِنَّمَا خَرَّجْتُهُ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ لِلْإِصْغَاءِ إِلَى الْمُحَدِّثِ وَكَيْفِيَّةِ التَّوْقِيْرِ لَهُ. فَإِنَّ هٰذَا اللَّفْظَ لَمْ يُخَرِّجَاهُ فِي الْكِتَابَيْنِ

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن قرط رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مسجد میں گیا تو چند لوگ ایک حلقے میں یوں دم بخود بیٹھے تھے گویا کہ ان کے سر کاٹ دیئے گئے ہوں۔ ان میں ایک شخص حدیث بیان کر رہا تھا، میں نے غور کیا تو وہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ تھے، وہ کہہ رہے تھے کہ دوسرے لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "خیر" کے بارے میں سوالات کیا کرتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے "شر" کے متعلق پوچھا کرتا تھا۔ اس کے بعد مفصل حدیث بیان کی۔

❖ اس حدیث کا متن صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں نقل کیا گیا ہے میں نے اس مقام پر یہ حدیث اس لئے بیان کی ہے تاکہ محدث کو متوجہ کیا جا سکے اور اس کو توقیر کی کیفیت کا بھی پتہ چل جائے کیونکہ ان لفظوں کے ہمراہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے یہ حدیث نقل نہیں کی۔

418۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، اَنْبَاَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ يَرْفَعْ اَحَدٌ مِّنَّا رَاْسَهُ غَيْرُ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ، فَإِنَّهُمَا كَانَا يَتَبَسَّمَانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ إِلَيْهِمَا

هٰذَا حَدِيْثٌ تَفَرَّدَ بِهِ الشَّيْخُ الْحَكَمُ بْنُ عَطِيَّةَ وَلَيْسَ مِنْ شَرْطِ هٰذَا الْكِتَابِ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لاتے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ دوسرا کوئی شخص اپنا سر بھی اوپر اٹھا کر نہیں دیکھتا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ، رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھ کر تبسم فرمایا کرتے تھے۔

❖ اس حدیث کو صرف شیخ حکم بن عطیہ نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث اس کتاب کے معیار کی نہیں ہے۔

419۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْخَضِرُ بْنُ اَبَانَ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، قَالَ: كَانَ سَلْمَانُ فِيْ عِصَابَةٍ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فَمَرَّ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُمْ قَاصِدًا حَتّٰى دَنَا مِنْهُمْ فَكَفُّوْا عَنِ الْحَدِيْثِ إِعْظَامًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ ؟ فَإِنِّيْ رَاَيْتُ الرَّحْمَةَ تَنْزِلُ عَلَيْكُمْ، فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُشَارِكَكُمْ فِيْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدِ احْتَجَّا بِجَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، فَاَمَّا اَبُوْ سَلَمَةَ سَيَّارُ بْنُ حَاتِمٍ الزَّاهِدُ، فَإِنَّهُ عَابِدُ عَصْرِهِ وَقَدْ اَكْثَرَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ الرِّوَايَةَ عَنْهُ

حدیث 418:

اخرجه ابويعلىٰ الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 3387 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث:1298

✧✧ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ ایک دفعہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ ایک ایسی جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے جو ذکر اللہ میں مشغول تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے تو اس جماعت کے پاس تشریف لے آئے (جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں تشریف لے آئے) تو وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احترام کے پیش نظر خاموش ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سب مل کر کیا پڑھ رہے تھے؟ کیونکہ میں نے تم پر رحمت الٰہی کا نزول دیکھا۔ اس لئے میں نے چاہا کہ میں بھی رحمت باری تعالیٰ میں تمہارے ساتھ شریک ہو جاؤں۔

❖ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے جعفر بن سلیمان کی روایات نقل کی ہیں اور اس کی سند میں ابوسلمہ رضی اللہ عنہ یسار بن حاتم اپنے زمانے کے عابد و زاہد محدث تھے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کثیر روایات نقل کی ہیں۔

420۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّیْبَانِیُّ بِالْکُوفَةِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الزُّهْرِیُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، اَنْبَاَنَا الْاَعْمَشُ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِیْهُ، اَنْبَاَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْصَارِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ زَکَرِیَّا یَحْیَی بْنُ مُحَمَّدِ الْعَنْبَرِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ الْجَارُوْدِیُّ، حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی، حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ، وَاَبُوْ مُعَاوِیَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِیْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَاَلَنِی الْیَوْمَ رَجُلٌ عَنْ شَیْءٍ مَا اَدْرِی مَا اَقُوْلُ لَهُ، قَالَ: اَرَاَیْتَ رَجُلا مُؤْدَبًا نَشِیْطًا حَرِیْصًا عَلَی الْجِهَادِ، یَقُوْلُ: یَعْزِمُ عَلَیْنَا اُمَرَاؤُنَا اَشْیَاءَ لا نُحْصِیْهَا ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ مَا اَدْرِی مَا اَقُوْلُ لَكَ اِلَّا اَنَّا کُنَّا نَکُوْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَعَلَّهُ لا یَاْمُرُ بِالشَّیْءِ اِلَّا فَعَلْنَاهُ، وَمَا اَشْبَهَ مَا غَبَرَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا کَالثَّغْبِ شُرِبَ صَفْوُهُ وَبَقِیَ کَدَرُهُ، وَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَنْ یَزَالَ بِخَیْرٍ مَا اتَّقَی اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَاِذَا حَاكَ فِیْ نَفْسِهِ شَیْءٌ اَتٰی رَجُلا فَسَاَلَهُ فَشَفَاهُ، وَایْمُ اللّٰهِ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ لَّا تَجِدُوْهُ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ وَاَظُنُّهُ لِتَوْقِیْفٍ فِیْهِ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن ایک شخص نے مجھ سے ایسا سوال کیا کہ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ میں اسے کیا جواب دوں؟ اس نے پوچھا: آپ کی ایسے شخص کے بارے میں کیا رائے ہے جو دانشمند، ہشاش بشاش اور جہاد پر حریص ہو اور کہے: ہمارے حکمران ہمیں ایسی باتوں کا حکم دیتے ہیں جن پر عمل کرنے کی ہم میں استطاعت نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: میں نے اس سے کہا: خدا کی قسم! مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ تجھے کیا جواب دوں؟ ہاں اتنا ضرور کہوں گا کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زندگی گزاردی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اتنا ہی حکم دیتے تھے جتنا ہم کر سکتے تھے اور دنیا کی مثال تو پانی کے اس تالاب جیسی

حدیث: 420

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ 1987ء' رقم الحدیث: 2803 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دار المامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 5134 اخرجه ابوالحسن الجوهری فی "مسنده" طبع موسسه نادر' بیروت' لبنان' 1410ھ/1990ء' رقم الحدیث: 2598

ہے جس کا صاف صاف پانی پی لیا جاتا ہے اور میل کچیل باقی رہ جاتی ہے (پھر فرمایا) تم جب تک اللہ سے ڈرتے رہو گے، ہدایت پر رہو گے اور جب کبھی کوئی عمل دل میں کھٹکے تو کسی سمجھدار آدمی سے پوچھ کر دل کی تسلی کر لینا لیکن خدا کی قسم! ہوسکتا ہے کہ ایک وقت ایسا آجائے کہ تمہیں ایسا کوئی آدمی نہ مل سکے جو تمہارے دل کی تشفی کرا دے۔

❖•❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور میرا خیال یہ ہے کہ اس کی سند کے موقوف ہونے کی وجہ سے شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو ترک کیا ہے۔

421- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ خَيْرٍ الزِّيَادِيُّ، عَنْ اَبِيْ قَبِيلٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يُجِلَّ كَبِيْرَنَا، وَيَرْحَمْ صَغِيْرَنَا، وَيَعْرِفْ لِعَالِمِنَا

وَمَالِكُ بْنُ خَيْرٍ الزِّيَادِيُّ مِصْرِيٌّ ثِقَةٌ، وَاَبُوْ قَبِيلٍ تَابِعِيٌّ كَبِيْرٌ

❖❖ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے جو ہمارے بڑوں کا احترام نہ کرے، بچوں پر شفقت نہ کرے اور ہمارے علماء کا حق نہ پہچانے۔

❖•❖ اس کی سند میں مالک بن خیر الزیادی مصری ہیں، ثقہ ہیں اور ابوقبیل کبیر تابعی ہیں۔

422- حَدَّثَنَا أَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَنْبَأَ وَكِيْعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ قَالَ أُولِي الْفِقْهِ وَالْخَيْرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لَهُ شَاهِدٌ وَتَفْسِيْرُ الصَّحَابِيِّ عِنْدَهُمَا مُسْنَدٌ

❖❖ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اس آیت اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ (النساء: ۵۹) (اولی الامر کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اولی الامر سے یہاں پر مراد) علماء ہیں۔

❖•❖ یہ حدیث صحیح ہے اس کی ذیل میں شاہد حدیث بھی موجود ہے اور ویسے بھی شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک صحابی کی تفسیر معتبر ہے۔ (شاہد حدیث درج ذیل ہے)

423- أَخْبَرَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ يَعْنِي أَهْلَ الْفِقْهِ وَالدِّيْنِ وَأَهْلَ طَاعَةِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ مَعَالِيَ دِيْنِهِمْ وَيَأْمُرُوْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ فَأَوْجَبَ اللّٰهُ طَاعَتَهُمْ وَهٰذِهِ أَحَادِيْثُ نَاطِقَةٌ بِمَا يَلْزَمُ الْعُلَمَاءَ مِنَ التَّوَاضُعِ لِمَنْ يُعَلِّمُوْنَهُمْ

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے

فرماتے ہیں (کہ اولی الامر سے یہاں پر مراد) فقہ اور دین والے لوگ ہیں (یعنی علماء ہیں) اور اللہ تعالیٰ کے وہ اطاعت گزار بندے ہیں جو لوگوں کو دین کے معاملات سکھاتے ہیں، انہیں نیکی کی ترغیب دلاتے اور برائی سے منع کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کی اطاعت واجب کر دی ہے۔

❖ ان احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس شخص سے علم سیکھا ہو، اس کے سامنے ادب اور عاجزی کے ساتھ رہنا چاہئے۔

424۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ بِمَرْوَ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ اَخِيهِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، اَنَّ حَفْصَةَ، قَالَتْ لِعُمَرَ: اَلا تَلْبَسُ ثَوْبًا اَلْيَنَ مِنْ ثَوْبِكَ، وَتَاْكُلُ مِنْ طَعَامٍ اَطْيَبَ مِنْ طَعَامِكَ هٰذَا، وَقَدْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْاَمْرَ، وَاَوْسَعَ اِلَيْكَ الرِّزْقَ ؟ فَقَالَ: سَاُخَاصِمُكِ اِلٰى نَفْسِكِ، فَذَكَرَ اَمْرَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ يَلْقٰى مِنْ شِدَّةِ الْعَيْشِ، فَلَمْ يَزَلْ يَذْكُرُ حَتّٰى بَكَتْ، فَقَالَ: اِنِّي قَدْ قُلْتُ لَاُشَارِكَنَّهُمَا فِي مِثْلِ عَيْشِهِمَا الشَّدِيدِ لَعَلِّي اُدْرِكُ مَعَهُمَا عَيْشَهُمَا الرَّخِيَّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا، فَاِنَّ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مِنْ كِبَارِ التَّابِعِينَ مِنْ اَوْلَادِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

✧✧ حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ اُمّ المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ اس سے اچھے کپڑے پہن سکتے ہیں اور اس سے اچھا کھانا کھا سکتے ہیں کیونکہ اب تو اللہ تعالیٰ نے آپ پر فتوحات وسیع کر دی ہیں اور رزق میں وسعت دے دی ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کا فیصلہ میں آپ ہی سے کروانا چاہتا ہوں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام اور آپ کی زندگی کی ان سختیوں کا ذکر کرنا شروع کیا جن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوچار رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی تکالیف کا ذکر کیا، اتنی تکالیف کا ذکر کیا کہ اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا رو پڑیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں زندگی میں ان کی تکلیفوں کا ساتھی تو نہیں بن سکا (کیونکہ مجھ پر وہ تکالیف نہیں آئیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر آئی تھیں) لیکن یہ امید رکھتا ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ آسودگی کی زندگی (یعنی آخرت) میں ان کی سنگت مجھے مل جائے گی۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ اور حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اولاد صحابہ میں سے ہیں، کبار تابعین میں سے ہیں، آپ ازواج مطہرات کے ہاں چلے جایا کرتے تھے۔

425۔ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، قَالَ: قُرِءَ عَلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ،

425 ==

حديث: 425 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دار المامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 6451 اخرجه ابوعبدالله القضاعي في "مسنده" طبع موسسة الرسالة بيروت لبنان 1407ھ/ 1986ء رقم الحديث: 297

حَدَّثَنَا اَبِی، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، اَنّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَرَمُ الْمُؤْمِنِ دِيْنُهُ، وَمُرُوئَتُهُ عَقْلُهُ، وَحَسَبُهُ خَلْقُهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَاهِدٌ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کی سخاوت، اس کا دین ہے، اس کی مروت، اس کی عقل ہے اور اس کی شرافت، اس کے اخلاق ہیں۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اس کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

426۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَحْمَدَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِی سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِیِّ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، اَنّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَرَمُ الْمُؤْمِنِ دِيْنُهُ، وَمُرُوئَتُهُ عَقْلُهُ، وَحَسَبُهُ خَلْقُهُ

✧✧ حضرت سعید المقبری رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مومن کی عزت اس کا دین، اس کی مروت، اس کی عقل اور اس کی خاندانی شرافت، اس کا خلق ہے۔

427۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِیِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكُمْ لَا تَسَعُوْنَ النَّاسَ بِاَمْوَالِكُمْ وَلْيَسَعُهُمْ مِنْكُمْ بَسْطُ الْوَجْهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگوں کی مدد اپنے مال کے ساتھ نہیں کر سکتے تو (کم از کم) کشادہ روئی اور حسن اخلاق کے ساتھ ہی ان کی مدد کر دو۔

✣✣ اسی حدیث کو سفیان الثوری نے عبداللہ بن سعید کے حوالے سے روایت کیا ہے (سفیان الثوری کی روایت درج ذیل ہے)

428۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِیٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغْوَلِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُشْكَانَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِی حَكِيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِیِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، رَفَعَهُ، قَالَ: اِنَّكُمْ لَا تَسَعُوْنَ النَّاسَ بِاَمْوَالِكُمْ وَلْيَسَعُهُمْ مِنْكُمْ بَسْطُ الْوَجْهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ مَعْنَاهُ يَقْرُبُ مِنَ الْاَوَّلِ غَيْرَ اَنَّهُمَا لَمْ يُخَرِّجَاهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ

حدیث 427:

اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 6550 اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان' مدينه منوره' (طبع اول) 1412ھ/1991ء' رقم الحديث:536

❖ یہ حدیث صحیح ہے اور معنی و مفہوم کے اعتبار سے گزشتہ حدیث سے ملتی جلتی ہے، تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو عبداللہ بن سعید کے حوالے سے نقل نہیں فرمایا۔

429- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا سَمْعَانُ بْنُ بَحْرٍ الْعَسْكَرِيُّ اَبُوْ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْعَمِّيُّ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمَعْرُوْفُ اِلَى النَّاسِ يَقِی صَاحِبَهَا مَصَارِعَ السُّوْءِ، وَالْآفَاتِ، وَالْهَلَكَاتِ، وَاَهْلُ الْمَعْرُوْفِ فِی الدُّنْيَا هُمْ اَهْلُ الْمَعْرُوْفِ فِی الْاٰخِرَةِ سَمِعْتُ اَبَا عَلِيٍّ الْحَافِظَ، يَقُوْلُ: هٰذَا الْحَدِيْثُ لَمْ اَكْتُبْهُ اِلَّا عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ وَابْنُهُ مِنَ الْبَصْرِيِّيْنَ لَمْ نَعْرِفْهُمَا بِجُرْحٍ، وَقَوْلُهُ: اَهْلُ الْمَعْرُوْفِ فِی الدُّنْيَا قَدْ رُوِیَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ الْمُنْكَدِرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ، جَابِرٍ وَّالْمُنْكَدِرِ وَاِنْ لَمْ يُخَرِّجَاهُ فَاِنَّهُ يُذْكَرُ فِی الشَّوَاهِدِ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ اس شخص کو اچھا جانتے ہیں جو اپنے دوست کو تکالیف، آزمائشوں اور مصیبتوں کے جھمیلوں سے بچالے اور جو شخص دنیا میں اچھا ہے وہی آخرت میں بھی اچھا ہوگا۔

❖ (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) میں نے ابوعلی الحافظ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ یہ حدیث میں نے صرف ابوعبداللہ الصفار سے لکھی ہے اور محمد بن اسحاق اور اس کا بیٹا بصریوں میں سے ہیں، میری معلومات کے مطابق ان پر کسی نے جرح نہیں کی اور اس حدیث میں ایک جملہ (اہل المعروف فی الدنیا) متعدد طرق سے منکدر پھر منکدر بن محمد پھر ان کے والد اور پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور منکدر کی روایات اگرچہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے نقل نہیں کی ہیں تاہم ان کی روایات کو شواہد میں پیش کیا جاتا ہے۔

430- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّفَاوِیُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ خُذِ الْعَفْوَ قَالَ أَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّأْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ أَخْلَاقِ النَّاسِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِیِّ وَقَدِ احْتَجَّ بِالطَّفَاوِیِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ قِيْلَ فِيْهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس آیت أَنْ يَّأْخُذَ (الاعراف ۱۹۹) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ لوگوں کے اخلاقیات کے سلسلے میں درگزر سے کام لیں۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ''صحیح'' ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے روایت نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے طفاوی کی روایات نقل کی ہیں۔ اسی سند کو عروہ کے ذریعے عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے بھی بیان کیا گیا ہے، ان کی سند کے ہمراہ حدیث درج ذیل ہے۔

431- أَخْبَرَنَاهُ عَبْدَانُ بْنُ يَزِيْدَ الدَّقَّاقِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا عَمْرُوْ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعُ بْنُ

عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الآيَةَ إِلَّا فِيْ أَخْلَاقِ النَّاسِ خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَقَدْ قِيْلَ فِيْ هٰذَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَلَيْسَ مِنْ شَرْطِهٖ

✧✧ حضرت عبداللہ ابن الزبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ لوگوں کے اخلاق کے متعلق نازل ہوئی۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔اور یہی حدیث عبداللہ بن عمرو بن العاص سے بھی منقول ہے لیکن یہ سند ہماری اس کتاب کے معیار کے مطابق نہیں ہے۔

432۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِهٖ فِيْ تُهْمَةٍ، فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، عَلَامَ تَحْبِسُ جِيْرَتِيْ؟ فَصَمَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: اِنَّ اُنَاسًا يَّقُوْلُوْنَ اِنَّكَ تَنْهٰى عَنِ الشَّرِّ وَتَسْتَخْلِيْ بِهٖ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَقُوْلُ؟ فَجَعَلْتُ اُعَرِّضُ بَيْنَهُمَا بِالْكَلَامِ مَخَافَةَ اَنْ يَّفْهَمَهَا فَيَدْعُوْ عَلٰى قَوْمِيْ دَعْوَةً لَا يُفْلِحُوْا بَعْدَهَا، فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى فَهِمَهَا، فَقَالَ: قَدْ قَالُوْا؟ اَوْ قَائِلُهَا مِنْهُمْ؟ وَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتُ لَكَانَ عَلَىَّ مَا كَانَ عَلَيْهِمْ خَلُّوْا عَنْ جِيْرَانِهٖ وَقَدْ تَقَدَّمَ الْقَوْلُ فِيْ صَحِيْفَةِ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ مَا اَغْنٰى عَنْ اِعَادَتِهٖ عَلٰى اَنَّ شَوَاهِدَ هٰذَا الْحَدِيْثِ مُخَرَّجَةٌ فِي الصَّحِيْحَيْنِ، فَمِنْهَا حَدِيْثُ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ: اِنَّ هٰذِهٖ قِسْمَةٌ مَّا اُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ وَمِنْهَا حَدِيْثُ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسٍ: كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَجَبَذَ اَعْرَابِيٌّ بُرْدَتَهُ الْحَدِيْثَ وَمِنْهَا حَدِيْثُ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ، عَنْ اَنَسٍ فِيْ قِصَّةِ حُنَيْنٍ عَلٰى مَا تَضْطَرُّوْنِيْ اِلٰى هٰذِهِ الشَّجَرَةِ وَغَيْرُ هٰذَا مِمَّا يَطُوْلُ ذِكْرُهٗ

✧✧ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کسی تہمت کی وجہ سے قید کروادیا۔اس کے قبیلے کے ایک آدمی نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہا: اے محمد! تم نے میرے پڑوسی کو قید کیوں کرایا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، وہ

حدیث 432:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 20033 اخرجه ابوالقاسم الطبراني فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 996 اخرجه ابوبكر الصنعاني فى "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان (طبع ثاني) 1403ھ رقم الحديث: 18891

پھر بولا: لوگ تو کہتے ہیں کہ تو برائیاں ختم کرتا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ تم خود فتنہ پھیلا رہے ہو (معاذ اللہ) حضور ﷺ نے فرمایا: تمہارے بات کرنے کا مقصد کیا ہے؟ (جب وہ مزید گستاخانہ انداز میں بولنے لگا) تو میں بیچ میں اونچی اونچی آواز سے بولنے لگ پڑا اور میرے یوں بولنے کا مقصد یہ تھا کہ اگر اس (گستاخ کی) باتیں حضور ﷺ کو سن گئیں اور آپ نے میری قوم کے لئے بددعا کردی تو میری قوم کبھی بھی فلاح نہیں پاسکے گی لیکن (میری یہ کوشش کامیاب نہ ہوسکی اور) اس کی بدتمیزی والی گفتگو حضور نے سن لی اور وہ مسلسل گستاخانہ لہجے میں اپنے پڑوسی کو چھوڑنے کا مطالبہ کرتا رہا۔

❖ اس کے متعلق گفتگو بعز بن حکیم کے صحیفہ میں گزر چکی ہے۔ البتہ اس حدیث کے شواہد صحیحین میں موجود ہیں۔ ان میں سے ایک اعمش کی روایت ہے جس میں انہوں نے ابووائل کے ذریعے عبداللہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ایک دفعہ مال غنیمت تقسیم کیا تو ایک انصاری آدمی بولا: یہ تقسیم رضائے الٰہی کی خاطر نہیں کی گئی۔ ان میں ایک روایت مالک کی ہے: جس میں انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جا رہا تھا، آپ ﷺ ایک نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے، جس کی کناریوں پر کڑھائی کی ہوئی تھی۔ ایک دیہاتی نے وہ چادر آپ کے کندھوں سے کھینچ لی۔ اس کے بعد مفصل حدیث ہے۔ شریک بن عبداللہ بن ابی نمر کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زبانی حنین کا قصہ منقول ہے (جس میں ہے) تم مجھے اس درخت کی طرف مجبور کیوں کر رہے ہو؟ اس کے علاوہ بھی بہت احادیث موجود ہیں، ان سب کو ذکر کرنے سے بہت طوالت ہو جائے گی (اس لئے اسی پر اکتفا کرتا ہوں)

433- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دَرَسْتَوَيْهِ الْفَارِسِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ الْقُرَشِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ اٰوَاهُ اللّٰهُ فِيْ كَنَفِهٖ، وَسَتَرَ عَلَيْهِ بِرَحْمَتِهٖ، وَاَدْخَلَهٗ فِيْ مَحَبَّتِهٖ، قِيْلَ: مَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَنْ اِذَا اُعْطِيَ شَكَرَ، وَاِذَا قَدَرَ غَفَرَ، وَاِذَا غَضِبَ فَتَرَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ رَاشِدٍ شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ الْحِجَازِ مِنْ نَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ، قَدْ رَوٰى عَنْهُ اَكَابِرُ الْمُحَدِّثِيْنَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین عادتیں ایسی ہیں کہ یہ جس میں ہونگی، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی حفظ و امان میں پناہ دے گا، اپنی رحمتوں سے اس کو ڈھانپ لے گا اور اس کو اپنی محبت عطا کرے گا۔ آپ سے عرض کی گئی: یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون سی عادتیں ہیں؟ آپ نے فرمایا (۱) جب کوئی نعمت عطا کی جائے تو اس کا شکر ادا کرے (۲) جب (ستانے والے پر) قابو پائے تو اس کو معاف کر دے (۳) جب غصہ آئے تو اپنے آپ کو نرم کرے۔

❖ یہ حدیث ''صحیح الاسناد'' ہے۔ اس میں عمر بن راشد مدینہ کے نواحی علاقے حجاز کے شیوخ میں سے ہیں، اکابر محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم نے ان سے حدیث پاک روایت کی ہے۔

434- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرَ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِيءٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ بَشْرِ بْنِ سَهْلٍ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الأَسْلَمِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ لَمَّا وُلِّيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَبَ النَّاسَ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ مِنْكُمْ أَنَّكُمْ تُؤْنِسُوْنَ مِنِّي شِدَّةً وَغِلْظَةً وَذٰلِكَ أَنِّي كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ عَبْدَهُ وَخَادِمَهُ وَكَانَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَكُنْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالسَّيْفِ الْمَسْلُوْلِ إِلَّا أَنْ يَغْمِدَنِي أَوْ يَنْهَانِي عَنْ أَمْرٍ فَأَكُفَّ وَإِلَّا أَقْدَمْتُ عَلَى النَّاسِ لِمَكَانِ لِيْنِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ وَأَبُوْ صَالِحٍ فَقَدْ احْتَجَّ بِهِ الْبُخَارِيُّ فَأَمَّا سِمَاعُ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَرَ فَمُخْتَلَفٌ فِيْهِ وَأَكْثَرُ أَئِمَّتِنَا عَلٰى أَنَّهُ قَدْ سَمِعَ مِنْهُ وَهٰذِهِ تَرْجَمَةٌ مَعْرُوْفَةٌ فِي الْمَسَانِيْدِ

✧✧ حضرت سعید ابن مسیّب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خلافت سنبھالی تو منبر رسول پر بیٹھے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ اللہ کی حمد وثناء کے بعد آپ نے فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے کہ تم لوگ میری سختی اور شدت سے خائف ہو۔ اس کی وجہ دراصل یہ ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک غلام اور خادم کی حیثیت سے رہتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے فرمان "بالمومنین رؤف رحیم" کے مصداق انتہائی شفیق اور مہربان تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک سونتی ہوئی تلوار کی طرح ہوتا تھا ہاں اگر مجھے کسی بات سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منع فرما دیتے تو میں اس سے رک جاتا تھا ورنہ میں سب لوگوں سے آگے ہوتا، اس کی وجہ یہ تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت نرم مزاج تھے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، اس میں ابوصالح وہ راوی ہیں جن کی روایات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہیں، تاہم سعید کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے۔ اکثر ائمہ حدیث کا موقف ہے کہ سماع ثابت ہے اور یہ عنوان مسانید میں معروف ہے۔

435- اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَامِدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَاضِرُ بْنُ الْمُوَرِّعِ، حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ كَانَ هَيِّنًا لَّيِّنًا قَرِيْبًا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کشادہ رو، نرم مزاج اور ہنس مکھ ہوگا اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دے گا۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

436- اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْفَاكِهِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ مَسَرَّةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ

هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَفْتَى النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ اِثْمُهُ عَلٰى مَنْ اَفْتَاهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَا اَعْرِفُ لَهُ عِلَّةً

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کو بے علم فتوے دے گا، اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا۔

✤ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔اور مجھے اس میں کوئی علت بھی نہیں ملی۔

437- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَكْتُبُوْا عَنِّيْ شَيْئًا سِوَى الْقُرْاٰنِ مَنْ كَتَبَ عَنِّيْ شَيْئًا سِوَى الْقُرْاٰنِ فَلْيَمْحُهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ تَقَدَّمَ اَخْبَارُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فِيْ اِجَازَةِ الْكِتَابَةِ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے حوالے سے قرآن کے سوا کچھ نہ لکھو اور جو کچھ ابھی تک لکھ چکے ہو اس کو مٹادو۔

✤ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔اور عبداللہ بن عمرو کی روایات پیچھے کتابت کی اجازت کے ضمن میں گزر چکی ہیں۔

438- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنِ إِسْحَاقَ أَنْبَأَ بَشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمِ الْمَفْلُوْجِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ

حدیث 436:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3657 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 53 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 159 اخرجه ابن راهویه الحنظلی فی "مسنده" طبع مکتبه الایمان مدینه منوره (طبع اول) 1412ھ/1991ء رقم الحدیث: 335

حدیث 437:

خرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 450 اخرجه ابوعبدالله شیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 11100 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه رساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 64 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/1991ء رقم الحدیث: 8008 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 1288 اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3004

يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَيْسَ كُلُّنَا سَمِعَ حَدِيثَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَنَا ضَيْعَةٌ وَأَشْغَالٌ وَلٰكِنَّ النَّاسَ كَانُوا لَا يَكْذِبُونَ يَوْمَئِذٍ فَيُحَدِّثُ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ وَابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ مُحْتَجٌّ بِهِمَا فَأَمَّا صَحِيفَةُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ فَقَدْ أَخْرَجَهَا الْبُخَارِيُّ فِي الْجَامِعِ الصَّحِيحِ

✧✧ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم میں سے ہر شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث نہیں سن رکھیں، کیونکہ ہمیں اپنے کام کاج وغیرہ بھی ہوتے تھے لیکن آج (یہ اُس زمانے کی بات ہے) لوگ جھوٹ نہیں بولتے، اس لئے جو حاضر ہے، وہ غائب تک احادیث پہنچادے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور محمد بن سالم اوران کے بیٹے عبداللہ کی روایات نقل کی جاتی ہیں اور ابراہیم بن یوسف بن ابواسحاق کے صحیفہ کی تخریج امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جامع الصحیح میں کی ہے۔

439- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السَّكَنِ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ فَكَانَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ بِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَكَانَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْءٌ قَالَ بِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْءٌ قَالَ بِمَا قَالَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِيهِ شَيْءٌ قَالَ بِرَأْيِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَفِيهِ تَوْقِيفٌ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ عبیداللہ ابن ابی بریدہ کا بیان ہے: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اگر کوئی مسئلہ پوچھا جاتا، اگر وہ قرآن پاک میں ہوتا تو اس کے حوالے سے بیان کردیتے، اگر وہ مسئلہ قرآن پاک میں نہ ہوتا لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف میں اس کا حل موجود ہوتا تو وہ حدیث کے حوالے سے اس کا جواب دے دیتے اور اگر حدیث رسول میں بھی وہ مسئلہ نہ ملتا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اقوال میں اس کو ڈھونڈتے، اگر ان کے اقوال میں مل جاتا تو ان کے حوالے سے بیان کردیتے اور اگر ابوبکر اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی بھی اس حوالے سے کوئی وضاحت نہ ملتی تو پھر ایسے مسئلہ کا حل اپنی رائے سے کردیتے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور اس حدیث میں ''توقیف'' ہے۔

440- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْكَذِبَ لَا يَصْلُحُ مِنْهُ جِدٌّ وَلَا هَزْلٌ، وَلَا أَنْ يَعِدَ الرَّجُلُ ابْنَهُ ثُمَّ لَا يُنْجِزُ لَهُ، إِنَّ

الصِّدْقَ يَهْدِىْ اِلَى الْبِرِّ، وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِىْ اِلَى الْجَنَّةِ، وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِىْ اِلَى الْفُجُورِ، وَاِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِىْ اِلَى النَّارِ، اِنَّهُ يُقَالُ لِلصَّادِقِ: صَدَقَ وَبَرَّ، وَيُقَالُ لِلْكَاذِبِ: كَذَبَ وَفَجَرَ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيقًا اَوْ يَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَاِنَّمَا تَوَاتَرَتِ الرِّوَايَاتُ بِتَوْفِيقِ اَكْثَرِ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ، فَاِنْ صَحَّ سَنَدُهُ فَاِنَّهُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جھوٹ بول کر قسمت کو اچھا نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی یہ ہوسکتا ہے کہ باپ اپنے بیٹے سے کوئی وعدہ کرے اور پھر اس کو پورا نہ کرے۔ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت تک لے جاتی ہے۔ جھوٹ گناہ تک اور گناہ جہنم تک لے جاتا ہے۔ سچے آدمی کو لوگ ''صادق اور نیک'' کے لفظوں سے یاد کرتے ہیں اور جھوٹے کو برا بھلا کہتے ہیں۔ آدمی سچ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صدیقین کی فہرست میں شامل کرلیا جاتا ہے اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے حتیٰ کہ اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کذابوں کی فہرست میں شامل کرلیا جاتا ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ''صحیح الاسناد'' ہے اور اس حدیث میں وارد ہونے والے الفاظ اتفاقاً اکثر روایات میں آئے ہیں، اس لئے اس طرح کی روایات حد تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں، اگر اس کی سند صحیح ہو تو یہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

441- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، وَوَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيَّانِ، قَالَا: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَرَقَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى اِحْدٰى اَوِ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً، وَافْتَرَقَتِ النَّصَارٰى عَلٰى اِحْدٰى اَوِ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً، وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِىْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ فِرْقَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَوَاهِدُ فَمِنْهَا

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہودی ۷۱ یا ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے۔

حدیث 441:

اخرجه ابو داؤد السجستانی فی "سننه" طبع دار الفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 4596 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2640 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دار الفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3991 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 12229 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/ 1993ء رقم الحدیث: 6247 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دار المامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 3944 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/ 1983ء رقم الحدیث: 8054 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/ 1988ء رقم الحدیث: 148 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "مسند الشامیین" طبع موسسة الرساله بیروت لبنان 1405ھ/ 1984ء رقم الحدیث: 988

عیسائی ۷۱ یا ۷۲ فرقوں میں بٹے تھے اور میری امت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اس حدیث کی کئی شاہد حدیثیں بھی موجود ہیں۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

442۔ مَا اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ قَاسِمُ بْنُ قَاسِمٍ السَّيَّارِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْفَزَارِيُّ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَفَرَّقَتِ الْيَهُودُ عَلٰى اِحْدٰى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَالنَّصَارٰى مِثْلُ ذٰلِكَ، وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِي عَلٰى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِينَ فِرْقَةً

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہودی اور عیسائی ۷۱ فرقوں میں بٹے تھے اور میری امت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی۔

443۔ وَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ الْبَهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ الْاَزْهَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي عَامِرٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيٰى، قَالَ: حَجَجْنَا مَعَ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ، اُخْبِرَ بِقَاصٍّ يَقُصُّ عَلٰى اَهْلِ مَكَّةَ مَوْلًى لِبَنِي فَرُّوخٍ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ: اُمِرْتَ بِهٰذِهِ الْقَصَصِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَا حَمَلَكَ عَلٰى اَنْ تَقُصَّ بِغَيْرِ اِذْنٍ، قَالَ: نُنْشِئُ عِلْمًا عَلَّمَنَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ اِلَيْكَ لَقَطَعْتُ مِنْكَ طَائِفَةً، ثُمَّ قَامَ حِينَ صَلَّى الظُّهْرَ بِمَكَّةَ، فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَهْلَ الْكِتَابِ تَفَرَّقُوا فِي دِينِهِمْ عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِينَ كُلُّهَا فِي النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً وَّهِيَ الْجَمَاعَةُ، وَيَخْرُجُ مِنْ اُمَّتِي اَقْوَامٌ تَتَجَارٰى بِهِمْ تِلْكَ الْاَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ، فَلَا يَبْقٰى مِنْهُ عِرْقٌ وَّلَا مَفْصِلٌ اِلَّا دَخَلَهُ، وَاللّٰهِ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ لَئِنْ لَمْ تَقُومُوا بِمَا جَآءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَغَيْرُ ذٰلِكَ اَحْرٰى اَنْ لَّا تَقُومُوا بِهِ هٰذِهِ اَسَانِيدُ تُقَامُ بِهَا الْحُجَّةُ فِي تَصْحِيحِ هٰذَا الْحَدِيثِ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ بِاِسْنَادَيْنِ تَفَرَّدَ بِاَحَدِهِمَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ الْاَفْرِيقِيُّ، وَالْاٰخَرُ كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، وَلَا تَقُومُ بِهِمَا الْحُجَّةُ

❖❖ ابوعامر عبداللہ بن یحییٰ کا بیان ہے: ہم نے معاویہ بن ابوسفیان کی معیت میں حج کیا، جب ہم مکہ پہنچے تو ہمیں بنی فروخ کے ایک قصہ گو غلام کے بارے میں پتہ چلا کہ وہ اہل مکہ کے خلاف لوگوں کو قصے سناتا ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف پیغام بھیج کر پوچھا کہ کیا تجھے اس طرح قصے سنانے کا کسی نے حکم دیا ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں (پیغام رساں نے پوچھا) پھر تو بلا اجازت اس طرح قصہ گوئی کیسے کر رہا ہے؟ اس نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو علم دیا ہے ہم وہ علم پھیلا رہے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسے پیغام بھیجا کہ اگر میں خود وہاں آ گیا تو تجھے چھوڑوں گا نہیں۔ پھر مکہ میں نماز ظہر پڑھنے کے بعد حضرت

معاویہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنایا: اہل کتاب اپنے دین کے بارے میں ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت ۷۳ فرقوں میں بٹے گی۔ ایک فرقہ کے علاوہ باقی سب جہنمی ہونگے اور وہ فرقہ (اہل سنت) ''جماعت'' ہے اور میری امت میں ایسے لوگ بھی پیدا ہونگے جو خواہشات نفسانیہ کے ساتھ ساتھ اس طرح زندگی گزاریں گے جیسے کتا دوسرے کتوں کے ساتھ زندگی گزارتا ہے، ان کے ہر جوڑ اور ہر رگ میں خواہشات رچ بس چکی ہوں گی (پھر آپ نے اہل عرب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا) اے اہل عرب! اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو تم نے ترک کر دیا تو عجمی لوگ تو بدرجہ اولیٰ بے عمل ہو جائیں گے۔

✣✣ ان مذکورہ اسانید کو اس حدیث کی تصحیح کے لئے پیش کیا گیا ہے جبکہ یہ حدیث عبداللہ بن عمرو بن العاص اور عمرو بن عوف المزنی سے دو الگ الگ سندوں کے ساتھ بھی مروی ہیں۔ ان میں ایک سند میں عبدالرحمٰن بن زیاد الافریقی متفرد ہیں اور دوسری میں کثیر بن عبداللہ المزنی متفرد ہیں۔ ان دونوں کے ساتھ حجت قائم نہیں کی جاسکتی۔

(عبداللہ بن عمرو کی روایت درج ذیل ہے)

444- فَاَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَكِيمِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَابِدُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اُمَّتِيْ مَا اَتٰى عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مِثْلا بِمِثْلٍ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ، حَتّٰى لَوْ كَانَ فِيْهِمْ مَنْ نَكَحَ اُمَّهُ عَلانِيَةً كَانَ فِيْ اُمَّتِيْ مِثْلَهُ، اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ افْتَرَقُوْا عَلٰى اِحْدٰى وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهَا فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً، فَقِيْلَ لَهُ: مَا الْوَاحِدَةُ؟ قَالَ: مَا اَنَا عَلَيْهِ الْيَوْمَ وَاَصْحَابِيْ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت پر بھی وہ وقت آئے گا جو بنی اسرائیل پر آیا تھا اور ان کے حالات پورے پورے ان جیسے ہو جائیں گے حتیٰ کہ اگر بنی اسرائیل نے اپنی ماں سے اعلانیہ نکاح کیا تھا تو میری امت بھی اسی طرح کے گناہوں کی مرتکب ہوگی، اور بنی اسرائیل تو ۷۱ فرقوں میں بٹے تھے، میری امت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہوگی، ان میں سے ایک فرقہ کو چھوڑ کر باقی سب جہنمی ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: وہ ایک فرقہ کونسا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ جو میری اور میرے صحابہ کی سنت پر عمل پیرا ہونگے۔

عمرو بن عوف المزنی کی روایت درج ذیل ہے۔

445- فَاَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيْ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كُنَّا قُعُوْدًا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسْجِدِهِ، فَقَالَ: لَتَسْلُكُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ، وَلَتَاْخُذُنَّ مِثْلَ اَخْذِهِمْ اِنْ شِبْرًا فَشِبْرٌ، وَاِنْ ذِرَاعًا فَذِرَاعٌ، وَاِنْ بَاعًا فَبَاعٌ، حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ دَخَلْتُمْ فِيْهِ، اَلَا اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ افْتَرَقَتْ عَلٰى مُوْسٰى عَلٰى اِحْدٰى وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهَا ضَالَّةٌ

اِلَّا فِرْقَةٌ وَّاحِدَةٌ الْاِسْلَامُ وَجَمَاعَتُهُمْ، وَاِنَّهَا افْتَرَقَتْ عَلٰى عِيْسٰى ابْنِ مَرْيَمَ عَلٰى اِحْدٰى وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهَا ضَالَّةٌ اِلَّا فِرْقَةٌ وَّاحِدَةٌ الْاِسْلَامُ وَجَمَاعَتُهُمْ، ثُمَّ اِنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ عَلٰى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً كُلُّهَا ضَالَّةٌ اِلَّا فِرْقَةٌ وَّاحِدَةٌ الْاِسْلَامُ وَجَمَاعَتُهُمْ

✧✧ کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن العوف بن زید اپنے والد وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم مسجد نبوی شریف میں رسول اکرم ﷺ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے سے پہلی امتوں کی قدم بقدم پیروی کرو گے اور جو جو کام وہ کرتے رہے بعینہ وہی کام تم بھی کرو گے ہاتھ ہاتھ، ذراع، ذراع اور قدم بقدم انہی جیسے عمل کرو گے حتیٰ کہ اگر وہ کسی گوہ کے بل میں گھسے تھے تو تم بھی گوہ کے بل میں گھسو گے اور بنی اسرائیل، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے ۷۱ فرقوں میں بٹ گئے تھے، صرف اسلام اور ان کی جماعت کے علاوہ باقی سب فرقے گمراہ تھے اور یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے ۷۱ فرقوں میں بٹ گئے تھے، ان میں بھی صرف اسلام کے گروہ کے سوا باقی سب گمراہ تھے پھر یہ ۷۲ فرقے ہو جائیں گے، ان میں اسلام اور اس کی جماعت کے سوا سب گمراہ ہوں گے۔

حديث 445:

اخرجه ابو عبدالله محمد البخارى فى "صحيحه"، (طبع ثالث) دارابن كثير، يمامه، بيروت، لبنان، 1407ھ1987ء، رقم الحديث: 3269 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 10839 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابورى فى "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربى، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2669 اخرجه ابو القاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 5943

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

طہارت کا بیان

446۔ حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، اِمْلاءً فِيْ ذِى الْحِجَّةِ سَنَةَ ثَلاثٍ وَّتِسْعِيْنَ وَثَلاثِ مِائَةٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلانِيُّ، قَالَ: قُرِءَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ، اَخْبَرَكَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ نَصْرٍ الْعَدْلُ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْقَاضِىْ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ فِيْمَا قُرِءَ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ، اَنّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ فَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ، فَاِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ اَنْفِهِ، فَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهِ، حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ اَشْفَارِ عَيْنَيْهِ، فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَّدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ الْخَطَايَا مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ يَدَيْهِ، فَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَّاْسِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ اُذُنَيْهِ، فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ اِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلاتُهُ نَافِلَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَيْسَ لَهُ عِلَّةٌ، وَاِنَّمَا خَرَّجَا بَعْضَ هٰذَا الْمَتْنِ مِنْ حَدِيْثِ حُمْرَانَ، عَنْ عُثْمَانَ وَاَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ غَيْرَ تَمَامٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيُّ صَحَابِيٌّ وَّيُقَالُ: اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيُّ صَاحِبُ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُسَيْلَةَ، وَالصُّنَابِحِيُّ قَيْسُ بْنُ اَبِىْ حَازِمٍ يُقَالُ لَهُ الصُّنَابِحُ ابْنُ الْاَعْسَرِ

حدیث 446:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 103 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "الموطا" طبع داراحياء التراث العربی (تحقيق فواد عبدالباقی) رقم الحديث: 60 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 19087 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 106 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 7984 اخرجه ابومحمد الكسی فی "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 298 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله بيروت لبنان 1405ھ/1984ء رقم الحديث: 1320 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 282

✧✧ حضرت عبداللہ الصنابحی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ وضو کرتے ہوئے کلی کرتا ہے تو اس کے منہ کے گناہ دھل جاتے ہیں، جب ناک میں پانی چڑھاتا ہے تو ناک کے گناہ مٹ جاتے ہیں، پھر جب چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے کے تمام گناہ دھل جاتے ہیں حتیٰ کہ آنکھوں کی پلکیں تک گناہوں سے پاک ہو جاتی ہیں۔ جب ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں کے گناہ مٹ جاتے ہیں حتیٰ کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ دھل جاتے ہیں، جب سر کا مسح کرتا ہے پورے سر کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ کانوں کے گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔ جب پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کے گناہ دھل جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے پاؤں کے ناخنوں کے نیچے والے گناہ بھی دھل جاتے ہیں۔ پھر جب وہ مسجد کی طرف چل کر جاتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے تو اس کو زیادہ ثواب ملتا ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا اور اس میں کوئی علت بھی نہیں ہے۔ تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے متن کا کچھ حصہ حمران، عثمان اور ابوصالح کی سند سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے لیکن وہ متن مکمل نہیں ہے (اور اس کی سند میں) عبداللہ الصنابحی صحابی رسول ہیں۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمٰن بن عسیلہ رضی اللہ عنہ کے ساتھی ہیں، ان کو ابوعبداللہ الصنابحی رضی اللہ عنہ بھی کہا جاتا ہے اور یہ صنابحی قیس بن ابوحازم ہیں، ان کو الصنابح بن الاعسر بھی کہا جاتا ہے۔

447۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، وَاَبُوْ عُمَرَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ ثَوْبَانَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اسْتَقِيْمُوا وَلَنْ تُحْصُوا، وَاعْلَمُوا اَنَّ خَيْرَ دِيْنِكُمُ الصَّلٰوةُ، وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ

✧✧ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ثابت قدم رہو اور (اللہ کی نعمتوں کا) شمار

حدیث 447:

اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 277 اخرجه ابو محمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحديث: 655 اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 22432 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامي' دارعمار' بيروت' لبنان/عمان' 1405ھ 1985ء' رقم الحديث: 8 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 1444 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 996 اخرجه ابن ابي اسامه في "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبوية' مدينه منوره 1413ھ/1992ء' رقم الحديث: 108 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله' بيروت' لبنان' 1405ھ/1984ء' رقم الحديث: 217

مت کرو اور جان لو کہ تمہارے دین میں سب سے بہترین عمل نماز ہے اور وضو کی حفاظت صرف مومن ہی کرتا ہے۔

448 ــــــــ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْصُوا، وَاعْلَمُوا اَنَّ خَيْرَ اَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةَ، وَلَنْ يُحَافِظَ عَلَى الْوُضُوءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ

وَّقَدْ تَابَعَ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ الْاَعْمَشَ فِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ عَنْ سَالِمٍ

✧✧ زائدہ کی سند سے بھی یہ حدیث منقول ہے تاہم اس میں (خیرو فیکم) کی بجائے (خیر اعمالکم) کے الفاظ ہیں۔

✣✣ اس روایت کو اعمش کی طرح منصور بن المعتمر نے بھی سالم سے نقل کیا ہے (ان کی روایت درج ذیل ہے)

449ــ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْيَانَ، وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ مَسَرَّةَ، حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَاَخْبَرَنَا اَبُو الْفَضْلِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْصُوا، وَاعْلَمُوا اَنَّ خَيْرَ اَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ، وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَسْتُ اَعْرِفُ لَهُ عِلَّةً يُعَلَّلُ بِمِثْلِهَا مِثْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ، اِلَّا وَهْمٌ مِّنْ اَبِيْ بِلَالٍ الْاَشْعَرِيِّ وَهَمَ فِيْهِ عَلٰى اَبِيْ مُعَاوِيَةَ

✧✧ سالم سے منصور المعتمر کی روایت کے ساتھ بھی یہ حدیث منقول ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور میری نظر میں اس حدیث میں کوئی ایسی علت بھی نہیں ہے جس کی بناء پر اس جیسی حدیث کو معلل قرار دیا جا سکے ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ اس کی سند میں ابوبلال اشعری رضی اللہ عنہ کو ابومعاویہ پر وہم ہے۔

450ــ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَسَارٍ الْحَنَّاطُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بِلَالٍ الْاَشْعَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْصُوا، وَاعْلَمُوا اَنَّ خَيْرَ اَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ، وَلَنْ يُوَاظِبَ عَلَى الْوُضُوءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ

✧✧ اس مذکورہ سند کے ساتھ بھی یہ حدیث منقول ہے، صرف لفظوں کا فرق ہے۔

451ــ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ ثَابِتٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءٍ

بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوئَهُ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لاَ يَسْهُو فِيهِمَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"

✧✧ حضرت زید بن خالد الجهنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کی اور اس میں اس کو سہو عارض نہ ہو، اس کے سابقہ گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔

452۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، أَنْبَأَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْأَسْفَاطِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو ثَابِتٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، فَذَكَرَهُ بِنَحْوِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَا أَحْفَظُ لَهُ عِلَّةً تُوهِنُهَا وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ وَهَمَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ عَلَى زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي إِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيثِ

✧✧ ہشام بن سعد سے بھی اسی جیسی حدیث منقول ہے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور مجھے اس حدیث میں ایسی کوئی علت نہیں ملی جس کی وجہ سے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا جا سکے اور محمد بن ابان کو اس حدیث کی سند میں زید بن اسلم رضی اللہ عنہ پر وہم ہوا ہے۔

453۔ حَدَّثَنَا ابْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لاَ يَسْهُو فِيهِمَا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

هٰذَا وَهْمٌ مِّنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ، وَهُوَ وَاهِي الْحَدِيثِ غَيْرُ مُحْتَجٍّ بِهِ، وَقَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِهِشَامِ بْنِ سَعْدٍ

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اچھے طریقے سے وضو کر کے دو رکعتیں ادا کیں جن میں وہ بھولے نہیں تو اس کے سابقہ گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔

❖ اس حدیث میں محمد بن ابان کو غلط فہمی ہوئی ہے، محمد بن ابان حدیث کے حوالے سے بہت کمزور آدمی ہیں، ان کی روایات محدثین رحمۃ اللہ علیہم نقل نہیں کرتے۔ ہاں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ہشام بن سعد کی روایات نقل کی ہیں۔

454۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْمَدِينِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنْ عُثْمَانَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ،

حدیث 451:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 905 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 17095 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 5242 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 280

مَولٰی سُلَيمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ، اَنَّ اَبَا عُبَيْدٍ، قَالَ لَهُ: حَدَّثَنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلا مَرَّتَيْنِ وَلا ثَلاثٍ، يَقُوْلُ: اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ اَطْرَافِ فَمِهِ، فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ تَنَاثَرَتِ الْخَطَايَا مِنْ اَظْفَارِهٖ، فَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهٖ تَنَاثَرَتِ الْخَطَايَا مِنْ اَطْرَافِ رَاْسِهٖ، فَاِنْ قَامَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ فِيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَطَرْفِهٖ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِهِمَا، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاَبُوْ عُبَيْدٍ تَابِعِيٌّ قَدِيْمٌ لَّا يُنْكَرُ سَمَاعُهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ

✧✧ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ ابوعبید نے ان سے کہا: ہمیں کوئی حدیث سناؤ جو تم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ عمرو نے کہا: ایک دفعہ یا دو دفعہ یا تین دفعہ نہیں (بلکہ اس سے بھی زیادہ دفعہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ بندۂ مومن وضو کرتے ہوئے جب کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی چڑھاتا ہے تو اس کے منہ کے کناروں سے گناہ دھل کر نکل جاتے ہیں پھر جب ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں کے گناہ دھل کر ناخنوں کی طرف سے نکل جاتے ہیں پھر جب مسح کرتا ہے تو سر کے تمام گناہ سر کے کناروں سے نکل جاتے ہیں پھر اگر وہ دو رکعت نماز ادا کرے اور اس دوران وہ انتہائی خشوع و خضوع کے ساتھ، صرف اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ رکھے تو وہ بندہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے گویا کہ ماں کے پیٹ سے آج ہی پیدا ہوا ہے۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ (اس کی سند میں) ابوعبید قدیم تابعی ہیں، عمرو بن عبسہ سے ان کے سماع کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔

455۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ الْخَوَّاصُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَاللَّفْظُ لَهُ، اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلابَةَ، قَالَ: قَالَ شُرَحْبِيْلُ بْنُ حَسَنَةَ: مَنْ رَّجُلٌ يُحَدِّثُنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ: اَنَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا مَرَّةً وَّلا مَرَّتَيْنِ حَتّٰى عَدَّ خَمْسَ مَرَّاتٍ، يَقُوْلُ: اِذَا قَرَّبَ الْمُسْلِمُ وَضُوْئَهُ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ خَرَجَتْ ذُنُوْبُهُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ وَاَطْرَافِ اَنَامِلِهٖ، فَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ ذُنُوْبُهُ مِنْ اَطْرَافِ لِحْيَتِهٖ، فَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهٖ خَرَجَتْ ذُنُوْبُهُ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهٖ، فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ ذُنُوْبُهُ مِنْ بُطُوْنِ قَدَمَيْهِ

✧✧ حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں (ایک دفعہ) شرحبیل بن حسنہ نے کہا: کون ہے جو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سنائے؟ اس پر حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بولے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ایک دفعہ نہیں، دو دفعہ نہیں (پانچ تک یونہی کہا جس کا مطلب یہ ہے کہ) بہت مرتبہ سنا ہے کہ جب بندہ وضو کرتے ہوئے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے گناہ انگلیوں اور ان کے پوروں سے نکل جاتے ہیں اور جب چہرہ دھوتا ہے تو اس کے گناہ داڑھی کے کناروں سے نکل جاتے ہیں، جب سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے

بالوں کے کناروں سے گناہ نکل جاتے ہیں اور جب پاؤں دھوتا ہے تو اس کے گناہ قدموں کے تلووں کی طرف سے نکل جاتے ہیں۔

456- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَانَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدَايِنِيُّ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ ذُبَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَاِعْمَالُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ يَغْسِلُ الْخَطَايَا غَسْلًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سخت سردیوں میں کامل وضو کرنا، مسجد کی طرف چل کر جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا گناہوں کو دھو دیتا ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

457- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى الْعَنْبَرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو الضَّرِيْرُ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الْوُضُوْءُ، وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ، وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشَوَاهِدُهُ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ كَثِيْرَةٌ، فَقَدْ رَوَاهُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَحَمْزَةُ الزَّيَّاتُ، وَاَبُوْ مَالِكٍ النَّخَعِيُّ، وَغَيْرُهُمْ، عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ، وَاَشْهَرُ اِسْنَادٍ فِيْهِ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ وَّاَشْهَرُ اِسْنَادٍ فِيْهِ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَلِيٍّ، وَالشَّيْخَانِ قَدْ اَعْرَضَا عَنْ حَدِيْثِ بْنِ عَقِيْلٍ اَصْلًا

حدیث 456:

اخرجه ابويعلىٰ الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث:488 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/1988ء' رقم الحديث:91

حدیث 457:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 61 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي' في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 275 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحديث: 687 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 1006 اخرجه ابويعلىٰ الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 616 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 9271 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1790 اخرجه ابن ابي اسامه في "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبويه' مدينه منوره 1413ھ/1992ء' رقم الحديث:169

✧✧ حضرت ابوسعید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کی کنجی وضو ہے، اس کی تحریم "تکبیر" ہے اور اس کی تحلیل "تسلیم" ہے۔

✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور اس حدیث کے شواہد ابوسفیان کی ابونضرہ کی سند کے ہمراہ کثیر ہیں۔ اس حدیث کو ابوحنیفہ، حمزہ الزیات، ابو مالک النخعی اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے ابوسفیان کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس حدیث کی سب سے مشہور سند وہ ہے جو عبداللہ بن محمد بن عقیل، پھر محمد بن حنفیہ سے ہوتی ہوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ تک پہنچتی ہے جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عقیل کی روایات کو بالکل نقل نہیں کیا۔

458۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ، ابنا أبي شيبة، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، وَاَخْبَرَنِيْ اَبُو الْوَلِيْدِ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شِيْرَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الْمَآءِ يَكُوْنُ بِاَرْضِ الْفَلَاةِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ، فَقَالَ: اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، فَقَدِ احْتَجَّا جَمِيْعًا بِجَمِيْعِ رُوَاتِهِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاَظُنُّهُمَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ لَمْ يُخَرِّجَاهُ لِخِلَافٍ فِيْهِ عَلٰى اَبِيْ اُسَامَةَ عَلَى الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے بیابان میں جمع شدہ پانی اور جس میں سے جانور اور پرندے پانی پیتے ہوں، کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب پانی (کم از کم) دو مٹکے ہو تو اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں

حدیث 458:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 63 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 67 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 52 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 517 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 731 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 4605 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 1253 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 92 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 50 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 5590 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث: 1954 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 817 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحدیث: 258

کر سکتی۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اس کے تمام راویوں کی روایات نقل کی ہیں۔ اللہ بہتر جانتا ہے لیکن جہاں تک میرا خیال ہے شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے ابواسامہ کے ولید بن کثیر کے ساتھ اختلاف کی وجہ سے اس حدیث کو نقل نہیں کیا۔

459- كَمَا اَخْبَرَنَاهُ دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ اَبُوْ اُسَامَةَ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ، فَقَالَ: اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ وَهٰكَذَا رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ فِي الْمَبْسُوطِ، عَنِ الثِّقَةِ، وَهُوَ اَبُوْ اُسَامَةَ بِلَا شَكٍّ فِيهِ

❖❖ محمد بن عباد بن جعفر کی سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

❖❖ امام شافعی نے مبسوط میں اسی سند کے ہمراہ روایت کی ہے اور روایت کرتے ہوئے کہا عن الثقہ اور اس ثقہ سے بلاشک وشبہ ابواسامہ ہی مراد ہیں (امام شافعی کی ثقہ سے روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے)

460- حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَاَخْبَرَنِي اَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَامَةَ الْفَقِيهُ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ، وَقَالَ الرَّبِيعُ: اَنْبَاَنَا الشَّافِعِيُّ، اَنْبَاَنَا الثِّقَةُ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ نَجَسًا، اَوْ قَالَ: خَبَثًا

هٰذَا خِلَافٌ لَّا يُوهِنُ هٰذَا الْحَدِيثَ، فَقَدِ احْتَجَّ الشَّيْخَانِ جَمِيعًا بِالْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ وَّمُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، وَاِنَّمَا قَرَنَهُ اَبُوْ اُسَامَةَ اِلٰى مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، ثُمَّ حَدَّثَ بِهٖ مَرَّةً عَنْ هٰذَا وَمَرَّةً عَنْ ذَاكَ وَالدَّلِيلُ عَلَيْهِ

❖❖ (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) سند حدیث میں اس طرح کا اختلاف حدیث کو کمزور نہیں کرتا کیونکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے ولید بن کثیر کی روایات نقل کی ہیں اور محمد بن عباد بن جعفر کی روایات بھی نقل کی ہیں (یہاں پر اصل نسخہ میں جگہ خالی ہے) اور ابواسامہ نے اس کی سند کو محمد بن عباد بن جعفر تک پہنچا کر ایک مرتبہ محمد بن جعفر بن زبیر سے اور ایک مرتبہ محمد بن عباد بن جعفر سے روایت کی ہے اور درج ذیل حدیث اس پر واضح دلیل ہے۔

461- مَا حَدَّثَنِيهِ اَبُوْ عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْاِسْفَرَايِينِيُّ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهٖ، وَاَنَا سَاَلْتُهُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَآءِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ وَقَدْ صَحَّ وَثَبَتَ بِهٰذِهِ الرِّوَايَةِ صِحَّةُ الْحَدِيْثِ وَظَهَرَ اَنَّ اَبَا اُسَامَةَ سَاقَ الْحَدِيْثَ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْهُمَا جَمِيْعًا، فَاِنَّ شُعَيْبَ بْنَ اَيُّوْبَ الصَّرِيْفَيْنِيُّ ثِقَةٌ مَّاْمُوْنٌ، وَكَذٰلِكَ الطَّرِيْقُ اِلَيْهِ، وَقَدْ تَابَعَ الْوَلِيْدَ بْنَ كَثِيْرٍ عَلٰى رِوَايَتِهٖ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ الْقُرَشِيُّ

✧✧ یہی روایت ولید بن کثیر نے محمد بن جعفر بن زبیر اور محمد بن عباد بن جعفر دونوں کے حوالے سے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

✤ اس روایت سے حدیث کی صحت ثابت ہوگئی اور یہ بات واضح ہوگئی کہ ابواسامہ نے ولید بن کثیر کے ذریعے دونوں سے روایات نقل کی ہیں، اس سند میں شعیب بن ایوب الصریفینی ثقہ ہیں، مامون ہیں، اور ان تک طریق بھی صحیح ہے اور یہ حدیث محمد بن جعفر بن زبیر سے روایت کرنے میں ولید بن کثیر کی محمد بن اسحاق بن یسار القرشی نے متابعت کی ہے۔

(جیسا کہ درج ذیل حدیث سے واضح ہے)

462۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِيٍّ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيْ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيْهِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُئِلَ عَنِ الْمَآءِ يَكُوْنُ بِاَرْضِ الْفَلَاةِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ الْمَاءُ قَدْرَ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ وَهٰكَذَا رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَزَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَيَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ اَخُو حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ، وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَدْ حَدَّثَ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَبْدُ اللّٰهِ جَمِيْعًا بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْتُهُ

✤ اس حدیث کو درج ذیل محدثین کرام رحمہم اللہ نے بھی عبداللہ بن عبیداللہ بن عبداللہ اور عبداللہ سے روایت کیا ہے جس سے اس کی صحت مزید پختہ ہو جاتی ہے۔ سفیان الثوری، زائدہ بن قدامہ، حماد بن سلمہ، ابراہیم بن سعد، عبداللہ بن المبارک، یزید بن زریع، حماد بن زید کے بھائی سعید بن زید، ابومعاویہ اور عبدہ بن سلیمان رحمہم اللہ تعالیٰ نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔

463۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الْفَقِيْهُ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَا: اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، وَهُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بُسْتَانًا فِيْهِ مَقْرُ مَاءٍ فِيْهِ جِلْدُ بَعِيْرٍ مَيِّتٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهُ، فَقُلْتُ: اَتَتَوَضَّاُ مِنْهُ وَفِيْهِ جِلْدُ بَعِيْرٍ مَيِّتٍ؟ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا لَّمْ

يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ هٰكَذَا حَدَّثَنَا عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سُفْيَانَ، وَقَدْ رَوَاهُ عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَغَيْرُهُ مِنَ الْحُفَّاظِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ اَوْ ثَلَاثًا

✧✧ عاصم بن المنذر بن الزبیر کا بیان ہے میں ایک دفعہ عبید اللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ ایک باغ میں گیا وہاں پانی کھڑا ہوا تھا، جس میں مرے ہوئے جانوروں کی کھالیں پڑی ہوئی تھیں، عبید اللہ نے اس جوہڑ سے وضو کر لیا، میں نے کہا: اس جوہڑ میں مردہ جانوروں کی کھالیں پڑی ہوئی ہیں اور آپ نے یہاں سے وضو کر لیا؟ تو انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنایا: جب پانی دو یا تین مشکوں تک پہنچ جائے تو کوئی چیز اس کو ناپاک نہیں کر سکتی۔

❖ یہ حدیث حسن بن سفیان سے بھی اسی طرح منقول ہے اور عفان بن مسلم اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے حماد بن سلمہ کی روایت والے لفظوں میں حدیث بیان کی ہے اور اس میں (اوثلاثا) کے الفاظ نہیں ہیں۔

464- اَخْبَرَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا بَيَانٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِيْ عِيَاضٌ، قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، فَقُلْتُ: اَحَدُنَا يُصَلِّيْ فَلَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى، قَالَ: فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ وَّاِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ، فَقَالَ: اِنَّكَ اَحْدَثْتَ فَلْيَقُلْ كَذَبْتَ اِلَّا مَا وَجَدَ رِيحًا بِاَنْفِهِ اَوْ سَمِعَ صَوْتًا بِاُذُنِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، فَاِنَّ عِيَاضًا هٰذَا هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ، وَقَدِ احْتَجَّا جَمِيْعًا بِهٖ وَلَمْ يُخَرِّجَا هٰذَا الْحَدِيْثَ لِخِلَافٍ مِّنْ اَبَانَ بْنِ يَزِيْدَ الْعَطَّارِ فِيْهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، فَاِنَّهٗ لَمْ يَحْفَظْهُ، فَقَالَ: عَنْ يَحْيٰى، عَنْ هِلَالِ بْنِ عِيَاضٍ اَوْ عِيَاضِ بْنِ هِلَالٍ، وَهٰذَا لَا يُعَلِّلُهُ الْاِجْمَاعُ، يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَلٰى اِقَامَةِ هٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْهُ، وَمُتَابَعَةِ حَرْبِ بْنِ شَدَّادٍ فِيْهِ كَذٰلِكَ رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّسْتُوَائِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَمَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، وَغَيْرُهُمْ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، اَمَّا حَدِيْثُ هِشَامٍ،

✧✧ حضرت عیاض رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو سعید سے ایک مسئلہ پوچھا: اگر کوئی نماز پڑھتے ہوئے یہ بھول جائے کہ کتنی رکعتیں پڑھ چکا ہے (تو وہ کیا کرے؟) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنایا: جب کوئی نماز پڑھتے ہوئے بھول جائے کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں تو آخر میں دو سجدے کر لے اور جب کبھی شیطان یہ وسوسہ ڈالے کہ تمہارا وضو ٹوٹ گیا ہے تو جب تک اس کی بو نہ سونگھ لو یا اس کی آواز نہ سن لو شیطان کو جھٹلاتے رہو (اور یہی سمجھو کہ وضو قائم ہے)

❖ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور اس سند میں موجود ''عیاض'' عبداللہ بن سعد بن سرح کے بیٹے ہیں اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اس کی روایات نقل کی ہیں اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث اس لئے ترک کر دی ہے کہ اس میں ابان بن یزید العطار کا یحییٰ بن ابی کثیر سے اختلاف ہے، لگتا ہے کہ ان کو حدیث کی سند صحیح طور پر یاد نہیں کیونکہ انہوں نے سند یوں بیان کی ہے عن یحییٰ عن ہلال بن

عیاض رضی اللہ عنہ اورعیاض بن ہلال رضی اللہ عنہ۔ اوراس طرح کا اختلاف حدیث کومعلل نہیں بناتا کیونکہ یحییٰ بن ابوکثیر کی اس حدیث کی تمام اسنادیں اسی سے مروی ہیں۔ یونہی حرب بن شداد کی اس میں متابعت بھی موجود ہے، یونہی ہشام بن ابی عبداللہ الدستوائی، علی بن مبارک، معمر بن راشداور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کی ہے۔

ہشام کی حدیث درج ذیل ہے۔

465۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَّحْيٰى، عَنْ عِيَاضٍ، اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ فَذَكَرَ بِنَحْوِهٖ، وَاَمَّا حَدِيْثُ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ

علی بن مبارک کی حدیث درج ذیل ہے۔

466۔ فَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَمْدُوْنَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ عِيَاضٍ، فَذَكَرَ بِنَحْوِهٖ وَاَمَّا حَدِيْثُ مَعْمَرٍ

467۔ فَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَّحْيٰى، عَنْ عِيَاضٍ، فَذَكَرَ بِنَحْوِهٖ، وَقَدِ اتَّفَقَ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَلٰى اِخْرَاجِ اَحَادِيْثَ مُتَفَرِّقَةٍ فِي الْمُسْنَدَيْنِ الصَّحِيْحَيْنِ يُسْتَدَلُّ بِهَا عَلٰى اَنَّ اللَّمْسَ مَا دُوْنَ الْجِمَاعِ مِنْهَا، حَدِيْثُ اَبِىْ هُرَيْرَةَ فَالْيَدُ زِنَاهَا اللَّمْسُ، وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ لَّعَلَّكَ مَسِسْتَ، وَحَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ، وَقَدْ بَقِيَ عَلَيْهِمَا اَحَادِيْثُ صَحِيْحَةٌ فِي التَّفْسِيْرِ وَغَيْرِهٖ مِنْهَا

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اپنی مسند میں ایسی متفرق احادیث نقل کی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ''لمس'' سے مراد ''جماع'' نہیں ہے۔ ان میں سے ایک حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (جس میں ہے کہ) ہاتھ کا زنا ''لمس'' ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے جس میں لَعَلَّكَ مَسِسْتَ کے الفاظ ہیں اور تیسری عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی وہ روایت جس میں اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ کے الفاظ ہیں۔ اب کچھ صحیح احادیث تفسیر کے حوالے سے باقی ہیں جن کو یہاں ذکر کرنا فائدہ سے خالی نہیں ہوگا۔ ان میں سے ایک حدیث تو یہ ہے۔

468۔ مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، وَاَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّاجِرُ، قَالَا: حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا الْعَقَبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِى الزِّنَادِ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا كَانَ يَوْمٌ اَوْ قَلَّ يَوْمٌ اِلَّا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ عَلَيْنَا جَمِيْعًا

حدیث 468:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2135 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 9 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث: 5254 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 81

فَيُقَبِّلُ وَيَلْمِسُ مَا دُوْنَ الْوِقَاعِ، فَإِذَا جَاءَ إِلَى الَّتِيْ هِيَ يَوْمُهَا ثَبَتَ عِنْدَهَا

✧✧ حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً روزانہ ہم سب (ازواج) کے پاس تشریف لاتے اور جماع کے علاوہ صرف بوس وکنارہ وغیرہ کرتے اور جب اس زوجہ کے پاس جاتے جس کی اس دن باری ہوتی تو اس کے ساتھ جماع بھی کرتے۔

469۔ وَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَاهُ أَبُوْ بَكْرِ بْنِ إِسْحَاقَ أَنْبَأَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْأَسْفَاطِيّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ قَالَ هُوَ مَا دُوْنَ الْجِمَاعِ وَفِيْهِ الْوُضُوْءُ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس آیت أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: اس سے مراد جماع کے علاوہ (بوس وکنار وغیرہ) ہے اور اس میں وضو کرنا لازم ہو جاتا ہے۔

اور دوسری حدیث یہ ہے۔

470۔ وَمِنْهَا مَا أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الزُّهْرِيّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّ الْقُبْلَةَ مِنَ اللَّمْسِ فَتَوَضَّئُوا مِنْهَا

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بوسہ بھی "لمس" میں شمار ہوتا ہے، اس لئے اس کے بعد وضو کیا کرو۔

471۔ وَمِنْهَا مَا أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى، أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوْبَ، أَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى، وَيَحْيَى بْنُ الْمُغِيْرَةِ، قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ أَصَابَ مِنَ امْرَأَةٍ لَا تَحِلُّ لَهُ فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا ــــــــــــ وُضُوْءًا حَسَنًا ثُمَّ قُمْ فَصَلِّ، قَالَ: وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ الْآيَةَ، قَالَ: فَقَالَ: هِيَ لِيْ خَاصَّةً أَمْ لِلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً؟ قَالَ: بَلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّةً هٰذِهِ الْأَحَادِيْثُ وَالَّتِيْ ذَكَرْتُهَا أَنَّ الشَّيْخَيْنِ اتَّفَقَا عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهَا مُخَرَّجَةٌ فِي الْكِتَابَيْنِ بِالتَّفَارِيْقِ، وَكُلُّهَا صَحِيْحَةٌ دَالَّةٌ عَلٰى: أَنَّ اللَّمْسَ الَّذِيْ يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ دُوْنَ الْجِمَاعِ

✧✧ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ ایک دفعہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے کہ ایک شخص آیا اور آکر کہنے لگا: یا رسول اللہ! آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا فیصلہ ہے جو ایسی عورت سے جماع کر بیٹھا جو اس کے لئے حلال نہیں تھی۔ اس نے اس عورت کے ساتھ کوئی کسر نہیں چھوڑی (.............. اصل کتاب میں یہاں جگہ خالی ہے.............) اچھا وضو کرو

حدیث 471:

اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/ 1983ء' رقم الحديث: 278 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/ 1994ء' رقم الحديث: 605

پھر نماز پڑھو۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ الاٰية (ھود ۱۱۶) نازل فرمائی۔ اس نے پوچھا: کیا یہ حکم خاص طور پر میرے لئے ہے یا تمام مسلمانوں کے لئے حکم عام ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ حکم تمام مومنین کے لئے عام ہے

❖❖ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ احادیث اور جو میں نے ان سے پہلے ذکر کی ہیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے یہ روایات نقل کی ہیں البتہ یہ احادیث دونوں کتابوں میں متفرق طور پر موجود ہیں اور تمام احادیث صحیح ہیں اور اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ وہ لمس جس سے وضو ٹوٹتا ہے اس سے مراد جماع نہیں ہے (بلکہ مطلق چھونا مراد ہے)

472- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ عارم، وَحَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ، وَاللَّفْظُ لَهُ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، اَنَّ عُرْوَةَ، كَانَ عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَسُئِلَ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ، فَلَمْ يَرَ بِهٖ بَاْسًا، فَقَالَ عُرْوَةُ: اِنَّ بُسْرَةَ بِنْتَ صَفْوَانٍ حَدَّثَتْنِيْ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَفْضٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى ذَكَرِهٖ فَلَا يُصَلِّ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ فَبَعَثَ مَرْوَانُ حَرَسِيًّا اِلٰى بُسْرَةَ فَرَجَعَ الرَّسُوْلُ، فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ هِشَامٌ: قَدْ كَانَ اَبِيْ يَقُوْلُ: اِذَا مَسَّ ذَكَرَهُ اَوْ اُنْثَيَيْهِ اَوْ فَرْجَهُ فَلَا يُصَلِّيْ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ هٰكَذَا سَاقَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَذَكَرَ فِيْهِ سَمَاعَ عُرْوَةَ بْنِ بُسْرَةَ، وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ ثِقَةٌ، وَهُوَ اَحَدُ اَئِمَّةِ الْقُرَّاءِ، وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ رِوَايَةِ الْجُمْهُوْرِ مِنْ اَصْحَابِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ بُسْرَةَ ابْنُ اَبِيْ تَمِيْمَةَ السَّخْتِيَانِيُّ، وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ الْمَكِّيُّ، وَابْنُ جُرَيْجٍ وَّابْنُ عُيَيْنَةَ، وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَمَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، وَهِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ عَلْقَمَةَ، وَعَاصِمُ بْنُ هِلَالٍ الْبَارِقِيُّ، وَيَحْيَى بْنُ ثَعْلَبَةَ الْمَازِنِيُّ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ الْهُنَائِيُّ، وَاَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَطَّارُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ، وَعَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ الْاَنْصَارِيُّ، وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، وَيَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ الْجَزَرِيُّ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، وَحَارِثَةُ بْنُ هَرِمَةَ الْفُقَيْمِيُّ، وَاَبُوْ مَعْمَرٍ، وَعَبَّادُ بْنُ صُهَيْبٍ، وَغَيْرُهُمْ، وَقَدْ خَالَفَهُمْ فِيْهِ جَمَاعَةٌ فَرَوَوْهُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مَّرْوَانَ، عَنْ بُسْرَةَ مِنْهُمْ سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ، وَرِوَايَةً عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، وَرِوَايَةً عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، وَوَهْبُ بْنُ خَالِدٍ، وَسَلَامُ بْنُ اَبِيْ مُطِيْعٍ، وَعُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَّاَبِيْ اُسَامَةَ، وَغَيْرِهِمْ، وَقَدْ ذُكِرَ الْخِلَافُ فِيْهِ عَلٰى هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ، فَنَظَرْنَا فَاِذَا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ اَثْبَتُوْا سَمَاعَ عُرْوَةَ مِنْ بُسْرَةَ اَكْبَرُ، وَبَعْضُهُمْ اَحْفَظُ مِنَ الَّذِيْنَ جَعَلُوْهُ عَنْ مَّرْوَانَ اِلَّا اَنَّ جَمَاعَةً مِّنَ الْاَئِمَّةِ الْحُفَّاظِ اَيْضًا ذَكَرُوْا فِيْهِ مَرْوَانَ مِنْهُمْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّالثَّوْرِيُّ وَنُظَرَاؤُهُمَا فَظَنَّ جَمَاعَةٌ مِمَّنْ لَمْ يُنْعِمِ النَّظَرَ فِيْ هٰذَا

الاخْتِلَافِ اَنَّ الْخَبَرَ وَاهٍ لِطَعْنِ اَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ عَلٰى مَرْوَانَ، فَنَظَرْنَا فَوَجَدْنَا جَمَاعَةً مِّنَ الثِّقَاتِ الْحُفَّاظِ رَوَوْا هٰذَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مَّرْوَانَ، عَنْ بُسْرَةَ، ثُمَّ ذَكَرُوْا فِيْ رِوَايَاتِهِمْ اَنَّ عُرْوَةَ، قَالَ: ثُمَّ لَقِيتُ بَعْدَ ذٰلِكَ بُسْرَةَ، فَحَدَّثَتْنِيْ بِالْحَدِيْثِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَدَّثَنِيْ مَرْوَانُ عَنْهَا، فَدَلَّنَا ذٰلِكَ عَلٰى صِحَّةِ الْحَدِيْثِ وَثُبُوتِهِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَزَالَ عَنْهُ الْخِلَافُ وَالشُّبْهَةُ، وَثَبَتَ سَمَاعُ عُرْوَةَ مِنْ بُسْرَةَ فَمَنْ بَيَّنَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ سَمَاعِ عُرْوَةَ مِنْ بُسْرَةَ شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ الدِّمَشْقِيُّ

✧✧ حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عروۃ رضی اللہ عنہ، مروان بن حکم کے پاس موجود تھے ان کی موجودگی میں ''مس ذکر'' سے متعلق مسئلہ پوچھا گیا تو مروان نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس پر حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے حضرت سبرۃ بنت صفوان رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنایا ہے: جب تم میں سے کوئی اپنے ذکر کو چھوئے تو وضو کئے بغیر نماز نہ پڑھے۔ مروان نے ایک شاہی فوجی کو تصدیق کے لئے حضرت سبرۃ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا۔ وہ حضرت سبرۃ رضی اللہ عنہا سے مل کر واپس آئے تو حضرت عروہ رضی اللہ عنہا کی بات کی تصدیق کی۔ ہشام نے کہا: میرے والد کا بھی یہی موقف تھا کہ ذکر، خصیتین یا فرج کو چھوئے، تو وضو کئے بغیر نماز نہ پڑھے۔

✣✣ حماد بن زید نے بھی یہ حدیث اسی طرح بیان کی ہے اور انہوں نے اس میں بسرہ سے عروہ کے سماع کا بھی ذکر کیا ہے اور (اس سند میں موجود) خلف بن ہشام، ثقہ راوی ہیں اور ان کا شمار ائمہ قراء میں ہوتا ہے اور ہشام بن عروہ کے وہ اصحاب جن کی روایت جمہور کی روایت کی صحت پر دلالت کرتی ہیں اور ان کی سند ہشام پھر ان کے والد سے ہو کر سبرہ تک پہنچتی ہے، ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں (......اس مقام پر اصل کتاب میں جگہ خالی ہے......)۔ ابن ابی تمیمہ السختیانی، قیس بن سعد المکی، ابن جریج، ابن عیینہ، عبدالعزیز بن ابی حازم، یحییٰ بن سعید، حماد بن سلمہ، معمر بن راشد، ہشام بن حسان، عبداللہ بن محمد ابو علقمہ، عاصم بن ہلال البارقی، یحییٰ بن ثعلبہ المازنی، سعید بن عبدالرحمٰن الجحی، علی بن المبارک الھنائی، ابان بن یزید العطار، محمد بن عبدالرحمٰن الطفاوی، عبدالحمید بن جعفر الانصاری (......اس مقام پر اصل کتاب میں جگہ خالی ہے......) عبدالعزیز بن محمد الدراوری، یزید بن سنان الجزری، عبدالرحمٰن بن ابی الزناد، عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز، حارثہ بن ہرمہ الفقیمی، ابو معمر، عباد بن صھیب اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم۔ اس سند میں بعض محدثین رحمۃ اللہ علیہم کا اختلاف ہے، ان کے نزدیک اس حدیث کی سند یوں ہے۔ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مَّرْوَانَ، عَنْ بُسْرَةَ،

اختلاف کرنے والے راویوں کے نام درج ذیل ہیں۔

سفیان بن سعد الثوری، ان کی ایک روایت ہشام بن حسان سے ہے اور ایک روایت حماد بن سلمہ سے۔ اور مالک بن انس رضی اللہ عنہ، وہب بن خالد، سلام ابن ابی مطیع، عمر بن علی المقدمی، عبداللہ بن ادریس، علی بن مسھر، ابو اسامہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم۔

یہاں تک ہشام بن عروہ کے حوالے سے اس کے شاگردوں میں جو اختلاف تھا اس کا ذکر ہوا ہے، ان دونوں فریقوں کی شخصیات پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ جنہوں نے سبرہ سے عروہ کا سماع ثابت کیا ہے، وہ زیادہ بزرگ لوگ ہیں اور ان میں سے بعض راوی

زیادہ حافظے کے مالک ہیں بہ نسبت ان راویوں کے جنہوں نے عروہ کی سند مروان سے بیان کی ہے، تاہم مروان سے سند بیان کرنے والوں میں بھی ائمہ حفاظ کے اسماء گرامی موجود ہیں۔ جن میں مالک بن انس رضی اللہ عنہ اور ثوری خاص طور پر قابل ذکر ہیں، ان کے علاوہ بھی ان کے ہم پلہ محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے مروان کا نام لیا ہے۔ چنانچہ جن لوگوں کی سند کے اس اختلاف پر گہری نظر نہیں ہے وہ اس کو اس وجہ سے ضعیف سمجھنے لگے کہ اس میں مروان پر ائمہ حدیث کا طعن پایا جاتا ہے۔ لیکن مزید غور وخوض اور تحقیق کرنے سے ہم پر یہ عقدہ کھلا کہ ثقہ حفاظ راویوں کی پوری ایک جماعت ہے، جس نے یہی حدیث ہشام بن عروہ سے پھر ان کے والد (عروہ) سے پھر مروان سے اور پھر بسرہ سے روایت کی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی روایات میں عروہ کا یہ بیان بھی ذکر کیا کہ: میں نے اس کے بعد بسرہ سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھے یہ حدیث خود سنادی جیسا کہ مروان نے بسرہ کے حوالے سے بتائی تھی۔

(امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) اس روایت کے بعد یہ حدیث صحیح قرار پائی ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ثابت ہوتی ہے اور اس حدیث کی سند میں پایا جانے والا اختلاف اور شکوک وشبہات ختم ہو جاتے ہیں اور عروہ کا بسرہ سے سماع ثات ہوتا ہے اور جن لوگوں نے عروہ کے بسرہ سے سماع کی تصریح کی ہے ان میں شعیب بن اسحاق الدمشقی ہیں۔ جیسا کہ درج ذیل ہے۔

473- حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبُوْشَنْجِيُّ،

حدیث 473:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 181 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 82 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 163 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 481 اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي) رقم الحديث: 89 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 724 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 27335 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 1112 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 159 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 610 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامي دارعمار بيروت لبنان/عمان 1405ھ 1985ء رقم الحديث: 1113 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 485 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 1657 اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه مكتبه المتنبي بيروت قاهره رقم الحديث: 352 اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان مدينه منوره (طبع اول) 1412ھ/1991ء رقم الحديث: 1716 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله بيروت لبنان 1405ھ/1984ء رقم الحديث: 1516 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان (طبع ثاني) 1403ھ رقم الحديث: 411

حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ مَرْوَانَ، حَدَّثَهُ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، وَكَانَتْ قَدْ صَحِبَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ مَّسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّاْ، قَالَ عُرْوَةُ: فَسَاَلْتُ بُسْرَةَ فَصَدَّقَتْهُ بِمَا قَالَ وَمِنْهُمْ رَبِيْعَةُ بْنُ عُثْمَانَ التَّيْمِيُّ

✧✧ حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد عروہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ مروان نے یہ حدیث بسرہ بنت صفوان (بسرہ کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل تھی) کے حوالے سے بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنی شرمگاہ کو چھوئے وہ وضو کرے۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے خود حضرت بسرہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کے حوالے سے پوچھا: تو انہوں نے مروان کی بات کی تصدیق کی۔ ربیعہ بن عثمان نے بھی مروان کے بسرہ سے سماع کی تصریح کی ہے۔ جیسا کہ درج ذیل حدیث سے ثابت ہے۔

474- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَسَّانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيْهُ فِيْ اٰخَرِيْنَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ، حَدَّثَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مَّرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَّسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّاْ، قَالَ عُرْوَةُ: فَسَاَلْتُ بُسْرَةَ فَصَدَّقَتْهُ، وَمِنْهُمُ الْمُنْذِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحِزَامِيُّ الْمَدِيْنِيُّ

✧✧ ربیعہ بن عثمان، ہشام بن عروہ کے حوالے سے ان کے والد عروہ کا بیان نقل کرتے ہیں کہ مروان بن حکم نے حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: جو شخص اپنے ذکر کو چھوئے وہ وضو کرے۔ عروہ کہتے ہیں: میں نے بسرہ سے (اس حدیث کے متعلق) پوچھا تو انہوں نے تصدیق کی۔ منذر بن عبداللہ الحزامی المدینی نے بھی مروان کے بسرہ سے سماع کی تصریح کی ہے۔ جیسا کہ درج ذیل حدیث سے ثابت ہے۔

475- اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَصْبَغَ بْنِ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحِزَامِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مَّرْوَانَ، عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ مَّسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّاْ فَاَنْكَرَ عُرْوَةُ فَسَاَلَ بُسْرَةَ فَصَدَّقَتْهُ، وَمِنْهُمْ عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْقُرَشِيُّ

✧✧ منذر بن عبداللہ الحزامی ہشام بن عروہ کے حوالے سے ان کے والد عروہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ مروان نے بسرہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: جو اپنے ذکر کو چھوئے وہ وضو کرے، عروہ کو اس بات کا یقین نہیں آیا اس لئے انہوں نے بذات خود ''بسرہ'' سے اس کی بابت پوچھا تو انہوں نے تصدیق کر دی۔ عنبسہ بن عبدالواحد القرشی کی روایت میں بھی مروان کے بسرہ سے سماع کی تصریح کی ہے۔ جیسا کہ درج ذیل حدیث کی سند سے ظاہر ہے۔

476- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ الْخَوَّاصُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ

مَرْوَانَ، عَنْ بُسْرَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلَا يُصَلِّ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ، قَالَ: فَاَتَيْتُ بُسْرَةَ فَحَدَّثَتْنِي كَمَا حَدَّثَنِي مَرْوَانُ عَنْهَا، اَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَمِنْهُمْ اَبُو الْاَسْوَدِ حُمَيْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ الْبَصْرِيُّ الثِّقَةُ الْمَامُوْنُ

✧✧ عبسہ بن عبدالواحد، ہشام کے حوالے سے ان کے والد عروہ کا بیان نقل کرتے ہیں کہ مروان نے بسرہ کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: جو اپنی شرمگاہ کو چھوئے وہ وضو کئے بغیر نماز مت پڑھے۔عروہ کہتے ہیں: میں بسرہ کے پاس آیا تو انہوں نے بالکل وہی حدیث سنائی جو مروان نے سنائی تھی کہنے لگی: میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے۔

❖ ابوالاسود حمید بن الاسود البصری کی روایت بھی اسی طرح ہے اور یہ راوی ثقہ ہیں، مامون ہیں۔

477- اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِيْنِيِّ، وَذَكَرَ حَدِيْثَ شُعَيْبِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ الَّذِيْ يَذْكُرُ فِيْهِ سَمَاعَ عُرْوَةَ مِنْ بُسْرَةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: هٰذَا مِمَّا يَدُلُّكَ عَلٰى اَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ الْقَطَّانَ قَدْ حَفِظَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مَرْوَانَ، عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، وَقَدْ كَانَتْ صَحِبَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا مَسَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عُرْوَةُ فَسَاَلَ بُسْرَةَ فَصَدَّقَتْهُ حَزْمِ الْاَنْصَارِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ، وَاَبُو الزِّنَادِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ذَكْوَانَ الْقُرَشِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ، وَاَبُو الْاَسْوَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْقُرَشِيُّ، وَعَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ الْاَنْصَارِيُّ، وَالْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقٍ، وَغَيْرِهِمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَاَتْبَاعِهِمْ، فَاَمَّا بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ فَاِنَّهَا مِنْ سَيِّدَاتِ قُرَيْشٍ،

✧✧ ابوجعفر محمد بن محمد بن عبداللہ البغدادی اسماعیل بن اسحاق کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے علی بن المدینی سے سنا ہے پھر شعیب بن اسحاق کی ہشام بن عروہ سے روایت کردہ وہ حدیث سنائی جس میں عروہ کے بسرہ سے سماع کی تصریح موجود ہے اس پر علی نے کہا: یہ وہ روایت ہے جو تجھے یہ ثابت کر رہی ہے کہ یحیٰی بن سعید القطان نے ہشام بن عروہ کی وہ روایت یاد کی ہے جو انہوں نے اپنے باپ، انہوں نے مروان سے اور مروان نے بسرہ بنت صفوان سے سنی ہے اور بسرہ کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت حاصل ہے۔آپ فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی اپنے ذکر کو چھوئے تو وضو کئے بغیر نماز مت پڑھے۔عروہ نے اس بات کا انکار کیا پھر انہوں نے خود بسرہ سے پوچھا تو انہوں نے اس بات کی تصدیق کی (......اس مقام پر اصل کتاب میں جگہ خالی ہے......) حزم الانصاری، محمد بن مسلم الزہری، ابوالزناد، عبداللہ بن ذکوان القرشی، محمد بن عبداللہ بن عروہ، ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل القرشی، عبدالحمید بن جعفر الانصاری، حسن بن مسلم بن یناق اور دیگر تابعین و تبع تابعین اور بسرہ بنت صفوان سادات قریش سے تعلق رکھنے والی خاتون تھیں۔

478- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ النَّسَائِيُّ،

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ، قَالَ: قَالَ لَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ: اَتَدْرُوْنَ مَنْ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ ؟ هِيَ جَدَّةُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ اُمُّ اُمِّهٖ فَاعْرِفُوهَا،

✧✧ منصور بن سلمہ خزاعی کہتے ہیں: ہمیں مالک بن انس ؓ نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ یہ بسرہ بنت صفوان کون تھی؟ یہ عبدالملک بن مروان کی نانی ہیں، اس لئے ان کو پہچانو۔

479۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْمُؤَذِّنُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ النَّسَوِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: وَبُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ اَسَدٍ مِّنَ الْمُبَايِعَاتِ، وَوَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلٍ عَمُّهَا، وَلَيْسَ لِصَفْوَانَ بْنِ نَوْفَلٍ عَقِبٌ اِلَّا مِنْ قِبَلِ بُسْرَةَ، وَهِيَ زَوْجَةُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مُغِيْرَةَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ، عَنْ بُسْرَةَ مِنْهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَعَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيَّةُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى، وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَةَ اَحَادِيْثَ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ، وَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَاهُ اشْتِهَارُ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، وَارْتَفَعَ عَنْهَا اسْمُ الْجَهَالَةِ بِهٰذِهِ الرِّوَايَاتِ، وَقَدْ رَوَيْنَا اِيْجَابَ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ وَالصَّحَابِيَّاتِ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ، وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ، وَسَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ، وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَاُمُّ حَبِيْبَةَ، وَاُمُّ سَلَمَةَ وَاَرْوٰى حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ اَبِي نُعَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّاْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَشَاهِدُهُ الْحَدِيْثُ الْمَشْهُوْرُ: عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَةُ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهَا قَالَتْ: اِذَا مَسَّتِ الْمَرْاَةُ فَرْجَهَا تَوَضَّاَتْ "

✧✧ مصعب بن عبداللہ الزبیری کہتے ہیں: حضرت بسرہ بنت صفوان بن نوفل بن اسد بیعت کرنے والی خواتین میں سے ہیں اور ورقہ بن نوفل ان کے چچا ہیں اور صفوان بن نوفل کی ان کے علاوہ اور کوئی اولاد نہیں ہے اور یہ معاویہ بن مغیرہ بن ابی العاص کی زوجہ ہیں۔

✣✣ اس حدیث کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کی ایک جماعت نے بسرہ سے روایت کیا ہے ان میں: عبداللہ بن عمر بن خطاب، عبداللہ بن عمرو بن العاص، سعید بن المصیب، عمرو بنت عبدالرحمٰن الانصاریہ، عبداللہ بن ابی ملیکہ، مروان بن الحکم اور سلیمان بن موسیٰ (رضی اللہ عنہم) کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔

(امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) ہم نے بسرہ بنت صفوان کے حوالے سے اس حدیث کے علاوہ ۵ احادیث نبویہ روایت کی ہیں

اس سے روایت حدیث میں بسرہ بنت صفوان کی شہرت ثابت ہوتی ہے اور ان پر جہالت کی جو چھاپ لگی ہوئی تھی وہ ختم ہوگئی ہے اور ہم نے ذکر کے چھونے سے وضو لازم ہونے کے متعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صحابیات کے حوالے سے بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات نقل کئے ہیں، ان میں حضرت عبداللہ بن عمر، ابوہریرہ، زید بن خالد الجھنی، سعد بن ابی وقاص، جابر بن عبداللہ، اُمّ حبیبہ، اُمّ سلمہ، اردق (رضی اللہ عنہم) (.........اس مقام پر اصل کتاب میں جگہ خالی ہے.........) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نافع ابن نعیم نے سعید بن ابی سعید المقبری کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے وہ وضو کرے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور اس کی شاہد حدیث یزید بن عبدالملک کی روایت کردہ وہ حدیث مشہور ہے جو انہوں نے سعید بن ابی سعید کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اور اُمّ المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ عنہا کی یہ روایت "جب عورت شرمگاہ کو چھوئے تو وضو کرے" درجہ صحت کو پہنچی ہوئی ہے (یہ روایت درج ذیل ہے)

480- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرَوِيّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَحَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَنْبَأَ الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَنْبَأَ الشَّافِعِيُّ أَنْبَأَ الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِذَا مَسَّتِ الْمَرْأَةُ فَرْجَهَا بِيَدِهَا فَعَلَيْهَا الْوُضُوءُ

✧✧ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں، جب عورت اپنا ہاتھ اپنی شرمگاہ کو لگائے تو وضو کرے۔

481- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ الْاَصْبَهَانِيُّ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهٖ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَكَرِيَّا الْاَصْبَهَانِيُّ، عَنْ مُّحْرِزِ بْنِ سَلَمَةَ الْمَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اِذَا مَسَّتِ الْمَرْاَةُ فَرْجَهَا تَوَضَّاَتْ

✧✧ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب عورت اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے تو وضو کرے۔

وَهٰذِهٖ مُنَاظَرَةٌ جَرَتْ بَيْنَ اَئِمَّةِ الْحُفَّاظِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ

مس ذکر سے وضو ٹوٹنے یا نہ ٹوٹنے کے متعلق ائمہ حفاظ کے درمیان پیش آنے والا مناظرہ

482- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجَرَّاحِ الْعَدْلُ الْحَافِظُ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى الْقَاضِي السَّرْخَسِيُّ، حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُرَجَّى الْحَافِظُ، قَالَ: اجْتَمَعْنَا فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ اَنَا وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّعَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيّ وَيَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ فَتَنَاظَرُوْا فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ، فَقَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ: يَتَوَضَّاُ مِنْهُ، وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيّ بِقَوْلِ الْكُوْفِيِّيْنَ وَتَقَلَّدَ قَوْلَهُمْ، وَاحْتَجَّ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ بِحَدِيْثِ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، وَاحْتَجَّ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيّ بِحَدِيْثِ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ اَبِيْهِ وَقَالَ لِيَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ: كَيْفَ تَتَقَلَّدُ اِسْنَادَ بُسْرَةَ وَمَرْوَانُ اِنَّمَا اَرْسَلَ شُرْطِيًّا حَتّٰى رَدَّ جَوَابَهَا اِلَيْهِ، فَقَالَ يَحْيٰى: ثُمَّ لَمْ يُقْنِعْ ذٰلِكَ عُرْوَةَ حَتّٰى اَتٰى بُسْرَةَ فَسَاَلَهَا وَشَافَهَتْهُ بِالْحَدِيْثِ، ثُمَّ قَالَ يَحْيٰى: وَلَقَدْ اَكْثَرَ النَّاسُ فِيْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ وَّاَنَّهٗ لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيْثِهٖ، فَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنْهُ: كِلَا الْاَمْرَيْنِ عَلٰى مَا قُلْتُمَا، فَقَالَ يَحْيٰى مَالِكٌ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ تَوَضَّأَ مِنْ مَّسِّ الذَّكَرِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَّقُوْلُ: لَا يُتَوَضَّأُ مِنْهُ وَاِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِّنْ جَسَدِكَ فَقَالَ يَحْيٰى عَنْ مَّنْ، فَقَالَ: عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَاِذَا اجْتَمَعَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّابْنُ عُمَرَ وَاخْتَلَفَا فَابْنُ مَسْعُوْدٍ اَوْلٰى اَنْ يُتَّبَعَ، فَقَالَ لَهُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: نَعَمْ، وَلٰكِنْ اَبُوْ قَيْسٍ الْاَوْدِيُّ لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيْثِهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، قَالَ: مَا اُبَالِيْ مَسِسْتُهُ اَوْ اَنْفِيْ، فَقَالَ اَحْمَدُ: عَمَّارُ وَابْنُ عُمَرَ اسْتَوَيَا فَمَنْ شَاءَ اَخَذَ بِهٰذَا وَمَنْ شَاءَ اَخَذَ بِهٰذَا، فَقَالَ يَحْيٰى: بَيْنَ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ وَّعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ مَفَازَةٌ

✧✧ رجاء بن مرجی الحافظ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ مسجد خیف میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ میں، علی بن المدینی اور یحییٰ بن معین جمع ہوئے اور ان کے درمیان "مسِ ذکر" کے موضوع پر مناظرہ ہوا۔

یحییٰ بن معین کا موقف یہ تھا کہ اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

علی بن المدینی نے احناف کا موقف اختیار کیا اور انہی کے قول کی تقلید کی۔

یحییٰ بن معین نے بسرہ بن صفوان کی حدیث سے دلیل دی اور علی بن المدینی نے قیس بن طلق کی ان کے والد سے روایت کردہ حدیث بطور دلیل پیش کی اور یحییٰ بن معین سے کہا: آپ بسرہ کی روایت سے استدلال کیسے کر سکتے ہیں کیونکہ مروان نے ایک فوجی بھیج کر معلوم کیا تھا اور اس نے آ کر بسرہ کا جواب ان کو سنایا تھا؟ یحییٰ نے جواب دیا: تو عروہ نے صرف اسی پر اکتفاء نہیں کیا تھا بلکہ وہ خود بسرہ سے جا کر ملے تھے اور وہ حدیث بالمشافہ خود ان سے حاصل کی تھی۔ پھر یحییٰ نے کہا: اکثر لوگوں کو قیس بن طلق پر اعتراض ہے اور ان کی حدیث کو بطور دلیل پیش نہیں کیا جا سکتا۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بولے: تم دونوں کا موقف درست ہے اور پھر یحییٰ نے مالک کے حوالے سے نافع کا یہ قول نقل کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے "مسِ ذکر" سے وضو کیا تھا۔ علی نے جواب دیا: عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ (مسِ ذکر) سے وضو لازم نہیں ہوتا کیونکہ وہ بھی تو تمہارے جسم ہی کا ایک حصہ ہے۔ یحییٰ نے کہا: اس کی سند کیا ہے؟ علی نے جواب دیا: عن سفیان عن ابی قیس عن ھزیل عن عبداللہ اور جب کسی مسئلہ میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما میں اختلاف ہو تو اولیٰ یہ ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول اختیار کیا جائے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا: ہاں (یہ بات تو ٹھیک ہے لیکن) ابوقیس الاودی کی حدیث کو دلیل نہیں بنا سکتے۔ علی نے جواب دیا: مجھے ابونعیم نے مسعر کے حوالے سے عمیر بن سعید کی روایت سنائی کہ عمار بن یاسر کہا کرتے ہیں: میں ذکر کو چھونے سے کوئی حرج محسوس نہیں کرتا ہوں۔ اس پر احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ بولے: عمار اور ابن عمر رضی اللہ عنہما درجہ میں برابر ہیں، جو چاہے عمار کی روایت اختیار کرے اور جو چاہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت اختیار کر لے۔ یحییٰ نے جواب دیا: عمیر بن سعید اور عمار بن یاسر کے درمیان بہت فرق ہے۔

483- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، وَحَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ

الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نَتَوَضَّأُ مِنْ مَّوْطِءٍ قَالَ: تَابَعَهُ اَبُوْ مُعَاوِیَةَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِیْسَ، عَنِ الْاَعْمَشِ اَمَا حَدِیْثُ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھا کرتے تھے تو ہم ذکر کو ہاتھ لگانے کے باعث، وضو نہیں کرتے تھے۔

❖ اعمش سے روایت کرنے میں ابومعاویہ اور عبداللہ بن ادریس نے بھی سفیان کی متابعت کی ہے۔

ابومعاویہ کی روایت درج ذیل ہے۔

484۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ، فَذَكَرَهُ بِاِسْنَادِهِ نَحْوَهُ، وَاَمَّا حَدِیْثُ اَبِیْ اِدْرِیْسَ،

ابوادریس کی روایت یہ ہے

485۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِیْسَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، فَذَكَرَهُ نَحْوَهُ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

486۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ، وَاِبْرَاهِیْمُ بْنُ عِصْمَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا السَّرِیُّ بْنُ خُزَیْمَةَ، حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ. وَاَنْبَاَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ الْفَقِیْهُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰی الْاَنْصَارِیُّ، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَخْلَعْ نَعْلَیْهِ فِی الصَّلٰوةِ قَطُّ اِلَّا مَرَّةً وَّاحِدَةً خَلَعَ فَخَلَعَ النَّاسُ، فَقَالَ: مَا لَكُمْ، قَالُوْا: خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا، فَقَالَ: اِنَّ جِبْرِیْلَ اَخْبَرَنِیْ اَنَّ فِیْهِمَا قَذَرًا، اَوْ اَذًی

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الْبُخَارِیِّ، فَقَدِ احْتَجَّ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنّٰی وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَشَاهِدُهُ الْحَدِیْثُ الْمَشْهُوْرُ عَنْ مَّیْمُوْنٍ الْاَعْوَرِ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لئے کبھی بھی نعلین مبارک نہیں اتارے۔ صرف

حدیث 483:

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 37 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰي" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 646 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث:10458

حدیث 486:

ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰي" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث:3894

ایک مرتبہ اتارے تھے تو لوگوں نے بھی اتار دیئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں نے جوتے کیوں اتارے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: (یارسول اللہ ﷺ) آپ نے اپنے نعلین اتارے تو ہم نے بھی اتار دیئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا مجھے [illegible] ان میں نجاست [illegible] گندگی ہے۔

✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن المثنیٰ کی روایات نقل کی ہیں اور اس کی ایک شاہد حدیث مشہور بھی موجود ہے [illegible] الاحوص سے منقول ہے۔ (وہ روایت درج ذیل ہے)

487۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ، وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ عِصْمَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: خَلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْلَهُ، فَقَالَ: اِنَّ جِبْرِيْلَ اَخْبَرَنِي

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے نعلین مبارک اتارے (..........اس مقام پر اصل کتاب میں جگہ خالی ہے.....) آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبرائیل نے بتایا (..........اس مقام پر اصل کتاب میں جگہ خالی ہے.....)

488۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ اُنَيْفٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ الْمَذْهَبَ اَبْعَدَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ

✧✧ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے نکلتے تو کافی دور تک چلے جاتے۔

✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور اس حدیث کی شاہد حدیث بھی ہے جو کہ اسماعیل بن عبدالملک نے ابوالزبیر سے روایت کی ہے (وہ حدیث درج ذیل ہے)

حدیث 488:

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دار الفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 331 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 50 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 1063

489- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَقْضِيَ حَاجَتَهُ اَبْعَدَ حَتّٰى لَا يَرَاهُ اَحَدٌ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت کریمہ تھی کہ جب قضائے حاجت کرنا ہوتی تو اتنا دور نکل جاتے کہ لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل ہو جایا کرتے تھے۔

490- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ مُّوْسٰى بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَّاءِ الْبَحْرِ، فَقَالَ: مَاءُ الْبَحْرِ طَهُوْرٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَشَوَاهِدُهُ كَثِيْرَةٌ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ فَاَوَّلُ شَوَاهِدِهِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریا کے پانی کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دریا کا پانی پاک ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اس کی پہلی شاہد حدیث درج ذیل ہے۔

491- مَا حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، كُلُّهُمْ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ مَوْلًى لِاٰلِ الْاَزْرَقِ، اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ اَبِيْ بُرْدَةَ، رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ، اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا

حدیث 491:

اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 83 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 69 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 332 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 386 اخرجه ابومحمد الدارمى فى "سننه" طبع دارالكتاب العربى بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 729 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 9088 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 1243 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 112 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 58 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 18744 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 1759

نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَآءِ، فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّأُ بِمَآءِ الْبَحْرِ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ وَقَدْ تَابَعَ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ عَلٰى رِوَايَتِهٖ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمُزَنِيُّ، اَمَا حَدِيْثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَيُّوْبَ بْنِ زَاذَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ: وَاَنْبَاَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں تو اپنے ساتھ زیادہ پانی نہیں لے جا پاتے (وہ اتنا ہی ہوتا ہے کہ) اگر اس سے وضو کر لیں تو پیاسے رہ جانے کا خوف ہوتا ہے، تو کیا ہمیں سمندر کے پانی سے وضو کرنے کی اجازت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا شکار حلال ہے۔

✣✣ یہ حدیث صفوان بن سلیم سے روایت کرنے میں عبدالرحمٰن بن اسحاق اور اسحاق بن ابراہیم المزنی نے مالک بن انس رضی اللہ عنہ کی متابعت کی ہے، ان میں سے عبدالرحمٰن بن اسحاق کی روایت درج ذیل ہے۔

492۔ الْكُلَيْنِيُّ بِالرِّيِّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ، وَهُوَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِّمَّنْ يَّرْكَبُ الْبَحْرَ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَتَزَوَّدُ شَيْئًا مِّنَ الْمَآءِ، فَاِنْ تَوَضَّاْنَا بِهٖ عَطِشْنَا فَهَلْ يَصْلُحُ لَنَا اَنْ نَتَوَضَّاَ مِنْ مَّآءِ الْبَحْرِ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ وَقَدْ تَابَعَ الْجُلاحُ اَبُوْ كَثِيْرٍ صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ عَلٰى رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کچھ لوگ آئے، جو اکثر سمندر کا سفر کیا کرتے تھے، وہ کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ سمندر میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا بہت پانی رکھ لیتے ہیں (لیکن اس کی مقدار اتنی ہی ہوتی ہے کہ) اگر اس پانی کے ساتھ ہم وضو کر لیں تو پینے کے لئے کچھ نہیں بچے گا، تو کیا ہمیں سمندر کے پانی سے وضو کرنے کی اجازت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سمندر کا پانی پاک اور اس کا میتہ حلال ہے۔

✣✣ اس حدیث کو سعید ابن سلمہ المخزومی سے روایت کرنے میں الجلاح ابوکثیر نے صفوان بن سلیم کی متابعت کی ہے (ان کی حدیث درج ذیل ہے)

493۔ حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، اَنْبَاَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ شَرِيْكٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ،

حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، حَدَّثَنِي الْجُلَاحُ أَبُو كَثِيرٍ، أَنَّ ابْنَ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيَّ، حَدَّثَهُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَجَاءَهُ صَيَّادٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا نَنْطَلِقُ فِي الْبَحْرِ نُرِيدُ الصَّيْدَ فَيَحْمِلُ مَعَهُ أَحَدُنَا الْإِدَاوَةَ وَهُوَ يَرْجُو أَنْ يَأْخُذَ الصَّيْدَ قَرِيبًا، فَرُبَّمَا وَجَدَهُ كَذَلِكَ، وَرُبَّمَا لَمْ يَجِدِ الصَّيْدَ حَتَّى يَبْلُغَ مِنَ الْبَحْرِ مَكَانًا لَمْ يَظُنَّ أَنْ يَبْلُغَهُ، فَلَعَلَّهُ يَحْتَلِمُ أَوْ يَتَوَضَّأُ، فَإِنِ اغْتَسَلَ أَوْ تَوَضَّأَ بِهَذَا الْمَاءِ، فَلَعَلَّ أَحَدُنَا يُهْلِكُهُ الْعَطَشُ، فَهَلْ تَرَى فِي مَاءِ الْبَحْرِ أَنْ نَغْتَسِلَ أَوْ نَتَوَضَّأَ بِهِ إِذَا خِفْنَا ذَلِكَ؟ فَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اغْتَسِلُوا مِنْهُ وَتَوَضَّئُوا بِهِ فَإِنَّهُ طَهُورٌ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ وَقَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِالْجُلَاحِ أَبِي كَثِيرٍ وَقَدْ تَابَعَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ، وَيَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ سَعِيدَ بْنَ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيَّ عَلَى رِوَايَةِ هَذَا الْحَدِيثِ وَاخْتُلِفَ عَلَيْهِ فِيهِ

✧✧ جلاح ابوکثیر کی سعید ابن سلمہ کی سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن ہم بارگاہ رسالت میں حاضر تھے تو ایک مچھیرا آپ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم شکار کی غرض سے سمندروں کا سفر کرتے ہیں۔ اس لئے چھوٹے سے برتن میں پانی بھر کر ساتھ رکھ لیتے ہیں کیونکہ ہمیں امید ہوتی ہے کہ قریب ہی کہیں شکار مل جائے گا۔ کبھی ایسا ہو بھی جاتا ہے (کہ قریب ہی شکار مل جاتا ہے) لیکن کئی مرتبہ شکار کی تلاش میں ہم اتنی دور دور تک نکل جاتے ہیں کہ خود ہمارے وہم وگمان میں نہیں ہوتا کہ ہم ایسی جگہ پہنچ جائیں گے۔ ایسی صورت میں کسی کو غسل یا وضو کی حاجت ہوتی ہے تو اگر ہم اس رکھے ہوئے پانی سے نہائیں یا وضو کریں تو یہ خدشہ ہوتا ہے کہ کوئی آدمی پیاس کی تاب نہ لا کر ہلاک ہو جائے۔ حضور! جب حالات اس قدر سخت ہوں تو کیا ہمیں سمندر کے پانی سے نہانے یا وضو کرنے کی اجازت ہے؟ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سمندر کے پانی سے نہا بھی سکتے ہو اور وضو بھی کر سکتے ہو کیونکہ اس کا پانی پاک کنندہ ہے اور اس کا میتہ حلال ہے۔

•:• امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے الجلاح ابوکثیر کی روایات نقل کی ہیں۔ اس حدیث کی روایت میں یحییٰ بن سعید الانصاری اور یزید بن محمد القرشی نے سعید بن سلمہ المخزومی کی متابعت کی ہے لیکن لفظوں میں تھوڑی تبدیلی ہے۔

(یحییٰ بن سعید کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے)

494۔ أَخْبَرَنِيهِ أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ زِيَادٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا جَدِّي، أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

اس میں مغیرہ نے بنی مدلج کے ایک شخص کا ذکر کیا ہے۔

495۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، أَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ، وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ

✧✧ اس حدیث میں انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے۔

❖❖ سلیمان بن بلال نے اس حدیث کی سند یحییٰ بن سعید کے بعد عبداللہ بن مغیرہ کے حوالے سے ان کے والد تک پہنچائی ہے۔(یزید بن محمد القرشی کی روایت درج ذیل ہے)

496- فَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، اَنْ يَّزِيدَ بْنَ مُحَمَّدِ الْقُرَشِيَّ، حَدَّثَهُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: اَتَى نَفَرٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: اِنَّا نَصِيدُ فِي الْبَحْرِ وَمَعَنَا مِنَ الْمَآءِ الْعَذْبِ، فَرُبَّمَا تَخَوَّفْنَا الْعَطَشَ، فَهَلْ يَصْلُحُ اَنْ نَتَوَضَّاَ مِنَ الْبَحْرِ الْمَالِحِ ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، تَوَضَّئُوا مِنْهُ الْبُخَارِيُّ، يَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ الْقُرَشِيُّ هٰذَا فِي التَّارِيخِ، وَاَنَّهُ قَدْ رَوَى عَنْهُ اللَّيْثُ بْنُ اَبِي بُرْدَةَ فَمِنْهُمْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيّبِ

❖❖ (...........اصل نسخہ میں اس مقام پر جگہ خالی ہے..........)اور یہ کہ ان سے لیث بن ابی بردہ نے روایت کی ہے۔ ان میں سے ایک سعید ابن المسیب ہیں ان کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

497- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْقُوبَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَهْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيعَةَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَّاءِ الْبَحْرِ: اَنَتَوَضَّاُ مِنْهُ ؟ فَقَالَ: الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ، وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ

ان میں ایک ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن ہیں (ان کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے)

498- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رَجَاءِ بْنِ السِّنْدِيِّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَزْوَانَ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ مَّاءِ الْبَحْرِ، فَقَالَ: هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ،

قَالَ الْحَاكِمُ: قَدْ رَوَيْتُ فِي مُتَابَعَاتِ الْاِمَامِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِي طُرُقِ هٰذِهِ الْحَدِيْثِ عَنْ ثَلَاثَةٍ لَيْسُوا مِنْ شَرْطِ هٰذَا الْكِتَابِ وَهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمُزَنِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُدَامِيُّ، وَاِنَّمَا حَمَلَنِي عَلٰى ذٰلِكَ بِاَنْ يَّعْرِفَ الْعَالِمُ اَنَّ هٰذِهِ الْمُتَابَعَاتِ وَالشَّوَاهِدَ لِهٰذَا الْاَصْلِ الَّذِي صَدَّرَ بِهِ مَالِكٌ كِتَابَهُ الْمُوَطَّاَ وَتَدَاوَلَهُ فُقَهَاءُ الْاِسْلَامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنْ عَصْرِهِ اِلٰى وَقْتِنَا هٰذَا وَاَنَّ مِثْلَ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَا يُعَلَّلُ بِجَهَالَةِ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ وَالْمُغِيرَةِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ، عَلٰى اَنَّ اسْمَ الْجَهَالَةِ مَرْفُوعٌ عَنْهُمَا بِهٰذِهِ الْمُتَابَعَاتِ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ،

اَمَّا حَدِيْثُ عَلِيٍّ

❖❖ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کردہ اس حدیث کی طرف میں متابعت کے طور پر عبدالرحمن بن اسحاق، اسحاق بن ابراہیم المزنی اور عبداللہ بن محمد القدامی کی روایات نقل کی ہیں حالانکہ یہ راوی اس کتاب کے معیار کے نہیں ہیں۔ یہ متابعات پیش کرنے کا میرا مقصد یہ تھا کہ عالم حدیث جان لے کہ یہ متابعات اور شواہد امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کردہ اس حدیث کے ہیں جو انہوں نے اپنی مؤطا کے بالکل آغاز میں نقل کی ہے اور فقہاء اسلام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے سے لیکر آج تک اس حدیث کو کثرت سے روایت کرتے چلے آ رہے ہیں اور یہ بھی جان لے کہ سعید بن سلمہ اور مغیرہ بن ابوبردہ کی جہالت کی وجہ سے اس حدیث کو معلل قرار نہیں دیا جاسکتا اور وہ بھی ایسے حالات میں کہ ان ذکر کردہ متابعات وشواہد کی وجہ سے ان سے جہالت کی چھاپ بھی ختم ہو چکی ہے۔ نیز علی بن ابی طالب، عبداللہ بن عباس، جابر بن عبداللہ، عبداللہ بن عمرو اور انس بن مالک (رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے بھی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی طرح کی احادیث روایت کی ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث درج ذیل ہے:

499- فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّسَوِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَّاءِ الْبَحْرِ، فَقَالَ: هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ

وَاَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَدْ ذَكَرْنَاهُ

ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کردہ حدیث ہم بیان کر چکے ہیں۔

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت یہ ہے:

500- فَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ الْبَاقِيْ بْنُ نَافِعٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْبَحْرِ: هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ

حدیث 500:

اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي) رقم الحديث: 41 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 83 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 69 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 59 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 386 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 8720 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 1244 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان (طبع ثاني) 1403ھ رقم الحديث: 8657 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 1127 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 58

عبداللہ بن عمرو کی روایت یہ ہے:

501- فَحَدَّثَنَاهُ الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَيْتَةُ الْبَحْرِ حَلَالٌ، وَمَاؤُهُ طَهُورٌ

502- أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ، أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ يَشْرَبُونَ الْخُمُورَ، وَيَأْكُلُونَ الْخَنَازِيرَ، فَمَا تَرَى فِي آنِيَتِهِمْ وَقُدُورِهِمْ ؟ فَقَالَ: دَعُوهَا مَا وَجَدْتُّمْ عَنْهَا بُدًّا، فَإِذَا لَمْ تَجِدُوا عَنْهَا بُدًّا فَاغْسِلُوهَا بِالْمَاءِ، أَوْ قَالَ انْضَحُوهَا بِالْمَاءِ، ثُمَّ قَالَ: اطْبُخُوا فِيهَا وَكُلُوا، قَالَ حَمَّادٌ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَاشْرَبُوا وَهٰكَذَا رَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنْ أَيُّوبَ

✧✧ حضرت ابوثعلبہ الخشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ (ایک دفعہ) نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے علاقے میں اہل کتاب (کثرت سے رہتے ہیں اور وہ) شرابیں پیتے ہیں، خنزیر کا گوشت کھاتے ہیں تو حضور! ان کے استعمال شدہ برتنوں کے استعمال کے بارے میں آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن کے بغیر گزارا ہوسکتا ہو، انہیں استعمال مت کرو اور جن کو استعمال کرنے کے علاوہ اور کوئی صورت نہ ہو تو ان کو پانی سے دھو کر یا (شاید) فرمایا ان پر پانی بہا کر پھر فرمایا: ان کے اندر پکا بھی سکتے ہو اور کھا بھی سکتے ہو۔ حماد کہتے ہیں: مجھے لگتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: پی سکتے ہو۔

شعبہ نے ایوب کے حوالے سے یہی روایت نقل کی ہے، ان کی نقل کردہ روایت درج ذیل ہے۔

503- أَخْبَرَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا أَبُو الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ، وَأَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ، أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّا بِأَرْضٍ عَامَّةُ أَهْلِ كِتَابٍ فَكَيْفَ نَصْنَعُ بِآنِيَتِهِمْ ؟ فَقَالَ: دَعُوا مَا

حديث 502:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3839 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 1797 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 17766 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 131 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 584 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 1014 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "مسند الشاميين" طبع موسسة الرسالة بيروت لبنان 1405ھ/1984ء رقم الحديث: 783

وَجَدْتُمْ مِنْهَا بُدًّا، فَإِذَا لَمْ تَجِدُوْا مِنْهَا بُدًّا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَآءِ، ثُمَّ اطْبُخُوا وَهٰكَذَا رَوَاهُ خَالِدُ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ

اسی حدیث کو خالد الحذاء نے ابوقلابہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔ان کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

504۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيِّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ، قَالَ: سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ اٰنِيَةِ الْمُشْرِكِيْنَ، فَقَالَ: اغْسِلُوْهَا ثُمَّ اطْبُخُوا فِيْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، فَاِنْ عَلَّلَاهُ بِحَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَهُشَيْمٍ، عَنْ خَالِدٍ حَيْثُ زَادَ اَبَا اَسْمَاءَ الرَّحَبِيَّ فِي الْاِسْنَادِ فَاِنَّهُ اَيْضًا صَحِيْحٌ، يَلْزَمُ اِخْرَاجُهُ فِي الصَّحِيْحِ عَلٰى اَنَّ اَبَا قِلَابَةَ قَدْ سَمِعَ مِنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ

✤✤ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ حماد بن سلمہ اور ہشیم کی خالد سے روایت کردہ اس حدیث کی بناء پر جس میں ابواسماء الرحبی کا نام زائد ہے،معلل قرار نہیں دے سکتے، کیونکہ ابواسماء الرحبی والی حدیث خود بھی صحیح ہے۔شیخین رحمۃ اللہ علیہما پر یہ حدیث اپنی صحیح میں نقل کرنا بھی ضروری تھی۔مزید برآں یہ بھی کہ ابوقلابہ نے ابوثعلبہ سے یہ حدیث سنی ہے۔

(مذکورہ تبصرہ کے دوران حماد بن سلمہ اور ہیثم کی جن روایات کا تذکرہ کیا گیا ہے ان میں سے) حماد بن سلمہ کی حدیث درج ذیل ہے۔

505۔ فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيْهُ بِالرِّيِّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، وَحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ، اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ اَهْلِ الْكِتَابِ فَنَطْبُخُ فِي قُدُوْرِهِمْ، وَنَشْرَبُ فِي اٰنِيَتِهِمْ ؟ قَالَ: فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَارْحَضُوْهَا

✧✧ حضرت حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی سند (جس میں ابوقلابہ کے بعد ابواسماء الرحبی کا نام ہے) کے ساتھ ابوثعلبہ کا بیان ہے کہ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! ہم اہل کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں تو کیا ہمیں ان کے برتنوں میں کھانا پکانے کی اور (کھانے) پینے کی اجازت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس کے علاوہ اور کوئی صورت نہ ہو تو اس کو دھو کر استعمال کرلیا کرو۔

(ہشیم نے خالد سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور اس میں بھی ابوقلابہ کے بعد ابواسماء الرحبی کا نام ہے۔ان کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے)

506۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، اَنْبَاَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ، عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ، قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اِنَّا نَغْزُو وَنَسِيْرُ فِيْ اَرْضِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنَحْتَاجُ اِلٰى اٰنِيَةٍ مِّنْ اٰنِيَتِهِمْ فَنَطْبُخُ فِيْهَا، فَقَالَ: اغْسِلُوْهَا بِالْمَآءِ، ثُمَّ اطْبُخُوا فِيْهَا، وَانْتَفِعُوْا بِهَا كِلَا الْاِسْنَادَيْنِ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

❖❖ مذکورہ دونوں اسنادیں، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہیں۔

507۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ يُوْسُفَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ

❖❖ ابوالملیح اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھال استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

508۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، وَيُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، فَذَكَرَهُ بِنَحْوِهٖ رَوَاهُ شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمِنْهَالِ، فَقَالَ فِيْهِ عَنْ شُعْبَةَ، وَهُوَ وَهْمٌ مِّنْهُ، وَهٰذَا الْاِسْنَادُ صَحِيْحٌ فَاِنَّ اَبَا الْمَلِيْحِ اسْمُهُ عَامِرُ بْنُ اُسَامَةَ، وَاَبُوْهُ اُسَامَةُ بْنُ عُمَيْرٍ صَحَابِيٌّ مِّنْ بَنِيْ لِحْيَانَ مُخَرَّجٌ حَدِيْثُهُ فِي الْمَسَانِيْدِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ یزید بن زریع کی سند کے ہمراہ بھی یہ حدیث منقول ہے۔

❖❖ اسی حدیث کو ایک بصری شیخ الحدیث نے محمد بن المنہال کی سند سے روایت کیا ہے لیکن انہوں نے اس سند میں شعبہ کا ذکر کیا ہے (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ تاہم اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے روایت نہیں کیا۔ اس کی سند میں ابوالملیح جو ہیں ان کا نام "عامر بن اسامہ" ہے اور ان کے والد کا نام "اسامہ بن عمیر" ہے اور یہ صحابی رسول ہیں، بنی لحیان سے ان کا تعلق تھا۔ ان کی روایات، مسانید میں لکھی جاتی ہیں۔

حدیث 507:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 4132 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 1771 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 4253 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 20725 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 1983 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 508 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحدیث: 221 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 36417 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 60 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 4579

509- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِثُلُثَيْ مُدٍّ مِّنْ مَّاءٍ فَتَوَضَّاَ فَجَعَلَ يَدْلُكُ ذِرَاعَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ عبداللہ بن زید فرماتے ہیں حضور ﷺ کو ایک مد (ایک پیمانہ ہے) کے دوتہائی (کے برابر) پانی پیش کیا گیا، آپ ﷺ نے اس کے ساتھ وضو کیا اور آپ اپنے بازوؤں پر پانی ملتے تھے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

510- اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ: صُبُّوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَّمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّيْ اَعْهَدُ اِلَى النَّاسِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَاَجْلَسْنَاهُ فِيْ مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ مِنْ نُّحَاسٍ، وَسَكَبْنَا عَلَيْهِ الْمَاءَ، فَطَفِقَ يُشِيْرُ اِلَيْنَا اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ ثُمَّ خَرَجَ

حديث 509:

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله٬ بیروت٬ لبنان٬ 1414ھ/1993ء٬ رقم الحدیث:1083 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری٬ فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی٬ بیروت٬ لبنان٬ 1390ھ/1970ء٬ رقم الحدیث: 118 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز٬ مکه مکرمه٬ سعودی عرب 1414ھ/1994ء٬ رقم الحدیث:896

حديث 510:

اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی٬ بیروت٬ لبنان٬ 1407ھ٬ 1987ء٬ رقم الحدیث: 81 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه٬ قاهره٬ مصر٬ رقم الحدیث:25220 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله٬ بیروت٬ لبنان٬ 1414ھ/1993ء٬ رقم الحدیث: 6596 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری٬ فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی٬ بیروت٬ لبنان٬ 1390ھ/1970ء٬ رقم الحدیث: 123 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه٬ بیروت٬ لبنان٬ 1411ھ/ 1991ء٬ رقم الحدیث: 7082 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز٬ مکه مکرمه٬ سعودی عرب 1414ھ/1994ء٬ رقم الحدیث: 120 اخرجه ابن راهویه الحنظلی فی "مسنده" طبع مکتبه الایمان٬ مدینه منوره٬ (طبع اول) 1412ھ/1991ء٬ رقم الحدیث: 645 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین٬ قاهره٬ مصر 1415ھ٬ رقم الحدیث:6714 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی٬ بیروت٬ لبنان٬ (طبع ثانی) 1403ھ٬ رقم الحدیث:179 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "مسند الشامیین" طبع موسسة الرساله٬ بیروت٬ لبنان٬ 1405ھ/1984ء٬ رقم الحدیث:3130

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ لِاَنَّ هِشَامَ بْنَ يُوْسُفَ الصَّنْعَانِيَّ وَمُحَمَّدَ بْنَ حُمَيْدِ الْمَعْمَرِيَّ لَمْ يَذْكُرَا عَمْرَةَ فِيْ اِسْنَادِهِ

✧✧ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں فرمایا: میرے اوپر سات مشکیزے پانی بہاؤ۔ شاید کہ میرا وقت قریب آ گیا ہے۔ اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے ایک تانبے کے ٹب میں بٹھایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پانی ڈالا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف اشارہ کرنے لگے کہ میں نے جو کہا تھا تم نے وہ کر دیا۔ پھر اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم (ٹب سے) باہر نکل آئے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ ہشام بن یوسف الصنعانی اور محمد بن حمید المعمری دونوں نے اس حدیث کی سند میں ''عمرۃ'' کا ذکر نہیں کیا۔

(دوران تبصرہ ہشام بن یوسف الصنعانی کی روایت کا ذکر کیا تھا ان کی حدیث سند کے ہمراہ درج ذیل ہے۔)

511- فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا، عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ: صُبُّوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ

✧✧ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں کہا: میرے اوپر سات مشکیزے (پانی) بہاؤ۔

ابوسفیان المعمری کی روایت کردہ حدیث

512- فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَآئِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ: صُبُّوْا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ كِلَا الْاِسْنَادَيْنِ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

❖ مذکورہ دونوں اسنادیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہیں۔

513- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيْ، وَاَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ،

حدیث 513:

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحيحه" (طبع ثالث) دار ابن كثير' يمامه' بيروت' لبنان' 1407ھ 1987ء' رقم الحديث: 850 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 24262 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 6617 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 169 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحديث: 1797 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 81 اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان' مدينه منوره' (طبع اول) 1412ھ/1991ء' رقم الحديث: 1254

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، اَخْبَرَنِي اَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ وَّمَعَهُ سِوَاكٌ يَسْتَنُّ بِهٖ، فَقُلْتُ لَهٗ: اَعْطِنِي هٰذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَاَعْطَانِيهِ، فَقَضَمْتُهٗ، ثُمَّ مَضَغْتُهٗ، فَاَعْطَيْتُهٗ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهٖ، وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلٰى صَدْرِي

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: عبدالرحمٰن بن ابوبکر تشریف لائے تو ان کے پاس مسواک تھی۔ میں نے ان سے کہا: اے عبدالرحمٰن! یہ مسواک مجھے دیجئے۔ انہوں نے وہ مسواک مجھے دی۔ میں نے اس کو چبا کر نرم کر کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے سے ٹیک لگا کر وہ مسواک کی۔

✥ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

514- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَلَّانَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مِنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَسْتَاكُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں دو نوافل پڑھ کر فارغ ہوتے تو مسواک کرتے۔

✥ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

515- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ،

حدیث 514:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث:405 اخرجه ابويعلىٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث:2485 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث:12337

حدیث 515:

اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث:26383 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث:137 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث:158 اخرجه ابويعلىٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث:4738

عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَضْلُ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلٰوةِ الَّتِيْ لَا يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِيْنَ ضِعْفًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نماز، مسواک کر کے پڑھی جائے وہ بغیر مسواک کے پڑھی ہوئی نماز سے ۷۰ گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

516- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ، وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ السَّرَّاجُ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمُ السِّوَاكَ مَعَ الْوُضُوْءِ، وَلَا خَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ، وَلَمْ يُخَرِّجَا لَفْظَ الْفَرْضِ فِيْهِ، وَهُوَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا جَمِيْعًا، وَلَيْسَ لَهُ عِلَّةٌ وَّلَهُ شَاهِدٌ بِهٰذَا اللَّفْظِ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میری امت کی مشقت میرے پیش نظر نہ ہوتی تو میں ہر وضو کے ساتھ مسواک فرض کر دیتا اور عشاء کی نماز آدھی رات تک موخر کرنے کا حکم دیتا۔

✣✣ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے لیکن اس میں شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے لفظ ''فرض'' کا ذکر نہیں کیا ہے جبکہ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر صحیح ہے اور اس میں کوئی علت بھی نہیں ہے۔

درج ذیل لفظوں میں مذکورہ حدیث کی ایک شاہد حدیث موجود ہے جو کہ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حديث 516:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 46 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 23 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 690 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 7338 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ه/1993ء رقم الحديث: 1539 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ه/1970ء رقم الحديث: 139 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 143 اخرجه ابويعلىٰ الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ه-1984ء رقم الحديث: 6270 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 2328 اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه مكتبه المتنبي بيروت قاهره رقم الحديث: 965 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 3046 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ه 1987ء رقم الحديث: 1484

517- اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَاَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَبَّارُ، حَدَّثَنِي مَنْصُوْرٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ تَمَّامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِي لَفَرَضْتُ عَلَيْهِمُ السِّوَاكَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ كَمَا فَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الْوُضُوْءَ

✧✧ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ اگر میں اپنی امت پر یہ عمل گراں نہ سمجھتا تو ہر نماز کے ساتھ مسواک فرض کر دیتا جیسا کہ ان پر وضو فرض کیا ہے۔

518- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، وَاَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْمَخْزُوْمِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهُ، وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسَى الْمَخْزُوْمِيِّ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا وضو نہیں، اس کی نماز نہیں اور جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی اس کا وضو نہیں۔

اس حدیث کو اسماعیل بن ابی فدیک نے محمد بن موسیٰ المخزومی سے روایت کیا ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

519- اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُوْسٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهُ، وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ

حدیث 518:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 101 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 398 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 9408 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ه/1994ء رقم الحدیث: 183 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ه-1984ء رقم الحدیث: 6409 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین قاهره مصر 1415ه رقم الحدیث: 1115 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ه/1983ء رقم الحدیث: 5699 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث: 243 اخرجه ابوبکر الشیبانی فی "الاحادوالمثانی" طبع دارالرایة ریاض سعودی عرب 1411ه/1991ء رقم الحدیث: 873 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ه/1988ء رقم الحدیث: 910

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الاِسْنَادِ، وَقَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِيَعْقُوْبَ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنِ، وَاسْمُ اَبِىْ سَلَمَةَ دِيْنَارٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ

❖❖ یہ حدیث ''صحیح الاسناد'' ہے اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یعقوب بن ابوسلمہ الماجشون کی روایات نقل کی ہیں اور ابوسلمہ کا نام ''دینار'' ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو نقل نہیں کیا ہے۔

520- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ صَلٰوةَ لِمَنْ لَّا وُضُوءَ لَهٗ، وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَاَخْبَرَنِىْ عَلِيُّ بْنُ بُنْدَارٍ الزَّاهِدُ، حَدَّثنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْاَثْرَمُ، وَقَالَ: سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ، وَسُئِلَ عَمَّنْ يَّتَوَضَّأُ وَلَا يُسَمِّىْ، فَقَالَ اَحْمَدُ: اَحْسَنُ مَا يُرْوٰى فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَثِيْرُ بْنُ زَيْدٍ

❖❖ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا وضو نہیں، اس کی نماز نہیں اور اس کا وضو نہیں جس نے بسم اللہ نہ پڑھی۔

(امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) علی بن بندار الزاہد نے عمر بن محمد بن جبیر کے حوالے سے ابوبکر الاثرم کا یہ بیان مجھے سنایا کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے جب یہ مسئلہ پوچھا گیا کہ ایک شخص نے وضو کیا، لیکن بسم اللہ نہ پڑھی (اس کے وضو کا کیا حکم ہے؟) آپ نے جواب دیا: اس سلسلے میں کثیر بن زید کی حدیث احسن ہے۔ (یعنی بسم اللہ کے بغیر وضو نہیں ہوتا)

521- اَخْبَرَنِىْ اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُوْسٍ الْعَبْدُوْسِىُّ الْعَبْدِىُّ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِىُّ، وَحَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسَى الْاَسَدِىُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى السُّلَمِىُّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَتُحِبُّوْنَ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ، فَدَعَا بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ فَاَغْرَفَ غَرْفَةً فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ اَخَذَ اُخْرٰى فَجَمَعَ بِهَا يَدَيْهِ، فَغَسَلَ وَجْهَهٗ، ثُمَّ اَخَذَ اُخْرٰى فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى، ثُمَّ اَخَذَ غَرْفَةً اُخْرٰى فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى، ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِّنَ الْمَاءِ فَنَفَضَ يَدَهٗ، فَمَسَحَ بِهَا رَاْسَهٗ وَاُذُنَيْهِ، ثُمَّ اَغْرَفَ غَرْفَةً اُخْرٰى فَرَشَّ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُمْنٰى وَفِيْهَا النَّعْلُ، وَالْيُسْرٰى مِثْلُ ذٰلِكَ، وَمَسَحَ بِاَسْفَلِ النَّعْلَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا وُضُوءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ،

حدیث 521:

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحيحه" (طبع ثالث) دارابن كثير يمامه بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 140 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 137 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ / 1983ء رقم الحديث: 10759

عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَّرَّةً، وَهُوَ مُجْمِلٌ، وَحَدِيْثُ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ هٰذَا مُفَسِّرٌ

✧✧ عطاء بن یسار کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہیں اس طرح وضو کر کے دکھاؤں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کیا کرتے تھے؟ پھر آپ نے پانی کا ایک برتن منگوایا، ایک چلو بھر کر اس سے کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا پھر چلو بھرا اور دونوں ہاتھوں کو ملا کر چہرے کو دھویا پھر پانی کا چلو بھرا اور اس سے دایاں بازو دھویا پھر چلو بھرا اور اس سے بایاں بازو دھویا پھر چلو بھرا اور ہاتھ کو جھاڑا پھر اپنے سر اور کانوں کا مسح کیا پھر چلو بھرا اور اسے دائیں پاؤں پر بہایا پھر چلو بھر کر بائیں پاؤں کو دھویا اور آپ نے نعلین کے نیچے سے مسح کیا پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی وضو کیا کرتے تھے۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے، لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا البتہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے عطا کی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک مرتبہ اعضاء کو دھویا کرتے تھے۔ یہ حدیث مجمل ہے جبکہ (ہماری نقل کردہ) ہشام کی یہ حدیث تفصیلی ہے۔

522- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ سُفْيَانَ، وَاَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَسَارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَشْيَاءَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلِ الْاَصَابِعَ، وَاِذَا اسْتَنْشَقْتَ فَبَالِغْ، اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَهِيَ فِيْ جُمْلَةِ مَا قُلْنَا: اِنَّهُمَا اَعْرَضَا، عَنِ الصَّحَابِيِّ الَّذِيْ لَا يَرْوِيْ عَنْهُ غَيْرُ الْوَاحِدِ، وَقَدِ احْتَجَّا جَمِيْعًا بِبَعْضِ هٰذَا النَّوْعِ، فَاَمَّا اَبُوْ هَاشِمٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ كَثِيْرٍ الْقَارِءُ فَاِنَّهُ مِنْ كِبَارِ الْمَكِّيِّيْنَ، رَوٰى عَنْهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِعَيْنِهِ غَيْرُ الثَّوْرِيِّ جَمَاعَةٌ مِّنْهُمُ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَدَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ،

حديث 522:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 788 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 87 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 407 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 2604 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 1087 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 150 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 117 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 229 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 481 اخرجه ابوداؤد الطيالسى فى "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 1341

وَيَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، وَغَيْرُهُمْ

✧✧ عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول پاک ﷺ کی بارگاہ میں آئے، کافی باتیں کیں، حضور ﷺ نے ان سے فرمایا: وضو کو خوب کامل طریقے سے کیا کرو اور انگلیوں کا خلال کیا کرو اور جن دنوں وضو کرنے میں دشواری ہو، ان دنوں زیادہ اچھے طریقے سے وضو کرو، ہاں اگر روزہ دار ہو تو وضو میں زیادہ دیر مت لگاؤ۔

❖ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا اور اس کی وجہ وہی ہے جو ہم پہلے بھی کئی مرتبہ ذکر کر چکے ہیں کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اس صحابی کی روایت نقل نہیں کی جس سے روایت لینے والا صرف ایک شخص ہو، حالانکہ اس جیسی کئی احادیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے دلیل کے طور پر نقل کیا ہے۔

ابو ہاشم بن کثیر القاری کبار مکیین میں سے ہیں، بعینہ یہی حدیث ان سے ثوری کے علاوہ بھی ایک جماعت نے روایت کی ہے، ان میں ابن جریج، داؤد بن عبدالرحمٰن العطار، یحییٰ بن سلیم اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم کے نام شامل ہیں۔

ابن جریج کی روایت کردہ حدیث:

523ـ فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْبَزَّارُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، وَكَانَ وَافِدَ بَنِي الْمُنْتَفِقِ، اَنَّهُ اَتٰى عَآئِشَةَ هُوَ وَصَاحِبٌ لَّهُ يَطْلُبَانِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجِدَاهُ فَاَطْعَمَتْهُمَا عَآئِشَةُ تَمْرًا وَعَصِيْدًا، فَلَمْ يَلْبَثَا اَنْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَلَّعُ يَتَكَفَّأُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَلْ اَطْعَمَكُمَا اَحَدٌ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ، قَالَ: اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ، وَخَلِّلِ الْاَصَابِعَ، وَاِذَا اسْتَنْشَقْتَ فَبَالِغْ، اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا

✧✧ عاصم بن لقیط بن صبرۃ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ وہ اور ان کے ایک ساتھی رسول پاک ﷺ سے ملاقات کی غرض سے اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ رسول پاک ﷺ اس وقت گھر پر موجود نہ تھے۔ اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا نے ان کو کھجوریں اور عصید (ایک قسم کا کھانا ہے جو آٹے اور گھی وغیرہ کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے) کھلایا۔ ابھی زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ رسول پاک ﷺ لڑکھڑاتے ہوئے اور جھک کر چلتے ہوئے تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے آتے ہی پوچھا: تم نے کسی نے کچھ کھانے کو بھی دیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! پھر میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ہمیں نماز کے متعلق کچھ بتائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وضو کو خوب اچھے طریقے سے کرو اور انگلیوں کا خلال کیا کرو اور جب وضو کرنا دشوار ہو تب وضو میں اور بھی مبالغہ کرو، ہاں اگر روزہ دار ہو تو زیادہ مبالغہ مت کرو۔

داؤد بن عبدالرحمٰن العطار کی روایت کردہ حدیث:

524ـ فَاَخْبَرَنَاهُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ الْخُلْدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بُرْدَيْهِ الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنَا

سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اسْتَنْشَقْتَ فَبَالِغْ، اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا، وَلَا تَضْرِبْ ظَعِيْنَتَكَ كَمَا تَضْرِبُ اَمَتَكَ .

✧✧ عاصم بن لقیط بن صبرۃ نے اپنے والد کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے: جب وضو کرنا دشوار ہو تو وضو میں خوب مبالغہ کرو، سوائے اس حالت کے کہ تم روزے سے ہو، اور اپنی بیوی سے لونڈیوں والا سلوک مت کرو۔

یحییٰ بن سلیم کی روایت کردہ حدیث:

525- فَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ كَثِيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كُنْتُ وَافِدَ بَنِي الْمُنْتَفِقِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ، فَقَالَ: اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ، وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ، وَبَالِغْ فِي الاسْتِنْشَاقِ، اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا وَلِهٰذَا الْحَدِيْثِ شَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

✧✧ یحییٰ بن سلیم کی سند کے ساتھ بھی یہ حدیث لقیط بن صبرہ سے منقول ہے۔

مذکورہ حدیث کے لئے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی شاہد حدیث:

526- اَخْبَرَنَاهُ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ قَارِظِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ غَطَفَانَ الْمُرِّيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اسْتَنْثِرُوْا مَرَّتَيْنِ بَالِغَتَيْنِ، اَوْ ثَلَاثًا

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ناک میں دو یا تین دفعہ خوب اچھی طرح پانی چڑھاؤ۔

527- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْقَطِيْعِيُّ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: رَاَيْتُ عُثْمَانَ، تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ، وَاسْتَنْشَقَ، وَمَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَاُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا، وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ ثَلَاثًا حِيْنَ

حدیث 526:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 141 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 2011 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت سنن 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 97 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 277

غَسَلَ وَجْهَهُ قَبْلَ اَنْ يَّغْسِلَ قَدَمَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ الَّذِیْ رَاَيْتُمُوْنِیْ فَعَلْتُ وَقَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِ طُرُقٍ لِحَدِيْثِ عُثْمَانَ فِیْ دُبُرِ وُضُوئِهٖ، وَلَمْ يَذْكُرَا فِیْ رِوَايَاتِهِمَا تَخْلِيْلَ اللِّحْيَةِ ثَلَاثًا،

وَهٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ، قَدِ احْتَجَّا بِجَمِيْعِ رُوَاتِهٖ غَيْرِ عَامِرِ بْنِ شَقِيْقٍ، وَلَا اَعْلَمُ فِیْ عَامِرِ بْنِ شَقِيْقٍ طَعْنًا بِوَجْهٍ مِّنَ الْوُجُوْهِ، وَلَهٗ فِیْ تَخْلِيْلِ اللِّحْيَةِ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَعَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

✧✧ حضرت شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، انہوں نے اپنا چہرہ دھویا، ناک میں پانی چڑھایا، تین مرتبہ کلی کی، اپنے سر کا اور کانوں کا اندر، باہر مسح کیا اور چہرہ دھونے کے دوران قدم دھونے سے پہلے اپنی داڑھی کا تین مرتبہ خلال کیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یونہی وضو کرتے دیکھا ہے۔

✣✣ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اس وضو والی حدیث کے طرق نقل کئے ہیں لیکن انہوں نے اپنی روایات میں داڑھی کے تین مرتبہ خلال کا ذکر نہیں کیا ہے اور یہ اسناد صحیح ہے شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے عامر بن شقیق کے علاوہ اس کے تمام راویوں کی روایات نقل کی ہیں (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) عامر بن شقیق کے حوالے سے کسی قسم کا طعن میرے علم میں نہیں ہے۔

تخلیل لحیہ کے متعلق مذکورہ حدیث کی صحیح شاہد حدیثیں موجود ہیں جو کہ عمار بن یاسر، انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور اُمّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ شاہد حدیث:

528۔ فَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ، وَاَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمَنْصُوْرِیُّ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ يُوْسُفَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِیِّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ، اَنَّهٗ رَاٰى عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَّتَوَضَّاُ فَخَلَّلَ اللِّحْيَةَ فَقِيْلَ لَهٗ: تُخَلِّلُ لِحْيَتَكَ؟ فَقَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِیْ وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهٗ؟ قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ عَمَّارٍ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ

✧✧ حسان بن بلال کہتے ہیں: انہوں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو وضو کے دوران داڑھی کا خلال کرتے دیکھا تو ان سے کہا: آپ داڑھی کا خلال کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: مجھے اس میں رکاوٹ کیا ہے؟ میں نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو داڑھی کا خلال کرتے دیکھا ہے۔ سفیان نے یہی حدیث ایک اور سند کے ہمراہ بھی روایت کی ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ شاہد حدیث:

529۔ فَحَدَّثَنَاهُ عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِیْ كَرِيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِیِّ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ بِاَصَابِعِهِ مِنْ تَحْتِهَا، وَقَالَ: بِهٰذَا اَمَرَنِیْ رَبِّی

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں کے ساتھ داڑھی کے نیچے سے اس کا خلال کیا اور فرمایا: میرے اللہ نے مجھے یہی حکم دیا ہے۔

530۔ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَزَارِيُّ، عَنْ مُوسٰى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ، وَقَالَ: بِهٰذَا اَمَرَنِیْ رَبِّی "

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کے دوران داڑھی کا خلال کرتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اللہ نے مجھے یہی حکم دیا ہے۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کردہ حدیث:

531۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ فَيَّاضٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِيْ وَهْبٍ، عَنْ مُوسٰى بْنِ ثَرْوَانَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيزٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ خَلَّلَ لِحْيَتَهُ وَهٰذَا شَاهِدٌ صَحِيحٌ فِيْ مَسْحِ بَاطِنِ الْاُذُنَيْنِ

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کیا کرتے تھے تو اپنی داڑھی کا خلال کرتے تھے۔

کانوں کے اندرونی جانب مسح کرنے کے بارے میں یہ صحیح حدیث شاہد ہے:

532۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بَاطِنَ اُذُنَيْهِ وَظَاهِرَهُمَا، قَالَ: وَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَّاْمُرُ بِذٰلِكَ، زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ ثِقَةٌ مَّاْمُوْنٌ قَدْ اَسْنَدَهُ عَنِ الثَّوْرِيِّ وَاَوْقَفَهُ غَيْرُهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے دوران کانوں کے اندر اور باہر (دونوں طرف) مسح کیا۔ (آپ فرماتے ہیں) ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی یہی حکم دیا کرتے تھے (کہ کانوں کے اندر اور باہر دونوں جانب مسح کیا کرو)

اس کی سند میں جو زائدہ ہیں یہ "زائدہ بن قدامہ" ہیں۔ ثقہ ہیں، اصحاب جرح والتعدیل کے طعن سے بھی بچے ہوئے ہیں۔

حدیث 532:

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث:442

انہوں نے ثوری کی سند کے ساتھ مکمل سند بیان کی ہے اور دیگر رواۃ کے ذریعے جو روایتیں ہیں وہ موقوف ہیں۔

533۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

وَشَاهِدُهُ الْحَدِيْثُ الْمُرْسَلُ الْمَشْهُوْرُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً، ثُمَّ قَالَ: هٰذَا وَظِيفَةُ الْوُضُوءِ، ثُمَّ تَوَضَّاَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ: هٰذَا الْوَسِيطُ مِنَ الْوُضُوءِ الَّذِي يُضَاعِفُ اللّٰهُ الْاَجْرَ لِصَاحِبِهٖ مَرَّتَيْنِ الْحَدِيْثُ بِطُوْلِهٖ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو مرتبہ اعضاء وضو کو دھویا۔

✤✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

اس حدیث کی ایک مرسل مشہور حدیث شاہد ہے جو کہ معاویہ بن قرہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے وہ یہ ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا پھر فرمایا: اتنا وضو کرنا ضروری ہے پھر دو دو مرتبہ وضو کیا اور فرمایا کہ یہ درمیانے درجے کا وضو ہے، جس پر اللہ تعالیٰ دوگنا اجر دیتا ہے۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

534۔ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو خَلِيفَةَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ

حدیث 533:

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر یمامه بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 157 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 136 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 43 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 420 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 8747 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 170 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 1094 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث: 1924 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث: 1543 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 5598 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 81 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 380 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "مسند الشامیین" طبع موسسة الرساله بیروت لبنان 1405ھ/1984ء رقم الحدیث: 125

بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَوَضَّا مَرَّةً مَرَّةً، وَجَمَعَ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالاسْتِنْشَاقِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا اور ایک ہی چلّو سے کلی بھی کی اور اسی سے ناک میں بھی پانی چڑھایا۔

535۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى بْنِ السَّكَنِ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِىُّ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّا بِغَرْفَةٍ غَرْفَةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک چلو لے کر وضو کیا کرتے تھے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے ان لفظوں کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

536۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَانَا عَلِىُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْمَعْمَرِىُّ بِالْمَدِيْنَةِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، وَمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ بِلالٍ، قَالَ: دَخَلْتُ الْاَسْوَاقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ، قَالَ: فَجَآءَ فَنَاوَلْتُهُ مَاءً فَتَوَضَّا ثُمَّ ذَهَبَ لِيُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْ جَيْبِهِ فَلَمْ يَقْدِرْ، فَاَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ، فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ مِّنْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّهُوَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَفِيْهِ فَائِدَةٌ كَبِيْرَةٌ وَّهِىَ: اَنَّهُمَا لَمْ يُخَرِّجَا حَدِيْثَ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ فِىْ مَسْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِى الْحَضَرِ، وَذِكْرَ التَّوْقِيتِ فِيْهِ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى اِخْبَارِ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ، وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِى الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَاِنَّ الْاَسْوَاقَ مَحِلَّةٌ مَّشْهُوْرَةٌ مِّنْ مَّحَالِّ الْمَدِيْنَةِ، وَالْحَدِيْثُ مَشْهُوْرٌ بِدَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ الْفَرَّاءِ

✧✧ حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (مدینہ کے ایک علاقہ) اسواق میں گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے بعد واپس تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پانی پیش کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کہنیاں قمیص کے بازو سے نکالنا چاہیں، لیکن نہ نکل سکیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبہ کے نیچے سے ہی نکال لیں اور ان کو دھولیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے موزوں پر مسح کیا۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے، لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ یہ حدیث مالک بن انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے صحیح ہے۔ (امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے رسول اللہ کے موزوں پر مسح

کرنے اور اس کے وقت کے تعین کرنے کے متعلق صفوان بن عسال کی حدیث نقل نہیں کی لیکن دونوں نے علی ابن ابی طالب اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما کی مسح علی الخفین کے متعلق احادیث نقل کی ہیں۔(......اس مقام پر اصل کتاب میں جگہ خالی ہے......) اور ''اسواق'' مدینے کے محلوں میں سے ایک محلّہ ہے۔

537- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَسْوَاقَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ وَمَعَهُ بِلالٌ، ثُمَّ خَرَجَا فَسَاَلْتُ بِلالا مَاذَا صَنَعَ ؟ قَالَ: تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ، وَيَدَيْهِ، وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ، وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، فَقَدِ احْتَجَّ بِدَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ

✧✧ داؤد بن سلیمان اپنی سند کے ساتھ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسواق (محلّہ) میں گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔اس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے پھر دونوں واپس تشریف لے آئے (اسامہ کہتے ہیں) میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا (وضو کے دوران) اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئے، سر کا مسح کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

538- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثُمَّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ مِقْلاصٍ، وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، قَالا: اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ حَبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَتَوَضَّاُ فَاَخَذَ مَاءً لِاُذُنَيْهِ خِلافَ الْمَاءِ الَّذِيْ مَسَحَ بِهِ رَاْسَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ اِذَا سَلِمَ مِنَ ابْنِ اَبِيْ عُبَيْدِ اللّٰهِ هٰذَا فَقَدِ احْتَجَّا جَمِيْعًا بِجَمِيْعِ رُوَاتِهِ، وَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، عَنْ اَبِيْ عَلِيٍّ وَشَاهِدُهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا مسح کر کے، کانوں کے مسح کے لئے الگ پانی لیا۔

539- مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْوَلِيْدِ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَبَّانَ بْنَ وَاسِعٍ، اَنَّ اَبَاهُ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ اُذُنَيْهِ بِغَيْرِ الْمَاءِ الَّذِيْ مَسَحَ بِهِ رَاْسَهُ

وَهٰذَا يُصَرِّحُ بِمَعْنَى الْاَوَّلِ، وَهُوَ صَحِيْحٌ مِثْلُهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کانوں کا مسح اسی پانی سے نہیں کیا جس کے ساتھ سر کا مسح کیا بلکہ کانوں کے لئے نیا پانی لیا۔

❖❖ یہ حدیث گزشتہ حدیث کے مفہوم کی ہی وضاحت کرتی ہے اور ''صحیح'' بھی ہے۔

540۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ اُذُنَيْهِ بَاطِنَهُمَا وَظَاهِرَهُمَا

وَلَمْ يَحْتَجَّا بِابْنِ عَقِيْلٍ وَّهُوَ مُسْتَقِيْمُ الْحَدِيْثِ مُقَدَّمٌ فِي الشَّرَفِ

❖❖ حضرت ربیع بنت معوذ فرماتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کانوں کا اندر اور باہر سے مسح کیا۔

❖❖ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عقیل کی روایات نقل نہیں کی ہیں حالانکہ ان کی احادیث ''صحیح'' ہوتی ہیں اور رتبہ میں بھی یہ دوسروں سے مقدم ہیں۔

541۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَحَفْصُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَا وَرَجُلَانِ رَجُلٌ مِّنَّا، وَرَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ اَسَدٍ، قَالَ: فَبَعَثَهُمَا لِحَاجَةٍ، وَقَالَ: اِنَّكُمَا عِلْجَانِ فَعَالِجَا عَنْ دِيْنِكُمَا، قَالَ: ثُمَّ دَخَلَ الْمَخْرَجَ ثُمَّ خَرَجَ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ جَعَلَ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ، فَكَاَنَّا اَنْكَرْنَا، فَقَالَ: كَاَنَّكُمَا اَنْكَرْتُمَا، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي الْحَاجَةَ، وَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ، وَيَاْكُلُ اللَّحْمَ، وَلَمْ يَكُنْ يَّحْجُبُهٗ عَنْ قِرَائَتِهٖ شَيْءٌ لَّيْسَ الْجَنَابَةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَالشَّيْخَانِ لَمْ يَحْتَجَّا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ، فَمَدَارُ الْحَدِيْثِ عَلَيْهِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَ غَيْرُ مَطْعُوْنٍ فِيْهِ

❖❖ حضرت عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے (کہتے ہیں) میں اور دو آدمی (جن میں سے ایک ہمارے قبیلے کا تھا اور دوسرا بنو اسد سے تعلق رکھتا تھا) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے (عبداللہ کہتے ہیں) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو کسی کام سے بھیجا اور فرمایا: تم دونوں مضبوط آدمی ہو، اس لئے تم اپنے دین کا دفاع کرو (عبداللہ کہتے ہیں) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ بیت الخلاء میں جا کر واپس آئے پھر آپ نے پانی منگوا کر اس سے اپنے ہاتھوں کو دھویا پھر آپ قرآن پاک پڑھنے لگے: ہمیں یہ بات اچھی نہیں لگی۔ آپ نے فرمایا: لگتا ہے تمہیں میرا یہ عمل اچھا نہیں لگا۔ رسول اکرم ﷺ بھی قضائے حاجت کے بعد (بغیر وضو کئے) قرآن پاک پڑھا کرتے تھے اور گوشت بھی کھا لیا کرتے تھے۔ آپ کو سوائے جنابت کے اور کوئی چیز قرآن پاک کی تلاوت سے نہیں

حدیث 541:

حرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 229 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 840 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت سنن 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 208 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 418 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث: 101

روکتی تھی۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن سلمہ کی روایات نقل نہیں کی ہیں اور اس حدیث کا مدار، انہی پر ہے اور عبداللہ بن سلمہ پر کسی کا طعن بھی ثابت نہیں ہے۔

542- اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، وَاَبُوْ عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَرَازُ بِمَكَّةَ فِي اٰخَرِيْنَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْقَاضِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ، عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا اَتَى اَحَدُكُمْ اَهْلَهُ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُعَاوِدَ فَلْيَتَوَضَّاْ، فَاِنَّهُ اَنْشَطُ لِلْعَوْدِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، اِنَّمَا اَخْرَجَاهُ اِلٰى قَوْلِهِ فَلْيَتَوَضَّاْ فَقَطْ، وَلَمْ يَذْكُرَا فِيْهِ فَاِنَّهُ اَنْشَطُ لِلْعَوْدِ وَهٰذِهِ لَفْظَةٌ تَفَرَّدَ بِهَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، وَالتَّفَرُّدُ مِنْ مِثْلِهِ مَقْبُوْلٌ عِنْدَهُمَا

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنی بیوی سے ایک دفعہ ہمبستری کرنے کے بعد دوبارہ ہمبستری کرنا چاہتا ہو، تو اس کو وضو کر لینا چاہئے کیونکہ وضو کرنے سے دوبارہ ہمبستری کرنے میں زیادہ لذت اور سرور حاصل ہوتا ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔لیکن دونوں نے اس حدیث کو ان لفظوں کے ہمراہ نقل نہیں کیا ہے۔انہوں نے صرف **فلیتوضا** کے الفاظ نقل کئے ہیں **(فانه انشط للعود)** کے الفاظ ذکر نہیں کئے ہیں اور اس لفظ کو شعبہ، عاصم سے روایت کرنے میں متفرد ہیں اور ان جیسے محدثین رحمۃ اللہ علیہم کے تفردات، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے نزدیک مقبول ہیں۔

543- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَتَّابٍ اَبُو الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا

حدیث 542:

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 308 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 220 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی' فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی' بيروت' لبنان' رقم الحديث: ١٤١ اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 587 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 1211 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 219 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 9038 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 13865

سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ، وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَيْسٍ، قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ، قُلْتُ: كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي الْجَنَابَةِ اَكَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ، اَوْ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَّغْتَسِلَ ؟ قَالَتْ: كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ يَفْعَلُ، رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ، وَرُبَّمَا تَوَضَّاَ فَنَامَ، قُلْتُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً

رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيْحِ، عَنْ قُتَيْبَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ شَوَاهِدَهُ بِاَلْفَاظِهَا، وَقَدْ تَابَعَهُ غُضَيْفُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَائِشَةَ

✧✧ حضرت عبداللہ ابن ابی قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اُمّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کب کیا کرتے تھے؟ سونے سے پہلے یا سونے کے بعد اٹھ کر؟ انہوں نے فرمایا: اکثر سونے سے پہلے ہی غسل کر لیتے تھے لیکن کبھی کبھی صرف وضو کر کے سو جاتے تھے، میں نے کہا: اللہ کا شکر ہے، جس نے شرعی امور میں گنجائش رکھی ہے۔

✥✥ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں قتیبہ سے یہی حدیث نقل کی ہے لیکن انہوں نے اس کے شواہد انہی لفظوں کے ہمراہ ذکر نہیں کئے۔

اس حدیث کو عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرنے میں ''غضیف بن الحارث'' نے ''عبداللہ ابن ابی قیس'' کی متابعت کی ہے۔ ان کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے:

544۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْيَانَ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي نَصْرٍ الدَّارَبَرْدِيّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْقَاضِیْ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، وَاَبُوْ حُذَيْفَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَقَالَتْ: رُبَّمَا اغْتَسَلَ قَبْلَ

حدیث 543:

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 307 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه' حلب' شام ' 1406ھ' 1986ء' رقم الحدیث: 223 اخرجه ابن راهویه الحنظلی فی "مسنده" طبع مکتبه الایمان' مدینه منوره' (طبع اول) 1412ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 1676 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 1437 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 917 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 24497

حدیث 544:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه' حلب' شام ' 1406ھ' 1986ء' رقم الحدیث: 223 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 226 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "مسند الشامیین" طبع موسسة الرساله' بیروت' لبنان' 1405ھ/1984ء' رقم الحدیث: 393

اَنْ یَّنَامَ، وَرُبَّمَا نَامَ قَبْلَ اَنْ یَّغْتَسِلَ تَابَعَهٗ كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ بُرْدٍ

✧✧ غضیف بن الحارث کہتے ہیں: میں نے اُمّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا: کبھی آپ سونے سے پہلے غسل کر لیتے تھے اور کبھی غسل کرنے سے پہلے سوجاتے تھے۔

اس حدیث کو برد بن سنان سے روایت کرنے میں کہمس بن سنان نے سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کی متابعت کی ہے (ان کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے)

545۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ، عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَیٍّ، عَنْ غُضَیْفِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: قُلْتُ لِعَآئِشَةَ: اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَهُ الْجَنَابَةُ اغْتَسَلَ مِنْ اَوَّلِهٖ، اَوْ مِنْ اٰخِرِهٖ ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ اَوَّلِهٖ، وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ اٰخِرِهٖ، قُلْتُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَةً وَّصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ، وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ

✧✧ کہمس اپنی سند کے ساتھ غضیف بن الحارث سے روایت کرتے ہیں (حارث کہتے ہیں) میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت فوراً کر لیتے تھے یا دیر سے؟ انہوں نے جواب دیا: کبھی فوراً کر لیتے تھے اور کبھی دیر سے۔ میں نے کہا: شکر ہے اس پاک ذات کا، جس نے شرعی امور میں وسعت رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کی آل اور آپ کے تمام اصحاب پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ (آمین)

546۔ وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، اَنْبَاَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ الْجُنَیْدِ، حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ سُلَیْمَانَ، حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ، وَثنا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِیُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ، حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَآئِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الرَّكْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ، وَلَا اَرَاهُ یُحْدِثُ وُضُوءً ا بَعْدَ الْغُسْلِ

حدیث 546:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 250 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 107 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 252 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 579 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 24434 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 249 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/ 1994ء رقم الحدیث: 817 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 4531 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث: 1390 اخرجه ابن راهویه الحنظلی فی "مسنده" طبع مکتبه الایمان مدینه منوره (طبع اول) 1412ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 1521

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَاهِدٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ مُلَخَّصٌ مُّفَسَّرٌ، وَلَمْ يَشُكَّ فِيْهِ الرَّاوِیْ

✧✧ حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر سے پہلے دو رکعت ادا کیا کرتے تھے، میں نے آپ کو غسل کے بعد نیا وضو کرتے نہیں دیکھا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔
مذکورہ حدیث کی ایک شاہد حدیث موجود ہے جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر ہے جو اس حدیث سے زیادہ ملخص اور مفسر ہے اور اس حدیث میں اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا کے الفاظ میں تردد بھی نہیں ہے۔(وہ حدیث درج ذیل ہے)

547- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: قَرَاْتُ عَلٰى شَرِيْكٍ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَوَضَّاُ بَعْدَ الْغُسْلِ وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں کیا کرتے تھے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی مذکورہ حدیث کی شاہد حدیث:

548- حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَصْرِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ، فَقَالَ: وَاَیُّ وُضُوْءٍ اَفْضَلُ مِنَ الْغُسْلِ؟ قَالَ الْحَاكِمُ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ ثِقَةٌ، وَقَدْ اَوْقَفَهٗ غَيْرُهٗ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل کے بعد وضو کے متعلق مسئلہ پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غسل سے بہتر کون سا وضو ہے؟

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محمد بن عبداللہ بن بزیع ''ثقہ'' ہیں۔ان کے علاوہ جن راویوں نے بھی یہ حدیث نقل کی ہے انہوں نے اسے موقوف رکھا ہے۔

549- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: قَرَاْتُ عَلٰى شَرِيْكٍ، وَاَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَاَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا، قَالَا: حَدَّثَنَا حُرَيْثُ بْنُ اَبِىْ مَطَرٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، عَنْ مَّسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حدیث: 549

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین' قاهره' مصر' 1415ه' رقم الحدیث:1970 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت لبنان' (طبع ثانی) 1403ه' رقم الحدیث:1068

وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَدْفِءُ بِهَا بَعْدَ الْغُسْلِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشَوَاهِدُهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَالطَّرِيْقُ اِلَيْهِمَا فَاسِدٌ

✧✧ حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرنے کے بعد (میرے ساتھ لحاف میں لیٹ کر) گرمائش حاصل کیا کرتے تھے۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔اس حدیث کی شاہد حدیثیں بھی موجود ہیں، جو کہ سعید بن المسیب اور عروہ نے عائشہ سے روایت کی ہیں، تاہم ان تک سند ذرا کمزور ہے۔

550- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ اَبِىْ مُعَاذٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوْءِ اَبُوْ مُعَاذٍ هٰذَا هُوَ الْفَضْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ بَصْرِيٌّ، رَوٰى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّاَثْنٰى عَلَيْهِ، وَهُوَ حَدِيْثٌ قَدْ رُوِىَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَغَيْرِهٖ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک رومال ہوتا تھا جس کے ساتھ آپ وضو کرنے کے بعد پانی خشک کیا کرتے تھے۔

✣✣ یہ حدیث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے روایت نہیں کیا ہے۔

اس کی سند میں جو ابومعاذ ہیں، ان کا نام فضل بن میسرۃ ہے۔یہ بصری ہیں اور یحییٰ بن سعید نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔

551- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِىْ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنْ مَّرْوَانَ الْاَصْفَرِ، قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، ثُمَّ جَلَسَ يَبُوْلُ اِلَيْهَا، فَقُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَلَيْسَ قَدْ نُهِىَ عَنْ هٰذَا؟ قَالَ: اِنَّمَا نُهِىَ عَنْ ذٰلِكَ فِى الْفَضَاءِ، فَاِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَىْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَاْسَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، فَقَدِ احْتَجَّ بِالْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهٗ شَاهِدٌ عَنْ جَابِرٍ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ مروان الاصفر کہتے ہیں: میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا، انہوں نے اپنا اونٹ قبلہ کی سمت بٹھایا اور پھر قبلہ کی طرف

حدیث 551:

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 60

ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث:443

رخ کر کے پیشاب کرنے بیٹھ گئے (جب فارغ ہوئے تو) میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا رسول اکرم ﷺ نے اس سے منع نہیں کیا؟ انہوں نے فرمایا: کھلی فضا میں (قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے سے) منع کیا ہے اور جب تمہارے اور قبلہ کے درمیان کوئی چیز حائل ہو تو کوئی حرج نہیں۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حسن بن ذکوان کی روایات نقل کی ہیں۔

مذکورہ حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ جابر سے مروی ہے اور یہ حدیث امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

552۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ اَبَانُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَانَا اَنْ نَسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةَ اَوْ نَسْتَقْبِلَهَا بِفُرُوجِنَا اِذَا اَهْرَقْنَا الْمَاءَ، ثُمَّ رَاَيْنَاهُ قَبْلَ مَوْتِهِ وَهُوَ يَبُولُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ہمیں پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف رخ اور پیٹھ کرنے سے منع کیا کرتے تھے پھر ہم نے آپ کی وفات سے پہلے آپ ﷺ کو قبلہ کی طرف رخ کر کے پیشاب کرتے دیکھا۔

553۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيْهُ بِبُخَارٰى، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيْبٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَّهُوَ اَخْبَثُ مِنْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ رُوَاتُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ، فَاِنْ سَلِمَ مِنْ يُوْسُفَ بْنِ خَالِدٍ السَّمْتِيِّ فَاِنَّهُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَقَدْ خَرَّجْتُهُ لِشِدَّةِ الْحَاجَةِ اِلَيْهِ، وَقَدِ اسْتَعْمَلَ مِثْلَهُ الشَّيْخَانِ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ يَّطُولُ بِشَرْحِهِ الْكِتَابُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کتے کی کمائی خبیث ہے اور وہ خود اس سے بھی زیادہ خبیث ہے۔

❖❖ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں اگر (اس کے ایک راوی) یوسف بن خالد السمتی (محدثین رحمۃ اللہ علیہم کے طعن سے) محفوظ رہیں تو یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کی ہے اور میں نے اس حدیث کو شدید ضرورت کی وجہ سے نقل کیا ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کئی مقامات پر ایسے کیا ہے اگر ان سب کا یہاں پر ذکر کروں تو بہت طوالت ہو جائے گی۔

554۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ الْبَيْرُوْتِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُوْرَ، حَدَّثَنِيْ عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اَيُّوْبَ، وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيُّوْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ

الْآيَةَ: فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوا، وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَثْنٰى عَلَيْكُمْ خَيْرًا فِي الطُّهُورِ فَمَا طُهُورُكُمْ هٰذَا ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، نَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ، وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهَلْ مَعَ ذٰلِكَ غَيْرُهُ ؟ قَالُوا: لَا، غَيْرَ اَنَّ اَحَدَنَا اِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ اَحَبَّ اَنْ يَّسْتَنْجِيَ بِالْمَآءِ، قَالَ: هُوَ ذَاكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ كَبِيْرٌ صَحِيْحٌ فِيْ كِتَابِ الطَّهَارَةِ، فَاِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ شُعَيْبِ بْنِ شَابُوْرَ، وَعُتْبَةَ بْنَ اَبِي حَكِيْمٍ مِّنْ اَئِمَّةِ اَهْلِ الشَّامِ، وَالشَّيْخَانِ اِنَّمَا اَخَذَا مُخَّ الرِّوَايَاتِ، وَمِثْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَا يُتْرَكُ لَهُ، قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ: مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ اَعْرَفُ النَّاسِ بِحَدِيْثِ الشَّامِيِّيْنَ، وَلَهُ شَاهِدٌ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

✧✧ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ، جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس آیت (: فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوا، وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ)(التوبہ:۱۰۸) کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے انصاریو! اللہ تعالیٰ نے تمہاری طہارت پسندی کی تعریف کی ہے۔ تو تمہاری طہارت کا طریقہ کیا ہے؟ انہوں نے جواباً عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نماز کے لئے وضو کرتے ہیں اور جنابت کا غسل کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے علاوہ کوئی اور عمل؟ انہوں نے جواب دیا: اور کوئی خاص عمل تو نہیں ہے البتہ ہم لوگ جب بول و براز سے فارغ ہوتے ہیں تو پانی کے ساتھ استنجاء کرنے کو پسند کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی ہے۔

✣✣ کتاب الطہارت میں اس حدیث کا بہت مقام ہے کیونکہ اس کی سند میں محمد بن شعیب بن شابور اور عتبہ بن ابی حکیم اہل شام کے ائمہ حدیث میں سے ہیں اور شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے روایات کے اصل مغز نقل کئے ہیں اور اس طرح کی حدیث کو ترک نہیں کرنا چاہئے۔ ابراہیم بن یعقوب کہتے ہیں: شامیوں کی حدیث کے سلسلے میں محمد بن شعیب سب سے زیادہ مشہور ہیں۔

ایک سند صحیح کے ساتھ مذکورہ حدیث کی شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

555۔ اَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِيِّ، ثُمَّ الْعِجْلِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَهْلِ قُبَاءَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحْسَنَ الثَّنَاءَ عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُوْرِ، وَقَالَ: فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا حَتّٰى انْقَضَتِ الْاٰيَةُ، فَقَالَ لَهُمْ: مَا هٰذَا الطُّهُوْرُ

حدیث 554:

اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 355 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 515 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "مسند الشاميين" طبع موسسة الرسالة بيروت لبنان 1405ھ/1984ء رقم الحديث: 729 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودي عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 1630 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 23884

✧✧ حضرت عویف بن ساعدہ انصاری العجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل قباء سے کہا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری ستھرائی اور پاکیزگی کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے: فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا (آخر آیت تک آپ نے پڑھا) پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: تمہاری وہ کون سی طہارت ہے؟

556- اَبِیْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ الْاَنْصَارِيُّ، ثُمَّ الْمَازِنِيُّ مَازِنُ بَنِي النَّجَّارِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اَرَاَيْتَ وُضُوءَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ، اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ، عَنْ مَّنْ هُوَ؟ قَالَ: حَدَّثَتْهُ اَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِي عَامِرٍ الْغَسِيلَ، حَدَّثَهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ، اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ، فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَّوَضَعَ عَنْهُمُ الْوُضُوءَ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ وَّكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَرٰى اَنَّ بِهٖ قُوَّةً عَلٰى ذٰلِكَ فَفَعَلَهٗ حَتّٰى مَاتَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ، فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ صَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوءٍ وَّاحِدٍ

✧✧ محمد بن یحییٰ بن حبان انصاری المازنی رضی اللہ عنہ نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ نے غور کیا ہے؟ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہر نماز کے لئے نیا وضو کیا کرتے تھے خواہ ان کو وضو کی حاجت ہو یا نہ ہو، وہ کس حوالے سے ایسا کرتے تھے؟ (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے عبیداللہ نے ان کو جواب دیا) ان کو اسماء بنت زید بن الخطاب نے عبداللہ بن حنظلہ بن ابی عامر کے حوالے سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت کریمہ بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے تازہ وضو کیا کرتے تھے خواہ وضو کی ضرورت ہوتی یا نہ ہوتی۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل میں (امت کے لئے) مشقت محسوس کی تو ہر نماز کے لئے مسواک کا حکم دے دیا اور وضو صرف اس شخص کے لئے لازم رکھا جس کا وضو نہ ہو اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ سمجھتے تھے کہ وہ ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں، اس لئے انہوں نے آخری وقت تک ہر نماز کے لئے تازہ وضو ہی کیا۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے علقمہ بن مرثد کی وہ روایت نقل کی ہے جس میں انہوں نے سلمان بن بریدہ پھر ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل بیان کیا ہے کہ آپ ہر نماز کے لئے تازہ وضو کیا کرتے تھے اور فتح کا سال آیا تو آپ نے پانچوں نمازیں ایک وضو کے ساتھ ادا کی ہیں۔

557- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ جَابِرٍ وَّهُوَ عَقِيْلُ بْنُ جَابِرٍ سَمَّاهُ سَلَمَةُ الْاَبْرَشُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَخْلٍ فَاَصَابَ رَجُلٌ

مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ امْرَاَةً مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَافِلا اَتٰى زَوْجُهَا وَكَانَ غَائِبًا، فَلَمَّا اُخْبِرَ الْخَبَرَ حَلَفَ لا يَنْتَهِي حَتّٰى يُهْرِيقَ فِيْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمًا، فَخَرَجَ يَتْبَعُ اَثَرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلا فَقَالَ: مَنْ رَّجُلٌ يَكْلَؤُنَا لَيْلَتَنَا هٰذِهِ فَانْتَدَبَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ، وَرَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالا: نَحْنُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَكُوْنَا بِفَمِ الشِّعْبِ، قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ قَدْ نَزَلُوْا اِلَى الشِّعْبِ مِنَ الْوَادِيْ، فَلَمَّا اَنْ خَرَجَ الرَّجُلانِ اِلٰى فَمِ الشِّعْبِ، قَالَ الْاَنْصَارِيُّ لِلْمُهَاجِرِيِّ: اَيُّ اللَّيْلِ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ اَكْفِيَكَهُ ؟ قَالَ: اكْفِنِيْ اَوَّلَهُ، فَاضْطَجَعَ الْمُهَاجِرِيُّ، وَقَامَ الْاَنْصَارِيُّ يُصَلِّيْ، قَالَ: وَاَتٰى زَوْجُ الْمَرْاَةِ فَلَمَّا رَاٰى شَخْصَ الرَّجُلِ عَرَفَ اَنَّهُ رَبِيَّةُ الْقَوْمِ، قَالَ: فَرَمَاهُ بِسَهْمٍ فَوَضَعَهُ فِيْهِ، قَالَ: فَنَزَعَهُ فَوَضَعَهُ وَثَبَتَ قَائِمًا يُصَلِّيْ، ثُمَّ رَمَاهُ بِسَهْمٍ اٰخَرَ فَوَضَعَهُ فِيْهِ، فَنَزَعَهُ فَوَضَعَهُ وَثَبَتَ قَائِمًا يُّصَلِّيْ، ثُمَّ عَادَ الثَّالِثَةَ فَوَضَعَهُ فِيْهِ فَنَزَعَهُ فَوَضَعَهُ، ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ اَهَبَّ صَاحِبَهُ، فَقَالَ: اجْلِسْ فَقَدْ اُثْبِتُّ فَوَثَبَ، فَلَمَّا رَاٰهُمَا الرَّجُلُ عَرَفَ اَنَّهُ قَدْ نَذَرَ بِهٖ، فَهَرَبَ، فَلَمَّا رَاَى الْمُهَاجِرِيُّ مَا بِالْاَنْصَارِيِّ مِنَ الدِّمَاءِ، قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَفَلا اَهْبَبْتَنِيْ اَوَّلَ مَا رَمَاكَ، قَالَ: كُنْتُ فِيْ سُوْرَةٍ اَقْرَؤُهَا فَلَمْ اُحِبَّ اَنْ اَقْطَعَهَا حَتّٰى اُنْفِذَهَا، فَلَمَّا تَابَعَ عَلَيَّ الرَّمْيَ رَكَعْتُ فَاٰذَنْتُكَ، وَايْمُ اللّٰهِ لَوْلا اَنْ اُضَيِّعَ ثَغْرًا، اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِهٖ لَقُطِعَ نَفَسِيْ قَبْلَ اَنْ اَقْطَعَهَا، اَوْ اُنْفِذَهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، فَقَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِاَحَادِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، فَاَمَّا عَقِيْلُ بْنُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ فَاِنَّهُ اَحْسَنُ حَالا مِنْ اَخَوَيْهِ مُحَمَّدٍ وَّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَهٰذِهٖ سُنَّةٌ ضَيِّقَةٌ قَدِ اعْتَقَدَ اَئِمَّتُنَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ خُرُوْجَ الدَّمِ مِنْ غَيْرِ مَخْرَجِ الْحَدَثِ لا يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: غزوہ ذات الرقاع کے موقع پر ایک مرتبہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک باغ میں گئے تو ایک مسلمان شخص نے ایک مشرک کی بیوی کو تیر مارا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ کر قافلے میں آئے تو اس عورت کا شوہر جو اس وقت وہاں موجود نہیں تھا آ گیا اور جب اس کو واقعہ کی خبر ملی تو اس نے قسم کھائی کہ جب تک اصحاب رسول میں سے کسی کا خون نہیں بہائے گا، چین سے نہیں بیٹھے گا۔ چنانچہ وہ آدمی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نشانات ڈھونڈتا ہوا ان نشانوں کے پیچھے پیچھے چل دیا (ادھر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا اور فرمایا: اس رات کون کون پہرہ دے گا؟ ایک مہاجر اور ایک

حدیث: 557

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 198 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 14745 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 1096 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 36 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 647

انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے اس کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیا اور کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم پہرہ دیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت کی کہ تم دونوں درۂ کوہ کے درمیان کھڑے رہنا (حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ وادی سے درہ کی طرف اتر گئے۔ پھر جب وہ دونوں صحابی درہ کے آغاز میں (پہرہ دینے کے لئے) آ گئے انصاری نے مہاجر سے کہا: آپ رات کے کون سے حصے میں آرام کرنا چاہتے ہیں؟ اس نے جواب دیا: پہلے حصے میں۔ تو مہاجر لیٹ گیا اور انصاری کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا (یہ نماز پڑھ رہا تھا کہ) اس عورت کا خاوند وہاں پر آن پہنچا۔ جب اس نے ایک آدمی کی پرچھائی سی دیکھی تو سمجھ گیا کہ یہی ان کا محافظ ہے۔ چنانچہ اس نے ایک تیر پھینکا جو اس انصاری صحابی کو آ لگا انہوں نے تیر نکال کر پھینکا اور نماز جاری رکھی، اس نے ایک اور تیر مارا، یہ بھی ان کو لگا، لیکن انہوں نے تیر نکال کر پھینک دیا اور نماز جاری رکھی، اس نے تیسرا تیر مارا، انہوں نے اس کو بھی نکال کر پھینک دیا لیکن اس کے بعد نماز مکمل کر کے اپنے ساتھی کو آواز دی، اس نے کہا: تم بیٹھے رہو، میں آ رہا ہوں۔ پھر وہ اٹھ کر آ گیا۔ جب اس آدمی نے ان دونوں کو دیکھا تو سمجھ گیا کہ یہ لوگ چوکنے ہو گئے ہیں، اس لئے وہ وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا۔ مہاجر نے جب انصاری کی خون سے لت پت یہ حالت دیکھی تو کہنے لگے: جب اس نے تمہیں پہلا تیر مارا تھا آپ نے اسی وقت مجھے آواز کیوں نہیں دی؟ اس نے جواب دیا: میں نے ایک سورۃ شروع کر رکھی تھی، مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ سورۃ چھوڑ دوں لیکن جب اس نے مسلسل تیر برسانا شروع کر دیئے تو میں نے نماز مکمل کر کے آپ کو آواز دی۔ اور اگر یہ خدشہ نہ ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جس مقام کی حفاظت پر مامور کیا ہے، وہ پوری نہ ہو پائے گی تو خدا کی قسم! میں مرتو جاتا لیکن سورۃ درمیان میں نہ چھوڑتا۔

✤✤ یہ حدیث "صحیح الاسناد" ہے، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن اسحاق کی روایات نقل کی ہیں۔ اس حدیث کی سند میں عقیل بن جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ عنہما اپنے دونوں بھائیوں محمد اور عبدالرحمٰن سے کہیں زیادہ بہتر مقام رکھتے ہیں۔ (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) یہ وہ کمزور طرز عمل ہے جس کا اعتقاد ہمارے ائمہ نے اس حدیث کی بنیاد پر رکھا ہے کہ غیر سبیلین سے نکلنے والا خون ناقص وضو نہیں ہے۔

558- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ، اَنْبَانَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ، يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِيْ صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ، عَنْ عَقِيْلِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ، حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ لَقَبُهُ حَمْدَانُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَسَّانَ الْمَرْوَذِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، وَاللَّفْظُ لَهُ، اَنْبَانَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ يَزِيْدَ الْجَرْمِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عِيَاضٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَغَوِّطِيْنَ اَنْ يَتَحَدَّثَا، فَاِنَّ اللّٰهَ يَمْقُتُ عَلٰى ذٰلِكَ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی ایک حدیث مروی ہے۔

559۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ هَارُوْنَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ يَزِيْدَ الْجَرْمِيُّ، وَزَيْدُ بْنُ اَبِي الزَّرْقَاءِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ عِيَاضٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الْمُتَغَوِّطِينَ اَنْ يَّتَحَدَّثَا، وَقَالَ: فَاِنَّ اللّٰهَ يَمْقُتُ عَلٰى ذٰلِكَ هٰذَا عِيَاضُ بْنُ هِلَالٍ الْاَنْصَارِيُّ شَيْخٌ مِّنَ التَّابِعِيْنَ مَشْهُوْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَقَعَ اِلَى الْيَمَامَةِ وَبِصِحَّةِ مَا ذَكَرْتُهُ

✧✧ ابویحییٰ عبدالصمد بن حسان المروذی، قاسم بن یزید الجرمی اور زید بن ابوالزرقاء نے سفیان کی سند سے حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ نبی اکرم نے پیشاب اور پاخانہ کرنے والوں کو گفتگو سے منع فرمایا ہے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ اس عمل کو پسند نہیں کرتا۔

یہ عیاض بن ہلال انصاری رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں، اہل مدینہ سے تعلق رکھتے ہیں اور مشہور بزرگ تابعی ہیں۔ بعد میں یہ یمامہ چلے گئے تھے۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ حدیث کی صحت ثابت کرنے کے لئے ایک حدیث نقل کی ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

560۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَفِيدُ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْوَرَّاقُ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ هِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَانِ عَوْرَتَهُمَا فَاِنَّ اللّٰهَ يَمْقُتُ عَلٰى ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ مِّنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ هِلَالٍ الْاَنْصَارِيِّ، وَاِنَّمَا اَهْمَلَاهُ لِخِلَافٍ بَيْنَ اَصْحَابِ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ فِيْهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هِلَالُ بْنُ عِيَاضٍ، وَقَدْ حَكَمَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ فِي التَّارِيْخِ اَنَّهُ عِيَاضُ بْنُ هِلَالٍ الْاَنْصَارِيُّ، سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ، سَمِعَ مِنْهُ يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيْرٍ، قَالَهُ

حدیث 559:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث:32

حدیث 560:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 15 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 11328 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 71 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 33 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 487 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث:1264

هِشَامٌ، وَمَعْمَرٌ، وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَحَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، وَسَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ حَمْشَادٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ مُوْسَى بْنَ هَارُوْنَ، يَقُوْلُ: رَوَاهُ الْاَوْزَاعِيُّ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ مَرَّةً عَنْ يَحْيٰى، عَنْ هِلَالِ بْنِ عِيَاضٍ، وَقَدْ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا، وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ يُحَدِّثُ بِهِ عِيَاضَ بْنَ هِلَالٍ ثُمَّ شَكَّ فِيْهِ، فَقَالَ: اَوْ هِلَالُ بْنُ عِيَاضٍ رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ، وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، فَاتَّفَقُوْا عَلٰى عِيَاضِ بْنِ هِلَالٍ وَّهُوَ الصَّوَابُ قَالَ الْحَاكِمُ: قَدْ حَكَمَ بِهِ اِمَامَانِ مِنْ اَئِمَّتِنَا مِثْلُ الْبُخَارِيِّ، وَمُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ بِالصِّحَّةِ لِقَوْلِ مَنْ اَقَامَ هٰذَا الْاِسْنَادَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ هِلَالٍ الْاَنْصَارِيِّ، وَذَكَرَ الْبُخَارِيُّ فِيْهِ شَوَاهِدَ فَصَحَّ بِهِ الْحَدِيْثُ، وَقَدْ خَرَّجَ مُسْلِمٌ مَّعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ

عَنْ اَبِیْ كُرَيْبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰى عَوْرَةِ الرَّجُلِ، وَلَا تَنْظُرُ الْمَرْاَةُ اِلٰى عَوْرَةِ الْمَرْاَةِ الْحَدِيْثَ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوآدمی اپنی شرمگاہوں کو کھولے پاخانہ کرتے ہوئے گفتگو مت کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ کو یہ عمل پسند نہیں ہے۔

یہ حدیث یحییٰ ابن ابی کثیر کی عیاض بن ہلال رضی اللہ عنہ کی سند کے ہمراہ روایت کی بناء پر درجہ صحت پر فائز ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے (اپنی کتاب) ''تاریخ'' میں یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہ ہلال بن عیاض رضی اللہ عنہ انصاری ہیں، انہوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے حدیث کا سماع کیا ہے اور ان سے یحییٰ ابن ابی کثیر نے سماع کیا ہے اور ہشام، معمر، علی بن مبارک اور حرب بن شداد نے اس کو یحییٰ ابن ابی کثیر سے روایت کیا ہے۔

علی بن حمشاد موسیٰ بن ہارون کا یہ قول نقل کرتے ہیں: امام اوزاعی نے اس حدیث کو دو مرتبہ بیان کیا ہے جن میں سے ایک مرتبہ انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر کے بعد ہلال بن عیاض رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اور ایک مرتبہ انہوں نے اسی حدیث کو محمد بن الصباح پھر ولید پھر اوزاعی اور پھر یحییٰ بن ابی کثیر کے حوالے سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

پہلے تو عبدالرحمٰن بن مہدی اس حدیث کو عیاض بن ہلال کے حوالے سے بیان کیا کرتے تھے۔ پھر ان کو اس بارے میں شک پیدا ہوا تو وہ اس کی سند یوں بیان کیا کرتے تھے۔ اَوْ هِلَالُ بْنُ عِيَاضٍ رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ، وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى۔ (اس مذکورہ سند میں عبدالرحمٰن، عبیداللہ اور محمد) سب کی سند عیاض بن ہلال پر جمع ہو جاتی ہے اور یہی صواب بھی ہے۔

✤✤ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ہمارے ائمہ میں سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور موسیٰ بن ہارون جیسے جلیل القدر اماموں نے اس اسناد کے حوالے سے ان لوگوں کی تائید کی ہے اور ان کے موقف کی تائید کی ہے جنہوں نے اس کی سند عیاض بن ہلال سے بیان کی

ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلے میں کئی شواہد بھی درج کئے ہیں جن سے اس حدیث کا صحیح ہونا ثابت ہے۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کردہ حدیث جو کہ اس کے ہم معنی ہے۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسی حدیث کی ایک ہم معنی حدیث نقل کی ہے جس کی سند ابوکریب، ابوبکر بن ابی شیبہ، زید بن الحباب، ضحاک بن عثمان، زید بن اسلم، عبدالرحمن بن ابوسعید اور پھر ابوسعید سے ہوتی ہوئی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے (اس سند کے ہمراہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے) آدمی، دوسرے آدمی کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے اور نہ ہی عورت، عورت کی شرمگاہ کی طرف دیکھے اس کے بعد مکمل حدیث بیان کی ہے۔

561- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِیُ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُوتِرْ، فَاِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ، اَمَا تَرَى السَّمٰوَاتِ سَبْعًا، وَالْاَرَضِينَ سَبْعًا، وَالطَّوَافَ وَذَكَرَ اَشْيَاءَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الْاَلْفَاظِ اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ فَقَطْ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب استنجاء کے لئے ڈھیلے استعمال کرنے ہوں تو طاق عدد میں کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ خود اکیلا ہے اور وہ اکیلے ہی کو پسند کرتا ہے کیا تم اس بات پر غور نہیں کرتے کہ آسمان، زمینیں اور طواف کے چکر (طاق ہیں) اس کے علاوہ بھی آپ نے متعدد طاق چیزوں کا ذکر کیا۔

✥ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے صرف "مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ" کے الفاظ نقل کئے ہیں۔

562- اَخْبَرَ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِیُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، اَنْبَاَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَمِعْتُهَا، تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ، قَالَ: غُفْرَانَكَ

حديث 562:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 30 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 300 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 1444 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 90 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 466 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه بيروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحديث: 693

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے نکلتے تو کہتے غُفْرَانَكَ۔

563- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ يُّوْسُفَ بْنِ اَبِىْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَآئِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ الْغَائِطِ، قَالَ: غُفْرَانَكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، فَاِنَّ يُوْسُفَ بْنَ اَبِىْ بُرْدَةَ مِنْ ثِقَاتِ اٰلِ اَبِىْ مُوْسٰى وَلَمْ نَجِدْ اَحَدًا يَّطْعُنُ فِيْهِ، وَقَدْ ذَكَرَ سَمَاعَ اَبِيْهِ مِنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

✧✧ مذکورہ سند کے ساتھ بھی یہ حدیث اُمّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

✤ یہ حدیث صحیح ہے، یوسف بن ابو بردہ، ابوموسیٰ کی اولادِ امجاد میں سے ہیں، ثقہ ہیں اور ہماری معلومات کے مطابق کسی محدث کی جانب سے ان پر طعن ثابت نہیں ہے اور ان کے والد کا اُمّ المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت ہے۔

564- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلِيْمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَتْ مِنْ جَنَابَةٍ، فَتَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوِ اغْتَسَلَ مِنْ فَضْلِهَا تَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج کے غسل جنابت سے بچے ہوئے پانی کے ساتھ وضو یا غسل کرلیا کرتے تھے۔

یہ حدیث سماک بن حرب سے روایت کرنے میں شعبہ نے سفیان کی متابعت کی ہے (ان کی روایت درج ذیل ہے)

565- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِىْ

حدیث 565:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحديث: 68 اخرجه ابو عيسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 65 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 325 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفکر بيروت لبنان رقم الحديث: 370 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 734 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 2101 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 1242 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 91 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبریٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 858 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 11715 اخرجه ابوبكر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحديث: 396

اَبِیْ، وَثنا اَبُوْ عَلِيِّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الْحَافِظُ، اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَيْعِيُّ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيِّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ مِنْ اِنَاءٍ، فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ نِسَائِهِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ تَوَضَّاْتُ مِنْ هٰذَا، فَتَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَلْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ وَّقَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِاَحَادِيْثِ عِكْرِمَةَ، وَاحْتَجَّ مُسْلِمٌ بِاَحَادِيْثِ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ،

وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ فِي الطَّهَارَةِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَا يُحْفَظُ لَهُ عِلَّةٌ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن سے (پانی لے کر) وضو کرنے کا ارادہ کیا تو آپ کی زوجہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس پانی سے میں نے وضو کیا ہے (لیکن اس کے باوجود) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہتے ہوئے، اس سے وضو کرلیا کہ ''پانی کو کوئی (پاک) چیز نجس نہیں کرسکتی''

✣ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عکرمہ کی احادیث نقل کی ہیں اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے سماک بن حرب کی روایات نقل کی ہیں اور یہ حدیث طہارت سے متعلق صحیح حدیث ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا اور اس حدیث میں کسی قسم کا کوئی ضعف بھی نہیں ہے۔

566۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَحْمَدَ الْجُرْجَانِيُّ، اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، اَنْبَانَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ عُتْبَةَ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ، عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قِيْلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، حَدِّثْنَا عَنْ شَاْنِ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ، فَقَالَ عُمَرُ: خَرَجْنَا اِلٰى تَبُوْكَ فِيْ قَيْظٍ شَدِيْدٍ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا اَصَابَنَا فِيْهِ عَطَشٌ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّ رِقَابَنَا سَتَنْقَطِعُ، حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ لَيَنْحَرُ بَعِيْرَهُ، فَيَعْصِرُ فَرْثَهُ فَيَشْرَبُهُ وَيَجْعَلُ مَا بَقِيَ عَلٰى كَبِدِهِ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَوَّدَكَ فِي الدُّعَاءِ خَيْرًا فَادْعُ لَهُ، فَقَالَ: اَتُحِبُّ ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يُرْجِعْهُمَا حَتّٰى قَالَتِ السَّمَاءُ، فَاَظَلَّتْ ثُمَّ سَكَبَتْ فَمَلَئُوْا مَا مَعَهُمْ، ثُمَّ ذَهَبْنَا نَنْظُرُ فَلَمْ نَجِدْهَا جَازَتِ الْعَسْكَرَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ ضَمَّنَهُ سُنَّةً غَرِيْبَةً، وَهُوَ اَنَّ الْمَاءَ اِذَا خَالَطَهُ فَرْثُ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ لَمْ يُنَجِّسْهُ، فَاِنَّهُ لَوْ كَانَ يُنَجِّسُ الْمَاءَ لَمَا اَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُسْلِمٍ

حدیث 566:

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 1383 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 101 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 19425 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث: 3292

نْ يَجْعَلَهُ عَلٰى كَبِدِهٖ حَتّٰى يُنَجِّسَ يَدَيْهِ

✧✧ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا: "سَاعَةِ الْعُسْرَةِ" (تنگی کے حالات) کے سلسلے میں کوئی واقعہ ہمیں سنائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم شدید گرمی کے موسم میں تبوک کی طرف نکلے۔ ہم ایک مقام پر پہنچے تو بہت شدید پیاس لگ رہی تھی۔ پیاس کی شدت اتنی تھی، لگتا تھا کہ اس کی وجہ سے کئی لوگ مرجائیں گے (اس شدت کا مداوا یوں کیا گیا کہ) لوگوں نے اپنے اونٹ ذبح کر کے ان کے معدے سے گوبر نچوڑ کر پانی نکالا اور پی کر پیٹ کی آگ بجھائی اور جو بچا، اس کو اونٹ کے معدے میں محفوظ کر کے رکھ لیا (اس انتہائی ناگفتہ بہ حالت میں) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بولے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے تو آپ کو دعائے خیر کا عادی بنایا ہے، آپ ان کے لئے دعائے خیر فرمادیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں یہ بات پسند ہے؟ عرض کی: جی ہاں (یا رسول اللہ) چنانچہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھالئے (دعا مانگنا شروع کی) تو بادل گرجے، پھر پورے آسمان پر چھا گئے اور پھر موسلا دھار بارش ہوگئی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے تمام برتن وغیرہ بھر لئے پھر وہاں سے چل دیئے تو دیکھا کہ بارش صرف اسی مقام پر ہوئی جہاں لشکر موجود تھا، اس مقام سے آگے نکلے تو بارش کا کوئی نام و نشان تک موجود نہ تھا۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور اس حدیث کے ضمن میں ایک سنت غریبہ بھی ثابت ہوتی ہے وہ یہ کہ پانی میں جب مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ (وہ جانور جن کا گوشت حلال ہے) کی لید گوبر وغیرہ پانی میں شامل ہو تو پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ اگر ان جانوروں کے گوبر سے پانی ناپاک ہوجاتا ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی مسلمان کو یہ اجازت نہ دیتے کہ وہ پانی جانور کے معدے میں ڈال کر رکھے کیونکہ اس سے تو ہاتھ بھی ناپاک ہوجاتے۔

567- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ

حدیث 567:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 75 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ه 1986ء رقم الحديث: 68 اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي) رقم الحديث: 42 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ه 1987ء رقم الحديث: 736 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 22689 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ه/1993ء رقم الحديث: 1299 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ه/1970ء رقم الحديث: 102 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 1092 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان (طبع ثاني) 1403ه رقم الحديث: 353

مَالِكٍ، وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ، دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءًا، فَجَاءَتْ هِرَّةٌ لِتَشْرَبَ مِنْهُ فَاَصْغَى لَهَا اَبُوْ قَتَادَةَ الاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْهُ، قَالَتْ كَبْشَةُ: فَرَآنِي اَنْظُرُ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اَتَعْجَبِينَ يَا بِنْتَ اَخِي ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ، اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ، وَالطَّوَّافَاتِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ عَلٰى اَنَّهُمَا عَلٰى مَا اَصَّلَاهُ فِيْ تَرْكِهِ، غَيْرَ اَنَّهُمَا قَدْ شَهِدَا جَمِيْعًا لِمَالِكِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّهُ الْحَكَمُ فِيْ حَدِيْثِ الْمَدَنِيِّيْنَ، وَهٰذَا الْحَدِيْثُ مِمَّا صَحَّحَهُ مَالِكٌ، وَاحْتَجَّ بِهِ فِي الْمُوَطَّاَ، وَمَعَ ذٰلِكَ فَاِنَّ لَهُ شَاهِدًا بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ،

✧✧ کبشہ بنت کعب بن مالک، ابن ابی قتادہ کے نکاح میں تھیں۔آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ ابوقتادہ ان کے پاس تشریف لائے، انہوں نے ان کے وضو کے لئے ایک برتن میں پانی بھر کر رکھ دیا، ایک بلی آ کر اس میں سے پینے لگی۔ابوقتادہ نے بلی کے لئے برتن مزید جھکا دیا تو بلی نے اس میں سے خوب سیر ہو کر پانی پیا۔کبشہ کہتی ہیں: ابوقتادہ نے مجھے دیکھ لیا کہ میں انہیں دیکھ رہی ہوں، تو آپ مجھے کہنے لگے: اے میری بھتیجی کیا تمہیں (میرے اس عمل پر) تعجب ہو رہا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ (بلی) ناپاک نہیں ہے کیونکہ یہ ان جانوروں میں سے ہے جو عموماً گھروں میں آتے جاتے رہتے ہیں۔

✧✧ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، اس کی وجہ یہ ہے کہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما حدیث ترک کرنے میں اپنے قانون اور اصول پر عمل پیرا ہیں۔تاہم ان دونوں نے اس بات کی گواہی دی ہے کہ مدنی راویوں کی روایات میں مالک بن انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حرف آخر ہوتی ہے اور اس حدیث کو مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے صحیح قرار دیا ہے اور موطا میں اس کو نقل کیا ہے۔

علاوہ ازیں اسنادِ صحیح کے ہمراہ اس مذکورہ حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے (وہ حدیث درج ذیل ہے)

568- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسَى الْقَاضِيْ بِبُخَارٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُسَافِعِ بْنِ شَيْبَةَ الْحَجَبِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مَنْصُوْرَ بْنَ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ اُمِّهِ صَفِيَّةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ــــــــــــــــ، وَقَدْ صَحَّ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ ضِدُّ هٰذَا، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ اَيْضًا

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (......اس مقام پر اصل کتاب میں جگہ خالی ہے......) اس حدیث کی سند بھی شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اس کو بھی دونوں نے روایت نہیں کیا ہے۔

569- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ بِبُخَارٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، اِمْلَاءً مِّنْ كِتَابِهِ سَنَةَ سِتٍّ وَّتِسْعِيْنَ وَمِائَتَيْنِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَاضِي الْفُسْطَاطِ، حَدَّثَنَا

اَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَطُهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ اَنْ يُغْسَلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ، الاُوْلٰى بِالتُّرَابِ، وَالْهِرَّةُ مِثْلُ ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، فَاِنَّ اَبَا بَكْرَةَ ثِقَةٌ مَّامُوْنٌ، وَمَنْ تَوَهَّمَ اَنَّ اَبَا بَكْرَةَ يَنْفَرِدُ بِهٖ، عَنْ اَبِىْ عَاصِمٍ، وَاِنَّمَا تَفَرَّدَ بِهٖ اَبُوْ عَاصِمٍ وَّهُوَ حُجَّةٌ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب برتن میں کتا منہ ڈال جائے تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو سات مرتبہ دھوئیں ان میں سے پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ صاف کریں اور بلی کے منہ ڈالے کا بھی یہی حکم ہے۔

✥ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے (اس کی سند میں ایک راوی) ابوبکرہ ثقہ اور مامون ہیں اور بعض کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ اس کی سند میں ابوعاصم سے صرف ابوبکرہ ہی روایت کرنے والے ہیں، حالانکہ اس حدیث کی روایت میں منفرد ابوعاصم ہیں اوران کی روایت قابل حجت ہوتی ہے (جبکہ ابوبکرہ کے ساتھ ابوعاصم سے روایت کرنے والے ایک اورصحابی بھی ہیں ان کی حدیث درج ذیل ہے)

570- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ، وَحَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَنْبَسَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طُهُوْرُ الْاِنَاءِ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ اَنْ يُغْسَلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ، الاُوْلٰى بِالتُّرَابِ، وَالْهِرَّةُ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ قُرَّةُ يَشُكُّ

✧✧ بکار بن قتیبہ اورحماد بن الحسن بن عبسہ نے ابوعاصم کی سند سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: برتن میں جب کتا منہ ڈال جائے تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے سب سے پہلے مٹی سے (بعد میں چھ مرتبہ پانی سے) اور بلی کا ایک یا دو مرتبہ دھولیں۔

(قرۃ بن خالد سے بھی مذکورہ مفہوم والی ایک حدیث منقول ہے لیکن ان کے الفاظ میں تردد پایا جاتا ہے ان کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے)

571- اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِى الْهِرَّةِ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ يَعْنِىْ غَسْلَ الْاِنَاءِ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْهِرَّةُ، وَقَدْ شَفِيَ عَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ الْجَهْضَمِيُّ، عَنْ

حدیث 570:

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 1101

قُرَّةَ فِي بَيَانِ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ

✧✧ ابوعاصم قرۃ بن خالد کے حوالے سے محمد بن سیرین کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کے متعلق ایک مرتبہ یا (شاید) دومرتبہ دھونے کا کہا ہے یعنی جب کسی برتن میں بلی منہ ڈال جائے تو اس کو ایک یا (شاید) دومرتبہ دھونے کا حکم دیا گیا۔

علی بن نصر الجھضمی نے بھی قرہ سے یہ حدیث روایت کی ہے اور تردد والے الفاظ انہوں نے بھی ذکر کئے ہیں۔ (ان کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے)

572۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ الْحَسَنُ بْنُ سُلَيْمَانَ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: طُهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ اَنْ يُغْسَلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ، اُولاهُنَّ بِالتُّرَابِ، ثُمَّ ذَكَرَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْهِرَّ لَا اَدْرِي، قَالَ: مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ، قَالَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: وَجَدْتُّهُ فِي كِتَابِ اَبِي فِي مَوْضِعٍ اٰخَرَ، عَنْ قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْكَلْبِ مُسْنِدًا، وَفِي الْهِرَّةِ مَوْقُوفًا عَنْ تَابَعَهُ فِي تَوْقِيفِ ذِكْرِ الْهِرَّةِ مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ قُرَّةَ

✧✧ نصر بن علی نے اپنے والد کے ذریعے قرہ بن خالد سے محمد بن سیرین کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب برتن میں کتا منہ ڈال جائے تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ برتن کو سات مرتبہ دھوئیں ان میں سے پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ صاف کریں۔ پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بلی کے متعلق میں کچھ نہیں جانتا۔ آپ نے فرمایا: ایک مرتبہ یا (شاید یہ فرمایا کہ) دومرتبہ۔

نصر بن علی کہتے ہیں: میں نے اپنے والد کی کتاب میں ایک دوسرے مقام پر قرہ، پھر ابن سیرین اور پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کتے کے بارے میں متصل اور بلی کے بارے میں موقوف حدیث دیکھی ہے۔

بلی کا ذکر موقوفاً کرنے کے سلسلے میں قرہ سے روایت کرنے میں مسلم بن ابراہیم نے علی کی متابعت کی ہے۔

(ان کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے)

573۔ أَخْبَرَنَاهُ أَبُوْ بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيُّ وَثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ أَنْبَأَ مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ وَثَنَا أَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِي حَدَّثَنَا أَبُوْ خَلِيفَةَ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْهِرِّ يَلَغُ فِي الإِنَاءِ قَالَ يُغْسَلُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَقَدْ ثَبَتَ الرُّجُوْعُ فِي حُكْمِ الشَّرِيعَةِ إِلَى حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِي طَهَارَةِ الْهِرَّةِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

✧✧ مسلم بن ابراہیم قرہ کے ذریعے محمد بن سیرین کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کہ انہوں نے بلی کے برتن میں منہ ڈالنے کے متعلق فرمایا: اس کو ایک مرتبہ یا (شاید فرمایا) دومرتبہ دھولو۔ (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) بلی

کی طہارت کے حوالے سے مالک بن انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرف حکم شریعت کا رجوع ثابت ہوا (اور نتیجہ یہ نکلا کہ بلی کا جھوٹا ناپاک نہیں ہے)

574- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ، عَنْ اَخِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ مِنْ سِقَاءٍ فَقِيلَ لَهُ اِنَّهُ مَيْتَةٌ، فَقَالَ: دِبَاغُهُ يُذْهِبُ بِخَبَثِهِ، اَوْ نَجَسِهِ، اَوْ رِجْسِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّلَا اَعْرِفُ لَهُ عِلَّةً، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں (ایک مرتبہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشکیزے سے وضو کرنے کا ارادہ کیا تو کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: یہ مردار کی کھال سے بنا ہوا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو رنگنے سے اس کی نجاست ختم ہو جاتی ہے (راوی کو شک ہے کہ اس موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبث کا لفظ بولا، نجس بولا یا رجس بولا تھا)

❖ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا اور اس میں کوئی علت بھی نہیں ہے۔

575- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُجْزِءُ مِنَ الْوُضُوءِ الْمُدُّ، وَمَنَ الْجَنَابَةِ الصَّاعُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: لَا يَكْفِينَا ذٰلِكَ يَا جَابِرُ، فَقَالَ: قَدْ كَفٰى مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ وَاَكْثَرُ شَعْرًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو کے لئے ایک "مد" اور غسل کے لئے ایک "صاع" پانی کافی ہے۔ ایک شخص کہنے لگا: اے جابر! ہمارے لئے تو اتنا پانی ناکافی ہے۔ اس پر جابر نے جواباً کہا: اتنا پانی اس ذات کو تو کفایت کر گیا جو تجھ سے بہتر ہے (یعنی جس کو تجھ سے زیادہ طہارت کی فکر ہوتی ہے) اور جس کے بال تجھ سے زیادہ گھنے تھے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں، ان لفظوں کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

576- فَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوْسُفَ الْهِسِنْجَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِى زَائِدَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِىَ بِثُلُثَىْ مُدٍّ، فَتَوَضَّاَ فَجَعَلَ يَدْلُكُ ذِرَاعَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، فَقَدِ احْتَجَّ بِحَبِيْبِ بْنِ زَيْدٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو تہائی مد پانی پیش کیا گیا تو آپ نے اپنے بازوؤں کو ملتے ہوئے، اس کے ساتھ وضو کر لیا۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حبیب بن زید کی روایات نقل کی ہیں۔

577- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَحَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيُّ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنَّا نَتَوَضَّأُ رِجَالًا وَنِسَاءً وَّنَغْسِلُ اَيْدِيَنَا فِيْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ عَائِشَةَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ، وَلِهٰذَا الْحَدِيْثِ شَاهِدٌ يَنْفَرِدُ بِهٖ خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ وَّاَنَا اَذْكُرُهُ مُحْتَسِبًا لِمَا اُشَاهِدُهُ مِنْ كَثْرَةِ وَسْوَاسِ النَّاسِ فِيْ صَبِّ الْمَاءِ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم (گھر کے) مرد اور عورتیں ایک ہی برتن میں وضو کر لیتے تھے اور ہاتھ دھو لیا کرتے تھے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ لیکن انہوں نے ان الفاظ کے ہمراہ اس حدیث کو نقل نہیں کیا۔

اس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جس کی سند میں خارجہ بن مصعب منفرد ہیں (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) میں نے اس حدیث کو اس لئے ذکر کیا تاکہ عوام الناس پانی بہانے کے حوالے سے اس وسوسہ سے بچ جائیں جس کا عام طور پر میں نے مشاہدہ کیا ہے۔

578- حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ جَمِيْلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ،

حدیث 577:

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 120

حدیث 578:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 57 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 421 اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 21276 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 122 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 901 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 547

وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، وَحَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ الْوَلَهَانُ فَاحْذَرُوْهُ، وَاتَّقُوا وَسْوَاسَ الْمَآءِ وَلَهُ شَاهِدٌ بِاِسْنَادٍ اٰخَرَ اَصَحَّ مِنْ هٰذَا

✧✧ حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو میں وسوسہ ڈالنے والا بھی ایک شیطان ہے اس کو ولھان کہتے ہیں۔ اس سے بچ کر رہو اور پانی کے وسوسوں سے بھی بچو۔

ایک دوسری سند کے ہمراہ اس کی ایک اور شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ اس کی بہ نسبت زیادہ واضح ہے۔

(حدیث درج ذیل ہے)

579- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَاَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَنْبَاَنَا سَعِيْدُ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ نَعَامَةَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ، سَمِعَ ابْنَهُ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْقَصْرَ الْاَبْيَضَ عَنْ يَمِيْنِ الْجَنَّةِ، اِذَا دَخَلْتُهَا، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ سَلِ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَتَعَوَّذْ بِهِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ فِي الطُّهُوْرِ وَالدُّعَاءِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انہوں نے اپنے بیٹے کو یوں دعا مانگتے سنا: اے اللہ! جب تو مجھے جنت میں داخل کردے گا تو میں جنت کی دائیں جانب ایک سفید محل کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، اس پر عبداللہ بن المغفل نے اپنے بیٹے سے کہا: بیٹا! اللہ تعالیٰ سے جنت کی دعا مانگو اور دوزخ سے اس کی پناہ مانگو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی سن رکھا ہے" میری امت میں کچھ لوگ ہونگے جو طہارت میں اور دعا میں حد سے تجاوز کریں گے۔

580- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مِلْحَانَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ، وَبُطُوْنِ الْاَقْدَامِ مِنَ النَّارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَا ذِكْرَ بُطُوْنِ الْاَقْدَامِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن حارث بن الزبیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (وضو کے دوران خشک رہ جانے والی) ایڑھیوں اور پاؤں کے تلووں کے لئے جہنم کی ہلاکت ہے۔

✣ یہ حدیث صحیح ہے، لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے پاؤں کے تلووں کا ذکر نہیں کیا ہے۔

حدیث 579:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 96 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 16847 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 6763 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 900

581۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ يَّدْخُلَ الرَّجُلُ الْمَاءَ اِلَّا بِمِئْزَرٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برہنہ حالت میں پانی میں داخل ہونے سے منع فرمایا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

582۔ اَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِى زَائِدَةَ، وَمُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يُغْتَسَلُ مِنْ اَرْبَعٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ، وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَمِنْ غَسْلِ الْمَيِّتِ، وَالْحِجَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چار مواقع پر غسل کرنا چاہیے (۱) جنابت کا غسل (۲) جمعہ کے دن کا غسل (۳) غسل میت کے بعد غسل (۴) پچھنے لگوانے کے بعد غسل۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

583۔ حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، اِمْلَاءً فِى شَهْرِ رَبِيعِ الْاَوَّلِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّتِسْعِيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ، اَنْبَاَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَحِيمٍ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِى غَرْزَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: دَخَلَتْ فَاطِمَةُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِي، فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ، مَا يُبْكِيكِ ؟ قَالَتْ: يَا اَبَتِ مَا لِيَ لَا اَبْكِي وَهٰؤُلَاءِ الْمَلَاُ مِنْ قُرَيْشٍ فِى الْحِجْرِ يَتَعَاقَدُونَ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى لَوْ قَدْ رَاَوْكَ لَقَامُوا اِلَيْكَ فَيَقْتُلُونَكَ، وَلَيْسَ مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا وَقَدْ عَرَفَ نَصِيبَهُ مِنْ دَمِكَ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ، ائْتِينِي بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّاَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَمَّا

حدیث 581:

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 249

حدیث 582:

اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 25231 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 256 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 1328

رَاَوْهُ، قَالُوْا: هَاهُوَ ذَا فَطَأطَئُوا رُءُ وُسَهُمْ، وَسَقَطَتْ اَذْقَانُهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِمْ، فَلَمْ يَرْفَعُوْا اَبْصَارَهُمْ فَتَنَاوَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْضَةً مِّنْ تُرَابٍ فَحَصَبَهُمْ بِهَا وَقَالَ: شَاهَتِ الْوُجُوْهُ فَمَا اَصَابَ رَجُلاً مِّنْهُمْ حَصَاةٌ مِّنْ حَصَاتِهٖ اِلَّا قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ كَافِرًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، قَدِ احْتَجَّا جَمِيْعًا بِيَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ، وَاحْتَجَّ مُسْلِمٌ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَا اَعْرِفُ لَهٗ عِلَّةً، وَاَهْلُ السُّنَّةِ مِنْ اَحْوَجِ النَّاسِ لِمُعَارَضَةِ مَا قِيْلَ اَنَّ الْوُضُوْءَ لَمْ يَكُنْ قَبْلَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ، وَاِنَّمَا نُزُوْلُ الْمَائِدَةِ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ وَّلَهٗ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ نَاطِقٌ بِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ، وَيَاْمُرُ بِالْوُضُوْءِ قَبْلَ الْهِجْرَةِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا روتی ہوئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: پیاری بیٹی کیوں رو رہی ہو؟ عرض کرنے لگیں! ابا جان! میں کیوں نہ روؤں؟ جبکہ قریش کے لوگ اپنے معبودان باطلہ کی قسمیں کھا کھا کر ایک دوسرے کے ساتھ وعدے کر رہے ہیں کہ اگر یہ لوگ آپ کو کہیں دیکھ لیں گے تو (معاذ اللہ) آپ کو شہید کر دیں گے اور ہر شخص آپ کو مارنے کے لئے تیار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹی! مجھے وضو کے لئے پانی دیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر کے مسجد کی طرف چل دیئے۔ جب قریش نے آپ کو دیکھا تو کہنے لگے: وہ یہ جا رہے ہیں۔ پھر انہوں نے اپنے سر کو جھکا لیا اور ان کے چہرے ایسے نیچے ہوئے کہ وہ اپنی آنکھوں کو اوپر نہ اٹھا سکے۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی مٹی اٹھا کر ان کی طرف پھینکی اور فرمایا: تم بدشکل ہو جاؤ (ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں) اس دن جس جس کو اس مٹی کا ذرہ بھی لگا تھا وہ جنگ بدر میں حالت کفر میں مارا گیا۔

❖❖ یہ حدیث صحیح ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یحییٰ بن سلیم کی روایات نقل کی ہیں اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن عثمان بن خثیم کی روایات نقل کی ہیں لیکن دونوں نے یہ حدیث نقل نہیں کی اور مجھے اس حدیث میں کوئی علت بھی نہیں ملی اور اس حدیث کی سب سے زیادہ ضرورت اہل سنت کو ہے کیونکہ ان پر یہ اعتراض ہے کہ وضو کا حکم سورۂ مائدہ (میں ہے اس لئے اس) کے نزول سے پہلے وضو کا حکم نہیں تھا اور سورۂ مائدہ کا نزول حجۃ الوداع کے موقع پر ہوا، جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں تھے۔

اس حدیث کی صحیح شاہد حدیث بھی موجود ہے جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہجرت سے پہلے خود بھی وضو کرنا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی وضو کا حکم دینا ثابت ہے، لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے بھی روایت نہیں کیا ہے۔ (وہ حدیث درج ذیل ہے)

584- اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دَرَسْتَوَيْهِ الْفَارِسِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ الْفَارِسِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَوَّلِ مَا بُعِثَ وَهُوَ بِمَكَّةَ، وَهُوَ حِيْنَئِذٍ مُسْتَخْفٍ، فَقُلْتُ: مَا اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا نَبِيٌّ، قُلْتُ: وَمَا نَبِيٌّ؟ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ، قُلْتُ: آللّٰهُ اَرْسَلَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ،

قُلْتُ: بِمَا اَرْسَلَكَ ؟ قَالَ: اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ، وَتَكْسِرَ الْاَوْثَانَ وَالْاَدْيَانَ، وَتُوصِلَ الْاَرْحَامَ، قُلْتُ: نِعَمْ، مَا اَرْسَلَكَ بِهِ، قُلْتُ: فَمَنْ يَتْبَعُكَ عَلٰى هٰذَا ؟ قَالَ: عَبْدٌ وَحُرٌّ يَعْنِي اَبَا بَكْرٍ وَّبِلالا، فَكَانَ عَمْرٌو يَقُوْلُ: لَقَدْ رَاَيْتُنِي وَاَنَا رُبُعُ، اَوْ رَابِعُ الاِسْلَامِ، قَالَ: فَاَسْلَمْتُ، قُلْتُ: اَتْبَعُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: لاَ، وَلٰكِنِ الْحَقْ بِقَوْمِكَ، فَاِذَا اُخْبِرْتَ اَنِّي قَدْ خَرَجْتُ فَاتْبَعْنِي، قَالَ: فَلَحِقْتُ بِقَوْمِي، وَجَعَلْتُ اَتَوَقَّعُ خَبَرَهُ، وَخُرُوجَهُ حَتّٰى اَقْبَلَتْ رُفْقَةٌ مِّنْ يَثْرِبَ فَلَقِيتُهُمْ، فَسَاَلْتُهُمْ عَنِ الْخَبَرِ، فَقَالُوْا: قَدْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَقُلْتُ: وَقَدْ اَتَاهَا ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: فَارْتَحَلْتُ حَتّٰى اَتَيْتُهُ، قُلْتُ: اَتَعْرِفُنِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ: نَعَمْ، اَنْتَ الرَّجُلُ الَّذِي اَتَانِي بِمَكَّةَ فَجَعَلْتُ اَتَجَسَّسُ خَلْوَتَهُ فَلَمَّا خَلا، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلِّمْنِي مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ وَاَجْهَلُ، قَالَ: فَسَلْ عَمَّ شِئْتَ، قُلْتُ: اَيُّ اللَّيْلِ اَسْمَعُ ؟ قَالَ: جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فَصَلِّ مَا شِئْتَ، فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُودَةٌ، مَكْتُوبَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الصُّبْحَ، ثُمَّ اَقْصِرْ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَتُرْفَعَ قَدْرَ رُمْحٍ اَوْ رُمْحَيْنِ، فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَتُصَلِّي لَهَا الْكُفَّارُ، ثُمَّ صَلِّ مَا شِئْتَ، فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُودَةٌ مَّكْتُوبَةٌ حَتّٰى يَعْدِلَ الرُّمْحُ ظِلَّهُ، ثُمَّ اَقْصِرْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ وَتُفْتَحُ اَبْوَابُهَا، فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلِّ مَا شِئْتَ، فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُودَةٌ مَّكْتُوبَةٌ، ثُمَّ صَلِّ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ، ثُمَّ اَقْصِرْ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَّتُصَلِّي لَهَا الْكُفَّارُ، وَاِذَا تَوَضَّاْتَ فَاغْسِلْ يَدَيْكَ فَاِنَّكَ اِذَا غَسَلْتَ يَدَيْكَ خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ ذِرَاعَيْكَ، ثُمَّ اِذَا مَسَحْتَ بِرَاْسِكَ خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِكَ، ثُمَّ اِذَا غَسَلْتَ رِجْلَيْكَ خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ رِجْلَيْكَ، فَاِنْ ثَبَتَّ فِي مَجْلِسِكَ كَانَ لَكَ حَظًّا مِّنْ وُضُوئِكَ، وَاِنْ قُمْتَ فَذَكَرْتَ رَبَّكَ، وَحَمِدْتَّهُ، وَرَكَعْتَهُ رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلا عَلَيْهِمَا بِقَلْبِكَ كُنْتَ مِنْ خَطَايَاكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا عَمْرُو، اعْلَمْ مَا تَقُوْلُ، فَاِنَّكَ تَقُوْلُ اَمْرًا عَظِيمًا، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي وَدَنَا اَجَلِي وَاِنِّي لَغَنِيٌّ عَنِ الْكَذِبِ، وَلَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ مَا حَدَّثْتُهُ وَلٰكِنْ قَدْ سَمِعْتُهُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ هٰكَذَا حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلامٍ عَنْهُ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ اِلَّا اَنْ اُخْطِءَ شَيْئًا، اَوْ اَزِيْدَهُ فَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، وَاَتُوبُ اِلَيْهِ، قَدْ خَرَّجَ مُسْلِمٌ بَعْضَ هٰذِهِ الْاَلْفَاظِ مِنْ حَدِيْثِ النَّضْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُرَشِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ: وَحَدِيْثُ الْعَبَّاسِ بْنِ سَالِمٍ هٰذَا اَشْفٰى، وَاَتَمُّ مِنْ حَدِيْثِ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ

◇◇ حضرت عمر بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت کے ابتدائی دنوں میں، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں رہتے تھے لیکن ابھی اعلانیہ تبلیغ شروع نہیں کی تھی۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: آپ

حدیث 584:

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ه/1970ء رقم الحديث: 260 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ه رقم الحديث: 422 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله بيروت لبنان 1405ه/1984ء رقم الحديث:1410

کون ہیں؟ آپ ﷺ نے جواباً فرمایا: میں نبی ہوں۔ میں نے پوچھا: نبی کون ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا رسول۔ میں نے پوچھا: کیا اللہ نے آپ کو مبعوث فرمایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے پوچھا: آپ کیا پیغام لائے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (اس بات کا کہ) تم صرف اللہ کی عبادت کرو، بتوں کو اور جھوٹے ادیان کو چھوڑ دو اور صلہ رحمی کرو۔ میں نے عرض کی: کتنا ہی اچھا پیغام ہے جو آپ لے کر آئے ہیں۔ میں نے پوچھا: آپ کے ان احکام پر آپ کی پیروی کون کون کر رہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک غلام اور ایک آزاد آدمی۔ یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ (چنانچہ عمرو کہا کرتے تھے میرا یہ خیال ہے کہ میں چوتھے نمبر پر اسلام لایا تھا) عمرو کہتے ہیں: پھر میں نے اسلام قبول کر لیا اور میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ تم اپنی قوم میں جا کر رہو، جب تمہیں میری ہجرت کی اطلاع ملے تو میرے ساتھ آملنا (عمرو کہتے ہیں) میں اپنی قوم میں جا کر رہنے لگا اور آپ ﷺ کی ہجرت کی اطلاع کی آس لگا کر بیٹھ گیا۔ ایک دن یثرب سے ایک قافلہ آیا، میں نے ان سے ملاقات کی اور ان سے یثرب کی کوئی خاص خبر پوچھی۔ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ مکہ سے مدینہ کی طرف کوچ کر چکے ہیں۔ میں نے پوچھا: کیا آپ مدینہ پہنچ گئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ میں (اسی وقت) وہاں سے نکلا اور مدینہ میں حضور ﷺ کے پاس پہنچ گیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ تو وہی شخص ہے نا جو مکہ میں میرے پاس آیا تھا، پھر میں آپ ﷺ کی خدمت میں بیٹھ گیا اور اس بات کے تجسس میں رہا کہ کوئی موقع خلوت کا نصیب ہو جائے۔ پھر جب مجھے خلوت کا موقع ملا تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو کچھ سکھایا ہے، آپ مجھے بھی سکھا دیں اور میری تربیت فرما دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو پوچھنا چاہتے ہو پوچھو: میں نے کہا: رات کا کون سا حصہ قبولیت کا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رات کا آخری حصہ۔ اس میں جتنی چاہیں نماز پڑھیں کیونکہ نماز کے بارے میں گواہی لکھی ہوئی ہے (رات کے آخری حصے سے) نماز فجر تک عبادت کا سلسلہ جاری رکھیں پھر سورج کے طلوع ہونے اور ایک دو نیزے کی مقدار میں بلند ہونے تک (نماز سے) رکے رہو کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور (اس وقت) کفار سورج کی پوجا کرتے ہیں (جب سورج بلند ہو جائے) تب جتنے چاہو نوافل ادا کرو کیونکہ نماز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مشہود و مکتوب ہے (یہ سلسلہ) نیزے کا سایہ اس کے برابر ہونے (یعنی وقت زوال شروع ہونے) تک جاری رکھو (اور جب زوال کا وقت شروع ہو جائے تو) پھر نماز سے رک جاؤ کیونکہ (اس وقت) جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے اور اس کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ پھر جب سورج ڈھل جائے تو نماز پڑھ سکتے ہو کیونکہ نماز کے بارے میں گواہی دی گئی ہے اور یہ فرض ہے۔ پھر عصر تک جتنے چاہو، نوافل ادا کرو پھر عصر سے غروب آفتاب تک نوافل مت پڑھو کیونکہ (اس وقت) سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور کفار (اس وقت) اس کی پوجا کرتے ہیں اور جب وضو کرنے لگو تو اپنے ہاتھوں کو دھولو کیونکہ جب تم ہاتھ دھولو گے تو بازو کے تمام گناہ نکل جائیں گے اور جب تم سر کا مسح کرو گے تو بالوں کے کناروں سے تمہارے گناہ خارج ہو جائیں گے اور جب تم اپنے پاؤں دھوؤ گے تو تمہارے گناہ پاؤں سے نکل جائیں گے۔ اگر تم وضو کر کے وہیں بیٹھے رہو گے تو صرف وضو کی وجہ سے ہی بہت زیادہ ثواب پاؤ گے اور اگر وضو کے بعد خشوع و خضوع کے ساتھ دو رکعت (تحیۃ الوضو) پڑھ لو گے تو گناہوں سے ایسے پاک صاف ہو جاؤ

گے گویا کہ تمہاری ماں نے آج تمہیں جنا ہے (ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے کہا: اے عمرو! تمہیں معلوم ہے تم کیا کہہ رہے ہو؟ تم بہت بڑی بات کہہ رہے ہو۔ عمرو بن عبسہ نے جواب دیا: خدا کی قسم! میں بوڑھا ہو چکا ہوں، اب تو میری موت کا وقت قریب ہے اور مجھے جھوٹ بولنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ایک یا دو مرتبہ سنی ہوتی تو (شاید) آپ کو بیان نہ کرتا بلکہ میں نے یہ بات رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد بار سنی ہے۔ ابوسلام نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مجھے اسی طرح حدیث بیان کی ہے، ہوسکتا ہے کہ بیان کرنے میں مجھ سے کوئی کمی بیشی ہوگئی ہو تو میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہوں اور معافی مانگتا ہوں۔

❖❖ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے بعض الفاظ نقل کئے ہیں، اس کی سند یوں ہے۔ النَّضْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجُرَشِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ اور عباس بن سالم کی یہ حدیث عکرمہ بن عمار کی حدیث سے زیادہ جامع اور فائدہ مند ہے۔

585۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، اَخْبَرَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، اَنَّ عَطَاءً حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَجُلًا اَجْنَبَ فِي شِتَاءٍ، فَسَاَلَ وَاُمِرَ بِالْغُسْلِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا لَهُمْ قَتَلُوْهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ ثَلَاثًا، قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ الصَّعِيْدَ، اَوِ التَّيَمُّمَ طَهُوْرًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ فَاِنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ هٰذَا ابْنُ اَخِي عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، وَهُوَ قَلِيْلُ الْحَدِيْثِ جِدًّا، وَقَدْ رَوَاهُ الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَطَاءٍ وَّهُوَ مُخَرَّجٌ بَعْدَ هٰذَا، وَلَهُ شَاهِدٌ اٰخَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص سخت سردیوں میں جنبی ہوگیا، اس نے مسئلہ پوچھا، جواب دینے والے نے غسل لازم قرار دے دیا۔ اس نے غسل کرلیا (اور سردی کی شدت کی وجہ سے) وہ مرگیا۔ اس بات کا تذکرہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی مارنے کی کیا مجال تھی، اس کو اللہ نے مارا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہی الفاظ دہرائے (جبکہ) اللہ تعالیٰ نے مٹی کو یا (شاید یوں فرمایا) تیمم کو پاک کرنے والا بنایا ہے۔

حدیث 585:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 337 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 572 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 752 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 3057 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 1015 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 2420 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 11472 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحدیث: 867

❖❖ یہ حدیث صحیح ہے، کیونکہ یہ ولید بن عبیداللہ عطاء بن ابی رباح کے بھتیجے ہیں، ان کی مرویات کی تعداد بہت کم ہے اور اس حدیث کوامام اوزاعی نے بھی عطاء سے روایت کیا ہے۔

اس حدیث کی ایک اور شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ (شاہد حدیث درج ذیل ہے)

586- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَفَعَهُ فِيْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَاِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ، قَالَ: اِذَا كَانَ الرَّجُلُ الْجِرَاحَةُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَوِ الْقُرُوْحُ اَوِ الْجُدَرِيُّ فَيَجْنُبُ فَيَخَافُ اِنِ اغْتَسَلَ اَنْ يَّمُوْتَ فَلْيَتَيَمَّمْ

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وَاِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ (النساء:۴۳) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا: جب کوئی بندہ اللہ کی راہ میں نکلا ہوا ہو اور اس حالت میں اس کو کوئی زخم، پھوڑا یا پھنسی وغیرہ نکل آئے اور اس کو غسل کی حاجت ہو لیکن غسل کرنے سے موت کا خدشہ ہو تو ایسا شخص (غسل کی بجائے) تیمم کر سکتا ہے۔

587- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ حَرْبِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ فِيْ بَوْلِ الرَّضِيْعِ: يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ، وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ فَاِنَّ اَبَا الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيَّ سَمَاعُهُ مِنْ عَلِيٍّ وَّهُوَ عَلٰى شَرْطِهِمَا صَحِيْحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَاهِدَانِ صَحِيْحَانِ اَمَّا اَحَدُهُمَا

❖❖ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے، دودھ پیتے بچے کے متعلق فرمایا: لڑکے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جائیں اور لڑکی کا پیشاب دھویا جائے۔

حدیث 587:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 377 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 610 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 304 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 525 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 563 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 1375 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 284 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 293 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 3960 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 307 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 866

✤✤ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ابوالاسود الدیلی کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے۔(مذکورہ حدیث کی دو شاہد حدیثیں ہیں، ان میں سے ایک درج ذیل ہے)

588۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَانَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ قَابُوسِ بْنِ اَبِى الْمُخَارِقِ، عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، قَالَتْ: بَالَ الْحُسَيْنُ فِى حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: هَاتِ ثَوْبَكَ حَتّٰى اَغْسِلَهُ، فَقَالَ: اِنَّمَا يُغْسَلُ بَوْلُ الْاُنْثٰى، وَيُنْضَحُ بَوْلُ الذَّكَرِ وَالشَّاهِدُ الثَّانِى

✧✧ لبابہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت حسین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پیشاب کردیا (آپ کہتی ہیں) میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اپنے کپڑے مجھے دے دیجئے! میں دھو دیتی ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دھویا تو لڑکی کا پیشاب جاتا ہے۔لڑکے کے پیشاب پر تو صرف پانی کے چھینٹے مارلیا کرتے ہیں۔

589۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِى اَبِى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنِى مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ الطَّائِيُّ، حَدَّثَنِى اَبُو السَّمْحِ، قَالَ: كُنْتُ خَادِمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِيءَ بِالْحَسَنِ، اَوِ الْحُسَيْنِ فَبَالَ عَلٰى صَدْرِهِ، فَاَرَادُوا اَنْ يَغْسِلُوهُ، فَقَالَ: رُشُّوهُ رَشًّا، فَاِنَّهُ يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ، وَيُرَشُّ بَوْلُ الْغُلَامِ قَدْ خَرَّجَ الشَّيْخَانِ فِى بَوْلِ الصَّبِيِّ حَدِيثَ عَائِشَةَ وَاُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِمَاءٍ فَصُبَّ عَلٰى بَوْلِ الصَّبِيِّ، فَاَمَّا ذِكْرُ بَوْلِ الصَّبِيَّةِ فَاِنَّهُمَا لَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوالسمح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم ہوا کرتا تھا، ایک دفعہ حضرت حسن یا (شاید) حسین کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا، انہوں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ اطہر پر پیشاب کردیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو دھونا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پر پانی چھڑک دو کیونکہ لڑکی کے پیشاب کو دھوتے ہیں اور لڑکے کے پیشاب پر پانی کے چھینٹے ماردیا کرتے ہیں۔

✤✤ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بچے کے پیشاب کے سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور اُمّ قیس بنت محصن کی یہ حدیث نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر بچے کے پیشاب پر پانی چھڑکا گیا۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ

حدیث 588:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 375 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 282 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 3957 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 526

روایت میں بچی کے پیشاب کا ذکر نہیں ہے۔

590- اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْبَزَّازُ، وَابُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَخْلَدٍ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْمِصِّيصِيُّ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا وَطِءَ اَحَدُكُمْ بِنَعْلَيْهِ فِي الْاَذَى فَاِنَّ التُّرَابَ لَهُ طَهُوْرٌ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی کے جوتے میں نجاست وغیرہ لگ جائے تو مٹی کے ساتھ صاف کر دینے سے وہ پاک ہو جاتا ہے۔

591- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ الْبَيْرُوتِيُّ، اَنْبَاَنَا اَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ الْاَوْزَاعِيَّ، قَالَ: اُنْبِئْتُ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا وَطِءَ اَحَدُكُمْ بِنَعْلَيْهِ فِي الْاَذَى فَاِنَّ التُّرَابَ لَهُمَا طَهُوْرٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ فَاِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ كَثِيرٍ الصَّنْعَانِيَّ هٰذَا صَدُوْقٌ وَّقَدْ حُفِظَ فِيْ اِسْنَادِهِ ذِكْرُ ابْنِ عَجْلَانَ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ اس مذکورہ سند کے ہمراہ بھی یہ حدیث منقول ہے۔

✤✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اس کی سند میں محمد بن کثیر الصنعانی ''صدوق'' ہے اور اس کی اسناد میں ابن عجلان کا ذکر بھی محفوظ ہے۔

592- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَيْرَانَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الرَّقَّامُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حُضَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ، اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى تَوَضَّاَ، ثُمَّ اعْتَذَرَ اِلَيْهِ وَقَالَ: اِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ، اَوْ قَالَ: عَلٰى طَهَارَةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ اِنَّمَا اَخْرَجَ مُسْلِمٌ حَدِيْثَ الضَّحَّاكِ

حدیث 590:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 385 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 1403 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 292 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 4045 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحدیث: 104

بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَجُلا مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى تَوَضَّاَ ثُمَّ اعْتَذَرَ اِلَيْهِ، وَقَالَ: اِنِّي كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ، اَوْ قَالَ: عَلٰى طَهَارَةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ

✧✧ مہاجر بن قنفذ کا بیان ہے کہ (ایک مرتبہ) وہ رسول پاک ﷺ کی خدمت میں آئے (جب یہ پہنچے تو) آپ پیشاب کر رہے تھے، انہوں نے حضور ﷺ کو سلام کیا لیکن آپ ﷺ نے جواب نہ دیا (پھر فارغ ہو کر) آپ ﷺ نے وضو کیا اور ان سے معذرت کرتے ہوئے فرمایا: بے وضو اللہ پاک کا نام لینا مجھے پسند نہیں ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ لیکن ان الفاظ کے ہمراہ انہوں نے اس حدیث کو نقل نہیں کیا ہے۔

593۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْفَقِيهُ بِالرَّيِّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْاَزْرَقِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ حُكَيْمَةَ بِنْتِ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ، عَنْ اُمِّهَا، اَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِّنْ عِيدَانٍ تَحْتَ سَرِيْرِهٖ يَبُولُ فِيْهِ بِاللَّيْلِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَسُنَّةٌ غَرِيبَةٌ وَّاُمَيْمَةُ بِنْتُ رُقَيْقَةَ صَحَابِيَّةٌ مَّشْهُوْرَةٌ مُّخَرَّجٌ حَدِيْثُهَا فِي الْوُحْدَانِ لِلْاَئِمَّةِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حکیمہ بنت امیمہ بنت رفیقہ اپنی والدہ کا بیان روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی چارپائی کے نیچے لکڑی کا ایک

حدیث 592:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 17 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 2641 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 19056 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 803 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبری" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 430 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 779 اخرجه ابوبکر الشیبانی فی "الاحاد والمثانی" طبع دارالرایة ریاض سعودی عرب 1411ھ/1991ء رقم الحدیث: 673

حدیث 593:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 24 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 32 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 1426 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبری" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 34 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبری" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 485 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 477

برتن رکھا ہوتا تھا (اگر کبھی) رات میں پیشاب (کی حاجت ہوتی تو آپ) اس میں کرتے تھے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور یہ سنت غریبہ ہے اور امیمہ بنت رقیقہ مشہور صحابیہ ہیں، ان کی حدیث ائمہ کی وحدان میں نقل کی جاتی ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس حدیث کو نقل نہیں کیا ہے۔

594۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّي، اَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، اَنَّ اَبَا سَعِيدٍ الْحِمْيَرِيَّ، حَدَّثَهُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَ: الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ، وَقَارِعَةَ الطَّرِيقِ، وَالظِّلَّ لِلْخِرَائَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ اِنَّمَا تَفَرَّدَ مُسْلِمٌ بِحَدِيثِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: اتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ، قَالُوا: وَمَا اللَّاعِنَانِ ؟ قَالَ: الَّذِي يَتَخَلّٰى فِي الطَّرِيقِ

✧✧ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تین مقامات پر پاخانہ کرنے سے بچو (۱) پانی میں (۲) گزرگاہ میں (۳) سایہ دار درخت کے نیچے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا ہے۔ صرف امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے علاء کی وہ حدیث نقل کی ہے جس میں انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: لاعنین سے بچو، لوگوں نے پوچھا لاعنان کون ہیں؟ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا: وہ شخص جو گزرگاہ میں بول وبراز کرے۔

595۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْفَزَارِيُّ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ وَّاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، اَخْبَرَنِي اَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَبُولَنَّ اَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ، اَوْ يَتَوَضَّاُ فِيهِ، فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ وَاللَّفْظُ لِحَدِيثِ اَحْمَدَ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَاهِدٌ

حدیث 595:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 27 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 21 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 36 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 304 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 20588 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 1255 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 36 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 477 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 505

✧✧ حضرت ابن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص اپنے حمام میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر اسی میں اس نے غسل یا وضو بھی کرنا ہے کیونکہ عام طور پر اسی وجہ سے وسوسے آتے ہیں، اس حدیث کے الفاظ ''احمد'' کی روایت کے مطابق ہیں۔

✧✧ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

596۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ اَظُنُّهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّمْتَشِطَ اَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ، اَوْ يَبُوْلَ فِيْ مُغْتَسَلِهِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے اور غسل خانے میں پیشاب کرنے سے منع کیا ہے۔

597۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَرْقَمَ، اَنَّهُ خَرَجَ حَاجًّا، اَوْ مُعْتَمِرًا، وَمَعَهُ النَّاسُ وَهُوَ يَؤُمُّهُمْ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَقَامَ الصَّلٰوةَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ قَالَ: لِيَتَقَدَّمْ اَحَدُكُمْ، وَذَهَبَ اِلَى الْخَلَاءِ، ثُمَّ قَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّذْهَبَ اِلَى الْخَلَاءِ وَقَامَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيَبْدَاْ بِالْخَلَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهٗ شُهُوْدٌ بِاَسَانِيْدَ صَحِيْحَةٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ کچھ لوگوں کے ہمراہ ان کی قیادت اور امامت کرتے ہوئے حج یا عمرہ کے لئے گئے، ایک دن نماز فجر کی اقامت ہو چکی تھی کہ آپ نے لوگوں سے کہا: تم میں سے کوئی آدمی آ کر نماز پڑھائے (دوسرے آدمی کو نماز کی ذمہ داری دے کر آپ خود) قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے پھر واپس آ کر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اگر تمہیں بول و براز کی حاجت ہو تو خواہ نماز کے لئے اقامت ہو چکی ہو، پھر بھی پہلے جا کر قضائے حاجت کرو (بعد

حدیث 596:

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی ''سننہ الکبرٰی'' طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 482

حدیث 597:

اخرجہ ابوداؤد السجستانی فی ''سننہ'' طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 88 اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی ''مسندہ'' طبع موسسہ قرطبہ' قاہرہ' مصر' رقم الحدیث: 16001 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی ''سننہ الکبرٰی'' طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 4808 اخرجہ ابوبکر الحمیدی فی ''مسندہ'' طبع دارالکتب العلمیہ' مکتبہ المتنبی' بیروت' قاہرہ' رقم الحدیث: 872 اخرجہ ابوبکر بن خزیمۃ النیسابوری' فی ''صحیحہ'' طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحدیث: 1652

میں نماز پڑھو)

ے۔ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

598- حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمُزَكِّي، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحِ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُصَلِّيَ وَهُوَ حَقِنٌ حَتّٰى يُخَفِّفَ

ے ے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے، اس کو پیشاب روکے ہوئے نماز پڑھنا جائز نہیں جب تک کہ وہ پیشاب کر نہ لے۔

599- اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ، حَدَّثَنِي اَبِي، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي حَزْرَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَائِشَةَ فَجِيءَ بِطَعَامِهَا فَقَامَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ يُصَلِّي، فَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يُصَلّٰى بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ، وَلَا هُوَ يُدَافِعُ الْاَخْبَثَانِ

ے ے حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے، کھانے کے لئے دسترخوان لگ گیا، تو قاسم بن محمد اٹھ کر نماز پڑھنے لگ گئے۔ اس پر اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب طعام حاضر ہو تو اس وقت نماز نہیں پڑھنی چاہئے (بلکہ پہلے کھانا کھالینا چاہئے) اور نہ ہی اس وقت (نماز پڑھنی چاہئے) جب

حدیث 598:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 91 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي' في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 357 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 22295

حدیث 599:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 89 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 24212 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 2073 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 933 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 4805 اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان' مدينه منوره' (طبع اول) 1412ھ/1991ء' رقم الحديث: 1169 اخرجه ابوبكر الكوفي' في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودي عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحديث: 7940

پیشاب یا پاخانہ زور کر رہے ہوں۔

600- اَخْبَرَنَا اَهَزُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَمْدُوْنَ الْمُنَاوِیُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیٰی، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ، قَالَ: جَائَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجْنَا لَهُ مَاءً فِیْ تَوْرٍ مِّنْ صُفْرٍ، فَتَوَضَّاَ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ مِّنْ حَدِیْثِ عَائِشَةَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، ہم نے پیتل کے ایک برتن میں آپ کو پانی پیش کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو کیا۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

اس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

601- حَدَّثَنَاهُ عَلِیُّ بْنُ عِیْسَی الْحِیْرِیُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ تَوْرٍ مِّنْ شِبَهٍ

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیتل کے ایک ٹب میں (سے پانی لے کر) غسل کیا کرتے تھے۔

602- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِیْعِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ رَّاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَرِیَّةً فَاَصَابَهُمُ الْبَرْدُ، فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُمْ اَنْ یَّمْسَحُوْا عَلَی الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِیْنِ

حدیث 600:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:100 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:471

ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث:118 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودي عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث:400

حدیث 602:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:146 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث:22437 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث:293 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله بيروت لبنان 1405ھ/1984ء رقم الحديث:477

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلَى الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ وَلَهُ شَاهِدٌ

✧✧ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدین کی ایک جماعت کو ایک مہم پر بھیجا۔ ان لوگوں کو وہاں شدید سردی کا سامنا کرنا پڑا، جب یہ لوگ لوٹ کر واپس آئے (اور اپنی تکالیف سنائیں) تو آپ نے عمامے اور موزوں پر مسح کرنے کی اجازت عطا فرمادی۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے، لیکن انہوں نے ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث کو نقل نہیں کیا ۔تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں عمامہ پر مسح کرنے پر متفق ہیں لیکن یہ الفاظ انہوں نے استعمال نہیں کئے۔

603۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْقِلٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ قِطْرِيَّةٌ، فَاَدْخَلَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْعِمَامَةِ، فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَاْسِهِ، وَلَمْ يَنْقُضِ الْعِمَامَةَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ اِسْنَادُهُ مِنْ شَرْطِ الْكِتَابِ، فَاِنَّ فِيْهِ لَفْظَةً غَرِيْبَةً وَّهِيَ اَنَّهُ مَسَحَ عَلٰى بَعْضِ الرَّاْسِ، وَلَمْ يَمْسَحْ عَلٰى عِمَامَتِهِ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطری عمامہ پہنے ہوئے ہی وضو کرلیا کرتے تھے اور عمامہ کھولے بغیر اس کے نیچے سے ہاتھ گزار کر سر کی اگلی جانب مسح کرلیا کرتے تھے۔

❖❖ اس حدیث کی اسناد اگرچہ اس کتاب کے معیار کے مطابق نہیں ہے لیکن اس میں ایک غریب لفظ موجود ہے، وہ یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے بعض حصے پر مسح کیا، عمامہ کے اوپر مسح نہیں کیا۔

604۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ غَسَّانَ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ وَحَدَّثَنَا أَبُو عَلِيِّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ أَنْبَأَ جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ أَنَّ جَرِيْرًا بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقَالَ مَا يَمْنَعُنِيْ أَنْ أَمْسَحَ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ قَالُوْا إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ قَالَ مَا أَسْلَمْتُ إِلَّا بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ الْمُحْتَاجِ إِلَيْهِ إِنَّمَا اتَّفَقَا عَلَى حَدِيْثِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ جَرِيْرٍ وَفِيْهِ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ كَانَ يُعْجِبُهُمْ حَدِيْثُ جَرِيْرٍ لِأَنَّهُ أَسْلَمَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْمَائِدَةِ وَبُكَيْرُ بْنُ عَامِرٍ الْبَجَلِيُّ كُوْفِيٌّ ثِقَةٌ عَزِيْزُ الْحَدِيْثِ يُجْمَعُ حَدِيْثُهُ فِيْ ثِقَاتِ الْكُوْفِيِّيْنَ

حدیث 603:

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث:564

✧✧ ابوزرعہ بن عمرو بن حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جریر نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا اور فرمایا: میں کیوں نہ مسح کروں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے، لوگوں نے کہا: وہ تو نزول مائدہ سے پہلے کی بات ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں اسلام ہی سورۂ مائدہ کے نزول کے بعد لایا ہوں۔

✧✧ یہ حدیث صحیح ہے، لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اس کو نقل نہیں کیا ہے، حالانکہ ان لفظوں کے ساتھ روایت کرنے کی ضرورت تھی۔ تاہم دونوں نے اعمش کی وہ حدیث نقل کی ہے جس کی سند ابراہیم، ہمام سے ہوتی ہوئی جریر تک پہنچتی ہے اور ابراہیم کا کہنا ہے کہ ان کو جریر کی حدیث بہت پسند ہے، اس لئے کہ جریر نزول مائدہ کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے تھے (اور اس حدیث کے ایک راوی) بکیر بن عامر البجلی، کوفی، ثقہ ہیں اور عزیز الحدیث ہیں، ان کی مرویات کو ثقات الکوفیین میں جمع کیا گیا ہے۔

605۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَسَنِ الْاَسَدِیُّ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِی اِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِیُّ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ، سَمِعَ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى بَنِیْ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهٗ شَهِدَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ، يَسْاَلُ بِلَالًا، عَنْ وُضُوْءِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: كَانَ يَخْرُجُ يَقْضِیْ حَاجَتَهٗ فَاٰتِيْهِ بِالْمَآءِ فَيَتَوَضَّاُ، وَيَمْسَحُ عَلٰى عِمَامَتِهٖ، وَمُوْقَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ فَاِنَّ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى بَنِیْ تَيْمٍ مَعْرُوْفٌ بِالصِّحَّةِ وَالْقَبُوْلِ، وَاَمَّا الشَّيْخَانِ فَاِنَّهُمَا لَمْ يُخَرِّجَا ذِكْرَ الْمَسْحِ عَلَى الْمُوْقَيْنِ

✧✧ حضرت ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت سے فارغ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی پیش کیا جاتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے وضو کرتے اور اپنے عمامہ اور موزوں پر مسح کرتے۔

✧✧ یہ حدیث صحیح ہے کیونکہ ابوعبداللہ بنی تیم کے غلام ہیں، صحت اور قبولیت میں معروف ہیں، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے موقین پر مسح کا ذکر نقل نہیں کیا۔

606۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ

حدیث 604:

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 187

اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 2425

حديث 606: اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 18245 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 872 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دار الباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 1205

بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَامِرٍ الْبَجَلِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي نُعْمٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، اَنّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَسِيتَ، قَالَ: بَلْ اَنْتَ نَسِيتَ بِهٰذَا اَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ

قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِ طُرُقِ حَدِيْثِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْمَسْحِ، وَلَمْ يُخَرِّجَا قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا اَمَرَنِي رَبِّي وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ بھول رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نہیں) بلکہ تم بھول رہے ہو، میرے اللہ عزوجل نے مجھے یہی حکم دیا ہے۔

✤✤ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث کے بعض حصے نقل کئے ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قول "بِهٰذَا اَمَرَنِي رَبِّي" نقل نہیں کیا، حالانکہ اس کی اسناد صحیح ہے۔

607- اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ السَّهْمِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنَّى الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ، اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، قَالَ: قَالَ يَحْيٰى شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ عُمَارَةَ وَقَدْ كَانَ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَتَيْنِ، اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: يَوْمًا، قَالَ: وَيَوْمَيْنِ، قَالَ: وَثَلَاثَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ مَا شِئْتَ اُبَيُّ بْنُ عُمَارَةَ صَحَابِيٌّ مَّعْرُوفٌ، وَهٰذَا اِسْنَادٌ مِصْرِيٌّ لَّمْ يُنْسَبْ وَاحِدٌ مِّنْهُمْ اِلٰى جَرْحٍ وَّاِلٰى هٰذَا ذَهَبَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابی ابن عمارہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں دونوں قبلوں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی ہے (ایک مرتبہ) انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں موزوں پر مسح کرلوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا: ہاں۔ انہوں نے پوچھا: ایک دن؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ انہوں نے پوچھا: اور دودن؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو دن (بھی کر سکتے ہو) انہوں نے پوچھا: اور تین دن تک بھی مسح کرنے کی اجازت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ اگر تم چاہو۔

ابی ابن عمارہ معروف صحابی ہیں اور یہ مصری اسناد ہے، اس کے کسی ایک راوی پر بھی جرح ثابت نہیں ہے۔ مالک بن انس رضی اللہ عنہ کا بھی یہی موقف ہے، لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس روایت کو نقل نہیں کیا۔

608- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، وَاَخْبَرَنِي اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَسَارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَكَمِ، اَوِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ، قَالَ: كَانَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَالَ تَوَضَّأَ وَيَنْتَضِحُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا، وَإِنَّمَا تَرَكَاهُ لِلشَّكِّ فِيْهِ، وَلَيْسَ ذٰلِكَ مِمَّا يُوْهِنُهُ، وَقَدْ رَوَاهُ جَمَاعَةٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ، وَقَدْ تَابَعَ ابْنَ اَبِيْ نَجِيْحٍ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَلٰى رِوَايَتِهِ اَيْضًا بِالشَّكِّ

✧✧ حضرت حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کرتے تو وضو کر لیتے اور رومالی پر چھینٹا مار لیتے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔اور ان کے اس حدیث کو ترک کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کی سند میں (مجاہد کو) اس بات کا شک ہے (کہ انہوں نے یہ حدیث سفیان بن حکم سے سنی ہے یا حکم بن سفیان سے سنی ہے) حالانکہ اس طرح کا شک ضعف حدیث کا سبب نہیں ہے، مزید برآں یہ کہ اس حدیث کو محدثین رحمۃ اللہ علیہم کی ایک جماعت نے منصور سے روایت کیا ہے (جس کی سند بلاشک وشبہ مجاہد کے بعد حکم بن سفیان تک پہنچتی ہے) اس حدیث کو منصور بن معتمر کی طرح ابن ابی نجیح نے بھی مبہم الفاظ میں نقل کیا ہے۔(ان کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے)

609۔ حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ ثَقِيْفٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ ثُمَّ نَضَحَ فَرْجَهُ "

✧✧ مجاہد نے قبیلہ ثقیف کے ایک شخص کے حوالے سے اس کے والد کا بیان نقل کیا ہے (فرماتے ہیں) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کرنے کے بعد اپنی فرج پر پانی کے چھینٹے مارے۔

610۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَأَخْبَرَنَا أَبُوْ يَحْيَى السَّمَرْقَنْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ وَاللَّفْظُ لَهُ أَنْبَأَ مُوْسَى بْنُ إِسْحَاقَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ وَجَرِيْرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا لَا نَتَوَضَّأُ مِنْ مَوْطِئٍ وَلَا نَكُفُّ شَعْرًا وَّلَا ثَوْبًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَا ذِكْرَ الْمَوْطِئِ

حدیث 608:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 166 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 17657 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 730 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ه/1983ء رقم الحدیث: 3178

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم مسِ ذکر کے بعد وضو نہیں کیا کرتے تھے، اور بالوں کو اور لباس کو لپیٹتے نہیں تھے۔

✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔لیکن دونوں نے موطیٰ کا ذکر نہیں کیا۔

611۔ وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيْ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَدْخُلِ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ، وَلَا كَلْبٌ، وَلَا جُنُبٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، فَاِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَحْيٰى مِنْ ثِقَاتِ الْكُوْفِيِّيْنَ، وَلَمْ يُخَرِّجَا فِيْهِ ذِكْرَ الْجُنُبِ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس گھر میں فرشتے نہیں آتے، جس میں تصویر، کتا یا جنبی آدمی ہو۔

✤ یہ حدیث صحیح ہے، کیونکہ اس کی سند میں عبداللہ بن یحییٰ ثقہ کوفی محدثین رحمۃ اللہ علیہم میں شمار ہوتے ہیں اور شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس حدیث میں جنب کا ذکر نہیں کیا۔

612۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِيْ يَاْتِي امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، قَالَ: يَتَصَدَّقُ بِدِيْنَارٍ، اَوْ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ فَقَدِ احْتَجَّا جَمِيْعًا بِمِقْسَمِ بْنِ نَجْدَةَ، فَاَمَّا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَاِنَّهُ اَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَزَرِيُّ ثِقَةٌ مَّاْمُوْنٌ وَّشَاهِدُهُ وَدَلِيْلُهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں مسئلہ پوچھا گیا جو

حدیث 611:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 4152 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 261 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 2663 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 632 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 1205 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 257 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 920 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 313

حالت حیض میں اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کر بیٹھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا" ایک یا دو دینار صدقہ کردے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح ہے کیونکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے مقسم بن نجدہ کی روایات نقل کی ہیں اور اس کی سند میں جوراوی عبدالحمید بن عبدالرحمٰن ہیں وہ ابوالحسن عبدالحمید بن عبدالرحمان الجذری ہیں جو کہ ثقہ ہیں، مامون ہیں۔

613- مَا حَدَّثَنَا عَلِي بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا أَبُو ظَفَرٍ عَبْدُ السَّلَامِ بْنِ مُطَهِّرٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبُنَانِي عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْجَزَرِى عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُما قَالَ إِذَا أَصَابَهَا فِى الدَّمِ فَدِيْنَارٌ وَإِذَا أَصَابَهَا فِي انْقِطَاعِ الدَّمِ فَنِصْفُ دِيْنَارٍ قَدْ أُرْسِلَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَأُوْقِفَ أَيْضاً وَنَحْنُ عَلٰى أَصْلِنَا الَّذِىْ أَصَّلْنَاهُ أَنَّ الْقَوْلَ قَوْلُ الَّذِىْ يُسْنَدُ وَيَصِلُ إِذَا كَانَ ثِقَةً

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب کوئی بندہ اپنی بیوی سے (حیض کے) خون کی حالت میں ہمبستری کرے وہ ایک دینار اور جو اس خون کے ختم ہونے پر (غسل سے پہلے) ہمبستری کرے وہ آدھا دینار صدقہ کرے۔

✣✣ یہ حدیث مرسل بھی ہے اور موقوف بھی ہے اور ہم اپنے اسی قانون پر کاربند ہیں جو بیان کیا تھا کہ جو قول متصل ہوگا اور مسند ہوگا جب اس کا راوی ثقہ ہوگا وہی قول معتبر ہوگا۔

614- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ قَطَنٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِى شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ

حدیث 612:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 264 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 136 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 289 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 640 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 1105 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 2032 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ / 1991ء رقم الحدیث: 282 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 1405 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 2432 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 11921

حدیث 614: اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دارابن کثیر یمامه بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 296 اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 293 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2167 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 374 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 635 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 1057 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ / 1991ء رقم الحدیث: 279

الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا فِيْ فَوْرِ حَيْضَتِنَا اَنْ نَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُنَا، وَاَيُّكُمْ يَمْلِكُ اِرْبَهُ، كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ اِرْبَهُ؟

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، اِنَّمَا اَخْرَجَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ

◇◇ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں عین حالت حیض میں حکم دیتے تھے کہ ہم شلوار پہنیں رکھیں پھر آپ ہمارے ساتھ مباشرت فرماتے۔ (پھر اُم المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا) تم میں سے کون شخص اپنی خواہشات پر اس طرح قابو رکھ سکتا ہے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قابو رکھتے تھے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلے میں منصور کی وہ حدیث نقل کی ہے جس میں انہوں نے ابراہیم پھر اسود کے حوالے سے اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں عین حالت حیض میں ازار پہننے کا حکم دیتے اور پھر ہمارے ساتھ لیٹ جاتے۔

615- حَدِيْثُ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ اِحْدَانَا اِذَا كَانَتْ حَائِضًا اَنْ تَتَّزِرَ، ثُمَّ يُضَاجِعُنَا

حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اُمِّهِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ، قَالَتْ: كُنْتُ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَبِيْرَةً شَدِيْدَةً، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَفْتِيْهِ، وَاُخْبِرُهُ، فَوَجَدْتُهُ فِيْ بَيْتِ اُخْتِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَبِيْرَةً شَدِيْدَةً، فَمَا تَرٰى فِيْهَا، قَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلٰوةَ وَالصَّوْمَ، قَالَ: اَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَاِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ، قَالَتْ: هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا اَثُجُّ ثَجًّا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَآمُرُكِ بِاَمْرَيْنِ اَيُّهُمَا فَعَلْتِ اَجْزَاَ عَنْكِ مِنَ الْاٰخَرِ، وَاِنْ قَوِيْتِ عَلَيْهِمَا فَاَنْتِ اَعْلَمُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا هٰذِهِ رَكْضَةٌ مِّنْ رَّكَضَاتِ الشَّيْطَانِ، فَتَحَيَّضِيْ سِتَّةَ اَيَّامٍ، اَوْ سَبْعَةَ اَيَّامٍ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ اغْتَسِلِيْ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتِ اَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَاْتِ فَصَلِّيْ ثَلَاثًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً، اَوْ اَرْبَعًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً، وَاَيَّامَهَا وَصُوْمِيْ، فَاِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُكِ، وَكَذٰلِكَ فَافْعَلِيْ كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيْضُ النِّسَاءُ، وَكَمَا يَطْهُرْنَ لِمِيْقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ، وَاِنْ قَوِيْتِ عَلٰى اَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ، وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ، فَتَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَتُؤَخِّرِيْنَ الْمَغْرِبَ،

وَتُعَجِّلِينَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَافْعَلِي وَصُومِي، إِنْ قَدَرْتِ عَلَى ذَلِكَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهَذَا أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ

قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلَى إِخْرَاجِ حَدِيثِ الِاسْتِحَاضَةِ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِيهِ هَذِهِ الْأَلْفَاظُ الَّتِي فِي حَدِيثِ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَرِوَايَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَهُوَ مِنْ أَشْرَافِ قُرَيْشٍ وَأَكْثَرِهِمْ رِوَايَةً غَيْرَ أَنَّهُمَا لَمْ يَحْتَجَّا بِهِ، وَشَوَاهِدُهُ حَدِيثُ الشَّعْبِيِّ، عَنْ قَمِيرٍ امْرَأَةِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَحَدِيثُ أَبِي عَقِيلٍ يَحْيَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ بُهَيَّةَ، عَنْ عَائِشَةَ وَذِكْرُهَا فِي هَذَا الْمَوْضِعِ يَطُولُ

✧✧ حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، مجھے بہت شدید حیض آیا کرتا تھا تو میں اس کے متعلق مسئلہ پوچھنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ میری آپ سے ملاقات میری بہن زینب بنت جحش کے گھر ہوئی (حمنہ کہتی ہیں) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس قدر شدید حیض آتا ہے کہ میں نماز اور روزہ سے بھی عاجز آ گئی ہوں، آپ کا اس سلسلہ میں کیا مشورہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا مشورہ یہ ہے کہ روئی کا کوئی ٹکڑا رکھ لیا کرو کیونکہ وہ خون کو جذب کر لیتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اس کا بہاؤ اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ روئی سے کنٹرول ہونیوالا نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر میں تجھے دو مشورے دیتا ہوں، تو ان میں سے کسی ایک پر عمل کر لے تو وہ ہی کافی ہے اور اگر دونوں پر عمل کرنے کی ہمت ہے تو بہت ہی بہتر۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شیطان کی سازشوں میں سے ایک سازش ہے (تم یوں کیا کرو) کہ چھ یا سات دن حیض کے شمار کیا کرو پھر غسل کر لیا کرو اور یوں سمجھا کرو کہ تم پاک ہو گئی پھر ۲۳، ۲۴ دن نماز روزہ میں مشغول رہو، جیسے کہ عام عورتیں اپنے مقررہ ایام حیض گزارتی ہیں اور مقررہ ایام میں طہر گزارتی ہیں۔ تیرے لئے یہ کافی ہے اور اگر تیرے اندر ہمت ہو تو نماز ظہر کو اس کے آخری وقت تک لیٹ کر اور غسل کر لو، اس کے بعد ظہر کی نماز آخری وقت میں اور عصر کی نماز اول وقت میں (اسی غسل کے ساتھ) ادا کر لو (یعنی) ظہر اور عصر کی نماز اکٹھی پڑھو، اسی طرح مغرب کو لیٹ کر کے آخری وقت میں غسل کر کے ادا کرو اور عشاء کو اول وقت میں (اسی غسل کے ساتھ) ان دونوں نمازوں کو بھی اکٹھا کر لو، یوں نمازیں بھی ادا کرو اور روزے بھی رکھو، اگر تمہارے اندر اس بات کی طاقت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جو دو مشورے دیئے ہیں، ان میں سے مجھے یہ پسند ہے۔

❖❖ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے استحاضہ کے متعلق حدیث، امام زہری اور ہشام بن عروہ کے حوالے سے یوں بیان کی ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (کہ یہ بات) فاطمہ بنت ابی جحش رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھی تھی اور اس حدیث میں وہ الفاظ نہیں ہیں جو حمنہ بنت جحش کی حدیث میں تھے اور عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب کی روایت میں ہیں اور یہ قریش کے مالدار لوگوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ کثیر الروایت تھے، البتہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی روایات نقل نہیں کی۔

اس حدیث کے شاہد کے طور پر امام شعبی کی وہ روایت پیش کی جاسکتی ہے جو انہوں نے مسروق کی بیوی قمیر کے حوالے سے اُمّ

المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے اور ابوعقیل یحییٰ بن المتوکل کی وہ حدیث جو انہوں نے بہیّہ کے حوالے سے اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے، ان کو اس مقام پر ذکر کیا تو طوالت کا باعث بن جائے گا۔

616- وَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَعَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ، كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَاَنَّهَا اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِيْنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هٰذَا لَيْسَ بِالْحَيْضَةِ، وَلٰكِنَّهَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں' ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا عبدالرحمان بن عوف کے نکاح میں تھیں، ان کو سات سال تک مسلسل حیض آتا رہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کے متعلق) فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ کسی رگ کا خون ہے، اس لئے تم (نمازوں کے لئے) غسل کرلیا کرو۔

617- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَحَاضَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ وَهِيَ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ سَبْعَ سِنِيْنَ، فَاَمَرَهَا فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ، فَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِيْ وَصَلِّيْ

حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَالْاَوْزَاعِيِّ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، اِنَّمَا خَرَّجَ مُسْلِمٌ حَدِيْثَ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَاِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَدْ تَابَعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ الْاَوْزَاعِيَّ عَلٰى رِوَايَتِهِ هٰذِهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَلٰى هٰذِهِ الْاَلْفَاظِ وَهُوَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، ان کو سات سال حیض آتا رہا، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا: جب تک حیض آئے، نماز چھوڑ دو اور جب ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھو۔

حدیث 616:

اخرجه ابو محمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی' بیروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحدیث: 728 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث:4405

حدیث 617:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث:285 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" ' طبع دارالفكر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 626 اخرجه ابو محمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی' بیروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحدیث: 768 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث:4405 ذكره ابوبكر البیهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث:775

✣✣ عمرو بن الحارث اور اوزاعی کی حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا، البتہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے سفیان بن عیینہ اور ابراہیم بن سعد کی حدیث زہری کے حوالے سے نقل کی ہے۔

اس روایت کو انہی الفاظ کے ہمراہ امام زہری سے روایت کرنے میں محمد بن عمرو بن علقمہ نے امام اوزاعی کی متابعت کی ہے اور یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ (محمد بن عمرو کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے)

618- اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمُزَكِّي، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِي حُبَيْشٍ، اَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضَةِ فَاِنَّهُ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ، فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَاَمْسِكِي عَنِ الصَّلٰوةِ، وَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي، فَاِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ

✧✧ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کے بارے میں روایت ہے کہ ان کو مسلسل حیض آتا رہتا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا: حیض کا خون سیاہ ہوتا ہے، جو پہچان میں آجاتا ہے، اس لئے جب حیض کا خون آئے تو نماز مت پڑھو اور جب کسی اور رنگ کا خون ہو تو وضو کرو اور نماز پڑھو، کیونکہ یہ کسی رگ کا خون ہوتا ہے۔

619- وَاَخْبَرَنَا اَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ، وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، قَالَتْ: قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِي حُبَيْشٍ اسْتَحَاضَتْ مِنْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ تُصَلِّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَسُبْحَانَ اللّٰهِ هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ لِتَجْلِسْ فِي مِرْكَنٍ، فَاِذَا رَاَتْ صُفْرَةً فَوْقَ الْمَآءِ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا، وَتَغْتَسِلْ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا، وَتَغْتَسِلْ لِلْفَجْرِ وَتَتَوَضَّأُ فِيمَا بَيْنَ ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الْاَلْفَاظِ

حدیث 618:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 286 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 215 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 1450 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 220 اخرجه ابوبکر الشیبانی فی "الاحاد والمثانی" طبع دارالرایة ریاض سعودی عرب 1411ھ/1991ء رقم الحدیث: 3483

✧✧ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا بڑے لمبے عرصے سے حیض میں مبتلا ہیں، جس کی وجہ سے وہ نماز نہیں پڑھ پاتی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ یہ شیطان کی طرف سے ہے۔ ان کو ایک ٹب میں بٹھا دو اگر پانی پر زردی غالب ہو تو اس کو چاہئے ظہر اور عصر کے لئے ایک غسل کر لے، یوں ہی مغرب اور عشاء کے لئے بھی ایک غسل کر لے اور ایک غسل فجر کے لئے اور ان کے درمیان (اگر طہارت کی حاجت ہو تو) وضو کر لیا کریں۔

✧✧ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

620- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ أَنْبَأَ أَبُو الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ شَيْئاً

✧✧ حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم (خون میں) گدلے پن کو اور زرد پن کو حیض میں شمار نہیں کرتی تھیں۔

621- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ وَكَانَتْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ بَعْدَ الطُّهْرِ شَيْئاً

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَأُمُّ الْهُذَيْلِ هِيَ حَفْصَةُ بِنْتُ سِيرِينَ فَإِنَّ اسْمَ ابْنِهَا الْهُذَيْلُ وَاسْمُ زَوْجِهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَقَدْ أَسْنَدَ الْهُذَيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ

✧✧ حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا (وہ خاتون ہیں جنہوں نے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ بیعت کی ہے، آپ فرماتی ہیں: طہر کے بعد اگر گدلا یا زرد پانی آتا تو ہم اسے حیض میں شمار نہیں کرتی تھیں۔

✧✧ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کی سند میں جو اُمّ الھذیل ہیں، یہ حفصہ بنت سیرین ہیں، ان کے بیٹے کا نام ہذیل ہے اور شوہر کا نام عبدالرحمان ہے۔ حذیل بن عبدالرحمان نے بھی اپنی والدہ کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔

622- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُوَجِّهِ أَنْبَأَ عَبْدَانُ أَنْبَأَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زِيَادٍ أَبِي سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي مُسَّةُ الْأَزْدِيَّةُ قَالَتْ حَجَجْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ يَأْمُرُ النِّسَاءَ يَقْضِينَ صَلَاةَ الْحَيْضِ فَقَالَتْ لَا يَقْضِينَ كَانَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْعُدُ فِي النِّفَاسِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً لَا يَأْمُرُهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیث 620:

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دارابن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ 1987ء' رقم الحدیث:320 اخرجه ابوداؤد [illegible] فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 307 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحدیث:368

بِقَضَاءِ صَلَاةِ النِّفَاسِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَا أَعْرِفُ فِي مَعْنَاهُ غَيْرَ هٰذَا وَشَاهِدُهُ

✧✧ حضرت مسہ الازدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی اور عرض کیا: اے اُمّ المومنین، سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ عورتوں کو ایام حیض کی نمازیں قضا کرنے کا حکم دیتے ہیں، اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ نمازیں قضا نہیں کی جائیں گی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج چالیس دن تک نفاس میں بیٹھی رہتیں، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ایام نفاس کی نمازیں قضا کرنے کا حکم نہیں دیتے تھے۔

✧ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، اور اس مفہوم کی کوئی دوسری حدیث میرے علم میں نہیں۔

622أ- مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ اَبِيْ سَهْلٍ، عَنْ مُسَّةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: كَانَتِ النُّفَسَاءُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْعُدُ بَعْدَ نِفَاسِهَا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا، اَوْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً، وَكُنَّا نَطْلِيْ عَلٰى وُجُوْهِنَا الْوَرْسَ يَعْنِيْ مِنَ الْكَلَفِ

✧✧ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورتیں چالیس دن نفاس میں گزارتی تھیں اور ہم چھائیوں کی وجہ سے چہرے پر ورس ملا کرتی تھیں۔

623- اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيْمٍ الْقَنْطَرِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، قَالَ: جَائَتْ خَالَتِيْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ اِلٰى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اَقَعَ فِي النَّارِ اِنِّيْ اَدَعُ الصَّلٰوةَ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ لَا اُصَلِّيْ، فَقَالَتِ: انْتَظِرِيْ حَتّٰى يَجِيْءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: هٰذِهٖ فَاطِمَةُ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُوْلِيْ لَهَا فَلْتَدَعِ الصَّلٰوةَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ اَيَّامَ قُرْئِهَا، ثُمَّ لِتَغْتَسِلْ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ غُسْلًا وَاحِدًا، ثُمَّ الطُّهُوْرَ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ، وَلْتَنَظَّفْ وَلْتَحْتَشِ، فَاِنَّمَا هُوَ دَاءٌ عَرَضٌ، اَوْ رَكْضَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ، اَوْ عِرْقٌ انْقَطَعَ

حدیث 622:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 311 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 648 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 26603 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 7023 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 1502

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، وَعُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ الْكَاتِبُ بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ عَزِيْزُ الْحَدِيْثِ يُجْمَعُ حَدِيْثُهُ

✧✧ حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری پھوپھی فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا اُمّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں اور کہنے لگیں: مجھے اس بات کا خوف رہتا ہے کہ میں کہیں جہنمی نہ ہو جاؤں، کیونکہ گزشتہ ایک دو سالوں سے میں نماز نہیں پڑھ سکی۔ اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کا انتظار کرو پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کی تمام صورتحال بیان کر دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اس کو کہہ دو کہ ہر مہینے اپنے حیض کے دنوں کی مقدار میں نماز نہ پڑھا کرے پھر روزانہ ایک غسل کر لیا کرے اور ہر نماز کے لئے تازہ وضو کیا کرے اور خوب صفائی حاصل کیا کرے اور گھاس استعمال کیا کرے کیونکہ یہ یا تو کوئی بیماری ہے یا شیطان کی حرکت ہے یا کوئی رگ کٹی ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفاظ کے ہمراہ اسے نقل نہیں کیا اور اس کی سند میں عثمان بن سعد الکاتب بصری ہیں، ثقہ ہیں، عزیز الحدیث ہیں اور ان کی حدیث کو جمع کیا جاتا ہے۔

624۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ دَرَامٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُوْسَى التَّمِيْمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بِلَالٍ الْاَشْعَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: وُقِّتَ لِلنِّسَاءِ فِيْ نِفَاسِهِنَّ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا هٰذِهِ سُنَّةٌ عَزِيْزَةٌ، فَاِنَّ هٰذَا الْاِسْنَادَ مِنْ اَبِيْ بِلَالٍ، فَاِنَّهُ مُرْسَلٌ صَحِيْحٌ، فَاِنْ سَلِمَ هٰذَا الْاِسْنَادُ، فَاِنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ، وَلَهٗ شَاهِدٌ بِاِسْنَادٍ مِثْلِهٖ

✧✧ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کے لئے نفاس کی مدت چالیس دن ہے۔

❖ یہ سنت عزیزہ ہے، اگر اس اسناد کو ابو بلال کے حوالے سے تحفظ مل جائے تو یہ حدیث مرسل صحیح ہے، کیونکہ حسن نے عثمان بن ابی العاص سے حدیث کا سماع نہیں کیا۔

مذکورہ حدیث کی شاہد اسی کی مثل سند کے ہمراہ منقول ہے (شاہد حدیث درج ذیل ہے)

625۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، وَثنا عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُلَاثَةَ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِيْ لُبَابَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهْ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَنْتَظِرُ النُّفَسَاءُ اَرْبَعِيْنَ، فَمَنْ رَاَتِ الطُّهْرَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَهِيَ طَاهِرٌ، وَاِنْ جَاوَزَتِ الْاَرْبَعِيْنَ فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ، فَاِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ تَوَضَّاَتْ لِكُلِّ صَلٰوةٍ عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُلَاثَةَ لَيْسَا مِنْ شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَاِنَّمَا ذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ شَاهِدًا مُتَعَجِّبًا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نفاس والی عورتیں چالیس راتیں انتظار کریں، اگر اس سے پہلے پاک ہو جائیں تو نماز پڑھیں اور اگر خون چالیس دن سے زیادہ تک آتا رہے تو یہ مستحاضہ کی طرح ہوگی۔ غسل کر کے نماز پڑھتی رہے گی اور اگر خون کا غلبہ ہو تو ہر نماز کے لئے وضو کرے گی۔

عمرو بن الحصین اور محمد بن علاثہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے راوی نہیں ہیں، میں نے اس حدیث کو یہاں پر شاہد کے طور پر ذکر کیا۔

626۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّحْوِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلامِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِمْصِيُّ، وَبَقِيَّةُ بْنُ سُلَيْمٍ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ، اَخْبَرَنِي الْاَسْوَدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا مَضٰى لِلنُّفَسَاءِ سَبْعٌ، ثُمَّ رَاَتِ الطُّهْرَ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتُصَلِّ وَقَدِ اسْتَشْهَدَ مُسْلِمٌ بِبَقِيَّةَ بْنِ الْوَلِيْدِ، وَاَمَّا الْاَسْوَدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ فَاِنَّهُ شَامِيٌّ مَعْرُوْفٌ، وَالْحَدِيْثُ غَرِيْبٌ فِي الْبَابِ

✧✧ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نفاس والی عورت کا خون اگر صرف سات دن میں بند ہو جائے تو وہ غسل کر کے نماز شروع کر لے۔

❖ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بقیہ بن ولید کی روایت کو بطور شاہد پیش کیا ہے اور اس کے سند کے راوی اسود بن ثعلبہ شامی ہیں اور معروف ہیں اور یہ حدیث اس باب میں غریب ہے۔

627۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، قَالَ: اجْتَمَعَتْ غُنَيْمَةٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ ابْدُ فِيْهَا فَبَدَوْتُ اِلَى الرَّبَذَةِ فَكَانَتْ تُصِيْبُنِي الْجَنَابَةُ، فَاَمْكُثُ الْخَمْسَةَ وَالسِّتَّةَ، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَبُوْ ذَرٍّ فَسَكَتُّ، فَقَالَ: ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ اَبَا ذَرٍّ لِاُمِّكَ الْوَيْلُ فَدَعَا بِجَارِيَةٍ فَجَائَتْ بِعُسٍّ مِّنْ مَّاءٍ فَسَتَرَتْنِي بِثَوْبٍ وَّاسْتَتَرْتُ بِالرَّاحِلَةِ، فَاغْتَسَلْتُ فَكَاَنِّي اَلْقَيْتُ عَنِّي جَبَلًا، فَقَالَ: الصَّعِيْدُ الطَّيِّبُ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَلَوْ اِلٰى عَشْرِ سِنِيْنَ، فَاِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَاَمِسَّهُ جِلْدَكَ فَاِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ اِذْ لَمْ نَجِدْ لِعَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ رَاوِيًا غَيْرَ اَبِي قِلَابَةَ الْجَرْمِيِّ وَهٰذَا مِمَّا شَرَطْتُ فِيْهِ، وَثَبَتَ اَنَّهُمَا قَدْ خَرَّجَا مِثْلَ هٰذَا فِي مَوَاضِعَ مِنَ الْكِتَابَيْنِ

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کافی سارا مال غنیمت آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم شروع کرو، میں نے ربذہ (وہ چیتھڑا جس سے اونٹ کو تارکول ملتے ہیں) کی طرف سے آغاز کیا (حضرت ابوذر کہتے ہیں) کیونکہ میں اس وقت حالت جنابت میں تھا، اس لئے میں نے وہاں سے (جلدی جلدی) پانچ چھ (ربذات) اٹھائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آگیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوذر! میں خاموش رہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: اے ابوذر!

تیری ماں تجھے روئے (خاموش کیوں کھڑے ہو) پھر آپ ﷺ نے ایک لونڈی کو بلایا، وہ لونڈی ایک ٹب میں پانی لے کر آئی، پھر اس نے مجھے ایک کپڑے سے پردہ کیا اور میں نے اونٹ کی آڑ میں چھپ کر غسل کیا (غسل کے بعد) مجھے یوں لگتا تھا جیسے میرے اوپر ایک پہاڑ تھا جو ہٹ گیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: پاک مٹی مسلمان کے وضو کا سامان ہے اگرچہ دس سال تک کرتا رہے پھر جب پانی مل جائے تو جسم کو اس سے دھولے کہ یہ بہتر عمل ہے۔

✤✤ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، عمرو بن بجدان سے ابو قلابہ کے علاوہ اور کسی نے حدیث روایت نہیں کی جبکہ یہ حدیث ہمارے معیار پر پوری ہے اور یہ بات بھی ثابت ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح کی احادیث اپنی کتابوں میں کئی مقامات پر نقل کی ہیں۔

628- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَانَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَرَجُلٌ اٰخر، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِي اَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِي قَيْسٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، كَانَ عَلٰى سَرِيَّةٍ وَّاَنَّهُمْ اَصَابَهُمْ بَرْدٌ شَدِيْدٌ لَّمْ يَرَ مِثْلَهُ، فَخَرَجَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَقَدِ احْتَلَمْتُ الْبَارِحَةَ، وَلٰكِنِّي وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ بَرْدًا مِثْلَ هٰذَا هَلْ مَرَّ عَلٰى وُجُوهِكُمْ مِثْلُهُ ؟ قَالُوْا: لَا، فَغَسَلَ مَغَابِنَهُ، وَتَوَضَّاَ وُضُوْئَهُ لِلصَّلٰوةِ، ثُمَّ صَلّٰى بِهِمْ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ وَجَدْتُّمْ عَمْرًا وَصَحَابَتَهُ لَكُمْ ؟ فَاَثْنَوْا عَلَيْهِ خَيْرًا، وَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلّٰى بِنَا وَهُوَ جُنُبٌ، فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَمْرٍو فَسَاَلَهُ، فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ وَبِالَّذِي لَقِيَ مِنَ الْبَرْدِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ، قَالَ: وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ وَلَوِ اغْتَسَلْتُ مُتُّ، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَمْرٍو

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَالَّذِي عِنْدِي اَنَّهُمَا عَلَّلَاهُ، بِحَدِيْثِ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ الَّذِي

✧✧ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے غلام ابو قیس بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ایک جنگی مہم پر تھے کہ ان کو اس قدر شدید سردی کا سامنا کرنا پڑا کہ اس سے پہلے کبھی اتنی سردی نہ دیکھی تھی، آپ نماز فجر کے لئے نکلے تو کہنے لگے: اللہ کی قسم! مجھے تو گزشتہ رات احتلام ہو گیا ہے، لیکن میں نے اتنی سردی بھی کبھی نہیں دیکھی تھی، کیا تمہارے ساتھ کبھی ایسا واقعہ پیش آیا؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے صرف بازو دھوئے اور وضو کر کے فجر کی نماز پڑھا دی پھر جب یہ لوگ واپس رسول اللہ ﷺ

حدیث 629:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 334 اخرجه ابو عبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 17845 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 1315 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 1011

کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے ان لوگوں سے "عمرو" اور اس کے حسنِ سلوک کے متعلق دریافت کیا، ان لوگوں نے حضرت عمرو بن العاص کی بڑی تعریف کی اور کہنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ! انہوں نے ہمیں حالت جنابت میں نماز پڑھا دی۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو بلوالیا، انہوں نے اس بات کی وضاحت کی اور اس سخت سردی کا حال بھی بتایا (جس کی وجہ سے ان کو بغیر غسل کے نماز پڑھانا پڑی) اور کہنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اپنے آپ کو قتل نہ کرو، اگر میں (اس دن) غسل کر لیتا تو مر جاتا، اس پر نبی اکرم ﷺ عمرو کی طرف دیکھ کر مسکرا دیئے اور کچھ نہ بولے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس حدیث کو جریر بن حازم کی اس حدیث کی وجہ سے معلل سمجھا ہے جو انہوں نے یحییٰ بن ایوب کے ذریعے سے یزید بن ابی حبیب سے روایت کی ہے

(وہ حدیث درج ذیل ہے)

629۔ اَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، قَالَ: قُرِءَ عَلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّاَنَا اَسْمَعُ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَيُّوبَ، يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيبٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ اَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: احْتَلَمْتُ فِيْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فِيْ غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَاَشْفَقْتُ اِنِ اغْتَسَلْتُ اَنْ اَهْلِكَ، فَتَيَمَّمْتُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ بِاَصْحَابِي الصُّبْحَ، فَذَكَرُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا عَمْرُو صَلَّيْتَ بِاَصْحَابِكَ وَاَنْتَ جُنُبٌ ؟ فَاَخْبَرْتُهُ بِالَّذِيْ مَنَعَنِيْ مِنَ الاغْتِسَالِ، وَقُلْتُ: اِنِّيْ سَمِعْتُ اَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا

حَدِيْثُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ هٰذَا لَا يُعَلَّلُ حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الَّذِيْ وَصَلَهُ بِذِكْرِ اَبِيْ قَيْسٍ فَاِنَّ اَهْلَ مِصْرَ اَعْرَفُ بِحَدِيْثِهِمْ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ

✧✧ حضرت یحییٰ بن ایوب رضی اللہ عنہ کی سند سے عمرو بن العاص کی اپنی زبانی بھی یہ واقعہ منقول ہے، تاہم اس میں کچھ الفاظ مختلف ہیں۔

❖ جریر بن حازم کی یہ حدیث عمرو بن الحارث کی اس حدیث کو معلل نہیں کرتی، جس میں "ابو قیس" کا نام مذکور ہے کیونکہ اہل مصر، ان کی حدیثوں کو "اہل بصرہ" کی حدیثوں کی بہ نسبت زیادہ اچھے طریقے سے جانتے تھے۔

630۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ سَعِيْدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّنُوخِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ، يُخْبِرُ اَنَّ رَجُلًا، اَصَابَهُ جُرْحٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اَصَابَهُ احْتِلَامٌ، فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: قَتَلُوْهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ اَلَمْ يَكُنْ شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالَ فَبَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: لَوْ غَسَلَ جَسَدَهُ، وَتَرَكَ رَأْسَهُ حَيْثُ اَصَابَهُ الْجَرْحُ وَقَدْ رَوَاهُ الْهِقْلُ بْنُ زِيَادٍ وَّهُوَ مِنْ اَثْبَتِ اَصْحَابِ الْاَوْزَاعِيِّ، وَلَمْ يَذْكُرْ سَمَاعَ الْاَوْزَاعِيِّ مِنْ عَطَاءٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص کو زخم لگا پھر اس کو احتلام ہوا، اس نے غسل کرلیا (زخموں کی شدت کی تاب نہ لاتے ہوئے) وہ مرگیا۔ یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں نے اس کو قتل کیا۔ اللہ انہیں قتل کرے، کیا عاجز شخص کی شفاء سوال نہیں ہے (ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں) ہمیں یہ اطلاع ملی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق مسئلہ پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ اپنا جسم دھولیتا اور سر کا وہ حصہ چھوڑ دیتا جہاں زخم تھا (تو بھی ٹھیک تھا)

✣✣ اس حدیث کو ہقل بن زیاد نے بھی اوزاعی سے روایت کیا ہے اور یہ اوزاعی کے معتمد علیہ شاگردوں میں سے ہیں، لیکن انہوں نے اوزاعی کے عطاء سے سماع کا ذکر نہیں کیا

(جیسا کہ درج ذیل حدیث سے ثابت ہے)

631- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَخْلَدٍ الْجَوْهَرِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا هِقْلٌ، قَالَ: سَمِعْتُ الْاَوْزَاعِيَّ، قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَجُلًا اَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَاسْتَفْتٰى فَاُمِرَ بِالْغُسْلِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: قَتَلُوْهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ، اَلَمْ يَكُنْ شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالَ، قَالَ عَطَاءٌ: فَبَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: لَوْ غَسَلَ جَسَدَهُ، وَتَرَكَ حَيْثُ اَصَابَهُ الْجِرَاحُ اَجْزَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک زخمی شخص پر غسل لازم ہوگیا، اس نے کسی سے مسئلہ پوچھا تو اسے بتایا گیا کہ غسل ضروری ہے، اس نے غسل کرلیا، جس کی وجہ سے وہ مرگیا۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے لوگوں نے مارا، اللہ ان کو مارے۔ کیا پوچھ لینا عاجز کے لئے شفا نہیں ہے۔ عطا کہتے ہیں: مجھ تک یہ اطلاع بھی پہنچی ہے کہ بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ اپنا جسم دھولیتا اور زخم کی جگہ چھوڑ دیتا تو بھی اس کو کافی ہوتا۔

632- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْاَسَدِيُّ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ مِرْدَاسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: خَرَجَ رَجُلَانِ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا صَعِيْدًا طَيِّبًا، فَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ فَاَعَادَ اَحَدُهُمَا الصَّلٰوةَ وَالْوُضُوْءَ وَلَمْ يُعِدِ الْاٰخَرُ، ثُمَّ اَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَا ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ لِلَّذِىْ لَمْ يُعِدْ: اَصَبْتَ السُّنَّةَ وَاَجْزَاَتْكَ صَلَاتُكَ، وَقَالَ لِلَّذِىْ تَوَضَّاَ وَعَادَ: لَكَ الْاَجْرُ مَرَّتَيْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، فَاِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ نَافِعٍ ثِقَةٌ، وَقَدْ وَصَلَ هٰذَا الْاِسْنَادَ عَنِ اللَّيْثِ وَقَدْ اَرْسَلَهُ غَيْرُهُ،

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دو آدمی ایک سفر پر گئے، نماز کا وقت ہوگیا، ان کے پاس پانی نہیں تھا، اس لئے انہوں نے تیمّم کر کے نماز ادا کی، ابھی نماز کا وقت باقی تھا کہ انہیں پانی مل گیا، ان میں سے ایک نے دوبارہ وضو کر کے نماز دہرائی اور دوسرے نے نہ دہرائی پھر یہ دونوں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور یہ واقعہ سنایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کو مخاطب کر کے، جس نے نماز نہیں دہرائی تھی، فرمایا: تو نے سنت ادا کی، تیری وہ ہی نماز تیرے لئے کافی ہے اور جس نے وضو کر کے نماز دہرائی تھی، اس سے فرمایا: تیرے لئے دگنا اجر ہے۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اس کے ایک راوی عبداللہ بن رافع ثقہ ہیں، یہ حدیث لیث کی سند کے اعتبار سے متصل ہے اور ان کے علاوہ دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم کی سند کے اعتبار سے مرسل ہے

(لیث کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے)

633۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مِلْحَانَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عَمِيْرَةَ بْنِ اَبِىْ نَاجِيَةَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

✧✧ لیث کی سند سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا فرمان منقول ہے۔

634۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى الْحِيْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَرَشِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ظَبْيَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَلتَّيَمُّمُ ضَرْبَتَانِ: ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ، وَضَرْبَةٌ لِلْيَدَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ

حديث 632:

اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 744 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 1031 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 1842 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 338

حديث 634:

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 13366

قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى حَدِيْثِ الْحَكَمِ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُمَرَ فِى التَّيَمُّمِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَهُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، غَيْرَ عَلِيِّ بْنِ ظَبْيَانَ وَهُوَ صَدُوْقٌ، وَقَدْ اَوْقَفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّهُشَيْمُ بْنُ بَشِيْرٍ وَّغَيْرُهُمَا، وَقَدْ اَوْقَفَهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ نَّافِعٍ فِى الْمُوَطَّأ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ غَيْرَ اَنَّ شَرْطِىْ فِىْ سَنَدِ الصَّدُوْقِ الْحَدِيْثَ اِذَا وَقَفَهُ غَيْرُهُ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیمّم دوضربیں ہیں، ایک ضرب چہرے کے لئے اور ایک ضرب کہنیوں تک دونوں ہاتھوں کے لئے۔

✣✣ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے تیمّم کے حوالے سے ''حکم'' کی وہ حدیث نقل کی ہے جس کی سند ''ذر'' پھر سعید بن عبدالرحمان بن ابذیٰ پھران کے والد سے ہوتی ہوئی ابن عمر رضی اللہ عنہما تک پہنچتی ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس حدیث کو ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا اور میری معلومات کے مطابق اس حدیث کی سند عبیداللہ کے حوالے سے علی بن ظبیان کے علاوہ کسی نے بیان نہیں کی اور یہ صدوق ہیں۔ اسی حدیث کو یحییٰ بن سعید اور ہشیم بن بشیر اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے موقوف رکھا ہے۔ مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے بھی اس حدیث کو اپنے مؤطا میں نافع کے حوالے سے موقوفاً بیان کیا ہے لیکن الفاظ ذرا مختلف ہیں تاہم جس حدیث کو دیگر محدثین موقوف قرار دیں اس کو نقل کرنے کے لئے میرا یہ معیار تھا کہ وہ صدوق کی سند کے ہمراہ مروی ہو۔

635- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ جَعْفَرِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مَنْصُوْرٍ، اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِىْ دَارِ الْمَنْصُوْرِ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَرْقَمَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: تَيَمَّمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبْنَا بِاَيْدِيْنَا عَلَى الصَّعِيْدِ الطَّيِّبِ، ثُمَّ نَفَضْنَا اَيْدِيَنَا فَمَسَحْنَا بِهَا وُجُوْهَنَا ثُمَّ ضَرَبْنَا ضَرْبَةً اُخْرَى الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ، ثُمَّ نَفَضْنَا اَيْدِيَنَا، فَمَسَحْنَا بِاَيْدِيْنَا مِنَ الْمِرْفَقِ اِلَى الْكَفِّ عَلٰى نَابِتِ الشَّعْرِ مِنْ ظَاهِرٍ وَّبَاطِنٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ مُّفَسَّرٌ وَّاِنَّمَا ذَكَرْتُهُ شَاهِدًا لِاَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ اَرْقَمَ لَيْسَ مِنْ شَرْطِ هٰذَا الْكِتَابِ، وَقَدِ اشْتَرَطْنَا اِخْرَاجَ مِثْلِهِ فِى الشَّوَاهِدِ

✧✧ سالم اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تیمّم کیا، تو ہم نے اپنے ہاتھ پاک مٹی پر ملے اور جھاڑ کر چہروں پر مل لئے پھر دوبارہ مٹی پر ہاتھ مارے اور جھاڑ کر کہنیوں سے ہتھیلیوں تک بالوں کی جانب، اندر اور باہر سے مسح کیا۔

✣✣ یہ حدیث مفسر ہے، میں نے اس کو شاہد کے طور پر نقل کیا ہے کیونکہ سلیمان بن ارقم اس کتاب کے معیار کے راوی نہیں ہیں اور ہمارے بیان کئے ہوئے اصول کے مطابق ایسی احادیث شاہد کے طور پر پیش کی جاسکتی ہے۔

636- اَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْعَقَبِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى الْمَدَايِنِيُّ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا

شَبَابَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي دَاوُدَ الْحَرَّانِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، وَنَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ فِي التَّيَمُّمِ: ضَرْبَتَانِ: ضَرْبَةٌ لِّلْوَجْهِ، وَضَرْبَةٌ لِّلْيَدَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِي دَاوُدَ اَيْضًا لَّمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاِنَّمَا ذَكَرْنَاهُ فِي الشَّوَاهِدِ، وَقَدْ رَوِينَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیمّم میں دو ضربیں ہیں، ایک چہرے کے لئے اور ایک کہنیوں تک دونوں ہاتھوں کے لئے۔

❖ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے سلیمان بن ابی داؤد کی حدیث بھی نقل نہیں کی اور میں نے اس کو شاہد کے طور پر نقل کیا اور ہم نے اس حدیث کا مفہوم سند صحیح کے ساتھ جابر بن عبداللہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔(جیسا کہ درج ذیل ہے)

637۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ، وَاِنِّي تَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ، فَقَالَ: اضْرِبْ هٰكَذَا وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْاَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ فَمَسَحَ بِهِمَا اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا: مجھے غسل کی حاجت تھی اور میں نے مٹی میں لوٹ لیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یوں ہاتھ مارو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور اپنے چہرے کا مسح کیا پھر دونوں ہاتھ زمین پر مار کر دونوں ہاتھوں کا مسح کیا۔

638۔ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَنْمَاطِيُّ، حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّيَمُّمُ ضَرْبَتَانِ: ضَرْبَةٌ لِّلْوَجْهِ، وَضَرْبَةٌ لِّلْيَدَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیمّم دو ضربیں ہیں، ایک چہرے کے لئے اور ایک ہاتھوں کے لئے۔

639۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي رَزِيْنٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَيَمَّمَ بِمَوْضِعٍ يُقَالُ لَهُ: مِرْبَدُ النَّعَمِ وَهُوَ يَرٰى بُيُوْتَ الْمَدِيْنَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ تَفَرَّدَ بِهٖ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي رَزِيْنٍ وَّهُوَ صَدُوْقٌ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ اَوْقَفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ وَغَيْرُهُ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

✧✧ حضرت ابن عمر روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو ''مربدالنعم'' (نامی جگہ) پر تیمم کرتے ہوئے دیکھا، وہاں سے مدینے کی آبادی نظر آتی ہے۔

✧✧ یہ حدیث صحیح ہے، جس کو صرف ''عمرو بن محمد بن ابی رزین'' نے روایت کیا ہے اور وہ صدوق ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو نقل نہیں کیا جبکہ یحییٰ بن سعید انصاری رضی اللہ عنہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے اس حدیث کو نافع کے حوالے سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً بیان کیا ہے۔

640- أَخْبَرَنَاهُ أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ الزَّاهِدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَيْثَمٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ تَيَمَّمَ بْنُ عُمَرَ عَلَى رَأْسِ مِيلٍ أَوْ مِيلَيْنِ مِنَ الْمَدِينَةِ فَصَلَّى الْعَصْرَ فَقَدِمَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَلَمْ يُعِدِ الصَّلَاةَ

✧✧ حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مدینے سے ایک یا دو میل کے فاصلے پر تھے تو انہوں نے تیمم کر کے نماز عصر ادا کی پھر مدینے کی طرف آئے (جب مدینے پہنچے تو) ابھی سورج بلند تھا (یعنی نماز عصر کا وقت ابھی باقی تھا) لیکن انہوں نے نماز نہیں دہرائی۔

641- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مِنَ الشَّامِ إِلَى الْمَدِينَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَدَخَلْتُ الْمَدِينَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَدَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِي مَتَى أَوْلَجْتَ خُفَّيْكَ فِي رِجْلَيْكَ قُلْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ فَهَلْ نَزَعْتَهُمَا قُلْتُ لَا فَقَالَ أَصَبْتَ السُّنَّةَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَاهِدٌ اٰخَرُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں جمعہ کے دن شام سے مدینہ کی طرف روانہ ہوا اور جمعہ ہی کو مدینہ پہنچا، میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا، تو مجھے انہوں نے کہا: تو نے موزے کب پہنے تھے؟ میں نے کہا: جمعہ کے دن۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس دوران ان کو اتارا بھی تھا؟ میں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے فرمایا: تیرا عمل سنت کے مطابق ہے۔

✧✧ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

اس حدیث کی ایک دوسری شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ عقبہ بن عامر سے منقول ہے۔

642- حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْإِسْفَرَائِينِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ التُّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فُضَالَةَ قَالَ سَأَلْتُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَكَمِ الْبَلَوِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَفَدَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَامًا قَالَ عُقْبَةُ وَعَلَيَّ خِفَافٌ مِنْ تِلْكَ الْخِفَافِ الْغِلَظِ فَقَالَ لِي

عُمَرُ مَتٰى عَهْدُكَ بِلِبَاسِهِمَا فَقُلْتُ لَبِسْتُهُمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهٰذَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لِيْ أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَقَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ لَا يُوَقِّتُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقْتًا وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ رُوَاتُهُ عَنْ اٰخِرِهِمْ ثِقَاتٌ إِلَّا أَنَّهُ شَاذٌّ بِمَرَّةٍ

✧✧ مفضل بن فضالہ بیان کرتے ہیں، میں نے یزید بن ابی حبیب سے موزوں پر مسح کے متعلق پوچھا تو انہوں نے عبداللہ بن حکم کے واسطے سے علی بن رباح کے حوالے سے عقبہ بن عامر کا یہ بیان سنایا کہ ایک مرتبہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں وفد کی صورت میں حاضر ہوئے، عقبہ کہتے ہیں: میں نے ان موزوں سے بھی موٹے موزے پہنے ہوئے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: تم نے یہ کب سے پہنے ہوئے ہیں؟ میں نے کہا: جمعہ کے دن پہنے تھے اور آج جمعہ کا دن ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرا عمل سنت کے مطابق ہے۔

✧✧ عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی سند سے نافع کے حوالے سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ عمل بھی درجہ صحت کو پہنچا ہوا ہے کہ وہ موزوں پر مسح کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں کرتے تھے اور یہی حدیث اسناد صحیح کے ساتھ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے، اس کے تمام راوی از اول تا آخر ثقہ ہیں البتہ مرہ کی وجہ سے یہ حدیث شاذ قرار پائی ہے۔

643- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا الْمِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ تَلِيدٍ الرُّعَيْنِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، وَثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ وَلَبِسَ خُفَّيْهِ فَلْيُصَلِّ فِيْهِمَا، وَلْيَمْسَحْ عَلَيْهَا، ثُمَّ لَا يَخْلَعْهُمَا اِنْ شَاءَ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَعَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ ثِقَةٌ غَيْرَ اَنَّهُ لَيْسَ عِنْدَ اَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ حَمَّادٍ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی وضو کر کے موزے پہن لے تو ان میں نماز پڑھ سکتا ہے اور ان پر مسح کر سکتا ہے پھر اگر وہ چاہے تو جنابت کے سوا کسی حالت میں اسے نہ اتارے۔

✧✧ یہ اسناد امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر صحیح ہے اور عبدالغفار بن عبدالداؤد ثقہ ہے۔ اِلّا یہ کہ اہل بصریٰ کے نزدیک ان کی روایت حماد سے ثابت نہیں ہے۔

644- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَكْرٍ الْعَدْلُ، وَاَبُوْ مَنْصُوْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْعَتَكِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَاَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَاَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ

حدیث 643:

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 1242

بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا بَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا مُنْذُ اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْفُرْقَانُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدِ اتَّفَقَا عَلٰى اِخْرَاجِ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا

✧✧ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہونا شروع ہوا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اعمش کی وہ حدیث نقل کی ہے جس میں انہوں نے ابووائل کے حوالے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبیلہ کے کچرے کے ڈھیر کے پاس آئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نافع کے حوالے سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کیا ہے ''میں جب سے اسلام لایا ہوں کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا'' اور ابراہیم نے علقمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا فرمان روایت کیا ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا بھی ظلم ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے عذر بھی منقول ہے (جیسا کہ درج ذیل حدیث میں ہے)

645- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عِمْرَانَ مُوْسَى بْنُ سَعِيْدٍ الْحَنْظَلِيُّ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَاهَانَ الْكَرَابِيسِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ غَسَّانَ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا مَعَنِ ابْنِ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ قَائِمًا مِّنْ جُرْحٍ كَانَ بِمَاْبِضِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ تَفَرَّدَ بِهِ حَمَّادُ بْنُ غَسَّانَ وَرُوَاتُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زخم کی وجہ سے کھڑے ہو کر پیشاب کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زانوں میں تھا۔

❖ یہ حدیث صحیح ہے، اس کو روایت کرنے میں حماد بن غسان منفرد ہیں اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

646- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ، فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، وَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ

حدیث 645:

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 492

يَعْقُوْبَ، عَنِ الرَّبِيْعِ، عَنِ الشَّافِعِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، قَالَ: اِنْ جَمَعَهُمَا مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ فَهُوَ جَائِزٌ، وَاِنْ فَرَّقَهُمَا فَهُوَ اَحَبُّ اِلَيْنَا

✧✧ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک چلو سے کلی اور ناک میں پانی چڑھاتے دیکھا۔ یہ عمل آپ نے تین بار کیا۔

✣✣ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ ''ایک چلو سے دونوں کام کرنا بھی جائز ہے لیکن اگر کلی کے لئے الگ اور ناک کے لئے الگ پانی لے تو زیادہ بہتر ہے''۔

647- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْيَانَ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا تَوَضَّاْتَ فَخَلِّلِ الْاَصَابِعَ

هٰذَا حَدِيْثٌ قَدِ احْتَجَّا بِاَكْثَرِ رُوَاتِهِ ثُمَّ لَمْ يُخَرِّجَاهُ لِتَفَرُّدِ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطِ بْنِ عَامِرِ بْنِ صَبِرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ بِالرِّوَايَةِ، وَقَدْ قَدَّمْنَا الْقَوْلَ فِيْهِ وَلَهُ شَاهِدٌ

✧✧ عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے والد کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تم وضو کرو تو انگلیوں کا خلال کرلو۔

✣✣ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے اکثر راویوں کی روایات نقل کی ہیں لیکن اس حدیث کو صرف اس لئے چھوڑ دیا کہ اس میں عاصم بن لقیط بن عامر بن صبرہ اپنے باپ سے روایت کرنے میں منفرد ہیں اور اس سلسلہ میں ہماری گفتگو پہلے گزر چکی ہے۔

648- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا تَوَضَّاْتَ فَخَلِّلْ اَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ صَالِحٌ هٰذَا اَظُنُّهُ مَوْلَى التَّوْاَمَةِ، فَاِنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنْ شَرْطِ هٰذَا الْكِتَابِ، وَاِنَّمَا اَخْرَجْتُهُ شَاهِدًا

حدیث 647:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 38 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" ' طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 448 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ه' 1987ء رقم الحديث: 705 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 16428

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو کے دوران ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرو۔

❖❖ (ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرنے والے اس) صالح کے متعلق میرا خیال ہے کہ یہ تومہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ اگر یہ بات درست ہے تو پھر یہ حدیث اس کتاب کے معیار کی نہیں ہے، میں نے اس کو شاہد کے طور پر نقل کیا ہے۔

649۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ الْمُسَيَّبِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ دَارَ قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَدُوْنَهُمْ دُوْرٌ لَّا يَاْتِيهَا، فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، تَاْتِيْ دَارَ فُلَانٍ وَّلَا تَاْتِيْ دَارَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ فِيْ دَارِكُمْ كَلْبًا، قَالُوْا اِنَّ فِيْ دَارِهِمْ سِنَّوْرًا، فَقَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السِّنَّوْرُ سَبُعٌ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے گھر میں تشریف لایا کرتے تھے، ان کے قریب بھی کئی گھر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں نہیں جاتے تھے، یہ بات ان کو ناگوار گزری اور کہنے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ فلاں کے گھر جاتے ہیں لیکن ہمارے گھر نہیں آتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے گھر میں کتا ہے، وہ کہنے لگے: ان کے گھر میں بلی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلی گھریلو جانور ہے۔

650۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَاَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ مَنْصُوْرٍ الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ عِيْسٰى بْنِ الْمُسَيَّبِ، بِنَحْوِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَعِيْسٰى بْنُ الْمُسَيَّبِ تَفَرَّدَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ اِلَّا اَنَّهُ صَدُوْقٌ وَّلَمْ يُجْرَحْ قَطُّ

✧✧ عیسیٰ بن میسّب سے بھی اسی طرح کی حدیث منقول ہے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا اور ابوزرعہ سے صرف عیسیٰ بن میسّب نے روایت کی ہے مگر یہ کہ عیسیٰ صدوق ہیں اور کسی سے ان پر جرح ثابت نہیں ہے۔

651۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ

حدیث 649:

اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 8324 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دار الباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 1108

حدیث 651:

ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دار الباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 426 اخرجه ابوبكر الكوفي، في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودي عرب، (طبع اول) 1409ھ، رقم الحديث: 1100

حَدَّثَنَا أَبُو الاحْوَصِ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ فِي سَفَرٍ فَقَضٰى حَاجَتَهُ فَقُلْنَا لَهُ تَوَضَّأْ حَتّٰى نَسْئَلُكَ عَنْ ايَةٍ مِّنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ سَلُوْنِي إِنِّي لَسْتُ أَمَسُّهُ فَقَرَأَ عَلَيْنَا مَا أَرَدْنَا وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ مَاءٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ لِتَوْقِيْفِهِ وَقَدْ رَوَاهُ أَيْضاً جَمَاعَةٌ مِّنَ الثِّقَاتِ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلْمَانَ

✧✧ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ایک سفر میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے، انہوں نے قضائے حاجت کی۔ بعد میں ہم نے ان سے کہا: آپ وضو کرلیں، ہم آپ سے قرآن کی ایک آیت کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں۔ آپ نے کہا: میں قرآن کو چھوؤں گا نہیں۔ پھر انہوں نے ہماری مطلوبہ آیت پڑھ کر سنائی، اس وقت ہمارے پاس پانی نہیں تھا۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے موقوف ہونے کی وجہ سے اس حدیث کو ترک کیا جبکہ اس حدیث کو ثقہ راویوں کی ایک پوری جماعت نے روایت کیا ہے، جس کی سند یوں ہے۔ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلْمَانَ

652- حَدَّثَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعٌ عَنِ الأَعْمَشِ وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الْفَقِيْهُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلْمَانَ فَذَكَرَهُ بِنَحْوِهِ

✧✧ حضرت اعمش رضی اللہ عنہ کی سند سے سلمان کے حوالے سے بھی یہ روایت منقول ہے۔

653- حَدَّثَنَا ابُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا وَلَقَبُهُ حَمْدَانُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا ابُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَا اَعْرِفُ لَهُ عِلَّةً وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِيْ يَحْيَى الْقَتَّاتِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عذابِ قبر عموماً پیشاب (میں احتیاط نہ کرنے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے، لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور

حدیث 653:

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 348 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث: 8313 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ه/1994ء رقم الحدیث: 3944

مجھے اس میں کوئی علت بھی نہ مل سکی۔

ابویحییٰ القتات کی سند کے ہمراہ مذکورہ حدیث کی شاہد حدیث موجود ہے

(شاہد حدیث درج ذیل ہے)

654۔ اَخْبَرْنَاہُ عَلِیُّ بْنُ عِیْسٰی، حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ، عَنْ اَبِیْ یَحْیٰی، عَنْ مُّجَاھِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَفَعَہٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ: عَامَّۃُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبر کا عذاب عام طور پر پیشاب (میں بے احتیاطی) کی وجہ سے ہوتا ہے۔

655۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَکْرٍ اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِیْہُ بِالرِّیِّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْاَزْرَقُ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، اَخْبَرَنِیْ ھِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ، عَنْ اَبِیْہِ، عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلَاتِہٖ فَلْیَاْخُذْ بِاَنْفِہٖ ثُمَّ لِیَنْصَرِفْ قَالَ تَابَعَہٗ عُمَرُ بْنُ عَلِیٍّ الْمُقَدَّمِیُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِیُّ وَغَیْرُھُمَا، عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ، وَھُوَ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِھِمَا وَلَمْ یُخَرِّجَاہُ

✧✧ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی کا دوران نماز وضو ٹوٹ جائے تو وہ اپنی ناک پکڑ کر پیچھے پلٹ جائے۔

یہ حدیث ہشام بن عروہ سے روایت کرنے کے سلسلے میں عمر بن علی المقدمی اور محمد بن بشر العبدی اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے ابن جریج کی متابعت کی ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

(متابع حدیث درج ذیل ہے)

656۔ وَحَدَّثَنَاہُ اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِیُّ، حَدَّثَنَا جَدِّیْ، حَدَّثَنَا نُعَیْمُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی، عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ، عَنْ اَبِیْہِ، عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حدیث 655:

اخرجه ابو داؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1114 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1222 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 1141 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 2238 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1019 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 3194

قَالَ: إِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَاْخُذْ بِاَنْفِهِ وَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَتَوَضَّأْ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِيَّ الْحَافِظَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ الشَّافِعِيَّ الصَّيْرَفِيَّ، يَقُوْلُ: كُلُّ مَنْ اَفْتٰى مِنْ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الْحِيَلِ اِنَّمَا اَخَذَهُ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

(امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) علی بن عمر الدارقطنی نے ابوبکر شافع صیرفی کا یہ بیان نقل کیا ہے "مسلمان ائمہ میں سے جس نے بھی حیلہ کے متعلق فتویٰ دیا ہے، اس نے اسی حدیث کو بنیاد بنایا ہے"۔

657- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ، قَالَ: انْطَلَقْتُ اَنَا وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيَدِهِ دَرَقَةٌ، اَوْ شَبِيْهٌ بِالدَّرَقَةِ، فَاسْتَتَرَ بِهَا فَبَالَ وَهُوَ جَالِسٌ، فَقُلْتُ لِصَاحِبِيْ: اَلَا تَرٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَبُوْلُ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْاَةُ، قَالَ: فَاَتَانَا، فَقَالَ: اَلَا تَدْرُوْنَ مَا لَقِيَ صَاحِبُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ ؟ كَانَ اِذَا اَصَابَ اَحَدًا شَيْءٌ مِّنَ الْبَوْلِ قَرَضَهُ بِالْمِقْرَاضِ، قَالَ: فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ فَعُذِّبَ فِيْ قَبْرِهِ

حضرت عبدالرحمان بن حسنہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما اکٹھے چل رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے ساتھ آ ملے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں چمڑے کی بنی ہوئی ایک ڈھال یا اس جیسی کوئی اور چیز تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ پردہ کیا اور بیٹھ کر پیشاب کیا، میں نے اپنے ساتھی سے کہا: تم دیکھ رہے ہو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی طرح بیٹھ کر (یعنی بالکل زمین کے ساتھ چپک کر) پیشاب کر رہے ہیں۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے اور (بنی اسرائیل پر اتنی سختی تھی کہ ان کے جسم پر جہاں کہیں پیشاب کے چھینٹے پڑ جاتے تھے ان کو جسم کا وہ حصہ قینچی سے کاٹ کر پھینکنا پڑتا تھا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں معلوم نہیں ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص کے جسم پر پیشاب کے کچھ چھینٹے پڑ گئے تھے، اس کو قینچی سے کاٹنے کا حکم دیا گیا تو اس نے منع کر دیا (اس کی پاداش میں) اسے قبر میں عذاب دیا گیا۔

حدیث 657:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 22 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 30 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 346 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 17793 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 3127 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 26 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 493 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 932 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودي عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 1303

658- اَخبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسٰى بْنِ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَرَشِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، اَنْبَانَا مُعَاوِيَةُ، وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَانَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، كُلُّهُمْ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ، قَالَ: بَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَتِرٌ بِحَجَفَةٍ، فَقَالُوْا: تَبُوْلُ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْاَةُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانَ اِذَا اَصَابَ اَحَدَهُمُ الْبَوْلُ قَرَضَهُ بِالْمَقَارِيضِ وَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ فَهُوَ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الاِسْنَادِ وَمِنْ شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ اِلٰى اَنْ يَّبْلُغَ، تَفَرَّدَ زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ بِالرِّوَايَةِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ

❖❖ حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھال کا پردہ کرکے پیشاب کیا تو صحابہ نے کہا کہ آپ عورتوں کی طرح بیٹھ کر پیشاب کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل کو پیشاب لگنے کی وجہ سے جسم کاٹنے کا حکم دیا گیا تھا، انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا، اس لئے ان کو قبر میں عذاب دیا گیا۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور شیخین رحمۃ اللہ علیہما کی شرط یہ ہے کہ حدیث متصل ہو، اس میں عبدالرحمٰن بن حسنہ سے روایت کرنے میں زید بن وہب منفرد ہیں شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس حدیث کو ان لفظوں کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

659- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْيَانَ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ مَنْصُوْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْعَتَكِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَاَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا قَالَتْ: مَا بَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا مُنْذُ اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْفُرْقَانُ

❖❖ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہونا شروع ہوا، آپ نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

660- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، اَنْبَانَا اِسْرَائِيْلُ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَآئِشَةَ، تُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا رَاٰى اَحَدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُوْلُ قَائِمًا مُنْذُ اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْفُرْقَانُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَالَّذِيْ عِنْدِيْ اَنَّهُمَا لَمَّا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ، فَبَالَ قَائِمًا وَجَدَا حَدِيْثَ الْمِقْدَامِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مُعَارِضًا لَّهُ فَتَرَكَاهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ، وَلَهُ شَاهِدٌ مِّنْ حَدِيْثِ

الْمَكِّيِّينَ

✧✧ حضرت مقدام بن شریح اپنے والد کے حوالے سے اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں ''اللہ کی قسم! جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہونا شروع ہوا، کسی نے آپ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے نہیں دیکھا۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے اس حدیث کو ترک کرنے کی جو وجہ سمجھ آئی ہے وہ یہ ہے کہ دونوں نے منصور کی وہ حدیث نقل کی ہے جس میں انہوں نے ابووائل کے حوالے سے حذیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے (کچرے) کے ڈھیر کے پاس آئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا جبکہ مقدام نے اپنے والد کے حوالے سے اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا کا جو بیان نقل کیا ہے یہ اس کے معارض ہے، اس لئے انہوں نے مقدام کی اس حدیث کو چھوڑ دیا۔

مکی راویوں کی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی ایک شاہد حدیث موجود ہے۔ جو کہ درج ذیل ہے۔

661- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ اَبِی الْمُخَارِقِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَآنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبُوْلُ قَائِمًا، فَقَالَ: يَا عُمَرُ، لَا تَبُلْ قَائِمًا،

حديث 660:

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحيحه" (طبع ثالث) دار ابن كثير' يمامه' بيروت' لبنان' 1407ھ 1987ء' رقم الحديث: 223 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع دار احياء التراث العربی' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 13 اخرجه ابو عبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 26 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دار الفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 305 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 23289 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 61 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 1424 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دار المعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 406 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 969 اخرجه ابوبكر الكوفی فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودی عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحديث: 1309 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دار الباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 490 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دار الكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 24 اخرجه ابوبكر الحميدی فی "مسنده" طبع دار الكتب العلميه' مكتبه المتنبی' بيروت' قاهره' رقم الحديث: 442

حديث 661:

اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دار الفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 308 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 1423 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دار الباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 496

قَالَ: فَمَا بُلْتُ قَائِمًا وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّهْیِ عَنْهُ

✧✧ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ میں کھڑے ہو کر پیشاب کر رہا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھ لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! کھڑے ہو کر پیشاب مت کیا کرو، اس کے بعد میں نے کبھی بھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

نوٹ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ممانعت منقول ہے۔

662- اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلِیْمٍ الْمَرْوَزِیُّ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ مُسْتَحَمِّهٖ فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ وَلَهٗ شَاهِدٌ عَلٰی شَرْطِهِمَا

✧✧ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص غسل خانہ میں پیشاب مت کرے کہ عام طور پر وسوسوں کی بیماری اسی سے لگتی ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

مذکورہ حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے۔

663- حَدَّثَنَا أَبُو بَکْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِیهُ أَنْبَأَ أَبُو الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا یَزِیدُ بْنُ زُرَیْعٍ عَنْ سَعِیدِ بْنِ أَبِی عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نُهِیَ أَوْ زُجِرَ أَنْ یُبَالَ فِی الْمُغْتَسَلِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حمام میں پیشاب کرنے سے منع کیا گیا ہے یا (شاید یہ فرمایا کہ) ڈانٹا گیا ہے۔

664- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِیْ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ، حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُعَیْمٍ، حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، کِلَاهُمَا، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اتَّقُوا اللَّاعِنَیْنِ، فَقَالُوْا: وَمَا اللَّاعِنَانِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الَّذِیْ یَتَخَلّٰی فِیْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ وَفِیْ ظِلِّهِمْ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّقَدْ اَخْرَجَهٗ عَنْ قُتَیْبَةَ، وَلَهٗ شَاهِدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ وَّاللَّفْظُ غَیْرُ هٰذَا وَلَمْ یُخَرِّجْهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لاعنین سے بچو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لاعنین کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمانوں کی گزرگاہ میں اور سائے میں پیشاب کرے۔

✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ انہوں نے یہ ہی حدیث قتیبہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

محمد بن سیرین کے حوالے سے اسناد صحیح کے ساتھ اس کی ایک شاہد حدیث موجود ہے تاہم الفاظ کچھ مختلف ہیں اور (یہ شاہد حدیث درج ذیل ہے)

665۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ: اَفْتَيْتَنَا فِيْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يُوْشِكُ اَنْ تُفْتِيَنَا فِي الْخِرَاءِ، قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: كُلُّ شَيْءٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ سَلَّ سَخِيمَتَهُ عَلٰى طَرِيقٍ عَامِرٍ مِّنْ طُرُقِ الْمُسْلِمِيْنَ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ، وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ مِمَّنْ يُجْمَعُ حَدِيْثُهُ فِي الْبَصْرِيِّيْنَ، وَهُوَ عَزِيْزُ الْحَدِيْثِ جِدًّا

✧✧ محمد بن سیرین کہتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہمیں ہر چیز کے بارے میں فتویٰ دے دیتے ہیں، ہمیں تو یوں لگتا ہے کہ آپ کسی دن پاخانہ کے متعلق بھی فتویٰ جاری کر دیں گے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ بیان کر دیتا ہوں۔ (پھر آپ نے فرمایا) ''جس نے مسلمانوں کے راستے میں پاخانہ پھینکا اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور ساری دنیا کی لعنت ہو''

✣ محمد بن عمر انصاری، وہ راوی ہیں جن کی احادیث کو بصری راوی کی حدیث میں جمع کیا جاتا ہے اور وہ عزیز الحدیث ہیں۔

666۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ السَّكَنِ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، وَعَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ، وإسحاق بن منصور، قَالَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ: اَنْبَانَا وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْجُحْرِ وَاِذَا نِمْتُمْ: اَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الْفَارَةَ تَاْخُذُ الْفَتِيلَةَ فَتُحْرِقُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ، وَاَوْكِئُوا الْاَسْقِيَةَ، وَخَمِّرُوا الشَّرَابَ، وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ فَقِيْلَ لِقَتَادَةَ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ؟ فَقَالَ: اِنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ

✧✧ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص سراخ میں ہرگز پیشاب

حدیث 666:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 20794 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 30 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 483

نہ کرے اور جب تم سونے لگو تو چراغ بجھا دو کیونکہ چوہا اس کی بتی لے کر بھاگتا ہے، جس سے گھر کو آگ لگ جاتی ہے، مشکیزے کا منہ باندھ دیا کرو، (کھانے) پینے کی چیزوں کو ڈھانپ دیا کرو اور دروازے بند کرلیا کرو۔ قتادہ سے پوچھا گیا کہ سوراخ میں پیشاب کرنے میں کیا حرج ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ جنات کے گھر ہوتے ہیں۔

667- سَمِعْتُ اَبَا زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيَّ يَحْيَى بْنَ مُحَمَّدٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، يَقُوْلُ: اَنْهَى عَنِ الْبَوْلِ فِي الْاَجْحِرَةِ لِخَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْجُحْرِ، وَقَالَ قَتَادَةُ: اِنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ وَلَسْتُ اَبُتُّ الْقَوْلَ اَنَّهَا مَسْكَنُ الْجِنِّ لِاَنَّ هٰذَا مِنْ قَوْلِ قَتَادَةَ، هٰذَا حَدِيْثٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ فَقَدِ احْتَجَّا بِجَمِيْعِ رُوَاتِهِ، وَلَعَلَّ مُتَوَهِّمًا يَتَوَهَّمُ اَنَّ قَتَادَةَ لَمْ يَذْكُرْ سَمَاعَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ، وَلَيْسَ هٰذَا بِمُسْتَبْعَدٍ، فَقَدْ سَمِعَ قَتَادَةُ مِنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُمْ عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلُ، وَقَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِحَدِيْثِ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ وَهُوَ مِنْ سَاكِنِي الْبَصْرَةِ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

✧✧ محمد بن اسحاق بن خذیمہ کہتے ہیں: عبداللہ بن سرجس کی اس حدیث "نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص سوراخ میں پیشاب ہرگز نہ کرے" کی بناء پر سوراخوں میں پیشاب کرنے سے میں روکتا ہوں اور قتادہ نے کہا: یہ جنات کے گھر ہیں میں اس قول کا انکار نہیں کرتا کہ وہ جنات کا گھر ہے کیونکہ یہ قتادہ کا قول ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ دونوں نے اس کے تمام راویوں کی روایات نقل کی ہیں۔

(امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) ہوسکتا ہے یہ کسی کو وہم ہو کہ اس سند میں قتادہ نے عبداللہ بن سرجس سے اپنے سماع کا ذکر نہیں کیا (اس لئے یہ حدیث شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار پر نہیں) یہ بات کوئی نئی بات نہیں ہے کیونکہ قتادہ نے صحابہ کی پوری ایک جماعت سے حدیث کا سماع کیا ہے۔ عاصم بن سلیمان نے ان سے حدیث نہیں سنی جبکہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عاصم کی وہ حدیث نقل کی ہے جو انہوں نے عبداللہ بن سرجس کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ بصریٰ کے رہنے والے تھے۔

668- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ، اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ، فَاِذَا اَحَدُكُمْ دَخَلَ الْغَائِطَ فَلْيَقُلْ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

قَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِحَدِيْثٍ لِقَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَاحْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِعَمْرِو بْنِ مَرْزُوْقٍ، وَهٰذَا الْحَدِيْثُ مُخْتَلَفٌ فِيْهِ عَلٰى قَتَادَةَ رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ اَبِي عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ

✧✧ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ موذی جانور نکلتے رہتے ہیں، اس لئے جب کوئی پاخانہ کے لئے بیٹھے تو پہلے یہ پڑھ لے۔: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

❖ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے قتادہ کی وہ حدیث نقل کی ہے جوانہوں نے نضر بن انس کے ذریعے زید بن ارقم سے روایت کی ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے امر بن مرقوز کی روایات سے استدلال کیا ہے۔ اس حدیث میں قتادہ کے راوی کے متعلق اختلاف ہے کیونکہ سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ کے بعد قاسم بن عوف شیبانی کے واسطے سے زید بن ارقم سے روایت کی ہے (جبکہ گزشتہ حدیث میں قتادہ کے بعد نظر بن انس کا واسطہ ہے)

(قتادہ کے بعد قاسم کی سند والی روایت درج ذیل ہے)

669۔ اَخْبَرْنَاهُ اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِى طَالِبٍ، اَنْبَانَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَانَا سَعِيدٌ، وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَانَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِى عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ، فَاِذَا اَحَدُكُمْ دَخَلَهَا فَلْيَقُلْ اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ

كِلَا الْاِسْنَادَيْنِ مِنْ شَرْطِ الصَّحِيحِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، وَاِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسٍ بِذِكْرِ الْاِسْتِعَاذَةِ فَقَطْ

✧✧ قتادہ قاسم بن عوف شعبانی کے واسطے سے، زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ موذی حشرات الارض زمین پر موجود ہوتے ہیں، اس لئے جب کوئی پاخانہ کے لئے بیٹھے تو یہ پڑھ لے۔ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ

❖ سابقہ دونوں اسنادیں صحیح کے معیار کی ہیں لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس حدیث کو ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا جبکہ ان دونوں نے عبدالعزیز بن صہیب کے واسطے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے لیکن اس میں صرف استعاذہ کا حکم ہے۔

حدیث 668:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 6 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 296 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 19305 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 1406 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری' فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 69 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/1991ء' رقم الحديث: 9903 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 459 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم لحديث: 5099 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 679

670- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَيُّوْبَ بْنِ زَاذَانَ الضَّرِيْرُ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ وَضَعَ خَاتَمَهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے جاتے تو اپنی انگوٹھی اتار لیا کرتے تھے۔

671- وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ كَعْبٍ الْاَنْطَاكِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْبَصْرِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمًا نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَكَانَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ وَضَعَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، اِنَّمَا خَرَّجَا حَدِيْثَ نَقْشِ الْخَاتَمِ فَقَطْ

✧✧ حضرت زہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کندہ تھا۔ اس لئے جب آپ قضائے حاجت کے لئے جاتے تو اسے اتار لیتے تھے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ البتہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے انگوٹھی کے نقش والی حدیث نقل کی ہے۔

672- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ، فَقَالَ: مَا هٰذَا الطُّهُوْرُ الَّذِيْ اَثْنَى اللّٰهُ عَلَيْكُمْ بِهِ، فَقَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، مَا خَرَجَ مِنَّا رَجُلٌ، وَلَا امْرَاَةٌ مِّنَ الْغَائِطِ اِلَّا غَسَلَ دُبُرَهُ، اَوْ قَالَ: مَقْعَدَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَفِيْ هٰذَا

حدیث 670:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 19 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 1746 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 5213 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 303 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 1413 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 9542 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 454 اخرجه ابويعلىٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 3543

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَقَدْ حَدَّثَ بِهٖ سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ هٰكَذَا، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، وَحَدِيْثُ اَبِىْ اَيُّوْبَ شَاهِدُهٗ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عویم بن ساعدہ سے دریافت کیا: تمہاری وہ کون سی طہارت ہے جس پر اللہ نے تمہاری تعریف کی ہے؟ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہمارا کوئی مرد اور عورت قضائے حاجت کے بعد پانی کے ساتھ استنجاء کئے بغیر نہیں اٹھتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی بات ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے اور سلمہ بن فضل نے بھی اسی طرح محمد بن اسحاق سے روایت کی ہے۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث اس کی شاہد ہے جو کہ درج ذیل ہے:

673- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، وَاَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ السَّائِبِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ، وَابْنِ سَوْرَةَ، عَنْ عَمِّهٖ اَبِىْ اَيُّوْبَ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ، قَالَ: كَانُوْا يَسْتَنْجُوْنَ بِالْمَآءِ، وَكَانُوْا لَا يَنَامُوْنَ اللَّيْلَ كُلَّهٗ

✧✧ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون لوگ ہیں جن کے متعلق یہ آیت فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ۔ نازل ہوئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو پانی سے استنجاء کرتے ہیں اور رات بھر نہیں سوتے۔

✣✣ (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) کتاب الطہارت کے حوالے سے ہماری یہ آخری حدیث تھی جو شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار پر ہے۔ لیکن انہوں نے اسے نقل نہیں کیا۔

کِتَابُ الصَّلٰوۃ

نماز کا بیان

674۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّمَّاكِ الثِّقَةُ الْمَأْمُوْنُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ الْعَيْزَارِ، عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ

حدیث 674:

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دارابن کثیر یمامه بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 504 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 173 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 1898 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 10 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 1225 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 3890 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 3973 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 1474 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 1475 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 1476 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 1477 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 1478 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 1479 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 327 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 1580 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 1035 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 5286 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغیر" طبع المکتب الاسلامی دارعمار بیروت لبنان/عمان 1405ھ 1985ء رقم الحدیث: 455 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 9802 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث: 372 اخرجه ابوبکر الحمیدی فی "مسنده" طبع دارالکتب العلمیه مکتبه المتنبی بیروت قاهره رقم الحدیث: 103 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلامیه بیروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحدیث: 1 اخرجه ابوالحسن الجوهری فی "مسنده" طبع موسسه نادر بیروت لبنان 1410ھ/1990ء رقم الحدیث: 470

عَبدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّلٰوةُ فِیْ اَوَّلِ وَقْتِهَا، قُلْتُ: ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ: اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، قُلْتُ: ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ: بِرُّ الْوَالِدَيْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ يُعْرَفُ بِهٰذَا اللَّفْظِ بِمُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ بُنْدَارٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ، وَبُنْدَارٌ مِّنَ الْحُفَّاظِ الْمُتْقِنِيْنَ الْاَثْبَاتِ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: سب سے بہترین عمل کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اول وقت میں نماز پڑھنا۔ میں نے پوچھا: پھر کون سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ۔ میں نے پوچھا: پھر کون سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔

✣✣ ان لفظوں کے ہمراہ یہ حدیث محمد بن بشار بندار کی عثمان بن عمر سے روایت کے حوالے سے معروف ہیں اور بندار قابل اعتماد حفاظ، متقی لوگوں میں سے ہیں۔

675- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عِيْسٰی، فِیْ اٰخَرِيْنَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ الْعَيْزَارِ، عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّلٰوةُ فِیْ اَوَّلِ وَقْتِهَا فَقَدْ صَحَّتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ بِاتِّفَاقِ الثِّقَتَيْنِ بُنْدَارِ بْنِ بَشَّارٍ، وَالْحَسَنِ بْنِ مُكْرَمٍ عَلٰی رِوَايَتِهِمَا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ، وَهُوَ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهٗ شَوَاهِدُ فِیْ هٰذَا الْبَابِ مِنْهَا

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اول وقت میں نماز پڑھنا۔

✣✣ (سابقہ دونوں حدیثوں میں 'الصَّلٰوةُ فِیْ اَوَّلِ وَقْتِهَا " کے الفاظ موجود ہیں، جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ) یہ الفاظ صحیح ہیں کیونکہ بندار بن بشار اور حسن بن مکرم جیسے دو ثقہ راوی، عثمان بن عمر سے بالاتفاق یہ الفاظ نقل کر رہے ہیں اور یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

گزشتہ حدیث کے متعدد شواہد موجود ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

676- مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَحْمَدَ الْجُرْجَانِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَفْصٍ الْمَدَائِنِیُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ الْعَيْزَارِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِیَّ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَاحِبُ وَاَشَارَ اِلٰی دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّلَمْ يُسَمِّهٖ، هٰذِهِ الدَّارِ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّلٰوةُ فِیْ اَوَّلِ وَقْتِهَا، قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: بِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَلَوِ اسْتَزَدْتُّهٗ لَزَادَنِیْ قَدْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِيْثَ جَمَاعَةٌ عَنْ شُعْبَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ غَيْرُ حَجَّاجِ بْنِ الشَّاعِرِ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ حَفْصٍ، وَحَجَّاجٌ حَافِظٌ ثِقَةٌ وَّقَدِ احْتَجَّ

مُسْلِمٌ بِعَلِيِّ بْنِ حَفْصٍ الْمَدَائِنِيِّ، وَمِنْهَا

✧✧ ابوعمرو شیبانی کہتے ہیں: ہمیں اس گھر کے مالک نے بتایا، یہ کہتے ہوئے انہوں نے عبداللہ بن مسعود کے گھر کی طرف اشارہ کیا اور نام نہیں لیا (عبداللہ کہتے ہیں) میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: سب سے بہترین عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اول وقت میں نماز پڑھنا، میں نے پوچھا: پھر کونسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ۔ میں نے پوچھا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک (عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں) اگر میں مزید بھی کچھ پوچھتا تو آپ ﷺ مجھے بتاتے۔

✥✥ اس حدیث کو محدثین رحمۃ اللہ علیہم کی ایک جماعت نے شعبہ سے روایت کیا ہے لیکن یہ جملہ صرف حجاج بن شاعر نے علی بن حفص سے روایت کیا اور حجاج حافظ اور ثقہ راوی ہیں اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یحییٰ بن حفص کی روایت نقل کی ہے۔

677- مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، اَخْبَرَنِي عُبَيْدٌ الْمُكْتِبُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ رَّجُلٍ، مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ: الصَّلٰوةُ فِيْ اَوَّلِ وَقْتِهَا الرَّجُلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ لِاجْمَاعِ الرُّوَاةِ فِيْهِ عَلٰى اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، وَمِنْهَا

✧✧ ابوعمرو شیبانی ایک صحابی رسول سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اول وقت میں نماز پڑھنا۔

✥✥ اس حدیث میں صحابہ میں سے جس ایک شخص کا ذکر ہے، وہ عبداللہ بن مسعود ہیں، کیونکہ تمام راویوں نے ابوعمر شیبانی کی روایت انہی سے نقل کی ہیں۔

678- مَا اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ السَّهْمِيُّ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ الْاَعْمَالِ الصَّلٰوةُ فِيْ اَوَّلِ وَقْتِهَا يَعْقُوْبُ بْنُ الْوَلِيْدِ هٰذَا شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ سَكَنَ بَغْدَادَ، وَلَيْسَ مِنْ شَرْطِ هٰذَا الْكِتَابِ اِلَّا اَنَّهُ شَاهِدٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے بہترین عمل اول وقت میں نماز پڑھنا ہے۔

✥✥ اس حدیث کی سند میں جو یعقوب بن ولید ہیں، یہ اہل مدینہ میں سے ''شیخ الحدیث'' ہیں۔ بغداد میں رہائش پذیر رہے اور یہ اس کتاب کے معیار کے راوی نہیں ہیں۔ یہاں پر انکا ذکر صرف اس لئے کیا ہے کہ ان کی حدیث عبیداللہ کی حدیث کی شاہد ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

679- حَدَّثَنِي اَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِسْحَاقَ الْعَدْلُ النَّحْوِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَدَقَةَ الْعَامِرِيُّ، فِي كِنْدَةَ فِي مَجْلِسِ الْاَشَجِّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرَ الْحِمْصِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ: الصَّلٰوةُ فِي اَوَّلِ وَقْتِهَا وَمِنْهَا

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: سب سے اچھا عمل کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اول وقت میں نماز پڑھنا۔

680- مَا حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ مَنْصُوْرُ بْنُ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ، عَنْ جَدَّتِهِ الدُّنْيَا، عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ فَرْوَةَ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ، اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُئِلَ عَنْ بَعْضِ الْاَعْمَالِ، فَقَالَ: الصَّلٰوةُ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، وَالْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَقَزَعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ، اَمَّا حَدِيْثُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ،

✧✧ حضرت اُمِّ فروہ، وہ خاتون ہیں، جنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی ہے اور پہلے ہجرت کرنے والی خواتین میں سے ہیں۔ آپ فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض اعمال کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اول وقت میں نماز پڑھنا۔

❖ اس حدیث کو لیث بن سعد، معتبر بن سلیمان، قزعہ بن سوید اور محمد بن بشر العبدی نے عبیداللہ بن عمر کے واسطے سے قاسم بن غنام سے روایت کیا ہے۔

681- فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْمَعَافِرِيُّ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلَّانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ اَبِيهِ الدُّنْيَا، عَنْ اُمِّ فَرْوَةَ جَدَّتِهِ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ، سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوْبَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ، يَقُوْلُ: قَدْ رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ وَّلَمْ يَرْوِ عَنْهُ اَخُوْهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ

❖ (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) ابوعباس محمد بن یعقوب نے عباس بن محمد دوری کے واسطے سے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے قاسم بن غنام سے بھی حدیث روایت کی ہے البتہ ان کے بھائی عبیداللہ بن عمر نے ان سے کوئی

حديث 680

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 27516 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 1884

حدیث روایت نہیں کی۔

682- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا الاٰخِرِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَعِنْدَ اللَّيْثِ فِيْهِ اِسْنَادٌ اٰخَرُ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی آخری وقت میں نماز نہیں پڑھی۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

683- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا الاٰخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ

وَلَهُ شَاهِدٌ اٰخَرُ مِنْ حَدِيْثِ الْوَاقِدِيِّ وَلَيْسَ مِنْ شَرْطِ هٰذَا الْكِتَابِ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی بھر میں دو نمازیں بھی آخری وقت تک لیٹ نہیں کیں۔

✣✣ گزشتہ حدیث کی شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ واقدی سے مروی ہے۔لیکن وہ اس کتاب کے معیار کی نہیں ہے۔

684- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْفَقِيْهُ بِالرَّيِّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْاَزْرَقُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِي اَنَسٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَآئِشَةَ، قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ صَلٰوةً اِلَى الْوَقْتِ الاٰخِرِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی آخری وقت تک نماز لیٹ کرتے نہیں دیکھا۔

685- وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيْ بِمَرْوٍ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ،

حدیث 682

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 174 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 24658 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 1888

حدیث 685

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 418 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 17367 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 1606

عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ، قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا اَبُوْ اَيُّوْبَ غَازِيًا وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ يَّوْمَئِذٍ عَلٰى مِصْرَ، فَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ فَقَامَ اِلَيْنَا اَبُوْ اَيُّوْبَ، فَقَالَ: مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ يَا عُقْبَةُ، فَقَالَ: شُغِلْنَا، فَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ مَا اٰسٰى اِلَّا اَنْ يَّظُنَّ النَّاسُ اَنَّكَ رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هٰكَذَا، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا يَزَالُ اُمَّتِيْ بِخَيْرٍ اَوْ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ

✧✧ مرثد بن عبداللہ یزنی کہتے ہیں: ابوایوب ایک معرکہ سے واپس آئے، ان دنوں عقبہ بن عامر مصر کے گورنر تھے۔ انہوں نے مغرب کی نماز میں تاخیر کردی۔ ابوایوب کھڑے ہوکر کہنے لگے: اے عقبہ! یہ کیسی نماز ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم مصروف تھے۔ ابوایوب کہنے لگے: ''خدا کی قسم'' لوگ تو یہی سمجھیں گے کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا۔ حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ''میری امت اس وقت تک بھلائی یا (شاید یہ کہا) فطرت پر رہے گی جب تک مغرب میں ستاروں کے روشن ہونے تک تاخیر نہیں کریں گے''

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

686۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الْفَرَّاءُ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَزَالُ اَمْرُ اُمَّتِيْ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ

✧✧ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت قیامت تک فطرت پر قائم رہے گی، جب تک مغرب میں ستاروں کے روشن ہونے تک تاخیر نہیں کرے گی۔

687۔ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ اَصْلُهُ بَغْدَادِيٌّ بِالْفُسْطَاطِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

حدیث 686:

اخرجه ابو داؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 418 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 689 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 23581 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/ 1970ء' رقم الحدیث: 340 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/ 1983ء' رقم الحدیث: 3264 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحدیث: 1770 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغیر" طبع المکتب الاسلامی' دارعمار' بیروت' لبنان/ عمان' 1405ھ 1985ء' رقم الحدیث: 56 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب' 1414ھ/ 1994ء' رقم الحدیث: 1948

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَلْفَجْرُ فَجْرَانِ: فَجْرٌ يَحْرُمُ فِيْهِ الطَّعَامُ وَتَحِلُّ فِيْهِ الصَّلٰوةُ، وَفَجْرٌ تَحْرُمُ فِيْهِ الصَّلٰوةُ وَيَحِلُّ فِيْهِ الطَّعَامُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ فِيْ عَدَالَةِ الرُّوَاةِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاَظُنُّ اَنِّيْ قَدْ رَاَيْتُهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيْدِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ مَوْقُوْفًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ، وَلَهُ شَاهِدٌ بِلَفْظٍ مُفَسَّرٍ، وَاِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فجر، دوطرح کی ہے، ایک فجر وہ ہے جس میں کھانا حرام اورنماز حلال ہےاورایک فجر وہ ہے جس میں کھانا حلال اورنماز حرام ہے۔

✧✧ راویوں کی عدالت کے حوالے سے یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔اور میرا یہ خیال ہے کہ یہ حدیث عبداللہ بن ولید نے سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے موقوفاً بیان کی ہے۔

مذکورہ حدیث کی اس سے بھی زیادہ واضح لفظوں کے ہمراہ شاہد حدیث موجود ہے جس کی سند صحیح ہے۔

688 ...۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَاتِمٍ الدَّارَبَرْدِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْفَجْرُ فَجْرَانِ: فَاَمَّا الْفَجْرُ الَّذِيْ يَكُوْنُ كَذَنَبِ السِّرْحَانِ فَلَا تَحِلُّ الصَّلٰوةُ فِيْهِ وَلَا يَحْرُمُ الطَّعَامُ، وَاَمَّا الَّذِيْ يَذْهَبُ مُسْتَطِيلًا فِي الْاُفُقِ فَاِنَّهُ يُحِلُّ الصَّلٰوةَ، وَيُحَرِّمُ الطَّعَامَ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فجر دوطرح کی ہے۔ایک فجر، بھیڑیے کی دم جیسی ہوتی ہے،اس میں نماز جائز نہیں اور کھانا بھی حرام نہیں اور ایک وہ فجر ہے، جو آسمان پر لمبائی میں پھیل جاتی ہے،اس میں نماز جائز ہےاور کھانا حرام۔

689۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَجَلِيُّ بِالْكُوْفَةِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَيَزِيْدُ فِي الْحَسَنَاتِ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي الْمَكَارِهِ، وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ، مَا مِنْكُمْ مِنْ رَجُلٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ فَيُصَلِّيْ مَعَ الْاِمَامِ ثُمَّ يَجْلِسُ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ الْاُخْرٰى اِلَّا وَالْمَلَائِكَةُ، تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ

حدیث 687:

اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/ 1970ء رقم الحدیث: 356
ذکرہ ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/ 1994ء رقم الحدیث: 1644

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَهُوَ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ اَبَا عَلِيِّ الْحَافِظَ، يَقُوْلُ: تَفَرَّدَ بِهٖ اَبُوْ عَاصِمِ النَّبِيْلُ عَنِ الثَّوْرِيِّ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایک ایسی بات کی رہنمائی نہ کروں جو تمہاری خطاؤں کو مٹادے اور نیکیوں میں اضافہ کرے؟۔ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب وضوکرنا مشکل ہو، اس وقت اچھے طریقے سے وضوکرنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ تم میں سے کوئی شخص گھر سے نکلتا ہے اور امام کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے پھر وہ بیٹھ کر دوسری نماز کا انتظار کرتا ہے تو ایسے شخص کے لئے فرشتے دعا مانگتے ہوئے کہتے ہیں: یا اللہ اس کی مغفرت فرما، یا اللہ اس پر رحم فرما۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ یہ حدیث ثوری کی حدیث سے غریب ہے (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) میں نے ابوعلی حافظ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ یہ حدیث ثوری سے روایت کرنے میں ابوعاصم نبیل منفرد ہیں۔

690- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ الْجَلَّابُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذُرَيْحٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّخْعِيِّ قَالَ كُنَّا جُلُوْساً مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ وَالْكُوْفَةُ يَوْمَئِذٍ

حدیث 689:

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابورى فى "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربى' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 251 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى' فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 51 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام ' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 143 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 427 اخرجه ابوعبدالله الاصبحى فى "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربى (تحقيق فواد عبدالباقى) رقم الحديث: 384 اخرجه ابومحمد الدارمى فى "سننه" طبع دارالكتاب العربى' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحديث: 698 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 7208 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 1038 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى' فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 5 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 139 اخرجه ابويعلىٰ الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 6503 اخرجه ابومحمد الكسى فى "مسنده" طبع مكتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/1988ء' رقم الحديث: 984 اخرجه ابن ابى اسامه فى "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبويه' مدينه منوره 1413ھ/1992ء' رقم الحديث: 153 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودى عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 2098 اخرجه ابوبكر الصنعانى فى "مصنفه" طبع المكتب الاسلامى' بيروت لبنان' (طبع ثانى) 1403ھ' رقم الحديث:1993

إِخْصَاصٌ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ الصَّلَاةُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلْعَصْرِ فَقَالَ اِجْلِسْ فَجَلَسَ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلِيٌّ هٰذَا الْكَلْبُ يُعَلِّمُنَا بِالسُّنَّةِ فَقَامَ عَلِيٌّ فَصَلّٰى بِنَا الْعَصْرَ ثُمَّ انْصَرَفْنَا فَرَجَعْنَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي كُنَّا فِيْهِ جُلُوْساً فَجَثَوْنَا لِلرُّكَبِ فَتَزُوْرُ الشَّمْسُ لِلْمَغِيْبِ نَتَرَاءَ هَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ بَعْدِ احْتِجَاجِهِمَا بِرُوَاتِهِ

✧✧ حضرت زیاد بن ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم کوفہ کی جامعہ مسجد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ان دنوں کوفہ ''دارالخلافہ ہوا کرتا تھا'' موذن آیا اور کہنے لگا: اے امیرالمومنین! نماز عصر کا وقت ہوگیا ہے۔آپ نے فرمایا: ''بیٹھ جاؤ'' وہ بیٹھ گیا۔موذن نے پھر یاد دلایا۔آپ نے اس کو پھر بٹھا دیا۔پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''یہ کتا ہمیں سنت سکھا رہا ہے'' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ہمیں نماز عصر پڑھائی۔اس کے بعد ہم دوبارہ اسی جگہ آ گئے، جہاں بیٹھے تھے۔ہم انگلیوں کے بل کھڑے ہو کر سورج کی طرف دیکھنے لگے تو غروب ہونے کے مقام کے قریب سورج دکھائی دے رہا تھا۔

✤✤ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، حالانکہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کے تمام راویوں کی روایات نقل کی ہیں۔

691- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ الْبَيْرُوْتِيُّ، اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ، قَالَ: سَمِعْتُ الْاَوْزَاعِيَّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُو النَّجَاشِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ ثُمَّ نَنْحَرُ الْجَزُوْرَ، فَنَقْسِمُ عَشْرَ قِسَمٍ، ثُمَّ نَطْبُخُ فَنَاكُلُ لَحْمًا نَضِيْجًا قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ قَدِ اتَّفَقَ الْبُخَارِيُّ، وَمُسْلِمٌ عَلٰى اِخْرَاجِ حَدِيْثِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ اَبِي النَّجَاشِيِّ، عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَاَحَدُنَا يُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ، وَلَهُ شَاهِدَانِ صَحِيْحَانِ فِيْ تَعْجِيْلِ الصَّلٰوةِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، فَالشَّاهِدُ الْاَوَّلُ مِنْهُمَا

✧✧ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز عصر ادا کیا کرتے تھے۔اس کے بعد اونٹ ذبح کرتے، اس کے گوشت کو دس حصوں میں تقسیم کرتے، پھر اس کو پکا کر سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے پکا ہوا گوشت کھا کر فارغ ہو جاتے تھے۔

✤✤ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اوزاعی کی وہ حدیث نقل کی ہے جو انہوں نے ابونجاشی کے واسطے سے رافع بن خدیج سے روایت کی ہے (رافع بن خدیج کہتے ہیں) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کی نماز پڑھا کرتے تھے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد بھی ہم اپنے قدموں کے نشانات دیکھ سکتے تھے۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

نماز جلدی پڑھنے سے متعلق اس حدیث کی ۲ صحیح حدیثیں شاہد ہیں، جن کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے نقل نہیں کیا۔

پہلی شاہد حدیث:

692- اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُوسٍ الْغُبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ اَبِي مَسْعُودٍ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ يَسِيرُ الرَّجُلُ حَتّٰى يَنْصَرِفَ مِنْهَا اِلٰى ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَهِيَ سِتَّةُ اَمْيَالٍ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ

قَدِ اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيثِ بَشِيرِ بْنِ اَبِي مَسْعُودٍ فِي اٰخِرِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ، وَاَمَّا الشَّاهِدُ الثَّانِي

✧✧ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز، اتنی جلدی پڑھ لیتے تھے کہ سورج ابھی بہت بلند اور روشن ہوتا تھا۔ عصر کی نماز پڑھ کے کوئی شخص ذوالحلیفہ کی طرف جاتا تو وہ مغرب سے پہلے پہنچ جاتا حالانکہ وہاں سے ذوالحلیفہ چھ میل کی مسافت پر ہے۔

✣✣ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے بشیر بن عبدالمسعو د پر زہری کی اس حدیث کے آخر میں اتفاق کیا ہے جو انہوں نے عروہ سے روایت کی۔ تاہم الفاظ کچھ مختلف ہیں۔

دوسری شاہد حدیث

693- فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، وَمُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اَمَّ جِبْرَائِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْتِ

حدیث 692:

اخرجه ابوالحسن الدارقطني في "سننه" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' 1386ھ / 1966ء' رقم الحديث: 9 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/ 1983ء' رقم الحديث: 716

حدیث 693:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 393 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي' في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 149 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 3081 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/ 1970ء' رقم الحديث: 325 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/ 1994ء' رقم الحديث: 1590 اخرجه ابويعلىٰ الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام 1404ھ- 1984ء' رقم الحديث: 2750 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل 1404ھ/ 1983ء' رقم الحديث: 10752 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/ 1988ء' رقم الحديث: 703

مَرَّتَيْنِ فَصَلّٰى بِهِ الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاكِ، ثُمَّ صَلّٰى بِهِ الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ بِقَدْرِهٖ، وَصَلّٰى بِهِ الْمَغْرِبَ حِيْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ، ثُمَّ صَلّٰى بِهِ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ صَلّٰى بِهِ الْفَجْرَ حِيْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ، ثُمَّ صَلّٰى بِهِ الظُّهْرَ مِنَ الْغَدِ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ بِقَدْرِهٖ كَوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ، ثُمَّ صَلّٰى بِهِ الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ، ثُمَّ صَلّٰى بِهِ الْمَغْرِبَ حِيْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ، ثُمَّ صَلّٰى بِهِ الْعِشَاءَ لِثُلُثِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ صَلّٰى بِهِ الْفَجْرَ حِيْنَ اَسْفَرَ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، هٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ، وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ

وَاَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ،

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ میں دو مرتبہ نمازیں پڑھائیں، ایک مرتبہ ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا اور دھوپ ایک تسمے کے برابر تھی اور عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا اور مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار روزہ افطار کرتے ہیں اور عشاء اس وقت پڑھائی جب آسمان سے شفق غائب ہو گئی اور فجر اس وقت پڑھائی جب روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔ پھر اگلے دن ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا۔ جس وقت گزشتہ روز عصر کی نماز پڑھی تھی۔ پھر عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ دوگنا ہو گیا، پھر مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار روزہ افطار کرتے ہیں پھر عشاء کی نماز رات کا ایک تہائی حصہ گزرنے پر پڑھائی، پھر آپ نے فجر کی نماز اس وقت پڑھائی جب دن خوب روشن ہو چکا تھا۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام کہنے لگے: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ وقت آپ سے پہلے انبیاء کا ہے اور ان دونوں وقتوں کے درمیان (جتنا وقت ہے اس میں کسی بھی وقت نماز پڑھ سکتے ہیں)

عبدالعزیز بن محمد کی حدیث:

694- فَاَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّيْ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا ہی فرمان منقول ہے۔

695- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَحْيٰى الْبِرْزِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْلٰى مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ التُّوْزِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَمِرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ عَمِّهٖ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ

حدیث 695:

اخرجه ابوالحسن الدارقطنی فی "سننه" طبع دارالمعرفة 'بیروت' لبنان' 1386ھ / 1966ء 'رقم الحدیث: 16

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ فَقَدَّمَ ثُمَّ اٰخَرَ، وَقَالَ: بَيْنَهُمَا وَقْتٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ هٰذَا هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِىْ صُعَيْرٍ الْعُذْرِيُّ

✧✧ حضرت مجمع بن جاریہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے نمازوں کے اوقات کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے نمازوں کے ابتدائی اور آخری اوقات بیان کرنے کے بعد فرمایا: ان کے درمیان پورا وقت نمازوں کا ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور اس کی سند میں جو عبید اللہ ہے وہ عبداللہ بن ثعلبہ بن ابی صعیر العذری کے بیٹے ہیں۔

696- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اُسَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمُؤَذِّنِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ اَنَّ جِبْرَائِيْلَ اَتَاهُ فَصَلّٰى بِهِ الصَّلٰوةَ فِىْ وَقْتَيْنِ اِلَّا الْمَغْرِبَ، قَالَ: فَجَائَنِىْ فَصَلّٰى بِىْ سَاعَةَ غَابَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ جَائَنِىْ مِنَ الْغَدِ فَصَلّٰى بِىْ سَاعَةَ غَابَتِ الشَّمْسُ لَمْ يُغَيِّرْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ فَاِنَّهُمَا لَمْ يُخَرِّجَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، وَقَدْ قَدَّمْتُ لَهُ شَاهِدَيْنِ وَوَجَدْتُ لَهُ شَاهِدًا اٰخَرَ صَحِيْحًا عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور مغرب کے علاوہ باقی تمام نمازیں دو وقتوں میں پڑھائیں جبکہ مغرب کی نماز دونوں دن غروب آفتاب کے وقت پڑھائی اس کے وقت میں کوئی تبدیلی نہ تھی۔

❖❖ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے محمد بن عباد بن جعفر کی روایات نقل کی ہیں اور ان کی دو شاہد حدیثیں گزر چکی ہیں اور اس کی ایک مزید شاہد حدیث مجھے ملی ہے جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر صحیح ہے۔

697- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا جِبْرَائِيْلُ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ فَذَكَرَ مَوَاقِيْتَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ لَمَّا جَائَهُ مِنَ الْغَدِ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ فِىْ وَقْتٍ وَّاحِدٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں، جو تمہیں دین کی تعلیم دیتے ہیں پھر نمازوں کے اوقات ذکر کئے اور بتایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایک دن مغرب کی نماز

غروب آفتاب کے بعد پڑھائی اور اگلے دن بھی اسی وقت میں مغرب کی نماز پڑھائی۔

698۔ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِیُّ، حَدَّثَنَا جَدِّیْ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ الْوَاسِطِیُّ، حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ، عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ، عَنْ حَبِیْبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ، قَالَ: اِنِّیْ لَاَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ، صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ تَابَعَهُ رَقَبَةُ بْنُ مَصْقَلَةَ، عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ هٰكَذَا اتَّفَقَ رَقَبَةُ وَهُشَيْمٌ عَلٰى رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ وَّهُوَ اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ، وَخَالَفَهُمَا شُعْبَةُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ. فَقَالَا عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ، عَنْ بِشْرِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اس نماز کا وقت سب سے زیادہ اچھے طریقے سے جانتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز تیسری رات کا چاند غروب ہو جانے کے بعد پڑھا کرتے تھے۔

یہ حدیث ابوبشر سے روایت کرنے میں ''رقبہ بن مصقلہ'' نے ''ہشیم'' کی متابعت کی ہے اور رقبہ اور ہشیم اس حدیث کو ابوبشر کے واسطے سے حبیب بن سالم سے روایت کرنے میں متفق ہیں اور یہ اسناد صحیح ہے جبکہ شعبہ اور ابوعوانہ نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے ابوبشر کی روایت، بشر بن ثابت کے واسطے حبیب بن سالم سے نقل کی ہے۔

شعبہ کی حدیث:

699۔ فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِیُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، قَالَ: اِنِّیْ لَاَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ، اَوْ رَابِعَةٍ شَكَّ شُعْبَةُ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' عشاء کی نماز کا وقت سب سے بہتر میں جانتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث 698:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث:165 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام ' 1406ه' 1986ء' رقم الحديث: 528 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام ' 1406ه' 1986ء' رقم الحديث: 529 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ه' 1987ء' رقم الحديث: 1211 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 18439 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ه/1993ء' رقم الحديث: 1526 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ه/ 1991ء' رقم الحديث: 1510 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ه/ 1991ء' رقم الحديث: 1511 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ه/1994ء' رقم الحديث: 1624 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ه/1994ء' رقم الحديث: 1949 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 797

عشاء کی نماز تیسری یا چوتھی رات کا چاند غروب ہونے کے بعد پڑھا کرتے تھے۔ اس میں شعبہ کو شک ہے۔

ابوعوانہ کی حدیث:

700۔ فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، قَالَ: اِنِّىْ لَاَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ

✧✧ ابوعوانہ کی سند سے بھی نعمان بن بشیر کا یہ فرمان منقول ہے۔

701۔ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كُنْتُ اُصَلِّى الظُّهْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰخُذُ قَبْضَةً مِّنَ الْحَصٰى لِيَبْرُدَ فِىْ كَفِّىْ اَضَعُهَا لِجَبْهَتِىْ اَسْجُدُ عَلَيْهَا لِشِدَّةِ الْحَرِّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں ظہر کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پڑھا کرتا تھا۔ ایک مٹھی کنکریاں اپنے ہاتھ میں لے لیا کرتا تھا تاکہ وہ ٹھنڈی ہو جائے تو ان کو زمین پر رکھ کر ان کے اوپر سجدہ کروں کیونکہ ان دنوں گرمی بہت شدید ہوتی تھی۔

✦✦ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا:

702۔ اَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اَعْيَنَ،

حدیث 701:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 399 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 1081 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 14546 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 14547 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 668 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 1906 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 2490 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 1916 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 4196 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 3275

عَنْ اَبِی النَّجَاشِیِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِیْجٍ، یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِصَلٰوۃِ الْمُنَافِقِ، اَنْ یُؤَخِّرَ الْعَصْرَ حَتّٰی کَانَتِ الشَّمْسُ کَثَرْبِ الْبَقَرَۃِ صَلَاهَا اَخْرَجَ مُسْلِمٌ حَدِیْثَ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تِلْكَ صَلٰوۃُ الْمُنَافِقِ یَجْلِسُ اَحَدُهُمْ حَتّٰی اِذَا اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ اَلْحَدِیْثَ

✧✧ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں منافقوں کی نماز کے بارے میں بتاؤں؟ وہ عصر کی نماز اتنی لیٹ کرتے کہ سورج گائے کی چربی کی طرح ہوجاتا، تب وہ نماز پڑھتے۔

✣✣ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے العلاء بن عبدالرحمان کی وہ حدیث نقل کی ہے جس میں انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: کہ یہ منافق کی نماز ہے کہ کوئی شخص بیٹھا رہے اور جب سورج زرد پڑ جائے (اس کے بعد پوری حدیث بیان کی)

703- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَۃَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِیُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَۃَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: کَانَ اَبْعَدُ رَجُلَیْنِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَارًا اَبُوْ لُبَابَۃَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَاَهْلُهُ بِقُبَاءَ، وَاَبُوْ عَبْسِ بْنِ جَبْرٍ وَّمَسْکَنُهُ فِیْ بَنِیْ حَارِثَۃَ، فَکَانَا یُصَلِّیَانِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ، ثُمَّ یَاْتِیَانِ قَوْمَهُمَا وَمَا صَلَّوْا لِتَعْجِیلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهَا

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاه

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ابولبابہ بن عبدالمنذر اور ابوعبس بن جبر سب سے زیادہ دور کے رہنے والے تھے۔ ابولبابہ کا گھر قباء میں تھا اور ابوعبس کا بنی حارثہ میں۔ یہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عصر کی نماز پڑھا کرتے تھے اور پھر اپنے گھر چلے جاتے تھے (یہ اس لئے ممکن تھا) کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جلدی نماز عصر جلدی پڑھا دیا کرتے تھے۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

704- أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّیَّارِی وَأَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ الْحَلِیْمِ الْمَرْزُوْبَانِ بِمَرْوٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْمُوَجِّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْفَزَارِیُّ أَنْبَأَ عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَنْبَأَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ حَدَّثَنِی وَهْبُ بْنُ کَیْسَانَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِیُّ قَالَ جَاءَ جِبْرَائِیْلُ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ قُمْ یَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الظُّهْرَ فَقَامَ فَصَلَّی الظُّهْرَ حِیْنَ

حدیث 703:

اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دار الحرمین' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحدیث: 7946 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث:4515

زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ مَكَثَ حَتّٰى كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ لِلْعَصْرِ مِثْلَهُ فَجَاءَ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الْعَصْرَ فَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ مَكَثَ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فَقَامَ فَصَلَّاهَا حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ سَوَاءً ثُمَّ مَكَثَ حَتّٰى ذَهَبَ الشَّفَقُ فَجَاءَهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْعِشَاءَ فَقَامَ فَصَلَّاهَا ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ صَدَعَ الْفَجْرُ بِالصُّبْحِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ فَقَامَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الْغَدِ حِينَ كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ مِثْلَهُ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الظُّهْرَ فَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ مِثْلَيْهِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الْعَصْرَ فَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ جَاءَهُ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَقْتاً وَاحِداً لَمْ يَزُلْ عَنْهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ جَاءَهُ الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَهُ الصُّبْحَ حِينَ أَسْفَرَ جِدّاً فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الصُّبْحَ ثُمَّ قَالَ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ كُلُّهُ وَقْتٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ مَشْهُورٌ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّيْخَانِ لَمْ يُخَرِّجَاهُ لِعِلَّةِ حَدِيثِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْأَصْغَرِ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي الْمَوَالِ وَغَيْرِهِ وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعُقَيْلِيُّ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنِي أَبِي وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِنَا قَالُوا كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَشْبَهَ وَلَدِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بِهِ فِي التَّأَلُّهِ وَالتَّعَبُّدِ قَالَ الْحَاكِمُ لِهٰذَا الْحَدِيثِ شَاهِدَانِ مِثْلُ أَلْفَاظِهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَمَّا الشَّاهِدُ الْأَوَّلُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت تشریف لائے جب سورج ڈھل چکا تھا۔ کہنے لگے: اے محمد! "اٹھئے اور نماز ظہر ادا کیجئے" آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور زوال کے بعد نماز ظہر ادا کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکے رہے یہاں تک کہ عصر کے وقت جبکہ آدمی کا سایہ اس کے برابر ہو گیا پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا: "اے محمد" نماز عصر ادا کیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر ادا کی۔ پھر غروب آفتاب تک رکے رہے، جب سورج غروب ہو گیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: "نماز مغرب ادا کیجیے" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غروب آفتاب کے بعد نماز مغرب ادا کی۔ پھر ٹھہرے رہے یہاں تک کہ شفق غائب ہو گئی پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی: "نماز عشاء ادا کر لیجیے" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت عشاء کی نماز ادا کی۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام اس وقت آئے جب صبح کی پو پھوٹی۔ انہوں نے کہا: "اے محمد" اٹھئے اور نماز ادا کیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھی۔ پھر اگلے دن حضرت جبرائیل علیہ السلام اس وقت آئے جب آدمی کا سایہ اس کے برابر

حدیث: 704

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 526 اخرجه ابوعبدالله الشيباني فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 14578 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 1472 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 1508 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 1598

ہو گیا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اے محمد! ظہر کی نماز ادا کیجیے۔ آپ ﷺ نے نماز ظہر ادا کی۔ اس کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب آدمی کا سایہ دگنا ہو گیا اور کہا: اے محمد! اٹھ کر نماز عصر ادا کریں تو آپ ﷺ نے نماز عصر ادا کی، پھر مغرب کے وقت آئے جبکہ سورج غروب ہو چکا تھا۔ جس وقت پچھلے دن آئے تھے، کہنے لگے: مغرب کی نماز پڑھ لیجیے۔ آپ ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھی پھر عشاء کے لئے اس وقت آئے جب رات کا ایک تہائی حصہ گزر چکا تھا اور کہا: نماز عشاء ادا کیجیے پھر اگلے دن صبح کے وقت جب آئے تو دن خوب روشن ہو چکا تھا۔ کہنے لگے: نماز فجر ادا کر لیجیے۔ پھر کہنے لگے: ان دونوں وقتوں کے درمیان تمام وقت نماز کا ہے۔

✤✤ یہ حدیث عبداللہ بن مبارک کی سند کے ہمراہ صحیح مشہور ہے، جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حسین بن علی اصغر کے ضعف کی وجہ سے نقل نہیں کیا۔ حالانکہ عبدالرحمان بن ابی الموال اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ موسیٰ بن عبداللہ بن حسن کے حوالے سے ان کے والد اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ حسین بن علی بن حسین، علی بن حسین کی تمام اولاد میں عبادت اور پرہیز گاری میں اپنے والد کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس حدیث کی دو شاہد حدیثیں بھی موجود ہیں جن کے الفاظ ملتے جلتے ہیں اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہیں۔

پہلی شاہد حدیث:

فَحَدَّثَنِي اَبُوْعَلِيِّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الْحَافِظُ اَنْبَا عَبْدَانُ الاهْوَازِى ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الصَّوَّافُ ثَنَا عَمْرُوْبْنُ بَشْرٍ الْحَارِثِى ثَنَا بَرْدُبْنُ سِنَانٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِى رِبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ يُعَلِّمُهُ الصَّلَاةَ فَسَاقَ الْمَتْنَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ سَوَاءً وَاَمَّا الشَّاهِدُ الثَّانِي

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام، نبی اکرم ﷺ کے پاس نماز کی تعلیم دینے کے لئے آئے (اس کے بعد وہب بن کیسان کی حدیث کی طرح روایت نقل کی)

دوسری شاہد حدیث:

706- فَاَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّنِيْ جِبْرَائِيْلُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهٖ عَبْدُ الْكَرِيْمِ هٰذَا هُوَ ابْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ بِلَا شَكٍّ، وَاِنَّمَا خَرَّجْتُهُ شَاهِدًا

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے مکہ میں دو مرتبہ نمازیں پڑھائیں (پھر اس کے بعد سابقہ حدیث کی طرح پوری حدیث روایت کی)

✤✤ اس حدیث کی سند میں جو عبدالکریم ہیں، یہ بلاشک وشبہ ابوالمخارق کے بیٹے ہیں۔ میں نے ان کی حدیث شاہد کے

طور پر نقل کی ہے۔

707۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ جِبْرَائِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهِ الصَّلَوَاتِ وَقْتَيْنِ، اِلَّا الْمَغْرِبَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَهٗ شَاهِدٌ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَعَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بِطُوْلِهٖ وَاخْتَصَرَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ فَائِدَةَ الْحَدِيْثِ بِهٰذَا اللَّفْظِ، فَاَمَّا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ فَاِنَّهُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ اَبِي رَبِيْعَةَ الْمَخْزُوْمِيُّ مِنْ اَشْرَافِ قُرَيْشٍ وَّالْمَقْبُوْلِيْنَ فِي الرِّوَايَةِ، وَحَكِيْمُ بْنُ حَكِيْمٍ هُوَ ابْنُ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ الْاَنْصَارِيُّ وَكِلَاهُمَا مَدَنِيَّانِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور مغرب کے علاوہ بقیہ تمام نمازیں دو (الگ الگ) وقتوں میں پڑھائیں۔

✣✣ اس حدیث کی اسناد صحیح ہے اور اس کی ایک شاہد حدیث بھی ہے جو کہ سفیان ثوری رضی اللہ عنہ اور عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے عبدالرحمان بن حارث سے روایت کی ہے۔ یہ طویل حدیث ہے جبکہ سلیمان بن بلال نے یہ حدیث اختصار کے ساتھ نقل کی ہے، اس کی سند میں عبدالرحمان بن حارث، عیاش بن ابی ربیعہ المخزومی کے بیٹے عبداللہ کے بیٹے ہیں، یہ قریش کے باعزت لوگوں میں شمار ہوتے ہیں اور یہ مقبول فی الروایت ہیں اور حکیم بن حکیم بن عباد بن حنیف کے بیٹے ہیں۔ انصاری ہیں اور یہ دونوں مدنی ہیں۔

ثوری کی حدیث:

708۔ فَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ الْهَيْثَمِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي اللَّيْثِ، حَدَّثَنَا

حدیث 708:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 494 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 407 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 1431 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 6689 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1002 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 2086 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 6546 اخرجه ابن ابی اسامه فی "مسند الحارث" طبع مرکز خدمة السنة والسیرة النبویه مدینه منوره 1413ھ/1992ء رقم الحدیث: 106 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 3482

الْاَشْجَعِیُّ، عَنْ سُفْیَانَ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِیْهُ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰی، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ، عَنْ سُفْیَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زَکَرِیَّا یَحْیَی بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِیُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ هَانِیءٍ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ مِهْرَانَ الدَّقَّاقُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَکْرٍ السَّهْمِیُّ، حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ دَاوُدَ اَبُوْ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَیْبٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مُرُوا الصِّبْیَانَ بِالصَّلٰوةِ لِسَبْعِ سِنِیْنَ، وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَیْهَا فِیْ عَشْرِ سِنِیْنَ، وَفَرِّقُوا بَیْنَهُمْ فِی الْمَضَاجِعِ سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ یَعْقُوْبَ، یَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِیُّ، یَقُوْلُ: سَمِعْتُ یَحْیَی بْنَ مَعِیْنٍ، یَقُوْلُ: عَمْرُو بْنُ شُعَیْبٍ ثِقَةٌ، قَالَ الْحَاکِمُ: وَاِنَّمَا قَالُوْا فِیْ هٰذِهٖ لِلْاِرْسَالِ، فَاِنَّهٗ عَمْرُو بْنُ شُعَیْبِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَشُعَیْبٌ لَّمْ یَسْمَعْ مِنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو سَمِعْتُ الْاُسْتَاذَ اَبَا الْوَلِیْدِ، یَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ سُفْیَانَ، یَقُوْلُ: سَمِعْتُ اِسْحَاقَ بْنَ اِبْرَاهِیْمَ الْحَنْظَلِیَّ، یَقُوْلُ: اِذَا کَانَ الرَّاوِیُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ ثِقَةً فَهُوَ کَاَیُّوْبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

✧✧ عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دینے لگ جاؤ اور دس سال کی عمر میں اس حوالے سے ان پر سختی کرو اور ان کو الگ بستر پر سلاؤ (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ) یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ امر بن شعیب ثقہ ہیں۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: بعض محدثین رحمۃ اللہ علیہم کو اس حدیث پر ارسال کی وجہ سے کلام ہے کیونکہ عمرو، شعیب کے بیٹے ہیں، شعیب محمد کے اور محمد عبداللہ بن عمرو کے بیٹے ہیں اور شعیب نے اپنے دادا عبداللہ بن عمرو سے حدیث کا سماع نہیں کیا اور میں نے اپنے استاد ابو ولید سے حسن بن سفیان کے حوالے سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی کا یہ فرمان سنا ہے ''جب عمرو بن شعیب سے کوئی ثقہ راوی روایت کرے تو اس سند کا درجہ اس سند جیسا ہو جاتا ہے جو ایوب سے نافع کے واسطے سے ابن عمر رضی اللہ عنہما تک پہنچتی ہے۔

ومن ابواب الاذان والاقامة

اذان واقامت کابیان

709- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الطَّرَسُوسِيُّ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَيْرَانَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَبِي نَصْرٍ الدَّارَبَرْدِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ، اَخْبَرَنِي اَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَّهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيِّ، عَنْ مُّسْلِمٍ اَبِي الْمُثَنَّى الْقَارِءِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَالْاِقَامَةُ مَرَّةً مَّرَّةً، غَيْرَ اَنَّهُ يَقُوْلُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ مَرَّتَيْنِ، فَاِذَا سَمِعْنَا الْاِقَامَةَ تَوَضَّاْنَا ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، فَاِنَّ اَبَا جَعْفَرٍ هٰذَا عُمَيْرُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ حَبِيْبٍ الْخَطْمِيُّ، وَقَدْ رَوٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَشُعْبَةُ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَغَيْرُهُمْ مِنْ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ، وَاَمَّا اَبُو الْمُثَنَّى الْقَارِءُ فَاِنَّهُ مِنْ اُسْتَاذِيْ نَافِعِ بْنِ اَبِي نُعَيْمٍ وَّاسْمُهُ مُسْلِمُ بْنُ الْمُثَنّٰى رَوٰى عَنْهُ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ وَّسُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ وَغَيْرُهُمَا مِنَ التَّابِعِيْنَ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان (کے الفاظ) دو دو مرتبہ اور اقامت (کے الفاظ) ایک ایک مرتبہ کہے جاتے تھے، تاہم اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ دو مرتبہ بولا جاتا تھا، ہم جب اقامت سنتے تو وضو کر کے نماز کیلئے نکل پڑتے۔

حدیث 709:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 628 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 1193 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 1677 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبریٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 1593 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبریٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 1813 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 1923

✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور اس کے راوی ابوجعفر، یزید بن حبیب الخطمی کے بیٹے عمیر ہیں۔ انہوں نے سعید بن مسیّب اور عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے بھی احادیث نقل کی ہیں اور ان سے روایت لینے والوں میں سفیان ثوری، شعبہ، حماد بن سلمہ اور دیگر آئمہ مسلمین کے نام شامل ہیں اور ابوالمثنیٰ القاری جو ہیں، یہ میرے استاذ نافع بن ابی نعیم ہیں۔ ان کا نام مسلم بن المثنیٰ ہے۔ اسماعیل بن ابوخالد اور سلیمان تیمی اور دیگر تابعین نے ان سے احادیث روایت کی ہیں:

710۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ اَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ اَبِي قِلابَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلالا اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ، وَيُوتِرَ الْاِقَامَةَ

هٰذَا حَدِيثٌ اَسْنَدَهُ اِمَامُ اَهْلِ الْحَدِيثِ وَمُزَكِّي الرُّوَاةِ بِلا مُدَافَعَةٍ، وَقَدْ اَنَّ تَابَعَهُ عَلَيْهِ الثِّقَةُ الْمَامُونُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ

✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اذان دو دو مرتبہ اور اقامت ایک ایک مرتبہ کہیں۔

✤ راویوں پر جرح اور طعن کرنے والوں کے اور محدثین علیہم الرحمہ کے امام نے اس حدیث کو مسند قرار دیا ہے اور کسی نے اس کی مخالفت نہیں کی۔

حديث 710:

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاري في "صحيحه" (طبع ثالث) دار ابن كثير' يمامه بيروت' لبنان' 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 580 اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 378 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 508 اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 193 اخرجه ابو عبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء رقم الحديث: 627 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 730 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء رقم الحديث: 1194 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 12994 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 1675 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 366 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 1592 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 1801 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 2792 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامي' دارعمار' بيروت' لبنان/عمان' 1405ھ 1985ء رقم الحديث: 1073 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث:2095

اس حدیث کوعبدالوہاب ثقفی سے روایت کرنے میں قتیبہ بن سعید جیسے ثقہ اور مامون راوی نے یحییٰ بن معین کی متابعت کی ہے۔(ان کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔)

711- كَمَا حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ الْخَضِرِ الشَّافِعِيُّ، وَاَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْهَرَوِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَافِظُ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ، وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ وَالشَّيْخَانِ لَمْ يُخَرِّجَا بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ وَهُوَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا

✧✧ قتیبہ بن سعید نے عبدالوہاب ثقفی، ایوب پھر ابوقلابہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دو دو مرتبہ اور اقامت ایک ایک بار کہنے کا حکم دیا۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

712- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْدَانَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ يَعْقُوْبَ الزَّمْعِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ، اَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ اَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ: الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ، وَعِنْدَ الْبَاْسِ حِيْنَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا هٰذَا حَدِيْثٌ يَنْفَرِدُ بِهِ مُوْسٰى بْنُ يَعْقُوْبَ، وَقَدْ يُرْوٰى عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ، وَمُوْسٰى بْنِ يَعْقُوْبَ، مِمَّنْ يُوْجَدُ عَنْهُ التَّفَرُّدُ، وَلَهُ شُهُوْدٌ مِّنْهَا حَدِيْثُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَنَسٍ، وَحَدِيْثُ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، وَحَدِيْثُ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ، عَنْ اَنَسٍ

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو دعائیں کبھی رد نہیں ہوتیں یا (شاید یہ فرمایا) بہت کم رد کی جاتی ہیں (۱) اذان کے وقت کی دعا (۲) جنگ کے وقت جب لوگ ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہوں (اس وقت کی دعا)

❖❖ اس حدیث کو صرف موسیٰ بن یعقوب نے روایت کیا ہے اور مالک کی ابوحازم اور موسیٰ بن یعقوب کے حوالے سے ایسے روایات ملتی ہیں جن میں ان کی طرف سے تفرد پایا جاتا ہے۔ اس حدیث کے کئی شواہد موجود ہیں جن میں سلیمان تیمی کی انس سے روایت، معاویہ بن قرہ کی حدیث اور یزید بن ابومریم کی انس کے حوالے سے حدیث قابل ذکر ہیں۔

حدیث 712:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث:2540 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 1200 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 419 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 6251 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث:5756

713- وَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْخَوْلانِيُّ بِمِصْرَ، حَدَّثَنِيْ اِدْرِيْسُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَلدُّعَاءُ مُسْتَجَابٌ مَّا بَيْنَ النِّدَاءِ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اذان کے وقت مانگی ہوئی دعا قبول ہوتی ہے۔

714- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلالِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ الْعَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ الْمَسْعُوْدِيُّ، عَنْ اَبِى كَثِيْرٍ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: عَلَّمَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْلَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ: اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ، وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ، وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِي

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَالْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، مِنْ اَشْرَافِ الْكُوفِيِّيْنَ وَثِقَاتِهِمْ مِمَّنْ يُجْمَعُ حَدِيْثُهُ، وَلَمْ اَكْتُبْهُ اِلَّا عَنْ شَيْخِنَا اَبِى عَبْدِ اللّٰهِ رَحِمَهُ اللّٰهُ

✧✧ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم دی ہے کہ اذان مغرب کے وقت یوں دعا مانگو "یا اللہ یہ وقت تیری رات کے آنے کا ہے اور دن کے جانے کا اور تیرے منادیوں کی آواز کا ہے، یا اللہ تو میری مغفرت فرما"

✣✣ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، اس کی سند میں قاسم بن معن، عبداللہ بن مسعود کے بیٹے عبدالرحمان کے بیٹے ہیں جو کہ اشراف کوفہ میں سے ہیں اور ثقہ لوگوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ان کی احادیث کو جمع کیا جاتا ہے، میں نے ان کی احادیث اپنے شیخ ابوعبداللہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

715- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ بِبَغْدَادَ، قِرَائَةً عَلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَاَنَا اَسْمَعُ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ، وَاَبُوْ رَبِيْعَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ، وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِى الْعَلاءِ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِى الْعَاصِ، اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ،

حدیث 714:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بیروت لبنان رقم الحدیث: 530 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3589 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 1792 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 680 اخرجه ابو محمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 1543 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 6896

اجْعَلْنِيْ إِمَامَ قَوْمِي، قَالَ: أَنْتَ إِمَامُهُمْ، وَاقْتَدِ بِأَضْعَفِهِمْ، وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلٰى أَذَانِهِ أَجْرًا عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے میری قوم کا امام بنادیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اپنی قوم کا امام ہے۔ ان میں سے کمزور لوگوں کا لحاظ کرنا اور اذان کی ذمہ داری کسی ایسے شخص کو دینا جو اذان پر اجرت نہ لے۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

716۔ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَحِيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ أَبِيْ غَرْزَةَ، وَحَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى الْحِيْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ قَطَنٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ سَعِيْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ قَدْرُ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَقْدَامٍ، وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةُ أَقْدَامٍ إِلٰى سَبْعَةِ أَقْدَامٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ فَقَدِ احْتَجَّ بِأَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ فِي الصَّيْفِ، وَكَثِيْرِ بْنِ مُدْرِكٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی مقدار تین قدموں کے برابر اور سردیوں

حدیث 715:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 531 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 209 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 672 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 16314 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 1636 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 1865 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 8365

حدیث 716:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 400 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 503 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 1492 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 1588 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 10204

میں ۵ سے ۷ قدموں کی مقدار ہوا کرتی تھی۔

✤✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابو مالک اشجعی اور کثیر بن مدرک کی روایات نقل کی ہیں۔

717۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ مَنْصُورٍ يَّحْيَى بْنُ اَحْمَدَ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَنْبَاَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ، وَاَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنْ اَبِیْ حَرْبِ بْنِ اَبِی الْاَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فَضَالَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ مِمَّا عَلَّمَنِیْ حَافِظْ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، فَقُلْتُ: اِنَّ هٰذِهِ سَاعَاتٌ لِّیْ فِيْهَا اَشْغَالٌ فَمُرْنِیْ بِاَمْرٍ جَامِعٍ اِذَا اَنَا فَعَلْتُهُ اَجْزَاَ عَنِّیْ، فَقَالَ: حَافِظْ عَلَى الْعَصْرَيْنِ وَمَا كَانَتْ مِنْ لُغَتِنَا، فَقُلْتُ: وَمَا الْعَصْرَانِ ؟ قَالَ: صَلٰوةٌ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَصَلٰوةٌ قَبْلَ غُرُوبِهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَّقَدْ خَرَّجَ لَهُ فِی الصَّحِيحِ حَدِيثَانِ

✧✧ عبداللہ بن فضالہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم دی ہے، آپ کی تعلیمات میں یہ بات بھی تھی کہ پانچوں نمازیں پابندی سے ادا کرو، میں نے عرض کیا: یہ اوقات میری مصروفیت کے ہیں، اس لئے مجھے کوئی ایسا جامع حکم ارشاد فرما دیں کہ اس پر عمل کرنا ہی میرے لئے کافی ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عصرین کی حفاظت کرو۔(فضالہ کہتے ہیں) چونکہ یہ لفظ ''عصرین'' ہماری زبان کا لفظ نہیں تھا، اس لئے میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ''عصران'' کا کیا مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے کی نمازیں۔

✤✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔اس کی سند میں موجود عبداللہ نامی راوی ''فضالہ بن عبید'' کے بیٹے ہیں اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ان کی دو حدیثیں نقل کی ہیں۔

حدیث 717:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 428 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 15742 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 826 اخرجه ابوبكر الشيبانی فی "الاحاد والمثانی" طبع دارالراية' رياض' سعودی عرب' 1411ھ/1991ء' رقم الحديث: 939 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث:2020

باب: فی فضل الصلوة الخمس

پانچ نمازوں کی فضیلت

718۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ ابْنُ اَخِي رِشْدِيْنَ، وَاَبُو الطَّاهِرِ، قَالَا: اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا، وَنَاسًا، مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُوْنَ: كَانَ رَجُلَانِ اَخَوَانِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اَحَدُهُمَا اَفْضَلَ مِنَ الْاٰخَرِ، فَتُوُفِّيَ الَّذِيْ هُوَ اَفْضَلُهُمَا ثُمَّ عُمِّرَ الْاٰخَرُ بَعْدَهُ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا، ثُمَّ تُوُفِّيَ فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضِيْلَةَ الْاَوَّلِ عَلَى الْاٰخَرِ، فَقَالَ: اَلَمْ يَكُنِ الْاٰخَرُ يُصَلِّيْ؟ قَالُوْا: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَانَ لَا بَاْسَ بِهٖ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَا يُدْرِيْكُمْ مَاذَا بَلَغَتْ بِهٖ صَلَوَاتُهُ، اِنَّمَا مَثَلُ الصَّلٰوةِ كَمَثَلِ نَهْرٍ جَارٍ بِبَابِ رَجُلٍ غَمْرٍ عَذْبٍ يَقْتَحِمُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَمَاذَا تَرَوْنَ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ؟ لَا تَدْرُوْنَ مَاذَا بَلَغَتْ بِهٖ صَلَاتُهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، فَاِنَّهُمَا لَمْ يُخَرِّجَا مَخْرَمَةَ بْنَ بُكَيْرٍ وَّالْعِلَّةُ فِيْهِ اَنَّ طَائِفَةً مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ ذَكَرُوْا اَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ لِصِغَرِ سِنِّهٖ، وَاَثْبَتَ بَعْضُهُمْ سَمَاعَهُ مِنْهُ

✧✧ حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور دیگر کئی اصحابِ رسول سے یہ بات سنی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو بھائی ہوتے تھے، ان میں سے ایک دوسرے سے افضل تھا۔ ان میں سے جو افضل تھا وہ مر گیا اور اس کے چالیس دن بعد دوسرا فوت ہو گیا، صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہلے کی دوسرے پر فضیلت کا ذکر کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ دوسرا نماز نہیں پڑھتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لیکن اس کو کبھی آزمائش

حدیث: 718

اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي) رقم الحديث: 420 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 1534 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري، في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ه/1970ء، رقم الحديث: 310 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري، في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ه/1970ء، رقم الحديث: 6476

نہیں آئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا معلوم؟ اس کی نمازوں نے اس کو کہاں تک پہنچا دیا، نماز کی مثال تو ایسی ہے جیسے کسی شخص کے دروازے کے قریب نہر بہتی ہو جو کہ صاف ستھرے پانی سے بھری ہو اور وہ بندہ روزانہ پانچ مرتبہ اس میں نہاتا ہو، تو تمہارا کیا خیال ہے اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہ جائے گی؟ تم نہیں جانتے کہ اس کی نمازوں نے اسے کہاں تک پہنچا دیا ہے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے روایت نہیں کیا۔ دراصل امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے مخرمہ بن بکیر کی روایات نقل نہیں کیں اور اس میں علت یہ ہے کہ اہل مصر کی ایک جماعت ہے جنہوں نے یہ بات کہی ہے کہ کیونکہ ''مخرمہ'' بہت چھوٹے تھے، اس لئے انہوں نے اپنے والد سے حدیث کا سماع نہیں کیا جبکہ بعض محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے مخرمہ کا ان کے والد سے سماع ثابت کیا ہے۔

719۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ بْنِ اَبِىْ هِلَالٍ، حَدَّثَهُ اَنَّ نُعَيْمًا الْمُجْمِرَ، حَدَّثَهُ اَنَّ صُهَيْبًا مَوْلَى الْعُتْوَارِيِّينَ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، وَاَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرَانِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ سَكَتَ، فَاَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا يَبْكِىْ حَزِيْنًا لِيَمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَّاْتِى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ، اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتّٰى اَنَّهَا لَتَصْطَفِقُ ثُمَّ تَلَا اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَالَّذِىْ عِنْدِىْ اَنَّهُمَا اَهْمَلَاهُ لِذِكْرِ صُهَيْبٍ مَوْلَى الْعُتْوَارِيِّ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ، فَاِنَّهُمَا قَدِ اتَّفَقَا عَلٰى صِحَّةِ رِوَايَةِ نُعَيْمٍ عَنِ الصَّحَابَةِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ منبر پر بیٹھے اور تین مرتبہ یوں قسم کھائی ''اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے'' پھر آپ ﷺ خاموش ہو گئے، رسول اللہ ﷺ کے اس طرح قسم کھانے پر ہم میں سے ہر شخص غمزدہ ہو کر رونے لگا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص پانچ وقت کی نماز ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے اور سات بڑے کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے، اس کے لئے قیامت کے دن جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے حتیٰ کہ جنت خود اس کے لئے بے چین ہو گی۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ''اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ

حدیث 719:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 2438 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 1748 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 315 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 2218 ذکره ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 20549

سَيِّئَاتِكُمْ"

❖❖ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیااور میرا یہ خیال ہے کہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس حدیث کواس لئے چھوڑ دیا ہے کیونکہ اس کی سند میں عتواری کے آزاد کردہ غلام صہیب نے نعیم بن عبداللہ کا ذکر کیا ہے۔ نعیم بن عبداللہ (......اصل کتاب میں یہاں پر جگہ خالی ہے......) اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہ وہ دونوں نعیم کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کی صحت پر متفق ہیں۔ (......اصل کتاب میں یہاں پر جگہ خالی ہے......)

720 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَنْصُورٍ الْقَاضِيُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ اَخِيهِ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَمِ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ ؟ قَالَ: خَمْسَ صَلَوَاتٍ، قَالَ: هَلْ قَبْلَهُنَّ اَوْ بَعْدَهُنَّ شَيْءٌ ؟ قَالَ: افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ خَمْسًا فَحَلَفَ الرَّجُلُ بِاللّٰهِ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِنَّ وَلَا يَنْقُصُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ صَدَقَ دَخَلَ الْجَنَّةَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ حَدَّثَ مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ بِثَلَاثَةِ اُصُولٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازیں۔ اس نے پوچھا: کیا ان سے پہلے اور بعد میں بھی کچھ چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں ہی فرض کی ہیں۔ اس شخص نے اللہ کی قسم کھا کر کہا: میں ان میں کچھ بھی کمی وزیادتی نہ کروں گا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس شخص نے سچ کہا تو یہ جنتی ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں تین اصول اسی سند کے ساتھ بیان کئے ہیں۔

721 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا بَلَغَ اَوْلَادُكُمْ سَبْعَ سِنِينَ فَفَرِّقُوا بَيْنَ فُرُشِهِمْ، وَاِذَا بَلَغُوا عَشْرَ سِنِينَ فَاضْرِبُوهُمْ عَلَى الصَّلٰوةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، فَقَدِ احْتَجَّ بِعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ اٰبَائِهِ، ثُمَّ لَمْ يُخَرِّجْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا هٰذَا الْحَدِيثَ

حديث 720:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 459 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 1447 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دار المامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 2939

✧✧ عبدالملک بن ربیع بن سبرہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں ''جب تمہاری اولاد سات سال کی عمر کو پہنچ جائے تو ان کے بستر الگ کرو اور جب دس سال کی عمر کو پہنچے تو نماز کے حوالے سے ان پر سختی کرو''۔

✧✧ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالملک بن ربیع بن سبرہ کی روایات ان کے باپ دادا کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

722۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ وَّاَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ مُّطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ، اَنَّهٗ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اجْعَلْنِيْ اِمَامَ قَوْمِيْ، قَالَ: أَنْتَ اِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَتَّخِذُ عَلٰى اَذَانِهٖ اَجْرًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا وَاِنَّمَا اَخْرَجَ مُسْلِمٌ حَدِيْثَ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا الْحَدِيْثَ

✧✧ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے میری قوم کا امام بنا دیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: تو ان کا امام ہے۔ان کے سب سے کمزور آدمی کا لحاظ رکھنا ہے اور موذن ایسے شخص کو بنانا، جو اذان کی مزدوری نہ مانگے۔

✧✧ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے شعبہ کی وہ حدیث نقل کی ہے، جس میں انہوں نے عمرو بن مرہ پھر سعید بن مسیب کے واسطے سے عثمان بن ابوالعاص کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو کسی قوم کی امامت کرے (اس کے بعد مکمل حدیث بیان کی)

723۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِي وَأَخْبَرَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَحِيْمٍ الشَّيْبَانِي بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ أَبِي عَزْرَةَ حَدَّثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ

حديث 1723:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 537 اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 202 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 20823 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1525 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 1912

بِلَالٌ يُؤَذِّنُ ثُمَّ يَمْهَلُ فَإِذَا رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ إِنَّمَا ذَكَرَ مُسْلِمٌ حَدِيْثَ زُهَيْرٍ عَنْ سِمَاكٍ كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ

✧✧ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان پڑھ کر انتظار کرتے رہتے تھے، جب وہ دیکھتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں، تو نماز کے لئے اقامت کہتے۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے زہیر کے واسطے سے سماک کی یہ حدیث نقل کی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس وقت اذان دیتے تھے جب وہ دیکھتے کہ سورج ڈھل چکا ہے۔

724- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ، وَدَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مَسْعُوْدٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ حِيْنَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ، فَإِذَا رَآهُمْ قَلِيْلًا جَلَسَ ثُمَّ صَلّٰى، وَإِذَا رَآهُمْ جَمَاعَةً صَلّٰى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَمَسْعُوْدٌ هٰذَا اَبُو الْحَكَمِ الزُّرَقِيُّ

✧✧ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے وقت مسجد میں ہوتے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے کہ لوگ کم ہیں، تو کچھ دیر انتظار کرتے پھر نماز پڑھتے اور جب دیکھتے کہ جماعت مکمل ہے (تو مزید انتظار کئے بغیر) نماز پڑھا دیتے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اس کی سند میں جو مسعود (نامی راوی) ہیں یہ ابوالحکم زرقی ہیں۔

725- حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، إِمْلَاءً فِيْ شَهْرِ رَجَبٍ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّتِسْعِيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ سُفْيَانَ، وَاَخْبَرَنَا وَاللَّفْظُ لَهُ، اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ: رَاَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ وَيَدُوْرُ وَيَتْبَعُ فَاهُ هَاهُنَا، وَهَاهُنَا، وَاُصْبُعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ، فَخَرَجَ بِلَالٌ بَيْنَ يَدَيْهِ بِالْعَنَزَةِ، فَرَكَزَهَا بِالْبَطْحَاءِ، فَصَلّٰى اِلَيْهَا اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ، وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَرِيْقِ سَاقَيْهِ

حدیث 724:

[illegible] بیروت لبنان رقم الحدیث:545

✧✧ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اذان دیتے ہوئے گھوما کرتے تھے اور اپنا چہرہ اِدھر اُدھر پھیرتے تھے اور اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال لیا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چمڑے کے بنے ہوئے سرخ خیمے میں ہوتے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بڑے کھالے میں کدال ڈال دیتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے جانور گزر جایا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سرخ رنگ کا جبہ ہوتا تھا، مجھے یوں محسوس ہوتا ہے گویا کہ آج بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیوں کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

726۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُتْبَةَ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بِالْاَبْطَحِ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهٖ

قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، وَعُمَرَ بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ، عَنْ اَبِيْهِ فِيْ ذِكْرِ نُزُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَبْطَحَ غَيْرَ اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا فِيْهِ اِدْخَالُ الْاُصْبُعِ فِي الْاُذُنَيْنِ وَالْاِسْتِدَارَةِ فِي الْاَذَانِ، وَهُوَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا جَمِيْعًا وَهُمَا سُنَّتَانِ مَسْنُوْنَتَانِ

✧✧ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (مسجد نبوی کے قبلہ کی جانب واقع بارش کے) نالے میں اترتے دیکھا۔ اس کے بعد سابقہ حدیث کی طرح مکمل حدیث درج ہے۔

✤ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے مالک بن مغول اور عمر بن ابوزائدہ کی حدیث عون بن ابوجحیفہ کے واسطے سے ان کے والد سے نقل کی ہے، جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نالے میں اترنے کا ذکر ہے، تاہم انہوں نے اس میں کانوں میں

حدیث 725:

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دارابن کثیر، یمامه، بیروت، لبنان، 1407ھ1987ء، رقم الحدیث: 5521 اخرجه ابو الحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 503 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی، فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 197 اخرجه ابو عبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 5378 اخرجه ابو حاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 2382 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری، فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 388 اخرجه ابو عبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 9827 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 1721 اخرجه ابوبکر الشیبانی فی "الآحاد والمثانی" طبع دارالرایة، ریاض، سعودی عرب، 1411ھ/1991ء، رقم الحدیث: 1459 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 307 اخرجه ابو یعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحدیث: 887

انگلیاں ڈالنے اور اذان کے دوران گھومنے کا ذکر نہیں کیا ہے، جبکہ یہ حدیث دونوں کے معیار پر صحیح ہے اور یہ دونوں عمل سنت ہیں۔

727- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجَرَّاحِ الْعَدْلُ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَاسَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّكَرِي قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ يَقُولُ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ إِذَا رَأَى الْمُؤَذِّنَ لَا يُدْخِلُ أُصْبُعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ يَصِيحُ بِهِ أَنْفِسْتَ بِكُوش أَنْفِسْتَ بِكُوش

✧✧ حضرت علی بن حسن بن شقیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک جب کسی موذن کو دیکھتے کہ اس نے کانوں میں انگلیاں نہیں ڈالیں تو چلا کر کہتے "أَنْفِسْتَ بِكُوش أَنْفِسْتَ بِكُوش" (کانوں میں انگلیاں ڈالو)

728- حَدَّثَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْعَبْدِيُّ، وَحَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَسَّانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ الْمَدَائِنِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عن رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ: وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ صَحِيحٌ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَالْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ الْقُرَشِيُّ وَفِي الثَّبْتِ فَوْقَ عَلِيِّ بْنِ عَبَّاسٍ الْحِمْصِيِّ

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص موذن کی آواز سن کر کہے": وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، (اور میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ کے رب ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں) اس

حدیث 728:

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 386 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 525 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 679 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 729 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 1565 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 1693 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 421 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 1643 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب، 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 1791 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 722 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودي عرب، (طبع اول) 1409ھ، رقم الحديث: 29249

کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا اور اس کی سند میں جو حکم بن عبداللہ ہیں، وہ عبداللہ بن قیس بن مخرمہ قرشی کے بیٹے، محمد کے بھائی ہیں اور قابل اعتماد ہونے میں علی بن عباس رضی اللہ عنہما حمصی سے بڑھ کر ہیں۔

729۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا سَمِعَ اَحَدُكُمُ النِّدَاءَ وَالْاِنَاءُ عَلٰى يَدِهٖ فَلَا يَضَعْهُ حَتّٰى يَقْضِىَ حَاجَتَهٗ مِنْهُ وَفِىْ حَدِيْثِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَمَّارٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ بِمِثْلِهٖ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی اذان سنے اور اس وقت وہ کچھ کھا پی رہا ہو تو اپنا ہاتھ نہ روکے، جب تک کہ سیر نہ ہو جائے۔

ابوبکر بن اسحاق کی ایک حدیث کی سند حماد پھر عمار کے واسطے سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تک پہنچتی ہے، یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

730۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ جُمَيْعٍ، عَنْ لَيْلٰى بِنْتِ مَالِكٍ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اُمِّ وَرَقَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: انْطَلِقُوا بِنَا اِلَى الشَّهِيْدَةِ فَنَزُوْرُهَا وَاَمَرَ اَنْ يُؤَذَّنَ لَهَا وَتُقَامَ، وَتَؤُمَّ اَهْلَ دَارِهَا فِى الْفَرَائِضِ قَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِالْوَلِيْدِ بْنِ جُمَيْعٍ وَّهٰذِهٖ سُنَّةٌ غَرِيْبَةٌ لَّا اَعْرِفُ فِى الْبَابِ حَدِيْثًا مُسْنَدًا غَيْرَ هٰذَا، وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ تُؤَذِّنُ، وَتُقِيْمُ، وَتَؤُمُّ النِّسَاءَ

حدیث 729:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2350 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث: 9468 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی' طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 7809

حدیث 730:

اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری' فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحدیث: 1676 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی' طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 1768 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی' طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 5137

✧✧ حضرت اُمّ ورقہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے اصحاب سے) فرمایا کرتے تھے: ہمارے ساتھ چلو، شہداء کی زیارت کرنے چلیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے کہ اذان دی جائے اور اقامت کہی جائے اور تمام گھر والوں کو شامل کر کے فرضی نمازوں کی جماعت کرائی جائے۔

✣ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ ولید بن جمیع کی روایات نقل کی ہیں، یہ سنت غریبہ ہے، اس موضوع پر اس ایک حدیث کے علاوہ اور کوئی مسند حدیث میرے علم میں نہیں اور ہم نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ وہ اذان دیا کرتی تھیں اور عورتوں کی امامت بھی کرایا کرتی تھیں (جیسا کہ درج ذیل حدیث سے ظاہر ہے)

731- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَصَمُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعُطَارِدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تُؤَذِّنُ وَتُقِيمُ وَتَؤُمُّ النِّسَاءَ وَتَقُومُ وَسَطَهُنَّ

✧✧ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ وہ اذان دیتی تھیں، اقامت کہتی تھیں اور عورتوں کو نماز پڑھاتی تھیں اور ان کے درمیان کھڑی ہوتی تھیں۔

732- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ، أَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمَّادِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنُ نُعَيْمٍ الرِّيَاحِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ فَائِدٍ الْأُسْوَارِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِبِلَالٍ: إِذَا أَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ فِي أَذَانِكَ، وَإِذَا أَقَمْتَ فَاحْدُرْ، وَاجْعَلْ بَيْنَ أَذَانِكَ وَإِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْآكِلُ مِنْ أَكْلِهِ، وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهِ وَالْمُعْتَصِرُ إِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ فِي إِسْنَادِهِ مَطْعُونٌ فِيهِ غَيْرُ عَمْرِو بْنِ فَائِدٍ وَالْبَاقُونَ شُيُوخُ الْبَصْرَةِ وَهٰذِهِ سُنَّةٌ غَرِيبَةٌ لَا أَعْرِفُ لَهَا إِسْنَادًا غَيْرَ هٰذَا، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہا: جب اذان کہو، تو ٹھہر ٹھہر کر کہو اور جب اقامت کہو، تو جلدی کرو اور اذان اور اقامت کے درمیان اتنا وقفہ کرو کہ کھانا کھانے والا شخص کھانے پینے سے فارغ ہو جائے اور قضائے حاجت کرنے والا استنجا سے فارغ ہو جائے۔

حدیث 731:

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 1781

حدیث 732:

اخرجہ ابو عیسٰی الترمذی فی "جامعہ" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 195 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 1858 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الاوسط" طبع دارالحرمین قاہرہ مصر 1415ھ رقم الحدیث: 1952 اخرجہ ابومحمد الکسی فی "مسندہ" طبع مکتبۃ السنۃ قاہرہ مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 1008

❖❖ اس حدیث کی اسناد میں عمرو بن فائد کے علاوہ اور کسی راوی پر طعن ثابت نہیں اور باقی راوی بصرہ کے شیخ ہیں اور یہ سنت غریبہ ہے، اس کی اسناد اس حدیث کے علاوہ میرے علم میں نہیں اور شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

733- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْاَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ، وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْمَلِيْحِ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ، قَالَ: كَمَا يَقُوْلُ حَتّٰى يَسْكُتَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

✧✧ حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اذان سنتے تو وہی کچھ کہتے جو موذن کہتا، حتیٰ کہ اذان ختم ہو جاتی۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔
مذکورہ حدیث کی ایک سند صحیح کے ساتھ شاہد حدیث بھی موجود ہے۔ (جو کہ درج ذیل ہے)

734- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَاَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ، قَالَ: وَاَنَا وَاَنَا

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اذان سنتے تو فرماتے اور میں اور میں۔

735- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ خَالِدٍ الدُّؤَلِيِّ، اَنَّهُ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِيْ فَلَمَّا سَكَتَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا يَقِيْنًا دَخَلَ الْجَنَّةَ

حدیث 723:
اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 121

حدیث 735:
اخرجه ابو عبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء رقم الحدیث: 674 اخرجه ابو عبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحدیث: 8609 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 1667 اخرجه ابو عبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 1641

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اذان دی، جب وہ اذان سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص وہ ہی کچھ پڑھے، جو اِس نے پڑھا، یقیناً جنت میں داخل ہوگا۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

736- اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْاَوْدِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحِ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَذَّنَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَكُتِبَ لَهُ بِتَاْذِيْنِهِ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ سِتُّوْنَ حَسَنَةً، وَبِاِقَامَتِهِ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَهُ شَاهِدٌ مِّنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لَهِيْعَةَ، وَقَدِ اسْتَشْهَدَ بِهٖ مُسْلِمٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بارہ سال اذان دے، وہ جنتی ہے اس کی ہر اذان کے عوض ساٹھ اور ہر اقامت کے عوض تیس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صحیح ہے، اور اس کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ عبداللہ بن لہیعہ سے مروی ہے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان کی حدیث شاہد کے طور پر نقل کی ہے۔ (وہ حدیث یہ ہے)

737- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ، وَاَبُو الرَّبِيْعِ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَذَّنَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَكُتِبَ لَهُ بِكُلِّ اَذَانٍ سِتُّوْنَ حَسَنَةً وَّبِكُلِّ اِقَامَةٍ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً

✧✧ حضرت ابن لہیعہ کی سند کے ہمراہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سابقہ فرمان منقول ہے۔

738- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّيْ، حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُؤَذِّنُ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ فِي السَّفَرِ، وَلَا يُقِيْمُ اِلَّا لِلصُّبْحِ، فَاِنَّهٗ كَانَ يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ

حدیث 736:

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 728 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 1881 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث: 8733

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ فَقَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَاحْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِنُعَيْمِ بْنِ حَمَّادٍ، وَالْمَشْهُورُ مِنْ فِعْلِ ابْنِ عُمَرَ بِهِ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران فجر کے علاوہ اور کسی نماز کے لئے نہ اذان کہتے، نہ اقامت۔صرف فجر کے لئے خود اذان اور اقامت کہتے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالعزیز بن محمد اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے نعیم بن حماد کی روایات نقل کی ہیں اور اس سلسلے میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فعل مشہور ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

739– حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَكَرِيَّا الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مِحْرَزُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يُؤَذِّنُ فِي السَّفَرِ وَلَا يُقِيمُ فِي شَيْءٍ مِّنْ صَلَوَاتِهِ

✧✧ حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سفر میں کسی نماز کے لئے نہ اذان دیتے، نہ اقامت کہتے۔

740– حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، أَنْبَأَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ حَمَّادٌ وَحَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا سَمِعَ أَحَدُكُمُ النِّدَاءَ، وَالْإِنَاءُ عَلَى يَدِهِ فَلَا يَضَعْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص کھانا کھاتے ہوئے یا پانی پیتے ہوئے اذان کی آواز سنے تو وہ سیر ہونے تک اپنا عمل جاری رکھے۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

741– حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْإِسْفَرَائِنِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ يَعْقُوبُ بْنُ يُوسُفَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

حدیث: 741

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 342 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 344 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1011 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 2062 اخرجه ابو القاسم الطبرانى فى "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ه رقم الحديث: 790

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ لِلشَّيْخَيْنِ فَإِنَّ شُعَيْبَ بْنَ أَيُّوْبَ ثِقَةٌ وَّقَدْ أَسْنَدَهُ، وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُجَبِّرٍ وَّهُوَ ثِقَةٌ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مُسْنَدًا

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرق سے لے کر مغرب تک (اہل مدینہ اور گرد ونواح کے لوگوں کے لئے) پوری سمت قبلہ ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ اور شعیب بن ایوب ثقہ راوی ہیں۔ انہوں نے اس کی سند کو متصل کیا ہے اور محمد بن عبدالرحمان بن مجبر نے اس حدیث کو نافع کے واسطے سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مسنداً روایت کیا ہے (ان کی روایت درج ذیل ہے)

742۔ أَخْبَرَنَاهُ أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُجَبِّرٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ قَدْ أَوْقَفَهُ جَمَاعَةٌ مِّنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

✣✣ یہ حدیث صحیح ہے اور محدثین رحمۃ اللہ علیہم کی ایک جماعت نے اس کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے موقوفاً نقل کیا ہے۔

743۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَرَّازُ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسِيْرٍ، أَوْ سَيْرٍ فَأَظَلَّنَا غَيْمٌ، فَتَحَيَّرْنَا فَاخْتَلَفْنَا فِي الْقِبْلَةِ فَصَلّٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَّا عَلٰى حِدَةٍ، فَجَعَلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَّا يَخُطُّ بَيْنَ يَدَيْهِ لِنَعْلَمَ أَمْكِنَتَنَا فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَأْمُرْنَا بِالْإِعَادَةِ، وَقَالَ: قَدْ أَجْزَأَتْ صَلَاتُكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ مُّحْتَجٌّ بِرُوَاتِهٖ، كُلِّهِمْ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ فَإِنِّيْ لَا أَعْرِفُهُ بِعَدَالَةٍ وَّلَا جَرْحٍ، وَقَدْ تَأَمَّلْتُ كِتَابَ الشَّيْخَيْنِ فَلَمْ يُخَرِّجَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ شَيْئًا

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نماز پڑھنے لگے تو بادل چھا جانے کی وجہ سے ہم پریشان ہو گئے اور سمت قبلہ کے حوالے سے ہمارا اختلاف ہو گیا، ہم میں سے ہر شخص نے (اپنی مرضی سے) ایک جانب رخ کر کے نماز پڑھی اور ہر شخص نے اپنے آگے ایک لکیر کھینچ لی تاکہ اپنی اپنی جگہ کی پہچان رہے، ہم نے اس بات کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نمازیں لوٹانے کا حکم نہیں دیا بلکہ فرمایا: یہ نماز تمہارے لئے کافی ہے۔

✣✣ اس حدیث کے تمام راویوں کی روایات نقل کی جاتی ہیں۔ سوائے محمد بن سالم کے۔ کہ ان کے متعلق مجھے عدالت اور جرح کا کوئی علم نہیں۔ میں نے شیخین رحمۃ اللہ علیہما کی کتابوں میں بہت چھان بین کی لیکن انہوں نے اس موضوع پر کوئی حدیث نقل نہیں کی۔

حدیث 743:

اخرجه ابن ابی اسامه فی "مسند الحارث" طبع مرکز خدمة السنة والسيرة النبوية' مدينه منوره 1413ھ/1992ء' رقم الحديث:136

ذكره ابوبكر البيهقي فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دار الباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث:2067

ومن كتاب الِامامة وصلوة الجماعة

امامت اور نماز باجماعت کا بیان

744- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ، وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ كَانَ فِيْ صَلٰوةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ، فَلَا يَقُلْ هٰكَذَا، وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ تَابَعَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، وَهُوَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے گھر میں وضو کرلے اور پھر مسجد میں چلا آئے، وہ واپس آنے تک گویا کہ نماز میں ہے، لہٰذا اس طرح نہ کرو، یہ کہتے ہوئے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالیں۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔اس حدیث کومقبری سے روایت کرنے میں محمد بن عجلال نے عبدالوارث کی متابعت کی ہے

(متابع حدیث درج ذیل ہے)

745- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ،

حدیث 745:

اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی' بیروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء'رقم الحدیث:1405 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث:18128 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث:18139 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث:2036 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحدیث:440 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث:5677 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحدیث:838 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث:332 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة' بیروت' لبنان' رقم الحدیث:1063 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/1988ء' رقم الحدیث:369

وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: اِذَا تَوَضَّاْتَ ثُمَّ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ فَلَا تُشَبِّكَنَّ بَيْنَ اَصَابِعِكَ

رَوَاهُ شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ فَوَهِمَ فِيْ اِسْنَادِهٖ

✧✧ ابن عجلان نے سعید کے واسطے سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب تم وضو کرلو اور مسجد میں داخل ہو جاؤ تو اپنی انگلیوں میں تشبیک مت کرو (ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنے کو تشبیک کہتے ہیں) اسی حدیث کو شریک بن عبداللہ نے محمد بن عجلان سے روایت کیا ہے لیکن ان کو اس کی سند میں غلطی لگی ہے (جیسے کہ درج ذیل حدیث ہے)

746- اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوْفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِيْ غَرْزَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ، حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كُنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا تَجْعَلْ اَصَابِعَكَ هٰكَذَا يَعْنِيْ شَبَّكَهَا

✧✧ شریک نے محمد بن عجلان کی یہ حدیث ان کے والد کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد میں ہوتے ہوئے اپنی انگلیوں کو یوں مت کرو یعنی ان میں تشبیک مت کرو۔

747- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ الْكَبِيْرِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنِيْ سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور کہے: اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ"۔ (اے اللہ مجھے شیطان مردود کے شر سے بچا)

✤ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

748- اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ الدَّبَّاسُ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ

حدیث 748:

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 4640 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 453 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 9921 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 697

زَیْدٍ الْمَکِّیُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَیْرِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِیُّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِیْهِ سَعْدٍ، اَنَّ رَجُلا جَآءَ اِلَی الصَّلٰوةِ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِنَا، فَقَالَ: حِیْنَ انْتَهٰی اِلَی الصَّفِّ: اللّٰهُمَّ اٰتِنِیْ اَفْضَلَ مَا تُؤْتِیْ عِبَادَكَ الصَّالِحِیْنَ، فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ، قَالَ: مَنِ الْمُتَکَلِّمُ اٰنِفًا ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِذًا یُعْقَرُ جَوَادُكَ، وَتُسْتَشْهَدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے والد سعد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نماز کے لئے آیا، اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے، اس نے صف میں شامل ہوتے ہوئے یہ دعا مانگی ''اے اللہ تو مجھے اس سے بھی بہتر اجر عطا فرما جو تو نے اپنے نیک بندوں کو عطا فرمایا'' جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا: ابھی کس کی آواز آ رہی تھی؟ وہ شخص بولا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوں'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تو اس ثواب کا حقدار تب ہوگا) جب تو اپنے تیز رفتار گھوڑے کی کونچ کو کاٹ ڈالے گا اور اللہ کی راہ میں شہید ہو جائے گا۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

749۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰی، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَیُّوْبَ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ فِی الصَّلٰوةِ، یَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ، وَهَمْزِهِ، وَنَفْخِهِ، وَنَفْثِهِ، قَالَ: فَهَمْزُهُ: الْمُوْتَةُ، وَنَفْثُهُ: الشِّعْرُ، وَنَفْخُهُ: الْکِبْرِیَاءُ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَقَدِ اسْتَشْهَدَ الْبُخَارِیُّ بِعَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ

❖❖ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے تو یوں دعا مانگتے ''اے اللہ میں شیطان مردود سے، اس کی چوبھ، پھونک اور اس کی بلغم سے تیری پناہ مانگتا ہوں'' ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شیطان کی چوبھ

حدیث 749:

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 808 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 3828 اخرجه ابو حاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 1779 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 472 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 2186 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 4994 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 9302 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 29123

(سے مراد) مرگی ہے۔اس کی پھونک (سے مراد) شعر ہے اور اس کی بلغم (سے مراد) تکبر ہے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عطاء بن سائب کی حدیث بطور شاہد نقل کی ہے۔

750- اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ صَالِحٍ الْوَزَّانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِسَالِمٍ هٰذَا وَهُوَ ابْنُ عَجْلَانَ الْاَفْطَسُ، وَاحْتَجَّ مُسْلِمٌ بِشَرِيْكٍ، وَ

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ وَّلَيْسَ لَهٗ عِلَّةٌ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ،

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھا کرتے تھے۔

❖❖ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس سند کے سالم (نامی راوی) کی احادیث نقل کی ہیں اور یہ عجلان افطس کے بیٹے ہیں اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے شریک کی روایات نقل کی ہیں اور یہ اسناد صحیح ہے۔اس میں کوئی ضعف نہیں ہے لیکن اس کے باوجود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو نقل نہیں کیا۔

751- اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَحِيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ ——————

——————، هٰذَا صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ (......اس مقام پر اصل کتاب میں جگہ خالی ہے......)

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

752- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْاَبْعَدُ فَالْاَبْعَدُ مِنَ الْمَسْجِدِ اَعْظَمُ اَجْرًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رُوَاتُهٗ مَدَنِيُّوْنَ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ هُوَ الْاِمَامُ فِي انْتِقَادِ الرِّجَالِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ اِذْ لَمْ يُرْوَ بِغَيْرِ هٰذَا الْاِسْنَادِ

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جتنی زیادہ دور سے مسجد میں آتا ہے

حدیث 752:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 556 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 782 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 9527 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 4762 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 1458 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 6004

وہ اتنے ہی زیادہ ثواب کا مستحق ہے۔

✥✥ یہ حدیث صحیح ہے، اس کے تمام راوی مدنی ہیں اور یحییٰ بن سعید راویوں پر جرح کرنے والوں کے امام ہیں، لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس حدیث کو نقل نہیں کیا کیونکہ یہ حدیث اس کے علاوہ کسی اور سند سے مروی نہیں ہے۔

753۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الصَّلٰوةُ فِي الْجَمَاعَةِ تَعْدِلُ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ صَلٰوةً، فَاِذَا صَلَّاهَا فِي الْفَلَاةِ فَاَتَمَّ رُكُوْعَهَا وَسُجُوْدَهَا بَلَغَتْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، فَقَدِ اتَّفَقَا عَلَى الْحُجَّةِ بِرِوَايَاتِ هِلَالِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، وَيُقَالُ: ابْنُ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ، وَيُقَالُ: ابْنُ عَلِيٍّ، وَيُقَالُ: ابْنُ اُسَامَةَ، وَكُلُّهُ وَاحِدٌ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا ثواب، ۲۵ نمازوں کے برابر ہے اور اگر کوئی شخص میدان و بیابان میں نماز ادا کرے اور اس کے رکوع و سجود مکمل کرے، اس کا ثواب بھی پچپیس نمازوں کے برابر ہے۔

✥✥ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے ہلال بن ابی ہلال کی روایات نقل کی ہیں۔ انہی کو "ابن ابی میمونہ" بھی کہتے ہیں اور انہی کو "ابن علی" بھی کہتے ہیں، ان ہی کو "ابن اسامہ" بھی کہتے ہیں، یہ تمام نام ایک ہی شخص کے ہیں۔

754۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيْهُ بِبُخَارٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ عِصْمَةَ سَهْلُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْبُخَارِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَحْلَاءَ، عَنْ مِحْصَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْئَهُ، ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا اَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِثْلَ اَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا، وَحَضَرَهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا

حدیث 753:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 560 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 788 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 11546 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 1749 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 4742 اخرجه ابويعلىٰ الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 1011 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 976 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودي عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 8390

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عوف بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اچھے طریقے سے وضو کرے اور خوشی محسوس کرے اور مسجد کی طرف چل پڑے لیکن اس سے پہلے جماعت ختم ہو چکی ہو، اللہ تعالیٰ اس کو اس شخص کے برابر اجر دے گا، جس نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور ان کے اپنے اجر میں بھی کمی نہیں کرے گا۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

755- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، حَدَّثَنِيْ حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَمْنَعُوْا نِسَائَكُمُ الْمَسَاجِدَ، وَبُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، فَقَدِ احْتَجَّا جَمِيْعًا بِالْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، وَقَدْ صَحَّ سَمَاعُ حَبِيْبٍ مِّنِ ابْنِ عُمَرَ، وَلَمْ يُخَرِّجَا فِيْهِ الزِّيَادَةَ وَبُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ وَشَاهِدُهُ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو مسجد میں آنے سے منع مت کرو اور ان کے گھر ان کے لئے بہتر ہیں۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صحیح ہے، لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس میں "اور ان کے گھر ان کے لئے بہتر ہیں" کہ الفاظ نقل نہیں کئے جبکہ دونوں نے عوام بن حوشب کی روایات نقل کی ہیں اور حبیب بن ابی ثابت کا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع ثابت ہے۔

756- مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ

حدیث 754:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 564 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 855 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 8934 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 928 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 4789 اخرجه ابومحمد الكسی فی "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 1455

حدیث 755:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 567 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 5468 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1684 اخرجه ابوالحسن الجوهری فی "مسنده" طبع موسسه نادر بيروت لبنان 1410ھ/1990ء رقم الحديث: 1182

وَهْبٍ، اَنْبَانَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ دَرَّاجًا اَبَا السَّمْحِ، حَدَّثَهُ عَنِ السَّائِبِ مَوْلَى اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ مَسَاجِدِ النِّسَاءِ قَعْرُ بُيُوتِهِنَّ

✧✧ حضرت ام المومنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کے لئے ان کے اپنے گھر کے کمرے ہیں بہترین مسجد ہیں۔

757۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَحْمَدَ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْدِيِّ بْنِ رُسْتُمٍ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُوَرِّقٍ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: صَلٰوةُ الْمَرْاَةِ فِي بَيْتِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي حُجْرَتِهَا، وَصَلَاتُهَا فِي مَخْدَعِهَا اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِي بَيْتِهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدِ احْتَجَّا جَمِيْعًا بِالْمُوَرِّقِ بْنِ مُشَمْرِخٍ الْعِجْلِيِّ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت کا چھوٹے کمرے میں نماز پڑھنا بڑے کمرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھڑی میں نماز پڑھنا چھوٹے کمرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے مورق بن مشمرخ العجلی کی روایات نقل کی ہیں۔

758۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَسْوَدِ، عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ وَحْدَهُ، فَقَالَ: اَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلٰى هٰذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، سُلَيْمَانُ الْاَسْوَدُ هٰذَا هُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ سُحَيْمٍ قَدْ

حدیث 756:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 26584 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 1683 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى' طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 5134 اخرجه ابوعبدالله القضاعي في "مسنده" طبع موسسة الرسالة' بيروت' لبنان 1407ھ/ 1986ء' رقم الحديث: 1252

حدیث 757:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 570 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 1688 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى' طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 5144 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/ 1983ء' رقم الحديث: 9482

احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِهٖ، وَبِاَبِي الْمُتَوَكِّلِ، وَهٰذَا الْحَدِيْثُ اَصْلٌ فِيْ اِقَامَةِ الْجَمَاعَةِ فِي الْمَسَاجِدِ مَرَّتَيْنِ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اکیلے نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا: کوئی شخص اس پر مہربانی کرے اور اس کے ساتھ جا کر نماز پڑھ لے۔

✧✧ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔اس سند میں جو سلیمان اسود ہیں، وہ سلیمان بن سحیم ہیں۔امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی اور ابوالمتوکل کی روایات نقل کی ہیں۔(امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) یہ حدیث مسجد میں دوسری جماعت قائم کرنے کی اصل ہے۔

759- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، وَاَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَحْمَدَ التَّاجِرُ، وَاللَّفْظُ لَهٗ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَسْقَلانِيُّ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ اَبِيْ عَلِيِّ الْهَمْدَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ اَمَّ قَوْمًا فَاَصَابَ الْوَقْتَ فَلَهٗ وَلَهُمْ، وَمَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث 758:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 574 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 1369 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 11631 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 2397 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1632 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 4791 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 1057 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغیر" طبع المکتب الاسلامی دارعمار بیروت لبنان/عمان 1405ھ 1985ء رقم الحدیث: 606 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 6140

حدیث 759:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 580 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 17343 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 2221 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1513 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 5114 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 910 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث: 1004

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو کسی قوم کا امام بنایا جائے اور وہ بروقت نماز ادا کرائے تو یہ اس کے لئے اور قوم کے لئے بہتر ہے اور اگر اس میں کوتاہی کرے تو اس کا گناہ امام پر ہے، قوم پر نہیں۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

760- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِي حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ أَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ عَلٰى دُكَّانٍ فَأَخَذَ أَبُو مَسْعُودٍ بِقَمِيصِهٖ فَجَبَذَهٗ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ قَالَ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَنْهَوْنَ عَنْ ذٰلِكَ أَوْ قَالَ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّهٗ كَانَ يَنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ قَالَ بَلٰى قَدْ ذَكَرْتُ حِيْنَ مَدَدْتَنِي

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ہمام روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو مدائن میں ایک دکان کی چھت پر نماز پڑھائی۔ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے ان کی قمیض پکڑ کر کھینچی، جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: تجھے معلوم نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس سے منع کیا گیا تھا؟ یا (شاید) یہ فرمایا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے منع کیا کرتے تھے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! جب آپ نے میری قمیض کھینچی تھی تو مجھے یاد آ گیا تھا۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

761- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ هَمَّامٍ، قَالَ: صَلّٰى حُذَيْفَةُ بِالنَّاسِ بِالْمَدَائِنِ فَتَقَدَّمَ فَوْقَ دُكَّانٍ، فَاَخَذَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ بِمَجَامِعِ ثِيَابِهٖ فَمَدَّهٗ فَرَجَعَ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ، قَالَ لَهٗ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ: اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّقُوْمَ الْاِمَامُ فَوْقُ وَيَبْقَى النَّاسُ خَلْفَهٗ ؟ قَالَ: فَلِمَ تُرَانِيْ اَجَبْتُكَ حِيْنَ مَدَدْتَنِيْ ؟

✧✧ ہمام کہتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مدائن میں لوگوں کو دکان کے اوپر نماز پڑھائی، حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے ان کا دامن کھینچا، وہ (حذیفہ) واپس (پیچھے ہٹ) گئے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو ابومسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ امام چھت پر کھڑا ہو اور اس کے مقتدی نیچے کھڑے ہوں۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: آپ نے دیکھا نہیں کہ جب آپ نے میرا دامن کھینچا تھا تو میں نے آپ کی بات مان لی تھی۔

762- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ سُفْيَانَ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُعْشُمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ

حديث: 760

اخرجه ابو داؤد السجستاني في "سننه" طبع دار الفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 597 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دار الباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 5014

حُذَيْفَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِءِ بْنِ عُرْوَةَ الْمُرَادِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ مَحْمُوْدٍ، قَالَ: صَلَّيْنَا خَلْفَ اَمِيْرٍ مِّنَ الْاُمَرَاءِ فَاضْطَرَّ النَّاسُ فَصَلَّيْنَا مَا بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ، فَلَمَّا صَلَّيْنَا، قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: كُنَّا نَتَّقِي هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ عبدالحمید بن محمود کا بیان ہے کہ ہم نے ایک امیر کے پیچھے نماز پڑھی۔ لوگوں کا رش بڑھ گیا، اس لئے ہم نے دو ستونوں کے درمیان کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت انس بن مالک بولے: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہم اس عمل سے بچا کرتے تھے۔

❖ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

763۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيْلِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّيْ فِيْ اٰخَرِيْنَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا، قَالَ: تَشْهَدُهُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ، وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ تَجْتَمِعُ فِيْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس آیت 'اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا' کے متعلق فرمایا: اس وقت دن اور رات کے فرشتے جمع ہوتے ہیں۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

764۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيْ حَدَّثَنَا

حدیث 762:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 229 اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 12361 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودي عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحديث: 7468

حدیث 763:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3135 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 10137 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/ 1970ء' رقم الحديث: 1474 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 11293

سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ وَأَخْبَرَنَا أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ الْجَارُوْدِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ نَافِعاً يُحَدِّثُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ كُنَّا إِذَا فَقَدْنَا لِإِنْسَانَ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَالصُّبْحِ أَسَأْنَا بِهِ الظَّنَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے: عشاء اور فجر کی نماز میں غیر حاضر ہونے والے شخص کو ہم اچھا نہیں سمجھتے تھے۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

765- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ حُبَيْشٍ الْكَلَاعِيُّ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ، قَالَ: قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ: اَيْنَ مَسْكَنُكَ ؟ قَالَ: قَرْيَةٌ دُوْنَ حِمْصٍ، قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ ثَلَاثَةِ نَفَرٍ فِيْ قَرْيَةٍ وَّلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلٰوةُ اِلَّا اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ، فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ، فَاِنَّمَا يَاْكُلُ الذِّئْبُ مِنَ الْغَنَمِ الْقَاصِيَةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَدُوْقٌ رُوَاتُهُ، شَاهِدٌ لِّمَا تَقَدَّمَهُ، مُتَّفَقٌ عَلَى الْاِحْتِجَاجِ بِرُوَاتِهِ اِلَّا السَّائِبَ بْنَ حُبَيْشٍ، وَقَدْ

حدیث 764:

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 2099 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری' فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحدیث: 1485 اخرجه ابوبکر الکوفی' فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد' ریاض' سعودی عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحدیث: 3353

حدیث 765:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 547 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحدیث: 847 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 21758 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ 1993ء' رقم الحدیث: 2101 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری' فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ 1970ء' رقم الحدیث: 1486 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ 1991ء' رقم الحدیث: 920 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 4708 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "مسند الشامیین" طبع موسسة الرساله' بیروت' لبنان' 1405ھ/1984ء' رقم الحدیث: 1329

عُرِفَ مِنْ مَّذْهَبِ زَائِدَةَ اَنَّهٗ لَا يُحَدِّثُ اِلَّا عَنِ الثِّقَاتِ

✧✧ معدان بن ابوطلحہ یعمری کا بیان ہے: کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تمہارا گھر کہاں ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حمص کے قریب ایک علاقہ میں۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنا ہے "کسی بھی شہر یا گاؤں میں ایسے تین آدمی رہتے ہوں، جو نماز جماعت کے بغیر پڑھتے ہوں، ان پر شیطان غلبہ کر لیتا ہے اس لئے تم پر لازم ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرو، کیونکہ ریوڑ سے الگ رہنے والی بکری کو بھیڑیئے کھا جاتے ہیں۔

✥✥ اس حدیث کے تمام راوی صدوق ہیں اور یہ حدیث گزشتہ حدیث کی شاہد ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے سائب بن حبیش کے علاوہ اس کے تمام راویوں کی روایات نقل کی ہیں اور زائدہ کا یہ طریقہ مشہور ہے کہ وہ صرف ثقہ راویوں سے ہی روایت لیتے ہیں۔

766- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْ عُشَّانَةَ، اَنَّهٗ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: اِذَا تَطَهَّرَ الرَّجُلُ، ثُمَّ مَرَّ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَرْعَى الصَّلٰوةَ كَتَبَ لَهٗ كَاتِبُهٗ، اَوْ كَاتِبَاهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَّخْطُوْهَا اِلَى الْمَسْجِدِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَالْقَاعِدُ يُرَاعِي الصَّلٰوةَ كَالْقَانِتِ، وَيُكْتَبُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ مِنْ حِيْنِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ حَتّٰى يَرْجِعَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص وضو کر کے مسجد میں آئے اور نماز کا انتظار کرے، اس کے فرشتے اس کے لئے ہر اس قدم کے بدلے جو اس نے مسجد کی طرف اٹھایا، دس نیکیاں لکھتے ہیں اور نماز کے انتظار میں بیٹھا ہوا شخص، نماز پڑھنے والے کی طرح ہے اور گھر سے نکلنے کے وقت سے لیکر واپس گھر جانے تک پورا وقت اس کو نمازی شمار کیا جاتا ہے۔

✥✥ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

767- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوْبَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ رَافِعٍ الْقَيْسِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّهٗ مَرَّ بِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّهُوَ قَاعِدٌ عَلٰى بَابِهٖ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ كَاَنَّهٗ يُحَدِّثُ نَفْسَهٗ، فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ :مَا

حدیث 766:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث:17476 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 2045 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 1492 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث:4754

شَأْنُكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تُحَدِّثُ نَفْسَكَ ؟ قَالَ :وَمَا لِي يُرِيْدُ عَدُوُّ اللّٰهِ اَنْ يُّلْهِيَنِيْ عَنْ كَلَامٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :لَا تُكَابِدْ وَهْرَكَ الْاٰدَمِيْ اَلَا تَخْرُجُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَتُحَدِّثُ، وَاَنَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :مَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ جَلَسَ فِيْ بَيْتِهٖ لَا يَغْتَابُ اَحَدًا بِسُوْءٍ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ عَادَ مَرِيْضًا كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ، اَوْ رَاحَ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ دَخَلَ عَلٰى اِمَامٍ يُّعَزِّرُهٗ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ فَيُرِيْدُ عَدُوُّ اللّٰهِ اَنْ يُّخْرِجَنِيْ مِنْ بَيْتِيْ اِلَى الْمَجْلِسِ هٰذَا حَدِيْثٌ رُوَاتُهٗ مِصْرِيُّوْنَ ثِقَاتٌ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ وہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے قریب سے گزرے تو حضرت معاذ اپنے دروازے پر بیٹھے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ یوں اشارے کر رہے تھے، لگتا تھا جیسے اپنے آپ سے باتیں کر رہے ہوں، عبداللہ نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمان! تمہیں کیا ہوگیا ہے تم اپنے آپ سے باتیں کیوں کر رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے کیا ہونا ہے، اللہ کا دشمن مجھے اس کلام سے بے خبر کرنا چاہا ہے، جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ عبداللہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنا ہے "جو شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہوتا ہے اور جو شخص گھر میں بیٹھا رہے اور کسی کی برائی نہ کرے، اس کا بھی ضامن اللہ ہے۔ جو شخص کسی مریض کی عیادت کرے، اس کا بھی ضامن اللہ ہے اور جو شخص صبح یا شام کے وقت مسجد کی طرف آئے، اس کا ضامن بھی اللہ اور جو شخص امام کو اس کی ذمہ داریوں کا احساس دلائے، اس کا ضامن بھی اللہ ہے۔ تو اللہ کا دشمن مجھے گھر سے مجلس کی طرف نکالنا چاہتا ہے۔

❖ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں مصری ہیں لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

768۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، اَنْبَاَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ، اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الشِّيْرَازِيُّ وَكَانَ ثِقَةً، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ يُثْنِيْ عَلَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيْمِيُّ، وَاَبُوْ غَسَّانَ الْمَدَنِيُّ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهٗ شَاهِدٌ فِيْ رِوَايَةٍ مَجْهُوْلَةٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ

✧✧ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اندھیرے کے وقت مسجد کی

حديث 767:

ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث:18320 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث:54 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحديث: 8659 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث:1495

طرف چل کر جانے والوں کے لئے، قیامت کے دن ''کامل نور'' کی خوشخبری دیدو۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

اس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ ثابت نے انس سے روایت کی ہے

(شاہد حدیث درج ذیل ہے)

769ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَاَنَا دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، اَنْبَاَنَا اَبِیْ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ اَسْلَمَ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِیْ ظُلَمِ اللَّيْلِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کے اندھیروں میں مسجد کی طرف جانے والوں کے لئے قیامت کے دن ''کامل نور'' کی خوشخبری ہے۔

770ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: قُرِءَ عَلَى ابْنِ وَهْبٍ، اَخْبَرَكَ

حدیث 768:

اخرجه ابو داؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 561 اخرجه ابو عیسٰی الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 223 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 781 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1498 ذکره ابو بکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 4755 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 1113 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث: 843 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 4662 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث: 2212 اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة بیروت لبنان 1407ھ/ 1986ء رقم الحدیث: 751 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "مسند الشامیین" طبع موسسة الرساله بیروت لبنان 1405ھ/1984ء رقم الحدیث: 1033

حدیث 770:

اخرجه ابو عیسٰی الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2617 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 802 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 1223 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 11669 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 1721 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1502 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 4768 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 923

عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَاَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ، فَاشْهَدُوْا عَلَيْهِ بِالْاِيْمَانِ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ هٰذِهٖ تَرْجَمَةٌ لِّلْمِصْرِيِّيْنَ لَمْ يَخْتَلِفُوْا فِيْ صِحَّتِهَا وَصِدْقِ رُوَاتِهَا غَيْرَ اَنَّ شَيْخَيِ الصَّحِيْحِ لَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ سُقْتُ الْقَوْلَ فِيْ صِحَّتِهٖ فِيْمَا تَقَدَّمَ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ اس کو مسجد میں جانے کی عادت ہوگئی ہے تو اس کے ایمان کی گواہی دیدو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اللہ کی مسجدوں کو صرف وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔

❖ یہ عنوان اہل مصر کا ہے، اس کی صحت اور اس کے راویوں کے صدق کے متعلق کسی کو اختلاف نہیں ہے، اس کے باوجود شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس حدیث کو نقل نہیں کیا، اس سے پہلے کئی مرتبہ اس کی صحت کے متعلق گفتگو ہو چکی ہے۔

771۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ يَزِيْدَ الدَّقَّاقُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُوْطِنَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلٰوةِ اِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ بِهٖ مِنْ حَيْثُ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ كَمَا يَتَبَشْبَشُ اَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ اِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ خَالَفَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ابْنَ اَبِيْ ذِئْبٍ، فَرَوَاهُ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَتَوَضَّاْ اَحَدُكُمْ فَيُحْسِنُ وُضُوْئَهُ وَيُسْبِغُهُ، ثُمَّ يَاْتِي الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلٰوةَ فِيْهِ اِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ بِهٖ كَمَا يَتَبَشْبَشُ اَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نماز کے لئے مسجد میں آتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے گھر سے نکلنے سے اس طرح خوشی کا اظہار کرتا ہے، جس طرح اس شخص کے گھر والے خوشی کا اظہار کرتے ہیں، جو کافی عرصہ کہیں غائب رہنے کے بعد آیا ہو،

حدیث 771:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 8332 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ه/1993ء' رقم الحديث: 1607 اخرجه ابوبكر بن خزيمه النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ه/1970ء' رقم الحديث: 1503 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2334 اخرجه ابوالحسن الجوهري في "مسنده" طبع موسسه نادر' بيروت' لبنان' 1410ه/1990ء' رقم الحديث 2838

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔اس میں لیث بن سعد بن ابی ذئب نے اختلاف کیا ہے۔انہوں نے اس کو مقبری کی سند سے ابوعبیدہ کے واسطے سے سعید بن یسار سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنا ہے: کوئی شخص اچھے طریقے سے وضوکر کے مسجد میں آئے اوراس کا ارادہ صرف نماز کا ہو، اللہ تعالیٰ اس پہ یوں خوشی کا اظہار کرتا ہے جیسے اس شخص کے اہل خانہ خوشی کا اظہار کرتے ہیں جوکافی عرصہ کہیں غائب رہنے کے بعد گھر آیا ہو۔

772۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ، وَاَخْبَرَنَا وَاللَّفْظُ لَهُ، اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُوسٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ اَبِيْ عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ، سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ اَمَّ النَّاسَ فَاَصَابَ الْوَقْتَ فَلَهُ وَلَهُمْ، وَمَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، فَقَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، وَاحْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِيَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ، ثُمَّ لَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص کسی قوم کا امام بنے اور وہ وقت پر نماز پڑھاتا رہے تواس کا ثواب امام کوبھی ہے اور قوم کوبھی اور جو اس میں کچھ بھی کوتاہی کرے، اس کا گناہ امام پر ہے، لوگوں پرنہیں ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیا، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالرحمان بن حرملہ کی روایات نقل کی ہیں اورامام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یحییٰ بن ایوب کی روایات نقل کی ہیں۔

773۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِيُّ، اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كَانَ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَذِّنُ ثُمَّ يُمْهِلُ فَاِذَا رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَقْبَلَ اَخَذَ فِي الْاِقَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا موذن اذان دیکر انتظار کرتا رہتا تھا، جب وہ دیکھتا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں تو اقامت شروع کردیتا۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

774۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ حَرْمَلَةَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ

السِّرَاجِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ اَبِی الزَّاهِرِیَّةِ، عَنْ کَثِیْرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صفوں کو جوڑ کر رکھے، اللہ اسے جوڑے اور جو صفوں کو توڑے، اللہ اسے توڑے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

775۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ عَآئِشَةَ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ الصُّفُوْفَ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمتیں بھیجتے ہیں، جو صفوں کو جوڑ کر رکھتے ہیں۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

776۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَیْنِ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ الْاٰدَمِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ، اَنْبَاَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ یَّحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ، قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْمُقَدَّمِ ثَلَاثًا، وَّلِلثَّانِیْ مَرَّةً

وَهٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَقَدِ اتَّفَقَا عَلَی الْاِحْتِجَاجِ بِرِوَایَةِ غَیْرِ الصَّحَابِیِّ عَلٰی مَا تَقَدَّمَ ذِکْرِیْ لَهٗ

حدیث 774:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ 1986ء، رقم الحدیث: 819
اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 1549
اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 893

حدیث 775:

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 995 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحدیث: 24426 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 2163 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 1550 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 4968 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة، قاهره، مصر، 1408ھ/1988ء، رقم الحدیث: 1513

مِنْ اِفْرَادِ التَّابِعِيْن

◇◇ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف والوں کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف والوں کے لئے دو مرتبہ مغفرت کی دعا کیا کرتے تھے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے غیر صحابی کی روایات نقل کی ہیں، جن میں تابعین منفرد ہیں، جیسا کہ کئی مرتبہ اس پر گفتگو گزر چکی ہے۔

777- أَخْبَرَنِي أَبُو الْحَسَنِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَلْخِيُّ التَّاجِرُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ لِلنَّاسِ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ رُكُوْعٌ فَلْيَرْكَعْ حِيْنَ يَدْخُلُ ثُمَّ لِيَدُبَّ رَاكِعًا حَتّٰى يَدْخُلَ فِي الصَّفِّ فَإِنَّ ذٰلِكَ السُّنَّةُ قَالَ عَطَاءٌ وَقَدْ رَأَيْتُهُ هُوَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

◇◇ حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو منبر پر لوگوں سے یوں کہتے ہوئے سنا ہے، جب کوئی شخص مسجد میں پہنچے اور اس وقت جماعت حالتِ رکوع میں ہو تو وہ شخص مسجد میں داخل ہوتے ہی رکوع چلا جائے اور اسی رکوع کی حالت میں چلتے ہوئے صف میں شامل ہو جائے کیونکہ یہ سنت ہے۔ عطاء کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو یوں کرتے ہوئے دیکھا بھی ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

778- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى الْجَنْزِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْمُقَدَّمِيُّ، ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ السُّدُوْسِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا بِالْمَدِيْنَةِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ قَائِمٌ أُصَلِّي فَجَبَذَنِي رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِي جَبْذَةً فَنَحَّانِي وَقَامَ مَقَامِي قَالَ

حدیث 776:

اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث 996 اخرجه ابو محمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 1265 اخرجه ابوعبدالله [illegible] فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 17181 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع [illegible] بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1558 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه [illegible] 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 4976 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع [illegible] 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 638 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث [illegible] اخرجه ابوبكر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحديث: 2452

حدیث 777:

اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" [illegible] قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 7016

فَوَاللّٰهِ مَا عَقَلْتُ صَلَاتِي فَلَمَّا انْصَرَفَ فَإِذَا هُوَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ يَا فَتًى لَا يَسُوْئُكَ اللّٰهُ إِنَّ هٰذَا عَهْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا أَنْ نَلِيَهُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ هَلَكَ أَهْلُ الْعَقْدِ ثَلَاثًا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ مَا عَلَيْهِمْ آسِي وَلٰكِنِّي آسِي عَلٰى مَا أَضَلُّوا قَالَ قُلْتُ مَنْ تَعْنِي بِهٰذَا قَالَ الْأُمَرَآءُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ فَقَدِ احْتَجَّ بِيُوْسُفَ بْنِ يَعْقُوْبَ السُّدُوْسِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ قیس بن عباد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ میں مسجد نبوی میں اگلی صف میں کھڑا نماز پڑھ رہا تھا، ایک شخص نے مجھے پیچھے سے کھینچ کر ایک طرف ہٹا دیا اور میری جگہ پر کھڑا ہو گیا۔ (قیس کہتے ہیں): خدا کی قسم! مجھے سمجھ نہیں آئی کہ میں نے نماز میں کیا غلطی کی تھی، جب وہ نماز سے فارغ ہوئے (تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا) کہ وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے مجھے کہا: اے نوجوان! اللہ تعالیٰ تجھے کبھی پریشانی نہ دکھائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے یہ عہد لیا تھا کہ ہم صفوں میں مل کر کھڑے ہوں، پھر وہ قبلہ رو ہو کر کہنے لگے: رب کعبہ کی قسم! اہل عقد ہلاک ہو گئے، یہ لفظ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ دہرائے، پھر کہنے لگے: خدا کی قسم! مجھے ان پر اور کوئی دکھ نہیں ہے۔ مجھے دکھ اس بات کا ہے کہ یہ لوگ گمراہی پھیلا رہے ہیں ہیں (قیس کہتے ہیں) میں نے پوچھا: آپ یہ بات کن کے متعلق کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: امراء کے متعلق۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یوسف بن یعقوب سدوسی کی روایات نقل کی ہیں۔

779۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْحَنْظَلِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا قَالَ الْاِمَامُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، فَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ وَفِيْهِ سُنَّةٌ عَزِيْزَةٌ، وَهُوَ اَنْ يَّقِفَ الْمَاْمُوْمُ حَتّٰى يُكَبِّرَ الْاِمَامُ، وَلَا يُكَبِّرَ مَعَهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب امام ''اللہ اکبر'' کہے، تو تم بھی ''اللہ

حدیث 778:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام ' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 808 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت ' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 2181 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحیحه" طبع المكتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 1573 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 882

حدیث 779:

ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 2096

اکبر'' کہواور جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے، تو تم کہو رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور اس میں ایک سنت عزیزہ ہے، وہ یہ کہ جب تک امام تکبیر کہتا رہے، مقتدی خاموش رہے، اس کے ساتھ تکبیر نہ کہے۔

780۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ، وَعِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، تذاكرا فَحَدَّثَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ، اَنَّهٗ حَفِظَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكْتَتَيْنِ: سَكْتَةً اِذَا كَبَّرَ، وَسَكْتَةً اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَائَتِهٖ عِنْدَ رُكُوْعِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ سَكَتَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَائَةِ، وَحَدِيْثُ سَمُرَةَ لَا يَتَوَهَّمُ مُتَوَهِّمٌ اَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ سَمُرَةَ، فَاِنَّهٗ قَدْ سَمِعَ مِنْهُ وَلَهٗ شَاهِدٌ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ آپس میں گفتگو کر رہے تھے، سمرہ بن جندب نے بتایا: کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتے سیکھے ہیں (۱) اس وقت کا سکتہ جب امام تکبیر کہے اور (۲) رکوع سے پہلے اس وقت کا سکتہ، جب امام قرأت سے فارغ ہو جائے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے ''عمارہ بن قعقاع'' کی وہ حدیث نقل کی ہے، جس میں انہوں نے ابوزرعہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے تو تکبیر اور قرأت کے درمیان کچھ دیر وقفہ کرتے۔ سمرہ

حدیث: 780

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 777 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 251 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 844 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 1243 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 20258 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 1807 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1578 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 2899 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 6875 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله بيروت لبنان 1405ھ/1984ء رقم الحديث: 915

کی حدیث کے متعلق کسی کو یہ غلط فہمی نہ رہے کہ حسن نے سمرہ سے حدیث کا سماع نہیں کیا ہے (کیونکہ حقیقت بات یہ ہے کہ) انہوں نے سمرہ سے حدیث کا سماع کیا ہے۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

سابقہ حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ سند صحیح کے ساتھ مروی ہے۔ جیسا کہ درج ذیل ہے۔

781۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ، قَالَ: اَتَانَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ فِي مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، فَقَالَ: ثَلَاثٌ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُنَّ تَرَكَهُنَّ النَّاسُ، يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى جَاوَزَتَا اُذُنَيْهِ، وَيَسْكُتُ بَعْدَ الْقِرَائَةِ هُنَيْهَةً، يَسْاَلُ اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ

✧✧ سعید بن سمعان بیان کرتے ہیں' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بنی زریق کی مسجد میں ہمارے پاس تشریف لائے اور انہوں نے کہا: تین کام ایسے ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اور لوگ انہیں چھوڑ چکے ہیں (۱) تکبیر اولی کے وقت کانوں کے برابر ہاتھ اٹھایا کرتے تھے (۲) قرات کے بعد کچھ دیر ٹھہرتے تھے (۳) اللہ سے اس کا فضل مانگا کرتے تھے۔

782۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَهَضَ فِي الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلَمْ يَسْكُتْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے تو سورۃ فاتحہ سے شروع کرتے اور وقفہ نہ کرتے۔

حدیث 781:

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 473 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 2897 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 1777

حدیث 782:

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 599 اخرجه ابوحاتم بستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 1936 اخرجه ابوبكر بن خزيمة نيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 1603 ذكره ابوبكر البيهقي في سننه الكبرٰى' طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 2902

✤ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

783- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ زَيْدِ اَبِيْ عَتَّابٍ، وَسَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا جِئْتُمْ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْهَا شَيْئًا، وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَيَحْيَى بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ مِنْ ثِقَاتِ الْمِصْرِيِّيْنَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم ہمارے ساتھ سجدہ کی حالت میں ملو تو سجدہ میں شامل ہو جاؤ لیکن اس کو کچھ شمار نہ کرو (یعنی یہ نہ سمجھو کہ تمہیں یہ رکعت مل گئی) اور جس شخص نے (جماعت کے ساتھ) ایک رکعت بھی پالی اس نے (جماعت کے ساتھ) نماز پالی۔

✤ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، اور اس کی سند میں یحییٰ بن ابوسلیمان ہیں یہ مصری ہیں اور ثقہ ہیں۔

784- اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ فَرُّوْخٍ، اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حدیث 783:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 893 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1622 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 2407

حدیث 784:

اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 1260 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 13438 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ 1993ء رقم الحديث: 1856 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ 1970ء رقم الحديث: 1604 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 609 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 2825 اخرجه ابويعلٰى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 2852 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 1078 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 726 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 1997 اخرجه ابوبكر الشيباني في "الاحاد والمثاني" طبع دارالراية رياض سعودي عرب 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 1306 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان (طبع ثاني) 1403ھ رقم الحديث: 3231

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَفَّ النَّاسِ صَلٰوۃً فِیْ تَمَامٍ، قَالَ: وَصَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ سَاعَۃَ یُسَلِّمُ یَقُوْمُ، ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَ اَبِیْ بَکْرٍ فَکَانَ اِذَا سَلَّمَ وَثَبَ مَکَانَہٗ کَاَنَّہٗ یَقُوْمُ عَنْ رَّضْفٍ

ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ رُوَاتُہٗ غَیْرُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ فَرُّوْخٍ فَاِنَّھُمَا لَمْ یُخَرِّجَاہُ لَا لِجَرْحٍ فِیْہِ، وَھٰذِہٖ سُنَّۃٌ مُّسْتَعْمَلَۃٌ لَّا اَحْفَظُ لَھَا غَیْرَ ھٰذَا الْاِسْنَادِ، وَحَدِیْثُ ھِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ: کُنَّ النِّسَاءُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی الْمَکْتُوْبَۃَ قُمْنَ، قَدْ اَخْرَجَہُ الْبُخَارِیُّ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے خفیف نماز پڑھاتے تھے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے ہی اٹھ جاتے، پھر میں نے ابوبکر کے ہمراہ بھی نماز پڑھی۔آپ جب سلام پھیرتے تو اپنی جگہ سے اتنی جلدی اٹھتے، جیسے کوئی گرم پتھر سے اچھل کر اٹھتا ہے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن فروخ کے علاوہ، اس حدیث کے تمام راویوں کی روایات نقل کی ہیں اور عبداللہ بن فروخ کی روایات ترک کرنے کی وجہ ''جرح'' نہیں ہے۔ یہ سنت مستعملہ اور اس کی سند اس کے علاوہ کوئی اور سند میری نظر میں نہیں اور ہند بن حارث کی وہ حدیث، جس میں انہوں نے اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب فرض نماز کی جماعت ہو جاتی تھی تو عورتیں اٹھ جاتیں تھیں۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

785۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِیْہُ، اَنْبَاَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرْبِیُّ، حَدَّثَنَا سُرَیْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ سُلَیْمَانَ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: کُنْتُ اُرَاہُ یُقَدِّمُ فِتْیَانًا مِّنْ فِتْیَانِ قَوْمِہٖ فَیُصَلُّوْنَ بِہٖ، فَقُلْتُ: اَنْتَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَکَ مِنَ الْفَضْلِ وَالسَّابِقَۃِ تُقَدِّمُ ھٰؤُلَاءِ الصِّبْیَانَ، فَیُصَلُّوْنَ بِکَ اَفَلَا تَتَقَدَّمُ وَتُصَلِّیْ لِقَوْمِکَ؟ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْاِمَامَ ضَامِنٌ، فَاِنْ اَتَمَّ کَانَ لَہٗ وَلَھُمْ، وَاِنْ نَقَصَ کَانَ عَلَیْہِ وَلَا عَلَیْھِمْ، فَلَا اُرِیْدُ اَنْ اَتَحَمَّلَ ذٰلِکَ

ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاہُ بِھٰذَا اللَّفْظِ

✧✧ حضرت ابوحازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں سہیل بن سعد کو دیکھا کرتا تھا کہ وہ اپنی قوم کے کسی نوجوان کو آگے کر دیتے ہیں اور اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ میں نے کہا: آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں۔ اللہ نے آپ کو مرتبہ اور مقام عطا فرمایا ہے، آپ ان بچوں کو آگے کر دیتے ہیں اور لوگ ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں، آپ خود اپنی قوم کی امامت کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے جواب دیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: امام ضامن ہوتا ہے، اگر وہ نماز صحیح پڑھائے تو اس کا ثواب امام کو بھی ہے اور مقتدیوں کو بھی اور اگر کوئی کوتاہی رہ جائے تو اس کا وبال صرف امام پر ہے۔ مقتدی اس سے بری الذمہ ہوتے ہیں، اس لئے میں اتنا بڑا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

786- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرَاصُّوْا فِي الصَّفِّ لَا يَتَخَلَّلُكُمْ اَوْلَادُ الْحَذَفِ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَوْلَادُ الْحَذَفِ ؟ قَالَ: ضَاْنٌ جُرْدٌ سُوْدٌ تَكُوْنُ بِاَرْضِ الْيَمَنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی صفوں کو جوڑ کر رکھو، اپنے درمیان حذف کی اولاد کے لئے گنجائش مت چھوڑو (براء کہتے ہیں) میں نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حذف کی اولاد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بغیر بالوں کا کالے رنگ کا دنبہ جو کہ یمن میں پایا جاتا ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

787- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ اِقَامَةُ الصَّفِّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَاِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى غَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ، وَهُوَ اَنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صفوں کو درست رکھنا بھی نماز کا حسن ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی صفیں درست کرنے کے متعلق حدیث نقل کی ہے۔ لیکن ان کے الفاظ ذرا مختلف ہیں۔ ان کے الفاظ یہ ہیں: "اَنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ"۔

788- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ الْخُلْدِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْمُقَدَّمِ ثَلَاثًا وَلِلثَّانِيْ مَرَّةً

حدیث 786:

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغیر" طبع المکتب الاسلامی' دارعمار' بیروت' لبنان/عمان' 1405ھ 1985ء رقم الحدیث: 330 ذکرہ ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 4965 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث: 18641 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد' ریاض' سعودی عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحدیث: 3526

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلَى الْوُجُوهِ كُلِّهَا اِلَّا اَنَّ الشَّيْخَيْنِ لَمْ يُخَرِّجَاهُ لِعِلَّةِ الرِّوَايَةِ، عَنِ الْعِرْبَاضِ، وَهُوَ مِمَّا قَدَّمْتُ فِيْهِ الْقَوْلَ

✧✧ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف والوں کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف والوں کے لئے ایک مرتبہ دعائے مغفرت کیا کرتے تھے۔

✣✣ یہ حدیث ہر اعتبار سے صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے صرف اس وجہ سے نقل نہیں کیا کہ یہ عرباض سے مروی ہے، اس سلسلے میں ہماری گفتگو پہلے ہو چکی ہے۔

789۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ حِيْنِ يَخْرُجُ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنْزِلِهِ اِلٰى مَسْجِدِهِ فَرِجْلٌ تَكْتُبُ حَسَنَةً، وَاُخْرٰى تَمْحُو سَيِّئَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ فَقَدِ احْتَجَّ بِحَدِيْثِ الْاَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ الْبِئْرُ جُبَارٌ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص گھر سے مسجد کی طرف جاتا ہے تو اس کے ایک قدم پر نیکی لکھی ہے اور دوسرے قدم پر گناہ معاف ہوتا ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسود بن علاء کی وہ حدیث نقل کی ہے، جس میں انہوں نے ابوسلمٰی کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا "اَلْبِئْرُ جُبَارٌ" والا ارشاد نقل کیا ہے۔

790۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِيْ اَخِيْ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرَّاظِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ وُضُوْئَهُ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ لَا يَنْزِعُهُ اِلَى

حديث 789:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 705، اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 9572 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 1622 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 784 اخرجه ابومحمد الكسی فی "مسنده" طبع مكتبة السنة، قاهره، مصر، 1408ھ/1988ء، رقم الحديث: 1459 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 4748

الْمَسْجِدِ اِلَّا الصَّلٰوۃُ لَمْ تَزَلْ رِجْلُهُ الْيُسْرٰى اِلَّا تَمْحُو عَنْهُ سَيِّئَةً، وَتَكْتُبُ لَهُ الْيُمْنٰى حَسَنَةً، حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ كَثِيْرُ بْنُ زَيْدٍ، وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرَّاظُ مَدَنِيَّانِ لَا نَعْرِفُهُمَا اِلَّا بِالصِّدْقِ،

وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص اچھے طریقے سے وضو کرلے پھر وہ مسجد کی طرف چل پڑے اور مسجد میں جانے کی غرض، صرف ''نماز'' ہو، تو مسجد میں پہنچنے تک ہر دائیں قدم کے عوض نیکی لکھی جاتی ہے اور ہر بائیں قدم کے عوض گناہ مٹایا جاتا ہے۔

❖ کثیر بن زید اور ابوعبداللہ قراظ دونوں مدنی ہیں۔ ہمیں ان کے متعلق صادق ہونے کی ہی معلومات ہیں اور یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

791- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُفِيْدُ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شَدَّادٌ اَبُوْ طَلْحَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: مِنَ السُّنَّةِ اِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ اَنْ تَبْدَاَ بِرِجْلِكَ الْيُمْنٰى، وَاِذَا خَرَجْتَ اَنْ تَبْدَاَ بِرِجْلِكَ الْيُسْرٰى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، فَقَدِ احْتَجَّ بِشَدَّادِ بْنِ سَعِيْدٍ اَبِي طَلْحَةَ الرَّاسِبِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ یہ بھی سنت ہے کہ جب تم مسجد میں داخل ہو تو پہلے دایاں پاؤں اندر رکھو اور جب مسجد سے نکلو تو بایاں پاؤں پہلے نکالو۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے شداد بن سعید ابوطلحہ راسبی کی روایات نقل کی ہیں۔

792- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضَّهُمْ عَلَى الصَّلَاةِ، وَنَهَاهُمْ اَنْ يَنْصَرِفُوْا قَبْلَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو نماز کی ترغیب دلایا کرتے تھے اور اپنے نماز سے فارغ

حدیث 791

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 4120

حدیث 792

اخرجہ ابوداؤد السجستانی فی "سننہ" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 624 اخرجہ ابومحمد الدارمی فی "سننہ" طبع دارالکتاب العربی' بیروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحدیث: 1317 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 2878

ہونے سے قبل ان کو فارغ ہونے سے منع کرتے تھے۔

✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

793۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيِّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا خَلادُ بْنُ يَحْيٰى، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ نَصْرٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ هَانِءٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ مَحْمُوْدٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اُصَلِّىْ، قَالَ: فَاَلْقَوْنَا بَيْنَ السَّوَارِى، قَالَ: فَتَاَخَّرَ اَنَسٌ، فَلَمَّا صَلَّيْنَا، قَالَ: اِنَّا كُنَّا نَتَّقِى هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

✧✧ حضرت عبدالحمید بن محمود کہتے ہیں: میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نماز پڑھا کرتا تھا تو انہوں نے ہمیں ستونوں کے درمیان کھڑا کر دیا (عبدالحمید) کہتے ہیں: انس پیچھے ہٹ گئے، جب ہم نماز سے فارغ ہوئے، تو انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی ایسے ہی پرہیز کیا کرتے تھے۔

794۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَنْبَا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُنْهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَيْنَ السَّوَارِى وَنُطْرَدُ عَنْهَا طَرْداً كِلا الإِسْنَادَيْنِ صَحِيحَانِ وَلَمْ يُخَرِّجَا فِى هٰذَا الْبَابِ شَيْئاً

✧✧ معاویہ بن قرہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ ہمیں ستونوں کے درمیان نماز پڑھنے سے منع کیا جاتا تھا اور ہم اس سے ہٹ کر کھڑے ہوتے تھے۔

✤ سابقہ دونوں اسنادیں صحیح ہیں، لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اس موضوع پر کوئی حدیث نقل نہیں کی۔

795۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَانَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ حُمَيْدٍ

حدیث 794:

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 2219 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1567

حدیث 795:

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 977 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 13086 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 7258 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/1991ء رقم الحدیث: 8311 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 3816 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 6882 اخرجه ابوبکر الشیبانی فی "الاحاد والمثانی" طبع دارالرایة ریاض سعودی عرب 1411ھ/1991ء رقم الحدیث: 1804

الطَّوِيلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يَّلِيَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ لِيَاْخُذُوْا عَنْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهٗ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ فِي الْاَخْذِ عَنْهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ اگلی صفوں میں مہاجرین اور انصار کھڑے ہوں تاکہ یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اکتساب فیض کر سکیں۔

✥✥ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اکتساب فیض کرنے کے متعلق اس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

796۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ سُفْيَانَ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمُ الَّذِيْنَ يَاْخُذُوْنَ عَنِّيْ يَعْنِي الصَّلٰوةَ قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى حَدِيْثِ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى فَقَطْ وَهٰذِهِ الزِّيَادَةُ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَلٰى شَرْطِهِمَا

✧✧ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے وہ لوگ میرے قریب رہا کریں جو مجھ سے لیتے ہیں۔یعنی نماز۔

✥✥ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے ابومسعود رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ''تم میں سے سمجھدار لوگ میرے قریب رہا کریں''، نقل کی ہے اور یہ اضافہ ایسی سند کے ساتھ منقول ہے جو کہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

حدیث: 796

اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 597

باب التأمين

آمین کہنے کا بیان

797- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دِيزِيلَ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، اَنَّ اَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ، حَدَّثَهُ عَنْ بِلَالٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَسْبِقْنِي بِآمِيْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ مُخَضْرَمٌ، قَدْ اَدْرَكَ الطَّائِفَةَ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّحَابَةِ، وَهٰذَا بِخِلَافِ مَذْهَبِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فِي التَّاْمِيْنِ، لِحَدِيْثِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا قَالَ الْاِمَامُ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا: آمِيْنَ، وَفُقَهَاءُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالُوْا بِحَدِيْثِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا

✧✧ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے پہلے ''آمین'' مت کہو!

❖❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور ابوعثمان نہدی مخضرم ہیں، انہوں نے پہلے صحابہ کا زمانہ پایا ہے۔ آمین کہنے کے حوالے سے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا اختلاف ہے، ان کی دلیل ابوصالح کی وہ حدیث ہے جس میں انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان روایت کیا ہے: جب امام ''ولا الضالین'' کہے تو تم آمین کہو، اور اہل مدینہ کے فقہاء کی دلیل سعید اور ابوسلمٰی کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ یہ حدیث ہے ''جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو''۔

798- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْجُمَاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّنُوْخِيُّ،

حدیث: 797

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 573
ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دار الباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث:2269

حدیث: 798

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دار الفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1411 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 556 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دار الباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث:3596

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَةً، فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِنْهُمُ الرَّاكِبُ، وَالسَّاجِدُ عَلَى الْاَرْضِ حَتّٰى اِنَّ الرَّاكِبَ لَيَسْجُدُ عَلٰى يَدِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، فَاِنَّهُمَا لَمْ يُخَرِّجَا مُصْعَبَ بْنَ ثَابِتٍ وَّلَمْ يَذْكُرَاهُ بِجَرْحٍ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر آیت سجدہ پڑھی تو تمام لوگوں نے سجدہ کیا۔ان میں سوار بھی تھے (پیدل لوگوں نے) زمین پر سجدہ کیا اور سواروں نے اپنے ہاتھ پر۔

✣ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس حدیث کو مصعب بن ثابت کی وجہ سے ترک کیا ہے لیکن ان کے متعلق کوئی جرح ذکر نہیں کی۔

799۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ، حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ، قَالَ: قَالَ لِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ: يَا حَسَنُ، حَدَّثَنِيْ جَدُّكَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ رَاَيْتُ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنِّيْ اُصَلِّيْ خَلْفَ الشَّجَرَةِ، فَرَاَيْتُ كَاَنِّيْ قَرَاْتُ سَجْدَةً فَسَجَدْتُ فَرَاَيْتُ الشَّجَرَةَ كَاَنَّهَا تَسْجُدُ بِسُجُوْدِيْ فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ سَاجِدَةٌ، وَهِيَ تَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ عِنْدَكَ بِهَا اَجْرًا، وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا، وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا، وَاقْبَلْهَا مِنِّيْ كَمَا قَبِلْتَ مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ السَّجْدَةَ، ثُمَّ سَجَدَ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا قَالَ الرَّجُلُ عَنْ كَلَامِ الشَّجَرَةِ

قَالَ مُحَمَّدُبْنُ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ كَانَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِبْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ يُصَلِّيْ بِنَا فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَكَانَ يَقْرَاُ السَّجْدَةَ فَيَسْجُدُ وَيُطِيْلُ السُّجُوْدَ فَقِيْلَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ جَدُّكَ عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ بِهٰذَا

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

حدیث 799:

اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" ' طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث:1053 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت ' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 2768 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 562 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰي' طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 3569 اخرجه ابويعلٰي الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 1069 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث:11262

میں نے اس رات خواب دیکھا ہے کہ میں ایک درخت کے نیچے نماز پڑھ رہا ہوں، میں دیکھتا ہوں کہ میں نے آیت سجدہ پڑھی پھر سجدہ کیا، میں نے دیکھا کہ درخت بھی میرے ساتھ ساتھ سجدہ کر رہا ہے۔ وہ سجدہ کی حالت میں یوں دعا مانگ رہا تھا ''یا اللہ اس سجدہ کے بدلے تو میرے لئے ثواب لکھ دے اور اس کو میرے لئے اپنی بارگاہ میں ذخیرہ کر لے اور اس کے عوض میرے گناہ معاف فرما اور میرا یہ سجدہ قبول فرما، جس طرح تو نے اپنے بندے حضرت داؤد علیہ السلام کا سجدہ قبول کیا'' ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ پڑھی پھر سجدہ کیا: پھر میں نے سنا کہ آپ سجدہ کی حالت میں وہی دعا مانگ رہے تھے، جو دعا اس شخص نے درخت کے متعلق بتائی تھی۔ محمد بن یزید بن خنیس کہتے ہیں: حسن بن محمد بن عبیداللہ بن ابویزید ماہ رمضان میں مسجد حرام میں ہمیں نماز پڑھایا کرتے تھے تو وہ آیت سجدہ پڑھ کر لمبا سجدہ کیا کرتے تھے، اس سلسلے میں ان پر اعتراض کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے ابن جریج نے بتایا ہے کہ تیرے دادا ''عبیداللہ بن ابی یزید'' نے یہ روایت بیان کی ہے۔

✥ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، اس کے تمام راوی ثقہ ہیں، کسی سے ان پر جرح ثابت نہیں۔

800۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُصْلِحٍ الْفَقِيْهُ بِالرَّيِّ، وَثنا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يَزِيْدَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ: سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ فَشَقَّ سَمْعَهُ، وَبَصَرَهُ، بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ اَنَّ تَابَعَهُ وُهَيْبٌ، عَنْ خَالِدٍ، وَعَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ، عَنْ خَالِدٍ بِزِيَادَةٍ فِيْهِ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت سجدۂ تلاوت میں یوں کہا کرتے تھے: میرا چہرہ اس کے لئے سجدہ کر رہا ہے جس نے اسے بنایا پھر اس میں کان اور آنکھیں بنائیں اور ان میں دیکھنے اور سننے کی قوت بھی دی۔

✥ اس حدیث کو خالد سے روایت کرنے میں وہیب نے وہب بن خالد کی متابعت کی ہے اور عبدالوہاب ثقفی نے بھی یہ حدیث خالد سے روایت کی ہے، تاہم ان کی روایت میں کچھ الفاظ زائد ہیں۔

وہیب کی حدیث:

حدیث 800:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1414 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 580 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 1129 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 24068 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 714 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 3594 اخرجه ابن راهویه الحنظلی فی "مسنده" طبع مکتبه الایمان مدینه منوره (طبع اول) 1412ھ/1991ء رقم الحدیث: 1681 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 4374

801- فَاَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنْبَانَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِي سُجُودِ الْقُرْاٰنِ: سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ

عبدالوہاب کی حدیث

802- فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنْبَانَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ فِي سُجُودِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ عبدالوہاب بن عبدالمجید کی سند کے ہمراہ بھی مذکورہ حدیث منقول ہے تاہم اس میں فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔ کے الفاظ زائد ہیں۔

✤ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

803- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، اَنْبَانَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اَوَّلُ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ فِيْهَا السَّجْدَةُ الْحَجُّ قَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ اِلَّا رَجُلٌ اَخَذَ التُّرَابَ فَسَجَدَ عَلَيْهِ فَرَاَيْتُهُ قُتِلَ كَافِرًا قَالَ: تَابَعَهُ زَكَرِيَّا بْنُ اَبِي زَائِدَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ هٰكَذَا

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلی سورت جس میں سجدہ ہے وہ ''سورۃ الحج'' ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت پڑھی، پھر سجدہ کیا اور تمام لوگوں نے بھی سجدہ کیا، سوائے ایک شخص کے، کہ اس نے (سجدہ نہیں کیا) بلکہ کچھ مٹی اٹھا کر ماتھے سے لگالی (عبداللہ کہتے ہیں) میں نے اس کو بعد میں دیکھا کہ وہ حالت کفر میں مارا گیا۔

یہ حدیث ابواسحاق سے روایت کرنے میں زکریا ابن ابی زائدہ نے اسرائیل کی متابعت کی ہے۔

(۔جیسا کہ درج ذیل ہے۔)

804- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَانَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اَوَّلُ سُوْرَةٍ قَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ الْحَجُّ حَتّٰى اِذَا قَرَاَهَا سَجَدَ فَسَجَدَ النَّاسُ اِلَّا رَجُلٌ اَخَذَ التُّرَابَ فَسَجَدَ عَلَيْهِ فَرَاَيْتُهُ قُتِلَ كَافِرًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ

شُعْبَةَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ وَالنَّجْمِ فَذَكَرَهٗ بِنَحْوِهٖ، وَلَيْسَ يُعَلِّلُ اَحَدُ الْحَدِيْثَيْنِ الْاٰخَرِيْنَ، فَاِنِّیْ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا تَابَعَ شُعْبَةَ عَلٰى ذِكْرِهِ النَّجْمَ غَيْرَ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيْعِ، وَالَّذِیْ يُؤَدِّیْ اِلَيْهِ الْاِجْتِهَادُ صِحَّةُ الْحَدِيْثَيْنِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ، وَقَدْ رُوِیَ بِاِسْنَادِ رِوَايَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لَهِيعَةَ اَنَّ فِیْ سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ

۸۰۴۔ زکریا ابن ابی زائدہ کے حوالے سے بھی مذکورہ حدیث منقول ہے۔

✤•✤ یہ حدیث دونوں سندوں کے ہمراہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے، لیکن انہوں نے اسے نقل نہیں کیا۔ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے شعبہ کی وہ حدیث نقل کی ہے، جس میں انہوں نے ابواسحاق کے واسطے سے ابوالاسود کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''سورۃ النجم'' پڑھی، پھر اس کے بعد گزشتہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔ دونوں حدیثوں میں سے کسی ایک کی وجہ سے بھی دوسری کو معلل نہیں کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ مجھے نہیں معلوم کہ سورۃ النجم ذکر کرنے کے حوالے سے قیس بن ربیع کے علاوہ کسی نے شعبہ کی متابعت کی ہو۔ دونوں حدیثوں کا صحیح ہونا ہی اجتہاد کا راستہ کھولتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن لھیعہ رضی اللہ عنہ کی سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے کہ سورۃ الحج میں دو سجدے ہیں (ان کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے)

805۔ وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ السَّيْلَحِيْنِیُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ بِسَجْدَتَيْنِ، فَمَنْ لَّمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَاْهُمَا

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورۃ الحج کو دو سجدوں کی وجہ سے فضیلت حاصل ہے۔ جو شخص یہ دونوں سجدے نہ کرے، وہ ان کی تلاوت نہ کرے۔

806۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِیُّ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْقَاضِیْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِیِّ، عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ فَظَنَنَّا اَنَّهٗ قَرَاَ تَنْزِيْلَ السَّجْدَةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَهُوَ سُنَّةٌ صَحِيْحَةٌ غَرِيْبَةٌ اَنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ فِيْمَا يُسِرُّ بِالْقِرَائَةِ مِثْلُ سُجُوْدِهٖ فِيْمَا يُعْلِنُ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی، ہمارا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ''تنزیل السجدہ'' سورۃ پڑھی۔

✤•✤ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور یہ

سنت صحیحہ وغریبہ ہے کہ امام "سری" نمازوں میں اسی طرح سجدہ کرے، جس طرح جہری نمازوں میں کرتا ہے۔

807- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَيْرَانَ، وَعَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: بَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً عِنْدِيْ، قَالَتْ: فَفَقَدْتُهُ فَظَنَنْتُهُ اَنَّهُ ذَهَبَ اِلٰى بَعْضِ نِسَائِهِ، قَالَتْ: فَالْتَمَسْتُهُ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلَيْهِ فَسَمِعْتُهُ، يَقُوْلُ: اغْفِرْ لِيْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات میرے ساتھ تھے۔ آپ فرماتی ہیں (رات میں میری آنکھ کھلی تو) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر موجود پایا، میں یہ سمجھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی دوسری زوجہ کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ میں ڈھونڈتے ڈھونڈتے جب ان تک پہنچی تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں تھے، میں نے اپنا ہاتھ آپ پر رکھا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا مانگتے سنا "یا اللہ میرے ظاہر و باطن گناہوں کو معاف فرما"

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

808- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَدْلُ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَاسَوَيْهِ الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنَّا نَجْلِسُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَرُبَّمَا مَرَّ بِسَجْدَةٍ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَسُجُوْدُ الصَّحَابَةِ لِسُجُوْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجَ الصَّلٰوةِ سُنَّةٌ عَزِيْزَةٌ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک پڑھ رہے تھے، جب بھی کسی آیتِ سجدہ پر پہنچتے تو سجدہ کرتے، ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سجدہ کرتے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور نماز سے باہر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ کا سجدہ کرنا سنت عزیزہ ہے۔

809- حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، اِمْلَاءً فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّتِسْعِيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ، اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَوْنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ

حديث 809

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 10447

اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث:530

بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِیٍّ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ قَاتَلْتُ شَيْئًا مِّنْ قِتَالٍ، ثُمَّ جِئْتُ مُسْرِعًا لِاَنْظُرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ فَجِئْتُ فَاَجِدُهٗ وَهُوَ سَاجِدٌ، يَقُوْلُ: يَا حَیُّ يَا قَيُّوْمُ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهَا، فَرَجَعْتُ اِلَى الْقِتَالِ، ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ سَاجِدٌ، يَقُوْلُ ذٰلِكَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ اِلَى الْقِتَالِ، ثُمَّ جِئْتُ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ ذٰلِكَ، فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَيْسَ فِیْ اِسْنَادِهٖ مَذْكُوْرٌ بِجَرْحٍ

✧✧ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ بدر کے دن میں کچھ دیر لڑتا رہا پھر میں جلدی سے پلٹ کر آیا تاکہ دیکھوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کر رہے ہیں۔ میں آیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت سجدہ میں ''یا حی یا قیوم'' پکار رہے تھے، اس کے علاوہ اور کچھ نہیں پڑھ رہے تھے (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں دوبارہ میدان جنگ کی طرف لوٹ گیا (کچھ دیر بعد) پھر آ کر دیکھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہی ورد کر رہے تھے (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں پھر میدان جنگ کی طرف چلا گیا (تھوڑی دیر بعد) پھر آ کر دیکھا! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہی پڑھ رہے تھے (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل یہی پڑھتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو (جنگ بدر میں) فتح عطا فرمائی۔

❖ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس کی سند میں کوئی مجروح راوی مذکور نہیں۔

810- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مِلْحَانَ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خارج من المسجد فتبعته أمشي وراءه وهو دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ لَا يَشْعُرُ حَتّٰى دَخَلَ نَخْلًا فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ وَاَنَا وَرَاءَهٗ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ تَوَفَّاهُ فَاَقْبَلْتُ اَمْشِیْ حَتّٰى جِئْتُهٗ فَطَاْطَاْتُ رَاْسِیْ اَنْظُرُ فِیْ وَجْهِهٖ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ، فَقَالَ: مَا لَكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ؟ فَقُلْتُ: لَمَّا اَطَلْتَ السُّجُوْدَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَشِيْتُ اَنْ يَكُوْنَ تُوُفِّیَ نَفْسُكَ فَجِئْتُ اَنْظُرُ، فَقَالَ: اِنِّیْ لَمَّا دَخَلْتُ النَّخْلَ لَقِيْتُ جِبْرَائِيْلَ، فَقَالَ: اِنِّیْ اُبَشِّرُكَ اَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ مَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ، وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَا اَعْلَمُ فِیْ سَجْدَةِ الشُّكْرِ اَصَحَّ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، وَقَدْ خَرَّجْتُ حَدِيْثَ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ بَعْدَ هٰذَا

حدیث 810:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 1662 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 3752 اخرجه ابويعلٰى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 869

✧✧ حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا، تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکل رہے تھے، میں چپکے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل پڑا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے چلتے ایک باغ میں پہنچے اور قبلہ رو ہو کر سجدے میں گر پڑے اور بہت لمبا سجدہ کیا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا تھا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا لمبا سجدہ کیا) مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے۔ اس لئے میں چلتا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آ گیا اور اپنا سر جھکا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی طرف دیکھنے لگا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدے سے سر اٹھایا اور فرمایا: اے عبدالرحمان! تجھے کیا پریشانی ہے؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے سجدہ اتنا لمبا کیا کہ مجھے تو یہ خدشہ ہو گیا تھا کہ شاید آپ کی روح پرواز کر گئی ہے۔ اس لئے میں آپ کو دیکھنے آیا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میں اس باغ میں داخل ہوا تھا تو میری ملاقات حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ہوئی، اس نے مجھے کہا! اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے لئے یہ خوش خبری ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "جو شخص آپ پر سلام بھیجے گا، میں اس پر سلام بھیجوں گا اور جو آپ پر درود بھیجے گا، میں اس پر رحمتیں بھیجوں گا"

✤✤ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) سجدہ شکر ادا کرنے کے متعلق اس حدیث سے زیادہ صحیح حدیث میری نظر سے نہیں گزری اور اس کے بعد میں نے وقار بن عبدالعزیز بن ابوبکرہ کی حدیث نقل کی ہے۔

811۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الْجَوْهَرِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ، حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُنَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَاَهُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْاٰنِ: ثَلَاثَةً فِي الْمُفَصَّلِ، وَسُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ رُوَاتُهُ مِصْرِيُّوْنَ قَدِ احْتَجَّ الشَّيْخَانِ بِاَكْثَرِهِمْ، وَلَيْسَ فِي عَدَدِ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ اَتَمُّ مِنْهُ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن میں پندرہ آیاتِ سجدہ تلاوت کیں (جن میں سے) تین مفصل میں اور سورۃ الحج میں دو سجدے۔

✤✤ اس حدیث کے تمام راوی مصری ہیں، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان میں سے اکثر کی روایت نقل کی ہیں: اور قرآن پاک کے سجدوں کی تعداد کے بارے میں اس حدیث سے جامع کوئی دوسری حدیث نہیں ہے۔ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس حدیث کو نقل نہیں کیا۔

حدیث 811:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1401 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1057 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 3525

812- اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، وَسَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ اُمِّ الْقُرْاٰنِ رَفَعَ صَوْتَهُ، فَقَالَ: آمِيْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ وَاتَّفَقَا عَلٰى تَامِيْنِ الْاِمَامِ، وَعَلٰى تَامِيْنِ الْمَامُوْمِ، وَاِنْ اَخْفَاهُ الْاِمَامُ، وَقَدِ اخْتَارَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِيْ جَمَاعَةٍ مِّنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ بِاَنَّ تَامِيْنَ الْمَامُوْمِيْنَ لِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا قَالَ الْاِمَامُ: وَلَا الضَّآلِّيْنَ، فَقُوْلُوْا: آمِيْنَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ فاتحہ پڑھ لیتے تو بلند آواز سے ''آمین'' کہتے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ امام اور مقتدی دونوں کے ''آمین'' کہنے کے قائل ہیں اگرچہ (ان کے نزدیک) امام آمین آہستہ کہے گا اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (جو کہ محدثین رحمۃ اللہ علیہم کی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں) نے مقتدیوں کے آمین کہنے کی یہ حدیث دلیل بنائی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام ''ولا الضالین'' کہے تو تم ''آمین'' کہو۔

813- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَلِيْمِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: اشْتَكٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَوْ غَابَ فَصَلّٰى لَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيْرِ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ، وَحِيْنَ رَكَعَ، وَحِيْنَ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، وَحِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ، وَحِيْنَ سَجَدَ، وَحِيْنَ رَفَعَ، وَحِيْنَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَضٰى صَلَاتَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ، فَقِيْلَ لَهٗ: اِنَّ النَّاسَ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْ صَلَاتِكَ، فَخَرَجَ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اُبَالِيْ اخْتَلَفَتْ صَلَاتُكُمْ، اَوْ لَمْ تَخْتَلِفْ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ

حدیث 812:

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث:1806 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 571 ذکره ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 2274 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 111

حدیث 813:

اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 11156 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 580 ذکره ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 2109 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 1234

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ غَيْلَانَ بْنَ جَرِيْرٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ مُخْتَصَرًا، وَقَدْ تَفَرَّدَ الْبُخَارِيُّ بِحَدِيْثِ عِكْرِمَةَ، قَالَ: قُلْتُ لابْنِ عَبَّاسٍ: صَلَّيْتُ الظُّهْرَ بِالْبَطْحَاءِ خَلْفَ شَيْخٍ اَحْمَقَ فَكَبَّرَ اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً، اَلْحَدِيْثَ عَلَى الاخْتِصَارِ

✧✧ حضرت سعید بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیماری یا کسی اور وجہ سے غیر حاضر تھے تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی، انہوں نے تکبیرِ اولیٰ بلند آواز سے کہی اور رکوع کے وقت بھی تکبیر کہی اور سمیع اللہ لمن حمدہ بلند آواز سے کہا! (یونہی) جب انہوں نے سجدے سے سر اٹھایا اور جب سجدہ کیا اور جب وہ سجدے سے اٹھے اور جب وہ دو رکعتوں کے بعد (تیسری رکعت کے لئے) اٹھے، یہاں تک کہ اسی طرح (تمام مقامات پر بلند آواز سے تکبیرات کہتے ہوئے) نماز مکمل کی، آپ سے کہا گیا: لوگ آپ کی نماز کے حوالے سے اختلاف میں ہیں۔تو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہو کر کہنے لگے: اے لوگو! خدا کی قسم! مجھے اس بات کی پرواہ نہیں ہے کہ تمہاری نماز میں کوئی فرق پڑا ہے یا نہیں؟ میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی نماز پڑھتے دیکھا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔لیکن انہوں نے اس حدیث کو اس انداز میں نقل نہیں کیا، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی وہ مختصر حدیث نقل کی ہے، جس کی سند ''غیلان بن جریر'' کے واسطے سے ''مطرف'' سے ہوتی ہوئی، ان تک پہنچتی ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عکرمہ سے یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میں نے ظہر کی نماز بیابان کے اندر ایک احمق بڈھے کے پیچھے پڑھی، اس نے (اس نماز میں) بائیس مرتبہ تکبیر کہی، اس کے بعد مختصر حدیث مکمل بیان کی۔

814۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ الْجُمَحِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَكَعَ فَرَّجَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو اپنی انگلیاں کشادہ رکھتے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

حدیث 814:

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث:1920 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحدیث: 594 ذکره ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 2526 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث:26

815- اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، وَثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ، قَالَ: فَكَبَّرَ، فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ فَرَكَعَ، قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدًا، فَقَالَ: صَدَقَ اَخِي كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا، ثُمَّ اُمِرْنَا بِهٰذَا، يَعْنِي الْاِمْسَاكَ بِالرُّكَبِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كُنَّا نُطَبِّقُ ثُمَّ اُمِرْنَا بِالْاِمْسَاكِ بِالرُّكَبِ

✧✧ حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں' ہمیں رسول اللہ ﷺ نے نماز سکھائی (حضرت عبداللہ نے) تکبیر کہی، پھر جب انہوں نے رکوع کرنے کا ارادہ کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں کے درمیان کرلیا۔ پھر رکوع کیا، (آپ کہتے ہیں:) یہ بات حضرت سعد رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو انہوں نے کہا: میرے بھائی نے سچ کہا، ہم اسی طرح کیا کرتے تھے۔ پھر ہمیں گھٹنوں کو پکڑنے کا حکم دیا گیا۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے، لیکن انہوں نے اس حدیث کو اس انداز سے نقل نہیں کیا۔ دونوں نے اسماعیل بن ابوخالد کی وہ حدیث نقل کی ہے، جس میں انہوں نے مصعب ابن سعید کے حوالے سے ان کے والد کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ ہم رکوع کے وقت ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان دے لیا کرتے تھے پھر ہمیں گھٹنوں کو پکڑنے کا حکم دیا گیا۔

816- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيْرَةِ، وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، وَقَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَالِمٍ الْبَرَّادِ، قَالَ: اَتَيْنَا عُقْبَةَ بْنَ عَمْرٍو اَبَا مَسْعُوْدٍ، فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بَيْنَ اَيْدِيْنَا فِي الْمَسْجِدِ فَكَبَّرَ فَلَمَّا رَكَعَ كَبَّرَ، وَوَضَعَ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَجَعَلَ اَصَابِعَهُ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ جَافٰى مِرْفَقَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَفِيْهِ اَلْفَاظٌ عَزِيْزَةٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ لِاِعْرَاضِهِمَا، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيَّ، يَقُوْلُ: سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، فَقَالَ: ثِقَةٌ

حدیث 815:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث:620

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث:1031

حدیث 816:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث:1036

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث:624

✧✧ حضرت سالم البراد کہتے ہیں: ہم عقبہ بن عمرو ابومسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ ہم نے ان سے کہا: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقۂ نماز کے متعلق کچھ بتائیں۔ تو وہ مسجد میں ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی پھر رکوع کے وقت تکبیر کہی اور اپنی ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھ دیں اور اپنی انگلیوں کو اس سے نیچے رکھا اور اپنی کہنیوں کو دور رکھا، پھر فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور اس میں کچھ عزیز الفاظ ہیں اور شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس حدیث کو اس لئے ترک کیا ہے (کہ اس کی سند میں عطاء بن سائب موجود ہیں) اور وہ ان کی احادیث نقل کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) عباس بن محمد دوری نے یحییٰ بن معین سے عطاء بن سائب کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: یہ ثقہ ہیں۔

817- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْخُزَاعِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى بْنُ اَبِي مَسَرَّةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اَيُّوْبَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمِّيْ اِيَاسَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ، يَقُوْلُ: لَمَّا نَزَلَتْ: فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ، قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلُوْهَا فِيْ رُكُوْعِكُمْ

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب یہ آیت "فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ" نازل ہوئی تو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تسبیح، رکوع میں پڑھا کرو۔

818- اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَلِيْمٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَاَنَا مُوْسٰى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ، قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلُوْهَا فِيْ رُكُوْعِكُمْ، فَلَمَّا نَزَلَتْ: سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلُوْهَا فِيْ سُجُوْدِكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ حِجَازِيٌّ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَقَدِ اتَّفَقَا عَلَى الْاِحْتِجَاجِ بِرُوَاتِهٖ غَيْرِ اِيَاسِ بْنِ عَامِرٍ، وَهُوَ عَمُّ مُوْسٰى بْنِ اَيُّوْبَ الْقَاضِيْ، وَمُسْتَقِيْمُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْاَحْنَفِ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حديث 817:

اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحديث:1305 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث:17450

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/ 1970ء' رقم الحديث: 600

ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/ 1994ء' رقم الحديث: 2388 اخرجه ابويعلىٰ الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 1738 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/ 1983ء' رقم الحديث:890

وَسَلَّمَ، يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب یہ آیت "فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ" نازل ہوئی، تو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس رکوع میں پڑھا کرو اور جب یہ آیت سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى نازل ہوئی تو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سجدہ میں پڑھا کرو۔

❖ یہ حدیث حجازی ہے۔ صحیح الاسناد ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے ایاس بن عامر کے علاوہ باقی تمام راویوں کی روایات نقل کی ہیں اور یہ موسیٰ بن ایوب قاضی کے چچا ہیں اور ان کی سند درست ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس حدیث کو اس انداز سے نقل نہیں کیا۔ دونوں نے اعمش پھر سعید بن عبیدہ پھر مستورد بن احنف پھر صلہ بن زفر کے واسطے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" پڑھا کرتے تھے۔

819۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمُزَنِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبِرْتِيُّ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، فِيمَا قُرِءَ عَلٰى مَالِكٍ، وَاَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، قَالَ: قَرَاْتُ عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَادٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ، اَنَّهُ قَالَ: كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، قَالَ رَجُلٌ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ جَزِيلًا، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ الْمُتَكَلِّمُ اٰنِفًا؟ قَالَ الرَّجُلُ: اَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ رَاَيْتُ بِضْعًا وَّثَلَاثِينَ مَلَكًا يَّبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ مِّنْ حَدِيثِ الْمَدَنِيِّينَ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث 819:

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دارابن کثیر، یمامه، بیروت، لبنان، 1407ھ 1987ء، رقم الحدیث: 766 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 770 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 1062 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "الموطا" طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی) رقم الحدیث: 493 اخرجه ابوعبدالله النیسابوری فی "المستدرک" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان 1411ھ/1990ء، رقم الحدیث: 19018 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 1910 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری، فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 614 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحدیث: 649 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 2442 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 4531

✧✧ حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکوع سے سر اٹھایا تو "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہا۔ ہم میں سے ایک شخص نے "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ جَزِيلًا" کہا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ابھی (نماز کے دوران) کون بول رہا تھا؟ اس شخص نے جواب دیا۔ میں ہوں، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا ہے، جو اس کی نیکیاں لکھنے میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

❖ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، اس حدیث کی سند مدنی ہے۔

820- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا فِي الظُّهْرِ، وَالْعَصْرِ، وَالْمَغْرِبِ، وَالْعِشَاءِ، وَالصُّبْحِ، فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ، اِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ صَلَّى الرَّكْعَةَ الْاٰخِرَةَ يَدْعُو عَلٰى حَيٍّ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ عَلٰى رِعْلٍ، وَذَكْوَانَ، وَعُصَيَّةَ، وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهٗ، وَكَانَ اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ يَدْعُوْهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَقَتَلُوْهُمْ، قَالَ عِكْرِمَةُ: هٰذَا مِفْتَاحُ الْقُنُوْتِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا ایک مہینہ ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر تمام نمازوں میں دعائے قنوت پڑھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری رکعت کے رکوع سے اٹھتے تو "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہنے کے بعد بنی سلیم کے قبیلے رعل، ذکوان اور عصیہ کے لئے بددعا کیا کرتے تھے۔ اور جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہوتے وہ "آمین" کہا کرتے تھے، کیونکہ ان کی طرف اسلام کے جن مبلغین کو بھیجا تھا، ان کو انہوں نے قتل کر دیا تھا۔ عکرمہ کہتے ہیں: یہ "مفتاح القنوت" ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا گیا۔

821- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَكَرِيَّا الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهٗ كَانَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ، وَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهٗ مُعَارِضٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ وَّوَائِلِ بْنِ حُجْرٍ

✧✧ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما (رکوع میں) اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں سے اوپر رکھتے اور کہا کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث اس کے معارض ہے۔

انس کی حدیث:

822 ـ فَحَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فَحَاذَى بِاِبْهَامَيْهِ اُذُنَيْهِ ثُمَّ رَكَعَ حَتّٰى اسْتَقَرَّ كُلُّ مَفْصِلٍ مِّنْهُ، وَانْحَطَّ بِالتَّكْبِيرِ حَتّٰى سَبَقَتْ رُكْبَتَاهُ يَدَيْهِ

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَا اَعْرِفُ لَهُ عِلَّةً وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

وَاَمَّا حَدِيثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ يَقَعُ رُكْبَتَاهُ قَبْلَ يَدَيْهِ، وَاِذَا رَفَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ قَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِشَرِيكٍ وَّعَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، وَلَعَلَّ مُتَوَهِّمًا يَتَوَهَّمُ اَنْ لَّا مُعَارِضَ لِحَدِيثٍ صَحِيحِ الْاِسْنَادِ اٰخَرُ صَحِيحٌ، وَهٰذَا الْمُتَوَهِّمُ يَنْبَغِي اَنْ يَّتَاَمَّلَ كِتَابَ الصَّحِيحِ لِمُسْلِمٍ حَتّٰى يَرٰى مِنْ هٰذَا النَّوْعِ مَا يَمَلُّ مِنْهُ. فَاَمَّا الْقَلْبُ فِي هٰذَا فَاِنَّهُ اِلٰى حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ اَمْيَلُ لِرِوَايَاتٍ فِي ذٰلِكَ كَثِيرَةٍ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا: آپ ﷺ نے تکبیر کہی، اور اپنے دونوں انگوٹھے کانوں کے برابر تک اٹھائے، پھر رکوع (اس انداز سے) کیا کہ آپ ﷺ کا ہر جوڑ مضبوط تھا، آپ ﷺ تکبیر کہتے ہوئے جھکے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے ہاتھ گھٹنوں کے نیچے تک گئے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔اور اس میں کوئی نقص بھی نہیں ہے۔

وائل بن حجر کی حدیث

وائل بن حجر کہتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ سجدہ کرتے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنے زمین پر لگاتے اور جب اٹھتے تو گھٹنوں سے پہلے ہاتھ اٹھاتے، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے شریک اور عاصم بن کلیب کی احادیث نقل کی ہیں اور ہوسکتا ہے کسی کو یہ غلط فہمی لگے کہ کوئی صحیح الاسناد حدیث دوسری صحیح حدیث کے معارض نہیں ہوسکتی۔اس غلط فہمی کے شکار شخص کو چاہئے کہ وہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی الصحیح کا غور سے مطالعہ کرے، تو اس کو اس کتاب میں اس طرح کی بہت ساری مثالیں مل جائیں گی۔اور جہاں تک دل کا معاملہ ہے تو وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کی طرف زیادہ مائل ہے کیونکہ ان کی روایت کے مطابق کثیر صحابہ اور تابعین سے احادیث مروی ہیں۔

823 ـ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَفَعَهُ، قَالَ: اِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ، فَاِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ وَجْهَهُ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ، وَاِذَا رَفَعَهُ فَلْيَرْفَعْهُمَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

حدیث: 822

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دار الباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 2464

اِذَا سَجَدَ الْعَبْدَ سَجَدَ مَعَهٗ سَبْعَةُ اَعْظُمٍ الْحَدِيْثَ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ چہرے کی طرح ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں، اس لئے جب کوئی (سجدے کے لئے) چہرہ زمین پر رکھے تو وہ اپنے دونوں ہاتھ بھی رکھے اور جب چہرہ اٹھائے تو ہاتھ بھی اٹھا لے۔

✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے محمد بن ابراہیم تیمی کی وہ حدیث نقل کی ہے جس میں انہوں نے عامر بن سعد کے واسطے سے عباس بن عبدالمطلب کی یہ روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے: جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات ہڈیاں بھی سجدہ کرتی ہیں۔ اسکے بعد مکمل حدیث ہے۔

824۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِیُّ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِیْقٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اِسْحَاقَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّبِیْعِیُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، یَقُوْلُ: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْجُدُ عَلٰی اَلْیَتَیِ الْکَفِّ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر سجدہ کرتے (یعنی سجدے میں ہاتھ کی ہتھیلیاں زمین پر رکھتے)

✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

825۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِیْهُ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰی، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَیْسٍ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَقْرَمَ، عَنْ اَبِیْهِ، اَنَّهٗ کَانَ مَعَ اَبِیْهِ بِالْقَاعِ مِنْ نَمِرَةَ، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

حدیث 823:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 892 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ/1986ء رقم الحدیث: 1092 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 4501 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 630 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/1991ء رقم الحدیث: 679 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 2472

حدیث 824:

اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 18627 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 1915 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 639 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 2500

وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَكُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰى عُفْرَتَيْ اِبْطَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا سَجَدَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى مَا اَصَّلْتُهُ فِيْ تَفَرُّدِ الابْنِ بِالرِّوَايَةِ عَنْ اَبِيْهِ

✧✧ عبیداللہ بن عبداللہ بن اقرم اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ اپنے والد کے ساتھ نمرہ کے میدان میں موجود تھے، جب رسول اللہ ﷺ نماز میں سجدہ کرتے تو میں آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی کو دیکھتا تھا۔

✣ یہ حدیث ہمارے بیان کئے ہوئے اس قانون کے مطابق ہے جو ہم نے باپ سے روایت کرنے میں بیٹے کے منفرد ہونے کے متعلق بیان کیا تھا۔

826- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْاَبَّارُ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَازِنُ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَجَدَ ضَمَّ اَصَابِعَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنی انگلیوں کو ملا لیتے۔

✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

827- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَمِّيْ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ اٰدَمَ بْنِ عَلِيٍّ الْبَكْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَبْسُطْ ذِرَاعَيْكَ وَادَّعِمْ عَلٰى رَاحَتَيْكَ، وَتَجَافَ عَنْ ضَبْعَيْكَ، فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ سَجَدَ كُلُّ عُضْوٍ مِّنْكَ مَعَكَ قَدِ احْتَجَّ

حدیث 825:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام ' 1406ھ 1986ء' رقم الحديث: 1108

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 695

اخرجه ابوبكر الحميدی فی "مسنده" طبع دارالكتب العلميه' مكتبه المتنبی' بيروت' قاهره ' رقم الحديث: 923

حدیث 826:

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/ 1993ء' رقم الحديث: 1920 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری' فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت' لبنان' 1390ھ/ 1970ء' رقم الحديث: 42 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/ 1994ء' رقم الحديث: 2526 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/ 1983ء' رقم الحديث: 26

حدیث 827:

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری' فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت' لبنان' 1390ھ/ 1970ء' رقم الحديث: 645

الْبُخَارِيُّ بِآدَمَ بْنِ عَلِيٍّ الْبَكْرِيِّ، وَاحْتَجَّ مُسْلِمٌ بِمُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، وَهٰذَا صَحِيْحٌ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی کہنیوں کومت پھیلاؤ اور اپنی ہتھیلیوں پر ٹیک لگاؤ اور اپنی کہنیوں کو پہلوؤں سے دور رکھو کیونکہ جب تم ایسا کرو گے تو تمہارا ہر عضو تمہارے ساتھ سجدہ کرے گا۔

✣✣ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے آدم بن علی بکری کی روایات نقل کی ہیں اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن اسحاق نقل کی ہیں اور یہ حدیث صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

828۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ النَّضْرِ الْحُوشِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَصْرٍ السُّوْرِيْنِيُّ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيْرَةِ، وَاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى جَخَّ سَمِعْتُ اَبَا زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيَّ، يَقُوْلُ: جَخَّ الرَّجُلُ فِيْ صَلَاتِهٖ اِذَا مَدَّ ضَبْعَيْهِ، وَيُجَافِيْ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَهُوَ اَحَدُ مَا يُعَدُّ فِيْ اِفْرَادِ النَّضْرِ بْنِ شُمَيْلٍ، وَقَدْ حَدَّثَ بِهٖ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَرْبَدَ التَّمِيْمِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو ہاتھ پاؤں ڈھیلے چھوڑ دیتے۔

✣✣ (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) زکریا عنبری بیان کرتے ہیں کہ آدمی کا نماز میں ہاتھ پاؤں ڈھیلے چھوڑنا، اس وقت ہوتا ہے، جب آدمی اپنے بازو پھیلائے اور رکوع و سجود میں ان کو دور رکھے۔ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ یہ حدیث نضر بن شمیل کے تفردات میں سے ہے۔ اور اسی حدیث کو زہیر بن معاویہ نے ابواسحاق کے واسطے سے اربد تمیمی کی سند سے براء کے حوالے سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

829۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنِ التَّمِيْمِيِّ الَّذِيْ قَدْ يُحَدِّثُ بِالتَّفْسِيْرِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَلْفِهٖ فَرَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ وَهُوَ مُجَخٍّ وَّخَرَّجَ يَدَيْهِ

حدیث 828:

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 647
ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث:2540

حدیث 829:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 899 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 2405 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث:2539

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا (اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی) پشت کی جانب سے آیا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی دیکھی، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ پاؤں ڈھیلے کئے ہوئے اور ہاتھوں کو باہر نکالے ہوئے تھے۔

830- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ عَمِّهٖ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ رُئِيَ وَضَحُ اِبْطَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، فَخَالَفَ عَبْدَ الْوَاحِدِ فِيْهِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔اسی حدیث کوابن عیینہ نے بھی روایت کیا ہے اور اس میں عبدالواحد سے اختلاف کیا ہے۔

(جیسا کہ درج ذیل حدیث میں ہے)

831- حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ عَمِّهٖ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ لَوْ شَائَتْ بُهَيْمَةٌ اَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ

✧✧ اُمّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے (تو اپنے بازوؤں کو پہلوؤں سے اتنا دور رکھتے) کہ اگر کوئی بکری کا بچہ گزرنا چاہتا تو گزر جاتا۔

832- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى الطَّرَسُوْسِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنِيْ عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا النَّضْرِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُوْلُ: قَالَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَعِيْ عَلٰى فِرَاشِيْ فَوَجَدْتُهٗ سَاجِدًا رَاصًّا عَقِبَيْهِ، مُسْتَقْبِلًا بِاَطْرَافِ اَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِعَفْوِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَبِكَ مِنْكَ اُثْنِيْ عَلَيْكَ لَا اَبْلُغُ كُلَّ مَا فِيْكَ فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: يَا عَائِشَةُ، اَخَذَكِ شَيْطَانُكِ؟ فَقُلْتُ: اَمَا لَكَ شَيْطَانٌ؟ قَالَ: مَا مِنْ اٰدَمِيٍّ اِلَّا لَهٗ شَيْطَانٌ، فَقُلْتُ:

حدیث 831:

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 657 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دار الباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 2536 اخرجه ابوبكر الحميدى فى "مسنده" طبع دار الكتب العلميه مكتبه المتنبى بيروت قاهره رقم الحديث: 314

وَإِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ؟ قَالَ: وَإِيَّايَ لٰكِنِّي اَعَانَنِي اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، لَا اَعْلَمُ اَحَدًا ذَكَرَ ضَمَّ الْعَقِبَيْنِ فِي السُّجُوْدِ غَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

✧✧ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: اُمّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر موجود پایا حالانکہ (کچھ دیر پہلے تو) آپ میرے بستر پر تھے۔ میں نے ان کو دیکھا: کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایڑیاں جوڑے ہوئے پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف کیے ہوئے سجدہ کر رہے تھے۔ میں نے سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگ رہے تھے (یا اللہ) ''میں تیری ناراضگی سے تیری خوشنودی کی پناہ مانگتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیرے درگزر کی پناہ مانگتا ہوں اور تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں تیری حمد و ثناء کرتا ہوں لیکن وہ تیرے شایان شان نہیں ہے'' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو کہنے لگے: اے عائشہ! تجھ پر شیطان غالب آ گیا تھا۔ میں نے کہا: آپ کے ساتھ بھی شیطان ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر انسان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ کے ساتھ بھی شیطان ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں میرے ساتھ بھی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر غلبہ دیا اور وہ مسلمان ہو گیا۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے ان لفظوں کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ اور میرے علم میں نہیں ہے کہ اس حدیث کے علاوہ کسی اور روایت میں سجدے کے دوران ایڑیاں ملانے کا ذکر کیا گیا ہو۔

833- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ تَمِيْمِ بْنِ مَحْمُوْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ، وَاَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ كَمَا يُوَطِّنُهُ الْبَعِيْرُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ لِمَا قَدَّمْتُ ذِكْرَهُ مِنَ التَّفَرُّدِ عَنِ الصَّحَابَةِ بِالرِّوَايَةِ

حدیث 832:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 879 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3493 اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي) رقم الحديث: 499 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 751 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 1933 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 654 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 2552 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ/1986ء رقم الحديث: 1100 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 197

✧✧ عبدالرحمان بن شبل فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے کوے کی طرح چگنے سے، درندوں کی طرح بیٹھنے سے اور اونٹ کی طرح ایک ہی جگہ ٹھہرے رہنے سے منع کیا ہے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح ہے اور شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا، اس کی وجہ پیچھے گزر چکی ہے کہ صحابہ سے روایت کرنے والا راوی منفرد ہے۔

834۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَجْلانَ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهٗ قَالَ: شَكَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَقَّةَ السُّجُوْدِ عَلَيْهِمْ اِذَا انْفَرَجُوا، فَقَالَ: اسْتَعِيْنُوْا بِالرُّكَبِ، قَالَ ابْنُ عَجْلانَ: وَذٰلِكَ اَنْ يَّضَعَ مِرْفَقَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ اِذَا اَطَالَ السُّجُوْدَ وَدَعَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں یہ شکایت کی کہ جب وہ کہنیاں وغیرہ کھول کر سجدہ کرتے ہیں تو ان کو مشقت ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: گھٹنوں سے مدد حاصل کرو۔ ابن عجلان کہتے ہیں: وہ اس طرح کہ جب سجدہ اور دعا طویل ہو جائے تو اپنی کہنیوں کو گھٹنوں پر رکھ لیا کرو۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

835۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْحَكَمُ بْنُ مُوْسَى الْقَنْطَرِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْوَاُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِىْ يَسْرِقُ

حدیث 833:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 862 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 1112 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1429 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 1323 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 15571 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 2277 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 662 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 696 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 2560

حدیث 834:

اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 8458 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 2553

صَلَاتَهُ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ يَسْرِقُ صَلَاتَهُ، قَالَ: لَا يُتِمُّ رُكُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَالَّذِىْ عِنْدِىْ اَنَّهُمَا لَمْ يُخَرِّجَاهُ لِخِلَافٍ فِيْهِ بَيْنَ كَاتِبِ الْاَوْزَاعِيِّ وَالْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سب سے برا چور وہ ہے، جو نماز میں چوری کرے، لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! نماز میں چوری کیسے ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے رکوع وسجود کو پوری طرح ادا نہ کرنا (نماز کی چوری ہے)

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے، ولید بن معلم اور اوزاعی کے کاتب میں اختلاف کی وجہ سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو نقل نہیں کیا۔

836- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ اَبِى الْعِشْرِيْنَ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَسْوَاَ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِىْ يَسْرِقُ صَلَاتَهُ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَكَيْفَ يَسْرِقُ صَلَاتَهُ، قَالَ: لَا يُتِمُّ رُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا كِلَا الْاِسْنَادَيْنِ صَحِيْحَانِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖ مذکورہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے روایت نہیں کیا۔

837- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ،

حدیث 835:

اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی' بیروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحدیث:1328 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث:11549 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 1888 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری' فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحدیث: 663 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبری" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 3809 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 1311 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغیر" طبع المکتب الاسلامی' دارعمار' بیروت' لبنان/عمان' 1405ھ 1985ء' رقم الحدیث: 335 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 3283 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2219 اخرجه ابن راهویه الحنظلی فی "مسنده" طبع مکتبه الایمان' مدینه منوره' (طبع اول) 1412ھ/1991ء' رقم الحدیث: 391 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/1988ء' رقم الحدیث:990

اَنۡبَاَنَا عَبۡدُ الرَّزَّاقِ، اَنۡبَاَنَا مَعۡمَرٌ، عَنۡ اِسۡمَاعِيۡلَ بۡنِ اُمَيَّةَ، عَنۡ نَّافِعٍ، عَنِ ابۡنِ عُمَرَ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ اَنۡ يَّعۡتَمِدَ عَلٰى يَدِهِ الۡيُسۡرٰى وَفِيۡ حَدِيۡثِ اِسۡحَاقَ: اَنۡ يَّعۡتَمِدَ الرَّجُلُ عَلٰى يَدَيۡهِ فِي الصَّلٰوةِ

هٰذَا حَدِيۡثٌ صَحِيۡحٌ عَلٰى شَرۡطِ الشَّيۡخَيۡنِ وَلَمۡ يُخَرِّجَاهُ

◈ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں بائیں ہاتھ کا سہارا لیتے ہوئے بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

❖ اسحاق کی روایت میں ہے کہ آدمی نماز میں دونوں ہاتھوں کا سہارا لے۔ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

838- حَدَّثَنَا اَبُوۡ نَصۡرٍ اَحۡمَدُ بۡنُ سَهۡلٍ الۡفَقِيۡهُ بِبُخَارٰى، حَدَّثَنَا سَهۡلُ بۡنُ الۡمُتَوَكِّلِ الۡبُخَارِيُّ، حَدَّثَنَا الۡعَلَاءُ بۡنُ عَبۡدِ الۡجَبَّارِ الۡعَطَّارُ، حَدَّثَنَا عَبۡدُ الۡوَاحِدِ بۡنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا الۡحَسَنُ بۡنُ عُبَيۡدِ اللّٰهِ، عَنۡ عَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ بۡنِ الۡاَسۡوَدِ، عَنۡ اَبِيۡهِ، عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ، قَالَ: مِنۡ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ اَنۡ يُّخۡفَى التَّشَهُّدُ

هٰذَا حَدِيۡثٌ صَحِيۡحٌ عَلٰى شَرۡطِ الشَّيۡخَيۡنِ وَلَمۡ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهٗ شَاهِدٌ بِاِسۡنَادٍ صَحِيۡحٍ عَنۡ عَآئِشَةَ

◈ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آہستہ آواز میں تشہد پڑھنا ''سنت'' ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے سند صحیح کے ساتھ مذکورہ حدیث کی شاہد حدیث موجود ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

839- حَدَّثَنَا أَبُو الۡفَضۡلِ مُحَمَّدُ بۡنُ إِبۡرَاهِيۡمَ الۡمُزَكِّي حَدَّثَنَا إِبۡرَاهِيۡمُ بۡنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيۡبٍ حَدَّثَنَا حَفۡصُ بۡنُ غِيَاثٍ عَنۡ هِشَامِ بۡنِ عُرۡوَةَ عَنۡ أَبِيۡهِ عَنۡ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهَا قَالَتۡ نَزَلَتۡ هٰذِهِ الۡآيَةُ فِي التَّشَهُّدِ وَلَا تَجۡهَرۡ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتۡ بِهَا

حدیث 837:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 992 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 692 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 2633

حدیث 838:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 986 اخرجه ابو عیسٰی الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 291 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 706 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 2670

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یہ آیت ''وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا'' (اپنی نماز کو نہ بہت زیادہ اونچی آواز میں پڑھو اور نہ بالکل پست) تشہد کے بارے میں نازل ہوئی۔

840- اَخْبَرَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحُسَيْنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، عَنْ اَبِيْ هَانِءٍ، عَنْ اَبِيْ عَلِيٍّ الْجَنْبِيِّ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا صَلّٰى يَحْمَدُ اللّٰهَ وَلَمْ يُمَجِّدْ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْصَرَفَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجِلَ هٰذَا فَدَعَاهُ، فَقَالَ لَهُ وَلِغَيْرِهِ: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِتَحْمِيْدِ رَبِّهٖ، وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ، وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَدْعُوْ بِمَا يَشَاءُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت فضالہ بن عبید الانصاری رضی اللہ عنہ

✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

841- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى التِّنِّيْسِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَةً وَّاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ يَمِيْلُ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ قَلِيْلًا شَيْئًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں ایک سلام پھیرتے تھے، اس دوران دائیں طرف

حدیث 840:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1481 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3477 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 1284 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 23982 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 1960 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 709 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 207 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 791

حدیث 841:

اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 918 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 2810 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 296

تھوڑا سا چہرہ پھیر لیتے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ قاسم نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ عمل بیان کیا ہے: کہ آپ ایک طرف سلام پھیرا کرتی تھیں، اس کی سند آپ تک وہیب بن خالد پھر عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور پھر قاسم کے واسطے سے پہنچتی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے عمرو بن ابی سلمہ اور زہیر بن محمد کی روایات نقل کی ہیں۔

842- حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْعَبْدِيِّ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْحَلَبِيُّ سَنَةَ خَمْسٍ وَّسَبْعِينَ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَافِظِ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَيْوَئِيلَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، فَقَدِ اسْتَشْهَدَ بِقُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِیْ مَوْضِعَيْنِ مِنْ كِتَابِهٖ، وَقَدْ اَوْقَفَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سلام حذف کرنا سنت ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے قرعہ بن عبدالرحمٰن کی احادیث کو بطور شاہد اپنی کتاب میں دومقام پر ذکر کیا ہے اور عبداللہ بن مبارک نے یہ حدیث اوزاعی کی سند سے موقوفاً بیان کی ہے۔

843- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اوزاعی کی سند کے ہمراہ بھی یہ روایت نقل کی ہے۔

844- سَاَلْتُ اَبَا زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيَّ، وَحَدَّثَنَا بِهٖ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِیْ غَرَزَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ، اَنْبَاَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَاءَهٗ جِبْرَائِيلُ فَقَرَاَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

حدیث 842

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1004 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 10898 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 734 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 2815

عَلِمَ اَنَّهَا سُورَةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام جب آپ کے پاس آکر (وحی سنانے سے پہلے) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم جان جاتے کہ یہ نئی سورت ہے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

845- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، وَاَخْبَرَنَا اَبُو قُتَيْبَةَ سَالِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْآدَمِيُّ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْلَمُ خَتْمَ السُّورَةِ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی سورت کا اختتام اس وقت تک نہ سمجھتے، جب تک بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل نہ ہوتی۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

846- حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْعَلَاءِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرٍ الْكُوفِيُّ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يُقَطِّعُهَا حَرْفًا حَرْفًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسلمان کسی سورت کا اختتام نہ جانتے یہاں تک کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل ہوتی، جب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نازل ہوجاتی تو وہ جان لیتے کہ (گذشتہ) سورت مکمل ہوچکی ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور رحیم نے سعید بن جبیر کا ذکر نہیں کیا۔

847- حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الشَّيْبَانِي حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ

حديث 846:

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 2207 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت لبنان' (طبع ثانی) 1403ھ' رقم الحدیث: 2617

جَعْفَرٍ الْكُوفِي بِمِصْرَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يَقْطَعُهَا حَرْفًا حَرْفًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اور الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ کو الگ الگ کر کے پڑھتے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

848- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ زِيَادٍ الْعَدْلُ، فِيْ اَوَّلِ كِتَابِ التَّفْسِيْرِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُوْنَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِي الصَّلٰوةِ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَعَدَّهَا اٰيَةً الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اٰيَتَيْنِ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثَلَاثُ اٰيَاتٍ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ، وَقَالَ: هٰكَذَا اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ وَجَمَعَ خَمْسَ اَصَابِعِهِ عُمَرُ بْنُ هَارُوْنَ اَصْلٌ فِي السُّنَّةِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَاِنَّمَا اَخْرَجْتُهُ شَاهِدًا

✧✧ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھی، اس کو ایک آیت شمار کیا۔ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ دو آیتیں الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تین آیتیں مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ چار آیتیں اور اسی طرح اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اور اپنی پانچوں انگلیاں اکٹھی کر لیں۔

❖ عمرو بن ہارون سنت کے حوالے سے اصل ہیں لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے ان کی یہ روایت نقل نہیں کی، تاہم میں نے اس کو شاہد کے طور پر نقل کیا ہے۔

849- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ نُعَيْمِ

حدیث 847:

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 2213 اخرجہ ابویعلٰی الموصلی فی "مسندہ" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 6920

حدیث 848:

اخرجہ ابوبکر بن خزیمۃ النیسابوری فی "صحیحہ" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 493

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 2214

الْمُجْمِرِ، قَالَ: كُنْتُ وَرَاءَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ فَقَرَاَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، ثُمَّ قَرَاَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ حَتّٰى بَلَغَ وَلَا الضَّالِّيْنَ، قَالَ: آمِيْنَ، وَقَالَ النَّاسُ: آمِيْنَ، وَيَقُوْلُ كُلَّمَا سَجَدَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، وَيَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ اِنِّیْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشَاهِدُهٗ

✧✧ نعیم المجمر کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔انہوں نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھی پھر سورۃ فاتحہ پڑھی، جب ولا الضالین پر پہنچے تو آمین کہا۔لوگوں نے بھی آمین کہا۔اور آپ جب بھی سجدہ کرتے، اللہ اکبر کہتے اور جب سلام پھیرتے تو کہتے: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم میں سے سب سے زیادہ میری نماز، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے ساتھ ملتی جلتی ہے۔

✥ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

850۔ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ السَّرَّاجِ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الضَّبِّیُّ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْهَرُ بِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھا کرتے تھے۔

851۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ اَنْبَاَ الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ اَنْبَاَ الشَّافِعِیُّ اَنْبَاَ عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ اَنَّ اَبَابَكْرِ بْنَ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى مُعَاوِيَةُ بِالْمَدِيْنَةِ صَلَاةً فَجَهَرَفِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَرَءَ فِيْهَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَلَمْ يَقْرَاْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لِلسُّوْرَةِ الَّتِیْ بَعْدَهَا حَتّٰى قَضٰى تِلْكَ الْقِرَاءَةَ فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ مَنْ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يَامُعَاوِيَةُ اَسَرَقْتَ الصَّلَاةَ اَمْ نَسِيْتَ فَلَمَّا صَلّٰى بَعْدَذٰلِكَ قَرَاَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لِلسُّوْرَةِ الَّتِیْ بَعْدَاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَكَبَّرَحِيْنَ يَهْوِیْ سَاجِدًا

هٰذَاحَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ فَقَدِ احْتَجَّ بِعَبْدِالْمَجِيْدِ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ وَسَائِرُ الرُّوَاةِ مُتَّفَقٌ عَلٰى عَدَالَتِهِمْ وَهُوَعِلَّةٌ لِحَدِيْثِ شُعْبَةَ وَغَيْرِهٖ مِنْ قَتَادَةَ عَلٰى عُلُوِّقَدْرِهٖ يُدَلِّسُ وَيَاْخُذُ عَنْ كُلِّ اَحَدٍ وَاِنْ كَانَ قَدْاُدْخِلَ

حدیث 849:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحدیث: 905 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 1797 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحدیث: 499 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 2223

فِي الصَّحِيحِ حَدِيثُ قَتَادَةَ فَإِنَّ فِي ضِدِّهِ شَوَاهِدُ أَحَدُهَا مَاذَكَرْنَاهُ وَمِنْهَا

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں نماز پڑھائی، جس میں بلند آواز سے قرات کی، اس میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی اور اس کے بعد والی سورت کے ساتھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہیں پڑھی۔ یہاں تک کہ قرات پوری ہوگئی۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو مہاجرین اور انصار میں سے جس جس نے یہ سنا وہ اپنی جگہ سے پکار کر کہنے لگے: اے معاویہ! نماز بدل گئی ہے یا تم بھول گئے ہو؟ اس کے بعد جب بھی انہوں نے نماز پڑھائی سورۃ فاتحہ کی بعد والی سورۃ کے ساتھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی اور جب بھی سجدے میں جاتے تکبیر کہتے۔

✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالمجید بن عبدالعزیز کی روایات نقل کی ہیں اور اس کے تمام راویوں کی عدالت پر تمام محدثین رحمۃ اللہ علیہم کا اتفاق ہے اور یہ شعبہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم کی اس حدیث کے لئے علت ہے جو انہوں نے قتادہ سے روایت کی کیونکہ وہ فن حدیث میں بلند مرتبہ رکھنے کے باوجود تدلیس کرتے ہیں اور ہر ایک سے روایت لے لیتے ہیں۔ اگرچہ انہوں نے صحیح میں قتادہ کی حدیث نقل کی ہے لیکن اس کے مدمقابل بھی کئی شواہد ہیں۔ ان میں سے ایک تو وہ ہیں جس کا ہم نے ذکر کر دیا۔ (ان میں سے ایک درج ذیل ہے)

852 ۔مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ يُوْسُفَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِيْ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، وَجَرِيْرٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: كَيْفَ كَانَ قِرَائَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ: كَانَتْ مَدًّا، ثُمَّ قَرَاَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَمُدُّ الرَّحْمٰنَ، وَيَمُدُّ الرَّحِيْمَ وَمِنْهَا

✧✧ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات کیسی ہوتی تھی؟ انہوں نے فرمایا: کھینچ کر ہوتی تھی۔ پھر انہوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی اور الرحمٰن اور الرحیم پر مد کی۔

(ان میں سے ایک شاہد یہ بھی ہے)

حدیث 852:

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دارابن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ1987ء' رقم الحدیث: 4758 اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دارابن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ1987ء' رقم الحدیث: 4759 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 1465 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 1353 اخرجه ابو عبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 12305 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 6316 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 2221 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 2906

853- مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ نَمِرٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْهَرُ بِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رُوَاةُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ اٰخِرِهِمْ ثِقَاتٌ وَّمِنْهَا

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جہراً بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے سنا۔

❖ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

(ایک شاہد یہ بھی ہے)

854- مَا حَدَّثَنَاهُ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ بِهَمْدَانَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ خَرَّزَاذَ الأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِي قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ مَا لَا أُحْصِي صَلَاةَ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ فَكَانَ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَبْلَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبَعْدَهَا وَسَمِعْتُ الْمُعْتَمِرَ يَقُوْلُ مَا اٰلُوْ اَنْ اَقْتَدِيَ بِصَلَاةِ اَبِي وَقَالَ أَبِي مَا اٰلُو اَنْ اَقْتَدِيَ بِصَلَاةِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ مَا اٰلُو أَنْ أَقْتَدِيَ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَاةُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ اٰخِرِهِمْ ثِقَاتٌ وَمِنْهَا

❖ محمد بن ابوسری عسقلانی کہتے ہیں: میں نے معتمر بن سلیمان کے پیچھے مغرب اور فجر کی بے شمار نمازیں پڑھی ہیں آپ سورۃ فاتحہ سے پہلے اور بعد میں جہراً بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا کرتے تھے۔ محمد کہتے ہیں: میں نے معتمد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں اپنے والد کی نماز کی اقتداء کرنے میں کوتاہی نہیں کرتا اور میرے والد نے یہ کہا تھا: کہ میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی نماز کی اقتداء کرنے میں سستی نہیں کرتا اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی اقتداء کرنے میں سستی نہیں کرتا۔

❖ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

(ایک شاہد یہ بھی ہے)

855- مَا حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مَكِّيُّ بْنُ اَحْمَدَ الْبَرْدَعِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْعَبَّاسُ بْنُ عِمْرَانَ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا اَبُوْ جَابِرٍ سَيْفُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ، وَخَلْفَ عُمَرَ، وَخَلْفَ عُثْمَانَ، وَخَلْفَ عَلِيٍّ، فَكُلُّهُمْ كَانُوْا يَجْهَرُوْنَ بِقِرَائَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّمَا ذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ شَاهِدًا لِمَا تَقَدَّمَهُ، فَفِيْ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا مُعَارَضَةٌ لِّحَدِيْثِ قَتَادَةَ الَّذِيْ يَرْوِيهِ اَئِمَّتُنَا عَنْهُ، وَقَدْ بَقِيَ، فِي الْبَابِ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُثْمَانَ، وَعَلِيٍّ، وَطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَالْحَكَمِ بْنِ عُمَيْرٍ الثُّمَالِيِّ، وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، وَبُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ، وَعَائِشَةَ بِنْتِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، كُلُّهَا مُخَرَّجَةٌ عِنْدِيْ فِي الْبَابِ تَرَكْتُهَا اِيْثَارًا لِلتَّخْفِيْفِ،

وَاخْتَصَرْتُ مِنْهَا مَا يَلِيقُ بِهٰذَا الْبَابِ، وَكَذٰلِكَ قَدْ ذَكَرْتُ فِي الْبَابِ مَنْ جَهَرَ بِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ، وَاَتْبَاعِهِمْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر، عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نمازیں ادا کی ہیں، یہ سب "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" بلند آواز سے پڑھا کرتے تھے۔

✤✤ اس حدیث کو میں نے سابقہ حدیث کے شاہد کے طور پر لکھا ہے اور ان حدیثوں میں جن کا ابھی ہم نے ذکر کیا قتادہ کی اس حدیث کا معارضہ موجود ہے، جو حدیث ہمارے ائمہ نے قتادہ سے روایت کی ہے جبکہ اس باب میں امیر المومنین عثمان، علی، طلحہ بن عبیداللہ، جابر بن عبداللہ، عبداللہ بن عمر، حکم بن عمیر، ثمالی، نعمان بن بشیر، عمرہ بن جندب، بریدہ اسلمی (رضی اللہ عنہم) اور اُمّ المومنین حضرت عائشہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا کی روایات ابھی باقی ہیں۔ میرے نزدیک یہ تمام روایات اس باب میں نقل ہونی چاہئیں، میں نے ان کو تخفیف کے لئے چھوڑ دیا ہے اور ان میں سے صرف ان احادیث پر اکتفا کیا ہے، جو اس باب کے ساتھ زیادہ مناسبت رکھتی ہیں اور اسی طرح اس باب میں، میں نے ان صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کا بھی ذکر کیا ہے جو بلند آواز سے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھا کرتے تھے۔

856- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ، قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا اَبُو هُرَيْرَةَ مَسْجِدَ بَنِي زُرَيْقٍ، فَقَالَ: ثَلَاثٌ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِنَّ تَرَكَهُنَّ النَّاسُ: كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ هٰكَذَا وَاَشَارَ اَبُو عَامِرٍ بِيَدِهِ، وَلَمْ يُفَرِّجْ بَيْنَ اَصَابِعِهِ وَلَمْ يَضُمَّهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَشَاهِدُهُ الْمُفَسِّرُ

✧✧ سعید بن سمعان کہتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بنی زریق کی مسجد میں ہمارے پاس آئے، کہنے لگے: تین عمل ایسے ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اور لوگ انہیں چھوڑ چکے ہیں، (ان میں سے ایک یہ ہے کہ) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوتے (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: اس وقت ابوعامر نے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کیا اور اپنی انگلیوں کو نہ تو مکمل کھلا رکھا نہ مکمل بند کیا۔

✤✤ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

857- مَا اَخْبَرَنَاهُ اَبُو مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْحَضْرَمِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ غَنَّامٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

حدیث 857

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 1769 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحدیث: 458 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 2151

سَمْعَانَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَنْشُرُ اَصَابِعَهٗ فِی الصَّلٰوۃِ نَشْرًا سَعِیْدُ بْنُ سَمْعَانَ تَابِعِیٌّ مَعْرُوْفٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اپنی انگلیوں کو پھیلا کر رکھتے تھے۔

✣✣ اس کی سند میں سعید بن سمعان معروف تابعی ہیں، اہل مدینہ میں سے ہیں۔

858۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْوَاسِطِیُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْاَسَدِیُّ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحُسَیْنِ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِیْعِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَاصِمٍ الْعَنَزِیِّ، عَنِ ابْنِ جُبَیْرٍ، وَفِیْ حَدِیْثِ وَهْبِ بْنِ جَرِیْرٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِیْهِ، اَنّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ، قَالَ: اللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُکْرَةً وَّاَصِیْلا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْثِهٖ وَنَفْخِهٖ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت نافع بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو تین مرتبہ: اَللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُکْرَةً وَّاَصِیْلا پڑھتے (پھر کہتے) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْثِهٖ وَنَفْخِهٖ

✣✣ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

859۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِیُّ، حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ الْمُلَائِیُّ، عَنْ بُدَیْلِ بْنِ مَیْسَرَةَ، عَنْ اَبِی الْجَوْزَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ، قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَکَانَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَا یَرْضٰی حَارِثَةَ بْنَ مُحَمَّدٍ، وَقَدْ رَضِیَهُ اَقْرَانُهٗ مِنَ الْاَئِمَّةِ، وَلَا اَحْفَظُ فِیْ قَوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ

حدیث 859

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 776 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 2177 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 155 اخرجه ابن راهویه الحنظلی فی "مسنده" طبع مکتبه الایمان مدینه منوره (طبع اول) 1412ھ/1991ء رقم الحدیث: 1000

وَبِحَمْدِكَ اَصَحّ مِنْ هَذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ، وَقَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَةُ فِيهِ عَنْ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُهٗ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے تو پڑھتے "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

✤ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ مالک بن انس رضی اللہ عنہ حارثہ بن محمد کو پسند نہیں کرتے تھے جبکہ ان کے ہم عصر دیگر ائمہ کرام ان کی روایات لیتے تھے اور نماز کے شروع میں نبی اکرم ﷺ کے "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ "پڑھنے کے سلسلے میں ان دو حدیثوں سے زیادہ صحیح کوئی حدیث میری نظر سے نہیں گزری جبکہ اسی بارے میں امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی یہ روایت صحیح ہے کہ وہ (نماز کے شروع میں یہ ہی) پڑھا کرتے تھے۔

860- حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَنْبَأَ مُعَاوِيَةُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ وَقَدْ أُسْنِدَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عُمَرَ وَلَا يَصِحُّ

✧✧ حضرت اسود روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ"

✤ (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) اس حدیث کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مسند بھی کیا گیا ہے لیکن یہ صحیح نہیں۔

861- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ الرَّقَّامُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ نَادٰى رَجُلًا كَانَ فِيْ اٰخِرِ الصُّفُوْفِ، فَقَالَ: يَا فُلَانُ، اَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ ؟ اَلَا تَنْظُرُ كَيْفَ تُصَلِّيْ ؟ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ اِنَّمَا يَقُوْمُ يُنَاجِيْ رَبَّهٗ فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ يُنَاجِيْهِ، اِنَّكُمْ تَرَوْنَ اَنِّيْ لَا اَرَاكُمْ، اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَرٰى مِنْ خَلْفِ ظَهْرِيْ كَمَا اَرٰى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ عَلٰى هٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی، جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو ایک شخص کو آواز دی جو کہ آخری صفوں میں بیٹھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! تو اللہ سے نہیں ڈرتا؟ تمہیں خیال نہیں کہ تم کس طرح نماز پڑھ رہے ہو؟ جب تم پڑھتے ہو تو اپنے رب سے محو گفتگو ہوتے ہو، اس لئے غور کرنا چاہئے کہ تم کس طرح بات کررہے ہو، تم یہ سمجھتے ہو کہ میں تمہیں (صرف آگے سے) دیکھتا ہوں۔ خدا کی قسم! میں اپنی پشت کی جانب سے بھی تمہیں

حدیث 861:

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 474

ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے اپنے آگے سے دیکھتا ہوں۔

✥ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں اس انداز سے نقل نہیں کیا گیا۔

862- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ الْقَاسِمِ الْعَتَكِيُّ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِيْ يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْاَحْوَصِ، يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ اَبَا ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ اللّٰهُ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ، فَاِذَا صَرَفَ وَجْهَهُ انْصَرَفَ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاَبُو الْاَحْوَصِ هٰذَا مَوْلٰى بَنِي اللَّيْثِ تَابِعِيٌّ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، وَثَّقَهُ الزُّهْرِيُّ وَرَوٰى عَنْهُ، وَجَرَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ مُنَاظَرَةٌ فِيْ مَعْنَاهُ

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک بندہ خود توجہ نہ ہٹائے، اس وقت تک اللہ تعالیٰ بندے کی طرف مسلسل متوجہ رہتا ہے اور جب بندہ توجہ ہٹا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی منہ پھیر لیتا ہے۔

✥ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور اس کی سند میں جو ابوالاحوص ہیں یہ بنی لیث کے غلام ہیں، تابعی ہیں، اہل مدینہ سے ہیں۔ امام زہری نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے، ان کے اور سعد بن ابراہیم کے درمیان اس حدیث کے معنی (کے تعین کے سلسلے) میں مناظرہ بھی ہوا تھا۔

863- اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ الْحَلَبِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ، اَنَّ اَبَا سَلَّامٍ، حَدَّثَهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَارِثُ الْاَشْعَرِيُّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ يَّعْمَلُ بِهِنَّ، فَاِذَا نَصَبْتُمْ وُجُوْهَكُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْصِبُ وَجْهَهُ لِوَجْهِ عَبْدِهٖ حَتّٰى

حديث 862:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 909 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام ' 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 1195 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 1423 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 21547 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 482 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 1118 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 3346 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 9345 اخرجه ابن ابی اسامه فی "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبويه مدينه منوره 1413ھ/1992ء رقم الحديث: 155

يُصَلِّي لَهُ فَلَا يَصْرِفُ عَنْهُ وَجْهَهُ حَتّٰى يَكُوْنَ الْعَبْدُ هُوَ الَّذِيْ يَنْصَرِفُ

وَقَدْ اَخْرَجَ الشَّيْخَانِ بِرُوَاةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ اٰخِرِهِمْ، وَلَمْ نَجِدْ لِلْحَارِثِ الْاَشْعَرِيِّ رَاوِيًا غَيْرَ مَمْطُوْرٍ اَبِيْ سَلَامٍ فَتَرَكَاهُ، وَقَدْ تَكَلَّمْتُ عَلٰى هٰذَا النَّحْوِ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ فَاَغْنٰى عَنْ اِعَادَتِهِ، وَالْحَدِيْثُ عَلٰى شَرْطِ الْاَئِمَّةِ صَحِيْحٌ مَّحْفُوْظٌ

✧✧ حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یحییٰ بن زکریا کو پانچ باتوں پرعمل کرنے کا حکم دیا (ان میں سے ایک یہ بھی تھی) جب اللہ کی بارگاہ میں متوجہ ہوں تو پھر اِدھر اُدھر دھیان مت کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ بندے کی توجہ کی وجہ سے متوجہ ہوتا ہے۔ بندہ اللہ کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ بندے سے اپنی توجہ نہیں ہٹاتا جب تک کہ بندہ خود توجہ نہ ہٹائے۔

✣ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے تمام راویوں کی روایات نقل کی ہیں اور حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے ممطور ابوسلام کے علاوہ اور کسی نے روایت نہیں لی، اس لئے شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے ان کو چھوڑ دیا، اس موضوع پر میں نے کئی مقامات پر گفتگو کردی ہے، اس لئے اب اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے اور یہ حدیث ائمہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے، محفوظ ہے۔

864- اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ حَكِيْمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى، وَاَبُوْ

حدیث 863:

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2863 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 17209 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 483 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 1571 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 3427 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث: 1161 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "مسند الشامیین" طبع موسسة الرساله بیروت لبنان 1405ھ/1984ء رقم الحدیث: 2870

حدیث 864:

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 587 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 1201 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 2485 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 2288 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 485 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 1124 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 2592 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 11559

عَمَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَفِتُ فِیْ صَلَاتِهٖ يَمِيْنًا وَشِمَالًا وَلَا يَلْوِیْ عُنُقَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِیِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدِ اتَّفَقَا عَلٰى اِخْرَاجِ حَدِيْثِ اَشْعَثَ بْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الْالْتِفَاتِ فِی الصَّلٰوةِ، فَقَالَ: هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ وَهٰذَا الْالْتِفَاتُ غَيْرُ ذٰلِكَ فَاِنَّ الْالْتِفَاتَ الْمُبَاحَ اَنْ يَّلْحَظَ بِعَيْنِهٖ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، وَلَهٗ شَاهِدٌ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران (آنکھ کے کنارے سے) دائیں بائیں تو توجہ کرلیا کرتے تھے لیکن اپنی گردن کو پیچھے کی جانب نہیں گھماتے تھے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اشعث بن ابی شعثاء کی وہ حدیث نقل کی ہے، جس میں انہوں نے اپنے والد کی سند سے مسروق سے اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان روایت کیا ہے (آپ فرماتی ہیں:) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ مبذول کرنے کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شیطان کی جھپٹ ہے، جس سے شیطان آدمی کی نماز چھین لیتا ہے (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) یہ التفات وہ نہیں ہے (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے) کیونکہ جائز التفات یہ ہے کہ آدمی صرف آنکھوں کو دائیں بائیں گھمالے۔

مذکورہ حدیث کے لئے سند صحیح کے ساتھ ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے۔

865- اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْحَافِظُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ، اَخْبَرَنِیْ زَيْدُ بْنُ سَلَامٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَلَامٍ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِیْ اَبُوْ كَبْشَةَ السَّلُوْلِیُّ، اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ سَهْلِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ، قَالَ: لَمَّا سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى حُنَيْنٍ، قَالَ: اَلَا رَجُلٌ يَكْلَؤُنَا اللَّيْلَةَ؟ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ اَبِیْ مَرْثَدِ الْغَنَوِیُّ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: انْطَلِقْ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَلْ حَسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ؟ قَالُوْا: لَا، فَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ وَيَلْتَفِتُ اِلَى الشِّعْبِ، فَلَمَّا سَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ فَارِسَكُمْ قَدْ اَقْبَلَ فَلَمَّا جَآءَ قَالَ: لَعَلَّكَ نَزَلْتَ؟ قَالَ: لَا اِلَّا مُصَلِّيًا، اَوْ قَاضِيًا حَاجَةً، ثُمَّ قَالَ: اِنِّیْ اطَّلَعْتُ الشِّعْبَيْنِ، فَاِذَا هَوَازِنُ بِظُعُنِهِمْ وَشَائِهِمْ، وَنَعَمِهِمْ مُتَوَجِّهُوْنَ اِلٰى حُنَيْنٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَنِيْمَةٌ لِّلْمُسْلِمِيْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

حدیث 865

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 2083

✧✧ حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ حنین کی طرف روانہ ہوئے تو فرمایا: کون شخص رات کو پہرہ دے گا؟ انس بن ابی مرثد غنوی نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چلو! اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور کہنے لگے: کیا تم نے اپنے پہرہ دار کو کہیں دیکھا؟ صحابہ نے جواب دیا: نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے لگے اور (دوران نماز) وادی کی طرف توجہ رکھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو فرمایا: تمہارا پہرہ دار آرہا ہے۔ جب وہ پہنچ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی جگہ چھوڑ کر کہیں چلے گئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں (میں صرف) نماز پڑھنے کے لئے یا قضائے حاجت کے لئے گیا تھا، پھر وہ کہنے لگا: میں ہوازن کے دو قبیلوں کی اطلاع لے کر آیا ہوں جو کہ اپنی بھیڑ بکریوں، اونٹوں (اور دیگر ساز وسامان) کے ہمراہ حنین کی طرف آرہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سب کچھ ان شاء اللہ کل مسلمانوں کے لئے مالِ غنیمت بنے گا۔

866- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ الضَّبِّيُّ الْبَغْدَادِيُّ بِاَصْبَهَانَ، حَدَّثَنَا مُحَاضِرُ بْنُ الْمُوَرِّعِ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ بِسُوْرَةِ الْاَعْرَافِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ اِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ اِرْسَالٌ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ مَّرْوَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ يُطَوِّلُ الرَّكْعَتَيْنِ وَحَدِيْثُ مُحَاضِرٍ هٰذَا مُفَسَّرٌ مُّلَخَّصٌ، وَقَدِ اتَّفَقَا عَلَى الْاِحْتِجَاجِ بِمُحَاضِرٍ

✧✧ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی دونوں رکعتوں میں سورۃ اعراف پڑھا کرتے تھے۔

✤✤ اگر اس حدیث میں ارسال نہ ہو تو یہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو ان لفظوں کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ ان دونوں نے ابن جریج کی وہ حدیث نقل کی ہے، جس میں انہوں نے ابن ابی ملیکہ پھر عروہ پھر مروان کے واسطے سے زید بن ثابت کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ مغرب کی دو رکعتوں میں طویل قرات کیا کرتے تھے۔ محاضر کی یہ حدیث جامع ہے اور مفسر ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے محاضر کی روایات نقل کی ہیں۔

867- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ لَفْظًا غَيْرَ مَرَّةٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَادٍ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَشْهَبُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنِيْ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَّحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اُمُّ الْقُرْاٰنِ عِوَضٌ مِّنْ غَيْرِهَا وَلَيْسَ غَيْرُهَا مِنْهَا عِوَضٌ قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ

حديث 866:

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ه/1970ء رقم الحديث: 517

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه/ 1991ء رقم الحديث:1063

الزُّهْرِيِّ مِنْ اَوْجُهٍ مُخْتَلِفَةٍ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ، وَرُوَاةُ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَكْثَرُهُمْ اَئِمَّةٌ، وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا، وَلِهٰذَا الْحَدِيْثِ شَوَاهِدُ بِاَلْفَاظٍ مُخْتَلِفَةٍ لَّمْ يُخَرِّجَاهُ وَاَسَانِيْدُهَا مُسْتَقِيْمَةٌ فَمِنْهَا

✧✧ حضرت عبادہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورۃ فاتحہ کسی دوسری سورۃ کا بدل ہو سکتی ہے لیکن کوئی دوسری اس کا بدل نہیں ہو سکتی۔

❖ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث زہری کے حوالے سے مختلف سندوں کے ہمراہ نقل کی ہے تاہم الفاظ کچھ مختلف ہیں، اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار پر ہیں بلکہ ان میں سے اکثر ائمہ ہیں۔

اس حدیث کی مختلف الفاظ میں متعدد شواہد موجود ہیں جن کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے نقل نہیں کیا حالانکہ ان کی سند بالکل درست ہے۔

پہلی شاہد حدیث:

868 - مَا حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى النَّهْرِيْزِيُّ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، حَدَّثَنَا فَيْضُ بْنُ اِسْحَاقَ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيُّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً مَّعَ الْاِمَامِ فَلْيَقْرَاْ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِيْ سَكَتَاتِهٖ، وَمَنِ انْتَهٰى اِلٰى اُمِّ الْكِتَابِ فَقَدْ اَجْزَاَهُ وَمِنْهَا

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص امام کے ساتھ فرضی نماز ادا کرے، اس کو چاہئے کہ امام کے وقفے کے وقت سورہ فاتحہ پڑھے اور جو شخص سورہ فاتحہ کے اختتام کے وقت پہنچا، اس کے لئے (امام کی فاتحہ ہی) کافی ہے۔

شاہد نمبر ۲:

869 - مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمُزَكِّيْ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ الْيَشْكُرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مَّكْحُوْلٍ، عَنْ مَّحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيِّ، وَكَانَ يَسْكُنُ اِيْلِيَاءَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ

حدیث 869:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 311 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 22746 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 1785 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1581 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 2753 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله بيروت لبنان 1405ھ/1984ء رقم الحديث: 300 اخرجه ابومحمد الكسی فی "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 188

فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَائَةُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: اِنِّیْ لَارَاكُمْ تَقْرَؤُوْنَ مِنْ وَرَاءِ اِمَامِكُمْ، قُلْنَا: اَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا، قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ، فَاِنَّهُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّا يَقْرَؤُهَا وَقَدْ اَدْخَلَ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عُبَادَةَ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ

✧✧ حضرت عبادہ بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی تو قرات کرنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت دشواری ہوئی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم میرے پیچھے قراءت کرتے ہو، ہم نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورۃ فاتحہ کے سوا اور کچھ نہیں پڑھا کرو کیونکہ جو فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

❖ ایک روایت میں محمود بن ربیع نے اپنے اور عبادہ بن صامت کے درمیان وہب بن کیسان کا بھی ذکر کیا ہے (جیسا کہ درج ذیل حدیث میں ہے)

870- حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِیُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ عُتْبَةَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِیْ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ التَّنُوْخِیُّ، عَنْ مَّكْحُوْلٍ، عَنْ مَّحْمُوْدٍ، عَنْ اَبِیْ نُعَيْمٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلْ تَقْرَؤُوْنَ فِی الصَّلٰوةِ مَعِیْ ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمِنْهَا

✧✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا نماز میں میرے ساتھ تم بھی قرات کرتے ہو؟ ہم نے کہا! جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورۃ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھا کرو۔

شاہد نمبر ۳:

871- مَا اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَابُ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مِهْرَانَ الْخَزَّازُ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِیُّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ فَرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ مَّحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِیِّ، قَالَ: قَامَ اِلٰى جَنْبِیْ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَقَرَاَ مَعَ الْاِمَامِ وَهُوَ يَقْرَاُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قُلْتُ: يَا اَبَا الْوَلِيْدِ، تَقْرَاُ وَتُسْمِعُ وَهُوَ يَجْهَرُ بِالْقِرَائَةِ ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِنَّا قَرَاْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَلِطَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَبَّحَ، فَقَالَ لَنَا حِيْنَ انْصَرَفَ: هَلْ قَرَاَ مَعِیْ اَحَدٌ ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: قَدْ عَجِبْتُ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا الَّذِیْ يُنَازِعُنِی الْقُرْاٰنَ، اِذَا قَرَاَ الْاِمَامُ فَلَا تَقْرَءُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَاِنَّهُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَاْ بِهَا هٰذَا مُتَابِعٌ لِّمَكْحُوْلٍ فِیْ رِوَايَتِهٖ عَنْ مَّحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَهُوَ عَزِيْزٌ، وَاِنْ كَانَ رِوَايَةُ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِیْ فَرْوَةَ فَاِنِّیْ ذَكَرْتُهُ شَاهِدًا

✧✧ حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا (نماز پڑھ رہا) تھا اور عبادہ امام کے ساتھ ساتھ قرات کر رہے تھے، جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے کہا: اے ابوولید! تم قرات کر رہے تھے؟

حالانکہ تم سن رہے تھے کہ امام صاحب بلند آواز سے قرات کر رہے ہیں۔ عبادہ نے کہا: جی ہاں! ہم نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے بھی قرات کی تھی تو رسول اللہ ﷺ کو قراءت میں غلطی لگ گئی پھر آپ ﷺ نے تسبیح پڑھی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم سے فرمایا: کیا میرے ساتھ کوئی قرات کر رہا تھا؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے بڑا عجیب لگا، میں نے سوچا یہ کون ہے؟ جو میرے ساتھ قرآن میں جھگڑ رہا ہے (پھر آپ ﷺ نے فرمایا) جب امام قرات کر رہا ہو تو تم قرات نہ کرو، سوائے سورۃ فاتحہ کے، کیونکہ جو شخص فاتحہ نہیں پڑھتا، اس کی نماز نہیں ہوتی۔

❖ یہ حدیث محمود بن ربیع سے مروی ہونے میں مکحول کی متابع ہے اور یہ عزیز ہے اور یہ حدیث اگرچہ اسحاق بن ابوفروہ کی روایت کردہ ہے لیکن میں نے اس کو شاہد کے طور پر ذکر کیا ہے۔

872۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُوْنٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يَّخْرُجَ يُنَادِيْ فِي النَّاسِ اَنْ لَّا صَلٰوةَ اِلَّا بِقِرَائَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَمَا زَادَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لَّا غُبَارَ عَلَيْهِ، فَاِنَّ جَعْفَرَ بْنَ مَيْمُوْنِ الْعَبْدِيَّ مِنْ ثِقَاتِ الْبَصْرِيِّيْنَ، وَيَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ لَا يُحَدِّثُ اِلَّا عَنِ الثِّقَاتِ، وَقَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَةُ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَاَنَّهُمَا كَانَا يَاْمُرَانِ بِالْقِرَائَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ باہر نکل کر لوگوں میں یہ منادی کر دیں کہ سورۃ فاتحہ اور کچھ مزید آیات پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

❖ یہ حدیث صحیح ہے، اس پر کوئی غبار نہیں ہے کیونکہ جعفر بن میمون کا شمار ثقہ بصری راویوں میں ہوتا ہے اور یحییٰ بن سعید تو ثقہ کے علاوہ کسی اور سے روایت ہی نہیں کرتے تھے۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: کہ امیر المومنین عمر بن خطاب اور حضرت علی بن طالب رضی اللہ عنہما کے متعلق یہ درج ذیل روایت صحیح ہے کہ وہ امام کے پیچھے قرات کیا کرتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث:

873۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَابٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ كَانَ يَاْمُرُ اَنْ يُقْرَاَ خَلْفَ الْاِمَامِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَسُوْرَةٍ وَّفِي الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ "

حدیث 873:

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دار الباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث:2756

✧✧ یزید بن شریک کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے امام کے پیچھے قرات کرنے کے متعلق مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا: سورۃ فاتحہ پڑھا کرو۔ میں نے کہا: اگرچہ (امام) آپ ہوں؟ انہوں نے فرمایا: اگرچہ (امام) میں ہوں۔ میں نے کہا: اگرچہ آپ بلند آواز سے قرات کر رہے ہوں؟ انہوں نے فرمایا: اگرچہ میں بلند آواز سے ہی قرات کر رہا ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث:

874- فَحَدَّثَنَاهُ أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ أَنْ يَقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

✧✧ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حکم دیا کرتے تھے کہ امام کے پیچھے پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ اور سورۃ اور آخری دو رکعتوں میں (صرف) سورۃ فاتحہ پڑھا کرو۔

875- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مِهْرَانَ بْنِ خَالِدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ نَحْوًا مِّنْ صَلَاتِكُمْ وَلٰكِنَّهُ كَانَ يُخَفِّفُ الصَّلٰوةَ كَانَ يَقْرَاُ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بِالْوَاقِعَةِ وَنَحْوِهَا مِنَ السُّوَرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاِنَّمَا خَرَّجَ مُسْلِمٌ بِاِسْنَادِهِ: كَانَ يَقْرَاُ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بِالْوَاقِعَةِ

✧✧ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری طرح نماز پڑھایا کرتے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں تخفیف کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں سورۃ واقعہ اور اس جیسی دوسری سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ساتھ یہ حدیث نقل کی ہے: کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں سورۃ واقعہ پڑھا کرتے تھے۔

876- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْقُرَشِيُّ بِالْكُوْفَةِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ

حدیث 875:

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 531 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 21033 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 1914 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان (طبع ثاني) 1403ھ رقم الحديث:2720

الْحَضْرَمِيّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ اَمِنَ الْقُرْاٰنِ هُمَا ؟ فَاَمَّنَا بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهِ اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَاَبُوْ اُسَامَةَ ثِقَةٌ مُّعْتَمَدٌ، وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَزَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ بِاِسْنَادٍ اٰخَرَ

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: سورۃ الفلق اور سورۃ الناس قرآن پاک میں سے ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اگلے دن) فجر کی نماز میں یہی دونوں سورتیں پڑھیں۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔اس حدیث کو ثوری سے روایت کرنے میں ابواسامہ منفرد ہیں اور ابواسامہ ثقہ ہیں، معتمد ہیں۔اسی حدیث کو عبدالرحمان بن مہدی اور زید بن حباب نے معاویہ بن صالح سے ایک دوسری سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔(جیسا کہ درج ذیل ہے)

877۔ فَاَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلٰى مُعَاوِيَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: كُنْتُ اَقُوْدُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاحِلَتَهُ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ: يَا عُقْبَةُ، اَلَا اُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا ؟ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَلَمَّا نَزَلَ صَلّٰى بِهِمَا صَلٰوةَ الْغَدَاةِ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ تَرٰى يَا عُقْبَةُ اَمَا حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ، عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ نَحْوَ هٰذَا الْاِسْنَادِ، وَهٰذَا الْاِسْنَادُ لَا يُعَلِّلُ الْاَوَّلَ فَاِنَّ هٰذَا اِسْنَادٌ لِّمَتْنٍ اٰخَرَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حدیث 876:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 952 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 1024 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 3855 اخرجه ابويعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 1734 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 931 اخرجه ابوبكر الكوفی فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 30210

حدیث 877:

اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 17388 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 17430 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 7848 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 3853 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 926

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک سفر میں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری چلا رہا تھا (اس دوران) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عقبہ! (آج تک) پڑھی گئی سورتوں میں سے دو بہترین سورتیں میں تمہیں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (۱) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس۔ پھر جب آپ نے ایک جگہ پر قیام کیا تو فجر کی نماز میں یہی دونوں سورتیں پڑھیں۔ پھر فرمایا: اے عقبہ! کیا خیال ہے؟

✤ زید بن حباب کی حدیث جو کہ معاویہ بن صالح سے مروی ہے، کی سند بھی اسی جیسی ہے اور یہ اسناد گزشتہ اسناد کو معلل نہیں کرتی کیونکہ یہ اسناد دوسرے متن کی ہے۔

878۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الصُّقْرِ السُّكَّرِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَجُلا كَانَ يَؤُمُّهُمْ بِقُبَاءَ، فَكَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّفْتَتِحَ سُوْرَةً يَقْرَاُ بِهَا قَرَاَ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، ثُمَّ يَقْرَاُ بِالسُّوْرَةِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْ صَلَاتِهٖ كُلِّهَا، فَقَالَ لَهٗ اَصْحَابُهٗ: اَمَا تَدَعُ هٰذِهِ السُّوْرَةَ اَوْ تَقْرَاُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَتَتْرُكُهَا ؟ فَقَالَ لَهُمْ: مَا اَنَا بِتَارِكِهَا، اِنْ اَحْبَبْتُمْ اَنْ اَؤُمَّكُمْ بِذٰلِكَ فَعَلْتُ وَاِلا فَلَا، وَكَانَ مِنْ اَفْضَلِهِمْ وَكَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يَّؤُمَّهُمْ غَيْرُهٗ، فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهٗ، فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا فُلَانُ، مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَفْعَلَ مَا يَاْمُرُكَ بِهٖ اَصْحَابُكَ ؟ وَمَا يَحْمِلُكَ عَلٰى لُزُوْمِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ ؟ فَقَالَ: اُحِبُّهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُبُّهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِيُّ اَيْضًا مُسْتَشْهِدًا بِعَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ فِيْ مَوَاضِعَ مِنَ الْكِتَابِ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد قبا میں ان کو نماز پڑھایا کرتا تھا (اس کی یہ عادت تھی کہ) کوئی بھی سورت شروع کرنے سے پہلے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (یعنی سورۃ اخلاص) پڑھا کرتا تھا، ہر نماز میں وہ اسی طرح کیا کرتا تھا، اس کے مقتدیوں نے اس سے کہا: تم یہ سورۃ کیوں نہیں چھوڑتے؟ یا صرف اسی سورت پر اکتفاء کیوں نہیں کر لیتے؟ اس نے ان کو جواب دیا: میں یہ عمل چھوڑنے کا نہیں ہوں، اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں تو ٹھیک ہے لیکن میں ایسے ہی کروں گا ورنہ تمہاری مرضی (اور صورت حال یہ تھی کہ) یہ آدمی ان سب سے زیادہ صاحب فضل و کمال تھا وہ خود بھی اس کے علاوہ کسی دوسرے کے پیچھے نماز پڑھنا پسند نہیں کرتے تھے۔ اس کے مقتدی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے اور تمام صورت حال بیان کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

حدیث 878:

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دارا بن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ 1987ء' رقم الحدیث: 741 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی' فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2901 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری' فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحدیث: 537 ذکره ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث:2296

اس کو بلا کر فرمایا: اے فلاں! کون سی چیز تمہیں اس بات پر عمل کرنے سے روک رہی ہے جس کا اصرار تمہارے مقتدی کر رہے ہیں اور کس بناء پر تم نے اس سورت کا التزام کیا ہوا ہے؟ اس نے جواب دیا: یارسول اللہ ﷺ! میں اس سورت سے محبت کرتا ہوں (اس پر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس سورۃ کی محبت تجھے جنت میں لے جائے گی۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالعزیز بن محمد کی روایات اپنی کتاب میں متعدد مقامات پر بطور شاہد ذکر کی ہیں۔

879۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا قُدَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَامِرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَتْنَا جَسْرَةُ بِنْتُ دَجَاجَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ، يَقُوْلُ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِآيَةٍ حَتّٰى اَصْبَحَ يُرَدِّدُهَا وَالْآيَةُ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ، وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ تمام رات صبح تک اسی آیت کا تکرار کرتے رہے "اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ، وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ (اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف کر دے تو تو غالب حکمت والا ہے)۔

✤✤ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

880۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَّاءُ، اَنْبَاَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، اَنْبَاَنَا مِسْعَرٌ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ السَّكْسَكِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا يُجْزِئُنِيْ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاِنِّيْ لَا اَقْرَاُ، قَالَ: قُلْ: سُبْحَانَ

حديث 879:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه٬ حلب٬ شام ٬ 1406ھ 1986ء٬ رقم الحديث: 1010 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" ٬ طبع دارالفكر٬ بيروت٬ لبنان٬ رقم الحديث: 1350 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه٬ قاهره٬ مصر٬ رقم الحديث: 21366 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه٬ بيروت٬ لبنان٬ 1411ھ/ 1991ء٬ رقم الحديث: 1083 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز٬ مكه مكرمه٬ سعودي عرب 1414ھ/1994ء٬ رقم الحديث: 4494 اخرجه ابوبكر الكوفي ٬ في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد٬ رياض٬ سعودي عرب٬ (طبع اول) 1409ھ٬ رقم الحديث: 31767

حديث 880

اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله٬ بيروت ٬ لبنان٬ 1414ھ/1993ء٬ رقم الحديث: 1808 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري٬ في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي٬ بيروت٬ لبنان٬ 1390ھ/1970ء٬ رقم الحديث: 544

اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، قَالَ: فَضَمَّ عَلَيْهَا الرَّجُلُ بِيَدِهِ وَقَالَ: هٰذَا لِرَبِّي فَمَاذَا اِلَيَّ؟ قَالَ: قُلِ: اغْفِرْ لِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ، وَعَافِنِيْ، قَالَ: فَضَمَّ عَلَيْهَا بِيَدِهِ الْاُخْرٰى وَقَامَ زَادَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ فِيْ حَدِيْثِهِ، قَالَ مِسْعَرٌ: كُنْتُ عِنْدَ اِبْرَاهِيْمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَاسْتَثْبَتُّهُ مِنْ غَيْرِهِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قرآن پڑھا ہوا نہیں ہوں، اس لئے مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیں جو قرآن کی جگہ مجھے کفایت کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھو سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اس پر اس شخص نے اپنا ایک ہاتھ اپنے سینے پر رکھا اور کہا: یہ تو میرے رب کے لئے ہے اور میرے لئے کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھو اغْفِرْ لِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ، وَعَافِنِيْ (یا اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے رزق عطا فرما اور مجھے عافیت عطا فرما۔) اس نے دوسرا ہاتھ بھی سینے پر رکھا اور اٹھ کر چلا گیا۔

❖ جعفر بن عون نے اس حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے: مسعر کہتے ہیں: میں ابراہیم کے ہاں موجود تھا اور وہ یہی حدیث بیان کر رہے تھے، انہوں نے اس سند کے علاوہ ایک دوسری سند سے بھی اس کو ثابت رکھا ہے۔ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

881- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْقَوْمِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ وَذَكَرَ ذٰلِكَ اِمَّا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً، فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا اَدْرِيْ مَا عِبْتَ عَلَيَّ مِنْ صَلَاتِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا لَا تَتِمُّ صَلٰوةُ اَحَدٍ حَتّٰى يُسْبِغَ الْوُضُوْءَ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، يَغْسِلُ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، وَيَمْسَحُ رَاْسَهُ وَرِجْلَهُ اِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُمَجِّدُهُ، وَيَقْرَاُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لَهُ فِيْهِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ، وَيَرْكَعُ، وَيَضَعُ كَفَّيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ حَتّٰى يَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَيَسْتَوِيْ، ثُمَّ يَقُوْلُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَيَسْتَوِيْ قَائِمًا حَتّٰى يَاْخُذَ كُلُّ عَظْمٍ مَاْخَذَهُ، ثُمَّ يُقِيْمُ صُلْبَهُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَسْجُدُ فَيُمَكِّنُ جَبْهَتَهُ مِنَ الْاَرْضِ حَتّٰى يَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ، وَيَسْتَوِيْ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْفَعُ رَاْسَهُ، وَيَسْتَوِيْ قَاعِدًا عَلٰى مَقْعَدَتِهِ وَيُقِيْمُ صُلْبَهُ فَوَصَفَ الصَّلٰوةَ هٰكَذَا حَتّٰى فَرَغَ،

ثُمَّ قَالَ: لَا يَتِمُّ صَلٰوةُ اَحَدِكُمْ حَتّٰى يَفْعَلَ ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ بَعْدَ اَنْ اَقَامَ هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى اِسْنَادَهٗ فَاِنَّهٗ حَافِظٌ ثِقَةٌ، وَكُلُّ مَنْ اَفْسَدَ قَوْلَهٗ فَالْقَوْلُ قَوْلُ هَمَّامٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا السِّيَاقَةِ، اِنَّمَا اتَّفَقَا فِيْهِ عَلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَقَدْ رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِي التَّارِيْخِ الْكَبِيْرِ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مِنْهَالٍ وَّحَكَمَ لَهٗ بِحِفْظِهٖ، ثُمَّ قَالَ: لَمْ يُقِمْهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ،

✧✧ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں موجود تھے کہ ایک شخص آیا، اس نے مسجد میں آ کر نماز پڑھی۔ نماز سے فارغ ہو کر وہ آیا اور رسول اللہ ﷺ اور دیگر لوگوں کو اس نے سلام کیا۔ رسول اکرم ﷺ نے اس سے کہا: واپس جاؤ اور (دوبارہ) نماز پڑھو کیونکہ تیری نماز نہیں ہوئی، یہی بات دوسری مرتبہ (نماز پڑھنے کے بعد) بھی آپ ﷺ نے اس سے کہی اور (شاید) تیسری مرتبہ بھی یہی بات کہی۔ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ آپ نے میری نماز میں کون سی غلطی نوٹ کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی بھی شخص کی نماز مکمل ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق کامل وضو کرے (یعنی) اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھوئے، سر کا مسح کرے اور دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئے، پھر تکبیر کہے، پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے (یعنی ثناء اور فاتحہ پڑھے) قرآن کی کسی سورۃ سے (کم از کم) اتنا (ضرور) تلاوت کرے، جتنا پڑھنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم ارشاد فرمایا ہے۔ پھر تکبیر کہے اور اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھ دے، یہاں تک کہ اس کے اعضاء مطمئن ہو جائیں اور برابر ہو جائیں پھر پڑھے "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ

حدیث 881:

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحيحه" (طبع ثالث) دارابن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ1987ء' رقم الحدیث: 5897 اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحيحه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 397 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی' فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2692 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه' حلب' شام' 1406ھ 1986ء' رقم الحدیث: 1053 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" ' طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 1060 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی' بیروت' لبنان' 1407ھ 1987ء' رقم الحدیث: 1329 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 19019 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری' فی "صحيحه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحدیث: 454 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 640 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 2091 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 6622 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 4520 اخرجه ابوبکر الشیبانی فی "الآحاد والمثانی" طبع دارالرایة' ریاض' سعودی عرب' 1411ھ/1991ء' رقم الحدیث: 1976 اخرجه ابوبکر الکوفی' فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد' ریاض' سعودی عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحدیث: 2958 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' (طبع ثانی) 1403ھ' رقم الحدیث: 3739

حَمِدَہ"۔ پھر سیدھا کھڑا ہوجائے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنے مقام پر درست ہوجائے اور اس کی پشت سیدھی ہوجائے، پھر تکبیر کہے اور سجدے میں چلا جائے، اپنی پیشانی کو زمین پر جمادے یہاں تک کہ اس کے جوڑ مطمئن ہوجائیں اور درست ہوجائیں۔ پھر تکبیر کہے اور سر کو اٹھائے اور اپنی مقعد پر وزن ڈالتے ہوئے بیٹھ جائے اور اپنی کمر کو سیدھا رکھے (رسول اکرم ﷺ نے) یوں نماز کا مکمل طریقہ بیان فرمایا۔ جب آپ ﷺ مکمل طریقہ بیان کر کے فارغ ہوئے تو فرمایا: جب تک اس طریقے سے نماز نہیں پڑھو گے، تمہاری نماز نہیں ہوگی۔

✥ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ مزید برآں یہ کہ ہمام بن یحییٰ نے اس کی سند کو قائم بھی رکھا ہے۔ ہمام حافظ ہیں، ثقہ ہیں۔ ان کے خلاف بات کوئی بھی کرے، معتبر قول "ہمام" ہی کا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے عبید اللہ بن عمر کی وہ روایات نقل کی ہیں، جو انہوں نے سعید المقبری کے واسطے سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہیں جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہی حدیث تاریخ کبیر میں حجاج بن منہال کے حوالے سے نقل فرمائی ہے اور ان کے حافظ ہونے کا موقف اپنایا ہے۔ پھر فرمایا: اس کو حماد بن سلمہ نے قائم نہیں رکھا۔

882- حَدَّثَنَا بِصِحَّةِ مَا ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَقَدْ اَقَامَ هٰذَا الْاِسْنَادَ دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ، وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ،

اَمَّا حَدِيْثُ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ،

✧ یحییٰ بن خلاد اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا جبکہ رسول اکرم ﷺ نماز پڑھ چکے تھے اس نے نماز پڑھی (پھر اس کے بعد کی تفصیلی حدیث بیان کی)

✥ اس کی سند کو داؤد بن قیس الفراء، محمد بن اسحاق بن یسار اور اسماعیل بن جعفر بن ابی کثیر نے قائم رکھا ہے۔

داؤد بن قیس کی حدیث:

883- فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، قَالَ: قُرِئَ عَلَى ابْنِ وَهْبٍ: اَخْبَرَكَ دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، وَاَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَكِيْمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَاَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ عَمِّهٖ وَكَانَ بَدْرِيًّا، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ

وَاَمَّا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ،

✧ داؤد بن قیس کی سند کے ہمراہ بھی یہ حدیث شریف گزشتہ حدیث کے مفہوم کے مطابق منقول ہے۔

محمد بن اسحاق بن یسار کی حدیث:

884- فَاَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَادِ بْنِ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِيْ زُرَيْقٌ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بَعْدَ اَنْ فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ، فَصَلّٰى ثُمَّ اَقْبَلَ حَتّٰى قَامَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: وَعَلَيْكَ، ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ،

وَاَمَّا حَدِيْثُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ،

✧✧ محمد بن اسحاق بن یسار کی سند کے ہمراہ بھی یہ حدیث گزشتہ حدیث کے مفہوم کے مطابق منقول ہے۔

اسماعیل بن جعفر کی حدیث:

885- فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عِيْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى التِّرْمِذِيُّ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّقَفِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَادِ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا، قَالَ رِفَاعَةُ: وَنَحْنُ مَعَهُ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ كَالْبَدَوِيِّ فَصَلّٰى، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ

✧✧ اسماعیل بن جعفر کی سند کے ہمراہ بھی یہ حدیث گزشتہ حدیث کے مفہوم کے موافق منقول ہے۔

886- اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ

حدیث 886:

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 673 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 582 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 235 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 780 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 980 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 17133 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 2127 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1507 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 855 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 603 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث: 618 اخرجه ابوبکر الحمیدی فی "مسنده" طبع دارالکتب العلمیه مکتبه المتنبی بیروت قاهره رقم الحدیث: 457 اخرجه ابوالحسن الجوهری فی "مسنده" طبع موسسه نادر بیروت لبنان 1410ھ/1990ء رقم الحدیث: 857

السَّهْمِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَكْثَرُهُمْ قُرْاٰنًا، فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقُرْاٰنِ وَاحِدًا فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ وَاحِدًا فَاَفْقَهُهُمْ فِقْهًا، فَاِنْ كَانُوْا فِي الْفِقْهِ وَاحِدًا فَاَكْبَرُهُمْ سِنًّا

قَدْ اَخْرَجَ مُسْلِمٌ حَدِيْثَ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ هٰذَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ اَفْقَهُهُمْ فِقْهًا وَهٰذِهِ لَفْظَةٌ غَرِيْبَةٌ عَزِيْزَةٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ الصَّحِيْحِ، وَلَهٗ شَاهِدٌ مِّنْ حَدِيْثِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ

✧✧ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی امامت وہ شخص کرائے جوان میں سب سے بہترین قرآن پڑھنا جانتا ہو۔ اگر تمام لوگ قرآن پڑھنے (ادائیگی) میں برابر ہوں تو پھر وہ جو، ان میں سب سے پہلے ہجرت کرنے والا ہے، وہ امامت کرائے اور اگر سب لوگ ہجرت میں بھی برابر ہوں تو جو، ان میں سب سے زیادہ فقہی سمجھ بوجھ رکھنے والا ہے، وہ امامت کرائے اور اگر تمام لوگ فقہی سمجھ بوجھ میں بھی برابر ہوں تو پھر جو، ان میں سب سے زیادہ عمر والا ہوگا، وہ امامت کرائے۔

✣✣ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسماعیل بن رجاء کی حدیث نقل کی ہے لیکن اس میں ”فَاَفْقَهُهُمْ فِقْهًا“ کے الفاظ نہیں ہیں اور یہ لفظ اس سند کے ہمراہ غریب، عزیز ہے۔

حجاج بن ارطاۃ کی سند کے حوالے سے مذکورہ حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

887۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيْمِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْجَارُوْدِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَفْقَهُهُمْ فِي الدِّيْنِ، فَاِنْ كَانُوْا فِي الدِّيْنِ سَوَاءً فَاَقْرَؤُهُمْ لِلْقُرْاٰنِ، وَلَا يَؤُمُّ الرَّجُلُ فِيْ سُلْطَانِهٖ، وَلَا يَقْعُدُ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

✧✧ حجاج بن ارطاۃ نے اسماعیل بن رجاء کی سند سے اوس بن ضمعج کے حوالے سے حضرت عقبہ بن عامر سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قوم کی امامت وہ کرائے، جو اُن میں سب سے پہلے ہجرت کرنے والا ہو، اگر تمام لوگ ہجرت میں برابر ہوں تو پھر جو دین کی سب سے زیادہ سمجھ بوجھ رکھنے والا ہے (وہ امامت کا زیادہ حقدار ہے) اگر دینی سمجھ بوجھ میں برابر ہوں تو سب سے بہتر قرآن پڑھنے والا، اور کوئی شخص اپنے امیر کی موجودگی میں امامت نہ کرائے اور (اس کی تعظیم کے لئے جب کھڑا ہوا ہو تو) اس کی اجازت کے بغیر مت بیٹھے۔

888۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيْ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ

وَقَّاصٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَمُتْ نَبِيٌّ حَتّٰى يَؤُمَّهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدِ اتَّفَقَا جَمِيْعًا عَلٰى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی نبی انتقال نہیں کرتا، یہاں تک کہ اس کی قوم میں سے کوئی شخص اس کی امامت کراتا ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھنے والی روایت نقل کی ہے۔

889- اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْعَلَاءِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْكُوْفِيُّ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّارٍ اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا عَنْ يَّمِيْنِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اسْتَوُوْا وَتَعَادَلُوْا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقامت کے بعد دائیں بائیں، یوں یوں مڑ کر صفیں درست کرنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

890- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، قَالَ: قُرِءَ عَلٰى

حديث 888:

اخرجه ابن ابی اسامه فی "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبويه' مدينه منوره 1413ه/1992ء' رقم الحديث:988

اخرجه ابن ابی اسامه فی "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبويه' مدينه منوره 1413ه/1992ء' رقم الحديث:988

حديث 890:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ه' 1986ء' رقم الحديث: 857 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "الموطا" طبع داراحياء التراث العربی (تحقيق فواد عبدالباقی) رقم الحديث: 296 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 16442 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ه/ 1991ء' رقم الحديث: 930 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ه/1994ء' رقم الحديث: 3454 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ه/1983ء' رقم الحديث: 697 اخرجه ابوبكر الشيبانی فی "الاحادوالمثانی" طبع دارالراية' رياض' سعودی عرب' 1411ه/1991ء' رقم الحديث:958

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ اَخْبَرَكَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْهَمْدَانِيُّ بِهَا، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْجَزَّارِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ، يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي الدِّيلِ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُوذِنَ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى، ثُمَّ رَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِيْ مَجْلِسِهِ كَمَا هُوَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ؟ قَالَ: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَلٰكِنِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِيْ اَهْلِيْ، قَالَ: فَاِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ

✧✧ بنوالدیل کے ایک شخص بسر بن محجن اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ (ایک دفعہ) وہ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ گئے اور نماز پڑھ کر آ گئے، لیکن وہ محجن بدستور اسی جگہ پر بیٹھا ہوا رہا۔ رسول اکرم ﷺ نے اسے کہا: تو نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟ کیا تو مسلمان نہیں ہے؟ اس نے جواباً کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ لیکن میں گھر میں نماز پڑھ کر آیا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: جب مسجد میں آ جاؤ تو لوگوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھا کرو اگرچہ گھر میں تم نماز پڑھ چکے ہو۔

891- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، اَنْبَاَنَا الشَّافِعِيُّ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، فَذَكَرَهُ بِنَحْوِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ الْحَكَمُ فِيْ حَدِيْثِ الْمَدَنِيِّيْنَ، وَقَدِ احْتَجَّ بِهِ فِي الْمُوَطَّاَ وَهُوَ مِنَ النَّوْعِ الَّذِيْ قَدَّمْتُ ذِكْرَهُ اَنَّ الصَّحَابِيَّ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ رَاوِيَانِ لَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی اس طرح کی حدیث منقول ہے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا اور حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ مدنی راویوں کی حدیث کے سلسلہ میں "حکم" ہیں اور انہوں نے اپنی موطا میں یہ حدیث نقل بھی کی ہے اور یہ بھی وہی قسم ہے جس کا پہلے کئی مرتبہ ذکر ہو چکا ہے کہ جب کسی صحابی کا ایک سے زیادہ کوئی راوی نہ ہو (تو اگر ان تک طریق درست ہوگا تو ہم وہ حدیث نقل کریں گے)۔

892- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ

حدیث 892:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام ۱۴۰6ھ 1986ء رقم الحدیث: 858 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 17509 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 1565 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1638 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبری" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 931 اخرجه ابوبکر الشیبانی فی "الاحاد والمثانی" طبع دارالرایة ریاض سعودی عرب 1411ھ/1991ء رقم الحدیث:1462

سُفْيَانَ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْفَقِيْهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ الْهَيْثَمِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي اللَّيْثِ، حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يَّعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَلَمَّا سَلَّمَ اَبْصَرَ رَجُلَيْنِ فِيْ اَوَاخِرِ النَّاسِ فَدَعَاهُمَا، فَقَالَ: مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَ النَّاسِ ؟ فَقَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْنَا فِي الرِّحَالِ، قَالَ: فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فِيْ رَحْلِهٖ ثُمَّ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ مَعَ الْاِمَامِ فَلْيُصَلِّهَا مَعَهٗ فَاِنَّهَا لَهٗ نَافِلَةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ رَوَاهُ شُعْبَةُ، وَهِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، وَغَيْلَانُ بْنُ جَامِعٍ، وَاَبُوْ خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ، وَاَبُوْ خَالِدٍ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، وَمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، وَشَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَّعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، وَقَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِيَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ

❖❖ جابر بن یزید بن اسود، اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے منیٰ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھی۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا، تو آخری صفوں میں دو آدمیوں کو دیکھا (کہ انہوں نے جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی) آپ ﷺ نے ان کو اپنے پاس بلا کر پوچھا: تم نے جماعت کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟ انہوں نے جواب دیا: یارسول اللہ ﷺ ہم نے اپنے خیموں میں نماز پڑھ لی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: آئندہ ایسے مت کرنا۔ جب کوئی شخص اپنے خیمے میں نماز پڑھ لے اور پھر امام کے ساتھ نماز پالے، اس کو چاہئے کہ وہ امام کے ساتھ بھی نماز پڑھے، یہ نماز اس کے لئے نفل ہو جائے گی۔

✣✣ اس حدیث کو شعبہ، ہشام بن حسان، غیلان بن جامع، ابوخالد الدالانی، ابوعوانہ، عبدالملک بن عمیر، مبارک بن فضالہ، شریک بن عبداللہ اور دیگر محدثین ؒ نے یعلی بن عطاء سے روایت کیا ہے اور امام مسلم ؒ نے یعلی بن عطاء کی روایات نقل کی ہیں۔

893- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَزْوَانَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ السَّكَنِ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، وَعَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَيَانٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيْرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْ فَلَا

حدیث 893:

اضرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 793 اضرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 2064 ذکره ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 4719 اضرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 12266 اضرجه ابوالحسن الجوہری فی "مسنده" طبع موسسه نادر' بیروت' لبنان' 1410ھ/1990ء' رقم الحدیث: 482

صَلٰوةَ لَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ اَوْقَفَهُ غُنْدَرُ، وَاَكْثَرُ اَصْحَابِ شُعْبَةَ وَهُوَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَهُشَيْمٌ وَّقُرَادُ اَبُوْ نُوْحٍ ثِقَتَانِ، فَاِذَا وَصَلَاهُ فَالْقَوْلُ فِيْهِ قَوْلُهُمَا وَلَهُ فِيْ سَنَدِهٖ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ شَوَاهِدُ، فَمِنْهَا

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص اذان سنے لیکن اس کا جواب نہ دے، اس کی نماز قبول نہیں ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔اور اس حدیث کوغندراور شعبہ کے اکثر اصحاب نے روایت کیا ہے اوراس کی سند میں ہشیم اور قراد ابونوح ثقہ راوی ہیں، جب یہ کسی حدیث کومتصل کردیں تو بات انہی کی معتبر ہوتی ہے۔

مذکورہ حدیث کی شواہد حدیثیں، جن میں شعبہ نے عدی سے روایت کی ہے۔

شاہد(۱)

894۔ مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيِّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الصَّفَّارُ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ سَهْلٍ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يَاْتِهٖ فَلَا صَلٰوةَ لَهُ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ وَّمِنْهَا

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص اذان سننے کے باوجود مسجد میں نہ آئے، اس کی نماز قبول نہیں، سوائے اس کے کہ کوئی عذر ہو۔

شاہد(۲)

895۔ مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيْبٍ الْمَعْمَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ الْخَلِيْلِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سُلَيْمَانَ دَاوُدُ بْنُ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يَاْتِهٖ، فَلَا صَلٰوةَ لَهُ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ

وَّفِي الشَّوَاهِدِ لِشُعْبَةَ فِيْهِ مُتَابَعَاتٌ مُّسْنَدَةٌ، فَمِنْهَا

✧✧ داؤد بن حکم نے بھی شعبہ کی مذکورہ سند کے ہمراہ بعینہ یہی حدیث نقل کی ہے اور شواہد میں شعبہ کی متابعاتِ مسندہ بھی موجود ہیں۔

متابع(۱)

896۔ مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيْهُ بِبُخَارٰى، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ اُنَيْفٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ اَبِيْ جَنَابٍ، عَنْ مَغْرَاءَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِیَ فَلَمْ یَمْنَعْہُ مِنَ اتِّبَاعِہٖ عُذْرٌ فَلَا صَلٰوۃَ لَہٗ، قَالُوْا: وَمَا الْعُذْرُ؟ قَالَ: خَوْفٌ، اَوْ مَرَضٌ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان سنے اور بغیر کسی عذر کے، جماعت میں حاضر نہ ہو، اس کی نماز قبول نہیں ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) عذر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوف یا بیماری۔

متابع نمبر (۲)

897- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِیٍّ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ الصَّیْدَلَانِیُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ الْجَرَوِیُّ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ قَرْمٍ، عَنْ اَبِیْ جَنَابٍ، عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَمِعَ الصَّلٰوۃَ یُنَادٰی بِہَا صَحِیْحًا مِّنْ غَیْرِ عُذْرٍ، فَلَمْ یَاْتِہَا لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ لَہٗ صَلٰوۃً فِیْ غَیْرِہَا، قِیْلَ: وَمَا الْعُذْرُ؟ قَالَ: الْمَرَضُ اَوِ الْخَوْفُ وَمِنْہَا

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صحت مند ہو اور کوئی عذر اس کو لاحق نہ ہو، وہ اذان سننے کے باوجود اگر مسجد میں آ کر نماز نہیں پڑھتا تو اللہ تعالیٰ اس کی کسی دوسری جگہ (مسجد کے علاوہ) پڑھی ہوئی نماز قبول نہیں کرتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: عذر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرض یا خوف۔

متابع (۳)

898- مَا اَخْبَرَنَاہُ اَبُوْ بَکْرٍ اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِیْہُ بِالرَّیِّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْاَزْرَقِ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ الْیَمَامِیُّ، عَنْ یَّحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ، عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا صَلٰوۃَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ اِلَّا فِی الْمَسْجِدِ وَقَدْ صَحَّتِ الرِّوَایَۃُ فِیْہِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی، عَنْ اَبِیْہِ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ یُجِبِ الْحَدِیْثَ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد کے پڑوس میں رہنے والے کی نماز مسجد کے علاوہ قبول نہیں کی جاتی۔

❖ اس سلسلے میں ابوموسیٰ کی ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت بھی صحیح ہے کہ جس نے اذان سنی لیکن اس کو قبول نہ کیا (اس کے بعد پوری حدیث ہے)

899- حَدَّثَنَاہُ اَبُوْ بَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الشَّافِعِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ الْقَاضِیُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ، عَنْ اَبِیْ حُصَیْنٍ، عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْہِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

حدیث 898

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 4721

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَارِغًا صَحِيْحًا فَلَمْ يُجِبْ فَلَا صَلٰوةَ لَهُ

✧✧ ابوبردہ بن ابوموسیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان سنے اور اس وقت وہ فارغ اور تندرست ہو لیکن اس کے باوجود وہ نماز پڑھنے مسجد میں نہ آئے، اس کی نماز قبول نہیں ہے۔

900- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَانَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ حُبَيْشٍ، عَنْ مَّعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِيْ قَرْيَةٍ وَّلَا فِيْ بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلٰوةُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ، فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان سنا ہے کہ: کسی شہر یا گاؤں میں تین آدمی موجود ہوں اور وہ نماز جماعت کے ساتھ نہ پڑھیں، تو شیطان ان پر غالب آجاتا ہے۔ اس لئے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ضروری ہے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

901- حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ عِيْسَى الْحَافِظُ الْمُزَنِيُّ بِالطَّابِرَانِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَبِي الزَّرْقَاءِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَثِيْرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ، قَالَ: اَتَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَحَيَّ هَلَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، اِنْ كَانَ ابْنُ عَابِسٍ سَمِعَ مِنِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ، وَلَهُ شَاهِدٌ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

✧✧ حضرت ابن اُمّ مکتوم فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مدینہ میں بہت درندے اور جنگلی جانور ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیاتم حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کی آواز سنتے ہو؟ انہوں نے ہاں میں جواب دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو آنا ہی پڑے گا۔

❖❖ اگر ابن عابس نے ابن اُمّ مکتوم سے حدیث سنی ہے تو یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ

حدیث 901:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 553 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام ، 1406ه 1986ء رقم الحديث: 851 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 924 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 4729

نے اس کو روایت نہیں کیا۔

سند صحیح کے ساتھ مذکورہ حدیث کی شاہد حدیث بھی موجود ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

شاہد (۱)

902۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْنُسَ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ النَّاسَ فِيْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ، فَقَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰتِيَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنْ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ فَقَامَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَقَدْ عَلِمْتَ مَا بِيْ وَلَيْسَ لِيْ قَائِدٌ، قَالَ: اَتَسْمَعُ الْاِقَامَةَ ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاحْضُرْهَا، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهَا نَخْلًا، وَشَجَرًا، وَلَيْسَ لِيْ قَائِدٌ، قَالَ: اَتَسْمَعُ الْاِقَامَةَ ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاحْضُرْهَا وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ وَلَهُ شَاهِدٌ اٰخَرُ مِنْ حَدِيْثِ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ

✧✧ حضرت ابن اُمّ مکتوم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز میں (لوگوں کی طرف) متوجہ ہو کر ارشاد فرمانے لگے: میں چاہتا ہوں، ان لوگوں کے ہاں جاؤں، جو اس نماز میں غیر حاضر ہیں اور ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ ابن اُمّ مکتوم نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ میرا عذر بھی جانتے ہیں (آپ نابینا تھے) اور مجھے ساتھ لیجانے والا بھی کوئی نہیں ہے (تو کیا میرے لئے کوئی رخصت ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں اقامت کی آواز سنائی دیتی ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر حاضر ہوا کرو۔ انہوں نے (پھر) عرض کی: یا رسول اللہ! میرے راستے میں بہت درخت ہیں اور مجھے کوئی ساتھ لانے والا کوئی نہیں ہے (کیا اب بھی میرے لئے کوئی رخصت ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں اقامت کی آواز سنائی دیتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جماعت میں حاضر ہوا کرو۔ اور ان کو جماعت چھوڑنے کی اجازت نہیں دی۔

شاہد (۲)

عاصم بن بھدلہ کی سند کے ہمراہ بھی گزشتہ حدیث کی ایک شاہد حدیث موجود ہے۔ جو کہ درج ذیل ہے۔

903۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيْ، وَحَدَّثَنَا

حدیث 903

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 552 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 15529 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 2063 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1480 اخرجه ابومحمد الكسی فی "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 495

اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَلِیْفَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ، عَنِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّیْ رَجُلٌ ضَرِیْرُ الْبَصَرِ، شَاسِعُ الدَّارِ وَلَیْسَ لِیْ قَائِدٌ یُلَائِمُنِیْ، فَهَلْ لِیْ رُخْصَةٌ اَنْ اُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِیْ؟ قَالَ: هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: لَا اَجِدُ لَكَ رُخْصَةً

❖❖ حضرت ابن اُمّ مکتوم سے روایت ہے، انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میں نابینا ہوں اور میرا گھر بھی دور ہے اور میرے پاس کوئی ایسا شخص بھی نہیں ہے، جو مجھے اپنے ساتھ لائے ،تو کیا مجھے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے اذان کی، وازآتی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لئے رخصت نہیں ہے۔

904- حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ یَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، وَاَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَیْنِ الْقَاضِیُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِیْهُ، اَنْبَاَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ بَیَانٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ الْقَارِءُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِیْدٍ الدَّارِمِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیْرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَصِیْرٍ، عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ، فَقَالَ: اَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟ لِنَفَرٍ مِّنَ الْمُنَافِقِیْنَ لَمْ یَشْهَدُوا الصَّلٰوةَ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ هَاتَیْنِ الصَّلَاتَیْنِ مِنْ اَثْقَلِ الصَّلَوَاتِ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ، وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِیْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا یَّعْنِیْ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: عَلَیْكُمْ بِالصَّفِّ الْمُقَدَّمِ فَاِنَّهُ مِثْلُ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ، وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِیْهِ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ

وَقَالَ: صَلَاتُكَ مَعَ الرَّجُلِ اَزْكٰی مِنْ صَلَاتِكَ وَحْدَكَ، وَصَلَاتُكَ مَعَ الرَّجُلَیْنِ اَزْكٰی مِنْ صَلَاتِكَ مَعَ الرَّجُلِ، وَمَا كَثُرَتْ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

هٰكَذَا رَوَاهُ الطَّبَقَةُ الْاُوْلٰی مِنْ اَصْحَابِ شُعْبَةَ: یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ، وَیَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

حدیث 904:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 554 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 843 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 21302 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 2056 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبری" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 917 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبری" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 4974

مَهْدِيّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَاَقْرَانُهُمْ، وَهٰكَذَا رَوَاهُ سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ،

✧✧ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر پڑھائی (اس کے بعد) متعدد منافقین جنہوں نے جماعت کے ہمراہ نماز نہیں پڑھی تھی، ان کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: فلاں (فلاں) شخص جماعت میں حاضر ہوا ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دونوں نمازیں یعنی نماز فجر اور نماز عشاء منافقین پر سب سے زیادہ بھاری ہیں۔ اگر ان کو ان نمازوں کا اجر و ثواب معلوم ہو جائے تو (ہر صورت میں) جماعت میں آئیں اگرچہ سرین کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلی صف میں آنے کی کوشش کیا کرو کیونکہ یہ صف فرشتوں کی صف جیسی ہے۔ اگر تمہیں اس صف کی فضیلت معلوم ہو جاتی تو (اس میں شامل ہونے کے لئے) ایک دوسرے سے آگے بڑھتے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اکیلے نماز پڑھنے سے دو آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھنا بہتر ہے اور زیادہ لوگوں کے ہمراہ نماز پڑھنا، دو کے ہمراہ پڑھنے سے بہتر ہے۔

✤✤ شعبہ کے اصحاب میں سے طبقہ اولیٰ (یعنی) یزید بن زریع، یحییٰ بن سعید، عبدالرحمٰن بن مھدی، محمد بن جعفر اور ان جیسے دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے بھی اسی طرح حدیث روایت کی ہے اور سفیان بن سعید نے ابواسحاق کی سند کے ہمراہ بھی یہ حدیث روایت کی ہے (ان کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے)

905- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْيَانَ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيْهُ بِبُخَارٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَلِيِّ التِّرْمِذِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ الْهَيْثَمِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِی اللَّيْثِ، حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ صَالِحُ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، عَنْ سُفْيَانَ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِی طَالِبٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی دَارِمٍ الْحَافِظُ بِالْكُوْفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا لُوَيْنٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی بَصِيْرٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا صَلّٰی، قَالَ: اَشَاهِدٌ فُلَانٌ فَذَكَرُوا الْحَدِيْثَ نَحْوَ حَدِيْثِ شُعْبَةَ، وَهٰكَذَا رَوَاهُ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، وَرَقَبَةُ بْنُ مَصْقَلَةَ، وَمُطَرِّفٌ، وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ، وَغَيْرُهُمْ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَرَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِی بَصِيْرٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ،

✧✧ سفیان نے ابواسحاق کی سند کے ساتھ عبداللہ بن ابی بصیر کے واسطے سے ابی بن کعب کی یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز پڑھا کر فارغ ہوئے تو پوچھا: فلاں شخص نماز میں موجود ہے؟ (اس کے بعد حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ کی طرح حدیث بیان کی)

❖ زہیر بن معاویہ، رقبہ بن مصقلہ، مطرف، ابراہیم بن طھمان اور دیگر محدثین ﷭ نے بھی ابواسحاق سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے اور عبداللہ بن مبارک نے شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے ابوبصیر سے اور انہوں نے ابی بن کعب سے یہ حدیث روایت کی ہے (ان کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے)

906۔ اَخْبَرَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، فَذَكَرَهُ، وَهٰكَذَا قَالَ اِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ، وَاَبُوْ حَمْزَةَ السُّكَّرِيُّ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُوْدِيُّ، وجرير بن حازم، كلهم قَالُوْا: عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي بَصِيْرٍ، عَنْ اُبَيٍّ، وَقَالَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، وَخَالِدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ، وَزَيْدُ بْنُ اَبِي اُنَيْسَةَ، وزكريا بن أبي زائدة، ويونس بن أبي إسحاق، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، اَمَّا حَدِيْثُ الثَّوْرِيِّ ــــــــــــــ، عَنْ اَبِي بَصِيْرٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَقِيْلَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ اَبِي بَصِيْرٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ،

اَمَّا حَدِيْثُ الثَّوْرِيِّ،

❖ اسرائیل بن یونس، ابوحمزہ السکری، عبدالرحمٰن بن عبداللہ المسعودی اور جریر بن حازم نے اس کی سند ابواسحاق کے بعد ابوبصیر کے واسطے سے ابی تک پہنچائی ہے جبکہ ابوبکر بن عیاش، خالد بن میمون، زید بن ابی انیسہ، زکریا بن ابوزائدہ اور یونس بن ابواسحاق نے اس کی سند ابواسحاق کے بعد عبداللہ تک پہنچائی ہے اور ثوری کی حدیث (......اس مقام پر اصل کتاب میں جگہ خالی ہے......) ابوبصیر کے واسطے سے ابی بن کعب سے روایت کی ہے اور اس کی سند یوں بھی بیان کی گئی ہے عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ اَبِي بَصِيْرٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ،

ثوری کی حدیث:

907۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ [illegible] جَعْفَرُ بْنُ مُوسٰى [illegible] النَّيْسَابُوْرِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَكَّارٍ الْمِصِّيْصِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ سفيَانَ، عَنْ اَبِي اِسحٰقَ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ اَبِي بَصِيْرٍ، قَالَ: قَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْغَدَاةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ، قَالَ: اَشَاهِدٌ فُلَانٌ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ،

وَاَمَّا حَدِيْثُ اَبِي الْاَحْوَصِ،

ابوالاحوص کی حدیث:

908۔ فَاَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ اَبِي بَصِيْرٍ، قَالَ: قَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ، فَقَدِ اخْتَلَفُوْا فِي الْحَدِيْثِ عَلٰى اَبِي اِسْحَاقَ مِنْ اَرْبَعَةِ اَوْجُهٍ، وَالرِّوَايَةُ فِيْهَا عَنْ اَبِي بَصِيْرٍ وَّابْنِهِ عَبْدِ اللّٰهِ كُلُّهَا صَحِيْحَةٌ، وَالدَّلِيْلُ عَلَيْهِ رِوَايَةُ خَالِدِ

بْنِ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ وَمُعَاذِ بْنِ مُعَاذِ الْعَنْبَرِیِّ، وَیَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ، عَنْ شُعْبَةَ،

اَمَّا حَدِیْثُ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ،

❖ اس حدیث میں ابواسحاق پر چار طرح کا اختلاف ہے اور اس سلسلہ میں ابواسحاق کی ابوبصیر اور اس کے بیٹے کے حوالے سے تمام روایات درست ہیں اور اس پر دلیل، خالد بن حارث کی وہ حدیث ہے جس کو انہوں نے شعبہ کے واسطے سے ابواسحاق اور معاذ بن معاذ العنبری سے روایت کیا ہے اور یحیٰی بن سعید نے شعبہ سے روایت کیا ہے۔

خالد بن حارث کی روایت:

909- فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیٰی، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِیُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَصِیْرٍ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ شُعْبَةُ، قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ، وَعَنْ اَبِیْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ اُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ، یَقُوْلُ: صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَ الْحَدِیْثَ،

وَاَمَّا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ،

معاذ بن معاذ کی روایت:

910- فَاَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرَیْشٍ، اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ، حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَصِیْرٍ، قَالَ شُعْبَةُ، قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ: قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ وَمِنْ اَبِیْهِ، عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ، فَذَكَرَ الْحَدِیْثَ،

وَاَمَّا حَدِیْثُ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ،

یحیٰی بن سعید کی روایت:

911- فَاَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسَی الْخَازِنُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یُوْسُفَ الْهِسِنْجَانِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَادٍ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَصِیْرٍ، قَالَ شُعْبَةُ، قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ: قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ وَمِنْ اَبِیْهِ، عَنْ اُبَیٍّ، قَالَ: صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ، وَذَكَرَ الْحَدِیْثَ،

وَقَدْ حَكَمَ اَئِمَّةُ الْحَدِیْثِ یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ، وَعَلِیُّ بْنُ الْمَدِیْنِیِّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی الذُّهْلِیُّ، وَغَیْرُهُمْ لِهٰذَا الْحَدِیْثِ بِالصِّحَّةِ، سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ یَعْقُوْبَ، یَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِیَّ، یَقُوْلُ: سَمِعْتُ یَحْیَی بْنَ مَعِیْنٍ، یَقُوْلُ: حَدِیْثُ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِیْ بَصِیْرٍ، عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ هٰذَا یَقُوْلُهُ زُهَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَةَ، وَشُعْبَةُ، یَقُوْلُ: عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَصِیْرٍ وَّعَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ، فَالْقَوْلُ قَوْلُ شُعْبَةَ، وَهُوَ اَثْبَتُ مِنْ زُهَیْرٍ

✣✣ یحیٰی بن معین، علی بن المدینی، محمد بن یحیٰی الذھلی اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے اس حدیث کو "صحیح" قرار دیا ہے (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) ابوالعباس محمد بن یعقوب نے عباس بن محمد دوری کے واسطے سے یحیٰی بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ابواسحاق کی سند زہیر بن معاویہ نے ابوبصیر کے واسطے سے ابی بن کعب تک پہنچائی ہے جبکہ شعبہ نے عبداللہ بن ابوبصیر اور ان کے والد کے واسطے سے ابی بن کعب تک پہنچائی ہے۔ ان دونوں میں سے شعبہ کا موقف زیادہ مضبوط ہے۔ کیونکہ وہ زہیر سے زیادہ قابل اعتماد ہیں۔

912۔ اَنْبَانَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِهْرَجَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَاءِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، فِيْ حَدِيْثِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصُّبْحَ، فَقَالَ: اَشَاهِدٌ فُلَانٌ رَوَاهُ اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ شَيْخٍ لَّمْ يَسْمَعْ مِنْهُ غَيْرَ هٰذَا، وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَصِيْرٍ، وَقَدْ قَالَ شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، اَنَّهُ سَمِعَ مِنْ اَبِيْهِ وَمِنْهُ، وَقَالَ الْاَحْوَصُ: عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ، وَمَا اَرَى الْحَدِيْثَ اِلَّا صَحِيْحًا، وَسَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِيْنِيِّ، يَقُوْلُ: قَدْ سَمِعَ اَبُوْ اِسْحَاقَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَصِيْرٍ وَّمِنْ اَبِيْهِ اَبِيْ بَصِيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدٍ الْمَدِيْنِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى، يَقُوْلُ: رِوَايَةُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، وَخَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ شُعْبَةَ، وَقَوْلِ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ كُلُّهَا مَحْفُوْظَةٌ، فَقَدْ ظَهَرَ بِاَقَاوِيلِ اَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ صِحَّةُ الْحَدِيْثِ، وَاَمَّا الشَّيْخَانِ فَاِنَّهُمَا لَمْ يُخَرِّجَاهُ لِهٰذَا الْخِلَافِ

✧✧ (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) حسن بن محمد مہرجانی نے ابوالحسن محمد بن احمد بن البراء کے واسطے سے ابی بن کعب کی اس حدیث "حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر پڑھانے کے بعد پوچھا: کہ فلاں فلاں جماعت میں حاضر ہے؟" کے سلسلے میں علی بن المدینی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اس حدیث کو ابواسحاق نے اپنے شیخ سے روایت کیا ہے اور ان کے علاوہ اور کسی نے بھی یہ حدیث ان کے شیخ سے روایت نہیں کی۔ ان کے شیخ "عبداللہ ابن ابی بصیر" ہیں، جبکہ شعبہ کا کہنا ہے کہ ابواسحاق نے یہ حدیث اپنے والد سے بھی سنی ہے اور ان سے بھی سنی ہے اور ابوالاحوص کا کہنا ہے کہ ابواسحاق نے عیزار بن حریث سے بھی روایت کی ہے اور میرے نزدیک یہ حدیث صحیح ہے۔ (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) ابوبکر بن اسحاق الفقیہ نے کہا: میں نے ابراہیم بن اسحاق الحربی کے حوالے سے علی بن المدینی کا یہ قول سنا ہے کہ ابواسحاق نے عبداللہ بن ابوبصیر سے بھی روایت سنی ہے اور ان کے والد ابوبصیر سے بھی۔ ابوبکر بن اسحاق کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن محمد المدینی کو کہتے سنا ہے کہ محمد بن یحیٰی کہتے ہیں: یحیٰی بن سعید اور خالد بن حارث کی شعبہ سے روایت اور ابوالاحوص کا قول کہ ابواسحاق نے عیزار بن حریث سے روایت کی ہے، سب محفوظ ہیں۔ چنانچہ ائمہ حدیث کے ان تمام اقوال سے حدیث کی صحت ثابت ہوتی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسی اختلاف کی وجہ سے اس حدیث کو روایت نہیں کیا۔

913۔ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الْحَسَنِ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّيْ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوْسٰى بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ، يَقُوْلُ: سَاَلْتُ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اَكُوْنُ فِي الصَّيْدِ وَلَيْسَ عَلَيَّ اِلَّا قَمِيصٌ وَّاحِدٌ، اَوْ جُبَّةٌ وَّاحِدَةٌ فَاَشُدُّهُ؟ اَوْ قَالَ: فَازُرُّهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَوْ بِشَوْكَةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ مَّدِيْنِيٌّ صَحِيْحٌ، فَاِنَّ مُوْسٰى هٰذَا هُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيُّ

✧✧ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) میں جب شکار کے لئے نکلا ہوا ہوتا ہوں تو میں نے صرف ایک قمیص یا ایک جبہ پہنا ہوا ہوتا ہے تو کیا (نماز کے لئے) میں اس کو باندھ لیا کروں؟ یا (شاید یہ فرمایا) میں اس کا بٹن بند کرلیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں (اس کو ضرور بند کیا کرو) اگرچہ کسی کانٹے کے ساتھ ہی کرنا پڑے۔

✤ یہ حدیث مدنی ہے ''صحیح'' ہے، اس میں جو موسیٰ (نامی راوی ہے) یہ ابراہیم بن عبداللہ المخزومی کا بیٹا ہے۔

914- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ يَحْيَى بْنُ وَاضِحٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُنِيبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُصَلِّيَ فِي لِحَافٍ لَا يُتَوَشَّحُ بِهِ، وَنَهَى اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ فِي سَرَاوِيلَ وَلَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاحْتَجَّا بِاَبِي تُمَيْلَةَ، وَاَمَّا اَبُو الْمُنِيبِ الْمَرْوَزِيُّ فَاِنَّهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَتَكِيِّ مِنْ ثِقَاتِ الْمَرَاوِزَةِ، وَمِمَّنْ يُجْمَعُ حَدِيْثُهُ فِي الْخُرَاسَانِيِّيْنَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لحاف میں نماز پڑھنے سے منع کیا ہے جس کو پہنا ہوا نہ ہو اور بغیر چادر وغیرہ اوڑھے، صرف شلوار پہن کر نماز پڑھنے سے بھی منع فرمایا۔

✤ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابوتمیلہ کی روایات نقل کی ہیں (اور اس کی سند میں) ابوالمنیب (نامی راوی جو ہیں یہ) عبداللہ بن العتکی ہیں، مراوزہ کے ثقہ راویوں میں سے ہیں اور ان کی روایات خراسانیین میں جمع کی گئی ہیں۔

915- اَخْبَرَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ

حدیث 913:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 765
اخرجه ابوبكر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المكتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 778

حدیث 914:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 936 ذكره ابوبكر البیهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 3093

حدیث 915:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 640

عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ قُنْفُذٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، اَنَّهَا سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُصَلِّي الْمَرْاَةُ فِي دِرْعٍ، وَخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا اِزَارٌ ؟ قَالَ: اِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يُغَطِّي ظُهُوْرَ قَدَمَيْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (آپ فرماتی ہیں:) میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا عورت قمیص اور دوپٹہ میں نماز پڑھ سکتی ہے؟ جبکہ اس کے اوپر کوئی بڑی چادر نہ ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ جبکہ وہ دوپٹہ اتنا لمبا ہو کہ قدموں کو ڈھانپ لے۔

✤•✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

916۔ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مَنْصُوْرٍ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيْمِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّيْ مَحْلُوْلٌ اِزَارُهُ، فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو ایک بڑی چادر لپیٹے نماز پڑھتے دیکھا تو ان سے اس سلسلہ میں مسئلہ دریافت کیا، آپ نے جواباً کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے دیکھا ہے۔

✤•✤ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

917۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ، عَنْ

حدیث 916:

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 779
اخرجه ابويعلىٰ الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 5641

حدیث 917:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 641 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 377 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 655 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 25208 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 1711 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 775 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 3071 اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان مدينه منوره (طبع اول) 1412ھ/1991ء رقم الحديث: 1284 اخرجه ابوالحسن الجوهري في "مسنده" طبع موسسه نادر بيروت لبنان 1410ھ/1990ء رقم الحديث: 3308

قَتَادَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، عَنْ عَآئِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: لَا تَقْبَلُ صَلٰوةُ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَاَظُنُّ اَنَّهُ لِخِلَافٍ فِيْهِ عَلٰى قَتَادَةَ

✧✧ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حائضہ (یعنی بالغہ) کی نماز بڑی چادر کے بغیر قبول نہیں ہوتی۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔اور میرا یہ خیال ہے کہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس حدیث کو اس لئے ترک کیا ہے کہ علقمہ کی سند میں اختلاف ہے۔(جیسا کہ درج ذیل حدیث میں قتادہ نے حسن سے روایت کیا ہے حالانکہ گزشتہ حدیث میں قتادہ نے محمد بن سیرین پھر صفیہ بنت حارث کے واسطے سے اُمّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی تھی)

918- اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَاَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ

✧✧ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: حائض (یعنی بالغہ) عورت کی نماز، بڑی چادر کے بغیر قبول نہیں۔

919- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْحَمَّامَ وَالْمَقْبَرَةَ قَالَ تَابَعَهُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى

حدیث 919:

اخرجه ابو داؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 492 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 317 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 745 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 1390 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 11805 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 1699 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 791 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 4070 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 1350

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حمام اور قبرستان کے علاوہ پوری روئے زمین پر (کسی بھی جگہ) نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

یہ حدیث عمرو بن یحییٰ سے روایت کرنے میں عبدالعزیز بن محمد نے عبدالواحد بن زیاد کی متابعت کی ہے۔ ان کی متابع حدیث درج ذیل ہے۔

920- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ اَبِيْهِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَانَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْحَمَّامَ وَالْمَقْبَرَةَ هٰذِهِ الْاَسَانِيْدُ كُلُّهَا صَحِيْحَةٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✣✣ یہ تمام اسانید امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہیں لیکن انہوں نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا ہے۔

921- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنِيْ صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ، سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُصَلُّوْا اِلَّا اِلٰى سُتْرَةٍ، وَلَا تَدَعْ اَحَدًا يَّمُرُّ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَاِنْ اَبٰى فَقَاتِلْهُ، فَاِنَّ مَعَهُ الْقَرِيْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سترہ کے بغیر نماز مت پڑھو، کسی کو اپنے آگے سے گزرنے کا موقع مت دو، اور اگر کوئی آگے سے گزرنے پر بضد ہو تو اس کے ساتھ لڑ پڑو کیونکہ اس کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔

حديث 921:

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 505 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 697 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام ' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 757 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 955 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربی (تحقيق فواد عبدالباقی) رقم الحديث: 361 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحديث: 1411 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث:5585 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 2369 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری' فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 800 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 3261 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث:13573

✤✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

922- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْجُرْجَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، وَحَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ اِلٰى سُتْرَةٍ، وَلْيَدْنُ مِنْهَا، لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ سھل بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی نماز پڑھنے لگے تو سترہ گاڑے اور اس کے بالکل قریب کھڑے ہو کر نماز پڑھے تاکہ شیطان اس کی نماز میں کوئی رخنہ نہ ڈال سکے۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

923- حَدَّثَنِيْ اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَنْصُوْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْبَخْتَرِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَشْعَثُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ فِيْ شُعُرِنَا وَلُحُفِنَا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ شَكَّ اَبِيْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بالوں اور ہمارے لحافوں میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔ عبید اللہ کہتے ہیں: میرے والد کو شک ہے۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

924- حَدَّثَنِيْ اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَنْصُوْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْاَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ يَّزِيْدَ بْنَ

حدیث 923:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 367 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 600 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 5366 اخرجه ابو عبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 24742 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/1991ء رقم الحدیث: 9808 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 3927 اخرجه ابن راهویه الحنظلی فی "مسنده" طبع مکتبه الایمان مدینه منوره (طبع اول) 1412ھ/1991ء رقم الحدیث: 1343

يَـزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَارِثَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُجْزِءُ مِنَ السُّتْرَةِ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ، وَلَوْ بِدَقَّةِ شَعْرَةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ مُفَسَّرًا بِذِكْرِ دِقَّةِ الشَّعْرِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اونٹ کی دم جتنا سترہ کافی ہے، اگرچہ باریک بالوں کا ہو۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ لیکن انہوں نے ''دقتہ الشعر'' کا ذکر کر کے تفصیلی حدیث ذکر نہیں کی۔

925- حَـدَّثَـنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْـنُ عَبْـدِ الْعَزِيْزِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَسْتُرْ اَحَدُكُمْ صَلَاتَهٗ، وَلَوْ بِسَهْمٍ

✧✧ حرملہ بن عبدالعزیز بن ربیع بن سبرہ بن معبد اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی نماز کے لئے سترہ بناؤ اگرچہ تیر کا ہی بنالو۔

926- حَـدَّثَـنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُـوْنُسَ، وَاَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ بِمَرْوَ، وَاَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ بِنَيْسَابُوْرَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُـو الْـمُـوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ، وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اللَّيْثِ الْكَرْمِيْنِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّنُّوْعِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِـىْ رَجَـاءٍ، وَمُـحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ الـرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَتِرُوْا بِصَلَاتِكُمْ وَلَوْ بِسَهْمٍ

حديث 924:

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 808 اخرجه ابو القاسم الطبرانى فى "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله بيروت لبنان 1405ھ/1984ء رقم الحديث: 496 اخرجه ابو القاسم الطبرانى فى "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله بيروت لبنان 1405ھ/1984ء رقم الحديث: 635

حديث 925:

اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 15378 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دار الباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 3276 اخرجه ابويعلىٰ الموصلى فى "مسنده" طبع دار المامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 941 اخرجه ابو القاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 6539 اخرجه ابن ابى اسامه فى "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبويه مدينه منوره 1413ھ/1992ء رقم الحديث: 166

✧✧ عبدالملک بن عبدالعزیز بن ربیع بن سبرہ جہنی اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی نمازوں کو چھپاؤ (سترہ گاڑو) اگرچہ کسی تیر کے ذریعے سے۔

927- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ الْاَصَمُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ الشَّحَّامُ، عَنْ مُّسْلِمِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ، يَقُوْلُ فِىْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ، وَالْفَقْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، فَقَدِ احْتَجَّ بِاِسْنَادِهٖ سَوَاءً "سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ، اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ مسلم بن ابوبکرہ اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد یوں دعا مانگا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ، وَالْفَقْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ (اے اللہ میں کفر، فقر اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

✥ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی پوری سند سے یہ حدیث بھی روایت کی ہے (جس میں حضور ﷺ نے فرمایا) عنقریب ایسا فتنہ برپا ہوگا کہ اس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا۔

928- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ اَفْلَحَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، اَنَّهٗ قَالَ: اُمِرْنَا اَنْ نُسَبِّحَ فِىْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَنَحْمَدَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَنُكَبِّرَ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ، قَالَ: فَاُتِىَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِىْ نَوْمِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ: اَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُسَبِّحُوْا فِىْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ كَذَا وَكَذَا ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاجْعَلُوْهَا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ، وَاجْعَلُوْا فِيْهَا التَّهْلِيْلَ، فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَافْعَلُوْا

حدیث 927

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 20425 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 747

حدیث 928

اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحديث: 1354 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 21640 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 2017 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 752 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 4898

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ سُمَيٍّ

❖❖ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمیں رسول اکرم ﷺ نے ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمدللہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھنے کا حکم دیا (زید کہتے ہیں) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ اس کو کوئی شخص پوچھ رہا ہے کہ کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ نے ہر نماز کے بعد (فلاں فلاں چیز) اتنی اتنی بار پڑھنے کا حکم دیا ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ اس نے کہا: اس کو پچیس مرتبہ پڑھ لیا کرو لیکن ساتھ ہی ساتھ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ بھی پڑھ لیا کرو۔ جب صبح ہوئی تو وہ شخص رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور رات کا دیکھا ہوا خواب سنایا (اس پر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ٹھیک ہے) ایسے کرلیا کرو۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس انداز سے بیان نہیں کیا۔ تاہم دونوں نے سُمی کی وہ حدیث نقل کی ہے جس میں انہوں نے ابوصالح کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی "ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ" (مالدار، اجر لے گئے) والی حدیث نقل کی ہے اور اس میں خواب اور یہ زائد الفاظ موجود نہیں ہیں۔

929۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ السَّدُوْسِيُّ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ حُنَيْنِ بْنِ اَبِيْ حَكِيْمٍ الْاُمَوِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَءُوا الْمُعَوِّذَاتِ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نماز کے بعد "سورۃ الفلق اور سورۃ الناس" پڑھا کرو۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

930۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلْيَشُدَّهُ عَلٰى حَقْوِهِ، وَلَا تَشْتَمِلُوْا كَاشْتِمَالِ الْيَهُوْدِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَا كَيْفِيَّةَ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اس کو اپنی کمر پر باندھ لے، یہودیوں کی طرح نہ لپیٹے۔

حدیث 929:

اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 812

حدیث 930:

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 769

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کی کیفیت ذکر نہیں کی۔

931- اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ السَّدْلِ، وَاَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَا فِيْهِ تَغْطِيَةَ الرَّجُلِ فَاهُ فِي الصَّلٰوةِ

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سدل (یعنی کپڑا لٹکانا) کرنے اور چہرہ ڈھانپنے سے منع فرمایا۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے نماز میں چہرہ ڈھانپنے کا ذکر نہیں کیا۔

932- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، وَحَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا مِهْرَانُ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَزْرَةَ يَعْقُوْبُ بْنُ مُجَاهِدٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ، قَالَ: اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ: سِرْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ، فَقَامَ يُصَلِّيْ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ، فَذَهَبْتُ اُخَالِفُ بَيْنَ اَطْرَافِهَا، ثُمَّ تَوَاقَفْتُ عَلَيْهَا لَا تَسْقُطُ ثُمَّ جِئْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَاَدَارَنِيْ حَتّٰى اَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ، فَجَاءَ ابْنُ صَخْرٍ حَتّٰى قَامَ عَنْ يَسَارِهِ فَاَخَذَنَا بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا حَتّٰى اَقَامَنَا خَلْفَهُ، قَالَ: وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُنِيْ وَاَنَا لَا اَشْعُرُ، ثُمَّ فَطِنْتُ بِهٖ فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنْ اَتَّزِرَ بِهَا، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا جَابِرُ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ، وَاِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلٰى حَقْوِكَ هٰذَا صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت عبادہ بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس آئے، انہوں نے فرمایا: میں رسول

حدیث 931:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 643 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 8532 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 2289 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب' 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 3125 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحديث: 1280

اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک غزوہ کے سفر میں شریک تھا، آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے، اس وقت میرے اوپر ایک چادر تھی، میں نے اس کے کنارے پکڑ کر اپنے اوپر اس طرح ڈال لئے کہ نیچے نہ گرے۔ دایاں کنارہ بائیں بازو پر اور بایاں کنارہ دائیں بازو پر پھر میں آپ ﷺ کی بائیں جانب آ کر کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے مجھے گھما کر بائیں جانب سے دائیں جانب کر لیا پھر ابن صخر آئے، وہ بھی بائیں جانب کھڑے ہو گئے، آپ ﷺ نے ہم دونوں کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنے پیچھے کھڑا کر لیا (عبادہ کہتے ہیں) پھر آپ ﷺ مجھے دیر تک دیکھتے رہے لیکن مجھے پتہ نہ چلا (کہ آپ مجھے دیکھ رہے ہیں) پھر مجھے پتہ چل گیا تو آپ ﷺ نے مجھے اشارہ کیا کہ میں گرہ لگالوں۔ جب رسول اکرم ﷺ (نماز سے) فارغ ہوئے تو فرمایا: اے جابر! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب چادر بڑی ہو تو اس کے کنارے (دایاں کنارہ بائیں کندھے پر اور بایاں کنارہ دائیں) کندھے پر ڈال لیا کرو اور جب تنگ ہو تو کمر پر گرہ باندھ لیا کرو۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

933- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِیْ وَدَاعَةَ، قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ اِلٰى حَاشِيَةِ الْمَطَافِ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الطَّوَافِيْنَ اَحَدٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَقَدْ ذَكَرَ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ رِوَايَةَ الْمُطَّلِبِ

✧✧ حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا، جس وقت آپ ﷺ طواف سے فارغ ہو کر مطاف کے کنارے پر آئے، آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھی، اس وقت آپ ﷺ کے اور طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی چیز حائل نہ تھی (یعنی کوئی سترہ وغیرہ نہیں گاڑا تھا اور طواف کرنے والے آپ ﷺ کے آگے سے گزر رہے تھے)

❖❖ یہ حدیث صحیح ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ''تاریخ'' میں مطلب کی روایت سے نقل کی ہے۔

934- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا

حدیث 933:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 2959 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 2363 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 815 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 3953

حدیث 934:

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 2371 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری' فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 827 اخرجه ابويعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 2652 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 12415

جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ، وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِّيْتِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ فَمَرَّتْ شَاةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَسَاعَاهَا اِلَى الْقِبْلَةِ حَتّٰى اَلْزَقَ بَطْنَهُ بِالْقِبْلَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) نماز پڑھ رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے ایک بکری گزرنے لگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو روکتے روکتے قبلہ کی طرف بڑھتے رہے حتی کہ آپ خود قبلہ کے ساتھ جا لگے (لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کو آگے سے گزرنے نہیں دیا)

✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

935- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْغِفَارِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْهِرَّةُ لَا تَقْطَعُ الصَّلٰوةَ لِاَنَّهَا مِنْ مَّتَاعِ الْبَيْتِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ لِاسْتِشْهَادِهِ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي الزِّنَادِ مَقْرُوْنًا بِغَيْرِهٖ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ وَهْبٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بلی (کے آگے سے گزرنے) سے نماز نہیں ٹوٹتی کیونکہ اس کی حیثیت گھر کے سامان جیسی ہے۔

✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالرحمٰن بن ابی زناد کی روایت بطور شاہد روایت کی ہے، جو ابن وہب کی حدیث کے بالکل قریب تر ہے۔

936- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلَاتِهٖ: اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا فَلَمَّا انْصَرَفَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ؟ قَالَ: يُنْظَرُ فِيْ كِتَابِهٖ وَيُتَجَاوَزُ لَهُ عَنْهُ، اِنَّهٗ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَّا عَائِشَةُ هَلَكَ، فَكُلُّ مَا يُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ

حدیث 935:

اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 369 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 828

حدیث 936:

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 849

حَتَّى الشَّوْكَةَ تَشُوكُهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

❖❖ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک مرتبہ نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی۔ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِي حِسَابًا يَّسِيْرًا (یااللہ! میرا حساب آسان لینا) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے پوچھا: یارسول اللہ یہ ''آسان حساب'' کیا ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کے نامہ اعمال کو دیکھ کر اس سے درگزر کر لیا جائے۔ (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اے عائشہ! اُس دن جس کے حساب کی تفتیش شروع ہوگئی وہ ہلاک ہوگیا۔ اس لئے مومن کو جو بھی تکلیف آتی ہے، اس کے بدلے اس کے گناہ مٹائے جاتے ہیں حتیٰ کہ جو کانٹا بھی چبھتا ہے (اس کے عوض بھی اس کے گناہ مٹتے ہیں)

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا گیا۔

937- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: جَائَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلِّمْنِي شَيْئًا اَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي، فَقَالَ: سَبِّحِي اللّٰهَ عَشْرًا، وَاحْمَدِي اللّٰهَ عَشْرًا، وَكَبِّرِي اللّٰهَ عَشْرًا، ثُمَّ سَلِي اللّٰهَ مَا شِئْتِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُمّ سلیم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئیں اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی دعا سکھائیں جو میں نماز کے بعد مانگا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ۱۰ مرتبہ ''سبحان اللہ'' ۱۰ مرتبہ ''الحمد للہ'' اور ۱۰ مرتبہ ''اللہ اکبر'' پڑھو، پھر جو چاہو اللہ سے دعا مانگا کرو۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

938- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا

حديث 937:

اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 481 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام ' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 1299 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 12228 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 2011 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 850 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 1222

حديث 938:

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/ 1970ء' رقم الحديث: 866

سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا الْاَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ، اَنَّهُ رَاٰى اَبَا بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيَّ يُصَلِّي وَعِنَانُ دَابَّتِهٖ فِي يَدِهٖ، فَلَمَّا رَكَعَ انْفَلَتَ الْعِنَانُ مِنْ يَدِهٖ، فَانْطَلَقَتِ الدَّابَّةُ فَنَكَصَ اَبُوْ بَرْزَةَ عَلٰى عَقِبِهٖ وَلَمْ يَلْتَفِتْ حَتّٰى لَحِقَ الدَّابَّةَ وَاَخَذَهَا، ثُمَّ مَشٰى كَمَا هُوَ ثُمَّ اَتٰى مَكَانَهُ الَّذِي صَلّٰى فِيْهِ فَقَضٰى صَلَاتَهٗ، فَاَتَمَّهَا ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: اِنِّي قَدْ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوٍ كَثِيْرٍ حَتّٰى عَدَّ غَزَوَاتٍ فَرَاَيْتُ مِنْ رُخْصَتِهٖ وَتَيْسِيْرِهٖ فَاَخَذْتُ بِذٰلِكَ، فَلَوْ اَنِّي تَرَكْتُ دَابَّتِي حَتّٰى تَلْحَقَ بِالصَّحْرَاءِ ثُمَّ انْطَلَقْتُ شَيْخًا كَبِيْرًا اَتَخَبَّطُ الظُّلْمَةَ كَانَ اَشَدَّ عَلَيَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ارزق بن قیس فرماتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے جانور کی لگام ہاتھ میں پکڑی ہوئی اور نماز پڑھ رہے تھے، جب وہ رکوع میں گئے تو ان کے جانور کی لگام ان کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور وہ جانور بھاگ گیا۔ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے وہیں نماز چھوڑی اور اس سے بالکل توجہ ہٹا کر (جانور کے پیچھے بھاگ کھڑے ہوئے) یہاں تک کہ وہ جانور تک پہنچ گئے اور اس کو پکڑ لیا پھر اس کو لے کر اسی جگہ پر آ گئے جہاں پر نماز پڑھ رہے تھے اور نماز پڑھی۔ جب سلام پھیرا تو فرمانے لگے: میں نے بہت سارے غزوات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی (ارزق بن قیس کہتے ہیں) انہوں نے کتنے ہی غزوات گنوا دیئے (آپ فرماتے ہیں) میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی رخصتیں اور آسانیاں دیکھی ہیں، اس لئے میں نے انہی کو اختیار کیا ہے، اب اگر میں جانور کو چھوڑ دیتا اور وہ صحرا میں نکل جاتا پھر میں اس بڑھاپے کے عالم میں اندھیروں میں بھٹکتا پھرتا تو یہ میرے لئے اس سے بھی زیادہ دشوار ہوتا۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

939- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ،

حدیث 939:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ھ 1986ء' رقم الحديث: 1202 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1245 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی' بيروت' لبنان' 1407ھ 1987ء' رقم الحديث: 1504 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 7178 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 2351 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 869 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبریٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 520 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبریٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 3251 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2538

حَدَّثَنِی اَبِی، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِی کَثِیْرٍ، عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْاَسْوَدَیْنِ فِی الصَّلٰوةِ: الْحَیَّةِ، وَالْعَقْرَبِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَضَمْضَمُ بْنُ جَوْسٍ مِّنْ ثِقَاتِ اَهْلِ الْیَمَامَةِ، سَمِعَ مِنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ وَرَوٰی عَنْهُ یَحْیَی بْنُ اَبِی کَثِیْرٍ، وَقَدْ وَثَّقَهُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کالے (جانوروں کو) نماز کے دوران (بھی) مار دینے کا حکم دیا۔(۱) سانپ اور (۲) بچھو۔

✣✣ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا اور ضمضم بن جوس، اہل یمامہ کے ثقہ راویوں میں سے ہیں۔انہوں نے متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے حدیث کا سماع کیا ہے اور یحییٰ بن کثیر نے ان سے حدیث روایت کی ہے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے بارے میں اطمینان کا اظہار کیا ہے۔

940۔ اَخْبَرَنِی اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِی نُصَیْرٍ الدَّرَابَرْدِیُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ اَبِی هِنْدٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَیْدٍ، عَنْ عِکْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَلْتَفِتُ فِیْ صَلَاتِهٖ یَمِیْنًا وَشِمَالًا، وَلَا یَلْوِیْ عُنُقَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الْبُخَارِیِّ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوران نماز (آنکھ کی پتلیاں گھما کر) دائیں بائیں متوجہ تو ہو جایا کرتے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گردن پیچھے کی طرف کبھی نہیں پھیری۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

941۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیٰی، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا یَحْیٰی، عَنْ سُفْیَانَ، وَحَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذَ، حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ الْهَیْثَمِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اَبِی اللَّیْثِ، حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِیُّ، عَنْ سُفْیَانَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُحَارِبِیِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا کُنْتَ فِی الصَّلٰوةِ فَلَا تَبْزُقْ بَیْنَ یَدَیْكَ وَلَا عَنْ یَّمِیْنِكَ، وَلٰکِنِ ابْصُقْ تِلْقَاءَ شِمَالِكَ اِنْ کَانَ فَارِغًا اَوْ تَحْتَ قَدَمَیْكَ، وَقَالَ: بِرِجْلِهٖ کَاَنَّهٗ یَحُطُّهٗ بِقَدَمِهٖ هٰذَا اللَّفْظُ حَدِیْثُ اَبِی الْعَبَّاسِ،

حدیث 941:

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 571 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 876 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 877 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 8172

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى مَا اَصَّلْتُهُ مِنْ تَفَرُّدِ التَّابِعِيِّ عَنِ الصَّحَابِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ طارق بن عبداللہ المحاربی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوران نماز اپنے آگے اور دائیں طرف تھوک مت پھینکو (ہاں ضرورت ہو تو) اگر بائیں جانب خالی ہو تو اس طرف پھینکو یا پاؤں کے نیچے، پھر آپ ﷺ نے پاؤں کو یوں رگڑا گویا کہ اس کو قدم سے مسل رہے ہیں۔

✣✣ یہ الفاظ ابوالعباس کی حدیث کے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے اور ہم نے اس کو اس قانون کے مطابق یہاں پر ذکر کیا ہے کہ صحابی سے روایت کرنے والا تابعی منفرد ہو، جبکہ ان تک طریق درست ہو، لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو نقل نہیں کیا ہے۔

942۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَنْبَأَ أَبُو الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا الْجَرِيْرِيُّ وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا الْجَرِيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَخَّعَ فَدَلَكَهَا بِنَعْلِهِ الْيُسْرٰى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدِ اتَّفَقَا عَلٰى أَبِي الْعَلَاءِ فَإِنَّهُ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ وَقَدْ أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ الصَّحَابِيِّ وَالْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا

✧✧ ابوالعلاء بن شخیر اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے (ایک مرتبہ) رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھی، آپ ﷺ نے کھنکار پھینکا پھر اس کو اپنے الٹے پاؤں کے جوتے کے ساتھ رگڑ دیا۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا ہے جبکہ دونوں نے ابوالعلاء کی روایات نقل کی ہیں۔ یہ ابوالعلاء یزید بن عبداللہ بن شخیر ہیں اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن شخیر صحابی کی روایات نقل کی ہیں اور یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

943۔ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حدیث: 942

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 554 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث:16356

حدیث: 943

اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 993 اخرجه ابوبکر الحمیدی فی "مسنده" طبع دارالکتب العلمیه' مکتبه المتنبی' بیروت' قاهره' رقم الحدیث: 729 اخرجه ابوبکر الکوفی' فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد' ریاض' سعودی عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحدیث:7449

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ تُعْجِبُهُ الْعَرَاجِينُ اَنْ يُمْسِكَهَا بِيَدِهٖ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّفِيْ يَدِهٖ وَاحِدٌ مِّنْهَا فَرَاٰى نُخَامَاتٍ فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَحَتَّهُنَّ حَتّٰى اَنْقَاهُنَّ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ مُغْضَبًا، فَقَالَ: اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّسْتَقْبِلَهٗ رَجُلٌ فَيَبْصُقَ فِيْ وَجْهِهٖ، اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يَسْتَقْبِلُ رَبَّهٗ، وَالْمَلَكُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، فَلَا يَبْصُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَلْيَبْصُقْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى، اَوْ عَلٰى يَسَارِهٖ، وَاِنْ عَجِلَتْ بِهٖ بَادِرَةٌ فَلْيَتْفُلْ هٰكَذَا فِيْ طَرَفِ ثَوْبِهٖ وَرَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ مُّفَسَّرٌ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کی ٹہنی بڑے شوق سے ہاتھ میں رکھا کرتے تھے، ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں وہی کھجور کی ٹہنی پکڑی ہوئی تھی (اس دن) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ رخ کی دیوار پر رینٹھ لگی ہوئی دیکھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تمام صاف کردی اور ناراضگی کے عالم میں لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: کیا تم میں سے کسی کو یہ بات پسند ہے کہ یہ کسی کی طرف متوجہ ہو اور وہ آگے سے اُس کے منہ کے اوپر تھوک مل دے؟ (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) جب بندہ نماز میں ہوتا ہے تو اس کا رب اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور فرشتہ اس کی دائیں طرف ہوتا ہے، اس لئے اپنے آگے اور دائیں طرف مت تھوکا کرو، اپنی بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوک لیا کرو اور اگر بہت جلدی ہو، تو یوں کپڑے کے ایک کنارے میں تھوک کر کپڑے کو مل لیا کرو۔

✣✣ یہ حدیث صحیح ہے اور اس باب میں مفسر حدیث ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن انہوں نے اس حدیث کو نقل نہیں کیا۔

944۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ، اَنَّهٗ كَانَ يَوُمُّ قَوْمَهٗ فَجَآءَ، وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ، فَقَالَ: لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ، وَحَضَرَتِ الْغَائِطُ فَابْدَءُوْا بِالْغَائِطِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ مِّنْ جُمْلَةِ مَا قَدَّمْتُ ذِكْرَهٗ مِنْ تَفَرُّدِ التَّابِعِيِّ عَنِ الصَّحَابِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث 944:

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 142 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 616 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 1427 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 932 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 4807 اخرجه ابوبکر الشیبانی فی "الاحادوالمثانی" طبع دارالرایة ریاض سعودی عرب 1411ھ/1991ء رقم الحدیث: 640

✧✧ حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن ارقم ایک قبیلے کی امامت کروایا کرتے تھے (ایک دن) آپ مسجد میں آئے تو اقامت ہو چکی تھی۔ آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھائے کیونکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے "جب نماز کا وقت ہو جائے اور اسی وقت قضائے حاجت کی بھی ضرورت پڑے تو پہلے قضائے حاجت کرو"

✣✣ یہ حدیث صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے روایت نہیں کیا ہے اور یہ بھی اسی طرح کی حدیث ہے کہ صحابی سے روایت کرنے والا تابعی منفرد ہے۔

945۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ التِّنِّيسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ، عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ الَّذِي كَانَ يَسْكُنُ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ اَنَّهُ رَكِبَ فِي طَلَبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ بِالْمَدِينَةِ فَسَالَ عَنْهُ، فَقَالُوا: قَدْ سَارَ اِلٰى مَكَّةَ، فَاتَّبَعَهُ فَوَجَدَهُ قَدْ سَارَ اِلَى الطَّائِفِ، فَاتَّبَعَهُ فَوَجَدَهُ فِي زَرْعَةِ الَّذِي يُسَمَّى الْوَهْطُ، قَالَ ابْنُ الدَّيْلَمِيِّ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ يَمْشِي مُخَاصِرًا رَجُلًا مِّنْ قُرَيْشٍ وَّالْقُرَشِيُّ يَزِنُ بِالْخَمْرِ، فَلَقِيتُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ، فَقَالَ: مَا غَدَا بِكَ الْيَوْمَ، وَمِنْ اَيْنَ اَقْبَلْتَ؟ وَاَخْبَرْتُهُ ثُمَّ سَاَلْتُهُ: هَلْ سَمِعْتَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ رَجُلٌ مِّنْ اُمَّتِي فَتُقْبَلُ لَهُ صَلٰوةٌ اَرْبَعِينَ صَبَاحًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عروہ بن رویم روایت کرتے ہیں کہ ابن دیلمی بیت المقدس میں رہائش پذیر تھے، وہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوئے (جب وہ مدینہ پہنچے تو) لوگوں سے ان کے متعلق دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا کہ وہ مکہ کی طرف گئے ہوئے ہیں۔ ابن دیلمی ان کے پیچھے چل دیئے۔ (جب آپ مکہ پہنچے تو پتہ چلا کہ) طائف کی طرف گئے ہوئے ہیں (ابن دیلمی) وہاں سے بھی ان کے پیچھے چل دیئے بالآخر طائف کے ایک باغ میں (جس کو وھط بھی کہتے ہیں) ان سے ملاقات ہوگئی (ابن دیلمی) کہتے ہیں: میں جب ان کے پاس پہنچا، تو وہ ایک قریشی نوجوان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جو کہ شراب خوری کے حوالے سے بدنام تھا، میں نے آپ سے ملاقات کی اور ان کو سلام کیا، انہوں نے بھی مجھے سلام کیا، وہ مجھے کہنے لگے: آج کہاں ہو؟ اور کہاں سے آ رہے ہو؟ مزید حال احوال دریافت کرنے اور ضروری گفتگو کے بعد میں نے ان سے پوچھا: اے عبداللہ بن عمرو! کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سن رکھا ہے: میرا جو امتی شراب پیتا ہے، چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

946۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

عُمَرَ اِنَّا نَجِدُ صَلَاةَ الْحَضَرِ وَصَلَاةَ الْخَوْفِ فِي الْقُرْآنِ وَلَا نَجِدُ صَلَاةَ السَّفَرِ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ يَا ابْنَ اَخِي اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ اِلَيْنَا مُحَمَّدًا ﷺ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا فَاِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَاَيْنَا مُحَمَّدًا يَفْعَلُ

هٰذَا حَدِيثٌ رُوَاتُهُ مَدَنِيُّوْنَ ثِقَاتٌ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت امیہ بن عبداللہ بن خالد سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ہمیں قرآن میں حضر (حالت اقامت) کی نماز اور خوف کی نماز تو مل گئی ہے لیکن قرآن میں کہیں بھی سفر کی نماز کا ذکر نہیں ملا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو ہماری طرف مبعوث فرمایا ہے، ہم کچھ نہیں جانتے۔ بس ہم نے رسول اکرم ﷺ کو جو عمل کرتے دیکھا وہی عمل ہم نے اپنا لیا (خواہ قرآن میں اس کا ذکر موجود ہو یا نہ ہو)

❖ اس حدیث کے راوی مدنی ہیں ثقہ ہیں لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے روایت نہیں کیا۔

947۔ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مُتَرَبِّعًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو چار زانو بیٹھے نماز پڑھتے دیکھا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث 946:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 1434 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1066 اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي) رقم الحديث: 1334 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 5333 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 1451 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 946 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 1892 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 5171 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان (طبع ثاني) 1403ھ رقم الحديث: 4276

حدیث 947:

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 978 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 1363 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 3475

948 ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلٰوةَ ابْنَ سَبْعِ سِنِينَ، وَاضْرِبُوهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حرملہ بن عبدالعزیز بن ربیع بن سبرہ اپنے چچا عبدالملک بن ربیع سے وہ ان کے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات سال کی عمر سے بچوں کو نماز سکھانا شروع کردو اور دس سال کی عمر کے بعد ان پر سختی کرو۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

949ـ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسٰى، قَالَا: اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ اَبِي ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ بِمَجْنُونَةِ بَنِي فُلَانٍ، وَقَدْ زَنَتْ وَاَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِرَجْمِهَا، فَرَدَّهَا عَلِيٌّ، وَقَالَ لِعُمَرَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اَتَرْجُمُ هٰذِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اَوَ مَا تَذْكُرُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ، عَنِ الْمَجْنُونِ الْمَغْلُوبِ عَلٰى عَقْلِهِ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَحْتَلِمَ؟ قَالَ: صَدَقْتَ، فَخَلّٰى عَنْهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فلاں قبیلے کی ایک مجنونہ عورت کے پاس سے گزرے، وہ زنا کی مرتکب ہوئی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو رجم کرنے کا فیصلہ فرما دیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس حکم پر عملدرآمد روک دیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المومنین! کیا آپ اس کو رجم کروائیں گے؟ انہوں نے جواب

حدیث 949:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 4399 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 1183 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 143 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1003 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/1991ء رقم الحدیث: 7343 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 8091 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 587 اخرجه ابوالحسن الجوهری فی "مسنده" طبع موسسه نادر بیروت لبنان 1410ھ/1990ء رقم الحدیث: 741

دیا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ کا وہ فرمان یاد نہیں ہے کہ تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے۔ (۱) وہ، جس کی عقل پر جنون کا غلبہ ہو (۲) سویا ہوا، جب تک کہ اٹھ نہ جائے (۳) بچہ، جب تک بالغ نہ ہو جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے سچ فرمایا: پھر انہوں نے فیصلہ واپس لے لیا اور عورت کو بری کر دیا۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

950۔ حَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِيْ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الْحَصِيْرِ وَالْفَرْوَةِ الْمَدْبُوْغَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِذِكْرِ الْفَرْوَةِ، اِنَّمَا خَرَّجَهُ مُسْلِمٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدٍ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْحَصِيْرِ

✧✧ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ چٹائی پر اور رنگی ہوئی کھال پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے "فروہ" کے ذکر کے ساتھ اس حدیث کو نقل نہیں کیا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے چٹائی پر نماز پڑھنے کے متعلق ابوسعید کی حدیث نقل کی ہے۔

951۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ، حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ صَلّٰى عَلٰى بِسَاطٍ، ثُمَّ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بِسَاطٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّقَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِعِكْرِمَةَ، وَاحْتَجَّ مُسْلِمٌ بِزَمْعَةَ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے چٹائی پر نماز پڑھی پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے چٹائی پر نماز

حدیث 950:

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 1006 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 3993 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 661 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 332 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1029 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحديث: 1374 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 11086 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 1004 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامي' دارعمار' بيروت' لبنان/عمان' 1405ھ 1985ء' رقم الحديث: 714 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 11129

پڑھی ہے۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے، لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عکرمہ کی اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے زمعہ کی روایات نقل کی ہیں۔

952۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِيُّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَلْبَسْ نَعْلَيْهِ، اَوْ لِيَخْلَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ، وَلَا يُؤْذِيْ بِهِمَا غَيْرَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی نماز پڑھے، تو اپنے جوتے پہن کر رکھے یا اپنے دونوں پاؤں کے درمیان اتارے، ان کے ساتھ کسی کو تکلیف مت پہنچائے۔

✤✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

953۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: حَضَرْتُ

حدیث **951**:

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1030 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 2061 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 2472 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1005 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 11624 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 4043 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 4084 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 1326

حدیث **952**:

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر یمامه بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 655 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1432 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 2183 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1009 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 4058 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الصغیر" طبع المکتب الاسلامی دارعمار بیروت لبنان/عمان 1405ھ 1985ء رقم الحدیث: 783 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 1519

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَصَلَّى الصُّبْحَ، فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ، فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَّسَارِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ يُعْرَفُ بِمُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ اَخْرَجْتُهٗ شَاهِدًا وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں فتح مکہ کے سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھانے لگے، تو اپنے جوتے اتار کر اپنی بائیں جانب رکھ لئے۔

✣✣ یہ حدیث محمد بن عباد بن جعفر کے حوالے سے معروف ہے میں نے اس کو بطور شاہد نقل کیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو نقل نہیں کیا۔

954۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ، عَنْ يُّوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَلَا عَنْ يَّسَارِهٖ، اِلَّا اَنْ لَّا يَكُوْنَ عَنْ يَّسَارِهٖ اَحَدٌ، وَلْيَضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی نماز پڑھنے لگے، تو اپنے جوتے، دائیں یا بائیں مت اتارے بلکہ اپنے قدموں کے درمیان رکھے ہاں البتہ اگر اس کی بائیں جانب کوئی نہ ہو تو (اس طرف رکھ سکتا ہے)

✣✣ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

955۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ نَعَامَةَ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ، فَخَلَعَ النَّاسُ نِعَالَهُمْ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: لِمَ خَلَعْتُمْ نِعَالَكُمْ؟ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَاَيْنَاكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا، قَالَ: اِنَّ جِبْرَائِيْلَ اَتَانِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ بِهِمَا خَبَثًا، فَاِذَا جَآءَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ

حديث 955:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 11169 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 1017 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 3889 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 12097 اخرجه ابن ابي اسامه في "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبويه' مدينه منوره 1413ھ/1992ء' رقم الحديث: 142 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 4048 اخرجه ابوبكر الكوفي ' في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودي عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحديث: 7890 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت ' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 2185 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2154

فَلْيَقْلِبْ نَعْلَيْهِ فَلْيَنْظُرْ فِيهِمَا خَبَثٌ، فَإِنْ وَجَدَ فِيهِمَا خَبَثًا فَلْيَمْسَحْهُمَا بِالْأَرْضِ، ثُمَّ لِيُصَلِّ فِيهِمَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) نماز پڑھائی تو اپنے جوتے اتار دیئے، لوگوں نے بھی اپنے اپنے جوتے اتار دیئے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا: تم لوگوں نے جوتے کیوں اتارے؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے جوتے اتارے ہیں تو ہم نے بھی اتار دیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آ کر بتایا تھا کہ میرے جوتوں میں کوئی نجاست لگی ہوئی ہے (میں نے تو اس لئے جوتے اتارے تھے) چنانچہ جب تم مسجد میں آؤ تو اپنے جوتوں کو پلٹ کر دیکھ لیا کرو، اگر اس میں کوئی گندگی لگی ہو تو زمین سے رگڑ کر اس کو صاف کر دیا کرو پھر جوتے پہن کر نماز پڑھ لیا کرو۔

✤ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

956۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ هِلَالِ بْنِ مَيْمُوْنِ الرَّمْلِيِّ، عَنْ يَّعْلَى بْنِ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَالِفُوا الْيَهُوْدَ فَإِنَّهُمْ لَا يُصَلُّوْنَ فِي خِفَافِهِمْ، وَلَا نِعَالِهِمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ یعلیٰ بن شداد بن اوس اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہودیوں کی مخالفت کرو کیونکہ وہ موزوں اور جوتوں میں نماز نہیں پڑھتے۔

✤ یہ حدیث "صحیح الاسناد" ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے روایت نہیں کیا۔

957۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ السُّوْسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَبَقِيَّةُ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَخْلَعْ نَعْلَيْهِ بَيْنَ رِجْلَيْهِ، اَوْ لِيُصَلِّ فِيهِمَا

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی نماز پڑھنا چاہے تو اپنے جوتے، اپنے پاؤں کے درمیان اتارے یا پہنے ہوئے ہی نماز پڑھ لے۔

حدیث 956:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 652 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 2186 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 4056 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 7164

958- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيِّ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلٰى اَنْفِهِ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ

تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الْمُقَدَّمِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلْ بِيَدِهِ عَلٰى وَجْهِهِ وَلْيَنْصَرِفْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ لِاَنَّ بَعْضَ اَصْحَابِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَوْقَفَهُ عَنْهُ

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نماز کے دوران بے وضو ہو جائے تو وہ اپنی ناک پر ہاتھ رکھ کر پیچھے کی طرف نکل جائے۔

✣✣ محمد علی مقدمی نے بھی فضل بن موسیٰ کی متابعت میں یہ حدیث ہشام بن عروہ کے واسطے سے ان کے والد سے اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نماز کے دوران بے وضو ہو جائے تو وہ اپنا ہاتھ چہرے پر رکھ کر پلٹ جائے اور یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہشام بن عروہ کے بعض اصحاب نے ان سے سند کو موقوف کیا ہے۔

959- اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ الْبَزَّارُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَا يَدْرِي كَمْ صَلّٰى ثَلَاثًا، اَوْ اَرْبَعًا، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَةً يُحْسِنُ رُكُوعَهَا، وَسُجُودَهَا، وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ مِنْ ذِكْرِ الرَّكْعَةِ وَلَهُ شَاهِدٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَهُوَ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِي النُّقْصَانِ فَلْيُصَلِّ حَتّٰى يَبْنِكَ فِي الزِّيَادَةِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھتے

حدیث 959:

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث:1026 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث:3627

حدیث 960:

اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث:2674 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث:1053 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث:3730

ہوئے بھول جائے اور اسے کچھ یاد نہ آئے کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں، تین پڑھی ہیں یا چار؟ تو وہ انتہائی اچھے طریقے سے رکوع وسجود کے ساتھ ایک رکعت (مزید) ادا کرے اور (سہو کے) دوسجدے کر لے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ لیکن انہوں نے رکعت کے ذکر والی زیادتی نقل نہیں کی۔ اور اس کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل نہیں کیا اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے: جب کسی کو (نماز میں) کم رکعتوں میں شک واقع ہو تو وہ اپنے شک اور زیادتی کے درمیان نماز پڑھے۔

960۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِمَاكٍ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَيُّوْبَ، يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ فَسَهَا، فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ سَهَوْتَ فَسَلَّمْتَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ، فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ، ثُمَّ اَتَمَّ تِلْكَ الرَّكْعَةَ، فَسَاَلْتُ النَّاسَ عَنِ الرَّجُلِ الَّذِيْ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ سَهَوْتَ، فَقِيْلَ لِيْ: تَعْرِفُهُ، قُلْتُ: لَا، اِلَّا اَنْ اَرَاهُ، فَمَرَّ بِيْ رَجُلٌ، فَقُلْتُ: هُوَ هٰذَا، فَقَالُوْا: هٰذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ اخْتَصَرَهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْ حَبِيْبٍ

✧✧ حضرت معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کی نماز ادا کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سہو ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا اور نماز ختم کر دی۔ ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ بھول گئے ہیں، آپ نے دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری رکعت (پڑھا کر نماز) مکمل کی (معاویہ کہتے ہیں) میں نے لوگوں سے پوچھا کہ وہ شخص کہاں ہے؟ جس نے کہا تھا "یا رسول اللہ! آپ بھول گئے ہیں" مجھے کہا گیا: آپ ان کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں۔ ہاں اگر دیکھ لوں تو پہچان لوں گا۔ اس کے بعد ایک شخص میرے پاس سے گزرا تو میں نے کہا: یہی ہے وہ شخص، تو لوگوں نے بتایا کہ یہ "طلحہ بن عبید اللہ" ہے۔

✣✣ اس حدیث کو لیث بن سعد نے ابن ابی حبیب سے بھی روایت کیا ہے لیکن ان کی حدیث ذرا مختلف ہے۔

961۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، اَنَّ سُوَيْدَ بْنَ قَيْسٍ، اَخْبَرَهُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمًا فَسَلَّمَ وَانْصَرَفَ، وَقَدْ بَقِيَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَهُوَ مِنَ النَّوْعِ الَّذِيْ يَطْلُبَانِ لِلصَّحَابِيِّ مُتَابِعًا فِيْ

حديث 961:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1023 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ھ 1986ء' رقم الحديث: 764 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث:1628

الرِّوَايَةِ عَلٰى اَنَّهُمَا جَمِيْعًا قَدْ خَرَّجَا مِثْلَ هٰذَا

حضرت معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور نماز میں سے ایک رکعت باقی رہ گئی۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ اور یہ حدیث اسی قسم میں شامل ہے کہ صحابی سے روایت کرنے میں شیخین کوئی متابع ڈھونڈتے ہیں۔ جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اس جیسی دیگر احادیث نقل کی ہیں۔

962- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ نَصْرٍ الدَّرَابَرْدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمّٰى سَجْدَتَيِ السَّهْوِ الْمُرْغِمَتَيْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ مُحْتَجٌّ بِجَمِيْعِ رُوَاتِهٖ، وَاَبُوْ مُجَاهِدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَيْسَانَ مِنْ ثِقَاتِ الْمَرَاوِزَةِ يُجْمَعُ حَدِيْثُهٗ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے دوسجدوں کو "مرغمتین" (ناک رگڑ والے) کا نام دیا ہے۔

یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اس کے تمام راویوں کی روایات نقل کی جاتی ہیں اور اس کی سند میں موجود ابومجاہد عبداللہ بن کیسان، مراوزہ کے ثقہ راویوں میں سے ہیں، ان کی روایات کو جمع کیا جاتا ہے۔

963- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِىْ عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ رَاٰى اَبَا رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَّهُوَ يُصَلِّىْ قَائِمًا وَقَدْ غَرَزَ ضَفِرَهٗ فِىْ قَفَاهُ فَحَلَّهَا اَبُوْ رَافِعٍ فَالْتَفَتَ الْحَسَنُ اِلَيْهِ مُغْضَبًا، فَقَالَ اَبُوْ رَافِعٍ: أَقْبِلْ عَلٰى صَلَاتِكَ وَلَا تَغْضَبْ، فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ذٰلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ يَعْنِىْ مَقْعَدَ الشَّيْطَانِ يَعْنِىْ مَغْرَزَ ضَفِرِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَقَدِ احْتَجَّا بِجَمِيْعِ رُوَاتِهٖ غَيْرِ عِمْرَانَ، قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ: عِمْرَانُ بْنُ

حدیث 962:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان' رقم الحديث: 1025 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 2655 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 1063 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 12050

مُوْسٰی بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ الْقُرَشِیُّ اَخُو اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی رَوٰی عَنْهُ ابْنُ جُرَیْجٍ وَّابْنُ عُلَیَّةَ اَیْضًا

✧✧ سعید بن ابوسعید المقبری اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابورافع کو دیکھا کہ وہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ ''حسن'' کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور انہوں نے اپنے گندھے ہوئے بالوں کی پٹی، سوئی کے ساتھ اپنی گدی پر چپکا رکھی تھی۔ ابورافع نے اس کو کھول دیا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ بہت غصے کے ساتھ ان کی طرف دیکھنے لگے۔ ابورافع نے کہا: آپ اپنی نماز کی طرف متوجہ رہیں اور غصہ نہ کریں، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ''یہ شیطان کی کفل ہے یعنی شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے یعنی گندھے ہوئے بالوں کی چوٹی۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اس حدیث کے تمام راویوں کی روایات نقل کی ہیں، عمران کے علاوہ علی بن مدینی کہتے ہیں: عمران بن موسیٰ بن عمرو بن سعید بن العاص عمر قرشی، ایوب بن موسیٰ کے بھائی ہیں، ان سے ابن جریج اور ابن عیینہ نے بھی احادیث روایت کی ہیں۔

964- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ دَارِمٍ الْحَافِظُ بِالْکُوْفَةِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ غَنَّامٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ، حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا کَامِلُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنِیْ حَبِیْبُ بْنُ اَبِیْ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ، وَارْحَمْنِیْ، وَاهْدِنِیْ، وَعَافِنِیْ، وَارْزُقْنِیْ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَکَامِلُ بْنُ الْعَلَاءِ التَّمِیْمِیُّ مِمَّنْ یُجْمَعُ حَدِیْثُهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ دو سجدوں کے درمیان یوں دعا مانگا کرتے تھے ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ، وَارْحَمْنِیْ، وَاهْدِنِیْ، وَعَافِنِیْ، وَارْزُقْنِیْ'' (یا اللہ میری مغفرت فرما، میرے اوپر رحم فرما، مجھے ہدایت عطا فرما، مجھے

حدیث 963:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 646 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 384 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 1042 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 2279 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 2511 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 993 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت لبنان' (طبع ثانی) 1403ھ' رقم الحدیث: 2991 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحدیث: 911

حدیث 964:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 850 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 284 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 897 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی' بیروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحدیث: 1324

عافیت عطا فرما اور مجھے رزق عطا فرما)

✥ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا اور کامل بن العلاء تمیمی ان راویوں میں سے ہیں جن کی روایات جمع کی جاتی ہیں۔

965۔اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ یَزِیدَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ اَبِی طَالِبٍ، حَدَّثَنَا یَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ الدَّوْرَقِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیلُ بْنُ عُلَیَّةَ، حَدَّثَنَا یُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ حَکِیمٍ الضَّبِّیِّ، اَنَّهُ خَافَ مِنْ زِیَادٍ فَاَتَی الْمَدِینَةَ فَلَقِیَ اَبَا هُرَیْرَةَ، قَالَ: فَاسْتَنْسَبَنِی، فَانْتَسَبْتُ لَهُ، فَقَالَ: یَا فَتًی، اَلا اُحَدِّثُكَ حَدِیثًا ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلٰی رَحِمَكَ اللّٰهُ، قَالَ یُونُسُ اَحْسِبُهُ ذَکَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ النَّاسُ بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ اَعْمَالِهِمُ الصَّلٰوةُ، قَالَ: یَقُولُ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ لِلْمَلائِکَةِ وَهُوَ اَعْلَمُ: انْظُرُوا فِی صَلٰوةِ عَبْدِی اَتَمَّهَا اَمْ نَقَصَهَا، فَاِنْ کَانَتْ تَامَّةً کُتِبَتْ لَهُ تَامَّةً، وَاِنْ کَانَ انْتَقَصَ مِنْهَا شَیْئًا، قَالَ: انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِی مِنْ تَطَوُّعٍ، فَاِنْ کَانَ لَهُ تَطَوُّعٌ، قَالَ: اَتِمُّوا لِعَبْدِی فَرِیضَتَهُ مِنْ تَطَوُّعِهٖ، ثُمَّ تُؤْخَذُ الْاَعْمَالُ عَلٰی ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ بِاِسْنَادٍ صَحِیحٍ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ انس بن حکیم الضبی کے بارے میں روایت ہے کہ وہ زیاد سے خوفزدہ ہو کر مدینہ میں آگئے، یہاں ان کی ملاقات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی (انس کہتے ہیں) انہوں نے مجھ سے میرا نسب پوچھا تو میں نے ان کو اپنا نسب بتا دیا، انہوں نے فرمایا: اے نوجوان! کیا میں تمہیں ایک حدیث نہ سناؤں؟ (انس کہتے ہیں) میں نے کہا: جی ہاں! ''اللہ آپ پر رحم کرے'' یونس کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کی ہے کہ قیامت کے دن لوگوں سے سب سے پہلے نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے فرشتو! میرے بندے کی نماز کو دیکھو مکمل ہے یا کم؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ یہ سب کچھ خود بھی جانتا ہے (پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا) اگر اس کی نمازیں مکمل ہیں تو مکمل لکھ دی جائیں اور اگر کم ہیں تو دیکھو کہ میرے بندے کی کوئی نفلی عبادت ہے؟ اگر اس کی کوئی نفلی عبادت ہے تو اس میں سے میرے بندے

حدیث: 965

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 1425 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث: 23251 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 325 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 3813 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 3976 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحدیث: 62 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2468 اخرجه ابن راهویه الحنظلی فی "مسنده" طبع مکتبه الایمان' مدینه منوره' (طبع اول) 1412ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 506 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "مسند الشامیین" طبع موسسة الرساله' بیروت' لبنان' 1405ھ/1984ء' رقم الحدیث: 151

کے فرائض کو پورا کر دو پھر اس کے بقیہ اعمال کا حساب کرو۔

✧✧ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا

اس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

966۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِي، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى، عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلٰوةُ، فَاِنْ كَانَ اَكْمَلَهَا كُتِبَتْ لَهُ كَامِلَةً، وَاِنْ لَمْ يُكْمِلْهَا، قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لِمَلَائِكَتِهِ: هَلْ تَجِدُوْنَ لِعَبْدِيْ تَطَوُّعًا تُكْمِلُوْا بِهِ مَا ضَيَّعَ مِنْ فَرِيْضَتِهِ، ثُمَّ الزَّكٰوةُ مِثْلُ ذٰلِكَ، ثُمَّ سَائِرُ الْاَعْمَالِ عَلٰى حَسَبِ ذٰلِكَ قَصَرَ بِهِ بَعْضُ اَصْحَابِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَمُوْسٰى بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْحُكْمَ فِيْ حَدِيْثِهِ،

✧✧ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نماز کے متعلق حساب لیا جائے گا۔ اگر اس کی نمازیں مکمل ہوئیں تو اس کا ثواب پورا لکھ دیا جائے گا اور اگر کم ہوئیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا: کیا میرے بندے کے پاس کوئی نفلی عبادت موجود ہے؟ (اگر ہے تو) اس کے ساتھ اس کے فرائض کی کمی کو پورا کر دو پھر اس کے بعد زکوٰۃ کا اور پھر دیگر اعمال کا اسی طرح حساب ہوگا۔

✧✧ حماد بن سلمہ کے بعض راویوں نے اسی پر اکتفا کیا ہے اور موسیٰ بن اسماعیل اس حدیث میں حکم ہیں۔

967۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، حَدَّثَنَا حَمْدُوْنُ بْنُ اَحْمَدَ السِّمْسَارُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى، عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلَاتُهُ "وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهِ،

حدیث 967

اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1426 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث:16995 اخرجه ابو محمد الدارمى فى "سننه" طبع دارالكتاب العربى' بيروت' لبنان' 1407ه' 1987ء رقم الحديث: 1355 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ه/1983ء رقم الحديث:1255 اخرجه ابوبكر الكوفى فى "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودى عرب' (طبع اول) 1409ه رقم الحديث: 7771 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودى عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث:3815

✧✧ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔اس کے بعد گزشتہ حدیث کی طرح حدیث ہے۔

968۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، اَنْبَانَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ رَّجُلٍ، مِنْ بَنِي سَلِيْطٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ، قَدْ ذُكِرَ هٰذَا الْخِلَافُ فِيْهِ عَلٰى حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ لِيَعْلَمَ الْمُتَامِّلُ اَنَّ الَّذِيْ صَحَّحَاهُ حَدِيْثُ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ لَّيْسَ فِيْهِ خِلَافٌ عَلٰى حَمَّادٍ، وَسَائِرُ الرِّوَايَاتِ فِيْهِ اَسَانِيْدُ لِحَمَّادٍ، عَنْ غَيْرِ دَاوُدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ اَجْمَعِيْنَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی طرح کا فرمان نقل کیا ہے۔

✤ مذکورہ حدیث میں حماد بن سلمہ کی سند میں ہم نے اختلاف ذکر کیا ہے تاکہ محققین کو پتہ چل جائے کہ ہم نے جس حدیث کے متعلق صحیح ہونے کا موقف اختیار کیا ہے وہ ''داؤد بن ابی ہند'' کی حدیث ہے، اس میں حماد پر کوئی اختلاف نہیں اور باقی تمام روایات جو حماد کی سند سے مروی ہیں وہ داؤد کے واسطے کے بغیر ہے۔

969۔ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مِهْرَانَ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ، جُلَّهٗ وَدِقَّهٗ، اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ، عَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، اِنَّمَا اَخْرَجَا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں یہ دعا مانگا کرتے تھے ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ

حدیث 969:

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 483 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 878 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 1931 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 672 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث:2518

حدیث 970:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث:883 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/ 1994ء' رقم الحديث:3506 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/ 1983ء' رقم الحديث:12335

كُلَّهُ، جُلَّهُ وَدِقَّهُ، اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ، عَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ "(یا اللہ میرے چھوٹے، بڑے، اول، آخر، ظاہر، باطن سب گناہوں کو معاف فرما)

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ تاہم انہوں نے اسی سند کے ساتھ یہ حدیث نقل کی ہے کہ "بندہ سجدے کی حالت میں اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے"

970۔ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَحْمَدَ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَرَاَ: سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، قَالَ: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰى

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى پڑھتے تو اس کے بعد کہتے: سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰى۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

971۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ وَفِیْ صَدْرِهِ اَزِيزٌ كَاَزِيزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖ مطرف اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا ہے، رونے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے سے ہنڈیا کے ابلنے کی سی آوازیں آیا کرتی تھیں۔

حدیث 971:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 904 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 1214 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 16369 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 665 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 900 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبری" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 544 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبری" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 3173 اخرجه ابويعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 1599 اخرجه ابومحمد الكسی فی "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 514

✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

972- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، وَاَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا غِرَارَ فِيْ صَلٰوةٍ وَّلَا تَسْلِيمٍ، قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: فِيمَا رَاٰى اَنَّهُ اَرَادَ اَنْ لَّا يُسَلِّمَ وَيُسَلَّمَ عَلَيْكَ، وَتَغْرِيرُ الرَّجُلِ بِصَلَاتِهٖ اَنْ يُّسَلِّمَ وَهُوَ فِيهَا شَاكٌّ هٰذَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ وَشَكَّ فِيْ رَفْعِهٖ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز اور سلام پھیرنے میں ''غرار'' (کمی) نہیں ہونی چاہئے۔

✣ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ اس شخص کے بارے میں ہے جو کسی سلام کہنے والے کو اس کے سلام کا جواب نہ دینا چاہتا ہو اور صرف ''علیک'' ہی کہہ دے اور کسی آدمی کا اپنی نماز میں کمی کرنا یہ ہے کہ جب وہ سلام پھیرے تو شک میں مبتلا ہو۔ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اسی حدیث کو معاویہ بن ہشام نے ثوری سے روایت کیا ہے اور ان کو اس کے مرفوع ہونے میں شک ہے۔

973- اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى بْنِ عِمْرَانَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: اُرَاهُ رَفَعَهٗ، قَالَ: لَا غِرَارَ فِيْ تَسْلِيمٍ، وَلَا صَلٰوةٍ

✧✧ معاویہ بن ہشام اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بیان کیا ہے کہ ''سلام کرنے میں اور نماز میں ''غرار'' (نقصان) نہیں ہونی چاہئے۔

974- حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ كَعْبٍ الْحَلَبِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِي الصَّلٰوةِ، قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَبْدِيُّ: وَهُوَ

حديث 972:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 929 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 9938 اخرجه ابويعلىٰ الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 6206 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 3224

اَنْ یَّضَعَ الرَّجُلُ یَدَهٗ عَلٰی خَاصِرَتِهٖ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَهُوَ رَوَاهُ جَمَاعَةٌ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: نَهٰی اَنْ یُّصَلِّیَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں ''اختصار'' سے منع کیا ہے، ابوعبداللہ عبدی کہتے ہیں: اختصار یہ ہے کہ آدمی اپنا ہاتھ اپنے پہلو پر رکھے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور محدثین رحمۃ اللہ علیہم کی ایک جماعت نے محمد بن سیرین کے واسطے سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ ''پہلو پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنا ممنوع ہے۔

975- اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّیْبَانِیُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الزُّهْرِیُّ، حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی، اَنْبَاَنَا شَیْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حُصَیْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ هِلَالِ بْنِ یَسَافٍ، قَالَ: قَدِمْتُ الرَّقَّةَ، فَقَالَ لِیْ بَعْضُ اَصْحَابِیْ: هَلْ لَکَ فِیْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ غَنِیْمَةٌ، فَدَفَعْنَا اِلٰی وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ، قُلْتُ لِصَاحِبِیْ: نَبْدَاُ، فَنَظَرَ اِلٰی دَلِّهٖ فَاِذَا عَلَیْهِ قَلَنْسُوَةٌ لَاطِئَةٌ ذَاتُ اُذُنَیْنِ، وَبُرْنُسُ خَزٍّ غُبْرٌ، وَاِذَا هُوَ مُعْتَمِدٌ عَلٰی عَصًا فِیْ صَلَاتِهٖ، فَقُلْنَا لَهٗ بَعْدَ اَنْ سَلَّمْنَا، فَقَالَ: حَدَّثَتْنِیْ اُمُّ قَیْسٍ بِنْتُ مِحْصَنٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَسَنَّ، وَحَمَلَ اللَّحْمَ اتَّخَذَ عَمُوْدًا فِی الصَّلٰوةِ یَعْتَمِدُ عَلَیْهِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ غَیْرَ اَنَّهُمَا لَمْ یُخَرِّجَا لِوَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ لِفَسَادِ الطَّرِیْقِ اِلَیْهِ

✧✧ حضرت ہلال بن یساف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رقہ (ایک مقام) میں گیا، میرے ایک دوست نے مجھ سے کہا: کیا تم کسی صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: یہ تو غنیمت ہے۔ وہ ہمیں حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا۔ میں نے اپنے دوست سے کہا: چلو ہم پہلے چلتے ہیں اور ان کی زیارت کرتے ہیں، جب ہماری نظر ان کی شخصیت پر پڑی تو (ہم

حدیث 974:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 947 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 7175 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 3379

حدیث 975:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 948 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 434 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 3386

یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ) وہ سر پر چھوٹی سی ٹوپی پہنے ہوئے تھے جو کہ ان کے سر کے ساتھ چپکی ہوئی تھی، اور اس کے اوپر ریشم اوراون کی بنی ہوئی بڑی لمبی ٹوپی تھی جو کہ غبار آلود تھی اور وہ اپنے عصا سے ٹیک لگائے نماز پڑھ رہے تھے، جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے ان سے کہا (آپ نماز میں ٹیک کیوں لگاتے ہیں؟) انہوں نے فرمایا: حضرت ام قیس بنت محصن نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عمر رسیدہ ہوگئے اور آپ ﷺ کے جسم مبارک میں نقاہت آگئی تو حضور ﷺ ایک ستون کے ساتھ ٹیک لگا کر نماز پڑھا کرتے تھے

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے، تاہم انہوں نے وابصہ بن معبد کی وجہ سے یہ حدیث نقل نہیں کی کیونکہ ان تک سند درست نہیں ہے۔

976- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ قَطَنٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ السُّورَةَ فِي الرَّكْعَةِ؟ قَالَتْ: مِنَ الْمُفَصَّلِ، قَالَ: فَقُلْتُ: اَكَانَ يُصَلِّي قَاعِدًا؟ قَالَتْ: حِينَ حَطَمَهُ السِّنُّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، اِنَّمَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِّنْ حَدِيثِ اَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا قَائِمًا، وَلَيْلًا طَوِيلًا قَاعِدًا

❖❖ حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ ایک رکعت میں پوری سورت پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: مفصل میں سے پڑھا کرتے تھے۔ عبداللہ کہتے ہیں: میں نے پوچھا: کیا بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! آخری عمر میں (آپ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے)

❖❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے ان لفظوں کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ایوب کی حدیث عبداللہ بن شقیق کے واسطے سے اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ "نبی اکرم ﷺ رات کا لمبا حصہ کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرتے تھے اور یوں ہی بیٹھ کر بھی"۔

977- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُوسٰى بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ اَبِي رَاشِدٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كُنَّا لَا نَدْرِي مَا نَقُولُ اِذَا جَلَسْنَا فِي الصَّلٰوةِ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَلِمَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَخَوَاتِمَهُ، قَالَ: فَذَكَرَ التَّشَهُّدَ وَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا كَلِمَاتٍ، كَمَا يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ: اللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِنَا، وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا، وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ، وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّورِ، وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا، وَمَا بَطَنَ، وَبَارِكْ لَنَا فِي اَسْمَاعِنَا، وَاَبْصَارِنَا، وَقُلُوبِنَا، وَاَزْوَاجِنَا،

وَذُرِّيَّاتِنَا، وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ، وَاجْعَلْنَا شَاكِرِينَ لِنِعَمِكَ، مُثْنِينَ بِهَا عَلَيْكَ، قَابِلِينَ لَهَا وَاَتِمَّهَا عَلَيْنَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ جَامِعٍ،

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمیں نہیں پتہ تھا کہ نماز میں جب ہم بیٹھیں تو کیا پڑھیں؟ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہترین کلام جانتے ہیں اور ان کا انجام بھی جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: پھر انہوں نے تشہد کا ذکر کیا اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ کلمات بھی اسی طرح سکھاتے تھے جس طرح ہمیں تشہد سکھاتے تھے (وہ کلمات یہ ہیں) ''اے اللہ ہمارے دلوں میں الفت پیدا فرما'، ہماری اصلاح فرما اور ہمیں سلامتی کے راستوں کی ہدایت عطا فرما اور ہمیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نجات عطا فرما اور ہمیں ظاہری و باطنی گناہوں سے بچا اور ہمارے کانوں، ہماری آنکھوں، ہمارے دلوں، ہماری بیویوں اور اولادوں میں برکت عطا فرما، ہماری توبہ کو قبول فرما، بے شک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکرگزار بنا۔ ان کی تعریفیں کرنے والا اور ان کے قابل بنا اور ہم پر اپنی نعمتیں مکمل فرما''۔

✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

مذکورہ حدیث کی ایک شاہد حدیث موجود ہے جس کو ابن جریج نے جامع بن ابی راشد سے روایت کیا ہے (وہ حدیث درج ذیل ہے)

978- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ يَحْيَى الْقُومَسَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ جَامِعِ بْنِ اَبِي رَاشِدٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا فَذَكَرَهُ مِثْلَهُ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تعلیم دیا کرتے تھے۔ اس کے بعد سابقہ حدیث کی مثل حدیث ہے۔

979- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ قَرَءَ عَلِيُّ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَكَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَيُونُسُ بْنُ زَيْدٍ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِءِ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُعَلِّمُ النَّاسَ التَّشَهُّدَ عَلَى الْمِنبَرِ فَيَقُوْلُ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

حدیث 979:

اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "الموطا" طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی) رقم الحدیث: 203 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 2662 اخرجه ابوجعفر الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" طبع دارالکتب العلمیه بیروت الطبعة الاولیٰ 1399ھ رقم الحدیث:1440

✧✧ عبدالرحمان بن عبدالقاری بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر لوگوں کو تشہد سکھاتے ہوئے سنا، وہ یہ پڑھارہے تھے: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ۔

980- اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْخُزَاعِيُّ بِمَكَّةَ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهٖ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَانَ يُعَلِّمُ النَّاسَ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلٰوةِ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ: اِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ، التَّحِيَّاتُ الزَّاكِيَاتُ، الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، قَالَ عُمَرُ: ابْدَءُوْا بِاَنْفُسِكُمْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَلِّمُوْا عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَاِنَّمَا ذَكَرْتُهُ لِاَنَّ لَهُ شَوَاهِدَ عَلٰى مَا شَرَطْنَا فِي الشَّوَاهِدِ الَّتِيْ تَشْهَدُ عَلٰى سَنَدِهَا،

✧✧ حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ منبر رسول پر بیٹھے خطبہ دیتے ہوئے لوگوں کو نماز کا تشہد سکھارہے تھے وہ فرمارہے تھے: جب کوئی تشہد میں بیٹھے تو یوں کہے "بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ، التَّحِيَّاتُ الزَّاكِيَاتُ، الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، قَالَ عُمَرُ: ابْدَءُوْا بِاَنْفُسِكُمْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَلِّمُوْا عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے کے بعد اپنے اوپر اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر سلام پڑھو۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے، میں نے اس حدیث کو اس لئے ذکر کیا ہے کہ اس کے شواہد ہمارے اس معیار پر پورے ٭ ہیں جو ہم نے شواہد کے متعلق مقرر کررکھا ہے جن کے ذریعے کسی حدیث کی سند پر شاہد پیش کیا جاسکتا ہے۔

981- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ الْعَسْقَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، حَدَّثَنِيْ عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اَخَذَ بِيَدِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ فَعَدَّ فِيْهَا التَّشَهُّدَ، فَقَالَ: اَخَذْتُ بِيَدِكَ كَمَا اَخَذَ بِيَدِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَقَالَ عُمَرُ: اَخَذْتُ بِيَدِكَ كَمَا اَخَذَ بِيَدِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَدَّ فِيْهَا التَّشَهُّدَ التَّحِيَّاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهٖ، فَاَمَّا الزِّيَادَةُ فِيْ

اَوَّلِ التَّشَهُّدِ بِاسْمِ اللّٰهِ، وَبِاللّٰهِ فَاِنَّهُ صَحِيْحٌ مِّنْ شَرْطِ الْبُخَارِيِّ،

✧✧ عون بن عبداللہ کہتے ہیں: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے میرا ہاتھ پکڑا اور اس میں تشہد شمار کیا، پھر کہا: میں نے تیرا ہاتھ جس طرح پکڑا ہے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسی طرح میرا ہاتھ پکڑا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا تھا کہ میں نے تیرا ہاتھ اسی طرح پکڑا ہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا تھا۔ پھر میرے ہاتھ میں تشہد شمار کرایا (جو کہ یہ تھا) اَلتَّحِيَّاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ۔ پھر اس کے بعد گزشتہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

✣ آئندہ احادیث میں تشہد کے شروع میں جو بسم اللہ اور باللہ کے الفاظ زائد ہیں یہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

982- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا اَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ، بِاسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، قَالَ اَبُو الْعَبَّاسِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَفِيْ اٰخِرِهِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس طرح سکھایا کرتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے (آپ تشہد یوں شروع کرتے) بِاسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ ۔ ابو عباس کہتے ہیں: اس کے بعد پوری حدیث بیان کی گئی اور اس کے آخر میں یہ ہے "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ" (اے اللہ میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور دوزخ سے تیری پناہ مانگتا ہوں)

983- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ فِيْ اٰخَرِيْنَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا اَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ، التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، نَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ، وَنَعُوْذُ بِهِ مِنَ النَّارِ

قَالَ الْحَاكِمُ: اَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ ثِقَةٌ قَدِ احْتَجَّ بِهِ الْبُخَارِيُّ، وَقَدْ سَمِعْتُ اَبَا الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

حدیث 982:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام ' 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 1175 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1741 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 2653 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 763

سَلَمَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ، يَقُوْلُ: وَسَأَلْتُهُ عَنْ اَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ، فَقَالَ: ثِقَةٌ، فَاَمَّا صِحَّتُهُ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ،

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس طرح سکھایا کرتے تھے جس طرح قرآن کی کوئی سورت سکھاتے تھے (وہ تشہد یہ ہے) بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ، التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، نَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ، وَنَعُوْذُ بِهٖ مِنَ النَّارِ۔

✥ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ایمن بن نابل ثقہ راوی ہیں، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی روایات نقل کی ہیں، امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے ابوالحسن احمد بن محمد بن سلمہ کے حوالے سے عثمان بن سعید دارمی کا یہ قول نقل کیا ہے (وہ کہتے ہیں) میں نے یحییٰ بن معین سے ایمن بن نابل کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: وہ ثقہ ہیں:

نوٹ: اس کا امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر صحیح ہونا درج ذیل حدیث سے ثابت ہے۔

984۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ الصُّلَيْحِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ، سَمِعْتُ اَبَا عَلِيٍّ الْحَافِظَ، يُوَثِّقُ ابْنَ قَحْطَبَةَ اِلَّا اَنَّهُ اَخْطَاَ فِيْهِ، فَاِنَّهُ عِنْدَ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ اَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ كَمَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ اَجْمَعِيْنَ

✥ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے ابوعلی حافظ کو ابن قحطبہ کی توثیق کرتے سنا لیکن انہوں نے اس میں خطا کی ہے کیونکہ معتمر کے نزدیک یہ سند ایمن بن نابل سے مروی ہے جیسا کہ ہم نے اس کا پہلے بھی ذکر کیا۔

985۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّازُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مِحْجَنِ بْنِ الْاَدْرَعِ حَدَّثَهُ، قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدْ صَلّٰى صَلَاتَهُ وَهُوَ يَتَشَهَّدُ وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاللّٰهِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ، وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ، اَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ، اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ، فَقَالَ: قَدْ غُفِرَ لَهُ، قَدْ غُفِرَ لَهُ، قَدْ غُفِرَ لَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ محجن ابن ادرع سے روایت ہے (ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) مسجد میں آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز پڑھ چکا تھا اور تشہد میں تھا اور یہ دعا پڑھ رہا تھا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاللّٰهِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ، وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ، اَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ، اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۔ (اے اللہ! میں تجھ سے اس اللہ کے واسطے سے دعا مانگتا ہوں جو ایک ہے، بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ ہی وہ کسی سے جنا گیا اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے تو میرے گناہوں کو

معاف کردے، بے شک تو بخشنے والامہربان ہے) حضور ﷺ نے فرمایا: اس کی مغفرت ہوگئی، اس کی مغفرت ہوگئی، اس کی مغفرت ہوگئی۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

986۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَأَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ مَنْصُورٍ الْقَاضِي حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تُخْفِيَ التَّشَهُّدَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آہستہ آواز سے تشہد پڑھنا سنت ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

987۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا الْاِمَامُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ، وَكَتَبْتُهُ مِنْ اَصْلِهِ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: وَحَدَّثَنِيْ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ صَلّٰى عَلَيْهِ فِيْ صَلَاتِهِ

✧✧ حضرت ابن اسحاق نے کہا اور نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھنے کے متعلق فرمایا کیونکہ مسلمان شخص اپنی نماز میں ان پر درود پڑھتا ہے۔

988۔ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: اَقْبَلَ رَجُلٌ حَتّٰى جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ، فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ اِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا عَلَيْكَ فِيْ صَلَاتِنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ ؟ قَالَ: فَصَمَتَ حَتّٰى اَحْبَبْنَا اَنَّ الرَّجُلَ لَمْ يَسْاَلْهُ، ثُمَّ قَالَ: اِذَا اَنْتُمْ صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ، فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ

حدیث 986:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 986 اخرجه ابو عيسى الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 291 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 706 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 2670

حدیث 987:

اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 17113 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 3780

الاُمِّيِّ، وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الاُمِّيِّ، وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ فَذِكْرُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَوَاتِ

✧✧ ابومسعود رضی اللہ عنہ عقبہ بن عمرو کہتے ہیں: ایک شخص آ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا، ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے، اس نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر سلام پڑھنا تو ہم سیکھ چکے ہیں۔ ہم اپنی نماز میں جب درود پڑھیں تو کس طرح پڑھیں؟ اللہ آپ پر رحمتیں نازل کرے۔ ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے (آپ اتنی دیر خاموش رہے کہ) ہم یہ سوچنے لگے کہ کاش اس شخص نے آپ سے یہ سوال نہ کیا ہوتا۔ پھر آپ نے فرمایا: جب تم مجھ پر درود پڑھنا چاہو تو یوں کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الاُمِّيِّ، وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الاُمِّيِّ، وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ پھر نمازوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کا ذکر کیا۔

اس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی ہے جو کہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق صحیح ہے (وہ شاہد حدیث درج ذیل ہے)

989۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، عَنْ اَبِيْ هَانِءٍ، عَنْ اَبِيْ عَلِيٍّ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلا صَلّٰى لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ، وَلَمْ يُمَجِّدْهُ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْصَرَفَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجِلَ هٰذَا فَدَعَاهُ، فَقَالَ لَهٗ وَلِغَيْرِهٖ: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِتَحْمِيْدِ رَبِّهٖ، وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَدْعُو بِمَا شَاءَ

حدیث 988:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 981 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 17113 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ه/1970ء رقم الحديث: 711 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ه/1993ء رقم الحديث: 1959 اخرجه ابوالحسن الدارقطني في "سننه" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان 1966ء/1386ه رقم الحديث: 1 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ه/1983ء رقم الحديث: 968 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودي عرب (طبع اول) 1409ه رقم الحديث: 8635 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 2672 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه/1991ء رقم الحديث: 9877 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ه/1988ء رقم الحديث: 234

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَا تُعْرَفُ لَهُ عِلَّةٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا

✧✧ حضرت فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے نماز پڑھی نہ اللہ کی حمد وثناء کی اور نہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا اور نماز ختم کر لی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص نے جلدی کی۔ پھر اس کو بلایا اور اس کے سمیت تمام حاضرین کو سمجھایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اللہ کی حمد وثناء کرے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے پھر جو چاہے دعا مانگے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور اس میں کوئی علت بھی نہیں ہے۔

990۔ أَخْبَرَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَارِمِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكِنْدِيّ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ سَلَامِ بْنِ سَلِيمٍ أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ وَأَبِي عُبَيْدَةَ قَالَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ يَتَشَهَّدُ الرَّجُلُ ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَدْعُو لِنَفْسِهِ وَقَدْ أُسْنِدَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

✧✧ ابوالاحوص اور ابوعبیدہ کہتے ہیں: عبداللہ نے کہا: آدمی تشہد پڑھتا ہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہے پھر اپنے لئے دعا کرتا ہے۔

❖ اس حدیث کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سند صحیح کے ساتھ مسند کیا ہے۔

991۔ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مِلْحَانَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِلَالٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ السَّبَّاقِ، عَنْ رَّجُلٍ، مِنْ بَنِي الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُكُمْ فِى الصَّلٰوةِ، فَلْيَقُلِ: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَارْحَمْ مُحَمَّدًا، وَآلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ، وَبَارَكْتَ، وَتَرَحَّمْتَ، عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حُمَيْدٌ مَّجِيْدٌ

وَاَكْثَرُ الشَّوَاهِدِ لِهٰذِهِ الْقَاعِدَةِ لِفُرُوْضِ الصَّلٰوةِ

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نماز میں تشہد پڑھ لے تو مجھ پر درود پڑھتے ہوئے یوں کہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَارْحَمْ مُحَمَّدًا، وَآلَ

حدیث 990:

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 2699

مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ، وَبَارَكْتَ، وَتَرَحَّمْتَ، عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حُمَيْدٌ مَّجِيْدٌ

❖❖ فرضی نماز کے اس قعدہ کے متعلق اکثر شواہد موجود ہے۔

922۔ مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرِ بْنِ الْبُرِّيِّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ، عَنْ جَدِّيْ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهُ، وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عَلَيْهِ، وَلَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ فِيْ صَلَاتِهِ لَمْ يُخَرِّجْ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلٰى شَرْطِهِمَا، فَاِنَّهُمَا لَمْ يُخَرِّجَا عَبْدَ الْمُهَيْمِنِ

❖❖ عبدالمہیمن بن عباس بن سہل ساعدی کہتے ہیں: میں نے اپنے والد کو اپنے دادا کے حوالے سے یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے ''اس شخص کی نماز قبول نہیں جس کا وضونہیں اور اس شخص کا وضونہیں جس نے بسم اللہ پڑھی اور اس شخص کی نماز قبول نہیں جس نے اپنی نماز میں اللہ کے نبی پر درود نہیں پڑھا''

❖❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ کیونکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالمہیمن کی روایت نقل نہیں کی۔

993۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ، وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْاَسَدِيُّ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ كَاَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ، قَالَ: قُلْنَا حَتّٰى يَقُوْمَ، قَالَ: حَتّٰى يَقُوْمَ تَابَعَهُ مِسْعَرٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ

❖❖ سعد بن ابراہیم روایت کرتے ہیں کہ ابوعبیدہ نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ عمل بیان کیا ہے کہ آپ پہلی دو رکعتوں میں یوں محسوس ہوتے گویا کہ گرم پتھر پر کھڑے ہیں: وہ کہتے ہیں، ہم نے پوچھا: جب تک آپ کھڑے رہتے؟

حدیث 992:

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 3781

حدیث 993:

اخرجہ ابوداؤد السجستانی فی "سننہ" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 995 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیہ' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحدیث: 1176 اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ' قاہرہ' مصر' رقم الحدیث: 3656 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیہ' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 764 اخرجہ ابویعلٰی الموصلی فی "مسندہ" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 5232 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الکبیر" طبع مکتبہ العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 10285 اخرجہ ابوالحسن الجوہری فی "مسندہ" طبع موسسہ نادر' بیروت' لبنان' 1410ھ/1990ء' رقم الحدیث: 1550

انہوں نے کہا (جی ہاں) جب تک آپ کھڑے رہتے۔

❖ یہ حدیث سعد بن ابراہیم سے روایت کرنے میں مسعر نے شعبہ کی متابعت کی ہے۔

994- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّبِيْعِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِي غَرْزَةَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمُرِّيُّ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، فَذَكَرَهُ بِنَحْوِهٖ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدِ اتَّفَقَا عَلٰى اِخْرَاجِ حَدِيْثِ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اللّٰهِ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ

✧✧ سعد بن ابراہیم کی سند کے ہمراہ بھی اسی جیسی روایت منقول ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے شعبہ کی وہ حدیث عمرو بن مرہ، پھر ابوعبیدہ پھر عبداللہ کے حوالے سے روایت کی ہے جس میں یہ بیان ہے کہ وہ 'لیلۃ الجن' میں آپ کے ہمراہ نہیں تھا۔

995- حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْجُمَاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّنُوْخِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَرُدَّ عَلَى الْاِمَامِ، وَاَنْ نَتَحَابَّ، وَاَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَسَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ اِمَامُ اَهْلِ الشَّامِ فِيْ عَصْرِهٖ اِلَّا اَنَّ الشَّيْخَيْنِ لَمْ يُخَرِّجَاهُ بِمَا وَصَفَهُ اَبُوْ مُسْهِرٍ مِّنْ سُوْءِ حِفْظِهٖ، وَمِثْلُهٗ لَا يَنْزِلُ بِهٰذَا الْقَدْرِ

✧✧ سمرہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں امام کے پاس جانے کا، اس کے ساتھ محبت کرنے کا اور ایک دوسرے کو سلام کرنے کا حکم دیا۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور سعید بن بشیر اپنے زمانے کے اہل شام کے امام ہیں لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے ان کی حدیث نقل نہیں کی، اس کی وجہ یہ ہے کہ ابومسہر نے ان کے متعلق حافظہ نہ ہونے کا عیب لگایا ہے حالانکہ ان جیسے امام کی روایات اتنی سی بات سے نہیں چھوڑنی چاہئیں۔

حدیث: 995

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1001 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 922 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1710 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 2818 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 6907 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله بيروت لبنان 1405ھ/1984ء رقم الحديث: 2643

996- اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ الْخُلْدِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ الْجَزَّارُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ، حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا اِمَامٌ لَّنَا يُكْنٰى اَبَا رِمْثَةَ، قَالَ: صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اَوْ مِثْلَ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْمَانِ فِي الصَّفِّ الْمُتَقَدِّمِ، عَنْ يَّمِيْنِهِ، وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَلَّمَ، عَنْ يَّمِيْنِهِ وَعَنْ يَّسَارِهِ، حَتّٰى رَاَيْنَا بَيَاضَ خَدِّهِ، ثُمَّ انْفَتَلَ كَانْفِتَالِ اَبِيْ رِمْثَةَ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِيْ اَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ يَشْفَعُ فَوَثَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ فَاَخَذَ بِمَنْكِبِهٖ فَهَزَّهٗ، ثُمَّ قَالَ: اجْلِسْ فَاِنَّهٗ لَمْ يَهْلِكْ اَهْلُ الْكِتَابِ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلَاتِهِمْ فَصْلٌ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهٗ، فَقَالَ: اَصَابَ اللّٰهُ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ازرق بن قیس کہتے ہیں: ہمیں ابورمثہ نے نماز پڑھائی اور کہا: میں نے یہ نماز یا (شاید یہ کہا) اس جیسی نماز رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ پڑھی (ابورمثہ) کہتے ہیں: (اس دن) ابوبکر اور عمر اگلی صف میں حضور ﷺ کے دائیں جانب کھڑے ہوئے تھے اور ایک شخص تکبیر اولیٰ سے جماعت کے ساتھ نماز میں شامل تھا جب حضور اکرم ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو دائیں بائیں سلام پھیرا یہاں تک کہ ہم نے آپ کے رخساروں کی سفیدی دیکھ لی پھر آپ نے نوافل شروع کر دیئے جس طرح کے ابورمثہ نے نوافل پڑھے یعنی انہوں نے اپنے ہی متعلق کیا۔ پھر وہ شخص کھڑا ہوا جس نے تکبیر اولیٰ سے جماعت میں شرکت کی تھی اور نماز پڑھنے لگا (یہ دیکھ کر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اچھل کر اس کی طرف بڑھے اور اس کے کندھے کو پکڑ کر ہلایا اور کہا: بیٹھ جاؤ! اہل کتاب اس لئے ہلاک ہو گئے تھے کہ ان کی نماز کے درمیان وقفہ نہیں ہوتا تھا اس پر نبی اکرم ﷺ نے نگاہ اٹھا کر دیکھا اور فرمایا: اے ابن خطاب رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ نے تیری رائے کو درست فرمایا۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

997- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ الضَّرِيْرُ، حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَمَسَّ اَنْفُهُ الْاَرْضَ

حدیث 996:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1007 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 2867 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 728

حدیث 997:

ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 2485

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ اَوْقَفَهُ شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اس شخص کی نماز قبول نہیں جس کی ناک (سجدے میں) زمین پر نہ لگے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔اس حدیث کو شعبہ نے عاصم کی سند سے موقوفاً بیان کیا ہے۔

998- أخبرنا أبو بكر بن إسحاق أنبأ إبراهيم بن عبد السلام حَدَّثَنَا الجراح بن مخلد حَدَّثَنَا أبو قتيبة حَدَّثَنَا شعبة عن عاصم الأحول عن عكرمة عَنِ ابْنِ عباس قال لا صلاة لمن لم يمس أنفه الأرض

999- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَبِیْ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا اَسَدٌ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ، وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ صَحَّ عَلٰى شَرْطٍ بِلَفْظٍ اَشْفٰى مِنْ هٰذَا

✧✧ عامر بن سعد اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں ہاتھ بچھانے اور قدموں کو کھڑا رکھنے کا حکم دیا۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔اور یہ حدیث اس سے بھی زیادہ واضح الفاظ کے ساتھ صحیح کے معیار پر موجود ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

1000- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلانَ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضْعِ الْكَفَّيْنِ، وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ

✧✧ عامر بن سعد بن مالک اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں (سجدہ کے دوران) ہتھیلیاں رکھنے اور قدم کھڑا کرنے کا حکم دیا۔

1001- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ اُمِّ سَلَمَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا ذُو قَرَابَةٍ لَّهَا شَابٌّ ذُو جُمَّةٍ فَقَامَ يُصَلِّیْ فَنَفَخَ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ، لَا تَنْفُخْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حدیث 999

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 277 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 2499

وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ لِعَبْدٍ لَّنَا اَسْوَدَ: اَیْ رَبَاحُ، تَرِّبْ وَجْهَكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ابوصالح کہتے ہیں: میں اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھا کہ ان کا ایک قریبی رشتہ دار گھنے بالوں والا نوجوان آیا۔ وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا تو پھونک رہا تھا انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! مت پھونکو! کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سیاہ غلام ''رباح'' کو اس بات پر ڈانٹتے دیکھا ہے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے روایت نہیں کیا ہے۔

1002۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّاجِرُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّسْتَوْفِزَ الرَّجُلُ فِیْ صَلَاتِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں جلد بازی سے منع کیا ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1003۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ: رَبِّ اغْفِرْ لِیْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو کہتے ''رب اغفرلی'' (اے اللہ!

حدیث 1001:

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 381 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 26614 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 1913 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 548 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 3180 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 6954 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 6549

حدیث 1002:

ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 3343

میری مغفرت فرما)

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1004۔ اَخْبَرَنِی عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰی، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَیُّوْبَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا کَامِلٌ اَبُو الْعَلَاءِ، عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ، وَاجْبُرْنِیْ، وَارْفَعْنِیْ، وَاھْدِنِیْ، وَارْزُقْنِیْ

ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاہُ، وَاَبُو الْعَلَاءِ کَامِلُ بْنُ الْعَلَاءِ مِمَّنْ یُجْمَعُ حَدِیْثُہٗ فِی الْکُوْفِیِّیْنَ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسجدوں کے درمیان یہ دعا مانگا کرتے تھے "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ، وَاجْبُرْنِیْ، وَارْفَعْنِیْ، وَاھْدِنِیْ، وَارْزُقْنِیْ "(اے اللہ! میری مغفرت فرما، میرے اوپر رحم فرما، مجھے بلند فرما، مجھے ہدایت عطا فرما اور مجھے رزق عطا فرما)

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے روایت نہیں کیا ہے اور ابوالعلاء کامل بن العلاء ان لوگوں میں سے ہیں جن کی احادیث کوفیین میں جمع کی جاتی ہیں۔

1005۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ یَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَھَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَاَنَا سَعِیْدٌ، عَنْ قَتَادَۃَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: نَھَی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، عَنِ الْاِقْعَاءِ فِی الصَّلٰوۃِ

ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الْبُخَارِیِّ، وَلَمْ یُخَرِّجَاہُ، وَلَہٗ رِوَایَۃٌ فِیْ اِبَاحَۃِ الْاِقْعَاءِ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں چوتڑوں کے بل بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اوران کی ایک روایت "اقعاء" (چوتڑوں کے بل بیٹھنا) کے جواز کے سلسلے میں مروی ہے جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ (وہ حدیث درج ذیل ہے)

1006۔ حَدَّثَنَاہُ اَبُو زَکَرِیَّا یَحْیَی بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِیُّ وَعَلِیُّ بْنُ عِیْسٰی قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰہِ مُحَمَّدُ بْنُ

حدیث 1005:

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 6959 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث:2572

إِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ الْحَلَبِيُّ حَدَّثَنَا مُخَلَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ طَاؤُسًا يَقُولُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْإِقْعَاءِ قَالَ نَهٰى سنة قُلْتُ إِنَّا نَرَاهُ جُفَاء فَقَالَ بْنُ عَبَّاسٍ إِنَّهَا السُّنَّةُ

✧✧ حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے "اقعاء" کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اس کے سنت ہونے کا انکار کیا، میں نے کہا: میرا خیال ہے کہ آپ کا وہ عمل حالت مجبوری میں تھا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: (ہاں) یہ سنت ہے۔

1007- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بِنِ اُمَيَّةَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى رَجُلا وَهُوَ جَالِسٌ مُّعْتَمِدٌ عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ، فَقَالَ: اِنَّهَا صَلٰوةُ الْيَهُوْدِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک شخص نماز میں الٹے ہاتھ سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو (اس طرح نماز پڑھنے سے) منع کیا اور فرمایا: یہ یہودیوں کی نماز ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1008- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عُتْبَةَ اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خُطُوَتَانِ

حدیث 1006:

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 536 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 845 اخرجه ابو عيسیٰ الترمذی' فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 283 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 2855 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری' فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 680 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبریٰ' طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 2565 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 10998 اخرجه ابوبكر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت لبنان' (طبع ثانی) 1403ھ' رقم الحديث: 3035

حدیث 1007:

ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبریٰ' طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 2636 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری' فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 692

حدیث 1008:

ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبریٰ' طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 3384

اَحَدُهُمَا اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ، وَالْاُخْرٰى اَبْغَضُ الْخُطَا اِلَى اللّٰهِ، فَاَمَّا الْخُطْوَةُ الَّتِي يُحِبُّهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَرَجُلٌ نَظَرَ اِلٰى خَلَلٍ فِي الصَّفِّ فَسَدَّهُ، وَاَمَّا الَّتِي يُبْغِضُ اللّٰهُ، فَاِذَا اَرَادَ الرَّجُلُ اَنْ يَقُوْمَ مَدَّ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى، وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا، وَاَثْبَتَ الْيُسْرٰى، ثُمَّ قَامَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، فَقَدِ احْتَجَّ بِبَقِيَّةَ فِي الشَّوَاهِدِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، فَاَمَّا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَاِنَّهُ اِذَا رَوٰى عَنِ الْمَشْهُوْرِيْنَ فَاِنَّهُ مَاْمُوْنٌ مَقْبُوْلٌ

✧✧ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ۲ قدم ہیں، ان میں سے ایک قدم اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور دوسرا ناپسند۔ جو قدم پسند ہے وہ یہ ہے کہ آدمی صف میں خالی جگہ دیکھے تو اس کو پُر کر دے اور جو ناپسند ہے وہ یہ ہے کہ آدمی جب (نماز میں) اٹھنے لگے تو دایاں پاؤں بچھا کر اس پر ہاتھ رکھ لے اور بایاں پاؤں کھڑا کر کے پھر کھڑا ہو۔

✤✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بقیہ کی روایات، شواہد میں نقل کی ہیں اور بقیہ بن ولید جب مشہور محدثین رحمۃ اللہ علیہم سے روایت کرتے ہیں تو یہ مقبول ہے، مامون ہے۔

1009۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيُّ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، وَاَبُوْ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، وَعَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، وَزُبَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَلَّمَ قَالَ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا يَرْفَعُ صَوْتَهُ، عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبْزٰى مِمَّنْ صَحَّ عِنْدَنَا اَنَّهُ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنَّ اَكْثَرَ رِوَايَتِهِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّالصَّحَابَةِ، وَهٰذَا الْاِسْنَادُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو تین مرتبہ بلند آواز سے "سبحان الملك القدوس" پڑھتے۔

✤✤ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ ان لوگوں میں سے ہیں، ہمارے نزدیک اصح قول کے مطابق جنہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہے۔ تاہم ان کی اکثر روایات ابی بن کعب اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں اور یہ اسناد "صحیح" کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا ہے۔

1010۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوْبَ الطُّوْسِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ مَسَرَّةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ التُّجِيْبِيَّ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِيْ يَوْمًا ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ، وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ، فَقَالَ مُعَاذٌ: بِاَبِيْ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاَنَا وَاللّٰهِ اُحِبُّكَ، فَقَالَ: اُوْصِيْكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدَعَنَّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ اَنْ تَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ،

وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ، قَالَ: وَاَوْصٰى بِذٰلِكَ مُعَاذٌ الصُّنَابِحِيَّ، وَاَوْصَى الصُّنَابِحِيُّ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ، وَاَوْصٰى اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے معاذ! خدا کی قسم میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ معاذ بولے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، خدا کی قسم! میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! میں تجھے وصیت کرتا ہوں نماز کے بعد یہ دعا مانگنا ہرگز نہ چھوڑنا "اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ، وَشُکْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ (یا اللہ! اپنے ذکر، شکر اور حسن عبادت پر میری مدد فرما) آپ نے معاذ صنابحی کو بھی یہی وصیت فرمائی تھی اور صنابحی نے ابوعبدالرحمٰن کو بھی یہی وصیت کی اور ابوعبدالرحمٰن نے عقبہ بن مسلم کو یہی وصیت کی۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1011۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَعَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاتِهٖ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا، وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث 1010:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1522 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام ' 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 1303 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 22179 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 2020 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 751 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلامیه بیروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحدیث: 690 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 120 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله بیروت لبنان 1405ھ/1984ء رقم الحدیث: 1650 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 110 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 1226

حدیث 1011:

اخرجه ابوعبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دارابن کثیر یمامه بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 1311

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد یہ دعا مانگا کرتے تھے "اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا، وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ "(یااللہ میں عذاب قبر سے عذاب جہنم سے زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح الدجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں)

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1012- اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ، اَنْبَانَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ سُلَيْمَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ عَتَّابٍ، وَسَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا جِئْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا، وَلَا تَعُدُّوْهَا شَيْئًا، وَمَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ قَدِ احْتَجَّ الشَّيْخَانِ بِرُوَاتِهٖ عَنْ اٰخِرِهِمْ غَيْرَ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ، وَهُوَ شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ سَكَنَ مِصْرَ، وَلَمْ يُذْكَرْ بِجَرْحٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب تم نماز کے لئے آؤ اور ہم سجدے کی حالت میں ہوں تو تم بھی سجدے میں شامل ہو جاؤ لیکن اس کو رکعت بھی مت سمجھو اور جس نے (جماعت کے ساتھ) ایک رکعت پالی اس نے (جماعت کے ساتھ) نماز پالی۔

✣✣ یہ حدیث صحیح ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے تمام راویوں کی روایات نقل کی ہیں۔ سوائے یحیٰی بن ابوسلیمان کے وہ اہل مدینہ کے شیوخ میں سے ہیں، مصر میں رہائش پذیر رہے اور ان پر کوئی جرح ثابت نہیں ہے۔

1013- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَحْبُوْبٍ التَّاجِرُ، حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ اَحْمَدُ بْنُ عَتِيْقٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً مِّنَ الصُّبْحِ، ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَلْيُصَلِّ الصُّبْحَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ اِنْ كَانَ مَحْفُوْظًا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ، فَاِنَّ اَحْمَدَ بْنَ عَتِيْقٍ الْمَرْوَزِيَّ هٰذَا ثِقَةٌ، اِلَّا اَنَّهٗ حَدَّثَ بِهٖ مَرَّةً اُخْرٰى بِاِسْنَادٍ اٰخَرَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے فجر کی ایک رکعت پڑھی پھر سورج طلوع ہو گیا اس کو چاہئے کہ فجر کی نماز (دوبارہ) پڑھے۔

حدیث 1013:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 8042 اخرجه ابوالحسن الدارقطني في "سننه" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' 1966ء / 1386ھ' رقم الحديث:5

✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے، اگر یہ حدیث اس اسناد کے ساتھ محفوظ ہو، اس لئے احمد بن عتیق مروزی ثقہ ہیں تاہم انہوں نے یہ حدیث ایک دوسری سند کے ساتھ بھی روایت کی ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

1014۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ اَحْمَدُ بْنُ عَتِيقٍ الْعَتِيقِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلَاسٍ، عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ، ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهٗ كَلَا الْاِسْنَادَيْنِ صَحِيْحَانِ، فَقَدِ احْتَجَّا جَمِيْعًا بِخِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو شَاهِدًا

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے فجر کی ایک رکعت پڑھی پھر سورج طلوع ہو گیا تو اس کو چاہئے کہ اپنی نماز پوری کرے۔

✣ مذکورہ دونوں اسنادیں صحیح ہیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے خلاس بن عمرو کی روایات بطور شاہد نقل کی ہیں۔

1015۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَّمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُصَلِّهِمَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے فجر کی دو رکعتیں نہیں پڑھیں کہ

حدیث 1014:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 516 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 8042 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 1586 اخرجه ابوالحسن الدارقطنی فی "سننه" طبع دار المعرفة، بيروت، لبنان، 1966ء/1386ھ، رقم الحديث: 4 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دار الباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 1650 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دار الكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 1504

حدیث 1015:

ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دار الباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 423 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 2472 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دار الباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 4332

سورج طلوع ہوگیا اس کو چاہئے کہ وہ دونوں رکعتیں پڑھے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1016۔ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ، اَنْبَاَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَّهُ فَنَامُوا عَنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاسْتَيْقَظُوا بِحَرِّ الشَّمْسِ، ارْتَفَعُوا قَلِيلًا حَتّٰى اسْتَعْلَتْ، ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَذَّنَ، ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ، ثُمَّ اَقَامَ الْمُؤَذِّنُ فَصَلَّى الْفَجْرَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى مَا قَدَّمْنَا ذِكْرَهُ مِنْ صِحَّةِ سَمَاعِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ، وَاِعَادَتِهِ الرَّكْعَتَيْنِ لَمْ يُخَرِّجَا، وَلَهُ شَاهِدٌ بِاِسْنَادٍ صَحِيحٍ

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے (آپ اور قافلہ کے بقیہ تمام لوگ) فجر کے وقت سوتے رہے۔ دھوپ کی تپش سے بیدار ہوئے پھر یہ لوگ تھوڑا سا چلے یہاں تک کہ سورج بلند ہوگیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موذن کو حکم دیا تو اس نے اذان دی پھر آپ نے فجر کی دو سنتیں ادا کیں پھر موذن نے اقامت کہی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز ادا کی۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری اور امام مسلم نے اس کو نقل نہیں کیا، جیسا کہ ہم نے پہلے بھی ذکر کیا کہ حسن کا عمران سے سماع ثابت ہے اور دونوں رکعتوں کو لوٹانا بھی ثابت ہے۔ سند صحیح کے ساتھ مذکورہ حدیث کی ایک شاہد حدیث موجود ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

1017۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّهُ جَآءَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَصَلّٰى مَعَهُ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ ؟ فَقَالَ: لَمْ اَكُنْ صَلَّيْتُهُمَا قَبْلَ الْفَجْرِ، فَسَكَتَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَيْسُ بْنُ فَهْدٍ الْاَنْصَارِيُّ صَحَابِيٌّ،

حدیث 1016:

اضرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 621 اضرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 19978 اضرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 1587

حدیث 1017:

اضرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 938 اضرجه ابوبكر الحميدی فی "مسنده" طبع دارالكتب العلميه' مكتبه المتنبی' بيروت' قاهره' رقم الحديث: 868 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 4184

وَالطَّرِيقُ اِلَيْهِ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا، وَقَدْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ فَهْدٍ

✧✧ یحیٰی بن سعید اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (نماز کے لئے) آئے تو نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز پڑھا رہے تھے، انہوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو انہوں نے کھڑے ہو کر فجر کی دو سنتیں پڑھیں حضور ﷺ نے اس سے پوچھا: کہ تم نے یہ کون سی دو رکعتیں پڑھی ہیں؟ انہوں نے کہا: میں نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھی تھیں (وہ پڑھی ہیں) تو نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے اور کچھ نہیں بولے۔

✣✣ قیس بن فہد انصاری صحابی ہیں اور ان تک سند صحیح ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کی ہیں، اسی حدیث کو محمد بن ابراہیم تیمی نے قیس بن فہد سے روایت کیا ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

1018- اَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ فَهْدٍ، قَالَ: رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَصَلٰوةُ الصُّبْحِ مَرَّتَيْنِ ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: لَمْ اَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهَا فَصَلَّيْتُهَا الْاٰنَ، قَالَ: فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ قیس بن فہد فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو فجر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے دیکھا: تو اس سے فرمایا: کیا فجر کی نماز دو مرتبہ پڑھی ہے؟ اس نے جواب دیا: میں نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھی تھیں۔ ابھی وہ پڑھی ہیں۔ قیس کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اس پر خاموشی اختیار فرمائی۔

1019- اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي السَّفِينَةِ، فَقَالَ: كَيْفَ اُصَلِّي فِي السَّفِينَةِ ؟ قَالَ: صَلِّ فِيهَا قَائِمًا اِلَّا اَنْ تَخَافَ الْغَرَقَ

حدیث 1018:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1267 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1154 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 23811 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 4329 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 937 اخرجه ابوبكر الشيباني في "الاحاد والمثاني" طبع دارالراية رياض سعودي عرب 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 2156

حدیث 1019:

ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 5277

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَهُوَ شَاذٌّ بِمَرَّةٍ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کشتی میں نماز پڑھنے کے متعلق مسئلہ پوچھا گیا (پوچھنے والے نے) کہا: میں کشتی میں کس طرح نماز پڑھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ڈوبنے کا خوف نہ ہو تو کھڑے ہو کر پڑھو۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور یہ حدیث مرہ کی وجہ سے شاذ ہے۔

1020- حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يُونُسَ الْخُزَاعِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ حَنَشٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ اَتٰى بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْكَبَائِرِ حَنَشُ بْنُ قَيْسٍ الرَّحَبِيُّ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ عَلِيٍّ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ سَكَنَ الْكُوفَةَ ثِقَةٌ، وَقَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِعِكْرِمَةَ، وَهٰذَا الْحَدِيْثُ قَاعِدَةٌ فِي الزَّجْرِ عَنِ الْجَمْعِ بِلَا عُذْرٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بلاعذر دو نمازیں جمع کیں وہ کبیرہ گناہ کے دروازے پر پہنچ گیا۔

✣✣ حنش بن قیس رجبی کو ابوعلی بھی کہتے ہیں: ان کا تعلق یمن سے ہے اور یہ کوفہ میں رہائش پذیر رہے، یہ ثقہ ہیں اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عکرمہ کی روایات نقل کی ہیں اور یہ حدیث بلاعذر نمازوں کو جمع کرنے کی ترہیب میں اصل ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

1021- حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، حَدَّثَنِيْ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مُتَرَبِّعًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى اِخْرَاجِ حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا الْحَدِيْثَ، وَحُمَيْدٌ

حدیث 1020:

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 188 اخرجہ ابویعلٰی الموصلی فی "مسندہ" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 2751 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الکبیر" طبع مکتبہ العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 11540

حدیث 1021:

اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 1411ھ/1991ء رقم الحدیث: 1363 اخرجہ ابوبکر بن خزیمۃ النیسابوری فی "صحیحہ" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 978 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 3475

هٰذَا هُوَ ابْنُ تِيرَوَيْهِ الطَّوِيلِ بِلا شَكٍّ فِيهِ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چارزانوں بیٹھ کرنماز پڑھتے دیکھا۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حمید کی وہ حدیث نقل کی ہے جس میں انہوں نے عبداللہ بن شقیق کے حوالے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نماز پڑھتے جس میں طویل قیام کرتے ،اس کے بعد مکمل حدیث بیان کی اور یہ حمید بلاشک تیرویہ طویل کے بیٹے ہیں۔

1022۔ فَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِیُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَيْلا طَوِيلا قَائِمًا، وَلَيْلا طَوِيلا قَاعِدًا، فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا، وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا

✧✧ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت بہت دیر تک کھڑے ہوکر اور بہت دیر تک بیٹھ کرنماز پڑھا کرتے تھے، جب آپ کھڑے ہوکر نماز پڑھتے تو کھڑے ہوکر ہی رکوع کرتے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے۔

1023۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُكْرَمٍ، اَخِي الْحَسَنِ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّارِ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا

حدیث 1022:

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 730 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 955 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه' حلب' شام ' 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 1646 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث: 24853 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری' فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1246 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 2510 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین' قاهره' مصر' 1415ھ ' رقم الحدیث: 959 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 4728 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت لبنان' (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحدیث: 4098 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 1355 اخرجه ابوجعفر الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' الطبعة الاولیٰ' 1399ھ رقم الحدیث: 1831 اخرجه ابن راهویه الحنظلی فی "مسنده" طبع مکتبه الایمان' مدینه منوره' (طبع اول) 1412ھ/1991ء رقم الحدیث: 1299 اخرجه ابوالحسن الجوهری فی "مسنده" طبع موسسه نادر' بیروت' لبنان' 1410ھ/1990ء رقم الحدیث: 3056

حدیث 1023:

ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 5575

الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الصَّيْرَفِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَزِيعٍ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: كُنَّا نَفْتَحُ عَلَى الْاَئِمَّةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَزِيعٍ التُّسْتَرِيَّانِ ثِقَتَانِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّلَهُ شَوَاهِدُ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں، امام کو لقمہ دے دیا کرتے تھے۔

✣✣ یحیٰی بن غیلان، عبداللہ بن بزیع دونوں تستری ہیں اور ثقہ ہیں اور یہ حدیث صحیح ہے اس کی شاہد احادیث موجود ہیں لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

1024۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا جَارِيَةُ بْنُ هَرِمٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَقِّنُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّلَاةِ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نماز میں ایک دوسرے کو تلقین کیا کرتے تھے۔

1025۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيْمٍ الْقَنْطَرِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَزَّارُ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ اَمْرٌ يَسُرُّهُ، اَوْ يُسَرُّ بِهِ، خَرَّ سَاجِدًا شُكْرًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَاِنْ لَمْ يُخَرِّجَاهُ، فَاِنَّ بَكَّارَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ صَدُوْقٌ عِنْدَ الْاَئِمَّةِ، وَاِنَّمَا لَمْ يُخَرِّجَاهُ لِشَرْطِهِمَا فِي الرِّوَايَةِ كَمَا ذَكَرْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ، وَلَيْسَ لِعَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ رُوَاةٌ غَيْرُ ابْنِهِ، فَقَالَ: صَالِحُ الْحَدِيْثِ، وَلِهٰذَا الْحَدِيْثِ شَوَاهِدُ يَكْثُرُ ذِكْرُهَا،

وَمِنْهَا اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى الْقِرْدَ فَخَرَّ سَاجِدًا

مِّنْهَا اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى رَجُلًا بِهِ زَمَانَةٌ فَخَرَّ سَاجِدًا،

حدیث 1024:

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث:5576

حدیث 1025:

اخرجہ ابوداؤد السجستانی فی "سننہ" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2774 اخرجہ ابو عبداللہ القزوینی فی "سننہ" ' طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث:1394 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث:3749

وَمِنْهَا اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ جَعْفَرُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ عِنْدَ فَتْحِ خَيْبَرَ فَخَرَّ سَاجِدًا،
وَمِنْهَا اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی نُغَاشًا، فَخَرَّ سَاجِدًا

۱۰۲۵۔حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی خوش کن معاملہ پیش آتا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ شکرادا کرتے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح ہے، اگرچہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا، اس لئے وقار بن عبدالعزیز ائمہ کے نزدیک صدوق ہیں اور شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس لئے روایت نہیں کیا کہ روایت کے حوالے سے ان کا معیار پورا نہیں تھا جیسا کہ اس سے پہلے بھی ہم ذکر کر چکے اور عبدالعزیز بن ابوبکرہ سے روایت لینے والا اس کے بیٹے کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے تو فرمایا: کہ یہ صالح الحدیث ہے اور اس حدیث کے بہت شواہد ہیں۔

(۱) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بندر کو دیکھا تو سجدے میں گر پڑے۔
(۲) آپ نے ایک لولے شخص کو دیکھا تو سجدہ ریز ہو گئے۔
(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جعفر ابوطالب فتح خیبر کے وقت آئے تو آپ نے سجدہ شکر ادا کیا۔
(۴) آپ نے ایک ٹھگنے شخص کو دیکھا تو سجدہ شکر ادا کیا۔

كِتَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کا بیان

1026- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِى ابْنُ اَبِى الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُوسٰى بْنِ اَبِى عُثْمَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيِّدُ الْاَيَّامِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ اٰدَمُ، وَفِيهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيهِ اُخْرِجَ مِنْهَا، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، فَقَدِ اسْتَشْهَدَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى الزِّنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَا سَيِّدُ الْاَيَّامِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کا دن، دنوں کا سردار ہے۔ اسی میں آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، اسی میں ان کو جنت میں داخل کیا گیا، اسی دن ان کو جنت سے نکالا گیا اور قیامت بھی جمعہ کے دن قائم ہوگی۔

✣ یہ حدیث امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالرحمان بن ابوزناد کی روایات بطور شاہد نقل کی ہیں اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے سید الایام کے الفاظ نقل نہیں کئے۔

1027- اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ الْحَلَبِيُّ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنِى اَبُو مَعْبَدٍ حَفْصُ بْنُ غَيْلَانَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِى مُوسٰى الْاَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ الْاَيَّامَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى هَيْاٰتِهَا، وَيَبْعَثُ الْجُمُعَةَ زَهْرَاءَ مُنِيرَةً، اَهْلُهَا يَحُفُّونَ بِهَا كَالْعَرُوسِ تُهْدٰى اِلٰى كَرِيمِهَا تُضِيءُ لَهُمْ، يَمْشُونَ فِى

حدیث 1026:

اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 15587 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى' فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 1728 اخرجه ابوبكر الكوفى' فى "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودى عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحديث: 5508

حدیث 1027:

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى' فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 1730 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله' بيروت' لبنان' 1405ھ/1984ء' رقم الحديث: 1557

ضَوْئُهَا، اَلْوَانُهُمْ كَالثَّلْجِ بَيَاضًا، وَرِيحُهُمْ يَسْطَعُ كَالْمِسْكِ، يَخُوضُونَ فِي جِبَالِ الْكَافُورِ، يَنْظُرُ اِلَيْهِمُ الثَّقَلانِ لا يُطْرِقُونَ تَعَجُّبًا حَتّٰى يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، لا يُخَالِطُهُمْ اَحَدٌ اِلَّا الْمُؤَذِّنُونَ الْمُحْتَسِبُونَ

هٰذَا حَدِيثٌ شَاذٌّ صَحِيحُ الاِسْنَادِ، فَاِنَّ اَبَا مُعَيْدٍ مِّنْ ثِقَاتِ الشَّامِيِّينَ الَّذِيْنَ يُجْمَعُ حَدِيثُهُمْ، وَالْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ مِّنْ اَعْيَانِ اَهْلِ الشَّامِ غَيْرَ اَنَّ الشَّيْخَانِ لَمْ يُخَرِّجَاهُ عَنْهُمَا

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دنوں کو شکلوں میں اٹھائے گا اور جمعہ کے دن کو ایک چمکدار سیارے کی طرح اٹھائے گا، جس کے سامنے دوسرے ماند پڑ جائیں گے جیسا کہ دلہن اپنے شوہر کی طرف روانہ ہوتی ہے تو ان کے لئے روشنی کی جاتی ہے اور اس کی روشنی میں سب لوگ چلتے ہیں ان کے رنگ برف کی طرح سفید ہوں گے، ان کی خوشبو مشک کی طرح پھیلے گی، کافور کے پہاڑوں میں وہ چلیں گے، تمام جن وانس ان کی طرف دیکھیں گے۔ یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائیں گے ان کے ساتھ اور کوئی شریک نہیں ہوگا، سوائے ان لوگوں کے جو ثواب کی نیت سے اذانیں دیتے رہے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، اس لئے ابوسعید ثقہ شامی راویوں میں سے ہیں جن کی احادیث کو جمع کیا جاتا ہے اور ہشیم بن حمید اہل شام میں سے ہیں لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان دنوں کی روایات نقل نہیں کیں۔

1028 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسَى الْقَاضِيْ اِمْلاءً، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَانَا الرَّبِيعُ الزَّهْرَانِيُّ، وَيَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ، قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ قَرْثَعٍ الضَّبِّيِّ، وَكَانَ قَرْثَعٌ مِّنَ الْقُرَّاءِ الْاَوَّلِينَ عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا سَلْمَانُ، مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: يَا سَلْمَانُ، يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ جَمَّعَ اَبُوكَ اَوْ اَبُوكُمْ، وَاَنَا اُحَدِّثُكَ عَنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ، مَا مِنْ رَّجُلٍ يَّتَطَهَّرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَمَا اُمِرَ، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتّٰى يَاْتِيَ الْجُمُعَةَ فَيَقْعُدُ وَيُنْصِتُ حَتّٰى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ اِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا قَبْلَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الاِسْنَادِ، وَاحْتَجَّ الشَّيْخَانِ بِجَمِيعِ رُوَاتِهِ غَيْرَ قَرْثَعٍ، سَمِعْتُ اَبَا عَلِيٍّ الْقَارِئَ، يَقُوْلُ: اَرَدْتُ اَنْ اَجْمَعَ مَسَانِيدَ قَرْثَعٍ الضَّبِّيِّ فَاِنَّهُ مِنْ زُهَّادِ التَّابِعِينَ، فَلَمْ يُسْنِدْ تَمَامَ الْعَشَرَةِ

✧✧ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے سلمان! جمعہ کا دن کیا ہے؟ میں نے کہا:

حدیث 1028:

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1732

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 1665

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 1403

اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 6089 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان (طبع ثاني) 1403ھ رقم الحديث: 5561

اللہ اوراس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلمان! جمعہ کا دن وہ ہے جس میں تیرا باپ یا (شاید یہ کہا) تمہارا باپ پیدا ہوا اور میں تجھے جمعہ کے دن کی فضیلت بتاتا ہوں، جوشخص جمعہ کے دن غسل کرے جس طرح اس کا حکم دیا گیا پھر وہ اپنے گھر سے نکلے یہاں تک جمعہ پڑھنے آئے تو وہ بیٹھا رہے اور خاموش رہے یہاں تک کہ نماز مکمل ہو جائے تو یہ عمل اس کے ان گناہوں کا کفارہ بن جائے گا جو اس نے گزشتہ جمعہ سے اس جمعہ تک کئے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اس کے تمام راویوں کی روایات نقل کی ہیں۔سوائے قرثع کے۔میں نے ابوعلی قاری کو یہ کہتے سنا ہے کہ میرا ارادہ ہے کہ قرثع ضبی کی مسانید جمع کروں کیونکہ یہ عبادت گزار تابعین میں سے تھے لیکن ان کی مسندات دس تک بھی پوری نہ ہوسکیں۔

1029۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ اٰدَمُ، وَفِيهِ قُبِضَ، وَفِيهِ النَّفْخَةُ، وَفِيهِ الصَّعْقَةُ، فَاَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيهِ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ، قَالُوا: وَكَيْفَ صَلَاتُنَا تُعْرَضُ عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ ؟ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فضیلت والے دنوں میں سے جمعہ کا دن بھی ہے کہ اسی میں آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، اسی میں آپ کی روح قبض ہوئی، اسی دن قیامت آئے گی، اسی دن اٹھایا جائے

حدیث 1029:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1047 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام ' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 1374 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" ' طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1085 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 16207 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحديث: 1572 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 1733 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 910 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 589 اخرجه ابوبكر الكوفي' في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودي عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحديث: 8697 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 5789 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 1667 اخرجه ابوبكر الشيباني في "الاحادوالمثاني" طبع دارالراية' رياض' سعودي عرب' 1411ھ/1991ء' رقم الحديث: 1577

گا، اس لئے جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو، اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، صحابہ نے عرض کی جب آپ وفات پا جائیں گے تو پھر ہمارا درود آپ پر کس طرح پیش کیا جائے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1030۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، اَنْبَاَنَا الشَّافِعِيُّ، اَنْبَاَنَا مَالِكٌ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْبِرْتِيُّ، وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيْ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ، وَفِيْهِ اُهْبِطَ، وَفِيْهِ تِيبَ عَلَيْهِ، وَفِيْهِ مَاتَ، وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ، وَمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِيَ مُصِيخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِيْنِ يُصْبِحُ حَتَّى الشَّمْسُ شَفَقًا مِّنَ السَّاعَةِ اِلَّا الْجِنَّ وَالْاِنْسَ، وَفِيْهَا سَاعَةٌ لَّا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَّهُوَ يُصَلِّيْ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ، قَالَ كَعْبٌ: ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ؟ فَقُلْتُ: بَلْ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ، قَالَ فَقَرَاَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ، فَقَالَ: صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ، فَحَدَّثْتُهُ بِمَجْلِسِيْ مَعَ كَعْبٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: قَدْ عَلِمْتُ اَيَّةَ سَاعَةٍ هِيَ؟ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَقُلْتُ لَهُ

فَاَخْبِرْنِيْ بِهَا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: هِيَ اٰخِرُ سَاعَةٍ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَقُلْتُ: كَيْفَ هِيَ اٰخِرُ سَاعَةٍ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَّهُوَ يُصَلِّيْ وَتِلْكَ السَّاعَةُ لَا يُصَلّٰى فِيْهَا؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَّنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِيْ صَلٰوةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى اَحْرُفٍ مِّنْ اَوَّلِهِ، فِيْ حَدِيْثِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، وَقَدْ تَابَعَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ يَزِيْدَ بْنَ الْهَادِ عَلٰى رِوَايَتِهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ بِالزِّيَادَاتِ فِيْهِ

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن دنوں میں سورج طلوع ہوتا ہے ان میں سب سے بہترین دن جمعہ ہے، اسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، اسی دن آپ کو زمین پر اتارا گیا، اسی دن آپ کی توبہ قبول کی گئی، اسی دن آپ کی وفات ہوئی اور اسی میں قیامت ہوگی اور ہر جانور جمعہ کے دن صبح سے لے کر شام تک قیامت سے گھبرا کر چیخیں مارتا ہے، سوائے انسان اور جنات کے اور اس دن ایک ایسی ساعت آتی ہے کہ اگر بندہ نماز کی حالت میں اس کو پالے تو جو چیز اللہ

سے مانگے گا، اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرمائے گا۔ کعب کہتے ہیں: کیا یہ ساعت ہر سال میں ایک مرتبہ آتی ہے میں نے کہا: بلکہ ہر جمعہ میں آتی ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس پر کعب نے تورات پڑھی اور کہا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ ابوہریرہ کہتے ہیں: پھر میری ملاقات عبداللہ بن سلام سے ہوئی تو میں نے ان کو کعب کے ساتھ اپنی مجلس کا ذکر کیا عبداللہ بن سلام نے کہا: میں جانتا ہوں کہ وہ کون سی ساعت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے ان سے کہا: کہ وہ ساعت مجھے بھی بتایئے۔ تو عبداللہ بن سلام نے کہا: یہ جمعہ کے دن کی آخری ساعت ہے، میں نے کہا: یہ جمعہ کے دن کی آخری ساعت کیسے ہو سکتی ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''جو بندہ حالت نماز اس ساعت کو پائے'' جبکہ اس وقت میں تو نماز پڑھی ہی نہیں جاتی، عبداللہ بن سلام نے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا؟ کہ جو آدمی نماز کے انتظار میں بیٹھا ہو تو وہ نماز ہی میں ہے یہاں تک کہ وہ نماز پڑھ لے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اعرج کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت (بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوا جمعہ کا دن ہے) کے ابتدائی الفاظ نقل کئے ہیں اور محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے یہ حدیث روایت کرنے میں محمد بن اسحاق نے یزید بن الہاد کی متابعت کی ہے اور کچھ الفاظ کا اضافہ بھی ہے۔

1031۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جِئْتُ الطُّورَ فَلَقِيتُ هُنَاكَ كَعْبَ الْاَحْبَارِ فَحَدَّثْتُهُ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَ عَنِ التَّوْرَاةِ، فَمَا اخْتَلَفَا حَتّٰى مَرَرْتُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ، قَالَ: قُلْتُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيْ كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ سَاعَةٌ لَّا يُوَافِقُهَا مُؤْمِنٌ وَّهُوَ يُصَلِّي يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ، قَالَ كَعْبٌ: تِلْكَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ؟ فَقُلْتُ: مَا كَذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ فَتَلَا ثُمَّ، قَالَ: صَدَقَ رَسُوْلُ

حدیث 1030:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1046 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 491 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ه 1986ء رقم الحديث: 1373 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 9196 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان 1390ه/1970ء رقم الحديث: 1729 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 2362 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ه رقم الحديث: 4335 اخرجه ابويعلىٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ه-1984ء رقم الحديث: 5925 اخرجه ابوبكر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان (طبع ثانی) 1403ه رقم الحديث: 5569 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 5799 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 1754

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ، قَالَ: اَبُوْ هُرَيْرَةَ، ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلامٍ فَحَدَّثْتُهُ بِمَجْلِسِي مَعَ كَعْبٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوٍ مِّنْ حَدِيْثِ مَالِكٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں طور پر گیا وہاں پر میری ملاقات کعب الاحبار سے ہوئی۔ میں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سنائی اور وہ مجھے تورات کی باتیں سناتا رہا اور ہمارے درمیان کسی بات پر اختلاف بھی نہ ہوا یہاں تک کہ جمعہ کا دن آ گیا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر جمعہ میں ایک ایسی ساعت آتی ہے کہ اگر بندہ مومن اس کو حالت نماز میں گزارے تو وہ اللہ سے جو مانگے گا، اللہ تعالیٰ عطا کرے گا۔ کعب نے کہا: یہ ساعت ہر سال میں ایک مرتبہ آتی ہے، میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح نہیں فرمایا، اس نے دوبارہ تورات کی تلاوت کی پھر کہنے لگا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا (واقعی یہ ساعت) ہر جمعہ میں ہوتی ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر میں عبداللہ بن سلام سے ملا اور ان کو کعب کے ساتھ اپنی مجلس کے بارے میں بتایا: پھر اس کے آگے مالک کی حدیث کی طرح حدیث ذکر کی۔

1032۔ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ الْجُلاحَ بْنَ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: يَوْمُ الْجُمُعَةِ اثْنَتَا عَشْرَةَ سَاعَةً، وَلَا يُوْجَدُ عَبْدٌ مُّسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ، فَالْتَمِسُوْهَا اٰخِرَ السَّاعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، فَقَدِ احْتَجَّ بِالْجُلاحِ بْنِ كَثِيْرٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن بارہ ساعتیں ایسی آتی ہیں جن کو کوئی مسلمان بندہ پالے تو اللہ سے جو مانگے گا، اللہ تعالیٰ عطا کرے گا (ان ساعتوں میں سے) آخری ساعت کو عصر کے بعد تلاش کرو۔

✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے جلاح بن کثیر کی روایات نقل کی ہیں۔

1033۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ دَاوٗدَ الْمُنَادِيْ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَدِّبُ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، قَالَ: قُلْتُ وَاللّٰهِ لَوْ جِئْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ فَسَاَلْتُهُ عَنْ هٰذِهِ السَّاعَةِ لَعَلَّهُ اَنْ يَّكُوْنَ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ، فَاَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا سَعِيْدٍ،

حدیث 1032:

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 5797

حدیث 1033:

اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ' قاہرہ' مصر رقم الحدیث: 11642 اخرجہ ابوبکر بن خزیمۃ النیسابوری' فی "صحیحہ" طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحدیث: 1741

اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَنِ السَّاعَةِ الَّتِيْ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْهَا عِلْمٌ ؟ فَقَالَ: سَاَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا، فَقَالَ: اِنِّيْ كُنْتُ اَعْلَمُهَا، ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا كَمَا اُنْسِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهٖ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَهٰذَا شَاهِدٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ لِحَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: خدا کی قسم! اگر میرا کبھی ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ملنا ہوا تو میں ان سے اس ساعت کے بارے میں ضرور پوچھوں گا۔ ہوسکتا ہے ان کو اس ساعت کے بارے میں کچھ معلوم ہو۔ (ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) پھر میں ان کے پاس گیا تو ان سے کہا: اے ابوسعید! ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں اس ساعت کے بارے میں حدیث بیان کی ہے جو جمعہ کے دن کے بارے میں ہے، کیا آپ کے پاس اس سلسلے میں کوئی معلومات ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہم نے اس کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جواب دیا۔ میں اس ساعت کو جانتا تھا لیکن پھر مجھے یہ بھلا دی گئی، جس طرح کہ لیلۃ القدر مجھے بھلادی گئی ہے پھر میں ان کے پاس سے نکلا اور عبداللہ بن سلام کے پاس گیا پھر اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

✣✣ اور یہ حدیث شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق ہے جو کہ یزید بن ہاد اور محمد بن اسحاق کی حدیث کی شاہد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

1034۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

حدیث 1034:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1052 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 500، اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 1369 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1125 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربی (تحقيق فواد عبدالباقی)، رقم الحديث: 246 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 1571 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 14599 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 2786 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 1856 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبریٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 1656 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبریٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 5366 اخرجه ابويعلىٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 1600 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاهره، مصر، 1415ھ، رقم الحديث: 273 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 422 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2435 اخرجه ابن راهويه الحنظلی فی "مسنده" طبع مكتبه الايمان، مدينه منوره، (طبع اول) 1412ھ/1991ء، رقم الحديث: 464 اخرجه ابوبكر الشيبانی فی "الاحاد والمثانی" طبع دارالراية، رياض، سعودی عرب، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 976 اخرجه ابوبكر الكوفی، فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودی عرب، (طبع اول) 1409ھ، رقم الحديث: 5533

سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبِيْدَةُ بْنُ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ اَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ: رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوجعد ضمری رضی اللہ عنہ کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہے۔آپ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تین جمعے سستی کی وجہ سے چھوڑ دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

❖•❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1035۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ وَبَرَةَ الْجُعْفِيِّ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِيْنَارٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجْ لِخِلَافٍ فِيْهِ لِسَعِيْدِ بْنِ بَشِيْرٍ وَّاَيُّوْبَ بْنِ الْعَلَاءِ فَاِنَّهُمَا قَالَا: عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ وَبَرَةَ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بلا عذر جمعہ چھوڑا، وہ ایک دینار صدقہ کرے اگر اتنا نہ ہو تو آدھا دینار۔

❖•❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن اس کو نقل نہیں کیا گیا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی سند میں سعید بن بشیر اور ایوب بن العلاء کا اختلاف ہے انہوں نے اس کی سند قتادہ کے بعد صرف قدامہ بن وبرہ کے واسطے سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا کر اس کو مرسلاً روایت کیا ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

1036۔ حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَنْبَأَ عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَمَاهِرِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ قَتَادَةَ وَأَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ وَبَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حدیث 1035:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1053 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 1372 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 2789 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1861 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 1662 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 5783 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 901

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَاتَتْهُ الْجُمُعَةُ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِرْهَمٍ أَوْ نِصْفِ دِرْهَمٍ أَوْ صَاعِ حِنْطَةٍ أَوْ نِصْفِ صَاعٍ هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ الْعَنْبَرِيِّ وَلَمْ يَزِدْنَا الشَّيْخُ أَبُو بَكْرٍ فِيهِ عَلَى الْإِرْسَالِ

✧✧ سعید بن بشیر اور ایوب بن العلاء کی مرسل سند کے ساتھ قدامہ بن وبرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بلاعذر ایک جمعہ چھوڑ دے وہ ایک یا آدھا درہم صدقہ کرے یا ایک یا آدھا صاع گندم صدقہ کرے۔

✣✣ یہ عنبری کی حدیث کے الفاظ ہیں اور شیخ ابوبکر نے اس میں ارسال پر کوئی اضافہ نہیں کیا۔

1037۔ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ وَسُئِلَ عَنْ حَدِيْثِ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَخَلادِ بْنِ الْعَلاءِ، اِيَّاهُ فِيْهِ، فَقَالَ: هَمَّامٌ عِنْدَنَا اَحْفَظُ مِنْ اَيُّوْبَ بْنِ الْعَلاءِ

✧✧ (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ کہتے ہیں: کہ ہمیں عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ میں نے یہ بات اپنے والد سے سنی ہے، جب ان سے ہمام کی قتادہ سے اور خلاد بن العلاء کی، ان سے روایت کے سلسلے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: ہمارے نزدیک ایوب بن العلاء کی بہ نسبت ہمام زیادہ حافظ ہیں۔

1038۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ اَتَيَاهُ فَسَاَلا عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوَاجِبٌ هُوَ ؟ فَقَالَ لَهُمَا ابْنُ عَبَّاسٍ: مَنِ اغْتَسَلَ فَهُوَ اَحْسَنُ وَاَطْهَرُ، وَسَاُخْبِرُكُمَا لَمَّا بَدَاَ الْغُسْلُ سكَانَ النَّاسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجِيْنَ يَلْبَسُوْنَ الصُّوفَ، يَسْقُوْنَ النَّخْلَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ، وَكَانَ الْمَسْجِدُ ضَيِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ يَوْمٍ صَائِفٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ، وَمِنْبَرُهُ قَصِيْرٌ، اِنَّمَا هُوَ ثَلاثُ دَرَجَاتٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَعَرِقَ النَّاسُ فِي الصُّوفِ، فَثَارَتْ اَبْدَانُهُمْ رِيحَ الْعَرَقِ وَالصُّوفِ حَتّٰى كَادَ يُؤْذِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى بَلَغَتْ اَرْوَاحُهُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ اِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ

حدیث 1036:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1054 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 5785

حدیث 1038:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 2419 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1755 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 5455 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 11548 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 590

فَاغْتَسِلُوْا، وَلْيَمَسَّنَّ اَحَدُكُمْ اَطْيَبَ مَا يَجِدُ مِنْ طِيبِهٖ اَوْ دُهْنِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عراق سے دو آدمی ان کے پاس آئے اور جمعہ کے دن غسل کے متعلق پوچھا: کہ یہ غسل واجب ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو کہا: جس نے غسل کیا، اس نے بہت اچھا کام کیا اور اچھی طہارت حاصل کی (مزید) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تمہیں بتاتا ہوں کہ یہ غسل کیسے شروع ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ غریب ہوا کرتے تھے۔ وہ اون کا لباس پہنتے تھے اور اپنی کمر پر لاد لاد کر باغات کو پانی لگاتے تھے اور مسجد تنگ تھی چھت بھی بہت نیچی تھی ایک مرتبہ جمعہ کے دن شدید گرمیوں میں آپ مسجد میں تشریف لائے، آپ کا منبر چھوٹا سا تھا جس کے صرف تین زینے تھے، آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا لوگوں کا پسینہ صفوں پر گر رہا تھا تو ان کے جسم سے پسینے اور اون کی بدبو آنے لگی، یہاں تک کہ ان کو ایک دوسرے سے الجھن ہونے لگی، ان کی بو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر تک پہنچ گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! جب یہ دن آئے تو اچھے طریقے سے غسل کیا کرو اور اچھا تیل یا خوشبو جو میسر ہو وہ لگا کر آیا کرو۔

❖ یہ حدیث امام بخاری کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

1039- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ السَّمَّاكُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: كُنْتُ قَائِدَ اَبِيْ حِيْنَ ذَهَبَ بَصَرُهٗ، اِذْ خَرَجْتُ بِهٖ اِلَى الْجُمُعَةِ فَسَمِعَ الْاَذَانَ صَلّٰى عَلٰى اَبِيْ اُمَامَةَ اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ وَاسْتَغْفَرَ لَهٗ، فَمَكَثْتُ كَثِيْرًا لَا يَسْمَعُ اَذَانَ الْجُمُعَةِ اِلَّا فَعَلَ ذٰلِكَ، فَقُلْتُ: يَا اَبِيْ اَرَاَيْتَ اسْتِغْفَارَكَ لِاَبِيْ اُمَامَةَ كُلَّمَا سَمِعْتَ الْاَذَانَ لِلْجُمُعَةِ مَا هُوَ؟ قَالَ: اَيْ بُنَيَّ، كَانَ اَوَّلَ مَنْ جَمَّعَ بِنَا بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ هَزْمِ النَّبْتِ مِنْ حَرَّةِ بَنِيْ بَيَاضَةَ يُقَالُ لَهَا نَقِيْعُ الْخَضِمَاتِ، قَالَ: قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَهُوَ شَاهِدُ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ تَفَرَّدَ بِاِخْرَاجِهِ الْبُخَارِيُّ مِنْ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَوَّلُ جُمُعَةٍ فِي الْاِسْلَامِ بَعْدَ جُمُعَةٍ بِالْمَدِيْنَةِ جُمُعَةٌ بِجُوَاثَا عَبْدِ الْقَيْسِ

حدیث 1039:

اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث:1082 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ه/ 1993ء، رقم الحديث: 7013 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودى عرب 1414ه/1994ء، رقم الحديث:5395 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ه/ 1983ء، رقم الحديث: 900 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى، فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى، بيروت، لبنان، 1390ه/ 1970ء، رقم الحديث:1724

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میرے والد صاحب کی بینائی ختم ہوگئی تو میں ان کو ساتھ لے جایا کرتا تھا ایک دفعہ جب میں ان کو جمعہ کے لئے لے کر نکلا، جمعہ کی اذان کے بعد ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی۔ اس کے بعد ایک عرصہ تک (ان کی عادت رہی) جب کبھی وہ جمعہ کی اذان سنتے تو ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے لئے دعا مانگتے (ایک مرتبہ) میں نے پوچھا: اباجی آپ جب بھی اذان جمعہ سنتے ہیں تو ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے لئے دعا کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا ابوامامہ رضی اللہ عنہ وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے بنی بیاضہ کے نشیبی علاقے میں ہمیں نماز جمعہ پڑھائی۔ عبدالرحمان کہتے ہیں: میں نے پوچھا: اس دن آپ لوگ کتنے تھے؟ انہوں نے جواب دیا۔ چالیس۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور یہ اس حدیث کی شاہد ہے جس کو روایت کرنے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ متفرد ہیں (وہ حدیث یہ ہے) مدینہ میں جمعہ کے بعد اسلام کا سب سے پہلا جمعہ۔

1040 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: مَنْ غَسَلَ وَاغْتَسَلَ، وَغَدَا وَابْتَكَرَ، وَدَنَا، وَاَنْصَتَ وَاسْتَمَعَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ، وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ، وَمَنْ مَّسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا رَوَاهُ وَحَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الذِّمَارِيُّ، عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ

أما حديث يحيى بن الحارث

✧✧ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اور جمعہ کے دن کا ذکر کیا جو شخص غسل کرے اور اچھی صبح کرے اور مسجد کے قریب رہے خاموش رہے اور توجہ سے سنتا رہے اس کے اس اور گزشتہ جمعہ کے درمیان والے تمام گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے اور تین دن مزید بھی اور جو کنکریوں کو ہاتھ لگائے اس نے فضول کام کیا۔

✣✣ اس حدیث کو یحییٰ بن حارث ذماری اور حصان بن عطیہ نے اور عشعث سے روایت کیا ہے۔

یحییٰ بن حارث کی حدیث:

1041 - فَحَدَّثَنِى عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِى اللَّيْثِ، حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى، عَنْ يَّحْيٰى، عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ غَسَلَ وَاغْتَسَلَ، ثُمَّ غَدَا وَابْتَكَرَ، فَجَلَسَ مِنَ الْاِمَامِ قَرِيبًا فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ اَجْرُ سَنَةٍ صِيَامُهَا وَقِيَامُهَا

وأما حديث حسان بن عطية

حديث 1040:

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دار الباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 5657

✧✧ حضرت یحییٰ بن حارث رضی اللہ عنہ کی سند سے اوس بن اوس ثقفی کا یہ فرمان منقول ہے: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح سویرے غسل کر کے (مسجد میں آنے میں) پہلے کرے اور امام کے قریب ہو کر بیٹھے اور (خطبہ کو) توجہ سے سنیں اور خاموش رہے اس کو ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور شب بیداریوں کا ثواب ملے گا۔

حسان بن عطیہ کی حدیث:

1042 - اَخْبَرَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمِ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَانَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، حَدَّثَنِي اَبُو الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنِي اَوْسُ بْنُ اَوْسٍ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ غَسَلَ وَاغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ بَكَّرَ وَابْتَكَرَ، فَدَنَا وَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا عَمَلُ سَنَةٍ اَجْرُ قِيَامِهَا وَصِيَامِهَا قَدْ صَحَّ هٰذَا الْحَدِيثُ بِهٰذِهِ الْاَسَانِيدِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاَظُنُّهُ لِحَدِيثٍ وَّاهٍ لَا يُعَلَّلُ مِثْلُ هٰذِهِ الْاَسَانِيدِ بِمِثْلِهِ وَهُوَ حَدِيثُ:

✧✧ حسان بن عطیہ کی سند کے ہمراہ بھی مذکورہ حدیث جیسی حدیث منقول ہے۔

❖ یہ حدیث مذکورہ سندوں کے ہمراہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث 1041:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 345 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام ' 1406ه' 1986ء' رقم الحديث: 1381 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1087 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه " طبع دارالكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ه' 1987ء' رقم الحديث: 1547 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 6954 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ه/1993ء' رقم الحديث: 2781 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ه/1970ء' رقم الحديث: 1758 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ه/ 1991ء' رقم الحديث: 1685 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ه/1994ء' رقم الحديث: 5658 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ه/1983ء' رقم الحديث: 581 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1114 اخرجه ابوبكر الشيباني في "الاحادوالمثاني" طبع دارالراية' رياض' سعودي عرب' 1411ه/1991ء' رقم الحديث: 1573 اخرجه ابن ابي اسامه في "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبويه' مدينه منوره 1413ه/1992ء' رقم الحديث: 201 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله' بيروت' لبنان' 1405ه/1984ء' رقم الحديث: 340 اخرجه ابوبكر الكوفي ' في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودي عرب' (طبع اول) 1409ه' رقم الحديث:4990

1043۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْفَحَّامُ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ غَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَاغْتَسَلَ وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ وَاقْتَرَبَ، وَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَّخْطُوْهَا اَجْرُ صِيَامِ سَنَةٍ وَّقِيَامِهَا هٰذَا لَا يُعَلِّلُ الْاَحَادِيْثَ الثَّابِتَةَ الصَّحِيْحَةَ مِنْ اَوْجُهٍ: اَوَّلُهَا: اَنَّ حَسَّانَ بْنَ عَطِيَّةَ قَدْ ذَكَرَ سَمَاعَ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَثَانِيْهَا: اَنَّ ثَوْرَ بْنَ يَزِيْدَ دُوْنَ اُولٰئِكَ فِي الْاِحْتِجَاجِ بِهِ، وَثَالِثُهَا: اَنَّ عُثْمَانَ الشَّيْبَانِيَّ مَجْهُوْلٌ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور امام کے قریب ہو کر بیٹھے اور توجہ سے سنے اور خاموش ہو کر بیٹھا رہے، اس کو ہر قدم کے عوض جو اس نے مسجد کی طرف اٹھایا ایک سال کے روزوں اور شب بیداریوں کا ثواب ملے گا۔

❖ اس کی وجہ سے صحیح ثابت احادیث کو معلل نہیں کہہ سکتے، اس کی متعدد وجوہات ہیں (۱) حصان بن عطیہ نے اوس بن اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کا ذکر کیا ہے (۲) ثور بن یزید دوسروں کی بہ نسبت کم درجے کے راوی ہیں۔ (۳) عثمان شعبانی مجہول راوی ہیں۔

1044۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ هَارُوْنَ، وَصَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّازِيُّ، والحسين بن محمد بن زياد، قَالُوْا: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ، قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ اَبِيْ وَاَنَا اَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: غُسْلٌ مِّنْ جَنَابَةٍ اَوْ لِلْجُمُعَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: مِنْ جَنَابَةٍ، قَالَ: اَعِدْ غُسْلًا اٰخَرَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ فِيْ طَهَارَةٍ اِلَى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَهَارُوْنُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعِجْلِيُّ شَيْخٌ قَدِيْمٌ لِّلْبَصْرِيِّيْنَ، يُقَالُ لَهُ: الْحِنَّائِيُّ، ثِقَةٌ، قَدْ رَوٰى عَنْهُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ

✧✧ حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: (ایک مرتبہ) میں جمعہ کے دن غسل کر رہا تھا کہ میرے والد صاحب تشریف لے آئے، انہوں نے مجھ سے پوچھا: (تم نے) یہ غسل جنابت کیا ہے یا جمعہ کا؟ (عبداللہ) کہتے ہیں: میں نے جواب دیا: جنابت کا۔ انہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ پھر غسل کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جو شخص جمعہ کے لئے غسل

حدیث 1044

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث:1222 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحدیث:1760 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 1323 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحدیث:8180

کرے وہ اگلے جمعہ تک طہارت میں شمار کیا جائے گا۔

✤ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔اور ہارون بن مسلم عجلی بصریوں کے پرانے استاد ہیں۔ان کو حنائی کہتے ہیں: یہ ثقہ ہیں ان سے احمد بن حنبل اور عبداللہ بن عمر القواریری نے بھی حدیث روایت کی ہے۔

1045۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ غَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاسْتَاكَ، وَلَبِسَ اَحْسَنَ ثِيَابِهِ، وَتَطَيَّبَ بِطِيْبٍ اِنْ وَجَدَهُ، ثُمَّ جَآءَ وَلَمْ يَتَخَطَّ النَّاسَ فَصَلّٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يُصَلِّيَ، فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ سَكَتَ فَذٰلِكَ كَفَّارَةٌ اِلَى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ رَوَاهُ اَيْضًا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، مِثْلُ رِوَايَةِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، وَقَيَّدَهُ بِاَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ مَقْرُوْنًا بِاَبِيْ سَلَمَةَ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے، اچھے کپڑے پہنے اور اگر میسر ہو تو خوشبو لگائے پھر مسجد میں آئے اور لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے پھر اللہ کی توفیق سے نماز پڑھے پھر جب امام منبر پر بیٹھ جائے تو وہ خاموش ہو جائے تو اس کا یہ عمل اگلے جمعہ تک کے گناہوں کے لئے کفارہ ہے۔

✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔اور اس حدیث کو اسماعیل بن علیہ نے بھی حماد بن سلمہ کی روایت کی طرح محمد بن اسحاق سے روایت کیا ہے اور اس میں ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ابو امامہ بن سہل کا ذکر ہے۔

1046۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَا: سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاسْتَنَّ وَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ، اِنْ كَانَ عِنْدَهُ وَلَبِسَ اَحْسَنَ ثِيَابِهِ، ثُمَّ جَآءَ اِلَى الْمَسْجِدِ، وَلَمْ يَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ، ثُمَّ رَكَعَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّرْكَعَ، ثُمَّ اَنْصَتَ اِذَا خَرَجَ اِمَامُهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ كَانَتْ لَهُ كَفَّارَةً لِّمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِيْ كَانَتْ قَبْلَهَا، يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَثَلَاثَةُ اَيَّامٍ زِيَادَةٌ، اِنَّ اللّٰهَ قَدْ جَعَلَ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا، اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ مِنَ

حدیث 1046:

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1762

ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 5751

الثِّقَاتِ الَّذِيْ اَجْمَعَا عَلٰى اِخْرَاجِهٖ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اگر میسر ہو تو خوشبو لگائے اور اچھے کپڑے پہنے پھر مسجد کی طرف آئے اور لوگوں کی گردنوں کو نہ پھلانگے پھر اللہ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق نماز پڑھے پھر امام سے نکلنے سے لے کر امام کے نماز پڑھانے تک خاموش رہے (تو اس کا یہ عمل) اس جمعہ اور اس سے پچھلے جمعہ کے درمیان ہونے والے تمام گناہوں کا کفارہ ہے، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اور تین دن زیادہ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر نیکی کا ثواب دس گنا کیا ہے اور اسماعیل بن علیہ ثقہ راوی ہیں اور شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے ان کی روایات نقل کی ہیں۔

1047 ـ حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، اِمْلَاءً فِيْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ سَنَةَ خَمْسٍ وَّتِسْعِيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ الطَّبَّاعِ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَامٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ اَذَّنَ بِلَالٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، فَاِنَّ هِشَامَ بْنَ الْغَازِ مِمَّنْ يُجْمَعُ حَدِيْثُهُ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جمعہ کے دن آ کر منبر پر بیٹھ جاتے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے۔

✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا کیونکہ ہشام بن غاز وہ راوی ہیں جن کی احادیث جمع کی جاتی ہیں۔

1048 ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمُزَكِّيْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اسْتَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لِلنَّاسِ: اجْلِسُوْا، فَسَمِعَهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّهُوَ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَجَلَسَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَالَ يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حديث 1047:

ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 4537

حديث 1048:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1091 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 1780 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 5539 اخرجه ابن ابي اسامه في "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبوية' مدينه منوره 1413ھ/1992ء' رقم الحديث: 1015

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر بیٹھے اور لوگوں سے فرمایا: بیٹھ جاؤ! ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات سنی تو وہ مسجد کے دروازے میں تھے وہ وہیں بیٹھ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا: اے ابن مسعود رضی اللہ عنہ تم آگے آجاؤ۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1049- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ صَاحِبُ الزِّيَادِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ ابْنُ عَمِّ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ لِمُؤَذِّنِهِ فِيْ يَوْمٍ مَطِيْرٍ: اِذَا قُلْتَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَلَا تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، قُلْ: صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ، فَكَاَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوْا ذٰلِكَ، فَقَالَ: قَدْ فَعَلَ ذَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّيْ: اِنَّ الْجُمُعَةَ عَزْمَةٌ، وَاِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ اُخْرِجَكُمْ فَتَمْشُوْنَ فِي الطِّيْنِ وَالْمَاءِ

✧✧ محمد بن سیرین کے چچازاد بھائی یحییٰ بن محمد بن یحییٰ کہتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے موذن کو بارش والے دن کہا: جب "اشهدان محمد رسول الله" پڑھ لو تو اس کے بعد "حيي الاعلى الصلوة" مت کہو بلکہ کہو "صلو فی بيوتكم" (اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو) لوگوں نے یہ بات ناپسند کی تو آپ نے فرمایا: یہ عمل اس نے کیا ہے جو مجھ سے افضل ہے، بے شک جمعہ واجب ہے اللہ کا حق ہے۔ مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ تمہیں گھروں سے نکالوں اور تم کیچڑ میں چلتے ہوئے آؤ۔

1050- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَعْنٍ، عَنِ ابْنَةِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، قَالَتْ: مَا حَفِظْتُ ق اِلَّا مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِهَا فِيْ كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ، قَالَتْ: وَكَانَتْ تَنُّوْرُنَا وَتَنُّوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَابْنَةُ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَدْ سَمَّاهَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ فِيْ رِوَايَةٍ

حديث 1049:

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحيحه" (طبع ثالث) دار ابن كثير' يمامه' بيروت' لبنان' 1407ھ/1987ء' رقم الحديث: 859 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 699 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1066 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 938 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 1865 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 5435

✧✧ حارثہ بن نعمان کی بیٹی کہتی ہیں: میں نے سورۃ ق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن سن کر یاد کی ہے۔آپ ہر جمعہ کے دن سورۃ پڑھتے تھے۔ہمارا اور آپ کا ایک ہی تنور تھا۔

1051- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيْرَةِ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، قَالَتْ: قَرَاْتُ ق وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُهَا فِيْ كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ اِذَا خَطَبَ النَّاسَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ

✧✧ حارصہ بن نعمان کی بیٹی اُمّ ہشام کہتی ہیں: میں نے سورۃ ق والقرآن المجید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سن کر یاد کی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے خطبہ میں یہ سورۃ پڑھا کرتے تھے۔

✣ یحییٰ بن عبداللہ عبدالرحمان بن اسعد بن زرارہ کے بیٹے ہیں۔

1052- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، وَشُعَيْبٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، اَنَّهُ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَرَاَ ص، فَلَمَّا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدْنَا، وَقَرَاَهَا مَرَّةً اُخْرٰى، فَلَمَّا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ تَبَشَّرْنَا بِالسُّجُوْدِ، فَلَمَّا رَآنَا قَالَ: اِنَّمَا هِيَ تَوْبَةُ نَبِيٍّ، وَلٰكِنِّيْ اَرَاكُمْ قَدِ اسْتَعْدَدْتُمْ لِلسُّجُوْدِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدْنَا

وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، فَاَمَّا السُّجُوْدُ فِيْ ص فَقَدْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ،

حدیث 1050:

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 873 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1100 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ھ 1986ء' رقم الحديث: 1411 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 27669 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری' فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 1786 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 1720 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 1169 اخرجه ابويعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 7149 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 345 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1644

حدیث 1052:

اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی' بيروت' لبنان' 1407ھ 1987ء' رقم الحديث: 1466 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری' فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت' لبنان' 1390ھ/ 1970ء' رقم الحديث: 1455

وَاِنَّمَا الْغَرَضُ فِىْ اِخْرَاجِهٖ هٰكَذَا فِىْ كِتَابِ الْجُمُعَةِ اَنَّ الامَامَ اِذَا قَرَاَ السَّجْدَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنبَرِ فَمِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَّنزِلَ فَيَسْجُدَ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو خطبہ میں سورۃ (ص) پڑھی۔ جب آیت سجدہ پر پہنچے تو آپ نے منبر سے نیچے اتر کر سجدہ کیا، ہم نے بھی آپ کے ہمراہ سجدہ کیا، آپ نے یہ سورۃ دوبارہ پڑھی پھر جب آیت سجدہ پر پہنچے تو سجدہ پر خوش ہوئے، جب آپ نے ہمیں دیکھا تو فرمایا: یہ نبی کی توبہ ہے لیکن میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم سجدے کے لئے تیار ہو۔ پھر آپ اترے اور سجدہ کیا اور ہم نے بھی سجدہ کیا۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور سورۃ ص میں سجدہ کے حوالے سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث نقل کی اور اس حدیث کو کتاب الجمعہ میں نقل کرنے کی غرض یہ تھی کہ امام اگر جمعہ کے دن منبر پر آیت سجدہ پڑھے تو سنت یہ ہے کہ وہ منبر سے اتر کر سجدہ کرے۔

1053- حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْقَعْنَبِىُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى بْنِ حِبَّانَ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِىْ اِسْحَاقَ، وَاَخْبَرَنِىْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ نَصْرٍ الْمَرْوَزِىُّ، وَاللَّفْظُ لَهٗ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِىْ اِسْحَاقَ السَّبِيْعِىُّ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شِبْلٍ، عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: لَمَّا دَنَوْتُ مِنْ مَّدِيْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَخْتُ رَاحِلَتِىْ، وَحَلَلْتُ عَيْبَتِىْ، فَلَبِسْتُ حُلَّتِىْ، فَدَخَلْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَسَلَّمَ عَلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَانِى النَّاسُ بِالْحَدَقِ، فَقُلْتُ لِجَلِيْسِىْ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، هَلْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَمْرِىْ شَيْئًا ؟ قَالَ: نَعَمْ، ذَكَرَكَ بِاَحْسَنِ الذِّكْرِ قَالَ: اِنَّهٗ سَيَدْخُلُ عَلَيْكُمْ مِنْ هٰذَا الْبَابِ، اَوْ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ مِنْ خَيْرِ ذِىْ يُمْنٍ، وَاِنَّ عَلٰى وَجْهِهٖ مَسْحَةَ مَلَكٍ فَحَمِدْتُ اللّٰهَ عَلٰى مَا اَبْلَانِىْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَهُوَ اَصْلٌ فِىْ كَلَامِ الامَامِ فِى الْخُطْبَةِ فِيْمَا يَبْدُوْ لَهٗ فِى الْوَقْتِ

حديث 1053:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث:19203 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت ' لبنان' 1414ه/ 1993ء' رقم الحديث: 7199 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ه/ 1970ء' رقم الحديث: 1798 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ه/ 1991ء' رقم الحديث: 8304 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ه/ 1994ء' رقم الحديث: 5634 اخرجه ابن ابي اسامه في "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبويه' مدينه منوره 1413ه/ 1992ء' رقم الحديث: 1030 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ه/ 1983ء' رقم الحديث: 2483 اخرجه ابوبكر الكوفي ' في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودي عرب' (طبع اول) 1409ه' رقم الحديث: 32341

✧✧ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر کے قریب ہوا تو اپنے اونٹ کو بٹھایا، کپڑوں کا صندوق کھولا (اس میں سے جبہ نکال کر) پہنا پھر آپ کے پاس حاضر ہوا، اس وقت آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑا۔ اس پر لوگوں نے مجھے غور سے دیکھنا شروع کر دیا، میں نے اپنے ساتھی سے پوچھا: اے عبداللہ! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے متعلق بھی کچھ ارشاد فرمایا: اس نے کہا: ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرا بڑے اچھے لفظوں میں ذکر کیا اور فرمایا: ابھی ابھی اس دروازے سے یا (شاید یہ فرمایا) اس درے سے ایسا شخص داخل ہونے والا ہے جو تمام اہل یمن میں سے بہتر ہے اور بے شک اس کے چہرے پر فرشتے کی چمک ہے تو میں نے اس آزمائش پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ اور یہ حدیث دلیل ہے کہ امام خطبہ کے دوران اس معاملے میں گفتگو کر سکتا ہے جو اسی وقت کے لئے ظاہر ہوا۔

1054- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ، اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ يَخْطُبُ، فَقَامَ يُصَلِّيْ فَجَآءَ الْاَحْرَاسُ لِيُجْلِسُوْهُ فَاَبٰى حَتّٰى صَلّٰى، فَلَمَّا انْصَرَفَ مَرْوَانُ اَتَيْنَاهُ، فَقُلْنَا لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اِنْ كَادُوْا لَيَفْعَلُوْنَ بِكَ، قَالَ: مَا كُنْتُ اَتْرُكُهَا بَعْدَ شَيْءٍ رَاَيْتُهُ مِنْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ ذَكَرَ رَجُلًا جَآءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، ثُمَّ جَآءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ اَنْ يَّتَصَدَّقُوْا فَاَلْقَى الرَّجُلُ اَحَدَ ثَوْبَيْهِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ زَجَرَهُ وَقَالَ: خُذْ ثَوْبَكَ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هٰذَا دَخَلَ فِيْ هَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَاَمَرْتُ النَّاسَ اَنْ يَّتَصَدَّقُوْا، فَاَلْقٰى هٰذَا اَحَدَ ثَوْبَيْهِ، ثُمَّ اَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَهُوَ شَاهِدٌ لِّلْحَدِيْثِ الَّذِيْ قَبْلَهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ اٰخَرُ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جمعہ کے دن آپ (جمعہ پڑھنے کے لئے مسجد میں) داخل ہوئے تو اس وقت مروان بن حکم خطبہ دے رہا تھا آپ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو محافظوں نے آ کر ان کو بٹھانا چاہا لیکن ابوسعید نہ مانے

حدیث 1054:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 511 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحديث: 1552 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 1799 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 5484 اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه' مكتبه المتنبي' بيروت' قاهره' رقم الحديث: 741

اور نماز پڑھ لی، جب مروان نماز سے فارغ ہوا تو ہم اس کے پاس آئے اور اسے کہا: اللہ تجھ پر رحم کرے اگر وہ لوگ تیرے ساتھ بداخلاقی کرتے، اس نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے جو چیز دیکھی ہے اس کو ترک نہیں کیا۔ پھر اس نے ایک شخص کا ذکر کیا کہ وہ جمعہ کے دن اس وقت مسجد میں آیا جب رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ پھر اگلے جمعہ کو بھی وہ خطبہ کے دوران آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے کہا: کہ اس کے ساتھ تعاون کرو۔ تو ایک آدمی نے اس کا ایک کپڑا اٹھا لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی پھر اس کو ڈانٹا اور فرمایا: لے لو اپنا کپڑا حضور ﷺ نے فرمایا: یہ شخص تاجرانہ انداز میں آیا تھا تو میں نے لوگوں کو کہا تھا اس سے تعاون کیا کرو تو اس شخص نے اس کا کپڑا اٹھا دیا پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کو دو رکعتیں پڑھنے کا حکم دیا۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے اور یہ گزشتہ حدیث کی شاہد ہے اور اس کا ایک دوسرا شاہد بھی ہے جو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر ہے۔

1055۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخُزَاعِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ زَكَرِيَّا الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبِيْ رِفَاعَةَ الْعَدَوِيِّ، قَالَ: انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَجُلٌ غَرِيْبٌ جَآءَ يَسْاَلُ عَنْ دِيْنِهِ لَا يَدْرِيْ مَا دِيْنُهُ ؟ فَاَقْبَلَ اِلَيَّ وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ، فَاُتِيَ بِكُرْسِيٍّ خِلْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيْدًا، فَجَعَلَ يُعَلِّمُنِيْ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ، ثُمَّ اَتٰى خُطْبَتَهُ، وَاَتَمَّ اٰخِرَهَا

❖❖ حضرت ابورفاعہ العدوی کہتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک مسافر اپنے دین کے متعلق کچھ پوچھنے آیا ہے جس کو اس سے قبل دین کے بارے میں معلومات نہیں ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ خطبہ چھوڑ کر میری طرف متوجہ ہو گئے۔ آپ نے ایک خالی کرسی منگوائی جس کے پائے لوہے کے تھے پھر آپ مجھے وہ کچھ سکھانے لگے جو اللہ نے آپ کو سکھایا ہے (جب مجھے مسائل بتا کر فارغ ہوئے) تو خطبہ کی طرف آئے اور خطبہ پورا کیا۔

1056۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْعَبْدِيُّ،

حدیث 1055:

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 876 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 5377 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 20772 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1800 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 9826 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 5608 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 1284 اخرجه ابوبكر الشيباني في "الاحاد والمثاني" طبع دارالراية رياض سعودي عرب 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 1217 اخرجه ابوعبدالله البخاري في "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه بيروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحديث: 1164

حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ الْحَلَبِيُّ، حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: لَمَّا اسْتَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ: اجْلِسُوا فَسَمِعَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَجَلَسَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: تَعَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عطاء بن جابر فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے تو فرمایا: بیٹھ جاؤ! ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ حکم سنا تو مسجد کے دروازے میں ہی بیٹھ گئے نبی اکرم ﷺ نے انہیں دیکھا: تو فرمایا: اے ابن مسعود! (آگے) آجاؤ۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1057- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ الدَّشْتَكِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ السُّوَائِيِّ، قَالَ: مَنْ حَدَّثَكَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَذِّبْهُ، فَأَنَا شَهِدْتُهُ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا، ثُمَّ يَجْلِسُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ خُطْبَةً أُخْرَى، قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ كَانَتْ خُطْبَتُهُ؟ قَالَ: كَلَامٌ يَعِظُ بِهِ النَّاسَ، وَيَقْرَأُ آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ ثُمَّ يَنْزِلُ، وَكَانَتْ قَصْدًا يَعْنِي خُطْبَتَهُ وَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا بِنَحْوِ الشَّمْسِ وَضُحَاهَا، وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ، إِلَّا صَلَاةَ الْغَدَاةِ، وَصَلَاةَ الظُّهْرِ كَانَ يُؤَذِّنُ بِلَالٌ حَيْثُ تَدْحَضُ الشَّمْسُ، فَإِنْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ وَإِلَّا سَكَتَ حَتَّى يَخْرُجَ، وَالْعَصْرُ نَحْوًا مِمَّا تُصَلُّونَ، وَالْمَغْرِبُ نَحْوًا مِمَّا تُصَلُّونَ، وَالْعِشَاءُ الْآخِرَةُ يُؤَخِّرُهَا عَنْ صَلَاتِكُمْ قَلِيلًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ إِنَّمَا خَرَّجَ لَفْظَتَيْنِ مُخْتَصَرَتَيْنِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ: كَانَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ بَيْنَهُمَا جَلْسَةٌ، وَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا

✧✧ حضرت جابر بن سمرہ سوائی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جو شخص تجھے یہ بتائے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے وہ جھوٹا ہے کیونکہ میں نے آپکو دیکھا ہے کہ آپ کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے پھر بیٹھ جاتے تھے پھر کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ دیتے تھے جابر کہتے ہیں: میں نے پوچھا کہ آپ کا خطبہ کیسا ہوتا تھا۔ انہوں نے فرمایا: آپ کا کلام لوگوں کے لئے وعظ ونصیحت پر مشتمل ہوتا اور آپ کتاب اللہ میں سے کچھ آیات پڑھتے پھر آپ (منبر سے) نیچے اتر آتے اور آپ کا خطبہ اور آپ کی نماز مختصر ہوا کرتی تھی جتنی کہ سورۃ والشمس وضحاھا اور والسماء والطارق سوائے فجر اور ظہر کی نماز کے جب سورج ڈھلتا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے اگر رسول اللہ ﷺ تشریف لے آتے تو وہ اقامت کہتے ورنہ آپ کے آنے تک خاموش رہتے اور عصر کی نماز اسی طرح پڑھتے جس

حدیث 1057:

اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 772 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبة العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 2051

طرح تم پڑھتے ہو اور مغرب کی نماز بھی تمہاری طرح پڑھتے جب کہ عشاء کی نماز تمہاری نماز سے ذرا تاخیر سے پڑھتے۔

✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا گیا، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابوالاحوص کی سماک سے روایت کردہ حدیث میں دو مختصر لفظ ذکر کئے ہیں (وہ یہ ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے دیا کرتے تھے اور دونوں کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھتے تھے اور آپ کی نماز مختصر ہوتی تھی۔

1058۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ الْحَافِظُ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَقُوْلُ: اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ؟ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ؟ حَتّٰى لَوْ اَنَّ رَجُلًا كَانَ بِالسُّوْقِ لَسَمِعَهُ مِنْ مَّقَامِي هٰذَا حَتّٰى وَقَعَتْ خَمِيصَةٌ كَانَتْ عَلٰى عَاتِقِهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧ حضرت نعمان بن بشیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیتے ہوئے فرماتے تھے میں تمہیں آگ سے ڈراتا ہوں میں تمہیں آگ سے ڈراتا ہوں یہاں تک کہ اگر کوئی شخص بازار میں ہوتو یہاں سے میری وہ بات سن لے یہاں تک کہ آپ کی چادر آپ کے کندھوں سے قدموں میں آگرتی۔

✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1059۔ وَاَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، وَاَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هِلَالٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَاَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ اَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ وَيَقُوْمَانِ، فَنَزَلَ فَاَخَذَهُمَا فَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَاَيْتُ وَلَدَيَّ هٰذَيْنِ، فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى نَزَلْتُ فَاَخَذْتُهُمَا، ثُمَّ اَخَذَ فِيْ خُطْبَتِهِ هٰذَا، حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَهُوَ اَصْلٌ فِيْ قَطْعِ الْخُطْبَةِ، وَالنُّزُوْلِ مِنَ الْمِنْبَرِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

حدیث 1058:

اخرجه ابو محمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 2812 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 18422 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 644 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 5546 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 792

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے (دوران خطبہ) حسن اور حسین سرخ قمیض پہنے گرتے پڑتے آپ کے پاس آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (منبر سے) نیچے اتر کر ان کو اٹھا کر اپنے سامنے بٹھالیا۔ پھر فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا: تمہارا مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہے، میں اپنے ان بچوں کو دیکھ کر رہ نہیں سکا۔ اس لئے اتر کر ان کو پکڑ لیا ہے پھر اسکے بعد آپ نے دوبارہ خطبہ شروع کر دیا۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ بوقت ضرورت خطبہ روک کر منبر سے نیچے اتر سکتے ہیں۔

1060- اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ: وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَلَسْتُ قَرِيْبًا مِّنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ كَعْبٍ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَقَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْرَةَ بَرَائَةَ، فَقُلْتُ لِاُبَيٍّ مَتٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ ؟ الْحَدِيْثَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ ابوذر سے روایت کرتے ہیں: (ابوذر کہتے ہیں) میں مسجد میں داخل ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے میں ابی بن کعب کے قریب بیٹھ گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ برات پڑھی۔ میں نے "ابی" سے کہا: یہ سورت کب نازل ہوئی؟ (اس کے بعد پوری حدیث ہے)

حدیث 1059:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1109 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3774 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 1413 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 23045 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3600 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 6038 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1456 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 1731 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 5610 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 32189

حدیث 1060:

اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1807 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 5623

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1061- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْعَدْلُ الصَّيْدَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى خَرَجَ الْاِمَامُ فَجَآءَ رَجُلٌ يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَالَ لَهُ: اجْلِسْ فَقَدْ اٰذَيْتَ وَآنَيْتَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖ حضرت ابوزاہریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں عبداللہ بن بسر کے ساتھ جمعہ کے دن مسجد میں بیٹھا ہوا تھا وہ مسلسل میرے ساتھ باتیں کررہے تھے یہاں تک کہ امام آگئے پھر ایک شخص آیا: جولوگوں کی گردنوں کو پھلانگتا ہوا (آگے جانا چاہ رہا تھا) اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہا: بیٹھ جاؤ! تو نے (لوگوں کو) تکلیف دی ہے اور تو نے دیر کردی ہے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1062- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي مُوْسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْجُمُعَةُ حَقٌّ وَّاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ جَمَاعَةٍ اِلَّا اَرْبَعَةً: عَبْدٌ مَّمْلُوْكٌ، اَوِ امْرَاَةٌ، اَوْ صَبِيٌّ، اَوْ مَرِيْضٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ فَقَدِ اتَّفَقَا جَمِيْعًا عَلَى الْاِحْتِجَاجِ بِهُرَيْمِ بْنِ سُفْيَانَ وَلَمْ

حدیث 1061:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1118 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 1399 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1115 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 17733 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 2790 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1811 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 1706 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 5678

حدیث 1062:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1067 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 5368 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 8206

يُخَرِّجَاهُ، وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، وَلَمْ يَذْكُرْ اَبَا مُوسٰى فِي اِسْنَادِهِ، وَطَارِقُ بْنُ شِهَابٍ مِمَّنْ يُعَدُّ فِي الصَّحَابَةِ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جمعہ جماعت کے ساتھ ادا کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے سوائے چار قسم کے لوگوں کے۔(۱) غلام (۲) عورت (۳) بچہ (۴) مریض۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے جھریم بن سفیان کی روایات نقل کیں اور اسی حدیث کو ابن عینیہ نے ابراہیم بن محمد بن منتشر کے حوالے سے روایت کیا ہے لیکن اپنی اسناد میں ابوموسیٰ کا ذکر نہیں کیا۔ طارق بن شہاب کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے۔

1063 ۔ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ اَبِي رَمْلَةَ الشَّامِيِّ، قَالَ: شَهِدْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ يَسْاَلُ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ: هَلْ شَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيدَيْنِ اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: كَيْفَ صَنَعَ ؟ قَالَ: صَلَّى الْعِيدَ، ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: مَنْ شَاءَ اَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُصَلِّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ حضرت عباس بن ابورملہ شامی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو وہ زید بن ارقم سے پوچھ رہے تھے۔ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک دن میں اکٹھی دو عیدیں پائیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے پوچھا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا؟ انہوں نے کہا کہ آپ نے عید کی نماز پڑھا دی اور جمعہ کی رخصت دے دی اور فرمایا: جو پڑھنا چاہے وہ پڑھ لے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری اور امام مسلم نے اس کو نقل نہیں کیا۔ مذکورہ حدیث کی ایک شاہد حدیث موجود ہے جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

حدیث 1063:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1070 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 1612 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 19337 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 6080 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 5120 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 685 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 1591 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 1793 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1461

1064- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ مِقْسَمٍ الضَّبِّيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَدِ اجْتَمَعَ فِي يَوْمِكُمْ هٰذَا عِيْدَانِ، فَمَنْ شَاءَ اَجْزَاَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ، وَاِنَّا مُجَمِّعُوْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، فَاِنَّ بَقِيَّةَ بْنَ الْوَلِيْدِ لَمْ يُخْتَلَفْ فِي صِدْقِهِ اِذَا رَوٰى عَنِ الْمَشْهُوْرِيْنَ،

وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَالْمُغِيْرَةِ وَعَبْدِ الْعَزِيْزِ، وَكُلُّهُمْ مِمَّنْ يُجْمَعُ حَدِيْثُهُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج کے دن دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں جو چاہے (صرف عید پڑھ لے کہ یہی نماز) جمعہ کی جگہ پر بھی کفایت کرے گی جبکہ ہم لوگ تو دونوں نمازیں پڑھیں گے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے، بقیہ بن ولید جب مشہور محدثین رحمۃ اللہ علیہم سے روایت لیں تو ان کی صداقت میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور یہ حدیث شعبہ، مغیرہ اور عبدالعزیز کی سند کے لحاظ سے محفوظ ہے اور یہ تمام راوی وہ ہیں جن کی احادیث کو جمع کیا جاتا ہے۔

1065- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ الْعَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ تَمِيْمٍ الطَّائِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، اَنَّ خَطِيْبًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشَدَ، وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى، قَالَ: قُمْ اَوِ اذْهَبْ فَبِئْسَ الْخَطِيْبُ اَنْتَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خطبہ دیتے ہوئے کہا: جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے وہ ہدایت یافتہ ہے اور جو ان کی نافرمانی کرے وہ گمراہ ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اٹھ جا یا (شاید یہ فرمایا) چلا جا کیونکہ تو برا خطیب ہے۔

حدیث 1064:

اخرجه ابو داؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1073 ذکره ابو بکر البیہقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 6082

حدیث 1065:

اخرجه ابو داؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1099 اخرجه ابو عبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 19401

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1066۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيْ رَاشِدٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِقْصَارِ الْخُطَبِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ مختصر کرنے کا حکم دیا۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری اور امام مسلم نے اس کو نقل نہیں کیا۔اس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے (شاہد حدیث درج ذیل ہے)

1067۔ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، اَخْبَرَنِيْ شَيْبَانُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُطِيْلُ الْمَوْعِظَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، اِنَّمَا هُنَّ كَلِمَاتٌ يَسِيْرَاتٌ

✧✧ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن طویل وعظ نہیں کرتے تھے بلکہ آپ کا وعظ چند مختصر کلمات پر مشتمل ہوتا تھا۔

1068۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، حَدَّثَنِيْ مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مَالِكٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: احْضُرُوا الذِّكْرَ، وَادْنُوْا مِنَ الْاِمَامِ، فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ يَتَبَاعَدُ حَتّٰى يُؤَخَّرَ فِي الْجَنَّةِ، وَاِنْ دَخَلَهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (جمعہ کے دن) ذکر میں حاضر ہوا کرو

حدیث 1066:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1106 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 1648 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 5556

حدیث 1067:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1107 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 2015 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 5552

اور امام کے قریب ہوکر بیٹھا کرو، اس لئے کہ بندہ دور ہوتے ہوتے (اتنا دور ہو جاتا ہے کہ) جنت میں بھی دیر سے حاضر ہوگا۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1069- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، حَدَّثَنِي اَبُوْ مَرْحُومٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحِبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالامَامُ يَخْطُبُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن خطبہ کے وقت حبوہ سے منع کیا (یعنی کسی کپڑے کے ساتھ پیٹھ اور پنڈلیوں کو ملا کر باندھنے سے منع کیا ہے)

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری اور امام مسلم نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1070- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ فَيَعْرِضُ لَهُ الرَّجُلُ فِي الْحَاجَةِ فَيَقُوْمُ مَعَهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا: کہ آپ منبر سے نیچے اترتے، کوئی شخص آپ کو اپنی حاجت پیش کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا کام پورا ہونے تک اس کے ساتھ کھڑے رہتے۔

حدیث 1068:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1108 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 20130 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 5724 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغیر" طبع المکتب الاسلامی دارعمار بیروت لبنان/عمان 1405ھ 1985ء رقم الحدیث: 346 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 6854

حدیث 1069:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1110 اخرجه ابو عیسٰی الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 514 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1815 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 5704 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 384 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 15668

✤ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1071۔ اَخْبَرَنِي مَخْلَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَاقَرْحِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَنْبَانَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حُجْرَتِهِ، وَالنَّاسُ يَاْتَمُّوْنَ بِهِ مِنْ وَرَاءِ الْحُجْرَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: (ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرہ میں نماز پڑھائی اور لوگ حجرے سے باہر آپ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے۔

✤ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1072۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ نَصْرٍ الدَّارَبَرْدِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، اَنْبَانَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ اِذَا كَانَ بِمَكَّةَ فَصَلَّى الْجُمُعَةَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى اَرْبَعًا، فَاِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ صَلَّى الْجُمُعَةَ، ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيْلَ لَهُ، فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهِ، وَلِمُسْلِمٍ وَّحْدَهُ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا، وَقَدْ تَابَعَ ابْنُ جُرَيْجٍ يَزِيْدَ بْنَ اَبِيْ حَبِيْبٍ

حدیث 1070:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1120 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 13251 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 1732 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 1260 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 1419

حدیث 1071:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1126 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 24062 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 5022

حدیث 1072:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1130 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 5739

عَلٰى رِوَايَتِهِ عَنْ عَطَاءٍ هٰكَذَا

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب وہ مکہ میں ہوتے ہیں (اور جمعہ پڑھنے کے لئے آتے ہیں) اور جمعہ پڑھتے ہیں تو دو رکعتیں پڑھتے ہیں پھر آگے بڑھتے ہیں اور چار رکعتیں پڑھتے ہیں اور جب آپ مدینہ میں ہوتے ہیں تو صرف جمعہ پڑھ کر گھر لوٹ جاتے ہیں اور گھر آ کر دو رکعتیں پڑھتے ہیں اور مسجد میں (جمعہ کے بعد) نماز نہیں پڑھتے، آپ سے کہا گیا (کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ تو انہوں نے جواباً) کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے ان لفظ نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی گھر میں دو رکعتیں پڑھنے کے متعلق حدیث نقل کی ہے جبکہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

ابن جریج کی متابعت:

اس حدیث کو عطاء سے روایت کرنے میں ابن جریج نے یزید بن ابوحبیب کی متابعت کی ہے (ابن جریج کی روایت درج ذیل ہے)

1073- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ أَنْبَأَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْأَنْمَاطِيُّ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ رَأَى بْنَ عُمَرَ يُصَلِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيَتَقَدَّمُ عَنْ مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ الْجُمُعَةَ قَلِيلًا غَيْرَ كَثِيرٍ فَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي أَنْفَسَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَرْكَعُ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ كَمْ رَأَيْتَ بْنَ عُمَرَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ قَالَ مِرَارًا

✧✧ حضرت عطاء فرماتے ہیں: کہ انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو جمعہ کے دن (نماز) جمعہ پڑھتے دیکھا کہ وہ (نماز جمعہ پڑھنے کے بعد) اس جگہ سے جہاں آپ نے جمعہ پڑھا تھا تھوڑا سا آگے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر تھوڑا سا آگے ہوئے اور چار رکعتیں پڑھیں (ابن جریج کہتے ہیں) میں نے عطاء سے پوچھا: تم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کتنی مرتبہ ایسے کرتا دیکھا۔ انہوں نے جواب دیا: کئی مرتبہ۔

1074- أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَدِيعَةَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَحْسَنَ الْغُسْلَ وَتَطَهَّرَ فَأَحْسَنَ الطُّهُورَ، وَلَبِسَ مِنْ خَيْرِ ثِيَابِهِ، وَمَسَّ مِمَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ طِيبٍ أَوْ دُهْنِ أَهْلِهِ، وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوذر فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن بہت اچھا غسل کرے اور خوب

طہارت حاصل کرے، اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو یا گھر کا تیل جو بھی میسر ہو لگائے اور دو میں فرق نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے جمعہ تک کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1075- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَانَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ مَجْلِسِهِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَّجْلِسِهِ ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی کو جمعہ کے دن ایک جگہ پر بیٹھے بیٹھے اونگھ آنے لگے تو اس کو چاہئے کہ جگہ بدل لے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1076- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِيْ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَلْمِ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْجُمُعَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكُنَّا نَبْتَدِرُ الْفَيْءَ، فَمَا يَكُوْنُ اِلَّا قَدْرُ قَدَمٍ اَوْ قَدَمَيْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ اِنَّمَا خَرَّجَ الْبُخَارِيُّ، عَنْ اَبِيْ خَلْدَةَ، عَنْ اَنَسٍ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ

❖❖ حضرت زبیر بن عوام کہتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھا کرتے تھے (جب ہم جمعہ سے فارغ ہو جاتے تو) سائے کی طرف ایک دوسرے سے آگے نکلتے تو اس وقت سایہ ایک یا دو قدم تک ہوتا۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری اور امام مسلم نے اس کو نقل نہیں کیا اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو

حدیث 1075:

اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 526 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1819 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 5720 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 6956

حدیث 1076:

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1840 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 5467

ابوخلدہ کی سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے تاہم ان کے الفاظ یہ ہیں۔

1077- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَنْطَاكِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَ صَلٰوةً مِّنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز جمعہ کی ایک رکعت پالی تو اس نے پوری نماز کو پالیا۔

1078- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا اُخْرٰى، قَالَ اُسَامَةُ: وَسَمِعْتُ مِنْ اَهْلِ الْمَجْلِسِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّسَالِمٍ اَنَّهُمَا كَانَا يَقُوْلَانِ ذٰلِكَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب شخص نے ایک رکعت پالی تو وہ دوسری رکعت (خود) پڑھ لے۔

✣ اسامہ کہتے ہیں: میں نے اہل مجلس سے قاسم بن محمد اور سالم کے حوالے سے سنا ہے کہ وہ بھی یہی کرتے تھے۔

1079- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مَّالِكِ بْنِ اَنَسٍ، وَصَالِحِ بْنِ اَبِي الْاَخْضَرِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا اُخْرٰى كُلُّ هٰؤُلَاءِ الْاَسَانِيْدِ الثَّلَاثَةِ صِحَاحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً، وَمَنْ اَدْرَكَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ رَكْعَةً، وَلِمُسْلِمٍ فِيْهِ الزِّيَادَةُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا كُلَّهَا فَقَطْ

حدیث 1077:

اضرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ه/1970ء رقم الحديث:1850
اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ه 1986ء رقم الحديث:1425

حدیث 1078:

اضرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1121 اضرجه ابوعبدالله الاصبحي في "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي) رقم الحديث: 238اضرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ه/1970ء رقم الحديث: 1851 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 5526 اضرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ه/1983ء رقم الحديث:9545

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے جمعہ کی ایک رکعت پائی وہ دوسری (بھی خود) پڑھ لے۔

❖ یہ تینوں سندیں شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار پر صحیح ہیں لیکن انہوں نے ان لفظوں کے ہمراہ اسے نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے زہری کی وہ حدیث نقل کی ہے جس میں انہوں نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت نقل کی ہے ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز کی ایک رکعت پائی اور جس نے نماز عصر کی ایک رکعت پائی'' امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں یہ بھی اضافہ کیا ہے۔ '' فَقَدْ اَدْرَكَهَا كُلَّهَا ''(تو اس نے پوری نماز پالی)

1080۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنْبَانَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مِلْحَانَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ، ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰى قَوْمٍ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوتَهُمْ وَهٰكَذَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ زُهَيْرٍ، وَهُوَ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا اِنَّمَا خَرَّجَا بِذِكْرِ الْعَتَمَةِ، وَسَائِرِ الصَّلَوَاتِ

✧✧ حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے متعلق جو جمعہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ نماز پڑھائے اور میں ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دوں جو جمعہ کی نماز چھوڑ کر گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں۔

❖ ابوداؤد طیالسی نے بھی زہیر سے اس جیسی حدیث روایت کی ہے اور یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے عتمہ اور بقیہ تمام نمازوں کے ذکر

حدیث 1080:

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 652 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 3743 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 2097 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری' فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 1853 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 5365 اخرجه ابويعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 5335 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامی' دارعمار' بيروت' لبنان/عمان' 1405ھ 1985ء' رقم الحديث: 479 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 316 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحديث: 3633 اخرجه ابوبكر الكوفی' فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودی عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحديث: 5539 اخرجه ابوبكر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت لبنان' (طبع ثانی) 1403ھ' رقم الحديث: 5170

کے ساتھ حدیث نقل کی ہے۔

1081- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ اُسَيْدِ بْنِ اَبِي اُسَيْدٍ الْبَرَّادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثًا مِّنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ

❖❖ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے تین جمعہ بلا عذر چھوڑ دیئے، اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

1082- حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي اَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ اَسِيدِ بْنِ اَبِي اَسِيدٍ، فَذَكَرَهُ بِنَحْوِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ خَرَّجْتُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبِيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ اَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ، وَصَحَّحْتُهُ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَهٰذَا الشَّاهِدُ الْعَالِي وَجَدْتُّهُ بَعْدُ،

وَلَهُ شَاهِدٌ اٰخَرُ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ اسید بن ابی اسید کے حوالے سے بھی اسی طرح کی حدیث منقول ہے۔

❖❖ اس حدیث کو میں نے اس کتاب (جمعہ) میں ثوری اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم کی سند سے محمد بن عمرو بن القمہ پھر عبیدہ بن سفیان پھر ابوجعد ضمری کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس کی صحت کو ثابت کیا ہے۔

محمد بن عجلان کی سند کے ہمراہ اس کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری اور امام مسلم نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1083- حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْفَقِيْهُ بِنَيْسَابُوْرَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مَعْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حدیث1081:

اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1126 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 14599 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1856 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 1657 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 5781 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 273

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَا هَلْ عَسٰى اَحَدُكُمْ اَنْ يَّتَّخِذَ الصُّبَّةَ مِنَ الْغَنَمِ عَلٰى رَاْسِ مِيلٍ اَوْ مِيلَيْنِ، فَيَتَعَذَّرَ عَلَيْهِ الْكَلَاُ عَلٰى رَاْسِ مِيلٍ اَوْ مِيلَيْنِ فَيَرْتَفِعَ حَتّٰى تَجِيْءَ الْجُمُعَةُ فَلَا يَشْهَدَهَا حَتّٰى يُطْبَعَ عَلٰى قَلْبِهِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! قریب ہے کہ تم میں سے کوئی شخص ایک یا دومیل کے فاصلے پر بکریوں کا ریوڑ بنالے اور پھر اس کو ایک یا دو میل کے فاصلے سے چارہ وغیرہ کی تنگی ہوتو وہ اس میں مصروف رہے۔ یہاں تک کہ جمعہ کا دن آجائے اور وہ نماز جمعہ میں حاضر نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

1084۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ بِالرَّيِّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ التَّبُوذَكِيُّ، حَدَّثَنَا نَاصِحُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنِي عَمَّارُ بْنُ اَبِي عَمَّارٍ، قَالَ: مَرَرْتُ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ عَلٰى نَهْرٍ يَسِيلُ الْمَاءُ عَلٰى غِلْمَانِهِ وَمَوَالِيهِ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا اَبَا سَعِيدٍ، الْجُمُعَةُ، فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ مَطَرٌ وَّابِلٌ فَصَلُّوْا فِي رِحَالِكُمْ نَاصِحُ بْنُ الْعَلَاءِ بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ، اِنَّمَا الْمَطْعُوْنُ فِيهِ نَاصِحٌ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُحَلِّمِيُّ الْكُوفِيُّ، فَاِنَّهُ رَوٰى عَنْهُ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ الْمَنَاكِيرَ

✧✧ حضرت عمار بن ابی عمار کہتے ہیں: میں جمعہ کے دن عبدالرحمٰن بن سمرہ کے پاس سے گزرا تو وہ نہر کے کنارے اپنے بچوں اور غلاموں پر پانی بہا رہے تھے۔ میں نے ان سے کہا: اے ابوسعید (کیا) جمعہ (پڑھنے نہیں جاؤ گے) انہوں نے جواب دیا۔ جب کبھی بارش ہو رہی ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے "اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو"۔

✣ ناصح بن العلاء بصری ہیں، ثقہ ہیں اور اس سلسلے میں جس راوی پر طعن کیا گیا ہے وہ ناصح ابوعبداللہ المحلمی کوفی ہیں کیونکہ سماک بن حرب نے اس سے منکر احادیث روایت کی ہیں۔

1085۔ اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ مَنْصُورٍ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ الْجَارُودِيُّ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَاَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ لَّمْ يَبُلَّ اَسْفَلَ نِعَالِهِمْ، فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُصَلُّوْا فِي رِحَالِهِمْ

حدیث 1083:

اخرجه ابويعلىٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 6450 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 1127 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1859 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 336

حدیث 1084:

اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 20639 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1862

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَقَدِ احْتَجَّ الشَّيْخَانِ بِرُوَاتِهِ، وَهُوَ مِنَ النَّوْعِ الَّذِیْ طَلَبُوا الْمُتَابِعَ فِيْهِ لِلتَّابِعِيِّ عَنِ الصَّحَابِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوالملیح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ وہ صلح حدیبیہ کے زمانے میں نبی اکرم ﷺ کے پاس گئے تو جمعہ کے دن بارش آگئی (بارش صرف اتنی ہی تھی) کہ ان کے جوتوں کا تلوہ بھی گیلا نہیں ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کو اپنے خیموں میں نماز پڑھنے کا حکم دیا۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام م رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے تمام راویوں کی روایات نقل کی ہیں اور یہ حدیث بھی انہی احادیث میں سے ہے جس میں صحابی سے روایت کرنے والے تابعی کے لئے متابع ڈھونڈا جاتا ہے۔

1086- اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيْمٍ الْحَنْظَلِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ اَبِی الْخُوَارِ، اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ، اَرْسَلَهُ اِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ لِيَسْاَلَهُ عَنْ شَیْءٍ رَآهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ: صَلَّيْتُ مَعَهُ فِی الْمَقْصُوْرَةِ، فَقُمْتُ لِاُصَلِّیَ فِیْ مَكَانِیْ، فَقَالَ: لَا تُصَلِّ حَتّٰى تَمْضِیَ اَمَامَ ذٰلِكَ اَوْ تَكَلَّمَ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا بِذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عطاء بن ابی الخوار کہتے ہیں کہ: نافع بن جبیر نے ان کو سائب بن یزید کے پاس بھیجا تاکہ ان سے حضرت معاویہ کا کوئی ایسا عمل پوچھا جائے جو انہوں نے دیکھا ہے (عطاء کہتے ہیں) جب میں نے سائب سے معاویہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے) کہا: میں نے ان کے ساتھ مقصورہ میں نماز پڑھی تو میں اپنی جگہ پر نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا تو انہوں نے کہا: جب تک امام نماز سے فارغ نہ ہو جائے، اس وقت تک نہ نماز پڑھو اور نہ گفتگو کرو اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اسی

حدیث 1085:

اضرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1059 اضرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1863 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 5439

مسل حدیث 1086:

اضرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1129 اضرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 16912 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 2869 اضرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 7356 اضرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 712 اضرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1868

عمل کا حکم دیا ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1087- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُقِمْ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ مِنْ مَّجْلِسِهِ، ثُمَّ يَخْلُفُهُ فِيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّا فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ: فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِزِيَادَةِ ذِكْرِ الْجُمُعَةِ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر پیچھے نہ بھیجے (ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں) میں نے کہا: اگر ہم جمعہ میں ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن اور دوسرے دنوں میں (یہی حکم ہے)۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے جمعہ کے ذکر کا اضافہ نہیں لکھا۔

حدیث 1087:

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دارابن کثیر، یمامه، بیروت، لبنان، 1407ھ1987ء، رقم الحدیث: 5914 اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 2178 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی، فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 2749 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی، بیروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحدیث: 2653 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحدیث: 4659 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری، فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 1820 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 5687 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین، قاهره، مصر، 1415ھ، رقم الحدیث: 1515 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 13637 اخرجه ابوبکر الحمیدی فی "مسنده" طبع دارالکتب العلمیه، مکتبه المتنبی، بیروت، قاهره، رقم الحدیث: 664 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلامیه، بیروت، لبنان، 1409ھ/1989ء، رقم الحدیث: 1140 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة، قاهره، مصر، 1408ھ/1988ء، رقم الحدیث: 764 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت لبنان، (طبع ثانی) 1403ھ، رقم الحدیث: 5591

کِتَابُ صَلٰوۃِ الْعِیْدَیْنِ

عیدین کی نماز کا بیان

1088- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، وَاَنْبَانَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، وَثَنَا اَبُو قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، اَنْبَانَا ثَوَابُ بْنُ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ، وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ النَّحْرِ حَتّٰى يَرْجِعَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَثَوَابُ بْنُ عُتْبَةَ الْمَهْرِيُّ قَلِيْلُ الْحَدِيْثِ، وَلَمْ يُجْرَحْ بِنَوْعٍ يَسْقُطُ بِهٖ حَدِيْثُهُ، وَهٰذِهٖ سُنَّةٌ عَزِيْزَةٌ مِّنْ طَرِيْقِ الرِّوَايَةِ مُسْتَفِيْضَةٌ فِيْ بِلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے دن (نماز کے لئے گھر سے) نکلنے سے قبل کچھ کھایا کرتے تھے اور عیدالاضحیٰ کے دن (نماز عید سے) واپس آ کر کھایا کرتے تھے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، اور ثواب بن عتبہ المہری کی روایت کردہ احادیث بہت کم ہے اور ان پر اس طرح کی کوئی جرح ثابت نہیں ہے جس کی وجہ سے ان کی حدیث کو ترک کیا جائے اور یہ عمل طریق روایت سے سنت عزیزہ ہے اور مسلمانوں کے ممالک میں مشہور ہے۔

1089- اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَاهَانَ الْجَزَّارُ، وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ،

حدیث 1088:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 542 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1756 اخرجه ابو محمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 1600 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 23033 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1426 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 5954 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم "حديث: 811

عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْفِطْرِ عَلٰى تَمَرَاتٍ قَبْلَ اَنْ يَّغْدُوَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن (عیدگاہ کی طرف) نکلنے سے پہلے کھجوریں کھایا کرتے تھے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ گزشتہ حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر صحیح ہے۔

1090- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرٍ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوْنٍ الْخَزَّازُ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ الضَّبِّيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسًا، يَقُوْلُ: مَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فِطْرٍ حَتّٰى يَاْكُلَ تَمَرَاتٍ ثَلَاثًا، اَوْ خَمْسًا، اَوْ سَبْعًا، اَوْ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ، اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وِتْرًا

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن (عیدگاہ کی طرف) نکلنے سے پہلے تین، پانچ، سات یا اس سے کم یا زیادہ طاق عدد میں کھجوریں کھایا کرتے تھے۔

1091- اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا، فَقَالَ: مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ؟ قَالُوْا: يَوْمَانِ كُنَّا نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا، مِنْهُمَا يَوْمَ الْاَضْحٰى، وَيَوْمَ الْفِطْرِ

حدیث 1089:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2356 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 696 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 12698 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 2813 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1428 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 5948 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودي عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 5582

حدیث 1090:

اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 2814 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1429 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 5950

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ان کے دو دن مقرر تھے جن میں وہ کھیلا کودا کرتے تھے۔ آپ نے پوچھا: یہ کون سے دن ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: زمانہ جاہلیت میں ہم ان دنوں میں کھیلا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ان کے بدلے میں ان سے بھی اچھے دو دن دیئے ہیں اور وہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا دن ہے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1092۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِیْعِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ حَدَّثَنِی أَبِی حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِیْرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ خُمَیْرِ الرَّحَبِیُّ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ صَاحِبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّاسِ فِی یَوْمِ عِیْدِ فِطْرٍ أَوْ أَضْحٰی فَأَنْكَرَ إِبْطَاءَ الْإِمَامِ وَقَالَ إِنَّا كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَرَغْنَا سَاعَتَنَا هٰذِهِ وَذٰلِكَ حِیْنَ التَّسْبِیْحِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الْبُخَارِیِّ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ یزید بن خمیر رحبی فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی عید الفطر کے دن یا (شاید) عید الاضحیٰ کے دن لوگوں کے ہمراہ (نماز عید پڑھنے کے لئے) نکلے تو ان کو امام کا نماز لمبی کرنا ناگوار گزرا تو فرمایا: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے تو اس وقت تک فارغ بھی ہو جایا کرتے تھے اور یہ وقت تو تسبیح کا ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

1093۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَلِیْمِ الْمَرْوَزِیُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْمُوَجِّهِ، حَدَّثَنَا یُوْسُفُ،

حدیث: 1091

اخرجه ابو داؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1134 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 1556 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 12025 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 1755 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 5918 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 3841 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 1392

حدیث: 1092

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1135 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1317 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 5943 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "مسند الشامیین" طبع موسسة الرساله بیروت لبنان 1405ھ/1984ء رقم الحدیث: 997

عَنْ عِيسٰى، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ، قَالَ: اِنَّا نَخْطُبُ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّجْلِسَ لِلْخُطْبَةِ فَلْيَجْلِسْ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّذْهَبَ فَلْيَذْهَبْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَهُوَ مَعْنَى الْحَدِيْثِ الَّذِىْ يُسْاَلُ عَنْهُ فِى الْاَعْيَادِ اِلَّا اَنَّهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

❖❖ حضرت عبداللہ بن سائب فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس نماز عید پڑھنے گیا جب آپ ﷺ نے نماز عید مکمل کرلی تو فرمایا: ہم خطبہ دینے لگے ہیں، اس لئے جو شخص خطبہ کے لئے بیٹھنا چاہے بیٹھ جائے اور جو شخص جانا چاہے چلا جائے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور یہ اس حدیث کے ہم معنی ہیں، جس میں آپ سے عیدوں کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے سوائے اس کے کہ یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

1094۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِىْ عِيسَى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى بْنِ اَبِىْ فَرْوَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا يَحْيٰى عُبَيْدَ اللّٰهِ التَّيْمِىَّ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُمْ اَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِىْ يَوْمِ عِيدٍ فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَ فِى الْمَسْجِدِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، اَبُوْ يَحْيَى التَّيْمِىُّ صَدُوْقٌ، اِنَّمَا الْمَجْرُوْحُ يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنُهُ

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (ایک مرتبہ) عید کے دن بہت شدید برسات ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے نماز

حديث 1093:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1155 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1290 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1462 اخرجه ابوبكر الشيباني في "الاحاد والمثاني" طبع دارالراية رياض سعودي عرب 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 706

حديث 1094:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1160 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1313 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 6051

عید مسجد میں پڑھائی۔

✥ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ابویحییٰ تیمی صدوق ہیں اور مجروح ان کا بیٹا یحییٰ بن عبداللہ ہے۔

1095- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ اَبَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهٗ خَرَجَ فِیْ يَوْمِ عِيْدٍ اِلَى الْمُصَلّٰى، فَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا، وَذَكَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ لٰكِنَّهُمَا قَدِ اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا، وَلَا بَعْدَهَا

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ عید کے دن عیدگاہ کی طرف آئے تو نماز عید سے پہلے اور بعد کوئی نماز نہیں پڑھی اور بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا کیا تھا۔

✥ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا لیکن دونوں نے سعید بن جبیر کے حوالے سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید سے پہلے اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھی۔

1096- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِیُّ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِیْ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، وَاَخْبَرَنِی الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِیٍّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِیْ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ فِیْ يَوْمِ عِيْدٍ هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدَةَ، وَفِیْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ تَقْصِيْرٌ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَا هٰكَذَا

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی۔

✥ یہ الفاظ احمد بن عبدہ کے ہیں اور سلمان کی حدیث میں کچھ کمی ہے۔

یہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہے لیکن ان دونوں نے اسے اس طرح سے نقل نہیں کیا۔

1097- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَنْبَأَ أَبُو الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِیُّ

حدیث 1095:

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 538 اخرجہ ابومحمد الکسی فی "مسندہ" طبع مکتبۃ السنۃ' قاہرہ' مصر' 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 838

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ شَهِدْتُ بْنَ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ وَهُوَ أَمِيرٌ فَوَافَقَ يَوْمُ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَخَّرَ الْخُرُوجَ حَتَّى ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَخَرَجَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَ وَأَطَالَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ الْجُمُعَةَ فَعَاتَبَهُ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ الشَّمْسِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ بْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَصَابَ بْنُ الزُّبَيْرِ السُّنَّةَ فَبَلَغَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ إِذَا اجْتَمَعَ عِيدَانِ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت وہب بن کیسان فرماتے ہیں: میں ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس مکہ میں گیا، ان دنوں وہ امیر المومنین تھے اتفاق سے جمعہ کے دن عید الفطر یا (شاید یہ فرمایا) عید الاضحیٰ ہوئی تو انہوں نے عیدگاہ کی طرف جانا موخر کیا یہاں تک سورج بلند ہو گیا پھر آپ نکلے اور منبر پر چڑھ کر طویل خطبہ دیا پھر دو رکعتیں پڑھیں اور جمعہ نہیں پڑھا، اس پر بنو امیہ بن عبدالشمس کے کچھ لوگوں نے ناراضگی کا اظہار کیا، یہ بات ابن عباس رضی اللہ عنہما تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا: ابن زبیر رضی اللہ عنہما کا عمل عین سنت کے مطابق ہے، اس بات کی اطلاع ابن زبیر رضی اللہ عنہما تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ جب کبھی دو عیدیں جمع ہوتیں تو وہ ایسے ہی کرتے تھے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1098۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَخَذَ يَوْمَ عِيْدٍ فِيْ طَرِيْقٍ، ثُمَّ رَجَعَ فِيْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن (نماز عید کے لئے) ایک راستے سے گئے اور دوسرے راستے سے واپس آئے۔

1099۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ دَاوٗدَ الْمُنَادِيْ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَدِّبُ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ

حدیث 1097:

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1465

حدیث 1098:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1156 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1298 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 1613 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 6046 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامي دارعمار بيروت لبنان/عمان 1405ھ 1985ء رقم الحديث: 1172

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلَى الْعِيْدَيْنِ رَجَعَ فِيْ غَيْرِ الطَّرِيقِ الَّذِىْ خَرَجَ فِيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشَاهِدُهُ الْحَدِيْثُ الَّذِىْ قَبْلَهُ وَهُوَ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عیدین کے لئے نکلتے تو جس راستے سے گئے ہوتے واپسی پر اس کے علاوہ کسی دوسرے راستے کا انتخاب کرتے۔

✤ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔اور اس سے پچھلی حدیث جو کہ عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے یہ حدیث اس کی شاہد ہے۔

1100۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ التِّرْمِذِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُوَيْدٍ، حَدَّثَنِىْ اُنَيْسُ بْنُ اَبِىْ يَحْيٰى، حَدَّثَنِىْ اِسْحَاقُ بْنُ سَالِمٍ، مِنْ بَنِىْ نَوْفَلِ بْنِ عَدِيٍّ، حَدَّثَنِىْ بَكْرُ بْنُ مُبَشِّرٍ، قَالَ: كُنْتُ اَغْدُوْ مَعَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ فَنَسْلُكُ بَطْنَ بُطْحَانَ حَتّٰى نَاْتِيَ الْمُصَلّٰى، فَنُصَلِّيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ نَرْجِعَ اِلٰى بُيُوْتِنَا

✧✧ حضرت بکر بن مبشر کہتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ہمراہ عید الفطر کے دن عیدگاہ کی طرف جایا کرتا تھا تو ہم لوگ بطحان کے درمیان سے گزرتے ہوئے عیدگاہ تک پہنچتے پھر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ کر گھروں کو لوٹ جاتے تھے۔

1101۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى بْنِ السَّكَنِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

حدیث 1099:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 8435 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 2815 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 1468 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰي' طبع مكتبه دار الباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث:6048

حدیث 1100:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1158 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰي" طبع مكتبه دار الباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث:6048

حدیث 1101:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 1576 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث:11526 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 3321 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرٰي" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 1285 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰي' طبع مكتبه دار الباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 5998 اخرجه ابويعلٰي الموصلي في "مسنده" طبع دار المامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث:1343

مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ فَيُصَلِّیْ تَيْنِكَ الرَّكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَسْتَقْبِلُ النَّاسَ وَهُمْ جُلُوْسٌ، فَيَقُوْلُ: تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا فَكَانَ اَكْثَرَ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ بِالْقُرْطِ وَالْخَاتَمِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نکلتے اور دو رکعتیں پڑھاتے پھر سلام پھیر دیتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو جاتے جبکہ لوگ بیٹھے ہوئے ہوتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: صدقہ کرو! صدقہ کرو، تو عورتیں اپنے ہار اور انگوٹھیاں کثرت سے صدقہ کرتیں۔

✣ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1102- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ دَارِمٍ الْحَافِظُ بِالْكُوْفَةِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَجَعَ مِنَ الْمُصَلّٰى صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ هٰذِهٖ سُنَّةٌ عَزِيْزَةٌ، بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ سے لوٹ کر آتے تو دو رکعت ادا کیا کرتے۔

✣ یہ سنت عزیزہ ہے، صحیح اسناد کے ساتھ ثابت ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

1103- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ الْخُلْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الطَّالْقَانِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: اَصْبَحَ النَّاسُ صِيَامًا لِتَمَامِ ثَلَاثِيْنَ، فَجَآءَ رَجُلَانِ فَشَهِدَا اَنَّهُمَا رَاَيَا الْهِلَالَ بِالْاَمْسِ، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ، فَاَفْطَرُوْا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (ایک مرتبہ) لوگوں نے رمضان کی ۳۰ تاریخ کا روزہ رکھ لیا پھر دو آدمیوں نے آپ کی بارگاہ میں آ کر یہ گواہی دی کہ انہوں نے گزشتہ کل چاند دیکھا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو روزہ چھوڑنے کا حکم دیا۔

✣ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1104- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا

حدیث 1102:

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 6022

حدیث 1103:

اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الکبیر" طبع مکتبہ العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 663

مُعَاوِیَۃُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَائِدَۃُ، عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِکْرِمَۃَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَبْصَرْتُ الْھِلَالَ اللَّیْلَۃَ، فَقَالَ: اَتَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قُمْ یَا بِلَالُ، فَاَذِّنْ فِی النَّاسِ فَلْیَصُوْمُوْا قَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِیُّ بِعِکْرِمَۃَ، وَاحْتَجَّ مُسْلِمٌ بِسِمَاکٍ،

وَھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ مُتَدَاوَلٌ بَیْنَ الْفُقَھَاءِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاہُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں نے گزشتہ رات چاند دیکھا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو اللہ کی توحید اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبدیت اور رسالت کی گواہی دیتے ہوئے یہ بات کہتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: لوگوں میں اعلان کردو کہ (کل سے) روزہ رکھیں۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، اور یہ حدیث فقہاء میں مشہور و معروف ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ''عکرمہ'' کی اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ''سماک'' کی روایت نقل کی ہیں۔

1105۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْبَغْدَادِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حُبَیْشٍ الدِّمَشْقِیُّ، حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَطَاءٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا الزُّھْرِیُّ، اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَہٗ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: کَانَ یُکَبِّرُ یَوْمَ الْفِطْرِ مِنْ حِیْنِ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِہٖ حَتّٰی یَاْتِیَ الْمُصَلّٰی

ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبُ الْاِسْنَادِ، وَالْمَتْنِ، غَیْرَ اَنَّ الشَّیْخَیْنِ لَمْ یَحْتَجَّا بِالْوَلِیْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُوْقَرِیِّ، وَلَا بِمُوْسٰی بْنِ عَطَاءٍ الْبَلْقَاوِیِّ، وَھٰذِہٖ سُنَّۃٌ تَدَاوَلَھَا اَئِمَّۃُ اَھْلِ الْحَدِیْثِ، وَصَحَّتْ بِہِ الرِّوَایَۃُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ، وَغَیْرِہٖ مِنَ الصَّحَابَۃِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن گھر سے نکل کر عید گاہ تک پہنچنے تک مسلسل تکبیر پڑھتے رہے۔

✣✣ اس حدیث کی اسناد اور متن غریب ہے جبکہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے ولید بن محمد الموقری اور موسیٰ بن عطاء بلقاوی کی روایت

حدیث 1104:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2340 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 691 اخرجه ابو محمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 1692 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 2423 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 7762 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1652

نقل نہیں کی، یہ طریقہ کار ائمہ محدثین رحمۃ اللہ علیہم میں مسلسل چلا آ رہا ہے اور اس سلسلے میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صحیح روایات منقول ہیں۔

1106- حَدَّثَنَا اَبُوْ الْوَلِيْدِ حَسَّانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَعِيمٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ فِي الْعِيْدَيْنِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَيُكَبِّرُ حَتّٰى يَأْتِيَ الْمُصَلّٰى

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ ''وہ دونوں عیدوں کے موقعے پر مسجد سے نکل کر عیدگاہ پہنچنے تک تکبیر کہا کرتے تھے''

1107- حَدَّثَنَا أَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ كَانُوْا فِي التَّكْبِيْرِ فِي الْفِطْرِ أَشَدَّ مِنْهُمْ فِي الاَضْحٰى

✧✧ حضرت ابوعبدالرحمان سلمی کہتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عیدالاضحیٰ کے دن کی تکبیروں کی نسبت عیدالفطر میں زیادہ تکبیریں کہا کرتے تھے۔

1108- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيْدَيْنِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سِوٰى تَكْبِيْرِ الافْتِتَاحِ، وَيَقْرَاُ بِ ق وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيعَةَ، وَقَدِ اسْتَشْهَدَ بِهِ مُسْلِمٌ فِيْ مَوْضِعَيْنِ، وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ، وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَالطُّرُقُ اِلَيْهِمْ فَاسِدَةٌ، وَقَدْ قِيلَ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ عُقَيْلٍ

✧✧ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں عیدوں میں تکبیر اولیٰ کے علاوہ بارہ تکبیریں کہا کرتے تھے اور سورۃ ق وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ اور سورۃ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ پڑھا کرتے تھے۔

❖ اس حدیث کو روایت کرنے میں عبداللہ بن لہیعہ متفرد ہیں، جبکہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے دو مقام پر ان کی حدیث بطور شاہد نقل کی ہے اور اس موضوع پر حضرت عائشہ، ابن عمر، ابوہریرہ اور عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہم) سے روایات منقول ہیں اور ان تک سند فاسد ہے اور اس حدیث کی سند ابن لہیعہ کے بعد عقیل سے بھی بیان کی گئی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

1109- اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُكَبِّرُ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْاُوْلٰى سَبْعَ تَكْبِيْرَاتٍ، وَفِي الثَّانِيَةِ خَمْسَ تَكْبِيْرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَائَةِ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں عیدوں میں پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں آٹھ تکبیریں قرات سے پہلے کہا کرتے تھے۔

1110 ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَاهَانَ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ حِزَامٍ التِّرْمِذِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، اِنَّمَا خَرَّجَا حَدِيْثَ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دونوں عیدوں کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا، انہوں نے عطاء کی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے تاہم ان کے الفاظ یہ نہیں ہیں۔

1111 ـ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي الْعَنْبَسِ الْقَاضِيُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُثْمَانَ الْخَرَّازُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيْدٍ الْمُؤَذِّنُ، حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ عَلِيٍّ، وَعَمَّارٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْهَرُ فِي الْمَكْتُوْبَاتِ بِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، وَكَانَ يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ، وَكَانَ يُكَبِّرُ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ صَلٰوةَ الْغَدَاةِ، وَيَقْطَعُهَا صَلٰوةَ الْعَصْرِ اٰخِرَ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَا اَعْلَمُ فِيْ رُوَاتِهٖ مَنْسُوْبًا اِلَى الْجَرْحِ، وَقَدْ رُوِيَ فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَغَيْرِهٖ، فَاَمَّا مِنْ فِعْلِ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ فَصَحِيْحٌ عَنْهُمُ التَّكْبِيْرُ مِنْ غَدَاةِ عَرَفَةَ اِلٰى اٰخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ، فَاَمَّا الرِّوَايَةُ فِيْهِ عَنْ عُمَرَ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عمار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرضی نمازوں میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے پڑھا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھتے اور عرفہ کے دن فجر کی نماز سے تکبیرات تشریق شروع کرتے اور

حدیث 1110:

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 888 اخرجه ابو عيسى الترمذي' في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 531 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/ 1994ء' رقم الحديث: 5996 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/ 1983ء' رقم الحديث:13208

ایام تشریق کے آخری دن عصر کی نماز میں ختم کر دیتے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور میں نہیں جانتا کہ اس کے راویوں میں سے کسی کو بھی جرح کی طرف منسوب کیا گیا ہو اور اس موضوع پر جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور دیگر اصحاب سے بھی روایت منقول ہے اور حضرت عمر، علی، عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن سعید (رضی اللہ عنہم) کا یہ عمل صحیح طور پر ثابت تھا کہ عرفہ کی فجر سے ایام تشریق کے آخری دن تک تکبیر کہتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت:

1112 ـ فَأَخْبَرَنِی أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنَ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ حَدَّثَنِیْ أَبِی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ جَعْفَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُكَبِّرُ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ يَّوْمِ عَرَفَةَ إِلٰى صَلَاةِ الظُّهْرِ مِنْ اٰخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

و أما حديث علی:

❖❖ حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عرفہ کے دن نماز فجر سے لے کر ایام تشریق کے آخری دن کی ظہر تک تکبیر کہا کرتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث:

1113 ـ فَحَدَّثَنَاهُ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ أَنْبَأَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هَنَّادُ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ يُكَبِّرُ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ غَدَاةَ عَرَفَةَ ثُمَّ لَا يُقْطَعُ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْإِمَامُ مِنْ اٰخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ ثُمَّ يُكَبِّرُ بَعْدَ الْعَصْرِ وَأَمَّا حَدِيْثُ بْنُ عَبَّاسٍ

❖❖ حضرت شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ عرفہ کے دن فجر کی نماز کے بعد تکبیر کہتے پھر یہ تکبیر مسلسل ہر نماز میں کہتے، یہاں تک کہ امام، ایام تشریق کے آخری دن کی نماز پڑھاتا، پھر آپ عصر کے بعد تکبیر کہتے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث:

1114 ـ فَحَدَّثَنِی أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ حَدَّثَنِی أَبِی حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ فَرُّوْخَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ عَنْ غَدَاةِ عَرَفَةَ إِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ اٰخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَأَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

❖❖ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ وہ عرفہ کی فجر سے لے کر ایام تشریق کے آخری دن کی عصر تک تکبیر کہا کرتے۔

عبداللہ بن ابی مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث:

1115 ـ فَأَخْبَرَنَاهُ أَبُوْ يَحْيٰى أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّمَرْقَنْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى أَنْبَأَ هُشَيْمٌ عَنْ أَبِی جَنَابٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا بْنُ مَسْعُوْدٍ فَكَانَ يُكَبِّرُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ

عَرَفَةَ إِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ اٰخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

✧✧ عمیر بن سعید فرماتے ہیں: ہمارے پاس ابن مسعود رضی اللہ عنہ آئے، انہوں نے عرفہ کی فجر سے لے کر ایام تشریق کے آخری دن کی عصر تک تکبیر کہی۔

1116۔ فَحَدَّثَنَا أَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ أَنْبَأَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنُ مَزْيَدَ حَدَّثَنَا أَبِى قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِىَّ وَسُئِلَ عَنِ التَّكْبِيْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ يُكَبِّرُ مِنْ غَدَاةَ عَرَفَةَ إِلىٰ اٰخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ كَمَا كَبَّرَ عَلِيٌّ وَعَبْدُ اللّٰه

اٰخِرُ كِتَابِ الْعِيْدَيْنِ

عیدین کے بارے میں آخری حدیث:

✧✧ ولید بن مزید کہتے ہیں: اوزاعی سے عرفہ کے دن کی تکبیر کے متعلق پوچھا گیا، تو انہوں نے جواباً فرمایا ''عرفہ کی فجر سے لے کر ایام تشریق کے آخر تک تکبیر کہی جائے گی جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وعبداللہ تکبیر کہا کرتے تھے''۔

کِتَابُ الْوِتْر

وتروں کا بیان

1117- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اِمْلاءً ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانِ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَمْدَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنِي اَبِي جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ النَّجَّارِيِّ، اَنَّهُ سَاَلَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ عَنِ الْوِتْرِ، فَقَالَ: اَمْرٌ حَسَنٌ، عَمِلَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ مِنْ بَعْدِهِ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَوَاهِدُ، فَمِنْهَا مَا

◈ عبدالرحمٰن ابن ابی عمرۃ البخاری نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے وتر کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواباً کہا: یہ اچھا عمل ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلمانوں کا اس پر عمل رہا ہے لیکن یہ واجب نہیں ہے۔

✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

گزشتہ حدیث کی شاہد احادیث بھی موجود ہیں، ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

شاہد (۱)

1118- اَخْبَرَنَاهُ مَيْمُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَاشِمِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، وَالْعَلَاءُ بْنُ عَمْرٍو الْحَنَفِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الرِّفَاعِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلَاتِكُمُ الْمَكْتُوْبَةِ، وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْتَرَ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ اَوْتِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

حديث 1117:

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث:1068
ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث:4241

حديث 1118:

اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1169 اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 786 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث:1067 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث:4243

وِتْرٌ، يُحِبُّ الْوِتْرَ وَمِنَ الشَّوَاهِدِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مَا

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وتر فرضی نمازوں کی طرح ''فرض'' تونہیں ہے البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھے ہیں پھر فرمایا: اے اہل قرآن! وتر پڑھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر (تنہا) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔

شاہد (۲)

1119- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ حَيَّةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثٌ هُنَّ عَلَىَّ فَرَائِضُ وَلَكُمْ تَطَوُّعٌ: النَّحْرُ، وَالْوِتْرُ، وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ، قَالَ الْحَاكِمُ: اَلْاَصْلُ فِىْ هٰذَا حَدِيْثُ الْاِيْمَانِ وَسُؤَالُ الْاَعْرَابِىِّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، قَالَ: هَلْ عَلَىَّ غَيْرُهَا ؟ قَالَ: لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ، وَحَدِيْثُ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِى الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ، وَقَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِهَا فِى الصَّحِيْحِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جو مجھ پر فرض ہیں اور تمہارے لئے ''نفل'' ہیں (یعنی فرض نہیں ہیں) (۱) قربانی (۲) وتر (۳) فجر کی دو رکعتیں (یعنی فجر کی سنتیں)

❖❖ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں (ان تینوں کے فرض نہ ہونے کے سلسلے میں) دلیل (ایک تو) ''حدیث ایمان'' ہے اور (دوسری دلیل) ایک دیہاتی کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پانچ نمازوں کے متعلق سوال کرنا ہے (جس کے جواب میں) اس نے پوچھا: کیا میرے اوپر اس کے علاوہ بھی کوئی چیز فرض ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا: نہیں۔ اِلّا یہ کہ تم اپنی مرضی سے کچھ عمل کرو اور (تیسرے) سعید ابن یسار کی حدیث، جس میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سواری پر وتر پڑھنے کے متعلق سوال کیا گیا ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے یہ احادیث اپنی صحیح میں نقل کی ہیں۔

1120- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ السَّيْلَحِيْنِيُّ،

حدیث 1119:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 2050 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 4248

حدیث 1120:

اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 2446 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 1084 اخرجه ابويعلٰى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 1821 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1671 اخرجه ابو عيسٰى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 4617 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت لبنان' (طبع ثاني) 1403ھ' رقم الحديث: 4617

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ: مَتٰی تُوْتِرُ ؟ قَالَ: اُوْتِرُ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ، وَقَالَ لِعُمَرَ: مَتٰی تُوْتِرُ ؟ قَالَ: اَنَامُ ثُمَّ اُوْتِرُ، فَقَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ: اَخَذْتَ بِالْجَزْمِ اَوْ بِالْوَثِیْقَةِ، وَقَالَ لِعُمَرَ: اَخَذْتَ بِالْقُوَّةِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَلَهٗ شَاهِدٌ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ

✧✧ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم ''وتر'' کب پڑھتے ہو؟ انہوں نے جواباً عرض کیا: سونے سے پہلے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم وتر کب پڑھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: پہلے سوتا ہوں (سوکر اٹھنے کے بعد) پھر وتر پڑھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تو نے یقین اور اعتماد پر عمل کیا ہے (یہاں راوی کو شک ہے کہ آپ نے ''جزم'' کا لفظ بولا یا ''وثیقہ'' کا) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم نے قوت کو اپنایا ہے۔

✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

سند صحیح کے ہمراہ اس کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

1121۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِیَادٍ، وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عِیْسٰی، حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ اِدْرِیْسَ الْاَنْصَارِیُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَکِّیُّ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمَانَ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سُلَیْمٍ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ: مَتٰی تُوْتِرُ ؟ قَالَ: اُوْتِرُ ثُمَّ اَنَامُ، قَالَ: بِالْحَزْمِ اَخَذْتَ، وَسَاَلَ عُمَرَ، فَقَالَ: مَتٰی تُوْتِرُ ؟ قَالَ: اَنَامُ، ثُمَّ اَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ فَاُوْتِرُ، قَالَ: فِعْلَ الْقَوِیِّ فَعَلْتَ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر سے فرمایا: تم کس وقت وتر پڑھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: میں پہلے وتر پڑھتا ہوں پھر سوتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے یقین کو اپنایا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم وتر کس وقت پڑھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: میں پہلے سو جاتا ہوں پھر رات کے وقت اٹھ کر وتر پڑھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا: تم نے طاقتور آدمی جیسا عمل کیا ہے۔

1122۔ اَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْعَقَبِیُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبُوْ نَضْرَةَ، اَنَّ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ،

حدیث 1122:

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 754 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحدیث: 1683 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث: 11112 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/ 1970ء' رقم الحدیث: 1089 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 1392

اَخْبَرَهُمْ اَنَّهُمْ سَالُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِتْرِ، فَقَالَ: اَوْتِرُوْا قَبْلَ الصُّبْحِ تَابَعَهُ مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فجر سے پہلے وتر پڑھ لو۔

معمر بن راشد کی متابعت:

اس حدیث کو یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کرنے میں معمر بن راشد نے علی بن مبارک کی متابعت کی ہے۔

1123۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت معمر کی سند کے ہمراہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد منقول ہے: فجر سے پہلے پہلے وتر پڑھ لو۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

ایک صحیح حدیث، مذکورہ حدیث کے لئے شاہد موجود ہے۔

1124۔ حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَادِرُوْا بِالْوِتْرِ قَبْلَ الصُّبْحِ

حدیث 1123:

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 754 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 468 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ه 1986ء رقم الحديث: 1683 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1189 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 11342 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ه/1970ء رقم الحديث: 1089 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان (طبع ثاني) 1403ه رقم الحديث: 4589 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودي عرب (طبع اول) 1409ه رقم الحديث: 6767 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 4298 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه/1991ء رقم الحديث: 1392

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح صادق سے پہلے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔

1125۔ اَخْبَرَنِی عَبْدَانُ بْنُ یَزِیْدَ الدَّقَّاقُ بِھَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ الْحُسَیْنِ الْکِسَائِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، حَدَّثَنَا ھِشَامُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَدْرَکَ الصُّبْحَ، وَلَمْ یُوْتِرْ فَلَا وِتْرَ لَہٗ وَ

ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاہُ، وَلَہٗ شَاھِدٌ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ

✧✧ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے صبح صادق کو پالیا لیکن اس وقت تک وتر نہ پڑھے تو اس کے وتر (ادا) نہیں (بلکہ اب قضا ہو چکے ہیں)

✧✧ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

صحیح سند کے ہمراہ سابقہ حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

1126۔ اَخْبَرَنِیْہِ اَبُوْ بَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الشَّافِعِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْاَزْرَقُ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ حَدَّثَنِیْ سُلَیْمَانُ بْنُ مُوْسٰی، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، کَانَ یَقُوْلُ: مَنْ صَلَّی اللَّیْلَ فَلْیَجْعَلْ اٰخِرَ صَلَاتِہٖ وِتْرًا، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِذٰلِکَ، فَاِذَا کَانَ الْفَجْرُ فَقَدْ ذَھَبَ کُلُّ صَلٰوةِ اللَّیْلِ، وَالْوِتْرُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَوْتِرُوْا قَبْلَ الْفَجْرِ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: جو شخص رات کے وقت نماز (نوافل وغیرہ) پڑھے اس کو چاہیے کہ وتر سب سے آخر میں پڑھے کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے اور جب فجر کا وقت شروع ہو جائے تو رات کی تمام نمازوں اور وتروں کا وقت ختم ہو جاتا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فجر سے پہلے وتر پڑھ لو۔

1127۔ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ یُوْسُفَ الْفَقِیْہُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِیْدٍ الدَّارِمِیُّ، حَدَّثَنَا

حدیث 1125:

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث:2408 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1092 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث:2192

حدیث 1126:

اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث:6372 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث:1091 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث:1188 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث:11282 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 4310 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث:1114

عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهٖ اَوْ نَسِيَهُ، فَلْيُصَلِّهِ اِذَا اَصْبَحَ اَوْ ذَكَرَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو وتر پڑھے بغیر سو جائے یا (وتر پڑھنا) بھول جائے، جب صبح کو اٹھے یا جب اس کو یاد آئے، اس وقت وتر پڑھ لے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1128- اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِى الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ شَاءَ فَلْيُوْتِرْ بِخَمْسٍ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوْتِرْ بِثَلَاثٍ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الزُّبَيْدِيُّ، وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، وَمَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَبَكْرُ بْنُ وَائِلٍ عَلٰى رَفْعِهٖ

أما حديث الزبيدى:

✧✧ حضرت ابوایوب فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''وتر حق ہے، جو چاہے پانچ وتر پڑھ لے، جو چاہے

حدیث 1127:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1431 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 465 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1188 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 11282 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 4310 اخرجه ابويعلىٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 1114

حدیث 1128

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 1711 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1190 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 2410 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 1401 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 4554 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 3961

تین پڑھ لے اور جو چاہے ایک پڑھ لے''۔

❖❖ یہ حدیث شیخین کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اس حدیث کو زہری سے روایت کرنے میں محمد بن ولید الزبیدی، سفیان بن عینیہ، سفیان بن حسین، معمر بن راشد، محمد بن اسحاق اور بکر بن وائل نے مرفوع کرنے میں اوزاعی کی متابعت کی ہے۔

زبیدی کی روایت کردہ حدیث:

1129۔ فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّحْوِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ الطَّبَّاعِ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ يُوْسُفَ الْحِمْيَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوِتْرُ خَمْسٌ، اَوْ ثَلَاثٌ، اَوْ وَاحِدَةٌ "

وأما حديث سفيان بن عيينة

زبیدی کی سند کے ہمراہ ابوایوب کے حوالے سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے: وتر پانچ یا تین یا ایک ہے۔

سفیان بن عینیہ کی حدیث:

1130۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ الْعَبَّاسِ الْمُسْتَمْلِيْ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ، وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيُوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ

وأما حديث سفيان بن حسين

❖❖ حضرت سفیان بن عینیہ نے بھی اس سند کے ہمراہ ابوایوب کے حوالے سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: وتر حق ہے، جو چاہے تین وتر پڑھ لے، جو چاہے پانچ پڑھ لے اور جو چاہے ایک پڑھ لے۔

سفیان بن حسین کی حدیث:

1131۔ فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوِتْرُ بِخَمْسٍ، فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِثَلَاثٍ، فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِوَاحِدَةٍ، فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَاَوْمِ اِيْمَاءً "

وأما حديث معمر بن راشد

❖❖ حضرت سفیان بن حسین نے بھی اسی سند کے ہمراہ حضرت ابوایوب کا بیان نقل کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: وتر "پانچ" ہیں۔ اگر ان کی استطاعت نہ ہو تو تین، اگر ان کی بھی استطاعت نہ ہو تو ایک اور اگر اس کی بھی ہمت نہ ہو تو اشارے سے ادا کر لے۔

معمر بن راشد کی حدیث:

1132۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَرْدِ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَذَكَرَهُ بِنَحْوِهِ

وأما حديث محمد بن إسحاق

✧✧ حضرت معمر بن راشد نے اسی سند کے ہمراہ حضرت ابوایوب کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے: وتر حق ہے، اس کے آگے گزشتہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

محمد بن اسحاق کی حدیث:

1133۔ فَحَدَّثَنَاهُ أَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ الْوِتْرُ حَقٌّ فَذَكَرَهُ مَوْقُوْفًا عَلٰى أَبِي أَيُّوْبَ

وَأَمَّا حَدِيْثُ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ

✧✧ حضرت محمد بن اسحاق نے بھی اسی سند کے ہمراہ حضرت ابوایوب کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ: وتر حق ہے۔

❖ محمد بن اسحاق نے یہ حدیث "ابوایوب" تک موقوف رکھی ہے۔

بکر بن وائل کی حدیث:

1134۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْوِتْرُ حَقٌّ، فَذَكَرَهُ بِنَحْوِهِ قَالَ الْحَاكِمُ: لَسْتُ اَشُكُّ اَنَّ الشَّيْخَيْنِ تَرَكَا هٰذَا الْحَدِيْثَ لِتَوْقِيفِ بَعْضِ اَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ اِيَّاهُ، هٰذَا مِمَّا لَا يُعَلِّلُ مِثْلَ هٰذَا الْحَدِيْثِ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

✧✧ حضرت بکر بن وائل نے بھی اسی سند کے ہمراہ حضرت ابوایوب کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: وتر حق ہیں۔ پھر اس کے آگے سابقہ حدیث جیسی حدیث بیان کی ہے۔

❖ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مجھے اس بارے میں شک نہیں ہے کہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس حدیث کو صرف اس لئے ترک کیا ہے کہ اس کی سند کو زہری کے ایک شاگرد نے موقوفاً بیان کیا ہے حالانکہ اس نوعیت کے اختلاف کی وجہ سے اس طرح کی حدیث کو

معلل قرارنہیں دیا جاسکتا (واللہ اعلم)

1135- حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ سَالِمٍ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: رُبَّمَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ، وَقَدْ قَامَ النَّاسُ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کئی مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت وتر پڑھتے دیکھا جس وقت لوگ نماز فجر کے لئے تیار ہوتے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا

1136- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الْخَلِيْلِ التُّسْتَرِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ وَلَمْ يُوْتِرْ فَلْيُوْتِرْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص صبح کرے لیکن اس نے وتر نہ پڑھے ہوں تو وہ (اس وقت) وتر پڑھ لے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1137- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ طَارِقٍ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ يَحْيٰى اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّمَرْقَنْدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ طَارِقٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُوْتِرُوْا بِثَلَاثٍ تَشَبَّهُوْا بِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ، وَلٰكِنْ اَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ، اَوْ بِسَبْعٍ، اَوْ بِتِسْعٍ، اَوْ بِاِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وتر تین رکعت مت پڑھو کہ اس کی نماز مغرب

حدیث 1135:

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 4299

حدیث 1136:

ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 4297

حدیث 1137:

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 4594

کے ساتھ مشابہت ہے بلکہ پانچ، سات، نو، گیارہ یا اس سے زائد رکعات پڑھو۔

1138- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُوْتِرُوْا بِثَلَاثٍ، وَلَا تَشَبَّهُوا بِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ، اَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ، اَوْ بِسَبْعٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین رکعت وتر مت پڑھو اور نماز مغرب کے ساتھ مشابہت نہ کرو (بلکہ) پانچ یا سات (رکعتیں) وتر پڑھو۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1139- اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ يُوْسُفَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَاَنَا سَعِيْدٌ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَآئِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُسَلِّمُ فِى الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْوِتْرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَوَاهِدُ، فَمِنْهَا

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی دو رکعتوں کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ مذکورہ حدیث کے شواہد

شاہد (۱)

1140- مَا اَخْبَرْنَاهُ اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيْهُ بِبُخَارٰى، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيْبٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ بْنِ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَآئِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِىْ اٰخِرِهِنَّ وَهٰذَا وِتْرُ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَعَنْهُ اَخَذَهُ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ

حدیث 1139:

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 4592 اخرجہ ابن راھویہ الحنظلی فی "مسندہ" طبع مکتبہ الایمان' مدینہ منورہ' (طبع اول) 1412ھ/1991ء' رقم الحدیث: 1310

✧✧ اُمّ المومنین حضرت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور تیسری رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے اور یہی (طریقہ) امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے وتر (کا) ہے اور اہل مدینہ کا بھی اسی عمل پر ہے۔

شاہد (۲)

1141۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحِ السَّمَرْقَنْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرَ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ الْمُعَلِّمُ قَالَ قِيلَ لِلْحَسَنِ أَنَّ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْوِتْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ أَفْقَهُ مِنْهُ كَانَ يَنْهَضُ فِي الثَّالِثَةِ بِالتَّكْبِيرِ

✧✧ حضرت حبیب المعلم کہتے ہیں: حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: ابن عمر رضی اللہ عنہما وتر کی دو رکعتیں پڑھنے کے بعد سلام پھیرتے تھے تو (حضرت حسن رضی اللہ عنہ) نے جواب دیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فقہی بصیرت ان سے زیادہ تھی اور وہ (دوسری رکعت کے بعد) تکبیر کہتے ہوئے تیسری رکعت کے لئے اٹھ جاتے تھے۔

شاہد (۳)

1142۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ وَلَا يَتَشَهَّدُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ

✧✧ حضرت عطاء فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر پڑھا کرتے تھے، ان کے درمیان بیٹھتے نہیں تھے اور تشہد بھی آخری رکعت میں پڑھتے۔

1143۔ اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا اَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الَّتِي يُوتِرُ بَعْدَهُمَا بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَيَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اَنَّ تَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوبَ

✧✧ اُمّ المومنین حضرت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی دو رکعتوں میں "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى" اور "قُلْ يَاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ" پڑھا کرتے اور تیسری رکعت میں "وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ"، "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس" پڑھا کرتے تھے۔

حدیث 1143:

اخرجه ابو الحسن الدارقطني في "سننه" طبع دار المعرفة بيروت لبنان 1966ء / 1386ھ رقم الحديث:17

سعید بن ابی مریم کی متابعت:

اس حدیث کو یحییٰ بن ایوب سے روایت کرنے میں سعید بن ابی مریم نے سعید بن عفیر کی متابعت کی ہے (ان کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے)

1144- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ السُّلَمِيُّ، وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَسَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ اِمَامُ اَهْلِ مِصْرَ بِلَا مُدَافَعَةٍ، وَقَدْ اَتٰى بِالْحَدِيْثِ مُفَسَّرًا مُصَلَّحًا دَالًّا عَلٰى اَنَّ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ هِيَ الْوِتْرُ ثَالِثَةٌ غَيْرَ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهَا

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔پہلی رکعت میں "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى" دوسری میں "قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ" اور تیسری میں "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" پڑھا کرتے تھے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔اور سعید بن عفیر بلاشک وشبہ اہل مصر کے امام ہیں۔اور یہ حدیث مفسر ہے اور اس کو اس بات کی دلیل بنایا جاسکتا ہے کہ وہ رکعت جس کو وتر کہتے ہیں وہ تیسری ہی ہے اور پہلی دو رکعتوں کا غیر ہے۔

1145- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ عُمَرَ، اَنْبَاَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يُوْتِرُ بِخَمْسِ رَكَعَاتٍ، وَلَا يَجْلِسُ اِلَّا فِي الْخَامِسَةِ، وَلَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِي الْخَامِسَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعتیں وتر پڑھا کرتے تھے اور پانچویں میں ہی بیٹھتے اور اسی کے بعد سلام پھیرتے تھے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1146- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ

حدیث 1144:

اخرجه ابو الحسن الدارقطني في "سننه" طبع دار المعرفة 'بيروت' لبنان' 1966ء / 1386ه' رقم الحديث:18

الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُنِيبِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا،

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وتر برحق ہے، جس نے وتر نہیں پڑھے، وہ ہم میں سے نہیں۔

1147- اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَتَكِيُّ، فَذَكَرَهُ بِنَحْوِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَاَبُو الْمُنِيبِ الْعَتَكِيُّ مَرْوَزِيٌّ ثِقَةٌ يُجْمَعُ حَدِيثُهُ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عبداللہ عتکی کے حوالے سے بھی اسی طرح کی حدیث منقول ہے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح ہے اور ابومنیب عتکی، مروزی، ثقہ ہیں، ان کی احادیث کو جمع کیا جاتا ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس روایت کو نقل نہیں کیا ہے۔

1148- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارٰى، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ اُنَيْفٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَاشِدٍ الزَّوْفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُرَّةَ الزَّوْفِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ الْعَدَوِيِّ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَمَدَّكُمْ بِصَلٰوةٍ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ، وَهِيَ الْوِتْرُ، فَجَعَلَهَا لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى صَلٰوةِ الْفَجْرِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، رُوَاتُهُ مَدَنِيُّونَ وَمِصْرِيُّونَ، وَلَمْ يَتْرُكَاهُ اِلَّا لِمَا قَدَّمْتُ ذِكْرَهُ مِنْ تَفَرُّدِ التَّابِعِيِّ عَنِ الصَّحَابِيِّ

حدیث 1146:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1419 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 23069 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحدیث: 4579 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 6863 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 4251

حدیث 1148:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1418 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 452 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1168 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 1576 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 4249

✧✧ حضرت خارجہ بن حذافہ العدوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (ایک مرتبہ) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی نماز کے ذریعے تمہاری مدد فرمائی ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے (فرمایا) وہ ''وتر'' ہے، اللہ تعالیٰ نے نماز عشاء اور فجر کے درمیان تمہارے لئے اس کا وقت رکھا ہے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں، مصری ہیں اور شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو (جیسا کہ ہم نے پہلے بھی عرض کیا) صرف اس لئے ترک کر دیا کہ صحابی سے روایت کرنے والا تابعی ''متفرد'' ہے۔

1149 - اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰی، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ قُتَیْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ یَحْیَی بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ، فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ صَحَّ وِتْرُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَاِحْدٰی عَشْرَةَ، وَتِسْعٍ، وَسَبْعٍ، وَخَمْسٍ، وَثَلَاثٍ، وَوَاحِدَةٍ، وَاَصَحُّهَا وِتْرُهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَةٍ وَّاحِدَةٍ

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعتیں وتر پڑھتے تھے اور آخری عمر میں جب ضعف طاری ہوگیا تھا تو سات رکعتیں پڑھتے تھے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کی ۱۳، ۱۱، ۹، ۷، ۵، ۳، ۱، رکعتیں صحیح احادیث سے ثابت ہیں تاہم ان تمام احادیث میں سب سے زیادہ صحیح حدیث ایک رکعت والی ہے۔

1150 - وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِیُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِیْدِ الدَّارِمِیُّ، حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو الْفَزَارِیِّ، قَالَ الدَّارِمِیُّ وَهُوَ اَقْدَمُ شَیْخٍ لِحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُ فِیْ اٰخِرِ وِتْرِهٖ: اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ

حدیث 1149:

اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ قاھرہ مصر رقم الحدیث: 26781 اخرجہ ابو القاسم الطبرانی فی "معجمہ الکبیر" طبع مکتبہ العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 741 اخرجہ ابوبکر الکوفی فی "مصنفہ" طبع مکتبہ الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 6819 اخرجہ ابن راھویہ الحنظلی فی "مسندہ" طبع مکتبہ الایمان مدینہ منورہ (طبع اول) 1412ھ/1991ء رقم الحدیث: 1892

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی بن ابی طالب فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ وتر کی آخری رکعت میں یہ دعا مانگا کرتے تھے "اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِی ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ "(اے اللہ! میں تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ مانگتا ہوں اور تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں اور تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں میں تیری حمد وثناء کا حق ادانہیں کرسکتا ہوں جس طرح کہ تو نے خود اپنی ثناء کی ہے)

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حدیث 1150:

اخرجه ابو داؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1427 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3566 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 751 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/1991ء رقم الحدیث: 7753 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 275 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث: 123 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 81

من کتاب صلوة التطوع

نوافل کا بیان

1151- اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَانَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، وَاَخْبَرَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدٍ، وَاَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنْبَانَا اَبُو الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا وَفِي حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ: خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) ساری دنیا (کی دولت) سے بہتر ہے۔

✤✤ یزید بن زریع کی حدیث میں (خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا کی بجائے) خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا کے الفاظ ہیں۔ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1152- حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اَكْثَرُ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: قُولُوا اٰمَنَّا بِاللهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَا اُنْزِلَ اِلٰى اِبْرَاهِيمَ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ: قُلْ يَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ

حدیث 1151:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 26329 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/ 1970ء' رقم الحديث: 1107 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 1452

وَاَشْهَدُ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دورکعتوں (سنتوں) میں سے پہلی رکعت میں ' قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَا اُنْزِلَ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ آخر آیت تک پڑھتے (بقرہ ۱۳۶) اور دوسری رکعت میں قُلْ يَاَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاشْهَدُ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ تک پڑھا کرتے تھے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1153 ـ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَسِيَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص فجر کی دورکعتیں (دوسنتیں) پڑھنا بھول گیا ہو (اور فرض پڑھ لے) تو وہ طلوع آفتاب کے بعد پڑھ لے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1154 ـ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ رُسْتُمٍ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، وَاللَّفْظُ لَهٗ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمُوْدٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، عَنْ اَبِيْ عَامِرٍ الْخَزَّازِ، عَنْ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَقُمْتُ اُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فَجَذَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَتُصَلِّي الصُّبْحَ اَرْبَعًا ؟

حدیث1152:

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 727 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1259 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 2045 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری' فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 1115 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ' طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 4655 اخرجه ابومحمد الكسی فی "مسنده" طبع مكتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/1988ء' رقم الحديث: 706

حدیث1153:

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری' فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 1117

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (ایک مرتبہ) نماز ہو چکی تو میں دو رکعتیں (سنتیں) پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ڈانٹ کر فرمایا: کیا تم فجر کی چار رکعتیں پڑھو گے؟

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1155- اَخْبَرَنَا اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمُزَكِّيْ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سُئِلَ: اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ؟ وَاَيُّ الصِّيَامِ اَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ؟ فَقَالَ: اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ الصَّلٰوةُ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ، وَاَفْضَلُ

حدیث 1154:

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 711 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 867 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 2130 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحديث: 1449 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 2469 اخرجه ابوبكر الكوفي' في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودي عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحديث: 6432 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 4322

حدیث 1155:

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1163 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2429 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي' في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 438 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 1613 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحديث: 1476 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 8013 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 2563 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 1134 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 1312 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 4437 اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان' مدينه منوره' (طبع اول) 1412ھ/1991ء' رقم الحديث: 276 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/1988ء' رقم الحديث: 1423 اخرجه ابويعلىٰ الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 6395

الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: فرضی نمازوں کے بعد کون سی نماز سب سے افضل ہے؟ اور رمضان المبارک کے روزوں کے بعد کون سے روزے سب سے افضل ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرضی نمازوں کے بعد سب سے افضل نماز وہ ہے جو رات میں پڑھی جائے اور رمضان المبارک کے روزوں کے بعد اللہ کے مہینے محرم کے روزے سب سے افضل ہیں۔

✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1156۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ دَاَبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ لَّكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ، وَمُكَفِّرٌ لِّلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر رات کا قیام لازم ہے کیونکہ یہ تم سے پہلے صالحین کا معمول ہے اور یہ تمہارے لئے رب کے قریب ہونے کا ذریعہ ہے، گناہوں کو مٹانے والا ہے اور برائیوں سے بچانے والا ہے۔

✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1157۔ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ تُرَابٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُذَكِّرُ بِالنُّوْقَانِ، حَدَّثَنَا تَمِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَسْلَمَ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: وَجَدَ

حدیث1156:

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث:3549 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث:1135 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 4423 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث:6154

حدیث1157:

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 319 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث؛1136 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث:344

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ شَيْئًا، فَلَمَّا اَصْبَحَ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَثَرَ الْوَجَعِ عَلَيْكَ يَتَبَيَّنُ، قَالَ: اِنِّيْ اِنَّمَا عَلٰى مَا تَرَوْنَ بِحَمْدِ اللّٰهِ، قَدْ قَرَاْتُ السَّبْعَ الطِّوَالَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں (ایک مرتبہ) رات کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو درد رہا، صبح کے وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درد کا اثر آپ پر بالکل واضح محسوس ہو رہا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جیسا کہ تم مجھے دیکھ رہے ہو (میں نے اسی حالت میں) رات کو 'طوال' میں سے سات سورتوں کی تلاوت کی ہے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1158- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ خُمَيْرٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ قَيْسٍ، يَقُوْلُ: قَالَتْ لِيْ عَائِشَةُ لَا تَدَعْ قِيَامَ اللَّيْلِ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَذَرُهُ، وَكَانَ اِذَا مَرِضَ اَوْ كَسِلَ صَلّٰى قَاعِدًا،

❖❖ حضرت عبداللہ ابن ابی قیس کہتے ہیں: مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رات کی عبادت مت چھوڑنا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نہیں چھوڑتے تھے حتیٰ کہ جب آپ بیمار یا کمزور ہوئے تو بیٹھ کر نماز پڑھ لیتے تھے۔

1159- وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، فَذَكَرَهُ بِمِثْلِهِ الْاِسْنَادَ وَالْمَتْنَ جَمِيْعًا،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت شعبہ کی مذکورہ سند کے ہمراہ بھی سابقہ سند اور متن منقول ہے۔

1160- اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّنِّيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَافَظَ

حدیث 1158:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1307 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 26157 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ه/1970ء رقم الحديث: 1137 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 4498 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 1519 اخرجه ابوعبدالله البخاري في "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه بيروت لبنان 1409ه/1989ء رقم الحديث: 800

حدیث 1160:

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ه/1970ء رقم الحديث: 1142

عَلٰى هٰؤُلاءِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ، وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِئَةَ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص پنجگانہ نماز میں باقاعدگی اختیار کرتا ہے، اس کو غافلین میں نہیں لکھا جاتا اور جو شخص رات میں (کم از کم) ۱۰۰ آیتیں پڑھے، اس کا نام عبادت گزاروں میں لکھ دیا جاتا ہے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1161- اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلْمَانَ، عَنْ اَبِيهِ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ سَلْمَانَ الْاَغَرِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰى فِي لَيْلَةٍ بِمِئَةِ اٰيَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ، وَمَنْ صَلّٰى فِي لَيْلَةٍ بِمِئَتَيْ اٰيَةٍ فَاِنَّهُ يُكْتَبُ مِنَ الْقَانِتِينَ الْمُخْلَصِينَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں ایک سو آیتیں تلاوت کرتا ہو، اس کو غافلین میں نہیں لکھا جاتا اور جو شخص رات میں دوسو آیات پڑھتا ہو اس کو مخلص عبادت گزاروں میں لکھ دیا جاتا ہے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1162- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ، وَضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ، وَنُعَيْمُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِعُكَاظٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ مِنْ دَعْوَةٍ اَقْرَبُ مِنْ اُخْرٰى، اَوْ سَاعَةٌ تَبْقٰى، اَوْ يَنْبَغِي ذِكْرُهَا ؟ قَالَ: نَعَمْ اِنَّ اَقْرَبَ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ، فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمرو بن عبسہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ عکاظ میں موجود تھے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کوئی ایسی دعا ہے جو (تمام دعاؤں کی بہ نسبت) مجھے اللہ کے زیادہ قریب کر دے یا کوئی ساعت جو باقی رہنے والی ہو یا کون ساذکر زیادہ مناسب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! بندہ رات کے آخری حصہ میں اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے، اگر اس ساعت میں ذکر الٰہی کر سکو تو (لازمی) کرو۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1163- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَيْسٍ، عَنْ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَنَّهُنَّ حَدَّثْنَهُ، اَنَّ اللّٰهَ دَلَّ نَبِيَّهُ عَلٰی دَلِيْلٍ، فَقَالَ لَهُنَّ: ادْلُلْنَنِیْ عَلٰی مَا دَلَّ عَلَيْهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَ: اِنَّ اللّٰهَ دَلَّهُ عَلٰی قِيَامِ اللَّيْلِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انہیں امہات المومنین رضی اللہ عنہن نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی ایک دلیل کی طرف راہنمائی فرمائی ہے۔ (عبداللہ) نے ان سے کہا: آپ مجھے بھی اس بات کی راہنمائی کریں جس کی راہنمائی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی۔ انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے رات کی عبادت پر ان کی راہنمائی کی ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1164 ـ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰی، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنِ ابْنِ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰی وَاَيْقَظَ امْرَاَتَهُ، فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِیْ وَجْهِهَا الْمَاءَ، رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَاَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَاِنْ اَبٰی نَضَحَتْ فِیْ وَجْهِهِ الْمَاءَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اور اپنی بیوی کو بھی اٹھاتا ہے اور اگر اس کی بیوی انکار کرے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مار دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس خاتون پر رحم فرمائے جو رات کو عبادت کرتی ہے اور اپنے شوہر کو اٹھاتی ہے اگر شوہر اٹھنے سے انکار کرے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتی ہے۔

حدیث 1163 :

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 1138

حدیث 1164 :

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1308 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 1610 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1336 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 7404 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 2567 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 1148 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 1300 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 4419

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1165 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ، اَنَّهُ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَائَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ: وَمَا لَكُمْ وَصَلَاتَهُ؟ كَانَ يُصَلِّيْ، ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى، ثُمَّ يُصَلِّيْ بِقَدْرِ مَا نَامَ، ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى حَتّٰى يُصْبِحَ، وَنَعَتَتْ لَهُ قِرَائَتَهُ، فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَائَةً مُّفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت یعلیٰ بن مملک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کے وقت کی قرات کے متعلق پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمہیں کیا معلوم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے، پھر اتنی دیر آرام کرتے جتنی دیر نماز پڑھی، پھر جتنی دیر آرام کیا اتنی دیر نماز پڑھتے، پھر جتنی دیر نماز پڑھی، اتنی دیر آرام کرتے۔ صبح صادق تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول رہتا اور اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح قرات کر کے سنائی تو ایک ایک حرف الگ الگ کر کے واضح طور پر پڑھا۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1166 - اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ زَائِدَةَ بْنِ نَشِيْطٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ رَفَعَ صَوْتَهُ طَوْرًا، وَخَفَضَهُ طَوْرًا، وَكَانَ يَذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ابوخالد الوالبی کہتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جب رات کو قیام کرتے تو کبھی بلند آواز سے تلاوت کیا

حدیث 1165:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1466 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2923 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 1629 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 26569 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1158 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 1375 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 4489

حدیث 1166:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1328

کرتے اور کبھی آہستہ آواز سے اور آپ بتایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1167۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي قَيْسٍ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَائَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ كَانَ يَجْهَرُ اَمْ يُسِرُّ ؟ قَالَتْ: كُلَّ ذٰلِكَ كَانَ يَفْعَلُ، رُبَّمَا يَجْهَرُ، وَرُبَّمَا يُسِرُّ، قَالَ: قُلْتُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، شَاهِدٌ لِّحَدِيْثِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

❖❖ حضرت عبداللہ بن ابی قیس کہتے ہیں: انہوں نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت قرات بلند آواز سے کرتے تھے یا آہستہ؟ اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: دونوں طرح ہی کیا کرتے تھے، کبھی بلند آواز سے اور کبھی آہستہ (عبداللہ) کہتے ہیں: میں نے کہا: شکر ہے اس پروردگار کا، جس نے احکام میں وسعت رکھی ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے اور یہ ابوخالد کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث کی شاہد ہے۔

1168۔ اَخْبَرَنِي اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيْمٍ الْقَنْطَرِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ،

حدیث 1167:

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 449 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 1662 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1354 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 2582 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1160 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/1991ء رقم الحدیث: 1373 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 4486 اخرجه ابن راهویه الحنظلی فی "مسنده" طبع مکتبه الایمان مدینه منوره (طبع اول) 1412ھ/1991ء رقم الحدیث: 1677

حدیث 1168:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1329 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 447 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 733 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1161 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 4476

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ السَّيْلَحِينِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِأَبِي بَكْرٍ، وَهُوَ يُصَلِّي يَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهِ، وَمَرَّ بِعُمَرَ وَهُوَ يُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَهُ، قَالَ: فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: يَا أَبَا بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي تَخْفِضُ مِنْ صَوْتِكَ ؟ فَقَالَ: قَدْ أَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ، فَقَالَ: مَرَرْتُ بِكَ يَا عُمَرُ وَأَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ ؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَحْتَسِبُ بِهِ أُوقِظُ الْوَسْنَانَ، قَالَ: فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: ارْفَعْ صَوْتَكَ شَيْئًا، وَقَالَ لِعُمَرَ: اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوقتادہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) نبی اکرم ﷺ ابوبکر کے پاس سے گزرے تو وہ بہت آہستہ آواز میں تلاوت کرر ہے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے (تو دیکھا کہ) وہ بہت بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے (حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: جب یہ دونوں رسول اکرم ﷺ کے پاس جمع ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوبکر! میں تیرے پاس سے گزرا تو تم بہت پست آواز میں نماز پڑھ رہے تھے (اتنی آہستہ کیوں پڑھتے ہو؟) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواباً عرض کیا: (اس لئے کہ) میں اُسی کو سنا رہا ہوتا ہوں جس کی بارگاہ میں مناجات کرر ہا ہوتا ہوں (اور اس کو سنانے کے لئے بلند آواز میں پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے) پھر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں تیرے قریب سے گزرا تو تم بہت بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے (کیوں؟) انہوں نے جواباً عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ثواب کی نیت سے اور اونگھنے والوں کو بیدار کرنے کے لئے (ایسا کرتا ہوں) حضور ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اپنی آواز ذرا بلند کرلو اور عمر سے فرمایا: تم اپنی آواز کچھ پست کرلو۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1169- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: اعْتَكَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَمِعَهُمْ يَجْهَرُونَ بِالْقِرَائَةِ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ فَكَشَفَ السُّتُورَ وَقَالَ: أَلَا كُلُّكُمْ يُنَاجِي رَبَّهُ فَلَا يُؤْذِيَنَّ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَلَا يَرْفَعَنَّ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْقِرَائَةِ فِي الصَّلٰوةِ

حديث1169:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1332 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 8092 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 4479 اخرجه ابومحمد الكسی فی "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 883

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں اعتکاف کیا تو لوگوں کو سنا کہ وہ بلند آواز سے قراءت کر رہے تھے، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرہ میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اٹھا کر فرمایا: خبردار! تم میں سے ہر شخص اپنے رب سے مناجات کر رہا ہوتا ہے، اس لئے ایک دوسرے کو تکلیف مت دو اور نماز میں بلند آواز سے قرات مت کرو۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1170 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَنْصُوْرٍ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ رَجَاءِ بْنِ السَّنَدِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُوْسٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَعْفِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِى ثَابِتٍ عَنْ عَبْدَةَ بْنَ أَبِى لُبَابَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ أَبِىْ الدَّرْدَاءِ يُبْلِغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتٰى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِى أَنْ يَقُوْمَ بِاللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ حَتّٰى يُصْبِحَ كُتِبَ لَهُ مَا نَوىٰ وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ صَدَقَةً مِن رَّبِّهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ على شرط الشيخين ولم يخرجاه والذى عندى أنهما علَّلاه بتوقيف روى عن زائدة

✧✧ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص سونے سے پہلے یہ ارادہ رکھتا ہو کہ وہ رات میں اٹھ کر عبادت کرے گا، لیکن پھر اس پر نیند کا غلبہ ہو جائے (اور وہ اٹھ نہ سکے) حتیٰ کہ صبح ہو جائے، اس کو وہ ثواب دے دیا جائے گا جس کی اس نے (سونے سے پہلے) نیت کی تھی اور اس کی نیند اللہ کی طرف سے اس کے لئے تحفہ شمار ہوگی اور وہ نیند کے عوض صدقہ کا ثواب پائے گا۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور میرا یہ خیال ہے کہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس حدیث کو اس وجہ سے معلل قرار دیا ہے کہ اس کو ایک سند میں زائد تک موقوف رکھا گیا ہے (جیسا کہ درج ذیل حدیث میں ہے)

1171 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَنْصُوْرٍ الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ رَجَاءِ بْنِ السِّنْدِيِّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، وَمُوْسٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِىْ لُبَابَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ

حدیث 1170:

اخرجه ابو عبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 1787 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1344 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1172 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 1459 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 4500

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَتٰى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَنْوِىْ اَنْ يَّقُوْمَ بِاللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ حَتّٰى يُصْبِحَ كُتِبَ لَهُ مَا نَوٰى، وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ صَدَقَةً مِّنْ رَّبِّهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَالَّذِىْ عِنْدِىْ اَنَّهُمَا عَلَّلَاهُ بِتَوْقِيْفٍ رُوِىَ عَنْ زَائِدَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، فَذَكَرَهُ بِاِسْنَادِهِ مِنْ قَوْلِ اَبِى الدَّرْدَاءِ، وَهٰذَا مِمَّا لَا يُوْهِنُ، فَاِنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ الْجُعْفِيَّ اَقْدَمُ وَاَحْفَظُ وَاَعْرَفُ بِحَدِيْثِ زَائِدَةَ مِنْ غَيْرِهِ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

✧✧ حضرت زائدہ نے اپنی سند کے ہمراہ مذکورہ قول حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے۔

✣✣ اس طرح کا ایقاف، حدیث کو ضعیف نہیں کرتا کیونکہ حسین بن علی الجعفی ،زائدہ کی احادیث کو دوسرے راویوں کی بہ نسبت زیادہ جانتے تھے اور زیادہ حافظ اور دوسروں سے مقدم تھے (واللہ اعلم)

1172- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَنْصُوْرٍ الْقَاضِىْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَخُصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ، وَلَا تَخُصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِىْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صرف جمعہ کا دن روزے کے لئے خاص مت کرو اور دیگر راتوں کو چھوڑ کر شب جمعہ کو عبادت کے لئے خاص مت کرو۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1173- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ: مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا

حدیث 1172:

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث:3613 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحدیث:1176

حدیث 1173:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه' حلب' شام' 1406ھ/1986ء' رقم الحدیث:1802

اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحدیث:1189

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/1991ء' رقم الحدیث:1471

ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث:4262 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث:433

اللَّيْثُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلانَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِیِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اُوَیْسٍ الثَّقَفِیِّ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ، عَنْ اُخْتِهٖ اُمِّ حَبِیْبَةَ، زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلّٰی اثْنَتَیْ عَشْرَةَ رَکْعَةً فِیْ یَوْمٍ بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ، اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَاثْنَتَیْنِ بَعْدَهَا، وَرَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ، وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ کِلا الاِسْنَادَیْنِ صَحِیْحَانِ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، فَشَوَاهِدُهَا کُلُّهَا صَحِیْحَةٌ: فَمِنْهَا مُتَابَعَةُ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ وَّمَکْحُوْلِ الْفَقِیْهِ وَالْمُسَیَّبِ بْنِ رَافِعٍ

أما حديث النعمان بن سالم

✧✧ اُمّ المومنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص ایک دن میں بارہ رکعتیں پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا، چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو بعد میں، دو رکعتیں عصر سے پہلے، دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں صبح سے پہلے۔

❖ دو اسنادیں امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے ان کو نقل نہیں کیا اور ان کی تمام شاہد حدیثیں بھی صحیح ہیں، شاہد حدیثوں میں نعمان بن سالم، مکحول الفقیہ اور مسیب بن رافع کی مرویات قابل ذکر ہیں۔

نعمان بن سالم کی حدیث:

1174۔ فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَکْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِیْهُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُکْرَمٍ، حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِیُّ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنّٰی، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ، عَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ بِنْتِ اَبِیْ سُفْیَانَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰی اثْنَتَیْ عَشْرَةَ سَجْدَةً تَطَوُّعًا بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ

و أما حديث مكحول:

✧✧ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت ابوسفیان بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص بارہ سجدے نفلی پڑھے (یعنی بارہ رکعتیں ادا کرے) اللہ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

مکحول کی حدیث:

1175۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ التِّنِّیْسِیُّ، حَدَّثَنَا الْهَیْثَمُ بْنُ حُمَیْدٍ، حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ الْمُنْذِرِ، عَنْ مَّکْحُوْلٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ،

حدیث 1174:

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1187

اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودي عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 5980

عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ

✧✧ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ظہر سے پہلے چار اور اس کے بعد چار رکعتوں پر استقامت اختیار کرے، اللہ تعالیٰ اس کو جہنم پر حرام کر دے گا۔

1176۔ خَبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنَّى الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ بُرَيْدَةُ: خَرَجْتُ ذَاتَ يَوْمٍ اَمْشِيْ فِيْ حَاجَةٍ، فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ فَظَنَنْتُهُ يُرِيْدُ حَاجَةً، فَجَعَلْتُ اَكُفُّ عَنْهُ، فَلَمْ اَزَلْ اَفْعَلُ ذٰلِكَ حَتّٰى رَآنِيْ، فَاَشَارَ اِلَيَّ فَاَتَيْتُهُ فَاَخَذَ بِيَدِيْ، فَانْطَلَقْنَا نَمْشِيْ جَمِيْعًا، فَاِذَا اَنَا بِرَجُلٍ بَيْنَ اَيْدِيْنَا يُصَلِّيْ يُكْثِرُ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُرٰى هٰذَا يُرَائِيْ ؟ فَقُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: فَاَرْسَلَ يَدَهُ وَطَبَّقَ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيُصَوِّبُهُمَا، وَيَقُوْلُ: عَلَيْكُمْ هَدْيًا قَاصِدًا، عَلَيْكُمْ هَدْيًا قَاصِدًا، فَاِنَّهُ مَنْ يُشَادَّ هٰذَا الدِّيْنَ يَغْلِبْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک دن کسی کام سے باہر نکلا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی چلے آرہے ہیں۔ میں یہ سمجھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام سے جارہے ہیں، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی نیت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل دیا۔ میں مسلسل یونہی چلتا رہا حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھ لیا (جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو) میری طرف اشارہ کیا، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا پھر ہم دونوں اکٹھے چل دیئے۔ ہم نے اپنے سامنے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا جو بہت زیادہ رکوع و سجود کر رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس ریاکار کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر

حدیث 1175:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1269 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 1812 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 26807 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1191 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 1481 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 4264 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 7130 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 441 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله بيروت لبنان 1405ھ/1984ء رقم الحديث:1263

جانتے ہیں۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ چھوڑا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر تین مرتبہ اوپر کی طرف اٹھایا اور نیچے کیا، پھر فرمایا: متوسط راستہ اختیار کرو کیونکہ جو شخص دین پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے، دین اس پر غالب آ جاتا ہے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1177۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زِرٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ صَلّٰى حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کی نماز پڑھی اور پھر عشاء تک نوافل پڑھتے رہے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1178۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ فَرُّوْخٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَكْرِمُوْا بُيُوْتَكُمْ بِبَعْضِ صَلَاتِكُمْ،

قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ: صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ، وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا فَاَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فَرُّوْخٍ فَاِنَّ لَفْظَهُ عَجَبٌ وَّهُوَ شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ صَدُوْقٌ سَكَنَ مِصْرَ وَبِهَا مَاتَ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ نمازیں گھر میں پڑھ کر اپنے گھروں کو عزت بخشو۔

❖❖ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے عبداللہ کی وہ حدیث نقل کی ہے جس میں انہوں نے نافع کے واسطے سے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے ''اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور ان کو قبرستان نہ بناؤ''۔ عبداللہ بن فروخ کی اس حدیث کے الفاظ پسندیدہ ہیں، یہ اہل مکہ کے شیخ ہیں، صدوق ہیں۔ مصر میں رہائش پذیر رہے اور وہیں وفات پائی۔

1179۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ الْغَزَّالُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ: يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِيْ اِلَى الْجَنَّةِ؟ اِنِّيْ دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ اَمَامِيْ، فَقَالَ بِلَالٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَذَّنْتُ قَطُّ اِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، وَمَا اَصَابَنِيْ حَدَثٌ قَطُّ اِلَّا

تَوَضَّأْتُ عِنْدَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِهٰذَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: اے بلال! تم کس عمل کے سبب جنت میں مجھ سے آگے ہو؟ میں گزشتہ رات جنت میں گیا تو اپنے آگے تیرے قدموں کی آہٹ سنی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جب بھی اذان دیتا ہوں تو دو رکعت نوافل پڑھتا ہوں اور میں جب بھی بے وضو ہوتا ہوں تو وضو کر لیتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بس اسی وجہ سے۔

✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1180- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ الْمَدِيْنِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ خُزَيْمَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ، اَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُعَافِيَنِيْ، فَقَالَ: اِنْ شِئْتَ اَخَّرْتَ ذٰلِكَ وَهُوَ خَيْرٌ، وَاِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ، قَالَ: فَادْعُهُ، قَالَ: فَاَمَرَهُ اَنْ يَتَوَضَّاَ فَيُحْسِنَ وُضُوْءَهُ، وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَيَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ، فَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ، وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهِ فَتُقْضٰى لِيْ، اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ وَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک نابینا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے تندرستی دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو چاہے تو اس کو موخر کر لے کیونکہ یہی بہتر ہے اور اگر تم چاہو تو میں دعا کر دیتا ہوں۔ اس نے کہا: آپ دعا کر دیجیے، راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نوافل پڑھ کر یوں دعا مانگا کرو 'اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ، وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهِ فَتُقْضٰى لِيْ، اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ وَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ (یا اللہ میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں اور تیرے نبی رحمت، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کے ذریعے سے اپنے رب کی طرف اپنی

حدیث 1180:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلمية بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 10495 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 3578 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1385 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 17279 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان 1390ھ/ 1970ء رقم الحديث: 1219 اخرجه ابومحمد الكسی فی "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/ 1988ء رقم الحديث: 379 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 17280

اس حاجت میں متوجہ ہوں، آپ میری حاجت پوری کر دیں۔ اے اللہ! تو ان کے حق میں میری دعا قبول فرما اور انہیں میرا شفیع بنا)

❖❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1181۔ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيُّ، اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، اَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ اَبِي الْوَلِيدِ، اَخْبَرَهُ اَنَّ اَيُّوبَ بْنَ خَالِدِ بْنِ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيَّ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اكْتُمِ الْخِطْبَةَ، ثُمَّ تَوَضَّاْ فَاَحْسِنْ وُضُوئَكَ، ثُمَّ صَلِّ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكَ، ثُمَّ احْمَدْ رَبَّكَ وَمَجِّدْهُ، ثُمَّ قُلِ: اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، فَاِنْ رَاَيْتَ لِي فُلَانَةَ تُسَمِّيهَا بِاسْمِهَا خَيْرًا لِي فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِي، فَاقْدُرْهَا لِي، وَاِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا لِي مِنْهَا فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِي، فَاقْضِ لِي بِهَا، اَوْ قَلَ: فَاقْدُرْهَا لِي هٰذِهِ سُنَّةُ صَلٰوةِ الاسْتِخَارَةِ عَزِيزَةٌ تَفَرَّدَ بِهَا اَهْلُ مِصْرَ، وَرُوَاتُهُ عَنْ اٰخِرِهِمْ ثِقَاتٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ایوب بن خالد بن ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خطبہ خاموشی سے سنو، پھر اچھی طرح وضو کرو، پھر وہ نمازیں جو اللہ نے تم پر فرض کی ہیں وہ پڑھو، پھر اس کی حمد اور بزرگی بیان کرو، پھر یوں دعا مانگو (اے اللہ تو قادر ہے، میں قادر نہیں، تو جانتا ہے اور میں جانتا نہیں اور تو غیب جانتا ہے اگر فلاں چیز۔۔۔۔۔ (یہاں پر تم اس چیز کا نام ذکر کرو) میرے حق میں تیری بارگاہ میں میرے دین، دنیا اور آخرت کے حوالے سے بہتر ہے تو وہ میرے لئے مقدر کر دے اور اگر اس کے علاوہ (کوئی دوسری چیز) میرے دین، دنیا اور آخرت کے حوالے سے میرے لئے بہتر ہے تو میرے لئے اس کا فیصلہ کر دے یا (کہا کہ) وہ میرے مقدر میں کر دے۔

❖❖ یہ نماز استخارہ کی سنت عزیزہ ہے، اس کو فقط اہل مصر نے روایت کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں، لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

1182۔ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَارَةَ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُحَافِظُ عَلٰى صَلٰوةِ الضُّحٰى اِلَّا اَوَّابٌ، قَالَ: وَهِيَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِينَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صلاۃ الضحیٰ پر استقامت صرف توبہ کرنے والے اختیار کرتے ہیں (ابوہریرہ) کہتے ہیں: یہ صلاۃ الاوابین ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں ان لفظوں کے ہمراہ نقل نہیں کیا گیا۔

1183۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

الْقُرَشِيّ، حَدَّثَهُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ صَلّٰى سُبْحَةَ الضُّحٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: اِنِّيْ صَلَّيْتُ صَلٰوةَ رَغْبَةٍ وَّرَهْبَةٍ، فَسَاَلْتُ رَبِّيْ ثَلَاثًا فَاَعْطَانِيْ اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً، سَاَلْتُهُ اَنْ لَّا يَقْتُلَ اُمَّتِيْ بِالسِّنِيْنَ فَفَعَلَ، وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَّا يُظْهِرَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا فَفَعَلَ، وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَّا يَلْبِسَهُمْ شِيَعًا فَاَبٰى عَلَيَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ اُمِّ هَانِءٍ فِيْ ثَمَانِ رَكَعَاتِ الضُّحٰى فَقَطْ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سفر میں آٹھ رکعت نوافل پڑھتے دیکھا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا: میں نے شوق اور خوف کی نماز پڑھی ہے اور میں نے اپنے رب سے تین چیزیں مانگیں جن میں سے اللہ تعالیٰ نے مجھے دو عطا کر دی ہیں اور ایک سے منع کر دیا ہے۔ میں نے یہ دعا مانگی ''میری امت قحط کے ساتھ قتل نہ ہو'' تو قبول کر لی گئی اور میں نے یہ دعا مانگی ''ان پر دشمن غالب نہ ہو'' تو یہ قبول ہوگئی اور میں نے یہ دعا مانگی ''یہ آپس میں نہ لڑیں'' تو مجھے اس سے منع کر دیا۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری اور امام مسلم نے اس کو ان لفظوں کے ہمراہ بیان نہیں کیا، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ضحیٰ کی آٹھ رکعتیں پڑھنے کے متعلق اُمّ ہانی کی حدیث نقل کی ہے۔

1184- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَمُتْ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلَاتِهِ جَالِسًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: وفات سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر نمازیں بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1185- حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكِسَائِيُّ، حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التُّسْتَرِيُّ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَائِمًا وَّقَاعِدًا، فَاِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا، وَاِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، وَقَدْ خَرَّجْتُهُ قَبْلَ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِ حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، وَهٰذَا مَوْضِعُهُ، وَحَدِيْثُ ابْنِ سِيْرِيْنَ، هٰذَا شَاهِدٌ صَحِيْحٌ لِّمَا تَقَدَّمَ

✧✧ حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر بھی نماز پڑھتے تھے اور بیٹھ کر بھی

جب کھڑے ہوکر نماز شروع کرتے تو رکوع بھی کھڑے ہوکر کرتے اور جب بیٹھ کر نماز شروع کرتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے ان لفظوں کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ اور میں نے اس سے پہلے حمید کی روایت، عبداللہ بن شقیق کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ مقام اسی حدیث کا ہے اور ابن سیرین کی یہ حدیث گزشتہ حدیث کی شاہد ہے۔

1186- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، قَالَ: كَانَ بِي النَّاصُوْرُ، فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: صَلِّ قَائِمًا، فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَجَالِسًا، فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، اِنَّمَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ مُخْتَصَرًا

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ناسور کا عارضہ تھا (یعنی ایک گہرا زخم تھا جو ہر وقت رستا رہتا تھا) تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کے بارے میں پوچھا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھڑے ہوکر نماز پڑھا کرو، اگر ایسا نہ ہوسکے تو بیٹھ کر پڑھ لو اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو کروٹ کے بل پڑھ لو۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے ان لفظوں کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی واقعہ کو یزید بن زریع کی حسین المعلم کی حدیث میں مختصراً نقل کیا ہے۔

1187- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ اَبِيْ بُسْرَةَ الْغِفَارِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، اَنَّهُ قَالَ: سَافَرْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا، فَلَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ الرَّكْعَتَيْنِ حِيْنَ تَزِيْغُ الشَّمْسُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

وَقَدْ رَوَاهُ فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ اَبِيْ بُسْرَةَ الْغِفَارِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: سَافَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَةَ عَشَرَ سَفَرًا لَمْ اَرَهُ تَرَكَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اٹھارہ سفر کئے ہیں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج ڈھلنے کے وقت دو رکعتیں ترک کی ہوں۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور فلیح بن سلیمان نے صفوان بن سلیم پھر ابوبسرہ الغفاری کے حوالے سے براء بن عازب کا یہ قول نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ انیس سفر

کئے ہیں میں نے آپ ﷺ کوظہر کی پہلی دو رکعتیں ترک کرتے کبھی نہیں دیکھا''۔

1188۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ هَاشِمٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ الْكَاتِبُ، وَكَانَتْ لَهُ مُرُوَّةٌ وَّعَقْلٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا اِلَّا وَدَّعَهُ بِرَكْعَتَيْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَعُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ الْكَاتِبُ مِمَّنْ يُجْمَعُ حَدِيْثُهُ فِي الْبَصْرِيِّيْنَ

✧✧ حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جس مقام پر بھی ٹھہرتے وہاں سے روانہ ہونے سے قبل دو رکعتیں ادا کرتے۔

❖ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری اور امام مسلم نے اس کو نقل نہیں کیا اور عثمان بن سعد الکاتب ان راویوں میں سے ہیں جن کی احادیث بصریوں میں جمع کی جاتی ہیں۔

1189 ...۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، اَنْبَاَنَا شَيْبَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ، عَنِ الْاَغَرِّ اَبِىْ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ وَاَيْقَظَ اَهْلَهُ، فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسعید ؓ اور ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کے وقت اٹھے اور اپنی بیوی کو اٹھائے اور وہ دونوں ۲ رکعت نوافل پڑھیں، ان کا نام اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1190۔ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيْهُ، وَاَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، وَحَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْعَبْدِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ اَيُّوْبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ، وَعِكْرِمَةَ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ، فَقَالَ: بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، تَفَلَّتَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ مِنْ صَدْرِىْ، فَمَا اَجِدُنِىْ اَقْدِرُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا الْحَسَنِ، اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ

حدیث 1189:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دار الفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1451 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دار الکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 1310 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دار الباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 4420

اللّٰهُ بِهِنَّ، وَيَنْفَعُ بِهِنَّ مَنْ عَلَّمْتَهُ، وَيُثَبِّتُ مَا عَلِمْتَهُ فِي صَدْرِكَ ؟ قَالَ: اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلِّمْنِيْ، قَالَ: اِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ، فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَقُومَ فِيْ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ، فَاِنَّهَا سَاعَةٌ مَّشْهُودَةٌ، وَالدُّعَاءُ فِيْهَا مُسْتَجَابٌ، وَهِيَ قَوْلُ اَخِي يَعْقُوْبَ لِبَنِيْهِ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي حَتّٰى تَاْتِيَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ، فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِيْ وَسَطِهَا، فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِيْ اَوَّلِهَا، فَصَلِّ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَاُ فِي الْاُولٰى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَسُوْرَةِ يس، وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالٓمٓ تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ، وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وحم، الدُّخَانَ، وَفِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَ تَبَارَكَ الْمُفَصَّلَ، فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ التَّشَهُّدِ فَاحْمَدِ اللّٰهَ، وَاَحْسِنِ الثَّنَاءَ عَلَى اللّٰهِ، وَصَلِّ عَلَيَّ، وَعَلٰى سَائِرِ النَّبِيِّينَ وَاَحْسِنْ، وَاسْتَغْفِرْ لِاِخْوَانِكَ الَّذِيْنَ سَبَقُوكَ بِالْاِيْمَانِ، وَاسْتَغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلِلْمُؤْمِنَاتِ، ثُمَّ قُلْ اٰخِرَ ذٰلِكَ: اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِي اَبَدًا مَا اَبْقَيْتَنِيْ، وَارْحَمْنِيْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْنِيْ، وَارْزُقْنِيْ حُسْنَ النَّظَرِ فِيْمَا يُرْضِيكَ عَنِّيْ، اللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ، اَسْاَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ، وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِيْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِيْ، وَارْزُقْنِيْ اَنْ اَتْلُوَهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِيْ يُرْضِيكَ عَنِّيْ، اللّٰهُمَّ بَدِيعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ اَسْاَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ، اَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِي، وَاَنْ تُطْلِقَ بِهِ لِسَانِيْ، وَاَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَنْ قَلْبِيْ، وَاَنْ تَشْرَحَ بِهِ صَدْرِي، وَاَنْ تَشْغَلَ بِهِ بَدَنِيْ، فَاِنَّهُ لَا يُعِيْنُنِيْ عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ، وَلَا يُؤْتِيهِ اِلَّا اَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَبَا الْحَسَنِ، تَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ، اَوْ خَمْسًا، اَوْ سَبْعًا، يُجَابُ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَوَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَاَ مُؤْمِنًا قَطُّ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ فَوَاللّٰهِ مَا لَبِثَ عَلِيٌّ اِلَّا خَمْسًا، اَوْ سَبْعًا حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ كُنْتُ فِيْمَا خَلَا لَا اٰتَعَلَّمُ اَرْبَعَ اٰيَاتٍ اَوْ نَحْوَهُنَّ، فَاِذَا قَرَاْتُهُنَّ عَلٰى نَفْسِي يَتَفَلَّتْنَ، فَاَمَّا الْيَوْمَ فَاَتَعَلَّمُ الْاَرْبَعِيْنَ اٰيَةً وَّنَحْوَهَا، فَاِذَا قَرَاْتُهُنَّ عَلٰى نَفْسِي، فَكَمَا كِتَابُ اللّٰهِ نُصْبَ عَيْنِيْ، وَلَقَدْ كُنْتُ اَسْمَعُ الْحَدِيْثَ فَاِذَا اَرَدْتُهُ تَفَلَّتَ، وَاَنَا الْيَوْمَ اَسْمَعُ الْاَحَادِيْثَ فَاِذَا حَدَّثْتُ بِهَا لَمْ اَخْرِمْ مِنْهَا حَرْفًا، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ: مُؤْمِنٌ وَّرَبِّ الْكَعْبَةِ اَبَا الْحَسَنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کہ ایک مرتبہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وہاں آئے اور بولے: یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ یہ قرآن میرے سینے سے نکل جاتا ہے اور میں اس کو یاد نہیں رکھ پاتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا: اے ابوالحسن! کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھا دوں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ تجھے نفع دے اور ان لوگوں کو بھی نفع دے جن کو تو سکھائے اور جو کچھ تو سکھائے وہ تیرے سینے میں بھی قائم رہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! جی ہاں: آپ مجھے سکھائیے!

آپ ﷺ نے فرمایا: جب جمعہ کی رات ہوتو اگر اس کے آخری حصے میں عبادت کر سکے (تو کرو) کیونکہ وہ وقتِ مشہود ہے اور اس میں دعا قبول ہوتی ہے اور یہی بات میرے بھائی یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے کہی تھی کہ میں عنقریب تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت کی دعا کروں گا۔ یہاں تک کہ جمعہ کی رات آ گئی۔ اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو رات کے درمیانی حصے میں عبادت کرو اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو رات کے پہلے حصے میں عبادت کرو (اور عبادت کا طریقہ کار یہ ہے)

چار رکعت نوافل پڑھو، پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ یٰسین، دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد الم تنزیل السجدہ، تیسری رکعت میں فاتحہ کے بعد حم الدخان اور چوتھی رکعت میں فاتحہ کے بعد تبارک المفصل پڑھو، جب تشہد سے فارغ ہو تو اللہ کی حمد و ثناء کرو اور میرے اوپر اور تمام انبیاء پر احسن طریقے سے درود بھیجو اور اپنے ان بھائیوں کے لئے مغفرت کی دعا کرو جو اس سے پہلے ایمان لائے اور تمام مومن مرد اور عورتوں کے لئے مغفرت کی دعا کرو پھر سب سے آخر میں یہ دعا کرو ''اے اللہ! مجھ پر رحم کر، جب تک تو مجھے زندہ رکھے، میں گناہوں سے بچا رہوں اور میں فضولیات کو چھوڑے رکھوں اور یا اللہ! مجھے وہ حسن نظر عطا کر جو تجھے مجھ سے راضی کر دے۔ اے اللہ! زمین و آسمانوں کے پیدا کرنے والے، اے بزرگ اور ایسی بزرگی اور عزت والے جو کبھی ختم نہ ہو، اے اللہ! اے رحمان! میں تیرے جلال اور نور کے واسطے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے دل کو اپنی کتاب یاد کرنے کے قابل کر دے جیسا کہ تو نے مجھے سکھایا ہے اور تو مجھے اس کی تلاوت اس طریقے سے کرنے کی توفیق دے جو تجھے مجھ سے راضی کر دے، اے اللہ! زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے! ایسی بزرگی اور عزت والے جو کبھی کم نہ ہو، اے اللہ! اے رحمان! تیرے جلال اور نور کے صدقے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اپنی کتاب کے ساتھ میری آنکھوں کو روشن کر دے اور اس کے ساتھ میری زبان کو روانی دے دے اور میرے دل کو کشادہ کر دے اور میرے سینے کو کھول دے اور میرے بدن کو صاف کر دے کیونکہ تیرے سوا حق پر میری مدد کرنے والا کوئی نہیں اور تیرے سوا مجھے یہ چیز کوئی نہیں دے گا اور ہر طاقت اور قوت اس اللہ کے لئے ہے، جو بڑا ہے عظمت والا ہے (پھر آپ ﷺ نے فرمایا) اے ابوالحسن یہ عمل تین جمعہ یا پانچ یا سات جمعہ تک کرو، اللہ کے حکم سے دعا قبول ہوگی۔ اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے، کوئی شخص مومن ہوتے ہوئے کبھی خطا نہیں کرتا۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: خدا کی قسم! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پانچ یا سات جمعہ یہ عمل نہیں کیا تھا کہ اسی طرح کی مجلس میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں اس سے پہلے چار یا اس کے قریب کچھ آیات بھی سیکھ نہیں پاتا تھا، جب میں ان کو پڑھتا تھا تو بھول جاتا تھا لیکن آج کل میں چالیس کے قریب آیتیں سیکھ لیتا ہوں اور جب ان کو پڑھتا ہوں تو یوں لگتا ہے گویا کہ کتاب اللہ میری آنکھوں کے سامنے ہے اور میں کوئی حدیث سنا کرتا تھا اور جب اس کو میں دہراتا، تو بھول چکا ہوتا اور اب میں کئی احادیث سنتا ہوں تو جب ان کو بیان کرتا ہوں تو کوئی ایک حرف بھی نہیں بھولتا، ان کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! ابوالحسن مومن ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1191 ...۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَاتِمٍ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ

اللّٰهِ، اَنْبَاَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، اَخْبَرَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ، غَدَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: عَلِّمْنِیْ كَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِیْ صَلاتِیْ، فَقَالَ: كَبِّرِی اللّٰهَ عَشْرًا، وَسَبِّحِي اللّٰهَ عَشْرًا، اَوِ احْمَدِيهِ عَشْرًا، ثُمَّ سَلِیْ مَا شِئْتِ، يَقُوْلُ: نَعَمْ، نَعَمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ الْيَمَانِيِّينَ فِیْ صَلٰوةِ التَّسْبِيْحِ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) اُمّ سلیم صبح کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہا: مجھے کچھ ایسے کلمات سکھا دیں جن کو میں اپنی نمازوں میں پڑھ سکوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دس مرتبہ اللہ اکبر، دس مرتبہ سبحان اللہ یا دس مرتبہ الحمدللہ پڑھا کرو اور پھر جو چاہو دعا مانگو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! ہاں۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور اس کی شاہد صلوٰۃ تسبیح کے حوالے سے یمنی راویوں کی حدیث ہے۔

1192 ....اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ سُلَيْمَانَ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَبْدِیُّ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْقِنْبَارِیُّ بِعَدَنَ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ يُوْسُفَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ حَبِيْبٍ الْهِلالِیُّ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَبُوْ شُعَيْبٍ الَّذِیْ يُقَالُ لَهٗ: الْقِنْبَارِیُّ بِعَدَنَ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ، حَدَّثَنِیْ عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: يَا عَبَّاسُ، يَا عَمَّاهُ اَلا اُعْطِيْكَ، اَلا اَحْبُوكَ، اَلا اَفْعَلُ بِكَ عَشْرُ خِصَالٍ، اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ، قَدِيمَهٗ وَحَدِيْثَهٗ، خَطَاَهٗ وَعَمْدَهٗ، صَغِيْرَهٗ وَكَبِيْرَهٗ، سِرَّهٗ وَعَلانِيَتَهٗ: اَنْ تُصَلِّیَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَاُ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ، فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَائَةِ فِیْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ قُلْتَ وَاَنْتَ قَائِمٌ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً، ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُ وَاَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا، فَذٰلِكَ خَمْسَةٌ وَّسَبْعُوْنَ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ تَفْعَلُ فِیْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ، اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّيَهَا فِیْ كُلِّ يَوْمٍ فَافْعَلْ، فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِیْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِیْ كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً، فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِیْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً، فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَفِیْ عُمُرِكَ مَرَّةً هٰذَا حَدِيْثٌ وَّصَلَهٗ مُوْسٰى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ وَقَدْ خَرَّجَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْاَشْعَثِ، وَاَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ فِی الصَّحِيْحِ، فَرَوَوْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرٍ، وَقَدْ رَوَاهُ اِسْحَاقُ بْنُ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ مُّوْسٰى بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْقِنْبَارِیُّ،

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے

عباس! اے چچا! کیا میں آپ کو ایسی دس خصلتیں نہ بتاؤں کہ اگر آپ ان پر عمل کر لیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے چھوٹے بڑے، ظاہر باطن، نئے، پرانے، اول، آخر، دانستہ اور نادانستہ تمام گناہوں کو معاف کر دے گا۔ (وہ عمل یہ ہے) تم چار رکعتیں ادا کرو ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد (اپنی مرضی سے) کوئی سورۃ پڑھو، جب پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہو تو کھڑے کھڑے پندرہ مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" پڑھو پھر رکوع کرو اور رکوع کی حالت میں (یہی تسبیح) دس مرتبہ پڑھو۔ پھر اپنے سر کو اٹھاؤ اور (قومہ میں) دس مرتبہ (یہی تسبیح) پڑھو پھر سجدہ کرو اور دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھو پھر اپنے سر کو اٹھاؤ اور (جلسہ کی حالت میں) دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھو پھر سجدہ کرو اور دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھو پھر سر کو اٹھاؤ اور دس مرتبہ تسبیح پڑھو اس طرح ایک رکعت میں ۷۵ تسبیحات بنتی ہیں اور تم چاروں رکعتوں میں اسی طرح تسبیحات پڑھو۔ اگر ہو سکے تو یہ نماز روزانہ پڑھو اگر روزانہ نہیں پڑھ سکتے (تو کم از کم) ہفتہ میں ایک مرتبہ پڑھو اور اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو ہر مہینے میں ایک مرتبہ پڑھ لو اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو سال بھر میں ایک مرتبہ پڑھ لو اور اگر یہ بھی نہ کر سکو تو (کم از کم) ساری زندگی میں ایک مرتبہ پڑھ لو۔

❖ اس حدیث کو موسیٰ بن عبدالعزیز نے حکم بن ابان کے واسطے سے متصل کیا ہے۔ اس حدیث کو ابوبکر محمد بن اسحاق، ابوداؤد سلیمان بن اشعث اور ابوعبدالرحمان احمد بن شعیب نے صحیح میں نقل کیا ہے اور ان سب نے یہ روایت عبدالرحمان بن بشر کے حوالے سے نقل کی ہے جبکہ اسی حدیث کو اسحاق بن اسرائیل نے موسیٰ بن عبدالعزیز قنباری کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

1193- حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِي اِسْرَائِيلَ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَبُوْ شُعَيْبِ الْقِنْبَارِيُّ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهِ لَفْظًا وَاحِدًا، فَاَمَّا حَالُ مُوْسَى بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَحَدَّثَنِي اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّزَّاقِ، وَسُئِلَ عَنْ اَبِي شُعَيْبِ الْقِنْبَارِيِّ فَاَحْسَنَ عَلَيْهِ الثَّنَاءَ حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ: سَاَلْتُ يُوْسُفَ بْنَ يَعْقُوْبَ: كَيْفَ كَانَ الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ، قَالَ: ذَاكَ سَيِّدُنَا، قَالَ: ذٰلِكَ سَيِّدُنَا

وَاَمَّا اِرْسَالُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ هٰذَا الْحَدِيْثَ، عَنْ اَبِيْهِ،

✧✧ یہ حدیث موسیٰ بن عبدالعزیز سے اسحاق بن اسرائیل کی روایت کردہ ہے۔

❖ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ہمراہ محمد بن سہل بن عسکر کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ابوشعیب قنباری کے متعلق عبدالرزاق سے پوچھا گیا تو انہوں نے ان کی تعریف کی۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ہمراہ ابن عیینہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے یوسف بن یعقوب سے پوچھا: کہ حکم بن ابان کیسے آدمی تھے؟ انہوں نے فرمایا: وہ ہمارے سردار تھے۔ ابراہیم بن حکم بن ابان نے اپنے والد کے حوالے سے اس حدیث میں جو ارسال کیا ہے وہ درج ذیل ہے۔

1194- فَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِعَمِّهِ الْعَبَّاسِ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ هٰذَا الْاِرْسَالُ لَا يُوهِنُ وَصْلَ الْحَدِيْثِ، فَاِنَّ الزِّيَادَةَ مِنَ الثِّقَةِ اَوْلٰى مِنَ الْاِرْسَالِ عَلٰى اَنَّ اِمَامَ عَصْرِهٖ فِي الْحَدِيْثِ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَدْ اَقَامَ هٰذَا الْاِسْنَادَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ وَوَصَلَهٗ،

❖❖ یہ ارسال حدیث کے وصل میں ضعف پیدا نہیں کرتا۔ اس لئے کہ ثقہ کی زیادتی ارسال سے اولیٰ ہے، مزید برآں یہ کہ اپنے زمانے کے امام الحدیث اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے اس اسناد کو ابراہیم بن حکم بن ابان کے واسطے سے قائم رکھا ہے اور متصل کیا ہے (جیسا کہ ان کی حدیث درج ذیل ہے)

1195۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ قُرَيْشٍ، اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، اَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنِ الْحَكَمِ، وَقَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَّمَ ابْنَ عَمِّهٖ جَعْفَرَ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ كَمَا عَلَّمَهَا عَمَّهُ الْعَبَّاسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

❖❖ عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت بھی صحیح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچازاد بھائی حضرت جعفر بن ابی طالب کو بھی یہ نماز سکھائی، جس طرح اپنے چچا عباس کو سکھائی تھی۔

1196 ...۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اِمْلَاءً مِّنْ اَصْلِ كِتَابِهٖ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ الْغَفَّارِ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ كَامِلٍ، حَدَّثَنَا اِدْرِيْسُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: وَجَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعْفَرَ بْنَ اَبِي طَالِبٍ اِلٰى بِلَادِ الْحَبَشَةِ، فَلَمَّا قَدِمَ اعْتَنَقَهٗ وَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا اَهَبُ لَكَ، اَلَا اُبَشِّرُكَ، اَلَا اَمْنَحُكَ، اَلَا اُتْحِفُكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: تُصَلِّيْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَاُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِالْحَمْدِ وَسُوْرَةٍ، ثُمَّ تَقُوْلُ بَعْدَ الْقِرَاءَةِ وَاَنْتَ قَائِمٌ قَبْلَ الرُّكُوْعِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً، ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهُنَّ عَشْرًا تَمَامَ هٰذِهِ الرَّكْعَةِ قَبْلَ اَنْ تَبْتَدِءَ بِالرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، تَفْعَلُ فِي الثَّلَاثِ رَكَعَاتٍ كَمَا وَصَفْتُ حَتّٰى تُتِمَّ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ لَّا غُبَارَ عَلَيْهِ، وَمِمَّا يُسْتَدَلُّ بِهٖ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ اسْتِعْمَالُ الْاَئِمَّةِ مِنْ اَتْبَاعِ التَّابِعِيْنَ اِلٰى عَصْرِنَا هٰذَا اِيَّاهُ وَمُوَاظَبَتُهُمْ عَلَيْهِ وَتَعْلِيْمُهُنَّ النَّاسَ، مِنْهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر بن ابی طالب کو مملکت حبشہ کی طرف بھیجا، جب وہ وہاں سے واپس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے معانقہ کیا اور ان کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ پھر فرمایا: کیا میں تجھے کچھ دوں؟ کیا میں تجھے کچھ

خوشخبری دوں؟ کیا میں تمہیں کوئی تحفہ دوں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: چار رکعت (نوافل) پڑھا کرو۔ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ پڑھا کرو اور قرات کے بعد رکوع سے پہلے قیام کی حالت میں پندرہ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَر پڑھا کرو پھر رکوع کرو اور یہی تسبیح دس بار پڑھو، دوسری رکعت شروع کرنے سے پہلے قومہ، سجدہ اور جلسہ میں یہی تسبیح پڑھتے ہوئے اس رکعت کو پورا کرو۔ باقی تین رکعتوں میں بھی اسی طرح کرو اور چار رکعتیں مکمل کرو۔

❖❖ یہ اسناد صحیح ہے، اس پر کوئی غبار نہیں ہے اور اس حدیث کے صحیح ہونے پر یہ دلیل بھی ہے کہ تبع تابعین سے لیکر ہمارے آج کے زمانے تک ائمہ حدیث نے اس پر عمل کیا ہے اور اس پر انتہائی پابندی کی ہے اور لوگوں کو اس کی تعلیم بھی دی ہے۔ ان میں سے عبداللہ بن مبارک کا نام سرفہرست ہے (جیسا کہ درج ذیل حدیث میں واضح ہے)

1197 ـ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجَرَّاحِ الْعَدْلُ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَاسَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّكَرِي حَدَّثَنَا أَبُو وَهْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُزَاحِمٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَنِ الصَّلَاةِ الَّتِي يُسَبَّحُ فِيهَا فَقَالَ تُكَبِّرُ ثُمَّ تَقُولُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ تَقُولُ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ تَتَعَوَّذُ وَتَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَفَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً ثُمَّ تَقُولُ عَشْرَ مَرَّاتٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ الثَّانِيَةَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا تُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عَلَى هٰذَا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ تَسْبِيحَةً فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَذٰلِكَ تَمَامُ الثَّلَاثِ مِائَةٍ فَإِنْ صَلَّاهَا لَيْلًا فَأَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يُسَلِّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَإِنْ صَلَّى نَهَارًا فَإِنْ شَاءَ سَلَّمَ وَإِنْ شَاءَ لَمْ يُسَلِّمْ رُوَاةُ هٰذَا الْحَدِيثِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ أَثْبَاتٌ وَلَا يُتَّهَمُ عَبْدُ اللّٰهِ أَنْ يُعَلِّمَهُ مَا لَمْ يَصِحَّ عِنْدَهُ سَنَدُهُ

✧✧ حضرت ابووہب محمد بن مزاحم فرماتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک سے اس نماز کے متعلق پوچھا: جس میں تسبیحات پڑھی جاتی ہیں تو انہوں نے فرمایا: تکبیر پڑھو، پھر ثناء پڑھو، پھر پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَر پڑھو، پھر تعوذ پڑھو، پھر تسمیہ، پھر سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ، پھر دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَر پڑھو، پھر رکوع کرو، پھر دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھو، پھر سر اٹھاؤ اور دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھو، پھر سجدہ کرو اور دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھو، پھر سجدہ سے سر اٹھا کر دس بار یہی تسبیح کرو، پھر دوسرا سجدہ کرو اور دس بار یہی تسبیح پڑھو، پھر سر اٹھاؤ اور دس بار یہی تسبیح پڑھو، چار رکعتیں اسی طرح ادا کرو، اس طرح ہر رکعت میں ۷۵ اور پوری نماز میں ۳۰۰ تسبیحات ہیں، اگر یہی نماز رات میں پڑھیں تو میں اس بات کو زیادہ پسند کرتا ہوں کہ دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرا جائے اور اگر دن میں پڑھیں تو جس کا دل چاہے (دو رکعتوں کے بعد) سلام پھیر لے اور جو چاہے نہ پھیرے۔

✣ اس حدیث کوابن مبارک سے روایت کرنے والے تمام راوی ثقہ ہیں، قابل اعتماد ہیں اور عبداللہ بن مبارک پر یہ تہمت نہیں لگائی جاسکتی کہ وہ اس چیز کی تعلیم دیتے رہے جس کی سند ان کے اپنے نزدیک صحیح نہیں ہے۔

1198 ..... حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ هَارُوْنَ الْعُوْدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ سَمِيْنَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ كُرَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ اِدْبَارَ النُّجُوْمِ، وَالرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ اِدْبَارَ السُّحُوْرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ مِّنْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَوْسِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، وَلَيْسَ مِنْ شَرْطِ هٰذَا الْكِتَابِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا 'اِدْبَارَ النُّجُوْمِ' (پر عمل کرنا) ہے اور مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھنا "اِدْبَارَ السُّحُوْرِ" (پر عمل کرنا) ہے۔

✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، اس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ حماد بن سلمہ نے علی بن زید پھر اوس بن خالد کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے لیکن یہ حدیث اس کتاب کے معیار کی نہیں ہے۔

1199 ..... اَخْبَرَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، وَاَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا فَائِدٌ اَبُو الْوَرْقَاءِ الْعَطَّارُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَعَدَ فَقَالَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ اِلَى اللّٰهِ، اَوْ اِلٰى اَحَدٍ مِّنْ بَنِىْ اٰدَمَ فَلْيَتَوَضَّاْ وَلْيُحْسِنْ وُضُوْئَهُ، ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يُثْنِىْ عَلَى اللّٰهِ، وَيُصَلِّىْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلْيَقُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَسْاَلُكَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ

فَائِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُو الْوَرْقَاءِ كُوْفِيٌّ عِدَادُهُ فِى التَّابِعِيْنَ، وَقَدْ رَاَيْتُ جَمَاعَةً مِّنْ اَعْقَابِهِ، وَهُوَ مُسْتَقِيْمُ الْحَدِيْثِ اِلَّا اَنَّ الشَّيْخَيْنِ لَمْ يُخَرِّجَا عَنْهُ، وَاِنَّمَا جَعَلْتُ حَدِيْثَهُ هٰذَا شَاهِدًا لِمَا تَقَدَّمَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور بیٹھ گئے پھر فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ یا کسی انسان کے ساتھ کوئی حاجت ہو تو وہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعتیں ادا کرے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور یوں دعا مانگے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَسْاَلُكَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ" (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ حلیم اور کریم ہے، پاک ہے، وہ اللہ عرش عظیم کا مالک ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں

جو سارے جہان کا پالنے والا ہے، میں تجھ سے تیری مغفرت مانگتا ہوں اور ہر گناہ سے حفاظت مانگتا ہوں اور ہر برائی سے سلامتی مانگتا ہوں۔

فائد بن عبدالرحمان ابوالورقاء کوفی ہیں۔ ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے اور میں نے (محدثین کی) ایک جماعت کو ان کے پیچھے دیکھا ہے (یعنی ان سے روایت کرتے ہیں) لیکن شیخین نے ان کی روایات نقل نہیں کیں اور میں نے اس حدیث کو گزشتہ حدیث کے شاہد کے طور بنایا ہے۔

1200۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوْسُفَ الْهِسِنْجَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ حُيَيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ فِى الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرٰى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا، وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا، قَالَ اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيُّ: لِمَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ: لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ، وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَبَاتَ قَائِمًا وَالنَّاسُ نِيَامٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک محل ہے (جو اتنا نفیس ہے کہ) اس کے اندر سے باہر اور باہر سے اندر دیکھا جاسکتا ہے۔ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ محل کس کے لئے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کے لئے جو اچھی گفتگو کرے، اور کھانا کھلائے اور رات عبادت میں گزارے جس وقت لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1201۔ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِّنْ رَّمَضَانَ فِىْ حُجْرَةٍ مِّنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ، قَالَ: فَقَامَ فَكَبَّرَ، فَقَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ ذُو الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ، وَذُو الْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ، ثُمَّ افْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقَرَاَ، فَقُلْتُ: يَبْلُغُ رَاْسَ الْمِائَةِ، ثُمَّ قُلْتُ: يَبْلُغُ رَاْسَ الْمِائَتَيْنِ، قَالَ: ثُمَّ افْتَتَحَ اٰلَ عِمْرَانَ فَقَرَاَهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَاَهَا لَا يَمُرُّ بِاٰيَةِ التَّخْوِيْفِ اِلَّا وَقَفَ فَتَعَوَّذَ، ثُمَّ رَكَعَ مِثْلَ مَا قَامَ، يَقُوْلُ: سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْمِ يُرَدِّدُهُنَّ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، فَقَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِثْلَ مَا رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ مَا قَامَ، يَقُوْلُ: سُبْحَانَ رَبِّىَ الْاَعْلٰى، وَيَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: رَبِّ اغْفِرْ لِىْ فَمَا صَلّٰى اِلَّا اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِّنْ صَلٰوةِ الْعَتَمَةِ مِنَ

حدیث 1200:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث:6615

اَوَّلِ اللَّيْلِ اِلٰى اٰخِرِهٖ، حَتّٰى جَآءَ بِلَالٌ فَاٰذَنَهٗ بِصَلٰوةِ الْغَدَاةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان المبارک کی رات میں کھجوروں کی ٹہنیوں سے (بنے ہوئے ایک) حجرے میں نماز پڑھی (حذیفہ) فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر تکبیر کہی: پھر کہا: "اَللّٰهُ اَكْبَرُ ذُو الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ، وَذُو الْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ " پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ بقرہ شروع کی، میں نے سوچا (کہ شاید) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سو آیتیں پڑھیں گے (لیکن آپ اس سے بھی زیادہ تلاوت کرتے رہے) میں نے سوچا (کہ شاید) دوسو آیتیں پڑھیں گے (لیکن آپ اس سے بھی آگے پڑھتے رہے یہاں تک کہ) حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ آل عمران شروع کی یہ بھی پوری پڑھ لی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النساء شروع کی یہ بھی پوری پڑھ لی (آپ تلاوت کے دوران) کسی ایسی آیت کو پڑھتے جس میں عذاب وغیرہ کا ذکر ہوتا تو وہاں تلاوت موقوف کر کے اللہ کی پناہ مانگتے۔ پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی دیر رکوع کیا، جتنی دیر قیام کیا تھا، اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار سبحان ربی العظیم پڑھتے رہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھا (اور اتنی دیر کھڑے رہے) جتنی دیر رکوع کیا تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی ہی دیر سجدہ کیا جتنی دیر کھڑے رہے اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے رہے اور دوسجدوں کے درمیان آپ کہتے "رب اغفرلی" (یا اللہ مجھے بخش دے) حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ نماز اتنی لمبی پڑھی کہ) رات کے شروع سے آخر تک عشاء کی یہی چار رکعتیں پوری کیں تھیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ علیہ السلام کو نماز فجر کے لئے بلانے آ گئے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

كِتَابُ السَّهْوِ

سجدہ سہو کا بیان

1202- حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، اِمْلاءً فِي رَجَبٍ سَنَةَ خَمْسٍ وَّتِسْعِيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ، اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَتَكِيُّ، حَدَّثَنَا وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ الْجُرْجَانِيُّ، وإسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ السُّلَمِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُلْقِ الشَّكَّ، وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِيْنِ، فَاِنِ اسْتَيْقَنَ التَّمَامَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، فَاِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ تَامَّةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ نَافِلَةً وَّالسَّجْدَتَانِ، وَاِنْ كَانَتْ نَاقِصَةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ تَمَامًا لِصَلَاتِهِ، وَالسَّجْدَتَانِ يُرْغِمَانِ اَنْفَ الشَّيْطَانِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

❖❖ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہیں نماز میں شک پڑے تو وہ شک کو پھینک دے اور یقین پر اعتماد کرے، اگر نماز کے پورا ہونے کا یقین ہو تو دو سجدے کر لے (یعنی ایک رکعت پڑھ لینے کے بعد) کیونکہ اگر (حقیقت میں) اس کی نماز پوری ہو چکی تھی تو یہ رکعت اور دو سجدے اس کے نفل ہو جائیں گے اور اگر ناقص تھی تو اس رکعت

حدیث 1202:

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 571 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1024 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 1238 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1210 اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي)' رقم الحديث: 214 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحديث: 1495 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 11707 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 2664 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 1023

سے اس کی نماز پوری ہو جائے گی اور دو سجدے (یعنی سجدہ سہو) شیطان کی ناک خاک آلود کریں گے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا

1203- اَخْبَرَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِيْ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ بِلَالِ بْنِ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى ثَلَاثًا اَمْ اَرْبَعًا، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَةً يُحْسِنُ سُجُوْدَهَا وَرُكُوْعَهَا، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نماز پڑھتے ہوئے یہ بھول جائے کہ اس نے تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار، تو اس کو چاہئے کہ ایک رکعت (مزید) پڑھ لے، اس کے رکوع اور سجود اچھے طریقے سے ادا کرے پھر دو سجدے کر لے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1204- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُهَاجِرٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ، اَنَّهُ قَالَ: صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ، فَقَامَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَسُبِّحَ بِهٖ فَمَضٰى حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ، وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا السَّلَامُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ مُّفَسَّرٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖ حضرت عبداللہ بن عیینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی تو دوسری رکعت کے بعد (بیٹھنے کے بجائے) کھڑے ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لقمہ بھی دیا گیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدستور نماز جاری رکھی اور نماز مکمل کرنے کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کئے۔

❖ یہ حدیث مفسر ہے اور یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1205- اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عِصْمَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، اَنْبَاَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، اَنَّهُ نَهَضَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحُوْا بِهٖ فَاسْتَتَمَّ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ حِيْنَ انْصَرَفَ، وَقَالَ: اَكُنْتُمْ تَرَوْنِيْ كُنْتُ اَجْلِسُ اِنَّمَا

صَنَعْتُ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ دورکعتوں کے بعد کھڑے ہو گئے لوگوں نے سبحان اللہ کہا (یعنی لقمہ دیا) لیکن انہوں نے نماز پوری کی، پھر آخر میں سہو کے دوسجدے کئے اور فرمایا: کیا تم لوگ مجھے بٹھانا چاہتے تھے؟ میں نے اسی طرح کیا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1206- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّقَّاقُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَيُّوْبَ، يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ فَسَهَا فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ سَهَوْتَ فَسَلَّمْتَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ، فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ، ثُمَّ اَتَمَّ تِلْكَ الرَّكْعَةَ فَسَاَلْتُ النَّاسَ عَنِ الرَّجُلِ الَّذِيْ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ سَهَوْتَ فَقِيْلَ لِيْ: اَتَعْرِفُهُ؟ قُلْتُ: لَا، اِلَّا اَنْ اَرَاهُ، فَمَرَّ بِيْ رَجُلٌ، فَقُلْتُ: هُوَ هٰذَا، قَالُوْا: هٰذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کی نماز پڑھی تو (بتقاضائے بشریت) آپ کو سہو ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دورکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا اور نماز ختم کر دی، ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: یارسول اللہ! آپ کو سہو ہوا ہے، آپ نے دورکعتوں پر ہی سلام پھیر دیا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ نماز کی اقامت کہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری رکعت بھی پڑھائی (معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے لوگوں سے پوچھا: کہ اس شخص کا نام کیا ہے؟ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا تھا کہ ''آپ کو سہو ہوا ہے''۔ لوگوں نے مجھ سے پوچھا: کیا آپ ان کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں، لیکن اگر اس کو دیکھ لوں (تو پہچان لوں گا) پھر میرے قریب سے ایک شخص گزرا تو میں نے کہا: یہی ہے وہ شخص۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ ''طلحہ بن عبید اللہ'' ہے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا

1207- اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْوَزِيْرِ التَّاجِرُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْحَنْظَلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحُمْرَانِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشَهَّدَ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، ثُمَّ سَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِيْ

قِلابَةَ، وَلَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ التَّشَهُّدِ لِسَجْدَتَيِ السَّهْوِ

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ سہو کے بعد تشہد پڑھتے پھر سلام پھیرتے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے خالد الحذاء کی ابوقلابہ سے روایت نقل کی ہے لیکن اس میں سجدہ سہو کے لئے تشہد کا ذکر نہیں کیا۔

1208 ـ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بْنُ اَبِي الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا اَشْعَثُ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهَا فِي صَلَاتِهٖ، فَسَجَدَ سَجْدَتَي السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز پڑھائی اور نماز میں آپ کو سہو ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز سے فارغ ہوکر) سلام اور گفتگو کے بعد سہو کے دو سجدے کئے۔

1209 ـ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَاتِمٍ الْعَدْلُ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْفَزَارِيُّ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمّٰى سَجْدَتَيِ السَّهْوِ الْمُرْغِمَتَيْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاَبُوْ مُجَاهِدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَيْسَانَ ثِقَةٌ، مِمَّنْ يُجْمَعُ حَدِيْثُهٗ فِي الْمَرَاوِزَةِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سہو کے دو سجدوں کو "المرغمتین" (خاک آلود کرنے والے) کہا کرتے تھے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، اور ابومجاہد عبداللہ بن کیسان ثقہ ہیں، ان کی احادیث مراوزہ میں جمع کی جاتی ہیں۔

1210 ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، وَاَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ بَيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، اَنْبَاَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِيْ عِيَاضٌ، قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، فَقُلْتُ: اَحَدُنَا يُصَلِّيْ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ، وَاِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ، فَقَالَ: اِنَّكَ قَدْ اَحْدَثْتَ فَلْيَقُلْ كَذَبْتَ اِلَّا مَا

حدیث: 1209

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1025 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ه/1970ء رقم الحديث: 1063 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسة الرسالة بيروت لبنان 1414ه/1993ء رقم الحديث: 2655

وَجَدَ رِيحًا بِانْفِهِ، اَوْ سَمِعَ صَوْتًا بِاذُنِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے پوچھا: (کہ اگر) کوئی نماز پڑھتے ہوئے بھول جائے اور اس کو یہ سمجھ نہ آئے کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں؟ (تو وہ کیا کرے؟) ابوسعید نے جواب دیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص نماز پڑھتے ہوئے بھول جائے اور اس کو پتہ نہ چلے کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں؟ تو وہ دو سجدے کرے (یعنی آخر میں سجدہ سہو کرے) اور جب کسی کے پاس شیطان آئے (اور وسوسہ دلانے ہوئے) کہے کہ تو بے وضو ہو چکا ہے تو تم اس کو جھٹلا دو، سوائے اس کے کہ اپنے ناک سے بو سونگھ لو یا اپنے کانوں سے آواز سن لو۔

✤ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1211- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلامِ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الرَّاسِبِيُّ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ الرَّهَاوِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَهَا فِيْ صَلَاتِهٖ فِيْ ثَلَاثٍ وَّاَرْبَعٍ فَلْيُتِمَّ، فَاِنَّ الزِّيَادَةَ خَيْرٌ مِّنَ النُّقْصَانِ

هٰذَا حَدِيْثٌ مُّفَسَّرٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو نماز میں سہو ہو کہ تین رکعتیں ہیں یا چار؟ اس کو چاہئے کہ نماز پوری کرلے کیونکہ زیادتی نقصان سے بہتر ہے۔

✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا اور یہ حدیث مفسر ہے۔

1212- اَخْبَرَنِيْ اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْعَنْسِيُّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا سَهْوَ فِيْ وَثْبَةِ الصَّلٰوةِ اِلَّا قِيَامٌ عَنْ جُلُوْسٍ، وَجُلُوْسٌ عَنْ قِيَامٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز میں جلد بازی کی وجہ سے (سجدہ) سہو لازم نہیں ہے۔ البتہ بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہونے اور کھڑا ہونے کی بجائے بیٹھنے میں (سجدہ سہو لازم ہے)۔

✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1213- حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، وَاَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّيْ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَلَسْتُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهُوَ

خَلِيفَةٌ، فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ مَا يَذْكُرُ مَا اَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَهَا الْمَرْءُ فِيْ صَلَاتِهٖ ؟ قُلْتُ: لَا، اَوَ مَا سَمِعْتَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؟ قَالَ: لَا، فَدَخَلَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، فَقَالَ: فِيْمَا اَنْتُمَا، فَقَالَ عُمَرُ: سَاَلْتُهُ هَلْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ يَذْكُرُ مَا اَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَهَا الْمَرْءُ فِيْ صَلَاتِهٖ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: عِنْدِيْ عِلْمٌ مِّنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ عُمَرُ: هَلُمَّ فَاَنْتَ الْعَدْلُ الرِّضَا، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِي الْاِثْنَتَيْنِ فَلْيَجْعَلْهُمَا وَاحِدَةً، وَاِذَا شَكَّ فِي الْاِثْنَتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فَلْيَجْعَلْهُمَا اثْنَتَيْنِ، وَاِذَا شَكَّ فِي الثَّلَاثِ وَالْاَرْبَعِ فَلْيَجْعَلْهُمَا ثَلَاثًا، ثُمَّ يُتِمُّ مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ الْوَهْمُ فِي الزِّيَادَةِ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، شَاهِدٌ لِّحَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ الَّذِيْ اَمْلَيْتُ قَبْلَ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں، میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے فرمایا: اے ابن عباس رضی اللہ عنہما! اگر آدمی کو نماز میں سہو ہو جائے تو اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے یا آپ کے کسی صحابی کی زبان سے سنا ہے۔ میں نے عرض کیا: نہیں (اور میں نے پوچھا) اے امیر المومنین! کیا آپ نے بھی نہیں سنا؟ انہوں نے جواب دیا۔ نہیں سنا (ابن عباس رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں: (اسی دوران) عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آگئے اور کہنے لگے: کیا بات ہو رہی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے ان سے یہ پوچھا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے نماز میں سہو ہونے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فرمان سن رکھا ہے؟ تو عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اس سلسلے میں میرے پاس کچھ معلومات ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ تشریف لائیے کیونکہ آپ عادل اور پسندیدہ آدمی ہیں۔ تو عبدالرحمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے "جب کسی کو دو رکعتوں میں شک پڑے تو وہ ان کو ایک قرار دے اور جب دو اور تین میں شک پڑے تو ان کو دو قرار دے اور جب تین اور چار میں شک واقع ہو تو ان کو تین سمجھے اور باقی نماز پوری کرے غرض یہ ہے کہ شک والی رکعت کو اضافہ میں لے جائے اور پھر (نماز کے آخر میں) سلام سے پہلے دو سجدے ادا کرے"۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے، اور یہ حدیث عبدالرحمان بن ثابت بن شعبان کی اس حدیث کی شاہد ہے جو میں نے ان دو حدیثوں سے پہلے لکھی ہے۔

1214۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِدْرِيْسُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍ، عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيَّ يَقُوْلُ: صَلّٰى بِنَا عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ فَقَامَ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ، فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، فَلَمْ يَجْلِسْ وَمَضٰى

عَلٰى قِيَامِهِ، فَلَمَّا كَانَ فِيْ اٰخِرِ صَلَاتِهِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَلَمَّا سَلَّمَ، قَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُكُمْ اٰنِفًا، تَقُوْلُوْنَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ لِكَيْمَا اَجْلِسَ لٰكِنَّ السُّنَّةَ الَّذِيْ صَنَعْتُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبدالرحمان بن شماسہ مہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عقبہ بن عامر جہنی نے نماز پڑھائی تو وہ کھڑے ہو گئے اور باقی لوگ بیٹھے رہے، لوگوں نے ''سبحان اللہ، سبحان اللہ'' کہہ کر لقمے دیئے لیکن وہ نہ بیٹھے اور بدستور کھڑے رہے اور جب نماز مکمل کر لی تو آخری قعدے میں دو سجدے کئے پھر جب سلام پھیرا تو فرمایا: میں نے ابھی تمہیں سنا ہے کہ تم لوگ مجھے بٹھانے کے لئے سبحان اللہ کہہ رہے تھے لیکن سنت وہی ہے جو میں نے کیا۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

كِتَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ

بارش طلب کرنے کی نماز کا بیان

1215 - حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ الْعُمَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابِ الزُّهْرِيُّ، اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خَرَجَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَسْتَسْقِي، فَاِذَا هُوَ بِنَمْلَةٍ رَافِعَةٍ بَعْضَ قَوَائِمِهَا اِلَى السَّمَآءِ، فَقَالَ: ارْجِعُوْا فَقَدِ اسْتُجِيْبَ لَكُمْ مِنْ اَجْلِ شَاْنِ النَّمْلَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک نبی علیہ السلام بارش کی طلب میں گھر سے نکلے تو انہوں نے ایک چیونٹی کو دیکھا جو اپنے پاؤں آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھی (گویا وہ بھی بارش مانگ رہی تھی) اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا: لوٹ جاؤ کیونکہ اس چیونٹی کی وجہ سے تمہاری دعا قبول کر لی گئی ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا

1216 - حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمَنْصُورِ، فِي دَارِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ الْمَنْصُورِ، اِمْلاءً، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ عِيسٰى بْنِ الطَّبَّاعِ، حَدَّثَنِي عَمِّي اِسْحَاقُ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: اسْتَسْقٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَوَّلَ رِدَائَهُ لِيَتَحَوَّلَ الْقَحْطُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز استسقاء ادا کی اور اپنی چادر کو پلٹایا تا کہ قحط پلٹ جائے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1217 - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السَّدُوسِيُّ، حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى، قَالَ: اَرْسَلَنِي مَرْوَانُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْاَلُهُ عَنْ سُنَّةِ الْاِسْتِسْقَاءِ، فَقَالَ: سُنَّةُ الْاِسْتِسْقَاءِ سُنَّةُ الصَّلٰوةِ فِي الْعِيدَيْنِ، اِلَّا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلّٰى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَبَ رِدَائَهُ فَجَعَلَ يَمِينَهُ عَلٰى يَسَارِهِ، وَيَسَارَهُ عَلٰى يَمِينِهِ، فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِي الْاُوْلٰى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ، وَقَرَاَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَقَرَاَ فِي الثَّانِيَةِ هَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ، وَكَبَّرَ فِيهَا خَمْسَ تَكْبِيرَاتٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت طلحہ بن یحییٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے مروان نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا کہ میں ان سے نماز استسقاء کا طریقہ پوچھوں تو آپ نے فرمایا: نماز استسقاء کا طریقہ وہی ہے جو عیدین کی نمازوں کا ہے تاہم (اتنا فرق ہے کہ نماز استسقاء میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کو پلٹ کر دائیں جانب کو بائیں طرف اور بائیں جانب کو دائیں طرف کر دیا۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں، پہلی میں سات تکبیریں کہیں اور "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى" پڑھی اور دوسری رکعت میں "هَلْ اَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ" پڑھی اور اس میں پانچ تکبیریں کہیں۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1218 ـ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ السَّهْمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيهِ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ الْوَلِيدَ اَرْسَلَهُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: يَا ابْنَ اَخِي كَيْفَ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ يَوْمَ اسْتَسْقٰى بِالنَّاسِ، فَقَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَخَشِّعًا، مُتَذَلِّلًا، مُتَبَذِّلًا، فَصَنَعَ فِيهِ كَمَا يَصْنَعُ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى

هٰذَا حَدِيثٌ رُوَاتُهُ مِصْرِيُّوْنَ وَمَدَنِيُّوْنَ، وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِنْهُمْ مَنْسُوبًا اِلٰى نَوْعٍ مِنَ الْجَرْحِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحَاقَ

✧✧ اسحاق بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ولید نے ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف بھیجا اور کہا: اے میرے بھتیجے! جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز استسقاء پڑھائی تو کس طریقے سے پڑھائی تھی؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی عاجزی اور انکساری کے ساتھ پرانے کپڑے پہن کر تشریف لائے اور جس طرح عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز پڑھائی جاتی ہے اسی طرح پڑھائی۔

✣✣ اس حدیث کے راوی مصری اور مدنی ہیں اور مجھے نہیں معلوم کہ ان میں سے کسی کو کسی قسم کی جرح کی طرف منسوب کیا گیا ہو لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس حدیث کو نقل نہیں کیا اور اس حدیث کو سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے ہشام بن اسحاق سے روایت کیا ہے۔

حدیث 1218:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 2423 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دار الباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 6180 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1419

(ان کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے)

1219- وَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَلِيِّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الصَّفَّارُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اَرْسَلَنِيْ اَمِيْرٌ مِّنَ الْاُمَرَاءِ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْاَلُهُ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الاسْتِسْقَاءِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا مَنَعَهُ اَنْ يَّسْاَلَنِيْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا، مُتَبَذِّلًا، مُتَخَشِّعًا، مُتَضَرِّعًا، مُتَرَسِّلًا، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدِ، وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ

✧✧ حضرت ہشام بن اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ مجھے ایک امیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس نماز استسقاء کا طریقہ پوچھنے کے لئے بھیجا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: انہوں نے خود مجھ سے کیوں نہیں پوچھ لیا؟ (پھر انہوں نے فرمایا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پرانے کپڑے پہن کر عاجزی انکساری کرتے ہوئے، گڑگڑاتے ہوئے تشریف لائے اور عید کی نماز کی طرح دو رکعتیں پڑھائیں لیکن خطبہ نہیں دیا۔

1220- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ دُعَائِهِ اِلَّا فِي الاسْتِسْقَاءِ، وَقَالَ شُعْبَةُ: فَقُلْتُ لِثَابِتٍ: آَاَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ اَنَسٍ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، قُلْتُ: آَاَنْتَ سَمِعْتَ مِنْ اَنَسٍ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَدْ خَرَّجَهُ مُسْلِمٌ، مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ بُكَيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے علاوہ کسی دعا میں ہاتھ بلند نہیں کیا کرتے تھے۔ شعبہ کہتے ہیں: میں نے ثابت سے پوچھا: کیا تم نے یہ بات انس رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا: سبحان اللہ! میں نے کہا: کیا تو نے یہ حدیث انس رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا: سبحان اللہ۔

حدیث 1220:

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دارا بن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ/1987ء' رقم الحدیث: 984 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحدیث: 1748 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 880 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 14038 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحدیث: 1411 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 1436 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب' 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 6238 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 2966

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ جبکہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث یحیٰی بن ابی بکیر کے واسطے سے شعبہ سے روایت کی ہے۔

1221۔ اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِیُّ، حَدَّثَنَا جَدِّیْ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِیَّةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ، قَالَ: اسْتَسْقٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَیْهِ خَمِیْصَةٌ سَوْدَاءُ، فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّاْخُذَ بِاَسْفَلِهَا فَیَجْعَلَهٗ اَعْلَاهَا، فَلَمَّا ثَقُلَتْ عَلَیْهِ قَلَبَهَا عَلٰی عَاتِقِهٖ قَدِ اتَّفَقَا عَلٰی اِخْرَاجِ حَدِیْثِ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، وَهُوَ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ استقاء پڑھائی، اس وقت آپ پر کالی چادر تھی، آپ نے ارادہ کیا کہ اس کی نچلی جانب سے پکڑ کر اوپر کرلیں۔ لیکن جب آپ کو یہ بھاری لگی تو آپ نے اس کو اپنے کندھے پر پلٹ دیا۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے عباد بن تمیم کی حدیث نقل کی ہے۔

1222۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ، حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ کِدَامٍ، عَنْ یَزِیْدَ الْفَقِیْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَوَاکِی فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا، مَرِیْئًا مَرِیْعًا، عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ، نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ، فَاَطْبَقَتْ عَلَیْهِمُ السَّمَاءُ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ لوگ روتے ہوئے آئے، (اور قحط کی شکایت کرنے لگے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا مانگی "اے اللہ! ہمیں رچتی پچتی فائدہ مند، فوری بارش عطا فرما (یہ دعا مانگتے ہی) ان پر بارش برسنے لگ گئی"

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث 1222:

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ه/1970ء رقم الحديث: 1416 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1169 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 6230 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ه/1983ء رقم الحديث: 10673 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ه/1988ء رقم الحديث: 1125

1223- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُمَيْرٍ، مَوْلٰى اَبِي اللَّحْمِ، اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِي مُقْنِعًا بِكَفَّيْهِ يَدْعُو هٰكَذَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَعُمَيْرٌ مَوْلٰى اَبِي اللَّحْمِ لَهٗ صُحْبَةٌ وَبِصِحَّةِ ذٰلِكَ

✧✧ آبی اللحم کے غلام عمیر کہتے ہیں: کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو پتھر یلے میدان میں اس طرح دونوں ہاتھوں کو بلند کر کے بارش کی دعا مانگتے دیکھا۔

❖•❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا اور ابواللحم کے غلام عمیر صحابی رسول ہیں اور انکے صحابی رسول ہونے پر درج ذیل حدیث دلیل ہے۔

1224- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عُمَيْرٍ، مَوْلٰى اَبِي اللَّحْمِ، قَالَ: شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِي، فَكَلَّمُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيَّ وَاَخْبَرُوْهُ اَنِّي مَمْلُوْكٌ فَاَمَرَ لِي فَقُلِّدْتُ السَّيْفَ، فَاِذَا اَنَا اَجُرُّهُ فَاَمَرَ لِي بِشَيْءٍ مِّنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ، وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ اَرْقِي بِهَا الْمَجَانِيْنَ فَاَمَرَنِي بِطَرْحِ بَعْضِهَا، وَحَبْسِ بَعْضِهَا

✧✧ آبی اللحم کے غلام عمیر بیان کرتے ہیں: میں اپنے آقا کے ہمراہ غزوہ خیبر میں شریک ہوا۔ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو میرے متعلق بتایا کہ میں غلام ہوں۔ آپ ﷺ کے حکم پر مجھے تلوار پہنا دی گئی، میں اس کو اٹھالیا، پھر آپ نے مجھے گھریلو سامان کی چند چیزیں عطا فرمائیں۔ میں نے آپ کو وہ تعویزات پیش کیے جو میں مجنون لوگوں کو دیا کرتا تھا۔ تو حضور ﷺ نے ان میں سے کچھ پھینک دیے اور کچھ اپنے پاس رکھنے کا حکم دیا۔

1225- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ، حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَبْرُوْرٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: شَكَا النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُحُوطَ الْمَطَرِ، فَاَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهٗ فِي الْمُصَلّٰى، وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ، فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ، وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ اَوَانِ زَمَانِهِ، وَقَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَدْعُوْهُ، وَوَعَدَكُمْ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ لَكُمْ، ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ، اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ، وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ فِي الرَّفْعِ حَتّٰى بَدَا بَيَاضُ اِبْطَيْهِ، ثُمَّ حَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ، وَقَلَبَ اَوْ حَوَّلَ رِدَائَهٗ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، وَنَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَاَنْشَاَ اللّٰهُ سَحَابًا فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ، ثُمَّ اَمْطَرَتْ بِاِذْنِ اللّٰهِ، فَلَمْ يَاْتِ مَسْجِدَهٗ حَتّٰى

سَالَتِ السُّيُولُ، فَلَمَّا رَاٰى سُرْعَتَهُمْ اِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَاَنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بارشیں بند ہونے کی شکایتیں کیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر بچھانے کا حکم دیا، عیدگاہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے منبر بچھایا گیا اور لوگوں کو ایک دن مقرر کر دیا۔ جس دن سب لوگ جمع ہوں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب دھوپ خوب چمک پڑی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور منبر صلی اللہ علیہ وسلم پر بیٹھ گئے پھر تکبیر کہی، اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی۔ پھر فرمایا: تم نے اپنے علاقے کی خشک سالی اور وقت پر بارشیں نہ ہونے کی شکایت کی ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا کہ تم اس سے دعا مانگو اور تم سے وعدہ کیا ہے کہ وہ تمہاری دعا کو قبول کرے۔ پھر آپ نے پڑھا "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ، اللّٰهُمَّ اَنْتَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ، اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ، وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِينٍ"

"تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے، وہ رحیم ہے، قیامت کے دن کا مالک ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ وہی کرتا ہے جو چاہتا ہے، اے اللہ! تو ہی ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو بے نیاز ہے، ہم محتاج ہیں۔ ہم پر بارش نازل فرما اور جو نازل کرے، اس کو ہمارے لئے قوت بنا اور ایک وقت تک کفایت کا ذریعہ بنا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے، اتنے بلند کیئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف اپنی پیٹھ کر لی۔ اور اپنی چادر کے دونوں کنارے تبدیل کیئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ بلند کیے ہوئے تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور منبر صلی اللہ علیہ وسلم سے نیچے اترے پھر دو رکعتیں ادا کیں۔ اللہ تعالیٰ نے بادل بھیجے (اور دیکھتے ہی دیکھتے) اللہ کے حکم سے گرج اور چمک کے ہمراہ بارش برسنے لگ گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی مسجد میں ہی تھے کہ ندی نالے بہنے شروع ہو گئے پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اپنے گھروں کی طرف بھاگتے دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔

✥✥ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1226- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحُصَيْنِ الْقَاضِي بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ، اَنَّهُ قَالَ لِكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ اَوْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ: حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَلٰى مُضَرَ فَاَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطَاكَ وَاسْتَجَابَ لَكَ، وَاِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا، فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيئًا سَرِيعًا غَدَقًا عَاجِلًا، غَيْرَ رَائِثٍ، نَافِعًا غَيْرَ

ضَارٍّ، فَمَا كَانَتْ اِلَّا جُمُعَةٌ اَوْ نَحْوَهَا حَتّٰى سُقُوا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اِسْنَادُهُ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ الْعَمِّيُّ الثِّقَةُ الثَّبْتُ، قَدْ رَوَاهُ، عَنْ شُعْبَةَ بِاِسْنَادِهِ، عَنْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ، وَلَمْ يَشُكَّ فِيْهِ مُرَّةَ ابْنُ كَعْبٍ الْبَهْزِيُّ صَحَابِيٌّ مَشْهُوْرٌ

✧✧ شرحبیل بن سمط کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے کعب بن مرہ یا (شاید یہ کہا) مرہ بن کعب سے کہا کہ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیے جس کو آپ نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو قبیلہ مضر کے لئے بدعا کرتے سنا، تو میں آپ ﷺ کے پاس آیا: اور عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو (ایک خاص عزت اور مرتبہ) عطا فرمایا ہے اور آپ مستجاب الدعوات ہیں اور آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے، آپ ان کے لئے دعا کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے یوں دعا مانگی'': اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا سَرِيْعًا غَدَقًا عَاجِلًا، غَيْرَ رَائِثٍ، نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ ''۔

'' آپ کی اس دعا کے بعد ایک جمعہ یا اس کے قریب کچھ دن گزرے تھے کہ بارش ہوگئی۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صحیح الاسناد ہے۔ بھز بن اسد عمی ثقہ ہیں، قابل اعتماد ہیں۔ انہوں نے یہ حدیث اپنی سند کے ہمراہ شعبہ کے ذریعے مرہ بن کعب سے روایت کی ہے۔ اور اس میں شک والے الفاظ نہیں ہیں۔ حضرت مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ بھی مشہور صحابی ہیں۔

1227۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَافِظِ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِيْنِيُّ، حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ، عَنْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فِي الاسْتِسْقَاءِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا، مَرِيْئًا سَرِيْعًا، غَدَقًا طَبَقًا، عَاجِلًا غَيْرَ رَائِثٍ، نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ، فَمَا كَانَتْ اِلَّا جُمُعَةٌ اَوْ نَحْوُهَا حَتّٰى سُقُوا

✧✧ حضرت مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز استسقاء میں یہ دعا مانگی '' اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا، مَرِيْئًا سَرِيْعًا، غَدَقًا طَبَقًا، عَاجِلًا غَيْرَ رَائِثٍ، نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ، فَمَا كَانَتْ اِلَّا جُمُعَةٌ اَوْ نَحْوُهَا حَتّٰى سُقُوا''۔

'' آپ کی اس دعا کے بعد تقریباً ایک ہفتے میں بارش آ گئی''۔

كتابُ الكسوف

سورج گرہن کی نماز

1228- اَخْبَرَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَالِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْآدَمِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدَائِنِيُّ، حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ حَيَّانَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: بَيْنَمَا اَرْمِي اَسْهُمًا اِذِ انْكَشَفَتِ الشَّمْسُ فَنَبَذْتُهَا، وَانْطَلَقْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ قَائِمٌ رَافِعٌ يَدَيْهِ يُسَبِّحُ وَيُكَبِّرُ، وَيَحْمَدُ رَبَّهُ وَيَدْعُو حَتّٰى انْجَلَتْ، وَقَرَاَ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَتَيْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ میں تیراندازی کر رہا تھا کہ سورج گرہن ہو گیا، میں نے تیروں کو پھینکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا آیا: جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں کو بلند کئے کھڑے ہوئے ،اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح و تکبیر پڑھ رہے تھے۔اور دعا مانگ رہے تھے،گرہن ختم ہونے تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل جاری رکھا پھر دو رکعتیں پڑھیں،ان میں دو سورتوں کی تلاوت کی۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا

1229- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبَّاسٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى قِيْلَ لَا يَرْكَعُ، ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ حَتّٰى قِيْلَ لَا يَرْفَعُ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَاَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى قِيْلَ لَا يَرْكَعُ، ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ حَتّٰى قِيْلَ لَا يَرْفَعُ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، فَاَطَالَ الْقِيَامَ

حديث 1228:

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1373

ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 6127

حَتّٰى قِيلَ لَا يَسْجُدُ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ حَدِيْثُ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَّعْلَى بْنِ عَطَاءٍ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ، فَقَدِ احْتَجَّ الشَّيْخَانِ بِمُؤَمَّلِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، فَاَمَّا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ فَاِنَّهُمَا لَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کی تو بہت لمبا قیام کیا (اتنا لمبا قیام کیا) یوں لگ رہا تھا کہ آپ رکوع نہیں کریں گے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو وہ بھی اتنا طویل تھا، لگ رہا تھا کہ رکوع سے سر نہیں اٹھائیں گے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھایا تو اتنا لمبا قیام کیا کہ محسوس ہو رہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع نہیں کریں گے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور لگ رہا تھا کہ سر نہیں اٹھائیں گے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا: تو اتنا لمبا قیام کیا، لگ رہا تھا کہ سجدہ نہیں کریں گے۔ (اسکے بعد) عبداللہ بن عمرو نے باقی حدیث ذکر کی۔

✣ ثوری کی یعلی بن عطاء سے روایت کردہ حدیث غریب ہے، صحیح ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے مومل بن اسماعیل کی روایت نقل کی ہے۔ لیکن یہ حدیث نقل نہیں کی اور عطاء بن سائب کی روایات شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے نقل نہیں کی۔

1230- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، حَدَّثَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِيُّ، مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ، اَنَّهُ شَهِدَ خُطْبَةً يَوْمًا لِسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، فَذَكَرَ فِي خُطْبَتِهِ، قَالَ سَمُرَةُ: بَيْنَمَا اَنَا يَوْمًا وَغُلَامٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ نَرْمِي غَرَضًا لَّنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ عَلٰى قَدْرِ رُمْحَيْنِ، اَوْ ثَلَاثَةٍ فِي عَيْنِ النَّاظِرِ مِنَ الْاُفُقِ اسْوَدَّتْ حَتّٰى اٰضَتْ كَاَنَّهَا تَنُّوْمَةٌ، فَقَالَ: اَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ انْطَلِقْ بِنَا اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَاللّٰهِ لَيُحْدِثَنَّ شَاْنُ هٰذِهِ الشَّمْسِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اُمَّتِهِ حَدَثًا، فَدَفَعْنَا اِلَى الْمَسْجِدِ، فَاِذَا هُوَ بَارِزٌ، فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ اِلَى النَّاسِ، قَالَ: فَتَقَدَّمَ وَصَلّٰى بِنَا كَاَطْوَلِ مَا قَامَ بِنَا فِي صَلٰوةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتَهُ، ثُمَّ رَكَعَ بِنَا كَاَطْوَلِ مَا رَكَعَ بِنَا فِي صَلٰوةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتَهُ، ثُمَّ سَجَدَ بِنَا كَاَطْوَلِ مَا سَجَدَ بِنَا فِي صَلٰوةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتَهُ، قَالَ: ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ، قَالَ: فَوَافَقَ تَجَلِّي الشَّمْسِ جُلُوْسَهُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، قَالَ: ثُمَّ سَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، وَشَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَشَهِدَ اَنَّهُ عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ، فَاُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّي قَصَّرْتُ عَنْ شَيْءٍ مِّنْ تَبْلِيغِ رِسَالَاتِ رَبِّي لَمَا اَخْبَرْتُمُوْنِي حَتّٰى اُبَلِّغَ رِسَالَاتِ رَبِّي كَمَا يَنْبَغِي لَهَا اَنْ تُبَلَّغَ، وَاِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّي قَدْ بَلَّغْتُ رِسَالَاتِ رَبِّي لَمَا اَخْبَرْتُمُوْنِي، قَالَ: فَقَامَ النَّاسُ، فَقَالُوْا: نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ، وَنَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ وَقَضَيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ، قَالَ: ثُمَّ سَكَتُوْا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ رِجَالًا يَزْعُمُوْنَ اَنَّ كُسُوْفَ هٰذِهِ الشَّمْسِ، وَكُسُوْفَ هٰذَا الْقَمَرِ، وَزَوَالَ هٰذِهِ النُّجُوْمِ عَنْ مَّطَالِعِهَا لِمَوْتِ رِجَالٍ عُظَمَاءَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ، وَاِنَّهُمْ كَذَبُوْا وَلٰكِنَّ اٰيَاتٍ مِّنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يَفْتِنُ بِهَا عِبَادَهُ لِيَنْظُرَ مَنْ يُّحْدِثُ مِنْهُمْ تَوْبَةً، وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ مُنْذُ

قُمْتُ أُصَلِّي مَا أَنْتُمْ لَاقُونَ فِي دُنْيَاكُمْ وَاٰخِرَتِكُمْ، وَإِنَّهُ وَاللّٰهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَّابًا اٰخِرُهُمُ الْاَعْوَرُ الدَّجَّالُ: مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى كَأَنَّهَا عَيْنُ أَبِي يَحْيٰى لِشَيْخٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، وَإِنَّهُ مَتٰى خَرَجَ، فَإِنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّهُ اللّٰهُ، فَمَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَصَدَّقَهُ وَاتَّبَعَهُ فَلَيْسَ يَنْفَعُهُ صَالِحٌ مِّنْ عَمَلٍ سَلَفَ، وَمَنْ كَفَرَ بِهٖ وَكَذَّبَهُ فَلَيْسَ يُعَاقَبُ بِشَيْءٍ مِّنْ عَمَلِهٖ سَلَفَ، وَإِنَّهُ سَيَظْهَرُ عَلَى الْاَرْضِ كُلِّهَا إِلَّا الْحَرَمَ، وَبَيْتَ الْمَقْدِسِ، وَإِنَّهُ يَحْصُرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَتَزَلْزَلُونَ زِلْزَالًا شَدِيدًا، فَيُصْبِحُ فِيهِمْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَهْزِمُهُ اللّٰهُ وَجُنُودَهُ حَتّٰى إِنَّ اَجْذَمَ الْحَائِطِ، وَاَصْلَ الشَّجَرِ لَيُنَادِي بِالْمُؤْمِنِ هٰذَا كَافِرٌ يَسْتَتِرُ بِي فَتَعَالَ اقْتُلْهُ، قَالَ: فَلَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ حَتّٰى تَرَوْنَ أُمُورًا يَتَفَاقَمُ شَأْنُهَا فِي أَنْفُسِكُمْ تَسَائَلُونَ بَيْنَكُمْ: هَلْ كَانَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ لَكُمْ مِنْهَا ذِكْرًا، وَحَتّٰى تَزُولَ جِبَالٌ عَنْ مَرَاسِيهَا، ثُمَّ عَلٰى اَثَرِ ذٰلِكَ الْقَبْضُ، وَاَشَارَ بِيَدِهٖ، قَالَ: ثُمَّ شَهِدَ خُطْبَةً أُخْرٰى، قَالَ: فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ مَا قَدَّمَهَا وَلَا اَخَّرَهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

◇◇ حضرت ثعلبہ بن عباد عبدی رضی اللہ عنہ کا تعلق کا بصرہ سے ہے، وہ فرماتے ہیں: ایک دن وہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں حاضر ہوئے تو انہوں نے اپنے خطبہ میں درجہ ذیل واقعہ سنایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک مرتبہ میں اور ایک انصاری لڑکا نشانہ بازی کر رہے تھے، جب سورج لوگوں کی نگاہوں میں آسمان میں دو یا تین نیزوں کی مقدار میں رہ گیا تو کالا ہو گیا اور اتنا اندھیرا ہو گیا، لگتا تھا کہ رات ہو گئی، تو ہم میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: میرے ساتھ مسجد میں چلو، خدا کی قسم! ہم اس سورج کی حالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کریں گے، تو ہم مسجد میں آ گئے، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم میدان کی طرف نکل چکے تھے، ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہو لئے۔ حضرت سمرہ کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور ہمیں نماز پڑھائی، اس نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا لمبا قیام کیا کہ اس سے پہلے کبھی کسی نماز میں اتنا لمبا قیام نہیں کیا تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز ہمیں سنائی نہیں دے رہی تھی۔ حضرت سمرہ کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت میں بھی ایسے ہی کیا اور دوسری رکعت کے قعدے میں تھے کہ سورج روشن ہو گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو: میں انسان ہوں اور اللہ کا رسول ہوں، میں تمہیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔ اگر تم سمجھتے ہو کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے احکام تم تک پہنچانے میں کوتاہی کی ہے تو مجھے بتاؤ تاکہ میں اللہ کے احکام اس طرح پہنچاؤں جس طرح پہنچانے کا حق ہے۔ اور اگر تم سمجھتے ہو کہ میں نے اللہ کے احکام پہنچا دیئے ہیں تو بھی مجھے بتا دو (سمرہ) کہتے ہیں: لوگ کھڑے ہو کر کہنے لگے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے اپنے رب کے احکام پہنچا دیئے ہیں اور اپنی امت کو نصیحت دی ہے اور اپنی ذمہ داری ادا کی ہے۔ (سمرہ) کہتے ہیں: پھر سب لوگ خاموش ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ سورج اور چاند کا گرہن اور ان ستاروں کا اپنے مقام سے ہٹنا، بڑے بڑے لوگوں کے مرنے کی وجہ سے ہوتا ہے، یہ جھوٹ بولتے ہیں (جبکہ حقیقت یہ ہے کہ) یہ اللہ کی ایک نشانی ہے، جسکے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزماتا

ہے کہ ان میں سے کون کون توبہ کرتا ہے۔

خدا کی قسم! میں نے اس نماز کے دوران وہ تمام حالات دیکھ لئے ہیں جو تم پر دنیا اور آخرت میں آنیوالے ہیں، خدا کی قسم! قیامت سے پہلے تیس جھوٹے لوگ آئیں گے، ان میں سے سب سے آخری کا نام دجال ہوگا، اس کی بائیں آنکھ، ابویحییٰ کی طرح ضائع ہوگی (ابویحییٰ بوڑھے انصاری آدمی تھے) جب وہ ظاہر ہوگا تو وہ اپنے آپ کو خدا سمجھے گا، اس پر جو ایمان لائے گا، اسکو سچا سمجھے گا اور اسکی اتباع کریگا، اس کے پچھلے تمام نیک عمل ضائع ہو جائیں گے اور جو اس کا انکار کریگا اور اسکو جھٹلائے گا تو اس کے گزشتہ اعمال میں سے کسی کی وجہ سے بھی اس کو سزا نہ دی جائے گی اور وہ ساری زمین پر پھرے گا، سوائے حرم اور بیت المقدس کے۔ تمام مومنین بیت المقدس میں محصور ہو جائیں گے پھر بہت شدید زلزلے آئیں گے پھر ان میں عیسیٰ بن مریم تشریف لائیں گے، تو اللہ تعالیٰ دجال اور اس کے لشکر کو شکست دیگا، یہاں تک کہ دیواریں اور درخت بھی مومنوں کو پکار کر کہیں گے کہ یہ کافر میرے پیچھے چھپا ہوا ہے، آؤ، اس کو قتل کرو، آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم کچھ ایسے امور دیکھو گے جنہیں تم بہت بڑا سمجھ رہے ہو گے تم ایک دوسرے سے پوچھو گے: کیا تمہارے نبی ﷺ نے ان میں سے کوئی بات نہیں بتائی؟ پھر پہاڑ اپنی جگہوں سے سرک جائیں گے پھر اس کے بعد قیامت آجائے گی اور آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ بھی کیا۔

حضرت ثعلبہ فرماتے ہیں: میں سمرہ کے دوسرے خطبہ میں حاضر ہوا تو انہوں نے یہ حدیث ذکر کی اور اس میں کوئی لفظ آگے پیچھے نہیں تھا۔

✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1231۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دَرَسْتَوَيْهِ الْفَارِسِیُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ الْفَارِسِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِیُّ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ الشَّمْسَ كَسَفَتْ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَظَنَّ النَّاسُ اَنَّمَا انْكَسَفَتْ لِمَوْتِهٖ، فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّمَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَقُوْمُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَاِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ، وَادْعُوْا وَتَصَدَّقُوْا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت (عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس دن رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا، اس دن سورج کو گرہن لگا، لوگ سمجھے کہ شاید ان کی وفات کی وجہ سے سورج گرہن ہوا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ کھڑے

حدیث 1231:

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر یمامه بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 995 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1400 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 2828 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 13095

ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! چاند اور سورج اللہ کی نشانیاں ہیں، ان کو کسی کی موت اور حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، جب تم گرہن کو دیکھو تو نماز پڑھو، اللہ کا ذکر کرو، دعائیں مانگو اور صدقہ کرو۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1232۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَتَّابٍ الْعَبْدِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ مُوْسٰى بْنُ مَسْعُوْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❖ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

گزشتہ حدیث کی ایک شاہد حدیث موجود ہے جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے۔ (شاہد حدیث درج ذیل ہے)

1233۔ اَخْبَرَنَاهُ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، وَمُحَمَّدٌ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّيْ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَتَاقَةٍ حِيْنَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ

❖ حضرت عبدالعزیز بن محمد رضی اللہ عنہ اپنی سند کے ہمراہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرو۔

1234 ...۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَدْلُ، وَاَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ السَّدُوْسِيُّ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَقَالَ فِيْهِ: فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوْا، وَتَصَدَّقُوْا، وَاَعْتِقُوْا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

❖ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہوا، پھر اس کے بعد پوری

حدیث 1232:

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ1987ء' رقم الحدیث: 2384 اخرجه ابو عبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث: 26969 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 6159 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 319

حدیث ہے اور اس کے اندر یہ ارشاد بھی موجود ہے۔ ''جب تم سورج گرہن دیکھوتو اللہ سے دعائیں مانگو، نماز پڑھو، صدقہ کرو، اور غلام آزاد کرو۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

1235۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ دَاوُدَ اَبُوْ يَحْيَى الْخَفَّافُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، اَنَّ الشَّمْسَ انْكَسَفَتْ، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى انْجَلَتْ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ، وَلٰكِنَّهُمَا خَلْقَانِ مِنْ خَلْقِهِ، وَيُحْدِثُ اللّٰهُ فِيْ خَلْقِهِ مَا شَاءَ، ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا تَجَلّٰى لِشَيْءٍ مِّنْ خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ، فَاَيُّهُمَا انْخَسَفَ، فَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْجَلِيَ، اَوْ يُحْدِثَ اللّٰهُ اَمْرًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ

✧✧ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: (ایک مرتبہ) سورج گرہن ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں ادا کیں یہاں تک کہ سورج روشن ہو گیا، پھر فرمایا: چاند اور سورج کو کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ اپنی تخلیق میں سے کسی کو روشن کرتا ہے تو وہ اس کے سامنے عاجزی کرتی ہے، اس لئے جب ان دونوں میں سے کسی ایک کو بھی گرہن لگے تو نماز میں مشغول ہو جاؤ یہاں تک کہ سورج روشن ہو جائے یا اللہ تعالیٰ کا کوئی اور امر ظاہر ہو۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ بیان نہیں کیا

1236۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى الْحِيْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ قَطَنٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ اُصَدِّقُ يُرِيْدُ عَآئِشَةَ، قَالَتْ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيَامًا شَدِيْدًا يَّقُوْمُ بِالنَّاسِ، ثُمَّ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُوْمُ، ثُمَّ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُوْمُ، ثُمَّ يَرْكَعُ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ، فَرَكَعَ الثَّالِثَةَ، ثُمَّ سَجَدَ حَتّٰى اَنَّ رِجَالًا يَوْمَئِذٍ لَّيُغْشٰى عَلَيْهِمْ مِمَّا قَامَ بِهِمْ حَتّٰى اَنَّ سِجَالَ الْمَآءِ لَتُصَبُّ عَلَيْهِمْ يَقُوْلُ: اِذَا رَكَعَ، قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، وَاِذَا رَفَعَ، قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حَتّٰى تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا عِبَادَهُ، فَاِذَا كَسَفَا فَافْزَعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، اِنَّمَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ، مِنْ حَدِيْثِ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نے بہت لمبا قیام کیا، تمام لوگ بھی ساتھ قیام کر رہے تھے، پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا، پھر کھڑے ہوئے پھر رکوع کیا، پھر کھڑے ہوئے، پھر رکوع کیا، اس طرح آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ہر رکعت میں تین رکوع کیے، پھر تیسری مرتبہ رکوع کیا، پھر سجدہ کیا، اس دن جو لوگ آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے، ان میں سے کئی لوگوں پر غشی طاری ہوگئی اور ان پر ڈول بھر بھر پانی بہایا گیا، جب آپ ﷺ رکوع کرتے تو ''اللہ اکبر'' کہتے اور جب رکوع سے اٹھاتے تو ''سمع الله لمن حمده'' کہتے۔ (آپ ﷺ نے مسلسل نماز جاری رکھی) یہاں تک کہ سورج روشن ہوگیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: چاند اور سورج کو کسی کی موت وحیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، یہ تو اللہ کی نشانیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے۔ اس لئے جب ان کو گرہن لگے تو نماز میں مشغول ہو جاؤ۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہی حدیث معاذ بن ہشام پھر ان کے والد پھر قتادہ پھر عطاء اور پھر عبیدہ بن عمیر سے روایت کی ہے۔ تاہم اس کے الفاظ کچھ مختلف ہیں۔

1237- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسَى الْقَاضِيْ بِبُخَارٰى، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَقَرَاَ سُوْرَةً مِّنَ الطِّوَالِ، وَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ، فَقَرَاَ مِنَ الطِّوَالِ، ثُمَّ رَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ يَدْعُو حَتّٰى تَجَلّٰى كُسُوْفُهَا الشَّيْخَانِ قَدْ هَجَرَا اَبَا جَعْفَرٍ الرَّازِيَّ، وَلَمْ يُخَرِّجَا عَنْهُ وَحَالُهُ عِنْدَ سَائِرِ الْاَئِمَّةِ اَحْسَنُ الْحَالِ، وَهٰذَا الْحَدِيْثُ فِيْهِ اَلْفَاظٌ وَرُوَاتُهُ صَادِقُوْنَ

✧✧ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سورج گرہن ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نمازِ کسوف پڑھائی اور طوال میں سے ایک سورۃ پڑھی اور پانچ مرتبہ رکوع کیا اور دو سجدے کیے پھر دوسری رکعت میں کھڑے ہوئے اور طوال میں سے ایک سورۃ پڑھی پھر پانچ مرتبہ رکوع کیا اور دو سجدے کیے پھر قبلہ رو ہو کر بیٹھے دعا مانگتے رہے یہاں تک کہ گرہن ختم ہو گیا......

❖ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابوجعفر رازی کی روایات نقل نہیں کیں حالانکہ تمام آئمہ ان کے بارے میں اچھے خیالات رکھتے ہیں۔ اور اس حدیث میں کچھ مزید الفاظ بھی ہیں۔ اور اسکے تمام راوی صادق ہیں۔

1238- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ قَبِيْصَةَ الْهِلَالِيِّ، قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ فَزِعًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ، وَاَنَا مَعَهُ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِيْنَةِ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَاَطَالَ فِيْهِمَا الْقِيَامَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَانْجَلَتْ، فَقَالَ: اِنَّمَا هٰذِهِ الْآيَاتُ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهَا فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا يَعْنِىْ فَصَلُّوْا كَاَحْدَثِ صَلٰوةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَالَّذِىْ عِنْدِىْ اَنَّهُمَا عَلَّلَاهُ بِحَدِيْثِ رَيْحَانَ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ قَبِيْصَةَ، وَحَدِيْثٍ يَرْوِيْهِ مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ وُهَيْبٍ لَا يُعَلِّلُهُ حَدِيْثُ رَيْحَانَ، وَعَبَّادٍ

✧✧ حضرت قبیصہ ہلالی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہوا، آپ گھبرائے ہوئے، اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے، میں اس دن مدینہ میں آپ کے ہمراہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھائیں، ان میں بہت لمبا قیام کیا پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے اور گرہن ختم ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ خوف دلاتا ہے۔ جب تم ان کو دیکھو تو اس طرح نماز پڑھو جیسے تم نے ابھی ابھی فرضی نماز پڑھی ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو ریحان بن سعید کی اس حدیث کی وجہ سے معلل قرار دیا ہے۔ جس کی سند عباد بن منصور پھر ایوب پھر ابو قلابہ پھر ہلال بن عامر سے ہوتی ہوئی قبیصہ تک پہنچتی ہے اور وہ حدیث جس کو موسیٰ بن اسماعیل نے وہیب سے روایت کیا ہے اس کو ریحان اور عباد کی حدیث معلل نہیں کرتی۔

1239 - اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِىُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اللَّيْثِ الرَّازِىُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا عَمِّىْ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِىْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، كُلٌّ قَدْ حَدَّثَنِىْ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ، قَالَ: فَحَزَرْتُ

حدیث 1238:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1185 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 20626 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 6131 اخرجه ابوجعفر الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" طبع دارالکتب العلمیه بیروت الطبعة الاولٰی 1399ھ رقم الحدیث: 1800

حدیث 1239:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 1481 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 24714 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 6136 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 1866

قِرَائَتَهُ، فَرَاَيْنَا اَنَّهُ قَرَاَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: فَاَطَالَ الْقِرَائَةَ فَحَزَرْتُ قِرَائَتَهُ، فَرَاَيْتُ اَنَّهُ قَرَاَ سُورَةَ الِ عِمْرَانَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ، وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِلَفْظٍ اٰخَرَ

✧✧ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور لوگوں کو نماز کسوف پڑھائی میں نے آپ علیہ السلام کی قراءت کا اندازہ لگایا، میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ بقرہ پڑھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسجدے کیے پھر دوسری رکعت میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لمبی قرأت کی، میرے اندازے کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس رکعت میں) سورۃ ال عمران کی تلاوت کی تھی۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1240۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَرَاَ قِرَائَةً طَوِيلَةً يُجْهَرُ بِهَا فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوفِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا

✧✧ اُمّ المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف میں بلند آواز سے لمبی قرأت کی۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا

1241۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ صَفْوَانَ، حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ النَّضْرِ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، قَالَ: كَانَتْ ظُلْمَةٌ عَلٰى عَهْدِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: فَاَتَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا حَمْزَةَ، هَلْ كَانَ يُصِيْبُكُمْ مِثْلُ هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَعَاذَ اللّٰهِ، اِنْ كَانَ الرِّيْحُ لَيَشْتَدُّ فَيُبَادِرُ اِلَى الْمَسْجِدِ مَخَافَةَ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ هٰذَا هُوَ ابْنُ النَّضْرِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَقَدِ احْتَجَّا بِالنَّضْرِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن نضر رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کہ انس بن مالک کے زمانے میں اندھیرا چھا گیا تو میں انس بن مالک کے پاس آیا اور ان سے پوچھا: اے ابوحمزہ! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تمہیں کبھی ایسا واقعہ پیش آیا؟ تو

حدیث1241:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث:1196

(انس نے) کہا: خدا کی پناہ! اگر کبھی شدید آندھی چلتی تو رسول اللہ ﷺ قیامت کے خوف سے جلدی سے مسجد میں آجاتے۔

✤✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا اور یہ عبیداللہ نضر بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں۔ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نضر کی روایات نقل کی ہیں۔

1242ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيِّ الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلانَ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كُسُوْفٍ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نمازِ کسوف پڑھائی اور ہمیں آپ ﷺ کی (قرأت کی) آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1243ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ الْجلاب، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ، فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَتَصَدَّقُوا وَصَلُّوْا، وَكَبِّرُوْا، وَادْعُوا اللّٰهَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سورج گرہن ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں، ان کو کسی شخص کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، جب تم گرہن دیکھو تو صدقہ کرو، نماز پڑھو، تکبیر پڑھو اور اللہ سے دعائیں کرو۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا

1244ـ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ

حدیث 1242:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 562 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1264 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 20172 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 2851 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 6796

بَكْرٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ بِمِثْلِ صَلَاتِكُمْ هٰذَا فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَآلِهٖ اَجْمَعِيْنَ

✧✧ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چانداور سورج کے گرہن کے موقع پر تمہاری اس نماز جیسی دو رکعتیں پڑھائی۔

✣✣ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اُس حدیث کو نقل نہیں کیا۔

كتاب الصلوة الخوف

نمازخوف کا بیان

1245 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْيَانَ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا اَبِى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِى الْاَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ، فَقَالَ: اَيُّكُمْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ؟ فَقَامَ حُذَيْفَةُ فَصَفَّ النَّاسَ خَلْفَهُ صَفًّا، وَصَفًّا مُوَازِىَ الْعَدُوِّ، فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ انْصَرَفَ هٰؤُلَاءِ مَكَانَ هٰؤُلَاءِ، وَجَآءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً وَّلَمْ يَقْضُوا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا

✧✧ حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم سعید بن عاص کے ہمراہ طبرستان میں تھے، انہوں نے فرمایا: تم میں سے کس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ صلوٰۃ الخوف پڑھی ہے؟ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے ایک صف انکے پیچھے بنائی اور ایک صف دشمن کے مقابلے میں کھڑی رہی، انہوں نے اپنے پیچھے کھڑے ہوؤں کو ایک رکعت پڑھائی، پھر یہ نماز چھوڑ کر ان کی جگہ پر جا کر کھڑے ہو گئے اور وہ ان کے پیچھے آ گئے، آپ نے ان کو بھی ایک رکعت پڑھائی اور کسی نے بھی (امام کے

حدیث 1245:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 1246 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 23437 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحدیث: 1343 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 1452 اخرجه ابوبکر الکوفی' فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد' ریاض' سعودی عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحدیث: 8273 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 5843 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 1918 اخرجه ابوجعفر الطحاوی فی "شرح معانی الآثار" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' الطبعة الاولیٰ' 1399ھ' رقم الحدیث: 1713

پیچھے پوری) نماز نہیں پڑھی۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس طرح نقل نہیں کیا

1246۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ سُفْيَانَ، وَاَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ الزَّاهِدُ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُعْشُمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي الْجَهْمِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلّٰى بِذِي قَرَدٍ صَلٰوةَ الْخَوْفِ رَكْعَةً رَكْعَةً، وَلَمْ يَقْضُوا هٰذَا شَاهِدٌ لِّلْحَدِيثِ الَّذِي قَبْلَهُ، وَهُوَ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قرد میں صلوٰۃ الخوف کی ایک ایک رکعت پڑھائی۔ اور لوگوں نے نماز قضا نہیں کی۔

✤✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور یہ گزشتہ حدیث کی شاہد ہے۔

1247۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُو حُذَيْفَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي الْجَهْمِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِذِي قَرَدٍ، فَصَفَّ خَلْفَهُ صَفًّا وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ ذَهَبُوا اِلٰى مَصَافِّ اُولٰئِكَ، وَجَاءَ اُولٰئِكَ اِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ، وَصَلَّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الْاَلْفَاظِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قرد میں (اس طریقے سے) نمازِ خوف پڑھائی کہ ایک صف آپ کے پیچھے تھی اور دوسری صف دشمن کے مقابلے میں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک رکعت پڑھا دی، پھر یہ لوگ (ایک رکعت پڑھنے کے بعد) ان کی جگہ پر چلے گئے اور وہ ان کی جگہ پر آ گئے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک رکعت پڑھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا

1248۔ اَخْبَرَنِي اَبُو عَمْرِو بْنُ اَبِي جَعْفَرٍ الْمُقْرِئُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ

حدیث 1248:

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 5816 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الکبیر" طبع مکتبہ العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 6277

اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُوْنِيُّ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، اَنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الْقَوْسِ، فَقَالَ: صَلِّ فِي الْقَوْسِ، وَاطْرَحِ الْقَرْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ اِنْ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ سَمِعَ مِنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، اَنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الْقَوْسِ فَقَالَ: صَلِّ فِي الْقَوْسِ، وَاطْرَحِ الْقَرْنَ، هٰذَا وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہودیوں کے عبادت خانے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہاں نماز پڑھ لو اور جو (بت وغیرہ) سامنے ہو اسکو گرا دو۔

✧✧ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، اگر محمد بن ابراہیم تیمی نے سلمہ بن اکوع کا یہ بیان سن رکھا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہودیوں کے عبادت خانے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہاں نماز پڑھ لو اور سامنے جو بت وغیرہ ہو، اس کو گرا دو اس حدیث کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے نقل نہیں کیا۔

1249- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ بِهَمَذَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ الْهَادِ، حَدَّثَنِيْ شُرَحْبِيْلُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِّنْ خَلْفِهِ، وَطَائِفَةٌ مِّنْ وَّرَاءِ الطَّائِفَةِ الَّتِيْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُعُوْدٌ وُجُوْهُهُمْ كُلُّهُمْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَبَّرَتِ الطَّائِفَتَانِ فَرَكَعَ فَرَكَعَتْ مَعَهُ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ خَلْفَهُ وَالْاٰخَرُوْنَ قُعُوْدٌ، ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوْا اَيْضًا وَالْاٰخَرُوْنَ قُعُوْدٌ، ثُمَّ قَامَ فَقَامُوْا وَنَكَصُوْا خَلْفَهُ حَتّٰى كَانُوْا مَكَانَ اَصْحَابِهِمْ قُعُوْدًا، وَاَتَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى، فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ وَالْاٰخَرُوْنَ قُعُوْدٌ، ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَتِ الطَّائِفَتَانِ كِلْتَاهُمَا فَصَلَّوْا لِاَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدِ احْتَجَّا بِجَمِيْعِ رُوَاتِهِ غَيْرِ شُرَحْبِيْلَ وَهُوَ تَابِعِيٌّ مَّدَنِيٌّ غَيْرُ مُتَّهَمٍ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز خوف کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو ایک جماعت آپ کے پیچھے کھڑی ہوئی۔ اور ایک جماعت ان کے پیچھے بیٹھ گئی، ان سب کے چہرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی: تو دونوں جماعتوں نے تکبیر کہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو جو جماعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھی، انہوں نے رکوع کر لیا اور جو ان کے بھی پیچھے تھے، وہ بیٹھے رہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے والوں نے بھی سجدہ کیا۔ اور ان کے پیچھے والے بیٹھے رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے والے بھی

کھڑے ہوگئے۔ پھر یہ لوگ پیچھے کھسکتے ہوئے ان لوگوں کی صف تک چلے گئے جو بیٹھے ہوئے تھے اور وہ دوسری جماعت (جو پہلے بیٹھی رہی انہوں) نے آکر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک رکعت پڑھی اور دو سجدے کیے۔ پھر حضور علیہ السلام نے سلام پھیر دیا اور دوسرے بیٹھے رہے۔ پھر جب آپ علیہ السلام نے سلام پھیر دیا تو دونوں جماعتیں اٹھ کر کھڑی ہوئیں اور انہوں نے خود بخود ایک رکعت اور دو سجدے ادا کیے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے تمام راویوں کی روایات نقل کی ہیں سوائے شرحبیل کے، حالانکہ یہ مدنی، تابعی غیر متہم ہیں۔

1250- حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْمُقْرِءُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ، قَالَتْ: فَصَدَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ صَدْعَتَيْنِ، فَصُفَّتْ طَائِفَةٌ وَّرَائَهُ، وَقَامَتْ طَائِفَةٌ، وِجَاءَ الْعَدُوُّ، قَالَتْ: فَكَبَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَبَّرَتِ الطَّائِفَةُ الَّذِيْنَ صَفُّوا خَلْفَهُ، ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعُوْا، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوْا، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَرَفَعُوْا، ثُمَّ مَكَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَسَجَدُوْا لِاَنْفُسِهِمِ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ قَامُوا، ثُمَّ نَكَصُوا عَلٰى اَعْقَابِهِمْ يَمْشُونَ الْقَهْقَرٰى حَتّٰى قَامُوا مِنْ وَرَائِهِمْ، وَاَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَفُّوا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرُوْا، ثُمَّ رَكَعُوْا لِاَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ سَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَتَهُ الثَّانِيَةَ فَسَجَدُوْا مَعَهُ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكْعَتِهِ وَسَجَدُوْا لِاَنْفُسِهِمِ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ قَامَتِ الطَّائِفَتَانِ جَمِيعًا فَصَفُّوا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً فَرَكَعُوْا جَمِيعًا، ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوْا جَمِيعًا، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ وَرَفَعُوْا مَعَهُ، كُلُّ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيعًا جِدًّا لَا يَاْلُو اَنْ يُخَفِّفَ مَا اسْتَطَاعَ، ثُمَّ سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَرَكَهُ النَّاسُ فِي صَلَاتِهِ كُلِّهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَهُوَ اَتَمُّ حَدِيثٍ، وَاَشْفَاهُ فِي صَلٰوةِ الْخَوْفِ

✧✧ اُمّ المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے صلوٰۃ الخوف پڑھائی، آپ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا، ان میں سے ایک جماعت آپ ﷺ کے پیچھے کھڑی ہوگئی اور دوسری دشمن کے آگے کھڑی ہوگئی، اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے تکبیر کہی تو آپ ﷺ کے ہمراہ اس جماعت نے بھی تکبیر کہی جو آپ ﷺ کے پیچھے صف بستہ تھے پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا، انہوں نے بھی رکوع کیا پھر آپ ﷺ نے سجدہ کیا، انہوں نے بھی سجدہ کیا پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا انہوں نے بھی سر اٹھالیا پھر رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور انہوں نے دوسرا سجدہ خود ہی کیا پھر وہ لوگ کھڑے ہوئے اور اپنی ایڑیوں کے بل الٹے پاؤں چلتے ہوئے پیچھے لوٹ گئے، یہاں تک کہ یہ لوگ دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پیچھے جا کر

کھڑے ہو گئے، پھر دوسری جماعت آئی اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے صف بنائی پھر انہوں نے تکبیر کہی پھر خود ہی سجدہ کیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے دوسرا سجدہ کیا، تو انہوں نے بھی آپ کے ہمراہ سجدہ کیا، پھر رسول اللہ ﷺ (اگلی) رکعت میں کھڑے ہو گئے اور ان لوگوں نے دوسرا سجدہ خود ہی کیا، پھر دونوں جماعتیں اکٹھی رسول اللہ ﷺ کے پیچھے صف بنا کر کھڑی ہو گئیں، آپ ﷺ نے ان کو رکوع کروایا، ان سب نے رکوع کیا، پھر آپ ﷺ نے سجدہ کیا اور آپ ﷺ کے ہمراہ ان سب نے بھی سجدہ کیا، پھر آپ ﷺ نے سجدہ سے سر اٹھا لیا، اور انہوں نے بھی اپنا سر اٹھا لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ تمام عمل بہت تیزی سے کیا اور انہوں نے نماز کے مختصر کرنے میں ذرا کوتاہی نہ کی، پھر رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا، انہوں نے بھی سلام پھیرا، پھر رسول اللہ ﷺ (نماز سے فارغ ہو کر جب) کھڑے ہوئے تو تمام لوگ آپ کی تمام نماز میں شرکت کر چکے تھے۔

✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور نماز خوف کے حوالے سے یہ حدیث سب سے جامع ہے۔

1251۔ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ الْاَهْوَازِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَلِيْفَةَ الْبَكْرَاوِيُّ، حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحُمْرَانِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْقَوْمِ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ، وَجَآءَ الْاٰخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ

سَمِعْتُ اَبَا عَلِيٍّ الْحَافِظَ، يَقُوْلُ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اَشْعَثُ الْحُمْرَانِيُّ لَمْ يَكْتُبْهُ اِلَّا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ، قَالَ الْحَاكِمُ: وَاِنَّهُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

✧ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نمازِ خوف کے طور پر مغرب کی نماز کی تین رکعتیں پڑھائیں، یہ لوگ نماز سے فارغ ہوئے (اور چلے گئے) اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم (جنہوں نے ابھی تک نماز نہیں پڑھی تھی) آ گئے۔ حضور علیہ السلام نے ان کو بھی تین رکعتیں پڑھائیں۔

✤ (امام حاکم کہتے ہیں) میں نے ابوعلی الحافظ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔ اشعث الحمرانی نے اس حدیث کو اسی اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے، امام حاکم کہتے ہیں: یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

1252۔ خَبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ الدَّبَّاسُ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ الصَّائِغُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُسْفَانَ، وَعَلَى الْمُشْرِكِيْنَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ

حدیث 1251

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ه/1970ء رقم الحديث: 1638

فَصَلَّيْنَا الظُّهْرَ، فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: لَقَدْ اَصَبْنَا غِرَّةً، لَقَدْ اَصَبْنَا غَفْلَةً، لَوْ كُنَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ وَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ، فَنَزَلَتْ ايَةُ الْقَصْرِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَالْمُشْرِكُوْنَ اَمَامَهُ، فَصَفَّ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفٌّ، وَصَفَّ بَعْدَ ذٰلِكَ الصَّفِّ صَفٌّ اخَرُ، فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَكَعُوْا جَمِيْعًا، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ، وَقَامَ الْاٰخَرُوْنَ يَحْرُسُوْنَهُمْ، فَلَمَّا صَلّٰى هٰؤُلَاءِ السَّجْدَتَيْنِ، وَقَامُوا سَجَدَ الْاٰخَرُوْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا خَلْفَهُمْ، ثُمَّ تَاَخَّرَ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ اِلٰى مَقَامِ الْاٰخَرِيْنَ، وَرَكَعُوْا جَمِيْعًا، ثُمَّ سَجَدَ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَقَامَ الْاٰخَرُوْنَ يَحْرُسُوْنَهُمْ، فَلَمَّا جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ سَجَدَ الْاٰخَرُوْنَ، ثُمَّ جَلَسُوا جَمِيْعًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، فَصَلَّاهَا بِعُسْفَانَ وَصَلَّاهَا يَوْمَ بَنِيْ سُلَيْمٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوعیاش الزرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عسفان میں تھے اور مشرکوں کے سپہ سالار خالد بن ولید تھے، ہم نے نماز ظہر ادا کی، مشرکوں نے پروگرام بنایا کہ ہمارے پاس بہت اچھا موقع ہے کہ مسلمان نماز میں (جنگ کی طرف) متوجہ نہیں ہوتے، اگر ہم ان پر اس وقت حملہ کریں جب یہ نماز کی حالت میں ہوتے ہیں (تو ہمیں کامیابی مل سکتی ہے) تو ظہر اور عصر کے درمیان ''نماز قصر'' کی آیت نازل ہوگئی، جب نماز عصر کا وقت ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رو ہو کر کھڑے ہوئے اور مشرکین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھے۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک صف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بنائی اور اس صف کے پیچھے ایک اور صف بنالی، پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو دونوں صفوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رکوع کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو جو صف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھی انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سجدہ کیا اور ان سے پیچھے والی صف والے صحابہ رضی اللہ عنہم ان کی حفاظت کی غرض سے کھڑے رہے پھر جب اگلی صف والوں نے دو سجدہ کر لئے اور کھڑے ہو گئے تو پچھلی صف والوں نے سجدے کر لئے پھر اگلی صف والے پیچھے کھسک گئے اور پچھلی صف میں جا کر کھڑے ہو گئے (اور پیچھے والے آگے ہو گئے) پھر دونوں صفوں والوں نے رکوع کیا اور اگلی صف والوں نے سجدہ کیا جبکہ پیچھے والے ان کی حفاظت کی غرض سے کھڑے رہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور اگلی صف والے بھی بیٹھ گئے اور پیچھے والوں نے سجدہ کر لیا۔ پھر یہ سب لوگ بیٹھ گئے اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کا سلام پھیرا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز ''عسفان'' میں پڑھی اور بنی سلیم کے دن پڑھی۔

✥✥ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1253- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَنَسٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، اَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، يُحَدِّثُ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، اَنَّهُ سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ، هَلْ صَلَّيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ؟ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: نَعَمْ، قَالَ مَرْوَانُ: مَتٰى؟ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: عَامَ غَزْوَةِ نَجْدٍ، قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ

صَلٰوةِ الْعَصْرِ فَقَامَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ وَّطَائِفَةٌ اُخْرٰى مُقَابِلَ الْعَدُوِّ، وَظُهُوْرُهُمْ اِلَى الْقِبْلَةِ، فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَبَّرُوْا جَمِيعًا الَّذِيْنَ مَعَهُ وَالَّذِيْنَ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ، ثُمَّ رَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَّاحِدَةً، وَرَكَعَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِىْ خَلْفَهُ، ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِىْ تَلِيْهِ وَالْاٰخَرُوْنَ قِيَامٌ مُّقَابِلَ الْعَدُوِّ، ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِىْ مَعَهُ، وَذَهَبُوْا اِلَى الْعَدُوِّ فَقَابَلُوْهُمْ وَاَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِىْ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ كَمَا هُوَ، ثُمَّ قَامُوا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً اُخْرٰى وَرَكَعُوْا مَعَهُ وَسَجَدُوْا مَعَهُ، ثُمَّ اَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِىْ كَانَتْ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَّمَنْ مَّعَهُ، ثُمَّ كَانَ السَّلَامُ، فَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمُوا جَمِيعًا، فَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ، وَلِكُلِّ رَجُلٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةٌ رَكْعَةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ مروان بن حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ نے (کبھی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ''صلوٰۃ الخوف'' پڑھی ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں۔ مروان نے پوچھا: کب؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: غزوۂ نجد کے سال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر کے لئے کھڑے ہوئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت آپ کے ہمراہ کھڑی ہوگئی اور دوسری جماعت دشمنوں کے مقابلے میں کھڑی رہی، ان کی پشت قبلہ کی طرف تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو جتنے لوگ آپ کے ہمراہ جماعت میں شریک تھے ان سب نے تکبیر کہی اور جو دشمن کے مقابلے میں کھڑے ہوئے تھے، انہوں نے بھی تکبیر کہی۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع کیا تو آپ کے ہمراہ جو جماعت تھی، انہوں نے بھی رکوع کیا، جبکہ دوسری جماعت دشمن کے مقابلے میں کھڑی رہی پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور آپ کے ہمراہ جو جماعت تھی وہ اٹھے اور جا کر دشمن کے مقابلے میں کھڑے ہوگئے اور یہ جماعت جو کہ دشمن کے مقابلے میں تھی آئی، انہوں نے آ کر خود ہی رکوع بھی کیا اور سجدہ بھی کیا اور اس دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدستور کھڑے رہے۔ پھر یہ لوگ (دو سجدے کرنے کے بعد) کھڑے ہوگئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت کا رکوع کیا تو ان لوگوں نے بھی آپ کے ہمراہ رکوع کیا، آپ نے سجدہ کیا تو انہوں نے بھی آپ کے ہمراہ سجدہ کیا۔ پھر وہ جماعت بھی آ گئی جو دشمن کے مقابلے میں کھڑی تھی انہوں نے آ کر خود ہی رکوع اور سجدہ کیا اور اس دوران رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھ نماز پڑھنے والی پہلی جماعت کے لوگ بیٹھے رہے، اس کے بعد سلام کا موقع تھا، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اور آپ کے ہمراہ تمام لوگوں نے سلام پھیرا، اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں اور دونوں جماعتوں کی ایک ایک ہوئی۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

کتاب الجنائز

نماز جنازہ کا بیان

1254- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا اَبِى، وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، قَالَا: اَنْبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ، عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِمْ وَعَبَّاسٌ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَكِى، فَتَمَنّٰى عَبَّاسٌ الْمَوْتَ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَمِّ، لَا تَتَمَنَّ الْمَوْتَ، فَاِنَّكَ اِنْ كُنْتَ مُحْسِنًا، فَاِنْ تُؤَخَّرْ تَزْدَدْ اِحْسَانًا اِلٰى اِحْسَانِكَ خَيْرٌ لَّكَ، وَاِنْ كُنْتَ مُسِيئًا فَاِنْ تُؤَخَّرْ فَتُسْتَعْتَبْ مِنْ اِسَائَتِكَ خَيْرٌ لَّكَ، فَلَا تَتَمَنَّ الْمَوْتَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ قَيْسٍ، عَنْ خَبَّابٍ، لَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَتَمَنّٰى الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهُ

✧✧ حضرت اُمّ فضل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے تو آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ بہت شدید بیمار تھے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے موت کی تمنا کی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے چچا! موت کی تمنا مت کرو، کیونکہ اگر تم نیک ہو تو موت جتنی دیر سے آئے گی، آپ کی نیکیوں پر نیکیاں بڑھتی جائیں گی اور یہ آپ کے لئے بہت بہتر ہے۔ اور اگر تم گنہگار ہو تو موت جتنی دیر سے آئے گی تمہیں گناہوں کی معافی مانگنے کا اتنا ہی زیادہ موقع مل جائے گا، اس لئے موت کی تمنا مت کرو۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا، جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے قیس کے حوالے سے خباب کا یہ بیان نقل کیا ہے "اگر رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث 1254:

اخرجه ابويعلىٰ الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 7076 اخرجه ابن ابي اسامه في "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبوية' مدينه منوره 1413ھ/1992ء' رقم الحديث: 1082 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 26916 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 44

نے موت کی تمنا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی تمنا کرتا''۔

1255- اَخْبَرَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِیْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ السُّلَمِیُّ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ بِلَالِ بْنِ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، قَالَ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلا اُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ مِنْ شِرَارِكُمْ ؟ قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: خِيَارُكُمْ اَطْوَلُكُمْ اَعْمَارًا، وَاَحْسَنُكُمْ عَمَلا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں خبردوں کہ تم میں سب سے بہترین شخص کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس کی عمر لمبی ہو اور اس کے اعمال اچھے ہوں۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ مذکورہ حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ (شاہد حدیث درج ذیل ہے)

1256- حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكَاتِبُ، اَنْبَاَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، وَيُوْنُسٍ، وَثَابِتٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ، اَنَّ رَجُلا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اَیُّ النَّاسِ خَيْرٌ ؟ قَالَ: مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ، قَالَ: فَاَیُّ النَّاسِ شَرٌّ ؟ قَالَ: مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ

✧✧ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سے سب سے بہتر کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس کی عمر طویل ہو اور عمل نیک ہوں''۔ اس نے پوچھا: سب سے برا شخص کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی عمر لمبی ہو اور اعمال برے ہوں۔

1257- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا

حدیث 1255:

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 6319

حدیث 1257:

اخرجہ ابو عیسیٰ الترمذی' فی "جامعہ" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2142 اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ' قاہرہ' مصر رقم الحدیث: 13432 اخرجہ ابوحاتم البستی فی "صحیحہ" طبع موسسہ الرسالہ' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 341 اخرجہ ابویعلیٰ الموصلی فی "مسندہ" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 3821 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الاوسط" طبع دارالحرمین' قاہرہ' مصر' 1415ھ' رقم الحدیث: 1941 اخرجہ ابوعبداللہ القضاعی فی "مسندہ" طبع موسسۃ الرسالۃ' بیروت' لبنان 1407ھ/ 1986ء' رقم الحدیث: 1390

مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَّارٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، جَمِيعًا، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ، قَالَ: فَقِيلَ: كَيْفَ يَسْتَعْمِلُهُ ؟ قَالَ: يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ بِاِسْنَادٍ صَحِيحٍ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے عمل کرواتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: اللہ تعالیٰ اس سے کیسے عمل کرواتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے کو موت سے پہلے نیک عمل کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اسناد صحیح کے ہمراہ گزشتہ حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے۔ (جو کہ درج ذیل ہے)

1258۔ اَخْبَرَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا عَسَلَهُ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَا عَسَلُهُ ؟ قَالَ: يُوَفِّقُ لَهُ عَمَلًا صَالِحًا بَيْنَ يَدَيْ اَجَلِهِ حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهُ جِيرَانُهُ، اَوْ قَالَ: مَنْ حَوْلَهُ

✧✧ حضرت عمر بن حمق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ اپنے کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو شہد کھلاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: کیسے شہد کھلاتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی موت سے پہلے اس کو نیک عمل کی توفیق دیتا ہے حتیٰ کہ اس کے پڑوسی اس سے خوش ہو جاتے ہیں۔ یا (شاید فرمایا) اس کے اردگرد والے لوگ خوش ہو جاتے ہیں۔

1259۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا مُحَاضِرُ

حدیث 1258:

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 342 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث: 3298 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله بيروت لبنان 1405ھ/1984ء رقم الحديث: 183 اخرجه ابومحمد الكسی فی "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 489

حدیث 1259:

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2878 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 14583 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 7319 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 1901 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 1013

بْنُ الْمُوَرِّعِ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، وَاَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى الْحِيْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَرَشِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، اَنْبَانَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجْهُ الْبُخَارِيُّ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بندے کو اسی حالت پر اٹھایا جائے گا جس حالت پر وہ مرے گا۔

✥ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے، لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

1260- اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْخُرَاسَانِيُّ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، اَنْبَانَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّهُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِيَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَهَا، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْمَيِّتَ يُبْعَثُ فِيْ ثِيَابِهِ الَّتِيْ يَمُوْتُ فِيْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: جب حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے نئے کپڑے منگوا کر پہنے، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میت کو انہی کپڑوں میں اٹھایا جائے گا جن میں وہ مرے گا۔

✥ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1260أ- عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَنَا اَبُوْ هَانِءٍ الْخَوْلَانِيُّ، وَعَمْرُو بْنُ مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ، سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَّاتَ عَلٰى مَرْتَبَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الْمَرَاتِبِ بُعِثَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى شَرْطِهِمَا

✧✧ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ان مراتب میں سے کسی مرتبے پر مرے گا، قیامت کے دن اسی پر اٹھایا جائے گا۔

✥ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

حدیث 1260:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 3114 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 7316 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبری" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب' 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 6395 اخرجه ابو[illegible] الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت لبنان' (طبع ثانی) 1403ھ' رقم الحدیث: 6203

1261- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّكْسَكِيِّ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلا مَرَّتَيْنِ يَقُولُ: اِذَا كَانَ الْعَبْدُ يَعْمَلُ عَمَلا صَالِحًا فَشَغَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ مَرَضٌ، اَوْ سَفَرٌ، كُتِبَ لَهُ كَصَالِحِ مَا كَانَ يَعْمَلُ، وَهُوَ صَحِيحٌ مُّقِيمٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوایک دومرتبہ نہیں (بلکہ کئی مرتبہ) فرماتے سنا ہے کہ بندہ نیک عمل کرتا ہو پھر وہ بیماری یا سفر کی وجہ سے وہ عمل نہ کر پائے تو اس کے نامہ اعمال میں بدستور وہ ثواب لکھا جاتا رہے گا جو وہ حالت صحت واقامت میں کیا کرتا تھا۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

1262- اَخْبَرَنَا اَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُلاعِبِ بْنِ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءِ بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ عَرَفَ فِيهِ الْمَوْتَ، قَالَ: قَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ حُبِّ الْيَهُودِ، فَقَالَ: قَدْ اَبْغَضَهُمْ سَعْدُ بْنُ زُرَارَةَ فَمَهْ، فَلَمَّا مَاتَ اَتَاهُ ابْنُهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ قَدْ مَاتَ فَاَعْطِنِي قَمِيصَكَ اُكَفِّنْهُ فِيهِ، فَنَزَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَهُ، فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ ابن ابی کی مرض الموت میں عیادت کرنے تشریف لے گئے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس پہنچے تو اس میں موت کے آثار پہچان لئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تجھے یہودیوں کی محبت سے منع کیا کرتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مزید) فرمایا: ان میں سے بدترین دشمن ''سعد بن زرارہ'' ہے، اس کو چھوڑ دے، جب

حدیث 1261:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3091 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 19694 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 6339

حدیث 1262:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3094 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 390

وہ مرگیا تو اس کا بیٹا نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن ابی مرگیا ہے، آپ مجھے اپنی قمیص عطا فرمائیں تاکہ میں اس میں اس کو کفن دوں، نبی اکرم ﷺ نے اپنی قمیض اتار کر اس کو دے دی۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1263۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِیْ لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ، وَلَا بِرْذَوْنٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ میری عیادت کے لئے نہ تو خچر پر سوار ہو کر تشریف لاتے اور نہ گھوڑے پر۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1264۔ حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ قَطَنٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى، عَنْ عَلِیٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ رَّجُلٍ يَّعُوْدُ مَرِيْضًا مُمْسِيًا اِلَّا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَّسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ حَتّٰى يُصْبِحَ، وَكَانَ لَهُ خَرِيْفٌ فِی الْجَنَّةِ، وَمَنْ اَتَاهُ مُصْبِحًا خَرَجَ مَعَهُ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَّسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ حَتّٰى يُمْسِیَ، وَكَانَ لَهُ خَرِيْفٌ فِی الْجَنَّةِ

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ لِاَنَّ جَمَاعَةً مِّنَ الرُّوَاةِ اَوْقَفُوْهُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، وَمَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰى، عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنْهُمَا، وَاَنَا عَلٰى

حدیث 1263:

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دارابن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ 1987ء' رقم الحدیث: 5340 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 3096 اخرجه ابو عیسٰی الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 3851 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 15053 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 7501 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 2140

حدیث 1264:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 3098 اخرجه ابو عیسٰی الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 969 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 975

اَصْلِیْ فِی الْحُکْمِ لِرَاوِی الزِّیَادَةِ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص شام کے وقت کسی مریض کی عیادت کے لئے جاتا ہے، اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہوئے نکلتے ہیں اور صبح تک دعا کرتے رہتے ہیں اور اس شخص کے لئے جنت میں ایک باغ ہے اور جو شخص صبح کے وقت کسی مریض کی عیادت کرنے نکلے اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو کہ شام تک اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا کیونکہ راویوں کی ایک جماعت ہے جنہوں نے اس حدیث کو حکم بن عتیبہ اور منصور بن المعتمر سے ابن ابی لیلیٰ کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ تک موقوف رکھا ہے جس کو شعبہ نے روایت کیا ہے اور میں راوی کی زیادتی کے سلسلے میں اپنی اصل پر قائم ہوں۔

1265 - اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَیْلِیُّ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ، قَالَ: عَادَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَجَعٍ کَانَ بِعَیْنَیَّ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَلَهٗ شَاهِدٌ صَحِیْحٌ مِّنْ حَدِیْثِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

✧✧ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میری آنکھوں میں درد تھا جس کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کیلئے تشریف لائے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی درج ذیل حدیث، مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

1266 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِیٍّ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی بْنِ کَثِیْرٍ الْحِمْصِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰی، حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ عَدِیٍّ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: عَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ مِنْ رَّمَدٍ کَانَ بِهٖ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن ارقم کی آشوبِ چشم کی وجہ سے عیادت کی۔

1267 - حَدَّثَنَا بَکْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّیْرَفِیُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِیُّ، حَدَّثَنَا مَکِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، حَدَّثَنَا الْجُعَیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، اَنَّ اَبَاهَا، قَالَ: اشْتَکَیْتُ بِمَکَّةَ فَجَائَنِیْ

حدیث 1265:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3102 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ / 1994ء رقم الحدیث: 6380 اخرجه ابن ابی اسامه فی "مسند الحارث" طبع مرکز خدمة السنة والسیرة النبویه مدینه منوره 1413ھ / 1992ء رقم الحدیث: 247

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِي، وَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى جَبْهَتِي، ثُمَّ مَسَحَ صَدْرِي وَبَطْنِي، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا، وَاَتِمِمْ لَهُ هِجْرَتَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ

❖❖ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بنت سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں کہ میں مکہ میں بیمار پڑ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کیلئے تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میری پیشانی پہ رکھا، پھر میرے سینے اور پیٹ کو ملا پھر یوں دعا مانگی "یا اللہ سعد کو شفاء دے اور اسکی ہجرت کو پورا کردے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

1268- اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَاتِمٍ الْعَدْلُ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْقَاضِي بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ اَبُوْ خَالِدٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَّمْ يَحْضُرْ اَجَلُهُ، فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ: اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ اِلَّا عَافَاهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث 1267:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3104 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2355 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 7504 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 6381

حدیث 1268:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3106 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 2083 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 2137 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 10883 اخرجه ابويعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 2483 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامی دارعمار بيروت لبنان/عمان 1405ھ 1985ء رقم الحديث: 35 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 12272 اخرجه ابومحمد الكسی فی "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 718 اخرجه ابوبكر الكوفی فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 23572

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی کی عیادت کو جائے اور اس کے پاس سات مرتبہ یہ دعا مانگے ": اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ " (میں عرش عظیم کے مالک اللہ عظیم سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفاء عطا فرمائے) اگر اس کو موت نہ آئی ہوئی ہو، اللہ اس مرض سے اس کو شفاء دے دے گا۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1269- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَقَعَدَ عِنْدَ رَاْسِهٖ، ثُمَّ قَالَ سَبْعَ مَرَّاتٍ: اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ عُوْفِيَ اِنْ لَمْ يَكُنْ اَجَلُهٗ حَضَرَ

هٰذَا حَدِيْثٌ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِّنْ رِوَايَةِ الْمِصْرِيِّيْنَ، عَنِ الْمَدَنِيِّيْنَ، عَنِ الْكُوْفِيِّيْنَ لَمْ نَكْتُبْهُ عَالِيًا اِلَّا عَنْهُ، وَقَدْ خَالَفَ الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ الثِّقَاتِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان بھائی کی عیادت کو جائے اور اسکے سر کے پاس بیٹھ کر سات مرتبہ یہ دعا مانگے "اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ" (میں عرش عظیم کے مالک اللہ عظیم سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفاء عطا فرمائے) اسے شفاء دے دی جائے گی بشرطیکہ اس کی موت کا وقت نہ آ گیا ہو۔

یہ حدیث شاہد ہے، صحیح ہے اور مصریوں کی مدنیوں سے روایت کے معاملے میں غریب ہے۔ ہم سند عالی انہی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔ یہ حدیث منہال بن عمرو سے روایت کرنے میں حجاج بن ارطاۃ نے ثقہ راویوں کی مخالفت کی ہے (جیسا کہ درجہ ذیل حدیث میں ہے)

1270- اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ عَادَ اَخَاهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ، وَلَمْ يَحْضُرْ اَجَلُهٗ، فَقَالَ: اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَ فُلَانًا مِّنْ مَّرَضِهٖ سَبْعَ مَرَّاتٍ اِلَّا شَفَاهُ اللّٰهُ مِنْهُ هٰذَا مِمَّا لَا يُعَدُّ خِلَافًا فَاِنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ اَرْطَاةَ دُوْنَ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ فِي الْحِفْظِ وَالْاِتْقَانِ، فَاِنْ ثَبَتَ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ مِنْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ، فَاِنَّهٗ شَاهِدٌ لِّسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ

✧✧ حجاج بن ارطاۃ نے منہال بن عمرو کے بعد عبداللہ بن الحارث کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیادت کو جائے اور سر کے پاس بیٹھ کر سات مرتبہ یہ دعا مانگے: اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَ فُلَانًا مِّنْ مَّرَضِهٖ" میں عرش عظیم کے مالک اللہ عظیم سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفاء عطا فرمائے۔ اگر اس کی موت کا وقت نہ آ گیا ہو تو اسے شفاء دے دی جائے گی۔

✣✣ اس طرح کے اختلاف کو اختلاف شمار نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ حجاج بن ارطاۃ، عبدربہ بن سعید اور ابوخالد دالانی سے حفظ اور اتقان میں کم درجہ رکھتے ہیں۔ اور ان روایات میں سے اگر عبداللہ بن حارث کی روایت ثابت ہو تو یہ سعید بن جبیر کی حدیث کی شاہد قرار دی جا سکتی ہے۔

1271- اَخْبَرَنِی اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی نَصْرٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبِرِیُّ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ، فِیمَا قُرِءَ عَلٰی مَالِكٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، وَحَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمُزَكِّی، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ السُّلَمِیِّ، اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ اَبِی الْعَاصِ قَدِمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ اَخَذَهُ وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُبْطِلُهُ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَعَمَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ضَعْ يَمِينَكَ عَلٰی مَكَانِكَ الَّذِی تَشْتَكِی، وَامْسَحْ بِهٖ سَبْعَ مَرَّاتٍ، وَقُلْ: اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ فِی كُلِّ مَسْحَةٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ اِنَّمَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ، مِنْ حَدِيثِ الْجُرَيْرِیِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ

✧✧ حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس قدر شدید درد میں مبتلا تھے قریب تھا کہ اس کی وجہ سے ان کی موت واقع ہو جاتی، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا تو ان کا گمان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنا ہاتھ درد کی جگہ پر رکھ کر سات مرتبہ ملو اور ہر دفعہ ملتے ہوئے پڑھو "اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ" میں اللہ کی عزت اور قدرت کی پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو میں پاتا ہوں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلہ میں جریری کی وہ حدیث نقل کی ہے جس کی سند یزید بن عبداللہ بن شخیر کے واسطے عثمان بن ابی العاص تک پہنچی ہے تاہم اس کے الفاظ کچھ مختلف ہیں۔

1272- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مِلْحَانَ، حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِی اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زِيَادَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِیِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِیِّ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ،

حدیث 1271:

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2202 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث: 17937 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 2964 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 10839 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 8342

اَنَّ رَجُلَيْنِ اَقْبَلا يَلْتَمِسَانِ الشِّفَاءَ مِنَ الْبَوْلِ، فَانْطَلَقَ بِهِمَا اِلٰى اَبِى الدَّرْدَاءِ فَذَكَرَا وَجَعَ اُنْثَيَيْهِمَا لَهُ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنِ اشْتَكٰى مِنْكُمْ شَيْئًا، اَوِ اشْتَكَاهُ اَخٌ لَّهُ فَلْيَقُلْ: رَبَّنَا اللّٰهُ الَّذِىْ فِى السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِى السَّمَآءِ، فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِى الْاَرْضِ، وَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَخَطَايَانَا، اِنَّكَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ، فَاَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ، وَشِفَاءً مِّنْ شِفَائِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجْهِ فَيَبْرَاُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدِ احْتَجَّ الشَّيْخَانِ بِجَمِيْعِ رُوَاةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرِ زِيَادَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَهُوَ شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ قَلِيْلُ الْحَدِيْثِ

✧✧ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی ایسے دو آدمیوں سے ملاقات ہوئی جو پیشاب سے شفاء ڈھونڈ رہے تھے۔ (یعنی ان کو پیشاب کا کوئی عارضہ لاحق تھا) فضالہ فرماتے ہیں: میں ان کو حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا، انہوں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو اپنی تکلیف کے بارے میں بتایا، تو حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بولے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تم میں سے کسی شخص کو تکلیف ہو یا تمہارے کسی بھائی کو تکلیف ہو تو اس کو چاہیے کہ یوں دعا مانگے: "رَبَّنَا اللّٰهُ الَّذِىْ فِى السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِى السَّمَآءِ، فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِى الْاَرْضِ، وَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَخَطَايَانَا، اِنَّكَ رَبُّ الطَّيِّبِينَ، فَاَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ، وَشِفَاءً مِّنْ شِفَائِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجْهِ فَيَبْرَاُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى"

("اے وہ اللہ! جس کی حکومت آسمانوں میں بھی ہے، تیرا نام مقدس ہے، تیری حکومت آسمانوں اور زمینوں میں ہے جس طرح تیری رحمت آسمانوں میں ہے، اسی طرح اپنی رحمت زمین پر بھی عطا فرما اور ہمارے گناہوں اور خطاؤں کو معاف فرما، بے شک تو طیبین کا رب ہے، ہم پر تو اپنی رحمت اور شفاء نازل فرما"۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف جاتی رہے گی)۔

✣ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے زیاد بن محمد کے علاوہ اس حدیث کے تمام راویوں کی روایات نقل کی ہیں اور "زیاد" اہل مصر کے شیوخ میں سے ہیں، ان کی روایت کردہ احادیث کی تعداد بہت کم ہے۔

1273۔ اَخْبَرَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مِهْرَانَ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا عَادَ اَحَدُكُمْ مَرِيضًا فَلْيَقُلِ: اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَاُ لَكَ عَدُوًّا اَوْ يَمْشِى لَكَ اِلٰى صَلٰوةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث 1272:

اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3892 اخرجه ابو عبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 10876 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 8636

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص کسی مریض کی عیادت کو جائے تو یوں دعا مانگے "اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَيَنكَأُ لَكَ عَدُوًّا اَوْيَمْشِي لَكَ اِلَى الصَّلٰوةِ" ."اے اللہ: اپنے بندے کو شفاء عطاء فرما تا کہ یہ تیرے دشمنوں سے لڑ سکے یا نماز کے لئے چل کر جا سکے"۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1274۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْبَجَلِيُّ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الرَّجُلَ تَكُوْنُ لَهُ الْمَنْزِلَةُ عِنْدَ اللّٰهِ فَمَا يَبْلُغُهَا بِعَمَلٍ فَلَا يَزَالُ يَبْتَلِيْهِ بِمَا يَكْرَهُ حَتّٰى يُبْلِغَهُ ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک مقام لکھا ہوا ہوتا ہے لیکن وہ اپنے عمل کے سبب اس مقام تک نہیں پہنچتا تو اس کو مسلسل آزمائشوں میں مبتلا کیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ ان کے سبب اس مقام کو پا لیتا ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1275۔ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ نَصْرٍ الدَّارَبَرْدِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُتَيٍّ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمَّا حُضِرَ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِبَنِيْهِ: انْطَلِقُوا فَاجْنُوْا لِيْ ثِمَارَ الْجَنَّةِ، قَالَ: فَخَرَجَ بَنُوْهُ فَاسْتَقْبَلَتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، فَقَالُوْا: اَيْنَ تُرِيْدُوْنَ يَا بَنِيْ اٰدَمَ ؟ قَالُوْا: بَعَثَنَا اَبُوْنَا لِنَجْنِيَ لَهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ، قَالَ: ارْجِعُوْا فَقَدْ كُفِيْتُمْ، قَالَ: فَرَجَعُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى دَخَلُوْا عَلٰى اٰدَمَ، فَلَمَّا رَاٰتْهُمْ حَوَّاءُ ذُعِرَتْ مِنْهُمْ وَجَعَلَتْ

حديث 1273:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3107 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 6600 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 2974 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 344

حديث 1274:

اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 6095 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 2908

تَـدْنُو إِلَى اٰدَمَ وَتَلْتَصِقُ بِهِ، فَقَالَ لَهَا اٰدَمُ: إِلَيْكِ عَنِّيْ إِلَيْكِ عَنِّيْ، فَمِنْ قِبَلِكِ أُتِيتُ خَلِّ بَيْنِيْ وَبَيْنَ مَلَائِكَةِ رَبِّي، قَـالَ: فَقَبَضُوا رُوْحَهُ، ثُمَّ غَسَّلُوْهُ وَحَنَّطُوْهُ وَكَفَّنُوْهُ، ثُمَّ صَلَّوْا عَلَيْهِ، ثُمَّ حَفَرُوْا لَهُ ثُمَّ دَفَنُوْهُ، ثُمَّ قَالُوْا: يَا بَنِيْ اٰدَمَ هٰذِهِ سُنَّتُكُمْ فِيْ مَوْتَاكُمْ، فَكَذَاكُمْ فَافْعَلُوا

هٰـذَا حَـدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَهُوَ مِنَ النَّوْعِ الَّذِيْ لَا يُوْجَدُ لِلتَّابِعِيِّ إِلَّا الرَّاوِي الْوَاحِدُ، فَإِنَّ عُتَيَّ بْنَ ضَمْرَةَ السَّعْدِيَّ لَيْسَ لَهُ رَاوٍ غَيْرُ الْحَسَنِ، وَعِنْدِيْ أَنَّ الشَّيْخَيْنِ عَلَّلَاهُ بِعِلَّةٍ أُخْرٰى، وَهُوَ أَنَّهُ رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أُبَيٍّ دُوْنَ ذِكْرِ عُتَيٍّ

✧✧ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدم علیہ السلام کا آخری وقت آیا تو آپ علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے کہا: جاؤ میرے لئے جنت کے کچھ پھل لے کر آؤ۔ آپ علیہ السلام کے بیٹے (پھل لینے) چل دیئے۔ آگے سے فرشتوں سے ملاقات ہوگئی، فرشتوں نے پوچھا: اے آدم علیہ السلام کے بیٹو! تم کہاں جا رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہمارے والد نے ہمیں جنت کے پھل لینے کے لئے بھیجا ہے، فرشتوں نے کہا: تم لوٹ جاؤ، کیونکہ جتنے پھل تم نے کھانے تھے، کھا لئے ہیں (حضور علیہ السلام) فرماتے ہیں: یہ لوگ فرشتوں کے ہمراہ واپس لوٹ آئے اور آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوگئے، جب حضرت حواء رضی اللہ عنہا نے ان کو دیکھا تو ان سے خوفزدہ ہو کر آدم علیہ السلام کے قریب آگئیں اور ان کے ساتھ چپکنے لگیں، آدم علیہ السلام نے ان سے فرمایا: میرے اور میرے رب کے فرشتوں کے درمیان راستہ چھوڑ دو، آپ فرماتے ہیں: پھر فرشتوں نے آپ علیہ السلام کی روح کو قبض کیا پھر ان کو غسل دیا، ان کو خوشبو لگائی اور ان کو کفن پہنایا پھر ان کی نماز جنازہ پڑھی پھر ان کے لئے قبر کھود کر آپ علیہ السلام کو اس میں دفن کر دیا۔ پھر فرمایا: اے بنی آدم! مردوں کے متعلق تمہارا یہ طریقہ ہے لہٰذا اسی طریقے پر تم عمل کرتے رہنا۔

✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا اور اس حدیث کا تعلق اس نوع کے ساتھ ہے کہ جب تابعی سے روایت کرنے والا صرف ایک شخص ہو، کیونکہ اس کی سند میں عتی بن ضمرہ السعدی کا ''حسن'' کے علاوہ اور کوئی راوی نہیں ہے جبکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس حدیث کو ایک دوسری وجہ سے معلل قرار دیا ہے اور وہ وجہ یہ ہے کہ یہ حدیث حسن کے واسطے سے ان کے والد سے روایت کی گئی ہے۔ اس میں ''عتی'' کا ذکر نہیں ہے۔

1276۔ أَخْبَرَنَاهُ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، أَنْبَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا ابْـنُ وَهْـبٍ، أَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ مَالِكٍ الْمَعَافِرِيُّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ اٰدَمُ رَجُلًا طُوَالًا فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيلًا وَفِيْ اٰخِرِهِ، أَنَّهُ قَـالَ: خَـلُّـوْا بَيْـنِـيْ وَبَيْـنَ رُسُـلِ رَبِّي، فَإِنَّكِ أَدْخَلْتِ عَلَيَّ هٰذَا، فَقَبَضُوا نَفْسَهُ وَغَسَّلُوْهُ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ ثَلَاثًا، وَكَـفَّـنُـوْهُ وَصَـلَّوْا عَلَيْهِ وَدَفَنُوْهُ، ثُمَّ قَالُوْا: هٰذِهِ سُنَّةُ بَنِيكَ مِنْ بَعْدِكَ هٰذَا لَا يُعَلِّلُ حَدِيْثَ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، فَإِنَّهُ أَعْرَفُ بِحَدِيْثِ الْحَسَنِ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمِصْرَ، وَاللهُ أَعْلَمُ

✧✧ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدم علیہ السلام بہت لمبے قد والے تھے پھر اس کے بعد آپ نے طویل حدیث ذکر فرمائی اور اس کے آخر میں فرمایا: میرے اور میرے رب کے فرشتوں کے بیچ میں سے ہٹ جاؤ کیونکہ تو نے اس کو میرے اوپر داخل کر دیا ہے۔ پھر انہوں نے آپ کی روح کو قبض کیا، آپ کو پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ تین مرتبہ غسل دیا، آپ کو کفن پہنایا، نماز جنازہ پڑھی اور دفنا دیا۔ پھر بولے! تمہارے بعد یہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ (اسی پر عمل کرتے رہنا)

❖ یہ حدیث یونس بن عبید کی حدیث کو معلل نہیں کرتی کیونکہ اہل مدینہ اور اہل مصر میں سے حسن کی احادیث کے سب سے زیادہ واقف یہی تھے۔ (واللہ علم)

1277- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَانَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحِ الْاَشْعَرِيِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: عَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرِيضًا مِّنْ وَعَكٍ كَانَ بِهٖ، وَمَعَهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبْشِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: هِيَ نَارِى اُسَلِّطُهَا عَلٰى عَبْدِى الْمُؤْمِنِ فِى الدُّنْيَا لِتَكُوْنَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ فِى الْاٰخِرَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مریض کی عیادت فرمائی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوش ہو جاؤ، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میری آگ ہے، اس کو میں اپنے کسی بندے پر دنیا میں اس لئے مسلط کرتا ہوں تاکہ وہ آخرت میں آگ سے بچ جائے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1278- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، قَالَا: اَنْبَانَا هِشَامُ بْنُ عَلِيِّ السِّيْرَافِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، اَنْ يَّحْيَى بْنَ اَبِىْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا قِلَابَةَ، حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: طَرَقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعٌ، فَجَعَلَ يَتَقَلَّبُ عَلٰى فِرَاشِهٖ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوْ صَنَعَ هٰذَا بَعْضُنَا لَخُشِىَ اَنْ تَجِدَ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُشَدَّدُ عَلَيْهِ، وَلَيْسَ مِنْ مُؤْمِنٍ يُصِيبُهُ نَكْبَةٌ، اَوْ وَجَعٌ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ خَطِيئَةً وَّرَفَعَ لَهُ دَرَجَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید درد اٹھا جس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر لوٹ پوٹ ہو رہے تھے، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی تکلیف اگر ہم میں سے کسی کو ہوتی تو آپ اس کو بھی اسی حال

پر پاتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک مومن پر سختی آتی ہے اور کسی بھی مومن کو کوئی درد یا تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے گناہ معاف فرماتا ہے اور اس کے درجات بلند فرماتا ہے

❖❖ یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1279۔ اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِیْهُ بِالرِّیِّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِیُّ، حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ کَثِیْرِ بْنِ عُفَیْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ یَزِیْدَ، عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: عَادَ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ لَهَا: اَهِیَ اُمُّ مِلْدَمٍ ؟ قَالَتْ: نَعَمْ فَلَعَنَهَا اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبِّیْهَا، فَاِنَّهَا تَغْسِلُ ذُنُوْبَ الْعَبْدِ کَمَا یُذْهِبُ الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، اِنَّمَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ، بِغَیْرِ هٰذَا اللَّفْظِ مِنْ حَدِیْثِ حَجَّاجِ بْنِ اَبِیْ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری خاتون کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا اس کو بخار ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! وہ بخار کو گالیاں دینے لگی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بخار کو گالیاں مت دو، کیوں کہ یہ بندے کے گناہوں کو ایسے ختم کر دیتا ہے جیسے آگ لوہے کے زنگ کو ختم کر دیتی ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان لفظوں کے ہمراہ نقل نہیں کیا، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث حجاج بن ابی عثمان کے واسطے ابوالزبیر سے نقل کی ہے تاہم اس کے الفاظ مختلف ہیں۔

1280۔ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِیْهُ، حَدَّثَنَا تَمِیْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ الْمُغِیْرَةِ، حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: اَتَتِ الْحُمّٰی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَتْ عَلَیْهِ فَقَالَ: مَنْ اَنْتِ ؟ قَالَتْ: اَنَا اُمُّ مِلْدَمٍ، فَقَالَ: اَتُهْدَیْنَ اِلٰی اَهْلِ قُبَاءَ ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَتِیهِمْ فَحَمُّوا، وَلَقُوا مِنْهَا شِدَّةً فَاشْتَکَوْا اِلَیْهِ، فَقَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا لَقِیْنَا مِنَ الْحُمّٰی، قَالَ: اِنْ شِئْتُمْ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَکَشَفَهَا عَنْکُمْ، وَاِنْ شِئْتُمْ کَانَتْ لَکُمْ طُهُوْرًا

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بخار حاضر ہوا اور (آنے کی) اجازت مانگی، آپ ﷺ نے پوچھا: تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا: میں بخار ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اہلِ قباء کے پاس جاؤ گے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو جاؤ ان کے پاس۔ چنانچہ وہ لوگ بہت شدید بخار میں مبتلا ہوئے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں اللہ سے دعا کرتا ہوں اور تم لوگ (فوراً) شفا یاب ہو جاؤ گے لیکن اگر تم چاہو تو (کچھ دن رہنے دو کیونکہ) یہ تمہارے لیے طہارت دہندہ ہے۔

✤✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1281۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ فِىْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهٗ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن اپنے جان، مال اور اولاد کے حوالے سے مسلسل آزمائش میں رہتا ہے، حتیٰ کہ جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملتا ہے تو اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

✤✤ یہ حدیث امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا
مذکورہ حدیث کی ایک صحیح شاہد حدیث بھی موجود ہے۔ (جو کہ درج ذیل ہے)

1282۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: وَصَبُ الْمُؤْمِنِ كَفَّارَةٌ لِّخَطَايَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی بیماری اس کے لیے گناہوں کا کفارہ ہے۔

1283۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيْ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِىْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَعْرَابِيٍّ: هَلْ اَخَذَتْكَ اُمُّ مِلْدَمٍ قَطُّ؟ قَالَ: وَمَا اُمُّ مِلْدَمٍ؟ قَالَ: حَرٌّ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ، قَالَ: مَا وَجَدْتُّ هٰذَا قَطُّ، قَالَ: فَهَلْ اَخَذَكَ الصُّدَاعُ قَطُّ؟ قَالَ: وَمَا الصُّدَاعُ؟ قَالَ: عِرْقٌ يَضْرِبُ عَلَى الْاِنْسَانِ فِىْ رَاْسِهٖ، قَالَ: مَا وَجَدْتُّ هٰذَا قَطُّ، فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی سے فرمایا: تجھے کبھی ''ام ملدم'' نے پکڑا ہے؟ اس نے پوچھا: ''ام ملدم'' کیا ہوتی ہے۔؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جلد اور گوشت کے درمیان ''حرارت'' ہوتی ہے۔ اس نے کہا: میں نے یہ کبھی محسوس نہیں کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تجھے کبھی صداع نے پکڑا ہے؟ اس نے پوچھا: ''صداع'' کیا ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک رگ ہے، جو انسان کے سر میں درد کیا کرتی ہے۔ اس نے کہا: میں نے کبھی بھی یہ محسوس نہیں کیا۔ جب وہ پلٹ کر گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی جہنمی کو دیکھنا چاہتا ہو اس کو دیکھ لے۔

✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا

1284۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ زَيْدٍ التَّغْلِبِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا ضَرَبَ مِنْ مُؤْمِنٍ عِرْقٌ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهٖ خَطِيئَةً، وَكَتَبَ لَهٗ بِهٖ حَسَنَةً، وَرَفَعَ لَهٗ بِهٖ دَرَجَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَعِمْرَانُ بْنُ زَيْدٍ التَّغْلِبِيُّ شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ

✧ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی جب بھی آگ بھڑکتی ہے (یا کوئی بھی تکلیف آتی ہے تو) اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کا ایک گناہ معاف کرتا ہے اور اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور اس کا درجہ بلند کر دیا جاتا ہے۔

✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور عمران بن زید تغلبی اہل مکہ میں سے ہیں اور شیخ ہیں۔

1285۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، اَنْبَاَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ فِيْ جَسَدِهٖ يُؤْذِيهِ اِلَّا كَفَّرَ عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کے جسم میں کوئی تکلیف پہنچے تو اس کے بدلے میں اس کے گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔

✤ یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا ہے۔

1286۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلْمَانَ الْحَجْرِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ لَيَبْتَلِيْ عَبْدَهٗ بِالسَّقَمِ حَتّٰى يُكَفِّرَ ذٰلِكَ عَنْهُ كُلَّ

حدیث 1285:

اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحدیث: 16954 اخرجه ابوبكر الكوفی فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، ریاض، سعودی عرب، (طبع اول) 1409ھ، رقم الحدیث: 10809 اخرجه ابومحمد الكسی فی "مسنده" طبع مكتبة السنة، قاهره، مصر، 1408ھ/1988ء، رقم الحدیث: 415

حدیث 1286:

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین، قاهره، مصر، 1415ھ، رقم الحدیث: 8745 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبیر" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 1548

ذَنْبٍ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بیماری دے کر آزماتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1287- اَخْبَرَنِیْ اَبُو النَّضْرِ الْفَقِیْهُ، حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا قَبِیْصَةُ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِیْهُ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَیْفَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَیْمِرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ یُصَابُ بِبَلَاءٍ فِیْ جَسَدِهٖ اِلَّا اَمَرَ اللّٰهُ الْحَفَظَةَ الَّذِیْنَ یَحْفَظُوْنَهٗ اَنِ اکْتُبُوْا لِعَبْدِیْ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ مِّنَ الْخَیْرِ عَلٰی مَا کَانَ یَعْمَلُ، مَا دَامَ مَحْبُوْسًا فِیْ وَثَاقِیْ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کو کوئی بھی جسمانی تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ اُس کے محافظ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ جب تک یہ اس تکلیف میں مبتلا ہے اس وقت تک اس کے سابقہ معمولات کے مطابق روزانہ نیکیاں لکھتے رہو۔

✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1288- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ شَرِیْكٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ، عَنْ نَّافِعِ بْنِ یَزِیْدَ، حَدَّثَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِیْعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ السَّائِبِ، اَنَّ عَبْدَ الْحَمِیْدِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ حَدَّثَهٗ، عَنْ اَبِیْهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّمَا مَثَلُ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ حِیْنَ یُصِیْبُهُ الْوَعْكُ، اَوِ الْحُمّٰی کَمَثَلِ حَدِیْدَةٍ تَدْخُلُ النَّارَ فَیَذْهَبُ خَبَثُهَا وَیَبْقٰی طِیْبُهَا

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ رُوَاتُهٗ مَدَنِیُّوْنَ وَمِصْرِیُّوْنَ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندۂ مومن کو جب بخار یا کوئی اور تکلیف آتی ہے تو اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے لوہے کو آگ میں ڈال دیا جائے، جس سے اس کا زنگ ختم ہو جائے اور صاف ستھرا لوہا باقی بچ جائے۔

✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، اس کے تمام راوی مدنی ہیں "مصری" ہیں۔

1289- حَدَّثَنِیْ اَبُوْ مَنْصُوْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَتَکِیُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ سَهْلٍ اللَّبَّادُ،

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ حَلْبَسٍ يَزِيْدَ بْنِ مَيْسَرَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ اُمَّ الدَّرْدَاءِ، تَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ قَالَ: يَا عِيْسٰى اِنِّیْ بَاعِثٌ مِّنْ بَعْدِكَ اُمَّةً، اِنْ اَصَابَهُمْ مَا يُحِبُّوْنَ حَمِدُوا اللّٰهَ، وَاِنْ اَصَابَهُمْ مَا يَكْرَهُوْنَ احْتَسَبُوْا وَصَبَرُوْا، وَلَا حِلْمَ وَلَا عِلْمَ، فَقَالَ: يَا رَبِّ، كَيْفَ يَكُوْنُ هٰذَا لَهُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عِلْمَ ؟ قَالَ: اُعْطِيْهِمْ مِنْ حِلْمِیْ وَعِلْمِیْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے عیسیٰ علیہ السلام! میں تمہارے بعد ایک ایسی امت پیدا کرنے والا ہوں کہ ان کو اگر ایسی چیز پہنچے جو ان کو پسند ہو تو وہ اللہ کی حمد کریں گے اور شکر کریں گے اور اگر ان کو کوئی ایسی چیز پہنچے جو ان کو ناپسند ہو تو وہ اس پر شکر کریں گے، حالانکہ ان میں نہ علم ہوگا نہ حلم ۔ (حضرت عیسی علیہ السلام نے) عرض کی! اے میرے رب! جب ان میں علم و حلم نہیں ہوگا تو پھر وہ اتنے صابر و شکر کیسے ہوں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں ان کو اپنے حلم اور علم میں سے (حصہ) عطا کروں گا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

1290- حَدَّثَنِیْ بُكَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِیُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمَدِيْنِیِّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِیُّ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِیِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنَ، وَلَمْ يَشْكُنِیْ اِلٰى عُوَّادِهِ اَطْلَقْتُهُ مِنْ اَسَارِیْ، ثُمَّ اَبْدَلْتُهُ لَحْمًا خَيْرًا مِّنْ لَحْمِهِ، وَدَمًا خَيْرًا مِّنْ دَمِهِ، ثُمَّ يُسْتَاْنَفُ الْعَمَلَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میں اپنے بندہ مومن کو آزماتا ہوں اور وہ اپنی تکالیف کی شکایت نہیں کرتا تو میں اس کو قید سے آزاد کر دیتا ہوں پھر اس کا گوشت اچھے گوشت میں بدل دیتا ہوں اور اس کا خون اچھے خون میں بدل دیتا ہوں پھر وہ نئے سرے عمل شروع کر دیتا ہے، عبدالرحمٰن بن ازھر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندۂ مومن کو جب بخار یا کوئی اور تکلیف آتی ہے تو اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے لوہے کو آگ میں ڈال دیا جاتا ہے جس سے اس کا زنگ ختم ہو جائے اور صاف ستھرا لوہا باقی بچ جائے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث 1289:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 27585 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دار الحرمين' قاهره' مصر' 1415ه' رقم الحديث: 3252

1291 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مَيْمُوْنٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ بَغِيًّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ، اَوْ مَرَّتْ بِهِ فَبَسَطَ يَدَهُ اِلَيْهَا، فَقَالَتْ: مَهْ اِنَّ اللّٰهَ اَذْهَبَ بِالشِّرْكِ، وَجَآءَ بِالْاِسْلَامِ، فَتَرَكَهَا وَوَلّٰى، وَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلَيْهَا حَتّٰى اَصَابَ وَجْهُهُ الْحَائِطَ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: اَنْتَ عَبْدٌ اَرَادَ اللّٰهُ بِكَ خَيْرًا، اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَجَّلَ لَهُ عُقُوْبَةَ ذَنْبِهٖ حَتّٰى يُوَافِيَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں ایک بدکار عورت تھی، اس کے پاس سے ایک شخص گزرا یا (شاید یہ فرمایا کہ) وہ کسی مرد کے پاس سے گزری تو اس مرد نے اس عورت کی جانب ہاتھ بڑھایا، وہ آگے سے بولی: چھوڑو! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شرک ختم فرما دیا ہے اور اسلام بھیج دیا ہے۔ اس مرد نے عورت کو چھوڑ دیا اور پلٹ گیا اور اس عورت کی طرف دیکھنا شروع کر دیا تو چلتے چلتے وہ ایک دیوار سے ٹکرا گیا، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور سارا ماجرا کہہ سنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ بھلائی کا ارادہ رکھتا ہے۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے گناہ کی سزا فوراً دنیا ہی میں دیتا ہے جس کی وجہ سے قیامت کے دن وہ عذاب سے بچ جائے گا۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1292 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ اَفْلَحَ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ اَرْبَعُ خِلَالٍ: يُجِيْبُهُ اِذَا دَعَاهُ، وَيَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ، وَيُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ، وَيُشَيِّعُهُ اِذَا مَاتَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ اِنَّمَا اَخْرَجَاهُ مِنْ حَدِيْثِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ

✧✧ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر ۴ حق ہیں۔ (۱) جب اس کو دعوت دے تو اس کی دعوت کو قبول کرے۔ (۲) جب بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے۔ (۳) جب اس کو چھینک آئے تو اس کی چھینک کا جواب دے۔ (۴) جب مر جائے تو اس کے (جنازے کے) ساتھ جائے۔

حدیث 1291:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 16852 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 2911

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا امام بخاری علیہ الرحمہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اوزاعی کی وہ حدیث نقل کی ہے، جس میں انہوں نے زہری، پھر سعید کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بیان نقل کیا ہے کہ ''مسلم کے مسلم پر پانچ حق ہیں''۔

1293۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَاَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، قَالَ: جَآءَ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ يَعُوْدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ: اَجِئْتَ عَائِدًا، اَمْ شَامِتًا ؟ فَقَالَ: بَلْ جِئْتَ عَائِدًا، فَقَالَ عَلِيٌّ: اِنْ جِئْتَ عَائِدًا، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ اَتٰى اَخَاهُ عَائِدًا فَهُوَ فِيْ خُرَافَةِ الْجَنَّةِ، فَاِذَا جَلَسَ غَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ، وَاِنْ كَانَ غُدْوَةً صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَاِنْ كَانَ مُمْسِيًا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ لِخِلَافٍ عَلَى الْحُكْمِ فِيْهِ

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم عیادت کرنے آئے ہو یا ان کی تکلیف پر خوش ہونے آئے ہو؟ انہوں نے کہا: میں عیادت کی غرض سے آیا ہوں۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم (واقعی) عیادت کے لئے آئے ہو تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیادت کرنے آئے تو وہ جنت کے پھل چنتا ہے پھر جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو اللہ کی رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اگر وہ صبح کے وقت عیادت کرے تو ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ اور اگر شام کے وقت عیادت کرے تو ستر ہزار فرشتے صبح ہونے تک اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو اس لیے نقل نہیں کیا کہ اس کی سند میں ''حکم'' (نامی راوی) سے اختلاف موجود ہے۔

1294۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ، قَالَ: عَادَ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَّعِنْدَهٗ عَلِيٌّ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اَزَائِرًا جِئْتَ اَمْ عَائِدًا ؟ قَالَ: بَلْ عَائِدًا، فَقَالَ عَلِيٌّ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَّعُوْدُ مَرِيْضًا اِلَّا خَرَجَ مَعَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُشَيِّعُوْنَهٗ، اِنْ كَانَ مُصْبِحًا حَتّٰى يُمْسِيَ، وَكَانَ لَهٗ خَرِيْفٌ مِّنَ الْجَنَّةِ، وَاِنْ كَانَ مُمْسِيًا شَيَّعَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ، وَكَانَ لَهٗ خَرِيْفٌ مِّنَ الْجَنَّةِ

هٰذَا مِنَ النَّوْعِ الَّذِيْ ذَكَرْتُهٗ غَيْرَ مَرَّةٍ اَنَّ هٰذَا لَا يُعَلِّلُ ذٰلِكَ، فَاِنَّ اَبَا مُعَاوِيَةَ اَحْفَظُ اَصْحَابِ الْاَعْمَشِ،

وَالْاَعْمَشُ اَعْرَفُ بِحَدِيْثِ الْحَكَمِ مِنْ غَيْرِهِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی وہاں پر موجود تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ سے کہا: صرف دیکھنے آئے ہو یا عیادت کرنے؟ انہوں نے کہا: عیادت کرنے آیا ہوں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو کوئی مسلمان کسی مریض کی عیادت کے لیے نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے ہمراہ چلتے ہیں۔ اگر وہ صبح کے وقت عیادت کے لئے نکلتا ہے تو شام تک (فرشتے اس کے ہمراہ رہتے ہیں) اور اس کے لئے جنتی پھل ہیں۔ اور شام کے وقت وہ عیادت کو جائے تو صبح ہونے تک ستر ہزار فرشتے اس کے ہمراہ رہتے ہیں اور اس کے لئے جنتی پھل ہیں۔

✤✤ یہ حدیث اس قسم سے تعلق رکھتی ہے جس کا متعدد بار ہم نے ذکر کیا ہے کہ اس طرح کی حدیث ان وجوہات سے معلل نہیں ہوتی۔ کیونکہ ابومعاویہ اعمش کے اصحاب میں سے سب سے زیادہ حافظے والے ہیں۔ اور اعمش دوسروں کی بہ نسبت "حکم" کی روایات سے زیادہ واقف ہیں۔

1295۔ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْقَارِءُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، اَنْبَانَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَّمْ يَزَلْ يَخُوْضُ الرَّحْمَةَ حَتّٰى يَجْلِسَ، فَاِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو وہ اللہ کی رحمت میں داخل ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ (مریض کے پاس) بیٹھ جاتا ہے اور جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو رحمت الٰہی میں غوطہ لگاتا ہے۔

✤✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1296۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَنْصُوْرٍ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنِيْ

حدیث 1295:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 14299 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 2956 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 6375 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامي، دارعمار، بيروت، لبنان/عمان، 1405ھ 1985ء، رقم الحديث: 6375 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامي، دارعمار، بيروت، لبنان/عمان، 1405ھ 1985ء، رقم الحديث: 519 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 11481

يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ، فَإِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مریضوں کو کھانے پر تا پسند مت کرو کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ کھلاتا اور پلاتا ہے۔

✤✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1297۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيلِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ الْحَارِثِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عُمَرَ رَآهُ كَئِيبًا، فَقَالَ لَهُ: مَا لَكَ لَعَلَّهُ سَائَتْكَ اِمْرَةُ ابْنِ عَمِّكَ، قَالَ: لَا، وَاَثْنَى عَلَى اَبِي بَكْرٍ، وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ. كَلِمَةً لَا يَقُولُهَا عَبْدٌ عِنْدَ مَوْتِهِ اِلَّا فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَتَهُ، وَاَشْرَقَ لَوْنُهُ، فَمَا مَنَعَنِي اَنْ اَسْاَلَهُ عَنْهَا اِلَّا الْقُدْرَةَ عَلَيْهَا حَتّٰى مَاتَ، فَقَالَ عُمَرُ: اِنِّي لَاَعْرِفُهَا، فَقَالَ لَهُ طَلْحَةُ: وَمَا هِيَ ؟ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: هَلْ تَعْلَمُ كَلِمَةً هِيَ اَعْظَمُ مِنْ كَلِمَةٍ اَمَرَ بِهَا عَمَّهُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ لَهُ طَلْحَةُ: هِيَ وَاللّٰهِ هِيَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجْهُ مُسْلِمٌ، فَاَمَّا الْوَهْمُ الَّذِي اَتٰى بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، عَنْ مِسْعَرٍ

✧✧ حضرت یحییٰ بن طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو رنجیدہ خاطر اور پریشان دیکھا تو کہنے لگے: تجھے کیا ہوا ہے؟ شاید کہ تیرے چچا کے بیٹے کی بیوی نے تیرے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔ انہوں نے جواباً کہا: نہیں اور پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تعریف وتوصیف کی، پھر کہنے لگے: لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

حدیث 1296:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث:2040 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3444 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 19367 اخرجه ابويعلىٰ الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 1741 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث:807

حدیث 1297:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث:136 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث:10939 اخرجه ابويعلىٰ الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث:641

ایک ''کلمہ'' بولتے سنا تھا، اگر کوئی شخص موت کے وقت اس کو پڑھ لے تو موت کی سختی ختم ہو جاتی ہے۔ اور اس کا رنگ نکھر جاتا ہے اور میں حضور علیہ السلام سے وہ کلمہ پوچھنے پر قادر بھی تھا لیکن پوچھ نہ سکا۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ کا انتقال ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس کلمہ کا پتہ ہے، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا: کیا تمہیں اس سے بڑھ کر کسی کلمہ کے متعلق معلوم ہے جو کلمہ حضور علیہ السلام نے اپنے چچا کو پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ '' لا الـه الا الله '' کی گواہی دینا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''خدا کی قسم یہی وہ کلمہ ہے''

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام مسلم نے اسے نقل نہیں کیا۔

1298۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، اِمْلاءً، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِىْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُّسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ اَبَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، حَدَّثَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنِّىْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُوْلُهَا عَبْدٌ حَقًّا مِّنْ قَلْبِهِ فَيَمُوْتُ اِلَّا حُرِّمَ عَلَى النَّارِ فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُخْبِرْهَا، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اَنَا اُخْبِرُكَ بِهَا، هِىَ كَلِمَةُ الْاِخْلَاصِ الَّتِىْ اَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّهُ اَبَا طَالِبٍ عِنْدَ الْمَوْتِ: شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَهِىَ الْكَلِمَةُ الَّتِىْ اَكْرَمَ اللّٰهُ بِهَا مُحَمَّدًا وَاَصْحَابَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، اِنَّمَا انْفَرَدَ مُسْلِمٌ بِاِخْرَاجِهِ، حَدِيْثِ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ

عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ حُمْرَانَ، عَنْ عُثْمَانَ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ انسان نے اس کو خلوص دل سے پڑھا ہو پھر اس کا انتقال ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام فرما دیتا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہو گیا لیکن اس کلمہ کے بارے میں آپ علیہ السلام نے کوئی وضاحت نہیں فرمائی تھی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کلمہ کیا ہے۔ وہ کلمہ اخلاص ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا ابو طالب کو ان کی وفات کے وقت تلقین کی تھی، اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ اسی کلمے کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ

حدیث 1299:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3116 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 22810 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث: 574 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 221

اوران کے اصحاب کوعزت بخشی ہے

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا، تاہم صرف امام مسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص موت کے وقت جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، وہ جنتی ہے۔

1299 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْدِيِّ بْنِ رُسْتُمٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ اَبِيْ عَرِيْبٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ كُنْتُ اَمْلَيْتُ حِكَايَةَ اَبِيْ زُرْعَةَ، وَاٰخِرَ كَلَامِهٖ كَانَ سِيَاقَةُ هٰذَا الْحَدِيْثِ

✧✧ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کا آخری کلام "لا الٰہ الا اللہ" ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، میں ابوزرعہ کی حکایات املاء کیا کرتا تھا، ان کا آخری کلام اسی حدیث کے مطابق تھا۔

1300 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ نَصْرٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، فِيْمَا قُرِءَ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ، اَنَّ عَتِيْكَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَتِيْكٍ، وَهُوَ جَدُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُوْ اُمِّهٖ اَخْبَرَهُ، اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَتِيْكٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ يَعُوْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَهُ قَدْ غُلِبَ فَصَاحَ بِهٖ فَلَمْ يُجِبْهُ، فَاسْتَرْجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: غُلِبْنَا عَلَيْكَ يَا اَبَا الرَّبِيْعِ، فَصَاحَ النِّسْوَةُ وَبَكَيْنَ، فَجَعَلَ ابْنُ عَتِيْكٍ يُسَكِّتُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُنَّ فَاِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا الْوُجُوْبُ؟ قَالَ: اِذَا مَاتَ، فَقَالَتِ ابْنَتُهُ: وَاللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ شَهِيْدًا، فَاِنَّكَ قَدْ كُنْتَ قَضَيْتَ جِهَازَكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اَوْقَعَ اللّٰهُ اَجْرَهُ عَلٰى قَدْرِ نِيَّتِهٖ، وَمَا تَعُدُّوْنَ الشَّهَادَةَ؟ قَالُوْا: الْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ: الْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ، وَالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ، وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيْدٌ، وَالْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ، وَصَاحِبُ الْحَرِيْقِ شَهِيْدٌ، وَالَّذِيْ يَمُوْتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيْدٌ، وَالْمَرْاَةُ تَمُوْتُ بِجَمْعٍ شَهِيْدَةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، رُوَاتُهُ مَدَنِيُّوْنَ قُرَشِيُّوْنَ، وَعِنْدَ حَدِيْثِ مَالِكٍ جَمَعَ مُسْلِمُ بْنُ

الْحَجَّاجِ بَدَاَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ شُيُوْخِ مَالِكٍ

✧✧ حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عیادت کیلئے تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ان پر موت کا غلبہ ہو چکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آواز دی، لیکن ان کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" پڑھا۔ اور فرمایا: اے ابوالربیع! ہمیں تجھ پر غلبہ دیا گیا۔ تو عورتیں رونے اور چیخنے لگیں اور ابن عتیک ان کو خاموش کرانے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو چھوڑ دو! کیونکہ جب واجب ہو جائے گا تو کوئی رونے والی نہیں روئے گی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا! وجوب کیا ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب وہ مر جائے گا۔ اس کی بیٹی اپنے باپ کو مخاطب کر کے بولی: خدا کی قسم! میں تو آپ کے شہید ہونے کی آرزو رکھتی تھی کیونکہ آپ نے اپنی مکمل تیاری کر رکھی تھی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نیت کے مطابق اجر وثواب عطا فرماتا ہے (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا) تم شہادت کس کو شمار کرتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی!" قتل فی سبیل الله " (یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہونا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قتل فی سبیل اللہ کے علاوہ بھی سات قسم کی شہادت ہے (۱) طاعون زدہ شہید ہے۔ (۲) ڈوب کر مرنے والا (۳) ذات الجنب کی بیماری میں مرنے والا (۴) پیٹ کی بیماری میں مرنے والا (۵) جل کر مرنے والا (۶) دب کر مرنے والا (۷) اور وہ عورت جو بچہ پیدا کرتے ہوئے مر جائے۔ (سب شہید ہیں)

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، اس کے تمام راوی مدنی ہیں قریشی ہیں۔ مسلم بن حجاج نے مالک کی حدیث جمع کی ہے اور یہ حدیث انہوں نے مالک کے شیوخ سے شروع کی ہے۔

1301۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا قَزَعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَّحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَيِّتَ فَغَمِّضُوا الْبَصَرَ، فَاِنَّ الْبَصَرَ يَتْبَعُ الرُّوْحَ وَقُوْلُوْا خَيْرًا، فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ عَلٰى دُعَاءِ اَهْلِ الْبَيْتِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی میت کے پاس حاضر ہو تو اس کی آنکھیں بند کر دیا کرو کیونکہ میت کے گھر والے میت کے لئے جو دعا کرتے ہیں اس پر ملائکہ آمین کہتے ہیں۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حدیث 1301:

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 1455 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث: 17176 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحدیث: 1015 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/ 1983ء' رقم الحدیث: 7168

1302 ـ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْآدَمِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا احْتُضِرَ اَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيْرَةٍ بَيْضَاءَ، فَيَقُوْلُوْنَ: اخْرُجِيْ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً عَنْكِ اِلٰى رَوْحِ اللّٰهِ، وَرَيْحَانٍ، وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ كَاَطْيَبِ رِيْحِ الْمِسْكِ حَتّٰى اَنَّهُمْ لِيُنَاوِلُهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا يَّشُمُّوْنَهُ حَتّٰى يَاْتُوْا بِهٖ بَابَ السَّمَآءِ، فَيَقُوْلُوْنَ: مَا اَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيْحَ الَّتِيْ جَائَتْكُمْ مِنَ الْاَرْضِ ؟ فَكُلَّمَا اَتَوْا سَمَاءً قَالُوْا ذٰلِكَ حَتّٰى يَاْتُوْا بِهٖ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَ: فَلَهُمْ اَفْرَحُ بِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ بِغَائِبِهٖ اِذَا قَدِمَ عَلَيْهِ، قَالَ: فَيَسْاَلُوْنَهُ مَا فَعَلَ فُلَانٌ ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: دَعُوْهُ حَتّٰى يَسْتَرِيْحَ فَاِنَّهُ كَانَ فِيْ غَمِّ الدُّنْيَا، فَاِذَا قَالَ لَهُمْ: اَمَا اَتَاكُمْ ؟ فَاِنَّهُ قَدْ مَاتَ، قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ ذُهِبَ بِهٖ اِلٰى اُمِّهِ الْهَاوِيَةِ، قَالَ: وَاَمَّا الْكَافِرُ، فَاِنَّ مَلَائِكَةَ الْعَذَابِ تَاْتِيْهِ، فَتَقُوْلُ: اخْرُجِيْ سَاخِطَةً مَّسْخُوْطٌ عَلَيْكِ اِلٰى عَذَابِ اللّٰهِ، وَسَخَطِهٖ فَيَخْرُجُ كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ فَيَنْطَلِقُوْنَ بِهٖ اِلٰى بَابِ الْاَرْضِ، فَيَقُوْلُوْنَ: مَا اَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيْحَ كُلَّمَا اَتَوْا عَلَى الْاَرْضِ قَالُوْا ذٰلِكَ حَتّٰى يَاْتُوْا بِهٖ اَرْوَاحَ الْكُفَّارِ وَقَدْ تَابَعَ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّسْتُوَائِيُّ مَعْمَرَ بْنَ رَاشِدٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ، عَنْ قَتَادَةَ: عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ،

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا جب آخری وقت آتا ہے تو رحمت کے فرشتے سفید رنگ کا ریشمی لباس لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں: تجھ پر اللہ راضی ہے، تو برضا وخوشی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کی طرف چل۔ تو (اس کی روح) انتہائی عمدہ مشک کی خوشبو کی طرح نکلتی ہے یہانتک کہ ملائکہ ایک دوسرے سے لے کر اس کی خوشبو سونگھتے ہیں۔ پھر اس کو آسمان کے دروازے پر لے جایا جاتا ہے۔ تو آسمان کے ملائکہ کہتے ہیں: یہ کتنی اچھی خوشبو ہے جو زمین سے آئی ہے پھر جس بھی آسمان تک یہ روح پہنچتی ہے، اس کو اچھے کلمات سے نوازا جاتا ہے حتیٰ کہ اس روح کو ارواح مومنین میں شامل کر دیا جاتا ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ارواحِ مومنین اس کی آمد پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتی ہیں جتنا کہ تم اپنے کسی عزیز کے بہت عرصہ کے بعد ملنے پر خوش ہوتے ہو۔ پھر مومنین کی روحیں اس سے دنیا کے حالات پوچھنے لگ جاتی ہیں تو ملائکہ ان کو کہتے ہیں: اس کو چھوڑ دو! اس کو آرام کرنے دو، کیونکہ یہ ابھی دنیا کے غموں سے چھوٹ کر آیا ہے، مومن روح بھی ارواحِ مومنین سے پوچھتی ہے: فلاں شخص مر گیا تھا، کیا وہ تمہارے پاس نہیں پہنچا؟ تو وہ اس کو جواب دیتے ہیں: وہ جہنم میں جا چکا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کافر کا آخری وقت آتا ہے تو اس کے پاس عذاب کے فرشتے آتے ہیں اور کہتے ہیں: تجھ پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے تو ناراضگی کے عالم ہی میں اپنے رب کے غصے اور عذاب کی طرف نکل، جب وہ نکلتی ہے تو مردار کی طرح اس سے بدبو نکلتی ہے، پھر فرشتے اس کو لے کر زمین کی طرف چلتے ہیں تو جس زمین تک بھی پہنچتے ہیں، ملائکہ کہتے ہیں: یہ کتنی گندی بدبو ہے، فرشتے اس کو لے کر چلتے رہتے ہیں اور اس پر اسی طرح کی آوازیں کسی جاتی ہیں یہانتک کہ اس کو کفار کی ارواح میں شامل کر دیا جاتا ہے۔

❖ یہ حدیث قتادہ سے روایت کرنے میں ہشام بن عبداللہ دستوائی نے معمر بن راشد کی متابعت کی ہے۔

1303 ـ اَخْبَرَنِيْهِ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ،

حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ، وَقَالَ هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰی: عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِی الْجَوْزَاءِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

✧✧ ہشام رضی اللہ عنہ کی سند کے ہمراہ بھی مذکورہ حدیث مروی ہے۔

تبصرہ ہمام بن یحییٰ نے اس کی سند میں قتادہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان "قسامہ" کی بجائے "ابوالجوزاء" کا واسطہ بیان کیا ہے۔

1304۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانِ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِیُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِی الْجَوْزَاءِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ حَضَرَهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهٖ، هٰذِهِ الْاَسَانِيْدُ كُلُّهَا صَحِيْحَةٌ، وَشَاهِدُهَا حَدِيْثُ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، وَقَدْ اَمْلَيْتُهُ فِیْ كِتَابِ الْاِيْمَانِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مومن کی موت کا وقت آتا ہے تو رحمت کے فرشتے اس کے پاس آتے ہیں، پھر اس کے بعد سابقہ حدیث جیسی حدیث بیان کی ہے۔

❖ یہ تمام اسانید "صحیح" ہیں اور ان کی شاہد حدیث حضرت براء بن عازب کی (وہ) روایت ہے جس کو میں نے "کتاب الایمان" میں درج کر دیا ہے۔

1305۔ اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِیُّ، حَدَّثَنَا جَدِّیْ، حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِیُّ، عَنْ يَحْيَی بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ سَاَلَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ، فَقَالُوْا: تُوُفِّیَ وَاَوْصٰی بِثُلُثِهٖ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاَوْصٰی اَنْ يُوَجَّهَ اِلَی الْقِبْلَةِ لَمَّا احْتُضِرَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَصَابَ الْفِطْرَةَ وَقَدْ رَدَدْتُ ثُلُثَهٗ عَلٰی وَلَدِهٖ، ثُمَّ ذَهَبَ فَصَلّٰی عَلَيْهِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ، وَاَدْخِلْهُ جَنَّتَكَ، وَقَدْ فَعَلْتَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، فَقَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِیُّ بِنُعَيْمِ بْنِ حَمَّادٍ، وَاحْتَجَّ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ بِالدَّرَاوَرْدِیِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَا هٰذَا الْحَدِيْثَ، وَلَا اَعْلَمُ فِیْ تَوَجُّهِ الْمُحْتَضَرِ اِلَی الْقِبْلَةِ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ

✧✧ حضرت یحییٰ بن عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں: جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا: تو لوگوں نے بتایا کہ وہ وفات پا چکے ہیں اور یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! انہوں نے آپ کے لئے اپنے ایک تہائی مال کی وصیت بھی کی ہے اور انہوں نے یہ بھی وصیت کی تھی کہ جب ان کا انتقال ہو جائے تو ان کا چہرہ قبلہ کی جانب کر دیا جائے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کا عمل فطرت کے عین مطابق ہے۔ اور میں اس کا ثلث (تیسرا حصہ

حدیث 1305:

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دار الباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 6396

جواس نے میرے لئے وصیت کیا ہے) اس کے بچوں کو دیتا ہوں، پھر آپ ﷺ نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھی اور یوں دعا مانگی "اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، وَاَدْخِلْهُ جَنَّتَكَ" اے اللہ: اس کی مغفرت فرما اور اس کو اپنی جنت میں داخل فرما۔ اور بے شک تو نے ایسا کر دیا۔

❖❖ یہ حدیث "صحیح" ہے کیونکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے "نعیم بن حماد" کی روایات نقل کی ہیں اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ بن حجاج نے "دراوردی" کی روایات نقل کی ہیں۔ لیکن یہ حدیث نقل نہیں کی۔ اور میری نظر میں اس حدیث کے علاوہ اور کوئی حدیث ایسی نہیں ہے، جس سے موت کے وقت چہرہ قبلہ کی طرف کرنا ثابت ہوتا ہو۔

1306۔ اَخْبَرَنِی اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَالِمُ بْنُ الْفَضْلِ الآدَمِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هَاشِمٍ الْبَغَوِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا اَخَذُوْا فِيْ غَسْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا هُمْ بِمُنَادٍ مِّنَ الدَّاخِلِ لَا تَنْزِعُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اکرم ﷺ کو غسل دینے لگے تو ایک نداء آئی (وہ نداء یہ تھی) "رسول اللہ ﷺ کی قمیص مت اتارو"۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1307۔ اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي اَيُّوْبَ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ شَرِيكٍ الْمَعَافِرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيِّ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ غُفِرَ لَهُ اَرْبَعِيْنَ مَرَّةً، وَمَنْ كَفَّنَ مَيِّتًا كَسَاهُ اللّٰهُ مِنَ السُّنْدُسِ، وَاِسْتَبْرَقِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ حَفَرَ لِمَيِّتٍ قَبْرًا فَاَجَنَّهُ فِيْهِ اُجْرِيَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ كَاَجْرِ مَسْكَنٍ اُسْكِنَهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میت کو غسل دے اور اس کی عیب پوشی کرے، اس کی چالیس مرتبہ مغفرت کر دی جاتی ہے اور جو کسی میت کو کفن پہنائے، اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا ریشمی لباس پہنائے گا، اور جو شخص کسی میت کے لئے قبر کھودے اور اس کو دفنائے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت تک اس شخص کے برابر ثواب دے گا جس نے

حدیث 1306:

اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1466 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 6415

مکان بنا کر کسی (ضرورت مند) کو اس میں ٹھہرایا ہو)

✧✧ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1308۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَّاءُ، اَنْبَاَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُوْدِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضُ، فَالْبِسُوهَا اَحْيَائَكُمْ، وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشَاهِدُهُ صَحِيْحٌ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے بہترین لباس ''سفید'' ہے، اپنے زندوں کو بھی یہی لباس پہناؤ اور اپنے مردوں کو بھی اسی میں کفن دو۔

✧✧ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ایک صحیح حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے (جو کہ درج ذیل ہے۔)

1309۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِيْ شَبِيْبٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْبَسُوا الثِّيَابَ الْبَيَاضَ، وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ، فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفید لباس پہنا کرو اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو کیونکہ (دوسرے رنگوں کی بہ نسبت) یہ زیادہ عمدہ اور پاکیزہ ہوتا ہے۔

حدیث 1308:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 3342 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامي' دارعمار' بيروت' لبنان/عمان' 1405ھ 1985ء' رقم الحديث: 388 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 12487

حدیث 1309:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 20166 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 9642 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 6482 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 6760 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت لبنان' (طبع ثاني) 1403ھ' رقم الحديث: 6199

1310- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا قُطْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَجْمَرْتُمُ الْمَيِّتَ فَأَوْتِرُوا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میت کو لے کر چلو تو تیز تیز قدم اٹھاؤ اور باری باری کندھا دو۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1311- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنِ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ أَنْبَأَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَنْبَأَ هُشَيْمٌ أَنْبَأَ عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا لَنَكَادُ أَنْ نَرْمِلَ بِالْجَنَازَةِ رَمَلًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَشَاهِدُهُ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ الطَّيَّارِ

✧✧ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ وقت گذارا ہے، ہم ''جنازہ'' کو بہت تیزی کے ساتھ لے کر چلا کرتے تھے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، عبداللہ بن جعفر طیار کی سند کے ہمراہ ایک ''صحیح'' حدیث گذشتہ حدیث کی شاہد موجود ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

1312- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِالْبَقِيعِ فَاطَّلَعَ عَلَيْنَا بِجَنَازَةٍ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا بْنُ جَعْفَرٍ فَتَعَجَّبَ مِنْ إِبْطَاءِ مَشْيِهِمْ بِهَا فَقَالَ عَجَبًا لِّمَا تَغَيَّرَ مِنْ حَالِ النَّاسِ وَاللَّهِ إِنْ كَانَ إِلَّا الْجَمْزُ وَإِنْ

حدیث 1310:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 14580 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 3031 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 6494 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 2300

حدیث 1311:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 1913 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 20391 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 3044 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 2040

كَانَ الرَّجُلُ لَيُلَاحِي الرَّجُلَ فَيَقُوْلُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ لَكَأَنَّهُ قَدْ جَمَزَ بِكَ مُتَعَجِّبًا لِإِبْطَاءِ مَشْيِهِمْ

✧✧ حضرت ابن ابی زناد رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ بقیع میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک جنازہ آ گیا، ابن جعفر کو ان لوگوں کی سست روی پر بہت حیرانگی ہوئی اور کہنے لگے: مجھے تعجب ہے، کہ لوگوں کے احوال اس قدر بدل چکے ہیں، خدا کی قسم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں) جنازہ کو بہت تیز لے جایا جاتا تھا۔ اور ایک شخص دوسرے کی سست روی پر متعجب ہو کر کہتا تھا: اے اللہ کے بندے خدا سے ڈرو، لگتا ہے تم دوڑ لگا رہے ہو۔

1313- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ، عَنْ اَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَاشِي اَمَامَ الْجِنَازَةِ، وَالرَّاكِبُ خَلْفَهَا، وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیدل چلنے والا، جنازہ کے آگے ہو اور سوار پیچھے ہو اور بچے کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے۔

✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1314- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ ثَوْبَانَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيَّعَ جِنَازَةً، فَاُتِيَ بِدَابَّةٍ، فَاَبٰى اَنْ يَرْكَبَهَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ اُتِيَ بِدَابَّةٍ فَرَكِبَهَا، فَقِيلَ لَهُ: فَقَالَ: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَمْشِي فَلَمْ اَكُنْ لِاَرْكَبَ وَهُمْ يَمْشُونَ، فَلَمَّا ذَهَبُوْا، اَوْ قَالَ: عَرَجُوا رَكِبْتُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ بِلَفْظٍ اَشْفٰى مِنْ هٰذَا

✧✧ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ کے ہمراہ چلے تو آپ کی خدمت میں سواری پیش

حدیث 1313:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 1031 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 1942 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1481 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 18187 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 3049 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 2069 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 6572 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 1044

کی گئی، لیکن آپ نے اس پر سوار ہونے سے انکار کر دیا پھر جب جنازہ سے فارغ ہو کر واپس پلٹے تو دوبارہ سواری پیش کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جنازہ کے ہمراہ) فرشتے چل رہے تھے۔ میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ ملائکہ چل رہے ہوں اور میں سواری پر بیٹھوں پھر جب فرشتے چلے گئے تو میں سوار ہو گیا۔

✥ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اس سے بھی زیادہ جامع الفاظ میں اس کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے (وہ شاہد حدیث درج ذیل ہے)

1315۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمُزَكِّيُّ، وَاَبُوْ نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْخَفَّافُ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جِنَازَةٍ فَرَاٰى نَاسًا رُكْبَانًا، فَقَالَ: اَلا تَسْتَحْيُونَ اِنَّ مَلَائِكَةَ اللّٰهِ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ، وَاَنْتُمْ عَلٰى ظُهُوْرِ الدَّوَابِّ

✧✧ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے کے ہمراہ تشریف لے جا رہے تھے کہ کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ سواریوں پر سوار تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: کیا تمہیں حیا نہیں ہے؟ اللہ کے فرشتے تمہارے قدموں کے برابر ہیں اور تم جانوروں کی پیٹھ پر چڑھے ہوئے ہو۔

1316۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْحُوشِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، اَنْبَاَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ مَعَ الْجِنَازَةِ لَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى يُرْفَعَ اَوْ يُوضَعَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ بِمِثْلِ هٰذَا الْاِسْنَادِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جنازہ کے ہمراہ جاتے تو جب تک اس کو کندھوں سے اتار کر رکھ نہیں دیا جاتا تھا، آپ بیٹھتے نہیں تھے۔

✥ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1317۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اتَّبَعْتُمْ جِنَازَةً فَلَا تَقْعُدُوْا حَتّٰى تُوضَعَ قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ مَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى تُوضَعَ،

وَهٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ ذَاكَ الزِّيَادَةُ الدَّفْنُ وَغَيْرُهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی جنازہ کے ساتھ جاؤ تو اس وقت تک مت بیٹھو، جب تک جنازہ (کندھوں سے اتار کر نیچے) نہ رکھ دیا جائے۔

✜✜ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی عامر بن ربیعہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: جو شخص جنازہ کے ہمراہ چلے وہ اس وقت تک مت بیٹھے جب تک جنازہ رکھ نہ دیا جائے۔

اور ذیل میں ایک حدیث پیش کی جارہی ہے، جس میں دفن وغیرہ کے الفاظ بھی موجود ہیں جو کہ گزشتہ حدیث کے الفاظ سے زائد ہیں۔

1318- اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ اَحْمَدَ بْنُ اَبِی الْحَسَنِ الدَّارِمِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْكٍ، اَنْبَاَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِیْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ اِذَا مَرَّتْ بِهٖ جِنَازَةٌ وَّقَفَ حَتّٰی تَمُرَّ بِهٖ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَلَیْسَ هٰذَا مَتْنُ حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ، فَاِنَّ ذٰلِكَ الْمَتْنَ فِیْ تَشْیِیْعِ الْجِنَازَةِ، وَهٰذَا فِی الْقِیَامِ لِلْجِنَازَةِ عَلٰی كَثْرَةِ اخْتِلَافِ الرِّوَایَاتِ فِیْهِ

✧✧ حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جب کوئی جنازہ گزرتا تو جب تک وہ گزرتا رہتا آپ کھڑے رہتے۔

✜✜ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی عامر بن ربیعہ سے روایت کی گئی حدیث کا متن یہ نہیں ہے۔کیونکہ وہ متن جنازہ کے ہمراہ چلنے کے متعلق ہے اور یہ جنازہ کیلئے قیام کا ہے اور اس میں روایات کا بہت زیادہ اختلاف ہے۔

1319- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِیْدٍ اَحْمَدُ بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ مِهْرَانَ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ هَارُوْنَ، حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ اَیُّوْبَ الْمَقَابِرِیُّ الزَّاهِدُ، وَاَبُوْ مُصْعَبٍ اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْهِ، اَنَّهٗ شَهِدَ جِنَازَةً صَلّٰی عَلَیْهَا مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ، فَذَهَبَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَعَ مَرْوَانَ حَتّٰی جَلَسَا فِی الْمَقْبَرَةِ فَجَآءَ اَبُوْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیُّ، فَقَالَ لِمَرْوَانَ: اَرِنِیْ یَدَكَ فَاَعْطَاهُ یَدَهٗ، فَقَالَ: قُمْ، فَقَامَ، ثُمَّ قَالَ مَرْوَانُ: لِمَ اَقَمْتَنِیْ؟ فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰی جِنَازَةً قَامَ حَتّٰی یُمَرَّ بِهَا وَیَقُوْلُ: اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ، فَقَالَ مَرْوَانُ: اَصَدَقَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا مَنَعَكَ اَنْ تُخْبِرَنِیْ؟ قَالَ: كُنْتَ اِمَامًا فَجَلَسْتَ فَجَلَسْتُ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّیَاقَةِ

✧✧ حضرت علاء بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں: وہ ایک ایسے جنازہ میں شریک ہوئے جس کی نماز مروان بن حکم نے پڑھائی تھی پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مروان کے ہمراہ قبرستان میں آ کر بیٹھ گئے۔ان کے پاس ابوسعید خدری آئے اور مروان سے کہنے لگے: اپنا ہاتھ مجھے دیجئے: مروان نے اپنا ہاتھ ابوسعید کے ہاتھ میں دیا، تو ابوسعید (ان کا ہاتھ پکڑ کر بولے) اٹھئے! تو مروان کھڑا ہو گیا۔پھر مروان نے پوچھا: آپ نے مجھے کیوں اٹھایا ہے؟ تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بولے: جب رسول

اللہ ﷺ کوئی جنازہ دیکھتے تو کھڑے ہو جاتے (اور) جب تک جنازہ گزر نہیں جاتا تھا (اس وقت تک آپ کھڑے رہتے تھے) مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کیا یہ سچ کہہ رہے ہیں؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں۔ مروان نے کہا: آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ میرے امام ہیں، آپ بیٹھے تو میں بھی بیٹھ گیا۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

1320۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى الطَّرَسُوسِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ سَيْفٍ الْمَعَافِرِيُّ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، اَنَّهُ قَالَ: سَالَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، تَمُرُّ بِنَا جِنَازَةُ الْكُفَّارِ فَنَقُوْمُ لَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قُوْمُوا لَهَا فَاِنَّكُمْ لَسْتُمْ تَقُوْمُوْنَ لَهَا، اِنَّمَا تَقُوْمُوْنَ اِعْظَامًا لِلَّذِيْ يَقْبِضُ النُّفُوْسَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ اگر ہمارے قریب سے کفار کا جنازہ گزرے تو کیا ہمیں کھڑے ہونا چاہیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اس کے لئے بھی کھڑے ہوں، کیونکہ تمہارا کھڑا ہونا، اس کا فرمیت کے لئے نہیں بلکہ ان ملائکہ کے احترام کے لئے ہوگا جنہوں نے اس کی روح قبض کی ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1321۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ، حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ جِنَازَةَ يَهُوْدِيٍّ مَرَّتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهَا جِنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ، فَقَالَ: اِنَّمَا قُمْتُ لِلْمَلَائِكَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ غَيْرَ اَنَّهُمَا قَدِ اتَّفَقَا عَلٰى اِخْرَاجِ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرٍ فِي الْقِيَامِ لِجِنَازَةِ الْيَهُوْدِيِّ

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک یہودی کا جنازہ گزرا تو آپ ﷺ کھڑے ہو گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ تو یہودی کا جنازہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو ملائکہ کے احترام میں کھڑا ہوا تھا۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان لفظوں کے ہمراہ نقل نہیں کیا، تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عبیداللہ بن مقسم کی جابر سے یہودی کے جنازے کے لئے قیام سے متعلقہ روایت کردہ حدیث

نقل کی ہے۔

1322۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: كُنَّا مُقَدَّمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حُضِرَ مِنَّا الْمَيِّتُ اٰذَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَضَرَهُ، وَاسْتَغْفَرَ لَهُ حَتّٰى اِذَا قُدِمْنَا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَّعَهُ، وَرُبَّمَا قَعَدُوْا حَتّٰى يُدْفَنَ، وَرُبَّمَا طَالَ حَبْسُ ذٰلِكَ عَلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا خَشِينَا مَشَقَّةَ ذٰلِكَ، قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لِبَعْضٍ: لَوْ كُنَّا لَا نُؤْذِنُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَحَدٍ حَتّٰى يُقْبَضَ، فَاِذَا قُبِضَ اٰذَنَّاهُ، فَلَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ مَشَقَّةٌ وَّلَا حَبْسٌ، فَكُنَّا نُؤْذِنُهُ بِالْمَيِّتِ بَعْدَ اَنْ يَّمُوْتَ فَيَاْتِيهِ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نمائندے ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ جب کسی کا آخری وقت آتا تو ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کرتے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا کر اس کے لئے دعائے مغفرت فرماتے اور جب ہم لوگ وہاں پہنچتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جو لوگ آپ کے ہمراہ ہوتے وہ واپس آ رہے ہوتے تھے۔ کئی مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تدفین تک وہیں رُکے رہتے اور کئی مرتبہ (آپ کو جانکنی کے انتظار میں) بہت دیر تک وہاں رکنا پڑتا، ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس مشقت کا بہت احساس ہوا، ہم نے آپس میں مشورہ کیا کہ ہمیں کسی کی روح قبض ہونے سے پہلے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں بلانا چاہئے، بلکہ جب روح قبض ہو جائے تب آپ کو بلایا جائے، اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشقت نہیں ہوگی۔ اور انتظار بھی نہیں کرنا پڑے گا (اس کے بعد ہم نے یہی طریقہ اپنا لیا کہ) ہم کسی کے فوت ہو جانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاتے تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا کر نماز جنازہ پڑھا دیا کرتے تھے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1323۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا بْنُ عَجْلَانَ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ اَبِيْ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ صَلّٰى بْنُ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَجَهَرَ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا جَهَرْتُ لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَقَدْ اَجْمَعُوْا عَلٰى اَنَّ قَوْلَ الصَّحَابِيِّ سُنَّةٌ حَدِيْثٌ مُسْنَدٌ وَلَهُ شَاهِدٌ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

✧✧ حضرت سعید ابن ابی سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک جنازہ پڑھایا، اس میں بلند آواز سے سورۂ فاتحہ پڑھی۔ پھر (جنازہ سے فارغ ہو کر) فرمایا: میں نے بلند آواز سے سورۂ فاتحہ اس لئے پڑھی ہے تاکہ تمہیں پتہ چل جائے کہ یہ ''سنت'' ہے۔

✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔اور اس بات پر اجماع ہے کہ صحابی کا قول سنت ہے، حدیث ہے مسند ہے۔

✣ اس حدیث کی ایک سند صحیح کے ہمراہ مشاہد حدیث بھی موجود ہے جس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے (شاہد حدیث درج ذیل ہے)۔

1324- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ بْنَ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخَذْتُ بِيَدِهِ فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ أَتَقْرَأُ فَقَالَ نَعَمْ إِنَّهُ حَقٌّ وَسُنَّةٌ وَلَهُ شَاهِدٌ مُفَسَّرٌ مِّنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي يَحْيٰى

✧ حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے ایک نمازِ جنازہ پڑھی تو میں نے ان کو سورہ فاتحہ پڑھتے سنا، جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر ان سے پوچھا: کیا آپ قرات کرتے ہیں؟ انہوں نے جواباً کہا: جی ہاں۔ یہ حق ہے اور یہ ''سنت'' ہے۔

ابراہیم بن ابو یحییٰ کی سند کے ہمراہ اس حدیث کی ایک مفسر حدیث شاہد موجود ہے (جو کہ درج ذیل ہے)۔

1325- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، أَنْبَأَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أَنْبَأَنَا الشَّافِعِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا، وَيَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولٰى

✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں چار تکبیریں پڑھا کرتے تھے، ان میں سے پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

1326- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ

حدیث 1324:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3198 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 1987 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 3071 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 2114 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 6745 اخرجه ابويعلٰى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 2661 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 10809 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 2741

اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى عَلٰى جِنَازَةٍ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا، وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز جنازہ پڑھاتے تو اس میں یوں دعا مانگا کرتے تھے۔

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا، وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ" ۔

"اے اللہ ہمارے زندوں، مردوں حاضر و غائب، چھوٹے، بڑے اور مردوں اور عورتوں کی مغفرت فرما"۔ یا اللہ! تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو موت دے اسے ایمان پر موت عطا کر۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

مذکورہ حدیث کی ایک شاہد حدیث موجود ہے۔ جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

1327۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ الْقَاسِمِ الْيَمَامِيُّ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ: كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَيِّتِ قَالَتْ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ

✧✧ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ جنازہ کیسے پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے جواباً فرمایا: آپ یوں دعا مانگا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ" ۔

1328۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْخَلَالُ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ الْكَاتِبُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رُكَانَةَ بْنِ الْمُطَّلِبِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ لِلْجِنَازَةِ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا قَالَ: اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ، وَابْنُ اَمَتِكَ احْتَاجَ اِلٰى رَحْمَتِكَ، وَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهِ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهِ، وَاِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ، وَيَزِيْدُ بْنُ رُكَانَةَ وَاَبُوْهُ رُكَانَةُ بْنُ عَبْدِ يَزِيْدَ صَحَابِيَّانِ مِنْ بَنِي الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت یزید بن عبداللہ بن رکانہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنازہ پڑھتے تو اس میں یوں دعا مانگتے "اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ، وَابْنُ اَمَتِكَ احْتَاجَ اِلٰى رَحْمَتِكَ، وَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهٖ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ، وَاِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ" .

"اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے اور تیری بندی کا بیٹا ہے۔(یا اللہ) یہ تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اس کے عذاب سے بے نیاز ہے، اگر یہ نیک ہے تو اس کی نیکیوں میں اضافہ فرما اور اگر یہ گنہگار ہے تو اس کو معاف فرما"۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، اور یزید بن رکانہ اور ان کے والد "حضرت رکانہ بن عبدالمطلب" دونوں صحابی ہیں اور عبدالمطلب بن عبدمناف کی اولاد امجاد میں سے ہیں۔

1329۔ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيْهُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ يَعْقُوْبَ الزَّمْعِيُّ حَدَّثَنِي شُرَحْبِيْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَضَرْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ صَلّٰى بِنَا عَلٰى جَنَازَةٍ بِالْاَبْوَاءِ وَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَاَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ رَافِعاً صَوْتَهُ بِهَا ثُمَّ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَبْنُ عَبْدِكَ وَبْنُ اَمَتِكَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَيَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَصْبَحَ فَقِيْرًا اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَصْبَحْتَ غَنِيًّا عَنْ عَذَابِهٖ يَخْلٰى مِنَ الدُّنْيَا وَاَهْلِهَا اِنْ كَانَ زَاكِيًا فَزَكِّهٖ وَاِنْ كَانَ مُخْطِئًا فَاغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ ثُمَّ كَبَّرَ ثَلَاثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ لَمْ اَقْرَاْ عَلَنًا اِلَّا لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا السُّنَّةُ لَمْ يَحْتَجَّ الشَّيْخَانِ بِشَرَحْبِيْلَ بْنِ سَعْدٍ وَهُوَ مِنْ تَابِعِي اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَاِنَّمَا اَخْرَجْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ شَاهِدًا لِلْاَحَادِيْثِ الَّتِيْ قَدَّمْنَا فَاِنَّهَا مُخْتَصَرَةٌ مُجْمَلَةٌ وَهٰذَا حَدِيْثٌ مُفَسَّرٌ

✧✧ حضرت شرحبیل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ابواء میں ہمیں نمازِ جنازہ پڑھائی۔ انہوں نے تکبیر کہی پھر بلند آواز سے "سورۂ فاتحہ" پڑھی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا پھر یوں دعا مانگی "قَالَ اللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَبْنُ عَبْدِكَ وَبْنُ اَمَتِكَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَيَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَصْبَحَ فَقِيْرًا اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَصْبَحْتَ غَنِيًّا عَنْ عَذَابِهٖ يَخْلٰى مِنَ الدُّنْيَا وَاَهْلِهَا اِنْ كَانَ زَاكِيًا فَزَكِّهٖ وَاِنْ كَانَ مُخْطِئًا فَاغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ" .

"اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے بندے کا بیٹا ہے اور تیری بندی کا بیٹا ہے، یہ گواہی دیتا ہے کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو تنہا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں اور یہ گواہی دیتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں، یہ تیری رحمت کا محتاج ہے۔ تو اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! تو ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کر" پھر انہوں نے تین

تکبیریں کہیں، پھر نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: اے لوگو! میں نے بلند آواز سے اس لئے پڑھا ہے تا کہ تم جان لو کہ یہ سنت ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے شرحبیل بن سعد کی روایات نقل نہیں کیں اور یہ مدنی تابعین میں سے ہیں اور میں نے اس حدیث کو سابقہ احادیث کے شاہد کے طور پر نقل کیا ہے کیونکہ گزشتہ احادیث مختصر تھیں اور یہ تفصیلی ہے۔

1330۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْدَهْ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ، وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ، وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الْهَجَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى، قَالَ: تُوُفِّيَتْ بِنْتٌ لَّهٗ فَتَبِعَهَا عَلٰى بَغْلَةٍ يَّمْشِيْ خَلْفَ الْجِنَازَةِ، وَنِسَاءٌ يَرْثِيْنَهَا، فَقَالَ: يَرْثِيْنَ، اَوْ لَا يَرْثِيْنَ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمَرَاثِيْ، وَلْتُفِضْ اِحْدَاكُنَّ مِنْ عَبْرَتِهَا مَا شَائَتْ، ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا فَكَبَّرَ عَلَيْهَا اَرْبَعًا، ثُمَّ قَامَ بَعْدَ الرَّابِعَةِ قَدْرَ مَا بَيْنَ التَّكْبِيْرَتَيْنِ يَسْتَغْفِرُ لَهَا وَيَدْعُوْ، وَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هٰكَذَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُسْلِمٍ الْهَجَرِيُّ لَمْ يُنْقَمْ عَلَيْهِ بِحُجَّةٍ

حضرت عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان کی بیٹی کا انتقال ہو گیا، وہ ایک خچر پر سوار جنازے کے پیچھے آ رہے تھے اور عورتیں مرثیے پڑھ رہی تھیں، انہوں نے کہا: یہ عورتیں مرثیے پڑھیں یا نہ پڑھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیے پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ البتہ آنسو جتنے چاہیں بہا سکتی ہیں۔ پھر اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس میں چار تکبیریں پڑھیں۔ پھر آپ چوتھی تکبیر کے بعد اتنی دیر تک کھڑے میت کے لئے دعا و استغفار کرتے رہے جتنی دیر دو تکبیروں کے درمیان کا دورانیہ تھا اور انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری اور امام مسلم نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور ابراہیم بن مسلم ہجری پر کوئی مدلل جرح ثابت نہیں ہے۔

1331۔ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَحْمَدَ التَّاجِرُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَسْقَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، وَكَانَ مِنْ كُبَرَاءِ الْاَنْصَارِ وَعُلَمَائِهِمْ، وَاَبْنَاءِ الَّذِيْنَ شَهِدُوْا بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهٗ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجِنَازَةِ، اَنْ يُكَبِّرَ الْاِمَامُ، ثُمَّ يُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيُخْلِصَ الصَّلٰوةَ فِي التَّكْبِيْرَاتِ الثَّلَاثِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا خَفِيًّا حِيْنَ يَنْصَرِفُ، وَالسُّنَّةُ اَنْ يَّفْعَلَ مِنْ وَّرَائِهٖ مِثْلَ مَا فَعَلَ اِمَامُهٗ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنِيْ بِذٰلِكَ اَبُوْ اُمَامَةَ، وَابْنُ الْمُسَيَّبِ يَسْمَعُ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَذَكَرْتُ الَّذِيْ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اُمَامَةَ مِنَ السُّنَّةِ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ لِمُحَمَّدِ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ: وَاَنَا سَمِعْتُ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ يُحَدِّثُ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ فِيْ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا عَلٰى

الْمَيِّتِ مِثْلَ الَّذِي حَدَّثَنَا اَبُو اُمَامَةَ اُمَامَةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَيْسَ فِي التَّسْلِيمَةِ الْوَاحِدَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَصَحُّ مِنْهُ، وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ اَبِي الْعَنْبَسِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ

✧✧ حضرت ابوعامر بن سھل بن حنیف رضی اللہ عنہ انصار کے علماء اور معزز لوگوں میں شمار ہوتے ہیں اور یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بعض نے نمازِ جنازہ کے متعلق بتایا کہ امام تکبیر کہے گا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے گا اور تین تکبیرات پر نماز پوری کرے گا اور آخر میں مختصر سلام پھیرے گا اور نماز کے بعد سنت وہ ہے جو ابوامامہ نے عمل کیا۔

✤✤ زہری کہتے ہیں: یہ حدیث مجھے ابوامامہ نے بتائی اور ابن مسیب نے اس کو سنا لیکن اس پر انکار نہیں کیا۔ ابن شہاب کہتے ہیں: ابوامامہ نے نمازِ جنازہ کا جو طریقہ مجھے بتایا تھا، میں نے وہ محمد بن سوید کے سامنے ذکر کیا تو انہوں نے کہا: میں نے ضحاک بن قیس کو حبیب بن مسلمہ کے حوالے سے ایک نمازِ جنازہ کے دوران ابوامامہ جیسی حدیث بیان کرتے سنا ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور نمازِ جنازہ میں ایک سلام کے متعلق اس سے زیادہ صحیح حدیث کوئی نہیں ہے۔ ابوعنبس سعید بن کثیر کی سند کے ہمراہ مذکورہ حدیث کی شاہد حدیث موجود ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

1332- حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ غَنَّامِ بْنِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي الْعَنْبَسِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلّٰى عَلٰى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا اَرْبَعًا، وَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً التَّسْلِيمَةُ الْوَاحِدَةُ عَلَى الْجِنَازَةِ، قَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَةُ فِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى، وَاَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّهُمْ كَانُوا يُسَلِّمُونَ عَلَى الْجِنَازَةِ تَسْلِيمَةً وَّاحِدَةً

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز جنازہ پڑھائی، اس میں چار تکبیریں کہیں اور ایک سلام۔

✤✤ نمازِ جنازہ میں ایک سلام کے متعلق حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، جابر بن عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ صحیح روایت منقول ہے کہ یہ لوگ نماز جنازہ میں ایک سلام پھیرا کرتے تھے۔

1333- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وَاَخْبَرَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْجَبِينِ هٰذَا حَدِيثٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موت کے وقت مومن کی پیشانی پر پسینہ ہوتا ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1334- حَدَّثَنَا اَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَامٍ، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِي، قَالَ: وَعَيْنَاهُ تُهْرِقَانِ هٰذَا حَدِيثٌ مُتَدَاوَلٌ بَيْنَ الْاَئِمَّةِ اِلَّا اَنَّ الشَّيْخَيْنِ لَمْ يَحْتَجَّا بِعَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَشَاهِدُهُ الصَّحِيحُ الْمَعْرُوفُ حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَعَائِشَةَ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ: قَبَّلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَيِّتٌ

✧✧ اُمّ المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کی میت کو روتے ہوئے بوسہ دیا۔ راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

❖ یہ حدیث آئمہ حدیث کے درمیان معروف ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو عاصم بن عبیداللہ کی وجہ سے نقل نہیں کیا۔ اور اسکی شاہد عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، جابر بن عبداللہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی وہ صحیح معروف حدیث ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد آپ علیہ السلام کے چہرے کا بوسہ لیا۔

1335- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ

حدیث 1333

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 982 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1452 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 23097 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 1955 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 1507

حدیث 1335:

اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3158 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 991 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 1905 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 11329 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 2032 اخرجه ابوداؤد الطيالسى فى "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 2160

الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنَا حَمْشَاذُ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو الْحَوْضِيُّ، وَمُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَطْيَبُ الطِّيبِ الْمِسْكُ تَابَعَهُ الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ، عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (میت کے لئے) بہترین خوشبو مشک ہے۔

❖❖ ابونضرہ سے روایت کرنے میں مستمر بن ریان نے خلید بن جعفر کی متابعت کی ہے (مستمر کی روایت درج ذیل ہے)

1336- اَخْبَرْنَاهُ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ الْبَزَّازُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ سَهْلٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الرَّيَّانِ، عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمِسْكِ فَقَالَ: هُوَ اَطْيَبُ طِيبِكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، فَاِنَّ خُلَيْدَ بْنَ جَعْفَرٍ، وَالْمُسْتَمِرَّ بْنَ رَيَّانَ عِدَادُهُمَا فِي الثِّقَاتِ، وَلَمْ يُخَرِّجَا عَنْهُمَا، وَلَهُ شَاهِدٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ، وَاِلَيْهِ ذَهَبَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشک کے بارے میں پوچھا گیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ بہترین خوشبو ہے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ کیونکہ خلید بن جعفر اور مستمر بن ریان کا شمار ثقہ راویوں میں ہوتا ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے ان کی روایات نقل نہیں کیں۔ اور حضرت ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اس کی ایک شاہد حدیث بھی مروی ہے اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے بھی یہی موقف اختیار کیا ہے۔

1337- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَأَ مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرَّوَاسِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ عَلِيٍّ مِسْكٌ فَاَوْصٰى اَنْ يُحَنَّطَ بِهٖ قَالَ وَقَالَ عَلِيٌّ وَهُوَ فَضْلُ حُنُوْطِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس مشک تھی، انہوں نے وصیت کی تھی کہ وفات کے بعد ان کو یہی خوشبو لگائی جائے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے یہ وہ خوشبو ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد از انتقال لگانے سے بچی تھی۔

1338- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: لَمَّا اَخَذُوْا فِیْ غَسْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِّنَ الدَّاخِلِ لَا تَنْزِعُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاَبُوْ بُرْدَةَ هٰذَا بُرَيْدُ بْنُ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیُّ مُحْتَجٌّ بِهٖ فِی الصَّحِيْحَيْنِ

✧✧ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے لگے تو ہاتف غیبی سے آواز آئی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص مت اتارنا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور یہ ابو بردہ ،ابو بردہ بن ابوموسیٰ اشعری کے بیٹے برید ہیں، ان کی روایات کو صحیحین میں نقل کیا جاتا ہے۔

1339ـ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: قَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ: غَسَّلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْمَيِّتِ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا، وَكَانَ طَيِّبًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيًّا وَمَيِّتًا، وَوَلِیَ دَفْنَهُ، وَاِجْنَانَهُ دُوْنَ النَّاسِ اَرْبَعَةٌ: عَلِیٌّ، وَالْعَبَّاسُ، وَالْفَضْلُ، وَصَالِحٌ مَّوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلُحِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْدًا، وَنُصِبَ عَلَيْهِ اللَّبِنُ نَصْبًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَا مِنْهُ غَيْرَ اللَّحْدِ

✧✧ حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا، مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں عام مردوں جیسی کوئی چیز نظر نہیں آئی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم زندگی میں بھی طیب تھے اور بعد از انتقال بھی طیب ہی تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کفن دفن کے امور چار آدمیوں کے ذمہ لگائے تھے۔ علی، عباس، فضل، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ''صالح''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر لحد والی بنائی گئی اور اس کے اوپر اینٹ گاڑھ دی گئی۔

1340ـ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْخُزَاعِیُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ اَيُّوْبَ، عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ شَرِيْكٍ الْمَعَافِرِیِّ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِیِّ، عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ غُفِرَ لَهٗ اَرْبَعِيْنَ مَرَّةً، وَمَنْ كَفَّنَ مَيِّتًا كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ سُنْدُسٍ وَاِسْتَبْرَقِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ حَفَرَ لِمَيِّتٍ قَبْرًا وَاَجَنَّهٗ فِيْهِ اُجْرِیَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ كَاَجْرِ مَسْكَنٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میت کو غسل دے اور اس کے عیوب کو چھپائے، اس کی چالیس مرتبہ مغفرت کر دی جاتی ہے۔ اور جو کسی میت کو کفن پہنائے، اللہ تعالیٰ اس کو جنت کا ریشمی لباس

پہنائے گا اور جو شخص کسی میت کے لئے قبر کھودے اور اس کو دفنائے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت تک اس شخص کے برابر ثواب دے گا، جس نے مکان بنا کر کسی (ضرورت مند) کو اس میں ٹھہرایا ہو۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1341۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِیُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَنْبَانَا يَحْيَى بْنُ مَنْصُورٍ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رَجَاءٍ السِّنْدِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، قَالَ: وَكَانَ اِذَا اُتِيَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا، فَتَقَالَّ اَهْلَهَا جَزَّاَهُمْ صُفُوفًا ثَلَاثَةً فَصَلَّى بِهِمْ عَلَيْهَا، وَيَقُولُ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا صَفَّ صُفُوفٌ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلٰى جِنَازَةٍ اِلَّا اَوْجَبَتْهُ هٰذَا اللَّفْظُ حَدِيثُ ابْنُ عُلَيَّةَ فِي لَفْظِ الْمَحْبُوبِيِّ، اِلَّا غُفِرَ لَهُ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں، ان کو جب نماز جنازہ پڑھانے کے لئے بلایا جاتا تو جنازہ پڑھنے والوں کو کہتے: تین صفیں بنالیں اور وہ لوگوں کو نماز جنازہ پڑھا دیتے اور پھر کہتے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس جنازے پر مسلمانوں کی تین صفیں بن جائیں، وہ جنتی ہے۔

❖❖ حدیث کے یہ مذکورہ الفاظ ابن علیہ کی روایت سے ہیں جبکہ محبوبی کی روایت میں (''الا اوجبتـــــه'' کے الفاظ کی بجائے) ''الا غفر له'' کے الفاظ ہیں۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1342۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ

حدیث 1342:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3095 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 13399 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 2960 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 7500 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 6389 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 3350 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 7390 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلامیه بیروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحدیث: 524

الْاَصْبَهَانِیُّ، حَدَّثَنَا شَرِیْكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِیْسٰی بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ غُلَامٌ یَهُوْدِیٌّ یَخْدُمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَعَادَهُ، وَقَالَ: قُلْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَنَظَرَ الْغُلَامُ اِلٰی اَبِیْهِ، فَقَالَ: قُلْ: مَا یَقُوْلُ لَكَ مُحَمَّدٌ، قَالَ: فَلَمَّا مَاتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: صَلُّوْا عَلٰی اَخِیْكُمْ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی کا بچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا، ایک مرتبہ وہ بیمار ہوگیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا: تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ (اور میرے متعلق کہو) کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ لڑکے نے اپنے والد کی طرف دیکھا تو اس نے کہا (بیٹا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ کہتے ہیں: تم وہ پڑھ لو (حضرت انس رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: جب وہ لڑکا فوت ہوگیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا) اپنے بھائی کی نماز جنازہ پڑھو۔

✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1343- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ الْفَقِیْهُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ حَیَّةَ، حَدَّثَنِیْ عَمِّیْ زِیَادُ بْنُ جُبَیْرِ بْنِ حَیَّةَ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ جُبَیْرُ بْنُ حَیَّةَ الثَّقَفِیُّ، اَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِیْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجِنَازَةِ، وَالْمَاشِیْ قَرِیْبًا مِّنْهَا، وَالطِّفْلُ یُصَلّٰی عَلَیْهِ رَوَاهُ یُوْنُسُ بْنُ عُبَیْدٍ، عَنْ زِیَادِ بْنِ جُبَیْرٍ

✧✧ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوار جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل چلنے والا جنازے کے قریب رہے اور بچے کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی۔

✤ یہی حدیث یونس بن عبید نے زیاد بن جبیر کے حوالے سے نقل کی ہے۔

1344- اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ، حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عُبَیْدٍ، عَنْ زِیَادِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ حَیَّةَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ یُوْنُسُ، وَحَدَّثَنِیْ بَعْضُ اَهْلِهِ، اَنَّهُ رَفَعَهُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرَّاكِبُ یَسِیْرُ خَلْفَ الْجِنَازَةِ، وَالْمَاشِیْ عَنْ یَّمِیْنِهَا وَشِمَالِهَا قَرِیْبًا، وَالسِّقْطُ یُصَلّٰی وَیُدْعٰی لِوَالِدَیْهِ بِالْعَافِیَةِ وَالرَّحْمَةِ، قَالَ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فِیْ عَقِبِ هٰذَا الْحَدِیْثِ، قَالَ: یُوْنُسُ بْنُ عُبَیْدٍ، وَحَدَّثَنِیْ بَعْضُ اَهْلِهِ اَنَّهُ رَفَعَهُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رِوَایَةً لِّیُوْنُسَ بْنِ عُبَیْدٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ حَیَّةَ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰی شَرْطِ الْبُخَارِیِّ، فَقَدِ احْتَجَّ فِی الصَّحِیْحِ بِحَدِیْثِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ، عَنْ زِیَادِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنْ جُبَیْرِ بْنِ حَیَّةَ، عَنِ الْمُغِیْرَةِ، الْحَدِیْثُ الطَّوِیْلُ، وَشَاهِدُهُ هٰذِهِ الْاَحَادِیْثُ

حَدِيْثُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمِ الْمَكِّيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ

✧✧ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوار جنازے کے پیچھے چلے، پیدل چلنے والے جنازے کے قریب، اس کے دائیں بائیں چلیں اور نا تمام بچے کی بھی نماز جنازہ پڑھی جائے اور اس کی نماز جنازہ میں اس کے ماں باپ کے لئے رحمت اور عافیت کی دعا مانگی جائے۔

✣✣ ابراہیم بن ابی طالب نے یہ حدیث نقل کرنے کے بعد یونس بن عبید کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ یونس بن عبید کی سعید بن عبیداللہ بن جبیر بن حیہ سے جو روایت ہے وہ آپ کی ایک زوجہ محترمہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کی ہے۔ یہ حدیث امام بخاری کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں مغیرہ کے حوالے سے وہ طویل حدیث ذکر کی ہے۔ جسکی سند معتمر بن سعید بن عبیداللہ پھر زیاد بن جبیر سے ہوتی ہوئی جبیر بن حیہ کے واسطے سے ان تک پہنچتی ہے۔ اور ان احادیث کی شاہد بھی ایک حدیث موجود ہے جو کہ اسماعیل بن مسلم مکی نے ابوزبیر سے روایت کی ہے (شاہد حدیث درج ذیل ہے)۔

1345۔ اَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيْ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَانَا اِسْمَاعِيْلُ الْمَكِّيُّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ، وَرِثَ وَصُلِّيَ عَلَيْهِ الشَّيْخَانِ لَمْ يَحْتَجَّا بِاِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب (نومولود) بچہ رو پڑے تو وہ وارث بھی بنے گا اور اس کی نماز جنازہ بھی پڑھی جائے گی۔

✣✣ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسماعیل بن مسلم کی روایت نقل نہیں کی۔

1346۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اَيُّوْبَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنْ اَبِيْ عَمْرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ، فَمَاتَ رَجُلٌ مِّنَّا مِنْ اَشْجَعَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلُّوْا عَلَيْهِ فَذَهَبْنَا نَنْظُرُ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِّنْ خَرَزِ يَهُوْدَ، مَا يُسَاوِيْ دِرْهَمَيْنِ، رَوَاهُ النَّاسُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَبُوْ عَمْرَةَ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ جُهَيْنَةَ مَعْرُوْفٌ بِالصِّدْقِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر میں تھے تو ہم میں سے اشجع قبیلے کا

حدیث 1345:

اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1508 اخرجه ابومحمد الدارمى فى "سننه" طبع دارالكتاب العربى بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 3126 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 6032 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 6358 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 6574

ایک آدمی فوت ہوگیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی نماز جنازہ پڑھو، ہمیں ان میں چند ایسے ''نگ'' ملے جو یہودی پہنا کرتے ہیں ان کا وزن دو درہموں کے برابر ہوگا۔

❖❖ یہی حدیث یحییٰ بن سعید سے متعدد لوگوں نے روایت کی ہے۔ اور یہ ابوعمرہ، قبیلہ جہینہ کے ایک شخص ہیں، معروف بالصدق ہیں، لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے ان کی روایات نقل نہیں کیں۔

1347۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ بْنِ خَالِدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: مَاتَ فُلَانٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَمُتْ، ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: مَاتَ فُلَانٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَمُتْ، ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: مَاتَ فُلَانٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ مَاتَ ؟ قَالَ: نَحَرَ نَفْسَهُ بِمِشْقَصٍ كَانَ مَعَهُ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک شخص فوت ہوگیا، ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو بتایا کہ فلاں شخص فوت ہوگیا ہے، نبی اکرم ﷺ نے انہیں کہا: وہ فوت نہیں ہوا، وہ دوبارہ آیا اور کہنے لگا: فلاں شخص فوت ہوگیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ فوت نہیں ہوا، وہ تیسری مرتبہ پھر آیا اور کہا: فلاں شخص فوت ہوگیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ کیسے فوت ہوا؟ اس نے کہا: اس نے اپنے تیر سے اپنے آپ کو ہلاک کرلیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1347أ۔ اِسْرَائِيلُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، اَنَّ رَجُلا قَتَلَ نَفْسَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❖❖ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک شخص نے خودکشی کر لی، نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

حدیث 1346:

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 5175 اخرجه ابوبکر الحمیدی فی "مسنده" طبع دارالکتب العلمیه' مکتبه المتنبی' بیروت' قاهره ' رقم الحدیث: 815 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت لبنان' (طبع ثانی) 1403ھ' رقم الحدیث: 9501

1348- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، وَاَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ الْخُلْدِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ اَبِيْ قَتَادَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دُعِيَ اِلٰى جَنَازَةٍ سَاَلَ عَنْهَا، فَاِنْ اُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا صَلّٰى عَلَيْهَا، وَاِنْ اُثْنِيَ عَلَيْهَا غَيْرَ ذٰلِكَ قَالَ لِاَهْلِهَا: شَاْنُكُمْ بِهَا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو جب کسی جنازے کے لئے بلایا جاتا تو آپ ﷺ اس کے بارے میں پوچھتے، اگر لوگ اس کو اچھے لفظوں میں یاد کرتے تو آپ ﷺ اس کا جنازہ پڑھا دیتے اور اگر لوگ اس کو برا بھلا کہتے تو آپ ﷺ اس کے گھر والوں سے کہہ دیتے کہ اس کا جنازہ تم خود پڑھ لو اور آپ ﷺ اس کا جنازہ نہ پڑھاتے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1349- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ يُوْسُفَ الْحَافِظُ، اِمْلَاءً، حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَدْ كُنَّا مُقَدَّمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حُضِرَ مِنَّا الْمَيِّتُ اٰذَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَضَرَهُ وَاسْتَغْفَرَ لَهُ حَتّٰى اِذَا قُبِضَ انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ مَّعَهُ حَتّٰى يُدْفَنَ، وَرُبَّمَا طَالَ حَبْسُ ذٰلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا خَشِيْنَا مَشَقَّةَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لِبَعْضٍ: لَوْ كُنَّا لَا نُؤْذِنُ النَّبِيَّ بِاَحَدٍ حَتّٰى يُقْبَضَ، فَاِذَا قُبِضَ اٰذَنَّاهُ، فَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ مَشَقَّةٌ وَّلَا حَبْسٌ، فَفَعَلْنَا ذٰلِكَ وَكُنَّا نُؤْذِنُهُ بِالْمَيِّتِ بَعْدَ اَنْ يَّمُوْتَ فَيَاْتِيْهِ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ، فَرُبَّمَا انْصَرَفَ، وَرُبَّمَا مَكَثَ حَتّٰى يُدْفَنَ الْمَيِّتُ، فَكُنَّا عَلٰى ذٰلِكَ حِيْنًا، ثُمَّ قُلْنَا لَوْ لَمْ يَشْخَصِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَمَلْنَا جَنَازَتَنَا اِلَيْهِ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَيْهِ عِنْدَ بَيْتِهٖ لَكَانَ ذٰلِكَ اَوْفَقَ بِهٖ، فَفَعَلْنَا فَكَانَ ذٰلِكَ الْاَمْرُ اِلَى الْيَوْمِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عِنْدَ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ اَمْلَيْتُهُ فِيْمَا مَضٰى مُخْتَصَرًا

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے نمائندے ہوتے تھے، چنانچہ جب کسی کا آخری وقت آتا تو ہم رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دیتے تو حضور اکرم ﷺ تشریف لاکر اس کے لئے دعائے مغفرت فرماتے اور جب ہم

حدیث: 1348

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 22608 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ه/1993ء' رقم الحديث: 3057

اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ه/1988ء' رقم الحديث: 196 اخرجه ابن ابي اسامه في "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبويه' مدينه منوره 1413ه/1992ء' رقم الحديث: 275

لوگ وہاں پہنچتے تو رسول اللہ ﷺ اور جو لوگ آپ کے ہمراہ ہوتے وہ واپس آ رہے ہوتے تھے۔اور اس کو دفن کر دیا جاتا تھا۔اور کئی مرتبہ حضور اکرم ﷺ کو تکفین و تدفین کے سلسلے میں بہت دیر تک انتظار کرنا پڑتا۔ہمیں رسول اللہ ﷺ کی اس مشقت کا بہت احساس ہوا، ہم نے آپس میں مشورہ کیا کہ ہمیں کسی کی روح قبض ہونے سے پہلے رسول پاک ﷺ کو نہیں بلانا چاہئے اور جب روح قبض ہو جائے تب آپ کو بلانا چاہیے تو اس میں آپ کو مشقت نہیں ہوگی اور انتظار بھی نہیں کرنا پڑے گا (اس کے بعد ہم نے یہی طریقہ اپنا لیا کہ) کسی کے فوت ہو جانے کے بعد آپ کو بلاتے تھے، تو آپ تشریف لا کر نماز جنازہ پڑھا دیا کرتے تھے۔پھر کئی مرتبہ آپ (جنازہ پڑھا کر) واپس آ جاتے اور کئی مرتبہ تدفین تک وہیں رہتے، ایک عرصہ تک یہی سلسلہ جاری رہا۔پھر ہم نے مشورہ کیا کہ اگر ہم نبی اکرم ﷺ کو نہ بلائیں بلکہ جنازہ اٹھا کر آپ کے پاس لے جائیں اور آپ اپنے گھر کے قریب ہی اس کا جنازہ پڑھا دیں تو زیادہ بہتر ہوگا پھر ہم نے ایسے ہی کرنا شروع کر دیا اور آج تک اسی پر عمل ہے۔

✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔اور میں نے گذشتہ صفحات میں یہ حدیث مختصراً بیان کر دی ہے۔

1350۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُهَاجِرٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ، وَهَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عُمَيْرِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ حِيْنَ تُوُفِّىَ، فَاَتَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فِىْ مَنْزِلِهِمْ، فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَرَائَهُ وَاُمُّ سُلَيْمٍ وَّرَاءَ اَبِىْ طَلْحَةَ، وَلَمْ يَكُنْ مَّعَهُمْ غَيْرُهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَسُنَّةٌ غَرِيْبَةٌ فِىْ اِبَاحَةِ صَلٰوةِ النِّسَاءِ عَلَى الْجَنَائِزِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧ حضرت اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابوطلحہ نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت عمیر بن ابی طلحہ کے جنازے کے لئے بلایا۔ تو رسول اللہ ﷺ انکے پاس تشریف لے آئے اور ان کے گھر میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی (نماز کے لئے) رسول اللہ ﷺ آگے ہوئے، ان کے پیچھے ابوطلحہ تھے اور ام سلیم رضی اللہ عنہا ابوطلحہ کے پیچھے تھیں۔

✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔اور یہ عورتوں کے لئے نماز جنازہ کے جواز میں سنت غریبہ ہے۔

1351۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ

حدیث 1350:

اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 4727 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دار الباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 6699

الْمَدَائِنِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي بِمَرْوٍ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقَدْ جُدِعَ وَمُثِّلَ بِهٖ، فَقَالَ: لَوْلَا اَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ تَرَكْتُهُ حَتّٰى يَحْشُرَهُ اللّٰهُ مِنْ بُطُوْنِ الطَّيْرِ وَالسِّبَاعِ، فَكَفَّنَهُ فِيْ نَمِرَةٍ اِذَا خُمِّرَ رَاْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَاِذَا خُمِّرَتْ رِجْلَاهُ بَدَا رَاْسُهُ، فَخَمَّرَ رَاْسَهُ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنَ الشُّهَدَاءِ غَيْرِهٖ، وَقَالَ: اَنَا شَاهِدٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ، وَكَانَ يَجْمَعُ الثَّلَاثَةَ وَالاثْنَيْنِ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ، وَيَسْاَلُ: اَيُّهُمْ اَكْثَرُ قُرْاٰنًا ؟ فَيُقَدِّمُهُ فِي اللَّحْدِ، وَكَفَّنَ الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ احد کے دن (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا) حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے اعضاء کاٹ کر آپ کا مثلہ (چہرہ بگاڑنے کو مثلہ کہتے ہیں) کر دیا گیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر حضرت صفیہ کی پریشانی کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کو اسی طرح چھوڑ دیتا تاکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کو پرندوں اور درندوں کے پیٹ سے اٹھاتا، ان کو اُون کی دھاری دھار چادر میں کفن دیا گیا (جو اتنی چھوٹی تھی کہ) جب اُن کا سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور جب پاؤں ڈھانپے جاتے تو سر ننگا ہو جاتا، چنانچہ اُن کے سر کو ڈھانپ دیا گیا اور حضور علیہ السلام نے ان کے علاوہ شہدائے بدر میں سے اور کسی کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج میں تمہارے اوپر گواہ ہوں۔ اور (اس دن) ایک ایک قبر میں دو دو، تین تین (صحابہ کرام) کو دفن کیا گیا اور حضور علیہ السلام پوچھ لیتے اور ان میں سے جو صحابی قرآن کا زیادہ قاری ہوتا لحد میں اسکو آگے کی طرف لٹایا جاتا اور دو دو، تین تین آدمیوں کو ایک کپڑے میں کفن دیا جاتا۔

1352۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ اَنْبَاَ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيّ اَنَّ بْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ اَنَّ شُهَدَاءَ اُحُدٍ لَمْ يُغَسَّلُوْا وَدُفِنُوْا بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ وَحْدَهُ حَدِيْثَ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ لَيْسَ فِيْهِ هٰذِهٖ

حدیث 1351:

اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3136 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 1016 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 12322 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 6589 اخرجه ابويعلىٰ الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ه-1984ء رقم الحديث: 3568 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ه/1983ء رقم الحديث: 2939

الأَلْفَاظُ الْمَجْمُوعَةُ الَّتِي تَفَرَّدَ بِهَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِي عَنِ الزُّهْرِيِّ قَدِ اتَّفَقَا جَمِيعًا عَلٰى إِخْرَاجِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدِ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى قَتْلٰى أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

◇◇ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ احد کے شہداء کو غسل نہیں دیا گیا اور انہیں ''خون'' سمیت دفن کیا گیا اور نہ ہی ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی تھی۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے زہری کی وہ حدیث نقل کی ہے جس میں انہوں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک کے واسطے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی۔ اس میں وہ الفاظ موجود نہیں ہیں جس کو زہری سے روایت کرنے میں اسامہ بن زید لیثی منفرد ہیں جب کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے لیس بن سعد کی وہ حدیث نقل کی ہے جس میں انہوں نے یزید بن ابی حبیب کے ذریعے ابوالخیر کے حوالے سے عقبہ بن عامر جہنی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد کی اسی طرح نماز جنازہ پڑھی جس طرح کسی (عام) میت کی نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے۔

1353۔ حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، اِمْلاءً فِيْ شَوَّالٍ سَنَةَ خَمْسٍ وَّتِسْعِيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ، حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السَّدُوسِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، وَحَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ هَارُوْنَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا وَضَعْتُمْ مَوْتَاكُمْ فِيْ قُبُوْرِهِمْ، فَقُوْلُوْا: بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَهَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى ثَبْتٌ مَّاْمُوْنٌ اِذَا اَسْنَدَ مِثْلَ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَا يُعَلَّلُ بِاَحَدٍ اِذَا اَوْقَفَهُ شُعْبَةُ

◇◇ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میت کو قبر میں رکھو تو ''بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى

حدیث 1352:

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3135

حدیث 1353:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 4812 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 3110 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 10927 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 6851 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 5755

مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ" پڑھا کرو۔

✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔اور ہمام بن یحییٰ قابل اعتماد ہیں اور مامون ہیں۔اس طرح کی کسی حدیث کو جب مسند کر دیا جائے تو اس کو کسی ایسی حدیث کے ساتھ معلل نہیں کر سکتے جس کو شعبہ نے موقوف کیا ہو۔

1354۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيْ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ كَانَ اِذَا وَضَعَ الْمَيِّتَ فِيْ قَبْرِهٖ، قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

حَدِيْثُ الْبَيَاضِيِّ وَهُوَ مَشْهُوْرٌ فِي الصَّحَابَةِ شَاهِدٌ لِحَدِيْثِ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ مُسْنَدًا

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب وہ میت کو قبر میں اتارتے تو "بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ" پڑھتے۔

✣ ہمام نے قتادہ سے جو حدیث مسنداً روایت کی ہے، اس کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ بیاضی سے مروی ہے اور بیاضی مشہور صحابی رضی اللہ عنہم ہیں۔

1355۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، وَابْنُ بُكَيْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ مَوْلَى الْغِفَارِيِّيْنَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْبَيَاضِيُّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اِذَا وُضِعَ الْمَيِّتُ فِيْ قَبْرِهٖ فَلْيَقُلِ الَّذِيْنَ يَضَعُوْنَهٗ حِيْنَ يُوْضَعُ فِي اللَّحْدِ: بِاسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ، وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت بیاضی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میت کو قبر میں اتارا جائے تو اتارنے والے اتارتے وقت "بِاسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ، وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" پڑھیں۔

1356۔ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيْهُ، وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ اَبِيْ يَحْيٰى مَوْلَى الْاَسْلَمِيِّيْنَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ: قَبْرُ مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: فُلَانٌ الْحَبَشِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سِيْقَ مِنْ اَرْضِهٖ وَسَمَائِهٖ اِلٰى تُرْبَتِهِ الَّتِيْ مِنْهَا خُلِقَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاُنَيْسُ بْنُ اَبِيْ يَحْيَى الْاَسْلَمِيُّ هُوَ عَمُّ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَبِيْ

يَحْيٰى، وَاُنَيْسٌ ثِقَةٌ مُّعْتَمِدٌ، وَلِهٰذَا الْحَدِيْثِ شَوَاهِدُ، وَاَكْثَرُهَا صَحِيْحَةٌ مِّنْهَا

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس (رکھی ہوئی) ایک میت کے پاس سے گزرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، یہ کس کی قبر ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ فلاں حبشی کی قبر ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اللہ کی زمین اور آسمان سے اس کو اس مٹی کی طرف بھیج دیا گیا ہے، جس سے اس کو پیدا کیا گیا ہے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا اور انیس بن یحییٰ اسلمی، ابراہیم بن ابی یحییٰ کے چچا ہیں اور انیس ثقہ اور معتمد راوی ہیں۔ اور اس حدیث کی متعدد شواہد حدیثیں موجود ہیں، جن میں سے اکثر صحیح ہیں، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

1357۔ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ بَشَّارٍ الْخَيَّاطُ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ قَبْضَ عَبْدٍ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهُ فِيْهَا اَوْ بِهَا حَاجَةً وَّمِنْهَا

✧✧ حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی کسی مخصوص جگہ پر روح قبض کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہاں اس کی کوئی ضرورت رکھ دیتا ہے۔

1358۔ مَا اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ الْعَدْلُ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَذْحِجِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا كَانَتْ مَنِيَّةُ اَحَدِكُمْ بِاَرْضٍ اُتِيْحَتْ لَهُ الْحَاجَةُ، فَيَقْصِدُ اِلَيْهَا فَيَكُوْنُ اَقْصٰى اَثَرٍ مِّنْهُ فَيُقْبَضُ رُوْحُهُ فِيْهَا، فَتَقُوْلُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَبِّ هٰذَا مَا اسْتَوْدَعْتَنِيْ وَمِنْهَا

حديث 1357:

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 2147 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 22034 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 6151 اخرجه ابويعلىٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 927 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 10403 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 1325 اخرجه ابوبكر الشيبانی فی "الاحاد والمثانی" طبع دارالراية رياض سعودی عرب 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 1069 اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة بيروت لبنان 1407ھ/1986ء رقم الحديث: 1391 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه بيروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحديث: 780

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی ایک کی موت کسی مخصوص جگہ پر لکھی جاتی ہے تو اس کے لئے وہاں پر کوئی ضرورت ڈال دی جاتی ہے، آدمی اس کے ارادے سے وہاں جاتا ہے، جب وہ اپنی منزل پر پہنچ جاتا ہے تو وہاں پر اس کی روح کو قبض کرلیا جاتا ہے، اس لئے قیامت کے دن زمین کہے گی: اے میرے رب! یہ ہے وہ امانت جو تو نے میرے سپرد کی تھی۔

1359۔ مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ السَّيَّارِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَاشَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، حَدَّثَنَا اَبُو حَمْزَةَ السُّكَّرِيُّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ مَّطَرِ بْنِ عُكَامِسٍ الْعَبْدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا جُعِلَ اَجَلُ رَجُلٍ فِي اَرْضٍ اِلَّا جُعِلَتْ لَهُ فِيهَا حَاجَةٌ وَّمِنْهَا

✧✧ حضرت مطر بن عکامس عبدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ انسان کی موت جس مقام پر لکھتا ہے، اس کے لئے وہاں پر کوئی ضرورت رکھ دیتا ہے۔

1360۔ مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ غَيْرَ مَرَّةٍ، اَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَهَارٍ الْعَسْكَرِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَرِيشِ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ قَبْضَ عَبْدٍ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهُ اِلَيْهَا حَاجَةً

✧✧ حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی جیسا فرمان منقول ہے۔

1361۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ اَبُو جَعْفَرٍ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالذِّكْرِ، فَقَالَ رَجُلٌ لَوْ اَنَّ هٰذَا خَفَضَ مِنْ صَوْتِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنَّهُ اَوَّاهٌ، قَالَ: فَمَاتَ فَرَاَى رَجُلٌ نَارًا فِي قَبْرِهِ، فَاَتَاهُ فَاِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ وَهُوَ يَقُولُ: هَلُمُّوا اِلَى صَاحِبِكُمْ، فَاِذَا هُوَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالذِّكْرِ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک شخص بلند آواز سے ذکر کیا کرتا تھا۔ اس کے متعلق ایک آدمی نے کہا: یہ اپنی آواز پست کیوں نہیں کرتا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بہت آہیں بھرنے والا شخص ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب وہ شخص فوت ہوا تو ایک آدمی نے اس کی قبر میں نور دیکھا تو وہ آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی کے بارے میں سوچ رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: چلو اپنے ساتھی کے پاس چلو (جب وہاں جا کر دیکھا) تو یہ اسی شخص کی قبر تھی جو بلند آواز سے ذکر کرتا تھا۔

1362۔ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَرَشِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: رَاَيْتُ نَارًا فِي الْمَقَابِرِ فَاَتَيْتُهُمْ، فَاِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَبْرِ وَهُوَ يَقُولُ: نَاوِلُونِي صَاحِبَكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ بِإِسْنَادٍ مُعْضَلٍ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے قبرستان میں روشنی دیکھی تو وہاں پر آیا، میں نے وہاں پر دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر میں تھے اور کہہ رہے تھے: اپنے ساتھی کو پکڑو۔ (یعنی اس کو لحد میں اتار رہے تھے)

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور اس کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ معضل اسناد کے ہمراہ مروی ہے۔

1363۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، وَاَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ يُونُسَ وَهُوَ حَاتِمُ بْنُ اَبِيْ صَغِيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا كَانَ بِمَكَّةَ وَكَانَ رُوْمِيًّا، وَفِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ اسْمُهُ وَقَّاصٌ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَهُوَ يَقُوْلُ: فِيْ دُعَائِهِ اَوَّهْ اَوَّهْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ لَاَوَّاهٌ، قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: فَخَرَجْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَقَابِرِ يَدْفِنُ ذٰلِكَ الرَّجُلَ، وَمَعَهُ الْمِصْبَاحُ

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا، وہ اپنی دعا میں بہت آہیں بھرتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شخص بہت آہیں بھرنے والا ہے: حضرت ابوذر کہتے ہیں: میں ایک رات باہر نکلا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ قبرستان میں اسی آدمی کو دفن کر رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شمع تھی۔

1364۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالُوْا: اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا، فَذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِهِ قُبِضَ، وَكُفِّنَ فِيْ كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ، وَقُبِرَ لَيْلًا، فَزَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهِ، اِلَّا اَنْ يُضْطَرَّ اِنْسَانٌ اِلٰى ذٰلِكَ، وَقَالَ: اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ مِّنْ حَدِيْثِ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ جَابِرٍ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ایسے صحابی کا ذکر کیا جو فوت ہو گئے تھے، ان کو انتہائی مختصر کپڑے میں کفن دے کر رات ہی رات میں دفن کر دیا گیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت کسی شخص کو نماز جنازہ پڑھے جانے کے بغیر دفن کرنے سے ڈانٹا، سوائے اس صورت کے جب کوئی انسان اس عمل کے لئے مجبور ہو اور فرمایا: جب کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اس کو چاہیے کہ اسے اچھا کفن دے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ مذکورہ حدیث کی ایک

شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ وہب بن منبہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

1365۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الصَّنْعَانِيُّ اَبُوْ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَقِيْلِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْهِ عَقِيْلٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هٰذَا مَا سَاَلْتُ عَنْهُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ فَاَخْبَرَنِيْ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ قُبِضَ، فَكُفِّنَ فِيْ كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ، وَقُبِرَ لَيْلًا، فَزَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقْبَرَ الرَّجُلُ لَيْلًا، وَلَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يُضْطَرَّ اِنْسَانٌ اِلٰى ذٰلِكَ، وَقَالَ: اِذَا وَلِيَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهٗ"

✧✧ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ وہ بات ہے جس کے بارے میں، میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے پوچھا تھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دن خطبہ میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جو فوت ہو گئے تھے اور ان کو مختصر کپڑے میں کفن دیا گیا اور رات میں ہی ان کی تدفین کر دی گئی۔ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے ڈانٹا کہ کسی شخص کو رات کے وقت دفن کر دیا جائے اور اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے سوائے اس کے کہ انسان کو کوئی مجبوری ہو اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی کا ذمہ دار ہو تو اسے چاہئے کہ اپنے بھائی کو اچھا کفن پہنائے۔

1366۔ أَخْبَرَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيّ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيّ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ الْقَطِيعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ بْنُ مَهْدِيّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِأَبِيْ هَيَّاجٍ أَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِيْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَّا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهٗ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَأَظُنُّهٗ لِخِلَافٍ فِيْهِ عَنِ الثَّوْرِيِّ فَإِنَّهٗ قَالَ مَرَّةً عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ وَقَدْ صَحَّ سَمَاعُ أَبِيْ وَائِلٍ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ حضرت حبیب بن ابی ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوہیاج سے کہا: میں تجھے اس بات کی ترغیب دلاتا ہوں جس کی رسول اللہ ﷺ نے مجھے ترغیب دلائی تھی۔ یہ کہ ہم کسی بت کو توڑے بغیر نہیں چھوڑیں گے اور کسی اونچی قبر کو برابر کیے بغیر نہیں چھوڑیں گے۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور میرا یہ خیال ہے کہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس حدیث کو اس لئے ترک کر دیا ہے کہ اس میں امام ثوری پر اختلاف ہے کیونکہ ایک روایت میں انہوں نے ابووائل کے واسطے سے ابوہیاج سے روایت کی ہے۔ جبکہ ابووائل کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے۔

1367۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْجَمَحِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيُّ وَأَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى أَنْبَأَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ

شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ قَالَ قَالَ لِي عَلِيٌّ أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ

✧✧ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ کی سند کے ہمراہ بھی یہ حدیث منقول ہے۔

1368۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ الْخَوْلَانِيُّ، قَالَ: قُرِءَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ، اَخْبَرَكَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي فُدَيْكٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَانِءٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: يَا اُمَّاهُ، اكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ، فَكَشَفَتْ لِي عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُورٍ لَا مُشْرِفَةٍ، وَلَا لَاطِئَةٍ مَبْطُوحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ، فَرَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَدَّمًا، وَاَبَا بَكْرٍ رَاْسُهُ بَيْنَ كَتِفَي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعُمَرُ رَاْسُهُ عِنْدَ رِجْلَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان سے کہا: اے اُمّ المومنین! میرے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے دونوں ساتھیوں کی قبر سے پردہ ہٹائیے، تو انہوں نے تینوں قبروں سے میرے لئے پردہ ہٹا دیا۔ وہ تینوں قبریں نہ تو بہت اونچی تھیں اور نہ ہی بہت نیچی تھیں، ان کے اردگرد سرخ رنگ کی کنکریاں بچھی ہوئی تھیں، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگلی جانب ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں کے برابر ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے پاس ہے۔

✥✥ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1369۔ حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ بْنِ سَلْمٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ النَّخَعِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ،

حدیث 1369:

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 970 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3225 اخرجه ابوعيسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 1052 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 2027 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 14181 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 3165 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبریٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 2154 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبریٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 6526

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُبْنٰى عَلَى الْقَبْرِ، اَوْ يُجَصَّصَ، اَوْ يَقْعُدَ عَلَيْهِ، وَنَهٰى اَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَقَدْ خَرَّجَ بِاِسْنَادِهِ غَيْرَ الْكِتَابَةِ فَاِنَّهَا لَفْظَةٌ صَحِيْحَةٌ غَرِيْبَةٌ، وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر عمارت بنانے، اس پر چونا کرنے، لکھنے اور اس پر بیٹھنے سے منع کیا ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے، جبکہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسی اسناد کے ہمراہ حدیث نقل کی ہے۔ تاہم اس میں ''لکھنے'' کا ذکر موجود نہیں ہے حالانکہ یہ لفظ صحیح ہے، غریب ہے۔ یونہی اس حدیث کو ابومعاویہ نے ابن جریج کے حوالے سے نقل کیا ہے (ان کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے)۔

1370- حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَجْصِيصِ الْقُبُوْرِ، وَالْكِتَابَةِ فِيْهَا، وَالْبِنَاءِ عَلَيْهَا، وَالْجُلُوْسِ عَلَيْهَا هٰذِهِ الْاَسَانِيْدُ صَحِيْحَةٌ، وَلَيْسَ الْعَمَلُ عَلَيْهَا، فَاِنَّ اَئِمَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الشَّرْقِ اِلَى الْغَرْبِ مَكْتُوبٌ عَلٰى قُبُوْرِهِمْ، وَهُوَ عَمَلٌ اَخَذَ بِهِ الْخَلَفُ عَنِ السَّلَفِ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر چونا کرنے، لکھنے، اس پر عمارت بنانے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

✣✣ یہ تمام اسانید صحیح ہیں، لیکن اس پر عمل نہیں ہے کیونکہ مشرق سے مغرب تک (ساری دنیا میں) آئمہ مسلمین کی قبروں پر لکھائی کی ہوئی ہے اور یہی وہ عمل ہے جس کو بعد میں آنے والوں نے اپنے سے پہلوں سے لیا ہے۔

1371- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ وَهْبٍ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَزَالُ اُمَّتِيْ، اَوْ هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِيْ مَسْكَةٍ مِّنْ دِيْنِهَا مَا لَمْ يَكِلُوا الْجَنَائِزَ اِلٰى اَهْلِهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ اِنْ كَانَ الصُّنَابِحِيُّ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ، فَاِنْ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُسَيْلَةَ الصُّنَابِحِيُّ، فَاِنَّهُ يَخْتَلِفُ فِيْ سَمَاعِهِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت صنابحی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت یا (شاید یہ فرمایا) یہ امت اس وقت تک اپنے اصل دین پر قائم رہے گی جب تک یہ جنازہ ان کے گھر والوں کے آسرے پر نہیں چھوڑیں گے۔

✣✣ اس روایت کی سند میں جو صنابحی نامی راوی ہیں، اگر یہی عبداللہ ہیں تو یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ اور اگر یہ عبدالرحمٰن

بن عسیلہ صنابحی ہیں تو ان کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع میں اختلاف ہے۔لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس روایت کو نقل نہیں کیا۔

1372۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَحِيرٍ، عَنْ هَانِءٍ مَوْلَى عُثْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، يَقُولُ: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجِنَازَةٍ عِنْدَ قَبْرٍ وَّصَاحِبُهُ يُدْفَنُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَغْفِرُوا لاَخِيكُمْ، وَسَلُوا اللّٰهَ لَهُ التَّثْبِيتَ، فَاِنَّهُ الْآنَ يُسْاَلُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے ہمراہ ایک قبر کے پاس پہنچے، میت کے ساتھی اس کو دفن کر رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کے لئے دعائے مغفرت کرو اور اللہ تعالیٰ سے اس کی ثابت قدمی کی دعا مانگو کیونکہ اس سے ابھی سوالات کیے جائیں گے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1373۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَحِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ هَانِئًا مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، يَقُولُ: كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ بَكٰى حَتّٰى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ، فَيُقَالُ لَهُ قَدْ تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تَبْكِي، وَتَبْكِي مِنْ هٰذَا، فَيَقُولُ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ، فَاِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ اَيْسَرُ مِنْهُ، وَاِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ اَشَدُّ مِنْهُ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا رَاَيْتُ مَنْظَرًا اِلَّا وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن بجیر رضی اللہ عنہ' عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے غلام ہانی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ آپ کی داڑھی مبارک تر ہو جاتی۔ آپ سے کہا جاتا: جنت اور دوزخ کے تذکرے پر تو آپ نہیں روتے اور قبر کے ذکر پر رو رہے ہیں؟ آپ فرماتے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبر آخرت کی منازل میں سے سب سے پہلی منزل ہے، اگر اس سے نجات پا گیا تو اس کے بعد والی ساری منزلیں اس سے آسان ہیں۔ اور اگر اس سے نجات نہ ملی تو اس کے بعد کی منزلیں بہت دشوار ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے قبر سے بڑھ کر پریشان کن منظر نہیں دیکھا۔

1374۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الضَّبِّيُّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَعْلٰى بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: سَافَرْتُ مَعَ

حدیث 1374:

ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 6409

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ فَمَا رَأَيْتُهُ مَرَّ بِجِيفَةِ إِنْسَانٍ إِلَّا أَمَرَ بِدَفْنِهِ، لَا يَسْأَلُ أَمُسْلِمٌ هُوَ، أَمْ كَافِرٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ متعدد سفر کیے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی کسی انسان کی نعش دیکھتے تو اس کو دفن کرنے کا حکم دیتے آپ یہ تحقیق نہیں کرتے تھے کہ یہ نعش کسی مسلمان کی ہے یا کافر کی۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1375۔ أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ الْحَارِثِ الْعَقَبِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ دَاوُدَ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ إِنْسَانٍ ثَلَاثَةُ أَخِلَاءَ: إِمَّا خَلِيلٌ فَيَقُولُ مَا أَنْفَقْتَ فَلَكَ، وَمَا أَمْسَكْتَ فَلَيْسَ لَكَ وَذٰلِكَ مَالُهُ، وَإِمَّا خَلِيلٌ، فَيَقُولُ: أَنَا مَعَكَ، فَإِذَا أَتَيْتَ بَابَ الْمَلِكِ تَرَكْتُكَ وَرَجَعْتُ فَذَاكَ أَهْلُهُ وَحَشَمُهُ، وَإِمَّا خَلِيلٌ، فَيَقُولُ: أَنَا مَعَكَ حَيْثُ دَخَلْتَ، وَحَيْثُ خَرَجْتَ فَذَاكَ عَمَلُهُ، فَيَقُولُ: إِنْ كُنْتَ لَأَهْوَنَ الثَّلَاثَةِ عَلَيَّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا بِتَمَامِهِ لِانْحِرَافِهِمَا عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ وَلَيْسَ بِالْمَجْرُوحِ الَّذِي يُتْرَكُ حَدِيثُهُ، وَقَدِ اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيثِ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ تَبِعَهُ ثَلَاثَةٌ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر انسان کے تین دوست ہوتے ہیں۔ ایک دوست ہوتا ہے جو کہتا ہے: جو تو نے خرچ کیا وہ تیرا ہے اور جو تو نے روک رکھا ہے وہ تیرا نہیں ہے یہ اس کا مال ہے اور ایک دوست وہ ہوتا ہے جو کہتا ہے: میں تیرے ساتھ ہوں لیکن جب تو ملک کے دروازے پر پہنچے گا (یعنی قبر میں جائے گا) تو میں لوٹ آؤں گا۔ یہ اس کے اہل وعیال اور دوست احباب ہیں۔ ایک دوست وہ ہوتا ہے جو کہتا ہے: تو جہاں بھی رہے، میں تیرے ساتھ ہوں، یہ اس کا عمل ہے تو آدمی اس سے کہے گا: تو میرے لئے بہت آسان تھا۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے یہ پوری حدیث نقل نہیں کی۔ کیونکہ یہ دونوں عمران قطان سے انحراف کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ ایسے مجروح نہیں ہیں کہ ان کی احادیث کو چھوڑا جائے۔ جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے سفیان بن عیینہ کی وہ حدیث نقل کی ہے جس میں انہوں نے عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے واسطے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی مرجاتا ہے تو تین چیزیں اس کے پیچھے رہ جاتی ہیں۔

1376۔ أَخْبَرَنِي أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْحَافِظُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ التَّبُوذَكِيُّ مُوسٰى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ

بَشِيْرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الرَّجُلِ وَمَثَلُ الْمَوْتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ لَّهُ ثَلَاثَةُ خِلَانٍ، فَقَالَ اَحَدُهُمْ: هٰذَا مَالِيْ فَخُذْ مِنْهُ مَا شِئْتَ، وَقَالَ الْاٰخَرُ: اَنَا مَعَكَ حَيَاتَكَ فَإِذَا مِتَّ تَرَكْتُكَ، وَقَالَ الْاٰخَرُ: اَنَا مَعَكَ اَدْخُلُ وَاَخْرُجُ مَعَكَ اِنْ مِتَّ، وَاِنْ حَيِيْتَ، فَاَمَّا الَّذِيْ قَالَ خُذْ مِنْهُ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَاِنَّهٗ مَالُهٗ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ عَشِيْرَتُهٗ، وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَهُوَ عَمَلُهٗ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اور موت کی مثال ایسے ہے جیسے کسی شخص کے تین دوست ہوں، ان میں سے ایک کہے: یہ میرا مال ہے، اس میں سے تو جتنا چاہے لے لے، دوسرا کہے: میں ساری زندگی تیرے ساتھ رہوں گا لیکن جب تو مر جائے تو میں تجھے چھوڑ دوں گا اور تیسرا کہے: تو چاہے زندہ رہے یا مر جائے، میں ہر مقام پر ہمیشہ تیرے ساتھ رہوں گا۔ تو ان میں سے جس نے یہ کہا کہ اس میں سے جو چاہے لے لے اور جو چاہے چھوڑ دے یہ اس کا مال ہے اور دوسرا اس کا خاندان ہے اور تیسرا اس کا عمل۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1377ـ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ خَالِدِ بْنِ سَارَةَ الْمَخْزُوْمِيُّ، اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ وَكَانَ صَدِيْقًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ، قَالَ: لَمَّا نُعِيَ جَعْفَرٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ اَتَاهُمْ اَمْرٌ يَشْغَلُهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَجَعْفَرُ بْنُ خَالِدِ بْنِ سَارَةَ مِنْ اَكَابِرِ مَشَايِخِ قُرَيْشٍ، وَهُوَ كَمَا قَالَ شُعْبَةُ: اُكْتُبُوْا عَنِ الْاَشْرَافِ فَاِنَّهُمْ لَا يَكْذِبُوْنَ، وَقَدْ رُوِيَ غَيْرُ هٰذَا الْحَدِيْثِ مُفَسَّرًا

✧✧ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جعفر کے بچوں کے لئے کھانا پکاؤ کیونکہ ان کو ایک ایسا معاملہ پیش آ گیا ہے جس نے ان کو مصروف کر رکھا ہے۔

حدیث 1377:

اخرجه ابو داؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3132 اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 998 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1610 اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 1751 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 6889 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ه-1984ء رقم الحديث: 6801 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ه/1983ء رقم الحديث: 1472 اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه مكتبه المتنبي بيروت قاهره رقم الحديث: 537

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا اور جعفر بن خالد بن سارہ قریش کے اکابر مشائخ میں سے ہیں۔ اور ان کے متعلق شعبہ کا قول ہے: ان اشراف سے حدیث لکھ لیا کرو کیونکہ یہ جھوٹ نہیں بولتے۔ اس کے علاوہ ایک اور تفصیلی حدیث بھی موجود ہے (جو کہ درج ذیل ہے۔)

1378- اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْحَنْظَلِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، اَخْبَرَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ خَالِدِ بْنِ سَارَةَ، وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ، قَالَ: لَوْ رَاَيْتَنِيْ وَقُثَمَ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ الْعَبَّاسِ نلعب إذ مر رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى دَابَّةٍ فَقَالَ: احْمِلُوْا هٰذَا اِلَيَّ فَجَعَلَنِيْ اَمَامَهُ، ثُمَّ قَالَ لِقُثَمَ: احْمِلُوْا هٰذَا اِلَيَّ فَجَعَلَهُ وَرَائَهُ مَا اسْتَحْيَا مِنْ عَمِّهِ الْعَبَّاسِ اَنْ حَمَلَ قُثَمَ، وَتَرَكَ عُبَيْدَ اللّٰهِ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِيْ ثَلَاثًا، فَلَمَّا مَسَحَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اخْلُفْ جَعْفَرًا فِيْ وَلَدِهٖ، قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ: مَا فَعَلَ قُثَمُ ؟ قَالَ: اسْتُشْهِدَ، قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ كَانَ اَعْلَمَ خَيْرِهٖ، قَالَ: اَجَلْ

❖❖ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں، قثم اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کھیل رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر سوار ہمارے پاس سے گذرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو مجھے پکڑا دو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے آگے بٹھا لیا پھر "قثم" کے متعلق کہا: اس کو بھی مجھے پکڑاؤ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے پیچھے بٹھا لیا، آپ کو اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف سے اس بات میں کوئی خدشہ نہیں تھا کہ "قثم" کو سوار کر لیا ہے اور عبیداللہ کو چھوڑ دیا ہے۔ پھر آپ نے میرے سر پر تین مرتبہ ہاتھ پھیرا اور ہر مرتبہ ہاتھ پھیرتے ہوئے، آپ نے یہ دعا دی۔ "یا اللہ! جعفر کی اولاد میں اس کا نائب پیدا فرما"۔ (جریج کہتے ہیں) میں نے عبداللہ بن جعفر سے پوچھا! "قثم" کا کیا ہوا؟ انہوں نے جواب دیا: شہید ہو گئے۔ میں نے عبداللہ سے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ انہوں نے کہا: جی ہاں!

1379- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ، اَنَّ رَوْحَ بْنَ عُبَادَةَ، حَدَّثَهُمْ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ عَلٰى رَاْسِيْ قَالَ: اَظُنُّهٗ قَالَ ثَلَاثًا فَلَمَّا مَسَحَ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اخْلُفْ جَعْفَرًا فِيْ وَلَدِهٖ قَدْ اَتٰى جَعْفَرُ بْنُ خَالِدٍ بِشَيْئَيْنِ عَزِيْزَيْنِ: اَحَدُهُمَا مَسْحُ رَاْسِ الْيَتِيْمِ، وَالْاٰخَرُ تَفَقُّدُ اَهْلِ الْمُصِيْبَةِ بِمَا يَتَقَوَّتُوْنَ لَيْلَتَهُمْ، وَفَّقَنَا اللّٰهُ لِاسْتِعْمَالِهٖ عَنْهُ

❖❖ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر اپنا ہاتھ پھیرا خالد کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ عبداللہ نے کہا تھا: تین مرتبہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا) جب آپ نے ہاتھ پھیرا تو یہ دعا مانگی "اے اللہ!

حدیث 1381:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 20803 اخرجه ابوبكر الشيباني في "الآحاد والمثاني" طبع دارالراية' رياض' سعودي عرب' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 1651

جعفر کی اولاد میں اس کا نائب پیدا فرما"۔ جعفر بن خالد کو دو پیاری چیزیں عطا ہوئیں۔(۱) یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا۔(۲) مصیبت کے عالم میں وہ چیز بھی میسر نہ آنا جس کو کھا کر وہ اپنی رات گزار سکے اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

1380 ...۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّحْوِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلابَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سُمَيْرٍ، حَدَّثَنِي بَشِيْرُ بْنُ نَهِيكٍ، حَدَّثَنِي بَشِيْرٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اسْمُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ زَحْمُ بْنُ مَعْبَدٍ، وَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اسْمُكَ ؟ قَالَ: زَحْمُ بْنُ مَعْبَدٍ، فَقَالَ: اَنْتَ بَشِيْرٌ فَكَانَ اسْمَهُ، قَالَ: بَيْنَا اَنَا اُمَاشِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْخَصَاصِيَةِ مَا تَنْقِمُ عَلَى اللّٰهِ اَصْبَحْتَ تُمَاشِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: مَا اَنْقِمُ عَلَى اللّٰهِ شَيْئًا كُلُّ خَيْرٍ فَعَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ، فَاَتَى عَلَى قُبُوْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ، فَقَالَ: لَقَدْ سَبَقَ هٰؤُلاءِ بِخَيْرٍ كَثِيْرٍ ثَلاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ اَتَى عَلَى قُبُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ، فَقَالَ: لَقَدْ اَدْرَكَ هٰؤُلاءِ خَيْرًا كَثِيْرًا ثَلاثَ مَرَّاتٍ، فَبَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي اِذْ حَانَتْ مِنْهُ نَظْرَةٌ، فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ يَّمْشِي بَيْنَ الْقُبُوْرِ عَلَيْهِ نَعْلانِ، فَقَالَ: يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ وَيْحَكَ اَلْقِ سِبْتِيَّتَيْكَ فَنَظَرَ، فَلَمَّا عَرَفَ الرَّجُلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَرَمَى بِهِمَا

✧✧ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ان کا جاہلیت میں نام زحم بن معبد تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا: تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا: زحم بن معبد۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو بشیر ہے۔ تو اس کے بعد انکا یہی نام ہو گیا۔ بشیر کہتے ہیں: میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چل رہا تھا آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے خصاصیہ کے بیٹے! تم اللہ تعالیٰ کی کس چیز کا انکار کرتے ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چل رہے ہو میں نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کی کسی چیز کا انکار نہیں کرتا ہوں ہر بھلائی اللہ کے رسول مجھے عطا فرما دی ہے۔ پھر آپ مشرکوں کی قبروں کے پاس آئے اور فرمایا: ان لوگوں نے بہت ساری بھلائیاں ضائع کر دیں آپ نے تین مرتبہ یہی کہا: پھر آپ مسلمانوں کی قبروں کے پاس آئے اور فرمایا: ان لوگوں نے بہت ساری بھلائیاں پالی ہیں یہ بات تین مرتبہ کہی پھر آپ چل رہے تھے کہ اچانک ایک شخص نظر آیا جو قبرستان میں جوتے پہن کر چل رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: اے جوتیوں والے! تیرے لئے ہلاکت ہو، اپنی جوتیاں اتار دے، اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، جب اس نے پہچان لیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو اس نے جوتیاں اتار کر پھینک دیں۔

1381۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ شَيْبَانَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمَيْرٍ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ بَشِيْرٍ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلا يَمْشِي فِي نَعْلَيْنِ بَيْنَ الْقُبُوْرِ فَقَالَ: يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ اَلْقِهِمَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، فِي النَّوْعِ الَّذِي لا يَشْتَهِرُ الصَّحَابِيُّ اِلَّا بِتَابِعِيَّيْنِ

✧✧ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جوتے پہنے قبرستان میں چلتے دیکھا تو فرمایا:

اے جوتیاں پہننے والے ان کو اتار دے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو روایت نہیں کیا، اس کا تعلق حدیث کی اس قسم کے ساتھ ہے جس میں صحابی کی شہرت دو تابعین کے ذریعے ہوتی ہے۔

1382۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ، اَنْبَاَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ، اَخْبَرَنِیْ رَبِيْعَةُ بْنُ سَيْفٍ، حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: قَبَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا، فَلَمَّا رَجَعْنَا وَحَاذَيْنَا بَابَهُ اِذْ هُوَ بِامْرَاَةٍ لَا نَظُنُّهُ عَرَفَهَا، فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ مِنْ اَيْنَ جِئْتِ ؟ قَالَتْ: جِئْتُ مِنْ اٰلِ الْمَيِّتِ رَحِمْتُ اِلَيْهِمْ مَيِّتَهُمْ وَعَزَّيْتُهُمْ، قَالَ: فَلَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدٰى ؟ قَالَتْ: مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ اَبْلُغَ مَعَهُمُ الْكُدٰى، وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَذْكُرُ فِيْهِ مَا تَذْكُرُ، قَالَ: لَوْ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدٰى مَا رَاَيْتِ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَرٰى جَدُّ اَبِيْكِ، وَالْكُدٰى: الْمَقَابِرُ، رَوَاهُ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحِ الْحَضْرَمِیُّ، عَنْ رَّبِيْعَةَ بْنِ سَيْفٍ

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمرو العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک شخص کی تدفین کی، جب ہم وہاں سے واپس لوٹے اور ان کے دروازے پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کو دیکھا، ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس عورت کو نہیں پہچانتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ! تو کہاں سے آرہی ہے؟ اس نے جواب دیا: میں میت کے گھر والوں کے پاس سے آئی ہوں۔ میت کے لئے دعائے مغفرت کرنے اور تعزیت کرنے گئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید کہ تو ان کے ساتھ قبرستان گئی تھی۔ اس نے کہا: میں اللہ کی پناہ مانگتی ہوں کہ ان کے ساتھ قبرستان جاؤں۔ کیونکہ میں نے اس کے متعلق آپ کے ارشادات سن رکھے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو ان کے ساتھ قبرستان جاتی تو اس وقت تک جنت نہ دیکھ سکتی جب تک کہ تیرے باپ کا دادا نہ دیکھ لیتا۔

❖❖ مذکورہ حدیث میں ایک لفظ ''الکدیٰ'' استعمال ہوا ہے، اس کا معنی ''قبرستان'' ہے۔ اسی حدیث کو حیوۃ بن شریح حضرمی نے ربیعہ بن سیف سے نقل کیا ہے۔ (جو کہ درج ذیل ہے)۔

1383۔ حَدَّثَنَاهُ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، اَخْبَرَنِیْ رَبِيْعَةُ بْنُ سَيْفٍ الْمَعَافِرِیُّ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ امْرَاَةً مُّنْصَرِفَةً مِّنْ جَنَازَةٍ فَسَاَلَهَا: مِنْ اَيْنَ جِئْتِ ؟ فَقَالَتْ: مِنْ تَعْزِيَةِ اَهْلِ هٰذَا الْمَيِّتِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللّٰهِ لَوْ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدٰى مَا رَاَيْتِ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَرَاهَا جَدُّ اَبِيْكِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو جنازہ سے واپس آتے دیکھا۔

تو اس سے پوچھا: تو کہاں سے آرہی ہے؟ اس نے جواب دیا: اس میت کے گھر والوں سے تعزیت کر کے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تو ان کے ساتھ قبرستان چلی جاتی تو اس وقت تک جنت نہ دیکھ سکتی جب تک کہ تیرے باپ کا دادا نہ دیکھ لیتا۔

✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1384- اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفٍ الْقَاضِیْ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِیْسَى الْقَاضِیْ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ، وَمُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَالَوَیْهِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنَّى الْعَنْبَرِیُّ، حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ مَعِیْنٍ، حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ سَعِیْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ، وَالْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ، قَالَ الْحَاكِمُ: اَبُوْ صَالِحٍ هٰذَا لَیْسَ بِالسَّمَّانِ الْمُحْتَجِّ بِهٖ، اِنَّمَا هُوَ بَاذَانُ، وَلَمْ یَحْتَجَّ بِهِ الشَّیْخَانِ لٰكِنَّهٗ حَدِیْثٌ مُّتَدَاوَلٌ فِیْمَا بَیْنَ الْاَئِمَّةِ، وَوَجَدْتُ لَهٗ مُتَابِعًا مِّنْ حَدِیْثِ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ فِیْ مَتْنِ الْحَدِیْثِ فَخَرَّجْتُهٗ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے قبروں پر جانیوالی عورتوں پر اور ان کی طرف سجدہ کرنے والوں پر اور ان پر چراغ رکھنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

✣ امام حاکم فرماتے ہیں یہ ''ابوصالح'' وہ ''سمان'' نہیں ہیں جس کی روایات نقل کی جاتی ہیں۔ بلکہ وہ تو باذان ہیں اور لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے ان کی روایات نقل نہیں کیں۔ جبکہ یہ حدیث ائمہ حدیث کے درمیان معروف ہے۔ اور جب مجھے اس حدیث کے متن میں سفیان ثوری کی سند کے ہمراہ ایک متابع حدیث مل گئی۔ جس کو میں نے (ذیل میں) نقل کر دیا ہے۔

1385- حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ هَارُوْنَ الْفَقِیْهُ، اِمْلَاءً، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَیْفَةَ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُثَیْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَهْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ

حدیث 1384:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3236 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 320 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 2043 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 2030 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 3179 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 2170 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 6998 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث: 2733 اخرجه ابوالحسن الجوهری فی "مسنده" طبع موسسه نادر بیروت لبنان 1410ھ/1990ء رقم الحدیث: 1500 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 7549

وَهٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ الْمَرْوِيَّةُ فِي النَّهْيِ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ مَنْسُوخَةٌ، وَالنَّاسِخُ لَهَا حَدِيْثُ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ كُنْتُ قَدْ نَهَيْتُكُمْ، عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ اَلا فَزُوْرُوْهَا، فَقَدْ اَذِنَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ زِيَارَةِ قَبْرِ اُمِّهِ، وَهٰذَا الْحَدِيْثُ مُخَرَّجٌ فِي الْكِتَابَيْنِ الصَّحِيْحَيْنِ لِلشَّيْخَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

✧✧ حضرت عبدالرحمان بن حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کے لئے جانیوالی عورتوں پرلعنت کی ہے۔

✣✣ اور یہ احادیث جو کہ زیارتِ قبور سے ممانعت سے متعلق ہیں، یہ منسوخ ہیں۔اوران کی ناسخ حضرت علقمہ بن مرثد کی وہ حدیث ہے جس میں انہوں نے سلیمان بن بریدہ کے واسطے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا کرتا تھا، اب تم ان کی زیارت کیا کرو، بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت دی ہے۔اور یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

1386- وَقَدْ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، قَالَ: اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهُ، اَنَّ وَاسِعَ بْنَ حَبَّانَ حَدَّثَهُ، اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا، فَاِنَّ فِيْهَا عِبْرَةً، وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اَلا فَانْتَبِذُوْا وَلَا اُحِلُّ مُسْكِرًا، وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِي فَكُلُوْا وَادَّخِرُوْا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا کرتا تھا۔اب تم زیارت کیا کرو کیونکہ اس میں عبرت ہے۔میں تمہیں نبیذ سے روکا کرتا تھا، اب تم نبیذ بنالیا کرو۔اور میں نشے کو حلال نہیں کرتا۔میں تمہیں قربانیوں کے گوشت سے منع کیا کرتا تھا۔اب تم (جتنا چاہو) کھاؤ (اور جتنا چاہو) جمع کرو۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1387- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ هَانِءٍ، عَنْ مَسْرُوْقِ بْنِ الْاَجْدَعِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، وَاَكْلِ لُحُوْمِ الْاَضَاحِي فَوْقَ ثَلَاثٍ، وَعَنْ

حدیث1386:

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 977 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث:2032

نَبِیذِ الْاَوْعِیَةِ، اَلا فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِی الدُّنْیَا، وَتُذَکِّرُ الْاٰخِرَةَ، وَکُلُوْا لُحُومَ الْاَضَاحِی، وَابْقُوا مَا شِئْتُمْ فَاِنَّمَا نَهَیْتُکُمْ عَنْهُ اِذِ الْخَیْرُ قَلِیْلٌ تَوْسِعَةً عَلَی النَّاسِ، اَلا اِنَّ وِعَاءً لَا یُحَرِّمُ شَیْئًا، فَاِنَّ کُلَّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ

✧✧ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں زیارت قبور سے اور قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے اور نبیذ کے برتنوں سے منع کیا کرتا تھا، خبردار! قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ دنیا میں بے رغبتی پیدا کرتی ہے۔ اور آخرت یاد دلاتی ہے۔ اور قربانی کا گوشت کھاؤ اور جتنا چاہو بچا کر رکھ لو، میں تو اس وقت تمہیں منع کیا کرتا تھا جب مالی حالات کمزور ہوا کرتے تھے تاکہ لوگوں پر وسعت رہے۔ خبردار! برتن کسی چیز کو حرام نہیں کرتے۔ بے شک ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

1388۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْبَزَّارُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِیُّ، حَدَّثَنَا زَکَرِیَّا بْنُ عَدِیٍّ، حَدَّثَنَا سَلامُ بْنُ سُلَیْمٍ، عَنْ یَحْیَی بْنِ الْجَابِرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: نَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا، فَاِنَّهَا تُذَکِّرُکُمُ الْمَوْتُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں زیارت قبور سے منع کیا کرتا تھا اب تم اس کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ موت کی یاد دلاتی ہیں۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1389۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِی الدُّنْیَا، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِمْرَانَ الْاَخْنَسِیُّ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَمَانٍ، عَنْ سُفْیَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ: زَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ اُمِّهِ فِیْ اَلْفِ مُقَنَّعٍ، فَلَمْ یُرَ بَاکِیًا اَکْثَرَ مِنْ یَوْمَئِذٍ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

1389۔ حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہزار افراد کی معیت میں اپنی والدہ محترمہ کی قبر مبارک کی زیارت کی، اس دن کے علاوہ کبھی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا زیادہ روتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔

1390۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، وَاَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ یَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، قَالَا:

حدیث 1390:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ 1986ء، رقم الحدیث: 2034 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1572 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحدیث: 9686 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 3169 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 6949

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَّاءُ، اَنْبَانَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُنَيْنٍ يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: زَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ اُمِّهٖ فَبَكٰى وَاَبْكٰى مَنْ حَوْلَهٗ، ثُمَّ قَالَ: اسْتَاْذَنْتُ رَبِّيْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاَذِنَ لِيْ، وَاسْتَاْذَنْتُهٗ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِيْ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ، فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو آپ رو پڑے۔ (اور آپ کے رونے نے) آپ کے اردگرد (سب لوگوں) کو رلا دیا۔ پھر فرمایا: میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی۔ تو اللہ نے مجھے اجازت دے دی اور میں نے ان کے لئے دعائے مغفرت کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت نہیں دی گئی۔ چنانچہ تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ موت یاد دلاتی ہیں۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1391۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ شُعَيْبٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرِيْبًا مِّنْ اَلْفِ رَاكِبٍ، فَنَزَلَ بِنَا وَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ، فَقَامَ اِلَيْهِ عُمَرُ فَفَدَاهُ بِالْاُمِّ وَالْاَبِ، يَقُوْلُ: مَا لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: اِنِّيْ اسْتَاْذَنْتُ رَبِّيْ فِي الْاِسْتِغْفَارِ لِاُمِّيْ فَلَمْ يَاْذَنْ لِيْ، فَدَمَعَ عَيْنَايَ رَحْمَةً لَّهَا، وَاسْتَاْذَنْتُ رَبِّيْ فِيْ زِيَارَتِهَا فَاَذِنَ لِيْ، وَاِنِّيْ كُنْتُ قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا، وَلْيَزِدْكُمْ زِيَارَتُهَا خَيْرًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تقریباً ایک ہزار سوار تھے، ایک جگہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ ڈالا اور ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کی طرف اٹھ کر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ کو کیا ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کے لئے دعائے مغفرت کی اجازت مانگی، لیکن مجھے اجازت نہ ملی تو والدہ کی محبت میں میری آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ میں نے ان کی زیارت کے لئے اجازت مانگی، تو اس کی مجھے اجازت مل گئی۔ میں تمہیں زیارتِ قبور سے منع کرتا تھا، اب تم ان کی زیارت کیا کرو۔ اور ان کی زیارت سے تمہارے اندر اعمال صالح کا جذبہ بڑھے گا۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1392۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَانَا اَبُو الْمُثَنّٰى مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا بِسْطَامُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ يَزِيْدَ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

بْنِ اَبِی مُلَیْکَةَ، اَنَّ عَائِشَةَ اَقْبَلَتْ ذَاتَ یَوْمٍ مِّنَ الْمَقَابِرِ فَقُلْتُ لَهَا: یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ، مِنْ اَیْنَ اَقْبَلْتِ ؟ قَالَتْ: مِنْ قَبْرِ اَخِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ، فَقُلْتُ لَهَا: اَلَیْسَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، کَانَ قَدْ نَهٰی، ثُمَّ اُمِرَ بِزِیَارَتِهَا

✧✧ حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا قبرستان سے آ رہی تھیں۔ میں نے ان سے پوچھا: اے اُمّ المومنین! آپ کہاں سے آ رہی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: اپنے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی قبر سے۔ میں نے ان سے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیارتِ قبور سے منع نہیں کیا؟ انہوں نے جواباً کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلے منع کیا کرتے تھے۔ لیکن بعد میں آپ نے اجازت دے دی تھی۔

1393۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِیٍّ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ الْاَهْوَازِیُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِیُّ، حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ یَسَافٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ یَّحْیَی بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: کُنْتُ نَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ اَلَا فَزُوْرُوْهَا، فَاِنَّهَا تُرِقُّ الْقَلْبَ، وَتُدْمِعُ الْعَیْنَ، وَتُذَکِّرُ الْاٰخِرَةَ، وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں زیارت قبور سے روکا کرتا تھا، اب تم ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ دل کو نرم کرتی ہے اور آنکھوں کو رلاتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

1394۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ یَحْیَی الْمُقْرِءُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُثْمَانَ الْاَهْوَازِیُّ، حَدَّثَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ یَحْیٰی، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُسْلِمٍ، وَحَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّیْمِیُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِیِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّیْ کُنْتُ نَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَمَنْ شَاءَ اَنْ یَّزُوْرَ قَبْرًا فَلْیَزُرْهُ، فَاِنَّهٗ یُرِقُّ الْقَلْبَ، وَیُدْمِعُ الْعَیْنَ، وَیُذَکِّرُ الْاٰخِرَةَ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں زیارت قبور سے منع کیا کرتا تھا (لیکن اب) جو قبر کی زیارت کرنا چاہے وہ کر سکتا ہے۔ کیونکہ یہ دل کو نرم کرتی ہے۔ آنکھوں کو رلاتی ہے اور آخرت یاد دلاتی ہے۔

1395۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِیُّ، حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ دَاوٗدَ الضَّبِّیُّ، حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، عَنْ یَّحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ، عَنْ اَبِیْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِیِّ، عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: زُرِ الْقُبُوْرَ تَذَکَّرْ بِهَا الْاٰخِرَةَ، وَاغْسِلِ الْمَوْتٰی فَاِنَّ مُعَالَجَةَ جَسَدِهٖ مَوْعِظَةٌ بَلِیْغَةٌ، وَصَلِّ عَلَی الْجَنَائِزِ لَعَلَّ ذٰلِكَ اَنْ یُّحْزِنَكَ، فَاِنَّ الْحَزِیْنَ فِیْ ظِلِّ اللّٰهِ یَتَعَرَّضُ کُلَّ خَیْرٍ هٰذَا حَدِیْثٌ رُوَاتُهٗ عَنْ اٰخِرِهِمْ ثِقَاتٌ

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قبروں کی زیارت کیا کرو جو آخرت یاد دلاتی ہے

اور مردوں کو غسل دیا کرو کیونکہ یہ میت کے جسم کو درست کرنا بہترین نصیحت ہے۔ اور نماز جنازہ پڑھا کرو شاید کہ اس وجہ سے تم غمگین ہو جاؤ کیونکہ غمگین شخص اللہ کے سائے میں ہوتا ہے اور ہر طرح کی بھلائی پاتا ہے۔

❖❖ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

1396 - حَدَّثَنَا أَبُوْ حَمِيْدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَامِدٍ الْعَدْلُ بِالطَّابَرَانِ حَدَّثَنَا تَمِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَزُوْرُ قَبْرَ عَمِّهَا حَمْزَةَ كُلَّ جُمُعَةٍ فَتُصَلِّي وَتَبْكِي عِنْدَهُ هٰذَا الْحَدِيثُ رُوَاتُهُ عَنْ آخِرِهِمْ ثِقَاتٌ وَقَدِ اسْتَقْصَيْتُ فِي الْحَثِّ عَلٰى زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ تَحَرِّيًا لِلْمُشَارَكَةِ فِي التَّرْغِيْبِ وَلِيَعْلَمَ الشَّحِيْحُ بِذَنْبِهِ أَنَّهَا سُنَّةٌ مَسْنُوْنَةٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ أَجْمَعِيْنَ

❖❖ حضرت علی بن حسن رضی اللہ عنہما اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہر جمعہ کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حمزہ کی قبر کی زیارت کے لئے جاتی تھیں، آپ نماز بھی پڑھتی اور آپ کی قبر کے پاس روتی بھی تھیں۔

❖❖ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں: اور میں زیارت قبور کی ترغیب دلانے میں بہت گہرائی میں اترا ہوں ترغیب میں شریک ہونے کی سوچ بچار کرتے ہوئے۔ تاکہ بخیل اپنی غلطی پر آگاہ ہو اور اسے پتہ چل جائے کہ یہ سنت مسنونہ ہے۔

1397 - أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَامٍ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ مَيْمُوْنٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُرَّ بِجَنَازَةٍ، فَقَالَ: مَا هٰذِهِ؟ قَالُوْا: جَنَازَةُ فُلَانٍ الْفُلَانِيِّ كَانَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، وَيَعْمَلُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ، وَيَسْعٰى فِيْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَجَبَتْ، وَجَبَتْ، وَجَبَتْ وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ أُخْرٰى، قَالُوْا: جَنَازَةُ فُلَانٍ الْفُلَانِيِّ كَانَ يُبْغِضُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، وَيَعْمَلُ بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَيَسْعٰى فِيْهَا، فَقَالَ: وَجَبَتْ، وَجَبَتْ، وَجَبَتْ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَوْلُكَ فِي الْجَنَازَةِ، وَالثَّنَاءُ عَلَيْهَا أُثْنِيَ عَلَى الْأَوَّلِ خَيْرٌ، وَعَلَى الْآخِرِ شَرٌّ فَقُلْتَ فِيْهَا وَجَبَتْ، وَجَبَتْ، وَجَبَتْ، فَقَالَ: نَعَمْ يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً تَنْطِقُ عَلٰى أَلْسِنَةِ بَنِي آدَمَ بِمَا فِي الْمَرْءِ مِنَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیٹھا ہوا تھا، تو آپ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بتایا: یہ فلاں شخص کا جنازہ ہے جو کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کیا کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت کیا کرتا تھا اور اس میں کوشش کیا کرتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واجب ہوگئی (اس کے بعد) ایک اور جنازہ گزرا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ یہ فلاں شخص کا جنازہ ہے جو کہ اللہ اور اس کے رسول سے بغض رکھتا تھا اور

بدعمل تھا اور اسی میں کوشش کیا کرتا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ کو پہلے جنازہ کے متعلق اچھائی بیان کی گئی تو آپ نے فرمایا "وجبت" (یعنی واجب ہوگئی) اور دوسرے کے متعلق برائی بیان کی گئی تو بھی آپ نے فرمایا "وجبت" (یعنی واجب ہوگئی) اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! ہاں، بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو بنی آدم کی زبانوں پر انسان میں پائی جانے والی اچھی یا بری خصلت جاری کردیتے ہیں۔

✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

1398 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْعَنْبَرِيُّ، وَتَمِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَسْلَمَ الْعَابِدُ، حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَّمُوتُ فَيَشْهَدُ لَهُ اَرْبَعَةٌ مِّنْ اَهْلِ اَبْيَاتِ جِيرَانِهِ الْاَدْنَيْنَ اَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا، اِلَّا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَتَبَارَكَ: قَدْ قَبِلْتُ قَوْلَكُمْ، اَوْ قَالَ: شَهَادَتَكُمْ وَغَفَرْتُ لَهُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان فوت ہو جائے اور اس کے لئے اس کے چار قریبی پڑوسی یہ گواہی دے دیں کہ ہم اس کے متعلق بھلائی کے سوا کچھ نہیں جانتے تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: میں نے تمہاری گواہی قبول کر لی ہے اور میں نے اس کے وہ گناہ بھی معاف کر دیئے ہیں جو تم نہیں جانتے ہو۔

✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1399 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ قَاسِمُ بْنُ قَاسِمٍ السَّيَّارِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسٰى بْنِ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، اَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ اِذَا اَنَا عَمِلْتُ بِهِ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، قَالَ: كُنْ مُحْسِنًا، قَالَ: كَيْفَ اَعْلَمُ اَنِّي مُحْسِنٌ ؟ قَالَ: سَلْ جِيرَانَكَ، فَاِنْ قَالُوْا: اِنَّكَ مُحْسِنٌ فَاَنْتَ مُحْسِنٌ، وَاِنْ قَالُوْا: اِنَّكَ مُسِيءٌ فَاَنْتَ مُسِيءٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ:

حدیث 1398:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 13565 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرسالة' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 3026 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 3481

صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جس کو اپنا کر میں جنت کا مستحق ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا: "محسن" بن جاؤ۔ اس نے کہا میں مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ میں "محسن" ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے پڑوسیوں سے پوچھ لو! اگر وہ کہیں کہ تو "محسن" ہے۔ تو "محسن" ہے اور اگر وہ کہیں کہ تو برا ہے تو سمجھ لینا کہ تو برا ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1400- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ الْاَسَدِیُّ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دِيزِيلَ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِيَاسٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَهْلُ الْجَنَّةِ ؟ قَالَ: مَنْ لَّا يَمُوْتُ حَتّٰى تُمْلَاَ اُذُنَاهُ مِمَّا يُحِبُّ، قِيلَ: مَنْ اَهْلُ النَّارِ ؟ قَالَ: مَنْ لَّا يَمُوْتُ حَتّٰى تُمْلَاَ اُذُنَاهُ مِمَّا يَكْرَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جنتی کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی موت سے پہلے لوگ اس کو برے لفظوں میں یاد کرتے ہوں۔ عرض کیا گیا جہنمی کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی موت سے پہلے لوگ اس کو برے لفظوں میں یاد کرتے ہوں۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1401- اَخْبَرَنِیْ اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِیُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِیُّ، حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ الْمِصْرِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّ اُمَّ الْعَلَاءِ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَدْ بَايَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهُمُ اقْتَسَمُوا لِلْمُهَاجِرِيْنَ قُرْعَةً فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ فَاَنْزَلْنَاهُ فِیْ اَبْيَاتِنَا، فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِیْ مَاتَ فِيْهِ، فَلَمَّا تُوُفِّیَ غُسِّلَ وَكُفِّنَ فِیْ اَثْوَابِهِ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ اَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِیْ عَلَيْكَ لَقَدْ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا يُدْرِيْكِ اَنَّ اللّٰهَ اَكْرَمَهُ ؟ فَقَالَتْ: بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللّٰهُ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا هُوَ فَقَدْ جَائَهُ الْيَقِيْنُ فَوَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ لَهُ الْخَيْرَ، وَاللّٰهِ مَا اَدْرِیْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَاذَا يُفْعَلُ بِیْ ؟ قَالَتْ: فَوَاللّٰهِ مَا اُزَكِّیْ بَعْدَهُ اَحَدًا اَبَدًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اُمّ العلاء ایک انصاریہ خاتون ہیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی ہے، آپ فرماتی ہیں: مہاجرین کے لئے قرعہ اندازی کی گئی تو ہمارے حصہ میں عثمان بن مظعون کا نام نکلا، ہم ان کو اپنے گھر لے گئے، ان کو ایسا شدید درد اٹھا کہ اسی میں ان کا انتقال ہو گیا، جب ان کا انتقال ہو گیا تو ہم نے ان کو غسل دیا اور انہی کے کپڑوں میں

ان کو کفن دے دیا۔ (اسی اثناء میں) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، میں بولی: اے عثمان بن مظعون اے ابوالسائب! اللہ تعالیٰ کی تیرے اوپر رحمت ہو، میری تیرے حق میں یہ گواہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے عزت بخشی ہوگی، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو عزت دی ہے؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اللہ تعالیٰ کس کو عزت دیتا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک اس کا تعلق ہے تو اس کو یقین حاصل ہو چکا ہے، خدا کی قسم! میں اس کے بارے میں صرف خیر ہی کی امید رکھتا ہوں۔ اللہ کی قسم مجھے خود معلوم نہیں ہے کہ میرے ساتھ کیا ہوگا؟ حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ (یعنی اللہ کے بتائے بغیر تو مجھے بھی کچھ معلوم نہیں ہے) اُمّ العلاء کہتی ہیں: اس کے بعد میں نے کبھی بھی کسی کے بارے میں یقین کے ساتھ کسی کی صفائی پیش کی۔

✧✧ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1402۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ الصَّنْعَانِيُّ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اِمْلاءً، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ كَلِمَاتٍ كَانَ يُعَظِّمُهُنَّ جِدًّا، قُلْتُ: فِي الاثْنَتَيْنِ كِلاهُمَا؟ قَالَ: بَلْ فِي الْمُثَنَّى الاٰخِرِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ، قُلْتُ: مَا هُوَ؟ قَالَ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، قَالَ: وَكَانَ يُعَظِّمُهُنَّ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: اَخْبَرَنِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ فِي التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ اَمْلَيْتُ مَا صَحَّ عَلٰى شَرْطِهِمَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِمَّا لَمْ يُخَرِّجَاهُ فِيْ كِتَابِ الاِيْمَانِ، وَلَمْ اُمْلِ هٰذَا الْحَدِيْثَ

✧✧ حضرت ابن طاؤس رضی اللہ عنہ اپنے والد کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ وہ تشہد کے بعد کچھ کلمات پڑھا کرتے تھے جنکو بہت عظیم سمجھتے تھے۔ میں نے پوچھا: دونوں قعدوں میں؟ انہوں نے جواب دیا: بلکہ آخری قعدے میں تشہد کے بعد۔ میں نے پوچھا: وہ کون سے کلمات ہیں؟ انہوں نے بتایا: "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ" (میں جہنم کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور میں عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور میں مسیح دجال سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور میں زندگی و موت کی فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں) ابن طاؤس کہتے ہیں: وہ ان کلمات کو بہت عظیم سمجھتے تھے۔

✧✧ ابن جریج کا کہنا ہے کہ یہ حدیث مجھے عبداللہ بن طاؤس نے اپنے والد کے حوالے سے اُمّ المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

اور عذاب قبر سے پناہ مانگنے کے موضوع پر یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن

شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے روایت نہیں کیا ہے۔

اس باب میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق جو احادیث صحیح تھیں لیکن انہوں نے ان کی تخریج نہیں کی تھی، میں نے وہ باب الایمان میں لکھ دی ہیں۔ البتہ یہ حدیث میں نہیں لکھ سکا تھا۔

1403۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْمَيِّتَ يَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ، فَاِنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَانَتِ الصَّلٰوةُ عِنْدَ رَاْسِهٖ، وَكَانَ الصَّوْمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَكَانَتِ الزَّكٰوةُ عَنْ يَّسَارِهٖ، وَكَانَ فِعْلُ الْخَيْرَاتِ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّلٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْمَعْرُوْفِ وَالْاِحْسَانِ اِلَى النَّاسِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ، فَيُؤْتٰى مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ فَتَقُوْلُ الصَّلٰوةُ: مَا قِبَلِيْ مَدْخَلٌ، وَيُؤْتٰى مِنْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، فَيَقُوْلُ الصَّوْمُ مَا قِبَلِيْ مَدْخَلٌ، وَيُؤْتٰى مِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ فَتَقُوْلُ الزَّكٰوةُ مَا قِبَلِيْ مَدْخَلٌ، وَيُؤْتٰى مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ فَيَقُوْلُ فِعْلُ الْخَيْرَاتِ مَا قِبَلِيْ مَدْخَلٌ، فَيُقَالُ لَهٗ: اقْعُدْ فَيَقْعُدُ، وَتُمَثَّلُ لَهُ الشَّمْسُ قَدْ دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ فَيُقَالُ لَهٗ مَا تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ كَانَ فِيْكُمْ، وَمَا تَشْهَدُ بِهٖ ؟ فَيَقُوْلُ: دَعُوْنِيْ اُصَلِّيْ، فَيَقُوْلُوْنَ: اِنَّكَ سَتَفْعَلُ وَلٰكِنْ اَخْبِرْنَا عَمَّا نَسْاَلُكَ عَنْهُ، قَالَ: وَعَمَّ تَسْاَلُوْنِيْ عَنْهُ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: اَخْبِرْنَا عَمَّا نَسْاَلُكَ عَنْهُ، فَيَقُوْلُ: دَعُوْنِيْ اُصَلِّيْ، فَيَقُوْلُوْنَ: اِنَّكَ سَتَفْعَلُ وَلٰكِنْ اَخْبِرْنَا عَمَّا نَسْاَلُكَ عَنْهُ، قَالَ: وَعَمَّ تَسْاَلُوْنِيْ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: اَخْبِرْنَا مَا تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ كَانَ فِيْكُمْ وَمَا تَشْهَدُ بِهٖ عَلَيْهِ ؟ فَيَقُوْلُ:

مُحَمَّدًا، اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ، وَاَنَّهٗ جَآءَ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ، فَيُقَالُ لَهٗ: عَلٰى ذٰلِكَ حَيِيْتَ، وَعَلٰى ذٰلِكَ مِتَّ، وَعَلٰى ذٰلِكَ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ مِّنْ قِبَلِ النَّارِ فَيُقَالُ لَهٗ: انْظُرْ اِلٰى مَنْزِلِكَ وَاِلٰى مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَكَ، لَوْ عَصَيْتَ فَيَزْدَادُ غِبْطَةً وَّسُرُوْرًا، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ مِّنْ قِبَلِ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ: انْظُرْ اِلٰى مَنْزِلِكَ، وَاِلٰى مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَكَ فَيَزْدَادُ غِبْطَةً وَّسُرُوْرًا، وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا، وَفِي الْاٰخِرَةِ، وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ، قَالَ: وَقَالَ اَبُو الْحَكَمِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، فَيُقَالُ لَهٗ: اَرْقِدْهُ رَقْدَةَ الْعَرُوْسِ الَّذِيْ لَا يُوْقِظُهٗ اِلَّا اَعَزُّ اَهْلِهٖ اِلَيْهِ، اَوْ اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَيْهِ، ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى حَدِيْثِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَاِنْ كَانَ كَافِرًا اُتِيَ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ فَلَا يُوْجَدُ شَيْءٌ، وَيُؤْتٰى عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَلَا يُوْجَدُ شَيْءٌ، ثُمَّ يُؤْتٰى عَنْ يَّسَارِهٖ فَلَا يُوْجَدُ شَيْءٌ، ثُمَّ يُؤْتٰى مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ فَلَا يُوْجَدُ شَيْءٌ، فَيُقَالُ لَهٗ: اقْعُدْ فَيَقْعُدُ خَائِفًا مَرْعُوْبًا، فَيُقَالُ لَهٗ: مَا تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ كَانَ فِيْكُمْ، وَمَاذَا تَشْهَدُ بِهٖ عَلَيْهِ ؟ فَيَقُوْلُ: اَيُّ رَجُلٍ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: الرَّجُلُ الَّذِيْ كَانَ فِيْكُمْ، قَالَ: فَلَا يَهْتَدِيْ لَهٗ، قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: مُحَمَّدٌ، فَيَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّاسَ قَالُوْا فَقُلْتُ كَمَا قَالُوْا، فَيَقُوْلُوْنَ: عَلٰى ذٰلِكَ حَيِيْتَ، وَعَلٰى ذٰلِكَ مِتَّ، وَعَلٰى ذٰلِكَ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُفْتَحُ لَهٗ بَابٌ مِّنْ قِبَلِ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ: انْظُرْ اِلٰى مَنْزِلِكَ، وَاِلٰى مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لَكَ لَوْ كُنْتَ اَطَعْتَهٗ فَيَزْدَادُ حَسْرَةً وَّثُبُوْرًا،

قَالَ: ثُمَّ يُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتّٰى تَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهُ، قَالَ: وَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: فَاِنَّ لَهُ مَعِيْشَةً ضَنْكًا، وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَعْمٰى

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لوگ میت کو دفن کر کے واپس پلٹتے ہیں تو میت ان کے قدموں کی آہٹ سنتی ہے پھر اگر وہ مومن ہو تو نماز اس کے سر کی جانب اور روزہ دائیں جانب اور زکوۃ بائیں جانب اور دیگر نیک کام یعنی صدقہ ،نوافل، صلہ رحمی اور دیگر نیکیاں اور حسن سلوک اس کے پاؤں کی جانب آجاتی ہیں پھر اس کے سر کی طرف سے (قبر میں) کوئی (تکلیف دہ) چیز آنا چاہتی ہے تو نماز کہتی ہے: میری طرف سے کوئی راستہ نہیں ہے۔ پھر وہ دائیں طرف سے آتی ہے تو روزہ کہتا ہے: میری طرف سے کوئی راستہ نہیں ہے۔ پھر وہ بائیں جانب سے آتی ہے تو زکوٰۃ کہتی ہے: میری طرف سے کوئی راستہ نہیں ہے۔ پھر اس کو کہا جاتا ہے: اٹھ کر بیٹھو۔ تو وہ اٹھ جاتا ہے اور اس کو سورج یوں محسوس ہوتا ہے جیسا غروب ہونے کے قریب ہو، پھر اس کو کہا جاتا ہے: تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا تھا؟ جو تمہارے اندر موجود تھے اور تو ان کے بارے میں کیا گواہی دیتا ہے؟ وہ کہے گا: مجھے چھوڑ دو تاکہ میں نماز پڑھ لوں۔ وہ کہیں گے: تو یہ کام تھوڑی دیر بعد کر لینا، ہمیں ہمارے سوال کا جواب دو، وہ کہے گا: تم مجھ سے کیا سوال کر رہے ہو؟ وہ کہیں گے: ہم نے جو تم سے سوال کیا ہے اس کا جواب دو۔ وہ کہے گا: مجھے چھوڑو مجھے ابھی نماز پڑھنی ہے، وہ کہیں گے: نماز بعد میں پڑھ لینا پہلے ہمارے سوال کا جواب دو، وہ کہے گا: پوچھو کیا پوچھتے ہو، وہ کہیں گے: تو ہمیں بتا کہ اس شخص کے بارے میں تو کیا کہتا ہے جو تمہارے اندر تھے اور تو ان کے بارے میں کیا گواہی دیتا ہے جو تمہارے اندر تھے، وہ کہے گا: وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے ہیں اور وہ اللہ کی طرف سے حق لے کر آئے ، اس کو کہا جائے گا: تو اسی نظریئے پر زندہ رہا، اسی پر تجھے موت آئی اور ان شاء اللہ! اسی پر تو قیامت میں اٹھایا جائے گا، پھر اس کے لئے دوزخ کی طرف سے ایک دروازہ کھولا جائے گا اگر تو نافرمان ہوتا (تو یہ تیرا مقام ہوتا) تو اپنے اس مقام کو اور اس میں جو کچھ اللہ نے تیار کر رکھا ہے اس کو دیکھ لے، تو اس کی خوشی اور مسرت بڑھ جائے گی پھر جب وہ اس کو دیکھ لے گا تو اس کی خوشی میں اور اضافہ ہو جائے گا اور یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے قول ": يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا، وَفِي الْاٰخِرَةِ، وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظَّالِمِيْنَ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ " اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو قول ثابت کے ساتھ دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں ثابت قدمی عطا فرمائے گا اور اللہ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ وہی کرتا ہے جو چاہتا ہے (راوی کہتے ہیں کہ ابوالحکم کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت میں یوں ہے) پھر اس کو کہا جائے گا: تو اس دلہن کی طرح سو جا جس کو صرف وہی شخص بیدار کرتا ہے جو اس کے تمام رشتہ داروں سے زیادہ عزیز ہے۔ (ان الفاظ کے بعد دوبارہ اسی حدیث کی طرف آئے جو ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ شخص کافر ہو گا تو کوئی چیز (یعنی کوئی تکلیف دہ چیز) اس کے سر کی جانب سے آئے گی تو اس جانب کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی، دائیں جانب سے آئے گی تو وہاں بھی کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی پھر بائیں سے آئے گی تو بھی کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی پھر قدموں کی طرف سے آئے گی تو وہاں بھی کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی۔ اس کو کہا جائے گا: اٹھ کر بیٹھو، وہ مرعوب اور خوفزدہ ہو کر بیٹھے گا۔ اس کو کہا جائے گا: تو اس شخص کے بارے میں بتا،

جو تمہارے اندر مبعوث ہوئے، اس کو کچھ سمجھ نہیں آئے گی، وہ کہیں گے: محمد ﷺ۔ وہ کہے گا: میں لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا کرتا تھا جو کچھ وہ کہتے تھے، میں بھی وہ ہی کہا کرتا تھا۔ وہ کہیں گے: تو اسی پر زندہ رہا اور اسی پر مرا ہے اور ان شاء اللہ اسی پر قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔ پھر اس کے لئے (قبر میں) جنت کی طرف سے ایک دروازہ کھولا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا اگر تو اطاعت گزار ہوتا تو دیکھ یہ تیری منزل ہوتی اور یہ سب کچھ جو اللہ تعالیٰ نے تیار کر رکھا ہے، تیرے لئے ہوتا۔ اس کی حسرت و یاس بڑھ جائے گی۔ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:) پھر اس کی قبر اس قدر تنگ کر دی جائے گی کہ اس کی پسلیاں ٹوٹ کر ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی۔ اور یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے قول "فَاِنَّ لَهٗ مَعِيشَةً ضَنكًا، وَنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَعْمٰى" بے شک اس کے لئے زندگی تنگ ہے اور ہم قیامت کے دن اس کو اندھا کر کے اٹھائیں گے۔

1404۔ لِیُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسِی بِيَدِهٖ، اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ حِيْنَ يُوَلُّوْنَ عَنْهُ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهٖ اِلَّا اَنَّ حَدِيْثَ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ اَتَمُّ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جب لوگ میت کو دفن کر کے لوٹتے ہیں تو وہ ان کے قدموں کی آہٹ سنتی ہے پھر اس کے بعد (حماد بن سلمہ) نے سعد بن عامر جیسی حدیث بیان کی تاہم سعید بن عامر کی حدیث تفصیلی ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1405۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ الْفَقِيْهُ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ مَعِيشَةً ضَنكًا قَالَ عَذَابُ الْقَبْرِ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے قول "معيشة ضنكا" کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا: اس سے مراد "عذاب قبر" ہے۔

1406۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْفَقِيْهُ الْاِسْمَاعِيلِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جِنَازَةٍ

حدیث 1406

اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دار المعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث:2598

وَّمَعَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَسَمِعَ نِسَاءً يَبْكِيْنَ، فَزَبَرَهُنَّ عُمَرُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عُمَرُ دَعْهُنَّ فَإِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ، وَالنَّفْسَ مُصَابَةٌ، وَالْعَهْدَ قَرِيبٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ کے لئے نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے، انہوں نے عورتوں کے رونے کی آواز سنی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈانٹا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: اے عمر! ان کو چھوڑ دو، کیونکہ آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل مصیبت محسوس کرتا ہے اور عہد بہت قریب ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1407 ـ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ السَّمَّاكُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ يَزِيْدَ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اُحُدٍ سَمِعَ نِسَاءَ الْاَنْصَارِ يَبْكِيْنَ فَقَالَ: لٰكِنَّ حَمْزَةَ لَا بَوَاكِيَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ نِسَاءَ الْاَنْصَارِ فَبَكَيْنَ لِحَمْزَةَ، فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُنَّ يَبْكِيْنَ فَقَالَ: يَا وَيْحَهُنَّ مَا زِلْنَ يَبْكِيْنَ مُنْذُ الْيَوْمِ، فَلْيَسْكُتْنَ وَلَا يَبْكِيْنَ عَلٰى هَالِكٍ بَعْدَ الْيَوْمِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَهُوَ اَشْهَرُ حَدِيْثٍ بِالْمَدِيْنَةِ، فَإِنَّ نِسَاءَ الْمَدِيْنَةِ لَا يَنْدُبْنَ مَوْتَاهُنَّ حَتّٰى يَنْدُبْنَ حَمْزَةَ، وَاِلٰى يَوْمِنَا هٰذَا، وَقَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، مُنَاظَرَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ، وَرُجُوْعِهِمَا فِيْهِ اِلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ وَقَوْلِهَا وَاللّٰهِ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَحَدٍ، وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْكَافِرَ يَزِيْدُهُ عِنْدَ اللّٰهِ بُكَاءُ اَهْلِهٖ عَذَابًا شَدِيْدًا، وَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى، وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰى

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احد سے لوٹے تو انصاری خواتین کو روتے ہوئے سنا: تو فرمایا: حمزہ کو رونے والا کوئی نہیں ہے؟ تو انصاری خواتین حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے لئے رونے لگیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے، پھر جب اٹھے تو وہ (ابھی تک) رو رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے لئے ہلاکت ہو یہ اس وقت سے اب تک مسلسل روئے جا رہی ہیں ان کو خاموش ہو جانا چاہیے اور آج کے بعد کسی فوت ہونے والے پر رونے کی کسی کو اجازت نہیں ہے۔

حدیث 1407:

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1591 اخرجه ابو عبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 4984 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 6946 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 3576

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور مدینہ کی یہ بات بہت مشہور ہے کہ مدینے کی عورتیں اپنے مردوں پر رونے سے پہلے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر روتی ہیں اور آج تک اسی پر عمل ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے ایوب سختیانی کی وہ حدیث نقل کی ہے جس میں انہوں نے عبداللہ ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان میت پر رونے کے موضوع پر ہونے والا مناظرہ اور ان دونوں کا اس سلسلہ میں اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف رجوع اور اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان نقل کیا ہے ''خدا کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ میت کو کسی کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ کافر کے اہل خانہ جب روتے ہیں تو اس پر عذاب اور سخت کیا جاتا ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا ہے اور وہ ہی رلاتا ہے اور کوئی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔

1408 ـ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ أَنْبَأَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْقَاضِي حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَأَنْبَأَ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ السِّجْزِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَتْ فَاطِمَةُ يَا أَنَسُ أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا التُّرَابَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالَتْ فَاطِمَةُ يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ مِنْ رَبِّهِ مَا أَدْنَاهُ يَا أَبَتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرِيلَ أَنْعَاهُ زَادَ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ يَقُولُ رَأَيْتُ ثَابِتَ الْبُنَانِيَّ حِينَ حَدَّثَنَا بِهٰذَا الْحَدِيثِ بَكَى حَتَّى رَأَيْتُ أَضْلَاعَهُ تَضْطَرِبُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے انس! کیا تمہارے دل یہ گوارہ کر لیں گے؟ کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالو۔ اور فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے ابا جان! آپ نے اپنے رب کے بلاوے کو مان لیا ہے۔ اے ابا جان! آپ اپنے رب کے کتنا قریب ہو گئے۔ اے ابا جان! جنت الفردوس آپ کا ٹھکانہ ہو۔ اے ابا جان! جبرئیل امین علیہ السلام آپ کی خبر دینے والے ہوں۔

حدیث 1408:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحدیث: 1844 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 1630 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی' بیروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحدیث: 87 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 1971 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 6954 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت لبنان' (طبع ثانی) 1403ھ' رقم الحدیث: 6673

نوٹ: سعید بن منصور نے جو حدیث ابواسامہ سے روایت کی ہے، اس میں انہوں نے یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ میں نے حماد بن زید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے ثابت البنانی کو دیکھا ہے، جب وہ یہ حدیث بیان کرتے تو اس قدر روتے کہ ان کی پسلیاں ہلنے لگ جاتیں۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1409- أَخْبَرَنِي أَزْهَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْمُنَادِي بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَأَبُو الْوَلِيدِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الصَّيْدَلَانِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَوْصَاهُمْ عِنْدَ مَوْتِهِ فَقَالَ إِذَا أَنَا مِتُّ فَلَا تَنُوحُوا عَلَيَّ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُنَحْ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَيْسُ بْنُ عَاصِمٍ الْمُقْرِءُ سَيِّدُ بَنِي تَمِيمٍ وَلَيْسَ لَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْنَدٌ غَيْرُ هٰذَا الْحَرْفِ فَإِنَّهُ أَمْلَا وَصِيَّتَهُ لَا تَنُوحُوا عَلَيَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ النَّوْحِ وَشَاهِدُ هٰذَا الْحَدِيثِ حَدِيثُ حَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ فِي ذِكْرِ وَصِيَّتِهِ بِطُولِهَا وَلَهُ شَاهِدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

✧✧ حکیم بن قیس بن عاصم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی موت کے وقت وصیت کرتے ہوئے کہا: جب میں مر جاؤں تو مجھ پر نوحہ مت کرنا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نوحہ نہیں کیا گیا تھا۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، اور قیس بن عاصم المصری بنی تمیم کے سردار ہیں اور ان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس جملے کے علاوہ اور کوئی مسند نہیں ہے، انہوں نے یہ وصیت لکھوائی تھی کہ میرے اوپر نوحہ مت کرنا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اس حدیث کی شاہد حسن بصری کی اس وصیت کا تفصیلی ذکر کیا ہے اور اس کی ایک شاہد حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

1410- أَخْبَرَنَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْقَارِءُ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ هٰذَا مِنِّي، وَلَيْسَ بِصَائِحٍ حَقُّ الْقَلْبِ يَحْزَنُ، وَالْعَيْنُ تَدْمَعُ، وَلَا يُغْضَبُ الرَّبُّ "

حدیث 1409:

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ 1986ء، رقم الحدیث: 1851
اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 1978
اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1085

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو اسامہ بن زید چیخ چیخ کر رونے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میرا طریقہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی چیخنے والے کا کوئی حق ہے۔ دل غمگین ہوتا رہے، آنکھ آنسو بہاتی رہے لیکن اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت نہ دی جائے۔

1411۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي إِمْلاءً حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ سِنَانِ الْبَصَرِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ الْغَطْفَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلْمَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا أَنَا مِتُّ فَلَا تَنُوْحُوا عَلَيَّ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُنَحْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الزِّيَادَةُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ غَرِيْبَةٌ جِدًّا إِلَّا أَنَّ عُثْمَانَ الْغَطْفَانِيَّ لَيْسَ مِنْ شَرْطِ كِتَابِنَا هٰذَا

✧✧ حضرت ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ وصیت کی تھی کہ میں جب مر جاؤں تو میرے اوپر نوحہ مت کرنا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نوحہ نہیں کیا تھا۔

✣✣ یہ اضافہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بہت غریب ہے، مگر عثمان غطفانی، ہماری اس کتاب کے معیار کے راوی نہیں ہیں۔

1412۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْحَاكِمُ الْوَزِيرُ، إِمْلاءً، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِيُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ السُّبَحِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ الْهَجَرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْمَرَاثِي

اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُسْلِمٍ الْهَجَرِيِّ لَيْسَ بِالْمَتْرُوكِ، اِلَّا اَنَّ الشَّيْخَيْنِ لَمْ يَحْتَجَّا بِهٖ، وَهٰذَا الْحَدِيْثُ شَاهِدٌ لِّمَا تَقَدَّمَهُ وَهُوَ غَرِيبٌ صَحِيحٌ، فَاِنَّ مُسْلِمًا قَدِ احْتَجَّ بِشَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

✧✧ حضرت عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرثیہ خوانی سے منع کیا کرتے تھے۔

✣✣ ابراہیم علیہ السلام بن مسلم الہجری متروک نہیں ہیں مگر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی روایت نقل نہیں کیں۔ اور یہ حدیث گذشتہ حدیث کی شاہد ہے اور یہ غریب صحیح ہے کیونکہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے شریک بن عبداللہ کی روایات نقل کی ہیں۔

1413۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا عَامِرٌ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ اَبِي سَلَامٍ، قَالَ: قَالَ اَبُو مَالِكٍ

حدیث 1413:

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 22955 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2395 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 934 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1001

الْاَشْعَرِیُّ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ فِیْ اُمَّتِیْ اَرْبَعٌ مِّنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ لَیْسُوا بِتَارِكِیهِنَّ: الْفَخْرُ فِی الْاَحْسَابِ، وَالطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ، وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ، وَالنِّیَاحَةُ عَلَی الْمَیِّتِ، فَاِنَّ النَّائِحَةَ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ، فَاِنَّهَا تَقُوْمُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلَیْهَا سَرَابِیْلُ مِنْ قَطِرَانٍ، ثُمَّ یَغْلِیْ عَلَیْهِنَّ دُرُوْعٌ مِّنْ لَهَبِ النَّارِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَقَدْ اَخْرَجَ مُسْلِمٌ حَدِیْثَ اَبَانَ بْنِ زَیْدٍ، عَنْ یَّحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ وَّهُوَ مُخْتَصَرٌ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ بِالزِّیَادَاتِ الَّتِیْ فِیْ حَدِیْثِ عَلِیِّ بْنِ الْمُبَارَكِ، وَهُوَ مِنْ شَرْطِهِمَا

✧✧ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں جاہلیت کے چار کام پائے جاتے ہیں: جن کو یہ لوگ نہیں چھوڑیں گے۔(۱) مال و دولت پر فخر کرنا (۲) نسب کی طعنہ زنی کرنا (۳) ستاروں سے بارش طلب کرنا (۴) اور میت پر نوحہ کرنا۔ نوحہ کرنیوالی اگر اٹھنے سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن وہ اس حال میں اٹھے گی کہ اس کے اوپر ''قطران'' (ایک روغنی سیال مادہ ہے جو صنوبر جیسے درخت سے حاصل کیا جاتا ہے) کا لباس ہوگا پھر ان کے اوپر آگ کے شعلوں کی زرہیں پہنائی جائیں گی۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے، اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابان بن زید کی یحییٰ بن ابی کثیر سے جو حدیث روایت کی ہے، وہ مختصر ہے۔ اور شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے وہ اضافہ جات نقل نہیں کیے ہیں جو علی بن مبارک کی حدیث میں ہیں حالانکہ یہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق صحیح ہیں۔

1414۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْمُزَكِّیْ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی، اَنْبَاَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَیْمَانَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ، عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ، قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ: اِذَا جَائَكَ الْمُؤْمِنَاتُ یُبَایِعْنَكَ اِلٰی قَوْلِهٖ: وَلَا یَعْصِیْنَكَ كَانَتْ مِنْهُ النِّیَاحَةُ، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِلَّا اٰلَ فُلَانٍ، فَاِنَّهُمْ كَانُوْا اَسْعَدُوْنِیْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَلَا بُدَّ لِیْ مِنْ اَنْ اُسْعِدَهُمْ، فَقَالَ: اِلَّا اٰلَ فُلَانٍ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جب ''اِذَا جَائَكَ الْمُؤْمِنَاتُ یُبَایِعْنَكَ . . . . . وَلَا یَعْصِیْنَكَ'' تک نازل ہوئی، تو اس میں نوحہ خوانی بھی شامل تھی۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! سوائے فلاں کی آل کے۔ کہ وہ جاہلیت میں میری حوصلہ افزائی کیا کرتے تھے اس لیے میرا بھی فرض بنتا ہے کہ میں بھی ان کی حوصلہ کروں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ٹھیک ہے) سوائے فلاں کی آل کے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1415۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّنُوْخِیُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ، حَدَّثَنِیْ اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَتْنِیْ كَرِیْمَةُ الْمُزَنِیَّةُ، قَالَتْ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ، وَهُوَ فِیْ بَیْتِ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْكُفْرِ بِاللّٰهِ: شَقُّ الْجَیْبِ، وَالنِّیَاحَةُ،

وَالطَّعْنُ فِي النَّسَبِ صَحِيحُ الإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں کا تعلق کفر سے ہے (۱) گریبان پھاڑنا (۲) نوحہ خوانی کرنا (۳) نسب میں طعن کرنا

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے روایت نہیں کیا۔

1416- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا بَشِيْرُ بْنُ مُهَاجِرٍ، وَحَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَدَّادِ الصُّوفِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا بَشِيْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَهَّدُ الْاَنْصَارَ وَيَعُوْدُهُمْ، وَيَسْاَلُ عَنْهُمْ، فَبَلَغَهُ عَنِ امْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ مَاتَ ابْنُهَا وَلَيْسَ لَهَا غَيْرُهُ، وَاَنَّهَا جَزِعَتْ عَلَيْهِ جَزَعًا شَدِيْدًا، فَاَتَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا بِتَقْوَى اللّٰهِ وَبِالصَّبْرِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ امْرَاَةٌ رَقُوْبٌ لَّا اَلِدُ، وَلَمْ يَكُنْ لِّيْ غَيْرُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّقُوْبُ الَّذِيْ يَبْقٰى وَلَدُهَا، ثُمَّ قَالَ: مَا مِنِ امْرِءٍ، اَوِ امْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ يَّمُوْتُ لَهَا ثَلَاثَةُ اَوْلَادٍ اِلَّا اَدْخَلَهُمُ اللّٰهُ بِهِمُ الْجَنَّةَ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ وَاثْنَانِ، قَالَ: وَاثْنَانِ صَحِيحُ الإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِذِكْرِ الرَّقُوْبِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کا بہت خیال رکھتے تھے۔ ان کی عیادت کو جایا کرتے تھے۔ ان کی احوال پرسی کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک انصاری خاتون کی خبر پہنچی کہ اس کا بیٹا فوت ہوگیا ہے اور (اس کا یہی بیٹا اس کی کل کائنات تھا۔ کیونکہ) اس بیٹے کے سوا اس کا اور کوئی وارث نہ تھا۔ اور اس سانحہ پر وہ شدید گھبراہٹ کا شکار تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اور صبر اور تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین فرمائی۔ اس نے جواباً کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (میں رقوب عورت ہوں یعنی میرے بچے زندہ نہیں رہتے) اور اب میرا صرف یہی ایک بیٹا تھا میرا اس کے سوا کوئی بھی نہیں تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رقوب وہ عورت ہوتی ہے جس کے بچے زندہ رہتے ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کسی مسلمان مرد یا عورت کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرتا ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اور (جس کے صرف) دو (بچے فوت ہوئے ہوں) کیا وہ بھی جنتی ہیں؟ آپ نے فرمایا: اور (جی ہاں جس کے صرف) دو (بچے فوت ہوئے ہوں وہ بھی جنتی ہے)۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے "رقوب" کا ذکر نہیں کیا۔

1417- حَدَّثَنَا اَبُو الصُّقْرِ اَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ الْكَاتِبُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ابْنٌ لَّهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتُحِبُّهُ ؟ فَقَالَ: اَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا اُحِبُّهُ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا فَعَلَ فُلَانٌ ؟ قَالُوْا مَاتَ ابْنُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا يَسُرُّكَ اَنْ لَّا تَاْتِيَ بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اِلَّا وَجَدْتَّهُ يَنْتَظِرُكَ ؟ فَقَالَ رَجُلٌ: اَلَهُ خَاصَّةً اَوْ لِكُلِّنَا، قَالَ: بَلْ لِكُلِّكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ لِمَا قَدَّمْتُ الذِّكْرَ مِنْ تَفَرُّدِ التَّابِعِيِّ الْوَاحِدِ بِالرِّوَايَةِ عَنِ الصَّحَابِيِّ

✧✧ حضرت معاویہ بن قرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا کرتا تھا۔ اور اس کے ہمراہ اس کا بیٹا بھی ہوتا تھا (ایک مرتبہ) رسول اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تم اس سے محبت کرتے ہو؟ اس نے کہا: اللہ آپ سے محبت کرتے جیسا کہ آپ اس سے محبت کرتے ہیں۔

(پھر وہ ایک عرصہ تک حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر نہ ہوا) حضور ﷺ نے اس کی کمی محسوس کی، آپ علیہ السلام نے پوچھا: فلاں کا کیا ہوا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اس کا بیٹا مر گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں اس بات سے خوشی نہیں ہے کہ تم جنت کے جس دروازے سے بھی داخل ہو، وہیں پر اسے اپنا منتظر پاؤ؟ ایک شخص نے پوچھا: کیا یہ (فضیلت) صرف اُسی کے لئے ہے یا ہم سب کے لیے ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا (یہ فضیلت صرف اس کے اکیلے کے لئے نہیں ہے) بلکہ تم سب کے لئے ہے۔

✣✣ یہ حدیث ''صحیح الاسناد'' ہے جیسا کہ پہلے بھی ذکر گزرا ہے کہ صحابی سے روایت کرنے والا تابعی متفرد ہے۔

1418۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَيَّاشٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْلَادُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ جَبَلٍ فِي الْجَنَّةِ يَكْفُلُهُمْ اِبْرَاهِيْمُ وَسَارَةُ حَتّٰى يَرُدَّهُمْ اِلٰى اٰبَائِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومنین کے بچے جنت میں ایک پہاڑ

حدیث 1417

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 1870 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 15633 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ / 1991ء رقم الحديث: 1997 اخرجه ابوالحسن الجوهری فی "مسنده" طبع موسسه نادر بيروت لبنان 1410ھ/1990ء رقم الحديث: 1075 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 1075 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 2947 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 54

میں (رکھے جاتے ہیں) جس کی دیکھ بھال حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ اور حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کرتے ہیں، اور قیامت کے دن انہیں ان کے والدین کے سپرد کردیا جائے گا۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1419ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ، حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُذْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ رَزِيْنٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَمِّهٖ، اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ سَبَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ فَقَامَ اِلَيْهِ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ، فَقَالَ: يَا مُغِيْرَةُ، اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهٰى عَنْ سَبِّ الْاَمْوَاتِ، فَلِمَ تَسُبُّ عَلِيًّا وَقَدْ مَاتَ ؟

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ، فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوا

✧✧ حضرت زیاد بن علاقہ رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا، تو حضرت زید بن ارقم کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: اے مغیرہ! کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوت شدگان کو برا بھلا کہنے سے منع کیا ہے؟ تو ''علی'' کو برا بھلا کیوں کہہ رہے ہو؟ جبکہ وہ تو انتقال کر چکے ہیں۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا، جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اعمش کی وہ حدیث نقل کی ہے جس میں انہوں نے مجاہد کے واسطے سے اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ مُردوں کو برا بھلا مت کہو، اس لیے کہ انہوں نے وہ کچھ پالیا ہے جو انہوں نے آگے بھیجا تھا۔

1420ـ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ قُرْقُوْبَ التَّمَّارُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ، اَخْبَرَنِىْ شُعَيْبُ بْنُ اَبِىْ حَمْزَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ حُسَيْنٍ، حَدَّثَنِىْ نَوْفَلُ بْنُ مُسَاحِقٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُؤْذُوْا مُسْلِمًا بِشَتْمِ كَافِرٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کافر کو گالی دے کر مسلمان کو اذیت مت دو۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1421ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّىْ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا

حدیث 1420:

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دار الباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث:6980

مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِي اَنَسٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ، وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِيهِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَهٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ وَجَدْتُهَا فِي الْبَابِ بَعْدَ نَقْلِ كِتَابِ الْجَنَائِزِ وَسَبِيْلُهَا اَنْ تَكُوْنَ مُخَرَّجَةً فِي مَوَاضِعِهَا قَبْلَ هٰذَا

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فوت شدگان کی خوبیاں بیان کرو اور ان کی برائیاں بیان کرنے سے باز رہو۔

تبصرہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا اور یہ احادیث مجھے کتاب الجنائز نقل کر لینے کے بعد دستیاب ہوئی ہیں۔ جبکہ ہونا تو یہی چاہئے تھا کہ ان احادیث کو ان کے مقام پر ذکر کیا جاتا۔

1422۔ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عِصْمَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ الْمُسَيَّبُ بْنُ زُهَيْرٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ، ابنا أبي شيبة، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُنَجِّسُوا مَوْتَاكُمْ، فَاِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ حَيًّا اَوْ مَيِّتًا صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو ناپاک مت کرو، اس لیے کہ مسلمان نہ تو زندہ حالت میں ناپاک ہوتا ہے اور نہ ہی مردہ حالت میں۔

✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1423۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، حَدَّثَنَا خُنَيْسُ بْنُ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ، حَدَّثَنَا الْفُرَاتُ بْنُ السَّائِبِ الْجَزَرِيُّ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اٰخِرُ مَا كَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْجَنَائِزِ اَرْبَعًا، وَكَبَّرَ عُمَرُ عَلٰى اَبِي بَكْرٍ

حدیث 1421:

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 4900 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 1019 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 3020 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 6981 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغیر" طبع المکتب الاسلامی دارعمار بیروت لبنان/عمان 1405ھ 1985ء رقم الحدیث: 461 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 13599 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث: 3601

حدیث 1422:

ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 1360

اَرْبَعًا، وَكَبَّرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَلٰى عُمَرَ اَرْبَعًا، وَكَبَّرَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَلِيٍّ اَرْبَعًا، وَكَبَّرَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى الْحَسَنِ اَرْبَعًا، وَكَبَّرَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى اٰدَمَ اَرْبَعًا لَّسْتُ مِمَّنْ يَّخْفٰى عَلَيْهِ اَنَّ الْفُرَاتَ بْنَ السَّائِبِ لَيْسَ مِنْ شَرْطِ هٰذَا الْكِتَابِ، وَاِنَّمَا اَخْرَجْتُهُ شَاهِدًا

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام (کے جنازہ) پر چار تکبیریں کہی تھیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کے جنازہ) پر چار تکبیریں کہیں تھیں۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (کے جنازہ) پر چار تکبیریں کہی تھیں۔ اور حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کے جنازہ) پر چار تکبیریں کہی تھیں۔ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ (کے جنازہ) پر چار تکبیریں کہی تھیں۔ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ (کے جنازہ) پر چار تکبیریں کہی تھیں۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، اور مبارک بن فضالہ اہلِ علم اور متقی شخص تھے، ایسے لوگوں پر جرح ثابت نہیں۔ لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے سوئے حفظ کی وجہ سے ان کی روایات نقل نہیں کیں۔

مذکورہ حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

1424 - أَخْبَرَنَاهُ أَبُوْ أَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ حَدَّثَنَا خُنَيْسُ بْنُ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ حَدَّثَنَا الْفُرَاتُ بْنُ السَّائِبِ الْجَزَرِيّ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اٰخِرُ مَا كَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْجَنَائِزِ أَرْبَعًا وَكَبَّرَ عُمَرُ عَلٰى أَبِى بَكْرٍ أَرْبَعًا وَكَبَّرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَلٰى عُمَرَ أَرْبَعًا وَكَبَّرَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَلِيٍّ أَرْبَعًا وَكَبَّرَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى الْحَسَنِ أَرْبَعًا وَكَبَّرَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى اٰدَمَ أَرْبَعًا لَسْتُ مِمَّنْ يُّخْفٰى عَلَيْهِ اَنَّ الْفُرَاتَ بْنَ السَّائِبِ لَيْسَ مِنْ شَرْطِ هٰذَا الْكِتَابِ وَإِنَّمَا أَخْرَجْتُهُ شَاهِدًا

✧✧ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری عمر میں جو جنازے پڑھائے، ان میں آپ علیہ السلام چار تکبیریں پڑھا کرتے تھے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (کے جنازہ) پر چار تکبیریں کہی تھیں۔ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کے جنازہ) پر چار تکبیریں کہی تھیں۔ اور حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ (کے جنازہ) پر چار تکبیریں کہی تھیں۔ اور فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام (کے جنازہ) پر چار تکبیریں کہی تھیں۔

✣✣ میری نظروں سے یہ بات اوجھل نہیں ہے کہ فرات بن سائب اس کتاب کے معیار کے راوی نہیں ہیں۔ میں نے ان کی روایات صرف ایک شاہد کے طور پر نقل کی ہے۔

1425 - أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَاعِظُ بِبُخَارِى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ الْوَاسِطِيُّ

حدیث 1424:

اخرجه ابن ابى اسامه فى "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبويه' مدينه منوره 1413ھ/1992ء' رقم الحديث: 171

حَـدَّثَـنَـا أَحْـمَـدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلّٰى بْنُ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ أَوْ مِنْ تَمَامِ السُّنَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک جنازے میں سورۃ فاتحہ پڑھی، ان سے میں نے پوچھا: توانہوں نے جواب دیا: کہ یہ سنت ہے۔ یا (شاید یہ کہا) کہ یہ کمالِ سنت ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1426- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ شَيْبَةَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ عَلَيْكُمْ فِيْ غَسْلِ مَيِّتِكُمْ غُسْلٌ اِذَا غَسَّلْتُمُوْهُ، فَاِنَّ مَيِّتَكُمْ لَيْسَ بِنَجِسٍ فَحَسْبُكُمْ اَنْ تَغْسِلُوْا اَيْدِيَكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَفِيْهِ رَفْضٌ لِّحَدِيْثٍ مُخْتَلَفٍ فِيْهِ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بِاَسَانِيْدَ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَلْيَغْتَسِلْ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کو غسل دینے کی وجہ سے تم پر غسل لازم نہیں ہے۔ کیونکہ تمہاری میت نجس نہیں ہوتی تمہارے لیے یہی کافی ہے کہ اپنے ہاتھ دھولیا کرو۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اوراس میں اس حدیث کا ترک لازم آتا ہے جس کی سند میں محمد بن عمرو پر اسانید کا اختلاف ہے۔ (اور وہ حدیث یہ ہے) جو شخص میت کو غسل دے اس کو چاہیے کہ وہ فوراً غسل کرے۔

حدیث 1426:

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث:1358

المستدرك

على الصحيحين

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

المستدرك

على الصحيحين

جلد 2

تصنيف

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

ھو القادر

نام کتاب ________ المستدرک (جلد دوم)

تصنیف ________ للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

مترجم ________ الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

پروف ریڈنگ ________ مزمل ریاض انصاری

کمپوزنگ ________ ورڈز میکر

باہتمام ________ ملک شبیر حسین

سن اشاعت ________ دسمبر 2010ء

سرورق ________ باھُو گرافکس

طباعت ________ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ________ روپے

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

شبیر برادرز اردو بازار لاہور

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علم حدیث کی ترویج واشاعت اور درس وتدریس کرنے والوں کے لیئے

دُعاءِ نبوی

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ

اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جو مجھ سے کوئی بات سن کر اسی طرح آگے پہنچا دے جیسے سنی تھی

الحدیث

اخرجہ الترمذی، بہذ اللفظ فی ''جامعہ'' کتاب العلم، باب: ماجاء فی الحث علی تبلیغ السماع، رقم الحدیث 2657 (وفی معناہ) ابوداؤد 3660، ترمذی 2656، 2658، ابن ماجہ 230، 231، 232، مسند احمد 4157، 16784 دارمی 229، 230، معجم اوسط 5179، 5392، 7004، 9444، شعب الایمان 1736، مجمع الزوائد 582، 583، 584، 588، 589، 591، کنز العمال 29165، 29166، 29200، 29375

اس روایت کے طرق کی وضاحت کے بارے میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے جس کا نام ''جزء فیہ قول النبی ﷺ نضر اللہ امرأ'' ہے اس کے مولف شیخ ابوعمرو احمد بن محمد اصبہانی مدینی ہیں۔ یہ رسالہ ''دار ابن حزم'' بیروت لبنان سے 1994ء میں شیخ بدر بن عبداللہ البدر کی تحقیق کے ہمراہ شائع ہوا تھا۔

کِتَابُ الزَّکٰوةِ

(زکوٰۃ کا بیان)

1427 ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ دَاوُدَ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَا اَبَا بَكْرٍ، اَتُرِيْدُ اَنْ تُقَاتِلَ الْعَرَبَ؟ قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ، وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا مِمَّا كَانُوْا يُعْطُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاُقَاتِلُهُمْ عَلَيْهِ، قَالَ عُمَرُ: فَلَمَّا رَاَيْتُ رَاْيَ اَبِيْ بَكْرٍ قَدْ شُرِحَ عَلَيْهِ عَلِمْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، غَيْرَ اَنَّ الشَّيْخَيْنِ لَمْ يُخَرِّجَا عِمْرَانَ الْقَطَّانَ، وَلَيْسَ لَهُمَا حُجَّةٌ فِيْ تَرْكِهٖ، فَاِنَّهٗ مُسْتَقِيْمُ الْحَدِيْثِ، وَشَاهِدُهٗ حَدِيْثُ اَبِي الْعَنْبَسِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث: 1427

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دارا بن کثیر یمامه بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 385 اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 32 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1556 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2607 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 2443 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 71 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 13372 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 5895 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 2247 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 2031 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 68 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث: 941

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوگیا تو اہل عرب مرتد ہونے لگ گئے۔تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوبکر! کیا تم اہل عرب سے جنگ کرنا چاہتے ہو؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم دیا گیا یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دے دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔خدا کی قسم! اگر یہ مجھ سے ایک رسی بھی روکیں گے جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے، تو میں ان سے جہاد کروں گا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے کو دیکھا کہ اس پر ان کو شرحِ صدر حاصل ہے تو میں جان گیا کہ ان کی یہ رائے برحق ہے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے علاوہ عمران القطان کی اور کوئی روایت نقل نہیں کی، حالانکہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے پاس ان کو ترک کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ یہ مستقیم الحدیث ہیں۔

ابوعنبس سے مروی ایک حدیث اس کی شاہد بھی ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

1428۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْعَنْبَسِ سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ، ثُمَّ حُرِّمَتْ عَلَيَّ دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے

حدیث: 1428

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ 1987ء' رقم الحدیث: 1335 اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 32 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 1556 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2606 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحدیث: 2443 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 71 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 117 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 174 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحدیث: 2248 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحدیث: 2223 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی' طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 7116 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 6134 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحدیث: 941 اخرجه ابن راهویه الحنظلی فی "مسنده" طبع مکتبه الایمان' مدینه منوره' (طبع اول) 1412ھ/1991ء' رقم الحدیث: 272

جنگ کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور نماز ادا کریں اور زکوٰۃ دیں پھر میرے اوپر ان کے خون اور مال حرام کردیئے گئے اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔

1429۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنَّى الْعَنبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِيْنِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِيْ عَامِرُ بْنُ شَبِيْبٍ الْعُقَيْلِيُّ، اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَ عَلَيَّ اَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، وَاَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ النَّارَ، فَاَمَّا اَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ: فَالشَّهِيْدُ، وَعَبْدٌ مَمْلُوْكٌ اَحْسَنَ عُبَادَةَ رَبِّهِ وَنَصَحَ لِسَيِّدِهِ، وَعَفِيْفٌ، مُتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ، وَاَمَّا اَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ النَّارَ: فَاَمِيْرٌ مُسَلَّطٌ، وَذُوْ ثَرْوَةٍ مِنْ مَالٍ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ مَالِهِ، وَفَقِيْرٌ فَجُوْرٌ عَامِرُ بْنُ شَبِيْبٍ الْعُقَيْلِيُّ شَيْخٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مُسْتَقِيْمُ الْحَدِيْثِ، وَهٰذَا اَصْلٌ فِيْ هٰذَا الْبَابِ تَفَرَّدَ بِهِ عَنْهُ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے وہ تین شخص پیش کیے گئے جو سب سے پہلے جنت میں جائیں گے اور تین ایسے لوگ پیش کیے گئے جو سب سے پہلے دوزخ میں جائیں گے۔ سب سے پہلے جنت میں جانیوالے تین آدمی یہ ہیں:

(۱) شہید۔

(۲) غلام جو اپنے رب کی خوب عبادت کرے اور اپنے آقا کی خیر خواہی کرے۔

(۳) پاکباز عیال دار۔

اور سب سے پہلے دوزخ میں جانے والے تین آدمی یہ ہیں:

(۱) لوگوں پر مسلط ہونے والا امیر۔

(۲) ایسا مال دار جو اپنے مال میں سے ماں باپ کا حق ادا نہ کرے۔

(۳) گناہ کرنے والا فقیر۔

✣✣ عامر بن شبیب اہل مدینہ کے شیوخ میں سے ہیں، مستقیم الحدیث ہیں۔ اور اس باب میں یہ اصل ہے۔ ان سے روایت کرنے میں یحییٰ بن ابی کثیر منفرد ہیں۔

مذکورہ حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے۔ جو کہ اعمش نے عبداللہ بن مرہ سے روایت کی ہے۔

حدیث: 1429

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 9488 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 4312 اخرجه ابوبكر الكوفي' في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودي عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحديث: 35969 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دار الباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 7019

1430- اَخْبَرْنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسَى الرَّمْلِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ: مَا عَبْدَ اللّٰهِ اٰكِلُ الرِّبَا وَمُوكِلُهُ، وَشَاهِدَاهُ اِذَا عَلِمَاهُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُوْتَشِمَةُ، وَلاوِى الصَّدَقَةِ، وَالْمُرْتَدُّ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْهِجْرَةِ مَلْعُوْنُونَ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، فَقَدِ احْتَجَّ بِيَحْيَى بْنِ عِيْسَى الرَّمْلِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ نے فرمایا: سود کھانے والا اور کھلانے والا اور دونوں کی گواہی دینے والا جبکہ اس کا علم رکھتے ہوں۔ اور گودھنے والی اور گودھوانے والی اور صدقہ میں ٹال مٹول کرنے والا اور ہجرت کے بعد لوٹ جانے والا (یہ سب لوگ) قیامت کے دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے لعنت زدہ ہوں گے۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یحییٰ بن عیسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایات نقل کی ہیں۔

1431- اَخْبَرَنِي دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السَّدُوسِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ اَبِي الْحُسَامِ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ اَبِي اَنَسٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِي الْاِبِلِ صَدَقَتُهَا، وَفِي الْغَنَمِ صَدَقَتُهَا، وَفِي الْبَقَرِ صَدَقَتُهَا، وَفِي الْبُرِّ صَدَقَتُهُ، وَمَنْ رَفَعَ دَنَانِيرَ وَدَرَاهِمَ اَوْ تِبْرًا وَفِضَّةً لَا يَعُدُّهَا لِغَرِيْمٍ، وَلَا يُنْفِقُهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ كَنْزٌ يُكْوٰى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اَنَّ تَابَعَهُ: ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِي اَنَسٍ

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اونٹوں میں ان کا صدقہ ہے اور بھیڑ بکریوں میں ان کا صدقہ ہے۔ اور گائے میں ان کا صدقہ ہے اور گندم میں اس کا صدقہ ہے۔ اور جو شخص دینار اور درہم یا سونا اور چاندی حاصل کرے جو کہ نہ قرض خواہ کو لوٹائے اور نہ اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرے، تو وہ ایسا خزانہ ہے جس کے ساتھ قیامت کے دن (اس کی پیٹھ کو) داغا جائے گا۔

✣✣ یہ حدیث عمران بن ابی انس سے روایت کرنے میں ابن جریر نے سعید بن سلمہ بن ابی حسام کی متابعت کی ہے۔

1432- اَخْبَرَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَالِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْآدَمِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ هَارُوْنَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِي اَنَسٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الْاِبِلِ صَدَقَتُهَا، وَفِي الْغَنَمِ صَدَقَتُهَا، وَفِي الْبُرِّ صَدَقَتُهُ

حدیث: 1431

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 21597 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دار الباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 7389

كِلا الإِسْنَادَيْنِ صَحِيحَانِ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اونٹوں میں ان کا صدقہ ہے، بھیڑ بکریوں میں ان کا صدقہ ہے اور گندم میں اس کا صدقہ ہے۔

❖ مذکورہ دونوں اسنادیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

1433 - حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلالٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: خُذِ الْحَبَّ مِنَ الْحَبِّ، وَالشَّاةَ مِنَ الْغَنَمِ، وَالْبَعِيرَ مِنَ الإِبِلِ، وَالْبَقَرَةَ مِنَ الْبَقَرِ

هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، إِنْ صَحَّ سَمَاعُ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ فَإِنِّي لا أُتْقِنُهُ

✧✧ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یمن کا عامل بنا کر بھیجا تو فرمایا: گندم میں سے گندم لینا، بھیڑ بکریوں میں سے بکری لینا، اونٹ میں سے اونٹ لینا اور گائے میں سے گائے لینا۔

❖ اگر عطا بن یسار کا معاذ بن جبل سے سماع صحیح ہے تو یہ اسناد شیخین کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن مجھے اس سند پر یقین نہیں ہے۔

1434 - أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، أَنْبَأَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، أَنْبَأَنَا أَبُو الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَرَكَ بَعْدَهُ كَنْزًا مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يَتْبَعُ فَاهُ، فَيَقُولُ: وَيْلَكَ أَنَا كَنْزُكَ الَّذِي تَرَكْتَهُ بَعْدَكَ، فَلا يَزَالُ يَتْبَعُهُ حَتَّى يُلْقِمَهُ يَدَهُ، فَيَقْضَمُهَا، ثُمَّ يَتْبَعُهُ سَائِرَ جَسَدِهِ

حدیث: 1433

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1599 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1814 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 7163

حدیث: 1434

اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 10349 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 3257 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 2255

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ. وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِ اَيْضًا

✧✧ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے بعد خزانہ چھوڑے، قیامت کے دن وہ خزانہ اس کے لئے گنجا سانپ بن کر آئے گا، جس کی آنکھ پر دو سیاہ نشان ہوں گے اور وہ منہ کھولے ہوئے اپنے مالک کے پیچھے آئے گا، اور اس سے کہے گا: تیرے لیے ہلاکت ہو، میں تیرا خزانہ ہوں جس کو تو اپنے بعد چھوڑ آیا ہے، وہ سانپ مسلسل اس کا پیچھا کرے گا یہاں تک کہ وہ اس کا ہاتھ اپنے منہ میں لے لے گا اور چبائے گا پھر اس کا پورا جسم نگل لے گا۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

مذکورہ حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے وہ بھی امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر صحیح ہے۔ (وہ حدیث درج ذیل ہے)

1435- اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ، وَابْنُ بُكَيْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَكُوْنُ كَنْزُ اَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ ذُو زَبِيْبَتَيْنِ يَتْبَعُ صَاحِبَهُ وَهُوَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ، فَلَا يَزَالُ يَتْبَعُهُ وَهُوَ يَفِرُّ مِنْهُ حَتّٰى يُلْقِمَهُ اِصْبَعَيْهِ قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِ حَدِيْثِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّابْنِ عَمْرٍو فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَلٰى سَبِيْلِ الْاِخْتِصَارِ، وَفِي التَّغْلِيْظِ الْمَانِعِ مِنَ الزَّكٰوةِ غَيْرَ اَنَّهُمَا لَمْ يُخَرِّجَا حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَثَوْبَانَ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا خزانہ قیامت کے دن آنکھوں کے اوپر دو نشانوں والا گنجا سانپ بن کر اپنے مالک کے تعاقب میں آئے گا اور وہ اس سے پناہ مانگے گا۔ لیکن وہ مسلسل اس کے پیچھے پیچھے آئے گا اور یہ اس سے بھاگے گا یہاں تک کہ وہ اس کی انگلیوں کو کھا جائے گا۔

❖ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اس باب میں اور زکوٰۃ نہ دینے والے پر سختی کرنے میں ابن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مختصر روایات نقل کی ہیں۔ تاہم انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ثوبان کی روایات نقل کیں۔

1436- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى بْنِ عَامِرٍ الْكَلَاعِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ، يَقُوْلُ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْجَدْعَاءِ قَدْ جَعَلَ رِجْلَيْهِ فِيْ غَرْزَيِ الرِّكَابِ يَتَطَاوَلُ، يُسْمِعُ النَّاسَ، فَقَالَ: اَلَا تَسْمَعُ صَوْتِيْ ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ طَوَائِفِ النَّاسِ فَمَاذَا تَعْهَدُ اِلَيْنَا ؟

حدیث: 1435

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ/1987ء' رقم الحدیث: 6557 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 8170 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 3258 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحدیث: 2254 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/1991ء' رقم الحدیث: 11216 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 6319

فَقَالَ:اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ، وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ، وَصُوْمُوا شَهْرَكُمْ، وَاَدُّوا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ، وَاَطِيْعُوْا ذَا اَمْرِكُمْ، تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ، قَالَ: قُلْتُ: يَا اَبَا اُمَامَةَ فَمِثْلُ مَنْ اَنْتَ يَوْمَئِذٍ ؟ قَالَ: اَنَا يَا ابْنَ اَخِي يَوْمَئِذٍ ابْنُ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً اُزَاحِمُ الْبَعِيْرَ اُدَحْرِجُهُ قُرْبًا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر اپنی جدعا اونٹنی پر کھڑے تھے۔ آپ اس کی رکابوں میں دونوں پاؤں ڈال کر اونچے ہو کر بلند آواز سے کہہ رہے تھے: کیا تم لوگ میرے آواز سن رہے ہو؟ ایک شخص نے کہا: آپ ہمیں کیا پیغام دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے رب کی عبادت کرو، پانچ وقت کی نماز ادا کرو، ماہِ رمضان کے روزے رکھو، اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے امیر کی اطاعت کرو، تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو گے۔ (ابویحیٰ بن عامر کلاعی کہتے ہیں) میں نے کہا: اے ابوامامہ! اس دن تمہاری عمر کیا تھی؟ انہوں نے جواب دیا: اے میرے بھتیجے! اس دن میں تیس سال کا نوجوان تھا (اور اتنا طاقت ور تھا کہ) اونٹ سے لڑتا تھا تو اسے بھی پچھاڑ دیتا تھا، (یہ سب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب (کی برکت) سے (تھا)۔

✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1437- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيْعِ بْنِ طَارِقٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ جَعْفَرٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ اَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰى فِيْ يَدَيَّ سِخَابًا مِّنْ وَرِقٍ، فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا عَائِشَةُ؟ فَقُلْتُ: صَنَعْتُهُنَّ اَتَزَيَّنُ لَكَ فِيْهِنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: اَتُؤَدِّيْنَ زَكَاتَهُنَّ؟ فَقُلْتُ: لَا، اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: هِيَ حَسْبُكِ مِنَ النَّارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن شداد بن الہاد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ (ام المومنین) عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، انہوں نے فرمایا: میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، انہوں نے میرے ہاتھ میں چاندی کا ایک ہار دیکھا تو

حدیث: 1436

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 4563 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 7676 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 22314

حدیث: 1437

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1565 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 7338

پوچھا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے یہ اس لیے بنوایا ہے تاکہ یہ پہن کر آپ کے لیے زینت اختیار کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ میں نے کہا: نہیں یا جو اس میں سے اللہ چاہے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرے جہنمی ہونے کے لئے یہی کافی ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1438۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ، حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، اَنَّهَا كَانَتْ تَلْبَسُ اَوْضَاحًا مِّنْ ذَهَبٍ فَسَاَلَتْ عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: اَكَنْزٌ هُوَ ؟ فَقَالَ: اِذَا اَدَّيْتِ زَكَاتَهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عطا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سونے کی پازیبیں پہنا کرتی تھیں۔ انہوں نے ان کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا یہ کنز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو اس کی زکوٰۃ ادا کردے گی تو یہ کنز (کے حکم میں) نہیں رہے گا۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1439۔ حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْمُهَاجِرِ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَدَّيْتَ زَكٰوةَ مَالِكَ فَقَدْ اَذْهَبْتَ عَنْكَ شَرَّهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشَاهِدُهُ صَحِيحٌ مِّنْ حَدِيثِ الْمِصْرِيِّينَ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردے تو تو نے اس کے نقصانات کو ختم کردیا۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

مذکورہ حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ مصریوں سے مروی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

حدیث: 1438

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:1564 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 7026

حدیث: 1439

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2258 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 7030 اخرجه ابوبكر الكوفی فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 9830

1440- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ اَبِي السَّمْحِ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ الْاَكْبَرِ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَدَّيْتَ الزَّكٰوةَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ، وَمَنْ جَمَعَ مَالًا حَرَامًا، ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ فِيْهِ اَجْرٌ، وَكَانَ اِصْرُهٗ عَلَيْهِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تو زکوۃ ادا کردے تو تو نے اپنی ذمہ داری پوری کردی اور جو شخص مالِ حرام جمع کرے پھر اس کا صدقہ کردے، اس کو اس میں کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ بلکہ اس پر الٹا اس کا وبال ہوگا۔

1441- اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، وَهِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: اَخَذْتُ مِنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ كِتَابًا زَعَمَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، كَتَبَهٗ لِاَنَسٍ وَّعَلَيْهِ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَعَثَهٗ مُصَدِّقًا وَكَتَبَهٗ لَهٗ، فَاِذَا فِيْهِ: هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهَا نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا، وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِهٖ، فِيْمَا دُوْنَ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ الْغَنَمُ، فِيْ كُلِّ ذَوْدٍ شَاةٌ، فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ فَفِيْهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ خَمْسًا وَثَلَاثِيْنَ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ، فَابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ، فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اِلٰى خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ، فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَاَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْفَحْلِ اِلٰى سِتِّيْنَ، فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰى وَسِتِّيْنَ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ اِلٰى خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ، فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِيْنَ فَفِيْهَا ابْنَتَا لَبُوْنٍ اِلٰى تِسْعِيْنَ، فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْفَحْلِ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ، فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ، وَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ، فَاِذَا تَبَايَنَ اَسْنَانُ الْاِبِلِ فِيْ فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ فَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ جَذَعَةٌ، وَعِنْدَهٗ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ

حدیث: 1440

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 3216 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری' فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحدیث: 2471 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبری" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 7032 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی' فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 618 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث:1788

حدیث: 1441

ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبری" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 7040 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 127

مِنْهُ، وَاَنْ يَجْعَلَ مَعَهَا شَاتَيْنِ اِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ حِقَّةٌ وَّعِنْدَهُ جَذْعَةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ، وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ بِنْتِ لَبُوْنٍ وَّلَيْسَتْ عِنْدَهُ اِلَّا حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ، وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَشَاتَيْنِ، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ بِنْتِ لَبُوْنٍ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ اِلَّا ابْنَةُ مَخَاضٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ، وَشَاتَيْنِ اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ بِنْتِ مَخَاضٍ وَّلَيْسَ عِنْدَهُ اِلَّا ابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ، فَاِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ اِلَّا اَرْبَعٌ فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا، وَفِيْ سَائِمَةِ الْغَنَمِ اِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا شَاةٌ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ، فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فِيْهَا شَاتَانِ اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ، فَاِذَا زَادَتْ عَلَى الْمِائَتَيْنِ فَفِيْهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ ثَلَاثَ مِائَةٍ، فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ، وَلَا تُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ مِّنَ الْغَنَمِ، وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْمُصَدِّقُ، وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ، وَمَا كَانَا مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ، فَاِنْ لَمْ تَبْلُغْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ اَرْبَعِيْنَ فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا، وَفِي الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشْرِ، فَاِنْ لَمْ يَكُنِ الْمَالُ اِلَّا تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا، اِنَّمَا تَفَرَّدَ بِاِخْرَاجِهِ الْبُخَارِيُّ مِنْ وَجْهٍ اٰخَرَ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَحَدِيْثُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ اَصَحُّ وَاَشْفٰى، وَاَتَمُّ مِنْ حَدِيْثِ الْاَنْصَارِيِّ،

✧✧ حضرت حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ثمامہ بن عبداللہ بن انس رضی اللہ عنہ سے ایک کتاب لی جس کے بارے میں ثمامہ کا گمان ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو جب مصدق (زکوٰۃ وصول کرنے والا) بنا کر بھیجا تھا تب ان کے لئے تحریر کی تھی اور اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر بھی موجود تھی اور اس کی تحریر یہ تھی

''یہ فریضۂ زکوٰۃ ہے، جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض کیا ہے، جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے، لہٰذا مسلمانوں میں سے جس شخص سے اس کے مطابق زکوٰۃ طلب کی جائے وہ دے اور جس سے اس سے زیادہ زکوٰۃ مانگی جائے وہ نہ دے (زکوٰۃ کی تفصیل یہ ہے)

پچیس سے کم اونٹوں میں بکریاں دی جائیں گی۔ (اس طرح کہ چار اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ سے اوپر) ہر پانچ اونٹوں کے بدلے میں ایک بکری۔

جب اونٹوں کی تعداد پچیس تک پہنچ جائے تو اس میں اونٹ کی ایک سالہ بچی اور یہ تعداد پینتیس تک پہنچے گی اور اس صورت میں اگر ان میں کوئی ایک سالہ بچی نہ ہو تو دو سالہ بچہ۔

جب یہ تعداد ۳۶ تک پہنچے تو اس میں اونٹ کی دو سالہ بچی ۴۵ تک۔

جب تعداد ۴۶ تک پہنچے تو اس میں تین سالہ جوان اونٹنی ۶۰ تک۔

جب ان کی تعداد ۶۱ تک پہنچے تو ان میں چار سالہ اونٹنی، ۷۵ تک۔

جب تعداد ۷۶ تک پہنچے تو ان میں ۲ دوسالہ اونٹنیاں ۹۰ تک۔

جب تعداد ۹۱ تک پہنچے تو ان میں تین سالہ جوان ۲ اونٹنیاں ۱۲۰ تک۔

جب یہ تعداد ۱۲۱ تک پہنچے تو اس کے بعد ہر چالیس اونٹوں کے بدلے، اونٹنی کا یکسالہ ایک بچہ اور ہر پچاس اونٹوں میں ایک تین سالہ اونٹنی۔

جب اونٹ کے دانت ظاہر ہو جائیں فرائضِ صدقات میں، تو جس شخص کے پاس اونٹ اتنی تعداد میں ہوں کہ اس پر چار سالہ اونٹنی واجب ہوتی ہو لیکن اس کے پاس کوئی چار سالہ اونٹنی نہ ہو تو وہ تین سالہ اونٹنی دے دے، اس کی طرف سے یہ قبول کر لی جائے گی۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ اگر میسر ہو تو اس کے ہمراہ دو بکریاں یا ۲۰ درہم بھی دے۔

جس کے پاس اونٹ اتنی تعداد میں ہوں کہ اس پر تین سالہ اونٹنی واجب ہوتی ہو اور اس کے پاس تین سالہ بچہ نہ ہو بلکہ چار سالہ ہو تو اس سے یہ چار سالہ بچہ قبول کر لیا جائے گا اور وصول کنندہ اس کو دو بکریاں یا ۲۰ درہم دے گا۔

جس کے پاس اتنی تعداد ہو کہ اس پر اونٹنی کا دوسالہ بچہ واجب ہوتا ہو لیکن اس کے پاس دوسالہ بچہ نہ ہو بلکہ اس کے پاس تین سالہ اونٹنی ہو، تو اس سے وہ قبول کر لی جائے گی۔ اور زکوٰۃ وصول کنندہ اس کو ۲۰ درہم یا ۲ بکریاں دے گا۔

اور جس کے پاس اونٹ اتنی تعداد میں ہوں کہ اس پر دوسالہ اونٹنی واجب ہوتی ہو لیکن اس کے پاس یہ نہ ہو بلکہ اس کے پاس اونٹنی کا یکسالہ بچہ ہو تو اس سے وہ قبول کر لیا جائے گا اور اس کے ہمراہ دو بکریاں یا ۲۰ درہم بھی وصول کیے جائیں گے۔

جس کے ہاں اتنی تعداد ہو کہ اس پر یکسالہ اونٹنی واجب ہوتی ہو لیکن اس کے پاس دوسالہ بچہ ہو، تو اس سے وہ لے لیا جائے گا لیکن اس کے ہمراہ اور کچھ نہیں ہوگا۔

جس شخص کے پاس صرف چار اونٹ ہوں، اس پر ان میں زکوۃ واجب نہیں ہے۔ مگر یہ کہ ان کا مالک اپنی مرضی سے جو کچھ دینا چاہے۔

خودرو گھاس وغیرہ چرنے والے بھیڑ بکریاں جب چالیس ہوں تو ان میں ایک بکری واجب ہے ۱۲۰ تک۔

جب ان کی تعداد ۱۲۰ سے بڑھ جائے تو ان میں ۲ بکریاں واجب ہیں ۲۰۰ تک۔

جب تعداد ۲۰۰ سے زائد ہو تو تین بکریاں ہیں ۳۰۰ تک۔

رجب ۳۰۰ سے زائد ہوں تو ہر ۱۰۰ میں ایک بکری واجب ہے۔

اور صدقہ میں بوڑھا اور کانا جانور قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور نہ ہی پورے ریوڑ کو ''بکرا'' قرار دیا جائے گا۔ اور جو جانور دو شریکوں کے درمیان مشترک ہوں تو ان دونوں سے برابر برابر وصولی کی جائے گی۔ اور اگر کسی شخص کی خودرو گھاس چرنے والی بھیڑ بکریاں چالیس سے کم ہوں تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہے، الا یہ کہ ان کا مالک از خود کچھ دینا چاہے اور چاندی کے درہموں میں عشر کا چوتھا حصہ (یعنی اڑھائی فیصد) ہے۔ اور اگر مال صرف ۱۹۰ درہم ہو تو اس میں کچھ واجب نہیں ہے۔ الا یہ کہ اس کا مالک از خود

کچھ دینا چاہیے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے،لیکن شیخین نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ایک دوسری سند کے ہمراہ ثمامہ بن عبداللہ سے روایت کیا ہے اور اس روایت میں وہ منفرد ہیں۔ جبکہ حماد بن سلمہ کی روایت زیادہ صحیح اور جامع ہے اور انصاری کی حدیث سے زیادہ کامل ہے۔

1442۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: اَخَذْنَا هٰذَا الْكِتَابَ مِنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ يُحَدِّثُهُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوٍ مِّنْ حَدِيْثِ مُوْسٰى بْنِ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ حَمَّادٍ بِطُوْلِهِ، وَلِهٰذِهِ الْاَلْفَاظِ شَاهِدٌ مِّنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ

✧✧ حضرت حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے یہ کتاب ثمامہ بن عبداللہ بن انس رضی اللہ عنہ سے لی ہے جس کو وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے بعد موسیٰ بن اسماعیل کی حماد سے روایت کردہ طویل حدیث جیسی حدیث ذکر کی ہے۔

❖❖ ان الفاظ کی ایک شاہد حدیث موجود ہے جو زہری نے سالم کے واسطے سے ان کے والد سے روایت کی ہے۔

1443۔ خْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَلَمْ يُخْرِجْهُ اِلٰى عُمَّالِهِ حَتّٰى قُبِضَ، فَقَرَنَهُ بِسَيْفِهِ فَعَمِلَ بِهِ اَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى قُبِضَ، ثُمَّ عَمِلَ بِهِ عُمَرُ حَتّٰى قُبِضَ، فَكَانَ فِيْهِ: فِيْ خَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ شَاةٌ وَّفِيْ عَشَرَةٍ شَاتَانِ، وَفِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ، وَفِيْ عِشْرِيْنَ اَرْبَعُ شِيَاهٍ، وَفِيْ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ اِلٰى خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ، فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اِلٰى خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ، فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيْهَا حِقَّةٌ اِلٰى سِتِّيْنَ، فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ اِلٰى خَمْسَةٍ وَّسَبْعِيْنَ، فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ اِلٰى تِسْعِيْنَ، فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ، فَاِنْ كَانَتِ الْاِبِلُ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ، وَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَّفِي الْغَنَمِ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةٌ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ، فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَشَاتَانِ اِلٰى مِائَتَيْنِ، فَاِذَا زَادَتْ

حدیث: 1443

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث:1568 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 7044 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 621 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 4632

وَاحِدَةٌ عَلَى الْمِائَتَيْنِ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ، فَإِنْ كَانَتِ الْغَنَمُ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَفِي كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ وَّلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ حَتَّى يَبْلُغَ الْمِائَةُ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ،

وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ مَخَافَةَ الصَّدَقَةِ، وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بِالسَّوِيَّةِ، وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَيْبٍ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: إِذَا جَآءَ الْمُصَدِّقُ قُسِمَتِ الشَّاءُ أَثْلَاثًا ثُلُثًا شِرَارًا، وَثُلُثًا خِيَارًا، وَثُلُثًا وَسَطًا، فَيَأْخُذُ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْوَسَطِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الزُّهْرِيُّ الْبَقَرَ

هٰذَا حَدِيثٌ كَبِيرٌ فِي هٰذَا الْبَابِ يَشْهَدُ بِكَثْرَةِ الْاَحْكَامِ الَّتِي فِي حَدِيثِ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ إِلَّا أَنَّ الشَّيْخَيْنِ لَمْ يُخَرِّجَا لِسُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ الْوَاسِطِيِّ فِي الْكِتَابَيْنِ، وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ أَحَدُ أَئِمَّةِ الْحَدِيثِ وَثَّقَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، وَدَخَلَ خُرَاسَانَ مَعَ يَزِيدَ بْنِ الْمُهَلَّبِ، وَدَخَلَ مِنْهُ نَيْسَابُورَ سَمِعَ مِنْهُ جَمَاعَةٌ مِّنْ مَّشَايِخِنَا الْقُهُنْدُرِيُّونَ مِثْلُ مُبَشِّرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَرِينٍ وَّأَخِيهِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَغَيْرِهِمَا، وَيُصَحِّحُهُ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُّونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَإِنْ كَانَ فِيهِ أَدْنَى إِرْسَالٍ، فَإِنَّهُ شَاهِدٌ صَحِيحٌ لِّحَدِيثِ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ

✧✧ سالم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کے متعلق ایک تحریر لکھی، آپ ﷺ نے اس کو اپنی تلوار کے ساتھ باندھ کر رکھ دیا تھا۔ وہ ابھی آپ نے اپنے عمال کے حوالے نہیں کی تھی کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس پر عمل کرتے رہے یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ساری زندگی اسی پر عمل کرتے رہے۔ اس میں (زکوٰۃ کا یہ طریقہ کار درج تھا)

پانچ اونٹوں میں ایک بکری۔

دس اونٹوں میں دو بکریاں۔

پندرہ میں تین۔

بیس میں چار بکریاں ہیں۔

25 اونٹوں میں اونٹنی کی ایک سالہ ایک بچی 35 تک۔

35 سے ایک بھی زیادہ ہو تو ان میں اونٹنی کی دو سالہ ایک بچی 45 تک۔

اگر اس سے ایک بھی زیادہ ہو تو ان میں تین سالہ اونٹنی 60 تک۔

اگر اس سے ایک بھی زیادہ ہو تو ان میں چار سالہ اونٹنی 75 تک۔

اگر اس سے ایک زیادہ ہو تو ان میں دو سالہ دو اونٹنیاں 90 تک۔

اگر ان سے ایک زیادہ ہو تو ان میں تین سالہ دو اونٹنیاں 120 تک۔

اگر اونٹ اس سے بھی زیادہ ہوں تو ہر پچاس میں ایک 3 سالہ اونٹنی اور ہر چالیس میں ایک 2 سالہ اونٹنی۔

بھیڑ بکریوں میں ہر 40 میں ایک بکری 120 تک۔

اگران سے ایک بھی زائد ہو جائے تو دو بکریاں 200 تک۔

جب 200 سے زیادہ ہو تو ان میں 3 بکریاں 300 تک۔

اگر بھیڑ بکریاں اس سے بھی زیادہ ہوں تو ہر 100 میں ایک بکری۔

ان میں اس وقت تک کوئی چیز لازم نہیں ہے، جب تک تعداد (اگلے) 100 تک نہ پہنچ جائے۔اور صدقہ کے خوف سے مجتمع کو متفرق نہ کیا جائے اور متفرق و مجتمع نہ کیا جائے اور جس چیز میں دو آدمی شریک ہوں تو دونوں کے ذمہ برابر زکوٰۃ ہے اور زکوٰۃ میں بوڑھا اور عیب دار جانور قبول نہ کیا جائے گا۔

❖❖

امام زہری کہتے ہیں: جب زکوٰۃ وصول کرنے والا آئے تو بکریوں کے تین حصے کیے جائیں، ایک حصہ عیب دار بکریوں کا ایک عمدہ اور ایک میں درمیانی۔ زکوٰۃ وصول کرنیوالا درمیانی حصے سے وصول کرے۔ زہری نے اپنی روایت میں گائے کا ذکر نہیں کیا۔ یہ حدیث اس باب میں بہت بڑی حدیث ہے جس سے ان کثیر احکام پر شہادت ملتی ہے، جو ثمامہ کی انس رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث میں موجود ہے۔لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے سفیان بن حسین واسطی کی وجہ سے یہ حدیث اپنی کتابوں میں نقل نہیں کی۔ حالانکہ سفیان بن حسین ائمہ حدیث میں سے ایک ہیں۔ یحییٰ بن معین نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے یزید بن مہلب کے ہمراہ خراسان میں آئے اور وہاں سے نیشا پور گئے، ہمارے قہندری مشائخ میں سے ایک جماعت نے ان سے حدیث کا سماع کیا ہے، مثلاً مبشر بن عبداللہ بن رزین اور ان کے بھائی عمر بن عبداللہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم اور اس کو عبداللہ بن مبارک کی وہ حدیث شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار پر صحیح کرتی ہے جس کو انہوں نے یونس بن یزید کے واسطے سے زہری سے روایت کیا ہے، اس میں اگرچہ تھوڑا سا "ارسال" موجود ہے لیکن یہ سفیان بن حسین کی حدیث کے لئے صحیح شاہد ہے۔

1444۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، وَاَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمُزَكِّي الْمَرْوَزِيَّانِ بِمَرْوَ، قَالَا: اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، وَاَنْبَاَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيْدَ، وَحَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، وَاللَّفْظُ لَهُ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: هٰذِهِ نُسْخَةُ كِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ كَتَبَ الصَّدَقَةَ وَهِيَ عِنْدَ اٰلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: ابْنُ شِهَابٍ اَقْرَاَنِيْهَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَوَعَيْتُهَا عَلٰى وَجْهِهَا وَهِيَ الَّتِي انْتَسَخَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حِيْنَ اُمِّرَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ، فَاَمَرَ عُمَّالَهُ بِالْعَمَلِ بِهَا، وَكَتَبَ بِهَا اِلَى الْوَلِيْدِ، فَاَمَرَ الْوَلِيْدُ عُمَّالَهُ بِالْعَمَلِ بِهَا، ثُمَّ لَمْ يَزَلِ الْخُلَفَاءُ يَاْمُرُوْنَ بِذٰلِكَ بَعْدَهُ، ثُمَّ اَمَرَ بِهَا هِشَامٌ فَنَسَخَهَا اِلَى

حدیث: **1444**

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1570 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 7049

كُلِّ عَامِلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَاَمَرَهُمْ بِالْعَمَلِ بِمَا فِيْهَا، وَلَا يَتَعَدَّوْنَهَا، وَهٰذَا كِتَابٌ يُفَسِّرُهُ، لا يُؤْخَذُ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الاِبِلِ الصَّدَقَةُ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَ ذَوْدٍ، فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَفِيْهَا شَاةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ عَشْرًا، فَاِذَا بَلَغَتْ عَشْرًا فَفِيْهَا شَاتَانِ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَةَ، فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسَ عَشْرَةَ فَفِيْهَا اَرْبَعُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ، فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ اُفْرِضَتْ فَكَانَ فِيْهَا فَرِيضَةٌ بِنْتُ مَخَاضٍ، فَاِنْ لَمْ يُوجَدْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسًا وَثَلَاثِيْنَ، فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُونٍ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسًا وَاَرْبَعِيْنَ، فَاِذَا كَانَتْ سِتًّا وَاَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ حَتّٰى تَبْلُغَ سِتِّيْنَ، فَاِذَا كَانَتْ اِحْدٰى وَسِتِّيْنَ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسًا وَسَبْعِيْنَ، فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُونٍ وَّحِقَّةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعِيْنَ، فَاِذَا كَانَتْ اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ حَتّٰى تَبْلُغَ عِشْرِيْنَ وَمِئَةً، فَاِذَا كَانَتْ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَمِئَةً فَفِيْهَا ثَلَاثُ بَنَاتِ لَبُونٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ وَمِئَةً، فَاِذَا كَانَتْ ثَلَاثِيْنَ وَمِئَةً فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُونٍ، وَحِقَّةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَثَلَاثِيْنَ وَمِائَةً، فَاِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ وَمِائَةً فَفِيْهَا حِقَّتَانِ وَبِنْتُ لَبُونٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَاَرْبَعِيْنَ وَمِئَةً، فَاِذَا كَانَتْ خَمْسِيْنَ وَمِئَةً فَفِيْهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَخَمْسِيْنَ وَمِئَةً، فَاِذَا كَانَتْ سِتِّيْنَ وَمِئَةً فَفِيْهَا اَرْبَعُ بَنَاتِ لَبُونٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَسِتِّيْنَ وَمِئَةً، فَاِذَا كَانَتْ سَبْعِيْنَ وَمِئَةً فَفِيْهَا ثَلَاثُ بَنَاتِ لَبُونٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَسَبْعِيْنَ وَمِئَةً، فَاِذَا كَانَتْ ثَمَانِيْنَ وَمِئَةً فَفِيْهَا حِقَّتَانِ وَابْنَتَا لَبُونٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًاوَثَمَانِيْنَ وَمِئَةً، فَاِذَا كَانَتْ تِسْعِيْنَ وَمِئَةً فَفِيْهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ وَّثَلَاثُ بَنَاتِ لَبُونٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَتِسْعِيْنَ وَمِئَةً، فَاِذَا كَانَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا اَرْبَعُ حِقَاقٍ، اَوْ خَمْسُ بَنَاتِ لَبُونٍ اَيَّ السِّنَّيْنِ وَجَدْتَّ اَخَذْتَ عَلٰى حَدِّ مَا كَتَبْنَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ، ثُمَّ كُلُّ شَيْءٍ مِّنَ الاِبِلِ عَلٰى ذٰلِكَ يُؤْخَذُ عَلٰى مَا كَتَبْنَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ، وَلَا يُؤْخَذُ مِنَ الْغَنَمِ صَدَقَةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ اَرْبَعِيْنَ شَاةً، فَاِذَا بَلَغَتْ اَرْبَعِيْنَ شَاةً فَفِيْهَا شَاةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ عِشْرِيْنَ وَمِئَةً، فَاِذَا كَانَتْ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَمِئَةً فَفِيْهَا شَاتَانِ حَتّٰى تَبْلُغَ مِئَتَيْنِ، فَاِذَا كَانَتْ شَاةً وَّمِئَتَيْنِ فَفِيْهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ ثَلَاثَمِئَةٍ، فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلَاثِمِئَةِ شَاةٍ فَلَيْسَ فِيْهَا اِلَّا ثَلَاثُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ اَرْبَعَمِئَةِ شَاةٍ فَفِيْهَا اَرْبَعُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَمِئَةِ شَاةٍ، فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسَمِئَةٍ فَفِيْهَا خَمْسُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ سِتَّمِئَةِ شَاةٍ فَفِيْهَا سِتُّ شِيَاهٍ، فَاِذَا بَلَغَتْ سَبْعَمِئَةٍ فَفِيْهَا سَبْعُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ ثَمَانِمِئَةِ شَاةٍ، فَاِذَا بَلَغَتْ ثَمَانِمِئَةِ شَاةٍ فَفِيْهَا ثَمَانُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعَمِئَةِ شَاةٍ، فَاِذَا بَلَغَتْ تِسْعَمِئَةِ شَاةٍ فَفِيْهَا تِسْعُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ اَلْفَ شَاةٍ، فَاِذَا بَلَغَتْ اَلْفَ شَاةٍ فَفِيْهَا عَشْرُ شِيَاهٍ، ثُمَّ فِيْ كُلِّ مَا زَادَتْ مِئَةُ شَاةٍ شَاةٌ وَّمِمَّا يَشْهَدُ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ بِالصِّحَّةِ

إسناد الحديث

اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، وَاَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمُزَكِّي الْمَرْوَزِيَّانِ بِمَرْوَ، قَالَا: اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، وَاَنْبَاَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، وَحَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، وَاللَّفْظُ لَهُ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ

بْنِ اَسْمَاءَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: هٰذِهِ نُسْخَةُ كِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ كَتَبَ الصَّدَقَةَ وَهِيَ عِنْدَ اٰلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: ابْنُ شِهَابٍ اَقْرَاَنِيْهَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَوَعَيْتُهَا عَلٰى وَجْهِهَا وَهِيَ الَّتِيْ انْتَسَخَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حِيْنَ اُمِّرَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ، فَاَمَرَ عُمَّالَهُ بِالْعَمَلِ بِهَا، وَكَتَبَ بِهَا اِلَى الْوَلِيْدِ، فَاَمَرَ الْوَلِيْدُ عُمَّالَهُ بِالْعَمَلِ بِهَا، ثُمَّ لَمْ يَزَلِ الْخُلَفَاءُ يَاْمُرُوْنَ بِذٰلِكَ بَعْدَهُ، ثُمَّ اَمَرَ بِهَا هِشَامٌ فَنَسَخَهَا اِلٰى كُلِّ عَامِلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَاَمَرَهُمْ بِالْعَمَلِ بِمَا فِيْهَا، وَلَا يَتَعَدَّوْنَهَا، وَهٰذَا كِتَابٌ يُفَسِّرُهُ،:-

✧✧ حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تحریر کا نسخہ ہے، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کے متعلق لکھی تھی۔ اور یہی تحریر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی آل کے پاس ہے۔ ابن شہاب کہتے ہیں: سالم بن عبداللہ بن عمرو نے وہ پڑھایا تو میں نے اس کو ''من وعن'' یاد کرلیا۔ یہ وہ تحریر تھی جو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس وقت لی تھی، جب وہ مدینہ کے گورنر مقرر ہوئے۔ آپ نے اپنے تمام ملازمین کو اسی پر عمل کرنے کا آڈر جاری کیا اور یہی مکتوب حضرت ولید رضی اللہ عنہ کے طرف بھی بھیجا، ولید نے بھی اپنے ملازمین کو اس پر عمل کرنے کا حکم دیا پھر ان کے بعد تمام خلفاء اسی کا حکم دیتے رہے، پھر ہشام کے حکم پر مسلمانوں کے تمام عاملین کے پاس اس کا ایک ایک نسخہ بھیج دیا گیا اور ان کو اس پر عمل کرنے اور اس سے تجاوز نہ کرنے کا پابند کیا گیا، اس تحریر کی تفصیل یہ ہے:

پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہ لی جائے

جب اونٹوں کی تعداد ۵ تک پہنچے تو ان میں ایک بکری ہے ۱۰ تک۔

جب تعداد دس تک پہنچے تو ان میں دو بکریاں ۱۵ تک۔

۱۵ اونٹ ہوں تو ان میں چار بکریاں ہیں ۲۵ تک۔

جب اونٹوں کی تعداد ۲۵ تک پہنچے تو ان میں اونٹنی کی ایک سالہ بچی ہے، اگر ایک سالہ بچی نہ ہو تو ۲ سالہ بچہ دیا جائے ۳۵ تک۔

جب تعداد ۳۶ تک پہنچے تو ان میں اونٹنی کی دو سالہ بچی ہے ۴۵ تک۔

جب تعداد ۴۶ کو پہنچے تو ان میں تین سالہ جوان اونٹنی ہے ۶۰ تک۔

جب ۶۱ ہوں تو ان میں ایک چار سالہ اونٹنی ہے ۷۵ تک۔

جب تعداد ۷۶ تک پہنچے تو ان میں دو سالہ دو اونٹنیاں ۹۰ تک۔

جب تعداد ۹۱ کو پہنچے تو ان میں ۲ سالہ تین اونٹنیاں ۱۲۹ تک۔

جب ۱۳۰ ہو جائیں تو ان میں دو سالہ ۲ اونٹنیاں اور ایک اونٹنی تین سالہ ۱۳۹ تک۔

جب تعداد ۱۴۰ کو پہنچے تو ان میں دو اونٹنیاں تین سالہ اور ایک دو سالہ ۱۴۹ تک۔

جب تعداد ۱۵۰ تک پہنچے تو ان میں تین سالہ تین اونٹنیاں ۱۵۹ تک۔

جب تعداد ۱۶۰ تک ہو جائے تو اس میں دو سالہ چار اونٹنیاں ۱۶۹ تک۔

جب ۱۷۰ ہوں تو اس میں تین اونٹنیاں دو سالہ اور ایک تین سالہ ۱۷۹ تک۔

جب ۱۸۰ تک تعداد جائے تو ان میں دو اونٹنیاں تین سالہ اور دو اونٹنیاں دو سالہ ۱۸۹ تک۔

جب تعداد ۱۹۰ تک پہنچے تو ان میں تین اونٹنیاں تین سالہ اور تین اونٹنیاں دو سالہ ۱۹۹ تک۔

جب تعداد ۲۰۰ تک پہنچے تو چار اونٹنیاں تین سالہ یا پانچ اونٹنیاں دو سالہ۔

کسی بھی عمر کے مل جائیں، ان کو اس کتاب کے مطابق وصول کرو پھر اونٹوں کی زکوٰۃ اسی طریقہ سے لی جائے جو ہم نے اس تحریر میں لکھ دیا ہے۔

اور بکریوں کی زکوٰۃ اس وقت تک نہ لی جائے جب تک ان کی تعداد ۴۰ تک پہنچ جائے۔

جب ان کی تعداد ۴۰ تک پہنچے تو ان میں ایک بکری ہے ۱۲۰ تک

جب بکریوں کی تعداد ۱۲۱ تک پہنچے تو ان میں دو بکریاں ہیں ۲۰۰ تک۔

جب ۲۰۰ سے زیادہ ہوں تو تین بکریاں ہیں ۳۰۰ تک۔

جب ۳۰۰ سے زیادہ ہوں تو اس میں کوئی چیز لازم نہیں ہے جب تک کہ ۴۰۰ تک نہ پہنچے۔

جب ۴۰۰ تک پہنچ جائے تو اس میں چار بکریاں ہیں۔ یہاں تک کہ تعداد ۵۰۰ تک پہنچ جائے۔

جب ۵۰۰ ہو جائیں تو ان میں پانچ بکریاں ہیں۔

جب تعداد ۶۰۰ تک پہنچ جائے تو ۶ بکریاں۔

جب ۷۰۰ تک ہو جائے تو سات بکریاں ہیں۔

جب ۸۰۰ تک پہنچ جائے تو ۸ بکریاں۔

جب ۹۰۰ ہو جائیں تو ۹ بکریاں۔

جب ۱۰۰۰ ہو جائیں تو ۱۰ بکریاں۔

پھر جتنے سو بڑھتے جائیں ہر سو کے عوض ایک بکری۔

❖❖ مذکورہ حدیث کی شاہد احادیث میں سے ایک درج ذیل ہے۔

1445- مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ، وَحَبِيبُ بْنُ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ، اَنَّ اَبَا الرِّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ حِينَ اسْتُخْلِفَ اَرْسَلَ اِلَى الْمَدِينَةِ يَلْتَمِسُ عَهْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسِيرَتَهُ فِي الصَّدَقَاتِ، فَوَجَدَ عِنْدَ آلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كِتَابَ عُمَرَ اِلَى عُمَّالِهِ فِي الصَّدَقَاتِ

بِمِثْلِ کِتَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، فَاَمَرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عُمَّالَهٗ عَلَی الصَّدَقَاتِ اَنْ یَّاْخُذُوْا بِمَا فِیْ ذَیْنِكَ الْکِتَابَیْنِ، فَکَانَ فِیْهِمَا: صَدَقَةُ الْاِبِلِ مَا زَادَتْ عَلَی التِّسْعِیْنَ وَاحِدَةً فَفِیْهَا حِقَّتَانِ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِئَةٍ، فَاِذَا زَادَتْ عَلَی الْعِشْرِیْنَ وَمِئَةٍ وَّاحِدَةً فَفِیْهَا ثَلَاثُ بَنَاتِ لَبُوْنٍ حَتّٰی تَبْلُغَ تِسْعًا وَعِشْرِیْنَ وَمِئَةٍ، فَاِذَا کَانَتِ الْاِبِلُ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلَیْسَ فِیْهَا مَا لَا تَبْلُغُ الْعَشَرَةَ مِنْهَا شَیْءٌ حَتّٰی تَبْلُغَ الْعَشَرَةَ وَاَمَّا کِتَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، فَاِنَّ اِسْنَادَهٗ مِنْ شَرْطِ هٰذَا الْکِتَابِ، وَلِذٰلِكَ ذَکَرْتُ السِّیَاقَةَ بِطُوْلِهَا

✧✧ حضرت محمد بن عبدالرحمٰن انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے مدینہ شریف میں زکوٰۃ کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی دستاویز کی تلاش میں ایک شخص کو بھیجا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی آل کے پاس ایک تحریر مل گئی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ملازمین کی طرف صدقات کے حوالے سے لکھی تھی۔ اور یہ تحریر بالکل اسی تحریر جیسی تھی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن حزم کی طرف لکھی تھی تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اپنے زکوٰۃ کے ملازمین کو حکم دیا کہ وہ انہی دونوں کتابوں میں موجود احکام پر عمل کریں، اس کے اندر یہ تفصیل تھی کہ اونٹوں کی زکوٰۃ یوں ہوگی:

جب انکی تعداد ۹۰ سے زیادہ ہو تو اس میں تین سالہ دو اونٹنیاں ہیں ۱۲۰ تک۔

جب تعداد ۱۲۰ سے زیادہ ہو تو اس میں دو سالہ تین اونٹنیاں ہیں ۱۲۹ تک۔

جب اس سے زیادہ ہو تو اس میں اس وقت تک زکوٰۃ نہیں ہے جب تک ان (زائد) کی تعداد دس تک نہ پہنچ جائے۔

❖ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو جو مکتوب لکھا اس کی اسناد ہماری اس کتاب کے معیار کی نہیں ہے، اس لئے میں نے گذشتہ حدیث تفصیلی ذکر کی ہے۔

1446۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِیُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِیْ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ، وَمُحَمَّدٍ ابْنَیْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِیْهِمَا، عَنْ جَدِّهِمَا، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْکِتَابَ الَّذِیْ کَتَبَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، فَاِذَا بَلَغَ قِیْمَةَ الذَّهَبِ مِائَتَیْ دِرْهَمٍ فَفِیْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَهُوَ عَلَی الْکِتَابِ الْمَشْرُوْحِ الْمُفَسَّرِ

✧✧ حضرت ابوبکر بن عمرو حزم رضی اللہ عنہ کے دو بیٹے عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ اور محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ انکے دادا کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تحریر کے متعلق بیان کرتے ہیں: جو انہوں نے عمرو بن حزم کو لکھی تھی (اس میں یہ تھا) جب چاندی کی قیمت ۲۰۰ درہم تک پہنچ جائے تو ان میں ہر چالیس درہموں میں ایک درہم (زکوٰۃ ہے)

❖ یہ حدیث امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے اور یہ دلیل ہے تفصیلی مکتوب کی۔

1447۔ مَا اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِیْهُ بِبُخَارٰی، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِیْبٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا الْحَکَمُ بْنُ مُوْسٰی، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ زَکَرِیَّا یَحْیَی بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ

مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعِيدٍ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْحَكَمُ بْنُ مُوْسَى الْقَنْطَرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ بِكِتَابٍ فِيْهِ الْفَرَائِضُ، وَالسُّنَنُ، وَالدِّيَاتُ، وَبُعِثَ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَرَاَتُ عَلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ وَهٰذِهٖ نَسَخْتُهَا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ اِلٰى شُرَحْبِيْلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَّالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَّنُعَيْمِ بْنِ كُلَالٍ قِيَلَ ذِيْ رُعَيْنٍ، وَمَعَافِرَ، وَهَمْدَانَ، اَمَّا بَعْدُ: فَقَدْ رَجَعَ رَسُوْلُكُمْ، وَاُعْطِيتُمْ مِنَ الْمَغَانِمِ خُمُسَ اللّٰهِ وَمَا كَتَبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الْعُشْرِ فِي الْعَقَارِ مَا سَقَتِ السَّمَاءُ، اَوْ كَانَ سَحًّاءَ، اَوْ كَانَ بَعْلاءَ فَفِيْهِ الْعُشْرُ اِذَا بَلَغَتْ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ، وَمَا سُقِيَ بِالرِّشَاءِ، وَالدَّالِيَةِ فَفِيْهِ نِصْفُ الْعُشْرِ اِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ، وَفِيْ كُلِّ خَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ السَّائِمَةِ شَاةٌ اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ اَرْبَعًا وَعِشْرِيْنَ، فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً عَلٰى اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَفِيْهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ، فَاِنْ لَمْ تُوجَدْ فَابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ خَمْسَةً وَّثَلَاثِيْنَ، فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى خَمْسَةٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَاحِدَةً فَفِيْهَا ابْنَةُ لَبُوْنٍ اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ خَمْسَةً وَّاَرْبَعِيْنَ، فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً عَلٰى خَمْسَةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْفَحْلِ اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ سِتِّيْنَ، فَاِنْ زَادَتْ عَلٰى سِتِّيْنَ وَاحِدَةً فَفِيْهَا جَذَعَةٌ اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ خَمْسَةً وَّسَبْعِيْنَ، فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً عَلٰى خَمْسَةٍ وَّسَبْعِيْنَ فَفِيْهَا ابْنَةُ لَبُوْنٍ اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ تِسْعِيْنَ، فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً عَلٰى تِسْعِيْنَ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ عِشْرِيْنَ وَمِئَةً، فَمَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِئَةٍ فَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ، وَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ، وَفِيْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ بَاقُوْرَةً تَبِيْعٌ جَذَعٌ، وَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بَاقُوْرَةً بَقَرَةٌ، وَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ شَاةً سَائِمَةً شَاةٌ اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ عِشْرِيْنَ وَمِئَةً، فَاِنْ زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِئَةٍ وَّاحِدَةً فَفِيْهَا شَاتَانِ اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ مِئَتَيْنِ، فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيْهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ اِلٰى اَنْ تَبْلُغَ ثَلَاثَمِئَةٍ، فَاِنْ زَادَتْ فَمَا زَادَ فَفِيْ كُلِّ مِئَةِ شَاةٍ شَاةٌ، وَلَا يُوجَدُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا عَجْفَاءُ، وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ، وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْمُصَدِّقُ، وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خِيفَةَ الصَّدَقَةِ، وَمَا اُخِذَ مِنَ الْخَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ، وَفِيْ كُلِّ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ، وَمَا زَادَ فَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ، وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ شَيْءٌ، وَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِيْنَارًا دِيْنَارٌ، اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ، وَلَا لِاَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ، اِنَّمَا هِيَ الزَّكٰوةُ تُزَكِّيْ بِهَا اَنْفُسَهُمْ وَلِفُقَرَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَابْنِ السَّبِيْلِ، وَلَيْسَ فِيْ رَقِيْقٍ، وَلَا فِيْ مَزْرَعَةٍ، وَلَا عُمَّالِهَا شَيْءٌ اِذَا كَانَتْ تُؤَدِّيْ صَدَقَتَهَا مِنَ الْعُشْرِ،

حدیث: 1447

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 4853 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 1621 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 6559 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 7058 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 7047

وَاَنَّهُ لَيْسَ فِيْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ وَّلَا فِيْ فَرَسِهٖ شَيْءٌ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ

وَكَانَ فِي الْكِتَابِ اِنَّ اَكْبَرَ الْكَبَائِرِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الْمُؤْمِنِ بِغَيْرِ حَقٍّ، وَالْفِرَارُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَوْمَ الزَّحْفِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَرَمْيُ الْمُحْصَنَةِ، وَتَعَلُّمُ السِّحْرِ، وَاَكْلُ الرِّبَا، وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ، وَاَنَّ الْعُمْرَةَ الْحَجُّ الْاَصْغَرُ، وَلَا يَمَسَّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاهِرٌ، وَلَا طَلَاقَ قَبْلَ اِمْلَاكٍ، وَلَا عِتْقَ حَتّٰى يُبْتَاعَ، وَلَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّشِقُّهٗ بَادٍ، وَلَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ عَاقِصٌ شَعْرَهٗ، وَلَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ لَّيْسَ عَلٰى مَنْكِبِهٖ شَيْءٌ

وَكَانَ فِي الْكِتَابِ: اَنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا عَنْ بَيِّنَةٍ فَلَهٗ قَوَدٌ اِلَّا اَنْ يَّرْضٰى اَوْلِيَاءُ الْمَقْتُوْلِ، وَاِنَّ فِي النَّفْسِ الدِّيَةُ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ، وَفِي الْاَنْفِ الَّذِيْ جُدِعَ الدِّيَةُ، وَفِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ، وَفِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ، وَفِي الْبَيْضَتَيْنِ الدِّيَةُ، وَفِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ، وَفِي الصُّلْبِ الدِّيَةُ، وَفِي الْعَيْنَيْنِ الدِّيَةُ، وَفِي الرِّجْلِ الْوَاحِدِ نِصْفُ الدِّيَةِ، وَفِي الْمَامُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْاِبِلِ، وَفِيْ كُلِّ اِصْبَعٍ مِّنَ الْاَصَابِعِ مِنَ الْيَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِّنَ الْاِبِلِ، وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ، وَفِي الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ، وَاَنَّ الرَّجُلَ يُقْتَلُ بِالْمَرْاَةِ، وَعَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفُ دِيْنَارٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ كَبِيْرٌ مُّفَسَّرٌ فِيْ هٰذَا الْبَابِ يَشْهَدُ لَهٗ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، وَاِمَامُ الْعُلَمَاءِ فِيْ عَصْرِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ بِالصِّحَّةِ كَمَا تَقَدَّمَ ذِكْرِيْ لَهٗ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الدِّمَشْقِيُّ الْخَوْلَانِيُّ مَعْرُوْفٌ بِالزُّهْرِيِّ، وَاِنْ كَانَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ غَمَزَهٗ فَقَدْ عَدَّلَهٗ غَيْرُهٗ، كَمَا اَخْبَرَنِيْهِ اَبُوْ اَحْمَدَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ وَسُئِلَ عَنْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِيْ كِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كَتَبَهٗ لَهٗ فِي الصَّدَقَاتِ، فَقَالَ: سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْخَوْلَانِيُّ عِنْدَنَا مِمَّنْ لَّا بَاْسَ بِهٖ، قَالَ اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ: وَسَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ، قَالَ الْحَاكِمُ: قَدْ بَذَلْتُ مَا اَدّٰى اِلَيْهِ الْاِجْتِهَادُ فِيْ اِخْرَاجِ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ الْمُفَسَّرَةِ الْمُلَخَّصَةِ فِي الزَّكٰوةِ، وَلَا يَسْتَغْنِيْ هٰذَا الْكِتَابُ عَنْ شَرْحِهَا، وَاسْتَدْلَلْتُ عَلٰى صِحَّتِهَا بِالْاَسَانِيْدِ الصَّحِيْحَةِ عَنِ الْخُلَفَاءِ وَالتَّابِعِيْنَ بِقَبُوْلِهَا وَاسْتِعْمَالِهَا بِمَا فِيْهِ غُنْيَةٌ لِّمَنْ اَنَاطَهَا، وَقَدْ كَانَ اِمَامُنَا شُعْبَةُ يَقُوْلُ فِيْ حَدِيْثِ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ فِي الْوُضُوْءِ لَاَنْ يَّصِحَّ لِيْ مِثْلُ هٰذَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَّفْسِيْ وَمَالِيْ وَاَهْلِيْ، وَذَاكَ حَدِيْثٌ فِيْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ فَكَيْفَ بِهٰذِهِ السُّنَنِ الَّتِيْ هِيَ قَوَاعِدُ الْاِسْلَامِ، وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَهُوَ حَسْبِيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

✧✧ حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کی طرف ایک مکتوب لکھا جس میں فرائض سنتیں اور دیت کے مسائل تھے۔ یہ مکتوب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن حزم کے ہاتھ بھیجا (عمرو کہتے ہیں) میں نے یہ مکتوب اہل یمن کو جا کر سنایا، اس کا مضمون یہ تھا محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے شرحبیل بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال اور نعیم بن کلال اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ذی رعین، معافر اور ہمدان کی طرف (اللہ تعالیٰ کی حمد و

ثنا کے) بعد تمہارا سفیر لوٹ کر آ گیا ہے اور تم نے مالِ غنیمت میں سے اللہ کا پانچواں حصہ دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے مومنوں پر ان زمینوں میں جو بارشوں سے سیراب ہوتی ہیں یا جو میدانی ہیں یا جو بلندی والی ہیں، ان میں عشر فرض کیا ہے۔ چنانچہ

جب ان کی پیداوار پانچ وسق تک پہنچ جائے تو اس کا دسواں حصہ لازم ہے۔

جس زمین کو ڈولوں یا رہٹ سے سینچا جائے، ان میں اس سے آدھا۔

خودرو گھاس چرنے والے اونٹوں میں ہر پانچ میں ایک بکری ہے یہاں تک کہ ۲۴ تک پہنچ جائیں۔

جب ۲۴ سے ایک بھی زیادہ ہو گئی تو ان میں اونٹنی کی ایک سالہ بچی ہے، اگر یہ موجود نہ ہو تو پھر اونٹنی کا دو سالہ بچہ ۳۵ تک

۳۵ سے ایک بھی زیادہ ہو جائے تو اس میں دو سالہ اونٹنی ۴۵ تک۔

جب ۴۵ سے ایک بھی زیادہ ہو جائے تو اس میں تین سالہ جوان اونٹنی ۶۰ تک۔

جب ۶۰ سے ایک بھی زیادہ ہو جائے تو اس میں چار سالہ اونٹنی ۷۵ تک۔

جب ۷۵ سے ایک بھی زیادہ ہو جائے تو اس میں دو سالہ دو اونٹنیاں ۹۰ تک۔

جب ۹۰ سے ایک بھی زیادہ ہو جائے تو تین سالہ دو اونٹنیاں ۱۲۰ تک۔

جب ۱۲۰ سے زیادہ تعداد ہو تو ہر چالیس میں دو سالہ ایک اونٹنی

اور ہر ۵۰ میں ۳ سالہ ایک اونٹنی۔

ہر تیس گائیوں میں ایک بچھڑا ہے۔

ہر ۴۰ گائیوں میں ایک گائے ہے۔

ہر ۴۰ بکریوں میں ایک بکری ہے یہاں تک کہ ان کی تعداد ۱۲۰ ہو جائے۔

جب ۱۲۰ سے ایک بھی زیادہ ہو تو ان میں ۲ بکریاں ہیں ۲۰۰ تک۔

جب ۲۰۰ سے ایک بھی زیادہ ہو جائے تو تین بکریاں ہیں ۳۰۰ تک۔

اس سے بھی اگر زیادہ ہوں تو ہر ۱۰۰ میں ایک بکری۔

اور صدقہ میں بوڑھا، لاغر اور کانا جانور نہ دیا جائے۔ اوز پورے ریوڑ کو بکرے قرار نہ دیا جائے الا یہ کہ دینے والا خود چاہے۔

اور صدقہ کے خوف سے متفرق کو مجتمع اور مجتمع کو متفرق نہ کیا جائے اور دو شریکوں سے جو کچھ لیا جائے گا وہ دونوں آپس میں برابری کے ساتھ رجوع کر لیں گے۔

اور ہر ۵ اوقیہ چاندی میں پانچ درہم ہیں اور اس سے زیادہ ہو تو ہر چالیس درہموں میں ایک درہم ہے

پانچ اوقیہ سے کم میں زکوۃ نہیں ہے۔

ہر چالیس دیناروں میں ایک دینار ہے۔

بے شک ''صدقہ'' محمد اور محمد کے اہل بیت کے لیے حلال نہیں ہے۔ یہ تو زکوۃ ہے جس کے ذریعے تم اپنے آپ کو پاک کرتے

ہو، یہ مومن فقیراء کے لئے ہے اور مجاہدوں کے لئے ہے اور مسافروں کے لئے ہے۔ اور غلاموں میں زکوٰۃ نہیں ہے اور کھیتی میں اور کھیت میں کام کرنے والوں میں زکوٰۃ نہیں ہے جبکہ وہ اس کا عُشر ادا کرتے ہوں نیز مسلمان غلام میں اور نہ ہی اس کے گھوڑے میں زکوٰۃ ہے،

اس تحریر میں یہ بھی تھا

اللہ کے نزدیک قیامت کے دن سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ہے اور مومن کو ناحق قتل کرنا ہے اور جہاد سے بھاگنا ہے، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، پاک دامنہ خاتون پر زنا کی تہمت لگانا، جادو سیکھنا، سود کھانا اور یتیم کا مال کھانا ہے۔ اور بے شک عمرہ چھوٹا حج ہے اور قرآن کو بغیر طہارت کے ہاتھ نہ لگائیں اور نکاح سے پہلے طلاق نہیں دی جاسکتی اور خریدنے سے پہلے آزاد نہیں کیا جاسکتا۔ اور کوئی شخص ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کا پہلو ننگا ہو اور کوئی شخص اپنے بالوں کو گوندھے ہوئے نماز نہ پڑھے اور کوئی شخص ایک کپڑے میں یوں نماز نہ پڑھے کہ اس کے کندھے پر کچھ نہ ہو۔

اس تحریر میں یہ بھی تھا کہ

جس شخص کے لئے کسی مومن کا قتل گواہی سے ثابت ہو جائے تو اس کے لیے قصاص ہوگا، سوائے اس کے کہ مقتول کے ورثاء راضی ہوں۔

اور یہ بھی تھا کہ

جان کی دیت ایک سو اونٹ ہے اور ناک کاٹنے کی بھی دیت ہے اور زبان کی بھی دیت ہے اور ہونٹوں میں دیت ہے اور دونوں پستانوں میں دیت ہے اور ذکر (آلہ تناسل) میں دیت ہے اور پشت میں دیت اور دونوں آنکھوں میں دیت ہے اور ایک پاؤں کی آدھی دیت ہے۔ اور سر کی چوٹ میں دیت کا ایک تہائی اور پیٹ کے اندر تک گہرے زخم میں دیت کا ثلث۔ اور جس زخم میں ہڈی ٹوٹ جائے اس میں بھی دیت کا ایک تہائی ہے۔

اور ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں میں سے ہر انگلی کی ۱۰ اونٹ دیت ہے اور دانت کی ۵ اونٹ اور جس زخم سے ہڈی ظاہر ہو جائے، اس میں ۵ اونٹ ہیں۔ اور عورت کے بدلے مرد کو قتل کیا جاسکتا ہے اور سونا رکھنے والوں پر ایک ہزار دینار ہیں۔

✣✣ اس باب میں یہ حدیث کبیر ہے، مفسر ہے، اس کے لئے امیر المومنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے گواہی دی ہے۔ اور ان کے معاصر علماء کرام (مثلاً) محمد بن مسلم الزہری نے اس کی صحت کو ثابت رکھا ہے۔ جیسا کہ پہلے بھی اس کا ذکر گزرا ہے۔ اور سلیمان بن داؤد الدمشقی الخولانی زہری کے (لقب کے) ساتھ معروف ہیں۔ اگر یحییٰ بن معین نے ان کو ضعیف قرار دیا ہے (تو کوئی بات نہیں) کیونکہ ان کے علاوہ دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے ان کو عادل قرار دیا ہے جیسا کہ مجھے ابواحمد حسین بن علی نے عبدالرحمٰن بن ابی حاتم کا یہ بیان سنایا ہے کہ میں نے اپنے والد کو سنا ہے جبکہ ان سے عمرو بن حزم کی اس حدیث کے متعلق پوچھا گیا، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کی طرف لکھے ہوئے صدقات کے متعلق خط کا ذکر تھا تو انہوں نے سلیمان بن داؤد خولانی کے متعلق کہا: ہمارے نزدیک ان کی روایت نقل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور ابومحمد بن ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے ابوذرعہ کو بھی یہی کہتے

سنا ہے۔امام حاکم کہتے ہیں: زکوٰۃ کے موضوع پر یہ تفصیلی احادیث لکھنے کے حوالے سے میں نے اپنی ہرممکن کوشش کی ہے اور یہ کتاب ان کی شرح سے بے نیاز نہیں ہے اور میں نے اس کی صحت پر ان سندوں کے ساتھ استدلال کیا ہے۔ جو خلفاء اور تابعین سے مروی ہیں کہ انہوں نے ان کو قبول بھی کیا ہے۔اور ان کو استعمال کیا ہے باوجودیکہ اس سلسلہ میں اس شخص کو ضرورت نہیں جس نے اسے معلق رکھا ہے۔ اور اس سے پہلے وضو کے باب میں عقبہ بن عامر جھنی کی حدیث کے متعلق شعبہ کا یہ کہنا گزر چکا ہے کہ میرے لیے اس طرح کی حدیث کا رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے صحیح ثابت ہو جانا میرے لیے میرے مال، میری جان اور تمام اہل وعیال سے بہتر ہے۔ حالانکہ وہ حدیث نفلی نماز کے متعلق تھی تو اس حدیث کی کیا شان ہوگی جو کہ اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے ہے اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے۔ اور وہی کافی ہے اور بہت ہی بہتر کارساز ہے۔

1448۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: فِيْ كُلِّ اِبِلٍ سَائِمَةٍ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ لَبُوْنٌ لَا يُفَرَّقُ اِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا، مَنْ اَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا فَلَهٗ اَجْرُهَا، وَمَنْ مَّنَعَهَا فَاِنَّا اٰخِذُوْهَا، وَشَطْرَ اِبِلِهٖ عَزْمَةً مِّنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا، لَا تَحِلُّ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ مِّنْهَا شَيْءٌ"

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى مَا قَدَّمْنَا ذِكْرَهٗ فِيْ تَصْحِيْحِ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے" خودرو گھاس چرنے والے ہر چالیس اونٹوں میں اونٹنی کا ایک دو سالہ بچہ ہے۔ کوئی اونٹ ان کے حساب سے الگ نہ کیا جائے۔ جو شخص یہ صدقہ دے گا، اس کے لیے اجر ہے اور جو شخص اس کو روکے گا تو ہم اس سے (زبردستی) وصول کریں گے اور اس کے اونٹوں کا کچھ حصہ جو حقوق اللہ میں سے ایک حق ہے، ان میں سے کچھ بھی آل محمد ﷺ کے لئے حلال نہیں۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، جیسا کہ ہم نے اس صحیفہ کی تصحیح میں ذکر کر دیا ہے۔

حدیث: 1448

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1575 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 2444 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 1677 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 20030 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2266 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 2224 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 7182 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث:986

1449- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ مَّسْرُوْقٍ، عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ وَاَمَرَهُ اَنْ يَّاْخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعًا، وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بَقَرَةً مُّسِنَّةً، وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا، اَوْ عِدْلَهُ ثَوْبَ مَعَافِرَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یمن کا عامل بنا کر بھیجا اور ان کو حکم دیا کہ گائیوں کی زکوۃ ہر ۳۰ میں سے ایک سالہ بچھڑا ہے اور ہر ۴۰ گائیوں میں ایک ۲ سالہ بچھڑا ہے اور ہر جوان سے ایک دینار یا اس کے برابر یمنی کپڑے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1450- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مِلْحَانَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ سَاعِيًا، فَقَالَ اَبُوْهُ: لَا تَخْرُجْ حَتّٰى تُحْدِثَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا، فَلَمَّا اَرَادَ الْخُرُوْجَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا قَيْسُ لَا تَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِكَ بَعِيْرٌ لَهُ رُغَاءٌ، اَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خُوَارٌ، اَوْ شَاةٌ لَهَا يُعَارٌ، وَلَا تَكُنْ كَاَبِيْ رِغَالٍ، فَقَالَ: سَعْدٌ وَمَا اَبُوْ رِغَالٍ؟ قَالَ: مُصَدِّقٌ بَعَثَهُ صَالِحٌ فَوَجَدَ رَجُلًا بِالطَّائِفِ فِيْ غُنَيْمَةٍ قَرِيْبَةٍ مِّنَ الْمِائَةِ شِصَاصٍ اِلَّا شَاةً وَّاحِدَةً، وَابْنَ صَغْبَرٍ لَا اُمَّ لَهُ، فَلَبَنُ تِلْكَ الشَّاةِ عَيْشُهُ، فَقَالَ صَاحِبُ الْغَنَمِ: مَنْ اَنْتَ؟ فَقَالَ: اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیث: 1449

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1576 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 623 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 2450 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 22066 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/1991ء رقم الحدیث: 2230 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 188444 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 260

حدیث: 1450

اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 2272 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 7448

فَرَحَّبَ، وَقَالَ:هٰذِهٖ غَنَمِی فَخُذْ بِمَا اَحْبَبْتَ فَنظَرَ اِلَی الشَّاةِ اللَّبُونِ، فَقَالَ:هٰذِهٖ، فَقَالَ الرَّجُلُ:هٰذَا الْغُلامُ كَمَا تَرٰی لَيْسَ لَهٗ طَعَامٌ، وَلَا شَرَابٌ غَيْرُهَا، فَقَالَ:اِنْ كُنْتَ تُحِبُّ اللَّبَنَ فَاَنَا اُحِبُّهٗ، فَقَالَ:خُذْ شَاتَيْنِ مَكَانَهَا فَاَبٰی، فَلَمْ يَزَلْ يَزِيْدُهٗ، وَيَبْذُلُ حَتّٰی بَذَلَ لَهٗ خَمْسَ شِيَاهٍ شِصَاصٍ مَكَانَهَا فَاَبٰی عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِكَ عَمَدَ اِلٰی قَوْسِهٖ فَرَمَاهُ فَقَتَلَهٗ، فَقَالَ:مَا يَنْبَغِیْ لاَحَدٍ اَنْ يَّاْتِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْخَبَرِ اَحَدٌ قَبْلِیْ فَاَتٰی صَاحِبُ الْغَنَمِ صَالِحًا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ، فَقَالَ صَالِحٌ:اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَبَا رِغَالٍ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اَبَا رِغَالٍ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ:يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعْفُ قَيْسًا مِّنَ السِّقَايَةِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهٗ شَاهِدٌ مُّخْتَصَرٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

✧✧ حضرت قیس بن سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو زکوٰۃ اور صدقات وغیرہ جمع کرنے کی ذمہ داری دے کر بھیجا تو ان کے والد نے کہا: جاتے ہوئے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کر کے روانہ ہونا، انہوں نے نکلنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا: اے قیس! قیامت کے دن تم اس حال میں نہ آنا کہ تیری گردن پر اونٹ سوار ہوں اور وہ آوازیں نکال رہے ہوں یا تمہاری گردن پر گائے سوار ہو اور وہ آوازیں نکال رہی ہو یا کوئی بکری سوار ہو جو ممنا رہی ہو اور تم ابورغال کی طرح نہ ہو جانا۔ سعد نے پوچھا: ابورغال کون ہے؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا: ایک زکوٰۃ وصول کرنے والا تھا جس کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ وغیرہ جمع کرنے کے لئے بھیجا تھا، اس نے طائف میں ایک شخص کو پایا جس کے پاس ۱۰۰ کے قریب خشک دودھ والی بکریاں تھیں۔ صرف ایک بکری دودھ والی تھی اور اس (چرواہے) کا ایک چھوٹا بچہ بھی تھا، جس کی ماں نہیں تھی اور اس بچے کا کھانا پینا صرف بکری کا دودھ تھا، بکریوں کے مالک نے پوچھا: تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا: میں اللہ کے رسول حضرت صالح علیہ السلام کا سفیر ہوں۔ اس نے خوش آمدید کہا: اور عرض کی: یہ میرا ریوڑ ہے، اس میں سے جو جانور آپ کو پسند ہے، وہ لے لیں۔ اس نے دودھ والی بکری کو پسند کر لیا۔ وہ شخص بولا: یہ ایک بچہ ہے جیسا کہ آپ دیکھ بھی رہے ہیں کہ اس بکری کے دودھ کے سوا اس کی کوئی خوراک نہیں ہے۔ اس نے کہا: اگر تمہیں دودھ پسند ہے تو مجھے بھی پسند ہے، اس نے جواب دیا: آپ اس بکری کی بجائے مجھ سے دو بکریاں لے لیں، وہ مسلسل انکار کرتا رہا اور یہ اس کے لیے بکریاں بڑھاتا رہا حتیٰ کہ اس نے اس بکری کے عوض پانچ بکریاں دینے کی پیشکش کر دی (وہ اس پر بھی راضی نہ ہوا)، جب اس (ریوڑ کے مالک) نے اس کی ضد دیکھی تو اپنے ترکش سے تیر نکالا اور اس کو مار کر قتل کر دیا۔ پھر اس نے سوچا کہ کوئی شخص یہ خبر مجھ سے پہلے اللہ کے رسول حضرت صالح علیہ السلام تک نہ پہنچائے اس لئے وہ بکریوں کا مالک اللہ کے نبی صالح علیہ السلام کے پاس آیا اور یہ خبر سنائی تو حضرت صالح علیہ السلام نے یوں دعا مانگی ''اے اللہ! ابورغال پر لعنت فرما، اے اللہ! ابورغال پر لعنت فرما'' اس پر سعد بن عبادہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! قیس کو معاف فرما دیجئے۔

✤✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ مذکورہ حدیث کی ایک مختصر شاہد حدیث ہے جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر صحیح ہے۔

1451۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ

بْـنُ يَـحْيَـى بْـنِ سَـعِيْدٍ الاُمَوِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ الـلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ مُصَدِّقًا، فَقَالَ: يَا سَعْدُ اِيَّاكَ اَنْ تَجِىءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبَعِيْرٍ تَحْمِلُهُ لَهُ رُغَاءٌ، قَالَ: لاَ اَجِدُهُ، وَلَا اَجِىءُ بِهٖ فَعَفَاهُ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن عبادہ کو زکوٰۃ اور صدقات وصول کرنے والا بنا کر بھیجا تو فرمایا: اے سعد! قیامت کے دن ایسی حالت میں آنے سے بچنا کہ تم اونٹ اٹھائے ہوئے ہو اور وہ چیخ رہا ہو۔ انہوں نے جواب دیا: نہ میرے پاس اونٹ ہیں نہ میں اس حالت میں آؤں گا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عافیت کی دعا دی۔

1452۔ اَخْبَـرَنَـا اَحْـمَـدُ بْـنُ جَـعْـفَـرٍ الْقَطِيْعِىُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، حَدَّثَنَا يَـعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَـنْ يَّـحْيَـى بْـنِ عَبْـدِ الـلّٰهِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِى النَّبِىُّ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَدِّقًا، فَمَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَجَمَعَ لِىْ مَالَهُ لَمْ اَجِدْ عَلَيْهِ فِيْهَا اِلَّا ابْنَةُ مَخَاضٍ، فَقُلْتُ لَهُ: اَدِّ ابْـنَةَ مَـخَاضٍ فَاِنَّهَا صَدَقَتُكَ، فَقَالَ: ذَاكَ مَا لَا لَبَنَ فِيْهِ وَلَا ظَهْرٌ، وَلٰكِنْ هٰذِهِ نَاقَةٌ عَظِيْمَةٌ سَمِيْنَةٌ فَخُذْهَا، فَقُلْتُ لَـهُ: مَا اَنَـا بِـاٰخِـذٍ مَـا لَـمْ اُؤْمَـرْ بِـهٖ، وَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ قَرِيْبٌ، فَاِنْ اَحْبَبْتَ اَنْ تَاْتِيَهُ فَتَـعْـرِضَ عَـلَيْـهِ مَـا عَـرَضْـتَ عَـلَـىَّ فَـافْـعَـلْ، فَاِنْ قَبِلَهُ مِنْكَ قَبِلْتُهُ، وَاِنْ رَّدَّهُ عَلَيْكَ رَدَدْتُّهُ، قَالَ: فَاِنِّىْ فَاعِلٌ، قَـالَ: فَخَرَجَ مَعِى، وَخَرَجَ بِالنَّاقَةِ الَّتِىْ عَرَضَ عَلَىَّ حَتّٰى قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا نَبِـىَّ اللّٰهِ، اَتَانِىْ رَسُوْلٌ لَّكَ لِيَاْخُذَ مِنْ صَدَقَةِ مَالِىْ، وَايْمُ اللّٰهِ مَا قَامَ فِىْ مَالِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا رَسُوْلُهُ قَطُّ قَبْلَهُ فَجَمَعْتُ لَهُ مَالِىْ، فَزَعَمَ اَنَّ مَا عَلَىَّ فِيْهِ اِلَّا ابْنَةُ مَخَاضٍ، وَذَاكَ مَا لَا لَبَنَ فِيْهِ وَلَا ظَهْرٌ، وَقَدْ عَـرَضْـتُ عَـلَيْهِ نَاقَةً عَظِيْمَةً لِّيَاْخُذَهَا فَاَبٰى عَلَىَّ، وَهَاهِىَ ذِهْ قَدْجِئْتُكَ بِهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خُذْهَا، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ الـلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذٰلِكَ الَّذِىْ عَلَيْكَ، فَاِنْ تَطَوَّعْتَ بِخَيْرٍ اَجَرَكَ اللّٰهُ فِيْهِ وَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ، قَالَ: فَهَا هِىَ هٰـذِهٖ يَـا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا فَخُذْهَا، قَالَ: فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْضِهَا، وَدَعَا فِىْ مَالِهٖ بِالْبَرَكَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصدق (زکوٰۃ وصدقات وصول کرنے والا) بنا کر

حدیث: 1451

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 3270

حدیث: 1452

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث:1583 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 7071

بھیجا۔ میں ایک شخص کے پاس گیا، اس نے سارا مال میرے سامنے جمع کر دیا۔ اُس کے اس تمام مال پر ایک سال اونٹنی ''زکوٰۃ'' بنتی تھی۔ میں نے اس سے کہا: ایک یکسالہ اونٹنی ادا کر دو کیونکہ تیری زکوٰۃ یہی بنتی ہے۔ اس نے جواباً کہا: اس میں نہ دودھ ہے نہ گوشت جبکہ یہ بڑی اور موٹی تازی اونٹنی ہے، آپ یہ لے لیں۔ (حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے) کہا: مجھے جس کا حکم نہیں دیا گیا ہے، وہ میں نہیں لے سکتا۔ البتہ رسول اکرم ﷺ آپ کے قریب ہی ہیں، اگر آپ مناسب سمجھیں تو اُن کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یہی صورتِ حال بیان کر دیں، اگر رسول اکرم ﷺ تم سے یہ اونٹنی قبول کر لیں تو مجھے بھی منظور ہے، لیکن اگر حضور علیہ السلام قبول نہ کریں تو پھر میں بھی اس بات پر راضی نہیں ہوں۔ اس نے کہا (ٹھیک ہے) میں ایسے کرتا ہوں۔ (حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: وہ میرے ہمراہ چل دیا اور ساتھ ہی وہ اونٹنی بھی لے لی جو اس نے مجھے پیش کی تھی۔ ہم (چلتے چلتے) رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس آپ کا یہ سفیر میرے مال کی زکوٰۃ وصول کرنے آیا تھا۔ خدا کی قسم! اس سے قبل نہ رسول اللہ ﷺ اور نہ ہی ان کا کوئی سفیر میرے مال میں تشریف لائے ہیں۔ میں نے سارا مال اس کے سامنے جمع کر دیا اور یہ سمجھتے ہیں کہ میرے اس تمام مال میں میرے ذمہ صرف یکسالہ اونٹنی ''زکوٰۃ'' ہے۔ اور اس میں نہ دودھ ہے نہ گوشت۔ جبکہ میں نے ان کو بہترین اونٹنی پیش کی ہے لیکن یہ انکار کر رہے ہیں، وہ اونٹنی یہ ہے۔ یارسول اللہ ﷺ! میں اس کو اپنے ساتھ ہی آپ کی خدمت میں لے آیا ہوں۔ یارسول اللہ ﷺ! آپ اس کو قبول فرمالیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: تیرے ذمہ واجب تو وہی (یکسالہ اونٹنی) تھی لیکن اگر تم اپنی خوشی سے اس سے اچھی چیز پیش کر رہے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا اجر دے گا۔ اور ہم نے تم سے یہ (اونٹنی) قبول کی۔ اس نے کہا: لیجئے! یہ ہے وہ اونٹنی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے وہ اونٹنی وصول کر لینے کی اجازت عطا فرمائی اور اس کے مال میں برکت کی دعا فرمائی۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1453۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَدَقَةَ فِي الرِّقَةِ حَتّٰى تَبْلُغَ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشَاهِدُهُ بِالشَّرْحِ بِحَدِيْثِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ

❖ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''چاندی کے بنے ہوئے درہموں میں اس وقت تک زکوٰۃ نہیں ہے جب تک ان کی قیمت ۲۰۰ درہم تک نہ پہنچ جائے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ مذکورہ حدیث کی تفصیلی حدیث شاہد ہے جو کہ عاصم بن ضمرہ سے مروی ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

حدیث: 1453

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 7309

1454۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ فِىْ تِسْعِيْنَ وَمِئَةٍ شَىْءٌ، فَاِذَا بَلَغَتْ مِئَتَيْنِ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ

✧✧ حضرت عاصم بن ضمرہ رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ۱۹۹ درہموں میں کوئی زکوٰۃ نہیں ہے اور جب ۲۰۰ ہو جائیں تو ان میں ۵ درہم زکوٰۃ ہے۔

1455۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ الضَّبِّيُّ، وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيْمٍ الْقَنْطَرِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ بَعَثَ اِلٰى رَجُلٍ فَبَعَثَ اِلَيْهِ بِفَصِيلٍ مَخْلُوْلٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَائَهُ مُصَدِّقُ اللّٰهِ، وَمُصَدِّقُ رَسُوْلِهِ، فَبَعَثَ بِفَصِيلٍ مَخْلُوْلٍ، اللّٰهُمَّ لَا تُبَارِكْ لَهُ فِيْهِ، وَلَا فِىْ اِبِلِهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَبَعَثَ اِلَيْهِ بِنَاقَةٍ مِّنْ حُسْنِهَا وَجَمَالِهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلَغَ فُلَانًا مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ بِنَاقَةٍ مِّنْ حُسْنِهَا، اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ وَفِىْ اِبِلِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک آدمی کے پاس (زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے) بھیجا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اونٹنی کا ایک دبلا سا بچہ (جس نے ابھی دودھ پینا چھوڑا تھا) بھیجا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے پاس اللہ کا مصدق اور اللہ کے رسول کا مصدق آیا اور اس نے اونٹنی کا یہ دبلا سا بچہ بھیجا ہے۔ یا اللہ! اس میں برکت نہ دے اور نہ ہی اس کے اونٹوں میں برکت دے۔ اس بات کی خبر اس شخص کو بھی ہوگئی تو اس نے ایک اونٹنی انتہائی تندرست اور خوبصورت آپ کی طرف بھیج دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فلاں شخص تک وہ بات پہنچ گئی جو اللہ کے رسول نے کہی: تو اس نے انتہائی تندرست اور خوبصورت اونٹنی بھیج دی ہے۔ یا اللہ! اس میں اور اس کے اونٹوں میں برکت عطا فرما۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

حدیث: 1454

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1574 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 620 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 711 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 7198

حدیث: 1455

اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 2274 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 7447

1456۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى الصَّيْدَلَانِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مَضْرَبٍ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ إِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالُوْا إِنَّا قَدْ اَصَبْنَا اَمْوَالًا خَيْلًا وَرَقِيقًا نُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ لَنَا فِيهَا زَكٰوةٌ وَطُهُوْرٌ قَالَ مَا فَعَلَهُ صَاحِبَايَ قَبْلِي فَاَفْعَلُهُ فَاسْتَشَارَ عُمَرُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي جَمَاعَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِيٌّ هُوَ حَسَنٌ إِنْ لَّمْ يَكُنْ جِزْيَةٌ يُؤْخَذُوْنَ بِهَا رَاتِبَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ إِلَّا اَنَّ الشَّيْخَيْنِ لَمْ يُخَرِّجَاهُ عَنْ حَارِثَةَ وَإِنَّمَا ذَكَرْتُهُ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ لِلْمُحْدَثَاتِ الرَّاتِبَةِ الَّتِي فُرِضَتْ فِيَّ

✧✧ حضرت حارثہ بن مضرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اہل شام میں سے کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے: ہمیں بہت سارا مال ملا ہے جس میں گھوڑے اور غلام شامل ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ان میں سے ہمارے لئے زکوٰۃ ہو آپ نے فرمایا: مجھ سے پہلے میرے دونوں ساتھیوں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر) نے جو کیا تھا میں بھی وہی کروں گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب رسول کی ایک جماعت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اگر ان سے مستقل جزیہ نہیں لیا جاتا، تو ٹھیک ہے (ان سے زکوٰۃ وصول کی جائے)۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو حارثہ کے حوالے سے نقل نہیں کیا۔ میں نے اس کو اس کے مقام پر نئے مقرر کردہ ٹیکسوں کی وجہ سے ذکر کیا ہے (اس مقام پر اصل کتاب میں جگہ خالی ہے)

1457۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُّوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: عِنْدَنَا كِتَابُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهُ إِنَّمَا اَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ قَدِ احْتَجَّ بِجَمِيْعِ رُوَاتِهِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَمُوْسٰى بْنُ طَلْحَةَ تَابِعِيٌّ كَبِيْرٌ لَّمْ يُنْكَرْ لَهُ اَنَّهُ يُدْرِكُ اَيَّامَ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حدیث: 1456

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 82 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ه/1970ء' رقم الحديث: 2290 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دار الباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ه/1994ء' رقم الحديث: 7205

حدیث: 1457

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 22041 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دار الباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ه/1994ء' رقم الحديث: 7265

✧✧ حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہمارے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی تحریر موجود ہے کہ آپ گندم، جو، انگور اور کھجوروں کی زکوٰۃ دیا کرتے تھے۔

✤✤ جب اس حدیث کے تمام راویوں کی احادیث نقل کی گئی ہیں لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو نقل نہیں کیا۔ اور موسیٰ بن طلحہ کبیر تابعی ہیں اور ان کے لیے کسی سے بھی اس بات کا انکار ثابت نہیں ہے کہ انہوں نے معاذ کا زمانہ پایا ہے۔

1458۔ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِیْ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا عُمَیْرُ بْنُ مِرْدَاسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ، حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ یَحْیَی بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَمِّهٖ مُوْسٰی بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، اَنّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِیْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْبَعْلُ وَالسَّیْلُ الْعُشْرُ، وَفِیْمَا سُقِیَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ، وَاِنَّمَا یَكُوْنُ ذٰلِكَ فِی التَّمْرِ، وَالْحِنْطَةِ، وَالْحُبُوْبِ، وَاَمَّا الْقِثَّاءُ وَالْبَطِّیْخُ وَالرُّمَّانُ وَالْقَصَبُ فَقَدْ عَفَا عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَلَهٗ شَاهِدٌ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ

✧✧ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن زمینوں کو بارش سے سیراب کیا جائے یا چشموں کے پانی سے سیراب کیا جائے ان میں عُشر ہے اور جن کو رہٹ وغیرہ سے سیراب کیا جائے، ان میں آدھا عُشر ہے۔ اور یہ بھی کھجوروں، گندم اور دالوں میں ہے لیکن کھیرے، خربوزہ، انار اور گنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشر معاف فرمایا ہے۔

✤✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ سند صحیح کے ہمراہ مذکورہ حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے۔ (جو کہ درج ذیل ہے)

1459۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ نَصْرٍ الْمَرْوَزِیُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَیْفَةَ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ یَحْیٰی، عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، حین بعثهما رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ یُعَلِّمَانِ النَّاسَ اَمْرَ دِیْنِهِمْ لَا تَاْخُذُوا الصَّدَقَةَ اِلَّا مِنْ هٰذِهِ الْاَرْبَعَةِ، الشَّعِیْرِ، وَالْحِنْطَةِ وَالزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ابوموسیٰ اور معاذ بن جبل کو یمن کی طرف لوگوں کو دین کے معاملات سکھانے کے لئے (معلم بنا کر) بھیجا۔ (تو ان سے فرمایا) زکوٰۃ صرف ان چار چیزوں سے لینی ہے۔ جو، گندم، خشک انگور اور کھجور۔

حدیث: **1458**

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 7268

حدیث: **1459**

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 7244

1460- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ زَكٰوةٌ فِيْ كَرْمِهِ، وَلَا فِيْ زَرْعِهِ اِذَا كَانَ اَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان پر اس وقت تک اس کی کھیتی اور پھلوں وغیرہ میں زکوٰۃ نہیں ہے جب تک یہ ۵ وسق سے کم ہوں۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1461- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهٰى عَنْ لَوْنَيْنِ مِنَ التَّمْرِ: الْجُعْرُوْرِ، وَلَوْنِ الْحُبَيْقِ، قَالَ: وَكَانَ نَاسٌ يَتَيَمَّمُوْنَ شَرَّ ثِمَارِهِمْ، فَيُخْرِجُوْنَهَا فِي الصَّدَقَةِ فَنُهُوْا عَنْ لَوْنَيْنِ مِنَ التَّمْرِ، فَنَزَلَتْ: وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ اَنَّ تَابَعَهُ سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ حَفْصَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

فأما حَدِيْثُ سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْن

✧✧ ابوامامہ بن سہل بن حنیف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوطرح کی کھجوریں ''جعرور'' اور ''حبیق'' لینے سے منع فرمایا ہے۔ سہل کہتے ہیں: (دراصل) لوگ ردی قسم کے پھل زکوٰۃ میں دے دیا کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ان دونوں قسموں سے منع کر دیا، تو یہ آیت نازل ہوئی

وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ

''اور خاص ناقص کا ارادہ نہ کرو کہ دو تو اس میں سے'' (کنزالایمان)

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کو زہری سے روایت کرنے میں سفیان بن حسین اور محمد بن حفصہ نے سلیمان بن کثیر کی متابعت کی ہے۔

حدیث: 1461

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1607 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 2492 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 2312 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 2271 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 7316

سفیان بن حسین کی حدیث۔

1462۔ فَاَخْبَرَنَاهُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ الْخُلْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ، فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ هٰذَا السَّخْلِ بِكَبَائِسَ، فَقَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي الشِّيصَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَآءَ بِهٰذَا ؟ وَكَانَ لا يَجِيءُ اَحَدٌ بِشَيْءٍ اِلَّا نُسِبَ اِلَى الَّذِي جَلَبَهُ فَنَزَلَتْ: وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ، قَالَ: وَنَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجُعْرُورِ، وَلَوْنِ الْحُبَيْقِ، اَنْ يُؤْخَذَا فِي الصَّدَقَةِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: لَوْنَانِ مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ "

وأما حديث محمد بن أبی حفصة

✧✧ حضرت سفیان بن حسین، زہری رضی اللہ عنہ کے واسطے سے، ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا حکم دیا تو ایک کنجوس آدمی ''کبیس'' کھجوریں لے کر آ گیا۔ سفیان کہتے ہیں: (کبیس کا مطلب ہے) شیص (یعنی گھٹیا قسم کی کھجوریں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کون لے کر آیا ہے؟ اور جو شخص بھی کوئی چیز لے کر آتا اس کو اس شخص کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔ تو یہ آیت نازل ہوئی

وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ

''اور خاص ناقص کا ارادہ نہ کرو کہ دو تو اس میں سے'' (کنز الایمان)

(سہل) کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ میں جعرور اور حبیق لینے سے منع کیا ہے۔ زہری کہتے ہیں: یہ زکوٰۃ میں آنے والی دو گھٹیا قسم کی کھجوریں ہیں۔

محمد بن ابی حفصہ کی حدیث

1463۔ فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْحَسَنِ بْنُ حَكِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اَبِي حَفْصَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَانَ اُنَاسٌ يَتَيَمَّمُونَ شِرَارَ ثِمَارِهِمْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ، وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيهِ اِلَّا اَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ، قَالَ: فَنَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَوْنَيْنِ: عَنِ الْجُعْرُورِ، وَعَنْ لَوْنِ الْحُبَيْقِ

✧✧ محمد بن ابی حفصہ، زہری رضی اللہ عنہ کے واسطے سے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ

حديث: 1462

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دار الباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 7317

حديث: 1463

اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الکبیر" طبع مکتبہ العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث:5566 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دار الباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 7316

لوگ (زکوٰۃ کے لیے) ردی پھل دیا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ، وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيهِ اِلَّا اَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ

''اور خاص ناقص کا ارادہ نہ کرو کہ دو تو اس میں سے اور تمہیں ملے تو نہ لو گے جب تک اس میں چشم پوشی نہ کرو'' (کنزالایمان)

سہل کہتے ہیں: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ان دو قسم کی کھجوروں سے منع کیا ہے

(۱) جعرور اور (۲) حبیق۔

1464- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ خُبَيْبَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَسْعُودِ بْنِ نِيَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ، قَالَ: اَتَانَا وَنَحْنُ فِي السُّوقِ، فَقَالَ :رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوا، وَدَعُوا الثُّلُثَ، فَاِنْ لَمْ تَاْخُذُوا اَوْ تَدَعُو الثُّلُثَ شَكَّ شُعْبَةُ فِي الثُّلُثِ فَدَعُوا الرُّبُعَ، قَالَ الْحَاكِمُ: اَجْمَعْتُ بَيْنَ يَحْيٰى وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ شَكُّ شُعْبَةَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَهُ شَاهِدٌ بِاِسْنَادٍ مُتَّفَقٍ عَلٰى صِحَّتِهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَمَرَ بِهِ

✧✧ حضرت سہل بن ابی حثمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہمارے پاس تشریف لائے، اس وقت ہم بازار میں تھے انہوں نے کہا: رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب تم اندازہ کرلو، تو لے لو، اور تیسرا حصہ چھوڑ دو، اگر نہ پکڑو یا (شاید یہ فرمایا) نہ چھوڑو (تیسرے حصے میں شعبہ کو شک ہے) تو چوتھا حصہ چھوڑ دو۔

❖ امام حاکم فرماتے ہیں: میں نے یحییٰ و عبدالرحمٰن دونوں کی احادیث جمع کردی ہیں اور وہب بن جریر کی روایت میں

حدیث: 1464

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1605 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 643 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 2491 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 2619 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 15751 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 3280 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2319 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 2270 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 7234 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 5626 اخرجه ابوبكر الشيباني في "الاحاد والمثاني" طبع دارالراية رياض سعودي عرب 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 2073 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودي عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 10559

شعبہ کا شک نہیں ہے، اس حدیث کے صحیح الاسناد ہونے پر اتفاق ہے، جس میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ارشاد موجود ہے۔

1465۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنِ اِسْحَاقَ اَنْبَاَ اَبُو الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَهُ اِلٰى خُرْصِ التَّمَرِ وَقَالَ اِذَا اَتَيْتَ اَرْضًا فَاَخْرُصْهَا وَدَعْ لَهُمْ قَدْرَ مَا يَاْكُلُوْنَ

❖❖ حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کو کھجوروں کا اندازہ لگانے کے لیے بھیجا، تو فرمایا: جب تم زمین پر پہنچو اور کھجوروں کا اندازہ کرلو تو اتنی مقدار میں ان کے لئے چھوڑ دو جتنا وہ کھاتے ہیں۔

1466۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِىُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِىْ عُمَرَ الْغُدَانِىِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ مَرَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِىْ عَامِرٍ فَقِيْلَ هٰذَا مِنْ اَكْثَرِ النَّاسِ مَالًا، فَدَعَاهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَسَاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقِيْلَ: نَعَمْ، لِىْ مِائَةٌ حَمْرَاءُ، وَلِىْ مِائَةٌ اَدْمَاءُ، وَلِىْ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْغَنَمِ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اِيَّاكَ وَاَخْفَافَ الْاِبِلِ، اِيَّاكَ وَاَظْلَافَ الْغَنَمِ، اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ رَّجُلٍ يَكُوْنُ لَهُ اِبِلٌ لَّا يُؤَدِّىْ حَقَّهَا فِىْ نَجْدَتِهَا، وَرِسْلِهَا عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا اِلَّا بَرَزَ لَهُ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ، فَجَائَتْهُ كَاَغَذِّ مَا تَكُوْنُ وَاَسَرَّهُ وَاَسْمَنَهُ، اَوْ اَعْظَمَهُ شُعْبَةُ شَكَّ فَتَطَؤُهُ بِاَخْفَافِهَا، وَتَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا، كُلَّمَا جَازَتْ عَلَيْهِ اُخْرَاهَا اُعِيْدَتْ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا فِىْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فَيَرٰى سَبِيْلَهُ، وَمَا مِنْ عَبْدٍ يَكُوْنُ لَهُ بَقَرٌ لَّا يُؤَدِّىْ حَقَّهَا فِىْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَنَجْدَتِهَا، وَرِسْلِهَا، عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا اِلَّا بَرَزَ لَهُ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ كَاَغَذِّ مَا تَكُوْنُ، وَاَسَرَّهُ وَاَسْمَنَهُ، وَاَعْظَمَهُ فَتَطَؤُهُ بِاَظْلَافِهَا، وَتَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا، كُلَّمَا جَازَتْ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا اُعِيْدَتْ عَلَيْهِ اُخْرَاهَا فِىْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يَقْضِىَ اللّٰهُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَرٰى سَبِيْلَهُ، فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ: وَمَا حَقُّ الْاِبِلِ ؟ اَىْ اَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: تُعْطِى الْكَرِيْمَةَ، وَتَمْنَحُ الْغَزِيرَةَ، وَتُفْقِرُ الظَّهْرَ، وَتُطْرِقُ الْفَحْلَ وَتَسْقِى اللَّبَنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، اِنَّمَا خَرَّجَ مُسْلِمٌ بَعْضَ هٰذِهِ الْاَلْفَاظِ مِنْ حَدِيْثِ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، وَاَبُوْ عُمَرَ الْغُدَانِىُّ، يُقَالُ: اِنَّهُ يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ الْبَهْرَانِىُّ، فَاِنْ كَانَ كَذٰلِكَ، فَقَدِ احْتَجَّ بِهٖ مُسْلِمٌ وَّلَا اَعْلَمُ اَحَدًا حَدَّثَ بِهٖ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ، وَلَمْ نَكْتُبْهُ غَالِبًا اِلَّا عَنْ اَبِى الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوْبِىِّ، اِنَّمَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِىُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِىُّ، وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِىٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِىُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِىِّ بْنِ سَهْلٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ

حدیث: 1465

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبری" طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 7236

حدیث: 1466

اخرجہ ابوبکر بن خزیمۃ النیسابوری فی "صحیحہ" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 2322

بْنُ هَارُوْنَ نَحْوَهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ان کے پاس سے بنی عامر کا ایک شخص گزرا۔آپ کو بتایا گیا کہ یہ شخص سب سے زیادہ مالدار ہے۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کو بلایا اور اس سے اس بارے میں پوچھا، تو وہ کہنے لگا: جی ہاں! میرے پاس سو سرخ اونٹ ہیں، سو دستر خوان ہیں، یونہی اپنے مال کے متعلق بتایا۔تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اونٹوں کے کھروں سے اور جانوروں کے سینگوں سے بچو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنا ہے: جس شخص کے پاس اونٹ ہوں اور وہ آسائش اور تنگی میں، خوشحالی اور تنگدستی میں ان کا حق ادا نہیں کرتا، قیامت کے دن اس کو ایک میدان میں منہ کے بل لٹایا جائے گا پھر وہ جانور اتنی ہی تعداد میں جتنی کہ اس دنیا میں تھے، آئیں گے اور وہ پہلے سے زیادہ طاقتور اور زیادہ موٹے تازے ہوں گے (یہاں پر شعبہ کو شک ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے **اسمنه** کا لفظ بولا یا **اعظمه** کا) پھر وہ جانور اس کو اپنے پاؤں کے نیچے روندیں گے اور اپنے سینگوں سے ان کو ماریں گے۔جب اس کے اوپر سے آخری جانور گزر جائے گا تو پھر پہلا لوٹ کر آجائے گا (یہ سلسلہ قیامت کے اس طویل ترین دن میں مسلسل جاری رہے گا) جس دن کی مقدار ۵۰۰۰۰ سال کے برابر ہے یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلے ہو جائیں گے پھر اس کی باری آئے گی۔اور جس شخص کے پاس گائے ہو اور اس کا حق ''نجدة'' اور ''رسل'' میں ادا نہ کرے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نجدة'' کا مطلب تنگی اور ''رسل'' کا مطلب کشادگی ہے۔اس کو قیامت کے دن میدان میں منہ کے بل لٹایا جائے گا پھر وہ تمام جانور آئیں گے جبکہ وہ پہلے سے زیادہ طاقتور اور موٹے تازے ہوں گے، وہ اس کو اپنے پاؤں کے نیچے روندیں گے اور اپنے سینگوں سے اس کو کچلیں گے۔جب تمام جانور اس کو کچل چکیں گے تو پہلے سے پھر شروع ہو جائیں گے (یہ سلسلہ قیامت کے اس طویل دن میں جس کی مقدار ۵۰۰۰۰ سال ہے اس وقت تک جاری رہے گا) جب تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ نہ ہو جائے پھر اس کی باری آئے گی۔حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! اونٹوں کا حق کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: عمدہ اونٹنی (صدقہ میں) دو، اور زیادہ دودھ والی فائدہ اٹھانے کے لیے دو اور اس کا بچھیرا عاریت پر دو، ان پر سفر کرو اور ان کا دودھ پیو۔

✧✧ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے سہل کی حدیث میں ان کے والد کے واسطے سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بعض الفاظ نقل کئے ہیں اور ابوعمرو الغدانی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ یحییٰ بن عبید البحرانی ہیں۔اگر یہ بات صحیح ہے تو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی روایات نقل کی ہیں۔اور مجھے نہیں معلوم کہ کسی نے یہ حدیث شعبہ کے واسطے سے یزید بن ہارون سے روایت کی ہو اور ہم بھی عموماً عباس محبوبی سے روایت لکھتے ہیں۔اور ہمیں یہ حدیث ابوزکریا عنبری نے، ان کو ابراہیم بن ابی طالب نے اور ان کو عبدہ بن عبداللہ الغزائی نے بیان کی ہے اور ہمیں ابوعلی حافظ نے بتایا کہ ابوعبدالرحمٰن نسائی نے محمد بن علی بن سہل کے واسطے سے یزید بن ہارون سے بھی اس کی مانند روایت کی ہے۔

1467- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ،

حدیث: 1467

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 7426

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بِلالِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَخَذَ فِي الْمَعَادِنِ الْقَبَلِيَّةِ الصَّدَقَةَ، وَاَنَّهُ قَطَعَ لِبِلالِ بْنِ الْحَارِثِ الْعَقِيقَ اَجْمَعَ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ لِبِلالٍ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْطَعْكَ لِتَحْتَجِزَهُ عَنِ النَّاسِ، لَمْ يَقْطَعْكَ اِلَّا لِيُعْمَلَ، قَالَ: فَاَقْطَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِلنَّاسِ الْعَقِيقَ قَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِنُعَيْمِ بْنِ حَمَّادٍ، وَمُسْلِمٌ بِالدَّرَاوَرْدِيِّ،

وَهٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت حارث بن بلال بن حارث رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معدنیات سے زکوٰۃ وصول کی اور آپ نے بلال بن حارث کو مقام عقیق کی جگہ الاٹ کر دی پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے بلال سے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ عقیق کی جگہ تجھے اس لیے نہیں دی تھی کہ تم اس کو لوگوں سے روک کر رکھ لو (اور خود بھی اس میں کچھ نہ کرو) بلکہ کام کرنے کے لئے دی تھی۔ بلال فرماتے ہیں: پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے وہ جگہ دوسرے لوگوں کو دے دی۔

❖ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے نعیم بن حماد کی روایات نقل کی ہیں اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے دراوردی کی روایات نقل کی ہیں۔ لیکن دونوں نے اس حدیث کو نقل نہیں کیا، حالانکہ یہ حدیث صحیح ہے۔

1468۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلاً مِّنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَقَالَ: لاَبِي رَافِعٍ اصْحَبْنِي كَيْمَا نُصِيبَ مِنْهَا، فَقَالَ: لاَ حَتّٰى اٰتِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ: اِنَّ الصَّدَقَةَ لاَ تَحِلُّ لَنَا، وَاِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مخزوم کے ایک شخص کو صدقات وصول کرنے کے لئے بھیجا تو اس نے ابورافع سے کہا: تم بھی میرے ساتھ چلو تاکہ ہمیں اس میں حصہ ملے۔ انہوں نے جواباً کہا: نہیں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لئے بغیر نہیں جاؤں گا۔ پھر وہ چلتے ہوئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ علیہ السلام سے پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

حدیث: 1468

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 23923 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دار الباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 13021 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دار المعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 972

فرمایا: ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے اور کسی بھی قوم کے موالی (آزاد کردہ غلام) انہی میں سے شمار ہوتے ہیں۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1469۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيْ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَدْخُلُ صَاحِبُ مَكْسٍ الْجَنَّةَ، قَالَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ: يَعْنِي الْعَشَّارَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صاحب مکس جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ یزید بن ہارون فرماتے ہیں: (صاحب مکس سے مراد) عشار (یعنی عُشر وصول کرنے والا) ہے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1470۔ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مِلْحَانَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَتْنَا اُمُّ سَلَمَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ فِيْ بَيْتِهَا وَعِنْدَهُ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ يَتَحَدَّثُوْنَ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ صَدَقَةُ كَذَا وَكَذَا مِنَ التَّمْرِ ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَا وَكَذَا مِنَ التَّمْرِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنَّ فُلَانًا تَعَدّٰى عَلَيَّ، فَاَخَذَ مِنِّيْ كَذَا وَكَذَا، فَازْدَادَ صَاعًا،

حديث: 1469

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2937 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحديث: 1666 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 17333 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 2333 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 12954 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 1756 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث:878

حديث: 1470

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 26616 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 3193 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 7323 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 2336 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث:632

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكَيْفَ إِذَا سُمِّيَ عَلَيْكُمْ مَنْ يَتَعَدّٰى عَلَيْكُمْ اَشَدَّ مِنْ هٰذَا التَّعَدِّيْ، فَخَاضَ النَّاسُ وَبَهَرَ الْحَدِيْثُ حَتّٰى قَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنْ كَانَ رَجُلًا غَائِبًا عَنْكَ فِيْ اِبِلِهٖ وَمَاشِيَتِهٖ وَزَرْعِهٖ، فَاَدّٰى زَكٰوةَ مَالِهٖ فَتَعَدّٰى عَلَيْهِ الْحَقُّ، فَكَيْفَ يَصْنَعُ وَهُوَ غَائِبٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَدّٰى زَكٰوةَ مَالِهٖ طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهٗ يُرِيْدُ وَجْهَ اللّٰهِ، وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَمْ يَغِبْ شَيْئًا مِّنْ مَّالِهٖ، وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ، وَاَدَّى الزَّكٰوةَ، فَتَعَدّٰى عَلَيْهِ الْحَقُّ، فَاَخَذَ سِلَاحَهٗ فَقَاتَلَ، فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ام المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں بتایا ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں تھے اور آپ کے پاس کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھجوروں کی زکوٰۃ کے متعلق تفصیل پوچھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کھجوروں کے متعلق اس کے مطلوبہ نصاب کے مطابق زکوٰۃ بتائی۔ اس نے کہا: فلاں شخص نے میرے ساتھ زیادتی کی ہے کیونکہ اس نے مجھ سے ایک صاع زیادہ زکوٰۃ لی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زکوٰۃ کی مکمل تفصیلات بتا دینے کے باوجود کسی شخص کو تمہارے اوپر اس طرح کی زیادتی کا موقع مل جانا، اس زیادتی سے بھی زیادہ سخت ہے۔ اس پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں گفت و شنید اور بحث و تمحیص شروع ہو گئی۔ ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی شخص آپ سے دور اپنے مال مویشی اور زراعت میں مشغول ہو لیکن وہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہو۔ پھر بھی کوئی حق کے نام پر اس کے ساتھ زیادتی کرے (اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ برضا و خوشی اللہ کی رضا اور آخرت کے لئے ادا کرے اور وہ اپنے مال میں سے کوئی چیز نہ چھپائے۔ اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے۔ اس پر کوئی شخص حق کے نام پر زیادتی کرے اور وہ اپنا ہتھیار پکڑ کر لڑائی شروع کر دے اور مارا جائے تو وہ شہید ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1471- اَخْبَرَنَا اَبُوْ إِسْحَاقَ بْنُ فِرَاسٍ الْفَقِيْهُ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيْبِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ لَمَّا كَانَ عَامُ الرَّمَادِيِّ وَاَجْدَبَتِ الْاَرْضُ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ عُمَرَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَخْبَرَنِي الْعَمْرِيْ مَا تُبَالِيْ إِذَا سَمِنْتَ وَمَنْ قِبَلَكَ اَنْ اَعْجَفَ وَمَنْ قِبَلِيْ وَيَا غَوْثَاهُ فَكَتَبَ عَمْرُوْ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَمَّا بَعْدُ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اَتَتْكَ عِيْرٌ اَوَّلُهَا عِنْدَكَ وَاٰخِرُهَا عِنْدِيْ مَعَ اَنِّيْ اَرْجُوْ اَنْ اَجِدَ سَبِيْلًا اَنْ اَحْمِلَ فِي الْبَحْرِ فَلَمَّا قَدِمَ اَوَّلُ عِيْرٍ دَعَا الزُّبَيْرَ فَقَالَ اُخْرُجْ فِيْ اَوَّلِ هٰذِهِ الْعِيْرِ فَاسْتَقْبِلْ بِهَا غَدًا فَاحْمِلْ إِلٰى كُلِّ اَهْلِ

حدیث: 1471

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2367

ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دار الباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 12795

بَيْتٍ قَدَرْتَ اَنْ تَحْمِلَ إِلَى وَمَنْ لَمْ تَسْتَطِعْ حَمْلَهُ فَمُرْ لِكُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ بِبَعِيرٍ بِمَا عَلَيْهِ وَمُرْهُمْ فَلْيُلْبِسُوا النَّاسَ كَمَا آتَيْنَ وَلْيَنْحَرُوا الْبَعِيرَ فَيَحْمِلُوا شَعْرَهُ وَلْيُقَدِّدُوا لَحْمَهُ وَلْيَحْتَذُوا جِلْدَهُ ثُمَّ لِيَأْخُذُوا كُبَّةً مِنْ قَدِيدٍ وَكُبَّةً مِنْ شَحْمٍ وَجَفْنَةً مِنْ دَقِيقٍ فَلْيَطْبَخُوا وَلْيَأْكُلُوا حَتّٰى يَأْتِيَهُمُ اللّٰهُ بِرِزْقٍ فَاَبَى الزُّبَيْرُ اَنْ يَخْرُجَ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَا تَجِدُ مِثْلَهَا حَتّٰى تَخْرُجَ مِنَ الدُّنْيَا ثُمَّ دَعَا اٰخَرَ اَظُنُّهُ طَلْحَةَ فَاَبَى ثُمَّ دَعَا اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَخَرَجَ فِي ذٰلِكَ فَلَمَّا رَجَعَ بَعَثَ إِلَيْهِ بِاَلْفِ دِينَارٍ فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ إِنِّي لَمْ اَعْمَلْ لَكَ يَا بْنَ خَطَّابٍ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَلَسْتُ اٰخُذُ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ قَدْ اَعْطَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَشْيَاءَ بَعَثَنَا فِيهَا فَكَرِهْنَا فَاَبَى ذٰلِكَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْبَلْهَا اَيُّهَا الرَّجُلُ وَاسْتَعِنْ بِهَا عَلٰى دُنْيَاكَ فَقَبِلَهَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں: جب زمینیں خشک ہوگئیں اور قحط کا سال آیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی طرف ایک خط لکھا (جس کا درج ذیل مضمون تھا)

اللہ کے بندے عمر امیر المومنین کی طرف سے عمرو بن عاص کی طرف: مجھے میرے عاملین نے وہ صورتِ حال بتائی ہے جو تم نے خوشحالی کے موسم میں اہتمام کیا ہے اور آج کل یہاں ہمارے ہاں سخت قحط ہے، اس لئے اپنے دارالخلافہ کی مدد کرو۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا:

السلام علیک۔ اما بعد میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔ آپ کے پاس قافلہ پہنچ جائے گا۔ جس کا اگلا سرا آپ کے پاس اور آخری سرا میرے پاس ہوگا۔ ساتھ میں یہ امید بھی رکھتا ہوں کہ مجھے دوراستے مل جائیں گے اور میں دریا کے راستے سے آؤں گا۔ جب پہلا قافلہ پہنچا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: اس پہلے قافلے (کے سامان) کو کھول لو اور کل اس کو لے جاؤ۔ اور جتنے لوگوں تک یہ پہنچا سکتے ہو پہنچا دو۔ اور جن کو تم نہ پہنچا سکو تو ہر گھر والے کیلئے ایک اونٹ مع ساز و سامان کے الگ کر کے رکھ دو اور ان کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو لباس پہنائے جیسے ہی آتے رہیں اور وہ اونٹوں کو ذبح کرے اور اس کے بالوں کو اٹھائے اور ان کے گوشت کو کاٹ کے خشک کر لیں اور ان کی کھال کے جوتے بنالیں۔ پھر وہ ایک ڈھیر گوشت کے ٹکروں کا بنالے اور ایک چربی کا پھر وہ پکائیں اور کھائیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ رزق کے دروازے کھول دے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس سلسلہ میں نکلنے سے انکار کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ساری زندگی اس جیسا عمل نہیں پاسکتے۔ پھر انہوں نے ایک دوسرے آدمی کو بلایا۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ وہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے بھی انکار کر دیا۔ آپ نے ابوعبیدہ بن جرح رضی اللہ عنہ کو بلایا تو انہوں نے اس کام کی ذمہ داری لے لی، جب وہ لوٹ کر آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف ایک ہزار دینار بھیجے۔ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابن خطاب (رضی اللہ عنہ)! میں نے یہ کام آپ کے لئے نہیں کیا بلکہ میں نے تو یہ کام اللہ کی رضا کے لئے کیا ہے۔ اس لئے میں آپ سے کوئی چیز نہیں لوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کئی مرتبہ اسی طرح کام

کرنے پر انعام عطا فرمایا، ہم نے اس سے انکار کیا تو رسول اللہ ﷺ کو یہ بات اچھی نہ لگی۔ اس لیے اے شخص! آ گے آؤ اور یہ لے لو اور اس کے ذریعے اپنی دنیا بہتر کرو۔ تب حضرت ابوعبیدہ بن جراح نے وہ ایک ہزار دینار قبول کر لئے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1472- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُلاعِبِ بْنِ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰى عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا، فَمَا اَخَذَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ غُلُوْلٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص کو ہم کسی کام پر مقرر کریں اور اس کا کچھ معاوضہ بھی دے دیں تو اس کے علاوہ وہ جو کچھ لے گا، خیانت شمار ہوگی۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1473- اَخْبَرَنِيْ اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ الْمَوْصِلِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلا فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ خَادِمٌ فَلْيَكْتَسِبْ خَادِمًا، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ مَسْكَنٌ فَلْيَكْتَسِبْ مَسْكَنًا، قَالَ: وَاُخْبِرْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اتَّخَذَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَهُوَ غَالٌّ، اَوْ سَارِقٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے "جو شخص ہمارا ملازم ہو، وہ شادی کرا سکتا

حدیث: 1472

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:2943 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 17755 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ه/1970ء رقم الحديث: 2369 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 12799

حدیث: 1473

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:2945 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 18044 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ه/1970ء رقم الحديث: 2370 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 12797 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ه/1983ء رقم الحديث:725

ہے، اگر اس کا کوئی خادم نہ ہو تو خادم رکھ سکتا ہے۔ اور جس کا مکان نہ ہو مکان بنا سکتا ہے"۔ مستورد فرماتے ہیں: اور مجھے یہ بھی خبر دی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس کے علاوہ کچھ لے گا، وہ خائن یا چور ہوگا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1474- حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَّحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ، عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِى فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقات جمع کرنے والا ملازم اپنے گھر واپس آنے تک غازی فی سبیل اللہ کی طرح ہے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1475- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّهٖ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ، قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَتْ قَدْ صَلَّتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَتَيْنِ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْضَلُ

حدیث: 1474

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2936 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 645 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1809 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 15864 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2334 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 12955 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 4289 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 423

حدیث: 1475

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 23577 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2386 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 13002 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 204 اخرجه ابوعبدالله القضاعي في "مسنده" طبع موسسة الرسالة بيروت لبنان 1407ھ/1986ء رقم الحديث: 1282

الصَّدَقَةِ عَلٰى ذِى الرَّحِمِ الْكَاشِحِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

✧✧ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اُمّ کلثوم بنتِ عقبہ (وہ خاتون ہیں جنہوں نے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دونوں قبلوں کی طرف نمازیں پڑھی ہیں۔ آپ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بہترین صدقہ وہ ہے جو قریبی نادار رشتہ داروں پرخرچ کیا جائے۔

✥✥ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اسنادِ صحیح کے ساتھ مذکورہ حدیث کی شاہد حدیث موجود ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

1476 - حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اِمْلاءً، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، اَنْبَاَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اُمِّ الرَّائِحِ بِنْتِ صُلَيْعٍ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الصَّدَقَةَ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ، وَاِنَّهَا عَلٰى ذِى الرَّحِمِ اثْنَتَانِ: صَدَقَةٌ، وَصِلَةٌ "

✧✧ حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مسکین پرصدقہ کرنا بھی صدقہ ہے لیکن رشتہ دار کوصدقہ دینا دوثواب رکھتا ہے۔

(۱) صدقہ کا (۲) صلہ رحمی کا

1477 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُوصِلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِى حَازِمٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ لا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِىْ مِرَّةٍ سوى

حدیث: 1476

اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث:6206

حدیث: 1477

اخرجه ابو داؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1634 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 2597 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1839 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحديث: 1639 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 9049 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 2378 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 12934 اخرجه ابويعلٰى الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 6199 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2271 اخرجه ابوبكر الشيبانی فی "الاحادوالمثانی" طبع دارالراية' رياض' سعودی عرب' 1411ھ/1991ء' رقم الحديث: 649 اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة' بيروت' لبنان 1407ھ/ 1986ء' رقم الحديث: 884

هٰذَا حَدِيْثٌ على شرط الشيخين ولم يخرجاه شاهده حديث عبد الله بن عمرو

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دولت منداور طاقت ورکوصدقہ دینا جائز نہیں ہے

یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی درج ذیل حدیث اس کی شاہد ہے۔

1478- اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِیُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى الْعَوَّامِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِىُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِىْ اِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ رَّيْحَانَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ، وَلَا لِذِىْ مِرَّةٍ قَوِيٍّ هٰكَذَا قَالَ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ، وَفِىْ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ سَوِيٍّ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غنی اور طاقت والے کوصدقہ (لینا) جائز نہیں ہے۔ امام ثوری اور شعبہ نے بھی اسی طرح کے الفاظ روایت کیے ہیں۔ جبکہ ابراہیم بن سعد کی حدیث میں (قوی کی بجائے) سوی کے الفاظ ہیں۔

1479- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَاَلَ وَلَهُ مَا يُغْنِيْهِ جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُمُوْشٌ اَوْ خُدُوْشٌ، اَوْ كُدُوْحٌ فِىْ وَجْهِهِ، فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا الْغِنٰى ؟ قَالَ: خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْ قِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ، قَالَ يَحْيَى بْنُ

حدیث: 1479

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1626 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 2592 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1840 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 1640 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 3675 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ / 1991ء رقم الحدیث: 2373 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 12986 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 5217 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث: 1686 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث: 322 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 10432

اٰدَم: فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ لِسُفْيَانَ: حِفْظِیْ اَنَّ شُعْبَةَ كَانَ لَا يَرْوِیْ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ سُفْيَانُ: فَقَدْ حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص کسی سے کچھ مانگے حالانکہ وہ غنی ہو، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر مچھر، مکھیاں، یا خراشیں ہوں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! غنی کا کیا مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جس کے پاس) ۲۵ درہم یا ان کے ہم قیمت سونا ہو (وہ غنی ہے)۔

✣✣ یحییٰ بن آدم کہتے ہیں: پھر عبداللہ بن عثمان نے سفیان سے کہا: جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے شعبہ، حکیم بن جبیر سے حدیث نہیں کرتے، سفیان نے جواب دیا: (تو کیا ہوا) یہی حدیث زبید نے ہمیں محمد بن عبدالرحمان بن یزید کے حوالے سے بیان کی ہے۔

1480۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ اِلَّا لِخَمْسَةٍ: لِغَازٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا، اَوْ لِغَارِمٍ، اَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهٗ جَارٌ مِسْكِيْنٌ فَتُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِيْنِ فَاَهْدَى الْمِسْكِيْنُ الْغَنِيَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ لِاِرْسَالِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ اِيَّاهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ،

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ۵ آدمیوں کے سوا کسی غنی کو صدقہ لینا جائز نہیں ہے (۱) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا (۲) زکوٰۃ جمع کرنے پر مقرر آدمی (۳) مقروض (۴) ایسا آدمی جس کا ہمسایہ مسکین ہو تو مسکین پر صدقہ کردیا جائے اور مسکین غنی کو ہدیہ دے دے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس لیے روایت نہیں کیا کیونکہ مالک بن انس نے اس میں زید بن اسلم سے ارسال کیا ہے۔

1481۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ نَصْرٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، فِيْمَا قُرِءَ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ اِلَّا لِخَمْسَةٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، هٰذَا مِنْ شَرْطِیْ فِیْ خُطْبَةِ الْكِتَابِ اَنَّهٗ صَحِيْحٌ فَقَدْ يُرْسِلُ مَالِكٌ فِی الْحَدِيْثِ وَيَصِلُهٗ

حدیث: 1480

اخرجه ابو داؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1635 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1841 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2374 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 12945 اخرجه ابوبكر الكوفی فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودی عرب (طبع اول 1409ھ) رقم الحديث: 7151

اَوْ يُسْنِدُهٗ ثِقَةٌ، وَالْقَوْلُ فِيْهِ قَوْلُ الثِّقَةِ الَّذِیْ يَصِلُهٗ وَيُسْنِدُهٗ

✧✧ حضرت عطاء بنیسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ۵ آدمیوں کے سوا کسی کے لئے صدقہ جائز نہیں ہے۔ اس کے بعد سابقہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی ہے۔

✥✥ میں نے خطبۂ کتاب میں یہ شرط ذکر کر دی تھی اور اس کے مطابق یہ حدیث صحیح ہے کیونکہ مالک اپنی حدیث میں ارسال بھی کرتے ہیں اور اتصال بھی کرتے ہیں۔ یا ثقہ راوی اس کو مسند کر دیتا ہے۔ اور اس بارے میں اس ثقہ کا قول مانا جائے گا جو اتصال کرتا ہے اور اسناد کرتا ہے۔

1482۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَكِيْمٍ الْمَرْوَزِیُّ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَاَنَا بَشِيْرُ بْنُ سَلْمَانَ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ طَارِقٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ يُسَدَّ فَاقَتَهٗ، وَمَنْ اَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ اَوْشَكَ اللّٰهُ لَهٗ بِالْغِنٰى اِمَّا بِمَوْتٍ اٰجِلٍ اَوْ غِنًى عَاجِلٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو فاقہ پہنچے اور وہ لوگوں سے اس کی شکایت کرتا پھرے تو اس کا فاقہ ختم نہیں ہوگا۔ اور جو اس کی شکایت اللہ کی بارگاہ میں کرے، اللہ تعالیٰ اس کو غنیٰ کے قریب کر دیتا ہے۔ یا تو اس کو جلد موت آجاتی ہے یا پھر وہ جلدی دولت مند ہو جاتا ہے۔

✥✥ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1483۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ

حدیث: 1482

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1645 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2326 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 3869 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ه/1994ء رقم الحدیث: 7658 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ه-1984ء رقم الحدیث: 5317 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ه/1983ء رقم الحدیث: 9785 اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة بیروت لبنان 1407ه/ 1986ء رقم الحدیث: 544

حدیث 1483

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث:1649 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 4261 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ه/1993ء رقم الحدیث: 3362 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ه/1970ء رقم الحدیث: 2440 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ه/1994ء رقم الحدیث: 7674 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ه-1984ء رقم الحدیث: 5125

بْنُ حُمَيْدٍ الْعَمِّيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبُو الزَّعْرَاءِ، عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِيهِ مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْاَيْدِیْ ثَلَاثَةٌ: فَيَدُ اللّٰهِ الْعُلْيَا، وَيَدُ الْمُعْطِي الَّتِیْ تَلِيهَا، وَيَدُ السَّائِلِ السُّفْلٰى، فَاَعْطِ الْفَضْلَ، وَلَا تَعْجِزْ عَنْ نَّفْسِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشَاهِدُهُ الْحَدِيْثُ الْمَحْفُوْظُ الْمَشْهُوْرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَيَّاشٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُسْلِمٍ الْهَجَرِیِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْاَحْوَصِ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْاَيْدِیْ ثَلَاثَةٌ مُسْقَطٌ عَلٰى اِتْمَامِ الْحَدِيْثِ

✧✧ حضرت مالک بن نضلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہاتھ تین ہیں۔ اللہ کا ہاتھ اوپر والا ہے اور دینے والے کا ہاتھ اس سے ملا ہوتا ہے اور مانگنے والے کا ہاتھ نیچے ہوتا ہے۔ لہٰذا زائد از ضرورت (اللہ کی راہ میں) دو اور اپنے آپ کو عاجز نہ کر بیٹھو۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک حدیث مشہور محفوظ مذکورہ حدیث کی شاہد موجود ہے۔ (جو کہ درج ذیل ہے)

1484- حَدَّثَنَاه اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا حَمِيْدُ بْنُ عَيَّاشٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُسْلِمٍ الْهَجَرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْأَحْوَصِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْاَيْدِی ثَلَاثَةٌ مُسْقِطٌ عَلٰى إِتْمَامِ الْحَدِيْثِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہاتھ تین ہیں: اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

1485- فَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِیِّ، عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْاَيْدِیْ ثَلَاثَةٌ: يَدُ اللّٰهِ الْعُلْيَا، وَيَدُ الْمُعْطِي الَّتِیْ تَلِيهَا، وَيَدُ السَّائِلِ السُّفْلٰى اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَاسْتَعِفَّ عَنِ السُّؤَالِ مَا اسْتَطَعْتَ، اَخْبَرَنِيهِ اَبُوْ عَمْرٍو اِسْمَاعِيْلُ بْنُ نُجَيْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيْرَةِ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُسْلِمٍ الْهَجَرِیِّ، فَذَكَرَهُ بِنَحْوِهِ، وَقَالَ فِيهِ: فَاسْتَعِفُّوا عَنِ السُّؤَالِ مَا اسْتَطَعْتُمْ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہاتھ تین ہیں: اللہ کا ہاتھ اوپر والا اور دینے والے کا ہاتھ اس سے ملا ہوتا ہے اور مانگنے والے کا ہاتھ نچلا ہے، قیامت تک۔ لہٰذا جب تک ہو سکے مانگنے سے پہلوتہی کرو۔

1486- اَخْبَرَنِيهِ اَبُوْ عَمْرٍو اِسْمَاعِيْلُ بْنُ نُجَيْدٍ' ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ' اَنْبَاَ يَحْيٰى بْنُ الْمُغِيْرَةَ' ثَنَا جَرِيْرٌ' عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُسْلِمٍ الْهَجَرِیُّ فَذَكَرَهُ بِنَحْوِهِ وَقَالَ فِيهِ: فَاسْتَعْفُوا عَنِ السُّؤَالِ مَا اسْتَطَعْتُمْ .

✧✧ حضرت ابراہیم بن مسلم ہجری رضی اللہ عنہ نے بھی سابقہ حدیث جیسی حدیث ذکر کی ہے تاہم اس میں ''فَاسْتَعْفُوا عَنِ السُّوَّالِ مَا اسْتَطَعْتُمْ'' (کے الفاظ ہیں)

1487۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْمُحَارِبِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ غَيْلَانُ بْنُ جَامِعٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَا اُفَرِّجُ عَنْكُمْ فَانْطَلَقَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنَّهُ كَبُرَ عَلٰى اَصْحَابِكَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكٰوةَ اِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِيَ مِنْ اَمْوَالِكُمْ، وَاِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيْثَ وَذَكَرَ كَلِمَةً لِّتَكُوْنَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ، قَالَ: فَكَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ مَا يُكْنَزُ ؟ الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ اِذَا نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ، وَاِذَا اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ، وَاِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب یہ آیت

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ

نازل ہوئی تو مسلمان بہت پریشان ہو گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آج تمہارے لئے کشادگی کرواؤں گا، پھر وہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چل دیئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر انہوں نے عرض کی: یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر یہ آیت بہت بھاری پڑی ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تو تمہارے مال کے باقی ماندہ سے زکوٰۃ فرض کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو وراثت فرض کی ہے اور ایک ایسا کلمہ ذکر کیا جو تم سے بعد والے لوگوں کے لئے ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ''اللہ اکبر'' کہا: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس بات کی خبر نہ دوں کہ ایک نیک خاتون کی اصل کمائی کیا ہوتی ہے۔

(۱) جب اس کا شوہر اس کی طرف دیکھے تو وہ اس کو خوش کرے۔

(۲) جب اس کو کسی کام کا حکم دے تو اس کی اطاعت کرے۔

(۳) اور شوہر کی غیر موجودگی میں اس (کی امانت) کی حفاظت کرے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1488۔ حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، اِمْلَاءً فِيْ صَفَرٍ سَنَةَ سِتٍّ وَّتِسْعِيْنَ

حدیث: 1487

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 1664 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 2499 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی' طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 7027

وَثَلَاثِ مِائَةٍ، اَخْبَرَنِی اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِیلَ بْنِ مِهْرَانَ الْاِسْمَاعِیلِیُّ، حَدَّثَنَا اَبِی، حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدِ الدِّمَشْقِیُّ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدِ الدِّمَشْقِیّ، حَدَّثَنَا وَكَانَ شَیْخَ صِدْقٍ وَّكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ یَزِیْدُ بْنُ مُسْلِمِ الْخَوْلَانِیُّ یُحَدِّثُ عَنْهُ، حَدَّثَنَا سَیَّارُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّدَفِیُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِّلصِّیَامِ مِنَ اللَّغْوِ، وَالرَّفَثِ، وَطُعْمَةً لِّلْمَسَاكِیْنِ، مَنْ اَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَهِیَ زَكٰوةٌ مَّقْبُوْلَةٌ، وَمَنْ اَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَهِیَ صَدَقَةٌ مِّنَ الصَّدَقَاتِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الْبُخَارِیِّ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر لازم کیا ہے، یہ روزوں کو لغو اور فضول باتوں سے (اگر روزے کے دوران ہو گئی ہوں) پاک کرتا ہے اور یہ مسکینوں کا رزق ہے۔ جو اس کو نمازِ (عید) سے پہلے ادا کر دے اس کا صدقہ فطر قبول ہے اور جو اس کو نماز کے بعد ادا کرے تو یہ عام صدقوں میں سے ایک صدقہ ہوگا۔ (لیکن بہر حال یہ بھی ادا ہی ہوگا۔)

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1489۔ اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّیْرَفِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِیُّ، حَدَّثَنَا مَكِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِی رَوَّادٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّاسُ یُخْرِجُوْنَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ، اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ، اَوْ سُلْتٍ، اَوْ زَبِیْبٍ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ، عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ رَوَّادٍ ثِقَةٌ عَابِدٌ وَّاسْمُ اَبِی رَوَّادٍ اَیْمَنُ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا خشک انگور یا بغیر چھلکے کے جو صدقۂ فطر دیا کرتے تھے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ عبدالعزیز بن رواد ثقہ ہیں، عابد ہیں اور ابو داؤد کا نام "ایمن" ہے۔

حدیث: 1488

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1609 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1827 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 7481

حدیث: 1489

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1614 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 7489

1490- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: حِينَ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، وَكَانَ لَا يُخْرِجُ اِلَّا التَّمْرُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ فِيهِ: اِلَّا التَّمْرَ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب صدقہ فطر فرض ہوا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود کھجوریں ہی دیا کرتے تھے۔

✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اس حدیث میں صرف کھجور کا ذکر کیا ہے۔

1491- اَخْبَرَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّغْلَبِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ اَبِي عَمَّارٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ الزَّكٰوةُ، فَلَمَّا نَزَلَتِ الزَّكٰوةُ لَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا، وَنَحْنُ نَفْعَلُهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاِنَّمَا جَعَلْتُهُ بِاِزَاءِ حَدِيثِ اَبِي عَمَّارٍ، فَاِنَّهُ عَلَى الاسْتِحْبَابِ، وَهٰذَا عَلَى الْوُجُوبِ

✧✧ حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے احکام نازل ہونے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا تھا پھر جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ فطر کا ہمیں نہ تو حکم دیتے تھے اور نہ ہی منع کرتے تھے لیکن ہم بہرحال صدقہ فطر ادا کرتے تھے۔

✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ میں نے یہ حدیث ابوعمار کی حدیث کے مقابلے میں نقل کی ہے۔ کیونکہ ابوعمار کی حدیث سے اس کا استحباب ثابت ہوتا ہے جبکہ

حدیث: **1490**

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2392

حدیث: **1491**

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 2507 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1828 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 23894 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2394 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 2286

اس (مندرجہ ذیل) حدیث سے وجوب ثابت ہوتا ہے۔

1492- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا وَلَقَبُهُ حَمْدَانُ، مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيْبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ، وَكَانَ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ صَارِخًا بِبَطْنِ مَكَّةَ يُنَادِيْ: اِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ حَقٌّ وَّاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَغِيْرٍ، اَوْ كَبِيْرٍ: ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى، حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْكٍ، حَاضِرٍ اَوْ بَادٍ، صَاعٌ مِّنْ شَعِيْرٍ اَوْ تَمْرٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الْاَلْفَاظِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بلند بانگ شخص کو شہر مکہ میں اس بات کی منادی کرنے کا حکم دیا کہ ہر مسلمان پر ایک صاع کھجور یا جو، صدقہ فطر واجب ہے۔ خواہ وہ مسلمان چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، شہری ہو یا دیہاتی۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

1493- حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ الْقُلُوْسِيُّ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ الْاَسْوَدِ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَضَّ عَلٰى صَدَقَةِ رَمَضَانَ، عَلٰى كُلِّ اِنْسَانٍ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ، اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ، اَوْ صَاعًا مِّنْ قَمْحٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ رمضان کی ترغیب دلائی (اور یوں فرمایا: صدقہ فطر) ہر انسان پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع گندم ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح ہے اور ایک صحیح حدیث اس کی شاہد بھی ہے۔

1494- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ صُبَيْحٍ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَرَّازِ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّرْجُمَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ، اَوْ صَاعًا مِّنْ بُرٍّ، عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ، ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

حدیث: 1492

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 7515

حدیث: 1494

اخرجہ ابو عبداللہ محمد البخاری فی "صحیحہ" (طبع ثالث) دار ابن کثیر' یمامہ' بیروت' لبنان' 1407ھ1987ء' رقم الحدیث: 1433 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 7492

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آزاد، غلام، مرد، عورت، مسلمان پر ایک صاع کھجور یا گندم صدقہ فطر واجب کیا ہے۔

1495۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الصَّيْدَلانِيِّ الْعَدْلُ، اِمْلاءً، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَّذُكِرَ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْفِطْرِ، فَقَالَ: لاَ اُخْرِجُ اِلَّا مَا كُنْتُ اُخْرِجُهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ، اَوْ صَاعًا مِّنْ حِنْطَةٍ، اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ، اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: اَوْ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ؟ فَقَالَ: لاَ، تِلْكَ قِيْمَةُ مُعَاوِيَةَ، لاَ اَقْبَلُهَا وَلَا اَعْمَلُ بِهَا هٰذِهِ الْاَسَانِيْدُ الَّتِيْ قَدَّمْتُ ذِكْرَهَا فِيْ ذِكْرِ صَاعِ الْبُرِّ كُلُّهَا صَحِيْحَةٌ، وَاَشْهَرُهَا حَدِيْثُ اَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ الَّذِيْ عَلَوْنَا فِيْهِ لٰكِنِّيْ تَرَكْتُهُ اِذْ لَيْسَ مِنْ شَرْطِ الْكِتَابِ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ ایاز بن عبداللہ بن سعد بن ابی سرح بیان کرتے ہیں کہ ابوسعید کے پاس صدقہ فطر کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا: میں تو وہی صدقہ دوں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک صاع کھجور یا ایک صاع گندم یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع پنیر دیا جاتا تھا۔ ایک آدمی نے ان سے کہا: یا دو مد گندم کے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی نہیں۔ یہ معاویہ کی مقرر کردہ قیمت ہے۔ نہ میں اس کو قبول کرتا ہوں اور نہ ہی اس پر عمل کرتا ہوں۔

❖ یہ اسانید جن کا تذکرہ میں نے ''صاع البر'' کے ضمن میں کیا ہے، سب صحیح ہیں اور ان سب میں سے مشہور نافع کی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کردہ وہ حدیث ہے جس کے لئے ہماری سند عالی ہے لیکن میں نے اس کو ترک کر دیا ہے کیونکہ وہ اس کتاب کے معیار کی نہیں ہے۔ اور یہی حدیث حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

1496۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمُزَكِّيْ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ: عَنْ كُلِّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ، حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ، صَاعٌ مِّنْ بُرٍّ، اَوْ صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ

هٰكَذَا اُسْنِدَ عَنْ عَلِيٍّ، وَوَقَفَهُ غَيْرُهُ

✧✧ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ہر بچے، بڑے، آزاد، اور غلام کی طرف سے ایک صاع گندم یا ایک صاع کھجوریں مقرر فرمایا ہے۔

❖ ابوبکر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ اسناد ''مسند'' کی ہے جب کہ آپ کے علاوہ (عقیل بن خالد) نے اس کو موقوف کیا ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل حدیث میں ہے)

1497۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَمْرِی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَأَ مُحَمَّدُ بْنُ عَزِیْزٍ الْاَیْلِی حَدَّثَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ عَنْ عَقِیْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِیِّ عَنِ الْحَارِثِ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِیَّ بْنَ اَبِی طَالِبٍ یَأْمُرُ بِزَکٰوةِ الْفِطْرِ فَیَقُوْلُ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعٌ مِّنْ شَعِیْرٍ اَوْ صَاعٌ مِّنْ حِنْطَةٍ اَوْ سُلْتٍ اَوْ زَبِیْبٍ وَقَدْ رُوِیَ اَیْضًا بِاِسْنَادٍ یُخَرَّجُ مِثْلُهُ فِی الشَّوَاهِدِ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت عقیل بن خالد نے ابواسحاق ہمدانی کے واسطے سے حارث کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ فطر کا حکم دیتے ہوئے سنا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع گندم یا پنیر یا خشک انگور۔

❖ ایک دوسری سند کے ہمراہ زید بن ثابت کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان منقول ہے اور اس طرح کی اسناد شواہد میں ذکر کی جاتی ہیں۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

1498۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْوَلِیْدِ الْعَنَزِیُّ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ زَکَرِیَّا، حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ اَرْقَمَ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ قَبِیْصَةَ بْنِ ذُؤَیْبٍ، عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ کَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ فَلْیَتَصَدَّقْ بِصَاعٍ مِّنْ بُرٍّ، اَوْ صَاعٍ مِّنْ شَعِیْرٍ، اَوْ صَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ، اَوْ صَاعٍ مِّنْ دَقِیْقٍ، اَوْ صَاعٍ مِّنْ زَبِیْبٍ، اَوْ صَاعٍ مِّنْ سُلْتٍ

✧✧ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص کے پاس طعام ہو، اس کو چاہئے کہ ایک صاع گندم یا ایک صاع جو یا ایک صاع آٹا یا ایک صاع منقع یا ایک صاع پنیر صدقہ دے۔

1499۔ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَامِدٍ التِّرْمِذِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَبَالٍ الصَّنْعَانِیُّ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّیْثُ، عَنْ عَقِیْلٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اُمِّهِ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ، اَنَّهُمْ کَانُوْا یُخْرِجُوْنَ زَکٰوةَ الْفِطْرِ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُدِّ الَّذِیْ یَقْتَاتُ بِهٖ اَهْلُ الْبَیْتِ، اَوِ الصَّاعِ الَّذِیْ یَقْتَاتُوْنَ بِهٖ، یَفْعَلُ ذٰلِكَ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ کُلُّهُمْ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَهِیَ الْحُجَّةُ لِمُنَاظَرَةِ مَالِكٍ وَّاَبِیْ یُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمَا

✧✧ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ جس چیز کو گھر میں بطورِ خوراک استعمال کرتے تھے اسی کا مُد یا صاع صدقہ دیا کرتے تھے۔ اور تمام اہلِ مدینہ کا یہی طریقہ کار تھا۔

حدیث: 1497

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 7493

حدیث: 1499

اخرجہ ابوبکر بن خزیمۃ النیسابوری فی "صحیحہ" طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحدیث: 2401

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 7505

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔اور یہ حدیث امام مالک اور امام ابو یوسف کے مناظرہ کی دلیل ہے۔

1500۔ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِیْ شُعْبَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِی الْعَالِيَةِ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَكَفَّلَ لِیْ اَنْ لَّا يَسْاَلَ النَّاسَ شَيْئًا فَاَتَكَفَّلَ لَهٗ بِالْجَنَّةِ ؟ فَقَالَ ثَوْبَانُ: اَنَا، فَكَانَ لَا يَسْاَلُ النَّاسَ شَيْئًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے دے کہ وہ کسی سے سوال نہیں کرے گا، میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں، تو ثوبان رضی اللہ عنہ بولے: (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) میں (سوال نہ کرنے کی ضمانت دیتا ہوں) (ابوالعالیہ کہتے ہیں) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کبھی کسی سے کوئی سوال نہیں کرتے تھے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1501۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ مِهْرَانَ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اَطْعَمَ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا ؟ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا اَنَا بِسَائِلٍ يَسْاَلُ فَوَجَدْتُّ كِسْرَةَ الْخُبْزِ فِیْ يَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَاَخَذْتُهَا فَدَفَعْتُهَا اِلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے آج کسی مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں مسجد میں داخل ہوا تو میں نے ایک سائل کو دیکھا جو بھیک مانگ رہا تھا۔ میں نے عبدالرحمٰن کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا پایا تو وہ ٹکڑا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے لے کر اس مسکین کو دے دیا۔

حدیث: 1500

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:1643 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 22428 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث:1433

حدیث: 1501

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:1670 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 7677

✧✧ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1502۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا الاَحْوَصُ بْنُ جَوَابٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رَزِيْقٍ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ وَمَنِ اسْتَعَاذَكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِيْبُوْهُ وَمَنْ اَهْدٰى إِلَيْكُمْ فَكَافِئُوْهُ فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوا مَا تُكَافِئُوْنَهُ فَادْعُوْا لَهُ حَتّٰى تَرَوْنَ اَنْ قَدْ كَافَئْتُمُوْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ فَقَدْ تَابَعَ عَمَّارُ بْنُ زَرِيْقٍ عَلٰى إِقَامَةِ هٰذَا الاِسْنَادِ اَبُوْ عَوَانَةَ وَجَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ وَعَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقَسْمَلِيِّ عَنِ الأَعْمَشِ اَمَّا حَدِيْثُ اَبِي عَوَانَةَ

✧✧ حضرت (عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تم سے اللہ کے نام پر مانگے، تم اس کو عطا کرو، اور جو تم سے اللہ کے نام پر پناہ مانگے تم اس کو پناہ دے دو، اور جو تمہیں دعوت دے تم اس کی دعوت کو قبول کرو اور جو تمہیں تحفہ دے تو تم بھی بدلے میں اس کو تحفہ دو اور اگر تحفہ دینے کی استطاعت نہ ہو تو اس کے لیے اس قدر دعائیں کرو کہ تم خود سمجھو کہ تم نے اس کے تحفہ کا بدلہ دے دیا ہے۔

✧✧ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

اس حدیث کی سند قائم کرتے ہوئے اعمش سے روایت کرنے میں ابوعوانہ، جریر بن عبدالحمید اور عبدالعزیز بن مسلم القسملی نے عمار بن زریق کی متابعت کی ہے۔

ابوعوانہ کی حدیث

1503۔ فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى الطَّرَسُوْسِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ وَاَمَّا حَدِيْثُ جَرِيْرٍ

✧✧ ابوعوانہ کی سند کے ہمراہ بھی یہ حدیث منقول ہے۔

حدیث: 1502

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:1672 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 5743 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ه/1993ء رقم الحديث: 3408 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 2348 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 7679 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ه/1983ء رقم الحديث: 13465 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث:1815 اخرجه ابوعبدالله القضاعي في "مسنده" طبع موسسة الرسالة بيروت لبنان 1407ه/ 1986ء رقم الحديث: 421 اخرجه ابوعبدالله البخاري في "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه بيروت لبنان 1409ه/1989ء رقم الحديث: 216 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ه/1988ء رقم الحديث: 806

جریر بن عبدالحمید کی حدیث

1504۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ حَدَّثَنَا زُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ وَاَمَّا حَدِیْثُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ مُسْلِمٍ

✧✧ جریر بن عبدالحمید کی سند کے ہمراہ بھی یہ حدیث منقول ہے۔

عبدالعزیز بن مسلم کی حدیث

1505 فَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ ھَانِیءٍ ثَنَا السَّرِیِّ بْنُ خُزَیْمَۃَ ثَنَا مَعَلّٰی بْنُ اَسَدٍ ثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ مُسْلِمٍ

ھٰذِهِ الْاَسَانِیْدُ الْمُتَّفَقُ عَلٰی صِحَّتِھَا لَاتُعَلَّلُ بِحَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی عُبَیْدَۃَ بْنِ مَعْنٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ مُجَاھِدٍ وَعِنْدَالْاَعْمَشِ فِیْهِ اِسْنَادٌ آخَرُ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِھِمَا

✧✧ عبدالعزیز بن مسلم کی سند کے ہمراہ بھی یہ حدیث منقول ہے۔

یہ وہ احادیث ہیں جن کی اسناد کے صحیح ہونے پر اتفاق ہے۔اور ان کو محمد بن ابوعبیدہ بن معن کی اس روایت کی وجہ سے معلل نہیں کہہ سکتے جو انہوں نے اپنے والد کے واسطے سے اعمش کے ذریعے ابراہیم التیمی کے حوالے سے مجاہد سے روایت کی ہے۔اور اعمش کے پاس اس حدیث کی ایک اور سند بھی ہے اور وہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے۔(وہ حدیث درج ذیل ہے)

1505۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِیُّ، حَدَّثَنَا الْاَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ زُرَیْقٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاھِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَاَلَکُمْ بِاللّٰہِ فَاَعْطُوْهُ، وَمَنِ اسْتَعَاذَکُمْ بِاللّٰہِ فَاَعِیْذُوْهُ، وَمَنْ دَعَاکُمْ فَاَجِیْبُوْهُ، وَمَنْ اَھْدٰی اِلَیْکُمْ فَکَافِئُوْهُ، فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا مَا تُکَافِئُوْنَهٗ فَادْعُوْا لَهٗ حَتّٰی تَرَوْنَ اَنْ قَدْ کَافَاْتُمُوْهُ

✧✧ یہ حدیث اعمش کی دوسری سند کے ہمراہ منقول ہے۔

1506۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْحُسَیْنِ الْقَاضِیْ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ اُسَامَۃَ، حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرِ بْنِ شَاذَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَاَلَکُمْ بِاللّٰہِ فَاَعْطُوْهُ، وَمَنِ اسْتَعَاذَکُمْ بِاللّٰہِ فَاَعِیْذُوْهُ، وَمَنْ دَعَاکُمْ فَاَجِیْبُوْهُ

ھٰذَا اِسْنَادٌ صَحِیْحٌ، فَقَدْ صَحَّ عِنْدَ الْاَعْمَشِ الْاِسْنَادَانِ جَمِیْعًا عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَنَحْنُ عَلٰی اَصْلِنَا فِیْ قَبُوْلِ الزِّیَادَاتِ مِنَ الثِّقَاتِ فِی الْاَسَانِیْدِ وَالْمُتُوْنِ

✧✧ اعمش، ابوحازم کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تم سے اللہ کے نام پر مانگے تم اس کو عطا کرو اور جو تم سے اللہ کے نام پر پناہ مانگے تم اس کو پناہ عطا کرو۔اور جو تمہیں دعوت دے تم اس کی

دعوت کو قبول کرو۔

❖❖ یہ اسناد صحیح ہے۔ چنانچہ اعمش کے حوالے سے دو سندیں صحیح ثابت ہوئیں ہیں جو کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر ہیں۔ اور ہم اسانید اور متون کے حوالے سے ثقہ راوی کی جانب سے ہونے والے اضافے کو قبول کرنے کے سلسلے میں اپنے قانون پر عمل پیرا ہیں۔

1507۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِیْ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَّحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَائَهُ رَجُلٌ بِمِثْلِ بَيْضَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَبْتُ هٰذِهٖ مِنْ مَّعْدِنٍ فَخُذْهَا فَهِیَ صَدَقَةٌ مَّا اَمْلِكُ غَيْرَهَا، فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اَتَاهُ مِنْ قِبَلِ رُكْنِهِ الْاَيْمَنِ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ اَتَاهُ مِنْ قِبَلِ رُكْنِهِ الْاَيْسَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ اَتَاهُ مِنْ خَلْفِهٖ، فَاَخَذَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَذَفَهُ بِهَا، فَلَوْ اَصَابَتْهُ لَاَوْجَعَتْهُ وَلَعَقَرَتْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَاْتِیْ اَحَدُكُمْ بِمَا يَمْلِكُ فَيَقُوْلُ هٰذِهٖ صَدَقَةٌ، ثُمَّ يَقْعُدُ يَسْتَكِفُّ النَّاسَ، خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص آپ کے پاس سونے کی انڈا نما ایک چیز لے کر آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ مجھے معدن سے ملا ہے۔ یہ آپ لے لیجئے کیونکہ یہ صدقہ ہے۔ اور میرے پاس اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے منہ پھیر لیا۔ وہ شخص آپ کی دائیں جانب سے دوبارہ آپ کے سامنے آیا اور اسی طرح پھر عرض کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر منہ موڑ لیا، وہ پھر آپ کی بائیں جانب سے آپ کے سامنے آیا، آپ نے پھر منہ پھیر لیا، پھر وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سے آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وہ چیز لے کر پھینک دی۔ (آپ نے اتنے زور سے وہ چیز پھینکی تھی کہ) اگر وہ اس کو لگ جاتی تو اس کو زخم بھی آتا اور درد بھی ہوتا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنی جمع پونجی لے کر آتا ہے اور صدقہ کر دیتا ہے پھر وہ بیٹھ کر دوسرے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے۔

حدیث: 1507

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1673 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 1659 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 3372 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 2441 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبری" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 7432 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 2220 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 1121

بہترین صدقہ وہ ہے جوغنی ہو کر دیا جائے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1508- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُوْلُ: دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّطْرَحُوْا لَهُ ثِيَابًا، فَطَرَحُوْا لَهُ، فَاَمَرَ لَهُ مِنْهَا بِثَوْبَيْنِ، ثُمَّ حَثَّ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَجَاءَ فَطَرَحَ اَحَدَ الثَّوْبَيْنِ فَصَاحَ بِهِ وَقَالَ: خُذْ ثَوْبَكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص مسجد میں آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس شخص کے لئے کپڑے صدقہ کرو تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کے لئے کپڑے صدقہ کئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے دو کپڑے اس کو دینے کا حکم دیا پھر آپ نے لوگوں کو صدقہ کرنے کی ترغیب دلائی۔ وہ شخص آیا اور ان دو کپڑوں میں سے ایک کپڑا وہاں ڈال گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلا کر اس کا کپڑا اس کو واپس کر دیا۔ (کیونکہ وہ تو خود غریب تھا)

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1509- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: جَهْدُ الْمُقِلِّ، وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تنگ دستی کے باوجود محنت کر کے صدقہ دینا اور رشتہ داروں سے آغاز کرو۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1510- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ

حدیث: 1508

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث:1677 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 8687 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 3346 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 2444 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 7561

عَنْهُ، يَقُولُ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا اَنْ نَّتَصَدَّقَ فَوَافَقَ ذٰلِكَ مَالًا عِنْدِیْ، فَقُلْتُ: الْيَوْمَ اَسْبِقُ اَبَا بَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا، فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ؟ فَقُلْتُ: مِثْلَهُ، وَاَتٰى اَبُوْ بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ؟ فَقَالَ: اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، فَقُلْتُ: لَا اُسَابِقُكَ اِلٰى شَيْءٍ اَبَدًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا، اتفاق سے اس دن میرے پاس کافی مال تھا، میں نے سوچا کہ اگر میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سبقت کرنا چاہوں تو آج کرسکتا ہوں، تو میں اپنا آدھا مال لے آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم نے اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا؟ میں نے کہا: (جتنا لے کر آیا ہوں) اتنا ہی (گھر والوں کے لئے چھوڑا ہے)۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا سارا مال لے آئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے ان کے لئے اللہ اور اُس کا رسول چھوڑا ہے۔ میں نے سوچ لیا کہ میں کسی بھی معاملے میں کبھی بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آگے نہیں نکل سکتا۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1511- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَالْحَسَنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَيُّ الصَّدَقَةِ اَعْجَبُ اِلَيْكَ؟ قَالَ: سَقْيُ الْمَاءِ

تَابَعَهُ هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ

✧✧ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور پوچھا: آپ کو کون سا صدقہ سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی پلانا۔

❖ اس حدیث کو قتادہ سے روایت کرنے میں ہمام نے شعبہ کی متابعت کی ہے۔

(ہمام کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے)

1512- اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

حدیث: 1510

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1678 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3675 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 1660 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 7563 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 14

كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدٍ، اَنَّ سَعْدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَيُّ الصَّدَقَةِ اَعْجَبُ اِلَيْكَ؟ فَقَالَ: اَلْمَاءُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ہمام رضی اللہ عنہ نے قتادہ کے واسطے سے سعید کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے اور کہنے لگے: (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کو کون سا صدقہ سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی (پلانا)۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1513- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، وَاَخْبَرَنِي اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ فَاَعْتَقْتُهَا، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: آجَرَكِ اللّٰهُ، اَمَا اِنَّكِ لَوْ كُنْتِ اَعْطَيْتِيهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ •

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میری ایک باندی تھی، میں نے اس کو آزاد کر دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو فرمانے لگے: اللہ تعالیٰ اس کا ثواب دے گا لیکن اگر تم یہ باندی اپنے بھائیوں کو

حدیث: 1513

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر، یمامه، بیروت، لبنان، 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 2454 اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 999 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1690 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحدیث: 26860 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 3343 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 2434 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سنن الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 4931 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 7551 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 7109 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 1066 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة، قاهره، مصر، 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 1548

دیتی تو تجھے اس سے بھی زیادہ ثواب ملتا۔

✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1514۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوْفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِيْ غَرْزَةَ، حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَسَارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، اَنْبَانَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِيْ دِيْنَارٌ، قَالَ: تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى نَفْسِكَ، قَالَ: عِنْدِيْ اٰخَرُ، قَالَ: تُصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى وَلَدِكَ، قَالَ: عِنْدِيْ اٰخَرُ، قَالَ: تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى زَوْجِكَ، اَوْ قَالَ: عَلٰى زَوْجَتِكَ، قَالَ: عِنْدِيْ اٰخَرُ، قَالَ: تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى خَادِمِكَ، قَالَ: عِنْدِيْ اٰخَرُ، قَالَ: اَنْتَ اَبْصَرُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کرنے کا حکم دیا تو ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایک دینار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنے اوپر خرچ کر لے۔ اس نے کہا: میرے پاس ایک اور دینار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنی اولاد پر خرچ کر، اس نے کہا: میرے پاس ایک اور دینار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ بیوی پر خرچ کر۔ اس نے کہا: میرے پاس ایک اور دینار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنے خادم پر خرچ کر، اس نے کہا: میرے پاس ایک اور دینار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے (بھی تو) نظر آ رہا ہے۔

✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1515۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَامٍ، حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ، وَاَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَانَا اَحْمَدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ الثَّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ

حدیث: 1514

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1691 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 2535 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 7413 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 337 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 2314 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 15512 اخرجه ابويعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 6616 اخرجه ابوبكر الحميدی فی "مسنده" طبع دارالكتب العلميه مكتبه المتنبی بيروت قاهره رقم الحديث: 1176 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه بيروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحديث: 197

جَابِرِ الْخَيْوَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَفَى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُّضَيِّعَ مَنْ يَّقُوْتُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَوَهْبُ بْنُ جَابِرٍ مِّنْ كِبَارِ تَابِعِيِّ الْكُوْفَةِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کے گنہ گار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنی لگی ہوئی روزی بلاوجہ چھوڑ دے۔

✤✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا اور وہب بن جابر کوفہ کے کبار تابعین میں سے ہیں۔

1516- اَخْبَرَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، قَالاَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحدثنا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، وَوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ، فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالشُّحِّ، اَمَرَهُمْ بِالْبُخْلِ فَبَخِلُوْا، وَاَمَرَهُمْ بِالْقَطِيْعَةِ فَقَطَعُوا، وَاَمَرَهُمْ بِالْفُجُوْرِ فَفَجَرُوْا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاَبُوْ كَثِيْرٍ الزُّبَيْدِيُّ مِنْ كِبَارِ التَّابِعِيْنَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں ارشاد فرمایا: حرص سے بچو، کیونکہ تم سے پہلی قومیں حرص کی وجہ سے ہلاک ہوئیں۔ اس (حرص) نے ان کو بخل کا حکم دیا تو وہ بخل کرنے لگ گئے۔ اس نے ان کو قطع رحمی کا حکم دیا تو قطع رحمی کرنے لگے، اسی نے ان کو فجور کا حکم دیا تو فجور کرنے لگ گئے۔

✤✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا اور ابوکثیر الزبیدی کبار تابعین

حدیث: 1515

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:1692 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 6495 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 4240 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 9177 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 17601 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث:13414 اخرجه ابوعبدالله القضاعي في "مسنده" طبع موسسة الرسالة بيروت لبنان 1407ھ/ 1986ء رقم الحديث: 1411

حدیث: 1516

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:1698 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 7607

میں سے ہیں۔

1517۔ اَنْبَانَا الْحَسَنُ بْنُ حَكِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَانَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَانَا عَبْدَانُ، اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ يَزِيْدَ بْنَ اَبِىْ حَبِيْبٍ يُّحَدِّثُ، اَنَّ اَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: كُلُّ امْرِءٍ فِىْ ظِلِّ صَدَقَتِهِ حَتّٰى يُفْصَلَ بَيْنَ النَّاسِ، اَوْ قَالَ: حَتّٰى يُحْكَمَ بَيْنَ النَّاسِ، قَالَ يَزِيْدُ: وَكَانَ اَبُو الْخَيْرِ لَا يُخْطِئُهُ يَوْمٌ لَا يَتَصَدَّقُ فِيْهِ بِشَيْءٍ وَّلَوْ كَعْكَةً وَلَوْ بَصَلَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر شخص اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا۔ یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہوجائے گا۔ یزید کہتے ہیں: ابوالخیر کسی دن بھی صدقہ کا ناغہ نہیں ہونے دیتے تھے۔ اگرچہ ایک روٹی یا ایک پیاز ہی دیتے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1518۔ اَخْبَرَنَا اَبُوالْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ ثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ قُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَبْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَلِىْ اَنَّ الْاَعْمَالَ تُبَاهِىْ فَتَقُوْلُ الصَّدَقَةُ اَنَا اَفْضَلُكُمْ

هٰذَاحَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے یہ بتایا گیا کہ اعمال ایک دوسرے کے ساتھ بحث کرتے ہیں تو صدقہ کہتا ہے: میں تم میں سب سے افضل ہوں۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1519۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِىْ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

حدیث: 1517

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 17371 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 3310 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 2431 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰي" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 7540 اخرجه ابويعلٰي الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 1766 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 771 اخرجه ابوعبدالله القضاعي في "مسنده" طبع موسسة الرسالة' بيروت' لبنان 1407ھ/ 1986' رقم الحديث: 103

حدیث: 1518

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 2433

عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبَقَ دِرْهَمٌ مِئَةَ اَلْفٍ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ يَسْبِقُ دِرْهَمٌ مِئَةَ اَلْفٍ؟ قَالَ: رَجُلٌ لَهُ دِرْهَمَانِ فَاَخَذَ اَحَدَهُمَا فَتَصَدَّقَ بِهِ، وَآخَرُ لَهُ مَالٌ كَثِيْرٌ فَاَخَذَ مِنْ عُرْضِهَا مِائَةَ اَلْفٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ایک درہم ایک لاکھ سے بڑھ گیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایک درہم: لاکھ درہم سے کیسے بڑھ گیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص ایسا ہے جس کے پاس کل دو درہم ہی ہیں، اُس نے ان میں سے ایک درہم صدقہ کر دیا اور ایک دوسرا شخص ہے جس کے پاس بہت سارا مال (دو لاکھ سے زیادہ) ہے وہ اپنے مال میں سے ایک لاکھ صدقہ کرتا ہے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1520۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، وَوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلاَثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ، وَثَلاَثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ، اَمَّا الثَّلاَثَةُ الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ: فَرَجُلٌ اَتٰى قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ، وَلَمْ يَسْاَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ، فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ مِّنْ اَعْقَابِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لاَ يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ اِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِيْ اَعْطَاهُ، وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ

حدیث: 1519

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام ، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 2527 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحدیث: 8916 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت ، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 3347 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 2443 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبری" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 2306 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبری" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 7568

حدیث: 1520

اخرجه ابوعیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 2568 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام ، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 2570 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحدیث: 21393 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت ، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 3349 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 2456 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبری" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 2351

النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يَعْدِلُ بِهٖ فَنَزَلُوْا فَوَضَعُوْا رُؤُوْسَهُمْ، فَقَامَ رَجُلٌ يَتَمَلَّقُنِيْ، وَيَتْلُو اٰيَاتِيْ، وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰى يُقْتَلَ، اَوْ يُفْتَحَ لَهُ، وَالثَّلَاثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ: الشَّيْخُ الزَّانِيْ، وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ، وَالْغَنِيُّ الظَّلُوْمُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں: جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور تین شخص ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے جن تین سے اللہ محبت کرتا ہے (وہ یہ ہیں)

۱) ایسا شخص جو اپنی قوم کے پاس آیا اور ان سے اللہ کے نام پر سوال کیا اور اس نے رشتہ داری کی بناء پر سوال نہیں کیا جو اس کے اور قوم کے درمیان موجود تھی، تو ایک شخص الٹے پاؤں پیچھے ہٹ گیا اور اس شخص کو اس طرح خفیۃً عطیہ دیا کہ کسی دوسرے آدمی کو پتا بھی نہیں چلنے دیا۔

۲) ایسی قوم جو رات بھر سفر کرتی رہی اور جب ان کو نیند کا شدید غلبہ ہوا تو ایک جگہ پر پڑاؤ ڈال کر سو گئے۔ تو ان میں سے ایک شخص کھڑا ہو کر ان پر پہرا دیتا رہا اور میری آیات کی تلاوت کرتا رہا۔

۳) ایسا شخص جو کسی جنگ میں ہو اور دشمن سے مڈبھیڑ ہو جائے اور وہ شکست دے دیں لیکن یہ اپنے قتل ہونے تک یا فتح ہونے تک سینہ تان کر لڑتا رہے۔

اور جن تینوں کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے وہ یہ ہیں:

۱) بوڑھا زانی

۲) متکبر فقیر

۳) ظالم مالدار

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1521۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُخْرِجُ رَجُلٌ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّدَقَةِ حَتّٰى يُفَكَّ عَنْهَا لَحْيَيْ سَبْعِيْنَ شَيْطَانًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث: 1521

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 23012 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 2457 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 7608 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحديث: 1034

✧✧ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی جو چیز بھی صدقہ کرتا ہے وہ اس کو شیطانوں کے ۷۰ قبیلوں سے بچاتی ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1522- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ الْبَزَّازُ، وَالْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالاَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَرَ مِنْ كُلِّ حَائِطٍ بِقِنْوٍ لِلْمَسْجِدِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشَاهِدُهُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر باغ سے مسجد کے لئے (ایک گچھہ حصہ بھیجنے کا) حکم دیا۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اس کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔ (شاہد حدیث درج ذیل ہے)

1523- حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، قَالاَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حِبَّانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا الْوَسْقَ، وَالْوَسْقَيْنِ وَالثَّلاثَةَ، وَالاَرْبَعَةَ وَقَالَ: فِيْ جَادِّ كُلِّ عَشَرَةِ اَوْسُقٍ قِنْوٌ يُوضَعُ لِلْمَسَاكِيْنِ فِي الْمَسْجِدِ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے ایک وسق، دو وسق، تین اور چار میں رخصت عطا فرمائی ہے اور کٹی ہوئی کھجوروں میں ہر دس میں ایک وسق، اسی کی قسم سے مسکینوں کے لئے مسجد میں رکھا جائے گا۔

1524- اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ حَمْدَوَيْهِ الْفَقِيْهُ بِبُخَارٰى، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيْبٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بُجَيْدٍ، اَخِيْ بَنِيْ حَارِثَةَ، اَنَّ جَدَّتَهُ حَدَّثَتْهُ وَهِيَ اُمُّ بُجَيْدٍ، وَكَانَتْ زَعَمَتْ اَنَّهَا مِمَّنْ بَايَعَتْ رَسُوْلَ

حدیث: 1522

اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دار الحرمین' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحدیث: 187

حدیث: 1523

اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری' فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحدیث: 2469

اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دار المامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 1781

حدیث: 1524

اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 27194 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری' فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحدیث: 2473 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبری" طبع مکتبه دار الباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 7539

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ إِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقُوْمُ عَلٰى بَابِىْ فَمَا نَجِدُ لَهُ شَيْئًا أُعْطِيْهِ إِيَّاهُ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنْ لَّمْ تَجِدِىْ شَيْئًا تُعْطِيْهِ إِيَّاهُ إِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيْهِ إِلَيْهِ فِىْ يَدِهٖ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت اُمّ بجید رضی اللہ عنہا (آپ کہا کرتی تھی کہ میں ان عورتوں میں سے ہوں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی) بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! خدا کی قسم: (کئی مرتبہ ایسے ہوتا ہے) کوئی مسکین میرے دروازے پر آ کر سدا دیتا ہے، لیکن میرے پاس اس کو دینے کے لئے کچھ نہیں ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اگر تیرے پاس اس کو دینے کے لئے جلا ہوا کھر ہی ہو تو وہی اس کے ہاتھ میں دے دو۔ (سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاؤ)

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری اور امام مسلم نے اسے نقل نہیں کیا۔

1525- أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّغَانِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَأَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَزْدِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَيْرَتَانِ إِحْدَاهُمَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ، وَالْأُخْرَى يُبْغِضُهَا اللّٰهُ، وَمَخِيْلَتَانِ إِحْدَاهُمَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ، وَالْأُخْرَى يُبْغِضُهَا اللّٰهُ، فَالْغَيْرَةُ فِى الرِّيْبَةِ يُحِبُّهَا اللّٰهُ، وَالْغَيْرَةُ فِىْ غَيْرِ رِيْبَةٍ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ، وَالْمَخِيْلَةُ إِذَا تَصَدَّقَ الرَّجُلُ يُحِبُّهَا اللّٰهُ، وَالْمَخِيْلَةُ مِنَ الْكِبْرِ يُبْغِضُهَا اللّٰهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غیرتیں دو طرح کی ہیں۔ ان میں سے ایک کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور دوسری کو ناپسند۔ اور خود پسندی بھی دو طرح کی ہے ان میں سے ایک کو اللہ پسند کرتا ہے اور دوسری کو ناپسند۔ چنانچہ تہمت کے متعلق غیرت کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ اس کے غیر کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے اور خود پسندی والا شخص جب صدقہ کرے تو اللہ اسے پسند کرتا ہے اور وہ خود پسندی جو تکبر کی بناء پر ہو اس کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔

حدیث: 1525

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2659 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 2558 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1996 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 17436 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 295 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 2478 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 2339 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 14578 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث:1773

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا

1526۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ، اِمْلَاءً بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اسْتَقْرَضْتُ عَبْدِيْ فَلَمْ يُقْرِضْنِيْ، وَشَتَمَنِيْ عَبْدِيْ وَهُوَ لَا يَدْرِيْ يَقُوْلُ: وَادَهْرَاهُ، وَادَهْرَاهُ، وَاَنَا الدَّهْرُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے بندے سے قرضہ مانگا لیکن اس نے مجھے قرضہ نہیں دیا: اور میرا بندہ مجھے گالیاں دیتا ہے لیکن اس کو پتہ نہیں۔ بندہ زمانے کو برا بھلا کہتا ہے حالانکہ زمانہ (کو قائم رکھنے والا) تو میں ہوں۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1527۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ الْغَزَّالُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَنْبَانَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِي الْوَلِيْدِ اَبُوْ عُثْمَانَ، اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَهُ، اَنَّ سُفْيَانَ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ، فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: اَبُوْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ، فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا، قُلْتُ: اَنْشُدُكَ اللّٰهَ بِحَقٍّ، وَحَقٍّ لَمَا حَدَّثْتَنِيْ حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِمْتَهُ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اَفْعَلُ، لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتُهُ وَعَلِمْتُهُ، ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْغَةً، فَمَكَثَ قَلِيْلًا، ثُمَّ اَفَاقَ، فَقَالَ: لَاُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا اَحَدٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُهُ، ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْغَةً اُخْرٰى فَمَكَثَ بِذٰلِكَ، ثُمَّ اَفَاقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ، فَقَالَ: اَفْعَلُ لَاُحَدِّثَنَّكَ بِحَدِيْثٍ حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ مَا

حدیث: 1526

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 7975 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري، في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ه/1970ء، رقم الحديث: 2479 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ه-1984ء، رقم الحديث: 6466

حدیث: 1527

ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ه/1994ء، رقم الحديث: 2382 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري، في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ه/1970ء، رقم الحديث: 2482 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ه/1993ء، رقم الحديث: 408

مَعَنَا اَحَدٌ غَيْرِی وَغَيْرُهُ، ثُمَّ نَشَغَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْغَةً اُخْرٰی، ثُمَّ مَالَ خَارًّا عَلٰی وَجْهِهٖ وَاَسْنَدْتُّهٗ طَوِيلا، ثُمَّ اَفَاقَ، فَقَالَ: حَدَّثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَزَلَ اِلَی الْعِبَادِ لِيَقْضِیَ بَيْنَهُمْ، وَكُلُّ اُمَّةٍ جَاثِيَةٌ، فَاَوَّلُ مَنْ يَّدْعُو بِهٖ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ، وَرَجُلٌ يُقْتَلُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ كَثِيْرُ الْمَالِ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْقَارِءِ: اَلَمْ اُعَلِمْكَ مَا اَنْزَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِیْ؟ قَالَ: بَلٰی يَا رَبِّ، قَالَ: فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا عَلِمْتَ؟ قَالَ: كُنْتُ اَقُومُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ، وَاٰنَاءَ النَّهَارِ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ: كَذَبْتَ، وَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ لَهٗ: كَذَبْتَ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اَرَدْتَّ اَنْ يُّقَالَ فُلَانٌ قَارِءٌ فَقَدْ قِيْلَ، وَيُؤْتٰی بِصَاحِبِ الْمَالِ، فَيَقُوْلُ: اَلَمْ اُوَسِّعْ عَلَيْكَ حَتّٰی لَمْ اَدَعْكَ تَحْتَاجُ اِلٰی اَحَدٍ؟ قَالَ: بَلٰی، قَالَ: فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا اٰتَيْتُكَ؟ قَالَ: كُنْتُ اَصِلُ الرَّحِمَ وَاَتَصَدَّقُ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: كَذَبْتَ، وَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: كَذَبْتَ، وَيَقُوْلُ اللّٰهُ: بَلْ اَرَدْتَّ اَنْ يُّقَالَ فُلَانٌ جَوَادٌ، فَقَدْ قِيْلَ ذٰلِكَ، وَيُؤْتٰی بِالرَّجُلِ الَّذِیْ قُتِلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقَالُ لَهٗ: فِيمَ قُتِلْتَ؟ فَيَقُوْلُ: اُمِرْتُ بِالْجِهَادِ فِیْ سَبِيْلِكَ فَقَاتَلْتُ حَتّٰی قُتِلْتُ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: كَذَبْتَ، وَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ لَهٗ: كَذَبْتَ، وَيَقُوْلُ اللّٰهُ: بَلْ اَرَدْتَّ اَنْ يُّقَالَ فُلَانٌ جَرِیءٌ" فَقَدْ قِيْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی رُكْبَتِیْ، فَقَالَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اُولٰئِكَ الثَّلَاثَةُ اَوَّلُ خَلْقِ اللّٰهِ تُسَعَّرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا، وَالْوَلِيْدُ بْنُ اَبِی الْوَلِيْدِ الْعُذْرِیُّ شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ لَمْ يَحْتَجَّ بِهِ الشَّيْخَانِ، وَقَدِ اتَّفَقَا جَمِيْعًا عَلٰی شَوَاهِدِ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِغَيْرِ هٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ مدینہ میں داخل ہوئے تو انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے اردگرد بہت سارے لوگ جمع ہیں۔ انہوں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں: میں ان کے قریب ہوا، اوران کے پاس جا کر بیٹھ گیا، وہ لوگوں کو حدیثیں سنا رہے تھے۔ جب وہ حدیثیں سنا کر فارغ ہوئے اور لوگ چلے گئے، تو میں نے کہا: میں تم سے اور کوئی چیز طلب نہیں کرتا سوائے اس کے کہ تم مجھے کوئی ایسی بات سناؤ جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سمجھی اور سیکھی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بولے: میں بھی صرف ایک حدیث سنانا چاہتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتائی ہے۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کافی دیر تک سسکیاں بھرتے رہے حتیٰ کہ بے ہوش ہو گئے۔ پھر جب ان کو افاقہ ہوا، تو کہنے لگے: میں تمہیں وہ حدیث بیان کرتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتائی ہے (ایک مرتبہ) میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس گھر میں تھے، میرے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ تیسرا کوئی آدمی ہمارے پاس نہ تھا پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سسکیاں بھرنے لگے پھر آپ گر پڑے اور میں نے آپ کو بہت دیر تک سہارا دیئے رکھا پھر جب افاقہ ہوا: تو فرمانے لگے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلے کرنے کے لیے ان کی طرف نزول فرمائے گا، جبکہ سب امتیں انگلیوں کے بل کھڑی ہوں گی تو سب سے پہلے جن کو طلب فرمائے گا (ان میں سے ایک) وہ شخص ہوگا جس نے قرآن حفظ کیا (اور ایک ایسا شخص ہوگا) جو جہاد فی سبیل اللہ کرتا رہا (اور ایک ایسا شخص ہوگا) جو بہت زیادہ مال ودولت والا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ قاری قرآن سے پوچھے گا: کیا میں نے تجھے

وہ نہیں سکھایا تھا جو میں نے اپنے رسول پر نازل کیا؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں اے میرے رب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے اپنے علم پر کیا عمل کیا؟ وہ جواب دے گا: میں دن رات اسی کی تلاوت میں مشغول رہا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹا ہے۔ اور فرشتے کہیں گے: تو جھوٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تیرا تو یہ ارادہ تھا کہ تیرے بارے میں کہا جائے کہ ''فلاں شخص قاری ہے'' وہ کہہ لیا گیا ہے۔ پھر مالدار کو لایا جائے گا، اس کو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے اتنی دولت نہیں دی تھی کہ تجھے کسی انسان کا محتاج نہیں رہنے دیا؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جو کچھ میں نے تجھے دیا تھا تو نے اس میں (میری رضا کے لئے) کیا عمل کیا؟ وہ جواب دے گا: میں صلہ رحمی کرتا رہا اور صدقہ کرتا رہا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹا ہے اور فرشتے کہیں گے: تو جھوٹا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا: بلکہ تیری نیت تو یہ تھی (کہ تیرے بارے میں) کہا جائے ''فلاں شخص سخی ہے'' سو وہ کہہ لیا گیا۔ پھر اس شخص کو لایا جائے گا جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتا رہا یہاں تک کہ شہید ہو گیا، اس کو کہا جائے گا: تو کیوں قتل ہوا؟ وہ جواب دے گا: تو نے اپنے راستے میں جہاد کا حکم دیا تھا، میں جہاد کرتا رہا یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹا ہے اور فرشتے اس کو کہیں گے: تو جھوٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: بلکہ تیری نیت تو یہ تھی (کہ تیرے بارے میں) کہا جائے ''فلاں شخص بہت بہادر ہے'' سو وہ کہہ لیا گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھٹنوں پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اللہ کی مخلوق میں سب سے پہلے یہ تین لوگ ہوں گے جن کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا اور ولید بن ابی ولید عذری اہل شام کے شیخ ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی روایات نقل نہیں کیں۔ حالانکہ دونوں نے اس حدیث کی شاہد حدیث نقل کی ہیں۔ تاہم انکی سند کچھ مختلف ہے۔

1528۔ اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْحُسَیْنِ الْقَاضِیْ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جُوَیْرِیَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: وَاللّٰہِ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهٖ دِیْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا اَمَةً، اِلَّا بَغْلَتَهُ وَسِلَاحَهُ، وَاَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ، وَقَدْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِیُّ

✧✧ حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: خدا کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے وفات کے وقت کوئی درہم و دینار اور کوئی لونڈی اور غلام (وراثت میں) نہیں چھوڑے۔ سوائے آپ کے ایک خچر اور ہتھیار کے اور کچھ زمین چھوڑی، وہ بھی صدقہ تھی۔

❖❖ یہ حدیث صحیح ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل کیا ہے۔

حدیث: 1528

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر یمامه بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 2755 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 2489 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث: 511

1529- اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِ دَارِهِ ثُمَّ قَالَ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رُوْمَةَ لَمْ يَكُنْ يَشْرَبُ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا بِثَمَنٍ فَابْتَعْتُهَا مِنْ مَالِي فَجَعَلْتُهَا لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيْرِ وَابْنِ السَّبِيْلِ قَالُوْا نَعَمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کرلیا گیا، تو آپ اپنے مکان کے اوپر چڑھ کر اونچے ہو کر یہ کہنے لگے: میں تمہیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔ کیا تم جانتے ہو؟ کہ رومہ (نامی کنویں) سے کوئی شخص پیسوں کے بغیر پانی نہیں پی سکتا تھا، میں نے اپنے مال سے اس کو خرید کر ہر غنی اور محتاج اور مسافروں کے لئے وقف کیا تھا؟ سب نے کہا: جی ہاں۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1530- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ بْنِ خَلَفِ بْنِ مَخْلَدٍ، عَنْ مَالِكٍ، وَاَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي نَصْرٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَاضِي، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، فِيمَا قَرَاَ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّهُ قَالَ: خَرَجَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ، فَحَضَرَتْ اُمَّ سَعْدٍ

حدیث: 1529

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3699 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 3608 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 6916 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 2491 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 6437 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 11714 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث: 1170

حدیث: 1530

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 3650 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "الموطا" طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی) رقم الحدیث: 1450 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 3354 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 2500 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 6477 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 12412 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث:5523

الْوَفَاةُ فَقِيلَ لَهَا: اَوْصِى، قَالَتْ: فِيمَا اُوصِى؟ اِنَّمَا الْمَالُ مَالُ سَعْدٍ، فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ يَّقْدَمَ سَعْدٌ، فَلَمَّا قَدِمَ سَعْدٌ ذُكِرَ لَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ يَنْفَعُهَا اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ سَعْدٌ: حَائِطُ كَذَا وَكَذَا صَدَقَةٌ عَنْهَا، الْحَائِطُ قَدْ سَمَّاهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ

✧✧ سعید بن عمرو بن شرجیل بن سعد بن عبادا پنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ میں تھے کہ اُمّ سعد رضی اللہ عنہا کی وفات کا وقت آ گیا، ان سے کہا گیا کہ تم کوئی وصیت کرو۔ انہوں نے جواب دیا: میں کس چیز کی وصیت کروں؟ مال تو سارے کا سارا سعد کا ہے۔ پھر وہ سعد کے واپس آنے سے پہلے ہی انتقال کر گئیں۔ جب سعد واپس آئے تو ان کو یہ بات بتائی گئی۔ تو انہوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں ان کی طرف سے کوئی صدقہ کروں تو ان کو کوئی فائدہ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، سعد نے کہا: فلاں فلاں باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر صحیح حدیث اس کی شاہد ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

1531- حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمَّهُ تُوُفِّيَتْ اَفَيَنْفَعُهَا اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاِنَّ لِي مَخْرَفًا، وَاُشْهِدُكَ اَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا

✧✧ حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ان کی والدہ فوت ہوگئی ہیں، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا ان کو کوئی فائدہ پہنچے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ اس نے کہا: میرا ایک باغ ہے میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے وہ ان کی طرف سے صدقہ کر دیا۔

حدیث: 1531

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحيحه" (طبع ثالث) دارا بن كثير' يمامه' بيروت' لبنان' 1407ھ 1987ء' رقم الحديث: 2618 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2882 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی' فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 669 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 3655 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 3504 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری' فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت' لبنان' 1390ھ/ 1970ء' رقم الحديث: 2502 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 6482 اخرجه ابويعلىٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 2515 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/ 1983ء' رقم الحديث: 11630

کِتَابُ الصَّوْمِ

روزوں کا بیان

1532- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، وَحدثنا اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، وَاَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ، وَمَرَدَةُ الْجِنِّ، وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ، فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجِنَانِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَنَادٰى مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ، وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو سرکش شیاطین اور جنات کو باندھ دیا جاتا ہے۔ دوزخ کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا ہے پھر ان میں سے کوئی کھولا نہیں جاتا۔ اور جنت کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے اور ان میں سے کسی کو بند نہیں کیا جاتا۔ اور ایک نداء دینے والا یوں نداء دیتا ہے ''اے بھلائی سے بھاگنے والے! متوجہ ہو اور اے برائی سے بھاگنے والے! تو رُک جا، اور اللہ کے لئے ان کو جہنم سے رہا کر دیا جاتا ہے''۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا

1533- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ بِبَغْدَادَ، قَالَ: قُرِئَ عَلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيِّ، وَاَنَا اَسْمَعُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ يَعْقُوْبَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا نَصْرٍ

حدیث: 1532

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 682 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1642 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1883 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 3435 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 8284

الْهِلَالِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ، قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِي يَعْقُوْبَ هٰذَا الَّذِي كَانَ شُعْبَةُ إِذَا حَدَّثَ عَنْهُ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِي سَيِّدُ بَنِي تَمِيْمٍ، وَاَبُوْ نَصْرٍ الْهِلَالِيُّ هُوَ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَدَوِيُّ، وَلَا اَعْلَمُ لَهُ رَاوِيًا عَنْ شُعْبَةَ غَيْرَ عَبْدِ الصَّمَدِ وَهُوَ ثِقَةٌ مَأْمُوْنٌ

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے کسی عمل کی رہنمائی کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا روزے رکھا کرو کیونکہ (اورکوئی عبادت اس کے) برابر نہیں ہے۔

✤✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا اور محمد بن ابویعقوب وہ راوی ہیں کہ حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ جب ان سے حدیث بیان کرتے ہیں: تو یوں کہتے ہیں: ''مجھے یہ حدیث بنی تمیم کے سردار نے بیان کی ہے''۔ اور ابونصر ہلالی جو ہیں یہ حمید بن ہلال عدوی ہیں۔ اور یہ حدیث شعبہ سے روایت کرنے والا عبدالصمد کے علاوہ اور کوئی راوی مجھے معلوم نہیں اور وہ ثقہ ہیں، مامون ہیں۔

1534- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، إِمْلَاءً، حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَطَّارُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ اَبِي سَلَامٍ، عَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ اَوْحَى إِلٰى يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ يَعْمَلَ بِهِنَّ، وَيَأْمُرَ بَنِي إِسْرَائِيلَ اَنْ يَعْمَلُوْا بِهِنَّ، وَكَاَنَّهُ اَبْطَاَ بِهِنَّ، فَاَتَاهُ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ اَمَرَكَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ تَعْمَلَ بِهِنَّ، وَتَأْمُرَ بَنِي إِسْرَائِيلَ اَنْ يَعْمَلُوْا بِهِنَّ، فَإِمَّا اَنْ

حديث: 1533

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 2220 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 3420 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1893 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 2530

حديث: 1534

اخرجه ابو عيسى الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 2863 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 17209 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 483 اخرجه ابويعلى الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 1571 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 3427 اخرجه ابوداؤد الطيالسى فى "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 1161

تُخْبِرَهُمْ، وَإِمَّا اَنْ اُخْبِرَهُمْ، قَالَ: يَا اَخِيْ لا تَفْعَلْ فَإِنِّيْ اَخَافُ اِنْ سَبَقْتَنِيْ بِهِنَّ اَنْ يُّخْسَفَ بِيْ وَأُعَذَّبَ، قَالَ: فَجَمَعَ بَنِيْ اِسْرَائِيلَ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ حَتّٰى امْتَلَا الْمَسْجِدُ، وَقَعَدُوا عَلَى الشُّرُفَاتِ ثُمَّ خَطَبَهُمْ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ اَوْحَى اِلَيَّ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ اَعْمَلَ بِهِنَّ، وآمُرَ بَنِيْ اِسْرَائِيلَ اَنْ يَّعْمَلُوْا بِهِنَّ اُولاهُنَّ اَنْ لا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا، فَاِنَّ مَثَلَ مَنْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرٰى عَبْدًا مِّنْ خَالِصِ مَالِهِ بِذَهَبٍ، اَوْ وَرِقٍ، ثُمَّ اَسْكَنَهُ دَارًا، فَقَالَ: اعْمَلْ، وَارْفَعْ، اِلَيَّ فَجَعَلَ يَعْمَلُ وَيَرْفَعُ اِلٰى غَيْرِ سَيِّدِهِ، فَاَيُّكُمْ يَرْضٰى اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدُهُ كَذٰلِكَ، فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَكُمْ وَرَزَقَكُمْ فَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَاِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلَاةِ فَلَا تَلْتَفِتُوا، فَاِنَّ اللّٰهَ يُقْبِلُ بِوَجْهِهِ اِلٰى وَجْهِ عَبْدِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ، وَاٰمُرُكُمْ بِالصِّيَامِ وَمَثَلُ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ فِيْ عِصَابَةٍ مَعَهُ صُرَّةُ مِسْكٍ، كُلُّهُمْ يُحِبُّ اَنْ يَّجِدَ رِيْحَهَا، وَاِنَّ رِيْحَ الصِّيَامِ كَرِيْحِ الْمِسْكِ، وَاٰمُرُكُمْ بِالصَّدَقَةِ وَمَثَلُ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَسَرَهُ الْعَدُوُّ، فَاَوْثَقُوْا يَدَهُ اِلٰى عُنُقِهِ وَقَرَّبُوْهُ لِيَضْرِبُوا عُنُقَهُ فَجَعَلَ، يَقُوْلُ: هَلْ لَكُمْ اَنْ اَفْدِيَ نَفْسِيْ مِنْكُمْ، وَجَعَلَ يُعْطِي الْقَلِيلَ، وَالْكَثِيْرَ حَتّٰى فَدٰى نَفْسَهُ، وَاٰمُرُكُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ كَثِيْرًا، وَمَثَلُ ذِكْرِ اللّٰهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ طَلَبَهُ الْعَدُوُّ سِرَاعًا فِيْ اَثَرِهِ حَتّٰى اَتٰى حِصْنًا حَصِينًا، فَاَحْرَزَ نَفْسَهُ فِيْهِ، وَكَذٰلِكَ الْعَبْدُ لا يَنْجُو مِنَ الشَّيْطَانِ اِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ وقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَنَا اٰمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اَمَرَنِي اللّٰهُ بِهِنَّ: الْجَمَاعَةُ، وَالسَّمْعُ، وَالطَّاعَةُ، وَالْهِجْرَةُ، وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَمَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ، اَوْ مِنْ رَأْسِهِ اِلَّا اَنْ يُّرَاجِعَ، وَمَنِ ادَّعٰى دَعْوٰى جَاهِلِيَّةً فَهُوَ مِنْ جُثَاءِ جَهَنَّمَ، قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰى، قَالَ: وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰى، وَيُدْعٰى بِدَعْوَى اللّٰهِ الَّتِيْ سَمَّاكُمْ بِهَا الْمُؤْمِنِيْنَ، الْمُسْلِمِيْنَ عِبَادَ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کی طرف ۵ کلمات وحی کیے تا کہ ان پر عمل کیا جائے اور بنی اسرائیل کو اس پر عمل کرنے کا حکم دے۔ لیکن انہوں نے ان پر عمل کرنے میں سستی کی۔ ان کے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے اور کہا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں پانچ کلمات پر عمل کرنے کا حکم دیا تھا اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دیا۔ اب یا تو آپ ان کو خبر دے دیں یا میں دیتا ہوں۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے جواب دیا: اے بھائی! ایسا مت کرو کیونکہ اگر آپ ان میں مجھ سے سبقت لے گئے تو مجھے خوف ہے کہ مجھے عذاب دیا جائے گا۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: پھر حضرت یحییٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس میں جمع کیا یہاں تک کہ ساری مسجد بھر گئی اور لوگ میناروں پر چڑھ گئے، پھر انہوں نے بنی اسرائیل کو خطبہ دیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری طرف پانچ کلمات وحی کیے ہیں تا کہ میں ان پر عمل کروں اور بنی اسرائیل کو ان پر عمل کرنے کا حکم دوں۔

ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے اپنے خالص سونے اور چاندی کے مال سے غلام خریدا: پھر اس کو ایک گھر میں ٹھہرایا اور کہا: تم عمل کر کے میرے قریب آتے رہو لیکن وہ شخص اپنے آقا کو چھوڑ کر کسی اور کے لئے عمل کرے اور اس کے قریب ہوتا رہے۔ تو تم میں

سے کون شخص یہ بات پسند کرتا ہے کہ اس کا غلام ایسا ہو؟ اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہیں رزق دیا، اس لئے تم اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ۔ اور جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو ادھر ادھر متوجہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی طرف اس وقت تک متوجہ رہتا ہے، جب تک آدمی خود اپنی توجہ نہ ہٹائے

اور اللہ تعالیٰ نے تجھے روزے کا حکم دیا ہے اور اس کی مثال اس جیسی ہے کہ کوئی شخص لوگوں کی ایک جماعت میں ہو، اس کے پاس مشک کی ایک تھیلی ہو اور سب لوگ اس کی خوشبو حاصل کرنے کی آرزو رکھتے ہوں اور روزے کی خوشبو مشک کی خوشبو جیسی ہے۔

اور اس نے تمہیں صدقہ کا حکم دیا ہے اور اس کی مثال ایسے ہے جیسے کہ کسی شخص کو دشمن پکڑ لیں اور اس کے ہاتھ گردن پر باندھ دیں اور بالکل اس کی گردن مارنے ہی لگے ہوں کہ وہ کہنے لگ جائے: کیا تمہارے پاس یہ گنجائش ہے کہ میں تمہیں جان کا کوئی فدیہ دے دوں پھر وہ چھوٹی بڑی سب چیزیں دینا شروع کر دے یہاں تک کہ اس کی جان کا فدیہ ہو جائے۔

اور اللہ نے تمہیں حکم دیا کہ اس کا کثرت سے ذکر کرو۔ اور اللہ کے ذکر کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کسی شخص کو اس کا دشمن ڈھونڈتے ہوئے اس کے قدموں کے نشانات پر بہت تیزی سے آ رہا ہو یہاں تک کہ وہ ایک مضبوط قلعے میں پہنچ جائے اور اپنی جان بچائے۔ اسی طرح بندہ اللہ کے ذکر کے ساتھ ہی شیطان سے بچ سکتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور میں بھی تمہیں ۵ چیزوں کا حکم دیتا ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے بھی حکم دیا ہے: (۱) جماعت (۲) غور سے سننا (۳) فرمانبرداری (۴) ہجرت (۵) جہاد فی سبیل اللہ۔

1535۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّبَّاسُ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهٖ دَعْوَةً، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ اِسْحَاقُ هٰذَا اِنْ كَانَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى زَائِدَةَ فَقَدْ خَرَّجَ عَنْهُ مُسْلِمٌ، وَاِنْ كَانَ ابْنَ اَبِيْ فَرْوَةَ فَاِنَّهُمَا لَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ دار کی افطاری کی دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ

''اے اللہ! میں تجھ سے تیری اس رحمت کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جو ہر شے تک وسیع ہے کہ تو میرے گناہوں کو معاف کر دے''

❖❖ یہ اسحاق اگر عبداللہ کے بیٹے زائدہ کے غلام ہیں تو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی روایات نقل کی ہیں اور اگر یہ ابوفروہ کے بیٹے ہیں: تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی روایات نقل نہیں کیں۔

1536- اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَامِدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَطِيبُ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، اَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ سَالِمٍ الْمُقَفَّعُ، قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقْبِضُ عَلٰى لِحْيَتِهِ فَيَقْطَعُ مَا زَادَ عَلَى الْكَفِّ، وَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ: ذَهَبَ الظَّمَاُ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ، وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، فَقَدِ احْتَجَّا بِالْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ وَمَرْوَانَ بْنِ الْمُقَنَّعِ

✧✧ مروان بن سالم المقنع فرماتے ہیں: میں نے حضرت (عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے، وہ اپنی داڑھی کو مٹھی میں لیتے اور جو ہتھیلی سے زیادہ ہوتی اس کو کاٹ دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افطاری کے وقت یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

ذَهَبَ الظَّمَاُ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ، وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

''پیاس ختم ہوگئی، رگیں تر ہوگئیں اور اجر ثابت ہوگیا۔ ان شاءاللہ تعالیٰ''

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے حسین بن واقد اور مروان بن المقنع کی روایات نقل کی ہیں۔

1537- اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ نُجَيْدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُورٍ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا مَعَنِ ابْنِ مُحَمَّدٍ الْغِفَارِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ مِثْلُ الصَّائِمِ الصَّابِرِ

حدیث: 1536

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2357 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ / 1991ء رقم الحدیث: 3329 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ / 1994ء رقم الحدیث: 7922

حدیث: 1537

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2486 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1764 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 2024 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 7793 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 315 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1898 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 8301 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 6582 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 6492 اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة بیروت لبنان 1407ھ/ 1986ء رقم الحدیث: 264

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت معن بن محمد الغفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھا کر شکر ادا کرنے والا صابر روزہ دار کی طرح (ثواب پاتا) ہے۔

✥ یہ حدیث امام بخاری علیہ الرحمۃ وامام مسلم علیہ الرحمۃ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1538- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، قَالَ: قُرِءَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ، اَخْبَرَكَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا فِيْ رَمَضَانَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ صَامَ، وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ، وَافْتَدٰى بِطَعَامِ مِسْكِيْنٍ حَتّٰى نَزَلَتِ الْآيَةُ: فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ الْآيَةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

✧✧ حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم میں سے جس کا دل چاہتا روزہ رکھ لیتا اور جس کا دل چاہتا روزہ نہ رکھتا اور ایک مسکین کا کھانا صدقہ کر دیتا، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوگئی

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ

تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے۔ (کنز الایمان امام احمد رضا)

✥ یہ حدیث امام بخاری علیہ الرحمۃ اور امام مسلم علیہ الرحمۃ کے معیا کے مطابق صحیح ہے۔

1539- اَخْبَرَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبِ بْنِ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ رَوَّادٍ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ جَعَلَ الْاَهِلَّةَ مَوَاقِيْتَ، فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا، وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا، فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهُ، وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْاَشْهُرَ لَا تَزِيْدُ عَلٰى ثَلَاثِيْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِهِمَا، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ رَوَّادٍ عَابِدٌ مُجْتَهِدٌ

حدیث: 1538

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 3624 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 1903 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دار الباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 7685 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث:6302

حدیث: 1539

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 1906 اخرجه ابوبكر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت لبنان' (طبع ثانی) 1403ھ' رقم الحديث:7306 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دار الباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 7720

شَرِيفُ الْبَيْتِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے چاند کو اوقات جاننے کا ذریعہ بنایا ہے۔ اس لیے اسی کو دیکھ کر روزہ رکھو اور اسی کو دیکھ کر روزے ختم کرو اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو اس کی مقدار پوری کرو اور یہ بات یاد رکھو کہ مہینہ 30 سے زیادہ دنوں کا نہیں ہوتا۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا اور عبدالعزیز بن ابی رواد عبادت گزار، مجتہد اور شریف گھرانے کے آدمی ہیں۔

1540۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، اَخْبَرَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَفَّظُ مِنْ هِلَالِ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ، ثُمَّ يَصُوْمُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ، فَاِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا، ثُمَّ صَامَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، فَقَدْ حَدَّثَ ابْنُ وَهْبٍ، وَغَيْرُهُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ ماہِ شعبان کا اہتمام کیا کرتے تھے پھر ماہِ رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے تھے اور اگر مطلع ابر آلود ہوتا تو شعبان کے تیس دن پورے کر کے روزہ رکھنا شروع کرتے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور ابنِ وہب اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے معاویہ بن صالح سے احادیث روایت کی ہیں۔

1541۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِیءٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ

حدیث: 1540

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 2325 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحدیث: 25202 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 3444 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 1910 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 7728 اخرجه ابن راهویه الحنظلی فی "مسنده" طبع مکتبه الایمان، مدینه منوره، (طبع اول) 1412ھ/1991ء، رقم الحدیث: 1675

حدیث: 1341

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 2342 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی، بیروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحدیث: 1691 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 3447 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 7767

سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: تَرَائَى النَّاسُ الْهِلَالَ، فَاَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّيْ رَاَيْتُهُ فَصَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَمَرَ النَّاسَ بِالصِّيَامِ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت (عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: لوگ چاند دیکھا کرتے تھے اور پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتاتے کہ میں نے چاند دیکھا ہے۔ تو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی روزہ رکھتے اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیتے۔

✣•✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1542- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الاَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمَلَائِيِّ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ صَلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَمَرَ بِشَاةٍ مُصَلِّيَةٍ فَقَالَ كُلُوْا فَتَنَحّٰى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ اِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ يَوْمَ الشَّكِّ فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت صلہ بن زفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے، انہوں نے ایک بھنی ہوئی بکری منگوائی اور فرمایا: کھاؤ، تو بعض لوگوں نے روزے کا عذر پیش کرتے ہوئے اس کو کھانے سے گریز کیا، حضرت عمار رضی اللہ عنہ بولے: جس شخص نے یومِ شک کا روزہ رکھا، اس نے ابوالقاسم (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی۔

✣•✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1543- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْبَخْتَرِيِّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّيْ رَاَيْتُ الْهِلَالَ يَعْنِيْ هِلَالَ رَمَضَانَ، فَقَالَ: اَتَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: يَا بِلَالُ اَذِّنْ فِي النَّاسِ اَنْ يَّصُوْمُوا

حدیث: 1542

اخرجه ابو عيسى الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 686 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ه 1986ء رقم الحديث: 2188 اخرجه ابومحمد الدارمى فى "سننه" طبع دارالكتاب العربى بيروت لبنان 1407ه 1987ء رقم الحديث: 1682 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ه/1993ء رقم الحديث: 3585 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى بيروت لبنان 1390ه/1970ء رقم الحديث: 1914 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 2498 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 7741

غَدًا، تَابَعَهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ

أما حديث الثوری

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک دیہاتی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا: میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتے ہوئے یہ بات کہتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ محمد اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

❖ یہ حدیث سماک بن حرب سے روایت کرنے میں سفیان ثوری اور حماد بن سلمہ نے زائدہ کی متابعت کی ہے۔

ثوری کی حدیث:

1544۔ فَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ لَيْلَةَ هِلالِ رَمَضَانَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ الْهِلالَ، فَقَالَ: اَتَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَنَادِ فِي النَّاسِ اَنْ يَّصُوْمُوا

وَهٰكَذَا رَوَاهُ الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک دیہاتی رمضان کی چاند رات میں آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے چاند دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ گواہی دیتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: لوگوں میں یہ منادی کر دو کہ کل روزہ رکھیں۔

فضل بن موسیٰ کی ثوری سے روایت:

1545۔ اَخْبَرَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ حَلِيْمٍ اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ اَنْبَاَ عَبْدَانُ اَنْبَاَ الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عباس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ لَيْلَةَ هِلَالِ رَمَضَانَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ رَاَيْتُ الْهِلَالَ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَنَادٰى اَنْ يَّصُوْمُوْا

وَاَمَّا حَدِيْثُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ

حدیث: **1543**

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2340 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 691 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 1692 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 2423 ذکره ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/ 1994ء رقم الحدیث: 7762 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1652

✧✧ فضل بن موسیٰ، سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے سماک بن حرب کے واسطے سے عکرمہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک دیہاتی ماہِ رمضان کی چاندرات میں آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے چاند دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا: جی ہاں! آپ علیہ السلام نے فرمایا: تو اعلان کر دو کہ لوگ روزہ رکھیں۔

حماد بن سلمہ کی حدیث:

1546- فَاَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ الدَّارِمِيِّ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُمْ شَكُّوْا فِيْ هِلَالِ رَمَضَانَ، فَاَرَادُوا اَنْ لَا يَقُوْمُوا وَلَا يَصُوْمُوا، فَجَآءَ اَعْرَابِيٌّ مِّنَ الْحَرَّةِ فَشَهِدَ اَنَّهُ رَاَى الْهِلَالَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا اَنْ يَّقُوْمُوا وَيَصُوْمُوا قَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِاَحَادِيْثِ عِكْرِمَةَ، وَاحْتَجَّ مُسْلِمٌ بِاَحَادِيْثِ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ وَّحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، وَهٰذَا الْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: لوگوں کو ماہِ رمضان کے چاند میں شک ہوا، انہوں نے یہ ارادہ کر لیا کہ وہ نہ تراویح پڑھیں گے اور نہ کل روزہ رکھیں گے۔ پھر "حرہ" سے ایک دیہاتی آیا اور اس نے گواہی دی کہ اس نے چاند دیکھ لیا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ تراویح پڑھیں اور (کل) روزہ رکھیں۔

✤ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عکرمہ کی احادیث نقل کی ہیں اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے سماک بن حرب اور حماد بن سلمہ کی روایات نقل کی ہیں۔ اور یہ حدیث بھی صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کو نقل نہیں کیا ہے۔

1547- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفٍ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عِكْرِمَةَ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ مِنْ رَمَضَانَ وَهُوَ يَاْكُلُ، فَقَالَ: اُدْنُ فَكُلْ، قُلْتُ: اِنِّيْ صَائِمٌ، قَالَ: وَاللّٰهِ لَتَدْنُوَنَّ، قُلْتُ: فَحَدِّثْنِيْ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَسْتَقْبِلُوا الشَّهْرَ اسْتِقْبَالًا، صُوْمُوا لِرُؤْيَتِهٖ، وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ، فَاِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ، وَبَيْنَ مَنْظَرِهٖ سَحَابَةٌ، اَوْ قَتَرَةٌ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا

حدیث: 1547

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه· حلب· شام· 1406ھ· 1986ء· رقم الحديث: 2189 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله· بيروت· لبنان· 1414ھ/ 1993ء· رقم الحديث: 3590 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری· فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی· بيروت· لبنان· 1390ھ/ 1970ء· رقم الحديث: 1912 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه· بيروت· لبنان· 1411ھ/ 1991ء· رقم الحديث: 2499 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز· مكه مكرمه· سعودی عرب 1414ھ/ 1994ء· رقم الحديث: 7736

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ

✧✧ حضرت سماک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں عکرمہ رضی اللہ عنہ کے پاس اُس دن گیا جس دن کے بارے میں شک تھا کہ رمضان شروع ہوا ہے یا نہیں۔ تو حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کھانا کھا رہے تھے، انہوں نے مجھے کہا: قریب آیئے اور کھانا کھایئے۔ میں نے کہا: میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم! تم ضرور قریب آؤ گے (اور کھانا کھاؤ گے) میں نے کہا: (تو پھر مجھے اس بارے میں کوئی) حدیث سنایئے! حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہینے کو (یونہی اپنی مرضی سے) شروع نہ کرو (بلکہ) چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر روزے ختم کرو اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو اس (مہینے) کے تیس دن پورے کرو۔

✣✣ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری اور امام مسلم نے اس کو ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

1548- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحْصُوا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رمضان المبارک کے لئے شعبان کے چاند (کی تاریخوں) کو شمار کرو۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1549- حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيْهُ فِيْ اٰخَرِيْنَ مِنْ مَّشَايِخِنَا، قَالَ اَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا اِمَامُ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ عَصْرِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ اَسْكَنَهُ اللّٰهُ جَنَّتَهٗ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ الْبَغْدَادِيُّ بِالْفُسْطَاطِ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْفَجْرُ فَجْرَانِ: فَاَمَّا الْاَوَّلُ فَاِنَّهٗ لَا يُحَرِّمُ الطَّعَامَ، وَلَا يُحِلُّ الصَّلَاةَ، وَاَمَّا الثَّانِيْ فَاِنَّهٗ يُحَرِّمُ الطَّعَامَ، وَيُحِلُّ الصَّلَاةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشَاهِدُهٗ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: فجر دو طرح کی ہے۔ پہلی فجر کھانا حرام نہیں کرتی اور نمازِ (فجر) حلال نہیں کرتی اور دوسری فجر کھانا حرام اور نماز (فجر) حلال کر دیتی ہے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، اور درج ذیل حدیث مذکورہ

حدیث: 1548

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 687 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 7729

حدیث: 1549

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1927 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 7793

حدیث کے لئے شاہد ہے۔

1550- مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَغُرَّنَّكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ، وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ لِعَمُوْدِ الصُّبْحِ حَتّٰى يَسْتَطِيرَ

✧✧ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں بلال کی اذان اور افق پر پھیلی عمودی سفیدی دھوکے میں نہ ڈالے۔ یہاں تک کہ یہ پھیل جائے۔

1551- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَعِيْنُوا بِطَعَامِ السَّحَرِ عَلٰى صِيَامِ النَّهَارِ، وَبِقَيْلُوْلَةِ النَّهَارِ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ
زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، وَسَلَمَةُ بْنُ وَهْرَامٍ لَيْسَا بِالْمَتْرُوْكَيْنِ اللَّذَيْنِ لَا يُحْتَجُّ بِهِمَا، لٰكِنَّ الشَّيْخَيْنِ لَمْ يُخَرِّجَا عَنْهُمَا وَهٰذَا مِنْ غُرَرِ الْحَدِيْثِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سحری کے کھا کر دن کے روزہ پر اور دن کا قیلولہ کر کے رات کے قیام پر مدد لو۔

❖ زمعہ بن صالح اور سلمہ بن وھرام ایسے متروک نہیں ہیں کہ ان کی روایات نقل ہی نہ کی جائیں لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے ان

حدیث: 1550

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1094 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 2171 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 20161 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 1929 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 2481 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 1662 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث:6981 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث:897

حدیث: 1551

اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث:1693 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 1939 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث:11625 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت لبنان' (طبع ثاني) 1403ھ' رقم الحديث:7603

کی روایات نقل نہیں کیں۔حالانکہ اس باب میں یہ حدیث بہت واضح البیان ہے۔

1552- حَدَّثَنَا اَبُو النَّضرِ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا سَمِعَ اَحَدُكُمُ النِّدَاءَ وَالْإِنَاءُ عَلٰى يَدِهٖ فَلَا يَضَعْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهٗ مِنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی اذان سنے اور اس وقت برتن اس کے ہاتھ میں ہوتو وہ اس کو نہ رکھے یہاں تک کہ اپنی حاجت کو پورا کر لے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1553- اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْآدَمِيُّ الْمُقْرِءُ بِبَغْدَادَ، وَبَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُو قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، وَحدثنا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ وَّاللَّفْظُ لَهٗ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِیْ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ وَهُوَ الْمُعَلِّمُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِیْ كَثِيرٍ، اَنَّ اَبَا عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيَّ، حَدَّثَهٗ اَنَّ يَعِيشَ بْنَ الْوَلِيدِ حَدَّثَهٗ، اَنَّ مَعْدَانَ بْنَ اَبِیْ طَلْحَةَ، حَدَّثَهٗ، اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَهٗ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَاءَ فَاَفْطَرَ، فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ فِیْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ، فَقَالَ: صَدَقَ، اَنَا صَبَبْتُ لَهٗ وَضُوءَهٗ

حدیث: 1552

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث:2350 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 9468 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 7809

حدیث: 1553

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2381 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 87 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحديث: 1728 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 21748 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 1097 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 1956 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 3120 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 654 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحديث: 3702

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ لِخِلَافٍ بَيْنَ اَصْحَابِ عَبْدِ الصَّمَدِ فِيْهِ، قَالَ بَعْضُهُمْ: عَنْ يَعِيْشَ بْنِ الْوَلِيْدِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مَعْدَانَ، وَهٰذَا وَهْمٌ عَنْ قَائِلِهِ، فَقَدْ رَوَاهُ حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، وَهِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَلَى الاسْتِقَامَةِ

أما حديث حرب بن شداد

✧✧ حضرت معدان بن ابوطلحہ رضی اللہ عنہ' ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی، اس کے بعد روزہ ختم کر دیا۔ پھر میں جامع مسجد دمشق میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا تو یہ بات ان سے ذکر کی تو انہوں نے جواباً کہا: (ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے) سچ کہا ہے۔ (کیونکہ) اس وقت پانی میں نے ہی بہایا تھا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اوران کی اس حدیث کو نقل نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ عبدالصمد کے شاگردوں کا اس کی سند میں اختلاف ہے۔ بعض نے اس کی سند یعیش بن ولید پھر ان کے والد کے واسطے سے معدان کے واسطے سے بیان کی ہے۔ اور یہ اس کے قائل کا وہم ہے کیونکہ اسی حدیث کو حرب بن شددا اور ہشام الدستوائی نے یحیٰی بن ابی کثیر سے استقامت کے ساتھ روایت کی ہے۔

حرب بن شداد کی حدیث:

1554۔ فَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السَّدُوْسِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ يَعِيْشَ بْنِ الْوَلِيْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَاءَ فَاَفْطَرَ "

وأما حديث هشام

✧✧ حضرت حرب بن شداد کی سند کے ہمراہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور روزہ چھوڑ دیا۔

ہشام کی حدیث:

1555 فَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ ثَنَا بُنْدَارٌ ثَنَا اَبُوْ بَحْرٍ الْبَكْرَاوِيُّ ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ اِخْوَانِنَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ يُرِيْدُ بِهِ الْاَوْزَاعِيَّ عَنْ يَعِيْشِ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ هِشَامٍ حَدَّثَنِي مِعْدَانُ بْنُ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ

✧✧ حضرت ہشام رضی اللہ عنہ کی سند کے ہمراہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور روزہ چھوڑ دیا۔

1556۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوُدَ الْبُرُلُّسِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ

يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا اسْتَقَاءَ الصَّائِمُ أَفْطَرَ، وَإِذَا ذَرَعَهُ الْقَيْءُ لَمْ يُفْطِرْ "

تَابَعَهُ عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ هِشَامٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب روزہ دار خود قے کرے تو روزہ چھوڑ دے اور جب بلاقصد وارادہ قے آجائے تو روزہ نہیں چھوڑے۔

✣✣ اس حدیث کو ہشام سے روایت کرنے میں عیسیٰ بن یونس نے حفص بن غیاث کی متابعت کی ہے۔ (ان کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے)

1557۔ أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، أَنْبَأَنَا أَبُو الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، وحدثنا أَبُو الْوَلِيْدِ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَجَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ، وَمَنِ اسْتَقَاءَ فَلْيَقْضِ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو از خود قے آجائے اس پر اس روزہ کی قضاء نہیں ہے اور جو جان بوجھ کر قے کرے وہ اس روزہ کی قضا کرے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1558۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ الْبَيْرُوتِيُّ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِي أَبُوْ قِلَابَةَ، حَدَّثَنِي أَبُوْ أَسْمَاءَ، حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَلَمَّا كَانَ بِالْبَقِيعِ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ يَحْتَجِمُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْطَرَ الْحَاجِمُ، وَالْمَحْجُومُ قَدْ أَقَامَ الْأَوْزَاعِيُّ هٰذَا الْإِسْنَادَ فَجَوَّدَهُ، وَبَيَّنَ سَمَاعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَ الرُّوَاةِ مِنْ صَاحِبِهِ، وَتَابَعَهُ عَلَى ذٰلِكَ شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّحْوِيُّ، وَهِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الدَّسْتُوَائِيُّ وَكُلُّهُمْ

حدیث: 1556

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1960

حدیث: 1557

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 720 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 10468 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1961

ثِقَاتٌ، فَإِذَا الْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

أما حديث شيبان

✧✧ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اٹھارھویں روزے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنت البقیع میں گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ پچھنے لگوار ہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پچھنے لگانے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ چکا ہے۔

✧✧ امام اوزاعی نے اس اسناد کو قائم کیا ہے اور اس کو عمدہ قرار دیا ہے اور اس کے تمام راویوں کا ہر ایک سے سماع ثابت کیا ہے اور اس سلسلے میں شیبان بن عبدالرحمٰن النحوی اور ہشام بن ابی عبداللہ الدستوائی نے امام اوزاعی کی متابعت کی ہے اور یہ تمام راوی ثقہ ہیں۔ چنانچہ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

شیبان کی حدیث:

1559۔ فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَرُوْبَةَ الصَّفَّارُ بِبَغْدَادَ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُوْسَى الْاَشْيَبُ، وَحدثنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ قِلَابَةَ، اَنَّ اَبَا اَسْمَاءَ الرَّحَبِيَّ حَدَّثَهُ، اَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الْبَقِيْعِ فِيْ رَمَضَانَ اِذْ رَاَى رَجُلًا يَحْتَجِمُ، فَقَالَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ، وَالْمَحْجُوْمُ، قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: وَهُوَ اَصَحُّ مَا رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ

وأما حديث هشام الدستوائي

حدیث: 1558

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2371 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 774 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1680 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 1730 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 22425 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 3532 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1963 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 3136 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 8073 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 1406 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 989

✧✧ حضرت شیبان رضی اللہ عنہ کی سند کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ایک مرتبہ ماہِ رمضان المبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع میں جا رہے تھے کہ ایک شخص کو دیکھا جو پچھنے لگوا رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پچھنے لگانے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا ہے۔

❖ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: اس باب میں مروی احادیث میں سب سے زیادہ صحیح حدیث یہی ہے۔

ہشام دستوائی کی حدیث:

1560۔ فَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو اِسْمَاعِيْلُ بْنُ نُجَيْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، وَحدثنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، اَنَّ اَبَا اَسْمَاءَ الرَّحَبِيَّ حَدَّثَهُ، اَنَّ ثَوْبَانَ اَخْبَرَهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي بِالْبَقِيْعِ فِيْ رَمَضَانَ اِذْ رَاٰى رَجُلا يَحْتَجِمُ، فَقَالَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ، وَالْمَحْجُوْمُ

فَهٰذِهِ الْاَسَانِيْدُ الْمُبَيَّنُ فِيْهَا سَمَاعُ الرُّوَاةِ الَّذِيْنَ هُمْ نَاقِلُوْهَا، وَالثِّقَاتُ الْاَثْبَاتُ لَا تُعَلَّلُ بِخِلَافٍ يَكُوْنُ فِيْهِ بَيْنَ الْمَجْرُوْحِيْنَ عَلٰى اَبِيْ قِلَابَةَ وَغَيْرِهِ، وَعِنْدَ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ فِيْهِ اِسْنَادٌ اٰخَرُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

✧✧ حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے اپنی سند کے ہمراہ ثوبان وہی بیان نقل کیا ہے۔

❖ یہ وہ اسانید ہیں جن کے ناقل راویوں کا سماع بالکل واضح ہے۔ اور ثقہ و ثبت راویوں کی احادیث کو ان کی ایسی مخالف احادیث کی وجہ سے معلل نہیں کہا جا سکتا جس کے متعلق مجروحین کے مابین ابوقلابہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم پر اختلاف ہو اور یحیٰی بن ابی کثیر نے اس کو ایک اور سند کے ہمراہ نقل کیا ہے جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر صحیح ہیں۔

(وہ روایت درج ذیل ہے)

1561۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّي، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ، وَالْمَحْجُوْمُ وَفِيْ حَدِيْثِ اِسْحَاقَ الدَّبَرِيِّ وَالْمُسْتَحْجِمُ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ فِيْ حَدِيْثِهِ، سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْعَظِيْمِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِيْنِيِّ، يَقُوْلُ: لَا اَعْلَمُ فِي الْحَاجِمِ، وَالْمَحْجُوْمِ حَدِيْثًا اَصَحَّ مِنْ هٰذَا، تَابَعَهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ،

✧✧ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پچھنے لگانے اور لگوانے والے دونوں کا

حدیث: 1561

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري، في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 1964

روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

❖❖ اوراسحاق الدبری کی روایت کردہ حدیث میں "والمستحجم" کے الفاظ ہیں۔اورابوبکرمحمد بن اسحاق نے اس حدیث کے متعلق عباس بن عبدالعظیم کے حوالے سے علی بن المدینی کا یہ بیان نقل کیا ہے:(علی بن المدینی کہتے ہیں)میری معلومات کے مطابق اس موضوع پراس سے زیادہ صحیح حدیث کوئی نہیں ہے۔اس حدیث کو یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کرنے میں معاویہ بن سلام نے معمر کی متابعت کی ہے(ان کی روایت کردہ متابع حدیث درج ذیل ہے)

1562- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، اَنْبَانَا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلامٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ، فَلْيَعْلَمْ طَالِبُ الْعِلْمِ اَنَّ الْاِسْنَادَيْنِ لِيَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَدْ حَكَمَ لِاَحَدِهِمَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ بِالصِّحَّةِ، وَحَكَمَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ لِلْآخَرِ بِالصِّحَّةِ، فَلَا يُعَلَّلُ اَحَدُهُمَا بِالْآخَرِ، وَقَدْ حَكَمَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ لِحَدِيثِ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ بِالصِّحَّةِ

✧✧ حضرت معاویہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی سند کے ہمراہ،رافع بن خدیج کے حوالے سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا ہی فرمان منقول ہے۔

❖❖ اس علم کے طلبگار کو یہ بات یادرکھنی چاہیے کہ یہ دونوں اسنادیں یحییٰ بن ابی کثیر کی ہیں،ان میں سے ایک کو امام احمد بن حنبل نے اور دوسری کو علی بن المدینی نے صحیح قرار دیا ہے،اس لئے ان میں سے کسی ایک کی وجہ سے دوسری کو معلل قرار نہیں دے سکتے۔اوراسحاق بن ابراہیم الحنظلی نے شداد بن اوس کی حدیث کو بھی صحیح قرار دیا ہے۔

(شداد کی روایت درج ذیل ہے)

1563- حَدَّثَنَاهُ اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَى عَلَى رَجُلٍ بِالْبَقِيعِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِي لِثَمَانَ عَشْرَةَ خَلَتْ

حدیث: **1563**

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2369 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 1730 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 17158 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 3533 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 3141 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 8071 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث:7124

مِنْ رَمَضَانَ، فَقَالَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ، وَالْمَحْجُومُ فَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ صَالِحٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ سَلَمَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اِسْحَاقَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ، يَقُوْلُ:

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ يَقُوْمُ بِهِ الْحُجَّةُ، وَهٰذَا الْحَدِيْثُ قَدْ صَحَّ بِاَسَانِيْدَ وَبِهِ يَقُوْلُ، فَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْ اِمَامِنَا اَبِيْ يَعْقُوْبَ، فَقَدْ حَكَمَ بِالصِّحَّةِ لِحَدِيْثٍ ظَاهِرٌ صِحَّتُهُ وَقَالَ بِهِ، وَقَدِ اتَّفَقَ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ عَلٰى رِوَايَتِهِ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ هٰكَذَا

أما حديث الثوری

✧✧ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جنت البقیع میں ایک شخص کے پاس گئے تو وہ پچھنے لگوار ہا تھا، اس وقت رسول اکرم ﷺ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور یہ اٹھارھویں روزے کا واقعہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پچھنے لگانے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا ہے۔

❖ (امام حاکم فرماتے ہیں) محمد بن صالح نے احمد بن سلمہ کے حوالے سے اسحاق بن ابراہیم کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ اسناد صحیح ہے، اس کے ساتھ حجت قائم کی جاسکتی ہے اور یہ حدیث دیگر اسانید کے ہمراہ بھی صحیح ہے اور وہ یہی کہا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ ہمارے امام ابویعقوب سے راضی ہو جنہوں نے اس حدیث کے صحیح ہونے کا فیصلہ کیا ہے اور یہ حدیث عاصم الاحول کے واسطے سے ابوقلابہ سے ثوری اور شعبہ نے بھی اس انداز میں بیان کی ہے۔

ثوری کی حدیث:

1564- فَاَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوْفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَاتِمٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ صَبِيْحَةَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ مِنْ رَمَضَانَ وَهُوَ يَحْتَجِمُ، فَقَالَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ، وَالْمَحْجُوْمُ

وأما حديث شعبة

✧✧ ثوری اپنی سند کے ہمراہ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک کی اٹھارہ تاریخ کو دن کے وقت حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو وہ پچھنے لگوار ہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: پچھنے لگانے والا اور لگوانے والا دونوں کا روزہ جاتا رہا۔

شعبہ کی حدیث:

1565- فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَمْرِو بْنِ جَعْفَرٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا

اَبِىْ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِىْ قِلابَةَ، عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ يَحْتَجِمُ فِىْ سَبْعَ عَشْرَةَ مِنْ رَمَضَانَ، فَقَالَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ، وَالْمَحْجُومُ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْاِسْفَرَائِنِىُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَاءِ، حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ الْمَدِيْنِىِّ، قَالَ: حَدِيْثُ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ رَاٰى رَجُلا يَحْتَجِمُ فِىْ رَمَضَانَ، رَوَاهُ عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ، عَنْ اَبِىْ قِلابَةَ، عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ، وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِىْ قِلابَةَ، عَنْ اَبِىْ اَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ، وَلا اَرَى الْحَدِيْثَيْنِ اِلَّا صَحِيْحَيْنِ، فَقَدْ يُمْكِنُ اَنْ يَكُوْنَ سَمِعَهُ مِنْهُمَا جَمِيْعًا، فَاَمَّا رُخْصَةُ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ فَقَدْ اَخْرَجَهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِىُّ فِى الْجَامِعِ الصَّحِيْحِ

✧✧ حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ اپنی سند کے ہمراہ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سترھویں روزے ایک شخص کے پاس سے گزرے تو وہ پچھنے لگوارہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پچھنے لگانے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ جاتا رہا۔

✣✣ (امام حاکم فرماتے ہیں) ابومحمد الحسن بن محمد بن اسحاق الاسفرائنی نے محمد بن احمد البراء کے حوالے سے علی بن المدینی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ شداد بن اوس کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث کہ ''آپ نے رمضان میں ایک شخص کو پچھنے لگواتے دیکھا'' اس کو عاصم الاحوال نے ابوقلابہ کے واسطے سے ابوالاشعث سے روایت کیا ہے اور اسی کو یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوقلابہ کے بعد ابواسماء کے واسطے سے ابوالاشعث سے روایت کیا ہے۔ اور میرے نزدیک یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ اور یہ ممکن ہے کہ انہوں نے اس حدیث کا دونوں سے سماع کیا ہو۔ اور روزہ دار کے لئے پچھنے لگوانے کی اجازت پر مشتمل حدیث درج ذیل ہے۔ اور اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری میں نقل کیا ہے۔

1566- كَمَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْبِرْقِىُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاسْتَمِعِ الْاٰنَ كَلامَ اِمَامِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ فِىْ عَصْرِهٖ بِلا مُدَافَعَةٍ عَلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ لِتَسْتَدِلَّ بِهٖ عَلٰى اَرْشَدِ الصَّوَابِ

سَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّى، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، يَقُوْلُ: قَدْ ثَبَتَتِ الْاَخْبَارُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ، وَالْمَحْجُومُ، فَقَالَ بَعْضُ مَنْ خَالَفَنَا فِىْ هٰذِهِ الْمَسْاَلَةِ: اِنَّ الْحِجَامَةَ لا تُفْطِرُ الصَّائِمَ، وَاحْتَجَّ بِاَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ وَهٰذَا الْخَبَرُ غَيْرُ دَالٍّ عَلٰى اَنَّ الْحِجَامَةَ لا تُفْطِرُ الصَّائِمَ، لِاَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ فِىْ سَفَرٍ لا فِىْ حَضَرٍ، لِاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ قَطُّ مُحْرِمًا مُقِيْمًا بِبَلَدِهٖ، اِنَّمَا كَانَ مُحْرِمًا وَهُوَ مُسَافِرٌ، وَالْمُسَافِرُ وَاِنْ كَانَ نَاوِيًا لِلصَّوْمِ، وَقَدْ مَضٰى عَلَيْهِ بَعْضُ النَّهَارِ وَهُوَ مُبَاحٌ الْاَكْلَ وَالشُّرْبَ، وَاِنْ كَانَ الْاَكْلُ وَالشُّرْبُ يُفْطِرَانِهٖ لا كَمَا تَوَهَّمَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ اَنَّ الْمُسَافِرَ اِذَا دَخَلَ فِى الصَّوْمِ لَمْ يَكُنْ لَّهُ اَنْ يُّفْطِرَ اِلٰى اَنْ يُّتِمَّ صَوْمَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ الَّذِىْ دَخَلَ فِيْهِ، فَاِذَا كَانَ لَهُ اَنْ يَّاْكُلَ وَيَشْرَبَ وَقَدْ دَخَلَ فِى الصَّوْمِ وَنَوَاهُ وَمَضٰى بَعْضُ

النَّهَارِ وَهُوَ صَائِمٌ جَازَ لَهُ اَنْ يَّحْتَجِمَ وَهُوَ مُسَافِرٌ فِيْ بَعْضِ نَهَارِ الصَّوْمِ، وَاِنْ كَانَتِ الْحِجَامَةُ تُفْطِرُهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

✣✣ اور اب اپنے زمانے کے امام المحدثین کا اس حدیث کے متعلق کلام سنئے، تاکہ اس کے ذریعے حقیقت تک رسائی ممکن ہو سکے۔ (امام حاکم فرماتے ہیں) ابوبکر بن جعفر المزکی، ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ احادیث ثابت ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پچھنے لگانے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ جاتا رہا۔

جبکہ بعض وہ لوگ جن کو اس مسئلہ میں ہمارے ساتھ اختلاف ہے وہ کہتے ہیں کہ پچھنے لگانے کے عمل سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے ہیں۔ حالانکہ یہ حدیث اس بات پر دلالت نہیں کرتی کہ پچھنے لگوانے کا عمل مفطر صوم نہیں ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دورانِ سفر حالتِ احرام میں پچھنے لگوائے، اقامت میں ایسا نہیں کیا، کیونکہ آپ اپنے شہر میں مقیم رہتے ہوئے کبھی بھی محرم نہیں ہوئے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی محرم ہوئے، حالتِ سفر میں ہی ہوئے، اور مسافر اگرچہ روزہ کی نیت کر چکا ہو اور اس پر دن کا بعض وقت گزر بھی چکا ہو اور اس کے باوجود اس کے لئے کھانا پینا جائز ہے اگرچہ اس طرح کھانے پینے سے اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اور وہ بات درست نہیں ہے جس کا بعض علماء کو وہم ہوا ہے کہ مسافر نے جب روزہ شروع کر دیا، اس کو پورا کرنا ضروری ہو جاتا ہے اور اس کو توڑ نہیں سکتا۔ اور جب مسافر کے لئے روزہ شروع کرنے کے باوجود، اس کی نیت کرنے کے باوجود اور دن کا کچھ وقت گزر جانے کے باوجود، عین روزے کے حالت میں اس کے لئے اکل وشرب (یعنی کھانا و پینا) حلال ہے تو اسی طرح روزہ دار کے لئے دن کا کچھ وقت گزر جانے کے بعد پچھنے لگوانا بھی حلال ہوگا۔ اگرچہ پچھنے لگوانے سے اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ جس طرح روزہ کی حالت میں مسافر کے لئے کھانا پینا حلال ہے اگرچہ اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

1567- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، وَحدثنا عَلِيُّ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ، وَحدثنا اَبُو الْوَلِيْدِ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ يَعْلٰى، قَالُوْا: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ مَّطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى وَهُوَ يَحْتَجِمُ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، فَقُلْتُ: اَلا احْتَجَمْتَ نَهَارًا؟ فَقَالَ: تَأْمُرُنِيْ اَنْ اُهَرِيقَ دَمِيْ وَاَنَا صَائِمٌ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ، وَالْمَحْجُومُ

وَسَمِعْتُ اَبَا عَلِيٍّ الْحَافِظَ، يَقُوْلُ: قُلْتُ لِعَبْدَانَ الْاَهْوَازِيِّ صَحَّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ؟فقال سَمِعْتُ عَبَّاسًا الْعَنْبَرِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِيْنِيِّ، يَقُوْلُ: قَدْ صَحَّ حَدِيْثُ اَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَفْطَرَ الْحَاجِمُ، وَالْمَحْجُومُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ مُسْلِمٌ، وَفِي الْبَابِ جَمَاعَةٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ

بِاَسَانِيْدَ مُسْتَقِيمَةٍ مِمَّا يَطُولُ شَرْحُهُ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ سَمِعْتُ اَبَا الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيَّ، يَقُوْلُ: قَدْ صَحَّ عِنْدِيْ حَدِيْثُ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ، وَالْمَحْجُومُ لِحَدِيْثِ ثَوْبَانَ وَشَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ وَّاَقُوْلُ بِهٖ وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ، يَقُوْلُ بِهٖ، وَيَذْكُرُ اَنَّهُ صَحَّ عِنْدَهُ حَدِيْثُ ثَوْبَانَ وَشَدَّادُ

✧✧ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو وہ مغرب کے بعد پچھنے لگوا رہے تھے، میں نے ان سے کہا: آپ دن کے وقت پچھنے کیوں نہیں لگواتے؟ تو انہوں نے جواب دیا: کیا تم مجھے یہ حکم دے رہے ہو کہ میں روزہ کی حالت میں اپنا خون نکلواؤں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: پچھنے لگانے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

✤✤ (امام حاکم فرماتے ہیں) ابوعلی حافظ فرماتے ہیں: میں نے عبدان الاہوازی سے پوچھا: کیا یہ بات صحیح ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی حالت میں پچھنے لگوائے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: عباس العنبری نے بتایا ہے کہ علی بن المدینی کا کہنا ہے کہ ابورافع کی ابوموسیٰ کے حوالے سے یہ حدیث صحیح کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: پچھنے لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور اس باب میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پوری ایک جماعت سے مستقیم سندوں کے ہمراہ کئی احادیث مروی ہیں کہ اگر ان کو یہاں پر تفصیل سے لکھنا شروع کر دوں تو بہت زیادہ طوالت ہو جائے گی، مجھے ابوالحسن احمد بن محمد العنبری نے بتایا ہے کہ عثمان بن سعید الدارمی کہا کرتے تھے: میرے نزدیک پچھنے لگوانے اور لگانے والے کے روزہ ٹوٹ جانے والی حدیث ثوبان اور شداد بن اوس کی روایت کی بناء پر صحیح ہے۔ اور میں اسی کا قائل ہوں اور میں نے امام احمد بن حنبل کو بھی یہی فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اور یہ بھی ذکر کیا جاتا ہے کہ ان کے نزدیک ثوبان اور شداد کی حدیث صحیح ہے۔

1568- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ اَبِيْ يَحْيَى الْكَلَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ اَتَانِيْ رَجُلَانِ فَاَخَذَا بِضَبْعَيَّ فَاَتَيَا بِيْ جَبَلًا وَعْرًا فَقَالَا لِيْ: اصْعَدْ، فَقُلْتُ: اِنِّيْ لَا اُطِيقُهُ، فَقَالَا: اِنَّا سَنُسَهِّلُهُ لَكَ فَصَعِدْتُّ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِيْ سَوَاءِ الْجَبَلِ اِذَا اَنَا بِاَصْوَاتٍ شَدِيْدَةٍ، فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ الْاَصْوَاتُ؟ قَالُوْا: هٰذَا عَوَى اَهْلِ النَّارِ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ فَاِذَا اَنَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِينَ بِعَرَاقِيبِهِمْ مُشَقَّقَةٌ اَشْدَاقُهُمْ تَسِيْلُ اَشْدَاقُهُمْ دَمًا، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ

حدیث: 1568

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1986 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 7796 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 7667 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 7491 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 3286

هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُفْطِرُوْنَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک رات میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دو آدمی آئے، انہوں نے مجھے بازوؤں سے پکڑا اور مجھے ایک خوفناک پہاڑ پر لے گئے اور مجھے کہنے لگے: اس پر چڑھیئے: میں نے کہا: میں اس پر نہیں چڑھ سکتا۔ انہوں نے کہا: ہم اس پر چڑھنا آپ کے لئے آسان کر دیتے ہیں۔ پھر میں اس پر چڑھنا شروع ہو گیا، جب میں اس کے اوپر پہنچ گیا تو مجھے بہت خوفناک آوازیں سنائی دیں، میں نے پوچھا: یہ کیسی آوازیں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ دوزخیوں کی آوازیں ہیں۔ پھر میں چلتا رہا تو ایک ایسی قوم کو دیکھا جن کو الٹا لٹکایا ہوا تھا اور ان کے جبڑے پھٹے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں انہوں نے جواب دیا: یہ وہ لوگ ہیں جو افطاری کے وقت سے پہلے ہی روزہ افطار لیا کرتے تھے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1569۔ اَخْبَرَنِي اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ التَّاجِرُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَفْطَرَ فِيْ رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو رمضان میں بھول کر روزہ توڑ بیٹھے، اس پر قضاء ہے نہ کفارہ۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

1570۔ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْحَاقَ الْحَنْظَلِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الصِّيَامُ مِنَ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ اِنَّمَا الصِّيَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ، فَاِنْ سَابَّكَ اَحَدٌ، وَجَهِلَ عَلَيْكَ فَقُلْ: اِنِّيْ صَائِمٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث: 1569

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 3521 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1990 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 7863

حدیث: 1570

اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1996

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں ہے، بلکہ لغواور بے ہودہ باتوں سے بچنا، اصل روزہ ہے۔ اگر کوئی تمہیں گالی دے اور برا بھلا کہے، تو تم آگے سے صرف اتنا کہہ دو: میں روزے سے ہوں۔

✤✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1571۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ نَصْرٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِىْ عَمْرٍو، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُبَّ صَائِمٍ حَظُّهُ مِنْ صِيَامِهِ الْجُوْعُ، وَرُبَّ قَائِمٍ حَظُّهُ مِنْ قِيَامِهِ السَّهَرُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بہت سارے روزہ دار ایسے ہوتے ہیں، ان کو روزے سے بھوک کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا اور بہت سارے رات کا قیام کرنے والے ایسے ہوتے ہیں ان کو تھکاوٹ کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا

✤✤ یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہیں لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1572۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ، وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَصْرٍ

حدیث: **1571**

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفكر٬ بیروت٬ لبنان٬ رقم الحديث: 1690 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی٬ بیروت٬ لبنان٬ 1407ھ٬ 1987ء٬ رقم الحديث: 2720 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه٬ قاهره٬ مصر٬ رقم الحديث: 8843 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله٬ بیروت٬ لبنان٬ 1414ھ/1993ء٬ رقم الحديث: 3481 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری٬ فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی٬ بیروت٬ لبنان٬ 1390ھ/1970ء٬ رقم الحديث: 1997 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه٬ بیروت٬ لبنان٬ 1411ھ/ 1991ء٬ رقم الحديث: 3429 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز٬ مكه مكرمه٬ سعودی عرب 1414ھ/1994ء٬ رقم الحديث: 8097 اخرجه ابويعلى الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث٬ دمشق٬ شام٬ 1404ھ-1984ء٬ رقم الحديث: 6551 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم٬ موصل٬ 1404ھ/1983ء٬ رقم الحديث:13413 اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة٬ بیروت٬ لبنان 1407ھ/ 1986ء٬ رقم الحديث: 1424

حدیث: **1572**

اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه٬ قاهره٬ مصر٬ رقم الحديث: 138 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری٬ فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی٬ بیروت٬ لبنان٬ 1390ھ/1970ء٬ رقم الحديث: 1999 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز٬ مكه مكرمه٬ سعودی عرب 1414ھ/1994ء٬ رقم الحديث: 8044 اخرجه ابومحمد الكسی فی "مسنده" طبع مكتبة السنة٬ قاهره٬ مصر٬ 1408ھ/1988ء٬ رقم الحديث: 21

الـرَّازِيَانِ، قَالاَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ عَبْدِ الْـمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ: هَشَشْتُ يَوْمًا فَقَبَّلْتُ وَاَنَا صَائِمٌ، وَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: صَنَعْتُ الْيَوْمَ اَمْرًا عَظِيمًا فَقَبَّلْتُ وَاَنَا صَائِمٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَاَيْتَ لَوْ تَمَضْمَضْتَ مَاءً وَاَنْتَ صَائِمٌ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: لا بَأْسَ بِذَلِكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن مجھے خواہش ہوئی اور میں نے (اپنی بیوی کا) بوسہ لے لیا، حالانکہ میں اس وقت روزے سے تھا، میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں آج بہت بڑے گناہ کا مرتکب ہو گیا ہوں، میں نے روزہ کی حالت میں بوسہ لیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے، روزہ کی حالت میں کلی کرنا کیسا ہے؟ میں نے کہا: اس میں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس (بوسہ لینے) میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1573۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِرًا مَّا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ، لِاَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى يُؤَخِّرُوْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دین اس وقت تک غالب رہے گا جب تک لوگ افطاری میں جلدی کرتے رہیں گے کیونکہ یہود و نصاریٰ دیر سے روزہ افطار کرتے ہیں۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1574۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ

حدیث: 1573

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2353 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 9809 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 3503 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 2060 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 3313 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 7908

عَامِرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وَّجَدَ تَمْرًا فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ، وَمَنْ لاَ فَلْيُفْطِرْ عَلَى الْمَاءِ فَاِنَّهُ طَهُوْرٌ .

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو کھجور میسر ہو، وہ اس کے ساتھ افطاری کرلے اور جس کو کھجور میسر نہ ہو وہ پانی سے افطاری کرے کیونکہ یہ بھی پاک کرنے والا ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1575- اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْقَارِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنِ الرَّبَابِ، عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ صَائِمًا فَلْيُفْطِرْ عَلَى التَّمْرِ، فَاِنْ لَّمْ يَجِدِ التَّمْرَ فَعَلَى الْمَاءِ، فَاِنَّهُ الْمَاءُ طَهُوْرٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی روزہ سے ہو تو اس کو چاہیے کہ کھجور کے ہمراہ روزہ افطار کرے اور اگر کھجور میسر نہ ہو تو پانی سے افطار کر لے کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔

تبصرہ: یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1576- اَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

حدیث: 1574

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 694 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1699 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 16287 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 3514 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 2066 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 3317 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 7919 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامي، دارعمار، بيروت، لبنان/عمان، 1405ھ 1985ء، رقم الحديث: 1029

حدیث: 1576

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2356 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 696 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 12698 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 7920

الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، اَخْبَرَنِي ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ عَلٰى رُطَبَاتٍ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ، فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ رُطَبَاتٍ فَعَلٰى تَمَرَاتٍ، فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ تَمَرَاتٍ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ مغرب پڑھنے سے پہلے رطب کھجوروں کے ساتھ افطاری کیا کرتے تھے، اگر رطب میسر نہ ہوتیں تو تمر سے کر لیتے اور اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو چند گھونٹ پانی پی لیا کرتے تھے۔

1577- حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ لَا يُصَلِّي الْمَغْرِبَ حَتّٰى يُفْطِرَ، وَلَوْ عَلٰى شَرْبَةٍ مِّنْ مَّاءٍ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ مغرب پڑھنے سے پہلے افطاری ضرور کیا کرتے تھے، اگرچہ پانی کا ایک گھونٹ ہی پیتے۔

1578- حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهٖ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، وَاِسْحَاقُ بْنُ الْهَيَّاجِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمٍ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهِ مِنَ الْمَاءِ مِنَ الْحَرِّ وَهُوَ صَائِمٌ هٰذَا حَدِيْثٌ لَهٗ اَصْلٌ فِي الْمُوَطَّاِ، فَاِنْ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمٍ السَّعْدِيُّ حِفْظَهُ هٰكَذَا، فَاِنَّهُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام) عرج میں، روزہ کی حالت میں دوپہر کے وقت، گرمی کی شدت کی وجہ سے اپنے سر پر پانی بہاتے دیکھا ہے۔

✣✣ اس حدیث کی اصل مؤطا میں موجود ہے۔ چنانچہ اگر محمد بن نعیم السعدی نے اس حدیث کو ایسے ہی محفوظ کیا ہے تو پھر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

1579- فَقَدْ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ نَصْرٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، فِيْمَا قُرِءَ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى

حدیث: 1577

اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 3504 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 2063 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 7921 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 3792

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَرَ النَّاسَ فِىْ سَفَرِهِ بِالْفِطْرِ عَامَ الْفَتْحِ، وَقَالَ: تَقَوَّوْا لِعَدُوِّكُمْ وَصَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: وَقَالَ الَّذِىْ حَدَّثَنِىْ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِّنَ الْعَطَشِ، اَوْ قَالَ: مِنَ الْحَرِّ

✧✧ حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ ایک صحابی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ والے سال لوگوں کو حالتِ سفر میں روزہ چھوڑنے کا حکم دیا اور فرمایا: اپنے دشمن کے لئے طاقتور رہو۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بذاتِ خود روزہ رکھا تھا۔ ابوبکر بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: جس شخص نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے اس کا کہنا ہے کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام) عرج میں شدتِ پیاس یا (شاید یہ کہا) گرمی کی وجہ سے دوپہر کے وقت روزہ کی حالت میں اپنے اوپر پانی بہاتے دیکھا ہے۔

1580- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِىُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

حديث: 1579

اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2365 اخرجه ابوعبدالله الاصبحى فى "الموطا" طبع داراحياء التراث العربى (تحقيق فواد عبدالباقى) رقم الحديث: 651 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 15944 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 7939

حديث: 1580

اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2407 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 710 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 2260 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1664 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 23730 اخرجه ابومحمد الدارمى فى "سننه" طبع دارالكتاب العربى بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 1710 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2017 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 355 اخرجه ابوداؤد الطيالسى فى "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 1343 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 11447 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 3248 اخرجه ابوبكر الصنعانى فى "مصنفه" طبع المكتب الاسلامى بيروت لبنان (طبع ثانى) 1403ھ رقم الحديث: 4469 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 2563 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 7941 اخرجه ابوبكر الحميدى فى "مسنده" طبع دارالكتب العلميه مكتبه المتنبى بيروت قاهره رقم الحديث: 864 اخرجه ابوبكر الشيبانى فى "الاحاد والمثانى" طبع دارالراية رياض سعودى عرب 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 2506

قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْاَشْعَرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى حَدِيْثِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ فَاَخْرَجَاهُ، مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ حَمْزَةَ، وَلَهُ رِوَايَةٌ مُفَسَّرَةٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَوْلَادِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت کعب بن عاصم الاشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حالتِ سفر میں روزہ رکھنا کوئی (زیادہ) نیکی نہیں ہے۔

❖•❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے حمزہ بن عمرو اسلمی کی روایات نقل کی ہیں۔ تاہم شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے ہشام بن عروہ پھران کے والدہ پھراُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کیا ہے۔ اوران کی ایک دوسری روایت بھی موجود ہے جواس سے بھی مفسر ہے اوراس کی سندحمزہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اولادوں کے حوالے سے بیان کی ہے۔

1581۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ شُعَيْبٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْمَدِيْنِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ، يَذْكُرُ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ، عَنْ جَدِّهِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي صَاحِبُ ظَهْرٍ اُعَالِجُهُ اُسَافِرُ عَلَيْهِ وَاُكْرِيهِ، وَاِنَّهُ رُبَّمَا صَادَفَنِي هٰذَا الشَّهْرُ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ وَاَنَا اَجِدُ الْقُوَّةَ وَاَنَا شَابٌّ، وَاَجِدُنِي اَنْ اَصُوْمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَهْوَنُ عَلَيَّ مِنْ اَنْ اُؤَخِّرَهُ فَيَكُوْنُ دَيْنًا اَفَاَصُوْمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْظَمُ لِاَجْرِي، اَوْ اُفْطِرُ؟ قَالَ: اَيَّ ذٰلِكَ شِئْتَ يَا حَمْزَةُ

✧✧ حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس ایک مال بردار اونٹ ہے، جس کی میں مشق کراتا رہتا ہوں، میں خود بھی اس پرسفر کرتا ہوں اوراسے کرایہ پر بھی دیتا ہوں۔ اورکئی مرتبہ ماہِ رمضان المبارک میں بھی سفر کا اتفاق ہوجاتا ہے، میں طاقت رکھتا ہوں اور میں جوان بھی ہوں اور میں یہ بھی محسوس کرتا ہوں کہ روزہ چھوڑنے اوراپنے ذمہ اس کا بوجھ رکھنے کی بجائے روزہ رکھنا میرے لیے زیادہ آسان ہے، تو یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میرا روزہ رکھنا زیادہ اجر کا باعث ہے یاروزہ چھوڑنا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے حمزہ! تم جیسے چاہو، اسی طرح کرلو۔

حدیث: 1581

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث:2403 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 7932 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحديث: 1067 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث:2995

1582- اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَافَرَ فِي رَمَضَانَ، فَاشْتَدَّ الصَّوْمُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِهِ فَجَعَلَتْ رَاحِلَتُهُ تَهِيْمُ بِهٖ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، فَاُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَمْرِهٖ، فَاَمَرَهُ اَنْ يُّفْطِرَ، ثُمَّ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلٰى يَدِهٖ ثُمَّ شَرِبَ، وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ رمضان میں سفر پر تھے تو آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص کو روزے کی بہت شدت محسوس ہوئی تو اس کی سواری ایک درخت کے نیچے تھک کر بیٹھ گئی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس معاملہ کی اطلاع دی۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو روزہ چھوڑنے کا حکم دیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن منگوا کر اس کو تھمایا، اس شخص نے پانی پیا اور لوگ اس کو دیکھ رہے تھے۔

✤✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1583- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَاُتِيَ بِطَعَامٍ، فَقَالَ: لِاَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ: ادْنُوَا فَكُلَا، فَقَالَا: اِنَّا صَائِمَانِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اعْمَلُوْا لِصَاحِبِكُمْ، ارْحَلُوْا لِصَاحِبِكُمْ، ادْنُوَا فَكُلَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث: 1582

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 14570 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ه/1993ء، رقم الحديث: 3565 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ه/1970ء، رقم الحديث: 2020 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دار المامون للتراث، دمشق، شام، 1404ه-1984ء، رقم الحديث: 1780

حدیث: 1583

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ه، 1986ء، رقم الحديث: 2264

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 8417

اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ه/1993ء، رقم الحديث: 3557 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ه/1970ء، رقم الحديث: 2031 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرٰى" طبع دار الكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ه/ 1991ء، رقم الحديث: 2572

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (مکہ کے ایک قریبی علاقہ) ''مرالظہران'' میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کچھ طعام پیش کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میرے قریب آؤ اور یہ کھاؤ۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تو روزے سے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے ساتھی کے لئے عمل کرواور اپنے ساتھی کے لئے سفر کرو، آؤ میرے قریب آؤ اور کھاؤ۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1584- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَانَا عَبْدَانُ الْاَهْوَازِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَزَالُ اُمَّتِي عَلٰى سُنَّتِي مَا لَمْ تَنْتَظِرْ بِفِطْرِهَا النُّجُومَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ صَائِمًا اَمَرَ رَجُلًا فَاَوْفَى عَلٰى نَشَزٍ، فَاِذَا قَالَ: قَدْ غَابَتِ الشَّمْسُ اَفْطَرَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، اِنَّمَا خَرَّجَا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ لِلثَّوْرِيِّ: لَا تَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ فَقَطْ

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت اس وقت تک میری سنت پر قائم رہے گی جب تک روزہ افطار کرنے میں ستاروں کا انتظار نہیں کرے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ رکھتے تو (شام کے وقت) ایک شخص صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند جگہ پر بٹھا دیتے جب وہ کہتا کہ سورج غروب ہوگیا ہے تو آپ روزہ افطار کر لیتے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا بلکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اس اسناد کے ہمراہ ثوری کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے ''لوگ اس وقت تک بھلائی پر رہیں گے جب تک روزہ افطار کرنے میں جلدی کریں گے''

1585- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي قَيْسٍ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، تَقُوْلُ: كَانَ اَحَبَّ

حدیث: 1584

اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 2061

حدیث: 1585

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت، لبنان رقم الحدیث: 2431 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء رقم الحدیث: 2350 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحدیث: 25589 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 2077 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 2659 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 8213

الشُّهُورِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّصُوْمَهُ شَعْبَانُ، ثُمَّ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَا

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روزے رکھنے کے حوالے سے شعبان کا مہینہ سب سے زیادہ پسند تھا اور پھر اس کے ساتھ متصل ہی رمضان کے روزے رکھتے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1586- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْفَاكِهِيُّ، بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى بْنُ اَبِي مَيْسَرَّةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَوْمُ عَرَفَةَ، وَيَوْمُ النَّحْرِ، وَاَيَّامُ التَّشْرِيقِ عِيْدُنَا اَهْلُ الْاِسْلَامِ، وَهُنَّ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرفہ کا دن، قربانی کا دن اور ایام تشریق ہم مسلمانوں کے لیے عید کے دن ہیں۔ اور یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1587- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ،

حديث: 1586

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2419 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 773 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 3004 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 17417 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 3603 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2190 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 2829 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث:803

حديث: 1587

اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1732 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 8018 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2101 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 8173 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 2831

حَدَّثَنَا دَاوُدُ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا حَوْشَبُ بْنُ عُقَيْلٍ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ حَسَّانَ الْعَبْدِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں عرفہ کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1588- اَخْبَرَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ مَّسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ الزُّرَقِيِّ، عَنْ اُمِّهِ، اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ، قَالَتْ: كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَاءِ فِيْ شِعْبِ الْاَنْصَارِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّهَا لَيْسَتْ اَيَّامُ صِيَامٍ اِنَّهَا اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِكْرٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت مسعود بن حکم زرقی رضی اللہ عنہ اپنی والدہ کا بیان نقل کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں: میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو گویا دیکھ رہی ہوں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر پر سوار انصار کے قبیلے میں یہ منادی کر رہے تھے: اے لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: یہ دن روزے کے دن نہیں ہیں بلکہ یہ کھانے پینے اور ذکر الٰہی کے دن ہیں۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور ایک صحیح حدیث اس کی شاہد بھی ہے۔ (جو کہ درج ذیل ہے)

1589- حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، اَنْبَاَنَا الشَّافِعِيُّ، اَنْبَاَنَا مَالِكٌ،

حدیث: 1588

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 708 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 2147 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 461 اخرجه ابوبكر الكوفي ' في "مصنفه" طبع مكتبة الرشد' رياض' سعودي عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحديث: 15258 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 2886 اخرجه ابوبكر الشيباني في "الاحاد والمثاني" طبع دارالراية' رياض' سعودي عرب' 1411ھ/1991ء' رقم الحديث: 3446

حدیث: 1589

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2418 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 17803 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 8244

وَاَخْبَرَنِی اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی نَصْرٍ الْمَرْوَزِیُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِیسَى الْقَاضِیْ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ، فِیمَا قُرِءَ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ اَبِیْ مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِءٍ، اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَلٰى اَبِیْهِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَرَّبَ اِلَیْهِمَا طَعَامًا، فَقَالَ: كُلْ، فَقَالَ: اِنِّیْ صَائِمٌ، فَقَالَ عَمْرٌو: كُلْ، فَهٰذِهِ الْاَیَّامُ الَّتِیْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَأْمُرُنَا بِاِفْطَارِهَا، وَیَنْهَانَا عَنْ صِیَامِهَا، قَالَ مَالِكٌ: وَهُنَّ اَیَّامُ التَّشْرِیقِ

✧✧ حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کے غلام ابومرّہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، ان کے والد عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے ان کے لئے کھانا پیش کیا اور کہا: کھایئے! انہوں نے جواب دیا: میں روزے سے ہوں، تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا: کھالو، کیونکہ ان دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں روزہ رکھنے سے منع کیا کرتے تھے۔ امام مالک فرماتے ہیں: یہ ایام تشریق کی بات ہے۔

1590۔ اَخْبَرَنِی اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِیُّ، حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِیعِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ اَبِیْهِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَامَ الدَّهْرَ مَا صَامَ وَمَا اَفْطَرَ اَوْ لَا صَامَ، وَلَا اَفْطَرَ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَشَاهِدُهُ عَلٰى شَرْطِهِمَا صَحِیْحٌ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے 'دہر' (یعنی ہمیشہ) کے روزے رکھے اس نے نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور اس کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار پر ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

حدیث: 1590

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی، فی "جامعه"، طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 767 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 2374 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه"، طبع دارالفكر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1705 اخرجه ابو محمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی، بیروت، لبنان، 1407ھ 1987ء، رقم الحدیث: 1744 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحدیث: 6866 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 3581 اخرجه ابوبكر بن خزیمة النیسابوری، فی "صحیحه" طبع المكتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 2151 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبریٰ" طبع دارالكتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 2683 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبیر" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 13617 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1147 اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة، بیروت، لبنان 1407ھ/ 1986ء، رقم الحدیث: 405

1591۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فُلَانًا لَا يُفْطِرُ نَهَارَ الدَّهْرِ قَالَ: لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ فلاں شخص کسی دن بھی روزہ نہیں چھوڑتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ اس کا روزہ ہے نہ افطار۔

1592۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حُمَيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَامِدٍ الْعَدْلُ بِالطَّابَرَانِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ السُّلَمِيِّ، عَنْ اُخْتِهِ الصَّمَّاءِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَصُوْمُوا يَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ، وَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ، اَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضُغْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ مُعَارِضٌ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ، وَقَدْ اَخْرَجَاهُ حَدِيْثُ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْعَتَكِيِّ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ، فَقَالَ: صُمْتِ اَمْسِ؟ قَالَتْ: لَا، قَالَ: فَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَصُوْمِيْ غَدًا؟ الْحَدِيْثَ فَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اللَّيْثَ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّهُ كَانَ اِذَا ذُكِرَ لَهُ، اَنَّهُ نَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ السَّبْتِ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حِمْصِيٌّ، وَلَهُ مُعَارِضٌ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت صماء رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہفتہ کے دن فرض روزے کے علاوہ اور کوئی روزہ مت رکھو۔ (اس دن کھانے کے لئے) انگور کی بیل کے چھلکوں کے سوا یا کسی درخت کی

حدیث: **1592**

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2421 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 744 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1726 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 1749 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 17722 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 2163 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 2759 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 8276 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 818 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 508

چھال کے سوا اور کوئی چیز میسر نہ ہو تو یہی چبالو۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور سند صحیح کے ہمراہ اس کی ایک معارض حدیث بھی موجود ہے (جو کہ درج ذیل ہے) اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ہمام کی سند کے ہمراہ قتادہ کے واسطے سے ابوایوب عتکی سے یوں روایت کیا ہے: جویریہ بنت حارث کہتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ان کے پاس آئے، اس دن وہ روزہ دار تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تو نے کل روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: تو کیا تم کل روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتی ہو؟ (اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔ (امام حاکم فرماتے ہیں) محمد بن صالح بن ہانی نے اپنی سند کے ہمراہ لیث کا یہ بیان نقل کیا ہے: کہ جب کبھی ابن شہاب کے پاس یہ تذکرہ کیا جاتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے تو فرماتے: یہ حمصی حدیث ہے اور اسناد صحیح کے ہمراہ اس کی ایک معارض حدیث بھی ہے۔

1593۔ اَخْبَرْنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ كُرَيْبًا مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّنَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثُوْنِي اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ اَسْاَلُهَا عَنْ اَيِّ الْاَيَّامِ كَانَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ لَهَا صِيَامًا؟ فَقَالَتْ: يَوْمُ السَّبْتِ وَالْاَحَدِ، فَرَجَعْتُ اِلَيْهِمْ فَاَخْبَرْتُهُمْ، فَكَاَنَّهُمْ اَنْكَرُوْا ذٰلِكَ فَقَامُوا بِاَجْمَعِهِمْ اِلَيْهَا، فَقَالُوْا: اِنَّا بَعَثْنَا اِلَيْكِ هٰذَا فِيْ كَذَا وَكَذَا، فَذَكَرَ اَنَّكِ قُلْتِ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَتْ: صَدَقَ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَكْثَرَ مَا كَانَ يَصُوْمُ مِنَ الْاَيَّامِ يَوْمُ السَّبْتِ وَالْاَحَدِ، وَكَانَ يَقُوْلُ: اِنَّهُمَا يَوْمَا عِيْدٍ لِلْمُشْرِكِيْنَ، وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَهُمْ

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام "کریب" بیان کرتے ہیں: حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما اور کچھ دیگر اصحاب رسول نے ان کو اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تاکہ میں ان سے یہ بات پوچھ کر آؤں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سے دنوں میں زیادہ روزے رکھا کرتے تھے؟ (میں نے جا کر ان سے پوچھا: تو) انہوں نے جواب دیا: ہفتے اور اتوار کے دن (آپ زیادہ تر روزہ رکھا کرتے تھے) میں نے واپس آ کر ان کو یہ بات بتائی تو انہوں نے اس بات کو تسلیم نہ کیا اور پھر وہ سب اکٹھے اُمّ المومنین اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ گئے اور عرض کی کہ ہم نے اس شخص کو آپ کے پاس فلاں بات پوچھنے کے لئے بھیجا تھا تو آپ نے اس کو فلاں جواب دیا

حدیث: 1593

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 26793 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 2775 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 616 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 3616 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2167 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 8280

ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ اس نے سچ کہا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر طور پر ہفتہ اور اتوار کے دن روزہ رکھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ دونوں دن مشرکوں کی عید کے دن ہیں، میں چاہتا ہوں کہ ان کی مخالفت کروں۔

1594- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ قَطَنٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ زَوْجِي صَفْوَانَ بْنَ الْمُعَطَّلِ يَضْرِبُنِي اِذَا صَلَّيْتُ، وَيُفَطِّرُنِي اِذَا صُمْتُ، وَلا يُصَلِّي صَلاةَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، قَالَ: وَصَفْوَانُ عِنْدَهُ، قَالَ: فَسَاَلَهُ عَمَّا قَالَتْ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَّا قَوْلُهَا: يَضْرِبُنِي اِذَا صَلَّيْتُ، فَاِنَّهَا تَقْرَاُ سُورَتَيْنِ نَهَيْتُهَا عَنْهُمَا، وَقُلْتُ لَوْ كَانَ سُورَةً وَاحِدَةً لَكَفَتِ النَّاسَ، وَاَمَّا قَوْلُهَا: يُفَطِّرُنِي اِذَا صُمْتُ فَاِنَّهَا تَنْطَلِقُ فَتَصُوْمُ وَاَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَا اَصْبِرُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ: لا تَصُوْمُ امْرَاَةٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا، وَاَمَّا قَوْلُهَا: بِاَنِّي لا اُصَلِّي حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَاِنَّا اَهْلُ بَيْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَاكَ لا نَكَادُ نَسْتَيْقِظُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ: فَاِذَا اسْتَيْقَظْتَ فَصَلِّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (ایک دفعہ) ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک خاتون آپ کے پاس آئی اور عرض کرنے لگی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا شوہر صفوان بن المعطل رضی اللہ عنہ ہے۔ میں نماز پڑھوں تو یہ مجھے مارتا ہے اور جب میں روزہ رکھوں تو یہ میرا روزہ چھڑوا دیتا ہے۔ اور یہ نمازِ فجر بھی طلوع آفتاب کے بعد پڑھتا ہے۔ (ابوسعید) فرماتے ہیں: اس وقت صفوان رضی اللہ عنہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ آپ علیہ السلام نے ان سے اس خاتون کی شکایت کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جہاں تک اس کی اس بات کا تعلق ہے کہ جب یہ نماز پڑھتی ہے تو میں اسے مارتا ہوں (اس کی وجہ یہ ہے کہ) یہ دوسورتیں پڑھتی ہے اور میں اس کو اس کام سے منع کرتا ہوں کیونکہ میرا کہنا یہ ہے: اگر سورۃ ایک بھی ہو تو وہ کافی ہے۔ اور جہاں تک اس کے اس اعتراض کا تعلق ہے کہ یہ جب روزہ رکھتی ہے تو میں اس کا روزہ ختم کروا دیتا ہوں (تو اس کی وجہ یہ ہے کہ) میں جوان آدمی ہوں، مجھ سے رہا نہیں جاتا۔ اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزے نہ رکھے۔ اور جہاں تک اس کے اس اعتراض کا تعلق ہے کہ میں طلوع آفتاب کے بعد نمازِ فجر پڑھتا ہوں۔ (تو اس کی وجہ یہ ہے کہ) میرا تعلق ایسے خاندان سے ہے جن کے بارے میں مشہور ہے (کہ یہ لوگ دیر سے اٹھتے ہیں) طلوع آفتاب سے

حدیث: 1594

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2459 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 11776 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 1488 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 8282 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 1037

پہلے میری آنکھ ہی نہیں کھلتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ٹھیک ہے) جب سو کر اٹھو تو اس وقت نماز پڑھ لیا کرو۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1595۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ اَبِي بِشْرٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ لُدَيْنٍ الْاَشْعَرِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَوْمُ الْجُمُعَةِ عِيدٌ فَلَا تَجْعَلُوا يَوْمَ عِيدِكُمْ يَوْمَ صِيَامِكُمْ اِلَّا اَنْ تَصُومُوا قَبْلَهُ اَوْ بَعْدَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، اِلَّا اَنَّ اَبَا بِشْرٍ هٰذَا لَمْ اَقِفْ عَلٰى اسْمِهِ، وَلَيْسَ بِبَيَانِ ابْنِ بِشْرٍ وَّلَا بِجَعْفَرِ بْنِ اَبِي وَحْشِيَّةَ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ، وَشَاهِدُ هٰذَا بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ مُخَرَّجٌ فِي الْكِتَابَيْنِ

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کا دن عید کا دن ہے۔ اس لیے اپنی عید کے دن کو روزہ کا دن مت بناؤ۔ البتہ اس کے بعد یا پہلے بھی روزہ رکھو (تو ٹھیک ہے)

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس کی سند میں جو ابوبشر ہیں مجھے ان کا نام معلوم نہیں ہے کیونکہ یہ نہ تو ''بیان بن بشر'' ہیں اور نہ ہی ''جعفر بن ابی وحشیہ'' ہیں۔ واللہ اعلم۔

مذکورہ حدیث کی ایک شاہد حدیث ہے جس کو بخاری اور مسلم میں نقل کیا گیا ہے تاہم اس کے الفاظ کچھ مختلف ہیں۔

(وہ حدیث درج ذیل ہے)

1596۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبَّادٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُو حُذَيْفَةَ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، وَاَخْبَرَنِي اَبُو يَحْيَى اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّمَرْقَنْدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ

حدیث: 1595

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 8012 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 2161 اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان' مدينه منوره' (طبع اول) 1412ھ/1991ء' رقم الحديث: 524

حدیث: 1596

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 21538 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 3683 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 2170 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 8308 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 3427

بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ، حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ مَرْثَدٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا ذَرٍّ، فَقُلْتُ: اَسَاَلْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ؟ فَقَالَ: اَنَا كُنْتُ اَسْاَلُ النَّاسَ عَنْهَا، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنِي عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اَفِي رَمَضَانَ، اَوْ فِي غَيْرِهِ؟ قَالَ: بَلْ هِيَ فِي رَمَضَانَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، تَكُوْنُ مَعَ الْاَنْبِيَاءِ مَا كَانُوا فَاِذَا قُبِضَ الْاَنْبِيَاءُ رُفِعَتْ، اَمْ هِيَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: بَلْ هِيَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِي اَيِّ رَمَضَانَ هِيَ؟ قَالَ: الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاُوَلِ وَالْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ، قَالَ: ثُمَّ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَ فَاهْتَبَلْتُ غَفْلَتَهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فِي اَيِّ الْعِشْرِينَ؟ قَالَ: الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ، لَا تَسْاَلْنِي عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا ثُمَّ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَ فَاهْتَبَلْتُ غَفْلَتَهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَتُخْبِرَنِّي، اَوْلَمَا اَخْبَرْتَنِي فِي اَيِّ الْعَشْرِ هِيَ؟ قَالَ: فَغَضِبَ عَلَيَّ غَضَبًا مَا غَضِبَ عَلَيَّ مِثْلَهُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَوْ شَاءَ لَاَطْلَعَكُمْ عَلَيْهَا، الْتَمِسُوْهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت مالک بن مرثد رضی اللہ عنہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں: (وہ فرماتے ہیں) میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے متعلق پوچھا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: میں اس کے متعلق سب لوگوں سے زیادہ پوچھا کرتا تھا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتایئے کہ لیلۃ القدر رمضان المبارک میں ہوتی ہے یا کسی اور مہینے میں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ رمضان المبارک میں ہوتی ہے۔ میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ خاص طور پر انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات تک ہی ہوتی ہے اور جب وہ وفات پا جاتے ہیں تو اس کو اٹھالیا جاتا ہے یا یہ قیامت تک رہے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (انبیاء کرام کی حیات تک محدود نہیں ہوتی) بلکہ قیامت تک رہے گی۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ رمضان المبارک کے کن ایام میں ہوتی ہے؟ اس کے بعد آپ (کسی دوسرے موضوع پر) گفتگو کرتے رہے، میں نے آپ کی اس عدم توجہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک بہانے سے پھر پوچھ لیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کون سے دو عشروں میں ہوتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پچھلے عشروں میں۔ اور آج کے بعد مجھ سے اس کے متعلق کچھ نہیں پوچھنا۔ (یک عرصہ بعد) میں نے پھر ایک بہانے سے پوچھ لیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو قسم دیتا ہوں آپ مجھے ضرور بتایئے کہ یہ کون سے عشرے میں ہوتی ہے؟ (ابوذر فرماتے ہیں) اس دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر اس قدر سخت ناراض ہوئے کہ اس سے پہلے کبھی بھی اتنا سخت ناراض نہیں ہوئے تھے۔ اور نہ ہی اس کے بعد کبھی اتنا ناراض ہوئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ کو منظور ہوتا تو وہ تمہیں اس کی اطلاع دے دیتا۔ اس کو آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1597- حَدَّثَنِي اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ اَبِي عُثْمَانَ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَرَوَيْهِ الْمُؤَذِّنُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدْعُوْنِي مَعَ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُ لِيْ: لاَ تَتَكَلَّمْ حَتّٰى يَتَكَلَّمُوا، قَالَ: فَدَعَاهُمْ وَسَالَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، قَالَ: اَرَايْتُمْ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ اَىُّ لَيْلَةٍ تَرَوْنَهَا؟ قَالَ: فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْلَةَ اِحْدٰى، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْلَةَ ثَلاثٍ، وَقَالَ اٰخَرُ: خَمْسٍ، وَاَنَا سَاكِتٌ، فَقَالَ: مَا لَكَ لا تَتَكَلَّمُ؟ فَقُلْتُ: اِنْ اَذِنْتَ لِيْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ تَكَلَّمْتُ، قَالَ: فَقَالَ: مَا اَرْسَلْتُ اِلَيْكَ اِلَّا لِتَتَكَلَّمَ، قَالَ: فَقُلْتُ: اُحَدِّثُكُمْ بِرَأْيِيْ؟ قَالَ: عَنْ ذٰلِكَ نَسْاَلُكَ، قَالَ: فَقُلْتُ: السَّبْعُ، رَاَيْتُ اللّٰهَ ذَكَرَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ، وَمِنَ الْاَرَضِيْنَ سَبْعًا، وَخَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ سَبْعٍ، وَبَرَزَ نَبْتُ الْاَرْضِ مِنْ سَبْعٍ، قَالَ: فَقَالَ: هٰذَا اَخْبَرْتَنِيْ مَا اَعْلَمُ، اَرَاَيْتَ مَا لا اَعْلَمُ مَا قَوْلُكَ نَبْتُ الْاَرْضِ مِنْ سَبْعٍ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: اِنَّ اللّٰهَ، يَقُوْلُ: شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا اِلٰى قَوْلِهِ: وَفَاكِهَةً وَاَبًّا وَالاَبُّ نَبْتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُهُ الدَّوَابُّ وَلا يَأْكُلُهُ النَّاسُ، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: اَعَجَزْتُمْ اَنْ تَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِيْ لَمْ يَجْتَمِعْ شُئُوْنُ رَأْسِهِ بَعْدُ: اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَرَى الْقَوْلَ اِلَّا كَمَا قُلْتَ، قَالَ: وَقَالَ: قَدْ كُنْتُ اَمَرْتُكَ اَنْ لا تَتَكَلَّمَ حَتّٰى يَتَكَلَّمُوا، وَاِنِّيْ اٰمُرُكَ اَنْ تَتَكَلَّمَ مَعَهُمْ قَالَ ابْنُ اِدْرِيْسَ: فَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجھے عمر بن خطاب، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے اجلاس میں بلایا کرتے تھے اور مجھے کہا کرتے تھے کہ جب تک دوسرے لوگ بات نہ کر لیں تم نے گفتگو نہیں کرنی۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بلایا اور ان سے لیلۃ القدر کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے فرمایا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے متعلق کہ ''تم اس کو آخری عشرے میں تلاش کرو'' تمہارا کیا خیال ہے؟ اس سے مراد کون سی رات ہے؟

(ابن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: کچھ لوگوں نے کہا: پہلی رات۔ کچھ نے کہا: تیسری رات۔ ایک نے کہا: پانچویں۔ آپ فرماتے ہیں: میں خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: تمہیں کیا بات ہے؟ تم گفتگو کیوں نہیں کر رہے؟ میں نے جواب دیا: اے امیر المومنین! آپ جب مجھے اجازت دیں گے میں تب بولوں گا۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: میں نے آپ کو یہاں پر بولنے کے لئے ہی بلایا ہے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: میں نے کہا: میں تمہیں اپنی رائے بیان کروں گا۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے) فرمایا: ہم وہی تو پوچھ رہے ہیں۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: میں نے کہا: ساتویں (شب میں) کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں اور سات زمینوں کا ذکر کیا ہے۔ اور انسان کو سات دنوں میں پیدا کیا ہے۔ اور زمین بھی بیج کو سات دنوں میں اگاتی ہے۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: یہ بات جو آپ نے ہمیں بتائی ہے یہ تو ہم جانتے ہیں آپ ہمیں کوئی ایسی بات بتائیں جس کو ہم نہیں جانتے اور آپ نے جو کہا ہے کہ زمین سات دنوں میں بیج اگاتی ہے اس کا کیا مطلب؟ (ابن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: میں نے جواب میں یہ آیات: ''شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا پڑھنا شروع کیں اور: وَفَاكِهَةً وَاَبًّا'' تک پڑھیں، اور ان کو بتایا کہ اس میں ''الاب'' سے مراد زمین کی وہ پیداوار ہے جس کو جانور کھاتے ہیں، انسان نہیں کھاتے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (حاضرین کی جانب متوجہ ہو کر) فرمایا: کیا تم لوگ اس نوجوان کی سی گفتگو کرنے سے

عاجز ہو، جس کے سر کے جوڑ بھی ابھی پوری طرح نہیں جمے۔ جبکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس نے میرے مؤقف کی موافقت میں بات کی ہے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں کہا کرتا تھا کہ جب تک سب لوگ اپنی بات مکمل نہ کرلیں تب تک آپ اپنی بات شروع نہ کیا کریں اور آج میں ہی آپ سے کہہ رہا ہوں کہ آپ ان کی گفتگو میں شامل ہو جایا کریں۔

❖ ابن ادریس فرماتے ہیں: عبدالملک نے سعید بن جبیر کے واسطے سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی حدیث نقل کی ہے۔ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1598- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ اَنْبَاَ اَبُو الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ ذُكِرَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ عِنْدَ اَبِي بَكْرَةَ فَقَالَ مَا اَنَا بِطَالِبِهَا إِلَّا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِي تِسْعٍ اَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ اَوْ خَمْسٍ يَبْقَيْنَ اَوْ فِي ثَلَاثٍ يَبْقَيْنَ اَوْ فِي اٰخِرِ لَيْلَةٍ فَكَانَ لَا يُصَلِّي فِي الْعِشْرِينَ إِلَّا صَلَاتَهُ سَائِرَ سَنَةٍ فَإِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اجْتَهَدَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عیینہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے ابوبکرہ کے پاس لیلۃ القدر کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: میں تو اس کو آخری دس (راتوں) میں ڈھونڈتا ہوں، جب 9 راتیں باقی ہوں یا 7 باقی ہوں یا 5 باقی ہوں یا 3 باقی ہوں یا آخری رات میں۔ آپ 20 راتیں تو عام طور عبادت کیا کرتے تھے۔ لیکن جب آخری عشرہ شروع ہوتا تو آپ عبادت بڑھا دیتے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1599- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اَبُوْ يُونُسَ حَاتِمُ بْنُ اَبِي صَغِيرَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اُمِّ هَانِءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ اَمِيرُ نَفْسِهِ، اِنْ شَاءَ صَامَ، وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ

✧✧ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: نفلی روزہ رکھنے والے شخص کو اختیار ہے، وہ چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے تو توڑ دے۔

1600- حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ اَبُو الْوَلِيدِ حَسَّانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ،

حدیث: 1598

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 794 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 20420 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ه/1993ء رقم الحديث: 3686 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ه/1970ء رقم الحديث: 2175

حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي الْحَجَّاجِ الْخَاقَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اَبِي صَغِيرَةَ، حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اُمِّ هَانِءٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُتَطَوِّعُ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ صَامَ، وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَتِلْكَ الْاَخْبَارُ الْمُعَارِضَةُ لِهٰذَا لَمْ يَصِحَّ مِنْهَا شَيْءٌ

✧✧ حضرت اُمِ ہانی رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والے کو اختیار ہے چاہے روزہ پورا کرے اور چاہے توڑ دے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا اور وہ احادیث جو اس کے معارض ہیں ان میں سے کوئی بھی صحیح نہیں ہے۔

1601۔ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَدِيٍّ، اَنْبَاَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے۔ پھر ایک سال اعتکاف نہ کر سکے تو اگلے سال بیس دن کا اعتکاف کیا۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور ایک صحیح حدیث اس کی شاہد موجود ہے۔

1602۔ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، وَمُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يَعْتَكِفُ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَسَافَرَ عَامًا، فَلَمْ يَعْتَكِفْ، وَاعْتَكَفَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ عِشْرِينَ لَيْلَةً

حدیث: 1601

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2463 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 803 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1770 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 21314 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 2227 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 3663 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 3344

✧✧ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ایک سال آپ سفر میں تھے جس کی وجہ سے اعتکاف نہ کر سکے،اس لئے اگلے سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے 20 دن کا اعتکاف کیا۔

1603۔ اَنْبَانَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مَحْبُوْبِ الرَّمْلِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمُعْتَكِفِ صِيَامٌ اِلَّا اَنْ يَّجْعَلَهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلِفُقَهَاءِ اَهْلِ الْكُوْفَةِ فِيْ ضِدِّ هٰذَا حَدِيْثَانِ اَذْكُرُهُمَا، وَاِنْ كَانَا لَا يُقَاوِمَانِ هٰذَا الْخَبَرَ فِيْ عَدَالَةِ الرُّوَاةِ،

الْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معتکف پر روزہ لازم نہیں ہے الا یہ کہ وہ خود اپنے اوپر لازم کر لیتا ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا اور اس کے مقابلے میں فقہاء اہل کوفہ سے دو حدیثیں مروی ہیں، ان کا بھی میں ذکر کروں گا اگرچہ وہ دونوں حدیثیں راویوں کی عدالت کے حوالے سے اس کے برابر کی نہیں ہیں۔

پہلی حدیث:

1604۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُدَيْلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ عُمَرَ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ يَّعْتَكِفَ يَوْمًا، فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اعْتَكِفْ، وَصُمْ يَوْمًا،

الْحَدِيْثُ الثَّانِ

حديث: 1602

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2226 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 553 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 8347 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 3344 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 181

حديث: 1603

ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 8370

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں ایک دن کے اعتکاف کی نذر مانی تھی۔ پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ایک دن کا اعتکاف کرلو اور اسی دن کا روزہ رکھ لو۔

دوسری حدیث:

1605- حَدَّثَنَا هُ اَبُوْ عَلِيِّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ، حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا اعْتِكَافَ اِلَّا بِصِيَامٍ لَّمْ يَحْتَجَّ الشَّيْخَانِ بِسُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ

✧✧ اُم المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزے کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے سفیان بن حسین اور عبداللہ بن یزید کی روایات نقل نہیں۔

1606- اَخْبَرَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِى اِيَاسٍ حَدَّثَنَا وَرَقَاءُ عَنِ ابْنِ اَبِى نُجَيْحٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ وَاحِدٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنْ زَادَ مِسْكِيْنًا اٰخَرَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ وَلَيْسَتْ بِمَنْسُوْخَةٍ اِلَّا اَنَّهٗ قَدْ وَضَعَ لِلشَّيْخِ الْكَبِيْرِ الَّذِىْ لَا يَسْتَطِيْعُ الصِّيَامَ وَاَمَرَ اَنْ يُّطْعِمَ الَّذِىْ يَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يُطِيْقُهٗ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "جو شخص استطاعت رکھتا ہو اس کے ذمہ ایک مسکین کا فدیہ ہے اور جو شخص اپنی خوشی سے زیادہ دینا چاہے وہ مزید ایک مسکین بڑھا لے تو یہ اس کے لئے اور بھی بہتر ہے۔ اور یہ حکم منسوخ نہیں ہے۔ بلکہ یہ حکم اس بوڑھے شخص کے لئے رکھا گیا ہے جو خود روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا اور یہ کھانا کھلانے کا حکم اس شخص کے لئے جو جانتا ہے کہ وہ روزہ طاقت نہیں رکھتا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث: 1605

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 8363

حدیث: 1606

اخرجہ ابو عبداللہ محمد البخاری فی "صحیحہ" (طبع ثالث) دارابن کثیر، یمامہ، بیروت، لبنان، 1407ھ/1987ء رقم الحدیث: 4235 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 2626 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 7866 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الکبیر" طبع مکتبہ العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 11388 اخرجہ ابوبکر الصنعانی فی "مصنفہ" طبع المکتب الاسلامی، بیروت لبنان، (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحدیث: 7573

1607۔ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْفَقِيْهُ بِالرِّيِّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: رُخِّصَ لِلشَّيْخِ الْكَبِيْرِ اَنْ يُفْطِرَ، وَيُطْعِمَ عَلٰى كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا وَلا قَضَاءَ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِي، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَفِيْهِ الدَّلِيْلُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: انتہائی بوڑھے آدمی کے لئے اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ وہ روزہ نہ رکھے اور ہر دن کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلا دے اور اس کے ذمہ اس کی کوئی قضاء بھی نہیں ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور اس میں دلیل ہے۔

1608۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَلْخِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ بْنُ زِيَادٍ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ، عَلٰى مِنْبَرِ حِمْصٍ يَقُوْلُ: قُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنْ لَا نُدْرِكَ الْفَلَاحَ، وَكُنَّا نُسَمِّيْهَا الْفَلَاحَ، وَاَنْتُمْ تُسَمُّوْنَ السَّحُوْرَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِي، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَفِيْهِ الدَّلِيْلُ الْوَاضِحُ اَنَّ: صَلَاةَ التَّرَاوِيحِ فِيْ مَسَاجِدِ الْمُسْلِمِيْنَ سُنَّةٌ مَّسْنُوْنَةٌ، وَقَدْ كَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ يَحُثُّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى اِقَامَةِ هٰذِهِ السُّنَّةِ اِلٰى اَنْ اَقَامَهَا

✧✧ حضرت ابوطلحہ بن زیاد الانصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو ''حمص'' کے منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان المبارک کی ۲۳ ویں رات کو ایک تہائی وقت تک قیام کیا۔ پھر پچیسویں رات کو آدھی رات تک قیام کیا، پھر ستائیسویں شب میں نصف شب تک پھر اسی شب مزید قیام کیا (یہ قیام اس قدر طویل ہوا کہ) ہم گمان کرنے لگے کہ ہم ''فلاح'' بھی نہیں پاسکیں گے۔ ہم اسی کو ''فلاح'' کہتے ہیں۔ جس کو تم ''سحری'' کہتے ہو۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور اس میں واضح دلیل موجود ہے کہ مسلمانوں کی مساجد میں نمازِ تراویح سنتِ مسنونہ ہے اور حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ سنت قائم کرنے کی مسلسل ترغیب دلاتے رہے حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو قائم کروا دیا۔

کتاب الصیام کے ابواب سے متعلق میری معلومات کے مطابق وہ تمام صحیح احادیث میں نے ذکر کر دی ہیں جن کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا نہیں کیا ہے۔

اَوَّلُ كِتَابُ مَنَاسِكَ الْحَجِّ

حج کا بیان

1609- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، الْحَجُّ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ اَوْ مَرَّةً وَاحِدَةً؟ قَالَ: مَرَّةً وَاحِدَةً، فَمَنْ اَرَادَ فَيَتَطَوَّعُ

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ، وَاَبُوْ سِنَانٍ هٰذَا هُوَ الدُّؤَلِيُّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، فَاِنَّهُمَا لَمْ يُخَرِّجَا سُفْيَانَ بْنَ حُسَيْنٍ وَّهُوَ مِنَ الثِّقَاتِ الَّذِيْنَ يُجْمَعُ حَدِيْثُهُمْ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہر سال حج فرض ہے یا (زندگی میں) صرف ایک بار؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (فرض) صرف ایک بار ہے اور نفلی جتنے کوئی چاہے۔

✤✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، اور یہ ابوسنان ''الدوَلی'' ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے سفیان بن حسین کی روایات نقل کی ہیں حالانکہ یہ اُن ثقہ راویوں میں سے ہیں جن کی روایات کو جمع کیا جاتا ہے۔

1610- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى بْنِ السَّكَنِ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيْبٍ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَمْتِعُوْا مِنْ هٰذَا الْبَيْتِ فَاِنَّهُ قَدْ هُدِمَ مَرَّتَيْنِ،

حدیث: 1609

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1721 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2886 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 677

حدیث: 1610

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 6753 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 2506

وَيُرْفَعُ الثَّالِثَةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس گھر پر غور کرو کہ یہ دو مرتبہ منہدم ہونے کے بعد تیسری مرتبہ بنایا گیا ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1611- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ سُهَيْلَ بْنَ اَبِيْ صَالِحٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبِيْ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَفْدُ اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ: الْغَازِيْ، وَالْحَاجُّ، وَالْمُعْتَمِرُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راہِ خدا کے مسافر تین آدمی ہیں:

(۱) غازی (۲) حاجی (۳) عمرہ کرنے والا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1612- حَدَّثَنَا بَكْرُ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّيْرَفِيِّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْحَاجِّ، وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث: 1611

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 2625 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 3692 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 2511 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 3604 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 10167

حدیث: 1612

ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 10161 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغیر" طبع المکتب الاسلامی دارعمار بیروت لبنان/عمان 1405ھ 1985ء رقم الحدیث: 10189 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث: 8594 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 12658

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے:

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْحَاجِّ، وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُ

اے اللہ! حاجی کی بھی مغفرت فرما اور جس کے لئے حاجی مغفرت کی دعا کرے اس کی بھی مغفرت فرما۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1613- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ الْحَافِظُ بِالْكُوْفَةِ، وَاَبُوْ سَعِيْدٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَحْمَدَ التَّاجِرُ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْبَجَلِیُّ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ الْكِنْدِیُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا، قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا السَّبِيْلُ؟ قَالَ: الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ تَابَعَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ سَعِيْدًا عَلٰى رِوَايَتِهٖ، عَنْ قَتَادَةَ

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے قول

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا

لوگوں پر اللہ کے لئے حج فرض ہے، اس شخص پر جو اس تک ''سبیل'' کی استطاعت رکھتا ہو،

کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان نقل کرتے ہیں۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ''سبیل'' سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سواری اور خرچہ۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کو قتادہ سے روایت کرنے میں حماد بن سلمہ نے سعید کی متابعت کی ہے۔ (ان کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے)

1614- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ حَمْدَوَيْهِ الْفَقِيْهُ بِبُخَارٰى، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيْبٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ الْحَرَّانِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ: مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا، فَقِيْلَ: مَا السَّبِيْلُ؟ قَالَ: الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت حماد بن سلمہ نے قتادہ کے واسطے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، اللہ کے قول ''مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا'' کے متعلق پوچھا گیا کہ 'سبیل' سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سواری اور خرچہ۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1615- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا اَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُسَافِرُ امْرَاَةٌ مَسِيرَةَ لَيْلَةٍ اِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی عورت ''ذی محرم'' کی معیت کے بغیر ایک رات سے زیادہ کا سفر نہ کرے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

1616- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ بَرِيدًا اِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی عورت اپنے محرم کے بغیر ایک برید (تقریبا ۱۲ میل) تک کا سفر نہ کرے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

1617- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَحْمَدَ الْخَزَّازُ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، يَقُولُ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: اَرَدْتُ سَفَرًا، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: انْتَظِرْ حَتّٰى اُوَدِّعَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَدِّعُنَا: اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكَ، وَاَمَانَتَكَ، وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت قاسم بن محمد فرماتے ہیں: میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا۔ ایک شخص نے آ کر عرض کی: میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں۔ عبداللہ نے فرمایا: آپ (تھوڑا) انتظار کریں تاکہ میں آپ کو اُس طریقے سے الوداع کروں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں

حدیث: 1615

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2525

حدیث: 1617

ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دار الباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 10092 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دار المامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 5624

وداع کیا کرتے تھے۔ میں اللہ تعالیٰ سے تیرے دین اور تیری امانت اور تیرے عمل کے خاتمے کی دعا مانگتا ہوں۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1618- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ اَعْيَنَ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ مُشَاةً مِنَ الْمَدِيْنَةِ، اِلٰى مَكَّةَ، قَالَ: ارْبُطُوا عَلٰى اَوْسَاطِكُمْ بِاُزُرِكُمْ وَمَشَى خِلْطَ الْهَرْوَلَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے حج کے لیے مدینہ سے مکہ تک کا سفر پیدل کیا۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1619- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: شَكَا نَاسٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَشْيَ فَدَعَا بِهِمْ، فَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِالنَّسَلَانِ فَنَسَلْنَا فَوَجَدْنَاهُ اَخَفَّ عَلَيْنَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کچھ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیدل چلنے کی تکلیف بیان کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو بلا کر کہا: تیز چلو۔ ہم نے تیز چلنا شروع کر دیا تو ہم نے اس طرح چلنے میں پہلے سے زیادہ آسانی محسوس کی۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1620- اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، اَنْبَاَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، اَخْبَرَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ، وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ

حدیث: 1618

اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث:3119 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 2535

حدیث: 1619

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 2567 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 10126 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحديث: 8102

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ساتھیوں میں سے اللہ کے نزدیک سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لئے بہتر ہے۔ اور اللہ کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لئے بہتر ہو۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1621- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْبَصْرِيُّ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِى، قَالَ: سَمِعْتُ يُوْنُسَ بْنَ يَزِيْدَ يُحَدِّثُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ الصَّحَابَةِ اَرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ الْجُيُوْشِ اَرْبَعَةُ الآفٍ، وَلَمْ يُغْلَبْ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِّنْ قِلَّةٍ

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَالْخِلافُ فِيْهِ عَلَى الزُّهْرِيِّ مِنْ اَرْبَعَةِ اَوْجُهٍ قَدْ شَرَحْتُهَا فِيْ كِتَابِ التَّلْخِيصِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین ساتھی چار ہیں: اور بہترین لشکر چار ہزار اور یہ قلت کی وجہ سے ۱۲۰۰۰ سے مغلوب نہیں ہو سکتے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں

حديث: 1620

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي، في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1944 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، 1407ه، 1987ء، رقم الحديث: 2437 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 6566 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ه/1993ء، رقم الحديث: 518 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري، في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ه/1970ء، رقم الحديث: 2539 اخرجه ابوعبدالله القضاعي في "مسنده" طبع موسسة الرسالة، بيروت، لبنان 1407ه/1986ء، رقم الحديث: 1235 اخرجه ابوعبدالله البخاري في "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه، بيروت، لبنان، 1409ه/1989ء، رقم الحديث: 115

حديث: 1621

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2611 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي، في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1555 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 2082 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ه/1993ء، رقم الحديث: 4717 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري، في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ه/1970ء، رقم الحديث: 2538 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ه-1984ء، رقم الحديث: 2587 اخرجه ابوعبدالله القضاعي في "مسنده" طبع موسسة الرسالة، بيروت، لبنان 1407ه/1986ء، رقم الحديث: 1237 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة، قاهره، مصر، 1408ه/1988ء، رقم الحديث: 652

کیا۔ اور اس کے اندر زہری پر چار طرح کا اختلاف ہے جس کی تشریح میں نے کتاب التخلیص میں کر دی ہے۔

1622- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنْبَانَا اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَهُمْ نَفَرٌ، فَقَالَ: مَاذَا مَعَكُمْ مِنَ الْقُرْاٰنِ؟ فَاسْتَقْرَاَهُمْ كَذٰلِكَ حَتّٰى مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ هُوَ مِنْ اَحْدَثِهِمْ سِنًّا، فَقَالَ: مَاذَا مَعَكَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: مَعِيَ كَذَا وَكَذَا، وَسُوْرَةُ الْبَقَرَةِ، قَالَ: اذْهَبْ فَاَنْتَ اَمِيْرُهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وفد کو کسی مقصد کی خاطر بھیجا اور ان سے پوچھا: تمہیں کس کس کو کتنا قرآن یاد ہے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے سنتے رہے حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جوان سب سے کم عمر تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: تجھے کتنا قرآن آتا ہے؟ اس نے بتایا کہ فلاں فلاں سورت ہے اور سورۃ بقرہ بھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ان کا امیر مقرر کر دیا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1623- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا كَانَ نَفَرٌ ثَلَاثَةٌ فَلْيُؤَمِّرُوْا اَحَدَهُمْ ذَاكَ اَمِيْرٌ اَمَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں؛ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تین آدمی ہوں تو وہ ان میں سے کسی ایک کو امیر بنالیں تو وہ امیر ہوگا، اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر بنایا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1624- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوْفَةِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا

حدیث: 1622

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2876 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 2126 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1509 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 8749

حدیث: 1623

اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 2541

مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِيْ لَاسٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَمَلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِبِلٍ مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ ضِعَافٍ لِلْحَجِّ، فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: مَا نَرَى اَنْ تَحْمِلَنَا هٰذِهٖ، فَقَالَ: مَا مِنْ بَعِيْرٍ اِلَّا عَلٰى ذُرْوَتِهٖ شَيْطَانٌ، فَاذْكُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ اِذَا رَكِبْتُمُوْهَا كَمَا اَمَرَكُمْ، ثُمَّ امْتَهِنُوْهَا لِاَنْفُسِكُمْ، فَاِنَّمَا يَحْمِلُ اللّٰهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهٗ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت ابولاس خزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حج کے لئے تیار کئے گئے صدقے کے اونٹوں پر سوار ہونے کا فرمایا، ہم نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا واقعی ہم ان پر سوار ہونگے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر اونٹ کی کوہان پر شیطان ہوتا ہے،اس لئے جب تم ان پر سوار ہونے لگو تو اللہ کا نام پڑھ لیا کرو جیسا کہ اللہ نے تم کو حکم دیا ہے پھر ان کو اپنے لیے تیار کر لو تو اللہ تمہیں سوار کروا دے گا۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔اور ایک صحیح حدیث اس کی شاہد بھی ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

1625- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ارْكَبُوْا هٰذِهِ الدَّوَابَّ سَالِمَةً، وَابْتَدِعُوْهَا سَالِمَةً، وَلَا تَتَّخِذُوْهَا كَرَاسِيَّ

حديث: 1624

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 17967 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2377 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 10099 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 837 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت لبنان، (طبع ثاني) 1403ھ رقم الحديث:9264

حديث: 1625

اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء رقم الحديث: 2668 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 15679 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 5619 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2544 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 10116 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 431 اخرجه ابن ابي اسامه في "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبويه، مدينه منوره 1413ھ/1992ء رقم الحديث: 886

✧✧ حضرت معاذ بن انس اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان چوپایوں پر احتیاط کے ساتھ سوار ہوا کرو اور احتیاط کے ساتھ ان کو چھوڑا کرو اور ان کو کرسیاں مت بناؤ۔

1626- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ بْنِ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَوْقَ ظَهْرِ كُلِّ بَعِيْرٍ شَيْطَانٌ، وَاِذَا رَكِبْتُمُوْهُنَّ فَاذْكُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ، لَا تُقَصِّرُوْا عَنْ حَاجَةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهٗ شَاهِدٌ عَلٰى شَرْطِهِ

✧✧ حضرت محمد بن حمزہ بن عمرو اسلمی اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر اونٹ کی پیٹھ پر ایک شیطان ہوتا ہے اس لئے جب ان پر سواری کرو تو اللہ کا نام پڑھ لیا کرو اور اپنی حاجت سے کوتاہی مت کرو۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور ایک حدیث اس کی شاہد بھی ہے جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر ہے۔

1627- حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ عَلٰى كُلِّ ذِرْوَةِ بَعِيْرٍ شَيْطَانًا، فَامْتَهِنُوْهُنَّ بِالرُّكُوْبِ، فَاِنَّمَا يَحْمِلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر اونٹ کی کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے، ان کو سواری میں استعمال کیا کرو، بے شک اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے۔

1628- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، وَالْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ

حدیث: 1626

اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی' بیروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحدیث: 2667 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 16082 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 1703 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحدیث: 2546 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 10338 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحدیث: 1924 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث:2994

حدیث: 1628

اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری' فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحدیث: 2552

اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهَى عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ، وَعَنِ الْجَلالَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ قَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِعِكْرِمَةَ، وَاحْتَجَّ مُسْلِمٌ بِحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے منہ لگا کر پانی پینے سے منع کیا ہے۔ اور جلالہ (وہ جانور جو حلال وحرام چیزیں کھاتا ہے) اور مجثمہ (وہ جانور یا پرندہ جس کو باندھ دیا گیا ہو پھر تیر وغیرہ سے اس کو ہلاک کر دیا گیا ہو، اس کے کھانے) سے منع کیا ہے۔

✤ یہ حدیث صحیح ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عکرمہ کی اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حماد بن سلمہ کی روایات نقل کی ہے۔

1629- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلالٍ، حَدَّثَنِي الْعَلاءُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْجَرَسُ مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھنٹی شیطان کا باجا ہے۔

✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1630- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا رُوَيْمُ بْنُ يَزِيْدَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، وَحدثنا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَسْلَمَ الْعَابِدُ، حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:

حدیث: 1629

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 2114 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 8789 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 4704 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2554 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 8812 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 10106 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 6519

حدیث: 1630

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2571 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2555 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 10791 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 10122

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ، فَإِنَّ الْاَرْضَ تُطْوٰى بِاللَّيْلِ لِلْمُسَافِرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کے وقت سفر کیا کرو کیونکہ رات کے وقت مسافر کے لئے زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1631- اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ السَّمَّاكُ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ اِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلٰى يَمِيْنِهِ، وَاِذَا عَرَّسَ قَبْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَيْهِ نَصْبًا، وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلٰى كَفِّهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوقتادہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت سوتے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے اور جب کبھی اس وقت سوتے کہ صبح قریب ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کہنیاں کھڑی کرتے اور اپنا سر اپنی ہتھیلی پر رکھ کر لیٹتے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1632- حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عِيْسٰى بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى زَكَرِيَّا بْنُ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، وَيُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِىِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَقِلُّوا الْخُرُوْجَ اِذَا هَدَاَتِ الرِّجْلُ اِنَّ اللّٰهَ يَبُثُّ مِنْ خَلْقِهِ بِاللَّيْلِ مَا شَاءَ

حدیث: 1631

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابورى فى "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربى' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 683 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 22685 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ه/1993ء' رقم الحديث: 6438 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى' فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى' بيروت' لبنان' 1390ه/1970ء' رقم الحديث: 2558

حدیث: 1632

اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 5104 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 14872 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى' فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى' بيروت' لبنان' 1390ه/1970ء' رقم الحديث: 2559 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ه/ 1991ء' رقم الحديث: 10778 اخرجه ابوعبدالله البخارى فى "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه' بيروت' لبنان' 1409ه/1989ء' رقم الحديث: 1233

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب لوگ سو رہے ہوں، اس وقت باہر مت نکلا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ رات کے وقت جتنی چاہتا ہے اپنی مخلوقات کو پھیلاتا ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1633- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ سَفَرًا، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَوْصِنِيْ، قَالَ: أُوصِيكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا مَضٰى قَالَ: اللّٰهُمَّ ازْوِ لَهُ الْاَرْضَ، وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، وہ سفر کا ارادہ رکھتا تھا، اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی وصیت فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور بلندی پر چڑھتے ہوئے تکبیر کہو۔ جب وہ چلا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے یوں دعا مانگی ''یا اللہ! اس کے لئے زمین لپیٹ دے اور سفر آسان فرما''۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1634- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ مَرْوَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ كَعْبًا حَدَّثَهُ، اَنَّ صُهَيْبًا صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرَ قَرْيَةً يُرِيْدُ دُخُولَهَا اِلَّا قَالَ حِيْنَ يَرَاهَا: اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ، وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ

حدیث: **1633**

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 8293 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 10339 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 2561 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 10093

حدیث: **1634**

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 10378 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 10100 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 7299 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 2565

وَمَا اَضْلَلْنَ، وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ، فَإِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ اَهْلِهَا، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ اَهْلِهَا، وَشَرِّ مَا فِيْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بستی میں داخل ہونا چاہتے تو جیسے ہی اس پر نظر پڑتی تو یوں دعا مانگتے

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ، وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ، وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ، فَإِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ اَهْلِهَا، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ اَهْلِهَا، وَشَرِّ مَا فِيْهَا

''اے اللہ! اے ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کے رب! اور وہ زمینیں کم نہ ہوں گی، اور اے شیطانوں کے رب! اور وہ شیطان گمراہ نہ کرسکیں گے اور اے آندھیوں کے رب! اور اندھیریاں تباہی نہ کرسکیں گی، ہم تجھ سے اس بستی کی اور بستی والوں کی خیریت مانگتے ہیں۔ اور اس بستی کے شر، اس کے رہنے والوں کے شر اور جو کچھ اس میں ہے، اس تمام کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1635- اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْخَيَّاطُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُو قِلَابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا اِلَّا وَدَّعَهُ بِرَكْعَتَيْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہاں بھی قیام کرتے، وہاں سے رخصت ہونے سے پہلے دو رکعت نوافل ادا کرتے۔

✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1636- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ،

حدیث: 1635

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 2568

حدیث: 1636

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 5086 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 2701 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 2571 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 8828 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2718

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلالٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ فِىْ سَفَرٍ فَبَدَا لَهُ الْفَجْرُ قَالَ: سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَنِعْمَتِهٖ، وَحُسْنِ بَلائِهٖ عَلَيْنَا، رَبَّنَا صَاحِبْنَا فَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلاثَ مَرَّاتٍ وَّيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں ہوتے اور فجر کا وقت ہوتا، تو آپ فرماتے: سننے والے نے اللہ کی حمد اور اس کی نعمت سنی ہے اور اے اللہ! ہم پر اپنا فضل فرما، جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہوئے، آپ تین مرتبہ بلند آواز سے یہ کلمات دہراتے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1637۔ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ فِرَاسٍ الْفَقِيْهُ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْيَاطِىُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ الْحَضْرَمِىِّ، اَنَّهٗ سَمِعَ الزُّبَيْرَ بْنَ الْوَلِيْدِ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا غَزَا، اَوْ سَافَرَ فَاَدْرَكَهُ اللَّيْلُ قَالَ: يَا اَرْضُ رَبِّىْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ اَسَدٍ، وَشَرِّ كُلِّ اَسْوَدَ، وَحَيَّةٍ وَّعَقْرَبٍ، وَمِنْ سَاكِنِى الْبَلَدِ، وَمِنْ شَرِّ وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ یا کسی سفر میں ہوتے اور رات ہو جاتی تو آپ فرماتے ''اے زمین! تیرا اور میرا رب اللہ ہے، میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، ہر شیر اور کالے کے شر سے اور سانپ اور بچھو اور اس شہر کے باسیوں کے شر سے اور پیدا کرنے والے اور پیدا ہونے والے کے شر سے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1638۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِىُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ، قَالَ: قُرِئَ عَلٰى اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ وَّاَنَا اَنْظُرُ فِىْ هٰذَا الْكِتَابِ فَاَقَرَّ بِهٖ، عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اغْتَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لَبِسَ ثِيَابَهٗ فَلَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَعَدَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ، فَلَمَّا اسْتَوٰى بِهٖ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، فَاِنَّ يَعْقُوْبَ بْنَ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ مَنْ جَمَعَ اَئِمَّةُ الْاِسْلامِ حَدِيْثَهٗ، وَلَمْ

حدیث: 1637

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 6161 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 2572 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دار الباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 10101

يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا، پھر کپڑے پہنے پھر جب آپ ذوالحلیفہ پہنچے تو دو رکعتیں ادا کیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ پر بیٹھ گئے پھر جب آپ مقام بیداء میں پہنچ گئے تو حج کا احرام باندھا۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ یعقوب بن عطا بن ابی رباح کی احادیث ائمہ اسلام جمع کرتے ہیں۔ اور اس حدیث کی ایک شاہد بھی ہے جو کہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار پر صحیح ہے۔

(وہ حدیث درج ذیل ہے)

1639- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ الْاَهْوَازِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِنَّ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَّغْتَسِلَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّحْرِمَ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْخُلَ مَكَّةَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب آدمی احرام کا ارادہ کرے یا مکہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو غسل کرنا سنت ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

1640- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، اَنْبَاَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، اَنْبَاَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ نَاجِيَةُ الْخُزَاعِيُّ، صَاحِبُ بُدْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنْ بُدْنِيْ؟ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَنْحَرَ كُلَّ بَدَنَةٍ عَطِبَتْ، ثُمَّ يُلْقِيْ نَعْلَهَا فِيْ دَمِهَا، ثُمَّ يُخَلِّيْ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ فَيَاْكُلُوْنَهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ناجیہ رضی اللہ عنہ خزاعی سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ جب میرا قربانی کا جانور تھک جائے تو میں اس کے ساتھ کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ جو جانور تھک جائے، اس کو نحر کردوں پھر اس کے کھروں کو اس کے خون میں ڈال دیا جائے، پھر اس کے اور لوگوں کے درمیان سے ہٹ جائیں تاکہ لوگ اس کو کھالیں۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1641- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ الْبَيْرُوْتِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَهْدٰى تَطَوُّعًا، ثُمَّ ضَلَّتْ فَاِنْ شَاءَ اَبْدَلَهَا، وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ، وَاِنْ كَانَتْ فِيْ نَذْرٍ

حدیث: 1639

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دار الباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 8728

فَلْيُبْدِلْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نفلی قربانی کا جانور بھیجے پھر وہ گم ہو جائے تو اگر چاہے تو اس کے بدلے میں کوئی دوسرا جانور دے اور چاہے تو رہنے دے اور اگر وہ جانور نذر کا تھا تو اس کے بدلے میں دوسرا جانور دینا ضروری ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1642- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُسْتَمْلِي، فِي اٰخَرِينَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَا يُحْرَمُ بِالْحَجِّ اِلَّا فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ، فَاِنَّ مِنْ سُنَّةِ الْحَجِّ اَنْ يُحْرَمَ بِالْحَجِّ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ جَرَتْ فِيْهِ مُنَاظَرَةٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَ شَيْخِنَا اَبِيْ مُحَمَّدٍ السَّبِيْعِيِّ، فَاِنَّهُ اَنْكَرَهُ، وَقَالَ اِنَّمَا رَوَاهُ النَّاسُ، عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنِ الْحَكَمِ، فَمِنْ اَيْنَ جَآءَ بِهٖ شَيْخُكُمْ، عَنْ شُعْبَةَ، فَقُلْتُ: تَاَمَّلْ مَا تَقُوْلُ، فَاِنَّ شَيْخَنَا اَتٰى بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا، فَكَاَنَّمَا اَلْقَمْتُهُ حَجَرًا

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حج کا احرام حج کے مہینوں میں ہی باندھا جائے۔ حج کی سنت یہ ہے کہ حج کا احرام حج کے مہینے میں باندھا جائے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور اس حدیث کے متعلق شیخ ابوسبیعی کے ساتھ میرا مناظرہ بھی ہوا تھا کیونکہ وہ اس کا انکار کرتے ہیں۔ انکا موقف یہ ہے کہ اس حدیث کو بہت سارے راویوں نے ابوخالد سے ''حجاج بن ارطاۃ'' کے واسطے سے ''حکم'' سے روایت کیا ہے۔ تو تمہارے استاد نے اس حدیث کو شعبہ کے واسطے سے کیسے روایت کر دیا؟ میں نے کہا: آپ اپنے موقف پر نظر ثانی فرمائیں۔ کیونکہ ہمارے استاد نے اس حدیث کو دونوں اسنادوں کے ہمراہ روایت کیا ہے تو (وہ اس طرح خاموش ہو گئے) گویا کہ ان کے منہ میں پتھر ڈال دیا گیا ہو۔

حدیث: 1641

اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي) رقم الحديث: 853 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2579 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 10036

حدیث: 1642

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2596 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 8501

1643- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لاَ تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ، وَصَلّٰى اَيَّ سَاعَةٍ اَحَبَّ مِنْ لَّيْلٍ اَوْ نَهَارٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جبیر بن مطعم بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنی عبد مناف! تم کسی شخص کو دن اور رات میں کسی بھی وقت اس گھر کا طواف کرنے اور اس میں نماز پڑھنے سے منع مت کرو۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1644- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ قَطَنٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ صَرُوْرَةَ فِي الْاِسْلَامِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حديث: 1643

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1894 اخرجه ابو عيسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 868 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 585 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 16782 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 1553 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2747 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 1561 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 9112 اخرجه ابويعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 7396 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامی دارعمار بيروت لبنان/عمان 1405ھ 1985ء رقم الحديث: 55 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 1601 اخرجه ابوبكر الحميدی فی "مسنده" طبع دارالكتب العلميه مكتبه المتنبی بيروت قاهره رقم الحديث: 561

حديث: 1644

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1729 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 2845 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 9549 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 11595 اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة بيروت لبنان 1407ھ/1986ء رقم الحديث: 842

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام میں صرورۃ (زندگی بھر شادی نہ کرنے اور حج نہ کرنے) کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1645۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ حَازِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ، عَنْ اَبِیْ صَفْوَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاَبُوْ صَفْوَانَ هٰذَا سَمَّاهُ غَيْرُهُ مِهْرَانَ مَوْلًى لِقُرَيْشٍ وَّلَا يُعْرَفُ بِالْجَرْحِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہو، وہ (حج کرنے میں) جلدی کرے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور یہ ابوصفوان جو ہیں، حسن بن عمرو کے علاوہ کئی محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے ان کا نام ''مہران'' بیان کیا ہے جو کہ قریش کے غلام تھے اور ان کے بارے میں کوئی جرح بھی ثابت نہیں ہے۔

1646۔ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عُمَرَ الْاَحْمَسِيُّ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: حُجُّوا قَبْلَ اَنْ لَا تَحُجُّوا، فَكَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰى حَبَشِيٍّ اَصْمَعَ اَفْدَعَ بِيَدِهٖ، مِعْوَلٌ يَهْدِمُهَا حَجَرًا حَجَرًا، فَقُلْتُ لَهٗ شَیْءٌ تَقُوْلُهٗ بِرَاْيِكَ اَوْ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَاَ النَّسَمَةَ، وَلٰكِنِّیْ سَمِعْتُهٗ مِنْ نَّبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت حارث بن سوید فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حج کرو۔ اس دن سے پہلے کہ تم حج نہ کرسکو۔ گویا کہ

حدیث: 1645

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1732 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2883 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 1784 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 1973 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 8476 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 760

حدیث: 1646

ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 8480 اخرجه ابن ابي اسامه في "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبويه مدينه منوره 1413ھ/1992ء رقم الحديث: 351

میں اس ٹیڑھی پنڈلیوں والے، سر کے ساتھ چپکے ہوئے چھوٹے چھوٹے کانوں والے حبشی کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنے ہاتھ میں ہتھوڑا لئے، اس (کعبۃ اللہ) کی ایک ایک اینٹ کر کے اکھاڑ رہا ہے (یعنی ایک وقت آئے گا کہ اس کو گرادیا جائے گا)۔ میں نے ان سے کہا: یہ بات، تم اپنی رائے سے کہہ رہے ہو؟ یا رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے دانہ گندم کو پھاڑا اور جس نے سانس کو جاری کیا، میں نے یہ بات تمہارے نبی ﷺ سے سنی ہے۔

1647- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰی، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَامَةَ التَّيْمِيُّ، قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا اُكْرِی فِیْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَكَانَ اُنَاسٌ يَقُوْلُوْنَ لِیْ: اِنَّهُ لَيْسَ لَكَ حَجٌّ، فَلَقِيْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اِنِّیْ رَجُلٌ اُكْرِی فِیْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَاِنَّ اُنَاسًا يَقُوْلُوْنَ لِیْ: اِنَّهُ لَيْسَ لَكَ حَجٌّ، فَقَالَ: اَلَسْتَ تُحْرِمُ، وَتُلَبِّی، وَتَطُوْفُ، وَتُفِيضُ مِنْ عَرَفَاتٍ، وَتَرْمِی الْجِمَارَ؟ قَالَ: بَلٰی، قَالَ: فَاِنَّ لَكَ حَجًّا، رَجُلٌ اَتٰی اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ مِثْلِ مَا سَاَلْتَنِیْ عَنْهُ، فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ حَتّٰی نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَاَ هٰذِهِ الْآيَةَ عَلَيْهِ، وَقَالَ: لَكَ حَجٌّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمامہ تیمی فرماتے ہیں: میں (حج کے موقع پر سواریاں) کرایہ پر دیتا ہوں، کئی لوگ مجھے کہتے ہیں کہ تیرا حج نہیں۔ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ملا تو ان سے پوچھا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں (حج کے موقع پر سواریاں) کرایہ پر دیتا ہوں، اور لوگ کہتے ہیں کہ تیرا حج نہیں ہے۔ انہوں نے کہا: کیا تم احرام نہیں باندھتے اور تلبیہ نہیں کہتے، طواف نہیں کرتے ہو، عرفات سے کوچ نہیں کرتے اور شیطانوں کو کنکر نہیں مارتے؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تو تیرا حج (قبول) ہے۔ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آیا تھا اور اس نے تیری ہی طرح سوال کیا تھا، اس پر رسول اللہ ﷺ خاموش رہے تھے اور اس کو کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ (البقرة:198)

تم پر کچھ گناہ نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو (کنزالایمان)

تب رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف ایک آدمی بھیجا: اس نے یہ آیت پڑھ کر اس کو سنائی اور کہا: تیرا حج قبول ہے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1648- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِیُّ بِهَمَدَانَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِی

حدیث: 1647

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1733 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 8440

إِيَاسٍ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِي ذِئْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّاسَ فِي اَوَّلِ الْحَجِّ كَانُوْا يَتَبَايَعُوْنَ بِمِنًى وَعَرَفَةَ وَسُوْقِ ذِي الْمَجَازِ وَمَوَاسِمِ الْحَجِّ فَخَافُوْا الْبُيُوْعَ وَهُمْ حُرُمٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ قَالَ فَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُهَا مِنَ الْمُصْحَفِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: پہلے پہل حج کے موسم میں لوگ منیٰ، عرفہ اور ذی المجاز بازار میں خرید وفروخت کیا کرتے تھے۔ لیکن پھر حالت احرام میں خرید وفروخت کرنے سے ان لوگوں کو خوف آیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:"

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُم(البقرة:198)

تم پر کچھ گناہ نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو (کنز الایمان)

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عبید ابن عمیر نے ہمیں یہ بتایا کہ وہ اس آیت کو قرآن سے پڑھتے ہیں۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1649- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السَّدُوسِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اَبِي عُقْبَةَ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، وَسَالِمٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا مَرَّ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بَاتَ فِيْهَا حَتّٰى يُصْبِحَ، وَيُخْبِرُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ كَذَا

✧✧ حضرت نافع اور سالم بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب ذو الحلیفہ جاتے تو صبح تک وہیں رہتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

1650- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ إِمْلَاءً اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ اَنْبَاَ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْحَقِّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث: 1648

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1734 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ه/1970ء رقم الحديث: 3054 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 8442

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ میں یہ الفاظ بھی تھے "لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْحَقِّ"

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1650۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، إِمْلاءً، اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَانَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْفَضْلِ حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

ابْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَبَّدَ رَأْسَهُ بِالْعَسَلِ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (احرام کی حالت میں) اپنے سر پر (سردھونے والی مٹی) کی لیپ کی۔

1651۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يُهِلُّ مُلَبِّيًا

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند آواز سے تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا۔

1652۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَانَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَتَانِيْ جِبْرَائِيْلُ، فَقَالَ: مُرْ اَصْحَابَكَ اَنْ يَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ وَالتَّلْبِيَةِ، وَقَدْ قِيْلَ: عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ

حدیث: 1650

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلامیه' حلب' شام ' 1406ھ' 1986ء' رقم الحدیث: 2752 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 8478 اخرجه ابوبكر بن خزیمة النیسابوری' فی "صحیحه" طبع المكتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحدیث: 2624 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 3733 ذكره ابوبكر البیهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 8815 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2377

حدیث: 1651

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 1748 ذكره ابوبكر البیهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 8758

✧✧ حضرت خلاد بن سائب اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میرے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے۔ اور کہا: اپنے اصحاب سے فرمادیجئے کہ وہ بلند آواز میں تلبیہ اور تسبیح پڑھا کریں۔

✥✥ اور یہی حدیث خلاد بن سائب نے زید بن خالد جہنی سے بھی روایت کی ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)۔

1653۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ لَبِيدٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَاءَنِيْ جِبْرَائِيلُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مُرْ اَصْحَابَكَ فَلْيَرْفَعُوْا صِيَاحَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ، فَاِنَّهَا شِعَارُ الْحَجِّ، وَقِيْلَ: عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد! اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم دو کہ وہ بلند آواز سے تلبیہ کہا کریں کیونکہ یہ حج کی علامت ہے۔

✥✥ بعض راویوں نے یہ حدیث مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ (جیسا کہ مندرجہ ذیل ہے)

حدیث: 1652

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1814 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 829 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 2753 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2922 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "الموطا" طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی) رقم الحدیث: 736 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 1809 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 16605 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 3802 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 2625 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 3734 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 8790 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 5170 اخرجه ابوبکر الحمیدی فی "مسنده" طبع دارالکتب العلمیه مکتبه المتنبی بیروت قاهره رقم الحدیث: 853 اخرجه ابوبکر الشیبانی فی "الاحاد والمثانی" طبع دارالرایة ریاض سعودی عرب 1411ھ/1991ء رقم الحدیث: 2153 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 274 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 15053

1654- حَدَّثَنَا هُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ لَبِيدٍ، أخبراه عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَرَنِیْ جِبْرَائِيلُ بِرَفْعِ الصَّوْتِ بِالْإِهْلَالِ، فَإِنَّهُ مِنْ شَعَائِرِ الْحَجِّ هٰذِهِ الْاَسَانِيْدُ كُلُّهَا صَحِيْحَةٌ، وَلَيْسَ يُعَلِّلُ وَاحِدٌ مِّنْهَا الْاٰخَرَ، فَاِنَّ السَّلَفَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ كَانَ يَجْتَمِعُ عِنْدَهُمُ الْاَسَانِيْدُ لِمَتْنٍ وَّاحِدٍ كَمَا يَجْتَمِعُ عِنْدَنَا الْاٰنَ، وَلَمْ يُخَرِّجِ الشَّيْخَانِ هٰذَا الْحَدِيْثَ

✧✧ حضرت عبدالمطلب بن عبداللہ بن حنطب فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جبرائیل علیہ السلام نے بلند آواز سے تسبیح پڑھنے کا حکم دیا کیونکہ یہ حج کی علامات میں سے ہے۔

✧✧ یہ تمام سندیں صحیح ہیں اور ان میں سے کوئی ایک، دوسری کو معلل نہیں کرتی، کیونکہ جس طرح اس وقت ہمارے پاس ایک متن کی متعدد سندیں جمع ہیں، اسی طرح گزشتہ بزرگوں کے پاس بھی ایک متن کی متعدد سندیں جمع ہوا کرتی تھیں۔ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو نقل نہیں کیا۔

1655- اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِیُّ، حَدَّثَنَا جَدِّیْ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِیْ فُدَيْكٍ، اَنْبَاَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَرْبُوعٍ، عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ: اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الْعَجُّ، وَالثَّجُّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ مُسْلِمٌ، قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ: الْعَجُّ: رَفْعُ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ، وَالثَّجُّ: نَحْرُ الْبُدْنِ لِيَثُجَّ الدَّمُ مِنَ الْمَنْحَرِ

✧✧ حضرت ابوبکر صدیق فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: (حج کے موقع پر) کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عج" (بلند آواز سے تلبیہ کہنا) اور "ثج" (قربانی جانوروں کو ذبح کر کے ان کا خون بہانا)

✧✧ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1656- حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَلِیٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَنْصَارِیُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنِیْ عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ

حدیث: 1655

اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:2924 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2631 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 8798 اخرجه ابويعلىٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 117

عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُّلَبِّي اِلَّا لَبّٰى مَا عَنْ يَّمِيْنِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ، مِنْ شَجَرٍ وَّحَجَرٍ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الْاَرْضُ مِنْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا، عَنْ يَّمِيْنِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن جب تلبیہ کہتا ہے تو اس کے دائیں بائیں تمام درخت اور پتھر بھی تلبیہ کہتے ہیں (آپ ﷺ نے اشارہ کرکے بتایا) یہاں سے یہاں تک، دائیں بائیں جہاں پر زمین ختم ہو جاتی ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1657 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنِي يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي خُصَيْفُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَزَرِيُّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ: يَا ابْنَ الْعَبَّاسِ عَجِبْتُ لِاخْتِلَافِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اِهْلَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَوْجَبَ، فَقَالَ: اِنِّي لَاَعْلَمُ النَّاسِ بِذٰلِكَ، اِنَّهَا اِنَّمَا كَانَتْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةً وَاحِدَةً فَمِنْ هُنَاكَ اخْتَلَفُوْا، خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا، فَلَمَّا صَلّٰى فِي مَسْجِدِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْهِ اَوْجَبَهُ فِي مَجْلِسِهِ، فَاَهَلَّ بِالْحَجِّ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ رَكْعَتَيْهِ، فَسَمِعَ ذٰلِكَ مِنْهُ اَقْوَامٌ فَحَفِظْنَهُ عَنْهُ، ثُمَّ رَكِبَ فَلَمَّا اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ اَهَلَّ، وَاَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْهُ اَقْوَامٌ، وَذٰلِكَ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَاْتُوْنَ اَرْسَالًا، فَسَمِعُوْهُ حِيْنَ اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ يُهِلُّ، فَقَالُوْا: اِنَّمَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ، ثُمَّ مَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا عَلَا عَلٰى شَرَفِ الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ، وَاَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْهُ اَقْوَامٌ، فَقَالُوْا: اِنَّمَا اَهَلَّ حِيْنَ عَلَا عَلٰى شَرَفِ الْبَيْدَاءِ، وَايْمُ اللّٰهِ، لَقَدْ اَوْجَبَ فِي مُصَلَّاهُ، وَاَهَلَّ حِيْنَ اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ، وَاَهَلَّ حِيْنَ عَلَا عَلٰى شَرَفِ الْبَيْدَاءِ، قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ: فَمَنْ اَخَذَ بِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَهَلَّ فِي مُصَلَّاهُ اِذَا فَرَغَ مِنْ رَكْعَتَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ مُفَسَّرٌ فِي الْبَابِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: اے ابن عباس رضی اللہ عنہما! مجھے بڑی

حدیث: 1656

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 828 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2921 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2634 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 8801 اخرجه ابو القاسم الطبرانى فى "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 256 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث:5140

حیرانگی ہوتی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا تو آپ ﷺ کے تسبیح پڑھنے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اختلاف ہے، انہوں نے جواب دیا: اس سلسلہ میں میرے پاس سب سے زیادہ معلومات ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ہی حج میں یہ عمل کیا ہے، اس لئے صحابہ رضی اللہ عنہم کا آپس میں اختلاف ہو گیا (اصل واقعہ میں آپ کو بتاتا ہوں) رسول اللہ ﷺ حج کے کرنے کیلئے روانہ ہوئے، آپ ﷺ نے ذوالحلیفہ کے اندر مسجد میں جب دو رکعتیں پڑھ لیں تو اسی مسجد میں احرام کا ایجاب کیا اور جب دو رکعتیں پڑھ کے فارغ ہوئے تو حج کے لئے تسبیح پڑھی۔ کچھ لوگوں نے اس وقت کی تسبیح سنی اور اسی کو یاد کر لیا پھر جب آپ ﷺ اونٹنی پر سوار ہوئے اور اونٹنی (روانہ ہونے کے لئے اٹھ کر مکمل طور پر) کھڑی ہو گئی تو آپ ﷺ نے پھر تسبیح پڑھی، کچھ لوگوں نے اس وقت آپ کی تسبیح سنی، بات دراصل یہ تھی کہ لوگ گروہ در گروہ آتے تھے اور جب آپ کی اونٹنی اٹھتی تو وہ آپ کو تسبیح پڑھتے سنتے تھے تو انہوں نے یہ سمجھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت تسبیح پڑھی ہے، جب آپ کی اونٹنی کھڑی ہوئی پھر آپ چلتے رہے اور جب آپ مقام بیداء کی اونچائی میں پہنچے تو اس وقت بھی تسبیح پڑھی کچھ لوگوں نے اس وقت تسبیح سنی، تو انہوں نے یہ کہہ دیا کہ آپ ﷺ نے اس وقت (فلاں) تسبیح کہی ہے۔ اور خدا کی قسم! آپ ﷺ نے جہاں پر نماز پڑھی تھی وہیں پر احرام کا ایجاب کیا اور جب آپ کی اونٹنی مقام بیداء میں (روانگی کے لئے اٹھ کر مکمل طور پر) کھڑی ہوئی تو اس وقت آپ نے تسبیح کہی۔ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: جو لوگ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول پر عمل کرتے ہیں وہ جب دو رکعتیں پڑھ کر فارغ ہوتے ہیں، تب تسبیح کہتے ہیں۔

✣✣ اس باب میں یہ حدیث تفصیلی حدیث ہے جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

1658- حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، اِمْلَاءً فِيْ جُمَادَى الْاٰخِرَةِ سَنَةَ سِتٍّ وَّتِسْعِيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّمَّاكِ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَتْ، قَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ طَرِيْقَ الْفُرْعِ اَهَلَّ اِذَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب چھوٹے راستے کی طرف نکلے، جب ان کی اونٹنی اس راستے پر سیدھی ہو گئی تو آپ ﷺ نے تسبیح کہی۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

حدیث: 1658

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:1775 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 8771 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 818

1659- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُهَاجِرِيُّ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ، وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ، اَنَّ عُمَرَ، مَوْلَى الْمُطَّلِبِ اَخْبَرَهُمَا، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: لَحْمُ صَيْدِ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ، وَاَنْتُمْ حُرُمٌ مَّا لَمْ تَصِيْدُوْهُ اَوْ يُصَادَ لَكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: حالت احرام میں تمہارے لئے خشکی کے جانور کا گوشت حلال ہے، جب تک کہ اس کا شکار تم نے بذاتِ خود نہ کیا ہو یا کسی دوسرے نے تمہارے لئے اس کا شکار نہ کیا ہو۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1660- اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيْ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عِيْسٰى بْنِ الطَّبَّاعِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ: يَا زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ، هَلْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُهْدِيَ لَهُ بَيْضَاتُ نَعَامٍ، وَهُوَ حَرَامٌ فَرَدَّهُنَّ؟ قَالَ: نَعَمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عطا فرماتے ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت احرام میں شتر مرغ کے انڈے ہدیہ کے طور پر پیش کیے گئے تھے لیکن آپ نے وہ واپس کر دیے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

حديث: 1659

اخرجه ابو داؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1851 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 846 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 27 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 14937 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 3971 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2641 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 3810 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 9703

حديث: 1660

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2644

1661- أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّاجِرُ حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ لَقِيتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الضَّبُعِ أَنَأْكُلُهَا قَالَ نَعَمْ

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میری ملاقات حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ہوئی تو میں نے ان سے پوچھا: کیا ہم ''بجو'' کھا سکتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

1662- أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قُلْتُ: أَيُؤْكَلُ الضَّبُعُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَصَيْدٌ هِيَ؟ قَالَ: أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ لَخَّصَهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الضَّبُعِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ كَبْشًا نَجْدِيًّا، وَجَعَلَهُ مِنَ الصَّيْدِ

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے جابر سے کہا: کیا ''بجو'' کھایا جاتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں نے کہا: کیا یہ شکار ہے؟ (انہوں نے کہا: جی ہاں۔) میں نے پوچھا: کیا تم نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ جریر بن حازم نے عبداللہ بن عبید بن عمیر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عمار کے واسطے سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ اگر بجو کو محرم شکار کرے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نجدی مینڈھا لازم کیا ہے اور اس کو شکار قرار دیا ہے۔

1663- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجَرَّاحِ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَاسَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الصَّائِغُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الضَّبُعُ صَيْدٌ فَإِذَا أَصَابَهُ الْمُحْرِمُ فَفِيهِ جَزَاءٌ كَبْشٌ مُسِنٌّ وَيُؤْكَلُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْمُونٍ الصَّائِغُ زَاهِدٌ عَالِمٌ أَدْرَكَ الشَّهَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بجو شکار ہے، اگر کوئی اس کا شکار کرے تو اس کی سزا ایک دو سالہ مینڈھا ہے اور اس کا گوشت کھایا جائے گا۔

❖❖ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا اور ابراہیم بن میمونہ صائغ عبادت گزار تھے، عالم تھے اور انہوں نے شہادت پائی۔

1664 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلٰى رَأْسِهِ هٰذَا حَدِيثٌ مُخَرَّجٌ بِاِسْنَادِهِ فِي الصَّحِيحَيْنِ دُونَ ذِكْرِ الرَّأْسِ، وَهُوَ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں اپنے سر پر پچھنے لگوائے۔

❖❖ یہ حدیث اسی سند کے ہمراہ صحیحین میں مذکورہ ہے۔ تاہم اس میں سر کا ذکر نہیں ہے اور یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر صحیح ہے۔

1665 - اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمَيْنِ، عَنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں پاؤں کی پشت پر درد کی وجہ سے پچھنے لگوائے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1666 - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَرَ مُحْرِمًا اَنْ يَقْتُلَ حَيَّةً فِي الْحَرَمِ بِمِنًى

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں منیٰ میں سانپ کو مارنے کا حکم دیا۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

1667 - اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِي غَرَزَةَ، حَدَّثَنَا

حدیث: 1664

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر یمامه بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 5374 اخرجه ابو عبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 2243 اخرجه ابوبکر بن خزیمه النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 2657

الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّاجًا، وَاِنَّ زِمَالَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَزِمَالَةَ اَبِي بَكْرٍ وَّاحِدَةٌ، فَنَزَلْنَا الْعَرْجَ وَكَانَتْ زِمَالَتُنَا مَعَ غُلَامِ اَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ: فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَلَسَتْ عَآئِشَةُ اِلٰى جَنْبِهِ، وَجَلَسَ اَبُو بَكْرٍ اِلٰى جَنْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ، وَجَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِ اَبِي نَنْتَظِرُ غُلَامَهُ، وَزِمَالَتَهُ حَتّٰى مَتٰى يَأْتِينَا، فَاطَّلَعَ الْغُلَامُ يَمْشِي مَا مَعَهُ بَعِيرُهُ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ اَبُو بَكْرٍ: اَيْنَ بَعِيرُكَ؟ قَالَ: اَضَلَّنِي اللَّيْلَةَ، قَالَتْ: فَقَامَ اَبُو بَكْرٍ يَضْرِبُهُ وَيَقُولُ: بَعِيرٌ وَاحِدٌ اَضَلَّكَ، وَاَنْتَ رَجُلٌ، فَمَا يَزِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنْ يَتَبَسَّمَ، وَيَقُولُ: اُنْظُرُوا اِلٰى هٰذَا الْمُحْرِمِ مَا يَصْنَعُ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت اسماءبنتِ ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کے لئے نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کا مال برداراونٹ ایک تھا، ہم مقام عرج پر ٹھہرے اور ہمارا مال بردار اونٹ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام کے ساتھ تھا، آپ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایک جانب بیٹھ گئیں۔اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی دوسری جانب بیٹھ گئے اور میں اپنے والد کے پاس بیٹھ گئی، ہم لوگ ان کے غلام اوران کے مال برادراونٹ کا انتظار کررہے تھے کہ وہ کب ہم تک پہنچتے ہیں۔تو وہ غلام پیدل چلتے ہوئے آیا، اس کے ہمراہ کوئی اونٹ وغیرہ نہیں تھا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: تیرا اونٹ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: رات کو وہ گم ہوگیا۔حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ اٹھ کر اس کو مارنے لگ گئے اور کہنے لگے: ایک اونٹ تھا وہ بھی تم سے گم ہوگیا۔تم کس کام کے مرد ہو۔اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوائے اس کے اور کچھ نہ کہا: اس محرم کو دیکھو کیا کر رہا ہے؟

❖ یہ حدیث غریب ہےاور یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1668- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ كُنَّا نُغَطِّي وُجُوهَنَا مِنَ الرِّجَالِ وَكُنَّا نَتَمَشَّطُ قَبْلَ ذٰلِكَ فِي الْإِحْرَامِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت اسماءبنتِ ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پہلے ہم حالتِ احرام میں اپنے چہروں کو مردوں سے چھپایا کرتی تھیں اور بالوں میں کنگھی بھی کیا کرتی تھیں۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث: 1668

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2690

1669- حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: فِيمَ الرَّمَلانُ الْاٰنَ، وَالْكَشْفُ عَنِ الْمَنَاكِبِ، وَقَدْ اَطَّا اللّٰهُ الْاِسْلَامَ، وَنَفَى الْكُفْرَ وَاَهْلَهُ؟ وَمَعَ ذٰلِكَ لَا نَتْرُكُ شَيْئًا كُنَّا نَصْنَعُهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: اب رمل کرنے کی اور کندھے کھولنے کی ضرورت تو نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا ہے۔ کفر اور کافروں کو کمزور کر دیا ہے لیکن اس کے باوجود ہم ایسا کوئی عمل بھی ترک نہیں کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1670- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِیُّ الزَّاهِدُ، اِمْلَاءً، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ الضَّبِّیُّ، حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اسْتَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَرَ وَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ وَضَعَ شَفَتَيْهِ عَلَيْهِ يَبْكِیْ طَوِيْلًا فَالْتَفَتَ، فَاِذَا عُمَرُ يَبْكِیْ، فَقَالَ: يَا عُمَرُ هَاهُنَا تُسْكَبُ الْعَبَرَاتُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجرِ اسود کی طرف متوجہ ہوئے، اس کو استلام کیا، پھر اپنے ہونٹ اس پر رکھ کر بہت دیر تک روتے رہے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کی طرف دیکھا تو وہ بھی رو رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! (یہ مقام ہی ایسا ہے) یہاں پر آنسو بہتے ہیں۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حدیث: 1669

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1887 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2952 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 317 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 2708 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 9040 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 188

حدیث: 1670

اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 2712 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 760 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2945

1671- اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عِيْسٰى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ وَّهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: دَخَلْنَا مَكَّةَ عِنْدَ ارْتِفَاعِ الضُّحٰى فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابَ الْمَسْجِدِ فَاَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَبَدَاَ بِالْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ، وَفَاضَتْ عَيْنَاهُ بِالْبُكَاءِ، ثُمَّ رَمَلَ ثَلَاثًا، وَمَشٰى اَرْبَعًا حَتّٰى فَرَغَ، فَلَمَّا فَرَغَ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَيْهِ، وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم دوپہر کے وقت مکہ میں داخل ہوئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے دروازے پر اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور مسجد میں داخل ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کے استلام سے (طواف کا) آغاز کیا، اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت روئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کے تین چکروں میں رمل کیا اور چار بغیر رمل کے۔ جب فارغ ہوئے تو حجر اسود کا بوسہ لیا اور اس پر اپنے ہاتھ رکھے پھر آپ نے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر پھیرے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1672- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ الْحَكَمِ، قَالَ: رَاَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَسَجَدَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: رَاَيْتُ خَالَكَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُقَبِّلُهُ وَيَسْجُدُ عَلَيْهِ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَبَّلَهُ وَسَجَدَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ هٰكَذَا فَفَعَلْتُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جعفر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے محمد بن عباد بن جعفر رضی اللہ عنہ کو حجر اسود کا بوسہ لیتے اور اس پر سجدہ کرتے دیکھا۔ پھر فرمایا: میں نے تیرے ماموں ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس کا بوسہ لیتے اور اس کا سجدہ کرتے دیکھا ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس کا بوسہ لیتے اور اس پر سجدہ کرتے دیکھا ہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہ کو ایسے کرتے دیکھا ہے، اس لئے میں نے ایسے کیا۔

1673- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ؟ وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِیْ يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ مَوْلَى السَّائِبِ، اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ السَّائِبِ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا بَيْنَ رُكْنِ بَنِيْ جُمَحٍ وَّالرُّكْنِ الْاَسْوَدِ، يَقُوْلُ: رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

◇◇ حضرت عبداللہ بن سائب فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو رکن بنی جمح اور رکن اسود کے درمیان یہ دعا مانگتے سنا ہے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1674- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: احْفَظُوا هٰذَا الْحَدِيْثَ، وَكَانَ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَدْعُو بِهِ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ: رَبِّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ، وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِيْ بِخَيْرٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، فَاِنَّهُمَا لَمْ يَحْتَجَّا بِسَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ اَخِيْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ

◇◇ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: اس حدیث کو یاد کرلو اور وہ اس بات کو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے بیان کیا کرتے تھے کہ آپ ﷺ دو رکنوں کے درمیان یہ دعا مانگا کرتے تھے

رَبِّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ، وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِيْ بِخَيْرٍ

''اے اللہ تو مجھے جو رزق عطا کرے اس پر مجھے قناعت عطا فرما اور مجھے اس میں برکت عطا فرما اور میری غیر موجودگی میں بہتر نائب بنا''

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے حماد بن زید کے بھائی سعید بن زید کی روایات نقل نہیں کیں۔

1675- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَبَّلَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ وَوَضَعَ خَدَّهُ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

◇◇ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے رکن یمانی کا بوسہ لیا۔ اور اپنا رخسار اس پر رکھا۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حدیث: 1674

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 2728

اخرجه ابوعبدالله البخاري في "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه' بيروت' لبنان' 1409ھ/1989ء' رقم الحديث: 681

1676- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَكَرِيَّا، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْعَزِيْزِ بْنَ اَبِيْ رَوَّادٍ، يُحَدِّثُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ مَسَحَ، اَوْ قَالَ: اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَالرُّكْنَ فِيْ كُلِّ طَوَافٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ کا طواف کرتے تو ہر طواف میں رکن اور حجر اسود کو ہاتھ لگاتے یا استلام کرتے تھے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1677- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُّسَافِعٍ الْحَجَبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرُّكْنُ وَالْمَقَامُ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَّوَاقِيْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا، وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَاَضَاءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ هٰذَا حَدِيْثٌ تَفَرَّدَ بِهٖ: اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنْ يُّوْنُسَ، وَاَيُّوْبُ مِمَّنْ لَّمْ يَحْتَجَّا اِلَّا اَنَّهٗ مِنْ اَجِلَّةِ مَشَائِخِ الشَّامِ، وَلِهٰذَا الْحَدِيْثِ شَاهِدٌ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رکن اور مقام دونوں جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔ اللہ نے ان کی روشنی کو کم کر دیا ہے۔ اگر ان کی روشنی کو کم نہ کیا ہوتا تو یہ مشرق سے لے کر مغرب تک پوری روئے زمین کو روشن کر دیتے۔

❖ اس حدیث کو یونس سے روایت کرنے میں ایوب بن سوید منفرد ہیں۔ اور ایوب کی روایات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل نہیں کی ہیں۔ لیکن ان کا شمار شام کے جلیل القدر مشائخ میں ہوتا ہے اور اس حدیث کی شاہد حدیث بھی ہے۔ (جو کہ درج ذیل ہے)

1678- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مِهْرَانَ الثَّقَفِيُّ، اِمْلَاءً مِنْ اَصْلِ كِتَابِهٖ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ بَهْرَامَ الْمَدَائِنِيُّ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حدیث: 1677

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 3710 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحیحه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 2731 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی' طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 9010

الرُّكْنُ وَالْمَقَامُ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَّوَاقِيْتِ الْجَنَّةِ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''رکن'' اور'' مقام'' جنتی یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔

1679۔ وَحدثناهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مَيْمُوْنٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى رَجَاءُ بْنُ صُبَيْحٍ، حَدَّثَنَا مُسَافِعُ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنْشُدُ بِاللّٰهِ ثَلَاثًا، وَوَضَعَ اُصْبُعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الرُّكْنُ، وَالْمَقَامُ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَّوَاقِيْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا، وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَاَضَاءَ تَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَهٰذَا شَاهِدٌ لِحَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُّسَافِعٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: رکن اور مقام جنتی یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کی روشنی کو کم کر دیا ہے، اگر ان کی روشنی کو کم نہ کیا ہوتا تو یہ مشرق سے لے کر مغرب تک پوری روئے زمین کو روشن کر دیتے۔

❖ یہ حدیث زہری کی مسافع سے روایت کردہ حدیث کی شاہد ہے۔

1680۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ الْبَزَّازُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسَى الْاَشْيَبُ، حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِهٰذَا الْحَجَرِ لِسَانًا وَشَفَتَيْنِ، يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَقٍّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حجر اسود کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں اور یہ اپنے استلام کرنے والوں کے حق میں قیامت کے روز گواہی دے گا۔

1681۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، وَحدثنا اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ الْفَقِيْهُ بِبُخَارى، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيْبٍ الْحَافِظُ، قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

حدیث: 1680

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 2398 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 3711 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 2736 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 2719

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَأْتِي الرُّكْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَعْظَمُ مِنْ اَبِيْ قُبَيْسٍ لَهُ لِسَانٌ وَشَفَتَانِ يَتَكَلَّمُ عَمَّنِ اسْتَلَمَهُ بِالنِّيَّةِ، وَهُوَ يَمِيْنُ اللّٰهِ الَّتِيْ يُصَافِحُ بِهَا خَلْقَه

وَقَدْ رُوِيَ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ شَاهِدٌ مُفَسَّرٌ غَيْرَ اَنَّهُ لَيْسَ مِنْ شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، فَاِنَّهُمَا لَمْ يَحْتَجَّا بِاَبِيْ هَارُوْنَ عُمَارَةَ بْنِ جُوَيْنٍ الْعَبْدِيِّ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ''رکن'' کوہِ ابوقبیس سے بڑا ہو کر آئے گا، اس کی زبان اور ہونٹ ہوں گے اور یہ ان لوگوں کی شفاعت کرے گا جنہوں نے اچھی نیت سے اس کا استلام کیا ہوگا، اور یہ اللہ کا دایاں ہاتھ ہے جس کے ذریعے وہ اپنی مخلوق سے مصافحہ کرتا ہے۔

❖ اس حدیث کی ایک مفسر شاہد حدیث بھی ہے۔ لیکن وہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار پر نہیں ہے۔ کیونکہ انہوں نے ابوہارون عمارہ بن جوین عبدی کی روایات نقل نہیں کیں۔

1682۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسَى الْعَدْلُ، مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ الْكِيْلِيْنِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو الْعَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ، عَنْ اَبِيْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَجَجْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَلَمَّا دَخَلَ الطَّوَافَ اسْتَقْبَلَ الْحَجَرَ، فَقَالَ: اِنِّيْ اَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ، وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ، ثُمَّ قَبَّلَهُ، فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ بَلٰى يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّهُ يَضُرُّ وَيَنْفَعُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: بِكِتَابِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، قَالَ: وَاَيْنَ ذٰلِكَ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ؟ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ، وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَمَسَحَ عَلٰى ظَهْرِهِ فَقَرَّرَهُمْ بِاَنَّهُ الرَّبُّ، وَاَنَّهُمُ الْعَبِيْدُ، وَاَخَذَ عُهُوْدَهُمْ وَمَوَاثِيْقَهُمْ، وَكَتَبَ ذٰلِكَ فِيْ رَقٍّ، وَكَانَ لِهٰذَا الْحَجَرِ عَيْنَانِ وَلِسَانٌ، فَقَالَ لَهُ افْتَحْ فَاكَ، قَالَ: فَفَتَحَ فَاهُ فَاَلْقَمَهُ ذٰلِكَ الرَّقَّ وَقَالَ: اشْهَدْ لِمَنْ وَّافَاكَ بِالْمُوَافَاةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاِنِّيْ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُؤْتٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالْحَجَرِ الْاَسْوَدِ، وَلَهُ لِسَانٌ ذَلْقٌ، يَشْهَدُ لِمَنْ

يَسْتَلِمُهُ بِالتَّوْحِيْدِ فَهُوَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَضُرُّ وَيَنْفَعُ، فَقَالَ عُمَرُ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَعِيْشَ فِيْ قَوْمٍ لَّسْتَ فِيْهِمْ يَا اَبَا حَسَنٍ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کے لئے گئے، جب ہم طواف کرنے لگے تو آپ حجر اسود سے مخاطب ہو کر کہنے لگے: میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے، نہ تو نقصان دے سکتا ہے نہ فائدہ۔ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تیرا بوسہ نہ لیتا (یہ کہنے کے بعد) پھر آپ نے اس کا بوسہ لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا: اے امیر المومنین! یہ فائدہ بھی دیتا ہے اور نقصان بھی۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر حضرت

علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب سے یہ بات ثابت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کتاب اللہ کے کس مقام پر ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ، وَأَشْهَدَهُمْ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى" (الاعراف:172)

"اور اے محبوب یاد کرو جب تمہارے رب نے اولادِ آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور انہیں خود ان پر گواہ کیا، کیا میں تمہارا رب نہیں؟ سب بولے: کیوں نہیں" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا اور ان سے اپنی ربوبیت اور ان کی عبودیت کا اقرار کروایا اور ان سے پختہ عہد و پیمان لئے اور یہ معاہدہ ایک کھال پر لکھا اور اِس پتھر کی آنکھیں اور زبان تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو کہا: اپنا منہ کھول! اس نے منہ کھولا! تو اللہ تعالیٰ نے یہ کھال اس کے منہ میں ڈال اس کو کھلا دی، پھر فرمایا: جو شخص تیرے ساتھ وعدہ پورا کرے تو قیامت کے دن اس کی وفاداری گواہی دینا (اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی ہے کہ حجر اسود کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور بڑی فصیح و بلیغ آواز میں ان لوگوں کے لئے گواہی دے گا جنہوں نے توحید کے ساتھ اس کا استلام کیا ہوگا، اس لئے اے امیر المومنین! یہ پتھر فائدہ بھی دیتا ہے اور نقصان بھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: اے ابوحسن! جس قوم میں تم نہ ہو، اس قوم میں زندگی گزارنے سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

1683- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، أَنْبَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ، حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ، قَالَ: قَالَ لِيْ مَوْلَايَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ: كُنْتُ فِيْمَنْ بَنَى الْبَيْتَ، فَأَخَذْتُ حَجَرًا فَسَوَّيْتُهُ، فَوَضَعْتُهُ إِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ، قَالَ: فَكُنْتُ أَعْبُدُهُ، فَإِنْ كَانَ لَيَكُوْنُ فِي الْبَيْتِ الشَّيْءُ أَبْعَثُ بِهِ إِلَيْهِ حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمًا لَبَنٌ طَيِّبٌ فَبَعَثْتُ بِهِ إِلَيْهِ فَصَبُّوْهُ عَلَيْهِ، وَإِنَّ قُرَيْشًا اخْتَلَفُوا فِي الْحَجَرِ حِيْنَ أَرَادُوا أَنْ يَّضَعُوْهُ حَتّٰى كَادَ أَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ بِالسُّيُوْفِ، فَقَالَ: اجْعَلُوْا بَيْنَكُمْ أَوَّلَ رَجُلٍ يَدْخُلُ مِنَ الْبَابِ، فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: هٰذَا الْأَمِيْنُ، وَكَانُوا يُسَمُّوْنَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ الْأَمِيْنَ، فَقَالُوْا: يَا مُحَمَّدُ، قَدْ رَضِيْنَا بِكَ، فَدَعَا بِثَوْبٍ فَبَسَطَهُ وَوَضَعَ الْحَجَرَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ لِهٰذَا الْبَطْنِ، وَلِهٰذَا الْبَطْنِ غَيْرَ أَنَّهُ سَمّٰى بُطُوْنًا: لِيَأْخُذْ كُلُّ بَطْنٍ مِّنْكُمْ بِنَاحِيَةٍ مِّنَ الثَّوْبِ، فَفَعَلُوْا، ثُمَّ رَفَعُوْهُ، وَأَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ بِيَدِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِ

✧✧ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے میرے غلام عبداللہ بن سائب نے بتایا ہے کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے بیت اللہ کی تعمیر کی ہے، میں نے حجر اسود کو اٹھا کر بیت اللہ کی طرف رکھ دیا۔ وہ فرماتے ہیں: میں اس کی عبادت کیا کرتا تھا۔ ہمارے گھر میں کوئی بھی چیز ہوتی تو میں وہ اس کی طرف بھیج دیتا یہاں تک کہ ایک دن بہت عمدہ دودھ تھا، میں نے وہ بھی اس کی

طرف بھیج دیا تو لوگوں نے وہ دودھ اس کے اوپر بہایا۔ اور جب حجر اسود کے رکھنے کا وقت آیا تو قریش کا آپس میں شدید اختلاف ہو گیا، قریب تھا کہ ان کے درمیان ایک ہولناک جنگ چھڑ جاتی، ایک شخص نے مشورہ دیا کہ جو شخص سب سے پہلے بیت اللہ کے دروازے سے داخل ہو، اس سے فیصلہ کروالیا جائے (اتفاقاً سب سے پہلے) رسول اللہ ﷺ داخل ہوئے۔ لوگوں نے کہا: یہ امین ہیں، زمانہ جاہلیت میں لوگ آپ کو امین کہا کرتے تھے، سب نے کہا: اے محمد! ہم آپ کے فیصلے پر راضی ہیں۔ آپ ﷺ نے ایک چادر منگوا کر بچھائی اور پتھر اٹھا کر اس میں رکھ دیا، پھر آپ ﷺ نے تمام قبیلے والوں سے کہا: وہ چادر کے کنارے کو پکڑ لیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور چادر کو اٹھالیا اور رسول اللہ ﷺ نے اس کو پکڑ کر اپنے ہاتھ سے نصب کر دیا۔

✥ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور اس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر صحیح ہے۔

1684- حَدَّثَنَاهُ أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَرْعَرَةَ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ ذُعِرَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ ذُعْرًا شَدِيدًا، وَكَانَ سَلُّ السَّيْفِ فِينَا عَظِيمًا، فَقَعَدْتُ فِي بَيْتِي، فَعَرَضَتْ لِي حَاجَةٌ فِي السُّوقِ فَخَرَجْتُ، فَإِذَا فِي ظِلِّ الْقَصْرِ بِنَفَرٍ جُلُوسٍ نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِينَ رَجُلًا، وَإِذَا سِلْسِلَةٌ مَعْرُوضَةٌ عَلَى الْبَابِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ فَمَنَعَنِي الْبَوَّابُ، فَقَالَ الْقَوْمُ: دَعِ الرَّجُلَ، فَدَخَلْتُ فَإِذَا أَشْرَافُ النَّاسِ وَوُجُوهُهُمْ، فَجَاءَ رَجُلٌ جَمِيلٌ فِي حُلَّةٍ لَيْسَ عَلَيْهِ قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ، فَقَعَدَ، فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَمَّا أَرَادَ بِنَاءَ الْبَيْتِ ضَاقَ بِهِ ذَرْعًا، فَلَمْ يَدْرِ مَا يَصْنَعُ، فَأَرْسَلَ اللَّهُ السَّكِينَةَ: وَهِيَ رِيحٌ خَجُوجٌ، فَانْطَوَتْ فَجَعَلَ يَبْنِي عَلَيْهَا كُلَّ يَوْمٍ سَاقًا وَمَكَّةُ شَدِيدَةُ الْحَرِّ، فَلَمَّا بَلَغَ مَوْضِعَ الْحَجَرِ، قَالَ لِإِسْمَاعِيلَ اذْهَبْ فَالْتَمِسْ حَجَرًا فَضَعْهُ هَاهُنَا، فَجَعَلَ يَطُوفُ بِالْجِبَالِ فَجَاءَهُ جِبْرِيلُ بِالْحَجَرِ، فَوَضَعَهُ فَجَاءَ إِسْمَاعِيلُ، فَقَالَ: مَنْ جَاءَ بِهَذَا؟ أَوْ مِنْ أَيْنَ هَذَا؟ أَوْ مِنْ أَيْنَ أُتِيَ بِهَذَا؟ فَقَالَ: جَاءَ بِهِ مَنْ لَمْ يَتَّكِلْ عَلَى بِنَائِي وَبِنَائِكَ فَبَنَاهُ، ثُمَّ انْهَدَمَ، فَبَنَتْهُ الْعَمَالِقَةُ، ثُمَّ انْهَدَمَ فَبَنَتْهُ جُرْهُمٌ، ثُمَّ انْهَدَمَ فَبَنَتْهُ قُرَيْشٌ، فَلَمَّا أَرَادُوا أَنْ يَضَعُوا الْحَجَرَ تَشَاجَرُوا فِي وَضْعِهِ، فَقَالَ: أَوَّلُ مَنْ يَخْرُجُ مِنْ هَذَا الْبَابِ فَهُوَ يَضَعُهُ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِ بَابِ بَنِي شَيْبَةَ، فَأَمَرَ بِثَوْبٍ فَبُسِطَ فَوَضَعَ الْحَجَرَ فِي وَسَطِهِ، ثُمَّ أَمَرَ رَجُلًا مِنْ كُلِّ فَخِذٍ مِنْ أَفْخَاذِ قُرَيْشٍ أَنْ يَأْخُذَ بِنَاحِيَةِ الثِّيَابِ، فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَوَضَعَهُ قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلَى إِخْرَاجِ الْحَدِيثِ الطَّوِيلِ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، وَكَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قِصَّةَ بِنَاءِ الْكَعْبَةِ أَوَّلُ مَا بَنَاهُ إِبْرَاهِيمُ الْخَلِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَهَذَا غَيْرُ ذَاكَ

✧✧ حضرت خالد بن عرعرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا، اس دن لوگوں میں شدید خوف و حراس پھیل گیا اور ایک بہت بڑا فساد کھڑا ہو گیا تھا، اس لئے میں گھر میں بیٹھ گیا، اس دن ایک ضروری کام کی بناء پر میں گھر سے نکلا تو

میں نے ایک عمارت کے سائے میں کچھ لوگوں کو بیٹھے دیکھا،ان کی تعداد چالیس کے قریب ہوگی، میں نے دیکھا کہ دروازے پر ایک زنجیر لٹک رہی ہے، میں نے اس میں داخل ہونا چاہا لیکن دربانوں نے مجھے منع کر دیا۔اس پر ان لوگوں نے کہا: اس شخص کو جانے دو(انہوں نے مجھے اجازت دے دی) تو میں اندر داخل ہو گیا، جہاں پر معززین علاقہ بیٹھے ہوئے تھے پھر ایک خوبصورت نوجوان وہاں پر آیا۔جس نے ایک بڑی چادر اوڑھ رکھی تھی۔اور قمیص اور عمامہ نہیں پہنا تھا وہ آکر بیٹھ گیا(جب میں نے غور کیا تو پتہ چلا کہ) وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں، انہوں نے فرمایا: جب ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر کا ارادہ کیا تو وہ اس کی پیمائش کے حوالے سے پریشان ہو گئے اور سمجھ نہ آئی کہ وہ (اس کی پیمائش) کس طرح کریں۔تب اللہ تعالیٰ نے ان پر سکینہ (رحمت، تیز ہوا یا ایسی ہوا جس کا چہرہ بلی جیسا تھا،اس کے دو پر تھے اور ایک دم تھی، یا اس کی شکل انسان جیسی تھی) نازل فرمائی وہ (کعبہ کے مقام پر آکر) سمٹ گئی۔حضرت ابراہیم علیہ السلام (سکینہ کی نشاندہی کے مطابق) روزانہ اس کا کچھ حصہ تعمیر کر لیا کرتے تھے اور مکہ میں موسم شدید گرم ہوتا ہے۔جب تعمیر حجر اسود کے مقام پر پہنچی تو (دیوار میں ایک پتھر کم رہ گیا) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے کہا: آپ جاؤ اور کوئی پتھر ڈھونڈ کر لاؤ اور اس کو یہاں پر رکھ دو حضرت اسماعیل علیہ السلام پہاڑوں میں جا کر پتھر ڈھونڈنے لگے،ان کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک پتھر لے کر آئے اور ان کو دے دیا،حضرت اسماعیل علیہ السلام وہ پتھر لے کر آ گئے، ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا: یہ پتھر کون لایا ہے؟ یا (شاید یہ کہا) یہ کہاں کا پتھر ہے؟ یا (شاید یہ کہا) یہ پتھر کہاں سے لایا گیا ہے؟ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جواب دیا: یہ وہ لایا ہے جو میری اور آپ کی تعمیر کا محتاج نہیں۔پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کی تعمیر مکمل کر دی۔پھر اس کو گرایا گیا۔پھر عمالقہ نے اس کو بنایا۔پھر منہدم ہوا تو جرہم نے اسے بنایا، پھر منہدم ہوا تو قریش نے اس کی تعمیر کی، انہوں نے جب حجر اسود نصب کرنے کا ارادہ کیا تو اس کے نصب کرنے میں وہ لوگ آپس میں لڑ پڑے، پھر یہ طے ہوا کہ جو شخص اس دروازے سے سب سے پہلے داخل ہوگا وہ اس کو نصب کرے گا (تو اتفاقاً سب سے پہلے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب بنی شیبہ کی جانب سے تشریف لے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑا منگوا کر بچھا دیا اور حجر اسود اس کے درمیان رکھ دیا۔پھر قریش کے قبیلوں میں سے ہر قبیلے کے سردار کو حکم دیا۔کہ وہ اس کپڑے کے کنارے کو پکڑ لے (جب ان سب نے مل کر کپڑے کے کناروں سے پکڑ کر حجر اسود اٹھا لیا تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خود اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر نصب کر دیا۔

❖❖ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ایوب سختیانی اور کثیر بن کثیر کی سند کے ہمراہ سعید بن جبیر کے واسطے سے تعمیر کعبہ کا تفصیلی قصہ نقل کیا ہے۔جس میں یہ ہے کہ سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی تعمیر کی جبکہ یہ حدیث اس سے کچھ مختلف ہے۔

1685- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي زِيَادٍ، وَحدثنا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، وَمُسْلِمُ بْنُ جُنَادَةَ، قَالاَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي زِيَادٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالطَّوَافُ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا، وَالْمَرْوَةِ لِاِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ لاَ لِغَيْرِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: شیطانوں کوکنکریاں مارنا اورطواف کرنا اورصفاءومروہ کے درمیان سعی کرنا، ذکراللہ قائم کرنے کے لئے ہے۔اس کی غرض کچھ اورنہیں ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیا۔

1686- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلَاةٌ إِلَّا أَنَّ اللّٰهَ أَحَلَّ لَكُمْ فِيْهِ الْكَلَامَ، فَمَنْ يَّتَكَلَّمُ فَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِخَيْرٍ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیت اللہ کا طواف بھی نماز ہے۔فرق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے دوران گفتگو جائز کی ہے۔توجوشخص بات کرے وہ اچھی بات کرے۔

1687- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، أَنْبَأَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ، مِثْلُ الصَّلَاةِ إِلَّا أَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُوْنَ فَمَنْ تَكَلَّمَ فَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِخَيْرٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ أَوْقَفَهُ جَمَاعَةٌ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیت اللہ کا طواف، نماز کی طرح ہے۔سوائے

حديث: 1685

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1888 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 902 اخرجه ابو محمد الدارمي في "سننه " طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 1853 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 24396 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:2738 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 9428 اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان مدينه منوره (طبع اول) 1412ھ/1991ء رقم الحديث: 928

حديث: 1686

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 960 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 2922 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه " طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 1847 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 3836 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2739 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 9074

اس کے کہ تم اس میں گفتگو کر سکتے ہو، اس لئے جو گفتگو کرے، وہ اچھی کرے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔اور اس حدیث کو محدثین رحمۃ اللہ علیہم کی ایک جماعت نے موقوف کیا ہے۔

1688۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: الْحَجَرُ مِنَ الْبَيْتِ، لاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ مِنْ وَّرَائِهِ، قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حجر اسود بیت اللہ کا حصہ ہے، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف اس کے پیچھے سے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ (اور اس آزاد گھر کا طواف کریں)۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

1689۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَرِبَ مَاءً فِي الطَّوَافِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيبٌ صَحِيْحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کے دوران پانی پیا۔

❖❖ یہ حدیث صحیح غریب ہے لیکن انہوں نے لفظوں کے ہمراہ اس کو نقل نہیں کیا۔

1690۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ، اَنَّ طَاوُسًا اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَرَّ بِالْكَعْبَةِ بِرَجُلٍ يَقُوْدُ رَجُلًا بِخِزَامَةٍ فِيْ اَنْفِهِ، فَقَطَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، ثُمَّ اَمَرَهُ اَنْ يَقُوْدَهُ بِيَدِهِ، قَالَ: وَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطُوْفُ بِرَجُلٍ قَدْ رَبَقَ بِسَيْرٍ بِيَدٍ، اَوْ رِجْلٍ، اَوْ بِخَيْطٍ، اَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ، فَقَطَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: قُدْهُ بِيَدِكَ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: اَخْبَرَنِيْ بِهٰذَا اَجْمَعَ سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ، اَنَّ طَاوُسًا اَخْبَرَهُ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حديث: 1688

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2740

حديث: 1689

اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 3837 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2750 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 9079

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کعبہ میں ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو دوسرے آدمی کو نکیل کے ساتھ چلا رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس نکیل کو اپنے ہاتھ سے توڑ دیا اور حکم دیا: اس کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر چلاؤ پھر رسول اللہ ﷺ (اس کے پاس سے) گزرے تو وہ اس آدمی کو طواف کرا رہا تھا اور تسمے یا دھاگے یا کسی اور چیز کے ساتھ اس نے اپنے ہاتھ یا پاؤں سے باندھ رکھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو بھی کاٹ دیا اور فرمایا: اس کو ہاتھ سے چلاؤ۔

ابن جریج فرماتے ہیں: یہ تمام حدیث مجھے سلیمان الاحول نے سنائی ہے کہ طاؤس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ کے متعلق یہ واقعہ بیان کیا ہے۔

✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1691- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِيْقٌ وَمَنْحَرٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث: 1690

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاري في "صحيحه" (طبع ثالث) دارا بن كثير' يمامه' بيروت' لبنان' 1407ھ 1987ء' رقم الحديث: 1541 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3302 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 2920 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 3442 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 3831 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 2751 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 4753 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 9095 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 10954

حدیث: 1691

اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3048 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 14538 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحديث: 1879 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 2787 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحديث: 3183 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 9286 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/1988ء' رقم الحديث: 1004

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مکے کے تمام راستے طریق ہیں اور قربان گاہ ہیں۔

✤✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1692۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَفْصٍ الْخَثْعَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ الْكِنْدِيُّ، حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ سَوَادَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ زَاذَانَ، قَالَ: مَرِضَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَرَضًا شَدِيْدًا، فَدَعَا وَلَدَهُ فَجَمَعَهُمْ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ حَجَّ مِنْ مَكَّةَ مَاشِيًا حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَكَّةَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ سَبْعَ مِئَةِ حَسَنَةٍ، كُلُّ حَسَنَةٍ مِثْلُ حَسَنَاتِ الْحَرَمِ، قِيْلَ: وَمَا حَسَنَاتُ الْحَرَمِ؟ قَالَ: بِكُلِّ حَسَنَةٍ مِئَةُ اَلْفِ حَسَنَةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زاذان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما شدید بیمار ہوئے تو انہوں نے اپنے تمام بچوں کو بلا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنایا: جو شخص مکہ سے پیدل حج کو جائے اور پیدل ہی واپس آئے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر قدم کے بدلے سات سو نیکیاں لکھتا ہے۔ ان میں سے ہر نیکی حرم کی نیکیوں کے برابر ہوگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: حرم کی نیکی کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: ہر نیکی کے بدلے ایک لاکھ نیکی کا ثواب ملتا ہے۔

تبصرہ: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1693۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْجُلُوْدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قُرَّةَ، عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِيَوْمٍ خَطَبَ النَّاسَ فَاَخْبَرَهُمْ بِمَنَاسِكِهِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم ترویہ (۸ ذی الحج) سے ایک دن پہلے (یعنی ۷ ذی الحج کو) لوگوں کو خطبہ دیا کرتے تھے اور انہیں مناسک حج سکھایا کرتے تھے۔

✤✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حدیث: 1692

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ه/1970ء' رقم الحديث: 2791
اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ه/1983ء' رقم الحديث: 12606 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ه/1994ء' رقم الحديث: 19894

حدیث: 1693

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ه/1970ء' رقم الحديث: 2793
ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ه/1994ء' رقم الحديث: 9219

1694- اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِیْ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كُدَيْنَةَ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ الْبَجَلِیُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلّٰى خَمْسَ صَلَوَاتٍ بِمِنًى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِیِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۵ نمازیں منیٰ میں ادا کیں۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1695- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنْبَاَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: مِنْ سُنَّةِ الْحَجِّ اَنْ يُّصَلِّیَ الْاِمَامُ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ وَالصُّبْحَ بِمِنًى، ثُمَّ يَغْدُوَ اِلٰى عَرَفَةَ فَيَقْبَلَ حَيْثُ قُضِیَ لَهُ، حَتّٰى اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ خَطَبَ النَّاسَ، ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا، ثُمَّ وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ، ثُمَّ يُفِيْضَ فَيُصَلِّیَ بِالْمُزْدَلِفَةِ، اَوْ حَيْثُ قَضَى اللّٰهُ، ثُمَّ يَقِفَ بِجَمْعٍ حَتّٰى يُسْفِرَ، وَيَدْفَعَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، فَاِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الْكُبْرٰى حَلَّ لَهُ كُلُّ شَیْءٍ حَرُمَ عَلَيْهِ اِلَّا النِّسَآءَ وَالطِّيْبَ حَتّٰى يَزُوْرَ الْبَيْتَ

هٰذَا حَدِيْثٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حج کا طریقہ یہ ہے کہ امام ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نماز منیٰ میں پڑھے، پھر صبح سویرے عرفات کی طرف چلا جائے پھر اس کے لئے اللہ کا جو فیصلہ ہوگا، اس کے مطابق اس کی عبادات قبول کی جائیں گی۔ یہاں تک کہ جب سورج ڈھل جائے، تو وہ لوگوں کو خطبہ دے، پھر ظہر اور عصر کی نمازیں اکٹھی پڑھے، پھر غروب آفتاب تک عرفات میں ٹھہرا رہے۔ (سورج غروب ہونے کے بعد) وہاں سے (مزدلفہ کی طرف) نکل جائے اور مزدلفہ میں جا کر نماز ادا کرے یا جہاں اللہ فیصلہ کرے۔ پھر صبح تک وہاں ٹھہرا رہے۔ اور طلوع آفتاب سے پہلے اس (وقوف) کو ختم کر دے پھر جب بڑے شیطان کو کنکریاں مارلے تو عورت اور خوشبو کے علاوہ ہر وہ چیز اس پر حلال ہو جائے گی (جو حالتِ احرام میں) حرام تھی۔ یہاں تک کہ وہ بیت اللہ کی زیارت کرلے (کہ اس کے بعد عورت اور خوشبو بھی حلال ہو جاتی ہے)۔

1696- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِیْ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا

حدیث: **1694**

اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 2766 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری، فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 2799 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث:2340

حدیث: **1696**

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری، فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 2806

اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 3961

صَفْوَانُ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ ذُبَابٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَخْبَرَةَ، قَالَ: غَدَوْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ مِّنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَةَ، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ رَجُلًا اٰدَمَ لَهٗ ضَفِيرَتَانِ عَلَيْهِ مَسْحَةُ اَهْلِ الْبَادِيَةِ، وَكَانَ يُلَبِّى، فَاجْتَمَعَ عَلَيْهِ غُرَفٌ مِّنْ غُرَفِ النَّاسِ، فَقَالُوْا: يَا اَعْرَابِىُّ، اِنَّ هٰذَا لَيْسَ بِيَوْمِ تَلْبِيَةٍ اِنَّمَا هُوَ التَّكْبِيْرُ، قَالَ: فَعِنْدَ ذٰلِكَ الْتَفَتَ اِلَىَّ، فَقَالَ: جَهِلَ النَّاسُ اَمْ نَسُوا؟ وَالَّذِىْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ لَقَدْ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَةَ، فَمَا تَرَكَ التَّلْبِيَةَ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ اِلَّا اَنْ يَّخْلِطَهَا بِتَكْبِيْرٍ اَوْ تَهْلِيْلٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن سخبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ صبح کے وقت منیٰ کی طرف نکلا، عبداللہ گندم گوں آدمی تھے، وہ بالوں کی دو چوٹیاں رکھتے تھے جو کہ ان کے اوپر دیہاتیوں کی نشانی ہوتی تھی۔ وہ مسلسل تلبیہ کہہ رہے تھے۔ (یہ سن کر بہت سارے) لوگ ان کے پاس جمع ہو گئے اور کہنے لگے: اے بدو! آج تلبیہ کا دن نہیں ہے۔ آج تو تکبیرات کا دن ہے۔ عبداللہ بن سخبرہ فرماتے ہیں: اس وقت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے: یہ لوگ جاہل ہیں یا بھول گئے ہیں؟ اس ذات کی قسم! جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ منیٰ سے عرفات کی طرف نکلا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہا: تاہم اس کے ساتھ ساتھ تکبیر یا تہلیل بھی پڑھتے ہیں۔

✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1697۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِىُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِىْ مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْفَعُوْا عَنْ بَطْنِ عُرَنَةَ، وَارْفَعُوْا عَنْ بَطْنِ مُحَسِّرٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشَاهِدُهٗ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ صَحِيْحٌ اِلَّا اَنَّ فِيْهِ تَقْصِيْرًا فِىْ سَنَدِهٖ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بطن عرنہ'' میں قیام نہ کرو اور ''بطن محسر'' میں بھی نہ کرو۔

✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور ایک صحیح حدیث اس کی شاہد ہے۔ جو کہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار پر ہے تاہم اس کی سند میں کچھ کمی ہے۔ (وہ شاہد حدیث درج ذیل ہے)

1698۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ اَنْبَاَ اَبُو الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ

حدیث: 1697

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2816

ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دار الباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 9244

جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ يُقَالُ ارْتَفِعُوا عَنْ مُحَسِّرٍ وَارْتَفِعُوا عَنْ عَرَنَاتٍ أَمَّا قَوْلُهُ الْعَرَنَاتِ فَالْوُقُوفُ بِعَرَنَةَ أَيْ لَا تَقِفُوا بِعَرَنَةَ وَأَمَّا قَوْلُهُ عَنْ مُحَسِّرٍ فَالنُّزُولُ بِجَمْعٍ إِلَّا أَنْ يَنْزِلُوا مُحَسِّرًا

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ تاکید کی جاتی تھی کہ وادی محسر سے آگے گزر جاؤ اور عرنات سے ابھی آگے چلے جاؤ۔

❖❖ مذکورہ حدیث میں عرنات سے مراد وادی عرنہ میں ٹھہرنا ہے۔ مطلب یہ ہے: وقوفِ عرفات کے دوران مقام عرنہ (جو کہ عرفات کے سامنے ایک وادی کا نام ہے) میں مت جاؤ۔ اور محسر سے آگے گزرنے کا مطلب یہ ہے کہ وقوف مزدلفہ کے دوران وادی محسر میں نہ جاؤ۔

1699- أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ خَالِهِ يَزِيدَ بْنِ شَيْبَانَ، قَالَ: كُنَّا وُقُوفًا مِنْ وَرَاءِ الْمَوْقِفِ موقفا يتباعده عمرو من الإمام، فأتانا ابن مربع الأنصارى، فقال: إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُمْ يَقُولُ لَكُمْ: كُونُوا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ هٰذِهِ، فَإِنَّكُمْ عَلَى إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ إِبْرَاهِيمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت یزید بن شعبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم موقف سے پیچھے ایک ایسے مقام پر ٹھہرے ہوئے تھے جہاں سے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ امام سے کافی دور تھے، ہمارے پاس ابن مربع انصاری رضی اللہ عنہ آئے اور کہا: میں تمہاری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سفیر بن کر آیا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لیے پیغام بھیجا ہے کہ تم اپنے ادائیگی حج کے مقام پر رہو کیونکہ تم ابراہیم علیہ السلام کی وراثت پانے والے ہو۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1700- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَأَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي السَّفَرِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِجَمْعٍ، فَقُلْتُ: هَلْ لِي مِنْ حَجٍّ؟ فَقَالَ: مَنْ صَلَّى مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلَاةَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ، ثُمَّ وَقَفَ مَعَنَا هٰذَا الْمَوْقِفَ حَتَّى يُفِيضَ الْإِمَامُ، وَأَتَى قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ عَرَفَاتٍ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا، فَقَدْ أَتَمَّ حَجَّهُ وَقَضَى تَفَثَهُ

✧✧ حضرت عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا،

اس وقت آپ مزدلفہ میں تھے۔ میں نے پوچھا: کیا میرا حج ہو جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہمارے ساتھ اس مقام پر یہ نماز ادا کر لی اور پھر ہمارے ساتھ یہیں پر امام کے نکلنے تک ٹھہرا رہا اور اس سے پہلے وہ دن یا رات میں عرفات سے ہو آئے تو اس نے اپنا حج مکمل کر لیا اور اس نے اپنی میل کچیل کو دور کر لیا۔ (یعنی اس نے مناسک حج مکمل کر لئے اب وہ بال وغیرہ کٹوا سکتا ہے)

1701۔ وحدثنا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْبَصْرِيُّ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْعَدْلُ بِمَرْوَ، وَاللَّفْظُ لَهُ، اَنْبَانَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَانَا عَبْدَانُ، اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَانَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ الطَّائِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ بِجَمْعٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، جِئْتُكَ مِنْ جَبَلِ طَيِّءٍ وَّقَدْ اَكْلَلْتُ مَطِيَّتِيْ، وَاَتْعَبْتُ نَفْسِي، وَاللّٰهِ مَا تَرَكْتُ مِنْ جَبَلٍ اِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ، فَهَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَدْرَكَ مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلَاةَ، وَقَدْ اَتَى عَرَفَاتٍ قَبْلَ ذٰلِكَ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا، فَقَدْ قَضٰى تَفَثَهُ وَحَجَّهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ كَافَّةِ اَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ، وَهِيَ قَاعِدَةٌ مِّنْ قَوَاعِدِ الْاِسْلَامِ، وَقَدْ اَمْسَكَ عَنْ اِخْرَاجِهِ الشَّيْخَانِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَمُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَلٰى اَصْلِهِمَا، اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ مُضَرِّسٍ لَّمْ يُحَدِّثْ عَنْهُ غَيْرُ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، وَقَدْ وَجَدْنَا عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ حَدَّثَ عَنْهُ

✧✧ حضرت عروہ بن مضرس طائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا، اس وقت آپ مزدلفہ میں تھے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میں جبل طے سے آیا ہوں۔ میں خود بھی تھک چکا ہوں اور میرا اونٹ بھی تھک چکا ہے۔ خدا کی قسم! میں نے ہر پہاڑ پر وقوف کیا ہے، کیا میرا حج ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہمارے ساتھ اس نماز کو پالیا اور وہ اس سے پہلے دن یا رات میں عرفات میں آ چکا ہو۔ اس نے اپنی میل کچیل دور کر دی (یعنی اس کے مناسک پورے ہو چکے، اب وہ بال

حدیث: 1700

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام ' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 3041 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" ' طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3016 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 16253 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت ' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 3850 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 2820 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 4045 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 9895 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 946 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ھ ' رقم الحديث: 1296 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 379 اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه' مكتبه المتنبي' بيروت' قاهره' رقم الحديث: 900

اور ناخن وغیرہ کٹوا سکتا ہے) اور اس کا حج ہو گیا۔

❖❖ یہ حدیث بہت سارے أئمہ حدیث کے معیار پر صحیح ہے اور یہ اسلام کی بنیادوں میں سے ایک ہے۔ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اس اصول کی وجہ سے نقل نہیں کیا کہ یہ حدیث عروہ بن مضرس سے عامر شعبی کے علاوہ اور کسی نے روایت نہیں کی۔ جبکہ ہمارے پاس یہی حدیث عروہ بن مضرس سے عروہ بن زبیر بن عوام کی روایت کردہ ہے (ان کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے)۔

1702- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّازُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ للّٰهِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ حَسَّانَ التُّسْتَرِيُّ بِتُسْتَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ فُلَيْحٍ الْمَكِّيِّ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ خَالِدٍ السَّمْتِيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ الطَّائِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْقِفِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَتَيْتُ مِنْ جَبَلِ طَيِّءٍ اَكْلَلْتُ مَطِيَّتِي، وَاَتْعَبْتُ نَفْسِي، وَاللّٰهِ مَا بَقِيَ مِنْ جَبَلٍ مِّنْ تِلْكَ الْجِبَالِ اِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ اَدْرَكَ مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلَاةَ يَعْنِي صَلَاةَ الْغَدَاةِ، وَقَدْ اَتَى عَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا، فَقَدْ اَتَمَّ حَجَّهُ، وَقَضَى تَفَثَهُ وَقَدْ تَابَعَ عُرْوَةُ بْنُ الْمُضَرِّسِ فِي رِوَايَةِ هٰذِهِ السُّنَّةِ مِنَ الصَّحَابَةِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَعْمَرَ الدَّوْلِيِّ

❖❖ حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اس وقت آپ مزدلفہ میں تھے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جبل طے سے آیا ہوں۔ میں خود بھی تھک چکا ہوں اور میں نے اپنے اونٹ کو بھی تھکا دیا ہے۔ خدا کی قسم! میں نے پہاڑوں میں سے ہر پہاڑ پر وقوف کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہمارے ساتھ یہ نماز پائی یعنی فجر کی نماز اور اس سے قبل وہ دن یا رات میں عرفات میں آیا ہو تو اس کا حج مکمل ہو گیا اور اس کی میل کچیل دور ہو گئی۔

❖❖ صحابہ رضی اللہ عنہم کی سنت بیان کرنے میں عروہ بن مضرس نے عبدالرحمٰن بن یعمر کی متابعت کی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

1703- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ، وَاَتَاهُ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ نَجْدٍ وَّهُوَ بِعَرَفَةَ فَسَاَلُوْهُ فَاَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى: الْحَجُّ عَرَفَةُ، وَمَنْ جَآءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ اَدْرَكَ اَيَّامُ مِنًى، ثَلَاثٌ مَّنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ، وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَاَرْدَفَ رَجُلًا فَنَادٰى

❖❖ حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرفات میں آیا، آپ ابھی عرفات

میں ہی تھے کہ نجد کے کچھ لوگ آپ کے پاس حاضر ہوئے، انہوں نے آپ سے یہی مسئلہ دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے منادی کو حکم دیا کہ منادی کر دے کہ ''حج عرفہ ہے اور جو شخص طلوع فجر سے پہلے پہلے مزدلفہ میں آ جائے، اس نے حج کو پا لیا، منیٰ کے تین دن ہیں، جو جلدی کر کے دو دن میں چلا جائے اس پر کوئی گناہ نہیں ہے اور جو تین دن سے زیادہ لگائے اس پر گناہ نہیں ہے'' اس شخص نے ایک آدمی کو اپنے پیچھے بٹھایا اور یہ منادی کر دی۔

1704۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقِتْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَمِّهِ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: كَانَتْ قُرَيْشٌ إِنَّمَا تَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ وَيَقُولُونَ: نَحْنُ الْحُمْسُ فَلَا نَخْرُجُ مِنَ الْحَرَمِ، وَقَدْ تَرَكُوا الْمَوْقِفَ عَلَى عَرَفَةَ، قَالَ: فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَقِفُ مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ عَلَى جَمَلٍ لَهُ، ثُمَّ يُصْبِحُ مَعَ قَوْمِهِ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَيَقِفُ مَعَهُمْ يَدْفَعُ إِذَا دَفَعُوا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قریش، مزدلفہ سے یہ کہتے ہوئے نکلا کرتے تھے: ہم پانچواں حصہ ہیں، اس لیے ہم حرم سے نہیں نکلیں گے۔ اور وہ وقوف عرفات کو ترک کر دیتے۔ جبیر فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمانہ جاہلیت میں دیکھا کہ آپ، لوگوں کے ہمراہ عرفہ میں اپنے اونٹ پر وقوف کرتے پھر آپ ﷺ اپنی قوم کے ہمراہ مزدلفہ میں صبح کرتے اور ان کے ساتھ ٹھہرے رہتے اور جب وہ نکلتے تو آپ بھی روانہ ہو جاتے۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1705۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يُوسُفَ يُحَدِّثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَائِشَةَ

حديث: 1704

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2823
اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 1578

حديث: 1705

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع دار احياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 1348 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 3003 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3014 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 3827 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 3998 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 9263

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ يَّعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَّوْمِ عَرَفَةَ، وَاِنَّهُ لَيَدْنُو، ثُمَّ يُبَاهِي الْمَلَائِكَةَ، فَيَقُوْلُ: مَا اَرَادُوا هٰؤُلَاءِ؟

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرفہ کے دن سے زیادہ عظمت والا ایسا کوئی دن نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے۔ اس دن اللہ تعالیٰ (بندوں کے) قریب ہوتا ہے پھر فرشتوں سے مخاطب ہو کر فخر سے فرماتا ہے: یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1706 اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ الْهَاشِمِيّ بِالْكُوْفَةِ ثنا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِي غَرْزَةَ الْغِفَارِي ثَنَا خَالِدُ بْنُ مُخَلَّدِ الْقُطْوَانِيُّ وَاَخْبَرَنِي اَبُوْ سَعِيْدٍ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَحْمَدَ الْمُؤَذِّنِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مُخَلَّدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِعَرَفَةَ فَقَالَ لِي يَا سَعِيْدُ مَالِي لَا اَسْمَعُ النَّاسَ يُلَبُّوْنَ فَقُلْتُ يَخَافُوْنَ مِنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ فُسْطَاسِهِ فَقَالَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ فَاِنَّهُمْ قَدْ تَرَكُوا السُّنَّةَ مِنْ بُغْضِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ عرفات میں تھے، انہوں مجھ سے کہا: اے سردار! کیا بات ہے؟ آج لوگوں کے تلبیہ کہنے کی آواز سنائی نہیں دے رہی؟ میں نے جواب دیا: لوگ معاویہ سے گھبرائے ہوئے ہیں۔ (اس لئے تلبیہ نہیں پڑھ رہے) آپ فرماتے ہیں: (یہ سن کر) ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے خیمے سے باہر آئے اور بلند آواز سے تلبیہ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ کہتے ہوئے فرمانے لگے: لوگوں نے علی کے بغض کی وجہ سے سنت کو چھوڑ رکھا ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔

1707۔ حَدَّثَنِي اَبُوْ سَعِيْدِ بْنُ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا جَمِيْلُ بْنُ الْحَسَنِ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا مَحْبُوْبُ بْنُ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ فَلَمَّا قَالَ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ قَالَ: اِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرُ الْاٰخِرَةِ قَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِعِكْرِمَةَ، وَاحْتَجَّ مُسْلِمٌ بِدَاوُدَ، وَهٰذَا الْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ، لَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں وقوف کیا، جب آپ تلبیہ کہتے تو فرماتے:

حدیث: 1706

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري، في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 2820

حدیث: 1707

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري، في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 2831

بھلائی تو آخرت کی ہے۔

✤ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری اور امام مسلم نے اس کو نقل نہیں کیا۔ امام بخاری نے عکرمہ اور امام مسلم نے داؤد کی احادیث نقل کی ہیں۔

1708- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ يُبَاهِي بِاَهْلِ عَرَفَاتٍ اَهْلَ السَّمَاءِ فَيَقُوْلُ لَهُمْ: انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ جَاؤُوْنِيْ شُعْثًا غُبْرًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اہلِ عرفات کی وجہ سے فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: میرے بندوں کو دیکھو یہ میرے پاس غبار آلود پراگندہ حال آئے ہیں۔

✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1709- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْدَفَهُ حِيْنَ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ فَاَفَاضَ بِالسَّكِيْنَةِ، وَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ، وَقَالَ: لَيْسَ الْبِرُّ بِاِيْجَافِ الْخَيْلِ وَالْاِبِلِ فَمَا رَاَيْتُ نَاقَةً رَافِعَةً يَدَهَا حَتّٰى اَتٰى مِنًى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفات سے روانہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے پیچھے سوار کرالیا۔ اور بڑے اطمینان سے روانہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اطمنان سے چلو، گھوڑوں اور اونٹوں کو تیز دوڑانا کوئی نیکی نہیں ہے۔ (اسامہ فرماتے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بعد منیٰ کے پہنچنے تک میں نے کسی اونٹنی کو تیز چلتے نہیں دیکھا۔

حدیث: 1708

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 8033 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت ' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 3852 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 2839 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 8891 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحديث: 8993

حدیث: 1709

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 2844

✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1710۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ شِنْظِيْرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِنَّمَا كَانَ بُدُوُّ الْاِيْضَاعِ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانُوْا يَقِفُوْنَ حَافَتَيِ النَّاسِ قَدْ عَلَّقُوْا الْقِعَابَ وَالْعِصِيَّ، فَاِذَا اَفَاضُوْا تَقَعْقَعُوْا فَانْفَرَتِ النَّاسَ، وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ ذِفْرَى ظُفُرَىْ نَاقَتِهِ لَا يَمَسُّ الْاَرْضَ حَارِكَةً وَهُوَ يَقُوْلُ: يَآاَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: گھوڑے دوڑانے کا آغاز دیہاتیوں کی طرف سے ہوا، وہ لوگ دوسرے لوگوں کے کناروں پر ٹھہرتے تھے اور اپنا سازوسامان (پہلے سے ہی) باندھ کر رکھتے تھے، جب لوگ وہاں سے کوچ کرتے (تو سب سے پہلے یہ لوگ) بھاگتے پھر دوسرے لوگ بھی نکل پڑتے اور جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ سبک رفتاری کے باعث آپ کی اونٹنی کے ناخن زمین پر نہیں لگتے تھے، اس وقت آپ ارشاد فرما رہے تھے: اے لوگو! اطمینان کے ساتھ چلو۔

✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1711۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ الْخَوَّاصُ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ اَبِيْ جَمِيْلَةَ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحُصَيْنِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْعَالِيَةِ، قَالَ: قَالَ لِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ: هَاتِ الْقُطْ لِيْ حَصَيَاتٍ مِّنْ حَصَى الْخَذْفِ، فَلَمَّا وُضِعْنَ فِيْ يَدِهٖ قَالَ: بِاَمْثَالِ هٰؤُلَاءِ، بِاَمْثَالِ هٰؤُلَاءِ، وَاِيَّاكُمْ

حدیث: 1710

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث:2193 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 2863 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 9313 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث:11355

حدیث: 1711

اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 2867 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 3871 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث:742 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 9317 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 4063

وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالْغُلُوِّ فِي الدِّينِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس دن کنکریاں ماری جاتی ہیں، اس دن صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا: ادھر آؤ! کنکریاں جمع کر کے مجھے دو، جب وہ کنکریاں آپ کے ہاتھ میں رکھی گئیں تو آپ نے (متوسط سائز کی کنکریوں کی طرف اشارہ کر کے) فرمایا: ان کنکریوں جیسی (کنکریاں مارنی چاہئیں) اور اپنے دین میں غلو سے بچو! کیونکہ تم سے پہلے لوگ دین میں غلو کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1712- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، وَحدثنا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ السَّمَّاكُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ، وَحدثنا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ، وَاَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا اَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ قُدَامَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ الْكِلَابِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰى نَاقَةٍ صَهْبَاءَ، لَا ضَرْبَ، وَلَا طَرْدَ، وَلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت قدامہ بن عبداللہ، عمار کلابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے قربانی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی صہباء اونٹنی پر شیطان کو کنکریاں مارتے دیکھا۔ اس میں نہ کسی کو مارا گیا نہ الگ ہو کر کھڑے ہوئے اور نہ ہٹو بچو کا شور ہوا۔ (یہ تعریض ہے امراء کے لئے کہ وہ اپنی مرضی سے کوئی نیا انداز نہ اپنالیں)

✣✣ یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

1713- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِيءٍ ثَنَا اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَنَسٍ الْقُرَشِيّ ثَنَا جَعْفَرُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ طَهْمَانَ ثَنَاالْحَسَنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ قَالَ لَمَّااَتٰى اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ الْمَنَاسِكَ عَرَضَ لَهُ الشَّيْطَانُ عِنْدَجَمْرَةِ الْعَقَبَةِ فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ حَتّٰى سَاخَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ عَرَضَ لَهُ عِنْدَالْجَمْرَةِ الثَّانِيَةِ فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ حَتّٰى سَاخَ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ عَرَضَ لَهُ عِنْدَ

حديث: 1712

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2878

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 8161

حديث: 1713

ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دار الباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 5475

الْجَمْرَةِ الثَّالِثَةِ فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ حَتّٰى سَاخَ فِي الْاَرْضِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الشَّيْطَانُ تَرْجُمُوْنَ وَمِلَّةُ اَبِيْكُمْ تَتَّبِعُوْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعاً روایت کرتے ہیں: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام مناسک حج ادا کرنے لگے تو جمرہ عقبہ کے پاس شیطان آپ کے پاس آیا: (اور ورغلانے کی کوشش کرنے لگا) تو آپ علیہ السلام نے اس کو سات کنکریاں ماریں جس کی وجہ سے وہ زمین میں دھنس گیا۔ پھر دوسرے جمرہ کے قریب وہ دوبارہ آپ علیہ السلام کے پاس آیا، آپ علیہ السلام نے پھر اس کو سات کنکریاں ماریں، جن کی وجہ سے وہ زمین میں دھنس گیا، تیسرے جمرہ کے مقام پر وہ پھر آپ علیہ السلام کے پاس آیا، آپ علیہ السلام نے پھر اس کو سات کنکریاں ماریں تو وہ زمین میں دھنس گیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم (بھی عجیب لوگ ہو) شیطانوں کو کنکریاں مارتے ہو اور اپنے باپ کی ملت کا انکار کرتے ہو۔

✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1714 اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوْفَةِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ اُمِّهِ مُسَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَلَا نَبْنِيْ لَكَ بِمِنًى بِنَاءً يُظِلُّكَ؟ قَالَ: لَا مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: کیا ہم آپ کے لیے منیٰ میں کوئی عمارت نہ بنا دیں؟ جس سے آپ کو سایہ ملتا رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نہیں، کیونکہ) منیٰ میں (قیام کا حق) پہلے آیئے پہلے پایئے کی بنیاد ہے۔

✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث: 1714

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع دار احياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 881 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دار الفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3000 اخرجه ابو محمد الدارمي في "سننه" طبع دار الكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحديث: 1937 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 2891 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دار الحرمين' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحديث: 2584 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دار الباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 9391 اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان' مدينه منوره' (طبع اول) 1412ھ/1991ء' رقم الحديث: 1286

1715۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ الرَّقَّامُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَهْدٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ هَدَايَاهُ جَمَلا لاَبِيْ جَهْلٍ فِيْ رَاْسِهٖ بُرَّةٌ مِّنْ فِضَّةٍ لِيَغِيظَ الْمُشْرِكِيْنَ بِذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے سال اپنی قربانیوں میں ابوجہل کا ایک اونٹ روانہ فرمایا: جس کے سر میں چاندی کے زیورات ڈالے ہوئے تھے تاکہ اس سے مشرکین کا غم وغصہ اور بڑھے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1716۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ الْمِصْرِيُّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ عِمْرَانَ، عَنْ اَبِيْ عَيَّاشٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَبَحَ يَوْمَ الْعِيْدِ كَبْشَيْنِ، ثُمَّ قَالَ حِينَ وَجَّهَهُمَا: وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيفًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لاَ شَرِيكَ لَهٗ، وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ(الانعام: 162) بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّاُمَّتِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن دو مینڈھے ذبح کیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث: 1715

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1749 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3100 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 2362 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2898 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 9674 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 11147 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودي عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 13816

حدیث: 1716

اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3121 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 15064 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2899

نے جب ان کو قبلہ رُو لٹالیا تو یوں دعا مانگی:

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالاَرْضَ حَنِيفًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، اِنَّ صَلاتِيْ وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لاَ شَرِيكَ لَهُ، وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ(الانعام: 162)، بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّاُمَّتِه

میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان اور زمین بنائے، ایک اسی کا ہو کر اور میں مشرکوں میں نہیں، تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو رب سارے جہان کا، اس کا کوئی شریک نہیں مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

(پھر) بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُّحَمَّدٍ وَّاُمَّتِه (پڑھ کر جانور ذبح کر دیا)

✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1717- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْفَقِيْهُ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّنِ اعْتَمَرَ مِنْ نِسَائِهِ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَقَرَةً بَيْنَهُنَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جتنی ازواج نے حجۃ الوداع میں عمرہ کیا تھا، ان سب کی جانب سے حضور علیہ السلام نے ایک گائے ذبح کی۔

✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1718- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِيْ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، وَزَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ شُعْبَةَ، وَهٰذَا اللَّفْظُ حَدِيْثُ اَبِي الْعَبَّاسِ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ فَيْرُوْزٍ، يَقُوْلُ: قُلْتُ لِلْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، حَدِّثْنِيْ عَمَّا كَرِهَ، اَوْ نَهَى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَضَاحِيْ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا بِيَدِهٖ وَيَدِيْ اَقْصَرُ مِنْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْبَعٌ لاَ يَجْزِيْنَ فِي الْاَضَاحِيْ: الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا،

حدیث: 1717

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1751 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3133 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 2903 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبری" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 8562

وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا، وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ عَرَجُهَا، وَالْكَسِيرُ الَّتِي لَا تَنْقَى، قَالَ: قُلْتُ فَإِنِّي اَكْرَهُ اَنْ يَكُونَ نَقْصٌ فِي الْأُذُنِ وَالْقَرْنِ، قَالَ: فَمَا كَرِهْتَ فَدَعْهُ، وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلَى غَيْرِكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ لِقِلَّةِ رِوَايَاتِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَقَدْ اَظْهَرَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ فَضَائِلَهُ وَاِتْقَانَهُ، وَلِهٰذَا الْحَدِيثِ شَوَاهِدُ مُتَفَرِّقَةٌ بِاَسَانِيدَ صَحِيحَةٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهَا

✧✧ حضرت عبید بن فیروز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ مجھے بتائیے کہ قربانی کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سی چیزوں کو ناپسند کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے یوں (اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: (جبکہ میرا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے چھوٹا ہے)۔ چار (طرح کے جانور) کی قربانی جائز نہیں

۱) ایسا بھینگا جسکا بھینگا پن صاف ظاہر ہو۔

۲) اتنا بیمار جس کی بیماری بالکل واضح ہو۔

۳) ایسا لنگڑا جسکا لنگڑا پن ظاہر ہو۔

۴) اور اتنا لاغر کہ اسکی ہڈیوں کا گودا باقی نہ رہا ہو۔

عبید بن فیروز فرماتے ہیں: میں نے کہا: میں تو کان اور سینگ کے نقص کو بھی پسند نہیں کرتا ہوں۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا: جو چیز آپ کو پسند نہیں ہے اس کو آپ خود چھوڑ دیں لیکن دوسروں پر اس کو حرام قرار نہ دیں۔

✣✣ یہ حدیث صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے سلیمان بن عبدالرحمٰن کی روایات کم ہونے کی وجہ سے اس کو نقل نہیں کیا۔ حالانکہ علی بن المدینی نے ان کے فضائل اور ان کی ذہنی پختگی بیان کی ہے۔ اور اس حدیث کے متفرق صحیح اسانید کے ہمراہ شواہد بھی موجود ہیں لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

شاہد نمبر 1

1719 ـ مَا حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي، قَالَا: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ

حدیث: 1719

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2805 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 1504 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 4377 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3145 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 633 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 2913 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 4467 ذکره ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 18884 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 270 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث: 97

اَبِیْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ جُرَیَّ بْنَ كُلَيْبٍ الزُّهْرِیَّ يُحَدِّثُ، عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّضَحّٰى بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ، قَالَ قَتَادَةُ: فَذَكَرْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: الْعَضَبُ: النِّصْفُ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ وَمِنْهَا

❖❖ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹوٹے ہوئے سینگ اور کٹے ہوئے کان والے جانور کی قربانی کرنے سے منع کیا ہے۔

❖❖ قتادہ فرماتے ہیں: میں نے اس حدیث کا تذکرہ سعید بن مسیب سے کیا تو انہوں نے کہا: اس حدیث میں کٹے ہوئے اور ٹوٹے ہوئے سے مراد آدھا یا اس سے زیادہ ہے۔

شاہد نمبر 2

1720۔ مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ دَاوُدَ الْمُنَادِیْ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، وَاَبُو النَّضْرِ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، اَنَّ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ اَخْبَرَهُ، قَالَ: سَمِعْتُ حُجَيَّةَ بْنَ عَلِیٍّ الْكِنْدِیَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَمِنْهَا

❖❖ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ قربانی کا جانور خریدتے وقت اس کے کان اور

حديث: 1720

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2804 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 1498 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 4376 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3143 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 1952 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 732 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 5920 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2914 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 4462 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 18882 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 160 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 314

آنکھوں کی اچھی طرح دیکھ بھال کرلیں۔

شاہد نمبر 3

1721۔ مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُنَادِي حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حَجِيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ اَنَّ رَجُلًا سَالَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْبَقَرَةِ فَقَالَ عَنْ سَبْعَةٍ قَالَ الْقَرْنُ قَالَ الْعَرَجُ قَالَ اِذَا بَلَغْتَ الْمَنَاسِكَ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَمِنْهَا

✧✧ حضرت حجیہ بن عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گائے کے متعلق پوچھا: (کہ اس کی قربانی کتنے لوگوں کی طرف کی جاسکتی ہے) آپ نے فرمایا: سات (آدمیوں کی طرف سے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ قربانی کے جانور خریدتے وقت اس کے کان اور آنکھوں کی اچھی طرح دیکھ بال کرلیں۔

شاہد نمبر 4

1722۔ مَا حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى التِّنِّيْسِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الدِّمَشْقِيُّ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ الرُّعَيْنِيِّ، قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا اِلَى عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ فَاَقْبَلَ يَزِيْدُ ذُو مِصْرٍ الْمَقْرَائِيُّ، فَقَالَ لِعُتْبَةَ: يَا اَبَا الْوَلِيْدِ، اِنَّا خَرَجْنَا اٰنِفًا فِي الْتِمَاسِ جَذْي نُسُكٍ، فَلَمْ نَكَدْ نَجِدُ شَيْئًا يَنْقَى غَيْرَ اَنِّي وَجَدْتُ ثَرْمَاءَ سَمِيْنَةً، فَقَالَ عُتْبَةُ: فَلَوْ مَا جِئْتَنَا بِهَا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ غُفْرًا اَتَجُوْزُ عَنْكَ، وَلَا تَجُوْزُ عَنِّي؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَلِمَ ذَاكَ؟ قَالَ: اِنَّكَ تَشُكُّ وَلَا اَشُكُّ، قَالَ: ثُمَّ اَخْرَجَ عُتْبَةُ يَدَهُ، فَقَالَ: اِنَّمَا نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَمْسٍ: عَنِ الْمُوصِلَةِ، وَالْمُصْفَرَّةِ، وَالْبَخْقَاءِ، وَالْمُشَيَّعَةِ، وَالْكَسْرَاءِ، قَالَ: وَالْمُوصِلَةُ الْمُسْتَاصَلَةُ قَرْنُهَا، وَالْمُصْفَرَّةُ الْمُسْتَاصَلَةُ اُذُنُهَا، وَالْبَخْقَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا، وَالْمُشَيَّعَةُ الْمَهْزُوْلَةُ اَوِ الْمَرِيْضَةُ الَّتِي لَا تَتْبَعُ الْغَنَمَ

✧✧ حضرت ابوحمید رعینی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم عتبہ بن عبد سلمی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، وہاں مصر والے یزید المقرائی آگئے، انہوں نے عتبہ سے کہا: اے ابوالولید! ہم ابھی قربانی کے جانور خریدنے نکلے تھے، ہمیں ایک ٹوٹے ہوئے دانتوں والے جانور کے سوا اور کوئی جانور نہیں ملا۔ عتبہ نے کہا: اگر تم اس کو میرے پاس لے آتے تو کتنا ہی اچھا ہوتا، یزید نے جواب دیا۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے! کیا وہ تمہاری طرف سے جائز ہے اور ہماری طرف سے ناجائز ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ یزید نے کہا: کیوں؟ عتبہ نے کہا: تم شک کرتے ہو اور مجھے نہیں ہے۔ ابوحمید فرماتے ہیں: پھر عتبہ نے اپنا ہاتھ نکالا اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ جانوروں سے منع کیا ہے۔

(۱) موصلہ (۲) مصفرہ (۳) بخقاء (۴) مشیعہ (۵) کسراء۔

عتبہ فرماتے ہیں:

موصلہ اس جانور کو کہتے ہیں جس کے سینگ جڑ سے کٹے ہوئے ہوں۔

مصفرہ اس جانور کو کہتے ہیں جس کے کان جڑ سے کٹے ہوئے ہوں۔

بخقاء اس جانور کو کہتے ہیں جس کا بھینگا پن بالکل واضح ہو۔

مشیعہ ایسے کمزور یا بیمار کو کہتے ہیں جو ریوڑ کے ساتھ ساتھ نہ چل سکے۔

1723- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ، حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتِ الْجَمْرَ قَبْلَ الْفَجْرِ، ثُمَّ مَضَتْ فَاَفَاضَتْ، وَكَانَ ذٰلِكَ يَوْمُ الثَّانِي الَّذِيْ يَكُوْنُ عِنْدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا، لَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ اُمّ المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو قربانی والی رات ''رمی'' کرنے کے لئے بھیجا تو انہوں نے فجر سے پہلے ''رمی'' کی۔ پھر آپ رمی مکمل کرنے کے بعد واپس چلی گئیں۔ ام المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح کا یہ دوسرا دن تھا۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1724- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْعَدْلُ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ، وَحدثنا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِذَا نَفَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكُنْ اٰخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ اِلَّا الْحُيَّضُ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُنَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث: 1723

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث:1942 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 9554

حدیث: 1724

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی' فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 944 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری' فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 3001 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 3899 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث:13393 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامی' دارعمار' بيروت' لبنان/عمان' 1405ھ 1985ء' رقم الحديث: 878 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 4196

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم میں سے کوئی شخص (حج کے لئے) جائے تو اس کو چاہئے کہ سب سے آخری کام بیت اللہ کا طواف کرے، سوائے حیض والی عورتوں کے، کیونکہ ان کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت عنایت فرمائی ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1725- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَنَا مَرْوَانُ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ الْفَزَارِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَبِيْ عُثْمَانَ الصَّوَّافُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كُسِرَ، اَوْ عُرِجَ فَقَدْ حَلَّ، وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ، قَالَ عِكْرِمَةُ: فَسَاَلْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، وَابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَقَالَا: صَدَقَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشا فرمایا: جس کے پاؤں پر چوٹ لگ گئی یا قدرتی طور پر وہ لنگڑا ہو گیا، وہ حلالی ہو گیا اور اس پر اگلے سال کا حج فرض ہے، عکرمہ فرماتے ہیں: میں نے یہ بات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھی، تو انہوں نے بھی اس کی تصدیق کی۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1726- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ دَارِمٍ الْحَافِظُ بِالْكُوْفَةِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَبْسِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَ: حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّهَاجِرَ يَعْنِيْ وَحَجَّ بَعْدَمَا هَاجَرَ حَجَّةً قَرَنَ مَعَهَا عُمْرَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے پہلے دو حج کئے اور ہجرت کے بعد ایک حج کیا لیکن

حدیث: 1725

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1862 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 940 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 2860 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 3077 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 1894 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 3843 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 9878 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 3213 اخرجه ابوبكر الشيباني في "الاحادوالمثاني" طبع دارالراية، رياض، سعودي عرب، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 2155

اس کے ہمراہ عمرہ بھی کیا۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1727- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْاُمَوِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَلِيمِيُّ بِبَغْدَادَ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي حَفْصَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ سَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْحَجُّ كُلَّ عَامٍ؟ قَالَ: لَا، بَلْ حَجَّةً وَاحِدَةً، وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ، وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَسْمَعُوْا وَلَمْ تُطِيقُوا

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ زندگی بھر میں صرف ایک بار حج فرض ہے اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم اس کو ادا نہ کر پاتے۔

1728- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ يُوْنُسَ الْقَصَّارُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سِنَانِ الدُّؤَلِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا قَوْمُ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ، فَقَالَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ اَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَصَمَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: لَا، بَلْ حَجَّةً وَاحِدَةً، ثُمَّ مَنْ حَجَّ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ، وَلَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ عَلَيْكُمْ، ثُمَّ اِذًا لَا تَسْمَعُوْنَ وَلَا تُطِيْقُوْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قوم! تم پر حج فرض کیا گیا ہے۔ تو حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ بولے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہر سال (حج فرض ہے)؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ زندگی بھر میں صرف ایک بار حج فرض ہے پھر اس کے بعد جو حج کیا جائے گا، وہ نفلی ہوگا، اگر میں ''ہاں'' کہہ دیتا تو (ہر سال حج) فرض ہو جاتا لیکن پھر تم اس کی ادائیگی نہ کر پاتے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1729- اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ فَرِيضَتَانِ عَلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ اِلَّا اَهْلَ مَكَّةَ، فَاِنَّ عُمْرَتَهُمْ طَوَافُهُمْ فَلْيَخْرُجُوا اِلَى التَّنْعِيمِ، ثُمَّ لِيَدْخُلُوْهَا، فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ اُسْنِدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيْرٍ بِاِسْنَادٍ اٰخَرَ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حج اور عمرہ دونوں اہل مکہ کے سوا تمام لوگوں پر فرض ہے کیونکہ اہل مکہ کا طواف ہی عمرہ ہے، ان کو چاہیے کہ مقامِ تنعیم کی طرف نکل جائیں پھر وہاں سے داخل ہوں، کیونکہ خدا کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے صرف حج اور عمرہ کرنے کے لئے ہی داخل ہوئے۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور محمد بن کثیر نے اس حدیث کو ایک دوسری اسناد کے ہمراہ مسند بھی کیا ہے۔ (وہ حدیث درج ذیل ہے)

1730- حَدَّثَنَاهُ الْأُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِيْدِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْهَرَوِيّ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَرِيْضَتَانِ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِمَا بَدَأْتَ وَالصَّحِيْحُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَوْلُهُ

✧✧ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ دونوں فرض (یعنی عبادت) ہیں، ان میں سے کسی سے بھی آغاز کرلیا جائے کوئی حرج نہیں ہے۔

✣✣ اور زید بن ثابت کا اپنا قول بھی منقول ہے جو کہ "صحیح" ہے۔

1731- حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَعِيْمٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ الْمُقَابِرِيُّ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ قَالَ صَلَاتَانِ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِمَا بَدَأْتَ

✧✧ حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے قبل از حج، عمرہ کرنے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: دونوں نمازیں ہیں کسی سے بھی ابتداء کرلیں کوئی حرج نہیں ہے۔

1732- حَدَّثَنَا هُ الْأُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِيْدِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْهَرَوِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَرِيضَتَانِ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِمَا بَدَأْتَ، وَالصَّحِيْحُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَوْلُهُ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ: الْعُمْرَةُ وَاجِبَةٌ كَوُجُوبِ الْحَجِّ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع بیان کرتے ہیں: عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: ہر اس شخص پر حج اور عمرہ فرض ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اور وہ حج کی استطاعت رکھتا ہو اور اگر کوئی شخص اس کے بعد اضافی حج کرے تو بہتر ہے اور اس کے لئے وہ نفلی حج و عمرہ ہوگا۔ ابن جریج فرماتے ہیں: مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا ہے کہ صاحب استطاعت پر جس طرح حج

فرض ہے اسی طرح عمرہ بھی واجب ہے۔

✥✥ یہ اسناد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر صحیح ہے۔

1733۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ حَمْدَوَيْهِ الْفَقِيْهُ بِبُخَارٰى، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيْبٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا فِيْ عُمْرَتِهَا: اِنَّ لَكِ مِنَ الْاَجْرِ عَلٰى قَدْرِ نَصَبِكِ وَنَفَقَتِكِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهٗ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان کے عمرہ کے متعلق فرمایا: تیرے تھکاوٹ اور خرچ کی مناسبت سے تیرے لئے اجر ہے۔

✥✥ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔اور ایک صحیح حدیث اس کی شاہد ہے۔

1734۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ سُلَيْمٍ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُكْرَمٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ اِدْرِيسَ الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا مِهْرَانُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا فِيْ عُمْرَتِهَا: اِنَّمَا اَجْرُكِ فِيْ عُمْرَتِكِ عَلٰى قَدْرِ نَفَقَتِكِ

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان کے عمرہ کے متعلق کہا: تیرے عمرے کا ثواب تیرے نفقہ کی مقدار کے مطابق ہے۔

1735۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ يُوْسُفَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: حَجَّ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ رضی الله عنهما، فَلَمَّا كَانَا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ نَهٰى عُثْمَانُ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ، فَقِيْلَ لِعَلِيٍّ اِنَّهٗ قَدْ نَهٰى عَنِ التَّمَتُّعِ، فَقَالَ: اِذَا رَاَيْتُمُوْهُ قَدِ ارْتَحَلَ فَارْتَحِلُوْا، فَلَبّٰى عَلِيٌّ وَاَصْحَابُهٗ بِالْعُمْرَةِ، وَلَمْ يَنْهَهُمْ عُثْمَانُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَنْهٰى عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ؟ قَالَ: بَلٰى، فَقَالَ عَلِيٌّ: اَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ؟ قَالَ: بَلٰى

حدیث: 1734

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 1695 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري، في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 3027 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دار الحرمين، قاهره، مصر، 1415ھ، رقم الحديث: 828 اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان، مدينه منوره، (طبع اول) 1412ھ/1991ء، رقم الحديث: 926

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سعید بن میّب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج کیا، ابھی وہ ایک راستے میں تھے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج کے ہمراہ عمرہ کرنے سے منع کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا: حضرت عثمان نے ان کو تمتع سے روکا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم ان کو دیکھو کہ یہ کوچ کر گئے ہیں تو ان کے بعد تم کوچ کرنا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے عمرہ کا تلبیہ کہا، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو منع نہیں کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا مجھے یہ خبر نہیں دی گئی تھی کہ آپ نے تمتع بالعمرہ سے منع کیا ہے؟۔ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ نے یہ نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع بالعمرہ کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1736۔ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِیُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ مَعًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ کا اکٹھا تلبیہ کہا۔

تبصرہ: یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1737۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَاَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّمَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، لِاَنَّهُ عَلِمَ اَنَّهُ لَيْسَ بِحَاجٍّ بَعْدَهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ اکٹھے ادا کئے کیونکہ آپ جانتے تھے کہ اس کے بعد آپ کو حج کا موقع نہیں ملے گا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث: 1736

اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 12921 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2618 اخرجه ابويعلى الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 3407

حدیث: 1737

اخرجه ابوبكر الكوفی فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 14297

1738- اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: مِنْ اَيْنَ جِئْتَ؟ فَقَالَ: شَرِبْتُ مِنْ زَمْزَمَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَشَرِبْتَ مِنْهَا كَمَا يَنْبَغِي؟ قَالَ: وَكَيْفَ ذَاكَ يَا اَبَا عَبَّاسٍ؟ قَالَ: اِذَا شَرِبْتَ مِنْهَا فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ، وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ، وَتَنَفَّسْ ثَلَاثًا، وَتَضَلَّعْ مِنْهَا، فَاِذَا فَرَغْتَ مِنْهَا فَاحْمَدِ اللّٰهَ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: آيَةُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِيْنَ اَنَّهُمْ لَا يَتَضَلَّعُوْنَ مِنْ زَمْزَمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، اِنْ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ الْاَسْوَدِ سَمِعَ مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

✧✧ حضرت عثمان بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا۔ آپ نے اس سے پوچھا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں آبِ زم زم پی کر آیا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے کہا: کیا تم نے اس کے آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے پیا ہے؟ اس نے کہا: اس کے آداب کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب آبِ زم زم پینے لگو تو قبلہ رو ہو جاؤ، بسم اللہ پڑھو، تین سانسوں میں پیئو اور سیر ہو کر پیئو، جب فارغ ہو جاؤ تو الحمدللہ پڑھو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ہمارے اور منافقوں کے مابین فرق قرار دیا ہے۔ کیونکہ منافقین زم زم کا پانی سیر ہو کر نہیں پیتے ہیں۔

❖ اگر عثمان بن الاسود نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث سنی ہے تو یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1739- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيْبٍ الْجَارُوْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ، فَاِنْ شَرِبْتَهُ تَسْتَشْفِي بِهِ شَفَاكَ اللّٰهُ، وَاِنْ شَرِبْتَهُ مُسْتَعِيْذًا عَاذَكَ اللّٰهُ، وَاِنْ شَرِبْتَهُ لِيَقْطَعَ ظَمَاَكَ قَطَعَهُ، قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِذَا شَرِبَ مَاءَ زَمْزَمَ، قَالَ: اللّٰهُمَّ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا وَاسِعًا، وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ اِنْ سَلِمَ مِنَ الْجَارُوْدِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آبِ زم زم پینے سے مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ اگر تم اس کو حصولِ شفا کی نیت سے پیئو گے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے تمہیں شفا دیگا اور اگر تم اسے حصول پناہ کی نیت سے پیئو گے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے تمہیں پناہ دیگا اور اگر تم اسے صرف پیاس بجھانے کے لئے پیئو گے تو یہ تمہاری (صرف) پیاس بجھائے

حدیث: 1738

اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3061 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 11246 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت لبنان' (طبع ثاني) 1403ھ' رقم الحديث: 9111 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 9438

گا۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آبِ زم زم پینے کے بعد یوں دعا مانگا کرتے تھے

"اَللّٰهُمَّ اَسَالُكَ عِلْمًا نَافِعًا، وَرِزْقًا وَاسِعًا، وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ

اے اللہ میں تجھ سے علم نافع، وسیع رزق اور ہر بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں"

❖❖ اگر یہ سند جارودی کی طرف سے سلامت رہے تو یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1740۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَجَدَ عَلَى الْحَجَرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھر پر سجدہ کیا۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1741۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ يُوْسُفَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ يَحْيَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِيْ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ، سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْجَدْعَاءِ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُوْلُ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَطِيْعُوْا رَبَّكُمْ، وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ، وَاَدُّوْا زَكَاةَ اَمْوَالِكُمْ، وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ، وَاَطِيْعُوْا ذَا اَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ، قُلْتُ لِاَبِيْ اُمَامَةَ: مُنْذُ كَمْ سَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيْثَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ وَاَنَا ابْنُ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی جدعاء اونٹنی پر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے سنا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے: اے لوگو! اپنے رب کی اطاعت کرو، نماز پنجگانہ ادا کرو، اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو، ماہِ رمضان کے روزے رکھو اور اپنے امیر کی اطاعت کرو تو تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو گے (سلیم بن عامر فرماتے ہیں) میں نے ابوامامہ سے پوچھا: آپ نے یہ حدیث کب سے سن رکھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے یہ حدیث اس وقت سے سن رکھی ہے جب میری عمر تیس برس تھی۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1742۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَعَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كَثُرَتِ الْقَالَةُ مِنَ النَّاسِ فَخَرَجْنَا حُجَّاجًا حَتَّى لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ أَنْ نَحِلَّ إِلَّا لَيَالِي قَلَائِلَ أُمِرْنَا بِالْإِحْلَالِ فَيَرُوحُ أَحَدُنَا إِلَى عَرَفَةَ، وَفَرْجُهُ يَقْطُرُ مَنِيًّا، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ: أَبِاللَّهِ تُعَلِّمُونِي أَيُّهَا النَّاسُ، فَأَنَا وَاللَّهِ أَعْلَمُكُمْ بِاللَّهِ، وَأَتْقَاكُمْ لَهُ، وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ هَدْيًا، وَلَحَلَلْتُ كَمَا أَحَلُّوا، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ، وَمَنْ وَجَدَ هَدْيًا فَلْيَنْحَرْ، فَكُنَّا نَنْحَرُ الْجَزُورَ، عَنْ سَبْعَةٍ

قَالَ عَطَاءٌ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ يَوْمَئِذٍ فِي أَصْحَابِهِ غَنَمًا، فَأَصَابَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ تَيْسٌ فَذَبَحَهُ عَنْ نَفْسِهِ، فَلَمَّا وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ أَمَرَ رَبِيعَةَ بْنَ أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ، فَقَامَ تَحْتَ يَدَيْ نَاقَتِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اصْرُخْ أَيُّهَا النَّاسُ، هَلْ تَدْرُونَ أَيَّ شَهْرٍ هَذَا؟ قَالُوا: الشَّهْرُ الْحَرَامُ، قَالَ: فَهَلْ تَدْرُونَ أَيَّ بَلَدٍ هَذَا؟ قَالُوا: الْبَلَدُ الْحَرَامُ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ تَدْرُونَ أَيَّ يَوْمٍ هَذَا؟ قَالُوا: يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ، وَأَمْوَالَكُمْ، كَحُرْمَةِ شَهْرِكُمْ هَذَا، وَكَحُرْمَةِ بَلَدِكُمْ هَذَا، وَكَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّهُ وَقَالَ حِينَ وَقَفَ بِعَرَفَةَ: هَذَا الْمَوْقِفُ، وَكُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَقَالَ حِينَ وَقَفَ عَلَى قُزَحَ هَذَا الْمَوْقِفُ، وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَفِيهِ أَلْفَاظٌ مِنْ أَلْفَاظِ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، وَفِيهِ أَيْضًا زِيَادَةُ أَلْفَاظٍ كَثِيرَةٍ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: لوگوں میں چہ میگوئیاں زیادہ ہوگئیں کیونکہ ہم حج کرنے کے لئے نکلے تھے تقریباً تمام مناسک حج ادا کر لئے تھے اور احرام کھولنے میں ابھی چند دن باقی تھے۔ لیکن اس کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں احرام کھولنے کا حکم دے دیا، (ایک صحابی نے کہا) ہم میں سے کوئی شخص عرفہ کی طرف اس حال میں روانہ ہوگا کہ اس کے آلہ تناسل سے منی کے قطرے ٹپک رہے ہوں (دراصل وہ لوگ حج کے ایام میں عمرہ ناجائز سمجھتے تھے اور یہ بات کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ابھی تو ہم بیویوں سے جماع کر کے آئیں ہیں گویا کہ ابھی تو جماع کے اثرات باقی ہیں اور ان کے ذکر سے قطرے ٹپک رہے ہیں)۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! تم مجھے اللہ کے بارے علم سکھاتے ہو؟ خدا کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں جانتا ہوں اور تم سب سے زیادہ ڈرتا ہوں اور جو معاملہ تمہارے ساتھ پیش آیا ہے اگر اس بات کے متعلق پہلے ہی حکم نازل ہوگیا ہوتا تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا اور میں احرام کھول دیتا جیسا کہ ان لوگوں نے کھولا، اس لئے جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو، اس کو چاہئے کہ تین روزے وہیں پر اور سات روزے اپنے گھر والوں کے پاس جب لوٹے تب رکھ لے اور جس کو قربانی کا جانور میسر ہو، اس کو چاہیے کہ وہ قربانی کرے۔ چنانچہ ہم نے ایک اونٹ سات افراد کی جانب سے قربان کیا۔

عطاء فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں مال غنیمت تقسیم کیا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حصے میں ایک بکرا آیا جوانہوں نے اپنی طرف سے ذبح کر دیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ میں وقوف کیا تو ربیعہ بن امیہ بن خلف کو حکم دیا تو وہ آپ کی اونٹنی کے آگے کھڑے ہو گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: تم بلند آواز میں لوگوں سے کہو: اے لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ حرمت والا مہینہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ حرمت والا شہر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے کہا: حج اکبر کا دن ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس طرح یہ مہینہ، یہ شہر اور یہ دن حرمت والا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہارے مال اور خون حرام کئے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج ادا کیا اور جب عرفات میں ٹھہرے تو فرمایا: یہ ٹھہرنے کی جگہ ہے اور پورا میدان عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے، اور جب آپ مزدلفہ میں ٹھہرے تو فرمایا: یہ ٹھہرنے کی جگہ ہے اور پورا مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور اس حدیث میں اس کے بھی الفاظ موجود ہیں: جس کو جعفر بن محمد صادق نے اپنے والد کے واسطے سے جابر سے روایت کیا ہے اور اس میں کئی الفاظ کا اضافہ بھی ہے۔

1743۔ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَانَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ: لَمَّا رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ، وَنَحَرَ هَدْيَهُ، وَنَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ فَحَلَقَهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ اَبَا طَلْحَةَ، وَاَمَرَهُ اَنْ يَّقْسِمَهُ بَيْنَ النَّاسِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب شیطان کو کنکریاں ماریں اور اپنا قربانی کا جانور ذبح کر لیا اور حلق کروا لیا تو ابوطلحہ کو بلا کر وہ (موئے مبارک) لوگوں میں تقسیم کرنے کا حکم دیا۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث: 1743

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 912 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 12113 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 3879 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2928 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 4116 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 90

1744- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَهُ، اَنَّ اَبَاهُ، شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَنْحَرِ هُوَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَحَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فِيْ ثَوْبِهٖ، فَاَعْطَاهُ فَقَسَمَ مِنْهُ عَلٰى رِجَالٍ، وَقَلَّمَ اَظْفَارَهُ فَاَعْطَاهُ صَاحِبَهٗ، قَالُوْا: فَاِنَّهٗ عِنْدَنَا مَخْضُوْبٌ بِالْحِنَّاءِ، وَالْكَتَمِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت محمد بن عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان کے والد اور ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ قربان گاہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلق کروا کر بال ایک کپڑے میں ڈال کر ان کو دے دیے اور انہوں نے وہ بال لوگوں میں تقسیم کر دیے۔ اور آپ نے اپنے ناخن تراش کر ایک صحابی کو عطا فرمائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: وہ بال اب بھی ہمارے پاس کتم اور مہندی سے رنگے ہوئے موجود ہیں۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1745- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى، قَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفِيْضُ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ بِمِنًى، وَيَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن طواف زیارت کیا پھر لوٹ کر آئے اور منیٰ میں ظہر کی نماز پڑھی۔ نافع فرماتے ہیں، ابن عمر رضی اللہ عنہما قربانی کے دن طواف زیارت کیا کرتے تھے پھر لوٹتے اور ظہر کی نماز منیٰ میں ادا کرتے اور کہا کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی عمل تھا۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1746- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: قُرِءَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ، اَخْبَرَكَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ يَرْمُلْ فِي السَّبْعِ الَّذِيْ اَفَاضَ فِيْهِ، وَقَالَ عَطَاءٌ: لَا رَمَلَ فِيْهِ

حدیث: 1746

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2001 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ / 1991ء رقم الحديث: 4170 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ / 1994ء رقم الحديث: 9066

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت کے سات چکروں میں سے کسی میں بھی رمل نہیں کیا۔ اور عطاء فرماتے ہیں: اس میں رمل نہیں ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1747- اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ يَحْيَى اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّمَرْقَنْدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْاِمَامُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ اِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقَى، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا فَضْلُ اذْهَبْ اِلٰى اُمِّكَ، فَأْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ مِّنْ عِنْدِهَا، فَقَالَ: اسْقِنِىْ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِيْهِ، فَقَالَ: اسْقِنِىْ فَشَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ، وَهُمْ يَسْتَقُوْنَ وَيَعْمَلُوْنَ فِيْهَا، فَقَالَ: اعْمَلُوْا فَاِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ، ثُمَّ قَالَ: لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهِ يَعْنِىْ عَاتِقَهٗ وَاَشَارَ اِلٰى عَاتِقِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوض کے پاس آئے اور پانی پینا چاہا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے فضل! اپنی والدہ کے پاس جاؤ اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پانی لے کر آؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے پانی پلاؤ، انہوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں نے اس میں ہاتھ ڈالے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے پانی پلاؤ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حوض سے پانی پیا پھر آپ زم زم پر تشریف لائے، اس وقت لوگ وہاں سے پانی پی رہے تھے اور اس میں کام بھی کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کام کرتے رہو کیونکہ تم نیک کام کر رہے ہو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہارے مغلوب ہونے کا خدشہ نہ ہوتا (اس طرح کہ یہاں پر لوگ کثرت سے آئیں اور عوام کی بھیڑ کی وجہ سے تم مغلوب ہو جاؤ) آپ نے اپنے کندھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: تو میں نیچے اتر کر رسی اس پر رکھ لیتا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1748- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: قُرِئَ عَلَى ابْنِ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ اَبِىْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ اَخْبَرَهُمَا، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَحْمُ صَيْدِ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ مَّا لَمْ تَصِيْدُوْهُ اَوْ يُصَدْ لَكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَهٰكَذَا رُوِىَ عَنْ مَّالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّسُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ عَمْرٍو مُّتَّصِلًا مُّسْنَدًا،

وَاَمَّا حَدِيْثُ مَالِكٍ،

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حالت احرام میں تمہارے لئے خشکی کے جانور کا گوشت حلال ہے جب تک کہ تم خود اس کا شکار نہ کرو یا وہ تمہارے لئے شکار نہیں کیا جائے۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اوراسی طرح مالک بن انس اور سلیمان بن بلال نے عمرو سے متصل مسند روایت نقل کی ہے۔

مالک کی حدیث:

1749- فَاَخْبَرَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الإِسْفِرَائِينِي حَدَّثَنِي خَالِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِى عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

اَمَّا حَدِيْثُ سُلَيْمَانَ بْنِ بَلَالٍ

✧✧ حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ کی سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی جیسا فرمان منقول ہے۔

سلیمان بن بلال کی حدیث:

1750- فَاَخْبَرَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاِسْفَرَائِنِيُّ، حَدَّثَنِيْ خَالِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ، اَمَّا حَدِيْثُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْحَسَنِ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا جَدِّيْ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو، عَنْ رَجُلٍ، مِنَ الْاَنْصَارِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا يُعَلِّلُ حَدِيْثَ مَالِكٍ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، وَيَعْقُوْبَ الْاِسْكَنْدَرَانِيِّ فَاِنَّهُمْ وَصَلُوْهُ وَهُمْ ثِقَاتٌ

✧✧ حضرت سلیمان بن بلال رضی اللہ عنہ کی سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی جیسا فرمان منقول ہے۔

✤✤ اس حدیث کو مالک، سلیمان بن بلال اور یعقوب اسکندرانی کی احادیث معلل نہیں کرتیں۔ کیونکہ انہوں نے اس حدیث کو متصل کیا ہے اور یہ ثقہ لوگ ہیں۔

1751- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ، اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَنْفِرُوْنَ مِنْ مِنًى اِلٰى وُجُوهِهِمْ، فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ، وَرَخَّصَ لِلْحَائِضِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: لوگ منیٰ سے (ہی) اپنے گھروں کو چلے جایا کرتے تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ ان کا آخری عمل بیت اللہ کا طواف ہو اور حیض والی عورتوں کے لئے رخصت عطا فرمائی۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1752- اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ مَنْصُورٍ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو اَحْمَدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الْمُسْتَمْلِيْ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذِهِ الْاَحْجَارُ الَّتِيْ تَرْمِيْ بِهَا تُحْمَلُ، فَتَحْسِبُ اَنَّهَا تَنْقَعِرُ، قَالَ: اِنَّهُ مَا يُقْبَلُ مِنْهَا يُرْفَعُ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَرَاَيْتَهَا مِثْلَ الْجِبَالِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ لَيْسَ بِالْمَتْرُوْكِ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کنکریاں جو ہم مارتے ہیں (یہ تو بہت زیادہ ہوتی ہیں لیکن جمرات کے پاس اُتنی مقدار میں کنکریاں موجود نہیں ہوتیں بلکہ) ہمارا خیال ہے کہ یہ کم ہوتی ہیں، یہ کہاں جاتی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی کنکریاں قبول ہو جاتی ہیں وہ اٹھالی جاتی ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ کنکریاں پہاڑوں کے برابر ہو جاتیں۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا اور یزید بن سنان متروک راوی نہیں ہیں۔

1753- اَخْبَرَنَا اَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ اللَّيْثِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ حَجَّهُ فَلْيَجْعَلِ الرِّحْلَةَ اِلٰى اَهْلِهِ، فَاِنَّهُ اَعْظَمُ لِاَجْرِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حج پورا کر لے وہ اپنے گھر والوں کے پاس آجائے۔ کیونکہ اس میں اس کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1754- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، وَاَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ الْغَزَّالُ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ،

حدیث: 1753

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دار الباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 10143

حَدَّثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَآءَ جَبْرَائِيلُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ بِهٖ لِيُرِيَهُ الْمَنَاسِكَ فَانْفَرَجَ لَهُ ثَبِيْرٌ، فَدَخَلَ مِنًى فَاَرَاهُ الْجِمَارَ، ثُمَّ اَرَاهُ عَرَفَاتٍ فَنَبَغَ الشَّيْطَانُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْجَمْرَةِ فَرُمِيَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ حَتّٰى سَاخَ، ثُمَّ نَبَغَ لَهُ فِي الْجَمْرَةِ الثَّانِيَةِ فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ حَتّٰى سَاخَ، ثُمَّ نَبَغَ لَهُ فِيْ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ حَتّٰى سَاخَ فَذَهَبَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام اللہ کے رسول (حضرت ابراہیم) صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اوران کومناسک حج دکھانے کیلئے اپنے ساتھ لے گئے تو نرم زمین ان کے لئے کھل گئی، وہ منیٰ میں داخل ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمرات دکھائے پھران کومیدان عرفات دکھایا، پھر جمرہ کے پاس شیطان نے حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم کوورغلانے کی کوشش کی، انہوں نے اس کوسات کنکریاں ماریں، جس کی وجہ سے وہ زمین میں دھنس گیا، اس کے بعد دوسرے جمرہ کے پاس بھی شیطان نے وہی حرکت کی، حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھراس کوسات کنکریاں ماریں، وہ پھر زمین میں دھنس گیا پھر تیسری مرتبہ جمرہ عقبہ کے پاس شیطان نے وہی حرکت کی، انہوں نے پھراس کوسات کنکریاں ماریں، وہ پھر زمین میں دھنس گیا پھر وہ چلا گیا۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

1755۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْخَصِيْبُ الصُّوْفِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَمْرٍو الْحَنَفِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْخُوَارِ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: لَا اَرْمِيْ حَتّٰى تَزِيْغَ الشَّمْسُ، اِنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِيْ يَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ الزَّوَالِ، فَاَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَعِنْدَ الزَّوَالِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں زوال سے پہلے رمی نہیں کرتا ہوں، بیشک حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن زوال سے پہلے اوراس کے بعدوالے دنوں میں زوال کے وقت رمی کیا کرتے تھے۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

حدیث: 1754

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري، في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 2967 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دار الباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 9476 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 12291

حدیث: 1755

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري، في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 2969

1756- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اٰخِرِ يَوْمِهِ حِينَ صَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ رَجَعَ فَمَكَثَ بِمِنًى لَيَالِيَ اَيَّامِ التَّشْرِيقِ يَرْمِي الْجَمْرَةَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، كُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ، وَيَقِفُ عِنْدَ الْاُولٰى، وَعِنْدَ الثَّانِيَةِ فَيُطِيلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ، ثُمَّ يَرْمِي الثَّالِثَةَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری دن ظہر کی نماز پڑھ کر طواف زیارت کیا پھر لوٹ آئے اور منیٰ میں ایام تشریق کی تین راتیں ٹھہرے، جب سورج ڈھلتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمی فرماتے، ہر جمرہ کو سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری پھینکتے وقت تکبیر کہتے۔ پہلے اور دوسرے جمرہ کے پاس ٹھہرتے، وہاں طویل قیام کرتے اور خوب گڑگڑاتے پھر تیسرے جمرہ کی رمی کرتے لیکن اس کے پاس کھڑے نہ ہوتے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1757- اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ اِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي تَلِيْ مَسْجِدَ مِنًى يَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ، ثُمَّ تَقَدَّمَ اَمَامَهَا، فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو، وَكَانَ يُطِيلُ الْوُقُوفَ، ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ، كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ، ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الْيَسَارِ مِمَّا يَلِي الْوَادِيَ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ، ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَا يَقُومُ عِنْدَهَا، قَالَ الزُّهْرِيُّ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ بِمِثْلِ هٰذَا، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زہری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رمی کرتے تو اس جمرہ سے آغاز کرتے جو منیٰ میں مسجد سے متصل ہے، آپ اس کو سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کو مارتے ہوئے تکبیر کہتے پھر تھوڑا آگے کی جانب بڑھ کر قبلہ رو کھڑے ہو جاتے اور ہاتھ بلند کر کے دعا مانگا کرتے تھے اور آپ بہت دیر تک یہاں کھڑے رہتے پھر آپ دوسرے جمرہ کے پاس آتے، اس کو سات کنکریاں مارتے، ہر کنکری مارتے ہوئے تکبیر پڑھتے ہوئے پھر بائیں جانب ہٹ کر وادی کے ساتھ متصل قبلہ رو ہو کر ہاتھ بلند کئے بہت دیر تک کھڑے رہتے پھر اس جمرہ کے پاس آتے جو عقبہ کے قریب ہے، اس کو سات کنکریاں مارتے، ہر کنکری مارتے ہوئے تکبیر کہتے، پھر پلٹ جاتے اور اس کے پاس نہ ٹھہرتے۔ زہری فرماتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کے حوالے سے اسی جیسی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے، آپ فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کی طرف رخ کر کے کھڑے ہوتے تھے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

1758- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ حَبِيبٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، وَاَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، وَحدثنا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ اَنْ يَّرْمُوا الْجِمَارَ يَوْمًا وَيَدَعُوا يَوْمًا اَبُو الْبَدَّاحِ هُوَ ابْنُ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ وَّهُوَ مَشْهُورٌ فِي التَّابِعِينَ، وَعَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ مَشْهُورٌ فِي الصَّحَابَةِ، وَهُوَ صَاحِبُ اللِّعَانِ، فَمَنْ قَالَ عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ، فَاِنَّهُ نَسَبَهُ اِلٰى جَدِّهِ وَبِصِحَّةِ مَا ذَكَرْتُهُ

✧✧ حضرت ابوالبداح بن عدی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چرواہوں کو یہ رخصت دی تھی کہ وہ ایک دن رمی کریں اور دوسرے دن ناغہ کر لیں۔

✣✣ ابوالبداح، عاصم بن عدی کے بیٹے ہیں اور یہ مشہور تابعین میں سے ہیں۔ اور یہ صاحبِ لعان تھے۔ اس لئے جس نے (اپنی سند میں) "عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِي" کہا تو اس نے ان کے دادا کی طرف نسبت کی ہے اور درج ذیل حدیث سے اس کی صحت ثابت ہوتی ہے۔

1759- حَدَّثَنِي اَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ الْمِصْرِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَرِيرٍ،

حدیث: 1758

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1976 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 954 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 3068 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3036 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 23825 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 3888 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 2976 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 4074 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 9457 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 4555 اخرجه ابوبکر الحمیدی فی "مسنده" طبع دارالکتب العلمیه مکتبه المتنبی بیروت قاهره رقم الحدیث: 854 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 14110

حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ ابْنَ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَخَّصَ لِرِعَاءِ الْاِبِلِ فِي الْبَيْتُوْتَةِ يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ يَرْمُوْنَ الْغَدَ، اَوْ مِنْ بَعْدِ الْغَدِ لِيَوْمَيْنِ، ثُمَّ يَرْمُوْنَ يَوْمَ النَّفْرِ

✧✧ حضرت ابنِ عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں کے نگہبانوں کو رات گزارنے کی رخصت عنایت فرمائی کہ وہ نحر والے دن رمی کریں، پھر اگلے دن یا اس سے اگلے دن رمی کریں پھر روانگی کے دن رمی کریں۔

1760- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسَى الْاَشْيَبُ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِالْاَبْطَحِ صَلَاةَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مقام ابطح (مکہ اور منیٰ کے درمیان ایک وادی) میں عصر کی دو رکعتیں پڑھتے دیکھا۔

✧✧ یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1761- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ التَّنُوْخِيُّ بِتِنِّيْسَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ التِّنِّيْسِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ، عَنْ مُوْسَى بْنِ

حدیث: 1759

اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي) رقم الحديث: 919 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1975 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 23826 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ه/1970ء رقم الحديث: 2979 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ه/1983ء رقم الحديث: 453 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 9455 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 4178

حدیث: 1760

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 18775 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ه/1970ء رقم الحديث: 2994 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ه/1983ء رقم الحديث: 241

عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ عَآئِشَةَ كَانَتْ تَقُوْلُ: عَجَبًا لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ اِذْ دَخَلَ الْكَعْبَةَ حَتّٰى يَرْفَعَ بَصَرَهُ قِبَلَ السَّقْفِ يَدَعُ ذٰلِكَ اِجْلَالًا لِلّٰهِ وَاِعْظَامًا، دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ مَا خَلَفَ بَصَرُهُ مَوْضِعَ سُجُوْدِهٖ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں: حیرانگی ہے اس مسلمان شخص پر جو کعبہ میں چھت کی جانب نگاہیں اٹھائے داخل ہوتا ہے، اس کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور بزرگی کے پیش نظر نگاہ اونچی کرنا چھوڑ دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے آپ نے نکلنے تک مقام سجدہ سے نگاہیں اوپر نہیں اٹھائیں۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1762- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ بْنِ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِيْ وَهُوَ قَرِيْرُ الْعَيْنِ، طَيِّبُ النَّفْسِ، ثُمَّ رَجَعَ لِيْ وَهُوَ حَزِيْنٌ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، خَرَجْتَ مِنْ عِنْدِيْ وَاَنْتَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: اِنِّيْ دَخَلْتُ الْكَعْبَةَ وَوَدِدْتُ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ فَعَلْتُهُ، اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اَكُوْنَ قَدْ اَتْعَبْتُ اُمَّتِيْ مِنْ بَعْدِيْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ میرے پاس سے گئے تو بہت مطمئن اور پرسکون گئے تھے پھر جب آپ لوٹ کر میرے پاس آئے تو بہت پریشان تھے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ میرے پاس سے گئے تو بہت ہشاش بشاش تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کعبہ میں داخل ہوا اور میں چاہتا تھا کہ میں یہ عمل نہ کروں تاکہ اس سے میرے بعد میری امت مشقت میں مبتلا نہ ہو جائے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1763- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ اَسَمِعْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: اِنَّمَا اُمِرْتُمْ بِالطَّوَافِ، وَلَمْ

حدیث: 1762

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 873 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 3064 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 25100 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 3014 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 9510

تُؤْمَرُوْا بِدُخُولِهِ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ يَنْهَانَا عَنْ دُخُولِهِ، وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ، يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلَ الْبَيْتَ، فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الْبَيْتِ، وَقَالَ: هٰذِهِ الْقِبْلَةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا

✧✧ حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عطاء سے پوچھا: کیا آپ نے ابن عباس کا یہ ارشاد سنا ہے؟ ''تمہیں (کعبہ اللہ کے) طواف کا حکم دیا گیا ہے، اسکے اندر داخل ہونے کا حکم نہیں دیا''۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: آپ علیہ السلام ہمیں اس میں داخل ہونے سے منع کیا کرتے تھے، تاہم میں نے ان کی یہ بات سن رکھی ہے: آپ فرماتے ہیں: مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے پھر جب وہاں سے باہر نکلے تو بیت اللہ کی جانب رُخ کر کے دو رکعتیں ادا کیں اور فرمایا: ''یہ قبلہ ہے''۔

✥✥ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

1764- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَانَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ رُوْمَانَ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَآئِشَةُ، لَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَهَدَمْتُ الْبَيْتَ حَتّٰى اُدْخِلَ فِيْهِ مَا اَخْرَجُوا مِنْهُ فِي الْحِجْرِ، فَاِنَّهُمْ عَجَزُوا عَنْ نَفَقَتِهِ، وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ، بَابًا شَرْقِيًّا، وَبَابًا غَرْبِيًّا، وَاَلْصَقْتُهُ بِالْاَرْضِ، وَلَوَضَعْتُهُ عَلٰى اَسَاسِ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: فَكَانَ الَّذِيْ دَعَا ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلٰى هَدْمِهِ وَبِنَائِهِ، قَالَ: يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ فَشَهِدْتُّ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِيْنَ هَدَمَهُ، فَاسْتَخْرَجَ اَسَاسَ الْبَيْتِ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ مُتَدَاخِلَةٍ، فَقُلْتُ لِيَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ اَطُوْفُ مَعَهُ: اَرِنِيْ مَا اَخْرَجُوا مِنَ الْحِجْرِ مِنْهُ، قَالَ: اُرِيْكَهُ الْاٰنَ، فَلَمَّا انْتَهٰى اِلَيْهِ، قَالَ: هٰذَا الْمَوْضِعُ، قَالَ جَرِيْرٌ: فَحَزَرْتُهُ نَحْوًا مِّنْ سِتَّةِ اَذْرُعٍ

حديث: 1763

اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت لبنان' (طبع ثاني) 1403ه' رقم الحديث: 9056 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ه/1970ء' رقم الحديث: 032 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 21802

حديث: 1764

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاري في "صحيحه" (طبع ثالث) دار ابن كثير' يمامه' بيروت' لبنان' 1407ه1987ء' رقم الحديث: 126 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي' في "جامعه" طبع دار احياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 875 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ه/1970ء' رقم الحديث: 33020 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ه/1993ء' رقم الحديث: 3817

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا: اے عائشہ! اگر تیری قوم جاہلیت کے زمانے کے قریب ترین نہ ہوتی (یعنی اگر تیری قوم نئی نئی مسلمان نہ ہوئی ہوتی) تو میں بیت اللہ کو منہدم کر کے وہ حصہ اس میں داخل کر دیتا جو انہوں نے اس سے (باہر) نکال دیا ہے (یعنی میں حطیم کو دوبارہ کعبہ کی عمارت کی شامل کر دیتا) کیونکہ یہ لوگ اس پر خرچہ کرنے سے عاجز تھے اور میں اس کے دو دروازے رکھتا، ایک دروازہ مشرق کی جانب اور ایک دروازہ مغرب کی جانب۔ اور اس کو زمین کے ساتھ متصل رکھتا اور اس کو ان بنیادوں پر بناتا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قائم کی تھیں (ابن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی فرمان کی وجہ سے) حضرت عبداللہ بن زبیر نے اس کو گرایا اور دوبارہ تعمیر کیا، یزید بن رومان فرماتے ہیں: جب ابن زبیر نے بیت اللہ کو گرایا تو میں ابن زبیر کے پاس گیا، انہوں نے بیت اللہ کی بنیادیں نکال لی تھیں جیسا کہ بختی اونٹوں کی کوہانیں ایک دوسرے میں پیوست ہوں، میں نے یزید بن رومان سے کہا: (اور میں اس دن ان کے ہمراہ طواف کر رہا تھا) اس کی بنیادوں میں جہاں سے حجر اسود نکالا گیا ہے وہ جگہ مجھے دکھائیں، انہوں نے کہا: میں ابھی تمہیں وہ دکھاتا ہوں، جب اس مقام پر پہنچے تو انہوں نے کہا: یہ وہ جگہ ہے۔ جریر فرماتے ہیں: میں نے اس کی پیائش کی تو یہ تقریباً 6 ذراع تھا۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

1765۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَحْيَى اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّمَرْقَنْدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا عِيسٰى بْنُ يُوْنُسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَّافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَلَقَ رَاْسَهُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، قَالَ: فَكَانَ النَّاسُ يَحْلِقُونَ فِي الْحَجِّ، ثُمَّ يَعْتَمِرُوْنَ عِنْدَ النَّفْرِ، وَيَقُوْلُوْنَ: بِمَا يَحْلِقُ هٰذَا؟ فَيَقُوْلُ: اَمِرِ الْمُوْسِي عَلٰى رَاْسِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر سر منڈایا، ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: لوگ بھی حج میں سر منڈالیا کرتے تھے، پھر روانگی کے وقت عمرہ کیا کرتے تھے، عمرہ کے وقت وہ پوچھتے کہ اب حلق کیسے کروائیں (کیونکہ سر پہلے سے ہی منڈے ہوئے ہیں) تو آپ فرماتے: اپنے سر سے استرہ گزار لو۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1766۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مِلْحَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْمَرَ عَائِشَةَ مِنَ التَّنْعِيمِ فِيْ ذِی الْحِجَّةِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی الحجہ میں وادی محصب میں ٹھہرنے کی رات (منی سے روانگی کے بعد منی اور مکہ کے درمیان وادی محصب میں رات گزاری جاتی ہے) اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو تنعیم سے عمرہ شروع کروایا۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1767۔ اَخْبَرَنِی اِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ، حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ اَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: اِنَّ اَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ اَدْرَكَ الْاِسْلَامَ وَلَمْ يَحُجَّ، وَلا يَسْتَمْسِكُ عَلَى الرَّاحِلَةِ، وَاِنْ شَدَدْتُهُ بِالْحَبْلِ عَلَى الرَّاحِلَةِ خَشِيتُ اَنْ اَقْتُلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْجُجْ عَنْ اَبِيكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الْاَلْفَاظِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شیخ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: میرا والد بوڑھا ہے، وہ مسلمان ہو گیا ہے لیکن وہ حج نہیں کر سکا اور وہ سواری پر سوار نہیں ہو سکتا اور اگر اس کو سواری پر بٹھا کر رسی سے باندھ دوں تو اس کے مر جانے کا خدشہ ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے والد کی طرف سے تم حج کر لو۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

1768۔ اَخْبَرَنِی عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ

حدیث: 1768

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1810 اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 930 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ه 1986ء رقم الحديث: 2621 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2906 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 16229 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ه/1993ء رقم الحديث: 3991 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 1091 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ه/1983ء رقم الحديث: 458 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودي عرب (طبع اول) 1409ه رقم الحديث: 15507 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 8416 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 3600

اَبِىْ اِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ سَالِمٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِىْ رَزِيْنٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَبِىْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَلا الظَّعْنَ، قَالَ: حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمرو بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابورزین نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باپ بوڑھا شخص ہے وہ حج یا عمرہ نہیں کرسکتا اور نہ ہی وہ سفر کرسکتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے والد کی طرف سے تم حج کرلو۔

•✤• یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1769- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيْهُ بِالرِّيِّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحدثنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا حَجَّ الصَّبِىُّ فَهِىَ لَهُ حَجَّةٌ حَتّٰى يَعْقِلَ، وَاِذَا عَقَلَ فَعَلَيْهِ حَجَّةٌ اُخْرٰى، وَاِذَا حَجَّ الْاَعْرَابِىُّ فَهِىَ لَهُ حَجَّةٌ، فَاِذَا هَاجَرَ فَعَلَيْهِ حَجَّةٌ اُخْرٰى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بچہ حج کرے تو وہ اس کے لئے ایک حج ہے یہانتک کہ بالغ ہوجائے اور جب وہ بالغ ہوجائے تو اس کے ذمہ دوسرا حج لازم ہے اور جب اعرابی حج کرے تو وہ اس کے لئے ایک حج ہے اور جب وہ ہجرت کرلے تو اس پر ایک اور حج لازم ہے۔

•✤• یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1770 اَخْبَرَنَا اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِالْحَمِيْدِ الصَّنْعَانِىُّ بِمَكَّةَ ثَنَا عَلِىُّ بْنُ الْمُبَارَكِ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصَّنْعَانِىُّ ثَنَا مَعْمَرُبْنُ رَاشِدٍ الصَّنْعَانِىُّ عَنْ عَبْدِالْكَرِيْمِ الْجَزَرِىِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ اِبْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنِّى اٰجَرْتُ نَفْسِىْ مِنْ قَوْمٍ فَتَرَكْتُ لَهُمْ بَعْضَ اَجْرِى لِيَخْلُوْا بَيْنِى وَبَيْنَ الْمَنَاسِكِ فَهَلْ يُجْزِىءُ

حدیث: 1769

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 3050

حدیث: 1770

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 3053

ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دار الباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 8438

ذٰلِكَ عَنِّی فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذَا مِنَ الَّذِیْنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُولٰئِكَ لَهُمْ نَصِیْبٌ مِمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ

هٰذَاحَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ .

✧✧ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں ایک قبیلے کا اجرت پر کام کرتا ہوں، میں نے ان کو اپنی کچھ اجرت اس غرض سے چھوڑ دی ہے تا کہ وہ مجھے حج کرنے کی اجازت دے دیں۔ کیا میرے لئے یہ جائز ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ شخص ان لوگوں میں سے ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اُولٰئِكَ لَهُمْ نَصِیْبٌ مِمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ

یہی ایسوں کو ان کی کمائی سے بھاگ ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1771۔ اَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْعَتَبِیُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدُ بْنُ الدَّوْرِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِیُّ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِی ذِئْبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا فِی اَوَّلِ الْحَجِّ یَتَبَایَعُوْنَ بِمِنٰی وَعَرَفَةَ وَسُوْقِ ذِی الْمَجَازِ وَمَوَاسِمِ الْحَجِّ فَخَافُوْا الْبَیْعَ وَهُمْ حُرُمٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَّبِّكُمْ فِی مَوَاسِمِ الْحَجِّ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: لوگ حج کے موسم میں حج سے پہلے منیٰ، عرفہ، اور ذی المجاز بازار میں خرید و فروخت کیا کرتے تھے، ان کو حالت احرام میں خرید وفروخت سے پریشانی ہونے لگی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَّبِّكُم (البقرة:198)

''تم پر کچھ گناہ نہیں ہے کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو یعنی حج کے ایام میں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1772۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ بُكَیْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِیْهُ اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحِرَانِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدُ النُّفَیْلِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلْمَةَ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنُ حَزْمِ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی سُلَیْمَانَ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَمِّهِ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْهِ وَاِنَّهُ لَوَاقِفٌ عَلٰی بَعِیْرٍ لَهُ بِعَرَفَاتٍ مَعَ النَّاسِ یَدْفَعُ مَعَهُمْ مِنْهَا وَمَا ذَاكَ اِلَّا بِتَوْفِیْقٍ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نزول قرآن سے پہلے لوگوں کے ہمراہ میدان عرفات میں اپنے اونٹ پر سوار کھڑے دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے لوگوں کی معیت میں ہی روانہ ہوتے اور یہ تمام عمل محض اللہ کی توفیق ہی سے ہوتا ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1773۔ اَخْبَرَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ بُكَيْرٍ، اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَضْلَلْتُ جَمَلاً لِيْ يَوْمَ عَرَفَةَ فَانْطَلَقْتُ اِلٰى عَرَفَةَ اَبْتَغِيهِ فَاِذَا اَنَا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ مَّعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ عَلٰى بَعِيرِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ، وَذٰلِكَ بَعْدَمَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ الْحَدِيْثَ فِيْ ذِكْرِ الْجَرَسِ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقِفُ بِعَرَفَةَ مَكَّةَ

✧✧ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عرفہ کے دن میرا اونٹ گم ہوگیا، میں میدان عرفات میں اس کو ڈھونڈتا پھر رہا تھا کہ اچانک میری نظر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑی جو کہ عرفہ کی شام کو لوگوں کے ہمراہ اپنے اونٹ پر سوار کھڑے تھے اور یہ (اس دن جو وحی نازل ہوئی تھی اس کے) نزول کے بعد کی بات ہے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا جبکہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے ابن عیینہ کی وہ حدیث نقل کی ہے جس میں انہوں نے عمرو بن دینار کے واسطے سے محمد بن جبیر کے حوالے سے ان کے والد سے گھنٹی کے ذکر میں

حدیث: 1773

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاري في "صحيحه" (طبع ثالث) دارابن كثير' يمامه' بيروت' لبنان' 1407ه 1987ء' رقم الحديث: 1581 اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 10220 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ه' 1986ء' رقم الحديث: 3013 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ه' 1987ء' رقم الحديث: 1878 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 16783 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ه/1993ء' رقم الحديث: 3849 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ه/1970ء' رقم الحديث: 3059 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ه/ 1991ء' رقم الحديث: 4009 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ه/1994ء' رقم الحديث: 9235 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ه/1983ء' رقم الحديث: 1556 اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه' مكتبه المتنبي' بيروت' قاهره' رقم الحديث: 559

حدیث روایت کی ہے اس میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں عرفہ میں وقوف کیا کرتے تھے۔

1774 ..... حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، قَالَ: اَرْسَلَ مَرْوَانُ اِلٰى اُمِّ مَعْقِلٍ لِيَسْاَلَهَا، عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ، فَحَدَّثَتْ اَنَّ زَوْجَهَا جَعَلَ بَكْرًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاَنَّهَا اَرَادَتِ الْعُمْرَةَ، فَسَاَلَتْ زَوْجَهَا الْبَكْرَ فَاَبٰى عَلَيْهَا، فَاَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُعْطِيَهَا، وَقَالَ: اِنَّ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مِنْ سَبِيلِ اللّٰهِ، وَاِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً اَوْ تُجْزِءُ بِحَجَّةٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مروان نے ان کو اُمّ معقل کی طرف بھیجا کہ ان سے اس حدیث سے متعلق دریافت کروں، میں نے ان سے جا کر پوچھا تو انہوں نے بتایا: ان کے شوہر نے راہ خدا میں سفر پر جانے کے لئے اونٹ تیار کیا جبکہ ان (ام معقل) کا ارادہ عمرہ کرنے کا تھا، تو انہوں نے اپنے شوہر سے اونٹ مانگا لیکن اس نے انکار کر دیا، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور یہ معاملہ آپ کے سامنے رکھا تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے شوہر کو حکم دیا کہ وہ اپنی بیوی کو اونٹ دے دے اور فرمایا: حج و عمرہ بھی راہِ خدا سے تعلق رکھتے اور رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ثواب رکھتا ہے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1775۔ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ عَارِمٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ اَبِي عُثْمَانَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، اَنَّ عِكْرِمَةَ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كُسِرَ، اَوْ عُرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ اُخْرٰى، قَالَ: فَحَدَّثْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَّاَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَا: صَدَقَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقِيلَ: عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو

✧✧ حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی ہڈی ٹوٹ جائے یا پاؤں میں زخم

حدیث: 1774

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه٬ قاهره٬ مصر٬ رقم الحديث: 27327 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري٬ في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي٬ بيروت٬ لبنان٬ 1390ھ/1970ء٬ رقم الحديث: 3075

حدیث: 1775

ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز٬ مكه مكرمه٬ سعودي عرب 1414ھ/1994ء٬ رقم الحديث: 10170

آجائے، تو اس کے لئے احرام ختم کر دینا جائز ہے۔ اور اس پر ایک اور حج فرض ہے (عکرمہ فرماتے ہیں) میں نے یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بیان کی تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

✥✥ یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ اور یہ حدیث عکرمہ کے بعد امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام عبداللہ بن رافع کے واسطے سے بھی حجاج بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے۔

1776- اَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَانَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَ: سَاَلْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ حَبْسِ الْمُسْلِمِ، فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كُسِرَ، اَوْ عُرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ، قَالَ عِكْرِمَةُ: فَحَدَّثْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَاَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَا: صَدَقَ الْحَجَّاجُ

✧✧ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام عبداللہ بن رافع فرماتے ہیں: میں نے حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے مسلمان کی گرفتاری (یعنی جس مسلمان کو دشمن گرفتار کرلے) کے متعلق پوچھا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنایا: جس شخص کی ہڈی ٹوٹ جائے یا اس کے پاؤں میں ایسا زخم آجائے جس کی وجہ سے وہ چلنے کے قابل نہ رہے، اس کو احرام ختم کر دینا چاہیے اور اس پر دوسرا حج فرض ہو گا۔ عکرمہ فرماتے ہیں: میں نے یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کی تو انہوں نے حجاج کی تصدیق فرمائی۔

1777- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ زُرَيْقٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ قُرَيْشٌ يُدْعَوْنَ الْحُمْسَ، وَكَانُوا يَدْخُلُوْنَ مِنَ الْاَبْوَابِ فِي الْاِحْرَامِ، وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ وَسَائِرُ الْعَرَبِ لَا يَدْخُلُوْنَ مِنَ الْاَبْوَابِ فِي الْاِحْرَامِ، فَبَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بُسْتَانٍ، فَخَرَجَ مِنْ بَابِهِ، وَخَرَجَ مَعَهُ قُطْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيُّ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ قُطْبَةَ بْنَ عَامِرٍ رَجُلٌ فَاجِرٌ اِنَّهُ خَرَجَ مَعَكَ مِنَ الْبَابِ، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ: رَاَيْتُكَ فَعَلْتَ فَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلْتَ، فَقَالَ: اِنِّي اَحْمَسِيٌّ، قَالَ: اِنَّ دِيْنِي دِيْنُكَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: لَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى وَاْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ اَبْوَابِهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قریش کو حمس کہا جاتا تھا (کیونکہ وہ دینی معاملات میں بہت شدت پسند تھے) یہ لوگ حالتِ احرام میں دروازوں سے داخل ہوا کرتے تھے جبکہ اہل عرب احرام میں دروازوں سے داخل نہیں ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں تھے، وہاں سے دروازے کے راستے باہر نکلے اور آپ کے ہمراہ قطبہ بن عامر

انصاری رضی اللہ عنہ بھی نکل آئے تو صحابہ رضی اللہ عنہم کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قطبہ بن عامر فاجر شخص ہے کیونکہ یہ آپ کے ہمراہ دروازے سے باہر نکلا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: تم نے یہ کام کیوں کیا؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے آپ کو یہ عمل کرتے ہوئے دیکھ کر کیا ہے، پھر وہ کہنے لگا: میں احمسی ہوں (یعنی قریش ہوں) آپ نے فرمایا: تیرے اور میرے دین میں کوئی فرق نہیں ہے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی

لَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَى وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ اَبْوَابِهَا (البقرة: 189)

''اور یہ کچھ بھلائی نہیں ہے کہ گھروں میں پچھیت توڑ کر آ ؤ، ہاں بھلائی تو پرہیزگاری ہے اور گھروں میں دروازوں سے آ ؤ

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❖ یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے، لیکن انہوں نے یہ اضافہ نقل نہیں کیا۔

1778- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا اَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا بِرُّ الْحَجِّ؟ قَالَ: اِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَطِيبُ الْكَلَامِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، لِاَنَّهُمَا لَمْ يَحْتَجَّا بِاَيُّوبَ بْنِ سُوَيْدٍ، لٰكِنَّهُ حَدِيثٌ لَهُ شَوَاهِدُ كَثِيرَةٌ

❖ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ حج (کے موقع پر سب سے زیادہ اجروثواب) کی نیکی کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کھانا کھلانا اور اچھی گفتگو کرنا''۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا کیونکہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے ایوب بن سوید کی روایات نقل نہیں کیں تاہم اس حدیث کی شاہد حدیثیں بہت ساری ہیں۔

1779- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ الْعَنْبَرِيُّ، عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ لِزَوْجِهَا: حُجَّ بِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا عِنْدِي مَا اُحِجُّكِ عَلَيْهِ، قَالَتْ: فَحَجَّ بِي عَلَى نَاضِحِكَ، فَقَالَ: ذَاكَ نَعْتَقِبُهُ اَنَا وَوَلَدُكِ، قَالَتْ: فَحُجَّ بِي عَلَى جَمَلِكَ فُلَانٍ، قَالَ: ذٰلِكَ حَبِيسٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، قَالَتْ: فَبِعْ تَمْرَ رِقِّكَ، قَالَ: ذَاكَ قُوتِي وَقُوتُكِ، قَالَ: فَلَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِ زَوْجَهَا، فَقَالَتْ: اَقْرِءْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي السَّلَامَ، وَسَلْهُ مَا يَعْدِلُ حَجَّةً مَعَكَ؟ فَاَتَى زَوْجُهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ امْرَاَتِي تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ، وَاِنَّهَا قَالَتْ اَنْ اَحُجَّ بِهَا مَعَكَ، فَقُلْتُ لَهَا: لَيْسَ عِنْدِي، قَالَتْ: فَحُجَّ بِي عَلَى جَمَلِيْ فُلَانٍ، فَقُلْتُ لَهَا: ذٰلِكَ حَبِيسٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا اِنَّكِ لَوْ كُنْتِ حَجَجْتِ بِهَا كَانَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَقَالَ: فَضَحِكَ النَّبِيُّ صلى

اللہ علیہ وسلم تَعَجُّبًا مِنْ حِرْصِهَا عَلَى الْحَجِّ، قَالَ: وَإِنَّهَا اَمَرَتْنِي اَنْ اَسْأَلَكَ مَا تَعْدِلُ حَجَّةً مَعَكَ؟ قَالَ: أَقْرِئْهَا مِنِّي السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ، وَاَخْبِرْهَا اَنَّهَا تَعْدِلُ حَجَّةً مَعِي عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا ارادہ کیا تو ایک عورت نے اپنے شوہر سے کہا: کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کراؤ، اس نے کہا: میرے پاس ایسی کوئی سواری نہیں ہے جس پر میں تمہیں حج کرواؤں، اس نے کہا: تو پھر مجھے اپنے فلاں اونٹ پر حج کروادیں، اس نے جواب دیا: اس کو میں نے راہِ خدا کے لئے روک رکھا ہے، اس نے کہا: تو اپنی کھجوریں بیچ دیں، اس نے کہا: وہ میرے اور تیرے کھانے کے لئے ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے لوٹ کر آئے، تو اس خاتون نے اپنے شوہر کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا اسلام کہنا اور آپ سے پوچھنا کہ کوئی ایسا عمل بتادیں جس کا ثواب آپ کے ہمراہ حج کرنے کے برابر ہو۔ اس کا شوہر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیوی نے آپ کو سلام بھیجا ہے، اس نے مجھے کہا تھا کہ میں اس کو آپ کے ہمراہ حج پر بھیجوں۔ میں نے اس کو جواب دیا کہ میرے پاس گنجائش نہیں ہے۔ اس نے کہا: کہ پھر اپنے اونٹ پر مجھے حج کرادو، میں نے اس سے کہا: اس کو میں نے فی سبیل اللہ روک رکھا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو اس کو حج کروادیتا تو یہ بھی فی سبیل اللہ ہی ہوتا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس خاتون کے حج کے بارے میں حرص پر متعجب ہو کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرادیئے۔ اس شخص نے مزید کہا: میری بیوی نے مجھے یہ بھی کہہ کر بھیجا ہے کہ میں آپ سے کوئی ایسا عمل پوچھ کر آؤں جس کا ثواب آپ کے ہمراہ حج کرنے کے برابر ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری طرف سے بھی اس کو سلام کہنا اور اس کو بتانا کہ میرے ہمراہ رمضان المبارک میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1780- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ النَّاسَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّرْجِعَ بِعُمْرَةٍ قَبْلَ الْحَجِّ فَلْيَفْعَلْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے سال لوگوں کو حکم دیا: اور فرمایا: جو شخص حج سے پہلے صرف عمرہ کر کے لوٹنا چاہے اس کو اجازت ہے۔

✤✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حدیث: 1780

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 3079

1781- اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّحْوِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلامٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَعَى ثَلاثَةَ اَطْوَافٍ، وَمَشَى اَرْبَعَةً حِيْنَ قَدِمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حِيْنَ كَانَ اعْتَمَرَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجِّهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلاثًا، وَلَمْ يَحُجَّ غَيْرَهَا اِحْدٰى عُمْرَتَيْهِ فِيْ رَمَضَانَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج اور عمرہ کے لئے آئے تو عمرہ کے لئے تین طواف دوڑ کر اور چار چل کر کئے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک حج کیا اور اس سے پہلے دو یا تین عمرے کئے، جن میں سے ایک عمرہ رمضان المبارک میں کیا۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1782- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيْ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنْوَاعٍ ثَلاثَةٍ: فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ مُفْرَدٍ، وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، فَمَنْ كَانَ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ فَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ مِمَّا حَرُمَ عَلَيْهِ حَتّٰى قَضٰى مَنَاسِكَ الْحَجِّ، وَمَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ مُفْرَدٍ لَّمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَتّٰى يَقْضِيَ مَنَاسِكَ الْحَجِّ، وَمَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَطَافَ بِالْبَيْتِ، وَالصَّفَا، وَالْمَرْوَةِ حَلَّ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْحَجَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کے لئے نکلے تو ہم میں تین طرح کے لوگ تھے، کچھ ایسے تھے جنہوں نے حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھا اور کچھ ایسے تھے جنہوں نے صرف حج کا احرام باندھا اور کچھ نے صرف عمرہ کی نیت کی، چنانچہ جن لوگوں نے حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھا تھا، وہ مناسک حج کی ادائیگی تک مسلسل احرام کی پابندیوں میں رہے اور جنہوں نے حج مفرد کی نیت کی تھی وہ بھی مناسک حج کی ادائیگی تک مسلسل احرام میں رہے اور جن لوگوں نے صرف عمرے کی نیت کی تھی، انہوں نے بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ میں سعی کر کے احرام ختم کر دیا پھر حج کی طرف متوجہ ہوئے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

حدیث: 1781

اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 5383 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1992 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 13529

1783- حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ التَّمِيمِيُّ، حَدَّثَنَا الْإِمَامُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، وَاَنَا سَاَلْتُهُ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُعْفِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مَاءَ زَمْزَمَ، وَتُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ،

✧✧ حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے ہمراہ آبِ زم زم رکھا کرتی تھیں :اور فرمایا کرتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

1784- اَخْبَرْنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِيْ، حَدَّثَنِي اَبُوْ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فَذَكَرَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے بھی مذکورہ حدیث جیسی حدیث منقول ہے۔

✤•✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1785- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَ عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنَ بْنِ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاضِرٍ عُثْمَانُ بْنُ حَاضِرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اِنَّ اَهْلَ الْحُدَيْبِيَّةِ اُمِرُوْا بِاِبْدَالِ الْهَدْيِ فِي الْعَامِ الَّذِيْ دَخَلُوْا فِيْهِ مَكَّةَ فَاَبْدَلُوْا وَعَزَّتِ الْاِبِلُ فَرَخَّصَ لَهُمْ فِيْمَنْ لَا يَجِدُ بَدَنَةً فِي اشْتِرَاءِ بَقَرَةٍ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ مُفَسَّرًا مُلَخَّصًا

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اہل حدیبیہ جس سال مکہ میں داخل ہوئے، ان کو قربانی کے جانور کے بدلے میں جانور ذبح کرنے کا حکم دیا گیا۔ پھر بدل بھی لئے۔ اور اونٹ کم پڑ گئے۔ تو جن لوگوں کو قربانی کے لئے اونٹ یا بدنہ نہ مل سکا، انہیں گائے خریدنے کی رخصت دی گئی۔

✤•✤ اس حدیث کو محمد بن اسحاق بن یسار نے عمرو بن میمون سے مفسر اور مختصر روایت کیا ہے۔

1786- اَخْبَرْنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا حَاضِرٍ الْحِمْيَرِيَّ، يُحَدِّثُ اَبِيْ مَيْمُوْنَ بْنَ مِهْرَانَ، قَالَ: خَرَجْتُ مُعْتَمِرًا عَامَ حَاصَرَ اَهْلُ الشَّامِ ابْنَ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ، وَبَعَثَ مَعِيْ رِجَالٌ مِّنْ قَوْمِيْ بِهَدْيٍ، فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَى اَهْلِ الشَّامِ مَنَعُوْنَا اَنْ نَّدْخُلَ الْحَرَمَ، فَنَحَرْتُ الْهَدْيَ مَكَانِيْ، وَاَحْلَلْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ خَرَجْتُ لِاَقْضِيَ عُمْرَتِيْ، فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: اَبْدِلِ الْهَدْيَ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَرَ اَصْحَابَهُ اَنْ يُبَدِّلُوا الْهَدْيَ الَّذِيْ نَحَرُوْا عَامَ

الْحُدَيْبِيَةِ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ، قَالَ عَمْرٌو: فَكَانَ اَبِي قَدْ اَهَمَّهُ ذٰلِكَ الَّذِي نَحَرُوْا عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ، يَقُوْلُ: لَا اَدْرِي هَلْ اَبْدَلَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدَايَا الَّتِي نَحَرُوْا بِالْحُدَيْبِيَةِ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ، اَمْ لَا حَتّٰى حَدَّثَهُ اَبُوْ حَاضِرٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاَبُوْ حَاضِرٍ شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ مَقْبُوْلٌ صَدُوْقٌ

✧✧ حضرت ابومیمون بن مہران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس سال اہل شام نے ابن الزبیر کا مکہ میں محاصرہ کیا، میں اس سال عمرہ کے لئے نکلا اور میرے قبیلے کے بہت سارے لوگوں نے میرے ہمراہ قربانی کے جانور بھی بھیجے تھے، جب ہم لوگ مکہ پہنچے تو اہل شام نے ہمیں حرم شریف میں داخل ہونے سے منع کر دیا۔ میں نے اسی جگہ پر جانور ذبح کر دیئے اور احرام کھول دیا اور لوٹ آیا پھر اگلے سال میں عمرہ کی قضاء کرنے کے لئے نکلا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ان قربانیوں کے بدلے قربانیاں دو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو عمرہ قضاء میں دوبارہ قربانیاں کرنے کا حکم دیا تھا جنہوں نے حدیبیہ کے سال جانور ذبح کئے تھے، عمرو بن میمون فرماتے ہیں: جن لوگوں نے حدیبیہ کے سال جانور ذبح کئے تھے، ان کو اس پر عمل کرنا بہت دشوار تھا۔ وہ فرماتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عمرہ قضاء میں ان قربانیوں کا بدل دیا تھا یا نہیں؟ جو انہوں نے حدیبیہ کے سال ذبح کی تھیں یہاں تک کہ ابوحاضر نے ان کو یہ حدیث سنائی۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا اور ابوحاضر اہل یمن سے ہیں شیخ الحدیث ہیں۔ مقبول اور صدوق ہیں۔

1787- اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوْفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِي غَرَزَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَّةَ: مَا اَطْيَبَكِ مِنْ بَلْدَةٍ وَّاَحَبَّكِ اِلَيَّ، وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمَكِ اَخْرَجُوْنِي مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے کہا: اے شہر مکہ! تجھ سے بڑھ کر کوئی شہر مجھے زیادہ عزیز نہیں ہے اور میں سب سے زیادہ تجھ سے محبت کرتا ہوں، اگر تیرے باشندے مجھے ہجرت پر مجبور نہ کرتے تو میں تیرے سوا کسی شہر میں سکونت اختیار نہیں کرتا۔

حدیث: 1787

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 3709 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3926 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث:10624 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "شعب الایمان" طبع دارالکتب العلمیه بیروت الطبعة الاولیٰ 1410ھ رقم الحدیث: 4013

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1788۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ مَّوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَنْهَى النِّسَآءَ فِيْ اِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقُفَّازَيْنِ، وَالنِّقَابِ، وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ، وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ، وَلْتَلْبَسْ بَعْدَ ذَاكَ مَا اَحَبَّتْ مِنْ اَلْوَانِ الثِّيَابِ مِنْ مُعَصْفَرٍ، اَوْ خَزٍّ، اَوْ حُلِيٍّ، اَوْ سَرَاوِيلَ، اَوْ خُفٍّ، اَوْ قَمِيصٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو حالتِ احرام میں دستانے پہننے، نقاب کرنے اور ایسے کپڑے پہننے سے منع کیا جائے جس کو ورس (ایک خاص قسم کی گھاس) اور زعفران سے رنگا گیا ہو اور اس (احرام کھولنے) کے بعد جس رنگ کا چاہیں کپڑا پہن سکتی ہیں۔ یعنی زرد رنگ کا یا ریشم کا کپڑا یا زیور یا شلوار یا موزے یا قمیص وغیرہ۔ (جو چاہیں پہن سکتی ہیں)۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1789۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهِ سَعْدٍ اَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَيَجِدُ الْحَاطِبَ مِنَ الْحُطَّابِ مَعَهُ شَجَرَةٌ رَطْبٌ قَدْ عَضَّدَهُ مِنْ بَعْضِ شَجَرِ الْمَدِيْنَةِ، فَيَأْخُذُ سَلَبَهُ فَيُكَلِّمُهُ فِيْهِ، وَقَالَ بِشْرٌ: فَتَكَلَّمَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ: لَا اَدَعُ غَنِيمَةً غَنَّمَنِيهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا مِنْ اَكْثَرِ النَّاسِ مَالًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عامر بن سعد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ مدینہ سے باہر نکل جایا کرتے تھے تو کسی لکڑ ھارے کو دیکھتے، جس کے پاس تروتازہ درخت ہوتا جو اس نے مدینہ کے درختوں سے کاٹا ہوتا۔ اگرچہ اس کو چھیل لیا ہوتا۔ اس سلسلے میں اگر وہ کوئی چون و چرا کرتا تو آپ فرماتے: میں ایسی کوئی چیز نہیں چھوڑوں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دی ہے حالانکہ میں سب سے زیادہ مالدار ہوں۔

حدیث: 1789

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي· بيروت· لبنان· رقم الحديث: 1364 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر· بيروت· لبنان· رقم الحديث: 2038 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه· قاهره· مصر· رقم الحديث: 1443 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز· مكه مكرمه· سعودي عرب 1414ھ/1994ء· رقم الحديث: 9755

✤✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1790- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَتَّابٍ الْعَبْدِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَرْزُوْقٍ اَبُوْ عَوْفٍ الْبُزُوْرِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْقَطْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُخَرِّمِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، اَنَّ سَعْدًا رَكِبَ اِلٰى قَصْرِهٖ بِالْعَقِيْقِ، فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرَةً فَاسْتَلَبَهٗ، فَلَمَّا رَجَعَ جَاءَهٗ اَهْلُ الْعَبْدِ يَسْاَلُوْنَهٗ اَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ مَا اَخَذَ مِنْ عَبِيْدِهِمْ، قَالَ: مَعَاذَ اللّٰهِ، اَنْ اَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَرُدَّ اِلَيْهِمْ شَيْئًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ (مقام عقیق میں) اپنے محل کی طرف سفر میں تھے کہ راستے میں ایک غلام کو دیکھا جو (سرکاری) درخت کاٹ رہا تھا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس سے وہ چھین لئے۔ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ لوٹ کر آئے تو اس کے گھر والے ان کے پاس گئے اور ان سے مطالبہ کیا کہ ان کے غلام سے جو درخت چھینے گئے ہیں وہ واپس کیے جائیں۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی پناہ: ہم وہ چیز نہیں لوٹا سکتے جو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا کی ہے چنانچہ آپ نے ان کو کچھ بھی واپس نہیں دیا۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

1791- اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا اُنَيْسُ بْنُ اَبِيْ يَحْيٰى، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَّرَجُلًا مِنْ بَنِيْ خُدْرَةَ اخْتَلَفَا وَامْتَرَيَا فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى، فَقَالَ الْعَوْفِيُّ: هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ، وَقَالَ الْخُدْرِيُّ: هُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاهُ فَقَالَ: هُوَ مَسْجِدِيْ هٰذَا، وَفِيْ ذٰلِكَ خَيْرٌ كَثِيْرٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاُنَيْسُ بْنُ اَبِيْ يَحْيٰى بِخِلَافِ اَخِيْهِ اِبْرَاهِيْمَ

حدیث: 1791

اخرجه ابو عيسى الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 323 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 697 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 11194 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 1604 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 776 اخرجه ابويعلى الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 985 اخرجة ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 6025 اخرجه ابومحمد الكسى فى "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 467

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بنی عمرو بن عوف کے ایک آدمی اور بنی خدرہ کے ایک آدمی کے درمیان اس مسجد کے بارے میں اختلاف ہو گیا جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی۔ عوفی شخص نے کہا: اس سے مراد مسجد قبا ہے اور خدری نے کہا: وہ مسجد نبوی ہے۔ یہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پیش ہوگئے اور آپ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ میری یہی مسجد ہے اور اس میں بہت زیادہ بھلائی ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور انیس بن ابی یحییٰ کا اپنے بھائی سے اختلاف ہے۔

1792- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَبْرَدِ مُوْسَى بْنُ سُلَيْمٍ مَوْلٰى بَنِيْ قُطْبَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ اُسَيْدَ بْنَ ظُهَيْرٍ الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءَ كَعُمْرَةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، اِلَّا اَنَّ اَبَا الْاَبْرَدِ مَجْهُوْلٌ

✧✧ حضرت اسید بن ظہیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد قباء میں نماز پڑھنا عمرے کے برابر ثواب رکھتا ہے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا مگر ابوالابرد مجہول راوی ہیں۔

1793- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الْجَمَّالُ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الاخْتِلَافَ اِلٰى قُبَاءَ مَاشِيًا وَرَاكِبًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قباء کی طرف جاتے ہوئے کبھی پیدل چلا کرتے اور کبھی

حدیث: 1792

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 324 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1411 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 570 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 7172 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودي عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 7529 ذكره ابوبكر البيهقي في "شعب الايمان" طبع دارالكتب العلميه بيروت الطبعة الاولىٰ 1410ھ رقم الحديث: 4190 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 10075 اخرجه ابوبكر الشيباني في "الاحاد والمثاني" طبع دارالراية رياض سعودي عرب 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 1989

سوار ہوتے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

1794 ـ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ نَصْرٍ الْمُزَكِّي بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا الْعَقَبِيُّ، فِيمَا قُرِءَ عَلٰى مَالِكٍ، وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ يَحْيَى السَّمَرْقَنْدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ، وَاَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِيْ عَلْقَمَةَ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ عَآئِشَةَ سَمِعْتُهَا، تَقُوْلُ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبِسَ ثِيَابَهُ، ثُمَّ خَرَجَ، فَاَمَرْتُ جَارِيَتِيْ بَرِيْرَةَ اَنْ تَتْبَعَهُ فَتَنْظُرَ اَيْنَ يَذْهَبُ، فَتَبِعَتْهُ حَتّٰى جَآءَ الْبَقِيْعَ فَوَقَفَ فِيْ اَدْنَاهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقِفَ، ثُمَّ انْصَرَفَ رَاجِعًا، فَسَبَقَتْهُ بَرِيْرَةُ، قَالَتْ عَآئِشَةُ: فَاَخْبَرَتْنِيْ، قَالَتْ: فَلَمْ اَذْكُرْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَصْبَحْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: اِنِّيْ بُعِثْتُ اِلٰى اَهْلِ الْبَقِيْعِ لِاُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رات کے وقت) اٹھ کر کپڑے پہن کر باہر نکل

حدیث: 1793

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحيحه" (طبع ثالث) دارا بن كثير يمامه بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 6895 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث:1399 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:2040 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 698 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربی (تحقيق فواد عبدالباقی) رقم الحديث: 400 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 4846 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 1628 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 777 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 10071 اخرجه ابومحمد الكسی فی "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 790 اخرجه ابن ابی اسامه فی "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبويه مدينه منوره 1413ھ/1992ء رقم الحديث: 401 اخرجه ابوبكر الكوفی فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 7531

حدیث: 1794

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 2165 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 24656 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 2038 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربی (تحقيق فواد عبدالباقی) رقم الحديث: 575

گئے، میں نے اپنی لونڈی بریرہ سے کہا: وہ آپ کے پیچھے پیچھے جائے اور یہ دیکھتی رہے کہ آپ کہاں جاتے ہیں۔ چنانچہ وہ لونڈی آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چل دی، رسول اللہ ﷺ چلتے چلتے جنت البقیع میں پہنچ گئے، آپ ﷺ وہاں پر کافی دیر ٹھہرے رہے پھر جب آپ ﷺ واپس آنے کے لئے پلٹے تو بریرہ آپ سے پہلے گھر پہنچ گئیں۔ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: بریرہ نے مجھے یہ سارا معاملہ بتا دیا۔ آپ فرماتی ہیں: میں نے (رات میں) اس بات کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے نہیں کیا، جب صبح ہو گئی، تب میں نے آپ کو یہ بات بتائی۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے اہل بقیع کی طرف بھیجا گیا تھا تاکہ میں ان کے دعائے مغفرت مانگوں۔

✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1795- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ الْبَزَّازُ، إِمْلاءً بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَرَاَى اَهْلَهُ، قَالَ: اَوْبًا اَوْبًا اِلَى رَبِّنَا تَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ بَيْنَ الشَّيْخَيْنِ، لِاَنَّ الْبُخَارِيَّ تَفَرَّدَ بِالِاحْتِجَاجِ بِعِكْرِمَةَ، وَمُسْلِمٌ بِسِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ سفر سے واپس آتے اور اپنے گھر والوں کو دیکھتے تو یوں فرماتے

اَوْبًا اَوْبًا اِلَى رَبِّنَا تَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا

''ہم لوٹ آئے، ہم لوٹ آئے۔ ہم اپنے رب کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں، ہمارے اوپر کسی گناہ کا بوجھ نہ رہے''

✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صرف عکرمہ کی روایات نقل کی ہیں اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے صرف سماک بن حرب کی روایت نقل کی ہے۔

1796- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمِ الْمُزَكِّي بِمَرْوَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحِ الْمَدَائِنِي حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَقْبَلْنَا مِنْ مَكَّةَ فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ وَأُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ يَسِيْرُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَنَا غِلْمَانٌ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانُوْا يَتَلَقَّوْنَ اَهَالِيَهُمْ إِذَا قَدِمُوْا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم حج یا عمرہ کر کے مکہ سے واپس آ رہے تھے، اسید بن حضیر رسول اللہ ﷺ کے آگے آگے چل رہے تھے تو ہماری ملاقات کچھ انصاری بچوں سے ہوئی جو واپس آنے والوں کو خوش آمدید کہا کرتے تھے۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1797- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُو فَرْوَةَ الرَّهَاوِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ اللَّخْمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ، يَقُولُ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزَاةٍ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ يُعْجِبُهُ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَنْ يَّدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّيَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَخْرُجَ، فَاَتَى فَاطِمَةَ فَبَدَاَ بِهَا فَاسْتَقْبَلَتْهُ، فَجَعَلَتْ تُقَبِّلُ وَجْهَهُ وَعَيْنَيْهِ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مَعَكِ؟ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَرَاكَ قَدْ شَحَبَ لَوْنُكَ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا فَاطِمَةُ، اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ اَبَاكِ بِاَمْرٍ لَّمْ يَبْقَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ مِنْ بَيْتِ مَدَرٍ، وَلا شَعَرٍ، اِلَّا اَدْخَلَ اللّٰهُ بِهِ عِزًّا اَوْ ذُلًّا حَتّٰى يَبْلُغَ حَيْثُ بَلَغَ اللَّيْلُ هٰذَا حَدِيثٌ رُوَاتُهُ مُجْمَعٌ عَلَيْهِمْ بِاَنَّهُمْ ثِقَاتٌ، اِلَّا اَبَا فَرْوَةَ يَزِيدَ بْنَ سِنَانٍ،

وَلَهُ شَاهِدٌ مِّنْ شاهد من حديث إبراهيم بن قعيس

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ سے واپس آئے تو مسجد میں داخل ہوئے اور اس میں دو نفل ادا کئے اور آپ کو یہ بات بہت پسند تھی کہ آپ جب بھی کسی سفر سے واپس آتے تو (سب سے پہلے) مسجد میں جا کر دو رکعت نوافل ادا کرتے۔ (حسب معمول نوافل ادا کرنے کے بعد) سب سے پہلے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے (بہت خندہ پیشانی کے ساتھ) آپ کا استقبال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے اور آنکھوں پر بوسہ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: اے فاطمہ! آپ کو کیا ہوا؟ (آپ پریشان کیوں لگ رہی ہیں) انہوں نے جواب دیا: میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ کا رنگ تبدیل ہو چکا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا: اے فاطمہ! اللہ تعالیٰ نے تیرے والد کو ایسی چیز دے کر بھیجا ہے کہ (روئے زمین کے گوشے گوشے میں حتی کہ) ہر کچے مکان، اور گھاس پھوس کی جھونپڑی میں بھی اللہ تعالیٰ (کچھ لوگوں کو اس کی اطاعت کے سبب سے) عزت دے گا اور (کچھ لوگوں کو نافرمانی کی بناء پر) ذلت دے گا یہاں تک کہ یہ دین وہاں تک پہنچ جائے جہاں رات پہنچتی ہے۔

اس حدیث کے تمام راویوں کے متعلق محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ ثقہ ہیں، سوائے ابوفروہ یزید بن سنان کے۔

مذکورہ حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے۔ جو کہ ابراہیم بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

1798- حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْحُسَيْنِ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ الْآدَمِيُّ الْمُقْرِءُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ قُعَيْسٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ اِذَا خَرَجَ فِي غَزَاةٍ كَانَ اَوَّلُ

حديث: 1798

اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت ' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 696

عَهْدِهِ بِفَاطِمَةَ ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ کے لئے روانہ ہوتے (تو سب سے آخر میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات فرماتے اور جب وہاں سے واپس آتے) تو سب سے پہلے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے۔

✤✤ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اتنا بیان کرنے کے سابقہ حدیث نقل کی ہے تاہم اس کے الفاظ کچھ مختلف ہیں۔

1799۔ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰی، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ الْمُغِيْرَةِ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يُزَاحِمُ عَلَی الرُّكْنَيْنِ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اِنَّكَ تُزَاحِمُ عَلَی الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَّا رَاَيْتُ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ، قَالَ: اِنْ اَفْعَلْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ اُسْبُوْعًا فَاَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَّسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَا يَضَعُ قَدَمًا، وَلَا يَرْفَعُ اُخْرٰی اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً، وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی مَا بَيَّنْتُهُ مِنْ حَالِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: ابن عمر رضی اللہ عنہما رکنوں پر پہنچنے میں بہت مزاحمت کیا کرتے تھے، میں نے کہا: آپ رکنوں میں پہنچنے میں جس قدر مزاحمت کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کو اتنی مزاحمت کرتے نہیں دیکھا، انہوں نے فرمایا: اگر میں یہ کام کرتا ہوں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ان کو چھونا گناہوں کے لئے کفارہ ہے اور میں نے آپ علیہ السلام کو یہ فرماتے بھی سنا ہے کہ ''جو شخص تمام شرائط اور آداب کا لحاظ کرتے ہوئے بیت اللہ کا طواف کرے، اس کو ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا'' اور میں نے آپ کو یہ فرماتے بھی سنا ہے کہ طواف کرنے والے کے ہر قدم کے عوض اللہ تعالیٰ ایک گناہ بخشتا ہے اور اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔

✤✤ یہ حدیث عطاء بن سائب کے متعلق بیان کردہ حال کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو نقل نہیں کیا ہے۔

حدیث: 1799

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 959 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 4462 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2753 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 9042 اخرجه ابويعلى الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 5687 اخرجه ابومحمد الكسى فى "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 832 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 5044

1800- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنَّى الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنْ اَبِيهِ، وَعَنْ اُمِّهِ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ يُحَدِّثَانِهِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، يُحَدِّثَانِهِ بِذَلِكَ جَمِيعًا عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي يَصِيرُ اِلَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ وَمَعَهُ رَجُلٌ مِّنْ اٰلِ اَبِي اُمَيَّةَ مُتَقَمِّصِيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَهْبٍ: هَلْ اَفَضْتَ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا، وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: انْزِعْ عَنْكَ الْقَمِيصَ، قَالَ: فَنَزَعَهُ مِنْ رَأْسِهِ، وَنَزَعَ صَاحِبُهُ قَمِيصَهُ مِنْ رَأْسِهِ، قَالُوْا: وَلِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اِنَّ هٰذَا قَدْ رَخَّصَ لَكُمْ اِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ اَنْ تَحِلُّوا مِنْ كُلِّ مَا حُرِمْتُمْ مِنْهُ اِلَّا النِّسَاءَ، فَاِذَا اَمْسَيْتُمْ قَبْلَ اَنْ تَطُوفُوا بِهٰذَا الْبَيْتِ صِرْتُمْ حُرُمًا كَهَيْئَتِكُمْ قَبْلَ اَنْ تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطُوفُوا، قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ: وَحَدَّثَتْنِي اُمُّ قَيْسٍ

✧✧ حضرت اُمّ المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یہ اس رات کی بات ہے جب میرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکاح ہوا تھا، وہب بن زمعہ اور ان کے ہمراہ آلِ ابوامیہ کے کچھ لوگ قمیص پہنے ہوئے ہمارے پاس آئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوعبداللہ! کیا تم نے احرام کھول دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر قمیص اتار دو، فرماتے ہیں: انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے قمیص اتار دی، انہوں پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (آپ نے قمیص) کیوں (اتروائی؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم رمی کر چکو تو اس کے بعد تمہیں یہ رخصت ہے کہ عورتوں کے سواء ہر چیز جو تمہارے اوپر حرام تھی ان کو حلال کر لو لیکن اگر تم نے طواف سے پہلے شام کر لی تو طواف کرنے سے پہلے تم پر اسی طرح اشیاء حرام ہیں جیسے رمی سے پہلے تھیں۔ ابوعبیدہ فرماتے ہیں: مجھے یہ حدیث اُمّ قیس رضی اللہ عنہا نے بیان کی ہے۔

حدیث: 1800

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث:1999 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 26573 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 2958 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 9383 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث:991

كِتَابُ الدُّعَاءِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالذِّكْرِ

دعا، تکبیر و تہلیل اور تسبیح وذکر کا بیان

1801۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوْسُفَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْعَوَّامِ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، وَحدثنا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، وَيُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ، اَنْبَاَنَا عِمْرَانُ، وَاَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ الْقَطَّانُ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، اَمَّا مُسْلِمٌ فَاِنَّهُ لَمْ يُخَرِّجْ فِيْ كِتَابِهٖ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ اِلَّا اَنَّهُ صَدُوْقٌ فِيْ رِوَايَتِهٖ، وَقَدِ احْتَجَّ بِهِ الْبُخَارِيُّ فِي الْجَامِعِ الصَّحِيْحِ، وَاَنَا بِمَشِيْئَةِ اللّٰهِ اُجْرِي الْاَخْبَارَ الَّتِيْ سَقَطَتْ عَلَى الشَّيْخَيْنِ فِيْ كِتَابِ الدَّعَوَاتِ عَلٰى مَذْهَبِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ فِيْ قَبُوْلِهَا، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ اَبَا زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنَ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا الْحَسَنِ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيَّ، يَقُوْلُ: كَانَ اَبِيْ يَحْكِيْ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ، يَقُوْلُ: اِذَا رَوَيْنَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَلَالِ، وَالْحَرَامِ، وَالْاَحْكَامِ، شَدَّدْنَا فِي الْاَسَانِيْدِ، وَانْتَقَدْنَا الرِّجَالَ، وَاِذَا رَوَيْنَا فِيْ فَضَائِلِ الْاَعْمَالِ وَالثَّوَابِ، وَالْعِقَابِ، وَالْمُبَاحَاتِ، وَالدَّعَوَاتِ تَسَاهَلْنَا فِي الْاَسَانِيْدِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی چیز دعا سے زیادہ

حدیث: 1801

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 3370 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 3829 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 8733 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 870 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2585 اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة' بیروت' لبنان 1407ھ/ 1986ء' رقم الحدیث: 1213 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلامیه' بیروت' لبنان' 1409ھ/1989ء' رقم الحدیث: 712

عزیز نہیں ہے۔

✥✥ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں عمران القطان کی روایات نقل نہیں کی ہیں۔ حالانکہ وہ اپنی روایت میں صدوق ہیں۔ جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ''جامع صحیح'' میں ان کی روایات نقل کی ہیں اور جو روایات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ سے کتاب الدعوات میں ذکر کرنے سے رہ گئی ہیں، ان کو قبول کرنے میں ابوسعید عبدالرحمٰن بن مہدی کے مذہب پر چلتے ہوئے میں بیان کرونگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ کیونکہ مجھے ابوزکریا یحییٰ بن محمد العنبری نے بتایا ہے کہ میں نے ابوالحسن محمد بن اسحاق بن ابراہیم الحنظلی کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے والد، عبدالرحمٰن بن مہدی کے حوالے سے حلال وحرام احکام کے متعلق احادیث روایت کرتے ہیں تو ان کی بہت شدید چھان بین کرتے ہیں اور اس کے راویوں پر بہت زیادہ جرح وقدح کرتے ہیں لیکن جب اعمال کے فضائل، ثواب، عقاب، مباحات اور دعاؤں کے متعلق احادیث نقل کرتے ہیں تو سند کے حوالے سے اتنی زیادہ سختی نہیں کرتے ہیں۔

1802- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هَارُوْنَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَّنْصُورٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ يُّسَيْعٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ، ثُمَّ قَرَاَ: وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ، وَجَرِيْرٌ، عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ ذَرٍّ، وَاَمَّا حَدِيْثُ شُعْبَةَ،

✧✧ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعا عبادت ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (المومن:60)

''اور تمہارے رب نے فرمایا: مجھ سے دعا کرو میں قبول کرونگا (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

حدیث: 1802

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1479 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 2969 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3828 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 18410 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 890 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 11464 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 801 اخرجه ابوعبدالله البخاري في "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه بيروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحديث: 714

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا اور اس حدیث کو شعبہ اور جریر نے منصور کے واسطے سے ذر (بن عبداللہ ہمدانی) سے روایت کی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

1803- فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ ذَرٍّ نَحْوَهُ

وَاَمَّا حَدِيْثُ جَرِيْرٍ

❖ منصور کے حوالے سے ''ذر (بن عبداللہ ہمدانی)'' سے ایسی ہی حدیث منقول ہے۔

1804- فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ ذَرٍّ، نَحْوَهُ، وَاَمَّا حَدِيْثُ جَرِيْرٍ، فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ رُقَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ ذَرٍّ ذَكَرَهُ بِاِسْنَادِهِ بِمِثْلِهِ، وَلِهٰذَا الْحَدِيْثِ شَاهِدٌ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ

❖ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے بھی منصور کے واسطے سے ''ذر (بن عبداللہ ہمدانی)'' سے ایسی ہی حدیث نقل کی ہے جس کی سند بھی اسی جیسی ہے۔

سند صحیح کے ہمراہ مذکورہ حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ (وہ حدیث درج ذیل ہے)

1805- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ اَيُّوْبَ الرَّازِيُّ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ شَرِيْكٍ الْكُوْفِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ اَبِي يَحْيٰى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ هُوَ الدُّعَاءُ وَقَرَاَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِي اَسْتَجِبْ لَكُم اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ

❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بہترین عبادت ''دعا'' ہے اور آپ نے یہ آیت پڑھی

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِي اَسْتَجِبْ لَكُم اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ (المومن: 60)

''اور تمہارے رب نے فرمایا: مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا بے شک وہ جو میری عبادت سے اونچے کھنچتے ہیں عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہو کر'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

1806- اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَنْطَرِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمَلِيْحِ الْفَارِسِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَا يَدْعُو اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ

❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں مانگتا، اللہ تعالیٰ

اس سے ناراض ہوتا ہے۔

1807۔ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حِبَّانَ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْجَرْجَرَائِيُّ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمَلِيحِ الْهُذَلِيُّ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَا يَدْعُو اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَيَغْضَبُ عَلٰى مَنْ يَّفْعَلُهُ، وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ اَحَدٌ غَيْرُهُ يَعْنِيْ فِي الدُّعَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، فَاِنَّ اَبَا صَالِحٍ الْخُوزِيَّ وَاَبَا الْمَلِيحِ الْفَارِسِيَّ لَمْ يُذْكَرَا بِالْجَرْحِ اِنَّمَا هُمَا فِيْ عِدَادِ الْمَجْهُوْلِيْنَ لِقِلَّةِ الْحَدِيْثِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس شخص پر ناراض (نہیں) ہوتا ہے جو دعا مانگتا ہے اور (دعا مانگنے میں) صرف اللہ تعالیٰ ہی خوش ہوتا ہے۔ (اللہ تعالیٰ سے نہ مانگو تو وہ ناراض ہوتا ہے اور مخلوق سے مانگ لو تو یہ ناراض ہو جاتے ہیں)

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے کیونکہ ابوصالح خوزی اور ابوالملیح فارسی کا جرح میں کہیں تذکرہ نہیں کیا گیا تاہم کم احادیث روایت کرنے کی وجہ سے ان کا نام مجہول راویوں میں شمار ہوتا ہے۔

1808۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ قَوْمٍ جَلَسُوا مَجْلِسًا وَتَفَرَّقُوْا مِنْهُ لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا كَاَنَّمَا تَفَرَّقُوْا عَنْ جِيفَةِ حِمَارٍ، وَكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ

تَابَعَهُ: عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سُهَيْلٍ،

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور اس میں اللہ

حدیث: 1808

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 3373 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3827 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 9699 اخرجه ابويعلى الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 6655 اخرجه ابوعبدالله البخارى فى "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه بيروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحديث: 658

حدیث: 1808

اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 9040 اخرجه ابوعبدالله البخارى فى "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه بيروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحديث: 1009 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 10236

تعالیٰ کا ذکر کیے بغیر اٹھ جائیں تو ایسا ہے جیسے وہ کسی مرے ہوئے گدھے پر جمع ہوئے ہوں اور اٹھ کر چلے گئے ہوں اور قیامت کے دن ان کو اس بات پر حسرت ہوگی۔ (کہ ہم اس وقت ذکر اللہ سے غافل کیوں رہے)

❖❖ یہ حدیث سہیل بن ابی صالح سے روایت کرنے میں عبدالعزیز ابوحازم نے بلال کی متابعت کی ہے (ان کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے)۔

1809ـ اَخْبَرَنَاهُ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّيْ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَالَّذِيْ عِنْدِيْ اَنَّهُ تَرَكَهُ لِاَنَّ اَبَا اِسْحَاقَ الْفَزَارِيَّ اَوْقَفَهُ عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

✧✧ حضرت عبدالعزیز بن ابوحازم رضی اللہ عنہ کی سند کے ہمراہ بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی جیسا فرمان منقول ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور میرا خیال یہ ہے۔

1810ـ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ وَاَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّيْ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ مَحْبُوْبُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا ثُمَّ تَفَرَّقُوْا قَبْلَ اَنْ يَّذْكُرُوا اللّٰهَ وَيُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنْ كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ

هٰذَا لَا يُعَلِّلُ حَدِيْثَ سُهَيْلٍ فَاِنَّ الزِّيَادَةَ مِنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ وَبْنِ اَبِيْ حَازِمٍ مَقْبُوْلَةٌ وَقَدْ اَسْنَدَهُ سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور پھر اس میں اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے بغیر اٹھ کر چلے جائیں، قیامت کے دن ان کو اس پر حسرت ہوگی۔

❖❖ یہ حدیث سہیل کی حدیث کو معلل نہیں کرتی کیونکہ یہ زیادتی سلیمان بن بلال اور ابن حازم کی جانب سے ہے اور ان کی زیادتی مقبول ہے اور اس کو سعید المقبری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مسنداً بھی روایت کیا ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

1811ـ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ، ثُمَّ تَفَرَّقُوْا لَمْ يَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ كَاَنَّمَا تَفَرَّقُوْا عَنْ جِيْفَةِ حِمَارٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اکٹھے ہوں اور اللہ کا ذکر کئے بغیر متفرق

ہو جائیں وہ ایسے ہی ہیں جیسے کسی مردار گدھے پر جمع ہو کر متفرق ہوئے ہوں۔

1812- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلدُّعَاءُ سِلاحُ الْمُؤْمِنِ، وَعِمَادُ الدِّيْنِ، وَنُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، فَاِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ هٰذَا هُوَ التَّلُّ اَوْ هُوَ صَدُوْقٌ فِي الْكُوْفِيِّيْنَ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعاء مومن کا ہتھیار ہے، دین کا ستون ہے اور زمین اور آسمانوں کا نور ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح ہے کیونکہ یہ محمد بن حسن (وہ ہیں جن کا نام) ''تل'' ہے یا وہ صدوق ہیں کوفیوں میں سے ہیں۔

1813- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُوْرٍ، شَيْخٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُغْنِيْ حَذَرٌ مِّنْ قَدَرٍ، وَالدُّعَاءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ، وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ، وَاِنَّ الْبَلاءَ لَيَنْزِلُ فَيَتَلَقَّاهُ الدُّعَاءُ فَيَعْتَلِجَانِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تقدیر سے ڈرتے رہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور دعا تجھے فائدہ دیگی۔ جو نازل ہو چکی اور جو ابھی نازل ہونے والی ہیں (سب کے متعلق دعا فائدہ دے گی) کیونکہ مصیبت کی دعا کے ساتھ مڈبھیڑ ہو جاتی ہے تو یہ دونوں قیامت تک ایک دوسری کے ساتھ لڑتی رہتی ہیں۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا

1814- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلابُ، بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الرَّازِيُّ،

حدیث: 1812

اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دار المامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 439 اخرجه ابوعبدالله القضاعي في "مسنده" طبع موسسة الرسالة بيروت لبنان 1407ھ/ 1986ء رقم الحديث: 143

حدیث: 1813

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 22097 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 201 اخرجه ابوعبدالله القضاعي في "مسنده" طبع موسسة الرسالة بيروت لبنان 1407ھ/ 1986ء رقم الحديث: 859 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دار الحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 2498

حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ نَصْرٍ الدَّرَابَرْدِیُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ، قَالا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ، عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لا يَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ، وَلا يَزِيْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعاء کے سوا کوئی چیز تقدیر کو رد نہیں کر سکتی اور نیکی کے علاوہ کوئی چیز عمر میں اضافہ نہیں کرتی اور انسان گناہوں کے ارتکاب کے سبب رزق سے محروم ہو جاتا ہے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1815- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِیُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ، عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الدُّعَاءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ، وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ، فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعاء ان آزمائشوں سے فائدہ دیتی ہے جو نازل ہو چکی ہیں اور ان آزمائشوں سے بھی جو ابھی تک نازل نہیں ہوئیں۔ اس لئے اے اللہ کے بندو! تم پر لازم ہے کہ دعاء مانگا کرو۔

1816- اَخْبَرَنَا اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيْهُ بِبُخَارٰى، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيْبٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ، اَخْبَرَنِیْ عَلِیُّ بْنُ عَلِیٍّ الرِّفَاعِیُّ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی الدُّنْيَا، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ اَبُوْ هِشَامٍ، حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ عَلِیٍّ، عَنْ اَبِی الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ

حدیث: 1814

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2139 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 90 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 22466 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 1442 اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة بیروت لبنان 1407ھ/ 1986ء رقم الحدیث: 832

حدیث: 1816

اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 11149 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلامیه بیروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحدیث: 710 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 937 اخرجه ابوالحسن الجوهری فی "مسنده" طبع موسسه نادر بیروت لبنان 1410ھ/1990ء رقم الحدیث: 3283 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 29170

اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَدْعُو اللّٰهَ بِدَعْوَةٍ لَّیْسَ فِیْهَا مَأْثَمٌ، وَلَا قَطِیْعَةُ رَحِمٍ اِلَّا اَعْطَاهُ اِحْدٰی ثَلَاثٍ: اِمَّا اَنْ یَّسْتَجِیبَ لَهُ دَعْوَتَهُ، اَوْ یَصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا، اَوْ یَدَّخِرَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَهَا، قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِذًا نُكْثِرُ، قَالَ: اَللّٰهُ اَكْثَرُ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ اِلَّا اَنَّ الشَّیْخَیْنِ لَمْ یُخَرِّجَاهُ عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَلِیِّ الرِّفَاعِیِّ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان جب اللہ سے دعا کرتا ہے، اس میں گناہ اور قطع رحمی کی طلب نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو تین فائدوں میں سے ایک ضرور دیتا ہے۔

(۱) اس کی خواہش کو پورا کر دیا جاتا ہے۔

(۲) اس سے اس جیسی کوئی تکلیف دور کر دی جاتی ہے۔

(۳) اس کی دعا کی مثل اس کے لئے ثواب کا ذخیرہ کر دیا جاتا ہے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو علی بن علی الرفاعی کے حوالے سے روایت نہیں کیا ہے۔

1817- اَخْبَرَنَا عَبْدَانُ بْنُ یَزِیْدَ الدَّقَّاقُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ دِیْزِیْلَ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَمُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا صَالِحٌ الْمُرِّیُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ، وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا یَقْبَلُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ

هٰذَا حَدِیْثٌ مُسْتَقِیْمُ الْاِسْنَادِ تَفَرَّدَ بِهِ صَالِحٌ الْمُرِّیُّ، وَهُوَ اَحَدُ زُهَّادِ اَهْلِ الْبَصْرَةِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبولیت کا یقین رکھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگا کرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی دعا قبول نہیں کرتا جو بے توجہی سے دعا مانگتا ہے۔

✣✣ اس حدیث کی سند مستقیم ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے روایت نہیں کیا۔ یہ حدیث روایت کرنے میں صالح المری متفرد ہیں اور اہل بصرہ کے زاہد لوگوں میں سے ہیں۔

1818- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِیِّ الْبَزَّازُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، حَدَّثَنَا مُعَلّٰی بْنُ اَسَدٍ الْعَمِّیُّ، حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَسْلَمِیُّ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ

حدیث: 1817

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 3479 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحدیث: 5109

حدیث: 1818

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 871

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ تَعْجِزُوا فِي الدُّعَاءِ، فَإِنَّهُ لاَ يَهْلِكُ مَعَ الدُّعَاءِ اَحَدٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دعاء میں سستی مت کرو کیونکہ کوئی شخص دعا مانگتے مانگتے ہلاک نہیں ہوتا۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1819- اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، وَاَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى، قَالاَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ الْعَبَّادَانِيُّ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عِيْسٰى، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَدْعُو اللّٰهُ بِالْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُوقِفَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَيَقُوْلُ: عَبْدِيْ اِنِّيْ اَمَرْتُكَ اَنْ تَدْعُوْنِيْ وَوَعَدْتُكَ اَنْ اَسْتَجِيبَ لَكَ، فَهَلْ كُنْتَ تَدْعُوْنِيْ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: اَمَا اِنَّكَ لَمْ تَدْعُنِيْ بِدَعْوَةٍ اِلَّا اسْتُجِيبَتْ لَكَ، فَهَلْ لَيْسَ دَعَوْتَنِيْ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا لِغَمٍّ نَزَلَ بِكَ اَنْ اُفَرِّجَ عَنْكَ فَفَرَّجْتُ عَنْكَ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: فَاِنِّيْ عَجَّلْتُهَا لَكَ فِي الدُّنْيَا، وَدَعَوْتَنِيْ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا لِغَمٍّ نَزَلَ بِكَ اَنْ اُفَرِّجَ عَنْكَ، فَلَمْ تَرَ فَرَجًا؟ قَالَ: نَعَمْ يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: اِنِّيْ ادَّخَرْتُ لَكَ بِهَا فِي الْجَنَّةِ كَذَا وَكَذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلاَ يَدَعُ اللّٰهُ دَعْوَةً دَعَا بِهَا عَبْدُهُ الْمُؤْمِنُ اِلَّا بَيَّنَ لَهُ اِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ عُجِّلَ لَهُ فِي الدُّنْيَا، وَاِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ ادُّخِرَ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ، قَالَ: فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ فِيْ ذٰلِكَ الْمَقَامِ يَا لَيْتَهُ لَمْ يَكُنْ عُجِّلَ لَهُ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ دُعَائِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ تَفَرَّدَ بِالْفَضْلِ بْنِ عِيْسَى الرَّقَاشِيِّ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، وَمَحَلُّ الْفَضْلِ بْنِ عِيْسٰى مَحَلُّ مَنْ لاَ يُتَوَهَّمُ بِالْوَضْعِ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مومن کو بلا کر اپنے سامنے کھڑا کرے گا اور فرمائے گا: اے بندے! میں نے تجھے حکم دیا تھا کہ مجھ سے دعا مانگو اور میں نے وعدہ کیا تھا کہ میں تیری دعا کو قبول کرونگا، تو کیا تو نے مجھ سے دعا کی تھی؟ بندہ کہے گا: جی ہاں میرے رب۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں تیری ہر دعا کو قبول نہیں کرتا رہا؟ کیا تو نے فلاں دن ایک مصیبت سے چھٹکارا پانے کی دعائیں نہیں مانگی تھیں اور میں نے تجھے اس مصیبت سے چھٹکارا دے دیا تھا؟۔ وہ کہے گا: جی ہاں اے میرے رب۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے دنیا میں تیری دعا کو قبول کر لیا تھا۔ اور تو ایک دن ایک مصیت میں گرفتار تھا اور اس سے چھٹکارا پانے کی دعائیں مانگ رہا تھا لیکن تم دیکھ رہے تھے کہ مصیبت سے نجات نہیں ملی۔ وہ کہے گا: جی ہاں اے میرے رب۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے اس دعا کے بدلے تیرے لیے جنت میں فلاں فلاں ذخیرہ کر رکھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ مؤمن اللہ تعالیٰ سے جو بھی دعا مانگتا ہے، وہ تمام اس دن اس کے سامنے بیان کرے گا کہ یا تو وہ دنیا میں پوری کر دی گئی ہے یا اس کو آخرت کے لئے ذخیرہ کر لیا گیا ہے۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: اس مقام پر

بندہ سوچے گا: کاش میری کوئی بھی دعا دنیا میں پوری نہ ہوئی ہوتی۔

❖ اس حدیث کو محمد بن المنکدر سے روایت کرنے میں فضل بن عیسیٰ متفرد ہیں۔ اور فضل بن عیسیٰ کے متعلق وضع حدیث کا وہم نہیں ہے۔

1820۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ یُوْسُفَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰی غُفْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَیُّوْبَ بْنَ خَالِدِ بْنِ صَفْوَانَ الْاَنْصَارِیَّ، یَقُوْلُ: قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا خَرَجَ عَلَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: یَا اَیُّهَا النَّاسُ، اِنَّ لِلّٰهِ سَرَایَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ تَحِلُّ وَتَقِفُ عَلٰی مَجَالِسِ الذِّكْرِ فِی الْاَرْضِ، فَارْتَعُوْا فِیْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ، قَالُوْا: وَاَیْنَ رِیَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: مَجَالِسُ الذِّكْرِ، فَاغْدُوا وَرُوحُوْا فِیْ ذِكْرِ اللّٰهِ، وَذَكِّرُوْهُ اَنْفُسَكُمْ مَنْ كَانَ یُحِبُّ اَنْ یَّعْلَمَ مَنْزِلَتَهُ عِنْدَ اللّٰهِ فَلْیَنْظُرْ كَیْفَ مَنْزِلَةُ اللّٰهِ عِنْدَهُ، فَاِنَّ اللّٰهَ یُنْزِلُ الْعَبْدَ مِنْهُ حَیْثُ اَنْزَلَهُ مِنْ نَّفْسِهِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو! اللہ کے ملائکہ کی کچھ جماعتیں ہیں جو (آسمان سے) روانہ ہوتی ہیں اور زمین میں ذکر کی مجالس میں ٹھہرتی ہیں، اس لیے تم لوگ جنت کی کیاریوں میں سے چرلیا کرو، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) جنت کی کیاریاں کہاں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذکر کی محفلیں (ہی جنت کی کیاریاں ہیں) اس لیے صبح شام اللہ کا ذکر کیا کرو اور اپنے دلوں میں اس کو یاد کیا کرو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنا مقام جاننا چاہتا ہے اس کو چاہیے کہ اس بات پر غور کرے کہ اس کے دل میں اللہ کا مقام کیا ہے؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ بندے کو وہی مقام دیتا ہے جو مقام بندہ، اللہ تعالیٰ کو اپنے دل میں دیتا ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1821۔ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَاهَانَ الْخَزَّازُ بِمَكَّةَ عَلِیٌّ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، وَحدثنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو الضَّرِیْرُ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَنَّ سُهَیْلَ بْنَ اَبِیْ صَالِحٍ، اَخْبَرَهُمْ عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَیَّارَةً، وَفُضَلَاءَ یَلْتَمِسُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فِی الْاَرْضِ،

حدیث: 1820

اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دار المامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 1885

حدیث: 1821

اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 7420 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دار المعرفة' بیروت' لبنان' رقم الحدیث:2434

فَإِذَا اَتَوْا عَلٰى مَجْلِسِ ذِكْرٍ حَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ، فَيَقُوْلُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: مِنْ اَيْنَ جِئْتُمْ؟ وَهُوَ اَعْلَمُ، فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ، وَيُهَلِّلُوْنَكَ وَيَسْاَلُوْنَكَ وَيَسْتَجِيْرُوْنَكَ فَيَقُوْلُ: مَا يَسْاَلُوْنِيْ؟ وَهُوَ اَعْلَمُ، فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا يَسْاَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ: وَهَلْ رَاَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ: كَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟ فَيَقُوْلُ: وَمِمَّ يَسْتَجِيْرُوْنِيْ؟ وَهُوَ اَعْلَمُ، فَيَقُوْلُوْنَ: مِنَ النَّارِ فَيَقُوْلُ: هَلْ رَاَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا فَيَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟ ثُمَّ يَقُوْلُ: اشْهَدُوا اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، وَاَعْطَيْتُهُمْ مَا سَاَلُوْنِيْ، وَاَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْنِيْ، فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا اِنَّ فِيْهِمْ عَبْدًا خَطَّاءً جَلَسَ اِلَيْهِمْ وَلَيْسَ مَعَهُمْ فَيَقُوْلُ: وَهُوَ اَيْضًا قَدْ غَفَرْتُ لَهُ، هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ تَفَرَّدَ بِاِخْرَاجِهِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ مُخْتَصَرًا مِّنْ حَدِيْثِ وُهَيْبِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سُهَيْلٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ صاحب فضیلت چلنے پھرنے والے ملائکہ ہیں جو زمین میں ذکر کی محفلیں تلاش کرتے ہیں۔ اور جب وہ کسی ذکر کی محفل میں آتے ہیں تو ان کو اپنے پروں کے ساتھ آسمانوں تک ڈھانپ لیتے ہیں (جب وہ لوٹ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جاتے ہیں تو) اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے: تم کہاں سے آئے ہو؟ حالانکہ اس بات کو وہ خود بہتر جانتا ہے، وہ جواب دیتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم تیرے ان بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح وتحمید اور تکبیر وتہلیل میں مصروف ہیں، جو تجھ سے مانگتے ہیں اور تیری ہی پناہ چاہتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگ رہے ہیں؟ حالانکہ اس بات کو وہ خود بہتر جاتا ہے، فرشتے جواب دیتے ہیں: اے ہمارے رب! وہ تجھ سے جنت مانگ رہے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: نہیں اے ہمارے رب! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر انہوں نے اس کو دیکھا لیا ہوتا (تو ان کا شوق کیسا ہوتا) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میری کس چیز سے پناہ مانگ رہے ہیں؟ حالانکہ وہ یہ بھی بہتر جانتا ہے۔ وہ جواب دیتے ہیں: آگ سے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے اس کو دیکھا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر انہوں نے جہنم کو دیکھا ہوتا (تو ان کو ڈرنے کی کیفیت کیا ہوتی؟) پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے انہیں معاف کر دیا ہے اور جو کچھ انہوں نے مجھ سے مانگا ہے، میں نے انہیں دے دیا ہے اور جس چیز سے انہوں نے میری پناہ مانگی ہے، میں نے ان کو پناہ دے دی ہے۔ فرشتے کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ان کے اندر ایک گنہ گار بندہ بھی ہے۔ جو ان میں (ایسے ہی) بیٹھا ہوا ہے حلقۂ ذکر والوں میں وہ شامل نہیں تھا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اسے بھی بخش دیا ہے۔ کیونکہ ذکر کرنے والوں کی یہ شان ہے کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بد بخت نہیں ہو سکتا۔

✣✣ یہ حدیث صحیح ہے، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ بن حجاج نے اس کو وہب بن خالد کے حوالے سے سہیل سے روایت کیا ہے۔ یہ روایت مختصر ہے اور اس میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ منفرد ہیں۔

1822- حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ السَّكُوْنِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، اَنَّ اَعْرَابِيًّا قَالَ

لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَنْبِئْنِيْ بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ، فَقَالَ: لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن بصر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دیہاتی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: یارسول اللہ! میرے اوپر اسلام کی ذمہ داریاں بہت زیادہ ہو چکی ہیں، اس لیے آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جس کو میں پابندی سے کرتا رہوں۔ آپ نے فرمایا: اپنی زبان کو ہمیشہ اللہ کے ذکر کے ساتھ تر رکھ۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1823- حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ الْمُقْرِءُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ؟ قَالَ: الَّذِيْنَ يَهْتَرُوْنَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مفردون سبقت لے گئے'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفردون کا کیا مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (مفردون ان لوگوں کو کہتے ہیں) جو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے بوڑھے ہو جاتے ہیں۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1824- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: اَنَا مَعَ عَبْدِيْ اِذَا هُوَ ذَكَرَنِيْ وَتَحَرَّكَتْ بِيْ شَفَتَاهُ

حدیث: 1822

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3375 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 29453

حدیث: 1823

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2376 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3596 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 8273 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 858 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث: 2773

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں اپنے بندوں کے ہمراہ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور میرے نام کی وجہ سے اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتا ہے۔

✥✥ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1825۔ اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ مَوْلٰى ابْنِ عَيَّاشٍ، وَاَبِيْ بَحْرِيَّةَ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ، وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِيْ دَرَجَاتِكُمْ، وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ اِعْطَاءِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ، وَاَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا اَعْنَاقَهُمْ، وَيَضْرِبُوا اَعْنَاقَكُمْ؟ قَالُوْا: وَمَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ وَقَالَ: ذِكْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: مَا عَمِلَ اٰدَمِيٌّ مِّنْ عَمَلٍ اَنْجَى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے عمل کی خبر نہ دوں؟ جو تمہارے تمام اعمال سے بہتر ہے اور تمہارے مالک کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ ہے اور سب سے زیادہ ثواب والا ہے۔ اور تمہارے لیے سونا اور چاندی خیرات کرنے اور جہاد فی سبیل اللہ سے بہتر ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون سا عمل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کا ذکر'' اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر اس کو اللہ کے عذاب سے بچانے والا نہیں ہے۔

✥✥ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1826۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، وَاَبُوْ مُسْلِمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ:

حدیث: 1824

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 3792 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 10981 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ه/1993ء' رقم الحدیث: 815

حدیث: 1825

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی' فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 3377 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 3790 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "الموطا" طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی) رقم الحدیث: 492 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 21750

قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا قَوْمٍ جَلَسُوا فَاَطَالُوا الْجُلُوْسَ، ثُمَّ تَفَرَّقُوْا قَبْلَ اَنْ يَّذْكُرُوْا اللّٰهَ، وَيُصَلُّوا عَلٰى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا كَانَتْ عَلَيْهِمْ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَذَّبَهُمْ، وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَصَالِحٌ لَيْسَ بِالسَّاقِطِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جولوگ کسی مجلس میں بیٹھے ہوں اور کافی دیر اس میں بیٹھے رہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے بغیر اٹھ کر چلے جائیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حسرت زدہ اور شرمندہ ہونگے ۔ (آگے اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے، اگر چاہے تو ان کو عذاب دے اور چاہے تو ان کو معاف کر دے ۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا اور صالح ساقط راوی نہیں ہیں ۔

1827 ۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مِلْحَانَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ مِنْ مَّجْلِسٍ اِلَّا قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبِّي وَبِحَمْدِكَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَكْثَرَ مَا تَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اِذَا قُمْتَ قَالَ: لَا يَقُوْلُهُنَّ مِنْ اَحَدٍ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنْ مَّجْلِسِهِ اِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ مِنْهُ فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ آپ کسی بھی مجلس سے اٹھنے سے پہلے یوں کہتے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبِّي وَبِحَمْدِكَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

میں نے آپ سے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی آپ اٹھنے لگتے ہیں تو اکثر طور پر یہی الفاظ ادا کرتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی بھی مجلس سے اٹھنے سے قبل یہ کلمات پڑھتا ہے اس کے اس مجلس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں ۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا ۔

1828 ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْاَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ صُبَيْحٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: عَبْدِيْ اَنَا عِنْدَ ظَنِّكَ بِيْ، وَاَنَا مَعَكَ اِذَا ذَكَرْتَنِيْ

ذِكْرُ الظَّنِّ مُخَرَّجٌ فِي الصَّحِيْحِ، وَذِكْرُ الدُّعَاءِ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ، فَاِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْقَاسِمِ ثِقَةٌ، وَفِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ يَقُوْلُ صَالِحٌ جَزْرَةَ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے

بندے! تو میرے بارے میں جوگمان رکھتا ہے، میں اسی طرح ہوں اور جب تو میرا ذکر کرتا ہے تو میں تیرے ساتھ ہوتا ہوں۔

❖❖ ظن کے الفاظ صحیح ہیں، منقول ہیں اور دعا کا ذکر غریب صحیح ہے کیونکہ محمد بن قاسم ثقہ راوی ہیں۔ اور اس اسناد میں صالح جزرہ نامی راوی موجود ہیں۔

1829۔ حَدَّثَنَا ابْنُ عَرْكَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى الدُّنْيَا، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الرِّفَاعِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَنْصِبُ وَجْهَهُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِىْ مَسْاَلَةٍ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهَا: اِمَّا اَنْ يُعَجِّلَهَا، وَاِمَّا اَنْ يَدَّخِرَهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی بندہ جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں متوجہ ہو کر سوال کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو ضرور عطا کرتا ہے۔ یا تو دنیا میں ہی دے دیتا ہے یا (آخرت کے لئے) اس کو ذخیرہ کر لیتا ہے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1830۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوْبٍ التَّاجِرِ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِى عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَسْتَحِي اَنْ يَبْسُطَ الْعَبْدُ اِلَيْهِ يَدَيْهِ فِيْهِمَا خَيْرًا فَيَرُدُّهُمَا خَائِبَتَيْنِ هَذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَقَدْ وَصَلَهُ جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِى عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ

❖❖ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اس بات سے حیاء فرماتا ہے کہ بندہ بھلائی کی طلب میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلائے اور وہ اس کو نامراد واپس لوٹا دے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ اور اس کی سند کو جعفر بن میمون نے ابوعثمان نہدی سے موصولاً بیان کیا ہے۔

حدیث: 1830

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3556 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 23765 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 880 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 6130 اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة بیروت لبنان 1407ھ/1986ء رقم الحدیث: 1110 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحدیث: 3250 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 29555

1831- اَنْبَانَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَانَا جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحِي مِنْ عَبْدِهِ اَنْ يَبْسُطَ اِلَيْهِ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَرُدَّهُمَا خَائِبَتَيْنِ وَلَهُ شَاهِدٌ بِاِسْنَادٍ صَحِيحٍ مِّنْ حَدِيثِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

✧✧ حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ زندہ ہے، کریم ہے اپنے بندے سے اس بات سے حیاء کرتا ہے کہ بندہ اس کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلائے اور وہ ان کو خالی واپس لوٹا دے۔

❖❖ سند صحیح کے ہمراہ مذکورہ حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (وہ حدیث درج ذیل ہے)

1832- اَخْبَرَنَاهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي الدُّنْيَا، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ يَسَافٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ رَحِيمٌ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحِي مِنْ عَبْدِهِ اَنْ يَّرْفَعَ اِلَيْهِ يَدَيْهِ، ثُمَّ لَا يَضَعُ فِيهِمَا خَيْرًا

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ رحیم ہے۔ حیی ہے کریم ہے، وہ اپنے بندے سے اس بات سے حیاء فرماتا ہے کہ بندہ اس کی طرف ہاتھ پھیلائے اور وہ ان میں بھلائی نہ ڈالے۔

1833- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَانَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ فُتِحَ لَهُ فِي الدُّعَاءِ مِنْكُمْ فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَلَا يَسْاَلُ اللّٰهَ عَبْدٌ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَّسْاَلَ الْعَافِيَةَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص دعا کے لیے منہ کھولتا ہے، اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند یہ بات ہے کہ اس سے عافیت کا سوال کیا جائے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1834- اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّي، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ بَشِيرِ بْنِ كَثِيرٍ الْحِزَامِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ، يَقُولُ:

حدیث: 1833

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3548 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 29168

سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل ذکر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور سب سے افضل دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1835- اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، وَاَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ اَيُّوْبَ بْنِ مِقْلَاصٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، وَحدثنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ دُعَاءً اِلَّا اسْتَفْتَحَهُ: بِسُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ الْاَعْلَى الْوَهَّابِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا کو 'سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ، الْاَعْلَى الْوَهَّاب' کے الفاظ سے شروع فرمایا کرتے تھے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1836- اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَلِيْمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ يُحَدِّثُ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلِظُّوا بِيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث: 1834

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3383 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3800 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 846

حدیث: 1835

اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 6253 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 387 اخرجه ابن ابي اسامه في "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبوية مدينه منوره 1413ھ/1992ء رقم الحديث: 170 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 16596

✧✧ حضرت ربیعہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ''یَا ذَا الْجَلالِ وَالْاِکْرَام ''(کے وظیفے) کے ساتھ چمٹے رہو۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1837۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ سَلْمَانَ النَّسَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلانِيُّ، حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ حَبِيْبٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلِظُّوا بِيَا ذَا الْجَلالِ وَالْاِكْرَامِ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ''یَا ذَا الْجَلالِ وَالْاِکْرَام ''(کے وظیفے) کے ساتھ چمٹے رہو۔

1838۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَانَا خَارِجَةُ، عَنْ مُّوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ: اَتُحِبُّوْنَ اَيُّهَا النَّاسُ اَنْ تَجْتَهِدُوا فِى الدُّعَاءِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّىْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، فَاِنَّ خَارِجَةَ لَمْ يُنْقَمْ عَلَيْهِ اِلَّا رِوَايَتُهُ عَنِ الْمَجْهُوْلِيْنَ، وَاِذَا رَوٰى عَنِ الثِّقَاتِ الْاَثْبَاتِ فَرِوَايَتُهُ مَقْبُوْلَةٌ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے لوگو! کیا تم یہ بات پسند کرتے ہو کہ تم دعا میں کوشش کرو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دعا مانگا کرو:

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّىْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

''اے اللہ تو اپنے ذکر، شکر اور حسنِ عبادت پر میری مدد فرما''

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے کیونکہ خارجہ پر صرف یہ اعتراض ہے کہ یہ مجہولین سے روایت کرتے ہیں۔اور جب یہ ثقہ

حدیث: 1836

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 3525 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 17632 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 7716 اخرجه ابويعلى الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 3833 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 4594

حدیث: 1838

اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 7969

ثبت راویوں سے روایت لیں تو ان کی روایت مقبول ہے۔

1839- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ، وَاَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ، وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى، وَحدثنا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ دَرَّاجًا اَبَا السَّمْحِ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللّٰهِ حَتّٰى يَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ هٰذِهٖ صَحِيْفَةٌ لِلْمِصْرِيِّيْنَ صَحِيْحَةُ الْاِسْنَادِ، وَاَبُو الْهَيْثَمِ سُلَيْمَانُ بْنُ عُتْبَةَ الْعُتْوَارِيُّ مِنْ ثِقَاتِ اَهْلِ مِصْرَ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں پاگل سمجھیں۔

❖ یہ مصریوں کا صحیفہ ہے اس کی سند صحیح ہے اور ابوالہیثم سلیمان بن عتبہ العتواری ثقہ، اہلِ مصر میں سے ہیں۔

1840- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ الْاَبَّارُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْرَقُ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّهٖ، عَنْ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ الْاَمْرُ يَسُرُّهٗ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ، وَاِذَا اَتَاهُ الْاَمْرُ يَكْرَهُهٗ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کو کوئی خوش کن معاملہ پیش آتا تو اس پر یوں دعا مانگتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس کی نعمتوں کے صدقے نیکیاں مکمل ہوتی ہیں''

اور جب کوئی پریشان کن معاملہ پیش آتا تو یوں دعا مانگتے:

حدیث: 1839

اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 11671 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 817 اخرجه ابومحمد الكسی فی "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 925

حدیث: 1840

اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:3803 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 6663 اخرجه ابوبكر الكوفی فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 29554

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَال

''ہر حال میں اللہ کا شکر ہے''

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1841- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى بْنِ السَّكَنِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ سَالِمٍ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ جَلَالِ التَّمْجِيْدِ، وَالتَّسْبِيْحِ، وَالتَّكْبِيْرِ، وَالتَّهْلِيْلِ يَتَعَاطَفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ يَقُلْنَ لِصَاحِبِهِنَّ اَلَا يُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ شَيْءٌ يُذَكِّرُهُ بِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اللہ کا ذکر کرتے ہیں یعنی اس کی بزرگی اور جلال کا اور تسبیح کرتے ہیں اور تکبیر کہتے ہیں اور تہلیل کہتے ہیں، (ان کی یہ تسبیح و تمجید، تکبیر و تہلیل) عرش کے گرد گھومتی ہیں، ان کی گنگناہٹ شہد کی مکھی کی سی ہوتی ہے، وہ اپنے پڑھنے والے سے کہتی ہیں: کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے لئے اللہ کی بارگاہ میں کوئی ایسی چیز ہو جس کے سبب اللہ اس کا ذکر کرے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1842- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْدِيِّ بْنِ رُسْتُمٍ، وَحدثنا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيْمٍ الْقَنْطَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ، وَحدثنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، وَاَبُوْ عَمْرٍو اِسْمَاعِيْلُ بْنُ نُجَيْدٍ السُّلَمِيُّ، وَاَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِىْ صَالِحُ بْنُ اَبِىْ عَرِيْبٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

حدیث: **1841**

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفكر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3809 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 18388

حدیث: **1842**

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3116 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 22087 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث: 574 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبیر" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 221

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ قِصَّةٌ لِاَبِیْ زُرْعَةَ الرَّازِیِّ قَدْ ذَکَرْتُهَا فِیْ کِتَابِ الْمَعْرِفَةِ

✧✧ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی زندگی کا آخری کلام لا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه ہوا وہ جنتی ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور انہوں نے ابوزرعہ کا ایک قصہ بھی بیان کیا ہے جس کو میں نے کتاب المعرفۃ میں نقل کیا ہے۔

1843۔ اَنْبَاَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ، وَحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ وَاَبُوْ ظَفَرٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، وَدَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ قَالَ فِیْ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَمْ یَسْبِقْهُ اَحَدٌ کَانَ قَبْلَهٗ، وَلَا یُدْرِکُهٗ اَحَدٌ کَانَ بَعْدَهٗ اِلَّا مَنْ عَمِلَ اَفْضَلَ مِنْ عَمَلِهٖ

سَمِعْتُ الْاُسْتَاذَ اَبَا الْوَلِیْدِ الْقُرَشِیَّ، یَقُوْلُ: سَمِعْتُ اِبْرَاهِیْمَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ، یَقُوْلُ: سَمِعْتُ اِسْحَاقَ بْنَ اِبْرَاهِیْمَ، یَقُوْلُ: اِذَا کَانَ الرَّاوِیْ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ ثِقَةً، فَهُوَ کَاَیُّوْبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ الْحَاکِمُ: لَمْ اُخَرِّجْ مِنْ اَوَّلِ الْکِتَابِ اِلٰی هٰذَا الْمَوْضِعِ حَدِیْثًا لِعَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ وَّقَدْ ذَکَرْتُ فِیْ اَوَّلِ کِتَابِ الدُّعَاءِ وَالتَّسْبِیْحِ مَذْهَبَ الْاِمَامِ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِیِّ فِی الْمُسَامَحَةِ فِیْ اَسَانِیْدِ فَضَائِلِ الْاَعْمَالِ

✧✧ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک دن میں ۱۰۰ مرتبہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر

پڑھے، نہ تو سابقہ لوگوں میں سے کوئی اس سے زیادہ ثواب حاصل کر سکتا ہے اور نہ بعد میں آنے والوں میں سے کوئی اس کے ثواب کو پہنچ سکتا ہے البتہ جو آدمی اس سے بھی افضل عمل کرے (وہ اس سے آگے نکل سکتا ہے)

❖ امام حاکم اپنی سند کے ہمراہ اسحاق بن ابراہیم کا بیان نقل کرتے ہیں کہ ''جب عمرو بن شعیب سے روایت کرنے والا راوی ثقہ ہو تو یہ سند ''ایوب عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما'' کے درجے کی سند قرار پاتی ہے۔

امام حاکم فرماتے ہیں: میں نے کتاب کے شروع سے لے کر اس مقام تک عمرو بن شعیب کی کوئی حدیث نقل نہیں کی ہے۔ اور کتاب الدعاء والتسبیح کے آغاز میں، میں نے امام ابوسعید عبدالرحمٰن بن مہدی کا یہ مذہب بیان کر دیا تھا کہ فضائلِ اعمال سے متعلق احادیث کی سند کے معاملے میں قدرے نرم انداز اپنایا جاتا تھا۔

1844۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ قُتَیْبَةَ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی، اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِیْلُ

حدیث: 1844

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 17162

بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ دَاوُدَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ، وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، حاضر يصدقه، قَالَ: اِنَّا لَعِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَالَ: هَلْ فِيكُمْ غَرِيبٌ؟ يَعْنِيْ اَهْلَ الْكِتَابِ، قُلْنَا: لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَمَرَ بِغَلْقِ الْبَابِ، فَقَالَ: ارْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ فَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَرَفَعْنَا اَيْدِيَنَا سَاعَةً، ثُمَّ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ بَعَثْتَنِي بِهٰذِهِ الْكَلِمَةِ، وَاَمَرْتَنِي بِهَا، وَوَعَدْتَنِي عَلَيْهَا الْجَنَّةَ، اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ثُمَّ قَالَ: اَبْشِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكُمْ،

قَالَ الْحَاكِمُ: حَالُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ يَقْرُبُ مِنَ الْحَدِيْثِ قَبْلَ هٰذَا فَاِنَّهُ اَحَدُ اَئِمَّةِ اَهْلِ الشَّامِ، وَقَدْ نُسِبَ اِلٰى سُوءِ الْحِفْظِ، وَاَنَا عَلٰى شَرْطِي فِيْ اَمْثَالِهِ

✧✧ حضرت یعلیٰ بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد شداد بن اوس نے مجھے حدیث بیان کی اور اس وقت عبادہ بن صامت وہاں موجود تھے، انہوں نے ان کی تصدیق کی ہے۔ (میرے والد) فرماتے ہیں: ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں موجود تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں کوئی اجنبی (یعنی اہل کتاب) ہے؟ ہم نے کہا: نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دروازہ بند کرنے کا حکم دیا، پھر فرمایا: اپنے ہاتھوں کو اٹھاؤ اور پڑھو "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ" تو ہم نے ایک لمحے کے لئے اپنے ہاتھ اٹھائے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ نیچے کر لیے پھر یوں دعا مانگی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ بَعَثْتَنِي بِهٰذِهِ الْكَلِمَةِ، وَاَمَرْتَنِي بِهَا، وَوَعَدْتَنِي عَلَيْهَا الْجَنَّةَ، اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ

"تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اے اللہ! تو نے مجھے یہ کلمہ دے کر بھیجا ہے اور اسی کا تو نے مجھے حکم دیا ہے اور اس پر تو نے میرے ساتھ جنت کا وعدہ کیا ہے، بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا"

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں خوشخبری ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بخش دیا ہے۔

❖ امام حاکم فرماتے ہیں: اسماعیل بن عیاش کا حال اس سے قبل بھی حدیث کے قریب ہے کیونکہ یہ اہل شام کے آئمہ میں سے ہیں اور ان کو سوء حفظ کی جانب منسوب کیا گیا ہے اور میں اس طرح کی حدیث روایت کرنے میں اپنے معیار پر قائم ہوں۔

1845- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَطِيَّةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ فَهُوَ كَعِتَاقِ نَسَمَةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دس مرتبہ

حدیث: 1845

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 18539

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

پڑھے، اس کو ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1846- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْجَسْرِيُّ، حَيٌّ مِّنْ عَنَزَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُمِّي وَاَبِي اَيُّ الْكَلَامِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ: مَا اصْطَفَاهُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ: سُبْحَانَ رَبِّي وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ رَبِّي وَبِحَمْدِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ قربان ہو جائیں اللہ تعالیٰ کو کون سی بات سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ بات جو اس نے اپنے ملائکہ کے لئے منتخب فرمائی ہے (وہ یہ ہے)

سُبْحَانَ رَبِّي وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ رَبِّي وَبِحَمْدِه

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1847- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ الْخُلْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے (ایک مرتبہ) "سُبْحَانَ اللّٰهِ

حدیث: 1847

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي، في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 3464 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 15683 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ه/1993ء، رقم الحديث: 826 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ه/ 1991ء، رقم الحديث: 10663 اخرجه ابويعلىٰ الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ه-1984ء، رقم الحديث: 2233 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامي، دارعمار، بيروت، لبنان/عمان، 1405ه 1985ء، رقم الحديث: 287 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ه/1983ء، رقم الحديث: 445 اخرجه ابوبكر الكوفي، في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودي عرب، (طبع اول) 1409ه، رقم الحديث: 29416

الْعَظِيم“ کہا، اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1848- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، وَزِيَادُ بْنُ الْخَلِيْلِ التُّسْتَرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ الْبَجَلِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْعَبْدِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ التَّيْمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَفْسِيرِ سُبْحَانَ اللّٰهِ قَالَ: هُوَ تَنْزِيهُ اللّٰهِ عَنْ كُلِّ سُوءٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ”سُبْحَانَ اللّٰه“ کی تفسیر پوچھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر برائی سے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنا۔

✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1849- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِيْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي فَلَمَّا نَزَلَتْ: اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ، قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ، اِنْ كَانَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ سَمِعَ مِنْ اَبِيْهِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر طور پر

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي

”اے اللہ! تو پاک ہے اور تیری حمد کے ساتھ، اے اللہ! میری مغفرت فرما“

پڑھا کرتے تھے، پھر جب ”اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْح“ ۔نازل ہوئی تو (اس کے بعد یوں دعا مانگا کرتے تھے)

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

”اے اللہ! تیرے لئے پاکی ہے، اے اللہ! میری مغفرت فرما، بے شک تو وہاب ہے“

✤ اگر ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ان کے والد سے سماع ثابت ہو تو یہ سند صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔

حدیث: 1849

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 3891

1850- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَانَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ مُوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، قَالَ اللّٰهُ: اَسْلَمَ عَبْدِىْ وَاسْتَسْلَمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص "سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا بندہ اسلام لایا اور اس نے اطاعت کی۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1851- اَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْقَعْنَبِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا قُرَادٌ اَبُوْ نُوحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُوْدِيُّ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَّلُ مَنْ يُّدْعَى اِلَى الْجَنَّةِ الَّذِيْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِى السَّرَّاءِ، وَالضَّرَّاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سب سے پہلے جن لوگوں کو جنت کی طرف بلایا جائے گا یہ وہ لوگ ہونگے جو تنگی اور کشادگی دونوں حالتوں میں اللہ کی حمد اور اس کا شکر کرتے رہتے ہیں۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1852- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَسَّانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ، اَنْبَانَا مُوْسٰى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ الْمَدَنِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَفْضَلُ الذِّكْرِ: لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سب سے افضل ذکر "لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" ہے اور سب سے افضل دعا "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1853- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْقُرَشِيُّ،

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اَبِيْ صَغِيْرَةَ، عَنْ اَبِيْ بَلْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّـهُ سَـمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا عَلَى الْاَرْضِ رَجُلٌ يَقُوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ، وَاِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ بَلْجٍ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٍ فَاَوْقَفَهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس روئے زمین پر کوئی شخص "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" پڑھے تو اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

❖ اس حدیث کو شعبہ نے ابو بلج یحیٰی بن ابی سلیم سے روایت کیا ہے لیکن اس کو موقوف رکھا ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

1854۔ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَـدَّثَـنَـا شُعْبَةُ وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَـدَّثَـنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَاللّٰـهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ كَثِيْرًا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ كُفِّرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زُبَدِ الْبَحْرِ حَدِيْثُ حَاتِمِ بْنِ اَبِيْ صَغِيْرَةَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ فَاِنَّ الزِّيَادَةَ مِنْ مِثْلِهِ مَقْبُوْلَةٌ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ كَثِيْرًا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" پڑھا، اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں،

❖ حاتم بن ابی صغیرہ کی حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے کیونکہ ان جیسے راویوں کی زیادتی مقبول ہوتی ہے۔

1855 ...۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُسَـدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ عِيْسٰى مُوْسٰى بْنُ عِيْسٰى الصَّغِيْرُ، حَدَّثَنِيْ عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَـنْ اَبِيْـهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِـنْ جَـلَالِ اللّٰـهِ مِمَّا يَذْكُرُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ، وَالتَّهْلِيْلَ، اِنَّهُنَّ لَيَتَعَطَّفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ الـنَّـحْـلِ، يُـذَكِّـرْنَ بِصَاحِبِهِنَّ اَفَلَا يُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ يُذَكِّرُهُ بِهٖ؟ هٰذَا حَدِيْثٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، فَقَدِ احْتَجَّ بِمُوْسَى الْقَارِءِ وَهُوَ ابْنُ عِيْسٰى هٰذَا

✧✧ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے جلال میں سے وہ تسبیح، تحمید اور تعلیل بھی ہے جس کا تم ذکر کرتے ہو، یہ اللہ کے عرش کے گرد جمع ہو کر جھکی رہتی ہیں، ان کی گنگناہٹ شہد کی مکھی کی سی ہوتی ہے، وہ

اپنے پڑھنے والے کو یاد کرتی ہیں کہ کیا تم میں سے کسی کو یہ بات پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی کوئی ایسی نشانی موجود رہے جس کے باعث اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کو یاد فرماتا رہے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر ہے کیونکہ انہوں نے موسیٰ القاری کی روایات نقل کی ہے اور وہ اس عیسیٰ کا بیٹا ہے۔

1856ـ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى الدُّنْيَا، حَدَّثَنِىْ اَبُوْ عَلِيٍّ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمَوْصِلِيُّ، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ حَفْصِ ابْنِ اَخِىْ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حَلْقَةٍ وَّرَجُلٌ قَائِمٌ يُصَلِّى، فَلَمَّا رَكَعَ وَسَجَدَ تَشَهَّدَ وَدَعَا، فَقَالَ فِىْ دُعَائِهِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ دَعَا بِاسْمِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ، الَّذِىْ اِذَا دُعِىَ بِهٖ اَجَابَ، وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رُوِىَ مِنْ وَّجْهٍ اٰخَرَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک حلقہ میں تھے اور ایک شخص کھڑا نماز پڑھ رہا تھا، جب اس نے رکوع اور سجود کر لئے تو تشہد کیا اور دعا مانگی، اس نے اپنی دعا میں کہا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ

''اے اللہ: میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اس طرح کہ تیرے لئے حمد ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، تو زمین و آسمان کو ایجاد کرنے والا ہے، اے ذوالجلال والاکرام یا حی یا قیوم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے اللہ کے اس اسمِ اعظم کے ساتھ دعا مانگی ہے کہ جب بھی اس کے ساتھ دعا مانگی جائے، قبول ہوتی ہے اور جب بھی اس کے ساتھ کوئی دعا مانگی جائے، قبول ہوتی ہے اور جب بھی اس کے ساتھ کچھ مانگا جائے تو عطا کیا جاتا ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ یہی حدیث حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک دوسرے انداز میں منقول ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

1857ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْفِهْرِيُّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، اَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: لَقَدْ كَادَ يَدْعُو اللّٰهَ بِاسْمِهِ الَّذِىْ اِذَا دُعِىَ بِهٖ اَجَابَ، وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یوں دعا مانگتے سنا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، اَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اس نام کے ساتھ دعا مانگی ہے کہ جب بھی اس کے ساتھ دعا مانگی جائے تو قبول کی جاتی ہے اور جب اس نام کے ساتھ مانگا جائے تو عطا کیا جاتا ہے۔

1858- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفٍ الْقَاضِىْ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِىُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، وَحدثنا اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِىُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِىُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِىِّ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِىْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِىْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى، وَاِذَا دُعِىَ بِهٖ اَجَابَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهٗ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یوں دعا مانگتے سنا

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِىْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اس اسمِ اعظم کے ساتھ دعا مانگی ہے کہ جب بھی اس کے ساتھ دعا مانگو قبول ہوتی ہے اور جب بھی اس کے ساتھ سوال کرو تو پورا کیا جاتا ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں

حدیث: 1857

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام ' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 1300 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 12226 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 893 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 1223 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامی' دارعمار' بيروت' لبنان/عمان' 1405ھ 1985ء' رقم الحديث: 1038 اخرجه ابن ابی اسامه فی "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبويه' مدينه منوره 1413ھ/1992ء' رقم الحديث: 1060

کیا۔اوراس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔(جیسا کہ درج ذیل ہے)

1859۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی الدُّنْيَا، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، اَنْبَانَا شَرِيكٌ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلا يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّكَ اَحَدٌ صَمَدٌ، لَمْ يَلِدْ، وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ، فَقَالَ: لَقَدْ سَاَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ وَالْاَكْبَرِ، الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهِ اَجَابَ، وَاِذَا سُئِلَ بِهِ اَعْطٰی "

✧✧ حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یوں دعا مانگتے سنا" اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّكَ اَحَدٌ صَمَدٌ، لَمْ يَلِدْ، وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ، "تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا مانگی ہے کہ جب اس سے ساتھ دعا مانگی جائے تو قبول ہوتی ہے اور جب اس کے ساتھ مانگا جائے تو عطا کیا جاتا ہے۔

1860۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرَ الْفَسَوِیُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ الْفَسَوِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِی اَيُّوْبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِی رُقَيَّةَ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ وَبْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا اِنَّ اسْمَ اللّٰهِ الاكْبَرُ رَبِّ رَبِّ

✧✧ حضرت ہشام بن ابی رقیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم "رَبِّ رَبِّ" ہے

1861۔ اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اسْمَ اللّٰهِ الْاَعْظَمَ فِیْ ثَلَاثِ سُوَرٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ، فِیْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، وَآلِ عِمْرَانَ، وَطٰهٰ قَالَ الْقَاسِمُ: فَالْتَمَسْتُهَا اِنَّهُ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم قرآن پاک کی تین صورتوں میں ہے (۱) سورۃ البقرہ (۲) سورہ آل عمران (۳) سورۃ طٰہٰ

قاسم فرماتے ہیں: میں نے اس کو ڈھونڈا تو وہ "الحی القیوم" ہے۔

1862۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اِمْلَاءً، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ الرَّقِّیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

حدیث: **1860**

اخرجه ابوبكر الكوفي ، في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودي عرب، (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 29365

حدیث: **1862**

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 3505 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ / 1991ء رقم الحديث: 10492

يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْوَةُ ذِي النُّونِ اِذْ دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ، اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ، اِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْفِرْيَابِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ كَذٰلِكَ، وَهُوَ وَهْمٌ مِّنَ الرَّاوِي

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں جو دعا مانگی تھی وہ یہ ہے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ، اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ" (آپ نے فرمایا) مسلمان کسی بھی معاملے میں ان لفظوں کے ساتھ دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کو قبول کرتا ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، اور یہ حدیث فریابی کے واسطے سے سفیان ثوری کے ذریعے یونس بن اسحاق سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ (امام حاکم فرماتے ہیں) کہ یہ راوی کی غلطی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

1863- حَدَّثَنَا اَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِسْحَاقَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَوْرَبَةَ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْاَهْوَازِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْوَةُ ذِي النُّونِ اِذْ دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ لَا يَدْعُو بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں یہ دعا مانگی تھی:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

مسلمان کوئی بھی دعا ان لفاظ میں مانگے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

1864- فَاَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الدُّنْيَا، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَيْءٍ اِذَا نَزَلَ بِرَجُلٍ مِّنْكُمْ كَرْبٌ، اَوْ بَلَاءٌ مِّنْ بَلَايَا الدُّنْيَا دَعَا بِهِ يُفَرَّجُ عَنْهُ؟ فَقِيلَ لَهُ: بَلَى، فَقَالَ: دُعَاءُ ذِي النُّونِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

✧✧ حضرت ابراہیم بن محمد بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

ہمراہ موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں کہ اگر تم کسی دنیاوی آزمائش میں مبتلا ہواور وہ دعا مانگو تو اللہ تعالیٰ تمہاری آزمائش ختم فرمادے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت یونس علیہ السلام کی دعا: ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ'' ہے۔

1865- حَدَّثَنَا الزُّبَیْرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَیْبَةَ الْعَسْقَلَانِیُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ بَكْرٍ السَّكْسَكِیُّ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَیْدٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى اسْمِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ، وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى؟ الدَّعْوَةُ الَّتِیْ دَعَا بِهَا یُوْنُسُ حَیْثُ نَادَاهُ فِی الظُّلُمَاتِ الثَّلَاثِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ، فَقَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ كَانَتْ لِیُوْنُسَ خَاصَّةً اَمْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ عَامَّةً؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا تَسْمَعُ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَنَجَّیْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ، وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَیُّمَا مُسْلِمٍ دَعَا بِهَا فِیْ مَرَضِهٖ اَرْبَعِیْنَ مَرَّةً فَمَاتَ فِیْ مَرَضِهٖ ذٰلِكَ اُعْطِیَ اَجْرَ شَهِیْدٍ، وَاِنْ بَرَاَ بَرَاَ، وَقَدْ غُفِرَ لَهٗ جَمِیْعُ ذُنُوْبِهٖ

✧✧ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے اس اسمِ اعظم کے بارے میں رہنمائی نہ کروں کہ اس کے ساتھ جب دعا مانگی جائے تو قبول کی جاتی ہے، جب اس کے ساتھ سوال کیا جائے تو پورا کیا جاتا ہے۔ یہ وہ دعا ہے جو حضرت یونس علیہ السلام نے مانگی تھی، جب انہوں نے اللہ تعالیٰ سے اندھیریوں میں تین مرتبہ یہ دعا مانگی تھی:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ

ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ حضرت یونس علیہ السلام کے ساتھ خاص ہے یا تمام مومنوں کے لئے ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا:

وَنَجَّیْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ، وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص بیماری کی حالت میں چالیس مرتبہ یہ دعا مانگے اور اسی بیماری میں اس کا انتقال ہو جائے تو اس کو شہید کے برابر اجر دیا جاتا ہے اور اگر اس بیماری سے شفایاب ہو جائے تو اس کے تمام گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔

1866- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی الدُّنْیَا، حَدَّثَنِیْ عَمَّارُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اسْمَ اللّٰهِ الْاَعْظَمَ لَفِیْ ثَلَاثِ سُوَرٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ: فِیْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، وَاٰلِ عِمْرَانَ، وَطٰهٰ فَالْتَمَسْتُهَا فَوَجَدْتُ فِیْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ اٰیَةَ الْكُرْسِیِّ: اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ، وَفِیْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ: الٓمّٓ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ، وَفِیْ سُوْرَةِ طٰهٰ: وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ،

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم قرآن پاک کی تین

آیتوں میں ہے (۱) سورۃ بقرہ (۲) سورۂ آل عمران (۳) سورۂ طٰہٰ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے تحقیق کی تو

سورۃ بقرہ میں آیۃ الکرسی پائی جس میں اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ہے۔

اورآلِ عمران میں ''الٓمٓ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْم'' ہے۔

سورۂ طٰہٰ میں ''وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْم'' ہے۔

1867- حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْعَطَّارُ، بِالْفُسْطَاطِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ زَبْرٍ وَّهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اسْمَ اللّٰهِ الْاَعْظَمَ لَفِيْ سُوَرٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ ثَلَاثٍ، فَقَالَ لَهٗ عِيْسٰى بْنُ مُوْسٰى: وَاَنَا اَسْمَعُ يَا اَبَا زَبْرٍ سَمِعْتُ غَيْلَانَ بْنَ اَنَسٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يُحَدِّثُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اسْمَ اللّٰهِ الْاَعْظَمَ لَفِيْ سُوَرٍ ثَلَاثٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِنَحْوِهٖ حَدِيْثَ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ هٰذَا لَا يُعَلِّلُ حَدِيْثَ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ، فَاِنَّ الْوَلِيْدَ اَحْفَظُ وَاَتْقَنُ وَاَعْرَفُ بِحَدِيْثِ بَلَدِهٖ، عَلٰى اَنَّ الشَّيْخَيْنِ لَمْ يَحْتَجَّا بِالْقَاسِمِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

✧✧ حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابن از بر عبداللہ بن العلاء نے فرمایا: میں نے قاسم ابوعبدالرحمٰن کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں نے ابوامامہ کو نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد بیان کرتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم قرآن پاک کی تین سورتوں میں ہے۔ان کو عیسیٰ بن موسیٰ نے کہا: اے ابوز بر! میں نے بھی یہ حدیث سُنی ہے۔ میں نے غیلان بن انس کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے قاسم ابوعبدالرحمٰن کو ابوامامہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد بیان کرتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم قرآن کریم کی تین سورتوں میں ہے پھر اس کے بعد عمرو بن ابی سلمہ کی طرح حدیث بیان کی۔

❖ یہ حدیث ولید بن مسلم کی حدیث کو معلل نہیں کرتی۔ کیونکہ ولید بن مسلم اپنے شہر کی احادیث کو دوسرں سے زیادہ یاد رکھنے والے محفوظ رکھنے والے اور زیادہ پہچاننے والے ہیں۔ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے قاسم ابوعبدالرحمٰن کی روایات نقل کی ہیں۔

1868- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَسَرَّةَ، حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ الْمَكِّيُّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ انْكَفَا الْمُشْرِكُوْنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَوُوْا حَتّٰى اُثْنِيَ عَلٰى رَبِّيْ، فَصَارُوْا خَلْفَهٗ صُفُوْفًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ، اَللّٰهُمَّ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ، وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ، وَلَا هَادِيَ لِمَنْ اَضْلَلْتَ، وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَّ، وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا

قَرَّبْتَ، اللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ، وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ، اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ النَّعِيمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَالامْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ، اللّٰهُمَّ عَائِذٌ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَعْطَيْتَنَا، وَشَرِّ مَا مَنَعْتَنَا، اللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْإِيمَانَ، وَزَيِّنْهُ فِیْ قُلُوبِنَا، وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ، وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ، اللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ، وَاَحْيِنَا مُسْلِمِيْنَ، وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِينَ، غَيْرَ خَزَايَا، وَلا مَفْتُوْنِيْنَ، اللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ، وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيْلِكَ، وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ اِلٰهَ الْحَقِّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: احد کے دن جب مشرکین واپس پلٹ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صفیں درست کرو، میں اپنے رب کی توصیف وثناء بیان کروں۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے پیچھے صف بستہ ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا شروع کی

اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ، اللّٰهُمَّ لا مَانِعَ لِمَا بَسَطْتَ، وَلا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ، وَلا هَادِیَ لِمَنْ اَضْلَلْتَ، وَلا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ، وَلا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَّ، وَلا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ، اللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ، وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ، اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ النَّعِيمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَالامْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ، اللّٰهُمَّ عَائِذٌ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَعْطَيْتَنَا، وَشَرِّ مَا مَنَعْتَنَا، اللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْإِيمَانَ، وَزَيِّنْهُ فِیْ قُلُوبِنَا، وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ، وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ، اللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ، وَاَحْيِنَا مُسْلِمِيْنَ، وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِينَ، غَيْرَ خَزَايَا، وَلا مَفْتُوْنِيْنَ، اللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ، وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيْلِكَ، وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ اِلٰهَ الْحَقِّ

”اے اللہ، تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ اے اللہ! تو جس کے لیے کشادگی کر دے اس کو کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جس کو روک لے اس کو پھیلانے والا کوئی نہیں ہے۔ اور جس کو تو بھٹکا دے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔ اور جس کو تو ہدایت دے دے اس کو کوئی بھٹکانے والا نہیں ہے۔ جس سے تو روک دے اس کو کوئی دینے والا نہیں ہے اور جس کو تو دے دے، اس سے کوئی روکنے والا نہیں ہے۔ اور جس کو تو دور کر دے اس کو کوئی قریب کرنے والا نہیں ہے۔ اور جس کو تو قریب کر لے اس کو کوئی دور کرنے والا نہیں ہے۔ اے اللہ! ہم پر اپنی برکتیں، رحمتیں، اپنا فضل اور اپنا رزق کھول دے۔ اے اللہ! میں قیامت کے دن تجھ سے نعمتوں کا اور خوف کے دن امن کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو تو نے ہمیں عطا فرمائی اور اس چیز کے شر سے جو تو نے ہم سے روکی۔ اے اللہ! ہمیں ایمان سے محبت عطا فرما۔ اور ہمارے دلوں میں ایمان کو مزین فرما: (اے اللہ!) ہمیں کفر، فسق اور گناہوں سے نفرت عطا کر۔ اور ہمیں ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما۔ اے اللہ! ہمیں وفات دے تو اس حال میں کہ ہم مسلمان ہوں اور زندہ رکھ تو اس حال میں کہ ہم مسلمان ہوں اور ہمیں نیک لوگوں میں شمار فرما۔ ہمیں رسوا نہ کر اور ہمیں آزمائش میں نہ ڈال۔ اے اللہ! کافروں کو ہلاک فرما جو تیرے رسول کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے راستے میں رکاوٹیں ڈالتے ہیں۔ اے میرے

معبود برحق ان پر اپنا عذاب نازل فرما۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

1869۔ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَاتِي بِالْكُوْفَةِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْحِبْرِيُّ، حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ عَمَّارٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفَعَهُ، قَالَ: يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ لَا يَنْجُو فِيْهِ اِلَّا مَنْ دَعَا دُعَاءَ الْغَرِيقِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں: تم پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ اس میں نجات صرف اس شخص کو ملے گی جو حضرت یونس علیہ السلام والی دعا مانگے گا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1870۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْحُوْمٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَيْمُوْنٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ هٰذَا، وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ لَّبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ، وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ

✧✧ حضرت سہل بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کھانا کھا چکے وہ یوں دعا مانگے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنِيْ هٰذَا، وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ

''تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں، جس نے مجھے کھلایا حالانکہ اس کی مجھ میں کوئی طاقت اور ہمت نہیں ہے''

اس کے گذشتہ تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں او جو شخص لباس پہننے کے بعد یہ دعا پڑھے:

حدیث: 1870

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 4023 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3458 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث:3285 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 15670 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 1488 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث:389

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ هٰذَا مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّی، وَلَا قُوَّة

''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ لباس پہنایا حالانکہ اس کی مجھ میں کوئی طاقت اور ہمت نہیں ہے''

اس کے سابقہ تمام گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

1871- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّازِیُّ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ قَيْسٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ حُمَيْدٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلٰی عَبْدٍ مِّنْ نِعْمَةٍ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ اِلَّا وَقَدْ اَدّٰی شُكْرَهَا، فَاِنْ قَالَهَا الثَّانِيَةَ جَدَّدَ اللّٰهُ لَهُ ثَوَابَهَا، فَاِنْ قَالَهَا الثَّالِثَةَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ذُنُوبَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يُخَرِّجَا اَبَا مُعَاوِيَةَ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو کوئی نعمت عطا فرمائے اور وہ اس پر ''الحمدللہ'' کہے تو اس نے اس کا شکرادا کر دیا۔ اگر دوسری مرتبہ پھر الحمدللہ کہے تو اللہ تعالیٰ اس کو نیا ثواب عطا کرتا ہے پھر اگر تیسری مرتبہ پھر الحمدللہ کہے تو اس کے سابقہ تمام گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا مگر یہ کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابومعاویہ کی روایات نقل نہیں کی ہیں۔

1872- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ الْقَاسِمِ الْيَمَامِیُّ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ شَدَّادًا اَبَا عَمَّارٍ يُّحَدِّثُ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ بَدْرِيًّا، قَالَ: بَيْنَمَا هُمْ فِیْ سَفَرٍ اِذْ نَزَلَ الْقَوْمُ يَتَصَبَّحُوْنَ، فَقَالَ شَدَّادٌ: اُدْنُوا هٰذِهِ السُّفْرَةَ لُقِّيْتُ بِهَا، ثُمَّ قَالَ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مَا تَكَلَّمْتُ بِكَلِمَةٍ مُنْذُ اَسْلَمْتُ اِلَّا وَاَنَا اَزُمُّهَا، وَاَخْطِمُهَا قَبْلَ كَلِمَتِیْ هٰذِهِ لَيْسَ كَذٰلِكَ، قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلٰكِنْ قَالَ: يَا شَدَّادُ، اِذَا رَاَيْتَ النَّاسَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ، فَاكْنِزْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ التَّثْبِيتَ فِی الْاُمُوْرِ، وَعَزِيمَةَ الرُّشْدِ، وَاَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَاَسْاَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا، وَلِسَانًا صَادِقًا، وَخُلُقًا مُسْتَقِيمًا، وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ، وَاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوعمار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بدری صحابی ہیں، آپ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ یہ لوگ سفر میں تھے کہ اہل قافلہ ناشتہ کرنے کے لئے دسترخوان پر جمع ہوئے (جب کھانا کھا چکے) تو شداد کہنے لگے: یہ دسترخوان سمیٹو! (کچھ دیر) گپ شپ کرلیں، پھر بولے: میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں۔ میں جب سے مسلمان ہوا ہوں اس وقت سے آج تک کبھی بھی

کوئی بات بغیر سوچے سمجھے نہیں کی سوائے آج کی اس بات کے۔(اس لئے میری اس بات کو محفوظ نہ رکھنا بلکہ جس بات کے بارے میں یہ وضاحت کردوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے اس کو محفوظ کرلیا کرو) رسول اللہ ﷺ نے یوں نہیں فرمایا بلکہ آپ علیہ السلام نے یوں فرمایا ہے: اے شداد! جب تم لوگوں کو دیکھو کہ وہ سونا اور چاندی جمع کر رہے ہیں تو تم ان کلمات کا خزانہ جمع کرنا۔''اے اللہ میں تمام امور میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں اور ہدایت کی درخواست کرتا ہوں۔اور میں تجھ سے نعمتوں کا شکر کرنے اور حسنِ عبادت (کی توفیق) مانگتا ہوں۔اور میں تجھ سے سلامتی والا دل اور سچ بولنے والی زبان اور حسنِ خلق مانگتا ہوں۔اور میں تجھ سے ان تمام چیزوں کی معافی مانگتا ہوں تو جانتا ہے اور میں تجھ سے اس چیز کی بھلائی مانگتا ہوں جس کو تو جانتا ہے اور میں اس چیز کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس کو تو جانتا ہے اور اس چیز کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس کو تو جانتا ہے بے شک تو ہی''علام الغیوب'' ہے۔

1873۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيْ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَ: عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ بِيْ كَرْبٌ اَنْ اَقُوْلَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ لِاخْتِلَافٍ فِيْهِ عَلَى النَّاقِلِيْنَ، وَهٰكَذَا اَقَامَ اِسْنَادَهُ: مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ

✧✧ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس بات کی تعلیم دی ہے کہ جب میں کسی آزمائش میں مبتلا ہوں تو یہ دعا مانگا کروں

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، وہ حلیم ہے، کریم ہے، اللہ کے لئے پاکی ہے اور اسی کی ذات برکت والی ہے اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے''

✥✥ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس لیے نقل نہیں کیا ہے کیونکہ اس میں ناقلین پر اختلاف ہے اور یونہی اس کی سند کو محمد بن عجلان نے محمد بن کعب کے واسطے سے قائم رکھا ہے۔(جیسا کہ درج ذیل ہے)۔

1874۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَاهَانَ الْخَزَّازِ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ،

حديث: 1873

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 701 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 865 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 7673

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَ: لَقَّنَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ إِذَا نَزَلَ بِي شِدَّةٌ، أَوْ كَرْبٌ أَنْ أَقُولَهُنَّ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى، تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ يُلَقِّنُهَا الْمَيِّتَ، وَيَنْفُثُ بِهَا عَلَى الْمَوْعُوكِ، قَدْ أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ هٰذَا الْحَدِيثَ مُخْتَصَرًا مِّنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

✧✧ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کی تلقین فرمائی کہ جب میں کسی مصیبت یا آزمائش میں مبتلا ہوں تو یہ پڑھا کروں

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى، تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

(عبداللہ بن شداد) فرماتے ہیں: عبداللہ بن جعفر کی یہ عادت تھی کہ وہ میت کو انہی کلمات کی تلقین فرمایا کرتے تھے اور بیماروں کو یہی کلمات پڑھ کر دم کیا کرتے تھے۔

✣✣ اس حدیث کو امام بخاری نے نقل کیا ہے۔ اور یہ حدیث، اس حدیث سے مختصر ہے جو قتادہ نے ابوالعالیہ کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

1875- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ التَّمِيمِيُّ، حَدَّثَنَا وَضَّاحُ بْنُ يَحْيَى النَّهْشَلِيُّ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ بِهِ هَمٌّ أَوْ غَمٌّ قَالَ: يَا حَيُّ، يَا قَيُّومُ، بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی پریشان ہوتے یہ پڑھا کرتے تھے:

يَا حَيُّ، يَا قَيُّومُ، بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ

''اے حی، اے قیوم! میں تیری رحمت سے مدد چاہتا ہوں''

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1876- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو ثَابِتٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ، حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا كَرَبَنِي أَمْرٌ

اِلَّا تَمَثَّلَ لِیْ جِبْرَائِیلُ عَلَيْهِ السَّلامُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، قُلْ: تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِیْ لا يَمُوتُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ شَرِيكٌ فِی الْمُلْكِ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھے جب بھی کوئی پریشانی آتی ہے تو جبریل امین علیہ السلام میرے سامنے انسانی شکل میں آکرفرماتے ہیں: اے محمد پڑھئے

تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِیْ لا يَمُوتُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ شَرِيكٌ فِی الْمُلْكِ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا

"میں نے اس زندہ پر توکل کیا ہے جس کو موت نہیں ہے اور سب خوبیاں اس اللہ کو ہیں جس نے اپنے لئے بچہ اختیار نہ فرمایا اور بادشاہی میں اس کا کوئی شریک نہیں اور کمزوری سے اس کا کوئی حمایتی نہیں اور اس کی بڑائی بولنے کو تکبیر کہو (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا

1877- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِیُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِیُّ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ الْجُهَنِیُّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَصَابَ مُسْلِمًا قَطُّ هَمٌّ وَلا حَزَنٌ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ، نَاصِيَتِیْ فِیْ يَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِیْ قَضَاؤُكَ، اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ، اَوْ اَنْزَلْتَهُ فِیْ كِتَابِكَ، اَوْ عَلَّمْتَهُ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ، اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِیْ، وَجِلاءَ حُزْنِیْ، وَذَهَابَ هَمِّیْ، اِلَّا اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّهُ، وَاَبْدَلَهُ مَكَانَ حُزْنِهٖ فَرَحًا، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلا نَتَعَلَّمُ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ؟ قَالَ: بَلٰى يَنْبَغِی لِمَنْ سَمِعَهُنَّ اَنْ يَّتَعَلَّمَهُنَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ اِنْ سَلِمَ مِنْ اِرْسَالِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ فَاِنَّهُ مُخْتَلَفٌ فِیْ سَمَاعِهٖ عَنْ اَبِيْهِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کسی مسلمان کو کوئی تکلیف اور پریشانی

حدیث: 1877

اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 3712 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 972 اخرجه ابويعلى الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 5797 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 10532 اخرجه ابن ابی اسامه فی "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبويه' مدينه منوره 1413ھ/1992ء' رقم الحديث: 1057

آئے تو وہ یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ، نَاصِيَتِیْ فِیْ يَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِیْ قَضَاؤُكَ، اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ، اَوْ اَنْزَلْتَهُ فِیْ كِتَابِكَ، اَوْ عَلَّمْتَهُ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ، اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِیْ، وَجِلاءَ حُزْنِیْ، وَذَهَابَ هَمِّیْ

''اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور تیری بندی کا بچہ ہوں، میری باگ ڈور تیرے ہاتھ میں ہے، میرے بارے میں تیرا حکم گزر چکا ہے اور میرے بارے میں تیرا فیصلہ عدل پر مبنی ہے۔ میں تجھ سے ہر اس نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جو تیرا ہے (خواہ) تو نے وہ خود نام بتایا ہے۔ یا اپنی کسی کتاب میں نازل کیا ہے یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو وہ سکھایا ہے یا اپنے پاس اپنے علم غیب میں ہی اس کو رکھا ہوا ہے۔ یہ کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار بنا دے، میرے غم کا آسرا بنا دے اور میرے غم غلط ہونے کا ذریعہ بنا دے''

اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی اور تکلیف کو ختم فرما دیتا ہے اور اس کی پریشانی کو خوشی اور فرحت میں تبدیل فرما دیتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم یہ کلمات سیکھ لیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ جو ان کلمات کو سنے اس کو چاہئے کہ انہیں یاد کر لے۔

❖❖ اگر اس حدیث کی سند عبدالرحمٰن بن عبداللہ کی ان کے والد سے ارسال سے محفوظ ہے تو یہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ''حدیث صحیح'' ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ عبدالرحمٰن کے ان کے والد سے سماع میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

1878- اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيلِ الْاَصْبَهَانِیُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ يُوْسُفَ الْقَزْوِينِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ قَيْسٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ، وَبَارِكْ لِیْ فِيْهِ، وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِیْ بِخَيْرٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ، وَبَارِكْ لِیْ فِيْهِ، وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِیْ بِخَيْرٍ

''اے اللہ! جو کچھ تو مجھے عطا کرے، مجھے اس پر قناعت عطا فرما اور میرے لیے اس میں برکت عطا فرما۔ اور جو مجھ سے غائب ہے اس کو بھی بھلائی عطا فرما''

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1879- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ،

حدیث: **1878**

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2728

اخرجه ابو عبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه بيروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحديث: 881

اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوْسٰى حَدَّثَهُ، عَنْ مَّكْحُولٍ، اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: فَسَمِعْتُهُ يَذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ، وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ، وَارْزُقْنِيْ عِلْمًا تَنْفَعُنِيْ بِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ، وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ، وَارْزُقْنِيْ عِلْمًا تَنْفَعُنِيْ بِهِ

''اے اللہ! تو مجھے اس چیز سے نفع دے جو تو نے مجھے سکھائی اور مجھے وہ سکھا جو مجھے فائدہ دے اور مجھے ایسا علم عطا فرما جو مجھے نفع دے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1880- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ، فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّنْصَرِفَ، قَالَ: مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ: قُلِ: اللّٰهُمَّ قِنِيْ شَرَّ نَفْسِيْ، وَاعْزِمْ لِيْ عَلٰى اَرْشَدِ اَمْرِيْ فَقَالَهَا، ثُمَّ انْصَرَفَ، وَلَمْ يُسْلِمْ ثُمَّ اَسْلَمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَمَا اَقُوْلُ الْاٰنَ وَقَدْ اَسْلَمْتُ؟ قَالَ: قُلْ: اللّٰهُمَّ قِنِيْ شَرَّ نَفْسِيْ، وَاعْزِمْ لِيْ عَلٰى اَرْشَدِ اَمْرِيْ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا اَخْطَاْتُ وَمَا عَمَدْتُ، وَمَا عَلِمْتُ وَمَا جَهِلْتُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اسلام لانے سے قبل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ

حدیث: 1879

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3599 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:251 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 7808 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 1748 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 1419 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودي عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 29393

حدیث: 1880

اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 899 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 599 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 476

میں حاضر ہوئے، جب وہ لوٹنے لگے تو پوچھا: میں کیا کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کہو: اے اللہ! مجھے میرے نفس کے شر سے بچا اور مجھے میرے نیک ارادے میں کامیاب فرما" انہوں نے یہ کہا اور پلٹ گئے اور اسلام قبول نہ کیا۔ پھر بعد میں جب وہ اسلام لائے تو عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ اب جبکہ میں مسلمان ہو چکا ہوں، کیا دعا مانگوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں دعا مانگا کرو:

اللّٰهُمَّ قِنِیْ شَرَّ نَفْسِی، وَاعْزِمْ لِیْ عَلٰی اَرْشَدِ اَمْرِی، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا اَخْطَأْتُ وَمَا عَمَدْتُّ، وَمَا عَلِمْتُ وَمَا جَهِلْتُ

"اے اللہ! مجھے میرے نفس کے شر سے بچا" اور مجھے ہدایت کے راستے پر ثابت قدم فرما" اے اللہ! میرے ظاہر اور باطن سب گناہوں کو معاف فرما اور جو میں نے خطائیں کیں یا قصداً غلطیاں کیں اور جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو نہیں جانتا (سب گناہ معاف فرما)۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1881- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْمُغِيرَةِ، اَوِ الْمُغِيرَةَ اَبَا الْوَلِيْدِ يُحَدِّثُ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ رَجُلٌ ذَرِبُ اللِّسَانِ، وَاِنَّ عَامَّةَ ذٰلِكَ عَلٰی اَهْلِی، فَقَالَ: فَاَيْنَ اَنْتَ مِنَ الاسْتِغْفَارِ؟ اِنِّی لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِی الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اَوِ اللَّيْلَةِ، اَوْ فِی الْيَوْمِ مِئَةَ مَرَّةٍ، قَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا عُبَيْدٌ اَبُو الْمُغِيرَةِ بِلا شَكٍّ، وَقَدْ اَتٰی شُعْبَةُ بِالْاِسْنَادِ وَالْمَتْنِ بِالشَّكِّ، وَحَفِظَهُ سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ فَاِنِّیْ بِهٖ بِلا شَكٍّ فِی الْاِسْنَادِ وَالْمَتْنِ

❖❖ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں بہت تیز زبان شخص ہوں اور یہ عادت میرے پورے گھر میں پائی جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو استغفار کیوں نہیں کرتا؟ میں اللہ تعالیٰ سے دن رات میں ۱۰۰ مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

❖ امام حاکم فرماتے ہیں: اس عبید ابوالمغیرہ کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے جبکہ شعبہ نے اس سند اور متن کو شک کے ساتھ پیش کیا ہے جبکہ سفیان بن سعید نے اس کو محفوظ رکھا ہے اور مجھے اس سند اور متن میں کوئی شک نہیں ہے۔ (سفیان بن سعید کا روایت کردہ متن اور سند درج ذیل ہے)

1882- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلامٍ، حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

حدیث: 1881

اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دار الحرمین' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحديث: 3173 ذكره ابوبكر البيهقی فی "شعب الايمان" طبع دار الكتب العلميه' بيروت' الطبعة الاولیٰ' 1410ھ' رقم الحديث: 643 اخرجه ابو عبد الرحمن النسائی فی "سننه الكبریٰ" طبع دار الكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 10282

الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عُبَيْدٍ اَبِي الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ ذَرِبَ اللِّسَانِ عَلٰى اَهْلِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَدْ خَشِيتُ اَنْ يُّدْخِلَنِي لِسَانِي النَّارَ، قَالَ: فَاَيْنَ اَنْتَ مِنَ الاسْتِغْفَارِ؟ اِنِّي لاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِئَةَ مَرَّةٍ، قَالَ اَبُو اِسْحَاقَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لاَبِي بُرْدَةَ، فَقَالَ: وَاَتُوبُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا، اِنَّمَا اَخْرَجَ مُسْلِمٌ حَدِيثَ اَبِي بُرْدَةَ، عَنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِي، وَاِنِّي لاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِئَةَ مَرَّةٍ، وَكَذٰلِكَ حَدِيثُ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: وہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے گھر والوں کے سلسلے میں بہت تیز زبان تھا میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: مجھے اس بات سے ڈر لگتا ہے کہ میری زبان مجھے جہنم میں لے جائے گی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، تم استغفار کیوں نہیں کرتے ہو؟ میں تو اللہ تعالیٰ سے ایک دن میں ۱۰۰ مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ ابواسحاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس بات کا ذکر ابو بردہ سے کیا تو انہوں نے کہا (کہ استغفار کے ساتھ) توبہ کا بھی ذکر ہے۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری علیہ الرحمہ اور امام مسلم علیہ الرحمہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا جبکہ امام مسلم علیہ الرحمہ نے ابو بردہ کی سند کے ہمراہ اغر مزنی کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حوالے سے یہ روایت کی ہے (کہ آپ نے فرمایا) میرے دل پر خواہشات غلبہ کرتی ہیں اور میں ایک دن میں ۱۰۰ مرتبہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں اور اسی طرح نافع کی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کردہ حدیث میں یہ ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استغفار گنا کرتے تھے۔

1883- اَخْبَرَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اَبُو قِلابَةَ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا

حدیث: 1882

اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3817 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 23388 اخرجه ابومحمد الدارمى فى "سننه" طبع دارالكتاب العربى بيروت لبنان 1407ه 1987ء رقم الحديث: 2723 اخرجه ابوداؤد الطيالسى فى "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 427 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ه رقم الحديث: 3173 اخرجه ابوبكر الكوفى فى "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودى عرب (طبع اول) 1409ه رقم الحديث: 29441 ذكره ابوبكر البيهقى فى "شعب الايمان" طبع دارالكتب العلميه بيروت الطبعة الاولى 1410ه رقم الحديث: 6493 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 10282

حدیث: 1883

اخرجه ابوداؤد الطيالسى فى "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 152 اخرجه ابومحمد الدارمى فى "سننه" طبع دارالكتاب العربى بيروت لبنان 1407ه 1987ء رقم الحديث: 1486

اَسْرَرْتُ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ استغفار پڑھتے سنا ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ

''اے اللہ! میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں، اپنے اگلے پچھلے اور ظاہر و باطن اعمال سے، تو ہی مقدم ہے اور تو ہی موخر ہے اور تو ہر چاہت پر قادر ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1884۔ اَنْبَاَنَا بَکْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّیْرَفِیُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ النَّرْسِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِیلُ، عَنْ اَبِیْ سِنَانٍ، عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِیمَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ، وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ ثَلَاثًا، غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ، وَاِنْ کَانَ فَارًّا مِّنَ الزَّحْفِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تین مرتبہ یہ دعا مانگ لے، اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں، اگرچہ وہ جنگ سے بھاگنے والا کیوں نہ ہو (وہ دعا یہ ہے)

''اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِیمَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ، وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ ثَلَاثًا''

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1885۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ، حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الْوَاسِطِیُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَامٍ الْاَسْوَدُ، حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلْمٰی رَاعِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَلَقِیْتُهٗ فِیْ مَسْجِدِ الْکُوْفَةِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: بَخٍ بَخٍ بِخَمْسٍ مَا اَثْقَلَهُنَّ فِی الْمِیزَانِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَکْبَرُ، وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ یُتَوَفّٰی لِلْمُسْلِمِ فَیَحْتَسِبُهٗ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ ابوسلام اسود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے، حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے کوفہ کی مسجد کے دروازے کے پاس مجھے یہ حدیث سنائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت خوشی کے عالم میں ارشاد فرمایا: ان پانچ کلمات پر خوش ہو جاؤ کہ میزان پر ان سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں ہے (وہ ۵ کلمات یہ ہیں)

''سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

اور کسی مسلمان کا نیک بچہ فوت ہو جائے تو وہ اس (کی بخشش) کے لئے کافی ہے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1886- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ، عنهما قَالا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَى الْكَلامَ مِنْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدِ لِلّٰهِ، وَلا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عِشْرِينَ حَسَنَةً، وَحَطَّ عَنْهُ عِشْرِينَ سَيِّئَةً، وَاِذَا قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ فَمِثْلُ ذٰلِكَ، وَاِذَا قَالَ: لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمِثْلُ ذٰلِكَ، وَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهٖ كُتِبَتْ لَهُ ثَلاثُوْنَ حَسَنَةً وَحُطَّ عَنْهُ ثَلاثُوْنَ سَيِّئَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ کلام منتخب فرمایا ہے۔

''سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدِ لِلّٰهِ، وَلا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

بندہ جب سبحان اللہ کہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ۲۰ نیکیاں لکھتا ہے اور ۲۰ گناہ مٹاتا ہے اور جب اللہ اکبر کہتا ہے تو بھی اسی طرح (اس کے لیے ۲۰ نیکیاں لکھتا ہے اور ۲۰ گناہ مٹاتا ہے) اور جب لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے تو بھی اسی طرح (۲۰ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ۲۰ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں) اور جب بندہ الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے اپنے دل سے، تو اس کے لیے ۳۰ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے تیس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1887- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ سَوْدَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ يَغْرِسُ غَرْسًا، فَقَالَ: مَا تَصْنَعُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: اَغْرِسُ غَرْسًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلا اَدُلُّكَ عَلٰى غَرْسٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْهُ؟ قُلْتُ: مَا هُوَ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ يُغْرَسُ لَكَ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ شَجَرَةٌ

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ وہ درخت لگا رہے تھے کہ ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! تم کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: میں درخت لگا رہا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث: 1887

اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3807

نے فرمایا: کیا میں اس سے بہتر شجرکاری کے بارے میں تمہیں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ (ہر تسبیح کے بدلے تیرے لیے ایک درخت لگا دیا جائے گا)

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث اس کی شاہد بھی موجود ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

1888- اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ

❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ''سبحان الله العظيم'' کہا، اس کے لیے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

1889- حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، وَاَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِي السَّمْحِ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اسْتَكْثِرُوْا مِنَ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ، قِيْلَ: وَمَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْمِلَّةُ، قِيْلَ: وَمَا هِيَ؟ قَالَ: التَّكْبِيْرُ وَالتَّهْلِيْلُ، وَالتَّسْبِيْحُ، وَالتَّحْمِيْدُ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ هٰذَا اَصَحُّ اِسْنَادِ الْمِصْرِيِّيْنَ، فَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: باقيات الصالحات زیادہ سے زیادہ جمع کرو۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ (باقيات الصالحات) کیا ہوتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ملت۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: ملت کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تکبیر، تہلیل، تسبیح، تحمید اور ''لا حول و لا قوة الا بالله''۔

❖ یہ مصریوں کی سب سے زیادہ صحیح السند ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل کیا۔

1890- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الرِّجَالِ، حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَبَّرَ وَاحِدَةً كُتِبَ لَهُ عِشْرُوْنَ وَمُحِيَتْ عَنْهُ عِشْرُوْنَ، وَمَنْ سَبَّحَ وَاحِدَةً كُتِبَتْ لَهُ عِشْرُوْنَ وَمُحِيَتْ عَنْهُ عِشْرُوْنَ، وَمَنْ حَمِدَ وَاحِدَةً كُتِبَتْ لَهُ ثَلاثُوْنَ وَمُحِيَتْ عَنْهُ

حديث: 1889

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 11731 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 840 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 1384

ثَلَاثُوْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایک مرتبہ تکبیر کہی، اس کے لئے ۲۰ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور ۲۰ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ اور جو ایک مرتبہ سبحان اللہ کہے، اس کے لئے ۲۰ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ۲۰ گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔ اور جو ایک مرتبہ الحمد لله کہے اس کے لئے ۳۰ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ۳۰ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1891- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِلَا مَا خَلَقَ اللّٰهُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالاَرْضِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصَى كِتَابُهُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِثْلَهُنَّ، قَالَ: فَاَعْظَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یوں کہے "تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہی ہیں، اللہ کی مخلوق کی تعداد کے برابر۔ اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اللہ کی مخلوقات بھر اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں زمین و آسمان کی تعداد کے برابر اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اس تعداد کے برابر جو اس نے اپنی کتاب میں شمار کی ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں ہر چیز کی تعداد کے برابر اور اسی طرح سبحان اللہ بھی پڑھے ابوامامہ فرماتے ہیں: اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت عظیم جانا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1892- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَنْبَاَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مُرْنِيْ بِكَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ اِذَا اَصْبَحْتُ، وَاِذَا اَمْسَيْتُ فَقَالَ: قُلِ: اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالاَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيكَهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ، وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ فَقَالَ: قُلْهَا اِذَا اَصْبَحْتَ، وَاِذَا اَمْسَيْتَ، وَاِذَا

حدیث: **1891**

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 22918 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 7987

اَخَذْتَ مَضْجَعَكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: مجھے کچھ ایسے کلمات بتادیجئے جو میں صبح شام پڑھا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح شام اور لیٹتے وقت یہ پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيكَهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ

''اے اللہ! زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے! اے غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے! ہر شے کے رب اور مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں اپنے نفس کے شر اور شیطان کے شر اور شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1893- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عِصْمَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُوْرٍ، حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ اُمِّ هَانِءٍ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا نَبِیَّ اللّٰهِ، اِنِّیْ امْرَاَةٌ قَدْ كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ فَدُلَّنِیْ عَلٰى عَمَلٍ، قَالَ: كَبِّرِی اللّٰهَ مِئَةَ مَرَّةٍ، وَاحْمَدِی اللّٰهَ مِئَةَ مَرَّةٍ، وَسَبِّحِی اللّٰهَ مِئَةَ مَرَّةٍ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْ مِئَةِ بَدَنَةٍ مُتَقَبَّلَةٍ، وَخَيْرٌ مِّنْ مِئَةِ فَرَسٍ مُسْرَجٍ مُلْجَمٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَخَيْرٌ مِّنْ مِئَةِ رَقَبَةٍ مُتَقَبَّلَةٍ، وَقَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا يَتْرُكُ ذَنْبًا، وَلَا يُشْبِهُهَا عَمَلٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَزَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُوْرٍ لَّمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت اُمّ ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: میں بوڑھی اور ضعیف خاتون ہوں، مجھے کوئی (اچھا

حدیث: 1892

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 5067 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3392 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 2689 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 51 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 962 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 7691 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 77

حدیث: 1893

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3810 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 26956 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 10680 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث:1008

سا) عمل بتادیجئے۔آپ ﷺ نے فرمایا:۱۰۰مرتبہ الله اکبر پڑھا کرواور۱۰۰مرتبہ الحمدلله پڑھا کرواور۱۰۰مرتبہ سبحان الله پڑھا کرو کہ یہ تیرے لئے ۱۰۰مقبول قربانیوں اور جہاد کے لئے تیار کیے گئے ۱۰۰گھوڑوں سے اور۱۰۰غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے اور ''لا اله الا الله'' تو کوئی گناہ رہنے ہی نہیں دیتا اور نہ ہی کوئی دوسرا عمل اس کے برابر ہے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔اور زکریا بن منظور کی روایات شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے نقل نہیں کیں۔

1894- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا زِيَادُ بْنُ الْخَلِيْلِ التُّسْتَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَامِعٍ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا السَّكَنُ بْنُ اَبِى السَّكَنِ الْبُرْجُمِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِىْ هِشَامٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ نِعْمَةً فَعَلِمَ اَنَّهَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ شُكْرَهَا قَبْلَ اَنْ يَّحْمَدَهُ عَلَيْهَا، وَمَا اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَنَدِمَ عَلَيْهِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ مَغْفِرَةً قَبْلَ اَنْ يَّسْتَغْفِرَهُ، وَمَا اشْتَرٰى عَبْدٌ ثَوْبًا بِدِيْنَارٍ، اَوْ نِصْفِ دِيْنَارٍ، فَلَبِسَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلَيْهِ اِلَّا لَمْ يَبْلُغْ رُكْبَتَيْهِ حَتّٰى يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا اَعْلَمُ فِىْ اِسْنَادِهٖ اَحَدًا ذُكِرَ بِجَرْحٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ امّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو کوئی نعمت عطا فرمائے اور وہ یہ یقین رکھتا ہو کہ یہ نعمت اللہ کی طرف سے ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں یہ لکھ دیتا ہے کہ اس نے اس نعمت کا شکر ادا کر دیا ہے، حالانکہ ابھی اس نے اس نعمت کا زبان سے شکر ادا نہیں کیا ہوتا اور کوئی بندہ گناہ کرے اور اس پر نادم ہو جائے تو اس کے استغفار کرنے سے پہلے ہی (صرف ندامت کی بناء پر) اس کی مغفرت فرما دیتا ہے اور جو شخص ایک دینار یا آدھے دینار کا کپڑا خریدے پھر اس کو پہنے اور اس پر اللہ کا شکر ادا کرے تو مکمل لباس پہننے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

❖❖ اس حدیث کی سند میں کسی راوی کے متعلق مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ جرح کا ذکر کیا گیا ہو لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

1895- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ نَصْرٍ الدَّارَبَرْدِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْقَاضِىْ،

حدیث 1895

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 5008 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3388 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3869 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 446 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 852 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 9843 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث: 79 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلامیه بیروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحدیث: 660 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 54

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِی صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ، وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ: بِاسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ، وَلَا فِی السَّمَاءِ، وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرُّهُ شَیْءٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسا نہیں ہوسکتا کہ کوئی بندہ ہر صبح اور ہر شام تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھے اور اس کو کوئی چیز نقصان پہنچادے (وہ دعا یہ ہے)

''بِاسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ، وَلَا فِی السَّمَاءِ، وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اس اللہ کے نام سے شروع جس کے نام کے ساتھ زمین اور آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے جاننے والا ہے۔

✤✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1896- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِی، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عِيْسٰی بْنُ يُوْنُسَ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ: اللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّی لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَعَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ مَا صَنَعْتُ، وَاَبُوْءُ بِذَنْبِی، فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ، اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ دعا مانگے اور اسی دن یا رات میں فوت ہو جائے تو جنتی ہے (وہ دعا یہ ہے)

اللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّی لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَعَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ مَا صَنَعْتُ، وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ، فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ، اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

''اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے

حدیث: 1896

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3872 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 2053 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 1035 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 9848 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 29439

عہدو پیمان پر اس وقت تک کار بند ہوں جب تک میرے اندر استطاعت ہے، میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیرے ہر عمل سے اور میں اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں، تو میرے گناہ معاف فرما کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں ہے''۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1897- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفِ بْنِ سُفْيَانَ الطَّائِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيرَةِ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا الْاَحْوَصُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ عُمَيْرٍ، وَحَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدَعُ رَجُلٌ مِّنْكُمْ اَنْ يَّعْمَلَ اَلْفَ حَسَنَةٍ حَتّٰى يُصْبِحَ يَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِئَةَ مَرَّةٍ، فَاِنَّهَا اَلْفُ حَسَنَةٍ، وَاَنَّهٗ لَمْ يَعْمَلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فِيْ يَوْمِهٖ مِنَ الذُّنُوبِ، وَيَكُوْنُ مَا عَمِلَ مِنْ خَيْرٍ سِوٰى ذٰلِكَ وَافِرًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص ۱۰۰۰ نیکیاں کرنا نہ چھوڑے جب صبح ہو تو وہ ایک سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھے کہ اس کے لئے یہ ایک ہزار نیکیوں کا درجہ رکھتی ہے۔ اور اس دن وہ کوئی گناہ ایسا نہیں کر پائے گا جو اس کے برابر ہو اور دیگر جتنی نیکیاں کرے گا اس کا ثواب اس کے علاوہ ہے۔

❖❖ ❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1898- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ الْاَيْلِيِّ، حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَيْلِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ اَبُوْ بَكْرٍ، فَقَالَ: هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُعَاءً عَلَّمَنِيهِ؟ قُلْتُ: مَا هُوَ؟ قَالَ: كَانَ عِيسٰى بْنُ مَرْيَمَ يُعَلِّمُهُ اَصْحَابَهُ قَالَ: لَوْ كَانَ عَلٰى اَحَدِكُمْ جَبَلُ ذَهَبٍ دَيْنًا، فَدَعَا اللّٰهَ بِذَلِكَ لَقَضَاهُ اللّٰهُ عَنْهُ: اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ، كَاشِفَ الْغَمِّ، مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ، رَحْمَانَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا، اَنْتَ تَرْحَمُنِيْ، فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَكَانَتْ عَلَيَّ بَقِيَّةٌ مِّنَ الدَّيْنِ، وَكُنْتُ لِلدَّيْنِ كَارِهًا، فَكُنْتُ اَدْعُو بِذَلِكَ، فَاَتَانِي اللّٰهُ بِفَائِدَةٍ فَقَضَاهُ اللّٰهُ عَنِّي، قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ لِاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ عَلَيَّ دِيْنَارٌ وَثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ فَكَانَتْ تَدْخُلُ عَلَيَّ فَاَسْتَحْيِيْ اَنْ اَنْظُرَ فِيْ وَجْهِهَا لِاَنِّيْ لَا اَجِدُ مَا اَقْضِيهَا، فَكُنْتُ اَدْعُو بِذَلِكَ فَمَا لَبِثْتُ اِلَّا يَسِيرًا حَتّٰى رَزَقَنِي اللّٰهُ رِزْقًا مَّا هُوَ بِصَدَقَةٍ تُصُدِّقَ بِهَا عَلَيَّ، وَلَا مِيرَاثٌ وَرِثْتُهُ فَقَضَاهُ اللّٰهُ عَنِّي، وَقَسَمْتُ فِيْ اَهْلِيْ قَسْمًا حَسَنًا، وَحَلَّيْتُ ابْنَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِثَلَاثِ اَوَاقٍ وَّرِقٍ وَّفَضَلَ لَنَا فَضْلٌ حَسَنٌ قَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ النُّمَيْرِيِّ، وَ

حدیث: 1897

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 21789

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَيْرَ اَنَّهُمَا لَمْ يَحْتَجَّا بِالْحُكْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَيْلِيِّ

✧✧ حضرت اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میرے پاس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک دعا سکھائی ہے۔ کیا تو نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی وہ سنی ہے؟ (ام المومنین فرماتی ہیں) میں نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ وہ دعا ہے جو عیسیٰ علیہ السلام اپنے اصحاب کو سکھایا کرتے تھے۔ وہ فرماتے تھے اگر تمہارے اوپر پہاڑ کے برابر سونا قرضہ ہوگا اور تم یہ دعا اللہ سے مانگو گے تو اللہ تعالیٰ اس کا قرضہ ادا فرمادے گا۔ (وہ دعا یہ ہے)۔

اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ، كَاشِفَ الْغَمِّ، مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ، رَحْمَانَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا، اَنْتَ تَرْحَمُنِي، فَارْحَمْنِي بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ

''اے اللہ! مشکل آسان فرمانے والے اور غم ختم فرمانے والے! اے بے بسوں کی دعائیں قبول کرنے والے، دنیا اور آخرت رحمٰن ورحیم! تو ہی مجھ پر رحم فرما، تو مجھے ایسی رحمت عطا کر جو مجھے تیرے سوا ہر کسی سے بے نیاز کردے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے ذمہ کافی قرضہ تھا اور میں قرضہ کو ناپسند کرتا تھا تو میں یہ دعا مانگا کرتا تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا فائدہ دیا کہ اللہ تعالیٰ نے میرا قرضہ ادا کرادیا۔ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے میرے ذمہ ایک دینار اور تین درہم تھے، وہ جب بھی میرے پاس آتی تو میں شرمندگی کی وجہ سے اس کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھ سکتی تھی کیونکہ میرے پاس اس کا قرضہ ادا کرنے کے لئے کچھ نہیں تھا۔ چنانچہ میں نے یہ دعا مانگنا شروع کردی تو زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا رزق عطا فرمایا کہ میرا قرضہ بھی ادا ہوگیا، میں نے اپنے گھر والوں میں اسے تقسیم بھی کیا اور عبدالرحمٰن کی بیٹی کے لیے تین اوقیہ چاندی کا زیور بھی بنایا اور یہ سارا کچھ نہ تو کسی کا دیا ہوا صدقہ تھا اور نہ ہی کوئی وراثت کا حصہ تھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر اپنا خاص فضل فرمایا۔

✣✣ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما غیر کی روایات نقل کی ہیں اور یہ حدیث صحیح ہے سوائے اس کے کہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے حکم بن عبداللہ الایلی کی روایات نقل نہیں کیں۔

1899- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنَّى الْعَنْبَرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ الْبَجَلِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ الْعَيْشِيُّ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّمَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلْمَانَ الْاَغَرُّ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ يَتَكَلَّمُ بِهِ ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّهُ مَكْتُوبٌ عَلَيْهِ، فَاِذَا اَخْطَاَ خَطِيئَةً فَاَحَبَّ اَنْ يَتُوبَ اِلَى اللّٰهِ فَلْيَاْتِ رَفِيعَهُ فَلْيَمُدَّ يَدَيْهِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَتُوبُ اِلَيْكَ مِنْهَا لَا اَرْجِعُ اِلَيْهَا اَبَدًا، فَاِنَّهُ يُغْفَرُ لَهُ مَا لَمْ يَرْجِعْ فِي عَمَلِهِ ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث: 1899

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 20351

✧✧ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان جو کچھ بھی بولتا ہے وہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے چنانچہ اگر انسان کوئی خطا کر بیٹھے تو پھر وہ اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرنا چاہے تو اس کو چاہئے کہ کوئی ایسا عمل کرے جو اس خطا کا ازالہ کر دے پھر اللہ کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلا کر یوں کہے: اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں اس خطا سے توبہ کرتا ہوں اور (میں وعدہ کرتا ہوں) کہ دوبارہ کبھی بھی یہ خطا نہیں دہراؤں گا" تو اس کو معاف کر دیا جاتا ہے جب تک کہ وہ اس عمل کو دوبارہ نہ دھرائے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1900۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَنْبَاَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ الْغَسَّانِيِّ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ وَاَمَرَهُ اَنْ يَّتَعَاهَدَ اَهْلَهُ فِيْ كُلِّ صَبَاحٍ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ وَمِنْكَ وَاِلَيْكَ، اللّٰهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ، اَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلِفٍ، اَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ فَمَشِيْئَتُكَ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ كُلِّهِ، مَا شِئْتَ كَانَ، وَمَا لَمْ تَشَاْ لَا يَكُوْنُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اللّٰهُمَّ مَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلَاةٍ فَعَلٰى مَنْ صَلَّيْتَ، وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَّعْنٍ فَعَلٰى مَنْ لَّعَنْتَ، اَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا، وَاَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ، اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ، وَشَوْقًا اِلٰى لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ، اَوْ اَعْتَدِيَ، اَوْ يُعْتَدٰى عَلَيَّ اَوْ اَكْسِبَ خَطِيْئَةً، اَوْ ذَنْبًا لَا تَغْفِرُ، اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، فَاِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا، وَاُشْهِدُكَ، وَكَفٰى بِكَ شَهِيْدًا اَنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، لَكَ الْمُلْكُ، وَلَكَ الْحَمْدُ، وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، وَاَشْهَدُ اَنَّ وَعْدَكَ حَقٌّ وَلِقَاءَكَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ اٰتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا، وَاَنَّكَ تَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ، وَاَنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ، تَكِلْنِيْ اِلٰى ضَعْفٍ وَّعَوْرَةٍ وَّذَنْبٍ وَّخَطِيْئَةٍ، وَاِنِّيْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ، فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ كُلَّهَا، اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ دعا سکھائی ہے اور یہ حکم دیا ہے کہ اپنے گھر والوں کو ہر صبح یہ دعا مانگنے کی عادت ڈالے (وہ دعا یہ ہے) "میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، نیک بختی تیری طرف سے ہے اور بھلائی تیری طرف سے اور تیرے ہاتھ میں ہے اور تیری طرف ہے، اے اللہ! میں کوئی گفتگو کروں یا قسم کھاؤں یا کوئی نذر مانوں تو تیری مشیئت ان تمام امور میں میرے پیش نظر ہے۔ جو تو چاہے گا وہی ہوگا اور جو تو نہیں چاہے گا وہ نہیں ہوگا۔ اور ہر طرح کی

حدیث: 1900

اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث:4932

طاقت اور قوت تیرے ہی پاس ہے، بے شک تو ہر چاہت پر قادر ہے، اے اللہ! میں جو بھی نماز پڑھوں تو وہ تیری خواہش کے مطابق ہو اور جس پر لعنت کروں وہ بھی تیری خواہش کے مطابق ہو، تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا مددگار ہے، تو مجھے حالتِ اسلام پر موت دے اور مجھے نیک لوگوں میں شامل رکھ، اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فیصلے کے بعد تیری رضا مانگتا ہوں اور موت کے بعد راحت کی زندگی چاہتا ہوں اور تیری زیارت کی لذت چاہتا ہوں اور تیری ملاقات کا شوق چاہتا ہوں، کسی نقصان اور گمراہ کن فتنے میں مبتلا ہوئے بغیر اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر کوئی ظلم کرے یا میں زیادتی کروں یا میرے ساتھ زیادتی کی جائے یا میں کوئی خطا یا گناہ کا عمل کروں جس کی مغفرت نہ ہو سکے، اے اللہ! اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے، اے غیب اور شہادت کے جاننے والے، اے ذوالجلال والاکرام! اس دنیا میں میرا عہد تیرے لیے ہے اور میں تیری گواہی دیتا ہوں اور تیری گواہی کافی ہے، میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو تنہا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، تیری ہی بادشاہی ہے اور تو ہی تعریفوں کا مستحق ہے اور تو ہر چاہت پر قادر ہے اور میں یہ گواہی بھی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ برحق ہے اور تیری ملاقات حق ہے اور قیامت آنے والی ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے اور تو قبر والوں کو زندہ کرے گا اور تو اگر مجھے میرے سہارے پر چھوڑے گا تو میں اپنی کمزوری اور عورت اور گناہ اور خطاؤں کے آسروں پر جاؤں گا، میں صرف تیری ہی رحمت پر بھروسہ رکھتا ہوں، اس لیے یا اللہ! میرے تمام گناہوں کو معاف فرما کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں اور میری توبہ قبول فرما، بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1901- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنْ كُمَيْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَمْشِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ حِيطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ: اِنَّ الْمُكْثِرِيْنَ هُمُ الْاَقَلُّوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ بِمَالِهِ هٰكَذَا وَكَذَا، وَاَوْمَاَ بِيَدِهِ عَنْ يَّمِيْنِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ، وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ثُمَّ قَالَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَنْزٍ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: تَقُوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَلْجَاَ، وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ تَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ، وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ: حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ، وَلَا يُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا، وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا

❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک باغ میں سیر کر رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: زیادہ مالدار لوگ حقیقت میں غریب ہیں، سوائے ان لوگوں کے جو اپنے مال کے ساتھ ایسے ایسے کرتے ہیں یہ کہتے ہوئے آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ دائیں

بائیں اشارہ کیا (اور فرمایا لیکن) ایسے لوگ بہت کم ہیں پھر فرمایا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کیا میں جنت کے ایک خزانے پر تیری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھا کرو

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَلْجَاَ، وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ

''اللہ کے سوا کوئی طاقت اور مجال نہیں ہے، اللہ کے سوا کوئی پناہ گاہ نہیں ہے''

پھر آپ نے فرمایا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کیا تم جانتے ہو؟ کہ اللہ تعالیٰ کا بندے پر کیا حق ہے؟ اور بندے کا اللہ پر کیا حق ہے؟ (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ بندے اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھرائیں اور بندوں کا اللہ پر حق یہ ہے کہ جو شرک نہ کرے وہ اس کو عذاب نہ دے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

1902- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ مُسْلِمٍ الْفَزَارِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي جُبَيْرُ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ، وَاَهْلِي وَمَالِي، اللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي، وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي، وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَاَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي يَعْنِي الْخَسْفَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور شام کے وقت یہ کلمات کبھی ترک نہیں فرمایا کرتے تھے (وہ کلمات یہ ہیں) اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین، دنیا، اپنے اہل اور مال میں عفو اور عافیت مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو چھپا اور میرے دل کو سکون عطا فرما۔ اے اللہ! میرے دائیں بائیں، آگے اور پیچھے اور اوپر سے میری حفاظت فرما اور میں تیری

حدیث: 1902

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 5074 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3871 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 4785 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 961 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 10401 اخرجه ابوعبدالله البخاري في "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه بيروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحديث: 1200 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 837 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودي عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 29278

عظمت کی پناہ مانگتا ہوں، دھنسنے سے۔

✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1903- اَخْبَرَنِى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِى بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِى اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى حُمَيْدٍ الْمَدَنِىُّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِى وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ اٰدَمَ اسْتِخَارَتُهُ اِلَى اللّٰهِ، وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کی نیک بختی یہ ہے کہ آدمی اللہ سے استخارہ کرے اور انسان کی یہ بدبختی ہے کہ اپنے اللہ سے استخارہ نہ کرے۔

✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1904- اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِى طَالِبٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنِى اَبُو هَانِءٍ التُّجِيبِىُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَلِىٍّ الْجَنْبِىَّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِىَّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ: رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حديث: 1903

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 2151 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 1444 اخرجه ابويعلى الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 701

حديث: 1904

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابورى فى "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 1884 اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1529 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 3131 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 11117 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 863 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 4339 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 18274 اخرجه ابومحمد الكسى فى "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 999

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے کہا: میں اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوں'' وہ جنتی ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1905- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَمْدَانَ الزَّاهِدُ، قَالاَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَقِيْلٍ هَاشِمَ بْنَ بِلاَلٍ يُّحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْ سَلَامٍ سَابِقِ بْنِ نَاجِيَةَ، قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا فِيْ مَسْجِدِ حِمْصٍ فَمَرَّ رَجُلٌ، فَقَالُوْا: هٰذَا خَدَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَضْتُ اِلَيْهِ فَسَاَلْتُهُ قُلْتُ، حَدِّثْنِيْ حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَتَدَاوَلْهُ الرِّجَالُ بَيْنَكُمْ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ: حِيْنَ يُمْسِيْ، وَحِيْنَ يُصْبِحُ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسلام سابق بن ناجیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم حمص کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص وہاں سے گزرا، لوگوں نے بتایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم ہے۔ میں جلدی سے اُٹھ کر اس کی طرف گیا اور اس سے کہا: آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُن رکھی ہو لیکن زیادہ لوگ اس سے واقف نہ ہوں، انہوں نے جواباً کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے، کوئی بھی بندہ صبح اور شام کے وقت یہ کہے ''میں اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوں تو اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ قیامت کے دن اس بندہ کو راضی کرے''۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1906- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دِيْزِيْلَ، حَدَّثَنَا اَبُو النَّصْرِ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّصْرِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَاِذَا اَمْسٰى مِئَةَ

حدیث: 1905

اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3870 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 18988 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ه/ 1991ء' رقم الحديث: 9832 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ه/1983ء' رقم الحديث: 921 اخرجه ابوبكر الكوفي ' في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودي عرب' (طبع اول) 1409ه' رقم الحديث: 26541

مَرَّةٍ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ غُفِرَتْ ذُنُوبُهُ، وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص صبح وشام سوسومرتبہ ''سبحان اللہ وبحمدہ'' پڑھے۔اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگر چہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1907- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، إِمْلَاءً وَقِرَاءَةً، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَزِلَّ، أَوْ أَضِلَّ، أَوْ أَظْلِمَ، أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ، أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَرُبَّمَا تَوَهَّمَ مُتَوَهِّمٌ أَنَّ الشَّعْبِيَّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أُمِّ سَلَمَةَ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ، فَإِنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ، وَأُمِّ سَلَمَةَ جَمِيعًا، ثُمَّ أَكْثَرَ الرِّوَايَةَ عَنْهُمَا جَمِيعًا

✧✧ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلا کرتے تھے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

بِسْمِ اللّٰهِ، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَزِلَّ، أَوْ أَضِلَّ، أَوْ أَظْلِمَ، أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ، أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ

''اللہ کے نام سے شروع، اے میرے رب! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں پھسل جاؤں یا میں گمراہ ہو جاؤں یا میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے یا میں کسی کو جاہل قرار دوں یا مجھے جاہل قرار دیا جائے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔اور بسا اوقات کسی کو یہ غلطی لگ جاتی ہے کہ شعبی نے اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے حدیث کا سماع نہیں کیا ہے۔یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ شعبی کی اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا دونوں سے ملاقات ہوئی ہے اور انہوں نے دونوں سے کثیر روایات نقل کی ہیں۔

1908- أَخْبَرَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَالِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْآدَمِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ مَنْصُورٍ الصَّائِغُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سُهَيْلٍ

حدیث: 1907

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 5094 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 5539 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ / 1991ء رقم الحديث: 7921 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث:726 اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه مكتبه المتنبي بيروت قاهره رقم الحديث: 303 اخرجه ابوعبدالله القضاعي في "مسنده" طبع موسسة الرسالة بيروت لبنان 1407ھ / 1986ء رقم الحديث: 1469

بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ يَقُوْلُ: بِسْمِ اللّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اَلتُّكْلَانُ عَلَى اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ گھر سے نکلتے تو یہ دعا مانگتے

بِسْمِ اللّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اَلتُّكْلَانُ عَلَى اللّٰهِ

''کوئی طاقت اور مجال اللہ کے سوا نہیں ہے اور اللہ ہی پر بھروسہ ہے''

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1909۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ خُزَيْمَةَ، يُحَدِّثُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرًا اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ادْعُ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يُعَافِيَنِیْ قَالَ: اِنْ شِئْتَ اَخَّرْتُ ذٰلِكَ، وَاِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ، قَالَ: فَادْعُهُ قَالَ: فَاَمَرَهُ اَنْ يَتَوَضَّاَ، فَيُحْسِنَ الْوُضُوْءَ، وَيُصَلِّیَ رَكْعَتَيْنِ، وَيَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ اَسْاَلُكَ، وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّكَ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ فَتَقْضِيهَا لِیْ، اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِیَّ وَشَفِّعْنِیْ فِيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک لاغر بیمار شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے عافیت عطا فرمائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اس کو مؤخر کر لو اور چاہو تو میں دعا کر دیتا ہوں۔ اس نے کہا: آپ دعا فرما دیں۔ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ اچھی طرح وضو کر کے 2 رکعتیں ادا کرے اور پھر یوں دعا مانگے:

اَللّٰهُمَّ اَسْاَلُكَ، وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّكَ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ

''اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف تیرے نبی، نبی رحمت، محمد ﷺ کے واسطے سے متوجہ ہوتا ہوں، یا محمد ﷺ میں آپ کے واسطے سے، آپ کے رب کی بارگاہ میں متوجہ ہوں، اپنی اس حاجت کے سلسلے میں۔ تو میری اس حاجت کو پورا کر دے۔ اے اللہ! ان کی شفارش میرے حق میں اور میری درخواست ان کے متعلق قبول فرما۔

حدیث: 1909

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ه/ 1991ء' رقم الحديث: 10495

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1910۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دَرَسْتَوَيْهِ الْفَارِسِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ طَلِيقِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَبِّ اَعِنِّي، وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِي، وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ، رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَّارًا لَّكَ، ذَكَّارًا لَّكَ، رَهَّابًا لَّكَ، مِطْوَاعًا لَّكَ، مُخْبِتًا اِلَيْكَ، اَوَّاهًا مُنِيبًا، تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاَجِبْ دَعْوَتِي، وَاهْدِ قَلْبِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي، وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں یہ بھی تھی:

رَبِّ اَعِنِّي، وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِي، وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ، رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَّارًا لَّكَ، ذَكَّارًا لَّكَ، رَهَّابًا لَّكَ، مِطْوَاعًا لَّكَ، مُخْبِتًا اِلَيْكَ، اَوَّاهًا مُنِيبًا، تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاَجِبْ دَعْوَتِي، وَاهْدِ قَلْبِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي، وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِي

''اے میرے رب! میرے ساتھ تعاون کر اور میرے خلاف کسی دوسرے کے ساتھ تعاون نہ کر اور میری مدد کر اور میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر اور میرے لیے تدبیر کر اور میرے خلاف کسی اور کے لئے تدبیر نہ کر اور مجھے ہدایت دے اور میرے لیے ہدایت آسان کر دے۔ اور اس شخص کے خلاف میری مدد کر جو میرے خلاف بغاوت کرے، اے میرے رب! مجھے اپنا شکر گزار بندہ بنا، اپنا ذاکر بنا، اپنے لیے الگ تھلگ رہنے والا بنا، اپنا عبادت گذار بنا، اپنی بارگاہ میں عاجزی کرنے والا بنا، آہ و زاری کرنے والا اور رجوع کرنے والا بنا، میری توبہ قبول فرما اور میری دعا کو قبول فرما، میرے دل کو ہدایت عطا فرما اور میری حجت کو ثابت فرما، میری زبان کو محفوظ رکھ، میرے دل سے کینہ کو ختم فرما۔

حدیث: **1910**

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1510 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 3551 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3830 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 1997 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 947 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 10443 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه بيروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحديث: 664 اخرجه ابومحمد الكسی فی "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 717 اخرجه ابوبكر الكوفی فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 29390

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1911۔ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ الْاَصْبَهَانِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَكَرِيَّا الْاَصْبَهَانِیُّ، حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ مُوْسٰی بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِیْ عُبَيْدٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَا سَاَلَ مُحَمَّدٌ رَبَّهُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ الْمَسْاَلَةِ، وَخَيْرَ الدُّعَاءِ، وَخَيْرَ النَّجَاحِ، وَخَيْرَ الْعَمَلِ، وَخَيْرَ الثَّوَابِ، وَخَيْرَ الْحَيَاةِ، وَخَيْرَ الْمَمَاتِ، وَثَبِّتْنِیْ وَثَقِّلْ مَوَازِيْنِیْ، وَحَقِّقْ اِيْمَانِیْ، وَارْفَعْ دَرَجَاتِیْ، وَتَقَبَّلْ صَلَاتِیْ، وَاغْفِرْ خَطِيْئَتِیْ، وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهُ، وَجَوَامِعَهُ، وَاَوَّلَهُ، وَظَاهِرَهُ وَبَاطِنَهُ، وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا اٰتِیْ، وَخَيْرَ مَا اَفْعَلُ، وَخَيْرَ مَا اَعْمَلُ، وَخَيْرَ مَا بَطَنَ، وَخَيْرَ مَا ظَهَرَ، وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِیْ، وَتَضَعَ وِزْرِیْ، وَتُصْلِحَ اَمْرِیْ، وَتُطَهِّرَ قَلْبِیْ، وَتُحَصِّنَ فَرْجِیْ، وَتُنَوِّرَ لِیْ قَلْبِیْ، وَتَغْفِرَ لِیْ ذَنْبِیْ، وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِیْ فِیْ نَفْسِیْ، وَفِیْ سَمْعِیْ، وَفِیْ بَصَرِیْ، وَفِیْ رُوْحِیْ، وَفِیْ خَلْقِیْ، وَفِیْ خُلُقِیْ، وَفِیْ اَهْلِیْ، وَفِیْ مَحْيَایَ، وَفِیْ مَمَاتِیْ، وَفِیْ عَمَلِیْ، فَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِیْ، وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖ حضرت اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فرماتی ہیں: محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے جو دعا مانگا کرتے تھے وہ یہ ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ الْمَسْاَلَةِ، وَخَيْرَ الدُّعَاءِ، وَخَيْرَ النَّجَاحِ، وَخَيْرَ الْعَمَلِ، وَخَيْرَ الثَّوَابِ، وَخَيْرَ الْحَيَاةِ، وَخَيْرَ الْمَمَاتِ، وَثَبِّتْنِیْ وَثَقِّلْ مَوَازِيْنِیْ، وَحَقِّقْ اِيْمَانِیْ، وَارْفَعْ دَرَجَاتِیْ، وَتَقَبَّلْ صَلَاتِیْ، وَاغْفِرْ خَطِيْئَتِیْ، وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهُ، وَجَوَامِعَهُ، وَاَوَّلَهُ، وَظَاهِرَهُ وَبَاطِنَهُ، وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا اٰتِیْ، وَخَيْرَ مَا اَفْعَلُ، وَخَيْرَ مَا اَعْمَلُ، وَخَيْرَ مَا بَطَنَ، وَخَيْرَ مَا ظَهَرَ، وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِیْ، وَتَضَعَ وِزْرِیْ، وَتُصْلِحَ اَمْرِیْ، وَتُطَهِّرَ قَلْبِیْ، وَتُحَصِّنَ فَرْجِیْ، وَتُنَوِّرَ لِیْ قَلْبِیْ، وَتَغْفِرَ لِیْ ذَنْبِیْ، وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِیْ فِیْ نَفْسِیْ، وَفِیْ سَمْعِیْ، وَفِیْ بَصَرِیْ، وَفِیْ رُوْحِیْ، وَفِیْ خَلْقِیْ، وَفِیْ خُلُقِیْ، وَفِیْ اَهْلِیْ، وَفِیْ مَحْيَایَ، وَفِیْ مَمَاتِیْ، وَفِیْ عَمَلِیْ، فَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِیْ، وَاَسْاَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ

''اے اللہ! میں تجھ سے اچھے سوال، اچھی دعا، اچھی کامیابی، اچھا ثواب، اچھے عمل، اچھی زندگی اور اچھی موت کا سوال کرتا ہوں اور مجھے ثابت قدم رکھ اور میرے میزان کو بھاری کر اور میرے ایمان کو پختہ کر، میرے درجات بلند فرما اور میری نماز کو قبول فرما،

میری خطائیں معاف کر اور میں تجھ سے جنت کے اعلیٰ درجہ کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے اپنے اعمال و افعال اور ظاہر و باطن کی بھلائی مانگتا ہوں اور جنت کے اعلیٰ درجے کی بھلائی مانگتا ہوں، یا اللہ قبول فرما اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرا ذکر اونچا کر دے اور میری شرمگاہ کی حفاظت فرما اور میرے دل کو منور کر دے اور میرے گناہ معاف فرما اور میں تجھ سے جنت کے اعلیٰ درجے کا سوال کرتا ہوں، یا اللہ! قبول فرما، اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے نفس میں، میری سماعت میں، میری بصارت میں، روح میں اور میری تخلیق میں، میرے اخلاق میں، میرے اہل و عیال میں، میری زندگی میں، میری وفات میں اور میرے عمل میں برکت عطا فرما، میری نیکیاں قبول فرما اور میں تجھ سے جنت کے اعلیٰ درجوں کا سوال کرتا ہوں، یا اللہ! قبول فرما۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1912- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ الْبَيْرُوتِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُوْرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اللَّجْلاجِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَايِشٍ الْحَضْرَمِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَذَكَرَ الرَّبَّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَقَالَ: قُلِ: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الطَّيِّبَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ، وَاَنْ تَتُوْبَ عَلَيَّ، وَتَغْفِرَ لِي، وَتَرْحَمَنِيْ، وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةً فِيْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَعَلِّمُوْهُنَّ، فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهُنَّ الْحَقُّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُهٗ

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن عایش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر کیا پھر یوں دعا مانگی

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الطَّيِّبَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ، وَاَنْ تَتُوْبَ عَلَيَّ، وَتَغْفِرَ لِي، وَتَرْحَمَنِيْ، وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةً فِيْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ

''اے اللہ! میں تجھ سے اچھائیوں کا سوال کرتا ہوں اور برائیاں چھوڑنے کی توفیق مانگتا ہوں اور مسکینوں سے محبت مانگتا ہوں اور یہ کہ تو میری توبہ قبول فرما، میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور جب تو کسی قوم کو آزمائش میں ڈالنا چاہے تو مجھے فتنہ میں مبتلا کئے بغیر وفات عطا فرما''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ دعا لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ اس ذات کی قسم! جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ برحق ہے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا ہی فرمان منقول ہے۔

1913- اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيْهُ بِبُخَارٰى، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيْبٍ الْحَافِظِ،

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ الْقُرَشِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَبْطَاَ عَنَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ حَتّٰى كَادَتْ اَنْ تُدْرِكَنَا الشَّمْسُ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى بِنَا فَخَفَّفَ فِي صَلَاتِهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: عَلٰى مَكَانِكُمْ اُخْبِرُكُمْ مَا اَبْطَاَنِي عَنْكُمُ الْيَوْمَ فِي هٰذِهِ الصَّلَاةِ، اِنِّي صَلَّيْتُ فِي لَيْلَتِي هٰذِهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ مَلَكَتْنِي عَيْنِي، فَنِمْتُ فَرَاَيْتُ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَاَلْهَمَنِي اَنْ قُلْتُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ الطَّيِّبَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ، وَاَنْ تَتُوبَ عَلَيَّ، وَتَغْفِرَ لِي، وَتَرْحَمَنِي، وَاِذَا اَرَدْتَّ فِي خَلْقِكَ فِتْنَةً فَنَجِّنِي اِلَيْكَ مِنْهَا غَيْرَ مَفْتُونٍ، اَللّٰهُمَّ وَاَسْاَلُكَ حُبَّكَ، وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ، وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُنِي اِلٰى حُبِّكَ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: تَعَلَّمُوهُنَّ وَادْرُسُوهُنَّ فَاِنَّهُنَّ حَقٌّ

✧✧ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں آنے سے اتنی دیر کردی کہ سورج طلوع ہونے میں بہت تھوڑا وقت باقی رہ گیا تھا پھر آپ تشریف لائے اور بہت مختصر نماز پڑھا کر فارغ ہوئے اور ہماری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: اپنی جگہوں پر بیٹھے رہو، میں تمہیں بتاتا ہوں کہ آج اس نماز میں مجھے تاخیر کیوں ہوئی، میں اسی رات کافی دیر تک نماز پڑھتا رہا پھر مجھے نیند آنے لگی تو میں سو گیا، میں نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔ اس نے مجھے یہ الہام کیا کہ میں یوں دعا مانگا کروں

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ الطَّيِّبَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ، وَاَنْ تَتُوبَ عَلَيَّ، وَتَغْفِرَ لِي، وَتَرْحَمَنِي، وَاِذَا اَرَدْتَّ فِي خَلْقِكَ فِتْنَةً فَنَجِّنِي اِلَيْكَ مِنْهَا غَيْرَ مَفْتُونٍ، اَللّٰهُمَّ وَاَسْاَلُكَ حُبَّكَ، وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ، وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُنِي اِلٰى حُبِّكَ

''اے اللہ! میں تجھ سے بھلائیوں کی محبت مانگتا ہوں اور یہ کہ تو میری توبہ قبول فرما، میری مغفرت فرما اور میرے اوپر رحم فرما، جب تو اپنی مخلوق میں آزمائش کا ارادہ کرے تو مجھے وہاں سے فتنہ میں مبتلا کئے بغیر نجات عطا فرما، اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتا ہوں اور تجھ سے محبت کا سوال کرنے والوں کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور ایسے عمل سے محبت کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اس دعا کو سیکھ لو اور دوسروں کو سکھاؤ کہ یہ برحق ہے۔

1914۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ

حدیث: 1913

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث:290

حدیث: 1914

اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3846 اخرجه ابو عبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 25063 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 869 اخرجه ابويعلى الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 4473 اخرجه ابن راهويه الحنظلی فی "مسنده" طبع مكتبه الايمان مدينه منوره (طبع اول) 1412ھ/1991ء رقم الحديث: 1165

اَبِیْ اِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْحِلابُ، وَاَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، قَالا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَبِيْبٍ، عَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ عَآئِشَةَ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ فِیْ شَیْءٍ يُّخْفِيْهِ مِنْ عَآئِشَةَ وَعَآئِشَةُ تُصَلِّیْ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَآئِشَةُ عَلَيْكِ بِالْكَوَامِلِ اَوْ كَلِمَةٍ اُخْرٰی، فَلَمَّا انْصَرَفَتْ عَآئِشَةُ سَاَلَتْهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهَا: قُوْلِیْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ، وَاَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ، وَاَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا سَاَلَكَ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ مُحَمَّدٌ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ بِكَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَسْاَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِیْ مِنْ اَمْرٍ اَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهُ رُشْدًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ،

✧✧ حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا بنتِ ابی بکر رضی اللہ عنہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے کوئی ایسی بات کرنے لگے جس کو وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے چھپا رہے تھے، اس وقت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نماز پڑھ رہی تھیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! کوامل اختیار (جامع الفاظ میں دعا مانگا کرو) کر یا شاید کوئی اور لفظ کہا۔ جب عائشہ رضی اللہ عنہا نماز پڑھ کر فارغ ہوئیں تو انہوں نے آپ سے اس بارے میں پوچھا: آپ نے انکو جواباً کہا: یوں دعا مانگو" اے اللہ! میں تجھ سے جلدی اور دیر سے ہر بھلائی مانگتا ہوں، ان میں سے جن کو جانتا ہوں (وہ بھی) اور جن کو نہیں جانتا ہوں (وہ بھی) اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں جلدی اور دیر سے پیش آنے والے شر سے، ان میں سے جن کو میں جانتا ہوں (ان سے بھی) اور جن کو میں نہیں جانتا ہوں (ان سے بھی) اور میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور ہر اس قول و فعل کا جو جنت کے قریب کر دے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ سے اور ہر اس قول و فعل سے جو جہنم کے قریب کر دے اور میں تجھ سے وہ تمام بھلائیاں مانگتا ہوں جو تیرے بندے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی ہیں اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں ان چیزوں کے شر سے جن سے تیرے بندے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے اور میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تو میرے لئے کسی معاملے میں جو بھی فیصلہ کرے اس کا انجام میرے لئے بہتر فرما۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1915- وَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْخُرَاسَانِیُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو، اَنْبَاَنَا اَبُوْ نَعَامَةَ الْعَدَوِیُّ عَمْرُو بْنُ عِيْسٰی، حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ حَبِيْبٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هٰكَذَا قَالَهُ اَبُوْ نَعَامَةَ وَشُعْبَةُ اَحْفَظُ مِنْهُ، وَاِذَا خَالَفَهُ فَالْقَوْلُ قَوْلُ شُعْبَةَ

✧✧ اس سند کے ہمراہ بھی اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا ہی فرمان منقول ہے۔

❖❖ اسی طرح ابونعامہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہے جبکہ شعبہ، ابونعامہ سے احفظ تھے اور جب شعبہ کی روایت ابونعامہ کے مخالف ہو تو شعبہ کا قول معتبر ہوتا ہے۔

1916- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَنْبَانَا حُيَيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَدْعُو وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَظُلْمَنَا، وَهَزْلَنَا وَجِدَّنَا، وَعَمْدَنَا وَكُلَّ ذٰلِكَ عِنْدَنَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یوں کہا کرتے تھے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَظُلْمَنَا، وَهَزْلَنَا وَجِدَّنَا، وَعَمْدَنَا وَكُلَّ ذٰلِكَ عِنْدَنَا

''اے اللہ! ہمارے گناہ معاف فرما اور ہمارے ظلم اور ہماری فضول گوئی اور ہماری کوششیں اور ہمارے جان بوجھ کر کئے جانے والے گناہ، اور یہ سب کی سب ہماری ہی کوتاہیاں ہیں۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1917- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ الْوَرَّاقِ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا سُنَيْدُ بْنُ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا قَالَتْ: اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكَ اَنْ تَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَاِنَّهُ مُعْطِيكَ اِحْدَاهُنَّ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ تَعْجِيلَ عَافِيَتِكَ، وَصَبْرًا عَلٰى بَلِيَّتِكَ، اَوْ خُرُوجًا مِّنَ الدُّنْيَا اِلٰى رَحْمَتِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور عرض کی: اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ ان کلمات کے ہمراہ دعا مانگا کرو کیونکہ وہ آپ کو ان میں سے کوئی ایک عطا کر دیگا (دعا کے لئے الفاظ یہ ہیں)

حدیث: 1916

اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دار الفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 6617 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 1027

حدیث: 1917

اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 922 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دار الحرمين' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحديث: 969

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ تَعْجِيلَ عَافِيَتِكَ، وَصَبْرًا عَلٰى بَلِيَّتِكَ، اَوْ خُرُوجًا مِّنَ الدُّنْيَا اِلٰى رَحْمَتِكَ

''اے اللہ! میں تجھ سے جلدی عافیت مانگتا ہوں اور تیری آزمائش پر صبر مانگتا ہوں یا (اگر میرے نصیب میں یہ نہیں ہے تو) دنیا سے تیری رحمت کی طرف روانگی مانگتا ہوں۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1918- اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَمْرٍو الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِی وَبَصَرِی، وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّی، وَانْصُرْنِیْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِیْ، وَاَرِنِیْ فِيْهِ ثَأْرِی

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا میں سے یہ بھی (شامل) ہے۔

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِی وَبَصَرِی، وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّی، وَانْصُرْنِیْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِیْ، وَاَرِنِیْ فِيْهِ ثَأْرِی

''اے اللہ! میری سماعت اور میری بصارت کے ساتھ مجھے نفع دے اور ان دونوں کو میرا وارث بنا اور ان لوگوں کے خلاف میری مدد کر جو مجھ پر ظلم کریں اور میرے دوستوں پر ظلم کرنے والوں کا انجام مجھے دنیا میں دکھا۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1919- اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِیُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُجَيْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصّٰى سَلْمَانَ الْخَيْرِ فَقَالَ: يَا سَلْمَانُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ اَنْ يَّمْنَحَكَ كَلِمَاتٍ تَسْاَلُهُنَّ الرَّحْمٰنَ، وَتَرْغَبُ اِلَيْهِ فِيْهِنَّ، وَتَدْعُو بِهِنَّ فِی اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، قُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ صِحَّةً فِیْ اِيْمَانٍ، وَاِيْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ، وَنَجَاحًا يَتْبَعُهُ فَلَاحٌ وَرَحْمَةً مِنْكَ، وَعَافِيَةً وَمَغْفِرَةً مِنْكَ وَرِضْوَانًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو خیر کی وصیت کرتے ہوئے فرمایا:

حدیث: 1919

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 9849 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 8255 اخرجه ابن راهويه الحنظلی فی "مسنده" طبع مكتبه الايمان' مدينه منوره' (طبع اول) 1412ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 327 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحديث: 9353

اے سلمان! اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں کچھ ایسے کلمات دینا چاہتا ہے، جن کے ذریعے تم اللہ سے سوال کرو اور ان کے ذریعے سے تم اللہ کی طرف رغبت کرو اور ان کے ساتھ دن اور رات میں دعائیں مانگو، یوں کہا کرو

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ صِحَّةً فِیْ اِیمَانٍ، وَاِیمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ، وَنَجَاحًا یَتْبَعُهُ فَلَاحٌ وَرَحْمَةً مِنْكَ، وَعَافِیَةً وَمَغْفِرَةً مِنْكَ وَرِضْوَانًا

''اے اللہ! میں تجھ سے ایمان میں صحت اور حسن خلق میں ایمان کا سوال کرتا ہوں اور ایسی کامیابی مانگتا ہوں جس کے بعد مقصد پورا ہو جائے! اور تیری رحمت، عافیت، مغفرت اور تیری خوشنودی مانگتا ہوں۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1920- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ یَحْیَی الْحَجْرِیُّ، حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ مَلَائِكَتَكَ وَحَمَلَةَ عَرْشِكَ، وَاُشْهِدُ مَنْ فِی السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ، اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیكَ لَكَ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، مَنْ قَالَهَا مَرَّةً اَعْتَقَ اللّٰهُ ثُلُثَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَیْنِ اَعْتَقَ اللّٰهُ ثُلُثَیْهِ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا اَعْتَقَ اللّٰهُ كُلَّهُ مِنَ النَّارِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یوں دعا مانگے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ مَلَائِكَتَكَ وَحَمَلَةَ عَرْشِكَ، وَاُشْهِدُ مَنْ فِی السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ، اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیكَ لَكَ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، مَنْ قَالَهَا مَرَّةً اَعْتَقَ اللّٰهُ ثُلُثَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ قَالَهَا مَرَّتَیْنِ اَعْتَقَ اللّٰهُ ثُلُثَیْهِ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا اَعْتَقَ اللّٰهُ كُلَّهُ مِنَ النَّارِ

''اے اللہ! میں تیری گواہی دیتا ہوں، تیرے ملائکہ کی گواہی دیتا ہوں اور تیرے حاملین عرش کی گواہی دیتا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں''۔ جو شخص ایک مرتبہ یہ دعا مانگے، اللہ تعالیٰ اس کو تیسرے حصے کے برابر جہنم سے آزاد کر دیتا ہے اور جو شخص دو مرتبہ یہ دعا مانگے اللہ تعالیٰ اس کا دو تہائی حصہ جہنم سے آزاد کر دیتا ہے اور جو تین مرتبہ یہ دعا مانگے اللہ تعالیٰ اس کو مکمل طور پر جہنم سے آزاد کر دیتا ہے۔

حدیث: 1920

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 5069 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 9837 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 6061 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 7205

✥ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1921- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ بِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا اُصَلِّي، فَقَالَ: سَلْ تُعْطَهْ يَا ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ، فَقَالَ عُمَرُ: فَابْتَدَرْتُهُ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ فَسَبَقَنِي اِلَيْهِ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ: اِنَّ مِنْ دُعَائِي الَّذِي لَا اَكَادُ اَدَعُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ نَعِيمًا لَا يَبِيدُ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْفَدُ، وَمُرَافَقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَعْلٰى جُنَّةِ الْخُلْدِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ اِذَا سَلِمَ مِنَ الْاِرْسَالِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، اس وقت میں نماز پڑھ رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام معبد! تم مانگو، تمہیں عطا کیا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اور ابوبکر دوڑ کر آپ کی طرف گئے لیکن ابوبکر مجھ سے پہلے آپ تک پہنچ گئے۔ ابوبکر فرماتے ہیں: میں اکثر یہ دعا مانگا کرتا ہوں

اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ نَعِيمًا لَا يَبِيدُ، وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْفَدُ، وَمُرَافَقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَعْلٰى جُنَّةِ الْخُلْدِ

''اے اللہ! میں تجھ سے ایسی نعمتیں مانگتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہوں اور آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک جو کم نہ ہو اور جنت الخلد کے اعلیٰ مقام میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنگت مانگتا ہوں۔

✥ اگر یہ ارسال سے محفوظ ہے تو یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1922- اَخْبَرَنِي اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَكَرِيَّا، حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: اللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ لَا شَيْءَ قَبْلَكَ، وَاَنْتَ الْآخِرُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَكَ، اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ نَاصِيَتُهَا بِيَدِكَ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنَ الْاِثْمِ وَالْكَسَلِ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْغِنَى، وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ، اللّٰهُمَّ نَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، اللّٰهُمَّ بَعِّدْ بَيْنِي، وَبَيْنَ خَطِيئَتِي كَمَا بَعَّدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

حدیث: **1921**

اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 3662

حدیث: **1992**

اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 717

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ اُمّ المومنین حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ کے ہمراہ دعا مانگا کرتے تھے

اللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ لَا شَيْءَ قَبْلَكَ، وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَكَ، اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ نَاصِيَتُهَا بِيَدِكَ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنَ الْاِثْمِ وَالْكَسَلِ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْغِنَى، وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ، اللّٰهُمَّ نَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، اللّٰهُمَّ بَعِّدْ بَيْنِي، وَبَيْنَ خَطِيئَتِي كَمَا بَعَّدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

''اے اللہ! تو سب سے پہلے ہے، تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں ہے اور تو ہی سب سے آخر ہے اور تیرے بعد کوئی نہیں۔ اور میں ہر جانور کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کی لگام تیرے ہاتھ میں ہے اور میں گناہ اور سستی و کاہلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور دولت کے فتنہ اور قبر کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ سے گناہ اور تاوان سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میرے دل کو گناہوں سے ایسے پاک کر دے جیسے تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیتا ہے۔ اے اللہ! میرے اور گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی دوری مشرق سے مغرب کی ہے

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1923- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ صَلّٰى بِاَصْحَابِهِ، وَمَا صَلَاةٌ اَوْجَزَ فِيْهَا فَقِيْلَ لَهُ: يَا اَبَا الْيَقْظَانِ خَفَّفْتَ، قَالَ: مَا عَلَيَّ فِي ذٰلِكَ لَقَدْ دَعَوْتُ فِيْهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ فَتَبِعَهُ هُوَ اَبُوْ عَطَاءٍ فَسَاَلَهُ عَنِ الدُّعَاءِ فَرَجَعَ فَجَاءَ فَاَخْبَرَ: اللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ، وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي، اللّٰهُمَّ وَاَسْاَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَاَسْاَلُكَ كَلِمَةَ الْحُكْمِ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا، وَاَسْاَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْغِنَى وَالْفَقْرِ، وَاَسْاَلُكَ نَعِيمًا لَا يَبِيدُ وَاَسْاَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْفَدُ وَلَا تَنْقَطِعُ، وَاَسْاَلُكَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ، وَاَسْاَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَاَسْاَلُكَ النَّظَرَ اِلٰى لَذَّةِ

حديث: 1923

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 1305 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 18351 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 1889 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 1882 اخرجه ابوبكر الشيباني في "الاحاد والمثاني" طبع دارالراية رياض سعودي عرب 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 276 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودي عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 29346

وَجْهِكَ، وَاَسْاَلُكَ الشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ، وَلا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، اللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ، وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو انتہائی مختصر نماز پڑھائی، ان سے کہا گیا: اے ابویقظان! آج آپ نے بہت مختصر نماز پڑھائی ہے (اس کی وجہ کیا ہے) انہوں نے جواب دیا: مجھے اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے، میں نے اس میں وہ دعائیں مانگی ہیں، جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔ سائب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ابوعطاء نے ان سے اس دعا کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بتایا (کہ وہ دعا یہ تھی) اے اللہ! تجھے تیرے علم غیب اور مخلوق پر تیری قدرت کا واسطہ مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تیرے علم میں میرے لئے زندگی بہتر ہے اور اس وقت مجھے موت دے دے، جب تیرے علم میں میرے لئے موت بہتر ہو۔ اور میں ہمیشہ حکمت کی بات بولوں۔ اور دولت مندی وفقر میں میانہ روی اختیار کروں اور میں تجھ سے ایسی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ہلاک نہ ہوں اور آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک مانگتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو اور میں تجھ سے فیصلے کے بعد رضا کا سوال کرتا ہوں اور مرنے کے بعد اچھی زندگی کا سوال کرتا ہوں اور تیری ذات کے دیدار کا سوال کرتا ہوں اور تیری ملاقات کے شوق کا سوال کرتا ہوں (اور یہ سب کچھ) کسی نقصان اور آزمائش میں مبتلا ہوئے بغیر (ہو جائے) اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت کے ساتھ مزین فرما۔ اور ہدایت یافتہ راہنما بنا۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1924- اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْعَلافُ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلالٍ، عَنْ اَبِي الصَّهْبَاءِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، اَخْبَرَهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَدْعُو: اللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ بِالْاِسْلامِ قَائِمًا، وَاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلامِ قَاعِدًا، وَاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلامِ رَاقِدًا، وَلا تُشْمِتْ بِيْ عَدُوًّا حَاسِدًا، وَاللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے

اللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ بِالْاِسْلامِ قَائِمًا، وَاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلامِ قَاعِدًا، وَاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلامِ رَاقِدًا، وَلا تُشْمِتْ بِيْ عَدُوًّا حَاسِدًا، وَاللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ

"اے اللہ! اٹھتے، بیٹھتے اور سوتے، (جاگتے ہر حالت میں) اسلام کے ساتھ میری حفاظت فرما اور میری مصیبت پر دشمن حاسدوں کو خوش ہونے کا موقع نہ دے۔ اور اے اللہ! میں تجھ سے تیرے وہ بہتر خزانے مانگتا ہوں جو تیرے ہاتھ میں ہیں"

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1925- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسٰى بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الْاَعْرَجُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ بِعَوْنِكَ مِنَ النَّارِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں یہ بھی تھی

اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ بِعَوْنِكَ مِنَ النَّارِ

اے اللہ! ہم تجھ سے رحمت کے اسباب مانگتے ہیں اور مغفرت کے ارادے مانگتے ہیں اور ہر گناہ سے سلامتی مانگتے ہیں اور ہر نیکی سے کمائی مانگتے ہیں۔ جنت کی کامیابی مانگتے ہیں اور تیری مدد کے ساتھ دوزخ سے نجات مانگتے ہیں۔

✥✥ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1926- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْاَصَمُّ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ قَلْبٍ اِلَّا بَيْنَ اُصْبُعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ اِنْ شَاءَ اَقَامَهُ، وَاِنْ شَاءَ اَزَاغَهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ، وَالْمِيزَانُ بِيَدِ الرَّحْمٰنِ، يَرْفَعُ اَقْوَامًا، وَيَخْفِضُ اٰخَرِينَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ بِاِسْنَادٍ صَحِيحٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

✧✧ حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دل، رحمٰن کی دو انگلیوں کے بیچ میں ہے، چاہے تو اس کو سیدھا رکھے اور چاہے تو اس کو ٹیڑھا کر دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اے دلوں کے پھیرنے والے! دل کو اپنے دین پر قائم رکھ اور میزان رحمٰن کے ہاتھ میں ہے، جن قوموں کو چاہتا ہے، بلند کر دیتا ہے اور جن کو چاہتا ہے جھکا دیتا ہے، قیامت تک۔

حدیث: 1426

اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 199 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 943 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 7788 اخرجه ابوبكر الشيبانى فى "الاحاد والمثانى" طبع دارالراية رياض سعودى عرب 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 1278

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور سند صحیح کے ہمراہ مذکورہ حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (شاہد حدیث درج ذیل ہے)

1927- حَدَّثَنَاهُ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَانَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلُ: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰى دِيْنِكَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے ''اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

1928- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَانَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ، قَالَ: سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ الدُّعَاءِ الَّذِیْ دَعَوْتَ بِهِ حِينَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَلْ تُعْطَهْ قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اِيْمَانًا لَا يَرْتَدُّ، وَنَعِيمًا لَا يَنْفَدُ، وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَعْلٰى دَرَجِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حديث: 1927

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 2140 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" ، طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3834 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 1218 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ / 1991ء رقم الحديث: 7737 اخرجه ابويعلى الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 2318 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 1530 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 759 اخرجه ابوداؤد الطيالسى فى "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 1608 اخرجه ابن راهويه الحنظلى فى "مسنده" طبع مكتبه الايمان مدينه منوره (طبع اول) 1412ھ/1991ء رقم الحديث: 1402 اخرجه ابوعبدالله البخارى فى "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه بيروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحديث: 683 اخرجه ابومحمد الكسى فى "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 359 اخرجه ابوبكر الكوفى فى "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودى عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 29196

حديث: 1928

اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" ، طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3797 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 1970 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 10705 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 8416

✧✧ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے کہا تھا: ''مانگو! تمہیں عطا کیا جائے گا'' اس وقت تم نے کیا دعا مانگی تھی؟ (عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے کہا (وہ دعا یہ تھی)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اِيْمَانًا لَا يَرْتَدُّ، وَنَعِيمًا لَا يَنْفَدُ، وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَعْلٰى دَرَجِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ

''اے اللہ میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں کہ پھر کبھی مرتد نہ ہوں اور ایسی نعمتیں مانگتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہوں اور جنت الخلد کے اعلیٰ درجہ میں تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنگت مانگتا ہوں

✤✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1929- اَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْعَقَبِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ عُمَارَةَ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ عَمِّهِ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَدْعُو بِهٖ يَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيَّ بَصَرِی، فَقَالَ لَهٗ: قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ، وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّیْ، اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ، وَشَفِّعْنِیْ فِیْ نَفْسِی، فَدَعَا بِهٰذَا الدُّعَاءِ فَقَامَ وَقَدْ اَبْصَرَ تَابَعَهٗ: شَبِيْبُ بْنُ سَعِيْدٍ الْحَبَطِيُّ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ، زِيَادَاتٍ فِی الْمَتْنِ وَالْاِسْنَادِ، وَالْقَوْلُ فِيْهِ قَوْلُ شَبِيْبٍ فَاِنَّهٗ ثِقَةٌ مَّاْمُوْنٌ

✧✧ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نابینا شخص، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسی دعا بتایئے جو کہ میں مانگوں تو اللہ میری بینائی لوٹا دے۔ آپ نے اُسے فرمایا: یوں دعا مانگا کرو

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ، وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّیْ، اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ، وَشَفِّعْنِیْ فِیْ نَفْسِی

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، تیرے نبی رحمت کے واسطے سے، تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں، اے محمد! میں آپ کے واسطے سے اپنے رب کی بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں۔ اے اللہ! میرے حق میں ان کی اور میرے حق میں میری شفارش قبول فرما''

حدیث: 1929

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 10495 اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3578 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1385 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 17279 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1219 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 8311 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 1929

(عثمان بن حنیف) کہتے ہیں۔ وہ یہ دعا مانگ کر کھڑے ہوئے تو اس کی بینائی واپس آ گئی تھی۔

❖❖ روح بن قاسم رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کرنے میں شیب بن سعید حبطی نے عون بن عمارہ بصری کی متابعت کی ہے اوران کی سند میں اور متن میں کچھ اضافہ جات ہیں اور اس سلسلہ میں شبیب کا قول معتبر ہے کیونکہ وہ ثقہ ہیں، مامون ہیں۔

1930۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ الدَّبَّاسُ، بِمَكَّةَ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ الصَّائِغُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبِ بْنِ سَعِيْدٍ الْحَبَطِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيِّ وَهُوَ الْخَطْمِيُّ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ عَمِّهِ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ هُ رَجُلٌ ضَرِيْرٌ، فَشَكَا اِلَيْهِ ذَهَابَ بَصَرِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ، وَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْتِ الْمِيضَاةَ فَتَوَضَّأْ، ثُمَّ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلِ: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ، وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّكَ فَيُجَلِّيْ لِيْ عَنْ بَصَرِيْ، اللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ، وَشَفِّعْنِيْ فِيْ نَفْسِيْ، قَالَ عُثْمَانُ: فَوَاللّٰهِ مَا تَفَرَّقْنَا، وَلَا طَالَ بِنَا الْحَدِيْثُ حَتّٰى دَخَلَ الرَّجُلُ وَكَاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ ضُرٌّ قَطُّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاِنَّمَا قَدَّمْتُ حَدِيْثَ عَوْنِ بْنِ عُمَارَةَ لِاَنَّ مِنْ رَسْمِنَا اَنْ نُقَدِّمَ الْعَالِيَ مِنَ الْاَسَانِيْدِ

❖❖ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک نابینا شخص آیا اور اپنی نابینائی کی شکایت کی۔ اور کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ چلنے والا کوئی نہیں ہے جس کی وجہ سے میں شدید مشقت میں مبتلا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وضو کر کے دو رکعت نوافل ادا کرو پھر یوں دعا مانگو'' اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی رحمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے تیری بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ کے واسطے سے آپ کے رب کی بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں، میری آنکھوں کو روشن کر دیں۔ اے اللہ! میرے بارے میں اُن کی اور میری سفارش قبول فرما۔ عثمان کہتے ہیں: ابھی ہم وہاں سے اٹھ کر نہیں گئے تھے اور ہماری گفتگو کوئی زیادہ طویل نہیں ہوئی تھی کہ وہ آدمی (نماز پڑھ کر دعا وغیرہ مانگ کر) آ گیا (اور ایسا صحت یاب ہو چکا تھا یوں لگتا تھا کہ) اس کو کبھی آنکھوں کا عارضہ لاحق ہی نہیں تھا۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور میں نے عون بن عمارہ کی روایت پہلے اس لئے نقل کی ہے کہ ہمارا طریقہ یہ ہے کہ ہم ان احادیث کو ترجیح دیتے ہیں جن میں ہماری سند ''عالی'' ہوتی ہے۔

1931۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْصَارِيُّ، وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ

حدیث: **1931**

اخرجه ابوبکر الکوفی، فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد، ریاض، سعودی عرب، (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 29353 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دار الحرمین، قاهره، مصر، 1415ھ رقم الحدیث: 6585

السُّلَمِیُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَیَّبِ، عَنْ اَبِیْ دَاوُدَ الْاَوْدِیِّ، عَنْ بُرَیْدَةَ الْاَسْلَمِیِّ، قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِیفٌ فَقَوِّ فِیْ رِضَاكَ ضَعْفِیْ، وَخُذْ لِیَ الْخَیْرَ بِنَاصِیَتِیْ، وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰی رِضَائِیْ، اللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِیفٌ فَقَوِّنِیْ، وَاِنِّیْ ذَلِیلٌ فَاَعِزَّنِیْ. وَاِنِّیْ فَقِیرٌ فَارْزُقْنِیْ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (آپ فرماتے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: یوں دعا مانگا کرو

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِیفٌ فَقَوِّ فِیْ رِضَاكَ ضَعْفِیْ، وَخُذْ لِیَ الْخَیْرَ بِنَاصِیَتِیْ، وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰی رِضَائِیْ، اللّٰهُمَّ اِنِّیْ ضَعِیفٌ فَقَوِّنِیْ، وَاِنِّیْ ذَلِیلٌ فَاَعِزَّنِیْ، وَاِنِّیْ فَقِیرٌ فَارْزُقْنِیْ

''اے اللہ! میں کمزور ہوں، اپنی رضا میں میرے ضعف کو قوت عطا کر۔ اور میرا نصیب اچھا فرما اور اسلام کو میری رضا کا انجام بنا، اے اللہ! میں کمزور ہوں تو مجھے قوت عطا فرما، میں ذلیل ہوں تو مجھے عزت عطا فرما، میں فقیر ہوں تو مجھے رزق عطا فرما۔

✣•✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1932- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْفُضَیْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ یَحْیَی الْکَلَاعِیِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَّامٍ الْاَسْوَدِ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: قِیلَ لِیْ: یَا مُحَمَّدُ، قُلْ تُسْمَعْ، وَسَلْ تُعْطَ، قَالَ: فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْکَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ، وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ، وَاِذَا اَرَدْتَّ بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِیْ اِلَیْكَ، وَاَنَا غَیْرُ مَفْتُوْنٍ، اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ حُبَّكَ، وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ، وَحُبًّا یُّبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الْبُخَارِیِّ

✧✧ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے کہا گیا: اے محمد! تم سنو! اور سوال کرو، تمہیں عطا کیا جائے گا۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے یوں دعا مانگی:

حدیث: 1932

اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "الموطا" طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی) رقم الحدیث: 508 اخرجه ابو عیسٰی الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 3235 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 22162 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 216 اخرجه ابوبکر الکوفی' فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد' ریاض' سعودی عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحدیث: 29597 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/1988ء' رقم الحدیث: 682 اخرجه ابوبکر الشیبانی فی "الاحاد والمثانی" طبع دارالرایة' ریاض' سعودی عرب' 1411ھ/1991ء' رقم الحدیث: 2585

اللّٰهُمَّ إِنِّي اَسَالُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ، وَاَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي، وَإِذَا اَرَدْتَّ بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِي إِلَيْكَ، وَاَنَا غَيْرُ مَفْتُوْنٍ، اللّٰهُمَّ إِنِّي اَسَالُكَ حُبَّكَ، وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ، وَحُبًّا يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ

''اے اللہ! میں تجھ سے اعمال صالحہ کرنے اور برے کام چھوڑنے اور مسکینوں سے محبت کرنے کی توفیق مانگتا ہوں۔ اور یہ کہ تو میری مغفرت فرما اور میرے اوپر رحم فرما اور جب تو کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرنا چاہے تو تو مجھے اس آزمائش میں مبتلا کئے بغیر اپنی طرف وفات دے دے، اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت اور ان لوگوں کی محبت جو تجھ سے محبت کرتے ہیں اور ایسی محبت کی توفیق مانگتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچادے۔

✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1933- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيُّ، اَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي حَتَّى تَجْعَلَهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي، وَعَافِنِي فِي دِينِي وَجَسَدِي، وَانْصُرْنِي مِمَّنْ ظَلَمَنِي حَتَّى تُرِيَنِي فِيهِ ثَأْرِي، اللّٰهُمَّ إِنِّي اَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِي إِلَيْكَ، وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، وَخَلَّيْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، لَا مَلْجَاَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، اٰمَنْتُ بِرَسُوْلِكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ، وَبِكِتَابِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ هٰذَا الَّذِي رَوَى عَنْهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، وَهُوَ حُسَيْنٌ الْاَصْغَرُ الَّذِي اَدْرَكَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَرَوَى عَنْهُ حَدِيثَ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ

✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے

اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي حَتَّى تَجْعَلَهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي، وَعَافِنِي فِي دِينِي وَجَسَدِي، وَانْصُرْنِي مِمَّنْ ظَلَمَنِي حَتَّى تُرِيَنِي فِيهِ ثَأْرِي، اللّٰهُمَّ إِنِّي اَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِي إِلَيْكَ، وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، وَخَلَّيْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، لَا مَلْجَاَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، اٰمَنْتُ بِرَسُوْلِكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ، وَبِكِتَابِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ

''اے اللہ! مجھے میری سماعت اور بصارت کے ساتھ نفع عطا فرما۔ یہاں تک کہ تو ان کو میرا وارث بنا اور میرے دین اور میرے جسم میں عافیت عطا فرما اور ان لوگوں کے خلاف میری مدد فرما جو میرے اوپر ظلم کریں یہاں تک کہ تو مجھے اس میں میرے خون کا بدلہ دکھا۔ اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیری بارگاہ میں جھکا دیا ہے اور اپنا معاملہ تیری بارگاہ میں سپرد کر دیا ہے اور میں تجھے ہی اپنی پناہ گاہ سمجھتا ہوں اور صرف تیری ہی طرف متوجہ ہوتا ہوں، تیرے سوا کوئی ٹھکانہ اور پناہ گاہ نہیں ہے۔ میں تیرے اس رسول پر ایمان لاتا ہوں جس کو تو نے بھیجا ہے اور تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔اور یہ حسین بن علی رضی اللہ عنہ وہ ہیں جن سے موسیٰ بن عقبہ روایت کیا کرتے ہیں: اور یہ چھوٹے حسین ہیں، جن کا عبداللہ بن مبارک نے زمانہ پایا اور ان سے نماز کے اوقات سے متعلق حدیث روایت کی ہے۔

1934۔ اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِیُّ، حَدَّثَنَا جَدِّیْ، حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ، كَاتِبُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، اَنَّ خَالِدَ بْنَ اَبِیْ عِمْرَانَ حَدَّثَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَّجْلِسُ مَجْلِسًا كَانَ عِنْدَهُ اَحَدٌ، وَلَمْ يَكُنْ اِلَّا قَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ، اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ مِنْ طَاعَتِكَ مَا تَحُوْلُ بَيْنِیْ وَبَيْنَ مَعْصِيَتِكَ، وَارْزُقْنِیْ مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تُبَلِّغُنِیْ بِهٖ رَحْمَتَكَ، وَارْزُقْنِیْ مِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَیَّ مَصَائِبَ الدُّنْيَا، وَبَارِكْ لِیْ فِیْ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ، وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّیْ، اللّٰهُمَّ وَخُذْ بِثَأْرِیْ مِمَّنْ ظَلَمَنِیْ، وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ عَادَانِیْ، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّیْ، وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِیْ، اللّٰهُمَّ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیَّ مَنْ لَا يَرْحَمُنِیْ، فَسُئِلَ عَنْهُنَّ ابْنُ عُمَرَ، فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتِمُ بِهِنَّ مَجْلِسَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الْبُخَارِیِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی کوئی بھی مجلس ہو اس میں خواہ ایک ہی آدمی ہو تو آپ مجلس میں یہ دعا ضرور مانگا کرتے تھے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ، اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ مِنْ طَاعَتِكَ مَا تَحُوْلُ بَيْنِیْ وَبَيْنَ مَعْصِيَتِكَ، وَارْزُقْنِیْ مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تُبَلِّغُنِیْ بِهٖ رَحْمَتَكَ، وَارْزُقْنِیْ مِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَیَّ مَصَائِبَ الدُّنْيَا، وَبَارِكْ لِیْ فِیْ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ، وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّیْ، اللّٰهُمَّ وَخُذْ بِثَأْرِیْ مِمَّنْ ظَلَمَنِیْ، وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ عَادَانِیْ، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّیْ، وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِیْ، اللّٰهُمَّ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیَّ مَنْ لَا يَرْحَمُنِیْ

''اے اللہ! میرے اگلے پچھلے، ظاہر، باطن، گناہوں کو معاف فرما۔ اے اللہ! تو میرے گناہوں کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔اے اللہ! مجھے اپنا اطاعت گزار بنا اور (اس اطاعت کو) میرے اور تیری معصیت کے درمیان حائل کر دے۔اور مجھے اپنی ذات کا ایسا خوف عطا فرما جس سے تیری رحمت کا نزول ہو اور مجھے ایسا یقین عطا کر دے جو دنیا کے مصائب میں مجھے قلبی سکون عطا کرے۔اور میری سماعت و بصارت میں برکت عطا فرما۔اور ان دونوں کو میرا وارث بنا۔اے اللہ! میرا بدلہ تو اس لے لے جو میرے اوپر ظلم کرے اور میرے دشمنوں کے خلاف میری مدد فرما اور دنیا کو میرا بڑا مقصد نہ بنا اور نہ ہی دنیا کو میرے لئے انتہاء بنا۔ میرے اوپر کسی ایسے شخص کو مسلط نہ فرما جو مجھ پر رحم نہ کرے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کلمات کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے جواباً کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مجلس اسی دعا کے ساتھ ختم کیا کرتے تھے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1935- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ السَّمَّاكُ، إِمْلاءً بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ، وَلا مُوَدَّعٍ، وَلا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب دسترخوان اٹھالیا جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ، وَلا مُوَدَّعٍ، وَلا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا

"تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اسی میں بھلائیاں ہیں، نہ روکنے والا ہے، نہ چھوڑنے والا ہے اور نہ ہی اس سے بے نیاز رہا جا سکتا ہے، اے ہمارے رب"

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1936- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مِلْحَانَ، قَالا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُصَاحُ بِرَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِىْ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُنْشَرُ لَهٗ تِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ سِجِلا كُلُّ سِجِلٍّ مَدَّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ: اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا؟ فَيَقُوْلُ: لا يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: اَلَكَ عُذْرٌ، اَوْ حَسَنَةٌ؟ فَيَهَابُ الرَّجُلُ، فَيَقُوْلُ: لا يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: بَلٰى اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَاتٍ، وَاِنَّهٗ لا ظُلْمَ عَلَيْكَ، فَيُخْرَجُ لَهٗ بِطَاقَةٌ فِيْهَا اَشْهَدُ اَنْ لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلاتِ؟ فَيَقُوْلُ: اِنَّكَ لا تُظْلَمُ، قَالَ:

حدیث: 1935

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دارابن کثیر، یمامه، بیروت، لبنان، 1407ھ 1987ء، رقم الحدیث: 5142 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحدیث: 18096 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 6895 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 14449 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 17469

حدیث: 1936

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 218 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 10670 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحدیث: 1393

فَيُوضَعُ السِّجلاتُ فِىْ كِفَّةٍ، وَالْبِطَاقَةُ فِىْ كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجلاتُ، وَثَقُلَتِ الْبطَاقَةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: یا اللہ! مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دے جس کے ساتھ میں تیرا ذکر کروں اور تجھ سے دعا مانگوں (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: اے موسیٰ! (یوں) کہو: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) کہا: یا اللہ! یہ تو تیرے تمام بندے پڑھتے ہیں (میں چاہتا ہوں کہ مجھے کوئی ایسی بات بتا جو صرف میرے لئے ہو، اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: اے موسیٰ! اگر تمام آسمانوں اور ان کے رہنے والے اور ساتوں زمین ایک پلڑے میں رکھی جائیں اور "لا اله الا الله" دوسرے میں تو "لا اله الا الله" والا پلڑا بھاری ہوگا۔

✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1937- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ وَاَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَلْحَانَ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَبَلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَاحُ بِرَجُلٍ مِّنْ أُمَّتِىْ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنْشَرُ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ اَلَكَ عُذْرٌ اَوْ حَسَنَةٌ فَيَهَابُ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ بَلٰى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَاتٍ وَاِنَّهٗ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ فَيُخْرَجُ لَهٗ بِطَاقَةٌ فِيْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَيَقُوْلُ إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَيُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِى كَفَّةٍ وَّالْبِطَاقَةُ فِىْ كَفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میرے ایک امتی کو پکارا جائے گا، اس کے ۹۹ رجسٹر کھولے جائیں گے۔ ہر رجسٹر حد نگاہ تک لمبا ہوگا پھر اس سے کہا جائے گا: کیا تجھے ان میں سے کسی عمل کا انکار ہے؟ وہ کہے گا: اے میرے رب نہیں۔ پھر اس سے کہا جائے گا: کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے یا (شاید یہ کہا جائے گا کہ کیا تیرے پاس کوئی) نیکی ہے؟ تو وہ شخص ہیبت زدہ ہو جائے گا اور بولے گا: اے میرے رب نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیوں

حدیث: 1937

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 2639 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 4300 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 6994 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 225 اخرجه ابو القاسم الطبرانى فى "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 4725 اخرجه ابومحمد الكسى فى "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 339

نہیں۔ ہمارے پاس تیری نیکیاں موجود ہیں اور آج تیرے اوپر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا پھر ایک پرچہ نکالا جائے گا جس کے اوپر لکھا ہوگا: "اَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" بندہ کہے گا: یا اللہ! ان بڑے بڑے رجسٹروں کے مقابلے میں اس ایک پرچے کی کیا حیثیت ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تجھ پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ پھر ایک پلڑے میں تمام رجسٹر رکھے جائیں گے اور وہ پرچہ دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا تو تمام رجسٹر ہلکے ہونگے اور وہ ایک پرچہ ان سب پر بھاری ہو جائے گا۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1938- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ: سَمِعْتُ اَوْسَطَ الْبَجَلِيَّ، عَلٰى مِنْبَرِ حِمْصٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: قَالَ: فَاخْتَنَقَتْهُ الْعَبْرَةُ وَبَكٰى، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ عَامَ اَوَّلَ: سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، وَالْيَقِيْنَ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ، فَاِنَّهٗ مَا اُوْتِيَ الْعَبْدُ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْرًا مِّنَ الْعَافِيَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رُوِيَ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◇◇ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر رسول پر بیان کررہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ "یہ کہتے ہوئے آپ کی آواز تھرانے لگی اور آپ رو پڑے پھر (ہمت جمع کر کے) بولے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس منبر پر پچھلے سال بیان کرتے سنا ہے: اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں معافی، عافیت اور یقین مانگا کرو۔ کیونکہ بندے کو ایمان کے بعد اچھی عاقبت سے بہتر کوئی چیز نہیں ملی۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور یہی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے تاہم اس کے الفاظ کچھ مختلف ہیں (وہ حدیث درج ذیل ہے)

1939- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمِّهٖ: اَكْثِرِ الدُّعَاءَ بِالْعَافِيَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَقَدْ رُوِيَ بِلَفْظٍ اٰخَرَ

◇◇ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا سے کہا: عافیت کی دعا کثرت سے مانگا کرو۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے اور یہی حدیث دیگر الفاظ کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1940- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا

حدیث: 1939

اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبة العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 11908

اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ مَنْ اَسْلَمَ اَنْ يَّقُوْلَ: اللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ، وَعَافِنِيْ وَارْحَمْنِي

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابو مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ جو شخص مسلمان ہوتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو یہ دعا سکھاتے

اللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ، وَعَافِنِيْ وَارْحَمْنِي

''اے اللہ مجھے ہدایت عطا فرما، مجھے رزق دے، مجھے عافیت عطا فرما اور میرے اوپر رحم فرما)۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1941- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ حَبِيْبٍ الزَّيَّاتُ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ جَسَدِيْ، وَعَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّي، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ اِنْ سَلِمَ سَمَاعُ حَبِيْبٍ مِّنْ عُرْوَةَ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے

اللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ جَسَدِيْ، وَعَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّي، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

''اے اللہ! میرے جسم میں عافیت عطا فرما، اے اللہ میری بصارت میں عافیت عطا فرما اور اس کو میرا وارث بنا، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ حلیم وکریم ہے، اللہ پاک ہے، عرشِ عظیم کا رب، تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا مالک ہے، اور پالنے والا ہے''

✣✣ اگر حبیب کا عروہ سے سماع ثابت ہے تو یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسکو نقل نہیں کیا ہے۔

حدیث: 1940

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی' بيروت' لبنان' رقم الحديث:2697

اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 15922

حدیث: 1941

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی' فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3480 اخرجه ابويعلى الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 4690

1942۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَتَّابٍ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي الْعَوَّامِ الرِّيَاحِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اِنْ وَّافَقْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِيْهَا؟ قَالَ: قُوْلِيْ: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں شبِ قدر پاؤں تو کیا دعا مانگوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یہ دعا مانگو)

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند کرتا ہے، لہٰذا مجھے معاف کر دے۔)

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1943۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِّنَ: الْجُبْنِ، وَالْبُخْلِ، وَسُوْءِ الْعُمُرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ۵ چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے (۱) بزدلی (۲) بخل (۳) بری زندگی (۴) عذابِ قبر اور (۵) فتنۂ صدر سے (یعنی آدمی کسی فتنہ میں مبتلا ہو کر مر جائے اور معاذ اللہ توبہ کا موقع نہ ملے)۔

✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث: 1942

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 3513 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 3850 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 25423 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 7712 اخرجه ابن راهویه الحنظلی فی "مسنده" طبع مکتبه الایمان' مدینه منوره' (طبع اول) 1412ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 1361 اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة' بیروت' لبنان 1407ھ/ 1986ء' رقم الحدیث: 1474

حدیث: 1943

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحدیث: 5480 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 1024 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 7915

1944۔ اَخْبَرَنَا عَبْدَانُ بْنُ يَزِيْدَ الدَّقَّاقُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دِيزِيْلَ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِىْ اِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِىْ دُعَائِهِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَالْهَرَمِ وَالْقَسْوَةِ، وَالْغَفْلَةِ، وَالْعَيْلَةَ وَالذِّلَّةَ وَالْمَسْكَنَةَ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ، وَالْفُسُوقِ، وَالشِّقَاقِ، وَالنِّفَاقِ وَالسُّمْعَةِ، وَالرِّيَاءِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُونِ، وَالْجُذَامِ، وَالْبَرَصِ، وَسَيِّءِ الْاَسْقَامِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یوں کہا کرتے تھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَالْهَرَمِ وَالْقَسْوَةِ، وَالْغَفْلَةِ، وَالْعَيْلَةَ وَالذِّلَّةَ وَالْمَسْكَنَةَ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ، وَالْفُسُوقِ، وَالشِّقَاقِ، وَالنِّفَاقِ وَالسُّمْعَةِ، وَالرِّيَاءِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُونِ، وَالْجُذَامِ، وَالْبَرَصِ، وَسَيِّءِ الْاَسْقَامِ

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عجز سے، بزدلی سے، کاہلی سے، بخل سے، اور شدید بڑھاپے سے، دل کی سختی سے، خود پسندی سے، اور ریاکاری سے، اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں، گونگے پن سے، بہرے پن سے، جنون سے، جذام سے، برص سے، اور سخت بیماری سے''

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1945۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِى حُيَيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ، وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کے ہمراہ دعا مانگا کرتے تھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ، وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے غلبہ سے اور دشمن کے غلبہ سے اور دشمنوں کی خوشی سے''

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1946۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، قَالَا:

حدیث: **1944**

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 13195

حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، وَيَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُّوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فَيَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَمِنْ تَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَمِنْ فُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ، وَمِنْ جَمِيْعِ سَخَطِكَ، قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: ذَكَرَهُ يَعْقُوْبُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَاَرْسَلَهُ حَفْصٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ یوں دعا مانگا کرتے تھے

اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَمِنْ تَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَمِنْ فُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ، وَمِنْ جَمِيْعِ سَخَطِكَ

''اے اللہ! میں زوالِ نعمت سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور عافیت کے بدل جانے سے تیری پناہ مانگتا ہوں، تیری طرف سے اچانک سزا سے اور تیری تمام ناراضگیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں''

❖ ابن وہب فرماتے ہیں: یہ حدیث یعقوب نے عبداللہ بن دینار کے واسطے سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اور حفص نے اس میں ارسال کیا ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1947۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ يَسٍ الْعَاصِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْفَحَّامُ، وَمُوْسٰى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبَّادٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ الْقَرْقَسَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عِيَاضٍ. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ، وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ، وَاَنْ تُظْلَمَ، اَوْ اَنْ تَظْلِمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث: 1946

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث:1545 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلامیه بیروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحدیث: 685 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث: 3588

حدیث: 1947

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 5461 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3842 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 10986 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 1003 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 7897

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فقر، قلت، ذلت، ظلم کرنے اور اپنے اوپر ظلم ہونے سے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1948- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنْ جَدِّهٖ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنْ صَيْفِيٍّ مَوْلٰى اَبِیْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِی الْيَسَرِ السُّلَمِيِّ وَاسْمُهُ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ، وَالتَّرَدِّیْ، وَالْهَرَمِ، وَالْغَمِّ وَالْغَرَقِ، وَالْحَرَقِ، وَاَعُوذُ بِكَ اَنْ يَّتَخَبَّطَنِی الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ، وَاَعُوذُ بِكَ اَنْ اَمُوتَ فِیْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا، وَاَعُوذُ بِكَ اَنْ اَمُوتَ فِیْ سَبِيْلِكَ لَدِيغًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ، وَالتَّرَدِّیْ، وَالْهَرَمِ، وَالْغَمِّ وَالْغَرَقِ، وَالْحَرَقِ، وَاَعُوذُ بِكَ اَنْ يَّتَخَبَّطَنِی الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ، وَاَعُوذُ بِكَ اَنْ اَمُوتَ فِیْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا، وَاَعُوذُ بِكَ اَنْ اَمُوتَ فِیْ سَبِيْلِكَ لَدِيغًا

''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عمارت کے گرنے سے، کنویں میں گرنے سے، شدید بڑھاپے سے، غرق ہونے سے، جلنے سے، اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ موت کے وقت شیطان میری عقل پر غلبہ پالے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ تیری راہ میں جہاد کے دوران پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے مروں اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ تیرے راستے میں ڈسا ہوا مروں۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1949- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَمِّهٖ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِیْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ، وَالْاَهْوَاءِ، وَالْاَعْمَالِ وَالْاَدْوَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زیاد بن علاقہ رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے

اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِیْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ، وَالْاَهْوَاءِ، وَالْاَعْمَالِ وَالْاَدْوَاءِ

حدیث: 1949

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3591 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 960 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث:36

''اے اللہ! مجھے اخلاقیات، خواہشات اعمال اور عبادت میں مکروہات سے بچا۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1950- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا خَشْنَامُ بْنُ الصِّدِّيْقِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ دَرَّاجٍ اَبِى السَّمْحِ، عَنْ اَبِى الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَتَعْدِلُ الْكُفْرَ بِالدَّيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ

''میں کفر'' اور ''قرض'' سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں''

ایک شخص نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا قرض (کا بوجھ) کفر کے برابر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1951- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِىْ دُعَائِهِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِىْ دَارِ الْمُقَامَةِ، فَاِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ

حدیث: 1950

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 5473 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 11351 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 1025 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 7908 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 1330 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/1988ء' رقم الحديث: 931

حدیث: 1951

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 5520 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 1033 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 6536 اخرجه ابوعبدالله البخاري في "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه' بيروت' لبنان' 1409ھ/1989ء' رقم الحديث: 117 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودي عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحديث: 25421

يَتَحَوَّلُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ اَنَّ تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یوں کہا کرتے تھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ، فَاِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ

''اے اللہ! میں وطن کے برے پڑوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ سفر کے پڑوسی تو بدل جایا کرتے ہیں''۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور اس حدیث کو مقبری سے روایت کرنے میں عبدالرحمٰن بن اسحاق نے ابن عجلان کی متابعت کی ہے (ان کی روایت درج ذیل ہے)۔

1952۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ جَارِ الْمُقَامِ، فَاِنَّ جَارَ الْمُسَافِرِ اِذَا شَاءَ اَنْ يُزَايِلَ زَايَلَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: وطن کے برے پڑوسی سے اللہ کی پناہ مانگا کرو کیونکہ مسافر کے پڑوسی سے اگر جان چھڑانا چاہیں تو چھوٹ سکتی ہے۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1953۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوْفَةِ، حَدَّثَنَا الْخَضِرُ بْنُ اَبَانَ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ اَوْسٍ، عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ، عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ، عَنْ اَبِيْهِ شَكَلُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ

حدیث: 1953

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1551 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3492 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 5444 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 15580 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 7875 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 1479 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 7225 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلامیه بیروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحدیث: 663 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 29145

اللّٰهِ، عَلِّمْنِیْ تَعَوُّذًا اَتَعَوَّذُ بِهٖ فَاَخَذَ بِكَفِّی، فَقَالَ: قُلِ: اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِی، وَمِنْ شَرِّ بَصَرِی، وَمِنْ شَرِّ نَفْسِی، وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّی حَتّٰی حَفِظَهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: مجھے تعوذ سکھایئے تاکہ اس کے ساتھ میں پناہ مانگا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: یوں کہو

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِی، وَمِنْ شَرِّ بَصَرِی، وَمِنْ شَرِّ نَفْسِی، وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّی

''اے اللہ'' میں اپنی سماعت، اپنی بصارت اپنے نفس اور اپنی موت کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مسلسل دہراتے رہے) حتی کہ ان کو یہ دعا یاد ہو گئی۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1954۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْحَنْظَلِیُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ الرَّقَاشِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ الشَّحَّامُ، حَدَّثَنِیْ مُسْلِمُ بْنُ اَبِیْ بَكْرَةَ، قَالَ: سَمِعَنِیْ اَبِیْ، وَاَنَا اَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْكَسَلِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، فَقَالَ: يَا بُنَیَّ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا؟ قُلْتُ: سَمِعْتُكَ تَقُوْلُهُنَّ، قَالَ: اَلْزَمْهُنَّ فَاِنِّیْ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهُنَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت مسلم بن بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میرے والد نے مجھے یہ دعا مانگتے سنا:

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْكَسَلِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ

''اے اللہ! میں غم، کاہلی اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''

تو وہ مجھ سے کہنے لگے: اے میرے بیٹے! تم نے یہ دعا کس سے سنی ہے؟ میں نے کہا: میں نے یہ آپ ہی سے سنی ہے۔ انہوں نے فرمایا: اس دعا کو ہمیشہ مانگتے رہنا، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا مانگتے سنا ہے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1955۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِیٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ الْاَهْوَازِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِیُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ الْهَاشِمِیُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا، وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ، وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ

حديث: 1954

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 3503 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبریٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 7893

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے

اَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا، وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ، وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ

(اے اللہ) میں عذابِ جہنم، عذابِ قبر، زندگی اور موت کے فتنہ اور فتنہ دجال سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1956- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ الْاَسْلَمِيُّ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِيْ اِلٰى طَبْعٍ، وَمِنْ طَمَعٍ فِيْ غَيْرِ مَطْمَعٍ حِيْنَ لَا مَطْمَعَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُسْتَقِيْمُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسی طمع سے اللہ کی پناہ مانگو جو گمراہی تک لے جائے اور ایسی طمع سے جو ایسے موقع پر کی جائے جو طمع کا موقع نہ ہو جبکہ اس طمع کا کوئی (دینی) فائدہ بھی نہ ہو۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1957- اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيْفَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ، وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنَ الْجُوْعِ، فَاِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ، وَمِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ، وَمِنَ الْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَمِنَ الْهَرَمِ، وَمِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ قُلُوْبًا اَوَّاهَةً مُخْبِتَةً مُنِيْبَةً فِيْ سَبِيْلِكَ، اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَمُنْجِيَاتِ اَمْرِكَ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ وَكَانَ اِذَا سَجَدَ قَالَ: اللّٰهُمَّ سَجَدَ لَكَ سِوَادِيْ وَخَيَالِيْ، وَبِكَ اٰمَنَ فُؤَادِيْ، اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَهٰذَا مَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ، يَا عَظِيْمُ، يَا عَظِيْمُ، اغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ الْعَظِيْمَةَ اِلَّا الرَّبُّ الْعَظِيْمُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ اِلَّا اَنَّ الشَّيْخَيْنِ لَمْ يُخَرِّجَا عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ الْكُوْفِيِّ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى

حدیث: 1956

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 22074 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 179 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة، قاهره، مصر، 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 115 اخرجه ابن ابي اسامه في "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبوية، مدينه منوره 1413ھ/1992ء رقم الحديث: 1058

إِخْرَاجِ حَدِيْثِ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ الْأَعْرَجِ الْمَكِّيِّ، فَأَمَّا أَوَّلُ الْحَدِيْثِ فِي الاسْتِعَاذَةِ مِنَ الْأَرْبَعِ: فَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

أما حديث أبي هريرة

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء میں یہ بھی تھا ''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے، اور ایسے دل سے جس میں تیرا خوف نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور بھوک سے، کیونکہ یہ برا ساتھی ہے، اور خیانت سے کیونکہ یہ بُرا راز دار ہے، اور کاہلی سے اور بخل سے اور بزدلی سے اور شدید بڑھاپے سے، اور عذابِ قبر سے، اور زندگی وموت کے فتنہ سے، اے اللہ! ہمیں اپنی راہ میں آہ وزاری، عاجزی، اور رجوع کرنے والا دل عطا فرما، اے اللہ! ہم تیری مغفرت کے عزائم اور تیرے امر سے نجات دہندگی کا سوال کرتے ہیں۔ ہر گناہ سے سلامتی اور ہر نیکی سے کمائی اور جنت کی کامیابی اور دوزخ سے نجات کا سوال کرتے ہیں۔ اور جب آپ سجدہ کرتے تو یہ دعا مانگا کرے تھے۔ ''اے اللہ میرا دل اور خیال تجھے سجدہ کرتے ہیں اور تیرے ہی ذریعے میرے دل کو سکون ملے گا۔ میں اپنے اوپر تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور یہ جو میں نے اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں۔ اے عظیم! اے عظیم! میری مغفرت فرما، کیونکہ گناہِ عظیم، ربِ عظیم کے سوا اور کوئی نہیں بخش سکتا۔

✤✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حمید الاعرج الکوفی سے یہ حدیث نقل نہیں کی ہے۔ جبکہ دونوں نے حمید بن قیس الاعرج المکی کی روایات نقل کی ہیں۔ چار چیزوں سے پناہ مانگنے کے متعلق حدیثوں میں سے پہلی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث یہ ہے:

1958- فَحَدَّثَنَاهُ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، وَأَبُوْ سَعِيْدٍ يَعْقُوْبُ الثَّقَفِيُّ، قَالاَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ السَّدُوْسِيُّ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّ سَعِيْدًا الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَهُ، عَنْ أَخِيْهِ عَبَّادِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ

وأما حديث عبد الله بن عمرو

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اے اللہ! میں چار چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (۱) ایسے علم سے جو نفع نہ دے۔ (۲) ایسے دل سے جس میں تیرا خوف نہ ہو (۳) ایسے نفس سے جو سیراب نہ ہو۔ (۴) ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیث یہ ہے۔

حدیث: 1958

اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان' مدينه منوره' (طبع اول) 1412ھ/ 1991ء رقم الحديث: 426

1959- فَحَدَّثَنَاهُ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِى سِنَانٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى الْهُذَيْلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ، وَدُعَاءٍ لاَ يُسْمَعُ، وَقَلْبٍ لاَ يَخْشَعُ، وَنَفْسٍ لاَ تَشْبَعُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگا کرتے تھے ایسے علم سے جس کا نفع نہ ہو، ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے، ایسے دل سے جس میں خوف خدا نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو۔

1960- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِى مَرْيَمَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلاَثًا قَالَتِ الْجَنَّةُ: اللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ ثَلاَثًا قَالَتِ النَّارُ: اللّٰهُمَّ اَعِذْهُ مِنَ النَّارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرے جنت خود کہتی ہے: یا اللہ اس کو جنت میں داخل فرما اور جو شخص تین مرتبہ جہنم سے اللہ کی پناہ مانگے جہنم خود کہتی ہے: یا اللہ! اس کو مجھ سے اپنی پناہ عطا فرما دے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1961- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا

حدیث: 1959

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه' حلب' شام ' 1406ھ' 1986ء' رقم الحدیث: 5442 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 6557 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 7874

حدیث: 1560

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه' حلب' شام ' 1406ھ' 1986ء' رقم الحدیث: 5521 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 4340 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 12462 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 1014 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 7962 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 3682 اخرجه ابوبکر الکوفی ' فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد' ریاض' سعودی عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحدیث: 29808

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَانْبَانَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ سُلَيْمٍ، قَالَ: اَمْلٰى عَلَيَّ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ الْاَيْلِيُّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: كَانَ اِذَا اُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ الْوَحْيُ نَسْمَعُ عِنْدَ وَجْهِهٖ كَدَوِيِّ النَّحْلِ، فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَسَكَتْنَا سَاعَةً، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا، وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا، وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا، وَآثِرْنَا، وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا، وَارْضَ عَنَّا وَاَرْضِنَا ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ اُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ اٰيَاتٍ مَنْ اَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ، ثُمَّ قَرَاَ: قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى خَتَمَ عَشْرَ اٰيَاتٍ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَيُوْنُسُ بْنُ سُلَيْمٍ هٰذَا كَانَ عَمُّهُ وَالِيًا قَالَ: اَرْسَلَنِيْ عَمِّيْ اِلٰى يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ حَتّٰى اَمْلٰى عَلَيَّ اَحَادِيْثَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوا کرتی تھی تو ہمیں آپ کے چہرہ اطہر سے شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ کی آواز سنائی دیا کرتی تھی۔ایک دن آپ پر وحی نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑی دیر کے لئے ہم سے گفتگو بند کر دی (جب وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو) قبلہ رو ہو کر ہاتھ بلند کئے اور یوں دعا مانگی ''اے اللہ! ہمیں زیادہ کر اور کم نہ کر، ہمیں عزت دے، ذلت نہ دے، اور ہمیں عطا فرما اور ہمیں محروم نہ رکھ اور ہمیں غلبہ عطا فرما اور ہمیں مغلوب نہ کر اور ہم سے راضی ہو جا اور ہمیں راضی کر''۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اوپر دس آیتیں نازل ہوئی ہیں جو شخص ان کو پابندی سے پڑھتا رہے گا۔(ان پر عمل کرے گا) وہ جنت میں داخل ہوگا پھر آپ نے ''قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ'' سے دس آیتیں پڑھیں۔

✤✤ عبدالرزاق فرماتے ہیں: اس یونس بن سلیم کے چچا گورنر تھے (یونس) فرماتے ہیں: انہوں نے مجھے یونس بن یزید کے پاس بھیجا تاکہ وہ مجھے احادیث کی املاء کروادے۔

✤✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1962۔ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى الْحِيْرِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيُّ، حَدَّثَنَا جَمِيْلُ بْنُ الْحَسَنِ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ الْاَهْوَازِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَيَسْتَحِيْ مِنَ الْعَبْدِ اَنْ يَّرْفَعَ اِلَيْهِ يَدَيْهِ فَيَرُدَّهُمَا خَائِبَتَيْنِ

حدیث: 1961

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3173 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 223 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبری" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 1439 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 15

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے اس بات سے حیاء فرماتا ہے کہ بندہ اس کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھائے اور وہ ان کو خالی واپس لوٹا دے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1963- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، قَالاَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اَبِی اللَّحْمِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّيْتِ يَدْعُو وَهُوَ مُقْنِعٌ بِكَفَّيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت آبی اللحم رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نشیبی سنگلاخ علاقے میں ہاتھ پھیلائے دعا مانگتے دیکھا۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1964- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنِ ابْنِ ذُبَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ،

حدیث: 1963

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 6714 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 1820 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 21993 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 1514 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 557

حدیث: 1964

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:1105 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 22906 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 883 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1450 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 5567 اخرجه ابويعلىٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 7551 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث:6023

قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِرًا يَدَيْهِ، يَدْعُو عَلٰي مِنْبَرِهِ وَلا غَيْرُهُ، كَانَ يَجْعَلُ أُصْبُعَيْهِ بِحِذَاءِ مَنْكِبَيْهِ وَيَدْعُو

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر یا غیر منبر پر دعا مانگتے دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں کو پھیلاتے تھے اور (اتنے بلند کرتے تھے کہ) دعا مانگتے ہوئے، آپ کی انگلیاں آپ کے کندھوں کے برابر ہوتی تھیں۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1965۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى الْقَاضِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُو بِأُصْبُعَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحِّدْ، أَحِّدْ قَدْ رُوِيَتْ هٰذِهِ السُّنَّةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص (دعا کے وقت) اپنی دو انگلیاں اٹھایا کرتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (صرف) ایک (شہادت کی) انگلی (اٹھایا کرو) (کیونکہ اس سے اللہ رب العزت کی وحدانیت کی طرف اشارہ مقصود ہے اور وہ ذات وحدہ لاشریک ہے)

❖ یہ سنت حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

1966۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَنْبَأَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِي وَأَنَا أَدْعُو بِأُصْبُعَيَّ فَقَالَ: أَحِّدْ، أَحِّدْ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا، فَأَمَّا حَدِيثُ أَبِي مُعَاوِيَةَ، فَهُوَ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا إِنْ كَانَ أَبُو صَالِحٍ السَّمَّانُ سَمِعَ مِنْ سَعْدٍ

حدیث: **1965**

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1499 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 6557 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 1272 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 12924 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ / 1991ء رقم الحدیث: 1195 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 793

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا تو میں اپنی دو انگلیوں کے ساتھ دعا مانگ رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت کی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ایک، ایک (یعنی صرف ایک انگلی کے ساتھ اشارہ کرو)

❖ اس حدیث کی دونوں سندیں صحیح ہیں۔ لیکن اگر ابوصالح سمان کا حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے تو حضرت ابومعاویہ رضی اللہ عنہ کی حدیث شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار پر صحیح ہے۔

1967- اَخْبَرَنِي اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْحَرَشِيِّ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ اِذَا مَدَّ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَرُدَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ

✧✧ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں اپنے ہاتھوں کو بلند کیا کرتے تھے پھر اپنے چہرے پر پھیرتے ہوئے نیچے کیا کرتے تھے۔

❖ یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

1968- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي نَصْرٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ هُبَيْرَةَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْاَلُوهُ بِبُطُونِ اَكُفِّكُمْ، وَلَا تَسْاَلُوهُ بِظُهُورِهَا، وَامْسَحُوا بِهَا وُجُوهَكُمْ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اللہ سے (دعا) مانگو تو اپنی ہتھیلیوں کے ساتھ مانگو اور ہاتھوں کی پشتوں کے ساتھ مت مانگا کرو اور اپنے ہاتھوں کو اپنے چہروں پر پھیر لیا کرو۔

حدیث: 1967

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3386 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 7053 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 39

حدیث: 1968

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1485 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 10779 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودي عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 29405 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 2969 اخرجه ابوبكر الشيباني في "الآحاد والمثاني" طبع دارالراية رياض سعودي عرب 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 2459

1969- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْاَزْرَقُ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِیْ مُوْسٰی بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَّجْلِسًا كَثُرَ لَغَطُهُمْ فِيْهِ فَقَالَ قَائِلٌ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا، وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ ثُمَّ اَتُوْبُ اِلَيْكَ، اِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِیْ مَجْلِسِهٖ هٰذَا الْاِسْنَادُ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ اِلَّا اَنَّ الْبُخَارِیَّ قَدْ عَلَّلَهُ بِحَدِيْثِ وُهَيْبٍ، عَنْ مُّوْسٰی بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ مِنْ قَوْلِهٖ فَاللّٰهُ اَعْلَمُ، وَلِهٰذَا الْحَدِيْثِ شَوَاهِدُ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، وَاَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ، وَرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ

أما حديث جبير بن مطعم

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کچھ لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور ان میں فضول گوئی زیادہ ہو جائے تو اس مجلس سے اٹھنے سے قبل یہ دعا پڑھ لیں

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا، وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ ثُمَّ اَتُوْبُ اِلَيْكَ

''تیری ذات پاک ہے اے ہمارے رب! اور تیری حمد کے ساتھ، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں پھر میں تیری طرف رجوع لاتا ہوں''

تو اس کے اس مجلس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

❖❖ یہ اسناد امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو وہب کی اس قولی حدیث کے ساتھ معلل کیا ہے جو انہوں نے موسیٰ بن عقبہ کے واسطے سے، پھر سہیل، پھر ان کے والد کے ذریعے کعب الاحبار سے روایت کی ہے۔ (واللہ اعلم) اس حدیث کی شاہد احادیث بھی موجود ہیں جو کہ جبیر بن مطعم، ابو برزہ اسلمی اور رافع بن خدیج سے مروی ہیں۔

جبیر بن مطعم کی شاہد حدیث یہ ہے:

1970- فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِیُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ اللِّهْبِیُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ، عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ

حدیث: 1969

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3433 اخرجه ابو عبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 15767 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 594

حدیث: 1970

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 10257

وَبِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ، فَقَالَهَا فِیْ مَجْلِسِ ذِكْرٍ كَانَتْ كَالطَّابِعِ يُطْبَعُ عَلَيْهِ، وَمَنْ قَالَهَا فِیْ مَجْلِسِ لَغْوٍ كَانَتْ كَفَّارَةً لَّهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاه

وأما حديث أبي برزة الأسلمي

✧✧ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ دعا مانگے

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ

جو آدمی یہ دعا ذکر اللہ کی مجلس میں پڑھے تو ایسے ہے جیسے ان پر مہر لگ گئی ہو اور جو آدمی یہ دعا لغویات کی مجلس میں پڑھے، اس کے لئے یہ دعا کفارہ ہوگی۔

✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

ابو برزہ اسلمی کی شاہد حدیث یہ ہے:

1971۔ فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو الطَّيِّبِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْمَادِيلِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَّاءُ، حَدَّثَنَا يَعْلٰى بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِی الْهَاشِمِ، عَنْ اَبِی الْعَالِيَةِ، عَنْ اَبِی بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِآخِرِهِ اِذَا طَالَ الْمَجْلِسُ، قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ، فَقَالَ بَعْضُنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ هٰذَا الْقَوْلَ مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ مِنْكَ، قَالَ: هٰذَا كَفَّارَةُ مَا يَكُوْنُ فِی الْمَجْلِسِ "

وأما حديث رافع بن خديج

✧✧ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مجلس طویل ہو جاتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے آخر میں یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ

تو ہم میں سے کسی ایک نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ قول ہم آپ سے نہیں سنا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ قول ان تمام (خطاؤں) کا کفارہ ہے جو مجلس میں ہو جاتی ہیں۔

رافع بن خدیج کی شاہد حدیث یہ ہے:

1972۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ دَاوُدَ الْمُنَادِیُّ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَدِّبُ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ حَيَّانَ، اَخُو مُقَاتِلٍ، عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِی الْعَالِيَةِ

حدیث: 1971

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 19784 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 10259

الرِّيَاحِيِّ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اجْتَمَعَ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ فَأَرَادَ أَنْ يَّنْهَضَ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ، عَمِلْتُ سُوءًا، وَظَلَمْتُ نَفْسِي، فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذِهِ كَلِمَاتٌ أَحْدَثْتَهُنَّ؟ قَالَ: أَجَلْ جَاءَنِيْ جِبْرَائِيلُ، فَقَالَ لِيْ: يَا مُحَمَّدُ، هُنَّ كَفَّارَةُ الْمَجَالِسِ

✧✧ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جمع ہوتے اور پھر (اس مجلس سے) اٹھنے کا ارادہ کرتے تو آپ یہ دعا مانگا کرتے تھے

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ، عَمِلْتُ سُوءًا، وَظَلَمْتُ نَفْسِي، فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ

''اے اللہ! تیری ذات پاک ہے، تیری حمد کے ساتھ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں تیری طرف رجوع لاتا ہوں اور میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے۔ تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔

1973۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِيْ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَنْبَأَنَا مُعَاوِيَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ الْقُرَشِيُّ، عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ، عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ، فَقَالَ: أَعِنِّيْ فِيْ مُكَاتَبَتِيْ، فَقَالَ: أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلِ صَبِيْرٍ دَيْنًا لَأَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ قُلْ: اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا۔ بدلِ کتابت ادا کرنے میں آپ میری مدد فرمائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھادوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائے تھے (ان کی شان یہ ہے) کہ اگر جبلِ صبیر کے برابر بھی تیرے ذمہ قرضہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ وہ بھی تیری طرف سے ادا کر دے گا۔ یوں دعا مانگا کر:

اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

''اے اللہ! تو اپنے حلال رزق کے ساتھ مجھے حرام سے بچالے اور اپنے فضل سے اپنے ماسوا سے غنی کر دے''

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1974۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيْهُ بِالرَّيِّ، وَأَبُوْ أَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ أَبِيْ أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، أَنْبَأَنَا أَزْهَرُ بْنُ سِنَانٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

حديث: 1973

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3563 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 1318

وَاسِعٍ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ بِهَا سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَحَدَّثَنِي، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ دَخَلَ السُّوقَ، فَقَالَ: لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ، وَمَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ، وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، قَالَ: فَقَدِمْتُ خُرَاسَانَ فَاَتَيْتُ قُتَيْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ فَقُلْتُ لَهُ اَتَيْتُكَ بِهَدِيَّةٍ فَحَدَّثْتُهُ بِالْحَدِيثِ فَكَانَ يَرْكَبُ فِي مَوْكِبِهِ حَتَّى يَأْتِيَ بَابَ السُّوقِ فَيَقُولُهَا، ثُمَّ يَنْصَرِفُ، لَهُ طُرُقٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَهْرَمَانِ آلِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سَالِمٍ، فَاَمَّا اَزْهَرُ فَبَصْرِيٌّ زَاهِدٌ، وَلَهُ شَاهِدٌ

✧✧ حضرت محمد بن واسع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں مدینۃ المنورہ میں آیا، وہاں میری ملاقات سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہوئی تو انہوں نے اپنے والد کا یہ بیان سنایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص بازار میں داخل ہوا اور یہ دعا پڑھ لے

لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٍ

اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور ایک لاکھ گناہ مٹا دیتا ہے۔ اور اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے۔ (محمد بن واسع) فرماتے ہیں: پھر میں خراسان آ گیا تو قتیبہ بن مسلم کے پاس آیا۔ ان سے میں نے کہا: میں تمہارے لیے ایک تحفہ لایا ہوں پھر میں نے ان کو یہ حدیث سنائی۔ پھر وہ اپنی سواری پر سوار ہو کر بازار کے دروازے تک آتے اور یہ دعا پڑھ کر واپس چلے جاتے تھے۔

✣✣ اس حدیث کے عمرو بن دینار قہرمان آل الزبیر کے سالم سے متعدد طرق ہیں اور اس کی سند میں جواز ہر بن سنان ہیں یہ بصری ہیں، زاہد ہیں۔

اس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے۔ (جو کہ درج ذیل ہے)

1974 أ- اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، حَدَّثَنِي رَجُلٌ، بَصْرِيٌّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، مَرْفُوعًا: مَنْ خَرَجَ اِلَى السُّوقِ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ، وَمَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ، وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

هَكَذَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، وَرَوَاهُ اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَالِمٍ

حدیث: 1974

اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2235 اخرجه ابوداؤد الطيالسى فى "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 12 اخرجه ابومحمد الكسى فى "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ه/1988ء رقم الحديث: 28 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 3428

وَقَدْ رُوِىَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ، فَقَالَ: لاَ اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لاَ يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَلْفَ اَلْفَ حَسَنَةٍ، وَمَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفَ سَيِّئَةٍ، وَرَفَعَ لَهُ اَلْفَ اَلْفَ دَرَجَةٍ

وَقَدْ كَتَبْنَاهُ مِنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ

✧✧ حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جو شخص بازار میں جائے اور پڑھے

لاَ اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لاَ يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِير

اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے ایک لاکھ گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے۔

✣✣ عبداللہ بن وھب نے اس حدیث کو یونہی روایت کیا ہے اور اسماعیل بن عیاش نے اس کو عمر بن محمد بن زید کے واسطے سے سالم سے روایت کیا ہے۔

اور عمر بن محمد بن زید کے واسطے سے، سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بازار میں جا کر یہ پڑھے

لاَ اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لاَ يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِير

اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے ایک لاکھ گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے ایک لاکھ درجے بلند کر دیتا ہے۔

اور یہی حدیث ہم نے ہشام بن حسان کے واسطے سے عبداللہ بن دینار سے نقل کی ہے۔ (جو کہ درج ذیل ہے)۔

1975۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ حَيْدَرَهِ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا مَسْرُوقُ بْنُ الْمَرْزُبَان، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَبَاعَ فِيْهَا وَاشْتَرٰى، فَقَالَ: لاَ اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَيُمِيتُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَلْفَ اَلْفَ حَسَنَةٍ، وَمَحَا اَلْفَ اَلْفَ سَيِّئَةٍ، وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ، تَابَعَهُ عِمْرَانُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ

اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بازار میں جائے اور وہاں خرید و فروخت کرے پھر پڑھے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَيُمِيتُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے ایک لاکھ گناہ مٹا دیتا ہے۔ اور اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ واللہ اعلم۔

اس حدیث کو عبداللہ بن دینار سے روایت کرنے میں عمران بن مسلم نے ہشام بن حسان کی متابعت کی ہے۔

1976- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيِّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ فِي السُّوْقِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرِ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ، وَمَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ، وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ، وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَبُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ، وَاَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ، وَاَقْرَبُهَا بِشَرَائِطِ هٰذَا الْكِتَابِ حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بازار میں یہ دعا پڑھے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرِ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٍ

اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور اس کے لئے جنت میں ایک مکان بنا دیتا ہے۔

✣✣ اس باب میں حضرت جابر، ابوہریرہ، بریدہ اسلمی اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی احادیث مروی ہیں اور اس کتاب کی شرائط کے مطابق سب سے مضبوط حدیث حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی ہے جبکہ اس کے الفاظ کچھ مختلف ہیں (ان کی مروی حدیث درج ذیل ہے)

1977- اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَمْرِو بْنُ السَّمَّاكِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْمَدَائِنِيُّ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَارٌ لَنَا يُكْنَى اَبَا عَمْرٍو، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ

حديث: 1977

اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ه/1983ء رقم الحديث: 1157 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ه رقم الحديث: 5534

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ السُّوْقَ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ، وَخَيْرَ مَا فِيْهَا، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا فِيْهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً، اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً

✧✧ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں جاتے تو پڑھتے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ، وَخَيْرَ مَا فِيْهَا، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا فِيْهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً، اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً او صفقه خاسرة

"اے اللہ میں تجھ سے اس بازار اور جو کچھ اس میں ہے، اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس بازار اور اس میں جو کچھ بھی ہے، اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں، اس بات سے کہ میں جھوٹی قسم کا مرتکب ہوں یا میں خسارے والا سودا کروں۔

1978- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ نَوْفَلِ بْنُ اَبِیْ عَقْرَبٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يُعْجِبُهُ الْجَوَامِعُ مِنَ الدُّعَاءِ، وَيَتْرُكُ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جامع دعائیں پسند تھیں اور آپ اس کے درمیان کو ترک فرماتے تھے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1979- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، وَمُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيْدِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ نَعَامَةَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ، سَمِعَ ابْنَهُ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْقَصْرَ الْاَبْيَضَ مِنْ يَّمِيْنِ الْجَنَّةِ، قَالَ: اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَكُوْنُ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ فِی الدُّعَاءِ وَالطُّهُوْرِ

حدیث: 1978

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1482 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 25596 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 867 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 1491

حدیث: 1979

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 96 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 16847 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 6763 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 900

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابونعامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مغفل نے اپنے بیٹے کو یوں دعا مانگتے سنا

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسَاَلُكَ الْقَصْرَ الْاَبْيَضَ مِنْ يَّمِيْنِ الْجَنَّةِ

''اے اللہ! میں تجھ سے جنت کے دائیں جانب سفید محل کا سوال کرتا ہوں''

فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: میری امت میں ایسے لوگ بھی ہونگے جو دعا اور طہارت میں حد سے آگے نکل جائیں گے۔

✤✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1980- حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَضَوَّرَ عَنِ اللَّيْلِ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب رات کے وقت آنکھ کھلتی تو یہ دعا پڑھتے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ''۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1981- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دَرَسْتَوَيْهِ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيْدِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِىْ، وَاَسَاَلُكَ بِرَحْمَتِكَ، اَللّٰهُمَّ زِدْنِىْ عِلْمًا، وَلَا تُزِغْ قَلْبِىْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِىْ، وَهَبْ لِىْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

حدیث: 1980

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 5530 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 7688

حدیث: 1981

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 5061 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 5531 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 10701

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

اُمّ المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ، اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِیْ، وَاَسْاَلُكَ بِرَحْمَتِكَ، اللّٰهُمَّ زِدْنِیْ عِلْمًا، وَلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِیْ، وَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1982- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِیْ اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيٰى بْنُ يَزِيْدَ الْاَهْوَازِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ، حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ زُهَيْرٍ الْاَنْمَارِیِّ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَاخْسَاْ شَيْطَانِیْ، وَفُكَّ رِهَانِیْ، وَثَقِّلْ مِيْزَانِیْ، وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدٰى الْاَعْلٰى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت زہیر انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لیٹتے تو یہ دعا پڑھتے

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَاخْسَاْ شَيْطَانِیْ، وَفُكَّ رِهَانِیْ، وَثَقِّلْ مِيْزَانِیْ، وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدٰى الْاَعْلٰى

اے اللہ! میری مغفرت فرما اور میرے شیطان کو ذلیل فرما اور میری گروی رکھی ہوئی چیزوں کو بازیاب فرما اور میرا بوجھ ہلکا فرما اور مجھے اعلیٰ فضل عطا فرما۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1983- اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِیُّ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَنْبَاَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ،

حدیث: 1982

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم٬ موصل٬ 1404ھ/1983ء٬ رقم الحديث: 758 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر٬ بيروت٬ لبنان٬ رقم الحديث: 5054

حدیث: 1983

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه٬ حلب٬ شام٬ 1406ھ٬ 1986ء٬ رقم الحديث: 5460 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" ٬ طبع دارالفكر٬ بيروت٬ لبنان٬ رقم الحديث: 3842 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه٬ قاهره٬ مصر٬ رقم الحديث: 8039 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله٬ بيروت٬ لبنان٬ 1414ھ/1993ء٬ رقم الحديث: 1030 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه٬ بيروت٬ لبنان٬ 1411ھ/ 1991ء٬ رقم الحديث: 7896 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز٬ مكه مكرمه٬ سعودی عرب 1414ھ/1994ء٬ رقم الحديث: 12929 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه٬ بيروت٬ لبنان٬ 1409ھ/1989ء٬ رقم الحديث: 678

قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ دُعَائِهِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ، وَالْقِلَّةِ، وَالذِّلَّةِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں یوں کہا کرتے تھے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ، وَالْقِلَّةِ، وَالذِّلَّةِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ

''اے اللہ! میں فقر، قلت اور ذلت سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے''۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1984- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ الْخَلِیْلِ الْخَزَّازُ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ، وَعَذَابِ النَّارِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَایَ کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْکَسَلِ، وَالْهَرَمِ، وَالْمَاْثَمِ، وَالْمَغْرَمِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّیَاقَةِ

حدیث: 1984

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر، یمامه، بیروت، لبنان، 1407ھ1987ء، رقم الحدیث: 6014 اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 589 اخرجه ابو عیسٰی الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 3495 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 61 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه"، طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 3838 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحدیث: 24346 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین، قاهره، مصر، 1415ھ، رقم الحدیث: 9293 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحدیث: 4665 اخرجه ابوبکر الکوفی، فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد، ریاض، سعودی عرب، (طبع اول) 1409ھ، رقم الحدیث: 29205 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 10 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 59 اخرجه ابن راهویه الحنظلی فی "مسنده" طبع مکتبه الایمان، مدینه منوره، (طبع اول) 1412ھ/1991ء، رقم الحدیث: 789

✧✧ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے "اے اللہ! میں دوزخ کے فتنہ اور اس کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں قبر کے فتنہ اور اس کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں دولت مندی کے شر اور فقر کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں مسیح دجال کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میری خطاؤں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو دے اور مجھے گناہوں سے یوں پاک کر دے جیسے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیا جاتا ہے۔ اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا فاصلہ مشرق اور مغرب کے درمیان ہے۔ اے اللہ! میں کاہلی، شدید بڑھاپے، گناہوں اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

1985- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذُوا جُنَّتَكُمْ، قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: مِنْ عَدُوٍّ قَدْ حَضَرَ؟ قَالَ: لَا جُنَّتَكُمْ مِنَ النَّارِ، قُوْلُوْا: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، فَاِنَّهَا يَأْتِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُنْجِيَاتٍ وَّمُقَدَّمَاتٍ وَّهُنَّ الْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی اپنی ڈھال پکڑ لو، ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا دشمن (ہم پر) چڑھ دوڑا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (میں کسی ظاہری دشمن کی بات) نہیں (کر رہا بلکہ) تم دوزخ سے (بچنے کے لئے) ڈھال پکڑ لو اور پڑھو "سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ" کیونکہ یہ کلمات قیامت کے دن لوگوں کو جہنم سے بچائیں گے اور یہ آدمی کے آگے آگے ہوں گے اور یہی باقیات الصالحات ہیں"۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1986- حَدَّثَنِىْ عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى الْحِيْرِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا خَلَادُ

حدیث: 1985

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 10684 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغیر" طبع المکتب الاسلامی دارعمار بیروت لبنان/عمان 1405ھ 1985ء رقم الحدیث: 407 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث: 3179

حدیث: 1986

اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة بیروت لبنان 1407ھ/ 1986ء رقم الحدیث: 1498 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث: 7572 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 29143

بْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ عِيشَةً نَقِيَّةً، وَمِيتَةً سَوِيَّةً، وَمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزٍ، وَلا فَاضِحٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ عِيشَةً نَقِيَّةً، وَمِيتَةً سَوِيَّةً، وَمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزٍ، وَلا فَاضِحٍ

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، صاف ستھری زندگی کا اور آسان موت کا، اچھی عاقبت کا جس میں ذلت ورسوائی نہ ہو''

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1987- حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ حَمْدَوَيْهِ الْفَقِيْهُ، اِمْلاءً بِبُخَارٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيْبٍ الْحَافِظُ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ مَيْمُوْنٍ مَوْلَى الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو: اللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّي وَانْقِطَاعِ عُمْرِي هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنُ الْاِسْنَادِ، وَالْمَتْنِ غَرِيبٌ فِي الدُّعَاءِ مُسْتَحَبٌّ لِلْمَشَايِخِ اِلَّا اَنَّ عِيْسٰى بْنَ مَيْمُوْنٍ لَّمْ يَحْتَجَّ بِهِ الشَّيْخَانِ

✧✧ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے

اللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّي وَانْقِطَاعِ عُمْرِي

''یااللہ میرے بڑھاپے اور آخری وقت میں میرے اوپر اپنا رزق وسیع فرما''

❖ یہ حدیث حسن الاسناد والمتن ہے، دعا کے سلسلے میں غریب ہے۔ مشائخ کے نزدیک مستحب ہے البتہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عیسیٰ بن میمون کی روایات نقل نہیں کی۔

1988- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ شَاذَانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ فِيْكُمْ اَمَانَانِ مَضَتْ اِحْدَاهُمَا وَبَقِيَتِ الْاُخْرٰى وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدِ اتَّفَقَا عَلٰى اَنَّ تَفْسِيْرَ الصَّحَابِيِّ حَدِيْثٌ مُسْنَدٌ وَلَهُ شَاهِدٌ عَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہارے اندر دو ''امان'' تھے، ان میں سے ایک گزر چکا ہے اور اب صرف ایک

حدیث: 1987

اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحديث: 3661

باقی ہے (ایک امان یہ تھا) وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ (اور دوسرا امان یہ ہے) وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی تفسیر حدیث مسند کا درجہ رکھتی ہے۔ اور اس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ (وہ حدیث درج ذیل ہے)

1989۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ اَبِي اَيُّوبَ عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَانَانِ كَانَ فِي الْاَرْضِ فَرُفِعَ اَحَدُهُمَا وَبَقِيَ الْاٰخَرُ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ

❖ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زمین میں دو امان تھے ان میں سے ایک اٹھا لیا گیا اور دوسرا ابھی باقی ہے (ایک امان یہ تھا) وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ (اور دوسرا امان یہ تھا) وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ

1990۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا اَبُو عَمْرٍو الْمُسْتَمْلِي، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، كَانَ دَوَاءً مِنْ تِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ دَاءً اَيْسَرُهَا الْهَمُّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَبِشْرُ بْنُ رَافِعٍ الْحَارِثِيُّ لَيْسَ بِالْمَتْرُوكِ، وَاِنْ لَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَكَذٰلِكَ الْهَيْثَمُ الْبَكَّاءُ لَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ حَدِيثٌ يَنْفَرِدُ بِهِ، وَهٰذَا مَوْضِعُهُ فَاِنَّهُ مِنْ عُبَّادِ الْمُسْلِمِينَ

❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه" پڑھے، یہ اس کے لئے ۹۹ بیماریوں کی دواء ہے جن میں سے سب سے ہلکی بیماری "ھم" (غم) ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا اور بشر بن رافع الحارثی متروک الحدیث نہیں ہیں۔ اور یونہی ھیثم البکاء کی روایات شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے نقل نہیں کیں اور ان کی ایک اور حدیث بھی ہے جس کی روایت میں یہ منفرد ہیں اور یہ اس کا مقام ہے کیونکہ وہ مسلمان بندوں میں سے ہیں۔

1991۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ،

حدیث: 1989

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 19524

حدیث: 1990

اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبة الايمان مدينه منوره (طبع اول) 1412ه/1991ء رقم الحديث: 541 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دار الحرمين قاهره مصر 1415ه رقم الحديث: 5028

حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ اَخُو اَبِيْ بَكْرِ الْحَنَفِيِّ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمَّازٍ الْبَكَّاءُ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ اَبَا طَالِبٍ مَرِضَ فَثَقُلَ فَعَادَهُ فَعَادَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا ابْنَ اَخِيْ ادْعُ رَبَّكَ الَّذِيْ بَعَثَكَ اَنْ يُّعَافِيَنِيْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اشْفِ عَمِّي، فَقَالَ: كَاَنَّمَا نَشِطَ مِنْ عِقَالٍ، فَقَالَ اَبُوْ طَالِبٍ: اِنَّ رَبَّكَ بَعَثَكَ لِيُطِيْعَكَ، قَالَ: وَاَنْتَ يَا عَمِّ اِنْ اَطَعْتَ اللّٰهَ لَيُطِيْعَنَّكَ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابوطالب بیمار ہو گئے اور ان کی بیماری شدت اختیار کر گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کو گئے۔ ابوطالب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے میرے چچا کے بیٹے! اپنے اُس رب سے دعا مانگیں جس نے آپ کو مبعوث فرمایا ہے کہ وہ مجھے صحت عطا فرمائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے یہ دعا مانگی: اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَمِّي "(یا اللہ میرے چچا کو شفاء عطا فرما)۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: (وہ فوراً ٹھیک ہو گئے اور) یوں لگا جیسے ان کی رسیاں کھول دی گئی ہوں۔ تو حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کے رب نے آپ کو مبعوث کیا ہے، اس لئے وہ آپ کی بات بھی مانتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے چچا! اگر تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے گا تو اللہ تعالیٰ تیری بھی ضرور بات مانے گا۔

1992- اَخْبَرَنَا الْإِمَامُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ، وَثنا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَيُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: دُعَاءُ الْمَرْءِ لِنَفْسِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی دعا سب سے افضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا: وہ دعا جو انسان خود اپنے لئے مانگتا ہے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1992- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ وَهْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُزَاحِمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاُرَاهُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ بَنِيْ فُلَانٍ اَغَارُوْا عَلَيَّ فَذَهَبُوْا بِابْنِيْ وَاِبِلِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ كَذَا وَكَذَا اَهْلَ بَيْتٍ وَّاَظُنُّهُ قَالَ تِسْعَةَ اَبْيَاتٍ مَا فِيْهِمْ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ، وَلَا مُدٌّ مِّنْ طَعَامٍ، فَاسْاَلِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: فَرَجَعَ

حدیث: 1991

اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دار الحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث: 3973

حدیث: 1992

اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دار البشائر الاسلامیه بیروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحدیث: 715

اِلٰى امْرَاتِهٖ، قَالَتْ: مَا رَدَّ عَلَيْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَاَخْبَرَهَا، قَالَ: فَلَمْ يَلْبَثِ الرَّجُلُ اَنْ رَدَّ عَلَيْهِ اِبِلَهٗ، وَابْنَهٗ اَوْفَرَ مَا كَانُوا، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ، فَقَامَ عَلَى الْمِنبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، وَاَمَرَهُمْ بِمَسْاَلَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالرَّغْبَةَ اِلَيْهِ، وَقَرَاَ عَلَيْهِمْ: وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا، میرا خیال ہے کہ وہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں قبیلے والوں نے میرے اوپر حملہ کیا اور میرے بچوں اور اونٹوں کو اغواء کر کے لے گئے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آلِ محمد اور اہل بیت (کی تنگ دستی اور فاقہ مستی) کے احوال بیان فرمائے اور ۹ ایسے گھروں کے حالات بیان کئے کہ ان کے پاس ایک صاع طعام یا ایک مد طعام نہ تھا۔ اس لئے اللہ سے سوال کرو، وہ شخص اپنی بیوی کے پاس لوٹ کر گیا، اُس نے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا جواب دیا؟ اس نے حقیقتِ حال بیان کر دی۔ تو زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے سے بھی زیادہ مال اور اولاد عطا فرما دی، وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ کو صورتِ حال بتائی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے مانگنے کا حکم دیا اور اس کی خوب ترغیب دلائی۔ اور یہ آیت تلاوت کی" وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ "۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1993- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّيْ، اَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حُنَيْنٍ، حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: وَاذُنُوبَاهُ وَاذُنُوبَاهُ، فَقَالَ هٰذَا الْقَوْلَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلِ: اللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِيْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ فَقَالَهَا، ثُمَّ قَالَ: عُدْ فَعَادَ، ثُمَّ قَالَ: عُدْ فَعَادَ، فَقَالَ: قُمْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ حَدِيْثٌ رُوَاتُهٗ عَنْ اٰخِرِهِمْ مَدَنِيُّوْنَ مِمَّنْ لَا يُعْرَفُ وَاحِدٌ مِّنْهُمْ بِجَرْحٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنے گناہوں پر اظہار افسوس کرتے ہوئے یوں پکارنے لگا: واذنوباہ واذنوباہ اس نے یہ لفظ دو یا تین مرتبہ دہرائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہا: یہ دعا پڑھو

اللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِيْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ

"اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے اور مجھے اپنے اعمال کی بجائے تیری رحمت کی زیادہ امید ہے"

اس نے یہ دعا پڑھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو دہراؤ، اس نے دہرایا، آپ نے فرمایا: پھر دہراؤ اس نے پھر دہرایا۔ پھر رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: جا، اٹھ جا، اللہ تعالیٰ نے تیری بخشش کر دی ہے۔

❖❖ اس حدیث کے تمام راوی مدنی ہیں اوران میں سے کسی ایک کے متعلق بھی کسی قسم کی کوئی جرح ثابت نہیں۔

1995۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي الدُّنْيَا، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، اَنْبَانَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ اُسَيْدٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عِيْسٰى، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَّهُوَ يَقُوْلُ: يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَلْ فَقَدْ نَظَرَ اللّٰهُ اِلَيْكَ

اَلْفَضْلُ بْنُ عِيْسٰى هُوَ الرَّقَاشِيُّ، وَاَخْشٰى اَنْ يَّكُوْنَ عَمُّهُ يَزِيْدَ بْنَ اَبَانَ اِلَّا اَنِّيْ قَدْ وَجَدْتُّ لَهُ شَاهِدًا مِّنْ حَدِيْثِ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کا ایک شخص پر گزر ہوا وہ کہہ رہا تھا: ''يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ'' رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: تو دعا مانگ! کیونکہ اللہ تعالیٰ تیری طرف متوجہ ہے۔

❖❖ یہ فضل بن عیسیٰ رقاشی ہیں اور میرا خیال ہے کہ اس کا چچا یزید بن امان ہے۔ البتہ مجھے اس حدیث کی ایک شاہد حدیث مل گئی جو کہ ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ (وہ درج ذیل ہے)

1996۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَانِيُّ، حَدَّثَنَا مَسْعُوْدُ بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ، حَدَّثَنَا فَضَالُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا مُوَكَّلًا بِمَنْ يَّقُوْلُ: يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، فَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ الْمَلَكُ: اِنَّ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ قَدْ اَقْبَلَ عَلَيْكَ فَاسْاَلْ

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جو کہ ''يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ'' پکارنے والے پر مقرر ہے۔ جو شخص تین مرتبہ یہ لفظ پکارتا ہے یہ فرشتہ اس کو کہتا ہے: بے شک ''اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ'' تیری طرف متوجہ ہے۔ اس لیے اس سے جو مانگنا ہے، مانگ لے۔

1997۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخُرَاسَانِيُّ، بِبَغْدَادَ فِي الْقَطِيْعَةِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ عَامِرٍ الْاَلْهَانِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَهُ عِنْدَ الْكُرَبِ وَالشَّدَائِدِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ احْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِاَبِيْ صَالِحٍ، وَاَبُوْ عَامِرٍ الْاَلْهَانِيُّ اَظُنُّهُ الْهَوْزَنِيَّ وَهُوَ صَدُوْقٌ

حديث: **1997**

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 3382 اخرجه ابويعلى الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 6396

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ تکالیف اور مصائب کے وقت مانگی ہوئی اس کی دعا قبول ہو، اس کو چاہئے کہ آسانی کے حالات میں کثرت سے دعا مانگا کرے۔

✣•✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ابوصالح اور ابوعامر الالہانی کی روایات نقل کی ہیں (امام حاکم فرماتے ہیں) میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ہوزنی ہیں اور صدوق ہے۔

1998- حَدَّثَ الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، اِمْلاءً غُرَّةَ صَفَرٍ سَنَةَ سَبْعٍ وَّتِسْعِيْنَ وَثَلاثِ مِائَةٍ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى الطَّرَسُوْسِيُّ، وَحدثنا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيْ، وَحدثنا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ دَاوُدَ الصَّنْعَانِيُّ، اَخْبَرَنِيْ اَفْلَحُ بْنُ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: نَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلامُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ لَّمْ يَنْزِلْ فِيْ مِثْلِهَا قَطُّ ضَاحِكًا مُسْتَبْشِرًا، فَقَالَ: السَّلامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ، قَالَ: وَعَلَيْكَ السَّلامُ يَا جِبْرِيْلُ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِيْ اِلَيْكَ بِهَدِيَّةٍ كُنُوْزِ الْعَرْشِ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ بِهِنَّ، قَالَ: وَمَا تِلْكَ الْهَدِيَّةُ يَا جِبْرِيْلُ، فَقَالَ جِبْرِيْلُ: قُلْ: يَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ، يَا مَنْ لا يُؤَاخِذُ بِالْجَرِيْرَةِ، وَلا يَهْتِكُ السِّتْرَ يَا عَظِيْمَ الْعَفْوِ، يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ، يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ، يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ، يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوَى، وَيَا مُنْتَهَى كُلِّ شَكْوَى، يَا كَرِيْمَ الصَّفْحِ، يَا عَظِيْمَ الْمَنِّ، يَا مُبْتَدِءَ النِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا، يَا رَبَّنَا، وَيَا سَيِّدَنَا، وَيَا مَوْلانَا، وَيَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا، اَسْاَلُكَ يَا اللّٰهُ اَنْ لا تَشْوِيْ خَلْقِيْ بِالنَّارِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَا ثَوَابُ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ، ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ بَعْدَ الدُّعَاءِ بِطُوْلِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ فَاِنَّ رُوَاتَهُ كُلُّهُمْ مَدَنِيُّوْنَ ثِقَاتٌ، وَقَدْ ذَكَرْتُ فِيْمَا تَقَدَّمَ الْخِلافَ بَيْنَ اَئِمَّةِ الْحَدِيْثِ فِيْ سَمَاعِ شُعَيْبِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مِنْ جَدِّهِ

✧✧ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل امین علیہ السلام بہت حسین وجمیل شکل وصورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہنستے مسکراتے ہوئے تشریف لائے اور کہنے لگے: السَّلامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے جواباً فرمایا: وَعَلَيْكَ السَّلامُ يَا جِبْرِيْلُ۔ (جبریل نے) کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک تحفہ دے کر آپ کی طرف بھیجا ہے جو کہ عرش کے خزانوں میں سے ہے، اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے سرفراز فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے جبرائیل! وہ کون سا تحفہ ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یوں دعا مانگیں: اے وہ ذات جو اچھائیوں کو ظاہر کرتی ہے اور برائیوں کو چھپاتی ہے اور اے وہ ذات جو گناہوں پر مواخذہ نہیں کرتی ہے اور کسی کا پردہ چاک نہیں کرتی، اے عظیم معافی عطا کرنے والے اور اے احسن طریقے سے درگزر کرنے والے، اے وسیع مغفرت والے، اے دست رحمت پھیلانے والے، اے ہر سرگوشی کو جاننے والے، اے ہر شکوہ کے انجام، اے چشم پوشی کرنے والے کریم، اے عظیم احسان والے، اے استحقاق

سے پہلے نعمتوں کی ابتداء کرنے والے، اے ہمارے رب! اے سردار! اے ہمارے آقا، اے ہماری رغبتوں کی انتہاء، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ تو مجھے جہنم میں نہ جلانا'' تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ان کلمات کا ثواب کیا ہے؟ پھر دعاء کے بعد پوری مفصل حدیث بیان کی ہے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، اس کے تمام راوی ثقہ ہیں، مدنی ہیں اور اس سے پہلے میں ائمہ کے درمیان شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ان کے دادا سے سماع کے متعلق اختلاف ذکر کیا ہے۔

1999- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيُّ، اَنْبَانَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَانَا عِيْسٰى بْنُ مَيْمُوْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ اِذَا عَرَفَ الْاِجَابَةَ مِنْ نَفْسِهٖ، فَشُفِيَ مِنْ مَرَضٍ، اَوْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، يَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِعِزَّتِهٖ، وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ تَفَرَّدَ عِيْسٰى بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، وَعِيْسٰى غَيْرُ مُتَّهَمٍ بِالْوَضْعِ

✧✧ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تمہاری دعا قبول ہو جائے اور بیمار، صحت یاب ہو جائے یا مسافر (سلامتی کے ساتھ) واپس آ جائے تو یہ دعا ضرور مانگا کرو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِعِزَّتِهٖ، وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

''تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس کی عزت اور جلال سے نیکیاں مکمل ہوتی ہیں''

❖❖ یہ حدیث قاسم بن محمد کے واسطے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرنے میں عیسیٰ بن میمون متفرد ہیں اور عیسیٰ پر وضع حدیث کی تہمت نہیں ہے۔

2000- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي الدُّنْيَا، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ، وَغَيْرُهٗ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ: مَا يَمْنَعُكِ اَنْ تَسْمَعِيْ مَا اُوْصِيْكِ بِهٖ اَنْ تَقُوْلِيْ اِذَا اَصْبَحْتِ، وَاِذَا اَمْسَيْتِ: يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ، اَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ، وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: میں جو تمہیں تاکید کرتا ہوں اس پر عمل کرنے سے تمہیں کیا رکاوٹ ہے؟ صبح وشام اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگا کرو:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ، اَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ، وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ

''یا حی یا قیوم! میں تیری رحمت سے مدد چاہتا ہوں تو میرے تمام کاموں کی اصلاح فرما دے اور ایک لمحہ کے لیے بھی تو مجھے

حدیث: 2000

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 104045

میرے آسرے پر نہ چھوڑ''۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2001- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ اِذَا اَوَى اِلَى فِرَاشِهِ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَفَانِي وَآوَانِي، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَطْعَمَنِي وَسَقَانِي، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي مَنَّ عَلَيَّ فَاَفْضَلَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ بِعِزَّتِكَ اَنْ تُنَجِّيَنِي مِنَ النَّارِ، فَقَدْ حَمِدَ اللّٰهَ بِجَمِيعِ مَحَامِدِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص سوتے وقت یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَفَانِي وَآوَانِي، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَطْعَمَنِي وَسَقَانِي، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي مَنَّ عَلَيَّ فَاَفْضَلَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ بِعِزَّتِكَ اَنْ تُنَجِّيَنِي مِنَ النَّارِ

''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو میرے لیے کافی ہے اور جو میرا ٹھکانہ ہے، تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے کھلایا اور پلایا ہے، تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے میرے اوپر احسان کیا اور فضیلت دی، اے اللہ! میں تیری عزت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں تو مجھے دوزخ سے بچا''

اس نے تمام مخلوقات کی تمام تعریفوں کے برابر تعریف کی۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2002- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّبِيعِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَتَى اَحَدُكُمْ فِرَاشَهُ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ، وَاقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَيُوسُفُ هٰذَا هُوَ الَّذِي يُقَالُ مَوْلَى سُكَّرَةَ

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سونے لگو تو یہ دعا پڑھو

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ، وَاقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ

''اے اللہ! اے زمین اور آسمان کے رب، ہمارے اور ہر شی کے رب، تو ہی پیشانی سے پکڑنے والا ہے، تو اول ہے، تجھ سے

پہلے کوئی چیز نہیں ہے، تو آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں ہے، تو باطن ہے تیرے سوا کوئی چیز نہیں ہے، ہمیں فقر سے غنی کر دے اور ہمارا قرضہ ادا فرما دے‘‘

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور یہ یوسف وہی ہیں جن کو سکرہ کا غلام کہا جاتا ہے۔

2003۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي الدُّنْيَا، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ، وَاَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الْبَصْرِيَّانِ، اَنَّ بِشْرَ بْنَ مَنْصُوْرٍ السُّلَمِيَّ، حَدَّثَهُمْ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَا رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنْ اَهْلِ قُبَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْنَا مَعَهُ، فَلَمَّا طَعِمَ وَغَسَلَ يَدَيْهِ، اَوْ قَالَ: يَدَهُ، قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ، مَنَّ عَلَيْنَا فَهَدَانَا وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَّلَا مُكَافَءٍ وَّلَا مَكْفُوْرٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ، وَسَقٰى مِنَ الشَّرَابِ، وَكَسَا مِنَ الْعُرْيِ، وَهَدٰى مِنَ الضَّلَالَةِ، وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمَايَةِ، وَفَضَّلَ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اہلِ قباء میں سے ایک انصاری شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت پر بلایا، ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چل دیئے۔ جب (وہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کھانا کھا کر فارغ ہوئے تو ہاتھ دھوئے اور یہ دعا مانگی ’’تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو کھلاتا ہے، کھاتا نہیں، جس نے ہم پر احسان کیا، ہمیں ہدایت دی، ہمیں کھلایا، پلایا اور وہ ہمیں جس آزمائش میں بھی ڈالتا ہے اس میں ہمیں بھلائی کی توفیق دیتا۔ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ نہ وہ ہمیں چھوڑے، نہ (اس کی نعمتوں کا) بدلہ دیا جا سکتا ہے اور نہ اس کا انکار کیا جا سکتا ہے۔ اور نہ ہی اس سے بے نیازی کی جا سکتی ہے، تمام تعریفیں اس کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھانے کے ساتھ سیر کیا اور پانی کے ساتھ سیراب کیا، لباس پہنایا، اور گمراہی سے ہمیں ہدایت دی اور نابینائی سے ہمیں بینائی دی اور اپنی بہت ساری مخلوقات میں سے مجھے فضیلت دی، تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2004۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُسْلِمٍ الْاَبَّارُ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عُفَيْرِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا نَادَى الْمُنَادِيْ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَاسْتُجِيْبَ الدُّعَاءُ، فَمَنْ نَّزَلَ بِهٖ كَرْبٌ اَوْ شِدَّةٌ فَلْيَتَحَيَّنِ الْمُنَادِيْ، فَاِذَا كَبَّرَ كَبَّرُوْا، وَاِذَا تَشَهَّدَ تَشَهَّدُوْا، وَاِذَا قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، قَالَ:

حدیث: **2003**

اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ه/1993ء' رقم الحديث: 5219 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ه/ 1991ء' رقم الحديث: 10133

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، وَإِذَا قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، ثُمَّ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الصَّادِقَةِ الْمُسْتَجَابَةِ الْمُسْتَجَابُ لَهَا دَعْوَةِ الْحَقِّ، وَكَلِمَةِ التَّقْوَى، اَحْيِنَا عَلَيْهَا وَاَمِتْنَا عَلَيْهَا، وَابْعَثْنَا عَلَيْهَا، وَاجْعَلْنَا مِنْ خِيَارِ اَهْلِهَا اَحْيَاءً وَاَمْوَاتًا، ثُمَّ يَسْاَلُ اللّٰهَ حَاجَتَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نداء دینے والا نداء دیتا ہے (یعنی مؤذن اذان دیتا ہے) تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا کو قبول کیا جاتا ہے، اس لیے کوئی شخص کسی تکلیف یا مصیبت میں مبتلا ہو تو وہ مؤذن (کی اذان) کا انتظار کرے۔ پھر جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو، جب وہ کلمہ شہادت پڑھے تو تم بھی کلمہ شہادت پڑھو اور جب وہ حیی علی الصلوٰۃ پڑھے تو تم بھی حیی علی الصلوٰۃ پڑھو اور جب وہ حیی علی الفلاح پڑھے، تو تم بھی حیی علی الفلاح پڑھو پھر (جب اذان ختم ہو جائے تو) یہ دعا مانگو

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الصَّادِقَةِ الْمُسْتَجَابَةِ الْمُسْتَجَابُ لَهَا دَعْوَةِ الْحَقِّ، وَكَلِمَةِ التَّقْوَى، اَحْيِنَا عَلَيْهَا وَاَمِتْنَا عَلَيْهَا، وَابْعَثْنَا عَلَيْهَا، وَاجْعَلْنَا مِنْ خِيَارِ اَهْلِهَا اَحْيَاءً وَاَمْوَاتًا

''اے اللہ! اے اس سچی، مقبول دعوت کے رب، تو اس دعوتِ حق اور کلمۂ تقویٰ کو قبول کرنے والا ہے۔ تو ہمیں اسی پر زندہ رکھ اور اسی پر موت عطا کر اور ہمیں قیامت کے روز اسی پر اٹھا اور ہمیں زندگی میں اور بعد از وفات اس کے اچھے اہل میں شامل فرما''

یہ دعا مانگنے کے بعد پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کی دعا مانگے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2005- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ رَوَاهُ الْاَعْمَشُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انگلیوں پر تسبیح کرتے دیکھا۔

✣✣ اس حدیث کو اعمش نے عطاء بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

حدیث: 2005

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1502 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3411 اخرجه ابوعبدالرحمٰن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 1355 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 843 اخرجه ابوعبدالرحمٰن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 1278 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 2850

2006۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَّاءُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَثَّامِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انگلیوں پر تسبیح کرتے دیکھا۔

2007۔ اَخْبَرَنَاهُ اَزْهَرُ بْنُ اَحْمَدَ الْمُنَادِيْ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيُّ، حَدَّثَنَا هَانِءُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ حُمَيْضَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ، عَنْ جَدَّتِهَا يَسِيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَكَانَتْ اِحْدَى الْمُهَاجِرَاتِ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّقْدِيسِ، وَلا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ التَّوْحِيدَ، وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُولاتٌ وَّمُسْتَنْطَقَاتٌ

✧✧ حضرت یسیرہ رضی اللہ عنہا کا شمار مہاجرات میں ہوتا ہے، آپ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تسبیح تہلیل اور تقدیس کو اپنے اوپر لازم کرلو اور ان سے غفلت نہیں برتنا ورنہ تم توحید کو بھول جاؤ گی اور انگلیوں کے پوروں پر ان کو شمار کرتی رہو کیونکہ ان کے ذریعے سوال بھی کیا جاتا ہے اور گفتگو کی جگہ بھی استعمال ہوتے ہیں۔

2008۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السَّدُوسِيُّ، حَدَّثَنَا شَاذُّ بْنُ فَيَّاضٍ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ كِنَانَةَ، عَنْ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيَّ اَرْبَعَةُ الافِ نَوَاةٍ اُسَبِّحُ بِهِنَّ، فَقَالَ: يَا بِنْتَ حُيَيٍّ مَا هٰذَا؟ قُلْتُ: اُسَبِّحُ بِهِنَّ، قَالَ: قَدْ سَبَّحْتُ مُنْذُ قُمْتُ عَلٰى رَأْسِكِ اَكْثَرَ مِنْ هٰذَا، قُلْتُ: عَلِّمْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: قُوْلِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ مِنْ شَيْءٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ مِّنْ حَدِيْثِ الْمِصْرِيِّيْنَ بِاِسْنَادٍ اَصَحَّ مِنْ هٰذَا

✧✧ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، اس وقت میرے سامنے چار ہزار

حدیث: 2007

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی، فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 3583 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 27134 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 842 اخرجه ابومحمد الكسی فی "مسنده" طبع مكتبة السنة، قاهره، مصر، 1408ھ/1988ء، رقم الحديث: 1570 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاهره، مصر، 1415ھ، رقم الحديث: 5016 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 180 اخرجه ابوبكر الكوفی، فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودی عرب، (طبع اول) 1409ھ، رقم الحديث: 7656

حدیث: 2008

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی، فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 3554 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 837 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 195

گٹھلیاں رکھی ہوئی تھیں اور میں اُن پر تسبیح پڑھ رہی تھی، آپ ﷺ نے پوچھا: اے حیی کی بیٹی! یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: میں ان پر تسبیح پڑھ رہی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں جب سے تیرے پاس کھڑا ہوں، اس سے زیادہ تسبیحات پڑھ چکا ہوں۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! (وہ تسبیح) مجھے بھی سکھا دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ پڑھا کرو

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ مِنْ شَیْءٍ

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، اس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ مصری راویوں سے منقول ہے اور اس حدیث کے مقابلے میں زیادہ صحیح ہے۔

2009۔ حَدَّثَنَاهُ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَحْمَدَ الْجُرْجَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ الْعَسْقَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، اَنْبَانَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ سَعِيدَ بْنَ اَبِي هِلَالٍ، حَدَّثَهُ، عَنْ عَآئِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ اَبِيهَا، اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى امْرَاَةٍ وَّبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى، اَوْ حَصًى اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا وَاَفْضَلُ؟ قُولِي: سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ تُسَبِّحُ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ

❖ حضرت عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہا اپنے والد کے متعلق بیان کرتی ہیں کہ وہ رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک خاتون کے پاس گئے اُس کے سامنے گٹھلیاں یا (شاید) کنکریاں پڑی ہوئی تھیں۔ (آپ ﷺ نے فرمایا) میں تجھے ایسی چیز نہ بتاؤں جو تیرے لیے اس سے زیادہ آسان اور زیادہ ثواب کی حامل ہے۔ یہ پڑھا کرو ''سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ تُسَبِّحُ'' (یہ تسبیح کیا کرو پھر فرمایا: یوں پڑھو) سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ'' اور اسی طرح اَللّٰهُ اَكْبَر اور اسی طرح اَلْحَمْدُ لِلّٰه اور اسی طرح وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اسی طرح لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه (پڑھا کرو)۔

2010۔ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ،

حدیث: 2009

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1500 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3568 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 710

حدیث: 2010

اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 23547

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِكَلِمَاتٍ مِّنَ الْفَزَعِ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَمِنْ عِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَمَنْ بَلَغَ مِنْ وَّلَدٍ عَلَّمَهُنَّ اِيَّاهُ فَقَالَهُنَّ عِنْدَ قَوْمِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فَعَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ مُتَّصِلٌ فِيْ مَوْضِعِ الْخِلَافِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھبراہٹ دور کرنے کے لئے یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَمِنْ عِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ

"میں اللہ تعالیٰ کے نام کلمات کے ساتھ پناہ حاصل کرتا ہوں، اس کی ناراضگی، اس کے عذاب، اس کے بندوں کے شر اور شیطانوں کی سازشوں سے اور ان کے حاضر ہونے سے"

عمرو بن شعیب فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی یہ عادت تھی کہ سمجھدار بچوں کو یہ کلمات سکھا دیا کرتے تھے اور ناسمجھ بچوں کے لیے ایک کاغذ پر لکھ کر تعویز بنا کر ان کے گلے میں ڈال دیا کرتے تھے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ اختلاف کے مقام پر متصل ہے۔

2011- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، صَاحِبُ الدَّسْتُوَائِيِّ، حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَوَى اَحَدُكُمْ اِلٰى فِرَاشِهٖ ابْتَدَرَهُ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ، يَقُوْلُ الشَّيْطَانُ: افْتَحْ بِشَرٍّ، وَيَقُوْلُ الْمَلَكُ: افْتَحْ بِخَيْرٍ، فَاِنْ ذَكَرَ اللّٰهَ ذَهَبَ الشَّيْطَانُ وَبَاتَ الْمَلَكُ وَيَكْلَؤُهُ، وَاِذَا اسْتَيْقَظَ ابْتَدَرَهُ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ، يَقُوْلُ الشَّيْطَانُ افْتَحْ بِشَرٍّ، وَيَقُوْلُ الْمَلَكُ: افْتَحْ بِخَيْرٍ، فَاِنْ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ اِلَيَّ نَفْسِيْ بَعْدَ مَوْتِهَا وَلَمْ يُمِتْهَا فِيْ مَنَامِهَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ، اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَؤُوْفٌ رَحِيْمٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُحْيِيْ الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فَاِنْ خَرَّ مِنْ دَابَّةٍ مَاتَ شَهِيْدًا، وَاِنْ قَامَ فَصَلّٰى صَلّٰى فِي الْفَضَائِلِ

حدیث: 2011

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 5533 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 10689 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 1791 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلامیه بیروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحدیث: 1214

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب سونے کے لئے بستر پر آتا ہے تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کی جانب دوڑ کر آتے ہیں، شیطان اس کو کہتا ہے: گناہ شروع کر، فرشتہ کہتا ہے: نیکی کا آغاز کر۔ پھر اگر وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے، تو شیطان چلا جاتا ہے اور اس کی جان چھوڑ دیتا ہے اور جب وہ بیدار ہوتا ہے تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کی طرف دوڑ کر آتے ہیں۔ شیطان کہتا ہے: گناہ شروع کر اور فرشتہ کہتا ہے کہ نیکی شروع کر پھر اگر وہ یوں کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَدَّ اِلَیَّ نَفْسِیْ بَعْدَ مَوْتِهَا وَلَمْ يُمِتْهَا فِیْ مَنَامِهَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ يُمْسِكُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ، اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَؤُوْفٌ رَحِيْمٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ يُحْيِیْ الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ

''تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے میرے مرنے کے بعد میری روح مجھ میں لوٹائی اور مجھے نیند کی حالت میں موت نہیں دی۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے آسمانوں کو زمین پر گرنے سے روکا ہوا ہے۔ اس کے حکم کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بندوں پر مہربان، رحم کرنے والا ہے۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر چاہت پر قادر ہے''

اگر وہ جانور سے گر جائے تو شہید ہے اور اگر وہ نماز میں مشغول ہو جائے، تو وہ فضائل میں نماز پڑھتا ہے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2012- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِیُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ الْاَهْوَازِیُّ، حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ زُهَيْرٍ الْاَنْمَارِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ، وَاخْسَاْ شَيْطَانِیْ، وَفُكَّ رِهَانِیْ وَثَقِّلْ مِيْزَانِیْ، وَاجْعَلْنِیْ فِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زہیر الانماری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر لیٹتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ، وَاخْسَاْ شَيْطَانِیْ، وَفُكَّ رِهَانِیْ وَثَقِّلْ مِيْزَانِیْ، وَاجْعَلْنِیْ فِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰى

''اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما اور میرے شیطان کو ناکام کر اور میری رہن رکھی ہوئی اشیاء کو چھڑا اور میرا نامۂ اعمال بھاری فرما اور مجھے ملأ اعلیٰ میں شامل فرما''

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2013- اَخْبَرَنِیْ اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِیُّ، حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ الْمِصْرِیُّ، وَهَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ الْبَغْدَادِیُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ حُيَیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ

الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا جَآءَ الرَّجُلُ يَعُوْدُ مَرِيضًا فَلْيَقُلِ: اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا، اَوْ يَمْشِي لَكَ اِلٰى صَلاةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ مِصْرِيٌّ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثٌ اٰخَرُ مِنْ حَدِيْثِ الْكُوْفِيِّيْنَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص کسی بیمار کی عیادت کرنے جائے تو اس کو چاہیے کہ یہ دعا پڑھے:

اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا، اَوْ يَمْشِي لَكَ اِلٰى صَلاةٍ

''اے اللہ! اپنے بندے کو شفاء عطا فرما تا کہ یہ تیرے دشمنوں کا مقابلہ کرے اور نماز پڑھنے کے لیے چل کر آ سکے''

❖❖ یہ حدیث مصری صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔ اور اس موضوع پر کوفی راویوں کی سند کے ہمراہ بھی ایک دوسری حدیث روی ہے (جو کہ درج ذیل ہے)۔

2014۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَزَّارُ، حَدَّثَنَا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ التَّغْلِبِيُّ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ رَاشِدٍ، بَيَّاعُ الْاَنْمَاطِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ الرُّمَّانِيُّ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلِيلٌ، فَقَالَ: يَا سَلْمَانُ شَفَى اللّٰهُ سَقَمَكَ، وَغَفَرَ ذَنْبَكَ، وَعَافَاكَ فِيْ بَدَنِكَ وَجِسْمِكَ اِلٰى مُدَّةِ اَجَلِكَ

✧✧ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں بیمار تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سلمان! اللہ تعالیٰ تیری بیماری کو شفا دے۔ تیرے گناہوں کی مغفرت کرے اور تیرے جسم اور بدن کو تیری موت تک صحت و تندرستی عطا کرے۔

2015۔ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ هَارُوْنَ النَّحْوِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ صَدَقَةَ بْنِ صُبَيْحٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْقَطَوَانِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلالٍ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْبَخِيلَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ

حدیث: 2013

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3107 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 6600 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 2974 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 344

حدیث: 2014

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 6106

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

✧✧ حضرت حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث اس حدیث کی شاہد بھی ہے۔ (شاہد حدیث درج ذیل ہے)

2016- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

2017- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِيَاسٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ لَمْ يُصَلُّوا عَلٰى نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیث: 2015

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3546 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 909 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 8100 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 6776 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 2885 اخرجه ابوبكر الشيباني في "الاحاد والمثاني" طبع دارالراية رياض سعودي عرب 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 432

حدیث: 2016

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3545 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 7444 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 908

حدیث: 2017

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3380 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 9842 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 5563 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 2311

اِلَّا كَانَ ذٰلِكَ الْمَجْلِسُ عَلَيْهِمْ تِرَةً، وَلا قَعَدَ قَوْمٌ لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ اِلَّا كَانَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ تِرَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جولوگ ایک مجلس میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر کریں لیکن اپنے نبی پر درود نہ پڑھیں وہ محفل ان کے لئے بے فائدہ ہے اور جولوگ بیٹھیں اور اللہ کا ذکر نہ کریں ان کا بیٹھنا بھی ان کے لیے بے فائدہ ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2018۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحَطَّ عَنْهُ عَشْرَ خَطِيئَاتٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک مرتبہ میرے اوپر درود پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹاتا ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2019 اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِیُّ حَدَّثَنَا جَدِّیْ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِیْ اُوَيْسٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ اَبِیْ عَمْرٍو عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ مُحَمَّدِ

حدیث: 2018

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابورى فى "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربى' بيروت' لبنان' رقم الحديث:408 اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1530 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى' فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 485 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 1296 اخرجه ابومحمد الدارمى فى "سننه" طبع دارالكتاب العربى' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحديث: 2772 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 7552 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 904 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 1220 اخرجه ابويعلىٰ الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 6495 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامى' دارعمار' بيروت' لبنان/عمان' 1405ھ 1985ء' رقم الحديث: 579 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 4717 اخرجه ابوعبدالله البخارى فى "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه' بيروت' لبنان' 1409ھ/1989ء' رقم الحديث: 643

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّي لَقِيْتُ جِبْرَائِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَبَشَّرَنِيْ وَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَسَجَدْتُّ لِلّٰهِ شُكْرًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ اٰخِرُ كِتَابِ الدَّعَوَاتِ

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حضرت جبریل امین علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی، انہوں نے مجھے یہ خوشخبری دی کہ آپ کے رب نے ارشادفرمایا ہے: جو شخص آپ پر درود پڑھے گا، میں اس پر رحمتیں نازل کروں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلامتی بھیجوں گا۔ تو میں نے اللہ کی بارگاہ میں سجدہ شکرادا کیا۔

❖•❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حدیث: 2019

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 3753 اخرجہ ابومحمد الکسی فی "مسندہ" طبع مکتبۃ السنۃ قاہرہ مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 157 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الکبیر" طبع مکتبہ العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث:4718

كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ

قرآن مجید کے فضائل

2020- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مَعِيْنٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ بْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبِي اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ اَخْبَرَهُ قَالَ وَلَقَدْ اٰتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي قَالَ هِيَ اُمُّ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَبِي وَقَرَاَ عَلَيَّ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْآيَةَ السَّابِعَةَ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَقَرَاَهَا عَلَيَّ بْنُ عَبَّاسٍ كَمَا قَرَاْتُهَا عَلَيْكَ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْآيَةَ السَّابِعَةَ قَالَ بْنُ عَبَّاسٍ فَاَخْرَجَهَا اللّٰهُ لَكُمْ وَمَا اَخْرَجَهَا لِاَحَدٍ قَبْلَكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَعُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو وَعَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِاَلْفَاظٍ مُّخْتَلِفَةٍ اَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ

✧✧ حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے بتایا کہ سعید بن جبیر نے اس آیت ''ولقد اتینک سبعاً من المثانی '' کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد ''ام القرآن'' (یعنی سورت فاتحہ) ہے، میرے والد نے کہا ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا: جس طرح میں نے تجھے یہ سورت سنائی ہے، اسی طرح ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ سورت سنائی تھی اور انہوں نے بھی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کو ساتویں آیت قرار دیا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ سورت اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمائی ہے اور تم سے پہلے یہ سورت کسی کو نصیب نہیں ہوئی۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اسی حدیث کو عبداللہ بن مبارک، محمد بن بکر البرسانی، عبدالرزاق بن ہمام، حفص بن غیاث، عثمان بن عمرو، اور عبدالمجید بن عبد العزیز نے ابن جریج سے روایت کیا ہے تاہم اس کے الفاظ کچھ مختلف ہیں۔

عبداللہ بن مبارک کی حدیث یہ ہے:

2021- فَاَخْبَرَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ حَلِيْمٍ الْمَرْوَزِيُّ اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ اَنْبَاَ عَبْدَانُ اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالَقَانِيُّ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي السَّبْعِ الْمَثَانِي قَالَ هُنَّ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ قَرَاَهَا بْنُ عَبَّاسٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سَبْعًا قَالَ بْنُ جُرَيْجٍ فَقُلْتُ لِاَبِي اَخْبَرَكَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اٰيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ قَرَاَهَا بْنُ عَبَّاسٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَمِيعًا وَاَمَّا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيِّ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سبع مثانی کی تفسیر کے متعلق مروی ہے کہ اس سے مراد سورۃ فاتحہ ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سورۃ فاتحہ کو پڑھا جس میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ساتویں آیت تھی، ابن جریج فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد سے کہا: کیا آپ کو سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بتایا ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قرآن کی آیت ہے، انہوں نے جواباً کہا: ہاں۔ پھر فرمایا: ابن عباس رضی اللہ عنہما نماز کی دونوں رکعتوں میں ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' سمیت فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

محمد بن بکر بن برسانی کی حدیث:

2022۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَنْبَاَ بْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبِي اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ وَلَقَدْ اٰتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمِ قَالَ وَقَرَاَهَا عَلَيَّ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حِيْنَ خَتَمَهَا وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْاٰيَةُ السَّابِعَةُ قَالَ وَقَالَ لِي سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَدْ اَخْرَجَهَا اللّٰهُ لَكُمْ فَمَا اَخْرَجَهَا لِاَحَدٍ قَبْلَكُمْ وَاَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ هَمَّامٍ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی ''وَلَقَدْ اٰتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمِ'' اور فرمایا: سعید بن جبیر نے سورت فاتحہ پڑھی اور اس کے آخر میں ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' پڑھی اور کہا ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' ساتویں آیت ہے۔ (جریج) کہتے ہیں: سعید بن جبیر نے مجھے یہ بھی کہا: یہ سورت اللہ نے صرف تمہیں عطا فرمائی ہے تم سے پہلے کسی کو نہیں دی۔

عبدالرزاق بن ہمام کی حدیث:

2023۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْوَلِيْدِ الْفَقِيْهُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شِيْرَوَيْهِ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَ بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَقَدْ اٰتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي قَالَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَقُلْتُ لِاَبِي فَقَدْ اَخْبَرَكَ سَعِيْدٌ اَنَّ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اٰيَةٌ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَاَمَّا حَدِيْثُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت وَلَقَدْ اٰتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي کے متعلق فرمایا: (اس سے مراد) سورۃ فاتحہ ہے پھر پڑھا ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ'' (ابن جریج فرماتے ہیں) میں نے اپنے والد سے پوچھا:

کیا آپ کوسعید نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول سنایا ہے؟ کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بھی قرآن پاک کی ایک آیت ہے؟ انہوں نے جواباً کہا: جی ہاں۔

حفص بن غیاث کی حدیث:

2024۔ فَحَدَّثَنَاهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَقَدْ اٰتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي الْحَجَرُ قَالَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَاَيْنَ السَّابِعَةُ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَاَمَّا حَدِيْثُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ''وَلَقَدْ اٰتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي'' سے مراد سورۃ فاتحہ ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ ساتویں آیت کون سی ہے؟ انہوں نے جواب کہا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

عثمان بن عمر کی حدیث:

2025۔ فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكَرَّمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَنْبَاَ بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى السَّبْعُ الْمَثَانِي قَالَ عَدَّهَا عَلَيَّ فِي يَدِيْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ ثُمَّ قَالَ اَخْرَجَهَا اللّٰهُ لَكُمْ فَمَا اَخْرَجَهَا لِغَيْرِكُمْ وَاَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ

✧✧ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے قول ''السَّبْعُ الْمَثَانِي'' کے متعلق حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے میرے سامنے اپنے ہاتھ پر (سورۂ فاتحہ کی آیات) گنی ہیں۔ (اور پڑھا) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ ۔ پھر فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ نے صرف تمہیں عطا فرمائی ہے، تمہارے علاوہ اور کسی کو نہیں دی۔

عبدالمجید بن عبدالعزیز کی حدیث:

2026۔ فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، اَنْبَاَ الشَّافِعِيُّ، اَنْبَاَ عَبْدُ الْمَجِيْدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، (وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي) قَالَ :هِيَ اُمُّ الْقُرْآنِ، قَالَ اَبِيْ :وَقَرَاَهَا عَلَيَّ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ حِيْنَ خَتَمَهَا، ثُمَّ قَالَ :بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) السَّابِعَةَ، قَالَ :ابْنُ عَبَّاسٍ : وَقَدِ ادَّخَرَهَا اللّٰهُ لَكُمْ، فَمَا اَخْرَجَهَا لِاَحَدٍ قَبْلَكُمْ

✧✧ حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے والد نے بتایا کہ سعید بن جبیر نے وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي کے متعلق فرمایا: اس سے مراد ''ام القرآن'' (سورۂ فاتحہ) ہے (ابن جریج) فرماتے ہیں: سعید بن جبیر نے مجھے پوری سورۃ فاتحہ سنائی

اور فرمایا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ساتویں آیت ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ صرف تمہیں ہی عطا فرمائی ہے، تم سے قبل اور کسی کو نہیں دی گئی۔

2027۔ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ، اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا سَلامُ بْنُ وَهْبٍ الْجَنَدِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِيْ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، سَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، فَقَالَ: هُوَ اسْمٌ مِّنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ، وَمَا بَيْنَهُ، وَبَيْنَ اسْمِ اللّٰهِ الْاَكْبَرِ، اِلَّا كَمَا بَيْنَ سَوَّادِ الْعَيْنِ، وَبَيَاضِهَا مِنَ الْقُرْبِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم" کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک ہے، اس میں اور اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم میں اتنا قرب ہے جتنا آنکھ کی سفید کا سیاہی کے ساتھ قرب ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

فضائل قرآن کے متعلق احادیث

2028۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ السَّهْمِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَقَدِ اسْتَدْرَجَ النُّبُوَّةَ بَيْنَ جَنْبَيْهِ غَيْرَ اَنَّهُ لا يُوحَى اِلَيْهِ، لا يَنْبَغِي لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اَنْ يَّجِدَّ مَعَ جِدٍّ، وَلا يَجْهَلَ مَعَ جَهْلٍ وَّفِيْ جَوْفِهِ كَلامُ اللّٰهِ تَعَالَى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن پڑھتا ہے وہ نبوت کو اپنے دائیں بائیں قریب کر لیتا ہے تاہم اس کی طرف وحی نہیں آتی (یعنی درجہ نبوت کے قریب ترین پہنچ جاتا ہے) قرآن پڑھنے والے کو یہ مناسب نہیں ہے کہ اس کے سینے میں قرآن ہو اور وہ بحث کرنے والوں کے ساتھ بحث کرنے لگ جائے اور جاہلوں کے ساتھ جاہل بن جائے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2029۔ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَجِیْءُ صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ: الْقُرْاٰنُ يَا رَبِّ حَلِّهِ فَيُلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ زِدْهُ يَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ فَيَرْضٰى عَنْهُ، وَيُقَالُ لَهُ اقْرِهِ وَارْقَهْ، وَيَزْدَادُ بِكُلِّ اٰيَةٍ حَسَنَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صاحبِ قرآن، قیامت کے دن جب آئے گا تو قرآن کہے گا: اے میرے رب! اس کو قیمتی لباس پہنا، تو اس کو عزت کا تاج پہنایا جائے گا، قرآن پھر کہے گا: اے میرے رب! اس کی عزت میں اضافہ فرما، اے میرے رب! اس کو راضی فرما۔ تو اس کو راضی کیا جائے گا اور اس کو کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجوں میں چڑھتا جا اور ہر آیت کے بدلے اس کی نیکیوں میں اضافہ ہوتا جائے گا۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2030۔ حَدَّثَنَاهُ عَلِیُّ بْنُ عِيْسَى الْحِيرِیُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ قَطَنٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِی النَّجُوْدِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اقْرِهِ، وَارْقَهْ، وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ، فَاِنَّ مَنْزِلَتَكَ فِیْ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَؤُهَا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا: قرآن کی تلاوت کرتا جا اور درجوں میں چڑھتا جا اور جس طرح تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر قرآن کریم پڑھتا تھا، اسی طرح پڑھ کیونکہ جہاں تک تو آخری آیت کی تلاوت کے وقت پہنچے گا وہی تیری منزل ہوگی۔

حدیث: **2029**

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2915

حدیث: **2030**

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1464 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2914 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3780 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 6799 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 766 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 8056 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 2253 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 1338 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 30055

2031- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَزَلَ الْكِتَابُ الْاَوَّلُ مِنْ بَابٍ وَّاحِدٍ عَلٰى حَرْفٍ وَّاحِدٍ، وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ مِنْ سَبْعَةِ اَبْوَابٍ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ زَاجِرًا، وَآمِرًا وَحَلَالًا وَحَرَامًا وَمُحْكَمًا وَمُتَشَابِهًا وَاَمْثَالًا فَاَحِلُّوْا حَلَالَهٗ، وَحَرِّمُوا حَرَامَهٗ، وَافْعَلُوْا مَا اُمِرْتُمْ بِهٖ، وَانْتَهُوْا عَمَّا نُهِيتُمْ عَنْهُ، وَاعْتَبِرُوْا بِاَمْثَالِهٖ، وَاعْمَلُوْا بِمُحْكَمِهٖ، وَآمِنُوا بِمُتَشَابِهِهٖ وَقُوْلُوْا: آمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلی کتابیں ایک ہی انداز سے، ایک ہی قرأت کے مطابق نازل ہوئیں، البتہ قرآن کریم سات قراءتوں میں نازل ہوا، اس میں ڈانٹ بھی ہے، احکام بھی ہیں، ممانعتیں بھی ہیں، حلال بھی ہیں، حرام بھی ہیں، محکم بھی ہیں، متشابہات بھی ہیں اور بھی بہت سارے احکام ہیں، اس لئے اس کے حلال کردہ کو حلال جانو، اس کے حرام کردہ کو حرام جانو، جو اس میں حکم دیا گیا ہے اس پر عمل کرو اور جس چیز سے منع کیا گیا ہے اُس سے رُک جاؤ اور اس کی مثالوں سے عبرت حاصل کرو اس کی محکمات پر عمل کرو اور اس کے متشابہات پر ایمان رکھو اور کہو: ہم ان پر ایمان لائے، سب کا سب ہمارے رب کی طرف سے ہے۔

✥ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2032- اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوْفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ

حدیث: 2031

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 745 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث:8296

حدیث: 2032

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دارا بن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ1987ء' رقم الحدیث: 4746 اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 791 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 3620 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 3858 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 7305 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغیر" طبع المکتب الاسلامی' دارعمار' بیروت' لبنان/عمان' 1405ھ 1985ء' رقم الحدیث: 305 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 10231 اخرجه ابوبکر الکوفی' فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد' ریاض' سعودی عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحدیث: 8568 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت لبنان' (طبع ثانی) 1403ھ' رقم الحدیث:5968

غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ خَالِدٍ الرَّازِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَاهَدُوا هٰذَا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهُ وَحْشِيٌّ، اَشَدُّ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ، مِنَ الْاِبِلِ، مِنْ عُقُلِهَا، وَلَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ نَسِيتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن پاک کی خوب دیکھ بھال کرو کیونکہ یہ وحشی اونٹ کے اپنی رسی سے بھاگنے سے بھی زیادہ سخت طریقے سے لوگوں کے سینوں سے بھاگ جاتا ہے۔ اور کوئی شخص یہ نہ کہے کہ مجھے فلاں آیت بھول گئی ہے بلکہ وہ خود آیت کو بھول گیا ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2033- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُ وَهُوَ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتِهِ وَهُوَ حَسَنُ الصَّوْتِ، فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: بَيْنَا اَقْرَاُ اِذْ غَشِيَنِيْ شَيْءٌ كَالسَّحَابِ وَالْمَرْاَةُ فِي الْبَيْتِ وَالْفَرَسُ فِي الدَّارِ فَتَخَوَّفْتُ اَنْ تَسْقُطَ الْمَرْاَةُ، وَتَنْفَلِتَ الْفَرَسُ فَانْصَرَفْتُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَاْ يَا اُسَيْدُ فَاِنَّمَا هُوَ مَلَكٌ اسْتَمَعَ الْقُرْاٰنَ

✧✧ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے گھر کی چھت پر قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے اور آپ کی آواز بہت خوبصورت تھی۔ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، انہوں نے آپ کی بارگاہ میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ابھی تلاوت کررہا تھا کہ بادل جیسی چیز نے مجھے گھیر لیا۔ اور گھر میں عورتوں اور صحن میں گھوڑے کا بھی یہ حال تھا اور مجھے یہ خدشہ لاحق ہوگیا تھا کہ عورتیں گر پڑیں گی اور گھوڑا چھوٹ (کر بھاگ) جائے گا۔ اس لئے میں نے تلاوت روک دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اسید! تم تلاوت کرتے رہا کرو کیونکہ فرشتہ تمہاری تلاوت سنتا ہے۔

2034- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهِ، وَقَالَ فِيْهِ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَاْ اُسَيْدُ، اقْرَاْ اُسَيْدُ فَاِنَّ ذٰلِكَ مَلَكٌ يَسْتَمِعُ الْقُرْاٰنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ اُسَيْدٍ

حدیث: **2033**

اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان (طبع ثاني) 1403ھ رقم الحديث: 4183

✧✧ حضرت ابن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اسید بن حضیر بنی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے پھر اس کے بعد گذشتہ حدیث جیسی حدیث بیان کی ہے اور اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اسید پڑھو، اے اسید پڑھو کیونکہ وہ فرشتہ ہے اور تمہاری تلاوت سنتا ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور ایک حدیث اس کی شاہد بھی ہے جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے اس کو عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے اسید سے روایت کیا ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2035- اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيْهُ بِالرِّيِّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَمُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالاَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ، اَنَّهُ قَالَ: بَيْنَا اَنَا اَقْرَاُ اللَّيْلَةَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا انْتَهَيْتُ اِلٰى اٰخِرِهَا سَمِعْتُ وَجْبَةً مِنْ خَلْفِيْ فَظَنَنْتُ اَنَّ فَرَسِيْ تُطْلَقُ، فَقَالَ: اقْرَاْ اَبَا عَتِيْكٍ وَّالْتَفَتُّ فَاِذَا اَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ مُدَلَاةٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا اسْتَطَعْتُ اَنْ اَمْضِيَ، قَالَ: فَقَالَ: تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ نَزَلَتْ لِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ اَمَا اِنَّكَ لَوْ مَضَيْتَ لَرَاَيْتَ الْعَجَائِبَ

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ رات کے وقت سورۃ بقرہ کی تلاوت کر رہا تھا، جب میں سورۃ کے آخر تک پہنچا تو اپنے پیچھے کسی چیز کی آواز سنی تو میں یہ سمجھا کہ شاید میرا گھوڑا کھل گیا ہے۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: اے ابوعتیک تمہیں تلاوت جاری رکھنی چاہئے تھی، تو میں نے دیکھا کہ زمین اور آسمان کے درمیان شمعیں لٹک رہی تھیں۔ انہوں نے عرض کی! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تلاوت کو جاری رکھنے کی میری ہمت نہ تھی (اسید) فرماتے ہیں: رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ فرشتے تھے قرآن پاک کی قرأت سننے کے لئے نازل ہوئے تھے اگر تو تلاوت جاری رکھتا تو مزید عجائبات دیکھتا۔

حدیث: 2035

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحيحه" (طبع ثالث) دارا بن كثير، يمامه، بيروت، لبنان، 1407ھ/1987ء رقم الحديث: 4730 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 796 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 11783 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 779 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 8016 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 566 اخرجه ابوبكر الشيبانی فی "الآحاد والمثانی" طبع دارالراية، رياض، سعودی عرب، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 1928 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاهره، مصر، 1415ھ، رقم الحديث: 180

2036- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ الْحَافِظُ، اَخْبَرَنِیْ مُوْسٰی بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ حُيَیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ، يَقُوْلُ الصِّيَامُ: رَبِّ اِنِّیْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِیْ فِيْهِ، وَيَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَيُشَفَّعَانِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ اور قرآن دونوں انسان کی شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا: یا اللہ! میں نے اس کو دن میں کھانے پینے اور شہوت سے روکے رکھا، اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا: میں نے اس کو رات میں سونے سے روکے رکھا اور ان دونوں کی شفاعت کو قبول کیا جائے گا۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2037- اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، وَحدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ، وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِیُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ قَابُوْسِ بْنِ اَبِیْ ظَبْيَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الَّذِیْ لَيْسَ فِیْ جَوْفِهٖ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَیْءٌ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جس کے سینے میں کچھ بھی قرآن نہ ہو وہ اجڑے ہوئے گھر کی مانند ہے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2038- اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَلْخِیُّ التَّاجِرُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ، اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ بُجَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِیِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْجَاهِرُ

حدیث: 2036

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 6626

حدیث: 2037

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي' في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2913 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ه' 1987ء' رقم الحديث: 3306 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 1947 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ه/1983ء' رقم الحديث:12619

بِالْقُرْاٰنِ کَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ، وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ کَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الْبُخَارِیِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بلند آواز سے قرآن کی تلاوت کرتا ہے، وہ اس شخص کی طرح ہے جو ظاہر صدقہ دیتا ہے اور جو شخص آہستہ آواز سے تلاوت کرتا ہے وہ اس آدمی کی طرح ہے جو چھپ کر صدقہ کرتا ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2039۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا جَدِّی اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ، حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ، عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكُمْ لَا تَرْجِعُوْنَ اِلَی اللّٰهِ بِشَیْءٍ اَفْضَلَ مِمَّا خَرَجَ مِنْهُ يَعْنِی الْقُرْاٰنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں (تحفہ) لے جانے کے لئے تمہارے پاس قرآن سے افضل کوئی چیز نہیں ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2040۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَسَّانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِیُّ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ قَطَنِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ، اَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْهَجَرِیُّ، عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَاْدُبَةُ اللّٰهِ فَاقْبَلُوْا مِنْ مَّاْدُبَتِهٖ مَا اسْتَطَعْتُمْ، اِنَّ هٰذَا

حدیث: 2038

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1333 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2919 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 1603 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 17406 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 734 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 1374 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/ 1994ء رقم الحدیث: 7488 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 1737 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث:7742

حدیث: 2039

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2912

الْقُرْآنَ حَبْلُ اللّٰهِ، وَالنُّورُ الْمُبِيْنُ، وَالشِّفَاءُ النَّافِعُ عِصْمَةٌ لِمَنْ تَمَسَّكَ بِهٖ، وَنَجَاةٌ لِمَنْ تَبِعَهُ، لَا يَزِيغُ فَيُسْتَعْتَبَ، وَلَا يَعْوَجُّ فَيُقَوَّمُ، وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ، وَلَا يَخْلَقُ مِنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ، اتْلُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَأْجُرُكُمْ عَلٰى تِلَاوَتِهٖ كُلَّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، اَمَا اِنِّي لَا اَقُوْلُ الم حَرْفٌ، وَلٰكِنْ اَلِفٌ وَلَامٌ وَمِيْمٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِصَالِحِ بْنِ عُمَرَ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک یہ قرآن، اللہ تعالیٰ کا دسترخوان ہے۔اس کے دسترخوان سے جو کھانا چاہو پسند کرلو۔ بے شک یہ قرآن اللہ کی رسی ہے اور نور مبین ہے اور نفع دینے والی شفاء ہے، جو ان پر عمل پیرا ہوں، یہ ان کا محافظ ہے، اپنی اتباع کرنے والوں کے لئے نجات (دہندہ) ہے۔ یہ جھکے بغیر رضا مند کر لیتا ہے اور ٹیڑھا ہوئے بغیر سیدھا کر دیتا ہے۔اس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے اور یہ بہت کثرت کے ساتھ پڑھے جانے سے بوسیدہ نہیں ہوتا، اس کی تلاوت کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں عطا فرماتا ہے۔اور میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف (الگ) لام (الگ) اور میم (الگ) حرف ہے۔

❖ یہ حدیث الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے صالح بن عمر کی روایات نقل نہیں کی ہیں۔

2041۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ كَثِيْرٍ الصُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَاَ عَشْرَ اٰيَاتٍ فِيْ لَيْلَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِزِيَادَةٍ فِي الْمَتْنِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک رات میں کم از کم دس آیتیں تلاوت کرے، اس کا نام غافلین میں نہیں لکھا جائے گا۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

حدیث: **2040**

اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحديث: 3307 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 8642 اخرجه ابوبكر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت لبنان' (طبع ثانی) 1403ھ' رقم الحديث: 5998 اخرجه ابوبكر الكوفی' فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودی عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحديث: 30008

حدیث: **2041**

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1398 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحديث: 3442 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 2972 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری' فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 1144

2042۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيِّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوْسُفَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ الْاَلْهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ السَّلُوْنِيُّ، اَنَّ اَبَاهُ، حَدَّثَهُ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرَظِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَرَاَ عَشْرَ اٰيَاتٍ فِيْ لَيْلَةٍ لَّمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ، وَمَنْ قَرَاَ مِائَةَ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ

✧✧ حضرت (عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک رات میں کم از کم دس آیتیں تلاوت کرتا ہے اس کا نام غافلین میں نہیں لکھا جاتا اور جو شخص (ایک رات میں کم از کم) ایک سو آیتیں تلاوت کرتا ہے اس کا نام اطاعت گزاروں میں لکھ دیا جاتا ہے۔

2043۔ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا بَشِيْرُ بْنُ مُهَاجِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْقُرْاٰنُ كَالرَّجُلِ الشَّابِّ فَيَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ: اَنَا الَّذِيْ اَسْهَرْتُ لَيْلَكَ، وَاَظْمَاْتُ نَهَارَكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن قرآن کریم ایک نوجوان آدمی کی صورت میں آئے گا اور اپنے قاری سے کہے گا: میں ہوں وہ، جس نے تجھے راتوں میں جگائے رکھا اور تجھے دن میں پیاسا رکھا۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2044۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلَاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِشْتَرَيْتُ مِقْسَمَ بَنِيْ فُلَانٍ فَرَبِحْتُ فِيْهِ كَذَا وَكَذَا قَالَ اَفَلَا اُنَبِّئُكَ بِمَا هُوَ اَكْثَرُ مِنْهُ رِبْحًا قَالَ وَهَلْ يُوْجَدُ قَالَ رَجُلٌ تَعَلَّمَ عَشْرَ اٰيَاتٍ فَذَهَبَ الرَّجُلُ فَتَعَلَّمَ عَشْرَ اٰيَاتٍ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ

حديث: 2043

اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3781 اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 23026

حديث: 2044

اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 2872 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 8012

إِنْ كَانَ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَفِظَ فِي إِسْنَادِهِ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ فَإِنَّهُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ غَيْرَ أَنَّ الْبَصْرِيِّينَ مِنْ أَصْحَابِ الْمُعْتَمِرِ خَالَفُوهُ فِيهِ

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے فلاں کے بیٹے مقسم کو خریدا ہے، اس میں مجھے بہت منافع حاصل ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں جو اس سے بھی زیادہ منافع بخش ہے؟ اس نے کہا: کیا ایسی بھی کوئی چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جو قرآن کی دس آیتیں سیکھ لے (وہ اس سے بھی زیادہ نفع میں ہے)۔ وہ شخص چلا گیا اور اس نے دس آیتیں سیکھیں اور آ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا (کہ میں نے دس آیتیں سیکھ لی ہیں)۔

❖ اگر عمرو بن خالد نے اس کی سند میں سالم بن ابی الجعد کو محفوظ کیا ہے تو یہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ معیار کے مطابق صحیح ہے البتہ معتمر کے بصری شاگردوں نے اس میں ان کی مخالفت کی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2045 حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، وَأَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، يُحَدِّثُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْجَعْدِ، أَوِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ بھی ابوامامہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی جیسا فرمان منقول ہے۔

2046۔ أَخْبَرَنِي أَبُو مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، وَمُحَمَّدٌ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بُدَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِلّٰهِ أَهْلِينَ مِنَ النَّاسِ، قَالُوا: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: أَهْلُ الْقُرْآنِ هُمْ أَهْلُ اللّٰهِ وَخَاصَّتُهُ

وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ ثَلَاثَةِ أَوْجُهٍ عَنْ أَنَسٍ هٰذَا أَمْثَلُهَا

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں کچھ اہل اللہ بھی ہوتے ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہلِ قرآن ہی تو اہل اللہ اور اس کے خاص لوگ ہیں۔

حدیث: 2046

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفكر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 215 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی' بیروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحدیث: 3326 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 12301 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 8031 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2124 اخرجه ابن ابی اسامه فی "مسند الحارث" طبع مرکز خدمة السنة والسیرة النبویه' مدینه منوره 1413ھ/1992ء' رقم الحدیث: 733

یہی حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے تین سندوں کے ہمراہ منقول ہے۔ ان تینوں میں سے زیادہ جامع یہی ہے۔

2047- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا شَاذَانُ الأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا تَعَلَّمْنَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ ايَاتٍ مِّنَ الْقُرْانِ لَمْ نَتَعَلَّمْ مِنَ الْعَشْرِ الَّذِى نَزَلَتْ بَعْدَهَا حَتّٰى نَعْلَمَ مَا فِيْهِ قِيْلَ لِشَرِيْكٍ مِنَ الْعَمَلِ قَالَ نَعَمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم کی دس آیتیں سیکھ لیتے تو اس کے بعد نازل ہونے والی دس آیات سیکھنے سے پہلے ہم جان لیتے تھے کہ اُن آیات میں کیا ہے؟ شریک سے پوچھا گیا: (یعنی یہ جان لیتے کہ ان میں کسی چیز پر) عمل (کا حکم دیا گیا ہے؟) انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2048- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنِى عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلا اُعَلِّمُكَ سُوْرَةً مَا اُنْزِلَتْ فِى التَّوْرَاةِ وَلا فِى الْاِنْجِيلِ وَلا فِى الزَّبُوْرِ وَلا فِى الْقُرْانِ مِثْلُهَا؟ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: اِنِّىْ لارْجُو اَنْ لا تَخْرُجَ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ حَتّٰى تَعْلَمَهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقُمْتُ مَعَهُ، فَجَعَلَ يُحَدِّثُنِىْ وَيَدِىْ فِىْ يَدِهٖ فَجَعَلْتُ اتَبَاطَأُ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَخْرُجَ قَبْلَ اَنْ يُّخْبِرَنِىْ بِهَا، فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنَ الْبَابِ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ السُّوْرَةُ الَّتِىْ وَعَدْتَنِىْ، فَقَالَ: كَيْفَ تَقْرَاُ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلاةِ؟ فَقَرَاْتُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، فَقَالَ: هِىَ، هِىَ، وَهِىَ السَّبْعُ الْمَثَانِى الَّتِىْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَلَقَدْ اٰتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِىْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيمَ الَّذِىْ اُعْطِيتُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدِ اخْتُلِفَ عَلَى الْعَلاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِيْهِ، فَرَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ مَوْلٰى عَامِرِ بْنِ كَرِيزٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَرَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنِ الْعَلاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

حديث: 2047

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 5072

حديث: 2048

اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 21133 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابورى' فى "صحيحه" طبع المكتب الاسلامى' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 500 اخرجه ابومحمد الكسى فى "مسنده" طبع مكتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/1988ء' رقم الحديث: 165

أما حديث مالك بن أنس

✧✧ حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے ایسی سورۃ سکھاؤں جس جیسی سورت تورات، انجیل، زبور میں نہیں ہے اور نہ ہی قرآن میں (کوئی دوسری سورۃ) اس کی مثل ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اُمید رکھتا ہوں کہ تو یہ سورت سیکھے بغیر اس دروازے سے باہر نہیں نکلے گا (یعنی یہاں سے جانے سے پہلے میں تمہیں یہ سورت سکھادوں گا)۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، آپ کے ہمراہ میں بھی کھڑا ہو گیا، آپ نے میرے ساتھ باتیں کرنا شروع کیں اور میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں تھا، میں ٹال مٹول کرتے سست سست قدم اٹھا رہا تھا کیونکہ میں رسول پاک سے وہ سورۃ پوچھے بغیر باہر نہیں نکلنا چاہتا تھا۔ پھر جب میں دروازے کے قریب پہنچا تو عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ سورت (تو سکھا دیجئے) جس کا آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز شروع کرتے ہو تو قرأت کیسے کرتے ہو؟ میں نے سورۃ فاتحہ پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی، یہی۔ یہی وہ سبع مثانی ہے، جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ جو مجھے دی گئی ہے۔

✣•✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اس کی سند میں علاء بن عبدالرحمٰن پر اختلاف ہے۔ چنانچہ اس حدیث کو مالک بن انس نے علاء بن عبدالرحمٰن کے واسطے سے عامر بن کریز کے غلام ابوسعید کے ذریعے حضرت ابی بن کعب سے روایت کیا ہے جبکہ شعبہ نے اس کو علاء بن عبدالرحمٰن کے واسطے سے اُن کے والد کے ذریعے حضرت ابی بن کعب سے روایت کیا ہے۔

مالک بن انس کی حدیث:

2049- فَاَخْبَرَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مَّالِكٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ، مَوْلٰى عَامِرِ بْنِ كَرِيْزٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّهُوَ يُصَلِّيْ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ كَفَّهُ، قَالَ: فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلٰى يَدِيْ، قَالَ: وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَّخْرُجَ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: اِنِّيْ اَرْجُوْ اَنْ لَا تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى تَعْلَمَ سُوْرَةً مَا اُنْزِلَ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ وَلَا فِي الْقُرْاٰنِ مِثْلُهَا، قَالَ: فَجَعَلْتُ اَتَبَاطَأُ فِي الْمَشْيِ رَجَاءَ ذٰلِكَ، ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ السُّوْرَةُ الَّتِيْ وَعَدْتَنِيْ، قَالَ: كَيْفَ تَقْرَاُ اِذَا افْتُتِحَتِ الصَّلَاةُ؟ قَالَ: فَقَرَاْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حَتّٰى اَتَيْتُ عَلٰى اٰخِرِهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ هٰذِهِ السُّوْرَةُ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ، وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُعْطِيْتُ

وأما حديث شعبة

✧✧ حضرت مالک، علاء بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ عامر بن کریز کے غلام ابوسعید فرماتے ہیں کہ

حضرت ابی بن کعب نماز پڑھ رہے تھے، جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو روک لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا۔(ابوسعید) فرماتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مسجد سے باہر جا رہے تھے (راوی) فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ مسجد سے نکلنے سے پہلے تم وہ سورۃ سیکھ لو جو نہ تورات میں نازل ہوئی ہے نہ انجیل میں اور نہ ہی قرآن کریم میں اس جیسی کوئی دوسری سورت ہے۔(ابی) کہتے ہیں: اسی امید پر میں بہت سست سست قدم اٹھا رہا تھا، پھر میں نے کہہ ہی دیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ سورت (کب سکھائیں گے؟) جس کا آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو نماز شروع کرتا ہے تو کون سی سورت پڑھتا ہے؟ (ابی) کہتے ہیں: میں نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سے شروع کیا اور آخر تک پوری سورت پڑھ ڈالی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نے ارشاد فرمایا: یہی وہ سورۃ ہے، یہ سبع مثانی ہے اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔

شعبہ کی حدیث:

2050۔ فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَاتِمٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِيُّ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ قَرَاَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حَتّٰى خَتَمَهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا السَّبْعُ الْمَثَانِيْ، وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُعْطِيْتُ وَقَدْ وَجَدْتُّ لِحَدِيْثِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ شَاهِدًا فِيْ سَمَاعِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ مِّنْ حَدِيْثِ الْمَدَنِيِّيْنَ

✧✧ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو الحمد للّٰہ رب العالمین سے شروع کر کے سورت کے اختتام تک پڑھ کر سنایا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی سبع مثانی ہے اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا۔

❖❖ (امام حاکم فرماتے ہیں) عبدالحمید بن جعفر کی اس حدیث کی مجھے ایک شاہد حدیث بھی ملی ہے جس میں یہ تصریح موجود ہے کہ یہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے خود سنی ہے۔ اس کی سند میں مدنی راوی ہیں۔(شاہد حدیث درج ذیل ہے)

2051۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادٰى اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَّهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَلَمْ يُجِبْهُ، فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ اَنْ تُجِيْبَنِيْ يَا اُبَيُّ، فَقَالَ: كُنْتُ اُصَلِّيْ، فَقَالَ: اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لَا تَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى اُعَلِّمَكَ سُوْرَةً مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فِي التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ مِثْلَهَا، وَاِنَّهَا السَّبْعُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُ الطُّوَلَ، وَاِنَّهَا الْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ قَدْ اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ فِي الْجَامِعِ الصَّحِيْحِ، حَدِيْثَ بْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حدیث: 2051

اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي) رقم الحديث: 186

وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلَّهِ، اُمُّ الْقُرْاٰنِ، وَالسَّبْعُ الْمَثَانِیْ، وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ، هٰذِهِ اللفظة فَقَطْ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو آواز دی تو وہ اس وقت نماز میں مشغول تھے، اس لئے جواب نہ دے سکے۔ (جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تم نے میری آواز پر جواب کیوں نہیں دیا؟ انہوں نے کہا: میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا: ''اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ '' اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو جب وہ تمہیں بلائے۔ (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) تیرے مسجد سے نکلنے سے پہلے میں تجھے ایک ایسی سورۃ سکھاؤں گا کہ اللہ تعالیٰ نے نہ تورات میں ایسی سورت نازل فرمائی ہے نہ ہی انجیل اور زبور میں اور یہ وہ سات سورتیں ہیں جو پورے قرآن میں سب سے لمبی ہیں اور یہ قرآن عظیم ہے۔

✧✧ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جامع صحیح میں ابن ابی ذئب کے واسطے سے بیان کیا ہے کہ سعید المقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ ''الحمد للہ'' اُم القرآن ہے ''سبع مثانی'' ہے اور ''قرآن عظیم'' ہے، اس روایت میں صرف اتنے ہی الفاظ ہیں۔

2052۔ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ الشَّیْبَانِیُّ بِالْكُوْفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ اَبِیْ غَرَزَةَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَیْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِیْسٰی، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَیْنَا جِبْرَائِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ سَمِعَ نَقِیْضًا مِّنَ السَّمَاءِ فَرَفَعَ رَاْسَهُ ثُمَّ قَالَ: فُتِحَ بَابٌ مِّنَ السَّمَاءِ لَمْ یُفْتَحْ قَبْلَهُ قَطُّ، فَاِذَا مَلَكٌ یَقُوْلُ: اَبْشِرْ بِنُوْرَیْنِ اُوْتِیْتَهُمَا لَمْ یُؤْتَهُمَا نَبِیٌّ قَبْلَكَ: فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، وَخَوَاتِیْمَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَمْ تَقْرَاْ مِنْهَا حَرْفًا اِلَّا اُعْطِیْتَهُ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، هٰكَذَا اِنَّمَا اَخْرَجَ مُسْلِمٌ هٰذَا الْحَدِیْثَ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ جَوَّاسٍ الْحَنَفِیِّ، عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَیْقٍ مُخْتَصَرًا

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت جبریل امین علیہ السلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے

حدیث: 2052

اخرجه ابو الحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 806 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 778 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 8014 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 2488 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 12255 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 912 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 31701

کہ آسمان سے کسی چیز کی چر چراہٹ کی آواز سنائی دی، آپ نے اپنا چہرہ آسمان کی طرف اٹھایا۔ پھر فرمایا: آج آسمان کا ایک ایسا دروازہ کھولا گیا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا۔ تو وہاں سے ایک فرشتہ بولا: میں تمہیں اُن دونوروں کی خوشخبری دیتا ہوں جو صرف تمہیں ہی دیئے گئے ہیں اور تم سے پہلے کبھی کسی نبی کو نہیں دیئے گئے۔ (۱) سورۂ فاتحہ (۲) سورۂ بقرہ کی آخری آیات۔ تم ان میں سے جو حرف بھی پڑھو گے تمہیں اس کا بدلہ دیا جائے گا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث احمد بن جواس حنفی کی سند کے ہمراہ ابوالاحوص کے واسطے سے عمار بن رزیق سے مختصراً روایت کی ہے۔

2053۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ، عَنْ مَّعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُعْطِيتُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ، وَالْمُفَصَّلَ النَّافِلَةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے عرش کے نیچے سے ''فاتحۃ الکتاب'' اور ''المفصل'' تحفے کے طور پر عطاء کی گئی ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2054۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ، اَوْ سَرِيَّةٍ فَمَرَرْنَا عَلٰى اَهْلِ اَبْيَاتٍ فَاسْتَضَفْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُوْنَا، فَنَزَلْنَا بِأُخْرٰى وَلُدِغَ سَيِّدُهُمْ، فَاَتَوْنَا فَقَالُوْا: هَلْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ يَرْقِيْ، فَقُلْتُ: اَنَا رَاقٍ،

حديث: 2054

اخرجه ابو عبدالله محمد البخارى فى "صحيحه" (طبع ثالث) دارابن كثير يمامه بيروت لبنان 1407ھ1987ء رقم الحديث: 2156 اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابورى فى "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 2201 اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3418 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 2063 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2156 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 10998 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 5146 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 7533 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 1866 اخرجه ابوبكر الكوفى فى "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودى عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 23587

قَالَ: فَارِقْ صَاحِبَنَا، قُلْتُ: لَا، قَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُونَا، قَالُوا: فَإِنَّا نَجْعَلُ لَكُمْ فَجَعَلُوا لَنَا ثَلَاثِينَ شَاةً، قَالَ: فَاتَيْتُهُ فَجَعَلْتُ اَمْسَحُهُ وَاَقْرَأُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَاُرَدِّدُهَا حَتَّى بَرَأَ فَاَخَذْنَا الشِّيَاهَ، فَقُلْنَا: اَخَذْنَاهُ وَنَحْنُ لَا نُحْسِنُ اَنْ نَرْقِيَ مَا نَحْنُ بِالَّذِي نَأْكُلُهَا حَتَّى نَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَيْنَاهُ فَذَكَرْنَا لَهُ، قَالَ: فَجَعَلَ يَقُوْلُ: وَمَا يُدْرِيكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا دَرَيْتُ اَنَّهَا رُقْيَةٌ وَلٰكِنْ شَيْءٌ اَلْقَى اللّٰهُ فِي نَفْسِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُوْا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ اِنَّمَا اَخْرَجَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ اَبِي بِشْرٍ، عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ مُخْتَصَرًا، وَاَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ اَيْضًا مُخْتَصَرًا مِّنْ حَدِيْثِ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَخِيهِ مَعْبَدٍ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ

✧✧ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک غزوہ یا سریہ میں بھیجا۔ ہمارا گزر ایک بستی سے ہوا۔ ہم نے ان سے مہمان نوازی طلب کی۔ انہوں نے ہماری مہمان نوازی نہ کی۔ تو ہم نے دوسری بستی میں پڑاؤ ڈال لیا۔ (اسی اثنا میں) ان کے سردار کو کسی چیز نے ڈس لیا۔ تو وہ لوگ ہمارے پاس آ کر کہنے لگے: تم میں سے کوئی شخص دم کر لیتا ہے؟ (ابوسعید) فرماتے ہیں: میں نے کہا: جی ہاں، میں دم کر لیتا ہوں۔ انہوں نے کہا: تو ہمارے اس ساتھی کو دم کر دو۔ میں نے انکار کرتے ہوئے کہا: ہم نے تم سے ضیافت طلب کی تھی مگر تم نے ہماری ضیافت نہ کی۔ انہوں نے کہا: ہم آپ کی خدمت کر دیں گے، چنانچہ انہوں نے تیس بکریوں کا وعدہ کر لیا۔ میں نے اس کے پاس آ کر سورۃ فاتحہ پڑھ پڑھ اس پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔ میں یہ عمل دھراتا رہا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو شفا دے دی۔ تو ہم نے ان سے تیس بکریاں وصول کر لیں۔ لیکن ہم نے سوچ لیا کہ ہمیں اچھے طریقے سے دم تو کرنا آتا نہیں ہے، اس لئے جب تک ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ نہیں پوچھ لیتے اس وقت تک ہم ان کو نہیں کھائیں گے۔ پھر جب ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس معاملہ کا ذکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے کیسے پتہ تھا کہ یہ دم ہے؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کچھ معلوم نہیں تھا کہ یہ دم ہے لیکن بس اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ بات القاء کر دی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو کھاؤ اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھنا۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یحییٰ بن یحییٰ کے واسطے سے ہشیم سے، انہوں نے متوکل سے اور انہوں نے ابوسعید سے مختصراً روایت کی ہے۔ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو مختصراً روایت کیا ہے۔ جس کی سند ہشام بن حسان پھر محمد بن سیرین پھر ان کے بھائی معبد سے ہوتی ہوئی ابوسعید تک پہنچتی ہے۔

2055۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ عَبْدُ اللّٰهِ السَّعْدِيُّ، اَنْبَاَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِي زَائِدَةَ، وَحَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسَى الْاَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِي زَائِدَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ

عَمِّهِ، اَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ وَّعِنْدَهُمْ مَجْنُونٌ مُوثَقٌ فِي الْحَدِيدِ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُهُمْ اَعِنْدَكَ شَيْءٌ يُدَاوَى بِهِ هٰذَا، فَإِنَّ صَاحِبَكُمْ قَدْ جَاءَ بِخَيْرٍ، قَالَ: فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ، فَبَرَأَ فَاَعْطَاهُ مِائَةَ شَاةٍ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: كُلْ فَمَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ فَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت خارجہ بن صلت تمیمی رضی اللہ عنہ اپنے چچا کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ان کا گزر ایک ایسے قبیلے کے پاس سے ہوا جن میں ایک پاگل شخص تھا، جس کو لوہے کی زنجیروں کے ساتھ باندھ رکھا تھا۔ ان میں سے ایک شخص نے ان سے کہا: تمہارے پاس اس کو دواء دینے کے لیے کوئی چیز ہے؟ کیونکہ تمہارا ساتھی تو خیر لے کر آیا ہے (خارجہ کے چچا) فرماتے ہیں: میں نے تین دن اس پر سورۂ فاتحہ پڑھی (اس طرح کہ) روزانہ ۲ مرتبہ سورۃ پڑھتا تو وہ شخص شفایاب ہو گیا، تو انہوں نے ایک سو بکریاں دیں تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا معاملہ آپ کو کہہ سنایا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو کھاؤ کیونکہ جس نے دم کے عوض کھایا اس نے حق (حلال) کھایا۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2056۔ اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا اَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْمَعْنِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ فَنَزَلَ وَنَزَلَ رَجُلٌ اِلٰى جَانِبِهِ، قَالَ: فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَفْضَلِ الْقُرْآنِ، قَالَ: فَتَلَا عَلَيْهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران سفر ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا۔ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جانب بیٹھ گیا۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: کیا میں تمہیں قرآن کے سب سے افضل مقام کی خبر نہ دوں؟ (انس رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: پھر آپ علیہ السلام نے اس کو سورۃ فاتحہ پڑھ کر سنائی۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

سورۂ بقرہ کے فضائل

2057۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ،

حديث: 2056

اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 774 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 8011

حَدَّثَنَا خَلادُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: تَعَلَّمُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، وَآلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا الزَّهْرَاوَانِ يُظِلَّانِ صَاحِبَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ، أَوْ غَيَايَتَانِ، أَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مرثد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران سیکھو کیونکہ قیامت کے دن یہ بادل بن کر یا گردوغبار بن کر یا پرندے کے پھیلے ہوئے پروں کی طرح چھتری بن کر اپنے پڑھنے والے پر سایہ فگن ہوں گی۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2058- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، وَأَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ. عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا، وَسَنَامُ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ بِزِيَادَةٍ فِيهِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی کوہان (کی طرح بلندی) ہوتی ہے اور قرآن کی کوہان سورۂ بقرہ ہے۔

❖ اس حدیث کو سفیان عیینہ نے حکیم بن جبیر سے کچھ الفاظ کے اضافہ کے ہمراہ نقل کیا ہے۔ (جو کہ درج ذیل ہے)

2059- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، أَنْبَأَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَكِيمِ

حدیث: 2057

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 23100 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 11844 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان (طبع ثاني) 1403ھ رقم الحديث: 5991

حدیث: 2058

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 2878 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 3377 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 780 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 7554 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 5864 اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه مكتبه المتنبي بيروت قاهره رقم الحديث: 994 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان (طبع ثاني) 1403ھ رقم الحديث: 6019

بْنِ جُبَيْرِ الْاَسَدِيّ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ فِيهَا آيَةٌ سَيِّدُ اٰىِ الْقُرْاٰنِ، لَا يُقْرَأُ فِىْ بَيْتٍ وَّفِيْهِ شَيْطَانٌ اِلَّا خَرَجَ مِنْهُ آيَةُ الْكُرْسِيّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَالشَّيْخَانِ لَمْ يُخَرِّجَا، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ لِوَهْنٍ فِىْ رِوَايَاتِهِ اِنَّمَا تَرَكَاهُ لِغُلُوِّهِ فِى التَّشَيُّعِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سورۃ البقرہ میں ایک آیت ہے جو سید القرآن ہے، جس گھر میں یہ پڑھی جائے گی اس میں اگر جنات شیاطین ہوں تو وہ بھاگ جائیں گے، وہ آیت ''آیۃ الکرسی'' ہے۔

✧✧ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حکیم بن جبیر کی روایات اس لیے نقل نہیں کیں کہ یہ روایات میں کمزور تھے۔ بلکہ اس لئے کہ یہ شیعہ مذہب کے بہت سخت پیروکار تھے۔

2060۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ اَبِى حَامِدٍ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّشْتَكِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِى قَيْسٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِى النَّجُوْدَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ لِكُلِّ شَىْءٍ سِنَامًا وَسِنَامُ الْقُرْاٰنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاِنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا سَمِعَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ تُقْرَأُ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِىْ يُقْرَأُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَقَدْ رُوِىَ مَرْفُوْعًا بِمِثْلِ هٰذَا الْاِسْنَادِ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّشْتَكِيُّ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِى قَيْسٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر شئے کی کوہان ہوتی ہے اور قرآن کی کوہان سورۂ بقرہ ہے اور شیطان جس گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت سنتا ہے وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔

✧✧ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور اسی جیسی ایک سند کے ہمراہ یہ حدیث مرفوعاً بھی منقول ہے۔ جس کی سند درج ذیل طریقہ سے ہے: ''اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّشْتَكِيُّ، ثَنَا اَبِى، ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِى قَيْسٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ''۔

2061۔ اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِى حُمَيْدٍ، عَنْ اَبِى الْمَلِيْحِ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُعْطِيتُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ مِنَ الذِّكْرِ الْاَوَّلِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: گزشتہ لوگوں کی یاددلانے کے لئے مجھے

سورۂ بقرہ دی گئی ہے۔

✧✧ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2062۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى دَارِمٍ الْحَافِظُ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُوْسٰى بْنِ اِسْحَاقَ التَّمِيْمِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اقْرَؤُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِىْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَدْخُلُ بَيْتًا يُقْرَاُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ اَسْنَدَهُ عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اپنے گھروں میں ''سورۂ بقرہ'' کی تلاوت کیا کرو کیونکہ جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جائے اس میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔

✧✧ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور اس حدیث کو عاصم بن بہدلہ نے ابوالاحوص سے مسنداً روایت کیا ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2063۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسَى الْقَاضِىْ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَؤُوا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِىْ بُيُوْتِكُمْ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَدْخُلُ بَيْتًا يُقْرَاُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں میں ''سورۂ بقرہ'' کی تلاوت کیا کرو کیونکہ جس گھر میں ''سورۂ بقرہ'' کی تلاوت کی جاتی ہے، اس گھر میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔

2064۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ يُوْسُفَ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِى الْحَضْرَمِيُّ بْنُ لَاحِقٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ جَدِّهِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ كَانَ لَهُ جَرِيْنُ تَمْرٍ فَكَانَ يَجِدُهُ يَنْقُصُ فَحَرَسَهُ لَيْلَةً، فَاِذَا هُوَ بِمِثْلِ الْغُلَامِ الْمُحْتَلِمِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ، فَقَالَ: اَجِنِّيٌّ، اَمْ اِنْسِيٌّ؟ فَقَالَ: بَلْ جِنِّيٌّ، فَقَالَ: اَرِنِىْ يَدَكَ فَاَرَاهُ، فَاِذَا يَدُ كَلْبٍ وَّشَعْرُ كَلْبٍ، فَقَالَ: هٰكَذَا خَلْقُ الْجِنِّ، فَقَالَ:

حدیث: **2064**

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت ' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 784 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 10796 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 541 اخرجه ابن ابی اسامه فی "مسند الحارث" طبع مرکز خدمة السنة والسیرة النبویه' مدینه منوره 1413ھ/1992ء' رقم الحدیث: 501

لَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنُّ اِنَّهُ لَيْسَ فِيْهِمْ رَجُلٌ اَشَدُّ مِنِّي، قَالَ: مَا جَآءَ بِكَ، قَالَ: اُنْبِئْنَا اَنَّكَ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ فَجِئْنَا نُصِيبُ مِنْ طَعَامِكَ، قَالَ: مَا يُجِيرُنَا مِنكُمْ؟ قَالَ: تَقْرَأُ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ اللّٰهُ لاَ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اِذَا قَرَأْتَهَا غُدْوَةً اُجِرْتَ مِنَّا حَتّٰى تُمْسِيَ، وَاِذَا قَرَأْتَهَا حِينَ تُمْسِيْ اُجِرْتَ مِنَّا حَتّٰى تُصْبِحَ، قَالَ اُبَيٌّ فَغَدَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ: صَدَقَ الْخَبِيثُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابی کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان کا کھجوروں کا ایک گودام تھا، جس میں دن بدن کمی واقع ہو رہی تھی۔ ایک رات انہوں نے پہرہ دیا تو ایک جوان لڑکے کی طرح کوئی شخص (وہاں) تھا، انہوں نے اس کو سلام کیا۔ اس نے ''ابی بن کعب رحمۃ اللہ علیہ رضی اللہ عنہ'' کو سلام کا جواب دیا۔ انہوں نے پوچھا: تو انسان ہے یا جن؟ اس نے کہا: (میں انسان نہیں ہوں) بلکہ جن ہوں۔ انہوں نے کہا: مجھے اپنا سیدھا ہاتھ دکھاؤ۔ اس نے ہاتھ دکھایا تو وہ کتے کی طرح تھا اور اس کے بال بھی کتے جیسے تھے۔ انہوں نے کہا: (تم ٹھیک کہتے ہو کیونکہ) جنات کی تخلیق ایسی ہی ہوتی ہے۔ اس نے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ جنات میں مجھ سے زیادہ کوئی سخت نہیں ہے۔ (حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے) کہا: تم کیا لینے آئے ہو؟ اس نے جواب دیا: ہمیں یہ اطلاع ملی ہے کہ تم صدقہ کرنا پسند کرتے ہو۔ اس لئے ہم آپ کے طعام سے اپنا حصہ لینے آئے ہیں۔ انہوں نے پوچھا: کون سی چیز ہمیں تم سے بچا سکتی ہے؟ اس نے کہا: تم سورۂ بقرہ میں سے آیۃ الکرسی ''لا الہ الا ھو الحیی القیوم'' پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ اُس نے کہا: اگر تم صبح کے وقت اس کو پڑھ لو گے تو شام تک اور شام کے وقت پڑھ لو گے تو صبح تک ہم سے محفوظ رہو گے۔ (حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: میں صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے معاملہ کی خبر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس خبیث نے سچ کہا۔

✧✧ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2065- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَنْبَاَنَا الْاَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ

حدیث: 2065

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 10802 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغیر" طبع المكتب الاسلامی دارعمار بیروت لبنان/عمان 1405ھ 1985ء رقم الحدیث: 147 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث: 1360 اخرجه ابوعیسٰی الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2882 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 3387 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 18438

يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَيْ عَامٍ، وَاَنْزَلَ مِنْهُ اٰيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، وَلَا تُقْرَاٰنِ فِيْ دَارٍ فَيَقْرَبُهَا الشَّيْطَانُ ثَلَاثَ لَيَالٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے کتاب کو رکھ دیا تھا اور ان میں سے سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں نازل فرمائی ہیں۔ جس گھر میں یہ دو آیات کی تلاوت کی جائیں، تین دن تک شیطان (اس کے اردگرد) دس گھر تک قریب نہیں آتا۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2066- اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ اَخْبَرَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِی الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ خَتَمَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ بِآيَتَيْنِ اَعْطَانِيْهِمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَاءَ كُمْ فَاِنَّهَا صَلَاةٌ وَقُرْاٰنٌ وَدُعَاءٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ مُرْسَلًا

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دو آیتوں پر سورۂ بقرہ ختم کی ہے۔ یہ دونوں آیتیں اللہ نے اپنے تحت العرش خزانے میں سے مجھے عطا فرمائی ہیں۔ ان کو تم (خود بھی) سیکھو اور اپنی عورتوں کو بھی سکھاؤ کیونکہ یہ ''نماز'' ہے اور یہ ''قرآن'' ہے اور یہ ''دعا'' ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور اسی حدیث کو عبداللہ بن وھب نے معاویہ بن صالح سے مرسلاً روایت کیا ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2067- اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّيْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ، اَخْبَرَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ اَبِی الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ خَتَمَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ بِآيَتَيْنِ اَعْطَانِيهِمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوْهُنَّ، وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَاءَ كُمْ، فَاِنَّهَا صَلَاةٌ، وَقُرْاٰنٌ، وَدُعَاءٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ مُرْسَلًا، اَخْبَرَنِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ اَبِی الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ، وَقَدْ اَخْرَجَ مُسْلِمٌ حَدِيْثَ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ

حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُعْطِيتُ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی جیسا فرمان منقول ہے۔

❖ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابو مالک اشجعی کے ذریعے ربعی بن حراش کے واسطے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورۂ بقرہ کی آخری آیات مجھے تحت العرش خزانے سے دی گئی ہیں۔

2068۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ قَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هِلَالٍ النُّوْرُبَجَرْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ خَالِدٍ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، قَالَ: قُلْتُ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِّثْنِي عَنْ قِصَّةِ الشَّيْطَانِ حِينَ اَخَذْتَهُ، فَقَالَ: جَعَلَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَدَقَةِ الْمُسْلِمِيْنَ فَجَعَلْتُ التَّمْرَ فِي غُرْفَةٍ، فَوَجَدْتُ فِيهِ نُقْصَانًا، فَاَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هٰذَا الشَّيْطَانُ يَأْخُذُهُ، قَالَ: فَدَخَلْتُ الْغُرْفَةَ فَاَغْلَقْتُ الْبَابَ عَلَيَّ فَجَاءَتْ ظُلْمَةٌ عَظِيمَةٌ فَغَشِيَتُ الْبَابَ، ثُمَّ تَصَوَّرَ فِي صُورَةِ فِيلٍ، ثُمَّ تَصَوَّرَ فِي صُورَةٍ اُخْرٰى، فَدَخَلَ مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَشَدَدْتُ اِزَارِي عَلَيَّ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنَ التَّمْرِ، قَالَ: فَوَثَبْتُ اِلَيْهِ فَضَبَطْتُهُ فَالْتَقَتْ يَدَايَ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: يَا عَدُوَّ اللّٰهِ، فَقَالَ: خَلِّ عَنِّي فَاِنِّي كَبِيرٌ ذُو عِيَالٍ كَثِيرٍ وَّاَنَا فَقِيرٌ وَّاَنَا مِنْ جِنِّ نَصِيبِيْنَ وَكَانَتْ لَنَا هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَبْلَ اَنْ يُّبْعَثَ صَاحِبُكُمْ، فَلَمَّا بُعِثَ اُخْرِجْنَا عَنْهَا فَخَلِّ عَنِّي، فَلَنْ اَعُوْدَ اِلَيْكَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ، وَجَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَانَ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَنَادٰى مُنَادِيهِ اَيْنَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، فَقُمْتُ اِلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: مَا فَعَلَ اَسِيرُكَ يَا مُعَاذُ؟ فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: اَمَا اِنَّهُ سَيَعُوْدُ فَعَادَ، قَالَ: فَدَخَلْتُ الْغُرْفَةَ، وَاَغْلَقْتُ عَلَيَّ الْبَابَ فَدَخَلَ مِنْ شَقِّ الْبَابِ، فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنَ التَّمْرِ فَصَنَعْتُ بِهِ كَمَا صَنَعْتُ فِي الْمَرَّةِ الْاُولٰى، فَقَالَ: خَلِّ عَنِّي فَاِنِّي لَنْ اَعُوْدَ اِلَيْكَ، فَقُلْتُ: يَا عَدُوَّ اللّٰهِ اَلَمْ تَقُلْ: لَا اَعُوْدُ؟ قَالَ: فَاِنِّي لَنْ اَعُوْدَ وَآيَةُ ذٰلِكَ عَلَيَّ اَنْ لَا يَقْرَاَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ خَاتِمَةَ الْبَقَرَةِ فَدَخَلَ اَحَدٌ مِّنَّا فِي بَيْتِهِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَعَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ خَالِدٍ الْحَنَفِيُّ مَرْوَزِيٌّ ثِقَةٌ يُجْمَعُ حَدِيْثُهُ، وَرَوٰى عَنْهُ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِعَيْنِهِ،

✧✧ ابوالاسود الدیلی فرماتے ہیں: میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ مجھے شیطان کا وہ قصہ سنائیں جب آپ نے اس کو پکڑ لیا تھا۔ انہوں نے بتایا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے (جمع کیے ہوئے) صدقات کی نگرانی پر مقرر کیا۔ میں نے تمام پھل ایک کوٹھڑی میں رکھ دیئے۔ میں نے محسوس کیا کہ وہ پھل کم ہو گئے ہیں، میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہاں سے شیطان لے گیا ہے۔

(معاذ) فرماتے ہیں: میں نے خود کوٹھڑی کے اندر داخل ہوکر اندر سے دروازہ بند کرلیا۔ پھر ایک اندھیرا سا چھا گیا جس نے دروازے کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا پھر مجھے ایک مرتبہ کسی ہاتھی کی صورت محسوس ہوئی، دوبارہ کسی دوسری صورت میں محسوس ہوا پھر وہ دروازے کی چھٹن میں سے داخل ہوا، میں نے اپنی چادر اپنے اوپر کھینچ لی تو وہ آ کر کھجوریں کھانے لگ گیا۔ میں نے اچھل کر اس کو دبوچ لیا۔ میں نے اس کو کہا: اے اللہ! کے دشمن! (یہ کیا کر رہے ہو؟) اس نے جواباً کہا: مجھے چھوڑ دو کیونکہ میں بوڑھا آدمی ہوں، کثیر عیالدار شخص ہوں اور فقیر ہوں اور میں نصیبین کے جنات میں سے ہوں۔ تمہارے نبی ﷺ کی بعثت سے پہلے یہ علاقہ ہمارا مسکن ہوا کرتا تھا۔ جب ان کی بعثت ہوئی تو ہمیں یہاں سے نکال دیا گیا۔ آپ مجھے چھوڑ دیں، میں دوبارہ ادھر نہیں آؤں گا۔ میں نے اس کو چھوڑ دیا۔

ادھر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حضرت جبریل امین علیہ السلام حاضر ہوئے اور پورا واقعہ بتا دیا۔ جب آپ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھا لی تو آواز دے کر پوچھا: معاذ بن جبل کہاں ہے؟ میں اٹھ کر آپ ﷺ کے پاس آ گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! تیرے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے آپ ﷺ کو رات والا قصہ سنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ دوبارہ پھر آئے گا۔ (پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ) لوٹ آئے۔

(معاذ) فرماتے ہیں: میں نے پھر کوٹھری میں داخل ہو کر دروازہ بند کر لیا۔ وہ پھر دروازے کی چھٹن میں سے داخل ہوا اور کھجوریں کھانے لگ گیا، میں نے اس کے ساتھ وہی والا معاملہ کیا جو پچھلی رات کیا تھا۔ اس نے کہا: مجھے چھوڑ دیں میں دوبارہ یہاں نہیں آؤں گا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے دشمن: تو نے گذشتہ رات بھی یہی بات کی تھی کہ میں لوٹ کر نہیں آؤں گا؟ اس نے کہا: (اب میں پکا وعدہ کرتا ہوں کہ) ہرگز لوٹ کر نہیں آؤں گا۔ اور اس کی نشانی یہ ہے کہ جو شخص سورۂ بقرہ کی آخری آیات پڑھے تو اُس رات ہم میں سے کوئی بھی اُس گھر میں داخل نہیں ہوسکتا۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور عبدالمومن بن خالد المروزی حنفی ثقہ ہیں، ان کی احادیث جمع کی جاتی ہیں اور بعینہ یہی حدیث زید بن الحباب نے ان سے روایت کی ہے۔ (جو کہ درج ذیل ہے)

2069- اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَرَّاقُ، اَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْمَاطِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ سَعِيْدُ بْنُ عُثْمَانَ الْجُرْجَانِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ الْعُكْلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ خَالِدٍ الْحَنَفِيُّ الْخُرَاسَانِيُّ مِنْ اَهْلِ مَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، قَالَ: قُلْتُ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، اَخْبِرْنِيْ عَنْ قِصَّةِ الشَّيْطَانِ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ بھی گذشتہ حدیث منقول ہے۔

2070- اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عِصْمَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ هِنْدٍ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَخَذَ السَّبْعَ الْاُوَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَهُوَ خَيْرٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

ام المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو قرآن کریم کی پہلی سات (آیتوں) کو لیتا ہے، تو یہ "خیر" ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2071۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ اَبِيْ هِلَالٍ، حَدَّثَهُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهُ شَفِيعٌ لِاَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاقْرَؤُوا الزَّهْرَاوَيْنِ، قِيْلَ: وَمَا الزَّهْرَاوَانِ؟ قَالَ: الْبَقَرَةُ، وَآلُ عِمْرَانَ، فَاِنَّهُمَا يَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ، اَوْ كَاَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ، اَوْ كَفِرْقَيْنِ مِنَ الطَّيْرِ بِيضٍ صَوَافَّ يَدْفَعَانِ بِاَجْنِحَتِهِمَا عَنْ اَصْحَابِهِمَا، تَعَلَّمُوا الْبَقَرَةَ فَاِنَّ تَعَلُّمَهَا بَرَكَةٌ، وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ، وَلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ "

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن پاک سیکھو کیونکہ یہ اپنے پڑھنے والوں کے لئے قیامت کے دن شفاعت کنندہ ہوگا۔ اور دو محافظوں کو پڑھو! آپ سے پوچھا گیا: دو محافظوں سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورۂ بقرہ اور سورہ اٰل عمران۔ کیونکہ یہ قیامت کے روز دو بادلوں کی طرح یا غبار کے گولوں کی طرح یا سفید پرندوں کی دو جماعتوں کی طرح جنہوں نے اپنے پر پھیلائے ہوئے ہوں اپنے پروں سے اپنے اصحاب کا دفاع کریں گے۔تم سورۂ بقرہ سیکھو کیونکہ اس کی تعلیم میں برکت ہے اس کو ترک کرنا حسرت ہے اور کفار کو اس کی استطاعت نہیں ہے۔

حدیث: 2070

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 24487 اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان' مدينه منوره' (طبع اول) 1412ھ / 1991ء' رقم الحديث: 804

متفرق سورتوں اور آیتوں کی فضیلت

2072 ـ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ الْمُقْرِءُ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی هَاشِمٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عِبَادٍ عَنْ اَبِی سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَاَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ كَمَا اُنْزِلَتْ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ مَقَامِهِ اِلٰى مَكَّةَ وَمَنْ قَرَاَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِنْ اٰخِرِهَا ثُمَّ خَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ وَمَنْ تَوَضَّاَ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ كُتِبَ فِي رَقٍّ ثُمَّ طُبِعَ بِطَابِعٍ فَلَمْ يُكْسَرْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِی هَاشِمٍ فَاَوْقَفَهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ''سورۂ کہف'' اسی طرح پڑھے جس طرح نازل ہوئی تو یہ قیامت میں اس کے لئے اس کے کھڑا ہونے کی جگہ سے مکہ تک روشنی ہوگی۔ اور جو شخص اس کی آخری دس آیتیں تلاوت کرے اس پر دجال مسلط نہیں ہو سکے گا۔ اور جو شخص وضو کر کے یہ پڑھے

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

اس کو ایک کاغذ پر لکھ کر اسے سربمہر کر دیا جاتا ہے تو وہ کاغذ قیامت تک نہیں کھولا جائے گا۔

✤✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اس حدیث کو سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے ابوہاشم سے موقوفاً روایت کیا ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2073 ـ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ الْمُقْرِئُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِیْ هَاشِمٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَاَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ كَمَا اُنْزِلَتْ، كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ مَقَامِهِ اِلٰى مَكَّةَ، وَمَنْ قَرَاَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِنْ اٰخِرِهَا، ثُمَّ خَرَجَ الدَّجَّالُ لَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ، وَمَنْ تَوَضَّاَ، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ كُتِبَ فِیْ رَقٍّ، ثُمَّ طُبِعَ بِطَابَعٍ فَلَمْ يُكْسَرْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِیْ هَاشِمٍ فَاَوْقَفَهُ، اَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِیْ، وَاَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ

مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا مُوسَى، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي هَاشِمٍ، عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَنْ قَرَاَ سُورَةَ الْكَهْفِ فَذَكَرَهُ بِنَحْوِهِ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: جوشخص ''سورہ کہف'' پڑھے پھر اس کے بعد گذشتہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی ہے۔

2074- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ الْبُرِّيُّ، حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ اَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ، وَلَيْسَ بِالنَّهْدِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سُورَةُ يس اقْرَؤُوهَا عِنْدَ مَوْتَاكُمْ اَوْقَفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَغَيْرُهُ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، وَالْقَوْلُ فِيهِ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ اِذِ الزِّيَادَةُ مِنَ الثِّقَةِ مَقْبُولَةٌ

✧✧ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے مرنے والوں کے پاس ''سورۃ یٰسین'' پڑھا کرو۔

❖❖ یحییٰ بن سعید اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے اس کو سلیمان التیمی سے موقوفاً بیان کیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں ابن مبارک کا قول معتبر ہے کیونکہ ثقہ کی جانب سے زیادتی مقبول ہوتی ہے۔

2075- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا

حدیث: 2074

اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1448 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 20329

حدیث: 2075

اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1400 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 2891 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:3786 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 7962 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ه/1993ء رقم الحديث: 787 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 10456 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامى دارعمار بيروت لبنان/عمان 1405ه 1985ء رقم الحديث: 490 اخرجه ابن راهويه الحنظلى فى "مسنده" طبع مكتبه الايمان مدينه منوره (طبع اول) 1412ه/1991ء رقم الحديث: 122 اخرجه ابومحمد الكسى فى "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ه/1988ء رقم الحديث: 1445

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبَّاسٍ الْجُشَمِيِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سُوْرَةٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ ثَلَاثُوْنَ اٰيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهٗ وَهِیَ تَبَارَكَ الَّذِیْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن پاک کی ایک سورۃ ہے جس کی ۳۰ آیات ہیں۔ یہ آدمی کے لئے اس کی بخشش ہو جانے تک اس کی شفاعت کرتی رہے گی اور وہ سورت "تَبَارَكَ الَّذِیْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ" ہے۔

✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2076۔ اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَدِدْتُ اَنَّهَا فِیْ قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ يَعْنِیْ تَبَارَكَ الَّذِیْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ هٰذَا اِسْنَادٌ عِنْدَ الْيَمَانِيِّيْنَ صَحِيْحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری خواہش ہے کہ یہ سورت ہر مؤمن کو یاد ہو یعنی تَبَارَكَ الَّذِیْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ۔

2077۔ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّبِيْعِيُّ بِالْكُوْفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ اَبِیْ غَرَزَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ بْنُ اَبِیْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ اِلَيْهِ ابْنَتَهٗ اُمَّ سَلَمَةَ وَقَالَ: اِنَّمَا اَنْتَ ظِئْرِی، قَالَ: فَقَدِمْتُ

حدیث: 2076

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 11616 ذکره ابوبکر البیہقی فی "شعب الایمان" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' الطبعة الاولیٰ' 1410ھ' رقم الحدیث: 2507 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/1988ء' رقم الحدیث: 603

حدیث: 2077

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 5055 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی' بیروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحدیث: 3427 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 10636 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 1596 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحدیث: 888 اخرجه ابوبکر الشیبانی فی "الاحاد والمثانی" طبع دارالرایة' ریاض' سعودی عرب' 1411ھ/1991ء' رقم الحدیث: 1304 اخرجه ابن ابی اسامه فی "مسند الحارث" طبع مرکز خدمة السنة والسیرة النبویه' مدینه منوره 1413ھ/1992ء' رقم الحدیث: 1053 اخرجه ابوبکر الکوفی' فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد' ریاض' سعودی عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحدیث: 26528

عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَا فَعَلَتِ الْجُوَيْرِيَةُ، اَوِ الْجَارِيَةُ؟ قُلْتُ: عِنْدَ اُمِّهَا، قَالَ: فَمَجِيءُ مَا جِئْتَ، قَالَ: جِئْتُ تُعَلِّمُنِيْ شَيْئًا اَقُوْلُهُ عِنْدَ مَنَامِي، قَالَ: اقْرَأْ قُلْ يَاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ فَاِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِّنَ الشِّرْكِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ نبی اکرم ﷺ نے حضرت اُم سلمہ کی چھوٹی بیٹی، حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ کے پاس پرورش کے لئے بھیج رکھی تھی (حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: ایک دفعہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے مجھے بچی کے متعلق پوچھا تو میں نے عرض کی: حضور! وہ اپنی ماں کے پاس ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم یہاں کیا کرنے آئے ہو، انہوں نے کہا: میں اس لیے آیا ہوں تاکہ آپ مجھے کوئی چیز سکھا دیں جو میں سوتے وقت پڑھ لیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سورۃ الکافرون پڑھ لیا کرو کیونکہ اس میں شرک سے بیزاری (کا اعلان) ہے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2078۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا يَمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ الْعَنَزِيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ، وَقُلْ يَاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ، وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورۃ الزلزال (کا ثواب) آدھے قرآن کے برابر ہے اور سورۃ الکافرون (کا ثواب) چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ اور سورۃ الاخلاص (کا ثواب) ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2078أ۔ غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيْعِ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مَيْسَرَةَ الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ يَاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْاٰنِ صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی، رسول اکرم ﷺ کا یہ فرمان کہ "یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ چوتھائی قرآن کے برابر ہے" صحیح ہے۔

2079۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ نَصْرٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ مَوْلٰى اٰلِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: اَقْبَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَاُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ،

حديث: 2078

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2193

اَللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَجَبَتْ، فَسَاَلْتُهُ: مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْجَنَّةُ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَاَرَدْتُّ اَنْ اَذْهَبَ اِلَى الرَّجُلِ فَاُبَشِّرَهُ، ثُمَّ فَرِقْتُ اَنْ يَّفُوْتَنِي الْغَدَاءُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآثَرْتُ الْغَدَاءَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ اِلَى الرَّجُلِ فَوَجَدْتُّهُ قَدْ ذَهَبَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سورۂ اخلاص پڑھتے سنا تو فرمایا: واجب ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا واجب ہوگئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے سوچا کہ اس کے پاس جاؤں اور اس کو خوشخبری سناؤں، پھر مجھے یہ فکر لاحق ہوئی کہ (اگر میں اس کی طرف چلا گیا تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ناشتہ سے محروم ہو جاؤں گا۔ اس لئے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ناشتہ کو ترجیح دی۔ پھر (ناشتہ سے فارغ ہوکر) میں اس آدمی کی طرف گیا۔ لیکن اس وقت وہ وہاں سے جا چکا تھا۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2080۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ حَبِيْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّشْتَكِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ قَيْسٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اِنَّ اَصْفَرَ الْبُيُوْتِ بَيْتٌ لَيْسَ فِيْهِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ شَيْءٌ، فَاقْرَءُوا الْقُرْآنَ، فَاِنَّكُمْ تُؤْجَرُوْنَ عَلَيْهِ بِكُلِّ حَرْفٍ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، اَمَا اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ الم، وَلٰكِنِّيْ اَقُوْلُ اَلِفٌ، وَلَامٌ، وَمِيْمٌ

قَدْ رَفَعَهُ غَيْرُهُ عَنِ الدَّشْتَكِيِّ، حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّشْتَكِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ قَيْسٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سب سے خالی گھر وہ ہے جس میں قرآن کی تلاوت نہ کی جائے، اس لئے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرو کیونکہ اس کے ہر حرف کے بدلے تمہیں دس نیکیوں کا ثواب ملے گا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمٓ (ایک حرف ہے) بلکہ میں کہتا ہوں الف، لام، میم۔ (تین حروف ہیں)

حدیث: 2079

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2987 اخرجه ابو عبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 994 اخرجه ابو عبدالله الاصبحى فى "الموطا" طبع داراحياء التراث العربى (تحقيق فواد عبدالباقى) رقم الحديث: 486 اخرجه ابو عبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 1066 اخرجه ابو عبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 10732

❖❖ اس حدیث کو حامد بن محمود کے علاوہ محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے الدشتکی سے مرفوعاً روایت کیا ہے، اس کی سند درج ذیل طریقہ سے ہے حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّشْتَكِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ قَيْسٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2081۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَلَانِسِيُّ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الرَّبِيْعِ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَاَ اَلْفَ اٰيَةٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ؟ قَالُوْا: وَمَنْ يَّسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: اَمَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَاَ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ

رُوَاةُ هٰذَا الْحَدِيْثِ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَعُقْبَةُ هٰذَا غَيْرُ مَشْهُوْرٍ

✧✧ حضرت (عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص روزانہ ایک ہزار آیتیں تلاوت کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اور کون اس کی استطاعت رکھتا ہے؟ (یعنی کوئی بھی اس کی استطاعت نہیں رکھتا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ پڑھنے کی استطاعت نہیں رکھتا؟

❖❖ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں اور یہ عقبہ غیر مشہور ہیں۔

2082۔ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيْ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ مِرْدَاسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ عُمَيْرٍ مَوْلٰى نَوْفَلِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنَامَنَّ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَقْرَاَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَكَيْفَ يَسْتَطِيْعُ اَحَدُنَا اَنْ يَّقْرَاَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ، قَالَ: اَلَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّقْرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت نہ سوئے جب تک ایک تہائی قرآن کی تلاوت نہ کر لے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کوئی شخص ایک تہائی قرآن کیسے پڑھ سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ نہیں پڑھ سکتا؟

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2083۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا

اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ، قَالَ: فَاَمَّنَا بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معوذتین کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر کی جماعت میں انہی دونوں سورتوں کی تلاوت کی۔

••• یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2084۔ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَرَّاقُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ شَقِيْقٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى، اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا، وَاَبَا مُوْسٰى اِلَى الْيَمَنِ وَاَمَرَهُمَا اَنْ يُّعَلِّمَا النَّاسَ الْقُرْاٰنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا

✧✧ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو ان کو حکم دیا کہ لوگوں کو قرآن کی تعلیم دینا۔

••• یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

2085۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسَى الْقَاضِيْ، اِمْلَاءً، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ

حدیث: 2083

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء رقم الحديث: 952 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 21221 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 1024 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 3850 اخرجه ابويعلٰى الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 1734 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 931 اخرجه ابوبكر الكوفی فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودی عرب، (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 30210

حدیث: 20835

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1453 اخرجه ابويعلٰى الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 1493 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء رقم الحديث:136

السَّـنْـجَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ، وَهَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنْبَانَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَـائِدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ، وَعَـمِـلَ بِـمَا فِيْهِ اُلْبِسَ وَالِدُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَاجًا ضَوْءُ هُ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوتِ الدُّنْيَا وَكَانَتْ فِيْهِ، فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِىْ عَمِلَ بِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن پاک پڑھے اور اس پر عمل کرے، اُس کے والد کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی دنیا میں سورج کی روشنی سے تیز ہوگی۔ تو تمہارا کیا خیال ہے اس شخص کے بارے میں جس نے خود اس پر عمل کیا ہوگا۔ (اس کی عزت وتکریم کس قدر زیادہ ہوگی)

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2086۔ اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْـرَاهِيْـمَ، حَدَّثَنَا بَشِيْرُ بْنُ مُهَاجِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ الـلّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ وَتَعَلَّمَهُ وَعَمِلَ بِهِ اُلْبِسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَاجًا مِّنْ نُورٍ ضَوْءُ هُ مِثْلُ ضَوْءِ الشَّمْسِ، وَيُكْسٰى وَالِدَيْهِ حُلَّتَانِ لاَ يَقُوْمُ بِهِمَا الدُّنْيَا فَيَقُوْلَانِ: بِمَا كُسِينَا؟ فَيُقَالُ: بِاَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْاٰنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآن پڑھا اور اس کو سیکھا اور اس پر عمل کیا، اس کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی کی طرح ہوگی اور اس کے والدین کو ایسا لباس پہنایا جائے گا جس کی قیمت پوری دنیا بھی نہیں ہوسکتی، وہ پوچھیں گے: ہمیں یہ لباس کیوں پہنایا گیا؟ ان کو جواب دیا جائے گا: اس لئے کہ تمہارا بچہ قرآن کریم کا حافظ، عالم اور عامل تھا۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2087۔ وَاَخْبَـرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ الـلّٰـهِ بْنُ اَبِىْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَبِى الْمَلِيْحِ، عَنْ مَّعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ: اعْـمَـلُـوْا بِـالْـقُـرْاٰنِ، وَاَحِلُّوا حَلَالَهُ، وَحَرِّمُوا حَرَامَهُ، وَاقْتَدُوا بِهِ، وَلَا تَكْفُرُوْا بِشَيْءٍ مِّنْهُ وَمَا تَشَابَهَ عَـلَـيْـكُـمْ مِنْهُ فَرُدُّوهُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى اُولِى الْاَمْرِ مِنْ بَعْدِىْ كَيْمَا يُخْبِرُوكُمْ، وَآمِنُوا بِالتَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ، وَمَـا اُوتِىَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَبِّهِمْ وَلْيَسَعْكُمُ الْقُرْاٰنُ وَمَا فِيْهِ مِنَ الْبَيَانِ، فَاِنَّهُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ، وَمَا حَلٌ مُصَدِّقٌ اِلَّا وَلِكُلِّ

حدیث: 2087

اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 525 اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع دار احياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 19490

اٰيَةٍ نُورٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاِنِّي اُعْطِيتُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ مِنَ الذِّكْرِ الْاَوَّلِ، وَاُعْطِيتُ طٰهٰ، وَطَوَاسِينَ، وَالْحَوَامِيمَ، مِنْ اَلْوَاحِ مُوسٰى، وَاُعْطِيتُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن پر عمل کرو، اس کے حلال کو حلال جانو، اور اس کے حرام کردہ کو حرام جانو، اس کی اقتداء کرو، اس میں سے کسی بھی چیز کا انکار مت کرو اور جو چیز اس میں سے تم پر متشابہ ہو جائے اس کو اللہ اور میرے بعد اولو الامر کی طرف لوٹا دو تاکہ وہ تمہیں اس کے بارے میں کوئی خبر دیں۔ اور تورات، زبور، انجیل اور ان تمام کتب و صحائف پر ایمان رکھو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاء کرام کو دیئے گئے۔

اور قیامت کے دن ہر آیت کا نور ہوگا اور مجھے گذشتہ لوگوں کے ذکر کے طور پر ''سورۃ بقرہ'' دی گئی۔ اور مجھے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تختیوں میں طٰہٰ، طس اور حم دیئے گئے۔ اور عرش کے تحت سے سورۂ فاتحہ دی گئی ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2088- اَخْبَرَنَا اَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبِ بْنِ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ، حَدَّثَنَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلًا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَا الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ؟ قَالَ: يَضْرِبُ مِنْ اَوَّلِ الْقُرْاٰنِ، اِلٰى اٰخِرِهِ، وَمِنْ اٰخِرِهِ اِلٰى اَوَّلِهِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک شخص نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حال اور مرتحل (سفر سے آ کر دوبارہ سفر پر جانا) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: حال اور مرتحل کا کیا مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کے اول سے آخر کی طرف سفر کیا جائے اور آخر سے اول کی طرف۔ (یعنی قرآن ختم ہوتے ہی دوبارہ شروع کر لیا جائے)۔

2089- وَحدثنا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، حَدَّثَنَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ، وَاَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ قُرَيْشٍ، اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى الْعَامِرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلًا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الْحَالُّ، الْمُرْتَحِلُ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَا الْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ؟ قَالَ: صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ يَضْرِبُ مِنْ اَوَّلِهِ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰخِرَهُ، وَمِنْ اٰخِرِهِ حَتّٰى يَبْلُغَ اَوَّلَهُ كُلَّمَا حَلَّ ارْتَحَلَ تَفَرَّدَ بِهِ صَالِحٌ الْمُرِّيُّ

حديث: 2088

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2948 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث:12783 اخرجه ابو محمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحديث: 3476

وَهُوَ مِنْ زُهَّادِ اَهْلِ الْبَصْرَةِ اِلَّا اَنَّ الشَّيْخَيْنِ، لَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حال اور مرتحل ۔اُس نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! حال اور مرتحل کیا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن کا قاری اول سے آخر کی طرف سفر کرتے کرتے آخر تک پہنچ جاتا ہے پھر وہاں سے سفر کرتے ہوئے اول تک پہنچ جاتا ہے۔ جیسے ہی سفر ختم کرے، فوراً دوبارہ سفر شروع کر لے۔

❖❖ یہ حدیث روایت کرنے میں صالح المری متفرد ہیں اور اہلِ بصرہ کے عبادت گزار لوگوں میں سے ہیں ۔مگر شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے ان کی روایات نقل نہیں کی ہیں۔ اور ایک حدیث اس کی شاہد ہے جو کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ (وہ شاہد حدیث درج ذیل ہے)

2090- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ تَلِيْدٍ الرُّعَيْنِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ اَوْ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ: الْحَالُّ، الْمُرْتَحِلُ الَّذِیْ يَفْتَحُ الْقُرْاٰنَ وَيَخْتِمُهُ، صَاحِبُ الْقُرْاٰنِ يَضْرِبُ مِنْ اَوَّلِهٖ اِلٰى اٰخِرِهٖ، وَمِنْ اٰخِرِهٖ اِلٰى اَوَّلِهٖ، كُلَّمَا حَلَّ ارْتَحَلَ

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حال اور مرتحل ۔اُس نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! حال اور مرتحل کیا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن کا قاری قرآن کریم شروع کرے اور اس کے آخر تک پہنچے۔ قرآن پڑھنے والا اول سے آخر کی طرف سفر کرتے کرتے آخر تک پہنچ جاتا ہے پھر وہاں سے سفر کرتے ہوئے اول تک پہنچ جاتا ہے۔ جیسے ہی سفر ختم کرے، فوراً دوبارہ سفر پر نکل جائے۔

2091- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ

حدیث: 2091

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر یمامه بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 7089 اخرجه ابو داؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1471 اخرجه ابو محمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 1490 اخرجه ابو عبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 1476 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 2257 اخرجه ابو یعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 748 اخرجه ابو داؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث: 201 اخرجه ابوبکر الحمیدی فی "مسنده" طبع دارالکتب العلمیه مکتبه المتنبی بیروت قاهره رقم الحدیث: 77 اخرجه ابو عبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة بیروت لبنان 1407ھ/ 1986ء رقم الحدیث: 1193

نَهِيكٍ، عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُهُ فَسَاَلَنِیْ مَنْ اَنْتَ فَاَخْبَرْتُهُ عَنْ نَسَبِیْ، فَقَالَ سَعْدٌ: تُجَّارٌ كَسَبَةٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ، قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِیْ يَسْتَغْنِیْ بِهٖ، وَعِنْدَ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ فِيْهِ اِسْنَادٌ اٰخَرُ

✧✧ عبداللہ ابن ابی نہیک فرماتے ہیں: میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، انہوں مجھ سے میرا تعارف پوچھا، میں نے ان کو اپنا تعارف کروایا، (وہ مجھے پہچان گئے اور کہنے لگے) تم تو کمائی کرنے والے تاجر ہو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے ''وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن کو اچھی آواز کے ساتھ نہیں پڑھتا'' حضرت سفیان فرماتے ہیں: اس کا مطلب ہے (جو قرآن کو اچھی آواز کے ساتھ پڑھنے کی کوشش نہیں کرتا)

❖ اسی حدیث کی سفیان بن عیینہ کی ایک اور بھی سند ہے۔ (جو کہ درج ذیل ہے)

2092۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، اَنْبَاَنَا الشَّافِعِیُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، وَحَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ عِيْسٰی، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ نَهِيْكٍ، قَالَ: قَالَ لَهٗ سَعْدٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ تُجَّارٌ كَسَبَةٌ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ، وَرَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ حَسَّانَ الْمَخْزُوْمِیُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ نَهِيْكٍ، وَقَدْ خَالَفَهُمَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ نَهِيْكٍ، عَنْ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَقَدِ اتَّفَقَتْ رِوَايَةُ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، وَسَعِيْدِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ نَهِيْكٍ، وَقَدْ خَالَفَهُمَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، فَقَالَ: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ نَهِيْكٍ

✧✧ حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ اپنی اس سند کے ہمراہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن ابی نہیک سے حضرت سعد نے کہا: تم کمائی کرنے والے تاجر ہو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو قرآن کو اچھی آواز کے ساتھ نہیں پڑھتا''۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا ہے۔ اور **سعید بن حسان المخزومی** نے **عبد اللہ ابن ابی ملکیہ** کے واسطے سے **عبد اللہ بن ابی نہیک** کے حوالے سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اور **عمرو بن دینار، ابن جریج** اور **سعید بن حسان** کی **ابن ابی ملیکہ** کے واسطے سے **عبد اللہ ابن ابی نہیک** سے روایات متفق ہیں، جبکہ **لیث بن سعد** نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے یوں سند بیان کی: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ نَهِيْكٍ۔ (لیث کی روایت درج ذیل ہے)

2093۔ اَخْبَرَنَاهُ عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ

بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارِى، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ أُنَيْفٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِى مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِى نَهِيكٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ لَيْسَ يَدْفَعُ رِوَايَةَ اللَّيْثِ تِلْكَ الرِّوَايَاتُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِى نَهِيكٍ، فَإِنَّهُمَا أَخَوَانِ تَابِعِيَّانِ، وَالدَّلِيلُ عَلٰى صِحَّةِ الرِّوَايَتَيْنِ رِوَايَةُ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَهُوَ أَحَدُ الْحُفَّاظِ الْأَثْبَاتِ عَنِ ابْنِ أَبِى مُلَيْكَةَ

✧✧ حضرت لیث بن سعد، ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ ابن ابی نہیک نے حضرت سعد بن مالک کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو قرآن کو خوبصورت آواز کے ساتھ نہیں پڑھتا۔

❖❖ لیث کی یہ روایت، **عبد اللہ ابن ابی نہیک** سے مروی دیگر روایات کو مخدوش نہیں کرتی کیونکہ وہ دونوں بھائی ہیں، تابعی ہیں اور دونوں روایتوں کی صحت پر دلیل **عمر و بن حارث** کی روایت ہے۔ (اور وہ ثبت، حفاظ میں سے ہیں) جوانہوں نے **ابن ابی ملیکہ** سے روایت کی ہے۔ (وہ حدیث درج ذیل ہے)

2094- حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرَّاجِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ أَبِى مُلَيْكَةَ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ، عَنْ نَّاسٍ دَخَلُوا عَلٰى سَعْدِ بْنِ أَبِى وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَسَأَلُوهُ عَنِ الْقُرْآنِ، فَقَالَ سَعْدٌ: أَمَا إِنِّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ فَهٰذِهِ الرِّوَايَةُ تَدُلُّ عَلٰى أَنَّ ابْنَ أَبِى مُلَيْكَةَ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ رَاوٍ وَّاحِدٍ، إِنَّمَا سَمِعَهُ مِنْ رُوَاةٍ لِسَعْدٍ، وَقَدْ تَرَكَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْأَخْنَسِ، وَعِسْلُ بْنُ سُفْيَانَ الطَّرِيقَ، عَنِ ابْنِ أَبِى مُلَيْكَةَ وَأَتَيَا بِهِ فِيهِ بِإِسْنَادَيْنِ شَاذَّيْنِ

أَمَّا حَدِيثُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَخْنَسِ

✧✧ حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کچھ لوگ جو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تھے، انہوں نے یہ بات بتائی کہ انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے قرآن کے متعلق پوچھا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ بولے: بہر حال میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو قرآن کو سُر کے ساتھ نہیں پڑھتا۔

❖❖ یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ **ابن ابی ملیکہ** نے صرف ایک راوی سے یہ حدیث نہیں سنی بلکہ حضرت **سعد** رضی اللہ عنہ کے متعدد راویوں سے انہوں نے یہ حدیث سنی ہے۔ جبکہ **عبید اللہ بن اخنس** اور **عسل بن سفیان** نے **ابن ابی ملیکہ** کی سند ترک کی اور اس میں دو شاذ سندیں استعمال کی ہیں۔

عبیداللہ بن اخنس کی حدیث:

2095- فَحَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَزْوَانَ أَبُو نُوحٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْأَخْنَسِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِى مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ وَرَوَاهُ الْحَارِثُ بْنُ مُرَّةَ الثَّقَفِيُّ الْبَصْرِيُّ، عَنْ عِسْلِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَوَى الْحَارِثُ بِهٰذَا السَّنَدِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

✧✧ حضرت عبید اللہ بن اخنس رضی اللہ عنہ، عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی ملیکہ کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو قرآن کو سُر کے ساتھ نہیں پڑھتا۔

❖ اسی حدیث کو **حارث بن مرۃ ثقفی بصری** نے **عسل بن سفیان** کے واسطے سے **ابن ابی ملیکہ** سے روایت کیا ہے کہ اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کرتی ہیں۔اور **حارث** نے اسی سند کے ہمراہ یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت کی ہے۔(جیسا کہ درج ذیل ہے)

2096- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ الْاَهْوَازِيُّ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُرَّةَ، حَدَّثَنَا عِسْلُ بْنُ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ

لَيْسَ مُسْتَبْعَدًا مِّنْ عِسْلِ بْنِ سُفْيَانَ الْوَهْمُ وَالْحَدِيْثُ رَاجِعٌ اِلٰى حَدِيْثِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ، فَاَمَّا الْحَدِيْثُ الَّذِيْ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِهٖ فِي الصَّحِيْحَيْنِ فَغَيْرُ هٰذَا الْمَتْنِ اتَّفَقَا عَلٰى اِخْرَاجِ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ

✧✧ حضرت حارث بن مرہ رضی اللہ عنہ، عسل بن سفیان کے واسطے سے ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو قرآن کو سُر کے ساتھ نہیں پڑھتا۔

❖ **عسل بن سفیان** سے غلطی ہو جانا کوئی امر بعید نہیں ہے۔اور یہ حدیث حضرت **سعد ابن ابی وقاص** رضی اللہ عنہ کی حدیث کی جانب راجع ہے۔واللہ اعلم۔بہر حال وہ حدیث جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے، اس کا متن اس حدیث سے قدرے مختلف ہے۔ان دونوں نے زھری کے واسطے سے **ابو سلمہ** رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایسا اجر کسی چیز پر نہیں دیا جیسا اجر کسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی آواز میں قرآن پڑھنے پر دیا ہے۔

2097- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، وَحَدَّثَنِيْ اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ، بِمَكَّةَ وَكَتَبَهٗ لِيْ بِخَطِّهٖ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ هَاشِمِ بْنِ مَرْثَدٍ الطَّبَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا دُحَيْمٌ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْمُهَاجِرِ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَلّٰهُ اَشَدُّ اُذُنًا اِلَى الرَّجُلِ الْحَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ، مِنْ صَاحِبِ الْقَيْنَةِ اِلٰى قَيْنَتِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گانا سنانے والی کو گانا سننے والے جس شدت کے ساتھ (مال و دولت سے) نوازتے ہیں، اس سے کہیں زیادہ شدت کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس شخص کو اجر و ثواب سے نوازتا ہے جو اچھی آواز کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہو۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2098- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، اَنْبَاَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، حَدَّثَنِيْ طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ الْيَامِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ هٰكَذَا رَوَاهُ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ

حديث: **2097**

اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1340 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 23992 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ه/1993ء رقم الحديث: 754 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 20841 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ه/1983ء رقم الحديث: 772

حديث: **2098**

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1468 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ه 1986ء رقم الحديث: 1015 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1342 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ه 1987ء رقم الحديث: 3500 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 18517 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ه/1993ء رقم الحديث: 7491 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 91088 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 2254 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ه-1984ء رقم الحديث: 1686 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ه/1983ء رقم الحديث: 11113 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 738 اخرجه ابوالحسن الجوهري في "مسنده" طبع موسسه نادر بيروت لبنان 1410ه/1990ء رقم الحديث: 82077

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعے خوبصورت کرو۔

❖❖ منصور بن معتمر نے بھی اسی طرح حدیث روایت کی ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2099۔ فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّغَانِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ، وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُلْوَانَ الْمُقْرِئُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْنُسَ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصُّفُوْفِ الْمُتَقَدِّمَةِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَيِّنُوا اَصْوَاتَكُمْ بِالْقُرْاٰنِ

هٰكَذَا رَوَاهُ زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، وَعَمْرُو بْنُ اَبِيْ قَيْسٍ، وَجَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، وَعَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مَّنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ

اَمَّا حَدِيْثُ زَائِدَةَ

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے فرشتے اگلی صفوں پر رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی آوازوں کو قرآن کے باعث خوبصورت کرو۔

❖❖ اس حدیث کو **زائدہ بن قدامہ، عمرو بن ابی قیس، جریر بن عبد الحمید، عمار بن یاسر** اور **ابراھیم بن طھمان** نے اسی طرح **منصور بن معتمر** سے روایت کیا ہے۔

زائدہ بن قدامہ کی حدیث:

2100۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ: زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ "

وَاَمَّا حَدِيْثُ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ

✧✧ حضرت زائدہ بن قدامہ رضی اللہ عنہ کی سند کے ہمراہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے طویل حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے "قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ زینت دو"

عمرو بن ابی قیس کی حدیث:

2101۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ قَيْسٍ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ، عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ

وَاَمَّا حَدِيْثُ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ

✧✧ حضرت عمرو بن ابی قیس رضی اللہ عنہ کی سند کے ہمراہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ زینت دو۔

جریر بن عبدالحمید کی حدیث:

2102 ۔فَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، وَحدثنا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْقَاضِیْ، قَالاَ: حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ "

وَاَمَّا حَدِيْثُ عَمَّارِ بْنِ مُحَمَّدٍ

✧✧ حضرت جریر بن عبدالحمید رضی اللہ عنہ کی سند کے ہمراہ عبدالرحمٰن بن عوسجہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ زینت دو۔

عمار بن محمد کی حدیث:

2103۔ فَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، حَدَّثَنِی الْحُسَيْنُ بْنُ الضَّحَّاكِ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ "

وَاَمَّا حَدِيْثُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ

✧✧ حضرت عمار بن محمد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ زینت دو۔

ابراہیم بن طہمان کی حدیث:

2104۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ "

وَاَمَّا حَدِيْثُ اَبِیْ إِسْحَاقَ السَّبِيْعِيُّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ

✧✧ ابراہیم بن طہمان رضی اللہ عنہ اپنی سند کے ہمراہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ زینت دو۔

ابواسحاق سبیعی کی طلحہ بن مصرف سے روایت کردہ حدیث:

2105۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الثَّقَفِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ حَمِيْدٍ حَدَّثَنَا خُدَيْجُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَّاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصُّفُوْفِ الْأَوَّلِ وَزَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ وَاَمَّا حَدِيْثُ زُبَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ

✧✧ حضرت ابواسحاق، طلحہ بن مصرف رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن عوسجہ، براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے فرشتے اگلی صفوں پر رحمتیں نازل کرتے ہیں۔ اور تم قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ زینت دو۔

زبید بن حارث رضی اللہ عنہ کی حدیث:

2106 فَاَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الذُّهْلِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا جُنْدُلُ بْنُ وَالِقٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا زُبَيْدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَّاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ

رَوَاهُ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ اَلْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ

زبید بن حارث، طلحہ بن مصرف کے واسطے سے عبدالرحمٰن بن عوسجہ سے روایت کرتے ہیں کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں: قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ زینت دو۔

❖ اس حدیث کو **جریر بن حازم** نے **زبید بن حارث** رضی اللہ عنہ کے واسطے سے **طلحہ بن مصرف** سے تفصیلاً روایت کیا ہے۔ اور اس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ ''قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ زینت دو''۔

2107۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، فَذَكَرَهُ

وَاَمَّا حَدِيْثُ الْأَعْمَشِ

✧✧ حضرت جریر بن حازم رضی اللہ عنہ نے طلحہ بن مصرف کے حوالے سے یہی حدیث ذکر کی ہے۔

اعمش کی حدیث:

2108۔ فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْقَاضِيُّ،

حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ،

وَحدثنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنِ الْاَعْمَشِ،

وَحدثنا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْاِسْمَاعِيْلِيُّ الْفَقِيْهُ، اِمْلاءً، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ وَّكِيْعٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ،

وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّازُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، وَابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ،

وَحدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْمَاطِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ، وَفِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ زَيِّنُوا اَصْوَاتَكُمْ بِالْقُرْاٰنِ

وَاَمَّا حَدِيْثُ شُعْبَةَ

✧✧ حضرت اعمش نے طلحہ بن مصرف رضی اللہ عنہ سے عبدالرحمٰن بن عوسجہ کے حوالے سے روایت کیا ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ زینت دو۔

❖ اور معمر کی حدیث میں یوں ہے ''اپنی آوازوں کو قرآن کے ساتھ زینت دو''۔

شعبہ کی حدیث:

2109۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيْهُ بِالطَّابِرَانِ وَاَبُوْ نَصْرٍ الْفَقِيْهُ بِبُخَارٰى قَالَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيْبٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِىْ طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَّاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَكُنْتُ نَسِيْتُ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ حَتّٰى ذَكَّرَنِيْهِ الضَّحَّاكُ بْنُ مُزَاحِمٍ

قَالَ الْحَاكِمُ قَدْ حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ جَمَاعَةٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ طَلْحَةَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ كُنْتُ نَسِيْتُ غَيْرَ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ وَمُعَاذٌ الْعَنْبَرِيُّ

✧✧ حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ، طلحہ بن مصرف کے واسطے سے عبدالرحمٰن بن عوسجہ کے ذریعے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ زینت دو''

❖ **عبد الرحمن** فرماتے ہیں: میں یہ جملہ بھول گیا تھا، پھر **ضحاك بن مزاحم** نے مجھے یاد دلایا۔

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ حدیث محدثین ﷭ کی ایک جماعت نے شعبہ کے واسطے سے طلحہ سے تفصیلاً روایت کی ہے۔ لیکن یہ لفظ ''میں بھول گیا تھا'' یحییٰ بن معاذ اور معاذ العنبری کے سوا کسی نے بھی یہ روایت نقل نہیں کی۔

2110۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيْهُ بِالطَّابَرَانِ، وَاَبُوْ نَصْرٍ الْفَقِيْهُ بِبُخَارٰى، قَالاَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيْبٍ الْحَافِظُ. حدثنا عَبْدُ اللّٰهِ بن عمر الْقَوَارِيْرِيُّ. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنِيْ طَلْحَةُ بْنُ مصرف، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: وَكُنْتُ نَسِيْتُ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ حَتّٰى ذَكَّرَنِيْهِ الضَّحَّاكُ بْنُ مُزَاحِمٍ، قَالَ الْحَاكِمُ: قَدْ حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ جَمَاعَةٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ طَلْحَةَ، الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ كُنْتُ نَسِيْتُ غَيْرُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَّمُعَاذٍ الْعَنْبَرِيِّ، حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: وَحدثنا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ

وَاَمَّا حَدِيْثُ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيُّ

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ بھی یہ حدیث منقول ہے۔

حسن بن عبیداللہ النخعی کی حدیث:

2111۔ فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ "

وَاَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زُبَيْدٍ

✧✧ حضرت حسن بن عبید، طلحہ بن مصرف رضی اللہ عنہ کے واسطے سے عبدالرحمٰن بن عوسجہ کے ذریعے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ زینت دو''

عبدالرحمٰن بن زبید کی حدیث:

2112۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زُبَيْدٍ الْيَامِيُّ، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ التَّمِيْمِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَأْتِيْ نَاحِيَةَ الصَّفِّ، اِلَى النَّاحِيَةِ الْقُصْوٰى يُسَوِّيْ مِنْ صُدُوْرِ الْقَوْمِ وَمَنَاكِبِهِمْ وَيَقُوْلُ: لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ، اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصُّفُوْفِ الْاُوَلِ وَزَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ

وَاَمَّا حَدِيْثُ حَمَّادِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن زبید الیامی، طلحہ بن مصرف کے واسطے سے عبدالرحمٰن بن عوسجہ رضی اللہ عنہ کے ذریعے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صف کے ایک کنارے سے دوسرے تک لوگوں کی گردنیں اور سینے سیدھے کرتے جاتے اور فرماتے: تم اختلاف نہ کرو کہ اس سے تمہارے دل بدل جائیں گے۔ اللہ اور اس کے فرشتے اگلی صف والوں پر رحمتیں نازل کرتے ہیں اور تم قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ زینت دو۔

حماد بن ابی سلیمان کی حدیث:

2113۔ فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ زَرْبِيٍّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ طَلْحَةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينَا اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَيَمْسَحُ عَوَاتِقَنَا وَيَقُوْلُ: اَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ، وَلْيَلِيَنِّىْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ، وَالنُّهَى، وَزَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ

وَاَمَّا حَدِيْثُ فِطْرِ بْنِ خَلِيْفَةَ

✧✧ حضرت حماد بن ابی سلیمان طلحہ ہمدانی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے عبدالرحمٰن بن عوسجہ رضی اللہ عنہ کے ذریعے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نماز کی اقامت ہو جاتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آتے اور ہمارے کندھوں کو چھو کر فرماتے: اپنی صفوں کو درست کر لو اور اختلاف مت کرو کہ (اگر تم اختلاف کرو گے تو) تمہارے بدل جائیں گے، بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اگلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔

فطر بن خلیفہ کی حدیث:

2114۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمَّانِيُّ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، وَفِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ الْبَرَّاءُ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ "

وَاَمَّا حَدِيْثُ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ

✧✧ حضرت فطر بن خلیفہ، طلحہ بن مصرف کے واسطے سے عبدالرحمٰن بن عوسجہ کے ذریعے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے پہلے ہمارے کندھوں کو پکڑ کر فرمایا کرتے تھے۔ اس کے بعد پوری حدیث ہے:

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے: قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ زینت دو۔

محمد بن طلحہ کی اپنے والد سے روایت:

2115۔ فَحَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: لاَ تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ، اِنَّ اللّٰهَ وَمَلائِكَتَهُ یُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ، وَزَیِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ "

وَاَمَّا حَدِیْثُ زَیْدِ بْنِ اَبِی اُنَیْسَةَ

✧✧ حضرت محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہ نے طلحہ بن مصرف کے حوالے سے مذکورہ حدیث جیسی حدیث روایت کی ہے۔

زید بن ابی انیسہ کی حدیث:

2116۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَیْهِ، حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ اَبِی اُنَیْسَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اُقِیمَتِ الصَّلاةُ فَذَكَرَ الْحَدِیْثَ بِطُولِهِ، وَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: زَیِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ

وَاَمَّا حَدِیْثُ اَبِی هَاشِمٍ الرُّمَّانِی

✧✧ حضرت زید بن ابی انیسہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی یہ طویل حدیث منقول ہے جس میں یہ بھی ہے کہ "قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ زینت دو"۔

ابوہاشم الرمانی کی حدیث:

2117۔ فَحَدَّثَنَاهُ عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ جَابِرٍ السَّقَطِیُّ، حَدَّثَنَا سُهَیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ الْجَارُودِیُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِی بِشْرٍ الْقَیْسِیُّ، حَدَّثَنَا سَلامٌ، عَنْ اَبِی هَاشِمٍ الرُّمَّانِیِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَجِیءُ وَنَحْنُ فِی الصَّلاةِ فَیَمْسَحُ صُدُورَنَا وَیَقُولُ: زَیِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ "

وَاَمَّا حَدِیْثُ الْحَسَنِ بْنِ عَمَّارَةَ

✧✧ حضرت ابوہاشم الرمانی رضی اللہ عنہ طلحہ بن مصرف کے واسطے سے عبدالرحمٰن بن عوسجہ رضی اللہ عنہ کے ذریعے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: ہم نماز میں مشغول ہوتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لاکر ہمارے سینے پکڑ کر فرماتے: قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ زینت دو۔

حسن بن عمارہ کی حدیث:

2118۔ فَحَدَّثَنَاهُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: زَیِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ

وَاَمَّا حَدِیْثُ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ بھی رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ زینت دو۔

حجاج بن ارطاۃ کی حدیث:

2119۔ فَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَائِشَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ، وَحدثنا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ :زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِكُمْ "وَاَمَّا حَدِيْثُ لَيْثِ بْنِ اَبِي سُلَيْمٍ

✧✧ حجاج بن ارطاۃ کی سند کے ہمراہ بھی رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ زینت دو۔

لیث بن ابی سلیم کی حدیث:

2120۔ فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التُّسْتَرِيُّ، حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ

وَاَمَّا حَدِيْثُ عِيْسٰى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّلَمِيُّ

✧✧ لیث بن ابی سلیم کی سند کے ہمراہ بھی رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ زینت دو۔

عیسیٰ بن عبدالرحمٰن سلمی کی حدیث:

2121۔ فَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّلَمِيُّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ "

وَاَمَّا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ الْفَزَارِيُّ

✧✧ عیسیٰ بن عبدالرحمٰن سلمی کی سند کے ہمراہ بھی رسول اللہ ﷺ کا سابقہ فرمان منقول ہے۔

محمد بن عبیداللہ الفزاری کی حدیث:

2122۔ فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيْدِ الْكَرَابِيسِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الْفَزَارِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ

الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ "وأما حديث أبى اليسع المكفوف.

✧✧ محمد بن عبداللہ الفزاری کی سند کے ہمراہ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سابقہ ارشاد منقول ہے۔

ابویسع المکفوف کی حدیث:

2123- فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي الْعَنْبَسِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسُ، حَدَّثَنَا اَبُو الْيَسَعِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ "

وَاَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبْجَرَ

✧✧ ابویسع المکفوف کی سند کے ہمراہ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سابقہ ارشاد منقول ہے۔

عبدالملک بن ابجر کی حدیث:

2124- فَاَخْبَرَنَاهُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصِيْرٍ الْخُلْدِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ اَبَانَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبْجَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَّاءِ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ

وَقَدْ وَجَدْنَا لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَّاءِ مُتَابَعَيْنِ فِي رِوَايَةٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الْبَرَاءِ وَهُمْ زَاذَانَ اَبُوْ عَمْرٍ وَعُدَيُّ بْنُ ثَابِتٍ وَاَوْسٍ بْنِ ضَمْعَجٍ

اَمَّا حَدِيْثُ اَبِي عَمْرٍ زَاذَانَ

✧✧ حضرت عبدالملک بن ابجر رضی اللہ عنہ کی سند کے ہمراہ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سابقہ ارشاد منقول ہے۔

❖ اس حدیث کو براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے میں **زاذان ابوعمر، عدی بن ثابت** اور **اوس بن ضمعج** نے **عبد الرحمن بن عوسجہ** کی متابعت کی ہے۔

ابوعمر زادان کی حدیث:

2125- فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ الْهِسِنْجَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّمَرْقَنْدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ اَبِي عِمْرَانَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ، فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا

وَاَمَّا حَدِيْثُ عَدِيّ بْنِ ثَابِتٍ

✧✧ حضرت زاذان رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ زینت دو کیونکہ خوبصورت آواز قرآن کے حسن کو بڑھا دیتی ہے۔

عدی بن ثابت کی حدیث:

2126- فَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الصَّرْصَافِيُّ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ عُثْمَانَ الْخَزَّازُ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، قَالَ: وَجَدْتُّ فِيْ كِتَابِ جَدِّيْ، حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ مُخَارِقٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْيَمَ عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ

وَاَمَّا حَدِيْثُ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجَ

✧✧ حضرت عدی بن ثابت' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ زینت دو۔

اوس بن ضمعج کی حدیث:

2127- فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، وَفِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ ثُمَّ نَظَرْنَا فَوَجَدْنَا لِطَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ مُتَابِعَيْنِ فِيْ رِوَايَتِهٖ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ وَهُمَا الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، وَزُبَيْدُ بْنُ الْحَارِثِ

اَمَّا حَدِيْثُ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ؟

✧✧ حضرت اوس بن ضمعج، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ زینت دو۔

❖ اس حدیث کو عبد الرحمن بن عوسجہ سے روایت کرنے میں حکم بن عتیبہ اور زبید بن حارث رضی اللہ عنہ نے طلحہ بن مصرف کی متابعت کی ہے۔

حکم بن عتیبہ کی حدیث:

2128- فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُوْسَى الْعَسْكَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَالْحَكَمِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ وَزَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ

وَاَمَّا حَدِيْثُ زُبَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ

✧✧ حکم بن عتیبہ کی سند کے ہمراہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا فرمان منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اگلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔ اور تم قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ زینت دو۔

زبید بن حارث کی حدیث:

2129- فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيِّ الْحَافِظُ، اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ، عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ

✧✧ حضرت زبید بن حارث نے عبدالرحمٰن بن عوسجہ کے واسطے سے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ زینت دو۔

كِتَابُ الْبُيُوْعِ

خرید وفروخت کا بیان

2130- قَالَ الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ مَيْسَرَّةَ الْمَكِّيُّ، وَاَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِىْ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، يَقُوْلُ: بَعَثَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهُ، فَاَمَرَنِىْ اَنْ اٰخُذَ عَلَيَّ ثِيَابِىْ وَسِلَاحِىْ ثُمَّ اٰتِيَهُ، قَالَ: فَفَعَلْتُ، ثُمَّ اَتَيْتُهُ وَهُوَ يَتَوَضَّاُ، فَصَعِدَ فِيَّ الْبَصَرَ، ثُمَّ طَاْطَاَ، ثُمَّ قَالَ: يَا عَمْرُو، اِنِّىْ اُرِيْدُ اَنْ اَبْعَثَكَ عَلٰى جَيْشٍ، فَيُغْنِمُكَ اللّٰهُ وَيُسَلِّمَكَ، وَاَرْغَبُ لَكَ رَغْبَةً صَالِحَةً مِنَ الْمَالِ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّىْ لَمْ اُسْلِمْ رَغْبَةً فِى الْمَالِ وَلٰكِنِّىْ اُسْلِمُ رَغْبَةً فِى الْاِسْلَامِ، وَاَنْ اَكُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا عَمْرُو، نِعِمَّا بِالْمَالِ الصَّالِحِ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ، اِنَّمَا اَخْرَجَا فِىْ اِبَاحَةِ طَلَبِ الْمَالِ، حَدِيْثَ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، مَنْ اَخَذَهُ بِحَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَةُ هُوَ فَقَطْ

✧✧ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلوایا' میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیاری کر کے جنگی ساز وسامان سے لیس ہو کر میرے پاس آؤ۔ (عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: میں تیاری کر کے آپ کی خدمت میں آ گیا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نگاہ اٹھا کر میری جانب دیکھا پھر آنکھیں جھکا کر بولے: اے عمرو! میں آپ کو ایک لشکر کا سپہ سالار بنا کر بھیجنا چاہتا ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ مجھے مالِ غنیمت (بھی) دے اور تجھے سلامتی (بھی) دے اور میں تیرے لئے پاک صاف مال کی دلچسپی رکھتا ہوں (حضرت عمرو رضی اللہ عنہ) بولے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث: 2130

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 17798 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 32112 اخرجه ابوعبدالله البخاري في "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه' بيروت' لبنان' 1409ھ/1989ء' رقم الحديث: 299 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 76632

میں نے مال کی خواہش میں تو اسلام قبول نہیں کیا ہے بلکہ میں تو اسلام میں دلچسپی کی وجہ سے مسلمان ہوا ہوں اور رسول اللہ ﷺ کی سُنّت اختیار کرنے کے لئے مسلمان ہوا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نیک آدمی کے لئے حلال مال ایک نعمت ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے طلب مال کے جواز میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث نقل کی ہے ''جو شخص اپنا حق لیتا ہے تو یہ بہت ہی اچھی مدد ہے''۔

2131۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَنْبَانَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ وَّحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَانَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ وَّاَخْبَرَنِىْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا جَدِّىْ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِىْ اُوَيْسٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِىْ سَلَمَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ الْجُهَنِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَمِّهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ وَعَلَيْهِ اَثَرُ غُسْلٍ وَّهُوَ طَيِّبُ النَّفْسِ، قَالَ فَظَنَنَّا اَنَّهُ اَلَمَّ بِاَهْلِهِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، نَرَاكَ اَصْبَحْتَ طَيِّبَ النَّفْسِ، قَالَ: اَجَلْ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، قَالَ: ثُمَّ ذَكَرَ الْغِنَى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا بَأْسَ بِالْغِنَى لِمَنِ اتَّقَى، وَالصِّحَّةُ لِمَنِ اتَّقَى خَيْرٌ مِّنَ الْغِنَى وَطِيبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِيمِ هٰذَا حَدِيْثٌ مَّدَنِيٌّ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَالصَّحَابِيُّ الَّذِىْ لَمْ يُسَمِّهِ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ هُوَ يَسَارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيُّ

❖❖ حضرت معاذ بن عبداللہ بن خبیب الجہنی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے، وہ ان کے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو آپ پر غسل کا اثر تھا اور آپ بہت خوش (نظر آ رہے) تھے (راوی) فرماتے ہیں ہم سمجھے کہ آپ اپنی کسی زوجہ محترمہ کے پاس سے تشریف لا رہے ہیں۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ نے بڑے ہشاش بشاش انداز میں صبح کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ (راوی) فرماتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے دولتمندی کا ذکر کیا اور فرمایا: صاحب تقویٰ شخص کو دولتمندی کا کوئی نقصان نہیں ہے اور صاحب تقویٰ شخص کے لئے دولتمندی سے زیادہ بہتر ''صحت'' ہے اور طبیعت کا ہشاش ہونا بھی (اللہ تعالیٰ کی) نعمت ہے۔

❖❖ یہ حدیث مدنی ہے ''صحیح الاسناد'' ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا ہے اور وہ صحابی جن سے **سلیمان بن بلال** رضی اللہ عنہ کا سماع ثابت نہیں ہے وہ **یسار بن عبداللہ جہنی** رضی اللہ عنہ ہیں۔

2132۔ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا

حدیث: 2131

اخرجه ابو عبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دار البشائر الاسلامیه' بیروت' لبنان' 1409ھ/1989ء' رقم الحدیث: 3012 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2141 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 723276

اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، وَيَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، وَاَبُوْ سَعِيْدٍ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصٍ السَّدُوْسِيُّ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ حِزَامٍ، عَنْ جَدِّهِ خَالِدِ بْنِ حِزَامٍ، اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ، اَغَارَ بِفَرَسَيْنِ يَوْمَ خَيْبَرَ فَاُصِيْبَا، فَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اُصِيْبَ فَرَسَايَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَعْطَاهُ، ثُمَّ اسْتَزَادَهُ فَزَادَهُ، ثُمَّ اسْتَزَادَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا حَكِيْمُ، اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، وَمَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ، وَالسَّائِلُ مِنْهَا كَالْآكِلِ وَلَا يَشْبَعُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت خالد بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے غزوہ خیبر کے دن دو گھوڑوں کے ہمراہ جنگ لڑی اور یہ دونوں گھوڑے جنگ میں مارے گئے، وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے دونوں گھوڑے ہلاک ہو گئے ہیں۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کچھ مال دیا۔ انہوں نے مزید مال کی خواہش کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید دے دیا' انہوں نے پھر مزید طلب کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حکیم! یہ مال سبز اور میٹھا ہے۔ جو لوگوں سے مانگتا ہے، لوگ اسے دے دیتے ہیں اور اس کا مانگنے والا ایسا ہی جیسے کوئی کھا رہا ہو لیکن وہ سیر نہ ہو سکے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2133- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ،

حدیث: 2132

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحيحه" (طبع ثالث) دارابن كثير' يمامه' بيروت' لبنان' 1407ھ1987ء' رقم الحديث: 1403 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1035 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی' فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2463 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 2531 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 15356 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 3080 اخرجه ابوبكر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت لبنان' (طبع ثانی) 1403ھ' رقم الحديث: 16407 اخرجه ابوبكر الكوفی' فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودی عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحديث: 34383 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 7662 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 2310 اخرجه ابوبكر الحميدی فی "مسنده" طبع دارالكتب العلميه' مكتبه المتنبی' بيروت' قاهره' رقم الحديث: 553 اخرجه ابوبكر الشيبانی فی "الاحاد والمثانی" طبع دارالراية' رياض' سعودی عرب' 1411ھ/1991ء' رقم الحديث: 595

اَنْبَانَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَجْمِلُوْا فِي طَلَبِ الدُّنْيَا، فَاِنَّ كُلًّا مُيَسَّرٌ لِمَا كُتِبَ لَهُ مِنْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا مانگنے میں میانہ روی سے کام لو کیونکہ جوتمہارے نصیب میں لکھ دیا گیا ہے وہ تمہیں مل کر رہے گا۔

✧✧ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2134۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اللَّيْثِ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَسْتَبْطِئُوا الرِّزْقَ، فَاِنَّهُ لَمْ يَكُنْ عَبْدٌ لِيَمُوتَ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰخِرَ رِزْقٍ هُوَ لَهُ، فَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ، اَخْذُ الْحَلَالِ وَتَرْكُ الْحَرَامِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَشَاهِدُهُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رزق کو آہستہ حاصل مت کرو کیونکہ کوئی شخص اس وقت تک مرے گا نہیں جب تک وہ اپنا پورا رزق وصول نہیں کر لے گا، اس لئے اس کی طلب میں میانہ روی اختیار کرو، حلال کو اختیار کرو اور حرام سے اجتناب کرو۔

✧✧ اس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور یہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر ''صحیح'' ہے۔ (یہ حدیث درج ذیل ہے)

2135۔ اَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَحَدَكُمْ لَنْ يَمُوتَ حَتّٰى يَسْتَكْمِلَ رِزْقَهُ، فَلَا تَسْتَبْطِئُوا الرِّزْقَ، وَاتَّقُوا اللّٰهَ اَيُّهَا النَّاسُ، وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ،

حدیث: **2133**

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دار الفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2142 ذکره ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دار الباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 10183 اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة بیروت لبنان 1407ھ/ 1986ء رقم الحدیث: 716

حدیث: **2134**

ذکره ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دار الباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 10184

خُذُوا مَا حَلَّ وَدَعُوْا مَا حُرِّمَ وَاَیْضًا لَهُ شَاهِدٌ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، بِزِيَادَاتِ اَلْفَاظٍ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اپنا پورا رزق وصول نہیں کرلے گا، اس لئے رزق کو آہستہ آہستہ حاصل مت کرو اور اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور (دنیا کی) طلب میں میانہ روی سے کام لو۔ حلال کو اختیار کرو اور حرام کو چھوڑ دو۔

❖ اس کی ایک دوسری شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے تاہم اس میں کچھ الفاظ کا اضافہ ہے (وہ حدیث درج ذیل ہے)

2136- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَانَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مِلْحَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيْسَ مِنْ عَمَلٍ يُقَرِّبُ اِلَى الْجَنَّةِ، اِلَّا قَدْ اَمَرْتُكُمْ بِهِ، وَلَا عَمَلٌ يُقَرِّبُ اِلَى النَّارِ، اِلَّا قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ، لَا يَسْتَبْطِئَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ رِزْقَهُ، اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْقَى فِيْ رُوْعِيَ اَنَّ اَحَدًا مِّنْكُمْ لَنْ يَّخْرُجَ مِنَ الدُّنْيَا حَتّٰى يَسْتَكْمِلَ رِزْقَهُ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ اَيُّهَا النَّاسُ، وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ، فَاِنِ اسْتَبْطَاَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ رِزْقَهُ، فَلَا يَطْلُبْهُ بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُنَالُ فَضْلُهُ بِمَعْصِيَةٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے ہر اس عمل کا تمہیں حکم کر دیا ہے جو جنت کے قریب کرنے والا اور ہر اس عمل سے منع کیا ہے جو تمہیں دوزخ کے قریب کرتا ہے۔ اس لئے کوئی شخص اپنا رزق آہستہ آہستہ حاصل نہ کرے۔ بے شک حضرت جبریل امین علیہ السلام نے میرے دل میں یہ بات القا کی ہے کہ "تم میں سے کوئی شخص اپنا پورا رزق وصول کئے بغیر دنیا سے رخصت نہیں ہوگا" اس لئے اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور طلب میں میانہ روی اختیار کرو۔ اگر کوئی اپنا رزق وصول کرنے میں تاخیر کرے گا تو یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے ساتھ طلب کرے گا اور (یاد رکھئے!) اللہ تعالیٰ گناہ کے عوض اپنا فضل عطا نہیں کرتا ہے۔

2137- حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ حَنَشِ بْنِ قَيْسٍ الرَّحَبِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُغْبَطَنَّ جَامِعُ الْمَالِ مِنْ غَيْرِ حِلِّهِ، اَوْ قَالَ: مِنْ غَيْرِ حَقِّهِ، فَاِنَّهُ اِنْ تَصَدَّقَ لَمْ يُقْبَلْ مِنْهُ، وَمَا بَقِيَ كَانَ زَادَهُ اِلَى النَّارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حرام مال جمع کرنے والے پر رشک مت کرو یا (شاید یہ فرمایا کہ) ناحق مال جمع کرنے والے پر (رشک مت کرو) اس لئے کہ اگر وہ اس مال کو صدقہ کرے تو قبول نہیں ہے اور جو باقی رہے گا وہ اس کے لئے جہنم کا باعث ہوگا۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2138- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى الْاَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ عَاصِمٍ، وَمِنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَعْيَنَ، وَمِنْ جَامِعِ بْنِ اَبِي رَاشِدٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي غَرَزَةَ، قَالَ: كُنَّا قَوْمًا نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ، وَكُنَّا نَبِيعُ بِالْبَقِيعِ، فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاَحْسَنَ مِنِ اسْمِنَا، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ، اِنَّ هٰذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْكَذِبُ وَالْيَمِينُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ لِمَا قَدَّمْتُ ذِكْرَهُ مِنْ تَفَرُّدِ اَبِي وَائِلٍ بِالرِّوَايَةِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي غَرَزَةَ، وَهٰكَذَا، رَوَاهُ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ، وَالْمُغِيرَةُ بْنُ مِقْسَمٍ، وَحَبِيبُ بْنُ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ

أما حديث منصور

❖❖ حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہماری قوم کو "سماسرہ" (دلال) کہا جاتا تھا۔ اور ہم بقیع میں خرید و فروخت کیا کرتے تھے۔ پھر ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے اچھے نام کے ساتھ پکارا (یوں بولے:) اے گروہِ تاجراں! تجارت میں جھوٹ اور قسمیں شامل ہو جایا کرتی ہیں، اس لئے اس کو صدقہ کے ساتھ ملا دیا کرو۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس کی وجہ پہلے ہم نے ذکر کر دی ہے۔ وہ یہ کہ قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے میں ابووائل منفرد ہیں۔ اس حدیث کو منصور بن المعتمر، مغیرہ بن مقسم اور حبیب ابن ابی ثابت نے بھی ابووائل سے روایت کیا ہے۔

منصور کی حدیث:

2139- فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ مُوسٰى، قَالَا: اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ السَّعْدِيُّ، اَنْبَاَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي غَرَزَةَ الْغِفَارِيِّ، قَالَ: كُنَّا فِي الْمَدِيْنَةِ نَبِيعُ الْاَوْسَاقَ وَنَبْتَاعُهَا، وَكُنَّا نُسَمِّي اَنْفُسَنَا السَّمَاسِرَةَ، وَيُسَمِّينَا النَّاسُ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ مِنَ الَّذِي سَمَّيْنَا اَنْفُسَنَا وَسَمَّانَا النَّاسُ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ، اِنَّهُ يَشْهَدُ بَيْعَكُمُ اللَّغْوُ وَالْحَلِفُ فَشُوْبُوْهُ بِصَدَقَةٍ

وَاَمَّا حَدِيْثُ الْمُغِيرَةِ

❖❖ منصور نے ابووائل کے واسطے سے حضرت قیس ابن ابی غرزہ الغفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں: ہم مدینۃ المنورہ میں وسقوں کی خرید و فروخت کیا کرتے تھے اور ہم اپنے آپ کو "سماسرہ" (دلال) کہا کرتے تھے اور دوسرے لوگ

بھی ہمیں اسی نام سے پکارتے تھے۔ایک دن رسول اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ہمیں اس نام سے زیادہ اچھے نام سے پکارا جس کے ساتھ ہم اپنے آپ کو اور دوسرے لوگوں کو پکارتے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا:اے گروہِ تاجراں! تمہاری تجارت میں لغویات اور قسمیں شامل ہو جاتی ہیں اس لئے تم اپنی تجارت کو صدقہ کے ساتھ ملالیا کرو۔

مغیرہ کی حدیث:

2140۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ وَاَخْبَرَنَا اَبُو عَمْرِو بْنُ السَّمَّاكِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَّاَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي بِعَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ وَّحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، قَالَا: اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي غَرَزَةَ، قَالَ: اَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السُّوقِ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ، اِنَّ هٰذَا السُّوقَ يُخَالِطُهَا حَلِفٌ، فَشُوبُوهَا بِصَدَقَةٍ "

وَاَمَّا حَدِيثُ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ

✧✧ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ابووائل کے واسطے سے حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے" نبی اکرم ﷺ بازار میں ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا:اے گروہِ تاجراں! ان بازاروں میں قسمیں شامل ہو جاتی ہیں تو تم ان کو صدقہ کے ساتھ ملالیا کرو۔

حبیب ابن ابی ثابت کی حدیث:

2141۔ فَاَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى، حَدَّثَنَا اَبُو حُذَيْفَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ وَّاَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي غَرَزَةَ، قَالَ: جَاءَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَبِيعُ الرَّقِيقَ بِالْمَدِينَةِ، وَكُنَّا نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ، فَسَمَّانَا بِاَحْسَنَ مِمَّا سَمَّيْنَا بِهِ اَنْفُسَنَا، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ، اِنَّ هٰذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْاَيْمَانُ، فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ

✧✧ حضرت حبیب ابن ابی ثابت رضی اللہ عنہ نے ابووائل کے واسطے سے حضرت قیس ابن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے ''رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اس وقت ہم لوگ مدینہ میں غلاموں کی تجارت کرتے تھے اور ہم اپنے آپ کو ''سماسرۃ'' (دلال) کہتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس سے زیادہ اچھے نام کے ساتھ پکارا جو ہم خود اپنا نام رکھتے تھے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اے گروہ تاجران! اس تجارت میں فضول گوئی اور قسمیں شامل ہو جاتی ہیں اس لیے اس کو صدقہ کے ساتھ ملا لیا کرو۔

❖ (مذکورہ حدیث کی تین سندیں بیان کی گئی ہیں جبکہ) یہ الفاظ سفیان ثوری کی روایت کے ہیں۔

2142۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا كُلْثُومُ بْنُ جَوْشَنٍ الْقُشَيْرِيُّ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْاَمِينُ الْمُسْلِمُ مَعَ الشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

كُلْثُومٌ هٰذَا بَصْرِيٌّ قَلِيلُ الْحَدِيثِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ فِي مَرَاسِيلِ الْحَسَنِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان، ایماندار اور سچا تاجر قیامت کے دن شہداء کے ہمراہ ہوگا۔

❖ یہ کلثوم ''بصری'' ہیں اور ان کی مرویات بہت کم ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی روایات نقل نہیں کیں۔

❖ حسن کی مراسیل میں مذکورہ حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

2143۔ اَخْبَرَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْاَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایماندار، سچا تاجر (قیامت کے دن) انبیاء کرام، صدیقین اور شہداء کے ہمراہ ہوں گے۔

2144۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ حَدَّثَهُمْ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلَّى بِالْمَدِينَةِ، فَوَجَدَ النَّاسَ يَتَبَايَعُونَ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ، فَاسْتَجَابُوا لَهُ، وَرَفَعُوا اَبْصَارَهُمْ وَاَعْنَاقَهُمْ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حدیث: 2142

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1209 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" ، طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2139 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 2539 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 10196 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة، قاهره، مصر، 1408ھ/1988ء، رقم الحديث: 966

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقٰى وَبَرَّ وَصَدَقَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عیدگاہ کی طرف گئے تو وہاں پر کچھ لوگوں کو خرید وفروخت کرتے پایا تو فرمایا: اے گروہِ تاجراں! تو سب لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنی گردنیں اور آنکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اٹھا کر دیکھنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک تاجر لوگ قیامت کے دن اس حالت میں اٹھائے جائیں گے کہ وہ فاجر ہوں گے، سوائے ان تاجروں کے جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں، نیکی کرنیوالے اور سچ بولنے والے ہیں۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2145۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ السَّمَّاكُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شِبْلٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّ التُّجَّارَ هُمُ الْفُجَّارُ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَيْسَ قَدْ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنَّهُمْ يَحْلِفُوْنَ فَيَأْثَمُوْنَ، وَيُحَدِّثُوْنَ فَيَكْذِبُوْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ ذَكَرَ هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ، سَمَاعَ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ رَاشِدٍ، وَهِشَامٌ ثِقَةٌ مَّأْمُوْنٌ، وَاَدْخَلَ اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَطَّارِ بَيْنَهُمَا، زَيْدَ بْنَ سَلَامٍ

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک تاجر لوگ گنہگار ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال نہیں کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا: ہاں۔ لیکن تاجر لوگ قسمیں کھاتے ہیں جس کی وجہ سے گنہگار ہو جاتے ہیں اور گفتگو کے دوران جھوٹ بولتے ہیں۔

حدیث: **2144**

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 1210 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2146 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 4910 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 10194 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 45139 اخرجه ابوبكر الشيبانى فى "الاحاد والمثانى" طبع دارالراية رياض سعودى عرب 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 1974 اخرجه ابومحمد الدارمى فى "سننه" طبع دارالكتاب العربى بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 2538

حدیث: **2145**

اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 15707 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 10195

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور ہشام بن ابی عبداللہ نے ابو راشد سے یحییٰ ابن ابی کثیر کا سماع ثابت کیا ہے اور ہشام ثقہ راوی ہیں اور ابان بن یزید عطار نے (اپنی سند میں) (یحییٰ ابن ابی کثیر اور ابوراشد) دونوں کے درمیان زید بن سلام کو داخل کیا ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل حدیث سے واضح ہے)۔

2146۔ حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السَّكَنِ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَطَّارُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلامٍ، عَنْ اَبِي رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: التُّجَّارُ هُمُ الْفُجَّارُ، التُّجَّارُ هُمُ الْفُجَّارُ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَيْسَ قَدْ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ فَيَكْذِبُوْنَ، وَيَحْلِفُوْنَ فَيَأْثَمُوْنَ

2146: ابان بن یزید العطار نے یحییٰ ابن کثیر کے بعد زید بن سلام کے واسطے سے ابوراشد الجرانی سے روایت کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تاجر ہی گنہگار ہیں، تاجر ہی گنہگار ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال نہیں کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا: کیوں نہیں، لیکن یہ گفتگو میں جھوٹ بولتے ہیں اور قسمیں کھاتے ہیں اس لئے گنہگار ہو جاتے ہیں۔

2147۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ وَّاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، قَالَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ: اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ يُوْنُسَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ: اَنْ يَّفِيضَ الْمَالُ، وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ، وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَتَفْشُوَ التِّجَارَةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاِسْنَادُهُ عَلٰى شَرْطِهِمَا صَحِيْحٌ، اِلَّا اَنَّ عَمْرَو بْنَ تَغْلِبَ لَيْسَ لَهُ رَاوٍ غَيْرُ الْحَسَنِ

✧✧ حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ مال کی کثرت ہوگی، جاہلوں کی کثرت ہوگی، فتنے ظاہر ہوں گے اور تجارت عام ہو جائے گی۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس کی سند امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر صحیح ہے۔ البتہ عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ کا حسن کے علاوہ اور دوسرا کوئی راوی نہیں ہے۔

2148۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ عِصْمَةَ الْعَدْلُ، قَالَا: حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ

حدیث: 2147

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 4456

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ / 1991ء، رقم الحديث: 6048

خُزَیْمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَیْفَةَ مُوْسٰی بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِیْهِ، اَنَّ رَجُلًا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَیُّ الْبُلْدَانِ شَرٌّ؟ فَقَالَ: لَا اَدْرِیْ، فَلَمَّا اَتَاهُ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ، قَالَ: یَا جِبْرِیْلُ، اَیُّ الْبُلْدَانِ شَرٌّ؟ قَالَ: لَا اَدْرِیْ حَتّٰی اَسْاَلَ رَبِّیْ، فَانْطَلَقَ جِبْرِیْلُ فَمَکَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَّمْکُثَ ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: یَا مُحَمَّدُ، اِنَّكَ سَاَلْتَنِیْ اَیُّ الْبُلْدَانِ شَرٌّ وَاِنِّیْ قُلْتُ لَا اَدْرِیْ، وَاِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ، فَقُلْتُ: اَیُّ الْبُلْدَانِ شَرٌّ؟ فَقَالَ: اَسْوَاقُهَا

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رَوَاهُ قَیْسُ بْنُ الرَّبِیْعِ، وَعَمْرُو بْنُ ثَابِتِ بْنِ اَبِی الْمِقْدَامِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ وَّلَهٗ شَاهِدٌ صَحِیْحٌ

✧✧ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور بولا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہر کی کونسی جگہ سب سے زیادہ بری ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم! جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبریل امین علیہ السلام آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے جبریل! شہر کی کونسی جگہ سب سے زیادہ بری ہے؟ جبریل نے جواباً کہا: مجھے نہیں معلوم میں اپنے رب سے پوچھ کر بتاؤں گا۔ پھر حضرت جبریل امین علیہ السلام تشریف لے گئے اور کچھ عرصہ کے بعد تشریف لائے اور بولے: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تھا کہ شہر کی سب سے بُری جگہ کون سی ہے؟ اور میں نے جواباً کہا تھا: مجھے معلوم نہیں، میں اللہ تعالیٰ سے پوچھ کر بتاؤں گا۔ چنانچہ میں نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا تھا کہ شہر کی کونسی جگہ سب سے بری ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بازار''

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس حدیث کو قیس بن ربیع اور عمرو بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ابوالمقدام کے واسطے سے عبداللہ بن محمد بن عقیل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ایک صحیح حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد بھی ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

2149 - حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسَی الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَیُّوْبَ، اَنْبَاَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِسِنْجَانِیُّ، وَیَحْیَی بْنُ الْمُغِیْرَةِ السَّعْدِیُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَیُّ الْبِقَاعِ خَیْرٌ؟ فَقَالَ: لَا اَدْرِیْ، قَالَ: فَاَیُّ الْبِقَاعِ شَرٌّ؟ فَقَالَ: لَا اَدْرِیْ، فَاَتَاهُ جِبْرِیْلُ، فَقَالَ: سَلْ رَبَّكَ، فَقَالَ جِبْرِیْلُ: مَا نَسْاَلُهٗ

حدیث: 2149

اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 16790 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 1599 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 4764 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 7403 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 1545 اخرجه ابن ابی اسامه فی "مسند الحارث" طبع مرکز خدمة السنة والسیرة النبویه' مدینه منوره 1413ھ/1992ء' رقم الحدیث: 124

عَنْ شَیْءٍ فَانْتَفَضَ انْتِفَاضَةً کَادَ اَنْ یُصْعَقَ مِنْهُمَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا صَعِدَ جِبْرِیلُ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: سَاَلَکَ مُحَمَّدٌ اَیُّ الْبِقَاعِ خَیْرٌ؟ فَقُلْتَ: لَا اَدْرِی، وَسَاَلَکَ: اَیُّ الْبِقَاعِ شَرٌّ؟ فَقُلْتَ: لَا اَدْرِی، قَالَ: فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَحَدِّثْهُ اَنَّ: خَیْرَ الْبِقَاعِ الْمَسَاجِدُ، وَاَنَّ شَرَّ الْبِقَاعِ الْاَسْوَاقُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا: یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) کونسی جگہ سب سے زیادہ اچھی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نہیں جانتا' اس نے پوچھا: کونسی جگہ سب سے زیادہ بری ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نہیں جانتا، آپ کی خدمت میں حضرت جبریل علیہ السلام آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے یہ بات پوچھ کر آؤ، تو جبریل کہنے لگے: ہم اللہ تعالیٰ سے کچھ پوچھا نہیں کرتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کپکپی طاری ہوگئی۔ قریب تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر غشی طاری ہوجاتی۔ جب حضرت جبریل علیہ السلام اوپر گئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھ رہے ہیں کہ کونسا مقام سب سے بہتر ہے؟ اور تم نے جواب دیا کہ میں نہیں جانتا' انہوں نے پوچھا: کونسا مقام سب سے برا ہے؟ تم نے اس سے بھی لاعلمی کا اظہار کردیا۔ (عبداللہ) فرماتے ہیں: حضرت جبریل علیہ السلام نے اقرار کرلیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کو بتادو کہ سب سے بہتر مقام ''مساجد'' ہیں اور سب سے برا مقام ''بازار'' ہے۔

2150۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِی مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لِیَلِیَنِیْ مِنْکُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهَی، ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ، وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُکُمْ، وَاِیَّاکُمْ وَهَیْشَاتِ الْاَسْوَاقِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجْهُ الْبُخَارِیُّ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے سمجھدار لوگ میرے زیادہ

حدیث: 2150

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت' لبنان' رقم الحدیث:674

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی' فی "جامعه"' طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 228 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی' بیروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحدیث: 1267 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 2180 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری' فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحدیث: 1572 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 4941 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 5111 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث:10041 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت لبنان' (طبع ثانی) 1403ھ' رقم الحدیث: 2430 اخرجه ابوبکر الکوفی' فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد' ریاض' سعودی عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحدیث: 3527

قریب رہا کریں پھر وہ جوان کے قریب ہیں پھر وہ جوان کے قریب ہیں اور آپس میں اختلاف مت کیا کرو کہ (اگر تم بے جا اختلاف سے باز نہیں آؤ گے تو) تمہارے دل بدل جائیں گے اور تم بازار کے فتنہ سے بچ کر رہو۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے، لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2151۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي اَوْفَى، اَنَّ رَجُلا اَقَامَ سِلْعَةً لَّهُ، فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ اُعْطِيَ بِهَا مَا لَمْ يُعْطَ بِهَا، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، وَالاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى سِلْعَةٍ لَّهُ، الْحَدِيْثُ وَهٰذَا غَيْرُ ذَاكَ بِزِيَادَةِ نُزُوْلِ الآيَةِ وَغَيْرِهَا

❖❖ حضرت عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص اپنا سامان بیچنے کے لئے کھڑا تھا۔ اس نے اللہ کی قسم کھا کر کہا کہ یہ سامان اس کو اتنے میں پڑا ہے حالانکہ اس کو وہ سامان اتنے میں نہیں پڑا تھا تو یہ آیت نازل ہوئی:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا

''جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ اور حضرت اعمش رضی اللہ عنہ کی ابوصالح کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث نقل کی ہے کہ ایک شخص نے اپنے سامان پر قسم کھائی اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ تاہم اس حدیث میں اور سابقہ حدیث میں نزول آیت اور دیگر اضافہ کا فرق ہے۔

2152۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَيُّوْبَ يُحَدِّثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنَ اَبِي حَبِيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ، وَلا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اِنْ بَاعَ مِنْ اَخِيهِ بَيْعًا فِيهِ عَيْبٌ اَنْ لا يُبَيِّنَهُ لَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے اور کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کو کوئی عیب دار چیز اس کا عیب بیان کئے بغیر بیچے۔

حدیث: 2151

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر، یمامه، بیروت، لبنان، 1407ھ/1987ء، رقم الحدیث: 1982 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دار الباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 10578

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2153- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، قَالاَ: اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الْعَلاَءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَبِيْعُ طَعَامًا، فَاَعْجَبَهُ فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِيْهِ، فَاِذَا هُوَ بِطَعَامٍ مَبْلُوْلٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّنَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا، وَقَدْ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ، وَاِسْمَاعِيْلُ ابنا جعفر بن أبی كثير، عَنِ الْعَلاءِ

اَمَّا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَر

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو گندم بیچ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ اچھا لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلے کے ڈھیر میں اپنا ہاتھ ڈالا تو اس میں گندم گیلی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ جبکہ اس حدیث کو **جعفر ابن ابی کثیر** کے بیٹوں **محمد** اور **اسماعیل** نے ''علاء'' کے واسطے سے روایت کیا ہے۔

محمد بن جعفر رضی اللہ عنہ کی حدیث:

2145- فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيْهُ، وَاَبُو الْحَسَنِ الْعَنْبَرِيُّ، قَالاَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، اَخْبَرَنِي الْعَلاَءُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السُّوْقِ، فَرَاٰى حِنْطَةً مُصَبَّرَةً فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِيْهَا، فَوَجَدَ بَلَلاً، فَقَالَ: اَلا مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا "

وَاَمَّا حَدِيْثُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ

❖❖ محمد بن جعفر، علاء کے واسطے سے ان کے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پر گندم کا ایک ڈھیر دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس کے اندر ڈال دیا تو اس میں گیلا پن محسوس کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہم سے دھوکہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

حدیث: 2153

اخرجه ابو عيسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 1315 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 4905 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 10513 اخرجه ابويعلى الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 933 اخرجه ابوبكر الحميدی فی "مسنده" طبع دارالكتب العلميه مكتبه المتنبی بيروت قاهره رقم الحديث: 1033

اسماعیل بن جعفر بن ابی کثیر رضی اللہ عنہ کی حدیث:

2155۔ فَاَخْبَرَنَاهُ دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِيُّ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ هَارُوْنَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَحَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى صُبْرَةٍ مِّنْ طَعَامٍ، فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِيْهِ، فَنَالَتْ اَصَابِعُهُ بَلَلًا، فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟ فَقَالَ: اَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنِّيْ وَقَدْ اَخْرَجَ مُسْلِمٌ حَدِيْثَ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا، وَاَمَّا شَرْحُ الْحَالِ فِيْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ فَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَكُلُّهَا صَحِيْحَةٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ اسماعیل بن جعفر، ابو العلاء رضی اللہ عنہ کے واسطے سے ان کے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا گزر گندم کے ایک ڈھیر کے پاس سے ہوا' آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس ڈھیر میں داخل کر دیا تو آپ نے انگلیوں میں تری محسوس کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے گندم والے! یہ کیا ہے؟ اس نے جواباً کہا: یارسول اللہ! بارش برسنے کی وجہ سے یہ گیلی ہوگئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس (گیلی گندم) کو ڈھیر کی اوپر والی جانب کیوں نہیں کیا تا کہ لوگوں کو یہ نظر آتا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہمارے ساتھ دھوکہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

✣✣ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے سہیل کی حدیث ان کے والد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمارے ساتھ بددیانتی کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ تاہم ان احادیث کی تشریح کو شیخین نے نقل نہیں کیا حالانکہ وہ تمام کی تمام امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر صحیح ہے۔

2156۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ الْاَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيْسٰى، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْبَقِيْعِ فَرَاٰى طَعَامًا يُبَاعُ فِيْ غَرَائِرَ، فَاَدْخَلَ يَدَهُ فَاَخْرَجَ شَيْئًا كَرِهَهُ، فَقَالَ: مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَعَمُّ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ هُوَ الْحَارِثُ بْنُ سُوَيْدٍ النَّخَعِيُّ

حدیث: 2155

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 102 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی' فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 1315 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحدیث: 3773 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 520 اخرجه ابوبکر الکوفی' فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد' ریاض' سعودی عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحدیث: 22680 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 10514

✧✧ حضرت عمیر بن سعید رضی اللہ عنہ اپنے چچا کے حوالے سے روایت کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع میں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ کچھ ناتجربہ کاروں کو گندم بیچی جارہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنا ہاتھ ڈالا اور اس میں سے کوئی ناپسندیدہ چیز نکل آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہم سے بددیانتی کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے اور **عمیر بن سعید** کا چچا، **حارث بن سوید النخعی** رضی اللہ عنہ ہے۔

2157- **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْفَقِيْهُ بِالرِّيِّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْاَزْرَقُ، حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ مَالِكٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سِبَاعٍ، قَالَ: اشْتَرَيْتُ نَاقَةً مِنْ دَارِ وَّاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ، فَلَمَّا خَرَجْتُ بِهَا اَدْرَكَنِىْ وَاثِلَةُ وَهُوَ يَجُرُّ اِزَارَهُ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ اشْتَرَيْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بَيَّنَ لَكَ مَا فِيهَا؟ قُلْتُ: وَمَا فِيهَا، اِنَّهَا لَسَمِيْنَةٌ ظَاهِرَةُ الصِّحَّةِ؟ قَالَ: اَرَدْتَّ بِهَا سَفَرًا اَوْ اَرَدْتَّ بِهَا لَحْمًا؟ قُلْتُ: اَرَدْتُّ بِهَا الْحَجَّ، قَالَ: فَارْتَجِعْهَا، فَقَالَ صَاحِبُهَا: مَا اَرَدْتَّ اِلَّا هٰذَا اَصْلَحَكَ اللّٰهُ تُفْسِدُ عَلَيَّ، قَالَ: فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّبِيْعَ شَيْئًا اِلَّا بَيَّنَ مَا فِيهِ، وَلَا يَحِلُّ لِمَنْ عَلِمَ ذٰلِكَ اِلَّا بَيَّنَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ابوسباع فرماتے ہیں: میں نے واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کی حویلی سے ایک اونٹنی خریدی۔ جب میں اس کو لے کر نکلا تو آگے سے واثلہ آ ملے۔ وہ اپنے تہہ بند کو گھسیٹتے ہوئے آ رہا تھا۔ اس نے پوچھا: اے عبداللہ! کیا یہ تم نے خریدی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! اس نے کہا: اس میں جو عیب ہے وہ اس نے آپ کے سامنے بیان کیا ہے؟ میں نے کہا: اس کو کیا ہوا ہے؟ بظاہر تو ماشاءاللہ یہ اچھی خاصی صحت مند ہے۔ اس نے کہا: آپ اس پر سفر کرنا چاہتے ہو یا گوشت کھانے کے ارادے سے یہ خریدی ہے؟ میں نے کہا: میں نے حج پر جانے کے لئے یہ خریدی ہے۔ اس نے کہا تو پھر یہ واپس کر دیں، اس کے مالک نے کہا: یہ تم نے خود ہی پسند کی تھی، اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح فرمائے۔ تو نے اس کا نقص میرے اوپر ظاہر کر دیا۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے "کسی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ عیب بتائے بغیر کوئی عیب دار چیز بیچے"۔ اور جو شخص اس کے عیب کو جانتا ہے اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ اس کو چھپائے۔

✤✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2158- **حَدَّثَنَا** اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ وَّائِلِ بْنِ دَاوُدَ، عَنْ جَمِيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ خَالِهِ اَبِىْ بُرْدَةَ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حدیث: 2157

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 10656

حدیث: 2158

ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 10177

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَيُّ الْكَسْبِ اَطْيَبُ اَوْ اَفْضَلُ؟ قَالَ: عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ، وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُورٍ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: کونسا کسب سے زیادہ پاکیزہ یا زیادہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا: آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمانا اور ہر وہ تجارت جو نیکی اور بھلائی پر مشتمل ہو۔

2159- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ وَّائِلِ بْنِ دَاوُدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَيُّ الْكَسْبِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: كَسْبٌ مَّبْرُورٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَوَائِلُ بْنُ دَاوُدَ وَابْنُهُ بَكْرٌ ثِقَتَانِ، وَقَدْ ذَكَرَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ اَنَّ عَمَّ سَعِيدِ بْنِ عُمَيْرٍ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ، وَاِذَا اخْتَلَفَ الثَّوْرِيُّ وَشَرِيكٌ فَالْحُكْمُ لِلثَّوْرِيِّ

✧✧ حضرت سعید بن عمیر رضی اللہ عنہ اپنے چچا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کونسا کسب سب سے افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کسب جو شبہ، جھوٹ اور خیانت سے پاک ہو۔

✤✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور **وائل بن دائود** اور ان کا بیٹا بکر دونوں ثقہ ہیں اور **یحییٰ بن معین** نے یہ ذکر کیا ہے کہ **سعید بن عمیر** کا چچا ''**براء بن عازب** رضی اللہ عنہ'' ہے اور جب **ثوری** اور **شریک** کا اختلاف ہو تو فیصلہ ''**ثوری**'' کے حق میں ہوتا ہے۔

2160- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، اَنْبَاَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ وَّائِلِ بْنِ دَاوُدَ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَيُّ الْكَسْبِ اَطْيَبُ؟ قَالَ: كَسْبُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ، وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُورٍ وَّهٰذَا خِلَافٌ ثَالِثٌ عَلٰى وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ، اِلَّا اَنَّ الشَّيْخَيْنِ لَمْ يُخَرِّجَا، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ وَمَحَلُّهُ الصِّدْقُ

✧✧ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ پاکیزہ ''کسب'' کونسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور ہر وہ تجارت جو شبہ، جھوٹ اور خیانت سے پاک ہو۔

✤✤ **ابو وائل** پر یہ تیسرا اختلاف ہے تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے **مسعودی** کی روایات نقل نہیں کی ہیں حالانکہ وہ ''صدوق'' ہیں۔

2161- اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ اَيُّوبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

حديث: 2161

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3328 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 11184 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 11547 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/1988ء' رقم الحديث: 596

مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَجُلًا لَزِمَ غَرِيمًا لَّهُ بِعَشَرَةِ دَنَانِيْرَ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اُفَارِقُكَ حَتّٰى تَقْضِيَنِيْ، اَوْ تَأْتِيَنِيْ بِحَمِيلٍ، قَالَ: فَتَحَمَّلَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ بِقَدْرِ مَا وَعَدَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ اَيْنَ اَصَبْتَ هٰذَا الذَّهَبَ؟ قَالَ: مِنْ مَّعْدِنٍ، قَالَ: لَا حَاجَةَ لَنَا فِيهَا لَيْسَ فِيهَا خَيْرٌ، فَقَضَاهَا عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنے مقروض سے دس دینار لینے تھے جس کی وجہ سے وہ اس مقروض کے پیچھے پڑا ہوا تھا۔ اس نے کہا: خدا کی قسم! میں اس وقت تک تیری جان نہیں چھوڑوں گا جب تک تو میرے دیناروں کی ادائیگی نہیں کر دیتا یا تو کوئی ضامن نہیں دیتا (ابن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ضمانت دے دی اور حسب وعدہ وہ مقررہ معیاد پر آ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: تم نے یہ سونا کہاں سے لیا ہے؟ اس نے کہا: زمین سے نکلا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس میں بھلائی نہیں ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بذاتِ خود اس کی جانب سے دیناروں کی ادائیگی کر دی۔

2162۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى فِيهِ اَحَدٌ اِلَّا اٰكِلَ الرِّبَا، فَاِنْ لَّمْ يَأْكُلْهُ اَصَابَهُ مِنْ غُبَارِهِ وَقَدِ اخْتَلَفَ اَئِمَّتُنَا فِيْ سَمَاعِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، فَاِنْ صَحَّ سَمَاعُهُ مِنْهُ ف

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ ہر شخص سود کھا رہا ہو گا۔ اگر کوئی (بلاواسطہ) سود نہیں کھا رہا ہو گا تو اس کو بھی اس کے اثرات ہر حال پہنچ ہی جائیں گے۔

❖ حضرت **ابو ھریرہ** رضی اللہ عنہ سے **حسن** کے سماع کے متعلق ہمارے ائمہ میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اگر **حسن** کا حضرت **ابو ھریرہ** رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہو جائے تو یہ حدیث صحیح ہے۔

2163۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوْفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ عَزْرَةَ،

حدیث: **2162**

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3331 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2278 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 10253 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ه 1986ء رقم الحديث: 4455

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ، قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّحْتَكَرَ الطَّعَامُ قَدْ اَخْرَجَ مُسْلِمٌ حَدِيْثَ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ مَّعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَضْلَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَحْتَكِرُ اِلَّا خَاطِءٌ، وَهٰذَا الْحَدِيْثُ اَحَدُ مَا يُنْقَضُ عَلَيْهِ، اَنْ لَا يَصِحَّ حَدِيْثُ صَحَابِيٍّ لَا يَرْوِیْ عَنْهُ تَابِعِيَّانِ، فَاِنَّ مَعْمَرًا هٰذَا لَيْسَ لَهُ رَاوٍ غَيْرُ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَاَمَّا حَدِيْثُ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ فَلَيْسَ بِذٰلِكَ اللَّفْظِ، وَقَدْ رُوِیَ فِی الزَّجْرِ، عَنِ احْتِكَارِ الطَّعَامِ وَالتَّقَاعُدِ عَنْ مُّوَاسَاةِ الْمُسْلِمِيْنَ فِی الضِّيقِ الْاَخْبَارُ لَا بُدَّ مِنْ ذِكْرِهَا فِیْ هٰذَا الْمَوْضِعِ كَمَا دَفَعَ الْمُسْلِمُوْنَ اِلَيْهِ فِی الْوَقْتِ فَمِنْهَا

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گندم ذخیرہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

✥ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن اسحاق کی وہ حدیث نقل کی ہے جس میں انہوں نے محمد بن عمرو بن عطاء کے واسطے سے سعید بن میسّب رضی اللہ عنہ کے ذریعے معمر بن عبداللہ بن نضلہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ ''ذخیرہ اندوزی'' صرف گنہگار ہی کرتا ہے۔

اور یہ حدیث ان احادیث میں شمار ہوتی ہے جن کے بارے میں صحیح نہ ہونے کا اعتراض ہوتا ہے کیونکہ اس میں صحابی سے روایت کرنے والے تابعی دو نہیں ہیں کیونکہ اس معمر سے سعید بن میسّب رضی اللہ عنہ کے سوا اور کسی نے روایت نہیں کی اور قاسم کی ابوامامہ سے روایت کردہ حدیث کے الفاظ یہ نہیں ہیں۔

اور ذخیرہ اندوزی سے ممانعت اور تنگی کے حالات میں مسلمانوں کی امداد نہ کرنے پر سختی کے سلسلے میں متعدد احادیث مروی ہیں۔ اس مقام پر ان کا ذکر ضروری ہے (جیسا کہ ایک وقت میں مسلمانوں نے اس ذمہ داری کو نبھایا تھا)

پہلی حدیث:

2164- مَا اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

حديث: 2163

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 7776 اخرجه ابوبكر الكوفی' فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودی عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحديث: 20387

حديث: 2164

اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" ' طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2153 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحديث: 2544 اخرجه ابوبكر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت لبنان' (طبع ثانی) 1403ھ' رقم الحديث:14893 ذكره ابوبكر البيهقی فی "شعب الايمان" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' الطبعة الاولیٰ' 1410ھ' رقم الحديث: 11213 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبریٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 10934 اخرجه ابومحمد الكسی فی "مسنده" طبع مكتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/1988ء' رقم الحديث: 33

مُوسٰى، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِمِ بْنِ ثَوْبَانَ، حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُحْتَكِرُ مَلْعُوْنٌ وَمِنْهَا

✧✧ حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذخیرہ اندوز لعنتی ہیں۔

دوسری حدیث:

2165۔ مَا اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَانَا عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ الْعُقَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ زَيْدٍ الْجُهَنِيُّ، عَنْ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً، فَقَدْ بَرِءَ مِنَ اللّٰهِ وَبَرِءَ اللّٰهُ مِنْهُ، وَاَيُّمَا اَهْلِ عَرْصَةٍ اَصْبَحَ فِيهِمُ امْرُؤٌ جَائِعًا، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُمْ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَمِنْهَا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے چالیس دن تک ذخیرہ اندوزی کی وہ اللہ سے بری ہوگیا اور اللہ تعالیٰ اس سے بری ہوگیا اور کسی حویلی میں اگر ایک شخص بھوکے رات گزارے تو ان تمام (حویلی والوں) سے اللہ کا ذمہ بری ہوگیا اور وہ اللہ سے بری ہوگئے، (یعنی وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق ختم کر بیٹھے)

تیسری حدیث:

2166۔ مَا اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْعُسَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ احْتَكَرَ يُرِيْدُ اَنْ يَتَغَالٰى بِهَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ، فَهُوَ خَاطِءٌ، وَقَدْ بَرِءَ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَمِنْهَا

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس لئے ذخیرہ اندوزی کرتا ہے کہ اس کے ذریعے وہ مسلمانوں میں یہ چیز مہنگے داموں بیچے گا تو وہ خطا کار ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ بری ہے۔

چوتھی حدیث:

2166أ۔ مَا اَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الدَّبَّاسُ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ الصَّائِغُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ

حدیث: 2165

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 4880 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 5746 اخرجه ابن ابي اسامه في "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبويه' مدينه منوره 1413ھ/1992ء' رقم الحديث: 426 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحديث: 8426

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيْسَ بِالْمُؤْمِنِ الَّذِیْ يَبِيتُ شَبْعَانَ وَجَارُهُ جَائِعٌ اِلٰی جَنْبِهٖ وَمِنْهَا

2167: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص مومن نہیں ہے جو خود تو پیٹ بھر کر سوئے اور اس کے پہلو میں اس کا پڑوسی بھوکا رات گزارے۔

پانچویں حدیث:

2167- مَا اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا جَدِّیْ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِیْ اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ عَمِّهِ الْيَسَعَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ بِالسُّوقِ يَبِيعُ طَعَامًا بِسِعْرٍ هُوَ اَرْخَصُ مِنْ سِعْرِ السُّوقِ، فَقَالَ: تَبِيعُ فِیْ سُوقِنَا بِسِعْرٍ هُوَ اَرْخَصُ مِنْ سِعْرِنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: صَبْرًا وَاحْتِسَابًا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اَبْشِرْ، فَاِنَّ الْجَالِبَ اِلٰی سُوقِنَا كَالْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِيلِ اللّٰهِ، وَالْمُحْتَكِرُ فِیْ سُوقِنَا كَالْمُلْحِدِ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ وَمِنْهَا

✧✧ حضرت یسع بن مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں ایک ایسے شخص کے قریب سے گزرے جو مارکیٹ نرخ سے سستے داموں گندم بیچ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم ہمارے بازار میں ہمارے مارکیٹ نرخ سے کم ریٹ پر سودا کر رہے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: صبر اور ثواب کی نیت سے؟ اس نے کہا جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تیرے لئے خوشخبری ہو کیونکہ ہمارے بازار میں سودا لانے والا مجاهد فی سبیل اللہ کی طرح ہے اور اور ہمارے بازار سے ذخیرہ اندوزی کرنے والا ملحد فی کتاب اللہ کی طرح ہے۔

چھٹی حدیث:

2168- مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْنُسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا زَيْدُ اَبُو الْمُعَلّٰی وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ: وَاَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدًا اَبَا الْمُعَلّٰی يُحَدِّثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ دَخَلَ فِیْ شَیْءٍ مِنْ اَسْعَارِ الْمُسْلِمِيْنَ لِيُغْلِيَ عَلَيْهِمْ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَقْذِفَهُ فِیْ مُعْظَمِ جَهَنَّمَ رَأْسُهُ اَسْفَلُهُ هٰذِهِ الْاَحَادِيثُ السِّتَّةُ طَلَبْتُهَا وَخَرَّجْتُهَا فِیْ مَوْضِعِهَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ احْتِسَابًا لِمَا فِيهِ النَّاسُ مِنَ الضِّيقِ وَاللّٰهُ يَكْشِفُهَا، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ شَرْطِ هٰذَا الْكِتَابِ

حدیث: 2168

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 10933 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الکبیر" طبع مکتبہ العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 480 اخرجہ ابوداؤد الطیالسی فی "مسندہ" طبع دارالمعرفۃ' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 928 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الاوسط" طبع دارالحرمین' قاہرہ' مصر' 1415ھ' رقم الحدیث: 8651

✧✧ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسلمانوں میں گراں فروشی کے لئے ،ان کے نرخوں میں اضافہ کی کوشش کرے تو یہ اللہ پر یہ حق ہے کہ اس کو جہنم کے بڑے گڑھے میں اوندھے منہ پھینک دے۔

✣✣ اگرچہ یہ احادیث ہماری اس کتاب کے معیار کے مطابق تو نہیں ہیں لیکن میں نے اس تنگی کا احتساب کرتے ہوئے جس میں عوام مبتلا ہیں، ان کو تلاش کر کے کتاب کے اس مقام پر نقل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی تنگی کو دور فرمائے۔

2169۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، وَعَفَّانُ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَاَنْبَاَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ، قَالَ: سَاَلْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ مَا يَذْكُرُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: دَعْ مَا يَرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يَرِيْبُكَ، فَاِنَّ الْخَيْرَ طُمَاْنِيْنَةٌ وَاِنَّ الشَّرَّ رِيْبَةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رُوِيَ بِلَفْظٍ اٰخَرَ

✧✧ حضرت ابوالجوزاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کیا ذکر کرتے ہیں؟ انہوں نے جواباً فرمایا: جو چیز تمہیں شک میں ڈالے اسے چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کر لو اس لئے کہ خیر ''اطمینان'' ہے اور ''شر'' شک ہے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

مذکورہ حدیث کی دوسری روایت:

2170۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ جَعْفَرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ مَحْبُوْبُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيِّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ، قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: مِثْلُ مَنْ

حدیث: 2169

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 2518 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 5711 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 1257 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 722 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 10601 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامي دارعمار بيروت لبنان/عمان 1405ھ 1985ء رقم الحديث: 284 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 1178 اخرجه ابوعبدالله القضاعي في "مسنده" طبع موسسة الرسالة بيروت لبنان 1407ھ/ 1986ء رقم الحديث: 275 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان (طبع ثاني) 1403ھ رقم الحديث: 4984

كُنْتَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَاذَا عَقَلْتَ عَنْهُ؟ قَالَ: اَتَى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: دَعْ مَا يَرِيبُكَ اِلٰى مَا لَا يَرِيبُكَ، فَاِنَّ الشَّرَّ رِيبَةٌ وَالْخَيرَ طُمَاْنِيْنَةٌ شَاهِدُهُ حَدِيْثُ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ

✧✧ حضرت ابوالجوزاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کس جیسے تھے؟ اور آپ نے ان سے کیا سیکھا؟ انہوں نے فرمایا: ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ''جو چیز تمہیں شک میں ڈالے اس کو چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اس کو اختیار کرلو۔ بے شک خیر ''اطمینان'' ہے اور ''شر'' شک ہے۔

مذکورہ حدیث کی شاہد حدیث:

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ (درج ذیل) حدیث اس مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

2171۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا مُوْسٰى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ جَدِّهِ مَمْطُوْرٍ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا الْاِيْمَانُ؟ قَالَ: اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ، وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ، فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا الْاِثْمُ؟ قَالَ: اِذَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تجھے نیکیوں پر خوشی اور گناہ پر پریشانی ہو تو تو مومن ہے۔ انہوں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گناہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی چیز تیرے سینے میں کھٹکے اس کو چھوڑ دو۔

2172۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، اَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ وَّاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ: سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ، قَالَ: الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت نواس بن سمعان انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیکی حسن اخلاق ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں کھٹکے اور لوگوں کا اس پر مطلع ہونا تجھے ناگوار ہو۔

✥✥ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2173- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَنْبَاَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضَوَّرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَقِيْلَ لَهُ: مَا اَسْهَرَكَ؟ قَالَ: اِنِّيْ وَجَدْتُ تَمْرَةً سَاقِطَةً فَاَكَلْتُهَا، ثُمَّ تَذَكَّرْتُ تَمْرًا، كَانَ عِنْدَنَا مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ، فَلَا اَدْرِيْ اَمِنْ ذٰلِكَ كَانَتِ التَّمْرَةُ، اَوْ مِنْ تَمْرِ اَهْلِيْ فَذٰلِكَ اَسْهَرَنِيْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے' وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں، ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ساری رات کروٹیں بدلتے رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا' آپ رات بھر کیوں جاگتے رہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے گھر میں ایک گری ہوئی کھجور کو اٹھا کر کھالیا ہے۔ پھر مجھے یاد آیا کہ کچھ کھجوریں ہمارے پاس صدقہ کی بھی تھیں۔ مجھے یہ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ میں نے جو کھجور کھائی ہے وہ صدقہ کی کھجوروں میں سے تھی یا ہماری گھر کی کھجوروں میں سے تھی۔ بس اسی وجہ سے رات بھر مجھے نیند نہیں آئی۔

✥✥ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2174- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَدْرِيْ اَتُبَّعُ لَعِيْنًا كَانَ اَمْ لَا، وَمَا اَدْرِيْ ذُو الْقَرْنَيْنِ نَبِيًّا كَانَ اَمْ لَا، وَمَا اَدْرِي الْحُدُوْدُ كَفَّارَاتٌ لِاَهْلِهَا اَمْ لَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نہیں جانتا کہ تبع لعین تھا یا نہیں؟ اور میں نہیں جانتا کہ ذوالقرنین نبی تھے یا نہیں؟ اور میں نہیں جانتا کہ حدود صاحب حد (کے گناہوں) کے لئے کفارہ ہیں یا نہیں؟

✥✥ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2175- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى اللَّخْمِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْبَدٍ حَفْصُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُمَا كَانَا يَقُوْلَانِ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اشْتَرٰى بَيْعًا فَوَجَبَ بِالْخِيَارِ، فَهُوَ لَهُ مَا لَمْ يُفَارِقْهُ صَاحِبُهُ، اِنْ شَاءَ اَخَذَهُ، فَاِنْ فَارَقَهُ فَلَا خِيَارَ لَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی چیز خریدے تو یہ بیع اختیار

کے ساتھ ثابت ہوتی ہے، وہ اپنے ساتھی کے جدا ہونے سے پہلے پہلے بااختیار ہوتا ہے' چاہے تو رکھ لے (اور چاہے تو واپس کر دے) لیکن اگر اس کا ساتھی جدا ہو گیا تو اب اس کا اختیار ختم ہو گیا۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ان لفظوں کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

2176- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَجُلًا اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ غُلَامًا فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ عِنْدَهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ رَدَّهُ مِنْ عَيْبٍ وُجِدَ بِهِ، فَقَالَ الرَّجُلُ حِيْنَ رَدَّ عَلَيْهِ الْغُلَامَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهُ كَانَ اسْتَغَلَّ غُلَامِيْ مُنْذُ كَانَ عِنْدَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ

❖❖ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص نے دوسرے سے غلام خریدا' کچھ عرصہ وہ غلام اس خریدار کے پاس رہا۔ پھر اس کو اس غلام میں عیب معلوم ہوا تو واپس کر دیا اور جب اس نے یہ غلام واپس کیا تو وہ بولا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جب تک غلام اس کے پاس رہا ہے یہ اس سے کام کرواتا رہا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خراج ضمان کے بدلے ہوتا ہے۔

2177- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَجُلًا اشْتَرَى غُلَامًا فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ عَيْبٌ لَمْ يُعْلَمْ بِهِ فَاسْتَغَلَّهُ، ثُمَّ عَلِمَ الْعَيْبَ فَرَدَّهُ فَخَاصَمَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهُ اسْتَغَلَّهُ مُنْذُ زَمَانٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْغَلَّةُ بِالضَّمَانِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ مُخْتَصَرًا

❖❖ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص نے دوسرے سے عیب دار غلام خریدا لیکن خریدار کو خریدتے وقت اس کا علم نہ تھا۔ وہ غلام سے غلہ جمع کرواتا رہا پھر اس کو عیب کا پتہ چلا تو واپس کر دیا۔ وہ اپنا جھگڑا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گیا، اس نے کہا: یارسول اللہ! اس نے غلام سے ایک عرصہ تک غلہ جمع کروایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غلہ ضمان کے بدلے ہوتا ہے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کو ابن ابی ذئب نے مخلد بن خفاف پھر عروہ کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مختصراً روایت کیا ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2178- اَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حِمْدَانَ الْجَلَابُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ،

وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ

یُوْنُسَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ،

وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ یَعْقُوْبَ الثَّقَفِیُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ جَعْفَرٍ السَّدُوْسِیُّ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِیٍّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ،

وَاَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰی، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَیُّوْبَ، اَنْبَاَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنْ مَّخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَآئِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ،

وَحَدِیْثُ عَاصِمٍ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ، رَوَاهُ الثَّوْرِیُّ، وَابْنُ الْمُبَارَكِ، وَیَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ،

اَمَّا حَدِیْثُ الثَّوْرِیِّ

✧✧ ابن ابی ذئب رضی اللہ عنہ نے مخلد بن خفاف' عروہ کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خراج ضمان کے بدلے ہوتا ہے۔

❖❖ عاصم کی حدیث میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ ''خراج ضمان کے بدلے ہوتا ہے''۔ اس حدیث کو ثوری، یحییٰ بن سعید اور ابن مبارک نے ابن ابی ذئب سے روایت کیا ہے۔

ثوری کی حدیث:

2179- فَاَخْبَرَنَاهُ بُکَیْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا قَبِیْصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسٰی، حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَیْفَةَ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنْ مَّخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَآئِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی اَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ

وَاَمَّا حَدِیْثُ ابْنِ الْمُبَارَكِ

✧✧ حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ نے اپنی سند کے ہمراہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ کیا کہ ''خراج ضمان کے بدلے ہوتا ہے''۔

ابن مبارک کی حدیث:

2180- فَاَخْبَرَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ حَکِیْمٍ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنْ مَّخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَآئِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ،

وَاَمَّا حَدِیْثُ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ

✧✧ ابن مبارک نے اپنی سند کے ہمراہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''خراج ضمان کے بدلے ہوتا ہے''۔

یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث:

2181۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ، عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ

✧✧ یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ اپنی سند کے ہمراہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ ''خراج ضمان کے عوض ہوتا ہے''۔

2182۔ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، وَيَأْخُذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِنَ الْبَيْعِ مَا يَهْوٰى، قَالَهَا ثَلَاثًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خرید و فروخت کرنے والے ایک دوسرے سے جدا ہونے تک بااختیار ہوتے ہیں اور دونوں میں ہر ایک بیع میں سے جو چاہے اختیار کر سکتا ہے (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) یہ بات تین مرتبہ دہرائی۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔لیکن اس زیادتی کے ہمراہ انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2183۔ حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، اَمْلَاهُ فِىْ جُمَادَى الْاٰخِرَةِ سَنَةَ سَبْعٍ وَّتِسْعِيْنَ وَثَلَاثَمِائَةٍ: اَنْبَاَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِىْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ سَلْمَانَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَدِيَّةٍ عَلٰى طَبَقٍ، فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا سَلْمَانُ؟ قَالَ: صَدَقَةٌ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَصْحَابِكَ، قَالَ: اِنِّىْ لَا اٰكُلُ الصَّدَقَةَ، فَرَفَعَهَا، ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الْغَدِ بِمِثْلِهَا، فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: هَدِيَّةٌ لَكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ: كُلُوْا، قَالَ: لِمَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: لِقَوْمٍ، قَالَ: فَاطْلُبْ اِلَيْهِمْ اَنْ يُّكَاتِبُوْكَ، قَالَ: فَكَاتَبُوْنِىْ عَلٰى كَذَا وَكَذَا نَخْلَةٍ اَغْرِسُهَا لَهُمْ، وَيَقُوْمُ عَلَيْهَا سَلْمَانُ حَتّٰى تُطْعِمَ، قَالَ: فَفَعَلُوْا، قَالَ: فَجَاءَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَرَسَ النَّخْلَ كُلَّهُ، اِلَّا نَخْلَةً وَّاحِدَةً غَرَسَهَا عُمَرُ وَاَطْعَمَ نَخْلُهُ مِنْ سَنَتِهٖ اِلَّا تِلْكَ النَّخْلَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ غَرَسَهَا؟ قَالُوْا: عُمَرُ، فَغَرَسَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَّدِهٖ، فَحَمَلَهَا مِنْ عَامِهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، اَخْرَجَهُ الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرٍ فِىْ بَابِ الرُّخْصَةِ فِىْ اشْتِرَاطِ الْبَائِعِ خِدْمَةَ الْعَبْدِ الْمَبِيْعِ، وَقْتًا مَّعْلُوْمًا، وَلَهٗ شَاهِدٌ مِّنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ سَلْمَانَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ

يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں' جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آئے تو انہوں نے ایک تھال میں تحفہ رکھ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے سلمان! یہ کیا ہے؟ سلمان نے جواباً کہا' آپ کے لئے اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے لئے صدقہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں صدقہ نہیں کھاتا ہوں۔ اس نے وہ تھال اٹھالیا۔ پھر اگلے دن اسی طرح کا تحفہ لے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواباً کہا: آپ کے لئے اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے لئے ''ہدیہ'' ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: اس کو کھاؤ' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم کس کے (غلام) ہو؟ اس نے اپنے آقا کے قبیلے کا نام بتایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان لوگوں سے مطالبہ کرو کہ وہ تمہیں مکاتب بنا دیں' سلمان فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھے مکاتب بنا دیا اور بدل کتاب یہ طے کیا کہ میں ان کے لئے ایک مخصوص تعداد میں درخت لگاؤں گا اور پھل آنے تک ان کی نگرانی بھی کروں گا۔ (راوی) فرماتے ہیں ان لوگوں نے ان کو مکاتب بنا دیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور تمام درخت کاشت کر دیئے البتہ ایک درخت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کاشت کیا تو اس ایک درخت کے علاوہ باقی تمام درختوں پر اسی سال پھل آ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ درخت کس نے لگایا تھا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خود اپنے ہاتھ سے کاشت کیا تو اگلے سال اس پر بھی پھل آ گیا۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

شیخ ابوبکر نے ''بیچنے والے کے لئے یہ شرط رکھنا جائز ہے کہ بیچا ہوا غلام ایک مقرر مدت تک اس کی خدمت کرے گا'' کے باب میں بیان کیا ہے۔

اور اس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سلمان کے حوالے سے روایت کی ہے۔ وہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح بھی ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کردہ یہ حدیث درج ذیل ہے)۔

2184۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ اَبُوْ يُوْسُفَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنِيْ سَلْمَانُ، اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُوْدِ اشْتَرَاهُ، فَقَدِمَ بِهِ الْمَدِيْنَةَ، قَالَ: فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَدِيَّةٍ، فَقُلْتُ: هٰذِهِ صَدَقَةٌ، فَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ: كُلُوْا، وَلَمْ يَاْكُلْ،

ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ نَحْوَهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں' ایک یہودی شخص ان کو خرید کر مدینہ منورہ لے آیا۔ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک تحفہ لے کر آیا اور عرض کی' یہ صدقہ ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: اس کو کھالو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نہیں کھایا۔ پھر اس کے بعد گزشتہ حدیث کی طرح حدیث ہے۔

2185- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، كُلُّهُمْ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ، وَلَا شَرْطَانِ فِيْ بَيْعٍ وَّلَا رِبْحُ، مَا لَمْ يُضْمَنْ وَّلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ هٰذَا حَدِيْثٌ عَلٰى شَرْطِ جُمْلَةٍ مِّنْ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ صَحِيْحٌ، وَهٰكَذَا رَوَاهُ دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، وَغَيْرُهُمْ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، وَرَوَاهُ عَطَاءُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ بِزِيَادَاتِ اَلْفَاظٍ

✧✧ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیع بشرط قرض جائز نہیں اور نہ ہی ایک بیع میں دو شرطیں جائز ہیں۔ نہ ایسا منافع جس کا ضمان نہ ہو اور نہ ایسی چیز فروخت کرنا جائز ہے جو تمہارے پاس موجود نہیں۔

❖❖ یہ حدیث ائمہ مسلمین کے روایتِ حدیث کے معیار کے مطابق صحیح ہے اور یونہی یہ حدیث داؤد بن ابی ہند اور عبدالملک بن ابی سلیمان اور دیگر محدثین نے بھی عمرو بن شعیب کے حوالے سے بیان کی ہے جبکہ عطاء بن مسلم الخراسانی نے بھی یہ حدیث عمرو بن شعیب کے حوالے سے بیان کی ہے، تاہم ان کی روایت میں کچھ الفاظ کا اضافہ ہے۔ (ان کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے)

2186- اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ اَبِي الشَّوَارِبِ الْقُرَشِيِّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ اَسْمَعُ مِنْكَ اَشْيَاءَ اَخَافُ اَنْ اَنْسَاهَا، اَفَتَاْذَنُ لِيْ اَنْ اَكْتُبَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَانَ فِيْمَا كَتَبَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ لَمَّا بَعَثَ عَتَّابَ بْنَ اُسَيْدٍ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ، قَالَ: اَخْبِرْهُمْ اَنَّهُ لَا يَجُوْزُ بَيْعَانِ فِيْ بَيْعٍ، وَلَا بَيْعُ مَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا سَلَفٌ وَبَيْعٌ، وَلَا شَرْطَانِ فِيْ بَيْعٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے کئی باتیں سنتا ہوں اور مجھے خدشہ ہے کہ کہیں میں ان کو بھول نہ جاؤں۔ کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں ان کو لکھ لیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تو انہوں نے جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے لکھا تھا، اس میں سے یہ بھی تھا کہ آپ نے جب عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کو مکہ کی طرف بھیجا تو فرمایا: ان کو یہ بتا دو کہ ایک سودے میں دو سودے جائز نہیں ہیں اور ایسی چیز کی فروخت بھی جائز نہیں ہے جس کے تم مالک نہیں ہو اور نہ ہی بیع بشرط قرض جائز ہے اور نہ ایک بیع میں دو شرطیں جائز ہیں۔

2187- اَخْبَرَنِیْ اَبُو الْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ فَرْقُوْبٍ التَّمَّارُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ، اَخْبَرَنِیْ شُعَيْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ، اَنَّ عَمَّهُ حَدَّثَهُ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِیْ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ زِيَادٍ قَالَا: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِیْ اُوَيْسٍ، حَدَّثَنَا اَخِیْ اَبُوْ بَكْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عَتِيْقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ، اَنَّ عَمَّهُ اَخْبَرَهُ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَ فَرَسًا مِّنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَعْرَابِ، فَاسْتَتْبَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِيَقْضِیَ ثَمَنَ فَرَسِهِ، فَاَسْرَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَشْیَ، وَاَبْطَاَ الْاَعْرَابِیُّ، فَطَفِقَ رِجَالٌ يَعْتَرِضُوْنَ الْاَعْرَابِیَّ، وَيُسَاوِمُوْنَهُ الْفَرَسَ، وَلَا يَشْعُرُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ ابْتَاعَهُ حَتّٰى زَادَ بَعْضُهُمُ الْاَعْرَابِیَّ فِی السَّوْمِ، فَلَمَّا زَادُوْا، نَادَى الْاَعْرَابِیُّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنْ كُنْتَ مُبْتَاعًا هٰذَا الْفَرَسَ، فَابْتَعْهُ، وَاِلَّا بِعْتُهُ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ سَمِعَ نِدَاءَ الْاَعْرَابِیِّ حَتّٰى اَتَى الْاَعْرَابِیَّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَلَيْسَ قَدِ ابْتَعْتُ مِنْكَ؟ قَالَ: لَا، وَاللّٰهِ مَا بِعْتُكَهُ، قَالَ: بَلِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ، فَطَفِقَ النَّاسُ يَلُوْذُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالْاَعْرَابِیِّ، وَهُمَا يَتَرَاجَعَانِ، فَطَفِقَ الْاَعْرَابِیُّ، يَقُوْلُ: هَلُمَّ شَهِيْدًا اَنِّیْ بَايَعْتُكَ، فَقَالَ خُزَيْمَةُ: اَشْهَدُ اَنَّكَ بَايَعْتَهُ، فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خُزَيْمَةَ، فَقَالَ: بِمَ تَشْهَدُ؟ فَقَالَ: بِتَصْدِيْقِكَ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَرِجَالُهُ بِاتِّفَاقِ الشَّيْخَيْنِ ثِقَاتٌ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَعُمَارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ سَمِعَ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ اَبِيْهِ اَيْضًا

✧✧ حضرت عمارہ بن خزیمہ رضی اللہ عنہ کے چچا، صحابی رسول ہیں وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی سے گھوڑا خریدا۔ آپ اس کو اپنے ساتھ لے کر چل دیئے تاکہ اس کو گھوڑے کی قیمت ادا کر دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذرا تیز چل رہے تھے اور دیہاتی آہستہ چل رہا تھا، کچھ لوگ اس دیہاتی کے ساتھ گھوڑے کا سودا کرنے لگ گئے کیونکہ ان کو یہ پتہ نہیں تھا کہ یہ گھوڑا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خرید چکے ہیں (گھوڑے کی قیمت لگاتے لگاتے) ایک صحابی نے (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی لگائی ہوئی قیمت سے) زیادہ دام بول دیئے۔ جب اس کے گھوڑے کا بھاؤ زیادہ لگ گیا تو اس نے وہیں سے آواز دی: اگر آپ یہ گھوڑا خریدنا چاہتے ہیں تو خرید لیں ورنہ میں یہ بیچ رہا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیہاتی کی آواز سن کر رک گئے، جب وہ دیہاتی آپ کے پاس پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں نے یہ گھوڑا تجھ سے خرید نہیں لیا ہے؟ اس نے قسم کھا کر کہہ دیا کہ میں نے آپ کو یہ نہیں بیچا بلکہ یہ تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے خریدا ہے۔ اس پر آپ کے اور اعرابی کے درمیان بات بڑھ گئی اور لوگ آپ کے اور اس اعرابی کے گرد جمع ہو گئے۔ اعرابی نے کہا: آپ کوئی گواہ پیش کریں کہ میں نے یہ گھوڑا آپ کو بیچا ہے تو حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ بولے! میں گواہی دیتا ہوں کہ تو نے یہ گھوڑا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ بیچا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خزیمہ کی طرف متوجہ ہو کر بولے: تم نے کس بنا پر گواہی دے دی؟ انہوں نے

جواب دیا: آپ کی تصدیق کی بنا پر، تو رسول اللہ ﷺ نے خزیمہ کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دے دیا۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ حالانکہ شیخین کے اتفاق کے ساتھ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں اور عمارہ بن خزیمہ نے یہ حدیث اپنے والد سے بھی سنی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2188۔ حَدَّثَنَاهُ الْأُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ زُرَارَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، حَدَّثَنِيْ عُمَارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَ مِنْ سَوَاءِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيِّ فَرَسًا فَجَحَدَهُ، فَشَهِدَ لَهُ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى الشَّهَادَةِ وَلَمْ تَكُنْ مَعَهُ؟ قَالَ: صَدَقْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَلٰكِنْ صَدَّقْتُكَ بِمَا قُلْتَ وَعَرَفْتُ اَنَّكَ لَا تَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا، فَقَالَ: مَنْ شَهِدَ لَهُ خُزَيْمَةُ وَاَشْهَدَ عَلَيْهِ فَحَسْبُهُ

❖❖ حضرت عمارہ بن خزیمہ رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سواء بن حارث المحاربی سے ایک گھوڑا خریدا، بعد میں وہ مکر گیا تو حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے (رسول اکرم ﷺ کے حق میں) گواہی دے دی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: جب تم (خریدتے وقت) وہاں پر موجود نہیں تھے تو تم نے اس کی گواہی کیسے دے دی؟ (حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: یا رسول اللہ! آپ سچ فرما رہے ہیں لیکن میں نے تو آپ کی بات سن کر گواہی دی ہے اور میں یہ جانتا ہوں کہ آپ حق کے سوا کچھ بولتے ہی نہیں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے متعلق خزیمہ گواہی دے، تو یہ (صرف ایک آدمی کی) گواہی کافی ہے۔

2189۔ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَاهَانَ الْخَزَّازُ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: بِعْنَا اُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ نَهَانَا فَانْتَهَيْنَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ''ام ولد'' کو بیچا کرتے تھے۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے ہمیں اس سے روک دیا۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ ایک صحیح حدیث اس حدیث کی شاہد بھی ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

2190۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، وَيُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ، اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: كُنَّا نَبِيْعُ

❖❖ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ''ام ولد'' کو بیچا کرتے تھے۔

2191۔ فَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، وَاَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ وَّلَدَتْ مِنْ سَيِّدِهَا، فَهِيَ حُرَّةٌ بَعْدَ مَوْتِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ تَابَعَهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ بُسْرَةَ الْقُرَشِيُّ

✧✧ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوعورت اپنے آقا کے لئے بچہ پیدا کرے تو وہ اس (آقا) کی موت کے بعد آزاد ہے۔

✤✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کو حسین بن عبداللہ سے روایت کرنے میں ابوبکر بن سبرہ نے شریک کی متابعت کی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہیں)

2191أ۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيْهُ بِبُخَارٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ عِصْمَةَ سَهْلُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ سَبْرَةَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِاُمِّ اِبْرَاهِيْمَ حِيْنَ وَلَدَتْهُ: اَعْتَقَهَا وَلَدُهَا

✧✧ حضرت ابوبکر بن سبرہ کی سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کی ماں (ماریہ قبطیہ) کے متعلق فرمایا: اس کے بچے نے اس کو آزاد کرادیا۔

2192۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَحِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَنْبَاَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ، وَعَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ، وَعَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتّٰى يَحْمَرَّ وَيَصْفَرَّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتّٰى يَزْهِيَ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت ہونے سے پہلے گندم کی بیع سے، سیاہ ہونے سے پہلے انگوروں کی بیع سے اور سرخ یا زرد ہونے سے پہلے کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

✤✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے نافع کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پکنے سے پہلے کھجوروں کی خرید وفروخت سے ممانعت پر مشتمل حدیث نقل کی ہے۔

2193۔ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَتِيْقُ بْنُ يَعْقُوْبَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ،

عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ الْمَکِّیِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِیْدٍ السَّاعِدِیَّ، وَابْنَ عَبَّاسٍ یُفْتِی الدِّیْنَارُ بِالدِّیْنَارَیْنِ، فَقَالَ لَهُ اَبُوْ اُسَیْدٍ السَّاعِدِیُّ وَاَغْلَظَ لَهُ، قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا کُنْتُ اَظُنُّ اَنَّ اَحَدًا یَعْرِفُ قَرَابَتِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ لِیْ مِثْلَ هٰذَا یَا اَبَا اُسَیْدٍ، فَقَالَ اَبُوْ اُسَیْدٍ: اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: الدِّیْنَارُ بِالدِّیْنَارِ، وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ، وَصَاعُ حِنْطَةٍ بِصَاعِ حِنْطَةٍ، وَصَاعُ شَعِیْرٍ بِصَاعِ شَعِیْرٍ، وَصَاعُ مِلْحٍ بِصَاعِ مِلْحٍ، لَا فَضْلَ بَیْنَهُمَا فِیْ شَیْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِنَّمَا هٰذَا شَیْءٌ کُنْتُ اَقُوْلُهُ، وَلَمْ اَسْمَعْ فِیْهِ بِشَیْءٍ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ یُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّیَاقَةِ، وَعَتِیْقُ بْنُ یَعْقُوْبَ شَیْخٌ قُرَشِیٌّ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ

✧✧ ابوزبیر مکی بیان کرتے ہیں' ابوسعید ساعدی اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فتویٰ دیا کرتے تھے کہ دو دیناروں کے بدلے ایک دینار بیچنا جائز ہے۔اس پر ابواسید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ بہت سخت گفتگو کی۔ابن عباس رضی اللہ عنہما کہنے لگے: اے ابو اسید جس انداز میں آپ نے میرے ساتھ گفتگو کی ہے میں نہیں سمجھتا کہ کسی بھی شخص کو میری رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رشتہ داری کے بارے میں پتہ ہو اور وہ اس انداز میں میرے ساتھ بات کرنے کی جرءت کرسکتا ہے۔ابواسید بولے: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دینار ایک دینار کے بدلے' ایک درہم ایک درہم کے بدلے' ایک صاع گندم ایک صاع گندم کے بدلے' ایک صاع جو، ایک صاع جو کے بدلے' ایک صاع نمک، ایک صاع نمک کے بدلے' میں بیچی جائے تو ان میں ذرا بھی زیادتی کی گنجائش نہیں ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بولے: موقف تو میرا بھی یہی تھا لیکن اس سلسلے میں، میں نے کوئی حدیث نہیں سن رکھی تھی۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا گیا اور عتیق بن یعقوب قرشی شیخ ہیں' اہل مدینہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

2194- اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ یُوْسُفَ الْفَقِیْهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِیْدٍ الدَّارِمِیُّ، وَصَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِیْبٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ التَّمَّارُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ لِفُلَانٍ نَخْلَةً وَاَنَا اُقِیْمُ حَائِطِیْ بِهَا، فَمُرْهُ اَنْ یُّعْطِیَنِیْ اُقِیْمُ حَائِطِیْ بِهَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَعْطِهَا اِیَّاهُ بِنَخْلَةٍ فِی الْجَنَّةِ فَاَبٰی، وَاَتَاهُ اَبُو الدَّحْدَاحِ، فَقَالَ: بِعْنِیْ نَخْلَكَ بِحَائِطِیْ، قَالَ: فَفَعَلَ، قَالَ: فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّیْ قَدِ ابْتَعْتُ النَّخْلَةَ بِحَائِطِیْ فَجَعَلَهَا لَهُ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: کَمْ مِنْ عِذْقٍ رَدَاحٍ لِاَبِی الدَّحْدَاحِ فِی الْجَنَّةِ مِرَارًا، فَاَتَی امْرَاَتَهُ، فَقَالَ: یَا اُمَّ الدَّحْدَاحِ اخْرُجِیْ مِنَ الْحَائِطِ، فَاِنِّیْ بِعْتُهُ بِنَخْلَةٍ فِی الْجَنَّةِ، فَقَالَتْ: قَدْ رَبِحْتَ الْبَیْعَ اَوْ کَلِمَةً نَحْوَهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَهُ شَاهِدٌ مِّنْ حَدِيْثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) فلاں آدمی کا ایک درخت ہے جبکہ میں اس باغ میں رہائش پذیر ہوں۔ آپ اس کو حکم دے دیں کہ وہ یہ درخت مجھے دیدے تاکہ میں باغ میں (بے فکر ہوکر) رہائش رکھ سکوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: یہ درخت اس کو جنت کے ایک درخت کے بدلے دے دو۔ اس نے انکار کر دیا۔ حضرت ابودحداح رضی اللہ عنہ اس آدمی کے پاس گئے اور فرمایا: تم یہ درخت مجھے میرے باغ کے عوض بیچ دو۔ اس نے بیچ دیا تو ابودحداح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے اور عرض کی' یارسول اللہ: میں نے وہ درخت اُس سے اپنے باغ کے عوض خرید کر، اس کو دے دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابودحداح کے لئے جنت میں کتنے خوشے دار بڑے بڑے درخت ہیں۔ آپ نے یہ بات کئی مرتبہ دہرائی۔ ابودحداح اپنی بیوی کے پاس آئے اور کہا: اے ام دحداح! باغ سے نکلو کیونکہ میں نے یہ باغ جنت کے ایک درخت کے عوض بیچ دیا ہے۔ ام دحداح بولی: آپ نے بہت نفع بخش سودا کیا ہے یا (شاید) اس سے ملتا جلتا کوئی دوسرا جملہ بولا۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر ''صحیح'' ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے مروی ایک حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

2195- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَدْلِ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ النَّهْدِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَجُلا اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ لِفُلَانٍ فِيْ حَائِطِي عِذْقًا وَقَدْ اٰذَانِيْ وَشَقَّ عَلَيَّ مَكَانُ عِذْقِهِ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: بِعْنِيْ عِذْقَكَ الَّذِيْ فِيْ حَائِطِ فُلَانٍ، قَالَ: لَا، قَالَ: هَبْهُ، قَالَ: لَا، قَالَ: فَبِعْنِيهِ بِعِذْقٍ فِي الْجَنَّةِ، قَالَ: لَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا رَاَيْتُ اَبْخَلَ مِنْكَ اِلَّا الَّذِيْ يَبْخَلُ بِالسَّلَامِ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کی: میرے باغ میں فلاں شخص کا ایک درخت ہے جس کی وجہ سے مجھے شدید تکلیف ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ اس کا جو درخت فلاں شخص کے باغ میں ہے مجھے بیچ دے۔ اس نے انکار کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہبہ کر دو' وہ نہ مانا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر جنت کے درخت کے بدلے بیچ دو، اس نے اس بات سے بھی انکار کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اس سے بڑا بخیل شخص آج تک نہیں دیکھا، البتہ جو شخص سلام کرنے میں بخیل ہو (وہ اس سے بھی بڑا بخیل ہے)۔

2196- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، قَالَ: اَحْسِبُهُ مِنْ مُرَّةَ، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالِ بْنِ عُمَرَ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا اَبِي الْعَلَاءُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ هِلَالُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عُمَرَ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ غَالِبٍ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَفٰى بِالْمَرْءِ مِنَ الْكَذِبِ اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ، وَكَفٰى بِالْمَرْءِ مِنَ الشُّحِّ اَنْ يَّقُوْلَ اٰخُذُ حَقِّي لَا اَتْرُكُ مِنْهُ شَيْئًا

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ فَاِنَّ اٰبَاءَ هِلَالِ بْنِ الْعَلَاءِ اَئِمَّةٌ ثِقَاتٌ، وَهِلَالٌ اِمَامُ اَهْلِ الْجَزِيْرَةِ فِيْ عَصْرِهِ

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہرسنی سنائی بات آگے بیان کردے اورآدمی کے بخیل ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ یہ کہے: میں اپنا پورا حق وصول کر کے رہوں گا اوراس میں سے کچھ بھی نہیں چھوڑوں گا۔

❖ یہ اسناد صحیح ہے کیونکہ ہلال بن علاء کے آباء ثقات ائمہ ہیں اور ہلال خوداپنے زمانے کے اہل جزیرہ کے امام تھے۔

2197۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ الضَّبِّيُّ، وَعَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَانَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى صَفِيَّةَ مِنْ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ بِسَبْعَةِ اَرْؤُسٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دحیہ کلبی سے سات غلاموں کے عوض حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کوخریدا۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2198۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَانَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فِيْ عُهْدَةِ الرَّقِيقِ ثَلَاثُ لَيَالٍ، قَالَ سَعِيْدٌ: فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ: كَيْفَ يَكُوْنُ هٰذَا؟ قَالَ: اِذَا وَجَدَ الْمُشْتَرِي عَيْبًا بِالسِّلْعَةِ، فَاِنَّهُ يَرُدُّهَا فِيْ تِلْكَ الْاَيَّامِ، وَلا يَسْاَلُ الْبَيِّنَةَ، فَاِذَا مَضَتْ عَلَيْهِ اَيَّامٌ فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَرُدَّهَا اِلَّا بِبَيِّنَةٍ اَنَّهُ اشْتَرَاهَا، وَذٰلِكَ الْعَيْبُ بِهَا، وَاِلا فَيَمِيْنُ الْبَائِعِ اَنَّهُ لَمْ يَبِعْهُ وَبِهِ دَاءٌ هٰكَذَا قَالَ سَعِيْدٌ وَهَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: غلام کی ذمہ داری تین دن تک ہے۔سعیدفرماتے ہیں: میں نے قتادہ سے کہا: یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، جب مشتری عیب پرمطلع ہوتو وہ ان ایام میں لوٹا سکتا ہے اوراس صورت میں اس سے کوئی گواہ بھی نہیں مانگا جائے گا لیکن اگر یہ مدت گزرجائے تو لوٹانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس بات پرگواہ پیش کرے کہ خریدتے وقت اس میں عیب موجودتھا۔اگروہ گواہ پیش نہ کرسکے تو پھراگر بائع قسم کھائے کہ اس نے عیب دارحالت میں نہیں بیچا تو اس کی قسم معتبر ہوگی۔

اسی طرح سعیداورہمام نے قتادہ سے اوریونس بن عبید نے حسن سے روایت کی ہے۔

2199۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَانَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَنْبَانَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ عُهْدَةَ

فَوْقَ اَرْبَعٍ وَّاَمَّا خِلافُ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ اِيَّاهُمَا

✧✧ یونس بن عبید، حسن کے واسطے سے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار دن سے زیادہ کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔

ہشام دستوائی کا اختلاف:

اس حدیث کی سند میں ہشام دستوائی کا ان کے ساتھ اختلاف ہے۔ (کیونکہ وہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے ذریعے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں) (ان کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہیں)

2200- فَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السَّدُوسِيُّ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ وَاَبُوْ مُوْسٰى، قَالاَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: عُهْدَةُ الرَّقِيقِ اَرْبَعُ لَيَالٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، غَيْرَ اَنَّهُ عَلَى الْاِرْسَالِ فَاِنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَّلَهُ شَاهِدٌ

✧✧ ہشام الدستوائی قتادہ کے واسطے سے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غلام کی ذمہ داری صرف چار دن تک ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ البتہ اس میں ارسال موجود ہے کیونکہ عقبہ بن عامر سے حسن کا سماع ثابت نہیں ہے۔

درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

2201- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ حِبَّانُ بْنُ مُنْقِذٍ رَجُلا ضَعِيفًا، وَكَانَ قَدْ سُفِعَ فِيْ رَاْسِهِ مَاْمُوْمَةً، فَجَعَلَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِيَارَ فِيمَا اشْتَرٰى ثَلاثًا، وَكَانَ قَدْ ثَقُلَ لِسَانُهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِعْ وَقُلْ: لا خِلابَةَ، فَكُنْتُ اَسْمَعُهُ يَقُوْلُ: لا خِذَابَةَ، لا خِذَابَةَ، فَكَانَ يَشْتَرِي الشَّيْءَ وَيَجِيءُ بِهِ اَهْلَهُ، فَيَقُوْلُوْنَ: هٰذَا غَالٍ، فَيَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَيَّرَنِيْ فِيْ بَيْعِي

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حبان بن منقذ ضعیف آدمی تھے اور کسی صدمے کی وجہ سے انکا ذہن بھی کمزور ہو چکا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے خرید کردہ اشیاء میں تین دن کا اختیار دیا تھا۔ ان کی زبان بھی توتلی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کہا: تم تجارت کرتے وقت کہہ دیا کرو "لا خلابة" (یعنی کوئی دھوکہ دہی نہیں چلے گی)۔ میں نے خود ان سے سنا ہے وہ (زبان کے ثقل کی وجہ سے صحیح لفظ ادا نہ کر پاتے جب وہ "لا خلابة" کہتے تو یہ الفاظ نکلتے) لا خذابة لا خذابة۔ وہ کوئی بھی چیز خرید کر گھر لے آیا کرتے تھے۔ اگر گھر والے کہتے کہ تم مہنگے داموں خرید کر لائے ہو، تو وہ کہتے: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بیع میں اختیار دیا ہے۔

2202۔ اَخْبَرَنِیْ اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِیْهُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَرْبٍ الضَّبِّیُّ، وَصَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِیْبٍ الْحَافِظُ، قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْوَاسِطِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُجَبَّرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ عَآئِشَةَ، اَنَّهَا کَانَتْ تَدَّانُ، فَقِیْلَ لَهَا: مَا لَكِ وَالدَّیْنِ وَلَیْسَ عِنْدَكِ قَضَاءٌ؟ فَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ کَانَتْ لَهُ نِیَّةٌ فِیْ اَدَاءِ دَیْنِهِ، اِلَّا کَانَ لَهُ مِنَ اللّٰهِ عَوْنٌ، فَاَنَا اَلْتَمِسُ ذٰلِكَ الْعَوْنَ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رُوِیَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ، عَنْ عَآئِشَةَ مِثْلُهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ قرضہ لیا کرتی تھیں، ان سے کہا گیا: تم قرضہ کیوں لیتی ہو؟ جبکہ اس کی ادائیگی کا بھی تمہارے پاس کوئی معقول بندوبست نہیں ہے۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے جو شخص قرضہ ادا کرنے کی نیت رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے۔ تو میں اسی مدد کی طلبگار ہوں۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور محمد بن علی بن حسین کے واسطے سے بھی ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2203۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ، یَقُوْلُ: کَانَتْ عَآئِشَةُ تَدَّانُ، فَقِیْلَ لَهَا مَا لَكِ وَالدَّیْنِ؟ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ کَانَتْ لَهُ نِیَّةٌ فِیْ اَدَاءِ دَیْنِهِ اِلَّا کَانَ لَهُ مِنَ اللّٰهِ عَوْنٌ، فَاَنَا اَلْتَمِسُ هٰذَا الْعَوْنَ وَشَاهِدُهُ حَدِیْثُ مَیْمُوْنَةَ

✧✧ محمد بن علی فرماتے ہیں' ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قرضہ لیا کرتی تھیں۔ ان سے پوچھا گیا: آپ قرضہ کیوں لیتی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے' جو شخص قرض ادا کرنے کی نیت رکھتا ہوگا، اس کو اللہ تعالیٰ کی مدد ملے گی۔ اور میں اسی مدد کی متلاشی ہوں۔

✣✣ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی (درج ذیل) حدیث اس کی شاہد ہے۔

2204۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ سَعِیْدٍ اَحْمَدُ بْنُ یَعْقُوْبَ الثَّقَفِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَیُّوْبَ اَنْبَاَ اَبُو الْوَلِیْدِ الطَّیَالِسِیُّ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ وَّحَدَّثَنَا الْاُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِیْدِ الْفَقِیْهُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَنْبَاَ جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ زِیَادِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُذَیْفَةَ عَنْ مَیْمُوْنَةَ اَنَّهَا کَانَتْ تُدَانُ فَتَکْثُرُ فَقِیْلَ لَهَا فِیْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ لَا اَدَعُ الدَّیْنَ لِاَنَّ لَهُ مِنَ اللّٰهِ عَوْنًا فَاَنَا اَلْتَمِسُ ذٰلِكَ الْعَوْنَ

✧✧ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، یہ قرضہ لیا کرتی تھیں اور قرضہ بہت زیادہ ہو جاتا۔ ان سے اس بارے میں پوچھا گیا (کہ آپ اس قدر زیادہ قرضہ کیوں لیتی ہیں) تو انہوں نے جواباً کہا: میں قرضہ لینا نہیں چھوڑوں گی کیونکہ مقروض کے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد ہے اور میں وہی مدد چاہتی ہوں۔

2205- اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ نُصَيْرٍ الْخَلَدِيُّ، اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ صُرَادُ بْنُ صُرَدَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ فُدَيْكٍ، فَاَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ مَنْصُوْرٍ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الدَّائِنِ حَتّٰى يَقْضِيَ دَيْنَهُ، مَا لَمْ يَكُنْ فِيمَا يَكْرَهُهُ اللّٰهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ اَبِيْ اُمَامَةَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ مقروض کے ساتھ ہے جب تک اس کا قرضہ ادا نہ ہو جائے جبکہ وہ ایسے عمل کا مرتکب نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہو۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد موجود ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

2206- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَدَايَنَ بِدَيْنٍ وَّفِيْ نَفْسِهٖ وَفَاؤُهُ، ثُمَّ مَاتَ، تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَاَرْضٰى غَرِيْمَهُ بِمَا شَاءَ، وَمَنْ تَدَايَنَ بِدَيْنٍ وَّلَيْسَ فِيْ نَفْسِهٖ وَفَاؤُهُ، ثُمَّ مَاتَ، اقْتَصَّ اللّٰهُ لِغَرِيْمِهٖ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرضہ لے اور اس کے دل میں اس کی ادائیگی کا ارادہ ہو (لیکن وہ قرضہ ادا کئے بغیر ہی) مر جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دے گا اور اس کے قرض خواہ کو اس کی خواہش کے مطابق راضی کر دے گا اور اگر کوئی قرضہ لے لیکن اس کے دل میں اس کی ادائیگی کا ارادہ نہ ہو اور وہ (ادا کئے بغیر) مر جائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے قرض خواہ کو اس سے بدلہ دلوائے گا۔

2207- حَدَّثَنَا الْاُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِيْدِ حَسَّانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَاَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ قُرَيْشٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَانِ قِطْرِيَّانِ غَلِيْظَانِ خَشِنَانِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ ثَوْبَيْكَ خَشِنَانِ غَلِيْظَانِ، وَاِنَّكَ تَرْشَحُ فِيْهِمَا فَيَثْقُلَانِ عَلَيْكَ، وَاِنَّ فُلَانًا قَدِمَ لَهٗ بَزٌّ مِّنَ الشَّامِ، فَلَوْ بَعَثْتَ اِلَيْهِ فَاَخَذْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ بِنَسِيْئَةٍ اِلٰى مَيْسَرَةٍ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ مَا يُرِيْدُ مُحَمَّدٌ، يُرِيْدُ اَنْ يَّذْهَبَ بِثَوْبِيْ وَيَمْطُلَنِيْ فِيْهِمَا، فَاَتَى الرَّسُوْلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ كَذَبَ، قَدْ عَلِمُوْا اَنِّيْ اَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ وَاٰدَاهُمْ لِلْاَمَانَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ اَبِيْ حَفْصَةَ

مُخْتَصَرًا

2207: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو موٹی کھردری چادریں تھیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی یہ دونوں چادریں بہت موٹی اور کھردری ہیں۔ آپ کو ان میں پسینہ آتا ہے، جس کی وجہ سے آپ کو بہت مشقت ہوتی ہے۔ فلاں آدمی نے ملک شام سے کاٹن کے کپڑے منگوائے ہیں۔ اگر آپ اس کی طرف کوئی آدمی بھیج دیں اور اس سے دو چادریں کشادگی آنے تک ادھار کے طور پر لے آئیں (تو بہت ہی اچھا ہو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف ایک آدمی بھیجا (جس نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پیغام دیا) تو اس نے جواباً کہا: میں یہ جانتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) چاہتا ہے کہ وہ مجھ سے کپڑا لے لے اور پھر اس کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرتا رہے (یوں کہہ کر اس نے کپڑا دینے سے انکار کر دیا) وہ شخص نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس معاملے کی اطلاع دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جھوٹا ہے، تم تو مجھے جانتے ہو کہ میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور سب سے زیادہ امانت کی ادائیگی کا خیال کرتا ہوں۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور یہ حدیث شعبہ کے واسطے سے عمارہ بن ابی حفصہ سے مختصراً روایت کی گئی ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2208۔ حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، وَعَمْرُو بْنُ حَكَّامٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ اَبِي حَفْصَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ثَوْبَاكَ غَلِيظَانِ، فَلَوْ نَزَعْتَهُمَا وَبَعَثْتَ اِلٰى فُلَانٍ التَّاجِرِ، فَاَرْسَلَ اِلَيْكَ ثَوْبَيْنِ اِلَى الْمَيْسَرَةِ، قَالَ: فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ ابْعَثْ اِلَيَّ ثَوْبَيْنِ اِلَى الْمَيْسَرَةِ؟ فَاَبٰى

2208: شعبہ نے عمارہ بن ابی حفصہ کے واسطے سے عکرمہ سے روایت کیا ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کے یہ دونوں کپڑے بہت موٹے ہیں اگر آپ یہ نہ پہنیں اور فلاں تاجر کو پیغام بھیج دیں کہ وہ آپ کو آسانی آنے تک (قرضے کے طور پر) دو کپڑے بھیج دے (تو بہت اچھا ہو) راوی فرماتے ہیں: آپ نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ مجھے آسانی آنے تک دو کپڑے بھیج دے لیکن اس نے انکار کر دیا۔

2209۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَيُّوْبَ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَدِمَتْ عِيرٌ، فَابْتَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بَيْعًا، فَرَبِحَ اَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَتَصَدَّقَ بِهَا بَيْنَ اَبْنَاءِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَقَالَ: لَا اَشْتَرِي مَا لَيْسَ عِنْدِي ثَمَنُهُ قَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِعِكْرِمَةَ، وَاحْتَجَّ مُسْلِمٌ بِسِمَاكٍ وَشَرِيكٍ، وَالْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے'ایک تجارتی قافلہ آیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے سودا کیا، اس سودے میں کافی مقدار میں سونے کا نفع ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تمام بنی عبدالمطلب کی اولادوں میں صدقہ کر دیا اور فرمایا: ہم وہ چیزیں نہیں خریدتے جس کی ہمارے نزدیک کوئی قیمت نہیں ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اسے نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عکرمہ کی اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے سماک اور شریک کی روایات نقل کی ہیں۔

2210۔ اَخْبَرَنَا الشَّیْخُ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِیْهُ، اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُبَیْدٍ الدَّارِسِیُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: الدَّیْنُ رَایَةُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یُّذِلَّ عَبْدًا وَضَعَهَا فِیْ عُنُقِهٖ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرضہ، زمین میں اللہ تعالیٰ کا جھنڈا ہے، جب وہ کسی بندے کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو اس کی گردن پر گاڑ دیتا ہے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2211۔ اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِیُّ، حَدَّثَنَا جَدِّیْ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَیْرِیُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مُزَاحِمٍ، عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ مُّوْسٰی بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهٗ کَانَ یَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَا شَیْءَ قَبْلَکَ، وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَا شَیْءَ بَعْدَکَ، اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ دَابَّةٍ نَاصِیَتُهَا بِیَدِکَ، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْاِثْمِ وَالْکَسَلِ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْغِنٰی، وَمِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْمَأْثَمِ، وَالْمَغْرَمِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

2211: ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ کے ہمراہ دعا مانگا کرتے تھے' اے اللہ! تو ہی اول ہے' تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں' تو ہی آخر ہے' تیرے بعد کوئی چیز نہیں ہے' میں ہر اس جانور سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کی لگام تیرے ہاتھ میں ہے اور میں گناہ' کاہلی' قبر کے عذاب' دوزخ کے عذاب' دولت مندی کی آزمائش اور فقر کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں گناہوں کی جگہوں سے اور قرضے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2212۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِیٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ اَبِی الْحُسَامِ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسَی الْقَاضِیْ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ کَثِیْرٍ

مَوْلٰی مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ، قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا حَیْثُ تُوضَعُ الْجَنَائِزُ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ قِبَلَ السَّمَاءِ، ثُمَّ خَفَضَ بَصَرَهُ، فَوَضَعَ یَدَهُ عَلٰی جَبْهَتِهٖ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ، مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ التَّشْدِیْدِ، قَالَ: فَعَرَفْنَا وَسَکَتْنَا، حَتّٰی اِذَا کَانَ الْغَدُ، سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا التَّشْدِیْدُ الَّذِیْ نَزَلَ؟ قَالَ: فِی الدَّیْنِ، وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَوْ قُتِلَ رَجُلٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ عَاشَ وَعَلَیْهِ دَیْنٌ مَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰی یَقْضِیَ دَیْنَهُ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

2212: محمد بن جحش بیان رضی اللہ عنہ کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے جہاں پر جنازے رکھے جاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا پھر اپنی آنکھوں کو جھکا لیا اور اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھ کر بولے ''سبحان اللہ' سبحان اللہ کتنی سختی ہے جو اللہ نے نازل کی ہے (محمد بن جحش) فرماتے ہیں؛ ہم سمجھ گئے اور خاموش رہے۔ اگلے دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون سی سختی ہے؟ جو اللہ نے نازل کی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (وہ سختی) قرضے میں ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔ اگر کوئی شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہو جائے لیکن اس کے اوپر قرضہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کو اس وقت تک جنت میں داخل نہیں کرے گا جب تک وہ اپنا قرضہ نہ ادا کر دے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2213۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ یَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ حَبِیْبٍ الْعَبْدِیُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ وَّاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِیْهُ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِیُّ، عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ وَّاَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ، عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، حَدَّثَنِیْ عَامِرٌ الشَّعْبِیُّ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ، قَالَ: صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ، فَلَمَّا اَقْبَلَ قَالَ: هَا هُنَا مِنْ بَنِیْ فُلَانٍ اَحَدٌ؟ فَسَکَتَ الْقَوْمُ، وَکَانَ اِذَا ابْتَغَاهُمْ بِشَیْءٍ سَکَتُوْا، ثُمَّ قَالَ: هَا هُنَا مِنْ بَنِیْ فُلَانٍ اَحَدٌ؟ فَقَالَ رَجُلٌ: هٰذَا فُلَانٌ، فَقَالَ: اِنَّ صَاحِبَکُمْ قَدْ حُبِسَ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ، بِدَیْنٍ کَانَ عَلَیْهِ، فَقَالَ رَجُلٌ: عَلَیَّ دَیْنُهُ فَقَضَاهُ، وَهٰکَذَا رَوَاهُ فِرَاسٌ، عَنِ الشَّعْبِیِّ

❖ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: کیا یہاں پر فلاں قبیلے کا کوئی آدمی موجود ہے؟ لوگ خاموش رہے کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ عادت تھی کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کسی چیز کے متعلق دریافت کرتے تو وہ خاموش رہتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا: یہاں پر فلاں قبیلے کا کوئی آدمی موجود ہے؟ تو ایک شخص بولا: یہ فلاں آدمی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہارا ساتھی جنت کے دروازے پر روک دیا گیا ہے کیونکہ اس کے ذمہ قرضہ تھا (جو اس نے ادا نہیں کیا تھا) اس شخص نے کہا: اس کا قرضہ میرے ذمہ ہے پھر اس نے وہ قرضہ ادا کر دیا۔

✣✣ اسی طرح یہ حدیث فراس نے شعبہ سے روایت کی ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2214۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، وَعَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ فِرَاسٍ وَّحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ يَزِيْدَ الدَّالَانِيِّ، عَنْ فِرَاسٍ وَّاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ، قَالَ: صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ: هَا هُنَا اَحَدٌ مِّنْ بَنِيْ فُلَانٍ؟ فَنَادٰى ثَلَاثًا لَا يُجِيْبُهُ اَحَدٌ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ الَّذِيْ مَاتَ بَيْنَكُمْ، قَدِ احْتُبِسَ عَنِ الْجَنَّةِ مِنْ اَجْلِ الدَّيْنِ الَّذِيْ عَلَيْهِ، فَاِنْ شِئْتُمْ فَافْدُوْهُ، وَاِنْ شِئْتُمْ فَاَسْلِمُوْهُ اِلٰى عَذَابِ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ لِخِلَافٍ فِيْهِ مِنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ

2214: فراس نے شعبی کے واسطے سے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور فرمایا: کیا یہاں پر کوئی فلاں قبیلے کا کوئی آدمی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہی جملہ دہرایا لیکن کسی نے جواب نہیں دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی جو تم میں سے فوت ہو گیا ہے وہ اپنے ذمہ قرض کی وجہ سے جنت کے دروازے پر روک دیا گیا ہے۔ اگر تم چاہو تو اس کی طرف سے قرضہ ادا کر دو اور اگر تم چاہو تو اس کو اللہ کے عذاب کے سپرد کر دو۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اس میں سعید بن مسروق کے متعلق اختلاف کی وجہ سے شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2215۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْهَيْثَمِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ سَمْعَانَ بْنِ مُشَنَّجٍ وَّاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَرَّاقُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ سَمْعَانَ بْنِ مُشَنَّجٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَحْوَهُ، وَلِمُعْتَذِرٍ اَنْ يُعَلِّلَ رِوَايَةَ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، وَفِرَاسِ بْنِ يَحْيٰى، مِنْ رِوَايَةِ الْاَئِمَّةِ الْاَثْبَاتِ عَنْهُمَا بِمِثْلِ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

2215: مذکورہ سند کے ہمراہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا ہی فرمان منقول ہے۔

✣✣ کسی عذر پیش کرنے والے کے لئے یہ گنجائش موجود ہے کہ وہ اس جیسی روایت کی بنا پر قابل اعتماد ائمہ کی روایت میں سے اسماعیل بن ابی خالد اور فراس بن یحیٰی کی روایت کو معلل قرار دے دے۔

2216۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حَيْوَةَ بْنَ شُرَيْحٍ يُحَدِّثُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيِّ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ زُرْعَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

الْجُهَنِيُّ، اَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لاَصْحَابِهِ: لَا تَخِيْفُوا اَنْفُسَكُم، فَقِيلَ:يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَانُخِيفُ اَنْفُسَنَا؟قَالَ بِالدَّيْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت عقبہ بن عامر جہنی ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے آپ کو مصیبت میں مبتلا مت کرو۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: ہم اپنے آپ کو مصیبت میں کیسے گرفتار کر سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قرض کے ساتھ۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2217۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَانَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَّعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ فَارَقَ الرُّوحَ وَالْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِّنْ ثَلَاثٍ، دَخَلَ الْجَنَّةَ: الْغُلُوْلُ وَالدَّيْنُ وَالْكِبْرُ تَابَعَهُ اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، فِيْ اِقَامَةِ هٰذَا الْاِسْنَادِ

❖❖ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مرتے وقت تین چیزوں سے بری ہوگا وہ جنت میں جائے گا (i) دھوکا دہی (ii) قرض (iii) تکبر)

❖❖ اس حدیث کی سند کو قائم رکھنے میں قتادہ سے روایت کرنے میں ابوعوانہ نے قتادہ کی متابعت کی ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2218۔ اَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْفَقِيْهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، وَعَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَّعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَّاتَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِّنْ ثَلَاثٍ: الْكِبْرُ وَالْغُلُوْلُ وَالدَّيْنُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حال میں مرے کہ وہ تین چیزوں تکبر، دھوکا دہی اور قرضے سے بری ہو، وہ جنتی ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2219۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، وَدَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجِسْتَانِيُّ، قَالُوْا: اَنْبَانَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السِّيرَافِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، اَنْبَانَا سَعِيْدُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ اَبِي الْحُسَامِ، حَدَّثَنِيْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ لِرِوَایَةِ الثَّوْرِیِّ، قَالَ فِیهَا: عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ هُوَ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَلٰی حِفْظِهٖ وَاِتْقَانِهٖ اَعْرَفُ بِحَدِیْثِ اَبِیْهِ مِنْ غَیْرِهٖ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک قرضہ ادا نہ کر دیا جائے اس وقت تک مومن کی روح معلق (لٹکتی) رہتی ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ کیونکہ ثوری کی روایت میں مسعد بن ابراہیم اور ابوسلمہ کے درمیان عمر بن ابی سلمہ کا واسطہ ہے اور ابراہیم بن سعید اپنے حفظ اور اتقان کی وجہ سے اپنے والد کی احادیث دوسروں سے زیادہ جانتے تھے۔

2220۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِیُّ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ وَاَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِیْهُ بِبُخَارٰی حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِیْبٍ الْحَافِظُ وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَاَ اَحْمَدُ بْنُ بَشْرِ بْنِ سَعِیْدٍ الْمَرْثَدِیّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرْکَانِیُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ سَلْمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَیْنِهٖ حَتّٰی یُقْضٰی عَنْهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک قرضہ ادا نہ کر دیا جائے۔ اس وقت تک مومن کی روح معلق (لٹکتی) رہتی ہے۔

2221۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِیْهُ، أنا اَبُو الْمُثَنّٰی، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ الْهَجَرِیُّ، عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اِبْلِیْسَ یَئِسَ اَنْ تُعْبَدَ الْاَصْنَامُ بِاَرْضِ الْعَرَبِ، وَلٰکِنَّهٗ سَیَرْضٰی بِدُوْنِ ذٰلِكَ مِنْکُمْ بِالْمُحَقَّرَاتِ مِنْ اَعْمَالِکُمْ، وَهِیَ الْمُوْبِقَاتُ، فَاتَّقُوا الْمَظَالِمَ مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَاِنَّ الْعَبْدَ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَهٗ مِنَ الْحَسَنَاتِ مَا یَرٰی اَنَّهٗ یُنَجِّیْهِ، فَلَا یَزَالُ عَبْدٌ یَقُوْمُ، فَیَقُوْلُ: یَا رَبِّ اِنَّ فُلَانًا ظَلَمَنِیْ مَظْلَمَةً، فَیُقَالُ: اُمْحُوْا مِنْ حَسَنَاتِهٖ حَتّٰی لَا یَبْقٰی لَهٗ حَسَنَةٌ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ارشاد فرمایا: شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ سرزمین عرب پر بتوں کی عبادت کی جائے گی لیکن وہ اس کے علاوہ تمہارے چھوٹے چھوٹے ہلاکت خیز اعمال پر پُر امید ہے، اس لئے جب تک ہو سکے ظلم سے بچو کیونکہ ایک بندہ قیامت کے دن آئیگا اور اس کے پاس اتنی نیکیاں ہوں گی کہ وہ سمجھ رہا ہوگا کہ ان سے اس کی نجات ہو جائیگی۔ پھر کوئی نہ کوئی بندہ اللہ کی بارگاہ میں اس کے متعلق عرض کرتا رہے گا کہ: یا اللہ! اس بندے نے مجھ پر ظلم

کیا تھا تو اس کی نیکیاں مظلوم کو دی جاتی رہیں گی یہاں تک کہ اس کے نامۂ اعمال میں کوئی نیکی نہیں بچے گی۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2222۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُوْنَ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ فِيْ اَمْرِهِ، وَمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَلَيْسَ ثَمَّ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ، وَلٰكِنَّهَا الْحَسَنَاتُ وَالسَّيِّئَاتُ، وَمَنْ خَاصَمَ فِيْ بَاطِلٍ وَّهُوَ يَعْلَمُ لَمْ يَزَلْ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ، وَمَنْ قَالَ فِيْ مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيْهِ حُبِسَ فِيْ رَدْغَةِ الْخَبَالِ، حَتّٰى يَاْتِيَ بِالْمَخْرَجِ مِمَّا قَالَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حدود اللہ میں ناحق سفارش کی اس نے اللہ کے معاملہ میں اس کی نافرمانی کی اور جو شخص وفات کے وقت مقروض ہو، تو وہاں (محشر میں) ادائیگی کے لیے درہم و دینار نہیں ہیں، بلکہ وہاں تو نیکیاں اور گناہ ہیں، اور جو شخص جان بوجھ کر ناحق جھگڑا کرے وہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہتا ہے جب تک اس سے نکل نہ آئے، اور جس شخص نے کسی مومن پر الزام لگایا اس کو ردغۃ الخبال (جہنم کی ایک وادی) میں قید کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ اپنے الفاظ واپس لے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2222۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَاَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَمَّارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُوْنَ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهُ فِي اَمْرِهِ وَمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَلَيْسَ ثَمَّ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ وَلٰكِنَّهَا الْحَسَنَاتُ وَالسَّيِّئَاتُ وَمَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُ لَمْ يَزَلْ فِي سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ وَمَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَّا لَيْسَ فِيْهِ حُبِسَ فِي رِدْغَةِ الْخَبَالِ حَتّٰى يَأْتِيَ بِالْمُخْرَجِ مِمَّا قَالَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

2222: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے حدود اللہ میں سفارش کی، اس نے اللہ کے معاملے میں اس کی مخالفت کی اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اس کے ذمہ قرضہ ہو تو وہاں پر (قرضہ کی ادائیگی کے لئے) کوئی درہم و دینار نہیں ہے بلکہ وہاں تو نیکیاں اور گناہ ہیں اور جو شخص جان بوجھ کر ناحق جھگڑا کرے وہ جب تک اس سے نکل نہ آئے، اس وقت تک اللہ کی ناراضگی میں ہے اور جس شخص نے کسی مومن پر تہمت لگائی وہ اس وقت تک ردغۃ الخبال میں رہے گا جب تک کہ اپنی تہمت سے رجوع نہ کرے (یعنی جب تک توبہ نہ کر لے)۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2223- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي اَبِي وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ رَجُلا لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ وَكَانَ يُدَايِنُ النَّاسَ، فَيَقُوْلُ لِرَسُوْلِهِ: خُذْ مَا تَيَسَّرَ، وَاتْرُكْ مَا عَسُرَ، وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا، فَلَمَّا هَلَكَ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنَّهُ كَانَ لِيْ غُلَامٌ، وَكُنْتُ اُدَايِنُ النَّاسَ، فَاِذَا بَعَثْتُهُ يَتَقَاضٰى، قُلْتُ لَهُ: خُذْ مَا تَيَسَّرَ، وَاتْرُكْ مَا تَعَسَّرَ، وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا، قَالَ اللّٰهُ: فَقَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی تھا، جس نے کبھی کوئی نیکی کا کام نہیں کیا تھا، وہ لوگوں کو قرضہ دیا کرتا تھا اور اپنے سفیر سے کہتا تھا خوشحال سے وصولی کر لو اور تنگدست کو چھوڑ دیا کرو اور معاف کر دیا کرو، ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں معاف کر دے، جب وہ شخص فوت ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تو نے کبھی کوئی نیک کام کیا؟ اس نے کہا: نہیں۔ البتہ میرا ایک غلام تھا اور میں لوگوں کو قرضہ دیا کرتا تھا۔ جب میں اپنے غلام کو قرض کی وصولی کے لئے بھیجتا تو اس کو یہ ہدایت کیا کرتا تھا کہ خوشحال سے وصولی کرنا اور تنگدست کو چھوڑ دینا اور درگزر کرنا، ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر کرے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تجھے معاف کر دیا۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2224- اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ اَبِي حَزْرَةَ يَعْقُوْبَ بْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: خَرَجْتُ اَنَا وَاَبِي نَطْلُبُ الْعِلْمَ فِي هٰذَا الْحَيِّ مِنَ الْاَنْصَارِ، قَبْلَ اَنْ يَهْلِكُوا، فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ لَقِيْنَا اَبُو الْيَسَرِ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ، وَعَلَيْهِ بُرْدٌ مَعَافِرِيٌّ، وَعَلٰى غُلَامِهِ بُرْدٌ مَعَافِرِيٌّ، وَمَعَهُ ضُبَارَةُ صُحُفٍ، فَقَالَ لَهُ اَبِي: كَاَنِّي اَرٰى فِي وَجْهِكَ سَفْعَةً مِنْ غَضَبٍ، قَالَ: اَجَلْ، كَانَ لِي عَلٰى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ الْحَرَامِيِّ مَالٌ، فَاَتَيْتُ اَهْلَهُ، فَقُلْتُ: اَثَمَّ هُوَ؟ قَالُوْا: لَا، فَخَرَجَ ابْنٌ لَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: اَيْنَ اَبُوكَ؟ قَالَ: سَمِعَ كَلَامَكَ فَدَخَلَ اَرِيكَةَ اُمِّي، فَقُلْتُ: اخْرُجْ، فَقَدْ عَلِمْتُ اَيْنَ اَنْتَ، فَخَرَجَ اِلَيَّ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا حَمَلَكَ عَلٰى اَنِ اخْتَبَاْتَ مِنِّي؟ قَالَ: اَنَا وَاللّٰهِ اُحَدِّثُكَ وَلَا اَكْذِبُكَ، خَشِيْتُ وَاللّٰهِ اَنْ اُحَدِّثَكَ فَاَكْذِبَكَ، اَوْ اَعِدَكَ فَاُخْلِفَكَ، وَكُنْتَ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: آللّٰهِ، وَكُنْتَ وَاللّٰهِ مُعْسِرًا؟ فَقُلْتُ: آللّٰهِ، قَالَ: آللّٰهِ، فَقُلْتُ: آللّٰهِ، قَالَ: آللّٰهِ، قَالَ: فَنَشَرَ الصَّحِيْفَةَ وَمَحَا الْحَقَّ، وَقَالَ اِنْ وَجَدْتَ قَضَاءً فَاقْضِ، وَاِلَّا فَاَنْتَ فِي حِلٍّ، فَاَشْهَدُ لَبَصُرَتْ عَيْنَايَ هَاتَانِ، وَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ عَلٰى عَيْنَيْهِ، وَسَمِعَتْ اُذُنَايَ هَاتَانِ وَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ فِي اُذُنَيْهِ، وَوَعَاهُ قَلْبِي، فَاَشَارَ اِلٰى نِيَاطِ قَلْبِهِ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا وَوَضَعَ لَهُ، اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَكَذٰلِكَ رُوِىَ مُخْتَصَرًا، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ وَرِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، وَحَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ كُلُّهُمْ، عَنْ اَبِى الْيَسَرِ

✧✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: میں اور میرے والد انصار کے اس قبیلے میں ان کے ہلاک ہونے سے پہلے طلب علم کی غرض سے آئے، ہماری سب سے پہلی ملاقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی **ابو الیسر** سے ہوئی۔ ان کے ساتھ ان کا بیٹا تھا۔ ان پر اور ان کے لڑکے پر خاکستری رنگ کی چادر تھی اور ان کے پاس کپڑوں کا ایک گٹھا تھا۔ میرے والد نے ان سے پوچھا: کیا بات ہے؟ آپ کا چہرہ غصے سے سرخ کیوں ہو رہا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں فلاں بن فلاں حرامی کے ذمے میرا کچھ مال تھا۔ میں اس کے گھر گیا اور پوچھا: کیا وہ گھر میں ہے؟ گھر والوں نے جواب دیا: نہیں۔ پھر اس کا بیٹا باہر نکلا، میں نے اس سے پوچھا: تیرا باپ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: وہ آپ کی آواز سن کر میری امی کے پلنگ کے نیچے گھس گیا ہے۔ میں نے آواز لگائی کہ باہر نکلو کیونکہ مجھے سب معلوم ہے کہ تم کہاں ہو۔ پھر وہ باہر نکل کر آیا تو میں نے اس سے کہا: کیا وجہ ہے؟ تو مجھ سے یوں چھپتا کیوں پھرتا ہے؟ اس نے کہا: خدا کی قسم! میں جو بھی کہوں گا' سچ کہوں گا اور تیرے ساتھ جھوٹ نہیں بولوں گا۔ خدا کی قسم! مجھے یہ خدشہ تھا کہ اگر میں تیرے ساتھ ہم کلام ہوا تو جھوٹ بولنا پڑے گا یا وعدہ کرنا پڑے گا جو میں پورا نہ کر سکوں گا حالانکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی ہوں۔ میں نے کہا: کیا تم اللہ کی قسم کھا کر یہ بات کہہ رہے ہو؟ کہ تم واقعی تنگ دست ہو۔ اس نے کہا: جی ہاں۔ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں تنگدست ہوں۔ میں نے پھر اس کو اللہ کی قسم دلائی، اس نے پھر قسم کھالی (عبادہ) فرماتے ہیں۔ پھر اس نے رجسٹر نکالا اور اس کا حق مٹا دیا اور کہا: اگر تیرے پاس قرضہ کی ادائیگی کے لئے کوئی چیز ہے تو دے دو ورنہ جب ادا کر سکو، کر دینا۔ پھر انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں آنکھوں پر رکھ کر کہا: میری یہ دونوں آنکھیں گواہ ہیں اور اپنے کانوں میں انگلیاں ڈال کر کہا: میرے ان دونوں کانوں نے سنا ہے اور اپنے دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: اور میرے دل نے اس کو یاد کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی تنگدست کو مہلت دے گا اور اس کو معاف کر دیگا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سایہ (رحمت) میں جگہ دیگا۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

یونہی یہ حدیث زید بن اسلم اور ربعی بن میراش اور حنظلہ بن قیس نے ابوالیسر سے روایت کی ہے۔

2225- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، وَاَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا، فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ قَبْلَ اَنْ يَحِلَّ الدَّيْنُ، فَاِذَا حَلَّ الدَّيْنُ فَاَنْظَرَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلُهُ صَدَقَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص تنگدست کو مہلت دے، اس کے لئے قرض کی ادائیگی کا دن آنے تک ہر دن کے بدلے میں صدقہ کا ثواب ملتا ہے اور جب ادائیگی کا دن آ جائے لیکن وہ اس کے بعد بھی مہلت دے، تو اسی طرح ہر دن کے بدلے صدقے کا ثواب ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2226۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِیُّ مِنْ اَصْلِ کِتَابِهٖ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یَسَارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، حَدَّثَنِی الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِیِّ، قَالَ: حُوسِبَ رَجُلٌ فَلَمْ یُوجَدْ لَهٗ خَیْرٌ، وَکَانَ ذَا مَالٍ، وَکَانَ یُدَایِنُ النَّاسَ، وَکَانَ یَقُوْلُ لِغِلْمَانِهٖ: مَنْ وَّجَدْتُّمُوْهُ غَنِیًّا فَخُذُوا مِنْهُ، وَمَنْ وَّجَدْتُّمُوْهُ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزُوا عَنْهُ، لَعَلَّ اللّٰهَ یَتَجَاوَزُ عَنِّی، فَقَالَ اللّٰهُ: اَنَا اَحَقُّ اَنْ اَتَجَاوَزَ عَنْهُ

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ اُسْنِدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ،

✧✧ حضرت ابومسعود بدری کا فرمان ہے: ایک شخص کا حساب لیا گیا تو اس کے نامۂ اعمال میں کوئی نیکی نہ نکلی جبکہ وہ شخص مالدار تھا اور لوگوں کو قرضہ دیا کرتا تھا اور اپنے ملازمین کو یہ ہدایت دیا کرتا تھا کہ جس کو مالدار پاؤ اس سے وصولی کرو اور جس کو تنگدست پاؤ اس سے درگزر کرو، ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے درگزر کرے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اس سے درگزر کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہوں۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔
اور اس سند کو عبداللہ بن نمیر نے اعمش کے واسطے سے مسند کیا ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2227۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ حَامِدٍ اَحْمَدُ بْنُ بَالَوَیْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِیْ شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِیِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: حُوسِبَ رَجُلٌ فَلَمْ یُوجَدْ لَهٗ خَیْرٌ، فَذَکَرَهٗ بِنَحْوِهٖ

2227: عبداللہ بن نمیر، اعمش کے ذریعے ابووائل کے واسطے سے، حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص کا حساب لیا گیا تو اس کے نامۂ اعمال میں کوئی نیکی نہ نکلی پھر اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

2228۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِیْهُ، اَنْبَاَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو، عَنْ عِکْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَجُلًا لَزِمَ غَرِیْمًا لَّهٗ بِعَشَرَةِ دَنَانِیْرَ، فَقَالَ لَهٗ: وَاللّٰهِ مَا عِنْدِیْ قَضَاءٌ اَقْضِیْکَهُ الْیَوْمَ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ لَا اُفَارِقُكَ حَتّٰی تَقْضِیَ، اَوْ تَاْتِیَ بِحَمِیْلٍ یَحْمِلُ عَنْكَ، قَالَ: وَاللّٰهِ مَا عِنْدِیْ قَضَاءٌ، وَمَا اَجِدُ اَحَدًا یَحْمِلُ عَنِّیْ، قَالَ: فَجَرَّهٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا لَازِمِیْ وَاسْتَنْظَرْتُهٗ شَهْرًا وَاحِدًا، فَاَبٰی حَتّٰی اَقْضِیَهٗ اَوْ اٰتِیَهٗ بِحَمِیْلٍ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ مَا

اَجِدُ حَمِيلًا وَلا عِنْدِيْ قَضَاءٌ الْيَوْمَ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تَسْتَنْظِرُهُ اِلَّا شَهْرًا وَاحِدًا؟ قَالَ: لا، قَالَ: فَاَنَا اَتَحَمَّلُ بِهَا عَنْكَ، قَالَ: فَتَحَمَّلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ، فَذَهَبَ الرَّجُلُ، فَاَتَى بِقَدْرِ مَا وَعَدَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ اَيْنَ اَصَبْتَ هٰذَا الذَّهَبَ؟ قَالَ: مِنْ مَّعْدِنٍ، قَالَ: فَاذْهَبْ، فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيهَا لَيْسَ فِيهَا خَيْرٌ، قَالَ: فَقَضَاهَا عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، لِعَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو وَالدَّرَاوَرْدِيُّ، عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک آدمی نے کسی سے دس دینار لینے تھے اور وہ مسلسل اس کے پیچھے پڑا ہوا تھا جبکہ وہ (مقروض) کہہ رہا تھا: خدا کی قسم! آپ کو دینے کے لئے آج میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ اس نے کہا: یا تو مجھے قرضہ واپس کر دے یا اپنا کوئی ضامن دے دے، ورنہ میں تیرا پیچھا نہیں چھوڑوں گا۔ اس نے کہا: خدا کی قسم نہ تو میرے پاس ادائیگی کے لئے کچھ ہے اور نہ میرے پاس کوئی ایسا آدمی ہے جو میری طرف سے یہ ذمہ داری اٹھا لے (ابن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں۔ وہ (مقروض) اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا اور کہا: یا رسول اللہ! یہ میرے پیچھے پڑا ہوا ہے جبکہ میں اس سے ایک مہینے کی مہلت لینا چاہتا ہوں اور یہ مان نہیں رہا اور ادائیگی یا ضامن کا مطالبہ کر رہا ہے۔ میں نے اس کو کہا ہے کہ میرے پاس ضمانت کے لئے کوئی آدمی نہیں ہے اور نہ ہی ادائیگی کے لئے آج کوئی چیز میرے پاس ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا: اس کو صرف ایک مہینے کی مہلت دے دے لیکن اس نے انکار کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری طرف سے میں ضمانت دیتا ہوں (ابن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ضمانت دے دی تو وہ آدمی چلا گیا اور حسب وعدہ مقررہ دنوں کے بعد آ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا: تو نے یہ سونا کہاں سے لیا؟ اس نے کہا معدن سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لے جاؤ، ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے، اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کی جانب سے دس دینار ادا کر دیئے۔

✣✣ یہ حدیث عمرو بن ابی عمرو کی وجہ سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور دراوردی کی وجہ سے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2229- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ هَانِءٍ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ السُّلَمِيِّ، قَالَ: بِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكْرًا، فَجِئْتُ اَتَقَاضَاهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اقْضِ ثَمَنَ بِكْرِيْ، قَالَ: نَعَمْ، لا اَقْضِيكَهُ اِلَّا لُجَيْنِيَّةً، ثُمَّ قَضَانِيْ، فَاَحْسَنَ قَضَائِيْ، ثُمَّ جَاءَهُ اَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اقْضِ بِكْرِيْ، فَقَضَاهُ بَعِيْرًا مُسِنًّا، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ بِكْرِيْ، فَقَالَ: هُوَ لَكَ، اِنَّ خَيْرَ الْقَوْمِ خَيْرُهُمْ قَضَاءً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوان گائے بیچی۔ پھر میں اس کی قیمت لینے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی یارسول اللہ! میری گائے کی رقم ادا کر دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! میں اسی وقت تجھے ادائیگی کروں گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ادائیگی کی اور بہت اچھی ادائیگی کی۔ پھر آپ کے پاس ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری گائے دیجئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً اس کو دے دی۔ اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو میری گائے سے بہت اچھی گائے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تیری ہی ہے۔ قوم میں بہترین شخص وہ ہوتا ہے جو سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہوتا ہے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا

2230۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْخُزَاعِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ مَسَرَّةَ، اَنْبَاَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيَّ، وَاَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ وَّاَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَمَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِّنْ هَجَرَ، اَوِ الْبَحْرَيْنِ، فَلَمَّا كُنَّا بِمِنًى اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرٰى مِنَّا سَرَاوِيلَ، وَقَبَاءً، وَوَزَّانٌ يَزِنُ بِالْاَجْرَةِ، فَدَفَعَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّمَنَ، فَقَالَ: زِنْ وَّاَرْجِحْ، رَوَاهُ سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ

2230: سوید بن قیس کا فرمان ہے' میں اور حضرت مخرمہ عبدی ہجر یا (شاید یہ فرمایا) بحرین سے کاٹن کے کپڑے لائے جب ہم منیٰ میں پہنچے تو ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ایک شلوار اور جبہ خریدا۔ وہاں پر ایک شخص اجرت پر وزن کرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ثمن دے کر کہا: ان کا وزن کرواور تولو اور تول ذرا زیادہ رکھنا۔

✣✣ اسی حدیث کو سفیان نے سماک بن حرب سے روایت کیا ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2231۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْدِيِّ بْنِ رُسْتُمَ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بْنُ اَبِى الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا صَفْوَانَ، يَقُوْلُ: بِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَاوِيلَ، فَوَزَنَ لِىْ فَاَرْجَحَ اَبُوْ صَفْوَانَ كُنْيَةُ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ هُمَا وَاحِدٌ مِّنْ صَحَابِيِّي الْاَنْصَارِ، وَالْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

2231: سماک بن حرب بیان کرتے ہیں' ابوصفوان فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شلوار بیچی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

میرے لیے ثمنوں کا وزن کروایا اور تول زیادہ رکھا۔

❖❖ ابوصفوان، سوید بن قیس کی ہی کنیت ہے اور یہ ایک ہی شخص ہے۔ انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں اور یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2232۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، اَنْبَاَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَصْحَابِ الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ: اِنَّكُمْ قَدْ وُلِّيتُمْ اَمْرًا فِيهِ هَلَكَةُ الْاُمَّةِ السَّالِفَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

2232: ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تولنے اور ماپنے والوں سے فرمایا: تم نے ایسا پیشہ اپنا رکھا ہے (جس میں کوتاہی کرنے کی وجہ سے) سابقہ امتیں ہلاک ہوگئیں۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2233۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْوَزِيرِ التَّاجِرُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ اِدْرِيسَ وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَمْرٍو اِسْمَاعِيْلُ بْنُ نُجَيْدٍ السُّلَمِيُّ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضَاءٍ وَّحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضَاءٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كَسْرِ سِكَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَائِزَةِ بَيْنَهُمْ، اِلَّا مِنْ بَاْسٍ، اَوْ اَنْ يُّكْسَرَ الدِّرْهَمُ، فَيُجْعَلَ فِضَّةً، وَيُكْسَرَ الدِّيْنَارُ فَيُجْعَلَ ذَهَبًا وَلَمْ يَذْكُرِ الْاَنْصَارِيُّ فِيْ حَدِيْثِهِ وَالِدَ عَلْقَمَةَ وَذَكَرَهُ الْمُعْتَمِرُ

✧✧ حضرت علقمہ بن عبداللہ قرنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی گزرگاہ کو توڑنے سے منع کیا ہے البتہ کسی ضرورت کی بناء پر جائز ہے۔ اور درہموں کو توڑ کر چاندی بنانے اور دیناروں کو توڑ کر سونا بنانے سے منع فرمایا ہے۔

❖❖ انصاری نے اپنی حدیث میں علقمہ کے والد کا ذکر نہیں کیا جبکہ معتمر کا ذکر کیا ہے۔

2234۔ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَنَسٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، اَنْبَاَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، اَنْبَاَنَا مَالِكُ بْنُ الْخَيْرِ الزَّبَادِيُّ، اَنَّ مَالِكَ بْنَ سَعْدٍ التُّجِيبِيَّ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اَتَانِيْ جِبْرِيلُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْخَمْرَ، وَعَاصِرَهَا، وَمُعْتَصِرَهَا، وَشَارِبَهَا، وَحَامِلَهَا، وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ، وَبَايِعَهَا، وَسَاقِيَهَا، وَمُسْقِيَهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ نے شراب، اس کو بنانے والے، اس کو بنوانے والے، اس کو پینے والے، اس کو اٹھانے والے اور جس کی طرف اٹھایا جائے اور اس کے بیچنے والے اس کے پلانے والے اور پلوانے والے پر لعنت فرمائی۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ایک حدیث اس کی شاہد ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

2235۔ اَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْقَزَّازُ الرَّازِيُّ بِبَغْدَادَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى الْعَدْلُ بِنَيْسَابُوْرَ، قَالاَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ وَّائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَعَنِ اللّٰهُ الْخَمْرَ، وَلَعَنَ سَاقِيَهَا، وَشَارِبَهَا، وَعَاصِرَهَا، وَمُعْتَصِرَهَا، وَحَامِلَهَا، وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ، وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا، وَآكِلَ ثَمَنِهَا

✧✧ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے شراب پر لعنت فرمائی اور اس کے پلانے والے، پینے والے، نچوڑنے والے، نچڑوانے والے، اٹھانے والے، اٹھوانے والے، بیچنے والے، خریدنے والے اور اس کی کمائی کھانے والے پر۔

2236۔ حدثنا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَامٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَ مِنْ اَعْرَابِيٍّ جَزُوْرًا بِتَمْرٍ، وَكَانَ يَرَى اَنَّ التَّمْرَ عِنْدَهُ، فَاِذَا بَعْضُهُ عِنْدَهُ، وَبَعْضُهُ لَيْسَ عِنْدَهُ، فَقَالَ: هَلْ لَكَ اَنْ تَأْخُذَ بَعْضَ تَمْرِكَ وَبَعْضُهُ اِلَى الْجُذَاذِ فَاَبَى، فَاسْتَسْلَفَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَهُ، فَدَفَعَهُ اِلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی سے کھجوروں کے بدلے اونٹ خریدا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال تھا کہ (اونٹ کی پوری قیمت کی) کھجوریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود ہیں لیکن جب دیکھا تو وہ کھجوریں کم تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس دیہاتی سے) کہا: کیا آپ کے پاس یہ گنجائش ہے کہ کچھ کھجوریں ابھی لے لو اور بقیہ پھل آنے تک (میں دے دوں گا)؟ اس نے انکار کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے ادھار کھجوریں پکڑ کر اس کو دیں۔

2237۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ فِرَاسٍ الْفَقِيْهُ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ التِّنِّيْسِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ زَيْدَ بْنَ سَعْنَةَ، كَانَ مِنْ اَحْبَارِ الْيَهُوْدِ، اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ، فَجَبَذَ ثَوْبَهُ عَنْ مَنْكِبِهِ الْاَيْمَنِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّكُمْ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَصْحَابُ مَطْلٍ، وَاِنِّيْ بِكُمْ لَعَارِفٌ، قَالَ: فَانْتَهَرَهُ عُمَرُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا

عُـمَـرُ، اَنَـا وَهُـوَ كُنَّا اِلٰى غَيْرِ هٰذَا مِنْكَ اَحْوَجَ، اَنْ تَأْمُرَنِىْ بِحُسْنِ الْقَضَاءِ، وَتَأْمُرَهُ بِحُسْنِ التَّقَاضِىْ، انْطَلِقْ يَا عُمَرُ اَوْفِهِ حَقَّهُ، اَمَا اِنَّهُ قَدْ بَقِىَ مِنْ اَجَلِهِ ثَلَاثٌ فَزِدْهُ ثَلَاثِيْنَ صَاعًا لِتَزْوِيرِكَ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ زید بن سعنہ کا تعلق یہودی علماء سے ہے۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنا کوئی قرضہ لینے کے لئے آیا۔ اس نے آپ کے دائیں کندھے سے کپڑے کو پکڑ کر کھینچا اور کہنے لگا: اے بنی عبدالمطلب! میں تم لوگوں کو جانتا ہوں تم بہت ٹال مٹول کرنیوالے لوگ ہو۔ (راوی) فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو ڈانٹا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! اس کو ڈانٹنے کی بجائے ضرورت اس امر کی ہے کہ تو مجھے اچھے طریقے سے ادائیگی کا مشورہ دے اور اس کو اچھے طریقے سے تقاضے کا مشورہ دے۔ اے عمر جاؤ اور اس کا پورا حق ادا کر دو اگرچہ اس کی مدت پوری ہونے میں ابھی تین دن باقی ہیں اور چونکہ تو نے اس کو جھڑکا ہے اس لیے (اس کے کفارے کے طور پر) 30 صاع زیادہ دینا۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2238۔ اَخْبَـرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْفَقِيْهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ السُّلَمِىُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ، اَنْبَانَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ جَعْفَرٍ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَآئِشَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ طَلَبَ حَقًّا فَلْيَطْلُبْ فِىْ عَفَافٍ وَّافٍ، اَوْ غَيْرَ وَافٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِىِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے حق کا مطالبہ کرے اس کو چاہئے کہ احسن انداز میں مطالبہ کرے۔ وہ پوری ادائیگی کرے یا نہ کرے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)۔

2239۔ حَـدَّثَـنَـاهُ حَـمْـشَـاذٍ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُجِيبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْـدُ بْنُ يَاسِيْنَ الطَّآئِفِىُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَامِيْنَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبِ الْحَقِّ: خُذْ حَقَّكَ فِىْ عَفَافٍ وَّاحْسِبْهُ، قَالَ: وَافٍ اَوْ غَيْرَ وَافٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب حق سے فرمایا: اپنا حق تمیز کے دائرے میں رہتے ہوئے طلب کرو اور اس کا حساب رکھو، وہ ادائیگی پوری کرے یا نہ کرے۔

2240۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ قَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِىُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى بْنِ حَاتِمٍ الْبَاسَانِىُّ، حَـدَّثَـنَـا عَـلِـىُّ بْـنُ الْـحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ يَّزِيْدَ النَّحْوِىِّ، اَنَّ عِكْرِمَةَ حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَـالَ: لَـمَّـا قَـدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ، كَانُوا مِنْ اَبْخَسِ النَّاسِ كَيْلًا، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ

تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ، فَاَحْسَنُوا الْكَيْلَ بَعْدَ ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مُفَسَّرٌ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں کے لوگ کم تولنے میں سب سے آگے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی "ویل للمطففین" (کم تولنے والوں کی خرابی ہے) تو اس (آیت کے نزول) کے بعد ان لوگوں نے پورا تولنا شروع کر دیا۔

❖ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اسے نقل نہیں کیا۔

❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک مفسر حدیث اس حدیث کی شاہد ہے (جو کہ درج ذیل ہے)۔

2241۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْوَلِيْدِ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا خُثَيْمُ بْنُ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ، اسْتَخْلَفَ سِبَاعَ بْنَ عُرْفُطَةَ الْغِفَارِيَّ، فَقَدِمْنَا فَشَهِدْنَا مَعَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَقَرَاَ فِي اَوَّلِ رَكْعَةٍ كهيعص وَفِي الثَّانِيَةِ وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: وَيْلٌ لِاَبِي فُلَانٍ لَهُ مِكْيَالَانِ يَسْتَوْفِي بِوَاحِدٍ، وَيَبْخَسُ بِآخَرَ، فَاَتَيْنَا سِبَاعَ بْنَ عُرْفُطَةَ فَجَهَّزَنَا، فَاَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْفَتْحِ بِيَوْمٍ اَوْ بَعْدَهُ بِيَوْمٍ؟

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کو گئے تو حضرت سباع بن عرفطہ غفاری رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب بنایا۔ ہم آئے تو فجر کی نماز میں ان کے ساتھ شریک ہوئے۔ انہوں نے پہلی رکعت میں کھیعص اور دوسری رکعت میں ویل للمطففین پڑھی، میں نے اپنے دل میں سوچا کہ فلاں شخص کے لئے تو واقعی ہلاکت ہے کیونکہ اس کے پاس دو ترازو ہیں۔ ایک کے ساتھ وہ پورا وصول کرتا ہے اور (دینے کے لئے دوسرا ترازو استعمال کرتا ہے) اس دوسرے کے ساتھ وہ تول میں کمی کرتا ہے۔ ہم سباع بن الفتح کے پاس آئے۔ اس نے ہماری تیاری کروائی پھر ہم فتح خیبر سے ایک دن پہلے یا (شاید یہ فرمایا کہ) ایک دن بعد ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے۔

2242۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنْبَاَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَرِيكٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، وأبي حازم، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَحِلُّ مَهْرٌ لِزَانِيَةٍ، وَلَا ثَمَنُ الْكَلْبِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زانیہ کے لئے حق مہر حلال نہیں ہے اور کتے کے کمائی جائز نہیں۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن

عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے (جوکہ درج ذیل ہے)۔

2243۔ اَخْبَرَنِی اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ زِیَادِ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا جَدِّی اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ، اَنْبَاَنَا حُصَیْنٌ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِیِّ، وَاَجْرِ الْكَاهِنِ، وَكَسْبِ الْحَجَّامِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کے ثمن، زانیہ کا مہر اور نجومی کی اجرت اور حجام (فصد لگانیوالا) کی کمائی سے منع کیا ہے۔

2244۔ حدثنا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِیْعِ الْبَوَّارِیُّ الْكُوْفِیُّ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ، قَالَ: تَابَعَهُ عِیْسٰی بْنُ یُوْنُسَ، عَنِ الْاَعْمَشِ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت وصول کرنے سے منع کیا ہے۔

❖❖ یہ حدیث اعمش سے روایت کرنے میں عیسیٰ بن یونس نے حفص بن غیاث کی متابعت کی ہے۔ (ان کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے)۔

2245۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ الْعَدْلُ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسَی الْقَاضِیْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِیُّ، حَدَّثَنَا عِیْسٰی بْنُ یُوْنُسَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ، قَالَ: تَابَعَهُ اَبُو الزُّبَیْرِ، عَنْ جَابِرٍ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت لینے سے منع کیا ہے۔ یہ حدیث جابر سے روایت کرنے میں ابوزبیر نے ابوسفیان کی متابعت کی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)۔

2246۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ السَّیَّارِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا عُمَرُ بْنُ زَیْدٍ، مِنْ اَهْلِ صَنْعَاءَ، عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْهِرَّةِ وَاَكْلِ ثَمَنِهَا حَدِیْثُ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ، صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی (کا گوشت) کھانے اور اس کی قیمت کھانے سے منع کیا ہے۔

❖❖ اعمش کی ابوسفیان کے ذریعے روایت کردہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

2247۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ یَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَاَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ لَبَنِ الْجَلالَةِ، وَعَنْ اَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ، وَعَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِي، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَاَبِي هُرَيْرَةَ

أما حديث بن عمر

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ (پلیدی کھانے والے جانور) کا دودھ پینے اور مجثمہ (وہ پرندہ یا خرگوش جس کو باندھ کر تیر وغیرہ مارا جائے یہاں تک کہ وہ مرجائے) کا گوشت کھانے اور مشکیزے کے منہ سے (منہ لگا کر) پینے سے منع فرمایا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہیں (جیسا کہ درج ذیل ہے)۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث

2248۔ فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ الْمَوْصِلِيُّ، حَدَّثَنَا عِيسٰى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْجَلالَةِ، وَاَلْبَانِهَا

2248: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ (پلیدی کھانے والے جانور) کا گوشت کھانے اور اس کا دودھ پینے سے منع کیا ہے۔

2249۔ وَاَخْبَرَنِي اَبُو الْوَلِيْدِ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي شُرَيْحٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي قَيْسٍ، عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَلالَةِ، يَعْنِي الْاِبِلَ، اَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهَا، اَوْ اَنْ يُشْرَبَ مِنْ اَلْبَانِهَا "

وأما حديث أبي هريرة

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ اونٹنی پر سوار ہونے اور اس کا دودھ پینے سے منع کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث:

2250۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَالْجَلالَةِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجثمہ اور جلالہ سے منع کیا۔

2251۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَزِيْدَ

الْاَصْبَهَانِیُّ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ الضُّرَیْسِ، عَنْ اِبْرَاهِیمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَی عَنْ بَیْعِ الشَّاةِ بِاللَّحْمِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، رُوَاتُهُ، عَنْ اٰخِرِهِمْ اَئِمَّةٌ حُفَّاظٌ ثِقَاتٌ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَقَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِیُّ بِالْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، وَلَهُ شَاهِدٌ مُرْسَلٌ فِیْ مُوَطَّأِ مَالِكٍ

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کے بدلے بکری کی خرید وفروخت سے منع کیا ہے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔اس کے تمام راوی ائمہ ہیں' حافظ ہیں اور ثقہ ہیں جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حسن کی سمرہ سے روایت نقل کی ہے۔موطا امام مالک میں ایک مرسل روایت موجود ہے جو کہ مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔(وہ روایت درج ذیل ہے)۔

2252۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا الرَّبِیْعُ، اَنْبَاَنَا الشَّافِعِیُّ، اَنْبَاَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَی عَنْ بَیْعِ اللَّحْمِ بِالْحَیَوَانِ

✧✧ حضرت سعید بن میسّب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان کے بدلے گوشت کی بیع سے منع کیا ہے۔

2253۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، وَاِبْرَاهِیمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ الزَّاهِدُ، قَالاَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَزِینٍ السُّلَمِیُّ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی، اَنْبَاَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِیُّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِیُّ، عَنْ شُرَحْبِیْلَ مَوْلَی الْاَنْصَارِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ: مَنِ اشْتَرَی سَرِقَةً، وَهُوَ یَعْلَمُ اَنَّهَا سَرِقَةٌ، فَقَدْ شُرِكَ فِیْ عَارِهَا وَاِثْمِهَا شُرَحْبِیْلُ هٰذَا هُوَ ابْنُ سَعْدٍ الْاَنْصَارِیُّ، قَدْ رَوَی عَنْهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ بَعْدَ اَنْ کَانَ سَیِّءَ الرَّاْیِ فِیهِ، وَالْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص چوری کی ہوئی چیز خریدے حالانکہ وہ یہ جانتا ہے کہ یہ چیز چوری کی ہے تو وہ شخص اس کے گناہ میں اور اس فعل قبیح میں برابر کا شریک ہے۔

❖❖ یہ شرحبیل سعد انصاری کے بیٹے ہیں،ان سے حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے بھی حدیث روایت کی ہے۔حالانکہ وہ ان کے بارے میں تحفظات رکھتے ہیں اور یہ حدیث صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

2254۔ اَخْبَرَنِی عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِیِّ بْنِ مُکْرَمٍ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاکِرٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ الطَّیَالِسِیُّ، وَعَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَمُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَیُّمَا رَجُلٍ بَاعَ بَیْعًا مِنْ رَجُلٍ اَوْ رَجُلَیْنِ فَهُوَ الْاَوَّلُ مِنْهُمَا، وَاَیُّمَا امْرَاَةٍ زَوَّجَهَا وَلِیَّانِ فَهِیَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الْبُخَارِیِّ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک چیز کا دو شخصوں سے سودا کرے تو وہ

ان میں سے پہلے کی ہے اور جس عورت کا نکاح اس کے دو ولی پڑھا دیں تو وہ ان دونوں میں سے پہلے کے لئے ہے۔

✥•✥ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2255۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْفَقِيْهُ بِالرِّيِّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْاَزْرَقِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَّاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، وَمُوْسٰى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبَّادٍ، وَاِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مَيْمُوْنِ الْحَرْبِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرِ بْنِ سِمَاكٍ حَدَّثَهٗ، قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلٰى مَرْوَانَ: اِذَا سَرَقَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ سَرِقَتَهٗ، فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا حَيْثُ وَجَدَهَا، قَالَ: فَكَتَبَ اِلَيَّ بِذٰلِكَ مَرْوَانُ وَاَنَا عَلَى الْيَمَامَةِ، فَكَتَبْتُ اِلٰى مَرْوَانَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ قَضٰى اِذَا كَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ غَيْرِ الْمُتَّهَمِ، فَاِنْ شَاءَ سَيِّدُهَا اَخَذَهَا بِالثَّمَنِ، وَاِنْ شَاءَ اتَّبَعَ سَارِقَهٗ، ثُمَّ قَضٰى بِذٰلِكَ بَعْدَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ، قَالَ: فَكَتَبَ مَرْوَانُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بِكِتَابِيْ، فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلٰى مَرْوَانَ: اِنَّكَ لَسْتَ اَنْتَ وَلَا اُسَيْدٌ تَقْضِيَانِ عَلَيَّ فِيمَا وُلِّيتَ، وَلٰكِنِّيْ اَقْضِيْ عَلَيْكُمَا، فَانْفُذْ لِمَا اَمَرْتُكَ بِهٖ، وَبَعَثَ مَرْوَانُ بِكِتَابِ مُعَاوِيَةَ اِلَيْهِ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَقْضِيْ بِهٖ اَبَدًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

2255: اسید بن حضیر بن سماک فرماتے ہیں: معاویہ نے مروان کی طرف ایک مکتوب لکھا کہ اگر کوئی شخص چوری کرے پھر اس کا چوری شدہ مال برآمد ہو جائے تو وہی اس کا مستحق ہے جہاں اس کو پائے (اسید) فرماتے ہیں: یہی مکتوب مروان نے میری طرف بھیج دیا۔ میں ان دنوں یمامہ کا گورنر تھا۔ میں نے مروان کو جوابی مکتوب میں لکھا کہ اگر کسی غیر متہم شخص کے پاس مال مل جائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فیصلہ کیا کرتے تھے کہ اگر اس کا مالک چاہے تو اس کی قیمت دے کر لے لے اور اگر چاہے تو اپنے چور کی تلاش کرے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے، ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فیصلہ کیا۔ (اسید) فرماتے ہیں: مروان نے میرا یہ مکتوب معاویہ کو بھیج دیا، اس کے جواب میں معاویہ نے مروان کو لکھا ''تم اور اسید میرے حاکم نہیں ہو، میرا فیصلہ تم پر نافذ ہوگا، اس لیے میں نے تجھے جو حکم دیا ہے اسی کو نافذ کرو''۔ مروان نے معاویہ کا خط اسید کی طرف بھیج دیا تو (اسید نے جواباً) کہا: خدا کی قسم! میں اس کے مطابق کبھی بھی فیصلہ نہ کروں گا۔

✥•✥ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2256۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسَى السِّينَانِيُّ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، اَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ بِعْتَ اَخَاكَ تَمَرَاتٍ فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ، فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا، اَوْ تَأْخُذَ مَالَ اَخِيكَ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اپنے بھائی کو کھجوریں بیچو پھر وہ (تمہارے قبضے میں ہی) ضائع ہو جائیں تو تیرے لئے حلال نہیں ہے کہ تو اس سے کچھ وصول کرے یا تو اپنے بھائی کا مال اس کی اجازت کے بغیر حاصل کرے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اسی حدیث کو محمد بن ثور نے ابن جریج سے روایت کیا ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)۔

2257۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُبَارَكٍ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مُبَارَكٍ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ، عَنِ ابْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمَ يَسْتَحِلُّ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيهِ اِنْ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ مِّنَ السَّمَاءِ؟

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَالْاَصْلُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ الَّذِى

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کسی کا مال حادثاتی طور پر ضائع ہو جائے تو تم اپنے اس بھائی کا مال کس بنا پر حلال سمجھتے ہو؟

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور اس باب میں اصل حمید سے روایت کردہ مالک بن انس کی درج ذیل حدیث ہے۔

2258۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ مَّنَعَ اللّٰهُ الثَّمْرَةَ، فَبِمَ يَسْتَحِلُّ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيهِ؟

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ پھل روک لے تو تم اپنے بھائی کا مال کس بناء پر حلال سمجھتے ہو؟

2259۔ حدثنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، قَالَا: اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الرِّبَا ثَلَاثَةٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، اَيْسَرُهَا مِثْلُ اَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهُ، وَاِنَّ اَرْبَى الرِّبَا عِرْضُ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کے 73 درجے ہیں، ان میں سے سب

سے ہلکا درجہ (کی مثال) یوں ہے "جیسے کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرے اور مسلمان کی سب سے زیادہ قیمتی چیز اس کی عزت ہے۔

2260۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْبَعَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَا يُدْخِلَهُمُ الْجَنَّةَ وَلَا يُذِيقَهُمْ نَعِيمَهَا: مُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَآكِلُ الرِّبَا، وَآكِلُ مَالِ الْيَتِيمِ بِغَيْرِ حَقٍّ، وَالْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدِ اتَّفَقَا عَلٰى خُثَيْمٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے ان کو جنت میں داخل نہ کرے اور نہ اپنی نعمتیں ان کو چکھائے (i) عادی شراب خور (ii) سود خور (iii) یتیم کا مال ناحق کھانے والا (iv) ماں باپ کا نافرمان۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے خثیم کی روایات نقل کی ہیں۔

2261۔ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يُوسُفَ الْقَزْوِينِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِىْ قَيْسٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُشْتَرَى الثَّمَرَةُ حَتّٰى تُطْعِمَ، وَقَالَ: اِذَا ظَهَرَ الزِّنَا وَالرِّبَا فِىْ قَرْيَةٍ، فَقَدْ اَحَلُّوا بِاَنْفُسِهِمْ عَذَابَ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پکنے سے پہلے پھل بیچنے سے منع فرمایا اور فرمایا: جب کسی علاقے میں زنا اور سود عام ہو جائے تو انہوں نے اپنے آپ کو اللہ کے عذاب کا مستحق کر دیا۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2262۔ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ، وَحَجَّاجٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ اَبِيهِ الرَّبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الرِّبَا، وَاِنْ كَثُرَ فَاِنَّ عَاقِبَتَهُ تَصِيرُ اِلٰى قَلٍّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود سے اگرچہ مال (وقتی طور پر) بڑھ تو جاتا ہے لیکن بالآخر کم ہوجاتا ہے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2263۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَانَا بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِى ابْنُ جُرَيْجٍ، اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ، لا يَعْلَمُ مَكِيلَهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ التَّمْرِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے ایسے ڈھیر کو جس کی مقدار معلوم نہ ہو، ان کھجوروں کے عوض بیچنے سے منع کیا ہے جن کی مقدار معلوم ہو۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2264۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَانَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، اَنْبَانَا الشَّافِعِيُّ، اَنْبَانَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَرَشِيُّ، وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَزِّيُّ، وَمُوسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الذُّهْلِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ وَّحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، وَاَبُو مُحَمَّدِ بْنُ مُوسٰى، قَالا: اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنْبَانَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ: سَاَلْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ فَحَدَّثَنَا، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ زَيْدٍ اَبِى عَيَّاشٍ، قَالَ: سَاَلْتُ سَعْدًا، عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ، فَقَالَ: بَيْنَهُمَا فَضْلٌ، قَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ، فَسَاَلَ مَنْ حَوْلَهُ: اَيَنْقُصُ اِذَا جَفَّ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَلا اِذًا، قَالَ اَبو الْوَلِيدُ: وَسَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ مَرَّةً اُخْرٰى، قَالَ: فَكَرِهَهُ، هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ اَبِى الْوَلِيدِ، قَالَ: تَابَعَهُ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ

✧✧ حضرت زید ابوعیاش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا: جو کے بدلے گندم (بیچنا کیسا ہے؟) انہوں نے کہا: دونوں میں کمی زیادتی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خشک کھجوروں کے عوض تر کھجوریں بیچنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قریب لوگوں سے پوچھا، جب یہ خشک ہوجائیں تو کم ہوجاتی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس صورت میں جائز نہیں ہے۔ ابو ولید فرماتے ہیں: میں نے حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے دوسری مرتبہ سنا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ناپسند کیا۔

❖❖ یہ الفاظ ابوالولید کی روایت کے ہیں جبکہ یہی حدیث اسود بن سفیان کے غلام عبداللہ بن یزید کی روایت کرنے میں اسماعیل بن امیہ نے مالک بن انس کی متابعت کی ہے۔ (ان کی روایت درج ذیل ہے)۔

2265۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، قَالا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ،

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِي عَيَّاشٍ، قَالَ: تَبَايَعَ رَجُلَانِ عَلٰى عَهْدِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، فَقَالَ: تَبَايَعَ رَجُلَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُسْرٍ، وَرُطَبٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ يَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: فَلَا اِذًا وَهٰكَذَا رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ

✧✧ حضرت اسماعیل بن امیہ عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ کے واسطے سے ابوعیاش کا بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے زمانے میں دو آدمیوں نے سودا کیا پھر کہا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دو آدمیوں نے خشک اور تر کھجوروں کی خرید وفروخت کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تر کھجوریں خشک ہو کر کم ہو جاتی ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تب جائز نہیں ہے۔

❖ یونہی اسماعیل بن امیہ سے سفیان ثوری نے بھی روایت کی ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)۔

2266۔ حدثنا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَاَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، وَاَبُوْ حُذَيْفَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ زَيْدٍ اَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ، فَقَالَ: يَنْقُصُ اِذَا يَبِسَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: فَنَهَى عَنْهُ وَقَدْ تَابَعَهُمَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيْرٍ عَلٰى رِوَايَتِهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ

✧✧ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے خشک کھجوروں کے بدلے پکی ہوئی تازہ کھجوروں (کی بیع) کے متعلق پوچھا گیا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا وہ خشک ہو کر کم ہو جاتی ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: جی ہاں! (سعد) نے فرمایا: تو آپ ﷺ نے اسے منع کر دیا۔

❖ اس حدیث کو عبداللہ بن یزید سے روایت کرتے ہیں یحییٰ بن ابی کثیر نے اسماعیل بن امیہ اور مالک بن انس کی متابعت کی ہے۔

2267۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ، اَنَّ اَبَا عَيَّاشٍ، اَخْبَرَ، اَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ، يَقُوْلُ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ نَسِيئَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لِاِجْمَاعِ اَئِمَّةِ النَّقْلِ عَلٰى اِمَامَةِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، وَاَنَّهُ مُحْكَمٌ فِي كُلِّ مَا يَرْوِيهِ مِنَ الْحَدِيْثِ، اِذْ لَمْ يُوْجَدْ فِي رِوَايَاتِهِ اِلَّا الصَّحِيْحُ خُصُوْصًا فِي حَدِيْثِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، ثُمَّ لِمُتَابَعَةِ هٰؤُلَاءِ الْاَئِمَّةِ اِيَّاهُ فِي رِوَايَتِهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ، وَالشَّيْخَانِ لَمْ يُخَرِّجَاهُ لِمَا خَشِيَاهُ مِنْ جَهَالَةِ زَيْدٍ اَبِي عَيَّاشٍ

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک کھجوروں کے بدلے تازہ پکی ہوئی کھجوریں ادھار کے طور پر بیچنے سے منع کیا ہے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح ہے کیونکہ ائمہ نقل کا مالک بن انس کی امامت پر اجماع ہے نیز یہ کہ تمام مرویات میں یہ محکم ہے کیونکہ ان کی روایت کردہ تمام احادیث صحیح ہیں۔ بالخصوص اہل مدینہ کی روایت میں۔ پھر ان تمام ائمہ کے اس حدیث کو عبداللہ بن یزید سے روایت کرنے میں ان کی متابعت کرنے کی وجہ سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو نقل نہیں کیا کیونکہ ان کو زید پر ابوعیاش کو مجہول رکھنے پر اعتراض ہے۔

2268۔ حدثنا اَبُوْ عَلِيِّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَبُوْ يَحْيَى زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْبَزَّازُ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ يُحَدِّثُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تُرْفَعُ لِلرَّجُلِ صَحِيفَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتّٰى يَرَى اَنَّهُ نَاجٍ، فَمَا تَزَالُ مَظَالِمُ بَنِيْ اٰدَمَ تَتْبَعُهُ حَتّٰى مَا تَبْقَى لَهُ حَسَنَةٌ، وَيُزَادُ عَلَيْهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِمْ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ اَوْ قَالَ لَهُ عَاصِمٌ: عَمَّنْ يَا اَبَا عُثْمَانَ؟ قَالَ: عَنْ سَلْمَانَ وَسَعْدٍ وَّابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّرَجُلَيْنِ اٰخَرَيْنَ لَمْ يَحْفَظْهُمَا، قَالَ شُعْبَةُ: فَسَاَلْتُ عَاصِمًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِيهِ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ، وَاَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ بِهٰذَا، عَنْ سَلْمَانَ وَاَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهِ وَسَلَّمَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلا اَعْرِفُ لِشُعْبَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ حَدِيْثًا مُسْنَدًا غَيْرَ هٰذَا

✧✧ حضرت ابوعثمان نہدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ایک آدمی کا نامۂ اعمال پیش کیا جائے گا (جس میں نیکیوں کی کثرت دیکھ کر) وہ یہ سمجھے گا کہ اب تو اس کی نجات ہو ہی جائے گی پھر مسلسل انسانوں پر کیے ہوئے اس کے ظلم، اس کی نیکیاں لیتے رہیں گے یہاں تک کہ اس کے پاس ایک نیکی بھی باقی نہیں بچے گی پھر اس کے اوپر وہ لوگ اپنے گناہ ڈالتے رہیں گے۔ (راوی) فرماتے ہیں: میں نے ان سے پوچھا: کیا عاصم نے ابوعثمان رضی اللہ عنہ سے اس کی سند پوچھی؟ انہوں نے کہا: سلمان، سعد، ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور مزید دو آدمیوں سے یہ روایت سنی ہے لیکن اس وقت ان کے نام یاد نہیں ہیں۔

❖❖ شعبہ فرماتے ہیں: میں نے عاصم سے اس حدیث کی سند پوچھی: تو انہوں نے ابوعثمان رضی اللہ عنہ کے واسطے سے سلمان سے روایت بیان کی اور مجھے عثمان بن غیاث رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے ابوعثمان رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہوئے سنا ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

اور میں نہیں جانتا کہ شعبہ نے عثمان بن غیاث رضی اللہ عنہ سے اس کے علاوہ اور کوئی مسند حدیث روایت کی ہو۔

2269- حدثنا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانِ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَلالَةِ اَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا، وَيُشْرَبَ لَبَنُهَا، وَلا يُحْمَلَ عَلَيْهَا الْاٰدَمُ، وَلا يَرْكَبَهَا النَّاسُ حَتَّى تَعْلِفَ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، لِمَا قَدَّمْنَا مِنَ الْقَوْلِ فِيْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ کا گوشت کھانے، اس کا دودھ پینے، اس پر چمڑا (یا کوئی دوسرا بوجھ) لادنے اور اس پر سواری کرنے سے منع کیا ہے یہاں تک کہ اس کو چالیس دن تک (صاف ستھرا) چارا کھلایا جائے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے جیسا کہ اس سے پہلے بھی ابراہیم بن مہاجر کے متعلق ہماری گفتگو گزری ہے۔ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2270- اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي بِهِ، وَحَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهَى اَنْ تُبَاعَ السِّلَعُ حَيْثُ تُشْتَرٰى، حَتَّى يَحُوزَهَا الَّذِيْ اشْتَرَاهَا اِلٰى رَحْلِهِ، وَاِنْ كَانَ لَيَبْعَثُ رِجَالا فَيَضْرِبُوْنَا عَلٰى ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَعِنْدَ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ فِيْهِ اِسْنَادٌ اٰخَرُ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' سودا خرید کر جب تک خریدار اپنے خیمے میں نہ لے جائے، اس وقت تک اس کو آگے بیچنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا: اگرچہ لوگ آ کر اس پر ہمارے ساتھ سودے بازی کرتے رہیں۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور محمد بن اسحاق کی اس حدیث کے متعلق ایک دوسری اسناد موجود ہے (جو کہ درج ذیل ہے)۔

2271- حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَبُو زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: ابْتَعْتُ زَيْتًا فِي السُّوقِ، فَلَمَّا اسْتَوْجَبْتُهُ، لَقِيَنِيْ رَجُلٌ، فَاَعْطَانِيْ بِهِ رِبْحًا حَسَنًا، فَاَرَدْتُ اَنْ اَضْرِبَ عَلٰى يَدَيْهِ، فَاَخَذَ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِيْ بِذِرَاعِي، فَالْتَفَتُّ اِلَيْهِ، فَاِذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، فَقَالَ: لا تَبِعْهُ حَيْثُ ابْتَعْتَهُ، حَتَّى تَحُوزَهُ

حدیث: 2271

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث:3499 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ه/1994ء' رقم الحديث: 10473 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ه/1983ء' رقم الحديث:4782

اِلَى رَحْلِكَ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ تُبَاعَ السِّلَعُ حَيْثُ تُبْتَاعُ، حَتَّى يَحُوزَهَا التُّجَّارُ اِلَى رِحَالِهِمْ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے' میں نے بازار میں زیتون خریدا، جب میرا سودا ہو گیا تو ایک شخص مجھ سے ملا وہ مجھے بہت اچھا منافع دے رہا تھا، میں نے سوچا کہ یہ زیتون اس کے ہاتھ بیچ دوں، تو پیچھے سے ایک شخص نے میرا بازو پکڑ لیا جب میں نے ان کی طرف توجہ کی تو وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے کہا: جہاں پر اس کو خریدا ہے وہیں پر مت بیچو بلکہ پہلے اسکو اپنے خیمے میں لے جاؤ (یعنی اپنا قبضہ مکمل کرلو) کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام خرید میں، خیمے میں لے جائے بغیر، سامان بیچنے سے منع کیا۔

2272۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ، وَعَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ، وَعَنْ شَرْيِ الْمَغْنَمِ حَتَّى يُقْسَمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکیلے دانتوں والے درندوں (کا گوشت کھانے) سے' بچوں کو قتل کرنے سے اور تقسیم سے پہلے غنیمت کا مال خریدنے سے منع کیا ہے۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

ایک صحیح حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

2273۔ حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، اَنْبَاَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

حدیث: 2272

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 10631 اخرجہ ابویعلٰی الموصلی فی "مسندہ" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 2491

حدیث: 2273

اخرجہ ابوداؤد السجستانی فی "سننہ" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 3369 اخرجہ ابو عیسٰی الترمذی' فی "جامعہ" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 1563 اخرجہ ابومحمد الدارمی فی "سننہ" طبع دارالکتاب العربی' بیروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحدیث: 2476 اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ' قاہرہ' مصر' رقم الحدیث: 9005 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الکبیر" طبع مکتبہ العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 7774 اخرجہ ابوبکر الصنعانی فی "مصنفہ" طبع المکتب الاسلامی' بیروت لبنان' (طبع ثانی) 1403ھ' رقم الحدیث: 8705

عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم سے پہلے مالِ غنیمت بیچنے سے منع کیا ہے۔

2274۔ اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِیُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِیُّ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ الْجَوَائِحَ

قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْمَدِيْنِیِّ :وَقَدْ كَانَ سُفْيَانُ حدثنا، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِیِّ صلى الله عليه وسلم، اَنَّهُ وَضَعَ الْجَوَائِحَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (آفتِ سماوی سے) ہلاک شدہ مال (کی قیمت) چھوڑ دیا کرتے تھے۔

❖❖ علی بن مدینی فرماتے ہیں کہ سفیان، ابوزبیر کے واسطے سے جابر سے روایت کیا کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہلاک شدہ مال کا معاوضہ نہیں لیا کرتے تھے۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2275۔ حدثنا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ، قَالَ: اُصِيبَ رَجُلٌ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا، فَكَثُرَ دَيْنُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ، فَتَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذُوْا مَا وَجَدْتُّمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث: 2275

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1556 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 3469 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 655 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 4530 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 1335 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 5033 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 6121 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 10407 اخرجه ابومحمد الكسی فی "مسنده" طبع مكتبة السنة، قاهره، مصر، 1408ھ/1988ء، رقم الحديث: 992

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص نے کچھ پھل خریدے جن میں اس کو خسارہ ہوگیا، اس کی وجہ سے اس کے ذمہ قرضہ بہت زیادہ ہوگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ رضی اللہ عنہم سے) کہا: اس کو صدقہ دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کو صدقات دیئے لیکن پھر بھی اتنی رقم نہ جمع ہوسکی جس سے اس کے قرضے ادا ہوجاتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جتنا مل سکے تم لے لو اور اس سے زائد کا تم حق بھی نہیں رکھتے ہو۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2276- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ، اَنَّهُ زَرَعَ اَرْضًا فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْقِيهَا فَسَاَلَهُ: لِمَنِ الزَّرْعُ وَلِمَنِ الْاَرْضُ؟ فَقَالَ: زَرْعِي بِبَذْرِي وَعَمَلِي لِيَ الشَّطْرُ وَلِبَنِي فُلَانٍ الشَّطْرُ، فَقَالَ: اَرْبَيْتُمَا، فَرُدَّ الْاَرْضَ عَلٰى اَهْلِهَا، وَخُذْ نَفَقَتَكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى مُنَاظَرَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فِيهِ

✧✧ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' وہ کاشتکاری کیا کرتے تھے، ایک دفعہ وہ زمینوں کو پانی لگا رہے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ادھر سے گزر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ فصل کس کی ہے؟ اور زمین کس کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: کھیتی بھی میری ہے کیونکہ بیج میں نے ڈالا ہے اور کام بھی میں ہی کرتا ہوں، اس کا ایک حصہ میرا ہے اور ایک حصہ فلاں قبیلے والوں کا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں نے سود پر مشتمل سودا کیا، اس لیے زمین اس کے مالکان کو لوٹا دو اور اپنا خرچہ لے لو۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اس سلسلے میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور رافع بن خدیج کے مابین مناظرہ نقل کیا ہے۔ (جو کہ درج ذیل ہے)

2277- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّوَاسِيُّ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: عَلَّمْتُ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ الْكِتَابَةَ وَالْقُرْاٰنَ، وَاَهْدٰى اِلَيَّ رَجُلٌ مِّنْهُمْ قَوْسًا، فَقُلْتُ: لَيْسَتْ بِمَالٍ، وَاَرْمِي عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، لَآتِيَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَاَسْاَلَنَّهُ،

حدیث: 2276

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1554 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3374 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 4529 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 14359 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 5031

فَاَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَجُلٌ اَهْدٰى اِلَيَّ قَوْسًا مِمَّنْ كُنْتُ اُعَلِّمُهُ الْكِتَابَةَ وَالْقُرْاٰنَ، وَلَيْسَتْ بِمَالٍ وَّاَرْمِيْ عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، قَالَ: اِنْ كُنْتَ تُحِبُّ اَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِّنْ نَّارٍ فَاقْبَلْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: میں اہل صفہ کو کتابت سکھایا کرتا تھا اور قرآن کی تعلیم دیا کرتا تھا ان میں سے ایک شخص نے مجھے ایک کمان تحفہ دی۔ میں نے سوچا ایک تو یہ مال نہیں ہے۔ دوسرے میں اس کو جہاد میں استعمال کروں گا۔ البتہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر مسئلہ ضرور دریافت کروں گا۔ چنانچہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں جن لوگوں کو قرآن اور کتابت کی تعلیم دیتا ہوں، ان میں سے ایک شخص نے مجھے کمان تحفے میں دی ہے۔ یہ مال بھی نہیں ہے اور ویسے بھی اس کو جہاد میں استعمال کرنا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اپنے گلے میں آگ کا طوق ڈالنا چاہتے ہو تو اس کو قبول کر لو۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2278- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ، وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ عِصْمَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ، عَنِ

حدیث: 2277

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3416 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2157 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 22741 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 11461 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 20843 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 183

حدیث: 2278

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 1568 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3421 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 1275 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 15850 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 2621 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 5152 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث: 966 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 4258 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 17479 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 10790 اخرجه ابوعبدالرحمٰن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 4685

السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حجام (فصد لگانیوالے) کی کمائی حرام ہے۔ کتے کے ثمن (کمائی) حرام ہیں اور زانیہ کا مہر حرام ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2279- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا طَارِقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: جَآءَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ اِلٰى مَجْلِسِ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: لَقَدْ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ، فَذَكَرَ اَشْيَاءَ، وَقَالَ: نَهَانَا عَنْ كَسْبِ الْاَمَةِ اِلَّا مَا عَمِلَتْ بِيَدِهَا، وَقَالَ: هٰكَذَا بِاُصْبُعِهِ نَحْوَ الْغَزْلِ، وَالْخُبْزِ، وَالنَّفْشِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ

✧✧ حضرت طارق بن عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: رفاعہ بن رافع، انصار کی مجلس میں آئے اور کہنے لگے: آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی چیزوں سے منع کیا، پھر چند چیزوں کا ذکر کیا اور کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں لونڈی کی کمائی سے منع کیا ہے۔ البتہ اپنے ہاتھ سے جو کام کریں (وہ جائز ہے) اور (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) اپنی انگلی کے ساتھ روئی کاتنے، روٹیاں پکانے اور روئی دھننے کا اشارہ کیا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ رافع بن خدیج سے مروی ایک حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

2280- اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسَى الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ هُرَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْاَمَةِ حَتّٰى يُعْلَمَ مِنْ اَيْنَ هُوَ؟

✧✧ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈی کی کمائی سے منع کیا ہے جب تک کہ یہ پتہ نہ چل جائے کہ یہ کہاں سے آئی ہے؟

2281- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَعَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْبُنَانِيُّ ثِقَةٌ مَاْمُوْنٌ مِنْ اَعَزِّ الْبَصْرِيِّيْنَ

✧✧ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نرجانور (جفتی کے لئے) کرایہ پر دینے سے منع کیا ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔اورعلی بن حکم بنانی ثقہ ہیں، مامون ہیں اوران کا شمار مصر کے معززین میں ہوتا ہے۔

2282- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا حَيَّانُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْعَدَوِيُّ، قَالَ: سَأَلْتُ اَبَا مِجْلَزٍ، عَنِ الصَّرْفِ، فَقَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا يَرَى بِهِ بَأْسًا زَمَانًا مِّنْ عُمْرِهِ، مَا كَانَ مِنْهُ عَيْنًا، يَعْنِي يَدًا بِيَدٍ، فَكَانَ يَقُوْلُ: اِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ، فَلَقِيَهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ، فَقَالَ لَهُ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، اَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ؟ اِلٰى مَتٰى تُوَكِّلُ النَّاسَ الرِّبَا؟ اَمَا بَلَغَكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّهُوَ عِنْدَ زَوْجَتِهِ اُمِّ سَلَمَةَ: اِنِّي لَاَشْتَهِي تَمْرَ عَجْوَةٍ، فَبَعَثَتْ صَاعَيْنِ مِنْ تَمْرٍ اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَجَاءَ بَدَلَ صَاعَيْنِ صَاعٌ مِّنْ تَمْرِ عَجْوَةٍ، فَقَامَتْ فَقَدَّمَتْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَآهُ اَعْجَبَهُ، فَتَنَاوَلَ تَمْرَةً، ثُمَّ اَمْسَكَ، فَقَالَ: مِنْ اَيْنَ لَكُمْ هٰذَا؟ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: بَعَثْتُ صَاعَيْنِ مِنْ تَمْرٍ اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَاَتَانَا بَدَلَ صَاعَيْنِ هٰذَا الصَّاعُ الْوَاحِدُ، وَهَاهُوَ كُلْ، فَاَلْقَى التَّمْرَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: رُدُّوْهُ لَا حَاجَةَ لِيْ فِيهِ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ، وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ، وَالذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، يَدًا بِيَدٍ، عَيْنًا بِعَيْنٍ، مِثْلًا بِمِثْلٍ، فَمَنْ زَادَ فَهُوَ رِبًا، ثُمَّ قَالَ: كَذٰلِكَ مَا يُكَالُ وَيُوزَنُ اَيْضًا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: جَزَاكَ اللّٰهُ يَا اَبَا سَعِيْدٍ الْجَنَّةَ، فَاِنَّكَ ذَكَّرْتَنِي اَمْرًا كُنْتُ نَسِيتُهُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ، فَكَانَ يَنْهَى عَنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَشَدَّ النَّهْيِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ حضرت حیان بن عبیداللہ عدوی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: میں نے ابومجلز سے بیع صرف کے متعلق مسئلہ پوچھا: تو انہوں

حدیث: 2281

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دارابن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ1987ء' رقم الحدیث: 2164 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 3429 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی' فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 1273 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحدیث: 4671 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی' بیروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحدیث: 2623 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 4630 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 5156 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 4694 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 10635 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 1024

نے جواباً کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ایک زمانے تک یہ موقف رہا ہے کہ اگر ہاتھوں ہاتھ ہوں تو کوئی حرج نہیں، وہ کہا کرتے تھے کہ سود تو صرف ادھار میں ہوتا ہے۔ ایک دفعہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا: اے ابن عباس رضی اللہ عنہما تم اللہ سے نہیں ڈرتے ہو تم لوگوں کو کب تک سود میں مبتلا کئے رکھو گے؟ کیا تمہیں اس حدیث کی اطلاع نہیں ہے؟

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عجوہ کھجور کھانے کی خواہش کا اظہار کیا، تو انہوں نے دو صاع کھجوریں ایک انصاری کے پاس بھیجیں تو وہ دو صاع کھجوروں کے بدلے ایک صاع عجوہ کھجوریں دے گیا۔ پھر ام المومنین رضی اللہ عنہا نے یہ کھجوریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کھجوروں کو دیکھا تو بہت پسند کیا اور ان میں سے ایک کھجور اٹھا کر کھا لی اور پھر رک گئے اور پوچھا: یہ کھجوریں تمہارے پاس کہاں سے آئیں؟ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: میں نے دو صاع کھجوریں ایک انصاری آدمی کی طرف بھیجی تھیں تو وہ ان دو صاع کے بدلے ایک صاع عجوہ کھجوریں دے گیا۔ یہ وہی ہیں، آپ تناول فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تمام کھجوریں پھینک دیں اور فرمایا: یہ واپس بھیج دو مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔ کھجور کھجور کے بدلے گندم گندم کے بدلے جو جو کے بدلے سونا سونے کے بدلے چاندی چاندی کے بدلے ہاتھوں ہاتھ ہو اور برابر، برابر ہو (تو جائز ہے) جو زیادہ ہو گا وہ سود ہے پھر اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزوں کے متعلق جن کو ماپا جاتا ہے اور جن کا وزن کیا جاتا ہے بھی یہی فرمایا۔

اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کو جنت کی دعائیں دیں اور کہنے لگے: آج آپ نے مجھے وہ بات یاد دلا دی ہے جس کو میں بھلا چکا تھا، میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور معافی مانگتا ہوں، اس کے بعد آپ بڑی شدت کے ساتھ بیع صرف سے منع کیا کرتے تھے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2283- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِىْ اَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَيَّاشٍ، يَقُوْلُ: سَاَلْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِىْ وَقَّاصٍ عَنِ اشْتِرَاءِ السُّلْتِ بِالتَّمْرِ، فَقَالَ سَعْدٌ: اَبَيْنَهُمَا فَضْلٌ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: لَا يَصِحُّ، وَقَالَ سَعْدٌ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِرَاءِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبَيْنَهُمَا فَضْلٌ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، الرُّطَبُ يَنْقُصُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَا يَصِحُّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ،

✧✧ حضرت ابوعیاش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کھجوروں کے بدلے جو خریدنے کے متعلق مسئلہ پوچھا: تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ان کے درمیان کمی زیادتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: (یہ بیع) جائز نہیں ہے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خشک کھجوروں کے عوض، تر کھجوریں خریدنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ان کے درمیان فرق ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! تر کھجوریں کم ہو جاتی ہیں۔ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: تو یہ جائز نہیں ہے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2284۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوْفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِىْ غَرْزَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ ــــــــــــــــ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا............(اس مقام پر اصل کتاب میں بیاض ہے)

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2285۔ اَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْعَقَبِيُّ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ اَبِيْعُ الْاِبِلَ بِالنَّقِيعِ، فَاَبِيْعُ بِالدَّنَانِيْرِ وَآخُذُ بِالدَّرَاهِمِ، وَاَبِيْعُ بِالدَّرَاهِمِ وَآخُذُ الدَّنَانِيْرَ، فَوَقَعَ فِىْ نَفْسِىْ مِنْ ذٰلِكَ، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِىْ بَيْتِ حَفْصَةَ اَوْ قَالَ: حِيْنَ خَرَجَ مِنْ بَيْتِ حَفْصَةَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رُوَيْدَكَ اَسْاَلُكَ اِنِّىْ اَبِيْعُ الْاِبِلَ بِالْبَقِيعِ فَاَبِيْعُ بِالدَّنَانِيْرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ وَاَبِيْعُ بِالدَّرَاهِمِ وَآخُذُ الدَّنَانِيْرَ، فَقَالَ: لَا بَأْسَ اَنْ تَأْخُذَهُمَا بِسِعْرِ يَوْمِهِمَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَىْءٌ"

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نقیع (ایک مقام کا نام ہے جو کہ وادی عقیق میں ہے) میں اونٹوں کی خرید و فروخت کیا کرتا تھا، لیکن (میرا طریقہ کار یہ ہے کہ) دیناروں کے عوض بیچتا ہوں اور درہم لے لیتا ہوں اور (کبھی) درہموں کے عوض بیچتا ہوں اور دینار لیتا ہوں، اس بارے میں میرے دل میں ایک کھٹکا سا پیدا ہوا، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ ﷺ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر تھے یا (شاید) یہ فرمایا کہ اس وقت آپ ﷺ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکل رہے تھے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں نے آپ سے پوچھنے میں بہت دیر کر دی ہے، میں نقیع میں اونٹ بیچتا ہوں اور (کبھی) دیناروں کے عوض بیچتا ہوں اور درہم وصول کرتا ہوں اور (کبھی) درہموں کے عوض بیچتا ہوں اور دینار وصول کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسی دن کے نرخ کے مطابق اگر ان کو لے لو تو کوئی حرج نہیں ہے جب تک کہ فروخت کنندہ اور خریدار جدا نہ ہوں اور ان کے درمیان کوئی معاملہ رہ نہ جائے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2286۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْمِنْهَالِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اِيَاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُزَنِيَّ، وَرَاٰى رَجُلًا

يَبِيعُ الْمَاءَ، فَقَالَ: لا تَبِعِ الْمَاءَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ "

✧✧ ایاس بن عبدالمزنی سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص کو پانی بیچتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: پانی فروخت مت کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی فروخت کرنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔

2287۔ وَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ اَبَا الْمِنْهَالِ اَخْبَرَهُ اَنَّ إِيَاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُزَنِيِّ قَالَ لِلنَّاسِ لا تَبِيْعُوا فَضْلَ الْمَاءِ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَلِابْنِ جُرَيْجٍ فِيْهِ إِسْنَادٌ اٰخَرُ

✧✧ حضرت ابومنہال سے مروی ہے کہ ایاس بن عبدالمزنی نے لوگوں سے کہا: اضافی پانی فروخت مت کیا کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

اسی حدیث کو ابن جریج نے ایک اور سند کے ہمراہ روایت کیا ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

2288۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيْمٍ الْحَنْظَلِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ، وَعَنْ ضِرَابِ الْجَمَلِ، وَاَنْ يَبِيْعَ الرَّجُلُ اَرْضَهُ وَمَاءَهُ وَهٰذِهِ اَسَانِيْدُ كُلُّهَا صَحِيْحَةٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاَحْسَنُ مَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ الَّذِي

✧✧ حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ' ابوزبیر کے واسطے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی فروخت کرنے اور اونٹ کو مارنے سے منع کیا اور زمین اور پانی (الگ الگ لوگوں کو) بیچنے سے منع کیا ہے۔

❖ مذکورہ تمام سندیں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر صحیح ہیں لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے انہیں نقل نہیں کیا اور اس موضوع پر حسن بن واقد کی درج ذیل حدیث سب سے بہتر ہے۔

2289۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيْمٍ الْحَنْظَلِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حديث: 2287

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام ' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 4663 اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 9439 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 10841 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 6259

حديث: 2288

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام ' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 4670 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 6266 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 10843

وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ، وَعَنْ ضِرَابِ الْجَمَلِ، وَاَنْ يَّبِيْعَ الرَّجُلُ اَرْضَهُ وَمَاءَهُ وَهٰذِهِ اَسَانِيْدُ كُلُّهَا صَحِيْحَةٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاَحْسَنُ مَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، وَهُوَ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اضافی) پانی بیچنے سے منع کیا ہے۔

✣•✣ یہ حدیث ایوب سے روایت کرنے میں حسین بن واقد منفرد ہیں اور یہ حدیث غریب صحیح ہے۔

2290۔ اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غُنْيَةَ حَدَّثَنِي اَبُوْ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفَى الاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّامُ فَكَانَ يَأْتِيْنَا اَنْبَاطٌ مِّنْ اَنْبَاطِ الشَّامِ فَنُسْلِفُهُمْ فِي الْبُرِّ وَالزَّيْتِ سِعْرًا مَّعْلُوْمًا وَاَجَلًا مَّعْلُوْمًا فَقِيْلَ لَهُ وَمِمَّنْ لَّهُمْ ذٰلِكَ قَالَ مَا كُنَّا نَسْاَلُهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ملک شام میں غزوہ میں شریک تھے، ہمارے پاس شام کے نبطی (نصاریٰ) لوگ آیا کرتے تھے ہم ان کے ساتھ گندم اور زیتون کا ایک معین نرخ کے ساتھ ایک مخصوص مدت تک سودا کیا کرتے تھے ان سے پوچھا گیا: ان کے لئے یہ سودا کس کی طرف سے ہوا کرتا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم ان سے یہ پوچھتے ہی نہیں تھے۔

✣•✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2291۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الاَشْعَثِ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، قَالاَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنَّى الْعَنْبَرِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنِ الاَعْمَشِ، عَنْ

حدیث: 2290

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3466 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحدیث:14077

أُمَّهَاتِ الْاَوْلَادِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیث: 2291

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث:3460 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2199 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 5030 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحدیث:2468 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 10911

اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا، اَقَالَ اللّٰهُ عَثْرَتَهُ
هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کے ساتھ اقالہ (رضامندی کے ساتھ سودا ختم) کرے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمادے گا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری علیہ الرحمۃ اور امام مسلم علیہ الرحمۃ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2292- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّیْدَلَانِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ قُتَیْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ زَکَرِیَّا بْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَاعَ بَیْعَتَیْنِ فِیْ بَیْعَةٍ فَلَهٗ اَوْکَسُهُمَا اَوِ الرِّبَا صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک سودے میں دو سودے کرے اس کے لئے یا خسارہ ہوگا یا سود (یعنی وہ کسی طور بھی نقصان سے بچ نہیں سکے گا)

❖ یہ حدیث امام مسلم علیہ الرحمۃ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2293- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِیءٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ یَعْقُوْبَ، وَاِبْرَاهِیْمُ بْنُ عِصْمَةَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا السَّرِیُّ بْنُ خُزَیْمَةَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، عَنْ اَبِی الْعُمَیْسِ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ قَیْسِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَیْسٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: اشْتَرَی الْاَشْعَثُ رَقِیْقًا مِّنْ رَقِیْقِ الْخُمُسِ، مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِعِشْرِیْنَ اَلْفًا، فَاَرْسَلَ عَبْدُ اللّٰهِ اِلَیْهِ فِیْ ثَمَنِهِمْ، فَقَالَ: اِنَّمَا اَخَذْتُهُمْ بِعَشَرَةِ الْاٰفٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَاخْتَرْ رَجُلًا یَکُوْنُ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ، فَقَالَ الْاَشْعَثُ: اَنْتَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ نَفْسِكَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: اِذَا اخْتَلَفَ الْبَیِّعَانِ، وَلَیْسَ بَیْنَهُمَا بَیِّنَةٌ، فَهُوَ مَا یَقُوْلُ رَبُّ

حدیث: 2292

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3461 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 4974 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 10661 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 20461

حدیث: 2293

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3511 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 10586 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 4984 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث: 399 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحدیث: 15185

السِّلْعَةِ اَوْ یَتَتَارَکَا

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت محمد بن اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ اشعث نے خمس کے غلاموں میں سے ایک غلام، عبداللہ سے 20 ہزار کے عوض خریدا، عبداللہ نے ان کے طے شدہ ریٹ میں کچھ کمی کر دی اور کہا: میں نے یہ 10,000 میں لیا ہے (اس پر دونوں کے درمیان تنازع ہوگیا) تو عبداللہ نے کہا: تم اپنے اور میرے درمیان (فیصلہ کرنے کے لئے) کوئی آدمی منتخب کرلو، اشعث نے کہا: میرے اور تیرے درمیان تو ہی فیصلہ کرنے والا ہے۔ عبداللہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب فریقین کا اختلاف ہو جائے اور دونوں کے پاس کوئی گواہ نہ ہو تو سامان کے مالک کی بات معتبر ہوگی یا وہ دونوں اس سودے سے دست بردار ہو جائیں۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2294۔ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِیْ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحُسَیْنِ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنَ بَالَوَیْهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَیْسَرَةَ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَکَمِ، عَنْ عُمَارَةَ بِنِ عُمَیْرٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَلَدَ الرَّجُلِ مِنْ کَسْبِهٖ مِنْ اَطْیَبِ کَسْبِهٖ، فَکُلُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَعَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ فِیْهِ اِسْنَادٌ اٰخَرُ بِلَفْظٍ اٰخَرَ وَلَیْسَ یُعَلِّلُ اَحَدَ الْاِسْنَادَیْنِ الْاٰخَرُ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کی اولاد اس کی کمائی میں سے ہے بلکہ بہترین کمائی میں سے ہے، اس لئے ان کے مال میں سے تم کھا سکتے ہو۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

اور سفیان ثوری کی اس حدیث کے متعلق دوسری سند ہے جسکے الفاظ بھی اس سے مختلف ہیں اور ان دونوں سندوں میں سے کسی ایک کی وجہ سے دوسری کو معلل نہیں کہہ سکتے۔

2295۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِیُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَیَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ الْهَیْثَمِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اَبِی اللَّیْثِ، حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِیُّ، عَنْ سُفْیَانَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَیْرٍ، عَنْ عَمَّتِهٖ، اَنَّهَا سَاَلَتْ عَآئِشَةَ: فِیْ حِجْرِیْ یَتِیْمٌ فَاٰکُلُ مِنْ مَّالِهٖ؟ فَقَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْ اَطْیَبِ مَا اَکَلَ الرَّجُلُ مِنْ کَسْبِهٖ، وَوَلَدُهٗ مِنْ کَسْبِهٖ

✧✧ حضرت عمارہ بن عمیر رضی اللہ عنہ اپنی پھوپھی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ میری پرورش میں ایک یتیم بچہ ہے، کیا میں اس کے مال میں سے کچھ استعمال کرسکتی ہوں؟ تو ام المومنین نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: انسان کا پاکیزہ ترین کھانا وہ ہے جواسکی (اپنی) کمائی سے ہواوراس کی اولاداس کی کمائی میں سے ہے۔

2296- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، وَقَيْسٌ، عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ، وَلا تَخُنْ مَّنْ خَانَكَ، قَالَ الْعَبَّاسُ: قُلْتُ لِطَلْقٍ: اكْتُبْ شَرِيكٌ، وَادَعْ قَيْسٌ، قَالَ: اَنْتَ اَبْصَرُ، حَدِيْثُ شَرِيكٍ، عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ، عَنْ اَنَسٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو تجھے امانت دے،اس کی امانت اس کے سپرد کرواور جوتم سے خیانت کرے تم اس سے خیانت مت کرو۔

حدیث: 2295

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3528 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 4449 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 2537 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 24078 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 4259 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 6043 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 15521 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث:1580 اخرجه ابوبکر الحمیدی فی "مسنده" طبع دارالکتب العلمیه مکتبه المتنبی بیروت قاهره رقم الحدیث: 246 اخرجه ابن راهویه الحنظلی فی "مسنده" طبع مکتبه الایمان مدینه منوره (طبع اول) 1412ھ/1991ء رقم الحدیث: 1507 اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة بیروت لبنان 1407ھ/ 1986ء رقم الحدیث: 1012

حدیث: 2296

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3535 اخرجه ابو عیسٰی الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 1264 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 2597 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 21092 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الصغیر" طبع المکتب الاسلامی دارعمار بیروت لبنان/عمان 1405ھ 1985ء رقم الحدیث: 475 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث:760 اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة بیروت لبنان 1407ھ/ 1986ء رقم الحدیث: 742

✤✤ عباس فرماتے ہیں: میں نے طلق سے کہا کہ میں شریک کا نام لکھتا ہوں اور قیس کو چھوڑ دیتا ہوں (یہ عمل کیسا ہے؟) انہوں نے جواب دیا: آپ شریک کی حدیث کو زیادہ سمجھتے ہیں۔ ابوحصین سے روایت کردہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر صحیح ہے۔ لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

2297- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ الْعَسْقَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ شَوْذَبٍ، عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ، وَلَا تَخُنْ مَّنْ خَانَكَ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: جو تجھے امانت دے اس کی امانت ادا کرو اور جو تمہارے ساتھ خیانت کرے تم اس کے ساتھ خیانت مت کرو۔

2298- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَبُو الْمُثَنّٰى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يُّعْطِيَ عَطِيَّةً، اَوْ يَهَبَ هِبَةً فَيَرْجِعَ فِيهَا اِلَّا الْوَالِدُ، فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ، وَمَثَلُ الَّذِي يُعْطِي الْعَطِيَّةَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا، كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَاْكُلُ، فَاِذَا شَبِعَ قَاءَ، ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، فَاِنِّي لَا اَعْلَمُ خِلَافًا فِي عَدَالَةِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، اِنَّمَا اخْتَلَفُوْا فِي سَمَاعِ اَبِيْهِ مِنْ جَدِّهِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کے لئے جائز نہیں ہے کہ تحفہ دے کر واپس لے، سوائے والد کے جو وہ اپنی اولاد کو دیتا ہے (کہ وہ واپس لے سکتا ہے) تحفہ دے کر واپس لینے والے کی مثال ایسی ہے

حدیث: 2298

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3539 اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 2132 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلامية حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 3692 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2377 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 2119 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 2123 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلمية بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 6522 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 11789 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 2717 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث:15462

جیسے کتا کھا کر پیٹ بھرلے، جب اس کا پیٹ بھر جائے تو قے کردے اور پھر دوبارہ اس قے کو چاٹنے لگ جائے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے کیونکہ عمرو بن شعیب کی عدالت کے متعلق کوئی اختلاف میری نظر سے نہیں گزرا، اختلاف اس بات میں ہے کہ ان کے والد نے ان کے دادا سے سماع کیا ہے یا نہیں؟

2299- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، قَالا: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، وَحَبِيبِ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لا يَجُوزُ لامْرَاَةٍ اَمْرٌ فِي مَالِهَا، اِذَا مَلَكَ زَوْجُهَا عِصْمَتَهَا،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عُمَرَ الْحَافِظَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ زِيَادٍ الْفَقِيهُ النَّيْسَابُورِيُّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ حَمْدَانَ الْوَرَّاقَ، يَقُولُ: قُلْتُ لاَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ: عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ سَمِعَ مِنْ اَبِيهِ شَيْئًا، فَقَالَ: هُوَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَقَدْ صَحَّ سَمَاعُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ مِّنْ اَبِيهِ شُعَيْبٍ، وَصَحَّ سَمَاعُ شُعَيْبٍ، مِنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

✧✧ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت کو اپنے مال میں کوئی اختیار نہیں ہے جبکہ اس کا شوہر اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ (امام حاکم اپنی سند کے ہمراہ بیان کرتے ہیں) محمد بن علی بن حمدان وراق نے کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: کیا عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے کسی حدیث کا سماع کیا ہے؟ انہوں نے جواباً کہا: وہ عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ہیں اور عمرو بن شعیب کا اپنے والد شعیب سے سماع ثابت ہے اور شعیب کا اپنے دادا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے۔

2300- اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

حدیث: 2299

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث:3546 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 11114 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحديث: 2564

حدیث: 2300

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث:3562 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 15337 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 5778 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 11255 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث:7339 اخرجه ابوبكر الكوفي ' في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودي عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحديث: 20557

هَارُوْنَ، اَنْبَانَا شَرِيكٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ مِنْهُ اَدْرُعًا يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَقَالَ: اَغَصْبٌ يَا مُحَمَّدُ؟ قَالَ: لَا، بَلْ عَارِيَةٌ مَّضْمُوْنَةٌ، وَلَهُ شَاهِدٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

✧✧ حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن اس سے چند زرہیں ادھار مانگیں، اس نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ غصب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ یہ عاریت ہے (اگر یہ ضائع ہوگئی تو) اس کا ضمان دیا جائے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ایک حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

2301- اَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيْهُ بِبُخَارَى، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ مِنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ اَدْرُعًا وَسِنَانًا فِيْ غَزْوَةِ حُنَيْنٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَعَارِيَةٌ مُؤَدَّاةٌ؟ قَالَ: عَارِيَةٌ مُؤَدَّاةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن صفوان بن امیہ سے کچھ زرہیں اور نیزے کے پھل عاریتاً لئے، اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ عاریت ہے؟ اس کی ادائیگی کی جائے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ہاں) یہ عاریت ہے، اس کی ادائیگی کی جائے گی۔

✤•✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2302- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: عَلَى الْيَدِ مَا اَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَهُ، ثُمَّ اِنَّ الْحَسَنَ نَسِيَ حَدِيْثَهُ،

حدیث: 2302

اخرجه ابو داؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3561 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 1266 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2400 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 2596 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 20098 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ / 1991ء رقم الحدیث: 5783 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 11262 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 6862 اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة بیروت لبنان 1407ھ/ 1986ء رقم الحدیث: 280

فَقَالَ: هُوَ اَمِیْنُكَ لاَ ضَمَانَ عَلَیْهِ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰی شَرْطِ الْبُخَارِیِّ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تو نے لیا ہے وہ تیرے ہی ذمہ ہے، جب تک کہ تو ادا نہ کر دے، پھر حسن اپنی حدیث کو بھول گیا اور کہا وہ تیرا ''امین'' ہے اس پر کوئی ضمان (تاوان) نہیں۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2303- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَوْهَرِیُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بُرْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیْرٍ الْمِصِّیْصِیُّ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِیٍّ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا جَمَاهِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْغَسَّانِیُّ بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِیُّ، حَدَّثَنَا الْفِرْیَابِیُّ، عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَیِّصَةَ الْاَنْصَارِیِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ لَهُ نَاقَةٌ ضَارِیَةٌ، فَدَخَلَتْ حَائِطًا، فَاَفْسَدَتْ فِیْهِ، فَكُلِّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهَا فَقَضٰی اَنَّ حِفْظَ الْحَوَائِطِ بِالنَّهَارِ عَلٰی اَهْلِهَا، وَاَنَّ حِفْظَ الْمَاشِیَةِ بِاللَّیْلِ عَلٰی اَهْلِهَا، وَاَنَّ عَلٰی اَهْلِ الْمَاشِیَةِ مَا اَصَابَتْ مَاشِیَتُهُمْ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰی خِلَافٍ فِیْهِ بَیْنَ مَعْمَرٍ وَّالْاَوْزَاعِیِّ، فَاِنَّ مَعْمَرًا، قَالَ: عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَیِّصَةَ، عَنْ اَبِیْهِ

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ان کی ایک سرکش اونٹنی تھی، ایک دفعہ وہ کسی کے باغ میں گھس گئی اور بہت بربادی کی (یہ معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوا تو) آپ نے اس سلسلے میں کچھ کلام کرنے کے بعد یہ فیصلہ فرمایا کہ دن کے وقت باغ والوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے باغات کی حفاظت کریں اور رات کے وقت جانور والوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے جانوروں کو سنبھال کر رکھیں اور جانور والوں کے ذمے اس نقصان کی ادائیگی ہے جو ان کے جانوروں نے نقصان کیا۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے جبکہ اس میں معمر اور اوزاعی کے مابین اختلاف ہے کیونکہ معمر نے یہ حدیث زہری کے واسطے

حدیث: **2303**

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت' لبنان' رقم الحدیث:3569 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" ' طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2332 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "الموطا" طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی)' رقم الحدیث: 1435 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 18629 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 6008 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 5784 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 17453 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 5469 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت لبنان' (طبع ثانی) 1403ھ' رقم الحدیث:18437

سے حرام بن محیصہ سے ان کے والد سے روایت کی ہے۔

2304- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَانَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، اَنْبَانَا الشَّافِعِيُّ، اَنْبَانَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ الْقَدَّاحُ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَنَّ اِسْمَاعِيلَ بْنَ اُمَيَّةَ اَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَضَرْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّاَتَاهُ رَجُلانِ تَبَايَعَا سِلْعَةً، فَقَالَ اَحَدُهُمَا: اَخَذْتُ بِكَذَا وَكَذَا، وَقَالَ الْاٰخَرُ: بِعْتُ بِكَذَا وَكَذَا، فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فِيْ مِثْلِ هٰذَا، قَالَ: حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِثْلِ هٰذَا فَاَمَرَ الْبَائِعَ اَنْ يُّسْتَحْلَفَ، ثُمَّ يُخَيَّرَ الْمُبْتَاعُ اِنْ شَاءَ اَخَذَ، وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اِنْ كَانَ سَعِيْدُ بْنُ سَالِمٍ حَفِظَ فِيْ اِسْنَادِهٖ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ، فَقَدْ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَفِيْ اٰخِرِهٖ، قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: اُخْبِرْتُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ يُوْسُفَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: وَقَالَ حَجَّاجٌ الْاَعْوَرُ: عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُبَيْدٍ

✧✧ حضرت عبدالملک بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (وہ فرماتے ہیں کہ) میں حضرت ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا، ان کے پاس دو آدمی آئے جنہوں نے ایک دوسرے کو کوئی چیز بیچی تھی، ان میں سے ایک کہہ رہا تھا: میں نے اتنے میں یہ چیز خریدی ہے اور دوسرا کہہ رہا تھا: میں نے اتنے میں بیچی ہے۔ تو ابوعبیدہ نے کہا: اس طرح کا ایک واقعہ مجھے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سنایا ہے، انہوں نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا اور آپ کے پاس اسی طرح کا ایک معاملہ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروخت کرنے والے سے کہا کہ وہ قسم کھائے، پھر خریدار کو یہ اختیار دے دیا کہ وہ چاہے تو لے لے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔

❖❖ اگر سعید بن سالم نے اپنی سند میں عبدالملک بن عبید کو محفوظ رکھا ہے تو یہ حدیث صحیح ہے کیونکہ ہمیں ابوبکر بن اسحٰق نے عبداللہ بن احمد بن حنبل کے واسطے سے ان کے والد سے محمد بن ادریس شافعی سے حدیث بیان کی ہے اور اس کے آخر میں احمد بن حنبل نے کہا کہ ہشام بن یوسف نے ابن جریج، انہوں نے اسماعیل بن امیہ، انہوں نے عبدالملک بن عبید اور انہوں نے احمد بن حنبل سے روایت کی اور حجاج نے کہا: اعور، عبدالملک بن عبید ہے۔

2305- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَابُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا

حدیث: 2304

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلامیه' حلب' شام ' 1406ھ' 1986ء' رقم الحدیث: 4649 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 4442 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 10589 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 10365 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 6245

الْمُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اَعْيَنَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ اَعْرَابِيٍّ، حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ حِمْلَ خَبَطٍ، فَلَمَّا وَجَبَ لَهُ، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْتَرْ، فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ: اِنْ رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ مِثْلَكَ بَيِّعًا عَمْرُكَ اللّٰهُ مِمَّنْ اَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ قُرَيْشٍ، تَابَعَهُ ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی سے درخت کی شاخوں کا ایک گٹھ خریدا (راوی فرماتے ہیں) میرا یہ خیال ہے وہ شخص بنی عامر بن صعصعہ میں سے تھا، جب سودا پکا ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کہا: پسند کرلیں، دیہاتی نے جواباً کہا: اللہ تعالیٰ تجھے لمبی عمر دے، میں نے آج تک تیرے جیسا سوداگر نہیں دیکھا تمہارا تعلق کس خاندان سے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (میرا تعلق) قریش سے ہے۔

❖ اس حدیث کو ابن جریج سے روایت کرنے میں ابن وہب نے یحییٰ بن ایوب کی متابعت کی ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2306- حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ يَزِيدَ بْنَ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنْبَانَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ اَعْرَابِيٍّ حِمْلَ خَبَطٍ، فَلَمَّا وَجَبَ الْبَيْعُ، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْتَرْ، فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ: عَمْرُكَ اللّٰهُ بَيِّعًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی سے درختوں کے گرے ہوئے پتے خریدے، جب سودا پکا ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چن لو، دیہاتی نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کی تجارت میں برکت دے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2307- اَخْبَرَنِي اَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَانَا عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّعْفَرَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيَّ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْاٰخِذُ وَالْمُعْطِي سَوَاءٌ فِي الرِّبَا

حدیث: **2305**

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2184 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 10222 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحدیث: 3552 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت لبنان' (طبع ثانی) 1403ھ' رقم الحدیث: 14261

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' سود لینے والا اور دینے والا دونوں (گناہ میں) برابر کے شریک ہیں۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2308- اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّبَّاسُ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ الصَّائِغُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ الشَّافِعِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِیْ مُحَمَّدَ بْنَ الْعَبَّاسِ يُحَدِّثُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ، وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا، فَمَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِوَرِقٍ فَلْيَصْرِفْهَا بِذَهَبٍ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِذَهَبٍ فَلْيَصْرِفْهَا بِوَرِقٍ وَّالصَّرْفُ هَا وَهَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ

✧✧ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دینار کو دینار کے بدلے اور درہم کو درہم کے بدلے (بیچتے ہوئے) کمی زیادتی نہ کی جائے، جس کو چاندی کی ضرورت ہو تو وہ درہموں کی چاندی کے بدلے بیع صرف کر لیں اور جس کو سونے کی ضرورت ہو وہ چاندی کے بدلے اس کی بیع صرف کر لے اور بیع صرف ہاتھوں ہاتھ ہوا کرتی ہے۔

❖ یہ حدیث غریب صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے ان الفاظ کے ہمراہ اس کے نقل نہیں کیا۔

2309- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى شُرُوْطِهِمْ، وَالصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ رُوَاةُ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَدَنِيُّوْنَ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَهٰذَا اَصْلٌ فِی الْكِتَابِ، وَلَهُ شَاهِدٌ مِّنْ حَدِيْثِ عَآئِشَةَ وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان اپنی شرطوں پر (قائم رہتے) ہیں اور مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے۔

❖ اس حدیث کے تمام راوی مدنی ہیں لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا اور یہ کتاب میں اصل ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

2310- اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی الدُّنْيَا، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَارَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَزَرِیُّ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَآئِشَةَ

حدیث: 2310

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 14213

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَلْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ مَا وَافَقَ الْحَقَّ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان اپنی شرائط پر قائم رہتے ہیں، جب تک کہ وہ حق کے موافق ہوں، اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' مسلمان اپنی ان شرائط پر قائم رہتے ہیں جو حق کے موافق ہوں۔

2311- حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبِرَكِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ، وَمَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاَهْلِهٖ كُتِبَ لَهٗ صَدَقَةً، وَمَا وَقٰى بِهِ الْمَرْءُ عِرْضَهٗ كُتِبَ لَهٗ بِهٖ صَدَقَةٌ، وَمَا اَنْفَقَ الْمُؤْمِنُ مِنْ نَفَقَةٍ، فَاِنْ خَلَفَهَا عَلَى اللّٰهِ فَاللّٰهُ ضَامِنٌ، اِلَّا مَا كَانَ فِیْ بُنْیَانٍ اَوْ مَعْصِیَةٍ، فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ: مَا وَقٰى بِهِ الرَّجُلُ عِرْضَهٗ؟ قَالَ: مَا يُعْطِى الشَّاعِرَ وَذَا اللِّسَانِ الْمُتَّقٰى،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشَاهِدُهٗ لَيْسَ مِنْ شَرْطِ هٰذَا الْكِتَابِ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' ہر نیکی صدقہ ہے اور آدمی جو کچھ اپنی ذات اور اپنے بیوی بچوں کے لئے خرچ کرتا ہے، اس کے لئے صدقے کا ثواب لکھا جاتا ہے اور آدمی جو کچھ اپنی عزت کی حفاظت کی خاطر خرچ کرتا ہے، اس کے بدلے میں صدقہ کا ثواب لکھا جاتا ہے اور مومن جو بھی خرچہ کرتا ہے، اگر اس کو اللہ کے سپرد کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہوتا ہے، سوائے اس خرچ کے جو مکانات کی تعمیر میں یا گناہ کے راستے میں خرچ ہوا۔ (عبدالحمید بن حسن فرماتے ہیں) میں نے محمد بن منکدر سے پوچھا: آدمی اپنی عزت کی حفاظت کے لئے کیا خرچ کرتا ہے؟ انہوں نے کہا: جو کچھ شاعروں اور ناقدین کو دیتا ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ ایک حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے لیکن وہ ہماری اس کتاب کے معیار پر نہیں ہیں (وہ حدیث درج ذیل ہیں)

2312- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِیٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّغَانِیُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَاسَوَيْهِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ، حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ اٰدَمَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عِصْمَةَ نُوْحٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بُدَيْلٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّقِیَ دِيْنَهٗ وَعِرْضَهٗ بِمَالِهٖ فَلْيَفْعَلْ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص اپنے دین اور عزت کی حفاظت، مال کے ساتھ کر سکتا ہو، وہ کر لے۔

حدیث: 2311

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 20921 اخرجہ ابویعلٰی الموصلی فی "مسندہ" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 2040

2313- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ بْنِ الْمَرْزُبَانِ الْجَلاَّبُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمِصِّيصِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلصُّلْحُ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ جَائِزٌ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَهُوَ مَعْرُوْفٌ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْمِصِّيصِيِّ، وَهُوَ ثِقَةٌ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور یہ عبداللہ بن حسین مصیصی کے نام کے ساتھ مشہور ہیں اور وہ ثقہ ہیں۔

2314- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ، حَدَّثَنِىْ اَبُو الْمُعْتَمِرِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ خَلْدَةَ الزُّرَقِىِّ، وَكَانَ قَاضِىَ الْمَدِيْنَةِ، قَالَ: جِئْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ فِىْ صَاحِبٍ لَّنَا قَدْ اَفْلَسَ، فَقَالَ: هٰذَا الَّذِىْ قَضٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ اَوْ

حدیث: 2314

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ1987ء' رقم الحدیث: 2272 اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث:1559 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث:3519 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 1262 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحدیث: 4676 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث:2358 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "المؤطا" طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی) رقم الحدیث: 1358 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی' بیروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحدیث: 2590 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 712H اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 5036 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 6272 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 11022 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحدیث: 1488 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2375 اخرجه ابوبکر الحمیدی فی "مسنده" طبع دارالکتب العلمیه' مکتبه المتنبی' بیروت' قاهره' رقم الحدیث: 1035 اخرجه ابن راهویه الحنظلی فی "مسنده" طبع مکتبه الایمان' مدینه منوره' (طبع اول) 1412ھ/1991ء' رقم الحدیث: 104 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/1988ء' رقم الحدیث: 1441 اخرجه ابوالحسن الجوهری فی "مسنده" طبع موسسه نادر' بیروت' لبنان' 1410ھ/1990ء' رقم الحدیث: 962 اخرجه ابوبکر الکوفی' فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد' ریاض' سعودی عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحدیث: 29085 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت لبنان' (طبع ثانی) 1403ھ' رقم الحدیث:15158

اَفْلَسَ، فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ اَحَقُّ بِمَتَاعِهِ، اِذَا وَجَدَهُ بِعَيْنِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ عَالٍ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ

✧✧ حضرت عمر بن خلدہ زرقی رضی اللہ عنہ مدینۃ المنورہ کے قاضی تھے۔ آپ فرماتے ہیں: ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مفلس شدہ شخص کے سلسلے میں آئے تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس شخص کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ کیا ہے: کوئی شخص مرجائے یا مفلس ہو جائے تو سامان کا مالک اپنے سامان کا زیادہ حقدار ہے جبکہ وہ بعینہ اپنا سامان پالے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اس کی سند عالی ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا ہے۔

2315۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الْفَقِيْهُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِى طَالِبٍ وَيَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ الْعَابِدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ لَهُ غُنْمُه وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ لِخِلَافٍ فِيْهِ عَلٰى اَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ وَقَدْ تَابَعَهُ مَالِكٌ وَّبْنُ اَبِى ذِئْبٍ وَّسُلَيْمَانَ بْنِ اَبِى دَاوُدَ الْحِرَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الزُّبَيْدِيُّ وَمَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ عَلٰى هٰذِهِ الرِّوَايَةِ

اَمَّا حَدِيْثُ مَالِكٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رہن کو روکا نہیں جا سکتا کہ اس کا فائدہ بھی رہن رکھوانے والے کے لئے ہے اور اس کا تاوان بھی اسی پر ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ کیونکہ اس میں زہری کے شاگردوں میں اختلاف ہے اور اسی حدیث کو مالک، ابن ابی ذئب، سلیمان بن ابی داؤد الحرانی، محمد بن ولید زبیدی اور معمر بن راشد نے بھی روایت کیا ہے۔

مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث:

2316۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيٍّ، وَاَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمَرَاغِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْغَضَائِرِيُّ بِحَلَبَ، حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا، عَنْ مَّالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَذَكَرَهُ بِاِسْنَادٍ نَحْوَهُ

حدیث: **2315**

اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2441 اخرجه ابو عبدالله الاصبحى فى "الموطا" طبع داراحياء التراث العربى (تحقيق فواد عبدالباقى)' رقم الحديث: 1411 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 5934 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودى عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 10992 اخرجه ابوبكر الصنعانى فى "مصنفه" طبع المكتب الاسلامى' بيروت لبنان' (طبع ثانى) 1403ھ' رقم الحديث:15033

وَاَمَّا حَدِیْثُ بْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ بھی یہ حدیث مروی ہے۔

ابن ابی ذئب رضی اللہ عنہ کی حدیث:

2317۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفِ بْنِ سُفْیَانَ الطَّائِیُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِیْدِ بْنِ کَثِیْرِ بْنِ دِیْنَارٍ الْحِمْصِیُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا یُغْلَقِ الرَّهْنُ لِصَاحِبِهٖ غُنْمُهُ وَعَلَیْهِ غُرْمُهُ، وَقَدْ قِیْلَ: عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَعِیْدٍ، وَاَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ حضرت ابن ابی ذئب رضی اللہ عنہ نے زہری کے واسطے سے سعید بن مسیّب کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رہن کو بند نہیں کیا جائے گا، اس کا نفع اس کے مالک کے لئے ہے اور اس کا تاوان بھی اسی کے ذمہ ہے۔

✧✧ حضرت ابن ابی ذئب رضی اللہ عنہ نے یہی حدیث زہری کے واسطے سے سعید اور ابوسلمہ کے ذریعے بھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے (جوکہ درج ذیل ہے)

2318۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَلِیٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الرَّازِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَصْرٍ الْاَصَمُّ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ، وأبی سلمة، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا یُغْلَقُ الرَّهْنُ، الرَّهْنُ لِمَنْ رَهَنَهُ، وَعَلَیْهِ غُرْمُهُ "

وَاَمَّا حَدِیْثُ سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ دَاوُدَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: رہن کو بند نہیں کیا جائے گا۔ رہن اسی شخص کی ملکیت ہے جس نے اُسے رہن رکھوایا ہے اور اس کا تاوان بھی اُسی شخص کے ذمے ہوگا۔

✧✧ سلیمان بن ابی داؤد کی حدیث:

2319۔ فَحَدَّثَنَاهُ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ، حَدَّثَنَا اَبُو الطَّیِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الدِّیْبَاجِیُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ یَزِیْدَ الرَّاسِبِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مَیْسَرَةَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَیْسَرَةَ الْحَرَّانِیُّ، حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ اَبِیْ دَاوُدَ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا یُغْلَقُ الرَّهْنُ حَتّٰی یَکُوْنَ لَکَ غُنْمُهُ، وَعَلَیْکَ غُرْمُهُ "

وَاَمَّا حَدِیْثُ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِیْدِ الزُّبَیْدِیِّ

✧✧ حضرت سلیمان بن ابی داود رضی اللہ عنہ نے زہری کے ذریعے سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رہن کو اس لئے بند نہیں کیا جائے گا کہ اس کا منافع تیرے لئے ہو اور اس کا تاوان تیرے اوپر ہو۔

محمد بن ولید زبیدی کی حدیث:

2320۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاِسْفَرَايِيْنِيُّ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ، لَهُ غُنْمُهُ، وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ

وَاَمَّا حَدِيْثُ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ

✧✧ حضرت محمد بن زبیدی رضی اللہ عنہ نے زہری کے ذریعے سعید بن مسیّب کے واسطے سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رہن کو نہیں روکا جائے گا اس کا منافع اس (کے مالک) کے لئے ہے اور اس کا تاوان بھی اسی کے ذمہ ہے۔

معمر بن راشد کی حدیث:

2321۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَفِيْدُ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الرَّوَّاسُ، حَدَّثَنَا كُرَيْدٌ اَبُوْ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ، لَكَ غُنْمُهُ، وَعَلَيْكَ غُرْمُهُ

✧✧ حضرت معمر بن راشد رضی اللہ عنہ نے زہری کے ذریعے سعید بن مسیّب کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رہن کو اس لئے روکا نہیں جائے گا کہ اس کا منافع تیرے لئے ہو اور اس کا تاوان تیرے ذمے ہو۔

2322۔ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيْبٍ الْمَعْمَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمِصِّيْصِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ: اَنَا ثَالِثُ الشَّرِيْكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، فَاِذَا خَانَ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا وَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے فریقین اگر ایک

حدیث: 2322

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث:3383 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 11206

دوسرے کے ساتھ خیانت نہ کریں تو ان دونوں میں تیسرا ''میں'' ہوتا ہوں اور اگر کوئی خیانت کرے تو میں ان کے درمیان سے نکل جاتا ہوں۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2323- حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْهَاشِمِيُّ بِالْكُوْفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِیْ غَرْزَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْيَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ وَّهَبَ هِبَةً، فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يَثِبْ مِنْهَا،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ اِلَّا اَنْ نَّكِلَ الْحَمْلَ فِيهِ عَلٰى شَيْخِنَا

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہبہ کرے وہی اس کا زیادہ حقدار ہے جب تک کہ وہ وہاں سے اُٹھ نہ جائے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ مگر اس کو روایت کرنا ہمارے مشائخ کے لئے بہت مشکل ہے۔

2324- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمَنْصُوْرِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِبَغْدَادَ فِیْ دَارِ الْخِلَافَةِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا كَانَتِ الْهِبَةُ لِذِیْ رَحِمٍ مُحَرَّمٍ لَّمْ يَرْجِعْ فِيْهَا،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذی رحم محرم کو تحفہ دے کر واپس نہیں لیا جا سکتا۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2325- اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ

حدیث: 2323

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 11802 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الکبیر" طبع مکتبہ العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 11317

حدیث: 2324

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 11806

حدیث: 2325

اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الاوسط" طبع دارالحرمین' قاہرہ' مصر' 1415ھ' رقم الحدیث: 6755 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 10920

الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْمَدِينِيُّ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ بْنَ رُكَانَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا اَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُخْرِجَ بَنِي النَّضِيرِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اِنَّكَ اَمَرْتَ بِاِخْرَاجِنَا وَلَنَا عَلَى النَّاسِ دُيُونٌ لَمْ تَحِلَّ، قَالَ: ضَعُوا وَتَعَجَّلُوا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' جب رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر قبیلہ کو نکالنے کا فیصلہ کیا تو وہ کہنے لگے: یارسول اللہ ﷺ آپ نے ہمیں نکالنے کا فیصلہ کر دیا جبکہ ہمارا بہت سارا قرضہ لوگوں کے ذمہ باقی ہے جس کی ابھی تاریخ نہیں آئی، آپ ﷺ نے فرمایا: (جو چھوڑ سکتے ہو) چھوڑ دو اور (جو نہیں چھوڑ سکتے) وہ جلدی وصول کرلو۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2326- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ الشَّامَاتِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَكَّةُ مُنَاخٌ لَا تُبَاعُ رِبَاعُهَا، وَلَا تُؤَاجَرُ بُيُوتُهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، شَاهِدُهُ حَدِيثُ اَبِي حَنِيفَةَ الَّذِي

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مکہ اقامت گاہ ہے، اس کے مکانات کو نہ بیچا جائے اور اس کی عمارتوں کو کرایے پر نہ دیا جائے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ امام اعظم ابوحنیفہ سے مروی ایک حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2327- حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، وَاَبُو جَعْفَرٍ بْنُ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ الْكَرِيُّ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ الْعُرَنِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَكَّةُ حَرَامٌ، وَحَرَامٌ بَيْعُ رِبَاعِهَا، وَحَرَامٌ اَجْرُ بُيُوتِهَا قَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَاتُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ صُلْحًا، فَمِنْهَا

حدیث: 2326

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 10965

حدیث: 2327

اخرجہ ابو عیسیٰ الترمذی' فی "جامعہ" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 10966

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مکہ قابل احترام شہر ہے، اس کی زمینیں بیچنا اور اس کے مکانات کرایے پر دینا حرام ہے۔

❖❖ یہ روایات صحیح ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں صلح کے عالم میں داخل ہوئے (ان میں سے ایک حدیث درج ذیل ہے)

2328۔ مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَانَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ عَارِمٍ، وَهُدْبَةَ بْنِ خَالِدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ مِسْكِيْنٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَارَ اِلٰى مَكَّةَ لِيَفْتَحَهَا، قَالَ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ: اهْتِفْ بِالْاَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، اَجِيبُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءُ وا كَاَنَّمَا كَانُوا عَلٰى مِيْعَادٍ، ثُمَّ قَالَ: اسْلُكُوا هٰذِهِ الطَّرِيقَ، وَلَا يَشْرُفَنَّ لَكُمْ اَحَدٌ اِلَّا اَمَّنْتُمُوْهُ، فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَتَحَهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَطَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ الَّذِيْ يَلِي الصَّفَا، فَصَعِدَ الصَّفَا، فَخَطَبَ النَّاسَ وَالْاَنْصَارُ اَسْفَلَ مِنْهُ، فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اَمَّا الرَّجُلُ فَاَخَذَتْهُ الرَّاْفَةُ بِقَوْمِهِ وَالرَّغْبَةُ فِيْ قَرْيَتِهِ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْوَحْيَ بِمَا قَالَتِ الْاَنْصَارُ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، تَقُوْلُوْنَ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ الرَّاْفَةُ بِقَوْمِهِ وَالرَّغْبَةُ فِيْ قَرْيَتِهِ، قَالَ: فَمَنْ اَنَا اِذًا، كَلَّا وَاللّٰهِ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ حَقًّا، فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ، وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ، قَالُوْا: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا قُلْنَا ذٰلِكَ اِلَّا مَخَافَةَ اَنْ يُّعَادُوْنَا، قَالَ: اَنْتُمْ صَادِقُوْنَ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهِ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا مِنْهُمْ
اَحَدٌ اِلَّا بَلَّ نَحْرَهُ بِالدُّمُوْعِ، وَمِنْهَا

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح مکہ کے لئے روانہ ہوئے تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ انصار کو بلاؤ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آواز دی: اے انصاریو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آؤ تو وہ سب لوگ (اتنی جلدی) آ گئے گویا کہ انہوں نے پہلے سے وعدہ کر رکھا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس راستے سے چلو اور راستے میں جو بھی ملے اسے امن دو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح مکہ سے سرفراز فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبۃ اللہ کا طواف کیا اور دو رکعت نوافل ادا کئے پھر کوہِ صفا سے متصل دروازے سے باہر نکلے اور کوہ صفا پر چڑھ کر لوگوں کو خطبہ دیا، اس وقت انصاری لوگ آپ کے قریب ہی تھے، انصاری ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگے کہ آدمی بہر حال اپنی قوم پر ہی نرمی کرتا ہے اور اپنے علاقے میں دلچسپی لیتا ہے، اللہ تعالیٰ نے انصاریوں کی یہ گفتگو وحی کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انصاریو! تم یہ کہتے ہو کہ آدمی

حدیث: 2328

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3024 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 18504 اخرجه ابويعلى الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 6647

اپنی قوم پر نرمی کر ہی لیتا ہے اور اپنے علاقے میں دلچسپی لیتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: تو میں کون ہوں؟ خدا کی قسم! میں اللہ کا بندہ اور اس کا سچا رسول ہوں، میرا جینا تمہارا ساتھ ہے اور میرا مرنا تمہارے ساتھ ہے۔ انصاریوں نے جواباً کہا: یارسول اللہ ﷺ ہم نے تو یہ بات صرف اس خوف کی وجہ سے کی ہے کہ کہیں وہ ہم سے دشمنی نہ کریں آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ اور اس کے رسول کی نظر میں سچے ہو (ابوہریرہ) فرماتے ہیں: خدا کی قسم! (اس دن لوگ اس قدر روئے) کہ آنسوؤں کے ساتھ ہر شخص کا دامن تر ہوگیا (ان میں سے ایک حدیث یہ بھی ہے)۔

2329۔ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْعَدْلُ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَّادُ، حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ اَمَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ اِلَّا اَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَّامْرَاَتَيْنِ، وَقَالَ: اقْتُلُوْهُمْ، وَاِنْ وَّجَدْتُّمُوْهُمْ مُتَعَلِّقِيْنَ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ: عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِيْ جَهْلٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَطَلٍ، وَمَقِيْسُ بْنُ صُبَابَةَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ

✧✧ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن چار مرد اور دو عورتوں کے سوا ہر شخص کو امان دی اور (ان چھ کے متعلق) فرمایا: یہ اگر تمہیں کعبہ کے پردوں میں لپٹے ہوئے مل جائیں تو ان کو مار ڈالو (وہ چار مرد یہ تھے)

i۔ حضرت عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ عنہ (یہ اس دن بھاگ کر بچ گئے تھے پھر ایمان لے آئے تھے)

ii۔ عبداللہ بن خطل

iii۔ مقیس صبابہ (بعض روایات میں مقیس بن ضبابہ ہے)

iv۔ حضرت عبداللہ بن سعد بن ابی سرح رضی اللہ عنہ (انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پناہ لے لی تھی پھر انہی کی حفاظت میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر کلمہ پڑھ لیا تھا)

2330۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى الْحِيْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، قَالَ: رَاَيْتُ شَيْخًا بِالْاِسْكَنْدَرِيَّةِ يُقَالُ لَهٗ: سَرَّقٌ، فَقُلْتُ لَهٗ: مَا هٰذَا الاسْمُ؟ قَالَ: اسْمٌ سَمَّانِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَنْ اَدَعَهٗ، قُلْتُ: وَلِمَ سَمَّاكَ؟ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَاَخْبَرْتُهُمْ اَنَّ مَوَالِيَّ بَاعُوْنِيْ، وَاسْتَهْلَكْتُ

حدیث: 2329

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 4067 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ / 1991ء، رقم الحديث: 3530 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ / 1994ء، رقم الحديث: 16656 اخرجه ابويعلى الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ - 1984ء، رقم الحديث: 757

حدیث: 2330

ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ / 1994ء، رقم الحديث: 11056

اَمْوَالَهُمْ، فَاتَوْا بِى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَنْتَ سَرَّقٌ، وَبَاعَنِى بِاَرْبَعِ اَبْعِرَةٍ، فَقَالَ لِلْغُرَمَاءِ الَّذِيْنَ اشْتَرُوْنِى: مَا تَصْنَعُوْنَ بِهٖ؟ قَالُوْا: نُعْتِقُهُ، قَالُوْا: فَلَسْنَا بِاَزْهَدَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْكُمْ، فَاَعْتَقُوْنِى بَيْنَهُمْ، وَبَقِىَ اسْمِى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِىِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے اسکندریہ میں ایک شخص کو دیکھا جس کو''سرق'' کہا جاتا ہے میں نے اس سے پوچھا یہ کیا نام ہے؟ اس نے جواب دیا: میرا یہ نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا اور میں اس کو ہرگز نہیں چھوڑ سکتا، میں نے پوچھا: آپ کا یہ نام کیوں رکھا گیا؟ اس نے کہا: میں مدینہ منورہ آیا اور ان کو خبر دی کہ میرے مالکوں نے مجھے بیچ دیا ہے اور ان کے اموال ہلاک ہو گئے ہیں، وہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو''سرق'' ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اونٹیوں کے عوض بیچ دیا اور جن تاجروں نے مجھے خریدا تھا، آپ نے ان سے کہا: تم اس کا کیا کرو گے؟ انہوں نے کہا: ہم اس کو آزاد کریں گے، انہوں نے کہا: آخرت کی تم سے زیادہ ہمیں ضرورت ہے تو انہوں نے وہیں پر مجھے آزاد کر دیا اور میرا یہ نام باقی بچ گیا۔

✧✧ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2331- حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، مِنْ اَصْلِ كِتَابِهٖ غَيْرَ مَرَّةٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ عَطَاءٍ، اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى، عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْىٌ، فَاَمَرَنِىْ بِبَيْعِ اَخَوَيْنِ، فَبِعْتُهُمَا، وَفَرَّقْتُ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: اَدْرِكْهُمَا فَارْتَجِعْهُمَا وَبِعْهُمَا جَمِيْعًا وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنَهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ قِيْلَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِىْ شَبِيْبٍ، عَنْ عَلِيٍّ وَّهُوَ صَحِيْحٌ اَيْضًا

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قیدی آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو بھائی بیچنے کا حکم دیا میں نے ان دونوں کو بیچ دیا اور الگ الگ کر کے بیچا پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو ڈھونڈو اور واپس لو اور اکٹھا بیچو اور ان کو جدا نہ کرو۔

✧✧ یہ حدیث غریب ہے' اور یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور اس کی سند حکم کے بعد میمون بن ابی شبیب کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ تک پہنچتی ہے اور یہ بھی صحیح ہے۔

2332- اَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِىُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ

حدیث: 2332

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2696 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 1283 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 18085

عَلِيّ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبِيْ خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِيْ شَبِيْبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ بَاعَ جَارِيَةً، وَوَلَدَهَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، فَنَهَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ هٰذَا مَتْنٌ اٰخَرُ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

✧✧ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ایک لونڈی اور اس کا بچہ الگ الگ بیچ دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع کر دیا۔

سند صحیح کے ساتھ مذکورہ حدیث کا درج ذیل متن بھی ہے۔

2333۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُوْنُسَ السَّرَّاجُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ طَلِيْقِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَلْعُوْنٌ مَّنْ فَرَّقَ

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَتَفْسِيْرُهُ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ الَّذِي

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص (ذی رحم محرموں کو) جدا کرے وہ لعنتی ہے۔

✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس کی تفسیر ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی درج ذیل حدیث میں ہے:

2334۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ حُيَيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَّوَلَدِهَا، فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ماں سے اس کی اولاد کو الگ

حدیث: **2333**

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 18101

حدیث: **2334**

اخرجہ ابو عیسٰی الترمذی فی "جامعہ" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 1283 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 18009 اخرجہ ابو القاسم الطبرانی فی "معجمہ الکبیر" طبع مکتبہ العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 4080 اخرجہ ابوعبداللہ القضاعی فی "مسندہ" طبع موسسۃ الرسالۃ' بیروت' لبنان 1407ھ/ 1986ء' رقم الحدیث: 456

کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اس کے چاہنے والوں سے الگ کرے گا۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2335۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيُّ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْعَسْكَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ التَّنُوْخِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُوْلا، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّفَرَّقَ بَيْنَ الْاُمِّ وَوَلَدِهَا، فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِلٰى مَتٰى؟ قَالَ: حَتّٰى يَبْلُغَ الْغُلامُ، وَتَحِيْضَ الْجَارِيَةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں کو اس کی اولاد سے جدا کرنے سے منع کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کب تک؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لڑکے کے بالغ ہونے اور لڑکی کے حیض آنے تک۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2336۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْيَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْبَامِيَانِيُّ بِبَلْخَ، حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَلْمَانَ الْكَاتِبُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَوَيْهِ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهُ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ بَيْعِ الْغَنَائِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ، وَعَنِ الْحَبَالٰى اَنْ يُّوْطَئْنَ حَتّٰى يَضَعْنَ مَا فِيْ بُطُوْنِهِنَّ، وَقَالَ: لا تَسْقِ زَرْعَ غَيْرِكَ، وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ، وَعَنْ لَّحْمِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث: 2335

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 18106

حدیث: 2336

اخرجہ ابوداؤد السجستانی فی "سننہ" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3369 اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ قاھرہ مصر رقم الحدیث: 9005 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 10632 اخرجہ ابویعلٰی الموصلی فی "مسندہ" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 2414 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الکبیر" طبع مکتبہ العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 11145 اخرجہ ابوبکر الصنعانی فی "مصنفہ" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحدیث: 8705

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن، تقسیم سے پہلے مال غنیمت بیچنے سے منع کیا اور حاملہ لونڈیوں کے ساتھ بچہ پیدا ہونے سے پہلے ہمبستری کرنے سے منع کیا اور فرمایا: اپنے غیر کی کھیتی کو سیراب مت کرو اور پالتوں گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا اور نکیلے دانتوں والے درندوں کا گوشت کھانے سے منع کیا۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2337۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي حَائِطٍ، فَلَا يَبِعْ نَصِيبَهُ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى يَعْرِضَهُ عَلٰى شَرِيكِهِ

✧✧ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کسی کا باغ میں کوئی شریک ہو، وہ اپنا حصہ بیچنے سے پہلے اپنے شریک کو خریدنے کی پیش کش کرے۔

2338۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلابُ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَحْمَدَ الْخَزَّازُ بِالرِّيِّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ سَمْحَ الْبَيْعِ، سَمْحَ الشِّرَاءِ، سَمْحَ الْقَضَاءِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نرمی والی خرید وفروخت اور نرمی والے فیصلے کو پسند کرتا ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2339۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

حدیث: 2337

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1608 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 14378 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 5179 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 2171 اخرجه ابوالحسن الجوهري في "مسنده" طبع موسسه نادر' بيروت' لبنان' 1410ھ/1990ء' رقم الحديث: 2307

حدیث: 2338

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي' في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1319 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 6238

الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، اَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَّبِيْعُ اَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقُوْلُوا: لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ، وَاِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَّنْشُدُ ضَالَّةً فِيهِ، فَقُوْلُوا: لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی کو مسجد میں کوئی چیز بیچتے یا خریدتے دیکھوتو کہو"اللہ تعالیٰ تیری تجارت میں نفع نہ دے"اور اگر کسی شخص کو مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے دیکھوتو کہو"اللہ تعالیٰ تجھے یہ چیز کبھی نہ دلائے"۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2340- اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْقَارِءُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ مُّسْلِمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يُّجَهِّزَ جَيْشًا، فَنَفِدَتِ الْاِبِلُ، فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اٰخُذَ مِنْ قَلَائِصِ الصَّدَقَةِ، فَكُنْتُ اٰخُذُ الْبَعِيْرَ بِالْبَعِيْرَيْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لشکر کی تیاری کا حکم دیا تو کچھ اونٹ کم پڑ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے صدقہ کے اونٹوں میں سے لینے کا حکم دیا، میں نے دو اونٹوں کے بدلے ایک اونٹ (کے طور پر) لے لئے۔(یعنی ابھی ایک اونٹ لے لیا ہے بعد میں اس کے بدلے میں دو اونٹ ادا کئے جائیں گے۔شفیق)

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

حدیث: 2339

اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 1401 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 1650 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1305 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 10004 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 4142

حدیث: 2340

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3357 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 10309 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحدیث: 14144

2341- اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْمُقْرِءُ بِصَنْعَاءَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْجَوْنِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الذِّمَارِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، حَدَّثَنِي مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ السَّلَفِ فِي الْحَيَوَانِ.

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان میں قرض سے منع کیا۔

✥✥ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2342- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْكَالِءِ بِالْكَالِءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقِيْلَ: عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھار چیز کو ادھار کے بدلے بیچنے سے منع کیا۔

✥✥ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور اس کی سند موسیٰ بن عقبہ سے عبداللہ بن دینار کے حوالے سے بھی بیان کی گئی ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2343- حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا الْمِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ الرُّعَيْنِيُّ، حَدَّثَنَا ذُؤَيْبٌ، عَنْ عِمَامَةَ، حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْكَالِءِ بِالْكَالِءِ هُوَ النَّسِيْئَةُ بِالنَّسِيْئَةِ

❖❖ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کالی (ادھار) کو کالی (ادھار) کے بدلے بیچنے سے منع کیا۔

2344- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ الْجُرْجَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَنْبَسَةَ،

حدیث: 2341

اخرجه ابوالحسن الجوهری فی "مسنده" طبع موسسه نادر' بیروت' لبنان' 1410ھ/1990ء' رقم الحدیث: 200

حدیث: 2342

ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 10316

حدیث: 2344

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دارابن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ1987ء' رقم الحدیث: 2093 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحدیث: 3891 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 4618

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ یُوْنُسَ بْنِ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ وَالْمُنَابَذَةِ، قَالَ الْأُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِیْدِ: الْمُخَاضَرَةُ اَنْ لَا یُبَاعَ شَیْءٌ مِّنْهَا حَتّٰی یَحْمَرَّ اَوْ یَصْفَرَّ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَقَدْ تَفَرَّدَ بِاِخْرَاجِهِ الْبُخَارِیُّ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ، مخاضرہ اور منابذہ سے منع کیا ہے۔

✣✣ استاد ابوالولید فرماتے ہیں، مخاضرہ کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت تک کھجوریں نہ بیچی جائیں جب تک کہ سرخ یا زرد نہ ہو جائیں، یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور اس کو صرف امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

2345- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِیُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ رَبِیْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِیُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیَی الْمَازِنِیِّ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ، مَنْ ضَارَّ ضَارَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ نقصان کرو، نہ کراؤ۔ جو کسی کو نقصان دے گا، اللہ اس کو نقصان دے اور جو کسی کو مشقت میں مبتلا کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو مشقت میں مبتلا کرے گا۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2346- حَدَّثَنَا الشَّیْخُ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰی، حَدَّثَنَا زَکَرِیَّا بْنُ عَدِیٍّ، حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّیُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ، فَغَسَّلْنَاهُ، وَکَفَّنَّاهُ، وَحَنَّطْنَاهُ، وَوَضَعْنَاهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَیْثُ تُوْضَعُ الْجَنَائِزُ عِنْدَ مَقَامِ جِبْرِیْلَ، ثُمَّ اٰذَنَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ عَلَیْهِ، فَجَآءَ مَعَنَا خُطًی، ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّ عَلٰی صَاحِبِکُمْ دَیْنًا؟ قَالُوْا: نَعَمْ، دِیْنَارَانِ فَتَخَلَّفَ، فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ مِّنَّا یُقَالُ لَهٗ اَبُوْ قَتَادَةَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هُمَا عَلَیَّ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حدیث: 2345

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3635 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 1940 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 4340 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "الموطا" طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی) رقم الحدیث: 1429 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 15793 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 11166 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 1387 اخرجه ابوبکر الشیبانی فی "الاحاد والمثانی" طبع دارالرایة ریاض سعودی عرب 1411ھ/1991ء رقم الحدیث: 2169

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: هُمَا عَلَيْكَ وَفِيْ مَالِكَ وَالْمَيِّتُ مِنهُمَا بَرِيءٌ"، فَقَالَ: نَعَم، فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَقِيَ اَبَا قَتَادَةَ، يَقُوْلُ: مَا صَنَعَتِ الدِّيْنَارَانِ؟ حَتّٰى كَانَ اٰخِرَ ذٰلِكَ، قَالَ: قَدْ قَضَيْتُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: الْاٰنَ حِيْنَ بَرَدَتْ عَلَيْهِ جِلْدُهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص فوت ہوگیا، ہم نے اس کو غسل دے کر اور کفن وغیرہ پہنا کر تیار کر کے مقام جبرائیل کے پاس جہاں جنازے رکھے جاتے ہیں وہاں رکھ دیا پھر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی نماز جنازہ پڑھنے کے لئے بلایا آپ ہمارے ساتھ پیدل چلتے ہوئے تشریف لے آئے، آپ نے فرمایا: شاید کہ تمہارے اس ساتھی کے ذمے کچھ قرضہ ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: جی ہاں! دو دینار ہیں، آپ پیچھے ہٹ گئے، ابوقتادہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ دو درہم میں ادا کر دوں گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ دونوں درہم اب تیرے ہی ذمہ ہے اور تیرے ہی مال سے دیئے جائیں گے اور میت اس سے بری ہے۔ ابوقتادہ نے کہا: ٹھیک ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی، اس کے بعد جب بھی ابوقتادہ کی آپ سے ملاقات ہوتی تو آپ اس سے ان دو دیناروں کے متعلق ضرور پوچھتے حتی کہ جب ابوقتادہ نے یہ بتایا کہ میں نے اس کے دو درہم ادا کر دیئے ہیں تو آپ نے اس سے پوچھنا چھوڑ دیا اور فرمایا: اب اس شخص کو ٹھنڈک پہنچی ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2347۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الْفَقِيْهُ بِالدَّامغَانِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَّاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الرَّهْنُ مَحْلُوْبٌ وَمَرْكُوْبٌ، قَالَ الْاَعْمَشُ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ فَكَرِهَ اَنْ يَنْتَفِعَ بِشَيْءٍ مِّنْهُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ لِاِجْمَاعِ الثَّوْرِيِّ، وَشُعْبَةَ عَلٰى تَوْقِيْفِهِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، وَاَنَا عَلٰى اَصْلِيْ اَصَّلْتُهُ فِيْ قَبُوْلِ الزِّيَادَةِ مِنَ الثِّقَةِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رہن کا دودھ دھویا جائے گا اور اس پر سواری کی جائے گی۔

❖ اعمش فرماتے ہیں: میں نے اس حدیث کا تذکرہ ابراہیم سے کیا تو انہوں نے رہن سے کسی قسم کا فائدہ اٹھانے کو ناپسند کیا۔ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں

حدیث: **2347**

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 10989 اخرجہ ابن راھویہ الحنظلی فی "مسندہ" طبع مکتبہ الایمان مدینہ منورہ (طبع اول) 1412ھ/1991ء رقم الحدیث: 282 اخرجہ ابوبکر الصنعانی فی "مصنفہ" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحدیث:15066

کیا۔ کیونکہ ثوری اور شعبہ دونوں نے اس کو اعمش کے حوالے سے موقوف کیا ہے اور میں ثقہ کی جانب سے زیادتی کو قبول کرنے میں اپنے قانون پر عمل پیرا ہوں۔

2348۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَيَّانَ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْكَرَابِيسِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَرَ عَلٰى مُعَاذٍ مَالَهُ، وَبَاعَهُ فِيْ دَيْنٍ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ پر قرضے کی وجہ سے ان کا مال بیچ دیا تھا اور ان کو تصرفات سے روک دیا تھا۔

❖ وہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2349۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَبَّانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ عَتَّابٍ الْاَعْيَنُ، حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ سَلَمَةَ اَبُوْ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا عَمِّيْ عَمْرُو بْنُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَصْغَرَ نَاسًا يَوْمَ اُحُدٍ، مِنْهُمْ: زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَعْنِيْ نَفْسَهُ، وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ، وَزَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ، وَسَعْدٌ، وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَذَكَرَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوۂ احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بہت کم لوگ رہ گئے تھے جن میں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ (یعنی وہ خود) براء بن عازب رضی اللہ عنہ، زید بن ارقم رضی اللہ عنہ، سعد رضی اللہ عنہ، ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر عبداللہ رضی اللہ عنہما کا نام شامل ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2350۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ مُوْسٰى، قَالَا: اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، وَمُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ،

حدیث: 2348

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 11041

حدیث: 2349

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 17587 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الکبیر" طبع مکتبہ العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث:4962

عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: الصَّبِيِّ حَتّٰى يَحْتَلِمَ، وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتّٰى يُفِيقَ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے۔

I- بچے سے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔

II- مدہوش سے یہاں تک کہ ہوش میں آجائے۔

III- سوئے ہوئے سے یہاں تک کہ بیدار ہو جائے۔

تبصرہ: یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2351- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسَى الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ خَالِدٍ

حدیث: 2350

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بیروت لبنان رقم الحدیث: 4398 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 1423 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 3432 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفكر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2041 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 2296 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 24747 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 142 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبریٰ" طبع دارالكتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 5625 ذكره ابوبكر البیهقی فی "سننه الكبریٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 11235 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 4400 اخرجه ابن راهویه الحنظلی فی "مسنده" طبع مكتبه الایمان مدینه منوره (طبع اول) 1412ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 173

حدیث: 2351

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بیروت لبنان رقم الحدیث: 4401 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 1423 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفكر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2042 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 1360 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 143 اخرجه ابوبكر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المكتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1003 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبریٰ" طبع دارالكتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 7343 ذكره ابوبكر البیهقی فی "سننه الكبریٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 8091 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 587

الرَّازِیُّ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالاَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ اَبِیْ ظَبْیَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، مُرَّ عَلٰی عَلِیٍّ بِمَجْنُوْنَةِ بَنِیْ فُلَانٍ، قَدْ زَنَتْ، وَاَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِرَجْمِهَا، فَرَدَّهَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، وَقَالَ لِعُمَرَ: یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ، اَمَرْتَ بِرَجْمِ هٰذِهٖ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اَمَا تَذْکُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ: عَنِ الْمَجْنُوْنِ الْمَغْلُوْبِ عَلٰی عَقْلِهٖ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰی یَسْتَیْقِظَ، وَعَنِ الصَّبِیِّ حَتّٰی یَحْتَلِمَ، قَالَ: صَدَقْتَ فَخَلّٰی عَنْهَا، قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: بِالْحَجْرِ عَلَی الْمَجْنُوْنِ وَالْمَجْنُوْنَةِ مِمَّا لاَ اَعْلَمُ فِیْهِ خِلَافًا بَیْنَ الْعُلَمَاءِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کچھ لوگ فلاں قبیلے کی ایک پاگل عورت کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قریب سے لے کر گزرے، یہ عورت زنا کی مرتکب ہوئی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے رجم کا حکم دیا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کو لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور کہا: اے امیر المؤمنین! اس کو رجم کرنے کا آپ نے حکم دیا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ کو یاد نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے؟ تین لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے'

1- وہ مجنون جس کی عقل زائل ہو چکی ہے۔

ii- سویا ہوا، یہاں تک کہ اٹھ جائے۔

iii- بچہ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اقرار کرتے ہوئے) کہا: آپ سچ کہہ رہے ہیں، اور اس خاتون کی سزا معاف کر دی۔

✤✤ ابوعبداللہ فرماتے ہیں: مجنون مرد اور عورت پر مؤاخذہ نہ ہونے کے متعلق میری معلومات کے مطابق علماء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔

2352- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّبْغِیُّ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ زِیَادٍ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِیٍّ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ ﴿وَالصُّلْحُ خَیْرٌ﴾ (النساء: 128) فِیْ رَجُلٍ کَانَتْ تَحْتَهٗ اِمْرَاَةٌ قَدْ طَالَتْ صُحْبَتُهَا وَوَلَدَتْ مِنْهُ اَوْلَادًا فَاَرَادَ اَنْ یَسْتَبْدِلَ بِهَا فَرَاضَتْهُ عَلٰی اَنْ تُقَرَّ عِنْدَهٗ وَلَا یُقَسِّمُ لَهَا

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (آپ فرماتی ہیں) یہ آیت 'وَالصُّلْحُ خَیْر' (اور صلح خوب ہے) اس آدمی کے متعلق نازل ہوئی جس کے نکاح میں ایک خاتون تھی، وہ کافی عرصہ اس کے نکاح میں رہی اور اس سے کئی بچے بھی پیدا ہوئے پھر اس شخص نے اس کو طلاق دے کر دوسری عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا لیکن اس خاتون نے اپنے شوہر کو اس بات پر راضی کر لیا کہ وہ اس کو اپنے پاس رکھ لے اور اس کے لئے باری مقرر نہ کرے۔

حدیث: **2352**

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث:1974

✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2353- حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِبْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ اَنْبَاَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ ثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ سَوْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا جَعَلَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ وَاَحْسِبُ فِى ذٰلِكَ نَزَلَتْ ﴿وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزاً اَوْاِعْرَاضًا﴾ (النساء128)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنا دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے کر دیا تھا اور میرا یہ خیال ہے کہ درج ذیل آیت انہی کے متعلق نازل ہوئی وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزاً اَوْاِعْرَاضًا

''اور اگر عورت اپنے شوہر کی زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے''

✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2354- حَدَّثَنَا اَبُوزَكَرِيَّا يَحْىٰ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِى طَالِبٍ ثَنَا يَحْىٰ بْنُ الْمُغِيْرَةِ ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتِ الْهُدْنَةُ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَهْلِ مَكَّةَ بِالْحُدَيْبِيَّةِ اَرْبَعَ سِنِيْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل مکہ کے درمیان حدیبیہ والی صلح چار سال تک قائم رہی۔

✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2355- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ وَّاَخْبَرَنِى اَبُوْ هَانِءٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ سَمِعَ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا زَعِيْمٌ وَالزَّعِيْمُ الْحَمِيْلُ لِمَنْ اٰمَنَ بِى وَاَسْلَمَ وَهَاجَرَ بِبَيْتٍ فِى رَبَضِ الْجَنَّةِ

حدیث: 2354

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحدیث: 7935

حدیث: 2355

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحدیث: 3133 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 4619 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 4341 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 11175 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث:801

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' جو شخص مجھ پر ایمان لائے اور مسلمان ہو جائے، میں اس کے لئے جنت کے اندر گھر کا زعیم (ضامن) ہوں۔

✧✧ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2356- حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدُ بْنُ جَعْفَرَ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَيِّمَتْ اُمِّي وَقَدِمَتِ الْمَدِيْنَةَ فَخَطَبَهَا النَّاسُ فَقَالَتْ لَا اَتَزَوَّجُ اِلَّا بِرَجُلٍ يَكْفُلُ لِيْ هٰذَا الْيَتِيْمَ فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ مِّنَ الأَنْصَارِ قَالَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرُضُ غِلْمَانَ الْاَنْصَارِ فِي كُلِّ عَامٍ فَيُلْحِقُ مَنْ اَدْرَكَ مِنْهُمْ قَالَ فَعُرِضْتُ عَامًا فَاُلْحِقَ غُلَامًا وَرَدَّنِي فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ اَلْحَقْتَهُ وَرَدَدْتَنِيْ وَلَوْ صَارَعْتُهُ لَصَرَعْتُهُ قَالَ فَصَارَ فَصَارَعْتُهُ فَصَرَعْتُهُ فَاَلْحَقَنِي

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری ماں بیوہ ہوگئی اور مدینۃ المنورہ آئی تو کئی لوگوں نے ان کو پیغام نکاح بھیجا لیکن انہوں نے یہ جواب دیا کہ میں صرف اس شخص سے نکاح کروں گی جو اس یتیم کی پرورش کا ذمہ لے گا تو ایک انصاری شخص نے (یہ شرط منظور کرتے ہوئے) ان سے نکاح کرلیا، سمرہ فرماتے ہیں: ہر سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے لڑکوں کا جائزہ لیا کرتے تھے، ان میں سے جو اس قابل ہوتا اس کو (فوج میں) شامل کرلیا جاتا تھا، سمرہ فرماتے ہیں: ایک سال مجھے بھی پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک (دوسرے) لڑکے کو شامل کرلیا اور مجھے واپس بھیج دیا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے اس کو شامل کرلیا ہے اور مجھے چھوڑ دیا حالانکہ اگر میں اس سے کشتی کروں تو میں اس کو چت کرسکتا ہوں، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ میری کشتی کروادی تو میں نے اسے پچھاڑ دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی شامل کرلیا۔

✧✧ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2357- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدَ بْنِ كَامِلٍ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَيَّانَ بْنِ مُلَاعِبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَرْبُ قَالَا حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ اَبِي السَّائِبِ اَنَّهُ كَانَ شَرِيْكُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَوَّلِ الْإِسْلَامِ فِي التِّجَارَةِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ قَالَ مَرْحَبًا بِاَخِي وَشَرِيْكِي لَا يُدَارِي وَلَا يُمَارِي وَذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيْثِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث: 2356

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 17588 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الکبیر" طبع مکتبہ العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 6749

✧✧ حضرت سائب بن ابی سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ اسلام کے اوائل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر تجارت کیا کرتے تھے جس دن مکہ فتح ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بھائی شریک کو خوش آمدید، نہ کوئی دھوکہ دیں گے اور نہ جھگڑا ہوگا۔ اس کے بعد باقی حدیث ذکر کی۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2358۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَاهَانَ الْخَرَّازُ بِمَكَّةَ، عَلَى الصَّفَا، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَى الْبَقِيْعَ، وَقَالَ: لَا حِمَى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ، قَدِ اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ يُوْنُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِهٖ، لَا حِمَى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا، اَوْ هُوَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ

✧✧ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقیع کو حمی بنایا اور فرمایا: اللہ اور اس کے رسول کے سوا کسی کی حمی نہیں ہے۔

❖ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے زہری سے روایت کردہ اس کی سند کے ہمراہ یونس کی یہ حدیث نقل کی ہے " لَا حِمَى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ " لیکن اس انداز میں انہوں نے اس حدیث کو نقل کیا ہے حالانکہ یہ صحیح الاسناد ہے۔

حدیث: 2357

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 11204 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الکبیر" طبع مکتبہ العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 6619 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الاوسط" طبع دارالحرمین، قاہرہ، مصر، 1415ھ رقم الحدیث: 1522 اخرجہ ابوبکر الشیبانی فی "الاحادوالمثانی" طبع دارالرایۃ، ریاض، سعودی عرب، 1411ھ/1991ء، رقم الحدیث: 708 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 10144

حدیث: 2358

اخرجہ ابو عبداللہ محمد البخاری فی "صحیحہ" (طبع ثالث) دارابن کثیر، یمامہ، بیروت، لبنان، 1407ھ1987ء، رقم الحدیث: 2241 اخرجہ ابوداؤد السجستانی فی "سننہ" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 3083 اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: 6438 اخرجہ ابوحاتم البستی فی "صحیحہ" طبع موسسہ الرسالہ، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 137 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 5775 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 11585 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الکبیر" طبع مکتبہ العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 7419 اخرجہ ابوداؤد الطیالسی فی "مسندہ" طبع دارالمعرفۃ، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1230 اخرجہ ابوبکر الحمیدی فی "مسندہ" طبع دارالکتب العلمیہ، مکتبہ المتنبی، بیروت، قاہرہ، رقم الحدیث: 782 اخرجہ ابوبکر الشیبانی فی "الاحادوالمثانی" طبع دارالرایۃ، ریاض، سعودی عرب، 1411ھ/1991ء، رقم الحدیث: 905

2359- اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِیُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِیْدٍ الدَّارِمِیُّ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَی عَنْ بَیْعِ الْمَاءِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ بِزِیَادَةٍ فِی الْمَتْنِ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اضافی) پانی بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

مذکورہ حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جس کا متن کچھ زیادہ ہے۔ (وہ حدیث درج ذیل ہے)

2360- اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِیْهُ، اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ قُتَیْبَةَ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَكِّیُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ، عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ، عَنْ اِیَاسِ بْنِ عَبْدَانَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَی عَنْ بَیْعِ فَضْلِ الْمَاءِ

✧✧ حضرت ایاس بن عبدان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اضافی پانی بیچنے سے منع فرمایا ہے:

2361- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِیءٍ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ

حدیث: 2359

اخرجه ابو الحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 1565 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 3478 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی' فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 1271 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحدیث: 4660 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2477 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی' بیروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحدیث: 2612 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 14680 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 4952 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 6256 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی' طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 10842 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 782 اخرجه ابوبکر الحمیدی فی "مسنده" طبع دارالکتب العلمیه' مکتبه المتنبی' بیروت' قاهره' رقم الحدیث: 912

حدیث: 2361

اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "الموطا" طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی) رقم الحدیث: 1428 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 24855 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 11626 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحدیث: 266

الْوَهَّابِ الْحَجَبِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الرِّجَالِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِی یُحَدِّثُ، عَنْ اُمِّهِ عَمْرَةَ، عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لاَ یُمْنَعُ نَقْعُ الْبِئْرِ وَهُوَ الرَّهْوُ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: سَمِعْتُ اَبِی، یَقُوْلُ: اِنَّ الرَّهْوَ اَنْ تَکُوْنَ الْبِئْرُ بَیْنَ شُرَکَاءَ فِیهَا الْمَاءُ، فَیَکُوْنَ لِلرَّجُلِ فِیهَا فَضْلٌ، فَلاَ یَمْنَعُ صَاحِبَهُ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ اِنَّمَا اتَّفَقَا مِنْ هٰذَا الْبَابِ عَلٰی حَدِیْثِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَعِیْدٍ، وأبی سلمة، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْهُ لاَ یُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِیُمْنَعَ بِهِ الْکَلَأُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''رہو'' کنویں کے اضافی پانی کو نہ روکا جائے۔

✣✣ عبدالرحمٰن اپنے والدہ کا بیان نقل کرتے ہیں کہ ''رہو'' کا مطلب یہ ہے کہ ایک کنواں چند لوگوں کا مشترکہ ہو، جس میں پانی ہو، ان میں سے ایک آدمی کا حصہ زیادہ ہو، تو وہ اپنے ساتھی کو منع نہ کرے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب میں زہری کی وہ حدیث نقل کی ہے جس میں انہوں نے سعید اور ابوسلمہ کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: گھاس روکنے کے لئے اضافی پانی نہ روکا جائے۔

2362۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِیْهُ، وَاَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَزَّازُ الرَّازِیُّ بِبَغْدَادَ، قَالاَ: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ الْجُنَیْدِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عِیسٰی، حَدَّثَنَا مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ اَبِی الرِّجَالِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِیْ سَیْلِ مَهْزُوْرٍ، وَمُذْنِبٍ اَنَّ الْاَعْلَی یُرْسِلُ اِلَی الْاَسْفَلِ، وَیَحْبِسُ قَدْرَ کَعْبَیْنِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نرم زمین اور پتلے نالے کے بہاؤ کے متعلق یہ فیصلہ فرمایا کہ اوپر والا نیچے والے کی طرف پانی چھوڑے گا اور ٹخنوں کے برابر تک روک سکتا ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2363۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْخُزَاعِیُّ بِمَکَّةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ یَحْیَی بْنُ اَبِی

حدیث: 2363

اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 17965 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 5108 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 925 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث:4124 اخرجه ابن ابی اسامه فی "مسند الحارث" طبع مرکز خدمة السنة والسیرة النبویه' مدینه منوره 1413ھ/1992ء' رقم الحدیث: 309

مَسرَّةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنِيْ اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَدِيٍّ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ بَلَغَهُ مَعْرُوْفٌ عَنْ اَخِيْهِ مِنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ، وَلَا اِشْرَافِ نَفْسٍ، فَلْيَقْبَلْهُ وَلَا يَرُدَّهُ، فَاِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ سَاقَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زید بن عدی جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو اپنے بھائی کی طرف سے مانگے بغیر اور خوش آمدید کئے بغیر کوئی اچھی چیز ملے تو وہ واپس نہ کرے بلکہ اسے قبول کر لے کیونکہ یہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف بھیجا ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2364- حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ فِيْ دَارِهِ بِصَنْعَاءَ، وَاَطْعَمَنِيْ خَزِيْرَةً فِيْ دَارِهِ يُحَدِّثُ، عَنْ اَخِيْهِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تُلْحِفُوْا فِي الْمَسْاَلَةِ، فَوَاللّٰهِ لَا يَسْاَلُنِيْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئًا، فَتُخْرِجُ لَهُ مِنِّي الْمَسْاَلَةُ، فَاُعْطِيْهِ اِيَّاهُ، وَاَنَا كَارِهٌ، فَيُبَارَكُ لَهُ فِي الَّذِيْ اُعْطِيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے مانگنے میں اصرار مت کیا کرو، کیونکہ خدا کی قسم! جب تم مجھ سے کوئی چیز مانگتے ہو، کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ میں بڑی مشکل سے اس کا سوال پورا کرتا ہوں (تو

حدیث: 2364

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1038 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 2593 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحديث: 1644 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 16939 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 3389 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرٰي" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 2374 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰي" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 7661 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 5628 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث:808 اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه' مكتبه المتنبي' بيروت' قاهره' رقم الحديث: 604 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/1988ء' رقم الحديث: 420

اس طرح اس میں برکت نہیں رہتی اس لئے) برکت اسی میں ہوتی ہے جو میں اپنی خوشی سے دوں۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا

2365۔ اَخْبَرَنِی اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَنْطَرِیُّ بِبَغْدَادَ، وَاَبُوْ اَحْمَدَ بَکْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّیْرَفِیُّ بِمَرْوَ، قَالاَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلابَةَ وَاَخْبَرَنِی اَبُوْ عَمْرِو بْنِ نُجَیْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ، عَنِ الْمَقْبُرِیِّ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلا اَهْدٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِقْحَةً، فَاَثَابَهُ مِنْهَا بِسِتِّ بَکَرَاتٍ، فَتَسَخَّطَهَا الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ یَّعْذِرُنِیْ مِنْ فُلانٍ اَهْدٰی اِلَیَّ لِقْحَةً، فَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْهَا فِیْ وَجْهِ بَعْضِ اَهْلِهٖ، فَاَثَبْتُهُ مِنْهُ بِسِتِّ بَکَرَاتٍ فَتَسَخَّطَهَا، لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لا اَقْبَلَ هَدِیَّةً اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ مِنْ قُرَیْشِیٍّ، اَوْ اَنْصَارِیٍّ، اَوْ ثَقَفِیٍّ، اَوْ دَوْسِیٍّ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ دودھ دینے والی اونٹنی تحفہ دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بدلے میں اس کو چھ اونٹ دیئے، وہ شخص اتنے پر راضی نہ ہوا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فلاں شخص کی طرف سے مجھے کون عذر بیان کرے گا، جس نے مجھے ایک اونٹنی تحفہ دی تھی اور میں نے اس کے گھرانے کے کچھ لوگوں کی (حالت زار) طرف دیکھتے ہوئے اس کو چھ اونٹ بدلے میں دیئے لیکن وہ اس پر راضی نہیں ہے، میں یہ سوچ رہا ہوں کہ میں صرف قریشی، انصاری، ثقفی یا دوسی سے تحفہ قبول کروں گا۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2366۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِیْهُ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰی، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ یَّعْقُوْبَ بْنِ بُجَیْرٍ، عَنْ ضِرَارِ بْنِ الْاَزْوَرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِیْ اَهْلِیْ بِلَقُوْحٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَهْدَوْهَا لَهٗ، فَقَالَ لِیْ: احْلُبْهَا وَدَعْ دَاعِیَ اللَّبَنِ

❖❖ حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے گھر والوں نے کچھ اونٹنیاں دے کر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ

حدیث: 2365

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3945 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 11801 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 6579 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلامیه بیروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحدیث: 596 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 7905 اخرجه ابوبکر الحمیدی فی "مسنده" طبع دارالکتب العلمیه مکتبه المتنبی بیروت قاهره رقم الحدیث: 1051

میں بھیجا تاکہ وہ اونٹنیاں آپ کو تحفہ دے دی جائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ان کا دودھ دھولو اور کچھ دودھ تھنوں میں چھوڑ دو۔

2367۔ حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ اِمْلَاءً فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ سَبْعٍ وَّتِسْعِيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ، حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ خَالِدٍ بِنْتُ خَالِدٍ، قَالَتْ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيْصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيْرَةٌ، فَقَالَ: مَنْ تَرَوْنَ اَكْسُو هٰذِهِ؟ فَسَكَتَ الْقَوْمُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِيْتُوْنِيْ بِاُمِّ خَالِدٍ، قَالَتْ: فَاَتَى بِيْ، فَاَلْبَسَنِيهَا بِيَدِهٖ، وَقَالَ: اَبْلِيْ وَاَخْلِقِي، يَقُوْلُهَا مَرَّتَيْنِ، وَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلٰى عَلَمٍ فِي الْخَمِيْصَةِ اَصْفَرَ وَاَحْمَرَ، وَيَقُوْلُ: يَا اُمَّ خَالِدٍ، هٰذَا سَنَا سَنَا، وَالسَّنَا بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ الْحَسَنُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں کچھ کپڑے پیش کیے گئے، جن میں کالے رنگ کی ایک چھوٹی چادر بھی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ میں یہ کس کو پہناؤں گا؟ لوگ خاموش رہے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس اُم خالد کو بلاؤ (ام خالد) کہتی ہیں: مجھے آپ ﷺ کے پاس لایا گیا، تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے وہ چادر مجھے اوڑھائی اور فرمایا: اس کو (استعمال کر کے) پرانی اور بوسیدہ کر دو، آپ ﷺ نے یہ بات دومرتبہ کہی، پھر آپ ﷺ اس چادر میں سبز اور زرد رنگ کے نقش ونگار کو دیکھتے ہوئے فرمانے لگے: اے ام خالد! یہ ''سنا'' ہے، یہ ''سنا'' ہے۔ حبشی زبان میں ''سنا'' کا مطلب ''خوبصورت'' ہے۔

✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2368۔ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُوْسٰى

حديث: 2366

اخرجه ابو محمد الدارمى فى "سننه" طبع دارالكتاب العربى' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحديث: 1997 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 16750 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 5283 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودى عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 15599 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 8128 اخرجه ابوبكر الشيبانى فى "الاحاد والمثانى" طبع دارالراية' رياض' سعودى عرب' 1411ھ/1991ء' رقم الحديث: 1060

حديث: 2367

اخرجه ابو عبدالله محمد البخارى فى "صحيحه" (طبع ثالث) دارابن كثير' يمامه' بيروت' لبنان' 1407ھ 1987ء' رقم الحديث: 5485 اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 4024 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 240

بْـنُ اِسْـمَـاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ الْمُهَاجِرِينَ، قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَهَبَ الْاَنْصَارُ بِالْاَجْرِ كُلِّهِ، قَالَ: لَا، مَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَاَثْنَيْتُمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مہاجرین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: سارا اجر تو انصار لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، بلکہ یہ تو اس حمد وثناء اور ان دعاؤں کا اثر ہے جو تم نے ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے مانگی ہیں۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2369- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْعَبْدِيُّ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مَيْمُوْنٍ الْحَرْبِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ سَاَلَكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ، وَمَنِ اسْتَعَاذَكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعِيذُوْهُ، وَمَنْ اَتَى اِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ، فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوا فَادْعُوْا لَهُ حَتّٰى تَعْلَمُوا اَنَّكُمْ كَافَيْتُمُوْهُ، وَمَنِ اسْتَجَارَكُمْ بِاللّٰهِ فَاَجِيرُوْهُ

حدیث: 2368

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 4812 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2487 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 13097 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 10009 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 11814 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 3773 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلامیه بیروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحدیث: 217

حدیث: 2369

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 2567 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 5743 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 2348 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1672 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 3408 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 13465 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث: 1895 اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة بیروت لبنان 1407ھ/ 1986ء رقم الحدیث: 421 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلامیه بیروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحدیث: 216 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 806

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ لِلْخِلَافِ الَّذِىْ بَيْنَ اَصْحَابِ الْاَعْمَشِ فِيْهِ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوتم سے اللہ کے نام پر مانگے تم اس کو دے دو اور جوتم سے اللہ کے نام پر پناہ مانگے تم اس کو پناہ دے دو اور جو تمہیں تحفہ دے، تم اس کا بدلہ دو اور اگر بدلہ دینے کے لئے کوئی چیز میسر نہ ہو تو اس کے لئے اتنی دعا کرو کہ تم سمجھو کہ تم نے اس کا بدلہ پورا کر دیا اور جوتم سے اللہ کے نام پر فریادرسی چاہے تم اس کی فریادرسی کرو۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ کیونکہ اس میں اعمش کے شاگردوں میں اختلاف ہے۔

2370۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ شَقِيْقٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِمَارٍ وَّهُوَ يَمْشِىْ، فَقَالَ: ارْكَبْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: اِنَّ صَاحِبَ الدَّابَّةِ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهٖ، اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهٗ لِىْ، قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گدھا لے کر آیا، اس وقت آپ پیدل چل رہے تھے، اس آدمی نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سوار ہو جائیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جانور کا مالک آگے سوار ہونے کا زیادہ حقدار ہے البتہ اگر تم خود ہی مجھے آگے بٹھا دو (تو کوئی حرج نہیں) اس نے کہا: تو میں نے ایسا کر دیا۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2371۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ، اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ اَخْبَرَهٗ، عَنْ اَبِىْ سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ اٰوَى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ، مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی گمشدہ چیز کو اپنے پاس

حدیث: 2370

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2572 اخرجه ابو عيسى الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 2773 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 4788 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 913 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 891

جگہ دی تو وہ گمشدہ ہی ہے جب تک کہ اس کا اعلان نہ کرواؤ۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2372۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِیُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِیْدٍ الدَّارِمِیُّ وَاَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَحْیَی بْنِ مُوْسٰی، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَیُّوْبَ، قَالاَ: حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ سَعِیْدٍ الْجُرَیْرِیِّ، عَنِ الْعَلاءِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ: تُعَرَّفُ وَلا تُغَیَّبُ، وَلا تُکْتَمُ، فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا، وَاِلا فَهُوَ مَالُ اللّٰهِ یُؤْتِیهِ مَنْ یَّشَاءُ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ (گری پڑی چیز) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا اعلان کراؤ، اس کو غیب مت کرواور اس کو چھپاؤ مت۔ اگر اس کا مالک آجائے (اس کو دے دی جائے) ورنہ یہ اللہ کا مال ہے وہ جسے چاہتا ہے، اسے دیتا ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2373۔ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَکَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُکَیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ یَحْیَی بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّیْمِیِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ

حدیث: 2371

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 1725 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 17096 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 4897 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 5806 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 11858 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث:5281

حدیث: 2373

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 1724 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 1719 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 16114 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 4896 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 5805 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 11901 اخرجه ابوبکر الشیبانی فی "الاحادوالمثانی" طبع دارالرایة' ریاض' سعودی عرب' 1411ھ/1991ء' رقم الحدیث: 656

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجی کا لقطہ (اٹھانے سے) منع فرمایا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2374- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، قَالاَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْنَاهُ مِنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُوْرٍ، وَيَعْقُوْبَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ فِيْ كَنْزٍ وَّجَدَهُ رَجُلٌ: اِنْ كُنْتَ وَجَدْتَّهُ فِيْ قَرْيَةٍ مَسْكُوْنَةٍ، اَوْ فِيْ سَبِيْلٍ مِيْتَاءَ فَعَرِّفْهُ، وَاِنْ كُنْتَ وَجَدْتَّهُ فِيْ خَرِبَةٍ جَاهِلِيَّةٍ، اَوْ فِيْ قَرْيَةٍ غَيْرِ مَسْكُوْنَةٍ، اَوْ غَيْرِ سَبِيْلٍ مِيْتَاءَ، فَفِيْهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ، قَدْ اَكْثَرْتُ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ الْحُجَجَ فِيْ تَصْحِيْحِ رِوَايَاتِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اِذَا كَانَ الرَّاوِيْ عَنْهُ ثِقَةً، وَلا يُذْكَرُ عَنْهُ اَحْسَنَ مِنْ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ، وَكُنْتُ اَطْلُبُ الْحُجَّةَ الظَّاهِرَةَ فِيْ سَمَاعِ شُعَيْبِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَلَمْ اَصِلْ اِلَيْهَا اِلٰى هٰذَا الْوَقْتِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کو ملنے والے خزانے کے متعلق ارشاد فرمایا: اگر تجھے یہ رہائشی علاقے یا ویران راستے سے ملا ہے تو اس کا اعلان کر اور اگر تجھے یہ جاہلیت کی ویران جگہ سے یا غیر رہائشی علاقے سے یا غیر ویران راستے سے ملا ہے تو اس میں اور زمینی دھاتوں میں خمس لازم ہے۔

✿✿ عمرو بن شعیب کی روایات کو صحیح قرار دینے میں اس کتاب میں، میں نے کافی دلیلیں ذکر کی ہیں، جب ان سے روایت کرنے والا ثقہ ہو اور ان سے ان روایات سے بڑھ کر زیادہ بہتر روایات ذکر نہیں کی گئیں اور میں مسلسل کسی ایسی دلیل کی تلاش میں رہا جو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے شعیب بن عمرو رضی اللہ عنہ سے شعیب بن محمد کے سماع پر بین ثبوت ہو لیکن ابھی تک مجھے ایسی کوئی دلیل نہیں ملی۔

2375- حَدَّثَنِيْ اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْفَقِيْهُ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَسْاَلُهُ عَنْ مُحْرِمٍ وَقَعَ بِامْرَاَةٍ فَاَشَارَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ اذْهَبْ اِلٰى ذَاكَ فَسَلْهُ قَالَ شُعَيْبٌ فَلَمْ يَعْرِفْهُ الرَّجُلُ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَسَاَلَ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ بَطَلَ حَجُّكَ فَقَالَ الرَّجُلُ فَمَا اَصْنَعُ قَالَ اَحْرِمْ مَعَ النَّاسِ وَاصْنَعْ مَا يَصْنَعُوْنَ وَاِذَا اَدْرَكْتَ قَابِلًا فَحُجَّ وَاهْدِ فَرَجَعَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَا مَعَهُ فَقَالَ اُذْهَبْ اِلٰى بْنِ عَبَّاسٍ فَسَلْهُ قَالَ شُعَيْبٌ فَذَهَبْتُ مَعَهُ اِلٰى بْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلَهُ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ بْنُ عُمَرَ فَرَجَعَ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَا مَعَهُ فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ بْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ قَالَ مَا تَقُوْلُ اَنْتَ فَقَالَ قَوْلِيْ مِثْلُ مَا قَالَا

حدیث: 2375

اخرجه ابوبكر الكوفى، فى "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودى عرب، (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 13085 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دار الباز، مكه مكرمه، سعودى عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 9564

هٰذَا حَدِيْثٌ ثِقَاتٌ رُوَاتُهُ حُفَّاظٌ وَهُوَ كَالاَخِذِ بِالْيَدِ فِي صِحَّةِ سِمَاعِ شُعَيْبِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا اٰخِرُ مَا اَدّٰى إِلَيْهِ اجْتِهَادِي مِنَ الزِّيَادَةِ فِي كِتَابِ الْبَيْعِ عَلٰى مَا خَرَّجَهُ الإِمَامَانِ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبُخَارِيُّ وَاَبُو الْحُسَيْنِ الْقُشَيْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَدْ ذَكَرْتُ فِي ضِمْنِ هٰذَا الْكِتَابِ كُتُبًا قَدْ تَرْجَمَهَا الْبُخَارِيُّ فِي اٰخِرِ كِتَابِ الْبُيُوْعِ فَمِنْهَا كِتَابُ السَّلَمِ وَكِتَابُ الشُّفْعَةِ وَكِتَابُ الإِجَارَةِ وَكِتَابُ الْحَوَالَةِ وَكِتَابُ الْحَرْثِ وَكِتَابُ الْمُزَارَعَةِ وَكِتَابُ الْمُسَاقَاةِ وَكِتَابُ الْعَطَايَا وَكِتَابُ الْهِبَاتِ وَكِتَابُ الْقِرَاضِ وَكِتَابُ اللُّقَطَةِ وَكِتَابُ الْمَظَالِمِ وَكِتَابُ التَّعَفُّفِ عَنِ الْمَسْاَلَةِ وَكِتَابُ الرَّهْنِ وَكِتَابُ الشَّرِكَةِ وَكِتَابُ الْعِتْقِ وَكِتَابُ الْمُكَاتَبِ وَكِتَابُ الشَّهَادَاتِ وَكِتَابُ الصُّلْحِ وَكِتَابُ الشُّرُوْطِ وَكِتَابُ الْوَصَايَا وَكِتَابُ الْوَقْفِ وَإِنَّمَا شَرَّحْتُهَا فِي اٰخِرِ هٰذَا الْكِتَابِ لِئَلَّا يَتَوَهَّمَ مُتَوَهِّمٌ اَنِّي اَخْلَيْتُ كِتَابَ الْبُيُوْعِ عَنْ هٰذِهِ الْكُتُبِ وَاللّٰهُ الْمُعِيْنُ عَلٰى مَا اَوْصَلَهُ مِنْ تَتَبُّعِ اٰثَارِ الإِمَامَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ حَسْبِي وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

✧✧ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، ایک آدمی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ایک ایسے شخص کے بارے میں مسئلہ پوچھا، جس نے حالت احرام میں اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کی تھی تو انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: ان سے جا کر مسئلہ پوچھو، شعیب فرماتے ہیں: وہ آدمی ان کو نہ پہچان سکا، اس لئے میں اس کے ساتھ گیا، اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا: تیرا حج ضائع ہو گیا، اس آدمی نے کہا: تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: لوگوں کے ساتھ احرام باندھے رکھو اور جیسے یہ ارکان ادا کرتے ہیں تم بھی کرتے ہو اور اگلے سال دوبارہ حج کرو اور قربانی دو، وہ شخص لوٹ کر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا، میں بھی اس کے ہمراہ تھا، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جا کر پوچھو۔ میں اس کے ہمراہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور ان سے مسئلہ پوچھا، تو انہوں نے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرح جواب دیا، پھر ہم دونوں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کو ابن عباس رضی اللہ عنہما کا جواب دیا، پھر عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے (اسے) کہا تم کیا کہتے ہو؟ اس نے جواب دیا: میں بھی وہی کہتا ہوں جو دونوں بزرگوں نے کہا ہے۔

✣✣ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں، حافظ ہیں اور یہ حدیث شعیب بن محمد کے ان کے دادا عبداللہ بن عمر سے سماع کے ثبوت پر مضبوط دلیل ہیں۔

نوٹ: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر کتاب البیع میں جتنی احادیث مجھے مل سکی ہیں، یہ حدیث ان میں سے آخری ہے اور اس کتاب کے ضمن میں، میں نے ایسی کئی کتابوں کا ذکر کر دیا ہے جس کا عنوان امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب البیوع کے آخر میں ذکر کیا ہے اور ان کتب کی وضاحت میں نے آخر میں اس لئے ذکر کر دی ہے تا کہ کسی کو یہ غلط فہمی نہ رہے کہ میں نے کتاب البیوع کو ان کتابوں سے خالی رکھا ہے اور اللہ ہی مددگار ہے، میری اس کاوش پر جو میں شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے نقش قدم پر چلتے ہوئے احادیث کو متصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں، وہی مجھے کافی ہے اور وہی کارساز ہے۔ (کتاب البیوع کے ضمن میں ذکر ہونے والی کتابوں کے نام درج ذیل ہیں)۔

کتاب السلم

کتاب الحوالہ

کتاب المساقاۃ

کتاب القراض

کتاب التعفف عن المسئلۃ

کتاب العتق

کتاب الصلح

کتاب الوقف

کتاب الشفعۃ

کتاب الحرث

کتاب العطایا

کتاب اللقطۃ

کتاب الرہن

کتاب المکاتب

کتاب الشروط

کتاب الاجارہ

کتاب المزارعۃ

کتاب الہبات

کتاب المظالم

کتاب الشرکۃ

کتاب الشہادات

کتاب الوصایا

کِتَابُ الْجِهَادِ

جہاد کا بیان

2376- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْاَزْرَقُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا اَخْرَجَ اَهْلُ مَكَّةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اَخْرَجُوا نَبِيَّهُمْ لَيَهْلِكُنَّ، قَالَ: فَنَزَلَتْ اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ، وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَؤُهَا اَذِنَ، قَالَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: فَعَلِمْتُ اَنَّهَا قِتَالٌ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَهِيَ اَوَّلُ اٰيَةٍ نَزَلَتْ فِي الْقِتَالِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب اہل مکہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (مکہ) سے نکالا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا ''اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ'' انہوں نے اپنے نبی کو نکال دیا ہے یقیناً یہ ہلاک ہو جائیں گے (ابن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں تب یہ آیت نازل ہوئی

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ (الحج: 39)

''پروانگی عطا ہوئی انہیں جن سے کفار لڑتے ہیں اس بناء پر کہ ان سے ظلم ہوا اور بے شک اللہ ان کی مدد کرنے پر

حدیث: 2376

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 3171 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 3085 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ / 1991ء رقم الحديث: 4292 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ / 1994ء رقم الحديث: 17518 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ / 1983ء رقم الحديث:12336 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 1865 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 4710

ضرور قادر ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

ابن عباس رضی اللہ عنہما اس کو ''اُذِنَ'' (معروف) پڑھا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے پتہ چل گیا کہ اس آیت میں جہاد کا حکم دیا جا رہا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جہاد کے متعلق نازل ہونے والی یہ سب سے پہلی آیت ہے۔

2377- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ قَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسٰى بْنِ حَاتِمِ الْبَاشَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَّاَصْحَابًا لَّهُ، اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، كُنَّا فِيْ عِزٍّ وَّنَحْنُ مُشْرِكُوْنَ، فَلَمَّا اٰمَنَّا صِرْنَا اَذِلَّةً، فَقَالَ: اِنِّيْ اُمِرْتُ بِالْعَفْوِ، فَلَا تُقَاتِلُوا الْقَوْمَ، فَلَمَّا حَوَّلَهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ اَمَرَهُ بِالْقِتَالِ، فَكَفُّوا، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ، فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور ان کے کچھ ساتھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے نبی! جب ہم مشرک تھے تو بہت عزت کی زندگی گزار رہے تھے لیکن جب سے ایمان لائے ہیں تب سے ہم ذلیل ہو گئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے عفو و درگزر کا حکم دیا گیا ہے، اس لئے تم لوگوں سے مت لڑنا (ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو جہاد کا حکم نازل ہوا، تو وہ لوگ جہاد کے لئے تیار نہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

''اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ، فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ، (النساء: 77)

(کیا تم نے انہیں نہیں دیکھا جنہیں کہا گیا' اپنے ہاتھ روک لو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا تو ان میں بعضے لوگوں سے ایسا ڈرنے لگے جیسے اللہ سے ڈرے یا اس سے بھی زائد'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

✥✥ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2378- اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيْ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ شِهَابٍ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ، يَقُوْلُ: اَتَيْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَا وَصَاحِبٌ لَنَا، قَالَ: فَلَقِيَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عِنْدَ بَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: مَنْ اَنْتُمَا؟ فَاَخْبَرْنَاهُ، فَقَالَ: انْطَلِقَا اِلٰى نَاسٍ عَلٰى تَمْرٍ وَّمَاءٍ، اِنَّمَا يَسِيْلُ وَادٍ بِقَدَرِهِ،

حديث: 2377

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرى" طبع دار الكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 4293 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دار الباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 17519

قُلْنَا: كَثُرَ خَيْرُكَ، اسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَاسْتَأْذَنَ لَنَا، فَسَمِعْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ تَبُوكَ، فَقَالَ: مَا فِي النَّاسِ مِثْلُ رَجُلٍ اٰخِذٌ بِعِنَانِ، فَيُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَيَجْتَنِبُ شُرُورَ النَّاسِ، وَمِثْلُ رَجُلٍ بَادٍ فِيْ غَنَمِهٖ يُقْرِى ضَيْفَهٗ وَيُؤَدِّى حَقَّهٗ، قَالَ: فَقُلْتُ: اَقَالَهَا؟ قَالَ: قَالَهَا ثَلَاثًا، فَكَبَّرْتُ وَحَمِدْتُ وَشَكَرْتُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت حبیب بن شہاب الغبری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے والد کا یہ بیان ہے کہ میں اور میرا ایک ساتھی، (حضرت عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گئے تو ان کے دروازے کے قریب ہماری ملاقات، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی، انہوں نے کہا: تم کون ہو؟ ہم نے ان کو اپنے متعلق بتایا، انہوں نے کہا: تم ان لوگوں کے پاس جاؤ جن کے پاس پانی اور کھجوریں ہیں۔ کسی بھی وادی سے اسی کی مقدار میں بہاؤ نکلتا ہے۔ ہم نے ان کو دعائے خیر دیتے ہوئے کہا: ہمارے لئے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اجازت لیجئے، انہوں نے ہمیں اجازت دلوائی، ہم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کے دن خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: لوگوں میں اس جیسا کوئی شخص نہیں ہے جو اپنے جانور کی لگام پکڑے، فی سبیل اللہ جہاد کرے اور لوگوں کے شر سے بچے اور اس جیسا بھی کوئی شخص نہیں ہے جو اپنے جانوروں کے ریوڑ میں رہتا ہو، مہمان نوازی کرتا ہو اور اس کا حق ادا کرتا ہو (حبیب بن شہاب) فرماتے ہیں: میں نے کہا: کیا (واقعی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے؟ تو (میرے والد نے) جواباً کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تین مرتبہ فرمایا: تو میں نے اللہ تعالیٰ کی تکبیر کہی اور اس کی حمد کی اور اس کا شکر ادا کیا۔

✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2379- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، وَاَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ مُوْسَى الْعَدْلُ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَلَا

حدیث: 2379

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 2569 اخرجه ابوعبدالله الاصبحى فى "الموطا" طبع داراحياء التراث العربى (تحقيق فواد عبدالباقى) رقم الحديث: 959 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 10789 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 605 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 2350 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 10767 اخرجه ابوداؤد الطيالسى فى "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 2661 اخرجه ابومحمد الكسى فى "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 668 اخرجه ابوبكر الكوفى فى "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودى عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 19325

اَخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ مَنْزِلَةً؟" قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: رَجُلٌ اٰخِذٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یُقْتَلَ اَوْ یَمُوْتَ، اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالَّذِیْ یَلِیْهِ؟ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِیْ شِعْبٍ، یُقِیْمُ الصَّلَاةَ، وَیُؤْتِی الزَّكَاةَ، وَیَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ مرتبے کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا آدمی جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہو جائے یا (طبعی موت) مر جائے، کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جس کا مرتبہ اس کے قریب تر ہے، وہ شخص جو الگ تھلگ کسی گھاٹی میں رہتا ہو، پابندی سے نماز پڑھتا ہو، زکوۃ ادا کرتا ہو اور اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2380- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِی اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ، عَنْ اَبِی الْخَیْرِ، عَنْ اَبِی الْخَطَّابِ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَامَ تَبُوْكَ خَطَبَ النَّاسَ وَهُوَ مُضِیْفٌ ظَهْرَهُ اِلٰی نَخْلَةٍ، فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ وَشَرِّ النَّاسِ؟ اِنَّ مِنْ خَیْرِ النَّاسِ رَجُلٌ عَمِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَلٰی ظَهْرِ فَرَسِهٖ، اَوْ عَلٰی ظَهْرِ بَعِیْرِهٖ اَوْ عَلٰی قَدَمَیْهِ حَتّٰی یَاْتِیَهُ الْمَوْتُ، وَاِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ فَاجِرٌ جَرِیْءٌ یَقْرَاُ كِتَابَ اللّٰهِ لَا یَرْعَوِیْ اِلٰی شَیْءٍ مِّنْهُ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ تبوک کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے یوں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے: کیا میں تمہیں سب سے اچھے اور سب سے بُرے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (پھر فرمایا) سب سے اچھا وہ آدمی ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے گھوڑے یا اونٹ پر سوار ہو کر یا پیدل ہی جہاد کرتا رہے یہاں تک کہ اس کو موت آ جائے اور سب سے برا شخص وہ ہے جو بے عمل، دلیر ہو، اللہ کی کتاب پڑھتا ہو لیکن وہ مذکورہ کاموں میں سے کوئی کام نہ کرتا ہو۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2381- اَخْبَرَنِی الْحَسَنُ بْنُ حَكِیْمٍ الْمَرْوَزِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَاَنَا

حدیث: **2381**

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 3169

مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ الْغِفَارِيُّ اَبُوْ مَعْنٍ، حَدَّثَنَا زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ الْقُرَشِيُّ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ بِمِنًى، وَحَدَّثَنَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: يَوْمٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ، فَلْيَنْظُرْ كُلُّ امْرِءٍ لِنَفْسِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاد کا ایک دن، بغیر جہاد کے ہزار دنوں سے بہتر ہے، اس لئے ہر آدمی کو اپنے اوپر غور کر لینا چاہیے۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2382- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشِعْبٍ فِيهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَّاءٍ عَذْبٍ، فَاَعْجَبَهُ طِيبُهُ وَحُسْنُهُ، فَقَالَ: لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ، وَاَقَمْتُ فِيْ هٰذَا الشِّعْبِ، ثُمَّ قَالَ: لَا اَفْعَلُ حَتّٰى اَسْتَاْمِرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ، فَاِنَّ مَقَامَ اَحَدِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِيْ اَهْلِهِ سِتِّيْنَ عَامًا، اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ، وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ، اغْزُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک صحابی رسول ایک پہاڑی راستے سے گزر رہے تھے، وہاں پر میٹھے پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ بہہ رہا تھا، ان کو وہ مقام بہت پسند آیا، انہوں نے سوچا: کتنا ہی اچھا ہو کہ میں لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر اس مقام پر آ کر رہائش اختیار کر لوں۔ پھر ان کو خیال آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لئے بغیر مجھے یہ کام نہیں کرنا چاہیے، پھر انہوں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہیں کرنا، اس لئے کہ جہاد میں تمہارا ٹھہرنا، اپنے گھر میں رہ کر ساٹھ سال تک نمازیں پڑھنے سے بہتر ہے۔ کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کر دے اور تمہیں جنت میں داخل کرے؟ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرو، جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرتا ہے وہ پکا جنتی ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2383- اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

حدیث: **2382**

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1650 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 9761 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ه' 1994' رقم الحديث: 18284

بْنُ صَالِحِ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَقَامُ الرَّجُلِ فِي الصَّفِّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ عُبَادَةِ رَجُلٍ سِتِّينَ سَنَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا صفِ جہاد میں کھڑا ہونا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2384۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوْفَةِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بُرْدٍ الْاَنْطَاكِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْمِصِّيصِيُّ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَعَدْنَا نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا: لَوْ نَعْلَمُ اَيَّ الْاَعْمَالِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ، عَمِلْنَاهُ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ، فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰكَذَا قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ: وَقَرَاَهَا عَلَيْنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ بِمَكَّةَ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ: وَقَرَاَهَا عَلَيْنَا الْاَوْزَاعِيُّ هٰكَذَا، قَالَ اَبُو الْوَلِيْدِ: وَقَرَاَهَا عَلَيْنَا ابْنُ كَثِيْرٍ هٰكَذَا، قَالَ اَبُو الْحَسَنِ بْنُ عُقْبَةَ: وَقَرَاَهَا عَلَيْنَا اَبُو الْوَلِيْدِ هٰكَذَا، قَالَ الْحَاكِمُ: وَقَرَاَهَا عَلَيْنَا الشَّيْخُ اَبُو الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ هٰكَذَا، وَقَرَاَ عَلَيْنَا الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: السُّوْرَةَ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى اٰخِرِهَا، رَوَاهُ الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، مِنْ اَوَّلِ الْاِسْنَادِ اِلٰى اٰخِرِهِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں بیٹھے ہوئے یہ باتیں کر رہے تھے کہ اگر ہمیں پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ کون سا عمل پسند ہے؟ تو ہم وہی عمل بجالائیں، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

''اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی عزت و حکمت والا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان امام احمد رضا) (سورہ کے آخر تک) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت ہمیں پڑھ کر سنائی۔

❖❖ اوزاعی نے بھی ایسے ہی کہا کہ یحییٰ بن ابی کثیر نے مکہ میں ہمارے سامنے یہ سورت پڑھی اور محمد بن کثیر فرماتے ہیں

حدیث: 2383

اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 2396 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 18285 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث:377

ہمارے سامنے اوزاعی نے ایسے ہی سورت پڑھی، ابوالحسن بن عقبہ فرماتے ہیں ہمارے سامنے ابوالولید نے اسی طرح سورت پڑھی اور امام حاکم فرماتے ہیں: ہمارے استاد ابوالحسن شیبانی نے ہمارے سامنے یہ سورت ایسے ہی پڑھی اور امام حاکم ابوعبداللہ نے ہمارے سامنے شروع سے لے کر آخر تک پوری سورت پڑھی، ولید بن مسلم نے اوزاعی سے سند سے شروع سے لے کر آخر تک پوری روایت کی۔

2385۔ اَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ، قَالَ: كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا: لَوْ نَعْلَمُ اَيَّ الْاَعْمَالِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاَكْبَرُ ظَنِّي اَنَّ الَّذِي حَمَلَهُمَا عَلٰى تَرْكِهِ رِوَايَةُ الْهِقْلُ بْنُ زِيَادٍ، بِخِلَافِ رِوَايَةِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَّغَيْرِهِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ہم نے کہا: اگر ہمیں پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل سب سے زیادہ پسند ہے؟ پھر اس کے بعد گزشتہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور میرا غالب گمان ہے ہقل بن زیاد کی روایت کی وجہ سے شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس حدیث کو نقل نہیں کیا۔ ولید بن مسلم وغیرہ کی روایت اس حدیث کو ترک کرنے کی وجہ نہیں ہے۔ (ہقل بن زیاد کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے)

2386۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّي، حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا الْهِقْلُ بْنُ زِيَادَةَ، حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي هِلَالُ بْنُ اَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ حَدَّثَهُ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ، وَقَالَ الْاَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا: لَوْ عَلِمْنَا اَيَّ الْاَعْمَالِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ،

وَهٰذَا لَا يُقَالُ حَدِيثُ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ، فَاِنَّ الْهِقْلَ بْنَ زِيَادٍ وَّاِنْ كَانَ مَحَلَّهُ الْاِيقَانُ وَالثَّبْتُ فَاِنَّهُ شَكَّ فِي اِسْنَادِهِ، وَمِنَ الدَّلِيلِ عَلٰى صِحَّةِ اِسْنَادِ اَبِي سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْفَزَارِيَّ اَحْفَظُ اَصْحَابِ الْاَوْزَاعِيِّ، رَوَاهُ بِزِيَادَةِ اَلْفَاظٍ فِيهِ بِالْاِسْنَادِ الْاَوَّلِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ہم نے کہا: اگر ہمیں پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے۔ پھر اس کے بعد گزشتہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی۔

❖❖ ولید بن مسلم کی حدیث کے متعلق یہ بات نہ کہی جائے، اس لئے کہ ہقل بن زیاد اگرچہ قابل اعتماد راوی ہیں لیکن

انہوں نے اپنی سند میں شک بیان کیا ہے اور ابوسلمہ کی سند کے صحیح ہونے پر یہ بھی دلیل ہے کہ ابواسحق ابراہیم بن محمد فزاری اوزاعی کے شاگردوں میں سب سے زیادہ مضبوط حافظے والے ہیں، انہوں نے پہلی سند کے ہمراہ چند الفاظ کے اضافے کے ساتھ حدیث ذکر کی ہے۔

2387- اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا مَحْبُوْبُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْطَاكِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: اجْتَمَعْنَا فَتَذَاكَرْنَا اَيُّكُمْ يَأْتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَسْاَلُهُ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ؟ ثُمَّ تَفَرَّقْنَا، وَهِبْنَا اَنْ يَّأْتِيَهُ اَحَدٌ، فَاَرْسَلَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعَنَا، فَجَعَلَ يُوْمِئُ بَعْضُنَا اِلٰى بَعْضٍ، فَقَرَاَ عَلَيْنَا: سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ، قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اِلٰى اٰخِرِهَا، قَالَ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ: وَقَرَاَهَا عَلَيْنَا اَبُوْ سَلَمَةَ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى اٰخِرِهَا، قَالَ مَحْبُوْبٌ: وَقَرَاَهَا عَلَيْنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى اٰخِرِهَا، يَعْنِيْ: سُوْرَةَ الصَّفِّ

✧✧ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ ہم اکٹھے بیٹھے آپس میں یہ گفتگو کر رہے تھے کہ کون شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر یہ دریافت کرے کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے پھر ہم وہاں سے چلے گئے اور یہ طے نہ کر سکے کہ آپ کے پاس کون جائے گا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف پیغام بھیجا (اور ہمیں بلوایا) ہم سب جمع ہو گئے اور ہم (اپنا مسئلہ حل ہو جانے کی خوشی میں) ایک دوسرے کی طرف اشارہ کرنے لگے پھر آپ نے ہمارے سامنے ''سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ'' آخر تک ساری سورت پڑھی۔

✣✣ ابوسلمہ فرماتے ہیں: ہمارے سامنے عبداللہ بن سلام نے بھی پوری سورت پڑھی، یحییٰ بن ابی کثیر فرماتے ہیں: ہمارے سامنے ابوسلمہ نے شروع سے لیکر آخر تک پوری سورت پڑھی محبوب فرماتے ہیں: ہمارے سامنے ابواسحق نے شروع سے آخر تک پوری سورہ صف پڑھی۔

2388- حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، اَنْبَاَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السَّدُوْسِيُّ، اَنَّ مُوْسَى بْنَ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَهُمْ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسَى عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ قَالَ وَهُوَ مَصَافُّ الْعَدُوِّ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ فَقَالَ شَابٌّ رَثُّ الْهَيْئَةِ: اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَكَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ مَعَهُ، ثُمَّ قَالَ لِاَصْحَابِهِ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، ثُمَّ دَخَلَ فِي الْقِتَالِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت تلواروں کے سائے میں ہے، تو ایک پراگندہ حال نوجوان نے پوچھا: کیا تم نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو اس نوجوان نے

اپنی تلوار کا نیام توڑا اور اپنے ساتھیوں کو سلام کرتے ہوئے جہاد کی طرف نکل گیا۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2389۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ اَبِي اَيُّوْبَ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَعْلَمُ اَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِي؟ قَالَ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، فَقَالَ: الْمُهَاجِرُوْنَ يَأْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ وَيَسْتَفْتِحُوْنَ، فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْخَزَنَةُ: اَوَ قَدْ حُوسِبْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: بِاَيِّ شَيْءٍ نُحَاسَبُ، وَاِنَّمَا كَانَتْ اَسْيَافُنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى مِتْنَا عَلٰى ذٰلِكَ، قَالَ: فَيُفْتَحُ لَهُمْ، فَيَقِيْلُوْنَ فِيهِ اَرْبَعِيْنَ عَامًا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَهَا النَّاسُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ میری اُمت میں سے سب سے پہلے کون سا گروہ جنت میں جائے گا؟ انہوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن مہاجرین جنت کے دروازے پر آئیں گے اور دروازہ کھلوانا چاہیں گے، جنت کے دربان ان سے کہیں گے: کیا تمہارا حساب ہو چکا ہے؟ وہ کہیں گے: ہم کس چیز کا حساب دیں؟ مرنے تک ہماری تلواریں جہاد کے لئے ہمارے کندھوں پر رہی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر ان کے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا اور یہ لوگ (دوسرے) لوگوں سے 40 سال پہلے جنت میں جا کر آرام کریں گے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2390۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سُئِلَ، اَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَكْمَلُ اِيْمَانًا؟ قَالَ: الَّذِي يُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، وَرَجُلٌ يَعْبُدُ اللّٰهَ فِي شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَبِ، فَقَدْ كَفَى النَّاسَ شَرَّهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا' کون سا مومن سب سے زیادہ کامل ایمان والا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور جو شخص کسی پہاڑی علاقے میں اللہ کی عبادت کرتا ہو، اس نے اپنے شر سے لوگوں کو بچالیا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث: **2390**

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث:2485

2391- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي اَبُو هَانِءٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اَنَا زَعِيمٌ، وَالزَّعِيمُ الْحَمِيلُ لِمَنْ اٰمَنَ وَاَسْلَمَ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ، وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ، وَاَنَا زَعِيمٌ لِمَنْ اٰمَنَ بِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ، وَاَنَا زَعِيمٌ لِمَنْ اٰمَنَ وَاَسْلَمَ وَهَاجَرَ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ، وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ، وَبِبَيْتٍ فِي اَعْلَى الْجَنَّةِ، مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلَمْ يَدَعْ لِلْخَيْرِ مَطْلَبًا، وَلَا مِنَ الشَّرِّ مَهْرَبًا، يَمُوتُ حَيْثُ شَاءَ اَنْ يَمُوتَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایمان لائے اور مسلمان ہو جائے اور اللہ کے راستے میں جہاد کرے، اس کے لئے جنت کے اعلیٰ درجے میں اور درمیانی درجے میں گھر کا ذمہ دار ہوں اور جو شخص مجھ پر ایمان لائے، میں اس کے لئے جنت کے وسط میں گھر کا ذمہ دار ہوں اور جو شخص مجھ پر ایمان لائے اور مسلمان ہو اور ہجرت بھی کرے، میں اس کے لئے جنت کے ادنیٰ، درمیانی اور اعلیٰ درجے میں گھر کا ضامن ہوں، جو شخص یہ کرے، اس نے ہر نیکی حاصل کر لی اور ہر برائی سے بچ گیا، وہ جہاں چاہے انتقال کر لے۔ (اس کو کوئی نقصان نہیں)

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2392- اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ بْنِ دِعَامَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلٰى مَنْ نَّاوَاهُمْ، حَتّٰى يُقَاتِلَ اٰخِرُهُمُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اُمت میں ہمیشہ ایسی جماعت

حدیث: 2391

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 3133 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 4619 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 4341 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 11175 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 801

حدیث: 2392

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2484 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 19864

رہے گی جوحق پرلڑتے رہیں گے اوراپنے دشمنوں پرغالب رہیں گے یہاں تک کہ ان کا آخری شخص مسیح دجال کوقتل کرے گا۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2393- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا عُشَّانَةَ الْمَعَافِرِيَّ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اِنَّ اَوَّلَ ثُلَّةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْفُقَرَاءُ الْمُهَاجِرُونَ، الَّذِينَ تُتَّقَى بِهِمُ الْمَكَارِهُ، اِذَا اُمِرُوا سَمِعُوا وَاَطَاعُوا، وَاِنْ كَانَتْ لِرَجُلٍ مِّنْهُمْ حَاجَةٌ اِلَى السُّلْطَانِ، لَمْ تُقْضَ لَهُ حَتَّى يَمُوتَ وَهِيَ فِي صَدْرِهِ، وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَدْعُو يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْجَنَّةَ، فَتَاْتِي بِزُخْرُفِهَا وَرِيِّهَا، فَيَقُولُ: اَيْنَ عِبَادِيَ الَّذِينَ قَاتَلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَقُتِلُوا فِي سَبِيلِي، وَاُوذُوا فِي سَبِيلِي، وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِي، ادْخُلُوا الْجَنَّةَ، فَيَدْخُلُونَهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ، وَلا عَذَابٍ فَتَاْتِي الْمَلائِكَةُ، فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا نَحْنُ نُسَبِّحُ لَكَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ، وَنُقَدِّسُ لَكَ مَنْ هَؤُلاءِ الَّذِينَ اٰثَرْتَهُمْ عَلَيْنَا؟ فَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: هَؤُلاءِ الَّذِينَ قَاتَلُوا فِي سَبِيلِي، وَاُوذُوا فِي سَبِيلِي، فَتَدْخُلُ عَلَيْهِمُ الْمَلائِكَةُ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ، فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جو جماعت جنت میں داخل ہوگی وہ فقراء مہاجرین ہیں۔ ان کے ذریعے تکالیف دور ہوتی ہیں، جب ان کوحکم دیا جاتا ہے تو وہ غور سے سنتے ہیں اوراطاعت کرتے ہیں۔ اگران میں سے کسی شخص کو بادشاہ کے ساتھ کوئی ضروری حاجت ہوتو مرنے تک وہ پوری نہیں ہوتی اوراللہ تعالیٰ قیامت کے دن جنت کو بلائے گا، وہ اپنی مکمل آب وتاب کے ساتھ آئے گی، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے وہ بندے کہاں ہیں جنہوں نے فی سبیل اللہ جہاد کیا اوروہ میرے راستے میں شہید کئے گئے اوران کو میرے راستے میں اذیتیں دی گئیں اورانہوں نے میرے راستے میں جہاد کیا (پھران سے مخاطب ہوکرفرمائے گا) تم جنت میں داخل ہوجاؤ تو وہ لوگ بغیر حساب وکتاب کے جنت میں چلے جائیں گے پھرفرشتے آئیں گے اور کہیں گے: یا اللہ! ہم دن رات تیری تسبیح اور تقدیس بیان کرتے رہے، تو نے ان کو ہم پر ترجیح دے دی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے میرے راستے میں جہاد کیا اوران کو میرے راستے میں ستایا گیا۔ پھرفرشتے ہردروازے سے ان کی طرف آئیں گے (اور کہیں گے) تم نے جوصبر کیا، اس کے بدلے تم پرسلامتی ہو، آخرت کا گھر کتنا ہی اچھا ہے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیا۔

2394- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنْبَاَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا

حدیث: 2393

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 6571

اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ اجْتِمَاعًا يَضُرُّ اَحَدُهُمَا الْآخَرَ، مُسْلِمٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ الْمُسْلِمُ وَقَارَبَ، وَلا يَجْتَمِعَانِ فِيْ جَوْفِ عَبْدٍ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ، وَلا يَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ الْإِيْمَانُ وَالشُّحُّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ بِاِسْنَادَيْنِ اٰخَرَيْنِ اَحَدُهُمَا: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِي اللَّجْلَاجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم میں دو آدمیوں کو یوں جمع نہیں کیا جائے گا کہ ان میں سے ایک سے دوسرے کو ذہنی اذیت ہو۔ وہ مسلمان جس نے کافر کو قتل کیا پھر (تادمِ آخر) راہ راست پر رہا اور نہ ہی کسی بندے کے پیٹ میں جہاد کی غبار اور دوزخ کا دھواں جمع ہو سکتا ہے اور نہ ہی کسی آدمی کے دل میں ایمان اور بخل جمع ہو سکتا ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ یہی حدیث دوسری دو سندوں کے ہمراہ سہیل بن ابی صالح سے بھی مروی ہے، ان میں سے ایک حدیث صفوان بن ابی زید کے ذریعے ابولجلاج کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2395۔ اَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَاَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِي اللَّجْلَاجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِيْ جَوْفِ عَبْدٍ اَبَدًا، وَلا يَجْتَمِعُ شُحٌّ وَاِيْمَانٌ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا، وَقِيْلَ: عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی بندے کے پیٹ میں جہاد کی غبار اور

حدیث: 2394

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغیر" طبع المکتب الاسلامی٬ دارعمار٬ بیروت٬ لبنان/عمان٬ 1405ھ 1985ء٬ رقم الحدیث: 410 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه٬ قاهره٬ مصر٬ رقم الحدیث: 8460 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز٬ مکه مکرمه٬ سعودی عرب 1414ھ/1994ء٬ رقم الحدیث: 18311

حدیث: 2395

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه٬ حلب٬ شام٬ 1406ھ٬ 1986ء٬ رقم الحدیث: 3110 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه٬ قاهره٬ مصر٬ رقم الحدیث: 7474 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله٬ بیروت٬ لبنان٬ 1414ھ/1993ء٬ رقم الحدیث: 3251 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه٬ بیروت٬ لبنان٬ 1411ھ/ 1991ء٬ رقم الحدیث: 4318 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز٬ مکه مکرمه٬ سعودی عرب 1414ھ/1994ء٬ رقم الحدیث: 18289 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلامیه٬ بیروت٬ لبنان٬ 1409ھ/1989ء٬ رقم الحدیث: 281

دوزخ کا دھواں کبھی جمع نہیں ہوسکتا اور کسی آدمی کے دل میں ایمان اور بخل کبھی جمع نہیں ہوسکتے۔

2396۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ بِالْبَصْرَةَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ اَبِى اللَّجْلاجِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِىْ وَجْهِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ اَبَدًا

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان آدمی کے چہرے پر جہاد کا غبار اور جہنم کا دھواں کبھی جمع نہیں ہوسکتے۔

2397۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ اَيُّوْبَ، عَنْ خَيْرِ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً، فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ بَعَثْتَ هٰذِهِ السَّرِيَّةَ، وَاِنَّ زَوْجِى خَرَجَ فِيْهَا، وَقَدْ كُنْتُ اَصُوْمُ بِصِيَامِهِ، وَاُصَلِّى بِصَلَاتِهِ، وَاَتَعَبَّدُ بِعِبَادَتِهِ، فَدُلَّنِىْ عَلٰى عَمَلٍ اَبْلُغُ بِهِ عَمَلَهُ، قَالَ: تُصَلِّيْنَ فَلَا تَقْعُدِيْنَ، وَتَصُوْمِيْنَ فَلَا تُفْطِرِيْنَ، وَتَذْكُرِيْنَ فَلَا تَفْتُرِيْنَ، قَالَتْ: وَاُطِيْقُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَلَوْ طِقْتِ ذٰلِكَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهِ مَا بَلَغْتِ الْعَشِيْرَ مِنْ عَمَلِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا تو ایک عورت آپ کے پاس آ کر کہنے لگی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے یہ لشکر بھیجا ہے، اس میں میرا شوہر بھی شریک ہے جبکہ میں اس کے برابر روزے رکھا کرتی تھی، اس کے برابر نمازیں پڑھا کرتی تھی بلکہ تمام عبادات اس کے برابر کیا کرتی تھی، آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جس کے ذریعے میں اس کے اس عمل (جہاد) کے بھی برابر ثواب پاؤں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو مسلسل نماز پڑھتی رہ اور کبھی بھی نماز سے فارغ نہ بیٹھ اور ہمیشہ روزہ رکھتی رہ اور کبھی بھی ناغہ نہ کر اور ہمیشہ ذکر کرتی رہ اور کبھی غافل نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تیرے اندر اس کی طاقت ہو بھی سہی (اور تو یہ عمل کرتی بھی رہے) پھر بھی خدا کی قسم! تیرا عمل اس کے مقابلے میں عشر عشیر (ایک فیصد بھی) نہیں ہوسکتا۔

✣•✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2398۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْجُمَاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ

حدیث: 2397

اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث:440

حدیث: 2398

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث:2486 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 18287

عُثْمَانَ التَّنُوخِيُّ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ، اَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ائْذَنْ لِيْ فِي السِّيَاحَةِ، قَالَ: اِنَّ سِيَاحَةَ اُمَّتِي الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے (سیرو) سیاحت کی اجازت دیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کی سیاحت جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2399- حَدَّثَنِي اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنِ ابْنِ شُفَيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفر سے واپس لوٹنے والے "مجاہدین" کی طرح ہیں۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2400- اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّازُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا اَبُو مُسْهِرٍ عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ مُسْهِرٍ الْغَسَّانِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيْبٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ: رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ، فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ، وَرَجُلٌ رَاحَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ، فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ، وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِالسَّلَامِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حديث: 2399

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2487 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 6625

حديث: 2400

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2494 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 18319 اخرجه ابوعبدالله البخاري في "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه' بيروت' لبنان' 1409ھ/1989ء' رقم الحديث: 1094

✧✧ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں جن کا ضامن اللہ تعالیٰ ہے۔

i-وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلا ہو، وہ اللہ کی ضمان میں ہے یہاں تک کہ وہ اس کو وفات دے دے اور اسے جنت میں داخل کر دے یا اسے ثواب یا غنیمت کے ساتھ واپس بھیج دے۔

ii-وہ شخص جو دل کی خوشی کے ساتھ مسجد میں جائے، وہ بھی اللہ کے ضمان پر ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو وفات دے دے اور اسے جنت میں داخل کر دے یا اس کو اجر و ثواب دے کر واپس بھیج دے۔

iii-وہ شخص جو اللہ کے گھر میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو، وہ بھی اللہ کے ضمان پر ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2401- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَانَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ الشَّرْعَبِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَلْمَانَ الْاَغَرِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِيَّةٍ تَخْرُجُ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنَخْرُجُ اللَّيْلَةَ اَمْ حَتّٰى نُصْبِحَ؟ فَقَالَ: اَوَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ تَبِيتُوا فِي خَرِيْفٍ مِّنْ خِرَافِ الْجَنَّةِ؟ وَالْخَرِيْفُ: الْحَدِيقَةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کو نکلنے کا حکم دیا، وہ کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم رات کے وقت ہی روانہ ہو جائیں یا صبح تک رکیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ تمہاری رات جنت کے باغیچے میں بسر ہو؟

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2402- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ،

حدیث: 2401

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 8834 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 18273 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث: 3160

حدیث: 2402

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 4640 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 453 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 9921 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 697

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَائِذٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَجُلا جَآءَ اِلَى الصَّلاةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا، فَقَالَ حِينَ انْتَهَى اِلَى الصَّفِّ: اللّٰهُمَّ اٰتِنِي اَفْضَلَ مَا تُؤْتِي عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ. فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلاةَ، قَالَ: مَنِ الْمُتَكَلِّمُ اٰنِفًا؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: اَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذًا يُعْقَرُ جَوَادُكَ، وَتُسْتَشْهَدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں' ایک آدمی نماز کے لئے آیا، اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھا رہے تھے، اس نے صف تک پہنچ کر کہا: اے اللہ! مجھے اس سے بھی بہتر اجر عطا فرما جو تو نے اپنے برگزیدہ بندوں کو عطا فرمایا ہے، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا چکے تو پوچھا کہ ابھی کس کی آواز آ رہی تھی؟ اس آدمی نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس مرتبے تک تو تب پہنچے گا جب تیرے) گھوڑے کی کونچیں کٹ جائیں گی اور تو اللہ کی راہ میں شہید ہو جائے گا۔

✧✧ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2403۔ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ فُضَيْلٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشُّهَدَاءُ عَلَى بَارِقِ نَهَرٍ بِبَابِ الْجَنَّةِ فِي قُبَّةٍ خَضْرَاءَ، يَخْرُجُ عَلَيْهِمْ رِزْقُهُمْ بُكْرَةً وَعَشِيًّا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہداء، جنت کے دروازے سے سبز قبہ میں نکلنے والی نہر پر ہوتے ہیں، صبح شام ان کو رزق پہنچایا جاتا ہے۔

✧✧ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

حدیث: **2403**

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 2390 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 4658 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاهره، مصر، 1415ھ رقم الحديث: 123 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 10825 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة، قاهره، مصر، 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 721 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودي عرب، (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 19321

2404- اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا مَحْبُوْبُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَاِنَّهُ بَابٌ مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ، يُذْهِبُ اللّٰهُ بِهِ الْهَمَّ وَالْغَمَّ، وَزَادَ فِيهِ غَيْرُهُ: وَجَاهِدُوا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الْقَرِيبَ وَالْبَعِيْدَ، وَاَقِيمُوا حُدُودَ اللّٰهِ فِي الْقَرِيبِ وَالْبَعِيْدِ، وَلا تَأْخُذْكُمْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لائِمٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر جہاد فی سبیل اللہ لازم ہے کیونکہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ غم اور پریشانیاں ختم کرتا ہے اور اس میں دوسرے راوی نے یہ اضافہ بھی کیا ہے ''اللہ کی راہ میں ہر قریبی اور دور کے تعلق دار کے ساتھ جہاد کرو اور ہر قریبی اور دور کے تعلق دار پر اللہ تعالیٰ کی حد نافذ کرو اور اللہ (کے احکام پر عمل کرنے) میں تمہیں کسی ملامت گر کی ملامت کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے''۔

✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2405- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَارِءُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُؤْتَى بِالرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ: يَا ابْنَ اٰدَمَ، كَيْفَ وَجَدْتَ مَنْزِلَكَ؟ فَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ خَيْرَ مَنْزِلٍ، فَيَقُوْلُ: سَلْ وَتَمَنَّ، فَيَقُوْلُ: مَا اَسْاَلُكَ وَاَتَمَنّٰى؟ اَسْاَلُكَ اَنْ تَرُدَّنِيَ اِلَى الدُّنْيَا فَاُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا رَاٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ، قَالَ: وَيُؤْتَى بِالرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: يَا ابْنَ اٰدَمَ، كَيْفَ وَجَدْتَ مَنْزِلَكَ؟ فَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ شَرَّ مَنْزِلٍ، فَيَقُوْلُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: فَتَفْتَدِيْ مِنْهُ بِطِلاعِ الْاَرْضِ ذَهَبًا؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ، فَيَقُوْلُ: كَذَبْتَ، قَدْ

حدیث: 2404

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 22771 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ه/1994ء، رقم الحديث: 17577

حدیث: 2405

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ه، 1986ء، رقم الحديث: 3160 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 12364 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ه/1993ء، رقم الحديث: 7350 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ه/ 1991ء، رقم الحديث: 4638 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ه-1984ء، رقم الحديث: 3497 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة، قاهره، مصر، 1408ه/1988ء، رقم الحديث: 1329

سَأَلْتُكَ دُونَ ذٰلِكَ فَلَمْ تَفْعَلْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَبِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک جنتی آدمی کو (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا: اے ابن آدم! تجھے اپنا مقام کیسا لگا؟ وہ کہے گا: اے اللہ! بہت اچھا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا (کچھ اور) مانگ اور تمنا کر، وہ کہے گا: میں تجھ سے کیا مانگوں؟ میں تجھ سے یہ مانگتا ہوں کہ تو مجھے دس مرتبہ دنیا میں بھیجے اور میں دس مرتبہ تیری راہ میں قتل کیا جاؤں' کیونکہ وہ شہادت کی فضیلت دیکھ چکا ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور ایک جہنمی آدمی کو (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تجھے تیرا مقام کیسا لگا؟ وہ کہے گا: اے میرے ربّ! بہت ہی بُرا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو اپنی طرف سے زمین بھر سونا فدیہ دے سکتا ہے؟ وہ کہے گا: جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹ بول رہا ہے، میں نے تجھ سے اس سے بہت کم مانگا تھا لیکن تو نے نہیں دیا تھا۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور اسی انداز میں درج ذیل حدیث بھی ہے۔

2406- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ نِسْطَاسٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّوْحَاءِ اِذْ هَبَطَ عَلَيْهِمْ اَعْرَابِيٌّ مِّنْ سَرِفٍ، فَقَالَ: مَنِ الْقَوْمُ اَيْنَ تُرِيْدُوْنَ؟ قِيْلَ: بَدْرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا لِيْ اَرَاكُمْ بَذَّةً هَيْئَتُكُمْ قَلِيْلا سِلَاحُكُمْ؟ قَالُوْا: نَنْتَظِرُ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ: اِمَّا اَنْ نُقْتَلَ فَالْجَنَّةُ، وَاِمَّا اَنْ نَّغْلِبَ فَيَجْمَعَ اللّٰهُ لَنَا الظَّفَرَ وَالْجَنَّةَ، قَالَ: اَيْنَ نَبِيُّكُمْ؟ قَالُوْا: هَا هُوَ ذَا، فَقَالَ لَهُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، لَيْسَتْ لِيْ مَصْلَحَةٌ اٰخُذُ مَصْلَحَتِيْ، ثُمَّ اَلْحَقُ، قَالَ: اذْهَبْ اِلٰى اَهْلِكَ فَخُذْ مَصْلَحَتَكَ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرًا، وَخَرَجَ الرَّجُلُ اِلٰى اَهْلِهِ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ، ثُمَّ لَحِقَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ، وَهُوَ يَصُفُّ النَّاسَ لِلْقِتَالِ فِيْ تَعْبِئَتِهِمْ، فَدَخَلَ فِي الصَّفِّ مَعَهُمْ فَاقْتَتَلَ النَّاسُ، فَكَانَ فِيْمَنِ اسْتَشْهَدَهُ اللّٰهُ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَنْ هَزَمَ اللّٰهُ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَظْفَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَمَرَّ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الشُّهَدَاءِ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَعَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَا يَا عُمَرُ، اِنَّكَ تُحِبُّ الْحَدِيْثَ، وَاِنَّ لِلشُّهَدَاءِ سَادَةً، وَاَشْرَافًا وَمُلُوْكًا، وَاِنَّ هٰذَا يَا عُمَرُ مِنْهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مقام) روحا میں تھے کہ ایک دیہاتی غلطی سے ان کی طرف آ نکلا اور پوچھنے لگا: تم کون ہو؟ اس کو بتایا گیا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہی ہیں اور میدان بدر کی طرف جا رہے ہیں، اس نے کہا: کیا وجہ ہے کہ تم بہت شکستہ حال ہو اور سامانِ ضرب وحرب بھی تمہارے پاس نہ ہونے کے برابر ہے؟ انہوں نے

جواب دیا: ہم دونیکیوں میں سے ایک کے منتظر ہیں، اگر مارے گئے تو جنت ملے گی اور اگر غالب آ گئے تو اللہ تعالیٰ ہمیں فتح اور جنت دونوں عطا کرے گا۔ اس نے پوچھا: تمہارے نبی کہاں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ ہیں' اس نے آپ ﷺ سے کہا: اے اللہ کے نبی! میں اپنی حاجت پوری کرنے کے بعد آپ کے ساتھ شامل ہوسکتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (ٹھیک ہے) تم اپنی بیوی کے پاس جاؤ اور اپنی حاجت کو پورا کرلو پھر رسول اللہ ﷺ بدر کی طرف روانہ ہو گئے اور وہ آدمی اپنی بیوی کے پاس چلے گئے، جب وہ اپنی حاجت سے فارغ ہو گیا تو میدان بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آملا، اس وقت آپ لشکر کو تیار کرتے ہوئے جنگ کی صف بندی کر رہے تھے اور وہ آدمی بھی ان کے ہمراہ صف میں شامل ہو گیا اور جنگ میں شریک ہوا، اس دن اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو شہادت سے سرفراز کیا، یہ بھی ن میں شامل تھا، جب اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست دی اور مؤمنین کو فتح ونصرف سے ہمکنار فرمایا تو رسول اللہ ﷺ شہداء کے جسموں کے پاس سے گزر رہے تھے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ہمراہ تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! تم جوانی سے محبت کرتے ہو جبکہ بزرگی اور عزت وشرافت شہداء کے لئے ہے اور اے عمر! یہ شخص بھی ان میں سے ہے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2407۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِذَا ذُكِرَ اَصْحَابُ اُحُدٍ، وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّي غُودِرْتُ مَعَ اَصْحَابِي بِحِصْنِ الْجَبَلِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: جب مجھے شہدائے احد یاد آتے ہیں تو خدا کی قسم! مجھے یہ خواہش ہوتی ہے کہ کاش میں بھی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ پہاڑ کے درے میں ہی رہ گیا ہوتا۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2408۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُوسٰى الْاَنْطَاكِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِي شَبِيبٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَقَالَ لِي: اِنْ شِئْتَ اَنْبَاْتُكَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ وَعَمُودِهِ وَذُرْوَةِ سَنَامِهِ، قَالَ: قُلْتُ: اَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اَمَّا رَاْسُ الْاَمْرِ فَالْاِسْلَامُ، وَاَمَّا عَمُوْدُهُ فَالصَّلَاةُ، وَاَمَّا ذِرْوَةُ سَنَامِهِ فَالْجِهَادُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حديث: 2407

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 15067

✧✧ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک میں تھے، آپ نے صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں حکومت کی بنیاد، اس کے ستون اور اس کی کوہان کی اونچائی بتاؤں؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حکومت کی اصل ''اسلام'' ہے اور اس کے ستون ''نماز'' اور اس کی کہان کی اونچائی (یعنی اس کی عزت عظمت) ''جہاد'' ہے۔

✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2409۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ اَنْبَاَ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اَبُوْ صَخْرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ قُسَيْطٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ حَدَّثَنِي اَبِي اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَحْشٍ قَالَ يَوْمَ اُحُدٍ اَلَا تَأْتِيْ نَدْعُو اللّٰهَ فَخَلَوْا فِي نَاحِيَةٍ فَدَعَا سَعْدٌ فَقَالَ يَا رَبِّ إِذَا لَقِيْنَا الْقَوْمَ غَدًا فَلَقِّنِي رَجُلاً شَدِيْدًا بَأْسُهُ شَدِيْدًا حَرْدُهُ فَأُقَاتِلُهُ فِيْكَ وَيُقَاتِلُنِي ثُمَّ ارْزُقْنِي عَلَيْهِ الظَّفَرَ حَتّٰى اَقْتُلَهُ وَآخِذَ سَلَبَهُ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي غَدًا رَجُلًا شَدِيْدًا حَرْدُهُ شَدِيْدًا بَأْسُهُ أُقَاتِلُهُ فِيْكَ وَيُقَاتِلُنِي ثُمَّ يَأْخُذُنِي فَيَجْدَعُ اَنْفِي وَأُذُنِي فَإِذَا لَقِيْتُكَ غَدًا قُلْتَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ فِيْمَ جُدِعَ اَنْفُكَ وَأُذُنُكَ فَاَقُوْلَ فِيْكَ وَفِيْ رَسُوْلِكَ فَيَقُوْلُ صَدَقْتَ قَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ يَا بُنَيَّ كَانَتْ دَعْوَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ خَيْرًا مِنْ دَعْوَتِي لَقَدْ رَاَيْتُهُ اٰخِرَ النَّهَارِ وَإِنَّ أُذُنَهُ وَاَنْفَهُ لَمُعَلَّقَانِ فِيْ خَيْطٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے 'احد کے دن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے کہا: تم میرے ساتھ آؤ ہم مل کر اللہ سے دعا مانگیں گے، وہ لوگ ایک جگہ پر الگ ہو گئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یوں دعا مانگی: اے میرے ربّ! کل جب ہماری دشمن سے مڈبھیر ہو تو میرا سامنا طاقت ور، سخت جنگجو سے ہو، میں تیری رضا کی خاطر اس کے ساتھ لڑوں اور وہ میرے ساتھ لڑے،

حديث: 2410

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2541 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 3141 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2792 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 2394 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 19462 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 4618 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 4349 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 18337 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 2003 اخرجه ابومحمد الكسی فی "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 119 اخرجه ابوبكر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحديث:9534

پھر تو مجھے اس پر فتح دے، میں اس کو قتل کروں اور اس کا ساز و سامان سمیٹ لوں، پھر عبداللہ بن جحش کھڑے ہوئے اور انہوں نے یوں دعا مانگی "اے اللہ! کل میرا سامنہ کسی ایسے شخص سے ہو جو بہت طاقتور اور سخت جنگجو ہو میں تیری رضا کی خاطر اس سے لڑوں اور وہ مجھ سے لڑے پھر وہ مجھے پکڑ کر میرے کان اور ناک کاٹ ڈالے پھر کل جب میں تجھ سے ملوں تو تو مجھ سے پوچھے: اے اللہ کے بندے! تیرے کان اور ناک کیوں کٹے ہوئے ہیں؟ تو میں کہوں: یا اللہ! تیری اور تیرے رسول اللہ ﷺ کی رضا میں۔ پھر وہ فرمائے: تو نے سچ کہا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بیٹے عبداللہ بن جحش کی دعا، میری دعا سے اچھی تھی، میں نے اسی دن شام کے وقت عبداللہ کو دیکھا کہ اس کے کان اور ناک ایک دھاگے میں لٹک رہے تھے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2410- اَخْبَرَنِیْ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلابَةَ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يَخَامِرَ، اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حَدَّثَهُمْ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ قَاتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ، فَقَدْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ مِنْ عِنْدِ نَفْسِهِ صَادِقًا، ثُمَّ مَاتَ اَوْ قُتِلَ، فَلَهُ اَجْرُ شَهِيْدٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ مُخْتَصَرًا

❖ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان صرف اتنی دیر کے لئے جہاد میں شریک ہو جائے جتنی دیر اونٹنی کو ایک بار دوہنے کے بعد دوسری مرتبہ دوہنے تک وقفہ ہوتا ہے، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جو شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت طلب کرتا ہے وہ چاہے (طبعی موت) مرے یا قتل کیا جائے (بہرحال) اس کو شہید کا ثواب دیا جاتا ہے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور اس کی ایک دوسری سند ہے جو کہ شیخین کے معیار کے مطابق "صحیح" ہے۔ (وہ حدیث درج ذیل ہے)

2411- حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى الْحِيْرِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَادِقًا، ثُمَّ مَاتَ، اَعْطَاهُ اللّٰهُ اَجْرَ شَهِيْدٍ

❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صدق دل سے شہادت کی دعا مانگتا ہے پھر وہ (خواہ طبعی موت ہی) مر جائے، اللہ تعالیٰ اس کو شہید کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

2412- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ، اَنَّ سَهْلَ بْنَ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ،

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ، بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ، وَاِنْ مَّاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت طلب کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو شہداء کے مرتبے میں پہنچا دیتا ہے اگرچہ وہ اپنے بستر پر فوت ہو۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2413۔ اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا مَحْبُوْبُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ مُّوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ اَبِی النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَكَانَ كَاتِبًا لَّهُ،

حدیث: 2412

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 1909 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1520 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 1653 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 3162 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2797 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 2407 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 3192 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 5550 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 18336 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 4370

حدیث: 2413

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحيحه" (طبع ثالث) دارابن كثير يمامه بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 2804 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 1741 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2631 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 2440 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 9185 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 8634 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 17857 اخرجه ابومحمد الكسی فی "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 330 اخرجه ابوبكر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحديث: 9514 اخرجه ابوبكر الكوفی فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 19507

قَالَ: كَتَبَ اِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ اَوْفٰی حِينَ خَرَجَ اِلَى الْحَرُوْرِيَّةِ كِتَابًا، فَاِذَا فِيهِ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ، فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُ فَاصْبِرُوْا، وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمر بن عبداللہ کے آزاد کردہ غلام سالم ابوالنضر فرماتے ہیں: جب عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ حروریہ (خوارج کا ایک گروہ ہے جو کہ مقام حروراء کی طرف منسوب ہے، ان کو حروراء کی جانب اس لئے منسوب کیا جاتا ہے کیونکہ ان کا پہلا اجتماع اس مقام پر ہوا تھا۔ شفیق) پر چڑھائی کی تو انہوں نے ان کی جانب ایک مکتوب لکھا، اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان درج تھا'' اے لوگو! دشمن سے مڈبھیڑ کی دعا مت مانگا کرو (بلکہ) اس سے عافیت مانگا کرو اور جب دشمن سے سامنا ہو جائے تو پھر صبر کرو اور یہ بات یاد رکھو! جنت' تلواروں کے سائے میں ہے۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2414۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْاَدِيْبُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ الْاَدِيْبُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِیْ مُرَّةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ هَانِءٍ الْخَوْلَانِیُّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُوْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَيُصِيْبُوْنَ غَنِيْمَةً، اِلَّا تَعَجَّلُوْا ثُلُثَیْ اَجْرِهِمْ مِنَ الْاٰخِرَةِ، وَيَبْقٰی لَهُمُ الثُّلُثُ، فَاِنْ لَّمْ يُصِيْبُوْا غَنِيْمَةً، تَمَّ لَهُمْ اَجْرُهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی لشکر اللہ کی راہ میں جہاد کرے، تو اگر ان کو مال غنیمت حاصل ہو جائے تو انہوں نے اپنے آخرت کے اجر سے دو تہائی وصول کر لیا ہے اور ان کا ایک تہائی باقی ہے اور اگر ان کو مال غنیمت نہ ملے تو ان کا پورے کا پورا اجر باقی ہے۔

✤✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

حدیث: 2414

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2497 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 3125 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2785 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 6577 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 4333 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 18334 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 1906

2415- حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، وَسَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ اَيُّوبَ، عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ وَالذِّكْرَ يُضَاعَفُ عَلَى النَّفَقَةِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز، روزہ اور ذکر، راہِ خدا میں خرچ کرنے'' سے سات سوگنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2416- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، يَرُدُّهُ اِلٰى مَكْحُوْلٍ، اِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ الْاَشْعَرِيِّ، اَنَّ اَبَا مَالِكٍ الْاَشْعَرِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ فَصَلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمَاتَ اَوْ قُتِلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ، اَوْ وَقَصَهُ فَرَسُهُ اَوْ بَعِيْرُهُ اَوْ لَدَغَتْهُ هَامَّةٌ، اَوْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ بِاَيِّ حَتْفٍ شَاءَ اللّٰهُ، فَاِنَّهُ شَهِيْدٌ وَاِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جہاد کے لئے روانہ ہو گیا اور وہ (طبعی موت) مرے یا قتل کر دیا جائے (بہرحال) وہ شہید ہے یا اونٹ یا گھوڑے سے گر مر جائے یا اس کو سانپ ڈس لے یا وہ اپنے بستر پر کسی بھی وجہ سے مر جائے (بہرحال) وہ شہید ہے اور وہ جنتی ہے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2417- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى الْحِيْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ هَانِئٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهِ اِلَّا الْمُرَابِطَ، فَاِنَّهُ يَنْمُو لَهُ عَمَلُهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَيُؤَمَّنُ مِنْ فَتَّانِ الْقَبْرِ

حدیث: **2415**

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2498 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 18355

حدیث: **2416**

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2499

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مرنے والے کے تمام اعمال رُک جاتے ہیں، سوائے سرحدوں کے محافظوں کے۔ ان کا عمل قیامت تک بڑھتا رہتا ہے اور ان کو قبر کے عذاب سے بچاتا ہے۔

✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2418۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَكِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ الْبُخَارِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ وُهَيْبِ بْنِ الْوَرْدِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ، مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِّنْ نِفَاقٍ،

قَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِوُهَيْبِ بْنِ الْوَرْدِ، وَهٰذَا حَدِيْثٌ كَبِيْرٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ تَابَعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ وُهَيْبَ بْنَ الْوَرْدِ عَلٰى رِوَايَتِهٖ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جہاد کئے بغیر مر جائے اور (تمام عمر) اس کے دل میں جہاد کی خواہش بھی پیدا نہ ہوئی ہو تو وہ منافقت کی حالت پر مرا۔

✤ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے وہیب بن ورد کی روایات نقل کی ہیں اور عبداللہ بن مبارک کی یہ کبیر حدیث ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا اور اس حدیث کی عمر بن محمد بن المنکدر سے روایت کرنے میں عبداللہ بن رجاء المکی نے وہیب نے بن الورد کی متابعت کی ہے۔ (ان کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے)۔

حدیث: 2417

اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي٬ بيروت٬ لبنان٬ 1407ھ٬ 1987ء٬ رقم الحديث: 2425 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه٬ قاهره٬ مصر٬ رقم الحديث: 17396 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم٬ موصل٬ 1404ھ/1983ء٬ رقم الحديث: 641 اخرجه ابن ابي اسامه في "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبويه٬ مدينه منوره 1413ھ/1992ء٬ رقم الحديث: 628 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر٬ بيروت٬ لبنان٬ رقم الحديث:3500

حدیث: 2418

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي٬ بيروت٬ لبنان٬ رقم الحديث: 1910 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه٬ حلب٬ شام٬ 1406ھ٬ 1986ء٬ رقم الحديث: 3097 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه٬ قاهره٬ مصر٬ رقم الحديث: 8852 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه٬ بيروت٬ لبنان٬ 1411ھ/ 1991ء٬ رقم الحديث: 4305 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز٬ مكه مكرمه٬ سعودي عرب 1414ھ/1994ء٬ رقم الحديث: 17720 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر٬ بيروت٬ لبنان٬ رقم الحديث:2502

2419- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَيْسَ فِىْ نَفْسِهِ الْغَزْوُ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِّنْ نِفَاقٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جہاد کئے بغیر مر جائے اور اس کے دل میں جہاد کی خواہش بھی نہ ہو تو وہ منافقت کی حالت پر مرا۔

2420- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الْفَقِيْهُ، وَاَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، وأبو بكر بن عبيد الله، قَالُوْا: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفَّى الْحِمْصِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ رَافِعٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَّقِىَ اللّٰهَ بِغَيْرِ اَثَرٍ مِّنَ الْجِهَادِ، لَقِيَهُ وَفِيْهِ ثُلْمَةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ كَبِيْرٌ فِى الْبَابِ، غَيْرَ اَنَّ الشَّيْخَيْنِ لَمْ يَحْتَجَّا بِاِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَافِعٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ اس پر جہاد کا کوئی اثر نہ پایا جاتا ہو، اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت اس میں رخنے موجود ہوں گے۔

❖ اس باب میں یہ کثیر حدیث ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسماعیل بن رافع کی وجہ سے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔

2421- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ الْفَقِيْهُ اِمْلَاءً، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّىُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّىُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّىُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنَّى الْعَبْدِىُّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْخَصَاصِيَةِ، يَقُوْلُ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَايِعَهُ عَلَى الْاِسْلَامِ، فَاشْتَرَطَ عَلَىَّ تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، وَتُصَلِّى الْخَمْسَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَتُؤَدِّى الزَّكَاةَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ، وَتُجَاهِدَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَمَّا اثْنَتَانِ فَلَا اُطِيْقُهُمَا: اَمَّا الزَّكَاةُ فَمَالِىْ اِلَّا عَشْرُ ذَوْدٍ هُنَّ رُسُلُ اَهْلِىْ وَحَمُوْلَتُهُمْ، وَاَمَّا الْجِهَادُ فَيَزْعُمُوْنَ اَنَّهُ

حدیث: 2420

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 1666 اخرجہ ابو عبداللہ القزوینی فی "سننہ" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث:2763

حدیث: 2421

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 17574 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الاوسط" طبع دارالحرمین قاہرہ مصر 1415ھ رقم الحدیث: 1126 اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ قاہرہ مصر رقم الحدیث: 22002 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الکبیر" طبع مکتبہ العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث:1233

مَنْ وَلَّى، فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ، فَاَخَافُ اِذَا حَضَرَنِي قِتَالٌ كَرِهْتُ الْمَوْتَ، وَخَشَعَتْ نَفْسِي، قَالَ: فَقَبَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ، ثُمَّ حَرَّكَهَا، ثُمَّ قَالَ: لَا صَدَقَةَ وَلَا جِهَادَ، فَبِمَ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اُبَايِعُكَ، فَبَايَعَنِي عَلَيْهِنَّ كُلِّهِنَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَبَشِيرُ بْنُ الْخَصَاصِيَةِ مِنَ الْمَذْكُوْرِينَ فِي الصَّحَابَةِ مِنَ الْاَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

✧✧ ابن الخصاصیہ فرماتے ہیں: میں اسلام پر بیعت کرنے کی غرض سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شرط رکھ دی کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں اور تو پنجگانہ نماز ادا کر اور ماہِ رمضان کے روزے رکھ اور زکوٰۃ ادا کر، بیت اللہ کا حج اور اللہ کی راہ میں جہاد کر (ابن خصاصیہ) فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان میں سے دو کی تو میں استطاعت ہی نہیں رکھتا ہوں۔

i- زکوٰۃ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میرے پاس صرف 10 اونٹ ہیں اور وہ میرے گھر والوں کی سواری اور بوجھ وغیرہ اٹھانے کے کام آتے ہیں۔

ii- جہاد۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جو شخص پیٹھ پھیر کر بھاگ جائے وہ اللہ کے غضب کا مستحق ٹھہرتا ہے، مجھے اس بات کا خدشہ ہے کہ اگر میں جہاد میں شرکت کروں تو میں موت سے ڈرتے ہوئے بھاگ جاؤں گا (ابن خصاصیہ) فرماتے ہیں: اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ کھینچا پھر اس کو حرکت دی اور فرمایا: نہ تم صدقہ دے سکتے ہو نہ جہاد کر سکتے ہو تو جنت میں کس بناء پر داخل ہو گے (ابن خصاصیہ) فرماتے ہیں: میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی بیعت کرتا ہوں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام امور پر مجھ سے بیعت لی۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا اور بشیر بن الخصاصیہ انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں۔

2422- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوسَى الْقُرَشِيِّ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ رَابَطَ يَوْمًا وَلَيْلَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَانَ لَهُ اَجْرُ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ، وَمَنْ مَاتَ مُرَابِطًا، جَرَى لَهُ مِثْلُ ذٰلِكَ الْاَجْرِ، وَاَجْرَى عَلَيْهِ الرِّزْقَ، وَاُومِنَ مِنَ الْفَتَّانَ

حدیث: 2422

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 3167 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 23778 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 4375 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 17663

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلِمَكْحُوْلِ الْفَقِيْهِ فِيْهِ مُتَابِعٌ مِّنَ الشَّامِيِّيْنَ،

✧✧ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک دن اور ایک رات اللہ تعالیٰ کی راہ میں سرحد کی حفاظت کرتا ہے، اس کے لئے ایک مہینے کے روزوں اور قیام کا ثواب ہے اور جو شخص سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے فوت ہو جائے، اس کے لئے اسی اجر کی مثل جاری کر دیا جاتا ہے اور اس کو رزق دیا جاتا ہے اور اس کو شیطان سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا اور اس میں مکحول الفقیر کی شامی راویوں کی روایت متابع ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2423 – حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدٌ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ، عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَحْوَهُ

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ سلمان الخیر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی جیسا فرمان نقل کیا ہے۔

2424 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِذٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَلا اُنَبِّئُكُمْ بِلَيْلَةٍ اَفْضَلَ مِنْ لَّيْلَةِ الْقَدْرِ؟ حَارِسٌ حَرَسَ فِيْ اَرْضِ خَوْفٍ، لَعَلَّهُ اَنْ لا يَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ اَوْقَفَهُ وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ ثَوْرٍ وَّفِيْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قُدْوَةٌ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایک ایسی رات کے بارے میں نہ بتاؤں جو شب قدر سے بھی زیادہ فضیلت رکھتی ہے، کوئی محافظ ایسے خطرناک علاقے میں پہرہ دے جہاں اس قدر خوف ہو کہ اس کو لوٹ کر واپس گھر آنے کی امید نہ ہو۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور اس حدیث کو وکیع بن جراح نے ثور سے موقوفاً روایت کیا ہے اور یحییٰ بن سعید کی روایت میں ''قدوۃ'' کا ذکر ہے۔

2425 – اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْعَاصِمِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

حدیث: 2424

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 8868 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 18225 اخرجه ابوبکر الکوفی' فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد' ریاض' سعودی عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحدیث: 19334

الْمَخْزُومِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْاَحْمَسِيُّ، قَالاَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، فَسَاقَهُ بِاِسْنَادٍ مَوْقُوفًا

✧✧ وکیع نے ثور ابن یزید کی سند کے ہمراہ اس حدیث کو موقوفاً بیان کیا ہے۔

2426- اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْخُزَاعِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ مَسَرَّةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنبَرِ: اِنِّيْ اُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا لَّمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اُحَدِّثَكُمْ بِهٖ اِلَّا الضِّنُّ بِكُمْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: حَرَسُ لَيْلَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ لَيْلَةٍ يُقَامُ لَيْلُهَا، وَيُصَامُ نَهَارُهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں تمہیں ایک ایسی حدیث سنا رہا ہوں جو میں نے صرف اس لئے بیان نہیں کی کہ مجھ سے تمہارا فراق برداشت نہیں ہوسکتا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک رات پہرہ دینا ایسی ہزار راتوں سے بہتر ہے جن میں رات بھر قیام کیا جائے اور دن بھر روزہ رکھا جائے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2427- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْعَتَكِيُّ، قَالاَ: حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ

حديث: 2426

اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2700 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 433 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 145

حديث: 2427

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2504 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 3096 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 2431 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 12268 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 4708 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 4304 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 17576 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 3875

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکوں کے ساتھ اپنی جان، مال اور اپنی زبانوں کے ذریعے جہاد کرو۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2428۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ اِلٰى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَشِيَتْهُ السَّكِيْنَةُ، فَوَقَعَتْ، فَخِذُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِي، فَمَا وَجَدْتُّ ثِقَلِ شَيْءٍ اَثْقَلَ مِنْ فَخِذِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِي، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ، فَقَالَ: اكْتُبْ، فَكَتَبْتُ فِيْ كَتِفٍ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلٰى اٰخِرِ الْآيَةِ، فَقَامَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ، وَكَانَ رَجُلًا اَعْمَى لَمَّا سَمِعَ فَضِيلَةَ الْمُجَاهِدِيْنَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَكَيْفَ بِمَنْ لَا يَسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ فَلَمَّا قَضٰى كَلَامَهُ غَشِيَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّكِيْنَةُ، فَوَقَعَتْ، فَخِذُهُ عَلٰى فَخِذِي، فَوَجَدْتُّ مِنْ ثِقَلِهَا فِي الْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ كَمَا وَجَدْتُّهُ فِي الْمَرَّةِ الْاُولٰى، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اقْرَاْ يَا زَيْدُ، فَقَرَاْتُ: لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ الْآيَةُ كُلُّهَا، قَالَ زَيْدٌ: اَنْزَلَهَا اللّٰهُ وَحْدَهَا فَاَلْحَقْتُهَا، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مُلْحَقِهَا عِنْدَ صَدْعٍ فِيْ كَتِفٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپ پر سکتہ طاری ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران میری ران پر آن پڑی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کا جس قدر میرے اوپر وزن آیا، میں نے اتنا وزن کبھی بھی برداشت نہیں کیا تھا پھر (کچھ دیر بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ کیفیت جاتی رہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لکھو، تو میں نے شانہ (کی ہڈی) پہ لکھا

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (النساء:95)

برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں''

(ترجمہ کنزالایمان امام احمد رضا)

یہ پوری آیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھوائی، ابن ام مکتوم نابینا شخص تھے، وہ اٹھ کر کھڑے ہوئے، انہوں نے جب مجاہدین کی فضیلت سنی تو بولے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مؤمنین میں سے جو جہاد کی استطاعت ہی نہیں رکھتے ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟ جب ابن ام مکتوم کی گفتگو ختم ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دوبارہ سکتہ طاری ہو گیا تو دوبارہ آپ کی ران میری ران پر آن پڑی اور میں نے دوبارہ وہی وزن محسوس کیا، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ کیفیت ختم ہوئی تو فرمایا: اے زید! پڑھو! تو میں نے پڑھا

''لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''غَيْرُ أُولِى الضَّرَرِ '' پوری آیت پڑھی'

حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے یہ آیات الگ الگ نازل فرمائی ہیں لیکن میں نے ان کو ملا دیا ہے اور اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، شانے کی پھٹن کے مقام پر ان دونوں آیتوں کے ملنے کے مقام کو میں (آج بھی) دیکھ رہا ہوں۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2429- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِى عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِى حَبِيبٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِى سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِى سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلٰى بَنِى لِحْيَانَ، وَقَالَ: لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ، ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ: اَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِى اَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ اَجْرِ الْخَارِجِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، اِنَّمَا اَخْرَجَ مُسْلِمٌ وَحْدَهُ حَدِيثَ يَحْيَى بْنِ اَبِى كَثِيرٍ، عَنْ اَبِى سَلَمَةَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ: مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِى سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا

❖❖ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی طرف پیغام بھیجا کہ ہر دو میں سے ایک آدمی (جہاد کے لئے ضرور) نکلے پھر جہاد سے رہ جانے والوں کے متعلق فرمایا: تم میں سے جو شخص جہاد پر جانے والے کے مال اور اہل و عیال کی اچھی دیکھ بھال کرے گا، اس کو جہاد پر جانے والے سے نصف ثواب ملے گا۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس انداز سے نقل نہیں کیا۔ صرف امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ہمراہ یہ حدیث نقل کی ہے کہ جو شخص کسی مجاہد فی سبیل اللہ کی تیاری کروا دے، وہ بھی مجاہد ہے۔

2430- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ اِمْلَاءً، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ

حدیث: 2429

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابورى فى "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 1896 اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2510 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 11125 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 4629 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 17674 اخرجه ابويعلى الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 1282 اخرجه ابوداؤد الطيالسى فى "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 2204

حدیث: 2430

اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 1003

السَّعْدِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْاَسَدِیُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ الْیَمَامِیُّ، عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِی کَثِیْرٍ، عَنْ اَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةُ اَعْیُنٍ لَا تَمَسُّهَا النَّارُ: عَیْنٌ فُقِئَتْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَعَیْنٌ حَرَسَتْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَعَیْنٌ بَکَتْ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رُوِیَ بِاِسْنَادٍ اٰخَرَ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین آنکھیں ایسی ہیں جن کو جہنم کی آنکھ نہیں چھوسکتی۔

i- وہ آنکھ جو جہاد کے دوران پھوڑ دی گئی ہو۔

ii- وہ آنکھ جو فی سبیل اللہ پہرہ دے۔

iii- وہ آنکھ جو خوف الٰہی میں آنسو بہائے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ یہی حدیث ایک دوسری سند کے ہمراہ بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2431- اَخْبَرَنَاهُ حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْقَعْنَبِیُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِیُّ، حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، عَنْ صَالِحِ بْنِ کَیْسَانَ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، یَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: حُرِّمَ عَلٰی عَیْنَیْنِ اَنْ تَنَالَهُمَا النَّارُ: عَیْنٌ بَکَتْ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ، وَعَیْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ الْاِسْلَامَ وَاَهْلَهُ مِنْ اَهْلِ الْکُفْرِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دو آنکھوں پر جہنم کی آگ حرام فرمادی ہے۔

i- وہ آنکھ جس سے خوف الٰہی سے آنسو بہیں۔

ii- وہ آنکھ جو کفار سے اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت کے لئے پہرہ دیتے ہوئے رات گزرے۔

2432- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَکَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَیْحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُمَیْرٍ، عَنْ اَبِیْ عَلِیٍّ الْجَنْبِیِّ، عَنْ اَبِیْ رَیْحَانَةَ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةٍ، فَاَوْفَیْنَا عَلٰی شَرَفٍ، فَاَصَابَنَا بَرْدٌ شَدِیْدٌ، حَتّٰی اِنْ کَانَ اَحَدُنَا یَحْفِرُ الْحَفِیْرَ، ثُمَّ یَدْخُلُ فِیْهِ وَیُغَطِّیْ عَلَیْهِ بِحَجَفَتِهٖ، فَلَمَّا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ مِنَ النَّاسِ، قَالَ: اَلَا رَجُلٌ یَحْرُسُنَا اللَّیْلَةَ اَدْعُو اللّٰهَ لَهٗ بِدُعَاءٍ یُصِیْبُ بِهٖ فَضْلًا، فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَدَعَا لَهٗ، قَالَ اَبُوْ رَیْحَانَةَ: فَقُلْتُ: اَنَا، فَدَعَا لِیْ بِدُعَاءٍ هُوَ دُوْنَ مَا دَعَا لِلْاَنْصَارِیِّ، ثُمَّ قَالَ

حدیث: **2431**

اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة، قاهره، مصر، 1408ھ/1988ء، رقم الحدیث: 1447

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُرِّمَتِ النَّارُ عَلٰى عَيْنٍ دَمَعَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ، حُرِّمَتِ النَّارُ عَلٰى عَيْنٍ سَهِرَتْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، قَالَ: وَنَسِيتُ الثَّالِثَةَ، قَالَ اَبُوْ شُرَيْحٍ: وَسَمِعْتُ بَعْدُ اَنَّهُ قَالَ: حُرِّمَتِ النَّارُ عَلٰى عَيْنٍ غَضَّتْ عَنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ، اَوْ عَيْنٍ فُقِئَتْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ میں نکلے، ہم ایک بلند جگہ پر پہنچے تو ہمیں بہت شدید سردی محسوس ہوئی (سردی اس قدر شدید تھی کہ اس سے بچاؤ کے لئے) کئی لوگ گڑھا کھود کر اس میں گھس گئے اور اپنی چمڑے کی ڈھال کو اپنے اوپر اوڑھ لیا، جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ حالت دیکھی تو فرمایا: جو شخص اس رات پہرہ دے گا، میں اس کے لئے دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ اس کو فضل عطا فرمائے، ایک انصاری صحابی اُٹھ کر کھڑا ہوا اور اپنے آپ کو پیش کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعا فرمائی۔ ابوریحانہ فرماتے ہیں: میں نے بھی اپنے آپ کو پیش کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے بھی دعا فرمائی لیکن یہ دعا اس سے ذرا کم تھی جو آپ نے انصاری کے لئے مانگی تھی پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس آنکھ پر دوزخ حرام فرمائی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے خوف میں آنسو نکلیں۔ اس آنکھ پر آگ حرام کر دی گئی ہے جو فی سبیل اللہ (پہرہ دیتے ہوئے) جاگتے ہوئے رات گزارتی ہے۔ (ابوریحانہ فرماتے ہیں) میں تیسری بات بھول گیا ہوں۔ ابوشریح فرماتے ہیں: میں نے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد فرمایا: اس آنکھ پر بھی آگ حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ مقامات پر نہیں اُٹھتی اور ایسی آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پھوڑ دی گئی ہو۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2433۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ الْحَلَبِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، اَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ سَلَّامٍ، حَدَّثَنِي اَبُوْ كَبْشَةَ السَّلُوْلِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ الْحَنْظَلِيَّةِ يَذْكُرُ اَنَّهُمْ سَارُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَاَطْنَبُوا السَّيْرَ حَتّٰى كَانَ عَشِيَّةً، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَآءَ رَجُلٌ فَارِسٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي انْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيكُمْ حَتّٰى طَلَعْتُ جَبَلَ كَذَا وَكَذَا، فَاِذَا اَنَا بِهَوَازِنَ عَلٰى بَكْرَةِ اَبِيهِمْ، بِظُعُنِهِمْ، وَنَعَمِهِمْ، وَشَائِهِمْ، فَاجْتَمَعُوْا اِلٰى حُنَيْنٍ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: تِلْكَ غَنِيمَةُ الْمُسْلِمِيْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَّحْرُسُنَا اللَّيْلَةَ؟ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: ارْكَبْ، فَرَكِبَ فَرَسًا لَّهُ، فَجَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَقْبِلْ هٰذَا الشِّعْبَ حَتّٰى تَكُوْنَ فِي اَعْلَاهُ، وَلَا تُغَرَّنَّ مِنْ قِبَلِكَ اللَّيْلَةَ، فَلَمَّا اَصْبَحْنَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ اَحْسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ؟ فَقَالَ رَجُلٌ: مَا اَحْسَسْنَا، فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَفِتُ اِلَى الشِّعْبِ حَتّٰى قَضٰى صَلَاتَهُ، فَقَالَ: اَبْشِرُوْا فَقَدْ جَآءَ فَارِسُكُمْ، قَالَ: فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ اِلٰى ظِلِّ الشَّجَرِ فِي الشِّعْبِ، فَاِذَا هُوَ جَآءَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّيْ انْطَلَقْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلٰى هٰذَا الشِّعْبِ، حَيْثُ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَصْبَحْتُ، اطَّلَعْتُ عَلَى الشِّعْبَيْنِ، فَنَظَرْتُ، فَلَمْ اَرَ اَحَدًا، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَزَلْتَ اللَّيْلَةَ؟ فَقَالَ: لاَ، اِلَّا مُصَلِّيًا اَوْ قَاضِيَ حَاجَةٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اَوْجَبْتَ، فَلَا عَلَيْكَ اَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَهَا

هٰذَا الْاِسْنَادُ مِنْ اَوَّلِهِ اِلٰى اٰخِرِهِ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، غَيْرَ اَنَّهُمَا لَمْ يُخَرِّجَا مَسَانِيْدَ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ لِقِلَّةِ رِوَايَةِ التَّابِعِيْنَ عَنْهُ وَهُوَ مِنْ كِبَارِ الصَّحَابَةِ عَلٰى مَا قَدَّمْتُ الْقَوْلَ فِيْ اَوَانِهِ

✧✧ حضرت ابوکبشہ سلولی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سہل بن حنظلیہ ذکر کیا کرتے تھے کہ ان لوگوں نے حنین کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بہت لمبا سفر کیا یہاں تک کہ جب رات کا وقت ہوا تو ہم لوگ نماز پڑھنے کے لئے آپ کے پاس حاضر تھے کہ ایک گھڑسوار آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ لوگوں کے آگے آگے جا رہا تھا، میں فلاں پہاڑ پر جب چڑھا تو میں نے قبیلہ ہوازن کو دیکھا کہ وہ اپنے اونٹ، گھوڑوں، بیل، بکریوں اور سامان ضرب وحرب کے ہمراہ حنین میں جمع ہو رہے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا یہ تمام کل انشاء اللہ مسلمانوں کے لئے مالِ غنیمت ہوگا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج رات کون پہرہ دے گا؟ حضرت انس بن مرشد الغنوی رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوار ہو جاؤ، وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پہاڑی راستے کی طرف چلے جاؤ اور اس کی بالکل چوٹی پر پہنچ جاؤ اور رات میں تمہاری جانب سے کوئی شخص ادھر نہیں آنا چاہیے، جب صبح ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جائے نماز کی طرف تشریف لائے اور دو رکعت ادا کر کے پوچھا: کیا تم نے اپنے گھوڑے سوار کو محسوس کیا ہے؟ تو ایک آدمی نے کہا' ہم نے محسوس نہیں کیا، پھر نماز کے لئے تثویب کہی گئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پہاڑی راستے کی جانب متوجہ رہے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھا دی تو فرمایا: تمہیں خوشخبری ہو کہ تمہارا سوار آ رہا ہے، ہم اس پہاڑی راستے میں درخت کے نیچے دیکھنے لگے تو وہ واقعی آ رہا تھا وہ سیدھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کھڑا ہوا اور سلام کیا' اور کہنے لگا: میں چلتا رہا حتیٰ کہ میں اس پہاڑی راستے کے اونچے مقام پر پہنچ گیا، راستوں میں دیکھا لیکن مجھے کوئی آدمی نظر نہیں آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: کیا رات میں تو اپنی ڈیوٹی سے ہٹا تھا؟ اس نے کہا: صرف نماز پڑھنے اور قضائے حاجت کے علاوہ میں وہاں سے نہیں ہٹا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو جنتی ہے' اس کے بعد اگر تو کوئی بھی نیک عمل نہیں کرے گا پھر بھی تجھ پر کوئی مؤاخذہ نہیں ہے۔

✥✥ یہ پوری سند شروع سے آخر تک امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے سہل بن حنظلیہ کی مسانید نقل نہیں کیں، کیونکہ ان سے روایت کرنے والے تابعین کی تعداد بہت کم ہے' حالانکہ یہ کبار صحابہ رضی اللہ عنہم میں شمار ہوتے ہیں۔

2434- اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُبْنُ يَعْقُوْبَ اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ يَزِيْدَبْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَسْلَمَ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ غَزَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ نُرِيْدُ الْقُسْطُنْطُنِيَّةَ وَعَلٰى

الْجَمَاعَةِ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ وَلِيْدٍ وَّالرُّوْمُ مُلْصِقُوْظُهُوْرِهِمْ بِحَائِطِ الْمَدِيْنَةِ فَحَمَلَ رَجُلٌ عَلَى الْعُدُوِّ فَقَالَ النَّاسُ مَهْ مَهْ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ يُلْقِي بِيَدِهِ اِلَى التَّهْلُكَةِ فَقَالَ اَبُواَيُّوْبَ اِنَّمَانَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِيْنَامَعْشَرَالْاَنْصَارِلَمَّانَصَرَاللّٰهُ نَبِيَّهُ وَاَظْهَرَالْاِسْلَامَ قُلْنَاهَلُمَّ نُقِيْمُ فِي اَمْوَالِنَاوَنُصْلِحُهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَاتُلْقُوْابِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (البقرة:145) فَالْاِلْقَاءُ بِاَيْدِيْنَا اِلَى التَّهْلُكَةِ اَنْ نُقِيْمَ فِي اَمْوَالِنَا وَنُصْلِحُهَاوَنَدَعُ الْجِهَادَ قَالَ اَبُوعِمْرَانَ فَلَمْ يَزَلْ اَبُواَيُّوْبَ يُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى دُفِنَ بِالْقُسْطُنْطُنْيَةِ

هٰذَاحَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت اسلم ابوعمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم مدینۃ المنورہ سے قسطنطنیہ کے جہاد کے لئے روانہ ہوئے، ہمارے لشکر کے سپہ سالار حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمٰن تھے، جبکہ روم (کی فوجیں) شہر کی دیوار کے ساتھ صفیں باندھے کھڑی تھیں، ایک شخص نے دشمن پر حملہ کرنا چاہا تو کچھ لوگوں نے اس کو منع کیا اور کہا: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' یہ خود اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں پڑ رہا ہے۔ تو حضرت ابوایوب بولے: یہ آیت اللہ تعالیٰ نے ہم گروہ انصار کے متعلق نازل فرمائی ہے، جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی مدد کی اور اسلام کو غلبہ عطا فرمایا: تو ہم نے کہا: آؤ اب ہم اپنے اموال میں چلتے ہیں اور ان کی اصلاح کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَاتُلْقُوْابِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (البقرة:145)

''اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

تو ہمارا اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑنا یہ تھا کہ ہم جہاد کو چھوڑ کر اپنے اموال کی دیکھ بھال میں مصروف ہو جائیں۔ ابوعمران فرماتے ہیں: اس کے بعد ابوایوب مسلسل جہاد کرتے رہے حتیٰ کہ ان کو قسطنطنیہ میں دفن کیا گیا۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری علیہ الرحمہ اور امام مسلم علیہ الرحمہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2435 اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنِيْ بَحِيرُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ اَبِيْ بَحْرِيَّةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ: اَلْغَزْوُ غَزْوَانِ، فَاَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللّٰهِ، وَاَطَاعَ الْاِمَامَ، وَاَنْفَقَ الْكَرِيْمَةَ، وَيَاسَرَ الشَّرِيْكَ، وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ، فَاِنَّ نَوْمَهُ وَنُبْهَهُ اَجْرٌ كُلُّهُ، وَاَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْاِمَامَ وَاَفْسَدَ فِي الْاَرْضِ، فَاِنَّهُ لَنْ يَرْجِعَ بِكَفَافٍ

حدیث: 2434

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2541 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 17974

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاد دو طرح کے ہوتے ہیں جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر جہاد کرے، امام کی اطاعت کرے اور پسندیدہ چیز خرچ کرے اور اپنے ساتھی کو آسانی دے اور فساد سے بچے تو اس کا سونا، جاگنا سب عبادت ہے لیکن جو شخص فخر اور دکھاوے کی خاطر جہاد کرتا ہے امام کی نافرمانی کرتا ہے اور زمین میں فساد کرتا ہے تو وہ کپڑے کا ایک بٹن بھی نہیں حاصل کر سکتا۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2436- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ قَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ الْغَزَّالُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مِكْرَزٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلا، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَجُلٌ يُرِيْدُ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَهُوَ يَبْتَغِيْ عَرَضًا مِّنْ عَرَضِ الدُّنْيَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا اَجْرَ لَهُ، فَسَاَلَهُ الثَّانِيَةَ وَالثَّالِثَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا اَجْرَ لَهُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی دنیاوی مقاصد کے حصول کی خاطر جہاد کرنا چاہتا ہے (کیا اس کو کوئی اجر ملے گا؟) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لئے کوئی اجر نہیں ہے۔ اس نے دوسری اور تیسری مرتبہ پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہر بار یہی) جواب دیا کہ اس کے لئے کوئی اجر نہیں۔

حدیث: 2435

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2515 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 3188 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 2417 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 2705 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ / 1991ء رقم الحدیث: 4397 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 18328 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 176 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 109

حدیث: 2436

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث:2516 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 7887 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 4637 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 18332

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2437- اَخْبَرَنَا اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمُزَكِّي، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي الْوَضَّاحِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ حَنَانِ بْنِ خَارِجَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنِي عَنِ الْجِهَادِ وَالْغَزْوِ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، اِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا، بَعَثَكَ اللّٰهُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا، وَاِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا، بَعَثَكَ اللّٰهُ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا، يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو عَلٰى اَيِّ حَالٍ قَاتَلْتَ اَوْ قُتِلْتَ بَعَثَكَ اللّٰهُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِي الْوَضَّاحِ هٰذَا هُوَ اَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ اَبِي الْوَضَّاحِ الْمُؤَدِّبِ، ثِقَةٌ مَّأْمُونٌ

❖ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے جہاد اور غزوہ کے متعلق بتائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو! اگر تو صبر کرتے ہوئے، ثواب کی نیت سے جہاد کرے گا تو اللہ تعالیٰ تجھے (قیامت کے دن) صابر اور محتسب ہی اٹھائے گا اور اگر تو مال جمع کرنے کی نیت سے، ریا کاری کرتے ہوئے جہاد کرے گا تو اللہ تعالیٰ تجھے مرائی (ریا کاری کرنے والا) اور مکاثر (مال جمع کرنے والا) ہی اٹھائے گا۔ اے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تو جس حال میں جہاد کرتے ہوئے مارا جائے گا، اسی حالت پہ اللہ تعالیٰ تجھے اٹھائے گا۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور یہ محمد بن ابووضاح ابوسعید بن محمد بن مسلم بن ابووضاح ہیں "ثقہ" ہیں "مامون" ہیں۔

2438- اَخْبَرَنِي اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْقَنْطَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ قَيْسٍ الْاَزْرَقُ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ اللّٰهُ حَارِسَ الْحَرَسِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث: **2437**

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث:2519 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 18329

حدیث: **2438**

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" ' طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2769 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی' بیروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحدیث: 2401 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 18227 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 1750

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پہرہ دینے والوں کی حفاظت فرمائے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2439- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَتَّابٍ الْعَبْدِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی الْعَوَّامِ الرِّيَاحِيُّ، حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ اَنَسٍ، حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الْحَسَنِ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، وَاللَّفْظُ لَهٗ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِاَبِیْ ذَرٍّ: مَا مَالُكَ؟ قَالَ: مَالِیْ عَمَلِی، قَالَ: قُلْتُ: حَدِّثْنِیْ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَّهٗ زَوْجَيْنِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوْهُ اِلٰى مَا عِنْدَهٗ، قَالَ: قُلْتُ: وَكَيْفَ ذَاكَ؟ قَالَ: اِنْ كَانَ رِجَالًا فَرَجُلَيْنِ، وَاِنْ كَانَ اِبِلًا فَبَعِيْرَيْنِ، وَاِنْ كَانَ بَقَرًا فَبَقَرَتَيْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَصَعْصَعَةُ بْنُ مُعَاوِيَةَ مِنْ مَّفَاخِرِ الْعَرَبِ، وَقَدْ رَوَاهُ اَصْحَابُ الْحَسَنِ عَنْهُ، سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوْبَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ، يَقُوْلُ: صَاحِبُ اَبِیْ ذَرٍّ وَّهُوَ اَخُو جُزَیِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، سَمِعْتُ اَبَا حَفْصٍ عُمَرَ بْنَ جَعْفَرٍ الْبَصْرِيَّ الْحَافِظَ غَيْرَ مَرَّةٍ، يَقُوْلُ: لَيْسَ لِلْبَصْرِيِّيْنَ بَابٌ اَحْسَنُ مِنْ طُرُقِ حَدِيْثِ الْحَسَنِ عَنْ صَعْصَعَةَ، قَالَ الْحَاكِمُ: فَطَلَبْتُ طُرُقَ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَجَمَعْتُهٗ، فَلَمَّا اجْتَمَعْنَا فِی الْكَرَّةِ الثَّانِيَةِ بِبَغْدَادَ ذَاكَرْتُهٗ بِهٖ، وَاَفَادَنِیْ فِيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ عِنْدِیْ، فَحَدَّثْتُ الْحَاكِمَ اَبَا اَحْمَدَ الْحَافِظَ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَوْمًا بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ، وَذَاكَرْتُهٗ بِهٖ، فَقَالَ لِیْ: مَنْ حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ غَيْرَ صَعْصَعَةَ فلم أحفظ

✧✧ حضرت صعصعہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا: تیرا مال کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میرا مال میرا عمل ہے (صعصعہ) فرماتے ہیں' میں نے کہا: اس کے متعلق آپ مجھے کوئی حدیث سنا سکتے ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بندہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال سے جوڑا خرچ کرے، جنت کے دربان اس کا استقبال کرتے ہیں اور وہ تمام اس کو اپنے پاس موجود نعمتوں کی طرف بلاتے ہیں، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: یہ کیسے ہوگا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ آدمی ہوں تو دو آدمی اور اگر اونٹ ہوں تو دو اونٹ اور اگر گائے ہو تو دو گائیں۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا اور صعصعہ بن معاویہ عرب کے قابل فخر لوگوں میں سے ہیں' حسن کے شاگردوں نے بھی ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

امام حاکم اپنی سند کے ہمراہ یحی بن معین کا قول نقل کرتے ہیں کہ **صعصعہ بن معاویہ** ابوذر رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں اور وہ **جزی بن معاویہ** کے بھائی ہیں۔

میں نے ابوحفص عمر بن جعفر البصری الحافظ کوکئی مرتبہ یہ کہتے سنا ہے کہ بصریوں کے لئے حسن کی صعصعہ سے روایت والی سند سے زیادہ احسن کوئی سند نہیں ہے۔

امام حاکم فرماتے ہیں: میں نے اس حدیث کے طرق (بہت محنت سے) ڈھونڈ کر جمع کئے، جب ہم دوبارہ بغداد میں اکٹھے ہوئے تو میں نے دوبارہ اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے مجھے وہ فائدہ دیا جس سے میں ابھی تک محروم تھا، میں نے حاکم ابواحمد محافظ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک دن یہ قصہ سنایا اور اس سلسلہ میں ان سے گفتگو کی تو انہوں نے مجھے کہا: جو شخص یہ حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ صعصعہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی دوسرے راوی کے حوالے سے بیان کرے تو مجھے اس کا پتہ نہیں ہے۔

2440- فَحَدَّثَنِیْ، قَالَ: اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو التَّقِيُّ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْيَزَنِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَامِرٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ، اَنَّ رَجُلا سَاَلَ اَبَا ذَرٍّ، مَا مَالُكَ؟ قَالَ: مَالِيْ عَمَلِي، ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِطُولِهِ،

وَقَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانُ عَلٰى اِخْرَاجِ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مِنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَّالِهِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَسِيَاقَتُهُ مُخَالِفَةٌ لِسِيَاقَةِ حَدِيْثِ صَعْصَعَةَ

✧✧ حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع ملی ہے کہ ایک شخص نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے کہا: تیرا مال کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میرا مال میرا عمل ہے، پھر اس کے بعد سابقہ طویل حدیث ذکر کی ہے۔

✧✧ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے زہری کے ذریعے حمید بن عبدالرحمٰن کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے "جو شخص اپنے مال میں سے اللہ کی راہ میں جوڑا خرچ کرے" اس حدیث کا انداز صعصعہ کی حدیث سے ذرا مختلف ہے۔

2441- حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْاَزْدِيُّ ابْنُ ابْنَةِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا جَدِّی مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، حَدَّثَنَا الرُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيْعِ بْنِ عُمَيْلَةَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ يُّسَيرِ بْنِ عُمَيْلَةَ، عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ الْاَسَدِيِّ

حدیث: 2441

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 1625 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 3186 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 19058 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 4395 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 18347 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث: 227 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 19501

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، كُتِبَتْ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِالرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَهُوَ كُوْفِيٌّ عَزِيْزُ الْحَدِيْثِ، وَيَسِيْرُ بْنُ عُمَيْلَةَ عَمُّهُ حَدَّثَنِيْ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرَهُ

✧✧ حضرت خریم بن فاتک الاسدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے، اس کو سات سو گنا زیادہ ثواب دیا جاتا ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، جبکہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے رکین بن ربیع کی روایات نقل کی ہیں اور یہ کوفی ہیں، عزیز الحدیث ہیں اور یسیر بن عملیہ ان کے چچا ہیں اور اس نے مذکورہ حدیث کی صحت کے بارے میں ایک حدیث بیان کی ہے۔ (جو کہ درج ذیل ہیں)

2442- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ جَعْفَرٍ مِّنْ بَجِيلَةَ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ، عَنْ اَبِيْ يَحْيَى خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: النَّاسُ اَرْبَعَةٌ، وَالاَعْمَالُ سِتَّةٌ، فَمُوجِبَاتٌ وَمِثْلٌ بِمِثْلٍ، وَعَشَرَةُ اَضْعَافٍ، وَسَبْعُ مِائَةِ ضِعْفٍ، فَمَنْ مَّاتَ كَافِرًا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، وَمَنْ مَّاتَ مُؤْمِنًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَالْعَبْدُ يَعْمَلُ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى اِلَّا بِمِثْلِهَا، وَالْعَبْدُ يَهِمُّ بِالْحَسَنَةِ فَتُكْتَبُ لَهُ عَشْرًا، وَالْعَبْدُ يُنْفِقُ النَّفَقَةَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتُضَاعَفُ لَهُ سَبْعَ مِائَةِ ضِعْفٍ، وَالنَّاسُ اَرْبَعَةٌ، فَمُوَسَّعٌ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا، وَمُوَسَّعٌ عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرَةِ، وَمُوَسَّعٌ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا مُقَتَّرٌ عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرَةِ، وَمُقَتَّرٌ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا مُوَسَّعٌ عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرَةِ، وَشَقِيٌّ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

✧✧ حضرت ابویحییٰ خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ 4 طرح کے ہیں اور اعمال چھ قسم کے ہیں۔ (6 اعمال میں سے کچھ) واجب کرنے والے ہیں (کچھ) برابر برابر رہنے والے ہیں (کچھ) دس گنا اجر رکھتے ہیں اور (کچھ) سات سو گناہ اجر رکھتے ہیں چنانچہ جو شخص حالت کفر میں مرا، اس کے لئے دوزخ واجب ہو گئی اور جو حالت ایمان میں مرا اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کی جزاء صرف اسی کی مثل ہے اور ایک بندہ نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے لئے دس نیکیوں کا ثواب لکھا جاتا ہے اور ایک بندہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو اس کو سات سو گنا اجر دیا جاتا ہے اور چار قسم کے لوگ یہ ہیں۔

i- ایسا شخص جس کو دنیا میں دولت ملی اور آخرت میں جنت ملی۔

ii- ایسا شخص جس کو دنیا کی دولت تو ملی لیکن وہ آخرت کی آسائش سے محروم رہ۔

iii- ایسا شخص جو دنیا میں تنگدست رہا لیکن آخرت میں اس کو وسعت مل گئی۔

iv- ایسا شخص جو دنیا اور آخرت دونوں جگہ بدبخت رہا۔

2443- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ

وَهْبٍ، اَخْبَرَنِی یَحْیَی بْنُ اَیُّوبَ، عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ قَرَاَ اَلْفَ ايَةٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَتَبَهُ اللّٰهُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں ایک ہزار آیتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو نبیین، صدیقین، شہداء اور صالحین (کی فہرست) میں شامل فرما دیتا ہے۔

✤✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2444- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ قَطَنٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا اُصِيبَ اِخْوَانُكُمْ بِاُحُدٍ، جَعَلَ اللّٰهُ اَرْوَاحَهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ تَرِدُ اَنْهَارَ الْجَنَّةِ، تَأْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا، وَتَأْوِي اِلٰى قَنَادِيلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ، فَلَمَّا وَجَدُوا طِيبَ مَأْكَلِهِمْ وَمَشْرَبِهِمْ وَمَقِيلِهِمْ، قَالُوا: مَنْ يُبَلِّغُ اِخْوَانَنَا اَنَّا اَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ نُرْزَقُ، لِئَلَّا يَزْهَدُوا فِي الْجِهَادِ، وَلَا يَنْكُلُوا عَنِ الْحَرْبِ، فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اَنَا اُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ، وَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے جو بھائی غزوۂ اُحد میں شہید ہو گئے، اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے قالب میں ڈال دیا ہے، وہ جنت کی نہروں پر گھومتے ہیں، وہاں کے پھل وغیرہ

حدیث: 2443

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 15649 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 18356 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 1489 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث:399

حدیث: 2444

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث:2520 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 18301 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 2331 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 2388 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة، قاهره، مصر، 1408ھ/1988ء، رقم الحديث: 679 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودي عرب، (طبع اول) 1409ھ، رقم الحديث: 19332

کھاتے ہیں اور اللہ کے عرش کے سائے میں لٹکی ہوئی سونے کی قندیلوں میں آتے ہیں، جب وہ اپنا کھانا' پینا اور آرام کے مقام اچھے پاتے ہیں تو کہتے ہیں: کون ہے ایسا شخص؟ جو ہمارے بھائیوں تک یہ اطلاع پہنچادے کہ ہم زندہ ہیں اور ہمیں رزق دیا جاتا ہے تا کہ وہ بھی جہاد میں دل لگائیں اور جنگ سے نہ بھاگیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے تمہاری یہ اطلاع ان لوگوں تک میں پہنچاؤں گا۔تب یہ آیت نازل فرمائی

وَلا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا"۔

اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2445- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَتِيْكٍ، اَخْبَرَنِيْ سَلَمَةُ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ مُجَاهِدًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، قَالَ: ثُمَّ ضَمَّ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ، وَاَيْنَ الْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ فَخَرَّ عَنْ دَابَّتِهٖ، فَمَاتَ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ، وَاِنْ لَدَغَتْهُ دَابَّةٌ فَمَاتَ، فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ مَاتَ حَتْفَ اَنْفِهٖ، قَالَ: وَاِنَّهَا لَكَلِمَةٌ مَا سَمِعْتُهَا مِنْ اَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ اَوَّلَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعْنِيْ: بِحَتْفِ اَنْفِهٖ عَلٰى فِرَاشِهٖ، فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ قُتِلَ قَعْصًا فَقَدِ اسْتَوْجَبَ الْجَنَّةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کی غرض سے اپنے گھر سے نکلا (راوی) فرماتے ہیں پھر آپ نے تین انگلیاں ملا کر مجاہدین فی سبیل اللہ کے متعلق فرمایا: وہ مجاہدین فی سبیل اللہ کہاں ہیں؟ پھر وہ اپنے گھوڑے سے گر کر مر جائے تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ثابت ہو چکا اور جس کو جانور کاٹ لے اور وہ مر جائے اس کا اجر بھی اللہ کے ذمہ ثابت ہو چکا ہے اور جو اپنی طبعی موت مر جائے، اس کا اجر بھی اللہ تعالیٰ کے ذمہ ثابت ہو چکا ہے اور جو بیماری کی وجہ سے مر جائے اس پر جنت واجب ہوگئی۔ راوی فرماتے ہیں آپ نے طبعی موت مرنے کے متعلق ''حتف انفه'' لفظ استعمال فرمایا: ہم نے یہ لفظ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کبھی کسی عربی سے نہیں سنا تھا۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حدیث: 2445

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 16461 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 18317 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 1778 اخرجه ابوبكر الشيباني في "الاحاد والمثاني" طبع دارالراية' رياض' سعودي عرب' 1411ھ/1991ء' رقم الحديث: 2143

2446۔ اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِیُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِیْدٍ الدَّارِمِیُّ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ شَیْبَانَ السَّدُوسِیُّ، عَنْ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّیْرِ اَبِی الْعَلَاءِ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كَانَ یَبْلُغُنِیْ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، حَدِیْثٌ فَكُنْتُ اَشْتَهِی لِقَاءَ هُ فَلَقِیْتُهُ، فَقُلْتُ: یَا اَبَا ذَرٍّ، كَانَ یَبْلُغُنِیْ عَنْكَ حَدِیْثٌ فَكُنْتُ اَشْتَهِی لِقَاءَ كَ، قَالَ: لِلّٰهِ اَبُوكَ فَقَدْ لَقِیْتَنِیْ، قَالَ: قُلْتُ: حَدِّثْنِیْ بَلَغَنِیْ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَكَ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ ثَلَاثَةً وَیُبْغِضُ ثَلَاثَةً، قَالَ: فَلَا اَخَالُنِیْ اَكْذِبُ عَلٰی خَلِیْلِی، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یُحِبُّهُمُ اللّٰهُ؟ قَالَ: رَجُلٌ غَزَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُجَاهِدًا فَلَقِیَ الْعَدُوَّ فَقَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ، وَاَنْتُمْ تَجِدُونَهُ عِنْدَكُمْ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ الْمُنَزَّلِ، ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ، قُلْتُ: وَمَنْ؟ قَالَ: رَجُلٌ لَهُ جَارُ سُوْءٍ یُؤْذِیْهِ فَیَصْبِرُ عَلٰی اِیْذَائِهٖ حَتّٰی یَكْفِیَهُ اللّٰهُ اِیَّاهُ اِمَّا بِحَیَاةٍ اَوْ مَوْتٍ، قُلْتُ: وَمَنْ؟ قَالَ: رَجُلٌ یُسَافِرُ مَعَ قَوْمٍ فَادَّلَجُوا حَتّٰی اِذَا كَانُوا مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ، وَقَعَ عَلَیْهِمُ الْكَرٰی وَالنُّعَاسُ فَضَرَبُوا رُءُ وسَهُمْ، ثُمَّ قَامَ فَتَطَهَّرَ رَهْبَةً لِلّٰهِ وَرَغْبَةً لِمَا عِنْدَهُ، قُلْتُ: فَمَنِ الثَّلَاثَةُ الَّذِیْنَ یُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ؟ قَالَ: الْمُخْتَالُ الْفَخُورُ، وَاَنْتُمْ تَجِدُونَهُ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ الْمُنَزَّلِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ، قُلْتُ: وَمَنْ؟ قَالَ: الْبَخِیْلُ الْمَنَّانُ، قَالَ: وَمَنْ؟ قَالَ: التَّاجِرُ الْحَلَّافُ اَوِ الْبَائِعُ الْحَلَّافُ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت مطرف بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مجھ تک ایک حدیث پہنچی تھی جس کی وجہ سے ان سے ملاقات کا مجھے شوق پیدا ہوا پھر (بالآخر) میں ان سے ملاقات کے لئے چلا گیا، میں نے ان سے کہا: اے ابوذر! آپ کے حوالے سے مجھ تک ایک حدیث پہنچی، جس کی وجہ سے آپ کی ملاقات کا مجھے شوق تھا، حضرت ابوذر نے ان کو خوش آمدید کہتے ہوئے ان کے لئے دعائے خیر فرمائی، (حضرت مطرف بن عبداللہ رضی اللہ عنہ) نے کہا: مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات بتائی ہے آپ وہ بات مجھے بتائیں، انہوں نے کہا (وہ بات یہ ہے) تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور تین آدمیوں سے نفرت کرتا ہے، انہوں نے کہا: میں اپنے دوست پر جھوٹ نہیں بولوں گا۔ (حضرت مطرف) فرماتے ہیں: میں نے کہا: وہ تین آدمی کون ہیں؟ جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے؟

انہوں نے جواباً کہا:

(۱) وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبر کرتے ہوئے، ثواب کی نیت سے، مجاہدین کے ہمراہ جہاد میں شریک ہو پھر اس کی دشمن سے مڈبھیڑ ہو جائے اور وہ لڑتا ہے حتیٰ کہ اس کو قتل کر دیا جائے اور یہ بیان قرآن پاک میں موجود ہے پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْص (الصف:4)

حدیث: 2446

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 21570 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ه/1983ء رقم الحديث:1637

''بے شک اللہ دوست رکھتا ہے انہیں جو اس کی راہ میں لڑتے ہیں پرا (صف) باندھ کر گویا وہ عمارت ہیں رانگا پلائی (سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں)''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

(حضرت مطرف فرماتے ہیں) میں نے پوچھا: اور کون؟

انہون نے کہا:

(۲) ایسا آدمی جس کا پڑوسی بد اخلاق ہو، جو اس کو اذیت دیتا رہے اور یہ اس کی تکلیفوں پر صبر اختیار کرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس سے بچالے یا تو زندگی میں یا موت کے ساتھ

(حضرت مطرف فرماتے ہیں) میں نے کہا: اور کون؟

انہوں نے کہا:

(۳) ایسا شخص جو کچھ لوگوں کے ہمراہ تمام رات سفر میں رہا اور رات کے آخری حصہ میں جب ان پر سستی اور نیند کا غلبہ ہو تو وہ سب لوگ سو جائیں اور یہ اللہ تعالیٰ کے خوف میں اور اس کی بارگاہ سے ملنے والے ثواب کی جستجو میں رات کا قیام کرے۔

میں نے پوچھا: وہ تین آدمی کون ہیں؟ جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہے۔

انہوں نے کہا:

(۱) فخر کرنے والا متکبر۔ اور اس کا بیان تمہیں قرآن پاک کی اس آیت میں ملے گا

اِنَّ اللّٰهَ لاَ یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ (النساء:36)

''بے شک اللہ تعالیٰ کو خوش نہیں آتا کوئی اترانے والا، بڑائی مارنے والا'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

میں نے پوچھا: اور کون؟

انہوں نے کہا:

(۲) احسان جتلانے والا بخیل۔

میں نے کہا: اور کون؟

انہوں نے کہا:

(۳) قسمیں کھانے والا تاجر یا (شاید یہ فرمایا) قسمیں کھانے والا سوداگر۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2447۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مِلْحَانَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِي الْوَلِيْدِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ الْعَدَوِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَظَلَّ رَأْسَ غَازٍ اَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ جَهَّزَ غَازِيًا حَتّٰى يَسْتَقِلَّ بِجَهَازِهِ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ

هٰـذَا حَـدِيْـثٌ صَـحِيْـحُ الْإِسْنَادِ، وَقَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِعُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ وَهُوَ ابْنُ ابْنَةِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَلِهٰذَا الْحَدِيْثِ شَاهِدٌ مِّنْ حَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی مجاہد کے سر کو ڈھانپے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو سایہ عطا کرے گا اور جو شخص کسی مجاہد کی ایسی تیاری کروائے وہ خود کفیل ہو جائے، اس کے لئے اس (مجاہد) برابر ثواب ہے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عثمان بن عبداللہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل ہے اور یہ امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے نواسے ہیں۔

سہل بن حنیف سے مروی ایک حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔ (جو کہ درج ذیل ہے)

2448- حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، اَنَّ سَهْلًا حَدَّثَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ اَعَانَ مُجَاهِدًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَوْ غَارِمًا فِىْ عُسْرَتِهٖ، اَوْ مُكَاتَبًا فِىْ رَقَبَتِهٖ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِىْ ظِلِّهٖ، يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ

✧✧ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجاہد فی سبیل اللہ کی مدد کرے یا تنگ دستی میں مقروض کی مدد کرے یا مکاتب کو آزادی دلانے میں مدد کرے، اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سائے میں اس دن جگہ دے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

2449- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسَى الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيْرَةِ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ، فَقَالَ: هٰذِهٖ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُمِئَةٍ كُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجْهُ الْبُخَارِيُّ

✧✧ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نکیل لگائی ہوئی اونٹنی لایا اور کہنے لگا: یہ اللہ کی راہ میں ہے رسول

حدیث: 2448

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 16029 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 21410 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ه/1983ء رقم الحديث: 5590 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ه 1988ء رقم الحديث: 471 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودي عرب (طبع اول) 1409ه رقم الحديث: 19554

اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تجھے اس ایک (اونٹنی) کے بدلے سات سو اونٹنیاں دے گا، تمام کی تمام نکیل زدہ ہوں گی۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2450۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوْبَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّهُ مَرَّ بِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّهُوَ قَائِمٌ عَلٰى بَابِهِ، فَقَالَ مُعَاذٌ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ دَخَلَ عَلٰى اِمَامٍ يُعَزِّرُهُ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ جَلَسَ فِيْ بَيْتِهِ لَمْ يَغْتَبْ اَحَدًا بِسُوْءٍ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(۱) جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے، وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ پر ہے۔

(۲) جو امام کے پاس مدد کرنے کے لئے جائے، وہ اللہ کے ذمہ پر ہے۔

(۳) جو شخص اپنے گھر میں بیٹھا رہے اور کسی کی غیبت نہ کرے، وہ بھی اللہ کے ذمہ پر ہے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2451۔ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَرَّاقُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ

حديث: 2449

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1892 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 3187 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحديث: 2404 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 17135 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 4649 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 18350 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 610 اخرجه ابوبكر الكوفي ' في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودي عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحديث: 19542

حديث: 2450

اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 372

حديث: 2451

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3421 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 14906 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 18354

شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَرَادَ اَنْ يَّغْزُوَ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ، اِنَّ مِنْ اِخْوَانِكُمْ قَوْمًا لَّيْسَ لَهُمْ مَالٌ، وَلَا عَشِيْرَةٌ، فَلْيَضُمَّ اَحَدُكُمْ اِلَيْهِ الرَّجُلَيْنِ، اَوِ الثَّلَاثَةَ، وَمَا لِاَحَدِنَا مِنْ ظَهْرِ جَمَلِهِ اِلَّا عُقْبَةٌ كَعُقْبَةِ اَحَدِهِمْ، قَالَ: فَضَمَمْتُ اِلَيَّ اثْنَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً مَا لِيْ اِلَّا عُقْبَةُ اَحَدِهِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دفعہ) جہاد کا ارادہ فرمایا: تو کہا: اے مہاجرین اور انصار کے گروہ! تمہارے کچھ بھائی ایسے بھی ہیں جن کے پاس نہ مال ہے نہ خاندان، اس لئے تم دو دو یا تین تین کو اپنے ساتھ ملالو اور ہم اپنے اونٹوں پر ان کی طرح باری کے مطابق ہی سواری کریں گے (جابر) فرماتے ہیں: تو میں نے اپنے ساتھ دو یا تین آدمیوں کو ملالیا اور میں ان کی طرح باری پر ہی سوار ہوتا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2452- اَخْبَرَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ يُوْسُفَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ، اَنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: خِدْمَةُ عَبْدٍ اَوْ ظِلُّ فُسْطَاطٍ اَوْ طَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا: اللہ کی راہ میں خدمت کے لئے غلام یا خیمے کا سایہ یا جوان اونٹنی پیش کرنا ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2453- اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيُّ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

حدیث: 2452

اخرجه ابو عيسى الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث 1626 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 22375 اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:7916

حدیث: 2453

اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 901 [illegible] البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ه/1993ء رقم الحديث: 4733 اخرجه ابوعبدالرحمن [illegible] فى "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 8807

قَالَ: كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ نَتَعَاقَبُ ثَلَاثَةٌ عَلٰى بَعِيرٍ، فَكَانَ عَلِيٌّ وَابُو لُبَابَةَ زَمِيلَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ إِذَا كَانَتْ عُقْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلَانِ لَهُ: ارْكَبْ حَتَّى نَمْشِيَ، فَيَقُوْلُ: اِنِّيْ لَسْتُ بِاَغْنَى عَنِ الْاَجْرِ مِنْكُمَا، وَلَا اَنْتُمَا بِاَقْوٰى عَلَى الْمَشْيِ مِنِّي

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' بدر کے دن ہم لوگ ایک ایک اونٹ پر تین تین آدمی باری باری سوار ہوتے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابولبابہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سنگی تھے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدل چلنے کی باری آتی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابولبابہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے' آپ سوار رہیں، ہم پیدل چلتے رہیں گے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: میں تم دونوں سے ثواب سے زیادہ مستغنی نہیں ہوں اور تم دونوں پیدل چلنے میں مجھ سے زیادہ طاقتور نہیں ہو۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2454- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ نُعَيْمُ بْنُ زِيَادٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا كَبْشَةَ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ، وَاَهْلُهَا مُعَانُونَ عَلَيْهَا، وَالْمُنْفِقُ عَلَيْهَا كَالْبَاسِطِ يَدَهُ بِالصَّدَقَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ وَفِيهَا لَهُ شَاهِدٌ

✧✧ حضرت ابوکبشہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں پر بھلائی لکھی ہوتی ہے اور اس کے مالکان اس پر معاون ہوتے ہیں اور ان پر خرچ کرنے والا صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اضافہ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

مذکورہ حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

2455- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ حَبِيْبٍ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِيْ قَيْسُ بْنُ بِشْرٍ التَّغْلِبِيُّ، قَالَ: كَانَ اَبِيْ جَلِيسًا لِاَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِدِمَشْقَ، وَكَانَ بِدِمَشْقَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ الْاَنْصَارِيُّ، فَمَرَّ بِنَا يَوْمًا فَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ اَبُو الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةٌ تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ

حدیث: 2454

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 4674 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث:849

حدیث: 2455

اخرجه ابوبکر الکوفی' فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد' ریاض' سعودی عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحدیث: 19524

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمُنفِقَ عَلَى الْخَيْلِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، كَبَاسِطِ يَدَيْهِ بِالصَّدَقَةِ لَا يَقْبِضُهَا

✧✧ حضرت قیس بن بشر تغلبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے والد، ابودرداء کے دمشق میں ہم نشیں تھے اور دمشق میں ایک صحابی رسول رہا کرتے تھے جن کو ابن حنظلیہ انصاری کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ ایک دن وہ ہمارے پاس سے گزرے تو انہوں نے سلام کیا (سلام کا جواب دینے کے بعد) حضرت ابوالدرداء نے ان سے کہا: ایک ایسی بات ہے جو ہمارے لئے فائدہ مند ہے اور آپ کے لئے نقصان دہ نہیں ہے پھر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنایا ''اللہ تعالیٰ کی راہ میں گھوڑوں پر خرچ کرنے والا، اس شخص کی طرح ہے جو ہمیشہ صدقہ کرتا ہے''۔

2456- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ اَبِي سَعِيدٍ، اَنَّ سَعِيْدَ الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اِيمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيقَ مَوْعُوْدِ اللّٰهِ، كَانَ شِبَعُهُ وَرِيُّهُ وَرَوْثُهُ وَبَوْلُهُ حَسَنَاتٍ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے جہاد کے لئے گھوڑے کی پرورش کرے تو اس کا کھلانا، پلانا، اسکی لید اور اس کا پیشاب قیامت کے دن میزان میں نیکیاں بنا کر رکھا جائے گا۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2457- اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ

حدیث: 2456

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دارابن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ 1987ء' رقم الحدیث: 2698 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحدیث: 3582 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 8853 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 4673 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 4423 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 19531 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 6568

حدیث: 2457

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحدیث: 3579 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 21535 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 405 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 14680

عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ اَبِي حَبِيبٍ، حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ قَيْسٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ خَدِيجٍ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا مِنْ فَرَسٍ عَرَبِيٍّ اِلَّا يُؤْذَنُ لَهُ كُلَّ يَوْمٍ بِدَعْوَتَيْنِ، يَقُولُ: اللّٰهُمَّ كَمَا خَوَّلْتَنِي مَنْ خَوَّلْتَنِي فَاجْعَلْنِي مِنْ اَحَبِّ مَالِهِ وَاَهْلِهِ اِلَيْهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر عربی گھوڑے کو ہر دن دو دعائیں مانگنے کی اجازت دی جاتی ہے، وہ کہتا ہے: اے اللہ! جس طرح تو نے مجھے (جہاد میں انتخاب سے) نوازا ہے تو مجھے اس کی نظر میں اس کے مال اور اہل، سب سے زیادہ محبوب کر دے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2458- اَخْبَرَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِي بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُو قِلَابَةَ بْنُ الرَّقَاشِيِّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَيُّوبَ يُحَدِّثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خَيْرُ الْخَيْلِ: الْاَدْهَمُ الْاَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ الْاَرْثَمُ طَلْقُ الْيَدِ الْيُمْنَى، فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ اَدْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلَى هٰذِهِ الشِّيَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ، وَقَدِ احْتَجَّ الشَّيْخَانِ بِجَمِيعِ رُوَاتِهِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین گھوڑا وہ ہے جس کا رنگ کالا ہو، پنج سالہ ہو، اس کی ٹانگوں میں سفیدی ہو، ناک کے کنارے پر سفید داغ ہوں، دائیں ٹانگ میں سفیدی نہ ہو، اگر گھوڑے کا رنگ کالا نہ ہو تو سرخ سیاہ رنگ کا گھوڑا جس میں مذکورہ صفات پائی جائیں (سب سے بہتر ہے)۔

❖ یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا حالانکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے تمام راویوں کی روایات نقل کی ہیں۔

2459- اَخْبَرَنِي اَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ السُّكَّرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوقِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، اَنْبَاَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَغْزُوَ، فَاشْتَرِ فَرَسًا

حديث: 2458

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 1696 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2748 اخرجه ابومحمد الدارمى فى "سننه" طبع دارالكتاب العربى بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 2428 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 22614 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 4676 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 12674 اخرجه ابوداؤد الطيالسى فى "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 604

اَدْهَمَ اَغَرَّ مُحَجَّلا مُطْلَقَ الْيُمْنَى، فَإِنَّكَ تَغْنَمُ وَتَسْلَمُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم جہاد کا ارادہ کرو تو کالے رنگ کا ایسا گھوڑا خریدو جس کی ٹانگوں اور پیشانی میں سفیدی ہو، لیکن دائیں ٹانگ پر سفیدی نہ ہو (اس گھوڑے پر جہاد کرنے سے) تم غنیمت بھی پاؤ گے اور محفوظ بھی رہو گے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2460- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ سَرْجِسٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اَظَلَّتْكُمْ فِتَنٌ، كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، اَنْجَى النَّاسِ مِنْهَا صَاحِبُ شَاهِقَةٍ يَأْكُلُ مِنْ رُسُلِ غَنَمِهِ، اَوْ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ الدُّرُوبِ اٰخِذٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ يَأْكُلُ مِنْ فَيْءِ سَيْفِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اندھیری رات کی سیاہی کی طرح فتنے تم پر سایہ فگن ہوں گے، ان سے نجات وہ پائے گا جو سسکیاں بھر کر رونے والا ہوگا، جو اپنے ریوڑ کی کمائی سے گزارا کرتا ہوگا یا وہ شخص جو بندگلی میں، اپنے گھوڑے کی لگام کو پکڑے ہوئے ہو، جو اپنی تلوار کی کمائی سے گزارا کرے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2461- اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّيْ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَالِحٍ، اَنَّ اَبَا شُرَيْحِ الْمَعَافِرِيَّ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِيْ هَانِئٍ، عَنْ اَبِيْ عَلِيٍّ الْجَنْبِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: فَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَكَبَّرْتُ وَسُرِرْتُ بِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاُخْرٰى يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا اَهْلَهَا فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ، مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، اَوْ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے

حدیث: **2459**

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 12675 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث:809

دین ہونے پراور محمد کے رسول ہونے پر راضی ہوا وہ جنتی ہے۔

ابوسعید فرماتے ہیں: میں نے اللہ کی حمد کہی اور ''اللہ اکبر'' کہا اور اس پرخوش ہوا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک اور چیز ہے جس کے سبب اللہ تعالیٰ جنتیوں کو سو درجے بلند کردے گا اور ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا زمین اور آسمان کے درمیان ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ (ابوسعید) فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا' اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2462۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ، عَنْ كُرَيْبِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ بْنِ قَيْسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَخِىْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فَنَاءَ اُمَّتِىْ قَتْلا فِىْ سَبِيْلِكَ بِالطَّعْنِ وَالطَّاعُوْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت ابو بردہ بن قیس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی ''اے اللہ! میری امت کی اکثریت کو اپنی راہ میں نیزوں اور طاعون کے سبب شہادت عطا فرما''

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2463۔ اَخْبَرَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِىُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِىُّ، حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، اَنْبَاَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلا اَسْوَدَ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّىْ رَجُلٌ اَسْوَدُ، مُنْتِنُ الرِّيْحِ، قَبِيْحُ الْوَجْهِ، لا مَالَ لِىْ، فَاِنْ اَنَا قَاتَلْتُ هٰؤُلاءِ حَتّٰى اُقْتَلَ، فَاَيْنَ اَنَا؟ قَالَ: فِى الْجَنَّةِ، فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ، فَاَتَاهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: قَدْ بَيَّضَ اللّٰهُ وَجْهَكَ، وَطَيَّبَ رِيْحَكَ، وَاَكْثَرَ مَالَكَ، وَقَالَ لِهٰذَا اَوْ لِغَيْرِهِ: لَقَدْ رَاَيْتُ زَوْجَتَهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ، نَازَعَتْهُ جُبَّةً لَّهُ مِنْ صُوْفٍ، تَدْخُلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ جُبَّتِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک کالے رنگ کا آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بدشکل، کالا، بدبودار آدمی ہوں، کوئی شخص میری طرف مائل نہیں ہوتا، اگر میں جہاد میں شہید ہو جاؤں تو میری منزل کیا ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت۔ پھر وہ جہاد میں شریک ہوگیا یہاں تک کہ شہید ہوا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے تیرے چہرے کو روشن کردیا، تجھے خوشبودار کردیا اور تیرے مال کو زیادہ کردیا اور پھر اسی کے متعلق یا (شاید) کسی دوسرے کے متعلق فرمایا: میں نے اس کی بیوی حورعین کو دیکھا ہے کہ وہ اس کا اون کا جبہ اٹھا کر اس کے جبہ میں گھس گئی ہے۔

حدیث: **2462**

اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 19759

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2464- اَخْبَرَنِی اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبَّادٍ الصَّنْعَانِيُّ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْمٍ يَرْمُوْنَ، فَقَالَ: رَمْيًا بَنِيْ اِسْمَاعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ اَيْضًا

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر کچھ لوگوں کے پاس ہوا، جو تیراندازی کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنی اسماعیل! تیراندازی جاری رکھو کیونکہ تمہارے والد (حضرت اسماعیل علیہ السلام) بھی تیرانداز تھے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

مذکورہ حدیث کی ایک شاہد حدیث موجود ہے وہ بھی امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ (جو کہ درج ذیل ہے)۔

2465- اَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ وَاَخْبَرَنِيْ وَاللَّفْظُ لَهُ الْحَسَنُ بْنُ حَكِيْمٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْمٌ مِّنْ اَسْلَمَ يَرْمُوْنَ، فَقَالَ: ارْمُوا بَنِيْ اِسْمَاعِيْلَ، فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا، ارْمُوا وَاَنَا مَعَ ابْنِ الْاَدْرَعِ اَمْسَكَ الْقَوْمُ قِسِيَّهُمْ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ كُنْتَ مَعَهُ غَلَبَ، قَالَ: ارْمُوا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (ایک دفعہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور قبیلہ بنی اسلم کے کچھ لوگ تیراندازی کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنی اسماعیل! تیراندازی جاری رکھو کیونکہ تمہارے باپ (حضرت اسماعیل) بھی تیرانداز تھے، تم تیراندازی کرو اور میں ابن ادرع کے ساتھ ہوں، لوگوں نے اپنی کمانیں رکھ دیں اور کہنے لگے: آپ جس کے ساتھ ہوں گے وہ تو

حدیث: 2464

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دارابن کثیر یمامه بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 2743 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2815 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 344 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 4693 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 19539 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 6119 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 2989

جیت جائے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تیراندازی جاری رکھو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

2466- اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَمْرِو بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَیْمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْکِیْنٍ الْیَمَامِیُّ، وَاِسْمَاعِیْلُ بْنُ اِسْرَائِیْلَ اللُّؤْلُئِیُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِیَاسِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی نَاسٍ یَنْتَضِلُوْنَ، فَقَالَ: حَسَنٌ هٰذَا اللّٰهُمَّ، مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا، ارْمُوْا وَاَنَا مَعَ ابْنِ الْاَدْرَعِ، فَاَمْسَکَ الْقَوْمُ بِاَیْدِیْهِمْ، فَقَالُوْا: اَلَا وَاللّٰهِ لَا نَرْمِیْ مَعَهٗ وَاَنْتَ مَعَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا یَنْضِلُنَا، فَقَالَ: ارْمُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ جَمِیْعًا، وَقَالَا: فَقَالَ: لَقَدْ رَمَوْا عَامَّةَ یَوْمِهِمْ ذٰلِکَ، ثُمَّ تَفَرَّقُوْا عَلَی السَّوَاءِ مَا نَضَلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا جو تیر اندازی میں مقابلہ کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دو تین مرتبہ شاباش دی پھر فرمایا: تم تیراندازی جاری رکھو اور میں ادرع کے بیٹے کے ساتھ ہوں، لوگ ہاتھ چھوڑ کر بیٹھ گئے اور کہنے لگے: خدا کی قسم! ہم اس کے ساتھ مقابلہ نہیں کریں گے کیونکہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ اس کے ہمراہ ہوں گے تو وہ ہم سے جیت جائے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ٹھیک ہے) تم تیراندازی جاری رکھو، میں تم سب کے ہمراہ ہوں (راوی فرماتے ہیں) اس دن وہ لوگ کافی دیر تک تیراندازی کا مقابلہ کرتے رہے، بالآخر برابری پر ہی ان کا مقابلہ ختم ہو گیا اور ان میں سے کوئی فریق بھی دوسرے کو نہ ہرا سکی۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2467- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِیْدِ بْنِ مَزْیَدٍ الْبَیْرُوْتِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَیْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَّامٍ الْاَسْوَدُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ زَیْدٍ، قَالَ: کُنْتُ رَامِیًا اُرَامِیْ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ فَمَرَّ بِیْ ذَاتَ یَوْمٍ، فَقَالَ: یَا خَالِدُ، اخْرُجْ بِنَا نَرْمِیْ فَاَبْطَاْتُ عَلَیْهِ، فَقَالَ: یَا خَالِدُ، تَعَالَ اُحَدِّثْکَ مَا حَدَّثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَاَقُوْلُ لَکَ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ یُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ: صَانِعَهُ الَّذِیْ احْتَسَبَ فِیْ صَنْعَتِهِ الْخَیْرَ، وَمُنَبِّلَهٗ، وَالرَّامِیَ، ارْمُوْا وَارْکَبُوْا، وَاِنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ تَرْکَبُوْا، وَلَیْسَ مِنَ اللَّهْوِ اِلَّا ثَلَاثَةٌ: تَاْدِیْبُ الرَّجُلِ فَرَسَهٗ، وَمُلَاعَبَتُهٗ زَوْجَتَهٗ، وَرَمْیُهٗ بِنَبْلِهٖ عَنْ قَوْمِهٖ، وَمَنْ عَلِمَ الرَّمْیَ ثُمَّ تَرَکَهٗ فَهِیَ نِعْمَةٌ کَفَرَهَا

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَلَهٗ شَاهِدٌ عَلٰی هٰذَا الْاِخْتِصَارِ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

حدیث: 2467

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 3578

اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 1737

✧✧ حضرت خالد بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں تیرانداز تھا اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تیراندازی کیا کرتا تھا ایک مرتبہ عقبہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے: اے خالد! آؤ تیراندزی کریں، میں نے ان کے ہمراہ چلنے میں دیر کر دی، وہ کہنے لگے: اے خالد! آؤ میں تجھے وہ بات بتاؤں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتائی اور تیرے ساتھ اس طرح گفتگو کروں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنایا '' بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کے سبب تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا۔

i- وہ کاریگر جس نے ثواب کی نیت سے اس کو بنایا ہے۔

ii- جو تیر چھانٹ چھانٹ کر دیتا ہے۔

iii- تیر چلانے والا۔

تم تیراندازی کرو اور گھڑ سواری کرو اور تمہاری تیراندازی مجھے تمہاری گھڑ سواری سے زیادہ پسند ہے اور تین چیزیں فضول کھیل میں شمار نہیں ہوتی۔

i- آدمی کا اپنے گھوڑے کو تربیت دینا۔

ii- آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ کھیل کود کرنا۔

iii- تیراندازی کرنا۔

اور جو شخص تیراندازی سیکھ چکا ہو پھر اس کو چھوڑ دے تو یہ نعمت کی ناشکری ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

مذکورہ حدیث کی اسی طرح مختصر انداز میں ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر صحیح ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

2468- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرِ بْنِ بَرِّيٍّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ مِّنْ لَّهْوِ الدُّنْيَا بَاطِلٌ اِلَّا ثَلَاثَةٌ: انْتِضَالُكَ بِقَوْسِكَ، وَتَأْدِيْبُكَ فَرَسَكَ، وَمُلَاعَبَتُكَ اَهْلَكَ، فَاِنَّهَا مِنَ الْحَقِّ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْتَضِلُوْا وَارْكَبُوْا، وَاِنْ تَنْتَضِلُوْا اَحَبُّ اِلَيَّ، اِنَّ اللّٰهَ لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةً الْجَنَّةَ: صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِيْهِ الْخَيْرَ، وَالْمُتَنَبِّلُ، وَالرَّامِيَ بِهِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین کھیلوں کے سوا دنیا کا ہر کھیل ناجائز ہے۔

1- تیراندازی۔

2- گھوڑے کی تربیت۔

3- اور بیوی کے ساتھ کھیلنا، کہ یہ برحق ہے۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیراندازی کرو اور گھڑسواری کیا کرو اور تمہارا تیراندازی کرنا مجھے بہت زیادہ پسند ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کے سبب تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا۔

1- ثواب کی نیت سے اس کو بنانے والا۔

2- چن کر دینے والا۔

3- تیر چلانے والا۔

2469- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ السَّمَّاكُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ، عَنْ اَبِيْ نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ وَهُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ، قَالَ: حَاصَرْنَا قَصْرَ الطَّائِفِ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُ عَدْلُ مُحَرَّرٍ، قَالَ: فَبَلَغْتُ يَوْمَئِذٍ سِتَّةَ عَشَرَ سَهْمًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ

✧✧ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے طائف کے محل کا محاصرہ کیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا "جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک تیر چلائے گا، اس کو غلام آزاد کرنے والے کے برابر ثواب دیا جائے گا۔ (عمرو بن عبسہ) فرماتے ہیں: اس دن میں نے سولہ تیر پھینکے۔

✧✧ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

عمرو بن عبسہ سے مروی ایک حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

2470- حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ رِجَالٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْقَاسِمِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ رَمَى الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ، فَبَلَغَ سَهْمُهُ، اَخْطَاَ اَوْ اَصَابَ فَعَدَلَ رَقَبَةً

✧✧ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دشمن پر ایک تیر پھینکے وہ نشانے پر پہنچ جائے۔ نشانہ خواہ درست ہو یا غلط (بہرحال) اس کو ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔

2471- اَخْبَرَنِيْ اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِيْلِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، وَعَنْ حَمْزَةَ بْنِ اَبِيْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَا: لَمَّا الْتَقَيْنَا نَحْنُ وَالْقَوْمُ يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

حدیث: 2470

اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2812 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 18291

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَثَبُوكُمْ فَارْمُوا بِالنَّبْلِ، وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَدْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور ابواسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ بدر کے دن ہماری اور دشمن کی فوجیں آمنے سامنے کھڑی تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: جب وہ تم پر حملہ کریں تو تم تیراندازی شروع کر دینا اور ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر تیر پھینکنا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل کیا ہے۔

2472۔ اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا جَدِّیْ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ لِلْمُسْلِمِيْنَ: اَنْبِلُوْا سَعْدًا، ارْمِ يَا سَعْدُ رَمَى اللّٰهُ لَكَ ارْمِ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا: تم سعد کو تیر پکڑاؤ اے سعد! تم تیر چلاؤ، اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے تم تیر پھینکو، میرے ماں باپ تم پر قربان ہو جائیں۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

2473 اَخْبَرَنِی اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ ثَنَا جَدِّیْ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهَا سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ

اَلَاهَلْ جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّی حَمَيْتُ صَحَابَتِیْ بِصُدُوْرِ نَبْلِیْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے (احد کے دن یہ شعر پڑھا):

حدیث: 2471

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحيحه" (طبع ثالث) دارا بن كثير' يمامه' بيروت' لبنان' 1407ھ 1987ء' رقم الحديث: 2744 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2664 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 16104 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 18256 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 582 اخرجه ابوبكر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت لبنان' (طبع ثانی) 1403ھ' رقم الحديث:

اَلَاهَلْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنِّی حَمَیْتُ صَحَابَتِیْ بِصُدُوْرِ نَبْلِی

خبردار اللہ کے رسول تشریف لا چکے ہیں، میں اپنے تیروں کے ساتھ اپنی دوستی کا حق ادا کروں گا)۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2474۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَكِيْمٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ اَنْبَاَ عَبْدَانُ اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنْبَاَ الْمَسْعُوْدِيُّ وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ اَنْبَاَ الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَ الْمَسْعُوْدِيُّ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ السَّدُوْسِيُّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ بَدْرِيًّا قَالَ لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُنَا فِي السَّرِيَّةِ مَا لَنَا زَادٌ اِلَّا السَّفُّ مِنَ التَّمَرِ نَقْسِمُهُ قُبْضَةً قُبْضَةً حَتّٰى يَصِيْرَ اِلٰى تَمْرَةٍ تَمْرَةٍ قُلْتُ يَا اَبَتِ مَا عَسٰى اَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمُ التَّمْرَةُ قَالَ لَا تَقُلْ ذٰلِكَ يَا بُنَيَّ فَلَمْ نَعُدْ اَنْ فَقَدْنَاهَا فَاحْتَجْنَا اِلَيْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عامر بن ربیعہ بدری رضی اللہ عنہ صحابی ہیں، آپ فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں جنگی مہم میں بھیجا کرتے تھے، ہمارے پاس ایک ٹوکری کھجوروں کے سوا کوئی زادِراہ نہیں ہوا کرتا تھا، ہم اس کو ایک ایک مٹھی تقسیم کرلیا کرتے تھے یہاں تک کہ ایک ایک کھجور تک نوبت آ پہنچتی (عبداللہ بن عامر فرماتے ہیں) میں نے کہا: ابا جان! ایک کھجور سے تمہارا کیا بنتا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اے بیٹے یہ بات مت کہو، ہم لوٹ کر کبھی نہیں آئے، چاہے ہمارے پاس وہ ایک کھجور بھی نہ ہوتی۔

❖❖ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اسے نقل نہیں کیا۔

2475۔ اَخْبَرَنِي اَبُوْ عَمْرِو بْنِ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ اَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ كُنْتُ عِنْدَ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اَرَدْتُّ سَفَرًا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنْتَظِرْ حَتّٰى اُوَدِّعَكَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَدِّعُنَا اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا، ایک شخص آپ کے پاس آ کر کہنے لگا: میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں تو حضرت عبداللہ نے کہا: ذرا انتظار کرو تاکہ میں تجھے اس طرح الوداع کروں جیسے رسول اللہ ہمیں الوداع کیا کرتے تھے پھر آپ نے یوں دعا مانگی

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ

''میں تیرا دین تیری امانت اور تیرے اعمال کے خاتمے، اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2476- وَقَدْ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكَّارِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَانَا اَبُو الْمُثَنّٰی، حَدَّثَنَا الْمُسَدِّدُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ قَزَعَةَ، قَالَ: قَالَ لِیْ ابْنُ عُمَرَ اُوَدِّعُكَ كَمَا وَدَّعَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ وَلَهُ شَاهِدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِیِّ

أما حديث أنس

✧✧ حضرت قزعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں تجھے اس طرح الوداع کروں گا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے الوداع کیا تھا (پھر انہوں نے یہ دعا مانگی) میں تیرے دین، امانت اور تیرے اعمال کے خاتموں کو اللہ تعالیٰ کو سپرد کرتا ہوں۔

❖ انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث۔

2477- فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْخَضِرُ بْنُ اَبَانَ الْهَاشِمِیُّ، حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّیْ اُرِيْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِیْ، قَالَ: زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰی، قَالَ: زِدْنِیْ، قَالَ: وَغَفَرَ ذَنْبَكَ، قَالَ: زِدْنِیْ، بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ، قَالَ: وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ

وأما حديث عبد الله بن يزيد الأنصاری

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں، مجھے زادِ راہ دیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا حصہ عطا فرمائے، انہوں نے کہا: کچھ مزید عطا کر دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور اللہ تعالیٰ تیرے گناہ بخش دے، انہوں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان کچھ مزید عطا کر دیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو جہاں بھی رہے اللہ تعالیٰ تیرے لئے نیکیاں آسان کر دے۔

عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ کی حدیث۔

2478- فَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرْبِیُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْخَطْمِیُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِیِّ، قَالَ: دُعِیَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ اِلٰی طَعَامٍ، فَلَمَّا جَآءَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَدَّعَ جَيْشًا، قَالَ: اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَاَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ اَعْمَالِكُمْ

✧✧ حضرت محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ کو کھانے کی دعوت دی گئی۔ جب وہ آ گئے تو فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب آپ کسی لشکر کو روانہ کرتے تو یوں دعا کرتے:

''میں تمہارے دین، امانت اور تمہارے خاتمہ اعمال کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں''۔

2479- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَاَنْ اُشَيِّعَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَاَكُفَهُ عَلٰى رَحْلِهِ غُدْوَةً اَوْ رَوْحَةً اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں مجاہد فی سبیل اللہ کے ساتھ رہوں تا کہ اس کو صبح یا شام کجاوے سے اتر نا نہ پڑے، میرے نزدیک دنیا و مافیہا سے عزیز تر ہے۔

✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2480- اَخْبَرَنِي اَبُو اَحْمَدَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّيْمِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَشٰى مَعَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَقِيعِ الْغَرْقَدِ حِينَ وَجَّهَهُمْ، ثُمَّ قَالَ: انْطَلِقُوا عَلٰى اسْمِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ اَعِنْهُمْ قَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، وَعِكْرِمَةَ، وَاحْتَجَّ مُسْلِمٌ بِمُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، وَهٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو (جہاد کے لئے) روانہ کیا تو آپ ہمارے ہمراہ چلتے ہوئے بقیع غرقد تک تشریف لائے، پھر فرمایا: جاؤ اللہ تعالیٰ کے نام پر، اے اللہ! ان کی مدد فرما۔

✤ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ثور بن یزید اور عکرمہ کی روایات نقل کی ہیں اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن اسحٰق کی روایات نقل کی ہیں اور یہ حدیث غریب صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

2481- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، اَنْبَاَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ سَفَرًا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَوْصِنِي، قَالَ: اُوصِيكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلٰى كُلِّ

حدیث: 2479

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2824 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 15681 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبری" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ه/1994ء رقم الحدیث: 18359 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ه/1983ء رقم الحدیث:421

حدیث: 2480

اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 2391 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ه/1983ء رقم الحدیث:11554

شَرَفٍ، فَلَمَّا مَضَى، قَالَ: اللّٰهُمَّ ازْوِ لَهُ الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، جو کہیں سفر کا ارادہ رکھتا تھا وہ کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی نصیحت فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تجھے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے ''اللہ اکبر'' کہنے کی نصیحت کرتا ہوں، جب وہ شخص چلا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا مانگی ''اے اللہ! اس کے لئے زمین کو لپیٹ دے اور اس پر سفر آسان فرما۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2482۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ النَّهْدِيِّ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ، اَنَّهُ كَانَ رِدْفًا لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ، قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِ الدَّابَّةِ، قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلَاثًا، سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ، ثُمَّ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ، اِنِّيْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي، فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوبِيْ، اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ، ثُمَّ مَالَ اِلٰى اَحَدِ شِقَّيْهِ فَضَحِكَ، فَقُلْتُ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، مَا يُضْحِكُكَ؟ قَالَ: اِنِّيْ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَنَعْتُ فَسَاَلْتُهُ كَمَا سَاَلْتَنِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ لَيَعْجَبُ اِلَى الْعَبْدِ اِذَا قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اِنِّيْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي، فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوبِيْ، اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ، قَالَ: عَبْدِيْ عَرَفَ اَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ وَيُعَاقِبُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ، رَوَاهُ عَلٰى هٰذِهِ السِّيَاقَةِ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ قَطَنٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ، قَالَ: رَاَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُتِيَ بِدَابَّةٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ مِثْلَهُ سَوَاءً، وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

✧✧ حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار تھا، جب آپ نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو ''بسم اللہ'' پڑھی، پھر جب جانور کی پیٹھ پر بیٹھ گئے تو تین مرتبہ الحمد للہ اور تین مرتبہ اللہ اکبر پڑھا پھر یہ دعا مانگی ''سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ'' پوری آیت پڑھی، پھر کہا:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ، اِنِّيْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي، فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوبِيْ، اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ

''اے اللہ! تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تیری ذات پاک ہے، میں نے اپنے اوپر ظلم کیا، تو میرے گناہوں کو معاف کردے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں ہے''

پھر آپ ایک جانب جھک گئے اور مسکرا دیئے، میں نے پوچھا: اے امیر المؤمنین! آپ کیوں مسکرائے؟ آپ نے جواباً فرمایا: (ایک دفعہ) میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سوار تھا تو رسول ﷺ نے بھی ایسے ہی کیا تھا، جیسے میں نے کیا اور میں نے آپ سے اسی طرح پوچھا تھا جیسا تو نے مجھ سے پوچھا: تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو اس وقت بہت پسند کرتا ہے جب وہ کہتا ہے: تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا، تو میرے گناہوں کو بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ یہ بات جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو بخشتا ہے اور سزا دیتا ہے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ یہ حدیث منصور بن معتمر نے بھی اسحق کے واسطے سے علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے اسی انداز میں روایت کی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2483- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِيرِيُّ، ثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ قَطَنٍ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: رَاَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُتِيَ بِدَابَّةٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ سَوَاءً وَشَاهِدُهُ حَدِيثُ اَبِي هُرَيْرَةَ

❖❖ حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنی سواری لائے پھر اس کے بعد گزشتہ حدیث جیسی حدیث روایت کی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی درج ذیل حدیث مذکورہ کی شاہد ہے۔

2484- اَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَبَّاسِ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ. عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنِّي لَاٰخِذٌ بِخِطَامِ النَّاقَةِ، لَازِمُهَا حَتّٰى اسْتَوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا بِصُحْبَةٍ، وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ، اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ قُفُلَ الْاَرْضِ، وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ قَالَ اَبُوْ زُرْعَةَ: وَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَجُلًا عَرَبِيًّا، لَوْ اَرَادَ اَنْ يَقُوْلَ: وَعْثَاءَ السَّفَرِ، لَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ، اَللّٰهُمَّ ازْوِ لَنَا الْاَرْضَ، وَسَيِّرْنَا فِيهَا

❖❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی لگام پکڑے ہوئے تھا، رسول اللہ ﷺ جب اس پر سوار ہو گئے تو یہ دعا مانگی ''اے اللہ! سفر میں تو ہی ہمارا ساتھی ہے اور گھر والوں کا تو ہی ذمہ دار ہے۔ اے اللہ! ہمیں اچھا ساتھی عطا کر اور ذمہ داری ہمیں لوٹا دے، اے اللہ! مجھے زمین کا قبضہ عطا فرما اور ہم پر سفر آسان فرما اے اللہ! میں سفر کی مشقوں اور واپسی کی شکستہ دلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں'' ابوزرعہ فرماتے ہیں: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ عربی النسل آدمی ہیں اگر وہ چاہتے تو یہ الفاظ بھی کہہ

حدیث: 2484

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2598 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 3439 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 20800

سکتے تھے وعْثَاءَ السَّفَرِ، اَللّٰهُمَّ اقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ، اَللّٰهُمَّ ازْوِ لَنَا الْاَرْضَ، وَسَيِّرْنَا فِيهَا

2485۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَعْقُوْبَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَ: اَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ، فَاَسَرَّ اِلَيَّ حَدِيْثًا لَا اُحَدِّثُ بِهِ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ، قَالَ: وَكَانَ اَحَبَّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ هَدَفًا، اَوْ حَايِشًا نَخْلٍ فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَاِذَا جَمَلٌ فَلَمَّا رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنَّ اِلَيْهِ، وَزَرَفَتْ عَيْنَاهُ، فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ ذِفْرَتَهُ فَسَكَنَ، فَقَالَ: مَنْ رَبُّ هٰذَا الْجَمَلِ؟ لِمَنْ هٰذَا الْجَمَلُ؟ قَالَ: فَجَآءَ فَتًى مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: هُوَ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: اَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهِيْمَةِ الَّتِيْ مَلَّكَكَ اللّٰهُ اِيَّاهَا، فَاِنَّهُ شَكَا لِيْ اَنَّكَ تُجِيْعُهُ وَتُدْئِبُهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک دن رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے سوار کروایا اور بڑی راز داری کے ساتھ مجھے ایک بات بتائی جو میں نے کسی کو نہیں بتائی، عبداللہ بن جعفر فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لئے کسی ایسی چیز کو بہت پسند کرتے تھے جو آپ کو چھپالے، کوئی بلند جگہ عمارت، ٹیلہ، پہاڑ یا پھر کسی درخت کا گنجان حصہ۔ تو رسول اللہ ﷺ (قضائے حاجت کے لئے) ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے وہاں ایک اونٹ تھا، اس نے جب نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو رونے لگ گیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے، اس کی گردن پر ہاتھ پھیرا تو وہ چپ ہو گیا، آپ ﷺ نے پوچھا: اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ اونٹ کس کا ہے؟ (عبداللہ بن جعفر) فرماتے ہیں: ایک انصاری نوجوان آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ میرا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس جانور کے متعلق اللہ سے نہیں ڈرتا؟ اللہ نے جس کو تیری ملکیت میں دیا ہے، اس نے ہمیں شکایت کی ہے کہ تو اس کو بھوکا رکھتا ہے اور اس کو مشقت میں ڈالتا ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2486۔ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ وَاَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ السَّدُوْسِيُّ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ اَنَسٍ وَّكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ارْكَبُوْا هٰذِهِ الدَّوَابَّ سَالِمَةً وَابْتَدِعُوْهَا سَالِمَةً، وَلَا تَتَّخِذُوْهَا كَرَاسِيَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ نبی اکرم ﷺ کے پیارے صحابی، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان جانوروں پر اطمینان کے ساتھ سواری کرو اور

خوش اسلوبی کے ساتھ ان کو چھوڑا کرو، ان کو کرسی (سمجھ کر ہر وقت اس کے اوپر بیٹھے) نہیں رہا کرو۔

✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2487- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفِ بْنِ سُفْيَانَ الطَّائِيُّ بِحِمْصَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيرَةِ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ الزُّبَيْرَ بْنَ الْوَلِيدِ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا غَزَا اَوْ سَافَرَ فَاَدْرَكَهُ اللَّيْلُ، قَالَ: يَا اَرْضُ، رَبِّي وَرَبُّكِ اللّٰهُ، اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيكِ، وَشَرِّ مَا خَلَقَ فِيكِ، وَمِنْ شَرِّ مَا دَبَّ عَلَيْكِ، اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ، وَحَيَّةٍ وَّعَقْرَبٍ، وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ، وَمِنْ شَرِّ وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی غزوے یا سفر کے دوران رات ہو جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا مانگتے ''اے زمین! میرا اور تیرا ربّ اللہ ہے، میں تیرے شر سے اور جو کچھ تیرے اندر ہے، اس کے شر سے اور جو کچھ تیرے اندر پیدا کیا گیا، اس کے شر سے اور جو کچھ تیرے اوپر چلتا ہے، اس کے شر سے، اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور میں ہر درندے اور سانپ، شیر اور بچھو کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور اس شہر کے رہنے والوں کے شر سے اور جننے والے اور جو کچھ جنا گیا، اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

2488- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي مَرْوَانَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ كَعْبًا حَدَّثَهُ، اَنَّ صُهَيْبًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرَ قَرْيَةً يُرِيدُ دُخُولَهَا، اِلَّا قَالَ حِينَ يَرَاهَا: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ، وَرَبَّ الْاَرَضِينَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ، وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا اَضْلَلْنَ، وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ، فَاِنَّا نَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ، وَخَيْرَ اَهْلِهَا، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ اَهْلِهَا، وَشَرِّ مَا فِيهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس بستی میں داخل ہونے کا ارادہ کرتے، جب اس پر نظر پڑتی تو یہ دعا مانگتے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ، وَرَبَّ الْاَرَضِينَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ، وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا اَضْلَلْنَ، وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ، فَاِنَّا نَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ، وَخَيْرَ اَهْلِهَا، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ اَهْلِهَا، وَشَرِّ مَا فِيهَا

''اے اللہ! اے سات آسمانوں اور جو کچھ ان میں ہے، ان کے رب اور ساتوں زمینوں اور جو کچھ وہ اٹھائے ہوئے ہیں ان کے رب اور شیاطین اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا ان کے رب اور آندھیوں اور جو وہ اڑا لے جاتی ہیں، ان کے رب، میں تجھ سے اس بستی اور اس کے رہنے والوں کی خیر مانگتا ہوں اور اس بستی کے شر اور اس کے رہنے والوں کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے، اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2489۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفٍ الْقَاضِیْ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، قَالَ: سَمِعْتُ يُوْنُسَ يُحَدِّثُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ الصَّحَابَةِ اَرْبَعَةٌ، وَخَيْرُ السَّرَايَا اَرْبَعُ مِائَةٍ، وَخَيْرُ الْجُيُوْشِ اَرْبَعَةُ الْاٰفٍ، وَلَنْ يُّغْلَبَ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا مِّنْ قِلَّةٍ

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ لِخِلَافٍ بَيْنَ النَّاقِلِيْنَ فِيْهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھے ساتھی چار ہیں۔ بہترین سریہ وہ ہے جو چار سو پر مشتمل ہو۔ بہترین بڑا لشکر وہ ہے جو چار ہزار پر مشتمل ہو۔ بارہ ہزار کا لشکر قلت کی وجہ سے مغلوب نہیں ہو سکتا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ کیونکہ اس حدیث کو زہری سے نقل کرنے والوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

2490۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَكِيْمٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَاَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنِیْ شُرَحْبِيْلُ بْنُ شَرِيْكٍ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ، وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی بارگاہ میں بہترین دوست وہ ہے جو اپنے دوستوں کے لئے اچھا ہے اور اللہ کی بارگاہ میں وہ پڑوسی سب سے اچھا ہے جو اپنے پڑوسی کے حق میں اچھا ہو۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2491۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيُّ، اَنْبَاَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شَكَا نَاسٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَشْیَ، فَدَعَا بِهِمْ وَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِالنَّسَلَانِ، فَنَسَلْنَا فَوَجَدْنَاهُ اَخَفَّ عَلَيْنَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں چلنے (میں تھکاوٹ) کی شکایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو بلا کر فرمایا: تیز چلو، ہم تیز چلنے لگ گئے تو ہم نے اس طرح چلنے میں آسانی محسوس کی۔

❖•❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2492۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرِو بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ صَفْوَانَ الثَّقَفِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ هَاشِمٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ الْكَاتِبُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا اِلَّا وَدَّعَهٗ بِرَكْعَتَيْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَعُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ مِمَّنْ يُّجْمَعُ حَدِيْثُهٗ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس مقام پر بھی ٹھہرتے، وہاں سے روانہ ہونے سے پہلے وہاں پر دو رکعتیں ادا کرتے۔

❖•❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا اور عثمان بن سعدان محدثین میں سے ہیں جن کی احادیث جمع کی جاتی ہیں۔

2493۔ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِیَ، يَقُوْلُ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی الْوَحْدَةِ، مَا اَعْلَمُ لَنْ يَّسِيْرَ الرَّاكِبُ بِلَيْلٍ وَّحْدَهٗ اَبَدًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث: 2493

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ 1987ء' رقم الحدیث: 2836 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی' فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 1673 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 3768 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی' بیروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحدیث: 2679 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 4748 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 2704 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری' فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحدیث: 2569 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 8850 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 10128 اخرجه ابوبکر الحمیدی فی "مسنده" طبع دارالکتب العلمیه' مکتبه المتنبی' بیروت' قاهره' رقم الحدیث: 661 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/1988ء' رقم الحدیث: 830 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث:13339

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو تنہا سفر کرنے کا نقصان پتہ چل جائے جس کا مجھے پتہ ہے تو کبھی بھی کوئی مسافر اکیلے ایک رات بھی نہ گزارے۔

✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2494- حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، وَاَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّي، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ خَيْبَرَ فَتَبِعَهُ رَجُلَانِ وَرَجُلٌ يَتْلُوْهُمَا، يَقُوْلُ: ارْجِعَا حَتّٰى اَدْرَكَهُمَا فَرَدَّهُمَا، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ هٰذَيْنِ شَيْطَانَانِ، فَاقْرَأْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ، وَاَعْلِمْهُ اَنَّا فِيْ جَمْعِ صَدَقَاتِنَا، لَوْ كَانَتْ تَصْلُحُ لَهٗ لَبَعَثْنَا بِهَا اِلَيْهِ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهٗ فَنَهٰى عِنْدَ ذٰلِكَ عَنِ الْخَلْوَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' خیبر سے ایک آدمی روانہ ہوا تو اس کے پیچھے دو آدمی چل دیئے اور ایک آدمی ان دونوں کو کہہ رہا تھا تم دونوں لوٹ جاؤ یہاں تک کہ وہ ان دونوں تک پہنچا اور ان کو واپس بھیج دیا (پھر اس جانے والے سے) کہا: یہ دونوں جنات تھے (جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچ جاؤ تو میرا) سلام عرض کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتانا کہ ہم لوگ اپنے صدقات والے گودام میں موجود ہیں، اگر یہ صدقات اس کے ساتھ بھیجنے کی گنجائش ہوتی تو ہم ضرور بھیج دیتے۔ جب وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بات بتائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلے آدمی کے سفر کرنے سے منع فرما دیا۔

✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2495- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ فُدَيْكٍ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَحِبْتَ؟ فَقَالَ: مَا صَحِبْتُ اَحَدًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ، وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ، وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ

حدیث: 2495

اخرجه ابو داؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2607 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 1674 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "المؤطا" طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی) رقم الحدیث: 1764 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 6748 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 8849 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/ 1994ء رقم الحدیث: 10127 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/ 1970ء رقم الحدیث: 2570

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی سفر سے واپس آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: تیرا ساتھی کون تھا؟ اس نے کہا: کوئی بھی نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مسافر شیطان ہے اور دو مسافر دو شیطان ہیں اور تین مسافر، مسافر ہیں۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ (وہ حدیث درج ذیل ہے)

2496۔ اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا جَدِّيْ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْوَاحِدُ شَيْطَانٌ، وَالاثْنَانِ شَيْطَانَانِ، وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شیطان ہے اور دو شیطان ہیں اور تین مسافر ہیں۔

2497۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ الْخَلَدِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ. عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ، وَعَنْ رُكُوْبِ الْجَلَالَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بِزِيَادَةِ اَلْفَاظٍ فِيْهِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کے منہ سے (منہ لگا کر) پانی پینے سے منع فرمایا ہے اور جلالہ (وہ جانور جو گندگی کھاتا ہے) اور مجثمہ (وہ جانور جس کو باندھ کر اس پر نیزوں اور تیروں وغیرہ سے نشانہ بازی کی جائے) پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث، مذکورہ حدیث کی شاہد ہے تاہم اس میں چند الفاظ زائد ہیں (جیسا کہ درج ذیل ہیں)

2498۔ حَدَّثَنَاهُ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اِدْرِيْسَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ، وَعَنِ الْجَلَالَةِ. وَعَنْ رُكُوْبِهَا وَاَكْلِ لُحُوْمِهَا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گدھے کا گوشت کھانے سے اور

جلالہ کا گوشت کھانے سے اور اس پر سواری کرنے سے منع کیا۔

2499۔ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰی، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَیُّوْبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی، وَیَحْیَی بْنُ الْمُغِیْرَةِ، قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ اِنَّ الَّذِیْنَ یَأْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتَامٰی ظُلْمًا، قَالَ: انْطَلَقَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ یَتِیْمٌ، فَعَزَلَ طَعَامَهُ مِنْ طَعَامِهِ، وَشَرَابَهُ مِنْ شَرَابِهِ، یَفْصِلُ الشَّیْءَ مِنْ طَعَامِهِ فَیُحْبَسُ لَهُ حَتّٰی یَأْكُلَهُ، اَوْ یَفْسَدَ، فَیَرْمِیْ بِهِ، فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَیْهِمْ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ یَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْیَتَامٰی قُلْ اِصْلَاحٌ لَهُمْ خَیْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ اِلٰی عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ، فَخَلَطُوا طَعَامَهُمْ بِطَعَامِهِمْ، وَشَرَابَهُمْ بِشَرَابِهِمْ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَاِنَّمَا اَخْرَجَهُ اَئِمَّتُنَا فِی الرُّخْصَةِ فِی الْمُنَاهَدَةِ فِی الْغَزْوِ، وَشَاهِدُهُ الْمُفَسِّرُ حَدِیْثُ وَحْشِیِّ بْنِ حَرْبٍ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت:

وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ (الانعام:152)

''اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر بہت اچھے طریقہ سے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اور یہ آیت:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَأْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتَامٰی ظُلْمًا.................سعیرا تک (النساء:10)

''وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں اور کوئی دم جاتا ہے کہ بھڑکتے دھڑے میں جائیں گے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

نازل فرمائی تو جس کے پاس کوئی یتیم زیر کفالت تھا، اس نے گھر جا کر اس کا کھانا اپنے کھانے سے اور اس کے مشروبات اپنے مشروبات سے الگ کر دیئے اور اس کے کھانے پینے کی ہر چیز الگ کر کے رکھ دی (اور صورت حال یہ ہوگئی) کہ وہی اس کو کھاتا یا پھر وہ خراب ہو جاتی، تو اس کو پھینک دیا جاتا۔ یہ بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بہت گراں گزری، انہوں نے اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

یَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْیَتَامٰی قُلْ اِصْلَاحٌ لَهُمْ خَیْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ.......... عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ تک

''اور تم سے یتیموں کا مسئلہ پوچھتے ہیں تم فرماؤ ان کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر اپنا ان کا خرچ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور خدا خوب جانتا ہے بگاڑنے والوں کو سنوارنے والے سے، اور اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈالتا، بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

یہ آیت عزیز حکیم تک نازل فرمائی پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کا کھانا اپنے کھانے کے ساتھ اور ان کا پینا اپنے پینے کے

ساتھ ملالیا۔

❖❖ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اسے نقل نہیں کیا۔ ہمارے ائمہ نے اس حدیث کو دورانِ جنگ ایک دوسرے کا غلہ اکٹھا کرنے کی اجازت کے باب میں بیان کیا ہے۔

وحشی بن حرب سے مروی ایک مفسر حدیث اس کی شاہد ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2500۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلابُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِیُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِیُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ وَّحْشِیِّ بْنِ حَرْبِ بْنِ وَحْشِیٍّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ وَحْشِیِّ بْنِ حَرْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا نَأْكُلُ وَمَا نَشْبَعُ، قَالَ: فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُوْنَ عَنْ طَعَامِكُمْ، اجْتَمِعُوْا عَلَيْهِ، وَاذْكُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ يُبَارَكْ لَكُمْ

✧✧ حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کھاتے ہیں، لیکن ہمارے پیٹ نہیں بھرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید کہ تم اپنا کھانا الگ الگ کھاتے ہو، سب لوگ کھانا جمع کرلیا کرو، اس پر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کرلیا کرو، اس میں برکت ہوگی۔

2501۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ اَبِی السَّمْحِ، عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلا هَاجَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّیْ هَاجَرْتُ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ هَجَرْتَ مِنَ الشِّرْكِ وَلٰكِنَّهُ الْجِهَادُ، هَلْ لَكَ اَحَدٌ بِالْيَمَنِ؟ قَالَ: اَبَوَایَ، قَالَ: اَذِنَا لَكَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَارْجِعْ فَاسْتَاْذِنْهُمَا، فَاِنْ اَذِنَا لَكَ، فَجَاهِدْ وَاِلا فَبِرَّهُمَا

حدیث: 2500

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث:3764 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث:3286 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 16122 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ه/1993ء رقم الحدیث: 5224 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ه/1994ء رقم الحدیث: 10139 اخرجه ابوبکر الشیبانی فی "الاحاد والمثانی" طبع دارالراية رياض سعودی عرب 1411ه/1991ء رقم الحدیث: 482 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ه/1983ء رقم الحدیث:368

حدیث: 2501

اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 11739 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ه/1993ء رقم الحدیث: 422 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ه/1994ء رقم الحدیث: 17609 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ه-1984ء رقم الحدیث: 1402

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک شخص یمن سے ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہجرت کر کے آیا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تو نے شرک سے ہجرت تو کر لی ہے لیکن اصل ہجرت تو جہاد ہے۔ کیا یمن میں تیرا کوئی (رشتہ دار) ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں میرے والدین ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہوں نے تجھے جہاد کی اجازت دی ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو لوٹ جا اور ان سے اجازت مانگ، اگر وہ اجازت دے دیں تو جہاد کر ورنہ ان کی خدمت میں مشغول ہو جا۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس انداز میں بیان نہیں کیا تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے یہ ان دونوں میں ''مجاہد'' تک حدیث ہے۔

2502- اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيْهُ بِالرِّيِّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْاَزْرَقُ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ، اَنَّ جَاهِمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّىْ اَرَدْتُّ اَنْ اَغْزُوَ فَجِئْتُ اَسْتَشِيْرُكَ، قَالَ: اَلَكَ وَالِدَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اذْهَبْ فَالْزَمْهَا، فَاِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلَيْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جاہمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے: میں نے جہاد کرنے کا ارادہ کیا ہے اور آپ کے پاس اس سلسلے میں مشورہ کرنے آیا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تیری والدہ (زندہ) ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جا، اس کی خدمت کر کیونکہ جنت اس کے قدموں نیچے ہے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا

2503- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادٍ الْعَدْلُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ

حدیث: 2502

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3104 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 15577 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودى عرب 1414ه/1994ء' رقم الحديث: 17610

حدیث: 2503

ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودى عرب 1414ه/1994ء' رقم الحديث: 17579 اخرجه ابويعلىٰ الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ه-1984ء' رقم الحديث: 3413 اخرجه ابوبكر الشيبانى فى "الاحاد والمثانى" طبع دارالراية' رياض' سعودى عرب' 1411ه/1991ء' رقم الحديث: 1889 اخرجه ابن ابى اسامه فى "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبوية' مدينه منوره 1413ه/1992ء' رقم الحديث: 1023

سَلَمَةَ،عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَاطَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَرَاَ الْقُرْآنَ "اِنْفِرُوْا خِفَافاً وَّثِقَالًا" اَلتَّوْبَةَ فَقَالَ اَرَى اَنْ تَسْتَنْفِرُوا اَشْيُوْخا وَّشُبَّانًا فَقَالُوْا يَااَبَانَا لَقَدْغَزَوْتَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى مَاتَ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَنَحْنُ نَغْزُوعَنْكَ فَاَبٰى فَرَكِبَ الْبَحْرَ حَتّٰى مَاتَ فَلَمْ يَجِدُوا جَزِيْرَةً يُدَفِّنُوْنَهُ اِلَّابَعْدَسَبْعَةِ اَيَّامٍ قَالَ فَمَاتَغَيَّرَ

هٰذَاحَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے قرآن کی یہ آیت

اِنْفِرُوْا خِفَافاً وَّثِقَالًا (التوبة: 41)

''کوچ کروہلکی جان سے چاہے بھاری دل سے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

تلاوت کی اور فرمایا: میرے خیال میں اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ تم جوانوں اور بوڑھوں سب کو جنگ کے لئے لے چلو'ان کے بیٹے کہنے لگے: ابا جان، آپ نے نبی اکرم ﷺ کی تمام حیات میں جہاد کیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھی جہاد میں شریک رہے ہیں، اب آپ کی جگہ پر ہم جہاد کریں گے۔لیکن وہ نہ مانے، پھر (ایک دفعہ) وہ سمندر کے سفر کے دوران انتقال کر گئے (ان کے ہم سفروں کو) قریب کوئی جزیرہ نہ ملا، جس میں ان کی تدفین کی جاتی، سات دن کے بعد ایک جزیرے تک پہنچے لیکن ابھی تک (ان کی لاش اسی طرح تروتازہ تھی اور) اس میں کوئی تغیر واقع نہیں ہوا تھا۔

✤••✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2504 اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ خَالِدٍ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنِيْ نَجْدَةُ بْنُ نُفَيْعٍ، قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا، قَالَ: اسْتَنْفَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيًّا مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ، فَتَثَاقَلُوْا، فَاَمْسَكَ عَنْهُمُ الْمَطَرُ، وَكَانَ عَذَابُهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت نجدہ بن نفیع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس قول

اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا (التوبۃ: 39)

''اگر نہ کوچ کرو گے تو تمہیں سخت سزا دے گا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: (اس کا مطلب یہ ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے عرب کے ایک قبیلے کو جہاد کے لئے روانہ

حدیث: **2504**

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث:2506 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 17722 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبه السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 681

ہونے کا حکم دیا لیکن وہ جہاد پر نہ گئے تو ان سے بارشیں روک دی گئیں اور یہ ان کا عذاب تھا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا

2505- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ، اَنْبَاَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ كَانَ لِوَاؤُهُ يَوْمَ دَخَلَ مَكَّةَ اَبْيَضَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے، اس دن آپ کا جھنڈا سفید تھا۔

✤✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

(ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ایک حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

2506- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ السَّيْلَحِيْنِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ حَيَّانَ، اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ مِجْلَزٍ لَاحِقُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ لِوَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْيَضَ، وَرَايَتُهُ سَوْدَاءَ"

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لواء (بڑا جھنڈا) سفید اور آپ کا رایت (چھوٹا جھنڈا) سیاہ تھا۔

2507- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ اَنْبَاَ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اَبُوْ صَخْرٍ عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ الْبَجَلِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَجَرِ جَالِسٌ اَتَانِي رَجُلٌ فَسَاَلَنِي عَنِ الْعَادِيَاتِ ضَبْحًا فَقُلْتُ لَهُ الْخَيْلُ حِيْنَ تَغِيْرُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ تَاْوِيْ اِلَى اللَّيْلِ فَيَصْنَعُوْنَ طَعَامَهُمْ وَيُوْقِدُوْنَ نَارَهُمْ فَانْفَتَلَ عَنِّي فَذَهَبَ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ تَحْتَ سِقَايَةِ زَمْزَمَ فَسَاَلَهُ عَنِ الْعَادِيَاتِ فَقَالَ هَلْ سَاَلْتُ عَنْهَا اَحَدًا قَبْلِي قَالَ نَعَمْ سَاَلْتُ عَنْهَا بْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ هِيَ الْخَيْلُ حِيْنَ تَغِيْرُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَاذْهَبْ فَادْعُهُ لِي قَالَ فَلَمَّا وَقَفَ عَلٰى رَاْسِهِ قَالَ تُفْتِي النَّاسَ بِلَا عِلْمٍ لَكَ وَاللّٰهِ اِنْ كَانَتْ اَوَّلُ غَزْوَةٍ فِي الْاِسْلَامِ لَبِبَدْرٍ وَمَا كَانَ مَعَنَاهُ اِلَّا فَرَسَانِ فَرَسٌ لِلزُّبَيْرِ وَفَرَسٌ لِلْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ فَكَيْفَ يَكُوْنُ الْعَادِيَاتُ ضَبْحًا اِنَّمَا الْعَادِيَاتُ ضَبْحًا مِنْ عَرَفَةَ اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ وَمِنَ الْمُزْدَلِفَةِ

حدیث: 2505

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2592 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلامية حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 2866 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلمية بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 3849 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز مكة مكرمة سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 12839

إِلٰى مِنٰى فَأَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا حِيْنَ تَطَأُهَا بِأَخْفَافِهَا وَحَوَافِرِهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاس فَنَزَعْتُ عَنْ قَوْلِي وَرَجَعْتُ إِلَى الَّذِي قَالَ عَلِيٌّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ فَقَدِ احْتَجَّا بِأَبِي صَخْرٍ وَهُوَ حَمِيْدُ بْنُ زِيَادٍ الْخَرَّاطِ الْمِصْرِيُّ وَبِأَبِي مُعَاوِيَةَ الْبَجَلِيِّ وَهُوَ وَالِدُ عَمَّارِ بْنِ أَبِي مُعَاوِيَةَ الدَّهْنِيُّ الْكُوْفِيُّ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ میں حجر اسود کے قریب بیٹھا ہوا تھا، ایک شخص میرے پاس آ کر ''والعادیات ضبحا'' کی تفسیر پوچھنے لگا، میں نے اس کو کہا: (اس سے مراد) گھوڑوں کی وہ جماعت ہے، جہاد کے اندر جن کی حالت متغیر ہو چکی ہو۔ پھر رات کا وقت ہو گیا اور مجاہدین کھانا بنانے اور آگ جلانے لگے اور وہ شخص مجھ سے منہ پھیر کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس چلا گیا، اس وقت آپ آب زمزم کے چشمہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اس شخص نے آپ سے ''والعادیات'' کے متعلق پوچھا: آپ نے دریافت کیا' کیا تو نے مجھ سے پہلے کسی سے یہ بات پوچھی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بات پوچھی تھی، انہوں نے جواب دیا ہے کہ اس سے مراد وہ گھوڑے ہیں، جہاد کے اندر جن کی حالت متغیر ہو جائے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جاؤ اور ان کو بلا کر میرے پاس لاؤ (راوی) فرماتے ہیں) جب ابن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تم لوگوں کی اس چیز کا فتویٰ دیتے ہو جس کا تمہیں کچھ علم نہیں۔ خدا کی قسم! اسلام کا سب سے پہلا غزوہ، غزوۂ بدر تھا اور اس غزوے میں ہمارے پاس صرف دو گھوڑے تھے۔ ایک گھوڑا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا تھا اور ایک حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کا۔ ان دو گھوڑوں کو جماعت کیسے کہا جا سکتا ہے؟ گھوڑوں کی جماعت تو عرفہ سے مزدلفہ اور مزدلفہ سے منیٰ کی طرف (جاتے ہوئے دیکھنے میں آئی) تھی، اس وقت جب وہ دوڑتے ہوئے اپنے ٹاپوں سے غبار اڑا رہے تھے، اس کو قرآن میں یوں بیان کیا گیا ہے ''والعادیات ضبحا'' (پھر اس وقت غبار ے اڑاتے ہیں) ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے اپنا موقف چھوڑ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے موقف کی طرف رجوع کر لیا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔ لیکن امام بخاری اور امام مسلم دونوں نے ابوصخر کی روایات نقل کی ہیں۔ اور یہ حمید بن زیاد خراط مصری ہیں۔ اور ابومعاویہ البجلی کی روایات بھی نقل کی ہیں اور وہ عمار بن ابی معاویہ کے والد ہیں، دہنی ہیں اور کوفی ہیں۔

2508- حَدَّثَنَا أَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدَانَ، حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ، حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ أَبُو الْعَلَاءِ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ مُخَارِقِ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ: كُنْتُ أُسَايِرُ عَمَّارًا يَوْمَ الْجَمَلِ وَمَعَهُ قَرْنٌ مُسْتَمْطَةٌ بِسَرْجِهٖ يَبُوْلُ فِيْهِ إِذَا بَالَ، فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ، قَالَ: يَا مُخَارِقُ، اِيْتِ رَايَةَ قَوْمِكَ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِغَازٍ، وَأَنَا الْيَوْمَ على هذه الحال، قَالَ: بَلْ يَا مُخَارِقُ، اِيْتِ رَايَةَ قَوْمِكَ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُقَاتِلَ الرَّجُلُ تَحْتَ رَايَةِ قَوْمِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت مخارق بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں جنگ جمل کے دن حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہا تھا اور ان کی

زین کے ساتھ ایک سینگ لٹک رہا تھا، جب ان کو پیشاب آتا تو وہ اس میں کر دیتے، جب میدان جنگ میں پہنچے تو عمار مجھ سے کہنے لگے: اے مخارق! اپنی قوم کا جھنڈا لاؤ، میں نے کہا: آج میری حالت ٹھیک نہیں ہے، اس لئے میں جنگ میں شریک نہیں ہوں گا، انہوں نے کہا: پھر بھی اے مخارق! اپنی قوم کا جھنڈا لاؤ کیونکہ رسول اللہ ﷺ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ اپنی قوم کے جھنڈے کے نیچے جہاد کیا جائے۔

✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2509- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْغُونِيْ فِي الضُّعَفَاءِ، فَاِنَّمَا تُرْزَقُونَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، اِنَّمَا اَخْرَجَا حَدِيْثَ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ ظَنَّ اَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلٰى مَنْ دُوْنَهُ

✧✧ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے کمزور لوگوں میں ڈھونڈو کیونکہ انہی کمزوروں لوگوں کے سبب سے تمہیں رزق دیا جاتا ہے اور انہی کی بدولت تمہاری مدد کی جاتی ہے۔

✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ غریب اور کمزور آدمی کو دوسروں پر ایک خاص فضیلت حاصل ہے۔

2510- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُطَرِّزُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عِمْرَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ،

حدیث: 2509

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2594 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 1702 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 3179 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 4767 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 4388 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/ 1994ء رقم الحدیث: 6181 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 21779

حدیث: 2510

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث:2595 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 12829 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث:6903

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارَ الْمُهَاجِرِينَ يَوْمَ بَدْرٍ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَالْاَوْسِ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ، وَالْخَزْرَجِ بَنِي عُبَيْدِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيبٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، إِنَّمَا اَخْرَجَا فِي الشِّعَارِ حَدِيْثَ الزُّهْرِيِّ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ اَبِيْهِ لَمَّا كَانَ يَوْمَ حُنَيْنٍ انْهَزَمَ النَّاسُ، الْحَدِيْثُ بِطُولِهِ يَذْكُرُ فِيهِ شِعَارَ الْقَبَائِلِ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ بدر کے دن مہاجرین کا پوشیدہ نام (کوڈورڈ) ''عبدالرحمٰن''، اوس کا ''بنی عبداللہ'' اور خزرج کا ''بنی عبیداللہ'' مقرر کیا تھا۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے پوشیدہ نام (کوڈورڈ) رکھنے کے سلسلے میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ حنین کے دن جب لوگ شکست کھا کر بھاگے، اس کے بعد پوری حدیث بیان کی اور اس میں قبیلوں کے پوشیدہ نام (کوڈورڈ) کا ذکر بھی کیا۔

2511۔ اَخْبَرَنِي الشَّيْخُ اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَارَةَ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ صَالِحِ بْنِ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ الرَّقِّيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا جَمْرَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: وَفَدَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ مِائَةِ اَهْلِ بَيْتٍ، اَوْ اَرْبَعَةُ مِائَةِ رَجُلٍ مِّنْ اَزْدِ شَنُوءَةَ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالْاَزْدِ اَحْسَنُ النَّاسِ وُجُوهًا، وَاَطْيَبُهُ اَفْوَاهًا، وَاَشْجَعُهُ لِقَاءً، وَآمَنُهُ اَمَانَةً شِعَارُكُمْ يَا مَبْرُورُ ۔ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گھرانے کے 400 افراد یا 400 آدمی ''ازد شنؤہ'' کے قبیلے کے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ازد کے لوگوں کو خوش آمدید (ازد کے لوگ) سب سے خوبصورت، خوش اخلاق، جنگجو اور امانت دار ہیں تمہارا پوشیدہ نام (کوڈورڈ) ''یامبرور'' ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2512۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّاجِرُ، حَدَّثَنَا اَبُو حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ، حَدَّثَنَا

حدیث: 2511

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 12948 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین، قاهره، مصر، 1415ھ، رقم الحدیث: 6809

حدیث: 2512

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 2597 اخرجه ابوعیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1682 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحدیث: 16666 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/1991ء، رقم الحدیث: 8861 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب، 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 128633

اَبُوْ نُعَيْمٍ وَّاَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ وَّحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ نَصْرٍ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَا: اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ اَبِىْ صُفْرَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ مَنْ سَمِعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنْ بُيِّتُّمْ فَلْيَكُنْ شِعَارُكُمْ: حم لَا يُنْصَرُوْنَ وَهٰكَذَا رَوَاهُ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ

✧✧ حضرت مہلب بن ابی صفرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے ایسے آدمی نے یہ بات بتائی ہے جس نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم پر شب خون مارا جائے تو تمہارا کوڈ ورڈ ''حم لا ینصرون'' ہونا چاہیے۔

❖ اسی طرح یہ حدیث زہیر بن معاویہ نے ابواسحٰق سے روایت کی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2513- حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْحَرَشِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ اَبِىْ صُفْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مَنْ يُّحَدِّثُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَقَالَ وَهُوَ يَخَافُ اَنْ يُّبَيِّتَهٗ اَبُوْ سُفْيَانَ، فَقَالَ: اِنْ بُيِّتُّمْ فَاِنْ دَعْوَتُكُمْ حم لَا يُنْصَرُوْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ اِلَّا اَنَّ فِيْهِ اِرْسَالًا، فَاِذَا الرَّجُلُ الَّذِىْ لَمْ يُسَمِّهِ الْمُهَلَّبُ بْنُ اَبِىْ صُفْرَةَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ

✧✧ حضرت مہلب بن صفرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے ایسے آدمی نے یہ بات بتائی ہے جس نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم پر شب خون مارا جائے تو تمہارا پوشیدہ لفظ (کوڈ ورڈ) ''حم لاینصرون'' ہونا چاہئے۔ (راوی فرماتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خدشہ تھا کہ ابوسفیان ان پر شب خون مارے گا۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر صحیح ہے تاہم اس میں ارسال ہے اور مہلب بن ابی صفرہ نے جس راوی کا نام نہیں لیا تھا وہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ ہیں (جیسا کہ درج ذیل حدیث سے واضح ہے)

2514- اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيْمٍ، حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُهَلَّبَ بْنَ اَبِىْ صُفْرَةَ يَذْكُرُ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّكُمْ تَلْقَوْنَ عَدُوَّكُمْ غَدًا، فَلْيَكُنْ شِعَارُكُمْ: حم لَا يُنْصَرُوْنَ وَقَدْ قِيْلَ: عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ اَخْبَرَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْاَجْلَحِ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّكُمْ تَلْقَوْنَ عَدُوَّكُمْ غَدًا مِثْلَهٗ

✧✧ حضرت مہلب بن ابی صفرہ، براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل تمہارا دشمن سے سامنا ہوگا تو تمہارا پوشیدہ لفظ (کوڈ ورڈ) حم لاینصرون ہونا چاہئے۔

❖ یہ حدیث ابواسحاق کے ذریعے بھی حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کل تمہارا دشمن سے سامنا ہو تو تمہارا کوڈورڈ (حم لاینصرون) ہونا چاہئے جیسا کہ (درج ذیل ہے)

2515۔ اَخْبَرَنَا الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِیُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ، عَنِ الْاَجْلَحِ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّكُمْ تَلْقَوْنَ غَدًا، فَلْيَكُنْ شِعَارُكُمْ: حم لَا يُنْصَرُوْنَ

✧✧ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ غزوات میں شرکت کی ہے ہمارا یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا پوشیدہ لفظ (کوڈورڈ) ''امت امت'' ہوتا تھا۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

مذکورہ حدیث کی ایک شاہد حدیث موجود ہے جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر صحیح ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2516۔ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ حَكِيْمٍ الْمَرْوَزِیُّ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَاَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ زَمَنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ شِعَارُنَا يَعْنِیْ اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمِتْ اَمِتْ

صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگوں میں شرکت کی ہے کا، ہمارا یعنی اصحاب رسول کا پوشیدہ لفظ (کوڈورڈ) ''امت امت'' ہوتا تھا۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2517۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيْهُ بِبُخَارٰی، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ بِبُخَارٰی، حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَبِی الْعُمَيْسِ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ

حدیث: 2516

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2596 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 16545 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 4744 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 6271 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 33569 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 12832 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 8665

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ شِعَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمِتْ اَمِتْ

✧✧ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پوشیدہ لفظ (کوڈ ورڈ) ''امت امت'' ہوتا تھا۔

2518- اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ مُّزَيْنَةَ، قَالَ: سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُنَادِي فِي شِعَارِهِ: يَا حَرَامُ يَا حَرَامُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا حَلَالُ يَا حَلَالُ

صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ عَلَى الْاِرْسَالِ، وَاِذَا الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يُسَمِّهِ مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ

✧✧ حضرت ابواسحاق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مزینہ قبیلے کے ایک شخص کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سنا جو کہ اپنے پوشیدہ لفظ (کوڈ ورڈ) میں ''یا حرام یا حرام'' پکار رہا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بولے: (وہ لفظ مت بولو بلکہ کہو) ''یا حلال یا حلال''

❖ یہ حدیث ارسال کے باوجود شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار پر صحیح ہے اور محمد بن کثیر نے ثوری کے واسطے سے روایت کرتے ہوئے جس راوی کا نام ذکر نہیں کیا تھا وہ عبداللہ بن مغفل مزنی ہیں۔

2519- اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ الْاَسَدِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ

✧✧ اس سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن المغفل رضی اللہ عنہ سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مذکورہ فرمان جیسا ارشاد منقول ہے۔

2520- اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ الْقَصَّارُ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ مَالِكَ بْنَ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ فِي مَجْلِسٍ وَهُوَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَذْكُرُونَ سَرِيَّةً مِّنَ السَّرَايَا هَلَكَتْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيَقُولُ قَائِلٌ مِنْهُمْ هُمْ عُمَّالُ اللّٰهِ هَلَكُوا فِي سَبِيلِهِ وَقَدْ وَجَبَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عَلَيْهِ وَيَقُولُ قَائِلٌ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِهِمْ لَهُمْ مَا احْتَسَبُوا فَلَمَّا رَاَوْا عُمَرَ مُقْبِلًا مُتَوَكِّئًا عَلٰى عَصَاهُ سَكَتُوا فَاَقْبَلَ عُمَرُ حَتّٰى سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ مَا كُنْتُمْ تَتَحَدَّثُونَ قَالُوا كُنَّا نَذْكُرُ هٰذِهِ السَّرِيَّةَ الَّتِي هَلَكَتْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَقُولُ قَائِلٌ مِّنَّا هُمْ عُمَّالُ اللّٰهِ هَلَكُوا فِي سَبِيلِهِ وَقَدْ وَجَبَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عَلَيْهِ وَيَقُولُ قَائِلٌ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِهِمْ لَهُمْ مَا احْتَسَبُوا فَقَالَ عُمَرُ اَللّٰهُ اَعْلَمُ اِنَّ مِنَ النَّاسِ نَاسًا يُّقَاتِلُونَ وَاِنْ هَمَّهُمُ الْقِتَالُ

حدیث: 2518

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 12835

فَلا يَسْتَطِيعُونَ إِلَّا إِيَّاهُ وَإِنَّ مِنَ النَّاسِ نَاسًا يُقَاتِلُونَ رِيَاءً وَسُمْعَةً وَإِنَّ مِنَ النَّاسِ نَاسًا يُقَاتِلُونَ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ فَأُولٰئِكَ الشُّهَدَاءُ وَكُلُّ امْرِءٍ مِّنْهُمْ يُبْعَثُ عَلَى الَّذِي يَمُوتُ عَلَيْهِ وَاللّٰهِ مَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا مَفْعُولٌ بِهَا لَيْسَ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي قَدْ بَيَّنَ لَنَا أَنَّهُ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ إِنَّمَا اتَّفَقَا مِنْ هٰذَا الْبَابِ عَلٰى حَدِيثِ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

✧✧ حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسجدِ نبوی میں گئے، وہاں پر کچھ لوگ بیٹھے کسی لشکر کے متعلق گفتگو کر رہے تھے، جو جہاد میں شہید ہو گئے تھے، ان میں سے ایک نے کہا: وہ اللہ کے ملازم تھے، اس کے راستے میں شہید ہوئے ہیں، ان کا اجر اللہ پر واجب ہو چکا ہے، ایک نے کہا: ان کی جو نیتیں تھیں، ان کو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ جب ان لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے عصا کے ساتھ ٹیک لگائے انہی کی طرف متوجہ ہیں تو سب خاموش ہو گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور ان کو سلام کیا۔ آپ نے پوچھا: تم کیا گفتگو کر رہے تھے؟ انہوں نے کہا: ہم اسی لشکر کے بارے میں بات کر رہے تھے، جو اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے، ہم میں سے ایک شخص کا موقف یہ ہے کہ وہ اللہ کے ملازم تھے، وہ اسی کی راہ میں شہید ہوئے ہیں، اس لئے اللہ کے ذمہ ان کا اجر واجب ہو چکا ہے اور ایک کا موقف یہ ہے کہ ان کی اچھی نیتوں کو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ ہی بہتر جانتا ہے کیونکہ کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو جہاد کرتے ہیں اور ان کی نیت صرف جہاد ہی کی ہوتی ہے تو وہ اس کے علاوہ کسی دوسری چیز کی استطاعت بھی نہیں رکھتے اور کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ریاکاری کے لئے جہاد کرتے ہیں اور کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو اللہ کی رضا کے حصول کی خاطر جہاد کرتے ہیں، یہی لوگ شہید ہیں اور ان میں سے ہر شخص اس حالت پر اٹھایا جائے گا جس پر ان کو موت آئی۔ خدا کی قسم! کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے؟ خدا کی قسم کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا۔ اور یہ شخص وہ نہیں ہے جس کے بارے میں ہمیں پتہ ہے کہ ان کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے ہیں۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع پر ابوموسیٰ کی روایت کردہ یہ حدیث نقل کی ہے ''جو شخص اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے لڑے، وہ مجاہد فی سبیل اللہ ہے''

2521- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، أَنْبَأَنَا أَبُو الْمُثَنّٰى، أَنْبَأَنَا مُسَدَّدٌ وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، وَهِشَامٌ، وَابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: وَأُخْرٰى فَتَقُولُونَهَا لِمَنْ قُتِلَ فِي مَغَازِيكُمْ أَوْ مَاتَ: قُتِلَ فُلَانٌ وَهُوَ شَهِيدٌ أَوْ مَاتَ فُلَانٌ شَهِيدًا، وَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ أَوْقَرَ عَجُزَ دَابَّتِهِ، أَوْ قَالَ رَاحِلَتِهِ ذَهَبًا أَوْ وَرِقًا يَلْتَمِسُ التِّجَارَةَ، فَلَا تَقُولُوا ذَاكُمْ وَلٰكِنْ قُولُوا كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ مَاتَ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيثٌ كَبِيرٌ صَحِيحٌ، وَلَمْ

يُخَرِّجَاهُ وَلا وَاحِدٌ مِّنْهُمَا لِقَوْلِ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّهُ قَالَ: نُبِّئْتُ عَنْ اَبِى الْعَجْفَاءِ وَاَنَا ذَاكِرٌ بِمَشِيئَةِ اللّٰهِ فِىْ كِتَابِ النِّكَاحِ مَا يُسْتَدَلُّ بِهٖ عَلٰى صِحَّتِهٖ

✧✧ حضرت ابوالعجفاء سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کچھ لوگ ایسے ہیں جو جہاد میں قتل ہونے والے یا مرنے والے کے متعلق کہتے ہیں: فلاں شخص قتل کر دیا گیا ہے اور وہ شہید ہے یا فلاں شخص شہادت کی موت مرا، یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ اس نے تجارت کی طلب میں سونے یا چاندی کے حصول کی غرض سے جنگ لڑی ہو، اس لئے تم ایسے مت کہا کرو بلکہ اس طرح کہا کرو جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں قتل کر دیا گیا یا مر گیا وہ جنتی ہے۔

✤ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اسے نقل نہیں کیا۔ کیونکہ سلمہ بن علقمہ نے ابن سیرین سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اس کی روایت کرتے ہوئے ''انبئت عن ابی العجفاء'' کے الفاظ استعمال کئے ہیں اور میں کتاب النکاح میں اس کی صحت کی دلیل ذکر کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

2522- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِىُّ، اَنْبَاَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ، عَنْ جَدِّهٖ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ غَزَا وَهُوَ لا يَنْوِىْ فِىْ غَزَاتِهٖ اِلَّا عِقَالًا فَلَهٗ مَا نَوٰى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشَاهِدُهٗ حَدِيْثُ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ الَّذِى

✧✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اونٹ باندھنے کی ایک رسی کے حصول کی خاطر جہاد میں شرکت کرے گا، اس کے لئے اس کی نیت کے مطابق اجر ہوگا۔

✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

یعلیٰ بن امیہ کی روایت کردہ درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

2523- اَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِىُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِىُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ، حَدَّثَنَا

حدیث: 2522

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام ' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 3138 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحديث: 2416 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 22744 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 4638 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ / 1991ء' رقم الحديث: 4346 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 12687

حدیث: 2523

اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 17986 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 17625

الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دُرَيْكٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُنِي فِي سَرَايَاهُ، فَبَعَثَنِي ذَاتَ يَوْمٍ، وَكَانَ رَجُلٌ يَرْكَبُ، فَقُلْتُ لَهُ ارْحَلْ، فَقَالَ: مَا أَنَا بِخَارِجٍ مَعَكَ، قُلْتُ: لِمَ؟ قَالَ: حَتَّى تَجْعَلَ لِي ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ، قُلْتُ: الْآنَ حِينَ وَدَّعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ مَا أَنَا بِرَاجِعٍ إِلَيْهِ ارْحَلْ، وَلَكَ ثَلَاثَةُ دَنَانِيرَ، فَلَمَّا رَجَعْتُ مِنْ غَزَاتِي ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْطِهَا إِيَّاهُ فَإِنَّهَا حَظُّهُ مِنْ غَزَاتِهِ

✧✧ حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے جنگی مہموں میں بھیجا کرتے تھے، ایک دن آپ نے مجھے (ایک جنگی مہم پر) روانہ کیا۔ ایک شخص گھڑسواری کیا کرتا تھا، میں نے اس کو کہا کہ تیاری کرو۔ اس نے کہا: میں تیرے ساتھ نہیں جاؤں گا۔ میں نے وجہ پوچھی، تو کہنے لگا: اگر تین دینار مجھے دو گے تو میں چلوں گا۔ میں نے کہا: اب جبکہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے الوداع ہوکر آ گیا ہوں، اب ان کی طرف لوٹ کر نہیں جاؤں گا تم چلو (ٹھیک ہے) تمہیں تین دینار مل جائیں گے۔ پھر جب میں اس جنگ سے واپس لوٹا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو تین درہم دے دو کیونکہ تمہاری جنگ سے یہ اس کا حصہ ہے۔

2524۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ أَخُو أَهْلِ الشَّامِ: أَيُّهَا الشَّيْخُ، حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: أَوَّلُ النَّاسِ يُقْضَى فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَأُتِيَ بِهِ، فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى قُتِلْتُ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنْ قَاتَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَرِيءٌ، فَقَدْ قِيلَ، قَالَ: ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهِ، فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ عَلَيْهِ فَعَرَفَهَا، فَقَالَ: مَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ فِيكَ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ، فَيَقُولُ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ هُوَ عَالِمٌ، وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِءٌ، فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَأَعْطَاهُ مِنْ أَنْوَاعِ الْمَالِ فَأُتِيَ بِهِ، فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، فَقَالَ: مَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: مَا عَلِمْتُ مِنْ شَيْءٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهِ إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهِ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ، فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجْهُ الْبُخَارِيُّ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے جس شخص کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا وہ ایک شہید ہوگا، اس کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتوں کا اعتراف کروائے گا، وہ اعتراف کر لے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے میرے لئے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: یا اللہ! تیری رضا کی خاطر میں لڑتا رہا

حتیٰ کہ مجھے قتل کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹ بول رہا ہے، تو نے جہاد اس لئے کیا تھا تا کہ لوگ تجھے بہادر کہیں، سو وہ کہہ لیا گیا۔ پھر حکم دیا جائے گا اور اس کو اوندھے منہ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

ایک ایسا شخص جس نے علم حاصل کیا اور اس کی تعلیم دی اور قرآن پڑھا ہو گا، اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لایا جائے، اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کا اعتراف کروائے گا، وہ اعتراف کر لے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے ان کے بدلے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: تیری رضا کی خاطر میں نے علم سیکھا اور اس کی تعلیم دی اور تیری رضا کی خاطر قرآن پڑھا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹ بول رہا ہے، تو نے تو علم اس لئے حاصل کیا تھا تا کہ تجھے عالم کہا جائے اور تو نے قرآن اس لئے پڑھا تھا تا کہ تجھے قاری کہا جائے، سو وہ کہ لیا گیا۔ پھر حکم دیا جائے گا اور اس کو اوندھے منہ جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

ایک ایسا شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے وسعت دی اور قسم قسم کا مال عطا فرمایا، اس کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتوں کا اعتراف کروائے گا، وہ اعتراف کر لے گا، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے ان کے بدلے میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: مجھے جس چیز کے متعلق بھی یہ پتہ چلا کہ اس میں خرچ کرنا تجھے پسند ہے، میں نے وہاں خرچ کیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جھوٹا ہے، تو نے تو اس لئے خرچ کیا تھا تا کہ تجھے سخی کہا جائے، سو کہہ لیا گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ حکم دے گا اور اس کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2525۔ اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِیُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِیْدٍ الدَّارِمِیُّ، حَدَّثَنَا مَحْبُوْبُ بْنُ مُوْسٰی، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِیُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عُبَیْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، یَقُوْلُ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِیَّاکُمْ وَهٰذِهِ الشَّهَادَاتِ اَنْ تَقُوْلَ قُتِلَ فُلَانٌ شَهِیْدًا، فَاِنَّ الرَّجُلَ یُقَاتِلُ حَمِیَّةً، وَیُقَاتِلُ فِیْ طَلَبِ الدُّنْیَا، وَیُقَاتِلُ وَهُوَ جَرِیْءُ الصَّدْرِ، وَلٰکِنْ سَاُحَدِّثُکُمْ عَلٰی مَا تَشْهَدُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِیَّةً ذَاتَ یَوْمٍ، فَلَمْ یَلْبَثْ اِلَّا قَلِیْلا حَتّٰی قَامَ فَحَمِدَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اِخْوَانَکُمْ قَدْ لَقُوا الْمُشْرِکِیْنَ، فَاقْتَطَعُوْهُمْ، فَلَمْ یَبْقَ مِنْهُمْ اَحَدٌ وَاِنَّهُمْ قَالُوْا: رَبَّنَا بَلِّغْ قَوْمَنَا اَنَّا قَدْ رَضِیْنَا، وَرَضِیَ عَنَّا رَبُّنَا، فَاَنَا رَسُوْلُهُمْ اِلَیْکُمْ، اِنَّهُمْ قَدْ رَضُوْا وَرَضِیَ عَنْهُمْ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ اِنْ سَلِمَ مِنَ الْاِرْسَالِ فَقَدِ اخْتَلَفَ مَشَایِخُنَا فِیْ سَمَاعِ اَبِیْ عُبَیْدَةَ مِنْ اَبِیْهِ، وَلَهُ شَاهِدُهُ مَوْقُوْفٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ

❖❖ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس طرح کی گواہیاں دینے سے بچا کرو کہ فلاں شخص قتل کیا گیا ہے، وہ شہید ہے، کیونکہ کوئی تو مروتاً لڑتا ہے اور کوئی دنیا کی طلب میں لڑتا ہے اور کوئی بہادری سے لڑتا ہے، میں تمہیں بتاتا ہوں کہ کسی کے متعلق گواہی کیسے دیتے ہیں۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مختصر سا لشکر بھیجا، زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

حدیث: 2525

اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دار المامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 5376

کھڑے ہوکر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرنے کے بعد فرمایا: تمہارے بھائی مشرکوں سے لڑے اور انہوں نے ان (تمہارے بھائیوں) کو مار ڈالا ہے اور ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچا اور انہوں نے یہ دعا مانگی تھی ''اے ہمارے رب ہماری قوم تک ہمارا یہ پیغام پہنچا دے کہ ہم راضی ہیں اور ہمارا رب ہم پر راضی ہے'' تو میں ان کی طرف سے تمہیں پیغام دے رہا ہوں کہ وہ راضی ہیں اور اللہ تعالیٰ ان پر راضی ہے۔

❖❖ اگر اس کی سند ارسال سے محفوظ ہوتو یہ صحیح الاسناد ہے۔ ابوعبیدہ کے اپنے والد سے سماع کے متعلق ہمارے مشائخ میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ درج ذیل موقوف حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے جو کہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار پر ہے۔

2526- اَخْبَرَنِيهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيُّ بِهَمْدَانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي قَيْسٍ عَنْ هُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلٍ قَالَ خَرَجَ نَاسٌ فَقُتِلُوْا فَقَالُوْا فُلَانٌ اسْتُشْهِدَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنَّ الرَّجُلَ لَيُقَاتِلُ لِلدُّنْيَا وَيُقَاتِلُ لِيُعْرَفَ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَمُوْتَ عَلٰى فِرَاشِهِ وَهُوَ شَهِيْدٌ ثُمَّ تَلَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ أولَئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ

❖❖ حضرت ہذیل بن شرحبیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کچھ لوگ جہاد کے لئے نکلے اور قتل کر دیئے گئے، لوگوں نے کہا: فلاں شخص شہید ہوگیا، تو عبداللہ بولے آدمی (کبھی) حصولِ دنیا کی غرض سے لڑتا ہے اور (کبھی) اس لئے لڑتا ہے تاکہ اس کی تعریف کی جائے لیکن ایک آدمی ایسا بھی ہوتا ہے جو اپنے بستر پر مرتا ہے لیکن وہ شہید ہوتا ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ أولَئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ (الحدید: 19)

''اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے وہی ہیں کامل سچے اور اوروں پر گواہ اپنے رب کے یہاں''۔

(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

2527- اَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّيْ، حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، اَنْبَانَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي اَقِفُ الْمَوْقِفَ اُرِيْدُ وَجْهَ اللّٰهِ، وَأُرِيْدُ اَنْ يُّرَى مَوْطِنِيْ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا حَتّٰى نَزَلَتْ فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ اَحَدًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایسے مقام پر کھڑا ہوں کہ میں اللہ کی رضا کا ارادہ بھی کرتا ہوں اور یہ بھی ارادہ رکھتا ہوں کہ میرے میدانِ جنگ (کے کارناموں کو بھی) دیکھا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی اس کو کوئی جواب نہیں دیا تھا کہ یہ آیت نازل ہوگئی

فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ اَحَدًا (الکھف: 110)

''تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو، اسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2528۔ اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِیُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِیْدٍ الدَّارِمِیُّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ الْجُمَحِیُّ الْمَكِّیُّ، حَدَّثَنَا سُهَیْلُ بْنُ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: اَوَّلُ النَّاسِ یَدْخُلُ النَّارَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ: یُؤْتَی بِالرَّجُلِ، اَوْ قَالَ: بِاَحَدِهِمْ، فَیَقُوْلُ: رَبِّ عَلَّمْتَنِی الْكِتَابَ فَقَرَاْتُهٗ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ رَجَآءَ ثَوَابِكَ، فَیُقَالُ: كَذَبْتَ، اِنَّمَا كُنْتَ تُصَلِّی لِیُقَالَ قَارِءٌ مُصَلٍّ، وَقَدْ قِیْلَ، اذْهَبُوْا بِهٖ اِلَی النَّارِ، ثُمَّ یُؤْتَی بِآخَرَ، فَیَقُوْلُ: رَبِّ رَزَقْتَنِیْ مَالًا فَوَصَلْتُ بِهِ الرَّحِمَ، وَتَصَدَّقْتُ بِهٖ عَلَی الْمَسَاكِیْنِ، وَحَمَلْتُ ابْنَ السَّبِیْلِ رَجَآءَ ثَوَابِكَ وَجَنَّتِكَ، فَیُقَالُ: كَذَبْتَ، اِنَّمَا كُنْتَ تَتَصَدَّقُ وَتَصِلُ لِیُقَالَ اِنَّكَ سَمْحٌ جَوَادٌ، وَقَدْ قِیْلَ، اذْهَبُوْا بِهٖ اِلَی النَّارِ، ثُمَّ یُجَاءُ بِالثَّالِثِ، فَیَقُوْلُ: رَبِّ خَرَجْتُ فِیْ سَبِیْلِكَ فَقَاتَلْتُ فِیْكَ حَتّٰی قُتِلْتُ مُقْبِلًا غَیْرَ مُدْبِرٍ رَجَآءَ ثَوَابِكَ وَجَنَّتِكَ، فَیُقَالُ: كَذَبْتَ، اِنَّمَا كُنْتَ تُقَاتِلُ لِیُقَالَ اِنَّكَ جَرِیْءٌ شُجَاعٌ، وَقَدْ قِیْلَ، اذْهَبُوْا بِهٖ اِلَی النَّارِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّیَاقَةِ

❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے تین آدمیوں کو جہنم میں ڈالا جائے گا، ان میں سے ایک کو لایا جائے گا، وہ کہے گا: اے اللہ! تو نے مجھے قرآن سکھایا، میں دن رات تیری بارگاہ سے ثواب کی امید پر اس کی تلاوت کرتا رہا، اس کو کہا جائے گا: تو جھوٹا ہے، تُو تو اس لئے پڑھتا تھا تاکہ تیرے بارے میں کہا جائے کہ یہ قرآن پڑھنے والا قاری ہے۔ سو وہ کہہ لیا گیا، اس کو جہنم میں لے جاؤ۔ پھر دوسرے کو لایا جائے گا، وہ کہے گا: اے اللہ! تو نے مجھے مال عطا کیا تھا، میں نے اس کے ساتھ صلہ رحمی کی، مسکینوں پر صدقہ کرتا رہا اور مسافروں پر خرچ کرتا رہا، صرف ثواب اور جنت کی نیت سے۔ اس کو کہا جائے گا: تو جھوٹا ہے، تُو تو اپنے آپ کو سخی کہلوانے کے لئے صدقہ کیا کرتا تھا اور صلہ رحمی کرتا تھا، سو وہ کہہ لیا گیا، اس کو جہنم میں لے جاؤ۔ پھر تیسرے آدمی کو لایا جائے گا، وہ کہے گا: اے اللہ! میں تیری راہ میں نکلا اور تیری رضا کی خاطر لڑتا رہا یہاں تک کہ مجھے لڑتے ہوئے قتل کر دیا گیا، پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے میں نہیں مارا گیا ہوں، صرف تیرے ثواب اور جنت کی امید میں۔ اس کو کہا جائے گا: تو جھوٹا ہے، تو نے تو اس لئے جنگ لڑی تھی تاکہ تجھے دلیر اور بہادر کہا جائے، سو وہ کہہ لیا گیا، اس کو جہنم میں لے جاؤ۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس انداز میں اس کو نقل نہیں کیا۔

2529۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِیْعِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی الْوَضَّاحِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ حَنَانِ بْنِ خَارِجَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهٗ قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْجِهَادِ وَالْغَزْوِ، فَقَالَ: یَا عَبْدَ

اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو، اِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا بَعَثَكَ اللّٰهُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا، وَاِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا بَعَثَكَ اللّٰهُ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا، يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، عَلٰى اَيِّ حَالٍ قَاتَلْتَ، اَوْ قُتِلْتَ بَعَثَكَ اللّٰهُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے جہاد اور غزوہ کے متعلق بتایئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو! اگر تو حصولِ ثواب کی خاطر صبر کرتے ہوئے جہاد کرے گا تو اللہ تعالیٰ تجھے صابر (صبر کرنے والا) ''محتسب'' (ثواب کی نیت کرنے والا) اٹھائے گا اور اگر تو ''مرائی'' (ریاکاری کرنے والا) اور ''مکاثر'' (فخر کرنے والا) جہاد کرے گا، تو اللہ تعالیٰ تجھے مرائی اور مکاثر اٹھائے گا۔ اے عبداللہ بن عمرو! اب تم جس بھی حالت پر جہاد کرو گے یا قتل کئے جاؤ گے، اللہ تعالیٰ تمہیں اسی حالت میں اٹھائے گا۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2530 ـ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ مِهْرَانَ الثَّقَفِيُّ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ الْمَالِكِيُّ بِالرَّيِّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ بِمِصْرَ، حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ الْقُرَشِيُّ، اَخْبَرَنِیْ عَاصِمُ بْنُ حَكِيْمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ، اَنَّ يَعْلَى بْنَ اُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَذِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَزْوِ وَاَنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَيْسَ لِیْ خَادِمٌ، فَالْتَمِسُ اَجِيْرًا يَكْفِيْنِیْ، وَاُجْرِیْ لَهٗ سَهْمَهٗ، فَوَجَدْتُ رَجُلًا، فَلَمَّا دَنَا الرَّحِيْلُ اَتَانِیْ، فَقَالَ: مَا اَدْرِیْ مَا السُّهْمَانِ وَمَا يَبْلُغُ سَهْمِیْ فَسَمِّ لِیْ شَيْئًا كَانَ السَّهْمُ اَوْ لَمْ يَكُنْ، فَسَمَّيْتُ لَهٗ ثَلَاثَةَ دَنَانِيْرَ، فَلَمَّا حَضَرَتْ غَنِيْمَةٌ، اَرَدْتُّ اَنْ اُجْرِیَ لَهٗ سَهْمَهٗ، فَذَكَرْتُ الدَّنَانِيْرَ، فَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهٗ اَمْرَهٗ، فَقَالَ: مَا اَجِدُ لَهٗ فِیْ غَزْوَتِهٖ هٰذِهٖ فِی الدُّنْيَا اِلَّا دَنَانِيْرَهُ الَّتِیْ سَمّٰی

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن دیلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کا اعلان کروا دیا، میں اس وقت بوڑھا تھا اور میرے پاس کوئی خادم بھی نہ تھا، میں نے سوچا کہ کسی شخص کو مزدوری پر رکھ لوں جو میرے ساتھ معاونت کرتا رہے اور میں اس کو ایک حصہ دے دوں گا، تو مجھے ایک آدمی مل گیا، جب روانگی کا وقت قریب آیا تو وہ شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا، میں نہیں جانتا کہ دو حصے کیا ہوں گے اور ان میں سے میرے ایک حصے میں مجھے کیا ملے گا اس لئے آپ کوئی چیز معین کر دیں، چاہے وہ ایک حصہ ہو یا نہ ہو۔ چنانچہ میں نے تین دینار متعین کر دیئے پھر جب (جہاد ختم ہو گیا اور ہمیں فتح ہوئی) اور ہمیں مالِ غنیمت ملا تو میں نے ارادہ کیا کہ اس کا حصہ، اس کی اجرت دے دوں پھر مجھے دیناروں والی بات یاد آ گئی پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث: 2530

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2527 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبریٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 12685

کے پاس آیا اور یہ بات آپ ﷺ کو بتائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس غزوہ میں ان کے حصہ میں دنیا کے مال میں صرف وہی دینار آئے ہیں جو اس نے (اجرت کے طور پر) طے کئے تھے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2531- اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِیُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِیْدٍ الدَّارِمِیُّ، حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَنْبَاَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ مُّرَّةَ الْهَمْدَانِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: عَجِبَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَجُلٍ غَزَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ، فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهُ، فَعَلِمَ مَا عَلَیْهِ، وَرَجَعَ حَتّٰی اُهَرِیْقَ دَمُهُ، فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لِمَلَائِكَتِهٖ: انْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ رَجَعَ رَغْبَةً فِیْمَا عِنْدِیْ، وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِیْ حَتّٰی اُهَرِیْقَ دَمُهُ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَلَهٗ شَاهِدٌ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

❖❖ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر بہت خوش ہوتا ہے، جو اللہ کی راہ میں جہاد میں شریک ہو، اس کے ساتھیوں کو شکست ہو جائے اور اس وقت کی سختی کا اسے صحیح طور پر اندازہ بھی ہو جائے لیکن اس کے باوجود وہ میدانِ جنگ کی طرف لوٹ آئے (اور لڑتا رہے) یہاں تک کہ اس کا خون بہا دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے بندے کو دیکھو یہ میری بارگاہ میں ثواب کی رغبت اور میرے عذاب سے خوف کی وجہ سے میدانِ جنگ میں لوٹ آیا ہے یہاں تک کہ اس کا خون بہا دیا گیا ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

سند صحیح کے ہمراہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث شاہد ہے۔

2532- اَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحُسَیْنِ الْقَاضِیُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ دِیْزِیْلَ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ زَیْدِ بْنِ ظَبْیَانَ، رَفَعَهٗ اِلٰی اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ثَلَاثَةٌ یُحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلَاثَةٌ یُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ: اَمَّا الَّذِیْنَ یُحِبُّهُمُ اللّٰهُ فَرَجُلٌ اَتٰی قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ یَسْاَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَیْنَهُمْ وَبَیْنَهٗ، فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْقَابِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا یَعْلَمُ بِعَطِیَّتِهٖ اِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِیْ اَعْطَاهُ، وَقَوْمٌ سَارُوْا لَیْلَهُمْ حَتّٰی اِذَا كَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَیْهِمْ مِمَّا یَعْدِلُ نَزَلُوْا فَوَضَعُوْا رُؤُوْسَهُمْ، فَقَامَ یَتَمَلَّقُنِیْ وَیَتْلُوْا اٰیَاتِیْ، وَرَجُلٌ كَانَ فِیْ سَرِیَّةٍ، فَلَقِیَ الْعَدُوَّ فَهُزِمُوا، فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ، حَتّٰی یُقْتَلَ اَوْ یُفْتَحَ لَهٗ، وَالثَّلَاثَةُ الَّذِیْنَ یُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ الشَّیْخُ الزَّانِیْ، وَالْفَقِیْرُ الْمُخْتَالُ، وَالْغَنِیُّ الظَّلُوْمُ

❖❖ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ محبت کرتا ہے اور تین آدمی ایسے ہیں جن پر اللہ ناراض ہے جن سے اللہ محبت کرتا ہے (وہ یہ ہیں)

(۱) وہ آدمی جو کسی قوم کے پاس آئے اور ان سے اللہ کے نام پر سوال کرے اپنے اور ان کے درمیان رشتہ داری کا حوالہ نہ

دے، ان میں سے ایک آدمی پیچھے ہٹ آئے اور یوں چپکے سے اس کو عطیہ دے کہ اس کے عطیے کو اللہ اور اس لینے والے کے سوا کوئی نہ جانتا ہو۔

(۲) کچھ لوگ ساری رات سفر کرتے رہیں ہوں اور جب ان پر نیند کا شدید غلبہ ہو تو وہ ایک جگہ پر پڑاؤ ڈال کر سو جائیں اور وہ شخص کھڑا ہو کر میری حمد و ثناء کرے اور میری آیات کی تلاوت کرتا رہے

(۳) وہ آدمی جو ایک لشکر میں شریک ہو پھر دشمن سے جنگ ہو اور اس کے لشکر کو شکست ہو جائے لیکن یہ مسلسل پیش قدمی کرتا رہے یہاں تک کہ قتل کر دیا جائے یا فتح حاصل ہو۔

اور وہ تین لوگ جن سے اللہ ناراض ہے (یہ ہیں)

۱- بوڑھا زانی۔

۲- متکبر فقیر۔

۳- ظالم مالدار۔

2533- اَخْبَرَنِی اَحْمَدُبْنُ مُحَمَّدِ الْعَنَزِیّ ثَنَاعُثْمَانُ بْنُ سَعِیْدِالدَّارِمِیُّ ثَنَامُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِی سَلْمَةَ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ عَمْرَو بْنَ اُقَیْشٍ كَانَ لَهُ رَبٌّ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَكَرِهَ اَنْ یُسْلِمَ حَتّٰی یَاْخُذَهُ فَجَاءَ یَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ اَیْنَ بَنُو عَمَّتِی؟فَقَالُوْا بِاُحُدٍ فَقَالَ اَیْنَ فُلَانٌ؟ قَالُوْابِاُحُدٍقَالَ اَیْنَ فُلَانٌ؟قَالُوْا بِاُحُدٍ فَلَبِسَ لَامَتَهُ وَرَكِبَ فَرَسَهُ ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَهُمْ فَلَمَّا رَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ قَالُوْا اِلَیْكَ عَنَّا یَاعَمْرُوقَالَ اِنِّی آمَنْتُ فَقَاتَلَ حَتّٰی جُرِحَ فَحُمِلَ اِلٰی اَهْلِهٖ جَرِیْحًا فَجَاءَ سَعْدُبْنُ مَعَاذٍ فَقَالَ لِاُخْتِهٖ سِلِیْهِ حَمِیَّةً لِقَوْمِكَ اَوْغَضَبًا لَّهُمْ اَمْ غَضَبًالِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَقَالَ بَلْ غَضَبًالِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَمَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَا صَلّٰی لِلّٰهِ صَلَاةً

هٰذَاحَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زمانہ جاہلیت میں عمرو بن اقیش کا ایک آقا تھا (عمرو بن اقیش) اس وقت تک صرف اس لئے ایمان نہیں لائے تھے کہ کہیں اس کا آقا اس کو سزا نہ دے۔ وہ جنگِ احد والے دن آئے اور پوچھنے لگے: میرے پھوپھی زاد بھائی کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا: احد میں۔ اس نے ایک اور شخص کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے جواب دیا کہ وہ بھی احد میں گیا ہوا ہے۔ اس نے ایک اور کے متعلق پوچھا تو اس کے بارے میں بھی یہی جواب ملا۔ اس نے اپنی زرہ پہنی اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کی طرف چل دیا، جب مسلمانوں نے اس کو دیکھا تو کہنے لگے، اے عمرو! پیچھے ہٹ کر رہو۔ اس نے کہا: میں ایمان لا چکا ہوں۔ پھر وہ جہاد میں شریک ہو گیا یہاں تک کہ زخمی ہو گیا، اس کو زخمی حالت میں اس کے گھر بھیج دیا گیا۔ پھر حضرت سعد بن معاذ

حدیث: **2533**

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2537 ذكره ابوبكر البیهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ه/ 1994، رقم الحدیث: 18324

رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور ان کی بہن سے کہا: اس سے پوچھو کہ تو نے اپنی قوم کی مروت یا ان کے لئے کسی غصہ میں جنگ لڑی ہے یا اللہ اور اس کے رسول کے لئے غصے میں لڑے ہو؟ اس نے کہا: میں تو محض اللہ اور اس کے رسول کے لئے غصے میں لڑا ہوں، وہ شخص فوت ہو گیا اور جنت میں داخل ہوا، حالانکہ اس نے ایک بھی نماز نہیں پڑھی تھی۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2534- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِثْنَتَانِ لَا تُرَدَّانِ اَوْ قَالَ قَلَّ مَا تُرَدَّانِ اَلدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ اَوْ عِنْدَ الْبَأْسِ حِينَ يَلْحَمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ وَحَدَّثَنِي رَزْقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَدَنِيُّ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَتَحْتَ الْمَطَرِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو (دعائیں) کبھی رد نہیں ہوتیں یا (شاید فرمایا) بہت کم رد ہوتی ہیں

(۱) اذان کے وقت کی دعا۔

(۲) جنگ کے وقت (جبکہ گھمسان کی جنگ ہو رہی ہو) مانگی ہوئی دعا۔

❖❖ ایک اور سند کے ہمراہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بھی بیان کیا ہے کہ بارش میں مانگی ہوئی دعا بھی قبول ہوتی ہے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2535- اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْعُمَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ، فَاِنَّ الْاَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ قَدْ كُنْتُ اَمْلَيْتُ فِي كِتَابِ الْمَنَاسِكِ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ حَدِيثَ رُوَيْمِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ، وَجَهِدْتُ اِذْ ذَاكَ

حدیث: 2534

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2530 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 1200 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 419 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 625 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث:5756

اَنْ اَجِدَ لَهٗ شَاهِدًا فَلَمْ اَجِدْ، وَهٰذَا شَاهِدُهٗ اِنْ سَلِمَ مِنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ الْعُمَرِيّ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کے وقت سفر کیا کرو کیونکہ رات کے وقت زمین سمیٹ دی جاتی ہے۔

❖ میں نے اس کتاب کی کتابِ مناسک الحج میں رویم بن یزید المقری کی سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث نقل کی تھی اور میں اس وقت سے اس کوشش میں تھا کہ مجھے اس کی کوئی شاہد حدیث مل جائے اور یہ حدیث اگر خالد بن یزید کے حوالے سے سلامت ہو تو اس کی شاہد ہے۔

2536- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَلَا يَأْمَنُ اَنْ يُّسْبَقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ، وَمَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْ اَمِنَ اَنْ يُّسْبَقَ فَهُوَ قِمَارٌ، تَابَعَهٗ سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ الدِّمَشْقِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَاَقَامَ اِسْنَادَهٗ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دو گھوڑوں کے درمیان اپنا گھوڑا داخل کرے اور اس کو اپنے جیت جانے کا پختہ یقین نہ ہو تو یہ "جوا" نہیں ہے اور جو شخص دو گھوڑوں کے درمیان اپنا گھوڑا داخل کرے اور اس کو اپنے جیت جانے کا سو فیصد یقین ہو تو یہ "جوا" ہے۔

اس حدیث کو زہری سے روایت کرنے میں سعید بن بشیر دمشقی نے سفیان بن حسین کی متابعت کی ہے اور اس کی سند کو قائم کیا ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2537- اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، فَاِنَّ الشَّيْخَيْنِ وَاِنْ لَّمْ يُخَرِّجَا حَدِيْثَ سَعِيْدِ بْنِ بَشِيْرٍ وَّسُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ فَهُمَا اِمَامَانِ بِالشَّامِ وَالْعِرَاقِ وَمِمَّنْ يُّجْمَعُ حَدِيْثُهُمْ، وَالَّذِيْ عِنْدِيْ اَنَّهُمَا اعْتَمَدَا حَدِيْثَ مَعْمَرٍ عَلَى الْاِرْسَالِ

حديث: **2536**

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2579 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2876 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 10564 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 19555 اخرجه ابويعلى الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 5864 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامی دارعمار بيروت لبنان/عمان 1405ھ 1985ء رقم الحديث: 470

فَإِنَّهُ اَرْسَلَهُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

✧✧ سعید بن بشیر کی سند کے ہمراہ بھی مذکورہ حدیث مروی ہے۔

✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اگرچہ سعید بن بشیر اور سفیان بن حسین کی روایات نقل نہیں کی ہیں لیکن یہ شام اور عراق کے امام ہیں اور ان کی احادیث کو جمع کیا جاتا ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے معمر کی ارسال والی حدیث پر اعتماد کیا ہے کیونکہ معمر نے زہری سے ارسال کیا ہے۔

2538- اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْفَقِيهُ بِالرِّيِّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْاَزْرَقُ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ، عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّرِيَّةِ، اَخْبَرَنِيهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت حجاج بن محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابن جریج نے یہ آیت پڑھی

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ (النساء: 59)

''اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں'' (ترجمہ کنزالایمان امام احمد رضا)

اور فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن قیس بن عدی کو ایک لشکر میں بھیجا (اس وقت یہ آیت نازل ہوئی تھی)۔

✣ یہ حدیث یعلیٰ بن مسلم نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مجھے بتائی۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2539- حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً، فَسَلَّحْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ سَيْفًا، فَلَمَّا رَجَعْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَامَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَعَجَزْتُمْ اِذَا بَعَثْتُ رَجُلًا فَلَمْ يَمْضِ لِاَمْرِي اَنْ تَجْعَلُوْا مَكَانَهُ مَنْ يَمْضِي لِاَمْرِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا، میں نے ان میں سے ایک آدمی کو

حدیث: 2539

خرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2627 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 4740 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 17048

ہتھیار پہنائے، جب ہم لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ملامت کرتے ہوئے فرمایا: جب میں نے ایک شخص کو تمہاری طرف بھیجا اور وہ میرے حکم کو پورا نہ کرسکا تو تم سے اتنا نہ ہوسکا کہ اس کی جگہ کسی ایسے آدمی کو مقرر کردیتے جو میرے حکم کو پورا کرلیتا۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2540- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُسْلِمَ بْنَ مِشْكَمٍ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ إِذَا نَزَلُوا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوا فِي الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هٰذِهِ الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلَمْ يَنْزِلُوا بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْزِلًا إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ حَتّٰى يُقَالَ: لَوْ بُسِطَ عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کسی جگہ پر پڑاؤ ڈالتے تو وادیوں میں، پہاڑی راستوں میں بکھر جاتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا ان وادیوں اور پہاڑی راستوں میں بکھر جانا شیطان کی طرف سے ہے، اس کے بعد وہ لوگ جہاں بھی پڑاؤ ڈالتے تو ایک دوسرے کے ساتھ یوں مل کر بیٹھتے کہ اگر کوئی بڑی چادر ان پر پھیلائی جائے تو سب اس کے نیچے آجائیں۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2541- أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ هُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُمْ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّفُ عَنِ الْمَسِيرِ، فَيُزْجِي الضَّعِيفَ، وَيُرْدِفُ وَيَدْعُو

حدیث: 2540

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث:2628 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحدیث: 1777 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 2690 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 8856 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 18238 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث:586

حدیث: 2541

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث:2639 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 10132

لَهُمْ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں سب سے پیچھے چلا کرتے تھے، کمزوروں کو دعا دیتے ہوئے (اور حوصلہ بڑھاتے ہوئے) ساتھ چلاتے رہتے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2542- اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْعَدْلُ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيْبٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، عَنْ فُرَاتِ بْنِ حَيَّانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِهٖ وَكَانَ عَيْنًا لِاَبِىْ سُفْيَانَ، فَمَرَّ بِمَجْلِسِ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: اِنِّىْ مُسْلِمٌ، فَذَهَبُوا بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا: اِنَّهٗ يَزْعُمُ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ، فَقَالَ: اِنَّ مِنْكُمْ رِجَالًا نَكِلُهُمْ اِلٰى اِيْمَانِهِمْ مِنْهُمْ فُرَاتُ بْنُ حَيَّانَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت فرات بن حیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم دے دیا جبکہ وہ ابوسفیان کا جاسوس تھا۔ وہ انصار کی ایک مجلس سے گزرا تو کہنے لگا: میں مسلمان ہوں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کو پکڑ کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور آپ کو بتایا کہ یہ شخص اپنے آپ کو مسلمان سمجھتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہیں ہم نے انہی کے ایمان پر چھوڑ رکھا ہے۔ فرات بن حیان بھی ان میں سے ہیں۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2543- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِىُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْمَكِّىُّ وَمُوْسٰى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبَّادٍ الْغَسَّانِىُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِىُّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَيْسِ بْنِ عِبَادَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُوْنَ الصَّوْتَ عِنْدَ الْقِتَالِ

حدیث: 2542

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث:2652 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 18985 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 16608 اخرجه ابوبکر الشیبانی فی "الآحاد والمثانی" طبع دارالرایة' ریاض' سعودی عرب' 1411ھ/1991ء' رقم الحدیث: 1662 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث:831

حدیث: 2543

خرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث:2656 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 6974

❖❖ قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنگ کے وقت آوازیں لگانے کو ناپسند کرتے تھے۔

2544۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْوَلِيْدِ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الْقَوَارِيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ، عَنْ هَمَّامٍ، حَدَّثَنِيْ مَطَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ الصَّوْتَ عِنْدَ الْقِتَالِ

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَحَدِيْثُ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ شَاهِدُهٗ وَهُوَ اَوْلٰى بِالْمَحْفُوْظِ

❖❖ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کے وقت آواز لگانے کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور ہشام دستوائی کی روایت کردہ حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے اور وہ محفوظ قرار پانے کے زیادہ لائق ہے۔

2545۔ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ قَطَنٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ حُنَيْنٍ نَزَلَ عَنْ بَغْلَتِهٖ فَتَرَجَّلَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَمْ يَصِحَّ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَجَّلَ وَحَارَبَ رَاجِلًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

❖❖ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جنگِ حنین کے دن جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مشرکین سے مڈبھیڑ ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر سے اتر کر پیدل ہو گئے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں

حدیث: 2545

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:2658 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ه/1993ء رقم الحديث: 4775 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ه-1984ء رقم الحديث: 1678

حدیث: 2546

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:2655 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 23795 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ه/1993ء رقم الحديث: 4757 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 8637 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 18246 اخرجه ابوبكر الشيباني في "الاحاد والمثاني" طبع دارالراية رياض سعودي عرب 1411ه/1991ء رقم الحديث: 1081

کیا۔رسول اللہ ﷺ کا چلنا اور پیدل جنگ کرنا اسی حدیث سے ثابت ہے۔

2546۔ اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِیُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِیْدٍ الدَّارِمِیُّ، حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِیِّ، اَنَّ النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَخَّرَ الْقِتَالَ حَتّٰی تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ جب آپ ﷺ دن کے شروع میں جنگ نہ کرتے تو سورج کے ڈھلنے اور ہواؤں کے چلنے تک جنگ کو لیٹ کرتے۔

✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2547۔ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، وَعَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، قَالَا: اَنْبَاَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْبَغَوِیُّ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَانَ يَرْمِی يَوْمَ اُحُدٍ بَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ، وَكَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَامِيًا، وَكَانَ اِذَا رَمٰی يَرْفَعُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَخْصَهُ لِيَنْظُرَ اَيْنَ يَقَعُ سَهْمُهُ، وَكَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَرْفَعُ صَدْرَهُ، وَيَقُوْلُ: هٰكَذَا بِاَبِیْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَا يُصِيْبُكَ سَهْمٌ نَحْرِی دُوْنَ نَحْرِكَ، وَكَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَوَدُّ نَفْسَهُ بَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنَا اَجْلَدُ قَوْمِی، فَمُرْنِی بِمَا شِئْتَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگِ احد کے دن حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے آگے (کھڑے دشمنوں پر) تیراندازی کر رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے تھے، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ جب بھی تیر پھینکتے تو نبی اکرم ﷺ اونچے ہو کر دیکھتے کہ انکا نشانہ کہاں لگتا ہے اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اپنا سینہ بلند کر کے عرض کرتے: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میرا

حدیث: 2547

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 12043 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 4582 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرٰى" طبع دار الكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 8284 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دار الباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 18295 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دار المامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 3778 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/1988ء' رقم الحديث: 1347

سینہ آپ کے سینے تک کوئی تیر نہ پہنچنے دے گا، اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اپنے آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر کے اپنی خواہش کا یوں اظہار کرتے ہیں، یارسول اللہ! میں اپنی قوم میں سب سے طاقتور آدمی ہوں، آپ جو چاہیں مجھے حکم ارشاد فرمائیں۔

2548- اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عِيسٰى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُفَيْلٍ الْحَرَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلْمَةَ الْحَرَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنِ اَبِي عَوْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ وَاَنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ ابْنِهِ عَلٰى اٰخِذٍ بِاَيْدِيهِمَا يَا عَبْدَ الإِلٰهِ مَنِ الرَّجُلِ مِنْكُمُ الْمُعَلِّمُ بِرِيشَةِ نَعَامَةٍ فِي صَدْرِهِ قَالَ قُلْتُ ذَاكَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ ذَاكَ الَّذِي فَعَلَ بِنَا الأَفَاعِيلَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَاَخْرَجَهُ الإِمَامُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خُزَيْمَةَ فِي بَابِ الرُّخْصَةِ فِي عَلَامَةِ الْمُبَارِزِ بِنَفْسِهِ لِيُعْلَمَ مَوْضِعَهُ

✧✧ حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: میں امیہ بن خلف اور اس کے بیٹے علی کا ہاتھ پکڑے ان کے درمیان چل رہا تھا، امیہ نے مجھ سے کہا: اے الٰہ کے پجاری تم میں وہ شخص کون ہے جو اپنے سینے پر شتر مرغ کا ''پر'' بطور نشانی رکھتا ہے۔ (عبدالرحمان) فرماتے ہیں: میں نے جواب دیا: وہ حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس نے کہا: یہی وہ شخص ہے جس نے (اس سے پہلے بھی ہمارے ساتھ بہت برا) سلوک کیا ہے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور امام ابوبکر بن خزیمہ نے اس حدیث کو جنگ لڑنے والے کے اپنے لیے کوئی مخصوص نشانی رکھنے کی رخصت کے باب میں بیان کیا ہے۔ (نشانی رکھنے کا مقصد یہ ہوتا ہے تاکہ اس کی موجودگی کے مقام کا پتا چل سکے)

2549- فَرَوَاهُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنِ النُّفَيْلِيِّ، حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرْبِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ حَصِيرَةَ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَوَلّٰى عَنْهُ النَّاسُ، وَبَقِيتُ مَعَهُ فِي ثَمَانِينَ رَجُلا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالاَنْصَارِ، فَكُنَّا عَلٰى اَقْدَامِنَا نَحْوًا مِّنْ ثَمَانِينَ قُدُمًا، وَلَمْ نُوَلِّهِمُ الدُّبُرَ وَهُمُ الَّذِينَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةَ، قَالَ: وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ يَمْضِي قُدُمًا، فَحَادَتْ بَغْلَتُهُ، فَمَالَ عَنِ السُّرُجِ فَسَدَّ نَحْرُهُ، فَقُلْتُ: ارْتَفِعْ

حديث: **2548**

ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 5909

حديث: **2549**

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 4336 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 10531

رَفَعَكَ اللّٰهُ، قَالَ: نَاوِلْنِي كَفًّا مِّنْ تُرَابٍ فَنَاوَلْتُهُ، فَضَرَبَ بِهِ وجُوهَهُمْ فَامْتَلَا اَعْيُنُهُمْ تُرَابًا، قَالَ: اَيْنَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالانْصَارُ؟ قُلْتُ: هُمْ هُنَا، قَالَ: اهْتِفْ بِهِمْ فَجَاءُ وا وَسُيُوفُهُمْ فِي اَيْمَانِهِمْ كَاَنَّهَا الشُّهُبُ وَوَلَّى الْمُشْرِكُوْنَ اَدْبَارَهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: جنگ حنین کے دن میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، اکثر لوگ وہاں سے بھاگ گئے اور آپ کے ہمراہ مہاجرین اور انصار ملا کر کل 80 آدمی بچے تھے۔ ہم نے تقریباً 80 قدم تک پیش قدمی بھی کی اور پیٹھ پھیر کر نہیں بھاگے۔ یہ وہی لوگ تھے جن پر اللہ تعالیٰ نے سکینہ نازل فرمایا: (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: اس وقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سوار پیش قدمی کر رہے تھے، وہ خچر راستے سے ایک طرف ہٹ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین سے نیچے کی طرف جھک گئے اور آپ کا سینہ اس کے ساتھ لگ گیا، میں نے کہا: اٹھ جائیے اللہ تعالیٰ آپ کو بلند کرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے ایک مٹھی مٹی دو، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مٹھی بھر مٹی اٹھا کر دے دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مٹی ان کی طرف پھینکی تو ان سب کی آنکھیں مٹی سے بھر گئیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: مہاجرین اور انصار کہاں ہیں؟ میں نے بتایا: وہ وہاں پر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان سب کو زور سے آواز دو (ان کا آواز دینا تھا کہ) وہ تمام لوگ اپنے ہاتھوں میں تلواریں لیے اتنی تیزی سے پلٹ کر آئے جیسے ستارہ ٹوٹتا ہے اور مشرکین پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2550- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُوْنِ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي سِنَانٍ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ، وَاَتُوبُ اِلَيْهِ ثَلَاثًا غُفِرَتْ ذُنُوبُهُ وَاِنْ كَانَ فَارًّا مِّنَ الزَّحْفِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تین مرتبہ یہ دعا مانگے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ، وَاَتُوبُ اِلَيْهِ ثَلَاثًا غُفِرَتْ ذُنُوبُهُ

''میں اس اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ حیی القیوم ہے''

اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ میدان جنگ سے بھاگنے والا ہو۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

حدیث: 2550

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3577 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامي' دارعمار' بيروت' لبنان/عمان' 1405ھ 1985ء' رقم الحديث: 839

2551- اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِیُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِیْدٍ الدَّارِمِیُّ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَی ابْنِ الْیَمَانِ، اَنَّ حَرِیْزَ بْنَ عُثْمَانَ حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَیْسَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبُوْ رَاشِدٍ الْحُبْرَانِیُّ، قَالَ: وَافَیْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَارِسَ، رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا عَلٰی تَابُوْتٍ مِّنْ تَوَابِیْتِ الصَّیَارِفَةِ، وَفَصَلَ عَنْهَا عَظْمًا وَهُوَ یُرِیْدُ الْغَزْوَ، فَقُلْتُ: لَقَدْ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلَیْكَ، فَقَالَ: ائْتِ عَلٰی سُوْرَةِ الْبُحُوْثِ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: انْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا یَعْنِیْ: سُوْرَةَ التَّوْبَةِ هٰذَا صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابو راشد جرانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑا چلانے والے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ ایک تجارتی تابوت پر بیٹھے ہوئے تھے اور گنجائش سے زیادہ جگہ گھیرے ہوئے تھے اور وہ جہاد کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے تجھے معذور رکھا ہے، انہوں نے کہا: سورۃ توبہ پڑھو، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''انفروا خفافاً و ثقالاً'' (التوبہ: 41)

✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2552- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِیُّ، حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ خَالِدٍ الْحَنَفِیُّ، حَدَّثَنَا نَجْدَةُ بْنُ نُفَیْعٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنْفَرَ حَیًّا مِّنَ الْعَرَبِ، فَتَثَاقَلُوْا، فَنَزَلَتْ اِلَّا تَنْفِرُوْا یُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا، قَالَ: كَانَ عَذَابُهُمْ حَبْسَ الْمَطَرِ عَنْهُمْ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَعَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ خَالِدٍ الْحَنَفِیُّ مِنْ ثِقَاتِ الْمَرَاوِزَةِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے ایک قبیلے کو جہاد کے لئے بلایا لیکن وہ نہ آئے تو یہ آیت نازل ہوئی

اِلَّا تَنْفِرُوْا یُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا (التوبہ: 39)

''اگر کوچ نہ کرو گے تو تمہیں سخت سزا دے گا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

(ابن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: ان کا عذاب یہ تھا کہ ان سے بارشیں روک دی گئیں۔

✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور عبدالمومن بن خالد حنفی مراوزہ کے ثقہ راویوں میں سے ہیں۔

2553- اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِیُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِیْدٍ الدَّارِمِیُّ، حَدَّثَنَا مَحْبُوْبُ بْنُ مُوْسٰی

حدیث: **2551**

اخرجه ابوبكر الشيباني في "الاحاد والمثاني" طبع دار الراية' رياض' سعودي عرب' 1411ھ/1991ء' رقم الحديث: 290 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 556 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودي عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحديث: 19412

الْاَنطَاكِيُّ، اَنْبَانَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ، فَمَرَّ بِاُنَاسٍ مِّنْ مُّزَيْنَةَ فَاتَّبَعَهُ عَبْدٌ لِامْرَاَةٍ مِّنْهُمْ، فَلَمَّا كَانَ فِيْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ سَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: فُلَانٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: أُجَاهِدُ مَعَكَ، قَالَ: اَذِنَتْ لَكَ سَيِّدَتُكَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: ارْجِعْ اِلَيْهَا فَاَخْبِرْهَا، فَاِنَّ مَثَلَكَ مَثَلُ عَبْدٍ لَا يُصَلِّيْ، اِنْ مُتَّ قَبْلَ اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهَا وَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ، فَرَجَعَ اِلَيْهَا فَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ، فَقَالَتْ: آللّٰهِ هُوَ اَمَرَ اَنْ تَقْرَاَ عَلَيَّ السَّلَامَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَتِ: ارْجِعْ فَجَاهِدْ مَعَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' ایک غزوہ کے دوران مدینہ قبیلے کے کچھ لوگوں کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا تو ان میں سے ایک عورت کا غلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہولیا۔ کچھ راستہ طے ہو جانے کے بعد اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم فلاں شخص ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تمہارا ارادہ کیا ہے؟ اس نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کرنا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تیری مالکہ نے تجھے اجازت دی ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس کے پاس واپس چلا جا۔ اور اس کو اطلاع دے۔ اس لیے کہ اگر تو اس کے پاس واپس جانے سے پہلے مر گیا تو تیری مثال اس غلام جیسی ہوگی جو نماز نہیں پڑھتا۔ اور اس کو میرا سلام بھی کہنا۔ وہ غلام لوٹ کر اپنی مالکہ کے پاس گیا اور اس کو تمام قصہ سنایا۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! کیا واقعی انہوں نے تیرے ہاتھوں مجھے سلام بھیجا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ اس کی مالکہ نے جواباً کہا: تو (ٹھیک ہے) جاؤ ان کے ہمراہ جہاد کرو۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2554- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں سوائے قرض کے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حدیث: **2554**

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1886 اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 7051

سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کی مندرجہ ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاھد ہے۔

2555۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ الْمَازِنِىُّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اَوَّلَ مَا يُهْرَاقُ مِنْ دَمِ الشَّهِيْدِ يُغْفَرُ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ

✧✧ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

2556۔ اَخْبَرَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِىُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِىُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الزُّبَيْدِىُّ، اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ حَدَّثَهُمْ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُطِيْعٍ مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ نَّصْرِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَخِيْهِ مَحْفُوْظِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَّقِىَ فَصَبَرَ حَتّٰى يُقْتَلَ، اَوْ يَغْلِبَ لَمْ يُفْتَنْ فِىْ قَبْرِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جہاد میں شریک ہو اور صبر کر لے یہاں تک کہ اس کو قتل کر دیا جائے یا غالب آ جائے تو وہ قبر کے عذاب سے محفوظ ہے۔

❖•❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2557۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِىُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِىُّ، حَدَّثَنَا مَحْبُوْبُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِىُّ، عَنْ اَبِىْ حَمَّادٍ الْحَنَفِىِّ، عَنِ ابْنِ عَقِيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: فَقَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمْزَةَ حِيْنَ فَاءَ النَّاسُ مِنَ الْقِتَالِ، فَقَالَ رَجُلٌ: رَاَيْتُهٗ عِنْدَ تِلْكَ الشَّجَرَاتِ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَنَا اَسَدُ اللّٰهِ وَاَسَدُ رَسُوْلِهٖ، اَللّٰهُمَّ اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ هٰؤُلَاءِ اَبُوْ سُفْيَانَ وَاَصْحَابُهٗ، وَاَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ بِانْهِزَامِهِمْ، فَحَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ، فَلَمَّا رَاٰى جَنْبَهٗ بَكٰى، وَلَمَّا رَاٰى مَا مُثِّلَ بِهٖ شَهَقَ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا كَفَنٌ، فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَرَمٰى بِثَوْبٍ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَامَ اٰخَرُ فَرَمٰى بِثَوْبٍ عَلَيْهِ، فَقَالَ: يَا جَابِرُ، هٰذَا الثَّوْبُ لِاَبِيْكَ وَهٰذَا لِعَمِّىْ حَمْزَةَ، ثُمَّ جِیْءَ بِحَمْزَةَ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ يُجَاءُ بِالشُّهَدَاءِ، فَتُوْضَعُ اِلٰى جَانِبِ حَمْزَةَ، فَيُصَلِّىْ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ تُرْفَعُ وَيَتْرُكُ حَمْزَةَ، حَتّٰى صَلّٰى عَلَى الشُّهَدَاءِ كُلِّهِمْ، قَالَ: فَرَجَعْتُ وَاَنَا مُثْقَلٌ قَدْ تَرَكَ اَبِىْ عَلَىَّ دَيْنًا وَعِيَالًا، فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ اللَّيْلِ اَرْسَلَ اِلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا جَابِرُ، اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَحْيٰى اَبَاكَ وَكَلَّمَهٗ كَلَامًا، قُلْتُ:

حدیث: **2555**

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 18303 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الکبیر" طبع مکتبہ العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث:4442

وَكَلَّمَهُ كَلامًا؟ قَالَ: قَالَ لَهُ: تَمَنَّ، فَقَالَ: اَتَمَنّى اَنْ تَرُدَّ رُوحِي وَتُنْشِءَ خَلْقِي كَمَا كَانَ وَتُرْجِعَنِي اِلَى نَبِيِّكَ فَاُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَاُقْتَلَ مَرَّةً اُخْرىٰ، قَالَ: اِنِّي قَضَيْتُ اَنَّهُمْ لا يَرْجِعُونَ، قَالَ: وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَمْزَةُ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (جنگ احد سے) واپسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش نہیں مل رہی تھی، تو ایک شخص بولا: میں نے ان کو ان جھاڑیوں کی طرف دیکھا تھا۔ وہ کہہ رہے تھے: میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شیر ہوں۔ اے اللہ! میں ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کی کارستانیوں سے برأت کا اظہار کرتا ہوں اور ان مسلمانوں نے جو راہ فرار اختیار کی ہے، میں اس کے لئے معذرت خواہ ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جانب چل پڑے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جسم کو دیکھا تو رو پڑے اور جب ان کے ناک اور کان کٹے ہوئے دیکھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سسکیاں لے کر رونے لگے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کوئی کفن ہے؟ تو ایک انصاری صحابی نے ایک کپڑا پیش کیا پھر ایک دوسرے صحابی نے بھی ایک کپڑا پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جابر! یہ کپڑا تیرے والد کے لئے ہے اور یہ میرے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے لئے ہے۔ پھر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو لایا گیا اور ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی پھر دیگر شہداء کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں رکھ کر نماز جنازہ پڑھی گئی پھر دیگر شہداء کے جنازوں کو اٹھا لیا گیا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو وہیں چھوڑ دیا گیا پھر (اور شہداء کو ان کے پہلو میں رکھ کے جنازہ پڑھا گیا اور اٹھا لیا گیا، اسی طرح حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے جنازے کے ہمراہ) تمام شہداء کا جنازہ پڑھا گیا۔

میں وہاں سے بہت بوجھ لے کر واپس لوٹا تھا کیونکہ میرے والد نے میرے ذمہ (بہت سارا) قرضہ اور بچے چھوڑے تھے، جب رات ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف پیغام بھیج کر مجھے اپنے پاس بلوایا جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تیرے والد کو زندہ کیا اور اس کے ساتھ کلام کیا، میں نے (بڑی حیرانگی سے) پوچھا: اور اللہ نے ان کے ساتھ کلام کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تیرے والد سے کہا: تو کوئی تمنا کر، اس نے کہا: میں یہ تمنا کرتا ہوں کہ تو میری روح کو لوٹا دے اور مجھے پہلے ہی کی طرح پیدا کر اور مجھے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دے پھر میں اللہ کی راہ میں جہاد کروں اور مجھے دوبارہ پھر قتل کر دیا جائے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں یہ فیصلہ کر چکا ہوں کہ ان کو دوبارہ دنیا میں نہیں بھیجا جائے گا (جابر) فرماتے ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شہیدوں کے سردار حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ہوں گے۔

✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2558۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُفِّنَ حَمْزَةُ فِي نَمِرَةٍ، كَانُوا اِذَا مَدُّوهَا عَلٰى رَأْسِهِ خَرَجَتْ رِجْلاهُ، وَاِذَا مَدُّوهَا عَلٰى رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ، فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى

حدیث: **2558**

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 997 اخرجه ابو القاسم الطبراني في معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث:3680

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّمُدُّوهَا عَلٰى رَأْسِهِ، وَيَجْعَلُوْا عَلٰى رِجْلَيْهِ مِنَ الْاِذْخِرِ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا اَنْ تَجْزَعَ صَفِيَّةُ، لَتَرَكْنَا حَمْزَةَ فَلَمْ نَدْفِنْهُ، حَتّٰى يُحْشَرَ حَمْزَةُ مِنْ بُطُوْنِ الطَّيْرِ وَالسِّبَاعِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو ایک دھاری دار چادر میں کفن دیا گیا (جس کی لمبائی صرف اس قدر تھی کہ) جب اس کو سر کی طرف سے کھینچتے تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور جب پاؤں کو ڈھانپتے تو سر ننگا ہو جاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا: کہ ان کے سر کو ڈھانپ دیں اور پاؤں کے اوپر اذخر گھاس ڈال دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر صفیہ رضی اللہ عنہا کی بے صبری کا خدشہ نہ ہوتا تو ہم حمزہ کو دفن نہ کرتے بلکہ یونہی چھوڑ دیتے حتیٰ کہ (قیامت کے دن) حمزہ کو پرندوں اور درندوں کے پیٹوں سے نکالا جاتا۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2559 ۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ بْنِ خَالِدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ خَيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الطَّائِفِ فَحَاصَرَهُمْ ثَمَانِيَةً اَوْ سَبْعَةً، ثُمَّ اَوْغَلَ غُدْوَةً اَوْ رَوْحَةً، ثُمَّ نَزَلَ ثُمَّ هَجَرَ، ثُمَّ قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنِّيْ لَكُمْ فَرَطٌ، وَاِنِّيْ اُوْصِيكُمْ بِعِتْرَتِيْ خَيْرًا مَّوْعِدُكُمُ الْحَوْضُ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَتُقِيمُنَّ الصَّلَاةَ، وَلَتُؤْتُوْنَ الزَّكَاةَ، اَوْ لَاَبْعَثَنَّ عَلَيْكُمْ رَجُلًا مِنِّيْ، اَوْ كَنَفْسِيْ فَلَيَضْرِبُنَّ اَعْنَاقَ مُقَاتِلِيهِمْ، وَلَيَسْبِيَنَّ ذَرَارِيَّهُمْ، قَالَ: فَرَاَى النَّاسُ اَنَّهُ يَعْنِيْ اَبَا بَكْرٍ اَوْ عُمَرَ، فَاَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: هٰذَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے بعد طائف کی طرف روانہ ہوئے اور سات یا آٹھ دن ان کا محاصرہ کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صبح یا (شاید فرمایا) شام وہاں سے کوچ فرمایا پھر ایک جگہ پر پڑاؤ ڈالا اور وہاں سے دوپہر کے وقت روانگی اختیار کی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! میں تمہارے اوپر خوش ہوں اور میں تمہیں اپنی اولاد کے بارے میں بھلائی کی تاکید کرتا ہوں، میری تم سے ملاقات حوض کوثر پر ہوگی۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم ضرور نمازیں قائم کرو گے اور تم ضرور زکوٰۃ ادا کرو گے ورنہ میں تم پر اپنی طرف سے یا (شاید یہ فرمایا) اپنے جیسا ایک آدمی بھیجوں گا جو تمہارے جنگ جوؤں کی گردنیں مارے گا اور تمہارے بچوں کو قیدی بنائے گا (عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: لوگ یہ سمجھے کہ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ یا عمر رضی اللہ عنہ ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یہ ہیں۔

حدیث: 2559

اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودي عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحديث: 32086 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 859

✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2560- اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قُدَامَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ، عَنْ اَبِيْ نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَاصَرْنَا قَصْرَ الطَّائِفِ، فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُ عَدْلُ مُحَرَّرٍ، وَمَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَبَلَغْتُ فِيْ يَوْمٍ سِتَّةَ عَشَرَ سَهْمًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، فَاِنَّ اَبَا نَجِيحٍ هٰذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ السُّلَمِيُّ

✧ حضرت ابونجیح سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے طائف کے قلعے کا محاصرہ کیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو اللہ کی راہ میں ایک تیر چلائے گا، اس کو ایک غلام آزاد کرنے والے کے برابر ثواب دیا جائے گا اور جس کا اللہ کی راہ میں چلایا ہوا تیر نشانے پر لگ جائے، اس کے لئے جنت میں ایک درجہ ہے (ابونجیح فرماتے ہیں) اس دن میں نے سولہ تیر ٹھیک نشانے پر لگائے۔

✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ یہ ابونجیح عمرو بن عبسہ سلمی ہیں۔

2561- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْقَبَّانِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْجَارُوْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّائِفِ فِيْ غَزْوَةِ حُنَيْنٍ، فَلَمَّا بَلَغَ الْجِعْرَانَةَ قَسَمَ فِضَّةً بَيْنَ النَّاسِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم غزوۂ حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ طائف میں تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ پہنچے تو لوگوں کے درمیان چاندی تقسیم کی۔

✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2562- اَخْبَرَنِيْ اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيْمٍ الْقَنْطَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيَاضِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى هَوَازِنَ فِي اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا، فَقُتِلَ مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ يَوْمَ حُنَيْنٍ مِثْلَ مَنْ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ، فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفًّا مِّنْ حَصًى، فَرَمَى بِهَا وُجُوْهَنَا فَانْهَزَمْنَا

حدیث: 2562

حرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 1010

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عیاض بن حارث انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم 12000 صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ قبیلہ ہوازن میں آئے اور جنگ حنین کے دن اہل طائف کے اتنے لوگ مارے گئے، جتنے جنگ بدر میں مارے گئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹھی بھر کنکریاں لے کر ہم پر ماریں تو ہم بھاگ کھڑے ہوئے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2563- حَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحِ الْمَدَايِنِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَانَا الْمُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّقَفِيُّ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ غَزَوَاتِهٖ، فَاَتَيْتُهُ اَنَا وَرَجُلٌ قَبْلَ اَنْ نُسْلِمَ، فَقُلْنَا: اِنَّا نَسْتَحْيِيْ اَنْ يَّشْهَدَ قَوْمُنَا مَشْهَدًا، فَقَالَ: أَاَسْلَمْتُمَا؟ قُلْنَا: لَا، قَالَ: فَاِنَّا لَا نَسْتَعِيْنُ بِالْمُشْرِكِيْنَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ، فَاَسْلَمْنَا، وَشَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَتَلْتُ رَجُلًا، وَضَرَبَنِي الرَّجُلُ ضَرْبَةً، فَتَزَوَّجْتُ ابْنَتَهُ، فَكَانَتْ تَقُوْلُ: لَا عَدِمْتُ رَجُلًا وَشَّحَكَ هٰذَا الْوِشَاحَ، فَقُلْتُ: لَا عَدِمْتِ رَجُلًا عَجَّلَ اَبَاكِ اِلَى النَّارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَخُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ حَارِثَةَ جَدُّهٗ صَحَابِيٌّ مَعْرُوْفٌ، وَلَهٗ شَاهِدٌ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ

✧✧ حضرت خبیب بن عبدالرحمان رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں: (ہمارے اسلام لانے سے پہلے کی بات ہے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ کے لئے نکلے تو میں اور ایک دوسرا شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی: ہم اس بات سے حیاء کرتے ہیں کہ ہماری قوم میدان کارزار میں اترے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تم مسلمان ہو؟ انہوں نے جواباً کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم مشرکوں کے خلاف مشرکوں سے مدد نہیں لیتے۔ تو ہم مسلمان ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ میں شریک ہوئے، میں نے ایک شخص کو قتل کیا اور اس نے مجھے ایک ضرب لگائی پھر اسی آدمی کی بیٹی سے میری شادی ہو گئی تو (میری بیوی) کہا کرتی تھی: تو نے اس شخص کو نیست و نابود کر دیا جس نے تجھے یہ زخم لگایا۔ میں جواب دیتا: اور تو نے اس شخص کو نیست کر دیا جس نے تیرے باپ کو جلدی جہنم کی طرف بھیج دیا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، اور خبیب بن عبدالرحمان بن اسود بن حارثہ کے دادا مشہور صحابی ہیں۔

ابو حمید ساعدی سے مروی درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاھد ہے۔

حدیث: **2563**

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه؛ قاهره؛ مصر؛ رقم الحديث: 15801 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز؛ مكه مكرمه؛ سعودي عرب 1414ھ/1994ء؛ رقم الحديث: 17657 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم؛ موصل؛ 1404ھ/1983ء؛ رقم الحديث: 4194

2564- اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّينَانِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا خَلَّفَ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ اِذَا كَتِيبَةٌ، قَالَ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالُوا: بَنُو قَيْنُقَاعَ وَهُوَ رَهْطُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: وَاَسْلَمُوا؟ قَالُوا: لَا، بَلْ هُمْ عَلٰى دِينِهِمْ، قَالَ: قُلْ لَهُمْ فَلْيَرْجِعُوا، فَاِنَّا لَا نَسْتَعِينُ بِالْمُشْرِكِينَ

✧✧ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کرتے ہوئے جب ثنیۃ الوداع سے آگے نکلے تو سواروں کا ایک دستہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق دریافت کیا: تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بتایا: یہ قبیلہ بنوقینقاع کے لوگ ہیں اور یہ عبداللہ بن سلام کی جماعت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا وہ مسلمان ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: نہیں، بلکہ وہ اپنے (سابقہ) دین پر قائم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو کہہ دو کہ واپس چلے جائیں کیونکہ ہم مشرکوں سے مدد نہیں لیتے۔

2565- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْمُرَقِّعِ بْنِ صَيْفِيِّ بْنِ رَبَاحٍ اَخِي حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ، اَنَّ جَدَّهُ رَبَاحًا اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَةً كَانَ عَلٰى مُقَدِّمَتِهِ فِيهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، فَمَرَّ رَبَاحٌ وَاَصْحَابُهُ عَلَى امْرَاَةٍ مَقْتُولَةٍ مِمَّا اَصَابَ الْمُقَدِّمَةُ، فَوَقَفُوا عَلَيْهَا يَتَعَجَّبُونَ مِنْ خَلْقِهَا، حَتّٰى لَحِقَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَرَّجُوا لَهُ حَتّٰى نَظَرَ اِلَيْهَا، فَقَالَ: هَا، مَا كَانَتْ هٰذِهِ تُقَاتِلُ، ثُمَّ نَظَرَ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ، فَقَالَ لِاَحَدِهِمْ: الْحَقْ بِخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، فَلَا يُقْتُلَنَّ ذُرِّيَّةً، وَلَا عَسِيفًا وَهٰكَذَا رَوَاهُ الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، فَصَارَ الْحَدِيثُ صَحِيحًا عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت رباح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ میں گئے، اس لشکر کے کمانڈر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے۔ رباح اور اس کے ساتھی ایک مقتول عورت کے پاس سے گزرے جس کو لشکر کی سب سے آگے جانیوالی جماعت نے مار ڈالا تھا۔ وہ لوگ وہاں پر کھڑے اس عورت کے حسن و جمال پر حیران ہو رہے تھے کہ اسی اثناء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں پہنچ گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے راستہ بنا دیا (تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کو دیکھ لیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا، تو فرمایا: یہ عورت جنگ تو نہیں کر سکتی تھی (اس لئے اس کو قتل نہیں کرنا چاہیے تھا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب دیکھا اور ان میں سے ایک سے کہا: خالد بن ولید سے ملو اور اس کو کہو: بچوں اور مزدوروں کو قتل نہ کرے۔

✣✣ اسی طرح یہ حدیث مغیرہ بن عبدالرحمٰن اور ابن جریج نے ابوالزناد سے روایت کی ہے۔ اس طرح یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح قرار پائی ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حدیث: **2564**

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 17656 اخرجہ ابوبکر الشیبانی فی "الاحاد والمثانی" طبع دارالرایۃ ریاض سعودی عرب 1411ھ/1991ء رقم الحدیث: 2068

2566- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنَادِيْ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَدِّبُ، حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَاتَلُوا الْمُشْرِكِيْنَ، فَاَمْضٰى بِهِمُ الْقَتْلُ اِلَى الذُّرِّيَّةِ، فَلَمَّا جَاءُ وا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى قَتْلِ الذُّرِّيَّةِ؟ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّمَا كَانُوا اَوْلَادَ الْمُشْرِكِيْنَ، قَالَ: وَهَلْ خِيَارُكُمْ اِلَّا اَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ؟ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ، مَا مِنْ نَّسَمَةٍ تُوْلَدُ اِلَّا عَلَى الْفِطْرَةِ، حَتّٰى يُعْرِبَ عَنْهَا لِسَانُهَا

✧✧ حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا، انہوں نے مشرکوں کے ساتھ جنگ شروع کی بڑھتے بڑھتے یہ جنگ بچوں تک پہنچ گئی اور مجاہدین نے بچوں کو بھی مار ڈالا۔ جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے بچوں کو کیوں قتل کیا؟ انہوں نے جواباً کہا: یارسول اللہ! وہ مشرکوں کے بچے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں جتنے نیک لوگ ہیں سب مشرکوں کے ہی تو بچے ہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے ہر پیدا ہونے والا فطرت پر پیدا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ فصیح عربی بولنے پر قادر ہو جائے۔

2567- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ سَرِيعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا فِيْ غَزْوَةٍ لَّنَا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهٖ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم ایک غزوہ میں شریک تھے پھر اس کے بعد گزشتہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2568- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: عُرِضْتُ عَلٰى رَسُوْلِ

حدیث: 2565

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 16035 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 8626

حدیث: 2568

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 19440 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 4780 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 11098

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ، فَشَكُّوا فِيَّ، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلَيَّ هَلْ اَنْبَتُّ؟ فَنَظَرُوْا اِلَيَّ، فَلَمْ يَجِدُوْنِيْ اَنْبَتُّ، فَخَلَّى عَنِّي، وَاَلْحَقَنِيْ بِالسَّبْيِ حَدِيْثٌ رَوَاهُ جَمَاعَةٌ مِّنْ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَكَاَنَّهُمَا لَمْ يَتَاَمَّلَا مُتَابَعَةَ مُجَاهِدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَبْدَ الْمَلِكِ عَلٰى رِوَايَتِهِ، عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ

✧✧ حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ قریظہ کے دن مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پیش کیا گیا تو لوگوں کو میرے بارے میں شک ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مجھے چیک کریں کہ اس کے زیرناف بال اگے ہیں یا نہیں۔ انہوں نے مجھے دیکھا تو میرے موئے زیرناف نہیں اگے تھے تو انہوں نے مجھے چھوڑ دیا اور مجھے قیدیوں میں شامل کر دیا۔

✣✣ اس حدیث کو ائمہ مسلمین کی ایک جماعت نے ملک بن عمیر کے حوالے سے بیان کیا ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا شاید کہ انہوں نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ یہ حدیث عطیہ قرظی سے روایت کرنے میں مجاہد بن جبیر نے عبدالملک بن عمیر کی متابعت کی ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2569- كَمَا حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بن عبد الملك أنبأ بن وهب أخبرني بن جريج وبن عيينة عَنِ ابْنِ اَبِي نُجَيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَطِيَّةَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي قُرَيْظَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَرَّدُوْهُ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَلَمْ يَرَوُا الْمُوْسٰى جَرَتْ عَلٰى شَعْرِهِ يَعْنِي عَانَتِهِ فَتَرَكُوْهُ مِنَ الْقَتْلِ فَصَارَ الْحَدِيْثُ بِمُتَابَعَةِ مُجَاهِدٍ صَحِيْحًا عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت بن قریظہ رضی اللہ عنہ کے ایک آدمی روایت کرتے ہیں کہ قریظہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کو ننگا کر دیا تھا، انہوں نے دیکھا: کہ اس کے بالوں (یعنی موئے زیرناف) پر استرا نہیں لگا تھا، اس لیے انہوں نے اس کو چھوڑ دیا (کیونکہ وہ ابھی بالغ ہی نہیں ہوئے تھے)

✣✣ مجاہد کی متابعت کی بنا پر یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح قرار پاتی ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2570- اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْاَسَدِيُّ الْحَافِظُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دِيْزِيْلَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ، وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ التَّمَّارُ،

حدیث: 2569

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 8619 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 11100

حدیث: 2570

ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 17797 اخرجه بسن ابي اسامه في "بسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبويه مدينه منوره 1413ھ/1992ء رقم الحديث: 693 اخرجه بوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 5939

عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ حَكَمَ عَلٰى بَنِىْ قُرَيْظَةَ اَنْ يَّقْتَلَ مِنْهُمْ كُلَّ مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمُوْسٰى، وَاَنْ تُقْسَمَ اَمْوَالُهُمْ وَذَرَارِيُّهُمْ، فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، فقال: لَقَدْ حَكَمَ الْيَوْمَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ حَكَمَ بِهٖ مِنْ فَوْقِ السَّمَاوَاتِ

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے بنوقریظہ کے متعلق یہ حکم دیا کہ ان کے ہر اس شخص کو قتل کر دیا جائے جس نے استرا استعمال کیا ہے (یعنی جو بالغ ہے) اور ان کے مالوں اور اولادوں کو تقسیم کر لیا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جب اس کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج اس نے اس ذات باری تعالیٰ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کیا جس نے آسمانوں پر بھی یہی فیصلہ کیا ہے۔

2571- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ يَّعْقُوْبَ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ مُّسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ، عَنْ جُنْدَبِ بْنِ مَكِيثٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ غَالِبٍ اللَّيْثِيَّ فِىْ سَرِيَّةٍ وَّكُنْتُ فِيهِمْ، وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّشُنُّوا الْغَارَةَ عَلٰى بَنِى الْمُلَوِّحِ بِالْكَدِيدِ، فَخَرَجْنَا حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْكَدِيدِ لَقِينَا الْحَارِثَ بْنَ الْبَرْصَاءِ اللَّيْثِيَّ فَاَخَذْنَاهُ، فَقَالَ: اِنَّمَا جِئْتُ اُرِيْدُ الْاِسْلَامَ، وَاِنَّمَا خَرَجْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا: اِنْ تَكُنْ مُسْلِمًا لَّمْ يَضُرَّكَ رِبَاطُنَا يَوْمًا وَّلَيْلَةً، وَاِنْ تَكُنْ غَيْرَ ذٰلِكَ نَسْتَوْثِقُ مِنْكَ، فَشَدَدْنَاهُ وِثَاقًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت جندب بن مکیث بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن غالب لیثی کو ایک جنگی مہم میں بھیجا، میں بھی اس لشکر میں شامل تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ حکم دیا تھا کہ مقام کدید سے بنی الملوح پر چاروں طرف سے حملہ کرنا، ہم وہاں سے روانہ ہو گئے، جب ہم مقام کدید پر پہنچے تو ہمیں حارث بن برصاء مل گیا، ہم نے اس کو پکڑ لیا، اس نے کہا: میں تو اسلام قبول کرنے کے ارادے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا رہا تھا۔ ہم نے کہا: اگر تو مسلمان ہے تو پھر ایک دن اور رات کی گرفتاری تجھے کوئی نقصان نہ دے گی اور اگر تو مسلمان نہیں ہے تو پھر ہم تیری اور بھی زیادہ حفاظت کریں گے پھر ہم نے اس کو کس کر باندھ دیا۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2572- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: اَرَادَ

حدیث: 2571

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث:2678 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 15882 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث:1726

حدیث: 2572

ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 17806

الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ اَنْ يَّسْتَعْمِلَ مَسْرُوقًا، فَقَالَ لَهُ عُمَارَةُ بْنُ عُقْبَةَ: اَتَسْتَعْمِلُ رَجُلا مِنْ بَقَايَا قَتَلَةِ عُثْمَانَ؟ فَقَالَ لَهُ مَسْرُوقٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّكَانَ فِيْ اَنْفُسِنَا مَوْثُوقَ الْحَدِيْثِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ قَتْلَ اَبِيْهِ، قَالَ: مَنْ لِلصِّبْيَةِ؟ قَالَ: النَّارُ، قَدْ رَضِيتُ لَكَ مَا رَضِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ضحاک بن قیس نے مسروق کو گورنر بنانے کا ارادہ کیا تو عمارہ بن عقبہ نے ان پر یہ اعتراض کیا کہ تم اس شخص کو گورنر بنا رہے ہو جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں میں شامل تھے تو مسروق نے ان کو جواب دیا: مجھے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی ہے (اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی گفتگو انتہائی قابل اعتماد ہوتی ہے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس کے باپ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو وہ کہنے لگا: بچوں کے لئے کون (ذمہ دار) ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگ۔ چنانچہ میں نے تیرے لیے وہی چیز پسند کی ہے جس پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تیرے لیے راضی تھے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2573- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، قَالا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ الْعَيْشِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي الْعَنْبَسِ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ فِدَاءَ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ اَرْبَعَمِئَةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جنگ بدر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی قید سے رہائی کا معاوضہ چار سو (درہم) مقرر کیا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2574- حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهٖ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَبِيعَ اَخَوَيْنِ مِنَ السَّبْيِ، فَبِعْتُهُمَا، ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

حديث: 2573

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2691 اخرجه ابوعبدالرحمٰن النسائي في "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 8661 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 12625 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 12831

حديث: 2574

ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 18096

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ بِبَيْعِهِمَا، فَقَالَ: فَرَّقْتَ بَيْنَهُمَا؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَارْتَجِعْهُمَا، ثُمَّ بِعْهُمَا وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنَهُمَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ اِسْنَادٌ اٰخَرُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ قُتَيْبَةَ صَحِيْحٌ اَيْضًا عَلٰى شَرْطِهِمَا

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو قیدی بھائی بیچنے کا حکم دیا۔ تو میں نے ان کو بیچ دیا پھر واپس آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ میں نے انہیں بیچ دیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تو نے ان دونوں کو الگ الگ بیچا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو واپس لے کر آؤ اور اکٹھے بیچو۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کی حکم بن قتیبہ کے حوالے سے ایک دوسری سند بھی ہے وہ بھی شیخین کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

2575- حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ قَطَنٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ قُتَيْبَةَ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِيْ شَبِيْبٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَّوَلَدِهَا، فَنَهَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، وَرَدَّ الْبَيْعَ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں انہوں نے ایک لونڈی اور اس کے بچے کو الگ الگ فروخت کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس بات سے منع فرمایا اور سودا منسوخ کر دیا۔

2576- اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ قَانِعٍ قَاضِي الْحَرَمَيْنِ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ شُعَيْبٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ يَحْيَى الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عِبْدَانٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ الصُّلْحِ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ مَوَالِيْهِمْ، قَالُوْا: يَا مُحَمَّدُ، وَاللّٰهِ مَا خَرَجُوْا اِلَيْكَ رَغْبَةً فِيْ دِيْنِكَ، وَاِنَّمَا خَرَجُوْا هَرَبًا مِّنَ الرِّقِّ، فَقَالَ نَاسٌ: صَدَقُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رُدَّهُمْ اِلَيْهِمْ، فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا اَرَاكُمْ تَنْتَهُوْنَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَّضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلٰى هٰذَا وَاَبٰى اَنْ يَّرُدَّهُمْ، فَقَالَ: هُمْ عُتَقَاءُ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: صلح حدیبیہ کے موقع پر صلح سے پہلے دو غلام بھاگ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

حدیث: 2575

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دار الفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2696 ذکره ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دار الباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 18085

آ گئے، ان کے مالکوں نے آپ کی جانب مکتوب لکھا جس میں یہ تھا: اے محمد ﷺ! خدا کی قسم! یہ لوگ آپ کے دین میں شوق کی وجہ سے آپ کے پاس نہیں آئے بلکہ یہ تو غلامی سے بھاگنے کے لئے یہاں سے گئے ہیں، کچھ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ بات صحیح معلوم ہوتی ہے آپ ﷺ ان کو واپس بھیج دیجئے، اس پر رسول اللہ ﷺ ناراض ہو گئے اور فرمایا: اے اہل قریش! تم پیچھے کیوں ہٹ رہے ہو؟ (کہ اگر تم یونہی پیچھے ہٹتے رہے) تو اللہ تعالیٰ تم پر ایسا شخص مسلط کر دیگا جو اسی بناء پر تمہاری گردنیں مار دے گا اور آپ ﷺ نے ان کو واپس بھیجنے سے انکار کر دیا۔ اور فرمایا: یہ اللہ کے آزاد کردہ ہیں:

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2577۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الشَّيْبَانِيِّ بِالْكُوْفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، اَنْبَاَنَا بَشِيْرُ بْنُ مُهَاجِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا نَقَضَ قَوْمٌ الْعَهْدَ قَطُّ اِلَّا كَانَ الْقَتْلُ بَيْنَهُمْ، وَلا ظَهَرَتِ الْفَاحِشَةُ فِيْ قَوْمٍ قَطُّ اِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْمَوْتَ، وَلا مَنَعَ قَوْمٌ الزَّكَاةَ اِلَّا حَبَسَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الْقَطْرَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو قوم معاہدہ توڑتی ہے ان میں جنگ ہوتی ہے اور جس قوم میں فحاشی عام ہو جاتی ہے، اللہ تعالیٰ اس پر موت مسلط کر دیتا ہے اور جو قوم زکوٰۃ ادا نہیں کرتی اللہ تعالیٰ ان سے بارشیں روک لیتا ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2578۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اَبِى الْمُجَالِدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: هَلْ كُنْتُمْ تُخَمِّسُوْنَ الطَّعَامَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: اَصَبْنَا طَعَامًا يَوْمَ خَيْبَرَ، وَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ بِمِقْدَارِ مَا يَكْفِيْهِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، فَقَدِ احْتَجَّ بِمُحَمَّدٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنَىْ اَبِى الْمُجَالِدِ جَمِيْعًا، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: میں نے پوچھا: کیا تم لوگ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں غنیمت سے پانچواں حصہ لیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جنگ خیبر کے موقع پر کافی سارا غلہ ہمارے ہاتھ لگا تھا تو جس شخص کو جتنی

حدیث: 2577

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 6190

حدیث: 2578

اخرجہ ابوداؤد السجستانی فی "سننہ" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 20704

ضرورت ہوتی وہ اپنی ضرورت کے مطابق اس سے لے جاتا تھا۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ کیونکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ابوالجالد کے دونوں بیٹوں محمد اور عبداللہ کی روایات نقل کی ہیں۔

2579۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّنْعَانِيِّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبَّادٍ الصَّنْعَانِيُّ، اَنْبَانَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ بِنَيْسَابُوْرَ، وَاَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ بِبَغْدَادَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَانَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رِيْحُ الْجَنَّةِ لَيُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ مِئَةِ عَامٍ، وَمَا مِنْ عَبْدٍ يَقْتُلُ نَفْسًا مُعَاهَدَةً اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ، وَرَائِحَتَهَا اَنْ يَّجِدَهَا قَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ: اَصَمَّ اللّٰهُ اُذُنِيْ اِنْ لَّمْ اَكُنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

❖❖ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت کی خوشبو 100 سال کی مسافت سے آجاتی ہے لیکن جو شخص کسی ایسے آدمی کو قتل کرے جس کا ہمارے ساتھ معاہدہ ہے، اللہ تعالیٰ اس پر جنت اور جنت کی خوشبو حرام کر دیتا ہے۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہ سنا ہو تو اللہ تعالیٰ مجھے بہرا کر دے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

سند صحیح کے ہمراہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث مذکورہ حدیث کی شاھد ہے۔

2580۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَانَا الْحُسَيْنُ بْنُ اُوَيْسٍ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

حدیث: 2579

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر، یمامه، بیروت، لبنان، 1407ھ 1987ء، رقم الحدیث: 2995 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 2760 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1403 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ 1986ء، رقم الحدیث: 4747 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 2686 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی، بیروت، لبنان، 1407ھ 1987ء، رقم الحدیث: 2504 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحدیث: 6745 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 7382 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 6950 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب، 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 16259 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین، قاهره، مصر، 1415ھ، رقم الحدیث: 431

مُسْلِمِ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، اَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيُّ، حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَرِحْ رِيحَ الْجَنَّةِ، وَاِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ كَذَا وَكَذَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِي هُرَيْرَةَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ذمی کو قتل کرے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکتا حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی دوری سے آجاتی ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

❖ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے اور یہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

2581- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَلَا مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَّهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهِ فَقَدْ خَفَرَ ذِمَّةَ اللّٰهِ، وَلَا يَرِحْ رِيحَ الْجَنَّةِ، وَاِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَّسِيرَةِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی معاہدہ والے آدمی کو قتل کیا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داری میں ہے، اس نے اللہ کے عہد کو توڑا۔ اور وہ جنت کی خوشبو تک نہ پاسکے گا حالانکہ جنت کی خوشبو۔ ستر سال کی مسافت سے آجاتی ہے

2582- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنْ اَبِي عَمْرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَتَغَيَّرَ وُجُوهُ النَّاسِ لِذَلِكَ، فَقَالَ: اِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ، فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِّنْ خَرَزِ الْيَهُوْدِ لَا يُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ

حدیث: 2582

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ه، 1986ء رقم الحديث: 1959 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دار الفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2848 اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي) رقم الحديث: 978 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 2086

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَاَظُنُّهُمَا لَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' غزوہ حنین کے موقع پر ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی وفات کی اطلاع دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے ساتھی کی تم (خود ہی) نماز جنازہ پڑھ لو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جواب سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے چہرے اتر گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے ساتھی نے اللہ کی راہ میں خیانت کی ہے، ہم نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو ہمیں اس میں یہودیوں کے دو موتی ملے جس کی قیمت بمشکل دو درہم ہوگی۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ اور میرا یہ خیال ہے کہ شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

2583۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا مَحْبُوْبُ بْنُ مُوْسٰى، اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَوْذَبٍ، حَدَّثَنِيْ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ غَنِيْمَةً اَمَرَ بِلالا فَنَادٰى فِي النَّاسِ، فَيَجِيْئُوْنَ بِغَنَائِمِهِمْ، فَيُخَمِّسُهَا وَيَقْسِمُهَا، فَجَآءَ رَجُلٌ بَعْدَ ذٰلِكَ بِزِمَامٍ مِّنْ شَعْرٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا فِيْمَا كُنَّا اَصَبْنَاهُ مِنَ الْغَنِيْمَةِ، قَالَ: اَسَمِعْتَ بِلالا نَادٰى ثَلاثًا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَجِيءَ بِهٖ؟ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاعْتَذَرَ، قَالَ: كُنْ اَنْتَ تَجِيءُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَنْ اَقْبَلَهٗ عَنْكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: جب مالِ غنیمت ہاتھ لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں اعلان کر دے کہ لوگ تمام تر مالِ غنیمت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے پانچواں حصہ نکال کر تقسیم کر دیا پھر ایک شخص اس کے بعد بالوں کی بٹی ہوئی ایک رسی لے آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! یہ ہمیں غنیمت میں ہاتھ لگا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تم نے بلال کی آواز سنی تھی؟ انہوں نے تین مرتبہ اعلان کیا۔ اس نے کہا: جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس وقت تم یہ لے کر کیوں نہیں آئے؟ اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں معذرت چاہتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب تو اس کو اپنے پاس ہی رکھ اور قیامت کے دن لے کر آنا میں تجھ سے بالکل قبول نہیں کروں گا۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2584۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

حدیث: **2583**

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2712 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 6996 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 4809 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 12499

الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِيْ صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ، قَالَ: دَخَلَ مَسْلَمَةُ اَرْضَ الرُّومِ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ غَلَّ، فَسَاَلَ سَالِمًا عَنْهُ، فَقَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا وَجَدْتُّمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ، فَاَحْرِقُوْا مَتَاعَهُ وَاضْرِبُوْهُ، قَالَ: فَوَجَدْنَا فِيْ مَتَاعِهِ مُصْحَفًا، فَسُئِلَ سَالِمٌ عَنْهُ، فَقَالَ: بِعْهُ وَتَصَدَّقْ بِثَمَنِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت صالح بن محمد بن زائدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مسلمہ سرزمین روم میں پہنچے تو ان کے پاس ایک ایسے شخص کو پیش کیا گیا جس نے خیانت کی تھی انہوں نے حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: میں نے اپنے والد کو سنا ہے کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بیان کرتے ہیں: جب تم کسی شخص کو خائن پاؤ تو اس کا سامان جلا دو اور اس کو مارو۔ انہوں نے کہا: اس کے سامان میں ہمیں ایک قرآن پاک بھی ملا ہے، حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا: تو انہوں نے فرمایا: اس کو بیچ دو اور اس کے ثمن صدقہ کر دو۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حدیث: 2584

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی ... الکبرٰی طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 17992

کتاب قسم الفیء والأصل من کتاب اللّٰہ عزوجل

قرآن پاک سے مالِ غنیمت کی تقسیم کا حکم ثابت ہے

2585۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سُلَيْمَانَ الاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ حَدَّثَنَا سُفْيَانَ الثَّوْرِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَأَلْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَاعْلَمُوْا اِنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ الآيَةَ فَقَالَ هٰذَا مِفْتَاحُ كَلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَا فِي الدُّنْيَا وَالاٰخِرَةِ قَالَ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي هٰذَيْنِ السَّهْمَيْنِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَائِلُوْنَ سَهْمُ الْقُرْبٰى لِقَرَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَائِلُوْنَ لِقَرَابَةِ الْخَلِيْفَةِ وَقَالَ قَائِلُوْنَ سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِهٖ فَاجْتَمَعَ رَأْيُهُمْ عَلٰى اَنْ يَّجْعَلُوْا هٰذَيْنِ السَّهْمَيْنِ فِي الْخَيْلِ وَالْعُدَّةِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَكَانَا عَلٰى ذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

✧✧ حضرت قیس بن محمد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حسن بن محمد سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان

وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ (الانفال: 41)

''اور جان لو کہ جو کچھ غنیمت لو تو اس کا پانچواں حصہ خاص اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے جواباً کہا: یہ اللہ کے کلام کا آغاز ہے، جو کچھ دنیا اور آخرت میں ہے۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ان دو حصوں کے متعلق اختلاف واقع ہو گیا۔ بعض نے کہا کہ قرابت داروں کا حصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت داروں کے لئے ہے اور بعض کا یہ موقف تھا کہ یہ حصہ خلیفہ کے رشتہ داروں کے لئے ہے، بعض نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ کے لئے ہے۔ بالآخر سب لوگ اس بات پر متفق ہو گئے کہ ان دونوں حصوں کو جہاد فی

حدیث: 2585

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 4143 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 4445 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 12718 اخرجه ابوبكر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت لبنان' (طبع ثانی) 1403ھ' رقم الحديث: 9482

سبیل اللہ کی تیاری کے سلسلے میں گھوڑوں وغیرہ کی مد میں استعمال کیا جائے چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اسی پر عمل رہا۔

2586۔ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ يُوْسُفَ الْقَزْوِيْنِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: وَلَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ الْخُمُسِ، فَوَضَعْتُهُ مَوَاضِعَهُ حَيَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبِیْ بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے خمس تقسیم کرنے کا نگران بنایا، تو میں نے رسول اللہ ﷺ کی حیات میں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ان کو ان کے مصرف میں استعمال کیا۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2587۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِبْنِ عِيْسٰى الْقَاضِیُّ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ وَاَبُوْنُعَيْمٍ قَالَاثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَاقَالَتْ كَانَتْ صَفِيَّةُ مِنَ الصَّفِيِّ

هٰذَاحَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا مالِ غنیمت کے اس حصہ میں آئی تھیں جو سربراہ کے لئے خاص ہوتا ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2588۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ اَنْبَاَ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ بْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تَنَفَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفَهُ ذَا الْفِقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ بْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ الَّذِیْ رَاٰی فِيْهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ اُحُدٍ

حدیث: 2586

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث:2983 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 12740

حدیث: 2587

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث:2994 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 4822 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 12534 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث:175

وَّذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ هُ الْمُشْرِكُوْنَ يَوْمَ اُحُدٍ كَانَ رَاْیُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقِيْمَ بِالْمَدِيْنَةِ يُقَاتِلَهُمْ فِيْهَا فَقَالَ لَهٗ نَاسٌ لَمْ يَكُوْنُوا شَهِدُوْا بَدْرًا اَتَخْرُجُ بِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ نُقَاتِلُهُمْ بِاُحُدٍ وَرَجَوْا اَنْ يُّصِيْبُوا مِنَ الْفَضِيْلَةِ مَا اَصَابَ اَهْلُ بَدْرٍ فَمَا زَالُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَبِسَ اَدَاتَهٗ فَنَدِمُوْا وَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقِمْ فَالرَّاْیُ رَاْيُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْبَغِیْ لِنَبِیٍّ اَنْ يَّضَعَ اَدَاتَهٗ بَعْدَ اَنْ لَبِسَهَا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ عَدُوِّهٖ قَالَ وَكَانَ لَمَّا قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ اَنْ يَّلْبَسَ الْاَدَاةَ اِنِّیْ رَاَيْتُ اَنِّیْ فِیْ دِرْعٍ حَصِيْنَةٍ فَاَوَّلْتُهَا الْمَدِيْنَةَ وَاِنِّیْ مُرْدِفٌ كَبْشًا فَاَوَّلْتُهٗ كَبْشَ الْكَتِيْبَةِ وَرَاَيْتُ اَنَّ سَيْفِیْ ذَا الْفِقَارِ فُلَّ فَاَوَّلْتُهٗ فَلًّا فِيْكُمْ وَرَاَيْتُ بَقَرًا تُذْبَحُ فَبَقَرٌ وَاللّٰهِ خَيْرٌ فَبَقَرٌ وَاللّٰهِ خَيْرٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار ذوالفقار جنگ بدر کے موقع پر مالِ غنیمت کے اضافی حصہ کے طور پر حاصل کی تھیں۔ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ وہی تلوار تھی جس کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے موقع پر خواب دیکھا تھا۔اس کی تفصیل یہ ہے کہ احد کے دن جب مشرکین جنگ کے لئے تیار تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے یہ تھی کہ مدینہ شہر کے اندر رہ کر مقابلہ کیا جائے تو کچھ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: ہم لوگ جنگ بدر میں حاضر نہیں ہوئے تھے، یارسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنے ہمراہ لے چلیں گے؟ تاکہ ہم دشمن کے ساتھ میدان احد میں مقابلہ کریں اور ان کو وہی فضیلت پانے کی تمنا تھی جو جنگ بدر میں شریک ہونے والوں کو حاصل ہوئی تھی، وہ لوگ مسلسل اصرار کرتے رہے حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگی لباس زیب تن کیا اور ہتھیار وغیرہ پہن لیے۔پھر وہ لوگ شرمندہ ہوئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے ہی بہتر رائے ہے، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر جائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی نبی جنگ کے لئے ہتھیار اٹھالیتا ہے تو پھر جب تک اللہ تعالیٰ اس کے اور دشمن کے درمیان فیصلہ نہیں کر دیتا، اس وقت تک وہ اپنے ہتھیار اتارتا نہیں ہے۔ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حالانکہ اسی دن جنگی لباس پہننے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو یہ بات بتا چکے تھے کہ میں نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ میں بہت مضبوط زرہ پہنے ہوئے ہوں، میں نے اس کی تعبیر شہر (مدینہ) قرار دی ہے، میں نے دیکھا کہ میں ایک مینڈھے کو غبار میں روندرہا ہوں، اس کی تعبیر یہ ہے کہ دشمن کے لشکر کا سردار مارا جائے گا اور میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ میری تلوار ذوالفقار کو دندانے پڑ گئے ہیں، میں نے اس کی تعبیر تمہاری شکست سمجھی ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ گائے ذبح کی جارہی ہے اللہ کی قسم! گائے (کو خواب میں دیکھنا) اچھا ہے۔اللہ کی قسم! گائے (کو خواب میں دیکھنا) اچھا ہے۔

حدیث: 2588

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2808 اخرجه ابو عبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 2445 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 12530 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 10733

✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2589- حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيُّ، قَالَ: اِنِّىْ لَاَمْشِىْ مَعَ اَبِىْ اِذْ مَرَّ بِقَوْمٍ يُنْقِصُونَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُوْنَ فِيهِ، فَقَامَ فَقَالَ: اِنِّىْ كُنْتُ اَنَالُ مِنْ عَلِيٍّ وَّفِىْ نَفْسِىْ عَلَيْهِ شَىْءٌ وَكُنْتُ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ فِىْ جَيْشٍ فَاَصَابُوا غَنَائِمَ، فَعَمَدَ عَلِيٌّ اِلٰى جَارِيَةٍ مِّنَ الْخُمُسِ، فَاَخَذَهَا لِنَفْسِهِ، وَكَانَ بَيْنَ عَلِيٍّ وَّبَيْنَ خَالِدٍ شَىْءٌ، فَقَالَ خَالِدٌ: هٰذِهِ فُرْصَتُكَ، وَقَدْ عَرَفَ خَالِدٌ الَّذِىْ فِىْ نَفْسِىْ عَلٰى، قَالَ: فَانْطَلِقْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاذْكُرْ ذٰلِكَ لَهُ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ، وَكُنْتُ رَجُلًا مِكْبَابًا، وَكُنْتُ اِذَا حَدَّثْتُ الْحَدِيْثَ اَكْبَبْتُ، ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِىَ، فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَ الْجَيْشِ، ثُمَّ ذَكَرْتُ لَهُ اَمْرَ عَلِيٍّ فَرَفَعْتُ رَأْسِىَ، وَاَوْدَاجُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ احْمَرَّتْ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَاِنَّ عَلِيًّا وَلِيُّهُ، وَذَهَبَ الَّذِىْ فِىْ نَفْسِىْ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، اِنَّمَا اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوفٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ مُخْتَصَرًا، وَلَيْسَ فِىْ هٰذَا الْبَابِ اَصَحَّ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ عَوَانَةَ هٰذَا، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، وَهٰذَا رَوَاهُ وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنِ الْاَعْمَشِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ہمراہ جا رہا تھا کہ ان کا گزر کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں تبرا بازی کر رہے تھے، وہ بھی وہاں کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے: میں بھی علی کا مخالف ہوا کرتا تھا اور ان کی عیب جوئی کیا کرتا تھا، میں ایک دفعہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک لشکر میں تھا ان کو بہت سارا مالِ غنیمت ملا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خمس میں آنیوالی ایک لونڈی کو اپنے لئے رکھ لیا جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے درمیان معمولی اختلاف تھا کیونکہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ 'حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق میرے مخالفانہ نظریات سے واقف تھے، اس لیے وہ مجھے کہنے لگے کہ تیرے لیے یہ موقع بہت غنیمت ہے، تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور (علی رضی اللہ عنہ کی اس حرکت کا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ کرو (حضرت بریدہ فرماتے ہیں) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور گفتگو شروع کی میں مکباب (زمین پر نظر رکھنے والا) آدمی تھا اور جب میں گفتگو کرنے لگتا تو نظروں کو جھکا لیتا پھر میں اپنا سر اٹھاتا۔ بہرحال میں نے لشکر والا واقعہ سنا یا دیا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وہ بات بتائی۔ (گفتگو ختم کرنے کے بعد جب) میں نے سر اٹھایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں ولی ہوں، علی اس کا ولی ہے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سن کر) میرا ذہن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق صاف ہو گیا۔

✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا، تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک مختصر حدیث نقل کی ہے جبکہ اس باب میں ابوعوانہ کی وہ

حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے جوانہوں نے اعمش کے واسطے سے حضرت سعد بن عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور درج ذیل حدیث وکیع بن جراح نے اعمش سے روایت کی ہے۔

2590- اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَانَا مُوْسٰى بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِىْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ مَرَّ عَلٰى مَجْلِسٍ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ

✧✧ حضرت وکیع رضی اللہ عنہ نے اعمش سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن عبیدہ رضی اللہ عنہ نے ابن بریدہ کے حوالے سے ان کے والد کا بیان نقل کیا ہے کہ ان کا گزر ایک مجلس سے ہوا پھر اس کے بعد طویل حدیث ذکر کی۔

2591- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِىْ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِىْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ هَوَازِنَ جَاءَ تْ يَوْمَ حُنَيْنٍ بِالنِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ، وَالْاِبِلِ وَالْغَنَمِ، فَصَفُّوهُمْ صُفُوفًا لِيُكَثِّرُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَالْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ، فَوَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِينَ، كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ وَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ، فَهَزَمَ اللّٰهُ الْمُشْرِكِيْنَ، وَلَمْ يَطْعَنْ بِرُمْحٍ وَّلَمْ يَضْرِبْ بِسَيْفٍ، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ: مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهُ سَلَبُهُ، فَقَتَلَ اَبُوْ قَتَادَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِينَ رَجُلا وَاَخَذَ اَسْلابَهُمْ، فَقَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ضَرَبْتُ رَجُلا عَلٰى حَبْلِ الْعَاتِقِ وَعَلَيْهِ دِرْعٌ لَهُ، فَاُعْجِلْتُ عَنْهُ اَنْ اٰخُذَ سَلَبَهُ، فَانْظُرْ مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنَا اَخَذْتُهَا فَاَرْضِهِ مِنْهَا فَاَعْطِنِيهَا، فَسَكَتَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ لَا يُسْاَلُ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اَوْ سَكَتَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا وَاللّٰهِ لَا يَفِيءُ اللّٰهُ عَلٰى اَسَدٍ مِّنْ اُسْدِهِ وَيُعْطِيكَهَا، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: جنگ حنین کے دن ہوازن نے عورتوں، بچوں، اونٹوں اور گھوڑوں کو لاکر صفوں میں کھڑا کر دیا تا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی کثرت ظاہر کر سکیں، جب مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان معرکہ شروع ہوا تو مسلمان بھاگ کھڑے ہوئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار کو مخاطب کر کے) فرمایا: اے گروہ انصار میں اللہ کا بندہ ہوں، اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو شکست دی حالانکہ نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیزہ مارا اور نہ تلوار چلائی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن فرمایا: جو شخص کسی کافر کو قتل کرے گا، اس سے جو کچھ چھینے گا وہ اسی کا ہے۔ اس دن ابوقتادہ نے 20 آدمیوں کو قتل کر کے ان کا ساز و سامان اتارا تھا، ابوقتادہ نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے

حدیث: **2591**

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 17990

ایک شخص کی شہ رگ کاٹ ڈالی تھی، اس نے زرہ پہن رکھی تھی، مجھ سے پہلے کسی اور نے اس کا سامان اتارلیا، یارسول اللہ! آپ ﷺ تحقیق کروائیں کہ وہ کون تھا؟ ایک شخص بولا: اس کا سامان میں نے اتارا تھا، آپ ﷺ اس کو اس زرہ کے متعلق راضی کرلیں اور وہ مجھے دے دیں، اس پر نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ کی یہ عادت تھی کہ آپ ﷺ سے جب کچھ مانگا جاتا تو آپ ﷺ عطا کر دیتے یا خاموش ہو جاتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: خدا کی قسم! ایسا نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی شیر کو غنیمت عطا فرمائے اور رسول اکرم ﷺ اس کو تیرے سپرد کر دیں (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ مسکرا دیئے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2591 أَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْفَهَانِيُّ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ الْبُرِّيّ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ حَرَّقُوْا مَتَاعَ الْغَالِّ، وَمَنَعُوْهُ سَهْمَهُ، وَضَرَبُوْهُ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ چپکے سے کوئی چیز اٹھا کر اپنے مال میں داخل کر لینے والوں کا سامان جلا دیتے تھے اور اس کا حصہ روک لیتے تھے اور اس کو مارتے تھے۔

2592 اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ هُوَ ابْنُ مُهَاجِرٍ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِيْ عُمَيْرٌ مَّوْلٰى اَبِي اللَّحْمِ، قَالَ: شَهِدْتُّ حُنَيْنًا مَّعَ سَادَتِيْ، فَكَلَّمُوْا فِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنِيْ فَقُلِّدْتُّ سَيْفًا، فَاُخْبِرَ اَنِّيْ مَمْلُوْكٌ، فَاَمَرَ لِيْ بِشَيْءٍ مِّنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ابوالحم رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں اپنے آقا کے ہمراہ غزوہ حنین میں شریک ہوا بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے میرے متعلق رسول اللہ ﷺ سے بات کی، آپ ﷺ نے حکم فرمایا: تو میں نے ایک تلوار اٹھالی پھر آپ ﷺ کو بتایا

حدیث: **2592**

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2730 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 1557 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ه 1987ء رقم الحديث: 2474 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 21990 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 7535 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 17747 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ه/1983ء رقم الحديث: 133 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 1215

گیا کہ میں غلام ہوں تو آپ ﷺ نے سامان میں سے ایک معمولی سی چیز لینے کا حکم دیا۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2593۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمَنْصُوْرِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِمْلَاءً فِيْ دَارِ الْمَنْصُوْرِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ الطَّبَّاعِ، حَدَّثَنَا عَمِّيْ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى بْنِ الطَّبَّاعِ، حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ مُجَمِّعِ بْنِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ عَمِّهٖ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ اَحَدَ الْقُرَّاءِ الَّذِيْنَ قَرَءُوا الْقُرْاٰنَ، قَالَ: شَهِدْنَا الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا انْصَرَفْنَا عَنْهَا اِذِ النَّاسُ يَهُزُّوْنَ بِالْاَبَاعِرِ، فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: مَا لِلنَّاسِ؟ قَالُوْا: اُوْحِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجْنَا مَعَ النَّاسِ نُوْجِفُ، فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا عَلٰى رَاحِلَتِهٖ عِنْدَ كُرَاعِ الْغَمِيْمِ، فَلَمَّا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ قَرَاَ عَلَيْهِمْ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِيْنًا فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَفَتْحٌ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّهٗ لَفَتْحٌ، فَقُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلٰى اَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ، فَقَسَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ثَلَاثَةَ عَشَرَ سَهْمًا، وَكَانَ الْجَيْشُ اَلْفًا وَخَمْسَمِئَةٍ، فِيْهِمْ ثَلَاثُمِئَةِ فَارِسٍ، فَاَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ، وَاَعْطَى الرَّاجِلَ سَهْمًا هٰذَا حَدِيْثٌ كَبِيْرٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت مجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ عنہ قرآن پڑھنے والے قاریوں میں سے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: ہم صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، جب ہم وہاں سے واپس پلٹے تو لوگ حدی خوانی کر کے اپنے اونٹوں کو نشاط میں لا رہے تھے بعض لوگوں نے دوسروں سے پوچھا: لوگوں کو کیا ہو گیا؟ (یہ اتنی جلدی کوچ کی تیاری کیوں کر رہے ہیں) تو انہوں نے جواب دیا (کوچ کرنے کے متعلق) رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی ہے چنانچہ ہم بھی گھوڑے دوڑاتے ہوئے لوگوں کے ہمراہ چل دیئے (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ) ''کراع الغمیم'' پر آپ ﷺ اپنی سواری پر تھے کہ ہم آپ ﷺ سے جا ملے، جب سب لوگ آپ ﷺ کے گرد جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے یہ آیت

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا (الفتح:1)

''بے شک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح فرما دی'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

پڑھی، تو ایک شخص بولا: یارسول اللہ! کیا (اس سے مراد) فتح ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے، وہ فتح ہے۔ پھر حدیبیہ کے شرکاء پر خیبر (کا مال غنیمت) تقسیم کیا گیا، رسول اللہ ﷺ نے وہ مال 13 حصوں پر تقسیم کیا، اس وقت لشکر کی تعداد 1500 تھی، جن میں سے 300 گھڑ سوار تھے تو رسول اللہ ﷺ نے گھڑ سوار کو دو حصے اور

حدیث: **2593**

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2736 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 15508 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 12648

پیدل کوایک حصہ عطافرمایا (یعنی سوار کو پیدل سے ڈبل حصہ دیا)

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2594۔ حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ عِیسٰی بْنِ اِبْرَاهِیْمَ الْحِیرِیُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِیَّةَ الْوَاسِطِیُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ بَدْرٍ: مَنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَلَهُ مِنَ النَّفَلِ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَتَقَدَّمَ الْفِتْیَانُ وَلَزِمَ الْمَشْیَخَةُ الرَّایَاتِ فَلَمْ یَبْرَحُوهَا، فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ، قَالَ الْمَشْیَخَةُ: كُنَّا رِدْاً لَّكُمْ لَوِ انْهَزَمْتُمْ فِئْتُمْ اِلَیْنَا، فَلَا تَذْهَبُوْنَ بِالْمَغْنَمِ وَنَبْقٰی، فَاَبَی الْفِتْیَانُ، وَقَالُوْا: جَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَنَا، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی یَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِلٰی كَمَا اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَیْتِكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَكٰرِهُوْنَ یَقُوْلُ: فَكَانَ ذٰلِكَ خَیْرًا لَّهُمْ، فَكَذٰلِكَ اَیْضًا فَاَطِیْعُوْنِیْ فَاِنِّیْ اَعْلَمُ بِعَاقِبَةِ هٰذَا مِنْكُمْ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ فَقَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِیُّ بِعِكْرِمَةَ، وَقَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِدَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے موقع پر یہ تفصیل بیان کردی تھی کہ کس طرح کا کارنامہ انجام دینے پر کتنا مالِ غنیمت ملے گا (ابن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: دونو جوان آگے بڑھے اور کچھ عمر رسیدہ لوگ علم بلند کیے ہوئے تھے۔ فتح ہونے تک یہی سلسلہ رہا (جب جنگ ختم ہوگئی) تو عمر رسیدہ لوگ بولے: تمہارے مددگار تو ہم تھے، اگر تم جنگ سے بھاگتے تو لوٹ کر ہمارے پاس آتے، اس لیے ایسا مت کرو کہ سارا مالِ غنیمت تم لے لو اور ہم محروم رہ جائیں لیکن نوجوانوں نے یہ بات ماننے سے انکار کردیا اور کہنے لگے: یہ مال تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے مقرر کیا ہے، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

یَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ .... كَمَا اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَیْتِكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّ فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَكٰرِهُوْنَ تک (الانفال:5-1)

"اے محبوب تم سے غنیمتوں کو پوچھتے ہیں، تم فرماؤ غنیمتوں کا مالک اللہ و رسول ہے تو اللہ سے ڈرو اور اپنے آپس میں میل (صلح صفائی) رکھو اور اللہ اور رسول کا حکم مانو اگر ایمان رکھتے ہو، ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ یاد کو کیا جائے تو ان کے دل ڈر جائیں اور جب ان پر اس کی آیتیں پڑھی جائیں تو ان کا ایمان ترقی پائے اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کریں، وہ جو نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کریں، یہی سچے مسلمان ہیں، ان کے لئے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور بخشش ہے اور روزی، جس طرح اے محبوب! تمہیں تمہارے رب نے تمہارے

حدیث: **2594**

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2737 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 12492

گھر سے حق کے ساتھ برآمد کیا اور بے شک مسلمانوں کا ایک گروہ اس پر ناخوش تھا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے لئے اسی طرح بہتر تھا، چنانچہ میری اطاعت کرو کیونکہ اس چیز کا انجام، تم سے زیادہ بہتر میں جانتا ہوں۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ عکرمہ کی روایت اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے داؤد بن ابی ہند کی روایات نقل کی ہیں۔

2595- حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ اِمْلاءً فِي شَهْرِ رَبِيعِ الْاٰخِرِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَّتِسْعِيْنَ وَثَلاثِ مِائَةٍ، اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ ابنا أبي شيبة، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: جِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ بِسَيْفٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ شُفِيَ صَدْرِي الْيَوْمَ مِنَ الْعَدُوِّ، فَهَبْ لِي هٰذَا السَّيْفَ، فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا السَّيْفَ لَيْسَ لِي وَلا لَكَ، فَذَهَبْتُ وَاَنَا اَقُوْلُ يُعْطَاهُ الْيَوْمَ مَنْ لَّمْ يُبْلَ بَلائِي، فَبَيْنَا اِذْ جَاءَنِي الرَّسُوْلُ، فَقَالَ: اَجِبْ، فَظَنَنْتُ اَنَّهُ قَدْ نَزَلَ فِيَّ شَيْءٌ مِّنْ كَلامِي فَجِئْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكَ سَاَلْتَنِي هٰذَا السَّيْفَ وَلَيْسَ هُوَ لِي وَلا لَكَ، وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ جَعَلَهُ لِي فَهُوَ لَكَ ثُمَّ قَرَاَ يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ بدر کے دن میں ایک تلوار لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ آج دشمن پر ہمارا سینہ ٹھنڈا ہوگیا، آپ ﷺ یہ تلوار مجھے عطا فرمادیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تلوار نہ تیری ہے نہ میری، میں وہاں سے یہ کہتے ہوئے چلا آیا ''آج یہ تلوار اس شخص کو دی جائے گی جو میری طرح آزمائش میں مبتلا نہیں ہوگا'' اسی دوران میرے پاس آپ کا ایک قاصد آیا اور کہنے لگا: آپ رسول پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوں، میں یہ سمجھا کہ میری اس سخت کلامی کی وجہ سے شاید میرے متعلق کوئی آیت نازل ہوگئی ہے، میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے مجھ سے یہ تلوار مانگی تھی، اس وقت یہ تلوار نہ میری تھی نہ تیری تھی، اب اللہ تعالیٰ نے یہ تلوار مجھے دے دی ہے، تو میں تجھے دیتا ہوں پھر آپ ﷺ نے درج ذیل آیت کی تلاوت کی

حدیث: 2595

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2740 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 12491 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 11196 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 735 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3079

یَسْأَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِلٰی اٰخِرِ الْآیَۃِ (الانفال: 1)

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2596۔ اَخْبَرَنِی الْاُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِیْدِ حَسَّانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِیْهُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحِ الْمِصْرِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِیْ حُیَیٌّ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَوْمَ بَدْرٍ فِیْ ثَلَاثِمِائَةٍ وَّخَمْسَةَ عَشَرَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ، اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاکْسُهُمْ، اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ جِیَاعٌ فَاَشْبِعْهُمْ، فَفَتَحَ اللّٰهُ لَهٗ یَوْمَ بَدْرٍ فَانْقَلَبُوْا حِیْنَ انْقَلَبُوْا، وَمَا فِیْهِمْ رَجُلٌ اِلَّا وَقَدْ رَجَعَ بِجَمَلٍ اَوْ جَمَلَیْنِ، فَاکْتَسَوْا وَشَبِعُوْا

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَقَدِ اتَّفَقَ الشَّیْخَانِ عَلَی الْاِحْتِجَاجِ بِاَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَذْحِجِیِّ مَوْلٰی سُلَیْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِکِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ بدر کو روانہ ہوئے تو آپ کے ہمراہ 315 مجاہدین تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے یوں دعا مانگی ''یا اللہ یہ ننگے پاؤں ہیں تو ان کو جوتے عطا کر دے، یا اللہ یہ ننگے بدن ہیں تو ان کو لباس عطا کر دے، یا اللہ یہ بھوکے ہیں تو ان کو سیر کر دے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا قبول ہوئی) اللہ تعالیٰ نے میدان بدر میں ان کو فتح عطا فرمائی، جب وہ لوگ لوٹ کر آئے تو ہر شخص کے پاس ایک ایک یا دو دو اونٹ تھے سب کو لباس بھی ملا اور سب سیر بھی ہو گئے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔
امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے سلیمان بن عبدالملک کے غلام ابوعبدالرحمان المذحجی کی روایات نقل کی ہیں۔

2597۔ اَخْبَرَنِی الْاُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِیْدِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ شُعَیْبِ بْنِ اللَّیْثِ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ جَدِّیْ، عَنْ عُقَیْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

حدیث: 2596

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2747 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ / 1994ء رقم الحدیث: 12538

حدیث: 2597

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر یمامه بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 2966 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2746 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 6250 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ / 1994ء رقم الحدیث: 12568 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 7759

عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَّبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِاَنْفُسِهِمْ، خَاصَّةَ النَّفَلِ سِوٰى قَسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ، وَالْخُمُسُ فِيْ ذٰلِكَ وَاجِبٌ كُلُّهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسا اوقات لشکر کے مقررہ حصے کے علاوہ بھی مجاہدین کو اضافی حصہ دیا کرتے تھے جبکہ خمس پورے مال غنیمت میں واجب ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2598۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ شَبِيْبٍ الْمَعْمَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ ذَكْوَانَ، وَمَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيَّانِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا وَهْبٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ مَكْحُوْلًا، يَقُوْلُ: كُنْتُ عَبْدًا بِمِصْرَ لِامْرَاَةٍ مِّنْ هُذَيْلٍ فَاَعْتَقَتْنِيْ، فَمَا خَرَجْتُ مِنْ مِصْرَ وَبِهَا عِلْمٌ اِلَّا احْتَوَيْتُ عَلَيْهِ فِيْمَا اَرٰى، ثُمَّ اَتَيْتُ الشَّامَ فَغَرْبَلْتُهَا كُلَّ ذٰلِكَ اَسْاَلُ عَنِ النَّفَلِ، فَلَمْ اَجِدْ اَحَدًا يُّخْبِرُنِيْ فِيْهِ بِشَيْءٍ حَتّٰى لَقِيْتُ شَيْخًا يُّقَالُ لَهٗ زِيَادُ بْنُ جَارِيَةَ التَّمِيْمِيُّ، فَقُلْتُ لَهٗ: هَلْ سَمِعْتَ فِي النَّفَلِ شَيْئًا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ حَبِيْبَ بْنَ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: شَهِدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَلَ الرُّبُعَ فِي الْبَدْاَةِ، وَالثُّلُثَ فِي الرَّجْعَةِ

✧✧ حضرت مکحول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں مصر میں (قبیلہ بنی) ہذیل سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کا غلام تھا۔ اس نے مجھے آزاد کر دیا، میں مصر سے نکلنے سے قبل ہر صاحب علم شخص کے پاس گیا، پھر شام میں آ گیا اور وہاں کے قابل ذکر علماء کے پاس گیا، سب سے میں نے مالِ غنیمت کے متعلق مسئلہ پوچھا لیکن مجھے ایسا کوئی شخص نہیں ملا تو مجھے اس کے متعلق کوئی تسلی بخش جواب دیتا۔ پھر زیاد بن جاریہ تمیمی نامی ایک پیرانہ سال آدمی سے میری ملاقات ہوئی، میں نے اس سے پوچھا: کیا تو نے غنیمت کے متعلق کوئی حدیث سن رکھی ہے؟ اس نے جواباً کہا: جی ہاں۔ میں نے حبیب بن مسلمہ فہری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے (وہ فرماتے ہیں کہ) میں نے مشاہدہ کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آغاز میں چوتھا حصہ تقسیم کرتے اور بعد میں تیسرا حصہ۔

2599۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْبَخْتَرِيِّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ الشَّامِيِّ، عَنْ مَّكْحُوْلٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ التَّمِيْمِيِّ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ، اَنَّهٗ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَفِّلُ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ

حدیث: **2598**

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:2750

حدیث: **2599**

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:2748

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچویں حصے کے بعد تیسرا حصہ غنیمت تقسیم کیا کرتے تھے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2600- حَدَّثَنَا اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا یَحْیٰ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیٰ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا هُشَیْمٌ، ثَنَا اَبُوْاِسْحَاقَ الشَّیْبَانِیُّ وَاَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی الْمَجَالِدِ قَالَ بَعَثَنِی اَهْلُ الْمَسْجِدِ اِلٰی ابْنِ اَبِی اَوْفٰی اَسْئَلَةً مَاصَنَعَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِی طَعَامِ خَیْبَرَ فَاَتَیْتُهٗ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ: هَلْ خُمُسُهٗ؟ قَالَ: لَا كَانَ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ كَانَ اَحَدُنَا اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَخَذَ مِنْهُ حَاجَتَهٗ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت محمد بن ابی المجالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اہل مسجد نے مجھے حضرت عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تاکہ میں ان سے خیبر سے حاصل ہونے والے غلہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ کار معلوم کر کے آؤں، میں ان کے پاس آیا اور پوچھا: کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا تھا؟ انہوں نے جواباً کہا: نہیں، اس سے کم تھا، ہم میں سے جس کو جتنی ضرورت ہوتی اتنا لے لیتا تھا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

2601- اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِیْدٍ اَحْمَدُ بْنُ یَعْقُوْبَ الثَّقَفِیُّ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلَ وَمُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِیْلُ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِی بَرْزَةَ الْأَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتِ الْعَرَبُ تَقُوْلُ مَنْ اَكَلَ الْخُبْزَ سَمِنَ فَلَمَّا فَتَحْنَا خَیْبَرًا جَهَضْنَاهُمْ عَنْ خُبْزَةٍ لَّهُمْ فَقَعَدْتُ عَلَیْهَا فَاَكَلْتُ مِنْهَا حَتّٰی شَبِعْتُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ فِی عِطْفِی هَلْ سَمِنْتُ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الإِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اہل عرب کی یہ ایک کہاوت تھی کہ جو شخص گندم کی روٹی کھاتا ہے وہ موٹا ہو جاتا ہے، جب ہم نے خیبر فتح کیا تو ان کو ان کی گندم کی روٹیوں سے دور ہٹا دیا اور خود وہاں بیٹھ کر پیٹ بھر کر وہ روٹیاں کھائیں، جب ہم سیر ہو گئے تو اپنی بغلوں کو دیکھنے لگے کہ کیا واقعی ہم موٹے ہو گئے ہیں؟

حدیث: 2600

اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 19147 ذكره ابوبكر البیهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 17776

حدیث: 2601

ذكره ابوبكر البیهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 17777 اخرجه ابوبكر الكوفی فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 32675

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2602- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُّ فَتْحَ خَيْبَرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْهَزَمَ الْقَوْمُ وَقَعْنَا فِي رِحَالِهِمْ فَاَخَذَ النَّاسُ مَا وَجَدُوْا مِنْ جُزُرٍ قَالَ زَيْدٌ وَهِيَ الْمَوَاشِيْ فَلَمْ يَكُنْ بِاَسْرَعَ مِنْ اَنْ فَارَتِ الْقُدُوْرُ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالْقُدُوْرِ فَاُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَّمَ بَيْنَنَا فَجَعَلَ لِكُلِّ عَشَرَةٍ شَاةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ میں فتح خیبر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، جب وہاں کے لوگوں کو شکست ہوگئی تو ہم ان کے خیموں میں گئے تو لوگوں کے ہاتھ جو بھی قابل ذبح جانور لگا انہوں نے اس کو پکڑ لیا اور سب سے پہلے ہنڈیاں پکائی گئیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سب دیکھا تو ہنڈیا (الٹا دینے) کا حکم دیا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق) ہنڈیاں گرادی گئیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جانور ہمارے درمیان تقسیم کیے، تو ہر شخص کے حصے میں دس بکریاں آئیں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2603- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: النُّهْبَةُ لَا تَحِلُّ فَاَكْفِئُوا الْقُدُوْرَ،

وَهٰكَذَا رَوَاهُ غُنْدَرٌ، وَابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، فَذَكَرُوْا سَمَاعَ ثَعْلَبَةَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، لِحَدِيْثِ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ فَاِنَّهُ رَوَاهُ مَرَّةً، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❖❖ حضرت ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوٹی ہوئی چیز حلال نہیں ہے، اس لیے ہنڈیاں الٹا دو۔

حدیث: 2602

اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 2469 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 19081

حدیث: 2603

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 1377

✥ اس حدیث کوغندر اورابن ابی عدی نے بھی شعبہ سے روایت کیا ہے، اس میں انہوں نے ثعلبہ کے نبی اکرم ﷺ سے سماع کا ذکر کیا ہے اور یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ لیکن شیخین نے اس کو سماک بن حرب کی حدیث کی وجہ سے نقل نہیں کیا۔ کیونکہ انہوں نے ایک مرتبہ ثعلبہ بن حکم کے ذریعے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ کی حدیث بیان کی ہے۔

2604۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ اِسْحَاقَ الْعَدْلُ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَّادُ، حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ، عَنْ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: انْتَهَبَ النَّاسُ غَنَمًا يَوْمَ خَيْبَرَ فَذَبَحُوهَا، فَجَعَلُوْا يَطْبُخُونَ مِنْهَا، فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَ بِالْقُدُورِ فَاُكْفِئَتْ، وَقَالَ: اِنَّهُ لَا تَصْلُحُ النُّهْبَةُ

✧✧ حضرت سماک بن حرب، ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ کے واسطے سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ فتح خیبر کے دن کچھ لوگوں نے غنیمت کا مال (مویشی) لوٹ کر ذبح کر لیے اور پکانے لگ گئے پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ہنڈیوں کے الٹنے کا حکم دیا تو تمام ہنڈیاں الٹادی گئیں اور آپ ﷺ نے فرمایا لوٹنا جائز نہیں ہے۔

2605۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كُدَيْنَةَ، عَنْ قَابُوسَ بْنِ اَبِيْ ظَبْيَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنِ انْتَهَبَ، اَوْ سَلَبَ، اَوْ اَشَارَ بِالسَّلَبِ

قَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِاَبِيْ كُدَيْنَةَ يَحْيَى بْنِ الْمُهَلَّبِ، وَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جس نے کوئی چیز لوٹی یا چھینی یا اس کے چھیننے کی طرف اشارہ کیا۔

✥ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ابو کدینہ یحییٰ بن مہلب کی روایات کی نقل کی ہیں اور یہ حدیث صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2606۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ

حدیث: 2604

اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 10639

حدیث: 2605

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" ، طبع دارالفکر، بیروت، لبنان رقم الحدیث: 3937 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحدیث: 14390 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 5170 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 12612 اخرجه ابو الحسن الجوهری فی "مسنده" طبع موسسه نادر، بیروت، لبنان، 1410ھ/1990ء، رقم الحدیث: 2655

الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ خَالِدٍ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخُلْسَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ، وَأَنْ تُوطَأَ السَّبَايَا حَتَّى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلسہ (جھپٹ) اور مجثمہ (وہ پرندہ یا خرگوش جس کو باندھ کر تیر وغیرہ مارا جائے حتیٰ کہ وہ مرجائے) سے منع کیا ہے اور لونڈیوں کے ساتھ وطی کرنے سے منع کیا ہے جب تک کہ جو کچھ ان کے پیٹوں میں ہے وہ پیدا نہ ہو جائے۔

✤✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2607- أَخْبَرَنِي دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ السِّجِسْتَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْجَهْضَمِ الْخُرَاسَانِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى الْأَشْدَقِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَدْرٍ نَلْقَى الْعَدُوَّ، فَلَمَّا هَزَمَهُمُ اتَّبَعَهُمْ طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ يَقْتُلُونَهُمْ، وَأَحْدَقَتْ طَائِفَةٌ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتَوْلَتْ طَائِفَةٌ بِالْعَسْكَرِ، فَلَمَّا كَفَى اللّٰهُ الْعَدُوَّ، وَرَجَعَ الَّذِينَ قَتَلُوهُمْ، قَالُوا: لَنَا النَّفَلُ نَحْنُ قَتَلْنَا الْعَدُوَّ، وَبِنَا نَفَاهُمُ اللّٰهُ وَهَزَمَهُمْ، وَقَالَ الَّذِينَ كَانُوا أَحْدَقُوا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَنْتُمْ بِأَحَقَّ بِهِ مِنَّا، هُوَ لَنَا نَحْنُ أَحْدَقْنَا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَالُ الْعَدُوُّ مِنْهُ غِرَّةً، وَقَالَ الَّذِينَ اسْتَوْلَوْا عَلَى الْعَسْكَرِ: وَاللّٰهِ مَا أَنْتُمْ بِأَحَقَّ بِهِ مِنَّا نَحْنُ اسْتَوْلَيْنَا عَلَى الْعَسْكَرِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ إِلَى قَوْلِهِ: إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ، فَقَسَمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ عَنْ فُوَاقٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ مِّنْ حَدِيثِ ابْنِ إِسْحَاقَ الْقُرَشِيِّ، صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہوا، جب مشرکین کو شکست ہوگئی تو مسلمانوں کا ایک گروہ لڑائی کرتے ہوئے ان کے تعاقب میں نکلا اور ایک جماعت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد حصار جمالیا اور ایک گروہ نے لشکر پر قبضہ کیا، جب دشمن بھاگ گئے تو ان کو قتل کرنیوالے واپس لوٹ آئے اور کہنے لگے: مالِ غنیمت کے حقدار ہم ہیں کیونکہ ان کو قتل تو ہم نے کیا ہے اور ہماری وجہ سے ان کو شکست ہوئی ہے اور وہ بھاگے ہیں۔ جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد حصار جمایا ہوا تھا وہ بولے: تم ہم سے زیادہ مالِ غنیمت کے حقدار نہیں ہو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد حصار کیے ہوئے تھے تاکہ دشمن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ جو لوگ لشکر پر قبضہ کیے ہوئے تھے وہ بولے: تم لوگ ہم سے زیادہ مالِ غنیمت

کے مستحق نہیں ہو کیونکہ لشکر پر غلبہ تو ہم نے پایا تھا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

یَسْـاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ .... اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ

تب رسول اللہ ﷺ نے ان کے درمیان مختصر وقت میں مال تقسیم کر لیا۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حضرت ابن اسحاق قرشی رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2608- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى الْاَشْدَقِ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، قَالَ: سَاَلْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ عَنِ الْاَنْفَالِ، فَقَالَ: فِيْنَا مَعْشَرَ اَصْحَابِ بَدْرٍ نَزَلَتْ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ

❖❖ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے سورۃ انفال کے متعلق دریافت کیا، تو انہوں نے کہا: یہ ہم اہل بدر کے متعلق نازل ہوئی ہے، پھر اس کے بعد تفصیلی حدیث بیان کی۔

2609- اَخْبَرَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ فَخَرَجَتْ سَرِيَّةٌ، فَاَخَذُوْا اِنْسَانًا مَّعَهُ غَنَمٌ يَرْعَاهَا، فَجَاءُ وْا بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يُّكَلِّمَ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: اِنِّىْ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهٖ، فَكَيْفَ بِالْغَنَمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَاِنَّهَا اَمَانَةٌ وَهِىَ لِلنَّاسِ الشَّاةُ وَالشَّاتَانِ وَاَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: احْصِبْ وُجُوْهَهَا تَرْجِعْ اِلٰى اَهْلِهَا، فَاَخَذَ قَبْضَةً مِنْ حَصْبَاءَ اَوْ تُرَابٍ، فَرَمٰى بِهَا وُجُوْهَهَا، فَخَرَجَتْ تَشْتَدُّ حَتّٰى دَخَلَتْ كُلُّ شَاةٍ اِلٰى اَهْلِهَا، ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلَى الصَّفِّ، فَاَصَابَهٗ سَهْمٌ فَقَتَلَهٗ، وَلَمْ يُصَلِّ لِلّٰهِ سَجْدَةً قَطُّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَدْخِلُوْهُ الْخِبَاءَ، فَاُدْخِلَ خِبَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ، ثُمَّ خَرَجَ، فَقَالَ: لَقَدْ حَسُنَ

حدیث: 2608

اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: 22799 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 17765

حدیث: 2609

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 18205

اِسلامُ صَاحِبِکُمْ، لَقَدْ دَخَلْتُ عَلَیْهِ، وَاِنَّ عِنْدَهُ لَزَوْجَتَیْنِ لَهُ مِنَ الْحُورِ الْعِینِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر میں تھے، اس دوران ہماری ایک جماعت نکلی، انہوں نے ایک آدمی کو پکڑا جو بکریاں چرا رہا تھا وہ اس کو پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ کچھ گفت وشنید فرمائی، وہ شخص بولا: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا ہوں اور جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں اس پر بھی ایمان لایا ہوں لیکن یارسول اللہ! میرے اس ریوڑ کا کیا بنے گا؟ کیونکہ یہ بکریاں تو امانت ہیں کسی کی ایک بکری، کسی کی دو، کسی کی اس سے زیادہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے چہروں پر کنکریاں پھینکو یہ اپنے مالکان کے پاس لوٹ جائیں گی، اس نے ایک مٹھی میں کنکریاں یا مٹی بھری اور ان کے چہروں پر پھینک دی تو وہ بکریاں بڑی تیزی سے بھاگیں اور اپنے اپنے مالکان کے پاس چلی گئیں۔ پھر وہ شخص صف میں شامل ہو گیا۔ اسے ایک تیر آکر لگا جس کی وجہ سے وہ وہیں شہید ہو گیا۔ اس نے اللہ کی بارگاہ میں ایک سجدہ بھی نہیں کیا تھا۔ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمہ میں ڈال دیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہو کر خیمہ میں تشریف لائے اور پھر باہر نکل کر فرمانے لگے: تمہارے اس ساتھی کا اسلام بہت پسندیدہ ہے، میں ابھی خیمے میں اس کے پاس گیا تو دو حوریں اس کی بیویاں اس کے پاس موجود تھیں۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2610- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِیُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی ذِئْبٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتٰی بِظَبْیَةٍ فِیهَا خَرَزٌ مِّنَ الْغَنِیمَةِ، فَقَسَمَهَا بَیْنَ الْحُرَّةِ وَالْاَمَةِ سَوَاءً

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہرن کے بالدار چمڑے کا بنا ہوا ایک چھوٹا سا تھیلہ پیش کیا گیا، اس تھیلے میں پتھر کے نگ تھے جو کہ مالِ غنیمت سے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نگینے آزاد عورتوں اور باندیوں میں برابر برابر تقسیم کر دیئے۔

2611- اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَوَیْهِ، حَدَّثَنِی اَبِی، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِی اَبِی، حَدَّثَنِی اِبْرَاهِیمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

حدیث: **2610**

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث:2952 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 25268 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 12760 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 4923 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث:1435 اخرجه ابن راهویه الحنظلی فی "مسنده" طبع مکتبه الایمان مدینه منوره (طبع اول) 1412ھ/1991ء رقم الحدیث: 757

بْنِ اَبِیْ نَجِیحٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ بَیْعِ الْمَغَانِمِ حَتّٰی تُقْسَمَ، وَعَنِ الْحَبَالٰی اَنْ یُّوطَئْنَ حَتّٰی یَضَعْنَ مَا فِیْ بُطُوْنِهِنَّ، وَقَالَ: اَتَسْقِیْ زَرْعَ غَیْرِكَ؟ وَعَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّةِ، وَعَنْ لَّحْمِ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّیَاقَةِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر تقسیم سے قبل غنیمت کا مال بیچنے سے اور حمل پیدا ہو جانے سے قبل لونڈیوں کے ساتھ وطی کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا: کیا تم غیر کی کھیتی کو سیراب کرو گے؟ اور (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن) پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے اور کچلیوں والے درندوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

••✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

2612- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِیْهُ، اَنْبَاَنَا عُبَیْدُ بْنُ شَرِیْكٍ، اَنْبَاَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الزِّنَادِ، حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ نَجِیحٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ بَیْعِ الْمَغَانِمِ حَتّٰی تُقْسَمَ وَقَدْ رُوِیَ بَعْضُ هٰذَا الْمَتْنِ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر تقسیم سے قبل مالِ غنیمت بیچنے سے منع فرمایا۔

••✣ اسی متن کا کچھ حصہ ایسی سند کے ہمراہ بھی مروی ہے جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

2613- اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِیُّ، حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی، اَنْبَاَنَا شَیْبَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ، وَعَنِ النِّسَآءِ الْحَبَالٰی اَنْ یُّوطَئْنَ حَتّٰی یَضَعْنَ مَا فِیْ بُطُوْنِهِنَّ، وَعَنْ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ، وَعَنْ بَیْعِ الْخُمُسِ حَتّٰی یُقْسَمَ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے موقع پر پالتو گدھوں کا گوشت کھانے، حمل پیدا ہو جانے سے قبل لونڈیوں کے ساتھ وطی کرنے، کچلیوں والے درندوں کا گوشت کھانے اور تقسیم سے قبل غنیمت کا مال فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

2614- اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ الشَّیْبَانِیُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ غَرْزَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ

حدیث: **2614**

اخرجه ابوعبدالله [illegible] حبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحدیث: 1335 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 8416 ذكره ابوبكر البیهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 18618

الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اَتَاهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ، فَقَالُوا: يَا مُحَمَّدُ، اِنَّا حُلَفَاؤُكَ وَقَوْمُكَ وَاِنَّهُ لَحِقَ بِكَ اَرِقَّاؤُنَا لَيْسَ لَهُمْ رَغْبَةٌ فِي الْاِسْلَامِ، وَاِنَّمَا فَرُّوا مِنَ الْعَمَلِ، فَارْدُدْهُمْ عَلَيْنَا، فَشَاوَرَ اَبَا بَكْرٍ فِي اَمْرِهِمْ، فَقَالَ: صَدَقُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ لِعُمَرَ: مَا تَرَى؟ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ اَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، لَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ رَجُلًا مِنْكُمْ امْتَحَنَ اللّٰهُ قَلْبَهُ لِلْاِيمَانِ، فَيَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى الدِّيْنِ، فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: اَنَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ عُمَرُ: اَنَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّهُ خَاصِفُ النَّعْلِ فِي الْمَسْجِدِ وَقَدْ كَانَ اَلْقَى نَعْلَهُ اِلَى عَلِيٍّ يَخْصِفُهَا، ثُمَّ قَالَ: اَمَا اِنِّي سَمِعْتُهُ، يَقُوْلُ: لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَاِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر کچھ قریشی لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آکر عرض کرنے لگے: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم کے حلیف ہیں، ہمارے کچھ غلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت میں شرکت اختیار کر چکے ہیں جبکہ ان کو اسلام میں کوئی دلچسپی نہیں ہے، وہ لوگ محض کام سے بھاگتے ہیں، اس لیے ان کو ہماری طرف لوٹا دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! یہ لوگ سچ کہہ رہے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا خیال ہے؟ انہوں نے بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے موقف کی تائید کی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے قرشیو! میں تم پر ایک ایسا شخص نگران مقرر کروں گا، اللہ نے جس کا دل ایمان کے لئے آزمالیا ہے۔ وہ دین کے معاملے میں تمہاری گردنیں مارے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: یا رسول اللہ! کیا وہ شخص "میں" ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: یا رسول اللہ کیا وہ شخص میں ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ وہ مسجد میں جوتے سلائی کرنیوالا شخص ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نعلین حفاظت کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دے دیا کرتے تھے۔ پھر حضرت علی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنایا: علی کو مت جھٹلاؤ کیونکہ جو شخص علی کو جھٹلائے وہ جہنمی ہے۔

✤✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2615- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: قَالَ لِي يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى بَنِي مَخْزُوْمٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ لِمِائَتَيْ فَرَسٍ يَوْمَ خَيْبَرَ سَهْمَيْنِ سَهْمَيْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، وَقَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِيَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ، وَكَثِيرٍ الْمَخْزُوْمِيِّ

حدیث: **2615**

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 12651

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ غزوہ خیبر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ۲۰۰ سو گھڑسواروں میں دو، دو سہام تقسیم کیے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یحییٰ بن ایوب اور کثیر المخزومی کی روایات نقل کی ہیں۔

2616- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمد بن مهدي بن رستم، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُلَاذٍ يُحَدِّثُ، عَنْ نُمَيْرِ بْنِ اَوْسٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مَسْرُوْحٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ اَبِیْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَ الْحَيُّ الْاَسَدُ وَالْاَشْعَرِيُّوْنَ، لَا يَفِرُّوْنَ فِي الْقِتَالِ، وَلَا يَغُلُّوْنَ، هُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ، قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهٖ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ: لَيْسَ هٰكَذَا، اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُمْ مِنِّيْ وَاِلَيَّ، فَقُلْتُ: لَيْسَ هٰكَذَا، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، وَلٰكِنَّهٗ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: هُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ، قَالَ: فَاَنْتَ اِذًا اَعْلَمُ بِحَدِيْثِ اَبِيْكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین قبیلہ بنی اسد اور اشعری ہیں، نہ یہ جنگ سے بھاگتے ہیں نہ الگ ہوتے ہیں، یہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

عامر فرماتے ہیں: میں نے یہی حدیث معاویہ سے ذکر کی تو انہوں نے کہا: یوں نہیں۔ بلکہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''هُمْ مِنِّيْ وَاِلَيَّ'' میں بولا: میرے والد نے ایسے روایت بیان نہیں کی بلکہ ان کا کہنا تو یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ''هُمْ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُمْ'' فرمایا ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بولے: ٹھیک ہے، میری بہ نسبت اپنے والد کی روایات کو تم زیادہ بہتر جانتے ہو۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2617- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَوْذَبٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ غَنِيْمَةً اَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰى ثَلَاثًا، فَيَرْفَعُ النَّاسُ مَا اَصَابُوْا، ثُمَّ يَاْمُرُ بِهٖ فَيُخَمَّسُ، فَاَتَاهُ رَجُلٌ بِزِمَامٍ مِّنْ شَعْرٍ وَّقَدْ قُسِمَتِ الْغَنِيْمَةُ، فَقَالَ لَهٗ: هَلْ

حدیث: 2616

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان رقم الحدیث: 3947 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحدیث: 17206 اخرجه ابوبکر الشیبانی فی "الاحاد والمثانی" طبع دارالرایة، ریاض، سعودی عرب، 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 1701 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/ 1983ء رقم الحدیث: 709

سَمِعْتَ بِلالا يُنَادِيْ ثَلاثًا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَأْتِيَ بِهٖ؟ فَاعْتَذَرَ اِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ: كُنْ اَنْتَ الَّذِيْ تُوَافِيْ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَاِنِّيْ لَنْ اَقْبَلَهُ مِنْكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی یہ عادت تھی کہ) مالِ غنیمت آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیتے وہ لوگوں میں اعلان کر دیا کرتے تھے تو لوگ اپنے پاس (غنیمت کا) موجود مال لے آتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے تو اس کو پانچ حصوں میں تقسیم کر دیا جاتا۔ پھر اس کے بعد (اگر) کوئی شخص بالوں کی بٹی ہوئی رسی (بھی) لے آتا لیکن مال تقسیم ہو چکا ہوتا تو آپ علیہ السلام اس سے فرماتے: بلال نے تین مرتبہ اعلان کیا' کیا تم نے سنا تھا؟ وہ کہتا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: تو پھر تجھے مال میرے پاس پیش کرنے سے کس نے منع کیا تھا؟ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی معذرت کرتا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: اب تو قیامت کے دن یہ لے کر آئے گا، میں یہ تجھ سے ہرگز قبول نہیں کروں گا۔

✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2618- اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ جَمِيْلٍ، حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، وَكُنْتُ جَالِسًا عِنْدَهُ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ قَاتَلَ اَهْلَ مَدِيْنَةٍ حَتّٰى اِذَا كَادَ اَنْ يَّفْتَتِحَهَا خَشِيَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَقَالَ لَهَا: اَيَّتُهَا الشَّمْسُ اِنَّكِ مَأْمُوْرَةٌ وَاَنَا مَأْمُوْرٌ بِحُرْمَتِيْ عَلَيْكِ، اِلَّا رَكَدْتِ سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ، قَالَ: فَحَبَسَهَا اللّٰهُ حَتّٰى افْتَتَحَهَا، وَكَانُوْا اِذَا اَصَابُوا الْغَنَائِمَ قَرَّبُوْهَا فِي الْقُرْبَانِ، فَجَاءَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهَا، فَلَمَّا اَصَابُوْا وَضَعُوا الْقُرْبَانَ، فَلَمْ تَجِءِ النَّارُ تَأْكُلُهُ، فَقَالُوْا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، مَا لَنَا لا يُقْبَلُ قُرْبَانُنَا؟ قَالَ: فِيْكُمْ غُلُوْلٌ، قَالُوْا: وَكَيْفَ لَنَا اَنْ نَّعْلَمَ مَنْ عِنْدَهُ الْغُلُوْلُ؟ قَالَ: وَهُمْ اثْنَا عَشَرَ سِبْطًا، قَالَ: يُبَايِعُنِيْ رَأْسُ كُلِّ سِبْطٍ مِّنْكُمْ، فَبَايَعَهُ رَأْسُ كُلِّ سِبْطٍ، قَالَ: فَلَزِقَتْ كَفُّ النَّبِيِّ بِكَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ، فَقَالَ لَهُ: عِنْدَكَ الْغُلُوْلُ، فَقَالَ: كَيْفَ لِيْ اَنْ اَعْلَمَ عِنْدَ اَيِّ سِبْطٍ هُوَ؟ قَالَ: تَدْعُوْ سِبْطَكَ فَتُبَايِعُهُمْ رَجُلا رَجُلا، قَالَ: فَفَعَلَ، فَلَزِقَتْ كَفُّهُ بِكَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ، قَالَ: عِنْدَكَ الْغُلُوْلُ، قَالَ: نَعَمْ، عِنْدِيَ الْغُلُوْلُ، قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ:

قَالَ: رَأْسُ ثَوْرٍ مِّنْ ذَهَبٍ اَعْجَبَنِيْ فَغَلَلْتُهُ، فَجَآءَ بِهٖ فَوَضَعَهُ فِي الْغَنَائِمِ، فَجَاءَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهُ فَقَالَ كَعْبٌ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ هٰكَذَا وَاللّٰهِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ يَعْنِيْ فِي التَّوْرَاةِ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، اَحَدَّثَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ نَبِيٍّ كَانَ؟ قَالَ: لا، قَالَ كَعْبٌ: هُوَ يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ، قَالَ: فَحَدَّثَكُمْ اَيُّ قَرْيَةٍ هِيَ؟ قَالَ: لا، قَالَ: هِيَ مَدِيْنَةُ اَرِيْحَاءَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ایک نبی نے ایک شہر والوں سے جہاد

کیا۔ جب فتح کے آثار قریب تھے، اس وقت سورج بھی بالکل غروب ہونے کو تھا، انہوں نے سورج سے فرمایا: اے سورج تو بھی اللہ کے حکم کا پابند ہے اور میں بھی حکم خدا کا پابند ہوں۔ تجھے میری عزت کا واسطہ تھوڑی دیر کے لئے رک جا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سورج کو اسی مقام پر روک دیا' یہاں تک کہ وہ شہر فتح ہو گیا۔ (اور ان لوگوں کی عادت تھی کہ) جو مال غنیمت ان کے ہاتھ لگتا، اس میں سے اللہ کی راہ میں قربانی پیش کیا کرتے تھے۔ پھر آگ آ کر اس کو کھا جایا کرتی تھی' اس دن جو مال غنیمت ان کے ہاتھ لگا، انہوں نے قربانی رکھی لیکن اس کو کھانے کے لئے آگ نہ آئی۔ لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی: کیا وجہ ہے؟ ہماری قربانی قبول نہیں کی گئی؟ اللہ کے نبی نے جواب دیا: اس لیے کہ تمہارے اندر کوئی خائن شخص موجود ہے۔ لوگوں نے کہا: ہمیں کیسے پتہ چلے کہ کس کے پاس خیانت کا مال ہے؟ (آپ نے فرمایا) وہ لوگ بارہ قبیلے تھے' اللہ کے نبی نے فرمایا: تمہارے ہر قبیلہ کا سردار میرے ہاتھ پر بیعت کرے۔ چنانچہ قبیلوں کے سرداروں نے آپ کی بیعت کی۔ اللہ کے نبی کی ہتھیلی ایک سردار کی ہتھیلی کے ساتھ چپک گئی، اللہ کے نبی نے فرمایا: تیرے قبیلے والوں کے پاس خیانت کا مال ہے۔ اس نے کہا: مجھے یہ کیسے پتہ چلے گا کہ میرے قبیلے کے کونسے شخص کے پاس خیانت کا مال ہے؟ اللہ کے نبی نے فرمایا: اپنے قبیلے کے ایک ایک شخص کو بلا کر اس سے بیعت لو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ سردار کی ہتھیلی، ان میں سے ایک آدمی کی ہتھیلی کے ساتھ چپک گئی، (سردار نے) اس سے کہا: تیرے پاس خیانت کا مال موجود ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ (سردار نے) پوچھا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا: سونے کی ایک ڈلی ہے، مجھے مال غنیمت میں پسند آئی تو میں نے اٹھالی، اس نے وہ منگوا کر مال غنیمت میں رکھی تو آگ فوراً آ کر اسے کھا گئی۔ کعب بولے: اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا ہے۔ خدا کی قسم! اللہ کی کتاب توراۃ میں بھی ایسے ہی حکم موجود ہیں، پھر حضرت کعب نے کہا: اے ابوہریرہ! کیا تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا کہ اللہ کے یہ نبی کون تھے؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں۔ کعب نے کہا: وہ حضرت یوشع بن نون علیہ السلام تھے۔ پھر انہوں نے پوچھا: کیا تمہیں یہ بتایا کہ وہ علاقہ کونسا تھا؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں۔ کعب نے کہا: یہ "اریحاء" شہر تھا۔

✣ یہ حدیث غریب صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔

2619۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يحيى ابْنَ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الشَّهِيدُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاُسَارَى يَوْمَ بَدْرٍ: اِنَّ شِئْتُمْ قَتَلْتُمُوْهُمْ، وَاِنَّ شِئْتُمْ فَادَيْتُمُوْهُمْ، وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِالْفِدَاءِ، وَاسْتُشْهِدَ مِنْكُمْ بِعِدَّتِهِمْ، فَكَانَ اٰخِرَ السَّبْعِيْنَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اسْتُشْهِدَ بِالْيَمَامَةِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوہ بدر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگی قیدیوں کے متعلق فرمایا: اگر تم ان کو قتل کرنا چاہو تو قتل کر دو اور اگر ان سے فدیہ لینا چاہو تو وہ لے لو اور فدیہ سے تم فائدہ حاصل کر و اور ان کی تعداد کے برابر تم میں سے بھی شہید

حدیث: 2619

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دار الباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 12624

ہوں گے چنانچہ ان سے سترہویں شہید ثابت بن قیس تھے جو کہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2620- اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ اَبِیْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ، وَاَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَحْرٍ الْبَكْرَاوِیُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا اَبُو الْعَنْبَسِ، عَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ فِدَاءِ اُسَارٰی اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ اَرْبَعَمِئَةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل جاہلیت کے قیدیوں کا فدیہ چار سو (درہم) مقرر کیا۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2621- اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَتَّابٍ الْعَنَزِیُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عِيْسٰی، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ شَاهِيْنَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ نَاسٌ مِّنَ الْاُسَارٰی يَوْمَ بَدْرٍ لَّيْسَ لَهُمْ فِدَاءٌ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِدَاءَهُمْ اَنْ يُّعَلِّمُوا اَوْلَادَ الْاَنْصَارِ الْكِتَابَةَ، قَالَ: فَجَآءَ غُلَامٌ مِّنْ اَوْلَادِ الْاَنْصَارِ اِلٰی اَبِيْهِ، فَقَالَ: مَا شَاْنُكَ؟ قَالَ: ضَرَبَنِیْ مُعَلِّمِیْ، قَالَ: الْخَبِيْثُ يَطْلُبُ بِدَخْلِ بَدْرٍ، وَاللّٰهِ لَا تَاْتِيْهِ اَبَدًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: غزوہ بدر کے موقع پر کچھ قیدی ایسے تھے جن کے پاس فدیہ دینے کے لئے کچھ نہ تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے یہ فدیہ مقرر کیا کہ وہ انصار کے بچوں کو لکھنا (پڑھنا) سکھا دیں (ابن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: ایک انصاری بچہ اپنے والد سے کہنے لگا: میرے معلم نے مجھے مارا ہے (اس کے والد نے) کہا: وہ خبیث آدمی بدر کی بھڑاس نکال رہا ہے۔ پھر اس نے اپنے بیٹے کو اس کے پاس پڑھنے سے روک دیا۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2622- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْاَسَدِیُّ بِهَمْذَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دِيْزِيْلَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ

حدیث: 2620

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دار الباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 17820

حدیث: 2621

اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ قاہرہ مصر رقم الحدیث: 2216 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دار الباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 11460

اَبِيهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَهُ فَيْءٌ قَسَمَهُ مِنْ يَوْمِهِ، الْآهِلَ حَظَّيْنِ، وَالْعَزَبَ حَظًّا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، فَقَدْ اَخْرَجَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِعَيْنِهِ اَرْبَعَةَ اَحَادِيثَ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کی یہ عادت تھی کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جس دن مالِ غنیمت آتا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی دن تقسیم فرمادیتے' شادی شدہ لوگوں کو کنواروں کی بہ نسبت دگنا حصہ دیتے تھے۔

✤✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بعینہ اسی سند کے ہمراہ چار حدیثیں نقل کی ہیں۔

2623۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ الْخَفَّافُ، قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا وَالْاَشْتَرُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجَمَلِ، فَقُلْتُ: هَلْ عَهِدَ اِلَيْكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا دُونَ الْعَامَّةِ؟ فَقَالَ: لَا، اِلَّا هٰذَا، وَاَخْرَجَ مِنْ قِرَابِ سَيْفِهِ فَاِذَا فِيهَا: الْمُؤْمِنُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ، وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ، وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ، لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

أما حديث أبي هريرة

حديث: 2622

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:2953 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 24032 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 4816 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 12748 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث:81

حديث: 2623

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 4530 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 4734 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 993 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 6936 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 13541 اخرجه ابويعلى الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 628

✧✧ حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اور اشتر رضی اللہ عنہ جنگ جمل کے موقع پر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، میں نے کہا: کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے کوئی خاص عہد لیا ہے جو دوسروں سے نہیں لیا؟ تو وہ کہنے لگے: نہیں۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار کا میان نکالا، اس کے اوپر لکھا ہوا تھا "تمام مومنوں کے خون ایک دوسرے کے برابر ہیں" ان میں سے ادنی کی بھی حفاظت کی کوشش کی جائیگی اور یہ سب اپنے غیر پر غالب ہیں، کسی کافر کے بدلے میں مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی کسی عہد والے کو اس کے عہد پر قائم رہتے ہوئے قتل کیا جائے گا۔ (یہ عہد لیا تھا)

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہیں (جو کہ درج ذیل ہیں)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث۔

2624۔ فَاَخْبَرَنِی اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا جَدِّی، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَیْدِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِی حَازِمٍ، عَنْ کَثِیْرِ بْنِ زَیْدٍ، عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: یُجِیرُ عَلٰی اُمَّتِی اَدْنَاهُمْ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا ادنی آدمی بھی امان دینے کا مجاز ہے۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی حدیث۔

2625۔ وَاَمَّا حَدِیْثُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَمَعْرُوْفٌ فِیْ قَتْلِهٖ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِی بَکْرٍ لَّمَّا دَخَلَ عَلَیْهِ، قَالَ لَهٗ: مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی بَکْرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: بِاَمَانٍ جِئْتَ؟ قَالَ: لَا، فَاِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَکَافَأُ دِمَاؤُهُمْ اَلْحَدِیْثُ

✧✧ جب محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ پر عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو انہوں نے پوچھا: (تم) محمد بن ابی بکر ہو؟ انہوں نے جواب دیا' ہاں۔ عمرو نے پوچھا: تم "امان" لے کر آئے ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ عمرو نے کہا: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: تمام مسلمانوں کے خون ایک دوسرے کے برابر ہیں۔ اس کے بعد مکمل حدیث بیان کی ہے۔

2626۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِیُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِیْدٍ الدَّارِمِیُّ، حَدَّثَنَا مَحْبُوْبُ بْنُ مُوْسٰی،

حدیث: **2624**

اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 8766 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 17948 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 9907

حدیث: **2625**

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2751 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 15691

حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، فَاِنْ جَارَتْ عَلَيْهِمْ جَائِزَةٌ فَلَا تَخْفِرُوهَا، فَاِنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يُعْرَفُ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى ذِكْرِ الْغَادِرِ فَقَطْ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام مسلمانوں کا ذمہ ایک ہی ہے اگر کوئی لونڈی ان کی پناہ میں ہوتو تم اس کے ساتھ کیا ہوا عہد مت توڑو کیونکہ ہر خیانت کرنے والے کے لئے قیامت کے دن ایک خاص نشانی ہوگی، جس کے سبب قیامت کے دن اس کو پہچانا جائے گا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ان لفظوں کے ہمراہ نقل نہیں کیا، تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے صرف ''غادر'' کا ذکر کیا ہے۔

نوٹ: مذکورہ حدیث میں فَاِنْ جَارَتْ عَلَيْهِمْ جَائِزَةٌ کے الفاظ ہیں جب کہ دیگر تمام کتب حدیث میں فَاِنْ اَجَارَتْ عَلَيْهِمْ جَارِيَةٌ کے الفاظ ہیں۔ اس لئے ترجمہ میں ''اَجَارَتْ'' والے الفاظ کی رعایت کی گئی ہے۔ (شفیق)

2627- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِدْرِيسَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تُسَاكِنُوا الْمُشْرِكِينَ، وَلَا تُجَامِعُوهُمْ، فَمَنْ سَاكَنَهُمْ اَوْ جَامَعَهُمْ فَلَيْسَ مِنَّا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکوں کے ساتھ رہائش مت رکھو، ان کی مجالس میں شریک مت ہوں کیونکہ جو شخص ان کے ساتھ رہائش رکھے یا ان کی مجلسوں میں شرکت کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2628- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَسْلَمَ، ثُمَّ ارْتَدَّ فَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِينَ، ثُمَّ نَدِمَ فَاَرْسَلَ اِلٰى قَوْمِهٖ اَنْ سَلُوْا

حدیث: 2626

اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 4392 اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان، مدينه منوره، (طبع اول) 1412ھ/1991ء، رقم الحديث: 1616 اخرجه ابن ابي اسامه في "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبوية، مدينه منوره 1413ھ/1992ء، رقم الحديث: 671

حدیث: 2627

ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 18201 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 6905

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لِيْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: فَنَزَلَتْ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ اِلٰى قَوْلِهِ: اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ، قَالَ: فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ قَوْمُهُ فَاَسْلَمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک انصاری شخص مسلمان ہوا پھر مرتد ہو کر مشرکوں سے جا ملا لیکن پھر نادم ہو کر اس نے اپنی قوم کی جانب پیغام بھیجا کہ میرے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں کہ کیا میرے لیے توبہ کی کوئی گنجائش ہے؟ (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں تب یہ آیت

كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ .... اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ(ال عمران:96) تک نازل ہوئی۔

''کیونکر اللہ ایسی قوم کی ہدایت چاہے جو ایمان لا کر کافر ہو گئے اور گواہی دے چکے تھے کہ رسول سچا ہے اور انہیں کھلی نشانیاں آ چکی تھیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا ان کا بدلہ یہ ہے کہ ان پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں کی سب کی ہمیشہ اس میں رہیں نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہو اور نہ انہیں مہلت دی جائے، مگر جنہوں نے اس کے بعد توبہ کی اور اپنی اصلاح کر لی تو ضرور اللہ بخشنے والا مہربان ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قبیلہ (کے ہاتھوں پیغام) بھجوایا (کہ تیرے لیے توبہ کی گنجائش موجود ہے) تو وہ شخص دوبارہ مسلمان ہو گیا۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2629۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ، اَنَّ اَبَاهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ، وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَاَكْبَرُ ظَنِّيْ اَنَّهُمَا لَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی قبیلے سے خطرہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ، وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

حديث: 2628

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 4068 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 4477 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 2218 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 3531 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 16607

اے اللہ! ہم ان کے مقابلے میں تجھے ہی (مددگار) رکھتے ہیں اوران کے شر سے تیری ہی پناہ چاہتے ہیں۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے اورمیرا غالب گمان یہ ہے کہ شیخین نے اس کونقل نہیں کیا ہے۔

2630- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو، فَيَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اَمْتِعْنِيْ بِسَمْعِي وَبَصَرِي، وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي، اللّٰهُمَّ انْصُرْنِيْ عَلٰى عَدُوِّي، وَاَرِنِيْ فِيهِ ثَأْرِي

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے

اللّٰهُمَّ اَمْتِعْنِيْ بِسَمْعِي وَبَصَرِي، وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي، اللّٰهُمَّ انْصُرْنِيْ عَلٰى عَدُوِّي، وَاَرِنِيْ فِيهِ ثَأْرِي

اے اللہ! مجھے میرے بصارت اور سماعت سے فائدہ دے اوران کو میرا وارث بنادے اے اللہ! میرے دشمن کیخلاف میری مددفرما اوران میں میرے خون کا طلبگار مجھے دکھادے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2631- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ قَطَنٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا فِيْ غَيْرِ كُنْهِهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسی معاہد (جس کے ساتھ معاہدہ ہوا ہو) کو ناحق قتل کرے، اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کردیتا ہے۔

حدیث: **2629**

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1537 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 19734 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 4765 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 8631 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 10104 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامی دارعمار بيروت لبنان/عمان 1405ھ 1985ء رقم الحديث: 996 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 524 اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة بيروت لبنان 1407ھ/ 1986ء رقم الحديث: 1482 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 2531

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2632۔ اَخبَرَنَا اَبُو نَصرٍ اَحمَدُ بْنُ سَهلِ بْنِ حَمدَوَيهِ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، حَدَّثَنَا اِبرَاهِيمُ بْنُ مَعْقِلٍ النَّسَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمرٍو الرَّازِيُّ وَيُلَقَّبُ بِزُنَيجٍ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضلِ الْاَبرَشُ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسحَاقَ، قَالَ: كَانَ مُسَيلِمَةُ كَتَبَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَدَّثَنِي ابْنُ اِسحَاقَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ الْاَشجَعِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُعَيمِ بْنِ مَسعُودٍ الْاَشجَعِيِّ، عَنْ اَبِيهِ نُعَيمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِرَسُولَيْ مُسَيلِمَةَ حِينَ قَرَاَ كِتَابَ مُسَيلِمَةَ: مَا تَقُولَانِ اَنْتُمَا؟ قَالَا: نَقُولُ كَمَا قَالَ، قَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ اَعْنَاقَكُمَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت محمد ابن اسحاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسیلمہ کذاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک مکتوب لکھا تھا۔ اور ابونعیم فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کا خط پڑھا تو اس کے دونوں قاصدوں سے دریافت کیا: تمہارا کیا نظریہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہمارا نظریہ بھی مسیلمہ والا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر قاصدوں کو قتل کرنا ممنوع نہ ہوتا تو میں تمہیں قتل کروا دیتا۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2633۔ اَخبَرَنَا اَبُوبَكرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعرَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيلِيُّ، ثَنَا زُهَيرُبْنُ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا اَبُواِسحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا اِذَا حَمِيَ الْبَاْسُ وَلَقِيَ الْقَوْمُ الْقَوْمَ اتَّقَينَا بِرَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَا يَكُونُ اَحَدٌ مِّنَّا اَدْنٰى اِلَى الْقَوْمِ مِنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب جنگ سخت ہوتی اور گھمسان کا رن پڑتا تو ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ لیا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ دشمن کے قریب ہوتے تھے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2634۔ اَخبَرَنَا اَحمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ

حدیث: 2632

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2761

حدیث: 2633

اخرجه ابوعبدالله الشيباني فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 1042 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 8639 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 302 اخرجه ابوالحسن الجوهري في "مسنده" طبع موسسه نادر بيروت لبنان 1410ھ/1990ء رقم الحديث: 2561 اخرجه ابن ابي اسامه في "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبويه مدينه منوره 1413ھ/1992ء رقم الحديث: 938

حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةٌ فِي الْبَحْرِ خَيْرٌ مِّنْ عَشْرِ غَزَوَاتٍ فِي الْبَرِّ وَمَنْ اَجَازَ الْبَحْرَ فَكَاَنَّمَا اَجَازَ الْاَوْدِيَةَ كُلَّهَا وَالْمَائِدُ فِيْهَا كَالْمُتَشَحِّطِ فِي دَمِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سمندر میں جنگ کرنا خشکی کی دس جنگوں سے بہتر ہے اور جو شخص سمندر میں کامیاب ہو گیا گویا کہ وہ تمام وادیوں میں کامیاب ہو گیا۔ اور اس میں سر چکرا کر قئی کرنے والا، اپنے خون میں لتھڑنے والے کی مانند ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2635- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، وَبَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْ عَقِيْلٍ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفٍ فِيْمَا سِوَاهُ

❖❖ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے ایک دن گزارنا، دوسرے ہزار دنوں سے افضل ہے۔

2636- وَاَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا صَالِحٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ بِمِنًى، يَقُوْلُ: اِنِّيْ اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا لَمْ اَكُنْ حَدَّثْتُكُمُوْهُ قَطُّ، اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفٍ فِيْمَا سِوَاهُ، هَلْ بَلَّغْتُكُمْ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ منیٰ میں تھے، آپ نے فرمایا: میں تمہیں ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جو اس سے قبل کبھی نہیں سنائی تھی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ کی راہ میں سرحد کی حفاظت میں ایک دن گزارنا، دوسرے ہزار دنوں سے بہتر ہے۔ (پھر فرمایا) کیا میں نے (یہ پیغام) تم تک پہنچا دیا؟ لوگوں نے جواباً کہا: جی ہاں۔ آپ بولے: اے اللہ! گواہ ہو جا۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2637- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ

حدیث: 2634

اخرجه ابوبكر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحديث: 9630

اللّٰہِ، اَخْبَرَنِیْ حَیْوَۃُ بْنُ شُرَیْحٍ، اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ ھَانِءٍ حُمَیْدُ بْنُ ھَانِءٍ الْخَوْلَانِیُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِکٍ الْجَنْبِیُّ اَخْبَرَہُ، اَنَّہُ سَمِعَ فَضَالَۃَ بْنَ عُبَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُحَدِّثُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ مَّاتَ عَلٰی مَرْتَبَۃٍ مِّنْ ھٰذِہِ الْمَرَاتِبِ بُعِثَ عَلَیْھَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ رِبَاطٌ، اَوْ حَجٌّ، اَوْ غَیْرُ ذٰلِکَ

قَالَ فَضَالَۃُ: وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: کُلُّ مَیِّتٍ یُخْتَمُ عَلٰی عَمَلِہٖ اِلَّا الَّذِیْ مَاتَ مُرَابِطًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ، یَنْمُو لَہٗ عَمَلُہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ، وَیُؤَمَّنُ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ

ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاہُ

✧✧ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ان (درج ذیل) مراتب میں کسی بھی مرتبہ پر مرے، قیامت کے دن اسی مرتبہ پر اٹھایا جائے گا۔

(i) سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے۔

(ii) حج کرتے ہوئے۔ یا (شاید اس کی جگہ کوئی) دوسرا عمل بتایا۔

فضالہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سن رکھا ہے: ہر مرنے والے کے تمام اعمال سربمہر کر دیئے جاتے ہیں سوائے اس شخص کے جو راہ خدا میں سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے مرے کہ اس کا عمل قیامت تک بڑھتا رہتا ہے اور اس کو فتنہ قبر سے امان دی جاتی ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2638۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَکْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِیْہُ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ الْمُثَنّٰی، حَدَّثَنَا الْمُسَدِّدُ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِیْدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ قَیْسٍ، عَنْ مُّعَاوِیَۃَ بْنِ خَدِیْجٍ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: لَیْسَ فَرَسٌ عَرَبِیٌّ اِلَّا یُؤْذَنُ لَہٗ مَعَ کُلِّ فَجْرٍ بِدَعْوَتَیْنِ، یَقُوْلُ: اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ خَوَّلْتَنِیْ بَنِیْ اٰدَمَ فَاجْعَلْنِیْ اَحَبَّ اَھْلِہٖ وَمَالِہٖ اِلَیْہِ

ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاہُ

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر عربی گھوڑے کے لئے ہر صبح دو دعاؤں کی اجازت دی جاتی ہے۔ وہ کہتا ہے: اے اللہ! تو نے مجھے آدم کی ملکیت میں دیا ہے تو مجھے اس کی نظر میں اس کے تمام مال اور اہل وعیال سے زیادہ محبوب کر دے۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حدیث: **2637**

اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ' قاہرہ' مصر' رقم الحدیث: 23986

اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الکبیر" طبع مکتبہ العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 785 اخرجہ ابن ابی اسامہ فی "مسند الحارث" طبع مرکز خدمۃ السنۃ والسیرۃ النبویہ' مدینہ منورہ 1413ھ/1992ء' رقم الحدیث: 37

2639۔ اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِیُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِیْدٍ الدَّارِمِیُّ، حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ سَهْلٍ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَةَ الْفَزَارِیُّ، عَنْ اَبِیْ حَیَّانَ التَّیْمِیِّ، عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُسَمِّی الْاُنْثٰی مِنَ الْخَیْلِ فَرَسًا

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑیوں کو ''فرس'' کا نام دیا کرتے تھے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2640۔ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِیُّ، حَدَّثَنَا جَدِّیْ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ حُمَیْدٍ، عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: سَعَادَةٌ لِابْنِ اٰدَمَ ثَلَاثَةٌ، وَشَقَاوَةٌ لِابْنِ اٰدَمَ ثَلَاثَةٌ، فَمِنْ سَعَادَةِ ابْنِ اٰدَمَ: الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ، وَالْمَسْکَنُ الصَّالِحُ، وَالْمَرْکَبُ الصَّالِحُ، وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ: الْمَسْکَنُ الضَّیِّقُ، وَالْمَرْاَةُ السُّوْءُ، وَالْمَرْکَبُ السُّوْءُ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں انسان کی خوش بختی ہیں اور تین چیزیں انسان کی بدبختی ہیں۔

خوش بختی یہ ہیں:

(i) نیک بیوی (ii) اچھا مکان (iii) اچھی سواری

اور بدبختی یہ ہیں:

(i) تنگ مکان (ii) بداخلاق بیوی (iii) بری سواری۔

✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2641۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ السَّیَّارِیُّ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ اَرْطَاةَ، عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ، عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: ابْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ، فَاِنَّکُمْ اِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِکُمْ

حدیث: **2639**

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2546 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 4680 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 12679

حدیث: **2640**

اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 1445

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنے کمزور لوگوں میں تلاش کیا کرو کیونکہ انہی کمزوروں کے طفیل تمہیں رزق دیا جاتا ہے اور انہی کے طفیل تمہاری مدد کی جاتی ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2642- اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنِیْ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِیْ حُيَيٌّ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ بَدْرٍ بِثَلَاثِ مِائَةٍ وَّخَمْسَةَ عَشَرَ مِنَ الْمُقَاتِلَةِ كَمَا خَرَجَ طَالُوْتُ، فَدَعَا لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ، اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ، اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَاَشْبِعْهُمْ، فَفَتَحَ اللّٰهُ لَهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ، فَانْقَلَبُوْا وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا قَدْ رَجَعَ بِجَمَلٍ اَوْ جَمَلَيْنِ وَاكْتَسَوْا وَشَبِعُوْا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طالوت کی طرح جنگ بدر کے دن 315 اصحاب رضی اللہ عنہم کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ اور روانگی کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی: اے اللہ! یہ ننگے پاؤں ہیں تو ان کو جوتے پہنا دے، یہ پیدل ہیں تو ان کو سواریاں دے دے، یہ بے لباس ہیں تو ان کو لباس دے دے، اے اللہ! یہ بھوکے ہیں تو ان کے پیٹ بھر دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے (آپ کی دعا کی برکت سے) جنگ بدر میں ان کو فتح و نصرت عطا فرمائی جب وہ لوٹ کر آرہے تھے تو ہر شخص کے پاس ایک یا دو اونٹ تھے۔ لباس پہنے ہوئے اور پیٹ بھرے ہوئے تھے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2643- اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْجُمَاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّنُوْخِيُّ، وَاَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ الْحَلَبِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ، اَخْبَرَنِیْ رَاشِدُ بْنُ دَاوُدَ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ، عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ فِیْ مَسِيْرٍ لَّهُ: اِنَّا مُدْلِجُوْنَ اللَّيْلَةَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى، فَلَا يَرْحَلَنَّ مَعَنَا مُضْعِفٌ، وَلَا مُصْعَبٌ، فَارْتَحَلَ رَجُلٌ عَلٰى نَاقَةٍ لَّهُ صَعْبَةٍ، فَسَقَطَ فَانْدَقَّتْ عُنُقُهُ فَمَاتَ، فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّدْفَنَ، ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰى: اِنَّ الْجَنَّةَ لَا تَحِلُّ لِعَاصٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک سفر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس رات ہم تمام شب سفر کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ' اس لیے ہمارے ہمراہ کوئی کمزور اور سرکش سواری والا نہ چلے' (لیکن اس کے باوجود) ایک آدمی اپنے سرکش اونٹ پر سوار ہو کر ہمارے ہمراہ چل دیا، وہ (راستے میں ایک جگہ) گر پڑا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا' رسول

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تدفین کا حکم دیا' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ یہ اعلان کردو: بے شک جنت نافرمان کے لئے حلال نہیں ہے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

باغیوں کے ساتھ جہاد کے متعلق کتاب اور یہ جہاد کی آخری کتاب ہے

2644- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْاُمَوِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَهُوَ يَقْسِمُ تَمْرًا يَوْمَ خَيْبَرَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اعْدِلْ، قَالَ: وَيْحَكَ، وَمَنْ يَّعْدِلُ عَلَيْكَ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ؟ اَوْ عِنْدَ مَنْ تَلْتَمِسُ الْعَدْلَ بَعْدِيْ؟ ثُمَّ قَالَ: يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ قَوْمٌ مِثْلُ هٰذَا، يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَهُمْ اَعْدَاؤُهُ، يَقْرَؤُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ مُحَلَّقَةٌ رُؤُوْسُهُمْ، فَاِذَا خَرَجُوْا فَاضْرِبُوْا رِقَابَهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خیبر کے موقع پر کھجوریں تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! انصاف کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرے لیے ہلاکت ہو، اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو تجھے کون انصاف دے گا؟ یا (شاید یہ فرمایا) تم میرے بعد کس سے انصاف طلب کرو گے؟

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

2645- اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ الشَّحَّامُ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اَبِيْ بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ

حديث: **2644**

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحيحه" (طبع ثالث) دار ابن كثير' يمامه' بيروت' لبنان' 1407ه 1987ء' رقم الحديث: 5811 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" ' طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1722 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 11554 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ه/ 1991ء' رقم الحديث: 11220 اخرجه ابويعلى الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ه-1984ء' رقم الحديث: 1022 اخرجه ابوبكر الحميدی فی "مسنده" طبع دارالكتب العلميه' مكتبه المتنبی' بيروت' قاهره' رقم الحديث: 1271 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه' بيروت' لبنان' 1409ه/1989ء' رقم الحديث: 774 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ه' رقم الحديث: 9060

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَقْوَامًا مِّنْ اُمَّتِيْ اَشِدَّةٌ ذَلِقَةٌ اَلْسِنَتُهُمْ بِالْقُرْاٰنِ، لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ، فَاِنَّ الْمَاْجُوْرَ مَنْ قَتَلَهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ

✧✧ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو بہت خوبصورت لہجے میں قرآن پڑھیں گے لیکن (ان کا قرآن) ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا' وہ دین سے اس طرح تیزی سے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔ جب تم ان سے ملو تو انہیں مار ڈالو کیونکہ اس شخص کو اجر دیا جائے گا جو ان کو قتل کرے گا۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور اسی حدیث کو حماد بن زید نے عثمان شحام کے حوالے سے روایت کیا ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2646 ...۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيْهُ بِبُخَارٰى، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيْبٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ، قَالَ: اَتَيْتُ مُسْلِمَ بْنَ اَبِيْ بَكْرَةَ، وَفَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ، فَقُلْنَا: اَسَمِعْتَ اَبَاكَ يَذْكُرُ فِيْ حَدِيْثِ الْفِتَنِ؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ اَبِيْ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ قَوْمٌ اَعْدَاءٌ ذَلِقَةٌ اَلْسِنَتُهُمْ بِالْقُرْاٰنِ، فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمْ فَاَنِيْمُوْهُمْ

✧✧ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں کچھ دشمن ایسے ہوں گے جو بہت خوبصورت لہجے میں قرآن کی تلاوت کریں گے، جب تم ان کو دیکھو تو ان کو (موت کی نیند) سلا دو۔

2647۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مَيْمُوْنٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا الْاَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ شَرِيْكِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: كُنْتُ اَتَمَنّٰى اَنْ اَرٰى رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُنِيْ عَنِ الْخَوَارِجِ، قَالَ: فَلَقِيْتُ اَبَا بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا بَرْزَةَ، حَدِّثْنَا بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْخَوَارِجِ، قَالَ: اُحَدِّثُكَ مَا سَمِعَتْ اُذُنَايَ، وَرَاَتْ عَيْنَايَ، اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَنَانِيْرَ مِنْ اَرْضٍ فَكَانَ يَقْسِمُهَا وَعِنْدَهُ رَجُلٌ اَسْوَدُ مَطْمُوْمُ الشَّعْرِ، عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَبْيَضَانِ، بَيْنَ عَيْنَيْهِ اَثَرُ السُّجُوْدِ، فَتَعَرَّضَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَاهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهٖ فَلَمْ يُعْطِهٖ شَيْئًا، فَاَتَاهُ مِنْ قِبَلِ شِمَالِهٖ فَلَمْ يُعْطِهٖ شَيْئًا، فَاَتَاهُ مِنْ خَلْفِهٖ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ يَا مُحَمَّدُ مَا عَدَلْتَ مُنْذُ الْيَوْمِ فِي الْقِسْمَةِ، فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَا تَجِدُوْنَ بَعْدِيْ اَحَدًا اَعْدَلَ عَلَيْكُمْ قَالَهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: يَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ قَوْمٌ

حدیث: 2647

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 19821

كَانَ هٰذِيهِمْ هٰكَذَا يَقْرَؤُونَ الْقُرْاٰنَ، لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لَا يَرْجِعُونَ اِلَيْهِ، وَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى صَدْرِهِ، سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ، لَا يَزَالُوْنَ يَخْرُجُونَ حَتّٰى يَخْرُجَ اٰخِرُهُمْ، فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ، قَالَهَا حَمَّادٌ ثَلَاثًا، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ، قَالَهَا حَمَّادٌ ثَلَاثًا، وَقَالَ: قَالَ اَيْضًا: لَا يَرْجِعُوْنَ فِيهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت شریک بن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میری بہت خواہش تھی کہ کسی ایسے صحابی رسول سے ملاقات کروں جو مجھے خوارج کے حوالے سے کوئی حدیث سنائے۔ چنانچہ عرفہ کے دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت میں ابو برزہ کے ساتھ میری ملاقات ہوگئی۔ میں نے ان سے پوچھا: آپ نے خوارج کے متعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فرمان سن رکھا ہے؟ انہوں نے جواباً کہا: (جی ہاں) میں آپ کو وہ بات سناؤں گا، جو میرے کانوں نے سنی اور آنکھوں نے دیکھی ہے۔ (ایک دفعہ) کہیں ملاقے سے مالِ غنیمت آیا ہوا تھا جس کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم فرما رہے تھے، آپ کے قریب کٹے ہوئے بالوں والا، کالے رنگ کا ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے اوپر سفید رنگ کی دو چادریں تھیں اور اس کی پیشانی پر سجدوں کا اثر تھا، وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہی پڑا ہوا تھا۔ وہ (ایک بار) رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے آیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کچھ نہیں دیا' وہ (دوبارہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب سے آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پھر بھی) اس کو کچھ نہیں دیا' وہ (تیسری بار) پیچھے سے آیا اور کہنے لگا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تو نے آج تک تقسیم میں انصاف نہیں کیا، اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناراض ہوکر فرمایا: میرے بعد تمہیں ایسا کوئی شخص نہیں ملے گا جو مجھ سے بڑھ تمہیں انصاف دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جملہ تین مرتبہ دہرایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرق کی طرف سے کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جن کا یہی انداز ہوگا، وہ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے اس طرح تیزی سے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کی طرف (تیزی سے) نکلتا ہے پھر وہ اس (دین) کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا: ان کی نشانی ''سر منڈانا'' ہے، وہ مسلسل ظاہر ہوتے رہیں گے حتیٰ کہ جب ان میں سب سے آخری ظاہر ہو تو جب اس کو دیکھو، وہیں مار ڈالو، حماد نے یہ بات تین مرتبہ کہی۔ وہ بدترین مخلوق، بداخلاق ہوں گے، حماد نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی اور یہ بھی کہا کہ وہ دین کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے۔

✤✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2648۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ الْبَرِّيُّ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ الصَّنْعَانِيُّ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ، وَسَيَجِيءُ قَوْمٌ يُعْجِبُوْنَكُمْ، وَتُعْجِبُهُمْ اَنْفُسُهُمْ، الَّذِيْنَ

حدیث: **2648**

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 13362 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دار المامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 3117

يَقْتُلُونَهُمْ اَوْلٰى بِاللّٰهِ مِنْهُمْ، يُحْسِنُونَ الْقِيلَ، وَيُسِيئُونَ الْفِعْلَ، وَيَدْعُونَ اِلَى اللّٰهِ، وَلَيْسُوا مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ، فَاِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاَنِيمُوهُمْ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، انْعَتْهُمْ لَنَا، قَالَ: آيَتُهُمُ الْحَلْقُ وَالتَّسْبِيتُ، يَعْنِيْ: اسْتِئْصَالَ التَّقْصِيرِ، قَالَ: وَالتَّسْبِيتُ اسْتِئْصَالُ الشَّعْرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَهُوَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عنقریب میری امت میں اختلافات اورفرقہ بندیاں شروع ہوجائیں گی اور ایک ایسی قوم آئے گی جنہیں تم بہت اچھا سمجھو گے اور وہ خود اپنے آپ کو بہت اچھا سمجھیں گے جوان کو قتل کرے گا، وہ اللہ کا مقرب ہوگا۔ وہ بہت نرم وشیریں گفتگو کریں گے لیکن بے عمل ہوں گے۔ اللہ کی طرف دعوت دیں گے لیکن اللہ کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ جب تم ان سے ملو تو ان کو (موت کی نیند) سلا دو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: ہمیں ان کے اوصاف بتادیجئے! آپ نے فرمایا: ان کی نشانی ''حلق'' (سر منڈوانا) اور ''تسبیب'' یعنی جڑ سے بال اکھیڑنا ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور یہی حدیث اوزاعی نے قتادہ کے واسطے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور یہ بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔ (وہ روایت درج ذیل ہے)

2649ـ حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ الْبَزَّازُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْمِصِّيصِيُّ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ، قَوْمٌ يُحْسِنُونَ الْقِيلَ، وَيُسِيئُونَ الْفِعْلَ، وَيَقْرَؤُونَ الْقُرْاٰنَ، لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَا يَرْجِعُ حَتّٰى يُرَدَّ السَّهْمُ عَلٰى فُوقِهِ، وَهُمْ شِرَارُ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ، طُوبٰى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوهُ، يَدْعُونَ اِلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَلَيْسُوا مِنْهُ فِيْ شَيْءٍ مَنْ قَاتَلَهُمْ، كَانَ اَوْلٰى بِاللّٰهِ مِنْهُمْ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا سِيمَاهُمْ؟ قَالَ: التَّحْلِيقُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عنقریب میری امت میں اختلافات اورفرقہ واریت ہوگی۔ ایک ایسی قوم ہوگی جو گفتار کے غازی ہوں گے لیکن بدکردار ہوں گے' قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو اور ان کے روزوں کے مقابلے میں اپنے روزوں کو حقیر جانو گے، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کی طرف نکلتا ہے، وہ دین میں لوٹ کر نہیں آئیں گے، جیسا کہ تیر اپنے سوفار کی طرف لوٹ کر نہیں آتا۔ یہ لوگ ساری دنیا سے بدتر مخلوق ہوں گے۔ اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو ان کو قتل کرے گا۔ اور وہ اس کو قتل کریں گے۔ یہ لوگوں کو کتاب اللہ کی دعوت دیں گے لیکن ان کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ جوان کو قتل کرے گا وہ اللہ کا مقرب بندہ ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ! ان کی نشانی کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سر منڈانا''۔

2650- حَدَّثَنَاهُ أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي قَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وأبی سعید الخدری، أن رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي اخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ، قَوْمٌ يُحْسِنُونَ الْقِيلَ، وَيُسِيئُونَ الْفِعْلَ، وَيَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لَا يَرْجِعُونَ حَتَّى يُرَدَّ عَلَى فُوقِهِ، شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ، طُوبَى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوهُ، يَدْعُونَ إِلَى كِتَابِ اللّٰهِ وَلَيْسُوا مِنْهُ فِي شَيْءٍ، مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلَى بِاللّٰهِ مِنْهُمْ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَمَا سِيمَاهُمْ؟ قَالَ: التَّحْلِيقُ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيثَ قَتَادَةُ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، إِنَّمَا سَمِعَهُ مِنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب میری امت میں اختلافات اور فرقہ واریت ہوگی، ان میں ایک ایسی قوم بھی ہوگی جو گفتار کے غازی ہوں گے لیکن بدکردار ہوں گے، وہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے اور وہ دین کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے جیسا کہ تیر اپنے سوفار کی طرف لوٹ کر نہیں آتا وہ بدترین مخلوق ہوں گے، اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جو ان کو قتل کرے گا اور جس کو وہ قتل کریں گے۔ یہ لوگ لوگوں کو کتاب اللہ کی دعوت دیں گے لیکن اس کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ جو ان کو قتل کرے گا وہ سب سے زیادہ اللہ کا مقرب ہوگا۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے) پوچھا: یارسول اللہ! ان کی نشانی کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سرمنڈانا''۔

قتادہ نے یہ حدیث ابوسعید سے بلاواسطہ نہیں سنی بلکہ ''ابوالمتوکل'' کے واسطے سے سنی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل روایت سے واضح ہے)

2651- أَخْبَرَنِيهِ أَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْفَقِيهُ بِالطَّابَرَانِ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ بِهَرَاةَ، وَعُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ شَرِيكٍ بِبَغْدَادَ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْجُمَاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّنُوخِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَلِيٍّ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَثَلُهُمْ مَثَلُ رَجُلٍ يَرْمِي رَمْيَةً فَيَتَوَخَّى السَّهْمَ حَيْثُ وَقَعَ، فَأَخَذَهُ فَنَظَرَ إِلَى فُوقِهِ، فَلَمْ يَرَ بِهِ دَسَمًا وَلَا دَمًا، ثُمَّ نَظَرَ إِلَى رِيشِهِ، فَلَمْ يَرَ بِهِ دَسَمًا وَلَا دَمًا، ثُمَّ نَظَرَ إِلَى نَصْلِهِ فَلَمْ يَرَ بِهِ دَسَمًا وَلَا دَمًا، كَمَا لَمْ يَتَعَلَّقْ بِهِ شَيْءٌ مِنَ الدَّسَمِ وَالدَّمِ، كَذٰلِكَ لَمْ يَتَعَلَّقْ هٰؤُلَاءِ بِشَيْءٍ مِنَ الْإِسْلَامِ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جو تیر پھینکے، جہاں پر تیر گرے، یہ اس کو وہاں سے ڈھونڈ کر اٹھالے اور اس کے سوفار کی طرف دیکھے لیکن اس پر گوشت، چربی اور خون وغیرہ نہ لگا ہو پھر وہ اس کے پر کی طرف دیکھے لیکن اس پر بھی گوشت، چربی یا خون وغیرہ نہ نظر آئے' پھر اس کے پھل کو دیکھے لیکن اس پر بھی گوشت، چربی یا خون وغیرہ نظر نہ آئے۔ جیسا کہ اس پر گوشت، چربی یا خون لگا ہی نہ ہو، اسی طرح یہ لوگ بھی اسلام کی کسی چیز کے ساتھ کسی قسم کا تعلق نہیں رکھتے ہوں گے۔

2652۔ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ الْهَاشِمِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ النَّهْدِيُّ، اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ مُسْلِمِ الْاَعْوَرِ، عَنْ خَالِدِ الْعُرَنِيِّ، قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا وَاَبُو سَعِيدِ الْخُدْرِيُّ عَلٰى حُذَيْفَةَ، فَقُلْنَا: يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ، قَالَ حُذَيْفَةُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دُورُوا مَعَ كِتَابِ اللّٰهِ حَيْثُ مَا دَارَ، فَقُلْنَا: فَاِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ فَمَعَ مَنْ نَكُونُ؟ فَقَالَ: انْظُرُوا الْفِئَةَ الَّتِي فِيهَا ابْنُ سُمَيَّةَ فَالْزَمُوهَا، فَاِنَّهُ يَدُورُ مَعَ كِتَابِ اللّٰهِ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَنِ ابْنُ سُمَيَّةَ؟ قَالَ: اَوَ مَا تَعْرِفُهُ؟ قُلْتُ: بَيِّنْهُ لِي، قَالَ: عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَمَّارٍ: يَا اَبَا الْيَقْظَانِ، لَنْ تَمُوتَ حَتّٰى تَقْتُلَكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ عَنِ الطَّرِيقِ هٰذَا حَدِيثٌ لَهُ طُرُقٌ بِاَسَانِيدَ صَحِيحَةٍ، اَخْرَجَا بَعْضَهَا وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کتاب اللہ پر مکمل طور پر عمل پیرا رہو۔ ہم نے عرض کی: جب لوگوں میں اختلاف واقع ہو جائے تو ہم کس کا ساتھ دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس جماعت میں ابن سمیہ ہو، تم اس کا ساتھ دینا۔ کیونکہ وہ قرآن کے احکام پر عمل پیرا ہے (حذیفہ) فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: ابن سمیہ کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس کو نہیں پہچانتے ہو؟ میں نے کہا: آپ ارشاد فرما دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عمار بن یاسر''۔ میں نے عمار بن یاسر کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنا ہوا ہے ''اے ابوالیقظان! ایک باغی گروہ کے تجھے قتل کرنے سے تیری موت واقع ہو گی۔

❖ اس حدیث کی متعدد صحیح سندیں ہیں جن میں سے بعض کو شیخین نے نقل بھی کیا ہے لیکن اس حدیث کو نقل نہیں کیا۔

2653۔ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ التَّمِيمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْبَغَوِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلِ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهُ قَالَ لَهُ وَلِابْنِهِ عَلِيٍّ: انْطَلِقَا اِلٰى اَبِي سَعِيدٍ فَاسْمَعَا مِنْهُ حَدِيثَهُ فِي شَاْنِ الْخَوَارِجِ، فَانْطَلَقَا فَاِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ لَهُ يُصْلِحُ، فَلَمَّا رَآنَا اَخَذَ رِدَاءَهُ، ثُمَّ احْتَبَى، ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا حَتّٰى عَلَا ذِكْرُهُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: كُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً، وَعَمَّارٌ يَحْمِلُ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ، فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْ رَاْسِهِ، وَيَقُولُ: يَا عَمَّارُ، اَلَا تَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً كَمَا يَحْمِلُ اَصْحَابُكَ؟ قَالَ: اِنِّي اُرِيدُ الْاَجْرَ عِنْدَ اللّٰهِ، قَالَ: فَجَعَلَ يَنْفُضُ وَيَقُولُ: وَيْحَ عَمَّارٍ، تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، قَالَ: وَيَقُولُ عَمَّارٌ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے اور اپنے بیٹے علی سے کہا: تم دونوں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس چلے جاؤ اور ان سے خوارج کے متعلق کوئی حدیث سن کر آؤ۔ ہم دونوں چل دیئے، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اپنے باغ میں کام

حدیث: 2653

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 11879 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث:603

کررہے تھے۔ جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو اپنی چادر درست کر کے ہم سے باتیں کرنے لگ گئے حتیٰ کہ مسجد کے متعلق بات چل نکلی، وہ کہنے لگے: ہم ایک ایک اینٹ اٹھارہے تھے جبکہ عمار دو دو اینٹیں اٹھارہے تھے، جب رسول اکرم ﷺ نے ان کو دیکھا تو ان کے سر سے مٹی جھاڑتے ہوئے بولے: اے عمار! اپنے دوسرے ساتھیوں کی طرح تم بھی ایک ایک اینٹ کیوں نہیں اٹھارہے؟ عمار نے جواباً کہا: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اجر کا طلبگار ہوں۔ (ابوسعید) فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ (پھر ان کے سر سے) مٹی جھاڑنے لگ گئے اور فرمایا: اے عمار! افسوس ہے کہ تجھے ایک باغی گروہ قتل کردے گا۔ ابوعمار بولے: میں فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

2654۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ مُوسَى الْحُنَيْنِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ النَّهْدِيُّ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَبِي عَمَّارٍ، قَالَ: شَهِدْتُّ اَبَا اُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى رَأْسِ الْحَرُوْرِيَّةِ عِنْدَ بَابِ دِمَشْقَ، وَهُوَ يَقُوْلُ: كِلَابُ اَهْلِ النَّارِ، قَالَهَا ثَلَاثًا، خَيْرُ قَتْلٰى مَنْ قَتَلُوْهُ، وَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ، فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: يَا اَبَا اُمَامَةَ، اَرَاَيْتَ قَوْلَكَ هٰؤُلَاءِ كِلَابُ النَّارِ اَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوْ مِنْ رَأْيِكَ؟ قَالَ: اِنِّيْ اِذًا لَجَرِيءٌ لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا وَعَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ مَا حَدَّثْتُكُمُوْهُ، قَالَ لَهٗ رَجُلٌ: اِنِّيْ رَاَيْتُكَ قَدْ دَمَعَتْ عَيْنَاكَ، قَالَ: اِنَّهُمْ لَمَّا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ، ثُمَّ قَرَاَ: وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَ هُمُ الْبَيِّنَاتُ فَهِيَ لَهُمْ مَرَّتَيْنِ

❖❖ حضرت شداد بن عبداللہ ابی عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ابوامامہ کو باب دمشق کے قریب خوارج کے سروں پر کھڑے دیکھا۔ وہ کہہ رہے تھے یہ جہنم کے کتے ہیں، یہ بات تین مرتبہ کہی۔ سب سے اچھا مقتول وہ ہے جس کو انہوں نے مار ڈالا یہ بات کرتے ہوئے وہ آبدیدہ ہوگئے، ایک شخص نے ان سے کہا: تم اپنی رائے سے ان کو دوزخ کے کتے کہہ رہے ہو یا رسول اکرم ﷺ کا ان کے متعلق کوئی ارشاد سن رکھا ہے؟ (ابوامامہ) بولے: اگر میں نے رسول اکرم ﷺ سے ایک بار دو بار، تین بار یا سات بار (سے کم مرتبہ) سنا ہوتا تو میں بہت بڑی جسارت کرتا اور میں تمہیں یہ حدیث نہ سناتا۔ ایک شخص نے ان سے کہا: میں آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: یہ لوگ پہلے مسلمان تھے۔ لیکن ایمان قبول کرنے کے بعد یہ لوگ دوبارہ کافر ہو گئے ہیں' پھر یہ آیت تلاوت کی:

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَ هُمُ الْبَيِّنَاتُ (آل عمران:105)

''اور ان جیسے نہ ہونا جو آپس میں پھٹ گئے اور ان میں پھوٹ پڑ گئی بعد اس کے کہ روشن نشانیاں انہیں آ چکی تھیں''۔

(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

پس یہ (آیت) انہی کے لئے ہے (یہ بات انہوں نے) دومرتبہ (کہی)۔

2655۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُوْ عَمَّارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى رُؤُوْسِ الْحَرُوْرِيَّةِ عَلٰى بَابِ حِمْصَ، اَوْ بَابِ دِمَشْقَ، وَهُوَ يَقُوْلُ: كِلَابُ النَّارِ كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلٰى تَحْتَ ظِلِّ السَّمَآءِ، خَيْرُ قَتْلٰى مَنْ قَتَلُوْهُ، ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيْثَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَحَدِيْثُ مُسْلِمٍ فِي الْمُسْنَدِ الصَّحِيْحِ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ بْنِ يُوْنُسَ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ شَدَّادٍ اَبِيْ عَمَّارٍ، عَنْ اَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ: يَا ابْنَ آدَمَ اِنَّكَ تَبْذُلُ الْفَضْلَ الْحَدِيْثَ، وَاِنَّمَا شَرَحْنَا الْقَوْلَ فِيْهِ لِاَنَّ الْغَالِبَ عَلٰى هٰذَا الْمَتْنِ طُرُقُ حَدِيْثِ اَبِيْ غَالِبٍ، عَنْ اَبِيْ أُمَامَةَ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت شداد بن عبداللہ ابوعمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابوامامہ کو باب حمص یا باب دمشق کے پاس خوارج کے سروں پر کھڑے یہ کہتے سنا ہے: یہ دوزخ کے کتے ہیں، یہ دوزخ کے کتے ہیں' یہ آسمان کے نیچے سب سے برے مقتول ہیں اور سب سے اچھا مقتول وہ ہے جس کو انہوں نے قتل کیا۔ پھر ابوحذیفہ کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

✥✥ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ''اَلْمُسْنَدُ الصَّحِيْحُ'' میں نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ الْقَاسِمِ کے ذریعے عکرمہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ شداد ابوعمار نے ابوامامہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو اضافی چیزیں خرچ کرتا ہے۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔ اور ہم نے اس سلسلے میں تفصیلی کلام اس لیے کیا ہے کہ اس متن پر ابوغالب کی ابوامامہ سے روایت کردہ سند غالب ہے۔ لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔

2656۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ أُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الطَّرَسُوْسِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ الْقَاسِمِ الْيَمَامِيُّ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زُمَيْلٍ سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا خَرَجَتِ الْحَرُوْرِيَّةُ اجْتَمَعُوْا فِيْ دَارٍ، وَهُمْ سِتَّةُ آلَافٍ، اَتَيْتُ عَلِيًّا، فَقُلْتُ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَبْرِدْ بِالظُّهْرِ لَعَلِّيْ آتِيْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَاُكَلِّمُهُمْ، قَالَ: اِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكَ، قُلْتُ: كَلَّا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَخَرَجْتُ اِلَيْهِمْ وَلَبِسْتُ اَحْسَنَ مَا يَكُوْنُ مِنْ حُلَلِ الْيَمَنِ، قَالَ اَبُوْ زُمَيْلٍ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ جَمِيْلًا جَهِيْرًا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاَتَيْتُهُمْ وَهُمْ مُجْتَمِعُوْنَ فِيْ دَارِهِمْ قَائِلُوْنَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوْا: مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، فَمَا هٰذِهِ الْحُلَّةُ؟ قَالَ: قُلْتُ: مَا تَعِيْبُوْنَ عَلَيَّ، لَقَدْ رَاَيْتُ عَلٰى رَسُوْلِ

حدیث: 2656

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 8575 ذکره ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 16517

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْحُلَلِ، وَنَزَلَتْ: قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ قَالُوْا: فَمَا جَآءَ بِكَ؟ قُلْتُ: اَتَيْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ، لِاُبَلِّغَكُمْ مَا يَقُوْلُوْنَ الْمُخْبَرُوْنَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ، فَعَلَيْهِمْ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ، وَهُمْ اَعْلَمُ بِالْوَحْيِ مِنْكُمْ، وَفِيْهِمْ اُنْزِلَ: وَلَيْسَ فِيْكُمْ مِنْهُمْ اَحَدٌ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تُخَاصِمُوْا قُرَيْشًا، فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَاَتَيْتُ قَوْمًا لَمْ اَرَ قَوْمًا قَطُّ اَشَدَّ اجْتِهَادًا مِّنْهُمْ مُسْهِمَةٌ وُجُوْهُهُمْ مِنَ السَّهَرِ، كَاَنَّ اَيْدِيْهِمْ وَرُكَبَهُمْ تُثَنّٰى عَلَيْهِمْ، فَمَضٰى مَنْ حَضَرَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَنُكَلِّمَنَّهٗ وَلَنَنْظُرَنَّ مَا يَقُوْلُ، قُلْتُ: اَخْبِرُوْنِيْ مَاذَا نَقَمْتُمْ عَلٰى ابْنِ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصِهْرِهٖ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ؟ قَالُوْا: ثَلَاثًا، قُلْتُ: مَا هُنَّ؟ قَالُوْا: اَمَّا اِحْدَاهُنَّ فَاِنَّهٗ حَكَّمَ الرِّجَالَ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ، وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَا لِلرِّجَالِ وَمَا لِلْحَكَمِ؟ فَقُلْتُ: هٰذِهٖ وَاحِدَةٌ، قَالُوْا: وَاَمَّا الْاُخْرٰى فَاِنَّهٗ قَاتَلَ، وَلَمْ يَسْبِ وَلَمْ يَغْنَمْ، فَلَئِنْ كَانَ الَّذِيْ قَاتَلَ كُفَّارًا لَقَدْ حَلَّ سَبْيُهُمْ وَغَنِيْمَتُهُمْ، وَلَئِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ مَا حَلَّ قِتَالُهُمْ، قُلْتُ: هٰذِهٖ ثِنْتَانِ، فَمَا الثَّالِثَةُ؟ قَالَ: اِنَّهٗ مَحَا نَفْسَهٗ مِنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَهُوَ اَمِيْرُ الْكَافِرِيْنَ، قُلْتُ: اَعِنْدَكُمْ سِوٰى هٰذَا؟ قَالُوْا: حَسْبُنَا هٰذَا، فَقُلْتُ لَهُمْ: اَرَاَيْتُمْ اِنْ قَرَاْتُ عَلَيْكُمْ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَمِنْ سُنَّةِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُرَدُّ بِهٖ قَوْلُكُمْ اَتَرْضَوْنَ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، فَقُلْتُ: اَمَّا قَوْلُكُمْ: حَكَّمَ الرِّجَالَ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ فَاَنَا اَقْرَاُ عَلَيْكُمْ مَا قَدْ رَدَّ حُكْمَهٗ اِلَى الرِّجَالِ فِيْ ثَمَنِ رُبُعِ دِرْهَمٍ فِيْ اَرْنَبٍ، وَنَحْوِهَا مِنَ الصَّيْدِ، فَقَالَ: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ اِلٰى قَوْلِهٖ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ فَنَشَدْتُكُمُ اللّٰهَ اَحُكْمُ الرِّجَالِ فِيْ اَرْنَبٍ وَّنَحْوِهَا مِنَ الصَّيْدِ اَفْضَلُ، اَمْ حُكْمُهُمْ فِيْ دِمَائِهِمْ وَصَلَاحِ ذَاتِ بَيْنِهِمْ؟ وَاَنْ تَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَوْ شَاءَ لَحَكَمَ وَلَمْ يُصَيِّرْ ذٰلِكَ اِلَى الرِّجَالِ، وَفِي الْمَرْاَةِ وَزَوْجِهَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ يُّرِيْدَا اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا فَجَعَلَ اللّٰهُ حُكْمَ الرِّجَالِ سُنَّةً مَّاْمُوْنَةً، اَخَرَجْتُ عَنْ هٰذِهٖ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: وَاَمَّا قَوْلُكُمْ: قَاتَلَ وَلَمْ يَسْبِ وَلَمْ يَغْنَمْ، اَتَسْبُوْنَ اُمَّكُمْ عَآئِشَةَ ثُمَّ يَسْتَحِلُّوْنَ مِنْهَا مَا يُسْتَحَلُّ مِنْ غَيْرِهَا؟ فَلَئِنْ فَعَلْتُمْ لَقَدْ كَفَرْتُمْ وَهِيَ اُمُّكُمْ، وَلَئِنْ قُلْتُمْ: لَيْسَتْ اُمَّنَا لَقَدْ كَفَرْتُمْ، فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهَاتُهُمْ فَاَنْتُمْ تَدُوْرُوْنَ بَيْنَ ضَلَالَتَيْنِ اَيُّهُمَا صِرْتُمْ اِلَيْهَا، صِرْتُمْ اِلٰى ضَلَالَةٍ فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ، قُلْتُ: اَخَرَجْتُ مِنْ هٰذِهٖ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، وَاَمَّا قَوْلُكُمْ: مَحَا اسْمَهٗ مِنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَاَنَا اٰتِيْكُمْ بِمَنْ تَرْضَوْنَ وَاُرِيْكُمْ، قَدْ سَمِعْتُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ كَاتَبَ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو، وَاَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ: اُكْتُبْ يَا عَلِيُّ: هٰذَا مَا اصْطَلَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ مَا نَعْلَمُ اِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوْ نَعْلَمُ اِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا قَاتَلْنَاكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، اُكْتُبْ يَا عَلِيُّ: هٰذَا مَا اصْطَلَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ عَلِيٍّ، وَمَا اَخْرَجَهٗ مِنَ النُّبُوَّةِ حِيْنَ مَحَا نَفْسَهٗ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

عَبَّاسٍ: فَرَجَعَ مِنَ الْقَوْمِ اَلْفَانِ، وَقُتِلَ سَائِرُهُمْ عَلٰى ضَلَالَةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب خوارج نے بغاوت کی تو وہ ایک حویلی میں جمع ہوئے، اس وقت ان کی تعداد 6 ہزار تھی۔ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: اے امیر المومنین رضی اللہ عنہما آج ظہر کی نماز ذرا تاخیر سے پڑھیئے گا۔ میں ارادہ رکھتا ہوں کہ ان لوگوں کے پاس آ کر ان سے مذاکرات کروں۔ آپ نے فرمایا: مجھے تیرے بارے میں خدشہ ہے (کہ یہ لوگ تجھے کوئی نقصان نہ پہنچا دیں) میں نے کہا: ایسا نہیں ہوگا (ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں) میں بہت ہی قیمتی یمنی جبہ زیب تن کر کے ان کی طرف روانہ ہوا۔ ابوزمیل فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما بہت خوبصورت نوجوان تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں ان کے پاس آیا' اس وقت وہ اس حویلی میں موجود باتیں کر رہے تھے۔ میں نے ان کو سلام کیا، انہوں نے جواباً مجھے خوش آمدید کہتے ہوئے کہا: یہ کیسا جبہ ہے؟ میں نے کہا: تم اس کی وجہ سے مجھ پر کیوں عیب لگا رہے ہو؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے بھی زیادہ قیمتی جبہ پہنے دیکھا ہے اور قرآن کریم کی اس آیت میں اس کی اجازت بھی موجود ہے:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ (الاعراف:32)

''تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی اور پاک رزق'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

وہ کہنے لگے: تم کہنے کیا آئے ہو؟ میں نے کہا: میں تمہارے پاس مہاجرین اور انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس سے آیا ہوں تا کہ تمہارے پاس ان کی جانب سے جو خبریں پہنچ رہی ہیں، ان کی حقیقت حال تم تک پہنچاؤں۔ ان لوگوں کی موجودگی میں قرآن نازل ہوا ہے اور وہ لوگ وحی کو تم سے بہتر طریقے سے جانتے ہیں اور ان کے متعلق ہی یہ حکم نازل ہوا ہے اور تم میں ان میں سے کوئی نہیں ہے۔ تو ایک شخص بولا: تم قریش سے بلاوجہ مت جھگڑو۔ کیونکہ قرآن کہتا ہے:

بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ (الزخرف:58)

''بلکہ وہ ہیں ہی جھگڑالو لوگ''

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں ایسی قوم کے پاس سے آیا ہوں کہ ان سے بڑھ کر اجتہاد کی صلاحیت رکھنے والا میں نے کسی قوم کو نہیں پایا۔ شب بیداریوں کی وجہ سے ان کے چہروں کی رنگت بدلی ہوئی تھی۔ یوں لگتا تھا کہ ان کے ہاتھ اور پاؤں ان کی تعریف کر رہے ہیں، ان میں سے بعض نے کہا: ہمیں اس کے ساتھ گفت و شنید ضرور کرنی چاہئے تا کہ اس کے نظریات ہم پر آشکار ہوں لیکن میں نے کہا: تم مجھے یہ بات بتاؤ کہ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی' ان کے داماد اور مہاجرین و انصار پر کیا اعتراض ہے؟ انہوں نے کہا: (ہمیں ان پر) تین اعتراض ہیں۔ میں نے پوچھا: وہ کیا؟ انہوں نے کہا: پہلا تو یہ ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بادشاہی میں بندوں کو حاکم بنا دیا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ (یوسف:40)

''حکم نہیں مگر اللہ کا'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

بندوں کا امر سے کیا تعلق؟ میں نے کہا: یہ تو ایک ہوا۔ انہوں نے کہا:

دوسرا یہ ہے کہ انہوں نے جنگ کی ہے لیکن نہ تو کسی کو قیدی بنایا اور نہ مالِ غنیمت حاصل کیا۔ اب یہ جن سے لڑ رہے ہیں اگر وہ کافر ہیں تو ان کو قیدی بنانا اور ان کا مالِ غنیمت میں لینا جائز ہوتا اور اگر وہ مومن ہیں تو ان سے جہاد جائز نہیں۔ میں نے کہا: دو ہو گئے۔ تیسرا اعتراض کیا ہے؟ انہوں نے کہا:

(تیسری بات یہ ہے کہ) انہوں نے اپنے نام سے لفظ ''امیر المومنین'' ہٹا دیا ہے، اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ یہ ''امیر الکافرین'' ہوئے۔ میں نے کہا: اس کے علاوہ آپ لوگوں کے کوئی تحفظات ہوں تو وہ بھی بتا دو۔ انہوں نے کہا: ہمارے اعتراضات یہی تھے۔ میں نے ان سے کہا: اگر میں تمہیں قرآن پاک کی وہ آیات اور نبی اکرم ﷺ کی وہ احادیث سنا دوں جس سے تمہارے موقف کی تردید ہوتی ہو تو کیا مان لو گے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ میں نے کہا: تم نے جو یہ اعتراض کیا ہے کہ بندوں کو حاکم بنا دیا گیا ہے، اس سلسلے میں، میں تمہیں ایک آیت سناتا ہوں جس میں خرگوش وغیرہ کے شکار کے متعلق ربع درہم کے آٹھویں حصے میں بندوں کو حاکم بنایا گیا ہے۔ وہ آیت یہ ہے:

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ اِلٰى قَوْلِهٖ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ

''اے ایمان والو! شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو اور تم میں جو اسے قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ ویسا ہی جانور مویشی سے دے تم میں کے دو ثقہ آدمی اس کا حکم کریں'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ بندوں کا خرگوش وغیرہ شکار کے متعلق حاکم بننا افضل ہے یا ان کے خونوں اور ان کے درمیان اصلاح کا حاکم بننا زیادہ افضل ہے؟ اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان میں خود ہی فیصلہ کر دیتا اور ان کو دوسروں کے سپرد نہ کرتا۔ نیز اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کے متعلق فرمایا:

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ يُّرِيْدَا اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا (النساء: 35)

''اور اگر تم کو میاں بی بی کے جھگڑے کا خوف ہو تو ایک پنچ مرد والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک پنچ عورت والوں کی طرف سے، یہ دونوں اگر صلح کرانا چاہیں گے تو اللہ ان میں رجحان پیدا کر دے گا'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

تو اللہ تعالیٰ نے بندوں کو حکم بنانا سنتِ مامونہ قرار دیا ہے (جو ان کو اس مشکل سے نکال سکتا ہے) انہوں نے کہا: جی ہاں۔ اور تم نے یہ اعتراض کیا ہے کہ یہ جنگ کر رہے ہیں لیکن نہ قیدی بنا رہے ہیں نہ مالِ غنیمت' کیا تم اپنی اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کو قیدی بناؤ گے اور پھر ان کے ساتھ وہ سب کچھ کر سکو گے جو ایک قیدی خاتون کے ساتھ کرنا جائز ہے؟ اگر تم ایسا کرو گے تو تم کافر ہو جاؤ گے کیونکہ وہ تمہاری ماں ہیں۔ اور اگر تم ان کے ایمان کا انکار کرو تو بھی تم ہی کافر ہو گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ (الاحزاب: 6)

''یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

تو تم لوگ دو گمراہیوں کے درمیان گھوم رہے ہو۔ ان میں سے کسی کی طرف بھی جاؤ بہر حال گمراہی ہی تمہارا مقدر ہے۔

(میری یہ دلیل سن کر) انہوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ میں نے کہا: میں نے تمہارے دوسرے اعتراض کا بھی جواب دے دیا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں (میں نے کہا) اور تمہارا یہ اعتراض تھا کہ انہوں نے اپنے نام سے ''امیر المومنین'' کا نام ہٹا دیا ہے۔تو میں تمہیں ایسی شخصیت کی بات بتاتا ہوں جس پر تم سب لوگ راضی ہو اور میرا خیال ہے کہ تم لوگوں نے سن رکھا ہوگا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اکرم ﷺ نے سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ اور ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کی طرف (جو مکتوب) لکھا تھا تو آپ ﷺ نے امیر المومنین سے فرمایا تھا۔اے علی! لکھو یہ وہ معاہدہ ہے جس پر محمد رسول اللہ ﷺ نے صلح کی ہے۔اس پر مشرکین نے اعتراض کیا کہ نہیں' خدا کی قسم ہم آپ کو ''رسول اللہ'' نہیں مانتے' اگر ہم آپ کو رسول اللہ مانتے ہوتے تو تمہارے ساتھ جنگ کیوں کرتے۔ تو رسول اللہ ﷺ بولے: اے اللہ! تو تو جانتا ہے کہ میں ''رسول اللہ'' ہوں۔اے علی! اس کی عبارت یوں کر دو۔ یہ وہ معاہدہ ہے جس پر محمد بن عبداللہ نے صلح کی ہے۔تو خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ ''علی'' سے کہیں افضل ہیں۔لیکن جب آپ ﷺ نے اپنے نام سے ''رسول اللہ'' مٹوا دیا تو آپ ﷺ کی رسالت ختم نہیں ہوئی۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں (میری یہ گفتگو سن کر) دو ہزار آدمیوں نے ان کی جماعت سے رجوع کر لیا۔اور باقی سب گمراہی پر قتل ہوئے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2657- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السَّدُوسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَبَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَهَا جُلُوْسٌ مَّرْجِعُهَا مِنَ الْعِرَاقِ لَيَالِيَ قُوْتِلَ عَلِيٌّ، اِذْ قَالَتْ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادٍ، هَلْ اَنْتَ صَادِقِيَّ عَمَّا اَسْاَلُكَ عَنْهُ؟ حَدِّثْنِيْ عَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ قَتَلَهُمْ عَلِيٌّ، قُلْتُ: وَمَالِيْ لَا اُصَدِّقُكِ؟ قَالَتْ: فَحَدِّثْنِيْ عَنْ قِصَّتِهِمْ، قُلْتُ: اِنَّ عَلِيًّا لَّمَّا كَاتَبَ مُعَاوِيَةَ وَحَكَّمَ الْحَكَمَيْنِ خَرَجَ عَلَيْهِ ثَمَانِيَةُ اٰلَافٍ مِّنْ قُرَّاءِ النَّاسِ، فَنَزَلُوْا اَرْضًا مِّنْ جَانِبِ الْكُوْفَةِ يُقَالُ لَهَا: حَرُوْرَاءُ، وَاِنَّهُمْ اَنْكَرُوْا عَلَيْهِ، فَقَالُوْا: انْسَلَخْتَ مِنْ قَمِيْصٍ اَلْبَسَكَهُ اللّٰهُ وَاَسْمَاكَ بِهِ، ثُمَّ انْطَلَقْتَ فَحَكَّمْتَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَلَا حُكْمَ اِلَّا لِلّٰهِ، فَلَمَّا بَلَغَ عَلِيًّا مَّا عَتَبُوْا عَلَيْهِ وَفَارَقُوْهُ اَمَرَ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لَا يَدْخُلَنَّ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِلَّا رَجُلٌ قَدْ حَمَلَ الْقُرْاٰنَ، فَلَمَّا اَنِ امْتَلَاَ الدَّارُ مِنَ الْقُرَّاءِ دَعَا بِمُصْحَفٍ عَظِيْمٍ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَطَفِقَ يَصُكُّهُ بِيَدِهِ، وَيَقُوْلُ: اَيُّهَا الْمُصْحَفُ، حَدِّثِ النَّاسَ، فَنَادَاهُ النَّاسُ، فَقَالُوْا: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، مَا تَسْاَلُهُ عَنْهُ اِنَّمَا هُوَ وَرَقٌ وَمِدَادٌ، وَنَحْنُ نَتَكَلَّمُ بِمَا رَاَيْنَا مِنْهُ فَمَاذَا تُرِيْدُ؟ قَالَ: اَصْحَابُكُمُ الَّذِيْنَ خَرَجُوْا بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ كِتَابُ اللّٰهِ، يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ امْرَاَةٍ وَّرَجُلٍ: وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا فَاُمَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ

حديث: 2657

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 656 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دار المامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 474 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دار الباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 16519

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْظَمُ حُرْمَةً مِنِ امْرَاَةٍ وَّرَجُلٍ، وَنَقَمُوا اَنْ كَاتَبْتُ مُعَاوِيَةَ وَكَتَبَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، وَقَدْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ حِينَ صَالَحَ قَوْمَهُ قُرَيْشًا، فَكَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، فَقَالَ سُهَيْلٌ: لَا تَكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، قَالَ: فَكَيْفَ اَكْتُبُ؟ قَالَ: اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبْ، ثُمَّ قَالَ: اكْتُبْ: مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ، قَالُوْا: لَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَمْ نُخَالِفْكَ، فَكَتَبَ: هٰذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قُرَيْشًا، يَقُوْلُ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ فَبَعَثَهُ اِلَيْهِمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، فَخَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتّٰى اِذَا تَوَسَّطْنَا عَسْكَرَهُمْ قَامَ ابْنُ الْكَوَّاءِ فَخَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: يَا حَمَلَةَ الْقُرْاٰنِ، اِنَّ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ يَّعْرِفُهُ، فَاَنَا اَعْرِفُهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ، هٰذَا مَنْ نَّزَلَ فِي قَوْمِهِ: بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ فَرُدُّوْهُ اِلٰى صَاحِبِهِ وَلَا تُوَاضِعُوْهُ كِتَابَ اللّٰهِ، قَالَ: فَقَامَ خُطَبَاؤُهُمْ، فَقَالُوْا: لَا وَاللّٰهِ لَنُوَاضِعَنَّهُ كِتَابَ اللّٰهِ، فَاِذَا جَاءَ بِالْحَقِّ نَعْرِفُهُ اسْتَطَعْنَاهُ، وَلَئِنْ جَاءَ بِالْبَاطِلِ لَنُبَكِّتَنَّهُ بِبَاطِلِهِ، وَلَنَرُدَّنَّهُ اِلٰى صَاحِبِهِ، فَوَاضَعُوْهُ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، فَرَجَعَ مِنْهُمْ اَرْبَعَةُ الْاٰفٍ كُلُّهُمْ تَائِبٌ بَيْنَهُمْ ابْنُ الْكَوَّاءِ، حَتّٰى اَدْخَلَهُمْ عَلٰى عَلِيٍّ فَبَعَثَ عَلِيٌّ اِلٰى بَقِيَّتِهِمْ، فَقَالَ: قَدْ كَانَ مِنْ اَمْرِنَا وَاَمْرِ النَّاسِ مَا قَدْ رَاَيْتُمْ فَقِفُوا حَيْثُ شِئْتُمْ حَتّٰى تَجْتَمِعَ اُمَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَنْزِلُوْا حَيْثُ شِئْتُمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَنْ نَّقِيَكُمْ رِمَاحَنَا مَا لَمْ تَقْطَعُوْا سَبِيْلًا اَوْ تُطِيلُوْا دَمًا، فَاِنَّكُمْ اِنْ فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ فَقَدْ نَبَذْنَا اِلَيْكُمُ الْحَرْبَ عَلٰى سَوَاءٍ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِيْنَ، فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: يَا ابْنَ شَدَّادٍ، فَقَدْ قَتَلَهُمْ؟ فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا بَعَثَ اِلَيْهِمْ حَتّٰى قَطَعُوْا السَّبِيْلَ، وَسَفَكُوا الدِّمَاءَ بِغَيْرِ حَقِّ اللّٰهِ، وَقَتَلُوْا ابْنَ خَبَّابٍ وَّاسْتَحَلُّوا اَهْلَ الذِّمَّةِ، فَقَالَتْ: آللّٰهِ؟ قُلْتُ: آللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، قَالَتْ: فَمَا شَيْءٌ بَلَغَنِي عَنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ يَتَحَدَّثُوْنَ بِهِ، يَقُوْلُوْنَ: ذُو الثُّدَيِّ ذُو الثُّدَيِّ، فَقُلْتُ: قَدْ رَاَيْتُهُ وَوَقَفْتُ عَلَيْهِ مَعَ عَلِيٍّ فِي الْقَتْلٰى فَدَعَا النَّاسَ، فَقَالَ: هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا؟ فَكَانَ اَكْثَرُ مَنْ جَاءَ يَقُوْلُ: قَدْ رَاَيْتُهُ فِي مَسْجِدِ بَنِي فُلَانٍ يُصَلِّي، وَرَاَيْتُهُ فِي مَسْجِدِ بَنِي فُلَانٍ يُصَلِّي، فَلَمْ يَاْتِ بِثَبْتٍ يُعْرَفُ اِلَّا ذٰلِكَ، قَالَتْ: فَمَا قَوْلُ عَلِيٍّ حِيْنَ قَامَ عَلَيْهِ كَمَا يَزْعُمُ اَهْلُ الْعِرَاقِ؟ قُلْتُ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، قَالَتْ: وَهَلْ سَمِعْتَهُ اَنْتَ مِنْهُ قَالَ غَيْرَ ذٰلِكَ؟ قُلْتُ: اللّٰهُمَّ لَا، قَالَتْ: اَجَلْ، صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، اِلَّا ذِكْرَ ذِي الثُّدَيَّةِ فَقَدْ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ بِاَسَانِيْدَ كَثِيْرَةٍ

❖❖ حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت علی کی لڑائی سے لوٹ کر واپس آئیں تو میں ان کے پاس گیا، ہم ان کے پاس بیٹھے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ کے متعلق گفتگو کر رہے تھے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں جو بات تم سے پوچھوں' کیا تم سچ سچ بتاؤ گے؟ آپ مجھے ان لوگوں کے متعلق بتایئے جن کو علی نے قتل کیا۔ میں نے کہا: میں تمہیں سچ کیوں نہیں بتاؤں گا۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا: تو مجھے اس کا واقعہ سناؤ۔ میں بولا: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ

نے معاویہ کی جانب مکتوب لکھا اور دو حاکموں کا فیصلہ سنایا تو 8000 ہزار قراء نے ان کیخلاف بغاوت کر دی پھر وہ کوفہ کی جانب ایک حروراء نامی مقام پر جمع ہو گئے اور انہوں نے علی کے احکام کا انکار کیا اور کہنے لگے: تم نے وہ قمیص اتار دی ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہیں پہنائی تھی اور اس کے ساتھ تمہیں بلند کیا تھا، پھر تم نے اللہ کے دین میں حاکم مقرر کر دیئے ہیں حالانکہ حکم کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ جب ان کی بغاوت اور ہرزہ سرائی کی خبر حضرت علی رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو آپ نے منادی کو حکم دیا کہ لوگوں میں یہ منادی کر دی جائے کہ امیر المومنین کے پاس صرف حامل قرآن حاضر ہو سکتا ہے، جب حویلی قراء سے بھر گئی تو آپ نے قرآن پاک کا ایک بڑا نسخہ منگوایا۔ اپنے ہاتھ اس پر رکھے اور اس پر ہاتھ پھیر پھیر کر کہنے لگے: اے قرآن! تو ہی لوگوں کو حقیقت بتا۔ لوگوں نے آپ کو آواز دی اور کہنے لگے: اے امیر المومنین! آپ جس سے سوال کر رہے ہیں وہ تو محض ورق اور سیاہی ہے، ہم اس میں پڑھ کر آپ کو سنا دیتے ہیں، آپ بتایئے آپ چاہتے کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: تمہارے وہ ساتھی جنہوں نے بغاوت کی ہے، اللہ تعالیٰ ایک عورت اور مرد کے متعلق فرماتا ہے:

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا

''اور اگر تمہیں میاں بیوی کے جھگڑے کا خوف ہو تو ایک پنچ مرد والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک پنچ عورت والوں کی طرف سے'' تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی حرمت ایک مرد اور عورت کی حرمت سے کہیں زیادہ ہے۔ انہوں نے مجھ پر یہ الزام لگایا ہے کہ میں نے معاویہ سے خط و کتابت کی ہے اور علی بن ابی طالب نے لکھا ہے (اپنے آپ کو امیر المومنین کیوں نہیں لکھا؟ تو سنئے) ہم حدیبیہ کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، سہیل بن عمرو آپ کے پاس آیا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم قریش کے ساتھ صلح کی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' لکھ دی۔ تو سہیل نے کہا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مت لکھو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو کیسے لکھوں؟ اس نے کہا: لکھو ''باسمك اللهم'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں لکھتا ہوں۔ پھر فرمایا: لکھو ''من محمد رسول الله'' وہ کہنے لگے: اگر ہم آپ کو رسول اللہ مانتے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت نہ کرتے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا:

هٰذَا مَا صَالَحَ عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قُرَيْشًا

اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ (احزاب: 21)

''بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے اس کے لئے کہ اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہو'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ ان کی طرف بھیجا اور میں بھی ان کے ہمراہ ہو لیا۔ جب ہم ان کے لشکر کے درمیان میں پہنچے تو ابن الکواء کھڑا ہو کر لوگوں کو خطبہ دینے لگا، اس نے کہا: اے قرآن کے قاریو! یہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہے، جو ان کو نہیں جانتا اس کو میں ان کا تعارف کراتا ہوں، قرآن کی یہ آیت انہی کی قوم کے متعلق نازل ہوئی ہے:

بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ

''بلکہ یہ جھگڑالو قوم ہے''

اس کو اس کے صاحب کی طرف لوٹا دو اور اس کے ساتھ کتاب اللہ میں مذاکرہ مت کرو، آپ فرماتے ہیں: ان کے خطباء کھڑے ہو کر کہنے لگے: خدا کی قسم! ہم اس کے ساتھ کتاب اللہ میں مذاکرہ کریں گے۔ اگر یہ حق بیان کرے گا جو ہم سمجھ سکیں تو ہم مانیں گے اور اگر اس نے باطل پیش کیا تو اس کی سرزنش کریں گے' اور ہم اس کو اس کے صاحب کے پاس واپس بھیج دیں گے۔ چنانچہ ان لوگوں نے تین دن تک ان کے ساتھ کتاب اللہ میں مباحثہ کیا (اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ) ان میں سے چار ہزار لوگ تائب ہو گئے۔ ان میں ابوالکواء بھی تھا۔ یہاں تک کہ ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا اور فرمایا: ہمارا اور دوسرے لوگوں کا (نظریہ) وہی تھا جو تم نے دیکھ لیا ہے، اس لیے تم جہاں پر ہو وہیں ٹھہر جاؤ یہاں تک کہ امت محمدیہ جمع ہو جائے اور تم جہاں بھی ہو وہیں پڑاؤ کر لو ہمارا تمہارے ساتھ یہ معاہدہ ہے کہ جب تک تم بغاوت نہیں کرو گے ہمارے نیزے تمہاری حفاظت کرتے رہیں گے۔ اور اگر تم نے ایسا کیا تو ہم تم پر بھی جنگ مسلط کر دیں گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ خیانت گروں کو پسند نہیں کرتا۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: اے بن شداد! تو انہوں نے ان کو قتل کر دیا؟۔ انہوں نے کہا: خدا کی قسم انہوں نے ان کی طرف سے اس وقت تک (کوئی مجاہد) نہیں بھیجا جب تک انہوں نے فساد اور ناحق خونریزی شروع نہیں کر دی۔ اور انہوں نے ابن خباب کو بھی قتل کر ڈالا اور انہوں نے اہل ذمہ کے خون اور مالوں کو حلال جانا۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا: خدا کی قسم؟ میں نے کہا: اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ اور اہل عراق کے متعلق جتنی باتیں مجھ تک پہنچی ہیں وہ یہ ہے کہ وہ اس کو ''ذوثدی' ذوثدی'' کہتے ہیں۔ تو میں نے کہا: میں نے اس کو دیکھا ہے اور میں مقتولوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اس کی لاش پر بھی کھڑا ہوا تھا۔ انہوں نے لوگوں کو بلایا اور ان سے کہا: کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟ تو جو شخص بھی آیا ان میں سے اکثر نے اسی طرح کی باتیں کی ہیں کہ میں نے اس کو فلاں قبیلے کی مسجد میں نماز پڑھتے دیکھا ہے میں نے اس کو فلاں قبیلے کی مسجد میں نماز پڑھتے دیکھا ہے، اس طرح کی گفتگو کے علاوہ اس کی پہچان کے متعلق کسی نے بھی کوئی خاطر خواہ بات نہیں کی۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا بولیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی لاش پر کھڑے تھے تو انہوں نے کیا کہا؟ جیسا کہ اہل عراق کا گمان ہے۔ میں نے کہا: میں نے ان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اللہ اور اس کے رسول نے بالکل سچ فرمایا ہے۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا تم نے اس کے علاوہ بھی ان کا کوئی فرمان سنا ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم! نہیں۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا: جی ہاں۔ اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا۔

✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ تاہم امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ''ثدیہ'' کا ذکر متعدد سندوں کے ہمراہ کیا ہے۔

2658۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِي غَرْزَةَ الْغِفَارِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ الْحَارِثِ يَقُوْلُ

حدیث: 2658

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 1179 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 3757 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 480 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 1537

شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ النَّهْرَوَانِ طَلَبَ الْمُخْدَجَ فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ فَجَعَلَ جَبِيْنُهُ يَعْرِقُ وَاَخَذَهُ الْكَرْبُ ثُمَّ إِنَّهُ قَدَرَ عَلَيْهِ فَخَرَّ سَاجِدًا فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِذِكْرِ سَجْدَةِ الشُّكْرِ وَهُوَ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ فِي سُجُوْدِ الشُّكْرِ

✧✧ حضرت مالک بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نہروان کے دن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ ناقص بازو والے کو ڈھونڈ رہے تھے لیکن اس میں کامیاب نہ ہو سکے تو ان کی پیشانی پر پسینہ آنا شروع ہو گیا اور آپ شدید پریشان ہو گئے۔ پھر جب آپ کو اس کی لاش مل گئی تو سجدہ شکر ادا کیا اور بولے: خدا کی قسم، میں نے جھوٹ نہیں بولا، خدا کی قسم میرے ساتھ جھوٹ نہیں بولا گیا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو سجدہ کے ذکر کے ہمراہ نقل نہیں کیا ہے۔ اور یہ حدیث ''سجدہ شکر'' کے حوالے سے غریب صحیح ہے۔

2659- اَخْبَرَنَا مُكْرَمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُكْرَمٍ الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ الدَّلَّالُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِيَدِهٖ فِيْهِ، فَيُعْطِي يَمِيْنًا وَشِمَالًا، وَفِيْهِمْ رَجُلٌ مُقَلَّصُ الثِّيَابِ، ذُوْ سِيْمَاءَ، بَيْنَ عَيْنَيْهِ اَثَرُ السُّجُوْدِ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُ يَدَهُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا حَتّٰى نَفِدَ الْمَالُ، فَلَمَّا نَفِدَ الْمَالُ وَلّٰى مُدْبِرًا، وَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا عَدَلْتَ مُنْذُ الْيَوْمِ، قَالَ: فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُ كَفَّهُ، وَيَقُوْلُ: اِذَا لَمْ اَعْدِلْ فَمَنْ ذَا يَعْدِلُ بَعْدِيْ، اَمَا اِنَّهُ سَتَمْرُقُ مَارِقَةٌ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ اِلَيْهِ حَتّٰى يَرْجِعَ السَّهْمُ عَلٰى فُوْقِهٖ، يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ، لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يُحْسِنُوْنَ الْقَوْلَ، وَيُسِيْئُوْنَ الْفِعْلَ، فَمَنْ لَقِيَهُمْ فَلْيُقَاتِلْهُمْ، فَمَنْ قَتَلَهُمْ فَلَهُ اَفْضَلُ الْاَجْرِ، وَمَنْ قَتَلُوْهُ فَلَهُ اَفْضَلُ الشَّهَادَةِ، هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ، بَرِيْءٌ اللّٰهُ مِنْهُمْ، يَقْتُلُهُمْ اَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ نَضْرَةَ مِنْ اَعَزِّ الْبَصْرِيِّيْنَ حَدِيْثًا، وَلَا اَعْلَمُ اَنِّيْ عَلَوْتُ لَهُ فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِ هٰذَا

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ (غنیمت کا) مال آیا۔ آپ نے صلی اللہ علیہ وسلم وہ مال اپنے دائیں بائیں (بیٹھے ہوئے لوگوں کو) دینا شروع کر دیا۔ ان میں ایک سمٹے ہوئے کپڑوں والا شخص بھی موجود تھا۔ اس کی پیشانی پر سجدوں کا اثر تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں بائیں مال بانٹتے رہے حتی کہ سارا مال ختم ہو گیا۔ جب مال ختم ہو گیا تو وہ شخص وہاں سے چلا گیا اور جاتے جاتے بولا! خدا کی قسم! آج تو نے عدل نہیں کیا۔ (راوی) فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ہتھیلیوں کو الٹ پلٹ کرتے ہوئے بولے: جب میں ہی عدل نہیں کروں گا تو میرے بعد اور کون عمل کرے گا۔ اور عنقریب کچھ لوگ خارجی ہو جائیں گے یہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے، پھر یہ دین کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے جیسے تیر اپنے

سوفار کی طرف لوٹ کر نہیں آتا۔ یہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، یہ گفتگو تو بہت اچھی کریں گے لیکن ان کے اعمال برے ہوں گے۔ جس کو یہ ملیں، اس کو چاہیے کہ وہ ان کو قتل کر دے۔ جو ان کو قتل کرے گا، اس کے لئے بہترین اجر ہے اور جو ان کے ہاتھوں قتل ہوگا وہ بہترین شہید ہے۔ یہ تمام مخلوق سے بدتر لوگ ہوں گے۔ اللہ ان سے بری ہے۔ ان کو دو جماعتوں میں سے وہ قتل کرے گی جو حق کے زیادہ قریب ہوگی۔

❖ یہ حدیث صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو اس انداز کے ساتھ نقل نہیں کیا ہے۔ اور عبدالملک بن ابی نضرہ بصرہ کے تمام محدثین سے زیادہ عزیز الحدیث ہیں۔ اور میرے علم میں نہیں ہے کہ اس کے علاوہ کسی اور حدیث میں میری سند (اس جیسی) عالی ہو۔

2660۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ اَنْبَاَ الْحَارِثُ بْنُ اَبِی اُسَامَةَ اَنَّ کَثِیْرَ بْنَ هِشَامٍ حَدَّثَهُمْ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا مَیْمُوْنُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ اَبِی اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ صِفِّیْنَ فَکَانُوْا لَا یُجَهِّزُوْنَ عَلٰی جَرِیْحٍ وَلَا یَقْتُلُوْنَ مُوَلِّیًا وَلَا یَسْلُبُوْنَ قَتِیْلًا

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ فِی هٰذَا الْبَابِ وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِیْحٌ

❖ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں جنگ صفین میں موجود تھا، وہ لوگ نہ تو کسی زخمی کو قتل کرتے تھے، نہ پیٹھ دے کر بھاگنے والے کو قتل کرتے تھے اور نہ کسی مقتول کا سامان لوٹتے تھے۔

❖ اس باب میں یہ حدیث "صحیح الاسناد" ہے۔

درج ذیل صحیح حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

2661۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِیْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا شَرِیْكٌ، عَنِ السُّدِّیِّ، عَنْ یَزِیْدَ بْنِ ضُبَیْعَةَ الْعَبْسِیِّ، قَالَ: نَادٰی مُنَادِیْ عَمَّارٍ یَوْمَ الْجَمَلِ وَقَدْ وَلَّی النَّاسُ: اَلَا لَا یُذَافُ عَلٰی جَرِیْحٍ، وَلَا یُقْتَلُ مُوَلٍّ، وَمَنْ اَلْقَی السِّلَاحَ فَهُوَ اٰمِنٌ، فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَیْنَا

وَقَدْ رُوِیَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ حَدِیْثٌ مُسْنَدٌ

❖ حضرت یزید بن ضبیعہ عبسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ جمل کے دن جب لوگ بھاگ کھڑے ہوئے تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے منادی نے یہ اعلان کیا: خبردار! کسی زخمی کو مت مارنا' اور پیٹھ دے کر بھاگنے والے کو بھی نہیں مارنا اور جو ہتھیار ڈال دے' وہ امن والا ہے۔ ان کا یہ اعلان ہم پر بہت شاق گزرا۔

❖ اس باب میں درج ذیل مسند حدیث بھی منقول ہے۔

2662۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُوَارِزْمِیُّ بِبَیْتِ الْمَقْدِسِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اَبُوْ نَصْرٍ التَّمَّارُ وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَیْهِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ

حدیث: 2662

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 16532 اخرجہ ابن ابی اسامہ فی "مسند الحارث" طبع مرکز خدمة السنة والسیرة النبویة' مدینہ منورہ 1413ھ/1992ء' رقم الحدیث: 705

بْنُ عَبْدِ الْجَزَّارُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرِ التَّمَّارُ، حَدَّثَنَا كَوْثَرُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ: يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ، اَتَدْرِى مَا حُكْمُ اللّٰهِ فِيمَنْ بَغَى مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ؟ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: فَاِنَّ حُكْمَ اللّٰهِ فِيهِمْ اَنْ لَا يُتْبَعَ مُدْبِرُهُمْ، وَلَا يُقْتَلَ اَسِيرُهُمْ، وَلَا يُذَفَّفَ عَلٰى جَرِيحِهِمْ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابن مسعود! کیا تم جانتے ہو کہ اس امت کے باغیوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کا کیا فیصلہ ہے؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ ہے کہ ان میں پیٹھ دے کر بھاگنے والے کو قتل نہ کیا جائے۔ ان کے قیدیوں کو قتل نہ کیا جائے اور ان کے زخمیوں کو قتل نہ کیا جائے۔

2663۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِى بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، دَخَلَ عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ، عَلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَقَالَ: قُتِلَ عَمَّارٌ، وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَزِعًا حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: مَا شَاْنُكَ؟ قَالَ: قُتِلَ عَمَّارٌ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: قُتِلَ عَمَّارٌ فَمَاذَا؟ فَقَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: دُحِضْتَ فِى بَوْلِكَ، اَوَ نَحْنُ قَتَلْنَاهُ، اِنَّمَا قَتَلَهُ عَلِيٌّ وَاَصْحَابُهُ، جَاءُوا بِهِ حَتّٰى اَلْقَوْهُ بَيْنَ رِمَاحِنَا، اَوْ قَالَ: بَيْنَ سُيُوفِنَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ حضرت محمد بن عمر بن حزم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگے: عمار کو قتل کر دیا گیا ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا ''تجھے باغی گروہ قتل کرے گا''۔ تو عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ گھبرا کر اٹھے اور فوراً حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان کو بتایا کہ عمار کو شہید کر دیا گیا ہے۔ معاویہ بولے: عمار کو قتل کر دیا گیا ہے تو کیا ہوا؟ عمرو بولے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ''اس کو باغی گروہ قتل کرے گا'' تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تو خود اپنے ہی پیشاب میں پھسلا ہے ہم نے اس کو تھوڑی قتل کیا ہے۔ اس کے قتل کے ذمہ دار ''علی'' اور اس کے ساتھی ہیں جو ان کو لا کر ہمارے نیزوں میں ڈال گئے یا (شاید یہ فرمایا) ہماری تلواروں میں ڈال گئے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

حدیث: 2663

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 17813 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دار الكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 8553 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دار المامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 7175

2664- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عِيْسٰى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِثْلَ مَا رَغِبَتْ عَنْهُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ مِنْ هٰذِهِ الْآيَة !"وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْءَ إِلٰى اَمْرِ اللّٰهِ !"

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یہ امت جس قدر اس آیت (پر عمل کرنے) سے اعراض کرتی ہے، میں نے ایسا کبھی نہیں دیکھا (وہ آیت یہ ہے)

وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْءَ إِلٰى اَمْرِ اللّٰهِ (الحجرات:9)

"اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان کے میں صلح کراؤ پھر اگر ایک، دوسرے پر زیادتی کرے تو اس زیادتی والے سے لڑو، یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2665- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ، وَاَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحَلِيْمِيُّ جَمِيْعًا بِمَرْوَ، وَاَبُوْ إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَحْمَدَ الْفَقِيْهُ الْبُخَارِيُّ بِنَيْسَابُوْرَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْفَزَارِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ شُرَيْحٍ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَمَنْ رَاَيْتُمُوْهُ

حدیث: **2664**

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 16484

حدیث: **2665**

اخرجہ ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحہ" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 18582 اخرجہ ابوداؤد السجستانی فی "سننہ" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 4762 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیہ' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحدیث: 4021 اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ' قاهرہ' مصر' رقم الحدیث: 19021 اخرجہ ابوحاتم البستی فی "صحیحہ" طبع موسسہ الرسالۃ' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 4577 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیہ' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 3484 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 16466 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الکبیر" طبع مکتبہ العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث:356 اخرجہ ابوداؤد الطیالسی فی "مسندہ" طبع دارالمعرفۃ' بیروت' لبنان' رقم الحدیث:1224

يُرِيْدُ اَنْ يُفَرِّقَ اَمْرَ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ جَمِيْعٌ فَاقْتُلُوْهُ كَائِنًا مَّنْ كَانَ مِنَ النَّاسِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاِنَّمَا حَكَمْتُ بِهٖ عَلَى الشَّيْخَيْنِ لِاَنَّ شُعْبَةَ بْنَ الْحَجَّاجِ، وَسُفْيَانَ بْنَ سَعِيْدٍ، وَشَيْبَانَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَمَعْمَرَ بْنَ رَاشِدٍ قَدْ رَوَوْهُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ ثُمَّ وَجَدْتُ اَبَا حَازِمِ الْاَشْجَعِيَّ، وَعَامِرًا الشَّعْبِيَّ، وَاَبَا يَعْفُورَ الْعَبْدِيَّ، وَغَيْرَهُمْ تَابَعُوْا زِيَادَ بْنَ عِلَاقَةَ عَلٰى رِوَايَتِهٖ، عَنْ عَرْفَجَةَ، وَالْبَابُ عِنْدِيْ مَجْمُوْعٌ فِيْ جُزْءٍ فَاَغْنٰى ذٰلِكَ عَنْ ذِكْرِ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ، وَقَدْ اَخْرَجَ مُسْلِمٌ حَدِيْثَ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا بُوْيِعَ لِلْخَلِيْفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْاٰخَرَ مِنْهُمَا، وَشَرْحَهٗ حَدِيْثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَقَدْ اَخْرَجَهٗ مُسْلِمٌ

✧✧ حضرت عرفجہ بن شریح اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرے بعدعنقریب مصیبتیں ہی مصیبتیں ہوں گی۔(یہ فرماتے ہوئے آپ نے) اپنے ہاتھ بلند کیے۔(اورفرمایا) تم جس شخص کو دیکھو کہ وہ امت محمدیہ کا شیرازہ بکھیرنا چاہتا ہے اس کوقتل کرڈالو،لوگوں میں اس کی کوئی بھی حیثیت ہو۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔اور میں نے شیخین کے متعلق جو یہ بات کہی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ شعبہ بن حجاج' سفیان بن سعید' شیبان بن عبدالرحمٰن اور معمر بن راشد نے اس حدیث کوزیاد بن علاقہ سے روایت کیا ہے۔پھر میں نے دیکھا کہ یہ حدیث عرفجہ سے روایت کرنے میں ابوحازم اشجعی' عامرالشعبی اور ابویعفور عبدی اور دیگر محدثین نے زیاد بن علاقہ کی متابعت کی ہے۔اور میرے نزدیک یہ باب ایک جزء میں جمع ہے۔جس کی بناء پر ان روایات کو بیان ذکر کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔

البتہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابونضرہ کے واسطے سے ابوسعید کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:''جب دو خلیفوں کی بیعت کی جائے تو تم ان میں سے دوسرے (یعنی بعدوالے) کوقتل کردو''۔اوراس حدیث کی شرح وہ حدیث ہے جس کو عبدالرحمٰن بن عبدرب الکعبہ نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل کیا ہے۔

2666۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّبَرِيُّ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا ذَرٍّ، كَيْفَ اَنْتَ وَمَوْتٌ يُصِيْبُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنَ الْبَيْتُ بِالْوَصِيْفِ؟

حدیث: **2666**

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث:4261 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 17015 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث:459 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث:3598

يَعْنِيْ: الْقَبْرَ، قُلْتُ: مَا خَارَ اللّٰهُ لِيْ وَرَسُوْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ اَنْتَ وَجُوْعٌ يُصِيْبُ النَّاسَ حَتّٰى تَأْتِيَ مَسْجِدَكَ فَلَا تَسْتَطِيْعَ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى فِرَاشِكَ، وَلَا تَسْتَطِيْعَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ فِرَاشِكَ اِلٰى مَسْجِدِكَ؟ قُلْتُ: مَا خَارَ اللّٰهُ لِيْ وَرَسُوْلُهُ، قَالَ: عَلَيْكَ بِالْعِفَّةِ ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ اَنْتَ وَقَتْلٌ يُصِيْبُ النَّاسَ حَتّٰى تُغْرَقَ حِجَارَةُ الزَّيْتِ بِالدَّمِ؟ قُلْتُ: مَا خَارَ اللّٰهُ لِيْ وَرَسُوْلُهُ اَوِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: الْزَمْ مَنْزِلَكَ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَفَلَا اٰخُذُ سَيْفِيْ فَاَضْرِبُ بِهٖ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: فَقَدْ شَارَكْتَ الْقَوْمَ اِذًا، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاِنْ دَخَلَ بَيْتِيْ؟ قَالَ: اِنْ خَشِيْتَ اَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَقُلْ هٰكَذَا، فَاَلْقِ طَرَفَ ثَوْبِكَ عَلٰى وَجْهِكَ فَيَبُوْءَ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِكَ، وَيَكُوْنَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ لِاَنَّ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ رَوَاهُ، عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُنْبَعِثُ بْنُ طَرِيْفٍ، وَكَانَ قَاضِيًا بِهَرَاةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَحْوَهُ

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اس وقت تو کیسا ہوگا جب لوگوں کو موت کے گھاٹ اتارا جا رہا ہوگا یہاں تک کہ قبر ہی اصل مکان ٹھہرنے گی۔ میں نے کہا: جو اللہ اور اس کا رسول میرے منتخب کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس وقت کیا کرے گا؟ جب لوگ شدید بھوک کا شکار ہوں گے (اور کمزوری اس قدر شدید ہو چکی ہوگی کہ) تم میں نماز پڑھ کر بستر تک آنے کی یا بستر سے اٹھ کر جائے نماز تک آنے کی بھی ہمت نہ ہوگی۔ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول جو میرے لیے منتخب کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عفت'' کو اختیار کرلو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت تو کیا کرے گا؟ جب لوگوں میں قتل عام ہوگا یہاں تک کہ (مقامِ) حجارۃ الزیت خون میں ڈوب جائے گا۔ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول میرے لیے جو منتخب فرمادے۔ (شاید یہ فرمایا) اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے گھر سے باہر مت نکلنا۔ (ابوذر) فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: کیا (ایسے حالات میں) میں، ایسا کرنے والوں کی گردن نہ ماروں؟ آپ نے فرمایا: تب تو تو بھی انہی کا شریک ہوگا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر وہ میرے گھر میں گھس آئے (تو کیا پھر بھی میں تلوار نہ اٹھاؤں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تجھے اپنے قتل کا خوف ہو تو اپنے چہرے پر یوں کر کے کپڑے کا پلو ڈال لینا تو تیرے اور اس کے گناہ کا ذمہ دار وہی ہوگا۔ اور وہ جہنمی ہوگا۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ کیونکہ حماد بن زید نے اس حدیث کو ابوعمران جونی سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث مجھے منبعث بن طریف نے روایت کی ہے۔ اور وہ ہرات میں قاضی تھے۔ انہوں نے عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ذریعے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی جیسا فرمان نقل کیا ہے۔ (جو کہ درج ذیل ہے)

2667۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ الْمُسَيَّبِ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَنْبَاَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ وَّعَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَا قَالَ مَرْوَانُ بْنُ

الْحَكَمِ لأيْمَنِ بْنِ خُرَيْمٍ اَلَا تَخْرُجُ فَتُقَاتِلَ مَعَنَا فَقَالَ إِنَّ اَبِي وَعَمِّي شَهِدَا بَدْرًا وَاَنَّهُمَا عَهِدَا إِلَيَّ اَنْ لَّا أُقَاتِلَ اَحَدًا يَقُوْلُ لا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَإِنْ اَنْتَ جِئْتَنِيْ بِبَرَاءَ ةٍ مِّنَ النَّارِ قَاتَلْتُ مَعَكَ قَالَ فَاخْرُجْ عَنَّا قَالَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ

(وَلَسْتُ بِقَاتِلٍ رَجُلًا يُصَلِّي عَلٰى سُلْطَانِ اٰخَرَ مِنْ قُرَيْشٍ لَهُ سُلْطَانُهُ وَعَلَيَّ إِثْمِي مَعَاذَ اللّٰهِ مِنْ جَهْلٍ وَّطَيْشٍ

اَاَقْتُلُ مُسْلِمًا فِي غَيْرِ جُرْمٍ فَلَيْسَ بِنَافِعِيَّ مَا عِشْتُ عَيْشِي

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَالصَّحَابِيَّانِ اللَّذَانِ ذَكَرَا وَشَهِدَا بَدْرًا يَصِيرُ الْحَدِيْثُ بِهٖ فِي حُدُوْدِ الْمَسَانِيْدِ

✧✧ حضرت قیس بن ابوحازم رضی اللہ عنہ اور عامر شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مروان بن حکم نے ایمن بن خریم سے کہا: تم ہمارے ہمراہ جنگ میں شریک کیوں نہیں ہوتے؟ انہوں نے کہا: میرے والد اور میرے چچا بدر میں شریک ہوئے ہیں، انہوں نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ میں کسی کلمہ گو کے خلاف نہیں لڑوں گا۔ اگر دوزخ سے براءت کا یقین دلاتے ہو تو میں آپ کے ہمراہ جنگ میں شریک ہوتا ہوں۔ (مروان نے) کہا: یہاں سے نکل جاؤ۔ تو وہ یہ کہتے ہوئے وہاں سے نکل آئے'' میں ایسے کسی شخص سے نہیں لڑونگا جو قریش کے کسی دوسرے سلطان کی تعریف کرتا ہے۔ اس کے لئے اس کی سلطنت ہے اور میرے اوپر گناہ۔ میں ایسے جہل اور زوالِ عقل سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ کیا میں ایک مسلمان کو بلاوجہ قتل کروں گا۔ تو پھر میں جتنی بھی زندگی جی لوں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور وہ دو صحابی جن کا ذکر ہوا ہے جو بدر میں شہید ہوئے ہیں ان کے متعلق حدیث مسانید کی حدود میں ہے۔

2668۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ اَبِيْ ثَوْرٍ الْحُدَّانِيِّ، قَالَ: بَعَثَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجَرَعَةِ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ اِلَى الْكُوْفَةِ، قَالَ: فَخَرَجُوا اِلَيْهِ فَرَدُّوْهُ، قَالَ: وَكُنْتُ قَاعِدًا مَّعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَّحُذَيْفَةَ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: مَا كُنْتُ اَرَى اَنْ يَّرْجِعَ هٰؤُلَاءِ وَلَمْ يُهْرَقْ فِيهَا مِحْجَمَةٌ مِّنْ دَمٍ، وَمَا عَلِمْتُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا اِلَّا شَيْئًا عَلِمْتُهُ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَنَّ الرَّجُلَ يُصْبِحُ مُؤْمِنًا، وَيُمْسِي وَمَا مَعَهُ شَيْءٌ، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا، وَيُصْبِحُ وَمَا مَعَهُ شَيْءٌ، يُقَاتِلُ فِي الْفِتْنَةِ الْيَوْمَ، وَيَقْتُلُهُ اللّٰهُ غَدًا،

حدیث: 2667

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث:852 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 947 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 16588

حدیث: 2668

اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 23396 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث:432

یَنْكُسُ قَلْبُهُ وَتَعْلُوْهُ اسْتُهُ، قُلْتُ: اَسْفَلُهُ، قَالَ: بَلْ اسْتُهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوثور حدانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جرعہ کے دن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کو جرعہ کے دن (جس دن اہل کوفہ نے حضرت سعید بن العاص کے خلاف بغاوت کی تھی) کوفہ بھیجا (ابوثور) فرماتے ہیں: لیکن اہل کوفہ نے ان کیخلاف بغاوت کردی اوران کوواپس بھیج دیا۔ میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بیٹھا ہوا تھا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بولے: میں نہیں سمجھتا کہ یہ لوگ واپس آجائیں گے اور تھوڑا سا بھی خون نہ بہے۔ اور میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں جان لی تھی کہ ایک شخص حالت ایمان میں صبح کرتا ہے لیکن شام کے وقت اس کے پاس (ایمان نام کی) کوئی چیز نہیں ہوگی۔ اور ایک شخص شام کے وقت صاحب ایمان ہوگا لیکن صبح کے وقت اس کے پاس (ایمان نام کی) کوئی شی نہیں ہوگی۔ آج وہ فتنوں میں جنگ کرتا ہے اور کل اس کو اللہ تعالیٰ اس حالت میں مارے گا کہ اس کا دل اوندھا کردے گا اور اس کی سرین اونچی کردے گا۔ میں نے کہا: اس کا نچلا حصہ؟ اس نے کہا: (نہیں بلکہ) سرین۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2669۔ اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، اَنْبَاَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِيْ عَلْقَمَةَ، عَنْ اُمِّهِ، اَنَّ غُلَامًا كَانَ لِبَابَى، وَكَانَ بَابَى يَضْرِبُهُ فِيْ اَشْيَاءَ وَيُعَاقِبُهُ، وَكَانَ الْغُلَامُ يُعَادِيْ سَيِّدَهُ فَبَاعَهُ، فَلَقِيَهُ الْغُلَامُ يَوْمًا، وَمَعَ الْغُلَامِ سَيْفٌ، وَذٰلِكَ فِيْ اِمْرَةِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ، فَشَهَرَ الْعَبْدُ عَلٰى بَابَى السَّيْفَ، وَتَفَلَّتَ بِهِ عَلَيْهِ، فَاَمْسَكَهُ النَّاسُ عَنْهُ، فَدَخَلَ بَابَى عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَاَخْبَرَهَا بِمَا فَعَلَ الْعَبْدُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ اَشَارَ بِحَدِيْدَةٍ اِلٰى اَحَدٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُرِيْدُ قَتْلَهُ فَقَدْ وَجَبَ دَمُهُ، قَالَتْ: فَخَرَجَ بَابَى مِنْ عِنْدِهَا، فَذَهَبَ اِلٰى سَيِّدِ الْعَبْدِ الَّذِيْ ابْتَاعَهُ مِنْهُ فَاسْتَقَالَهُ فَاَقَالَهُ، فَرَدَّ اِلَيْهِ فَاَخَذَهُ بَابَى فَقَتَلَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علقمہ بن ابوعلقمہ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں بابی کا ایک غلام تھا جس کو ''بابی'' اکثر طور پر مارا کرتا تھا اور سزائیں دیا کرتا تھا اور وہ غلام اپنے آقا کے متعلق شدید غصہ رکھتا تھا۔ آقا نے اس کو بیچ دیا۔ ایک دن اس کی اسی غلام سے ملاقات ہوگئی اور غلام کے پاس اس وقت تلوار تھی۔ یہ واقعہ سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کی ولایت میں پیش آیا۔ اس غلام نے ''بابی'' پر تلوار سونت لی اور اس پر حملہ کردیا۔ لوگوں نے بیچ بچاؤ کرادیا۔ پھر ''بابی'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان کو غلام کا واقعہ بتایا۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کو قتل کرنے کے لئے ہتھیار اٹھائے وہ ''مباح الدم'' ہوجاتا ہے۔ (علقمہ کی والدہ) کہتی ہیں: ''بابی'' ام المومنین رضی اللہ عنہا کے ہاں سے نکلا اور اس شخص کے پاس گیا جس نے اس سے یہ غلام خریدا تھا۔ اور اس سے کہا: اپنے دام واپس لے لو یہ غلام مجھے واپس کردو۔ وہ مان گیا۔ اور غلام بابی کے حوالے کردیا۔ بابی اس کو لے آیا اور لاکر اسے مار ڈالا۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2670- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَهَرَ سَيْفَهُ ثُمَّ وَضَعَهُ، فَدَمُهُ هَدَرٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوتلوار سونت لے پھر (چاہے) اس کو نیچے (ہی) کرلے (بہرحال) اس کا خون رائیگاں ہوگیا۔ (یعنی وہ مباح الدم ہوگیا)

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2671- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يُوشِكُ اَنْ يَاْتِيَ زَمَانٌ يُغَرْبَلُ النَّاسُ غَرْبَلَةً، وَيَبْقَى حُثَالَةٌ مِنَ النَّاسِ قَدْ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ، وَاخْتَلَفُوا فَكَانُوا هٰكَذَا، وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ، قَالُوا: فَكَيْفَ بِنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: تَاْخُذُونَ مَا تَعْرِفُونَ وَتَذَرُونَ مَا تُنْكِرُونَ، وَتُقْبِلُونَ عَلٰى اَمْرِ خَاصَّتِكُمْ، وَتَدَعُونَ اَمْرَ عَامَّتِكُمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (قابل) لوگ قتل کردیئے جائیں گے اور فالتوقسم کے لوگ رہ جائیں گے، جو امانت اور عہد کے کچے ہوں گے، آپس میں اختلافات کریں گے۔ اور یوں ہو جائیں گے (یہ کہتے ہوئے) انہوں نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں ڈالیں، لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا کیا بنے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صرف اسی چیز کو اختیار کروگے جس کو تم خود پہچانتے ہوگے اور اپنی ناپسندیدہ کو چھوڑ دوگے اپنے خاص امر کو قبول کروگے اور عام امر کو چھوڑ دوگے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

حدیث: 2670

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 4097

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ / 1991ء رقم الحديث: 3560

حدیث: 2671

اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3957 اخرجه ابو عبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 7049

كِتَابُ النِّكَاحِ

نکاح کا بیان

2672۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الْبَزَّازُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَبِیْ مَعْشَرٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، حَدَّثَنِیْ خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ صَبَاحٍ اِلَّا وَمُنَادِيَانِ يُنَادِيَانِ: وَيْلٌ لِلرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ، وَوَيْلٌ لِلنِّسَآءِ مِنَ الرِّجَالِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر صبح دو منادی یہ نداء دیتے ہیں: مردوں کے لئے عورتوں کی وجہ سے ہلاکت ہے۔ اور عورتوں کے لئے مردوں کی وجہ سے ہلاکت ہے۔

✧✧ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2673۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِیُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَرُوْرَةَ فِی الْاِسْلَامِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِیِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث: 2672

اخرجه ابومحمد الكسى فى "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 963 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:3999

حدیث: 2673

اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:1729 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 2845 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 9549 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث:11959 اخرجه ابوعبدالله القضاعى فى "مسنده" طبع موسسة الرسالة بيروت لبنان 1407ھ/1986ء رقم الحديث: 843

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام میں بے شادی شدہ رہنے کی اجازت نہیں ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2674۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ لَا قَالَ تَزَوَّجْ فَإِنَّ خَيْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اُمَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرُهَا نِسَاءً وَمَهْمَا فِي صُلْبِكَ مُسْتَوْدَعٌ فَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ تَابَعَ عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ الْمُغِيرَةَ بْنَ النُّعْمَانِ فِي رِوَايَتِهِ

✧✧ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے پوچھا: کیا تو نے شادی کر لی؟ میں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے کہا: شادی کر لو۔ کیونکہ امتِ محمدیہ (اس امت سے مراد، اس امت کا زمانہ ہے) میں جو سب سے افضل واعلیٰ ہے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) ان کی شادیاں سب سے زیادہ ہیں اور ہو سکتا ہے کہ تیری پشت میں بھی کوئی امانت موجود ہو کہ وہ قیامت سے پہلے اس کو نکال لے گا۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اس حدیث کو سعید بن جبیر سے روایت کرنے میں عطاء بن سائب نے مغیرہ بن نعمان کی متابعت کی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2675۔ اَخْبَرَنَاهُ الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ اَنْبَاَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ لِي بْنُ عَبَّاسٍ يَا سَعِيدُ تَزَوَّجْ فَإِنَّ خَيْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَكْثَرُهُمْ نِسَاءً

✧✧ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے کہا: اے سعید: شادی کر لو کیونکہ اس امت میں سب سے بہتر کی سب سے زیادہ شادیاں تھیں۔

2676۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْخَضِرُ بْنُ اَبَانَ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حدیث: 2674

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دارابن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ1987ء' رقم الحدیث: 4782 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 2048 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 13228 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم و الحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 12313 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحدیث: 2659

حُبِّبَ اِلَیَّ النِّسَآءُ وَالطِّیبُ، وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلَاةِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے دل میں عورت اور خوشبو کی محبت ڈال دی گئی ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2677۔ اَخْبَرَنِی اِبْرَاهِیمُ بْنُ فِرَاسٍ الْفَقِیهُ بِمَکَّةَ، حَدَّثَنَا بَکْرُ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْیَاطِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِیُّ، عَنْ اِبْرَاهِیمَ بْنِ مَیْسَرَةَ، عَنْ طَاؤُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَمْ یُرَ لِلْمُتَحَابِّیْنِ مِثْلُ التَّزَوُّجِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ لِاَنَّ سُفْیَانَ بْنَ عُیَیْنَةَ، وَمَعْمَرَ بْنَ رَاشِدٍ اَوْقَفَاهُ، عَنْ اِبْرَاهِیمَ بْنِ مَیْسَرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو محبت کرنے والوں کے لئے شادی سے بہتر کوئی حل نہیں ہے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ کیونکہ سفیان بن عیینہ اور معمر بن راشد نے اس کو ابراہیم بن میسرہ سے روایت کیا ہے اور اس کو ابن عباس رضی اللہ عنہما پر موقوف کر دیا ہے۔

2678۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی، حَدَّثَنَا

حدیث: 2676

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 3939 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 12315 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ / 1991ء رقم الحدیث: 8887 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ / 1994ء رقم الحدیث: 13232 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 3482 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغیر" طبع المکتب الاسلامی دارعمار بیروت لبنان/عمان 1405ھ 1985ء رقم الحدیث: 741 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث: 5203

حدیث: 2677

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1847 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 13231 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 2747 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 10895

مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِى سَعِيدٍ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّعِينَهُمْ: الْمُجَاهِدُ فِى سَبِيلِ اللّٰهِ، وَالنَّاكِحُ يُرِيدُ اَنْ يَّسْتَعِفَّ، وَالْمُكَاتَبُ يُرِيدُ الْاَدَاءَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں جن کی مدد کرنا اللہ کا حق ہے۔

(i) مجاہد فی سبیل اللہ

(ii) عفت کی خاطر نکاح کا طلب گار۔

(iii) عبد مکاتب جو بدل کتابت ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

✤✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2679- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا اَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَزَوَّجُوا النِّسَاءَ، فَاِنَّهُنَّ يَأْتِينَكُمْ بِالْمَالِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ لِتَفَرُّدِ سَالِمِ بْنِ جُنَادَةَ بِسَنَدِهِ، وَسَالِمٌ ثِقَةٌ مَّأْمُونٌ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں سے شادی کرو کیونکہ یہ تمہارے پاس مال لائیں گی۔

✤✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث: **2678**

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي، في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1655 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ه' 1986ء' رقم الحديث: 3120 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2518 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 7410 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ه/1993ء' رقم الحديث: 4030 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ه/ 1991ء' رقم الحديث: 4328 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ه/1994ء' رقم الحديث: 13234 اخرجه ابويعلىٰ الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ه-1984ء' رقم الحديث: 6535 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت لبنان' (طبع ثاني) 1403ه' رقم الحديث:9542

حدیث: **2679**

اخرجه ابوبكر الكوفي' في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودي عرب' (طبع اول) 1409ه' رقم الحديث: 15913

کیونکہ اس کی سند میں سالم بن جنادہ متفرد ہیں۔اور سالم ''ثقہ'' ہیں ''مامون'' ہیں۔

2680- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِي غَرَزَةَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوسٰى، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ عَمَّتِهِ، قَالَتْ: حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى اِحْدٰى خِصَالٍ ثَلَاثٍ: تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى جَمَالِهَا، وَتُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى دِيْنِهَا، وَخُلُقِهَا، فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَمِيْنُكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی عورت سے تین میں سے کسی ایک خصوصیت کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے۔

(i) خوبصورتی

(ii) دین

(iii) اخلاق

تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں دین والی خاتون کو تم ترجیح دو۔

✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اسے اس زیادتی کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

2681- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى بْنِ زَيْدٍ اللَّخْمِيُّ بِتِنِّيسَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي سَلَمَةَ التِّنِّيسِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ رَزَقَهُ اللّٰهُ امْرَاَةً صَالِحَةً فَقَدْ اَعَانَهُ عَلٰى شَطْرِ دِيْنِهِ، فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي الشَّطْرِ الثَّانِي

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا هُوَ ابْنُ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ الْاَزْرَقُ مَدَنِيٌّ ثِقَةٌ مَّاْمُوْنٌ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ نیک بیوی عطا کر دے اس کے دین کے ایک حصے پر اس کی مدد کر دی ہے، لہٰذا دوسرے حصے میں وہ اللہ سے ڈرے۔

حدیث: 2680

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 11782 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ه-1984ء' رقم الحديث: 1012 اخرجه ابوبكر الكوفي ' في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودي عرب' (طبع اول) 1409ه' رقم الحديث: 17149

حدیث: 2681

اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ه ' رقم الحديث: 972

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور یہ عبدالرحمٰن ' زید بن عقبہ الارزق مدنی ہے جو کہ '' ثقہ'' ہیں '' مامون'' ہیں۔

2682۔ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْحَنْظَلِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَىُّ النِّسَآءِ خَيْرٌ؟ فَقَالَ: خَيْرُ النِّسَآءِ مَنْ تَسُرُّ اِذَا نَظَرَ، وَتُطِيْعُ اِذَا اَمَرَ، وَلا تُخَالِفُهُ فِىْ نَفْسِهَا وَمَالِهَا

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کونسی عورت سب سے بہتر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین عورت وہ ہے جب اس کی طرف دیکھو تو وہ خوش کردے۔ جب اس کو کوئی حکم دیا جائے تو وہ اطاعت کرے اور اپنی ذات اور اپنے مال کے حوالے سے تیری مخالفت نہ کرے۔

2683۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَّحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، كِلاهُمَا عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ بھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی جیسا فرمان منقول ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2684۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَكَرِيَّا الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُكَيْرٍ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ثَلاثٌ مِّنَ السَّعَادَةِ، وَثَلاثٌ مِّنَ الشَّقَاوَةِ، فَمِنَ السَّعَادَةِ: الْمَرْاَةُ تَرَاهَا تُعْجِبُكَ، وَتَغِيبُ فَتَأْمَنُهَا عَلٰى نَفْسِهَا وَمَالِكَ، وَالدَّابَّةُ تَكُوْنُ وَطِيَّةً فَتُلْحِقُكَ بِاَصْحَابِكَ، وَالدَّارُ تَكُوْنُ وَاسِعَةً كَثِيْرَةَ الْمَرَافِقِ، وَمِنَ الشَّقَاوَةِ: الْمَرْاَةُ تَرَاهَا فَتَسُوْءُكَ، وَتَحْمِلُ لِسَانَهَا عَلَيْكَ، وَاِنْ غِبْتَ عَنْهَا لَمْ تَأْمَنْهَا عَلٰى نَفْسِهَا وَمَالِكَ، وَالدَّابَّةُ تَكُوْنُ قَطُوفًا، فَاِنْ ضَرَبْتَهَا اَتْعَبَتْكَ، وَاِنْ تَرَكْتَهَا لَمْ تُلْحِقْكَ بِاَصْحَابِكَ، وَالدَّارُ تَكُوْنُ ضَيِّقَةً قَلِيْلَةَ الْمَرَافِقِ

حديث: 2082

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ه 1986ء رقم الحديث: 3231 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 7415 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 5343 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 2325 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 13255

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ مِنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيِّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَفَرَّدَ بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ خَالِدٍ اِنْ كَانَ حَفِظَهٗ فَاِنَّهٗ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

✧✧ حضرت محمد بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں سعادت کی علامت ہیں اور تین چیزیں بدبختی کی۔ سعادت میں سے یہ چیزیں ہیں

(i) ایسی عورت کہ جب تو اس کو دیکھے تو وہ تجھے خوش کرے۔ جب تو اس سے غائب ہو تو وہ اپنے نفس اور تیرے مال کی نگرانی کرے۔

(ii) تیز رفتار سواری جو تجھے تیرے ہمراہیوں کے ساتھ ساتھ رکھے۔

(iii) ایسا وسیع گھر جس میں تمام سہولتیں موجود ہوں۔

(جو تین چیزیں انسان کی) بدبختی (ہیں وہ) یہ ہیں:

(i) ایسی بیوی کہ جب تو اسے دیکھے تو تجھے پریشان کردے، تیرے خلاف زبان درازی کرے اور اگر تو اس سے غائب ہو تو وہ اپنی ذات کی اور تیرے مال کی حفاظت نہ کرے۔

(ii) ایسی سست رفتار سواری اگر تو اس کے ساتھ پیدل چلے تو وہ تجھ کو تھکا دے اور اگر تو اس پر سواری کرے تو وہ تجھے تیرے ساتھیوں کے ساتھ ملا نہ سکے۔

(iii) ایسا تنگ مکان جس میں بہت کم سہولیات ہوں۔

❖ خالد بن عبداللہ واسطی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ اس حدیث کو خالد سے روایت کرنے میں محمد بن بکیر منفرد ہیں، اگر یہ اس تفرد سے سلامت ہے تو یہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

2685۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا الْمُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ اَصَبْتُ امْرَاَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَّمَنْصِبٍ وَّمَالٍ، اِلَّا اَنَّهَا لَا تَلِدُ اَفَاَتَزَوَّجُهَا؟ فَنَهَاهُ، ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَنَهَاهُ، ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ، فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ

حدیث: 2685

اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:2050 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 4056 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 5342 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 13253

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: یارسول اللہ! مجھے ایک مالدار، صاحب منصب، بڑے خاندان کی عورت کا رشتہ مل رہا ہے لیکن اس کے ہاں اولاد نہیں ہوتی' تو کیا میں اس کے ساتھ شادی کرلوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو منع فرمادیا۔ وہ ایک مرتبہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور یہی عرض کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس کو منع کر دیا۔ وہ تیسری مرتبہ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ بھی منع کر دیا اور فرمایا: محبت کرنے والی' بچے پیدا کرنے والی عورتوں سے شادی کیا کرو کیونکہ تمہاری کثرت کی وجہ سے میں دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

2686۔ اَخْبَرَنِی الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِیْ هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِیُّ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عُمَرَ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ حَدَّثَهٗ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ثَلَاثٌ يَا عَلِیُّ لَا تُؤَخِّرْهُنَّ: الصَّلَاةُ اِذَا اٰنَتْ، وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ، وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدَتْ كُفْوًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی: تین چیزوں میں تاخیر مت کرنا۔

(i) نماز، جب اس کا وقت ہو جائے۔

(ii) جنازہ، جب میت تیار ہو جائے۔

(iii) بیوہ (کا نکاح کرنے میں) جب اس کا ہم پلہ رشتہ مل جائے۔

✣ یہ حدیث غریب صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔

2687۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عِيْسٰی، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِیُّ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عِمْرَانَ الْجَعْفَرِیُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ

حدیث: 2686

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 171 اخرجه ابو عبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحدیث: 828

ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 13535

حدیث: 2687

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1568 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 13536 اخرجه ابو عبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة، بیروت، لبنان 1407ھ/ 1986ء، رقم الحدیث: 667

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُخَيَّرُوْا لِنُطَفِكُمْ، فَانْكِحُوْا الْاَكْفَاءَ، وَانْكِحُوْا اِلَيْهِمْ تَابَعَهُمْ عِكْرِمَةُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے نطفوں کو سنبھال کر رکھو، اپنے ہم پلہ کو رشتہ دو اور انہی سے رشتہ لو۔

اس حدیث کو ہشام بن عروہ سے روایت کرنے میں عکرمہ بن ابراہیم نے حارث بن عمران کی متابعت کی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2688- حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِى طَالِبٍ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ بھی یہ حدیث منقول ہے۔

✣•✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2689- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ الْفَقِيْهُ الزَّاهِدُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ، اَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَحْسَابَ اَهْلِ الدُّنْيَا الَّذِیْ يَذْهَبُوْنَ اِلَيْهِ هٰذَا الْمَالُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا والے جس خاندانی شرافت پہ مرتے ہیں، وہ یہی مال و دولت ہی ہے۔

✣•✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2690- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى دَاوُدَ بْنِ الْمُنَادِیْ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُؤَدِّبِ، حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ اَبِیْ مُطِيْعٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

حدیث: 2689

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء رقم الحديث: 3225 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 23404 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 700 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 5335 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 13553 اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة، بيروت، لبنان 1407ھ/ 1986ء رقم الحديث: 928

عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَسَبُ الْمَالُ، وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسب "مال" ہے اور کرم "تقویٰ" ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2691۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الْفَرَّاءُ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَرَمُ الْمُؤْمِنِ دِيْنُهُ، وَمُرُوْتُهُ عَقْلُهُ، وَحَسَبُهُ خُلُقُهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا کرم اس کا دین ہے، اس کی مروت اس کی عقل ہے اور اس کا حسب اس کے اخلاق ہیں۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2692۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ يُوْنُسَ الْعَصَّارُ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ هُوَ ابْنُ مُسَافِرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ اَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَبَنَّى سَالِمًا وَاَنْكَحَهُ بِنْتَ اَخِيْهِ هِنْدَ ابْنَةَ الْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَاَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَتَبَنَّاهُ كَمَا تَبَنَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا، وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ اِلَيْهِ، وَوَرِثَ مِنْ مِيْرَاثِهِ، حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ ذٰلِكَ: اُدْعُوْهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا آبَاءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ فَرُدُّوْهُمْ اِلٰى آبَائِهِمْ فَمَنْ لَّمْ يُعْلَمْ لَهُ اَبٌ كَانَ مَوْلَاهُ اَوْ اَخَاهُ فِي الدِّيْنِ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ

حديث: 2690

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 3271 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 4219 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 20441 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 13554 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 6912 اخرجه ابوعبدالله القضاعى فى "مسنده" طبع موسسة الرسالة بيروت لبنان 1407ھ/ 1986ء رقم الحديث: 20

حديث: 2691

اخرجه ابويعلى الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 6451 اخرجه ابوعبدالله القضاعى فى "مسنده" طبع موسسة الرسالة بيروت لبنان 1407ھ/ 1986ء رقم الحديث: 297

اللّٰهُ عَنْهَا: وَإِنَّ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ ثُمَّ الْعَامِرِيِّ وَكَانَتْ تَحْتَ أَبِي حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّا كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ آوَاهُ، فَكَانَ يَأْوِي مَعَهُ،

وَمَعَ أَبِي حُذَيْفَةَ فِي بَيْتٍ وَّاحِدٍ، وَيَرَانِي وَأَنَا فَضْلٌ، وَقَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِمْ مَا قَدْ عَلِمْتَ، فَمَا تَرَى فِي شَأْنِهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْضِعِيهِ، فَأَرْضَعَتْهُ خَمْسَ رَضَعَاتٍ، فَحُرِّمَ بِهِنَّ، وَكَانَ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَفِيهِ أَنَّ الشَّرِيفَةَ تُزَوَّجُ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں' ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بدری صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں' انہوں نے ایک انصاری خاتون کے غلام "سالم" کومنہ بولا بیٹا بنایا اور اپنے بھائی ولید بن عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی ہند کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا۔ جیسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو منہ بولا بیٹا بنایا تھا اسی طرح حذیفہ نے بھی سالم کو منہ بولا بیٹا بنالیا۔ اور ان لوگوں کی عادت یہ تھی لوگ اس بیٹے کو اسی متبنی (جس نے بیٹا بنایا ہے) کے نسب سے پکارا کرتے تھے اور اس کی وراثت سے حصہ بھی دیتے تھے۔ پھر یہ آیت نازل ہوگئی

ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ فَإِنْ لَّمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ

(الاحزاب:5)

"انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے پھر اگر تمہیں ان کے باپ معلوم نہ ہوں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں اور بشریت میں تمہارے چچازاد" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

حدیث: **2692**

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحيحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ1987ء' رقم الحدیث: 3778 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2061 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحدیث: 3223 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "الموطا" طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی) رقم الحدیث: 1265 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 25691 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 4215 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 5331 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 12310 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 741 اخرجه ابن راهویه الحنظلی فی "مسنده" طبع مکتبه الایمان' مدینه منوره' (طبع اول) 1412ھ/1991ء' رقم الحدیث: 706 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت لبنان' (طبع ثانی) 1403ھ' رقم الحدیث:13887

تو لوگوں نے ان کو ان کے باپ کے ناموں سے پکارنا شروع کر دیا اور جس کے باپ کا پتہ نہ چل سکے تو پھر اس کا آقا یا دینی بھائی زیادہ مستحق ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: سہیل بن عمرو القرشی عامری کی بیٹی سھلہ، ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ کے نکاح میں تھیں۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یا رسول اللہ! ہم تو سالم کو بچہ سمجھتے ہیں' اور رسول اللہ نے اپنے منہ بولے بیٹے کو اپنے گھر میں رہائش دی تھی اسی طرح یہ بھی ابو حذیفہ کے ہمراہ انہی کے گھر میں رہتے ہیں۔ اور میں گھر کے کپڑوں میں ہوتی ہوں اور مجھ پر اس کی نظر پڑتی ہے۔ اور اب تو قرآن کریم کی آیت بھی نازل ہو چکی ہے۔ جس کو آپ باخوبی جانتے ہیں۔ تو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس سلسلے میں کیا کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مشورہ دیا کہ تو اس کو دودھ پلا دے۔ سھلہ نے اس کو پانچ گھونٹ دودھ پلا دیا۔ تو وہ ان پر حرام ہو گیا' اس کے بعد وہ اس کے رضاعی بیٹوں کی طرح ہو گیا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور اس میں یہ ہے ''شریف عورت کا ہر مسلمان سے نکاح ہو سکتا ہے''۔

2693۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا بَنِي بَيَاضَةَ، اَنْكِحُوا اَبَا هِنْدٍ وَّاَنْكِحُوا اِلَيْهِ، قَالَ: وَكَانَ حَجَّامًا،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنی بیاضہ: تم ابو ہند کو رشتہ دیا کرو اور ان سے لیا بھی کرو۔ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں وہ حجام تھا۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2694۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي مَرْحُومٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ وَّهُوَ ابْنُ اَنَسٍ الْجُهَنِيُّ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ اَعْطٰى لِلّٰهِ، وَمَنَعَ لِلّٰهِ، وَاَحَبَّ لِلّٰهِ، وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ، وَاَنْكَحَ لِلّٰهِ، فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيمَانَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حديث: 2694

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 2521 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 15676 اخرجه ابويعلىٰ الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 1485 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 412

✧✧ حضرت انس جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کی رضا کی خاطر دے اسی کی رضا کے لئے منع کرے اس کی رضا کے لئے کسی سے محبت کرے اسی کی رضا کے لئے بغض رکھے اور اسی کی رضا کے لئے نکاح کرے تو اس نے اپنا ایمان کامل کرلیا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2695- اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَیْنِ الْقَاضِیْ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ سُلَیْمَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ وَّثِیْمَةَ الْبَصْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَتَاكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ خُلُقَهُ وَدِیْنَهُ فَاَنْكِحُوْهُ، اِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِیْضٌ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہیں کوئی رشتہ ملے جس کے دین اور اخلاق پر تمہیں اطمینان ہو تو وہاں نکاح کرلو۔ ورنہ روئے زمین پر بہت بڑا فتنہ اور فساد عظیم ہوگا۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2696- اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرَیْشٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ، اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ مُقَدَّمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَیْنِ، عَنْ وَّاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا خَطَبَ اَحَدُكُمْ امْرَاَةً فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی بَعْضِ مَا یَدْعُوْهُ اِلٰی نِكَاحِهَا فَلْیَفْعَلْ، فَخَطَبْتُ امْرَاَةً مِنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ فَكُنْتُ اَتَخَبَّاُ

حدیث: 2695

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 1085 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1967 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 13259 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 446 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 762 اخرجه ابوبكر الشيبانى فى "الاحاد والمثانى" طبع دارالراية رياض سعودى عرب 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 122

حدیث: 2696

اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2082 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 14626 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 13265 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 911 اخرجه ابوبكر الكوفى فى "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودى عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 17389

لَهَا فِیْ اُصُوْلِ النَّخْلِ حَتّٰی رَاَیْتُ مِنْهَا مَا دَعَانِیْ اِلٰی نِکَاحِهَا فَتَزَوَّجْتُهَا،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَاِنَّمَا اَخْرَجَ مُسْلِمٌ فِیْ هٰذَا الْبَابِ حَدِیْثَ یَزِیْدَ بْنِ کَیْسَانَ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ مُخْتَصَرًا

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی عورت کو پیغام نکاح بھیجو تو اگر اسے دیکھنا ممکن ہو تو دیکھ لو (جابر فرماتے ہیں) میں نے بنی سلیم کی ایک خاتون کو پیغام نکاح بھیجا' تو میں نے درختوں کے پیچھے چھپ کر چپکے سے اسے دیکھ لیا۔ وہ مجھے پسند آ گئی تو پھر میں نے اس سے شادی کر لی۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اس باب میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابوحازم کے حوالے سے یزید بن کیسان کی حدیث نقل کی ہے۔

2697- حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، وَاَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِیْعِیُّ، قَالاَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ الْمُغِیْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ خَطَبَ امْرَاَةً، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَیْهَا، فَاِنَّهُ اَحْرٰی اَنْ یُّؤْدَمَ بَیْنَکُمَا، قَالَ: فَذَهَبَ فَنَظَرَ اِلَیْهَا فَذَکَرَ مِنْ مُوَافَقَتِهَا

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو پیغام نکاح بھیجا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا: جا کر اس کو دیکھ لو کیونکہ اس سے تم دونوں کے درمیان اتفاق ہوگا (انس) فرماتے ہیں: انہوں نے اس کو دیکھا اور پھر موافقت کا اظہار کیا۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2698- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَکَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ حَیْوَةُ بْنُ شُرَیْحٍ، اَنَّ الْوَلِیْدَ بْنَ اَبِی الْوَلِیْدِ اَخْبَرَنِیْ، اَنَّ اَیُّوْبَ بْنَ خَالِدِ بْنِ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیَّ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اکْتُمِ الْخُطْبَةَ ثُمَّ تَوَضَّاْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَ کَ، ثُمَّ صَلِّ مَا کَتَبَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَکَ، ثُمَّ احْمَدْ رَبَّکَ وَمَجِّدْهُ، ثُمَّ قُلْ: اللّٰهُمَّ اِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ، فَاِنْ رَاَیْتَ لِیْ فِیْ فُلَانَةٍ، یُسَمِّیْهَا بِاسْمِهَا، خَیْرًا لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَآخِرَتِیْ فَاقْدُرْهَا لِیْ، فَاِنْ کَانَ غَیْرُهَا خَیْرًا لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَآخِرَتِیْ فَاقْدُرْهَا لِیْ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیغام نکاح کو چھپا کر رکھو پھر وضو کرو اور اچھا وضو کرو پھر نوافل ادا کرو پھر اپنے رب کی حمد کرو اس کی بزرگی بیان کرو پھر یوں دعا مانگو

اللّٰهُمَّ اِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ، فَاِنْ رَاَیْتَ لِیْ فِیْ فُلَانَةٍ، (یہاں پر

اس کا نام لے)، خَيْرًا لِي فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِي فَاقْدُرْهَا لِي، فَإِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا لِي فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِي فَاقْدُرْهَا لِي

''اے اللہ! تو قادر ہے، میں قادر نہیں ہوں، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو علام الغیوب ہے اگر تو جانتا ہے کہ فلانہ (یہاں اس کا نام لے) میری دنیا اور آخرت کے حوالے سے میرے لیے بہتر ہے تو وہ میرے مقدر میں کر دے اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور میری دنیا اور آخرت کے حوالے سے میرے لیے بہتر ہے تو وہ میرے لیے مقدر کر دے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2699- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً، فَبَعَثَ امْرَأَةً لِتَنْظُرَ إِلَيْهَا، فَقَالَ: شُمِّي عَوَارِضَهَا، وَانْظُرِي إِلَى عُرْقُوبَيْهَا، قَالَ: فَجَاءَتْ إِلَيْهِمْ، فَقَالُوا: أَلَا نُغَدِّيكِ يَا أُمَّ فُلَانٍ؟ فَقَالَتْ: لَا آكُلُ إِلَّا مِنْ طَعَامٍ جَاءَتْ بِهِ فُلَانَةُ، قَالَ: فَصَعِدَتْ فِي رَقٍّ لَهُمْ فَنَظَرَتْ إِلَى عُرْقُوبَيْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: أَفْلِينِي يَا بُنَيَّةُ، قَالَ: فَجَعَلَتْ تُفْلِيهَا وَهِيَ تَشُمُّ عَوَارِضَهَا، قَالَ: فَجَاءَتْ فَأَخْبَرَتْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے نکاح کا ارادہ کیا تو ایک خاتون کو اسے دیکھنے کے لئے بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو یہ ہدایت کر کے بھیجا کہ اس کے رخسار سونگھ کر اور اس کی کونچوں کو دیکھ کر آنا۔ وہ خاتون ان کے گھر گئی۔ انہوں نے اس سے پوچھا: اے فلانہ! کیا تو کھانا نہیں کھائے گی؟ اس نے کہا: میں تو صرف وہ کھانا کھاؤں گی جو فلانہ لے کر آئے گی (انس) فرماتے ہیں۔ وہ عورت ان کی خدمت کے لئے جب آئی تو اس نے اس کی کونچوں کو دیکھ لیا۔ پھر اس نے کہا: اے بیٹی! ذرا میری جوئیں نکالنا۔ وہ اس کی جوئیں نکالنے لگ گئی اور اس خاتون نے اس کے رخسار سونگھ لیے۔ پھر اس نے واپس آ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2700- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ وَقَدْ حَدَّثَنَاهُ حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

حدیث: 2699

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 13448 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 13279 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 1388

حدیث: 2700

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2052 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 8283

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلا لا يَنْكِحِ الزَّانِي الْمَجْلُوْدُ اِلَّا مِثْلَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! وہ زانی جس کو کوڑے مارے گئے ہوں وہ اپنے ہی جیسی سے نکاح کرے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2701- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَخْنَسِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ مَرْثَدَ بْنَ اَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَانَ يَحْمِلُ الْاُسَارَى بِمَكَّةَ، وَكَانَ بِمَكَّةَ بَغِيٌّ يُقَالُ لَهَا عَنَاقُ، وَكَانَتْ صَدِيْقَتَهُ، قَالَ: فَجِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنْكِحُ عَنَاقًا؟ قَالَ: فَسَكَتَ عَنِّي، فَنَزَلَتْ: الزَّانِي لا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لا يَنْكِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَرَاَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: لا تَنْكِحْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں: مرثد بن ابی مرثد غنوی قیدیوں کو مکہ تک لے جایا کرتے تھے اور مکہ میں طوائفہ تھی جس کو عناق کہا جاتا تھا، وہ اس کی جان پہچان والی تھی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! میں عناق سے نکاح کرلوں؟ (راوی) فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اور یہ آیت نازل ہوگئی

الزَّانِي لا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لا يَنْكِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ (النور:3)

''بدکار مرد نکاح نہ کرے مگر بدکار عورت یا شرک والی سے اور بدکار عورت سے نکاح نہ کرے مگر بدکار مرد یا مشرک اور یہ کام ایمان والوں پر حرام ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ آیت سنا کر فرمایا: اس سے نکاح مت کرنا۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حدیث: **2701**

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2051 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3177 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلامية حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 3228 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلمية بيروت لبنان 1411ھ / 1991ء رقم الحديث: 5338 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ / 1994ء رقم الحديث: 13639

2702- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، سَمِعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: تُسْتَأْمَرُ الْيَتِيْمَةُ فِىْ نَفْسِهَا، فَاِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ رِضَاهَا، وَاِنْ كَرِهَتْ فَلَا كُرْهَ عَلَيْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یتیم لڑکی سے اس کی ذات کے بارے میں مشورہ کیا جائے، اگر وہ خاموش رہے تو یہ رضامندی کی علامت ہے اور اگر وہ ناپسند کرے تو اس پر کوئی جبر نہیں کیا جاسکتا۔

✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2703- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ، عَنْ اَبِىْ ذِئْبٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةَ خَالِهِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ، قَالَ: فَذَهَبَتْ اُمُّهَا اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اِنَّ ابْنَتِىْ تَكْرَهُ وَاللّٰهِ، فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّفَارِقَهَا، فَفَارَقَهَا، وَقَالَ: لَا تَنْكِحُوا النِّسَآءَ حَتّٰى تَسْتَأْمِرُوْهُنَّ، فَاِذَا سَكَتْنَ فَهُوَ اِذْنُهُنَّ فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں، انہوں نے اپنے ماموں عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے نکاح کیا' (ابن عمر رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: اس کی والدہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور کہنے لگی: یارسول اللہ! میری بیٹی کو یہ شادی پسند نہیں ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ اس کو جدا کر دو۔ تو (ابن عمر رضی اللہ عنہما نے) اس کو اس سے الگ کر دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حدیث: 2702

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2093 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی' فی "جامعه" ' طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 1109 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحدیث: 3270اخرجه ابو محمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی' بیروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحدیث: 2185اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 7519اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/ 1993ء' رقم الحدیث: 4079اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 5381ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ' طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/ 1994ء' رقم الحدیث: 13468اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 6019اخرجه ابوالحسن الجوهری فی "مسنده" طبع موسسه نادر' بیروت' لبنان' 1410ھ/1990ء' رقم الحدیث: 649

حدیث: 2703

ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ' طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/ 1994ء' رقم الحدیث: 13471

عورتوں کا نکاح کرنے سے پہلے ان کی رائے لے لیا کرو، اگر وہ خاموش رہیں تو یہ اجازت ہے۔ چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بعد اس نے مغیرہ بن شعبہ سے شادی کی۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2704۔ اَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَاقَرْحِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ الْاُمَوِیُّ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا تُوُفِّیَتْ خَدِیجَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ خَوْلَةُ بِنْتُ حَکِیمِ بْنِ اُمَیَّةَ بْنِ الْاَوْقَصِ امْرَاَةُ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَذٰلِكَ بِمَکَّةَ: اَیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلا تَزَوَّجُ؟ قَالَ: وَمَنْ؟ قَالَتْ: اِنْ شِئْتَ بِکْرًا، وَاِنْ شِئْتَ ثَیِّبًا، قَالَ: وَمَنِ الْبِکْرُ؟ قَالَتِ: ابْنَةُ اَحَبِّ خَلْقِ اللّٰهِ اِلَیْكَ عَآئِشَةُ بِنْتُ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: وَمَنِ الثَّیِّبُ؟ قَالَتْ: سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ بْنِ قَیْسٍ قَدْ اٰمَنَتْ بِكَ، وَاتَّبَعَتْكَ عَلٰی مَا اَنْتَ عَلَیْهِ، قَالَ: فَاذْهَبِیْ فَاذْکُرِیهِمَا، فَجَاءَ تْ فَدَخَلَتْ بَیْتَ اَبِیْ بَکْرٍ، قَالَتْ: یَا اَبَا بَکْرٍ، مَاذَا اَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَیْكَ مِنَ الْخَیْرِ وَالْبَرَکَةِ، اَرْسَلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْطُبُ عَلَیْهِ عَآئِشَةَ، قَالَ: ادْعِیْ لِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْهُ، فَجَآءَ فَاَنْکَحَهُ، وَهِیَ یَوْمَئِذٍ ابْنَةُ سَبْعِ سِنِیْنَ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی بیوی حکیم بن امیہ بن الاوقص کی بیٹی خولہ نے کہا: (یہ مکہ کا واقعہ ہے) یا رسول اللہ! آپ شادی کیوں نہیں کر لیتے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کس کے ساتھ؟ اس نے کہا: اگر آپ کنواری لڑکی سے کرنا چاہتے تو اس کے ساتھ بھی ہو سکتی ہے اور "ثیبہ" کے ساتھ کرنا چاہیں تو وہ بھی مل سکتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کنواری لڑکی کون سی ہے؟ اس نے کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی عائشہ رضی اللہ عنہا جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اور ثیبہ کون سی ہے؟ اس نے کہا: زمعہ بن قیس کی بیٹی سودہ، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان بھی لا چکی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی پیروی بھی کرتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ! دونوں کی بات کر کے آؤ۔ تو خولہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر آئیں اور بولیں: اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ نے تجھے کیسی خیر و برکت سے نوازا ہے، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی طرف عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے پیغام نکاح دے کر بھیجا ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے پاس بلا کر لاؤ' وہ بلا کر لے آئیں۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسی دن عائشہ رضی اللہ عنہا کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا اس وقت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر صرف سات سال تھی۔

حدیث: 2704

اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت لبنان' (طبع ثاني) 1403ھ' رقم الحديث:57 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 25810 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 13526

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2705- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسٰى بْنِ حَاتِمٍ الْبَاشَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَ اَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ فَاطِمَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا صَغِيرَةٌ، فَخَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے نکاح کا پیغام بھیجا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بہت چھوٹی ہے۔ پھر علی نے پیغام بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کر دیا۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2706- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ وَّاَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْجَهْمِ السَّمُرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسٰى، يَقُولُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَاِنْ اَصَابَهَا فَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا اَصَابَهَا،

حدیث: 2705

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ھ' 1986 رقم الحديث: 3221 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 6948 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 5329

حدیث: 2706

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2083 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1879 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحديث: 2184 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 24417 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 4074 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 13377 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 4682 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1463 اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه' مكتبه المتنبي' بيروت' قاهره' رقم الحديث: 228 اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان' مدينه منوره' (طبع اول) 1412ھ/1991ء' رقم الحديث: 698 اخرجه ابوبكر الكوفي' في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودي عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحديث: 15919

وَاِنْ تَشَاجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ تَابَعَ اَبَا عَاصِمٍ عَلٰى ذِكْرِ سَمَاعِ ابْنِ جُرَيْجٍ، مِنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، وَسَمَاعِ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، مِنَ الزُّهْرِيِّ، وَعَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ هَمَّامٍ، وَيَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لَهِيعَةَ، وَحَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمِصِّيصِيِّ،

اَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ :

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوعورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔ اور اگر ان کے درمیان ازدواجی تعلقات قائم ہو جائیں تو ان تعلقات کی وجہ سے اس کے لئے مہر لازم ہوگا۔ اور اگر ان میں جھگڑا پڑ جائے تو جس کا کوئی ولی نہیں ہوتا حاکم اسلام اس کا ولی ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ ابن جریج کے سلیمان بن موسیٰ سے سماع کے ذکر کے متعلق اور سلیمان بن موسیٰ کے زہری سے سماع کے متعلق عبدالرزاق بن ہمام، یحییٰ بن ایوب، عبداللہ بن لھیعہ اور حجاج بن محمد المصیصی نے ابوعاصم کی متابعت کی ہے۔

2707۔ فَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى، اَنَّ الزُّهْرِيَّ اَخْبَرَهُ، اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

وأما حديث يحيى بن أيوب

✧✧ حضرت عبدالرزاق رضی اللہ عنہ کی سند کے ہمراہ بھی ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی جیسا فرمان منقول ہے۔

2708۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ بِبَغْدَادَ، قَالَ: قَرَاَ عَلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ السُّلَمِيُّ وَاَنَا اَسْمَعُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ، اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوْسَى الدِّمَشْقِيَّ حَدَّثَهُ، اَخْبَرَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا، فَاِنْ نُكِحَتْ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَاِنْ اَصَابَهَا فَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا اَصَابَ مِنْهَا، فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ "

وأما حديث حجاج بن محمد

✧✧ یحییٰ بن ایوب کی سند کے ہمراہ بھی مذکورہ حدیث منقول ہے۔

حجاج بن محمد کی حدیث

2709۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ يَحْيَى اَحْمَدُ بْنُ

مُحَمَّدٍ السَّمَرْقَنْدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ وَّاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَمْرِو بْنُ جَعْفَرٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَلِيٍّ الذُّهْلِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّ عُرْوَةَ اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، وَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا اَصَابَ مِنْهَا، فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ فَقَدْ صَحَّ

وَثَبَتَ بِرِوَايَاتِ الْاَئِمَّةِ، الْاَثْبَاتِ سَمَاعُ الرُّوَاةِ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ، فَلَا تُعَلَّلُ هٰذِهِ الرِّوَايَاتُ بِحَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ، وَسُؤَالِهِ ابْنَ جُرَيْجٍ عَنْهُ وَقَوْلِهِ: اِنِّيْ سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ فَقَدْ يَنْسَى الثِّقَةُ الْحَافِظُ الْحَدِيْثَ بَعْدَ اَنْ حَدَّثَ بِهِ، وَقَدْ فَعَلَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ حُفَّاظِ الْحَدِيْثِ اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الرَّازِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ، يَقُوْلُ: وَذُكِرَ عِنْدَهُ اَنَّ ابْنَ عُلَيَّةَ يَذْكُرُ حَدِيْثَ ابْنِ جُرَيْجٍ فِيْ: لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَلَقِيْتُ الزُّهْرِيَّ فَسَاَلْتُهُ عَنْهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ، وَاَثْنٰى عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: اِنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ لَهُ كُتُبٌ مُدَوَّنَةٌ، وَلَيْسَ هٰذَا فِيْ كُتُبِهِ يَعْنِيْ حِكَايَةَ ابْنِ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوْبَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ يَقُوْلُ فِيْ حديث: لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ، الَّذِيْ يَرْوِيْهِ ابْنُ جُرَيْجٍ، فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّ ابْنَ عُلَيَّةَ، يَقُوْلُ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَسَاَلْتُ عَنْهُ الزُّهْرِيَّ، فَقَالَ: لَسْتُ اَحْفَظُهُ، فَقَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ: لَيْسَ يَقُوْلُ هٰذَا اِلَّا ابْنُ عُلَيَّةَ، وَاِنَّمَا عَرَضَ ابْنُ عُلَيَّةَ كُتُبَ ابْنِ جُرَيْجٍ عَلٰى عَبْدِ الْمَجِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ فَاَصْلَحَهَا لَهُ، وَلٰكِنْ لَّمْ يَبْذُلْ نَفْسَهُ لِلْحَدِيْثِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰى، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ، قَالَ: قَالَ لِيَ الزُّهْرِيُّ: اِنَّ مَكْحُولًا يَاْتِيْنَا، وَسُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى، وَلَعَمْرُ اللّٰهِ اِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوْسٰى لَاَحْفَظُ الرَّجُلَيْنِ، قَالَ الْحَاكِمُ: رَجَعْنَا اِلَى الْاَصْلِ الَّذِيْ لَمْ يَسَعِ الشَّيْخَيْنِ اِخْلَاءُ الصَّحِيْحَيْنِ عَنْهُ، وَهُوَ حَدِيْثُ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔

✣✣ قابل اعتماد ائمہ حدیث کی روایات سے اس حدیث کے تمام راویوں کا ایک دوسرے سے سماع ثابت ہو چکا ہے۔لہٰذا یہ روایات ابن علیہ کی حدیث' اور ان کے ابن جریج سے سوال اور ان کے اس قول (کہ میں نے زہری سے اس روایت کے متعلق پوچھا تو وہ نہ پہچان سکے تو ایک ثقہ حافظ الحدیث روایت بیان کرنے کے بعد بھول گیا) کی وجہ سے معلل قرار نہیں دی جا سکتیں۔ کیونکہ یہ فعل تو متعدد حافظ الحدیث راویوں سے ثابت ہے۔

(امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ہمیں حسین بن حسن بن ایوب نے بتایا کہ ابو حاتم محمد بن ادریس رازی نے احمد بن حنبل کا یہ قول نقل کیا ہے: ان کے ہاں یہ گفتگو ہوئی کہ ابن علیہ ابن جریج کے حوالے سے یہ حدیث ''لا نکاح الا بولی'' بیان کرتے ہیں۔ جبکہ ابن جریج کا کہنا ہے کہ میں خود زہری سے ملا اور ان سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو وہ اس کو نہ پہچان سکے تاہم انہوں نے سلیمان

بن موسیٰ کی تعریف کی۔

امام احمد بن حنبل نے کہا: ابن جریج کی کتابیں مدون ہو چکی ہیں۔ یہ ابن علیہ کی ابن جریج کے حوالے سے جو حکایت ہے یہ ان میں موجود نہیں ہے۔

یحییٰ بن معین نے ''لا نکاح الا بولی'' والی حدیث کے متعلق فرمایا یہ وہی ہے جس کو ابن جریج روایت کرتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا: ابن علیہ فرماتے ہیں کہ ابن جریج نے کہا ہے۔ میں نے زہری سے پوچھا تو وہ بولے مجھے یاد نہیں ہے۔ تو یحییٰ بن معین بولے یہ قول ابن علیہ کے سوا اور کسی کا ہو ہی نہیں سکتا۔ اور ابن علیہ نے ابن جریج کی کتابیں عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابی رواد کے سامنے پیش کیں تو انہوں نے کتابوں کی اصلاح کر دی لیکن حدیث کے لئے خود محنت نہیں کی۔

شعیب بن ابوحمزہ فرماتے ہیں: مجھے زہری نے بتایا کہ ہمارے پاس مکحول اور سلیمان بن موسیٰ دونوں آیا کرتے تھے لیکن سلیمان بن موسیٰ دونوں میں زیادہ حافظہ کے مالک تھے۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اب ہم اپنی اس اصل کی طرف لوٹ آتے ہیں جس سے صحیحین کو خالی رکھنے کی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کوئی گنجائش نہیں ہے۔ وہ ابواسحاق کی ابوبردہ کے حوالے ابوموسیٰ سے روایت کردہ حدیث ہے۔ (جو کہ درج ذیل ہے)

2710- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيُّ، وَاَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، قَالا: حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ وَاَخْبَرَنِيْ مَخْلَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَاقَرْحِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هَاشِمٍ الْبَغَوِيُّ، قَالا: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ السَّلامِ، عَنْ شُعْبَةَ، وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ قَدْ جَمَعَ النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ السَّلامِ بَيْنَ الثَّوْرِيِّ، وَشُعْبَةَ فِيْ اِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ، وَوَصَلَهُ عَنْهُمَا، وَالنُّعْمَانُ

حدیث: **2710**

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2085 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 1101 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1880 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 2182 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 19536 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 4076 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 13381 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 2507 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث: 681 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 8121 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث: 523

بْنُ عَبْدِ السَّلامِ ثِقَةٌ مَّأْمُوْنٌ، وَقَدْ رَوَاهُ جَمَاعَةٌ مِّنَ الثِّقَاتِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ عَلٰى حِدَةٍ، وَعَنْ شُعْبَةَ عَلٰى حِدَةٍ، فَوَصَلُوْهُ، وَكُلُّ ذٰلِكَ مُخَرَّجٌ فِي الْبَابِ الَّذِيْ سَمِعَهُ مِنِّيْ اَصْحَابِيْ، فَاَغْنٰى ذٰلِكَ عَنْ اِعَادَتِهِمَا، فَاَمَّا اِسْرَائِيلُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ الثِّقَةُ الْحُجَّةُ فِيْ حَدِيْثِ جَدِّهٖ اَبِيْ اِسْحَاقَ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَنْهُ فِيْ وَصْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوسکتا۔

❖ نعمان بن عبدالسلام نے اس حدیث کی سند میں ثوری اور شعبہ دونوں کا ذکر کیا ہے اور دونوں کے حوالے سے حدیث کو متصل کیا ہے اور نعمان بن عبدالسلام ''ثقہ'' ہیں ''مامون'' ہیں اور ثقہ راویوں کی پوری ایک جماعت ہے جس نے اس حدیث کو ثوری سے الگ اور شعبہ سے الگ روایت کیا ہے اور علیحدہ علیحدہ دونوں حدیثوں کو متصل کیا ہے اور یہ تمام اس باب میں مذکور ہیں جس میں وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جن کو میرے شاگردوں نے مجھ سے سنا ہے، اس لیے ان کے اعادہ کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ اور اسرائیل بن یونس بن ابواسحاق ثقہ ہیں اور اپنے دادا ابواسحاق کی روایات میں حجت ہیں۔ اس لیے اس حدیث کے وصل میں ان سے کوئی اختلاف ثابت نہیں ہے۔

2711- حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيلُ بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْقَاسِمِ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، قَالاَ: حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ وَاَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِيٍّ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، قَالاَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ هٰذِهِ الْاَسَانِيْدُ كُلُّهَا صَحِيْحَةٌ، وَقَدْ عَلَوْنَا فِيْهِ عَنْ اِسْرَائِيلَ، وَقَدْ وَصَلَهُ الْاَئِمَّةُ الْمُتَقَدِّمُوْنَ الَّذِيْنَ يَنْزِلُوْنَ فِيْ رِوَايَاتِهِمْ، عَنْ اِسْرَائِيلَ مِثْلُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ، وَوَكِيْعٌ، وَيَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ، وَيَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ، وَغَيْرُهُمْ، وَقَدْ حَكَمُوْا لِهٰذَا الْحَدِيْثِ بِالصِّحَّةِ، سَمِعْتُ اَبَا نَصْرٍ اَحْمَدَ بْنَ سَهْلٍ الْفَقِيْهَ بِبُخَارٰى، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيْبٍ الْحَافِظَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِيْنِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَهْدِيٍّ، يَقُوْلُ: كَانَ اِسْرَائِيلُ يَحْفَظُ حَدِيْثَ اَبِيْ اِسْحَاقَ كَمَا يَحْفَظُ الْحَمْدَ، سَمِعْتُ اَبَا الْحَسَنِ بْنَ مَنْصُوْرٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا مُوْسٰى، يَقُوْلُ: كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ يُثْبِتُ حَدِيْثَ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ يَعْنِيْ فِي النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ يُوْنُسَ الْجُرْجَانِيُّ، قَالَ: قُلْتُ لِاَبِي الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيِّ: مَا تَقُوْلُ فِي النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ؟ فَقَالَ: لاَ يَجُوْزُ، قُلْتُ: مَا

الْحُجَّةُ فِي ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قُلْتُ: فَاِنَّ الثَّوْرِيَّ، وَشُعْبَةَ يُرْسِلَانِ، قَالَ: فَاِنَّ اِسْرَائِيلَ قَدْ تَابَعَ قَيْسًا، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ جَبَلَةَ، سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ، يَقُولُ: حَدِيثُ اِسْرَائِيلَ صَحِيحٌ فِي لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ، سَمِعْتُ اَبَا الْحَسَنِ بْنَ مَنْصُورٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ الْاِمَامَ، يَقُولُ: سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى عَنْ هٰذَا الْبَابِ، فَقَالَ: حَدِيثُ اِسْرَائِيلَ صَحِيحٌ عِنْدِي، فَقُلْتُ لَهُ: رَوَاهُ شَرِيكٌ اَيْضًا، فَقَالَ: مَنْ رَوَاهُ؟ فَقُلْتُ حَدَّثَنَا بِهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، وَذَكَرْتُ لَهُ حَدِيثَ يُونُسَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، وَقُلْتُ لَهُ: رَوَاهُ شُعْبَةُ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَعَمْ، هٰكَذَا رَوَيَاهُ، وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوا يُحَدِّثُونَ بِالْحَدِيثِ فَيُرْسِلُونَهُ، حَتّٰى يُقَالَ لَهُمْ عَمَّنْ فَيُسْنِدُونَهُ، سَمِعْتُ اَبَا الْحَسَنِ اَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ سَعِيدٍ الدَّارِمِيَّ، يَقُولُ: قُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ مَعِينٍ يُونُسُ بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ: اَحَبُّ اِلَيْكَ اَوِ ابْنُهُ اِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ؟ فَقَالَ: كُلٌّ ثِقَةٌ

✧✧ مذکورہ متعدد سندوں کے ہمراہ ابوموسیٰ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ ''ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا''

✤✤ یہ تمام سندیں صحیح ہیں، ان میں اسرائیل کے حوالے سے ہماری سند ''عالی'' ہے اور اس کو متقدمین ائمہ حدیث نے متصل کیا ہے، جن کی اسرائیل کے حوالے سے سند ''عالی'' نہیں ہے۔ مثلاً عبدالرحمان بن مھدی، وکیع، یحییٰ بن آدم، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ اور دیگر محدثین اور ان سب نے اس حدیث کے صحیح ہونے کا فیصلہ دیا ہے۔

عبدالرحمٰن بن مھدی کا کہنا ہے کہ اسرائیل کو ابواسحاق کی روایات فاتحہ کی طرح یاد ہوتی تھیں۔ ابوالحسن بن منصور نے ابوبکر محمد بن اسحاق کے حوالے سے ابوموسیٰ کا یہ قول نقل کیا ہے۔ عبدالرحمٰن بن مہدی ''بغیر ولی کے نکاح'' کے متعلق اسرائیل کی ابواسحاق سے روایت کردہ احادیث پر زیادہ اعتماد کیا کرتے تھے۔

حاتم بن یونس جرجانی فرماتے ہیں: میں نے ابوالولید الطیالسی سے کہا: ''بغیر ولی کے نکاح'' کے متعلق آپ کا کیا موقف ہے؟ انہوں نے کہا: جائز نہیں ہے۔ میں نے کہا: اس کی دلیل کیا ہے؟ انہوں نے کہا: قیس بن ربیع کی ابواسحاق سے ذریعے ابوبردہ کے واسطے سے ان کے والد سے مروی حدیث۔ میں نے کہا: ثوری اور شعبہ تو ارسال کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا: اسرائیل نے قیس کی متابعت کی ہے۔ علی بن مدینی فرماتے ہیں ''لانکاح الابولی'' کے متعلق اسرائیل کی حدیث صحیح ہے۔

ابوبکر محمد بن اسحاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس سلسلہ میں محمد بن یحییٰ سے پوچھا تو انہوں نے کہا: میرے نزدیک اسرائیل کی حدیث صحیح ہے۔ میں نے کہا: اس کو شریک نے بھی روایت کیا ہے۔ انہوں نے پوچھا: آپ کو یہ حدیث کس نے بیان کی؟ میں نے کہا: علی بن حجر نے۔ اور میں نے ان سے یونس کی ابواسحاق سے روایت کردہ حدیث کا بھی ذکر کیا۔ اور ان سے کہا: اس کو شعبہ اور ثوری نے بھی ابواسحاق کے ذریعے ابوبردہ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔ اس نے کہا: جی ہاں ان دونوں نے ایسے ہی روایت کی ہے۔ لیکن وہ حدیث روایت کرتے ہوئے ارسال کرتے ہیں۔ اور جب ان سے پوچھا جائے کہ تم یہ حدیث کس

کے حوالے سے بیان کرتے ہوتو وہ اس کی سند بیان کرتے۔

ابوالحسن احمد بن محمد العنزی، عثمان بن سعید دارمی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے پوچھا: آپ یونس بن ابی اسحاق کو زیادہ اچھا سمجھتے ہیں یا ان کے بیٹے اسرائیل بن یونس کو؟ تو انہوں نے جواب دیا: دونوں ہی ثقہ ہیں۔

2712۔ حَدَّثَنَا بِحَدِيْثِ يُوْنُسَ بْنِ اَبِیْ اِسْحَاقَ مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِیْ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بُرْدٍ الْاَنْطَاكِیُّ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ، حَدَّثَنَا عِيسٰى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَّقَدْ وَصَلَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ بَعْدَ هٰؤُلَاءِ: زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُعْفِیُّ، وَاَبُوْ عَوَانَةَ الْوَضَّاحُ، وَقَدْ اَجْمَعَ اَهْلُ النَّقْلِ عَلٰى تَقَدُّمِهِمَا وَحِفْظِهِمَا

أما حديث زهير

✧✧ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

❖❖ ان تمام کے بعد یہ حدیث زہیر بن معاویہ الجعفی اور ابوعوانہ الوضاح نے ابواسحاق سے روایت کی ہے اور اس میں وصل کیا ہے۔ اور تمام اہل نقل ان دونوں کے حافظے اور ان کے ''تقدم'' پر متفق ہیں۔

2713۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِیٍّ الْحَافِظُ، وَاَبُو الْحَسَنِ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الرَّقِّیُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رُمَيْحٍ النَّخَعِیُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَصْرٍ الْكِنْدِیُّ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ هَاشِمٍ الْكَاغَذِیَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ، يَقُوْلُ: اِذَا وَجَدْتَ الْحَدِيْثَ مِنْ وَّجْهِ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَلَا تَعُدْ اِلٰى غَيْرِهٖ، فَاِنَّهٗ مِنْ اَثْبَتِ النَّاسِ حَدِيْثًا

وأما حديث أبی عوانة

✧✧ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

❖❖ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: جب کوئی حدیث زہیر بن معاویہ کی سند کے ہمراہ مل جائے تو پھر اس حدیث کی کوئی سند ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ حدیث کے اعتبار سے یہ سب سے زیادہ قابل اعتماد ہیں۔

2714۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ مُكْرَمٍ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِیُّ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ هٰكَذَا رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ، وَوَكِيْعٌ، وَغَيْرُهُمَا، عَنْ اَبِیْ عَوَانَةَ، وَقَدْ وَصَلَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِیْ

اِسْحَاق، جَمَاعَةٌ مِّنْ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ غَيْرُ مَنْ ذَكَرْنَاهُمْ، مِنْهُمْ: اَبُوْ حَنِيفَةَ النُّعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ، وَرَقَبَةُ بْنُ مَصْقَلَةَ الْعَبْدِيُّ، وَمُطَرِّفُ بْنُ طَرِيْفٍ الْحَارِثِيُّ، وَعَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ، وَزَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، وَغَيْرُهُمْ، وَقَدْ ذَكَرْنَاهُمْ فِي الْبَابِ، وَقَدْ وَصَلَهُ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ جَمَاعَةٌ غَيْرُ اَبِيْ اِسْحَاق

✧✧ حضرت ابوعوانہ رضی اللہ عنہ نے اسحاق کے واسطے سے ابوبردہ کے ذریعے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے: ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

❖ اس حدیث کو عبدالرحمٰن مہدی وکیع اور دیگر محدثین نے بھی ابوعوانہ سے روایت کیا ہے۔ اور متقدمۃ الذکر محدثین کے علاوہ بھی ائمہ مسلمین کی ایک جماعت ہے جس نے اس حدیث کو ابواسحاق سے متصلاً روایت کیا ہے۔ ان میں سے بعض کے اسماء درج ذیل ہیں۔

نعمان بن ثابت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ، رقبہ بن مصقلہ عبدی، مطرف بن طریف الحارثی، عبدالحمید بن حسن الھلالی، زکریا بن ابی زائدہ اور دیگر محدثین۔

اور ایک جماعت نے اس کو ابواسحاق کی بجائے ابوبردہ سے روایت کیا ہے اور اس میں وصل کیا ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2715- اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاق وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ قُتَيْبَةَ سَالِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْاٰدَمِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاق، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ

✧✧ حضرت یونس بن ابواسحاق رضی اللہ عنہ نے ابوبردہ کے ذریعے ابوموسیٰ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے "ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا"۔

2716- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ جَعْفَرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الضُّبَعِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاق، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ قَالَ ابْنُ عَسْكَرٍ: فَقَالَ لِيْ قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ: جَاءَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ فَسَاَلَنِيْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، فَحَدَّثْتُهُ بِهٖ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ: قَدِ اسْتَرَحْنَا مِنْ خِلَافِ اَبِيْ اِسْحَاق، قَالَ الْحَاكِمُ: لَسْتُ اَعْلَمُ بَيْنَ اَئِمَّةِ هٰذَا الْعِلْمِ خِلَافًا عَلٰى عَدَالَةِ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقِ، وَاِنَّ سَمَاعَهُ مِنْ اَبِيْ بُرْدَةَ مَعَ اَبِيْهِ صَحِيْحٌ، ثُمَّ لَمْ يَخْتَلِفْ عَلٰى يُوْنُسَ فِيْ وَصْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ، فَفِيْهِ الدَّلِيْلُ الْوَاضِحُ اَنَّ الْخِلَافَ الَّذِيْ وَقَعَ عَلٰى اَبِيْهِ فِيْهِ مِنْ جِهَةِ اَصْحَابِهٖ، لَا مِنْ جِهَةِ اَبِيْ اِسْحَاق وَاللّٰهُ اَعْلَمُ، وَمِمَّنْ وَّصَلَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ نَفْسِهٖ: اَبُوْ حُصَيْنٍ عُثْمَانُ بْنُ عَاصِمٍ الثَّقَفِيُّ

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ بھی یہ حدیث منقول ہے۔

ابن عسکر فرماتے ہیں: مجھے قبیصہ بن عقبہ نے بتایا کہ میرے پاس علی بن المدینی آئے اور انہوں نے مجھ سے اس حدیث کی بابت دریافت کیا۔ تو میں نے ان کو یہ حدیث بیان کردی تو علی بن المدینی نے کہا: مجھے ابواسحاق کے اختلاف سے اب اطمینان ہے۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ اس فن کے علماء میں یونس بن ابواسحاق کی عدالت میں کوئی اختلاف ہو۔ نیز ابوبردہ اوران کے والد سے ان کا سماع صحیح ہے۔ پھر یونس پر وصل میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اس حدیث میں یہ واضح دلیل موجود ہے کہ اس میں ان کے والد پر جو اختلاف ہے وہ ان کے شاگردوں کے اعتبار سے ہے نہ کہ ابواسحاق کے اعتبار سے۔ اور جنہوں نے اس حدیث کو ابوبردہ سے متصلاً روایت کیا ہے۔ ایک وہ خود ہیں اور دوسرے ابوحصین عثمان بن عاصم الثقفی ہیں۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2717۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيِّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ يَعْقُوْبُ بْنُ خَلِيفَةَ بْنِ حَسَّانَ الْاَيْلِيُّ بِالْاَيْلَةِ، وَصَالِحُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يُوْنُسَ، وَاَبُو الْعَبَّاسِ الْاَزْهَرِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا اَبُوْ شَيْبَةَ بْنُ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الطَّبِيْبُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِیْ حُصَيْنٍ، عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ فَقَدِ اسْتَدْلَلْنَا بِالرِّوَايَاتِ الصَّحِيْحَةِ، وَبِاَقَاوِيلِ اَئِمَّةِ الْعِلْمِ عَلٰى صِحَّةِ حَدِيْثِ اَبِیْ مُوْسٰی بِمَا فِيهِ غُنْيَةٌ لِمَنْ تَاَمَّلَهُ، وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَاَبِیْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ، وَالْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ، وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَاَكْثَرُهَا صَحِيْحَةٌ، وَقَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَاتُ فِيهِ عَنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَائِشَةَ، وَاُمِّ سَلَمَةَ، وَزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ

حضرت ابوحصین رضی اللہ عنہ نے ابوبردہ کے واسطے سے ابوموسیٰ کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے

''لَانِكَاحَ اِلَّابِوَلِيٍّ''

ہم روایات صحیحہ اوراس فن کے متجر علماء کے اقوال سے ابوموسیٰ کی روایت کی صحت پر استدلال کیا ہے جس میں غور وفکر کا ذھن رکھنے والوں کے لئے کافی فائدہ موجود ہے۔

اس باب میں علی ابن ابی طالب، عبداللہ بن عباس، معاذ بن جبل، عبداللہ بن عمر، ابوذر غفاری، مقداد بن اسود، عبداللہ بن مسعود، جابر بن عبداللہ، ابوہریرہ، عمران بن حصین، عبداللہ بن عمرو، مسور بن مخرمہ اور انس بن مالک (رضوان اللہ علیہم اجمعین) سے بھی روایات منقول ہیں۔ ان میں سے اکثر صحیح ہیں اور اس سلسلہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج عائشہ رضی اللہ عنہا، ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی صحیح روایات بھی منقول ہیں۔

2718۔ حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ اِمْلَاءً فِیْ رَجَبٍ سَنَةَ ثَمَانٍ وَّتِسْعِيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيِّ السَّدُوْسِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَا:

حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْاَسْلَمِيِّ، قَالَ: كُنْتُ اَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَبِيعَةُ، اَلا تَتَزَوَّجُ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: لاَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اُرِيْدُ اَنْ اَتَزَوَّجَ، مَا عِنْدِيْ مَا يُقِيمُ الْمَرْاَةَ، وَمَا اُحِبُّ اَنْ يَّشْغَلَنِي عَنْكَ شَيْءٌ، قَالَ: فَاَعْرَضَ عَنِّي، قَالَ: ثُمَّ رَاجَعْتُ نَفْسِي، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْتَ اَعْلَمُ بِمَا يُصْلِحُنِي فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، قَالَ: وَاَنَا اَقُولُ فِي نَفْسِي: لَئِنْ قَالَ لِي الثَّالِثَةَ لَاَقُولَنَّ: نَعَمْ، قَالَ: فَقَالَ لِيَ الثَّالِثَةَ: يَا رَبِيعَةُ اَلا تَتَزَوَّجُ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مُرْنِي بِمَا شِئْتَ اَوْ بِمَا اَحْبَبْتَ، قَالَ: انْطَلِقْ اِلٰى اٰلِ فُلَانٍ، اِلٰى حَيٍّ مِنَ الْاَنْصَارِ، فِيهِمْ تَرَاخِي عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْ لَهُمْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُكُمُ السَّلَامَ، وَيَاْمُرُكُمْ اَنْ تُزَوِّجُوا رَبِيعَةَ فُلَانَةَ، امْرَاَةً مِنْهُمْ، قَالَ: فَاَتَيْتُهُمْ، فَقُلْتُ لَهُمْ ذٰلِكَ، قَالُوْا: مَرْحَبًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِرَسُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم، وَاللّٰهِ لاَ يَرْجِعُ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بِحَاجَتِهِ، قَالَ: فَاَكْرَمُوْنِي وَزَوَّجُونِي وَاَلْطَفُوْنِي، وَلَمْ يَسْاَلُوْنِي الْبَيِّنَةَ، فَرَجَعْتُ حَزِينًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَالُكَ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَتَيْتُ قَوْمًا كِرَامًا فَزَوَّجُونِي وَاَكْرَمُوْنِي وَلَمْ يَسْاَلُوْنِي الْبَيِّنَةَ، فَمِنْ اَيْنَ لِيَ الصَّدَاقُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِي: يَا بُرَيْدَةُ، اجْمَعُوْا لَهُ وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ: فَجَمَعُوْا لِي وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبْ بِهٰذَا اِلَيْهِمْ، وَقُلْ هٰذَا صَدَاقُهَا، فَذَهَبْتُ بِهِ اِلَيْهِمْ، فَقُلْتُ: هٰذَا صَدَاقُهَا، قَالَ: فَقَالُوْا: كَثِيرٌ طَيِّبٌ، فَقَبِلُوْا وَرَضُوا بِهِ، قَالَ: فَقُلْتُ: مِنْ اَيْنَ اُولِمُ؟ قَالَ: فَقَالَ: يَا بُرَيْدَةُ، اجْمَعُوْا لَهُ فِي شَاةٍ، قَالَ: فَجَمَعُوْا لِي فِي كَبْشٍ فَطِيمٍ سَمِينٍ، قَالَ: وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبْ اِلٰى عَائِشَةَ، فَقُلْ: انْظُرِي الْمِكْتَلَ الَّذِي فِيهِ الطَّعَامُ فَابْعَثِي بِهِ، قَالَ: فَاَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ لَهَا ذٰلِكَ، فَقَالَتْ: هَا هُوَ ذَاكَ الْمِكْتَلُ فِيهِ سَبْعَةُ اٰصُعٍ مِّنْ شَعِيرٍ، وَوَاللّٰهِ اِنْ اَصْبَحَ لَنَا طَعَامٌ غَيْرُهُ، قَالَ: فَاَخَذْتُهُ فَجِئْتُ بِهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اذْهَبْ بِهَا اِلَيْهِمْ، فَقُلْ: لِيُصْلَحْ هٰذَا عِنْدَكُمْ خُبْزًا، قَالَ: فَذَهَبْتُ بِهِ وَبِالْكَبْشِ، قَالَ: فَقَبِلُوا الطَّعَامَ، وَقَالُوْا: اكْفُوْنَا اَنْتُمُ الْكَبْشَ، قَالَ: وَجَآءَ نَاسٌ مِّنْ اَسْلَمَ فَذَبَحُوْا وَسَلَخُوْا وَطَبَخُوْا، قَالَ: فَاَصْبَحَ عِنْدَنَا خُبْزٌ وَلَحْمٌ، فَاَوْلَمْتُ، وَدَعَوْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: وَاَعْطَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضًا، وَاَعْطٰى اَبَا بَكْرٍ اَرْضًا، فَاخْتَلَفْنَا فِي عِذْقِ نَخْلَةٍ، قَالَ: وَجَاءَتِ الدُّنْيَا، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ فِي حَدِّي، فَقُلْتُ: لاَ، بَلْ هِيَ فِي حَدِّي، قَالَ: فَقَالَ لِي اَبُوْ بَكْرٍ كَلِمَةً كَرِهْتُهَا وَنَدِمَ عَلَيْهَا، قَالَ:

حدیث: 2718

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 16627 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 4578 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1173

فَقَالَ لِيْ: يَا رَبِيعَةُ، قُلْ لِيْ مِثْلَ مَا قُلْتُ لَكَ حَتّٰى تَكُوْنَ قِصَاصًا، قَالَ: فَقُلْتُ: لَا وَاللّٰهِ مَا اَنَا بِقَائِلٍ لَّكَ اِلَّا خَيْرًا، قَالَ: وَاللّٰهِ لَتَقُوْلَنَّ لِيْ كَمَا قُلْتُ لَكَ حَتّٰى تَكُوْنَ قِصَاصًا، وَاِلَّا اسْتَعْدَيْتُ عَلَيْكَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَقُلْتُ: لَا وَاللّٰهِ مَا اَنَا بِقَائِلٍ لَّكَ اِلَّا خَيْرًا، قَالَ: فَرَفَضَ اَبُوْ بَكْرٍ الْاَرْضَ، وَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلْتُ اَتْلُوْهُ، فَقَالَ اُنَاسٌ مِّنْ اَسْلَمَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ هُوَ الَّذِيْ قَالَ مَا قَالَ وَيَسْتَعْدِيْ عَلَيْكَ، قَالَ: فَقُلْتُ: اَتَدْرُوْنَ مَنْ هٰذَا؟ هٰذَا اَبُوْ بَكْرٍ هٰذَا ثَانِيَ اثْنَيْنِ، هٰذَا ذُو شَيْبَةِ الْمُسْلِمِيْنَ، اِيَّاكُمْ لَا يَلْتَفِتْ فَيَرَاكُمْ تَنْصُرُوْنِيْ عَلَيْهِ فَيَغْضَبَ، فَيَأْتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَغْضَبُ لِغَضَبِهٖ، فَيَغْضَبُ اللّٰهُ لِغَضَبِهِمَا، فَيَهْلِكَ رَبِيعَةُ، قَالَ: فَرَجَعُوْا عَنِّيْ، وَانْطَلَقْتُ اَتْلُوْهُ حَتّٰى اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَصَّ عَلَيْهِ الَّذِيْ كَانَ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَبِيعَةُ، مَا لَكَ وَالصِّدِّيْقُ؟ قَالَ: فَقُلْتُ مِثْلَ مَا قَالَ كَانَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ لِيْ: قُلْ مِثْلَ مَا قَالَ لَكَ، فَاَبَيْتُ اَنْ اَقُوْلَ لَهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَجَلْ، فَلَا تَقُلْ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَ لَكَ، وَلٰكِنْ قُلْ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا اَبَا بَكْرٍ، قَالَ: فَوَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَبْكِيْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ (ایک دفعہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے ربیعہ! تم شادی نہیں کرو گے؟ میں نے کہا: نہیں، یارسول اللہ میں شادی کا ارادہ نہیں رکھتا ہوں (ایک بات تو یہ ہے کہ) میرے پاس اتنی گنجائش نہیں ہے کہ میں ایک عورت کا نان ونفقہ برداشت کرسکوں۔ (اور دوسری بات یہ ہے کہ) میں آپ کی خدمت سے دور نہیں ہونا چاہتا۔ (ربیعہ) فرماتے ہیں: (اس بات پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے منہ پھیر لیا۔ میں نے اپنے نظریئے پر نظرثانی کی۔ اور پھر عرض کی: یارسول اللہ آپ بہتر جانتے ہیں کہ میری دنیا اور آخرت کے اعتبار سے میرے لیے کیا بہتر ہے۔ (ربیعہ) فرماتے ہیں۔ میں نے دل میں سوچ رکھا تھا کہ اب کی بار اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شادی کے متعلق کہا تو میں حامی بھرلوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر مجھے کہا: اے ربیعہ: کیا تو شادی نہیں کرے گا؟ میں نے کہا: کیوں نہیں یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو پسند ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو چاہتے ہیں، میرے لیے حکم فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کے فلاں قبیلے والوں کے پاس چلے جاؤ۔ (یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کافی دور تھے) ان سے کہنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سلام کہا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ تم اپنی فلاں عورت کا ربیعہ سے نکاح کردو (ربیعہ) فرماتے ہیں: میں ان کے پاس گیا اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام دیا۔ انہوں نے کہا: اللہ کے رسول اور ان کے قاصد کو خوش آمدید خدا کی قسم! ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کو ان کی حاجت پوری کیے بغیر ہرگز واپس نہیں بھیجیں گے۔ (ربیعہ) فرماتے ہیں: انہوں نے میری خوب خاطر مدارات اور آؤ بھگت کی اور اس خاتون کا میرے ساتھ نکاح کر دیا۔ انہوں نے میرے اوپر بہت مہربانی اور مجھ سے کوئی گواہی طلب نہیں کی۔ میں بہت پریشان واپس لوٹا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھے پریشان دیکھ کر) فرمایا: تجھے کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ان شریف باعزت لوگوں کے پاس گیا تھا، انہوں نے میری بہت عزت وتوقیر کی اور انہوں نے اس لڑکی کے ساتھ میرا نکاح بھی کر دیا۔ نہ ہی انہوں نے مجھ سے کوئی گواہی کا مطالبہ

کیا۔ تو حق مہر کا بندوبست کیسے ہو گا؟ رسول اللہ ﷺ نے بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بریدہ! اس کے لئے ایک نواۃ (سونے کی ایک مخصوص مقدار کو کہتے ہیں جو تقریباً پانچ درہموں کے برابر ہوتا ہے) سونا جمع کرو (ربیعہ) فرماتے ہیں: انہوں نے میرے لیے ایک نواۃ کے برابر سونا جمع کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ سونا ان کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہو کہ یہ اس کا حق مہر ہے۔ میں وہ سونا لے کر گیا اور ان سے کہا کہ یہ اس کا حق مہر ہے۔ (ربیعہ) فرماتے ہیں: انہوں نے کہا: یہ بھی بہت ہے اور انہوں نے بہت خوشدلی کے ساتھ اسے قبول کر لیا۔ (ربیعہ) فرماتے ہیں: پھر میں نے کہا: میں ولیمہ کہاں سے کروں؟ آپ نے بریدہ سے فرمایا: ایک بکری کا انتظام کرو انہوں نے میرے لیے ایک بہت ہی صحت مند دودھ چھڑائے ہوئے ایک مینڈھے کا انتظام کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے کہو: کھانے کی ٹوکری میں جو کچھ طعام ہو وہ بھیج دیں۔ (ربیعہ) فرماتے ہیں: میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ گیا۔ اور ان کو آپ ﷺ کا پیغام دیا، انہوں نے (ٹوکری لا کر میرے حوالے کی اور) کہا: یہ ہے وہ ٹوکری۔ اس میں سات صاع جو ہیں، خدا کی قسم آج کے دن کا یہی طعام ہے۔ (ربیعہ) فرماتے ہیں: میں نے وہ ٹوکری پکڑی اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ان کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہو کہ اس کی روٹیاں پکا لیں۔ (ربیعہ) فرماتے ہیں: میں وہ جو اور مینڈھا ان کے پاس لے گیا تو انہوں نے وہ طعام قبول کر لیا اور کہا: تمہارا مینڈھا ہمارے لیے کافی ہے پھر قبیلہ اسلم کے کچھ لوگ آئے اور انہوں نے اس کو ذبح کیا۔ اس کی کھال اتاری اور اس کو پکایا۔ جب روٹیاں اور گوشت تیار ہو گیا تو میں نے ولیمہ کیا اور رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی۔ (آپ ﷺ تشریف لائے وہاں پر) رسول اللہ ﷺ نے کچھ زمین مجھے دی اور کچھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو۔ میرے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک پھلدار کھجور کے درخت کے متعلق اختلاف ہو گیا۔ (کیونکہ دنیا جو آ گئی تھی) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ درخت میری حدود میں ہے، میں نے کہا: میری حدود میں ہے۔ اس دوران ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک سخت جملہ بول دیا لیکن فوراً ہی نادم ہو گئے اور فرمانے لگے: اے ربیعہ! جو کچھ میں نے تجھے بولا ہے تم بھی مجھے ویسے ہی بول لو تاکہ حساب برابر ہو جائے۔ میں نے کہا: میں آپ کے لئے بھلائی کے سوا کچھ نہیں بول سکتا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! تمہیں کہنا پڑے گا تاکہ قصاص ہو جائے ورنہ میں تیرے خلاف نبی اکرم ﷺ سے مدد حاصل کروں گا۔ میں نے پھر بھی یہی جواب دیا کہ خدا کی قسم! میں آپ کے ساتھ بھلائی کے سوا کچھ نہیں بولوں گا۔ (یہ معاملہ دیکھ کر) قبیلہ اسلم کے کچھ لوگ بولے: اللہ تعالیٰ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر رحم کرے ایک تو ناحق گفتگو کی ہے دوسرا تیرے خلاف رسول اکرم ﷺ سے مدد بھی حاصل کرنا چاہتا ہے۔ میں نے کہا: (ایسے مت بولو!) تم جانتے ہو یہ کون ہے؟ یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہے، یہ ''ثانی اثنین'' ہے، یہ مسلمانوں کی بزرگ شخصیت ہیں، خبردار! ایسی بات مت کرو۔ کہ اگر وہ تمہیں دیکھ لیں کہ تم ان کیخلاف میری مدد کر رہے ہو تو وہ ناراض ہو جائیں گے۔ پھر رسول اکرم ﷺ تک یہ بات پہنچی تو ان کی ناراضگی کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ بھی ناراض ہو جائیں گے اور ان دونوں کی ناراضگی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے گا۔ تو ربیعہ ہلاک ہو جائے گا۔ (ربیعہ) فرماتے ہیں (میری طرف سے یہ جواب سن کر) وہ لوگ واپس چلے گئے۔ اور میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے پیچھے چلتا نبی اکرم ﷺ کے پاس جا پہنچا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تمام قصہ آپ ﷺ کو کہہ سنایا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ربیعہ! تمہارے اور صدیق کے درمیان کیا نزاع واقع ہو گیا ہے؟ میں نے تمام واقعہ سنا دیا۔ تو (رسول اللہ) نے مجھ سے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جو کچھ تم سے کہا ہے تم بھی ان کو ویسے ہی کہہ لو۔ لیکن میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو وہ بات کہنے سے انکار کر دیا۔ تو رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے، مت بولو، جس طرح اس نے بولا ہے لیکن یہ تو بول دو کہ اللہ تعالیٰ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بخش دے۔ (ربیعہ) فرماتے ہیں: تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وہاں سے (خوف الٰہی میں) روتے ہوئے واپس آئے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2719- اَخْبَرَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَخْبَرَنِیْ سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَاَخْبَرَنِیْ وَاللَّفْظُ لَهُ اَبُوْ اَحْمَدَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيْمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ الْمُزَنِیُّ اَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ، قَالَ: كُنْتُ زَوَّجْتُ اُخْتًا لِیْ مِنْ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا، حَتّٰى اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، جَآءَ يَخْطُبُهَا، فَقُلْتُ لَهُ: زَوَّجْتُكَ، وَفَرَّشْتُكَ، وَاَكْرَمْتُكَ فَطَلَّقْتَهَا، ثُمَّ جِئْتَ تَخْطُبُهَا، لَا وَاللّٰهِ لَا تَعُوْدُ اِلَيْهَا اَبَدًا، قَالَ: وَكَانَ رَجُلًا لَا بَاْسَ بِهِ، وَكَانَتِ الْمَرْاَةُ تُرِيْدُ اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ، قَالَ: فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَةَ، فَقُلْتُ: الْآنَ اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَزَوَّجْتُهَا اِيَّاهُ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ: فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلَالَةٌ وَاضِحَةٌ عَلٰى اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

جَعَلَ عَقْدَ النِّكَاحِ اِلَى الْاَوْلِيَاءِ دُوْنَهُنَّ، وَاَنَّهُ لَيْسَ اِلَى النِّسَآءِ، وَاِنْ كُنَّ ثَيِّبَاتٍ مِّنَ الْعَقْدِ شَیْءٌ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجْهُ مُسْلِمٌ

❖❖ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ آیت

فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ (البقرة:232)

''تو اے عورتوں کے والیو! انہیں نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کرلیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

انہی کے متعلق نازل ہوئی۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے ایک آدمی سے اپنی بہن کی شادی کردی۔ اس نے (ایک) طلاق دے دی۔ جب اس کی عدت گزر گئی تو اس نے پھر پیغام نکاح بھیجا، میں نے کہا: میں نے کس قدر عزت اور احترام سے تیرے

حدیث: 2719

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحيحه" (طبع ثالث) دار ابن كثير' يمامه' بيروت' لبنان' 1407ھ/1987ء' رقم الحديث: 4837 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2087 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 4071 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 11041 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 13372 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 467 اخرجه ابوبكر الشيبانی فی "الاحاد والمثانی" طبع دارالراية' رياض' سعودی عرب' 1411ھ/1991ء' رقم الحديث: 1090 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 930

ساتھ اس کی شادی کی تھی لیکن تو نے اس کو طلاق دے دی۔ اور اب تو دوبارہ اس کے ساتھ نکاح کرنا چاہتا ہے۔ نہیں خدا کی قسم یہ کبھی بھی تیری طرف لوٹ کر نہیں آئے گی، وہ شخص بہت لاپرواہ تھا اور عورت اس کی طرف لوٹ کر جانا چاہتی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی۔ تو میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! اب میں یہ کر دیتا ہوں پھر میں نے دوبارہ اپنی بہن کا اسی کے ساتھ نکاح کر دیا۔

❖❖ ابوبکر محمد بن اسحاق فرماتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کی واضح دلیل موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عقد نکاح کا حق صرف عورت کے اولیاء ہی کو دیا ہے۔ اور عورتیں اگرچہ ثیبہ ہی کیوں نہ ہوں عقد کا کچھ اختیار نہیں رکھتی۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2720- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْاَوَّلِ، وَاَيُّمَا رَجُلَيْنِ ابْتَاعَا بَيْعًا، فَهُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا، تَابَعَهُ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، وَسَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ الدِّمَشْقِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ

أما حديث سعيد بن أبى عروبة

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس عورت کے دو ولی اس کا نکاح کر دیں تو پہلے کا نکاح نافذ ہے۔ اور کسی چیز کو دو آدمی خریدیں تو وہ پہلے خریدار کے لئے ہے۔

❖❖ اس حدیث کو قتادہ سے روایت کرنے میں سعید ابن ابی عروبہ اور سعید بن بشیر دمشقی نے ہشام کی متابعت کی ہے۔

سعید بن ابی عروبہ کی حدیث

2721- فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

حديث: 2720

اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2088 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 1110 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 4682 اخرجه ابو محمد الدارمى فى "سننه" طبع دارالكتاب العربى بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 2193 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 20097 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 6278 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 13585 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 6839 اخرجه ابوبكر الصنعانى فى "مصنفه" طبع المكتب الاسلامى بيروت لبنان (طبع ثانى) 1403ھ رقم الحديث: 10635

حديث: 2721

ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 13582

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَیُّمَا رَجُلٍ بَاعَ مِنْ رَجُلَیْنِ بَیْعًا فَهُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا، وَاَیُّمَا امْرَاَةٍ زَوَّجَهَا وَلِیَّانِ فَهِیَ لِلْاَوَّلِ "

وأما حديث سعيد بن بشير

✧✧ سعید بن ابی عروبہ کی سند کے ہمراہ مروی ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی کوئی چیز دو آدمیوں کو بیچے تو وہ پہلے خریدار کے لئے ہے۔ اور جس عورت کا نکاح اس کے دو ولی کریں تو وہ پہلے کے لئے ہے۔

سعید بن بشیر کی حدیث

2722۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِیْهُ، اَنْبَاَنَا عُبَیْدُ بْنُ شَرِیْكٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْجُمَاهِرِ، حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ بَشِیْرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا نَكَحَ الْوَلِیَّانِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ، وَاِذَا بَاعَ الْمُجِیْزَانِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ وَقَدْ تَابَعَ قَتَادَةُ عَلٰی رِوَایَتِهٖ، عَنِ الْحَسَنِ اَشْعَثَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحُمْرَانِیَّ

✧✧ سعید بن بشیر اپنی سند کے ہمراہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو ولی نکاح کر دیں تو وہ پہلے کے لئے ہے اور جب دو مجیز (وہ غلام جس کو تجارت کی اجازت دی گئی ہو) کو چیز بیچ دیں تو وہ پہلے کے لئے ہے۔

❖❖ اس حدیث کو حسن سے روایت کرنے میں اشعث بن عبدالملک الحمرانی نے قتادہ کی متابعت کی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2723۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ، حَدَّثَنِیْ اَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا نَكَحَ الْمُجِیْزَانِ فَالْاَوَّلُ اَحَقُّ

هٰذِهِ الطُّرُقُ الْوَاضِحَةُ الَّتِیْ ذَكَرْتُهَا لِهٰذَا الْمَتْنِ كُلُّهَا صَحِیْحَةٌ عَلٰی شَرْطِ الْبُخَارِیِّ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' جب دو ولی نکاح کر دیں تو وہ پہلے کے لئے ہے۔

❖❖ مذکورہ متن کے لئے یہ تمام طرق واضح ہیں اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر صحیح ہیں لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2724۔ اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَیُّوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ مَسَرَّةَ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَارِیُّ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَیْسٍ الْفَرَّاءُ، اَخْبَرَنِیْ مُوْسٰی بْنُ یَسَارٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ صَدَاقُنَا اِذَا كَانَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَشْرُ اَوَاقٍ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں ہم عموماً دس اوقیہ (ایک اوقیہ سات

مثقالوں کا ہوتا ہے) حق مہر مقرر کیا کرتے تھے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2725- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَزِيْدَ الْآدَمِيُّ الْقَارِءُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيْهُ بِبُخَارِي، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيْبٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِي الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: اَلَا لَا تُغَالُوْا صَدَاقَ النِّسَآءِ، فَاِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا، اَوْ تَقْوَى عِنْدَ اللّٰهِ، كَانَ اَوْلَاكُمْ بِهَا، وَاَحَقَّكُمْ بِهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا اَصْدَقَ امْرَاَةً مِنْ نِسَائِهٖ اَكْثَرَ مِنِ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ اُوْقِيَّةً، وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيُغْلِيْ بِصَدَاقِ امْرَاَتِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ لَهَا عَدَاوَةٌ فِيْ نَفْسِهٖ، وَيَقُوْلُ: قَدْ كُلِّفْتُ اِلَيْكِ عَرَقَ الْقِرْبَةِ وَاُخْرٰى تَقُوْلُوْنَهَا لِمَنْ قُتِلَ فِيْ مَغَازِيْكُمْ هٰذِهٖ، وَمَاتَ: قُتِلَ فُلَانٌ شَهِيْدًا، وَعَسٰى اَنْ يَكُوْنَ قَدْ اَنْقَلَ عَجُزَ دَابَّتِهٖ، وَاَرْدَفَ رَاحِلَتَهٗ ذَهَبًا وَوَرِقًا يَبْتَغِي الدُّنْيَا، فَلَا تَقُوْلُوْا ذٰلِكَ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قُتِلَ اَوْ مَاتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رَوَاهُ اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيُّ، وَحَبِيْبٌ الشَّهِيْدُ، وَهِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، وَسَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ، وَمَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ، وَعَوْفُ بْنُ اَبِيْ جَمِيْلَةَ، وَيَحْيَى بْنُ عَتِيْقٍ، كُلُّ هٰذِهِ التَّرَاجِمِ

حدیث: 2724

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام، 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 3348 اخرجه ابوعبدالله الشيباني فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 8739 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 4097 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 5510 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 14131 اخرجه ابوبكر الكوفی فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 10406

حدیث: 2725

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2106 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 2200 اخرجه ابوعبدالله الشيباني فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 285 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 4620 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 14125 اخرجه ابوبكر الحميدی فی "مسنده" طبع دارالكتب العلميه مكتبه المتنبی بيروت قاهره رقم الحديث: 23 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1887

مِنْ رِوَايَاتٍ صَحِيحَةٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ وَأَبُو الْعَجْفَاءِ السُّلَمِيُّ اسْمُهُ هَرِمٌ وَهُوَ مِنَ الثِّقَاتِ، سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوبَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّورِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ، يَقُولُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: اسْمُ أَبِي الْعَجْفَاءِ هَرِمٌ، وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ رِوَايَةٍ مُسْتَقِيمَةٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَنَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

أما حديث سالم

✧✧ حضرت ابوالعجفاء سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: خبردار! عورتوں کا حق مہر بہت زیادہ مقرر نہ کیا کرو۔ اس لیے کہ اگر یہ دنیا میں کوئی باعث عزت وتکریم یا عنداللہ تقویٰ کی بات ہوتی تو تم سب سے زیادہ اس بات کے مستحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کا حق مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ نہیں رکھا۔ تم لوگ عورت کا مہر بہت زیادہ مقرر کرتے ہو، اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ شوہر کے دل میں اس عورت کے متعلق نفرت بیٹھ جاتی ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ مجھے تجھ سے بہت شدید تکلیف اٹھانا پڑی ہے۔ اور ایک بات مزید یہ ہے کہ تم ان جنگوں میں قتل ہونے والے کے بارے میں کہتے ہو کہ وہ شہید مرا ہے، ہوسکتا ہے اس کی سواری کی پچھلی جانب خالی ہو اور وہ دنیا کی طلب میں اپنی سواری کو سونے اور چاندی کے پیچھے بھگا رہا ہو، اس لیے ایسے مت بولا کرو بلکہ اس طرح کہا کرو جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے ''جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے مرجائے یا قتل کردیا جائے وہ جنتی ہے''۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ایوب سختیانی، حبیب الشہید، ہشام بن حسان، سلمہ بن علقمہ، منصور بن زاذان، عوف بن ابی جمیلہ اور یحییٰ بن عتیق نے اسی عنوان کے تحت محمد بن سیرین کے حوالے سے صحیح روایات نقل کی ہیں۔ اور ابوالعجفاء سلمی کا نام ہرم بن حیان ہے اور ان کا شمار ثقہ راویوں میں ہوتا ہے۔ اور یہی حدیث سالم بن عبداللہ اور نافع کے حوالے سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے صحیح سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

سالم کی حدیث

2726- فَحَدَّثَنَاهُ أَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرَيْشٍ، قَالا: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا سَالِمٌ، وَنَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، لا تُغَالُوا مَهْرَ النِّسَاءِ، فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَحَقَّ بِهَا، وَلا أَوْلَى مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا أَمْهَرَ أَحَدًا مِنْ نِسَائِهِ وَلا أَصْدَقَ أَحَدًا مِنْ بَنَاتِهِ أَكْثَرَ مِنِ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ أُوقِيَّةً، وَالأُوقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا، فَذَلِكَ ثَمَانُونَ وَأَرْبَعُمِائَةِ دِرْهَمٍ، وَذَلِكَ أَغْلَى مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْهَرَ، فَلا أَعْلَمُ أَحَدًا زَادَ عَلَى أَرْبَعِمِائَةِ دِرْهَمٍ وَقَدْ رُوِيَ فِي وَجْهٍ صَحِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ

✧✧ سالم بن عبداللہ، نافع کے واسطے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو

خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! عورتوں کے حق مہر بہت زیادہ مت مقرر کیا کرو، اس لیے کہ اگر یہ بات باعث عزت وتکریم ہوتی تو تم میں سے کوئی بھی اس بات کا نبی اکرم ﷺ سے بڑھ کر حقدار نہ ہوتا لیکن آپ ﷺ نے اپنی کسی بھی زوجہ اور بیٹی کا حق مہر 12 اوقیہ سے زیادہ نہیں رکھا اور اوقیہ کی قیمت چالیس درہم ہوتی ہے۔ تو یہ 480 درہم بنتے ہیں۔ اور یہ رسول اللہ ﷺ کے مقرر کردہ حق مہر میں سب سے زیادہ ہے۔ ورنہ میری معلومات کے مطابق 400 سے زیادہ کسی کا حق مہر نہیں رکھا۔

❖ ایک سند صحیح کے ہمراہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے۔

2727۔ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُظَفَّرِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونِ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ الْحَرَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ الضَّبِّيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رِبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا تَغَالَوْا بِمُهُوْرِ النِّسَاءِ قَالَ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَكَذٰلِكَ رُوِيَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرَ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورتوں کے حق مہر بہت مہنگے مت رکھا کرو۔ اس کے بعد مفصل حدیث بیان کی۔

❖ یونہی سعید بن میسّب کے واسطے سے بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے۔

2728۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْحَسَنِ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ، حَدَّثَنَا كُرْدُوسُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُو الْحَسَنِ الْقَافْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَلّٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَامَ عَلٰى مِنْبَرِهٖ فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، فَقَالَ: اَلَا لَا تُغَالُوْا فِي صَدَقَاتِ النِّسَآءِ، فَاِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا، اَوْ تَقْوٰى عِنْدَ اللّٰهِ، كَانَ اَوْلَاكُمْ بِهَا نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا زِيْدَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ نِسَائِهٖ وَلَا بَنَاتِهٖ عَلٰى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اُوْقِيَّةً، وَذٰلِكَ اَرْبَعُمِئَةِ دِرْهَمٍ وَّثَمَانُوْنَ دِرْهَمًا، الْاُوْقِيَّةُ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا فَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْاَسَانِيْدُ الصَّحِيْحَةُ بِصِحَّةِ خُطْبَةِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَهٰذَا الْبَابُ لِيْ مَجْمُوْعٌ فِيْ جُزْءٍ كَبِيْرٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سعید بن میسّب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: خبردار! عورتوں کے حق مہر بہت مہنگے مقرر مت کرو اس لیے کہ یہ بات اگر دنیاوی طور پر باعث عزت وتکریم ہوتی یا عنداللہ تقویٰ کا درجہ رکھتی تو تمہارے نبی اس بات کے تم سے زیادہ حقدار تھے حالانکہ آپ ﷺ نے تو اپنی کسی زوجہ اور بیٹی کا حق مہر 12 اوقیہ سے زیادہ نہیں رکھا۔ اور یہ 480 درہم بنتے ہیں۔ کیونکہ ایک اوقیہ 40 درہموں کا ہوتا ہے۔

❖ حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے خطبہ کے صحیح ہونے کے متعلق صحیح سندیں حد تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں اور میرا یہ باب ایک بہت بڑے جزء کا مجموعہ ہے۔ لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔

2729- اَخْبَرَنِي الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَانَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ الْاَسْلَمِيُّ، اَنَّ اَبَا حَازِمٍ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى ثَمَانِي اَوَاقٍ، فَتَفَزَّعَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: كَاَنَّمَا تَنْحَتُوْنَ الْفِضَّةَ مِنْ عَرْضِ هٰذَا الْجَبَلِ، هَلْ رَاَيْتَهَا فَاِنَّ فِي عُيُوْنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا؟ قَالَ: قَدْ رَاَيْتُهَا، قَالَ: مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ وَلٰكِنَّا سَنَبْعَثُكَ فِي بَعْثٍ، وَاَنَا اَرْجُو اَنْ تُصِيبَ خَيْرًا، فَبَعَثَهُ فِي نَاسٍ اِلٰى اُنَاسٍ مِّنْ بَنِي عَبْسٍ، وَاَمَرَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاقَةٍ فَحَمَلُوْا عَلَيْهَا مَتَاعَهُمْ، فَلَمْ يَرِمْ اِلَّا قَلِيلًا حَتّٰى بَرَكَتْ، فَبَعَثُوْهُ اَنْ تَنْبَعِثَ فَلَمْ يَكُنْ فِي الْقَوْمِ اَصْغَرُ مِنَ الَّذِي تَزَوَّجَ، فَجَآءَ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَلْقٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَامَ عِنْدَ رَاْسِهِ كَرَاهِيَةَ اَنْ يُّوقِظَهُ، فَانْتَبَهَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنَّ الَّذِي اَعْطَيْتَنَا اَحْبَبْنَا اَنْ تَبْعَثَهُ، فَنَاوَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنَهُ، وَاَخَذَ رِدَاءَهُ بِشِمَالِهِ، فَوَضَعَهُ عَلٰى عَاتِقِهِ، وَانْطَلَقَ يَمْشِي حَتّٰى اَتَاهَا فَضَرَبَهَا بِبَاطِنِ قَدَمِهِ، وَالَّذِي نَفْسُ اَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَقَدْ كَانَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ تَسْبِقُ الْقَائِدَ، وَاَنَّهُمْ نَزَلُوْا بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ، وَقَدْ اَوْقَدُوا النِّيْرَانَ فَاَحَاطَ بِهِمْ، فَتَفَرَّقُوْا عَلَيْهِمْ، وَكَبَّرُوْا تَكْبِيْرَةَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ، وَاِنَّ اللّٰهَ هَزَمَهُمْ، وَاَسَرَ مِنْهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، اِنَّمَا اَخْرَجَ مُسْلِمٌ مِّنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِي اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلَّا نَظَرْتَ اِلَيْهَا فَقَطْ؟ وَاَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ هٰذَا هُوَ بَشِيْرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَقَدِ احْتَجَّا جَمِيْعًا بِهِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: میں نے ایک انصاری خاتون کے ساتھ 8 اوقیہ حق مہر کے بدلے شادی کر لی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ بات سن کر) گھبرا کر بولے: لگتا ہے پہاڑ کے اس پہلو سے تمہاری چاندی نکلتی ہے۔ کیا تو نے اس کو دیکھا ہے؟ کیونکہ (بعض) انصاری عورتوں کی آنکھ میں کچھ (عیب سا) ہوتا ہے۔ اس نے کہا: جی ہاں۔ میں نے اس کو دیکھ لیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تیرے مہر کی ادائیگی کے لئے) فی الحال تو میرے پاس کچھ نہیں ہے، البتہ بہت جلد میں تجھے ایک لشکر کے ہمراہ بھیج دونگا، مجھے امید ہے کہ وہاں سے آپ کو کچھ مال مل جائے گا۔ پھر

حدیث: 2729

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1424 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام ' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 3247 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 4041 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 5347 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 13264 اخرجه ابوبكر الحميدی فی "مسنده" طبع دارالكتب العلميه' مكتبه المتنبی' بيروت' قاهره' رقم الحديث: 1172

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک لشکر کے ہمراہ بنی عبس کی جانب بھیجا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک اونٹنی کا حکم دیا۔انہوں نے اس پر اپنا سامان لاد دیا۔ابھی یہ قافلہ زیادہ دور نہیں گیا تھا کہ اونٹنی بیٹھ گئی اور اس نے ان کو تھکا ڈالا لیکن چلنے کا نام تک نہیں لے رہی تھی، اور اس شادی شدہ آدمی سے چھوٹا اس لشکر میں کوئی نہیں تھا، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں آرام کر رہے تھے'اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیدار کرنا مناسب نہیں سمجھا، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے کی جانب (خاموش) کھڑا ہو گیا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی بیدار ہوئے۔اس نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو اونٹنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عطا فرمائی ہے، ہم چاہتے ہیں کہ اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنے ہاتھوں سے روانہ فرمائیں۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ اس کو پکڑایا اور بائیں ہاتھ سے اپنی چادر اٹھا کر اپنے کندھے پر ڈالی۔اور چلتے ہوئے اس اونٹنی کے پاس آ پہنچے۔اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے قدم کی نچلی جانب سے مارا' (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان ہے، اس کے بعد وہ اس قدر تیز چلنے لگی کہ سب سے اگلے اونٹ کو بھی پیچھے چھوڑ گئی۔پھر یہ لوگ دشمن کے مقابلے میں جا کر خیمہ زن ہوئے، دشمن آگ جلا کر بیٹھے ہوئے تھے، ان لوگوں نے بکھر کر ان کا گھیراؤ کیا اور ایک شخص کی آواز پر نعرہ تکبیر بلند کیا اور یکبارگی حملہ کر دیا۔اللہ تعالیٰ نے ان کے دشمنوں کو شکست دی۔اور بہت لوگ قیدی بھی ہوئے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔تاہم امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابوحازم کے واسطے سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ ایک آدمی نے شادی کر لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے اس کو دیکھ کیوں نہیں لیا؟ (امام کی روایت کردہ حدیث کا متن صرف اتنا ہی ہے) اور یہ ابواسماعیل بشیر بن سلیمان ہیں۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے ان کی روایات نقل کی ہیں۔

2730۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّاَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيْمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيْنُهُ فِيْ مَهْرِ امْرَاَةٍ، فَقَالَ: كَمْ اَمْهَرْتَهَا؟ فَقَالَ: مِئَتَيْ دِرْهَمٍ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُمْ تَغْرِفُوْنَ مِنْ بُطْحَانَ مَا زِدْتُّمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث: 2730

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 23928 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 14133 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1300 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت لبنان' (طبع ثاني) 1403ھ' رقم الحديث: 882 اخرجه ابن ابي اسامه في "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبوية' مدينه منوره 1413ھ/1992ء' رقم الحديث: 485

✧✧ حضرت ابوحدرد اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں وہ اپنے مہر کی ادائیگی کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدد لینے گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تو نے کتنی مہر مقرر کیا ہے؟ اس نے کہا 200 درہم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم بطحان وادی سے چلو بھرتے تب بھی تم زیادہ نہ دیتے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2731- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ زَيْدِ اللَّخْمِيُّ بِتِنِّيسَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ، وَرَجُلٌ اٰخَرُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ قَالَ: الْقِنطَارُ اَلْفَا اُوقِيَّةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے قول '' وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ '' کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قنطار'' 100 اوقیہ ہوتا ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2732- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرْبِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ طُفَيْلِ بْنِ سَخْبَرَةَ الْمَدَنِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَعْظَمُ النِّسَاءِ بَرَكَةً اَيْسَرُهُنَّ صَدَاقًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ بابرکت وہ خاتون ہے جس کا مہر سب سے کم ہو۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2733- اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرَيْشٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو ثَوْرٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: زَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلا امْرَاَةً بِخَاتَمٍ مِّنْ حَدِيْدٍ فَصُّهُ فِضَّةٌ

حديث: 2732

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلمية بيروت لبنان 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 9274

اخرجه ابوعبدالله القضاعي في "مسنده" طبع موسسة الرسالة بيروت لبنان 1407ه/ 1986ء رقم الحديث: 123

حديث: 2733

اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان (طبع ثاني) 1403ه رقم الحديث: 5837

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی ایک عورت کے ساتھ لوہے کی ایک انگوٹھی کے عوض شادی کرائی جس کا نگینہ چاندی کا تھا۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2734- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَاَنْبَانَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّهِ، اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَصَابَهُ مُصِيبَةٌ، فَلْيَقُلْ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيبَتِيْ، فَأْجُرْنِيْ فِيهَا، وَاَبْدِلْنِيْ خَيْرًا مِّنْهَا، فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُهَا، فَجَعَلْتُ كُلَّمَا بَلَغْتُ اَبْدِلْنِيْ بِهَا خَيْرًا مِّنْهَا، قُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ: مَنْ خَيْرٌ مِّنْ اَبِيْ سَلَمَةَ؟ ثُمَّ قُلْتُهَا، فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا بَعَثَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَخْطُبُهَا عَلَيْهِ، فَقَالَتْ لِابْنِهَا: يَا عُمَرُ، قُمْ فَزَوِّجْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَزَوَّجَهُ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهَا لِيَدْخُلَ بِهَا، فَإِذَا رَآتْهُ اَخَذَتِ ابْنَتَهَا زَيْنَبَ فَجَعَلَتْهَا فِيْ حِجْرِهَا، فَيَنْقَلِبُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَلِمَ بِذٰلِكَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَكَانَ اَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَجَآءَ اِلَيْهَا، فَقَالَ: اَيْنَ هٰذِهِ الْمَقْبُوحَةُ الْمَنْبُوحَةُ الَّتِيْ قَدْ اٰذَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَاَخَذَهَا، فَذَهَبَ بِهَا، فَجَآءَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَضْرِبُ بِبَصَرِهِ فِيْ جَوَانِبِ الْبَيْتِ، فَقَالَ: مَا فَعَلَتْ زُنَابُ؟ قَالَ: جَآءَ عَمَّارٌ فَاَخَذَهَا فَذَهَبَ بِهَا، فَبَنَى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

حديث: **2734**

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابورى فى "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 918 اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3119 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 3511 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1598 اخرجه ابوعبدالله الاصبحى فى "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربى (تحقيق فواد عبدالباقى) رقم الحديث: 560 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 16387 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 2949 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 10909 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 6917 اخرجه ابويعلىٰ الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 6907 اخرجه ابوداؤد الطيالسى فى "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 1349 اخرجه ابوبكر الشيبانى فى "الاحادوالمثانى" طبع دارالراية رياض سعودى عرب 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 308 اخرجه ابوبكر الصنعانى فى "مصنفه" طبع المكتب الاسلامى بيروت لبنان (طبع ثانى) 1403ھ رقم الحديث: 6701

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: اِنِّيْ لَا اَنْقُصُكِ شَيْئًا مِمَّا اَعْطَيْتُ فُلَانَةً رَحَاتَيْنِ وَجَرَّتَيْنِ وَمِرْفَقَةً حَشْوُهَا لِيفٌ وَقَالَ: اِنْ سَبَّعْتُ لَكَ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی کو کوئی مصیبت آئے تو وہ کہے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيبَتِيْ، فَأْجُرْنِيْ فِيهَا، وَاَبْدِلْنِيْ خَيْرًا مِنْهَا

''ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی جانب ہم سب کو لوٹ کر جانا ہے اے اللہ! میں اپنی مصیبت کا تجھ ہی سے ثواب چاہتا ہوں تو مجھے اس میں اجر عطا فرما اور مجھے اس کا بہتر بدل عطا فرما''

(ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب ان کے شوہر) ابوسلمہ کا انتقال ہو گیا تو میں نے یہ دعا پڑھی (اور یہ دعا پڑھتے ہوئے) جب میں ''اَبْدِلْنِيْ بِهَا خَيْرًا مِنْهَا'' کے الفاظ پر پہنچتی تو میں اپنے دل میں سوچتی کہ ابوسلمہ سے بہتر کون ہو سکتا ہے؟ لیکن بہر حال میں یہ پڑھتی رہی، جب ان کی عدت گزر گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ ان کی جانب پیغام نکاح بھیجا، انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا: اے عمر! جاؤ اور اس کا (یعنی میرا) نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دو۔ چنانچہ ان کے بیٹے نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا نکاح کر دیا۔ پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ ہمبستری کے لئے تشریف لاتے تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر اپنی بیٹی زینب کو پکڑ کر اپنی گود میں بٹھا لیتی، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بغیر ہمبستری کے) واپس چلے جاتے، اس بات کا عمار بن یاسر کو پتا چلا، عمار، ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی تھے، وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور بولے: کہاں ہے یہ قبیحہ اور گالیوں کی مستحق؟ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی ہے۔ عمار اس (زینب) کو اپنے ساتھ لے کر چلے گئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمرے کی چاروں جانب نظریں گھما کر دیکھا (لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زینب کہیں نظر نہ آئی تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: زینب کہاں ہے؟ انہوں نے کہا: عمار آئے تھے، وہ اپنے ساتھ لے گئے ہیں۔ تب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمبستری کی اور فرمایا: میں نے جو کچھ دوسری ازواج کو دیا تھا، تجھے اس سے کم نہیں دوں گا، وہ دو چکیاں، دو مٹکے اور ایک تکیہ تھا جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں تجھے سات چیزیں دوں تو پھر تمام بیویوں کو سات سات دوں گا۔

✧✧ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2735 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادٍ الْعَدْلُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، وَحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَا: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، وَاِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَبَ اُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ: يَا اَبَا طَلْحَةَ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنَّ اِلٰهَكَ الَّذِيْ تَعْبُدُ خَشَبَةٌ نَبَتَتْ مِنَ الْاَرْضِ نَجَرَهَا حَبَشِيُّ بَنِيْ فُلَانٍ اِنْ اَنْتَ اَسْلَمْتَ لَمْ اُرِدْ مِنْكَ مِنَ الصَّدَاقِ غَيْرَهُ قَالَ حَتّٰى اَنْظُرَ فِيْ اَمْرِيْ قَالَ فَذَهَبَ

حدیث: 2735

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 3595 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 13533

ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَتْ: يَا اَنَسُ زَوِّجْ اَبَا طَلْحَةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابوطلحہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا کو پیغام نکاح بھیجا۔ انہوں نے جواباً کہا: اے ابوطلحہ! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تو جس کی عبادت کرتا ہے وہ صرف ایک لکڑی ہے جو زمین سے اگی ہے اور فلاں قبیلے کے ایک حبشی شخص نے اس کو تراشا ہے۔ اگر تو اسلام قبول کر لے تو میں تجھ سے اس کے علاوہ اور کسی چیز کا مطالبہ نہ کروں گی۔ اس نے کہا مجھے سوچنے کی مہلت دو۔ وہ چلے گئے۔ پھر آئے اور بولے۔ "اشهدان لا اله الا الله واشهدان محمد رسول الله" (ام سلیم رضی اللہ عنہا) نے کہا: اے انس! ابوطلحہ کے ساتھ نکاح کر دو۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا

مذکورہ حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ (وہ حدیث درج ذیل ہے)

2736۔ اَخْبَرَنِی اَبُوْ عَمْرِو بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيْدٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ تَزَوَّجَتْ اَبَا طَلْحَةَ عَلٰى اِسْلَامِهِ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ابوطلحہ کے ساتھ ان کے اسلام کے عوض نکاح کیا تھا۔

2737 اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِيْ غَرْزَةَ حَدَّثَنَا

حدیث: 2736

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث:4678

حدیث: 2737

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2114 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 1145 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 3354 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1891 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 22466 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 4099 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 4100 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 5515 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 14190 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث:543 اخرجه ابوبكر الشيبانی فی "الاحادوالمثانی" طبع دارالراية رياض سعودی عرب 1411ھ/1991ء رقم الحديث: 1296

إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْخَلِيلِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ اَنَّ قَوْمًا اَتَوْا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالُوْا لَهُ إِنَّ رَجُلًا مِنَّا تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَجْمَعْهَا إِلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ مَا سُئِلْتُ عَنْ شَيْءٍ مُنْذُ فَارَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ هٰذِهٖ فَاْتُوْا غَيْرِي قَالُوْا فَاخْتَلَفُوْا إِلَيْهِ فِيْهَا شَهْرًا ثُمَّ قَالُوْا لَهُ فِي اٰخِرِ ذٰلِكَ مَنْ نَسْاَلُ إِذَا لَمْ نَسْاَلْكَ وَاَنْتَ اٰخِيَّةُ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَلَدِ وَلَا نَجِدُ غَيْرَكَ فَقَالَ سَاَقُوْلُ فِيْهَا بِجُهْدِ رَأْيِي فَإِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَإِنْ كَانَ خَطَأً فَمِنِّي وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مِنْهُ بَرِيْءٌ اَرٰى اَنْ اَجْعَلَ لَهَا صَدَاقًا كَصَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكَسَ وَلَا شَطَطَ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَ وَذٰلِكَ يَسْمَعُ اُنَاسٌ مِنْ اَشْجَعَ فَقَامُوا فَقَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ قَضَيْتَ بِمِثْلِ الَّذِي قَضٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَاَةٍ مِنَّا يُقَالُ لَهَا بِرْوَعُ بِنْتُ وَاشِقٍ قَالَ فَمَا رُؤِيَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرِحَ بِشَيْءٍ مَا فَرِحَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِإِسْلَامِهٖ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَإِنْ كَانَ خَطَأً فَمِنِّي وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مِنْهُ بَرِيْءٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوْبَ الْحَافِظَ وَقِيْلَ لَهُ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ سُفْيَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ حَرْمَلَةَ بْنَ يَحْيَى يَقُوْلُ سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ يَقُوْلُ إِنْ صَحَّ حَدِيْثُ بِرْوَعِ بِنْتِ وَاشِقٍ بِهٖ قُلْتُ بِهٖ فَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لَوْ حَضَرْتُ الشَّافِعِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقُمْتُ عَلٰى رُؤُوْسِ اَصْحَابِهٖ وَقُلْتُ فَقَدْ صَحَّ الْحَدِيْثُ فَقُلْ بِهٖ قَالَ الْحَاكِمُ فَالشَّافِعِيُّ إِنَّمَا قَالَ لَوْ صَحَّ الْحَدِيْثُ لِاَنَّ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ وَإِنْ كَانَتْ صَحِيْحَةً فَإِنَّ الْفَتْوٰى فِيْهِ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَنَدُ الْحَدِيْثِ لِنَفَرٍ مِنْ اَشْجَعَ وَشَيْخُنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ رَحِمَهُ اللّٰهُ إِنَّمَا حَكَمَ بِصِحَّةِ الْحَدِيْثِ لِاَنَّ الثِّقَةَ قَدْ سَمّٰى فِيْهِ رَجُلًا مِنَ الصَّحَابَةِ وَهُوَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ وَبِصِحَّةِ مَا ذَكَرْتُهُ

✧✧ حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کچھ لوگ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے: ہمارے قبیلے کے ایک شخص نے ایک عورت کے ساتھ شادی کی ہے لیکن اس نے اس عورت کا کوئی حق مہر مقرر نہیں کیا۔ اور اس کا کوئی انتظام بھی نہیں کر پایا تھا کہ اس کا انتقال ہو گیا' عبداللہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد آج تک اس قدر سنجیدہ مسئلہ مجھ سے دریافت نہیں کیا گیا۔ تم کسی اور سے یہ مسئلہ پوچھ لو۔ وہ لوگ اسی سلسلہ میں پورا مہینہ سرگرداں رہے بالآخر وہ دوبارہ ان کے پاس آ کر بولے: اگر ہم مسئلہ آپ سے نہیں پوچھیں گے تو کس سے پوچھیں گے؟ اس شہر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اصحاب رضی اللہ عنہم آپ کے بھائی اور دوست ہیں۔ ہماری نظر میں آپ کے سوا اور کوئی نہیں ہے (جو اس مسئلہ کا حل بتائے) آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے میں اپنی رائے کے مطابق اس مسئلہ کا حل کروں گا، اگر وہ درست ہوا تو وہ اللہ وحدہ لاشریک کی جانب سے ہوگا اور اگر خطاء ہوئی تو وہ میری طرف سے ہوگی۔ اللہ اور اس کا رسول اس سے بری ہوں گے۔ میرا یہ خیال ہے کہ اس عورت کا مہر اس کے خاندان کی اسی جیسی دوسری عورتوں

کے برابر رکھا جائے، نہ ان سے کم ہو نہ زیادہ۔ اور اس کے لئے شوہر کی وراثت بھی ہوگی اور یہ چار مہینے دس دن عدت گزارے۔ (علقمہ) فرماتے ہیں۔ قبیلہ اشجع کے کچھ لوگوں نے آپ کا یہ فیصلہ سنا تو کہنے لگے: ہم گواہی دیتے ہیں: آپ نے بالکل وہی فیصلہ کیا ہے جو فیصلہ رسول اکرم ﷺ نے ہمارے قبیلے کی ایک بروع بنت واشق نامی خاتون کے متعلق کیا تھا۔ (علقمہ) فرماتے ہیں: اس دن عبداللہ کو جس قدر خوش دیکھا گیا، اس سے پہلے وہ اپنے اسلام لانے کے علاوہ کسی موقع پر اتنے خوش نہیں ہوئے۔ پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بولے: اے اللہ! اگر یہ صواب ہے تو یہ تیری طرف سے ہے تو واحد اور لاشریک ہے۔ اور اگر خطا ہے تو یہ میری طرف سے ہے اور شیطان کی طرف سے ہے۔ اللہ اور اس کا رسول اس سے بری ہیں۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

ابوعبداللہ محمد بن یعقوب الحافظ سے کہا گیا: حسن بن سفیان حرملہ بن یحییٰ کے حوالے سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اگر بروع بنت واشق والی حدیث صحیح ہوتی تو میں یہی موقف اپنا لیتا۔ یہ سن کر عبداللہ بولے: اگر میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہوتا تو ان کے شاگردوں کے سامنے کھڑے ہو کر کہتا: میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث صحیح ہے، لہٰذا آپ یہی موقف اپناؤ۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جو یہ شرط لگائی ہے کہ "اگر یہ حدیث صحیح ہو" اگرچہ یہ روایت صحیح ہے، کیونکہ اس میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مذہب پر فتویٰ ہے۔ لیکن اس کی سند اشجع کی ایک جماعت سے منسوب ہے۔ اور ہمارے استاد ابوعبداللہ نے اس حدیث کے صحیح ہونے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ (اس کی وجہ یہ ہے کہ) ثقہ راوی نے اس صحابی رسول کا نام ذکر کیا ہے۔ اور وہ معقل بن سنان اشجعی ہیں۔ اور درج ذیل حدیث ہماری حدیث کی صحت کی دلیل ہے۔

2738۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً، فَمَاتَ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا، وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا، فَقَالَ: لَهَا الصَّدَاقُ كَامِلًا، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، وَلَهَا الْمِيرَاثُ، فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ، فَقَالَ: شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِهِ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَصَارَ الْحَدِيْثُ صَحِيْحًا عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

❖❖ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے ایک عورت کے ساتھ نکاح کیا تھا اور ہمبستری سے پہلے انتقال کر گیا تھا۔ اور اس کا حق مہر بھی مقرر نہیں کیا تھا۔ تو انہوں نے جواباً فرمایا: اس کے لئے پورا مہر ہے اس پر عدت بھی لازم ہے۔ اور وہ وراثت کی حقدار بھی ہے۔ تو معقل بن سنان بولے: میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے بروع بنت واشق کے متعلق بھی یہی فیصلہ کیا تھا۔

❖❖ یہ حدیث بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح قرار پائی ہے۔

2739۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ حَدَّثَهُ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

اَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ يُّمْنِ الْمَرْاَةِ اَنْ يَّتَيَسَّرَ خِطْبَتُهَا، وَاَنْ يَّتَيَسَّرَ صَدَاقُهَا، وَاَنْ يَّتَيَسَّرَ رَحِمُهَا، قَالَ عُرْوَةُ: يَعْنِيْ: يَتَيَسَّرُ رَحِمُهَا لِلْوِلادَةِ، قَالَ عُرْوَةُ: وَاَنَا اَقُوْلُ مِنْ عِنْدِیْ مِنْ اَوَّلِ شُؤْمِهَا اَنْ يَّكْثُرَ صَدَاقُهَا،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت کی نیک بختی میں سے یہ بھی ہے کہ اس کو آسانی سے پیغام نکاح ملے، اور اس کا حق مہر بھی آسان ہو اور اس کا رحم بھی آسان ہو۔ عروہ فرماتے ہیں یعنی ولادت کے لئے اس کو تکلیف زیادہ نہ ہو۔ عروہ فرماتے ہیں۔ اور (اس مقام پر) میں اپنی طرف سے یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ عورت کی سب سے پہلی بدبختی یہ ہے کہ اس کا حق مہر بہت زیادہ ہو۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2740۔ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ الْهَادِ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، قَالَ: سَاَلْتُ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَدَاقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: ثِنْتَا عَشْرَةَ اُوْقِيَّةً وَنَشٌّ، فَقُلْتُ: مَا نَشٌّ؟ قَالَتْ: نِصْفُ اُوْقِيَّةٍ

حدیث: 2739

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 24522 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ه/1993ء' رقم الحديث: 4095 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ه/1994ء' رقم الحديث: 14135 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامي' دارعمار' بيروت' لبنان/عمان' 1405ه 1985ء' رقم الحديث: 469 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ه' رقم الحديث: 3612

حدیث: 2740

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1426 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2105 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ه' 1986ء' رقم الحديث: 3347 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" ' طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1886 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ه' 1987ء' رقم الحديث: 2199 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 24670 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ه/ 1991ء' رقم الحديث: 5513 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ه/1994ء' رقم الحديث: 7308 اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان' مدينه منوره' (طبع اول) 1412ه/ 1991ء' رقم الحديث: 1075

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مہر کے متعلق پوچھا (کہ کتنا تھا؟) تو انہوں نے فرمایا: 12 اوقیہ اور ایک ''نش''۔ میں نے پوچھا نش کتنا ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: آدھا اوقیہ۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2741 حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ، ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِاَرْضِ الْحَبْشَةِ، فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَمْهَرَهَا عَنْهُ اَرْبَعَةَ آلَافٍ، وَبَعَثَ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا' عبداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں۔ (عبداللہ بن جحش) سر زمین حبشہ میں انتقال کر گئے۔ تو نجاشی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے نجاشی نے چار ہزار (درہم) بطور مہر دیئے اور شرحبیل بن حسنہ کے ہمراہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2742- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنِي اَبُو الْاَصْبَغِ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ: اَتَرْضٰى اَنْ اُزَوِّجَكَ فُلَانَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَقَالَ

حدیث: 2741

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2086 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 27448 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 13575 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 402

حدیث: 2742

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2117 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 14110 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرسالة بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 4072 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 723

لِلْمَرْاَةِ: اَتَرْضَيْنَ اَنْ اُزَوِّجَكِ فُلَانًا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَزَوَّجَ اَحَدَهُمَا صَاحِبَهُ، وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا، وَلَمْ يُعْطِهَا شَيْئًا، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ، وَكَانَ مَنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ لَهُ سَهْمٌ بِخَيْبَرَ، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجَنِىْ فُلَانَةَ، وَلَمْ اَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا، وَلَمْ اُعْطِهَا شَيْئًا، وَاِنِّىْ اُشْهِدُكُمْ اَنِّىْ اَعْطَيْتُهَا صَدَاقَهَا سَهْمِىْ بِخَيْبَرَ، فَاَخَذَتْ سَهْمًا فَبَاعَتْهُ بِمِائَةِ اَلْفٍ، قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ الصَّدَاقِ اَيْسَرُهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کہا: کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ میں فلاں عورت کے ہمراہ تیرا نکاح کر دوں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے کہا: کیا تمہیں یہ بات منظور ہے کہ میں فلاں شخص کے ساتھ تیرا نکاح کر دوں؟ اس نے بھی ہاں کر دی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ایک دوسرے کے ساتھ نکاح کر دیا۔ اور ان کا کوئی حق مہر مقرر نہیں کیا تھا اور نہ ہی کوئی چیز اس کو دی۔ یہ شخص صلح حدیبیہ کے شرکاء میں سے تھا۔ اور شرکاء حدیبیہ کے ہر فرد کے لئے فتح خیبر سے ایک سہم مقرر کیا گیا تھا۔ جب اس شخص کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں عورت کے ساتھ میرا نکاح کیا تھا لیکن میں نے نہ تو اس کے لئے کوئی حق مہر مقرر کیا تھا اور نہ ہی کوئی دوسری چیز اس کو دی تھی۔ میں تم سب کو گواہ بنا کر یہ بات کہتا ہوں کہ میں نے اپنا خیبر کا حصہ (جو بھی میرے حصے میں آئے) اس کا مہر کر دیا ہے۔ (پھر جب خیبر کا مالِ غنیمت تقسیم ہوا تو) اس خاتون نے وہ حصہ وصول کر کے فروخت کیا تو ایک لاکھ میں فروخت ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین حق مہر وہ ہے جو تھوڑا ہو۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2743۔ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَمْرِو بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ الْعَنْبَرِیُّ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اَعْظَمَ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَزَوَّجَ امْرَاَةً، فَلَمَّا قَضٰى حَاجَتَهُ مِنْهَا طَلَّقَهَا، وَذَهَبَ بِمَهْرِهَا، وَرَجُلٌ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا فَذَهَبَ بِاُجْرَتِهِ، وَآخَرُ يَقْتُلُ دَابَّةً عَبَثًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِیِّ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی کسی عورت سے نکاح کرے اور جب اس کی ضرورت پوری ہو جائے تو اس کو طلاق دے دے۔ اور اس کا حق مہر ہڑپ کر لے۔ اور ایسا آدمی جو کسی آدمی سے اجرت پر کام کروائے لیکن اس کی اجرت ہڑپ کر جائے۔ اور ایسا آدمی جو کسی جانور کو بلا وجہ مار

حدیث: 2743

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 14173

ڈالے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2744۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِیُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَاَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِی بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ عَلَّمَنَا خُطْبَةَ الْحَاجَةِ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِیَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ثُمَّ يَقْرَاُ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ، يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَاءَ لُوْنَ بِهِ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا، يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ، وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ثُمَّ يَذْكُرُ حَاجَتَهُ

❖ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دعائے حاجت سکھائی۔ (وہ یہ تھی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِیَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

''پھر یہ تین آیتیں پڑھیں

(i) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ

''اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان''

(ii) يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا

حدیث: **2744**

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه؛ حلب؛ شام؛ 1406ھ؛ 1986ء؛ رقم الحدیث: 1404 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی؛ بیروت؛ لبنان؛ 1407ھ؛ 1987ء؛ رقم الحدیث: 2202 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه؛ قاهره؛ مصر؛ رقم الحدیث: 3720 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه؛ بیروت؛ لبنان؛ 1411ھ/ 1991ء؛ رقم الحدیث: 1709 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز؛ مکه مکرمه؛ سعودی عرب؛ 1414ھ/1994ء؛ رقم الحدیث: 5593 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث؛ دمشق؛ شام؛ 1404ھ-1984ء؛ رقم الحدیث: 5257 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم؛ موصل؛ 1404ھ/1983ء؛ رقم الحدیث: 10079 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة؛ بیروت؛ لبنان؛ رقم الحدیث: 338

كَثِيْرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَ لُوْنَ بِهِ وَالْاَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑ ابنایا اور دونوں سے بہت مرد و عورت پھیلا دیئے اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر تم مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو، بے شک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے۔

(iii) يٰـاَيُّهَا الَّـذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ، وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو، تمہارے اعمال تمہارے لیے سنوار دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی۔

(یہ تینوں آیتیں پڑھنے کے بعد) پھر اپنی حاجت کا ذکر کرے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی حاجت پیش کرے)

2745۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَّا الْاِنْسَانُ اِذَا تَزَوَّجَ، قَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكَ، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو شادی کی مبارک دیتے تو یوں کہتے ''بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكَ، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ'' (اللہ تعالیٰ تمہیں خیر و برکت عطا کرے اور تم دونوں میں اتفاق دے)۔

✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2746۔ **حَدَّثَنَا** يَحْيَى بْنُ مَنْصُوْرٍ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ بَصْرَةُ، قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً بِكْرًا فِيْ سِتْرِهَا، فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَاِذَا هِيَ حُبْلٰى، فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ

حدیث: 2745

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2130 اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 1091 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1905 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 8943 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 13619 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 2174

فَرْجِهَا، وَالْوَلَدُ عَبْدٌ لَكَ، فَإِذَا وَلَدَتْ فَاجْلِدُوهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ مِّنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ

✧✧ حضرت نضرہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک کنواری لڑکی کے ساتھ شادی کی تو وہ (پہلے ہی) حاملہ تھی۔ (میں نے یہ مسئلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی شرمگاہ سے تو نے جس قدر فائدہ اٹھایا ہے، اس کی مقدار اس کا مہر دے دے۔ اور بچہ تیرا غلام ہے۔ جب یہ بچہ پیدا کر دے تو اس کو کوڑے مارو۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری علیہ السلام اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

یحییٰ بن ابی کثیر سے مروی درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

2747- حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ يَّزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ نَّضْرَةَ بْنِ اَكْثَمَ، اَنَّهُ نَكَحَ امْرَاَةً بِكْرًا، وَدَخَلَ بِهَا، فَوَجَدَهَا حُبْلٰى، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَدَهَا عَبْدًا لَّهُ، وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا

✧✧ حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نضرہ بن اکثم نے ایک کنواری لڑکی سے شادی کی، جب اس کے ساتھ ہمبستری کی تو (پتہ چلا کہ) وہ (پہلے سے ہی) حاملہ تھی۔ (جب یہ معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوا تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا لڑکا اس (نضرہ بن اکثم) کا غلام ہے۔ اور ان دونوں میں تفریق کرا دی۔

2748- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَسْوَدِ الْقُرَشِيُّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَعْلِنُوا النِّكَاحَ

حدیث: 2746

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2131 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 13667 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 1243 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحدیث: 10704

حدیث: 2748

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 1089 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1895 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 16175 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 4066 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 14476

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح کی دھوم مچایا کرو۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2749- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: نَقَلْنَا امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى زَوْجِهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ؟ فَاِنَّ الْاَنْصَارَ يُحِبُّوْنَ اللَّهْوَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے ایک انصاری خاتون کو اس کے شوہر کی طرف رخصت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے ساتھ کوئی کھیل تماشا نہیں ہے؟ انصاری لوگ تو کھیل تماشوں کو بہت پسند کرتے ہیں۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2750- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، اَنْبَاَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِيْ بَلْجٍ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ: قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ: تَزَوَّجْتُ امْرَاَتَيْنِ مَا كَانَ فِيْ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا صَوْتٌ، يَعْنِيْ دُفًّا، فَقَالَ مُحَمَّدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ بِالدُّفِّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوبلج یحیٰی بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے دوشادیاں کی ہیں اور کسی شادی میں بھی دف نہیں بجایا۔ تو محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ بولے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حلال اور حرام کے درمیان صرف دف کی

حدیث: 2749

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر یمامه بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 4867 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 14464

حدیث: 2750

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 1088 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 3369 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1896 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 15489 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/1991ء رقم الحدیث: 5562 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 14471 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 542

آواز ہی کا فرق ہے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2751- اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَّحَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِیٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا عَلِیُّ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَجَلِیُّ، قَالاَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ یُحَدِّثُ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، اَنَّهٗ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ثَابِتِ بْنِ وَدِیْعَةَ، وَقَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ عُرْسٍ، فَسَمِعْتُ صَوْتًا، فَقُلْتُ: اَلا تَسْمَعَانِ؟ فَقَالَا: اِنَّهٗ رَخَّصَ فِی الْغِنَاءِ فِی الْعُرْسِ، وَالْبُكَاءِ عَلَی الْمَیِّتِ مِنْ غَیْرِ نِیَاحَةٍ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رَوَاهُ شَرِیْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ مُفَسَّرًا مُلَخَّصًا

❖❖ حضرت عامر بن سعد فرماتے ہیں: میں ثابت بن ودیعہ اور قرظہ بن کعب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک شادی میں شریک تھا، تو میں نے (گانے کی) آواز سنی۔ میں نے (اپنے ساتھیوں سے) کہا: تم یہ آواز سن رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: شادی کے موقع پر گانے کی اور فوتگی کے موقع پر بغیر نوحہ کیے رونے کی اجازت ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کو شریک بن عبداللہ نے ابواسحاق کے واسطے سے روایت کیا ہے جو کہ اس کی سند ہے اور اس سے مختصر ہے۔

2752- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ دَارِمٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَنِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، حَدَّثَنَا شَرِیْكٌ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی قَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ، وَاَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ عُرْسٍ، وَاِذَا جَوَارٍ یُغَنِّیْنَ، فَقُلْتُ: اَنْتُمْ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَاَهْلُ بَدْرٍ یُفْعَلُ هٰذَا عِنْدَكُمْ؟ فَقَالَا: اِنْ شِئْتَ فَاَقِمْ مَعَنَا، وَاِنْ شِئْتَ فَاذْهَبْ، فَاِنَّهٗ رَخَّصَ لَنَا فِی اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ، وَفِی الْبُكَاءِ عِنْدَ الْمُصِیْبَةِ، قَالَ شَرِیْكٌ: اُرَاهُ قَالَ: فِیْ غَیْرِ نَوْحٍ

❖❖ حضرت شریک رضی اللہ عنہ نے ابواسحاق کے واسطے سے عامر بن سعد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں قرظہ بن کعب اور ابو مسعود کے ہمراہ ایک شادی میں گیا۔ وہاں چھوٹی بچیاں گانے گا رہی تھیں، میں نے کہا: تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہو اور تم اہل بدر ہو اور تمہارے ہاں یہ (قبیح عمل) ہو رہا ہے۔ تو وہ دونوں بولے: آپ یہاں ٹھہرنا چاہتے ہو تو ٹھہرو ورنہ واپس چلے جاؤ (یہ کام تو ہوگا) کیونکہ شادی کے موقع پر "لہو" کی اور مصیبت کے وقت رونے کی اجازت ہے۔ شریک فرماتے ہیں: میرا خیال ہے کہ بغیر نوحہ کیے (رونے کی اجازت ہے)۔

2753- حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِیْ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اَبِیْ

حدیث: 2751

اخرجه ابوبكر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المكتب الاسلامی، بیروت لبنان، (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحدیث:690

اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا يَتَغَنَّوْنَ فِي عُرْسٍ لَّهُمْ: وَاَهْدٰى لَهَا كَبْشًا يُّنَحْنِحْنَ فِي مِرْبَدٍ وَحُبُّكِ فِي النَّادِي وَيَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ اِلَّا اللّٰهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو شادی کے موقع پر یہ گاتے ہوئے سنا۔ اور اس کے لئے ایک مینڈھا ہدیہ کیا جو کہ ریوڑ میں خوف زدہ ہے اور تیرا محبوب مجلس میں موجود ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ آئندہ کل ہونے والا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل جو کچھ ہونے والا ہے (کسی کے بتائے بغیر) صرف اللہ ہی جانتا ہے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2754- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اُمِّ هَانِءٍ بِنْتِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَطَبَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَذَرْتُ اِلَيْهِ، فَعَذَرَنِي، ثُمَّ اُنْزِلَ عَلَيْهِ: اِنَّا اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ، فَقَالَتْ: لَمْ اَكُنْ اَحِلَّ لَهُ لَمْ اُهَاجِرْ مَعَهُ، وَكُنْتُ مَعَ الطُّلَقَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پیغام نکاح بھیجا۔ جبکہ میں نے معذرت کر لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری معذرت کو قبول کر لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی

اِنَّا اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ (الاحزاب: 50)

''اے غیب بتانے والے (نبی) ہم نے تمہارے لئے حلال فرمائیں تمہاری وہ بیبیاں جن کو تم مہر دو'' (ترجمہ کنزالایمان امام احمد رضا)

تو وہ بولیں: میں ان کے لئے نہ حلال ہوئی، نہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کی بلکہ میں تو طلاق یافتگان کے ہمراہ تھی۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حديث: **2753**

اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامي، دارعمار، بيروت، لبنان/عمان، 1405ھ 1985ء، رقم الحديث: 343

حديث: **2754**

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي، في "جامعه"، طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 3214 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 13128 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 1007

2755- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، قَالَ الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرٍ: اَنْبَانَا، وَقَالَ ابْنُ بَالَوَيْهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ خَمِيلٍ وَّقِرْبَةٍ وَّوِسَادَةٍ مِّنْ اٰدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ایک چادر، مشکیزہ اور ایک تکیہ جہیز دیا، جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2756- اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْفَقِيْهُ بِالرَّيِّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا نُوْحُ بْنُ يَزِيْدَ الْمُؤَدِّبُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَرَادَتْ اُمِّيْ اَنْ تُسَمِّنَنِيْ لِدُخُوْلِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَقْبَلْ عَلَيْهَا بِشَيْءٍ مِّمَّا تُرِيْدُ حَتّٰى اَطْعَمَتْنِيَ الْقِثَّاءَ وَالرُّطَبَ فَسَمِنْتُ عَلَيْهِ كَاَحْسَنِ السِّمَنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میری والدہ کی خواہش تھی کہ وہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رخصتی کے لئے صحت مند کر دیں۔ لیکن وہ جو کچھ مجھے کھلانا چاہتی تھی، اسے کھانے کو میرا دل ہی نہیں چاہتا تھا۔ تو پھر انہوں نے مجھے ککڑی اور کھجوریں کھلائیں تو اس سے میں اچھی خاصی صحت مند ہو گئی۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2757- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الشَّهِيدُ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ

حدیث: 2755

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه' حلب' شام ' 1406ھ' 1986ء' رقم الحدیث: 3384 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 643 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 6947 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 5573

حدیث: 2756

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 3903 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 6725 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 14247

عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَفَادَ أَحَدُكُمُ الْجَارِيَةَ أَوِ الْمَرْأَةَ أَوِ الدَّابَّةَ، فَلْيَأْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا، وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ، وَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جُبِلَتْ عَلَيْهِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا جُبِلَتْ عَلَيْهِ، وَإِنْ كَانَ بَعِيرًا فَلْيَأْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ مِنْ رِوَايَةِ الْأَئِمَّةِ الثِّقَاتِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ عَنْ عَمْرٍو فِي الْكِتَابَيْنِ

✧✧ حضرت عمر بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم لونڈی، بیوی یا جانور لے کر آؤ تو اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر برکت کی دعا مانگا کرو اور یوں کہا کرو:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جُبِلَتْ عَلَيْهِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا جُبِلَتْ عَلَيْهِ

''اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جو کچھ اس میں رکھا گیا ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور میں اس سے اور اس کی عادات سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور اگر اونٹ لاؤ تو اس کی کوہان کو پکڑ کر یہ دعا مانگا کرو۔

❖ یہ حدیث صحیح ہے جیسا کہ میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے کہ ثقہ ائمہ حدیث نے عمرو بن شعیب کی روایات نقل کی ہیں۔ لیکن شیخین نے دونوں کتابوں میں ہی ان کی روایات نقل نہیں کی۔

2758۔ **حَدَّثَنَا** أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِيْنَةَ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَضَافَ رَجُلًا، وَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا، فَقَالَ لَوْ دَعَوْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ مَعَنَا، فَدَعَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ فَرَأَى فِرَاشًا قَدْ ضُرِبَ فِيْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ، فَرَجَعَ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: ارْجِعْ فَقُلْ لَهُ: مَا رَجَعَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَذَهَبَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتًا مُزَوَّقًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں ایک مہمان آیا ہوا تھا۔ علی رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے کھانا بنوایا۔ پھر کہنے لگے: اگر ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دعوت دے دیں اور آپ بھی ہمارے ہمراہ کھانا کھائیں (تو کتنا اچھا ہو)

حدیث: **2757**

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفكر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1918 اخرجه ابو عبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ / 1991ء رقم الحدیث: 10093 ذكره ابوبكر البیهقی فی "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 13616

حدیث: **2758**

اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 21983 ذكره ابوبكر البیهقی فی "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 14337 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 6446

چنانچہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو بلا لیا۔ آپ ﷺ جب تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ کمرے کے ایک کونے میں (ایک خوبصورت) بچھونا بچھا ہوا تھا۔ (اس کو دیکھ کر) آپ ﷺ واپس تشریف لے گئے۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تم حضور ﷺ کے پاس جاؤ اور اس طرح واپس جانے کی وجہ دریافت کرو۔ انہوں نے جا کر پوچھا تو آپ ﷺ نے جواباً فرمایا: نبی ایسے گھر میں نہیں جایا کرتے جس میں نقش و نگار ہوتے ہیں۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2759۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَکْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِیْهُ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِیْ عُثْمَانَ الطَّیَالِسِیُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ بَشِیْرِ بْنِ نَهِیْكٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا کَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَاَتَانِ فَلَمْ یَعْدِلْ بَیْنَهُمَا جَآءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی دو بیویاں ہوں وہ ان میں اگر عدل نہیں کرے گا تو قیامت کے دن ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو خشک ہو گا۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2760۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِیْهُ، اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ زِیَادٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ،

حدیث: 2759

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2133 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 1141 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 3942 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1969 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 2206 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 7923 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 4207 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 8890 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 14515 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث: 2454 اخرجه ابن راهویه الحنظلی فی "مسنده" طبع مکتبه الایمان مدینه منوره (طبع اول) 1412ھ/1991ء رقم الحدیث: 100

حدیث: 2760

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2135 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 13212 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث: 5254 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 81

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا قَالَتْ لَهُ: يَا ابْنَ اُخْتِی، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفَضِّلُ بَعْضَنَا عَلٰی بَعْضٍ فِیْ مُكْثِهِ عِنْدَنَا، وَكَانَ قَلَّ يَوْمٌ اِلَّا وَهُوَ يَطُوْفُ عَلَيْنَا فَيَدْنُو مِنْ كُلِّ امْرَاَةٍ مِّنْ غَيْرِ مَسِيسٍ، حَتّٰی يَبْلُغَ اِلٰی مَنْ هُوَ يَوْمُهَا فَيَبِيتَ عِنْدَهَا، وَلَقَدْ قَالَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ حِينَ اَسَنَّتْ وَفَرِقَتْ اَنْ يُّفَارِقَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، يَوْمِیْ هُوَ لِعَائِشَةَ، فَقَبِلَ ذٰلِكَ مِنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: فِیْ ذَاكَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا وَفِیْ اَشْبَاهِهَا: وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: اے میرے بھانجے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس ٹھہرنے میں، ہم میں سے کسی کو بھی دوسری پر ترجیح نہیں دیا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً روزانہ ہم سب کے پاس تشریف لایا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ اپنی ہر زوجہ کے بہت قریب ہوتے لیکن ہمبستری نہ کرتے۔ اور جب اس بیوی کے پاس آتے جس کی اس دن باری ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات وہیں گزارتے' اور سودہ بنت زمعہ جب بوڑھی ہوگئی اور ان کو یہ خدشہ ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو چھوڑ دیں گے۔ تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اپنی باری عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیتی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس پیشکش کو قبول کر لیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: انہی کے متعلق اور ان جیسی دیگر خواتین کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی:

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا (النساء: 128)

''اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2761- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِیْ، حَدَّثَنَا

حدیث: 2761

اخرجه ابو داؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2134 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1140 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام ' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 3943 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1971 دارمی' امام' ابو محمد' عبدالله بن عبدالرحمان' "السنن / المسند" دارالكتاب العربی' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحديث: 2207 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 25154 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 4205 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 8891 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 14522 اخرجه ابن راهويه الحنظلی فی "مسنده" طبع مكتبه الايمان' مدينه منوره' (طبع اول) 1412ھ/1991ء' رقم الحديث: 1370 اخرجه ابوبكر الكوفی' فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودی عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحديث: 17540

مُوْسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ، عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ فَيَعْدِلُ، فَيَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ هٰذَا قَسْمِىْ فِيْمَا اَمْلِكُ، فَلَا تَلُمْنِىْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ قَالَ اِسْمَاعِيْلُ الْقَاضِى: يَعْنِى الْقَلْبَ، وَهٰذَا فِى الْعَدْلِ بَيْنَ نِسَائِهٖ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیویوں کی باری مقرر کرنے میں بھی انصاف کیا کرتے تھے اور دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! یہ میری تقسیم ہے، اس چیز میں جس کا میں مالک ہوں، لہٰذا تو اس چیز میں مجھے ملامت نہ فرمانا جس کا صرف تو ہی مالک ہے اور جو میرے اختیار نہیں ہے۔

اسماعیل القاضی فرماتے ہیں اس سے مراد ''دل'' ہے۔ اور یہ (حدیث) بیویوں کے درمیان عدل کرنے کے متعلق ہے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2762۔ اَخْبَرَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيْهُ بِبُخَارٰى، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيْبٍ الْقَاضِىْ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ مُّعَاذَةَ، عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُنَا اِذَا كَانَ فِىْ يَوْمِ الْمَرْاَةِ مِنَّا بَعْدَ مَا نَزَلَ: تُرْجِى مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ، وَتُؤْوِىْ اِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ، قَالَتْ مُعَاذَةُ: فَقُلْتُ لِعَآئِشَةَ: مَا كُنْتُ تَقُوْلِيْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: كُنْتُ اَقُوْلُ: اِنْ كَانَ ذَاكَ اِلَىَّ لَمْ اُوْثِرْ اَحَدًا عَلٰى نَفْسِى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اس آیت

تُرْجِى مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ، وَتُؤْوِىْ اِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ (الاحزاب: 51)

''پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو'' (ترجمہ کنزالایمان امام احمد رضا)

نازل ہوئی تو اس کے باوجود آپ ہم میں سے کسی کی باری کے دن (دوسری کے پاس جانا ہوتا تو) اجازت مانگتے۔ حضرت معاذہ فرماتی ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: (جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھ سے اجازت مانگتے) تو تم ان کو کیا جواب دیا

حدیث: 2762

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 1476 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2136 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 24520 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 4206 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 8936 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 13209

کرتی تھی؟ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا: میں کہہ دیا کرتی تھی: یہ میری باری کا دن ہے اور میں (اس حوالے سے) اپنے اوپر کسی کو ترجیح نہیں دے سکتی۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2763۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَاَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَّهُمْ، فَقُلْتُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ اَنْ يُّسْجَدَ لَهُ، فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اِنِّي اَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَرَاَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُبَانٍ لَّهُمْ، فَاَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ اَنْ يُّسْجَدَ لَكَ، قَالَ: اَرَاَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِي اَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوا، لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ النِّسَآءَ اَنْ يَّسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِهِنَّ، لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ حَقٍّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک علاقے میں گیا' میں نے وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں۔ میں نے دل میں سوچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کا زیادہ حق رکھتے ہیں کہ ان کو سجدہ کیا جائے' پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں فلاں علاقے میں گیا تو میں نے دیکھا کہ وہاں کے لوگ اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ زیادہ حق رکھتے ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر تم میری قبر پر آؤ تو کیا اس کو سجدہ کرو گے؟ میں نے کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا کرنا بھی مت۔ اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کیا کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عورت پر شوہر کا حق ہی اتنا زیادہ رکھا ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم

2764۔ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو قزعة سويد بن حجيرٍ الْبَاهِلِيُّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ. مَا حَقُّ زَوْجَةِ اَحَدِنَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: اَنْ يُّطْعِمَهَا اِذَا طَعِمَ، وَيَكْسُوَهَا اِذَا اكْتَسَى، وَلَا يَضْرِبِ الْوَجْهَ، وَلَا يُقَبِّحْ، وَلَا يَهْجُرْ اِلَّا فِي الْبَيْتِ

حدیث: 2763

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2140 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ه 1987ء رقم الحديث: 1463 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 14482 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ه/1983ء رقم الحديث: 895 اخرجه ابوبكر الشيباني في "الاحاد والمثاني" طبع دارالراية رياض سعودي عرب 1411ه/1991ء رقم الحديث: 2023

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت معاویہ قشیری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہماری بیویوں کے ہم پر کیا حقوق ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اس کو کھانے کی حاجت ہو تو اس کو کھلائے۔ جب اس کو پہننے کی ضرورت ہو تو پہنائے اور اس کے منہ پر مارنے سے گریز کرے اور اس کو برا بھلا نہ کہے اور گھر کی حد تک ہی اس کے ساتھ ناراضگی اختیار کرے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2765- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰی، حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِیَاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ ذُبَابٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَضْرِبُوا اِمَاءَ اللّٰهِ، فَجَآءَ عُمَرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ذَئِرْنَ النِّسَآءُ عَلٰی اَزْوَاجِهِنَّ، فَرَخَّصَ فِیْ ضَرْبِهِنَّ، فَاَطَافَ بِآلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءٌ كَثِیْرٌ یَشْتَكِیْنَ اَزْوَاجَهُنَّ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ طَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءٌ كَثِیْرٌ یَشْتَكِیْنَ اَزْوَاجَهُنَّ، لَیْسَ اُولٰئِكَ بِخِیَارِكُمْ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ایاس بن عبداللہ بن ابی ایاس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی بندیوں کو مت مارا کرو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! عورتیں اپنے شوہروں پر دلیر ہو گئی ہیں۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو مارنے کی اجازت دے دی۔ تو بہت ساری عورتوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ سے اپنے شوہروں کی شکایات

حدیث: 2764

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث:2142 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1850 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 9180 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 14556 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث:1034

حدیث: 2765

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2146 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 2219 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 4189 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 9167 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 14552 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث:784

پہنچائی۔تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت ساری خواتین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ کے پاس آکر اپنے شوہروں کی شکایات کی ہیں وہ بھی کوئی بہت زیادہ نیکی کرنے والے نہیں ہیں۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2766۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَانَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ، عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ، قَالَتْ: لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّ سَلَمَةَ قَالَ لَهَا: اِنِّيْ اَهْدَيْتُ اِلَى النَّجَاشِيِّ اَوَاقًا مِّنْ مِسْكٍ وَّحُلَّةً، وَاِنِّيْ لَا اُرَاهُ اِلَّا قَدْ مَاتَ، وَلَا اَرَى الْهَدِيَّةَ الَّتِيْ اُهْدِيَتْ اِلَيْهِ اِلَّا سَتُرَدُّ، فَاِذَا رُدَّتْ اِلَيَّ فَهُوَ لَكِ اَمْ لَكُمْ، فَكَانَ كَمَا قَالَ هَلَكَ النَّجَاشِيُّ، فَلَمَّا رُدَّتْ اِلَيْهِ الْهَدِيَّةُ اَعْطٰى كُلَّ امْرَاَةٍ مِّنْ نِسَائِهِ اُوْقِيَّةً مِنْ ذٰلِكَ الْمِسْكِ، وَاَعْطٰى سَائِرَهُ اُمَّ سَلَمَةَ وَاَعْطَاهَا الْحُلَّةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ام کلثوم بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا: میں نے نجاشی کو چند اوقیہ مشک اور ایک جبہ تحفہ بھیجا ہے۔لیکن میرا خیال ہے کہ وہ فوت ہوگیا ہے۔اور میرا خیال ہے کہ میں نے جو تحفہ اس کی طرف بھیجا ہے وہ واپس آجائے گا۔اگر وہ واپس آگیا تو وہ تیرا ہے۔تو حقیقت وہی تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، نجاشی فوت ہوگیا تھا، جب وہ تحفہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آگیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام بیویوں کو ایک ایک اوقیہ مشک دے دی اور جو باقی بچی وہ تمام اور جبہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2767۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَّاءُ، اَنْبَانَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ نَهَارٍ الْعَبْدِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنَةٍ

حديث: 2766

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 27317 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 10910 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 5114

حديث: 2767

اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 4164 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 5386 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 14484 اخرجه ابوبكر الكوفي' في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودي عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحديث: 17122

لَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هٰذِهِ ابْنَتِي قَدْ اَبَتْ اَنْ تَزَوَّجَ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَطِيْعِي اَبَاكِ، فَقَالَتْ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لاَ اَتَزَوَّجُ حَتّٰى تُخْبِرَنِيْ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلٰى زَوْجَتِهٖ؟ قَالَ: حَقُّ الزَّوْجِ عَلٰى زَوْجَتِهٖ: اَنْ لَّوْ كَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ فَلَحَسَتْهَا مَا اَدَّتْ حَقَّهٗ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک شخص اپنی بیٹی کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ میری بیٹی ہے اور یہ شادی کرنے سے انکار کر رہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی سے فرمایا: اپنے باپ کی بات مانو، اس لڑکی نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق دے کر بھیجا ہے۔ میں شادی بعد میں کروں گی پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتائیے کہ بیوی پر شوہر کے کیا حقوق ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شوہر کا بیوی پر حق یہ ہے کہ اگر شوہر کے جسم پر زخم ہوں اور عورت اس کو زبان کے ساتھ چاٹے تب بھی اس کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔

✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2768- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ السُّكَّرِيُّ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ الْعُرَنِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْيَمَامِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنَا فُلَانَةُ بِنْتُ فُلَانٍ، قَالَ: قَدْ عَرَفْتُكِ فَمَا حَاجَتُكِ؟ قَالَتْ: حَاجَتِيْ اِلَى ابْنِ عَمِّيْ فُلَانٍ الْعَابِدِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ عَرَفْتُهُ، قَالَتْ: يَخْطُبُنِيْ، فَاَخْبِرْنِيْ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ فَاِنْ كَانَ شَيْئًا اُطِيْقُهُ تَزَوَّجْتُهُ، وَاِنْ لَّمْ اُطِقْ لاَ اَتَزَوَّجُ، قَالَ: مِنْ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ: اَنْ لَّوْ سَالَتْ مَنْخِرَاهُ دَمًا وَقَيْحًا، وَصَدِيْدًا فَلَحَسَتْهُ بِلِسَانِهَا مَا اَدَّتْ حَقَّهُ، لَوْ كَانَ يَنْبَغِي لِبَشَرٍ اَنْ يَّسْجُدَ لِبَشَرٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا لِمَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهَا، قَالَتْ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لاَ اَتَزَوَّجُ مَا بَقِيْتُ فِي الدُّنْيَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور اپنا تعارف کروایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تجھے پہچان لیا ہے۔ تو کس کام سے آئی ہے؟ اس نے کہا: میں اپنے فلاں چچا زاد بھائی جو کہ عبادت گزار ہے کے سلسلے میں بات کرنے آئی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس کو جانتا ہوں۔ اس خاتون نے کہا: مجھے اس نے پیغام نکاح بھیجا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتائیے کہ بیوی پر شوہر کے کیا حقوق ہیں؟ کیونکہ اگر میرے اندر ان کی استطاعت ہے، تو میں شادی کروں ورنہ رہنے دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شوہر کے بیوی پر حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اگر اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہو، پیپ اور پانی بہہ رہا ہو اور وہ اپنی زبان کے ساتھ اسے چاٹے تب بھی اس کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اگر کسی انسان کے لئے انسان کو سجدہ

حدیث: **2768**

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 13263

کرنا جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ جب اس کا شوہر اس کے پاس آئے تو وہ اس کو سجدہ کرے کیونکہ خود اللہ نے شوہر کو عورت پر فضیلت دی ہے۔ (یہ سن کر) وہ عورت بولی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے۔ میں تمام زندگی شادی نہیں کروں گی۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2769۔ اَخْبَرَنِی اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِیْهُ، اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰی، حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ، عَنْ بُشَیْرِ بْنِ یَسَارٍ، عَنْ حُصَیْنِ بْنِ مِحْصَنٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِی عَمَّتِی، قَالَتْ: اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی بَعْضِ الْحَاجَةِ، فَقَالَ: اَیْ هٰذِهٖ اَذَاتُ بَعْلٍ اَنْتِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: کَیْفَ اَنْتِ لَهٗ؟ قَالَتْ: مَا اٰلُوْهُ اِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ، قَالَ: فَاَیْنَ اَنْتِ مِنْهُ؟ فَاِنَّمَا هُوَ جَنَّتُكِ وَنَارُكِ هٰکَذَا رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، وَحَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ، وَالدَّارَوَرْدِیُّ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ، وَهُوَ صَحِیْحٌ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت حصین بن محصن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری پھوپھی نے مجھے بتایا کہ میں کسی کام سے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اری! تو شادی شدہ ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا اپنے شوہر کے ساتھ رویہ کیسا ہے؟ میں نے کہا: میں اس کی خدمت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتی۔ سوائے ایسے کام کے جس سے میں عاجز ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس کی خدمت کا حق ادا کر بھی نہیں سکتی؟ وہ تیری جنت بھی ہے اور تیری دوزخ بھی۔

❖ اس حدیث کو مالک بن انس اور حماد دراوردی نے یحییٰ بن سعید سے روایت کیا ہے۔ اور یہ حدیث صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو روایت نہیں کیا۔

2770۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَکَمِیُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِیُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِیُّ، حَدَّثَنَا شُعَیْبُ بْنُ رُزَیْقٍ الطَّائِفِیُّ، حَدَّثَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِیُّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ یَخَامِرَ السَّکْسَکِیِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

حدیث: 2769

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 14483 اخرجہ ابوبکر الحمیدی فی "مسندہ" طبع دارالکتب العلمیہ، مکتبہ المتنبی، بیروت، قاہرہ، رقم الحدیث: 355 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الکبیر" طبع مکتبہ العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 449 اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ، قاہرہ، مصر، رقم الحدیث: 19025 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 8962 اخرجہ ابوبکر الکوفی، فی "مصنفہ" طبع مکتبہ الرشد، ریاض، سعودی عرب، (طبع اول) 1409ھ، رقم الحدیث: 17125

حدیث: 2770

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 14492 اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الکبیر" طبع مکتبہ العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث:114

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لا يَحِلُّ لامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الاٰخِرِ اَنْ تَأْذَنَ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَهُوَ كَارِهٌ، وَلا تَخْرُجَ وَهُوَ كَارِهٌ، وَلا تُطِيعَ فِيهِ اَحَدًا، وَلا تَخْشَنَ بِصَدْرِهِ، وَلا تَعْتَزِلَ فِرَاشَهُ، وَلا تَضْرِبَهُ، فَإِنْ كَانَ هُوَ اَظْلَمَ، فَلْتَأْتِهِ حَتّٰى تُرْضِيَهُ، فَإِنْ كَانَ هُوَ قَبِلَ فَبِهَا وَنِعْمَتْ، وَقَبِلَ اللّٰهُ عُذْرَهَا، وَاَفْلَحَ حُجَّتَهَا، وَلا اِثْمَ عَلَيْهِ، وَإِنْ هُوَ اَبٰى بِرِضَاهَا عَنْهَا فَقَدْ اَبْلَغَتْ عِنْدَ اللّٰهِ عُذْرَهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے، اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ

(i) شوہر کے گھر میں ایسے کسی آدمی کو داخل ہونے کی اجازت دے، جس کا گھر میں آنا شوہر کو ناگوار ہے۔

(ii) شوہر کی ناراضگی کے عالم میں اس کے گھر سے باہر نکلے۔

(iii) شوہر کی مخالفت میں کسی کی بھی بات مانے۔

(iV) اپنے دل میں اس کے متعلق نفرت رکھے۔

(V) اس کے بستر سے الگ ہو۔

(Vi) اس کو مارے۔

(Viii) اور اگر زیادتی شوہر کی جانب سے ہو تو بھی وہ خود اس کے پاس آ کر اس کو راضی کرے۔

اگر وہ (شوہر) اس کی معذرت قبول کرے گا تو ٹھیک ہے اور عورت کو انعام ملے گا اور اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول کرے گا اور اس کی حجت کامیاب ہوگی اور اگر وہ راضی نہیں ہوگا تو اللہ کی بارگاہ میں اس کا عذر بہر حال قابل قبول ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2771- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا شَاذُّ بْنُ فَيَّاضٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى امْرَاَةٍ لا تَشْكُرُ لِزَوْجِهَا، وَهِيَ لا تَسْتَغْنِيْ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسی عورت کی طرف نگاہ رحمت نہیں کرتا جو اپنے شوہر کی شکر گزار نہیں ہوتی حالانکہ شوہر کے بغیر اس کا گزارا نہیں ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حدیث: 2771

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلمية بيروت لبنان 1411ھ / 1991ء رقم الحديث: 9136 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ / 1994ء رقم الحديث: 14497

2772۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَانَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ ذَرٍّ وَّاَخْبَرَنَا وَاللَّفْظُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنْبَانَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ وَّائِلِ بْنِ مَهَانَةَ السَّعْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ، تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ، فَاِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ جَهَنَّمَ، فَقَالَتِ امْرَاَةٌ لَيْسَتْ مِنْ عِلْيَةِ النِّسَآءِ: وَبِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَحْنُ اَكْثَرُ اَهْلِ جَهَنَّمَ؟ قَالَ: اِنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَمَا وُجِدَ مِنْ نَّاقِصِ الدِّينِ وَالرَّأْيِ اَغْلَبَ لِلرِّجَالِ ذَوِي الْاَمْرِ عَلٰى اُمُورِهِمْ مِنَ النِّسَآءِ، قَالُوا: وَمَا نَقْصُ دِينِهِنَّ وَرَأْيِهِنَّ؟ قَالَ: اَمَّا نَقْصُ رَأْيِهِنَّ فَجُعِلَتْ شَهَادَةُ امْرَاَتَيْنِ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ، وَاَمَّا نَقْصُ دِينِهِنَّ فَاِنَّ اِحْدَاهُنَّ تَقْعُدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ يَّوْمٍ وَّلَيْلَةٍ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عورتو! تم صدقہ کیا کرو اگرچہ اپنے زیورات سے ہی کرو کیونکہ تمہاری اکثریت جہنمی ہے۔ ایک خاتون جو کہ کسی بڑے خاندان کی بھی نہیں تھی۔ بولی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی کیا وجہ ہے کہ ہماری اکثریت جہنمی ہوگی؟۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس لیے کہ تم اکثر لعن طعن کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو، دین اور رائے کے اعتبار سے مردوں کی بہ نسبت عورتیں زیادہ ناقص ہیں۔ (مرد اپنے امور میں حاکم ہے) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے دین اور عقل کا نقص کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے عقل کا نقص تو یہ ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر رکھی گئی ہے۔ اور ان کے دین کا نقص یہ ہے کہ یہ کئی دن ایسے گزارتی ہے کہ ان میں ایک سجدہ نہیں کر پاتی (ماہواری کے ایام میں)۔

✧✧ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2773۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَانَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَانَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ اَنْ عَلِّمِ النَّاسَ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اِنَّ الْفُسَّاقَ هُمْ اَهْلُ النَّارِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَنِ الْفُسَّاقُ؟ قَالَ: النِّسَآءُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَلَيْسَ اُمَّهَاتِنَا وَبَنَاتِنَا وَاَخَوَاتِنَا؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنَّهُنَّ اِذَا اُعْطِينَ لَمْ يَشْكُرْنَ، وَاِذَا ابْتُلِينَ لَمْ يَصْبِرْنَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حديث: 2773

اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 15570

✧✧ حضرت زید بن سلام رضی اللہ عنہ اپنے دادا کا بیان نقل کرتے ہیں کہ معاویہ بن عبدالرحمن بن شبل کی طرف ایک مکتوب لکھا کہ لوگوں کو وہ تعلیم دے جو تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ عبدالرحمن نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے: بے شک فساق جہنمی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فساق کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خواتین۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا وہ ہماری مائیں اور بہن بیٹیاں نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں۔ لیکن وہ عطیہ ملنے پر شکرادا نہیں کرتیں اور جب ان پر کوئی آزمائش آتی ہے تو صبر نہیں کرتیں۔

✧✧ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

2774۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَضْرِبُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ، فَجَآءَ عُمَرُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ ذَئِرْنَ النِّسَآءُ عَلٰى اَزْوَاجِهِنَّ، فَاَذِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّضْرِبُوْهُنَّ، قَالَ: فَاَطَافَ بِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعُوْنَ امْرَاَةً، كُلُّهُنَّ يَشْتَكِيْنَ اَزْوَاجَهُنَّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ اُولٰئِكَ خِيَارُكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهٗ شَاهِدٌ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَنْ اُمِّ كُلْثُوْمِ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ

✧✧ حضرت ایاس بن عبداللہ بن ابی ذباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی باندیوں کو مت مارا کرو۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ! عورتیں، مردوں پر دلیر ہو گئی ہیں۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مارنے کی اجازت دے دی (ایاس) فرماتے ہیں: ستر عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ کے پاس آئیں اور سب کی زبان پر اپنے شوہروں کی شکایات تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تم سے زیادہ نیک نہیں ہیں۔

✧✧ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حضرت ام کلثوم بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی درج ذیل حدیث، مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

2775۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ، وَسَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ اُمِّ كُلْثُوْمِ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَتْ: كَانَ الرِّجَالُ نُهُوْا عَنْ ضَرْبِ النِّسَآءِ، ثُمَّ شَكَوْهُنَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَلّٰى بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ ضَرْبِهِنَّ، ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ اَطَافَ اللَّيْلَةَ بِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعُوْنَ امْرَاَةً كُلُّهُنَّ قَدْ ضُرِبَتْ، قَالَ يَحْيٰى: وَحَسِبْتُ اَنَّ الْقَاسِمَ، قَالَ: ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ بَعْدُ: وَلَنْ يَّضْرِبَ خِيَارُكُمْ

✧✧ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مردوں کو عورتوں کے مارنے سے منع کیا گیا تھا تو مردوں

نے رسول اکرم ﷺ سے عورتوں کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے یہ ممانعت ختم فرما دی پھر تقریباً ستر عورتیں رسول اکرم ﷺ کے اہل خانہ کے پاس آئیں تمام کی تمام شوہروں کی ستم زدہ تھیں اور میرا گمان یہ ہے کہ قاسم نے کہا: پھر اس کے بعد ان کو کہا گیا: تمہیں نیک آدمی ہرگز نہیں مارے گا۔

2776- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقِيتُ خَالِي وَمَعَهُ الرَّايَةُ، قُلْتُ: اَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةَ اَبِيهِ مِنْ بَعْدِهٖ، فَاَمَرَنِي اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَوَاهِدُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، وَعَنِ الْبَرَاءِ، مِنْ غَيْرِ حَدِيثِ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے ماموں سے ملا، اس وقت ان کے پاس جھنڈا تھا۔ میں نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے شخص کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے والد کے فوت ہونے کے بعد اس کی بیوی سے نکاح کیا ہے۔ آپ ﷺ نے مجھے اس کے قتل کا حکم دیا ہے۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔ اور عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت میں، مذکورہ حدیث کی متعدد شاھد احادیث موجود ہیں۔ اور عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث کے علاوہ براء سے بھی احادیث مروی ہیں۔

2777- اَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا

حدیث: 2776

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 4457 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 3331 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه"، طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 2607 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی، بیروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحدیث: 2239 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحدیث: 18580 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 4112 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 5488 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 12239 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین، قاهره، مصر، 1415ھ، رقم الحدیث: 1119 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 3404 اخرجه ابوبکر الشیبانی فی "الاحاد والمثانی" طبع دارالرایة، ریاض، سعودی عرب، 1411ھ/1991ء، رقم الحدیث: 2010 اخرجه ابوبکر الکوفی، فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد، ریاض، سعودی عرب، (طبع اول) 1409ھ، رقم الحدیث: 28867

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي الرَّبِيعِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَمِيلَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ ثَابِتٍ يُحَدِّثُ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ بِنَا نَاسٌ يَنْطَلِقُونَ، فَقُلْنَا لَهُمْ: اَيْنَ تَذْهَبُونَ؟ قَالُوا: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ يَأْتِيْ امْرَاَةَ اَبِيْهِ اَنْ نَقْتُلَهُ "

وأما حديث أبي الجهم عن البراء

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس سے کچھ لوگ چلتے ہوئے جا رہے تھے، میں نے ان سے پوچھا: کہاں جا رہے ہو؟ انہوں نے جواباً کہا: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا ہے ہم اس کو قتل کرنے جا رہے ہیں۔

براء رضی اللہ عنہ سے ابوالجہم کی روایت کردہ حدیث

2778- فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِي الْجَهْمِ عَنِ الْبَرَّاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنِّي لَاَطُوْفُ عَلٰى اِبِلٍ لِيْ ضَلَّتْ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا اَنَا اَجُوْلُ فِي اَبْيَاتٍ فَاِذَا اَنَا بِرَكْبٍ وَفَوَارِسَ جَاؤُوْا فَاَطَافُوا فَاسْتَخْرَجُوا رَجُلًا فَمَا سَاَلُوْهُ وَلَا كَلَّمُوْهُ حَتّٰى ضَرَبُوْا عُنُقَهُ فَلَمَّا ذَهَبُوا سَاَلْتُ عَنْهُ قَالُوْا عَرَّسَ بِامْرَاَةِ اَبِيْهِ

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں میرا اونٹ گم ہو گیا، میں اس کو ڈھونڈتا پھر رہا تھا اور مختلف گھروں میں چکر لگا رہا تھا تو میں نے کچھ سواروں کو دیکھا کہ وہ آئے اور گھوم پھر کر انہوں نے ایک شخص کو گرفتار کیا' انہوں نے اس سے کوئی بات نہیں کی اور اس کو قتل کر ڈالا، جب وہ چلے گئے تو میں نے لوگوں سے اس کے متعلق دریافت کیا تو لوگوں نے مجھے بتایا کہ اس نے اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ شادی کی تھی۔

2779- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيُّ، اَنْبَاَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَاَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوبَةَ وَاَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَاَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اَسْلَمَ غَيْلَانُ بْنُ سَلَمَةَ الثَّقَفِيُّ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا

هٰكَذَا رَوَاهُ الْمُتَقَدِّمُوْنَ مِنْ اَصْحَابِ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ، وَاِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُلَيَّةَ، وَغُنْدَرٌ، وَالْاَئِمَّةُ

حدیث: 2778

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت' لبنان' رقم الحديث:4456 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 18631 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ه/ 1991ء' رقم الحديث: 5490 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ه/1994ء' رقم الحديث: 16831

الْحُفَّاظُ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ، وَقَدْ حَكَمَ الْإِمَامُ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، اَنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ مِمَّا وَهَمَ فِيهِ مَعْمَرٌ بِالْبَصْرَةِ، فَإِنْ رَوَاهُ عَنْهُ ثِقَةٌ خَارِجَ الْبَصْرِيِّينَ، حَكَمْنَا بِالصِّحَّةِ

فَوَجَدْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيَّ، وَعِيسٰى بْنَ يُونُسَ، وَثَلَاثَتُهُمْ كُوفِيُّونَ حَدَّثُوا، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ اَسْلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ نِسْوَةٍ فَاَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّخْتَارَ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا "

وأما حديث المحارى

✧✧ حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں: غیلان بن سلمہ ثقفی مسلمان ہوئے تو ان کے نکاح میں دس عورتیں تھیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ ان میں سے چار کا انتخاب کر لے (اور باقی کو چھوڑ دے)

❖ اس حدیث کو اسی طرح سعید بن یزید بن زریع کے شاگردوں' اسماعیل بن علیہ' غندر اور اہل بصرہ کے حافظ ائمہ نے بھی روایت کی ہے۔ امام مسلم بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس حدیث میں معمر کو بصرہ کی وجہ وہم ہے۔ اگر اس حدیث کو بصریوں کے علاوہ کوئی دوسرا ثقہ راوی روایت کرتا تو ہم اس کی صحت کا حکم لگاتے۔ پھر سفیان الثوری' عبدالرحمٰن بن محمد المحاربی اور عیسیٰ بن یونس یہ تینوں کوفی ہیں، ان سب نے محمد کے ذریعے زہری کے واسطے سے سالم کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب غیلان بن سلمہ مسلمان ہوئے، تو اس کے نکاح میں دس عورتیں تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ ان میں سے چار کا انتخاب کر لے (اور باقی کو چھوڑ دے)

محاربی کی حدیث

2780۔ فَحَدَّثَنَاهُ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَحْمَدَ التَّاجِرُ، اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ، حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ اَسْلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَاَسْلَمْنَ مَعَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْتَرْ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا "

حدیث: 2779

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 1128 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1953 اخرجه ابو عبدالله الاصبحی فی "الموطا" طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی) رقم الحدیث: 1218 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 5027 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 4156 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 13623 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 5437 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحدیث:923 اخرجه ابن ابی اسامه فی "مسند الحارث" طبع مرکز خدمة السنة والسیرة النبویه مدینه منوره 1413ھ/1992ء رقم الحدیث: 477

و أما حديث عيسى

✧✧ محاربی کی سند کے ہمراہ مروی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غیلان بن سلمہ جب مسلمان ہوئے تو جاہلیت میں ان کے نکاح میں دس عورتیں تھیں، وہ سب بھی ان کے ساتھ ہی مسلمان ہوگئیں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا: ان میں سے صرف چار کا انتخاب کرلو (باقیوں کو چھوڑ دو)

عیسیٰ کی حدیث

2781۔ فَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَانَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى، اَنْبَانَا عِيسٰى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَسْلَمَ غَيْلَانُ بْنُ سَلَمَةَ الثَّقَفِيُّ وَلَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ، فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَخَيَّرَ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا، وَيَتْرُكَ سَائِرَهُنَّ وَهٰكَذَا وَجَدْتُّ الْحَدِيْثَ عِنْدَ اَهْلِ الْيَمَامَةِ، عَنْ مَّعْمَرٍ

✧✧ عیسیٰ بن یونس کی سند کے ہمراہ مروی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غیلان بن سلمہ الثقفی اسلام لائے تو اس وقت ان کے نکاح میں دس عورتیں تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ ان میں سے چار کا انتخاب کر لے اور باقی تمام کو چھوڑ دے۔

❖❖ یونہی خراسان کے ائمہ کی بھی معمر سے روایت موجود ہے۔ (جو کہ درج ذیل ہے)

2782۔ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنِ بْنِ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، اَنَّ اَحْمَدَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ يُوْنُسَ حَدَّثَهُمْ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، اَنْبَانَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اَسْلَمَ غَيْلَانُ بْنُ سَلَمَةَ الثَّقَفِيُّ وَلَهُ ثَمَانُ نِسْوَةٍ، فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَخَيَّرَ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا وَهٰكَذَا وَجَدْتُّ الْحَدِيْثَ عِنْدَ الْاَئِمَّةِ الْخُرَاسَانِيِّيْنَ، عَنْ مَّعْمَرٍ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غیلان بن سلمہ ثقفی اسلام لائے تو اس وقت ان کی دس بیویاں تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ ان میں سے چار رکھ لیں۔

❖❖ خراسانی ائمہ بھی اس حدیث کو حضرت معمر سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

2783۔ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمَرْوَزِيُّ بِبُخَارٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُوْدٍ السَّعْدِيُّ،

حدیث: 2880

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 1128 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1953 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 4609 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 4157 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 1680 اخرجه ابويعلىٰ الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 5437

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْخَلَالُ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ اَسْلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ نِسْوَةٍ فَاَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُمْسِكَ اَرْبَعًا، وَيُفَارِقَ سَائِرَهُنَّ، وَالَّذِي يُؤَدِّي اِلَيْهِ اجْتِهَادِي، اَنَّ مَعْمَرَ بْنَ رَاشِدٍ حَدَّثَ بِهِ عَلَى الْوَجْهَيْنِ، اَرْسَلَهُ مَرَّةً، وَوَصَلَهُ مَرَّةً، وَالدَّلِيلُ عَلَيْهِ اَنَّ الَّذِينَ وَصَلُوهُ عَنْهُ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ، فَقَدْ اَرْسَلُوهُ اَيْضًا، وَالْوَصْلُ اَوْلَى مِنَ الْاِرْسَالِ، فَاِنَّ الزِّيَادَةَ مِنَ الثِّقَةِ مَقْبُولَةٌ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ بھی مروی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غیلان بن سلمہ ثقفی اسلام لائے تو اس وقت ان کے پاس دس عورتیں تھیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ ان میں سے چار کا انتخاب کر لے اور باقی تمام کو الگ کر دے۔

❖❖ میں نے اپنی کوششوں اور محنتوں کا جو نتیجہ اخذ کیا ہے، وہ یہ ہے کہ معمر بن راشد نے یہ حدیث دو سندوں کے ہمراہ روایت کی ہے۔ایک سند میں وہ ''ارسال'' کرتے ہیں اور دوسری میں ''وصل''۔اس کی دلیل یہ ہے کہ اہل بصرہ میں سے جن راویوں نے اس حدیث کو معمر سے موصولا بیان کیا انہوں نے ارسال بھی کیا ہے اور ارسال سے وصل بہتر ہوتا ہے کیونکہ ثقہ کی جانب سے زیادتی مقبول ہوتی ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

2784۔ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّيْمِيُّ، حَدَّثَنَا الْاِمَامُ اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ اِلَى عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، فَقَالَ: اَلَا تَعْجَبُ اَنَّ الْحَسَنَ يَقُولُ: اِنَّ الزَّانِيَ الْمَجْلُودَ لَا يَنْكِحُ اِلَّا مَجْلُودَةً مِثْلَهُ، فَقَالَ عَمْرٌو: وَمَا يُعْجِبُكَ؟ حَدَّثَنَاهُ سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُنَادِي بِهَا نِدَاءً،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت حبیب المعلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص اہل کوفہ سے عمرو بن شعیب کے پاس آیا اور کہنے لگا: کیا آپ کو حسن کی اس بات سے تعجب نہیں ہوتا کہ ''سزا یافتہ زانی کے ساتھ اسی جیسی سزا یافتہ زانیہ ہی کا نکاح کیا جائے''۔عمرو بولے: اس میں تعجب کی بات کیا ہے؟ سعید المقبری نے ہمیں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی فرمان بیان کیا ہے۔اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ تو اس کا اعلان کروایا کرتے تھے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2785۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:

حدیث: 2784

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2052 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 8283 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 13659

حَدَّثَنَا الْحَضْرَمِيُّ بْنُ لاحِقٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ رَجُلا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، اسْتَأْذَنَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ امْرَاَةٍ، يُقَالُ لَهَا اُمُّ مُهْزُولٍ كَانَتْ تُسَافِحُ، وَتَشْتَرِطُ اَنْ يُّنْفِقَ عَلَيْهِ، وَاَنَّهُ اسْتَأْذَنَ فِيهَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَ لَهُ اَمْرَهَا، فَقَرَاَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الزَّانِيْ لاَ يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَنَزَلَتْ: الزَّانِيَةُ لا يَنْكِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' ایک مسلمان شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک پیشہ ور طوائفہ کے ساتھ شادی کرنے کی اجازت مانگی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا

الزَّانِيْ لا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً (النور:3)

''بدکار مرد نکاح نہ کرے مگر بدکار عورت یا شرک والی سے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

پھر یہ آیت نازل ہوئی

الزَّانِيَةُ لا يَنْكِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ(النور:3)

''بدکار عورت سے نکاح نہ کرے مگر بدکار مرد یا مشرک'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2786 اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوْبَ، ثنَا اَبُوْيَحْيٰ بْنُ اَبِىْ مَيْسَرَةَ، ثنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْىٰ، وَعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَسَّانَ قَالَا ثنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ عَمْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَلزَّانِى لَايَنْكِحُ اِلَّازَانِيَةً اَوْمُشْرِكَةً قَالَ اَمَّااَنَّهُ لَيْسَ بِالنِّكَاحِ وَلٰكِنَّهُ الْجِمَاعُ لَايَزْنِى بِهَااِلَّازَانٍ اَوْمُشْرِكٌ

هٰذَاحَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

اَلزَّانِى لَايَنْكِحُ اِلَّازَانِيَةً اَوْمُشْرِكَةً

میں نکاح مراد نہیں ہے بلکہ ''جماع'' مراد ہے۔ (یعنی جو اس سے جماع کرے گا وہ زانی یا مشرک ہی ہوگا)

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2787۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ، قَالَ: قُرِءَ عَلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَاَنَا اَسْمَعُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

حدیث: 2786

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 13643

حدیث: 2787

اخرجہ ابو عبداللہ القزوینی فی "سننہ" ' طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 1959 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 2000

الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ كَانَ عَاهِرًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر شادی کرے تو وہ زنا کار ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2788۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، وَاَبُوْ غَسَّانَ قَالَا: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ اَبِیْ رَبِيْعَةَ الْاِيَادِیِّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا عَلِیُّ، لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ، فَاِنَّ لَكَ الْاُوْلٰى، وَلَيْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: (کسی غیر محرمہ کی طرف) ایک نظر (جو اچانک پڑ جائے) کے بعد دوسری نظر (قصداً) مت ڈالو کیونکہ پہلی (اچانک) نظر معاف ہے لیکن دوسری معاف نہیں۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2789۔ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِیُّ، حَدَّثَنَا مِسْكِيْنُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

حدیث: 2788

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2149 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2777 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 23024 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 5570 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 13293 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 17227

حدیث: 2789

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2156 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 2478 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 21751 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 15368 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث: 977 اخرجه ابوالحسن الجوهری فی "مسنده" طبع موسسه نادر بیروت لبنان 1410ھ/1990ء رقم الحدیث: 1704

جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِىْ غَزْوَةٍ، فَرَاٰى امْرَاَةً مُّجِحَّةً، فَقَالَ: لَعَلَّ صَاحِبَهَا اَلَمَّ بِهَا، قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَهُ لَعْنَةً تَدْخُلُ مَعَهُ فِىْ قَبْرِهِ، كَيْفَ يُوَرِّثُهُ وَهُوَ لاَ يَحِلُّ لَهُ، وَكَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لاَ يَحِلُّ لَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ میں شریک تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کو دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لگتا ہے کہ اس کا شوہر اس کو تکالیف دیتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا دل چاہتا ہے اس پر ایسی لعنت کروں جو قبر میں بھی اس کے ساتھ جائے۔ اس نے اس کو کس قدر بیماری میں مبتلا کر رکھا ہے حالانکہ یہ اس کے لئے جائز نہیں ہے اور یہ کس طرح اس سے خدمت لے رہا ہے حالانکہ یہ اس کے لئے جائز نہیں ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

2790- اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا جَدِّىْ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ اَبِى الْوَدَّاكِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ فِىْ سَبَايَا اَوْطَاسٍ: لاَ تُوْطَاُ حَامِلٌ حَتّٰى تَضَعَ، وَلاَ غَيْرُ ذَاتِ حَمْلٍ، حَتّٰى تَحِيْضَ حَيْضَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ''اوطاس'' کی لونڈیوں کے متعلق ارشاد فرمایا: کسی حاملہ کے ساتھ بچہ پیدا ہونے سے پہلے وطی نہ کی جائے اور جس کو حمل نہ ہو اس کے ساتھ حیض آنے سے پہلے وطی نہ کی جائے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2791- اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيْهُ، وَاَبُو الْحَسَنِ الْعَنَزِيُّ، قَالاَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَصْبَغِ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِنَّ ابْنَ عُمَرَ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ، وَهَمَ اِنَّمَا كَانَ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْاَنْصَارِ، وَهُمْ اَهْلُ وَثَنٍ، مَعَ هٰذَا الْحَيِّ مِنَ الْيَهُوْدِ، وَهُمْ اَهْلُ كِتَابٍ، كَانُوْا يَرَوْنَ لَهُمْ فَضْلاً عَلَيْهِمْ، فَكَانُوْا يَقْتَدُوْنَ بِكَثِيْرٍ مِّنْ فِعْلِهِمْ، وَكَانَ مِنْ اَمْرِ اَهْلِ الْكِتَابِ اَنْ لاَ يَاْتُوا النِّسَآءَ اِلَّا عَلٰى حَرْفٍ وَّاحِدٍ، وَذٰلِكَ

حدیث: 2790

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2157 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ه 1987ء رقم الحديث: 2295 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 10572

حدیث: 2791

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2164 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 13885

اَسْتَرُ مَا تَكُوْنُ الْمَرْاَةُ، فَكَانَ هٰذَا الْحَيُّ مِنَ الْاَنْصَارِ، قَدْ اَخَذُوا بِذٰلِكَ مِنْ فِعْلِهِمْ، وَكَانَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ يَشْرَحُونَ النِّسَاءَ شَرْحًا مُنْكَرًا، وَيَتَلَذَّذُونَ مِنْهُنَّ مُقْبِلاتٍ وَّمُدْبِرَاتٍ وَّمُسْتَلْقِيَاتٍ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْمَدِيْنَةَ، تَزَوَّجَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ، فَذَهَبَ يَصْنَعُ بِهَا ذٰلِكَ، فَاَنْكَرَتْهُ عَلَيْهِ، وَقَالَتْ: اِنَّمَا كُنَّا نُؤْتَى عَلٰى حَرْفٍ وَّاحِدٍ، فَاصْنَعْ ذٰلِكَ، وَالا فَاجْتَنِبْنِيْ حَتّٰى سَرَى اَمْرُهُمَا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ، اَىْ مُقْبِلاتٍ وَّمُدْبِرَاتٍ وَّمُسْتَلْقِيَاتٍ، يَعْنِىْ: ذٰلِكَ مَوْضِعَ الْوَلَدِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا وہم معاف فرمائے' انصاریوں کا یہ قبیلہ بت پرست تھا اوران کے قریب اہل کتاب یہودیوں کا قبیلہ تھا، وہ لوگ اپنے آپ کو ان انصاریوں سے افضل سمجھتے تھے اور انصاری لوگ بہت سارے امور میں ان یہودیوں کی پیروی کیا کرتے تھے۔اور اہل کتاب کی ایک عادت یہ تھی کہ وہ اپنی بیویوں سے صرف ایک ہی انداز میں ہمبستری کیا کرتے تھے اور وہ انداز ایسا تھا جس میں عورت کے پردہ کا انتہائی خیال رکھا جاتا تھا۔تو انصاریوں کے اس قبیلے نے بھی ان کی اس عادت کو اپنا رکھا تھا جبکہ قریش کے اس قبیلے میں یہ عادت تھی کہ ان کے مرد عورتوں کو ناپسندیدہ طریقے سے بے پردہ کرلیا کرتے تھے۔اوران کو کبھی سیدھا لٹا کر' کبھی الٹا لٹا کر' کبھی اگلی جانب سے اور کبھی پچھلی جانب سے شرمگاہ سے لذت حاصل کرتے تھے۔جب مکہ کے لوگ ہجرت کر کے مدینہ آئے تو ان میں سے ایک مرد کی ایک انصاری خاتون سے شادی ہوگئی' اس کے شوہر نے اپنے اسی طریقہ سے عورت سے مزہ لینا چاہا، تو اس عورت نے منع کردیا اور بولی: ہمارے قبیلے میں عورتوں کے ساتھ صرف ایک ہی طریقے سے ہمبستری کی جاتی ہے۔اس لیے ہمارے طریقہ کے مطابق ہمبستری کرنی ہے تو کرو ورنہ مجھے چھوڑ دو۔یہاں تک کہ میں اپنے معاملہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لوں۔یہ بات جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ (البقرة:223)

''تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو'' (یعنی ان کے آگے سے یا پیچھے سے یا لٹا کر لیکن بہرحال وطی اس مقام سے کرو جہاں سے بچہ پیدا ہوتا ہے۔)

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، جبکہ شیخین نے اس باب میں محمد بن المنکدر کے حوالے سے جابر کی روایت نقل کی ہے۔

كِتَابُ الطَّلَاقِ

طلاق کا بیان

2792۔ اَخْبَرَنِی اَبُو الْحُسَیْنُ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِیْمِ الْقَنْطَرِیُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ اَنَّ اَبَا الْجَوْزَاءَ اَتٰی بْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَتَعْلَمُ اَنَّ ثَلَاثًا کُنَّ یُرَدَّدْنَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی وَاحِدَةٍ قَالَ نَعَمْ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ ابوالجوزاء، ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور بولے: کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ کے زمانے میں تین طلاقوں کو ایک ہی شمار کیا جاتا تھا؟ انہوں نے جواباً کہا: جی ہاں۔

✣✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2793۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَکَرِیَّا یَحْیَی بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، اَخْبَرَنِیْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: کَانَ الطَّلَاقُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبِیْ بَکْرٍ، وَسَنَتَیْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ

حدیث: 2792

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2200 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 3406 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 14750 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث:10917

حدیث: 2793

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 1472 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 2877 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 14749 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث:10916 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحدیث:11336

وَاحِدَةٌ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوْا فِيْ اَمْرٍ، كَانَتْ لَهُمْ فِيهِ اَنَاةٌ، فَلَوْ اَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ، فَاَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ (حضرت عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم کے زمانے میں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے پہلے دو سالوں میں تین طلاقوں کو ایک شمار کیا جاتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں نے ایسے کام میں جلد بازی کی ہے جس میں ان کی بربادی ہے، اگر ہم یہ حکم ان پر نافذ کر دیں (تو بہت اچھا ہو) پھر آپ نے اس کو نافذ کر دیا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

2794۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا مَعْرُوْفُ بْنُ وَاصِلٍ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَحَلَّ اللّٰهُ شَيْئًا اَبْغَضَ اِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَمِنْ حُكْمِ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْ يُّبْدَاَ بِهٖ فِيْ كِتَابِ الطَّلَاقِ

✧✧ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ "طلاق" ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، اس حدیث کے حکم میں سے یہ بھی ہے کہ اس کو کتاب الطلاق کے آغاز میں ذکر کرنا چاہیے۔

2795۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْاَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَاَةً عَلٰى زَوْجِهَا، اَوْ عَبْدًا عَلٰى سَيِّدِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث: 2794

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:2177 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2018 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 14672

حدیث: 2795

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:2175 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 5560 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 9214 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 15591

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو بیوی کو اس کے شوہر سے بگاڑ دے اور غلام کو آقا سے بگاڑ دے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

2796- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، قَالَا: اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى بْنِ السَّكَنِ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَنْبَاَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا طَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَفْصَةَ اُمِرَ اَنْ يُّرَاجِعَهَا فَرَاجَعَهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ کو طلاق دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رجوع کرنے کا حکم دیا گیا تو آپ نے رجوع کر لیا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

2797- حدثنا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْخَضِرُ بْنُ اَبَانَ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنَ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقَ حَفْصَةَ، ثُمَّ رَاجَعَهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ کو طلاق دی پھر رجوع کر لیا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

2798- اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْاَسَدِيُّ الْحَافِظُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا

حدیث: 2797

اضرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2283 اضرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 3560 اضرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2016 اضرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 2264 اضرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 15966 اضرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 4275 اضرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 5755 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 14669 اضرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 173 اضرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث:304

اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، حَدَّثَنِیْ خَالِی الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: کَانَتْ تَحْتِیْ امْرَاَةٌ اُحِبُّهَا، وَکَانَ عُمَرُ یَکْرَهُهَا، فَقَالَ عُمَرُ طَلِّقْهَا، فَاَبَیْتُ، فَذَکَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَطِعْ اَبَاكَ وَطَلِّقْهَا، فَطَلَّقْتُهَا

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَالْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ اَبِیْ ذُبَابٍ الْمَدَنِیُّ خَالُ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ قَدِ احْتَجَّا جَمِیْعًا بِهٖ

✧✧ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میرے نکاح میں ایک ایسی خاتون تھی جس کے ساتھ میں محبت کرتا تھا لیکن (میرے والد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہ اچھی نہیں لگتی تھی۔ حضرت عمر نے (مجھے) کہا: اس کو طلاق دے دو میں نے انکار کر دیا تو انہوں نے یہ بات نبی اکرم کو بتادی تو آپ نے فرمایا: اپنے والد کی بات مانو اور اس کو طلاق دے دو۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا اور حارث بن عبدالرحمٰن ابوذباب المدنی کے بیٹے اور ابن ابی ذئب ہیں اور امام بخاری اور امام مسلم نے ان کی روایات نقل کی ہیں۔

2799۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ، اَنْبَاَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ، اَنَّ رَجُلًا اَتَی اَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: اِنَّ اُمِّیْ لَمْ تَزَلْ بِیْ حَتّٰی تَزَوَّجْتُ، وَاِنَّهَا تَاْمُرُنِیْ بِطَلَاقِهَا، وَقَدْ اَبَتْ عَلَیَّ اِلَّا ذَاكَ، فَقَالَ: مَا اَنَا بِالَّذِیْ اٰمُرُكَ اَنْ تَعُقَّ وَالِدَتَكَ، وَلَا اَنَا الَّذِیْ اٰمُرُكَ اَنْ تُطَلِّقَ امْرَاَتَكَ، غَیْرَ اَنَّكَ اِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: الْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَحَافِظْ عَلٰی ذٰلِكَ الْبَابِ اِنْ شِئْتَ، اَوْ اَضِعْهُ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوعبدالرحمٰن السلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میری والدہ میرے ہمراہ رہتی ہے، اب میں نے شادی کرالی ہے جب کہ میری والدہ مجھے اس کو طلاق دینے کا کہہ رہی ہے اور اس بات پر مجھے غصہ آرہا ہے تو (حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں نہ تو تجھے یہ کہتا ہوں کہ تم اپنی والدہ کی نافرمانی کرو اور نہ یہ کہتا ہوں کہ تو اپنی بیوی کو طلاق دے دے، تاہم اگر تو چاہے تو میں تجھے ایک ایسی بات سناتا ہوں جو میں نے خود رسول اللہ سے سنی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث: 2798

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 4711 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ه/1993ء، رقم الحديث: 426

حدیث: 2799

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 21774 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ه/1993ء، رقم الحديث: 425

نے فرمایا: والد جنت کا درمیانی راستہ ہے اس لئے چاہے تو اس کی حفاظت کر لے اور چاہے تو اس کو ضائع کر لے۔

✥ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2800۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَبِيبٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ اَبِي رَبَاحٍ، يَقُولُ: اَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَهُ، يَقُولُ: ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ، وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ: النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالرَّجْعَةُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَبِيبٍ هٰذَا هُوَ ابْنُ اَرْدَكَ مِنْ ثِقَاتِ الْمَدَنِيِّينَ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جن کی حقیقت بھی حقیقت ہے اور جن کا مذاق بھی حقیقت ہے۔

(1) نکاح۔

(2) طلاق۔

(3) رجعت۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا اور یہ عبدالرحمن بن حبیب اردک کا بیٹا ہے، ان کا شمار ثقہ مدنی راویوں میں ہوتا ہے

2801۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ، غَيْرَ مَرَّةٍ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْ اُمَّتِي الْخَطَاَ، وَالنِّسْيَانَ، وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث: **2800**

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2194 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 1184 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2039 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 14770

حدیث: **2801**

ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 19798

✧✧ (حضرت عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خطا اور نسیان اور وہ عمل جس پر مجبور کر دیا گیا ہو معاف کر رکھا ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

2802- حَدَّثَنَا الْأُسْتَاذُ الْإِمَامُ اَبُو الْوَلِيْدِ حَسَّانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ، اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، قَالَ: بَعَثَنِيْ عَدِيُّ بْنُ عَدِيٍّ اِلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، اَسْاَلُهَا عَنْ اَشْيَاءَ كَانَتْ تَرْوِيهَا عَنْ عَآئِشَةَ، فَقَالَتْ: حَدَّثَتْنِيْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا طَلَاقَ وَلَا عَتَاقَ فِيْ اِغْلَاقٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ تَابَعَ اَبُوْ صَفْوَانَ الْاُمَوِيُّ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ عَلٰى رِوَايَتِهٖ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ، فَاَسْقَطَ مِنَ الْاِسْنَادِ مُحَمَّدَ بْنَ عُبَيْدٍ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (حالت) اکراہ (یعنی زبردستی) میں طلاق اور عتاق (غلام آزاد کرنا) نہیں ہوتا۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کو ثور بن یزید سے روایت کرنے میں ابوصفوان اموی ۔ نے محمد بن اسحاق کی متابعت کی ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2803- اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ صَفْوَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا طَلَاقَ وَلَا عَتَاقَ فِيْ اِغْلَاقٍ

✧✧ ابوصفوان عبداللہ بن سعید الاموی نے ثور بن یزید کے واسطے سے صفیہ بنت شیبہ کے حوالے سے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (حالت) اکراہ میں (زبردستی) طلاق اور عتاق (نافذ) نہیں ہوتا۔

2804- اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ

حدیث: 2802

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2193 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 4570

حدیث: 2804

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1936 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 13965 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 825

صَالِحِ بْنِ صَفْوَانَ السَّهْمِيُّ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، قَالَ: سَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ، فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ، يَقُوْلُ: قَالَ اَبُوْ مُصْعَبٍ مِشْرَحُ بْنُ هَاعَانَ، قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلا اُخْبِرُكُمْ بِالتَّيْسِ الْمُسْتَعَارِ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: هُوَ الْمُحِلُّ، فَلَعَنَ اللّٰهُ الْمُحِلَّ، وَالْمُحَلَّلُ لَهُ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْمُحِلَّ، وَالْمُحَلَّلُ لَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ ذَكَرَ اَبُوْ صَالِحٍ كَاتَبَ اللَّيْثِ، عَنْ لَيْثٍ سَمَاعَهُ مِنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ادھار والے بکرے کے بارے میں بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حلالہ کرنے والا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے (اس پر) لعنت کی ہے پھر رسول اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ لعنت فرمائے حلالہ کرنے والے پر اور اس پر جس کے لئے حلالہ کیا جائے۔

❖•❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔لیث کے کاتب ابوصالح نے لیث کے حوالے سے ان کا سماع مشرح بن ھاعان سے ذکر کیا ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2805- اَخْبَرَنِيهِ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مِشْرَحَ بْنَ هَاعَانَ، يُحَدِّثُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلا اُخْبِرُكُمْ بِالتَّيْسِ الْمُسْتَعَارِ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: هُوَ الْمُحِلُّ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْمُحِلَّ، وَالْمُحَلَّلَ لَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ادھار والے بکرے کی خبر دوں؟ صحابہ کرام نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: وہ "حلالہ کرنے والا" ہے۔ پھر رسول اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے اس پر لعنت فرمائی ہے۔

❖•❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2806- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَسَاَلَهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَهَا اَخٌ لَهُ مِنْ غَيْرِ مُؤَامَرَةٍ مِّنْهُ لِيُحِلَّهَا لاَخِيْهِ هُوَ تَحِلُّ لِلْاَوَّلِ قَالَ لَا اِلَّا نِكَاحُ رَغْبَةٍ كُنَّا نَعُدُّ هٰذَا سَفَاحًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

حدیث: 2806

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ / 1994ء رقم الحدیث: 13967

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک شخص (حضرت عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ایک ایسے آدمی کے متعلق مسئلہ پوچھا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی تھیں اور اس کے بھائی نے اس سے مشورہ کئے بغیر اس خاتون سے نکاح کرلیا تا کہ وہ اس عورت کو اپنے بھائی کے لئے حلال کر دے۔ کیا وہ (بھائی) اس خاتون کو پہلے شوہر کے لئے حلال کر دے گا؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ نکاح تو دلچسپی کے ساتھ ہوتا ہے ہم اس عمل کو رسول اللہ کے زمانے میں ''زنا کاری'' سمجھتے تھے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

2807- اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوْفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ اَبِىْ عَزْرَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ جَدِّهِ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيْدَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَسَاَلْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: مَا اَرَدْتَّ بِذٰلِكَ؟ قَالَ: اَرَدْتُّ بِهٖ وَاحِدَةً، قَالَ: آللّٰهِ؟ قَالَ: اللّٰهِ، قَالَ: فَهُوَ مَا اَرَدْتَّ قَدِ انْحَرَفَ الشَّيْخَانِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ الْهَاشِمِيِّ فِى الصَّحِيْحَيْنِ، غَيْرَ اَنَّ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ مُتَابِعًا مِّنْ بِنْتِ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيْدَ الْمُطَّلِبِيِّ، فَيَصِحُّ بِهِ الْحَدِيْثُ

✧✧ حضرت رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو رسول اللہ کے زمانے میں ''طلاق بتہ'' دی۔ وہ فرماتے ہیں: میں نے اس سلسلہ میں نبی اکرم سے مسئلہ دریافت کیا اور کہا: میرا یہ ارادہ نہیں تھا بلکہ میرا ارادہ صرف ایک طلاق کا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم دلائی، میں نے قسم اٹھائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ٹھیک ہے) جو تو نے ارادہ کیا تھا (وہی ہوا ہے)

❖ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے زبیر بن سعید ہاشمی کی روایات صحیحین میں نقل نہیں کی ہیں۔ تاہم رکانہ بن عبد یزید کی بیٹی کے حوالے سے اس حدیث کی متابعت موجود ہے۔ اس بناء پر اس حدیث کو صحیح قرار دیا جاسکتا ہے

2808- حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، اَنْبَاَنَا الشَّافِعِيُّ، اَخْبَرَنِىْ عَمِّىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَافِعٍ، عَنْ نَّافِعِ بْنِ عُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ يَزِيْدَ، اَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيْدَ، طَلَّقَ امْرَاَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ،

حديث: 2807

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2206 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" ' طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2051 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحديث: 2272 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 4274 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 14779 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 1537 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 4612 اخرجه ابوبكر الشيباني في "الاحاد والمثاني" طبع دارالراية' رياض' سعودي عرب' 1411ھ/1991ء' رقم الحديث: 443

ثُمَّ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّي طَلَّقْتُ امْرَاَتِي سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ، وَوَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُ اِلَّا وَاحِدَةً، فَرَدَّهَا اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ، فِيْ زَمَنِ عُمَرَ، وَالثَّالِثَةَ فِيْ زَمَنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَدْ صَحَّ الْحَدِيْثُ بِهٰذِهِ الرِّوَايَةِ، فَاِنَّ الْاِمَامَ الشَّافِعِيَّ قَدْ اَتْقَنَهُ، وَحَفِظَهُ عَنْ اَهْلِ بَيْتِهِ، وَالسَّائِبُ بْنُ عَبْدِ يَزِيْدَ اَبُو الشَّافِعِ بْنُ السَّائِبِ وَهُوَ اَخُو رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيْدَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَافِعٍ عَمُّ الشَّافِعِيِّ شَيْخُ قُرَيْشٍ فِيْ عَصْرِهِ

✧✧ نافع بن عجیر بن عبد یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سہیمہ کو ''طلاق بتہ'' دے دی، پھر وہ رسول اکرم کے پاس آئے اور بولے: میں نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دے دی ہے اور خدا کی قسم میرا ارادہ صرف ایک طلاق کا تھا تو رسول اللہ نے اس کی بیوی کو اس کی طرف لوٹا دیا۔ پھر انہوں نے دوسری طلاق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور تیسری طلاق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں دی۔

❖ یہ حدیث اس روایت کے ہمراہ صحیح ہے کیونکہ امام شافعی نے اس پر اعتماد کیا ہے اور اس کو اہل بیت کے حوالے سے محفوظ کیا ہے اور سائب بن عبد یزید شافع بن سائب کے والد ہیں اور رکانہ بن عبد یزید کے بھائی ہیں اور محمد بن علی بن شافع شافعی کے چچا ہیں اور اپنے زمانے میں قریش کے شیخ ہیں۔

2809- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ سَاَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ مِنْ غَيْرِ بَأْسٍ، حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهَا اَنْ تُرِيْحَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت اپنے شوہر سے بلا وجہ طلاق کا مطالبہ کرے، اللہ تعالیٰ اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام کر دیتا ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث: **2809**

اخرجه ابو داؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2226 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 1187 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2055 اخرجه ابو محمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ه 1987ء رقم الحدیث: 2270 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 22433 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ه/1993ء رقم الحدیث: 4184 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ه/1994ء رقم الحدیث: 14637

2810۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی، اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَسْلَمَتِ امْرَاَةٌ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَزَوَّجَتْ، فَجَآءَ زَوْجُهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّیْ قَدْ اَسْلَمْتُ مَعَهَا، وَعَلِمَتْ بِاِسْلَامِیْ مَعَهَا، فَنَزَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَوْجِهَا الْاٰخَرِ، وَرَدَّهَا اِلٰی زَوْجِهَا الْاَوَّلِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَهُوَ مِنَ النَّوْعِ الَّذِیْ اَقُوْلُ: اِنَّ الْبُخَارِیَّ احْتَجَّ بِعِكْرِمَةَ، وَمُسْلِمٌ بِسِمَاكٍ

✧✧ (حضرت عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ کے زمانے میں ایک عورت مسلمان ہوئی اور اس نے شادی کر لی۔ پھر اس کا (سابقہ) شوہر رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں بھی اس کے ساتھ ہی مسلمان ہو گیا تھا اور اس بات کو اس کی بیوی جانتی بھی ہے تو رسول اللہ نے اس کی دوسرے شوہر سے علیحدگی کروادی اور اس کو پہلے شوہر کے نکاح میں دے دیا۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا اور اس کا تعلق اس نوع کے ساتھ ہے جس کے متعلق میں کہا کرتا ہوں کہ امام بخاری نے عکرمہ سے اور امام مسلم نے سماک کی روایات نقل کی ہیں۔

2811۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِیْ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَدَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلٰی زَوْجِهَا اَبِی الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ بِالنِّكَاحِ الْاَوَّلِ، وَلَمْ يُحْدِثْ شَيْئًا

✧✧ (حضرت عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم نے اپنی بیٹی زینب کو اس کے شوہر ابوالعاص بن ربیع کے

حدیث: 2810

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2239 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 2974 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 13849 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2008 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 11721 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحدیث: 12645

حدیث: 2811

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 1143 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2009 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 1876 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 13845

ہاں گزشتہ نکاح کی بناء پر لوٹا دیا، نیا کچھ نہیں کیا۔

2812۔ اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّیْرَفِیُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِیْلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ، حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ، اَنْبَاَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ، حَدَّثَنِیْ ابْنُ الْهَادِ، حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ، خَرَجَتِ ابْنَتُهُ زَیْنَبُ مِنْ مَّکَّةَ مَعَ کِنَانَةَ، اَوِ ابْنِ کِنَانَةَ، فَخَرَجُوا فِیْ اَثَرِهَا، فَاَدْرَکَهَا هَبَّارُ بْنُ الْاَسْوَدِ، فَلَمْ یَزَلْ یَطْعَنُ بَعِیْرَهَا بِرُمْحِهٖ، حَتّٰی صَرَعَهَا، وَاَلْقَتْ مَا فِیْ بَطْنِهَا، وَاُهْرِیقَتْ دَمًا، فَاشْتَجَرَ فِیْهَا بَنُو هَاشِمٍ، وَبَنُو اُمَیَّةَ، فَقَالَتْ بَنُو اُمَیَّةَ: نَحْنُ اَحَقُّ بِهَا، وَکَانَتْ تَحْتَ ابْنِ عَمِّهِمْ اَبِی الْعَاصِ، فَکَانَتْ عِنْدَ هِنْدِ بِنْتِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِیْعَةَ، فَکَانَتْ تَقُوْلُ لَهَا هِنْدٌ: هٰذَا بِسَبَبِ اَبِیْکِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِزَیْدِ بْنِ حَارِثَةَ: اَلا تَنْطَلِقُ تَجِیْئَنِیْ بِزَیْنَبَ؟ قَالَ: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَخُذْ خَاتَمِیْ، فَاَعْطَاهُ اِیَّاهُ، فَانْطَلَقَ زَیْدٌ وَبَرَّکَ بَعِیْرَهُ، فَلَمْ یَزَلْ یَتَلَطَّفُ حَتّٰی لَقِیَ رَاعِیًا، فَقَالَ: لِمَنْ تَرْعٰی؟ فَقَالَ: لِاَبِی الْعَاصِ، فَقَالَ: فَلِمَنْ هٰذِهِ الْاَغْنَامُ؟ قَالَ: لِزَیْنَبَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ، فَسَارَ مَعَهُ شَیْئًا، ثُمَّ قَالَ لَهُ: هَلْ لَکَ اَنْ اُعْطِیَکَ شَیْئًا تُعْطِیَهُ اِیَّاهَا، وَلا تَذْکُرُهُ لِاَحَدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاَعْطَاهُ الْخَاتَمَ، فَانْطَلَقَ الرَّاعِی، فَاَدْخَلَ غَنَمَهُ، وَاَعْطَاهَا الْخَاتَمَ، فَعَرَفَتْهُ، فَقَالَتْ: مَنْ اَعْطَاکَ هٰذَا؟ قَالَ: رَجُلٌ، قَالَتْ: فَاَیْنَ تَرَکْتَهُ؟ قَالَ: بِمَکَانِ کَذَا وَکَذَا، قَالَ: فَسَکَتَتْ حَتّٰی اِذَا کَانَ اللَّیْلُ، خَرَجَتْ اِلَیْهِ فَلَمَّا جَاءَتْهُ، قَالَ لَهَا: ارْکَبِیْ بَیْنَ یَدَیَّ عَلٰی بَعِیْرِهٖ، قَالَتْ: لا، وَلٰکِنِ ارْکَبْ اَنْتَ بَیْنَ یَدَیَّ، فَرَکِبَ وَرَکِبَتْ وَرَاءَهُ حَتّٰی اَتَتْ، فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: هِیَ اَفْضَلُ بَنَاتِیْ اُصِیْبَتْ فِیَّ، فَبَلَغَ ذٰلِکَ عَلِیَّ بْنَ الْحُسَیْنِ، فَانْطَلَقَ اِلٰی عُرْوَةَ، فَقَالَ: مَا حَدِیْثٌ بَلَغَنِیْ عَنْکَ تُحَدِّثُهُ تَنْتَقِصُ فِیْهِ حَقَّ فَاطِمَةَ؟ فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا اُحِبُّ اَنَّ لِیْ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، وَاِنِّیْ اَنْتَقِصُ فَاطِمَةَ حَقًّا هُوَ لَهَا، وَاَمَّا بَعْدُ فَلَکَ اَنْ لا اُحَدِّثَ بِهٖ اَبَدًا، قَالَ عُرْوَةُ: وَاِنَّمَا کَانَ هٰذَا قَبْلَ نُزُوْلِ اٰیَةِ: ادْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب رسول اللہ (ہجرت کر کے) مدینۃ المنورہ تشریف لائے تو آپ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کنانہ کے ہمراہ یا (شاید) ابن کنانہ کے ہمراہ مکہ سے نکل آئیں جبکہ وہ لوگ ان کے تعاقب میں نکل پڑے اور ہبار بن اسود ان تک آ پہنچا وہ مسلسل آپ کے اونٹ کے پیٹ میں نیزہ مارتا رہا حتی کہ اس کو ہلاک کر دیا اور جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا وہ نکال دیا اور اس کا خون بہا دیا۔ پھر اس سلسلہ میں بنی ہاشم اور بنی امیہ کے درمیان اختلاف شروع ہو گیا۔ بنوامیہ نے کہا: ہم اس کے زیادہ حقدار ہیں وہ ان کے چچا کے بیٹے ابوالعاص کے نکاح میں تھیں تو وہ عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی ہند کے ہاں تھی۔ ہند ان سے کہا کرتی تھی: یہ تیرے باپ کے سبب سے ہے (ادھر) رسول اللہ نے زید بن حارثہ سے فرمایا: تم جا کر زینب کو میرے پاس

حدیث: 2812

اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 1051

نہیں لا سکتے ؟ انہوں نے جواباً کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری یہ انگوٹھی لے جاؤ اور اس کو دے دو چنانچہ زید چل دیئے اور (مدینہ کے نواحی علاقہ میں ایک جگہ پر) اونٹ بٹھالیا اور حیلے بہانے کے ساتھ لوگوں سے بھید معلوم کرتے رہے حتی کہ ان کی ملاقات ایک چرواہے کے ساتھ ہوگئی۔ زید نے چرواہے سے پوچھا: تم کس کے چرواہے ہو؟ اس نے کہا: ابوالعاص کے۔ آپ نے پوچھا: یہ بکریاں کس کی ہیں؟ اس نے کہا: زینب بنت محمد کی۔ زید نے اس کے ساتھ کچھ سرگوشی کی اور پھر کہا: اگر میں آپ کو زینب کے لئے کوئی چیز دوں تو کیا تم اس کو زینب تک پہنچا سکتے ہو؟ اور کسی کے ساتھ اس بات کا تذکرہ نہیں کرنا۔ اس (چرواہے) نے حامی بھرلی۔ زید نے وہ انگوٹھی اس کے حوالے کردی۔ چرواہا چلا گیا، اس نے بکریاں ریوڑ میں باندھیں اور وہ انگوٹھی حضرت زینب کے حوالے کردی۔ زینب نے وہ انگوٹھی پہچان لی۔ انہوں نے چرواہے سے پوچھا: تجھے یہ انگوٹھی کس نے دی ہے؟ اس نے کہا: ایک آدمی نے۔ زینب نے پوچھا: تم اس کو کہاں چھوڑ کر آئے ہو؟ اس نے جگہ بتادی۔ حضرت زینب نے خاموشی اختیار کرلی اور جب رات ہوگئی تو وہ اس مقام کی طرف نکل پڑیں جب (حضرت زید تک) پہنچ گئیں تو زید نے ان سے کہا: آپ اونٹ پر میرے آگے بیٹھ جائیے لیکن آپ نے آگے بیٹھنے سے انکار کردیا اور فرمایا آگے آپ بیٹھیے۔ چنانچہ حضرت زید آگے بیٹھ گئے اور زینب ان کے پیچھے بیٹھ گئیں اور آپ نبی اکرم کی خدمت میں پہنچ گئیں۔ رسول اللہ ﷺ ان کے متعلق فرمایا کرتے تھے: میری یہ بیٹی سب سے اچھی ہے۔ ان پر میری وجہ سے بہت آزمائشیں آئی ہیں۔ یہ بات علی بن حسین تک پہنچی تو وہ عروہ کے پاس گئے اور بولے: مجھے پتہ چلا ہے کہ تم کوئی ایسی حدیث بیان کررہے ہو جس میں فاطمہ کے حق میں کمی کررہے ہو، تو عروہ بولے: اگر مجھے فاطمہ کا حق کم کرنے کے عوض ساری دنیا کے خزانے بھی دیئے جائیں میں تب بھی فاطمہ کا حق کم نہیں کرسکتا۔ علی بن حسین نے کہا: ٹھیک ہے لیکن آئندہ سے یہ حدیث بیان مت کرنا۔ عروہ فرماتے ہیں: یہ واقعہ اس آیت:

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ (الاحزاب:5)

''انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ ٹھیک ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔

بصرہ: یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

2813۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفٍ الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْفَحَّامُ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا قَذَفَ هِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ امْرَاَتَهُ، قِيْلَ لَهُ: وَاللّٰهِ لَيَجْلِدَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً، قَالَ: اللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ ذٰلِكَ، اَنْ يَّضْرِبَنِيْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً، وَقَدْ عَلِمَ اَنِّيْ رَاَيْتُ حَتّٰى اسْتَيْقَنْتُ،

حدیث: **2813**

اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 2468 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دار الباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 15071 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث:11883

وَسَمِعْتُ حَتَّى اسْتَثْبَتُّ، لاَ وَاللّٰهِ لاَ يَضْرِبُنِي اَبَدًا، فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمُلاعَنَةِ، فَدَعَا بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَزَلَتِ الآيَةُ، فَقَالَ: اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ، فَقَالَ هِلالٌ: وَاللّٰهِ اِنِّي لَصَادِقٌ، فَقَالَ: احْلِفْ بِاللّٰهِ الَّذِي لاَ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنِّي لَصَادِقٌ، يَقُوْلُ ذٰلِكَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَاِنْ كُنْتُ كَاذِبًا فَعَلَيَّ لَعْنَةُ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قِفُوهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ، فَاِنَّهَا مُوجِبَةٌ، فَحَلَفَتْ، ثُمَّ قَالَتْ اَرْبَعًا: وَاللّٰهِ الَّذِي لاَ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ، وَاِنْ كَانَ صَادِقًا فَعَلَيْهَا غَضَبُ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قِفُوهَا عِنْدَ الْخَامِسَةِ فَاِنَّهَا مُوجِبَةٌ فَرَدَّدَتْ، وَهَمَّتْ بِالاعْتِرَافِ، ثُمَّ قَالَتْ: لاَ اَفْضَحُ قَوْمِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ جَاءَتْ بِهِ اَكْحَلَ، اَدْعَجَ، سَابِغَ الاَلْيَتَيْنِ، اَلَفَّ الْفَخِذَيْنِ، خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ، فَهُوَ لِلَّذِي رُمِيَتْ بِهِ، وَاِنْ جَاءَتْ بِهِ اَصْفَرَ، قَضِفًا سَبِطًا، فَهُوَ لِهِلالِ بْنِ اُمَيَّةَ، فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى الصِّفَةِ الْبَغِيِّ، قَالَ اَيُّوبُ: وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ: كَانَ الرَّجُلُ الَّذِي بَلَغَهَا هِلالُ بْنُ اُمَيَّةَ شَرِيكَ بْنَ سَحْمَاءَ، وَكَانَ اَخَا الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ اَخِي اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لاُمِّهِ، وَكَانَتْ اُمُّهُ سَوْدَاءَ وَكَانَ شَرِيكٌ يَأْوِي اِلَى مَنْزِلِ هِلالٍ وَيَكُوْنُ عِنْدَهُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، اِنَّمَا اَخْرَجَا حَدِيْثَ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ مُخْتَصَرًا

✧✧ ابن عباس رضی اللہ عنہماروایت کرتے ہیں کہ جب ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائی تو ان سے کہا گیا: خدا کی قسم! رسول اللہ تجھے ضرور 80 کروڑوں کی سزادیں گے۔ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ عادل ہے کہ وہ مجھے 80 کوڑے ماریں حالانکہ آپ یہ بات جانتے بھی ہیں کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھ کراور کانوں سے سن کراس بات پر یقین کیا ہے۔ خدا کی قسم! آپ مجھے کبھی سزانہیں دیں گے۔ تب ''لعان'' کے متعلق آیات نازل ہوئیں۔ جب آیت نازل ہوئی تو آپ نے دونوں (میاں بیوی) کو بلایا اور فرمایا: اللہ بہتر جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے تو کیا تم میں کوئی توبہ کرے گا؟ ہلال بولے: خدا کی قسم میں سچا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم اٹھاؤ جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں کہ میں سچا ہوں۔ چار مرتبہ یہ قسم کھاؤ اور اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو (اس نے چار قسمیں اٹھائیں اور جب پانچویں قسم کھانے لگا تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو پانچویں (قسم کھانے) سے روکو کیونکہ وہ واجب کرنے والی ہے۔ پھر اس خاتون نے چار قسمیں کھائیں کہ اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے یہ شخص جھوٹا ہے اور اگر یہ سچا ہے تو اس پر اللہ کا غضب ہو (جب اس نے چار قسمیں کھالیں اور پانچویں کھانے لگی تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو روکو کیونکہ (پانچویں قسم) واجب کرنے والی ہے۔ پھر وہ کچھ متردد ہوئی اور اس نے اعتراف کرنے کا ارادہ کرلیا تو کہنے لگی: میری قوم مجھے رسوا نہ کرے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس کے ہاں ایسا بچہ پیدا ہوا جس کی آنکھوں کو سرمہ لگا ہوا ہو، آنکھیں بڑی بڑی اور بہت سیاہ ہوں، اس کے چوتڑ بڑے ہوں، رانوں پر گوشت بھرا ہوا ہو اور تو وہ اسی کا ہوگا جس کی اس پر تہمت لگائی گئی ہے اور اگر ایسا بچہ پیدا ہوا جو زرد رنگ کا، کمزور اور لاغر ہو، تو وہ ہلال بن امیہ کا ہوگا۔ تو جب پیدا ہوا تو وہ زناکاری کی علامت تھا۔

❖❖ ایوب فرماتے ہیں: محمد بن سیرین کا کہنا ہے: جس شخص نے ہلال بن امیہ کو یہ بات بتائی تھی وہ شریک بن سحماء ہے اور وہ انس بن مالک کے اخیافی (ماں شریک) بھائی، براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں اور ان کی والدہ کا نام سوداء ہے اور شریک عموماً ہلال کے ہاں آ کر ٹھہرا کرتے تھے تو وہ ان کے پاس موجود ہوتے تھے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم امام بخاری اور امام مسلم نے ہشام بن حسان کے حوالے سے عکرمہ کی مختصر حدیث روایت کی ہے۔

2814- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، اَنْبَاَنَا الشَّافِعِيُّ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ، اَنَّهُ سَمِعَ الْمَقْبُرِيَّ، يُحَدِّثُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَمَّا نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمُلاعَنَةِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ دَخَلَتْ عَلٰى قَوْمٍ مَنْ لَّيْسَ مِنْهُمْ، فَلَيْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ، وَلَنْ يُّدْخِلَهَا اللّٰهُ جَنَّتَهُ، وَاَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ، وَهُوَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ، احْتَجَبَ اللّٰهُ مِنْهُ، وَفَضَحَهُ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ''لعان'' والی آیت نازل ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت ایسی قوم کے پاس جائے جن کی برادری سے یہ نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ کبھی رورعایت کی حقدار نہیں ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ اس کو اپنی جنت میں داخل کرے گا اور جو آدمی اپنے بچے کا انکار کرے اور وہ اس کی طرف دیکھ رہا ہو، اللہ تعالیٰ اس کو اپنا دیدار نہیں کرائے گا اور وہ اول و آخر تمام لوگوں کے سامنے اس کو رسوا کرے گا۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

2815- اَخْبَرَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ يُوْسُفَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، اَنْبَاَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ امْرَءًا قَدْ اُوْتِيْتُ مِنْ جِمَاعِ النِّسَاءِ مَا لَمْ يُؤْتَ غَيْرِيْ، فَلَمَّا

حدیث: 2814

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2263 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 3481 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2743 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 2238 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 4108 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 5675 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 15110

دَخَلَ رَمَضَانُ ظَاهَرْتُ مِنِ امْرَاَتِي، مَخَافَةَ اَنْ اُصِيبَ مِنْهَا شَيْئًا فِي بَعْضِ اللَّيْلِ، وَاَتَتَابَعَ مِنْ ذٰلِكَ، وَلا اَسْتَطِيعُ اَنْ اَنْزِعَ حَتّٰى يُدْرِكَنِي الصُّبْحُ، فَبَيْنَمَا هِيَ ذَاتَ لَيْلَةٍ تَخْدُمُنِي، اِذَا انْكَشَفَ لِي مِنْهَا شَيْءٌ فَوَثَبْتُ عَلَيْهَا، فَلَمَّا اَصْبَحْتُ، غَدَوْتُ عَلٰى قَوْمِي، فَاَخْبَرْتُهُمْ خَبَرِي، فَقُلْتُ: انْطَلِقُوا مَعِي اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: لَا وَاللّٰهِ لَا نَذْهَبُ مَعَكَ، نَخَافُ اَنْ يَنْزِلَ فِينَا قُرْاٰنٌ، وَيَقُولُ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَةً يَبْقَى عَلَيْنَا عَارُهَا، فَاذْهَبْ اَنْتَ، فَاصْنَعْ مَا بَدَا لَكَ، فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ خَبَرِي، فَقَالَ: اَنْتَ ذَاكَ؟ فَقُلْتُ: اَنَا ذَاكَ، فَاقْضِ فِيَّ حُكْمَ اللّٰهِ، فَاِنِّي صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ، قَالَ: اَعْتِقْ رَقَبَةً، فَضَرَبْتُ صَفْحَةَ عُنُقِ رَقَبَتِي بِيَدِي، فَقُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا اَصْبَحْتُ اَمْلِكُ غَيْرَهَا قَالَ: صُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَهَلْ اَصَابَنِي مَا اَصَابَنِي اِلَّا فِي الصِّيَامِ، قَالَ: فَاَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَقَدْ بِتْنَا لَيْلَتَنَا هٰذِهِ وَحْشًا مَّا نَجِدُ عَشَاءً، قَالَ: انْطَلِقْ اِلٰى صَاحِبِ الصَّدَقَةِ، صَدَقَةِ بَنِي زُرَيْقٍ، فَلْيَدْفَعْهَا اِلَيْكَ، فَاَطْعِمْ مِنْهَا وَسْقًا سِتِّينَ مِسْكِينًا، وَاسْتَعِنْ بِسَائِرِهَا عَلٰى عِيَالِكَ، فَاَتَيْتُ قَوْمِي، فَقُلْتُ: وَجَدْتُ عِنْدَكُمُ الضِّيقَ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَاهِدٌ مِّنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: سَلْمَانُ بْنُ صَخْرٍ،

✧✧ حضرت سلمہ بن صخر انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے عام لوگوں کی بہ نسبت کچھ غیر معمولی قوت جماع حاصل تھی، اس لئے جب رمضان المبارک آتا تو میں اپنی بیوی سے ظہار کر لیتا تا کہ کہیں رمضان کی رات میں، میں ہمبستری کا مرتکب نہ ہو جاؤں او ر یہ عمل میں مسلسل کیا کرتا تھا اور میں صبح ہونے تک اس سے باز رہنے کی استطاعت نہیں رکھتا تھا۔ ایک مرتبہ رات کے وقت میری بیوی میری خدمت کر رہی تھی کہ اس کے جسم کے ایک حصہ پر میری نظر پڑی (پھر مجھ سے صبر نہ ہو سکا اور) میں نے اس کے ساتھ جماع کر لیا، جب دن چڑھا تو میں نے اپنی قوم کو یہ ماجرا سنایا اور کہا کہ میرے ہمراہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو تو وہ لوگ بولے: خدا کی قسم! ہم تیرے ساتھ نہیں جائیں گے کیونکہ ہمیں اس بات کا خوف ہے کہ کہیں ہمارے متعلق قرآن کی کوئی آیت نازل نہ ہو جائے، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے متعلق کوئی ایسی بات کہہ دیں جو ہمارے لئے رہتی دنیا تک شرمندگی کا باعث رہے۔ اس لئے تو

حدیث: 2815

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2213 اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3299 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2062 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 2273 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 16468 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2378 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 15058 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث:6333

اکیلا چلا جا اور جو تجھے سمجھ میں آئے وہ کر۔ چنانچہ میں وہاں سے چلا اور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آ گیا اور اپنا تمام ماجرا کہہ سنایا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: وہ تم ہی ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ میں ہی ہوں۔ آپ میرے متعلق اللہ تعالیٰ کا فیصلہ صادر فرمائیے۔ میں ثواب کی نیت رکھتا ہوں اور صبر کرنے والا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو تم ایک غلام آزاد کرو، میں نے اپنی گردن پر ہاتھ رکھتے ہوئے عرض کی: یارسول اللہ آج تو میری ملکیت میں اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو دو مہینے کے مسلسل روزے رکھو۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! روزہ کی حالت میں ہی تو مجھ سے یہ خطا ہوئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو 60 مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس ذات کی قسم ہے جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے آج رات ہمارے پاس رات کا کھانا تک نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: فلاں صدقہ کے ذمہ دار کے پاس چلا جا، اس کے پاس بنی زریق کا صدقہ (کا مال) موجود ہے (اس کو کہنا کہ) وہ تجھے دے دے۔ اس میں سے ایک وسق 60 مسکینوں کو کھلا دینا اور بقیہ جتنا بھی ہو وہ اپنے اہل وعیال کے لئے لے جانا۔ پھر میں اپنی قوم کے پاس آیا اور ان سے کہا: میں نے تمہارے اندر تنگ (نظری) پائی ہے۔

✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

مذکورہ حدیث کی درج ذیل شاہد حدیث موجود ہے جو کہ یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے تاہم انہوں نے ان کا نام سلمان بن صخر کہا ہے۔

2816۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَانَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، اَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ الْاَنْصَارِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، جَعَلَ امْرَاَتَهُ عَلَيْهِ كَظَهْرِ اُمِّهِ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهِ مِنْهُ،

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان روایت کرتے ہیں کہ حضرت سلمان بن صخرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کے ساتھ ظھار کیا پھر اس کے بعد گزشتہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2817۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِیُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِیُّ، حَدَّثَنَا

حديث: 2817

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2221 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 1199 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 3457 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2065 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 5651 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 15040 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 10887 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان (طبع ثاني) 1403ھ رقم الحديث: 11525

حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهِ، فَوَقَعَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّىْ ظَاهَرْتُ مِنِ امْرَاَتِىْ، فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا مِنْ قَبْلَ اَنْ اُكَفِّرَ، قَالَ: وَمَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ؟ قَالَ: رَاَيْتُ خَلْخَالَهَا فِىْ ضَوْءِ الْقَمَرِ، قَالَ: فَلَا تَقْرَبْهَا حَتّٰى تَفْعَلَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى شَاهِدُهُ حَدِيْثُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، وَلَمْ يَحْتَجَّ الشَّيْخَانِ بِاِسْمَاعِيْلَ، وَلا بِالْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ، اِلَّا اَنَّ الْحَكَمَ بْنَ اَبَانَ صَدُوْقٌ

✧✧ (حضرت عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اس نے اپنی بیوی سے ظہار کیا تھا لیکن اس کے ساتھ جماع کر بیٹھا تھا اور کہا: یارسول اللہ! میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کیا تھا لیکن کفارہ ادا کرنے سے پہلے ہی میں اس کے ساتھ جماع کر بیٹھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تجھ پر رحم کرے، تجھے اس بات پر کس نے ابھارا تھا؟ اس نے کہا: چاند کی چاندنی میں میری نظر اس کے باریک کپڑوں پر پڑ گئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ اس وقت تک اس کے قریب مت جانا جب تک کفارہ ادا نہ کر دے۔

❖ اسماعیل بن مسلم کی عمرو بن دینار سے روایت کردہ (درج ذیل) حدیث اس کی شاہد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسماعیل اور حکم بن ابان کی روایات نقل نہیں کیں جبکہ حکم بن ابان ''صدوق'' ہیں۔

2818- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلا ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهِ، فَرَاَى خَلْخَالَهَا فِىْ ضَوْءِ الْقَمَرِ، فَاَعْجَبَهُ فَوَقَعَ عَلَيْهَا، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاسَّا، فَقَالَ: قَدْ كَانَ ذٰلِكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمْسِكْ حَتّٰى تُكَفِّرَ

✧✧ (حضرت عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے ظہار کیا، پھر (دوران ظہار ایک دفعہ) چاند کی چاندنی میں اس کی نظر اس کے باریک کپڑوں پر پڑ گئی جس کی وجہ سے وہ اس کو بہت اچھی لگی اور اس نے اس کے ساتھ ہمبستری کر لی۔ بعد میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس معاملہ کا ذکر کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاسَّا

''قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں''

اس نے کہا: اب تو ہو چکا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کفارہ ادا ہونے تک اپنے پر کنٹرول رکھو۔

2819- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ، حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، حَدَّثَنِىْ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

يَقُوْلُ: لاَ طَلاقَ لِمَنْ لَّمْ يَمْلِكْ، وَلا عَتَاقَ لِمَنْ لَّمْ يَمْلِكْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشَاهِدُهُ الْحَدِيْثُ الْمَشْهُوْرُ فِي الْبَابِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی طلاق (موثر) نہیں ہے جو (طلاق کا) مالک نہیں ہے۔ نہ ہی ایسے شخص کا عتاق (آزاد کرنا موثر) ہے جو (عتاق کا) مالک نہیں۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

اس باب میں عمرو بن شعیب کی روایت کردہ (درج ذیل) مشہور حدیث (مذکورہ حدیث کی) شاہد ہے۔

2820- حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ وَحَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا عَامِرٌ الْاَحْوَلُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ طَلاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ

وَفِيْ حَدِيْثِ هُشَيْمٍ: لاَ نَذْرَ لابْنِ اٰدَمَ فِيمَا لاَ يَمْلِكُ، وَلا طَلاقَ فِيمَا لاَ يَمْلِكُ، وَلا عَتَاقَ فِيمَا لاَ يَمْلِكُ

✧✧ عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح سے پہلے طلاق (موثر) نہیں۔

✣✣ اور ہشیم کی روایت کردہ حدیث میں یہ الفاظ ہیں: انسان اس چیز کی نذر نہیں مان سکتا جس کا وہ مالک نہیں ہے۔ نہ اس کو طلاق دے سکتا ہے جس کی طلاق کا مالک نہیں ہے اور نہ ایسے غلام کو آزاد کر سکتا ہے جس کا وہ مالک نہیں ہے۔

2821- اَخْبَرَنِي اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ شَقِيقٍ اَنْبَاَ الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ وَّاَبُوْ حَمْزَةَ جَمِيْعًا عَنْ يَزِيْدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا قَالَهَا بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّاِنْ يَّكُنْ قَالَهَا فَزَلَّةٌ مِّنْ عَالِمٍ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ اِنْ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةً فَهِيَ طَالِقٌ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتُ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ !حوَلَمْ يَقُلْ إِذَا طَلَّقْتُمُ. الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ نَكَحْتُمُوْهُنَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ (حضرت عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ابن مسعود یہ نہیں کہہ سکتے اور اگر انہوں نے کہا بھی ہے تو میں اس کو

حدیث: 2819

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دار الباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 14654

حدیث: 2820

اخرجہ ابو عبداللہ القزوینی فی "سننہ" طبع دار الفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث:2048

ایک آدمی کے متعلق عالم کی لغزش قرار دوں گا۔ایک آدمی کہتا ہے: اگر میں فلاں خاتون سے شادی کروں تو اسے طلاق ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ امَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤمِنَاتُ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ(الاحزاب:49)

''اے ایمان والو! جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کر پھر انہیں بے ہاتھ لگائے چھوڑ دو'' (ترجمہ کنزالایمان امام احمد رضا)

اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: جب تم مومن خواتین کو طلاق دو پھر ان سے نکاح کرو۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2822۔ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُّظَاهِرِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ، وَقَرْؤُهَا حَيْضَتَانِ

قَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ: فَذَكَرْتُهُ لِمُظَاهِرِ بْنِ اَسْلَمَ، فَقُلْتُ: حَدِّثْنِي كَمَا حَدَّثْتَ ابْنَ جُرَيْجٍ، فَحَدَّثَنِي مُظَاهِرٌ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ، وَقَرْؤُهَا حَيْضَتَانِ مِثْلُ مَا حَدَّثَهُ مُظَاهِرُ بْنُ اَسْلَمَ شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ، لَمْ يَذْكُرْهُ اَحَدٌ مِّنْ مُّتَقَدِّمِي مَشَايِخِنَا بِجُرْحٍ، فَإِذَا الْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رُوِيَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، حَدِيْثٌ يُعَارِضُهُ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لونڈی کی طلاق، 2 طلاقیں ہیں اور اس کی عدت 2 حیض ہیں۔

❖ ابوعاصم فرماتے ہیں: میں نے مظاہر بن اسلم سے اس حدیث کا ذکر کیا اور کہا: مجھے بھی اسی طرح حدیث بیان کرو جیسے ابن جریج کو بیان کی تھی۔تو مظاہر بن اسلم نے قاسم کے واسطے سے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم کا یہ ارشاد سنایا: لونڈی کی طلاق، 2 طلاقیں ہیں اور اس کی عدت، 2 حیض۔جیسا کہ مظاہر بن اسلم نے اس کو یہ روایت بیان کی تھی۔ یہ اہل بصرہ کے مشائخ میں سے ہیں اور ہمارے متقدمین مشائخ میں سے کسی نے بھی ان کے متعلق جرح کا ذکر نہیں کیا۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔

مذکورہ حدیث کی معارض حدیث۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی (درج ذیل) حدیث اس حدیث کے معارض ہے۔

حدیث: 2822

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2189 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 1182 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:2079 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 14943 اخرجه ابو محمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 2294

2823- اَخْبَرَنَاهُ الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ مُعَتِّبٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّ اَبَا حَسَنٍ مَوْلٰى بَنِىْ نَوْفَلٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ اسْتَفْتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فِىْ مَمْلُوْكٍ، كَانَتْ تَحْتَهُ مَمْلُوْكَةٌ، فَطَلَّقَهَا تَطْلِيْقَتَيْنِ، ثُمَّ اَعْتَقَهَا، بَعْدَ ذٰلِكَ هَلْ يَصْلُحُ لَهُ اَنْ يَّخْطُبَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَضٰى بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ بنی نوفل کے غلام ابوحسن فرماتے ہیں: انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک غلام کے متعلق فتویٰ پوچھا: جس کے نکاح میں ایک لونڈی تھی اور اس نے اس لونڈی کو دو طلاقیں دے دی تھیں پھر اس کے بعد ان دونوں کو آزاد کر دیا گیا، تو کیا وہ غلام اس لونڈی کو پیغام نکاح دے سکتا ہے؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہاں۔ رسول اللہ نے یہی فیصلہ فرمایا ہے۔

2824- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: قُلْتُ لِاَيُّوْبَ: هَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا يَقُوْلُ الْحَسَنِ فِىْ اَمْرِكِ بِيَدِكِ، اَنَّهُ ثَلَاثٌ؟ فَقَالَ: لَا اِلَّا شَيْءٌ، حَدَّثَنَا بِهِ قَتَادَةُ، عَنْ كَثِيْرٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ، قَالَ اَيُّوْبُ: فَقَدِمَ عَلَيْنَا كَثِيْرٌ، فَسَاَلَهُ فَقَالَ: مَا حَدَّثْتُ بِهٰذَا قَطُّ، فَذَكَرْتُهُ لِقَتَادَةَ، فَقَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنْ قَدْ نَسِيَ، هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ، مِنْ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ، وَقَدْ ذَكَرْتُ فِىْ بَابِ النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ اَسَامِىْ جَمَاعَةٍ مِّنْ ثِقَاتِ الْمُحَدِّثِيْنَ، مِنَ الصَّحَابَةِ، وَالتَّابِعِيْنَ، وَاَتْبَاعِهِمْ، حَدَّثُوا بِالْحَدِيْثِ، ثُمَّ نَسُوْهُ

✧✧ حماد بن زید فرماتے ہیں: میں نے ایوب سے پوچھا: تم کسی ایسے شخص کو جانتے ہو جس نے طلاق کا معاملہ عورت کے سپرد کرنے کے متعلق حسن کے اس موقف کی تائید کی ہو کہ یہ تین طلاقیں ہیں؟ تو ایوب نے کہا: نہیں۔ تاہم اس سلسلے میں قتادہ نے عبدالرحمٰن بن سمرہ کے غلام کثیر کے ذریعے ابوسلمہ کے واسطے سے ابوہریرہ کے حوالے سے نبی اکرم کا اس جیسا ایک فرمان سنایا۔ ایوب فرماتے ہیں: ہمارے پاس کثیر آئے تو ہم نے ان سے اس روایت کے متعلق پوچھا تو وہ بولے: میں نے تو یہ حدیث کبھی بیان ہی نہیں کی۔ میں نے یہ بات قتادہ سے ذکر کی تو وہ بولے: کیوں نہیں (انہوں نے یہ حدیث بیان کی ہے) لیکن وہ بھول چکے ہیں۔

❖ یہ حدیث ایوب سختیانی کی سند کے ہمراہ غریب صحیح ہے جبکہ میں نے بغیر ولی کے نکاح کے موضوع پر ثقہ صحابہ کرام اور تابعین محدثین کی ایک جماعت کا ذکر کیا ہے جنہوں نے حدیث بیان کی اور بعد میں بھول گئے۔

2825- اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ الْبَزَّازُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ عُثْمَانَ الطَّيَالِسِيُّ،

حدیث: **2823**

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2187 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 2031 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 1495 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 10813

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرِ بْنِ بَرِّيٍّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْهُ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّتَهَا حَيْضَةً

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، غَيْرَ اَنَّ عَبْدَ الرَّزَّاقِ اَرْسَلَهُ، عَنْ مَعْمَرٍ

✧✧ (حضرت عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ثابت بن قیس کی بیوی نے ان سے خلع لیا تو نبی اکرم نے اس کی عدت ایک حیض قرار دی۔

✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے تاہم عبدالرزاق نے اس میں معمر سے ارسال کیا ہے۔

2826۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْهُ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّتَهَا حَيْضَةً

✧✧ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ثابت بن قیس کی بیوی نے ان سے خلع لیا تو رسول اللہ نے اس کی عدت ایک حیض قرار دی۔

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: انہوں نے دو غلام (جو کہ دونوں میاں بیوی تھے) کو آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت سے پہلے مرد کو آزاد کریئے گا۔

✤ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

2827۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ

حدیث: 2825

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2229 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 15375

حدیث: 2827

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2237 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 3446 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2532 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 4311 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 4936 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 14050 اخرجه ابن راهویه الحنظلی فی "مسنده" طبع مکتبه الایمان مدینه منوره (طبع اول) 1412ھ/1991ء رقم الحدیث: 967 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 4756

عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تُعْتِقَ مَمْلُوْكَيْنِ زَوْجًا، فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَبْدَاَ بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْاَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: انہوں نے دوغلام میاں بیوی کوآزاد کرنے کاارادہ کیاتو اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھاتو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت سے پہلے مردکوآزاد کریئے گا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

2828۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنِيْ رَافِعُ بْنُ سِنَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اَسْلَمَ، وَاَبَتِ امْرَاَتُهُ اَنْ تُسْلِمَ، فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتِ ابْنَتِيْ فَطِيْمٌ، وَقَالَ رَافِعٌ: ابْنَتِيْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَافِعٍ: اقْعُدْ نَاحِيَةً، وَقَالَ لِامْرَاَتِهِ: اقْعُدِيْ نَاحِيَةً، فَقَالَ: وَاَقْعَدَ الصَّبِيَّةَ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ قَالَ: ادْعُوَاهَا، فَمَالَتِ الصَّبِيَّةُ اِلٰى اُمِّهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اهْدِهَا، فَمَالَتْ اِلٰى اَبِيْهَا فَاَخَذَهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ رافع بن سنان فرماتے ہیں: وہ مسلمان ہوگئے لیکن ان کی بیوی نے اسلام لانے سے انکار کردیا، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور بولی: میری بیٹی فطیم ہے اور رافع نے کہا: یہ میری بیٹی ہے۔ نبی اکرم نے رافع سے کہا: تم ایک طرف بیٹھ جاؤ اور اس کی بیوی سے کہا: تم دوسری طرف بیٹھ جاؤ اور اس بچی کودونوں کے درمیان بٹھاؤ، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا: تم دونوں اس کواپنی اپنی طرف بلاؤ (جب دونوں نے بلایاتو) وہ بچی ماں کی طرف مائل ہوئی، رسول اللہ نے دعا مانگی: یا اللہ! اس کوہدایت دے (یہ دعا مانگتے ہی) بچی اپنے باپ کی طرف چل پڑی۔ چنانچہ اس کے باپ نے اس کولے لیا۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیا۔

2829۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنِ الْاَجْلَحِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْخَلِيْلِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ، فَقَالَ: اِنَّ ثَلَاثَةً مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ اَتَوْا

حدیث: 2828

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2244 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ه 1986ء رقم الحديث: 3495 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 23808 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 5689 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 15538

عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَخْتَصِمُوْنَ اِلَيْهِ فِيْ وَلَدٍ، وَقَعُوْا عَلٰى امْرَاَةٍ فِيْ طُهْرٍ وَّاحِدٍ، فَقَالَ لِلاثْنَيْنِ مِنْهُمَا: طِيبَا بِالْوَلَدِ لِهٰذَا، فَقَالا: لا، ثُمَّ قَالَ لِلاثْنَيْنِ: طِيبَا بِالْوَلَدِ لِهٰذَا، فَقَالا: لا، ثُمَّ قَالَ لِلاثْنَيْنِ: طِيبَا بِالْوَلَدِ لِهٰذَا، فَقَالا: لا، ثُمَّ قَالَ: اَنْتُمْ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُوْنَ، اِنِّيْ مُقْرِعٌ بَيْنَكُمْ، فَمَنْ قَرَعَ فَلَهُ الْوَلَدُ، وَعَلَيْهِ لِصَاحِبَيْهِ ثُلُثَا الدِّيَةِ، فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ، فَجَعَلَهُ لِمَنْ قَرَعَ، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَضْرَاسُهُ، اَوْ قَالَ: نَوَاجِذُهُ قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى تَرْكِ الاحْتِجَاجِ بِالاَجْلَحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْكِنْدِيِّ، وَاِنَّمَا نَقِمَا عَلَيْهِ حَدِيْثًا وَاحِدًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، وَقَدْ تَابَعَهُ عَلٰى ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الثِّقَاتِ، فَهٰذَا الْحَدِيْثُ اِذًا صَحِيْحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپ ﷺ کے پاس ایک یمنی باشندہ آیا اور بولا: تین یمنی آدمیوں کے درمیان ایک بچے کے متعلق جھگڑا پڑ گیا تھا کیونکہ ان تینوں نے ایک عورت کے ساتھ ایک ہی طہر میں ہمبستری کی تھی۔ ہر کوئی کہہ رہا تھا کہ یہ میرا ہے۔ یہ لوگ اپنا جھگڑا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے آئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان میں سے دو سے کہا: تم اپنی خوشی سے اس کے حق میں اس بچے سے دستبردار ہوتے ہو؟ انہوں نے انکار کر دیا۔ آپ ﷺ نے پھر دو سے کہا: تم اس کے حق میں اس بچے سے دستبردار ہوتے ہو؟ انہوں نے بھی انکار کر دیا، آپ ﷺ نے پھر دو سے کہا: تم اس کے حق میں اس بچے سے دستبردار ہوتے ہو؟ انہوں نے بھی انکار کر دیا آپ ﷺ نے فرمایا: تم سب ایک دوسرے کے سخت مخالف ہو۔ میں تمہارے درمیان قرعہ اندازی کروں گا جس کے نام قرعہ نکل آیا، بچہ اسی کا ہوگا اور وہ اپنے دونوں ساتھیوں کو دو دو تہائی دیت ادا کرے گا۔ پھر انہوں نے ان کے درمیان قرعہ ڈالا تو جس کے نام قرعہ نکلا بچہ اس کو دے دیا (یہ بات سن کر) رسول اللہ اتنا ہنسے کہ آپ کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔

❖•❖ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اجلح بن عبداللہ الکندی کی روایات نقل کرنے سے گریز کیا ہے۔ انہوں نے عبداللہ بن بریدہ کی ایک روایت کی وجہ سے ان کو یہ سزا دی ہے حالانکہ تین ثقہ راویوں نے ان کی روایت کی اتباع کی ہے۔ چنانچہ ایسی صورت حال میں یہ حدیث صحیح ہوگی لیکن شیخین نے اس کو روایت نہیں کیا۔

حدیث: **2829**

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2269 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 3488 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 19348 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 5683 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 21070 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 4987 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 31470 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحدیث:13472

2830- اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِیُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِیْدٍ الدَّارِمِیُّ، حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِیُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِیُّ، حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ شُعَیْبٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ابْنِیْ هٰذَا کَانَ بَطْنِیْ لَهٗ وِعَاءً، وَثَدْیِیْ لَهٗ سِقَاءً، وَحِجْرِیْ لَهٗ حِوَاءً، وَاِنَّ اَبَاهُ طَلَّقَنِیْ، وَاَرَادَ اَنْ یَّنْزِعَهٗ عَنِّیْ، قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتِ اَحَقُّ بِهٖ مَا لَمْ تَنْکِحِیْ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ عمر بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میرا یہ بیٹا ہے۔ میرا پیٹ اس کے لئے برتن رہا، میرے پستان اس کی سیرابی کا باعث رہے اور میری گود اس کے لئے حوض رہی، اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی ہے اور اب اس کو مجھ سے چھین رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو فرمایا: جب تک تو نکاح نہیں کرے گی، تو ہی اس (کو رکھنے) کی زیادہ حقدار ہے۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2831- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِیْعِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: طُلِّقَتْ خَالَتِیْ ثَلَاثًا، فَخَرَجَتْ تَجُدُّ نَخْلًا لَهَا، فَلَقِیَهَا رَجُلٌ فَنَهَاهَا، فَاَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَذَکَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اخْرُجِیْ فَجُدِّیْ، لَعَلَّكِ اَنْ تَصَّدَّقِیْ مِنْهُ، اَوْ تَفْعَلِیْ خَیْرًا

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

حدیث: 2830

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2276 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 6707 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 15541

حدیث: 2831

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2297 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 15288 اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 1483 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 3550 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 2288 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2034 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 15288

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میری خالہ کو تین طلاقیں دے دی گئیں تو وہ کھجور کے درخت کاٹنے نکلی راستے میں ایک شخص ان سے ملا اور اس نے ان کو اس کام سے روک دیا۔ انہوں نے یہ بات رسول اللہ کو بتائی تو آپ نے فرمایا: (ٹھیک ہے) تو لکڑیاں کاٹنے جایا کرو ہوسکتا ہے کہ تو اس سے صدقہ کرے یا تو کوئی (دوسرا) نیک کام کرلے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا

2832- اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ، حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سَعْدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، حَدَّثَتْنِي زَيْنَبُ بِنْتُ كَعْبٍ، عَنْ فُرَيْعَةَ بِنْتِ مَالِكٍ، اَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ اَعْلاَجٍ لَّهُ، فَقُتِلَ بِطَرَفِ الْقَدُوْمِ، قَالَ حَمَّادٌ: وَهُوَ مَوْضِعُ مَآءٍ، قَالَتْ: فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ مِنْ حَالِي، وَذَكَرْتُ لَهُ النُّقْلَةَ اِلٰى اِخْوَتِي، قَالَتْ: فَرَخَّصَ لِي، فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَانِي، فَقَالَ: امْكُثِي فِي بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهُ

✧✧ فریعہ بنت مالک روایت کرتی ہیں کہ ان کا شوہر علاج کے سلسلے میں باہر گیا تھا، اس کو طرف قدوم میں قتل کر دیا گیا۔ حماد فرماتے ہیں: یہ پانی کی ایک جگہ کا نام ہے۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنا حال بیان کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بھائیوں کے ہاں منتقل ہونے کی درخواست کی۔ آپ فرماتی ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کی اجازت دے دی۔ جب وہاں سے نکلی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آواز دی اور فرمایا: عدت ختم ہونے تک اپنے گھر میں ہی ٹھہرو۔

2833- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيُّ، اَنْبَاَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَمَّتَهُ زَيْنَبَ بِنْتَ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَخْبَرَتْهُ، اَنَّهَا سَمِعَتْ فُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكٍ اُخْتَ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَتْ: خَرَجَ زَوْجِي فِي طَلَبِ اَعْبُدٍ لَّهُ، فَاَدْرَكَهُمْ بِطَرَفِ الْقَدُوْمِ فَقَتَلُوْهُ، فَاَتَانِي نَعْيُهُ، وَاَنَا فِي دَارٍ شَاسِعَةٍ مِّنْ دُوْرِ اَهْلِي، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اِنَّهُ اَتَانِي نَعْيُ زَوْجِي، وَاَنَا فِي دَارٍ شَاسِعَةٍ مِّنْ دُوْرِ اَهْلِي، وَلَمْ يَدَعْ لِي

حدیث: 2832

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2300 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه' حلب' شام ' 1406ھ' 1986ء' رقم الحدیث: 3528 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "الموطا" طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی) رقم الحدیث: 1229 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی' بیروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحدیث: 2287 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 27132 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 4292 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 5722 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 15275 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث:1074

نَفَقَةً، وَلا مَالا، وَلَيْسَ الْمَسْكَنُ لِي، وَلَوْ تَحَوَّلْتُ اِلٰى اِخْوَتِي وَاَهْلِي كَانَ اَرْفَقَ بِي فِي بَعْضِ شَأْنِي، فَقَالَ: تَحَوَّلِي، فَلَمَّا خَرَجْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ، اَوِ الْحُجْرَةِ دَعَانِي، اَوْ اَمَرَ بِي فَدُعِيتُ لَهُ، فَقَالَ: امْكُثِي فِي الْبَيْتِ الَّذِي اَتَاكَ فِيهِ نَعْيُ زَوْجِكِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهُ، فَاعْتَدَّتْ فِيهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا، قَالَتْ: فَاَرْسَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اِلَيَّ، فَاَتَيْتُهُ، فَحَدَّثْتُهُ، فَاَخَذَ بِهِ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ مِنَ الْوَجْهَيْنِ جَمِيعًا، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ فِي الْمُوَطَّأ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ :

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ مَّحْفُوظٌ، وَهُمَا اثْنَانِ: سَعْدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبٍ وَّهُوَ اَشْهَرُهُمَا، وَاِسْحَاقُ بْنُ سَعْدِ بْنِ كَعْبٍ، وَقَدْ رَوَى عَنْهُمَا جَمِيعًا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيُّ، فَقَدِ ارْتَفَعَتْ عَنْهُمَا جَمِيعًا الْجَهَالَةُ

✧✧ ابوسعید خدری کی بہن فریعہ بنت مالک رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میرے شوہر اپنے بھاگے ہوئے غلاموں کی تلاش میں نکلے ہوئے تھے۔انہوں نے ''طرف قدوم'' پران کو جالیا لیکن غلاموں نے ان کو مار ڈالا۔ان کے انتقال کی خبر مجھ تک پہنچی، میں اس وقت اپنے اہل کے گھروں سے دور والے گھر میں تھی۔میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: اس نے نہ تو میرے لئے کوئی نفقہ چھوڑا ہے نہ مال اور میری کوئی رہائش نہیں ہے، اگر میں اپنے بھائیوں اور گھر والوں کے ہاں چلی جاؤں تو بہت سارے امور میں میرے لئے آسانی ہو جائے۔آپ ﷺ نے مجھے منتقل ہونے کی اجازت دے دی۔جب میں مسجد یا حجرہ کی طرف نکلی تو آپ نے مجھے آواز دی یا کسی کو حکم دیا اور انہوں نے مجھے بلایا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جس گھر میں تجھے تیرے شوہر کے انتقال کی خبر ملی تھی، عدت ختم ہونے تک وہیں ٹھہرو۔چنانچہ میں نے چار مہینے دس دن تک عدت گزاری۔آپ فرماتی ہیں: پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کسی کو میرے پاس (اسی مسئلہ کے سلسلہ میں معلومات لینے کے لئے) بھیجا میں نے ان کو یہ واقعہ سنایا تو انہوں نے اسی پر عمل کیا۔

❖❖ یہ حدیث دونوں وجہوں سے صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔اس حدیث کو امام مالک نے موطا میں سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ سے روایت کیا ہے: محمد بن یحییٰ ذہلی فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح محفوظ ہے اور وہ دونوں سعد بن اسحاق کعب ہیں اور یہ دونوں میں زیادہ مشہور ہیں اور اسحاق بن سعد بن کعب ہیں اور ان دونوں سے یحییٰ بن سعید انصاری نے روایت کی ہے چنانچہ میں نے ان دونوں سے جہالت کو ختم کر دیا ہے۔

2834۔ اَخْبَرَنِي اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ اَحْمَدَ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْاَوْدِيُّ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا قَالَتْ: طُلِّقَتِ امْرَاَةٌ فَمَكَثَتْ ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً، فَوَضَعَتْ حَمْلَهَا، ثُمَّ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهَا: تَزَوَّجِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک عورت کو طلاق دے دی گئی، وہ 23 راتیں عدت بیٹھی تھی کہ اس کے ہاں بچہ پیدا ہو گیا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس معاملہ کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: تم نکاح کر سکتی ہو۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

2835- حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ اِمْلاءً فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَّتِسْعِيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ يُوْنُسَ الْعَصَّارُ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمَلِيْحِ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي الْقَاسِمِ، عَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ: اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، فَكَرِهَتْهُ، وَكَانَ شَدِيْدًا عَلَى النِّسَآءِ، فَقَالَتْ لِلزُّبَيْرِ: يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، رَوِّحْنِيْ بِتَطْلِيْقَةٍ، قَالَتْ: وَذٰلِكَ حِيْنَ وَجَدَتِ الطَّلْقَ، قَالَ: وَمَا يَنْفَعُكِ اَنْ اُطَلِّقَكِ تَطْلِيْقَةً وَاحِدَةً، ثُمَّ اُرَاجِعَكِ؟ قَالَتْ: اِنِّيْ اَجِدُنِيْ اَسْتَرْوِحُ اِلٰى ذٰلِكَ، قَالَ: فَطَلَّقَهَا تَطْلِيْقَةً وَاحِدَةً، ثُمَّ خَرَجَ، فَقَالَتْ لِجَارِيَتِهَا: اَغْلِقِي الْاَبْوَابَ، قَالَ: فَوَضَعَتْ جَارِيَةً، فَقَالَ: فَاَتَى الزُّبَيْرُ، فَبُشِّرَ بِهَا، فَقَالَ: مَكَرَتْ بِي ابْنَةُ اَبِيْ مُعَيْطٍ، ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَاَبَانَهَا مِنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَاَبُو الْمَلِيْحِ، وَاِنْ لَّمْ يُخَرِّجَاهُ فَغَيْرُ مُتَّهَمٍ بِالْوَضْعِ، فَاِنَّهُ اِمَامُ اَهْلِ الْجَزِيْرَةِ فِيْ عَصْرِهِ، وَاُمُّ كُلْثُوْمٍ هِيَ ابْنَةُ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَّهِيَ الَّتِيْ يَرْوِيْ عَنْهَا ابْنُهَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَيْسَ بِالْكَذَّابِ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ

✧✧ ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ وہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، وہ ان کو ناپسند کرتی تھیں اور زبیر عورتوں پر بڑے سخت تھے۔ ام کلثوم نے زبیر سے کہا: اے ابوعبداللہ! تم مجھے ایک طلاق دے کر راحت دے دو (ام کلثوم) کہتی ہیں: اس وقت میں 'دردزہ' محسوس کر رہی تھی۔ زبیر نے کہا: اگر میں تجھے ایک طلاق دے دوں تو اس کا تجھے کیا فائدہ ہوگا؟ کیونکہ اس کے بعد میں تجھ سے رجوع کرلوں گا۔ ام کلثوم نے کہا: میرا خیال ہے کہ مجھے اس سے کچھ آرام مل جائے گا۔ زبیر نے اس کو ایک طلاق دی اور گھر سے چلا گیا۔ ام کلثوم نے اپنی لونڈی سے کہا: تمام دروازے بند کردو۔ کچھ ہی دیر میں اس کے ہاں ایک بچی پیدا ہوگئی۔ پھر زبیر گھر آئے تو ان کو بچی کی پیدائش کی خبر سنائی گئی۔ تو وہ بولے: ابومعیط کی بیٹی نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلا آیا اور تمام معاملہ آپ ﷺ کو بتایا۔ آپ ﷺ نے اس خاتون کو اس سے علیحدہ کر دیا۔

✣✣ یہ حدیث غریب صحیح الاسناد ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اگرچہ ابوالملیح کی روایات نقل نہیں کی ہیں جبکہ ان پر وضع حدیث کی تہمت نہیں ہے کیونکہ وہ اپنے زمانے میں اہل جزیرہ کے امام ہیں اور ام کلثوم عقبہ بن ابی معیط کی بیٹی ہے۔ یہ وہی خاتون ہیں جن کے حوالے سے ان کے بیٹے حمید بن عبدالرحمٰن رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں: وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے۔

2836- حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْحِيْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ النَّضْرِ الْجُرَشِيُّ،

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ، حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی، حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ، عَنْ مَّطَرٍ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَیْوَةَ، عَنْ قَبِیْصَةَ بْنِ اَبِیْ ذُؤَیْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَا تُلَبِّسُوا عَلَیْنَا سُنَّةَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اُمِّ الْوَلَدِ اِذَا تُوُفِّیَ عَنْهَا سَیِّدُهَا، عِدَّتُهَا اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ام ولد'' کے حوالے سے ہم پر ہمارے نبی کی سنت کو خلط ملط مت کرو (آپ ﷺ کا طریقہ یہ ہے کہ) جب ام ولد کا آقا فوت ہو جائے تو اس کی عدت 4 ماہ اور دس دن ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

2837- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَکْرٍ التِّنِّیْسِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ سُلَیْمِ بْنِ عَامِرٍ الْکَلَاعِیِّ، حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ، اِذْ اَتَانِیْ رَجُلَانِ، فَاَخَذَا بِضُبْعِیْ، فَاَتَیَا بِیْ جَبَلًا وَعْرًا، فَقَالَا لِیْ: اصْعَدْ، فَقُلْتُ: اِنِّیْ لَا اُطِیْقُ، فَقَالَا: اِنَّا سَنُسَهِّلُهُ لَکَ، فَصَعِدْتُ حَتّٰی کُنْتُ فِیْ سَوَاءِ الْجَبَلِ، اِذَا اَنَا بِاَصْوَاتٍ شَدِیْدَةٍ، قُلْتُ: مَا هٰذِهِ الْاَصْوَاتُ؟ قَالُوْا: هٰذَا هُوَ عُوَاءُ اَهْلِ النَّارِ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِیْ، فَاِذَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِیْنَ بِعَرَاقِیْبِهِمْ، مُشَقَّقَةً اَشْدَاقُهُمْ، تَسِیْلُ اَشْدَاقُهُمْ دَمًا، فَقُلْتُ: مَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یُفْطِرُوْنَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ، ثُمَّ انْطَلَقَا بِیْ، فَاِذَا بِقَوْمٍ اَشَدَّ شَیْءٍ انْتِفَاخًا، وَاَنْتَنَهُ رِیْحًا، وَاَسْوَاَهُ مَنْظَرًا، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الزَّانُوْنَ وَالزَّوَانِیْ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِیْ، فَاِذَا اَنَا بِنِسَاءٍ تَنْهَشُ ثُدِیَّهُنَّ الْحَیَّاتُ، فَقُلْتُ: مَا بَالُ هٰؤُلَاءِ؟ فَقَالَ: هٰؤُلَاءِ اللَّوَاتِیْ یَمْنَعْنَ اَوْلَادَهُنَّ اَلْبَانَهُنَّ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِیْ فَاِذَا بِغِلْمَانٍ یَلْعَبُوْنَ بَیْنَ نَهْرَیْنِ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ ذَرَارِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ، ثُمَّ شَرَفَ لِیْ شَرَفٌ، فَاِذَا اَنَا بِثَلَاثَةِ نَفَرٍ یَشْرَبُوْنَ مِنْ خَمْرٍ لَّهُمْ، قُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟

حدیث: 2836

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2308 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 17836 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ه/1993ء رقم الحدیث: 4300 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ه-1984ء رقم الحدیث: 7338

حدیث: 2837

اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ه/1970ء رقم الحدیث: 1986 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبری" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ه/1994ء رقم الحدیث: 7796 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ه/1983ء رقم الحدیث: 7667 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ه/1993ء رقم الحدیث: 7491

قَالَ: هٰؤُلَاءِ جَعْفَرُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، وَزَیْدُ بْنُ حَارِثَةَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ، ثُمَّ شَرَفَ لِیْ شَرَفٌ اٰخَرُ، فَاِذَا اَنَا بِثَلَاثَةِ نَفَرٍ، قُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: اِبْرَاهِیْمُ، وَمُوْسٰی، وَعِیْسٰی عَلَیْهِمُ السَّلَامُ یَنْتَظِرُوْنَكَ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَقَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِیُّ بِجَمِیْعِ رُوَاتِهٖ غَیْرَ سُلَیْمِ بْنِ عَامِرٍ، وَقَدِ احْتَجَّ بِهٖ مُسْلِمٌ

✧✧ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے پاس دوآدمی آئے ،انہوں نے مجھے بازوؤں سے پکڑااورایک دشوارگزار پہاڑ پر لے گئے اور کہنے لگے: اس پر چڑھیئے! میں نے کہا: میرے اندراس پر چڑھنے کی ہمت نہیں ہے۔انہوں نے کہا: اس پر چڑھنا ہم آپ کے لئے آسان کردیں گے۔ پھر میں اس پر چڑھا جب میں پہاڑ کے برابر پہنچا تو میں نے بہت شدید آوازیں سنیں۔ میں نے پوچھا: یہ آوازیں کیسی ہیں؟ تو انہوں نے جواباً کہا: یہ جہنمیوں کی آوازیں ہیں، پھر مجھے مزید آگے لے جایا گیا، وہاں پر میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جنہیں الٹا لٹکایا گیا تھا، ان کے جبڑے پھاڑے ہوئے تھے اوران سے خون بہہ رہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ وہ لوگ ہیں جو غروب آفتاب سے پہلے ہی روزہ افطار کرلیا کرتے تھے۔ وہ پھر مجھے مزید آگے لے گئے تو میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ان سے زیادہ کبھی کسی کا جسم نہیں پھولا ہوگا، نہ ان سے زیادہ کوئی چیز بدبودار ہوگی اور نہ ہی ان سے بدصورت کوئی ہوگا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ زنا کرنے والے مرد اور عورتیں ہیں۔ پھر مجھے مزید آگے لے گئے تو میں نے کچھ عورتوں کو دیکھا جن کے پستانوں کو سانپ ڈس رہے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنے بچوں کو اپنا دودھ پلانے سے گریز کیا کرتی تھیں، پھر وہ مجھے مزید آگے لے گئے تو میں نے کچھ بچے دیکھے جو دونہروں کے درمیان کھیل رہے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا یہ مسلمانوں کے چھوٹے بچے ہیں (جو بچپن میں فوت ہو گئے تھے) پھر مجھے کچھ اوپر لے جایا گیا تو میں نے تین افراد کو دیکھا جو شراب پی رہے تھے، میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ جعفر بن ابی طالب، زید بن حارثہ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم ہیں۔ پھر مجھے ایک اور بلندی پر لے گئے وہاں پر میں نے تین افراد کو دیکھا، میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام ہیں جو کہ آپ کا انتظار کررہے ہیں۔

✣✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے سلیم بن عامر کے سوا اس کے تمام راویوں کی روایات نقل کی ہیں جبکہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی بھی روایات نقل کی ہیں

2838- اَخْبَرَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ یُوْسُفَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِیْ اَبُوْ ثَابِتٍ زَیْدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، حَدَّثَنِیْ اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ قَیْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، عَنْ اَبِیْهِ مُحَمَّدٍ، اَنَّ اَبَاهُ ثَابِتَ بْنَ قَیْسٍ فَارَقَ جَمِیْلَةَ بِنْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَیٍّ وَّهِیَ حَامِلَةٌ بِمُحَمَّدٍ، فَلَمَّا وَلَدَتْهُ حَلَفَتْ اَنْ لَا تُلْبِنَهٗ مِنْ لَّبَنِهَا، فَدَعَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَزَقَ فِیْ فِیْهِ، وَحَنَّكَهٗ بِتَمْرَةِ عَجْوَةٍ، وَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا، وَقَالَ: اخْتَلِفْ بِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ

رَازِقُهُ، فَاَتَيْتُهُ الْيَوْمَ الْاَوَّلَ وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ، فَاِذَا امْرَاَةٌ مِّنَ الْعَرَبِ تَسْاَلُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ، فَقُلْتُ: مَا تُرِيْدِيْنَ مِنْهُ؟ اَنَا ثَابِتٌ، فَقَالَتْ: اُرِيْتُ فِيْ مَنَامِيْ هٰذِهٖ كَاَنِّيْ اُرْضِعُ ابْنًا لَّهٗ، يُقَالُ لَهٗ مُحَمَّدٌ، فَقَالَ: فَاَنَا ثَابِتٌ، وَهٰذَا ابْنِيْ مُحَمَّدٌ، قَالَ: وَاِنَّ دِرْعَهَا يَتَعَصَّرُ مِنْ لَّبَنِهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ محمد بن ثابت بن قیس بن شماس روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد ثابت بن قیس نے عبداللہ بن ابی کی بیٹی جمیلہ کو علیحدگی دے دی، اس وقت ان کے پیٹ میں محمد تھے، جب محمد پیدا ہو گئے تو انہوں نے قسم کھائی کہ میں اس کو اپنا دودھ نہیں پلاؤں گی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو اپنے پاس منگوایا، اس کے منہ میں اپنا لعاب دھن ڈالا عجوہ کھجور کے ساتھ اس کو گھٹی دی اور اس کا نام محمد رکھا اور فرمایا: اس کو میرے پاس بار بار لاتے رہنا، بے شک اللہ ہی اس کا رزاق ہے۔ میں تین دن تک اس کو آپ کی خدمت میں لے جاتا رہا (تیسرے دن) ایک عربی خاتون ثابت بن قیس کا پوچھتی پھر رہی تھی، میں نے اس سے کہا: تجھے اس سے کیا کام ہے؟ میں ہوں ثابت۔ اس نے کہا: میں نے آج رات خواب میں دیکھا ہے کہ میں ثابت کے بیٹے کو دودھ پلا رہی ہوں جس کا نام محمد ہے۔ انہوں نے کہا: میں ثابت ہوں اور یہ میرا بیٹا محمد ہے (آپ فرماتے ہیں) اس خاتون کے کپڑوں سے اس کا دودھ رس رہا تھا۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2839۔ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مَسْعُوْدٌ حَدَّثَنَا شِبْلُ بْنُ عَبَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُجَيْحٍ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَسَخَتْ هٰذِهِ الْآيَةَ عِدَّتَهَا عِنْدَ اَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَ تْ وَهُوَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى غَيْرَ اِخْرَاجٍ قَالَ عَطَاءٌ اِنْ شَاءَ تْ اِعْتَدَّتْ عِنْدَ اَهْلِهَا وَسَكَنَتْ فِيْ وَصِيَّتِهَا وَاِنْ شَاءَ تْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ قَالَ عَطَاءٌ ثُمَّ جَاءَ الْمِيْرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنٰى فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَ تْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ (حضرت عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس آیت نے عورت کا اپنے اہل میں عدت گزارنے کا حکم منسوخ کر دیا ہے۔ اس لئے عورت جہاں چاہے عدت گزارے اور وہ اللہ تعالیٰ کا فرمان یہ ہے "غیر اخراج" عطاء فرماتے ہیں: اگر وہ اپنے اہل کے ہاں عدت گزارنا چاہے تو وہاں گزار لے اور اپنی وصیت () میں سکونت اختیار کرے اور اگر وہاں سے جانا چاہے تو چلی جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:'

'فلا جناح عليكم فيما فعلن

"تو تم پر اس بارے میں کوئی حرج نہیں ہے اپنے معاملہ میں وہ جو کچھ بھی کریں"

عطاء فرماتے ہیں: پھر میراث کا حکم آ گیا تو رہائش کا حکم منسوخ ہو گیا۔ اس لئے اب وہ جہاں چاہے عدت گزارے۔

نوٹ: ابتدائے اسلام میں بیوہ کی عدت ایک سال کی تھی اور ایک سال کامل وہ شوہر کے یہاں رہ کر نان ونفقہ پانے کی مستحق

ہوتی تھی۔ پھر ایک سال کی عدت تو ''يتربصن بانفسهن اربعة اشهر وعشرا'' سے منسوخ ہوئی، جس میں بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن مقرر فرمائی گئی، اور سال بھر کا نفقہ آیتِ میراث سے منسوخ ہوا جس میں عورت کا حصہ شوہر کے ترکہ سے مقرر کیا گیا۔ لہٰذا اب اس وصیت کا حکم باقی نہ رہا (خزائن العرفان)

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخینؒ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2840۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ بالرّيّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِي بْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ جَاءَ مِسْكِيْنٌ لِبَعْضِ الاَنْصَارِ فَقَالَ إِنَّ سَيِّدِي يُكْرِهُنِيْ عَلَى الْبِغَاءِ فَنَزَلَ فِي ذٰلِكَ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک انصاری کا غلام آیا اور کہنے لگا: میرا آقا مجھے بدکاری پر مجبور کرتا ہے تو اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی

وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ (النور:33)

''اور مجبور نہ کرو اپنی کنیزوں کو بدکاری پر''

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخینؒ نے اسے نقل نہیں کیا۔

کِتَابُ الْعِتقِ

غلام آزاد کرنے کا بیان

2841- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ قَيْسٍ الْجُذَامِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً فَكَّ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْ اَعْضَائِهِ عُضْوًا مِّنْ اَعْضَائِهِ مِنَ النَّارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، وَوَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ

أما حديث أبي موسى

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک غلام آزاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے عضو کو دوزخ سے آزاد کرے گا۔

✤✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہیں۔

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث۔

2842- فَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ دِيْزِيْلَ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ، وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنِيْ شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ، يُقَالُ لَهُ شُعْبَةُ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسَى، وَمَعَهُ بَنُوْهُ، فَقَالَ: اَلَا اُحَدِّثُكُمْ بِحَدِيْثٍ حَدَّثَنِيْ بِهِ اَبِيْ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا اَبَتِ، فَحَدَّثَنَا، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً، اَوْ عَبْدًا، كَانَتْ فِكَاكَهُ مِنَ النَّارِ، عُضْوًا بِعُضْوٍ "

حدیث: **2841**

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 9772

حدیث: **2842**

ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دار الباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 21101

وأما حديث واثلة

✧✧ حضرت شعبہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابوبردہ بن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، اس وقت ان کے بیٹے بھی ان کے پاس موجود تھے، ابوبردہ نے کہا: کیا میں تمہیں ایسی حدیث نہ سناؤں جو میرے والد صاحب نے مجھے سنائی تھی، سب نے کہا: ابا جان سنائیے! تب انہوں نے کہا: میرے والد صاحب بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو غلام آزاد کرے، اس کے ہر عضو کی آزادی، اس کے لئے ہر عضو کی دوزخ سے آزادی کا باعث ہوگی۔

واثلہ کی حدیث:

2843۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عُتْبَةَ اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي عَبْلَةَ، عَنِ الْعَرِيفِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ، قَالَ: اَتَيْنَا وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَيْسَ فِيهِ زِيَادَةٌ وَلا نُقْصَانٌ، فَغَضِبَ، وَقَالَ: اِنَّ مُصْحَفَ اَحَدِكُمْ مُعَلَّقٌ فِيْ بَيْتِهِ، وَهُوَ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ، قَالَ: فَقُلْنَا: لَيْسَ هٰذَا اَرَدْنَا، اَرَدْنَا اَنْ تُحَدِّثَنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَاحِبٍ لَّنَا قَدْ اَوْجَبَ، يَعْنِي النَّارَ، فَقَالَ: اَعْتِقُوْا عَنْهُ، يُعْتِقِ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ عَرِيْفٌ هٰذَا لَقَبٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ

✧✧ عریف ابن دیلمی فرماتے ہیں: ہم واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے کہا: ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن رکھی ہو، جس میں نہ کوئی کمی ہو نہ زیادتی، وہ ناراض ہو کر بولے: تمہارے گھر میں قرآن پاک رکھا ہوا ہے، کیا اس میں کمی زیادتی ہو سکتی ہے؟ عریف فرماتے ہیں: ہم نے کہا: ہماری مراد یہ نہیں تھی بلکہ ہم تو آپ سے ایسی حدیث سننا چاہتے ہیں جو آپ نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ واثلہ رضی اللہ عنہ بولے: ہم اپنے ایک ساتھی کے معاملہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے، جس نے جہنمیوں والا کام کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی طرف سے غلام آزاد کر دو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کا عضو جہنم سے آزاد کر دے گا۔

❖ ''عریف'' عبداللہ بن دیلمی کا لقب ہے۔

2844۔ حَدَّثَنَا بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْتُهُ اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ فِرَاسٍ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سُهَيْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ التِّنِّيسِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي عَبْلَةَ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا بِاَرِيْحَاءَ، فَمَرَّ بِي وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ مُتَوَكِّئًا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ، فَاَجْلَسَهُ، ثُمَّ جَاءَ اِلَيَّ،

حدیث: 2843

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3964 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 16257 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 218

فَقَالَ: عَجَبٌ مَّا حَدَّثَنِيْ هٰذَا الشَّيْخُ يَعْنِيْ وَاثِلَةَ، قُلْتُ: مَا حَدَّثَكَ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنِيْ كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَاَتَاهُ نَفَرٌ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ صَاحِبَنَا قَدْ اَوْجَبَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْتِقُوْا عَنْهُ، يُعْتِقِ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهَا عُضْوًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ، فَصَارَ حَدِيْثُ وَاثِلَةَ بِهٰذِهِ الرِّوَايَاتِ صَحِيْحًا، عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَدْ اَخْرَجَ مُسْلِمٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَفْظَهُ فِيْ عِتْقِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ امْرَءً ا مُسْلِمًا

✧✧ حضرت ابراہیم بن ابی عبلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں (بیت المقدس کے ایک علاقہ) اریحاء میں بیٹھا ہوا تھا، ان کے پاس حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ، عبداللہ دیلمی رضی اللہ عنہ کے سہارے چلتے ہوئے آئے، انہوں نے ان کو بٹھالیا پھر وہ میرے پاس آئے اور بولے اس شیخ نے مجھے بڑی عجیب حدیث سنائی ہے۔ میں نے کہا: اس نے آپ کو کیا حدیث سنائی ہے؟ اس نے کہا: یہ کہہ رہا ہے: غزوہ تبوک کے موقع پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیٹھا ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنی سلیم کے کچھ لوگ آئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھی نے واجب کر لی ہے (یعنی جہنمیوں والا کوئی کام کر لیا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی طرف سے غلام آزاد کردو، اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کے بدلے اس کا عضو جہنم سے آزاد کر دے گا۔

❖ ان مذکورہ روایات کے بعد واثلہ کی روایت شیخین کے معیار کے مطابق صحیح قرار پائی ہے تاہم امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کسی مسلم کے مسلم کو آزاد کرنے کے متعلق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے الفاظ میں ایک حدیث روایت کی ہے۔

2845- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ عَبْلَةَ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى بْنِ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ وَّاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ، سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ اَعْتَقَ مُسْلِمًا، كَانَ فِكَاكَهُ مِنَ النَّارِ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْ هٰذَا عُضْوًا مِّنْ هٰذَا عَبْدُ الْاَعْلٰى هٰذَا اَيْضًا هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الدَّيْلَمِيِّ بِلَا شَكَّ فِيْهِ، كَمَا قُلْنَاهُ فِيْ عَرِيْفٍ

✧✧ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے تو اس کے ہر عضو کی آزادی اس کے ہر عضو کی جہنم سے آزادی کا باعث ہوگی۔

❖ یہ عبدالاعلیٰ بھی، عبداللہ بن دیلمی ہی ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں ہے جیسا کہ ہم نے عریف کے بارے میں بیان کیا ہے۔

2846- اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيْ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا حَبِيْبَةَ وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

حدیث: 2844

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 4307 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 4892 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحدیث: 3181

الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، وَاَبُوْ حُذَيْفَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِیْ حَبِيبَةَ الطَّائِيِّ، قَالَ: اَوْصَى اِلَیَّ اَخِیْ بِطَائِفَةٍ مِّنْ مَّالِهٖ، فَلَقِيتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ، فَقُلْتُ: اِنَّ اَخِیْ قَدْ اَوْصَى اِلَیَّ بِطَائِفَةٍ مِّنْ مَّالِهٖ، فَاَيْنَ اَضَعُهُ، فِی الْفُقَرَاءِ اَوِ الْمَسَاكِينِ اَوِ الْمُهَاجِرِينَ؟ فَقَالَ: اَمَّا اَنَا، فَلَوْ كُنْتُ لَمْ اَعْدِلْ بِالْمُجَاهِدِينَ، فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الَّذِیْ يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ كَمَثَلِ الَّذِیْ يُهْدِیْ اِذَا شَبِعَ هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوحبیبہ طائی فرماتے ہیں: میرے بھائی نے میرے لئے کچھ مال کی وصیت کی۔ میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے کہا: میرے بھائی نے میرے لئے کچھ مال کی وصیت کی ہے تو میں اس کو کہاں خرچ کروں؟ فقراء میں، مساکین میں یا مہاجرین میں؟ وہ بولے: اگر میں مجاہدین کے ساتھ انصاف نہیں کروں گا (تو یہ اچھی بات نہیں ہوگی) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے: جو شخص موت کے وقت غلام آزاد کرتا ہے اس کی مثال ایسے شخص جیسی ہے جو کہ خود سیر ہو جائے تو بقیہ کھانا صدقہ کردے۔

✣✣ یہ ثوری کی روایت کے الفاظ ہیں اور یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2847- اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِیُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ

حدیث: 2846

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2123 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 21767 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 7622 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 202

حدیث: 2847

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر یمامه بیروت لبنان 1407ھ1987ء رقم الحدیث: 2452 اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 999 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1690 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 26860 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 3343 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 2434 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 4931 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 7551 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 7109 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 1067 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 1548

الْقَاضِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ الْغِفَارِيُّ، قَالاَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاق، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اَعْتَقْتُ جَارِيَةً لِي، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرْتُهُ بِعِتْقِهَا، فَقَالَ: اَمَا اِنَّكِ لَوْ كُنْتِ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اپنی ایک لونڈی آزاد کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے آزاد کرنے کے متعلق بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو وہ لونڈی اپنے کسی بھائی کو دے دیتی تو یہ تیرے لئے اس سے بھی زیادہ ثواب کا باعث ہوتا۔

✣•✣ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

2848۔ اخبرنا ابو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَعْدٍ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، وَكَانَ سَعْدٌ مَّمْلُوْكًا لَّهُ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ خِدْمَتُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا بَكْرٍ، اَعْتِقْ سَعْدًا، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا لَنَا غَيْرُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَتْكَ الرِّجَالُ، اَتَتْكَ الرِّجَالُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (سعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا غلام تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی خدمت بہت پسند تھی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوبکر! تم سعد کو آزاد کر دو۔ ابوبکر نے کہا: ہمارے پاس اس کے علاوہ دوسرا کوئی غلام نہیں ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرے پاس (بہت) لوگ آجائیں گے۔تمہارے پاس (بہت) لوگ آجائیں گے۔

✣•✣ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2849۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدُ بَكْرُبْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِبْنِ عِيْسٰى، ثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا سَعِيْدُبْنُ جُهْمَانَ، حَدَّثَنِي سَفِيْنَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَتْ لِي اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَعْتِقُكَ وَاَشْتَرِطُ عَلَيْهِ اَنْ تَخْدِمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا عِشْتَ قَالَ قُلْتُ لَوْاَنَّكَ لَمْ تَشْتَرِطِي عَلَيَّ مَافَارَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَاعِشْتُ قَالَ فَاَعْتَقَتْنِي وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ اَنْ اَخْدِمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَاعِشْتُ

حدیث: 2848

اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 1717 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دار المامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 1573

هٰذَاحَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں تجھے اس شرط پر آزاد کرتی ہوں کہ تو تمام عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرے گا، حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: اگر آپ مجھ پر یہ شرط نہ بھی لگائیں تب بھی میں اپنی زندگی بھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے آزاد کردیا اور یہ شرط رکھ دی کہ میں زندگی بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کروں گا۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2850- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ الْعَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَجُلٌ: اَعْتِقُ عَنِ ابْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں اپنے بیٹے کی طرف سے غلام آزاد کرسکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

2851- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

حدیث: 2849

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث:3932 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث:2526 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 26754 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 4995 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 21215 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث:1602

حدیث: 2851

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3949 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 1365 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2524 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 20179 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 4898 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 21204 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث: 1438 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 6852 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث:910

مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَّلَكَ ذَا رَحِمٍ مُحَرَّمٍ فَهُوَ حُرٌّ

وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ، بِاِسْنَادِهٖ سَوَاءً اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلاءِ، وَعَنْ هِبَتِهٖ سَمِعْتُ اَبَا عَلِيٍّ الْحَافِظَ، يَقُوْلُ: اِنَّمَا ذَكَرْتُ الْمَتْنَ الثَّانِيْ لِيُزَوِّرَ بِهِ الزُّهْرِيُّ، عَنْ ضَمْرَةَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشَاهِدُهُ الْحَدِيْثُ الصَّحِيْحُ الْمَحْفُوْظُ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ

✧✧ (حضرت عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی ذی رحم محرم کا مالک بنے وہ (ذی رحم) آزاد ہو جاتا ہے۔

✥✥ ابوعلی نے اپنی سند کے ہمراہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ نے "ولاء" بیچنے سے اور اس کو ہبہ کرنے سے منع کیا ہے۔

ابوعلی حافظ فرماتے ہیں: میں نے دوسرا متن اس لئے پیش کیا ہے تا کہ زہری کی ضمرہ سے روایت کردہ حدیث درست قرار پائے۔

✥✥ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی درج ذیل حدیث اس کی شاہد ہے۔

2852- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَّاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، وَاِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْمَرْوَزِيُّ، قَالاَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، وَقَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ مَّلَكَ ذَا رَحِمٍ مُحَرَّمٍ فَهُوَ حُرٌّ

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ذی رحم محرم کا مالک بنا وہ ذی رحم اس پر آزاد ہے۔

2853- حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيْهُ بِبُخَارٰى، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ، عَنْ اَبِي الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيِّ، وَعُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ، وزهير بن حرب، قَالُوْا: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَّلاثَةِ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: لاَنْ اُمَتِّعَ بِسَوْطٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اُعْتِقَ وَلَدَ زِنْيَةٍ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ مِّنْ حَدِيْثِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زناء کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ تین افراد کی برائی (کا نتیجہ) ہے۔

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اللہ کی راہ میں ایک تسمہ خدمت کرنے کو، حرامی غلام آزاد کرنے سے بہتر سمجھتا ہوں۔

✧✧ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا

حضرت ابوسلمہ کی ابوہریرہ سے مروی درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

2854۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَدَ الزِّنَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زناء کی اولاد تین افراد کا شر ہے۔

2855۔ فَحَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيْقٍ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: بَلَغَ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَاَنْ اُمَتِّعَ بِسَوْطٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ وَلَدَ الزِّنَا، وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ، وَاِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ، فَقَالَتْ عَآئِشَةُ: رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا هُرَيْرَةَ اَسَاءَ سَمْعًا، فَاَسَاءَ اِصَابَةً،

اَمَّا قَوْلُهُ: لَاَنْ اُمَتِّعَ بِسَوْطٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ وَلَدَ الزِّنَا، اَنَّهَا لَمَّا نَزَلَتْ: فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ وَمَا اَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ، قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا عِنْدَنَا مَا نُعْتِقُ اِلَّا اَنَّ اَحَدَنَا لَهُ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ تَخْدُمُهُ، وَتَسْعَى عَلَيْهِ، فَلَوْ اَمَرْنَاهُنَّ فَزَنَيْنَ، فَجِئْنَ بِالْاَوْلَادِ فَاَعْتَقْنَاهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاَنْ اُمَتِّعَ بِسَوْطٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اٰمُرَ بِالزِّنَا، ثُمَّ اُعْتِقَ الْوَلَدَ

وَاَمَّا قَوْلُهُ: وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ، فَلَمْ يَكُنِ الْحَدِيْثُ عَلٰى هٰذَا، اِنَّمَا كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُنَافِقِيْنَ، يُؤْذِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ يَّعْذِرُنِيْ مِنْ فُلَانٍ؟ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَعَ مَا بِهٖ وَلَدُ زِنًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ شَرُّ الثَّلَاثَةِ، وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، يَقُوْلُ: وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى

حدیث: 2854

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3963 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 8084 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 4930 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 19772

وَاَمَّا قَوْلُهُ: اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ، فَلَمْ يَكُنِ الْحَدِيْثُ عَلٰى هٰذَا، وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِدَارِ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ قَدْ مَاتَ، وَاَهْلُهُ يَبْكُوْنَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اِنَّهُمْ يَبْكُوْنَ عَلَيْهِ، وَاِنَّهُ لَيُعَذَّبُ، وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، يَقُوْلُ: لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے نزدیک زنا کے بچہ کو آزاد کرنے کی بہ نسبت ایک تسمہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا زیادہ بہتر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زناء کی اولاد تین افراد کا شر ہے اور (یہ بھی فرمایا کہ) میت کو اس کے اہل خانہ کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ تعالیٰ ابوہریرہ پر رحم کرے، انہوں نے یہ حدیث شریف نہ تو صحیح طور پر سنی ہے اور نہ صحیح طور پر آگے پہنچائی ہے کیونکہ جو یہ بات ہے ''زنا کا بچہ آزاد کرنے کی بہ نسبت ایک تسمے کا اللہ کی راہ میں فائدہ دینا زیادہ بہتر ہے'' (اس کی تفصیل یہ ہے کہ) جب یہ آیت

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ وَمَا اَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ (البلد:11,12)

''پھر بے تامل گھاٹی میں نہ کودا اور تو نے کیا جانا وہ گھاٹی کیا ہے'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

نازل ہوئی تو عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے پاس آزاد کرنے کے لئے کوئی چیز نہیں ہے، سوائے اس کے کہ کسی کے پاس ایک سیاہ رنگ کی لونڈی ہو جو کہ اس کی خدمت کرتی ہے اور اس کے ساتھ مزید کام کاج میں ہاتھ بٹاتی ہے اگر ہم ان کو حکم دیں اور وہ زنا کرا کے بچہ پیدا کرے تو ہم اس بچہ کو آزاد کر دیں (تو یہ کیسا رہے گا؟) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زنا کی اولاد آزاد کرنے کی بہ نسبت صرف ایک تسمے کا اللہ کی راہ میں فائدہ پہنچانا مجھے زیادہ پسندیدہ ہے''

اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ تین افراد کا شر ہے (تو اس کی تفصیل یہ ہے کہ) اس کا مطلب وہ نہیں ہے (جو ابوہریرہ سمجھے ہیں بلکہ اصل مطلب یہ ہے کہ) ایک منافق شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دیا کرتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے فلاں شخص سے کون بچائے گا؟ عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زنا کے بچہ کا کیا قصور ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تین افراد کا شر ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى

اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی''

اور جہاں تک تعلق ہے اس بات کا کہ ''میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے'' تو حدیث کا اصل مطلب یہ نہیں ہے بلکہ (بات دراصل یہ ہے کہ) ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی کے گھر کے قریب سے گزرے۔ یہودی مر گیا تھا اور اس کے گھر والے اس پر رو رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ اس پر رو رہے ہیں حالانکہ اس کو عذاب ہو رہا ہے اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (البقرة:286)

''اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگراس کی طاقت بھر'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

2856- حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، وَالْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الشَّعْرَانِيُّ، قَالا: حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عِيسَى الْقُرَشِيِّ ثُمَّ الْاَسَدِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَتْ جَارِيَةٌ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَتْ: اِنَّ سَيِّدِي اتَّهَمَنِي، فَاَقْعَدَنِي عَلَى النَّارِ حَتّٰى احْتَرَقَ، فَرْجِي، فَقَالَ لَهَا عُمَرُ: هَلْ رَاٰى ذٰلِكَ عَلَيْكِ؟ قَالَتْ: لا، قَالَ: فَهَلِ اعْتَرَفْتِ لَهُ بِشَيْءٍ؟ قَالَتْ: لا، فَقَالَ عُمَرُ: عَلَيَّ بِهِ، فَلَمَّا رَاٰى عُمَرُ الرَّجُلَ، قَالَ: اَتُعَذِّبُ بِعَذَابِ اللّٰهِ؟ قَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اتَّهَمْتُهَا فِي نَفْسِي، قَالَ: رَاَيْتَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا؟ قَالَ الرَّجُلُ لا، قَالَ: فَاعْتَرَفَتْ بِهِ؟ قَالَ: لا، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَوْ لَمْ اَسْمَعْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لا يُقَادُ مَمْلُوكٌ مِّنْ مَّالِكِهِ، وَلا وَالِدٌ مِّنْ وَّلَدِهِ، لاَقَدْتُهَا مِنْكَ فَبَرَّزَهُ، وَضَرَبَهُ مِائَةَ سَوْطٍ، وَقَالَ لِلْجَارِيَةِ: اذْهَبِي فَاَنْتِ حُرَّةٌ لِوَجْهِ اللّٰهِ، اَنْتِ مَوْلاةُ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ، قَالَ اَبُو صَالِحٍ: قَالَ اللَّيْثُ: وَهٰذَا الْقَوْلُ مَعْمُولٌ بِهِ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖ (حضرت عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک لونڈی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہنے لگی: میرے آقا نے مجھ پر تہمت لگائی ہے اور مجھے آگ پر بٹھا دیا، جس کی وجہ سے میری شرمگاہ جل گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: کیا اس نے خود اپنی آنکھوں سے تیرا عیب دیکھا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تو نے اقرار کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: اس کا معاملہ میرے ذمہ ہے۔ پھر جب اس کا حضرت عمر سے رضی اللہ عنہ سامنا ہوا تو آپ نے پوچھا: کیا تم اللہ کے عذاب کی طرح عذاب دیتے ہو؟ اس نے کہا: اے امیر المومنین! مجھے اس پر شک ہے۔ آپ نے پوچھا: کیا تو نے وہ عیب اس میں دیکھا ہے؟ اس شخص نے کہا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: کیا اس نے اس بات کا اقرار کیا تھا؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نہ سنا ہوتا کہ ''مملوک کا مالک سے اور اولاد کا باپ سے بدلہ نہیں لیا جائے گا'' تو میں تجھ سے اس کا بدلہ ضرور لیتا۔ آپ نے اس کو میدان میں نکالا اور اسے 100 کوڑے مارے اور لونڈی سے کہا: تو جا۔ تو اللہ کی رضا کی خاطر آزاد ہے تیرا آقا اللہ اور اس کا رسول ہے۔ ابوصالح فرماتے ہیں: لیث کا کہنا ہے: اسی قول پر عمل کیا جاتا ہے۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حدیث: 2856

اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دار الحرمين، قاهره، مصر، 1415ھ، رقم الحديث: 8657 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دار الباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 15726

2857۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِیُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عُبَیْدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ، اَنَّ سَبْیًا مِّنْ خَوْلَانَ قَدِمَ، وَکَانَ عَلٰی عَآئِشَةَ رَقَبَةٌ مِّنْ وَّلَدِ اِسْمَاعِیْلَ، فَقَدِمَ سَبْیٌ مِّنَ الْیَمَنِ، فَاَرَادَتْ اَنْ تُعْتِقَ مِنْهُمْ، فَنَهَاهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمَ سَبْیٌ مِّنْ مُّضَرَ، اَحْسِبُهُ قَالَ: مِنْ بَنِی الْعَنْبَرِ، فَاَمَرَهَا اَنْ تُعْتِقَ، تَابَعَهُ شُعْبَةُ، عَنْ عُبَیْدِ بْنِ الْحَسَنِ

✧✧ ابن معقل کا بیان ہے کہ خولان کا ایک قیدی آیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ذمہ اسماعیل کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنا تھا، تو یمن سے ایک قیدی آیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو آزاد کرنے کا ارادہ کیا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع فرما دیا۔ پھر مضر کا ایک قیدی آیا (راوی فرماتے ہیں) میرا خیال ہے کہ اس کا تعلق بنی العنبر کے ساتھ تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ اس کو آزاد کر دے۔

❖•❖ اس حدیث کو عبید بن حسن سے روایت کرنے میں شعبہ نے مسعر کی متابعت کی ہے۔

2858۔ اَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ کَامِلِ بْنِ خَلَفٍ الْقَاضِیُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ، اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عُبَیْدِ بْنِ الْحَسَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْقِلٍ، قَالَ: کَانَ عَلٰی عَآئِشَةَ مُحَرَّرٌ مِّنْ وَّلَدِ اِسْمَاعِیْلَ، فَاُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْیٍ مِّنْ بَنِی الْعَنْبَرِ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَعْتِقِیْ مِنْ بَنِی الْعَنْبَرِ، اَوْ مِنْ بَنِیْ لِحْیَانَ، وَلَا تَعْتِقِیْ مِنْ بَنِی الْخَوْلَانِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن معقل فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ذمہ اسماعیل کی اولاد میں سے غلام آزاد کرنا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنی العنبر کا ایک قیدی آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی العنبر یا بنی لحیان میں سے غلام آزاد کر لو لیکن بنی خولان میں سے مت کرنا۔

❖•❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حدیث: 2857

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 17855

كِتَابُ الْمَكَاتِبَ

مکاتب کا بیان

2859- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنَّى الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّعِيْنَهُمْ: الْمُكَاتَبُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْاَدَاءَ، وَالْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَالنَّاكِحُ يُرِيْدُ اَنْ يَّسْتَعِفَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین لوگ ایسے ہیں، ان کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے:

(1) وہ مکاتب غلام جو اپنا بدل کتابت ادا کرنا چاہتا ہو۔

(2) مجاہد فی سبیل اللہ۔

(3) پاکدامنی کی طلب میں نکاح کا متمنی۔

❖❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

2860- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

حديث: 2859

یہاں مستدرک حاکم کی حدیث 2678 کی تخریج لگائیں

حديث: 2860

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 16029 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ه/1994ء' رقم الحديث: 21410 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ه/1983ء' رقم الحديث: 5591 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ه/1988ء' رقم الحديث: 471 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودي عرب' (طبع اول) 1409ه' رقم الحديث: 19554

سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، اَنَّ سَهْلا حَدَّثَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ اَعَانَ مُجَاهِدًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اَوْ غَازِيًا، اَوْ غَارِمًا فِیْ عُسْرَتِهٖ، اَوْ مُكَاتَبًا فِیْ رَقَبَتِهٖ، اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ، يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مجاہد فی سبیل اللہ کی، یا کسی مقروض کی تنگی کی حالت میں یا کسی مکاتب کی اس کو آزاد کرانے کے سلسلہ میں مدد کی، اللہ تعالیٰ اس کو اس دن اپنے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2861- حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ الْعَدْلُ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا عِيسٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیُّ، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ الْيَامِیُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلِّمْنِیْ شَيْئًا يُّدْخِلُنِی الْجَنَّةَ، فَقَالَ: لَئِنْ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْاَلَةَ، اَعْتِقِ النَّسَمَ، وَفُكَّ الرَّقَبَةَ، قَالَ: اَوَلَيْسَا وَاحِدًا؟ قَالَ: فَاِنَّ عِتْقَ النَّسَمَةِ اَنْ تُفْرِدَ بِعِتْقِهَا، وَفَكُّ الرَّقَبَةِ اَنْ تُعِيْنَ فِیْ ثَمَنِهَا، وَالْمِنْحَةُ الْمَوْكُوْفَةُ، وَالْفَیْءُ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ الظَّالِمِ، فَاِنْ لَّمْ تُطِقْ ذٰلِكَ، فَاَطْعِمِ الْجَائِعَ، وَاسْقِ الظَّمْاٰنَ، وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ، وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ، فَاِنْ لَّمْ تُطِقْ ذٰلِكَ، فَكُفَّ لِسَانَكَ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسی چیز بتا دیں جو مجھے جنت میں لے جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اپنی گفتگو مختصر کرو تو میں آپ کا سوال پورا کرتا ہوں۔ "اَعْتِقِ النَّسَم" (غلام آزاد کرو) اور "وَفُكَّ الرَّقَبَة" (غلام آزاد کر) اس نے کہا: "عتق النسمه" (کا مطلب) غلام آزاد کرنا ہے جبکہ "فك الرقبه" (کا مطلب) یہ کہ اس کی قیمت کی ادائیگی میں معاونت کریں اور ظالم رشتہ دار کے ساتھ حسن سلوک کریں، اگر تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے تو بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور پیاسے کو پانی پلاؤ، بھلائی کا حکم دو، برائی

حدیث: 2861

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 18670 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 374 اخرجه ابوعبدالله البخاري في "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه بيروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحديث: 69 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 739 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 21102

سے منع کرو اگر تم اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتے ہو تو بھلائی کے علاوہ ہر چیز سے زبان کو روک لو۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2862- اَخْبَرَنِی اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحُسَیْنِ الْقَاضِیُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحُسَیْنِ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَیْمَانَ، وَعَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ، عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ، عَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَاتَبْتُ اَهْلِیْ عَلٰی اَنْ اَغْرِسَ لَهُمْ خَمْسَ مِائَةِ فُسَیْلَةٍ، فَاِذَا عَلَقَتْ، فَاَنَا حُرٌّ، فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: اغْرِسْ، وَاشْتَرِطْ لَهُمْ، فَاِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَغْرِسَ فَاٰذِنِّیْ، فَجَآءَ، فَجَعَلَ یَغْرِسُ اِلَّا وَاحِدَةً غَرَسْتُهَا بِیَدِیْ، فَعَلَقَتْ جَمِیْعًا اِلَّا الْوَاحِدَةُ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ مِّنْ حَدِیْثِ عَاصِمِ بْنِ سُلَیْمَانَ الْاَحْوَلِ، عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے آقا نے مجھے اس بات پر مکاتب بنایا ہے کہ میں ان کے لئے کھجور کے 500 پودے کاشت کروں، جب وہ درخت بن جائیں تو میں آزاد ہوں گا۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ معاملہ آپ سے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ٹھیک ہے) پودے کاشت کرو اور ان کے ساتھ یہ شرط طے کرلو اور جب پودے لگانے کا ارادہ کرو تو مجھے بلا لینا (انہوں نے جب پودے لگانے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لیا چنانچہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم (وہاں) تشریف لے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام پودے اپنے ہاتھ سے لگائے۔ صرف ایک پودا میں نے اپنے ہاتھ سے لگایا تو اسی ایک کے سوا باقی تمام پودے درخت بن گئے۔

❖ عاصم بن سلیمان کی سند کے ہمراہ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2863- اَخْبَرَنَا مَیْمُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَاشِمِیُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِیُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِیُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَیْرِیِّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَیْبٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ

حدیث: 2862

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 23781 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 21413

حدیث: 2863

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر'بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3927 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي' في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1260 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2519 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 6666 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 5026 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 21425 اخرجه ابوبكر الكوفي' في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودي عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحديث: 21418

عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا مُكَاتَبٍ كُوْتِبَ عَلٰى اَلْفِ اُوقِيَّةٍ فَاَدَّاهَا اِلَّا عَشَرَةَ اَوَاقٍ فَهُوَ عَبْدٌ، وَاَيُّمَا مُكَاتَبٍ كُوْتِبَ عَلٰى مِائَةِ دِيْنَارٍ، فَاَدَّاهَا اِلَّا عَشَرَةَ دَنَانِيْرَ فَهُوَ عَبْدٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی مکاتب کا بدل کتابت 1000 اوقیہ طے ہوا ہو، وہ ان میں سے 990 ادا کردے تب بھی غلام ہی ہے اور جس مکاتب کا بدل کتابت 100 دینار طے ہوا ہو وہ 90 دینار ادا کردے تب بھی غلام ہی ہے۔ (جب تک کہ ادائیگی مکمل نہ ہو)

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2864- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ النَّجَادُ الْفَقِيْهُ، اِمْلَاءً بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُكَاتَبِ اَنْ يُّقْتَلَ بِدِيَةِ الْحُرِّ عَلٰى قَدْرِ مَا اُدِّيَ مِنْهُ قَالَ يَحْيٰى: قَالَ عِكْرِمَةُ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، يُقَامُ عَلَيْهِ حَدُّ الْمَمْلُوْكِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مکاتب کے متعلق یہ فیصلہ فرمایا کہ اس نے جس قدر بھی بدل کتابت کر دیا ہو، اس کی ادائیگی کے مطابق اسے آزاد کی دیت میں قتل کیا جائے گا۔ یحیٰی فرماتے ہیں: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ اس پر مملوک کی حد نافذ کی جائے گی۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2865- اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُؤَدِّي الْمُكَاتَبُ بِقَدْرِ مَا عُتِقَ مِنْهُ بِحِسَابِ الْحُرِّ، وَمَا رَقَّ فَبِحِسَابِ الْعَبْدِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مکاتب اپنا جس قدر بدل کتابت ادا کر کے آزادی حاصل کر چکا ہو، اس کی مقدار میں آزاد کے حساب سے (دیت کی) ادائیگی کرے گا اور جس قدر غلام ہے اس کی مقدار میں غلام کے حساب کے مطابق (دیت کی) ادائیگی کرے گا۔

❖❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

2866- اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عِصْمَةَ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، قَالاَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا اَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا، اَوْ وَرِثَ مِيرَاثًا، فَاِنَّهُ يَرِثُ بِقَدْرِ مَا عُتِقَ، وَيُقَامُ عَلَيْهِ بِقَدْرِ مَا عُتِقَ مِنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مکاتب کسی حد شرعی کا مستحق قرار پائے یا کوئی میراث پائے تو اپنی آزادی کی شرح کے مطابق وراثت پائے گا اور اس کی آزادی کی مطابقت سے ہی اس پر حد نافذ کی جائے گی۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2867- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّغَانِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَانَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَبْهَانُ مُكَاتَبُ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنِّي لَاَقُودُ بِهَا بِالْبَيْدَاءِ اَوْ بِالْاَبْوَاءِ، قَالَتْ: مَنْ هٰذَا؟ قُلْتُ: اَنَا نَبْهَانُ، فَقَالَتْ: اِنِّي تَرَكْتُ بَقِيَّةَ مُكَاتَبَتِكَ لِابْنِ اَخِي مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ اَعَنْتُهُ بِهِ فِي نِكَاحِهِ، قَالَ: فَقُلْتُ: لَا، وَاللّٰهِ لَا اُؤَدِّيهِ اِلَيْهِ اَبَدًا، قَالَتْ: اِنْ كَانَ اِيمَانُكَ اَنْ تَدْخُلَ عَلَيَّ اَوْ تَرَانِي فَوَاللّٰهِ لَا تَرَانِي اَبَدًا، اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اِذَا كَانَ عِنْدَ الْمُكَاتَبِ مَا يُؤَدِّي، فَاحْتَجِبِي مِنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکاتب نبہان فرماتے ہیں: میں ان کی سواری ایک بیابان سے لے کر گزر رہا تھا، تو انہوں نے مجھ سے پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے جواباً کہا: میں نبہان ہوں۔ انہوں نے کہا: میں اپنے بھائی محمد بن عبداللہ بن ابی امیہ کے نکاح کے سلسلہ میں اس کی مدد کرنا چاہتی ہوں، اس لئے میں تمہارا بقیہ بدل کتابت اس کے حق میں چھوڑتی ہوں۔ نبہان فرماتے ہیں: میں نے کہا: نہیں۔ خدا کی قسم! میں اس کو ہرگز ادائیگی نہیں کروں گا۔ انہوں نے فرمایا: اگر تم میرے پاس آنا چاہتے ہو اور مجھے دیکھنا چاہتے ہو تو خدا کی قسم تم کبھی بھی مجھے نہیں دیکھ سکتے کیونکہ میں نے رسول اللہ کا یہ ارشاد سن رکھا ہے کہ "جب مکاتب کے پاس بدل کتابت ہو تو اس سے پردہ کرو"۔

❖❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2868- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، الرَّجُلُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ، قَالَ: هُوَ اَوْلَى بِهِ فِي حَيَاتِهِ وَمَمَاتِهِ

حدیث: 2866

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 4582 اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 1259

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ مَشْهُوْرٌ، وَشَاهِدُهُ، عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ، حَدِيْثُ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ

✧✧ حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایک مشرک آدمی کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام لاتا ہے (تو ان کی ولایت کے بارے میں کیا حکم ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس (نومسلم) کی زندگی میں اور بعد ازوفات وہی (مسلمان کرنے والا) زیادہ مستحق ہے۔

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔ اور عبداللہ بن وہب بن زمعہ ''مشہور'' (راوی) ہیں۔

قبیصہ بن ذویب کی روایت کردہ حدیث تمیم داری کی شاہد حدیث ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2869- حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ مُسْهِرٍ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ الْقُرَشِيُّ، عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلٰى يَدَيِ الرَّجُلِ، فَقَالَ: هُوَ اَوْلٰى بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ

✧✧ حضرت قبیصہ بن ذویب روایت کرتے ہیں کہ تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص (کی ولاء) کے متعلق مسئلہ پوچھا جس نے ایک مسلمان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہی شخص اس (نومسلم) کی زندگی میں اور بعد ازوفات زیادہ مستحق ہے۔

2870- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الشَّهِيْدُ،

حدیث: 2868

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 2112 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 16989 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 6411 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 21244 اخرجه ابويعلى الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ه-1984ء رقم الحديث: 7165 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ه/1983ء رقم الحديث:1272

حدیث: 2870

اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 1676 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 12856 اخرجه ابويعلى الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ه-1984ء رقم الحديث: 845 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ه/1993ء رقم الحديث: 4373

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَهِدْتُ غُلَامًا مَّعَ عُمُوْمَتِيْ حِلْفَ الْمُطَيَّبِيْنَ، فَمَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيْ حُمْرَ النَّعَمِ، وَاَنِّيْ اَنْكُثُهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں نے بچپن میں اپنے چچا کے ہمراہ "حلف المطيبين" میں شرکت کی تھی تو مجھے یہ بات ہرگز پسند نہ تھی کہ میں وہ وعدہ توڑ کر سرخ اونٹ حاصل کروں۔

❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2871- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّبِيْعِيُّ بِالْكُوْفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ، وَاَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْاِسْلَامُ اِلَّا شِدَّةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اسلام میں کوئی حلف نہیں ہے اور دور جاہلیت کے جتنے بھی حلف تھے، اسلام نے ان پر مزید شدت اختیار کی ہے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

والحمدللہ رب العالمین الذی وفقنالخدمۃ الحدیث الشریف

اللھم تقبل منا انك انت السمیع العلیم وتب علینا یامولنا انك انت التواب الرحیم

محمد شفیق الرحمٰن قادری رضوی ابوالعلائی جہانگیری

مہتمم: جامعہ غوثیہ رضویہ، محلہ شمس پورہ، ایبک روڈ، نزد بوراچوک

میاں چنوں (ضلع خانیوال)

27-06-2010 بروز اتوار

حدیث: 2781

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2530 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2925 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 16807 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ه/1993ء رقم الحديث: 4371 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 6418 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ه-1984ء رقم الحديث: 7406 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ه/1983ء رقم الحديث: 1580

المستدرك

على الصحيحين

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبیر برادرز

اردو بازار ○ لاہور

المستدرك

على الصحيحين

جلد 3

تصنیف

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ھو القادر

111

نام کتاب ——— المستدرک (جلد سوم)

تصنیف ——— للامام الحافظ ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم النیسابوری

مترجم ——— الشیخ الحافظ ابی الفضل محمد شفیق الرحمن قادری رضوی

پروف ریڈنگ ——— مزمل ریاض انصاری

کمپوزنگ ——— ورڈز میکر

باہتمام ——— ملک شبیر حسین

سن اشاعت ——— دسمبر 2010ء

سرورق ——— باھو گرافکس

طباعت ——— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ——— روپے

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

شبیر برادرز

اردو بازار لاہور

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ التَّفْسِيْرِ

تفسیر کا بیان

قد بدأنا هذا الكتاب بنزول القرآن في ما روى في المسند من القراء ات و ذكر الصحابة الذين جمعوا القرآن و حفظوه هذا قبل تفسير السورة

ہم نے نزولِ قرآن سے متعلق ان قراءت سے استفادہ کیا ہے جو ''مسند'' میں مروی ہیں اور سورتوں کی تفسیر سے پہلے ان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذکر کیا ہے جنہوں نے قرآن کریم کو جمع کیا ہے اور یاد کیا ہے۔

2872۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ الزَّاهِدُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْدِيِّ بْنِ رُسْتَمٍ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ الْعَطَارُدِيُّ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَعَلَّمْنَا الْقُرْآنَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ يَعْنِيْ مَسْجِدَ الْبَصْرَةِ وَكُنَّا نَجْلِسُ حَلَقًا حَلَقًا وَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ بَيْنَ ثَوْبَيْنِ اَبْيَضَيْنِ وَعَنْهُ اَخَذْتُ هٰذِهِ السُّوْرَةَ "اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ" قَالَ وَكَانَتْ اَوَّلَ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَاهِدٌ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ ۔حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے اس مسجد (بصرہ کی مسجد) میں قرآن کی تعلیم حاصل کی ہے، ہم حلقے بنا کر بیٹھا کرتے تھے اور ان کا دو سفید کپڑوں میں ملبوس ہونا آج بھی میری نظروں میں اسی طرح ہے اور انہی سے میں نے اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ سورت پڑھی تھی۔ انہوں نے فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی یہ سب سے پہلی سورت ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ''صحیح الاسناد'' ہے۔

2873۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ اَنْبَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَوَّلُ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ "اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ"

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: سب سے پہلے سورۃ ''اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ'' نازل ہوئی۔

2874۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ

حدیث: **2873**

ذکرہ ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرىٰ" طبع مکتبه دار الباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 17502

الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ سُفْيَانُ حَفِظَهُ لَنَا بْنُ إِسْحَاقَ قَالَتْ إِنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ "اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ"

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: قرآن کریم کی سب سے پہلے نازل ہونے والی سورت "اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ" ہے۔

2875۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ أَبِيْ جَمِيلَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَارِسِيُّ، قَالَ: قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا حَمَلَكُمْ عَلَى أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى الْأَنْفَالِ، وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِيْ وَإِلَى الْبَرَاءَةِ، وَهِيَ مِنَ الْمِئِينَ، فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا، وَلَمْ تَكْتُبُوْا بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، وَوَضَعْتُمُوْهَا فِي السَّبْعِ الطِّوَالِ، مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيْ عَلَيْهِ الزَّمَانُ تَنْزِلُ عَلَيْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ عَدَدٍ، فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ يَدْعُو بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُهُ، فَيَقُوْلُ: ضَعُوا هٰذِهِ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا، وَتَنْزِلُ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَيَقُوْلُ: ضَعُوا هٰذِهِ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا، فَكَانَتِ الْأَنْفَالُ مِنْ أَوَائِلِ مَا نَزَلَ بِالْمَدِيْنَةِ، وَبَرَاءَةٌ مِنْ آخِرِ الْقُرْآنِ، فَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيهَةً بِقِصَّتِهَا، فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا أَنَّهَا مِنْهَا، فَمِنْ ثَمَّ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا، وَلَمْ أَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ نے سورۂ انفال اور براۃ کو ایک دوسری کے ساتھ کیوں ملا دیا؟ اور ان کے درمیان ایک سطر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ نہیں لکھی، حالانکہ انفال ''مثانی'' میں سے ہے اور براۃ ''مئین'' میں سے ہے (مثانی ان سورتوں کو کہتے ہیں جن کی آیات ۱۰۰ سے کم ہیں اور مئین ان سورتوں کو کہا جاتا ہے جن آیات کی تعداد ۱۰۰ سے زیادہ ہے، شفیق) اور آپ نے اس کو طوال مفصل میں شامل کیا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواباً فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک وقت میں متعدد سورتوں کا نزول بھی ہوا کرتا تھا چنانچہ جب کوئی آیت

حدیث: 2875

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 786 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3086 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 43 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 8007 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 2205 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 7638 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 399

نازل ہوتی تو آپ ﷺ ، تب کو بلوا کر بتا دیا کرتے تھے کہ اس آیت کو فلاں سورۃ میں درج کر دو، جس میں فلاں فلاں مفہوم مذکور ہے۔کوئی دوسری آیت، نازل ہوتی تو آپ اس کے متعلق بھی راہنمائی فرما دیا کرتے تھے کہ اس آیت و فلاں سورۃ میں درج کر دو جس میں فلاں فلاں ذکر موجود ہے اور سورۂ انفال مدینۃ المنورہ میں ابتدائی ایام میں نازل ہوئی تھی جبکہ سورۃ براۃ نزول قرآن کے بالکل اختتام میں نازل ہوئی ہے اور ان دونوں سورتوں کے مفاہیم بھی ایک دوسری سے ملتے جلتے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے آخری وقت تک اس بات کی وضاحت نہیں کی تھی کہ ان میں سے کون سی آیت کس سورۃ سے تعلق رکھتی ہے۔اس لئے میں نے ان دونوں کے درمیان ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' نہیں لکھی اور دونوں کو متصل کر دیا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

2876۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ بِبَغْدَادَ، وَاَبُوْ مَنْصُوْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْفَارِسِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ: مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهُ كَذَا وَكَذَا، اَمَّا الْمَشْيَخَةُ فَثَبَتُوْا تَحْتَ الرَّايَاتِ، وَاَمَّا الشُّبَّانُ فَتَسَارَعُوْا اِلَى الْقَتْلِ وَالْغَنَائِمِ، فَقَالَتِ الْمَشْيَخَةُ لِلشُّبَّانِ: اَشْرِكُوْنَا مَعَكُمْ، فَاِنَّا كُنَّا رِدْاً لَكُمْ، وَلَوْ كَانَ فِيْكُمْ شَيْءٌ لَجِئْتُمْ اِلَيْنَا، فَاَبَوْا، فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَنَزَلَتْ: يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ، فَقُسِمَتِ الْغَنَائِمُ بَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ بدر کے موقع پر فرمایا: جو شخص کسی (کافر کو) قتل کرے گا، اس کے لئے اتنا اتنا مال ہوگا۔اس دن عمر رسیدہ لوگ جھنڈے کے نیچے تھے جبکہ نوجوان لڑائی اور مال غنیمت (کے حصول) میں مصروف تھے۔عمر رسیدہ لوگوں نے نوجوانوں سے کہا: تم لوگ ہمیں بھی اپنے ساتھ شریک کرو، کیونکہ تمہارے پناہ گاہ تو ہم ہی تھے، اگر تمہیں جنگ میں کوئی نقصان پہنچتا تو تم لوٹ کر ہمارے پاس آتے، لیکن ان نوجوانوں نے اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا، یہ لوگ اپنا جھگڑا رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے گئے تب یہ آیات نازل ہوئیں ''يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَال'' چنانچہ ان سب لوگوں میں برابر برابر مال غنیمت تقسیم کر دیا گیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔

2877۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ

حدیث: 2876

اخرجه ابوبكر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المكتب الاسلامی بیروت لبنان (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحدیث: 9483

حدیث: 2877

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ / 1991ء رقم الحدیث: 11327

الْاَعْلٰی بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی، حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَنْزَلَ اللّٰهُ الْقُرْآنَ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ، فَكَانَ اللّٰهُ اِذَا اَرَادَ اَنْ یُّوْحِیَ مِنْهُ شَیْئًا، اَوْحَاهُ، اَوْ اَنْ یُّحْدِثَ مِنْهُ فِی الْاَرْضِ شَیْئًا اَحْدَثَهٗ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے شب قدر میں پورا قرآن آسمان دنیا پر نازل فرمادیا، پھر اللہ تعالیٰ جب چاہتا اس میں سے کچھ حصہ وحی فرمادیتا یا (شاید یہ فرمایا) اس میں سے کوئی چیز زمین میں پیدا کرنا چاہتا تو پیدا کردیتا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2878- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِیْهُ اَخْبَرَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُثْمَانُ ابْنَا اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی "اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ" قَالَ اُنْزِلَ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا وَكَانَ بِمَوْقِعِ النُّجُوْمِ وَكَانَ اللّٰهُ یُنَزِّلُهٗ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَهٗ فِیْ اِثْرِ بَعْضٍ قَالَ وَقَالُوْا "لَوْلَا نُزِّلَ عَلَیْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً كَذٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِیْلًا"

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِهِمَا وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد:

اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ

''بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: شب قدر میں پورا قرآن یکبارگی آسمان دنیا پر نازل کیا گیا اور وہ ستاروں کے مقامات پر تھا پھر اللہ تعالیٰ اس میں سے یکے بعد دیگرے (تھوڑا تھوڑا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کرتا رہا۔ (دراصل) لوگ اس طرح کی باتیں کررہے تھے:

لَوْلَا نُزِّلَ عَلَیْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً كَذٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِیْلًا

''قرآن ان پر ایک ساتھ کیوں نہ اتار دیا ہم نے یونہی بتدریج اسے اتارا ہے کہ اس سے تمہارا دل مضبوط کریں اور ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

2879- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُبْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِیُّ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ

حدیث: 2878

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 8304 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیہ' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 11689

اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِی هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عباس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اُنْزِلَ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فِی لَيْلَةِ الْقَدْرِ ثُمَّ اُنْزِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِعِشْرِيْنَ سَنَةً "وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا" "وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَاَهُ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنْزِيْلًا"

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے شب قدر میں یکبارگی پورا قرآن آسمان دنیا پر نازل فرمایا پھر اس کے بعد ۲۰ سالوں میں (بتدریج) نازل کیا

وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا (الفرقان:33)

''اور وہ کوئی کہاوت تمہارے پاس نہ لائیں گے مگر ہم حق اور اس سے بہتر بیان لے آئیں گے''۔

(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَاَهُ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَنَزَّلْنَاهُ تَنْزِيْلًا (الاسراء:106)

''اور قرآن ہم نے جدا جدا کر کے اتارا کہ تم اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھو اور ہم نے اسے بتدریج رہ رہ کر اتارا''۔

(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2880- اَخْبَرَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ يُوْسُفَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِی طَالِبٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِی سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ الْبَصْرِیُّ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ الْاَنْصَارِیِّ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُوْحِیَ اِلَيْهِ لَمْ يَسْتَطِعْ اَحَدٌ مِّنَّا يَرْفَعُ طَرْفَهُ اِلَيْهِ، حَتّٰى يَنْقَضِیَ الْوَحْیُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوا کرتی تھی تو جب تک وحی نازل ہوتی رہتی، اس وقت تک ہم میں سے کسی میں بھی یہ ہمت نہ ہوتی تھی کہ آپ کے چہرہ اطہر کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ سکیں۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

2881- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَبُوْ طَاهِرٍ الزُّبَيْرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِیُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَسَّانِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ

حدیث: **2881**

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دار الكتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 7991

اخرجه ابوبكر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المكتب الاسلامی، بیروت لبنان، (طبع ثانی) 1403ھ، رقم الحدیث: 12381

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فُصِّلَ الْقُرْآنُ مِنَ الذِّكْرِ فَوُضِعَ فِي بَيْتِ الْعِزَّةِ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَجَعَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُنَزِّلُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُرَتِّلُهُ تَرْتِيلًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قرآن کی تفصیل ذکر سے کی گئی اور اس کو آسمان دنیا میں عزت کے مقام پر رکھا گیا۔ حضرت جبریل امین علیہ السلام وہاں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارتے رہتے اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2882- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِرَاءٌ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ، تَابَعَهُ عُمَرُ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيهِ

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قرآن پاک میں بحث ''کفر'' ہے۔

✿✿ یہ حدیث ابوسلمہ سے روایت کرنے میں عمر بن ابی سلمہ نے علقمہ کی متابعت کی ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2883- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْجِدَالُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ حَدِيثُ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، فَاَمَّا عُمَرُ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ فَاِنَّهُمَا لَمْ يَحْتَجَّا بِهِ

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن میں بلاوجہ بحث مباحثہ کرنا ''کفر'' ہے۔

✿✿ معتمر کی محمد بن عمرو سے روایت کردہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا

حدیث: 2882

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 4603 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 9474 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 1464 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامي دارعمار بيروت لبنان/عمان 1405ھ 1985ء رقم الحديث: 496

حدیث: 2883

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 7499

اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 5897

اورعمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایات شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے نقل نہیں کیں۔

2884- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلابُ، وَعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُكْرَمٍ، قَالَا :حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِي عُثْمَانَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:اُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَحْرُفٍ، قَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِرِوَايَةِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، وَاحْتَجَّ مُسْلِمٌ بِاَحَادِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، وَهٰذَا الْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ وَلَيْسَ لَهٗ عِلَّةٌ

✧✧ -حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قرآن کریم تین لغتوں میں نازل ہوا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حسن کی سمرہ سے روایت کردہ حدیث نقل کی ہےاورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حماد بن سلمہ کی روایات نقل کی ہیں اور یہ حدیث صحیح ہےاوراس میں کوئی علت نہیں ہے۔

2885- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : اَقْرَاَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْرَةَ حم، وَرُحْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ عَشِيَّةً، فَجَلَسَ اِلَيَّ رَهْطٌ، فَقُلْتُ لِرَجُلٍ مِنَ الرَّهْطِ :اقْرَاْ عَلَيَّ، فَاِذَا هُوَ يَقْرَاُ حُرُوْفًا لا اَقْرَؤُهَا، فَقُلْتُ لَهٗ :مَنْ اَقْرَاَكَهَا ؟ قَالَ : اَقْرَاَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْطَلَقْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِذَا عِنْدَهٗ رَجُلٌ، فَقُلْتُ لَهٗ :اخْتَلَفَا فِيْ قِرَاءَتِنَا، فَاِذَا وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَغَيَّرَ، وَوَجَدَ فِيْ نَفْسِهِ، حِيْنَ ذَكَرْتُ لَهُ الاخْتِلافَ، فَقَالَ : اِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ قَبْلَكُمُ الاخْتِلافُ، ثُمَّ اَسَرَّ اِلَيَّ عَلِيٌّ، فَقَالَ عَلِيٌّ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ يَّقْرَاَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ كَمَا عَلِمَ، فَانْطَلَقْنَا وَكُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَقْرَاُ حُرُوْفًا لا يَقْرَؤُهَا صَاحِبُهٗ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ حم پڑھائی۔ پھر میں شام کے وقت مسجد میں آیا تو کچھ لوگ میرے ساتھ آ بیٹھے، میں نے ان میں سے ایک آدمی سے کہا: تم مجھے (سورۃ حم) سناؤ، جب اس نے سورۃ سنائی تو اس میں کچھ الفاظ ایسے تھے جو میں نے نہیں پڑھے تھے۔ میں نے اس سے پوچھا: تمہیں یہ سورۃ کس نے پڑھائی ہے؟ اس نے کہا: مجھے یہ سورت خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے۔ ہم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ گئے۔ آپ کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا، میں نے اس سے کہا کہ ہم دونوں کی قراتوں میں فرق آ رہا ہے۔ جب میں نے اس کو اختلاف کے متعلق بتایا تو یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ (غصہ کی وجہ سے) متغیر ہونے لگا۔ پھر آپ نے فرمایا: تم سے پہلی قوموں کو اختلاف نے ہی برباد کر ڈالا تھا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میرے کان میں سرگوشی میں کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں یہ حکم دے رہے ہیں کہ ہر شخص اسی طریقہ سے قرات کرے جیسے میں نے اس کو سکھایا ہے۔ تو ہم لوگ وہاں سے چل دیئے اور ہم ایک دوسرے سے قرات میں فرق سے تلاوت کیا کرتے تھے۔

حدیث: **2885**

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 747

2886- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِاِسْنَادِهِ نَحْوَهُ، قَالَ فِيْهِ :فَانْطَلَقْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِذَا عِنْدَهُ رَجُلٌ قَالَ زِرٌّ : اِنَّهُمْ يُعَيِّنُوْنَهُ يَعْنِيْ عَلِيًّا،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✦✦- مذکورہ سند کے ہمراہ بھی یہ حدیث منقول ہے اس میں یہ ہے۔ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کے ہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا، زر کہتے ہیں: انہوں نے اس آدمی نام ذکر کیا ہے یعنی وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

2887- اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدُ بْنُ صَفْوَانَ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْقِرَاءَ ةُ سُبْعَةٌ قَالَ سُلَيْمَانُ يَعْنِي اَنْ لَّا يُخَالَفُ النَّاسُ بِرَأْيِكَ فِي الْاِتِّبَاعِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاه

✦✦ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قراتیں ۷ ہیں۔سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی رائے کی بناء پر اتباع کرنے میں لوگوں سے اختلاف مت کر۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2888- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَبُو الْبَخْتَرِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَاْنَا الْمُفَصَّلَ بِمَكَّةَ حَجَجًا لَّيْسَ فِيْهِ يا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦- حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے حج کے دوران مکہ میں ''مفصل'' سورتیں پڑھیں، ان میں (کہیں بھی) ''یا ایھا الذین امنوا'' (کے الفاظ) نہیں ہے۔

(مفصل سورتوں سے مراد قرآن کریم کی آخری سات سورتیں ہیں۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جن آیات میں یاایھاالذین آمنوا کے الفاظ ہیں وہ مدینہ میں نازل ہوئی ہیں اور جن میں یاایھاالناس کے الفاظ ہیں وہ مکہ میں نازل ہوئی ہیں۔ شفیق)

❁❁ یہ حدیث امام رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2889- اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ الْاَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دِيْزِيْلَ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :قَالَ لِيْ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ، فَقَرَاَ: لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ، وَمِنْ نَعْتِهَا لَوْ اَنَّ ابْنَ اٰدَمَ سَاَلَ وَادِيًا مِنْ مَالٍ فَاَعْطَيْتُهُ، سَاَلَ ثَانِيًا، وَاِنْ اَعْطَيْتُهُ ثَانِيًا، سَاَلَ ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ، وَاِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْحَنِيفِيَّةُ غَيْرَ الْيَهُوْدِيَّةِ، وَلَا النَّصْرَانِيَّةِ، وَمَنْ يَّعْمَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُّكْفَرَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧ ✧ -حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے قرآن سناؤں پھر آپ نے مجھے:

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ (البينة:1)

''کتابی کافر اور مشرک اپنا دین چھوڑنے کو نہ تھے جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آئے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور اس کی صفات میں سے یہ بھی ہے کہ اگر انسان پوری ایک وادی مال مانگے اور میں اس کو دے دوں تو وہ دوسری وادی کا بھی سوال کرے گا اور میں اس کو دوسری وادی بھی دے دوں تو وہ تیسری کا سوال کرے گا۔ ابن آدم کا پیٹ مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ اور اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول دین ''حنفیہ'' ہے۔ یہودیت اور نصرانیت نہیں ہے جو شخص نیک عمل کرے گا اس (کے ثواب) کو ہرگز ضائع نہیں کیا جائے گا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2890- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَّاَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ عَنِ ابْنِ عباس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا اَنَا اَقْرَاُ اٰيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَنَا اَمْشِي فِيْ طَرِيْقٍ مِّنْ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَاِذَا اَنَا بِرَجُلٍ يُّنَادِيْنِي مِنْ بَعْدِيْ اِتَّبِعِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَاِذَا هُوَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرُ فَقُلْتُ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ اَهُوَ اَقْرَاَكَهَا كَمَا سَمِعْتُكَ تَقْرَاُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاَرْسَلَ مَعِيَ رَسُوْلًا قَالَ اذْهَبْ مَعَهُ اِلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَانْظُرْ اَيُقْرِیءُ اُبَيٌّ كَذٰلِكَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَرَسُوْلُهُ اِلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ فَقُلْتُ يَا اُبَيُّ قَرَاْتُ اٰيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَنَادَانِيْ مِنْ بَعْدِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِتَّبِعْ بْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَاَرْسَلَ مَعِيَ رَسُوْلَهُ اَفَاَنْتَ اَقْرَاْتَنِيْهَا كَمَا قَرَاْتُ قَالَ اُبَيٌّ نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ الرَّسُوْلُ اِلَيْهِ فَانْطَلَقْتُ اَنَا اِلٰى حَاجَتِي قَالَ فَرَاحَ عُمَرُ اِلٰى اَبِي فَوَجَدْتُ قَدْ فَرَغَ

حدیث: **2889**

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث:3793

اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث:21241

اخرجه ابوداؤد الطيالسى فى "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث:539

مِنْ غَسْلِ رَأْسِهِ وَوَلِيدَتُهُ تَدْرِي لِحْيَتَهُ بِمِدْرَاهَا فَقَالَ أُبَيٌّ مَرْحَبًا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَزَائِرًا جِئْتَ أَمْ طَالِبَ حَاجَةٍ فَقَالَ عُمَرُ بَلْ طَالِبَ حَاجَةٍ قَالَ فَجَلَسَ وَمَعَهُ مَوْلَيَانِ لَهُ حَتَّى فَرَغَ مِنْ لِحْيَتِهِ وَأَدَرْتُ جَانِبَهُ الْأَيْمَنَ مِنْ لِمَّتِهِ ثُمَّ وَلَّاهَا جَانِبَهُ الْأَيْسَرَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ أَقْبَلَ إِلَى عُمَرَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ مَا حَاجَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ عُمَرُ يَا أُبَيُّ عَلَى مَا تُقْنِطُ النَّاسَ فَقَالَ أُبَيٌّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي تَلَقَّيْتُ الْقُرْآنَ مِنْ تِلْقَاءِ جِبْرِيلَ وَهُوَ رَطْبٌ فَقَالَ عُمَرُ تَاللَّهِ مَا أَنْتَ بِمِنَّتِهِ وَمَا أَنَا بِصَابِرٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَامَ فَانْطَلَقَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک دفعہ مدینے کے راستے سے قرآن کریم کی ایک آیت پڑھتا ہوا گزر رہا تھا تو اچانک پیچھے سے ایک آدمی نے آواز دے کر کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اتباع کرو۔ (جب میں نے مڑ کر دیکھا تو) وہ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے ان سے کہا: میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اتباع کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا: میں نے آپ کو جیسے پڑھتے ہوئے سنا ہے کیا انہوں نے تمہیں اسی طرح پڑھایا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے میرے ہمراہ اپنا ایک قاصد بھیجا اور کہا: اس کے ساتھ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور اس بات کی تحقیق کر کے آؤ کہ کیا واقعی ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اسی طرح پڑھاتا ہے۔ چنانچہ میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قاصد دونوں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس چلے آئے، میں نے کہا: اے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ! میں فلاں آیت پڑھتے ہوئے جا رہا تھا کہ مجھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پیچھے سے آواز دی اور کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اتباع کرو۔ میں نے کہا: میں تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اتباع کرتا ہوں انہوں نے میرے ہمراہ اپنا قاصد بھیجا ہے (آپ اس کو بتائیے کہ) میں جیسے قرات کر رہا ہوں کیا آپ نے مجھے وہی قرات سکھائی ہے؟ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بولے: جی ہاں (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی یہ تصدیق سن کر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قاصد واپس چلا گیا اور میں اپنے کام چلا گیا (راوی کہتے ہیں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کے وقت (خود) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس چلے آئے۔ اس وقت (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) سر دھو کر فارغ ہوئے تھے اور ان کی بچی ان کی داڑھی میں کنگھی کر رہی تھی۔ ابی رضی اللہ عنہ بولے: امیر المومنین رضی اللہ عنہ کو خوش آمدید، آپ صرف زیارت کے لئے آئے ہیں یا کوئی کام تھا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: (میں صرف ملاقات کے لئے نہیں) بلکہ کام سے آیا ہوں۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور ان کے ہمراہ دو غلام بھی تھے۔ جب داڑھی سنوار کر فارغ ہوئے تو اپنی زلفوں کو سنوارا، جب زلفیں سنوار کر فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جانب متوجہ ہو کر بولے: امیر المومنین رضی اللہ عنہ کو کیا کام ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: اے ابی رضی اللہ عنہ تم کس بناء پر لوگوں کو مایوس کئے جا رہے ہو؟ ابی رضی اللہ عنہ بولے: اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ میں نے جوانی اور صحت کے دنوں میں حضرت جبریل علیہ السلام امین کی جانب سے قرآن سیکھا ہے۔ (اس لئے میری قراءت غلط نہیں ہو سکتی) حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: تو احسان ماننے والا نہیں اور میں صبر کرنے والا نہیں ہوں۔ یہ بات تین مرتبہ بولی اور وہاں سے چلے آئے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2891 - حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

شُعَيْبِ بْنِ شَابُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی اِدْرِيسَ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُ : اِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِیْ قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَلَوْ حَمِيْتُمْ كَمَا حَمُوا لَفَسَدَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ، فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ، فَبَعَثَ اِلَيْهِ، وَهُوَ يَهْنَاُ نَاقَةً لَّهُ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ، فَدَعَا نَاسًا مِنْ اَصْحَابِهٖ، فِيهِمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، فَقَالَ :مَنْ يَقْرَاُ مِنْكُمْ سُورَةَ الْفَتْحِ ؟ فَقَرَاَ زَيْدٌ عَلٰی قِرَاءَ تِنَا الْيَوْمَ، فَغَلَّظَ لَهُ عُمَرُ، فَقَالَ لَهُ اُبَيٌّ : اَاَتَكَلَّمُ ؟ فَقَالَ :تَكَلَّمْ، لَقَدْ عَلِمْتَ اَنِّی كُنْتُ اَدْخُلُ عَلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُقْرِئُنِی، وَاَنْتُمْ بِالْبَابِ، فَاِنْ اَحْبَبْتَ اَنْ اُقْرِءَ النَّاسَ عَلٰی مَا اَقْرَاَنِی، اَقْرَاْتُ، وَاِلا لَمْ اُقْرِءْ حَرْفًا مَا حَيِيتُ، قَالَ:بَلْ اَقْرِءِ النَّاسَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ سورۃ فتح کی آیت نمبر ۲۶ یوں پڑھا کرتے تھے:

اِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِیْ قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَلَوْ حَمِيْتُمْ كَمَا حَمُوا لَفَسَدَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ (الفتح:26)

یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو وہ اس بات پر سخت برہم ہوئے ،انہوں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف ایک آدمی بھیجا، اس وقت وہ اپنے اونٹ پر تارکول مل رہے تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود ان کے پاس چلے آئے اور ان کے کچھ ساتھیوں کو بلایا، ان میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: تم میں سے کون سورۂ فتح پڑھے گا؟ تو زید رضی اللہ عنہ نے ہمارے طریقے کے مطابق قرات کی۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان پر بھی ناراض ہوئے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: میں کچھ بولوں؟ آپ نے کہا: بولو۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ بات آپ بھی جانتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل قریب بیٹھا کرتا تھا اور آپ مجھے قرآن سنایا کرتے تھے جبکہ تم لوگ اس وقت دروازے پر ہوتے تھے، اب اگر آپ کہتے ہیں کہ میں نے جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن سنا ہے اسی طرح لوگوں کو سناتا رہوں تو میں سناتا رہوں گا اور اگر آپ نہیں چاہتے تو میں ساری زندگی ایک حرف بھی زبان سے نہیں نکالوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: (نہیں) بلکہ آپ لوگوں کو قرآن سناتے رہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

2892- اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَصْمَةَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا السَّرِیُّ بْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِیُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُو عِمْرَانَ الْجُوْنِیُّ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ لِاَتَعَلَّمَ الْعِلْمَ فَلَمَّا دَخَلْتُ مَسْجِدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا النَّاسُ فِيْهِ حِلَقٌ يَتَحَدَّثُوْنَ قَالَ فَجَعَلْتُ اَمْضِی حَتّٰی انْتَهَيْتُ اِلٰی حَلْقَةٍ فِيْهَا رَجُلٌ شَاحِبٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ كَاَنَّمَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ هَلَكَ اَصْحَابُ الْعُقَدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَلَا اٰسٰی عَلَيْهِمْ يَقُوْلُهَا ثَلَاثًا هَلَكَ اَصْحَابُ الْعُقَدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ هَلَكَ اَصْحَابُ الْعُقَدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ هَلَكَ اَصْحَابُ الْعُقَدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَتَحَدَّثَ مَا قُضِیَ لَهُ ثُمَّ قَامَ فَسَاَلْتُ عَنْهُ فَقَالُوْا هٰذَا سَيِّدُ

النَّاسِ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ فَتَبِعْتُهُ حَتّٰى اَتٰى مَنْزِلَهُ فَإِذَا هُوَ رَثُّ الْمَنْزِلِ رَثُّ الْكِسْوَةِ رَثُّ الْهَيْئَةِ يَشْبَهُ اَمْرُهُ بَعْضُهُ بَعْضًا فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ قَالَ ثُمَّ سَأَلَنِي مِمَّنْ اَنْتَ قَالَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ اَكْثَرُ شَيْءٍ سُؤَالًا وَغَضَبٌ قَالَ فَاسْتَقْبَلْتُ الْقِبْلَةَ ثُمَّ جَثَوْتُ عَلٰى رُكْبَتِي وَرَفَعْتُ يَدَيَّ هٰكَذَا وَمَدَّ ذِرَاعَيْهِ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اِنَّا نَشْكُوْهُمْ اِلَيْكَ اِنَّا نُنْفِقُ نَفَقَاتِنَا وَنُنْصِبُ اَبْدَانَنَا وَنَرْحَلُ مَطَايَانَا اِبْتِغَاءَ الْعِلْمِ فَإِذَا لَقِيْنَاهُمْ تَجَهَّمُوا لَنَا وَقَالُوْا لَنَا قَالَ فَبَكٰى اُبَیٌّ وَجَعَلَ يَتَرَضَّانِي وَيَقُوْلُ وَيْحَكَ اِنِّيْ لَمْ اَذْهَبْ هُنَاكَ ثُمَّ قَالَ اُبَیٌّ اُعَاهِدُكَ لَئِنْ اَبْقَيْتَنِي اِلٰى يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَاتَكَلَّمَنَّ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَخَافُ فِيْهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ قَالَ ثُمَّ انْصَرَفْتُ عَنْهُ وَجَعَلْتُ اَنْتَظِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَمِيْسِ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي فَإِذَا الطُّرُقُ مَمْلُوءَةٌ مِّنَ النَّاسِ لَا اٰخُذُ فِي سِكَّةٍ اِلَّا اسْتَقْبَلَنِي النَّاسُ قَالَ فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَالُوْا اِنَّا نَحْسِبُكَ غَرِيْبًا قَالَ قُلْتُ اَجَلْ قَالُوْا مَاتَ سَيِّدُ الْمُسْلِمِيْنَ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ فَلَقِيْتُ اَبَا مُوْسٰى بِالْعِرَاقِ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ هَلَّا كَانَ يَبْقٰى حَتّٰى تُبَلِّغَنَا مَقَالَتَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں مدینہ منورہ میں حصول علم کی خاطر آیا، جب میں مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام میں داخل ہو تو وہاں پر لوگ حلقوں کی صورت میں بیٹھے باہم گفتگو کر رہے تھے۔ میں ان میں سے گزرتا ہوا ایک حلقہ میں پہنچا، اس میں دو کپڑوں میں ملبوس ایک لاغر سا آدمی بیٹھا ہوا تھا، لگتا تھا کہ وہ ابھی ابھی کسی سفر سے آیا تھا، میں نے اس کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: رب کعبہ کی قسم ''اصحاب عقد'' ہلاک ہو گئے اور مجھے ان سے کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بات تین بار کہی: رب کعبہ کی قسم! ''اصحاب عقد'' ہلاک ہو گئے، رب کعبہ کی قسم! ''اصحاب عقد'' ہلاک ہوئے، رب کعبہ کی قسم! ''اصحاب عقد'' ہلاک ہو گئے۔ میں ان کے قریب بیٹھ گیا وہ اپنی آپ بیتی سنا رہے تھے پھر وہ اٹھ گئے۔ میں نے ان سے متعلق لوگوں سے دریافت کیا تو مجھے لوگوں نے بتایا کہ یہ لوگوں کے سردار حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے (جندب) کہتے ہیں: میں ان کے پیچھے چل دیا اور چلتا چلتا ان کے گھر تک پہنچ گیا (میں نے ان کے گھر کی حالت دیکھی) بہت خستہ حالت تھی، لباس بھی کوئی خاص نہ تھا اور ان کی اپنی بھی حالت پراگندہ تھی اور ان کا رہن سہن بالکل عام لوگوں جیسا تھا۔ میں نے ان کو سلام کیا، انہوں نے مجھے سلام کا جواب دیا اور پھر مجھ سے پوچھا: تم کہاں سے آئے ہو؟ میں نے کہا: عراق سے۔ انہوں نے کہا: یہ لوگ بہت سوالات کرتے ہیں، اور پھر وہ ناراض ہو گئے، میں قبلہ رو ہوا اور اپنے گھٹنوں کے بل جھک گیا اور یوں اپنے ہاتھ بلند کئے (یہ کہتے ہوئے انہوں نے) اپنے دونوں بازو کھول دیئے، میں نے کہا: میں تو آپ کے پاس ان کی شکایت لے کر آیا ہوں، ہم نے حصول علم کی خاطر اپنے مال خرچ کئے، اپنے جسم پیش کئے اور اپنی سواریوں کو چلایا لیکن جب ہم ان سے ملے تو وہ ہم سے ترش روئی کے ساتھ پیش آئے اور ہم سے نامناسب گفتگو کی (جندب) کہتے ہیں: (میری یہ بات سن کر) حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ رو پڑے اور مجھے راضی کرتے ہوئے بولے: افسوس! کہ میں ابھی وہاں تک نہیں جا سکا۔ پھر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بولے: میرا تیرے ساتھ یہ وعدہ ہے کہ اگر اس جمعہ تک میری زندگی رہی تو میں تمہیں ایسی بات بتاؤں گا جو میں نے خود رسول

اللہ ﷺ سے سنی ہے اور اس سلسلے میں کسی ملامت گر کی ملامت کی پرواہ نہیں کروں گا (جندب) کہتے ہیں: میں واپس آ گیا اور جمعہ کا انتظار کرنے لگا۔ جب جمعرات آئی تو میں اپنے ایک ضروری کام سے باہر نکلا تو تمام گلیوں بازاروں میں بہت رش تھا۔ میں جس گلی میں بھی گیا وہ لوگوں سے کھچا کھچ بھری ملی، میں نے پوچھا: لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ تو لوگوں نے جواب دیا: شاید آپ یہاں کے رہنے والے نہیں ہیں۔ میں نے کہا: جی ہاں۔ لوگوں نے بتایا: سید المسلمین حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ وفات پا گئے ہیں۔ (جندب) کہتے ہیں: پھر میں عراق میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان کو یہ بات بتائی تو انہوں نے کہا: کاش کہ وہ زندہ رہتے اور ان کی وہ بات ہم تک پہنچ جاتی۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

2893۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عُمَرَ وَهُوَ بِعَرَفَةَ، فَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، جِئْتُ مِنَ الْكُوفَةِ وَتَرَكْتُ بِهَا مَنْ يُمْلِي الْمَصَاحِفَ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِهِ، قَالَ: فَغَضِبَ عُمَرُ، وَانْتَفَخَ حَتّٰى كَادَ يَمْلَاُ مَا بَيْنَ شُعْبَتَيِ الرَّحْلِ، ثُمَّ قَالَ: وَيْحَكَ مَنْ هُوَ؟ قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ، فَمَا زَالَ يُطْفِءُ وَيُسَرِّى الْغَضَبَ، حَتّٰى عَادَ اِلٰى حَالِهِ الَّتِيْ كَانَ عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: وَيْحَكَ، وَاللّٰهِ مَا اَعْلَمُهُ بَقِيَ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ هُوَ اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ، سَاُحَدِّثُكَ عَنْ ذٰلِكَ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ يَسْمُرُ فِي الْاَمْرِ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ عِنْدَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَاَنَّهُ سَمَرَ عِنْدَهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ، وَاَنَا مَعَهُ، ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَرَجْنَا نَمْشِي مَعَهُ، فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ يُّصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَمِعُ قِرَاءَتَهُ، فَلَمَّا اَعْيَانَا اَنْ نَعْرِفَ مَنِ الرَّجُلُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّقْرَاَ الْقُرْآنَ كَمَا اُنْزِلَ، فَلْيَقْرَاْهُ عَلٰى ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ، ثُمَّ جَلَسَ الرَّجُلُ يَدْعُو، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ لَهُ: سَلْ تُعْطَهْ، فَقَالَ عُمَرُ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَاَغْدُوَنَّ اِلَيْهِ فَلَاُبَشِّرَنَّهُ، قَالَ: فَغَدَوْتُ اِلَيْهِ لِاُبَشِّرَهُ، فَوَجَدْتُ اَبَا بَكْرٍ قَدْ سَبَقَنِيْ فَبَشَّرَهُ، فَوَاللّٰهِ مَا سَابَقْتُهُ اِلٰى خَيْرٍ قَطُّ اِلَّا سَبَقَنِيْ اِلَيْهِ

✧✧ ۔حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ میدان عرفات میں تھے، اس نے کہا: اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ! میں کوفہ سے آیا ہوں اور وہاں پر ایک ایسا آدمی ہے جو زبانی قرآن کریم کی املاء کرواتا ہے۔ علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ اس بات پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بہت شدید ناراض اور غضبناک ہوئے اور پوچھنے لگے: وہ کون ہے؟ علقمہ رضی اللہ عنہ نے

حدیث: 2893

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 175 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 1156 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 1968 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت لبنان' (طبع ثاني) 1403ھ' رقم الحديث: 8420

جواب دیا: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (یہ نام سنتے ہی) ان کا غصہ کافور ہونے لگا حتیٰ کہ وہ بالکل نارمل حالت پر واپس آ گئے، پھر بولے: افسوس! خدا کی قسم! اس وقت مسلمانوں میں (قرآن کی املا کروانے کے حوالے سے) ان سے زیادہ بہتر کوئی شخص نہیں ہے۔ میں اس سلسلہ میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے معاملات میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا، اس رات میں بھی ان کے ہمراہ تھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور ہم بھی آپ کے ہمراہ چل دیئے، ہم نے دیکھا کہ ایک آدمی مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی قرات سننے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ جب ہم اس شخص کو پہچاننے سے عاجز آ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قرآن کی تلاوت اس انداز میں پڑھنا چاہے، وہ ام معبد رضی اللہ عنہا کے بیٹے سے قرآن پڑھ لے۔ پھر وہ شخص بیٹھ کر دعا مانگنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے متعلق فرمانے لگے: (اے دعا مانگنے والے) تم جو مانگو گے تمہیں ملے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے سوچا کہ میں کل صبح سویرے اس آدمی کو آ کر یہ خوشخبری سناؤں گا۔ آپ فرماتے ہیں: میں اگلے دن صبح سویرے اس کو خوشخبری سنانے گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے پہلے اس کے پاس پہنچے ہوئے تھے اور ان کو خوشخبری سنا چکے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: خدا کی قسم! میں نے جب بھی کسی نیکی میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آگے نکلنے کی کوشش کی ہے (میں اس میں کامیاب نہیں ہو سکا بلکہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی ہمیشہ جیتے ہیں۔

2894- اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اٰدَمَ الْحَافِظُ بِالْكُوْفَةِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَعْرُوْفٍ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْخَثْعَمِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّقْرَاَ الْقُرْاٰنَ غَضًّا كَمَا اُنْزِلَ، فَلْيَقْرَاْهُ عَلٰى قِرَاءَةِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ حَدِيْثُ عَلْقَمَةَ، عَنْ عُمَرَ، صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاَتَوَهَّمُهُمَا لَمْ يَصِحَّ عِنْدَهُمَا سَمَاعُ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ مِنْ عُمَرَ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ، وَلَهُ شَاهِدٌ مُفَسَّرٌ مِّنْ حَدِيْثِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ

✧✧ -حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بالکل اس انداز میں قرآن پڑھنا چاہتا ہے جس طرح نازل ہوا ہے، اس کو چاہئے کہ وہ ''ابن ام معبد رضی اللہ عنہا'' کی قرات کے مطابق قرآن پاک پڑھے۔

۞۞ علقمہ رضی اللہ عنہ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے مقرر کردہ معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا اور میرا یہ خیال ہے کہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

۞۞ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

2895- اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْفَارِسِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ الْفَارِسِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ صَخْرٍ الْاَيْلِيِّ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ يَقْرَأُ حَرْفًا حَرْفًا، فَقَالَ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَقْرَاَ الْقُرْآنَ كَمَا اُنْزِلَ، فَلْيَقْرَاْهُ عَلٰى قِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُودٍ

✧✧-حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو وہ قرآن پاک کی حرف حرف کر کے تلاوت کر رہے تھے (آپ نے ان کی تلاوت سن کر) فرمایا: جو شخص قرآن پاک کی اسی انداز میں تلاوت کرنا چاہے جیسے وہ نازل ہوا ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرات کے مطابق تلاوت کرے۔

2896- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْمُثَنّٰى بْنِ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْفٍ، حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ اَبِيْ مَيْسَرَةَ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، قَالَ: اَتٰى عَلَيَّ رَجُلٌ وَاَنَا اُصَلِّي، فَقَالَ: ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ، اَلا اَرَاكَ تُصَلِّي، وَقَدْ اَمَرَ بِكِتَابِ اللّٰهِ اَنْ يُمَزَّقَ كُلَّ مُمَزَّقٍ، قَالَ: فَتَجَوَّزْتُ فِيْ صَلاتِيْ، وَكُنْتُ اَجْلِسُ، فَدَخَلْتُ الدَّارَ، وَلَمْ اَجْلِسْ، وَرَقِيتُ فَلَمْ اَجْلِسْ، فَاِذَا اَنَا بِالاَشْعَرِيِّ، وَحُذَيْفَةَ، وَابْنَ مَسْعُودٍ، يتقاولان، وحذيفة يَقُوْلُ لابْنِ مَسْعُودٍ: اِدْفَعْ اِلَيْهِمْ هٰذَا الْمُصْحَفَ، قَالَ: وَاللّٰهِ لا اَدْفَعُهُ اِلَيْهِمْ، اَقْرَاَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَسَبْعِيْنَ سُوْرَةً، ثُمَّ اَدْفَعُهُ اِلَيْهِمْ، وَاللّٰهِ لا اَدْفَعُهُ اِلَيْهِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧-حضرت ابومیسرہ عمرو بن شرحبیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی میرے پاس آیا، اس وقت میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اس نے کہا: تیری ماں تجھے روئے تم کیسے نماز پڑھ رہے ہو؟ حالانکہ قرآن پاک پڑھنے کے متعلق حکم یہ ہے کہ اس کو خوب عمدگی سے پڑھو۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے نماز مختصر کر دی اور (میری عادت تھی کہ) میں نماز کے بعد (تھوڑی دیر) بیٹھا کرتا تھا (لیکن اس دن نہیں بیٹھا بلکہ) گھر میں گیا اور وہاں بھی نہیں بیٹھا، پھر سیڑھیاں چڑھا لیکن بیٹھا نہیں۔ تو میں نے دیکھا کہ، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ آپس میں گفتگو کر رہے تھے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: ان کو یہ مصحف دے دو، انہوں نے جواباً کہا: خدا کی قسم! میں یہ مصحف ہرگز ان کو نہیں دوں گا۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر سے زائد سورتیں پڑھائی ہیں۔ پھر میں یہ مصحف

حدیث: 2895

اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 138 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 35 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ه/1993ء رقم الحديث: 7066 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 8255 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ه-1984ء رقم الحديث: 16 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان (طبع ثاني) 1403ه رقم الحديث: 8417 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 334

حدیث: 2896

اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان (طبع ثاني) 1403ه رقم الحديث: 8438

ان کو دے دوں خدا کی قسم میں یہ مصحف ان کے حوالے ہرگز نہیں کروں گا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2897۔ اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَقَدْ قَرَاْتُ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِيْنَ سُوْرَةً، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ذُو ذُؤَابَتَيْنِ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ شَاهِدٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے ستر سورتیں سیکھی ہیں (ان دنوں) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ چھوٹا بچہ ہوتا تھا، بچوں کے ہمراہ کھیلا کرتا تھا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

عبداللہ سے مروی ایک حدیث اس حدیث کی زیادتی کی شاہد ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

2898۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْحَنْظَلِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْاَسَدِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: اَقْرَاَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِيْنَ سُوْرَةً، اَحْكَمْتُهَا، قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر سورتیں سکھائی ہیں، میں نے وہ تمام زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے بھی پہلے یاد کر لی تھیں۔

2899۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ اِمْلَاءً فِيْ مَسْجِدِهِ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هَيْثَمٍ الْبَلَدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَعَدْنَا

حدیث: 2897

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلامیه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحدیث: 5063 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث: 3697 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 7064 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 9329 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 5052 اخرجه ابوبكر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المكتب الاسلامی' بیروت لبنان' (طبع ثانی) 1403ھ' رقم الحدیث: 8435

حدیث: 2898

اخرجه ابوبكر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المكتب الاسلامی' بیروت لبنان' (طبع ثانی) 1403ھ' رقم الحدیث: 8439

نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا :لَوْ نَعْلَمُ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ، عَمِلْنَا، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى :سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوَاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ" .(الصف : 4-1) اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ، وَقَرَاَهَا عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیْرٍ فِیْ حَدِیْثِهٖ :وَقَالَ لَنَا الْاَوْزَاعِیُّ :قَرَاَهَا عَلَيْنَا یَحْیَى بْنُ اَبِیْ كَثِیْرٍ هٰكَذَا، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیْرٍ :وَقَرَاَهَا عَلَيْنَا الْاَوْزَاعِیُّ هٰكَذَا، قَالَ اِبْرَاهِیْمُ :وَقَرَاَهَا عَلَيْنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیْرٍ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ هٰكَذَا، قَالَ اَبُوْ عَمْرِو بْنُ السَّمَّاكِ :وَقَرَاَهَا عَلَيْنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْهَیْثَمِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ هٰكَذَا، قَالَ الْحَاكِمُ :وَقَرَاَهَا عَلَيْنَا اَبُوْ عَمْرِو بْنُ السَّمَّاكِ مِنْ اَوَّلِ السُّوْرَةِ اِلٰى اٰخِرِهَا هٰكَذَا، وَقَرَاَهَا عَلَيْنَا الْحَاكِمُ مِنْ اَوَّلِ السُّوْرَةِ اِلٰى اٰخِرِهَا،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بیٹھے آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ اگر ہمیں یہ پتہ چل جائے کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ پسندیدہ ہے تو ہم اس کو اپنا لیں۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں:

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوَاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ

''اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمان میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی عزت و حکمت والا ہے۔ اے ایمان والو کیوں کہتے وہ ہو نہیں کرتے۔ کتنی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات وہ کہو جو نہ کرو۔ بے شک اللہ دوست رکھتا ہے انہیں جو اس کی راہ میں لڑتے ہیں پرا باندھ کر گویا وہ عمارت ہیں رانگا پلائی''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

سورۃ کے آخر تک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ آیات سنائیں۔

✿✿ محمد بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے 'اوزاعی کہتے ہیں: یحییٰ بن کثیر نے یہ سورۃ آخر تک اسی طرح ہمارے سامنے تلاوت کی۔ ابراہیم نے کہا: ہمارے سامنے محمد بن کثیر نے سورۃ کے آخر تک تلاوت کی۔ ابوعمرو بن سماک کہتے ہیں: ابراہیم نے یہ سورۃ آخر تک اسی طرح ہمارے سامنے تلاوت کی۔ امام حاکم کہتے ہیں: ابوعمرو بن سماک نے یہ سورۃ آخر تک اسی طرح ہمارے سامنے تلاوت کی۔ (راوی کتاب کہتے ہیں:) امام حاکم نے یہ سورۃ آخر تک اسی طرح ہمارے سامنے تلاوت کی۔

یہ حدیث شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے تاہم ان دونوں حضرات نے اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث: 2899

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 3309 اخرجه ابوعبدالله النيسابوری فی "المستدرك" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/1990ء رقم الحديث:2390 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث:4594

2900- حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، وَبِشْرُ بْنُ مُوسَى الْاَسَدِيُّ، وَالْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ التَّمِيمِيُّ، قَالُوا :حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ السَّيْلَحِينِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ اَبِي حَبِيبٍ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شِمَاسَةَ حَدَّثَهُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :كُنَّا حَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُؤَلِّفُ الْقُرْآنَ، اِذْ قَالَ :طُوبَى لِلشَّامِ، فَقِيلَ لَهُ :وَلِمَ ؟ قَالَ: اِنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ اَجْنِحَتَهَا عَلَيْهِمْ، رَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوبَ

✧✧ -حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قرآن جمع کیا کرتے تھے، ایک دفعہ آپ نے فرمایا: شام کے لئے خوشخبری ہو، آپ سے دریافت کیا گیا کس بناء پر؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس لئے کہ رحمت کے فرشتے ان پر اپنے پر پھیلاتے ہیں۔

۞۞ اس حدیث کو جریر بن حازم نے یحییٰ بن ایوب سے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ درج ذیل ہے۔

2901- حَدَّثَنَاهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَيُّوبَ، يُحَدِّثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُؤَلِّفُ الْقُرْآنَ مِنَ الرِّقَاعِ، اِذْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :طُوبَى لِلشَّامِ، فَقُلْنَا :لِاَيِّ شَيْءٍ ذَاكَ ؟ فَقَالَ :لِاَنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ اَجْنِحَتَهَا عَلَيْهِمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَفِيهِ الْبَيَانُ الْوَاضِحُ : اَنَّ جَمْعَ الْقُرْآنِ لَمْ يَكُنْ مَرَّةً وَاحِدَةً، فَقَدْ جُمِعَ بَعْضُهُ بِحَضْرَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جُمِعَ بَعْضُهُ بِحَضْرَةِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، وَالْجَمْعُ الثَّالِثُ هُوَ فِي تَرْتِيبِ السُّورَةِ كَانَ فِي خِلَافَةِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ

✧✧ -حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کاغذ یا چمڑے کے ٹکڑوں پر قرآن جمع کیا کرتے تھے، ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شام کے لئے خوشخبری ہے، ہم نے پوچھا: کس بناء پر؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان پر رحمت کے فرشتے اپنے پر پھیلاتے ہیں۔

حدیث: 2900

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 3954 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 21646 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ه/1993ء رقم الحديث: 7304 اخرجه ابوبكر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المكتب الاسلامی بيروت لبنان (طبع ثانی) 1403ه رقم الحديث: 4933 اخرجه ابوبكر الكوفی فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودی عرب (طبع اول) 1409ه رقم الحديث: 19448

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔ اور اس حدیث میں یہ واضح بیان موجود ہے کہ قرآن پاک صرف ایک دفعہ ہی جمع نہیں کیا گیا بلکہ اس کا کچھ حصہ تو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں جمع کرلیا گیا تھا، پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بھی جمع کیا گیا اور تیسری دفعہ جب سورتوں کی ترتیب کے ساتھ اس کی تالیف ہوئی ہے وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوا ہے۔

2902۔ اَخْبَـرَنَا اَبُوْ جعفرٍ مُحَمَّدُ بنُ اَحمَدَ البَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْعَلاَفُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِـىَ الـلّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ: دَخَـلْـتُ الْـمَـسْـجِـدَ يَـوْمَ الْـجُمْعَةِ، وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَـجَـلَسْتُ قَرِيبًا مِنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَرَاَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُورَةَ بَرَاءَ ةَ، فَقُلْتُ لاُبَیِّ :مَتَى نَزَلَتْ هٰذِهِ السُّورَةُ ؟ قَالَ :فَتَـجَهَّمَنِیْ وَلَمْ يُكَلِّمْنِیْ، قَالَ :وَذَكَـرَ الْـحَدِيْثَ هٰكَذَا وَجَدْتُهُ فِیْ كِتَابِیْ وَطَلَبْتُهُ فِی الْمَسَانِيدِ، فَلَمْ اَجِدْهُ بِطُولِهِ الْحَدِيْثُ بِاِسْنَادِهِ صَحِيْحٌ

۞۞ ۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں جمعہ کے دن مسجد نبوی میں گیا، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے قریب جا کر بیٹھ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ براءت پڑھی، میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: یہ سورۃ کب نازل ہوئی؟ انہوں نے میری طرف غصے سے دیکھا اور کوئی کلام نہیں کیا۔ اس کے بعد پوری حدیث کا ذکر ہے۔

۞۞ میں نے اپنی کتاب میں بھی اس حدیث کو ایسا ہی پایا ہے۔ میں نے اس کو مسانید میں بھی بہت ڈھونڈا لیکن پوری مفصل حدیث مجھے کہیں سے بھی نہیں مل سکی بہرحال یہ حدیث اپنی اسناد کے ہمراہ صحیح ہے۔

2903۔ اَخْبَـرَنَـا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِیُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُـوْسٰى، اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ : اَیُّ الْقِرَاءَ تَيْـنِ تَرَوْنَ كَانَ اٰخِرَ الْقِرَاءَ ةِ ؟ قَالُوْا :قِرَاءَ ةُ زَيْدٍ، قَالَ :لاَ، اِنَّ رَسُـوْلَ الـلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْرِضُ الْـقُـرْاٰنَ كُلَّ سَنَةٍ عَلٰى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، فَلَمَّا كَانَتِ السَّنَةُ الَّتِیْ قُبِضَ فِيْهَا عَرَضَهُ عَلَيْهِ عَرْضَتَيْنِ، فَكَانَتْ قِرَاءَ ةُ ابْنِ مَسْعُودٍ اٰخِرَهُنَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، وَفَائِدَةُ الْحَدِيْثِ ذِكْرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ

✧✧ ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم کون سی قراءت کو آخری قرات سمجھتے ہو؟ لوگوں نے کہا: زید رضی اللہ عنہ کی قرات کو، آپ نے فرمایا: نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال جبریل علیہ السلام کو قرآن سنایا کرتے تھے لیکن جس سال آپ کا وصال مبارک ہوا، اس

حدیث: 2902

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1807

ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دار الباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 5623

سال آپ نے دومرتبہ جبریل علیہ السلام کو قرآن سنایا اور ان میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرات سب سے آخری قراءت تھی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ اور اس حدیث کا فائدہ یہ ہے کہ اس میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر موجود ہے۔

2904- اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرِ الْخَلَدِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: عُرِضَ الْقُرْآنُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَاتٍ، فَيَقُوْلُوْنَ : اِنَّ قِرَاءَ تَنَا هٰذِهِ هِيَ الْعَرْضَةُ الْاَخِيرَةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ بَعْضُهُ، وَبَعْضُهُ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ قراآت النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مما لم يخرجاه وقد صح سنده

✧✧ -حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کئی مرتبہ قرآن پیش کیا گیا اور ہماری یہ قرات آخری مرتبہ والی ہے۔

✿✿ اس حدیث کا کچھ حصہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق اور کچھ حصہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

2905- سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدِ بْنُ يَعْقُوْبَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ بْنِ اَعْيُنِ الْمِصْرِيِّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنُ اِدْرِيْسَ الشَّافِعِيَّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسْطُنْطِيْنَ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى شِبْلٍ وَّاَخْبَرَ شِبْلٌ اَنَّهُ قَرَاَ عَلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ وَّاَخْبَرَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنَّهُ قَرَاَ عَلٰى مُجَاهِدٍ وَّاَخْبَرَ مُجَاهِدٌ اَنَّهُ قَرَاَ عَلٰى بْنِ عَبَّاسٍ وَّاَخْبَرَ بْنُ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَرَاَ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّقَالَ بْنُ عَبَّاسٍ قَرَاَ اُبَيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَقَرَاْتُ عَلٰى اِسْمَاعِيْلَ بْنِ قُسْطُنْطِيْنَ وَكَانَ يَقُوْلُ الْقُرْآنُ اِسْمٌ وَّلَيْسَ بِمَهْمُوْزٍ وَّلَمْ يُؤْخَذْ مِنْ قِرَاْتٍ وَّلَوْ اُخِذَ مِنْ قِرَاْتٍ كَانَ كُلَّمَا قَرَءَ قُرْآنًا وَلٰكِنَّهُ اسْمٌ لِلْقُرْآنِ مِثْلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ يُهْمَزُ قِرَاْتٌ وَّلَا يُهْمَزُ الْقُرْآنُ

✧✧ -حضرت اسماعیل بن عبداللہ بن قسطنطین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے شبل رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن پاک پڑھا۔ شبل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: انہوں نے عبیداللہ بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن پڑھا۔ وہ کہتے ہیں: انہوں نے مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا۔ مجاہد کہتے ہیں: انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پڑھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: انہوں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پڑھا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، میں نے اسماعیل بن قسطنطین رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا اور وہ کہا کرتے تھے قرآن ''اسم'' ہے، مہموز نہیں ہے۔ یہ ''قراءت'' سے ماخوذ نہیں ہے کیونکہ اگر یہ قراءت سے ماخوذ ہوتا تو جب بھی پڑھا جاتا تو قرآن ہوتا، اس لئے یہ قرآن کا ''اسم'' ہے جیسا کہ توراۃ اور انجیل قرات مہموز ہے لیکن قرآن مہموز نہیں ہے۔

2906۔ حَدَّثَنِی اَبُوْ بَکْرٍ اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْاِمَامِ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ الْبَغَوِیُّ، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْمُقْرِءُ وَحَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ حَمْزَةَ الْکِسَائِیُّ، حَدَّثَنِی حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ الْجُعْفِیُّ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ اَعْیَنَ، عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ الدِّیْلِیِّ، عَنْ اَبِی ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: یَا نَبِیءَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَسْتُ بِنَبِیءِ اللّٰهِ، وَلٰکِنِّی نَبِیُّ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَلَهٗ شَاهِدٌ مُفَسَّرٌ بِاِسْنَادٍ لَیْسَ مِنْ شَرْطِ هٰذَا الْکِتَابِ

✧✧۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور بولا: 'یا نبیئی الله'' (آخر میں ہمزہ بولا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہا: میں ''نبیئی الله'' نہیں ہوں بلکہ میں ''نبی الله'' ہوں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی مفسر شاہد ہے لیکن اس کی سند ہماری اس کتاب کے معیار کے مطابق نہیں ہے۔

2907۔ حَدَّثَنِی اَبُو الْحُسَیْنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ یَعْقُوْبَ الْحَافِظُ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَهْرَانَ الْاَیْلِیُّ حَدَّثَنَا مَهْرَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مَهْرَانَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُذَیْنَةَ الطَّائِیُّ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُبَیْدَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا هَمَزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَبُوْ بَکْرٍ وَّلَا عُمَرُ وَلَا الْخُلَفَاءُ وَاِنَّمَا الْهَمْزُ بِدْعَةٌ اِبْتَدَعُوْهَا مَنْ بَعْدَهُمْ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ الشَّیْبَانِیُّ الْحَافِظُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا زَکَرِیَّا یَحْیٰی بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیٰی یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ یَقُوْلُ لَا اَکْتُبُ حَدِیْثَ مُوْسَی بْنِ عُبَیْدَةَ الرَّبَذِیِّ وَلَا حَدِیْثَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِیَادٍ الْاِفْرِیْقِیِّ

✧✧۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (قرآن کو) ہمزہ کے ساتھ پڑھا اور نہ آپ کے بعد آپ کے خلفاء حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھا ہے۔ ہمزہ پڑھنا تو بدعت ہے جو لوگوں نے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے بعد ایجاد کی ہے۔

احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں موسیٰ بن عبیدہ الربذی رحمۃ اللہ علیہ اور عبدالرحمٰن بن زیادہ الافریقی رحمۃ اللہ علیہ کی روایات نقل نہیں کرتا۔

2908۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِیٍّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ مُکْرَمٍ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِیُّ، اَنْبَاَنَا بَکَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، حَدَّثَنِی اَبُو الزِّنَادِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَیْدٍ، عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ بِالتَّفْخِیْمِ کَهَیْئَةِ الطَّیْرِ عُذْرًا وَّنُذْرًا وَالصَّدَفَیْنِ، وَاَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ، وَاَشْبَاهُ هٰذَا فِی

الْقُرْآنِ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم تفخیم کے ساتھ نازل ہوا ہے، جیسا کہ سورت مائدہ کی آیت نمبر ۱۱۰ (كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ)، سورت مرسلات کی آیت نمبر ۶ (عُذْرًا وَنُذْرًا)، سورت کہف کی آیت نمبر ۹۶ (وَالصَّدَفَيْنِ) اور سورت اعراف کی آیت نمبر ۵۴ (وَالَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ) اور اس طرح کی دیگر آیات میں ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2909- اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَيُّوبَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَامٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْاُمَوِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ

✧✧ -حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم الگ الگ آیات کر کے یوں پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ

2910- حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ قُرَيْشٍ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ قُرَيْشٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرِ بْنِ اِيَاسٍ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقُرَشِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْطَعُ قِرَاءَتَهُ اٰيَةً اٰيَةً: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، ثُمَّ يَقِفُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، ثُمَّ يَقِفُ، قَالَ ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ: وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ تَقْرَؤُهَا مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ بِاِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَلَى شَرْطِهِمَا، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

✧✧ -حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہر آیت الگ الگ پڑھا کرتے تھے آپ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ'' پڑھ کر وقف کرتے، پھر ''الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' پڑھ کر وقف کرتے۔ ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ام سلمہ (اگلی آیت کو مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ کی بجائے) ''مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ'' پڑھا کرتی تھیں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث: 2909

اخرجه ابو عيسى الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 2927 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 26627 اخرجه ابويعلى الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 7022 اخرجه ابوبكر الصنعانى فى "مصنفه" طبع المكتب الاسلامى بيروت لبنان (طبع ثانى) 1403ھ رقم الحديث: 603

2911- اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ : اَنْبَانَا، وَقَالَ عَلِيٌّ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ : مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ''مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ'' پڑھا کرتے تھے۔

2912- اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْكَاتِبُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ : اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ بِالصَّادِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ'' (صراط کو) صاد کے ساتھ پڑھا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2913- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ الزَّاهِدُ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، قَالُوْا : حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَاَبُو الْوَلِيدِ، قَالَا : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ : سَمِعْتُ حُجْرًا اَبَا الْعَنْبَسِ يُحَدِّثُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِيْنَ قَالَ : غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ، قَالَ : آمِيْنَ، يَخْفِضُ بِهَا صَوْتَهُ، قَالَ الْقَاضِيْ : غَيْرِ بِخَفْضِ الرَّاءِ، فَاِنَّ فِيْ قِرَاءَةِ اَهْلِ مَكَّةَ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی جب آپ نے ''غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ'' پڑھ لیا تو انتہائی مدھم آواز میں ''آمین'' کہا۔

قاضی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ''غیر'' راء کے کسرہ کے ساتھ پڑھی جائے گی کیونکہ اہل مکہ کی قرات میں ''غَيْرَ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ'' ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

2914- اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ بِالرَّيِّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْاَزْرَقِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ، عَنْ اَبِيهِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ وَافِدِ بَنِي الْمُنْتَفِقِ، قَالَ : اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَصَاحِبٌ لِيْ فَلَمْ نَجِدْهُ، فَاَطْعَمَتْنَا عَائِشَةُ تَمْرًا وَعَصِيدَةً، وَقَالَ : فَلَمْ نَلْبَثْ اَنْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَلَّعُ وَيَتَكَفَّاُ، قَالَ : اَطْعَمْتُمَا

شَيْئًا؟ قُلْنَا :نَعَمْ، قَالَ :فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذٰلِكَ، إِذْ جَاءَ الرَّاعِي وَعَلٰى يَدِهِ سَخْلَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَوَلَدَتْ ؟ قَالَ :نَعَمْ، قَالَ :مَاذَا ؟ قَالَ :بَهْمَةٌ، قَالَ :اذْبَحْ مَكَانَهَا شَاةً، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيَّ، فَقَالَ :لَا تَحْسَبَنَّ اَنَّا اِنَّمَا ذَبَحْنَاهَا مِنْ اَجْلِكَ، لَنَا غَنَمٌ مِائَةٌ، لَا نُحِبُّ اَنْ تَزِيدَ، فَاِذَا حَمَلَ الرَّاعِي ذَبَحْنَا مَكَانَهَا شَاةً، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا تَحْسَبَنَّ، وَلَمْ يَقُلْ :لَا يَحْسَبَنَّ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي هَاشِمٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطٍ بِهٰذِهِ الرِّوَايَةِ،

✧✧ -حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ جو بنی منتفق کے وفد کے ہمراہ آئے تھے کہتے ہیں: میں اور میرا دوست ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہماری ملاقات نہ ہوسکی، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں کھجوریں اور عصیدہ (ایک قسم کا کھانا ہے جو آٹا اور گھی کو ملا کر بنایا جاتا ہے) کھلایا۔ ابھی زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فاقہ کشی اور نقاہت کی وجہ سے) لڑکھڑاتے ہوئے اور آگے کو جھک کر چلتے ہوئے تشریف لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آتے ہی پوچھا: تم لوگوں نے کچھ کھایا؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔ ابھی ہم لوگ وہیں پر تھے کہ ایک چرواہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اس نے اپنے کندھے پر بکری کا بچہ اٹھایا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا بکری نے بچہ جنا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: بکری کا بچہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے بجائے بکری ذبح کرلو۔ پھر میرے پاس لے کر آؤ۔ اس نے کہا: آپ یہ مت سمجھئے گا کہ ہم نے اس کو آپ کی وجہ سے ذبح کرنا ہے بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ ہمارے پاس ایک سو بکریاں ہیں ہم ان کی تعداد اس سے زیادہ نہیں کرنا چاہتے، اس لئے جب کوئی بکری بچہ پیدا کرتی ہے ہم اس کی جگہ ایک بکری ذبح کردیتے ہیں۔ ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'لَا تَحْسَبَنَّ'، فرمایا ۔ لَا يَحْسَبَنَّ نہیں فرمایا۔

✿✿ اسی حدیث کو سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے ابوہاشم رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے سے عاصم بن لقیط رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

2915۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي هَاشِمٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :لَا تَحْسَبَنَّ، وَلَمْ يَقُلْ :لَا يَحْسَبَنَّ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عاصم بن لقیط رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''لَا تَحْسَبَن'' کہا اور ''لَا يَحْسَبَن'' نہیں کہا۔

حدیث: 2914

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم حديث: 1631 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان (طبع ثاني) 1403ھ رقم الحديث: 479 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 7440 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان (طبع ثاني) 1403ھ رقم الحديث: 80

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2916- حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ الصُّوفِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ شِبْلِ بْنِ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ الْقَارِءِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا (البقرة: 48) بِالتَّاءِ، وَلَا تُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ (البقرة: 48)، قَالَ أُبَيٌّ: أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا بِالتَّاءِ، وَلَا تُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ بِالتَّاءِ، وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ بِالْيَاءِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ آیت پڑھی:

وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا (البقرة: 48)

''اور ڈرو اس دن سے جس دن کوئی جان دوسرے کا بدلہ نہ ہو سکے گی''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(اور اس میں تجزی میں) تاء پڑھی اور یہ آیت بھی پڑھی۔

وَلَا تُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ (البقرة: 48)

''اور نہ کافر کے لئے کوئی سفارش مانی جائے اور نہ کچھ لے کر اس کی جان چھوڑی جائے اور نہ ان کی مدد کی ہو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

''لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا'' تاء کے ساتھ۔

''وَلَا تُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ'' تاء کے ساتھ۔

''وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ'' یاء کے ساتھ پڑھائی۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2917- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السِّيرَافِيُّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ، وَقَدْ تَفَاوَتَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ فِي السَّيْرِ، فَرَفَعَ بِهَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ صَوْتَهُ

حدیث: 2917

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 11340 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 831 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 306

يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيدٌ، (الحج : 1.2) فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ اَصْحَابُهُ حَثُّوا الْمَطِيَّ، وَعَرَفُوا اَنَّهُ عِنْدَهُ قَوْلٌ يَقُوْلُهُ، فَقَالَ: اَتَدْرُوْنَ اَيَّ يَوْمٍ ذَاكُمْ ؟ قَالُوْا :اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ:يَوْمٌ يُنَادِيْ اٰدَمُ رَبَّهُ فَيَقُوْلُ :يَا اٰدَمُ، ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ، قَالَ :يَا رَبِّ، وَمَا بَعْثُ النَّارِ ؟ قَالَ :مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعُ مِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ فِي النَّارِ، وَوَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ، فَاَبْلَسَ اَصْحَابُهُ، فَمَا اَوْضَحُوا بِضَاحِكَةٍ، فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ بِاَصْحَابِهِ، قَالَ :اعْلَمُوا وَبَشِّرُوا، فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ اِنَّكُمْ لَمَعَ خَلِيقَتَيْنِ مَا كَانَتَا مَعَ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا كَثَّرَتَاهُ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ، وَمَنْ هَلَكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ، وَبَنِيْ اِبْلِيسَ، فَسُرِّيَ عَلَى الْقَوْمِ بَعْضُ الَّذِيْ يَجِدُوْنَ، ثُمَّ قَالَ :اعْلَمُوا وَاَبْشِرُوا، فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، مَا اَنْتُمْ فِي النَّاسِ اِلَّا كَالشَّامَةِ فِيْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ، اَوْ كَالرَّقْمَةِ فِيْ ذِرَاعِ الدَّابَّةِ حَدِيثُ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، فَاِنَّ اَكْثَرَ اَئِمَّتِنَا مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ عَلٰى اَنَّ الْحَسَنَ قَدْ سَمِعَ مِنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، فَاَمَّا اِذَا اخْتَلَفَ هِشَامٌ وَالْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ هِشَامٍ

✧✧ ۔حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے سے کافی آگے پیچھے ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دو آیتیں بلند آواز کے ساتھ پڑھیں۔

يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْد

(الحج : 1.2)

''اے لوگو اپنے رب سے ڈرو بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے۔جس دن تم اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے کو بھول جائے گی اور ہر گابھنی اپنا گابھ ڈال دے گی اور تو لوگوں کو دیکھا گا جیسے نشے میں ہیں اور نشے میں نہ ہوں گے مگر ہے یہ کہ اللہ کی مار کڑی ہے۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ کی آواز سنی تو اپنی سواریاں روک لیں اور وہ سمجھ گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ ارشاد فرمانا چاہتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جانتے ہو آج کون سا دن ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے ارشاد فرمایا: اے آدم! میں آگ میں جماعتیں بھیجوں گا۔آدم علیہ السلام نے عرض کی: اس جماعت کی تعداد کتنی ہوگی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ۱۰۰۰ میں سے ۹۹۹ جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا (یہ بات سن کر) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بہت شکستہ دل ہوئے، کسی کے چہرے پر ذرا بھی مسکراہٹ نہ رہی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی یہ حالت دیکھی تو فرمایا: جان لو! تمہیں خوشخبری ہو، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔تمہارے ساتھ دو مخلوقیں ایسی ہیں کہ یہ جس کے بھی ساتھ ہوں ان کو کثیر کر دیتی ہیں (وہ دو مخلوقیں) یاجوج اور ماجوج ہیں اور

جتنے انسان اور جتنے شیاطین ہلاک ہو چکے ہیں وہ بھی تم میں ہی شامل ہیں (یہ بات سن کر) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حالت کچھ سنبھلی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جان لو: خوش ہو جاؤ، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے تمہاری تعداد تمام لوگوں میں ایسی ہے جیسے اونٹ کے پہلو میں تل، یا کسی جانور کی ٹانگ پر گوشت کا ابھرا ہوا چھوٹا سا ٹکڑا،

❀❀ یہ ہشام دستوائی کی حدیث صحیح ہے کیونکہ ہمارے اکثر متقدمین آئمہ کا یہ موقف ہے کہ حسن نے عمران بن حصین رحمۃ اللہ علیہ سے سماع کیا ہے لیکن جب ہشام رحمۃ اللہ علیہ اور حکم بن عبدالملک رحمۃ اللہ علیہ کا اختلاف ہو جائے تو ہشام رحمۃ اللہ علیہ کا قول معتبر ہوتا ہے۔

2918۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ الْهِسِنْجَانِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْرَقُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ اَبِي نُعَيْمٍ الْقَارِءِ، حَدَّثَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيهِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ: كَيْفَ نُنْشِزُهَا بِالزَّايِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، فَاِنَّهُمَا لَمْ يَحْتَجَّا بِاِسْمَاعِيلَ بْنِ قَيْسِ بْنِ ثَابِتٍ

✧✧ ۔حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے كَيْفَ نُنْشِزُهَا "زا کے ساتھ پڑھا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔ کیونکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسماعیل بن قیس بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ کی روایات نقل نہیں کیں۔

2919۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، اَنْبَاَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَقْرَاَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا:

"اِنِّي اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ (الذاريات: 58)

"بے شک میں ہی بڑا رزق دینے والا، قوت والا، قدرت والا ہوں"۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

2920۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مِهْرَانَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، اَنْبَاَ اِسْرَائِيلُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلٰى نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ غَنَمٌ لَهُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوْا: مَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا لِيَتَعَوَّذَ مِنْكُمْ، فَعَمِدُوْا اِلَيْهِ، فَقَتَلُوْهُ، وَاَخَذُوْا غَنَمَهُ، فَاَتَوْا بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا اِلٰى قَوْلِهِ

حديث: 2919

اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 6329

(كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا) هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بنی سلیم کا ایک آدمی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایک جماعت کے پاس سے گزرا، اس کے پاس اس کی بکریاں بھی تھیں، اس آدمی نے ان لوگوں کو سلام کیا۔ انہوں نے سوچا کہ اس نے صرف اپنے بچاؤ کی خاطر ہمیں سلام کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس کو مار ڈالا اور اس کی بکریاں اپنے قبضے میں لے لیں اور پھر وہ لوگ یہ بکریاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر یہ آیت نازل فرمائی:

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا اِلٰى قَوْلِهٖ (كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا (النساء: 94)

''اے ایمان والو جب تم جہاد کو چلو تو تحقیق کر لو اور جو تمہیں سلام کرے اس سے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے تم جیتی دنیا کا اسباب چاہتے ہو تو اللہ کے پاس بہت غنیمتیں ہیں پہلے تم بھی ایسے ہی تھے پھر اللہ نے تم پر احسان کیا تو تم پر تحقیق کرنا لازم ہے''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2921۔ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ مِيْنَاءَ قَالُوْنُ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ غَزِيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْاَشْهَلِيُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ :وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ بِفَتْحِ الْيَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت ''وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ'' یاء کے فتحہ کے ساتھ پڑھی۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2922۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ الْهِسِنْجَانِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ

حدیث: 2920

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 3030 اخرجه ابو عبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 2023 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرسالة بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 4052 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 1804 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 11731 اخرجه ابوبكر الكوفى فى "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودى عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 28941

بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ اَبِیْ نُعَيْمٍ :فَرُهُنٌ مَقْبُوضَةٌ، ثُمّ قَالَ نَافِعٌ : اَقْرَانِیْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَقَالَ: اَقْرَانِیْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَقَالَ: اَقْرَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فَرُهُنٌ مَقْبُوضَةٌ بِغَيْرِ اَلِفٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاه

✧✧ -حضرت اسماعیل بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نافع بن ابی نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے "فَرُهُنٌ مَقْبُوضَةٌ "بغیر الف کے پڑھا۔ پھر نافع رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: خارجہ بن زید بن ثابت نے ایسے ہی پڑھایا اور خارجہ نے کہا: مجھے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ایسے ہی پڑھایا اور زید نے کہا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے 'فَرُهُنٌ مَقْبُوضَةٌ'' بغیر الف کے پڑھایا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2923- اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقَطِيعِیُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا :يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ هٰذَا الْحَرْفَ :وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا اٰتَوْا، قَالَتْ : اَيُّهُمَا اَحَبُّ اِلَيْكَ ؟ قُلْتُ : اَحَدُهُمَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ، قَالَتْ : اَيُّهُمَا ؟ قُلْتُ :اَلَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا اَتَوْا، قَالَتْ :هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَؤُهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اے ام المومنین رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت کیسے پڑھا کرتے تھے 'وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا اٰتَوْا "ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا: تمہیں ان دونوں میں سے کون سا زیادہ پسند ہے؟ میں نے کہا: ان میں سے ایک مجھے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ پسند ہے۔ انہوں نے پوچھا: وہ کیا؟ میں نے کہا: 'اَلَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا اَتَـوْا '(یعنی یوتون کے تاء پر ضمہ کی بجائے فتحہ پڑھنا) ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایسے ہی پڑھتے سنا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2924- اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَاضِی، حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُوسَى النَّحْوِیُّ، حَدَّثَنَا بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِیُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ :فَرُوحٌ وَرَيْحَانٌ

حدیث 2924

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3991 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 25826 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغیر" طبع المکتب الاسلامی دارعمار بیروت لبنان/عمان 1405ھ 1985ء رقم الحدیث: 617

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو "فروح و ریحان" پڑھتے سنا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

2925- اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْخُزَاعِيِّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى بْنُ اَبِى مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ حَدَّثَنِي اَبُوْ يُوْنُسَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْرَاُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا فَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا (النساء : 58)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ آیت پڑھا کرتے تھے:

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا فَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا

''بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو اور یہ کہ جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کیساتھ فیصلہ کرو بیشک اللہ تمہیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

2926- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْ خُذْ عَلَيْكَ ثِيَابَكَ وَسِلَاحَكَ ثُمَّ ائْتِنِيْ، فَاَخَذْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ وَسِلَاحِيْ، ثُمَّ اَتَيْتُهُ، فَوَجَدْتُهُ قَاعِدًا يَتَوَضَّاُ، فَصَعَّدَ فِيَّ النَّظَرَ، ثُمَّ طَاْطَاَ، ثُمَّ قَالَ: يَا عَمْرُو، اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَبْعَثَكَ عَلٰى جَيْشٍ يُغْنِمُكَ اللّٰهُ وَيُسَلِّمُكَ، وَاَرْغَبُ لَكَ مِنَ الْمَالِ رَغْبَةً صَالِحَةً، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَمْ اُسْلِمْ لِلْمَالِ، اِنَّمَا اَسْلَمْتُ رَغْبَةً فِي الْاِسْلَامِ، وَاَنْ اَكُوْنَ مَعَكَ، قَالَ: يَا عَمْرُو، نِعِمَّا بِالْمَالِ الصَّالِحِ لِلرَّجُلِ

حدیث: 2926

اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دار المامون للتراث، دمشق، شام، 1404ه-1984ء، رقم الحديث: 7336 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ه/1993ء، رقم الحديث: 3211 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دار الحرمين، قاهره، مصر، 1415ه، رقم الحديث: 3189 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 17798 اخرجه ابوبكر الكوفي، في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودي عرب، (طبع اول) 1409ه، رقم الحديث: 22188 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دار الكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ه/ 1991ء، رقم الحديث: 11668

الصَّالِحِ، يَعْنِي :بِفَتْحِ النُّونِ وَكَسْرِ الْعَيْنِ

حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، لِرِوَايَةِ مُوْسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، وَعَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ لِاَبِيْ صَالِحٍ

✧✧ -حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف پیغام بھیجا کہ میں لباس اور ہتھیار وغیرہ پہن کر (تیار ہو کر) آجاؤں۔ میں نے (جنگی) لباس پہنا، ہتھیاروں سے لیس ہوا اور آپ کی خدمت میں چلا آیا۔ میں جب پہنچا تو اس وقت آپ بیٹھے وضو کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور پھر نظر جھکا لی اور فرمایا: اے عمرو! میں تمہیں ایک لشکر دے کر بھیجنا چاہتا ہوں، جس سے اللہ تعالیٰ تجھے مال غنیمت بھی دے گا اور تجھے سلامت بھی رکھے گا اور میں تیرے لئے مال کی نیک خواہشات رکھتا ہوں۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں مال کی خاطر اسلام نہیں لایا ہوں، میں نے تو خلوص دل سے اسلام قبول کیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنگت کے حصول کی خاطر اسلام قبول کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا عَمْرُو، نِعِمَّا بِالْمَالِ الصَّالِحِ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ

اے عمرو رضی اللہ عنہ نیک آدمی کے لئے حلال مال اچھی چیز ہے (اس میں آپ نے لفظ نَعِمَّا میں نون پر فتح اور عین پر کسرہ پڑھا)

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ موسیٰ بن علی بن رباح رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کی وجہ سے اور ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کی وجہ سے یہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے۔

2927- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيدَ، اَخْبَرَنِي اَبُوْ عَلِيِّ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ :وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ بِالنَّصْبِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ بِالرَّفْعِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّيْسَابُوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، بِزِيَادَاتِ اَلْفَاظٍ

✧✧ -حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم "وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ" میں "النَّفْسَ" پر فتح اور "وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ" میں "الْعَيْنُ" پر رفع پڑھا کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔ اور اسی حدیث میں محمد بن معاویہ نیشاپوری نے عبداللہ بن مبارک سے چند الفاظ کے اضافہ کے ہمراہ نقل کیا ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

2928- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الشَّهِيدُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّيْسَابُوْرِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِيْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، اَخِي يُوْنُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ : اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ، وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ، وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ، وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ، وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ، وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ (مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ لَيْسَ مِنْ شَرْطِ هٰذَا الْكِتَابِ

✧✧ حضرت محمد بن معاویہ رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

اَنَّ النَّفَسَ بِالنَّفَسِ، وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ، وَالاَنْفَ بِالاَنْفِ، وَالاُذُنَ بِالاُذُنِ، وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ، وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ

''کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلہ ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پڑھا (اور اس میں ''النفس'' پر فتح اور ''العین'' پر رفع پڑھا)

۞۞ محمد بن معاویہ اس کتاب کے معیار کے راوی نہیں ہیں۔

2929۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَ اَصْبَغُ بْنُ زَيْدٍ الْجُهَنِيُّ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ اَبِي اَيُّوْبَ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَفَتَنَّاكَ فُتُوْنًا فِيْ حَدِيْثٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ بِرَفْعِ الْيَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد 'وَفَتَنَّاكَ فُتُوْنًا' کے متعلق پوچھا (تو انہوں نے فرمایا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'رَجُلَانِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ' اس میں ''يُخَافُوْنَ'' کی یاء پر رفع یعنی پیش پڑھا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2930۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ الْجَارُوْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِيُّ، وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ. لَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّهَا فِيْ صُحُفِ اِبْرَاهِيمَ وَمُوْسٰى، فَلَمَّا نَزَلَتْ: وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى، فَبَلَغَ وَاِبْرَاهِيمَ الَّذِيْ وَفّٰى ثَقُلَهُ وَقَالَ وَفِيْ: اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى اِلٰى قَوْلِهِ هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب سورۃ ''سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى' نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تمام ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں ہے اور جب 'وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى'' نازل ہوئی اور 'وَاِبْرَاهِيمَ الَّذِيْ'' تک پہنچی تو آپ کو بہت بوجھ محسوس ہوا اور فرمایا 'اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى، هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى'' تک۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2931- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلابُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مِهْرَانَ الْجَزَّارُ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ عِيْسَى بْنُ مَاهَانَ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ :بَلٰى قَدْ جَاءَ تْكَ اٰيَاتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (سورۃ الزمر کی آیت ۵۹ یوں) پڑھتے سنا

بَلٰى قَدْ جَاءَ تْكَ اٰيَاتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ

ہاں کیوں نہیں بیشک تیرے پاس میری آیتیں آئیں تو تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافر تھا (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2932- حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ :مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيَانِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورۃ المائدہ کی آیت ۱۰۷ یوں) پڑھی:

مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيَانِ

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

2933- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْعَتَكِيُّ، قَالَا :حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلٍ بِشْرُ بْنُ سَهْلٍ اللَّبَّادُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ حَمَّادٌ :وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ :فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ

حدیث: 2931

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث:3990 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث:943

حدیث: 933

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث:12980

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧-حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سورۃ الکھف کی آیت نمبر ۸۶ یوں) پڑھا کرتے تھے۔

فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2934- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرَ الْقَطِيْعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي حَكِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ عِنْدَ بْنِ زِيَادٍ اَبُو الْاَسْوَدُ الدِّيْلِيُّ وَجُبَيْرُ بْنُ حَيَّةَ الثَّقَفِيُّ قَالَ فَذَكَرُوْا هٰذَا الْحَرْفُ لَقَدْ تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ حَتّٰى وَضَعُوا الْاَخْطَارَ فَقَالَ اَسْلَمُ بْنُ زُرْعَةَ سَمِعْتُ اَبَا مُوْسٰى يَقْرَاُ لَقَدْ تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ فَقَالَ اَحَدُهُمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْنَا فَدَخَلَ عَلَيْنَا يَحْيٰى بْنُ يَعْمَرَ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ يَحْيٰى لَقَدْ تَقَطَّعُ بَيْنُكُمْ رَفْعًا فَقَالَ يَحْيٰى اَنَّ اَبَا مُوْسٰى لَيْسَ مِنْ اَهْلِ الْغَرَرِ وَلَا اَتَّهِمُهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧-حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابن زیاد کے پاس ابوالاسود دیلی اور جبیر بن حیہ الثقفی موجود تھے تو ان کے درمیان اس لفظ "لَقَدْ تَقَطَّعَ بَيْنَكُمْ" کے متعلق گفتگو ہوئی تمام نے اپنے اپنے موقف کا اظہار کیا چنانچہ اسلم بن زرعہ نے کہا: میں نے ابوموسیٰ کو "لقد تقطع بينكم" پڑھتے سنا تو ان دونوں میں سے ایک نے کہا: ہمارے اور آپ کے درمیان وہ شخص فیصلہ کرے گا جو سب سے پہلے ہمارے پاس آئے گا چنانچہ ہمارے پاس سب سے پہلے یحییٰ بن یعمر آئے، انہوں نے ان سے یہی بات پوچھی تو یحییٰ بولے: "لَقَدْ تَقَطَّعَ بَيْنُكُمْ" (بین پر) رفع پڑھا۔ پھر یحییٰ نے کہا: ابوموسیٰ دھوکے باز نہیں ہیں اور نہ ہی میں ان پر کوئی تہمت لگا سکتا ہوں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2935- اَخْبَرَنِي الْإِمَامُ اَبُو الْوَلِيْدِ الْفَقِيْهُ، وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْقَارِءُ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ جُنْدُبٍ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ الْاَشْعَرِيِّ، قَالَ: سَاَلْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ قَوْلِ الْحَوَارِيِّيْنَ، هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَوْ هَلْ تَسْتَطِيْعُ رَبَّكَ؟ فَقَالَ: اَقْرَاَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَسْتَطِيْعُ بِالتَّاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧-حضرت عبدالرحمٰن بن غنم الاشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ (عیسیٰ علیہ السلام) حواریوں نے 'يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ' کہا تھا یا 'تَسْتَطِيْعُ رَبَّكَ' کہا تھا؟ تو وہ بولے: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے 'هَلْ تَسْتَطِيْعُ' تاء کے ساتھ پڑھایا۔

ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2936۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي اَخِي اَبُوْ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :يَلْقَى اِبْرَاهِيمُ اَبَاهُ اٰزَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَى وَجْهِ اٰزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ، فَيَقُوْلُ لَهُ اِبْرَاهِيمُ : اَلَمْ اَقُلْ لَكَ لَا تَعْصِنِيْ ؟ فَيَقُوْلُ اَبُوْهُ :فَالْيَوْمَ لَا اَعْصِيكَ، فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيمُ :يَا رَبِّ، اِنَّكَ وَعَدْتَنِي اَنْ لَّا تُخْزِيَنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ، فَاَيُّ خِزْيٍ اَخْزَى مِنْ اَبِي الْاَبْعَدِ ؟ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ :اِنِّي حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ، ثُمَّ يَقُوْلُ :يَا اِبْرَاهِيمُ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ، فَيَنْظُرُ، فَاِذَا بِذِبْحٍ مُتَلَطِّخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهِ، فَيُلْقَى فِي النَّارِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ان کے (چچا) آزر کے ساتھ ملاقات ہوگی، اس دن آزر کا چہرہ گردوغبار سے اٹا ہوگا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اس سے کہیں گے: کیا میں نے تجھے نہیں سمجھایا تھا کہ میری نافرمانی مت کر۔ ان کا چچا کہے گا: آج میں تیری نافرمانی نہیں کروں گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) عرض کریں گے: اے اللہ! تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تو مجھے قیامت کے دن رسوا نہیں کرے گا۔ تو اس سے بڑھ کر اور کیا رسوائی ہوگی کہ میرا چچا مجھ سے دور ہو رہا ہے؟۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے کافروں پر جنت حرام کر رکھی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابراہیم علیہ السلام! تیرے پاؤں کی جانب کیا ہے؟ جب وہ اپنے قدموں کی جانب دیکھیں گے تو وہ (آزر) ذبح شدہ، آلودہ حالت میں پڑا ہوگا، اس کو پاؤں سے گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

2937۔ اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَعِيدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَحْمَدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ هَارُوْنَ الْقَزَّازُ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِي بَزَّةَ، اَنْبَاَنَا وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ الْاَعْرَجِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :اَقْرَاَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ، يَعْنِي :بِجَزْمِ السِّينِ وَنَصْبِ التَّاءِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورۃ انعام کی آیت نمبر ۱۰۵ یوں) پڑھائی:

حدیث: 2936

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ 1987ء 3172 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دار الکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 11375

وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ'' اس میں آپ نے سین کو ساکن اور تاء پر فتحہ پڑھا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2938۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ :خَطَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا، وَخَطَّ عَنْ يَّمِيْنِ ذٰلِكَ الْخَطِّ، وَعَنْ شِمَالِهِ خَطًّا، ثُمَّ قَالَ :هٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا، وَهٰذِهِ السُّبُلُ عَلٰى كُلِّ سَبِيلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُو اِلَيْهِ، ثُمَّ قَرَاَ :وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط کھینچا اور ایک ایک خط اس کے دائیں بائیں کھینچا پھر (درمیان والے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) یہ تیرے رب کا سیدھا راستہ ہے اور ان باقی راستوں پر شیطان موجود ہوتا ہے جو کہ تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے پھر آپ نے پڑھا:

'وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ(الانعام:153)

''اور یہ کہ یہ ہے میرا سیدھا راستہ تو اس پر چلو اور، اور راہیں نہ چلو کہ تمہیں اس کی راہ سے جدا کر دیں گی''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2939۔ اَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِيُّ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ :لا تُفْتَحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ مُخَفَّفًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (سورۂ اعراف کی آیت نمبر ۴۰ یوں) پڑھتے سنا: 'لَا تُفْتَحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ'' (اس میں تفتح کی تا پر تشدید نہیں پڑھی)۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2940۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ الْاَهْوَازِيُّ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ عَقِيلٍ، حَدَّثَنِي حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ :دَكًّا مُنَوَّنَةً، وَلَمْ يَمُدَّهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "دَكًّا" پر تنوین پڑھی اور اس پر مد نہیں کی۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

2941۔ اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَدَايِنِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرِو بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ :الْآنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيكُمْ ضُعْفًا رَفَعَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورہ انفال کی آیت نمبر ۶۶ "ضُعْفًا" پر رفع کے ساتھ یوں) پڑھا 'اَلْآنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيكُمْ ضُعْفًا'۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2942۔ اَخْبَرَنَا مَحْبُوْبُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ : اَنْ تَكُوْنَ لَهُ اَسْرٰى صَحِيْحٌ

✧✧ -حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ انفال کی آیت نمبر ۶۷ اس طرح صحیح پڑھی 'اَنْ تَكُوْنَ لَهُ اَسْرٰى'۔

2943۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ الْمِصْرِيُّ، اَنْبَاَنَا اَبِيْ، وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، قَالَا : اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، اَنْبَاَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ قَالَ : اَخْبَرَنِيْ صُهَيْبٌ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، وَاَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلَانِ :خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ :وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ سَكَتَ، فَاَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَبْكِيْ حَزِيْنًا لِيَمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ :مَا مِنْ عَبْدٍ يَاْتِيْ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ، اِلَّا فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حَتّٰى اَنَّهَا لَتَصْطَفِقُ، ثُمَّ تَلَا : اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ (النساء : 31)

حدیث: 2943

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه' حلب' شام ' 1406ھ' 1986ء' رقم الحدیث: 2438

اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/ 1970ء' رقم الحدیث: 315

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 2218

ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/ 1994ء' رقم الحدیث: 20549

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ دیا اور تین مرتبہ فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ پھر خاموش ہو گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس انداز میں قسمیں کھانے سے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین غمزدہ ہو کر سر جھکا کر رونے لگ گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن جو بندہ پانچوں نمازیں لے کر آئے گا اور وہ رمضان کے روزے رکھتا رہا ہو اور ساتوں کبیرہ گناہوں سے بچتا رہا ہو، اس کے لئے قیامت کے دن جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے یہاں تک کہ (جب یہ لوگ گزر جائیں گے تو) ان کو بند کر دیا جائے گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ (النساء: 31)

''اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تمہیں ممانعت ہے تو تمہارے اور گناہ ہم بخش دیں گے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

2944- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعْدٍ يَحْيَى بْنُ مَنْصُوْرٍ الْهَرَوِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ، وَلَا يَرِثُ مُسْلِمٌ كَافِرًا، وَلَا كَافِرٌ مُسْلِمًا، ثُمَّ قَرَاَ: وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ (الانفال: 73) بِالْيَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو (مختلف) ملتوں والے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے اور کوئی مسلمان کسی کافر کا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ (الانفال: 73)

''اور کافر آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہیں، ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد ہوگا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اس میں آپ نے اِلَّا تَفْعَلُوْهُ میں تاء کی بجائے) یاء پڑھی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2945- هٰكَذَا اَخْبَرَنِيْ اَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مِهْرَانَ الْاَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَرَاَ :لَقَدْ جَاءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ(التوبہ : 128) يَعْنِی :مِنْ اَعْظَمِكُمْ قَدْرًا

-حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورۂ توبہ کی آیت نمبر ۱۲۸) تلاوت کی 'لَقَدْ جَاءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ" یعنی تم لوگوں میں جو عزت و مرتبہ میں بلند ہیں، ان میں سے۔

2946- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْاَجْلَحِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزَى، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:سَمِعْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ :قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ(يونس : 58)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧ -حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (سورۂ یونس کی آیت نمبر ۵۸ یوں) تلاوت کرتے سنا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ(يونس:58)

''تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2947- اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ دَارِمٍ الْحَافِظُ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ التَّيْمِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زَوْقَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جحادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ : اِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ(هود : 46)

✧✧ -حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سورۂ ھود کی آیت نمبر ۴۶ یوں) تلاوت کیا کرتے تھے 'اِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِح"۔

2948- اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنْبَاَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ :فَاسْاَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِیْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ، (يوسف : 50) قَالَ:لَوْ بَعَثَ اِلَیَّ لَاَسْرَعْتُ الْاِجَابَةَ وَمَا ابْتَغَيْتُ الْعُذْرَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث: 2948

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث:8535

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورۂ یوسف کی آیت نمبر ۵۰ کی یوں) تلاوت کی فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ" پھر آپ نے فرمایا: اگر میری طرف پیغام آتا تو میں فوراً مان لیتا اور کوئی عذر نہ ڈھونڈتا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

2949- اَخْبَرَنِی الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیِّ التَّمِیْمِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ حَاتِمٍ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ حَمَّادٍ، حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ یُوْسُفَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِعَلِیٍّ: یَا عَلِیُّ، النَّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتّٰی، وَاَنَا وَاَنْتَ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: وَجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَیْرُ صِنْوَانٍ تُسْقٰی بِمَاءٍ وَّاحِدٍ (الرعد: 4)

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ: تمام لوگ مختلف درختوں سے ہیں جبکہ میں اور تو ایک ہی درخت سے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورۃ الرعد کی آیت نمبر ۴) تلاوت کی وَجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَیْرُ صِنْوَانٍ تُسْقٰی بِمَاءٍ وَّاحِد

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2950- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَکْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِیْهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّیُّ، حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّیُّ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَیْسَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُکُلِ (الرعد: 4) بِالنُّوْنِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ رعد کی آیت نمبر ۴ 'وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الاُکُل "(میں نفضل پر) نون پڑھا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

2951- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ السُّلَمِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زِیَادِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ کَعْبٍ الْاَنْصَارِیِّ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ، عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: یَمْحُو اللّٰهُ مَا یَشَاءُ وَیُثْبِتُ (الرعد: 39) مُخَفَّفَة

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الْبُخَارِیِّ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ رعد کی آیت ۳۹ "یَمْحُو اللّٰهُ مَا یَشَاءُ وَیُثْبِت "

(میں "یُثْبِت" کی باء کو) مخففہ یعنی بغیر تشدید کے پڑھا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

2952۔ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهِ بِالرَّيِّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ رَبِيْعَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقْرَأُ "مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا" ۔(البقرة : 106) قَالَ فَقُلْتُ اِنَّ سَعِيْدًا يَقْرَاُهَا اَوْ نَنْسِهَا قَالَ فَقَالَ اِنَّ الْقُرْآنَ لَمْ يَنْزِلْ عَلَى الْمُسَيَّبِ وَلَا عَلَى ابْنِهِ قَالَ وَحِفْظِي اَنَّهُ قَرَاَ "سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى" ۔(الاعلى : 6) "وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ" (الكهف : 24)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت قاسم بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو (سورہ بقرۃ کی آیت نمبر ۱۰۶ یوں) پڑھتے سنا ہے:

"مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا"

قاسم کہتے ہیں: میں نے کہا: سعید تو اس کو 'اَوْ نَنْسِهَا" پڑھا کرتے ہیں۔

انہوں نے کہا: قرآن پاک نہ تو مسیّب پر نازل ہوا ہے اور نہ اس کے بیٹے پر۔

انہوں نے کہا: جہاں تک مجھے یاد ہے انہوں نے (سورۃ الاعلیٰ کی آیت ۶ کی یوں) تلاوت کی:

"سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى"

اور (سورئہ کھف کی آیت نمبر 24 کی یوں) تلاوت کی

"وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ"

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

2953۔ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :اُنْزِلَ الْقُرْآنُ بِالتَّفْخِيْمِ : كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ،(آل عمران : 39) عُذْرًا اَوْ نُذْرًا(المرسلات : 6) وَالصَّدَفَيْنِ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ(الاعراف (54) وَالْاَمْرُ وَاَشْبَاهُهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث: 2952

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبری" طبع دار الکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث:10996

✧✧ ۔حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن پاک تفخیم کے ساتھ اترا (جیسے)

"کَهَيْئَةِ الطَّيْر" ۔(آل عمران : 39)

اور

"عُذْرًا اَوْ نُذْرًا" ۔(المرسلات : 6)

اور

"وَالصَّدَفَيْن" ۔(الکھف:96)

اور

"اَلا لَهُ الْخَلْق وَالاَمْرُ" ۔(الاعراف (54)

اور اس جیسی دیگر آیات۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2954۔ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا اَبُو الشَّعْثَاءِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ نَافِعٍ الْاَشْعَرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : اِذَا اجْتَمَعَ اَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ، وَمَعَهُمْ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ، قَالُوْا :مَا اَغْنَى عَنْكُمْ اِسْلامُكُمْ، وَقَدْ صِرْتُمْ مَعَنَا فِي النَّارِ ؟ قَالُوْا :كَانَتْ لَنَا ذُنُوبٌ، فَاُخِذْنَا بِهَا، فَسَمِعَ اللّٰهُ مَا قَالُوْا، قَالَ :فَاَمَرَ بِمَنْ كَانَ فِي النَّارِ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ فَاُخْرِجُوا، فَيَقُوْلُ الْكُفَّارُ :يَا لَيْتَنَا كُنَّا مُسْلِمِيْنَ، فَنُخْرَجُ كَمَا اُخْرِجُوا، قَالَ :وَقَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ :الر تِلْكَ اٰيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُبِينٍ رُبَّمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ(الحجر (2-1) مُثَقَّلَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمام جہنمی، جہنم میں جمع ہو جائیں گے اور ان کے ہمراہ کچھ اہل قبلہ بھی ہوں گے تو (کفار) ان اہل قبلہ سے کہیں گے: تمہارے اسلام نے تمہیں کوئی فائدہ نہیں دیا (اور آج) تم بھی ہمارے ہمراہ جہنم میں جل رہے ہو۔ وہ جواب دیں گے: ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہماری پکڑ ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی گفتگو سن لے گا۔ پھر جتنے بھی اہل قبلہ جہنم میں ہوں گے ان کو جہنم سے نکال لینے کا حکم دے گا اور ان کو نکال لیا جائے گا پھر کفار کہیں گے: کاش ہم بھی مسلمانوں کے ساتھ ہوتے تو آج ہمیں بھی نکال لیا جاتا جیسے ان کو نکال لیا گیا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورۃ الحجر کی پہلی دو آیتیں)

الر تِلْكَ اٰيَاتُ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُبِينٍ رُبَّمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ(الحجر (2-1)

(اس میں ''رُبَّمَا'' پر) تشدید پڑھی:

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2955۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِیُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى :يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ،(الاسراء : 71) قَالَ :يُدْعٰى اَحَدُهُمْ فَيُعْطٰى كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ، وَيُمَدُّ لَهٗ فِيْ جِسْمِهٖ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا، قَالَ :وَيُبَيَّضُ وَجْهُهٗ، وَيُجْعَلُ عَلٰى رَاْسِهٖ تَاجٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ يَتَلَالَاُ، قَالَ :فَيَنْطَلِقُ اِلٰى اَصْحَابِهٖ، قَالَ :فَيَرَوْنَهٗ مِنْ بَعِيْدٍ، فَيَقُوْلُوْنَ :اَللّٰهُمَّ ائْتِنَا بِهٖ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ هٰذَا حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ، فَيَقُوْلُ : اَبْشِرُوْا، اِنَّ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْكُمْ مِثْلَ هٰذَا، وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُسَوَّدُ وَجْهُهٗ، وَيُمَدُّ لَهٗ فِيْ جِسْمِهٖ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا، عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ فَيَرَاهُ اَصْحَابُهٗ فَيَقُوْلُوْنَ :نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذَا، اَللّٰهُمَّ لَا تَاْتِنَا بِهٖ، قَالَ :فَيَاْتِيْهِمْ، فَيَقُوْلُوْنَ :اَللّٰهُمَّ اَخِّرْهُ، قَالَ :فَيَقُوْلُ اَبْعَدَكُمُ اللّٰهُ، فَاِنَّ لِكُلِّ مِنْكُمْ مِثْلَ هٰذَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ''يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ'' کے متعلق فرمایا: ان میں سے ایک کو بلایا جائے گا اور اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور اس کا جسم ساٹھ ہاتھ تک لمبا کردیا جائے گا، اس کے چہرے کو روشن کردیا جائے گا اور اس کے سر پر چمکدار موتیوں والا تاج پہنایا جائے گا، آپ فرماتے ہیں: وہ چل کر اپنے ساتھیوں کی طرف آئے گا تو وہ اس کو دور سے دیکھ کر کہیں گے: یا اللہ! اس کو ہمارے پاس بھیج دے اور ہمیں اس میں برکت عطا فرما۔ وہ ان کے پاس آجائے گا اور کہے گا: تمہیں خوشخبری ہو کیونکہ تم میں سے ہر ایک کے لئے اسی کی مثل ہے اور جو کافر ہے اس کا چہرہ سیاہ کردیا جائے گا اور اس کا جسم ساٹھ ہاتھ تک آدم کی صورت میں لمبا کردیا جائے گا۔ اس کے ساتھی اس کو دیکھ کر پناہ مانگیں گے اور کہیں گے: اے اللہ! یہ ہمارے پاس نہ آئے (آپ فرماتے ہیں) وہ ان کے پاس آئے گا، وہ کہیں گے: یا اللہ! اس کو ہم سے دور کردے، وہ کہے گا: اللہ تعالیٰ تمہیں دور کرے کیونکہ تم میں سے ہر ایک کے لئے اسی کی مثل ہے۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

2956۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ الْجَارُوْدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا الْاَصْبَهَانِيُّ بِالرَّيِّ، حَدَّثَنَا مِهْرَانُ بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ قَابُوْسَ بْنِ اَبِيْ ظَبْيَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ :مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سِنِيْنَ نَبِيًّا، فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ : اَدْخِلْنِيْ مَدْخَلَ صِدْقٍ وَاَخْرِجْنِيْ مَخْرَجَ صِدْقٍ(الاسراء : 80) بِفَتْحِ الْمِيْمِ، فَهَاجَرَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں اعلان نبوت کے بعد ۱۳ سال تک قیام پذیر رہے، آپ

صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی:

اَدۡخِلۡنِیۡ مَدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّاَخۡرِجۡنِیۡ مَخۡرَجَ صِدۡقٍ (الاسراء : 80)

(اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدخل اور مخرج کی) میم پر فتحہ پڑھا۔

(۱۳ سال کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2957- اَخۡبَرَنَا اَبُوۡ جَعۡفَرٍ مُحَمَّدُ بۡنُ عَلِيِّ بۡنِ دُحَيۡمٍ الشَّيۡبَانِيُّ بِالۡكُوۡفَةِ، حَدَّثَنَا اَحۡمَدُ بۡنُ حَازِمٍ، عَنۡ اَبِيۡ غَرۡزَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بۡنُ حَكِيۡمٍ الۡاَوۡدِيُّ، حَدَّثَنَا اِسۡحَاقُ بۡنُ يُوۡسُفَ، عَنۡ حَمۡزَةَ بۡنِ حَبِيۡبٍ، عَنۡ اَبِيۡ اِسۡحَاقَ، عَنۡ سَعِيۡدِ بۡنِ جُبَيۡرٍ، عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا، عَنۡ اُبَيِّ بۡنِ كَعۡبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ، اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ: اِنۡ سَاَلۡتُكَ عَنۡ شَيۡءٍ ۢ بَعۡدَهَا (الكهف : 76) مَهۡمُوۡزَتَيۡنِ

هٰذَا حَدِيۡثٌ صَحِيۡحٌ عَلٰى شَرۡطِ الشَّيۡخَيۡنِ، وَلَمۡ يُخَرِّجَاهُ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيۡثِ عَمۡرِو بۡنِ دِيۡنَارٍ، عَنۡ سَعِيۡدِ بۡنِ جُبَيۡرٍ، عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ، عَنۡ اُبَيِّ بۡنِ كَعۡبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ، قِصَّةَ مُوۡسٰى وَالۡخَضِرِ بِطُوۡلِهٖ، وَلَيۡسَ فِيۡهِ ذِكۡرُ الۡهَمۡزَتَيۡنِ

✧✧ -حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ کہف کی آیت نمبر ۷۶

"اِنۡ سَاَلۡتُكَ عَنۡ شَيۡءٍ ۢ بَعۡدَهَا"

میں (سالتك اور شيئى) دونوں جگہ ہمزہ پڑھا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عمرو بن دینار کے واسطے سے سعید بن جبیر کے ذریعے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کا طویل قصہ بیان کیا ہے لیکن اس میں "همزتين" کا ذکر نہیں ہے۔

2958- حَدَّثَنَا جَعۡفَرُ بۡنُ مُحَمَّدِ بۡنِ نُصَيۡرٍ الۡخَوَّاصُ، حَدَّثَنَا اَبُوۡ عِمۡرَانَ مُوۡسَى بۡنُ اِبۡرَاهِيۡمَ، حَدَّثَنِيۡ عَمۡرُو بۡنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا سُفۡيَانُ بۡنُ عُيَيۡنَةَ، عَنۡ عَمۡرِو بۡنِ دِيۡنَارٍ، عَنۡ سَعِيۡدِ بۡنِ جُبَيۡرٍ، عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا، عَنۡ اُبَيِّ بۡنِ كَعۡبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ: لَوۡ شِئۡتَ لَاتَّخَذۡتَ عَلَيۡهِ اَجۡرًا (الكهف : 77) مُخَفَّفَةً

هٰذَا حَدِيۡثٌ صَحِيۡحٌ عَلٰى شَرۡطِ الشَّيۡخَيۡنِ، وَلَمۡ يُخَرِّجَاهُ فِي الۡحَدِيۡثِ الطَّوِيۡلِ

✧✧ -حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (سورہ کہف کی آیت نمبر ۷۷ یوں) پڑھا کرتے تھے:

حدیث: 2958

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت 'لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث:6325 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث:21153

"لَوْ شِئْتَ لاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا"

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2959۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَفْصٍ الْخَثْعَمِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عِيسٰى، عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ :وَكَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَاْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا(الكهف : 79)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (سورہ کہف کی آیت نمبر ۷۹ یوں) پڑھا کرتے تھے

"وَكَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَاْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا(الكهف : 79)

2960۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ :فِىْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ(الكهف: 86)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم (سورہ کہف کی آیت نمبر ۸۶ یوں) پڑھا کرتے تھے:

فِىْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

2961۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :كُنْتُ رِدْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى حِمَارٍ، فَرَاَى الشَّمْسَ حِينَ غَرَبَتْ، فَقَالَ :يَا اَبَا ذَرٍّ، اَيْنَ تَغْرُبُ هٰذِهِ ؟ فَقُلْتُ :اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ :فَاِنَّهَا تَغْرُبُ فِىْ عَيْنٍ حَامِيَةٍ، غَيْرَ مَهْمُوزَةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گدھے پر سوار تھا، جب سورج غروب ہونے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا اور مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! یہ کہاں غروب ہوتا ہے؟ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے

حدیث: 2961

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:4002

ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا:'فَاِنَّهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَامِيَةٍ''اس میں آپ نے ہمزہ نہیں پڑھا۔

🏵🏵 یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2962۔ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا جَدِّيْ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا اَدْرِيْ كَيْفَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُتِيًّا اَوْ جُثِيًّا فَاِنَّهُمَا جَمِيْعًا بِالضَّمِّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے عُتِيًّا یا جُثِيًّا کو کیسے پڑھا کیونکہ دونوں ہی ضمہ کے ساتھ ہیں۔

🏵🏵 یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

2963۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى، اَنْبَاَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الرِّجَالِ، اَنَّ عَائِشَةَ، كَانَتْ تُرْسِلُ بِالشَّيْءِ صَدَقَةً لِاَهْلِ الصُّفَّةِ، وَتَقُوْلُ لَا تُعْطُوْا مِنْهُمْ بَرْبَرِيًّا وَلَا بَرْبَرِيَّةً، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ :هُمُ الْخَلَفُ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ :فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلَاةَ(مريم : 59)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابوالرجال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عادت تھی کہ آپ اہل صفہ کے لئے کچھ نہ کچھ صدقہ بھیجا کرتی تھیں اور کہا کرتی تھیں اس میں سے کسی ''بربری'' یا ''بربریہ'' کو حصہ نہیں دینا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت

'فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلَاةَ(مريم :59)''

میں ''خلف''قرار دیا ہے۔

🏵🏵 یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2964۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرَّانِيُّ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ :تَكَادُ السَّمٰوَاتُ يَنْفَطِرْنَ مِنْهُ(مريم : 90) بِالْيَاءِ وَالنُّوْنِ، وَتَخِرُّ الْجِبَالُ(مريم : 91) بِالتَّاءِ، اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا(مريم: 92) وَمَا يَنْبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا مَفْتُوْحَةً بَعْدَ مَفْتُوْحَةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سورۂ مریم کی آیت نمبر ۹۰، ۹۱، ۹۲ کی یوں) تلاوت کی:

"تَكَادُ السَّمٰوَاتُ يَنْفَطِرْنَ مِنْهُ" .(مريم : 90)

اس میں آپ نے ينفطرن میں یاء اور نون پڑھا۔

وَتَخِرُّ الْجِبَالُ(مريم : 91)

کوتاء کے ساتھ پڑھا۔

اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا(مريم: 92)

اور

وَمَا يَنْبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا

میں دونوں جگہ "ولدا" کو مفتوح پڑھا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2965- اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ دَارِمٍ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ غَنَّامِ بْنِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، قَالَ :قَرَاَ رَجُلٌ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ :طٰهٰ مَفْتُوحَةً، فَاَخَذَهَا عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ طٰهٰ مَكْسُورَةً، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ : اِنَّمَا يَعْنِىْ :ضَعْ رِجْلَكَ مَفْتُوحَةً، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ :هٰكَذَا قَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهٰكَذَا اَنْزَلَهَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَاصِمٍ بِاِسْنَادِهٖ، وَقَالَ فِيْهِ :فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ :وَاللّٰهِ لَهٰكَذَا عَلَّمَنِيهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ -حضرت زر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک شخص نے عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سامنے طه کو مفتوح پڑھا۔ اس پر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے طه مسکورہ پڑھا۔ تو آپ کو اس شخص نے کہا: اس کا مطلب یہ ہے کہ (اے محبوب) اپنے قدم مبارک کو زمین پر رکھا کریں۔ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی پڑھا ہے اور ایسے ہی حضرت جبریل امین علیہ السلام نے اتارا ہے۔

(نوٹ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قدم پر نماز پڑھا کرتے تھے، اس طرح لمبے قیام کی وجہ سے آپ کے قدم شریف سوج گئے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محبوب اپنے دونوں قدم بیک وقت زمین کے ساتھ لگا کر رکھا کریں۔ شفیق)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔ اسی حدیث کو محمد بن عبداللہ بن عاصم نے اپنی سند کے ہمراہ روایت کیا ہے اور اس میں انہوں نے کہا ہے: تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی سکھایا ہے۔

2966- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ،

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ :تُفْتَحُ يَاْجُوجُ وَمَاْجُوجُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ :مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ،(الانبياء : 96) قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ :فِيْ قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ :مِنْ كُلِّ جَدَثٍ يَنْسِلُوْنَ، بِالْجِيمِ وَالثَّاءِ، مِثْلَ قَوْلِهِ :مِنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ(يٰس :51) وَهِيَ الْقُبُوْرُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یاجوج اور ماجوج کو کھول دیا جائے گا۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ،(الانبياء : 96)

ابن اسحاق کہتے ہیں: عبداللہ کی قرات میں

مِنْ كُلِّ جَدَثٍ يَنْسِلُوْنَ

جیم اور ثاء کے ساتھ ہے جیسا کہ

مِنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ(يٰس :51)

اور یہ (اجداث) قبروں کو کہتے ہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

2967- اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ :وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى(الحج : 2) قَدْ اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ اللّٰهُ :يَا اٰدَمُ اَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ، وَالْحَدِيْثُ بِطُوْلِهِ وَفِيْ اٰخِرِهِ :وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى، وَاَصَحُّ الْحَدِيْثَيْنِ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ اَخْرَجَهُ الْاِمَامُ الْبُخَارِيُّ

✦✦ -حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سورۂ حج کی آیت نمبر ۲ کی یوں) تلاوت کی:

وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى(الحج : 2)

❀❀ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عمرو بن حفص بن غیاث سے ان کے والد کے واسطے سے اعمش سے روایت کیا ہے

حدیث: 2967

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 2941 اخرجه ابو القاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث:298

کہ ابوصالح نے ابوسعید کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اے آدم علیہ السلام میں دوزخ کی جماعت نکالوں گا'' اس کے بعد طویل حدیث نقل کی ہے اور اس کے آخر میں ہے

''وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى (الحج : 2)''

ہے اور دونوں حدیثوں میں سے وہ حدیث زیادہ صحیح ہے جس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے۔

2968۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا اُخْرِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَخْرَجُوا نَبِيَّهُمْ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، لَيَهْلِكُنَّ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ، (الحج: 39) قَالَ: وَهِيَ اَوَّلُ اٰيَةٍ نَزَلَتْ فِي الْقِتَالِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، فَقَدْ حَدَّثَهُ غَيْرُ اَبِيْ حُذَيْفَةَ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے نکالا گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: انہوں نے اپنے نبی کو نکال دیا، اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ یہ ضرور ہلاک ہوں گے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ، (الحج: 39)

جہاد کے متعلق نازل ہونے والی یہ سب سے پہلی آیت ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔ اس کو ابوحذیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ بھی کئی راویوں نے روایت کیا ہے۔

2969۔ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ هٰذَا الْحَرْفَ: وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا؟ قَالَتْ: اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقْرَؤُهَا: يُؤْتُوْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث: 2968

اخرجه ابو عيسى الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 3171 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 3085 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 4292 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 17518 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 9977

✧✧ -حضرت عبید بن عمر رضی اللہ عنہما الـلـیثـی کہتے ہیں: میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اے ام المومنین رضی اللہ عنہا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت کیسے پڑھا کرتے تھے؟ ''وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا اٰتَوْا'' انہوں نے جواباً کہا: میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ''يُؤْتُون'' پڑھتے سنا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2970- اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِیْ غَرَزَةَ اَبُوْ غَسَّانَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ :مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهِ سَامِرًا تَهْجُرُوْنَ، (المومنون: 68) قَالَ: كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَتَهَجَّرُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سورۂ مومنون کی آیت ۶۷ کی یوں) تلاوت کیا کرتے تھے:

مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهِ سَامِرًا تَهْجُرُوْنَ، (المومنون: 68)

(ابن عباس) کہتے ہیں: مشرکین، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قطع تعلق کیا کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2971- اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عِيسٰى، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ جَمِيلٍ الْمَرْوَزِيُّ، وعبدة بن سليمان الطرسوسی، قَالُوْا :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَنْبَانَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ اَبُوْ شُجَاعٍ، عَنْ اَبِی السَّمْحِ دَرَّاجِ بْنِ سَمْعَانَ، عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدٍ الْعُتْوَارِيِّ، عَنْ اَبِیْ سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَهُمْ فِيهَا كَالِحُوْنَ (المومنون: 104) قَالَ: تَشْوِيهِ النَّارُ، فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا، حَتّٰى تَبْلُغَ وَسَطَ رَاْسِهِ، وَتَسْتَرْخِي شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَبْلُغَ سُرَّتَهُ

حدیث: 2970

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 11089 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 4710

حدیث: 2971

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 2587 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 11854 اخرجه ابويعلى الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 1367

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ مِّنْ اِسْنَادِ الْمِصْرِيِّيْنَ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوْبَ، يَقُوْلُ :سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيَّ، يَقُوْلُ :سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ عَنْ اَحَادِيْثِ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، فَقَالَ:

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ

✧✧ -حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ (المومنون : 104)"

(کے متعلق) فرمایا: آگ اس کو ایسے جلائے گی کہ اس کا اوپر والا ہونٹ سکڑ کر سر کے درمیان میں پہنچ جائے گا اور نیچے کا ہونٹ اتنا ڈھلک جائے گا کہ اس کی ناف تک پہنچ جائے گا۔

✿✿ یہ حدیث مصریین کی سند کے ہمراہ صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ابوالعباس محمد بن یعقوب کہتے ہیں: عباس بن محمد الدوری نے یحییٰ بن معین نے درج ذیل ابوالھیثم کے واسطے سے ابوسعید سے روایت کردہ احادیث کے متعلق پوچھا: تو انہوں نے جواباً کہا: یہ اسناد صحیح ہے۔

2972۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ الْمَالِكِيُّ بِالرِّيِّ، حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْبَارِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ جُنْدُبٍ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ، قَالَ :سَاَلْتُ مُعَاذًا عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ :مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نَتَّخِذَ اَوْ نُتَّخَذَ،(الفرقان : 18) قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ : اَنْ نُتَّخَذَ مِنْ دُوْنِكَ بِنَصْبِ النُّوْنِ

✧✧ -حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے معاذ رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے قول:

b"مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نَتَّخِذَ اَوْ نُتَّخَذَ،(الفرقان : 18)

کے متعلق پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو 'اَنْ نُتَّخَذَ مِنْ دُوْنِكَ" نون کے نصب کے ساتھ پڑھتے سنا ہے۔

2973۔ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ جُنَيْدٍ، حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ جُنْدُبٍ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ، قَالَ :سَاَلْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ :الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ(الروم : 2-1) اَوْ غَلَبَتْ ؟ فَقَالَ: اَقْرَاَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ، لَمْ نَكْتُبِ الْحَدِيْثَيْنِ اِلَّا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ، اِلَّا اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعِيْدٍ الشَّامِيَّ لَيْسَ مِنْ شَرْطِ الْكِتَابِ

✧✧ -حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے قول:

''الم غُلِبَتِ الرُّومُ(الروم : 2-1)

کے متعلق پوچھا کہ (یہ لفظ) ''غُلِبَتْ'' ہے؟

انہوں نے جواباً کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے 'الم غُلِبَتِ الرُّومُ'' پڑھایا ہے۔

ہم نے دونوں حدیثیں اسی اسناد کے ہمراہ تحریر کی ہیں تاہم محمد بن سعید شامی اس کتاب کے معیار کے راوی نہیں ہیں۔

2974- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، قَالَ:قَرَاْتُ عَلٰى ابْنِ عُمَرَ :اللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً،(الروم : 54) فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :اللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَشَيْبَةً، ثُمَّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَرَاْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَمَا قَرَاْتَ عَلَيَّ، فَاَخَذَ عَلَيَّ، كَمَا اَخَذْتُ عَلَيْكَ، تَفَرَّدَ بِهِ عَطِيَّةُ الْعَوْفِيُّ وَلَمْ يَحْتَجَّا بِهِ، وَقَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِالْفُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ

-حضرت عطیہ عوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے (یہ آیت)

اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً،(الروم : 54)

پڑھی تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس آیت کو یوں پڑھا:

''اللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَشَيْبَةً''

پھر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایسے ہی تلاوت کی تھی جیسے تو نے میرے سامنے کی ہے اور پھر رسول اللہ ﷺ نے میری ایسے ہی غلطی درست کی جیسے میں نے تیری کی۔

عطیہ عوفی رضی اللہ عنہ یہ حدیث روایت کرنے میں منفرد ہیں۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی روایات نقل نہیں کی ہیں البتہ امام مسلم نے فضیل بن مرزوق کی روایات نقل کی ہیں۔

2975- اَخْبَرَنِى الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَسْكَرِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ :فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ،(السجده : 17)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث: 2974

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحديث: 3938 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث:5227

✧✧ -حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورۂ سجدہ کی آیت نمبر ۱۷ کی یوں) تلاوت کی:

"فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِىَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ،(السجده : 17)" ۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2976ـ حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفَّى الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنِيْ عَبَّادُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَاقِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَرَاَ :وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ(لقمان : 27) رَفَعَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورۂ لقمان کی آیت 27 نمبر میں والبحر کے) رفع کے ساتھ (یوں) تلاوت کی "وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ"۔

(نوٹ: تفسیر سمرقندی میں ہے کہ ابوعمرو نے اس آیت میں والبحر کی راء پر نصب پڑھا ہے۔ شفیق)

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

2977ـ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَطِيعِيُّ بِبَغْدَادَ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الاُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ فَرْوَةَ، عَنْ قَطَنِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ انْصَرَفَ مِنْ اُحُدٍ مَرَّ عَلٰى مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ وَهُوَ مَقْتُولٌ عَلٰى طَرِيقِهِ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدَعَا لَهُ، ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ :مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيلا،(الاحزاب: 23) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَشْهَدُ اَنَّ هٰؤُلَاءِ شُهَدَاءُ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَاْتُوهُمْ وَزُوْرُوْهُمْ، وَالَّذِىْ نَفْسِى بِيَدِهِ لا يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ اَحَدٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِلَّا رُدُّوا عَلَيْهِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ احد سے واپس لوٹے تو مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی لاش کے پاس سے گزرے وہ راستے میں شہید ہوئے پڑے تھے۔ آپ نے ان کی لاش کے قریب کھڑے ہو کر ان کے لئے دعا مانگی پھر (سورۂ احزاب کی) یہ آیت پڑھی:

"مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيلًا،(الاحزاب:23)

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گواہ ہوں گے، اس لئے تم

ان کے پاس آیا کرو، ان کی زیارت کیا کرو۔ اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، قیامت تک جو شخص بھی ان کو سلام کہے گا: یہ اُس کا جواب دیں گے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

2978- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ، مَوْلٰى بَنِي هَاشِمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ :لَقَدْ كَانَ لِسَبَاءَ فِي مَسَاكِنِهِمْ،(السبا: 15) هٰذِهِ نُسْخَةٌ لَمْ نَكْتُبْهَا غَالِبَةً اِلَّا عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ، وَالشَّيْخَانِ لَمْ يَحْتَجَّا بِابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ

-حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم نے (سورۂ سبا کی آیت ۱۵ کی یوں) تلاوت کی:

"لَقَدْ كَانَ لِسَبَاءَ فِي مَسَاكِنِهِمْ"

(نوٹ: حمزہ اور حفص نے مَسْکَنِهِمْ میں کاف پر فتحہ پڑھا ہے، اس طرح ان کے نزدیک یہ واحد ٹھہرا۔ جیسا کہ ہمارے بلاد میں روایت حفص میں یہی مشہور ہے، کسائی نے کاف نے نیچے کسرہ پڑھا اور باقی قراء نے اس کو مساکنهم جمع کے طور پر پڑھا ہے۔ شفیق)

یہ نسخہ عموماً ہم نے ابوالعباس کے حوالے سے نقل کیا ہے جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم نے ابن البیلمانی کی روایات نقل نہیں کی۔

2979- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى الْاَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ :فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ، قَالُوا :مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورۂ سبا کی آیت ۲۳ کی یوں) تلاوت کی

فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ، قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ .

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

2980- حَدَّثَنَا اَبُو نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ الْمُسَيَّبِ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ :وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًا كَثِيرًا(يٰس : 62) مُخَفَّفَةً، رُوَاتُهُ ثِقَاتٌ كُلُّهُمْ، غَيْرَ اِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ، فَاِنَّهُمَا لَمْ يَحْتَجَّا بِهِ

-حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورۂ یٰسین کی آیت ۶۲ کی یوں) تلاوت کی:

وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبلا كَثِيْرًا(یٰس : 62)

(اس میں جبلاً کو) مخففہ پڑھا۔

(نوٹ: نافع اور عاصم نے اس کو جِبلاّ پڑھا، ابوعمرو اور ابن عامر نے جُبلاً پڑھا، اور باقی قراء نے اس کو جُبلّا پڑھا۔ شفیق)

۞۞ اس حدیث میں اسماعیل بن رافع کے علاوہ تمام راوی ثقہ ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی روایات نقل نہیں کی ہیں۔

2981۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ الْحَافِظُ اِمْلاءً، حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَمْغَاجٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، وَاَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ :قَالَ الزُّبَيْرُ :لَمَّا نَزَلَتْ : اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُونَ، ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ،(الزمر : 31) قَالَ الزُّبَيْرُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُكَرَّرُ عَلَيْنَا مَا كَانَ بَيْنَنَا فِی الدُّنْيَا مَعَ خَوَاصِّ الذُّنُوبِ ؟ فَقَالَ :نَعَمْ، يُكَرَّرُ عَلَيْهِمْ ذٰلِكَ حَتّٰى يُؤَدُّوا اِلٰى كُلِّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهُ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ :وَاللّٰهِ اِنَّ الْاَمْرَ لَشَدِيدٌ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب (سورۂ زمر کی آیت ۳۱):

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُونَ، ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ،(الزمر : 31)

نازل ہوئی تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا خاص گناہوں کے ہمراہ ہمارے دنیاوی معاملات بھی قیامت کے دن ہم پر دہرائے جائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ وہ ان پر اس وقت تک دہرائے جاتے رہیں گے جب تک کہ ہر صاحب حق کو اس کا حق نہ مل جائے۔ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بولے: خدا کی قسم! وہاں کا معاملہ تو بہت سخت ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2982۔ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِیْ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ شَهْرٍ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ :سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ :يَا عِبَادِیَ الَّذِينَ اَسْرَفُوا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ

حدیث :2981

اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 668 ذکرہ ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث:11286

حدیث :2982

اخرجه ابو عیسٰی الترمذی' فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 3237 اخرجه ابو عبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 27637

الذُّنُوبَ جَمِيعً وَلا يُبَالِي(الانعام : 141)، هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ عَالٍ، وَلَمْ اَذْكُرْ فِي كِتَابِي هٰذَا عَنْ شَهْرٍ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيثِ الْوَاحِدِ

✧✧ -حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورۂ انعام کی آیت ۱۴۱ کی) تلاوت کی:
"يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ اَسْرَفُوا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعً وَلا يُبَالِي(الانعام : 141)"

❀❀ یہ حدیث غریب عالی ہے اور میں نے سوائے اس ایک حدیث کے شہر کی اور کوئی حدیث اپنی کتاب میں درج نہیں کی۔

2983- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَقْرَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنِّي اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ،(الذاريات: 58)

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورۂ ذاریات کی آیت ۵۸ یوں) پڑھائی:
"اِنِّي اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ"

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صحیح ہے۔

2984- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الشَّهِيدُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ :الَّذِينَ اٰمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ،(الطور : 21)

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورۂ طور کی آیت نمبر ۲۱ یوں) پڑھی:
الَّذِينَ اٰمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ (الطور: 21)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2985- اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ

حدیث: 2985

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دارا بن کثیر، یمامه، بیروت، لبنان، 1407ھ 1987ء 4593

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت، لبنان، رقم الحدیث:3990

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :قَرَاْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فَهَلْ مِنْ مُذَّكِرٍ،(القمر : 15) بِالذَّالِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ بِالدَّالِ، هٰذَا حَدِيْثٌ قَدِ اتَّفَقَا عَلٰى اِخْرَاجِهِ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ مُخْتَصَرًا

✧✧ -حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (سورۃ القمر کی آیت نمبر ۱۵) "فَهَلْ مِنْ مُذَّكِرٍ" (مذکر کے) ذال کے ساتھ پڑھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "فَهَلْ مِنْ مُدَّكِر" دال کے ساتھ پڑھا۔

❀❀ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے شعبہ کے واسطے سے ابواسحاق سے مختصراً روایت کی ہے۔

2986- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَرُوذِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَرْطبَانِيُّ ابْنُ عَمِّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْجَحْدَرِيِّ، عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ :مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَانٍ،(الرحمٰن : 76)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورۂ رحمٰن کی آیت ۷۶ یوں) تلاوت کی "مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِيٍّ حِسَان" ۔(الرحمن:76)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2987- حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَدَائِنِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرِو بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ :فَشَارِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ،(الواقعه :55)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورۂ واقعہ کی آیت ۵۵ یوں) پڑھی: "فَشَارِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْم" ۔(الواقعة:55)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2988- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السِّيْرَافِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنِيْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ عِيْسَى بْنِ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ الزُّرَقِيِّ، عَنْ جَدَّتِهِ حَبِيْبَةَ

حدیث: 2987

اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الصغیر" طبع المکتب الاسلامی دارعمار بیروت لبنان/عمان 1405ھ 1985ء رقم الحدیث:1129 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دار الحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث:9371

بِنْتِ شَرِيقٍ، أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ ابْنَتِهَا ابْنَةِ الْعَجْمَاءِ فِي أَيَّامِ الْحَجِّ بِمِنًى، قَالَ :فَجَاءَ هُمْ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ عَلَى رَاحِلَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَحْلِهِ، فَنَادَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ :مَنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُفْطِرْ، فَإِنَّهُنَّ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ، هٰذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ مِنْ جُمْلَةِ هٰذَا الْكِتَابِ

✧✧ -حضرت عیسیٰ بن مسعود بن الحکم الزرقی سے روایت ہے کہ ان کی دادی حبیبہ بنت شریف حج کے دنوں میں اپنی بیٹی "ابنة العجماء" کے ہمراہ تھیں۔(راوی) کہتے ہیں: ان کے پاس حضرت بدیل بن ورقاء رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر اپنا کجاوہ ڈال کر آئے اور یوں نداء دی: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص روزہ سے ہے وہ روزہ چھوڑ دے کیونکہ یہ دن کھانے اور پینے کے دن ہیں۔

✿✿ یہ حدیث اس کتاب کے معیار کی نہیں ہے۔

2989- اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ الْجُمَحِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا اَبُو عُبَيْدٍ مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ :كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ :فَرُوحٌ وَرَيْحَانٌ،(الواقعه : 89)

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سورۂ واقعہ کی آیت نمبر ۸۹ کی یوں) تلاوت کی "فَرُوحٌ وَرَيْحَان" (الواقعة:89)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2990- اَخْبَرَنِي اَبُو اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْاَزْرَقُ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ :قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ :عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ :فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ،(الطلاق : 1) قَدْ اَخْرَجَ مُسْلِمٌ هٰذَا الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَيْمَنَ يَسْاَلُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، وَاَظُنُّهُ ذَكَرَ هٰذَا اللَّفْظَ

✧✧ -حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ الطلاق کی پہلی آیت یوں تلاوت کی:
فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ،(الطلاق : 1)

✿✿ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ طویل حدیث ابن جریج کے حوالے سے ابن الزبیر سے روایت کی کہ عبدالرحمٰن بن ایمن نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک ایسے شخص کے متعلق مسئلہ پوچھا جس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی تھی اور میرا خیال ہے کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے الفاظ یہی روایت کئے ہیں۔

2991- حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْحَافِظُ بِالطَّابَرَانِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو حَاتِمٍ

سَهْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي الْحَوَاجِبِ الْكُوفِيُّ قَالَ كُنْتُ اٰخِذًا بِيَدِ الْاَعْمَشِ وَيُوسُفُ السَّمْتِيُّ عَلَى الْجَانِبِ الْاٰخِرِ فَسَاَلَهُ عَنْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَالرِّجْزَ فَقَالَ اَخَذْتُ فِي ذَا ثُمَّ قَالَ قَرَاْتُ الْقُرْآنَ عَلَى يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ ثَلَاثِيْنَ مَرَّةً وَقَرَاَ يَحْيَى عَلَى عَلْقَمَةَ وَقَرَاَ عَلْقَمَةُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ وَقَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرِّجْزَ فَاهْجُرْ (المدثر : 5) بِكَسْرِ الرَّاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت یحییٰ بن زکریا بن ابی الحواجب الکوفی فرماتے ہیں: میں نے اعمش کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور ان کی دوسری طرف یوسف السمتی تھے، انہوں نے اللہ تعالیٰ کے قول ''والرجز'' کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: میں نے اس کو ایسے ہی سیکھا ہے پھر فرمایا: میں نے حضرت یحییٰ بن وثاب کے سامنے ۳۰ مرتبہ قرآن پاک پڑھا ہے اور حضرت یحییٰ نے حضرت علقمہ کے سامنے اور حضرت علقمہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سامنے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ''وَالرِّجْزَ فَاهْجُرْ'' راء کے کسرہ کے ساتھ پڑھا۔

(روایت حفص میں الرجز کی راء پر ضمہ پڑھا گیا ہے اور باقی تمام قراء نے کسرہ پڑھا ہے۔ شفیق)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2992- اَخْبَرَنَاهُ مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْمِصِّيْصِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ: وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ بِرَفْعِ الرَّاءِ، وَقَالَ: هِيَ الْاَوْثَانُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ نے ''والرجز فاهجر'' راء کے رفعہ کے ساتھ پڑھا اور فرمایا: یہ بت ہیں۔

2993- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الزَّاهِدُ، وَاَبُو سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ، قَالَ: فَقُلْتُ: زَمِّلُوْنِي، فَدَثَّرُوْنِي، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يَاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ، قَالَ: هِيَ الْاَوْثَانُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ اللَّفْظَةِ

✧✧ -حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحی کے رک جانے کے متعلق بتا رہے تھے کہ میں نے کہا: مجھے چادر اوڑھا دو تو انہوں نے مجھے کمبل اوڑھا دیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی،

''يَاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ''

آپ نے فرمایا: "رجز" بت ہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

2994۔ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ الْهِلَالِيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ، فَنَزَلَتْ :وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا، فَاَخَذْتُهَا مِنْ فِيْهِ، وَاِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا، فَلا اَدْرِی بِاَيِّهَا خَتَمَ،اَفَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ، (المرسلات : 50) اَوْ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لا يَرْكَعُوْنَ،(المرسلات : 48)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غار میں تھے کہ میں نے آپ کے منہ سے یہ آیت سنی "وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا" اور آپ کا منہ اس سے تر ہو چکا تھا، مجھے نہیں معلوم کہ کس آیت پر اختتام ہوا۔ "فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ" پر یا "وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لا يَرْكَعُوْنَ" پر۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2995۔ اَخْبَرَنِی اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ اَبُوْ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا هِلالُ بْنُ خَبَّابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلا، فَقَالَتْ زَوْجَتُهُ : اَيَنْظُرُ بَعْضُنَا اِلَى عَوْرَةِ بَعْضٍ ؟ فَقَالَ:يَا فُلانَةُ، لِكُلِّ امْرِءٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيه،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تمہیں ننگے پاؤں اور ننگے بدن اٹھایا جائے گا۔ ان کی بیوی بولی: کیا ہم ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھیں گے؟ آپ نے فرمایا: اے فلاں

"لِكُلِّ امْرِءٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيه" (عبس: 37)

"ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک فکر ہے کہ وہی اسے بس ہے"۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

2996۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَزَّارُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي فَرْوَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُ :وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِظَنِيْنٍ

بِالظَّاءِ، (التکویر : 24).

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (سورہ تکویر کی آیت نمبر ۲۴ یوں) تلاوت کی

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِظَنِيْنٍ بِالظَّاءِ" (ضنین میں ض کی بجائے) ظاء پڑھا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2997۔ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَرَّاحِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَاسَوَيْهِ الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، وَخَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ :فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ (الانفطار : 7)مُثَقَّلٌ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سورہ انفطار کی آیت نمبر ۷) "فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ" مثقل پڑھی۔

(نوٹ: حمزہ، عاصم اور کسائی نے فعدلک کے دال پر جزم پڑھی ہے اور باقی قراء نے اس پر تشدید پڑھی ہے۔ شفیق)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2998۔ حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، اِمْلاءً فِيْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ سَنَةَ تِسْعٍ وَتِسْعِيْنَ وَثَلاثِمِئَةٍ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلابُ، بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ :بَلٰى قَدْ جَاءَتْكَ اٰيَاتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ،(الزمر : 59)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورہ زمر کی آیت نمبر ۵۹ یوں) تلاوت کی:

"بَلٰى قَدْ جَاءَتْكَ اٰيَاتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ" ۔(الزمر : 59)

''ہاں کیوں نہیں بیشک تیرے پاس میری آیتیں آئیں تو تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافر تھا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

2999۔ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسَى الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيْرَةِ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهُ قَالَ :هَلْ تَدْرُوْنَ مَا سَعَةُ جَهَنَّمَ؟ قَالَ قُلْتُ: لَا اَدْرِي،قَالَ : اَجَلْ وَاللّٰهِ مَاتَدْرِي اَنَّ بَيْنَ سَعَةِ شَحْمَةِ اُذُنِهِمْ وَعَاتِقِهِ مَسِيْرَةَ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا تَجْرِي فِيْهِ اَوْدِيَةُ الْقَيْحِ وَالدَّمِ .فَقُلْتُ : اَنْهَارًا؟ قَالَ : لَا بَلْ اَوْدِيَةٌ .- ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ :وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِيْنِهٖ، (الزمر : 67) قَالَ :يَقُوْلُ : اَنَا الْجَبَّارُ اَنَا، وَيُمَجِّدُ الرَّبُّ نَفْسَهُ، قَالَ :فَرَجَفَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْبَرُهُ حَتّٰى قُلْنَا لَيَخِرَّنَّ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کیا تم جانتے ہو کہ جہنم کی وسعت کیا ہے؟ میں نے کہا: میں نہیں جانتا۔ آپ نے فرمایا: جی ہاں خدا کی قسم آپ نہیں جانتے ہو ان جہنمیوں کے کانوں کی دونوں لوؤں اور ان کے کندھوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت ہوگی ان میں خون اور پیپ کی وادیاں بہہ رہی ہوں گی، میں نے پوچھا: کیا نہریں جاری ہوں گی؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ وادیاں جاری ہوں گی۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (سورہ زمر کی) اس آیت (نمبر:۶۷)

"وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِيْنِهٖ"

اورانہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ اس کا حق تھا اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دے گا اور اس کی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں جبار ہوں اور رب تعالیٰ خود اپنی بزرگی بیان کرے گا۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر شریف کانپنے لگا حتیٰ کہ ہمیں یہ خدشہ ہوا کہ آپ گر پڑیں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3000- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ ابنا أبي شيبة، قَالَا :حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ سَاَلَ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ :وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ (الزمر : 68) مَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يَشَاِ اللّٰهُ اَنْ يَّصْعَقَهُمْ، قَالَ :هُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل امین علیہ السلام سے (سورہ زمر کی) اس آیت (نمبر ۶۸)

"وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ" .(الزمر :68)

''اور صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے، پھر وہ دوبارہ پھونکا جائے گا جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ بے ہوش نہی کرے گا؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے جواب دیا: وہ لوگ اللہ عزوجل کے گواہ ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3001- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الزَّاهِدُ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْرَمَ الطَّائِيُّ، حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ مُدْرِكٍ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ يَقْظَانَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا اَحْسَنَ مُحْسِنٌ مِّنْ مُسْلِمٍ، وَلا كَافِرٍ اِلَّا اَثَابَهُ اللّٰهُ، قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اِثَابَةُ اللّٰهِ الْكَافِرَ؟ قَالَ: اِنْ كَانَ قَدْ وَصَلَ رَحِمًا، اَوْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ اَوْ عَمِلَ حَسَنَةً اَثَابَهُ اللّٰهُ الْمَالَ وَالْوَلَدَ وَالصِّحَّةَ وَاَشْبَاهَ ذٰلِكَ، قَالَ: فَقُلْنَا: مَا اِثَابَتُهُ فِي الْاٰخِرَةِ؟ فَقَالَ: عَذَابًا دُوْنَ الْعَذَابِ، قَالَ: وَقَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَدْخِلُوْا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ، (المومن: 46) هٰكَذَا قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْطُوْعَةَ الْاَلِفِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مسلمان یا کافر اچھا عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو اجر دیتا ہے: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کافر کو اللہ تعالیٰ کیسے ثواب عطا فرماتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس نے صلح رحمی کی ہوگی، صدقہ کیا ہوگا یا کوئی بھی نیک عمل کیا ہو، اللہ تعالیٰ اس کو مال، اولاد اور صحت وغیرہ عطا فرما دیتا ہے (ابن مسعود) کہتے ہیں: ہم نے پوچھا: کافر کے لئے آخرت کا اجر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو کم درجے کا عذاب دیا جائے گا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ مومن کی یہ آیت نمبر ۴۶ تلاوت کی:

'اَدْخِلُوْا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ'' (المومن:46)

''فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو'۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اس میں آپ نے ادخلوا پر ہمزہ قطعی پڑھا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3002- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْبَخْتَرِيِّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا الْاَجْلَحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الذَّيَّالِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اجْتَمَعَتْ قُرَيْشٌ يَوْمًا، فَاَتَاهُ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اَنْتَ خَيْرٌ اَمْ عَبْدُ اللّٰهِ؟ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفَرَغْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ،

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حم تَنْزِيلٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حَتّٰى بَلَغَ فَإِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ، (فصلت : 13)فَقَالَ لَهُ عُتْبَةُ :حَسْبُكَ حَسْبُكَ، مَا عِنْدَكَ غَيْرُ هٰذَا ؟ قَالَ:لاَ، فَرَجَعَ عُتْبَةُ اِلٰى قُرَيْشٍ، فَقَالُوْا :مَا وَرَاءَ كَ ؟ فَقَالَ :مَا تَرَكْتُ شَيْئًا اَرٰى اَنَّكُمْ تُكَلِّمُونَهُ اِلَّا قَدْ كَلَّمْتُهُ، قَالُوْا :فَهَلْ اَجَابَكَ ؟ قَالَ :نَعَمْ، لاَ وَالَّذِىْ نَصَبَهَا بَنِيَّةً مَا فَهِمْتُ شَيْئًا مِمَّا قَالَ غَيْرَ اَنَّهُ اَنْذَرَكُمْ صَاعِقَةً مِثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ، قَالُوْا :وَيْلَكَ يُكَلِّمُكَ رَجُلٌ بِالْعَرَبِيَّةِ، وَلا تَدْرِى مَا قَالَ ؟ قَالَ:لاَ وَاللّٰهِ مَا فَهِمْتُ شَيْئًا مِمَّا قَالَ، غَيْرَ ذِكْرِ الصَّاعِقَةِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن تمام قریش جمع تھے کہ آپ کے پاس عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس آیا اور بولا اے محمد ﷺ (! آپ بہتر ہیں یا عبداللہ؟ رسول اللہ ﷺ خاموش رہے۔آپ نے اس سے کہا: تم (اپنی بات کہہ کر) فارغ ہو چکے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔تو رسول اللہ ﷺ نے ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' پڑھ کر سورۂ فصلت شروع سے پڑھنا شروع کی اور

'فَإِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ(فصلت:13) تک ۔

پڑھی (یہ سن کر) عتبہ بولا: بس، بس۔آپ کے پاس تو اس کے سوا اور کچھ ہے ہی نہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔عتبہ، قریش کے پاس گیا، قریش نے احوال دریافت کئے تو وہ بولا: تم جو کچھ پوچھنا چاہتے تھے، میں وہ سب کچھ وہاں بول کر آیا ہوں۔ انہوں نے پوچھا: کیا اس (محمد ﷺ) نے کوئی جواب دیا؟ اس نے کہا: جی ہاں خدا کی قسم! اس نے جو کچھ بھی کہا: مجھے اس کی کچھ سمجھ نہیں آئی سوائے اس کے کہ وہ تمہیں قوم ثمود اور عاد جیسے عذاب سے ڈراتا ہے۔قریش نے کہا: تیرے لئے ہلاکت ہو، ایک آدمی تیرے ساتھ عربی میں بات کرتا ہے اور تمہیں پتہ نہیں چلتا کہ وہ کیا کہتا ہے۔اس نے کہا: خدا کی قسم مجھے سوائے ''صاعقہ'' کے ذکر کے اور کسی بات کی سمجھ نہیں آئی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3003- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَانَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، اَنْبَانَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِىْ رَزِيْنٍ، عَنْ اَبِىْ يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَاِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ،(الزخرف : (61) قَالَ :خُرُوْجُ عِيْسٰى قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حديث: **3003**

اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث:6817

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اللہ تعالیٰ کے اس قول) وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ" کے متعلق فرمایا: عیسیٰ کا خروج قیامت سے پہلے ہوگا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3004۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَارِقِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ،(الزخرف : 13)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لئے سواری پر سوار ہو جاتے تو تین مرتبہ تکبیر پڑھتے پھر کہتے:

"سُبْحَانَ الَّذِىْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ(الزخرف:13)

"پاکی ہے اسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہمارے بوتے کی نہ تھی"۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3005۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْمَعْمَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ الزُّهْرِيُّ، وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ السُّلَمِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِى مُزَرِّدٍ، مَوْلَى ابْنِ هَاشِمٍ، حَدَّثَنِىْ عَمِّى اَبُو الْحُبَابِ سَعِيْدُ بْنُ يَسَارٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ، فَقَالَتْ: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ، قَالَ: نَعَمْ، اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ، وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلٰى، قَالَ: فَذَاكَ لَكِ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَءُوا اِنْ شِئْتُمْ: فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا

حدیث: 3005

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دارابن کثیر یمامه بیروت لبنان 1407ھ 1987 5641 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 8349 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 440 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/1991ء رقم الحدیث: 44197 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 12996 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلامیه بیروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحدیث: 50

اَرْحَامَكُمْ اِلٰی قَوْلِهٖ تَعَالٰی : اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا،(محمد ﷺ : 24-22)
هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کر دیا تو ''رحم'' کھڑا ہو کر کہنے لگا: یہ اس کا مقام ہے جو قطع رحمی سے تیری پناہ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں، کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ میں اس سے ملوں جو تجھے ملائے اور میں اس سے کٹوں جو تجھ سے کٹے؟ ''رحم'' نے کہا: کیوں نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو تیرا یہی مقام ہے۔ پھر رسول اللہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو (سورۂ محمد کی) یہ دو آیتیں پڑھو

''فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُم'' ''اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا'' تک۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3006- حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَمْرِو بْنُ اَبِیْ جَعْفَرٍ الْحِيرِیُّ، حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الدُّوْرِیُّ، حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ سَعِيْدِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ نُفَيْعٍ اَبِیْ دَاوُدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ :فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ(محمد ﷺ : 22)

✧✧ -حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو (سورۂ محمد کی آیت نمبر ۲۲ یوں) پڑھتے سنا:

''فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ'' ۔(محمد:22)

3007- اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَی الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، وَقَبِيْصَةُ، قَالَا :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ :قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فَذَكِّرْ اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ بِالصَّادِ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰی وَكَفَرَ،(الغاشية : 23-22)
هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے (سورۂ غاشیہ کی یہ آیت)

فَذَكِّرْ اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ بِالصَّادِ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰی وَكَفَر

'بمصطیر صاد کے ساتھ پڑھی'۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3008- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِیُّ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَی الْمَرْوَرُوْذِیُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُطَرِّفٍ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ :كَلَّا بَلْ لَا يُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ وَلَا يَحَاضُّوْنَ عَلٰی

طَعَامِ الْمِسْكِينِ وَيَاكُلُوْنَ وَيُحِبُّوْنَ(الفجر : 20-17) كُلُّهَا بِالْيَاءِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (سورۂ فجر کی یہ آیات یوں) پڑھا کرتے تھے:

"كَلا بَلْ لا يُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ وَلا يَحَاضُونَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِينِ وَيَاكُلُوْنَ وَيُحِبُّوْنَ'

(یکرمون ،یحاضون، یاکلون اوریحبون)تمام صیغے یاء کے ساتھ پڑھتے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3009- اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيِّ الْغَزَّالُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِى قِلابَةَ، عَمَّنْ اَقْرَاَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فَيَوْمَئِذٍ لا يُعَذَّبُ عَذَابَهُ اَحَدٌ وَلا يُوثَقُ وَثَاقَهُ اَحَدٌ، (الفجر : 26-25)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَالصَّحَابِيُّ الَّذِى لَمْ يُسَمِّهِ فِى اِسْنَادِهِ قَدْ سَمَّاهُ غَيْرُهُ مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ

✧✧ -حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ اس شخص سے روایت کرتے ہیں جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیات خود پڑھائی تھیں کہ سورۃ الفجر کی درج ذیل آیات یوں پڑھی جائیں گی:

فَيَوْمَئِذٍ لا يُعَذَّبُ عَذَابَهُ اَحَدٌ وَلا يُوثَقُ وَثَاقَهُ اَحَد(الفجر :25,26)

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے اور وہ صحابی جس کا سند میں نام ذکر نہیں ہوا، ایک دوسرے راوی نے ان کا نام مالک بن حویرث ذکر کیا ہے۔

3010- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ هَارُوْنَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ حَمَّادٍ اَبُو الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ شُرَيْحٍ، سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِحِيَالِهِ جُحْرٌ، فَقَالَ :لَوْ جَاءَ الْعُسْرُ فَدَخَلَ هٰذَا الْجُحْرَ، لَجَاءَ الْيُسْرُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَاَخْرَجَهُ، قَالَ:فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى :فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا،(الشرح : 6-5)

حدیث: 3009

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3996 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث:20710

حدیث: 3010

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ه رقم الحديث: 1525 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ه/1983ء رقم الحديث: 12336 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ه/1993ء رقم الحديث:4710

هٰذَا حَدِيْثٌ عَجِيبٌ غَيْرَ اَنَّ الشَّيْخَيْنِ لَمْ يَحْتَجَّا بِعَائِذِ بْنِ شُرَيْحٍ

✧✧ -حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سوراخ کے سامنے کھڑے ہوئے تھے، آپ نے فرمایا: اگر تنگی اس سوراخ میں گھس جائے تو اس کے پیچھے ہی آسانی اس سوراخ میں گھس جائے گی اور تنگی کو دوسری طرف سے باہر نکال کر ہی چھوڑے گی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

"فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا" .

تو بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے، بے شک دشواری کے ساتھ اور آسانی ہے (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

۞۞ یہ حدیث عجیب ہے تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عائذ بن شریح کی روایات نقل نہیں کی ہیں۔

3011۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى الْوَزِيرِ التَّاجِرُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانِ الرَّهَاوِيُّ، اَنْبَانَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِاُبَيٍّ : اِنِّي اُقْرِئُكَ سُورَةً، فَقَالَ لَهُ اُبَيٌّ :اُمِرْتَ بِذَاكَ بِاَبِي اَنْتَ ؟ قَالَ :نَعَمْ، فَقَرَاَ :لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفَكِّينَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ، رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُو صُحُفًا مُطَهَّرَةً،(البينه : 2-1)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی رضی اللہ عنہ سے کہا میں تجھے ایک سورۃ پڑھاتا ہوں، ابی رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں کیا آپ کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔ تو آپ نے (سورۃ البینہ کی پہلی دو آیتیں)

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفَكِّينَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ، رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُو صُحُفًا مُطَهَّرَةً

"کتابی کافر اور مشرک اپنا دین چھوڑنے کو نہ تھے جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آئے وہ کون وہ اللہ کا رسول کہ پاک صحیفے پڑھتا ہے" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم نے اسے نقل نہیں کیا۔

3012۔ اَخْبَرَنِي حَلِيمٌ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَانَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَانَا عَبْدَانُ، اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَانَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ :يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا،(الزلزله : 4) قَالَ: اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا ؟ قَالُوْا :اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ :فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ وَاَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا، اَنْ تَقُوْلَ :عَمِلَ عَمَلَ

كَذَا فِي يَوْمِ كَذَا، فَهٰذِهٖ اَخْبَارُهَا،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورہ زلزلہ کی آیت نمبر ۴ کی یوں) تلاوت کی:

"يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا"

آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کون سی خبریں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین کی خبریں یہ ہوں گی کہ وہ ہر مرد اور عورت کے متعلق ان تمام اعمال کی گواہی دے گی جو وہ اس کی پیٹھ پر کرتا رہا مثلاً وہ کہے گی کہ اس نے فلاں فلاں دن یہ یہ عمل کئے۔ تو یہ زمین کا خبر دینا ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3013- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ حَاتِمٍ الْعِجْلِيُّ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ اَبِي حَبِيبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الذِّمَارِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ: يَحْسِبُ اَنَّ مَالَهُ اَخْلَدَهُ، (الهمزه :3) بِكَسْرِ السِّينِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورہ ہمزہ کی آیت نمبر ۳ کی) تلاوت کی:

يَحْسِبُ اَنَّ مَالَهُ اَخْلَدَهُ" (اس میں آپ نے یحسب کی) سین کے نیچے کسرہ پڑھا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3014- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ

حديث: 3012

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي· بيروت· لبنان· رقم الحديث: 3353 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه· قاهره· مصر رقم الحديث: 8854 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله· بيروت· لبنان· 1414ه/1993ء· رقم الحديث: 7360 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه· بيروت· لبنان· 1411ه/ 1991ء· رقم الحديث: 11693

حديث: 3013

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت· لبنان· رقم الحديث: 39905 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله· بيروت· لبنان· 1414ه/1993ء· رقم الحديث: 6332 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه· بيروت· لبنان· 1411ه/ 1991ء· رقم الحديث: 11698 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين· قاهره· مصر· 1415ه· رقم الحديث: 1902

:سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ :لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ إِيلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ،(قريش : 1) هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيبٌ عَالٍ فِيْ هٰذَا الْبَابِ، وَالشَّيْخَانِ لَا يَحْتَجَّانِ بِشَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ

✧✧ ۔حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ قریش کی آیت نمبر ۱ کی یوں) تلاوت کی:

"لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ إِيلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ"

۞۞ یہ حدیث غریب ہے اور اس باب میں اس کی سند عالی ہے جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے شہر بن حوشب کی روایات نقل نہیں کیں۔

3015۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ يَعْلَى الْمَوْصِلِيُّ، حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ : اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ،(الكوثر : 1)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (سورۂ کوثر کی پہلی آیت کی یوں) تلاوت کی:

'اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ"

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3016۔ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ اَنَسٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَنَسٍ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ طَلْحَةَ، وَزُبَيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ

✧✧ ۔حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور قُلْ يَا اَيُّهَا

حدیث: 3016

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلامیه' حلب' شام' 1406ھ 1986ء' رقم الحدیث: 1732 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفكر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 1171 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی' بیروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحدیث: 1586 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 15392 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 10567 ذكره ابوبكر البیهقی فی "سننه الكبرٰی' طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 4634 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحدیث: 1666

الْكَافِرُوْنَ اور "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد" پڑھا کرتے تھے۔

3017۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، سَمِعْتُ اَبَا الْبَخْتَرِیِّ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ : اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ قَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى خَتَمَهَا، ثُمَّ قَالَ : اَنَا وَاَصْحَابِیْ حَيِّزٌ، وَالنَّاسُ حَيِّزٌ، لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

هذا اخر كتاب القراء ات

3017۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ سورۃ "اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ" نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے یہ پوری سورۃ پڑھی اور فرمایا میں اور میرے صحابہ بہتر ہیں اور دیگر لوگ بھی بھلائی کے ساتھ ہیں اور فتح (مکہ) کے بعد کوئی ھجرت نہیں (کرنا پڑے گی)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

❁❁ یہ حدیث کتاب القراءات کی آخری حدیث ہے۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الْفَاتِحَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَخْبَارُ الْوُجُوْبِ فِی قِرَاءَتِهَا فِی كُلِّ رَكْعَةٍ وَالْجَهْرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنِّیْ قَدَّمْتُ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ فِی كِتَابِ الصَّلَاةِ

سورۃ فاتحہ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کی قراءت واجب ہونے اور بلند آواز سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کے متعلق مندرجہ ذیل یہ روایات کتاب الصلوۃ میں بھی گزر چکی ہیں۔

3018۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعُطَارِدِیُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَلَقَدْ اٰتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ (الحجر : 87) قَالَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَقُلْتُ لِاَبِیْ لَقَدْ اَخْبَرَكَ سَعِيْدٌ اَنَّ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اٰيَةٌ قَالَ نَعَمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَتَمَامُ هٰذَا الْبَابِ فِی كِتَابِ الصَّلَاةِ

✦✦ -حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سورہ حجر کی اس آیت:

وَلَقَدْ اٰتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي (الحجر : 87)

''اور بیشک ہم نے آپ کو سات آیتیں دیں جو دہرائی جاتی ہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

سے مراد سورۂ فاتحہ ہے۔ پھر آپ نے فرمایا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ''

میں نے اپنے والد سے پوچھا: کیا آپ کو سعید نے یہ خبر دی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' کو آیت قرار دیا ہے، تو انہوں نے جواباً کہا: ہاں۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔ اس سلسلہ میں مفصل روایات کتاب الصلوۃ میں گزر چکی ہیں۔

3019- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُعَلِّمُكَ سُوْرَةً مَا اُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ، وَلَا فِي الْاِنْجِيلِ، وَلَا فِي الزَّبُوْرِ، وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا؟ فَقُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: اِنِّيْ لَاَرْجُو اَنْ لَّا تَخْرُجَ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ حَتّٰى تَعْلَمَهَا، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ مَعَهُ، فَجَعَلَ يُحَدِّثُنِيْ وَيَدِيْ فِيْ يَدِهٖ، فَجَعَلْتُ اَتَبَاطَاُ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّخْرُجَ قَبْلَ اَنْ يُّخْبِرَنِيْ بِهَا، فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنَ الْبَابِ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، السُّوْرَةَ الَّتِيْ وَعَدْتَنِيْ، قَالَ: كَيْفَ تَقْرَاُ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلَاةِ، فَقَرَاْتُ: فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، فَقَالَ: هِيَ هِيَ، وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ، وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُعْطِيْتُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِاِسْنَادٍ اٰخَرَ،

✦✦ -حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تجھے ایک ایسی صورت کی تعلیم نہ دوں جس کی مثل نہ توراۃ، زبور اور انجیل میں ہے اور نہ ہی قرآن کریم میں اس جیسی کوئی دوسری سورت موجود ہے۔ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اس دروازے سے نکلنے سے پہلے پہلے تم وہ سورت سیکھ لو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر کھڑے ہوئے اور میں بھی آپ کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور میرے ساتھ باتیں کرتے ہوئے باہر کی طرف چل پڑے۔ میں بہت آہستہ آہستہ قدم اٹھا رہا تھا کیونکہ میں نہیں چاہتا تھا کہ وہ سورۃ سیکھے بغیر میں دروازے سے باہر نکلوں۔ جب میں دروازے کے قریب پہنچا تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (آپ مجھے) وہ سورۃ (تو سکھا دیجئے) جس کا آپ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہو تو کیا پڑھتے ہو؟ میں نے سورۂ فاتحہ پڑھ کر سنا دی۔ آپ

ﷺ نے فرمایا: یہی ہے، یہی ہے۔ اور یہ "سبع مثانی" اور قرآن عظیم ہے جو کہ مجھے دیا گیا ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کو مالک بن انس نے علاء بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے ایک دوسری سند کے ہمراہ بھی نقل کیا ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

3020۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْقَاضِىْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، فِيْمَا قُرِءَ عَلٰى مَالِكٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ، مَوْلٰى عَامِرِ بْنِ كَرِيْزٍ، عَنْ اُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَحْوَهٗ

✧✧ -مذکورہ سند کے ہمراہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا ایسا ہی ارشاد نقل کیا ہے۔

3021۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِىْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" (الفاتحة : 1) قَالَ الْجِنُّ وَالْاِنْسُ قَالَ الْحَاكِمُ لِيَعْلَمَ طَالِبُ هٰذَا الْعِلْمِ اَنَّ تَفْسِيْرَ الصَّحَابِىِّ الَّذِىْ شَهِدَ الْوَحْىَ وَالتَّنْزِيْلَ عِنْدَ الشَّيْخَيْنِ حَدِيْثٌ مُّسْنَدٌ

۞۞ -حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (الفاتحہ:۱) کے متعلق فرمایا: (العالمین سے مراد) جنات اور انسان ہیں۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: تا کہ اس علم کا طالب یہ سمجھ لے کہ جس صحابی نے وحی اور نزول قرآن کا زمانہ پایا ہو اس کی تفسیر شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک مسند حدیث (کا درجہ رکھتی) ہے۔

3022۔ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَادُ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّدِّىِّ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِىِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (الفاتحة : 3) قَالَ هُوَ يَوْمُ الْحِسَابِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور کچھ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ

مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (الفاتحة : 3)

"روز جزاء کا مالک" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(میں يَوْمِ الدِّيْنِ سے) مراد حساب کتاب کا دن ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3023۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِىِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِىُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِىْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ الصِّرَاطَ

الْمُسْتَقِيْمَ(الفاتحة : 6) قَالَ هُوَ كِتَابُ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے تعالیٰ کے قول:

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ(الفاتحة : 6)

کے متعلق فرمایا: اس سے مراد ''کتاب اللہ'' ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3024۔ اَخْبَرَنِى عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيِّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ هُوَ الْإِسْلَامُ وَهُوَ اَوْسَعُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ(الفاتحة :) (سے مراد) اسلام ہے۔ اور اس کی وسعت زمین وآسمان کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3025۔ حَدَّثَنِى عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِى اُسَامَةَ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْمُغِيْرَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِى قَوْلِهٖ تَعَالَى الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ قَالَ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَاهُ قَالَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلْحَسَنِ فَقَالَ صَدَقَ وَاللّٰهِ وَنَصَحَ وَاللّٰهِ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (الفاتحہ:۱) کے متعلق فرماتے ہیں (اس سے مراد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دوساتھی ہیں۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے یہ بات حسن سے ذکر کی تو انہوں نے قسم کھا کر کہا کہ (اس سے مراد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

سورۃ البقرہ کی (بعض آیات کی تفسیر)

3026۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰی، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي حَكِيمُ بْنُ جُبَيْرٍ الْاَسَدِيُّ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ فِيْهَا اٰيَةٌ سَيِّدَةُ اٰيِ الْقُرْآنِ، لَا تُقْرَاُ فِيْ بَيْتٍ وَفِيْهِ شَيْطَانٌ، اِلَّا خَرَجَ مِنْهُ اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ

✧✧ ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورۃ البقرہ میں ایک آیت ایسی ہے جو قرآن کریم کی تمام آیات کی سردار ہے، جس گھر میں اس کی تلاوت کی جاتی ہے وہاں سے شیاطین بھاگ جاتے ہیں وہ آیت اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ ہے۔

3027۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامًا، وَاِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کی بلندی ہوتی ہے اور قرآن پاک کی بلندی سورۃ البقرہ ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3028۔ اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ الْهُذَلِيِّ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُعْطِيتُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ مِنَ الذِّكْرِ الْاَوَّلِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے سورۃ البقرہ دی گئی جس میں سابقہ لوگوں کا ذکر موجود ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3029۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيُّ بِهَمْدَانَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ اَنْبَاَ شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

اقْرَاُوا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِی بُیُوْتِکُمْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لا یَدْخُلُ بَیْتًا تُقْرَاُ فِیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الإِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✦✦ - حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اپنے گھروں میں سورۃ البقرہ کی تلاوت کیا کرو کیونکہ جس گھر میں اس سورۃ کی تلاوت ہوتی ہے اس میں شیاطین (جنات وغیرہ) داخل نہیں ہو سکتے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3030 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ بَالَوَیْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ حَکِیْمِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: سَیِّدَةُ اٰیِ الْقُرْآنِ اٰیَةُ الْکُرْسِیِّ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✦✦ - حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کی آیات کی سردار اٰیَةُ الْکُرْسِیِّ ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3031 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَنْبَاَنَا الْاَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ کَتَبَ کِتَابًا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَیْ عَامٍ، وَاَنْزَلَ مِنْهُ اٰیَتَیْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، لَا تُقْرَآنِ فِیْ دَارٍ ثَلَاثَ لَیَالٍ فَیَقْرَبُهَا الشَّیْطَانُ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✦✦ - حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی تخلیق سے دو ہزار سال قبل ایک کتاب (یعنی قرآن کریم) لکھی ان میں سے دو آیتیں نازل فرمائی ہیں جن پر سورہ بقرہ ختم ہوتی ہے۔ (ان کی فضیلت یہ ہے کہ) جس گھر میں ان کی تلاوت کی جاتی ہو شیطان اس گھر کے قریب بھی نہیں آ سکتا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3032 - اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَّادُ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِیِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ الم ذٰلِکَ الْکِتَابُ قَالَ "الم" حَرْفُ اِسْمِ اللّٰهِ وَ "الْکِتَابُ" الْقُرْآنُ "لَا رَیْبَ فِیْهِ" لَا شَکَّ فِیْهِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✦✦ - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

الم ذالك الْكِتَاب لاَ رَيْبَ فِيْهُ(البقرة : 2-1)

''الم وہ بلند مرتبہ کتاب کوئی شک کی جگہ نہیں اس میں''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں ''الم'' ایک حرف ہے، اللہ کا نام ہے اور الْکِتَاب (سے مراد) قرآن پاک ہے لاَ رَیْبَ فِیْهُ (کا مطلب یہ ہے کہ) اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3033۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَاَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ ذَكَرُوا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِيْمَانِهِمْ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنَّ اَمْرَ مُحَمَّدٍ كَانَ بَيِّنًا لِمَنْ رَآهُ وَالَّذِیْ لاَ اِلٰهَ غَيْرَهُ مَا اٰمَنَ مُؤْمِنٌ اَفْضَلُ مِنْ اِيْمَانٍ بِغَيْبٍ ثُمَّ قَرَاَ ''الم ذٰلِكَ الْكِتَابُ لاَ رَيْبَ فِيْهِ'' .(البقرة : 2-1) اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى ''يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ'' .(البقرة : 3)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور ان کے ایمان کا تذکرہ ہوا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بولے: جس شخص نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اس کے لئے آپ کا معاملہ بالکل واضح تھا۔ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، ایمان بالغیب سے بہتر کسی مومن کا ایمان نہیں ہے۔ پھر آپ نے

الم ذٰلِكَ الْكِتَابُ لاَ رَيْبَ فِيْهِ(البقرة : 2-1)

''الم وہ بلند رتبہ کتاب کوئی شک کی جگہ نہیں اس میں''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ (البقرة : 3)

''وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تک تلاوت کی۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3034۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ الْحِجَارَةَ الَّتِي سَمَّى اللّٰهُ فِي الْقُرْآنِ: وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ حِجَارَةٌ(البقرة : 24) مِنْ كِبْرِيْتٍ خَلَقَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى عِنْدَهُ كَيْفَ شَاءَ اَوْ كَمَا شَاءَ

حدیث: 3034

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 9026

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ -حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی اس آیت:

وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ حِجَارَةٌ (البقرة : 24)

''جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں''۔(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

میں جس حجارہ کا ذکر کیا ہے (اس سے مراد) کبریت کا پتھر ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاں جیسے چاہا پیدا کیا ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3035- اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى الصَّيْدَلَانِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَقَدْ اَخْرَجَ اللّٰهُ اٰدَمَ مِنَ الْجَنَّةِ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَهَا اَحَدٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً قَالُوْا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ (البقرة : 30) وَقَدْ كَانَ فِيْهَا قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ بِاَلْفَيْ عَامٍ الْجِنُّ بَنُو الْجَانِّ فَاَفْسَدُوْا فِي الْاَرْضِ وَسَفَكُوا الدِّمَاءَ فَلَمَّا قَالَ اللّٰهُ ''اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً قَالُوا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ'' يَعْنُوْنَ الْجِنَّ بَنِي الْجَانِّ فَلَمَّا اَفْسَدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعَثَ عَلَيْهِمْ جُنُوْدًا مِّنَ الْمَلَائِكَةِ فَضَرَبُوْهُمْ حَتّٰى اَلْحَقُوْهُمْ بِجَزَائِرِ الْبُحُوْرِ قَالَ فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا كَمَا فَعَلَ اُولٰئِكَ الْجِنُّ بَنُو الْجَانِّ قَالَ فَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے کسی کے جنت میں داخل ہونے سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نکال دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً قَالُوْا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ (البقرة : 30)

''میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں بولے کیا ایسے کو نائب کرے گا جو اس میں فساد پھیلائے خونریزیاں کرے''۔(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور انسان کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے زمین پر جنات آباد تھے، جب انہوں نے زمین میں فسادات شروع کئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر فرشتوں کے لشکر بھیجے۔ ان لشکروں نے جنات کو مار مار کر سمندروں کے جزیروں میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا تو ملائکہ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی:

''اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا'' .(البقرة : 30)

کیا ایسے کو نائب کرے گا جو اس میں فساد پھیلائے اور خونریزیاں کرے (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

جیسا کہ ان جنات نے فسادات کئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3036۔ اَخْبَرَنِی اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ خُصَيْفِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا فَرَغَ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِ اٰدَمَ، وَاَجْرٰى فِيْهِ الرُّوحَ عَطَسَ، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ: يَرْحَمُكَ رَبُّكَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ اَسْنَدَهُ عَتَّابٌ، عَنْ خُصَيْفٍ، وَلَيْسَ مِنْ شَرْطِ هٰذَا الْكِتَابِ

✧✧۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق مکمل فرمادی اور اس میں روح ڈالی تو آدم علیہ السلام کو چھینک آئی، تو انہوں نے "اَلْحَمْدُ لِلّٰه" کہا۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے کہا: "يَرْحَمُكَ رَبُّكَ" (تیرا رب تجھ پر رحم کرے)

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔ اس کو عتاب نے خصیف سے مسند کیا ہے تاہم یہ راوی اس کتاب کے معیار کے نہیں ہیں۔

3037۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، اَخْبَرَنَا عَوْفٌ الْعَبْدِيُّ، عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ، عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مِنْ اَدِيمِ الْاَرْضِ كُلِّهَا، فَخَرَجَتْ ذُرِّيَّتُهُ عَلٰى حَسَبِ ذٰلِكَ، مِنْهُمُ الْاَبْيَضُ وَالْاَسْوَدُ، وَالْاَسْمَرُ وَالْاَحْمَرُ، وَمِنْهُمْ بَيْنَ ذٰلِكَ، وَمِنْهُمُ السَّهْلُ، وَالْخَبِيْثُ، وَالطَّيِّبُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین کی مٹی سے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کی، تو اسی حساب سے ان کی اولاد پر اثرات موجود ہیں کوئی کالا، کوئی گورا، کوئی سرخ اور کوئی سانولا کوئی ان کے درمیان اسی طرح کوئی (چالاک اور کوئی) سست کوئی خبیث اور کوئی نیک ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3038۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَاَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اٰدَمَ كَانَ رَجُلًا طُوَالًا، كَاَنَّهُ نَخْلَةٌ سَحُوقٌ، كَثِيرُ شَعْرِ الرَّاْسِ، فَلَمَّا

حدیث: 3037

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 6181 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 17485

رَكِبَ الْخَطِيئَةَ بَدَتْ لَهُ عَوْرَتُهُ، وَكَانَ لا يَرَاهَا قَبْلَ ذٰلِكَ، فَانْطَلَقَ هَارِبًا فِي الْجَنَّةِ، فَتَعَلَّقَتْ بِهِ شَجَرَةٌ، فَقَالَ لَهَا : اَرْسِلِينِي، قَالَتْ :لَسْتُ بِمُرْسِلَتِكَ، قَالَ:وَنَادَاهُ رَبُّهُ :يَا اٰدَمُ، اَمِنِّي تَفِرُّ ؟ قَالَ:يَا رَبِّ اِنِّي اسْتَحْيَيْتُكَ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧-حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام کھجور کے درخت کی طرح دراز قد تھے اور آپ کے سر کے بال بہت گھنے تھے، جب آپ خطاء کے مرتکب ہوئے، آپ کی شرمگاہ ظاہر ہوگئی، اس سے پہلے آپ نے خود اپنی شرمگاہ کو نہیں دیکھا تھا، تو حضرت آدم علیہ السلام جنت میں بھاگتے پھرتے تھے کہ ایک درخت آپ کے ساتھ چپک گیا۔ آپ نے کہا: مجھے چھوڑ دو، درخت نے کہا: میں تجھے نہیں چھوڑوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو آواز دی، اے آدم علیہ السلام! کیا تو مجھ سے بھاگ رہا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: اے میرے رب مجھے حیاء آتی ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3039- حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْقَارِءُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ الْحَلَبِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلامٍ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ سَلامٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلامٍ، يَقُوْلُ :حَدَّثَنِي اَبُوْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلا، قَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنَبِيًّا كَانَ اٰدَمُ ؟ قَالَ :نَعَمْ، مُعَلَّمٌ مُكَلَّمٌ، قَالَ :كَمْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ نُوحٍ ؟ قَالَ :عَشْرُ قُرُوْنٍ، قَالَ :كَمْ بَيْنَ نُوحٍ وَاِبْرَاهِيمَ ؟ قَالَ :عَشْرُ قُرُوْنٍ، قَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَمْ كَانَتِ الرُّسُلُ ؟ قَالَ:ثَلاثَ مِائَةٍ وَخَمْسَ عَشْرَةَ جَمًّا غَفِيرًا،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧-حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آدم علیہ السلام نبی تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ وہ معلم تھے اور اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوا کرتے تھے۔ اس نے پوچھا: حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیان کتنا زمانہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس صدیاں۔ اس نے پوچھا: حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان کتنا زمانہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس صدیاں۔ اس نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کل رسول کتنے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ۳۱۵ کا ایک جم غفیر ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3040- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : اُدْخُلُوا

حدیث: 3039

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث:6190 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دار الحرمین' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحدیث: 203 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث:7545

الْبَابَ سُجَّدًا(البقرة : 58) قَالَ بَابًا ضَيِّقًا قَالَ رُكَّعًا : وَقُولُوا حِطَّةٌ(البقرة : 58)" قَالَ مَغْفِرَةٌ فَقَالُوْا حِنْطَةٌ وَدَخَلُوْا عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِى قِيْلَ لَهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس قول:

اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا(البقرۃ : 58)

''اور دروازہ میں سجدہ کرتے داخل ہو''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(کی تفسیر کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: تنگ دروازہ (تھا) اور ''سُجَّدًا'' کا مطلب ہے ''جھک کر'' اور

وَقُوْلُوا حِطَّة

''اور کہو: ہمارے گناہ معاف ہوں''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

'کا مطلب ''مغفرت مانگو'' جبکہ وہ ''حِنْطَة'' کہتے ہوئے، اپنے چوتڑوں کے بل داخل ہوئے۔ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس درج ذیل ارشاد کا:

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِى قِيْلَ لَهُمْ(البقرۃ : 59)

''ظالموں نے اور بات بدل دی جو فرمائی گئی تھی اس کے سوا''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3041- اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَيْفَ تَسْاَلُوْنَ عَنْ شَيْءٍ وَعِنْدَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ اَحْدَثُ الْاَخْبَارِ بِاللّٰهِ وَقَدْ اَخْبَرَكُمْ اَنَّهُمْ كَتَبُوْا كِتَابًا بِاَيْدِيْهِمْ وَبَدَّلُوا وَحَرَّفُوْا وَقَالُوْا هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَعِنْدَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ مَحْضٌ لَمْ يَشِبْ فَوَاللّٰهِ لَا يَسْاَلُكُمْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنِ الَّذِىْ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم کسی چیز کے متعلق کس بناء پر سوال کرتے ہو حالانکہ تمہارے پاس اللہ کی کتاب موجود ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تازہ خبریں ہیں اور اس نے تمہیں یہ بھی بتایا ہے کہ یہودیوں نے خود اپنے ہاتھ سے کتابیں لکھی ہیں اور ان میں تغیر و تبدل کر رکھا ہے اور ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ من جانب اللہ ہے اور اس کے بدلے وہ تھوڑی سی

حدیث: 3041

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر یمامه بیروت لبنان 1407ھ 1987ء 2539 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 20400

قیمت لیتے ہیں اور تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی خالص کتاب ہے جس میں کسی قسم کی کوئی خیانت نہیں ہے۔ خدا کی قسم ان میں سے کوئی شخص تم سے اس چیز کے بارے میں سوال نہیں کرے گا جو تم پر نازل ہوئی ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3042۔ اَخْبَرَنِی الشَّیْخُ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اَیُّوْبَ حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ هَارُوْنَ بْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کَانَتْ یَهُوْدُ خَیْبَرَ تُقَاتِلُ غَطْفَانَ فَکُلَّمَا الْتَقَوْا هَزَمَتْ یَهُوْدُ خَیْبَرَ فَعَاذَتِ الْیَهُوْدُ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ وَعَدْتَّنَا اَنْ تُخْرِجَهٗ لَنَا فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَلَّا نَصَرْتَنَا عَلَیْهِمْ قَالَ فَکَانُوْا اِذَا الْتَقَوْا دَعَوْا بِهٰذَا الدُّعَاءِ فَهَزَمُوْا غَطْفَانَ فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَفَرُوْا بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَقَدْ کَانُوْا یَسْتَفْتِحُوْنَ بِکَ یَا مُحَمَّدُ عَلَی الْکَافِرِیْنَ (البقرة : 89) اَدَّتِ الضَّرُوْرَةُ اِلٰی اِخْرَاجِهٖ فِی التَّفْسِیْرِ وَهُوَ غَرِیْبٌ مِّنْ حَدِیْثِهٖ

-حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: خیبر کے یہودیوں کی قبیلہ غطفان کے ساتھ اکثر جنگ رہتی تھی، لیکن جب بھی خیبر کے یہودی غطفان سے لڑتے تو شکست سے دوچار ہوتے۔ پھر یہودیوں نے اس دعا کے ذریعے پناہ مانگنا شروع کی ''اے اللہ! ہم تجھ سے اس امی نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے پناہ مانگتے ہیں جن کو آخری زمانے میں مبعوث کرنے کا تو نے ہم سے وعدہ کر رکھا ہے۔ یا اللہ! تو ان کے خلاف ہماری مدد فرما'' تو جب بھی وہ جنگ کرتے یہی دعا مانگتے (اور اسی دعا کی برکت سے) ''غطفان'' کو شکست ہوئی لیکن جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تو انہی لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَکَانُوْا یَسْتَفْتِحُوْنَ (بِکَ یَا مُحَمَّدُ) عَلَی الَّذِیْنَ کَفَرُوْا (الْکَافِرِیْنَ) :(البقرة : 89)

''اور اس سے پہلے اسی نبی کے وسیلے سے کافروں پر فتح مانگتے تھے''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تفسیر میں اس حدیث کو درج کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ تاہم یہ حدیث غریب ہے۔

3043۔ اَخْبَرَنِی اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ دُحَیْمٍ الشَّیْبَانِیُّ بِالْکُوْفَةِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ غَرْزَةَ الْغِفَارِیِّ حَدَّثَنَا قَبِیْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِیْنِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰی حَیٰوةٍ (البقرة: 96) ث قَالَ الْیَهُوْدُ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا قَالَ الْاَعَاجِمُ قَدِ اتَّفَقَ الشَّیْخَانُ عَلٰی سَنَدِ تَفْسِیْرِ الصَّحَابِیِّ وَهٰذَا اِسْنَادٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِهِمَا وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

-حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰی حَیٰوةٍ (البقرة: 96)

اور بیشک تم ضرور انہیں پاؤ گے کہ سب لوگوں سے زیادہ جینے کی ہوس رکھتے ہیں''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(میں جن لوگوں کا تذکرہ ہے ان سے مراد) ''یہودی'' ہیں اور ''وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا'' (سے مراد) ''عجمی لوگ'' ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں صحابی کی تفسیر سے سند لاتے ہیں اور یہ اسناد شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق

صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔

3044۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ(البقرة : 96) قَالَ هُوَ قَوْلُ الْاَعَاجِمِ اِذَا عَطِسَ اَحَدُهُمْ زِهْ هَزَارْ سَالْ رَوَاهُ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى بِزِيَادَةِ اَلْفَاظٍ

✧ ✧ ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ(البقرة : 96)

''ایک کو تمنا ہے کہ کہیں ہزار برس جیے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: یہ عجمیوں کا قول ہوگا جبکہ ان میں سے کسی کو چھینک آتی (تو وہ یہی دعا مانگتا کہ کاش اس کی عمر دس ہزار سال ہو جائے)

(نوٹ: مشرکین کا ایک گروہ مجوسی ہے آپس میں تحیت وسلام کے موقع پر کہتے ہیں ''زہ ہزار سال'' یعنی ہزار برس جیو۔ مطلب یہ ہے کہ مجوسی مشرک ہزار برس جینے کی تمنا کھتے ہیں، یہودی ان سے بھی بڑھ گئے کہ انہیں حرص وزندگانی سب سے زیادہ ہے۔(تفسیر خزائن العرفان)

❀❀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک دوسری سند کے ہمراہ چند الفاظ کے اضافہ کے ساتھ بھی یہ حدیث مروی ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

3045۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى ''وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيَاةٍ'' .(البقرة: 96) قَالَ هُمْ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ الْكِتَابِ ''وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ'' .(البقرة: 96) قَالَ هُوَ قَوْلُ اَحَدِهِمْ لِصَاحِبِهٖ ہزارسال سرور مہرجان بخور

✧ ✧ ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَلَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ(البقرة: 96)

''اور بیشک تم ضرور انہیں پاؤ گے کہ سب لوگوں سے زیادہ جینے کی ہوس رکھتے ہیں''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: (ان سے مراد یہ ہے کہ) تمام اہل کتاب اور مشرکین یہ آرزو رکھتے ہیں کہ کسی طور ان کو ہزار سال تک کی عمر دے دی جائے حالانکہ ہزار سال عمر کا دیا جانا بھی ان کو عذاب سے نہیں بچا سکے گا اور ان میں سے ایک آدمی دوسرے کو یہی دعائیں دیا کرتا تھا کہ ''تم ہزار سال مہرجان'' (پارسیوں کی عید کا نام ہے) کے مزے لوٹو۔

3046۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفٍ الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِيُّ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عُقْبَةَ الْحِمْصِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَزِيرَایَ مِنَ السَّمَآءِ: جِبْرِيْلُ، وَمِيْكَائِيْلُ، وَمِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ: اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاِنَّمَا يُعْرَفُ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ حَدِيْثِ سَوَّارِ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَلَيْسَ مِنْ شَرْطِ هٰذَا الْكِتَابِ

✧✧ -حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے آسمان میں دووزیر حضرت جبریل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام ہیں اور زمین میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔ جبکہ یہ حدیث سوار بن مصعب سے عطیہ عوفی کے حوالے سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مشہور ہے۔ تاہم وہ سند اس کتاب کے معیار کی نہیں ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

3047۔ حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِيْ وَزِيرَيْنِ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ، وَوَزِيرَيْنِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ، فَاَمَّا وَزِيرَایَ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ: فَجَبْرَائِيْلُ، وَمِيْكَائِيْلُ، وَاَمَّا وَزِيرَایَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ: فَاَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، رَوَاهُ اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَامٍ، عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَطِيَّةَ بِلَفْظٍ اٰخَرَ

✧✧ -حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے دووزیر آسمان میں ہیں اور دووزیر زمین میں ہیں۔ میرے آسمان کے دووزیر حضرت جبریل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام ہیں اور زمین میں دووزیر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

❀❀ اس حدیث کو ابوعبید قاسم بن سلام نے ابومعاویہ سے عطیہ سے مختلف الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

3048۔ اَخْبَرَنَاهُ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعْدٍ الطَّائِيِّ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ

حدیث: 3047

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3680 اخرجه ابو الحسن الجوهری فی "مسنده" طبع موسسه نادر بیروت لبنان 1410ھ/1990ء رقم الحدیث: 2026

رَسُوْلُ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الصُّورِ، فَقَالَ :جِبْرِيْـلُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَّسَارِهٖ، قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ :هُمَا مَهْمُوزَتَانِ فِي الْحَدِيْثِ

✧✧۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "حضرت اسرافیل علیہ السلام" کا ذکر کیا پھر فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام اس کے دائیں اور حضرت میکائیل علیہ السلام اس کے بائیں جانب ہوں گے۔ابوعبید کہتے ہیں: حدیث میں یہ دونوں الفاظ مہموز استعمال ہوئے ہیں۔

3049۔ حَـدَّثَـنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَاضِرُ بْـنُ الْمُوَرِّعِ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ سَعْدٍ الطَّائِيِّ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَـالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :جِبْرِيْلُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَّسَارِهٖ، وَهُوَ صَاحِبُ الصُّورِ

۞۞۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام ان کے دائیں ہیں اور میکائیل علیہ السلام ان کے بائیں ہیں اور وہ (یعنی حضرت اسرافیل علیہ السلام) صَـاحِـبُ الـصُّـور (یعنی وہ صور پھونکنے کے ذمہ دار) ہیں۔

3050۔ اَخْبَـرَنَـا اَبُـوْ زَكَـرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَنَا جَـرِيـرٌ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ :بَيْـنَا نَحْنُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ :مِنْ اَيْنَ جِئْتَ ؟ قَالَ :مِنَ الْعِرَاقِ، قَالَ :مِنْ اَيِّهِمْ ؟ قَالَ :مِنَ الْكُوفَةِ، قَالَ :فَـمَا الْخَبَرُ ؟ قَالَ :تَرَكْتُهُمْ وَهُمْ يَتَحَـدَّثُونَ اَنَّ عَلِيًّا خَارِجٌ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ :مَـا تَـقُـوْلُ لَا اَبَـا لَكَ، لَـوْ شَعَرْنَا ذٰلِكَ مَا اَنْكَحْنَا نِسَاءَهُ، وَلَا قَسَمْنَا مِيرَاثَهُ، ثُمَّ قَالَ: اَنَا سَاُحَدِّثُكَ عَنْ ذٰلِكَ اِنَّ الشَّيَاطِينَ كَانُوْا يَسْتَرِقُوْنَ السَّمْعَ، وَكَانَ اَحَدُهُمْ يَجِيءُ بِكَلِمَةِ حَقٍّ قَـدْ سَـمِـعَـهَـا الـنَّـاسُ، فَـيَـكْذِبُ مَعَهَا سَبْعِيْنَ كِذْبَةً، فَيُشْرِبُهَا قُلُوبَ النَّاسِ، فَاَطْلَعَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ، فَـاَخَـذَهَـا، فَدَفَنَهَا تَحْتَ الْكُرْسِيِّ، فَلَمَّا مَاتَ سُلَيْمَانُ قَامَ شَيْطَانٌ بِالطَّرِيقِ، فَقَالَ : اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى كَنْزِ سُـلَـيْـمَـانَ الَّـذِىْ لَا كَنْزَ لِاَحَدٍ مِثْلُ كَنْزِهِ الْمُمْتَنِعِ ؟ قَالُوْا :نَـعَـمْ، فَـاَخْـرَجُوهُ فَإِذَا هُوَ سِحْرٌ فَتَنَاسَخَتْهَا الْاُمَمُ، فَبَـقَـايَـاهَـا مِمَّا يَتَحَدَّثُ بِهِ اَهْلُ الْعِرَاقِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عُذْرَ سُلَيْمَانَ، فَقَالَ :وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ(البقرة : 102)

✧✧۔حضرت عمران بن حارث رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ہم حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھے کہ

حدیث: 3048

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3999 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 11084 اخرجه ابويعلى الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 1305

ایک شخص ان کے پاس آیا۔آپ نے پوچھا: تو کہاں سے آیا ہے؟اس نے جواباً کہا: عراق سے۔آپ نے پوچھا: عراق کے کس شہر سے؟اس نے کہا: کوفہ سے۔آپ نے کہا: وہاں کی (تازہ) خبر کیا ہے؟اس نے کہا: جب میں وہاں سے آیا تو اس وقت وہاں یہ چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بغاوت کردی ہے،آپ نے فرمایا: تم کیا کہہ رہے ہو؟ تیرا باپ نہ رہے۔اگر ایسی بات ہوتی تو ہم اس کی عورتوں سے نکاح نہ کرتے اور اس کی وراثت تقسیم نہ کرتے۔پھر آپ نے فرمایا: میں اس کے متعلق تمہیں ایک بات بتاتا ہوں۔شیاطین چوری چھپے ملائکہ کی باتیں سنا کرتے تھے پھر ان میں سے ایک کوئی سچی بات بول دیتا جو لوگوں نے سن رکھی ہوتی پھر وہ اس میں ستر جھوٹ شامل کر کے لوگوں کے دلوں میں ڈال دیا کرتے تھے۔اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کو اس بات کی اطلاع دی۔انہوں نے (یہ تمام منتر وغیرہ) پکڑ کر اپنی کرسی کے نیچے دفن کر دیئے۔جب سلیمان کا انتقال ہو گیا تو شیطان ایک راستے میں کھڑا ہو کر کہنے لگا: کیا میں تمہیں حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایک خزانے کی راہنمائی نہ کروں کہ اس جیسا کوئی خزانہ نہیں ہے اور اس کو آج تک روک کر رکھا گیا ہے لوگوں نے کہا: ہاں (تب شیطان کی راہنمائی سے) لوگوں نے اس کو نکال لیا تو وہ جادو تھا۔تو لوگ ایک دوسرے کو وہ دیتے رہے اور اہل عراق جو کچھ کہہ رہے ہیں یہ اسی جادو کے اثر کی باقیات ہیں۔تو اللہ تعالیٰ نے سلیمان رضی اللہ عنہ کا عذر نازل فرمادیا۔ارشاد فرمایا:

وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ (البقرة : 102)

''اور اس کے پیرو ہوئے جو شیطان پڑھا کرتے تھے سلطنت سلیمان کے زمانہ میں اور سلیمان نے کفر نہ کیا ہاں شیطان کافر ہوئے لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں''۔(ترجمہ کنزالایمان،امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

3051۔ مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الزُّهْرِيُّ يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ النَّخْعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُخْبِرُ الْقَوْمَ اَنَّ هٰذِهِ الزُّهْرَةَ تُسَمِّيهَا الْعَرَبُ الزُّهَرَةَ وَتُسَمِّيهَا الْعَجَمُ اَنَاهِيدُ وَكَانَ الْمَلَكَانِ يَحْكُمَانِ بَيْنَ النَّاسِ فَاَتَتْهُمَا امْرَاَةٌ فَاَرَادَهَا كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَنْ غَيْرِ عِلْمِ صَاحِبِهِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ يَا اَخِي اِنَّ فِي نَفْسِي بَعْضَ الْاَمْرِ اُرِيدُ اَنْ اَذْكُرَهُ لَكَ قَالَ اُذْكُرْهُ يَا اَخِي لَعَلَّ الَّذِي فِي نَفْسِي مِثْلُ الَّذِي فِي نَفْسِكَ فَاتَّفَقَا عَلٰى اَمْرٍ فِي ذٰلِكَ فَقَالَتْ لَهُمَا الْمَرْاَةُ اَلَا تُخْبِرَانِي بِمَا تَصْعَدَانِ اِلَى السَّمَاءِ وَبِمَا تَهْبِطَانِ اِلَى الْاَرْضِ فَقَالَا بِاسْمِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ بِهِ نَهْبِطُ وَبِهِ نَصْعَدُ فَقَالَتْ مَا اَنَا بِمُؤَاتِيَتِكُمَا الَّذِي تُرِيدَانِ حَتّٰى تُعَلِّمَانِيهِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ عَلِّمْهَا اِيَّاهُ فَقَالَ كَيْفَ لَنَا بِشِدَّةِ عَذَابِ اللّٰهِ قَالَ الْاٰخَرُ اِنَّا نَرْجُو سَعَةَ رَحْمَةِ اللّٰهِ فَعَلَّمَهَا اِيَّاهُ فَتَكَلَّمَتْ بِهِ فَطَارَتْ اِلَى السَّمَاءِ فَفَزِعَ مَلَكٌ فِي السَّمَاءِ لِصُعُودِهَا فَطَاْطَاَ رَاْسَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ بَعْدُ وَمَسَخَهَا اللّٰهُ فَكَانَتْ كَوْكَبًا

✧✧۔حضرت عمیر بن سعید نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سنا ہے،وہ قوم کو بتا رہے تھے کہ یہ ستارہ جس کو اہل عرب زہرہ اور عجمی لوگ اس کو ''اناھید'' کہتے ہیں (اس کا قصہ یہ ہے کہ) دو فرشتے لوگوں کے درمیان فیصلے کیا کرتے تھے۔

ان کے پاس ایک خاتون آئی دونوں نے ایک دوسرے سے پوشیدہ اس کا ارادہ کرلیا، پھران میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: میرے دل میں ایک بات ہے جو میں آپ کے ساتھ کرنا چاہ رہا ہوں، اس نے کہا، جی مرے بھائی! بولو! ہوسکتا ہے میں بھی وہی بات تیرے ساتھ کرنا چاہ رہا ہوں۔ پھر وہ دونوں ایک معاملے پر متفق ہوگئے (اور دونوں نے اس عورت کا ارادہ کرلیا) عورت نے ان سے کہا: کیا تم مجھے وہ عمل نہیں بتاؤ گے جس کے ذریعے تم آسمان پر جاتے اور واپس زمین پر آتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے ساتھ آسمان پر جاتے ہیں اور اسی کے ساتھ ہم زمین پر آتے ہیں۔ اس نے کہا: تم دونوں جو ارادہ رکھتے ہو میں اس وقت تک اس کو عملی جامہ نہیں پہناؤں گی جب تک تم مجھے وہ (اسم اعظم) سکھا نہیں دیتے۔ ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: تو اس کو اسم اعظم سکھا دے۔ اس نے کہا: ہم اللہ تعالیٰ کے عذاب کی شدت برداشت نہیں کر پائیں گے۔ دوسرے نے کہا: مجھے اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت سے بہت امید ہے۔ چنانچہ اس نے اس عورت کو اسم اعظم سکھا دیا۔ اس نے وہ اسم اعظم پڑھا اور آسمان کی طرف اڑ گئی۔ اس کے آسمان کی طرف چڑھنے پر ایک فرشتہ زور سے چلایا اس کا سر جھک گیا، پھر اس کے بعد وہ بیٹھا نہیں اور اس عورت کو اللہ تعالیٰ نے مسخ فرما دیا تو وہ ستارہ یہی تھا۔

3052۔ فَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّمِيْمِيّ اَنْبَاَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتِ الزُّهْرَةُ اِمْرَاَةً فِي قَوْمِهَا يُقَالُ لَهَا بَيْدَحَةُ قَالَ الْحَاكِمُ الْاِسْنَادَانِ صَحِيْحَانِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَالْغَرَضُ فِي اِخْرَاجِ الْحَدِيْثَيْنِ ذِكْرُ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ وَمَا سَبَقَ مِنْ قَضَاءِ اللّٰهِ فِيْهِمَا وَلِلزُّهْرَةِ

✧✧ -حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''زہرہ'' اپنی قوم میں ایک عورت ہوا کرتی تھی اس کو ''بیدحہ'' کہا جاتا تھا۔

✿✿ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مذکورہ دونوں سندیں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہیں اور دونوں حدیثوں کو یہاں درج کرنے کا مقصد ہاروت اور ماروت کا قصہ اور ان کے متعلق اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کا ذکر کرنا ہے اور ''زہرہ'' کا ذکر کرنا مقصود ہے۔

3053۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَبُو الْبَخْتَرِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ : فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ(البقرة : 115) يَحِلُّ لَكَ اَنْ تُصَلِّيَ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِكَ رَاحِلَتُكَ فِي التَّطَوُّعِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب یہ آیت:

فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ(البقرة : 115)

حدیث: 3053

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 1269

تم جدھر منہ کرو ادھر وجہ اللہ (خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ) ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)
نازل ہوئی تو نفلی نماز سواری پر بیٹھے جدھر سواری کا رخ ہو ادھر ہی نماز پڑھنا حلال ہے۔
✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3054۔ اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَادُ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ اَبِی مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِی قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ(البقرة : 121) قَالَ يُحِلُّوْنَ حَلَالَهٗ وَيُحَرِّمُوْنَ حَرَامَهٗ وَلَا يُحَرِّفُوْنَهٗ عَنْ مَوَاضِعِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ(البقرة :121)

''جنہیں ہم نے کتاب دی وہ جیسی چاہیے اس کی تلاوت کرتے ہیں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)
کے متعلق فرمایا: وہ اس کے حلال کو حلال سمجھتے ہیں اور اس کے حرام کردہ کو حرام سمجھتے ہیں اور اس کو ان کے مقامات سے ہٹاتے نہیں ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3055۔ حَدَّثَنَا بْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَافِی قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ: وَاِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ(البقرة : 124) قَالَ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ بِالطَّهَارَةِ خَمْسٌ فِی الرَّاْسِ وَخَمْسٌ فِی الْجَسَدِ فِی الرَّاْسِ قَصُّ الشَّارِبِ وَالْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَالسِّوَاكُ وَفَرْقُ الرَّاْسِ وَفِی الْجَسَدِ تَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَالْخِتَانُ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَغَسْلُ مَكَانِ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ بِالْمَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد

وَاِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ(البقرة : 124)

''اور جب ابراھیم کو اس کے رب نے کچھ باتوں آزمایا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)
کے متعلق فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ابراھیم کو سر کی پانچ اور جسم کی پانچ طہارتوں میں آزمایا۔ سر کی طہارتیں یہ تھیں۔
(1) مونچھیں کاٹنا۔

حدیث: 3055

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دار الباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث:668

(2) کلی کرنا۔

(3) ناک میں پانی چڑھانا۔

(4) مسواک کرنا۔

(5) سر میں مانگ نکالنا۔

اور جسم کی طہارتیں یہ تھیں۔

(1) ناخن کاٹنا۔

(2) موئے زیر ناف مونڈنا۔

(3) ختنہ کرنا۔

(4) بغلوں کے بال نوچنا۔

(5) پیشاب اور پاخانہ کے مقام کو پانی کے ساتھ دھونا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3056۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ بِبَغْدَادَ، عَنْ مُكْرَمٍ الْبَزَّازِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَانَا الْقَاسِمُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوبَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ :قَالَ اللّٰهُ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ فَالطَّوَافُ قَبْلَ الصَّلَاةِ، وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ بِمَنْزِلَةِ الصَّلَاةِ، اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَلَّ فِيْهِ الْمَنْطِقَ، فَمَنْ نَطَقَ فَلا يَنْطِقُ اِلَّا بِخَيْرٍ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاِنَّمَا يُعْرَفُ هٰذَا الْحَدِيْثُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ

۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: میرا گھر خوب پاک صاف کردو طواف کرنے والوں کے لئے، اعتکاف کرنے والوں کے لئے اور رکوع وسجود کرنے والوں کے لئے۔ چنانچہ طواف، نماز سے پہلے ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیت اللہ کا طواف نماز کی طرح ہے۔ الا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے طواف میں بول چال کو حلال کیا ہے۔ اس لئے اگر کسی کو بولنا بھی ہو تو وہ خیر کے سوا کچھ نہ بولے۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔ تاہم یہ حدیث عطاء بن سائب کی سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کی سند کے حوالے سے معروف ہے۔

3057۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسَى الْاَشْيَبُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنْهُمَا قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ وَالْعَاكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (البقرة : 125) فَالطَّوَافُ قَبْلَ الصَّلَاةِ هٰذَا مَتَابِعٌ لِنِصْفِ الْمَتْنِ وَالنِّصْفُ الثَّانِي مِنْ حَدِيْثِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِي اَيُّوْبَ

✧✧ -حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ وَالْعَاكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (البقرة : 125)

''کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف کرنے والوں اور اعتکاف والواں اور رکوع سجود والوں کے لئے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(چنانچہ طواف نماز سے پہلے ہے)۔

۞۞ یہ حدیث آدھے متن کی متابع ہے جبکہ دوسرے آدھے کی متابع وہ حدیث ہے جو کہ قاسم بن ابی ایوب سے مروی ہے۔

3058- اَخْبَرَنَاهُ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي مَسَرَّةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلَاةٌ، اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ اَحَلَّ فِيْهِ النُّطْقَ، فَمَنْ نَطَقَ فِيْهِ فَلَا يَنْطِقْ اِلَّا بِخَيْرٍ

✧✧ -حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیت اللہ کا طواف نماز ہی ہے الا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے طواف میں گفتگو کو حلال کیا ہے اس لئے جو کوئی طواف کے دوران بات کرے تو اچھی کرے۔

حدیث: 3058

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث:960 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986. رقم الحديث:2922 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987. رقم الحديث:1847 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993. رقم الحديث:3836 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970. رقم الحديث:2836 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991. رقم الحديث:2739 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984. رقم الحديث:9074 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983. رقم الحديث:2599 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودي عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث:10955 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان (طبع ثاني) 1403ھ رقم الحديث:12808 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ھ 1987. رقم الحديث:9791

3059۔ اَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْعَقَبِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَقْبَلَ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ مِنْ اَرْمِيْنِيَةَ مَعَ السَّكِيْنَةِ دَلِيْلٌ لَّهُ عَلٰى مَوْضِعِ الْبَيْتِ كَمَا يَتَبَوَّاُ حَتّٰى تَبَوَّاَ الْبَيْتَ الْعَنْكَبُوْتُ بَيْتَهَا ثُمَّ حَفَرَ اِبْرَاهِيْمُ مِنْ تَحْتِ السَّكِيْنَةِ فَاَبْدٰى عَنْ قَوَاعِدِ مَا تُحَرِّكُ الْقَاعِدَةَ مِنْهَا دُوْنَ ثَلَاثِيْنَ رَجُلًا

✦✦ ۔حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام ارمینیہ سے اپنی گدھی پر سوار ہوکر روانہ ہوئے اور یہ نشانی تھی کہ جہاں یہ گدھی بیٹھ جائے گی وہی مقام بیت اللہ کا ہوگا تو وہ گدھی ایک مقام پر آ کر بیٹھی جہاں مکڑیوں کے جالے لگے ہوئے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (جہاں پر گدھی بیٹھی تھی) اسی مقام کے نیچے سے کھدائی شروع کر دی تو وہاں سے ایسے ستون دریافت ہوئے ایک ستون کو کم از کم ۳۰ آدمی مل کر ہلا سکتے تھے۔

3060۔ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَوَّلُ مَا نُسِخَ مِنَ الْقُرْآنِ فِيمَا ذُكِرَ لَنَا شَانُ الْقِبْلَةِ، قَالَ اللّٰهُ تعالىٰ: فَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (البقرة : 115) فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَتَرَكَ الْبَيْتَ الْعَتِيْقَ، فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: سَيَقُوْلُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا (البقرة : 142) يَعْنُوْنَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَنَسَخَتْهَا، وَصَرَفَهُ اللّٰهُ اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ، فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهُ (البقرة : 149)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✦✦ ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سب سے پہلے قرآن کی جو بات منسوخ ہوئی وہ قبلہ کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (البقرة : 115)

''اور پورب اور پچھم سب اللہ ہی کا تو ہے تم جدھر منہ کرو ادھر وجہ اللہ (اللہ کی رحمت تمہاری طرف متوجہ) ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

حدیث: 3059

اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی· بیروت· لبنان· 1407ھ· 1987ء رقم الحديث:9098 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی· بیروت· لبنان· رقم الحديث: 3062 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله· بيروت· لبنان· 1414ھ/1993ء· رقم الحديث: 2961 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه· بيروت· لبنان· 1411ھ/ 1991ء· رقم الحديث: 7216 اخرجه ابويعلى الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث· دمشق· شام· 1404ھ-1984ء· رقم الحديث: 11006 اخرجه ابويعلى الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث· دمشق· شام· 1404ھ-1984ء· رقم الحديث: 1207

تو رسول اللہ ﷺ نے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی اور ''بیت العتیق'' کو چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

سَيَقُوْلُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِىْ كَانُوْا عَلَيْهَا (البقرۃ : 142)

''اب کہیں گے بیوقوف لوگ کس نے پھیر دیا مسلمانوں کو ان کے اس قبلہ سے جس پر تھے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یعنی بیت المقدس، اس کو منسوخ کر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیت العتیق کی طرف پھیر دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ (البقرۃ : 149)

اور اے محبوب تم جہاں سے آؤ، اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور اے مسلمانوں تم جہاں کہیں بھی ہو، اپنا منہ اسی کی طرف کرو''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

3061۔ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبِرَكِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ الْمَوْصِلِيُّ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ : كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فِيْنَا فِيْ بَنِيْ سَلَمَةَ، وَاَنَا اَمْشِيْ اِلٰى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَجُلٌ :نِعْمَ الْمَرْءُ مَا عَلِمْنَا اِنْ كَانَ لَعَفِيْفًا مُسْلِمًا اِنْ كَانَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَنْتَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ؟ قَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ذَاكَ بَدَا لَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالسَّرَائِرِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَجَبَتْ، قَالَ:وَكُنَّا مَعَهٗ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ حَارِثَةَ، اَوْ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ، فَقَالَ رَجُلٌ :بِئْسَ الْمَرْءُ مَا عَلِمْنَا اِنْ كَانَ لَفَظًّا غَلِيْظًا اِنْ كَانَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَنْتَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ؟ قَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اللّٰهُ اَعْلَمُ بِالسَّرَائِرِ، فَاَمَّا الَّذِيْ بَدَا لَنَا مِنْهُ فَذَاكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَجَبَتْ، ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً وَسَطًا لِتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا (البقرۃ : 143)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى وَجَبَتْ فَقَطْ

✧✧ ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک دفعہ بنی سلمہ کے ایک آدمی کے جنازے میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا، میں رسول اللہ ﷺ کی ایک جانب چل رہا تھا۔ ایک شخص بولا: یہ شخص بہت اچھا شخص تھا ہم تو اس کو ایک عفت مآب مسلمان جانتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو (اتنے وثوق سے کیسے کہہ سکتا ہے) جو یہ بات کہہ رہا ہے؟ اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ظاہر تو یہی کچھ تھا باقی اندر کے حال اللہ بہتر جانتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''واجب'' ہوگئی۔ (جابر رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں پھر ہم بنی

حارثہ کے ایک آدمی کے جنازہ میں یا (شاید) بنی عبدالاشھل کے کسی ایک آدمی کے جنازہ میں شریک تھے کہ ایک آدمی بولا! یہ بہت برا آدمی تھا ہم تو اس کو بہت بداخلاق اور بدمزاج جانتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ بات (کس طرح وثوق سے) کہہ رہے ہو؟ اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حقیقت حال تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے لیکن جو کچھ ہمارے سامنے ظاہر تھا وہ یہی ہے (جو میں نے بتا دیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''واجب'' ہوگئی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا(البقرة : 143)

''اور بات یوں ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔ تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے ''وَجَبَتْ'' کے الفاظ نقل کئے ہیں۔

3062۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ قَالَ قَرَءَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ وَّكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا(البقرة : 143) قَالَ عَدْلًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ اللہ تعالی کے ارشاد:

وَّكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا(البقرة : 143)

''اور بات یوں ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں میں افضل''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرمایا: (اس میں وسط سے مراد) ''عَدْلًا'' (عدل کرنے والا) ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3063۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِىُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا وُجِّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْكَعْبَةِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَكَيْفَ بِالَّذِيْنَ مَاتُوْا وَهُمْ يُصَلُّوْنَ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ؟ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ(البقرة : 143) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ، قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى

حديث 3063

اخرجه ابو عيسى الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى' بيروت' لبنان' رقم الحديث:4680 اخرجه ابو محمد الدارمى فى "سننه" طبع دارالكتاب العربى' بيروت' لبنان' 1407ه' 1987. رقم الحديث: 2964 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 1235 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ه/1993. رقم الحديث: 3229 اخرجه ابومحمد الدارمى فى "سننه" طبع دارالكتاب العربى' بيروت' لبنان' 1407ه' 1987. رقم الحديث: 1717

:هٰذَا الْحَدِيْثُ يُخْبِرُكَ اَنَّ الصَّلَاةَ مِنَ الْاِيمَانِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦-حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی جانب رخ کر کے نماز پڑھنا شروع کر دی تو لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان لوگوں کا کیا بنے گا جو بیت المقدس کی طرف نمازیں پڑھتے ہوئے فوت ہوئے ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

"وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيعَ اِيمَانَكُمْ" .(البقرة : 143)

''اوراللہ کی یہ شان نہیں کہ تمہاراایمان اکارت کرے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

عبیداللہ بن موسیٰ کہتے ہیں: یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ نماز ''ایمان'' میں سے ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3064- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَاَ اَبُو الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ زِيَادِ الْكِنْدِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ(البقرة : 144) قَالَ شَطْرَهُ قِبَلَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦-حضرت علی رضی اللہ عنہ (اللہ تعالیٰ کے ارشاد)

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ(البقرة : 144)

''ابھی اپنا چہرہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(کے متعلق فرماتے ہیں اس میں شطر سے مراد) اس کی ''جانب'' ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3065- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلٰى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ قِطَّةَ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو جَالِساً فِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِاِزَاءِ الْمِيْزَابِ فَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ : فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا(البقرة : 144)قَالَ نَحْوَ مِيْزَابِ الْكَعْبَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦-حضرت یحییٰ بن قطہ کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو مسجد حرام میں منبر کے سامنے بیٹھے دیکھا۔ پھر انہوں

حدیث: 3064

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 2027

حدیث: 3065

اخرجہ ابوبکر الکوفی فی "مصنفہ" طبع مکتبہ الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 8533

نے یہ آیت تلاوت کی:

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا (البقرة : 144)

''تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

انہوں نے کہا: کعبہ کے میزاب کی جانب۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3066- اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اُمِّهِ اُمِّ كَلْثُوْمِ بِنْتِ عُقْبَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ (البقرة : 45) قَالَتْ غُشِيَ عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ غَشْيَةً فَظَنُّوْا اَنَّهُ فَاضَ نَفْسُهُ فِيْهَا فَخَرَجَتْ اِمْرَاَتُهُ اُمُّ كَلْثُوْمٍ اِلَى الْمَسْجِدِ تَسْتَعِيْنُ بِمَا اُمِرَتْ بِهِ مِنَ الصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ اَغُشِيَ عَلَيَّ اٰنِفًا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ صَدَقْتُمْ اِنَّهُ جَاءَ نِيْ مَلَكَانِ فَقَالَا انْطَلِقْ نُحَاكِمُكَ اِلَى الْعَزِيْزِ الْاَمِيْنِ فَقَالَ مَلَكٌ اٰخَرُ اَرْجِعَاهُ فَاِنَّ هٰذَا مِمَّنْ كَتَبْتُمْ لَهُ السَّعَادَةُ وَهُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهَاتِهِمْ وَيَسْتَمْتِعُ بِهِ بَنُوْهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَعَاشَ بَعْدَ ذٰلِكَ شَهْرًا ثُمَّ مَاتَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

-حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سب سے پہلے ہجرت کرنے والی خواتین میں شمار ہوتی ہیں آپ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ (البقرة : 45)

''اور صبر اور نماز سے مدد چاہو''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے حوالے سے فرماتی ہیں: ایک دفعہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو غشی آ گئی، لوگ یہ سمجھے کہ ان کا سانس ڈوب گیا ہے چنانچہ ان کی بیوی ام کلثوم رضی اللہ عنہا مسجد میں حکم الٰہی کے مطابق صبر اور نماز سے مدد حاصل کرنے گئیں، جب حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو افاقہ ہوا، تو وہ بولے: کیا ابھی مجھ پر غشی طاری ہوئی تھی؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ تو عبدالرحمٰن بولے: تم لوگ سچ کہہ رہے ہو ابھی میرے پاس دو فرشتے آئے تھے، انہوں نے مجھے کہا: چل ہم تیرا فیصلہ عزیز اور امین (یعنی اللہ تعالیٰ) کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔ تو ایک فرشتے نے ان سے کہا: اس کو واپس لے جاؤ کیونکہ یہ ان لوگوں میں سے ہے جن کو ماں کے پیٹ میں ہی نیک بخت لکھ دیا گیا تھا اور اس کی اولاد اس سے فائدہ حاصل کرے گی جس قدر اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ اس کے بعد پورا ایک مہینہ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ زندہ رہے پھر ان کا انتقال ہو گیا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3067- اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَدِّيْ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَنْبَا خَالِدُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ

جَاءَهُ نَعْيُ بَعْضِ اَهْلِهِ وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ فَعَلْنَا مَا اَمَرَ اللّٰهُ اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک مرتبہ دوران سفران کو کسی رشتہ دار کی وفات کی خبر ملی تو انہوں نے دو رکعت نماز ادا کی پھر بولے: ہم نے وہی کیا ہے جس کا ہمارے اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے ''کہ تم نماز اور صبر سے مدد حاصل کرو''۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا

3068 ۔حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، ثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ قَطَنٍ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نِعْمَ الْعِدْلَانُ وَنِعْمَ الْعِلَاوَةُ: اَلَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُصِيْبَةٌ قَالُوا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ (البقرة: 157) نِعْمَ الْعِدْلَانِ: وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ نِعْمَ الْعِلَاوَةُ.

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَا اَعْلَمُ خِلَافًا بَيْنَ اَئِمَّتِنَا اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ اَدْرَكَ اَيَّامَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاِنَّمَا اخْتَلَفُوا فِي سَمَاعِهِ مِنْهُ.

✧✧ ۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دونوں گواہ اچھے ہیں اور علاوۃ (سر یا گردن کا اوپر کا حصہ) اچھی ہے۔

اَلَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُصِيْبَةٌ قَالُوا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ (البقرة: 156)

''کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ (البقرة: 157)

''یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی درودیں ہیں اور رحمتیں''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

دونوں گواہ اچھے ہیں۔ (تفسیر قرطبی میں ہے کہ عدلان سے یہاں پر مراد صلاۃ اور رحمت ہے۔ شفیق)

وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ (البقرة: 157)

''اور یہی لوگ راہ پر ہیں'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور یہ اَلْعِلَاوَۃ اچھی ہے۔

(تفسیر قرطبی میں ہے کہ یہاں پر اس سے مراد ہدایت حاصل کرنا ہے۔ شفیق)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔ اور

حدیث: 3067

اخرجه ابوبكر الشيباني في "الاحاد والمثاني" طبع دار الراية، رياض، سعودي عرب، 1411ھ / 1991ء، رقم الحديث: 398

حدیث: 3068

ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دار الباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ / 1994ء، رقم الحديث: 6918

میں نہیں جانتا کہ ہمارے ائمہ کے درمیان اس بات میں اختلاف ہو کہ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور پایا ہے۔ تاہم حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سماع کے متعلق اختلاف موجود ہے۔

3069۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ : اِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِي الْاَنْصَارِ كَانُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، اِذَا اَحْرَمُوا لا يَحِلُّ لَهُمْ اَنْ يَّطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ : اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ(البقرة : 158) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

✧✧۔ حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یہ آیت:

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ(البقرة : 158)

''بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

انصار کے متعلق نازل ہوئی کیونکہ زمانہ جاہلیت میں ان کا طریقہ یہ تھا کہ جب وہ احرام باندھ لیتے تو وہ صفا و مروہ کی سعی کو ناجائز سمجھتے تھے۔ جب ہم وہاں آئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ مسئلہ ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ(البقرة : 158)

''بیشک صفا اور مروۃ اللہ کے نشانوں میں سے ہیں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آیت کے آخر تک۔

نوٹ: صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے خزائن العرفان میں اس آیت کا شان نزول اس طرح بیان فرمایا ہے:

''زمانہ جاہلیت میں صفا و مروہ پر دو بت رکھے تھے صفا پر جو بت تھا اس کا نام اساف اور جو مروہ پر تھا اس کا نام نائلہ تھا کفار جب صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے تو ان بتوں پر تعظیماً ہاتھ پھیرتے۔ عہد اسلام میں بت تو توڑ دیئے گئے لیکن چونکہ کفار یہاں مشرکانہ فعل کرتے تھے اس لئے مسلمانوں کو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا گراں ہوا کہ اس میں کفار کے مشرکانہ فعل کے ساتھ کچھ مشابہت ہے اس آیت میں ان کا اطمینان فرما دیا گیا کہ چونکہ تمہاری نیت خالص عبادت الٰہی کی ہے تمہیں اندیشہ مشابہت نہیں اور جس طرح کعبہ کے اندر زمانہ جاہلیت میں کفار نے بت رکھے تھے اب عہد اسلام میں بت اٹھا دیئے گئے اور کعبہ شریف کا طواف درست رہا اور وہ شعائر دین میں سے رہا اسی طرح کفار کی بت پرستی سے صفا و مروہ کے شعائر دین ہونے میں کچھ فرق نہیں آیا''۔ شفیق)

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3070۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ كَانَتَا مِنْ مَشَاعِرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ اَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ : اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا (البقرة : 158) الْآيَة

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے صفا اور مروہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: یہ دونوں جاہلیت کی علامتیں ہوا کرتی تھیں، جب اسلام آیا تو ہم ان سے رک گئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا (البقرة : 158)

''بیشک صفا اور مروۃ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3071۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عَطَآءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اَبْدَاُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ اَوْ اَبْدَاُ بِالْمَرْوَةِ قَبْلَ الصَّفَا وَاُصَلِّي قَبْلَ اَنْ اَطُوْفَ اَوْ اَطُوْفُ قَبْلَ اَنْ اُصَلِّيَ وَاَحْلِقُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ اَوْ اَذْبَحُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ فَقَالَ بْنُ عَبَّاسٍ خُذْ ذَاكَ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ اَجْدَرُ اَنْ يُّحْفَظَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ (البقرة : 158) فَالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ وَقَالَ : وَلَا تَحْلِقُوْا رُؤُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْىُ مَحِلَّهُ (البقرة : 196) فَالذَّبْحُ قَبْلَ الْحَلْقِ وَقَالَ: طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ وَالْعَاكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (البقرة : 125) فَالطَّوَافُ قَبْلَ الصَّلَاةِ

حدیث: 3070

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحيحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر یمامه بیروت لبنان 1407ھ 1987ء 4226 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2966 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ / 1991ء رقم الحدیث: 3959

حدیث: 3071

ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 405 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 14697

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ان کے پاس ایک آدمی آیا اور پوچھنے لگا: میں سعی کا آغاز صفا سے کروں یا مروہ سے؟ اور پہلے نماز پڑھوں یا نماز سے پہلے طواف کروں؟ اور پہلے حلق کراؤں یا پہلے قربانی کروں؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ان تمام مسائل کا حل قرآن پاک سے حاصل کرو کیونکہ بہتر یہی ہے کہ اسی کو محفوظ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ(البقرة : 158)

''بیشک صفا اور مروۃ اللہ کے نشانوں میں سے ہیں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

معلوم ہوا کہ صفا، مروہ سے پہلے ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَا تَحْلِقُوْا رُؤُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ(البقرة : 196)

''اور اپنے سر نہ منڈواؤ جب تک قربانی اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

معلوم ہوا کہ ذبح، حلق سے پہلے ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعَاكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (البقرة : 125)

''کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف کرنے والوں اور اعتکاف والواں اور رکوع سجود والوں کے لئے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

معلوم ہوا کہ طواف، نماز سے پہلے ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3072- اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ رَآهُمْ يَطُوْفُوْنَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ هٰذَا مِمَّا اَوْرَثَتْكُمْ اُمُّ اِسْمَاعِيْلَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب آپ لوگوں کو صفا مروہ کی سعی کرتے ہوئے دیکھتے تو فرماتے: یہ وہ عمل ہے جو تمہیں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ سے ملا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3073- اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الصَّفَّارُ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَّادُ، حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا،

فِی قَوْلِهٖ تَعَالٰی : اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ (البقرة : 158) قَالَ : كَانَتِ الشَّيَاطِيْنُ فِی الْجَاهِلِيَّةِ تَعْزِفُ اللَّيْلَ اَجْمَعَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَكَانَتْ فِيْهَا اٰلِهَةٌ لَهُمْ اَصْنَامٌ، فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ، قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَا نَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاِنَّهُ شَیْءٌ كُنَّا نَصْنَعُهُ فِی الْجَاهِلِيَّةِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ : فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا، يَقُوْلُ : لَيْسَ عَلَيْهِ اِثْمٌ وَلٰكِنْ لَهُ اَجْرٌ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ (البقرة : 158)

''بیشک صفااورمروۃ اللہ کے نشانوں میں سے ہیں''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں شیاطین صفااورمروہ کے درمیان رات کے وقت جمع ہوکر گانے گایا کرتے تھے اور ان دونوں (صفااورمروہ) کے درمیان انہوں نے اپنے بت رکھے ہوئے تھے، جب اسلام آیا تو مسلمانوں نے کہا: ہم صفااورمروہ کے درمیان سعی نہیں کریں گے کیونکہ (یہاں پر) ہم زمانہ جاہلیت میں (ناپسندیدہ) عمل کیا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا (البقرة : 158)

توجواس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ صفامروہ کی سعی کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں ہے بلکہ اس کے لئے تو ثواب ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3074- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو اَخْبَرَنِی عَطَاءُ بْنُ اَبِی رَبَاحٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لَوْلَا اٰيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا اَخْبَرْتُ اَحَدًا شَيْئًا قِيْلَ وَمَا هِیَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اٰيَةٌ : اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِی الْكِتَابِ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُوْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا (البقرة : 159-160)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر ایک آیت نہ ہوتی تو میں کسی کو کچھ نہ بتاتا۔ آپ سے پوچھا گیا: اے ابوہریرہ وہ آیت کونسی آیت ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ آیت ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِی الْكِتَابِ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُوْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا (البقرة : 159-160)

''بیشک وہ جو ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں بعد اس کے کہ لوگوں کے لیے ہم اسے کتاب میں واضح فرما چکے ان پر اللہ کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت مگر وہ جو توبہ کریں اور سنواریں اور ظاہر کریں''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3075۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَاَ جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى اَظُنُّهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَا تَسُبُّوا الرِّيْحَ فَاِنَّهَا مِنْ نَفَسِ الرَّحْمٰنِ قَوْلُهُ تَعَالٰى: وَتَصْرِيْفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ(البقرة : 164) وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اَرْسَلْتَ بِهٖ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اَرْسَلْتَ بِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ اَسْنَدَ مِنْ حَدِيْثِ حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ مِنْ غَيْرِ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ

✦✦ ۔حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہوا کو گالی مت دیا کرو کیونکہ یہ رحمٰن کا سانس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَتَصْرِيْفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ(البقرة : 164)

''اور ہواؤں کی گردش اور وہ بادل کہ آسمان وزمین کے بیچ میں حکم کا باندھا ہے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

لیکن جب ہوا چلے تو یہ دعا مانگا کرو ''اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا کی بھلائی اور اس چیز کی بھلائی مانگتے ہیں جو اس میں ہے اور اس چیز کی بھلائی مانگتے ہیں جو تو نے اس ہوا کے ساتھ بھیجی ہے اور ہم اس کے شر اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر اور جو کچھ تو نے اس کے ساتھ بھیجا ہے اس کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کو اس سند کے علاوہ ایک دوسری سند کے ہمراہ مسند کیا گیا ہے جو کہ حبیب ابن ابی ثابت کے طریق سے ہے۔

3076۔ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَنْطَرِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ اَبِیْ عِيْسٰى عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ(البقرة : 166) قَالَ الْمَوَدَّةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

''وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَاب'' ۔(البقرة:166)

''اور کٹ جائیں گی ان کی سب ڈوریں''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس میں اسباب سے مراد "محبت" ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3077- اَخْبَرَنِی الشَّیْخُ اَبُوْ بَکْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ مِنْ اَصْلِ کِتَابِهٖ، حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اَعْیَنَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْکَرِیمِ بْنُ مَالِكٍ الْجَزَرِیُّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِی ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِیمَانِ، فَتَلا هٰذِهِ الْاٰیَةَ :لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ(البقرة : 177) حَتّٰی فَرَغَ مِنَ الْاٰیَةِ، قَالَ :ثُمَّ سَاَلَهٗ اَیْضًا فَتَلاهَا، ثُمَّ سَاَلَهٗ اَیْضًا فَتَلاهَا، ثُمَّ سَاَلَهٗ، فَقَالَ:وَاِذَا عَمِلْتَ حَسَنَةً اَحَبَّهَا قَلْبُكَ، وَاِذَا عَمِلْتَ سَیِّئَةً اَبْغَضَهَا قَلْبُكَ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

-حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان کے بارے میں پوچھا تو آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ

(البقرة : 177)

"کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو ہاں اصلی نیکی یہ کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت پر"۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری آیت پڑھ ڈالی۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ یہی آیت تلاوت کی، انہوں نے پھر یہی سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر یہی آیت تلاوت کی، انہوں نے پھر سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو نیکی کرے تو اپنے دل سے اس سے محبت بھی کر اور جب تجھ سے گناہ سرزد ہو جائے تو دل سے اس کو برا جان۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3078- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِیْهُ بِالرَّیِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْاَزْرَقِ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَاَخْبَرَنِی اَبُوْ بَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِیُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَیْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ زُبَیْدٍ عَنْ مُرَّةَ بْنِ شَرَاحِیْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَ: وَآتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰی (البقرة : 77.) قَالَ یُعْطِی الرَّجُلُ وَهُوَ صَحِیْحٌ شَحِیْحٌ یَاْمَلُ الْعَیْشَ وَیَخَافُ الْفَقْرَ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

-حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے درج ذیل ارشاد کے بارے میں فرماتے ہیں:

وَآتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰى (البقرة : 177)

''اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

''بخیل آدمی حالتِ صحت میں صرف اس لئے خرچ کرتا ہے کیونکہ وہ زندہ رہنے کی حرص رکھتا اور فقر سے ڈرتا ہے''

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3079۔ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَّادُ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ عَنِ السُّدِّیِّ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَالصَّابِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ (البقرة : 177) قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ الْبَاْسَآءُ الْفَقْرُ وَالضَّرَّآءُ السَّقَمُ وَحِیْنَ الْبَاْسِ قَالَ حِیْنُ الْقَتْلِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے درج ذیل ارشاد کے بارے میں فرماتے ہیں:

وَالصَّابِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ (البقرة : 177)

''اور صبر والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

''بَاْسَآء'' سے مراد ''فقر'' ہے اور ''ضَرَّآء'' سے مراد ''بیماری'' ہے اور ''حِیْنَ الْبَاْس'' سے مراد ''جنگ کا وقت'' ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3080۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ نَصِیْرٍ الْجَلْدِیُّ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى : فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ (البقرة : 178) قَالَ هُوَ الْعَمَدُ بِرَضَاءِ اَهْلِهٖ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس درج ذیل ارشاد کے بارے میں فرماتے ہیں:

فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ (البقرة : 178)

''تو جس کے لئے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہو''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اس سے مراد یہ ہے کہ قتل عمد میں مقتول کے ورثاء رضامندی سے (دیت پر راضی ہو کر قصاص) معاف کر دیں، (یا سرے سے قتل ہی معاف کر دیں۔)

نوٹ (حضرت علامہ مولانا مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر خزائن العرفان میں اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں: اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ دینا بحالت تندرستی زیادہ اجر رکھتا ہے بہ نسبت اس کے کہ مرتے وقت زندگی سے مایوس ہو کر دے'' شفیق)

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3081- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى: وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ (البقرة : 178) قَالَ يُؤَدِّي الْمَطْلُوبَ بِاِحْسَانٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

-حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے درج ذیل ارشاد کے بارے میں فرماتے ہیں:

وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ (البقرة : 178)

''اور اچھی طرح ادا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اس سے مراد یہ ہے کہ مطلوبہ چیز (دیت وغیرہ) حسن سلوک کے ساتھ ادا کردے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3082- اَخْبَرَنَا اَبُو زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ الْجَعْفَرِيُّ، اَنْبَاَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْقِصَاصِ، عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

-حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک قتل کے کیس میں) قصاص کا فیصلہ فرمایا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3083- اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ هَا هُنَا يَعْنِي بِالْبَصْرَةِ فَقَرَاَ عَلَيْهِمْ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَبَيَّنَ مَا فِيهَا فَاَتٰى عَلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ : اِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ (البقرة : 180) قَالَ نَسَخَتْ هٰذِهٖ ثُمَّ ذَكَرَ مَا بَعْدَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

-حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس جگہ یعنی بصرہ میں ایک دفعہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا اور ان کے سامنے سورۃ البقرہ پڑھی اور اس میں جس قدر مضامین ہیں لوگوں کے سامنے بیان کئے جب آپ درج ذیل آیت پر پہنچے:

اِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ (البقرة : 180)

حدیث: 3083

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 12357
اخرجہ ابو محمد الدارمی فی "سننہ" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 3189

''اگر کچھ مال چھوڑے تو وصیت کر جائے اپنے ماں باپ کے لئے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو فرمایا: یہ آیت منسوخ ہو چکی ہے پھر اس کے بعد بقیہ بیان فرمایا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3084۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَاَ اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَهُوَ مَرِيْضٌ يَعُوْدُهُ فَارَادَ اَنْ يُوْصِيَ فَنَهَاهُ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: اِنْ تَرَكَ خَيْرًا(البقرة : 180) مَالًا فَدَعْ مَالَكَ لِوَرَثَتِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک ہاشمی بیمار کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ اس نے وصیت کرنا چاہی لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو منع کر دیا اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنْ تَرَكَ خَيْرًا(البقرة : 180)

''اگر کچھ مال چھوڑے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یعنی اس آیت میں لفظ ''خیر'' سے مراد ''مال'' ہے۔ اس لئے تو اپنا مال اپنے ورثاء کے لئے چھوڑ۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3085۔ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيْ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ، حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَمَّا اَحْوَالُ الصِّيَامِ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ، فَجَعَلَ :يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ، ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِ الصِّيَامَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ :يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ(البقرة : 183) اِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ، وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ(البقرة : 184) فَكَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ، وَمَنْ شَاءَ اَطْعَمَ مِسْكِيْنًا فَاَجْزَى ذٰلِكَ عَنْهُ، ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ الْاٰيَةَ الْاُخْرٰى :شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِلنَّاسِ(البقرة : 185) اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ(البقرة : 185) فَاَثْبَتَ اللّٰهُ صِيَامَهُ عَلَى الْمُقِيْمِ الصَّحِيْحِ، وَرَخَّصَ فِيْهِ لِلْمَرِيْضِ وَلِلْمُسَافِرِ، وَثَبَتَ الْاِطْعَامُ لِلْكَبِيْرِ الَّذِيْ لَا يَسْتَطِيْعُ الصِّيَامَ، فَهٰذَانِ حَوْلَانِ، وَكَانُوْا يَاْكُلُوْنَ وَيَشْرَبُوْنَ، وَيَاْتُوْنَ النِّسَاءَ مَا لَمْ يَنَامُوْا، فَاِذَا نَامُوْا امْتَنَعُوْا، ثُمَّ اِنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ صِرْمَةُ كَانَ يَعْمَلُ صَائِمًا حَتّٰى اَمْسٰى، فَجَاءَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَصَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ نَامَ فَلَمْ يَاْكُلْ، وَلَمْ يَشْرَبْ حَتّٰى اَصْبَحَ فَاَصْبَحَ صَائِمًا،

قَالَ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ جَهَدَ جَهْدًا شَدِيْدًا قَالَ مَا لِيْ اَرَاكَ قَدْ جَهَدْتَ جَهْدًا شَدِيْدًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ عَمِلْتُ اَمْسِ فَجِئْتُ حِيْنَ جِئْتُ،

فَاَلْقَيْتُ نَفْسِي فَنِمْتُ، وَاَصْبَحْتُ صَائِمًا، وَكَانَ عُمَرُ قَدْ اَصَابَ مِنَ النِّسَاءِ مِنْ جَارِيَةٍ اَوْ حُرَّةٍ، بَعْدَمَا نَامَ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ :اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَائِكُمْ(البقرة : 187) اِلٰى قَوْلِهٖ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ،(البقرة : 187)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧-حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بہرحال روزوں کے احوال یہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینۃ المنورہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ماہ کے تین روزے اور عاشورہ کا روزہ رکھنا شروع کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ پر روزے فرض کر دیئے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

يَاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ(البقرة : 183)

''اے ایمان والو تم پر روزے فرض کر دیے گے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ(البقرة : 184) تك .

اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اس کے بعد جو روزہ رکھنا چاہتا وہ روزہ رکھ لیتا اور جو مسکین کو کھانا کھلانا چاہتا وہ کھانا کھلا دیتا اور وہ اس کے روزے کی جگہ کفایت کرتا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ دوسری آیت نازل فرمائی

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ(البقرة : 185)

''رمضان کا مہینہ جس میں قرآن اترا لوگوں کے لئے ہدایت''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ(البقرة : 185) تك .

''تو تم میں سے جو یہ مہینہ پائے ضرور روزے رکھے''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مقیم تندرست آدمی پر روزے فرض کر دیئے اور مریض اور مسافر کو رخصت دے دی اور جو بوڑھا ضعیف روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا ہے، اس کے لئے مسکین کو کھانا کھلانا مقرر کر دیا ہے۔ پھر دو سال سلسلہ یوں رہا کہ لوگ رات کو سونے سے پہلے کھاتے پیتے رہتے اور جب سو جاتے تو کھانے پینے سے رک جاتے۔ پھر (یوں ہوا کہ) ایک انصاری شخص جس کو ''صرمہ'' نام سے یاد کیا جاتا تھا وہ روزہ رکھ کر محنت مزدوری کیا کرتا تھا وہ اپنے گھر آیا، عشاء کی نماز پڑھی اور سو گیا اور صبح تک اس نے کچھ بھی نہ کھایا پیا اور پھر روزہ کی حالت میں اس نے صبح کی۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا کہ وہ روزے کی وجہ سے بہت تھکا ہوا محسوس ہو رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس شدید کمزوری کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کل مزدوری کر کے (تھکا ماندا گھر واپس آیا اور (تھکاوٹ کی وجہ سے میں) آتے ہی گر کر سو گیا اور پھر روزہ کی حالت میں صبح کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی رات کو سونے کے بعد اپنی بیوی یا لونڈی سے ہمبستری کر بیٹھے۔ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور سارا معاملہ عرض کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَائِكُمْ (البقرة : 187)

''روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ ، (البقرة : 187) تك ۔

''پھر رات آنے تک روزے پورے کرو''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(نوٹ: مذکورہ حدیث میں جتنی عربی عبارت خط کشیدہ ہے، مستدرک کے نسخے میں وہ عبارت موجود نہ تھی، مسند امام احمد سے وہ عبارت نقل کر کے حدیث پاک کو مکمل کیا گیا۔ شفیق)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3086۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ وَاَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ الْمَرْوَزِيَّانِ قَالَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ اَنْبَاَ الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ذَرِّ بْنِ اَبِي عُمَرَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ : اُدْعُوْنِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ (مومن : 60) قَالَ اعْبُدُوْنِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے درج ذیل ارشاد کے بارے میں فرماتے ہیں:

اُدْعُوْنِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ (مومن : 60)

''مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اس کا مطلب یہ ہے کہ ''تم میری عبادت کرو میں قبول کروں گا۔(یعنی دعوت بمعنی عبادت ہے)

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمۃ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3087۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ (البقرة : 187) قَالَ هُنَّ سَكَنٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ سَكَنٌ لَّهُنَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے درج ذیل ارشاد کے بارے میں فرماتے ہیں:

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ (البقرة : 187)

''وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس''(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اس سے مراد یہ ہے کہ وہ تمہارے لئے باعث سکون ہیں اور تم ان کے لئے راحت کا سبب ہو۔

3088۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِىءٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَنَسٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ اَنْبَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ اَنْبَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِي حَبِيْبٍ اَخْبَرَنِي اَسْلَمُ اَبُو عِمْرَانَ مَوْلٰى بَنِي تُجِيْبَ قَالَ كُنَّا بِالْقُسْطُنْطُنِيَّةِ وَعَلٰى اَهْلِ مِصْرٍ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ وَعَلٰى اَهْلِ الشَّامِ فُضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ فَخَرَجَ صَفٌّ عَظِيْمٌ مِنَ الرُّوْمِ فَصَفَفْنَا لَهُمْ صَفًّا عَظِيْمًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى صَفِّ مِنَ الرُّوْمِ حَتّٰى دَخَلَ فِيْهِمْ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيْنَا مُقْبِلًا فَصَاحَ فِي النَّاسِ فَقَالُوا اَلْقَى بِيَدِهِ اِلَى التَّهْلُكَةِ فَقَالَ اَبُو اَيُّوْبَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَتَاَوَّلُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَلٰى هٰذَا التَّاْوِيْلِ وَاِنَّمَا اُنْزِلَتْ فِيْنَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اِنَّا لَمَّا اَعَزَّ اللّٰهُ دِيْنَهُ وَكَثَّرَ نَاصِرِيْهِ قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سِرًّا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَمْوَالَنَا قَدْ ضَاعَتْ فَلَوْ اَقَمْنَا فِيْهَا فَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا مَا هَمَمْنَا بِهِ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (البقرة: 195) فَكَانَتِ التَّهْلُكَةُ فِي الْاِقَامَةِ عَلٰى اَمْوَالِنَا الَّتِي اَرَدْنَا فَاَمَرَنَا بِالْغَزْوِ فَمَا زَالَ اَبُو اَيُّوْبَ غَازِيًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧- بنی تجیب کے غلام ابوعمران اسلم کہتے ہیں: ہم قسطنطنیہ میں تھے، ان دنوں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ مصر کے گورنر تھے اور شام پر حضرت فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ کی حکومت تھی۔ تو روم سے ایک عظیم لشکر نکلا اور ان کے لئے ہم نے مسلمانوں کا ایک لشکر جرار تیار کر لیا۔ ایک مسلمان شخص نے رومیوں کی فوج پر حملہ کر دیا اور وہ ان کی صفوں میں جا گھسا پھر وہ ہماری طرف نکلا اور چیخنے لگا، لوگوں نے کہا: اس نے اپنے آپ کو خود ہلاکت میں ڈالا ہے تو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی بولے: اے لوگو! تم اس آیت کی یہ تاویل کرتے ہو جبکہ یہ آیت تو ہم انصاریوں کے متعلق نازل ہوئی تھی کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو عزت بخشی اور اس کے مددگاروں کی کثرت ہوگئی تو ہم میں سے کچھ لوگوں نے دوسرے لوگوں سے کہا: بے شک ہمارے اموال ضائع ہو چکے ہیں کتنا ہی اچھا ہو کہ ہم اپنے اموال میں ٹھہریں تو ہم جو ارادہ رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں وہ لوٹا دے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (البقرة: 195)

''اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو ہمارا اپنے مالوں میں ٹھہرنا ہلاکت قرار دیا گیا جن کا ہم نے ارادہ کیا ہوا تھا چنانچہ ہمیں جہاد کا حکم دیا گیا، اس کے بعد وفات تک حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ مسلسل جہاد فی سبیل اللہ میں رہے۔

حدیث: 3088

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ / 1991ء رقم الحدیث: 11029
ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ / 1994ء رقم الحدیث: 17704
اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2972 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ / 1993ء رقم الحدیث: 4711

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3089- اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّبِيعِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ الْغِفَارِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى اَنْبَاَ اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَّاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا اَبَا عَمَّارَةَ : وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (البقرة : 195) اَهُوَ الرَّجُلُ يَلْقَى الْعَدُوَّ فَيُقَاتِلُ حَتّٰى يُقْتَلَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ هُوَ الرَّجُلُ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فَيَقُوْلُ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِيْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا: اے ابوعمارہ کیا:

وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (البقرة : 195)

''اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

سے مراد وہ شخص ہے جو دشمن کے مقابلے میں آئے، پھر اس سے لڑ پڑے اور قتل کر دیا جائے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو گناہ کرے اور یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہیں کرے گا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3090- اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ سُئِلَ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ : وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ (البقرة : 196) قَالَ اَنْ تَحْرُمَ مِنْ دُوَيْرَةِ اَهْلِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے درج ذیل ارشاد کے بارے میں سوال کیا گیا:

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ (البقرة : 196)

''اور حج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

انہوں نے فرمایا: (اس کا مطلب یہ ہے کہ) تم اپنے گھر سے ہی احرام باندھ کر نکلو۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3091- اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنُ حَبِيْبٍ الْعَبْدِيُّ

حدیث: 3090

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 8488 اخرجہ ابوالحسن الجوھری فی "مسندہ" طبع موسسہ نادر' بیروت' لبنان' 1410ھ/1990ء' رقم الحدیث: 63 اخرجہ ابوبکر الکوفی ' فی "مصنفہ" طبع مکتبہ الرشد' ریاض' سعودی عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحدیث: 12689

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَنْبَاَ اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُهَا: فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلاثَةِ اَيَّامٍ مُتَتَابِعَاتٍ (البقرة : 196)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابی بن رضی اللہ عنہ کعب کے بارے میں روایت ہے کہ وہ درج ذیل آیت کو اس طرح پڑھا کرتے تھے:

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلاثَةِ اَيَّامٍ (مُتَتَابِعَاتٍ) (البقرة : 196)

''پھر جسے مقدور نہ ہو تو تین روزے (حج) کے دنوں میں یہاں رکھے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3092- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ (البقرة : 197) قَالَ شَوَّالُ وَذُو الْقَعْدَةَ وَعَشْرٌ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے درج ذیل ارشاد کے بارے میں فرماتے ہیں:

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ (البقرة : 197)

''حج کے کئی مہینے ہیں جانے ہوئے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اس سے مراد شوال، ذی قعد کا مہینہ اور ذی الحجہ کے دس دن ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3093- اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَاَ جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زِيَادِ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ كُنْتُ اَمْشِي مَعَ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يَرْتَجِزُ بِالْاِبِلِ وَهُوَ يَقُوْلُ وَهُنَّ يَمْشِيْنَ بِنَا هَمِيْسًا قَالَ قُلْتُ اَتَرْفُثُ وَاَنْتَ مُحْرِمٌ قَالَ اِنَّمَا الرَّفَثُ مَا رُوْجِعَ بِهِ النِّسَاءَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ چل رہا تھا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما احرام

حدیث: 3092

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 8493

حدیث: 3093

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 8955 اخرجہ ابوبکر الکوفی' فی "مصنفہ" طبع مکتبہ الرشد' ریاض' سعودی عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحدیث: 14492

کی حالت میں تھے وہ اپنے اونٹ پر حدی خوانی کرتے ہوئے یوں کہہ رہے تھے ''اور وہ ہمارے ساتھ آہستہ چال چل رہی ہیں (ابوالعالیہ) کہتے ہیں: میں نے کہا: آپ احرام کی حالت میں رفث کر رہے ہو؟ تو آپ نے فرمایا: رفث تو وہ ہوتی ہے جس کے ذریعے عورتوں کو متوجہ کیا جائے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3094۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الرَّفَثُ الْجِمَاعُ وَالْفُسُوقُ مَا اُصِيبَ مِنْ مَعَاصِي اللّٰهِ مِنْ صَيْدٍ وَغَيْرِهٖ وَالْجِدَالُ السِّبَابُ وَالْمُنَازَعَةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ''رفث'' (سے مراد) ''جماع'' ہے اور ''فسوق'' سے مراد شکار وغیرہ کرنے کی احرام کی خلاف ورزی ہے اور ''جدال'' سے مراد گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑا ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3095۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ قَالَ قَرَءَ عَلَيَّ يَحْيٰى بْنُ جَعْفَرٍ وَاَنَا اَسْمَعُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مُسْعَدَةَ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِي ذِئْبٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانُوْا فِي اَوَّلِ الْحَجِّ يَتَبَايَعُوْنَ بِمِنٰى كَسُوْقِ الْمَجَازِ وَمَوَاسِمِ الْحَجِّ فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ خَافُوْا الْبَيْعَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ (البقرة : 198) فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: لوگ اسلام کے اوائل میں، ایام حج میں ''سوق المجاز'' کی طرح منیٰ میں بھی خرید و فروخت کیا کرتے تھے جب قرآن پاک نازل ہوا تو لوگوں میں خوف پیدا ہو گیا، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی:

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ (البقرة : 198)

''تم پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3096۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَلْمَشْعَرُ الْحَرَامُ اَلْمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث: 3094

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 8951

✧✧-حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اَلْمَشْعَرُ الْحَرَامُ پورا مزدلفہ ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3097- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ الْعَيْشِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ اَهْلَ الشِّرْكِ وَالْاَوْثَانِ كَانُوْا يَدْفَعُوْنَ مِنْ هَا هُنَا عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ، حِيْنَ تَكُوْنُ الشَّمْسُ عَلٰى رُؤُوْسِ الْجِبَالِ مِثْلَ عَمَائِمِ الرِّجَالِ عَلٰى رُؤُوْسِهَا، فَهَدْيُنَا مُخَالِفٌ لِهَدْيِهِمْ، وَكَانُوْا يَدْفَعُوْنَ مِنَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ عَلٰى رُؤُوْسِ الْجِبَالِ، مِثْلَ عَمَائِمِ الرِّجَالِ عَلٰى رُؤُوْسِهَا، فَهَدْيُنَا مُخَالِفٌ لِهَدْيِهِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧-حضرت مسور بن مخرمہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عرفہ میں خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: اما بعد! بت پرست اور مشرکین یہاں سے غروب آفتاب کے وقت یہاں سے کوچ کرتے ہیں، جب سورج ان پہاڑوں پر اس کیفیت میں ہو جاتا ہے جیسے لوگوں کے سروں پر عمامے ہوتے ہیں جبکہ ہمیں ان کے مخالف راہنمائی کی گئی ہے اور وہ لوگ مشعر الحرام سے طلوع آفتاب کے وقت نکلتے تھے، جب سورج ان پہاڑوں پر اس طرح ہوتا ہے جیسے لوگوں کے سروں پر پگڑیاں چنانچہ ہماری ہدایات ان کے طریقہ کار کے مخالف تھیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3098- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ الْعَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْهِ السَّائِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ مَا بَيْنَ الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ وَالْحَجَرِ: رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرة: 201)

حديث: 3097

اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودي عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 15184 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 28 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 9304

حديث: 3098

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 15435 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 2727 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 9072

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کے والدحضرت سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رکن یمانی اورحجر(اسود) کے درمیان یہ دعا مانگتے سنا ہے

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ(البقرة : 201)

''اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3099- اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَاَ جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى بْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ اِنِّىْ اَجَرْتُ نَفْسِىْ مِنْ قَوْمِىْ عَلٰى اَنْ يَحْمِلُوْنِىْ وَوَضَعْتُ لَهُمْ مِنْ اُجْرَتِىْ عَلٰى اَنْ يَدَعُوْنِىْ اَحُجَّ مَعَهُمْ اَفَيُجْزِئُ ذٰلِكَ قَالَ اَنْتَ مِنَ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ (البقرة : 202)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: میں نے اپنی قوم کے ساتھ اس بات پر اجارہ کر رکھا ہے کہ وہ مجھے اپنا بوجھ اٹھواتے رہیں جبکہ میں نے اپنی اجرت ان کو اس شرط پر معاف کر رکھی ہے کہ وہ مجھے اپنے ہمراہ حج پر لے جائیں گے۔کیا یہ میرے لئے جائز ہے؟ (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) بولے: تو ان لوگوں میں سے ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ(البقرة : 202)

''ایسوں کو ان کی کمائی سے بھاگ ہے، اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3100- اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيْلِىِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَجُّ عَرَفَةُ، اَوْ عَرَفَاتٌ، فَمَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ، فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ، وَاَيَّامُ مِنًى ثَلَاثٌ، فَمَنْ تَعَجَّلَ

حدیث: 3099

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحديث: 3053

ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دار الباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 8438

فِي يَوْمَيْنِ فَلا اِثْمَ عَلَيْهِ، وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلا اِثْمَ عَلَيْهِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦۔ حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر دیلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''حج عرفہ یا (شاید یہ فرمایا) عرفات (میں قیام) کا نام ہے، اس لئے جس نے عرفہ میں طلوع فجر سے پہلے (کوئی ساعت) پالی اس نے حج کو پالیا اور منیٰ کے دن ''تین'' ہیں۔ جو شخص دو دنوں میں جلدی کرے اس پر کوئی حرج نہیں ہے اور جو تاخیر کرے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔

3101۔ اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِى مَيْسَرَةَ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ، قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِى الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا، فَنَزَلَتْ: يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ (البقرة: 219) الَّتِى فِى سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، فَدُعِىَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِى الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا، فَنَزَلَتِ الَّتِى فِى الْمَائِدَةِ، فَدُعِىَ عُمَرُ، فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ، فَلَمَّا بَلَغَ: فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ (المائدہ: 91) قَالَ عُمَرُ: قَدِ انْتَهَيْنَا،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دعا مانگی: یا اللہ! ہمارے لئے شراب کے متعلق کوئی تسلی بخش حکم فرما، تو سورہ بقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی

حدیث: 3100

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 18795 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ه/1993ء' رقم الحديث: 3892 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ه/ 1991ء' رقم الحديث: 4012 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ه/1994ء' رقم الحديث: 9250 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1309 اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه' مكتبه المتنبي' بيروت' قاهره' رقم الحديث: 899 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ه/1988ء' رقم الحديث: 310

حدیث: 3101

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3676 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3049 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ه' 1986ء' رقم الحديث: 5540 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 378 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ه/ 1991ء' رقم الحديث: 5049 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ه/1994ء' رقم الحديث: 17101

يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ (البقرة : 219)

تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر یہ آیت سنائی گئی، انہوں نے پھر دعا مانگی: یا اللہ! شراب کے متعلق ہمارے لئے کوئی تسلی بخش ارشاد فرما۔ تو پھر سورہ مائدہ کی یہ آیت نازل ہوئی:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (المائدة۔90)

''اے ایمان والو شراب اور جوا اور بُت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر حضرت عمر کو بلا کر یہ آیت سنائی گئی، جب اس مقام پر پہنچے:

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ (المائده : 91)

''تو کیا تم باز آئے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: ہم رک گئے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3102۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْخَضِرُ بْنُ اَبَانَ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ، اِنَّ اللّٰهَ يُعَرِّضُ عَلَيَّ فِي الْخَمْرِ تَعْرِيضًا لَا اَدْرِي لَعَلَّهُ يُنَزِّلُ عَلَيَّ فِيهِ اَمْرًا، ثُمَّ قَامَ، فَقَالَ: يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ، اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَنْزَلَ تَحْرِيمَ الْخَمْرِ، فَمَنْ اَدْرَكَتْهُ هٰذِهِ الْاٰيَةُ، وَعِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ، فَلَا يَشْرَبْهَا وَلَا يَبِعْهَا، قَالَ: فَسَكَبُوهَا فِي طَرِيقِ الْمَدِيْنَةِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: ''اے مدینہ والو! اللہ تعالیٰ نے شراب کے سلسلہ میں خاص تعریض فرمائی ہے، لگتا ہے کہ شراب کے متعلق اب کوئی حکم نازل ہونے والا ہے۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور بولے: اے اہلیان مدینہ! اللہ تعالیٰ نے شراب کی حرمت کا حکم نازل فرما دیا ہے۔ چنانچہ جس شخص کو اس آیت کا علم ہو اور اس وقت اس کے پاس کچھ شراب ہو تو وہ اس کو نہ خود پیئے اور نہ اس کو بیچے (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: (اس حکم کے بعد)

حدیث 3102

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1578 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 1056 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 10824

لوگوں نے مدینہ کی گلیوں اور راستوں میں شراب بہا ڈالی۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3103۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ(الانعام : 152) عَزَلُوْا اَمْوَالَهُمْ عَنْ اَمْوَالِ الْيَتَامٰى، فَجَعَلَ الطَّعَامُ يَفْسَدُ، وَاللَّحْمُ يُنْتِنُ، فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: قُلْ اِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ (البقرة : 220) قَالَ: فَخَالَطُوهُمْ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ(الانعام : 152)

''اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر بہت اچھے طریقے سے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو لوگوں نے یتیموں کا مال اپنے مالوں سے الگ کر دیا (اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ) طعام خراب ہونے لگ گیا اور گوشت سڑنے لگ گیا، لوگوں نے اس بات کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی:

قُلْ اِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ (البقرة : 220)

''تم فرماؤ ان کا بھلا کرنا بہتر ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: تب لوگوں نے ان کا مال اپنے مالوں کے ساتھ ملا لیا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3104۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ زَائِدَةَ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ بْنَ عَبَّاسٍ عَنِ

حدیث: 3103

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2871 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 3669 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 3002 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبری" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 6496 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبری" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 10140

حدیث: 3104

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث: 1171

الْعَزْلِ فَقَالَ اِنَّكُمْ قَدْ اَكْثَرْتُمْ فَاِنْ كَانَ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ قَالَ فِيهِ شَيْئًا فَاَنَا اَقُولُ : نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ(البقرة : 223) فَاِنْ شِئْتُمْ فَاعْزِلُوا وَاِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَفْعَلُوا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت زائدہ بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عزل کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: تمہاری تعداد بھی تو کثیر تھی اگر اس سلسلہ میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ارشاد کسی نے سن رکھا ہے تو اسی پر عمل کرے اور اگر کسی نے اس سلسلہ میں کوئی ارشاد نہیں سنا تو سنو! میں کہتا ہوں:

نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ(البقرة : 223)

''تماری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں تو اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو آ ؤ'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اس لئے اگر تم چاہو تو ''عزل'' کرلو اور نہ کرنا چاہو تو نہ کرو۔

(نوٹ: عزل کا مطلب یہ ہے کہ شوہر انزال کے وقت اپنی بیوی سے الگ ہو جائے اور مادہ باہر خارج کردے)

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3105- حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، سَمِعَ اَبَانَ بْنَ صَالِحٍ يُحَدِّثُ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: عَرَضْتُ الْقُرْاٰنَ عَلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ، اُوقِفُهُ عَلٰى كُلِّ اٰيَةٍ، اَسْاَلُهُ فِيمَا نَزَلَتْ، وَكَيْفَ كَانَتْ ؟ فَاَتَيْتُ عَلٰى قَوْلِهِ :نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ(البقرة : 223) قَالَ: كَانَ هٰذَا الْحَيُّ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ يَشْرَحُونَ النِّسَاءَ شَرْحًا مُنْكَرًا، حَيْثُ مَا لَقُوهُنَّ مُقْبِلَاتٍ وَمُدْبِرَاتٍ، فَلَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ، تَزَوَّجُوا النِّسَاءَ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَاَرَادُوهُنَّ عَلٰى مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ بِالْمُهَاجِرَاتِ، فَاَنْكَرْنَ ذٰلِكَ فَشَكَيْنَ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ :نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ (البقرة : 223)، يَقُولُ :مُقْبِلَاتٍ وَمُدْبِرَاتٍ مِنْ دُبُرِهَا بَعْدَ اَنْ يَكُونَ لِلْفَرْجِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :وَاِنَّمَا كَانَتْ مِنْ قِبَلِ دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا

✧✧ - حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں نے تین مرتبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو قرآن سنایا ہے۔ میں ہر آیت پر رک کر اس کا شان نزول دریافت کرتا جب اس آیت:

نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ (البقرة : 223)

حدیث: 3105

اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 11097 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 4727

''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں تو اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)
پر پہنچے تو آپ نے فرمایا: مہاجرین کا یہ قبیلہ جو ہے ان کی عادت تھی کہ یہ اپنی بیویوں کو ناپسندیدہ طریقے سے ننگی کرلیا کرتے تھے اور ان کے ساتھ آگے سے اور پچھلی جانب سے آگے کے مقام پر جماع کیا کرتے تھے۔ جب یہ لوگ مدینۃ المنورہ آئے اور ان کے نکاح انصاری خواتین کے ساتھ ہوئے تو یہ وہی طریقے استعمال کرنے لگے جو مہاجر خواتین کے ساتھ کیا کرتے تھے تو انصاری عورتوں نے ان کو ایسا کرنے سے منع کر دیا اور اس بات کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ (البقرة : 223)

''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں تو اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)
یعنی آگے سے اور پیچھے سے۔ جبکہ وطی آگے کے مقام ہی سے کی جائے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں وہ لوگ عورتوں کو کمر کی جانب سے ملتے اور اگلے مقام میں دخول کرتے تھے۔

3106- اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ شَبِيْبٍ الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهُ مَا شَاءَ اَنْ يُطَلِّقَهَا، وَاِنْ طَلَّقَهَا مِئَةً اَوْ اَكْثَرَ، اِذَا ارْتَجَعَهَا قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا، حَتّٰى قَالَ الرَّجُلُ لِامْرَاَتِهِ: وَاللّٰهِ لَا اُطَلِّقُكِ فَتَبِيْنِيْ مِنِّيْ، وَلَا اٰوِيْكِ اِلَيَّ، قَالَتْ: وَكَيْفَ ذَاكَ؟ قَالَ: اُطَلِّقُكِ وَكُلَّمَا قَارَبَتِ اَنْ تَنْقَضِيَ ارْتَجَعْتُكِ، ثُمَّ اُطَلِّقُكِ، وَاَفْعَلُ ذٰلِكَ، فَشَكَتِ الْمَرْاَةُ ذٰلِكَ اِلٰى عَائِشَةَ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَكَتَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْآنُ: الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ (البقرة : 229)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ فِيْ يَعْقُوْبَ بْنِ حُمَيْدٍ بِحُجَّةٍ، وَنَاظَرَنِيْ شَيْخُنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الْحَافِظُ، وَذٰلِكَ اَنَّ الْبُخَارِيَّ رَوٰى عَنْهُ فِي الصَّحِيْحِ، فَقُلْتُ: هٰذَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، وَثَبَتَ هُوَ عَلٰى مَا قَالَ

✧✧- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: (لوگوں کی یہ عادت تھی کہ) کوئی آدمی اپنی بیوی کو جتنی چاہتا طلاقیں دے دیتا حتیٰ کہ ۱۰۰ سے بھی زیادہ طلاقیں دے دیتا اور عدت ختم ہونے سے پہلے رجوع کرلیتا، یہاں تک کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے کہا: خدا کی قسم! نہ تو میں تجھے طلاق دوں گا کہ تو مجھ سے جدا ہو سکے اور نہ ہی میں تجھے اپنی بیوی کے طور پر رکھوں گا۔ اس نے پوچھا: وہ کیسے؟ اس نے کہا: میں تجھے طلاق دوں گا اور جب تیری عدت گزرنے کا وقت قریب ہوگا میں تیرے ساتھ رجوع کرلوں گا، پھر طلاق دوں گا اور ایسا ہی کرتا رہوں گا۔ اس عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں یہ شکایت کی، ام المومنین نے اس بات کا تذکرہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کیا تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ آپ خاموش رہے، حتیٰ کہ قرآن پاک کی یہ آیت نازل ہوگئی:

الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ اَوْ تَسْرِيحٌ بِاِحْسَانٍ (البقرة : 229)

''یہ طلاق دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور کسی محدث نے یعقوب بن حمید کے متعلق دلیل کے ساتھ اعتراض نہیں کیا اور میرے ساتھ میرے شیخ ابواحمد الحافظ کا مناظرہ ہوا اور انہوں نے یہ موقف اختیار کیا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ان کی روایات نقل کی ہیں۔ میں نے کہا: وہ تو یعقوب بن محمد الزہری ہیں اور وہ ثبت ہیں اور ان کی روایات کا ہم انکار نہیں کرتے۔

3107۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، اَنْبَاَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دَلْهَمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ اُخْتَهُ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا، فَاَرَادَ اَنْ يُرَاجِعَهَا، فَمَنَعَهَا مَعْقِلٌ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى :وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ اَنْ يَنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ (البقرة : 232)

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان کی بہن کو ان کے شوہر نے طلاق دے دی اور پھر رجوع کا ارادہ کیا تو معقل نے اس کو رجوع سے منع کر دیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ اَنْ يَنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ (البقرة : 232)

''اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد پوری ہو جائے تو اے عورتوں کے والیو انہیں نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں جب کہ آپس میں موافق شرع رضامند ہو جائیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3108۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ سَعِيدٍ الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِذَا حَمَلَتْهُ تِسْعَةَ اَشْهُرٍ اَرْضَعَتْهُ وَاحِدًا وَعِشْرِينَ شَهْرًا وَاِنْ حَمَلَتْهُ سِتَّةَ اَشْهُرٍ

حدیث 3107

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دارابن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ1987ء 5021 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 11042 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/ 1994ء' رقم الحدیث: 13528 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 475 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 4071

اَرْضَعَتْهُ اَرْبَعَةً وَّعِشْرِيْنَ شَهْرًا ثُمَّ قَرَأَ : وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُوْنَ شَهْرًا (الاحقاف : 15)
هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب عورت ۹ مہینے حمل میں گزارے تو وہ بچے کو ۲۱ مہینے دودھ پلائے اور اگر ۶ مہینے حمل میں گزارے تو ۲۴ مہینے دودھ پلائے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُوْنَ شَهْرًا (الاحقاف : 15)

''اور اسے اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینہ میں ہے''(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ، ثَنَا وَرْقَاءُ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُجَيْحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نُسِخَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عِدَّتُهَا فِيْ اَهْلِهَا، فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ، لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى :(غَيْرَ اِخْرَاجٍ) قَالَ عَطَاءٌ : اِنْ شَاءَتِ اعْتَدَّتْ فِيْ اَهْلِهَا، وَاِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ، لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ :(فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْ اَنْفُسِهِنَّ) هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس آیت نے عورت کا اپنے شوہر کے گھر میں عدت گزارنے کے حکم کو منسوخ کر دیا ہے۔ اب عورت جہاں چاہے عدت گزارے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''غیر اخراج'' عطاء کہتے ہیں: وہ اپنے شوہر کے گھر عدت گزارنا چاہے، تو اس کی مرضی اور اگر وہاں سے جانا چاہے تو جا سکتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْ اَنْفُسِهِنَّ: (البقرة:240)

''پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس کا مؤاخذہ نہیں جو انہوں نے اپنے معاملہ میں مناسب طور پر کیا''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3110۔ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ وَهُوَ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ هَا هُنَا فَقَرَاَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَبَيَّنَ لَهُمْ مِنْهَا فَاَتٰى عَلٰى هٰذِهِ الْآيَةِ : اِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ (البقرة : 180) فَقَالَ نُسِخَتْ هٰذِهِ ثُمَّ قَرَاَ حَتّٰى اَتٰى عَلٰى هٰذِهِ الْآيَةَ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا اِلٰى قَوْلِهِ تَعَالٰى غَيْرَ اِخْرَاجٍ (البقرة : 243-240) فَقَالَ وَهٰذِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کھڑے ہو کر لوگوں کو یہاں پر خطبہ دیا پھر ان

کوسورۃ البقرہ سنائی اوراس کے مضامین بیان کئے، جب آپ اس آیت پر پہنچے

اِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ (البقرة : 180)

''اگر کچھ مال چھوڑے تو وصیت کر جائے اپنے ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں کے لئے''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا علیہ الرحمۃ)

تو بولے: یہ آیت منسوخ ہو چکی ہے پھر پڑھتے رہے جب اس آیت پر پہنچے:

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا(البقرة : 240)

''اور جو تم میں مریں اور بیبیاں چھوڑ جائیں وہ اپنی عورتوں کے لئے وصیت کر جائیں''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا علیہ الرحمۃ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3111۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجاً يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا: (البقرة : 234) لَمْ يَقُلْ يَعْتَدِدْنَ فِيْ بُيُوْتِهِنَّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا تَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ

✧✧۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی:

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجاً يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا: (البقرة : 234)

''اور جو تم میں مریں اور بیبیاں چھوڑ جائیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا علیہ الرحمۃ)

(اور فرمایا) اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں کہا: کہ اس گھر میں عدت گزاریں جس میں ان کے شوہر کا انتقال ہوا ہے بلکہ وہ جہاں چاہے عدت گزارے۔

3112۔ اَخْبَرَنِي مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ . . . . حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوْقٍ حَدَّثَنِي شَقِيْقُ بْنُ عُقْبَةَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنِي الْبَرَّاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ: حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَصَلَاةُ الْعَصْرِ فَقَرَاْنَاهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اَنْ نَقْرَاَهَا ثُمَّ اَنَّ اللّٰهَ نَسَخَهَا فَاَنْزَلَ :حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اَهِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَقَالَ قَدْ اَخْبَرْتُكَ كَيْفَ نَزَلَتْ وَكَيْفَ نَسَخَهَا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حدیث: **3112**

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث:1996

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى(البقرة : 238)

''نگہبانی کروسب نمازوں اور بیچ کی نماز کی (اور عصر کی نماز کی)''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(اسی آیت میں) وَصَلَاةُ الْعَصْرِ (کے الفاظ بھی ہیں) پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اسی طرح یہ آیت پڑھتے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو منسوخ کر کے یہ آیت نازل کی:

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى(البقرة : 238)

''نگہبانی کروسب نمازوں اور بیچ کی نماز کی''۔(ترجمہ کنزالایمان امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ سے ایک شخص نے پوچھا: کیا یہ نماز عصر ہے؟ تو آپ بولے: میں نے تمہیں بتادیا ہے کہ یہ آیت کیسے نازل ہوئی اور کیسے منسوخ ہوئی۔ واللہ اعلم۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3113۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَاَ وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَيْسَرَةَ النَّهْدِيِّ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ (البقرة : 243) قَالَ كَانُوْا اَرْبَعَةَ الَافٍ خَرَجُوْا فِرَارًا مِّنَ الطَّاعُوْنِ وَقَالُوْا نَأْتِيْ اَرْضًا لَيْسَ بِهَا مَوْتٌ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا فَمَاتُوْا فَمَرَّ بِهِمْ نَبِيٌّ فَسَاَلَ اللّٰهَ اَنْ يُحْيِيَهُمْ فَاَحْيَاهُمْ فَهُمُ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ (البقرة : 243)

''اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تھا انہیں جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ فرماتے ہیں: وہ لوگ ۴۰۰۰ تھے، وہ طاعون سے خوفزدہ ہو کر نکلے اور وہ کہنے لگے: ہم ایسی جگہ جارہے ہیں، جہاں ہمیں موت نہیں آئے گی۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا: تم مرجاؤ، تو وہ مرگئے۔ پھر ان کے پاس ایک نبی کا گزر ہوا، اس نے اللہ تعالیٰ سے ان کے زندہ کرنے کا سوال کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ کردیا، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3114- اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَاَ مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ صَاحِبَ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا تَعْجُبُوْنَ اَنْ تَكُوْنَ الْخُلَّةُ لِاِبْرَاهِيْمَ وَالْكَلَامُ لِمُوْسٰى وَالرُّؤْيَةُ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ ''خلت'' ابراہیم علیہ السلام کے لئے ''کلام'' موسیٰ کے لئے اور رؤیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہو۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3115- اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّبِيعِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ الْغِفَارِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْلٰى بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ، عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْخَشْخَاشِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :انْتَهَيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ، فَذَكَرَ فَضْلَ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ، قَالَ :قُلْتُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَيُّمَا اٰيَةٍ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ اَعْظَمُ ؟ قَالَ :اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ(البقرة : 255) وَذَكَرَ الْاٰيَةَ حَتّٰى خَتَمَهَا،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز، روزہ اور صدقہ کی فضیلت کا ذکر کیا (حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے اوپر نازل ہونے والی سب سے عظیم آیت کون سی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ(البقرة : 255)

''اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آپ زندہ اوراوروں کا قائم رکھنے والا ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اسی ایک آیت کا ذکر کیا یہاں تک کہ اس کو ختم کیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3116- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمَّارٍ الدَّهْنِيِّ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ الْكُرْسِيُّ مَوْضِعُ قَدَمَيْهِ وَالْعَرْشُ لَا يَقْدِرُ قَدْرَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حديث: 3114

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دار الكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث:11539

✧✧ - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کرسی اس کے دونوں قدموں کی جگہ ہے جبکہ عرش اس کو برداشت کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3117 - اَحْمَدُ بْنُ مَهْرَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَنْبَاَ اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عُزَيْرٌ نَبِيُّ اللّٰهِ مِنْ مَدِيْنَتِهِ وَهُوَ رَجُلٌ شَابٌّ فَمَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا قَالَ اَنّٰى يُحْيِي هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ فَاَوَّلُ مَا خَلَقَ عَيْنَاهُ فَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلٰى عِظَامِهِ يُنَظِّمُ بَعْضَهَا اِلٰى بَعْضٍ ثُمَّ كُسِيَتْ لَحْمًا وَنُفِخَ فِيْهِ الرُّوْحُ وَهُوَ رَجُلٌ شَابٌّ فَقِيْلَ لَهُ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَلْ لَبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ قَالَ فَاَتٰى بِالْمَدِيْنَةِ وَقَدْ تَرَكَ جَارًا لَّهُ اَسْكَافًا شَابًّا فَجَآءَ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت عزیر علیہ السلام جب اپنے شہر سے نکلے تو وہ نوجوان تھے۔ ان کا گزر ایک تباہ شدہ بستی سے ہوا، وہ کہنے لگے: اللہ تعالیٰ اس کو مرنے کے بعد دوبارہ کیسے زندہ کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے ان کو سو سال تک فوت کئے رکھنے کے بعد پھر زندہ کیا، سب سے پہلے ان کی آنکھوں کو زندہ کیا، انہوں نے اپنی آنکھوں سے اس منظر کا خود مشاہدہ کیا کہ ان کی بکھری ہوئی ہڈیاں کس طرح ایک دوسری کے ساتھ ملیں، پھر ان پر گوشت چڑھایا گیا، پھر ان میں روح ڈالی گئی، تو اب بھی وہ نوجوان تھے، ان سے پوچھا گیا: تم کتنا عرصہ یہاں ٹھہرے ہو؟ وہ بولے: ایک دن یا دن کا کچھ حصہ، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ تم تو سو سال یہاں رہے ہو پھر وہ شہر میں آئے تو وہ اپنے پڑوس میں ایک موچی کو نوجوان چھوڑ کر گئے تھے، وہ بہت ہی بوڑھا ہو چکا تھا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3118 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي النَّضْرِ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُلَاثَةَ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، فَقَالَ: يَا بَرَاءُ، كَيْفَ نَفَقَتُكَ عَلٰى اَهْلِكَ؟ قَالَ: وَكَانَ مُوَسِّعًا عَلٰى اَهْلِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَحْسِبُهَا؟ قَالَ: فَاِنَّ نَفَقَتَكَ عَلٰى اَهْلِكَ وَوَلَدِكَ وَخَادِمِكَ صَدَقَةٌ، فَلَا تُتْبِعْ ذٰلِكَ مَنًّا وَلَا اَذًى،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے براء! تم اپنے گھر والوں پر کتنا خرچہ کرتے ہو؟ (حضرت انس رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: حضرت براء رضی اللہ عنہ اپنے اہل و عیال پر بہت کھلا خرچ کرنے والے آدمی تھے۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس کا حساب نہیں رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا اپنے

بیوی بچوں اور خادم کے لئے خرچ کرنا صدقہ ہے، اس لئے اس پر نہ احسان جتلانا اور نہ تکلیف دینا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3119۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ اَنْبَاَ هَارُوْنَ بْنُ مُوسَى عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُهَا بِرِبْوَةٍ بِكَسْرِ الرَّاءِ قَالَ وَالرِّبْوَةُ النَّشْزُ مِنَ الْاَرْضِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما "بِرِبْوَةٍ" راء کے کسرہ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے اور آپ نے فرمایا: "الربوة" زمین کے ابھرے ہوئے مقام کو کہتے ہیں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3120۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ بْنَ اَبِي مُلَيْكَةَ يُخْبِرُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ سَاَلَ عُمَرُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَفِيْمَ تَرَوْنَ اُنْزِلَتْ : اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهُ جَنَّةٌ (البقرة : 266) فَقَالُوْا اللّٰهُ اَعْلَمُ فَغَضِبَ فَقَالَ قُوْلُوْا نَعْلَمُ اَوْ لَا نَعْلَمُ فَقَالَ بْنُ عَبَّاسٍ فِيْ نَفْسِي مِنْهَا شَيْءٌ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ قُلْ يَا بْنَ اَخِي وَلَا تَحْقِرْ نَفْسَكَ قَالَ بْنُ عَبَّاسٍ ضَرَبْتُ مَثَلًا لِعَمَلٍ فَقَالَ عُمَرُ اَيُّ عَمَلٍ فَقَالَ لِعَمَلٍ فَقَالَ عُمَرُ رَجُلٌ غَنِيٌّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ ثُمَّ بَعَثَ اللّٰهُ لَهُ الشَّيَاطِيْنَ فَعَمِلَ بِالْمَعَاصِي حَتّٰى اَغْرَقَ اَعْمَالَهُ كُلَّهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے پوچھا: تمہارا کیا خیال ہے یہ آیت کس تناظر میں نازل ہوئی تھی۔

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهُ جَنَّةٌ (البقرة : 266)

"کیا تم میں سے کوئی ایسی پسند رکھے گا کہ اس کے پاس ایک باغ ہو"۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جواباً کہا: اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ناراض ہوئے اور بولے: تم اپنی بات کرو کہ تم جانتے ہو یا نہیں؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بولے: اے امیر المومنین! میرے ذہن میں اس کے متعلق کچھ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: اے میرے بھتیجے! بولو: اور اپنے آپ کو حقیر مت سمجھو، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک عمل کی مثال بیان کی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کون سے عمل کی؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ایک عمل کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: ایک

حدیث: 3120

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحيحه" (طبع ثالث) دار ابن كثير، يمامه، بيروت، لبنان، 1407ھ 1987، 4264

مالدار آدمی نیک عمل کرتا رہتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس کے لئے شیاطین کو بھیجتا ہے تو وہ گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے، اس طرح اس کے تمام اعمال کا بیڑہ غرق ہو جاتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3121 – حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ : اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ (البقرة : 266) قَالَ رِيْحٌ فِيْهَا سَمُوْمٌ شَدِيْدٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ (البقرة : 266)

''ایک بگولا جس میں آگ تھی'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: اس سے مراد ایسی آندھی ہے جس میں شدید گرم ہوا ہوتی ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3122 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ حَمْدَوَيْهِ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ اُنَيْفٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ، بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ بِتَمْرٍ رَدِيءٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ :لَا تَخْرُصْ هٰذَا التَّمْرَ، فَنَزَلَ الْقُرْآنُ :يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ (البقرة : 267)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع کھجور صدقہ فطر (کے طور پر دینے) کا حکم دیا ایک آدمی ردی قسم کی کھجوریں لے آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کھجوروں کا اندازہ مت لگانا، تب قرآن پاک کی یہ آیت نازل ہوئی:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ (البقرة : 267)

''اے ایمان والو اپنی پاک کمائیوں میں سے کچھ دو اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا اور ''خاص

حدیث: 3121

اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دار المامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث:2666

ناقص کا ارادہ مت کرو کہ دو تو اس میں سے'' ۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3123۔ حَدَّثَنِي اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ، يَقُوْلُ: اَنْبَانَا اَبُوْ حَمْزَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَوْلَادَكُمْ هِبَةُ اللّٰهِ لَكُمْ، يَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ اِنَاثًا، وَيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاءُ الذُّكُوْرَ، فَهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ لَكُمْ اِذَا احْتَجْتُمْ اِلَيْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، هٰكَذَا، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ عَائِشَةَ: اَطْيَبُ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَوَلَدُهُ مِنْ كَسْبِهِ

✧✧۔ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری اولاد اللہ تعالیٰ کی جانب سے تمہارے لئے تحفہ ہے، وہ جس کو چاہتا ہے لڑکا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے لڑکی دیتا ہے اور جب تم محتاج ہو گے تو یہی تمہاری دولت ہوں گے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔تاہم امام بخاری اور امام مسلم دونوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث نقل کی ہے ''انسان سب سے پاکیزہ مال جو کھاتا ہے وہ وہ ہے جو اپنی کمائی سے کھاتا ہے اور اس کی اولاد بھی اس کی کمائی ہی ہوتی ہے۔

3124۔ حدثنا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ الضَّبِّيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا عَبَّادٌ وَهُوَ ابْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ هٰذَا السَّحْلِ، قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي الشِّيْصَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَاءَ بِهٰذَا؟ وَكَانَ لَا يَجِيْءُ اَحَدٌ بِشَيْءٍ اِلَّا نُسِبَ اِلَى الَّذِيْ جَاءَ بِهِ، فَنَزَلَتْ: وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ، وَلَسْتُمْ بِآخِذِيْهِ اِلَّا اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ(البقرة: 267)وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَوْنَيْنِ مِنَ التَّمْرِ، اَنْ يُّؤْخَذَا فِي الصَّدَقَةِ: الْجُعْرُوْرِ، وَلَوْنِ الْحُبَيْقِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَاللَّوْنَيْنِ مِنْ تَمْرِ الْمَدِيْنَةِ، تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

حدیث: 3123

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 15523

حدیث: 3124

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 7317

✧✧ ۔حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا حکم دیا تو ایک آدمی یہ ''سحل'' لے آیا، حضرت سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''سحل'' ردی قسم کی کھجور کو کہتے ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کون لایا ہے؟ (اور طریقہ یہی تھا کہ) جو شخص بھی کچھ لاتا، اس کی لائی ہوئی چیز کو اس لانے والے کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی:

وَلا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ، وَلَسْتُم بِآخِذِيهِ إِلَّا أَن تُغْمِضُوا فِيهِ(البقرة : 267)

خاص ناقص کا ارادہ مت کرو کہ دو تو اس میں سے اور تمہیں ملے تو نہ لو گے جب تک اس میں چشم پوشی نہ کرو' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''جعرور'' اور ''حبیق'' دو رنگوں کی کھجوریں صدقہ میں وصول کرنے سے منع فرمایا۔زہری کہتے ہیں یہ دونوں مدینہ کی کھجوروں کی خاص (گھٹیا) قسم کے رنگ ہیں۔

✿✿ یہ حدیث زہری سے روایت کرنے میں سلیمان بن کثیر نے سفیان بن حسین کی متابعت کی ہے۔

3125۔حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الشَّهِيدُ، وَالسَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لَوْنَيْنِ مِنَ التَّمْرِ الْجُعْرُورِ، وَلَوْنِ الْحُبَيْقِ، قَالَ: وَكَانَ نَاسٌ يَتَيَمَّمُونَ شَرَّ ثِمَارِهِمْ، فَيُخْرِجُونَهَا فِي الصَّدَقَةِ، فَنُهُوا عَنْ لَوْنَيْنِ مِنَ التَّمْرِ، وَنَزَلَتْ: وَلا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ (البقرة : 267)

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رنگوں کی کھجوروں ''جعرور'' اور ''حبیق'' سے منع فرمایا (جبکہ لوگوں کی عادت تھی کہ) وہ گھٹیا اور ردی قسم کے پھل صدقہ میں بھیج دیا کرتے تھے، تو ان کو ان دونوں قسم کی کھجوروں سے منع کیا اور یہ آیت نازل ہوئی

وَلا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ (البقرة : 267)

''خاص ناقص کا ارادہ مت کرو کہ دو تو اس میں سے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3126۔حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيلُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ اَبِي عَرِيبٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَصًا، فَإِذَا اَقْنَاءٌ مُعَلَّقَةٌ فِي

حدیث: 3125

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1607 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 7316 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 5566

الْمَسْجِدِ، قِنْوٌ مِّنْهَا حَشَفٌ، فَطَعَنَ فِي ذٰلِكَ الْقِنْوِ، وَقَالَ :مَا يَضُرُّ صَاحِبَ هٰذِهِ لَوْ تَصَدَّقَ اَطْيَبَ مِنْ هٰذِهِ، اِنَّ صَاحِبَ هٰذِهِ لَيَاْكُلُ الْحَشَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ قَالَ :وَاللّٰهِ لَيَدَعَنَّهَا مُذَلَّلَةً اَرْبَعِيْنَ عَامًا لِلْعَوَافِي، ثُمَّ قَالَ : اَتَدْرُوْنَ مَا الْعَوَافِيُ، قَالُوْا :اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ:الطَّيْرُ وَالسِّبَاعُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپ کے پاس عصا بھی تھا۔آپ نے مسجد میں کھجوروں کے چند گچھے لٹکتے دیکھے۔ان میں ایک گچھہ گھٹیا کھجوروں کا تھا،آپ نے اس گچھہ کو چھڑی لگا کر پوچھا:اس کا مالک اگر اس سے اچھا گچھہ دیتا تو اس کو کیا نقصان ہوتا۔یہ شخص بھی قیامت کے دن اسی طرح کی ردی کھجوریں ہی کھائے گا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم!وہ اس کو چالیس سال تک ''عوافی'' کے لئے لٹکائے رکھیں گے،پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ ''عوافی'' کس کو کہتے ہیں؟صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: درندے اور پرندے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3127- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَّادُ، حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ :وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْن (البقرة : 267) قَالَ:نَزَلَتْ فِي الْاَنْصَارِ، كَانَتِ الْاَنْصَارُ تُخْرِجُ اِذَا كَانَ جُذَاذُ النَّخْلِ مِنْ حِيطَانِهَا اَقْنَاءَ الْبُسْرِ فَيُعَلِّقُوْنَهُ عَلٰى حَدِّ رَاْسِ اُسْطُوَانَتَيْنِ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَاْكُلُ مِنْهُ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ، فَيَعْمِدُ اَحَدُهُمْ، فَيُدْخِلُ قِنْوَ الْحَشَفِ يَظُنُّ اَنَّهُ فِي كَثْرَةِ مَا يُوضَعُ مِنَ الْاَقْنَاءِ، فَنَزَلَ فِيمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ: وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ اِلَّا اَنْ تُغْمِضُوْا فِيهِ(البقرة : 267) يَقُوْلُ :لَوْ اُهْدِيَ لَكُمْ لَمْ تَقْبَلُوْهُ اِلَّا عَلٰى اسْتِحْيَاءٍ مِنْ

حدیث: 3126

اخرجه ابو داؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1608 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2493 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1821 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 6774 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 2467 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 2272 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 7318

حدیث: 3127

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2987 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1822

صَاحِبِهِ غَيْظًا أَنَّهُ بَعَثَ إِلَيْكَ بِمَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِيهِ حَاجَةٌ، وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْ صَدَقَاتِكُمْ حَمِيدٌ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✦✦- حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ (البقرة : 267)

اوراس میں سے جوہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا اور ''خاص ناقص کا ارادہ مت کرو کہ دوتو اس میں سے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: یہ آیت انصار کے متعلق نازل ہوئی (ان کی یہ عادت تھی کہ) جب کھجوروں کی شاخیں دیواروں سے باہر نکلنے لگتیں تو وہ ''بسر'' کھجوروں کے گچھے توڑ کر مسجد نبوی کے ستونوں کے ساتھ لٹکا آتے، جہاں سے نادار مہاجرین کھالیا کرتے، پھران میں کوئی آدمی ردی قسم کی کھجوروں کا گچھا ان میں ڈال آتا اور سمجھتا کہ اتنے کثیر تعداد گچھوں میں اس کے ایک گچھے کا کیا پتا چلے گا، جس شخص نے ایسا عمل کیا تھا۔ اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی:

وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ (البقرة : 267)

خاص ناقص کا ارادہ مت کرو کہ دوتو اس میں سے اور تمہیں ملے تو نہ لوگے جب تک اس میں چشم پوشی نہ کرو''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر (اسی طرح کی کھجوریں) تمہیں تحفہ دی جائیں تو تم ان کو قبول نہیں کرو گے، ہاں اس کے دینے والے سے اس بات کا حیاء کرتے ہوئے کہ اس نے تمہیں ایسی چیز بھیجی ہے کہ اس کی اس کو کوئی ضرورت نہ تھی (وہ تحفہ قبول کر لیتے ہو)

وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ (عَنْ صَدَقَاتِكُمْ) حَمِيدٌ

''اور جان رکھو اللہ بے پرواہ ہے تمہارے صدقات سے وہ حمید ہے، سراہا گیا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3128- أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يَرْضَخُوا لِأَنْسَابِهِمْ وَهُمْ مُشْرِكُونَ فَنَزَلَتْ : لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ حَتّٰى بَلَغَ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ (البقرة : 272) قَالَ فَرُخِّصَ لَهُمْ

حدیث: 3128

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دار الكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 11052 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 7631 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 12453

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: لوگ حالت شرک میں اپنے نسب کی ہتک گوارا نہیں کرتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی:

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ (البقرة : 272)

''انہیں راہ دینا تمہارے ذمہ لازم نہیں، ہاں اللہ راہ دیتا ہے جسے چاہتا ہے''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

حتی کہ

وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ (البقرة : 272)

''اور نقصان نہ دیے جاؤ گے'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تک پہنچے۔ آپ فرماتے ہیں: پھران کو رخصت دے دی گئی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3129- ابْنُ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :لَمَّا نَزَلَتْ: اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبَا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ (البقرة : 275)قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ لَمْ يَذَرِ الْمُخَابَرَةَ فَلْيُؤْذَنْ بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

لَمَّا نَزَلَتْ: اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبَا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ (البقرة : 275)

''وہ جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مخابرہ نہیں چھوڑتا وہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کا اعلان کردے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3130- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنَ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ قَالَ قَالَ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَشْهَدُ اَنَّ السَّلْفَ الْمَضْمُوْنَ

حدیث: 3129

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3406 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 5200 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 11477 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 2030

اِلَی اَجَلٍ مُسَمًّی قَدْ اَحَلَّهُ اللّٰهُ فِی الْکِتَابِ وَاَذِنَ فِیْهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکْتُبُوْهُ (البقرة : 282) الْاٰیَةَ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں کہ ایک معین مدت تک کے لئے ذمہ داری کے ساتھ سودا کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جائز قرار دیا ہے اور اس کی اجازت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکْتُبُوْهُ (البقرة : 282)

''اے ایمان والو جب تم کسی مقررہ مدت تک کسی دین کالین دین کرو تو اسے لکھ لو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3131- اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ الصَّنْعَانِیُّ بِمَکَّةَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَکِ الصَّنْعَانِیُّ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ الْمُبَارَکِ الصَّنْعَانِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ قَالَ اَرْسَلْتُ اِلَی بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَسْاَلُهُ عَنْ شَهَادَةِ الصِّبْیَانِ فَقَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ (البقرة : 282) وَلَیْسُوا مِمَّنْ نَرْضٰی قَالَ فَاَرْسَلْتُ اِلَی بْنِ الزُّبَیْرِ اَسْاَلُهُ فَقَالَ بِالْحَرِیِّ اِنْ سُئِلُوْا اَنْ یَصَّدَّقُوْا قَالَ فَمَا رَاَیْتُ الْقَضَاءَ اِلَّا عَلٰی مَا قَالَ بْنُ الزُّبَیْرِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف ایک آدمی کو بھیجا تاکہ وہ ان سے بچوں کی گواہی کے متعلق شرعی فیصلہ معلوم کر کے آئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواباً کہا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ (البقرة : 282)

''ایسے گواہ جن کو پسند کرو'' (ترجمہ کنزالایمان امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ فرماتے ہیں: میں نے یہی مسئلہ معلوم کرنے کے لئے حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا، انہوں نے فرمایا: اگر ان سے کچھ پوچھا جائے تو ان کا تصدیق کر دینا بہتر ہے۔ پھر میں نے حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق ہی فیصلہ دیکھا۔

حدیث: 3130

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 10864

اخرجہ ابوبکر الصنعانی فی "مصنفہ" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحدیث: 14064

حدیث: 3131

اخرجہ ابوبکر الکوفی فی "مصنفہ" طبع مکتبہ الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 21034 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 20398

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3132۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَانَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اٰدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ :لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ : اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ (البقرة : 284) شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ مَا لَمْ يَشُقَّ عَلَيْهِمْ مِثْلُ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا، فَاَلْقَى اللّٰهُ الْاِيمَانَ فِيْ قُلُوبِهِمْ، فَقَالُوْا :سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى اَوْ اَخْطَاْنَا (البقرة : 286) قَالَ :قَدْ فَعَلْتُ، اِلٰى اٰخِرِ الْبَقَرَةِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ (البقرة :284)

''اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو یہ حکم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر اس قدر گراں گزرا کہ اس سے پہلے کبھی کوئی حکم اتنا گراں نہیں گزرا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم کہو ''سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا'' تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان ڈال دیا۔ انہوں نے کہا ''سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا'' پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ (البقرة : 286)

''اللہ کسی پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر اس کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

''اَوْ اَخْطَاْنَا'' تک۔ پھر آپ نے فرمایا: بے شک ایسا ہو چکا'' سورۂ بقرہ کے آخر تک۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3133۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ

حدیث: 3132

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 126 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2992 اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 2070 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 5069 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 10059

اَنْبَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ اَبَاهُ قَرَاَ : اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاءُ (البقرة : 284) فَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ فَبَلَغَ صَنِيْعَهُ بْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَقَدْ صَنَعَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَزَلَتْ فَنَسَخَتْهَا الْاٰيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا: لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ (البقرة : 286)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت سالم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ان کے والد نے یہ آیت پڑھی:

اِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاءُ (البقرة : 284)

''اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(یہ آیت پڑھتے ہوئے) آپ آبدیدہ ہو گئے، ان کی اس کربناک کیفیت کی اطلاع حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن پر رحم فرمائے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تھی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بھی یہی حالت ہوئی تو اس کے بعد والی آیت نے اس کو منسوخ کر دیا (وہ آیت یہ ہے)

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ (البقرة : 286)

''اس کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3134- حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَقِيْلٍ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهِ (البقرة : 285) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَاَحَقُّ لَهُ اَنْ يُّؤْمِنَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✦✦ -حضرت انس فرماتے رضی اللہ عنہ ہیں، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی:

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهِ (البقرة : 285)

''رسول ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اترا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور ان کا ایمان لانے کا زیادہ حق ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيرُ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۂ آل عمران کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3135۔ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ اَبِىْ سَلَامٍ، عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اِقْرَؤُوا الزَّهْرَاوَانِ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ "

✧✧۔حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زھـــراوان ''یعنی سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کی تلاوت کیا کرو۔

3136۔ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ صَلَّى بِهِمْ فَقَرَاَ: الٓمّٓ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ (آل عمران : 2-1)

صَحِيْحٌ

✧✧۔حضرت عبدالرحمٰن بن حاطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی، اس میں آپ نے الٓمّٓ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ (آل عمران : 2-1)

''اللہ ہے جس کے سوا کسی کی پوجا نہیں آپ زندہ اوروں کا قائم رکھنے والا'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ) کی تلاوت کی۔

۞۞ (یہ حدیث) صحیح ہے۔

3137۔ يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ عَمِّهِ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، وَقَرَاَ : اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ، فَقَالَ(آل عمران : 5) :حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمِيْرَةَ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْبَطْحَاءِ، فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ، فَقَالَ : اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا ؟ قُلْنَا :اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، فَقَالَ:السَّحَابُ، فَقُلْنَا :السَّحَابُ، فَقَالَ:وَالْمُزْنُ، فَقُلْنَا :وَالْمُزْنُ، فَقَالَ:وَالْعَنَانُ، فَقُلْنَا :وَالْعَنَانُ، ثُمَّ قَالَ: اَتَدْرُوْنَ كَمْ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؟ فَقُلْنَا :اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ

حدیث: **3137**

اخرجه ابوداؤد السجستانى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 4723 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 3320 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 193 اخرجه ابويعلى الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 6713 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 1770

قَالَ: بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ خَمْسِمِئَةِ سَنَةٍ، وَمِنْ كُلِّ سَمَاءٍ إِلَى السَّمَآءِ الَّتِي تَلِيهَا مَسِيرَةُ خَمْسِمِئَةِ سَنَةٍ، وَكِثَفُ كُلِّ سَمَاءٍ مَسِيرَةُ خَمْسِمِئَةِ سَنَةٍ، وَفَوْقَ السَّمَآءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ، ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ بَيْنَ رُكَبِهِمْ وَاَظْلَافِهِمْ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ، ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشُ بَيْنَ اَسْفَلِهِ وَاَعْلَاهُ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ، وَاللّٰهُ تَعَالٰى فَوْقَ ذٰلِكَ لَيْسَ يَخْفَى عَلَيْهِ مِنْ اَعْمَالِ بَنِي اٰدَمَ شَيْءٌ".

صَحِيحٌ، قُلْتُ :يَحْيَى رِوَاهٍ

✧✧ -حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ بطحاء (کشادہ نالہ جس میں ریت اور کنکریاں ہوں) میں بیٹھے ہوئے تھے کہ (ہمارے اوپر سے) بادل گزرا، آپ نے فرمایا: تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کی، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ''سحاب'' ہے۔ ہم نے کہا: ''سحاب'' (کیا ہوتا ہے؟) آپ نے فرمایا: ''مزن'' ہم نے پوچھا: ''مزن'' (کیا ہوتا ہے؟) آپ نے فرمایا: عنان۔ ہم نے کہا: عنان (ہم سمجھ گئے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ زمین اور آسمان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ ہم نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے اور ہر آسمان سے اس سے اوپر والے آسمان تک (بھی) پانچ سو سال کی مسافت ہے اور ہر آسمان کا اپنا حجم پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ پھر ساتویں آسمان کے اوپر ایک دریا ہے جس کے نچلے حصے سے اوپر والے حصے تک پانچ سو سال کی مسافت ہے پھر اس سے اوپر آٹھ بکرے ہیں، ان کے کھروں سے ان کے سینگوں تک پانچوں سال کی مسافت ہے اور اللہ تعالیٰ (کی شان) اس سے بھی بلند و بالا ہے اور انسان کا کوئی عمل بھی اس سے مخفی نہیں ہے۔

۞۞ (یہ حدیث) صحیح ہے اور میں کہتا ہوں کہ یحییٰ کمزور راوی ہیں۔

3138- عَلِيُّ بْنُ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا "آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ (آل عمران : 7) هِيَ الَّتِي فِي الْاَنْعَامِ : قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ (الانعام: 151) إِلٰى اٰخِرِ الثَّلَاثِ الْاٰيَاتِ صَحِيحٌ

✧✧ -حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ (آل عمران : 7)

''کچھ آیتیں صاف معنی رکھتی ہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں (ان آیات سے مراد) سورۂ انعام کی اس آیہ:

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ (الانعام : 151)

''تم فرماؤ آؤ میں تمہیں پڑھ سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

سے شروع ہو کر مکمل تین آیات ہیں۔

❀❀ (یہ حدیث) صحیح ہے۔

3139۔ عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، مَرْفُوعًا اِنَّ مِمَّا اَتَخَوَّفُ عَلٰى اُمَّتِيْ، اَنْ يُّكْثُرَ فِيْهِمُ الْمَالُ حَتّٰى يَتَنَافَسُوْا فِيْهِ، فَيَقْتَتِلُوْا عَلَيْهِ، وَاِنَّ مِمَّا اَتَخَوَّفُ عَلٰى اُمَّتِيْ، اَنْ يُّفْتَحَ لَهُمُ الْقُرْآنُ، حَتّٰى يَقْرَاَهُ الْمُؤْمِنُ وَالْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ فَيُحِلُّ حَلَالَهُ الْمُؤْمِنُ ابْتِغَاءَ تَاْوِيْلِهِ، صَحِيْحٌ

✧✧۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ مجھے اپنی امت پر جو خدشہ ہے وہ یہ ہے کہ ان میں مال کی کثرت ہو جائے گی۔ پھر یہ اس کے حصول میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر دلچسپی لیں گے جس کی وجہ سے ان کے آپس میں لڑائی جھگڑے ہوں گے اور مجھے جو خدشہ ہے وہ یہ ہے کہ ان کے لئے قرآن کھول دیا جائے گا اور یہاں تک کہ مومن، کافر اور منافق سب لوگ اس کو پڑھیں گے اور مومن اس کے حلال کردہ کو حلال جانے گا اس کی آیت کی تاویل تلاش کرتے ہوئے۔

❀❀ (یہ حدیث) صحیح ہے۔

3140۔ اَلْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ :يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰى دِيْنِكَ، قُلْنَا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، تَخَافُ عَلَيْنَا وَقَدْ اٰمَنَّا بِكَ ؟ فَقَالَ : اِنَّ قُلُوْبَ بَنِيْ اٰدَمَ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يَقُوْلُ بِهِ هٰكَذَا، وَقَدْ اَخْرَجَ مُسْلِمٌ حَدِيْثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فِيْ قُلُوْبِ بَنِيْ اٰدَمَ

✧✧۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر طور پر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰى دِيْنِكَ

''اے دلوں کے پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنے دین پر قائم رکھ''

ہم نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہم پر خوف کرتے ہیں حالانکہ ہم تو آپ پر ایمان لائے ہوئے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

حدیث: 3140

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3834 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 12128 اخرجه ابويعلى الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 2318 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 7737 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 1530 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 865 اخرجه ابوداؤد الطيالسى فى "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث:1608 اخرجه ابن راهويه الحنظلى فى "مسنده" طبع مكتبه الايمان مدينه منوره (طبع اول) 1412ھ/1991ء رقم الحديث: 1369 اخرجه ابومحمد الكسى فى "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 1534 اخرجه ابوبكر الكوفى فى "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودى عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث:29196

فرمایا: بنی آدم کے دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں جیسا کہ ایک دل۔ آپ یوں (اشارہ کر کے) بتا رہے تھے۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن عمرو کی سند کے ہمراہ بنی آدم کے دلوں کے متعلق ایک حدیث نقل کی ہے۔

3141- ابْنُ شَابُورٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِیْ اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ :الْمِيزَانُ بِيَدِ الرَّحْمٰنِ، يَرْفَعُ اَقْوَامًا، وَيَضَعُ اٰخَرِيْنَ، وَقَلْبُ ابْنِ اٰدَمَ بَيْنَ اُصْبُعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ، اِذَا شَاءَ اَقَامَهُ، وَاِذَا شَاءَ اَزَاغَهُ، وَكَانَ يَقُوْلُ :يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰى دِيْنِكَ

-حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میزان، رحمٰن کے ہاتھ میں ہے، جو کچھ لوگوں کو بلند کرتا ہے اور کچھ کو نیچا کرتا ہے اور ابن آدم کا دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ہے، وہ جب چاہے اس کو سیدھا کر دے اور جب چاہے ٹیڑھا کر دے اور آپ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے ''اے دلوں کے پھیرنے والے! ہمارے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ''۔

3142- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ :لَقَلْبُ ابْنِ اٰدَمَ اَشَدُّ انْقِلَابًا مِنَ الْقِدْرِ اِذَا اجْتَمَعَ غَلَيَانًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

-حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان کو غصہ آتا ہے تو اس کا دل ہانڈی سے زیادہ جوش مارتا ہے۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3143- حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيِّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقْرَاُ

حدیث: 3141

اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 6557 اخرجه ابوبكر الشيبانی فی "الاحاد والمثانی" طبع دار الراية، رياض، سعودی عرب، 1411ھ/1991ء، رقم الحديث: 1041

حدیث: 3142

اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 599 اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة، بيروت، لبنان، 1407ھ/1986ء، رقم الحديث: 1331 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 23867

وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيْلَهُ اِلَّا اللّٰهُ وَالرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ (آل عمران : 7)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما کو (درج ذیل آیت یوں) پڑھتے سنا ہے:

وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيْلَهُ اِلَّا اللّٰهُ وَالرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ (آل عمران : 7)

''اور اس کا ٹھیک پہلو اللہ ہی کو معلوم ہے اور پختہ علم والے کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3144۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اللَّيْثِ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ اَبِيْ بَدْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ عَقِيْلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَانَ الْكِتَابُ الْاَوَّلُ نَزَلَ مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ عَلٰى حَرْفٍ وَاحِدٍ، وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ مِنْ سَبْعَةِ اَبْوَابٍ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ، زَاجِرٍ، وَآمِرٍ، وَحَلَالٍ، وَحَرَامٍ، وَمُحْكَمٍ، وَمُتَشَابِهٍ، وَاَمْثَالٍ، فَاَحِلُّوْا حَلَالَهُ، وَحَرِّمُوْا حَرَامَهُ، وَافْعَلُوْا مَا اُمِرْتُمْ بِهٖ، وَانْتَهُوْا عَمَّا نُهِيْتُمْ عَنْهُ، وَاعْتَبِرُوْا بِاَمْثَالِهٖ، وَاعْمَلُوْا بِمُحْكَمِهٖ، وَآمِنُوْا بِمُتَشَابِهِهٖ، وَقُوْلُوْا: آمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُو الْاَلْبَابِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن پاک پہلے یکبار نازل ہوا اور ایک ہی لغت میں نازل ہوا پھر قرآن کریم سات ابواب سے نازل ہوا اور سات قرات میں۔ اس میں ڈانٹ بھی ہے، حکم بھی ہیں، حلال بھی ہے، حرام بھی ہے، محکم بھی ہے، متشابہ بھی ہے، تم اس کے حلال کردہ کو حلال سمجھو، حرام کردہ کو حرام سمجھو، اس میں جس چیز کا حکم دیا گیا ہے اس پر عمل کرو اور جس چیز سے بچنے کا کہا گیا ہے، اس سے گریز کرو، اس کی مثالوں سے عبرت حاصل کرو، اس کے محکم پر عمل کرو اور اس کے متشابہ پر ایمان رکھو اور کہو: ہم اس پر ایمان لائے سب کچھ ہمارے رب کی طرف سے ہے اور نصیحت عقل مند ہی حاصل کرتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث: 3144

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 725 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 8296

3145- اَخْبَرَنِی الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْمَرْوَزِیُّ اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ اَنْبَاَ عَبْدَانُ اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكَ اَنْبَاَ حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَاَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَفَاكِهَةً وَّاَبًّا فَقَالَ بَعْضُهُمْ هٰكَذَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ هٰكَذَا فَقَالَ عُمَرُ دَعُوْنَا مِنْ هٰذَا اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پڑھا وَفَاكِهَةً وَّاَبًّا تو اس کی قرات میں بعض نے آپ سے اتفاق کیا اور بعض نے اختلاف کیا (جس پر) آپ نے فرمایا، یہ اختلافات کی باتیں ختم کرو ہم اس پر ایمان لاتے ہیں سب کا سب ہمارے رب کی طرف سے ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3146- اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ: وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيِّيْنَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ (آل عمران: 21) قَالَ بُعِثَ عِيْسَی بْنُ مَرْيَمَ فِیْ اثْنَیْ عَشَرَ رَجُلًا مِّنَ الْحَوَارِيِّيْنَ يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ فَكَانَ يَنْهَاهُمْ عَنْ نِكَاحِ ابْنَةِ الْاَخِ وَكَانَ مَلِكٌ لَّهٗ ابْنَةُ اَخٍ تُعْجِبُهٗ فَاَرَادَهَا وَجَعَلَ يَقْضِیْ لَهَا كُلَّ يَوْمٍ حَاجَةً فَقَالَتْ لَهَا اُمُّهَا اِذَا سَاَلَكَ عَنْ حَاجَتِكِ فَقُوْلِیْ لَهٗ اَنْ تَقْتُلَ يَحْيٰی بْنَ زَكَرِيَّا فَقَالَ لَهَا الْمَلِكُ حَاجَتُكِ فَقَالَتْ حَاجَتِیْ اَنْ تَقْتُلَ يَحْيٰی بْنَ زَكَرِيَّا فَقَالَ سَلِیْ غَيْرَ هٰذَا فَقَالَتْ لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَ هٰذَا فَلَمَّا اَتٰی اَمَرَ بِهٖ فَذُبِحَ فِیْ طَسْتٍ فَبَدَرَتْ قَطْرَةٌ مِّنْ دَمِهٖ فَلَمْ تَزَلْ تَغْلِیْ حَتّٰی بَعَثَ اللّٰهُ بُخْتَ نَصَّرَ فَدَلَّتْ عَجُوْزٌ عَلَيْهِ فَاَلْقٰی فِیْ نَفْسِهٖ اَنْ لَّا يَزَالُ الْقَتْلُ حَتّٰی يَسْكُنَ هٰذَا الدَّمُ فَقَتَلَ فِیْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ مِّنْ ضَرْبٍ وَّاحِدٍ وَبَيْتٍ وَّاحِدٍ سَبْعِيْنَ اَلْفًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهٗ شَاهِدٌ غَرِيْبُ الْاِسْنَادِ وَالْمَتْنِ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيِّيْنَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ (آل عمران: 21)

''اور پیغمبروں کو ناحق شہید کرتے اور انصاف کا حکم کرنے والوں کو قتل کرتے ہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: عیسیٰ علیہ السلام کو بارہ حواریوں میں بھیجا گیا تاکہ وہ لوگوں کو (اللہ تعالیٰ کے دین کی) تعلیم دیں۔ چنانچہ آپ لوگوں کو بھتیجی کے ساتھ نکاح کرنے سے منع کیا کرتے تھے۔ ان میں ایک بادشاہ تھا جو اپنی بھتیجی کو پسند کرتا تھا (اور اس سے شادی کرنے کا) ارادہ رکھتا تھا وہ روزانہ اس کی ایک حاجت پوری کیا کرتا تھا۔ اس لڑکی کی ماں نے اس سے کہا: اب جب وہ تجھ سے حاجت پوچھے تو کہنا: (میری حاجت یہ ہے کہ) تو یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو قتل کردے۔ بادشاہ نے کہا: تیری کیا حاجت ہے؟ اس نے

کہا: میری حاجت یہ ہے کہ تو یحیٰی بن زکریا علیہما السلام کو قتل کر دے۔ اس نے کہا: اس کے علاوہ کوئی اور سوال کرو۔ اس لڑکی نے کہا: میری حاجت اس کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ چنانچہ جب (حضرت یحیٰی) آئے تو بادشاہ نے آپ کے قتل کا حکم دے دیا تو حضرت یحیٰی علیہ السلام کو ایک بڑے تھال میں ڈال کر ذبح کر دیا گیا اور آپکے خون کا ایک قطرہ اس میں سے نیچے گر گیا جو مسلسل بے قرار رہا اور ابلتا رہا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے بخت نصر کو بھیجا اور ایک بڑھیا نے بخت نصر کو یہ واقعہ بتا دیا، جس پر اس نے اپنے دل میں یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ میں (اس کی نسل کا) اس قدر قتل کروں گا کہ خون کے اس قطرہ کو سکون مل جائے۔ چنانچہ اس نے ایک دن میں ایک ہی حملے میں ایک ہی خاندان کے ستر ہزار آدمیوں کو تہہ تیغ کیا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3147۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمْرٍو الْبَزَّارُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْلٰى مُحَمَّدُ بْنُ شَدَّادٍ الْمِسْمَعِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ : اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ : اِنِّيْ قَتَلْتُ بِيَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا سَبْعِينَ اَلْفًا، وَاِنِّيْ قَاتِلٌ بِابْنِ ابْنَتِكَ سَبْعِينَ اَلْفًا وَسَبْعِينَ اَلْفًا، قَالَ الْحَاكِمُ :قَدْ كُنْتُ اَحْسِبُ دَهْرًا اَنَّ الْمِسْمَعِيَّ يَنْفَرِدُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، عَنْ اَبِيْ نُعَيْمٍ حَتّٰى حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ السَّبِيعِيُّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ فَذَكَرَهُ بِاِسْنَادِ نَحْوَهُ

✧✧ ۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کی طرف وحی فرمائی کہ میں نے حضرت یحیٰی علیہ السلام کے قتل کے بدلے ستر ہزار لوگوں کو قتل کیا تھا اور آپ کے نواسے کے قتل کے بدلے اس سے دوگنا قتل کروں گا۔

❁❁ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں ایک عرصہ تک یہی سمجھتا رہا کہ یہ حدیث ابونعیم سے سننے میں میں منفرد ہوں، پھر مجھے حمید بن الربیع کے حوالے سے بھی ابونعیم کی اسی جیسی روایت مل گئی۔

3148۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ اَعْيَنَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الشِّرْكُ اَخْفَى مِنْ دَبِيبِ الذَّرِّ عَلَى الصَّفَا فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ، وَاَدْنَاهُ اَنْ تُحِبَّ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ الْجَوْرِ، وَتُبْغِضَ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ الْعَدْلِ وَهُوَ الدِّينُ، اِلَّا الْحُبُّ وَالْبُغْضُ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ :قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران : 31)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧ ۔ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شرک کوہ صفا پر اندھیری رات میں

حدیث : 3148

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 19622 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ه' رقم الحديث: 3479

رینگتی ہوئی چیونٹی سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے اور اس کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ تو کسی بھی نوعیت کے ظلم کو اچھا سمجھے اور کسی بھی نوعیت کے انصاف کو برا سمجھے، دین تو نام ہی (اللہ تعالیٰ کے لئے) محبت اور (اسی کے لئے) بغض کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران : 31)

اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3149۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِى حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ سَعِيْدٍ يَذْكُرُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِى عطآءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اِلَّا اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقَاةً (آل عمران : 28) قَالَ التُّقَاةُ التَّكَلُّمُ بِاللِّسَانِ وَالْقَلْبُ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ فَلَا نَبْسُطُ يَدَهُ فَيُقْتَلُ وَلَا اِلٰى اِثْمٍ فَاِنَّهُ لَا عُذْرَ لَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

اِلَّا اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقَاةً (آل عمران : 28)

''مگر یہ کہ تم ان سے کچھ ڈرو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: تقاۃ کا مطلب یہ ہے ''زبان سے کلام کرنا اور دل ایمان پر مطمئن ہو''، لہٰذا ہم قتل کرنے کے لئے اپنا ہاتھ نہیں اٹھائیں گے، اور نہ ہی گناہ کی طرف، کیونکہ اس کا کوئی عذر نہیں ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3150۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَاَ جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِىْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ : اِنِّىْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِىْ بَطْنِىْ مُحَرَّرًا (آل عمران : 35) تَلَا اِلٰى قَوْلِهٖ : وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا (آل عمران : 37) قَالَ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا فَدَخَلَ عَلَيْهَا الْمِحْرَابَ فَوَجَدَ عِنْدَهَا عِنَبًا فِىْ مِكْتَلٍ فِىْ غَيْرِ حِيْنِهٖ قَالَ زَكَرِيَّا اَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ : اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (آل عمران: 37) قَالَ اِنَّ الَّذِىْ يَرْزُقُكِ الْعِنَبَ

حدیث: 3149

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 16677

حدیث: 3150

اخرجہ ابو عیسیٰ الترمذی' فی "جامعہ" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2995 اخرجہ ابو عبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ' قاہرہ' مصر رقم الحدیث: 3800

فِیْ غَیْرِ حِیْنِہٖ لَقَادِرٌ اَنْ یَّرْزُقَنِیْ مِنَ الْعَاقِرِ الْکَبِیْرِ الْعَقِیْمِ وَلَدًا: هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا (آل عمران : 38) رَبَّهٗ فَلَمَّا بُشِّرَ بِیَحْیٰی : قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْ اٰیَةً قَالَ اٰیَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا(آل عمران : 41) قَالَ یَعْتَقِلُ لِسَانُكَ مِنْ غَیْرِ مَرَضٍ وَاَنْتَ سَوِیٌّ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قرآن پاک کی یہ آیت:

اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا (آل عمران : 35)

''میں تیرے لیے منت مانتی ہوں جو میرے پیٹ میں ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا (آل عمران : 37)

''اس کے پاس نیا رزق پاتے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تک پڑھی اور فرمایا، حضرت زکریا نے علیہ السلام ان کی کفالت کی، جب آپ حضرت مریم علیہا السلام کے پاس ان کے حجرہ میں گئے تو ان کے ہاں ٹوکری میں بے موسم کے انگور موجود پائے۔ آپ نے کہا: تیرے پاس یہ (انگور) کہاں سے آئے۔ حضرت مریم علیہا السلام بولیں: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ(آل عمران: 37)

بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ نے سوچا: جوذات تجھے بے موسم کے انگور دینے پر قادر ہے وہ مجھ بوڑھے بانجھ شخص کو اولاد بھی دے سکتا ہے

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا (آل عمران : 38)

''یہاں پکارا زکریا نے اپنے رب کو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر جب ان کو حضرت یحییٰ علیہ السلام کی خوشخبری دے دی گئی تو آپ نے کہا:

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْ اٰیَةً قَالَ اٰیَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا(آل عمران : 41)

''عرض کی اے میرے رب میرے لئے کوئی نشانی کردے فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ تو تین دن لوگوں سے بات نہ کرے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یعنی بغیر کسی بیماری کے، تندرستی کے عالم میں تیری زبان میں گرہ لگ جائے گی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3151- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ الطَّنَافِسِیُّ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ سَعِیْدٍ، عَنْ اَبِیْهِ، وَعَنْ اَبِی الضُّحٰی، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ لِكُلِّ نَبِیٍّ وُلَاةً مِّنَ النَّبِیِّیْنَ، وَاِنَّ وَلِیِّی مِنْهُمْ اَبِیْ وَخَلِیْلِی

اِبْرَاهِيمُ، ثُمَّ قَرَاَ : اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ (آل عمران : 68)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧-حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ''ہر نبی کے کچھ انبیاء دوست ہوا کرتے ہیں اور ان میں سے میرے دوست میرے جدامجد اور میرے خلیل حضرت ابراہیم ہیں، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ (آل عمران : 68)

''بیشک سب لوگوں سے ابراھیم کے زیادہ حق دار وہ تھے جو ان کے پیرو ہوئے اور یہ نبی اور ایمان والے اور ایمان والوں کا اللہ والی ہے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3152- حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ اِسْرَائِيْلَ اَخَذَهُ عِرْقُ النِّسَاءِ فَطَارَ بِبَيْتٍ، فَجَعَلَ اِنْ شَفَاهُ اللّٰهُ اَنْ لَّا يَاْكُلَ لَحْمًا فِيْهِ عُرُوقٌ، قَالَ :فَحَرَّمَتْهُ الْيَهُوْدُ فَنَزَلَتْ :كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِبَنِىْ اِسْرَائِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَائِيْلُ عَلٰى نَفْسِهِ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرَاةُ قُلْ فَاْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوْهَا اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ (آل عمران :93) اِنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ التَّوْرَاةِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧-حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ''حضرت یعقوب عرق النساء (بیماری) میں مبتلا ہوئے تو انہوں نے یہ نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ ان کو اس بیماری سے شفاء دے دے تو وہ کبھی بھی ایسا گوشت نہیں کھائیں گے جس میں رگیں ہوتی ہیں (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں، یہودیوں نے بھی اس طرح کا گوشت اپنے اوپر حرام کرلیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِبَنِىْ اِسْرَائِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَائِيْلُ عَلٰى نَفْسِهِ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرَاةُ قُلْ فَاْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوْهَا اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ (آل عمران :93)

''سب کھانے بنی اسرائیل کو حلال تھے مگر وہ جو یعقوب علیہ السلام نے اپنے اوپر حرام کرلیا تھا تورات اترنے سے پہلے تم فرماؤ تورات لاکر پڑھو اگر سچے ہو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ بات نزول تورات سے پہلے کی ہے۔

حدیث: **3152**

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث:19486

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3153۔ اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْحُسَیْنِ الْقَاضِیْ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ اُسَامَۃَ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَۃَ، حَدَّثَنَا ھِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِیرِیْنَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فِیْ عِرْقِ النَّسَا یَاْخُذُ اَلْیَۃَ کَبْشٍ عَرَبِیٍّ لَیْسَتْ بِاَعْظَمِھَا، وَلَا اَصْغَرِھَا، فَیَتَقَطَّعُھَا صِغَارًا، ثُمَّ یُذِیْبُھَا، فَیُجِیْدُ اِذَابَتَھَا، وَیَجْعَلُھَا ثَلَاثَۃَ اَجْزَاءٍ، فَیَشْرَبُ کُلَّ یَوْمٍ جُزْءًا عَلٰی رِیقِ النَّفْسِ، قَالَ اَنَسُ بْنُ سِیرِیْنَ: فَلَقَدْ اَمَرْتُ بِذٰلِكَ نَاسًا ذَکَرَ عَدَدًا کَثِیْرًا کُلُّھُمْ یَبْرَاُ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی،

ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ، وَلَمْ یُخْرِجَاہُ

✦✦۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ''عرق النساء'' (بیماری کے علاج) کے متعلق ارشاد فرمایا: کسی عربی دنبے کی چکی لیں جو نہ بہت زیادہ بڑی اور نہ زیادہ چھوٹی ہو، اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کریں پھر اس کو خوب پگھلائیں اور اس کے تین حصے کرلیں ہر حصہ روزانہ صبح نہار منہ پئیں۔

نوٹ: حضرت انس بن سیرین رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ میں نے یہ نسخہ بہت لوگوں کو بتایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب لوگ شفایاب ہوئے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3154۔ حَدَّثَنَا بَکْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّیْرَفِیُّ، بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبِ بْنِ حَیَّانَ، حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُوْسٰی، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَرْعَرَۃَ، قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ: اَوَّلَ بَیْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبَارَکًا (آل عمران : 96) اَھُوَ اَوَّلُ بَیْتٍ بُنِیَ فِی الْاَرْضِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰکِنَّہُ اَوَّلُ بَیْتٍ وُضِعَ فِیْہِ الْبَرَکَۃُ وَالْھُدٰی، وَمَقَامُ اِبْرَاھِیمَ، وَمَنْ دَخَلَہُ کَانَ اٰمِنًا، وَلَاِنْ شِئْتَ اَنْبَاْتُكَ کَیْفَ بَنَاہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ، اِنَّ اللّٰہَ اَوْحٰی اِلٰی اِبْرَاھِیمَ اَنْ لِیْ بَیْتًا فِی الْاَرْضِ فَضَاقَ بِہٖ ذَرْعًا، فَاَرْسَلَ اللّٰہُ اِلَیْہِ السَّکِیْنَۃَ، وَھِیَ رِیحٌ خَجُوجٌ، لَھَا رَاْسٌ، فَاتَّبَعَ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہُ حَتّٰی انْتَھَتْ، ثُمَّ تَطَوَّقَتْ اِلٰی مَوْضِعِ الْبَیْتِ تَطَوُّقَ الْحَیَّۃِ، فَبَنٰی اِبْرَاھِیمُ، فَکَانَ یَبْنِیْ ھُوَ سَاقًا کُلَّ یَوْمٍ، حَتّٰی اِذَا بَلَغَ مَکَانَ الْحَجَرِ، قَالَ لِابْنِہٖ: اَبْغِنِیْ حَجَرًا فَالْتَمَسَ ثَمَّۃَ حَجَرًا حَتّٰی اَتَاہُ بِہٖ، فَوَجَدَ الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ قَدْ رُکِّبَ، فَقَالَ لَہُ ابْنُہُ: مِنْ اَیْنَ لَكَ ھٰذَا؟ قَالَ: جَاءَ بِہٖ مَنْ لَمْ یَتَّکِلْ عَلٰی بِنَائِكَ جَاءَ بِہٖ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ مِنَ السَّمَآءِ فَاَتَمَّہُ فَاَتَمَّہُ،

ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخْرِجَاہُ

✦✦۔ حضرت خالد بن عرعرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کسی آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا:

اَوَّلَ بَیْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبَارَکًا (آل عمران : 96)

بیشک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد

رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(اس آیت میں جس گھر کا تذکرہ ہے۔کیا اس سے مراد) وہ گھر ہے جو زمین میں سب سے پہلے تعمیر کیا گیا؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ وہ گھر جس میں سب سے زیادہ برکت اور ہدایت رکھی گئی ہے، اس میں مقام ابراہیم ہے جو اس میں داخل ہو جاتا ہے، وہ امن والا ہو جاتا ہے اور اگر تم چاہتے ہو تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کیسے بنایا، اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ وہ زمین میں میرا ایک گھر بنائیں۔ آپ کو اس کی پیمائش کا پتہ نہیں تھا (اس پر آپ کچھ پریشان ہو گئے) تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف سکینہ بھیجی اور یہ ایک تیز ہوا تھی جس کا ایک سرا تھا، تو ان میں سے ایک اپنے ساتھی کے پیچھے چلا یہاں تک کہ وہ ہوا رک گئی اور سانپ کی طرح سکڑ کر بیت اللہ کے مقام پر ٹھہر گئی۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو بنانا شروع کیا جب تعمیر حجر اسود کے مقام تک پہنچی تو آپ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: کوئی پتھر ڈھونڈھ کر لاؤ، وہ ایک پتھر ڈھونڈ کر لے آئے جو کہ ''حجر اسود'' تھا۔ آپ نے اپنے بیٹے سے پوچھا: تجھے یہ کہاں سے ملا ہے؟ انہوں نے جواباً کہا: یہ پتھر وہ شخصیت لے کر آئی ہے جو آپ کی تعمیر کی محتاج نہیں ہے، یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام لائے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس (بیت اللہ) کی تعمیر کو مکمل کر دیا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3155۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ، فَقَامَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ، فَقَالَ: أَفِي كُلِّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: لَوْ قُلْتُهَا لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوا بِهَا، أَوْ لَمْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْمَلُوا بِهَا الْحَجُّ مَرَّةً، فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، هٰكَذَا رَوَاهُ سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ الْوَاسِطِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

حدیث: 3155

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1337 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1721 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 814 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 2619 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2885 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحديث: 1788 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 2304 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 3199 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/ 1994ء' رقم الحديث: 8400

✧✧-حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے۔ تو حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر بولے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں (ہاں) کہہ دیتا تو (ہر سال حج) فرض ہو جاتا اور اگر (ہر سال) فرض ہو جاتا تو تم اس پر عمل نہ کرتے اور نہ تم میں اس کی استطاعت ہوتی۔ حج (تمام عمر میں) ایک دفعہ فرض ہے جو اس سے زائد ہے وہ نفل ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

سفیان بن حسین الواسطی نے زہری کے حوالے سے یہ حدیث روایت کی ہے جیسا کہ درج ذیل ہے۔

3156- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ حَامِدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْفَقِيهُ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَمَّارٍ الْعَتَكِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَانَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ:سَالَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ :اَلْحَجُّ فِىْ كُلِّ عَامٍ مَرَّةً ؟ قَالَ :لَا، بَلْ مَرَّةً وَاحِدَةً، فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ، وَفِى الْبَابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالشَّرْحِ وَالْبَيَانِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧- حضرت سفیان بن حسین زہری کے ذریعے ابوسنان سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا حج ہر سال ادا کرنا ضروری ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ (زندگی بھر میں) صرف ایک مرتبہ (حج کرنا ضروری ہے) جو ایک سے زیادہ کرے گا وہ نفلی حج ہوں گے۔

✿✿ اس موضوع پر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے شرح وبسط کے ساتھ وضاحت فرمائی ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

3157- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ دَارِمٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ اِسْحَاقَ التَّيْمِيُّ، حَدَّثَنَا مُخَوَّلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ النَّهْدِيُّ، حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِى الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ :وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلًا (آل عمران : 97) قَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فِىْ كُلِّ عَامٍ ؟ فَسَكَتَ، ثُمَّ قَالُوْا : اَفِىْ كُلِّ عَامٍ ؟ فَسَكَتَ، ثُمَّ قَالُوْا : اَفِىْ كُلِّ عَامٍ ؟ قَالَ :لَا، وَلَوْ قُلْتُ :نَعَمْ لَوَجَبَتْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: يَاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ (المائده : 101) قَالَ الْحَاكِمُ :كَانَ مِنْ حُكْمِ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ الثَّلَاثَةِ اَنْ تَكُوْنَ مُخَرَّجَةً فِىْ اَوَّلِ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ، فَلَمْ يُقَدَّرْ ذٰلِكَ لِىْ فَخَرَّجْتُهَا فِىْ تَفْسِيرِ الْاٰيَةِ

✧✧- حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلًا (آل عمران : 97)

''اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دوبارہ پوچھا: کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر بھی خاموش رہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پھر پوچھا: کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ (اور فرمایا) اگر میں 'ہاں' کہہ دیتا تو (ہر سال حج) فرض ہو جاتا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

يَاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ (المائده : 101)

''اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مذکورہ تینوں حدیثوں کا حق تو یہ تھا کہ ان کو کتاب المناسک کے آغاز میں درج کرتے لیکن میں ایسا نہ کر سکا اس لئے اب میں ان کو آیت کی تفسیر کے تحت درج کر رہا ہوں۔

3158۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ، وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيُّ، بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: يَاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُونَ (آل عمران : 102) قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّومِ قُطِرَتْ فِي بِحَارِ الْاَرْضِ لَفَسَدَتْ، وَفِي حَدِيثِ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ: لَاَمَرَّتْ عَلَى اَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ تَكُوْنُ طَعَامَهُ؟

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

-حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

يَاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُونَ (آل عمران : 102)

''اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر 'زقوم' (جہنم کا ایک درخت) کا صرف ایک قطرہ زمین کے تمام سمندروں میں ڈال دیا جائے تو (تمام روئے زمین کا پانی) ناقابل استعمال ہو جائے۔

اور حضرت وہب بن جریر رضی اللہ عنہ کی روایت میں یوں ہے: تو دنیا والوں پر عرصہ حیات تنگ ہو جائے تو ان لوگوں کا کیا حشر ہوگا جن کی خوراک ہی یہ (زقوم) ہوگی (العیاذ باللہ)

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث: 3158

اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامي دار عمار بيروت لبنان/عمان 1405ھ 1985ء رقم الحديث: 911

3159- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى وَاَبُوْ نُعَيْمٌ قَالَا حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُرَّةَ بْنِ شَرَاحِيلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ : اِتَّقُوْا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ (آل عمران : 102) قَالَ اَنْ يُّطَاعَ فَلَا يُعْصٰى وَيُذْكَرَ فَلَا يُنْسٰى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت عبداللہ بن مسعود اللہ رضی اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

اِتَّقُوْا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ (آل عمران : 102)

''اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں (اس کا مطلب یہ ہے) اس کی اطاعت کی جائے اور نافرمانی نہ کی جائے، اس کو یاد کیا جائے اور اس کو بھولیں نہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3160- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْرَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى اَنْبَاَ اِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ : كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (آل عمران : 110) قَالَ هُمُ الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (آل عمران : 110)

''تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں (یہ فضیلت ان لوگوں کی ہے) جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ سے مدینۃ المنورہ کی طرف ہجرت کی۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث: **3159**

اخرجه ابوبکر الکوفی ' فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد' ریاض' سعودی عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحدیث:34553

حدیث: **3160**

اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث: 2463 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث:11072 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث:12303

3161- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُو اُمَيَّةَ بْنُ يَعْلَى الثَّقَفِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُوْسَى بْنَ عُقْبَةَ، وَتَلا قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: وَسَارِعُوا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ (آل عمران: 133) فَقَالَ حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ الْقُرَشِيُّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُشْرِفَ لَهُ الْبُنْيَانُ، وَتُرْفَعَ لَهُ الدَّرَجَاتُ، فَلْيَعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَهُ، وَلْيُعْطِ مَنْ حَرَمَهُ وَيَصِلْ مَنْ قَطَعَهُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوامیہ بن یعلی الثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت:

وَسَارِعُوا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ (آل عمران: 133)

''اور دوڑو اپنے رب کی بخشش کی طرف'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تلاوت کی اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنایا ''جوشخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے لئے اونچا محل بنایا جائے اور اس کے درجات بلند کئے جائیں، اس کو چاہئے کہ اس شخص کو معاف کردے جو اس پر ظلم کرے، اس کو عطا کرے جو اس کو محروم رکھے اور اس کے ساتھ ملتا رہے جو اس سے قطع تعلق کرے''۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3162- اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُحَدِّثُ النَّاسَ، فَاَتَى الْبَيْتَ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ بُرْدَ حِبَرَةٍ، وَكَانَ مُسَجًّى بِهِ، فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ لِيُقَبِّلَ وَجْهَهُ، وَقَالَ: وَاللّٰهِ لا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ بَعْدَ مَوْتِكَ الَّتِي لا تَمُوتُ بَعْدَهَا، ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَعُمَرُ يُكَلِّمُ النَّاسَ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اجْلِسْ يَا عُمَرُ، فَاَبَى، فَكَلَّمَهُ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلاثًا، فَاَبَى، فَقَامَ، فَتَشَهَّدَ، فَلَمَّا قَضَى تَشَهُّدَهُ، قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ، فَاِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لا يَمُوتُ، ثُمَّ تَلا: وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ (الانبياء: 34) وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (آل عمران: 144) فَمَا هُوَ اِلَّا اَنْ تَلاهَا فَاَيْقَنَ النَّاسُ بِمَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى قَالَ قَائِلٌ: لَمْ يَعْلَمِ النَّاسُ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اُنْزِلَتْ

حديث: 3161

اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 534 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دار الحرمين، قاهره، مصر، 1415ھ، رقم الحديث: 2579

حَتّٰى تَلاهَا اَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ الزُّهْرِيُّ :فَاَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ:لَمَّا تَلاهَا اَبُوْ بَكْرٍ عُقِرْتُ حَتّٰى خَرَرْتُ اِلَى الْاَرْضِ، وَاَيْقَنْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✦✦ ۔حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کیا کرتے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسجد (نبوی) میں آئے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں سے (حضور کی وفات کے متعلق) گفتگو کر رہے تھے، آپ اس مکان میں آئے جہاں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تھی۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ اطہر کپڑے سے ڈھکا ہوا تھا۔آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے کپڑا ہٹایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور چہرے کا بوسہ لینے کے لئے جھکے اور بولے: خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا، اس موت کے بعد آپ کو کبھی موت نہیں آئے گی۔پھر آپ مسجد میں آ گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابھی تک لوگوں سے محوِ کلام تھے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! بیٹھ جاؤ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹھنے سے انکار کر دیا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دو تین مرتبہ بیٹھنے کو کہا لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلسل انکار کرتے رہے۔پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خود کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی پھر فرمایا: امابعد! جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کیا کرتا تھا تو بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو بے شک اللہ تعالیٰ زندہ ہے جس کو موت نہیں ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ (الانبیاء : 34)

''اور ہم نے تم سے پہلے کسی آدمی کے لئے دنیا میں ہمیشگی نہ بنائی''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (آل عمران : 144)

''اور محمد تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول ہو چکے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

للشاکرین'' تک تلاوت کی۔جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ آیات پڑھیں تو لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا یقین ہو گیا یہاں تک کہ لوگوں کو اس آیت کے نزول کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اس دن کی تلاوت سے پتہ چلا۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مجھے سعید بن المسیب رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان بتایا کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان آیات کی تلاوت کی تو میرے جسم میں لرزہ طاری ہو گیا اور میں زمین پر گر پڑا اور مجھے یقین ہو گیا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

3163۔اَخْبَرَنِيْ اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ

حدیث: 3163

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 2609 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 10731

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِى الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ :مَا نُصِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى مَوْطِنٍ كَمَا نُصِرَ يَوْمَ اُحُدٍ، قَالَ :فَانْكَرْنَا ذٰلِكَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :بَيْنِى وَبَيْنَ مَنْ اَنْكَرَ ذٰلِكَ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ فِى يَوْمِ اُحُدٍ :وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهُ اِذْ تَحُسُّونَهُمْ بِاِذْنِهِ (آل عمران : 125) يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ :وَالْحِسُّ الْقَتْلُ حَتّٰى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِى الْاَمْرِ، وَعَصَيْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا اَرَاكُمْ مَا تُحِبُّوْنَ مِنْكُمْ مَنْ يُّرِيدُ الدُّنْيَا، وَمِنْكُمْ مَنْ يُّرِيدُ الْاٰخِرَةَ، ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ، وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللّٰهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ (آل عمران : 125) وَاِنَّمَا عَنٰى بِهٰذَا الرُّمَاةَ، وَذٰلِكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَامَهُمْ فِى مَوْضِعٍ، ثُمَّ قَالَ :احْمُوا ظُهُورَنَا فَاِنْ رَاَيْتُمُونَا نُقْتَلُ، فَلا تَنْصُرُوْنَا، وَاِنْ رَاَيْتُمُونَا قَدْ غَنِمْنَا، فَلا تَشْرَكُوْنَا، فَلَمَّا غَنِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَاحُوا عَسْكَرَ الْمُشْرِكِيْنَ، انْكَشَفَ الرُّمَاةُ جَمِيعًا، فَدَخَلُوْا فِى الْعَسْكَرِ يَنْتَهِبُونَ، وَقَدِ الْتَقَتْ صُفُوفُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُمْ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِ يَدَيْهِ، وَالْتَبَسُوْا فَلَمَّا اَخَلَّ الرُّمَاةُ تِلْكَ الْخَلَّةَ، الَّتِى كَانُوْا فِيهَا، دَخَلَ الْخَيْلُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ عَلٰى اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَالْتَبَسُوْا وَقُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ نَاسٌ كَثِيْرٌ، وَقَدْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ اَوَّلُ النَّهَارِ حَتّٰى قُتِلَ مِنْ اَصْحَابِ لِوَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ سَبْعَةٌ اَوْ تِسْعَةٌ، وَجَالَ الْمُسْلِمُونَ جَوْلَةً نَحْوَ الْجَبَلِ، وَلَمْ يَبْلُغُوا حَيْثُ يَقُوْلُ النَّاسُ الْغَابَ، اِنَّمَا كَانَ تَحْتَ الْمِهْرَاسِ، وَصَاحَ الشَّيْطَانُ قُتِلَ مُحَمَّدٌ فَلَمْ يَشُكُّوا فِيهِ اَنَّهُ حَقٌّ، فَمَا زِلْنَا كَذٰلِكَ مَا نَشُكُّ اَنَّهُ قُتِلَ حَتّٰى طَلَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ السَّعْدَيْنِ فَعَرَفْنَاهُ بِتَكَفُّئِهِ اِذَا مَشٰى، قَالَ :فَفَرِحْنَا حَتّٰى كَاَنَّهُ لَمْ يُصِبْنَا مَا اَصَابَنَا، قَالَ :فَرَقِىَ نَحْوَنَا، وَهُوَ يَقُوْلُ : اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ دَمَّوْا وَجْهَ نَبِيِّهِمْ، قَالَ :وَيَقُوْلُ مَرَّةً اُخْرٰى :اللّٰهُمَّ اِنَّهُ لَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَّعْلُوْنَا، حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْنَا، قَالَ :فَمَكَثَ سَاعَةً فَاِذَا اَبُوْ سُفْيَانَ يَصِيحُ فِى اَسْفَلِ الْجَبَلِ اعْلُ هُبَلُ، اُعْلُ هُبَلُ، يَعْنِى اٰلِهَتَهُ اَيْنَ ابْنُ اَبِى كَبْشَةَ اَيْنَ ابْنُ اَبِى قُحَافَةَ اَيْنَ ابْنُ الْخَطَّابِ ؟ فَقَالَ عُمَرُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، الا اُجِيبُهُ ؟ قَالَ :بَلٰى، فَلَمَّا قَالَ :اعْلُ هُبَلُ، قَالَ عُمَرُ :اللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَلُّ، فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ :يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، اِنَّهُ يَوْمُ الصَّمْتِ، فَعَادَ، فَقَالَ : اَيْنَ ابْنُ اَبِى كَبْشَةَ اَيْنَ ابْنُ اَبِى قُحَافَةَ اَيْنَ ابْنُ الْخَطَّابِ ؟ فَقَالَ عُمَرُ :هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهٰذَا اَبُوْ بَكْرٍ، وَهَاَنَا ذَا عُمَرُ، فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ :يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ الْاَيَّامُ دُوَلٌ، وَالْحَرْبُ سِجَالٌ، فَقَالَ عُمَرُ :لَا سَوَاءَ قَتْلانَا فِى الْجَنَّةِ وَقَتْلاكُمْ فِى النَّارِ، قَالَ : اِنَّكُمْ لَتَزْعُمُونَ ذٰلِكَ لَقَدْ خِبْنَا اِذًا وَخَسِرْنَا، ثُمَّ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ : اَمَا اِنَّكُمْ سَوْفَ تَجِدُوْنَ فِى قَتْلاكُمْ مُثْلَةً، وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَنْ رَاْىِ سَرَاتِنَا، ثُمَّ اَدْرَكَتْهُ حَمِيَّةُ الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ: اَمَا اِنَّهُ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ لَمْ نَكْرَهْهُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جس طرح جنگ احد کے موقع پر مدد کی گئی اس طرح

کبھی نہیں کی گئی۔ حضرت عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے اس بات کا انکار کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بولے: میرے موقف اور منکرین کے موقف میں قرآن پاک فیصلہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے یوم احد کے متعلق فرمایا:

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ (آل عمران : 125)

''اور بیشک اللہ نے تمہیں سچ کر دکھایا اپنا وعدہ جب کہ تم اس کے حکم سے کافروں کو قتل کرتے تھے''۔

(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''حس'' کا مطلب ''قتل'' ہے۔

حَتّٰى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْاَمْرِ، وَعَصَيْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا اَرٰكُمْ مَا تُحِبُّوْنَ مِنْكُمْ مَنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا، وَمِنْكُمْ مَنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ، ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ، وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

(آل عمران : 125)

''یہاں تک کہ جب تم نے بزدلی کی اور حکم میں جھگڑا ڈالا اور نافرمانی کی بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دکھا چکا تمہاری خوشی کی بات تم میں کوئی دنیا چاہتا تھا اور تم میں کوئی آخرت چاہتا تھا پھر تمہارا منہ ان سے پھیر دیا کہ تمہیں آزمائے اور بیشک اس نے تمہیں معاف کر دیا اور اللہ مسلمانوں پر فضل کرتا ہے''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور اس (جماعت) سے مراد تیر اندازوں کی جماعت ہے۔ اس کا واقعہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک خاص مقام پر تعینات کیا تھا اور یہ تاکید فرمائی تھی کہ ''تم لوگ ہماری بیک سائیڈ کی حفاظت کرتے رہنا اگر تم یہ دیکھو کہ ہمیں قتل کیا جا رہا ہے تو تم ہماری مدد کے لئے ہرگز نہ آنا اور اگر تم دیکھو کہ ہم مال غنیمت جمع کر رہے ہیں تو ہمارے ساتھ شریک مت ہونا'' پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح حاصل ہوئی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مال غنیمت جمع کرنے لگے، مشرکین کو شکست ہوئی تو یہ تیر انداز اپنے اس مقام سے نیچے اترے اور جنگ میں مال غنیمت لوٹنے میں مصروف ہو گئے۔ (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر اشارہ کر کے فرمایا) پھر مسلمانوں کی صفیں یوں آپس میں خلط ملط ہو گئیں، جب تیر اندازوں نے وہ درہ خالی کر دیا تو وہیں سے گھڑ سواروں کی ایک جماعت (پچھلے راستے سے آ کر) وہاں سے میدان جنگ میں داخل ہوئی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر حملہ کر دیا۔ انہوں نے بہت سے مسلمانوں کو شہید کر دیا، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شروع دن سے ہی جنگ میں مصروف تھے حتیٰ کہ مشرکین کے علمبرداروں میں سے سات یا نو افراد کو قتل کر دیا اور مسلمانوں نے شکست کھانے کے بعد پہاڑ کی جانب (جہاں گھڑ سوار داخل ہو چکے تھے) دوبارہ حملہ کیا اور ابھی وہ وہاں پہنچے نہیں تھے کہ لوگوں نے کہا: لوگوں کی جماعت تو پانی کے اس چشمے کے نیچے ہے۔ ادھر شیطان نے چلا کر آواز دی: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیا گیا ہے۔ ہم کو اس خبر کے سچی ہونے میں کوئی شک نہ تھا اور ہم مسلسل اسی یقین میں تھے کہ اب تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے درمیان سامنے تشریف لے آئے، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھک کر چلنے کی وجہ سے پہچان لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ہمیں اس قدر خوشی ہوئی گویا کہ ہمیں کبھی بھی کوئی مصیبت آئی ہی نہیں تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف چڑھ کر

تشریف لے آئے۔ اس وقت آپ ﷺ کہہ رہے تھے: اللہ تعالیٰ اس قوم پر شدید غضب فرمائے، جنہوں نے اپنے نبی کے چہرہ کو خون آلود کروادیا، پھر آپ ﷺ یوں فرماتے: ''اے اللہ! ان کی یہ شان نہیں کہ وہ ہم پر غالب آئیں، حتیٰ کہ آپ ﷺ ہم تک پہنچ گئے، آپ ﷺ ہمارے پاس پہنچ کر ابھی کچھ دیر ہی ٹھہرے تھے کہ ابوسفیان پہاڑ کے دامن سے چیخ چیخ کر کہنے لگا: ھبل کی شان بلند ہو، ھبل کی شان بلند ہو، یعنی وہ اپنے جھوٹے معبودوں کی شان میں باتیں کرنے لگا (اور کہنے لگا) ابن ابی کبشہ کہاں ہے؟ ابن ابی قحافہ کہاں ہے؟ ابن الخطاب کہاں ہے؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کو جواب دینے کی نبی اکرم ﷺ سے اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے اجازت دے دی، چنانچہ جب اس نے کہا: ھبل کی شان بلند ہو، تو حضرت عمر نے رضی اللہ عنہ کہا: اللہ تعالیٰ ہی سب سے اعلیٰ اور بزرگ ہے، ابوسفیان نے کہا: اے ابن الخطاب آج کا دن تمہارے خاموش رہنے کا دن ہے، اس نے پھر کہا: ابن کبشہ کہاں ہے؟ ابن قحافہ کہاں ہے؟ ابن خطاب کہاں ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: یہ ہیں رسول اللہ ﷺ یہ ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور یہ میں عمر رضی اللہ عنہ ہوں، ابوسفیان نے کہا: آج کا دن ''بدر'' کا بدلہ ہے۔ دن بدلتے رہتے ہیں اور جنگ تو نام ہی مقابلہ کا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: کوئی برابری نہیں ہے، ہمارے شہید جنتی ہیں جبکہ تمہارے مقتول دوزخی ہیں۔ اس نے کہا: اگر تمہارا یہ گمان درست ہے تو ہم خائب وخاسر ہیں۔ پھر ابوسفیان نے کہا: تم اپنے مقتولوں میں بعض کی شکلیں بگڑی پاؤ تو وہ ہمارے بڑوں کی اجازت سے نہیں کیا گیا، پھر اس پر وہی جاہلیت کی حمیت غالب آگئی اور اس نے کہا لیکن بہرحال اگر ایسا ہو جائے تو ہم اس کو ناپسند نہیں کرتے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3164 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِي طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَفَعْتُ رَأْسِي يَوْمَ اُحُدٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ وَمَا مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلَّا وَهُوَ يَمِيدُ تَحْتَ حَجَفَتِهِ مِنَ النُّعَاسِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ (آل عمران : 154) الْاٰيَةَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جنگ احد کے دن میں اونگھ کی وجہ سے ہر شخص اپنے سینے سے بھی نیچے ڈھلکا جارہا تھا اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ (آل عمران : 154) الْاٰيَةَ

''پھر تم پر غم کے بعد چین کی نیند اتاری کہ تمہاری ایک جماعت کو گھیرے تھی'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

حدیث: 3164

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3007 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 11198 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 142

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3165۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ قَطَنٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَمَّا اُصِيبَ اِخْوَانُكُمْ بِاُحُدٍ جَعَلَ اللّٰهُ اَرْوَاحَهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ تَرِدُ اَنْهَارَ الْجَنَّةِ، وَتَاْكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا، وَتَاْوِي اِلٰى قَنَادِيلَ مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقَةٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ، فَلَمَّا وَجَدُوا طِيبَ مَاْكَلِهِمْ وَمَشْرَبِهِمْ وَمَقِيلِهِمْ، قَالُوا :مَنْ يُبَلِّغُ اِخْوَانَنَا عَنَّا اَنَّا اَحْيَاءٌ فِي الْجَنَّةِ نُرْزَقُ لِاَنْ لَا يَزْهَدُوا فِي الْجِهَادِ، وَلَا يَنْكُلُوا فِي الْحَرْبِ ؟ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : اَنَا اُبَلِّغُهُمْ عَنْكُمْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ :وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ (آل عمران : 169)

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب "احد" میں تمہارے بھائی شہید ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی روحوں کو پرندوں کے قالب میں ڈال دیا، جو جنت کی نہروں پر گھومتے ہیں، جنت کے پھل کھاتے ہیں۔ پھر عرش کے سائے میں لٹکی ہوئی قندیلوں کے پاس آتے ہیں۔ جب ان کو انتہائی عمدہ کھانے ملتے ہیں، عمدہ مشروبات اور بہترین آرامگاہیں ملتی ہیں تو وہ کہتے ہیں: کون ہے جو ہمارے بھائیوں کو یہ اطلاع دے دے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں، ہمیں یہاں رزق ملتا ہے (اور ہمارے بھائیوں کو ہماری طرف سے یہ تاکید کردیں کہ) جہاد سے سستی اور جنگ میں بزدلی کا مظاہرہ ہرگز نہ کریں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ (آل عمران : 169)

"اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3166۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَا ابْنَ اُخْتِي اَمَا وَاللّٰهِ اِنَّ اَبَاكَ وَجَدَّكَ يَعْنِي اَبَا بَكْرٍ وَالزُّبَيْرَ لَمِنَ الَّذِينَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ :

حدیث: 3165

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2520 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 18301 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 2331 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 679 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 19332

الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ (آل عمران : 172)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عروہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ''ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے میرے بھانجے! خدا کی قسم: تیرا باپ اور دادا یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کے متعلق اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ (آل عمران : 172)

''وہ جو اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہوئے بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکا تھا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3167۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ دَارِمِ الْحَافِظُ، بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ التَّمِيمِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِىْ حُصَيْنٍ، عَنْ اَبِى الضُّحَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ اٰخِرُ كَلامِ اِبْرَاهِيمَ حِينَ اُلْقِىَ فِى النَّارِ حَسْبِىَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، وَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهَا: الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيمَانًا وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ (آل عمران : 173)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو ان کا آخری کلام یہ تھا ''حَسْبِىَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ'' میرے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے اور وہ سب سے بہتر کارساز ہے اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کا کلام کیا (جیسا کہ قرآن پاک میں موجود ہے)

الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيمَانًا وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

حدیث: 3166

اخرجه ابو عبدالله محمد البخارى فى "صحيحه" (طبع ثالث) دارابن كثير' يمامه' بيروت' لبنان' 1407ھ 1987ء 3849 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابورى فى "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربى' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2418 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 124 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودى عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 12866 اخرجه ابوبكر الحميدى فى "مسنده" طبع دارالكتب العلميه' مكتبه المتنبى' بيروت' قاهره ' رقم الحديث: 263

حدیث: 3167

اخرجه ابو عبدالله محمد البخارى فى "صحيحه" (طبع ثالث) دارابن كثير' يمامه' بيروت' لبنان' 1407ھ 1987ء 4288 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 10439

(آل عمران : 173)

"وہ جن سے لوگوں نے کہا کہ لوگوں نے تمہارے لئے جتھا جوڑا تو ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زائد ہوا اور بولے اللہ ہم کو بس ہے اور کیا اچھا کارساز" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمۃ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3168۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَالَّذِىْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ مَا عَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ اِلَّا الْمَوْتُ خَيْرٌ لَّهَا اِنْ كَانَ مُؤْمِنًا فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ : لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ (آل عمران : 198) وَاِنْ كَانَ فَاجِرًا فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ : اِنَّمَا نُمْلِىْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْا اِثْمًا (آل عمران : 178)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

-حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، زمین پر جو بھی انسان ہے اس کے لئے موت اچھی چیز ہے کیونکہ اگر وہ مومن ہے تو اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ (آل عمران : 198)

"لیکن وہ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور اگر وہ کافر ہے تو اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّمَا نُمْلِىْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْا اِثْمًا (آل عمران : 178)

"تو اسی لئے انہیں ڈھیل دیتے ہیں کہ وہ گناہ میں بڑھیں" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمۃ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3169۔ اَخْبَرَنِىْ يَحْيَى بْنُ مَنْصُوْرٍ الْقَاضِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْمُسْتَمْلِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (آل عمران : 180) قَالَ ثُعْبَانٌ لَّهٗ زَبِيْبَتَانِ يَنْهَشُهٗ فِىْ قَبْرِهٖ وَيَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ الَّذِىْ بَخِلْتَ بِهٖ

سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَنْصُوْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الْمُسْتَمْلِىَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هِشَامٍ الرِّفَاعِىَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ عَلٰى اَبِىْ اِسْحَاقَ وَلَا اَرٰى اَبَا اِسْحَاقَ كَذَبَ عَلٰى اَبِىْ وَائِلٍ

حدیث: 3169

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 9125 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 10698

وَلَا اَرٰی اَبَا وَائِلٍ كَذَبَ عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ الثَّوْرِیُّ عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ

✦✦ -حضرت عبداللہ (بن مسود) رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (آل عمران : 180)

''عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: ایک بہت بڑا اژدھا، جس کی دو زبانیں ہوں گی وہ اس کو قبر میں ڈسے گا اور کہے گا: میں ہوں تیرا وہ مال جس میں تو بخل کیا کرتا تھا۔

ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں: خدا کی قسم! میں نے ابواسحاق کے بارے میں جھوٹ نہیں بولا اور میں نہیں سمجھتا کہ ابواسحاق نے ابووائل پر جھوٹ باندھا ہو اور نہ ہی میں یہ سمجھتا ہوں کہ ابووائل نے عبداللہ پر جھوٹ باندھا ہوگا۔

❀❀ اسی حدیث کو ثوری نے ابواسحاق سے روایت کیا ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

3169/ا - اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِیُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرْبِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِی وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِیْ قَوْلِهٖ : سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (آل عمران : 180) قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ يَجِيئُهُ ثُعْبَانٌ فَيَنْقُرُ رَاْسَهُ ثُمَّ يَتَطَوَّقُ فِی عُنُقِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ الَّذِیْ بَخِلْتَ بِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (آل عمران : 180)

''عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: ''اس کے پاس ایک اژدھا آئے گا وہ اس کے سر میں سوراخ کردے گا اور اس کے گلے میں لپٹ جائے گا اور کہے گا: میں تیرا وہی مال ہوں جس میں تو بخل کیا کرتا تھا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3170- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّقَّاقُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّرْسِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِی سَلَمَةَ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ مَوْضِعَ سَوْطٍ فِی الْجَنَّةِ لَخَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، اقْرَءُوْا اِنَّ

حدیث: 3170

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3013 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 2649 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 7417

شِئْتُمْ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ (آل عمران : 185)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں صرف اتنی جگہ جہاں کوڑا ڈالا جاتا ہے، دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سب سے بہتر ہے۔ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ کر دیکھ لو:

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ (آل عمران : 185)

''جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3171 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ : اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَخْبَرَهُ اَنَّ مَرْوَانَ بَعَثَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ :وَاللّٰهِ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِءٍ مِنَّا اِنْ فَرِحَ بِمَا اُوْتِيَ، وَحُمِدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ، عُذِّبَ لَنُعَذَّبَنَّ جَمِيْعًا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : اِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ اَهْلِ الْكِتَابِ، اَتَاهُ الْيَهُوْدُ فَسَاَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوْهُ، ثُمَّ اَتَوْهُ، فَسَاَلَهُمْ، فَاَخْبَرُوْهُ بِغَيْرِ ذٰلِكَ، فَخَرَجُوْا، وَرَاَوْا اَنْ قَدْ اَخْبَرُوْهُ بِمَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ، وَاسْتَحْمَدُوْا بِذٰلِكَ، وَفَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ اِيَّاهُ مِمَّا سَاَلَهُمْ عَنْهُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مروان نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس پیغام بھیجا کہ اگر اس قانون پر عمل کیا جائے کہ ''ہر ایسے شخص کو سزا دی جائے گی جو اس چیز پر خوش ہو جو اسے دی گئی اور ایسے کاموں پر اپنی تعریف سے خوش ہو جو کام اس نے کیا ہی نہیں'' تو یہاں پر کوئی شخص سزا سے بچ نہیں سکتا، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت تو اہل کتاب کے متعلق نازل ہوئی تھی کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہودی آئے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے اس کو چھپا لیا تھا۔ پھر اس کے بعد وہ لوگ آپ کی خدمت میں آئے اور آپ نے ان سے پھر وہی سوال کیا تو اب کی بار ان کا جواب کچھ اور تھا وہ وہاں سے چلے گئے اور یہ سمجھ رہے تھے کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوال کا جواب دے (کر آپ کو مطمئن کر دیا) ہے، اس پر ان کی خواہش تھی کہ ان کی تعریف وستائش کی جائے اور وہ اس بات پر خوش تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے جو کچھ پوچھا تھا، انہوں نے وہ سب چھپا لیا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3172 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ السَّكَنِيُّ الْبُخَارِيُّ، بِنَيْسَابُوْرَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ صَالِحُ بْنُ

مُحَمَّدُ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ الْفَحَّامُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ طَهْمَانَ، وَتَلا قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: اَلَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلٰى جُنُوبِهِمْ (آل عمران : 191) فَقَالَ حَدَّثَنِي الْمُكْتِبُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّهُ كَانَ بِهِ الْبَوَاسِيرُ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى جَنْبٍ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابن المبارک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے حضرت ابراہیم بن طہمان رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

اَلَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلٰى جُنُوبِهِمْ (آل عمران : 191)

''جواللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر فرمایا: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو ''بواسیر'' تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پہلو کے بل نماز پڑھنے کا حکم دیا تھا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے رحمۃ اللہ علیہما اسے نقل نہیں کیا۔

3173- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ الْقُهِسْتَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ بَحْرٍ السَّقَّاءِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: يُرِيدُونَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا (المائده : 37) قَالَ: أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمُ الْكُفَّارُ، قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرٍ: فَقَوْلُهُ: إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ (آل عمران : 192) قَالَ: اللّٰهُ قَدْ أَخْزَاهُ حِينَ أَحْرَقَهُ بِالنَّارِ أَوْ دُونَ ذٰلِكَ الْخِزْيِ

✧✧ -حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہا: مجھے اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

يُرِيدُونَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا (المائده : 37)

''دوزخ سے نکلنا چاہیں گے اور وہ اس سے نہ نکلیں گے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق کچھ بتایئے۔ انہوں نے کہا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے (کہ اس سے مراد) کفار ہیں۔ (حضرت عمرو رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں، میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہا:

إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ (آل عمران : 192)

''بیشک جسے تو دوزخ میں لے جائے اسے ضرور تو نے رسوائی دی'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(کا کیا مطلب ہے؟) انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرے گا، جب اس کو آگ میں جلایا جائے گا، یا اس سے کم درجہ کی ذلت ہوگی۔

3174- أَخْبَرَنَا أَبُو عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَاهَانَ عَلَى الصَّفَا، حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ،

رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لا اَسْمَعُ اللّٰهَ ذَكَرَ النِّسَاءَ فِي الْهِجْرَةِ بِشَيْءٍ ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لا اُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ (آل عمران 195)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخرِجَاهُ، سَمِعْتُ اَبَا اَحْمَدَ الْحَافِظُ، وَذَكَرَ فِيْ بَحْثَيْنِ فِيْ كِتَابِ الْبُخَارِيِّ يَعْقُوْبَ، عَنْ سُفْيَانَ وَيَعْقُوْبَ، عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ، فَقَالَ اَبُوْ اَحْمَدَ :هُوَ يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

✧✧ ۔ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے،انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہجرت کے سلسلہ میں قرآن کریم میں کہیں بھی عورتوں کا ذکر نہیں ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی:

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لا اُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ (آل عمران 195)

''تو ان کی دعا سن لی ان کے رب نے کہ میں تم میں کام کرنے والے کی محنت اکارت نہیں کرتا مرد ہو یا عورت تم آپس میں ایک ہو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

ابواحمد الحافظ نے یہ بات ذکر کی ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں دو مقامات پر یعقوب علیہ السلام کی سفیان رضی اللہ عنہ سے اور یعقوب علیہ السلام کی دراوردی سے روایت کا ذکر موجود ہے،ابواحمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ یعقوب بن حمید ہیں۔(واللہ اعلم)

3175۔اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ قَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ بِمَرْوَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ الْغَزَّالُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنُ شَقِيْقٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَنْبَاَ مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:نَزَلَ بِالنَّجَاشِيِّ عَدُوٌّ مِّنْ اَرْضِهِمْ فَجَآءَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ فَقَالُوْا :اِنَّا نُحِبُّ اَنْ نَّخْرُجَ اِلَيْهِمْ حَتّٰى نُقَاتِلَ مَعَكَ، وَتَرٰى جُرْاَتَنَا وَنَجْزِيْكَ بِمَا صَنَعْتَ مَعَنَا . فَقَالَ: لَا دَوَآءَ بِنُصْرَةِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ دَوَآءٍ بِنُصْرَةِ النَّاسِ . قَالَ:وَفِيْهِ نَزَلَتْ (وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خَاشِعِيْنَ لِلّٰهِ 1)) هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نجاشی کے علاقے سے اس کے کچھ دشمنوں نے نجاشی پر حملہ کیا تو (مکۃ المکرمہ سے ہجرت کر کے حبشہ جانے والے) مہاجرین نجاشی کے پاس گئے اور کہنے لگے: ہم آپ کے ہمراہ جنگ میں شرکت کرنا

حدیث: 3174

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث:3023 اخرجه ابويعلى الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 6958 اخرجه ابوبكر الحميدى فى "مسنده" طبع دارالكتب العلميه مكتبه المتنبى بيروت قاهره رقم الحديث: 301 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث:651

چاہتے ہیں اور ہماری جرات و بہادری سے آپ واقف ہی ہیں، آپ نے ہمارے ساتھ جو حسن سلوک کیا ہے ہم اس کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن نجاشی نے یہ کہتے ہوئے ان کو انکار کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد پر بھروسہ کرنا لوگوں کی مدد پر بھروسہ کرنے سے بہتر ہے۔ (عبداللہ) کہتے ہیں: انہی کے متعلق قرآن پاک کی یہ آیت نازل ہوئی:

وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خَاشِعِيْنَ لِلّٰهِ

''اور بے شک کچھ کتابی ایسے ہیں کہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر جو تمہاری طرف اترا اور جو ان کی طرف اترا اُن کے دل اللہ کے حضور جھکے ہوئے''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3176- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَنْبَاَ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ حُصِرَ بِالشَّامِ وَقَدْ تَاَلَّبَ عَلَيْهِ الْقَوْمُ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهُ مَا يَنْزِلُ بِعَبْدٍ مُّؤْمِنٍ مِنْ مَنْزِلِهِ شِدَّةٌ اِلَّا يَجْعَلُ اللّٰهُ لَهُ بَعْدَهَا فَرَجًا وَلَنْ يَغْلِبَ عُسْرٌ يُسْرَيْنِ و: يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوْا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (آل عمران : 200) قَالَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ فِي كِتَابِهِ : اِعْلَمُوْا اَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ (الحديد : 20) اِلٰى اٰخِرِهَا قَالَ فَخَرَجَ عُمَرُ بِكِتَابِهِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَرَاَ عَلٰى اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ قَالَ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اِنَّمَا يَعْرِضُ بِكُمْ اَبُوْ عُبَيْدَةَ اَنِ ارْغَبُوْا فِي الْجِهَادِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ کو یہ اطلاع ملی کہ شام میں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کر لیا گیا ہے اور ان کے خلاف بہت سارے لوگ جمع ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف ایک مکتوب لکھا ''سلام علیک! امابعد: بندۂ مومن پر جب بھی کوئی سختی آتی ہے، اللہ تعالیٰ اس کے بعد آسانی عطا کرتا ہے اور کبھی بھی ایک تنگی دو آسانیوں پر غالب نہیں آتی اور

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوْا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (آل عمران : 200)

''اے ایمان والو صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرو اس امید پر کہ کامیاب رہو'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ نے جوابی مکتوب میں لکھا: سلام علیک، امابعد! بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے:

اِعْلَمُوْا اَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ (الحديد : 20)

''جان لو کہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود اور آرائش اور تمہارا آپس میں بڑائی مارنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر بڑائی چاہنا'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)۔

(حضرت اسلم رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ مکتوب لیا اور منبر پر بیٹھ گئے اور تمام اہل مدینہ کو یہ مکتوب پڑھ کر سنایا پھر فرمایا: اے مدینہ والو! حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ تمہیں جہاد میں دلچسپی لینے پر ابھار رہے تھے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3177۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٌ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيِّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا بْنُ الْمُبَارَكِ اَنْبَاَ مُصْعَبٌ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَا بْنَ اَخِي هَلْ تَدْرِيْ فِي اَيِّ شَيْءٍ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ : اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا (آل عمران : 200) قَالَ قُلْتُ لاَ قَالَ يَا بْنَ اَخِي اِنِّيْ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ لَمْ يَكُنْ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوٌ يُرَابَطُ فِيْهِ وَلٰكِنِ انْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت داؤد بن صالح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا: اے میرے بھتیجے کیا تم جانتے ہو کہ یہ آیت کس سلسلے میں نازل ہوئی؟

اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا (آل عمران : 200)

''صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(حضرت داؤد بن صالح علیہ السلام) کہتے ہیں: میں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے کہا: اے میرے بھتیجے! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (یہ آیت اس حوالے سے نازل نہیں ہوئی کہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کچھ لوگ غزوات میں سرحدوں کی حفاظت کرنے والے تھے۔ البتہ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار ضرور ہوتا تھا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ النِّسَآءِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ النساء کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3178۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا السِّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ وَاَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٌ حَدَّثَنَا بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ سَلُوْنِي عَنْ سُوْرَةِ النِّسَاءِ فَاِنِّيْ قَرَاْتُ الْقُرْآنَ وَاَنَا صَغِيْرٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦-حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: مجھ سے سورۃ النساء کے بارے میں پوچھ لیا کرو کیونکہ میں نے بچپن میں ہی قرآن پاک پڑھ لیا تھا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3179- اَخْبَرَنِی اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ الْحُمَيْدِ الصَّنْعَانِیُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنُ عَبَّادٍ اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَ مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اِتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَاءَ لُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ (النساء : 1) قَالَ اِنَّ الرَّحْمَ لَتُقْطَعُ وَاِنَّ النِّعْمَةَ لَتُكْفَرُ وَاِنَّ اللّٰهَ اِذَا قَارَبَ بَيْنَ الْقُلُوْبِ لَمْ يُزَحْزِحْهَا شَیْءٌ اَبَدًا ثُمَّ قَرَاَ: لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ (الانفال : 63) قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّحْمُ شَجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ وَاِنَّهَا تَجِیْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَتَكَلَّمُ بِلِسَانٍ طَلْقٍ ذَلْقٍ فَمَنْ اَشَارَتْ اِلَيْهِ بِوَصْلٍ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَشَارَتْ اِلَيْهِ بِقَطْعٍ قَطَعَهُ اللّٰهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✦✦-حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما (اللہ تعالیٰ کے ارشاد)

اِتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَاءَ لُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ (النساء : 1)

''اور اللہ سے ڈرو، جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرمایا: بے شک رحم (رشتہ داریوں) کو توڑا جاتا ہے اور نعمت کی ناشکری کی جاتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ دلوں میں قربت ڈال دیتا ہے تو کوئی چیز کبھی بھی ان کو دور نہیں کر سکتی پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ (الانفال : 63)

''اگر تم زمین میں جو کچھ ہے سب خرچ کر دیتے ان کے دل نہ ملا سکتے'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر آپ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''رحم'' رحمٰن کی شاخ ہے اور یہ قیامت کے دن فصیح و بلیغ زبان میں باتیں کرتا آئے گا، یہ جس کی طرف اشارہ کر کے کہہ دے گا کہ یہ صلہ رحمی کیا کرتا تھا، اللہ تعالیٰ اس کو (جنت سے) ملا دے گا اور جس کی طرف اشارہ کر کے کہہ دے گا کہ یہ قطع رحمی کرتا تھا، اللہ تعالیٰ اس کو (جنت سے) قطع (یعنی الگ) کر دے گا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

3180- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّحْوِیُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ اَبِی طَلْحَةَ وَبَيْنَ اُمِّ سُلَيْمٍ

حدیث: **3180**

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دار الباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 14678

كَـلامٌ، فَـارَادَ اَبُـو طَـلْحَةَ اَنْ يُّطَلِّقَ اُمَّ سُلَيْمٍ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : اِنَّ طَلاقَ اُمِّ سُلَيْمٍ لَحُوْبٌ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے درمیان کچھ ناچاقی تھی، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کوطلاق دینے کا ارادہ کرلیا، یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ام سلیم کوطلاق دینا ''حوب'' (گناہ) ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3181۔ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :ثَلَاثَةٌ يَدْعُوْنَ اللّٰهَ فَلا يُسْتَجَابُ لَهُمْ :رَجُلٌ كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَاَةٌ سَيِّئَةُ الْخُلُقِ فَلَمْ يُطَلِّقْهَا، وَرَجُلٌ كَانَ لَهُ عَلٰى رَجُلٍ مَالٌ فَلَمْ يُشْهِدْ عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ اٰتٰى سَفِيْهًا مَالَهُ، وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ :وَلا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ اَمْوَالَكُمْ (النساء : 5)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، لِتَوْقِيفِ اَصْحَابِ شُعْبَةَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى، وَاِنَّمَا اَجْمَعُوا عَلٰى سَنَدِ حَدِيْثِ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ :ثَلَاثَةٌ يُّؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ، وَقَدِ اتَّفَقَا جَمِيْعًا عَلٰى اِخْرَاجِهِ

✧✧۔حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں لیکن ان کی دعا قبول نہیں کی جاتی۔

(1) ایسا شخص جس کے نکاح میں بری عورت ہو لیکن وہ اس کو طلاق نہ دیتا ہو۔

(2) ایسا شخص جس کے پاس مال ہو لیکن وہ اس پر کسی کو گواہ نہ بنائے۔

(3) ایسا شخص جو اپنا مال کسی بے وقوف کے سپرد کردے۔

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

وَلا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ اَمْوَالَكُمْ (النساء : 5)

اور بے عقلوں کو ان کے مال نہ دو جو تمہارے پاس ہیں جن کو اللہ نے تمہاری بسر اوقات کیا ہے اور انہیں اس میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے اچھی بات کہو (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

حدیث: 3181

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث:20304

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔ کیونکہ شعبہ کے شاگردوں نے اس کو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ پر موقوف کیا ہے جبکہ تمام محدثین کا اسی اسناد کے ہمراہ شعبہ کی حدیث "تین آدمی ایسے ہیں جن کو دوگنا اجر ملتا ہے" پر اجماع ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

3182۔ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِیُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرْبِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَیْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مِّقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی: وَمَنْ کَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ" فَلَا یَحْتَاجُ اِلٰی مَالِ الْیَتِیْمِ : وَمَنْ کَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْکُلْ بِالْمَعْرُوْفِ (النساء : 6) یَاْکُلُ مِنْ مَّالِهٖ مِثْلَ اَنْ یَّقُوْتَ حَتّٰی لَا یَحْتَاجَ اِلٰی مَالِ الْیَتِیْمِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَمَنْ کَانَ غَنِیًّا فَلْیَسْتَعْفِفْ (النساء : 6)

"اور جسے حاجت نہ ہو وہ بچتا رہے" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں۔ لہٰذا یتیم کے مال کی ضرورت نہیں ہے، اور

وَمَنْ کَانَ فَقِیْرًا فَلْیَاْکُلْ بِالْمَعْرُوْفِ (النساء : 6)

"اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھائے"۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: وہ اس کے مال میں سے صرف اس قدر لے سکتا ہے جس سے اس کی دو وقت کی روٹی پوری ہونے لگ جائے حتیٰ کہ اس کو یتیم کے مال کی ضرورت نہ رہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3183۔ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ مَحْمُوْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّشْتَکِیُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ قَیْسٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ عِکْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ : وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسَاکِیْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا (النساء: 8) قَالَ یَرْضَخُ لَهُمْ فَاِنْ کَانَ فِی الْمَالِ تَقْصِیْرٌ اعْتَذَرَ اِلَیْهِمْ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد

وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسَاکِیْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا

(النساء:8)

"پھر بانٹتے وقت اگر رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آ جائیں تو اس میں سے انہیں بھی کچھ دو اور ان سے اچھی بات کہو"

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں۔ان (یتیموں، مسکینوں وغیرہ) کو مال میں سے تھوڑا سا دے دو اور اگر مال میں گنجائش نہ ہو تو ان سے معذرت کر لی جائے۔

٭٭ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3184۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَانَا جَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ :لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ: وَلا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ(الانعام : 152)و: اِنَّ الَّذِينَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا (النساء : 10) قَالَ :انْطَلَقَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ يَتِيمٌ، فَعَزَلَ طَعَامَهُ مِنْ طَعَامِهِ، وَشَرَابَهُ مِنْ شَرَابِهِ، فَجَعَلَ يَفْضُلُ الشَّيْءُ مِنْ طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ، فَيُحْبَسُ حَتّٰى يَاْكُلَهُ اَوْ يَفْسَدَ، فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ، فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ : وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتَامٰى قُلْ اِصْلاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُم (البقرة : 220)فَخَلَطُوا طَعَامَهُمْ بِطَعَامِهِمْ وَشَرَابَهُمْ بِشَرَابِهِمْ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

وَلا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ(الانعام : 152)

''اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر بہت اچھے طریقہ سے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور

اِنَّ الَّذِينَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا (النساء : 10)

''وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں، اور کوئی دم جاتا ہے کہ بھڑکتے دھڑے میں جائیں گے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو جس جس کی پرورش میں کوئی یتیم تھا، وہ اپنے گھر گیا اور اپنے کھانے سے یتیم کا کھانا الگ کر دیا، اپنے مشروبات سے ان کے مشروبات الگ کر دیئے، پھر یوں ہونے لگا کہ ان کا کھانا پینا بچ جاتا، وہ اس کو رکھے رکھتے حتیٰ کہ وہ خود ہی اس کو کھاتا یا خراب ہو جاتا۔ یہ بات ان کو ناگوار گزری، انہوں نے اس بات کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتَامٰى قُلْ اِصْلاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُم (البقرة : 220)

''اور تم سے یتیموں کا مسئلہ پوچھتے ہیں تم فرماؤ ان کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر اپنا ان کا خرچ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

چنانچہ انہوں نے دوبارہ ان کا کھانا، پینا اپنے کھانے پینے میں شامل کر لیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3185- اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ حَرْبٍ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ قَيْسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِیْ وَاَنَا مَرِيْضٌ فِیْ بَنِیْ سَلَمَةَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ اَقْسِمُ مَالِیْ بَيْنَ وَلَدِیْ؟ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَیَّ شَيْئًا، فَنَزَلَتْ: يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِیْ اَوْلَادِكُمْ (النساء : 11)

قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰی اِخْرَاجِ حَدِيْثِ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ فِیْ هٰذَا الْبَابِ بِاَلْفَاظٍ غَيْرِ هٰذِهٖ هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✦✦- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں بنی سلمہ میں بیمار ہوگیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لایا کرتے تھے، میں نے (ایک دن) عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنی اولاد میں اپنا مال کیسے تقسیم کروں؟ آپ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا حتی کہ یہ آیت نازل ہوگئی:

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِیْ اَوْلَادِكُمْ (النساء : 11)

''اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع پر شعیب کی محمد بن المنکد ر سے روایات نقل کی ہیں تاہم ان کے الفاظ ذرا مختلف ہیں اور یہ سند صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

3186- هٰكَذَا اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِیُّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَاَنْ اَكُوْنَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَلَاثٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ حُمُرِ النِّعَمِ مِنَ الْخَلِيْفَةِ بَعْدَهٗ وَعَنْ قَوْمٍ قَالُوْا نُقِرُّ بِالزَّكَاةِ فِیْ اَمْوَالِنَا وَلَا نُؤَدِّيْهَا اِلَيْكَ اَيَحِلُّ قِتَالُهُمْ وَعَنِ الْكَلَالَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦- حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (درج ذیل) تین اشیاء کے متعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنا میرے لئے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔

(1) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ کون ہوگا۔

حدیث: 3186

اخرجه ابوداؤد الطيالسى فى "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث:60 اخرجه ابوبكر الصنعانى فى "مصنفه" طبع المكتب الاسلامى بيروت لبنان (طبع ثانى) 1403ھ رقم الحديث:19185

(2) جولوگ کہتے ہیں: ہم زکوٰۃ اپنے مالوں میں ہی باقی رکھیں گے تمہیں ادانہیں کریں گے۔ کیاان کے ہاتھ جہاد کرنا جائز ہے۔

(3) کلالہ۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3187۔ وَاَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلَ يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ اٰخِرَ النَّاسِ عَهْدًا بِعُمَرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ الْقَوْلَ مَا قُلْتُ قُلْتُ وَمَا قُلْتَ قَالَ قُلْتُ الْكَلَالَةُ مَنْ لَّا وَلَدَ لَهُ هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ آخری عمر تک سنگت کا شرف سب سے زیادہ مجھے حاصل رہا ہے، میں نے ان کو یہ فرماتے سنا: میں نے (کلالہ کے بارے میں) جو کہنا تھا کہہ دیا ہے اب اس سلسلے میں تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے فرمایا: میرا موقف یہ ہے کہ کلالہ اس کو کہتے ہیں جس کی کوئی اولاد نہ ہو۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3188۔ وَاَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ثَلَاثٌ لَاَنْ يَّكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَّنَهُمْ لَنَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا الْخَلَافَةُ وَالْكَلَالَةُ وَالرِّبَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (درج ذیل) تین اشیاء کے متعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنا میرے لئے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔

(1) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ کون ہوگا۔

حدیث: 3187

ذکرہ ابوبکر البیھقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث:12058 اخرجہ ابوبکر الکوفی ' فی "مصنفہ" طبع مکتبہ الرشد' ریاض' سعودی عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحدیث:31599

حدیث: 3188

اخرجہ ابو عبداللہ القزوینی فی "سننہ" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2727 ذکرہ ابوبکر البیھقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 12059 اخرجہ ابوبکر الصنعانی فی "مصنفہ" طبع المکتب الاسلامی' بیروت لبنان' (طبع ثانی) 1403ھ' رقم الحدیث:19184 اخرجہ ابوبکر الکوفی ' فی "مصنفہ" طبع مکتبہ الرشد' ریاض' سعودی عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحدیث:22002

(2) کلالہ۔

(3) ربا۔

3189۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِیُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَیَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ عُمَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَّمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ : حُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ اُمَّهَاتُکُمْ وَبَنَاتُکُمْ وَاَخَوَاتُکُمْ وَعَمَّاتُکُمْ وَخَالَاتُکُمْ وَبَنَاتُ الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ (النساء: 23) هٰذَا مِنَ النَّسَبِ : وَاُمَّهَاتُکُمُ اللَّاتِیْ اَرْضَعْنَکُمْ وَاَخَوَاتُکُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهَاتُ نِسَائِکُمْ وَرَبَائِبُکُمُ اللَّاتِیْ فِیْ حُجُوْرِکُمْ مِّنْ نِّسَائِکُمُ اللَّاتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَکُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ وَحَلَائِلُ اَبْنَائِکُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِکُمْ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ (النساء :23) : وَلَا تَنْکِحُوا مَا نَکَحَ اٰبَاؤُکُمْ مِنَ النِّسَاءِ (النساء : 22)

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ وَلَهٗ شَاهِدٌ صَحِیْحٌ مِّنْ رِوَایَةِ عِکْرَمَةَ

✦✦۔حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نسب کی وجہ سے سات رشتے حرام کئے گئے ہیں اور نکاح کی وجہ سے بھی سات رشتے حرام کئے گئے ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

حُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ اُمَّهَاتُکُمْ وَبَنَاتُکُمْ وَاَخَوَاتُکُمْ وَعَمَّاتُکُمْ وَخَالَاتُکُمْ وَبَنَاتُ الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاُخْتِ (النساء:23)

''حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ رشتہ داریاں تو نسب کی وجہ سے حرام ہیں۔ اور (درج ذیل آیت میں بھی محرمات کی مزید بیان ہے)

وَاُمَّهَاتُکُمُ اللَّاتِیْ اَرْضَعْنَکُمْ وَاَخَوَاتُکُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهَاتُ نِسَائِکُمْ وَرَبَائِبُکُمُ اللَّاتِیْ فِیْ حُجُوْرِکُمْ مِّنْ نِّسَائِکُمُ اللَّاتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَکُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ وَحَلَائِلُ اَبْنَائِکُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِکُمْ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ (النساء :23)

''اور تمہاری مائیں جنہوں نے دودھ پلایا اور دودھ کی بہنیں اور عورتوں کی مائیں اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں ان بیبیوں سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو تو پھر اگر تم نے ان سے صحبت نہ کی ہو تو ان کی بیٹیوں میں حرج نہیں اور تمہاری نسلی بیٹوں کی بیبیں اور دو بہنیں اکٹھی کرنا مگر جو ہو گزرا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور

حدیث: 3189

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 13677

اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 12222

وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ اٰبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ (النساء : 22)

''اور باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح نہ کرو مگر جو ہو گزرا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے

3190۔ اَخْبَرَنِی اَبُو الْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِیُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَرُمَ سَبْعٌ مِنَ النَّسَبِ وَسَبْعٌ مِّنَ الصِّهْرِ

-حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ ''نسب میں سے 7 اور سسرالی رشتہ داروں میں سے 7 کے ساتھ نکاح حرام کیا گیا''۔

3191۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِی طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی حُصَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ : وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ (النساء : 24) قَالَ كُلُّ ذَاتِ زَوْجٍ اِتْيَانُهَا زِنًا اِلَّا مَا سُبِيَتْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

-حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ (النساء : 24)

''اور حرام ہیں شوہر دار عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آجائیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: کسی بھی شادی شدہ شوہر والی کے ساتھ نکاح کرنا، زنا ہے سوائے لونڈیوں کے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3192۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَنْبَاَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ اَنْبَاَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا نَضْرَةَ يَقُوْلُ قَرَاْتُ عَلٰى بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً (النساء : 24) قَالَ بْنُ عَبَّاسٍ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى قَالَ اَبُوْ نَضْرَةَ فَقُلْتُ مَا نَقْرَاُهَا كَذٰلِكَ فَقَالَ بْنُ عَبَّاسٍ وَاللّٰهِ لَاَنْزَلَهَا اللّٰهُ كَذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

-حضرت ابونضرہ کہتے ہیں: میں نے یہ آیت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے تلاوت کیں:

حدیث: 3191

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 13733

فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً (النساء : 24)

''تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو انکے بندھے ہوئے مہران کو دو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ (کے ساتھ یہ الفاظ بھی پڑھو) اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى'' تو حضرت ابونضرہ بولے: ہم تو یہ آیت اس طرح نہیں پڑھتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: خدا کی قسم! یہ آیت اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی نازل فرمائی ہے۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3193۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَقَالَتْ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ قَالَ وَقَرَاَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ : وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَاءَ (المؤمنون : 8-5) مَا زَوَّجَهُ اللّٰهُ اَوْ مَلَّكَهُ فَقَدْ عَدَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عورتوں سے متعہ کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا: ہمارے پاس قرآن موجود ہے (پڑھ کر دیکھئے آپ کو متعہ کا حکم معلوم ہو جائے گا) پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَاءَ (المؤمنون : 8-5)

''اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، مگر اپنی بیبیوں اور شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں، تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یعنی جن کے ساتھ نکاح ہوا ہے اور جو اس کی ملکیت میں ہیں، ان کے علاوہ اگر کسی نے راستہ ڈھونڈا اس نے حد سے تجاوز کیا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3194۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَبُو الْبَخْتَرِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ عَنْ مَعْنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

حدیث: 3193

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز، مکہ مکرمہ، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 13952

حدیث: 3194

اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الکبیر" طبع مکتبہ العلوم والحکم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث: 9069

عَنْ اَبِیہِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّ فِی سُوْرَۃِ النِّسَاءِ لَخَمْسُ اٰیَاتٍ مَّا یَسُرُّنِی اَنَّ لِی بِھَا الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا: اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ وَاِنْ تَکُ حَسَنَۃً یُّضَاعِفْھَا وَیُؤْتِ مِنْ لَّدُنْہُ اَجْرًا عَظِیْمًا (النساء : 40)وَ: اِنْ تَجْتَنِبُوْا کَبَائِرَ مَا تُنْھَوْنَ عَنْہُ نُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَنُدْخِلْکُمْ مُّدْخَلًا کَرِیْمًا(النساء : 31) وَ: اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ(النساء : 48) وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ جَاءُ وْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوْا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا(النساء : 64) وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْءً ا اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَہٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰہَ یَجِدِ اللّٰہَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا(النساء : 110) قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ مَا یَسُرُّنِی اَنَّ لِی بِھَا الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا ھٰذَا اِسْنَادٌ صَحِیْحٌ اِنْ کَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ سَمِعَ مِنْ اَبِیْہِ فَقَدِ اخْتُلِفَ فِی ذٰلِکَ

✧✧-حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سورۃ النساء میں پانچ آیتیں ایسی ہیں اگر ان کے بدلے مجھے دنیا بھر کا خزانہ ملے تب بھی راضی نہیں ہوسکتا (وہ پانچ آیات یہ ہیں)

(1) اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ وَاِنْ تَکُ حَسَنَۃً یُّضَاعِفْھَا وَیُؤْتِ مِنْ لَّدُنْہُ اَجْرًا عَظِیْمًا (النساء : 40)

''اللہ ایک ذرہ بھر ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دونی کرتا اور اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(2) اِنْ تَجْتَنِبُوْا کَبَائِرَ مَا تُنْھَوْنَ عَنْہُ نُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَنُدْخِلْکُمْ مُّدْخَلًا کَرِیْمًا(النساء : 31)

''اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تمہیں ممانعت ہے تو تمہارے اور گناہ ہم بخش دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(3) اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ(النساء : 48)

''بیشک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر کے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے''
(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(4) وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوا اَنْفُسَھُمْ جَاءُ وْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوْا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا (النساء : 64)

''اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(5) وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْءً ا اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَہٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰہَ یَجِدِ اللّٰہَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا(النساء : 110)

''اور جو کوئی برائی یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش چاہے تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا''
(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات بھی خوش نہیں کرسکتی کہ ان آیات کے بدلے میرے لئے دنیا و مافیھا ہو۔

اگر عبدالرحمن نے واقعی اپنے والد سے حدیث کا سماع کیا ہے تو یہ حدیث صحیح الاسناد ہے عبدالرحمن کے اپنے والد سے سماع میں محدثین کرام کا اختلاف ہے۔

3195۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، اَنْبَاَنَا قَبِيْصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا قَالَتْ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيَغْزُو الرِّجَالُ وَلَا نَغْزُو وَلَا نُقَاتِلُ فَنُسْتَشْهَدُ، وَاِنَّمَا لَنَا نِصْفُ الْمِيرَاثِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ (النساء : 32)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ اِنْ كَانَ سَمِعَ مُجَاهِدٌ مِّنْ اُمِّ سَلَمَةَ

-حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیا بات ہوئی کہ مرد تو جہاد کریں جبکہ ہم نہ جہاد کرتی ہیں نہ غزوہ میں شریک ہوتی ہیں کہ ہمیں مقام شہادت ملے۔ ادھر وراثت کے سلسلے میں بھی ہمیں مردوں کے مقابلہ میں نصف کا استحقاق دیا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ (النساء : 32)

''اور اس کی آرزو نہ کرو جس سے اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر بڑائی دی'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اگر مجاہد کا ام سلمہ سے سماع ثابت ہو تو یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے۔

3196۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنِيْ اِدْرِيسُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ :وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ (النساء : 33) قَالَ :كَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ

حدیث: 3195

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3022 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 26779 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 17584 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسندة" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 6959 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث:609

حدیث: 3196

اخرجه ابوعبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر یمامه بیروت لبنان 1407ھ1987ء 6366 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 6417 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 21242 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث:2922

حِینَ قَدِمُوا الْمَدِینَةَ یُوَرِّثُونَ الْاَنْصَارَ، دُونَ ذَوِی الْقُرْبٰی، رَحْمَةً لِلاُخُوَّةِ الَّتِیْ اٰخی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَهُمْ، فَلَمَّا نَزَلَتْ: وَلِکُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ مِمَّا تَرَکَ الْوَالِدَانِ وَالاَقْرَبُونَ (النساء : 33) قَالَ:فَنَسَخَتْهَا، ثُمَّ قَالَ:وَالَّذِینَ عَقَدَتْ اَیْمَانُکُمْ فَآتُوهُمْ نَصِیبَهُمْ (النساء : 33)مِنَ النَّصْرِ وَالنَّصِیحَةِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِجَاهُ

✧✧ -حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَالَّذِینَ عَقَدَتْ اَیْمَانُکُمْ فَآتُوهُمْ نَصِیبَهُمْ (النساء : 33)

''اور جن سے تمہارا حلف بندھ چکا انہیں ان کا حصہ دو''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: جب مسلمان ہجرت کر کے مدینۃ المنورہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جن انصاریوں کا بھائی بنایا تھا وہ انصاری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے ان بھائیوں پر رحمت اور شفقت کے جذبات میں اپنے سگے رشتہ داروں کو چھوڑ کر ان کو وراثت دیا کرتے تھے۔ پھر جب یہ آیت نازل ہوئی:

وَلِکُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِیَ مِمَّا تَرَکَ الْوَالِدَانِ وَالاَقْرَبُونَ (النساء : 33)

''اور ہم نے سب کے لئے مال کے مستحق بنا دیئے ہیں جو کچھ چھوڑ جائیں ماں باپ اور قرابت والے''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو اس آیت نے ''وَالَّذِینَ عَقَدَتْ'' والے حکم کو منسوخ کر دیا پھر فرمایا ''وَالَّذِینَ عَقَدَتْ اَیْمَانُکُمْ فَآتُوهُمْ نَصِیبَهُمْ'' یعنی جن سے تمہارا عقد (مواخاۃ) بندھ چکا ہے، ان کو امداد اور نصیحت وغیرہ دے دیا کرو۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3197- اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَکَرِیَّا یَحْیَی بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیُّ، حَدَّثَنَا رِبْعِیُّ بْنُ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَیْفَةَ، قَالَ: اَتَی اللّٰهُ بِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِهِ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالا، فَقَالَ لَهُ :مَاذَا عَمِلْتَ فِی الدُّنْیَا ؟ قَالَ: وَلا یَکْتُمُونَ اللّٰهَ حَدِیْثًا (النساء : 42) قَالَ :مَا عَمِلْتُ مِنْ شَیْءٍ یَا رَبِّ اِلَّا اَنَّكَ اٰتَیْتَنِیْ مَالا، فَکُنْتُ اُبَایِعُ النَّاسَ، وَکَانَ مِنْ خُلُقِی اَنْ اُیَسِّرَ عَلَی الْمُوْسِرِ، وَاُنْظِرَ الْمُعْسِرَ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : اَنَا اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْكَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِیْ، فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِیُّ، وَاَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیُّ :هٰکَذَا سَمِعْنَا مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِجَاهُ

✧✧ -حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک ایسا آدمی لایا جائے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تو نے دنیا میں کیا کیا نیک عمل کئے ہیں؟ (اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے:

وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا (النساء : 42)

''اور کوئی بات اللہ سے نہ چھپا سکیں گے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

وہ کہے گا: یا اللہ میں نے کوئی نیک عمل نہیں کیا۔ سوائے اس کے کہ تو نے مجھے دولت دی تھی، میں خرید و فروخت کیا کرتا تھا اور میری یہ عادت تھی کہ خوشحال سے بھی خوش اسلوبی کے ساتھ وصولی کیا کرتا تھا جبکہ تنگدست کو مہلت دے دیا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس چیز کا تجھ سے زیادہ میرا حق بنتا ہے (پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا) میرے بندے کو معاف کر دو۔ حضرت عقبہ بن عامر الجھنی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابومسعود الانصاری رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان حق ترجمان سے بھی بالکل ایسے ہی سنا ہے۔

❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3198۔ اَخْبَرَنِى اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى نَصْرٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِى قَيْسٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ : وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ (الانعام : 23) وَقَالَ فِى اٰيَةٍ اُخْرٰى : وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا (النساء : 42) فَقَالَ بْنُ عَبَّاسٍ اَمَّا قَوْلُهٗ : وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ . فَاِنَّهُمْ لَمَّا رَاَوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّهٗ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا اَهْلَ الْاِسْلَامِ قَالُوْا تَعَالَوْا فَلْنَجْحَدْ فَخَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى اَفْوَاهِهِمْ فَتَكَلَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ فَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: ایک آدمی نے آپ سے اس آیت کے متعلق پوچھا:

وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ (الانعام : 23)

''ہمیں اپنے رب اللہ کی قسم کہ ہم مشرک نہ تھے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور دوسری آیت میں ہے:

وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا (النساء : 42)

''اور کوئی بات اللہ سے نہ چھپا سکیں گے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

ابن عباس نے کہا: وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ کا مطلب یہ ہے کہ جب مشرکین قیامت کے دن دیکھ لیں گے کہ جنت میں تو صرف مسلمان ہی جا رہے ہیں تو وہ (ایک دوسرے سے) کہیں گے: آؤ ہم اپنے شرک کا انکار کر دیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کے منہ سیل بند کر دے گا۔ پھر ان کے ہاتھ اور پاؤں ان کے خلاف گواہی دے دیں گے'' تو وہ اللہ سے کوئی بات چھپا نہیں پائیں گے''۔

❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3199۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ

وَقَبِيصَةُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَانَا رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الْخَمْرِ فَحَضَرَتْ صَلَاةُ الْمَغْرِبِ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ فَقَرَاَ "قُلْ يَآ اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ" فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ : لَا تَقْرَبُوْا الصَّلَاةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ (النساء : 43) الْاٰيَةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ فَائِدَةٌ كَثِيْرَةٌ وَهِيَ اَنَّ الْخَوَارِجَ تَنْسُبُ هٰذَا السُّكْرَ وَهٰذِهِ الْقِرَاءَةَ اِلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ دُوْنَ غَيْرِهِ وَقَدْ بَرَّاَهُ اللّٰهُ مِنْهَا فَاِنَّهُ رَاوِي هٰذَا الْحَدِيْثِ

✦✦۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شراب کی حرمت کا حکم نازل ہونے سے قبل ایک انصاری صحابی نے ہماری دعوت کی، جب نماز مغرب کا وقت ہوا تو ایک آدمی نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی۔ اس نے "قُلْ يَآ اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ" سورۃ پڑھی، تو وہ اس سورت کے الفاظ خلط ملط کر گیا۔ تب یہ آیت نازل ہوئی:

لَا تَقْرَبُوْا الصَّلَاةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ (النساء : 43)

''نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

اور حدیث میں بہت فوائد ہیں وہ یہ کہ خوارج اس شراب نوشی اور اس قرات کو حضرت علی کی طرف منسوب کرتے ہیں اور دیگر صحابہ کی طرف یہ نسبت نہیں کرتے جبکہ خود اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس سے بری فرما دیا کیونکہ اس حدیث کے راوی خود حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

3200۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ قَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، اَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَاَصْحَابًا لَهُ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ، فَقَالُوا :يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، كُنَّا فِي عِزٍّ وَنَحْنُ

حدیث: 3199

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3671 اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3026 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 1698 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 82

حدیث: 3200

اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3086 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 4293 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 17519

مُشْرِكُونَ، فَلَمَّا آمَنَّا صِرْنَا اَذِلَّةً، قَالَ: اِنِّيْ اُمِرْتُ بِالْعَفْوِ فَلا تُقَاتِلُوا فَكُفُّوا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ، فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ (النساء : 77)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✦✦ ۔حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مکۃ المکرمہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم جب تک مشرک تھے تو بہت عزت دار تھے لیکن جب سے مسلمان ہوئے ہیں، تب سے ذلیل ہو کر رہ گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے عفو و درگزر کا حکم دیا گیا ہے، اس لئے جنگ مت کرو۔ چنانچہ وہ لوگ رک گئے، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ، فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ (النساء : 77)

''کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن سے کہا گیا: اپنے ہاتھ روک لو اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا تو ان میں سے بعضے لوگوں سے ایسے ڈرنے لگے جیسے اللہ سے ڈرے یا اس سے بھی زائد (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3201۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى: فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ (النساء : 92) قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يَاْتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسْلِمُ، ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهِ فَيَكُوْنُ فِيْهِمْ مُشْرِكُوْنَ، فَيُصِيْبُهُ الْمُسْلِمُوْنَ خَطَاً فِيْ سَرِيَّةٍ اَوْ غَزَاةٍ، فَيُعْتِقُ الرَّجُلُ رَقَبَةً" وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰى اَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ (النساء : 92) قَالَ: يَكُوْنُ الرَّجُلُ مُعَاهَدًا، وَقَوْمُهُ اَهْلُ عَهْدٍ، فَيُسْلِمُ اِلَيْهِمْ دِيَتَهُ، وَيَعْتِقُ الَّذِيْ اَصَابَهُ رَقَبَةً،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✦✦ ۔حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ (النساء : 92)

''پھر اگر وہ اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے اور خود مسلمان ہے تو صرف ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: کوئی آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر اسلام قبول کر کے واپس اپنی قوم میں جا کر رہنے لگ جاتا اور

مسلمان کسی غزوہ یا سریہ میں ان مشرکوں پر حملہ کرتے تو غلطی سے اس کا بھی قتل ہو جاتا تو وہ قتل کرنے والا ایک غلام آزاد کرتا اور اس آیت:

وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ اِلٰى اَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ (النساء : 92)

''اور اگر وہ اس قوم میں ہو کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کو خون بہا سپرد کی جائے اور ایک مسلمان مملوک آزاد کرنا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: وہ آدمی معاہد ہو اور اس کی قوم بھی عہد والی ہو تو ان کی طرف وہ دیت ادا کرے اور جس کے ہاتھ سے وہ قتل ہوا ہے، وہ غلام آزاد کرے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3202- اَخْبَرَنِى اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ بِالرَّىِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ بْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِى يَعْلٰى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَرْضٰى (النساء : 102) قَالَ نَزَلَتْ فِى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ كَانَ جَرِيحًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَرْضٰى (النساء : 102)

''اگر تمہیں مینہ (بارش) کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: یہ آیت حضرت عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ کے متعلق نازل ہوئی جو کہ زخمی تھے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3203- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِىُّ الزَّاهِدُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اَيُّوبَ عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِى قِلَابَةَ عَنْ اَبِى الْمُهَلَّبِ قَالَ رَحَلْتُ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا فِى هٰذِهِ الْاٰيَةِ : لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَا اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ (النساء: 123) قَالَتْ هُوَ مَا يُصِيبُكُمْ فِى الدُّنْيَا

✦✦ -حضرت ابوالمہلب کہتے ہیں: میں اس آیت کی وضاحت دریافت کرنے کے لئے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا:

حدیث: 3202

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر یمامه بیروت لبنان 1407ھ 1987ء 4323 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1369 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 11121

لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَا اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ (النساء: 123)

''کام نہ کچھ تمہارے خیالوں پر ہے اور نہ کتاب والوں کی ہوس پر'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس سے مراد وہ تکالیف ہیں جو دنیا میں تمہیں پہنچتی ہیں۔

3204۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَوَابِ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ: وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ (النساء: 127) فِي اَوَّلِ السُّوْرَةِ مِنَ الْمَوَارِيْثِ كَانُوْا لَا يُوَرِّثُوْنَ صَبِيًّا حَتّٰى يَحْتَلِمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ (النساء: 127)

''اور وہ جو تم پر قرآن میں پڑھا جاتا ہے ان یتیم لڑکیوں کے بارے میں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرمایا: سورۃ کے آغاز میں یہ وراثت کا حکم ہے کیونکہ لوگ نابالغ بچوں کو وراثت سے حصہ نہیں دیا کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3205۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خُدَيْجٍ اَنَّهٗ كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَاَةٌ قَدْ خَلَا مِنْ سِنِّهَا فَتَزَوَّجَ عَلَيْهَا شَابَّةً فَاٰثَرَ الْبِكْرَ عَلَيْهَا فَاَبَتِ امْرَاَتُهُ الْاُوْلٰى اَنْ تَقَرَّ عَلٰى ذٰلِكَ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيْقَةً حَتّٰى اِذَا بَقِيَ مِنْ اَجَلِهَا يَسِيْرٌ قَالَ اِنْ شِئْتِ رَاجَعْتُكِ وَصَبَرْتِ عَلَى الْاَثَرَةِ وَاِنْ شِئْتِ تَرَكْتُكِ حَتّٰى يَخْلُوَ اَجَلُكِ قَالَتْ بَلْ رَاجِعْنِيْ اَصْبِرُ عَلَى الْاَثَرَةِ فَرَاجَعَهَا ثُمَّ اٰثَرَ عَلَيْهَا فَلَمْ تَصْبِرْ عَلَى الْاَثَرَةِ فَطَلَّقَهَا الْاُخْرٰى وَاٰثَرَ عَلَيْهَا الشَّابَّةَ قَالَ فَذٰلِكَ الصُّلْحُ الَّذِيْ بَلَغَنَا اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَنْزَلَ فِيْهِ: وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا (النساء: 128)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: حضرت رافع بن خدیج کے نکاح میں ایک خاتون تھی۔ جب وہ بوڑھی ہو گئی تو انہوں نے ایک نوجوان لڑکی سے شادی کر لی اور اس کنواری لڑکی کو اس بوڑھی پر بہت ترجیح دینے لگے جبکہ اس کی پہلی

حدیث: 3204

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 12312

حدیث: 3205

اخرجہ ابوبکر الصنعانی فی "مصنفہ" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحدیث: 10653

بیوی کو یہ بات بہت ناگوار گزری، اس نے کہا: اگر تو نے اسی عادت پر قائم رہنا ہے تو مجھے طلاق دے دو۔ انہوں نے طلاق دے دی، جب اس کی عدت گزرنے کے چند دن باقی رہ گئے تو اس نے اپنی اس بیوی سے کہا: اگر تو چاہے تو میں رجوع کرلوں اور تو میرے اس رویئے کو برداشت کرلے اور اگر تو چاہے تو میں تجھے چھوڑ دیتا ہوں یہاں تک کہ تیری عدت گزر جائے۔ اس نے کہا: تو رجوع کرلے، میں تیرے اس طرفداری کے رویئے کو برداشت کرلوں گی۔ انہوں نے رجوع کرلیا لیکن وہ پھر اس بیوی کو ترجیح دینا برداشت نہ کرپائی، انہوں نے دوبارہ اس کو طلاق دے دی اور نوجوان بیوی کو اس پر ترجیح دی۔ آپ فرماتے ہیں: یہ ہے وہ ''صلح'' جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے:

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا (النساء : 128)

''اور اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ کرے تو ان پر گناہ نہیں کہ آپس میں صلح کریں''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3206۔ اَخْبَرَنِی اَبُوْ بَكْرِ الشَّافِعِیُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَبِيْعِ الْكِنْدِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَرَاَيْتَ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى: فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكَافِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا (النساء : 141) وَهُمْ يُقَاتِلُوْنَهُمْ فَيَظْهَرُوْنَ وَيَقْتُلُوْنَ فَقَالَ عَلِیٌّ اُدْنُهْ اُدْنُهْ ثُمَّ قَالَ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكَافِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت سبیع الکندی کہتے ہیں: میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا، ایک آدمی نے کہا: اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ! آپ کا اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكَافِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا (النساء : 141)

''تو اللہ تم سب میں قیامت کے دن فیصلہ کردے گا اور اللہ کافروں کو مسلمانوں پر کوئی راہ نہ دے گا''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

حالانکہ وہ ان سے جہاد کرتے ہیں، ان پر غالب آتے ہیں، ان کو قتل کرتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے قریب آؤ، میرے قریب آؤ۔ بیشک اللہ تعالیٰ ان سب میں قیامت کے دن فیصلہ کردے گا اور اللہ کافروں کو مسلمانوں پر کوئی راہ نہ دے گا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3207۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَبِی عِيْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِی حُصَيْنٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ

الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ(النساء : 159) قَالَ خُرُوْجُ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦-حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ (النساء : 159)

''کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے''(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: یہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے ظاہر ہونے کی بات ہے۔ صلوات الله عليهم ۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3208- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ بْنِ خَالِدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَنْطَلِقَ اِلٰى اَرْضِ النَّجَاشِيِّ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ قُرَيْشًا فَبَعَثُوْا اِلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ، وَجَمَعُوْا لِلنَّجَاشِيِّ هَدَايَا فَقَدِمْنَا، وَقَدِمُوْا عَلَى النَّجَاشِيِّ فَاَتَوْهُ بِهَدِيَّةٍ، فَقَبِلَهَا، وَسَجَدُوْا لَهٗ، ثُمَّ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ :اِنَّ قَوْمًا مِنَّا رَغِبُوْا عَنْ دِيْنِنَا وَهُمْ فِيْ اَرْضِكَ، فَقَالَ لَهُمُ النَّجَاشِيُّ :فِيْ اَرْضِيْ ؟ قَالَ :نَعَمْ، قَالَ :فَبَعَثَ اِلَيْنَا، فَقَالَ لَنَا جَعْفَرٌ :لَا يَتَكَلَّمْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اَنَا خَطِيْبُكُمُ الْيَوْمَ فَانْتَهَيْنَا اِلَى النَّجَاشِيِّ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ مَجْلِسِهٖ، وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَعُمَارَةُ عَنْ يَسَارِهٖ، وَالْقِسِّيْسُوْنَ مِنَ الرُّهْبَانِ جُلُوْسٌ سِمَاطَيْنِ، فَقَالَ لَهٗ عَمْرٌو وَعُمَارَةُ :اِنَّهُمْ لَا يَسْجُدُوْنَ لَكَ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَيْهِ زَبَرَنَا مَنْ عِنْدَهٗ مِنَ الْقِسِّيْسِيْنَ وَالرُّهْبَانِ اسْجُدُوْا لِلْمَلِكِ، فَقَالَ جَعْفَرٌ :لَا نَسْجُدُ اِلَّا لِلّٰهِ، فَقَالَ لَهُ النَّجَاشِيُّ :وَمَا ذَاكَ ؟ قَالَ :اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ فِيْنَا رَسُوْلَهٗ، وَهُوَ الرَّسُوْلُ الَّذِيْ بَشَّرَ بِهٖ عِيْسٰى بِرَسُوْلٍ يَاْتِيْ مِنْ بَعْدِهِ اسْمُهٗ اَحْمَدُ، فَاَمَرَنَا اَنْ نَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا، وَنُقِيْمَ الصَّلَاةَ، وَنُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَاَمَرَنَا بِالْمَعْرُوْفِ، وَنَهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ، قَالَ :فَاَعْجَبَ النَّاسَ قَوْلُهٗ، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ عَمْرٌو، قَالَ لَهٗ : اَصْلَحَ اللّٰهُ الْمَلِكَ، اِنَّهُمْ يُخَالِفُوْنَكَ فِيْ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ، فَقَالَ النَّجَاشِيُّ لِجَعْفَرٍ :مَا يَقُوْلُ صَاحِبُكَ فِي ابْنِ مَرْيَمَ ؟ قَالَ :يَقُوْلُ فِيْهِ قَوْلَ اللّٰهِ :هُوَ رُوْحُ اللّٰهِ، وَكَلِمَتُهٗ، اَخْرَجَهٗ مِنَ الْبَتُوْلِ الْعَذْرَاءِ، لَمْ يَقْرَبْهَا بَشَرٌ، قَالَ :فَتَنَاوَلَ النَّجَاشِيُّ عُوْدًا مِنَ الْاَرْضِ فَرَفَعَهٗ، فَقَالَ :يَا مَعْشَرَ الْقِسِّيْسِيْنَ وَالرُّهْبَانِ، مَا يَزِيْدُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ فِي ابْنِ مَرْيَمَ مَا يَزِنُ هٰذِهٖ، مَرْحَبًا بِكُمْ، وَبِمَنْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِهٖ، فَاَنَا اَشْهَدُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَاَنَّهُ الَّذِيْ بَشَّرَ بِهٖ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَلَوْلَا مَا اَنَا فِيْهِ مِنَ

حديث: 3208

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث:3205 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث:1478 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبه السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/1988ء' رقم الحديث:550

الْمُلْكِ، لَاتَيْتُهُ حَتّٰى اَحْمِلَ نَعْلَيْهِ، امْكُثُوا فِيْ اَرْضِيْ مَا شِئْتُمْ، وَاَمَرَ لَهُمْ بِطَعَامٍ وَكِسْوَةٍ، وَقَالَ :رُدُّوا عَلٰى هٰذَيْنِ هَدِيَّتَهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، وَاِنَّمَا خَرَّجْتُهُ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ اقْتِدَاءً بِشَيْخِنَا اَبِيْ يَحْيَى الْخَفَّافِ، فَاِنَّهُ خَرَّجَهُ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ :لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِلّٰهِ

✧✧ - حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حبشہ کی طرف ہجرت کر جانے کا حکم دیا، یہ بات قریش تک پہنچ گئی، انہوں نے عمرو بن العاص اور عمارہ بن ولید کو نجاشی کی طرف بھیجا اور نجاشی کے لئے بہت سارے تحائف جمع کئے، ہم نجاشی کے پاس چلے گئے، بعد میں یہ لوگ بھی وہاں پہنچ گئے۔ انہوں نے اس کو تحائف وغیرہ پیش کئے اور اس کو سجدہ بھی کیا، پھر عمرو بن العاص بولا: ہماری قوم کے کچھ لوگ ہمارے دین سے منحرف ہو گئے ہیں اور وہ اس وقت آپ کے علاقے میں موجود ہیں۔ نجاشی نے کہا: میرے علاقے میں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ نجاشی نے ہمیں بلوایا (نجاشی کے دربار میں حاضر ہونے سے پہلے) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے ہمیں سمجھا دیا کہ آج تمہاری طرف سے میں گفتگو کروں گا، تم لوگ بالکل خاموش رہنا، ہم نجاشی کے دربار میں گئے، اس وقت نجاشی بادشاہ اپنے تخت پر موجود تھا اور عمرو بن العاص اس کی دائیں جانب اور عمارہ اس کی بائیں جانب تھا اور پادری اور رہبان بیٹھے ہوئے تھے، عمرو اور عمارہ نے نجاشی سے کہا: ان لوگوں نے آپ کو سجدہ نہیں کیا۔ جب ہم اس کے قریب پہنچے تو ان راہبوں نے ہمیں ڈانٹ کر کہا: بادشاہ سلامت کو سجدہ کرو۔ تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بولے: ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کرتے۔ نجاشی نے وجہ پوچھی تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ہمارے اندر اپنا رسول بھیج دیا ہے اور یہ وہی رسول ہے جن کے متعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خوشخبری دی تھی کہ ''وہ رسول میرے بعد آئیں گے اور ان کا نام احمد ہو گا'' اس رسول نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم زکوٰۃ ادا کریں اور نماز قائم کریں، بھلائی کا حکم کریں اور برائی سے روکیں۔ (حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: تمام حاضرین کو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی یہ بات بہت اچھی لگی، جب عمرو (بن العاص) نے یہ صورت حال دیکھی تو بولا: اللہ تعالیٰ بادشاہ سلامت کے احوال کی اصلاح فرمائے، یہ لوگ عیسیٰ ابن مریم کے حوالے سے آپ سے اختلاف رکھتے ہیں۔ نجاشی نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا: تمہارے ساتھی (محمد ﷺ) کے ابن مریم کے بارے میں کیا نظریات ہیں؟ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابن مریم کے بارے ان کا نظریہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: یعنی وہ ان کو روح اللہ اور کلمۃ اللہ سمجھتے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے کنواری مریم رضی اللہ عنہا کے پیٹ سے پیدا کیا کہ کوئی انسان ان کے قریب نہیں آیا۔ (راوی) کہتے ہیں: نجاشی نے زمین سے ایک لکڑی اٹھائی اور اس کو بلند کیا اور بولا: اے پادریو! اور راہبو! ابن مریم کے متعلق اس نے تمہارے موقف کے عین مطابق بات کی ہے (پھر مسلمانوں سے مخاطب ہو کر کہا) تمہیں خوش آمدید اور جس کی طرف سے تم آئے ہو اس کو خوش آمدید۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور وہ وہی ہیں جن کے متعلق حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نے خوشخبری دی تھی اور اگر میرے ذمہ امور سلطنت کی ذمہ داریاں نہ ہوتیں تو ان کی خدمت میں حاضر ہوتا اور ان کے جوتے اٹھاتا، تم میری سلطنت میں جب تک چاہو (بے خوف و خطر) رہو۔ ان کے لئے لباس و طعام (رہائش وغیرہ سہولیات) کا حکم دیا اور (اپنے وزراء سے) کہا:

ان دونوں کوان کے تحائف واپس کردو۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔ میں نے اپنے شیخ ابویحییٰ الخفاف کی اقتداء میں یہ حدیث اس مقام پر درج کی ہے کیونکہ انہوں نے یہ حدیث اللہ تعالیٰ کے اس قول "لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِلّٰهِ" کے ضمن میں درج کی ہے۔

3209۔ اَخْبَرَنِی الشَّيْخُ الْفَقِيْهُ اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ شَقِيْقٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَفَيَّاضُ بْنُ زُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ جَاءَ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ ابْنَةً وَّاُخْتًا لِّاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ فَقَالَ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلَيْسَ لِلْاُخْتِ شَيْءٌ مَّا بَقِيَ فَهُوَ لِعَصَبَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ قَضٰى بِغَيْرِ ذٰلِكَ جَعَلَ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفَ وَلِلْاُخْتِ النِّصْفَ فَقَالَ بْنُ عَبَّاسٍ اَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ قَالَ مَعْمَرٌ فَلَمْ اَدْرِكْ مَا وَجْهُ ذٰلِكَ حَتّٰى لَقِيْتُ بْنَ طَاوُسٍ فَذَكَرْتُ لَهٗ حَدِيْثَ الزُّهْرِيِّ فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ اَنَّهٗ سَمِعَ بْنَ عَبَّاسٍ يَّقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : اِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ (النساء : 176) قَالَ بْنُ عَبَّاسٍ فَقُلْتُمْ اَنْتُمْ لَهَا النِّصْفَ وَاِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: ایک آدمی فوت ہوگیا ہے، اس نے ایک بیٹی اور ایک حقیقی بہن وارث چھوڑی ہیں (ان میں وراثت کس طرح تقسیم کی جائے؟) آپ نے فرمایا: بیٹی کے لئے نصف مال ہے اور بہن کو کچھ نہیں ملے گا بلکہ جو کچھ باقی بچے وہ اس کے عصبات کو دیا جائے گا۔ اس آدمی نے آپ سے کہا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس سے مختلف فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے بیٹی کے لئے آدھا اور بہن کے لئے آدھا مال قرار دیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ تعالیٰ؟ (اس حدیث کے راوی) معمر کہتے ہیں: مجھے اس کی وجہ معلوم نہ ہوسکی، حتیٰ کہ میری ملاقات ابن طاؤس سے ہوئی تو میں نے ان سے زہری کی حدیث کا ذکر کیا تو انہوں نے بتایا کہ مجھے میرے والد نے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے:

اِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ (النساء : 176)

"اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس بہن کا آدھا ہے"۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور تم اس کو اولاد کی موجودگی میں بھی نصف دینے پر مصر ہو۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث: 3209

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 12113
اخرجہ ابوبکر الصنعانی فی "مصنفہ" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحدیث: 19023

تفسیر سورة المائدة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3210 حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ قُرِءَ عَلَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَكَ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ *حَجَجْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ لِيْ يَا جُبَيْرُ تَقْرَأُ الْمَائِدَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ اَمَا اَنَّهَا اٰخِرُ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ فَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهَا مِنْ حَلَالٍ فَاسْتَحِلُّوْهُ وَمَا وَجَدْتُّمْ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ المائدہ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✦✦۔حضرت جبیر بن نضیر فرماتے ہیں: میں نے حج کیا اورام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھی حاضر ہوا، انہوں نے مجھ سے کہا: اے جبیر! تم سورۃ المائدہ پڑھتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔انہوں نے کہا: سب سے آخر میں نازل ہونے والی یہی سورت ہے۔جو چیز اس میں حلال پاؤ، اس کو حلال سمجھواور جو چیز اس میں حرام پاؤ، اس کو حرام سمجھو۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3211۔ وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: قُرِءَ عَلَى ابْنِ وَهْبٍ، اَخْبَرَكَ حُيَيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَعَافِرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ، حَدَّثَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ اٰخِرَ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْمَائِدَةُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦۔حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سب سے آخر میں نازل ہونے والی سورت، سورۃ المائدہ ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں

حدیث: 3210

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 2588 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 11138 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ه/ 1994ء رقم الحديث: 13756 اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان' مدينه منوره' (طبع اول) 1412ه/ 1991ء رقم الحديث: 1666

حدیث: 3211

ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ه/ 1994ء رقم الحديث: 13757

کیا۔

3212۔ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَیْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِیُّ، حَدَّثَنَا مُعَلّٰی بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَکِیْمٍ، عَنْ سَلْمٰی، عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ، قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ، فَقَالَ النَّاسُ :یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اُحِلَّ لَنَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الَّتِیْ اَمَرْتَ بِقَتْلِهَا ؟ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ :یَسْاَلُوْنَکَ مَاذَا اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُکَلِّبِیْنَ (المائدہ 4)

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخْرِجَاهُ

✦✦۔ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کتوں کو مارنے کا حکم دیا تو کچھ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانوروں کی جس نوع کے قتل کا آپ نے ہمیں حکم دیا ہے، ان میں سے ہمارے لئے حلال کیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازفرمائی:

یَسْاَلُوْنَکَ مَاذَا اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُکَلِّبِیْنَ (المائدہ: 4)

''اے محبوب تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال ہوا تم فرمادو کہ حلال کی گئیں تمہارے لئے پاک چیزیں اور شکاری جانور تم نے سدھا لئے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3213۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِیُّ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ فُضَیْلٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاکِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّمَا اُحِلَّتْ ذَبَائِحُ الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی مِنْ اَجْلِ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِالتَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِیْلِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✦✦۔ حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، یہود اور نصاریٰ کے ذبیحے تم پر اس لئے حلال ہیں کہ وہ لوگ توراۃ اور انجیل پر ایمان رکھتے ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3214۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِیُّ بِالْکُوْفَةِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِیُّ

حدیث: 3212

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 18645

حدیث: 3213

اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الکبیر" طبع مکتبہ العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 11779 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 18937

حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ : جَعَلَ فِيكُمْ اَنْبِيَاءَ، قَالَ جَعَلَ مِنكُمْ اَنْبِيَاءَ: وَجَعَلَكُمْ مُلُوكاً، قَالَ الْمَرْاَةُ وَالْخَادِمُ: وَآتَاكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِينَ (المائدة : 20) قَالَ الَّذِينَ هُمْ بَيْنَ ظَهْرَانِيهِمْ يَوْمَئِذٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

جَعَلَ فِيكُمْ اَنْبِيَاءَ

''تم میں سے پیغمبر کیے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: ''جعل منکم انبیاء'' (یعنی یہاں پر ''فی'' بمعنی ''من'' ہے) اور

وَجَعَلَكُمْ مُلُوكاً

''اور تمہیں بادشاہ کیا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: (اس سے مراد) عورت اور خادم ہے اور

وَآتَاكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِينَ (المائدة : 20)

''اور تمہیں وہ دیا جو آج سارے جہاں میں کسی کو نہ دیا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

سے مراد وہ لوگ ہیں جو آج تمہارے اندر موجود ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3215۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى : رَبَّنَا اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا (فصلت : 29) قَالَ اِبْلِيسُ وَبْنُ اٰدَمَ الَّذِي قَتَلَ اَخَاهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

رَبَّنَا اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا (فصلت : 29)

''اے ہمارے رب ہمیں دکھا وہ دونوں جن اور آدمی جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا کہ ہم انہیں پاؤں تلے ڈالیں''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: وہ ابلیس اور آدم علیہ السلام کا وہ بیٹا ہے جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا (یعنی قابیل)

حدیث: **3215**

اخرجه ابوبكر الكوفي ' في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودي عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحديث: 27758

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3216- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا مَحَاضِرُ بْنُ الْمُوَرِّعِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهُ سَمِعَ قَارِئًا يَقْرَأُ : يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ (المائدة : 35) قَالَ الْقُرْبَةُ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوْظُوْنَ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ بْنَ اُمِّ عَبْدٍ مِنْ اَقْرَبِهِمْ اِلَى اللّٰهِ وَسِيْلَةً

✧✧ -حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: انہوں نے ایک قاری کو یہ پڑھتے سنا:

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ (المائدة : 35)

''اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور فرمایا: (اس سے مراد) ''قربت'' ہے۔ پھر فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے جو محفوظ ہیں وہ یہ جانتے ہیں کہ ''ابن ام معبد'' وسیلہ کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب تھے۔

3217- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا عِبَادُ بْنُ الْعَوَامِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اٰيَتَانِ مَنْسُوْخَتَانِ مِنْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ: فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ (المائدة : 42) فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَ هُمْ (النساء : 49) صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سورۃ مائدہ کی دو آیتیں منسوخ ہیں۔

(1) فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ (المائدة : 42)

''تو ان میں فیصلہ فرماؤ یا ان سے منہ پھیر لو'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَ هُمْ (النساء : 49)

''اور یہ کہ اے مسلمان اللہ کے اتارے پر حکم کر اور ان کی خواہشوں پر نہ چل'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

318- حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ

حدیث: 3216

اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 8481

حدیث: 3217

ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 16902

اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 11054

اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَامٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَذَكَرُوْا : وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰـهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ (المائدة : 44) فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اِنَّ هٰذَا فِي بَنِي اِسْرَائِيْلَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ نِعْمَ الْاِخْوَةُ بَنُو اِسْرَائِيْلَ اِنْ كَانَ لَكُمُ الْحُلْوُ وَلَهُمُ الْمُرُّ كَلَّا وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ حَتّٰى تَحْذُو السُّنَّةَ بِالسُّنَّةِ حَذْوَ الْقُذَّةِ بِالْقُذَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت ہمام فرماتے ہیں: ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے تو لوگوں سے اس آیت کا ذکر کیا:

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ (المائدة : 44)

''اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے وہی لوگ کافر ہیں'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو ایک شخص نے کہا: یہ حکم تو بنی اسرائیل کے متعلق ہے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بولے: جی ہاں۔ بھائی تو بنی اسرائیل ہی ہیں۔ اگر تمہارے لئے میٹھا اور ان کے لئے کڑوا ہو، ہرگز نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے (تم ان کے برابر ہو گے) حتیٰ کہ بالکل انہیں کے طریقوں پر عمل کرو گے اور قدم بقدم، ہو بہو بالکل انہی جیسے ہو جاؤ گے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3219۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُوْصِلِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّهٗ لَيْسَ بِالْكُفْرِ الَّذِيْ يَذْهَبُوْنَ اِلَيْهِ اِنَّهٗ لَيْسَ كُفْرًا يَنْقُلُ عَنِ الْمِلَّةِ : وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ (المائدة : 44) كُفْرٌ دُوْنَ كُفْرٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کفر صرف دین سے منحرف ہونا ہی نہیں ہے جیسا کہ لوگ سمجھتے ہیں بلکہ

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ (المائدة : 44)

''اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے وہی لوگ کافر ہیں'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کفر کے مختلف مراتب ہوتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3220۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ،

حدیث: 3219

ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دار الباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 15632

حدیث: 3220

اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 1016

حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالاَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ :سَمِعْتُ عِيَاضًا الْاَشْعَرِيَّ، يَقُوْلُ :لَمَّا نَزَلَتْ: فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهُ (المائدة : 54) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هُمْ قَوْمُكَ يَا اَبَا مُوْسٰى، وَاَوْمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ اِلٰى اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عیاض اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت:

فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهُ (المائدة : 54)

''تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوموسیٰ وہ تیری ہی قوم ہے (یہ کہتے ہوئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے حضرت ابوموسیٰ کی طرف اشارہ کیا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3221- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ الْبَزَّازُ، بِبَغْدَادَ، اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا مَعْبَدُ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَسُ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ : وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (المائدة : 67) فَاَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ مِنَ الْقُبَّةِ، فَقَالَ لَهُمْ : اَيُّهَا النَّاسُ، انْصَرِفُوا فَقَدْ عَصَمَنِي اللّٰهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پہرہ دیا جاتا تھا، جب یہ آیت نازل ہوئی:

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (المائدة : 67)

''اور اللہ تمہاری نگہبانی کرے گا لوگوں سے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمہ سے اپنا سر باہر نکال کر فرمایا: اے لوگو! تم واپس چلے جاؤ، اللہ تعالیٰ نے میری حفاظت کا خود ذمہ لے لیا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3222- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثَنَا

حدیث: 3221

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3046 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 17508

اِسْرَائِیْلُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فِی قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ (فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِیْنَ 1)) قَالَ: مَعَ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَاُمَّتُهٗ شَهِدُوْا لَهٗ بِالْبَلَاغِ، وَشَهِدُوْا لِلرُّسُلِ اَنَّهُمْ قَدْ بَلَّغُوْا هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد "فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِیْنَ "کے متعلق فرماتے ہیں: (یعنی) محمد ﷺ کی امت کے ہمراہ۔ کیونکہ آپ کی امت آپ کے لئے احکام الٰہی پہنچانے کی گواہی دے گی اور دیگر رسولوں کے متعلق بھی گواہی دے گی کہ انہوں نے (اللہ تعالیٰ کے احکام دنیا والوں تک) پہنچا دیئے تھے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3223۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِیَّا الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَنْبَاَ جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ اُتِیَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِضَرْعٍ فَقَالَ لِلْقَوْمِ اُدْنُوْا فَاَخَذُوْا یُطْعِمُوْنَهٗ وَكَانَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فِی نَاحِیَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اُدْنُ فَقَالَ اِنِّی لَا اُرِیْدُهٗ فَقَالَ لِمَ قَالَ لِاَنِّی حَرَّمْتُ الضَّرْعَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا مِنْ خُطُوَاتِ الشَّیْطَانِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبَاتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ (المائدة : 87) اُدْنُ فَكُلْ وَكَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِكَ فَاِنَّ هٰذَا مِنْ خُطُوَاتِ الشَّیْطَانِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے پاس ''تھن'' لایا گیا۔ آپ نے لوگوں سے کہا: قریب آ جاؤ، سب لوگ اس کو کھانے لگ گئے۔ ان میں ایک شخص کونے میں بیٹھا ہوا تھا (جو اس تھن کو نہیں کھا رہا تھا) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تم بھی قریب آ جاؤ، اس نے کہا: میں یہ کھانے کا ارادہ نہیں رکھتا ہوں۔ آپ نے وجہ پوچھی، اس نے کہا: اس لئے کہ میں نے تھن کو نہ کھانے کی قسم کھا رکھی ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ شیطانی خیالات ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبَاتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ (المائدة:87)

''اے ایمان والو! حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لئے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

حدیث: 3222

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 11732

حدیث: 3223

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 8907 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 14859

پھر فرمایا: آؤ قریب آؤ اور کھاؤ اور اپنی قسم کا کفارہ دے دینا کیونکہ یہ (بلاوجہ اپنے اوپر کوئی چیز حرام کر لینا) شیطان کی پیروی ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3224۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دَسْتَوَيْهِ النَّسَوِيُّ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ لَفْظًا حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ الْفَسَوِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَعْلٰى بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا اَبِىْ يَعْلٰى بْنُ الْحَارِثِ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَامِعِ الْمَحَارِبِيِّ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ شَهِدَ عِنْدَهٗ رَجُلَانِ نَصْرَانِيَانِ عَلٰى وَصِيَّةِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ مَاتَ عِنْدَهُمْ قَالَ فَارْتَابَ اَهْلُ الْوَصِيَّةِ فَاَتَوْا بِهِمَا اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ فَاسْتَحْلَفَهُمَا بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ بِاللّٰهِ مَا اشْتَرَيَا بِهٖ ثَمَنًا وَّلَا كَتَمَا شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّا اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ (المائدة : 106) قَالَ عَامِرٌ ثُمَّ قَالَ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذِهٖ لَقِصَّةٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اشعری سے روایت ہے کہ ایک مسلمان آدمی کا انتقال ہو گیا اور دو عیسائی آدمیوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر اس کے بارے میں وصیت کی گواہی دی لیکن اہل وصیت کو اس میں شک تھا تو وہ ان دونوں کو پکڑ کر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس لے آئے۔ آپ نے عصر کی نماز کے بعد ان سے قسم لی، کہ نہ تو وہ اس سلسلہ میں رشوت لیں گے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی گواہی کو چھپائیں گے۔

اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ (المائدة:106)

''ایسا کریں تو ہم ضرور گنہگاروں میں ہیں۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک یہ قصہ (سچا) ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3225۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَتْ

حدیث: 3224

اخرجه ابوبكر الصنعانى فى "مصنفه" طبع المكتب الاسلامى' بيروت لبنان' (طبع ثانى) 1403ھ' رقم الحديث: 15539 اخرجه ابوبكر الكوفى ' فى "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودى عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحديث: 224410

حدیث: 3225

اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 166 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودى عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 17510 اخرجه ابومحمد الكسى فى "مسنده" طبع مكتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/1988ء' رقم الحديث: 700 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 12736

قُرَيْشٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْعُ اللّٰهَ رَبَّكَ اَنْ يَّجْعَلَ لَنَا الصَّفَا ذَهَبًا وَّنُؤْمِنُ بِكَ قَالَ اَوَ تَفْعَلُوْنَ قَالُوْا نَعَمْ فَدَعَا اللّٰهَ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يُقْرِءُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنْ شِئْتَ اَصْبَحَ لَهُمُ الصَّفَا ذَهَبًا فَمَنْ كَفَرَ مِنْهُمْ عَذَّبْتُهُ عَذَابًا لَّا اُعَذِّبُهُ اَحَدًا مِّنَ الْعَالَمِيْنَ وَاِنْ شِئْتَ فَتَحْتُ لَهُمْ اَبْوَابَ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ قَالَ يَا رَبِّ بَابَ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قریش نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمائش کی کہ آپ اپنے رب سے یہ دعا مانگیں کہ وہ صفا پہاڑ کو سونا بنا دے (اگر ایسا ہو جائے تو) ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کیا واقعی تم) ایمان لے آؤ گے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگی۔ حضرت جبریل امین علیہ السلام آپ کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے: آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے: اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں تو میں ان کے لئے صفا پہاڑ سونا بنا دیتا ہوں (لیکن ایک بات یاد رکھیں کہ اگر اس کے بعد) پھر کسی نے کفر کیا تو میں ان کو ایسا عذاب دوں گا کہ اس کائنات میں کسی کو ایسا عذاب نہیں دیا ہوگا اور اگر آپ چاہیں تو میں ان کے لئے توبہ اور رحمت کے دروازے کھول دیتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی: اے میرے رب! رحمت اور توبہ کے دروازے (کھول دے)

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3226- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، وَاَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْعَبْدِيُّ، اَنْبَاَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ شَيَّعَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مَا سَدَّ الْاُفُقَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، فَاِنَّ اِسْمَاعِيْلَ هٰذَا هُوَ السُّدِّيُّ، وَلَمْ يُخَرِّجْهُ الْبُخَارِيُّ

سورۃ الانعام کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ -حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سورۃ الانعام نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''سبحان اللہ'' کہا۔ پھر فرمایا: اس سورۃ نے تو پورا آسمان ملائکہ سے بھر دیا ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر صحیح ہے کیونکہ یہ جو اسماعیل ہیں یہ ''سدی'' ہیں تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی

روایات نقل نہیں کی ہیں۔

3227۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : ثُمَّ قَضٰى اَجَلًا وَاَجَلٌ مُسَمًّى عِنْدَهٗ (الانعام : 2) قَالَ هُمَا اَجَلَانِ اَجَلُ الدُّنْيَا وَاَجَلٌ فِي الْاٰخِرَةِ مُسَمًّى عِنْدَهٗ لَا يَعْلَمُهٗ اِلَّا اللّٰهُ وَقَوْلُهٗ : وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ (الانعام : 7) قَالَ مَسُّوْهُ وَنَظَرُوْا اِلَيْهِ لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

ثُمَّ قَضٰى اَجَلًا وَاَجَلٌ مُسَمًّى عِنْدَهٗ (الانعام : 2)

''پھرایک میعاد کا حکم رکھا اور ایک مقررہ وعدہ اس کے یہاں ہے''(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق مروی ہے کہ ان دونوں میعادوں سے مراد دنیا اور آخرت کی میعاد ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مقرر ہیں اور اس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور آپ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِي قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ (الانعام : 7)

''اور اگر ہم تم پر کاغذ میں کچھ لکھا ہوا اتارتے کہ وہ اسے اپنے ہاتھوں سے چھوتے''(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرمایا: اس کو اپنے ہاتھ سے چھوتے اور آنکھوں سے دیکھتے لیکن پھر ایمان نہ لاتے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3228۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْدَةَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ : وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْاَوْنَ عَنْهُ (الانعام : 26) قَالَ نَزَلَتْ فِي اَبِي طَالِبٍ كَانَ يَنْهَى الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَتَبَاعَدُ عَمَّا جَاءَ بِهٖ

✦✦ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْاَوْنَ عَنْهُ (الانعام : 26)

''اور وہ اس سے روکتے اور اس سے دور بھاگتے ہیں''(ترجمہ کنزالایمان امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: یہ آیت ابوطالب کے متعلق نازل ہوئی جو کہ مشرکین کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا رسانیوں سے روکتے تھے لیکن جو (پیغام) آپ لے کر آئے ہیں، اس کو قبول نہ کرتے تھے۔

حدیث : 3228

اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 12682

3229۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَمَّنْ سَمِعَ بْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ : وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْاَوْنَ عَنْهُ (الانعام : 26) قَالَ نَزَلَتْ فِي اَبِي طَالِبٍ كَانَ يَنْهَى الْمُشْرِكِينَ اَنْ يُؤْذُوهُ وَيَنْاَى عَنْهُ

حَدِيثُ حَمْزَةَ بْنِ حَبِيبٍ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْاَوْنَ عَنْهُ (الانعام : 26)

''اور وہ اس سے روکتے اور اس سے دور بھاگتے ہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرمایا: یہ آیت ابوطالب کے متعلق نازل ہوئی جو مشرکوں کی ایذارسانیوں سے آپ کا دفاع کیا کرتے تھے جبکہ (جو کچھ آپ لے کر آئے) اس سے دور رہتے تھے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3230۔ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ كَعْبٍ الْاَسَدِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :قَالَ اَبُو جَهْلٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قَدْ نَعْلَمُ يَا مُحَمَّدُ اَنَّكَ تَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ، وَلا نُكَذِّبُكَ، وَلَكِنْ نُكَذِّبُ الَّذِي جِئْتَ بِهِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ :قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ فَاِنَّهُمْ لا يُكَذِّبُونَكَ وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللّٰهِ يَجْحَدُونَ (الانعام : 33)

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابوجہل نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم جانتے ہیں کہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، ہمیشہ سچ بولتے ہیں اور ہم تمہیں جھٹلاتے بھی نہیں ہیں ہم تو اس (پیغام) کو جھٹلاتے ہیں جو تم لے کر آئے ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ فَاِنَّهُمْ لا يُكَذِّبُونَكَ وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللّٰهِ يَجْحَدُونَ (الانعام:33)

''ہمیں معلوم ہے کہ تمہیں رنج دیتی ہے وہ بات جو یہ کہہ رہے ہیں تو وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ ظالم اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے ہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3231۔ اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عِبَادٍ حَدَّثَنَا

حدیث: 3230

اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3064

عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَ مَعْمَرٌ عَنْ جَعْفَرٍ الْجَذَرِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ : اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ (الانعام : 38) قَالَ يُحْشَرُ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْبَهَائِمُ وَالدَّوَابُّ وَالطَّيْرُ وَكُلُّ شَيْءٍ فَيَبْلُغُ مِنْ عَدْلِ اللّٰهِ اَنْ يَاْخُذَ لِلْجُمَّاءِ مِنَ الْقَرْنَاءِ ثُمَّ يَقُوْلُ كُوْنِي تُرَابًا فَذٰلِكَ : يَقُوْلُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا (النباء :40) جَعْفَرُ الْجَذَرِيُّ هٰذَا هُوَ بْنُ بُرْقَانَ قَدِ احْتَجَّ بِهِ مُسْلِمٌ وَّهُوَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ (الانعام : 38)

''تم جیسی امتیں''(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: قیامت کے دن چرند پرند تمام جانور اور ہر شئے کو جمع کیا جائے گا اور ہر چیز تک اللہ تعالیٰ کا انصاف پہنچے گا حتیٰ کہ بغیر سینگ والی بکری سینگ والی سے بدلہ لے گی، پھر اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا: تم مٹی ہو جاؤ، یہ وہ وقت ہوگا جب:

يَقُوْلُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا (النباء :40)

''اور کافر کہے گا ہائے میں کسی طرح خاک ہو جاتا''(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ جعفر الجذری ابن برقان ہیں، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی روایات نقل کی ہیں لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی روایات درج نہیں کیں۔

3232- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ حَرْمَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ يَقْرَاُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ : اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ (الانعام :82) قَالَ هٰذِهِ فِي اِبْرَاهِيْمَ وَاَصْحَابِهِ لَيْسَتْ فِي هٰذِهِ الْاُمَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ بِغَيْرِ هٰذَا التَّاْوِيْلِ

✦✦ -حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ آیت:

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ (الانعام :82)

''وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پڑھی اور فرمایا: یہ آیت حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے اصحاب سے متعلق ہے۔ اس کا حکم اس امت کے لئے نہیں ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔ تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اعمش پھر ابراہیم پھر حضرت علقمہ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کون ہے جس نے اپنے اوپر ظلم نہ کیا ہو؟ - یہ پوری حدیث نقل کی ہے اور اس میں مذکورہ تاویل بھی موجود نہیں ہے۔

3233۔ اَخْبَرَنِی اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِیُّ حَدَّثَنَا جَدِّیْ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ اَنْبَاَ اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ : یَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا(هود : 6) قَالَ الْمُسْتَقَرُّ مَا كَانَ فِی الرَّحِمِ مِمَّا هُوَ حَیٌّ وَمِمَّا هُوَ قَدْ مَاتَ وَالْمُسْتَوْدَعُ مَا فِی الصُّلْبِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✦✦-حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

یَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا(هود : 6)

''اور جانتا ہے کہ کہاں ٹھہرے گا اور کہاں سپرد ہوگا''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرمایا: مستقر سے مراد وہ کچھ ہے جو''رحم'' میں ہوتا ہے۔کوئی اس میں زندہ رہتا ہے،کوئی وہیں مر جاتا ہے اور مستودع سے مراد وہ چیز ہے جو(باپ کی صلب (یعنی پشت) میں ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3234۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِیَّا یَحْیٰی بْنُ مُحَمَّدِ الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَنْبَاَ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سُئِلَ هَلْ رَاٰی مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ قَالَ نَعَمْ رَاٰی كَاَنَّ قَدَمَیْهِ عَلٰی خُضْرَةٍ دُوْنَهٗ سِتْرٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ فَقُلْتُ یَا بْنَ عَبَّاسٍ اَلَیْسَ یَقُوْلُ اللّٰهُ: لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِكُ الْاَبْصَارَ(الانعام : 103) قَالَ یَا لَا اُمَّ لَكَ ذَاكَ نُوْرُهٗ وَهُوَ نُوْرُهٗ اِذَا تَجَلّٰی بِنُوْرِهٖ لَا یُدْرِكُهٗ شَیْءٌ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✦✦-حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے رب کو دیکھا ہے؟ انہوں نے جواباً کہا: جی ہاں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ہے(اور حالت یوں تھی) گویا کہ آپ کے دونوں قدم موتیوں کے پردوں کے نیچے سبزے پر تھے۔ میں نے کہا: اے ابن عباس رضی اللہ عنہما! کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا:

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِكُ الْاَبْصَارَ(الانعام : 103)

''آنکھیں اسے احاطہ نہیں کرتیں اور سب آنکھیں اس کے احاطہ میں ہیں''(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ نے فرمایا: تیری ماں نہ رہے، ایسا نہیں ہے وہ (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) تو اللہ تعالیٰ (ہی) کا نور ہیں اور اس کے نور کا یہ عالم ہے کہ جب اپنے نور کی تجلی ڈالتا ہے تو کوئی چیز اس کا ادراک نہیں کرسکتی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3235۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِیُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَیْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْیَانٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا (الانعام : 142) قَالَ

اَلْحَمُوْلَةُ مَا حُمِلَ مِنَ الْاِبِلِ وَالْفَرْشُ الصِّغَارُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا (الانعام : 142)

''اور مویشی میں سے کچھ بوجھ اٹھانے والے اور کچھ زمین پر بچھے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: الحمولۃ سے مراد وہ اونٹ وغیرہ ہیں جو وزن اٹھاتے ہیں اور الفرش سے مراد چھوٹے جانور ہیں۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3236- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ قَدْ كَانَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ الْحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ اَبٰى ذٰلِكَ الْبَحْرُ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَرَاَ: قُلْ لَّا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا الْاٰيَةَ(الانعام : 145) وَقَدْ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتْرُكُوْنَ اَشْيَاءَ تَقَذُّرًا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ كِتَابِهٖ وَبَيَّنَ حَلَالَهٗ وَحَرَامَهٗ فَمَا اَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ : قُلْ لَّا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ(الانعام : 145)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ -حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ان کا یہ خیال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے موقع پر پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا، یہی بات حضرت حکم بن عمرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا کرتے تھے، لیکن حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کا انکار کیا ہے انہوں نے آیت:

قُلْ لَّا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا(الانعام : 145)

''تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پڑھی (اور فرمایا) اہل جاہلیت کی یہ عادت تھی کہ طبعی ناپسندیدگی کی وجہ سے اشیاء کو چھوڑ دیا کرتے تھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب نازل فرمائی اور اس میں حلال وحرام واضح بیان کر دیئے، چنانچہ جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے حلال کی ہیں وہ حلال ہیں اور جو

حدیث: 3236

اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبة العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 9018

اس نے حرام کی ہیں وہ حرام ہیں اور جن کے بارے میں خاموشی ہے وہ معاف ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

قُلْ لَا اَجِدُ فِیْمَا اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗ اِلَّا اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ (الانعام : 145)

"مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں کا بہتا خون یا بد جانور کا گوشت وہ نجاست ہے یا وہ بے حکمی کا جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا تو جو نا چار ہوا نہ یوں کہ آپ خواہش کرے اور نہ یوں کہ ضرورت سے بڑھے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے"

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

3237۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِیَّا الْعَنْبَرِیُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، اَنْبَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوٗسٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ :اَلشَّرُّ لَیْسَ بِقَدْرٍ .فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : بَیْنَنَا وَبَیْنَ اَهْلِ الْقَدْرِ (سَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اَشْرَكْنَا، وَلَا آبَاؤُنَا) حَتّٰی بَلَغَ (فَلَوْ شَآءَ لَهَدَاكُمْ اَجْمَعِیْنَ) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :وَالْعِجْزُ وَالْكَیْسُ مِنَ الْقَدْرِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: انہوں نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا "شر تقدیر نہیں ہے" تو آپ نے فرمایا: ہمارے اور اہل قدر کے درمیان یہی تو فرق ہے (کہ وہ شر کو تقدیر نہیں مانتے جبکہ ہم مانتے ہیں) پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

سَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اَشْرَكْنَا، وَلَا آبَاؤُنَا) حَتّٰی بَلَغَ

یہاں تک کہ

فَلَوْ شَآءَ لَهَدَاكُمْ اَجْمَعِیْنَ

تک پہنچ گئے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عجز اور دانائی بھی تقدیر سے ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3238۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّیْرَفِیُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ النَّهْدِیُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَلِیْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ اِنَّ فِی الْاَنْعَامِ آیَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ ثُمَّ قَرَاَ: قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَیْكُمْ (الانعام : 151) الْآیَةَ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سورۃ الانعام میں محکم آیات ہیں اور یہی کتاب کی اصل ہیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ (الانعام : 151)

(تم فرماؤ! آؤ میں تمہیں پڑھ سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3239- اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَانَا جَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ: وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ (الانعام : 152) وَ: اِنَّ الَّذِينَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا (النساء : 10) انْطَلَقَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ يَتِيمٌ فَعَزَلَ طَعَامَهُ مِنْ طَعَامِهِ، وَشَرَابَهُ مِنْ شَرَابِهِ، فَجَعَلَ يَفْضُلُ الشَّيْءُ مِنْ طَعَامِهِ، فَيُحْبَسُ لَهُ حَتّٰى يَاْكُلَهُ، اَوْ يَفْسُدَ، فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ، فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتَامٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَاِخْوَانُكُم (البقرة : 220) فَخَلَطُوا طَعَامَهُمْ بِطَعَامِهِمْ وَشَرَابَهُمْ بِشَرَابِهِمْ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ (الانعام : 152)

''اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر بہت اچھے طریقے سے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور

اِنَّ الَّذِينَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا (النساء : 10)

''وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں اور کوئی دم جاتا ہے بھڑکتے دھڑے (آتش کدے) میں جائیں گے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو جس کی کفالت میں کوئی یتیم تھا وہ اپنے گھر گیا اور یتیم کا کھانا پینا اپنے کھانے پینے سے الگ کر دیا پھر یوں ہوتا کہ ان کے کھانے پینے کی کوئی چیز بچ جاتی تو وہ اسی کے لئے سنبھال کر رکھ لیتے۔ پھر وہی اس کو استعمال کرتا یا پھر وہ (چیز پڑی پڑی) خراب ہو جاتی، یہ بات ان لوگوں کو ناگوار گزری، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس بات کا تذکرہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی:

يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتَامٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَاِخْوَانُكُم (البقرة : 220)

(اور تم سے یتیموں کا مسئلہ پوچھتے ہیں تم فرماؤ ان کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر اپنا ان کا خرچ ملا لو تو وہ تمہارے بھائی

ہیں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تب انہوں نے ان کا کھانا پینا اپنے کھانے پینے کے ساتھ ملا لیا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3240۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ اِدْرِيسَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يُبَايِعُنِیْ عَلٰى هٰذِهِ الْاٰيَاتِ، ثُمَّ قَرَاَ: قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ (الانعام: 151) حَتّٰى خَتَمَ الْاٰيَاتِ الثَّلَاثَ، فَمَنْ وَفّٰى فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ، وَمَنِ انْتَقَصَ شَيْئًا اَدْرَكَهُ اللّٰهُ بِهَا فِی الدُّنْيَا كَانَتْ عُقُوْبَتَهٗ، وَمَنْ اَخَّرَ اِلَى الْاٰخِرَةِ، كَانَ اَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ، اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، اِنَّمَا اتَّفَقَا جَمِيْعًا عَلٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ اِدْرِيسَ، عَنْ عُبَادَةَ، بَايِعُوْنِیْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَقَدْ رَوٰى سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ الْوَاسِطِيُّ كِلَا الْحَدِيْثَيْنِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَلَا يَنْبَغِیْ اَنْ يُّنْسَبَ اِلَى الْوَهْمِ فِیْ اَحَدِ الْحَدِيْثَيْنِ اِذَا جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

✦✦ ۔حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کون شخص ان آیات پر میری بیعت کرے گا۔ پھر آپ نے

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ (الانعام: 151)

(تم فرماؤ! آؤ میں تمہیں پڑھ سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور اس سے آگے مکمل تین آیات پڑھیں (پھر فرمایا) جو شخص (اپنے عہد کو) پورا کرے گا، اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اور جو اس کو توڑے گا تو اگر دنیا میں اس کی کوئی پکڑ آ گئی تو یہ اس کی سزا ہو جائے گی اور جس کا معاملہ آخرت تک مؤخر کر دے گا تو پھر یہ معاملہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوگا اگر چاہے تو اس کو عذاب دے اور چاہے تو اس کو معاف کر دے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔ تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث نقل کی ہے (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) تم اس بات پر میری بیعت کرو کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے۔ جبکہ سفیان بن حسین نے دونوں حدیثیں بھی زہری سے روایت کی ہیں، اس لئے جب انہوں نے دونوں حدیثوں کو ہی روایت کیا ہے تو یہ مناسب نہیں ہے کہ دونوں حدیثوں میں سے ایک کے متعلق ان کی طرف کوئی غلطی منسوب کی جائے۔

3241۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ اَبِی النَّجُوْدِ وَاَخْبَرَنِی الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِیْ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَّ

لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا، ثُمَّ خَطَّ عَنْ يَّمِيْنِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ خُطُوطًا، ثُمَّ قَالَ :هٰذَا سَبِيلُ اللّٰهِ وَهٰذِهِ السُّبُلُ عَلٰى كُلِّ سَبِيلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُو اِلَيْهِ، وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوْهُ، وَلا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ (الانعام : 153)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، وَشَاهِدُهُ لَفْظًا وَاحِدًا حَدِيْثُ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ مِنْ وَجْهٍ غَيْرِ مُعْتَمِدٍ

✧✧ -حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکیر کھینچی پھر اس کے دائیں بائیں متعدد لکیریں کھینچیں۔ پھر فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے اور ان راستوں میں سے ہر ایک پر شیطان موجود ہے، جو ان راستوں کی طرف بلاتا ہے (پھر آپ نے یہ آیت پڑھی)

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوْهُ، وَلا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ (الانعام : 153)

''اور یہ کہ یہ ہے میرا سیدھا راستہ تو اس پر چلو اور اور راہیں نہ چلو کہیں تمہیں اس کی راہوں سے جدا کر دیں گی'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔ انہی الفاظ میں شعبی کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد بھی موجود ہے تاہم وہ نا قابل اعتماد ہے۔

تَفْسِيرُ سُوْرَةِ الْاَعْرَافِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3242- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَا(الاعراف : 11) كُمْ قَالَ خُلِقُوْا فِي اَصْلَابِ الرِّجَالِ وَصُوِّرُوْا فِي اَرْحَامِ النِّسَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث: 3241

اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 11 اخرجه ابومحمد الدارمى فى "سننه" طبع دارالكتاب العربى' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء رقم الحديث: 202 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 4142 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 7 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 1174 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 6

سورۃ الاعراف کی تفسیر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

✦✦-حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَلَقَدۡ خَلَقۡنٰکُمۡ ثُمَّ صَوَّرۡنٰکُمۡ (الاعراف : 11)

''بے شک ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہارے نقش بنائے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرمایا: مردوں کی پشتوں میں تخلیق کی جاتی ہے اور عورتوں کے رحم میں نقش بنائے جاتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3243- اَخۡبَرَنَا اَبُوۡ زَکَرِیَّا یَحۡیٰی بۡنُ مُحَمَّدٍ الۡعَنۡبَرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ عَبۡدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسۡحَاقُ بۡنُ اِبۡرَاهِیۡمَ اَنۡبَاَ جَرِیۡرٌ عَنِ الۡاَعۡمَشِ عَنۡ حَبِیۡبِ بۡنِ اَبِیۡ ثَابِتٍ عَنۡ عَطَاءِ بۡنِ اَبِیۡ رِبَاحٍ عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا عَنۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقَبِّحُوا الۡوُجُوۡهَ وَذَکَرَ بَاقِی الۡحَدِیۡثِ

هٰذَا حَدِیۡثٌ صَحِیۡحٌ عَلٰی شَرۡطِ الشَّیۡخَیۡنِ وَلَمۡ یُخَرِّجَاهُ

✦✦-حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چہروں کے عیب مت نکالو پھر اس کے بعد باقی حدیث ذکر کی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3244- حَدَّثَنَا الشَّیۡخُ اَبُوۡ بَکۡرِ بۡنُ اِسۡحَاقَ اَنۡبَاَ مُحَمَّدُ بۡنُ رِیۡحِ السَّمَّاكُ حَدَّثَنَا یَزِیۡدُ بۡنُ هَارُوۡنَ اَنۡبَاَ سُفۡیَانُ بۡنُ سَعِیۡدٍ عَنۡ عُبَیۡدِ الۡکَاتِبِ الۡمُکۡتِبِ عَنۡ مُجَاهِدٍ عَنِ ابۡنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ اَرۡبَعَةَ اَشۡیَاءَ بِیَدِهِ الۡعَرۡشُ وَجَنَّاتُ عَدۡنٍ وَآدَمُ وَالۡقَلَمُ وَاحۡتَجَبَ مِنَ الۡخَلۡقِ بِاَرۡبَعَةٍ بِنَارٍ وَظُلۡمَةٍ وَنُوۡرٍ وَّظُلۡمَةٍ

هٰذَا حَدِیۡثٌ صَحِیۡحُ الۡاِسۡنَادِ وَلَمۡ یُخَرِّجَاهُ

✦✦-حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے چار چیزیں اپنے ہاتھ سے پیدا کی ہیں۔

(1) عرش۔(2) جنات عدن۔(3) آدم۔(4) قلم۔

اور مخلوقات سے چار چیزوں کے ذریعے چھپا ہوا ہے۔

(1) آگ۔(2) اندھیرا۔(3) روشنی۔(4) تاریکی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3245- اَخۡبَرَنِیۡ عَبۡدُ الصَّمَدِ بۡنُ عَلِیٍّ الۡبَزَّازُ بِبَغۡدَادَ حَدَّثَنَا اَحۡمَدُ بۡنُ مُحَمَّدِ بۡنِ عَبۡدِ الۡحَمِیۡدِ الۡجُعۡفِیُّ حَدَّثَنَا عَبۡدُ الۡعَزِیۡزِ بۡنُ اَبَانٍ حَدَّثَنَا سُفۡیَانُ الثَّوۡرِیُّ عَنۡ عَمۡرِو بۡنِ قَیۡسٍ الۡمَلَائِیِّ عَنِ الۡمِنۡهَالِ بۡنِ عَمۡرٍو عَنۡ سَعِیۡدٍ

بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ *كَانَ لِبَاسُ آدَمَ وَحَوَّاءَ مِثْلَ الظُّفُرِ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ جَعَلَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ قَالَ هُوَ وَرَقُ التِّينِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام کا لباس ناخنوں کی طرح ہوتا تھا جب انہوں نے شجر ممنوعہ چکھ لیا تو وہ اپنے بدن پر جنت کے (درختوں کے) پتے چپکانے لگے (راوی) فرماتے ہیں: وہ زیتون کے درخت کے پتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3246- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ :سَمِعْتُ مُسْلِمَ الْبَطِينَ، يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ : كَانَتِ الْمَرْأَةُ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَهِيَ عُرْيَانَةٌ، وَعَلَى فَرْجِهَا خِرْقَةٌ) ، وَهِيَ تَقُولُ :الْيَوْمَ يَبْدُو بَعْضُهُ أَوْ كُلُّهُ، فَمَا بَدَا مِنْهُ فَلَا أُحِلُّهُ .فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ (قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ) هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں ایک عورت صرف اپنی شرمگاہ پر ایک چھوٹا سا کپڑا لپیٹے، ننگی بیت اللہ کا طواف کر رہی تھی اور کہہ رہی تھی "آج سارا جسم یا اس کا کچھ حصہ ظاہر ہوگا، پس اس کا جو حصہ ظاہر ہو میں اس کو حلال نہیں سمجھوں گی۔ تو یہ آیت اسی کے متعلق نازل ہوئی

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ(الاعراف:32)

"تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی زینت"۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3247- أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ

حدیث: 2145

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث:3138

حدیث: 3246

اخرجہ ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحہ" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث:3028 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیہ' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحدیث:2956 اخرجہ ابوبکر بن خزیمۃ النیسابوری فی "صحیحہ" طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحدیث: 1701 اخرجہ ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننہ الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیہ' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 3947 ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث:3018

مُوسٰی اَنْبَا يُونُسُ بْنُ اَبِی اِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَصْحَابُ الْاَعْرَافِ قَوْمٌ تَجَاوَزَتْ بِهِمْ حَسَنَاتُهُمُ النَّارَ وَقَصُرَتْ بِهِمْ سَيِّئَاتُهُمْ عَنِ الْجَنَّةِ فَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ اَصْحَابِ النَّارِ قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذَا طَلَعَ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ قَالَ قُومُوْا اُدْخُلُوْا الْجَنَّةَ فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اصحاب الاعراف وہ لوگ ہیں کہ نیکیوں نے ان کو دوزخ سے تو بچا لیا مگر گناہوں کی وجہ سے وہ جنت میں نہ جاسکے، جب وہ دوزخیوں کی طرف دیکھیں گے تو کہیں گے: اے ہمارے رب ہمیں ظالم قوم کے ہمراہ نہ کرنا، وہ اسی حالت میں رہیں گے حتیٰ کہ ان کا رب ان سے فرمائے گا: تم جنت میں چلے جاؤ بے شک میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3248۔ اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ، قَالَ: لَا تَسْاَلُوا الْاٰيَاتِ، فَقَدْ سَاَلَهَا قَوْمُ صَالِحٍ فَكَانَتْ يَعْنِی: النَّاقَةَ تَرِدُ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ، وَتَصْدُرُ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ، فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ، فَعَقَرُوْهَا، فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ، فَاَهْمَدَ اللّٰهُ مَنْ تَحْتَ السَّمَآءِ مِنْهُمْ اِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا، كَانَ فِی حَرَمِ اللّٰهِ، قِيْلَ: مَنْ هُوَ؟ قَالَ: اَبُوْ رِغَالٍ، فَلَمَّا خَرَجَ مِنَ الْحَرَمِ اَصَابَهُ مَا اَصَابَ قَوْمَهُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کے پاس سے گزرے تو فرمایا: نشانیوں کا سوال مت کیا کرو۔ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم نے اس کا سوال کیا تھا، وہ ایک اونٹنی تھی جو پہاڑ کے ایک راستے سے داخل ہوتی اور دوسرے سے نکل آتی، انہوں نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی اور اس اونٹنی کو مار ڈالا۔ اللہ تعالیٰ نے (اس نافرمانی کی پاداش میں) آسمان کے نیچے بسنے والے ہر شخص کو ہلاک کر دیا، سوائے ایک آدمی کے جو کہ اللہ تعالیٰ کے حرم میں تھا، آپ سے پوچھا گیا: وہ کون تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابورغال۔ جب وہ حرم سے باہر نکلا تو اس کو بھی وہی عذاب آگیا جو اس کی قوم کو آیا تھا۔

✧✧ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3249۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، وَهِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ

حدیث: 3248

اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 14193 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 6197 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 9069

مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَاَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَكْرٍ الْعَدْلُ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَنْبَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ : فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا (الاعراف : 143) قَالَ حَمَّادٌ هٰكَذَا وَوَضَعَ الْاِبْهَامَ عَلٰى مَفْصَلِ الْخِنْصَرِ الْاَيْمَنِ قَالَ فَقَالَ حُمَيْدٌ لِثَابِتٍ تُحَدِّثُ بِمِثْلِ هٰذَا قَالَ فَضَرَبَ ثَابِتٌ صَدْرَ حُمَيْدٍ ضَرْبَةً بِيَدِهٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ بِهٖ وَاَنَا لَا اُحَدِّثُ بِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا (الاعراف : 143)

''پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا اسے پاش پاش کر دیا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

حماد کہتے ہیں: اس طرح اور اپنا انگوٹھا، دائیں چھنگلیا کے جوڑ پر رکھا۔ آپ کہتے ہیں: حمید نے ثابت سے کہا: تو اس طرح حدیث بیان کر رہا ہے؟ تو ثابت نے حمید کے سینے پر اپنا ہاتھ مارا اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بیان کریں اور میں بیان نہ کروں؟۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3250۔ اَخْبَرَنِیْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَكِيْمِيُّ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ، اِنَّ اللّٰهَ خَبَّرَ مُوْسٰى بِمَا صَنَعَ قَوْمُهٗ فِي الْعِجْلِ، فَلَمْ يُلْقِ الْاَلْوَاحَ، فَلَمَّا عَايَنَ مَا صَنَعُوا اَلْقَى الْاَلْوَاحَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧ ۔حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبر مشاہدہ کے برابر نہیں ہو سکتی (پہلے) اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو ان کی قوم کے ان کرتوتوں کی خبر دی تھی جو انہوں نے بچھڑے کے سلسلہ میں کیے تھے تو انہوں نے تختیاں نہیں پھینکی تھیں (لیکن) جب انہوں نے یہ ساری صورتحال اپنی آنکھوں سے دیکھی تو تختیاں پھینک دیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث: 3249

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3074 اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 12282 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ه رقم الحديث: 1836

حدیث: 3250

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 2447

3251- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ الْجُمَحِيُّ بِمَكَّةَ فِي دَارِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَنْبَاَ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَى هَارُونُ عَلَى السَّامِرِيِّ وَهُوَ يَصْنَعُ الْعِجْلَ فَقَالَ لَهُ مَا تَصْنَعُ قَالَ مَا يَنْفَعُ وَلَا يَضُرُّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَعْطِهِ مَا سَاَلَكَ فِي نَفْسِهِ فَلَمَّا ذَهَبَ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ اَنْ يَخُوَرَ فَخَارَ وَكَانَ اِذَا سَجَدَ خَارَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ خَارَ وَذٰلِكَ بِدَعْوَةِ هَارُونَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧-حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت ہارون علیہ السلام سامری کے پاس تشریف لائے، اس وقت وہ بچھڑا بنا رہا تھا۔ آپ علیہ السلام نے اس سے فرمایا: تو کیا بنا رہا ہے؟ اس نے کہا: میں ایسی چیز بنا رہا ہوں جو نفع دے گی نہ نقصان۔ آپ نے کہا: اے اللہ! یہ اپنے دل میں جو کچھ تجھ سے مانگے تو اس کا سوال پورا فرما دے۔ جب آپ چلے گئے تو اس نے دعا مانگی: یا اللہ! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ یہ بولنے لگ جائے، تو وہ بولنے لگ گیا۔ وہ جب جھکتا تو بولتا اور جب سر اٹھاتا تب بھی بولتا اور یہ سب حضرت ہارون علیہ السلام کی دعا کی برکت سے ہوا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3252- اَخْبَرَنَا اَبُو اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّدِّيِّ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ اَصْحَابَ الْعِجْلِ قَالُوا هَطًّا سَقْمَاثَا اَزْبِهِ مُزَبَّا وَهِيَ بِالْعَرَبِيَّةِ حِنْطَةٌ حَمْرَاءُ قَوِيَّةٌ فِيهَا شَعْرَةٌ سَوْدَاءُ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ : فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَلَمَّا اَبَوْا اَنْ يَّسْجُدُوا (البقرة : 59) قَالَ اَمَرَ اللّٰهُ الْجَبَلَ اَنْ يَّقَعَ عَلَيْهِمْ فَنَظَرُوا اِلَيْهِ قَدْ غَشِيَهُمْ فَسَقَطُوا سُجَّدًا عَلَى شِقٍّ وَنَظَرُوا بِالشِّقِّ الْآخَرِ فَرَحِمَهُمُ اللّٰهُ فَكَشَفَهُ عَنْهُمْ فَقَالُوا مَا سَجْدَةٌ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالَى مِنْ سَجْدَةٍ كَشَفَ بِهَا الْعَذَابَ عَنْكُمْ فَهُمْ يَسْجُدُونَ لِذٰلِكَ عَلَى شِقٍّ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ : وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهُ ظُلَّةٌ (الاعراف : 171)

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧-حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بچھڑے کے پجاریوں نے کہا:

"هَطًّا سَقْمَاثَا اَزْبِهِ مُزَبَّا"

اس کا مطلب ہے "گندم کا، سرخ رنگ کا وہ مضبوط دانا جس کے اندر کالے رنگ کی باریک بالی ہوتی ہے" اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَلَمَّا اَبَوْا اَنْ يَّسْجُدُوا (البقرة : 59)

"تو ظالموں نے اور بات بدل دی جو فرمائی گئی تھی اس کے سوا" (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

جب ان لوگوں نے سجدہ کرنے سے انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے پہاڑ کو ان پر گرنے کا حکم دیا، جب انہوں نے دیکھا کہ پہاڑ ان پر گرا ہی چاہتا ہے۔ تو ایک پہلو پر سجدے میں گر گئے اور دوسرے پہلو سے پہاڑ کی طرف دیکھتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کو ان پر رحم آ گیا اور ان سے پہاڑ ہٹا دیا، انہوں نے سوچا کہ اس سجدے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان سے عذاب ختم فرما دیا ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ یہی سجدہ پسند ہے تو وہ ایک پہلو پر ہی سجدہ کرنے لگ گئے۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد:

وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَأَنَّهُ ظُلَّةٌ (الاعراف : 171)

''اور جب ہم نے پہاڑ ان پر اٹھایا، گویا وہ سائبان ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3253۔ أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنْبَأَ جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِمِيقَاتِنَا (الاعراف : 155) قَالَ دَعَا مُوسَى فَبَعَثَ اللَّهُ سَبْعِينَ فَجَعَلَ دُعَاءَهُ لِمَنْ آمَنَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتَّبَعَهُ قَوْلُهُ: فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ (الاعراف : 155): فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ (الاعراف : 156) وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِمِيقَاتِنَا (الاعراف : 155)

''اور موسیٰ نے اپنی قوم سے ستر مرد ہمارے وعدے کے لئے چنے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: حضرت موسیٰ نے (ان لوگوں کی زندگی کی) دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے ستر کے ستر آدمیوں کو زندہ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ دعا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کو بھی عطا فرمائی اور اس کے بعد کہا:

فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ (الاعراف : 155)

''تو ہمیں بخش دے اور ہم پر مہر کر اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور

فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ (الاعراف : 156)

''تو عنقریب میں نعمتوں کو ان کے لئے لکھ دوں گا جو ڈرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور جو لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3254- حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ اِمْلَاءً فِيْ ذِي الْحَجَّةِ سَنَةَ تِسْعٍ وَتِسْعِيْنَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ اَنْبَاَ الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ اَنْبَاَ الشَّافِعِيُّ اَخْبَرَنِيْ يَحْيٰى بْنُ سَلِيْمٍ حَدَّثَنَا بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يَقْرَاُ فِي الْمُصْحَفِ قَبْلَ اَنْ يَذْهَبَ بَصَرُهُ وَهُوَ يَبْكِيْ فَقُلْتُ مَا يُبْكِيْكَ يَا بْنَ عَبَّاسٍ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ قَالَ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ اَيْلَةَ قُلْتُ وَمَا اَيْلَةُ قَالَ قَرْيَةٌ كَانَ بِهَا نَاسٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْحِيْتَانَ يَوْمَ السَّبْتِ فَكَانَتْ حِيْتَانُهُمْ تَاْتِيْهِمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا بَيْضَاءَ سِمَانٍ كَاَمْثَالِ الْمَخَاضِ بِاَفْنَائِهِمْ وَاَبْنِيَائِهِمْ فَاِذَا كَانَ فِيْ غَيْرِ يَوْمِ السَّبْتِ لَمْ يَجِدُوْهَا وَلَمْ يَدْرُكُوْهَا اِلَّا فِيْ مَشَقَّةٍ وَّمَئُوْنَةٍ شَدِيْدَةٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَوْمَنْ قَالَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ لَعَلَّنَا لَوْ اَخَذْنَاهَا يَوْمَ السَّبْتِ وَاَكَلْنَاهَا فِيْ غَيْرِ يَوْمِ السَّبْتِ فَفَعَلَ ذٰلِكَ اَهْلُ بَيْتٍ مِّنْهُمْ فَاَخَذُوْا فَشَوَّوْا فَوَجَدَ جِيْرَانُهُمْ رِيْحَ الشَّوِيِّ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا نَرٰى اِلَّا اَصَابَ بَنِيْ فُلَانٍ شَيْءٌ فَاَخَذَهَا اٰخَرُوْنَ حَتّٰى فَشَا ذٰلِكَ فِيْهِمْ وَكَثُرَ فَافْتَرَقُوْا ثَلَاثًا فِرْقَةٌ اَكَلَتْ وَفِرْقَةٌ نَهَتْ وَفِرْقَةٌ قَالَتْ لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فَقَالَتِ الْفِرْقَةُ الَّتِيْ نَهَتْ اِنَّمَا نُحَذِّرُكُمْ غَضَبَ اللّٰهِ وَعِقَابَهُ اَنْ يُصِيْبَكُمْ بِخَسْفٍ اَوْ قَذْفٍ اَوْ بِبَعْضِ مَا عِنْدَهُ مِنَ الْعَذَابِ وَاللّٰهِ لَا نُبَاتُكُمْ فِيْ مَكَانٍ اَنْتُمْ فِيْهِ وَخَرَجُوْا مِنَ السُّوْرِ فَغَدَوْا عَلَيْهِ مِنَ الْغَدِ فَضَرَبُوْا بَابَ السُّوْرِ فَلَمْ يُجِبْهُمْ اَحَدٌ فَاَتَوْا بِسَبَبٍ فَاَسْنَدُوْهُ اِلَى السُّوْرِ ثُمَّ رَقٰى مِنْهُمْ رَاقٍ عَلَى السُّوْرِ فَقَالَ يَا عِبَادَ اللّٰهِ قِرَدَةٌ وَاللّٰهِ لَهَا اَذْنَابٌ تَعَاوٰى ثَلَاثَ مَرَاتٍ ثُمَّ نَزَلَ مِنَ السُّوْرِ فَفَتَحَ السُّوْرَ فَدَخَلَ النَّاسُ عَلَيْهِمْ فَعَرَفَتِ الْقِرَدَةُ اَنْسَابَهَا مِنَ الْاِنْسِ وَلَمْ يَعْرِفِ الْاِنْسُ اَنْسَابَهُمْ مِّنَ الْقِرَدَةِ قَالَ فَيَاْتِي الْقِرْدُ اِلٰى نَسِيْبِهٖ وَقَرِيْبِهٖ مِنَ الْاِنْسِ فَيَحْتَكُّ بِهٖ وَيَلْصِقُ وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ اَنْتَ فُلَانٌ فَيُشِيْرُ بِرَاْسِهٖ اَيْ نَعَمْ وَيَبْكِيْ وَتَاْتِي الْقِرَدَةُ اِلٰى نَسِيْبِهَا وَقَرِيْبِهَا مِنَ الْاِنْسِ فَيَقُوْلُ لَهَا اَنْتِ فُلَانَةُ فَتُشِيْرُ بِرَاْسِهَا اَيْ نَعَمْ وَتَبْكِيْ فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْاِنْسُ اَمَا اِنَّا حَذَّرْنَاكُمْ غَضَبَ اللّٰهِ وَعِقَابِهٖ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ بِخَسْفٍ اَوْ مَسْخٍ اَوْ بِبَعْضِ مَا عِنْدَهُ مِنَ الْعَذَابِ قَالَ بْنُ عَبَّاسٍ فَاسْمَعَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ: فَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ بَئِيْسٍ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ (الاعراف : 165)فَلَا اَدْرِيْ مَا فُعِلَتِ الْفِرْقَةُ الثَّالِثَةُ قَالَ بْنُ عَبَّاسٍ فَكَمْ قَدْ رَاَيْنَا مِنْ مُنْكَرٍ فَلَمْ نَنْهَ عَنْهُ قَالَ عِكْرَمَةُ فَقُلْتُ مَا تَرٰى جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ اِنَّهُمْ قَدْ اَنْكَرُوْا وَكَرِهُوْا حِيْنَ قَالُوْا لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمًا اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فَاَعْجَبَهُ قَوْلِيْ ذٰلِكَ وَاَمَرَ لِيْ بِبُرْدَيْنِ غَلِيْظَيْنِ فَكَسَانِيْهِمَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧- حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا، اس وقت وہ قرآن پاک

حدیث: 3254

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث:19982

کی تلاوت کررہے تھے اور رورہے تھے۔ یہ ان کی بینائی ختم ہوجانے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ میں نے ان سے کہا: میری جان آپ پر فدا ہو جائے، آپ رو کیوں رہے ہیں؟ انہوں نے جواباً کہا: کیا تم ''ایلہ'' کے بارے میں جانتے ہو؟ میں نے پوچھا: ایلہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ ایک بستی ہے، جس میں یہودی آباد تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر ہفتہ کے دن مچھلیوں کا شکار حرام کیا تھا لیکن ہفتہ کے دن سفید رنگ کی موٹی تازی مچھلیاں جو بچھڑے کے برابر ہوتیں، بہت وافر مقدار میں امنڈ امنڈ کر آتیں اور جب ہفتہ کا دن گزر جاتا تو ایک آدھ مچھلی وہ بھی بہت محنت اور مشقت کے بعد ہاتھ لگتی۔ انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اگر ہم ہفتہ کے دن مچھلیاں صرف پکڑ لیں اور یہ دن گزار کر کھالیا کریں (تو حکم الٰہی کی نافرمانی سے بھی بچ جائیں اور مچھلیاں بھی ہاتھ سے نہ جائیں) چنانچہ ان میں سے ایک گھر نے اس پر عمل کرلیا۔ انہوں نے اسی طریقہ سے مچھلیاں پکڑ لیں اور ان کو بھون لیا، جب بھوننے کی خوشبو ان کے پڑوسیوں تک پہنچی تو وہ بولے: خدا کی قسم! فلاں قبیلے کے لوگ تو اس معاملہ میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ پھر دوسروں نے بھی اسی عمل کو اپنا لیا اور (آہستہ آہستہ) ان میں یہ عمل بہت کثرت سے پھیل گیا (اس کے نتیجے میں) ان کے تین گروپ بن گئے۔ ایک جماعت تو مچھلیاں کھاتی تھی اور ایک جماعت اس کی سخت مخالف تھی اور ایک جماعت ایسی تھی جو کہتی تھی: تم اس قوم کو نصیحت کیوں کررہے ہو جن کو خود اللہ تعالیٰ نے ہلاک کیا یا جن کو سخت عذاب دے گا۔ روکنے والی جماعت نے کہا: ہم تمہیں اللہ تعالیٰ کے غضب اور عذاب سے ڈراتے ہیں کہ کہیں تم زمین میں دھنسا دیئے جاؤ یا اللہ تعالیٰ کا کوئی اور عذاب تم تک پہنچے۔ خدا کی قسم ہم تمہیں خبردار کرتے ہیں کہ تم جس مکان میں ہو (یہیں تم پر عذاب آئے گا۔ یہ کہہ کر) وہ لوگ دیواروں سے باہر نکل آئے، اور اگلے دن صبح سویرے ان کے دروازوں پر دستک دی لیکن ان میں سے کسی نے بھی جواب نہ دیا وہ سیڑھی لگا کر دیوار سے چڑھے اور جھانک کر دیکھا تو بولے: اے اللہ تعالیٰ کے بندو! (یہاں پر تو) بندر ہیں، خدا کی قسم ان کی دمیں ہیں، وہ تین مرتبہ بھونکے، پھر وہ لوگ دیواروں سے نیچے اترے اور دروازہ کھولا اور لوگ مکان کے اندر داخل ہوگئے تو ان بندروں نے انسانوں میں سے اپنے رشتہ داروں کو پہچان لیا لیکن انسان ان بندروں میں اپنے رشتہ داروں کو نہ پہچان سکے (آپ فرماتے ہیں) بندر اپنے انسان رشتہ دار کے پاس آتا اور اس کے ساتھ لپٹتا، وہ انسان اس سے پوچھتا: تو فلاں ہے؟ تو وہ اپنے سر کے اشارے سے کہتا: ہاں، اور رونے لگ جاتا اور بندریا، اپنے انسان رشتہ دار کے پاس آتی، انسان اس سے پوچھتا: تو فلاں عورت ہے؟ وہ اپنے سر کے اشارے سے کہتی: ہاں، اور رو پڑتی، تو انسان اس کو کہتا: کیا ہم تمہیں اس بات سے ڈراتے نہیں تھے کہ کہیں تم دھنسا دیئے جاؤ یا تمہاری شکلیں بگاڑ دی جائیں یا کوئی اور عذاب تم پر آجائے؟

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے سنایا کہ وہ یہ کہے:

فَأَنْجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ بَئِيْسٍ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ (الاعراف:165)

''ہم نے بچالئے وہ جو برائی سے منع کرتے تھے اور ظالموں کو برے عذاب میں پکڑا بدلہ ان کی نافرمانی کا''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور تیسری جماعت کے ساتھ کیا ہوا؟ مجھے یہ معلوم نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم کتنے ہی لوگوں کو گناہوں میں مبتلا دیکھتے ہیں لیکن انہیں منع نہیں کرتے۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کردے، انہوں نے جب نافرمانوں کو اتنا کہہ دیا "تم ایسی قوم کو کیوں نصیحت کرتے ہو اللہ تعالیٰ خود جن کو ہلاک کرنے والا ہے یا ان کو شدید عذاب دینے والا ہے" تو گویا کہ انہوں نے ان کو اس گناہ سے روکا ہی ہے اور اس سے نفرت کی ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو میری یہ بات بہت اچھی لگی، آپ نے (اس کے انعام میں) مجھے دو قیمتی جبے پہنائے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3255۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ الْغِفَارِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ عِيْسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَاهَانَ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ : وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِىٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ (الاعراف : 172) اِلٰى قَوْلِهِ تَعَالٰى : اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ (الاعراف : 173) قَالَ جَمَعَهُمْ لَهُ يَوْمَئِذٍ جَمِيْعًا مَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَجَعَلَهُمْ اَرْوَاحًا ثُمَّ صَوَّرَهُمْ وَاسْتَنْطَقَهُمْ فَتَكَلَّمُوْا وَاَخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِيْنَ اَوْ تَقُوْلُوْا اِنَّمَا اَشْرَكَ اٰبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ قَالَ فَاِنِّىْ اُشْهِدُ عَلَيْكُمُ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وَالْاَرْضِيْنَ السَّبْعَ وَاُشْهِدُ عَلَيْكُمْ اَبَاكُمْ اٰدَمَ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ نَعْلَمْ اَوْ تَقُوْلُوْا اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِيْنَ فَلَا تُشْرِكُوْا بِىْ شَيْئًا فَاِنِّىْ اُرْسِلُ اِلَيْكُمْ رُسُلِىْ يُذَكِّرُوْنَكُمْ عَهْدِىْ وَمِيْثَاقِىْ وَاُنْزِلُ عَلَيْكُمْ كُتُبِىْ فَقَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ رَبُّنَا وَاِلٰهُنَا لَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ لَنَا غَيْرُكَ وَرَفَعَ لَهُمْ اَبُوْهُمْ اٰدَمُ فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ فَرَاٰى فِيْهِمُ الْغَنِىَّ وَالْفَقِيْرَ وَحَسَنَ الصُّوْرَةِ وَغَيْرَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَبِّ لَوْ سَوَّيْتَ بَيْنَ عِبَادِكَ فَقَالَ اِنِّىْ اُحِبُّ اَنْ اُشْكَرَ وَرَاٰى فِيْهِمُ الْاَنْبِيَاءَ مِثْلَ السُّرُجِ وَخُصُّوْا بِمِيْثَاقٍ اٰخَرَ بِالرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ : وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوْحٍ (الاحزاب : 7) الْاٰيَةَ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالٰى : فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ (الروم : 30) وَذٰلِكَ قَوْلُهُ : هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى (النجم : 56) وَقَوْلُهُ : وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ وَّاِنْ وَّجَدْنَا اَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِيْنَ (الاعراف : 102) وَهُوَ قَوْلُهُ : ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَاءُوْهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ (يونس : 73) كَانَ فِىْ عِلْمِهٖ بِمَا اَقَرُّوْا بِهٖ مَنْ يُّكَذِّبُ بِهٖ وَمَنْ يُّصَدِّقُ بِهٖ فَكَانَ رُوْحُ عِيْسٰى مِنْ تِلْكَ الْاَرْوَاحِ الَّتِىْ اَخَذَ عَلَيْهَا الْمِيْثَاقَ فِىْ زَمَنِ اٰدَمَ فَاَرْسَلَ ذٰلِكَ الرُّوْحَ اِلٰى مَرْيَمَ حِيْنَ : اِنْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا فَاَرْسَلْنَا اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا" اِلٰى قَوْلِهٖ : مَقْضِيًّا (مريم : 21-16) فَحَمَلَتْهُ قَالَ حَمَلَتِ الَّذِىْ خَاطَبَهَا وَهُوَ رُوْحُ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَحَدَّثَنِى الرَّبِيْعُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ دَخَلَ مِنْ فِيْهَا

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✦✦-حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ (الاعراف : 172)

''اوراے محبوب یاد کرو جب تمہارے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور انہیں خود پر گواہ کیا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ (الاعراف : 173)

کیا تو ہمیں اس پر ہلاک کرے گا جو اہل باطل نے کیا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ) تک۔

کے متعلق فرماتے ہیں: اس دن اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والے تمام لوگوں کو جمع کر لیا اور ان کو روحیں بنا دیا۔ پھران کی شکلیں بنائیں اوران کو بولنے کی طاقت دی اور وہ بولے: اللہ تعالیٰ نے ان سے پکا وعدہ لیا اوران کو خود انہیں پر گواہ بنایا، کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا: کیوں نہیں، ہم نے گواہی دی تاکہ کہیں وہ قیامت کے دن یہ نہ کہیں کہ ہم اس سے غافل تھے یا یہ کہیں: شرک تو ہم سے پہلے ہمارے آباؤ اجداد نے کیا تھا، ہم تو ان کے بعد بچے ہوئے ہیں، کیا تو ہمیں ان کرتوتوں کی وجہ سے ہلاک کرے گا جو اہل باطل نے کیے تھے؟۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو میں تم پر ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو گواہ بناتا ہوں اور تم پر تمہارے جد امجد حضرت آدم علیہ السلام کو گواہ بناتا ہوں کہ کہیں تم قیامت میں یہ نہ کہو کہ ہمیں علم نہ تھا یا ہم اس سے غافل تھے۔ لہٰذا میرے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ بے شک میں تمہاری طرف اپنے رسولوں کو بھیجوں گا جو تمہیں میرا وعدہ اور عہد یاد دلاتے رہیں گے اور میں تم پر اپنی کتابیں اتاروں گا وہ بولے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو ہمارا رب اور معبود ہے اور تیرے سوا ہمارا کوئی رب نہیں اور کوئی معبود نہیں ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو ان سب پر بلند کیا اور انہوں نے ان کی طرف دیکھا تو ان میں مالدار بھی دیکھے اور محتاج بھی، خوبصورت بھی دیکھے اور دوسرے بھی۔ یہ دیکھ کر حضرت آدم علیہ السلام بولے: یا اللہ تعالیٰ تو نے ان سب کو ایک جیسا کیوں نہیں بنایا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا شکر ادا کیا جائے، آپ نے ان میں انبیاء کرام کو چراغوں کی طرح (چمکتے) دیکھا اور دوسرا میثاق خاص طور پر صرف نبیوں اور رسولوں سے ہی لیا جس کو اللہ تعالیٰ نے اس ارشاد میں بیان فرمایا ہے:

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ (الاحزاب : 7)

''اور محبوب یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم سے''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ (الروم : 30)

''تو اپنا منہ سیدھا کرو اللہ کی اطاعت کے لئے ایک اکیلے اسی کے ہو کر اللہ کی ڈالی ہوئی بنا جس پر لوگوں کو پیدا کیا اللہ کی بنائی چیز نہ بدلنا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى (النجم : 56)

''یہ ایک ڈر سنانے والے ہیں اگلے ڈرانے والوں کی طرح'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ وَّاِنْ وَّجَدْنَا اَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِيْنَ (الاعراف : 102)

''اور ان میں اکثر کو ہم نے قول کا سچا نہ پایا اور ضرور ان میں اکثر کو بے حکم ہی پایا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ (یونس: 73)

''پھر اس کے بعد اور رسول ہم نے ان کی قوموں کی طرف بھیجے تو وہ ان کے پاس روشن دلیلیں لائے تو وہ ایسے نہ تھے کہ ایمان لاتے اس پر جسے پہلے جھٹلا چکے تھے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ بات تھی کہ وہ کس بات کا اقرار کریں گے؟ کون اسے جھٹلائے گا؟ اور کون اس کی تصدیق کرے گا؟ تو حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ بھی اپنی ارواح میں شامل ہیں۔ آدم علیہ السلام کے زمانے میں جن سے عہد لیا گیا تھا پھر اس روح کو حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی طرف بھیجا۔ جب وہ:

اِنْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا فَاَرْسَلْنَا اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا اِلٰى قَوْلِهٖ : مَقْضِيًّا (مریم : 21-16)

''جب اپنے گھر والوں سے پورب کی طرف ایک جگہ الگ گئی تو ان سے ادھر ایک پردہ کر لیا تو اس کی طرف ہم نے اپنا روحانی (روح الامین) بھیجا وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کی صورت میں ظاہر ہوا (بولی: میں تجھ سے رب کی پناہ مانگتی ہوں، اگر تجھے خدا کا ڈر ہے، بولا: میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں۔ بولی: میرے لڑکا کہاں سے ہوگا مجھے تو کسی آدمی نے ہاتھ نہ لگایا نہ میں بدکار ہوں، کہا: یونہی ہے۔ تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ مجھے آسان ہے اور اس لئے کہ ہم اسے لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور اپنی طرف سے ایک رحمت اور کام ٹھہر چکا ہے) (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر وہ حاملہ ہوگئیں اور آپ اس سے حاملہ ہوئیں جو آپ سے مخاطب تھا اور وہ عیسیٰ روح اللہ تھے۔ ابوجعفر کہتے ہیں: ربیع بن انس، ابوالعالیہ کے واسطے سے ابی بن کعب کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عیسیٰ کی روح حضرت مریم کے منہ سے داخل ہوئی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3256۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ اَبِيْ حَامِدٍ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ يَذْكُرُ، وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ

مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، فِيمَا قُرِءَ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ، اَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، اَخْبَرَهُ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ : وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِىْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِيْنَ (الاعراف : 172) فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُئِلَ عَنْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ، ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِينِهِ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً، فَقَالَ :خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ، وَبِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ، ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى ظَهْرِهِ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً، فَقَالَ:خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ، وَبِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ، فَقَالَ رَجُلٌ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَفِيمَ الْعَمَلُ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اللّٰهَ اِذَا خَلَقَ الرَّجُلَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✦✦-حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس آیت:

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِىْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِيْنَ (الاعراف : 172)

''''اور اے محبوب یاد کرو جب تمہارے رب نے اولاد آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور انہیں خود پر گواہ کیا کیا میں تمہارا رب نہیں سب بولے کیوں نہیں ہم گواہ ہوئے کہ کہیں قیامت کے دن کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اسی آیت کے بارے میں پوچھا گیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، پھر اپنے ہاتھ کے ساتھ ان کی پشت کو ملا اور ان کی اولاد کو نکال لیا پھر فرمایا: میں نے ان کو جنت کے لئے پیدا کیا ہے اور یہ جنتیوں والے عمل ہی کریں گے، پھر دوبارہ ان کی پشت کو ملا اور ان کی (مزید) اولاد کو نکالا پھر فرمایا: میں نے ان کو دوزخ کے لئے پیدا کیا ہے اور یہ دوزخیوں والے عمل ہی کریں گے۔ ایک شخص بولا: تو پھر عمل کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کو جنت کے لئے پیدا کیا ہے تو وہ اس سے جنتیوں والے کام بھی کروالیتا ہے۔

حدیث: 3256

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 4703 اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3075 اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي) رقم الحديث: 1593 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 6166 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 11190

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3257۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى الْاَسَدِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهُ، فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهِ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، اَمْثَالَ الذَّرِّ، ثُمَّ جَعَلَ بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ وَبِيصًا مِنْ نُوْرٍ، ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلٰى اٰدَمَ، فَقَالَ اٰدَمُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا رَبِّ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ، فَرَاٰى اٰدَمُ رَجُلًا مِنْهُمْ اَعْجَبَهُ وَبِيصُ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَبِّ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا ابْنُكَ دَاوُدُ يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الْاُمَمِ، قَالَ اٰدَمُ: كَمْ جَعَلْتَ لَهُ مِنَ الْعُمُرِ؟ قَالَ: سِتِّيْنَ سَنَةً، قَالَ: يَا رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمْرِيْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً، حَتّٰى يَكُوْنَ عُمْرُهُ مِئَةَ سَنَةٍ، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اِذَنْ يُكْتَبُ وَيُخْتَمُ فَلَا يُبَدَّلُ، فَلَمَّا انْقَضٰى عُمْرُ اٰدَمَ جَاءَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ لِقَبْضِ رُوْحِهِ، قَالَ اٰدَمُ: اَوَلَمْ يَبْقَ مِنْ عُمْرِيْ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً؟ قَالَ لَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ اَوَلَمْ تَجْعَلْهَا لِابْنِكَ دَاوُدَ؟ قَالَ: فَجَحَدَ

فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَنَسِيَ وَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَخَطِئَ فَخَطِئَتْ ذُرِّيَّتُهُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کی پشت کو ملا تو ان کی پشت سے وہ تمام انسان جو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک پیدا کرنے تھے، چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کی مانند نکل پڑے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان تمام انسانوں کی پیشانی پر نور کی ایک کرن رکھ دی پھر ان کو حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے پیش کیا۔ آدم علیہ السلام نے پوچھا: یا اللہ! یہ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ آپ کی اولاد ہے۔ پھر آدم علیہ السلام کی نظر ان میں سے ایک شخص پر پڑی اور آپ کو اس کی پیشانی کا نور بہت اچھا لگا۔ آپ نے پوچھا: یا اللہ! یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تیرا بیٹا داؤد ہے اور یہ آخری امتوں میں بھیجا جائے گا۔ آدم علیہ السلام نے پوچھا: تو نے اس کی کتنی عمر لکھی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ۶۰ سال۔ آدم علیہ السلام نے کہا: میری عمر میں سے ۴۰ سال کم کر کے اس کی عمر پوری ۱۰۰ سال کر دی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے (ان کی اس دعا کو قبول فرما کر کہا) ایسے ہی لکھ دیا جائے گا، اور اس پر مہر لگا دی جائے گی پھر اس میں کوئی رد و بدل نہیں ہوگا۔ جب آدم علیہ السلام کی عمر پوری ہوگئی تو حضرت عزرائیل علیہ السلام ان کی روح قبض کرنے کے لئے آئے، حضرت آدم علیہ السلام بولے: کیا میری عمر کے ابھی چالیس سال باقی نہیں رہتے؟ ملک الموت علیہ السلام نے کہا، وہ چالیس سال آپ نے اپنے بیٹے حضرت داؤد علیہ السلام کو تحفہ نہیں دے دیئے تھے؟ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: آدم علیہ السلام نے انکار کیا تو آگے ان کی اولاد بھی انکار ہی کرتی ہے، وہ بھولے، ان کی اولاد بھی بھولتی ہے اور انہوں نے خطا کی، ان کی اولاد سے بھی خطا ہوتی ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3258۔ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ

اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عِبَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ وَمَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِى الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ : وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِیْ اٰتَيْنَاهُ اٰيَاتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا (الاعراف : 175) قَالَ هُوَ بَلْعَمُ بْنُ بَاعُوْرَاءَ

✦✦ ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِیْ اٰتَيْنَاهُ اٰيَاتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا (الاعراف : 175)

''اور اے محبوب! انہیں اس کا احوال سناؤ جسے ہم نے اپنی آیتیں دیں تو وہ ان سے صاف نکل گیا''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: اس سے مراد ''بلعم بن باعوراء'' ہے۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الْاَنْفَالِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3259۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، قَالَ :سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ، يَقُوْلُ :حَدَّثَنِی الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :سَاَلْتُهُ عَنِ الْاَنْفَالِ، قَالَ :فِيْنَا يَوْمَ بَدْرٍ نَزَلَتْ كَانَ النَّاسُ عَلٰى ثَلَاثِ مَنَازِلَ، ثُلُثٌ يُقَاتِلُ الْعَدُوَّ، وَثُلُثٌ يَجْمَعُ الْمَتَاعَ، وَيَاْخُذُ الْاُسَارٰى، وَثُلُثٌ عِنْدَ الْخَيْمَةِ، يَحْرُسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جَمَعَ الْمَتَاعَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ، فَقَالَ الَّذِيْنَ جَمَعُوْهُ وَاَخَذُوْهُ، قَدْ نَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كُلَّ امْرِءٍ مِنَّا مَا اَصَابَ فَهُوَ لَنَا دُوْنَكُمْ، وَقَالَ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ الْعَدُوَّ وَيَطْلُبُوْنَهُ :وَاللّٰهِ لَوْلَا نَحْنُ مَا اَصَبْتُمُوْهُ، فَنَحْنُ شَغَلْنَا الْقَوْمَ، وَقَالَ الْحَرَسُ :وَاللّٰهِ مَا اَنْتُمْ بِاَحَقَّ بِهٖ مِنَّا، لَقَدْ رَاَيْنَا اَنْ نُقَاتِلَ الْعَدُوَّ حِيْنَ مَنَحَنَا اللّٰهُ اَكْتَافَهُمْ اَنْ نَاْخُذَ الْمَتَاعَ حِيْنَ لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ يَمْنَعُ دُوْنَهُ وَلٰكِنَّا خِفْنَا غُرَّةَ الْعَدُوِّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْنَا دُوْنَهُ، قَالَ :فَانْتَزَعَهَا اللّٰهُ مِنْ اَيْدِيْنَا، فَجَعَلَهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَسَمَهُ عَلَى السَّوَاءِ، لَمْ يَكُنْ فِيْهِ يَوْمَئِذٍ خُمُسٌ، فَكَانَ فِيْهِ تَقْوَى اللّٰهِ وَطَاعَتُهُ وَطَاعَةُ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث: 3258

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 11193

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 9064

سورۃ الانفال کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✦✦ ۔حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے سورۃ الانفال کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا: یہ ہم لوگوں کے متعلق جنگ بدر کے موقع پر نازل ہوئی (اس دن) ہم لوگ تین حصوں میں تقسیم تھے، ایک حصہ دشمن سے لڑ رہا تھا، ایک حصہ مال غنیمت اکٹھا کر رہا تھا اور قیدیوں کو گرفتار کر رہا تھا اور ایک حصہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خیمہ کے اردگرد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کر رہا تھا۔ جب مال غنیمت جمع ہو گیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اختلاف ہو گیا۔ جن لوگوں نے مال جمع کیا تھا اور قیدیوں کو پکڑا تھا ان کا موقف یہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یہ طریقہ دیا ہے کہ جو چیز جس کے ہاتھ لگے وہ اسی کی ہے۔ اس لئے یہ تمام مال ہمارا ہے اور کسی کا اس میں کوئی حق نہیں ہے اور جو لوگ دشمن سے لڑ رہے تھے ان کا موقف یہ تھا کہ اگر ہم نہ ہوتے تو تمہیں کچھ بھی نہ ملتا کیونکہ قوم کو مشغول تو ہم نے ہی رکھا تھا اور حفاظت پر متعین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کہنا تھا کہ خدا کی قسم! تم لوگ ہم سے زیادہ حق نہیں رکھتے ہو کیونکہ ہم دشمن سے لڑ بھی سکتے تھے اور مال غنیمت جمع کرنے سے ہمیں کوئی رکاوٹ نہ تھی، اس لئے ہم مال بھی جمع کر سکتے تھے لیکن ہمیں سب سے زیادہ فکر یہ تھی کہ دشمن کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ نہ کر دیں۔ اس لئے ہم نے سب کچھ پس پشت ڈال کر صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کا فریضہ ادا کیا (حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے یہ سب کچھ ہمارے ہاتھ سے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مال ہم سب میں برابر برابر تقسیم کر دیا۔ اس دن اس میں خمس کا حکم نازل نہیں ہوا تھا، اس لئے اس کی تقسیم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور ایک دوسرے کی ضرورتوں کا لحاظ رکھتے ہوئے کی گئی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3260۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ دَاوُدَ بْنَ اَبِيْ هِنْدٍ يُحَدِّثُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا اَوْ اَتٰى مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَلَهٗ كَذَا وَكَذَا، فَتَسَارَعَ الشُّبَّانُ اِلٰى ذٰلِكَ، وَثَبَتَ الشُّيُوْخُ تَحْتَ الرَّايَاتِ، فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ، جَاءَ الشُّبَّانُ يَطْلُبُوْنَ مَا جُعِلَ لَهُمْ، وَقَالَ الشُّيُوْخُ: اِنَّا كُنَّا رِدْاً لَكُمْ، وَكُنَّا تَحْتَ الرَّايَاتِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ (الانفال: 1)

حدیث: 3260

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 5093 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 11197 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 12597

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧ -حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ کام کرے گا یا جو شخص فلاں فلاں جگہ پر جائے گا، اس کو فلاں فلاں انعام ملے گا۔ تو نوجوان جنگ کی طرف چلے گئے اور عمر رسیدہ لوگ علم کے پیچھے کھڑے رہے۔ جب (جنگ ختم ہوئی) اور اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح و نصرت سے نوازا تو نوجوان ان کے پاس آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے جو حصہ مقرر کیا تھا، اس کا مطالبہ کیا اور بوڑھے لوگوں نے کہا: تمہاری پشت پناہی تو ہم کر رہے تھے، ہم علم کے پیچھے تھے (جب ان میں یہ نزاع پیدا ہوا تو) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی:

يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ 'الانفال : 1)

''اے محبوب یہ لوگ آپ سے مال غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں: آپ فرما دیں غنیمتیں اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہیں۔ پس تم اللہ سے ڈرو اور اپنے درمیان صلح رکھو'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3261- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَتْلٰى، قِيلَ لَهُ: عَلَيْكَ الْعِيرُ لَيْسَ دُوْنَهَا شَيْءٌ، فَنَادَاهُ الْعَبَّاسُ وَهُوَ فِي وَثَاقِهِ، اَنَّهُ لَا يَصْلُحُ لَكَ، قَالَ: لِمَ؟ قَالَ: لِاَنَّ اللّٰهَ وَعَدَكَ اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ، وَقَدْ اَنْجَزَ لَكَ مَا وَعَدَكَ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ سے فارغ ہوئے تو آپ سے کہا گیا: آپ کو (ابوالعاص والے) قافلے کا پیچھا ضرور کرنا چاہئے، (اس جنگ میں) حضرت عباس بن عبدالمطلب (جنگی قیدی تھے وہ) اپنی رسیوں میں بندھے ہوئے بولے: اب آپ کو ابوالعاص والے قافلے کا پیچھا نہیں کرنا چاہئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: وہ کیوں؟ انہوں نے کہا: اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ دو قافلوں میں سے ایک کا وعدہ کیا تھا اور وہ اللہ تعالیٰ نے پورا کر دیا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3262- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُخَلَّدٍ الْقَاضِيُّ بِبَغْدَادَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ يُوْسُفَ السَّدُوْسِيُّ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ

حديث: 3261

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3080 اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 2022 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دار المامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 2373 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 11733

اللّٰهُ عَنْهُ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ : وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗ(الانفال : 16)قَالَ : نَزَلَتْ فِينَا يَوْمَ بَدْرٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت:

وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗ(الانفال : 16)

''اور جو اس دن انہیں پیٹھ دے گا''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

جنگ بدر کے موقع پر ہمارے بارے میں نازل ہوئی۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3263۔ اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّي، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ : اَقْبَلَ اُبَيُّ بْنُ خَلَفٍ يَوْمَ اُحُدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُهُ، فَاعْتَرَضَ رِجَالٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ، فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَّوْا سَبِيلَهُ، فَاسْتَقْبَلَهُ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ اَخُو بَنِي عَبْدِ الدَّارِ، وَرَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْقُوَةَ اُبَيٍّ مِنْ فُرْجَةٍ بَيْنَ سَابِغَةِ الدِّرْعِ وَالْبَيْضَةِ، فَطَعَنَهُ بِحَرْبَتِهِ فَسَقَطَ اُبَيٌّ عَنْ فَرَسِهِ، وَلَمْ يَخْرُجْ مِنْ طَعْنَتِهِ دَمٌ، فَكَسَرَ ضِلَعًا مِنْ اَضْلَاعِهِ، فَاَتَاهُ اَصْحَابُهُ وَهُوَ يَخُورُ خُوَارَ الثَّوْرِ، فَقَالُوْا لَهُ :مَا اَعْجَزَكَ اِنَّمَا هُوَ خَدْشٌ، فَذَكَرَ لَهُمْ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :بَلْ اَنَا اَقْتُلُ اُبَيًّا، ثُمَّ قَالَ:وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَ هٰذَا الَّذِي بِي بِاَهْلِ ذِي الْمَجَازِ لَمَاتُوا اَجْمَعِينَ، فَمَاتَ اُبَيٌّ اِلَى النَّارِ، فَسُحْقًا لِاَصْحَابِ السَّعِيرِ قَبْلَ اَنْ يَّقْدَمَ مَكَّةَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ: وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (الانفال :17)الاية

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں: جنگ احد کے دن ابی بن خلف ناپاک ارادہ لے کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بڑھا۔لیکن کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کے آڑے آ گئے۔آپ نے ان کو حکم دیا کہ اس کا راستہ چھوڑ دیں تو بنی عبدالدار کے بھائی حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ آپ کی جانب رخ کر کے کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن خلف کی زرہ اور خود کے درمیان کچھ خالی جگہ دیکھی آپ نے وہیں پر تیر کا نشانہ لگایا (جو اس کو لگا اور) وہ گھوڑے سے نیچے آ گرا۔لیکن اس کے زخم سے خون کا ایک قطرہ تک نہ نکلا اس نے اس کا ایک پر توڑ دیا پھر وہ اپنے ساتھیوں میں آیا تو وہ بھینسے کی طرح آواز نکال رہا تھا،لوگوں نے اس سے کہا: تجھے اتنا عاجز کس چیز نے کر دیا ہے؟ یہ ایک ہلکی سی خراش ہی تو آئی ہے پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو

حدیث: 3263

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دار الفكر بيروت لبنان رقم الحديث:2648 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰى" طبع دار الكتب العلمية بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث:8654

رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان بتایا (کہ آپ نے فرمایا ہے) ''ابی کو میں قتل کروں گا'' پھر اس نے کہا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے جو تکلیف مجھے ہو رہی ہے اگر یہ ''ذی المجاز'' (علاقے) کے لوگوں کو ہوتی تو سب مر جاتے، پھر ابی بن خلف مکہ آنے سے پہلے واصل جہنم ہو گیا اور بربادی ہے جہنم والوں کے لئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی:

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (الانفال :17)

''اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3264۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنِيْ صَالِحٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ الْعُذْرِيُّ، قَالَ :كَانَ الْمُسْتَفْتِحَ اَبُوْ جَهْلٍ، فَاِنَّهُ قَالَ حِينَ الْتَقَى الْقَوْمُ :اَللّٰهُمَّ اَيُّنَا كَانَ اَقْطَعَ لِلرَّحِمِ، وَآتَانَا بِمَا لَا نَعْرِفُ، فَاَحِنْهِ الْغَدَاةَ، فَكَانَ ذٰلِكَ اسْتِفْتَاحَهُ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ : : اِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَ كُمُ الْفَتْحُ'' اِلٰى قَوْلِهٖ: وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ (الانفال : 19)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن ابی صعیر العذری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فیصلے کا طلبگار ''ابوجہل'' تھا کیونکہ جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے تو اسی نے کہا تھا ''اے اللہ! ہم میں جو قاطع رحم ہے اور جو غیر معروف پیغام لایا ہے تو کل اس کو ذلیل فرما، یہی اس کی فیصلے کی طلب تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

اِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَ كُمُ الْفَتْحُ

''اگر تم فیصلہ مانگتے ہو تو یہ فیصلہ تم پر آ چکا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ (الانفال : 19)

''اللہ مسلمانوں کے ساتھ ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ) تک۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3265۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَاَ جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ : يَحُوْلُ بَيْنَ

حدیث: 3264

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 23710 اخرجه ابو عبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ه/ 1991ء' رقم الحديث: 11201 اخرجه ابوبكر الشيباني في "الاحاد والمثاني" طبع دارالراية' رياض' سعودي عرب' 1411ه/ 1991ء' رقم الحديث: 631

الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ (الانفال : 24) قَالَ يَحُولُ بَيْنَ الْكَافِرِ وَبَيْنَ الْإِيمَانِ وَيَحُولُ بَيْنَ الْمُؤْمِنِ وَبَيْنَ الْمَعَاصِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

اَنَّ اللّٰهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ (الانفال : 24)

''اور اللہ کا حکم آدمی اور اس کے دلی ارادوں میں حائل ہو جاتا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: (اللہ تعالیٰ کا حکم) کافر اور ایمان کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور مومن اور گناہوں کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3266۔ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الشَّافِعِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا اَبُو حُذَيْفَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا، فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ مِنْ غَيْرِكُمْ؟ قَالُوا: فِينَا ابْنُ اُخْتِنَا، وَفِينَا حَلِيفُنَا، وَفِينَا مَوْلَانَا، فَقَالَ: حَلِيفُنَا مِنَّا وَابْنُ اُخْتِنَا مِنَّا وَمَوْلَانَا مِنَّا، اِنَّ اَوْلِيَائِي مِنْكُمُ الْمُتَّقُونَ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦۔حضرت عبید بن رفاعہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو جمع کیا اور فرمایا: تم میں کوئی غیر متعلقہ آدمی تو نہیں ہے؟ ان لوگوں نے جواباً کہا: ہم میں ہمارے بھانجے موجود ہیں، ہمارے حلیف موجود ہیں اور ہمارے غلام موجود ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے حلیف بھی ہم میں سے ہیں، ہمارے بھانجے ہم میں سے ہیں اور ہمارے غلام بھی ہم میں سے ہیں۔ بے شک تم میں سے میرے دوست ''اہل تقویٰ'' ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3267۔ حَدَّثَنِي اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ (الانفال : 60) اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجْهُ الْبُخَارِيُّ لِاَنَّ صَالِحَ بْنَ كَيْسَانَ اَوْقَفَهُ

حدیث 3266

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 19015 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 4547 اخرجه ابوبكر الكوفي ' في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودي عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحديث: 32383

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ارشاد:

وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ (الانفال : 60)

''اوران کے لئے تیار رکھو جو قوت تم سے بن پڑے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: قوت (سے مراد) تیراندازی ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا ہے کیونکہ اس حدیث کو صالح بن کیسان نے موقوف کیا۔

3268۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَ مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ الرَّحِمَ لَتُقْطَعُ وَاِنَّ النِّعْمَةَ لَتُكْفَرُ وَاِنَّ اللّٰهَ اِذَا قَارَبَ بَيْنَ الْقُلُوْبِ لَمْ يُزَحْزِحْهَا شَيْءٌ ثُمَّ قَرَاَ : لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ (الانفال:63)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بے شک رشتہ داریاں توڑ دی جاتی ہیں اور نعمتوں کی ناشکری کی جاتی ہے اور بے شک جب اللہ تعالیٰ دلوں میں قربت ڈال دیتا ہے تو کوئی چیز ان میں رخنہ نہیں ڈال سکتی۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔

لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ (الانفال : 63)

''اگر تم زمین میں جو کچھ ہے سب خرچ کر دیتے ان کے دل نہ ملا سکتے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3269۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيْهُ بِالرَّيِّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ النَّهْدِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ اَبِيْهِ وَاَخْبَرَنِي اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يَعْلٰى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنِي فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ قَالَ لَقِيْتُ اَبَا اِسْحَاقَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ بَصَرُهُ فَقُلْتُ لَهُ اَتَعْرِفُنِي فَقَالَ اِنِّي لَاَعْرِفُكَ وَاُحِبُّكَ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ

حدیث: 3267

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2514 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3083 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 17468 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 4709 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 19511 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 1743 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 1010 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2813

عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِي الْمُتَحَابِّيْنَ فِي اللّٰهِ: لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ(الانفال : 63) الْاٰيَةَ هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ اَبِي حَاتِمٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت فضیل بن غزوان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ابواسحاق کی بینائی زائل ہوجانے کے بعد (کا واقعہ ہے کہ) میں نے ان سے کہا: کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں تجھے صرف پہچانتا ہی نہیں بلکہ تجھ سے محبت بھی کرتا ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا: مجھے ابوالاحوص نے حضرت عبداللہ کے حوالے سے یہ بات بتائی ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے متعلق نازل ہوئی ہے جو رضائے الٰہی کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں (وہ آیت یہ ہے)

لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ (الانفال : 63)

''اگر تم زمین میں جو کچھ ہے سب خرچ کردیتے ان کے دل نہ ملا سکتے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ الفاظ ابوحاتم کی روایت کے ہیں۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3270- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اسْتَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاُسَارٰى اَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: قَوْمُكَ وَعَشِيْرَتُكَ فَخَلِّ سَبِيْلَهُمْ، فَاسْتَشَارَ عُمَرُ، فَقَالَ: اقْتُلْهُمْ، قَالَ: فَفَدَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهُ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ(الانفال : 67) اِلٰى قَوْلِهِ: فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلاَلًا طَيِّبًا (الانفال : 69) قَالَ: فَلَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ، قَالَ: كَادَ اَنْ يُّصِيْبَنَا فِي خِلَافِكَ بَلَاءٌ''

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ بدر کے) قیدیوں کے متعلق حضرت ابوبکر سے مشورہ کیا تو انہوں نے جواباً کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سب لوگ آپ کے قبیلے اور برادری سے تعلق رکھنے والے ہیں (میرا تو مشورہ یہ ہے کہ) ان کو معاف فرما دیں۔ پھر آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا تو انہوں نے جواباً کہا: (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) ان کو قتل کردیں (راوی) کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فدیہ لے کر چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهُ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ(الانفال : 67)

''کسی نبی کو لائق نہیں کہ کافروں کو زندہ قید کرے جب تک زمین میں ان کا خون نہ بہائے (تم لوگ دنیا کا مال چاہتے

حدیث: 3270

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث:13580

ہو اور اللہ آخرت چاہتا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے اگر اللہ پہلے ایک بات لکھ نہ چکا ہوتا تو اے مسلمانوں تم نے جو کافروں سے بدلے کا مال لیا اس میں تم پر بڑا عذاب آتا)'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا (الانفال : 69)

''تو کھاؤ جو غنیمت تمہیں ملی حلال پاکیزہ'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ) تک۔

(راوی) کہتے ہیں، اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''آپ کے مشورے پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے قریب تھا کہ ہم کسی آزمائش میں مبتلا ہو جاتے''۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3271- حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ كَانَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي نَفَرٍ فَذَكَرُوْا عَلِيًّا فَشَتَمُوْهُ فَقَالَ سَعْدٌ مَهْلًا عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّا اَصَبْنَا دُنْيَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (الانفال : 68) فَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ سَبَقَتْ لَنَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ فَوَاللّٰهِ اِنَّهُ كَانَ يُبْغِضُكَ وَيُسَمِّيْكَ الْاَخْنَسَ فَضَحِكَ سَعْدٌ حَتّٰى اسْتَعْلَاهُ الضِّحْكُ ثُمَّ قَالَ اَلَيْسَ قَدْ يَجِدُ الْمَرْءُ عَلٰى اَخِيْهِ فِي الْاَمْرِ يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ ثُمَّ لَا يَبْلُغُ ذٰلِكَ اَمَانَتَهُ وَذَكَرَ كَلِمَةً اُخْرٰى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦- حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ چند لوگوں میں موجود تھے وہاں پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا تو کچھ لوگوں نے آپ کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا، تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ بولے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو برا بھلا مت کہو کیونکہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دنیا کی دولت پائی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (الانفال : 68)

''اگر اللہ پہلے ایک بات لکھ نہ چکا ہوتا تو اے مسلمانو تم نے جو کافروں سے بدلے کا مال لے لیا ہے اس میں تم پر بڑا عذاب آتا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو میں اس بات کی امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہماری طرف سبقت کر گئی ہوگی تو ان میں سے کچھ لوگوں نے کہا: خدا کی قسم وہ تو آپ سے عداوت رکھتے تھے اور تمہیں چپٹے ناک والا اور ابھرے ہوئے سر والا کہا کرتے تھے، اس پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ مسکرا دیئے پھر آپ نے فرمایا: کیا ایسا نہیں ہے کہ انسان کبھی اپنے بھائی کے خلاف کسی معاملے میں ایسی چیز پاتا ہے جو صرف ان دونوں کے درمیان ہوتی ہے لیکن بعد میں وہ اس کی امانتداری کو قائم نہیں رکھ سکتا، اس کے علاوہ بھی حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کوئی بات کہی تھی۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3272۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ اَبِيْ جَمِيلَةَ، عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى اَنْ عَمَدْتُمْ اِلَى الْاَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِيْ وَاِلٰى بَرَاءَةَ، وَهِيَ مِنَ الْمِئِينَ، فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا، وَلَمْ تَكْتُبُوْا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، وَوَضَعْتُمُوْهَا فِي السَّبْعِ الطِّوَالِ، فَمَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ، فَقَالَ عُثْمَانُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَاْتِيْ عَلَيْهِ الزَّمَانُ، وَهُوَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ مِنَ السُّوَرِ ذَوَاتِ الْعَدَدِ، قَالَ: وَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ دَعَا بَعْضَ مَنْ يَكْتُبُ لَهُ، فَيَقُوْلُ: ضَعُوا هٰذِهِ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا، وَكَانَتِ الْاَنْفَالُ مِنْ اَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ، وَكَانَتْ بَرَاءَةُ مِنْ اٰخِرِ الْقُرْآنِ، وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا، فَظَنَنْتُ اَنَّهَا مِنْهَا، فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا اَنَّهَا مِنْهَا، فَلَمْ اَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ التوبہ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہا: سورۃ انفال کا تعلق ''مثانی'' سے ہے اور سورۃ براۃ کا تعلق ''مئین'' سے ہے لیکن آپ نے ان دونوں سورتوں کو ملا دیا اور ان کے درمیان ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' نہیں لکھی اور اس کو آپ نے ''سبع طوال'' میں ڈال دیا ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیک وقت متعدد سورتیں بھی نازل ہوا کرتی تھیں (ایسے حالات میں) جب کوئی آیت نازل ہوتی تو آپ کسی کاتب کو بلا کر یہ ہدایت فرما دیا کرتے تھے کہ اس کو فلاں سورۃ میں لکھ دو اور سورۃ الانفال مدینہ میں نازل ہونے والی ابتدائی سورتوں میں سے ہے جبکہ

حدیث: 3272

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 786 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3086 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 43 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 8007 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 2205 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث:7638

سورۃ براۃ سب سے آخر میں نازل ہونے والی سورت ہے اور اس سورۃ (توبہ) کے مضامین بھی اس سے پچھلی سورۃ (انفال) سے ملتے جلتے تھے تو میں نے یہ سمجھ لیا کہ یہ سورۃ گزشتہ سورۃ ہی کا تتمہ ہے اور رسول اکرم ﷺ نے اپنی زندگی میں ہمیں اس بات کی وضاحت نہیں فرمائی کہ اس سورۃ کا تعلق کس سے ہے۔ اس لئے میں نے ان دونوں سورتوں کے درمیان ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' نہیں لکھی۔

(نوٹ: مئین سے مراد وہ سورتیں ہیں جن کی آیات کی تعداد 100 سے زائد ہے اور مثانی سے مراد ابتدائی سات طویل سورتیں ہیں تفسیر بغوی میں ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سبع مثانی درج ذیل سات طویل سورتیں ہیں سورہ بقرہ، سورہ آل عمران، سورۃ النساء، سورہ مائدہ، سورہ انفال، سورہ اعراف، سورہ توبہ یا یونس۔ شفیق)

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3273۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُنَيْدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ جَعْفَرِ بْنُ سُلَيْمَانَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يَقُوْلُ سَاَلْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ تُكْتَبْ فِي بَرَاءَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ لِاَنَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَمَانٌ وَبَرَاءَةٌ نَزَلَتْ بِالسَّيْفِ لَيْسَ فِيْهَا اَمَانٌ

✧✧۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: سورۂ توبہ کے آغاز میں ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کیوں نہیں لکھی جاتی؟ آپ نے فرمایا: اس لئے کہ ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' امان ہے جبکہ سورۂ برات تو جہاد کے احکام کے ساتھ نازل ہوئی اس میں امان نہیں ہے۔

3274۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ الْيَشْكُرِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ الْعُرَنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا تَقْرَؤُوْنَ رُبُعَهَا يَعْنِي بَرَاءَةً وَاِنَّكُمْ تُسَمُّوْنَهَا سُوْرَةَ التَّوْبَةِ وَهِيَ سُوْرَةُ الْعَذَابِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو تم پڑھتے ہو وہ اس کا چوتھا حصہ ہے یعنی سورۃ براءت۔ اور تم اس کو سورۃ براءت کہتے ہو اور یہ سورۂ عذاب ہے۔

۞۞ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

275۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ

حدیث: 3275

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 7964 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 3820 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 2958

شُمَيْلٍ، اَنْبَانَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْمُحَرَّرِ بْنِ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ فِي الْبَعْثِ الَّذِينَ بَعَثَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِبَرَاءَةَ اِلَى مَكَّةَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُهُ، اَوْ رَجُلٌ آخَرُ: فَبِمَ كُنْتُمْ تُنَادُونَ؟ قَالَ: كُنَّا نَقُولُ: لا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ، فَاِنَّ اَجَلَهُ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَنَادَيْتُ حَتّٰى صَحِلَ صَوْتِي،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں بھی اس جماعت میں شامل تھا جسے رسول اللہ ﷺ نے مکہ میں (اعلان) برأت کے لئے بھیجا تھا۔تو (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے) ان کے صاحبزادے یا کسی دوسرے آدمی نے پوچھا: تو آپ لوگ کیا اعلان کیا کرتے تھے؟ آپ نے جواباً فرمایا: ہم یوں کہا کرتے تھے: جنت میں صرف صاحب ایمان ہی داخل ہوگا اور اس سال کسی مشرک کو حج کی اجازت نہیں اور کسی کو ننگے ہو کر طواف کرنے کی اجازت نہیں ہوگی اور جس کسی کا بھی رسول اکرم ﷺ کے ساتھ کوئی معاہدہ تھا، اس کی مدت صرف ۴ ماہ تک ہے۔میں یہ اعلان کرتا رہا حتیٰ کہ میری آواز بیٹھ گئی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3276۔ حَدَّثَنِي اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ بِالطَّابِرَانِ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ، اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجَمَرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي حَجَّ، فَقَالَ لِلنَّاسِ: اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قَالُوا: هٰذَا يَوْمُ النَّحْرِ، قَالَ: فَاَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قَالُوا: هٰذَا الْبَلَدُ الْحَرَامُ، قَالَ: فَاَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ قَالُوا: الشَّهْرُ الْحَرَامُ، قَالَ: هٰذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ، فَدِمَاؤُكُمْ، وَاَمْوَالُكُمْ، وَاَعْرَاضُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ هٰذَا الْبَلَدِ فِي هٰذَا الْيَوْمِ، ثُمَّ قَالَ: اَلا هَلْ بَلَّغْتُ؟ قَالُوا: نَعَمْ، فَطَفِقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، ثُمَّ وَدَّعَ النَّاسَ، فَقَالُوا: هٰذِهِ حَجَّةُ الْوَدَاعِ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، وَاَكْثَرُ هٰذَا الْمَتْنِ مُخَرَّجٌ فِي الصَّحِيحَيْنِ، اِلَّا قَوْلَهُ: اِنَّ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ يَوْمَ النَّحْرِ سُنَّةٌ، فَاِنَّ الْاَقَاوِيلَ فِيهِ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ عَلٰى خِلافٍ بَيْنَهُمْ فِيهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ: يَوْمُ عَرَفَةَ، وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ: يَوْمُ النَّحْرِ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں (جس سال رسول اللہ ﷺ نے حج کیا، اس سال آپ ﷺ) حج کے موقع پر ''نحر'' کے دن جمرات کے درمیان کھڑے ہوئے اور لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: آج کون سا دن ہے؟ لوگوں نے جواباً کہا: یہ قربانی کا دن ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے کہا: ''بلد الحرام'' یعنی حرمت والا شہر ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے جواباً کہا: یہ حرمت والا مہینہ ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: اور یہ حج اکبر کا دن ہے۔تمہارے خون،

تمہارے اموال اور تمہاری عزت تم پر اسی طرح حرام ہے جیسے اس شہر کی آج کے دن حرمت ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے (اللہ تعالیٰ کے احکام) تم تک پہنچا دیئے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ کہنا شروع کیا: اے اللہ! تو گواہ ہو جا، اے اللہ! تو گواہ ہو جا۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو چھوڑ دیا (اور اپنے خالق حقیقی سے جا ملے) تو لوگوں نے کہا: یہ ''حجۃ الوداع'' ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم اس حدیث کا اکثر متن صحیحین میں منقول ہے۔ اور یہ جملہ

''اِنَّ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ يَوْمَ النَّحْرِ سُنَّةٌ''

ان میں موجود نہیں ہے کیونکہ اس کے متعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کے اقوال مختلف ہیں کوئی کہتا ہے کہ وہ عرفہ کا دن تھا اور کوئی کہتا ہے کہ وہ قربانی کا دن تھا۔

3277- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، اَنْبَاَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلابُ، بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَحْمَدَ الْخَزَّازُ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ فَارَقَ الدُّنْيَا عَلَى الْاِخْلَاصِ لِلّٰهِ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، وَاِقَامِ الصَّلَاةِ، وَاِيتَاءِ الزَّكَاةِ، فَارَقَهَا وَاللّٰهُ عَنْهُ رَاضٍ، وَهُوَ دِيْنُ اللّٰهِ الَّذِيْ جَاءَتْ بِهِ الرُّسُلُ، وَبَلَّغُوْهُ عَنْ رَبِّهِمْ قَبْلَ مَرْجِ الْاَحَادِيْثِ، وَاخْتِلَافِ الْاَهْوَاءِ، وَتَصْدِيقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ: فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلَاةَ، وَآتَوُا الزَّكَاةَ، فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ (التوبه: 5) وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: فَاِنْ تَابُوْا، يَقُوْلُ: خَلَعُوا الْاَوْثَانَ وَعِبَادَتَهَا: وَاَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ (التوبة: 11)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ وحدہ لاشریک کی وحدانیت پر ایمان رکھتے ہوئے اور نماز قائم رکھتے ہوئے اور زکوٰۃ دیتے ہوئے، اس دنیا سے رخصت ہوا اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو، اور وہ اللہ تعالیٰ کا وہ دین ہے جس کو انبیاء کرام لے کر آئے اور اپنے رب کی طرف سے انہوں نے یہ دین پہنچایا، باتوں میں جھوٹ کی آمیزش ہونے اور خواہشات کے اختلاف سے پہلے اور اس کی تصدیق قرآن کریم میں موجود ہے:

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلَاةَ، وَآتَوُا الزَّكَاةَ، فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ (التوبه: 5)

حدیث: 3277

اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 70 اخرجه ابن ابى اسامه فى "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبويه' مدينه منوره 1413ھ/1992ء' رقم الحديث: 7

''پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کی راہ چھوڑ دو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''فان تابوا'' کا مطلب یہ ہے کہ بتوں کو اور ان کی عبادت کو چھوڑ دیں۔

وَاَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ (التوبة : 11)

اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3278- حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى: فَقَاتِلُوا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَا اَيْمَانَ لَهُمْ (التوبة : 12) قَالَ لَا عَهْدَ لَهُمْ قَالَ حُذَيْفَةُ مَا قُوتِلُوْا بَعْدُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ - حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

فَقَاتِلُوا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَا اَيْمَانَ لَهُمْ (التوبة : 12)

''تو کفر کے سرغنوں سے لڑو بے شک ان کی قسمیں کچھ نہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: ان کے ساتھ کسی قسم کا کوئی عہد نہیں ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس (سخت حکم) کے بعد ان سے لڑائی نہیں کی گئی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمۃ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3279- حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهٖ: فَقَاتِلُوا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ (التوبة : 12) قَالَ اَبُوْ جَهْلِ بْنُ هِشَامٍ وَاُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ وَسُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَهُمُ الَّذِيْنَ نَكَثُوا عَهْدَ اللّٰهِ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ مِنْ مَكَّةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ - حضرت عمر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

فَقَاتِلُوا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ (التوبة : 12)

''تو کفر کے سرغنوں سے لڑو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: (ائمہ کفر سے مراد) ابوجہل بن ہشام، امیہ بن خلف، عتبہ بن ربیعہ، ابوسفیان بن حرب اور سہیل بن عمرو ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کا عہد توڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے نکالنے کی سازشیں کیں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمۃ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3280۔ حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِیُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ سَعْدٍ الْمَرْثَدِیُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِی الْهَیْثَمِ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّجُلَ یَلْزَمُ الْمَسْجِدَ، فَلا تَحَرَّجُوا اَنْ تَشْهَدُوْا اَنَّهُ مُؤْمِنٌ، فَاِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ :اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ (التوبة : 18)

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧-حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی کو دیکھو کہ اس نے مسجد کو لازم پکڑا ہوا ہے تو اس کو اس بات پر مجبور مت کرو کہ وہ اپنے مومن ہونے کی گواہی دے، بے شک اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ (التوبة : 18)

''اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3281۔ اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّیْبَانِیُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ اِسْحَاقَ الزُّهْرِیُّ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَعْلَی بْنِ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِیُّ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، حَدَّثَنَا غَیْلَانُ بْنُ جَامِعٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْقَطَّانِ الْخُزَاعِیِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِیَاسٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ :لَمَّا نَزَلَتْ :اَلَّذِینَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ(التوبة : 34) كَبُرَ ذٰلِكَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ، وَقَالُوْا :مَا یَسْتَطِیْعُ اَحَدُنَا اَنْ یَّتْرُكَ مَالا لِوَلَدِهٖ یَبْقَی بَعْدَهُ، فَقَالَ عُمَرُ اَنَا اُفَرِّجُ عَنْكُمْ، قَالَ :فَانْطَلَقُوْا وَانْطَلَقَ عُمَرُ وَاتَّبَعَهُ ثَوْبَانُ، فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ :یَا نَبِیَّ اللّٰهِ، قَدْ كَبُرَ عَلٰی اَصْحَابِكَ هٰذِهِ الْاٰیَةُ، فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَفْرِضِ الزَّكَاةَ اِلَّا لِیُطَیِّبَ بِهَا مَا بَقِیَ مِنْ اَمْوَالِكُمْ، وَاِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِیثَ فِیْ اَمْوَالٍ تَبْقَی بَعْدَكُمْ، قَالَ:فَكَبَّرَ عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :اَلا اُخْبِرُكَ بِخَیْرِ مَا یَكْنِزُهُ الْمَرْءُ الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ، اِذَا نَظَرَ اِلَیْهَا سَرَّتْهُ، وَاِذَا اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ، وَاِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ،

حدیث: 3280

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث:2617 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 802 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 1223 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 116699 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 1721 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1502 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث:4768 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث:923

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

الَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ(التوبة : 34)

''اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو یہ حکم مسلمانوں کو بہت گراں محسوس ہوا اور کہنے لگے: اس طرح تو ہم میں سے کوئی بھی اپنی اولاد کے لئے مال نہیں چھوڑ سکے گا، جو اس کے بعد اس کی اولاد کے لئے باقی رہے۔ حضرت عمر بولے رضی اللہ عنہ: میں تمہارے لئے اس حکم میں وسعت پیدا کروا دوں گا (راوی کہتے ہیں) تمام لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چل دیئے۔ حضرت ثوبان بھی ان کے پیچھے ہو لئے، یہ سب لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ آیت آپ کے اصحاب پر بہت گراں گزری ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تو زکوٰۃ فرض ہی اس لئے کی ہے تاکہ تمہارے بقیہ اموال پاک ہو جائیں اور جو مال تمہارے بعد باقی رہیں گے، ان میں اللہ تعالیٰ نے وراثت کے حصے رکھے ہیں۔ (راوی) کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بہترین خزانے کی خبر نہ دوں، جس کو آدمی جمع کرتا ہے (آدمی کا بہترین خزانہ) وہ بیوی ہے کہ جب وہ اس (بیوی) کی طرف دیکھے تو وہ اس (اپنے شوہر) کو خوش کر دے اور جب وہ اس کو حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور جب وہ کہیں باہر جائے تو وہ اس کی عزت کی حفاظت کرے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3282- اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ اَنْبَاَ عَبْدَانُ اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنْبَاَ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ جَلَسْنَا اِلَى الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بِدِمَشْقَ وَهُوَ عَلٰى تَابُوْتٍ مَّا بِهٖ عَنْهُ فَضْلٌ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ لَّوْ قَعَدْتَ الْعَامَ عَنِ الْغَزْوِ قَالَ اَتَتْ عَلَيْنَا الْبُحُوثُ يَعْنِي سُوْرَةُ التَّوْبَةِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: انْفِرُوْا خِفَافًا وَثِقَالًا (التوبة : 41)وَلَا اَجِدُنِي اِلَّا خَفِيفًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت جبیر ابن نفیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم دمشق میں حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے اور وہ ایک عام

حدیث: 3281

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1664 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 2499 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 7027

حدیث: 3282

ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 17578

سے تابوت پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک آدمی نے ان سے کہا: اگر اس سال آپ جہاد پر جانے سے رک جائیں (تو آپ کے لئے بہتر ہوگا) تو انہوں نے جواباً کہا: ہم پر ''بحوث'' یعنی سورۂ توبہ نازل ہوئی ہے (جس میں یہ آیت بھی ہے)

انْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا (التوبة : 41)

''کوچ کرو ہلکی جان سے چاہے بھاری دل سے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور میں موجودہ حالات میں اپنے آپ کو خفیف پاتا ہوں۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3283۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنُ حَنْبَلَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا عَبْد . . . . حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقَاتِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ اِذَا كَانَتْ مِنْ طِيْبٍ فَيَاْخُذُهَا بِيَمِيْنِهٖ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَصَدَّقُ بِمِثْلِ اللُّقْمَةِ فَيُرَبِّيْهَا اللّٰهُ لَهٗ كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَصِيْلَهٗ اَوْ مُهْرَهٗ فَيَرْبُوْ فِيْ كَفِّ اللّٰهِ اَوْ فِيْ يَدِ اللّٰهِ حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ اُحُدٍ قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِ حَدِيْثِ اَبِي الْحَبَّابِ سَعِيْدُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور صدقات وصول فرماتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں: جب کوئی صدقہ خوشدلی سے دیا جائے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کرتا ہے، اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑتا ہے اور بندہ صرف ایک لقمہ کی مقدار میں صدقہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی اس طرح پرورش کرتا ہے جیسے تم اونٹنی یا گھوڑی کے اس بچے کی پرورش کرتے ہو، جس کی ماں اس سے جدا ہوگئی ہو اور وہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں پرورش پاتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ احد پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔

❁❁ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہی حدیث ابوالحباب سعید بن یسار کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ تاہم اس کے الفاظ اس سے ذرا مختلف ہیں جبکہ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔

3284۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ اَنَسٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى، قَالَ: هُوَ مَسْجِدِيْ هٰذَا،

حدیث: 3284

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 21144 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 4854

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخرِجَاهُ، وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَصَحُّ مِنْهُ

✧✧ ۔حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ وہ مسجد کون سی ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ میری یہ مسجد (مسجد نبوی شریف) ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے اور یہ اس سے زیادہ صحیح ہے۔

3285- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَاَ مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ الْمَسْجِدُ الَّذِىْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مسجد ہے۔

3286- اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْحَافِظُ، بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ مِرْدَاسٍ، حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سَحْبَلٌ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ يَحْيٰى، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :تَلَاحٰى رَجُلَانِ فِى الْمَسْجِدِ الَّذِىْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى، فَقَالَ اَحَدُهُمَا :هُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ الْاٰخَرُ :هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ، فَتَسَاوَقَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَاهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اَلْمَسْجِدُ الَّذِىْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى هُوَ مَسْجِدِىْ هٰذَا

✧✧ ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دو آدمیوں کے درمیان اس مسجد کے بارے میں بحث ہوگئی جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ ان میں سے ایک نے کہا: وہ ''مسجد نبوی'' ہے اور دوسرے کا موقف تھا کہ وہ ''مسجد قبا'' ہے۔ وہ دونوں اپنا معاملہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے وہ میری یہی مسجد (یعنی مسجد نبوی) ہے۔

حدیث: 3286

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی، فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 3099 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحدیث: 697 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحدیث: 11061 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 1606 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 776 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحدیث: 985 اخرجه ابوبکر الکوفی، فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد، ریاض، سعودی عرب، (طبع اول) 1409ھ، رقم الحدیث: 7520

3287- اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِیُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِیْدٍ الدَّارِمِیُّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ السُّلَمِیُّ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ اَبِیْ حَکِیْمٍ، حَدَّثَنِیْ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اَیُّوبَ الْاَنْصَارِیُّ، وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَاَنَسُ بْنُ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰه عَنْهُم، اَنَّ هٰذِهِ الْاٰیَةَ لَمَّا نَزَلَتْ : فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوا (التوبة : 108) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَثْنَی عَلَیْکُمْ فِی الطُّهُورِ خَیْرًا، فَمَا طُهُوْرُکُمْ هٰذَا ؟ قَالُوْا :نَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَنَسْتَنْجِی بِالْمَاءِ، قَالَ :هُوَ ذَاکَ فَعَلَیْکُمْ بِهِ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخْرِجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوا (التوبة : 108)

''اس میں وہ لوگ ہیں جوخوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے گروہ انصار! اللہ تعالیٰ نے تمہاری پاکیزگی کی بہت تعریف فرمائی ہے تمہاری طہارت کیا ہے؟ انہوں نے جواباً کہا: ہم نماز کے لئے وضو کرتے ہیں اور جنابت کا غسل کرتے ہیں اور پانی کے ساتھ استنجاء کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی ہے۔ اس کو لازم پکڑلو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3288- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ مُوْسَی الْمُذَکِّرُ، حَدَّثَنَا جُنَیْدُ بْنُ حَکِیْمٍ الدَّقَّاقُ، حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ یَحْیَی الْبَلْخِیُّ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ، عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّائِحِیْنَ، فَقَالَ:هُمُ الصَّائِمُوْنَ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخْرِجَاهُ عَلٰی اَنَّهُ مِمَّا اَرْسَلَهُ اَکْثَرُ اَصْحَابِ بْنِ عُیَیْنَةَ، وَلَمْ یَذْکُرُوا اَبَا هُرَیْرَةَ فِیْ اِسْنَادِهِ

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: ''سائحین'' کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: روزہ دار۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔ اور ابن عیینہ کے اکثر شاگردوں نے اس حدیث میں ارسال کیا ہے اور اس کی سند میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام ذکر نہیں کیا۔

حدیث: 3288

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دار الباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 8297

3289۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، وَاَبُوْ حُذَيْفَةَ، قَالاَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَاَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :سَمِعْتُ رَجُلا يَسْتَغْفِرُ لاَبَوَيْهِ، وَهُمَا مُشْرِكَانِ، فَقُلْتُ :لاَ تَسْتَغْفِرْ لاَبَوَيْكَ، وَهُمَا مُشْرِكَانِ، فَقَالَ : اَلَيْسَ قَدِ اسْتَغْفَرَ اِبْرَاهِيْمُ لاَبِيْهِ وَهُوَ مُشْرِكٌ ؟ فَذَكَرْتُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَتْ : مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِيْنَ، وَلَوْ كَانُوْا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحَابُ الْجَحِيْمِ(التوبة : 13) وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرَاهِيْمَ لاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَا اِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ لاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ (التوبة : 14)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک آدمی کو اس کے مشرک والدین کے لئے دعا مانگتے سنا تو میں نے اس سے کہا: تو اپنے مشرک والدین کے لئے دعائے مغفرت مت کر۔اس نے کہا: کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے مشرک باپ کے لئے دعائے مغفرت نہیں کی تھی (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی تو یہ آیت نازل ہوئی

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِيْنَ، وَلَوْ كَانُوْا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحَابُ الْجَحِيْمِ(التوبة : 13)

''نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگر چہ وہ رشتہ دار ہوں جبکہ انہیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں''
(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرَاهِيْمَ لاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَا اِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ لاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ (التوبة : 14)

''اور ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ کی بخشش چاہنا وہ تو نہ تھا مگر ایک وعدے کے سبب جو اس سے کر چکا تھا پھر جب ابراہیم کو کھل گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے اس سے تنکا توڑ دیا (لاتعلق ہوگیا) بے شک ابراہیم علیہ السلام بہت آہیں بھرنے والا متحمل ہے''

حدیث: **3289**

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3101 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام ' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 2036 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 771 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 2163 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 335 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 131

(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3290۔ اَخْبَرَنِی اَبُوْ عَلِیِّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ الْجَنَدِیُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حُمَةَ الْيَمَانِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ اَبُوْ طَالِبٍ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَكَ اللّٰهُ، وَغَفَرَ لَكَ يَا عَمِّ، وَلا اَزَالُ اَسْتَغْفِرُ لَكَ حَتّٰى يَنْهَانِیَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، فَاَخَذَ الْمُسْلِمُونَ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَوْتَاهُمُ الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوْا اُولِی قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحَابُ الْجَحِيْمِ

(التوبة : 13)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، وَقَالَ لَنَا اَبُوْ عَلِيِّ عَلٰى اَثَرِهِ: لا اَعْلَمُ اَحَدًا وَصَلَ هٰذَا الْحَدِيْثَ، عَنْ سُفْيَانَ، غَيْرَ اَبِیْ حُمَةَ الْيَمَانِيِّ وَهُوَ ثِقَةٌ وَقَدْ اَرْسَلَهُ اَصْحَابُ ابْنِ عُيَيْنَةَ

✧✧۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ابوطالب کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا مانگنا شروع کی: اے میرے چچا! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے اور آپ کی مغفرت فرمائے اور میں اس وقت تک تیرے لئے دعائے مغفرت کرتا رہوں گا جب تک اللہ تعالیٰ مجھے منع نہیں کر دے گا (اس کے بعد) مسلمانوں نے بھی اپنے ان فوت شدگان کے لئے دعائے مغفرت کرنا شروع کر دی جو حالت شرک پر فوت ہوئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ، وَلَوْ كَانُوْا اُولِی قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحَابُ الْجَحِيْمِ (التوبة : 13)

"نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں جبکہ انہیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں"

(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔ اور ہمیں ابوعلی نے کہا: میں ایسے کسی راوی کو نہیں جانتا جس نے اس حدیث کو سفیان سے متصل کیا ہو سوائے ابوحمہ الیمانی کے اور وہ ثقہ ہیں۔ جبکہ ابن عیینہ کے شاگردوں نے اس میں ارسال کیا ہے۔

3291۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِی طَالِبٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا طَالِبِ الْوَفَاةُ اَتَاهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی اُمَيَّةَ وَاَبُو جَهْلِ بْنُ هِشَامٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَیْ عَمِّ اِنَّكَ اَعْظَمُهُمْ عَلَیَّ حَقًّا، وَاَحْسَنُهُمْ عِنْدِی يَدًا، وَلَاَنْتَ اَعْظَمُ حَقًّا عَلَیَّ مِنْ وَالِدِی، فَقُلْ كَلِمَةً تَجِبُ لَكَ عَلَیَّ بِهَا الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَا لَهُ:

اَتَرغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبدِ الْمُطَّلِب ؟ فَسَكَتَ، فَاَعَادَهَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : اَنَا عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَمَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ اُنْهَ عَنْكَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ :مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ (التوبة : 13)الاية : وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرَاهِيمَ لاَبِيْهِ (التوبة : 14)اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخرِجَاهُ، فَاِنَّ يُوْنُسَ وعَقِيْلا اَرْسَلاهُ، عَنِ الزُّهرِيِّ، عَنْ سَعِيْدٍ

✧✧ ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے ،اس وقت ان کے پاس عبداللہ بن ابی امیہ اور ابوجہل بن ہشام بھی موجود تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب سے کہا: اے چچا! مجھے سب سے زیادہ آپ کی شفقت حاصل رہی، سب سے زیادہ میرے اوپر آپ کا حق ہے بلکہ میرے اوپر میرے والد سے بھی بڑھ کر آپ کا حق ہے۔ آپ ایک مرتبہ ایک جملہ بول دیں جس کی وجہ سے میں آپ کی قیامت میں شفاعت کرسکوں۔تم پڑھو''لا الہ الا اللہ'' اس پر ابوجہل اور عبداللہ بولے: کیا تم عبدالمطلب کے دین سے منحرف ہوجاؤ گے؟ تو ابوطالب خاموش رہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ اس کو دین کی دعوت پیش کی لیکن اس نے کہا: میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں ۔اس کے بعد اس کا انتقال ہوگیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تیرے لئے اس وقت تک دعائے مغفرت کرتا رہوں گا جب تک مجھے روک نہ دیا جائے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی:

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ (التوبة : 13)الاية

''نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پوری آیت اور

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرَاهِيمَ لاَبِيْهِ (التوبة : 14)اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

''اور ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ کی بخشش چاہنا''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ) پوری آیت۔

حدیث: **3291**

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ 1987ء 1294 اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع دار احیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 24 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع دار احیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2035 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث: 2008 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 6270 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبری" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 2162 اخرجه ابوبکر الشیبانی فی "الاحاد والمثانی" طبع دار الرایة' ریاض' سعودی عرب' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 720 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث:820

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔ کیونکہ یونس اور عقیل نے یہ حدیث زہری کے واسطے سے سعید سے روایت کرنے میں ارسال کیا ہے۔

3292۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَيُّوبَ بْنِ هَانِءٍ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ الْاَجْدَعِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فِي الْمَقَابِرِ، وَخَرَجْنَا مَعَهُ، فَاَمَرَنَا فَجَلَسْنَا، ثُمَّ تَخَطَّا الْقُبُورَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى قَبْرٍ مِنْهَا، فَنَاجَاهُ طَوِيلًا، ثُمَّ ارْتَفَعَ نَحِيبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاكِيًا، فَبَكَيْنَا لِبُكَائِهِ، ثُمَّ اَقْبَلَ اِلَيْنَا، فَتَلَقَّاهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا الَّذِيْ اَبْكَاكَ فَقَدْ اَبْكَانَا، وَاَفْزَعَنَا، فَجَاءَ فَجَلَسَ اِلَيْنَا، فَقَالَ: اَفْزَعَكُمْ بُكَائِي ؟ فَقُلْنَا :نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ: اِنَّ الْقَبْرَ الَّذِيْ رَاَيْتُمُونِيْ اُنَاجِي فِيهِ، قَبْرُ اُمِّي اٰمِنَةَ بِنْتِ وَهْبٍ، وَاِنِّيْ اسْتَاْذَنْتُ رَبِّيْ فِيْ زِيَارَتِهَا، فَاَذِنَ لِيْ فِيهِ، فَاسْتَاْذَنْتُهُ فِي الاسْتِغْفَارِ لَهَا، فَلَمْ يَاْذَنْ لِيْ فِيهِ، وَنَزَلَ عَلَيَّ : مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ (التوبة : 13)حَتّٰى خَتَمَ الْاٰيَةَ، وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرَاهِيمَ لابِيهِ اِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا اِيَّاهُ (التوبة : 14) فَاَخَذَنِيْ مَا يَاْخُذُ الْوَلَدَ لِوَالِدِهِ مِنَ الرِّقَّةِ، فَذٰلِكَ الَّذِيْ اَبْكَانِيْ، صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا وَلَمْ يُخْرِجَاهُ هٰكَذَا بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، اِنَّمَا اَخْرَجَ مُسْلِمٌ حَدِيْثَ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِيهِ مُخْتَصَرًا

✧✧۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان کی طرف نکلے، ہم بھی آپ کے ہمراہ نکل پڑے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بیٹھ جانے کا حکم دیا، ہم بیٹھ گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چند قبروں سے آگے تشریف لے گئے اور ایک قبر کے قریب جا کر بیٹھ گئے۔ آپ بہت دیر تک وہاں دعا مانگتے رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رونے کی آواز بلند ہونے لگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رونے کی وجہ سے ہم بھی رو پڑے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے تو حضرت عمر نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کس وجہ سے روئے؟ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رونے نے ہمیں بھی رُلا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے قریب تشریف لائے اور فرمایا: کیا تمہیں میرے رونے نے رُلا دیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے مجھے جس قبر پر دعا مانگتے دیکھا ہے وہ میری والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا بنت وہب کی قبر ہے۔ میں نے اپنے رب سے ان کی (قبر کی) زیارت کی اجازت مانگی تھی، اللہ تعالیٰ نے مجھے اجازت دے دی پھر میں نے ان کے لئے استغفار کی اجازت مانگی تو مجھے اس کی اجازت نہ ملی بلکہ میرے اوپر یہ آیت نازل ہوگئی:

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ (التوبة : 13)

حدیث: 3292

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 981 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحدیث:6714

''نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ) آیت کے آخر تک اور

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرَاهِيمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا اِيَّاهُ (التوبة : 14)

''اور ابراہیم کا اپنے باپ کی بخشش چاہنا وہ تو نہ تھا مگر ایک وعدے کے سبب جو اس سے کر چکا تھا''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اس لئے میرے دل پر بھی وہی گزری جو ایک بیٹے کے دل پر اس کے والد کے حوالے سے گزرتی ہے۔ اسی چیز نے مجھے رلایا تھا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اس طریقے سے انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔ تاہم امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مختصر حدیث روایت کی ہے۔

3293۔ اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ : وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ (هود :7) عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ كَانَ الْمَاءُ قَالَ عَلٰى مَتْنِ الرِّيْحِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: ان سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ (هود :7)

''اور اس کا عرش پانی پر تھا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق پوچھا گیا: پانی کس چیز پر تھا؟ آپ نے فرمایا: ہوا پر۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3294۔ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْاِسْفِرَايِيْنِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ مِرْدَاسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُكَيْرٍ الْغَنَوِيُّ، حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، مَوْلٰى عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَغْزُوَ غَزَاةً لَهُ، قَالَ :فَدَعَا جَعْفَرًا، فَاَمَرَهُ اَنْ يَتَخَلَّفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ :لَا اَتَخَلَّفُ بَعْدَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبَدًا، قَالَ :فَدَعَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَزَمَ عَلَيَّ لَمَا تَخَلَّفْتُ قَبْلَ اَنْ اَتَكَلَّمَ، قَالَ :فَبَكَيْتُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا يُبْكِيكَ يَا عَلِيُّ ؟ قُلْتُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، يُبْكِينِي خِصَالٌ غَيْرُ وَاحِدَةٍ، تَقُوْلُ قُرَيْشٌ غَدًا :مَا اَسْرَعَ مَا تَخَلَّفَ عَنِ ابْنِ عَمِّهِ، وَخَذَلَهُ، وَيُبْكِينِي خَصْلَةٌ اُخْرٰى كُنْتُ اُرِيدُ اَنْ اَتَعَرَّضَ لِلْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، لِاَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ : وَلَا يَطَئُوْنَ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَيْلًا(التوبة : 120) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ، فَكُنْتُ اُرِيدُ اَنْ اَتَعَرَّضَ لِفَضْلِ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَمَّا قَوْلُكَ تَقُوْلُ قُرَيْشٌ مَا اَسْرَعَ مَا تَخَلَّفَ عَنِ ابْنِ عَمِّهِ، وَخَذَلَهُ، فَاِنَّ لَكَ

بِیْ اُسْوَةً، قَدْ قَالُوْا سَاحِرٌ، وَكَاهِنٌ، وَكَذَّابٌ اَمَا تَرْضَى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ ؟ وَاَمَّا قَوْلُكَ اَتَعَرَّضُ لِفَضْلِ اللّٰهِ، فَهٰذِهِ اَبْهَارٌ مِّنْ فُلْفُلٍ جَاءَ نَا مِنَ الْيَمَنِ فَبِعْهُ وَاسْتَمْتِعْ بِهِ اَنْتَ وَفَاطِمَةُ حَتّٰى يَاْتِيَكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ، فَاِنَّ الْمَدِيْنَةَ لَا تَصْلُحُ اِلَّا بِیْ اَوْ بِكَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧ -حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ پر جانے کا ارادہ کیا تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا: تم میرے بعد یہیں مدینہ میں رہنا۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خدا کی قسم میں آپ سے پیچھے ہرگز نہیں رہ سکتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور میرے کچھ کہنے سے پہلے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نیابت کی ذمہ داریاں میرے اوپر ڈال دیں (حضرت علی رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: میں رو پڑا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی! کیوں رو رہے ہو؟ میں نے کہا: مجھے کئی باتوں پر رونا آ رہا ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ کل قریشی لوگ باتیں کریں گے کہ اپنے چچا زاد کو ترک جنگ پر آمادہ کر کے چھوڑ کر چلے گئے اور دوسری بات یہ ہے کہ میں یہ ارادہ رکھتا تھا کہ جہاد میں شرکت کروں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

وَلَا يَطَئُوْنَ مَوْطِئًا يَغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَيْلًا(التوبة : 120)

''اور جہاں ایسی جگہ قدم رکھتے ہیں جس سے کافروں کو غیظ آئے اور جو کچھ کسی دشمن کا بگاڑتے ہیں اس سب کے بدلے ان کے لئے نیک عمل لکھا جاتا ہے''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو میں اللہ تعالیٰ کا فضل پانے کا بھی ارادہ رکھتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک تیرا یہ خدشہ ہے کہ قریش باتیں کریں گے (تو کوئی بات نہیں) تیرا اور میرا خاندان ایک ہی ہے، مجھے لوگوں نے جادوگر، نجومی، کذاب (اور کیا کیا نہیں) کہا۔ کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ تیری میرے ساتھ وہی نسبت ہو جو ہارون کو موسیٰ کے ساتھ تھی، سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا اور جہاں تک اللہ تعالیٰ کے فضل کا تعلق ہے تو یہ مرچوں کی فصل ہمارے پاس یمن سے آئی ہوئی ہے، جب تک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا فضل نہیں پہنچتا تب تک اس کو بیچ کر تم اور فاطمہ گزارا کرو۔ اصل میں وجہ یہ ہے کہ مدینہ شہر میں ہم دونوں میں سے کسی ایک کا موجود رہنا بہت ضروری ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3295- اَخْبَرَنِی الْحُسَيْنُ بْنُ حَلِيْمِ الْمَرْوَزِیُّ اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ اَنْبَاَ عَبْدَانُ اَنْبَاَ اَبُوْ خَلْدَةَ عَنْ اَبِی الْعَالِيَةِ قَالَ كُنْتُ اَطُوْفُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِالْبَيْتِ فَكَانَ يَاْخُذُ بِيَدِیْ فَيُعَلِّمُنِیْ لَحْنَ الْكَلَامِ فَقَالَ يَا اَبَا الْعَالِيَةِ لَا تَقُلْ اِنْصَرَفْتُمْ مِنَ الصَّلَاةِ وَلٰكِنْ قُلْ قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: اِنْصَرَفُوْا صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ (التوبة:127)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ بیت اللہ شریف کا طواف کر رہا تھا، آپ نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور مجھے گفتگو کی غلطیاں بتا رہے تھے، آپ نے فرمایا: اے ابو العالیہ! یہ مت کہا کرو کہ ''انصرفتم من

الصلاۃ" بلکہ کہا کرو "قضیتم الصلاۃ" کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

اِنْصَرَفُوْا صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ (التوبۃ : 127)

"پھر پلٹ جاتے ہیں اللہ نے ان کے دل پلٹ دیئے ہیں" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3296۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرٍو الْعَقَدِیُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَعَلِیُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اٰخِرُ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ: لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (التوبۃ : 128) حَدِيْثُ شُعْبَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

-حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ قرآن کریم کی سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیت یہ ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (التوبۃ:128)

"بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہائت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

شعبہ کی یونس بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ يُوْنُسَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3297۔ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيْهُ بِبُخَارٰی حَدَّثَنَا اَبُوْ عِصْمَةَ سَهْلُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ (یونس : 2) قَالَ سَلَفَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ یونس کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

-حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ (یونس : 2)

''اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لئے ان کے رب کے پاس سچ مقام ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ) کے متعلق فرماتے ہیں: (اس میں صَدَقٍ) سلف کے معنی میں ہے

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3298- اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْغَطَفَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَبْغِ وَلَا تَكُنْ بَاغِيًا، فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ (یونس : 23)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦- حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حد سے تجاوز مت کر اور باغیوں میں سے نہ ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ (یونس : 23)

''تمہاری زیادتی تمہارے ہی جانوں کا وبال ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3299- حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّيِّبِ طَاهِرُ بْنُ يَحْيَى الْبَيْهَقِيُّ بِهَا، مِنْ اَصْلِ كِتَابِ خَالِهِ، حَدَّثَنَا خَالِي الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَيْهَقِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، وَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: وَاللّٰهُ يَدْعُوْ اِلٰى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (یونس : 25) فَقَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَقَالَ: اِنِّيْ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ جِبْرِيْلَ عِنْدَ رَاْسِيْ وَمِيْكَائِيْلَ عِنْدَ رِجْلَيَّ، يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: اضْرِبْ لَهُ مَثَلًا، فَقَالَ لَهُ: اسْمَعْ سَمِعَتْ اُذُنُكَ، وَاعْقِلْ عَقَلَ قَلْبُكَ، اِنَّمَا مَثَلُكَ وَمَثَلُ اُمَّتِكَ، كَمَثَلِ مَلِكٍ اتَّخَذَ دَارًا، ثُمَّ بَنٰى فِيْهَا بَيْتًا، ثُمَّ جَعَلَ فِيْهَا مَاْدُبَةً، ثُمَّ بَعَثَ رَسُوْلًا يَدْعُو النَّاسَ اِلٰى طَعَامِهِمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ اَجَابَ الرَّسُوْلَ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَرَكَهُ، فَاللّٰهُ هُوَ الْمَلِكُ، وَالدَّارُ الْاِسْلَامُ، وَالْبَيْتُ الْجَنَّةُ، وَاَنْتَ يَا مُحَمَّدُ الرَّسُوْلُ مَنْ اَجَابَكَ دَخَلَ الْاِسْلَامَ، وَمَنْ دَخَلَ الْاِسْلَامَ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ اَكَلَ مِنْهَا،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث: 3299

اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع دار احياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 2860

✧✧ -حضرت سعید بن ابی ہلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابوجعفر محمد بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

وَاللّٰهُ يَدْعُوْ اِلٰى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (يونس : 25)

''اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف پکارتا ہے اور جسے چاہے سیدھی راہ چلاتا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر کہا: مجھے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا: میں نے آج رات خواب میں دیکھا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام میرے سر کی جانب اور حضرت میکائیل علیہ السلام میرے قدموں کی جانب کھڑے ہیں، ان میں سے ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا: ان کے لئے کوئی مثال دیں۔ دوسرے نے کہا: توجہ سے سنو اور دل سے سمجھنے کی کوشش کرو'' آپ کی اور آپ کی امت کی مثال ایسے ہے جیسے کسی بادشاہ نے ایک محل بنوایا ہو اور اس میں ایک (خوبصورت وسیع) مکان ہو پھر اس میں دسترخوان لگائے پھر وہ قاصد کو بھیجے جو لوگوں کو کھانے کی دعوت دے کر آئے۔ لوگوں میں سے کچھ تو دعوت کو قبول کرلیں اور کچھ قبول نہ کریں۔ تو اللہ تعالیٰ بادشاہ ہے اور محل اسلام ہے اور مکان جنت ہے اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ قاصد ہو جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت قبول کرلے، وہ اسلام میں داخل ہو گیا اور جو اسلام میں داخل ہو گیا، وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جو جنت میں داخل ہو گا وہ اس دسترخوان سے کھائے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3300- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَرَشِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَنْبَاَ الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعْدٍ مَوْلٰى اَبِىْ اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ وَفْدَ اَهْلِ مِصْرَ قَدْ اَقْبَلُوْا فَاسْتَقْبَلَهُمْ فَلَمَّا سَمِعُوْا بِهٖ اَقْبَلُوْا نَحْوَهُ قَالَ وَكَرِهَ اَنْ يَّقْدَمُوْا عَلَيْهِ الْمَدِيْنَةَ قَالَ فَاَتَوْهُ فَقَالُوْا لَهُ ادْعُ بِالْمُصْحَفِ وَافْتَتِحِ السَّابِعَةَ وَكَانُوْا يُسَمُّوْنَ سُوْرَةَ يُوْنُسَ السَّابِعَةَ فَقَرَاَهَا حَتّٰى اَتٰى عَلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ: قُلْ اَرَاَيْتُمْ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا قُلْ آللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ (يونس : 59) فَقَالُوْا لَهُ قِفْ اَرَاَيْتَ مَا حُمِيَتْ مِنَ الْحِمٰى آللّٰهُ اَذِنَ لَكَ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرِىْ قَالَ فَقَالَ امْضِهِ نَزَلَتْ فِىْ كَذَا وَكَذَا فَاَمَّا الْحِمٰى فَاِنَّ عُمَرَ حَمَّى الْحِمٰى قَبْلِىْ لِاِبِلِ الصَّدَقَةِ فَلَمَّا وُلِّيْتُ وَزَادَتْ اِبِلُ الصَّدَقَةِ فَزِدْتُ فِى الْحِمٰى لِمَا زَادَ فِى الصَّدَقَةِ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ کے غلام ابوسعد کا بیان ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع پہنچی کہ اہل مصر کا ایک وفد ان کے پاس آرہا ہے تو آپ ان کی طرف متوجہ ہو گئے اور جب ان لوگوں کو پتہ چلا (کہ ہمارے آنے کی اطلاع حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تک پہنچ گئی ہے) تو وہ بھی ان کی جانب متوجہ ہو گئے جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ لوگ مدینہ منورہ میں آکر ان سے ملیں لیکن بہرحال وہ لوگ آئے اور آپ سے کہنے لگے: قرآن پاک منگوائیے! اور ''سابعہ'' کھولئے، وہ لوگ سورۂ یونس کو ''سابعہ'' کہا کرتے تھے۔ آپ نے اس کو پڑھنا شروع کیا۔ جب آپ اس آیت پر پہنچے:

قُلْ اَرَاَيْتُمْ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا قُلْ آللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ

(یونس : 59)

"تم فرماؤ بھلا بتاؤ تو وہ جو اللہ نے تمہارے لئے رزق اتارا، اس میں تم نے اپنی طرف سے حرام وحلال ٹھہرالیا، تم فرماؤ کیا اللہ نے اس کی تمہیں اجازت دی یا اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو وہ بولے: رک جائیے! کیا خیال ہے؟ آپ نے جو چراگاہ بنائی ہے کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کی اجازت دی ہے یا تم نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا ہے؟ آپ نے جواباً کہا: اس کو چھوڑ دو کیونکہ یہ آیت تو فلاں فلاں معاملہ میں نازل ہوئی ہے اور جہاں تک تعلق ہے چراگاہ کا تو مجھ سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صدقہ کے اونٹوں کے لئے چراگاہ بنائی تھی جب نظام خلافت میرے سپرد کیا گیا اور صدقہ کے اونٹوں کی تعداد بڑھ گئی تو میں نے چراگاہ میں بھی توسیع کر دی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3301- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ اَطَالَ الْحَجَّاجُ الْخُطْبَةَ فَوَضَعَ بْنُ عُمَرَ رَاْسَهُ فِيْ حُجْرِيْ فَقَالَ الْحَجَّاجُ اِنَّ بْنَ الزُّبَيْرِ بَدَّلَ كِتَابَ اللّٰهِ فَقَعَدَ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ لَا يَسْتَطِيْعُ ذَاكَ اَنْتَ وَلَا بْنُ الزُّبَيْرِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ فَقَالَ الْحَجَّاجُ لَقَدْ اُوْتِيْتُ عِلْمًا اِنْ تَفْعَلَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: حجاج نے خطبہ بہت طویل کر دیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا سر میری گود میں رکھ دیا، تو حجاج بولا: ابن الزبیر نے کتاب اللہ کو بدل ڈالا ہے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اٹھ کر بیٹھ گئے اور بولے: اس چیز کی طاقت نہ تمہارے اندر ہے اور نہ ابن الزبیر کے اندر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کلمات کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا، تو حجاج نے کہا: بے شک تیرے پاس علم ہے اگر یہ تجھے فائدہ دے (تو پھر درست ہے)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3302- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ (یونس : 64) قَالَ: هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ، يَرَاهَا الرَّجُلُ، اَوْ تُرٰى لَهُ،

حدیث: **3302**

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفكر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3898 اخرجه ابو محمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 2136 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 22740 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث: 583

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧ -حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ (یونس : 64)

''ان کے لئے خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس سے مراد) اچھے خواب ہیں، جو آدمی دیکھتا ہے یا اس کو دکھائے جاتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3303- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: جَعَلَ جِبْرِيْلُ يَدُسُّ الطِّيْنَ فِيْ فِيْ فِرْعَوْنَ، مَخَافَةَ اَنْ يَّقُوْلَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، اِلَّا اَنَّ اَكْثَرَ اَصْحَابِ شُعْبَةَ اَوْقَفُوْهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام فرعون کے منہ مٹی ٹھونستے رہے، اس خدشہ کی وجہ سے کہ یہ کہیں ''لا الہ الا اللہ'' نہ پڑھ لے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔ تاہم شعبہ کے اکثر شاگردوں نے اس کو ابن عباس تک موقوف رکھا ہے۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ هُوْدَ

سورۂ ہود کی تفسیر

3304- اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ زَكَرِيَّا الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْاَزْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ

حدیث: 3303

اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3108 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 2144 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 6215 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 11238 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 2618

اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ الْحِجْرَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ :يَا اَيُّهَا النَّاسُ، لَا تَسْاَلُوْا نَبِيَّكُمْ عَنِ الْآيَاتِ، فَهٰؤُلَاءِ قَوْمُ صَالِحٍ سَاَلُوْا نَبِيَّهُمْ اَنْ يَبْعَثَ لَهُمْ آيَةً، فَبَعَثَ اللّٰهُ لَهُمُ النَّاقَةَ، فَكَانَتْ تَرِدُ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ، فَتَشْرَبُ مَاءَ هُمْ يَوْمَ وِرْدِهَا، وَيَشْرَبُوْنَ مِنْ لَبَنِهَا، مِثْلَ مَا كَانُوْا يَتَرَوَّوْنَ مِنْ مَائِهِمْ، فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ، فَعَقَرُوْهَا، فَوَعَدَهُمُ اللّٰهُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ، وَكَانَ مَوْعِدًا مِنَ اللّٰهِ غَيْرَ مَكْذُوْبٍ، ثُمَّ جَاءَ تْهُمُ الصَّيْحَةُ، فَاَهْلَكَ اللّٰهُ مَنْ كَانَ تَحْتَ مَشَارِقِ السَّمَاوَاتِ وَمَغَارِبِهَا، مِنْهُمْ اِلَّا رَجُلًا كَانَ فِي حَرَمِ اللّٰهِ، فَمَنَعَهُ حَرَمُ اللّٰهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ، قَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ هُوَ ؟ قَالَ: اَبُوْ رِغَالٍ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦- حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر جب سورۃ ''حجر'' نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے لوگوں سے فرمایا: اے لوگو! اپنے نبی سے معجزات کا مطالبہ مت کیا کرو کیونکہ یہ صالح کی قوم ہے، انہوں نے اپنے نبی سے مطالبہ کیا کہ ان کو کوئی معجزہ دکھایا جائے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک اونٹنی بھیجی تو وہ پہاڑ کی پھٹن سے نکلی، وہ ان کے حصہ کا پانی پیتی اور وہ لوگ اپنے پانی کی مقدار میں اس کا دودھ پیتے تھے، پھر انہوں نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی اور اس کو قتل کر ڈالا، پھر اللہ تعالیٰ نے ان سے تین دن کا وعدہ کیا اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ جھوٹا نہیں ہوتا۔ پھر ان پر ایک زوردار چیخ کی آواز آئی تو اللہ تعالیٰ نے ان تمام لوگوں کو ہلاک کر ڈالا جو مشارق اور مغارب کے نیچے موجود تھے، سوائے ایک شخص کے جو حرم میں موجود تھا اور اللہ تعالیٰ کے حرم نے اس کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچا رکھا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون تھا؟ آپ نے فرمایا: ''ابورغال''۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3305- اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ اَنْبَاَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَنْبَاَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا(هود : 6) قَالَ مُسْتَقَرَّهَا فِي الْاَرْحَامِ وَمُسْتَوْدَعَهَا حَيْثُ تَمُوْتُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦- حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا(هود : 6)

''اور جانتا ہے کہ کہاں ٹھہرے گا اور کہاں سپرد ہوگا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

حديث 3304

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر'رقم الحديث:14193 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 6197 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحديث:9069

کے متعلق فرماتے ہیں: اس کا ٹھہرنا رحم میں ہے اور اس کا سپرد ہونا اس کی موت ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3306۔ اَخْبَرَنِی اَبُوْ بَکْرٍ الشَّافِعِیُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَیْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ : وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ (هود : 7) عَلٰی اَیِّ شَیْءٍ کَانَ الْمَاءُ قَالَ عَلٰی مَتْنِ الرِّیْحِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَآءِ (هود : 7)

''اور اس کا عرش پانی پر تھا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق پوچھا گیا: پانی کس چیز پر تھا؟ آپ نے فرمایا: ہوا پر۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3307۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ دَاوٗدَ الْمُنَادِیْ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِیُّ، عَنْ اَبِیْ صَخْرَةَ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، عَنْ بُرَیْدَةَ الْاَسْلَمِیِّ، قَالَ :دَخَلَ قَوْمٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلُوْا یَسْاَلُوْنَهُ، یَقُوْلُوْنَ : اَعْطِنَا، حَتّٰی سَاءَهُ ذٰلِكَ، وَدَخَلَ عَلَیْهِ اٰخَرُوْنَ، فَقَالُوْا :جِئْنَا نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَنَتَفَقَّهُ فِی الدِّیْنِ، وَنَسْاَلُهُ عَنْ بَدْءِ هٰذَا الْاَمْرِ، فَقَالَ :كَانَ اللّٰهُ وَلَا شَیْءَ غَیْرُهُ، وَكَانَ الْعَرْشُ عَلَی الْمَاءِ، وَكَتَبَ فِی الذِّكْرِ كُلَّ شَیْءٍ، ثُمَّ خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ، قَالَ :ثُمَّ اَتَاهُ اٰتٍ، فَقَالَ : اِنَّ نَاقَتَكَ قَدْ ذَهَبَتْ، قَالَ :فَوَدِدْتُ اَنِّیْ كُنْتُ تَرَكْتُهَا

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنا شروع کر دیئے اور کہنے لگے: ہمیں عطا کیجئے، ہمیں عطا کیجئے، حتیٰ کہ یہ بات آپ کو بری لگنے لگی۔ پھر کچھ اور لوگ آپ کے پاس آئے، انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرنے اور (آپ سے) دین کے مسائل سمجھنے کے لئے آئے ہیں اور کائنات

حدیث: **3307**

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 240 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 8188 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 11241 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 509

کی ابتداء کے بارے میں پوچھنے آئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات تھی اور اس کے سوا کچھ نہیں تھا اور عرش پانی پر تھا اور قرآن کریم میں ہر شئے کا ذکر لکھ دیا گیا ہے پھر ساتوں آسمان پیدا کیے۔ (راوی) کہتے ہیں: پھر ایک شخص آیا اور کہنے لگا: تیری اونٹنی بھاگ گئی ہے (راوی) کہتے ہیں: میں نے یہ خواہش کی کاش میں نے اس کو چھوڑ ہی دیا ہوتا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3308۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي رَزِيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ قَالَ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ (هود : 8)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ (هود : 8)

''اور اگر ہم ان سے عذاب کچھ گنتی کی مدت تک ہٹا دیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(اس آیت میں اِلٰى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ کا مطلب اِلٰى اَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ہے۔)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3309۔ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصَّنْعَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الْبَصْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ اَحَدٍ يَسْمَعُ بِيْ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، وَلَا يَهُوْدِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ، وَلَا يُؤْمِنُ بِيْ اِلَّا دَخَلَ النَّارَ، فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ: اَيْنَ تَصْدِيْقُهَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ؟ حَتّٰى وَجَدْتُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ (هود : 17) قَالَ: الْاَحْزَابُ الْمِلَلُ كُلُّهَا،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس امت میں سے جو شخص میری نبوت کے بارے میں سن لے وہ خواہ یہودی ہو یا نصرانی اور پھر وہ مجھ پر ایمان نہ لائے تو وہ جہنمی ہے۔ میں کتاب اللہ تعالیٰ میں اس بات کی تصدیق ڈھونڈنے لگ گیا حتیٰ کہ اس آیت میں مجھے آپ کے ارشاد کی تصدیق مل گئی:

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ (هود : 17)

''اور جو اس کا منکر ہو سارے گروہوں میں تو آگ اس کا وعدہ ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ نے فرمایا: اس آیت میں الاحزاب سے مراد تمام ملتیں ہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمۃ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3310- اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ، حَدَّثَنِي فَائِدٌ، مَوْلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، اَنَّ اِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :لَوْ رَحِمَ اللّٰهُ اَحَدًا مِنْ قَوْمِ نُوحٍ لَرَحِمَ اُمَّ الصَّبِيِّ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :كَانَ نُوحٌ مَكَثَ فِي قَوْمِهِ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِينَ عَامًا، يَدْعُوهُمْ حَتّٰى كَانَ اٰخِرَ زَمَانِهِ غَرَسَ شَجَرَةً، فَعَظُمَتْ، وَذَهَبَتْ كُلَّ مَذْهَبٍ، ثُمَّ قَطَعَهَا، ثُمَّ جَعَلَ يَعْمَلُهَا سَفِينَةً، وَيَمُرُّونَ، فَيَسْاَلُونَهُ، فَيَقُولُ : اَعْمَلُهَا سَفِينَةً، فَيَسْخَرُونَ مِنْهُ، وَيَقُولُونَ :تَعْمَلُ سَفِينَةً فِي الْبَرِّ، وَكَيْفَ تَجْرِي ؟ قَالَ :سَوْفَ تَعْلَمُونَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا فَارَ التَّنُّورُ، وَكَثُرَ الْمَاءُ فِي السِّكَكِ، خَشِيَتْ اُمُّ الصَّبِيِّ عَلَيْهِ، وَكَانَتْ تُحِبُّهُ حُبًّا شَدِيدًا، فَخَرَجَتْ اِلَى الْجَبَلِ حَتّٰى بَلَغَتْ ثُلُثَهُ، فَلَمَّا بَلَغَهَا الْمَاءُ خَرَجَتْ بِهِ حَتّٰى اسْتَوَتْ عَلَى الْجَبَلِ، فَلَمَّا بَلَغَ الْمَاءُ رَقَبَتَهَا رَفَعَتْهُ بِيَدِهَا حَتّٰى ذَهَبَ بِهَا الْمَاءُ، فَلَوْ رَحِمَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اَحَدًا لَرَحِمَ اُمَّ الصَّبِيِّ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں سے کسی پر رحم کرتا تو بچے کی والدہ پر رحم کرتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم میں ساڑھے نوسو ۹۵۰ سال تک تبلیغ کرتے رہے، آپ نے اپنے آخری وقت میں ایک درخت کاشت کیا، وہ اگا اور بہت بڑا ہو گیا، جب اس کی نشوونما مکمل ہوگئی تو انہوں نے اس کو کاٹا اور اس سے ایک کشتی تیار کرنا شروع کی۔ لوگ وہاں سے گزرتے اور پوچھتے کہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ آپ فرماتے: میں کشتی بنا رہا ہوں۔ اس پر لوگ ہنستے اور کہتے تم خشکی پر کشتی تیار کر رہے ہو، یہ چلے گی کہاں پر؟ آپ فرماتے: عنقریب تمہیں سب پتہ چل جائے گا۔ جب آپ کشتی تیار کر کے فارغ ہو گئے تو چشمے ابل پڑے اور گلیوں سڑکوں میں ہر طرف پانی ہی پانی ہوگیا، ایک بچے کی ماں اس پر خوف زدہ ہوئی اور وہ اس سے بہت شدید محبت کرتی تھی، وہ پہاڑ کی طرف نکل آئی یہاں تک کہ وہ ثلث تک پہنچ گئی جب پانی وہاں تک پہنچا تو وہ وہاں سے نکل گئی یہاں تک کہ پہاڑ کے برابر ہوگئی۔ جب پانی اس کی گردن تک پہنچا تو اس نے (بچے کو ہاتھ میں لے کر) اپنا ہاتھ اونچا کیا، یہاں تک کہ پانی اس کے ہاتھوں کو بھی بہا لے گیا اور اگر اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی پر رحم کرتا تو اس بچے کی ماں پر رحم کرتا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3311- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ اَبُو عُمَرَ الْخَزَّازُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ نُوحٍ وَّهَلَاكِ قَوْمِهِ ثَلَاثُ مِائَةِ سَنَةٍ وَكَانَ قَدْ فَارَ التَّنُّورُ فِي الْهِنْدِ وَطَافَتْ سَفِينَةُ نُوحٍ بِالْكَعْبَةِ اُسْبُوعًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧-حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کی قوم کی ہلاکت کے درمیان تین سو ۳۰۰ سال کا وقفہ ہے اور "تنور" ہندوستان میں ابلا تھا اور نوح کی کشتی پورا ایک ہفتہ کعبۃ اللہ کے گرد گھومتی رہی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3312- اَخْبَرَنَا مَيْمُونُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ حَنَشٍ الْكِنَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ، يَقُولُ: وَهُوَ اٰخِذٌ بِبَابِ الْكَعْبَةِ: اَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ عَرَفَنِي فَاَنَا مَنْ عَرَفْتُمْ، وَمَنْ اَنْكَرَنِي فَاَنَا اَبُو ذَرٍّ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَثَلُ اَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧-حضرت حنش کنانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کعبۃ اللہ کے دروازے کو تھام کر کہہ رہے تھے: جو شخص مجھے پہچانتا ہے تو میں وہی ہوں جس کو وہ جانتا ہے اور جو شخص مجھے نہیں پہچانتا وہ جان لے کہ میں ابوذر ہوں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اہل بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہے، جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3313- حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْاَشْيَبُ،

حديث: 3312

اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامي' دارعمار' بيروت' لبنان/عمان' 1405ھ 1985ء' رقم الحديث: 319 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 2636 اخرجه ابوعبدالله القضاعي في "مسنده" طبع موسسة الرسالة' بيروت' لبنان 1407ھ/ 1986ء' رقم الحديث: 1343

حديث: 3313

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 268 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2891 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 1854 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 3801 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 2632 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب' 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 8796 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 2542 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 12756

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتٰی عَلٰی وَادِی الْاَزْرَقِ، فَقَالَ :مَا هٰذَا ؟ قَالُوْا :وَادِی الْاَزْرَقِ، فَقَالَ :كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مُوْسٰی بْنِ عِمْرَانَ مُهْبِطًا لَهٗ خُوَارٌ اِلَی اللّٰهِ بِالتَّكْبِیْرِ، ثُمَّ اَتٰی عَلٰی ثَنِیَّةٍ، فَقَالَ :مَا هٰذِهِ الثَّنِیَّةُ ؟ قَالُوْا :ثَنِیَّةُ كَذَا وَكَذَا ؟ فَقَالَ :كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی عَلٰی نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ خِطَامُهَا لِیفٌ وَهُوَ یُلَبِّی، وَعَلَیْهِ جُبَّةٌ صُوفٌ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی ازرق کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یہ کون سا مقام ہے؟ لوگوں نے جواب دیا یہ ''وادی ازرق'' ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گویا کہ میں حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو اترتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور وہ بلند آواز سے تکبیر پڑھ رہے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام ''ثنیہ'' پر تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کون سی جگہ ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں فلاں ثنیہ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گویا کہ حضرت یونس بن متی کو سرخ رنگ کی گھنگریالے بالوں والی اونٹنی پر سوار دیکھ رہا ہوں، جس کی لگام کھجوری چھال کی ہے اور آپ تلبیہ کہہ رہے ہیں اور آپ اونی جبہ زیب تن کئے ہوئے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3314- حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَطَرٍ، وَاَنَا سَاَلْتُهٗ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ اَبُوْ مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ شَیْبَانَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ :قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اَرَاكَ قَدْ شِبْتَ، قَالَ :شَیَّبَتْنِیْ هُوْدُ وَالْوَاقِعَةُ وَعَمَّ یَتَسَاءَلُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الْبُخَارِیِّ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ بوڑھے ہوتے جا رہے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے سورہ ھود، واقعہ، عم یتساء لون اور اذا الشمس کورت'' نے بوڑھا کر دیا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث: 3314

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3297 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 107 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 10091 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 30268 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان (طبع ثانی) 1403ھ رقم الحدیث: 5997

3315- حَدَّثَنِی اَبُو الْحَسَنِ اِسْمَاعِیلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِیُّ، حَدَّثَنَا جَدِّی، حَدَّثَنَا اَبُو ثَابِتٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ الْمَدَنِیُّ، حَدَّثَنِی اِبْرَاهِیمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :اُلْهِمَ اِبْرَاهِیمُ الْخَلِیلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ هٰذَا اللِّسَانَ الْعَرَبِیَّ اِلْهَامًا، هٰذَا حَدِیثٌ غَرِیبٌ صَحِیحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، اِنْ کَانَ اَبُو الْفَضْلِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَفِظَهُ مُتَّصِلا عَنْ اَبِی ثَابِتٍ فَقَدْ حَدَّثَنَاهُ اَبُو عَلِیٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِیُّ، حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِیُّ، حَدَّثَنَا عَمِّی، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ سُفْیَانَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلا نَحْوَهُ

✧✧ -حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ علیہ السلام کو یہ عربی زبان الہام کی گئی۔

❀❀ یہ حدیث غریب ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے بشرطیکہ فضل بن محمد نے اس کو ابوثابت سے متصلاً محفوظ کیا ہو کیونکہ ہمیں ابوعلی حافظ نے ابوعبدالرحمٰن النسائی پھر عبداللہ بن سعد زہری رضی اللہ عنہ پھر ان کے چچا پھر ان کے والد پھر سفیان پھر جعفر بن محمد پھر ان کے والد کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اسی طرح روایت کی ہے۔

3316- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ الشَّیْبَانِیُّ الْحَافِظُ اِمْلاءً حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَحْمُودٍ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا عِیسَی بْنُ جَعْفَرٍ الرَّازِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ سَعِیدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِیدٍ عَنْ عَطَاءٍ فِی قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ : رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ (هود : 73) قَالَ کُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اِذْ جَاءَ هُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَقُلْتُ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ فَقَالَ بْنُ عَبَّاسٍ اِنْتَهِ اِلٰی مَا انْتَهَتْ اِلَیْهِ الْمَلائِکَةُ هٰذَا حَدِیثٌ غَرِیبٌ صَحِیحٌ لِلثَّوْرِیِّ لا اَعْلَمُ اَنَّا کَتَبْنَاهُ اِلَّا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ (هود : 73)

''اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں تم پر اے اس گھر والو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ فرماتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا کہ ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور آپ کو سلام کیا، میں نے جواباً کہا: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بولے: اس مقام تک رک جاؤ جہاں پر فرشتے رک جاتے ہیں۔

❀❀ ثوری کے حوالے سے یہ حدیث صحیح غریب ہے، میں نہیں جانتا ہوں میں نے اس کو صرف اسی اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

3317- اَخْبَرَنِی اِبْرَاهِیمُ بْنُ عَصْمَةَ بْنِ اِبْرَاهِیمَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا السَّرِیُّ بْنُ خُزَیْمَةَ حَدَّثَنَا سَعِیدُ بْنُ

سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ بْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا جَاءَ تْ رُسُلُ اللّٰهِ لُوْطاً ظَنَّ اَنَّهُمْ ضَيْفَانِ لَقُوْهُ فَاَدْنَاهُمْ حَتّٰى اَقْعَدَهُمْ قَرِيْبًا وَجَاءَ بِبَنَاتِهٖ وَهُنَّ ثَلَاثٌ فَاَقْعَدَهُنَّ بَيْنَ ضِيْفَانِهٖ وَبَيْنَ قَوْمِهٖ فَجَاءَ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ فَلَمَّا رَآهُمْ قَالَ : هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ(هود : 78) قَالُوْا: مَا لَنَا فِيْ بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ(هود : 79) : قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ (هود : 80)فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ (هود : 81)قَالَ فَطَمَسَ اَعْيُنَهُمْ فَرَجَعُوْا وَرَاءَ هُمْ يَرْكَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى خَرَجُوْا اِلَى الَّذِيْنَ بِالْبَابِ فَقَالُوا جِئْنَاكُمْ مِنْ عِنْدِ اَسْحَرِ النَّاسِ قَدْ طَمَسَ اَبْصَارَنَا فَانْطَلَقُوْا يَرْكَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى دَخَلُوا الْقَرْيَةَ فَرُفِعَتْ فِيْ بَعْضِ اللَّيْلِ حَتّٰى كَانَتْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ حَتّٰى اِنَّهُمْ لَيَسْمَعُوْنَ اَصْوَاتَ الطَّيْرِ فِيْ جَوِّ السَّمَاءِ ثُمَّ قُلِبَتْ فَخَرَجَتِ الْاِفْكَةُ عَلَيْهِمْ فَمَنْ اَدْرَكَتْهُ الْاِفْكَةُ قَتَلَتْهُ وَمَنْ خَرَجَ اِتَّبَعَتْهُ حَيْثُ كَانَ حَجَرًا فَقَتَلَتْهُ قَالَ فَارْتَحَلَ بِبَنَاتِهٖ وَهُنَّ ثَلَاثٌ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الشَّامِ فَمَاتَتِ ابْنَتُهُ الْكُبْرٰى فَخَرَجَتْ عِنْدَهَا عَيْنٌ يُقَالُ لَهَا الْوَرِيَّةُ ثُمَّ انْطَلَقَ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْلُغَ فَمَاتَتِ الصُّغْرٰى فَخَرَجَتْ عِنْدَهَا عَيْنٌ يُقَالُ لَهَا الرَّعْوُنَةُ فَمَا بَقِيَ مِنْهُنَّ اِلَّا الْوُسْطٰى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَعَلَّ مُتَوَهِّمًا يَتَوَهَّمُ اَنَّ هٰذَا وَاَمْثَالَهٗ فِي الْمَوْقُوْفَاتِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ فَاِنَّ الصَّحَابِيَّ اِذَا فَسَّرَ التِّلَاوَةَ فَهُوَ مُسْنَدٌ عِنْدَ الشَّيْخَيْنِ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، جب اللہ تعالیٰ کے فرشتے حضرت لوط علیہ السلام کے پاس آئے تو وہ سمجھے کہ یہ مہمان ہیں، ان سے ملنے آئے ہیں۔آپ نے ان کو اپنے قریب کر کے بٹھالیا اور آپ کی تین صاحبزادیاں تھیں، آپ نے ان تینوں کو اپنے مہمانوں اور اپنی قوم کے درمیان بٹھادیا اور ان کے پاس ان کی قوم دوڑتی ہوئی آئی، جب آپ نے ان کو دیکھا تو بولے:

هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ(هود : 78)

''یہ میری قوم کی بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لئے ستھری ہیں تو اللہ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں میں رسوا نہ کرو''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

بولے:

مَا لَنَا فِيْ بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ(هود : 79)

''تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری قوم کی بیٹیوں میں ہمارا کوئی حق نہیں اور تم ضرور جانتے ہو جو ہماری خواہش ہے''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ (هود : 80)

''بولے اے کاش! مجھے تمہارے مقابل زور ہوتا یا کسی مضبوط پائے کی پناہ لیتا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو حضرت جبریل علیہ السلام ان کی جانب متوجہ ہو کر بولے:

اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْا اِلَيْكَ (هود : 81)

''ہم تمہارے رب کے بھیجے ہوئے ہیں وہ تم تک نہیں پہنچ سکتے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

ان کو اندھا کر دیا گیا اور وہ ایک دوسرے پر گرتے پڑتے باہر دروازے کی طرف دوڑے اور کہنے لگے: ہم سب سے بڑے جادوگر کے پاس سے آئے ہیں، ہمیں اندھا کر دیا گیا ہے۔ پھر وہ ایک دوسرے پر گرتے پڑتے چل پڑے اس بستی میں داخل ہوگئے۔ ایک رات اس بستی کو اوپر اٹھالیا گیا (اتنا اونچا اٹھایا گیا) کہ یہ زمین اور آسمان کے درمیان پہنچ گئے، وہاں پر ان کو فضاؤں میں پرندوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں، پھر اس کو الٹا دیا گیا، تو جو لوگ اس کے نیچے آگئے، وہ وہیں ہلاک ہوگئے اور جو اس سے بچے ان پر پتھر برسائے گئے، جن سے وہ ہلاک ہوگئے۔ حضرت لوط علیہ السلام اپنی تینوں بیٹیوں کے ہمراہ چل نکلے، جب وہ ملک شام کے فلاں مقام پر پہنچے تو ان کی بڑی بیٹی کا انتقال ہوگیا، وہاں پر پانی کا ایک چشمہ پھوٹا جس کا نام ''الوریۃ'' ہے۔ پھر آپ وہاں سے چلے اور خدا جانے کس مقام پر پہنچے کہ ان کی چھوٹی بیٹی کا انتقال ہوگیا، وہاں پر بھی ایک چشمہ جاری ہوا، اس کا نام ''الرعومۃ'' ہے۔ ان کی صرف ایک درمیان والی بیٹی باقی بچی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

اور ہوسکتا ہے کہ کسی کو یہ وہم ہو کہ یہ اور اس طرح کی دیگر روایات تو موقوفات میں شامل ہیں حالانکہ بات یہ نہیں ہے کیونکہ جب کوئی صحابی تلاوت کے دوران تفسیر بیان کرتا ہے تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ مسند ہے۔

3318- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ :رَاٰى نَاسٌ نَارًا فِي الْمَقْبَرَةِ، فَاَتَوْهَا، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَبْرِ، وَاِذَا هُوَ يَقُوْلُ :نَاوِلُوْنِيْ صَاحِبَكُمْ، وَاِذَا هُوَ الرَّجُلُ الْاَوَّاهُ الَّذِيْ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالذِّكْرِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں نے ایک قبر میں روشنی دیکھی تو اس قبر کے پاس چلے آئے، جب انہوں نے دیکھا تو قبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور فرما رہے تھے اپنا ساتھی مجھے پکڑاؤ (جب اس کی میت آپ کو پکڑائی گئی تو ہمیں پتہ چلا کہ) وہ شخص بہت آہ وزاری کرنے والا اور باآواز بلند ذکر کرنے والا تھا۔

حدیث: 3318

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3164 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 6701 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 1743

ٰ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

12- تَفْسِيرُ سُوْرَةِ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامِ

سورۂ یوسف کی تفسیر

3319- اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا خَلادُ بْنُ مُسْلِمٍ الصَّفَّارُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلائِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، في قول اللّٰه عز وجل : نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ(يوسف : 3) قال :نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلا عَلَيْهِمْ زَمَانًا، فَقَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوْ قَصَصْتَ عَلَيْنَا، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: الر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ(يوسف : 1) تَلا اِلٰى قَوْلِهٖ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ(يوسف : 3) فَتَلا عَلَيْهِمْ زَمَانًا، فَقَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوْ حَدَّثْتَنَا، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا (الزمر : 23) كُلُّ ذٰلِكَ يُؤْمَرُ بِالْقُرْآنِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧ - حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ(يوسف : 3)

''ہم تمہیں سب سے اچھا بیان سناتے ہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پاک نازل ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عرصہ تک لوگوں کو اس کی تلاوت سناتے رہے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہمیں کوئی قصہ سنائیے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

الر تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ(يوسف : 1)

''الر، یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ

والی آیت کے آخر تک تلاوت کی۔ پھر آپ ایک عرصے تک ان کو یہ قصہ سناتے رہے۔ پھر لوگوں نے فرمائش کی۔ آپ ہم سے باتیں کریں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

اللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا (الزمر : 23)

حدیث: **3319**

اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ه/1993ء رقم الحديث: 6209 اخرجه ابويعلى الموصلى فى "مسنده" طبع دار المامون للتراث دمشق شام 1404ه-1984ء رقم الحديث: 3319

''اللہ نے اتاری سب سے اچھی کتاب کہ اول سے آخر تک ایک سی ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آیت کے آخر تک تلاوت کی آپ کو ہر چیز کا حکم بذریعہ قرآن دیا جاتا تھا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3320۔ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اَفْرَسُ النَّاسِ ثَلَاثَةٌ الْعَزِيزُ حِينَ قَالَ لِامْرَاَتِهِ اَكْرِمِی مَثْوَاهُ عَسٰی اَنْ يَّنْفَعَنَا اَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَالَّتِی قَالَتْ يَا اَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِينُ وَاَبُو بَكْرٍ حِينَ تَفَرَّسَ فِی عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تین لوگوں نے سب سے زیادہ نگاہ فراست کا ثبوت دیا تھا۔

(1) عزیز (مصر) جب اس نے اپنی بیوی سے کہا تھا کہ انہیں (یوسف کو) عزت سے رکھو شاید ان سے ہمیں نفع پہنچے یا ان کو ہم بیٹا بنالیں۔

وہ خاتون جس نے (حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق) کہا تھا: اے میرے باپ ان کو نوکر رکھ لو بے شک بہتر نوکر وہ جو طاقتور امانت دار ہو۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق فراست دکھائی (کہ اپنے بعد ان کو خلیفہ مقرر فرمایا)۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3321۔ اَخْبَرَنِی عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِی حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِی اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقْرَاُ: وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ (يوسف : 23) فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ هٰكَذَا عُلِّمْنَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سورۂ یوسف کی آیت نمبر ۲۳ کو یوں پڑھا کرتے تھے:

وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ (يوسف : 23)

''اور بولی آؤ تمہیں سے کہتی ہوں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

حدیث: **3321**

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحيحه" (طبع ثالث) دار ابن كثير' يمامه' بيروت' لبنان' 1407ھ 1987ء 4415 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دار الفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 4004 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 8681

آپ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا: ہم نے اسی طرح یہ آیت سیکھی ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3322۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانِ الْعَامِرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى: لَوْلَا اَنْ رَّاٰى بُرْهَانَ رَبِّهٖ(يوسف : 24) قَالَ مُثِّلَ لَهٗ يَعْقُوْبُ فَضَرَبَ صَدْرَهٗ فَخَرَجَتْ شَهْوَتُهٗ مِنْ اَنَامِلِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

لَوْلَا اَنْ رَّاٰى بُرْهَانَ رَبِّهٖ(يوسف : 24)

''اگر اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں۔ان کے سامنے حضرت یعقوب علیہ السلام کی شخصیت لائی گئی، انہوں نے ان کے سینے پر مارا جس سے ان کی تمام شہوت ان کی انگلیوں کے پوروں کے راستے خارج ہوگئی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3323۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْرَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ عَثَرَ يُوْسُفُ ثَلَاثَ عَثَرَاتٍ حِيْنَ هَمَّ بِهَا فَسُجِنَ وَقَوْلُهٗ لِلرَّجُلِ اذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ فَاَنْسَاهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهٖ وَقَوْلُهٗ لَهُمْ: اِنَّكُمْ لَسَارِقُوْنَ (يوسف : 70)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت یوسف علیہ السلام تین مرتبہ پھسلے

(1) جب انہوں نے زلیخا کا ارادہ کیا تو قید کر دیئے گئے۔

(2) جب آپ نے (رہائی پانے والے قیدی) آدمی سے کہا تھا: اپنے بادشاہ کے پاس میرا ذکر کرنا، پھر وہ کئی سال جیل میں رہے کیونکہ شیطان نے اس کو یہ بات بھلا دی تھی۔

جب یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے متعلق کہا تھا۔

اِنَّكُمْ لَسَارِقُوْنَ (يوسف : 70)

''بے شک تم چور ہو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3324۔ اَخْبَرَنِي الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ مَسْعُوْدٍ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ الضَّبِّيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيَانِ (یوسف : 41) قَالَ لَمَّا حَكَيَا مَا رَاَيَاهُ وَعَبَّرَ يُوْسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ اَحَدُهُمَا مَا رَاَيْنَا شَيْئًا فَقَالَ : قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيَانِ (یوسف : 41)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس آیت:

قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيَانِ (یوسف : 41)

''حکم ہو چکا اس بات کا جس کا تم سوال کرتے تھے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(کے بارے میں) فرماتے ہیں: جب حضرت یوسف علیہ السلام نے ان دونوں کی (بیان کردہ) خوابوں کی تعبیر بیان کر دی تو ان میں سے ایک نے کہا: ہم نے تو کچھ دیکھا ہی نہیں (بلکہ ہم نے تو سراسر جھوٹ بولا تھا) تو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا: تم لوگوں نے جو پوچھا تھا اس کے متعلق فیصلہ کر دیا گیا ہے (خواب تم نے دیکھا تھا یا نہیں)

❀❀ یہ حدیث صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

3325- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْكَرِيْمَ ابْنَ الْكَرِيْمِ، ابْنِ الْكَرِيْمِ، ابْنِ الْكَرِيْمِ، يُوْسُفَ بْنَ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ، وَلَوْ لَبِثْتُ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ ثُمَّ جَاءَنِیَ الدَّاعِیْ لَاَجَبْتُ اِذْ جَاءَهُ الرَّسُوْلُ، فَقَالَ: ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ، فَاسْاَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِیْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ اِنَّ رَبِّیْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدٍ، وَاَبِیْ عُبَيْدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ :لَوْ لَبِثْتُ فِی السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ فَقَطْ

✦✦ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک کریم کے کریم بیٹے کے کریم بیٹے کا کریم بیٹا، حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے بیٹے اسحاق علیہ السلام کے بیٹے یعقوب علیہ السلام کا بیٹا یوسف علیہ السلام ہے۔ یوسف علیہ السلام جس قدر جیل

حدیث : 3325

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحيحه" (طبع ثالث) دار ابن كثير' يمامه' بيروت' لبنان' 1407ھ 1987ء، 3202 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3116 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 9369 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 5776 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 11254 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه' بيروت' لبنان' 1409ھ/ 1989ء' رقم الحديث: 605

میں رہے، اگر اتنا عرصہ میں جیل میں رہتا اور پھر میرے پاس رہائی کا پروانہ آتا تو میں قبول کر لیتا (لیکن کمال حوصلہ ہے یوسف علیہ السلام کا) کہ جب ان کے پاس قاصد آیا تو آپ نے فرمایا: اپنے رب (بادشاہ) کے پاس پلٹ جا، پھر اس سے پوچھ: ان عورتوں کا کیا حال ہے، جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے بے شک میرا رب ان کا فریب جانتا ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے سعید رضی اللہ عنہ اور ابو عبید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اتنی حدیث نقل کی ہے "اگر میں اتنا عرصہ جیل میں رہتا جتنا عرصہ یوسف علیہ السلام رہے"۔

3326۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانِ الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رِبَاحٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اسْتَاْذَنَ رَجُلٌ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اسْتَاْذِنُوْا لِابْنِ الْاَخْيَارِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِيْذَنُوْا لَهُ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ لَهُ عُمَرُ مَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ قَالَ فَجَعَلَ يَعُدُّ رِجَالًا مِّنْ اَشْرَافِ الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اَنْتَ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا قَالَ ذَاكَ بْنُ الْاَخْيَارِ وَاَنْتَ بْنُ الْاَشْرَارِ اِنَّمَا تَعُدُّ عَلَيَّ رِجَالَ اَهْلِ النَّارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَعَلِيُّ بْنُ رَبَاحٍ تَابِعِيٌّ كَبِيْرٌ

✦✦۔ حضرت علی بن رباح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آنے کی اجازت مانگی اور یوں کہا: بہترین لوگوں کے بیٹے کو اجازت دیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو اجازت دے دو، جب وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو آپ نے پوچھا: تم کون ہو؟ اس نے جواباً کہا: میں فلاں بن فلاں بن فلاں ہوں (راوی) کہتے ہیں: اپنا تعارف کراتے ہوئے، اس نے زمانہ جاہلیت کے صاحب منصب لوگوں کے نام گنوانا شروع کر دیئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: بہترین لوگوں کا بیٹا تو وہ تھا۔ اور تو شریر لوگوں کا بیٹا ہے تو ہمارے سامنے جہنمی لوگوں کا ذکر کر رہا ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔ اور حضرت علی بن رباح رحمۃ اللہ علیہ کبیر تابعی ہیں۔

3327۔ اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمُزَكِّي بِمَرْوَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي عُمَرُ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّ الْاِسْلَامِ خِنْتَ مَالَ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لَسْتُ عَدُوَّ اللّٰهِ وَلَا عَدُوَّ الْاِسْلَامِ وَلٰكِنِّي عَدُوٌّ مَنْ عَادَاهُمَا وَلَمْ اَخُنْ مَالَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّهَا اَثْمَانُ اِبِلِي وَسِهَامٌ اجْتَمَعَتْ قَالَ فَاَعَادَهَا عَلَيَّ وَاَعَدْتُ عَلَيْهِ هٰذَا الْكَلَامَ قَالَ فَغَرَّمَنِي اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا قَالَ فَقُمْتُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَرَادَنِي عَلَى الْعَمَلِ فَاَبَيْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ وَلِمَ وَقَدْ سَاَلَ يُوْسُفُ الْعَمَلَ وَكَانَ خَيْرًا مِّنْكَ فَقُلْتُ اِنَّ يُوْسُفَ نَبِيٌّ بْنُ نَبِيٍّ بْنِ نَبِيٍّ

بْنِ نَبِيٍّ وَّاَنَا بْنُ اُمَيْمَةٍ وَّاَنَا اَخَافُ ثَلَاثًا وَّاثْنَتَيْنِ قَالَ اَوَلَا تَقُوْلُ خَمْسًا قُلْتُ لَا قَالَ فَمَا هُنَّ قُلْتُ اَخَافُ اَنْ اَقُوْلَ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَاَنْ اُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَاَنْ يُضْرَبَ ظَهْرِي وَاَنْ يُشْتَمَ عِرْضِي وَاَنْ يُؤْخَذَ مَالِي بِالضَّرْبِ هٰذَا حَدِيْثٌ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ تعالیٰ کے دشمن، اے اسلام کے دشمن تو نے اللہ تعالیٰ کے مال میں خیانت کی ہے۔ میں نے کہا: میں نہ تو اللہ تعالیٰ کا دشمن ہوں اور نہ ہی اسلام کا دشمن ہوں البتہ میں ان (اللہ تعالیٰ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے دشمنوں کا دشمن ہوں اور نہ ہی میں نے اللہ تعالیٰ کے مال میں کوئی خیانت کی ہے۔ تاہم میرے اونٹوں کے حصے اور دیگر حصے اکٹھے ہیں۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ وہی باتیں میرے ساتھ کیں اور میں نے بھی دوبارہ یہی جواب دیا۔ انہوں نے مجھے ۱۲ ہزار ہرجانہ ادا کرنے کا کہا۔ میں جب نماز فجر کے لئے کھڑا ہوا تو یوں دعا مانگی: اے اللہ! امیر المومنین کی مغفرت فرما۔ اس کے بعد ایک دفعہ انہوں نے مجھے حکومتی ذمہ داری سونپنا چاہی، تو میں نے انکار کر دیا۔ انہوں نے وجہ پوچھی (اور ساتھ ہی یہ بھی کہا) یوسف علیہ السلام نے تو حکومتی ذمہ داری خود مانگ کر لی تھی حالانکہ وہ آپ سے بہتر تھے۔ میں نے کہا: یوسف علیہ السلام تو نبی بن نبی بن نبی بن نبی تھے جبکہ میں امیمہ کا بیٹا ہوں اور میں دو تین باتوں سے خوف رکھتا ہوں، انہوں نے کہا: آپ پانچ باتیں نہیں کہتے؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے پوچھا وہ تین باتیں کیا ہیں؟ میں نے کہا:

مجھے اس بات کا خدشہ ہے کہ میں کبھی لاعلمی کی وجہ سے کوئی بات کہہ دوں اور یہ کہ میں بے علم فتویٰ جاری کر دوں۔ اور یہ کہ میری پیٹھ ماری جائے اور یہ کہ میری عزت پر گالیاں دی جائیں اور یہ کہ میرا مال ہتھیا لیا جائے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

3328۔ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُو الْوَلِيْدِ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ غَنِيَّةَ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ لِيَعْقُوْبَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَخٌ مُؤَاخِيًا فِي اللّٰهِ، فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: يَا يَعْقُوْبُ، مَا الَّذِيْ اَذْهَبَ بَصَرَكَ، وَمَا الَّذِيْ قَوَّسَ ظَهْرَكَ؟ فَقَالَ: اَمَّا الَّذِيْ اَذْهَبَ بَصَرِيْ فَالْبُكَاءُ عَلٰى يُوْسُفَ، وَاَمَّا الَّذِيْ قَوَّسَ ظَهْرِيْ فَالْحُزْنُ عَلٰى ابْنِيْ بِنْيَامِيْنَ، قَالَ: فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: يَا يَعْقُوْبُ، اِنَّ اللّٰهَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ، وَيَقُوْلُ لَكَ اَمَا تَسْتَحْيِيْ تَشْكُوْنِيْ اِلٰى غَيْرِيْ؟ قَالَ: فَقَالَ يَعْقُوْبُ اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ، قَالَ: فَقَالَ جِبْرِيْلُ: اَعْلَمُ مَا تَشْكُوْا يَا يَعْقُوْبُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ يَعْقُوْبُ: اَيْ رَبِّ اَمَا تَرْحَمُ الشَّيْخَ الْكَبِيْرَ، اَذْهَبْتَ بَصَرِيْ، وَقَوَّسْتَ ظَهْرِيْ، فَارْدُدْ عَلَيَّ رَيْحَانَتِيْ اَشُمُّهُ شَمًّا قَبْلَ الْمَوْتِ، ثُمَّ اصْنَعْ بِيْ مَا

حديث: 3328

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامی' دارعمار' بيروت' لبنان/عمان' 1405ھ 1985ء' رقم الحديث: 857

اَرَدْتَّ، قَالَ: فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ، وَيَقُوْلُ لَكَ اَبْشِرْ، وَلْيَفْرَحْ قَلْبُكَ، فَوَعِزَّتِيْ لَوْ كَانَا مَيِّتَيْنِ لَنَشَرْتُهُمَا فَاصْنَعْ طَعَامًا لِلْمَسَاكِيْنِ، فَاِنَّ اَحَبَّ عِبَادِيْ اِلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ، وَالْمَسَاكِيْنُ، اَتَدْرِيْ لِمَ اَذْهَبْتُ بَصَرَكَ، وَقَوَّسْتُ ظَهْرَكَ، وَصَنَعَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ بِهِ مَا صَنَعُوْا ؟اِنَّكُمْ ذَبَحْتُمْ شَاةً، فَاَتَاكُمْ مِسْكِيْنٌ يَتِيْمٌ، وَهُوَ صَائِمٌ، فَلَمْ تُطْعِمُوْهُ مِنْهُ شَيْئًا، قَالَ: فَكَانَ يَعْقُوْبُ بَعْدَهَا اِذَا اَرَادَ الْغَدَاءَ اَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى، اَلا مَنْ اَرَادَ الْغَدَاءَ مِنَ الْمَسَاكِيْنِ، فَلْيَتَغَدَّ مَعَ يَعْقُوْبَ، وَاِذَا كَانَ صَائِمًا اَمَرَ مُنَادِيًا، فَنَادٰى اَلا مَنْ كَانَ صَائِمًا مِنَ الْمَسَاكِيْنِ فَلْيُفْطِرْ مَعَ يَعْقُوْبَ، قَالَ الْحَاكِمُ: هٰكَذَا فِيْ سَمَاعِيْ بِخَطِّ يَدِ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَاَظُنُّ الزُّبَيْرَ وَهْمًا مِنَ الرَّاوِيْ، فَاِنَّهُ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيُّ ابْنُ اَخِيْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فَاِنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَالْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ، وَقَدْ اَخْرَجَ الْاِمَامُ اَبُوْ يَعْقُوْبَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، هٰذَا الْحَدِيْثَ فِي التَّفْسِيْرِ مُرْسَلًا اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ، اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَانَ لِيَعْقُوْبَ اَخٌ مُؤَاخِيًا، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهِ

✧✧ -حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت یعقوب علیہ السلام کے ایک منہ بولے بھائی تھے، ایک دن انہوں نے پوچھا: اے یعقوب علیہ السلام! آپ کی بینائی کیوں زائل ہوگئی ہے؟ اور آپ کی کمر کیوں جھک گئی ہے؟ یعقوب علیہ السلام نے فرمایا: میری بینائی زائل ہونے کی وجہ یوسف علیہ السلام کے فراق میں رونا ہے اور میرے بیٹے "یامین" کے غم میں میری کمر خم ہوگئی ہے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے یعقوب علیہ السلام! اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے: تمہیں اس بات سے حیاء نہیں آتی، تم میرے غیر کے پاس میرا شکوہ کر رہے ہو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: پھر حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا: میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ تعالیٰ ہی سے کرتا ہوں۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اے یعقوب علیہ السلام! میں جانتا ہوں جو آپ شکایت کر رہے ہیں۔ پھر حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! کیا تو اس بوڑھے ضعیف پر رحم نہیں کرتا تو نے میری بینائی زائل کر دی ہے اور مجھے کج پشت کر دیا ہے تو میری خوشبو مجھے لوٹا دے، میں مرنے سے پہلے اس کو سونگھ لوں پھر تو جو چاہے میرے ساتھ معاملہ کر لے۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس آئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہہ رہا ہے اور آپ سے فرما رہا ہے: تو خوش ہو جا اور تیرا دل شادمان ہو جائے، مجھے میری عزت کی قسم ہے اگر وہ (تیرے بیٹے) مر بھی گئے ہوتے تب بھی ہم ان کو زندہ کر کے آپ سے ملا دیتے۔ آپ مسکینوں کے لئے کھانا تیار کریں (اور ان کو کھلائیں) کیونکہ میرے بندوں میں سے انبیاء کرام اور مساکین مجھے سب سے زیادہ پیارے ہیں۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہاری بینائی کیوں زائل کی اور تمہاری پشت ٹیڑھی کیوں کی؟ اور یوسف علیہ السلام کے ساتھ اس کے بھائیوں نے جو رویہ اختیار کیا تھا وہ کیوں ہوا؟ (اس کی وجہ یہ تھی کہ) ایک دفعہ تم نے بکری ذبح کی تھی تمہارے پاس ایک یتیم مسکین آیا تھا اور وہ روزہ دار تھا لیکن تم نے اس کو کچھ بھی نہ کھلایا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا اس کے بعد یعقوب علیہ السلام نے یہ عادت بنالی تھی کہ جب ناشتہ کرنے لگتے تو منادی کو

حکم دیتے وہ ندا دیتا کہ جو کوئی ناشتہ کرنا چاہتا ہے، وہ یعقوب علیہ السلام کے ہمراہ ناشتہ کر لے اور جب آپ روزہ رکھتے (اور افطار کرنے لگتے) تو منادی کو حکم دیتے، وہ یہ اعلان کرتا جو کوئی مسکین روزہ دار ہو، وہ یعقوب علیہ السلام کے ہمراہ روزہ افطار کرے۔

❀❀ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: حفص بن عمر بن الزبیر کے ہاتھ کی تحریر کے بارے میں میری اطلاع یہی ہے اور میرا خیال ہے کہ "الزبیر" راوی کی غلطی ہے کیونکہ یہ حفص بن عمر بن عبداللہ بن ابی طلحہ انصاری ہیں جو کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں اور اگر حقیقت یہی ہے تو یہ حدیث صحیح ہے۔

اور امام ابویعقوب اسحاق بن ابراہیم الحنظلی نے اس حدیث کو تفسیر میں مرسلاً درج کیا ہے۔

3329 - اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَاَ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ لِيَعْقُوْبَ اَخٌ مُّؤَاخِيًا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهٖ

✦✦ - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت یعقوب علیہ السلام کا ایک منہ بولا بھائی تھا۔ پھر اس کے بعد گزشتہ حدیث جیسی حدیث بیان کی۔

3330 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ وَاقِدٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِيْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ قُلْتُ لَهَا قَوْلَهٗ تَعَالٰى: حَتّٰى اِذَا اسْتَيْاَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا (يوسف : 110) قُلْتُ لَقَدِ اسْتَيْاَسُوْا اَنَّهُمْ كُذِبُوْا حَقِيْقَةً قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ تَكُوْنَ الرُّسُلُ تَظُنُّ ذٰلِكَ بِرَبِّهَا اِنَّمَا هُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ لِمَا اسْتَاْخَرَ عَنْهُمُ النَّصْرُ وَاشْتَدَّ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ ظَنَّتِ الرُّسُلُ اَنَّ اَتْبَاعَهُمْ قَدْ كَذَّبُوْا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ - حضرت عروہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (وہ فرماتے ہیں) میں نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

حَتّٰى اِذَا اسْتَيْاَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا (يوسف : 110)

"یہاں تک کہ جب رسولوں کو ظاہری اسباب کی امید نہ رہی اور لوگ سمجھے کہ رسولوں نے غلط کہا تھا"۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: واقعی وہ لوگ ناامید ہوگئے تھے کہ ان کو لوگوں نے جھٹلا دیا تھا، ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: معاذ اللہ انبیاء کرام علیہم السلام، اللہ تعالیٰ کے متعلق ایسا نظریہ نہیں رکھ سکتے وہ تو رسولوں کے پیروکار لوگ تھے، جب ان سے اللہ تعالیٰ کی مدد میں تاخیر ہوئی اور ان پر آزمائشیں سخت تر ہوگئیں تو رسولوں نے یہ گمان کیا ان کے پیروکاروں کو جھٹلا دیا گیا ہے۔

3330 : صحيح

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاري في "صحيحه" (طبع ثالث) دار ابن كثير، يمامه، بيروت، لبنان، 1407ھ 1987ء 3209.

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

13- تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الرَّعْدِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3331- حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيْ، وَهِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السَّدُوسِيُّ، قَالاَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ، عَنْ سُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ رَبَّكُمْ تَعَالٰى، يَقُوْلُ: لَوْ اَنَّ عِبَادِيْ اَطَاعُوْنِيْ لَاَسْقَيْتُهُمُ الْمَطَرَ بِاللَّيْلِ، وَاَطْلَعْتُ عَلَيْهِمُ الشَّمْسَ بِالنَّهَارِ، وَلَمْ اُسْمِعْهُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ الرعد کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✦✦ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا رب فرماتا ہے: اگر میرے بندے میری اطاعت بجالائیں تو میں رات میں ان پر بارش برساؤں اور دن میں ان پر سورج طلوع کروں اور ان کو گرج کی آواز تک نہ سناؤں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3332- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ "يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ" قَالَ مِنْ اَحَدِ الْكِتَابَيْنِ هُمَا كِتَابَانِ: يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ (الرعد: 39) مِنْ اَحَدِهِمَا وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ اُمُّ الْكِتَابِ اَيْ جُمْلَةَ الْكِتَابِ قَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِحَمَّادٍ وَاحْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِعِكْرِمَةَ وَهُوَ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ مِنْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ (الرعد: 39)

''اللہ جو چاہے مٹاتا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

حدیث: 3331

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 8693 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2586 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ه/1988ء' رقم الحديث: 1424

کے متعلق فرماتے ہیں: یہ دو کتابوں میں سے ایک کی بات ہے۔ وہ دو کتابیں ہیں، ان میں سے ایک کتاب میں جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے اور اس کے پاس ''ام الکتاب'' ہے یعنی پوری کتاب ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عکرمہ رضی اللہ عنہ کی روایات نقل کی ہیں اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حماد کی روایات نقل کی ہیں اور یہ حدیث سلیمان التیمی کی سند کے ہمراہ غریب صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔

3333۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ مَحْمُوْدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا يَنْفَعُ الْحَذْرُ مِنَ الْقَدْرِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمْحُو بِالدُّعَاءِ مَا يَشَاءُ مِنَ الْقَدْرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تقدیر سے بھاگنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ دعا کی وجہ سے جتنی چاہے تقدیر بدل دیتا ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3334۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَ الثَّوْرِيُّ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ : اَوَ لَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا (الرعد : 41) قَالَ مَوْتُ عُلَمَائِهَا وَفُقَهَائِهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

اَوَ لَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا (الرعد : 41)

''کیا انہیں نہیں سوجھتا کہ ہم ہر طرف سے ان کی آبادی گھٹاتے آرہے ہیں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: اس سے مراد اس قوم کے علماء اور فقہاء کی موت ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3335۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ

حدیث: 3335

اخرجه ابو محمد الدارمی فی "سننه" طبع دار الکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 46 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 16610

اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَاَ يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ حَكِيْمٍ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ اَبَانٍ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ السَّمَاءِ وَفَضَّلَهُ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ قَالُوْا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فِبِمَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ السَّمَاءِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّىْ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ (الانبياء : 29) وَقَالَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ (الفتح : 1) ؟ الْاٰيَةَ قَالُوْا فَبِمَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ : وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ (ابراهيم : 4) الْاٰيَةَ وَقَالَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا (سبا : 28) فَاَرْسَلَهُ اِلَى الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ فَاِنَّ الْحَكَمَ بْنَ اَبَانٍ قَدِ احْتَجَّ بِهٖ جَمَاعَةٌ مِّنْ اَئِمَّةِ الْاِسْلَامِ وَلَمْ يُخَرِّجَهُ الشَّيْخَانِ

سورۂ ابراہیم کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✦✦ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو آسمان والوں پر اور زمین والوں پر فضیلت دی ہے۔لوگوں نے پوچھا: اے ابن عباس رضی اللہ عنہما! اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو آسمان والوں پر کیسے فضیلت دی ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّىْ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ (الانبياء : 29)

''اور ان میں جو کوئی کہے میں اللہ کے سوا معبود ہوں تو اسے ہم جہنم کی سزا دیں گے ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں ستمگاروں کو''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کے لئے فرمایا ہے:

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ (الفتح : 1)

''بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو زمین والوں پر کیسے فضیلت دی ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ (ابراهيم : 4)

''اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور محمد کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا (سبا: 28)

''اوراے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگرایسی رسالت سے جوتمام آدمیوں کوگھیرنے والی ہے خوشخبری دیتا اورڈر سناتا''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمدرضا رحمۃ اللہ علیہ)

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جنات اورانسانوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا کیونکہ ائمہ اسلام کی ایک جماعت نے حکم بن ابان کی روایات نقل کی ہیں۔

3336۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ اَنْبَاَ اَحْمَدُ بْنُ مَهْرَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَنْبَاَ اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ : فَرَدُّوْا اَيْدِيَهُمْ فِيْ اَفْوَاهِهِمْ (ابراهيم : 9) قَالَ عَضُّوْا عَلَيْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

فَرَدُّوْا اَيْدِيَهُمْ فِيْ اَفْوَاهِهِمْ (ابراهيم : 9)

''تو وہ اپنے ہاتھ اپنے منہ کی طرف لے گئے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمدرضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرمایا: انہوں نے اپنے ہاتھ چبا لئے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3337۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ : فَرَدُّوْا اَيْدِيَهُمْ فِيْ اَفْوَاهِهِمْ (ابراهيم : 9) قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كَذَا وَرَدَّ يَدَهٗ فِيْ فِيْهِ وَعَضَّ يَدَهٗ وَقَالَ عَضُّوْا عَلٰى اَصَابِعِهِمْ غَيْظًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ بِالزِّيَادَةِ عَلٰى شَرْطِهِمَا

✦✦ -حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

فَرَدُّوْا اَيْدِيَهُمْ فِيْ اَفْوَاهِهِمْ (ابراهيم : 9)

''تو وہ اپنے ہاتھ اپنے منہ کی طرف لے گئے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمدرضا رحمۃ اللہ علیہ)

کی تفسیر بیان کرتے ہوئے اپنا ہاتھ منہ میں ڈال کر دانتوں سے چبا کر فرمایا: یوں (وہ لوگ اپنے ہاتھ منہ میں لے گئے تھے) پھر فرمایا: انہوں نے غصے میں اپنی انگلیوں کو دانتوں سے چبایا۔

❀❀ یہ حدیث اس زیادتی کے ہمراہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

3338۔ اَخْبَرَنِي الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ

سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْآ اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (التحريم : 6) تَلَاهَا تَلَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَصْحَابِهِ ذَاتَ لَيْلَةٍ، اَوْ قَالَ: يَوْمٍ فَخَرَّ فَتًى مَغْشِيًّا عَلَيْهِ، فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلٰى فُؤَادِهِ، فَاِذَا هُوَ يَتَحَرَّكُ، فَقَالَ: يَا فَتًى، قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَهَا، فَبَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ، فَقَالَ اَصْحَابُهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَمِنْ بَيْنِنَا ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا سَمِعْتُمْ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ (ابراهيم : 14)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر یہ آیت اتاری:

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْآ اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (التحريم : 6)

''اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات یا (شاید فرمایا) ایک دن اپنے صحابہ کو اس کی تلاوت سنائی۔ ایک نوجوان پر غشی طاری ہوئی اور وہ گر پڑا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دل پر ہاتھ رکھا تو وہ دھڑک رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نوجوان! پڑھو ''لا الٰہ الا اللہ'' اس نے فوراً کلمہ شریف پڑھ لیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جنت کی بشارت دی، آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے لئے بھی یہی حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا فرمان نہیں سن رکھا (اس نے فرمایا ہے):

ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ (ابراهيم : 14)

''یہ اس کے لئے ہے جو میرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہونے سے ڈرے اور میں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3339- اَخْبَرَنِیْ الْحَسَنُ بْنُ حَلِيْمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَاَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ، يَتَجَرَّعُهُ (ابراهيم: 17-16) قَالَ: يُقَرَّبُ اِلَيْهِ فَيَتَكَرَّهُهُ، فَاِذَا اُدْنِيَ مِنْهُ شَوٰى وَجْهَهُ، وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَاْسِهِ، فَاِذَا شَرِبَ قَطَّعَ اَمْعَاءَهُ، حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهِ، يَقُوْلُ اللّٰهُ: وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ

حدیث: 3339

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2583 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 22339 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 11263 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 7460

اَمْعَاءَ هُمْ (محمد ﷺ: 15) وَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : وَاِنْ يَّسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ (الكهف : 29)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخرِجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَيُسْقٰى مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ، يَتَجَرَّعُهُ (ابراھیم: 17-16)

''اوراسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرمایا: وہ پانی اس کو پیش کیا جائے گا تو وہ اس سے ناپسندیدگی کا اظہار کرے گا۔ جب وہ اس کو اپنے قریب کرے گا تو اس کا چہرہ بھسم ہو جائے گا اور اس کے سر کی کھال بالوں سمیت جھڑ جائے گی اور جب وہ پئے گا تو اس کی انتڑیاں جھلس جائیں گی اور اس کے پاخانہ کے مقام سے خارج ہو جائیں گی۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَسُقُوْا مَاءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاءَ هُمْ (محمد ﷺ: 15)

''اورانہیں کھولتا پانی پلایا جائے گا کہ آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے''(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اوراللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاِنْ يَّسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ (الكهف : 29)

''اوراگر پانی کے لئے فریاد کریں تو ان کی فریادرسی ہوگی اس پانی سے کہ چرخ دیئے (کھولتے ہوئے) دھات کی طرح ہے کہ ان کے منہ بھون دے گا کیا ہی برا پینا ہے''(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3340۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَنَسٍ الْقُرَشِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْبَرَّاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ (الاحزاب : 44)قَالَ يَوْمَ يَلْقَوْنَ مَلَكَ الْمَوْتِ لَيْسَ مِنْ مُّؤْمِنٍ يَقْبِضُ رُوْحَهُ اِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ (الاحزاب : 44)

''ان کے لئے ملتے وقت کی دعا سلام ہے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرمایا: ملک الموت جس مومن کی بھی روح قبض کرنے آتے ہیں، پہلے اس کو سلام کہتے ہیں (بعد میں روح قبض کرتے ہیں)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3341۔ اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ مُرَّةَ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِنَاعٍ مِنْ بُسْرٍ، فَقَرَاَ : مَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ (ابراهيم : 24) قَالَ:هِيَ النَّخْلَةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تازہ کھجوروں کے باغ میں تشریف لائے اور یہ آیت پڑھی:

مَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ (ابراهيم : 24)

''پاکیزہ بات کی مثال جیسے پاکیزہ درخت'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اورفرمایا: (اس شجر سے مراد) کھجور کا درخت ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3342۔ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا بَسَّامٌ الصَّيْرَفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ الطُّفَيْلِ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَامَ فَقَالَ سَلُوْنِىْ قَبْلَ اَنْ تَفْقِدُوْنِىْ وَلَنْ تَسْاَلُوْا بَعْدِىْ مِثْلِىْ فَقَامَ بْنُ الْكَوَّاءِ فَقَالَ مَنِ الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ قَالَ مُنَافِقُوْا قُرَيْشٍ قَالَ فَمَنِ الَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِى الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا قَالَ مِنْهُمْ اَهْلُ حَرُوْرَاءَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَالٍ وَبَسَّامُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّيْرَفِيُّ مِنْ ثِقَاتِ الْكُوْفِيِّيْنَ مِمَّنْ يُجْمَعُ حَدِيْثُهُمْ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧۔ابوالطفیل عامر بن واثلہ کا بیان ہے: ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اس دن سے پہلے میں تمہیں ڈھونڈے نہ ملوں جو کچھ پوچھنا ہے مجھ سے پوچھ لو اور میرے بعد تمہیں میرے جیسا آدمی نہیں مل سکے گا جس سے تم ہر طرح کے سوال کر سکو۔ تو ابن الکواء کھڑا ہوا اور بولا: وہ کون لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت ناشکری سے بدل دی اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر لا اتارا؟ آپ نے فرمایا: قریش سے تعلق رکھنے والے منافقین۔ اس نے کہا: تو وہ کون لوگ ہیں جن کی دنیوی زندگی کی کوششیں بے کار ہو گئیں جبکہ وہ گمان یہ رکھتے ہیں کہ انہوں نے بہت اچھے عمل کئے ہیں؟۔ آپ نے فرمایا: وہ حروراء والے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح ہے اور (اس کی سند) عالی ہے اور صبام بن عبدالرحمٰن الصیرفی ثقہ کوفیوں میں سے ہیں، ان کی احادیث

حدیث: 3341

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 3119 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 12262

جمع کی جاتی ہیں لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو نقل نہیں کیا ہے۔

3343- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونِ الرَّقِّيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرٍو ذِي مَرٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ (ابراهيم : 28) قَالَ هُمُ الْاَفْجَرَانِ مِنْ قُرَيْشٍ بَنُوْ اُمَيَّةَ وَبَنُوْ الْمُغِيْرَةِ فَاَمَّا بَنُوْ الْمُغِيْرَةِ فَقَدْ قَطَعَ اللّٰهُ دَابِرَهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ وَاَمَّا بَنُو اُمَيَّةَ فَمَتَّعُوْا اِلٰى حِيْنٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ (ابراهيم : 28)

''اور انہوں نے اپنی قوم کو تباہی کے گھر لا اتارا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرمایا۔ یہ قریش کے سب سے بڑے دو فاجر قبیلے تھے۔

(1) بنوامیہ۔

(2) بنوالمغیرہ۔

بنومغیرہ کی تو اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کے دن جڑ کاٹ دی تھی تاہم بنوامیہ ابھی تک بچے ہوئے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3344- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا مَحْبُوْبُ بْنُ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ :قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (ابراهيم : 48) قُلْتُ : اَيْنَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ ؟ قَالَ:عَلَى الصِّرَاطِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (ابراهيم : 48)

حدیث: **3344**

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2791 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 24741 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 331 اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه' مكتبه المتنبي' بيروت' قاهره' رقم الحديث: 274 اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان' مدينه منوره' (طبع اول) 1412ھ/1991ء' رقم الحديث:1438

''جس دن بدل دی جائے گی زمین اس زمین کے سوا اور آسمان اور لوگ سب نکل کھڑے ہوں گے ایک اللہ کے سامنے جو سب پر غالب ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

میں نے پوچھا: اس دن لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ''پل صراط'' پر۔

ﷺ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيرُ سُوْرَةِ الْحَجْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3345۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَاَ جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا يَزَالُ اللّٰهُ يَشْفَعُ وَيُدْخِلُ الْجَنَّةَ وَيَرْحَمُ وَيَشْفَعُ حَتّٰى يَقُوْلَ مَنْ كَانَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَلْيَدْخُلِ الْجَنَّةَ فَذَاكَ حِيْنَ يَقُوْلُ: رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ (الحجر : 2)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ الحجر کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ ۔حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ مسلسل شفاعت قبول کرتا رہے گا اور بندوں کو جنت میں داخل کرتا رہے گا اور رحم کرتا رہے گا، شفاعت قبول کرتا رہے گا حتیٰ کہ فرمائے گا: جو شخص مسلمان ہے وہ جنت میں چلا جائے۔ یہ وہ وقت ہوگا جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ (الحجر : 2)

''بہت آرزوئیں کریں گے کافر کاش مسلمان ہوتے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

ﷺ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3346۔ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا نُوْحُ بْنُ قَيْسٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ تُصَلِّيْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ حَسْنَاءُ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ، وَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَسْتَقْدِمُ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ، لِاَنْ لَّا يَرَاهَا وَيَسْتَاْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ، فَاِذَا رَكَعَ، قَالَ هٰكَذَا، وَنَظَرَ مِنْ تَحْتِ اِبْطِهِ وَجَافٰى يَدَيْهِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ شَاْنِهِمْ: وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ (الحجر : 24)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، وَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ :لَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ فِيْ نُوحِ بْنِ قَيْسٍ الطَّاهِي بِحُجَّةٍ وَلَهُ اَصْلُهُ مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک نہایت حسین وجمیل عورت نماز پڑھا کرتی تھی کچھ لوگ اس خدشہ کی وجہ سے اگلی صف میں نماز پڑھتے تھے کہ کہیں اس پر نگاہ نہ پڑ جائے اور کچھ لوگ پیچھے ہٹ کر بالکل آخری والی صف میں نماز پڑھتے لیکن جب آپ رکوع کرتے تو (اگلی صف میں سے بعض) یوں کر کے بغلوں کے نیچے سے پیچھے جھانکتے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ (الحجر : 24)

''اور بے شک ہمیں معلوم ہیں جو تم میں آگے بڑھے اور بے شک ہمیں معلوم ہیں جو تم میں پیچھے رہے''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

اور عمرو بن علی کا بیان ہے: نوح بن قیس الطاحی کے بارے میں کسی نے دلیل کے ساتھ اعتراض نہیں کیا اور اس حدیث کی اصل سفیان ثوری کی روایت ہے۔

3347- اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ الصُّفُوْفُ الْمُقَدَّمَةُ وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ الصُّفُوْفُ الْمُؤَخَّرَةُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''المستقدمين'' (سے مراد) اگلی صفیں اور ''المستاخرين'' (سے مراد) پچھلی صفیں ہیں۔

حدیث: 3346

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 401 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1696 اخرجه ابو عیسٰی الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3122 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 870 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1046 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 2784 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 942 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 4950 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 12791 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث: 2712

3348- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ هَارُوْنَ الْفَقِيْهُ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنِي نُعَيْمُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ حَدَّثَنِي رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ قَالَ اِنِّي لَعِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَالِسٌ اِذْ جَاءَ ابْنٌ لِطَلْحَةَ فَسَلَّمَ عَلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَحَّبَ بِهٖ فَقَالَ تُرَحِّبُ بِي يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَقَدْ قَتَلْتَ اَبِي وَاَخَذْتَ مَالِي قَالَ اَمَّا مَالُكَ فَهُوَ ذَا مَعْزُوْلٌ فِي بَيْتِ الْمَالِ فَاغْدُ اِلٰى مَالِكَ فَخُذْهُ وَاَمَّا قَوْلُكَ قَتَلْتُ اَبِي فَاِنِّي اَرْجُو اَنْ اَكُوْنَ اَنَا وَاَبُوْكَ مِنَ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِيْنَ (الحجر : 47) فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ هَمْدَانَ اِنَّ اللّٰهَ اَعْدَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَصَاحَ عَلَيْهِ عَلِيٌّ صَيْحَةً تَدَاعٰى لَهَا الْقَصْرُ قَالَ فَمَنْ اِذًا اِذَا لَمْ نَكُنْ نَحْنُ اُولٰٓئِكَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧- حضرت ربعی بن حراش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کے پاس طلحہ کا بیٹا آیا اور اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سلام کیا، آپ نے بھی اس کو مرحبا کہا، اس نے کہا: اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ! آپ مجھے مرحبا (کس منہ سے) کہہ رہے ہیں؟ حالانکہ آپ نے میرے والد کو قتل کیا اور میرا مال غصب کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: جہاں تک تیرے مال کا تعلق ہے تو وہ بیت المال میں بالکل الگ رکھا ہوا ہے، صبح جا کر وہاں سے اپنا مال لے لینا اور جہاں تک آپ کے والد کے قتل کا تعلق ہے تو میں امید رکھتا ہوں کہ تیرا باپ اور میں ان لوگوں میں سے ہوں گے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِيْنَ (الحجر : 24)

''اور ہم نے ان کے سینوں میں جو کچھ کینے تھے سب کھینچ لئے آپس میں بھائی بھائی ہیں تختوں پر روبرو بیٹھے''۔

(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو ہمدان کے ایک آدمی نے کہا: اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ عدل کرنے والا ہے۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ اتنی گرج دار آواز میں بولے کہ پورا محل گونج اٹھا (آپ نے فرمایا) جب ان لوگوں میں ''ہمارا'' شمار نہیں ہے تو پھر کوئی دوسرا کون ہو سکتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3349- اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، صَاحِبُ الدَّسْتُوَائِيِّ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ

حدیث: 3349

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ 1987ء 2308 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 11110 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 7434 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دار المامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 1186 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دار البشائر الاسلامیه' بیروت' لبنان' 1409ھ/1989ء' رقم الحدیث: 486 اخرجه ابو محمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/1988ء' رقم الحدیث: 935

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : اِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوْا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ النَّارِ وَالْجَنَّةِ، يَتَقَاصُّوْنَ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا نُقُّوا وَهُذِّبُوْا، اُذِنَ لَهُمْ بِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ، وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لاَحَدُهُمْ اَهْدٰى لِمَسْكَنِهٖ فِي الْجَنَّةِ مِنْ اَحَدِكُمْ لِمَنْزِلِهٖ فِي الدُّنْيَا،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، لاَنَّ مَعْمَرَ بْنَ رَاشِدٍ رَوَاهُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَلَيْسَ هٰذَا بِعِلَّةٍ، فَاِنَّ هِشَامًا الدَّسْتُوَائِيَّ اَعْلَمُ بِحَدِيْثِ قَتَادَةَ مِنْ غَيْرِهٖ

✧✧ -حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب مومنوں کو جہنم سے نکالا جائے گا تو ان کو جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر روک لیا جائے گا یہاں پر یہ لوگ اپنے دنیا میں ایک دوسرے کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کا قصاص لیں گے حتی کہ جب بالکل صاف ستھرے اور شستہ ہو جائیں گے تو ان کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی اور اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اتنا تو تم دنیا میں اپنے گھر راستہ نہیں جانتے، جتنی واقفیت تمہیں اپنے جنت کے مکان کی ہوگی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔ کیونکہ معمر بن راشد نے اس کو قتادہ کے بعد ایک آدمی کے واسطے سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور یہ کوئی علت نہیں ہے کیونکہ ہشام الدستوائی دوسروں کی بہ نسبت قتادہ کی روایات زیادہ جانتے تھے۔

3350- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : اَنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَةً (الحجر : 77)قَالَ اَمَا تَرَى الرَّجُلَ يُرْسِلُ بِخَاتِمِهٖ اِلٰى اَهْلِهٖ فَيَقُوْلُ هَاتُوا كَذَا وَكَذَا فَاِذَا رَاَوْهُ عَرَفُوْا اَنَّهُ حَقٌّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے فرمان:

اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَةً (الحجر : 77) -

''بیشک اس میں نشانیاں ہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ایک آدمی اپنی انگوٹھی اپنے گھر والوں کی طرف بھیجتا ہے اور کہتا ہے اس کو فلاں فلاں طریقے سے لانا، جب وہ اس کو دیکھتے ہیں تو سمجھ جاتے ہیں کہ یہ سچ کہہ رہا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3351- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحَارِثِيُّ، بِالْكُوْفَةِ، حَدَّثَنَا

حدیث 3351

اخرجه ابو محمد الدارمی فی "سننه" طبع دار الكتاب العربی' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء رقم الحديث:3372

اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ، مَوْلَى الْحُرَقَةِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :السَّبْعُ الْمَثَانِي فَاتِحَةُ الْكِتَابِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، وَقَدْ اَمْلَيْتُ طُرُقَ هٰذَا الْحَدِيْثِ فِيْ كِتَابِ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ

✧✧ -حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''سبع مثانی'' سورۃ فاتحہ ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔ اور اس حدیث کی دیگر سندیں میں نے کتاب ''فضائل القرآن'' میں ذکر کر دی ہیں۔

3352- اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَنْبَاَ جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُوْتِيَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالطُّوْلُ وَاُوْتِيَ مُوْسٰى سِتًّا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ''سبع مثانی اور طول'' عطا کئے گئے اور موسیٰ علیہ السلام کو چھ (نشانیاں دی گئیں)۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3353- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْرَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ : وَلَقَدْ اٰتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيْمَ (الحجر : 87).قَالَ الْبَقَرَةُ وَآلُ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءُ وَالْمَائِدَةُ وَالْاَنْعَامُ وَالْاَعْرَافُ وَسُوْرَةُ الْكَهْفِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَلَقَدْ اٰتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيْمَ (الحجر : 87)

''اور بے شک ہم نے تم کو سات آیتیں دیں جو دہرائی جاتی ہیں اور عظمت والا قرآن''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: (وہ سات سورتیں یہ ہیں)

البقرہ، آل عمران، النساء، المائدہ، الانعام، الاعراف اور سورۂ کہف۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3354۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَنْبَاَ جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ : كَمَا اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ (الحجر : 90): اَلَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِيْنَ (الحجر : 91) قَالَ الْمُقْتَسِمُوْنَ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى وَقَوْلُهُ : جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِيْنَ، قَالَ اٰمَنُوْا بِبَعْضٍ وَكَفَرُوْا بِبَعْضٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

كَمَا اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِيْنَ (الحجر : 90)

''جیسا ہم نے بانٹنے والوں پر اتارا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اَلَّذِيْنَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِيْنَ (الحجر : 91)

''جنہوں نے کلام الٰہی کو تکے بوٹی کرلیا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: بانٹنے والے ''یہودی اور نصرانی'' تھے اور قرآن کو تکے بوٹی کرنے والے وہ لوگ تھے جو کچھ آیتوں پر ایمان رکھتے اور کچھ کا انکار کرتے تھے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ النَّحْلِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3355۔ اَخْبَرَنِي اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيْهُ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ : تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا (النحل : 67) قَالَ السُّكُرُ مَا حُرِّمَ مِنْ ثَمَرِهَا وَالرِّزْقُ الْحَسَنُ مَا حَلَّ مِنْ ثَمَرِهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ النحل کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے متعلق پوچھا گیا:

تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا (النحل : 67)

''اس سے نبیذ بناتے ہو اور اچھا رزق'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو آپ نے فرمایا: "سکر" وہ ہے جو تم اس کے پھل سے حرام چیز تیار کرتے ہو اور "رزق حسن" وہ ہے جو تم اس کے پھل سے حلال اشیاء تیار کرتے ہو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3356۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبَانِ بْنِ تَغْلِبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ: بَنِيْنَ وَحَفَدَةً (النحل : 72) قَالَ الْحَفَدَةُ الْاُخْتَانِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

بَنِيْنَ وَحَفَدَةً (النحل : 72)

"بیٹے اور پوتے نواسے" (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: الحفدۃ (سے مراد) دو بہنیں ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3357۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ (النحل : 88) قَالَ عَقَارِبُ اَنْيَابُهَا كَالنَّخْلِ الطِّوَالِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ (النحل : 88)

"ہم نے عذاب پر عذاب بڑھایا"۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: ایسے بچھو (مسلط کئے جائیں گے) جن کے دانت کھجور کے لمبے درختوں کی مانند ہوں گے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3358۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُوْرَ بْنَ الْمُعْتَمِرِ يُحَدِّثُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ جَلَسَ شُتَيْرُ بْنُ شَكَلٍ وَمَسْرُوْقُ بْنُ الْاَجْدَعِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ حَدِّثْ بِمَا سَمِعْتَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَاُصَدِّقُكَ اَوْ اُحَدِّثُكَ وَصَدِّقْنِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُوْلُ اِنَّ اَجْمَعَ اٰيَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ لِلْخَيْرِ وَالشَّرِّ فِي سُوْرَةِ النَّحْلِ: اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (النحل : 90) قَالَ صَدَقْتَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦۔حضرت عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ شتیر بن شکل رضی اللہ عنہ اور مسروق بن الاجدع رضی اللہ عنہ بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: تم کوئی عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کرو جس کی میں تصدیق کروں یا میں تمہیں روایت سناتا ہوں اور تم میری تصدیق کرنا۔اس نے کہا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن پاک میں خیر وشر کی سب سے زیادہ جامع آیت سورۃ النحل میں ہے (وہ یہ ہے):

اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْىِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ(النحل : 90)

''بے شک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کے دینے کا اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور بری بات اور سرکشی سے تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دھیان دو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

انہوں نے کہا: تم نے بالکل سچ کہا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3359۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَاَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْغَطَفَانِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا مِنْ ذَنْبٍ اَجْدَرُ اَنْ تُعَجَّلَ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةُ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يُدَّخَرُ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ، مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ، صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بغاوت اور قطع رحمی سے بڑھ کر کوئی ایسا گناہ نہیں ہے جس کی سزا دنیا میں بھی ملتی ہے اور آخرت میں بھی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3360۔ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ يُوْسُفَ الْقَزْوِينِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ

حدیث 3359

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 4902 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 4211 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 2390 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 455 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 20871 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث: 880 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلامیه بیروت لبنان 1409ھ/1989ء رقم الحدیث: 67 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 1489

بْنِ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ قَیْسٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : فَلَنُحْیِیَنَّهُ حَیَاةً طَیِّبَةً (النحل : 97) قَالَ :الْقُنُوعُ، قَالَ :وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو، وَيَقُوْلُ :اللّٰهُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ، وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ، وَاخْلُفْ عَلَیَّ كُلَّ غَائِبَةٍ لِیْ بِخَیْرٍ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخْرِجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

فَلَنُحْیِیَنَّهُ حَیَاةً طَیِّبَةً (النحل : 97)

''تو ضرور ہم اسے اچھی زندگی جلائیں گے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: اس سے مراد قناعت والی زندگی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! تو نے مجھے جو کچھ دیا ہے، مجھے اس پر قناعت کرنے کی توفیق عطا فرما اور میرے لئے اس میں برکت ڈال اور میرے لئے ہر غائب چیز میں بھلائی کے ساتھ نائب بنا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3361۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِیَّا الْعَنْبَرِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، اَنْبَاَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ یَزِیْدَ النَّحْوِیِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ : مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ (البقرة : 106) وَقَالَ فِیْ سُوْرَةِ النَّحْلِ : وَاِذَا بَدَّلْنَا اٰیَةً مَكَانَ اٰیَةٍ (النحل : 101) وَقَالَ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ : ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِیْنَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا (النحل : 110) قَالَ:هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ اَوْ غَیْرُهُ الَّذِیْ كَانَ وَالِیًا بِمِصْرَ، یَكْتُبُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَزَلَّ فَلَحِقَ بِالْكُفَّارِ، فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُقْتَلَ یَوْمَ الْفَتْحِ، فَاسْتَجَارَ لَهٗ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَجَارَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخْرِجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ (البقرة : 106)

''جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں''(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور سورۃ النحل میں فرمایا:

وَاِذَا بَدَّلْنَا اٰیَةً مَكَانَ اٰیَةٍ (النحل : 101)

حدیث: **3360**

اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث:2728

''اور جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت بدل دیں'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا (النحل : 110)

''پھر بے شک تمہارا رب ان کے لئے جنہوں نے اپنے گھر چھوڑے بعد اس کے کہ ستائے گئے''۔

(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: یہ عبداللہ بن سعد یا کوئی دوسرا آدمی ہے جو کہ والی مصر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کاتب تھا، پھر یہ مرتد ہو گیا اور کافروں میں جا ملا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن اس کے قتل کا حکم فرما دیا تھا لیکن حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے پناہ مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پناہ دے دی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3362۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَابُ، بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اَخَذَ الْمُشْرِكُونَ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ فَلَمْ يَتْرُكُوهُ حَتّٰى سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَ اٰلِهَتَهُمْ بِخَيْرٍ، ثُمَّ تَرَكُوهُ، فَلَمَّا اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا وَرَاءَكَ؟ قَالَ: شَرٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا تُرِكْتُ حَتّٰى نِلْتُ مِنْكَ، وَذَكَرْتُ اٰلِهَتَهُمْ بِخَيْرٍ، قَالَ: كَيْفَ تَجِدُ قَلْبَكَ؟ قَالَ: مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيمَانِ، قَالَ: اِنْ عَادُوْا فَعُدْ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧۔ حضرت محمد بن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مشرکوں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو گرفتار کر لیا، پھر انہوں نے آپ کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نازیبا کلمات اور ان کے بتوں کے حق میں اچھے کلمات نہیں کہہ دیئے (جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نازیبا گفتگو اور ان کے بتوں کے بارے میں اچھی گفتگو کی) تو انہوں نے آپ کو رہا کر دیا۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سارا ماجرا کہہ سنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے دل کو کیسا پاتے ہو؟ انہوں نے کہا: میرا دل ایمان پر مطمئن ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دوبارہ بھی ایسا کہنے کی مجبوری آن پڑے تو کہہ سکتے ہو۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3363۔ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ الْاَسَدِيُّ بِهَمْدَانَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُجَيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ

حدیث 3362

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دار الباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 16677

اِنَّمَا یُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِیْ یُلْحِدُوْنَ اِلَیْهِ اَعْجَمِیٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ (النحل : 103) قَالُوْا اِنَّمَا یُعَلِّمُ مُحَمَّدًا عَبْدُ بْنُ الْحَضْرَمِیِّ وَهُوَ صَاحِبُ الْکُتُبِ فَقَالَ اللّٰهُ : لِسَانُ الَّذِیْ یُلْحِدُوْنَ اِلَیْهِ اَعْجَمِیٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ: اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ (النحل : 105)

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ وَقَدْ رَوَیْنَا عَنْ سُفْیَانَ بْنِ عُیَیْنَةَ تِلَاوَتَهٗ هٰذِهِ الْاٰیَةَ وَاسْتِشْهَادُهٗ بِهَا فِی الْکَذَّابِیْنَ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

اِنَّمَا یُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِیْ یُلْحِدُوْنَ اِلَیْهِ اَعْجَمِیٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ (النحل : 103)

''یہ تو کوئی آدمی سکھاتا ہے جس کی طرف ڈھالتے ہیں اس کی زبان عجمی ہے اور یہ روشن عربی زبان''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: ان لوگوں نے یہ کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تو ابن الحضرمی کا ایک غلام سکھاتا ہے اور وہ صاحب کتاب ہے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس کی طرف ڈھالتے ہیں اس کی زبان عجمی ہے اور یہ روشن عربی زبان،

اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ (النحل : 105)

''جھوٹ بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

ہم نے سفیان بن عیینہ کے حوالے سے اس آیت کی تلاوت اور اس آیت کے ساتھ ان کا دو جھوٹوں کے بارے میں استشہاد روایت کیا ہے۔

3364- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دَسْتَوَیْهِ الْفَارِسِیُّ وَاَنَا سَاَلْتُهٗ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ سُفْیَانَ الْفَارِسِیُّ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَیْرِ الْحُمَیْدِیُّ قَالَ کُنَّا قُعُوْدًا مَعَ سُفْیَانَ بْنِ عُیَیْنَةَ فِیْ مَسْجِدِ الْخَیْفِ بِمِنًی اِذْ قَامَ رَجُلٌ قَاصٌّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ثُمَّ اَخَذَ فِیْ قِصَصٍ طَوِیْلٍ فَقَامَ بْنُ عُیَیْنَةَ فَاتَّکَاَ عَلٰی عَصَاهُ فَقَالَ اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُ بِهٰذَا قَطُّ وَلَا اَعْرِفُهٗ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن الزبیر الحمیدی فرماتے ہیں: ہم منیٰ میں مسجد خیف کے اندر حضرت سفیان بن عیینہ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک قصہ گو شخص کھڑا ہوا اور بولا:

حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

یہ سند بیان کرنے کے بعد لمبے چوڑے قصے بیان کرنا شروع کر دیئے، تو حضرت سفیان بن عیینہ اٹھ کر کھڑے ہوئے، اپنے عصا مبارک پر ٹیک لگائی اور بولے: جھوٹ تو ان لوگوں نے باندھا ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان نہیں رکھتے۔ میں نے یہ حدیث

نہ کبھی بیان کی ہے اور نہ ہی میں اس کو جانتا ہوں۔

3365- اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَأَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِي صَادِقٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّكُمْ سَتُعْرَضُوْنَ عَلٰى سَبِّيْ فَسُبُّوْنِيْ فَاِنْ عُرِضَتْ عَلَيْكُمُ الْبَرَاءَةُ مِنِّيْ فَلَا تَبَرَّءُوْا مِنِّيْ فَاِنِّيْ عَلَى الْاِسْلَامِ فَلْيَمْدُدْ اَحَدُكُمْ عُنُقَهُ ثَكِلَتْهُ اُمُّهُ فَاِنَّهُ لَا دُنْيَا لَهُ وَلَا اٰخِرَةَ بَعْدَ الْاِسْلَامِ ثُمَّ تَلَا : اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ (النحل : 106)

صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوصادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عنقریب تمہیں، مجھے گالیاں دینے پر مجبور کیا جائے گا (تو تمہیں اس بات کی اجازت ہے) تم مجھے گالیاں دے لینا لیکن اگر تمہیں مجھ سے برات پر مجبور کیا جائے تو تم مجھ سے برات کا اظہار مت کرنا کیونکہ میں اسلام پر قائم ہوں۔ (ایسے حالات میں) اپنی گردن بلند رکھنا، اس کی ماں اس پر روئے (پیار سے یہ جملہ بولا جاتا ہے) اسلام کے بعد اس کے لئے نہ تو دنیا (کی کوئی اہمیت) ہے اور نہ آخرت (کی)، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ (النحل : 106)

''سوا اس کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3366- حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عُبَيْدُ بْنُ قُنْفُذٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ حُجْرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَدَرِيُّ مِنَ الْمُخْتَصِّيْنَ بِخِدْمَةِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَوْمًا يَا حُجْرُ اِنَّكَ تُقَامُ بَعْدِيْ فَتُؤْمَرُ بِلَعْنِيْ فَالْعَنِّيْ وَلَا تَبَرَّاْ مِنِّيْ قَالَ طَاوُسٌ فَرَاَيْتُ حُجْرَ الْمَدَرِيَّ وَقَدْ اَقَامَهُ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْفَةُ بَنِيْ اُمَيَّةَ فِي الْجَامِعِ وَوَكَّلَ بِهِ لِيَلْعَنَ عَلِيًّا اَوْ يُقْتَلَ فَقَالَ حُجْرٌ اَمَا اِنَّ الْاَمِيْرَ اَحْمَدَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَلْعَنَ عَلِيًّا فَالْعَنُوْهُ لَعَنَهُ اللّٰهُ فَقَالَ طَاوُسٌ فَلَقَدْ اَعْمَى اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ حَتّٰى لَمْ يَقِفْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَلٰى مَا قَالَ

✧✧ -حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حجر بن قیس المدری امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے خاص خدمت گزاروں میں سے ہیں، ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: میرے بعد تجھے کھڑا کیا جائے گا اور تجھے مجھ پر لعنت کرنے پر مجبور کیا جائے گا تو تم مجھ پر لعنت کر لینا لیکن مجھ سے برات کا اظہار نہیں کرنا۔

✿✿ حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے حجر المدری کو دیکھا کہ بنوامیہ کے خلیفہ احمد بن ابراہیم نے ان کو جامع مسجد میں کھڑا کیا اور ایک آدمی کو ان پر مسلط کر دیا کہ یہ شخص یا تو علی کو گالیاں دے ورنہ اس کی گردن ماردی جائے۔ حجر کھڑے ہوئے اور

بولے: امیر احمد بن ابراہیم نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ پر لعنت کروں تو تم ''اس'' پر اللہ تعالیٰ کی لعنت کرو۔ حضرت طاؤس کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو ایسا اندھا کر دیا کہ ان میں سے ایک آدمی بھی یہ سمجھ ہی نہ سکا کہ حجران کو کیا کہہ گئے۔

3367۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْرَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَ الثَّوْرِيُّ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَرَاْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ: اَنَّ اِبْرَاهِيمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِلّٰهِ(النحل : 120) قَالَ فَقَالَ بْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّ مَعَاذًا كَانَ اُمَّةً قَانِتًا قَالَ فَاَعَادُوْا عَلَيْهِ فَاَعَادَ ثُمَّ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاُمَّةُ الَّذِیْ يَعْلَمُ النَّاسُ الْخَيْرَ وَالْقَانِتُ الَّذِیْ يُطِيْعُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس پڑھا:

اِنَّ اِبْرَاهِيمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِلّٰهِ(النحل : 120)

''بیشک ابراہیم علیہ السلام ایک امام تھا اللہ کا فرمانبردار'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: بے شک حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ''امة قانتا'' تھے (راوی) کہتے ہیں: لوگوں نے دوبارہ آیت کی تلاوت کی تو آپ نے دوبارہ وہی بات دہرائی۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ ''امتہ'' سے کیا مراد ہے؟ اس سے مراد وہ شخص ہے جو لوگوں کو بھلائی سکھائے اور قانت وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3368۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، قَالَ: حَدَّثَنِي اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اُصِيبَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَرْبَعَةٌ وَسِتُّونَ رَجُلا، وَمِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ سِتَّةٌ، فَمَثَّلُوْا بِهِمْ، وَفِيْهِمْ حَمْزَةُ، فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ: لَئِنْ اَصَبْنَاهُمْ يَوْمًا مِثْلَ هٰذَا لَنُرْبِيَنَّ عَلَيْهِمْ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ (النحل : 126) فَقَالَ رَجُلٌ: لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُفُّوا عَنِ الْقَوْمِ غَيْرَ اَرْبَعَةٍ،

حدیث 3368

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3129 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 21268 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 487 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 1 1279 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 2938

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ الْفَاضِلُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ اِمْلَاءً فِيْ شَهْرِ رَبِيعِ الْاَوَّلِ سَنَةَ اَرْبَعِمِئَةٍ، قَالَ:

✧✧-حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ غزوۂ احد میں ۶۴ انصاری اور ۶ مہاجر صحابی شہید ہوئے۔ان میں سے کچھ صحابہ کے چہروں کی بے حرمتی کی گئی،ان میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔انصاری صحابہ نے کہا:اگر کسی دن یہ ہمارے قابو آ گئے تو ہم ان سے اس سے بھی سخت بدلہ لیں گے۔توجب مکہ فتح ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِيْنَ (النحل : 126)

''اور اگر تم سزا دو تو ایسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی تھی اور اگر تم صبر کرو تو بے شک صبر والوں کو صبر اچھا ہے''

(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو ایک آدمی نے کہا: آج کے بعد کوئی قریشی نہیں رہے گا: تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ۴ آدمیوں کے سوا باقی قوم سے ہاتھ روک لو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

وَمِنْ تَفْسِيرِ سُوْرَةِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ

سورۂ بنی اسرائیل کی تفسیر

3369- اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ الْخَوَّاصُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، قَالَ :كُنْتُ فِيْ مَجْلِسٍ فِيْهِ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ، فَقُلْتُ :اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ اُسْرِيَ بِهٖ دَخَلَ الْمَسْجِدَ الْاَقْصٰى، قَالَ :فَقَالَ حُذَيْفَةُ :وَكَيْفَ عَلِمْتَ ذٰلِكَ يَا اَصْلَعُ، فَاِنِّيْ اَعْرِفُ وَجْهَكَ وَلَا اَدْرِيْ مَا اسْمُكَ، فَمَا اسْمُكَ ؟ فَقُلْتُ لَهٗ : اَنَا زِرُّ بْنُ حُبَيْشٍ الْاَسَدِيُّ، قَالَ:ثُمَّ قَالَ :كَيْفَ عَلِمْتَ اَنَّهٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ ؟ قَالَ :فَقُلْتُ :بِالْقُرْآنِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ :فَمَنْ اَخَذَ بِالْقُرْآنِ فَلَحَ، قَالَ :فَقَرَاْتُ :سُبْحَانَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى الَّذِيْ بَارَكْنَا حَوْلَهٗ (الاسراء : 1) فَقَالَ حُذَيْفَةُ :هَلْ تَرَاهُ اَنَّهٗ دَخَلَهٗ ؟ فَقُلْتُ : اَجَلْ، فَقَالَ:وَاللّٰهِ مَا دَخَلَهٗ وَلَوْ دَخَلَهٗ لَكُتِبَ عَلَيْكُمُ الصَّلَاةُ فِيْهِ، قَالَ:ثُمَّ قَالَ:وَلَمْ يُفَارِقْ ظَهْرَ الْبُرَاقِ حَتّٰى رَاَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَوَعْدَهُ الْاٰخِرَةَ اَجْمَعَ، قَالَ :قُلْتُ :يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، فَمَا الْبُرَاقُ، قَالَ :دَابَّةٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلَةِ خُطْوَتُهٗ مُدَّ بَصَرِهٖ،

حدیث 3369

اخرجه ابوبكر الحميدى فى "مسنده" طبع دار الكتب العلميه' مكتبه المتنبى' بيروت' قاهره ' رقم الحديث: 448 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث:23333

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✦✦ ۔حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں ایک مجلس میں تھا جس میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ میں نے کہا: معراج کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد اقصیٰ میں داخل ہوئے تھے۔ اس پر حضرت حذیفہ نے کہا: اے اصلع (وہ شخص جس کے سر کے اگلی جانب کے بال جھڑ گئے ہوں) یہ بات تجھے کیسے معلوم ہوئی؟ کیونکہ میں تیرا چہرہ تو پہچانتا ہوں لیکن مجھے تیرا نام معلوم نہیں ہے۔ تو تیرا نام کیا ہے؟ میں نے کہا: میں زر بن حبیش اسدی ہوں، انہوں نے پھر پوچھا: تجھے یہ کیسے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے اندر بھی گئے تھے؟ میں نے کہا: قرآن پاک سے۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا: جو شخص قرآن کی تعلیمات اپناتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں پھر میں نے یہ آیت پڑھی:

سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِالْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ (الاسراء: 1)

''پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد اقصیٰ میں داخل ہوئے تھے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں داخل نہیں ہوئے تھے کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے ہوتے تو اسی مسجد میں تم پر نماز فرض کردی جاتی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت اور دوزخ کا مشاہدہ کیا اور آخرت کے تمام وعدے براق پر سوار ہونے کی حالت میں ہی کیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! براق کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ایک جانور ہے جو گدھے سے کچھ بڑا اور خچر سے چھوٹا ہوتا ہے اور اسکا قدم حدنگاہ تک پہنچتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3370۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ جُنَادَةَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا انْتَهَيْنَا اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ جِبْرِيْلُ بِاُصْبُعِهٖ فَخَرَقَ بِهَا الْحَجَرَ وَشَدَّ بِهِ الْبُرَاقَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، وَاَبُوْ تُمَيْلَةَ وَالزُّبَيْرُ مَرْوَزِيَّانِ ثِقَتَانِ

✦✦ ۔حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ہم بیت المقدس پہنچے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا جس سے پتھر پھٹ گیا اور اس کے اندر براق کو باندھ دیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔ اور ابوتمیلہ اور زبیر مروزی دونوں ثقہ راوی ہیں۔

حدیث: 3370

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3132

3371۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الزَّاھِدُ اَنْبَا اَحْمَدُ بْنُ مَھْرَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّھْدِیِّ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ کَانَ نُوْحُ اِذَا طَعِمَ طَعَامًا اَوْ لَبِسَ ثَوْبًا حَمِدَ اللّٰہَ فَسُمِّیَ عَبْدًا شَکُوْرًا

ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاہُ

✦✦۔حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت نوح علیہ السلام کی عادت تھی کہ آپ جب کھانا کھاتے یا لباس پہنتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے (تو اسی بناء پر) آپ کا نام ''عبدشکورا'' یعنی) شکرگزار بندہ رکھ دیا گیا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3372۔ اَلْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَیْسَرَۃَ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا وَمَعَنَا رَجُلٌ مِّنَ الْقَدَرِیَّۃِ فَقُلْتُ اِنَّ اُنَاسًا یَقُوْلُوْنَ لَا قَدَرَ قَالَ اَوَفِی الْقَوْمِ اَحَدٌ مِّنْھُمْ قُلْتُ لَوْ کَانَ مَا کُنْتَ تَصْنَعُ بِہٖ قَالَ لَوْ کَانَ فِیْھِمْ اَحَدٌ مِّنْھُمْ لَاَخَذْتُ بِرَاْسِہٖ ثُمَّ قَرَاْتُ عَلَیْہِ اٰیَۃَ کَذَا وَکَذَا : وَقَضَیْنَا اِلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فِی الْکِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ مَرَّتَیْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا کَبِیْرًا (الاسراء : 4)

✦✦۔حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں موجود تھا اور ہم میں (فرقہ) قدریہ کا بھی ایک آدمی موجود تھا۔ میں نے کہا: لوگ کہتے ہیں کوئی ''قدر'' (یعنی تقدیر) نہیں ہے۔ اس نے کہا: کیا ان میں سے کوئی شخص اس مجلس میں موجود ہے؟ میں نے کہا: اگر موجود ہوا بھی سہی تو تم اس کے ساتھ کیا کرو گے؟ اس نے کہا: اگر ان میں سے کوئی آدمی یہاں موجود ہوا تو میں اس کے سر کو پکڑ کر یہ آیت پڑھ کر سناؤں گا:

وَقَضَیْنَا اِلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فِی الْکِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ مَرَّتَیْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا کَبِیْرًا (الاسراء : 4)

''ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب میں وحی بھیجی کہ ضرور تم زمین میں دوبار فساد مچاؤ گے اور ضرور بڑا غرور کرو گے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

3373۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ کَثِیْرًا مَّا یَتْلُو ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ : اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَھْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ وَیُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِیْنَ (الاسراء : 9) خَفِیْفٌ قَالَ عُثْمَانُ وَھٰذِہٖ قِرَاءَ ۃُ حَمْزَۃَ

ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاہُ

✦✦۔حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اکثر طور پر اس آیت کی تلاوت کیا کرتے تھے:

اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَھْدِیْ لِلَّتِیْ ھِیَ اَقْوَمُ وَیُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِیْنَ (الاسراء : 9)

''بے شک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے اور خوشی سناتا ہے ایمان والوں کو''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اس میں یبشر میں شین کو مخفف پڑھتے۔ عثمان کا بیان ہے کہ یہ قرات حمزہ کی ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3374۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الشَّهِيدُ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا، اَنَّ رَجُلًا، قَالَ :يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي ذُو مَالٍ كَثِيرٍ، وَذُو اَهْلٍ وَوَلَدٍ، فَكَيْفَ يَجِبُ لِي اَنْ اَصْنَعَ اَوْ اُنْفِقَ، قَالَ : اَدِّ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ طُهْرَةً تُطَهِّرُكَ وَآتِ صِلَةَ الرَّحِمِ، وَاعْرِفْ حَقَّ السَّائِلِ وَالْجَارِ وَالْمِسْكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَقْلِلْ لِي، قَالَ :فَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ، وَالْمِسْكِينَ، وَابْنَ السَّبِيلِ، وَلا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا، قَالَ:يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِذَا اَدَّيْتُ الزَّكَاةَ اِلَى رَسُولِ رَسُولِ اللّٰهِ فَقَدْ اَدَّيْتُهَا اِلَى اللّٰهِ وَاِلَى رَسُولِهِ ؟ قَالَ:نَعَمْ، اِذَا اَدَّيْتَهَا اِلَى رَسُولِهِ فَقَدْ اَدَّيْتَهَا، وَلَكَ اَجْرُهَا، وَعَلَى مَنْ بَدَّلَهَا اِثْمُهَا،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس کثیر مال و دولت بھی ہے اور میں صاحب اہل وعیال بھی ہوں تو میرے اوپر کیا فرض ہے؟ میں کیا کروں یا کیا خرچ کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرضی زکوٰۃ ادا کر دیا کر یہ تجھے پاک کر دے گی اور صلہ رحمی کر۔ سوالی، پڑوسی، مسکین اور مسافر کا حق پہچان، اس نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے کچھ کمی کیجئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں کو ان کا حق دو اور فضول خرچی مت کرو۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کو زکوٰۃ دے دوں تو کیا میں یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ادائیگی سمجھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ جب تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفیر کو زکوٰۃ دے دی تو تیری زکوٰۃ ادا ہوگئی اور تیرے لئے اس کا اجر ہوگا اور جو اس کو بدلے گا اس پر اس کا گناہ ہوگا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3375۔ اَخْبَرَنَا اَبُو زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَاَ جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ قَالَ جَاءَ اَبُو الْعُبَيْدَيْنِ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ وَكَانَ رَجُلًا ضَرِيرَ الْبَصَرِ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَعْرِفُ لَهُ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَنْ نَسْاَلُ اِذَا لَمْ نَسْاَلُكَ قَالَ فَمَا حَاجَتُكَ قَالَ مَا الْاَوَّاهُ قَالَ الرَّحِيمُ قَالَ فَمَا الْمَاعُونَ قَالَ مَا يَتَعَاوَنُ النَّاسُ بَيْنَهُمْ قَالَ فَمَا التَّبْذِيرُ قَالَ اِنْفَاقُ الْمَالِ فِي غَيْرِ حَقِّهِ قَالَ فَمَا الْاُمَّةُ قَالَ الَّذِي يُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث: 3374

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 12417 اخرجه ابن ابي اسامه في "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبويه مدينه منوره 1413ه/1992ء رقم الحديث: 288

✦✦ - یحییٰ بن الجزار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوالعبید ین حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، ان کی بینائی کمزور تھی لیکن حضرت عبداللہ ان کو پہچانتے تھے۔ اس نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! اگر ہم آپ سے نہیں پوچھیں گے تو کس سے پوچھیں گے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو تیری حاجت کیا ہے؟ اس نے کہا: ''الاواہ'' کس کو کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: الرحیم۔ اس نے کہا: ''ماعون'' کس کو کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ تعاون جو لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ کرتے ہیں۔ اس نے کہا ''تبذیر'' کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: جہاں ضرورت نہ ہو وہاں خرچ کرنا۔ اس نے کہا: ''الامۃ'' کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ شخص جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3376- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسَى الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنِ ابْنِ تَدْرُسَ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ :لَمَّا نَزَلَتْ: تَبَّتْ يَدَا اَبِیْ لَهَبٍ(اللهب : 1) اَقْبَلَتِ الْعَوْرَاءُ اُمُّ جَمِيلِ بِنْتُ حَرْبٍ وَلَهَا وَلْوَلَةٌ وَفِیْ يَدِهَا فِهْرٌ، وَهِيَ تَقُوْلُ :مُذَمَّمًا اَبَيْنَا وَدِيْنَهُ قَلَيْنَا وَاَمْرَهُ عَصَيْنَا، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ، فَلَمَّا رَآهَا اَبُوْ بَكْرٍ، قَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ اَقْبَلَتْ وَاَنَا اَخَافُ اَنْ تَرَاكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اِنَّهَا لَنْ تَرَانِيْ، وَقَرَاَ قُرْآنًا فَاعْتَصَمَ بِهِ كَمَا قَالَ :وَقَرَاَ : وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَسْتُوْرًا (الاسراء : 45) فَوَقَفَتْ عَلٰى اَبِیْ بَكْرٍ وَلَمْ تَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ :يَا اَبَا بَكْرٍ، اِنِّيْ اُخْبِرْتُ اَنَّ صَاحِبَكَ هَجَانِيْ، فَقَالَ :لَا وَرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ مَا هَجَاكِ، فَوَلَّتْ وَهِيَ تَقُوْلُ :قَدْ عَلِمَتْ قُرَيْشٌ اَنِّيْ بِنْتُ سَيِّدِهَا،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✦✦ - حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب:

تَبَّتْ يَدَا اَبِیْ لَهَبٍ(اللهب : 1)

''تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

سورۃ نازل ہوئی تو ایک کانی عورت ام جمیل بنت حرب واویلا کرتے ہوئے آپ کی جانب آئی، اس کے ہاتھ میں ایک پتھر تھا اور وہ کہہ رہی تھی: ہم مذمم کا انکار کرتے ہیں اور اس کے دین کو نہیں اپناتے اور اس کے حکم کی تعمیل نہیں کرتے۔ اس وقت نبی

حدیث 3376

اخرجه ابوبكر الحميدى فى "مسنده" طبع دارالكتب العلميه' مكتبه المتنبى' بيروت' قاهره' رقم الحديث: 323 اخرجه ابويعلى الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 53 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 323 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 53

اکرم ﷺ مسجد میں تشریف فرماتھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس موجود تھے۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھا تو عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! وہ عورت آرہی ہے اور مجھے خدشہ ہے کہ یہ آپ کو دیکھ لے گی (تو نقصان پہنچائے گی) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکے گی اور آپ ﷺ نے قرآن کی تلاوت کی اور اس کے ساتھ اپنی حفاظت کی۔ جیسا کہ قرآن میں ہے:

وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَسْتُورًا (الاسراء : 45)

''اور اے محبوب! تم نے قرآن پڑھا ہم نے تم پر اور ان میں کہ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ایک چھپا ہوا پردہ کردیا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

چنانچہ اس کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تو پتہ چلا لیکن وہ رسول اللہ ﷺ کو نہ دیکھ سکی۔ وہ بولی: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! مجھے اطلاع ملی ہے کہ تمہارے ساتھی نے میری برائی کی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: رب کعبہ کی قسم ہے، انہوں نے تو آپ کی کوئی برائی نہیں کی تو وہ یہ کہتی ہوئی واپس چلی گئی۔ قریش جانتے ہیں کہ میں ان کے سردار کی بیٹی ہوں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3377۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي نُجَيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَاَلْنَاهُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ : اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِي صُدُوْرِكُمْ (الاسراء : 51) مَا الَّذِي اَرَادَ بِهٖ قَالَ الْمَوْتُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم نے آپ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِي صُدُوْرِكُمْ (الاسراء : 51)

''یا کوئی اور مخلوق جو تمہارے خیال میں بڑی ہو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے بارے میں پوچھا: اس سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: موت۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3378۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِي غَرْزَةَ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ نَفَرٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعْبُدُوْنَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ فَاَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ وَتَمَسَّكَ الْاِنْسِيُّوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا: اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ (الاسراء : 57-56) كِلَاهُمَا بِالْيَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کچھ انسان، جنات کے ایک گروہ کی عبادت کیا کرتے تھے پھر جنات کا وہ گروہ مسلمان ہوگیا جبکہ وہ انسان بدستور ان جنات کی عبادت کرتے رہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرما دیں:

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلاً (الاسراء : 56)

''تم فرماؤ پکارو انہیں جن کو اللہ کے سوا گمان کرتے ہو تو وہ اختیار نہیں رکھتے تم سے تکلیف دور کرنے اور نہ پھیر دینے کا''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ (الاسراء : 57)

''وہ مقبول بندے جنہیں یہ کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

دونوں جگہ پر (یدعون اور یبتغون) یاء کے ساتھ ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3379۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَاَلَ اَهْلُ مَكَّةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّجْعَلَ لَهُمُ الصَّفَا ذَهَبًا، وَاَنْ تُنَحّٰى عَنْهُمُ الْجِبَالُ فَيَزْرَعُوا فِيْهَا، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اِنْ شِئْتَ اٰتَيْنَاهُمْ مَا سَاَلُوْا فَاِنْ كَفَرُوا اُهْلِكُوْا كَمَا اَهْلَكْتُ مَنْ قَبْلَهُمْ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ اَسْتَاْنِيَ بِهِمْ لَعَلَّنَا نَسْتَحْيِي مِنْهُمْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ: وَمَا مَنَعَنَا اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيَاتِ اِلَّا اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً (الاسراء : 59)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧ ۔حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ ان کے لئے کوہ صفا کو سونا بنا دیا جائے اور یہ کہ پہاڑ وہاں سے ہٹا دیئے جائیں تاکہ ہم کھیتی باڑی کر سکیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہارا یہ مطالبہ پورا کر سکتا ہوں لیکن اگر اس کے بعد کسی نے انکار کیا تو تمہیں اسی طرح ہلاک کر دیا جائے گا جیسے سابقہ قوموں کو ہلاک کیا گیا اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں تو میں ان کو مہلت دے دیتا ہوں۔ شاید کہ ہم اس سے حیا کریں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَمَا مَنَعَنَا اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيَاتِ اِلَّا اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً (الاسراء : 59)

''اور ہم ایسی نشانیاں بھیجنے سے یونہی باز رہے کہ انہیں اگلوں نے جھٹلایا اور ہم نے ثمود کو ناقہ دیا آنکھیں کھولنے کو تو انہوں نے

حدیث 3379

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 2333 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 11290

اس پر ظلم کیا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3380- اَخبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبَّادٍ اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ (الاسراء : 60) قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ رَاٰى لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ (الاسراء : 60)

''اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا جو تمہیں دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: یہ وہ حقیقی خواب تھا جو معراج کی رات آپ کی (جاگتی) آنکھوں نے دیکھا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا

3381- وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُوْنَةُ فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ الزَّقُّوْمُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے قرآن پاک میں جس ''الشجرة الملعونة'' کا ذکر ہے وہ ''تھوہڑ'' کا درخت ہے۔

3382- وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَاَ جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَعَمَّارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ وَنَحْنُ نَرَى اَنَّ الشَّمْسَ طَالِعَةٌ قَالَ فَنَظَرْنَا يَوْمًا اِلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ مَا تَنْظُرُوْنَ قَالُوْا اِلَى الشَّمْسِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ مِيْقَاتُ هٰذِهِ الصَّلَاةِ ثُمَّ قَالَ: اَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ (الاسراء: 78) فَهٰذَا دُلُوْكُ الشَّمْسِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ -عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ مغرب کی نماز پڑھ رہے ہوتے اور ہم دیکھتے کہ ابھی سورج موجود ہوتا تھا۔ ایک دن ہم لوگ یہی دیکھ رہے تھے تو انہوں نے پوچھا: تم لوگ کیا دیکھ رہے ہو؟ انہوں نے کہا: سورج کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے یہ اسی نماز کا وقت ہے پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:

اَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ (الاسراء : 78)

''نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کی اندھیری تک'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پس ''دلوك الشمس'' یہی وقت ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

3383۔ اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِیُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِیْدٍ الدَّارِمِیُّ، حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ الْجُرْجُسِیُّ، وَسُلَیْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِیُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَیْدِیِّ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يُبْعَثُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَكُوْنُ اَنَا وَاُمَّتِیْ عَلٰی تَلٍّ وَيَكْسُوْنِیْ رَبِّیْ حُلَّةً خَضْرَاءَ، ثُمَّ يُؤْذِنُ لِیْ فَاَقُوْلُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ اَقُوْلَ، فَذٰلِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو اٹھائے گا تو میں اور میری امت ایک ٹیلے پر ہوں گے اور مجھے سبز رنگ کا جبہ پہنایا جائے گا، پھر مجھے اذن دیا جائے گا اور میں کہوں گا جو کچھ اللہ چاہے گا پس یہی ''مقام محمود'' ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3384۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِیُّ، حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی، اَنْبَاَنَا اِسْرَائِیْلُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ، سَمِعْتُهُ یَقُوْلُ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ: عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُوْدًا (الاسراء : 79) قَالَ: یُجْمَعُ النَّاسُ فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ یُسْمِعُهُمُ الدَّاعِیْ وَیَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ حُفَاةً عُرَاةً كَمَا خُلِقُوْا سُكُوْتًا لَا تَتَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ، قَالَ: فَیُنَادٰی مُحَمَّدٌ، فَیَقُوْلُ: لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْكَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْكَ الْمَهْدِیُّ مَنْ هَدَیْتَ وَعَبْدُكَ بَیْنَ یَدَیْكَ وَلَكَ وَاِلَیْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَیْتَ سُبْحَانَ رَبِّ الْبَیْتِ، فَذٰلِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِیْ قَالَ اللّٰهُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُوْدًا

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، بِهٰذِهِ السِّیَاقَةِ اِنَّمَا اَخْرَجَ مُسْلِمٌ، حَدِیْثَ اَبِیْ

حدیث: 3383

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 6479 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث: 8797 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 142 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 15821

مَالِكِ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ لَيَخْرُجَنَّ مِنَ النَّارِ، فَقَطْ

✦✦ -حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا (الاسراء : 79)

''قریب ہے کہ تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے سنا ہے: اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو ایک مقام پر جمع فرمائے گا۔ ان کو بلانے والا سنائے گا اور آنکھیں ان کو دیکھیں گی، ننگے پاؤں اور ننگے بدن جس حالت پر ان کی پیدائش ہوئی۔ سب خاموش ہوں گے اور کوئی نفس اس کی اجازت کے بغیر بول بھی نہیں سکے گا پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی جائے گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جواباً کہیں گے: میں حاضر ہوں اور تمام بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے اور تمام شر تیری ہی طرف ہے۔ ہدایت یافتہ وہی ہے جس کو تو نے ہدایت دی اور تیرا بندہ تیرے سامنے حاضر ہے اور تیرے ہی لئے ہے اور تیری ہی طرف ہے اور تیرے علاوہ کوئی ٹھکانہ اور کوئی جائے پناہ نہیں، تو برکت والا ہے، بلند ہے۔ اے کعبہ کے رب تو پاک ہے۔ پس یہی وہ مقام محمود ہوگا جس کا اللہ تعالیٰ قرآن میں ان الفاظ میں وعدہ کیا ہے:

عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا (الاسراء : 79)

''قریب ہے کہ تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابو مالک اشجعی پھر ربعی بن حراش کے واسطے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صرف ''لیخرجن من النار'' کے الفاظ نقل کئے ہیں۔

3385- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ الْعَبْسِيُّ، حَدَّثَنَا الصَّعْقُ بْنُ حَزْنٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ ابْنَا مُلَيْكَةَ وَهُمَا مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اُمَّنَا تَحْفَظُ عَلَى الْبَعْلِ، وَتُكْرِمُ الضَّيْفَ، وَقَدْ وَادَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَاَيْنَ اُمُّنَا؟ قَالَ: اُمُّكُمَا فِي النَّارِ، فَقَامَا، وَقَدْ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا فَدَعَاهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَا، فَقَالَ: اِنَّ اُمِّي مَعَ اُمِّكُمَا، فَقَالَ مُنَافِقٌ مِّنَ النَّاسِ لِيْ: مَا يُغْنِي هٰذَا عَنْ اُمِّهِ اِلَّا مَا يُغْنِي ابْنَا مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّهِمَا وَنَحْنُ نَطَأُ عَقِبَيْهِ، فَقَالَ رَجُلٌ شَابٌّ مِّنَ الْاَنْصَارِ: لَمْ اَرَ رَجُلا كَانَ اَكْثَرَ سُؤَالا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَى اَبَوَاكَ فِي

حدیث: 3385

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 15965 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 10017 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 11649

النَّارِ، فَقَالَ :مَا سَأَلْتُهُمَا رَبِّي فَيُعْطِيَنِي فِيهِمَا وَإِنِّي لَقَائِمٌ يَوْمَئِذٍ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ، قَالَ :فَقَالَ الْمُنَافِقُ لِلشَّابِّ الْاَنْصَارِيِّ :سَلْهُ وَمَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ ؟ قَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ ؟ قَالَ :يَوْمَ يَنْزِلُ اللّٰهُ فِيهِ عَلٰى كُرْسِيِّهِ يَئِطُّ بِهِ كَمَا يَئِطُّ الرَّحْلُ مِنْ تَضَايُقِهِ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَيُجَاءُ بِكُمْ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَيَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُّكْسٰى اِبْرَاهِيمُ، يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ :اكْسُوْا خَلِيلِي رَيْطَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ مِنْ رِيَاطِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ اُكْسٰى عَلٰى اَثَرِهِ، فَاَقُوْمُ عَنْ يَمِينِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَقَامًا يَغْبِطُنِي فِيهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ وَيُشَقُّ لِي نَهَرٌ مِنَ الْكَوْثَرِ اِلٰى حَوْضِي، قَالَ :يَقُوْلُ الْمُنَافِقُ :لَمْ اَسْمَعْ كَالْيَوْمِ قَطُّ، لَقَلَّ مَا جَرٰى نَهَرٌ قَطُّ اِلَّا وَكَانَ فِي فَخَارَةٍ اَوْ رَضْرَاضٍ، فَسَلْهُ فِيمَا يَجْرِي النَّهَرُ ؟ قَالَ :فِي حَالَةٍ مِنَ الْمِسْكِ وَرَضْرَاضٍ، قَالَ :يَقُوْلُ الْمُنَافِقُ :لَمْ اَسْمَعْ كَالْيَوْمِ قَطُّ، لَقَلَّ مَا جَرٰى نَهَرٌ قَطُّ اِلَّا كَانَ لَهُ نَبَاتٌ، قَالَ :نَعَمْ، قَالَ :مَا هُوَ ؟ قَالَ :قُضْبَانُ الذَّهَبِ، قَالَ :يَقُوْلُ الْمُنَافِقُ :لَمْ اَسْمَعْ كَالْيَوْمِ قَطُّ، وَاللّٰهِ مَا نَبَتَ قَضِيبٌ اِلَّا كَانَ لَهُ ثَمَرٌ فَسَلْهُ هَلْ لِتِلْكَ الْقُضْبَانِ ثِمَارٌ ؟ قَالَ :نَعَمْ، اللُّؤْلُؤُ وَالْجَوْهَرُ، قَالَ :فَقَالَ الْمُنَافِقُ :لَمْ اَسْمَعْ كَالْيَوْمِ قَطُّ، سَلْهُ عَنْ شَرَابِ الْحَوْضِ، فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا شَرَابُ الْحَوْضِ ؟ قَالَ : اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ مَنْ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَاْ بَعْدَهَا وَمَنْ حَرَمَهُ لَمْ يَرْوِ بَعْدَهَا،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَيْرٍ هُوَ ابْنُ الْيَقْظَانِ

✦✦ -حضرت ابن مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :ملیکہ کے دو بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے دونوں انصاری ہیں۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری والدہ اپنے شوہر کی خدمت کرتی ہے اور مہمان نواز ہے۔ لیکن زمانہ جاہلیت میں انہوں نے ایک بچی کو زندہ درگور کیا تھا تو ہماری والدہ کس حالت میں ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری والدہ جہنم میں ہے۔ وہ دونوں کھڑے ہوئے اور یہ بات ان دونوں پر بہت شاق گزری۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا: میری والدہ بھی تمہاری والدہ کے ساتھ ہے تو ایک منافق نے مجھے کہا: یہ (نبی) اپنی والدہ کے بارے میں اتنا ہی اختیار رکھتا ہے جتنا ملیکہ کے دونوں بیٹے اپنی ماں کے بارے میں۔ یہ بات کرتے ہوئے ہم اس کے پیچھے چل رہے تھے۔ ایک انصاری نوجوان نے کہا: اور میرا خیال ہے اس نوجوان سے زیادہ کوئی شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال نہیں کیا کرتا تھا (اس نے کہا) یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں تو آپ کے والدین کو جہنمی خیال کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے جو کچھ مانگا، اللہ تعالیٰ نے عطا کر دیا اور میں اس دن مقام محمود میں کھڑا ہوں گا۔ اس منافق نے انصاری نوجوان سے کہا: تو ان سے پوچھ کہ مقام محمود کیا ہے؟ اس نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "مقام محمود" کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس دن اللہ تعالیٰ اپنی اس کرسی پر (اپنی شان کے لائق) جلوہ فرما ہوگا اور وہ یوں جوش میں آئے گی جیسے کجاوہ تنگ ہونے کی وجہ سے جوش میں آتا ہے حالانکہ یہ اتنی وسیع ہے جتنی وسعت زمین اور آسمان کے درمیان ہے اور تمہیں ننگے پاؤں اور ننگے بدن لایا جائے گا اور سب غیر ختنہ شدہ ہوں گے۔ پھر سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے دوست کو جنت کی دو سفید چادریں پہناؤ پھر ان کے بعد اسی طرح مجھے لباس

پہنایا جائے گا۔ پھر میں اللہ عزوجل کی دائیں جانب ایسی جگہ پر کھڑا ہوں گا جہاں پر تمام اولین و آخرین میرے اوپر رشک کریں گے پھر کوثر سے میرے حوض تک ایک نہر بنائی جائے گی۔ منافق نے کہا: میں نے آج تک ایسی بات نہیں سنی، بہت کم نہریں جاری ہوتی ہیں اور وہ بھی پکی ہوئی مٹی میں یا کنکریوں میں جاری ہوتی ہیں۔ تو ان سے پوچھ: وہ نہر کس میں رواں ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مشک حالہ اور کنکریوں میں۔ منافق نے کہا: ایسی بات تو میں نے اس سے پہلے آج تک نہیں سنی اور جہاں بھی نہر جاری ہوتی ہے اس میں پودے وغیرہ اگے ہوتے ہیں: اس نے کہا: جی ہاں۔ اس نے پوچھا: اس نہر کے پودے کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سونے کی ٹہنیاں ہوں گی۔ منافق نے کہا: ایسی بات میں نے پہلے تو کبھی نہیں سنی۔ خدا کی قسم! کوئی بھی پودا اگتا ہے تو اس کے پھل ہوتے ہیں۔ تو ان سے پوچھ: ان ٹہنیوں پہ پھل ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ہاں موتی اور جواہراس کے پھل ہوں گے۔ اس نے کہا: ایسی بات میں نے پہلے کبھی نہیں سنی۔ تو ان سے حوض کے پانی کے متعلق پوچھ؟ اس انصاری نوجوان نے کہا: یارسول اللہ ﷺ حوض کا پانی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا، اللہ تعالیٰ جس کو اس کا ایک گھونٹ بھی پلا دے گا اس کو پھر کبھی پیاس نہیں لگے گی اور جو اس سے محروم رہا وہ کبھی سیراب نہیں ہو سکتا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔ اور عثمان بن عمیر ''ابن یقظان'' ہے۔

3386 اَخْبَرَنِی الْحَسَنُ بْنُ حَلِیْمٍ الْمَرْوَزِیُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ اَنْبَاَ عَبْدَانُ اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَنْبَاَ جَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنِ الْجُرَیْرِیِّ عَنْ اَبِی نَضْرَةَ الْعَبْدِیِّ عَنْ اُسَیْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِی صَاحِبٌ لِّی وَاَنَا بِالْكُوْفَةِ *هَلْ لَّكَ فِی رَجُلٍ تَنْظُرُ اِلَیْهِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هٰذِهٖ مُدْرَجَتُهٗ وَاَنَّهٗ اُوَیْسٌ الْقَرَنِیُّ وَاَظُنُّهٗ اَنَّهٗ سَیَمُرُّ الْاٰنَ قَالَ فَجَلَسْنَا لَهٗ فَمَرَّ فَاِذَا رَجُلٌ عَلَیْهِ سَمَلُ قَطِیْفَةٍ قَالَ وَالنَّاسُ یَطَئُوْنَ عُقْبَةً قَالَ وَهُوَ یَقْبَلُ فَیُغْلِظُ لَهُمْ وَیُكَلِّمُهُمْ فِی ذٰلِكَ فَلَا یَنْتَهُوْنَ عَنْهُ فَمَضَیْنَا مَعَ النَّاسِ حَتّٰی دَخَلَ مَسْجِدَ الْكُوْفَةِ وَدَخَلْنَا مَعَهٗ فَتَنَحّٰی اِلٰی سَارِیَةٍ فَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ اَقْبَلَ اِلَیْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ مَا لِی وَلَكُمْ تَطَئُوْنَ عَقِبِی فِی كُلِّ سَكَّةٍ وَاَنَا اِنْسَانٌ ضَعِیْفٌ تَكُوْنُ لِی الْحَاجَةُ فَلَا اَقْدِرُ عَلَیْهَا مَعَكُمْ لَا تَفْعَلُوْا رَحِمَكُمُ اللّٰهُ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اِلَیَّ حَاجَةٌ فَلْیَلْقَنِی هَا هُنَا قَالَ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سَاَلَ وَفْدًا قَدِمُوْا عَلَیْهِ هَلْ سَقَطَ اِلَیْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ قَرَنٍ مِنْ اَمْرِهٖ كَیْتَ وَكَیْتَ فَقَالَ الرَّجُلُ لِاُوَیْسٍ ذَكَرَكَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَمْ یَذْكُرْ ذٰلِكَ كَمَا یُقَالُ مَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْ ذِكْرِهٖ مَا اَتَبَلَّغُ اِلَیْكُمْ بِهٖ قَالَ وَكَانَ اُوَیْسٌ اَخَذَ عَلَی الرَّجُلِ عَهْدًا وَّمِیْثَاقًا اَنْ لَّا یُحَدِّثَ بِهٖ غَیْرَهٗ قَالَ ثُمَّ قَالَ اُوَیْسٌ اِنَّ هٰذَا الْمَجْلِسَ یَغْشَاهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مُّؤْمِنٌ فَقِیْهٌ وَمُؤْمِنٌ لَمْ یَتَفَقَّهْ وَمُنَافِقٌ وَذٰلِكَ فِی الدُّنْیَا مِثْلُ الْغَیْثِ یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ فَیُصِیْبُ الشَّجَرَةَ الْمُوْرِقَةَ الْمُوْنِعَةَ الْمُثْمِرَةَ فَیَزِیْدُ وَرَقَهَا حُسْنًا وَیَزِیْدُهَا اِیْنَاعًا وَّكَذٰلِكَ یَزِیْدُ ثَمَرُهَا طَیِّبًا وَیُصِیْبُ الشَّجَرَةَ الْمُوْرِقَةَ الْمُوْنِعَةَ الَّتِی لَیْسَ لَهَا ثَمَرَةٌ فَیَزِیْدُهَا اِیْنَاقًا وَیَزِیْدُهَا وَرَقًا حُسْنًا وَتَكُوْنُ لَهَا ثَمَرَةً فَتَلْحَقُ بِاُخْتِهَا وَیُصِیْبُ الْهَشِیْمَ مِنَ الشَّجَرِ فَیَحْطِمُهٗ فَیُذْهَبُ بِهٖ قَالَ ثُمَّ قَرَاَ الْاٰیَةَ : وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ

مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ اِلَّا خَسَارًا (الاسراء : 82) لَمْ يُجَالِسْ هٰذَا الْقُرْآنَ اَحَدٌ اِلَّا قَامَ عَنْهُ بِزِيَادَةٍ اَوْ نُقْصَانٍ فَقَضَاءُ اللّٰهِ الَّذِي قَضٰى "شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ اِلَّا خَسَارًا" اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً تَسْبِقُ كَسْرَتُهَا اَذَاهَا وَاَمْنُهَا فَزَعَهَا تُوجِبُ الْحَيَاةَ وَالرِّزْقَ ثُمَّ سَكَتَ قَالَ اُسَيْرٌ فَقَالَ لِي صَاحِبِي كَيْفَ رَاَيْتَ الرَّجُلَ قُلْتُ مَا ازْدَدْتُ فِيهِ اِلَّا رَغْبَةً وَّمَا اَنَا بِالَّذِي اُفَارِقُهُ فَلَزِمْنَا فَلَمْ نَلْبَثْ اِلَّا يَسِيرًا حَتّٰى ضَرَبَ عَلَى النَّاسِ بَعْثَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَخَرَجَ صَاحِبُ الْقَطِيفَةِ اُوَيْسٌ فِيهِ وَخَرَجْنَا مَعَهُ فِيهِ وَكُنَّا نَسِيرُ مَعَهُ وَنُنَزِّلُ مَعَهُ حَتّٰى نَزَلْنَا بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ قَالَ بْنُ الْمُبَارَكِ فَاَخْبَرَنِي حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ فَنَادٰى مُنَادِي عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا خَيْلَ اللّٰهِ ارْكَبِي وَاَبْشِرِي قَالَ فَصَفَّ الثُّلُثَيْنِ لَهُمْ فَانْتَضٰى صَاحِبُ الْقَطِيفَةِ اُوَيْسٌ سَيْفَهُ حَتّٰى كَسَرَ جَفْنَهُ فَاَلْقَاهُ ثُمَّ جَعَلَ يَقُولُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تَمُّوا تَمُّوا لِيَتُمَّنَّ وُجُوهٌ ثُمَّ لَا تَنْصَرِفُ حَتّٰى تَرَى الْجَنَّةَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تَمُّوا تَمُّوا جَعَلَ يَقُولُ ذٰلِكَ وَيَمْشِي وَهُوَ يَقُولُ ذٰلِكَ وَيَمْشِي اِذْ جَاءَتْهُ رَمْيَةٌ فَاَصَابَتْ فُؤَادَهُ فَبَرَدَ مَكَانَهُ كَاَنَّمَا مَاتَ مُنْذُ دَهْرٍ قَالَ حَمَّادٌ فِي حَدِيثِهِ فَوَارَيْنَاهُ فِي التُّرَابِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ وَاُسَيْرُ بْنُ جَابِرٍ مِنَ الْمُخَضْرَمِينَ وُلِدَ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مِنْ كِبَارِ اَصْحَابِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧۔ حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں کوفہ میں تھا۔ مجھے میرے ساتھی نے کہا: ایک آدمی ہے، کیا تم اس کی زیارت پسند کرو گے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ اس نے کہا: یہ اسی کے گزرنے کی جگہ ہے اور وہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہے اور میرا غالب گمان ہے کہ ابھی وہ ادھر سے گزریں گے۔ تو وہ ادھر سے گزرے۔ وہ ایک ایسا شخص تھا جس پر ایک کھردری بوسیدہ چادر تھی اور لوگ اس کے پیچھے پیچھے چلے آرہے تھے۔ وہ ان لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر انہیں سخت سست بھی کہتا اور اپنے پیچھے آنے سے منع بھی کرتا، لیکن لوگ اس کا پیچھا نہیں چھوڑ رہے تھے۔ ہم بھی لوگوں کے ہمراہ ہو لئے۔ وہ کوفہ کی جامع مسجد میں داخل ہوئے، ہم بھی ان کے ساتھ مسجد میں چلے گئے۔ وہ ایک ستون کی طرف الگ جا کر کھڑے ہوئے اور دو رکعت نوافل ادا کئے پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر بولے: اے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تم گلی گلی میرے پیچھے پیچھے آرہے ہو، میں ایک کمزور انسان ہوں، مجھے ایک ضروری کام تھا جو آپ لوگوں کے اس رویہ کی وجہ سے مجھے پورا ہوتا دکھائی نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے، ایسا مت کرو، اگر کسی کو میرے ساتھ کوئی کام ہے تو وہ یہیں پر مجھ سے ملاقات کر لے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہر وفد سے دریافت کیا کرتے تھے کہ تم میں سے کوئی شخص فلاں آدمی کو جانتا ہے جس کی یہ یہ علامات ہیں۔ ایک آدمی نے حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ بات بتائی کہ امیر المومنین رضی اللہ عنہا آپ کو یاد کیا کرتے ہیں اور ان کے یاد کرنے کی کیفیت کو میں تمہیں من وعن بیان نہیں کر سکتا ہوں۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے: یہ بھی اس کے ذکر میں سے ہے جو آپ تک بات پہنچی ہے۔ حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے یہ وعدہ لیا کہ وہ یہ بات کسی اور کو نہیں بتائیں گے۔ پھر حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس مجلس میں تین طرح کے لوگ موجود ہیں کچھ تو مومن فقیہ ہیں اور کچھ مومن تو

ہیں یقین فقیہ نہیں ہیں اور کچھ منافق اور یہ دنیا میں اس بارش کی طرح ہیں جو آسمان سے زمین پر نازل ہوتی ہے، یہ بارش پکے ہوئے پھلوں والے گنجان درخت پر پڑتی ہے تو اس سے اس کے پتوں میں اور بھی نکھار آ جاتا ہے اور پھلوں کی مٹھاس بھی بڑھ جاتی ہے اور اس کے پھل مزید عمدہ ہو جاتے ہیں اور یہی بارش ایسے درخت پر بھی پڑتی ہے جو گنجان اور پھل والا تو ہوتا ہے لیکن اس میں ابھی پھل نہیں آئے ہوتے تو یہ بارش اس کی خوبصورتی میں اضافہ کرتی ہے اور اس میں پھل آ جاتے ہیں۔ تو یہ بھی اسی درخت کے ساتھ شامل ہے اور یہی بارش ٹوٹے ہوئے درخت پر بھی پڑتی ہے لیکن اس کو مزید توڑ کر ضائع کر دیتی ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا (الاسراء : 82)

''اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت ہے اور اس سے ظالموں کو نقصان بھی بڑھتا ہے'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ قرآن جس کی بھی صحبت میں ہوتا ہے جب وہاں سے اٹھتا ہے تو کوئی نہ کوئی کمی یا زیادتی ضرور کرتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا فیصلہ وہی ہے جو اس نے کر دیا ہے کہ یہ مومنوں کے لئے شفاء اور رحمت ہے اور ظالموں کا نقصان بڑھتا ہے۔ اے اللہ! مجھے ایسی شہادت عطا فرما جس کی شکست پر اس کی تکلیف سبقت کرے اور اس کی گھبراہٹ اس کے امن پر سابق ہو، جو زندگی اور رزق کا باعث ہو، پھر آپ خاموش ہو گئے۔ حضرت اسیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر میرے ساتھی نے کہا: تم نے اس شخص کو کیسا دیکھا؟ میں نے کہا: اس کو دیکھ کر میری اس میں دلچسپی میں اضافہ ہوا ہے اور اب میں کبھی بھی اس سے جدا نہیں ہوں گا۔ پھر ہم ان کے ہمراہ زیادہ دیر نہیں رہے تھے کہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر کی روانگی کا اعلان ہو گیا تو وہ گدڑی والے حضرت اویس اس میں نکل پڑے، ہم بھی ان کے ہمراہ نکل پڑے، ہم ان کے ساتھ ہی سفر کرتے اور ان کے ہمراہ ہی پڑاؤ ڈالتے۔ حتیٰ کہ ہم دشمن کے مدمقابل جا پہنچے۔

حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک منادی نے اعلان کیا: اے اللہ تعالیٰ کے لشکر! سوار ہو جاؤ اور تمہیں خوشخبری ہو اس لشکر کی ۳۰ صفیں بنیں۔ صاحب قطیفہ (گدڑی والے) حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار نیام سے نکال کر سونت لی اور انہوں نے اپنا کھانے والا پیالا توڑ کر پھینک دیا۔ پھر آپ یوں کہنے لگے: اے لوگو! ثابت قدم رہو، ثابت قدم رہو، جب میدان جنگ میں آؤ تو منہ مت پھیرو حتیٰ کہ تم جنت کو دیکھ لو، اے لوگو! ثابت قدم رہو، ثابت قدم رہو، یہ مسلسل کہہ رہے تھے اور آگے بڑھ رہے تھے، یہ کہہ رہے تھے اور پیش قدمی کر رہے تھے حتیٰ کہ ایک تیر آ کر آپ کے سینے میں لگا، جس سے آپ وہیں پر ٹھنڈے ہو گئے اور یوں لگتا تھا کہ آپ بہت عرصے سے فوت ہوئے پڑے ہیں۔

نوٹ: حماد نے اپنی روایت میں یہ بھی نقل کیا ہے: ہم نے ان کو مٹی میں دفن کر دیا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔ اور اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ مخضرمین میں شمار ہوتے ہیں، ان کی پیدائش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاۃ طیبہ میں ہی ہو گئی تھی یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کبار ساتھیوں میں سے ہیں۔

3387 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفِ بْنُ شَجَرَةَ الْقَاضِيُ اِمْلاءً، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَايِنِيُّ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مَرْيَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: انْطَلَقَ بِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتٰى بِىَ الْكَعْبَةَ، فَقَالَ لِىْ: اجْلِسْ، فَجَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِ الْكَعْبَةِ، فَصَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِىْ، ثُمَّ قَالَ لِىْ: انْهَضْ، نَهَضْتُ، فَلَمَّا رَاٰى ضَعْفِىْ تَحْتَهُ، قَالَ لِىْ: اجْلِسْ، فَنَزَلْتُ وَجَلَسْتُ، ثُمَّ قَالَ لِىْ: يَا عَلِيُّ، اصْعَدْ عَلٰى مَنْكِبِىْ، فَصَعِدْتُّ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ نَهَضَ بِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا نَهَضَ بِىْ خُيِّلَ اِلَىَّ لَوْ شِئْتُ نِلْتُ اُفُقَ السَّمَآءِ فَصَعِدْتُّ فَوْقَ الْكَعْبَةِ، وَتَنَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِىْ: اَلْقِ صَنَمَهُمُ الْاَكْبَرَ صَنَمَ قُرَيْشٍ، وَكَانَ مِنْ نُحَاسٍ مُوَتَّدًا بِاَوْتَادٍ مِنْ حَدِيدٍ اِلَى الْاَرْضِ، فَقَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَالِجْهُ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ لِىْ اِيْهٍ اِيْهٍ: جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا (الاسراء: 81) فَلَمْ اَزَلْ اُعَالِجُهُ حَتّٰى اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ، فَقَالَ: اقْذِفْهُ، فَقَذَفْتُهُ، فَتَكَسَّرَ وَتَرَدَّيْتُ مِنْ فَوْقِ الْكَعْبَةِ، فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْعٰى وَخَشِينَا اَنْ يَّرَانَا اَحَدٌ مِّنْ قُرَيْشٍ وَغَيْرِهِمْ، قَالَ عَلِيٌّ: فَمَا صُعِدَ بِهِ حَتَّى السَّاعَةِ، اَخْبَرَنَا اَبُو

زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، اَنْبَاَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، فَذَكَرَهُ بِمِثْلِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

❖❖ - حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے ہمراہ لے کر چل دیئے اور کعبۃ اللہ میں لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: بیٹھ جاؤ، میں کعبہ کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے کندھوں پر سوار ہو گئے اور مجھے فرمایا: اٹھو! میں اٹھا، لیکن جب آپ نے میری کمزوری اور ضعف کو دیکھا تو مجھے فرمایا: بیٹھ جاؤ، میں بیٹھ گیا، پھر آپ نے مجھ سے کہا: اے علی! تم میرے کندھوں پر چڑھو، میں آپ کے کندھوں پر چڑھ گیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اوپر اٹھایا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اوپر اٹھالیا (تو اس قدر بلند ہو چکا تھا) مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ اگر میں چاہوں تو آسمان کے کناروں کو ہاتھ لگا سکتا ہوں، پھر میں کعبہ کے اوپر چڑھ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیچے سے ہٹ گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ان کے بڑے بت کو گراؤ، وہ قریش کا بت تھا۔ وہ تانبے کا بنا ہوا تھا اور لوہے کی کیلوں کے ساتھ زمین کے ساتھ ٹھونکا ہوا تھا۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا علاج کر دو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کہہ رہے تھے اور کرو، اور کرو:

حدیث 3387

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ / 1991ء رقم الحدیث: 8507

اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ - 1984ء رقم الحدیث: 292

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا (الاسراء : 81)

"حق آیا اور باطل مٹ گیا، بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا" (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

میں اس کو مسلسل توڑتا رہا حتی کہ اس کو زمین سے اکھیڑ ڈالا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو پھینک دو، میں نے اس کو پھینک دیا، تو وہ ٹوٹ گیا اور میں نے کعبہ کے اوپر سے نیچے چھلانگ لگا دی۔ پھر میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیز تیز چلتے ہوئے وہاں سے نکل آئے کیونکہ ہمیں خدشہ تھا کہ قریش یا دوسرے قبیلے کا کوئی آدمی ہمیں نہ دیکھ لے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آج تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کسی کو (اپنے کندھوں پر) نہیں چڑھایا۔

3388- اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ اَنْبَاَ شَبَّابَةُ بْنُ سَوَّارٍ فَذَكَرَهُ بِمِثْلِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -مذکورہ سند کے ہمراہ بھی یہ حدیث نقل کی گئی ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3389- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَمِيْعٍ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اُسَيْدٍ اَبِي سَرِيحَةَ الْغِفَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَبُكْمًا وَصُمًّا (الاسراء : 97) فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: حَدَّثَنِي الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ النَّاسَ يُحْشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَفْوَاجٍ طَاعِمِيْنَ كَاسِيْنَ رَاكِبِيْنَ، وَفَوْجٌ يَمْشُوْنَ وَيَسْعَوْنَ، وَفَوْجٌ تَسْحَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ، قُلْنَا: قَدْ عَرَفْنَا هٰذَيْنِ، فَمَا تِلْكَ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ وَيَسْعَوْنَ؟ قَالَ: يُلْقِي اللّٰهُ الْاٰفَةَ عَلَى الظَّهْرِ حَتّٰى لَا تَبْقٰى ذَاتُ ظَهْرٍ حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَيُعْطِي الْحَدِيْقَةَ الْمُعْجِبَةَ بِالشَّارِدَةِ ذَاتِ الْقَتَبِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَبُكْمًا وَصُمًّا (الاسراء : 97)

حدیث 3389

اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 2086 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 21494 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 2213 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامي دارعمار بيروت لبنان/عمان 1405ه 1985ء رقم الحديث: 1084 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ه رقم الحديث: 8437

''اور ہم انہیں قیامت کے دن ان کے منہ کے بل اٹھائیں گے اندھے اور گونگے اور بہرے''۔
(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور فرمایا: مجھے صادق ومصدوق نے بتایا ہے: قیامت کے دن لوگ تین جماعتوں میں جمع کئے جائیں گے۔
(1) آسودہ حال سواریوں پر خرام ناز کرتے ہوئے۔
(2) ایک جماعت ایسی ہوگی جو پیدل چل رہے ہوں گے اور دوڑ رہے ہوں گے۔
(3) ایک جماعت ایسی ہوگی جن کو فرشتے منہ کے بل زمین پر گھسیٹتے ہوئے لائیں گے۔

ہم نے کہا: ہم ان دونوں جماعتوں کو تو جانتے ہیں لیکن یہ جماعت کون سی ہے جو پیدل چل رہے ہوں گے اور دوڑ رہے ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پشت پر آفت ڈالے گا یہاں تک کہ کوئی صاحب پشت نہ رہے گا یہاں تک کہ آدمی زین والے ایک چھوٹے سے جانور کے بدلے ایک خوبصورت باغ پیش کرے گا (لیکن پھر بھی اس کو وہ جانور نہ ملے گا)۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3390۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ يُوْسُفَ الْعَدْلُ اَنْبَاَ يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ اَنْبَاَ دَاوُدُ بْنُ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نُزِّلَ الْقُرْآنُ جُمْلَةً اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ نُزِّلَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِىْ عِشْرِيْنَ سَنَةً وَّقَالَ عَزَّوَجَلَّ: وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا(الفرقان : 33) قَالَ: وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَاَهُ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنَاهُ تَنْزِيْلًا(الاسراء : 106)
هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: پورا قرآن یکبارگی آسمان دنیا پر نازل ہوا پھر اس کے بعد وہاں سے ۲۰ سالوں میں تدریجاً نازل ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا(الفرقان : 33)

''اور کوئی کہاوت تمہارے پاس نہ لائیں گے مگر ہم حق اور اس سے بہتر بیان لے آئیں گے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَاَهُ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّنَزَّلْنَاهُ تَنْزِيْلًا(الاسراء : 106)

''اور قرآن ہم نے جدا جدا کر کے اتارا کہ تم اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھو اور ہم نے اسے بتدریج رہ رہ کر اتارا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيرُ سُوْرَةِ الْكَهْفِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3391- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ حَفِظَ عَشْرَ اٰيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورہ کہف کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

-حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص سورہ کہف کی ابتدائی دس آیتیں یاد کر لے گا وہ دجال (کے فتنہ) سے محفوظ رہے گا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3392- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ، عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ مَنْ قَرَاَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّوْرِ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

-حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھتا

حدیث 3391

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 809 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 4323 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث: 21760 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ه/1993ء' رقم الحدیث: 785 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ه/ 1991ء' رقم الحدیث: 8025 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ه/1994ء' رقم الحدیث: 5793

حدیث 3392

ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ه/1994ء' رقم الحدیث: 5792

ہے،اس کے لئے دو جمعوں کے درمیان ایک (خاص) نور روشن کیا جاتا ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3393۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، اَنْبَاَنَا السَّرِیُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ هُبَيْرَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَنْبَاَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ : وَيُسْقٰى مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ، يَتَجَرَّعُهٗ (ابراهيم : 17-16) قَالَ :يُقَرَّبُ اِلَيْهِ فَيَتَكَرَّهُهٗ فَاِذَا اُدْنِیَ مِنْهُ شَوٰی وَجْهَهٗ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَاْسِهٖ، فَاِذَا شَرِبَهٗ قَطَعَ اَمْعَاءَهٗ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهٖ، يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : وَسُقُوْا مَاءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاءَهُمْ (محمد ﷺ : 15) وَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ :وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِی الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ (الكهف : 29)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

-حضرت ابو اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَيُسْقٰى مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ، يَتَجَرَّعُهٗ (ابراهيم : 17-16)

''اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

فرمایا: اس کو یہ پیش کیا جائے گا تو وہ اس کو ناپسند کرے گا پھر جب وہ اس کو اپنے منہ کے قریب کرے گا تو اس کا چہرہ جھلس جائے گا اور اس کے سر کی کھال بالوں سمیت جھڑ جائے گی، جب وہ اس کو پئے گا جس سے اس کی انتڑیاں گل سڑ جائیں گی اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَسُقُوْا مَاءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاءَهُمْ (محمد ﷺ : 15)

''اور انہیں کھولتا پانی پلایا جائے کہ آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِی الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ (الكهف : 29)

''اور اگر پانی کے لئے فریاد کریں تو ان کی فریاد رسی ہوگی اس پانی سے کہ چرخ دیئے ہوئے (کھولتے ہوئے) دھات کی طرح ہے کہ ان کے منہ بھون دے گا کیا ہی برا پینا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3394۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِیُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ :حَدَّثَنِیْ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَمَّا لَقِیَ مُوْسٰى الْخَضِرَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ جَاءَ طَيْرٌ فَاَلْقٰى مِنْقَارَهٗ فِی الْمَاءِ، فَقَالَ الْخَضِرُ لِمُوْسٰى تَدَبَّرْ مَا يَقُوْلُ هٰذَا الطَّيْرُ، قَالَ: وَمَا يَقُوْلُ ؟ قَالَ: يَقُوْلُ: مَا عِلْمُكَ وَعِلْمُ مُوْسٰى فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا كَمَا اَخَذَ مِنْقَارِیْ مِنَ الْمَاءِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✦✦ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام سے ملے تو ایک پرندہ آیا اور اس نے اپنی چونچ پانی میں ڈال دی۔ خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا: غور کیجیے! یہ پرندہ کیا کہہ رہا ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یہ کیا کہہ رہا ہے؟ انہوں نے کہا: تمہارا علم اور موسیٰ علیہ السلام کا علم اللہ تعالیٰ کے علم کے مقابلے میں اتنی ہی نسبت رکھتا ہے جو حیثیت میری چونچ میں آنے والے پانی کی اس دریا کے مقابلے میں ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3395- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا (الكهف : 82) قَالَ حِفْظًا لِصَلَاحِ اَبِيْهِمَا وَمَا ذَكَرَ عَنْهُمَا صَلَاحًا صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا (الكهف : 82)

''اوران کا باپ نیک آدمی تھا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: یہ ان کے باپ کی نیکی کے صلہ کے طور پر کہا گیا ہے اور ان کی اپنی نیکی کا یہاں پر کوئی ذکر نہیں ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3396- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْرَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ النَّهْدِيِّ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَّهُمَا (الكهف : 82) قَالَ مَا كَانَ ذَهَبًا وَّلَا فِضَّةً كَانَ صُحُفًا عِلْمًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَةُ بِضِدِّهٖ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ

✦✦ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما:

وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَّهُمَا (الكهف : 82)

''اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: وہ کوئی سونا یا چاندی نہیں تھا بلکہ وہ علم کے صحیفے تھے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

حضرت ابوالدرداء سے مروی درج ذیل صحیح حدیث ثابت ہے جس کا مفہوم مذکورہ حدیث کے بالکل مخالف ہے۔

3397- حَدَّثَنَا الْاُسْتَاذُ الْاِمَامُ اَبُو الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اِمْلَاءً، حَدَّثَنَا حُسَامُ بْنُ بِشْرٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ عَامِرٍ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ

يُوسُفَ، عَنْ يَزِيدَ بْنَ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا، قَالَ: ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ

✧✧ -حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے:

وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَّهُمَا(الكهف : 82)

''اوراس کے نیچے ان کا خزانہ تھا''(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''وہ سونا اور چاندی تھی''۔

3398- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سُئِلَ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْوِلْدَانِ أَفِي الْجَنَّةِ هُمْ قَالَ حَسْبُكَ مَا اخْتَصَمَ فِيهِ مُوسَى وَالْخِضْرُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بچوں کے بارے میں سوال کیا گیا کہ کیا وہ جنت میں جائیں گے؟ انہوں نے فرمایا: (اس سلسلہ میں) وہی کافی ہے: جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے درمیان مباحثہ ہو چکا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3399- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحِ بْنِ مُسْلِمٍ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ ذَرَارِيَّ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْجَنَّةِ يَكْفُلُهُمْ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلَى إِخْرَاجِ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ "

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومنوں کی اولاد جنت میں رہیں گے اور

حدیث 3397

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3152 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الصغیر" طبع المكتب الاسلامی دارعمار بیروت لبنان/عمان 1405ھ 1985ء رقم الحدیث: 977

حدیث 3399

اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 8307

حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کی کفالت کریں گے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کے بچوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے جو وہ عمل کرنے والے تھے۔

3400۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَنْصُورٍ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَّاَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا الْحَرُوْرِيَّةُ هُمْ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُمْ اَصْحَابُ الصَّوَامِعِ وَالْحَرُوْرِيَّةُ قَوْمٌ زَاغُوْا فَاَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت مصعب بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ:

هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا (الكهف: 103,104)

''تم فرماؤ کیا ہم تمہیں بتادیں کہ سب سے بڑھ کر ناقص عمل کن کے ہیں ان کے جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں گم گئی اور وہ اس خیال میں ہیں کہ اچھا کام کر رہے ہیں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(اس آیت میں جن لوگوں کا ذکر ہے کیا) وہ ''حروریہ'' لوگ ہیں۔ انہوں نے کہا: نہیں بلکہ وہ تو ''اصحاب صوامع'' نصاریٰ کے رہبان ہیں جبکہ ''حروریہ'' وہ قوم ہے جو ٹیڑھی ہوگئی، اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں کجی ڈال دی

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3401۔ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ الْعَدْلُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا خَلَّادٌ الصَّفَّارُ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمَلَائِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كُنْتُ اَقْرَاُ عَلٰى اُبَيٍّ حَتّٰى اِذَا بَلَغْتُ هٰذِهِ الْآيَةَ (قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا 1) الْآيَةَ، قُلْتُ يَا اَبَتَاهُ اَهُمُ الْخَوَارِجُ ؟ قَالَ: لَا يَا بُنَيَّ اِقْرَاِ الْآيَةَ الَّتِي بَعْدَهَا (اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا 2) قَالَ: هُمُ الْمُجْتَهِدُوْنَ مِنَ النَّصَارٰى كَانَ كُفْرُهُمْ بِاٰيَاتِ رَبِّهِمْ بِمُحَمَّدٍ وَّلِقَائِهِ وَقَالُوْا: لَيْسَ فِي الْجَنَّةِ طَعَامٌ وَّلَا شَرَابٌ وَلٰكِنَّ الْخَوَارِجَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهِ 3)) وَيَقْطَعُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهِ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت ابی (ابن کعب) کو قرآن پاک سنا رہا تھا، جب میں اس

آیت پر پہنچا:

"قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا"

"تم فرماؤ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ سب سے بڑھ کر ناقص اعمال کس کے ہیں؟"۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

میں نے پوچھا: اے بزرگوار! کیا یہ خوارج ہیں؟ آپ نے فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! نہیں۔ تم اس کے بعد والی آیت پڑھو:

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا

"یہ لوگ جنھوں نے اپنے رب کی آیتیں اور اس کا ملنا نہ مانا تو ان کا کیا دھرا سب اکارت ہے تو ہم ان کے لئے قیامت کے دن کوئی تول قائم نہ کریں گے" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ نے فرمایا: وہ تو نصاریٰ کے علماء ہیں جو کہ محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی گئی نشانیوں کے منکر تھے اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا انکار کرتے تھے اور کہتے تھے: جنت میں کوئی خورد و نوش نہیں ہے اور خوارج وہ فاسق لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے پختہ وعدہ کر کے توڑ ڈالا تھا اور اس چیز کو توڑا جس کو ملانے کا حکم دیا تھا اور زمین میں فساد کرتے ہیں، یہی لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3402- اَخْبَرَنِي اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ وَتَلَا قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا (الكهف: 107) قَالَ عَمْرٌو اَنْبَاَ اِسْرَائِيْلُ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰهَ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهَا سُرَّةُ الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ لَّمْ نَكْتُبْهُ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ نَجِدْ بُدًّا مِّنْ اِخْرَاجِهٖ

✧✧ -حضرت عمرو بن طلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا (الكهف: 107)

"فردوس کے باغ ان کی مہمانی ہے"۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے "فردوس" مانگا کرو کیونکہ یہ جنت کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔

❀❀ یہ حدیث ہم نے صرف اسی سند کے ہمراہ نقل کی ہے اور اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔

3403- اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ، اَنْبَاَنَا النَّضْرُ بْنُ

حديث: 3402

اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 7966

شُمَيْلٍ، حَدَّثَنِي اَبُو قُرَّةَ الْاَسَدِيُّ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، يُحَدِّثُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّهُ قَدْ اُوحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ مَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلا صَالِحًا وَلا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ اَحَدًا كَانَ لَهُ نُورًا مِنَ اَبْيَنَ اِلٰى مَكَّةَ حَشْوُهُ الْمَلائِكَةُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ جو شخص اپنے رب کی ملاقات چاہتا ہے اس کو چاہئے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے، اس کے لئے (مقام) ابین سے مکہ تک (کی مسافت کے برابر) نور ہوگا جہاں فرشتے ہی فرشتے ہوں گے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3404۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، اَنْبَاَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، وَتَلا :فَلْيَعْمَلْ عَمَلا صَالِحًا وَلا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ اَحَدًا (الكهف : 110) فَقَالَ: اَنْبَاَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلا، قَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، الرَّجُلُ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَهُوَ يَبْتَغِيْ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لا اَجْرَ لَهُ، فَاَعْظَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ، فَعَادَ الرَّجُلُ، فَقَالَ:لا اَجْرَ لَهُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت سعید بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یزید بن ہارون نے اس آیت کی تلاوت کی:

فَلْيَعْمَلْ عَمَلا صَالِحًا وَلا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ اَحَدًا (الكهف : 110)

''اسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر اپنی سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی ''ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص حصول دنیا کے لئے جہاد فی سبیل اللہ کرے (کیا اس کو اجر و ثواب ملے گا؟) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو کوئی اجر نہیں ملے گا۔ لوگوں کو یہ حکم بہت سخت محسوس ہوا۔ پھر ایک شخص نے دوبارہ یہی بات دہرائی، آپ نے (اسے بھی) فرمایا: ایسے شخص کے لئے اجر نہیں ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث: 3404

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2516 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 7887 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 4637 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 18221

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ مَرْيَمَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3405- حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَاَ يَعْقُوْبُ بْنُ يُوْسُفَ الْقُزْوِيْنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّشْتَكِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي قَيْسٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ كهيعص قَالَ كَافٌ مِنْ كَرِيْمٍ وَهَا مِنْ هَادٍ وَيَا مِنْ حَكِيْمٍ وَعَيْنٌ مِنْ عَلِيْمٍ وَصَادٌ مِنْ صَادِقٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ مریم کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، اللہ تعالیٰ کے ارشاد: **کھیعص** کے متعلق فرماتے ہیں: کاف سے مراد کریم، ہا سے مراد ہادی، یا سے مراد حکیم، عین سے مراد علیم اور صاد سے مراد صادق ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3406- اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَادُ اَنْبَاَ شَرِيْكٌ عَنْ سَالِمٍ الْاَفْطَسِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ كهيعص قَالَ كَافٌ هَادٍ اَمِيْنٌ عَزِيْزٌ صَادِقٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: **کھیعص** سے مراد **کافی، ھادی، امین، عزیز، صادق** ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3407- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْرَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَنْبَاَ اِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ: لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا (مریم : 7) قَالَ لَمْ يُسَمَّ يَحْيٰى قَبْلَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا (مریم : 7)

''اس کے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی نہ کیا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام سے پہلے یہ نام کبھی بھی کسی نے نہیں رکھا۔

🏵🏵 یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3408۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَمْزَةَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ اَنَّ نَافِعَ بْنَ الْاَزْرَقِ سَاَلَ بْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ : وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا (مریم : 8) مَا الْعِتِيُّ قَالَ الْبُؤْسُ مِنَ الْكِبَرِ قَالَ الشَّاعِرُ

اِنَّمَا يُعَذَّرُ الْوَلِيْدُ وَلَا يُعَذَّرُ مَنْ كَانَ فِي الزَّمَانِ عِتِيًّا

✦✦ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے فرمان:

وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا (مریم : 8)

''اور میں بڑھاپے سے سوکھ جانے کی حالت کو پہنچ گیا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: (اس سے مراد) بڑھاپے کی محتاجی ہے۔شاعر نے کہا ہے ؎

اِنَّمَا يُعَذَّرُ الْوَلِيْدُ وَلَا يُعَذَّرُ مَنْ كَانَ فِي الزَّمَانِ عِتِيًّا

''معذور تو مولود ہوتا ہے اور وہ شخص معذور نہیں ہے جو شدت ومحتاجی کے زمانے تک پہنچ چکا ہے''

3409۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَاَ جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: فَاَوْحٰى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا (مریم : 11) قَالَ كَانَ يَاْمُرُهُمْ بِالصَّلَاةِ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

فَاَوْحٰى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا (مریم : 11)

''تو انہیں اشارہ سے کہا کہ صبح وشام تسبیح کرتے رہو''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: وہ ان کو صبح وشام نماز پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

🏵🏵 یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3410۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَوْلَهٗ عَزَّوَجَلَّ : وَحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا (مریم : 13) قَالَ التَّعَطُّفُ بِالرَّحْمَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا (مریم : 13)

''اور اپنی طرف سے مہربانی'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: اس سے مراد ''رحمت مہربانی'' ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3411۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعُطَارِدِيُّ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَهُ ذَنْبٌ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا، قَالَ: ثُمَّ دَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ اِلَى الْاَرْضِ فَاَخَذَ عُوْدًا صَغِيْرًا، ثُمَّ قَالَ: وَذٰلِكَ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَا لِلرِّجَالِ اِلَّا مِثْلُ هٰذَا الْعُوْدِ لِذٰلِكَ سَمَّاهُ اللّٰهُ: سَيِّدًا وَحَصُوْرًا وَنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ (آل عمران : 39)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تمام انسانوں کے ذمہ کوئی نہ کوئی گناہ ضرور ہوگا، سوائے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ زمین پر پھیرا اور ایک چھوٹی سی لکڑی اٹھائی اور فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ عموماً جو چیز مردوں کے ساتھ ہوتی ہے یحییٰ میں وہ اس لکڑی سے بڑھ کر کچھ نہ تھی (یعنی جس طرح اس لکڑی میں شہوت کا شائبہ تک نہیں ہے اسی طرح حضرت یحییٰ علیہ السلام کو بھی شہوت نہیں آتی تھی)، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ کہا:

سَيِّدًا وَحَصُوْرًا وَنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ (آل عمران : 39)

''اور سردار اور ہمیشہ کے لئے عورتوں سے بچنے والا اور نبی ہمارے خاصوں میں سے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3412۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَنْبَاَ اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رُوْحُ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ مِنْ تِلْكَ الْاَرْوَاحِ الَّتِيْ اَخَذَ عَلَيْهَا الْمِيْثَاقَ فِيْ زَمَنِ اٰدَمَ فَاَرْسَلَهُ اللّٰهُ اِلٰى مَرْيَمَ فِيْ صُوْرَةِ بَشَرٍ فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلَامٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا فَحَمَلَ الَّذِيْ يُخَاطِبُهَا فَدَخَلَ مِنْ فِيْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ الإسناد ولم يخرجاه

✦✦۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح بھی ان روحوں میں شامل تھی، جن سے اللہ تعالیٰ

نے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے میں عہد لیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو انسانی شکل وصورت میں حضرت مریم کے پاس بھیجا تو وہ ان کے سامنے ایک تندرست آدمی کی صورت میں ظاہر ہوئے۔ وہ بولیں: میرے لڑکا کہاں سے ہوگا؟ مجھے تو کسی آدمی نے ہاتھ نہ لگایا اور نہ میں بدکار ہوں۔ تو حضرت مریم اسی سے حاملہ ہوگئیں جس سے وہ گفتگو کر رہی تھیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے منہ کے راستے ان کے اندر داخل ہو گئے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3413۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوْبِیُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَّاءِ بْنِ عَازِبٍ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ : قَدْجَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا (مريم : 24) قَالَ هُوَ الْجَدْوَلُ النَّهْرِ الصَّغِيْرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦ ✦ ۔حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

قَدْجَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا (مريم : 24)

''بے شک تیرے رب نے نیچے ایک نہر بہادی ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: (اس سے مراد) چھوٹی نہر ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3414۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَفِيْدِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ اللَّبَّادُ اَنْبَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا (مريم: 52) قَالَ سَمِعَ صَرِيْفَ الْقَلَمِ حِيْنَ كُتِبَ فِي اللَّوْحِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦ ✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا (مريم : 52)

''اور اسے اپنا راز کہنے کو قریب کیا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: جب لوح میں تحریر ہوئی تو انہوں نے قلم کے چلنے کی آواز کو سنا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3415۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَوْلَهٗ عَزَّوَجَلَّ : وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَبِيًّا (مريم : 41) قَالَ كَانَ الْاَنْبِيَاءُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اِلَّا عَشَرَةً

نُوحٌ وَصَالِحٌ وَهُودٌ وَلُوطٌ وَشُعَيْبٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَإِسْمَاعِيلُ وَإِسْحَاقُ وَيَعْقُوبُ وَمُحَمَّدٌ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَنْ لَهُ اسْمَانِ إِلَّا إِسْرَائِيلُ وَعِيسَى فَإِسْرَائِيلُ يَعْقُوبُ وَعِيسَى الْمَسِيحُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما، اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا (مریم : 41)

''اور کتاب میں ابراہیم علیہ السلام کو یاد کرو بے شک وہ صدیق غیب کی خبریں بتاتا تا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: تمام انبیاء بنی اسرائیل سے تھے، سوائے ان دس کے۔

حضرت نوح علیہ السلام۔

حضرت صالح علیہ السلام۔

حضرت ھود علیہ السلام۔

حضرت لوط علیہ السلام۔

حضرت شعیب علیہ السلام۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام۔

حضرت اسحاق رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت یعقوب رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

اور ہر نبی کے دو نام تھے، سوائے حضرت اسرائیل علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے۔ اسرائیل تو یعقوب علیہ السلام ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام المسیح ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3416- أَخْبَرَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْخُزَاعِيُّ، بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي مَسَرَّةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، أَخْبَرَنِي بَشِيرُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو

حدیث: 3416

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث:11358 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ه/1993ء' رقم الحديث: 755 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ه' رقم الحديث:9330

الْخَوْلَانِيُّ، أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ قَيْسٍ التُّجِيبِيَّ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَلا هٰذِهِ الْآيَةَ : فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ (مريم : 59) فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَكُوْنُ خَلْفٌ مِنْ بَعْدِ سِتِّيْنَ سَنَةً اَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا، ثُمَّ يَكُوْنُ خَلْفٌ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يَعْدُو تَرَاقِيَهُمْ، وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةٌ مُؤْمِنٌ وَمُنَافِقٌ وَفَاجِرٌ، قَالَ بَشِيْرٌ :فَقُلْتُ لِلْوَلِيْدِ :مَا هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةُ ؟ فَقَالَ :الْمُنَافِقُ كَافِرٌ، وَالْفَاجِرُ يَتَاَكَّلُ بِهِ، وَالْمُؤْمِنُ يُؤْمِنُ بِهِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رُوَاتُهُ حِجَازِيُّوْنَ وَشَامِيُّوْنَ اَثْبَاتٌ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦ ✦ -حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت کی:

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ (مريم : 59)

''تو ان کے بعد ان کی جگہ وہ ناخلف آئے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ساٹھ سالوں کے بعد ناخلف شروع ہو جائیں گے، وہ نمازوں کو ضائع کریں گے اور اپنی خواہشوں کے پیچھے چلیں گے۔ عنقریب وہ دوزخ میں ''غی'' کا جنگل پائیں گے۔ پھر ان کے بعد مزید ناخلف آئیں گے، یہ قرآن کی تلاوت تو کریں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور قرآن پاک پڑھنے والے تین طرح کے لوگ ہیں۔

(1) مومن۔ (2) منافق۔ (3) فاجر۔

حضرت بشیر کا کہنا ہے: میں نے حضرت ولید سے پوچھا: وہ تین لوگ کون کون سے ہیں؟ انہوں نے کہا:

(۱) منافق، کافر ہے۔

(۲) فاجر، ایمان کو کھو کھلا کرتا ہے۔

(۳) مومن، اس پر ایمان رکھتا ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس کے تمام راوی حجازی اور شامی ہیں۔

3417۔ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيْهُ بِالرَّيِّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اَيُّوْبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ خَيْرٍ الزِّبَادِيُّ، عَنْ اَبِيْ قَبِيْلٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ :سَيَهْلِكُ مِنْ اُمَّتِيْ اَهْلُ الْكِتَابِ وَاَهْلُ اللَّبَنِ، قَالَ عُقْبَةُ :مَا اَهْلُ الْكِتَابِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ :قَوْمٌ يَتَعَلَّمُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ يُجَادِلُوْنَ بِهِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا، قَالَ :فَقُلْتُ :مَا اَهْلُ اللَّبَنِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ :قَوْمٌ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوَاتِ وَيُضِيْعُوْنَ الصَّلَوَاتِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث 3417

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 17356 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 817

✦✦ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے اہل کتاب اور دودھ والے ہلاک ہو جائیں گے۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ اہل کتاب سے کون لوگ مراد ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو کتاب اللہ کا علم حاصل کر کے اس کے ذریعے اہل ایمان کے ساتھ بحث مباحثہ کریں گے۔ میں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ دودھ والوں سے کون سے لوگ مراد ہیں؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا: جو لوگ شہوات کی پیروی کرتے ہیں اور نمازیں قضا کرتے ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

3418۔ اَخْبَرَنِی عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِیُّ بِهَمْدَانَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحُسَیْنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ عَنْ اَبِی عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِی قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ : فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا (مریم : 59) قَالَ نَهَرٌ فِی جَهَنَّمَ بَعِیْدَ الْقَعْرِ خَبِیْثُ الطَّعْمِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا (مریم : 59)

تو عنقریب وہ جہنم میں غی کا جنگل پائیں گے‘‘ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: یہ جہنم میں ایک انتہائی گہری نہر ہے جس کا ذائقہ بہت گندہ ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3419۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ الشَّیْبَانِیُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ رَجَاءِ بْنِ حَیْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، رَفَعَ الْحَدِیْثَ، قَالَ: مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِی کِتَابِهٖ فَهُوَ حَلَالٌ، وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ، وَمَا سَکَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَافِیَةٌ، فَاقْبَلُوْا مِنَ اللّٰهِ الْعَافِیَةَ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَکُنْ نَسِیًّا، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰیَةَ : وَمَا کَانَ رَبُّکَ نَسِیًّا (مریم : 64)

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخْرِجَاهُ

✦✦ ۔حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جو چیز حلال کر دی، وہ حلال ہے اور جو چیز حرام کر دی، وہ حرام ہے اور جس چیز کے بارے میں خاموشی اختیار کی وہ عافیت ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عافیت کو قبول کرو۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز بھولتی نہیں ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

وَمَا کَانَ رَبُّکَ نَسِیًّا (مریم : 64)

حدیث 3419

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 19508

''اور حضور ﷺ کا رب بھولنے والا نہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3420۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَاَ وَكِيْعٌ وَيَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ : هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا (مریم : 65) قَالَ لَمْ يُسَمِّ اَحَدٌ الرَّحْمٰنُ غَيْرَهٗ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا (مریم : 65)

''کیا اس کے نام کا دوسرا جانتے ہو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: اللہ کے سوا کسی دوسرے کا یہ نام نہیں رکھا گیا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3421۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنِ السُّدِّيِّ، قَالَ: سَاَلْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيَّ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ :وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا (مریم : 71) فَحَدَّثَنِيْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَهُمْ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ، ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ فَاَوَّلُهُمْ كَلَمْعِ الْبَرْقِ، ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيْحِ، ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ، ثُمَّ كَالرَّاكِبِ، ثُمَّ كَشَدِّ الرِّحَالِ، ثُمَّ كَمَشْيِهِمْ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت سدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں حضرت مرہ ہمدانی رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا (مریم : 71)

''اور تم میں ایسا کوئی نہیں ہے جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو تمہارے رب کے ذمہ پر ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں

حدیث: 3421

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي، في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 3519 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 28100 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 4141 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 5282

کو دوزخ پر لایا جائے گا، پھر لوگ اپنے اپنے اعمال کی مطابقت سے وہاں سے گزریں گے، سب سے پہلے لوگ بجلی کی چمک کی طرح گزر جائیں گے، پھر (جو ان سے نچلے درجے کے ہوں گے وہ) ہوا کی طرح گزریں گے (اور جو ان سے نچلے درجے کے ہوں گے وہ) تیز رفتار گھوڑے کی طرح گزریں گے۔ پھر (جو ان سے نچلے درجے کے ہوں گے وہ) تیز دوڑ والے گھوڑے کی طرح (پھر جو ان سے نچلے درجے کے لوگ ہونے وہ) بوجھ اٹھانے والے جانور کی طرح اور پھر (جو ان سے نچلے درجے کے ہوں گے وہ) پیدل لوگوں کی طرح وہاں سے گزریں گے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3422۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ الْقُرَشِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شِعَارُ الْمُسْلِمِينَ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن پل صراط پر مسلمانوں کا شعار (یہ ہوگا کہ وہ) رب سلم رب سلم (کی صدائیں بلند کر رہے ہوں گے)

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3423۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَادُ اَنْبَا اِسْرَائِيلُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَاِنَّ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا (مریم 71) قَالَ الصِّرَاطُ عَلٰى جَهَنَّمَ مِثْلَ حَدِّ السَّيْفِ فَتَمُرُّ الطَّائِفَةُ الْاُوْلٰى كَالْبَرْقِ وَالثَّانِيَةُ كَالرِّيْحِ وَالثَّالِثَةُ كَاَجْوَدِ الْخَيْلِ وَالرَّابِعَةُ كَاَجْوَدِ الْاِبِلِ وَالْبَهَائِمِ ثُمَّ يَمُرُّوْنَ وَالْمَلَائِكَةُ تَقُوْلُ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ:

وَاِنَّ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا (مریم 71)

''اور تم میں ایسا کوئی نہیں ہے جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: پل صراط دوزخ کے اوپر ہے جو کہ تلوار کی طرح تیز ہے، اس پر سے پہلے لوگ بجلی کی چمک کی مانند

حدیث: 3422

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2432 اخرجه ابو محمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/1988ء' رقم الحديث: 394 اخرجه ابن ابي اسامه في "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبوية' مدينه منوره 1413ھ/1992ء' رقم الحديث: 1126 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 1026

گزریں گے، دوسرے ہوا کی طرح، تیسرے عمدہ گھوڑے کی طرح، چوتھے عمدہ اونٹ اور دیگر جانوروں کی طرح۔ پھر وہ لوگ گزر رہے ہوں گے اور ملائکہ یہ دعا مانگ رہے ہوں گے "رب سلم رب سلم" اے اللہ سلامتی فرما، اے اللہ! سلامتی فرما۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3424۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ النَّهْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، أَنْبَأَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ: فَيُنَادِي مُنَادٍ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَلَمْ تَرْضَوْا مِنْ رَبِّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَرَزَقَكُمْ وَصَوَّرَكُمْ، أَنْ يُوَلِّيَ كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْكُمْ إِلٰى مَنْ كَانَ يَتَوَلّٰى فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: وَيُمَثَّلُ لِمَنْ كَانَ يَعْبُدُ عُزَيْرًا شَيْطَانُ عُزَيْرٍ حَتّٰى يُمَثِّلَ لَهُمُ الشَّجَرَةَ وَالْعُودَ وَالْحَجَرَ، وَيَبْقٰى أَهْلُ الْإِسْلَامِ جُثُومًا، فَيُقَالُ لَهُمْ: مَا لَكُمْ لَا تَنْطَلِقُونَ كَمَا يَنْطَلِقُ النَّاسُ؟ فَيَقُولُونَ: إِنَّ لَنَا رَبًّا مَا رَأَيْنَاهُ بَعْدُ، قَالَ: فَيُقَالُ: فَبِمَ تَعْرِفُونَ رَبَّكُمْ إِنْ رَأَيْتُمُوهُ؟ قَالُوا: بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ عَلَامَةٌ، إِنْ رَأَيْنَاهُ عَرَفْنَاهُ، قِيلَ: وَمَا هِيَ؟ قَالُوا: يَكْشِفُ عَنْ سَاقٍ، قَالَ: فَيَكْشِفُ عِنْدَ ذٰلِكَ عَنْ سَاقٍ، قَالَ: فَيَخِرُّونَ مَنْ كَانَ لِظَهْرِهِ طَبَقًا سَاجِدًا، وَيَبْقٰى قَوْمٌ ظُهُورُهُمْ كَصَيَاصِيِّ الْبَقَرِ يُرِيدُونَ السُّجُودَ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ، ثُمَّ يُؤْمَرُونَ فَيَرْفَعُونَ رُءُوسَهُمْ فَيُعْطَوْنَ نُورَهُمْ عَلٰى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ، قَالَ: فَمِنْهُمْ مَنْ يُعْطٰى نُورَهُ مِثْلَ الْجَبَلِ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُعْطٰى نُورَهُ فَوْقَ ذٰلِكَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُعْطٰى نُورَهُ مِثْلَ النَّخْلَةِ بِيَمِينِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُعْطٰى دُونَ ذٰلِكَ بِيَمِينِهِ حَتّٰى يَكُونَ آخِرُ ذٰلِكَ مَنْ يُعْطٰى نُورَهُ عَلٰى إِبْهَامِ قَدَمِهِ يُضِيءُ مَرَّةً، وَيُطْفِءُ مَرَّةً، فَإِذَا أَضَاءَ قَدَمُهُ، وَإِذَا طُفِءَ قَامَ فَيَمُرُّ وَيَمُرُّونَ عَلَى الصِّرَاطِ، وَالصِّرَاطُ كَحَدِّ السَّيْفِ دَحْضٌ مَزِلَّةٌ، فَيُقَالُ: انْجُوا عَلٰى قَدْرِ نُورِكُمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَانْقِضَاضِ الْكَوْكَبِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَالطَّرْفِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَالرِّيحِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَشَدِّ الرَّجُلِ، وَيَرْمُلُ رَمَلًا، فَيَمُرُّونَ عَلٰى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ حَتّٰى يَمُرَّ الَّذِي نُورُهُ عَلٰى إِبْهَامِ قَدَمِهِ، قَالَ: يَجُرُّ يَدًا وَيُعَلِّقُ يَدًا وَيَجُرُّ رِجْلًا وَيُعَلِّقُ رِجْلًا وَتَضْرِبُ جَوَانِبَهُ النَّارُ، قَالَ: فَيَخْلَصُوا، فَإِذَا خَلَصُوا قَالُوا: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي نَجَّانَا مِنْكِ بَعْدَ الَّذِي أَرَانَاكِ لَقَدْ أَعْطَانَا اللّٰهُ مَا لَمْ يُعْطِ أَحَدًا، قَالَ مَسْرُوقٌ: فَمَا بَلَغَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا الْمَكَانَ مِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ إِلَّا ضَحِكَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، لَقَدْ حَدَّثْتَ هٰذَا الْحَدِيثَ مِرَارًا كُلَّمَا بَلَغْتَ هٰذَا الْمَكَانَ مِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ ضَحِكْتَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُهُ مِرَارًا، فَمَا بَلَغَ هٰذَا الْمَكَانَ مِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ إِلَّا ضَحِكَ حَتّٰى تَبْدُوَ لَهَوَاتُهُ وَيَبْدُو آخِرُ ضِرْسٍ مِنْ أَضْرَاسِهِ لِقَوْلِ الْإِنْسَانِ: أَتَهْزَأُ بِي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ فَيَقُولُ: لَا، وَلٰكِنِّي عَلٰى ذٰلِكَ قَادِرٌ فَسَلُونِي،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ

✧✧-حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع کرے گا اور منادی اعلان کرے گا: اے لوگو! کیا تم اپنے اس رب سے جس نے تمہیں پیدا کیا، تمہیں رزق دیا اور تمہاری شکلیں بنائیں، اس بات پر راضی نہیں ہو کہ وہ تمہیں اسی کا دوست بنادے جس کے ساتھ تم دنیا میں دوستی رکھتے تھے؟ (راوی) فرماتے ہیں: حضرت عزیر رضی اللہ عنہ کے پجاریوں کے لئے، ان کے شیطان کی شکل بنائی جائے گی حتیٰ کہ ان کے لئے درخت، لکڑی اور پتھروں کی شکلیں بنائی جائیں گی اور مسلمان وہیں اپنے مقام پر بیٹھے رہ جائیں گے۔ ان سے کہا جائے گا: تم لوگوں نے وہ کام کیوں نہیں کئے جو تمام لوگ کرتے رہے؟ یہ جواب دیں گے: ہمارا تو ایک رب ہے، ہم اس کے سوا کسی کو جانتے ہی نہ تھے۔ ان سے کہا جائے گا: اگر تم اس کو دیکھو تو کیسے پہچانو گے؟ یہ جواب دیں گے: ہمارے اور ہمارے رب کے درمیان ایک علامت ہے، ہم اگر اس کو دیکھ لیں گے تو پہچان لیں گے۔ ان سے کہا جائے گا: وہ علامت کیا ہے؟ (راوی) کہتے ہیں: تب اس کی شان کے لائق اس کی پنڈلی ظاہر ہوگی تو جس کی پشت میں طاقت ہوگی وہ اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جائے گا لیکن کچھ لوگ باقی رہ جائیں گے، جو گائے کے سینگ کی مانند ہوں گے۔ وہ سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن کر نہ پائیں گے پھر ان (سجدہ گزاروں) کو حکم ہوگا (کہ سر اٹھاؤ) تو وہ سر اٹھالیں گے پھر ان کو ان کے اعمال کے مطابق نور دیا جائے گا۔ ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کو پہاڑ کے برابر نور عطا ہوگا اور وہ نور ان کے آگے آگے ہوگا۔ کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کا نور اس سے بھی بڑھ کر ہوگا، ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کے دائیں جانب کھجور کے درخت کی طرح ان کا نور ہوگا اور ان میں سے کچھ لوگوں کو اس سے بھی کم نور دیا جائے گا حتیٰ کہ جو سب سے آخری شخص ہوگا اس کا نور اس کے پاؤں کے انگوٹھے جتنا ہوگا، وہ کبھی چمکے گا اور کبھی بجھ جائے گا۔ جب چمکے گا تو وہ چل پڑے گا اور جب بجھ جائے گا تو وہ رک جائے گا۔ پھر تمام لوگ پل صراط سے گزریں گے، پل صراط تلوار کی دھار کی طرح ہے، پھسلنے کی جگہ ہے۔ پھر کہا جائے گا: اپنے نور کی مقدار کے مطابق گزر جاؤ، تو ان میں سے کچھ لوگ ستارہ ٹوٹنے کی طرح گزریں گے، کچھ لوگ پلک جھپکنے کی طرح گزریں گے، کچھ لوگ عام آدمی کی طرح تیز دوڑ کر گزریں گے اور کندھوں کو ہلاتے ہوئے دوڑیں گے (الغرض) تمام لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق (رفتار کے ساتھ) گزریں گے حتیٰ کہ جس کا نور اس کے پاؤں کے انگوٹھے جتنا ہوگا وہ یوں گزرے گا، ایک ہاتھ گھسیٹے گا اور دوسرا لٹکائے گا، ایک پاؤں گھسیٹے گا اور دوسرا لٹکائے گا اور اس کے دائیں بائیں آگ مسلط کی جائے گی، بعد میں ان کو اس سے خلاصی دے دی جائے گی۔ جب ان کو خلاصی مل جائے گی تو وہ کہیں گے: تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ایک دفعہ تجھے ہم پر مسلط کرنے کے بعد ہمیں تجھ سے بچایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر وہ کرم کیا ہے جو آج تک کسی اور پر نہیں کیا گیا۔ حضرت مسروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ حدیث کے اس مقام تک پہنچے تو ہنسے۔ ایک شخص نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن آپ نے یہ حدیث متعدد بار ہمیں سنائی ہے اور آپ جب بھی اس مقام پر پہنچتے ہیں تو ہنستے ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے یہ حدیث متعدد بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جب اس مقام پر پہنچتے تو خوب ہنستے حتیٰ کہ آپ کی آخری داڑھ تک نظر آجاتی (اس کی وجہ یہ ہے کہ) وہ انسان کہے گا: کیا تو "رب العالمین" ہو کر مجھ سے مذاق کر رہا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: نہیں بلکہ میں اس پر قادر بھی ہوں۔ تو مجھ سے سوال کر۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

3425۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، قَالاَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ الْقُرَشِيُّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ :يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا (مريم : 85) قَالَ عَلِيٌّ : اَمَا وَاللّٰهِ مَا يُحْشَرُ الْوَفْدُ عَلٰى اَرْجُلِهِمْ وَلا يُسَاقُونَ سَوْقًا، وَلٰكِنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ بِنُوقٍ لَمْ تَرَ الْخَلائِقُ مِثْلَهَا عَلَيْهَا رَحْلُ الذَّهَبِ وَاَزِمَّتُهَا الزَّبَرْجَدُ، فَيَرْكَبُونَ عَلَيْهَا حَتّٰى يَضْرِبُوْا اَبْوَابَ الْجَنَّةِ، الْحَدِيْثُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✦✦ ۔حضرت علی رضی اللہ عنہ اس آیت:

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا (مريم : 85)

''جس دن ہم پرہیز گاروں کو رحمٰن کی طرف لے جائیں گے مہمان بنا کر'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: خدا کی قسم! کوئی مہمان محشر میں نہ تو اپنے پاؤں پر چلے گا اور نہ انہیں ہانکا جائے گا بلکہ ان کو ایسی اونٹنیوں پر لایا جائے گا کہ مخلوقات نے اس سے پہلے ایسی اونٹنیاں کبھی نہ دیکھی ہوں گی، ان پر سونے کے کجاوے ہوں گے، ان کی لگامیں زبرجد کی ہوں گی، وہ ان پر سوار ہو کر جنت کے دروازں سے داخل ہوں گے (اس کے بعد مکمل حدیث بیان کی)

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3426۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَاتِمٍ الْمُزَكِّي بِمَرْوَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ عَوْنٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَرَاَ : اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا (مريم : 87) فَقَالَ اتَّخِذُوْا عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدِيْ عَهْدٌ فَلْيَقُمْ قَالَ فَقُلْنَا فَعَلِّمْنَا يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِي هٰذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا بِاَنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ فَاِنَّكَ اِنْ تَكِلْنِي اِلٰى نَفْسِي تُقَرِّبُنِي مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدُنِي مِنَ الْخَيْرِ وَاِنِّيْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْهُ لِيْ عِنْدَكَ عَهْدًا تُوَفِّيْنِيْهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✦✦ ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے یہ آیت:

اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا (مريم : 87)

"مگر وہی جنہوں نے رحمٰن کا پاس قرار رکھا ہے" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تلاوت کی اور فرمایا: رحمٰن کے ہاں عہد باندھ لو کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: جس کا میرے پاس کوئی عہد ہے وہ اٹھ کر کھڑا ہو (حضرت اسود بن یزید) کہتے ہیں: ہم نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! ہمیں اس کی تعلیم دیجئے! انہوں نے فرمایا: کہو:

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اِنِّیْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِی هٰذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا بِاَنِّیْ اُشْهِدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ فَاِنَّكَ اِنْ تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ تُقَرِّبُنِیْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدُنِیْ مِنَ الْخَيْرِ وَاِنِّیْ لَا اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْهُ لِیْ عِنْدَكَ عَهْدًا تُوَفِّيْتُهُ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ،

"اے اللہ! اے آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے والے، غیب اور شہادت کے عالم، میں اپنی اس دنیوی زندگی میں تجھ سے یہ عہد کرتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور تو ہی وحدہ لاشریک ہے اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں۔ اگر تو مجھے میرے نفس کے سپرد کر دے گا تو مجھے شر کے قریب اور خیر سے دور کر دے گا اور میں تو صرف تیری رحمت پر ہی بھروسہ کرتا ہوں تو میرا یہ عہد اپنی بارگاہ میں قبول فرما اور قیامت کے دن تک تو مجھے اس پر ثابت قدم رکھ بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا"

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ طٰهٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3427۔ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ اَنْبَاَ عُمَرُ بْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَذْكُرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ طٰهٰ قَالَ هُوَ كَقَوْلِكَ يَا مُحَمَّدُ بِلِسَانِ الْحَبْشِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ طٰہٰ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے فرمان "طٰہٰ" کے متعلق مروی ہے کہ حبشی زبان میں اس کا مطلب "یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)" ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3428۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا يَحْيَی بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ عَمِّهٖ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

عَمِيرَةَ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ، فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَتَدْرُونَ مَا هٰذَا؟ فَقُلْنَا :اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، فَقَالَ :السَّحَابُ، فَقُلْنَا :السَّحَابُ، فَقَالَ :وَالْمُزْنُ، فَقُلْنَا :وَالْمُزْنُ، فَقَالَ :وَالْعَنَانُ، ثُمَّ سَكَتَ، ثُمَّ قَالَ :تَدْرُونَ كَمْ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؟ فَقُلْنَا :اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، فَقَالَ :بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ خَمْسِمِئَةِ سَنَةٍ، وَبَيْنَ كُلِّ سَمَاءٍ اِلَى السَّمَآءِ الَّتِيْ تَلِيهَا مَسِيرَةُ خَمْسِمِئَةِ سَنَةٍ، وَكِثَفُ كُلِّ سَمَاءٍ مَسِيرَةُ خَمْسِمِئَةِ سَنَةٍ، وَفَوْقَ السَّمَآءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ، ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ بَيْنَ رُكَبِهِمْ وَاَظْلَافِهِمْ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ لَيْسَ يَخْفَى عَلَيْهِ مِنْ اَعْمَالِ بَنِيْ اٰدَمَ شَيْءٌ"

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِجَاهُ

✧✧ -حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بطحاء (کشادہ نالہ جس میں ریت اور کنکریاں ہوں) میں بیٹھے ہوئے تھے (ہمارے اوپر سے) بادل کا ایک ٹکڑا گزرا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ ہم نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سحاب (بادل) ہے، ہم نے پوچھا: سحاب (کا کیا مطلب ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مزن''۔ ہم نے کہا: ''مزن'' (کیا ہوتا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عنان''۔ ہم نے کہا: ''عنان'' (کیا ہوتا ہے؟) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے، پھر فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ زمین اور آسمان کے درمیان مسافت کتنی ہے؟ ہم نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے درمیان ۵۰۰ سال کی مسافت ہے۔ اور ہر آسمان سے اگلے آسمان تک کی مسافت بھی ۵۰۰ سال ہے اور ہر آسمان کی موٹائی بھی پانچ سو سال کی مسافت ہے اور ساتویں آسمان سے اوپر ایک سمندر ہے، اس کی تہہ سے سطح بالا تک کی مسافت اتنی ہے جتنی زمین اور آسمان کے درمیان ہے۔ پھر اس سے اوپر آٹھ فرشتے ہیں۔ ان کے پاؤں اور سروں کے درمیان کی مسافت بھی اتنی ہے، جتنی زمین اور آسمان کے درمیان ہے اور اللہ تعالیٰ (کی قدرت) ان سب پر ہے اور انسان کا کوئی عمل بھی اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3429- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ الزَّاهِدُ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرَةَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ : وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ

حدیث: 3428

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 4723 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3298 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 193 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 1770 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 6713

(الحاقة : 17) اَمْلَاكٌ عَلٰى صُوْرَةِ الْاَوْعَالِ بَيْنَ اَظْلَافِهِمْ وَرُكَبِهِمْ مَسِيْرَةُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً اَوْ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ (الحاقة : 17)

''اوراس دن تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر آٹھ فرشتے اٹھائیں گے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: وہ فرشتے پہاڑی بکروں کی صورت میں ہوں گے، ان کے کھروں اور سینگوں کے درمیان ۳۶۰ سال یا (شاید فرمایا) ۵۶۰ سال کی مسافت ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3430- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ اَبِي حَامِدٍ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّشْتَكِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي قَيْسٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى (طه : 7) قَالَ السِّرُّ مَا عَلِمْتَهُ اَنْتَ وَاَخْفٰى مَا قَذَفَهُ اللّٰهُ فِي قَلْبِكَ مِمَّا لَمْ تَعْلَمْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى (طه : 7)

''وہ بھید کو جانتا ہے اور اسے جو اس سے بھی زیادہ چھپا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: ''سر'' تو وہ چیز ہے جس کو تو جانتا ہے اور ''اخفی'' وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ تیرے دل میں ڈال دیتا ہے جس کی خود تجھے بھی خبر نہیں ہوتی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3431- اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، وَخَلَفُ بْنُ خَلِيْفَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَوْمَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى كَانَتْ عَلَيْهِ جُبَّةٌ صُوْفٌ، وَكِسَاءٌ صُوْفٌ، وَسَرَاوِيْلُ صُوْفٌ، وَكُمَّةُ صُوْفٌ، وَنَعْلَاهُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ غَيْرِ ذَكِيٍّ،

حدیث 3431

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث:1734 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث:4983

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخْرِجَاه

✦✦ -حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس دن موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کلام کیا، اس دن انہوں نے اون کا جبہ پہن رکھا تھا، اون کی چادر اوڑھی ہوئی تھی، اون کی شلوار پہنی ہوئی تھی اور اس (جبے) کی آستین بھی اون کی تھی اور آپ نے جوتے گدھے کی کھال کے پہنے ہوئے تھے، جس کو دباغت نہیں دی گئی تھی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3432- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ هِلالٍ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُنَا عَامَّةَ لَيْلِهِ عَنِ اَبْنِيْ اِسْرَائِيْلَ لا يَقُوْمُ اِلَّا لَعَظِيْمِ صَلاةٍ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✦✦ -حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عموماً رات کے وقت بنی اسرائیل کے قصے بیان کرتے تھے اور آپ کا قیام صرف نماز کے لئے ہوتا تھا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3433- اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ السَّهْمِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ، قَالَ: لَمَّا وُضِعَتْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَبْرِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى (طه : 55) بِسْمِ اللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، فَلَمَّا بُنِيَ عَلَيْهَا لَحْدُهَا طَفِقَ يَطْرَحُ اِلَيْهِمُ الْجَبُوْبَ وَيَقُوْلُ: سُدُّوْا خِلالَ اللَّبِنِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَا هٰذَا لَيْسَ بِشَيْءٍ وَلٰكِنَّهٗ يَطِيْبُ بِنَفْسِ الْحَيِّ

✦✦ -حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو جب قبر میں اتار دیا گیا تو (مٹی ڈالتے ہوئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا:

مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى (طٰه : 55)

حدیث: 3432

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 19935 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ه/1983ء رقم الحديث: 510

حدیث: 3433

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 22241 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى' طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 6517

''ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے''۔
(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

بِسْمِ اللّٰهِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

(اللہ کے نام سے اور اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت پر) جب ان کی لحد بند کردی گئی تو آپ ان کی جانب دانے پھینکتے ہوئے فرمانے لگے۔ اینٹوں کی درازوں کو بند کردو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا تاہم اس سے زندوں کو کچھ اطمینان سا ہو جاتا ہے۔

3434۔ حَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ حَمْشَادٍ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی اَنْبَاَ اِسْرَائِیْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ عَمْرٍو السَّلُوْلِیُّ وَاَبِی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیُّ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَعَجَّلَ مُوْسٰی اِلٰی رَبِّهٖ عَمَدَ السَّامِرِیُّ فَجَمَعَ مَا قَدَرَ عَلَیْهِ مِنَ الْحُلِیِّ حُلِّی بَنِی اِسْرَائِیْلَ فَضَرَبَهٗ عِجْلًا ثُمَّ اَلْقَی الْقُبْضَةَ فِی جَوْفِهٖ فَاِذَا هُوَ عِجْلٌ لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالَ لَهُمُ السَّامِرِیُّ هٰذَا اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰی فَقَالَ لَهُمْ هَارُوْنُ یَا قَوْمِ اَلَمْ یَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا فَلَمَّا اَنْ رَجَعَ مُوْسٰی اِلٰی بَنِی اِسْرَائِیْلَ وَقَدْ اَضَلَّهُمُ السَّامِرِیُّ اَخَذَ بِرَاْسِ اَخِیْهِ فَقَالَ لَهٗ هَارُوْنُ مَا قَالَ فَقَالَ مُوْسٰی لِلسَّامِرِیِّ مَا خَطْبُكَ قَالَ السَّامِرِیُّ قَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِیْ نَفْسِی قَالَ فَعَمِدَ مُوْسٰی اِلَی الْعِجْلِ فَوَضَعَ عَلَیْهِ الْمَبَارِدَ فَبَرَّدَهٗ بِهَا وَهُوَ عَلٰی شَفِّ نَهْرٍ فَمَا شَرِبَ اَحَدٌ مِّنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ مِمَّنْ كَانَ یَعْبُدُ ذٰلِكَ الْعِجْلَ اِلَّا اصْفَرَّ وَجْهُهٗ مِثْلَ الذَّهَبِ فَقَالُوْا لِمُوْسٰی مَا تَوْبَتُنَا قَالَ یَقْتُلُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَاَخَذُوا السَّكَاكِیْنَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَقْتُلُ اَبَاهُ وَاَخَاهُ وَلَا یُبَالِی مَنْ قُتِلَ حَتّٰی قُتِلَ مِنْهُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلٰی مُوْسٰی مُرْهُمْ فَلْیَرْفَعُوْا اَیْدِیَهُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لِمَنْ قُتِلَ وَتُبْتُ عَلٰی مَنْ بَقِیَ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گئے تو سامری نے ایک پروگرام بنایا اور بنی اسرائیل کے زیورات وغیرہ جس قدر بھی سونا جمع کرسکتا تھا، کیا۔ پھر اس سے ایک بچھڑا تیار کیا پھر اس کے پیٹ میں (مٹی کی) مٹھی ڈال دی تو وہ اچھلنے کودنے اور آوازیں نکالنے لگ گیا۔ سامری نے بنی اسرائیل سے کہا: یہ تمہارا اور موسیٰ علیہ السلام کا معبود ہے۔ حضرت ہارون علیہ السلام نے ان سے کہا: اے میری قوم! کیا تم سے تمہارے رب نے اچھا وعدہ نہ کیا تھا۔ جب موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف لوٹ کر آئے تو اس وقت تک سامری ان کو گمراہ کرچکا تھا۔ آپ نے اپنے بھائی (حضرت ہارون علیہ السلام) کو سر (کے بالوں) سے پکڑلیا تو حضرت ہارون علیہ السلام نے اپنی کی ہوئی تمام کوششیں ان کے سامنے رکھ دیں تو موسیٰ علیہ السلام نے سامری سے کہا: تیرا کیا حال ہے؟ سامری نے کہا: میں نے فرشتے کے نشان سے ایک مٹھی بھرلی تھی پھر اس کو (اس بچھڑے میں) ڈال دیا اور میرے جی کو یہی بھلا لگا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس بچھڑے کو دریا کے اندر ٹھنڈا کردیا اور آپ خود اس وقت دریا کے کنارے موجود تھے۔ اس کے بعد بچھڑے کی

عبادت کرنے والوں میں سے جس نے بھی اس دریا کا پانی پیا، اس کا چہرہ سونے کی طرح زرد ہو گیا۔ لوگوں نے موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا: ہماری توبہ کیسے ہو سکتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دوسرے کو قتل کرو۔ انہوں نے چھریاں پکڑیں اور یہ پرواہ کئے بغیر کہ کس کو قتل کر رہے ہیں، لوگ اپنے باپ اور بھائیوں کو قتل کرنا شروع ہو گئے حتیٰ کہ ۷۰ ہزار لوگ قتل ہو گئے پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ ان کو حکم دو کہ یہ اپنے ہاتھوں کو روک لیں، جو قتل ہو چکے ہیں، میں نے ان کو بخش دیا ہے اور جو باقی بچ گئے ہیں ان کی توبہ کو قبول کر لیا ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3435۔ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الْحُسَیْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِیمٍ الْحَنْظَلِیُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاکِرٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ وَاَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَیْنِ، حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا، حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیدِ، حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ، عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: یَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰی لَیْسَ الْمُعَایِنُ کَالْمُخْبَرِ اَخْبَرَهُ رَبُّهُ اَنَّ قَوْمَهُ فُتِنُوْا بَعْدَهُ فَلَمْ یُلْقِ الْاَلْوَاحَ، فَلَمَّا رَآهُمْ وَعَایَنَهُمْ اَلْقَی الْاَلْوَاحَ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ اللّٰهُ مُوْسٰی لَوْ لَمْ یُعَجِّلْ لَقُصَّ مِنْ حَدِیْثِهٖ غَیْرُ الَّذِیْ قُصَّ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخْرِجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ، موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے، اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرنے والا، اس شخص جیسا نہیں ہوتا جس کو خبر دی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو خبر دی تھی کہ ان کے بعد ان کی قوم گمراہ ہو چکی ہے لیکن (یہ خبر سن کر بھی) انہوں نے تختیاں نہیں پھینکی تھیں لیکن جب انہوں نے خود اپنی آنکھوں سے (ان کی گمراہی کا) مشاہدہ کر لیا تو تختیاں پھینک دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر موسیٰ جلد بازی نہ کرتے تو ان کا قصہ مختلف ہوتا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3436۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْرَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مِنْ اَدِیْمِ الْاَرْضِ کُلِّهَا فَسَمّٰی اٰدَمَ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ نَافِعٍ فَسَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ جُبَیْرٍ یَقُوْلُ سَاَلْتُ بْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ فَنَسِیَ فَسَمَّی الْاِنْسَانَ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : وَلَقَدْ عَهِدْنَا اِلٰی اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِیَ وَلَمْ نَجِدْ

حدیث: 3435

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 6214 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحدیث: 25 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 12451

لَهُ عَزْمًا(طه : 115)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ''ادیم الارض'' (زمین) سے بنایا، اس لئے اس کا نام آدم رکھا گیا۔ حضرت ابراہیم بن نافع حضرت سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو وہ (آدم علیہ السلام اپنے رب کو) بھول گیا تو اس کا نام انسان (بھولنے والا) رکھ دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَقَدْ عَهِدْنَا اِلٰى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِىَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا(طه : 115)

''اور بے شک ہم نے آدم کو اس سے پہلے ایک تاکیدی حکم دیا تھا تو وہ بھول گیا اور ہم نے اس کا قصد نہ پایا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3437۔ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمُذَكِّرِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِى الدُّنْيَا، حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا اَكَلَ اٰدَمُ مِنَ الشَّجَرَةِ الَّتِىْ نُهِىَ عَنْهَا، قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: مَا حَمَلَكَ عَلٰى اَنْ عَصَيْتَنِىْ قَالَ رَبِّ زَيَّنَتْ لِىْ حَوَّاءُ، قَالَ: فَاِنِّىْ اَعْقَبْتُهَا اَنْ لَّا تَحْمِلَ اِلَّا كَرْهًا وَلا تَضَعَ اِلَّا كَرْهًا وَدَمَّيْتُهَا فِى الشَّهْرِ مَرَّتَيْنِ، فَلَمَّا سَمِعَتْ حَوَّاءُ ذٰلِكَ رَنَّتْ، فَقَالَ لَهَا: عَلَيْكِ الرَّنَّةُ وَعَلٰى بَنَاتِكِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب آدم علیہ السلام نے اس درخت کا پھل کھالیا جس سے ان کو منع کیا گیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تجھے میری نافرمانی پر کس نے ابھارا تھا؟ آدم علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے رب! حوا علیہا السلام نے مجھے سبز باغ دکھائے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اس کو یہ سزا دوں گا کہ یہ حمل میں بھی تکالیف میں رہے گی اور بچہ بھی تکلیف سے جنے گی اور اس کو ایک مہینے میں دو مرتبہ خون آئے گا جب حضرت حواء علیہا السلام نے یہ بات سنی تو رو پڑیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا: تو اور تیری بیٹیاں اسی طرح روتی ہی رہیں گی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3438۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ وَاتَّبَعَ مَا فِيْهِ هَدَاهُ اللّٰهُ مِنَ الضَّلَالَةِ وَوَقَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سُوْءَ الْحِسَابِ وَذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَاىَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى (طه : 123)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص قرآن پڑھے اور اس کے احکام پر عمل کرے، اللہ تعالیٰ اس کو گمراہی سے ہدایت دے دیتا ہے اور قیامت کے دن اس کو برے حساب سے بچاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰی (طه : 123)

''تو جو میری ہدایت کا پیرو ہوا وہ نہ بہکے نہ بد بخت ہو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3439۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ، اَنْبَاَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ حَازِمِ الْمَدَنِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِیْ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَعِيْشَةً ضَنْكًا (طه : 124) قَالَ: عَذَابُ الْقَبْرِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَعِيْشَةً ضَنْكًا (طه : 124)

''تنگ زندگانی''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(سے مراد) عذاب قبر ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3440۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، اَنْبَاَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، اَنْبَاَنَا مِسْعَرٌ، حَدَّثَنِیْ عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ الْيَشْكُرِيِّ، عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ اَبِیْ سُفْيَانَ : اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِزَوْجِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِاَبِیْ

حدیث: 3439

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 3119

حدیث: 3440

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 2663 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحدیث: 3700 اخرجه ابوحاتم البستی فی "ص d%o •یحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 2969 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 10094 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحدیث: 5313 اخرجه ابوبکر الحمیدی فی "مسنده" طبع دارالکتب العلمیه، مکتبه المتنبی، بیروت، قاهره، رقم الحدیث: 125 اخرجه ابوبکر الکوفی، فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد، ریاض، سعودی عرب، (طبع اول) 1409ھ، رقم الحدیث: 12029

سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّكِ دَعَوْتِ اللّٰهَ لآجَالٍ مَعْلُوْمَةٍ، وَاَرْزَاقٍ مَقْسُوْمَةٍ، وَآثَارٍ مَبْلُوْغَةٍ لَا يُعَجِّلُ شَيْءٌ مِّنْهَا قَبْلَ حِلِّهِ، وَلَا يُؤَخِّرُ شَيْءٌ مِّنْهَا بَعْدَ حِلِّهِ فَلَوْ دَعَوْتِ اللّٰهَ اَنْ يُعَافِيَكِ اَوْ سَاَلْتِ اللّٰهَ اَنْ يُعِيذَكِ اَوْ يُعَافِيَكِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ اَوْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَكَانَ خَيْرًا اَوْ لَكَانَ اَفْضَلَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✦✦-حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا نے دعا مانگی: اے اللہ! مجھے نفع دے میرے شوہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میرے باپ ابوسفیان سے اور میرے بھائی معاویہ سے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تو نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی ہے، معلوم اجل اور تقسیم شدہ رزق اور پہنچے ہوئے آثار کے متعلق، کوئی چیز اپنے مقررہ وقت سے پہلے نہیں ہوسکتی اور نہ ہی اس سے لیٹ ہوسکتی ہے، اس لئے اگر تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتی کہ وہ تجھے عافیت دے یا تو دعا مانگتی کہ وہ تجھے پناہ دے یا تجھے دوزخ کے عذاب سے بچائے یا عذاب قبر سے بچائے تو یہ تیرے لئے بہتر ہوتا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3441- اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا قَالَتْ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فِتْنَةُ الْقَبْرِ فِيَّ فَاِذَا سُئِلْتُمْ عَنِّيْ فَلَا تَشُكُّوْا،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✦✦-ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبر کا امتحان میرے متعلق ہے، اس لئے جب تم سے میرے متعلق پوچھا جائے تو شک مت کرو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الْاَنْبِيَاءِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3442- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسَى الْمُزَكِّي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ كَعْبٍ الْحَلَبِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ :وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضَى (الانبياء : 28) فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

سورۃ انبیاء کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✦✦ -حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت کی:

وَلا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى (الانبياء : 28)

''وہ شفاعت نہیں کرتے مگر اس کے لئے جسے وہ پسند فرمائے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر آپ نے فرمایا: بے شک میری شفاعت میری امت کے گناہ کبیرہ کے مرتکب افراد کے لئے ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3443- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى : اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا(الانبياء: 30) قَالَ فَتَقَتِ السَّمَاءُ بِالْغَيْثِ وَفَتَقَتِ الْاَرْضُ بِالنَّبَاتِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا(الانبياء: 30)

''کیا کافروں نے یہ خیال نہ کیا کہ آسمان اور زمین بند تھے تو ہم نے انہیں کھولا''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرمایا: آسمان کو بارش کے ساتھ اور زمین کو''نبات'' کے ساتھ کھولا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3444- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ اِمْلاءً وَقِرَاءَةً، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنِيْ يُونُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :دُعَاءُ ذِي النُّونِ اِذْ دَعَا بِهٖ وَهُوَ فِيْ بَطْنِ الْحُوتِ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ (الانبياء : 87) اَنَّهٗ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتُجِيبَ لَهٗ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:''ذوالنون'' نے مچھلی کے پیٹ میں یہ دعا مانگی تھی:

حدیث: 3444

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3505 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 10492

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (الانبیاء : 87)

''کوئی معبود نہیں سوا تیرے پاکی ہے تجھ کو بیشک مجھ سے بے جا ہوا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور کوئی بھی مسلمان کسی بھی طرح ان لفظوں میں دعا مانگے تو وہ قبول کی جاتی ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3445۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِیُّ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی اَنْبَاَ اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی: فَنَادٰی فِی الظُّلُمَاتِ (الانبیاء : 87) قَالَ ظُلْمَةُ اللَّیْلِ وَظُلْمَةُ بَطْنِ الْحُوْتِ وَظُلْمَةُ الْبَحْرِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ:

فَنَادٰی فِی الظُّلُمَاتِ (الانبیاء : 87)

''تو اندھیروں میں پکارا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: (ایک تو) رات کا اندھیرا (تھا دوسرا) مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا (اور تیسرا) دریا کا اندھیرا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3446۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی: وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ (الانبیاء : 90) قَالَ كَانَ فِیْ لِسَانِ امْرَاَةِ زَكَرِیَّا طُوْلٌ فَاَصْلَحَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ (الانبیاء : 90)

''ہم نے ان کے لئے ان کی بیوی کو درست کیا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: حضرت زکریا علیہ السلام کی بیوی زبان دراز تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ٹھیک کر دیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3447۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِیُّ اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَیْدٍ الْقُرَشِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَیْمٍ قَالَ خَطَبَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّیْقُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ بِمَا هُوَ لَهٗ اَهْلٌ قَالَ اُوْصِیْكُمْ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَاَنْ تُثْنُوْا عَلَیْهِ بِمَا هُوَ لَهٗ اَهْلٌ وَاَنْ تَخْلِطُوا الرَّغْبَةَ بِالرَّهْبَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَثْنٰی عَلٰی زَكَرِیَّا وَاَهْلِ بَیْتِهٖ فَقَالَ: اِنَّهُمْ كَانُوْا

يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا وَكَانُوْا لَنَا خَاشِعِيْنَ(الانبياء : 90) ثُمَّ اعْلَمُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ ارْتَهَنَّ بِحَقِّهِ اَنْفُسَكُمْ وَاَخَذَ عَلٰى ذٰلِكَ مَوَاثِيْقَكُمْ وَاشْتَرٰى مِنْكُمُ الْقَلِيْلَ الْفَانِي بِالْكَثِيْرِ الْبَاقِي وَهٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيْكُمْ لا يَطْفَأُ نُوْرُهُ وَلَا تَنْقَضِي عَجَائِبُهُ فَاسْتَضِيْئُوا بِنُوْرِهِ وَانْتَصَحُوْا كِتَابَهُ وَاسْتَضِيْئُوا مِنْهُ لِيَوْمِ الظُّلْمَةِ فَاِنَّهُ اِنَّمَا خَلَقَكُمْ لِعِبَادَتِهِ وَوَكَّلَ بِكُمْ "كِرَامًا كَاتِبِيْنَ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ" ثُمَّ اعْلَمُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اَنَّكُمْ تَغْدُوْنَ وَتَرُوْحُوْنَ فِيْ اَجَلٍ قَدْ غَيَّبَ عَنْكُمْ عِلْمُهُ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْقَضِيَ الْاٰجَالُ وَاَنْتُمْ فِي عَمَلِ اللّٰهِ فَافْعَلُوْا وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوا ذٰلِكَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَسَابِقُوْا فِي مَهَلِ اٰجَالِكُمْ قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِيَ اٰجَالُكُمْ فَيَرُدُّكُمْ اِلٰى سُوْءِ اَعْمَالِكُمْ فَاِنَّ قَوْمًا جَعَلُوْا اٰجَالَهُمْ لِغَيْرِهِمْ وَنَسُوْا اَنْفُسَهُمْ فَاَنْهَاكُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا اَمْثَالَهُمْ فَالْوَحَا الْوَحَا ثُمَّ النَّجَا النَّجَا فَاِنَّ وَرَاءَكُمْ طَالِبٌ حَثِيْثٌ مَرُّهُ سَرِيْعٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ

✦✦ -حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی، پھر فرمایا: میں تمہیں خوف خدا کی تاکید کرتا ہوں اور یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی وہ تعریف کرو جس کا وہ اہل ہے اور یہ کہ تم خوف اور امید دونوں کو قائم رکھو کیونکہ (انہی صفات کی وجہ سے) اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام اور ان کے گھر والوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے:

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا وَكَانُوْا لَنَا خَاشِعِيْنَ(الانبياء : 90)

''بے شک وہ بھلے کاموں میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں پکارتے تھے امید اور خوف سے اور ہمارے حضور گڑگڑاتے ہیں''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر اے اللہ تعالیٰ کے بندو! جان لو! اللہ تعالیٰ نے اپنے حق کے بدلے تمہاری جانوں کو گروی رکھا ہے اور اس پر تم سے پکا وعدہ لیا ہے اور تم سے باقی رہنے والی زیادہ چیز کے بدلے، فنا ہونے والی کم چیز خرید لی ہے اور یہ تمہارے اندر اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، نہ اس کا نور بجھتا ہے، نہ اس کے عجائبات ختم ہوتے ہیں، تم اس کے نور سے روشنی حاصل کرو اور اس کی کتاب سے نصیحت حاصل کرو اور اس سے اندھیرے کے دن کے لئے روشنی حاصل کرو کیونکہ اللہ رب العزت نے تمہیں اپنی عبادت کی خاطر پیدا کیا ہے اور تم پر کراماً کاتبین مقرر کئے ہیں، وہ تمہارے تمام اعمال کو جانتے ہیں۔ پھر اے اللہ تعالیٰ کے بندو! جان لو تم ایک ایسی ''اجل'' میں صبح و شام کرتے ہو جس کا علم تم سے پوشیدہ رکھا گیا ہے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں اپنی عمر بتا سکتے ہو تو ایسا لازمی کرنا اور تم یہ سب اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر نہیں کر پاؤ گے چنانچہ تم اپنی زندگی ختم ہونے سے پہلے ہی (نیکیوں کی طرف) رغبت کرو پھر تمہیں تمہارے برے اعمال لوٹا دیئے جائیں گے کیونکہ ایک قوم نے اپنی زندگی غیر ضروری کاموں میں صرف کر دی ہے اور انہوں نے اپنے آپ کو بھلا دیا تو میں تمہیں اس بات سے منع کرتا ہوں کہیں تم ان کی مثل مت ہو جانا پس جلدی کرو، جلدی کرو پھر نجات ہے، نجات ہے کیونکہ تمہارے پیچھے تمہیں ڈھونڈنے والا بھاگتا آ رہا ہے، جس کی رفتار بہت تیز ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3448۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ مُؤْثِرِ بْنِ غِفَارَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا اُسْرِيَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ اِبْرَاهِيمَ، وَمُوْسٰى، وَعِيْسٰى فَتَذَاكَرُوا السَّاعَةَ، فَبَدَءُ وا بِاِبْرَاهِيمَ، فَسَاَلُوْهُ عَنْهَا، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ، ثُمَّ مُوْسٰى، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ، فَتَرَاجَعُوا الْحَدِيثَ اِلٰى عِيْسٰى، فَقَالَ عِيْسٰى :عَهِدَ اللّٰهُ اِلَيَّ فِيمَا دُونَ وَجْبَتِهَا، فَلا نَعْلَمُهَا، قَالَ: فَذَكَرَ مِنْ خُرُوْجِ الدَّجَّالِ، فَاَهْبِطُ فَاَقْتُلُهُ، وَيَرْجِعُ النَّاسُ اِلٰى بِلادِهِمْ فَيَسْتَقْبِلُهُمْ يَاْجُوجُ وَمَاْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ، فَلا يَمُرُّونَ بِمَاءٍ اِلَّا شَرِبُوهُ وَلا يَمُرُّونَ بِشَيْءٍ اِلَّا اَفْسَدُوهُ، فَيَجْاَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ فَيَدْعُوْنَ اللّٰهَ فَيُمِيتُهُمْ فَتَجْاَرُ الْاَرْضُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ رِيحِهِمْ وَيَجْاَرُوْنَ اِلَيَّ، فَاَدْعُوا اللّٰهَ فَيُرْسِلُ السَّمَاءَ بِالْمَاءِ فَيَحْمِلُ اَجْسَامَهُمْ فَيَقْذِفُهَا فِي الْبَحْرِ، ثُمَّ يَنْسِفُ الْجِبَالَ، وَتُمَدُّ الْاَرْضُ مَدَّ الْاَدِيمِ فَعَهِدَ اللّٰهُ اِلَيَّ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ، فَاِنَّ السَّاعَةَ مِنَ النَّاسِ كَالْحَامِلِ الْمُتِمِّ لا يَدْرِي اَهْلُهَا مَتٰى تَفْجَاُهُمْ بِوِلادَتِهَا لَيْلا اَوْ نَهَارًا، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ :فَوَجَدْتُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ :حَتّٰى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوجُ وَمَاْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ(الانبياء : 96) وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ (الانبياء : 97) قَالَ :وَجَمِيعُ النَّاسِ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ جَاءُ وا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَهُوَ حَدَبٌ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، فَاَمَّا مُؤْثِرٌ فَلَيْسَ بِمَجْهُولٍ، قَدْ رَوٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَالْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَرَوٰى عَنْهُ جَمَاعَةٌ مِّنَ التَّابِعِينَ

✧✧۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: معراج کی رات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملے اور قیامت کے متعلق ان میں گفتگو ہوئی۔ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا لیکن ان کے پاس اس سلسلے میں کوئی علم نہ تھا۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا تو ان کے پاس بھی قیامت کے متعلق معلومات نہ تھیں پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا تو عیسیٰ علیہ السلام بولے: وقوع قیامت کے قریب قریب کے زمانے کا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے عہد لیا ہے۔ اس لئے اس (وقوع قیامت کے معین وقت) کو ہم نہیں جانتے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دجال کے خروج کا ذکر کیا (فرمایا کہ) پھر میں اتروں گا اور اس کو قتل کروں گا اور تمام لوگ اپنے اپنے شہروں کو لوٹ جائیں گے اور یاجوج ماجوج ان کو آگے سے آن ملیں گے اور وہ ہر طرف سے امنڈتے آ رہے ہوں گے۔ وہ جس پانی کے قریب سے گزریں گے، اس کو پی کر ختم کرتے جائیں گے اور چیز ان کے راستے میں آئے گی، اس کو تباہ و برباد کرتے جائیں گے۔ پھر لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گڑگڑا کر دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کر دے گا پھر ان کی بدبو کی وجہ سے زمین اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرے گی اور تمام لوگ مجھ سے کہیں گے، پھر

حدیث: 3448

اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" ، طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 4081 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث:5294

میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگوں گا، اللہ تعالیٰ پانی کا ایک ریلا بھیجے گا جو ان کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دے گا، پھر پہاڑوں کو اکھیڑ دیا جائے گا اور زمین ایک دسترخوان کی طرح بچھا دی جائے گی، پس جب یہ حالات واقع ہو جائیں گے، (اس سے آگے کے حالات کا) اللہ تعالیٰ نے مجھ سے عہد لیا ہے کیونکہ اس وقت قیامت اس قدر قریب ہوگی جیسے کسی حاملہ عورت کے دن پورے ہو چکے ہوں، تو اس کے گھر والوں کو یہ پتہ نہیں ہوتا نہ جانے کس وقت ولادت ہو جائے؟ دن میں ہوگی یا رات میں؟۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس بات کی تصدیق قرآن کریم میں بھی پائی (وہ یہ ہے):

حَتّٰی اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوجُ وَمَاْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ (الانبياء : 96)

''یہاں تک کہ کھولے جائیں گے یاجوج و ماجوج اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے ہوں گے''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ (الانبياء : 97)

''اور قریب آیا سچا وعدہ'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور آپ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ جہاں جہاں سے آئیں گے اس جگہ کو ''حدب'' کہتے ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔ اس کے راوی ''موثر'' مجہول نہیں ہے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے اور تابعین کی ایک جماعت نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔

3449۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ قَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ يَزِيْدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ : اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ اَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ (الانبياء : 98) فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ الْمَلَائِكَةَ وَعِيْسٰى وَعُزَيْرٌ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَالَ لَوْ كَانَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَعْبُدُوْنَ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا قَالَ فَنَزَلَتْ: اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰى اُولٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ (الانبياء : 101) عِيْسٰى وَعُزَيْرٌ وَالْمَلَائِكَةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ اَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ (الانبياء : 98)

''بے شک تم اور جو کچھ تم اللہ کے سوا پکارتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہو تمہیں اس میں جانا ہے''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو مشرکین نے کہا: فرشتے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت عزیز علیہ السلام کی بھی تو عبادت کی جاتی رہی ہے اور یہ غیر اللہ ہیں (لہٰذا یہ بھی جہنم میں جائیں گے) پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر یہ جن کی تم عبادت کرتے ہو خدا ہوتے (جیسا کہ تمہارا گمان ہے) تو جہنم

میں نہ جاتے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی:

اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰی أولٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ(الانبياء : 101)

''بے شک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یعنی عیسیٰ علیہ السلام، حضرت عزیر اور فرشتے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الْحَجِّ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3450۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسَى الْاَشْيَبُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ الصَّغَانِيُّ وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ وَهُوَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهِ قَدْ فَاوَتَ بَيْنَ اَصْحَابِهِ السَّيْرَ فَرَفَعَ بِهَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ صَوْتَهُ :؟يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ (الحج : 1)يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ(الحج : 2) ، فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ اَصْحَابُهُ حَثُّوا الْمَطِيَّ وَعَرَفُوا اَنَّهُ عِنْدَهُ قَوْلٌ يَقُوْلُهُ، فَلَمَّا تَاَشَّبُوْا حَوْلَهُ، قَالَ :هَلْ تَدْرُوْنَ اَيُّ يَوْمٍ ذَاكُمْ ؟ قَالُوْا :اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ:ذَاكَ يَوْمَ يُنَادَى اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيُنَادِيْهِ رَبُّهُ، فَيَقُوْلُ :يَا اٰدَمُ، ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ، فَيَقُوْلُ :يَا رَبِّ، وَمَا بَعْثُ النَّارِ ؟ فَيَقُوْلُ :مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعُمِئَةٌ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ فِي النَّارِ وَوَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ، قَالُوْا :فَاَبْلِسُوْا حَتّٰى مَا اَوْضَحُوا بِضَاحِكَةٍ، فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ، قَالَ:اعْمَلُوْا وَاَبْشِرُوْا، فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ اِنَّكُمْ لَمَعَ خَلِيْقَتَيْنِ مَا كَانَتَا مَعَ شَيْءٍ اِلَّا كَثَّرَتَاهُ، يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَمَا هَلَكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ وَمِنْ بَنِيْ اِبْلِيْسَ، قَالَ :فَسُرِّيَ ذٰلِكَ عَنِ الْقَوْمِ، فَقَالَ:اعْمَلُوْا وَاَبْشِرُوْا، فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا اَنْتُمْ فِي النَّاسِ اِلَّا كَالرَّقْمَةِ فِيْ ذِرَاعِ الدَّابَّةِ اَوْ كَالشَّامَةِ فِيْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاَكْثَرُ اَئِمَّةِ الْبَصْرَةِ عَلٰى اَنَّ الْحَسَنَ قَدْ سَمِعَ مِنْ عِمْرَانَ غَيْرَ اَنَّ الشَّيْخَيْنِ لَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث: 3450

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3169 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 11340 اخرجه ابوبكر الحمیدی فی "مسنده" طبع دارالكتب العلمیه مكتبه المتنبی بیروت قاهره رقم الحدیث: 831 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 546

سورۃ حج کی تفسیر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

✧✧ ۔حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے کہ شرکائے قافلہ ایک دوسرے سے بہت دور رہ گئے ۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دو آیتیں بلند آواز سے پڑھیں:

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّكُمۡ اِنَّ زَلۡزَلَةَ السَّاعَةِ شَىۡءٌ عَظِيۡمٌ (الحج : 1)

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے''(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

يَوۡمَ تَرَوۡنَهَا تَذۡهَلُ كُلُّ مُرۡضِعَةٍ عَمَّاۤ اَرۡضَعَتۡ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمۡلٍ حَمۡلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمۡ بِسُكٰرٰى وَلٰـكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيۡدٌ(الحج : 2)

''جس دن تم اسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے کو بھول جائے گی اور گابھنی اپنا گابھ ڈال دے گی اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشے میں ہوں اور نشہ میں نہ ہوں گے مگر یہ ہے کہ اللہ کی مار کڑی ہے''(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ کی آواز میں یہ آیات سنیں تو سواریاں تیز کرلیں اور وہ یہ سمجھے کہ شاید آپ کے پاس کوئی بات ہے جو آپ کہنا چاہ رہے ہیں۔جب تمام لوگ آپ کے گرد جمع ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ (ان آیات میں جس دن کا ذکر ہے) یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جس میں آدم علیہ السلام دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام سے فرمائے گا: اے آدم! دوزخیوں کو دوزخ میں بھیج دو۔آدم علیہ السلام عرض کریں گے۔دوزخی کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہر ہزار میں سے ۹۹۹ لوگ جہنم میں اور ایک جنت میں بھیج دو (یہ بات سن کر) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین شدید پریشان ہو گئے حتیٰ کہ کسی کے چہرے پر کچھ بھی مسکراہٹ نہ رہی۔جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی یہ حالت دیکھی تو فرمایا: تم اعمال صالحہ کرتے رہو اور خوش ہو جاؤ، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تمہیں یاجوج اور ماجوج ایسی دو مخلوقوں کی معیت حاصل ہے کہ یہ جن کے ساتھ ہوں، ان کو زیادہ کردیں گی اور یہ جتنے انسان اور شیاطین ہلاک ہو چکے ہیں (سب سے زیادہ ہیں) (یہ بات سن کر) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین خوش ہو گئے۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اعمال صالحہ اپناؤ اور خوش ہو جاؤ۔اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تمام لوگوں میں تمہاری تعداد صرف اتنی ہی ہوگی جتنی کسی جانور کے پہلو میں تل کا نشان، یا کسی اونٹ کے پہلو میں سفید نشان۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔اور اکثر بصرہ کے ائمہ رحمۃ اللہ علیہم کا موقف ہے کہ حسن نے عمران سے سماع کیا ہے تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ ان کی روایات نقل نہیں کی ہیں۔

3451۔اَخۡبَرَنَا اَبُوۡ بَكۡرٍ اَحۡمَدُ بۡنُ اِسۡحَاقَ، اَنۡبَاَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا الۡحَسَنُ بۡنُ بِشۡرٍ، حَدَّثَنَا الۡحَكَمُ بۡنُ عَبۡدِ الۡمَلِكِ، عَنۡ قَتَادَةَ، عَنِ الۡحَسَنِ، عَنۡ عِمۡرَانَ بۡنِ حُصَيۡنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ: وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ (الحج : 2)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧ -حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ آیت تلاوت کیا کرتے تھے:

وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ (الحج : 2)

''اور تو لوگوں کو دیکھے گا جیسے نشہ میں ہوں حالانکہ وہ نشہ میں نہیں ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب بہت سخت ہوگا'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3452- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيْهُ بِالرَّيِّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّشْتَكِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي قَيْسٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : مُخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ (الحج : 5) قَالَ اَلْمُخَلَّقَةُ مَا كَانَ حَيًّا وَغَيْرُ الْمُخَلَّقَةِ مَا كَانَ مِنْ سِقْطٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

مُخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ (الحج : 5)

''نقشہ بنی اور بے بنی'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

''مخلقہ'' ''غیر مخلقہ'' (کے بارے میں) فرماتے ہیں. مخلقۃ سے مراد وہ ہے جو زندہ پیدا ہوا اور ''غیر مخلقہ'' سے مراد وہ ہے جو کچہ بچہ گر جائے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3453- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى : مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ (الحج : 15) قَالَ اَيْ مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

مَنْ كَانَ يَظُنُّ اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ (الحج : 15)

''جو یہ خیال کرتا ہو کہ اللہ اپنے نبی کی مدد فرمائے گا'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

حدیث 3451

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2941 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 298

کے متعلق فرماتے ہیں: یعنی جو شخص یہ گمان کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ محمد ﷺ کی مدد نہ فرمائے گا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3454۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ اَنْبَاَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ الْفَقِيْهُ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيٰى الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِي هَاشِمٍ الْوَاسِطِيِّ اَظُنُّهُ عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عِبَادٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِي رَبِّهِمْ(الحج : 19) قَالَ نَزَلَتْ فِيْنَا وَفِي الَّذِيْنَ بَارَزُوْا يَوْمَ بَدْرٍ عُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَالْوَلِيْدُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِهٖ مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ

✦✦ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ اس آیت:

هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِي رَبِّهِمْ(الحج : 19)

''یہ دو فریق ہیں کہ اپنے رب میں جھگڑے''(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: یہ آیت ہمارے اور عتبہ، شیبہ اور ولید کے بارے میں نازل ہوئی جو جنگ بدر کے دن ہم سے لڑے تھے۔

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث صحیح الاسناد ہے جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے۔(وہ حدیث درج ذیل ہے)

3455۔ كَمَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَاَ وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي هَاشِمٍ الرَّمَانِيِّ يَحْيٰى بْنِ دِيْنَارٍ الْوَاسِطِيِّ عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ لَاحِقِ بْنِ حُمَيْدٍ السَّدُوْسِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ عِبَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ لَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِي هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ السِّتَّةِ يَوْمَ بَدْرٍ عَلِيٍّ وَحَمْزَةَ وَعُبَيْدَةَ وَشَيْبَةَ وَعُتْبَةَ ابْنَا رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ : هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِي رَبِّهِمْ(الحج : 19) اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى : نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ اَلِيْمٍ(الحج : 25) وَقَدْ تَابَعَ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ اَبَا هَاشِمٍ عَلٰى رِوَايَتِهٖ عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ

حدیث 3455

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دارابن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ 1987ء 3751 اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 3033 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2835 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 8154 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 5911 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 481

عَلِيِّ مِثْلَ الْاَوَّلِ

✧✧۔حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ آیت:

هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِي رَبِّهِمْ (الحج : 19)

''یہ دو فریق ہیں کہ اپنے رب میں جھگڑے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

سے

نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ (الحج : 25)

''ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تک۔

جنگ بدر میں ان چھ افراد کے متعلق نازل ہوئی۔ ''حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ، ربیعہ کے دو بیٹے عتبہ اور شیبہ اور ولید بن عتبہ۔

۞۞ اس حدیث کو ابومجلز کے ذریعے قیس کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے میں سلیمان تیمی نے ابو ہاشم کی متابعت کی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

3456۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ اَبِي حَامِدٍ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ لَاحِقِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عِبَادٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَتْ : هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِي رَبِّهِمْ (الحج : 19) فِي الَّذِيْنَ بَارَزُوْا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَعَلِيِّ وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ عَلِيٌّ وَّاَنَا اَوَّلُ مَنْ يَجْثُو لِلْخُصُوْمَةِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَقَدْ صَحَّ الْحَدِيْثُ بِهٰذِهِ الرِّوَايَاتِ عَنْ عَلِيٍّ كَمَا صَحَّ عَنْ اَبِي ذَرِّ الْغِفَارِيِّ وَاِنْ لَّمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔مذکورہ سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت:

هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِي رَبِّهِمْ (الحج : 19)

''یہ دو فریق ہیں کہ اپنے رب میں جھگڑے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

ان لوگوں کے متعلق نازل ہوئی جو جنگ بدر میں لڑے یعنی حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ' حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خصومت کے لئے میں اپنے گھٹنوں کے بل کھڑا ہوں گا۔

۞۞ جیسے یہ حدیث تمام روایات کے ہمراہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صحیح ہیں اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی صحیح ہیں۔ تاہم امام بخاری رضی اللہ عنہ اور امام مسلم رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو نقل نہیں کیا۔

3457- حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِي حَمْزَةَ وَاَصْحَابِهٖ : وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ (آل عمران : 169)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ آیت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے متعلق نازل ہوئی:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ (آل عمران : 169)

''اور اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3458- اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلِيْمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، اَنْبَاَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِي السَّمْحِ، عَنْ اَبِي حُجَيْرَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَتَلَا قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ :فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَارٍ (الحج : 19) فَقَالَ:سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ : اِنَّ الْحَمِيْمَ لَيُصَبُّ عَلٰى رُؤُوْسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْجُمْجُمَةَ حَتّٰى يَخْلُصَ اِلٰى جَوْفِهٖ فَيَسْلِتُ مَا فِيْ جَوْفِهٖ حَتّٰى يُمَزِّقَ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ، ثُمَّ يُعَادُ كَمَا كَانَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَارٍ (الحج : 19)

''تو جو کافر ہوئے ان کے لئے آگ کے کپڑے بیونتے (کاٹے) جائیں گے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر بولے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا جو اس کی کھوپڑی کو پھاڑ کر اس کے پیٹ میں پہنچے گا اور تمام انتڑیاں گلا دے گا حتیٰ کہ اس کے قدموں تک کو پگھلا کر ریزہ ریزہ کر دے گا پھر اس کو دوبارہ اسی طرح کر دیا جائے گا جیسے وہ پہلے تھا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث: **3458**

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2582 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر'رقم الحديث: 8851

3459- اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَاَ جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ ظَبْيَانَ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَلنَّارُ سَوْدَاءُ لَا يُضِيءُ لَهِيْبُهَا وَلَا جَمْرُهَا ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ :
كُلَّمَا اَرَادُوْا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا (الحج : 22)
هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دوزخ کی آگ سیاہ ہے نہ اس کے شعلے میں چمک ہے اور نہ اس کے انگارے ہیں۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی:

كُلَّمَا اَرَادُوْا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا (الحج : 22)

''جب گھٹن کے سبب اس میں سے نکلنا چاہیں گے پھر اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3460- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ (الحج : 25) قَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا هَمَّ بِخَطِيْئَةٍ يَعْنِيْ مَا لَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ يُكْتَبْ عَلَيْهِ وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا هَمَّ بِقَتْلِ رَجُلٍ عِنْدَ الْبَيْتِ وَهُوَ بِعَدَنِ اَبْيَنَ اَذَاقَهُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا وَقَدْ رَفَعَهُ شُعْبَةُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّدِيِّ عَنْ مُرَّةَ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ (الحج : 25)

''اور جو اس میں کسی زیادتی کا ناحق ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص کسی گناہ کا صرف ارادہ کرے یعنی جب تک وہ اس پر عمل نہیں کرے گا اس کے نامہ اعمال میں یہ گناہ نہیں لکھا جائے گا اور اگر کوئی بیت اللہ کے قریب کسی شخص کو قتل کرنے کا ارادہ کرے جبکہ وہ شخص ابھی (مقام) عدن سے بھی زیادہ دور ہو، اللہ تعالیٰ اس کو دردناک عذاب چکھائے گا۔

✿✿ اس حدیث کو شعبہ نے اسماعیل بن عبدالرحمٰن السدی کے حوالے سے ''مرہ'' سے مرفوعاً روایت کیا ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

3461- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى بْنِ عِمْرَانَ الْفَقِيْهُ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهٖ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ اَنْبَاَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَ شُعْبَةُ عَنِ السَّدِيِّ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفَعَهُ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ (الحج :

25) قَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا هَمَّ فِيهِ بِإِلْحَادٍ وَهُوَ بِعَدَنِ اَبْيَنَ لَاَذَاقَهُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيمًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَمَنْ يُّرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِيمٍ(الحج : 25)

''اور جو اس میں کسی زیادتی کا ناحق ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق مرفوعاً روایت ہے۔اگر کوئی شخص بیت اللہ میں کسی زیادتی کا ارادہ کرے اور وہ عدن سے بھی دور ہو اللہ تعالیٰ اس کو دردناک عذاب چکھائے گا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3462۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بَكْرٍ الْعَدْلُ، اَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَاسَةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اَتَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: يَا ابْنَ الزُّبَيْرِ اِيَّاكَ وَالْاِلْحَادَ فِي حَرَمِ اللّٰهِ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اِنَّهُ سَيُلْحِدُ فِيهِ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ لَوْ اَنَّ ذُنُوبَهُ تُوزَنُ بِذُنُوبِ الثَّقَلَيْنِ لَرَجَحَتْ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔حضرت عیسیٰ بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور بولے: اے ابن الزبیر رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ کے حرم میں زیادتی سے بچو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس میں قریش کا ایک ایسا شخص زیادتی کرے گا کہ اس کے گناہوں کا اگر تمام جن وانس کے گناہوں سے موازنہ کیا جائے تو اس کے گناہ بھاری ہوں گے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3463۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ قَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ الْغَزَّالُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

حدیث 3461

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 4071 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 5384 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث:9078

حدیث :3462

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 6200 اخرجه ابوبكر الكوفي ' في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودي عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحديث:30887

الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ اَنْبَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَنْبَا عَمْرُو بْنُ سَعِيدِ بْنِ اَبِي حُسَيْنٍ اَخْبَرَنِي بْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَقْبَلَ تُبَّعٌ يُرِيدُ الْكَعْبَةَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِكُرَاعِ الْغَمِيمِ بَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهِ رِيحًا لا يَكَادُ الْقَائِمُ يَقُومُ اِلَّا بِمَشَقَّةٍ وَيَذْهَبُ الْقَائِمُ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيُصْرَعُ وَقَامَتْ عَلَيْهِ وَلَقُوا مِنْهَا عَنَاءً وَدَعَا تُبَّعٌ حِبْرَيْهِ فَسَاَلَهُمَا مَا هٰذَا الَّذِي بُعِثَ عَلَيَّ قَالَا اَتُؤْمِنَا قَالَ اَنْتُمْ اٰمِنُونَ قَالَا فَاِنَّكَ تُرِيدُ بَيْتًا يَمْنَعُهُ اللّٰهُ مِمَّنْ اَرَادَهُ قَالَ فَمَاذَا يَذْهَبُ هٰذَا عَنِّي قَالَا تُجَرِّدُ فِي ثَوْبَيْنِ ثُمَّ تَقُولُ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ثُمَّ تَدْخُلُ فَتَطُوفُ بِذٰلِكَ الْبَيْتِ وَلَا تَهِيجُ اَحَدًا مِنْ اَهْلِهِ قَالَ فَاِنْ اَجْمَعْتُ عَلٰى هٰذَا ذَهَبَتْ هٰذِهِ الرِّيحُ عَنِّي قَالَا نَعَمْ فَتَجَرَّدَ ثُمَّ لَبّٰى قَالَ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاَدْبَرَتِ الرِّيحُ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧ ✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''تبع'' کعبہ کا ارادہ لے کر نکلا جب وہ (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام) کراع الغمیم میں پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر اس قدر شدید آندھی بھیجی کہ کوئی کھڑا ہوا آسانی سے کھڑا نہ رہ سکا، کھڑا ہونے والا چلا اور پھر اندھیری سے ان کو شدید مشقت کا سامنا کرنا پڑا۔ تبع نے وہاں کے دو مذہبی پیشواؤں کو بلوایا اور ان سے پوچھا: کہ ہم پر یہ کیسا عذاب مسلط کر دیا گیا ہے؟ انہوں نے کہا: کیا تم ہمیں امان دیتے ہو؟ اس نے کہا تمہارے لئے امن ہے۔ انہوں نے کہا: تو اس گھر کا ارادہ کر کے نکلا ہے اور اس کی طرف (برا) ارادہ لے کر آنے والے کو اللہ تعالیٰ خود روک لیتا ہے۔ اس نے کہا: اب اس سے میں کیسے بچ سکتا ہوں؟ انہوں نے کہا: احرام باندھ کر تلبیہ پڑھتے ہوئے یہاں داخل ہو پھر بیت اللہ کا طوف کر اور وہاں کے لوگوں کو خوف زدہ مت کرنا۔ اس نے کہا: اگر میں یہ سب کرلوں تو کیا یہ آندھی مجھے چھوڑ دے گی؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ پھر اس نے احرام باندھا، تلبیہ کہا، حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں: وہ آندھی واپس چلی گئی، جیسے اندھیری رات چھٹ جاتی ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمۃ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3464- اَخْبَرَنَا اَبُو زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ، اَنْبَاَنَا جَرِيرٌ، عَنْ قَابُوسَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا فَرَغَ اِبْرَاهِيمُ مِنْ بِنَاءِ الْبَيْتِ، قَالَ: رَبِّ قَدْ فَرَغْتُ، فَقَالَ: اَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ (الحج : 27) قَالَ: رَبِّ وَمَا يَبْلُغُ صَوْتِي ؟ قَالَ: اَذِّنْ وَعَلَيَّ الْبَلَاغُ، قَالَ: رَبِّ كَيْفَ اَقُولُ ؟ قَالَ: قُلْ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ، حَجُّ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ فَسَمِعَهُ مَنْ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ، اَلَا تَرَى اَنَّهُمْ يَجِيئُونَ مِنْ اَقْصَى الْاَرْضِ يُلَبُّونَ ؟ ؟

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧ ✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو عرض کی: اے میرے رب! میں فارغ ہو چکا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ (الحج : 27)

''لوگوں میں حج کی عام ندا کردے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

عرض کی: اے میرے رب، میری آواز (ان سب لوگوں تک) کیسے پہنچے گی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اعلان کرو آپ کی آواز پہنچانا ہمارے ذمہ ہے۔ عرض کی: اے میرے رب! میں کیا بولوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہو ''اے لوگو! تم پر بیت العتیق کا حج فرض کیا گیا ہے''۔ آپ کی اس آواز کو زمین و آسمان کی تمام مخلوقات نے سنا، کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ لوگ دنیا کے کونے کونے سے تلبیہ کہتے ہوئے یہاں حاضر ہوتے ہیں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3465۔ اَخْبَرَنِی اِسْمَاعِیلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِیُّ، حَدَّثَنَا جَدِّی، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا سَمَّى اللّٰهُ الْبَيْتَ الْعَتِيقَ لِاَنَّهُ اَعْتَقَهُ مِنَ الْجَبَابِرَةِ، فَلَمْ يَظْهَرْ عَلَيْهِ جَبَّارٌ قَطُّ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کا نام عتیق اس لئے رکھا ہے کہ اس کو جابرین سے آزاد کیا ہے چنانچہ کبھی بھی کوئی جابر اس پر قابض نہیں ہوسکتا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3466۔ اَخْبَرَنَا اَبُو زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَاَ جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ عَنْ اَبِي ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ لَهُ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ: وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ (الحج: 36) قَالَ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَنْحَرَ الْبُدْنَةَ فَاَقِمْهَا ثُمَّ قُلِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ مِنْكَ وَلَكَ ثُمَّ سَمِّ ثُمَّ انْحَرْهَا قَالَ قُلْتُ وَاَقُولُ ذٰلِكَ فِي الْاُضْحِيَةِ قَالَ وَالْاُضْحِيَةُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ (الحج: 36)

''اور قربانی کے ڈیل دار جانور اونٹ اور گائے ہم نے تمہارے لئے اللہ کی نشانیوں سے کئے تمہارے لئے ان میں بھلائی ہے''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: جب تم بدنہ کو ذبح کرنا چاہو تو اس کو کھڑا کرلو پھر پڑھو ''اللہ اکبر اللہ اکبر منک ولک'' پھر اللہ کا نام لے کر اس کو ذبح کردو۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: کیا میں قربانی میں بھی ایسا کرسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: (جی ہاں) اور قربانی میں

بھی۔

✧✧ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3467۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّارُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا سَلَامُ بْنُ مِسْكِينٍ، عَنْ عَائِذِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجَاشِعِيُّ، عَنْ اَبِيْ دَاوُدَ السَّبِيعِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْنَا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِيُّ ؟ قَالَ :سُنَّةُ اَبِيكُمْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ :قُلْنَا :فَمَا لَنَا مِنْهَا ؟ قَالَ:بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ، قُلْنَا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَالصُّوفُ ؟ قَالَ:فَكُلُّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوفِ حَسَنَةٌ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاه

✧✧ -حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ ہم نے پوچھا: ان میں ہمارے لئے کیا ثواب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بال کے بدلے تمہارے لئے نیکی ہے۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اون میں کیا ثواب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اون کے ہر بال کے بدلے بھی تمہارے لئے نیکی ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3468۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشٍ الْقِتْبَانِيِّ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ وَجَدَ سَعَةً لِاَنْ يُضَحِّيَ فَلَمْ يُضَحِّ، فَلا يَحْضُرْ مُصَلانَاوَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشٍ الْمِصْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ بَاعَ جِلْدَ اُضْحِيَّتِهِ فَلا اُضْحِيَّةَ لَهُ،

حدیث: 3467

اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 3127 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 19302 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودى عرب 1414ه/1994ء، رقم الحديث: 18795 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ه/1983ء، رقم الحديث: 5075 اخرجه ابومحمد الكسى فى "مسنده" طبع مكتبة السنة، قاهره، مصر، 1408ه/1988ء، رقم الحديث: 259

حدیث: 3468

اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 3123 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 8256 ذكره ابوبكر البيهقى فى "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودى عرب 1414ه/1994ء، رقم الحديث: 18791

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ مِثْلُ الْاَوَّلِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✦✦ - حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صاحب استطاعت ہونے کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔

ایک دوسری سند کے ہمراہ رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے: جو شخص قربانی کی کھال بیچے اس کی قربانی قبول نہیں۔

✿✿ یہ حدیث بھی سابقہ حدیث کی مثل صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

3469 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْرَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُهَا: اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ (الحج : 39) قَالَ هِيَ اَوَّلُ اٰيَةٍ نَزَلَتْ فِي الْقِتَالِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ آیت پڑھا کرتے تھے:

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ (الحج : 39)

''اجازت عطا ہوئی انہیں جن سے کافر لڑتے ہیں اس بناء پر کہ ان پر ظلم ہوا اور بے شک اللہ ان کی مدد کرنے پر ضرور قادر ہے''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور فرمایا کرتے تھے: یہ پہلی آیت ہے جو جہاد کے متعلق نازل ہوئی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3470 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ ابْنُ لَهِيعَةَ وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنِيْ مِشْرَحُ بْنُ هَاعَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَفُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ بِسَجْدَتَيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَاْهَا، هٰذَا حَدِيْثٌ لَمْ نَكْتُبْهُ مُسْنَدًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيعَةَ بْنِ عُقْبَةَ الْحَضْرَمِيُّ اَحَدُ الْاَئِمَّةِ اِنَّمَا نُقِمَ عَلَيْهِ اخْتِلَاطُهُ فِيْ اٰخِرِ عُمْرِهِ، وَقَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَةُ فِيْهِ مِنْ قَوْلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَبِيْ مُوْسٰى، وَاَبِي الدَّرْدَاءِ وَعَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، اَمَّا حَدِيْثُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

حدیث: 3470

اخرجه ابو داؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1402 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 17402 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 846

✦✦ ۔حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا سورۂ حج کو دوسجدوں کی وجہ سے فضیلت حاصل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں ۔ جو یہ دونوں سجدے نہ کرے وہ اس کو نہ پڑھے۔

❀❀ اس حدیث کو ہم نے صرف اسی سند کے ہمراہ سند لکھا ہے اور عبداللہ بن لھیعہ بن عقبہ الحضر می ائمہ حدیث رحمۃ اللہ علیہم میں سے ایک ہیں ۔ ان کی آخری عمر میں ان کی عقل میں کچھ اختلاط پیدا ہو گیا تھا جبکہ اس موضوع پر متعدد روایات صحیح ہیں یعنی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا قول، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے بھی روایات منقول ہیں۔

3471۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَسَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الصُّبْحَ فَسَجَدَ فِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ وَاَمَّا حَدِيْثُ بْنِ عَبَّاسٍ

✦✦ ۔حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز فجر پڑھی تو آپ نے سورۂ حج میں دو سجدے کئے۔

3472۔ فَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: فِيْ سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَانِ، وَاَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ

✦✦ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سورۂ حج میں دو سجدے ہیں۔

3473۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ اَنْبَاَ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَجَدَ فِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ وَاَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

✦✦ ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے سورۂ حج میں دو سجدے کئے۔

3474۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيْهُ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا كَانَا يَسْجُدَانِ فِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ وَاَمَّا حَدِيْثُ اَبِيْ مُوْسٰى

✦✦ ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ سورۂ حج میں دو سجدے کیا کرتے تھے۔

3475۔ فَاَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مِحْرَزٍ اَنَّ اَبَا مُوْسٰى

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سَجَدَ فِی سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَیْنِ وَاَنَّهُ قَرَاَ السَّجْدَةَ الَّتِی فِی اٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَجِّ فَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهُ وَاَمَّا حَدِیْثُ اَبِی الدَّرْدَاءِ

✧✧-حضرت صفوان بن محرز رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے سورۂ حج میں دو سجدے کئے۔ انہوں نے سورۂ حج کے آخر میں جو آیت سجدہ ہے وہ پڑھی پھر سجدہ کیا اور ہم نے بھی ان کے ساتھ سجدہ کیا۔

3476۔ فَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِیُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ الْحُسَیْنِ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِی اِیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ خُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ رَاَیْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سَجَدَ فِی الْحَجِّ سَجْدَتَیْنِ

✧✧-حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو سورۂ حج میں دو سجدے کرتے دیکھا۔

3477۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ بْنِ سَعِیْدٍ الْعَبْدِیُّ، وَحُسَامُ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْعَنْبَرِ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسَی الْقَنْطَرِیُّ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، یُحَدِّثُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا سَاَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ: وَمَا جَعَلَ عَلَیْكُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ (الحج : 78) قَالَ: الضِّیقُ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخْرِجَاهُ

✧✧-ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے متعلق پوچھا:

وَمَا جَعَلَ عَلَیْكُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ (الحج : 78)

''اور تم پر دین میں کوئی تنگی نہ رکھی'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(کہ اس آیت میں ''حرج'' سے کیا مراد ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس سے مراد ''الضیق'' (تنگی) ہے)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3478۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ الضَّبِّیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ، حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِیُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلِ بْنِ اَبِی طَالِبٍ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، -:لکل امة جعلنا منسکاهم ناسکو(الحج : 67)حَدَّثَنِی اَبُوْ رَافِعٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا ضَحَّی اشْتَرَی كَبْشَیْنِ سَمِیْنَیْنِ اَمْلَحَیْنِ اَقْرَنَیْنِ، فَاِذَا خَطَبَ وَصَلَّی ذَبَحَ اَحَدَ الْكَبْشَیْنِ بِنَفْسِهِ

حدیث: 3478

اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث: 27234 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ه/1994ء' رقم الحدیث: 18788 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ه/1983ء' رقم الحدیث: 920

بِالْمُدْيَةِ، ثُمَّ يَقُولُ :اللّٰهُمَّ هٰذَا عَنْ اُمَّتِيْ جَمِيعًا مَنْ شَهِدَ لَكَ بِالتَّوْحِيدِ وَشَهِدَ لِيْ بِالْبَلَاغِ، ثُمَّ اَتٰى بِالْآخَرِ فَذَبَحَهُ، وَقَالَ :اللّٰهُمَّ هٰذَا عَنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ يُطْعِمُهُمَا الْمَسَاكِينَ، وَيَاْكُلُ هُوَ وَاَهْلُهُ مِنْهُمَا، فَمَكُثْنَا سِنِيْنَ قَدْ كَفَانَا اللّٰهُ الْغُرْمَ وَالْمَئُونَةَ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنْ بَنِيْ هَاشِمٍ يُضَحِّي،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧ –حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ

لكل امة جعلنا منسكاهم ناسكو (الحج : 67)

''ہرامت کے لئے ہم نے عبادت کے قاعدے بنادیئے کہ وہ ان پر چلے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس سے مراد) ذبیحہ ہے جس کو وہ ذبح کرتے تھے۔

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن دو موٹے تازے خوبصورت سینگوں والے مینڈھے منگواتے پھر جب خطبہ دیتے اور نماز عید ادا کر لیتے تو ایک مینڈھا خود اپنے ہاتھ سے بڑی چھری کے ساتھ ذبح کرتے پھر کہتے: یا اللہ یہ میرے ہر اس امتی کی طرف سے ہے جو تیرے متعلق توحید کی گواہی اور میرے متعلق احکام الٰہی پہنچانے کی گواہی دے۔ پھر دوسرا مینڈھا لایا جاتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بھی ذبح کرتے پھر کہتے: اے اللہ! یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے پھر ان دونوں مینڈھوں کا گوشت مساکین کو کھلا دیا جاتا اور اس میں سے آپ خود بھی کھاتے اور آپ کے اہل خانہ بھی کھاتے۔ اس کے بعد کئی سال تک اللہ تعالیٰ نے قرض اور مشقت سے ہماری کفایت فرمائی، بنی ہاشم میں کوئی ایک بھی گھر ایسا نہ تھا جنہوں نے قربانی کی ہو (کیونکہ وہ اتنے مالدار تھے ہی نہیں کہ ان پر قربانی واجب ہوتی)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيرُ سُوْرَةِ الْمُؤْمِنُوْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3479۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ، قَالَا : اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ بْنُ سُلَيْمٍ، قَالَ : اَمْلٰى عَلَيَّ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ الْاَيْلِيُّ صَاحِبُ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِءِ، قَالَ:سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَهُ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ، فَمَكُثْنَا سَاعَةً فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ :اللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا، وَاَكْرِمْنَا، وَلَا تُهِنَّا، وَاَعْطِنَا، وَلَا تَحْرِمْنَا، وَآثِرْنَا، وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا، وَارْضَ عَنَّا وَاَرْضِنَا، ثُمَّ قَالَ :لَقَدْ اُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ اٰيَاتٍ مَنْ اَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ، ثُمَّ قَرَاَ :قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ (المومنون : 1)الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ (المومنون : 2)الْاٰيَاتُ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاہُ

سورۃ مومنون کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

✧✧ -حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ سے ایسی آواز سنائی دیا کرتی تھی جیسی شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے۔(ایک دفعہ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی تھی) تھوڑی دیر کے بعد آپ نے قبلہ رو ہو کر ہاتھ بلند کئے اور یوں دعا مانگی ''اے اللہ! ہماری تعداد بڑھا، کم نہ کر، ہمیں عزت دے اور ہمیں بے عزت نہ فرما اور ہمیں عطا کر، ہمیں محروم نہ رکھ، ہمیں غلبہ دے اور ہم پر کسی کو غلبہ نہ دے۔ ہم سے راضی ہو جا اور ہمیں راضی کر، پھر آپ نے فرمایا: میرے اوپر دس آیتیں ایسی نازل ہوئی ہیں کہ جو شخص ان پر عمل پیرا ہو جائے، جنتی ہے۔ پھر آپ نے یہ آیتیں تلاوت کیں:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ (المومنون : 1)

''بیشک مراد کو پہنچے ایمان والے'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

، الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ (المومنون : 2)

''وہ جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

دس آیتیں تلاوت کیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3480- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِیُّ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَاصِمٍ، اَنْبَاَنَا حُمَیْدٌ الطَّوِیلُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :خَلَقَ اللّٰهُ جَنَّةَ عَدْنٍ، وَغَرَسَ اَشْجَارَهَا بِیَدِهٖ، فَقَالَ لَهَا :تَكَلَّمِیْ، فَقَالَتْ :قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ (المومنون : 1)

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاہُ

✧✧ -حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو پیدا کیا اور اس میں اپنے دست قدرت سے درخت لگائے پھر اس سے کہا: تو مجھ سے کلام کر، وہ بولی:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ (المومنون : 1)

''بیشک مراد کو پہنچے ایمان والے'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3481- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِیْهُ بِبُخَارٰی، حَدَّثَنَا قَیْسُ بْنُ اُنَیْفٍ، حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ، عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ، عَنْ یَزِیْدَ بْنِ بَابَنُوْسَ، قَالَ: قُلْنَا لِعَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا :یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ،

كَيْفَ كَانَ خُلُقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَتْ :كَانَ خُلُقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنُ، ثُمَّ قَالَتْ :تَقْرَأُ سُورَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؟ اقْرَأْ: قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ (المومنون : 1)حَتّٰى بَلَغَ الْعَشْرَ، فَقَالَتْ :هٰكَذَا كَانَ خُلُقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦-حضرت یزید بن بابنوس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی: اے ام المومنین رضی اللہ عنہا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کیسے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق ''قرآن'' ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم سورۃ ''مومنون'' پڑھتے ہو۔ پڑھو:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ (المومنون : 1)

''بیشک مراد کو پہنچے ایمان والے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہاں تک کہ دس آیتوں تک پہنچ گئے۔ پھر انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق یہی تھا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3482- اَخْبَرَنِی الْحَسَنُ بْنُ حَلِيْمٍ الْمَرْوَزِیُّ اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ اَنْبَاَ عَبْدَانُ اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمَسْعُوْدِیُّ اَخْبَرَنِی اَبُوْ سِنَانٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ: اَلَّذِيْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ (المومنون : 2)قَالَ الْخُشُوْعُ فِی الْقَلْبِ وَاَنْ تَلِيْنَ كَتِفُكَ لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ وَاَنْ لَّا تَلْتَفِتَ فِیْ صَلَاتِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦-حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے:

اَلَّذِيْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ (المومنون : 2)

''وہ جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: خشوع دل میں ہوتا ہے اور یہ کہ تم مسلمان کے لئے سہارا بنو اور یہ کہ نماز کے دوران (ادھر ادھر) توجہ مت کرو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3483- حَدَّثَنِی اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ شُعَيْبٍ الْحَرَّانِیُّ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حدیث 3483

ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دار الباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث:3357

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلّٰى رَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَنَزَلَتْ: اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ (المومنون : 2)فَطَاطَا رَاسَهُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ لَوْلَا خِلَافٌ فِيْهِ عَلٰى مُحَمَّدٍ، فَقَدْ قِيْلَ عَنْهُ مُرْسَلًا وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اپنی نگاہ آسمان کی طرف رکھتے تھے پھر یہ آیت نازل ہوئی:

اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ (المومنون : 2)

''وہ جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کو جھکانا شروع کر دیا۔

۞۞ کیونکہ اس کی سند میں محمد (نامی زاوی) سے یہ حدیث مرسلاً روایت کرنے کا بھی ایک قول موجود ہے۔اس لئے اگر محمد کے متعلق یہ اختلاف نہ ہوتو یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔

3484۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَقَالَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ قَالَ وَقَرَاَتْ هٰذِهِ الْآيَةَ : وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ(المؤمنون : 5) اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ(المؤمنون : 6) فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَاءَ(المؤمنون : 7) مَا زَوَّجَهُ اللّٰهُ اَوْ مَلَّكَهُ فَقَدْ عَدَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عورتوں سے متعہ کے متعلق مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میرے اور تمہارے درمیان کتاب اللہ موجود ہے۔آپ فرماتے ہیں: اور میں نے ان آیات کی تلاوت کی:

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ(المؤمنون : 5)

''اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ(المؤمنون : 6)

''مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَاءَ(المؤمنون : 7)

''تو جوان دو کے سوا کچھ اور چاہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یعنی اپنی بیبیوں اور باندیوں کے سوا، تو اس نے زیادتی کی۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3485 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، ثَنَا اِسْحَاقُ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى :اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ قَالَ: يَرِثُوْنَ مَسَاكِنَهُمْ وَمَسَاكِنَ اِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ اُعِدَّتْ لَهُمْ اِذَا اَطَاعُوا اللّٰهَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ'' (یہی لوگ وارث ہیں) کے متعلق فرماتے ہیں: وہ لوگ اپنے گھروں کے وارث ہیں اور اپنے ان بھائیوں کے گھروں کے جن کے لئے وہ تیار کئے گئے ہیں جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کریں۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3486 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ :قُلْتُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ :اَلَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ (المؤمنون : 60) اَهُوَ الرَّجُلُ يَزْنِيْ وَيَسْرِقُ وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ يَخَافُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ ؟ قَالَ :لَا، وَلٰكِنَّهُ الرَّجُلُ يَصُوْمُ وَيُصَلِّيْ وَيَتَصَدَّقُ وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ يَخَافُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ - ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ کے فرمان:

اَلَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ (المؤمنون : 60)

''اور وہ جو دیتے ہیں جو کچھ دیں اور ان کے دل ڈر رہے ہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

میں وہ شخص مراد ہے جو زانی، شرابی اور چور ہو اور اس سب کے باوجود اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ

حديث: 3486

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث:3175 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 4198 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 25302 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ه-1984ء' رقم الحديث: 4917 اخرجه ابوبكر الحميدي في "مسنده" طبع دارالكتب العلميه' مكتبه المتنبي' بيروت' قاهره' رقم الحديث: 275 اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان' مدينه منوره' (طبع اول) 1412ه/ 1991ء' رقم الحديث:1643

اس سے ایسا شخص مراد ہے جو روزہ دار، نمازی ہو، صدقہ دینے والا ہو اور اس کے باوجود وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہو۔

۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3487۔ اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّفَارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ اَنبَاَ اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰی عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّمَا كُرِهَ السَّمَرُ حِيْنَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ : مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سَامِرًا تَهْجُرُوْنَ (المؤمنون : 67) قَالَ مُسْتَكْبِرِيْنَ بِالْبَيْتِ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ اَهْلُهٗ تَهْجُرُوْنَ قَالَ كَانُوْا يَهْجُرُوْنَهٗ وَلَا يَعْمُرُوْنَهٗ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رات کے وقت فضول کہانیاں سننا، سنانا، اس وقت مکروہ کیا گیا جب یہ آیت نازل ہوئی:

مُسْتَكْبِرِيْنَ بِهٖ سَامِرًا تَهْجُرُوْنَ (المؤمنون : 67)

"رات کو وہاں بیہودہ کہانیاں بکتے حق کو چھوڑتے ہوئے" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ فرماتے ہیں: وہ لوگ گھروں پر فخر کرتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ ہم ہی اس کے اہل ہیں، حق کو چھوڑتے تھے اس کو آباد نہیں کرتے تھے۔

۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3488۔ اَخْبَرَنِی اَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَی بْنِ حَلِيْمٍ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ، اَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِیْ يَزِيْدُ النَّحْوِیُّ، اَنَّ عِكْرِمَةَ، حَدَّثَهٗ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ اَبُوْ سُفْيَانَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اَنْشُدُكَ اللّٰهَ وَالرَّحِمَ قَدْ اَكَلْنَا الْعِلْهِزَ يَعْنِی الْوَبَرَ وَالدَّمَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: وَلَقَدْ اَخَذْنَاهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ (المؤمنون : 76)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاه

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ابوسفیان، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور بولا: میں اللہ تعالیٰ کی اور رحم کی قسم کھا کر کہتا ہوں: ہم جانور کا خون اور بال کھا لیتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَلَقَدْ اَخَذْنَاهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ (المؤمنون : 76)

حدیث: **3488**

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسة الرسالة بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 967 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبریٰ" طبع دارالكتب العلمية بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 11352 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 12038

''اور بے شک ہم نے انہیں عذاب میں پکڑا تو نہ وہ اپنے رب کے حضور میں جھکے اور نہ گڑگڑاتے ہیں''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3489۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَاَ حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي قَيْسٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ يَا بْنَ عَبَّاسٍ اِنَّ فِي نَفْسِي مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا هُوَ فَقَالَ شَكٌّ قَالَ وَيْحَكَ هَلْ سَاَلْتَ اَحَدًا غَيْرِيْ فَقَالَ لَا قَالَ هَاتِ قَالَ اسْمَعِ اللّٰهَ يَقُوْلُ: وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا (الاحزاب : 27) كَانَ هٰذَا اَمْرٌ قَدْ كَانَ وَقَالَ: فَلَا اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَاءَ لُوْنَ (المؤمنون : 101) وَقَالَ فِي آيَةٍ اُخْرٰى : وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَاءَ لُوْنَ (الصفات : 27) ثُمَّ ذَكَرَ اَشْيَاءَ فَقَالَ بْنُ عَبَّاسٍ اَمَّا قَوْلُهُ تَعَالٰى وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا فَاِنَّهُ لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَاَمَّا قَوْلُهُ تَعَالٰى فَلَا اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَاءَ لُوْنَ فَهٰذَا فِي النَّفْخَةِ الْاُوْلٰى حِيْنَ لَا يَبْقٰى عَلَى الْاَرْضِ شَيْءٌ فَلَا اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَاءَ لُوْنَ وَاَمَّا قَوْلُهُ تَعَالٰى فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَاءَ لُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَمَّا دَخَلُوا الْجَنَّةَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَاءَ لُوْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ان کے پاس ایک شخص آیا اور بولا: اے ابن عباس رضی اللہ عنہما! میرے دل میں قرآن کے متعلق کوئی بات ہے۔ آپ نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا: شک ہے۔ آپ نے فرمایا: تیرے لئے ہلاکت ہو، کیا تو نے میرے علاوہ کسی اور سے بھی بات کی ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: اچھا مجھے بتاؤ۔ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا (الاحزاب : 27)

''اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر تھا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(اس کا مطلب یہ ہوا کہ) وہ صرف زمانہ ماضی میں قادر تھا (اب نہیں ہے) اور دوسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

فَلَا اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَاءَ لُوْنَ (المؤمنون : 101)

''نہ ان میں رشتے رہیں گے نہ ایک دوسرے کی بات پوچھیں گے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ) جبکہ دوسری آیت میں فرمایا ہے:

وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَاءَ لُوْنَ (الصفات : 27)

حدیث: 3489

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 10494

''تو ان میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا آپس میں پوچھتے ہوئے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر اس کے بعد اس نے مزید بھی چند چیزوں کا ذکر کیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کو جواباً فرمایا: اللہ تعالیٰ کے قول:

وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا (الاحزاب : 27)

(سے زمانہ موجودہ یا آئندہ میں اللہ کی قدرت کی نفی نہیں ہوتی) کیونکہ وہ ذات ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گی، وہی اول ہے، وہی آخر بھی ہے، وہ ظاہر ہے اور وہی باطن بھی ہے اور جہاں تک تعلق ہے اس آیت کا:

فَلَا اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَاءَ لُوْنَ (المؤمنون : 101)

تو یہ ''نفخہ اولیٰ'' (پہلے صور) کی بات ہے، جب زمین پر کوئی چیز باقی ہی نہیں رہے گی، تو اس دن نہ ان میں رشتہ داریاں ہوں گی اور نہ وہ ایک دوسرے کی بات پوچھیں گے اور جس آیت میں

وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَاءَ لُوْنَ (الصفات : 27)

ہے (اس کا مطلب یہ ہے کہ) جب لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر آپس میں بات چیت کریں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3490۔ اَخْبَرَنِی الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِیُّ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَاَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَزِيدَ اَبُوْ شُجَاعٍ، عَنْ اَبِی السَّمْحِ، عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِی سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ (المؤمنون : 104) قَالَ:تَشْوِيهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسَطَ رَاْسِهِ، وَتَسْتَرْخِی شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاه

✧✧ ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

تَلْفَحُ وُجُوهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ (المؤمنون : 104)

''ان کے منہ پر آگ لپٹ مارے گی اور وہ اس میں منہ چڑائے ہوں گے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: آگ ان کو بھون ڈالے گی جس کی وجہ سے ان کا اوپر کا ہونٹ اوپر کی جانب سکڑ جائے گا حتیٰ کہ سر کے درمیان تک جا پہنچے گا اور نیچے کا ہونٹ ناف تک لٹک جائے گا۔

حدیث: 3490

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2587 اخرجه ابو عبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 11854 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 1367

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3491۔ اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ اَنْبَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِی قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ : وَهُمْ فِیْهَا كَالِحُوْنَ (المؤمنون : 104) قَالَ كَكُلُوْحِ الرَّاْسِ النَّضِیْجِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

-حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَهُمْ فِیْهَا كَالِحُوْنَ (المؤمنون : 104)

''اور وہ اس میں منہ چڑائے ہوں گے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: جیسے آگ پر بھنی ہوئی سری کے ہونٹ سکڑ کر دانت ننگے ہو جاتے ہیں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3492۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ یَعْقُوْبَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ اَبِی طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ اَنْبَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِی عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی اَیُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اِنَّ اَهْلَ النَّارِ یَدْعُوْنَ مَالِكًا فَلَا یُجِیْبُهُمْ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا ثُمَّ یَرُدُّ عَلَیْهِمْ اِنَّكُمْ مَاكِثُوْنَ قَالَ هَانَتْ دَعْوَتُهُمْ وَاللّٰهِ عَلٰی مَالِكٍ وَّرَبِّ مَالِكٍ : قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّیْنَ (المؤمنون : 106): قَالَ اخْسَئُوْا فِیْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنَ (المؤمنون : 108)

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

-حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دوزخی لوگ جہنم کے داروغہ ''مالک'' کو چالیس سال تک پکارتے رہیں گے، اس کے بعد وہ ان کو جواب دے گا کہ تم جہنم ہی میں پڑے رہو (حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: ان کی پکار کو ذلیل کر دیا جائے گا اور داروغہ جہنم کا رب تو اللہ تعالیٰ ہی ہے:

قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّیْنَ (المؤمنون : 106)

''کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم پر ہماری بدبختی غالب آ گئی اور ہم گمراہ لوگ تھے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

قَالَ اخْسَئُوْا فِیْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنَ (المؤمنون : 108)

''رب فرمائے گا: دھتکارے (خائب و خاسر) پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تَفْسِیْرُ سُوْرَةِ النُّوْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

3493۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِیُّ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ السَّهْمِیِّ حَدَّثَنِی اَبِی حَدَّثَنَا بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی یُوْنُسُ بْنُ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِی حَمِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

بْنُ عَوْفٍ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ *تَعَلَّمُوا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَسُوْرَةَ النِّسَاءِ وَسُوْرَةَ الْمَائِدَةِ وَسُوْرَةَ الْحَجِّ وَسُوْرَةَ النُّوْرِ فَإِنَّ فِيْهِنَّ الْفَرَائِضُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ النور کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ - حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: سورۃ البقرہ، سورۃ النساء، سورۃ المائدہ، سورۃ الحج اور سورۃ النور کی تعلیم حاصل کرو کیونکہ ان میں فرائض موجود ہیں۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رضی اللہ عنہ اور امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3494 - حَدَّثَنَا أَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا تُنْزِلُوْهُنَّ الْغُرَفَ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ الْكِتَابَةَ، يَعْنِي النِّسَاءَ، وَعَلِّمُوْهُنَّ الْمِغْزَلَ سُوْرَةَ النُّوْرِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کو بالا خانوں میں مت جانے دو اوران کوتحریر مت سکھاؤ۔ ہاں ان کو گھریلو دستکاریاں سکھاؤ اوران کو سورۃ النساء کی تعلیم دو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3495 - أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عِيْسٰى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٌ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: اَلزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً (النور : 3) قَالَ كُنَّ نِسَاءَ مَرَارِدُ بِالْمَدِيْنَةِ فَكَانَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ يُزَوِّجُ الْمَرْأَةَ مِنْهُنَّ لِتُنْفِقَ عَلَيْهِ فَنُهُوْا عَنْ ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

اَلزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً (النور : 3)

''بدکار مرد نکاح نہ کرے مگر بدکار عورت یا شرک والی سے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: مدینۃ المنورہ میں کچھ بدکار عورتیں تھیں اور بعض مسلمان مردان میں سے کسی کے ساتھ اس غرض سے

نکاح کر لیتے تھے کہ وہ عورت اس پر خرچہ کرے تو ان لوگوں کو اس آیت میں اس عمل سے روک دیا گیا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3496- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ اَنْبَاَ عَبْدَانُ الْاَهْوَازِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا (النور : 27) قَالَ اَخْطَاَ الْكَاتِبُ حَتّٰى تَسْتَاْذِنُوْا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا (النور : 27)

''اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو''۔

(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

میں کاتب سے غلطی ہوئی ہے اصل لفظ حَتّٰى تَسْتَاْذِنُوْا ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3497- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عُمَارَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ غُنَيْمَ بْنَ قَيْسٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلٰى قَوْمٍ لِيَجِدُوْا رِيحَهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ، هٰذَا حَدِيْثٌ اَخْرَجَهُ الصَّغَانِيُّ فِي التَّفْسِيْرِ عِنْدَ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (النور : 30) وَهُوَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت خوشبو لگا کر لوگوں کے پاس سے اس لئے گزرتی ہے تاکہ لوگوں کو اس کی خوشبو محسوس ہو تو وہ ''زانیہ'' ہے۔

اس حدیث کو صنعانی نے اپنی تفسیر میں:

حدیث 3497

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 4173 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ه 1986ء رقم الحديث: 5126 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه / 1991ء رقم الحديث: 9422 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ه / 1988ء رقم الحديث: 557 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 19762 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ه / 1993ء رقم الحديث: 4424

قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (النور : 30)

''مسلمان مردوں کوحکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے تحت نقل کی ہے اور یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

3498۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّحْوِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ، فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِيْ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَقَدْ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ

✧✧۔ حضرت ابن جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک نظر کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نگاہ پھیر لینے کا حکم دیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل بھی کیا ہے۔

3499۔ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ (النور : 31) قَالَ لَا خَلْخَالَ وَلَا شَنْفَ وَلَا قُرْطَ وَلَا قِلَادَةَ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا قَالَ الثِّيَابُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ:

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ (النور : 31)

''اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: نہ پازیب پہنے، نہ بالی اور نہ دیگر کھنکنے والا زیور، نہ ہار مگر وہ جو اس سے ظاہر ہو۔ فرمایا: (یعنی) کپڑے۔

حدیث: 3498

اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحديث: 2643 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 1320 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2148 اخرجه ابوعيسٰى الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2776 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 19183 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 2403 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2159

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3500- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الزَّاهِدُ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ : وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ (النور : 31) اَخَذَ نِسَاءُ الْاَنْصَارِ اُزُرَهُنَّ فَشَقَقْنَهُ مِنْ نَحْوِ الْحَوَاشِيْ فَاخْتَمَرْنَ بِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

-ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب یہ آیت:

وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ (النور : 31)

''اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو انصاری خواتین نے اپنے دوپٹے کناروں کی طرف سے پھاڑ کر ان سے پردہ کر لیا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3501- اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَبِيْبٍ، اَخْبَرَهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ: وَآتُوْهُمْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِيْ اٰتَاكُمْ (النور : 33) قَالَ: يُتْرَكُ لِلْمُكَاتَبِ الرُّبُعُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَبِيْبٍ هُوَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ وَقَدْ اَوْقَفَهُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى

-حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَآتُوْهُمْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِيْ اٰتَاكُمْ (النور : 33)

اور اس پر ان کی مدد کرو اللہ کے مال سے جو ان کو دیا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

مکاتب کے لئے ایک چوتھائی چھوڑ دیا جائے گا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔ اور عبداللہ بن حبیب، ابوعبدالرحمٰن سلمی ہے اور ایک دوسری روایت میں ابوعبدالرحمٰن نے اس حدیث کو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر موقوف کیا ہے۔

3502- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ كَانَتْ مُسَيْكَةُ لِبَعْضِ الْاَنْصَارِ فَقَالَتْ اِنَّ سَيِّدِيْ يُكْرِهُنِيْ عَلَى الْبِغَاءِ فَنَزَلَتْ : وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا (النور : 33)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک انصاری شخص کی ایک مسیکہ (نامی لونڈی) تھی اس نے (رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں) عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا آقا مجھے زنا کروانے پر مجبور کرتا ہے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی:

وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا (النور : 33)

''اور مجبور نہ کرو اپنی کنیزوں کو بدکاری پر جب کہ وہ بچنا چاہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا علیہ الرحمۃ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری علیہ الرحمۃ اور امام مسلم علیہ الرحمۃ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمۃ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3503- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّشْتَكِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ: اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ كَمِشْكَاةٍ (النور : 35) قَالَ وَهِيَ الْقَبْرَةُ يَعْنِي الْكُوَّةُ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ كَمِشْكَاةٍ (النور : 35)

''اللہ نور ہے آسمانوں اور زمینوں کا اس کے نور کی مثال ایسی جیسے ایک طاق'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا علیہ الرحمۃ)

کے متعلق فرماتے ہیں (مشکوٰۃ کا معنی) روشندان ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری علیہ الرحمۃ اور امام مسلم علیہ الرحمۃ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3504- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهِ، فَاِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ اٰخَرُ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

✧✧ -حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زیتون کھایا کرو اور اس کا تیل استعمال کیا کرو کیونکہ

حدیث 3504

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 1851 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3319 اخرجه ابو محمد الدارمى فى "سننه" طبع دارالكتاب العربى بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث: 2052 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 16097 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 6701 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 596 اخرجه ابن راهويه الحنظلى فى "مسنده" طبع مكتبه الايمان مدينه منوره (طبع اول) 1412ھ/ 1991ء رقم الحديث: 425 اخرجه ابومحمد الكسى فى "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/ 1988ء رقم الحديث: 13

یہ برکت والا درخت ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔ سند صحیح کے ہمراہ درج ذیل صحیح حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

3505۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِيُّ، بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسَى الْقَاضِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، قَالَ :سَمِعْتُ جَدِّيْ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوْا بِهِ فَاِنَّهُ طَيِّبٌ مُبَارَكٌ

✧✧۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زیتون کھایا کرو اور اس کا تیل استعمال کیا کرو کیونکہ یہ درخت عمدہ ہے، برکت والا ہے۔

3506۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ زِيَادٍ الْفَقِيْهُ بِالْاَهْوَازِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سَابِقٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ(النور : 36) رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (النور : 37)قَالَ ضَرَبَ اللّٰهُ هٰذَا الْمَثَلَ قَوْلَهُ : مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكَاةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ (النور : 35)لِاُولٰئِكَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَكَانُوْا اَتْجَرَ النَّاسِ وَاَبْيَعَهُمْ وَلٰكِنْ لَّمْ تَكُنْ تُلْهِيْهِمْ تِجَارَتُهُمْ وَلَا بَيْعُهُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (اس آیت):

فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ(النور : 36)

''ان گھروں میں جنہیں بلند کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور ان میں ان کا نام لیا جاتا ہے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں ان میں صبح اور شام'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (النور : 37)

وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد سے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ارشاد میں ایک مثال بیان کی ہے:

مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكَاةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ (النور : 35)

''اس کے نور کی مثال ایسے جیسے طاق کہ اس میں چراغ ہے وہ چراغ ایک فانوس میں ہے''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ مثال ان لوگوں کے لئے ہے جن کو کاروبار اور تجارت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کر سکتی حالانکہ وہ سب سے بڑے

کاروباری اور تاجر ہیں لیکن ان کی تجارت اور کاروبار ان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کر سکتا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3507۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، اَنْبَانَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَزَّازُ، اَنْبَانَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَانَا اَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ اللَّيْثِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ لِلْمَسَاجِدِ اَوْتَادًا اَوْتَادُهَا هُمْ اَوْتَادُهَا لَهُمْ جُلَسَاءُ مِنَ الْمَلائِكَةِ، فَاِنْ غَابُوْا سَالُوْا عَنْهُمْ، وَاِنْ كَانُوْا مَرْضَى عَادُوهُمْ، وَاِنْ كَانُوْا فِيْ حَاجَةٍ اَعَانُوهُمْ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ مَوْقُوفٌ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک مساجد کے کچھ چہیتے لوگ ہوتے ہیں جن کے ساتھ فرشتوں کی دوستی ہوتی ہے۔ اگر وہ لوگ غائب ہوں تو فرشتے ان کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت کرتے ہیں اور اگر وہ کسی پریشانی میں ہوں تو ان کی مدد کرتے ہیں۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح موقوف ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

3508۔ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ قَطَنٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَكُنَّا نَتَنَاوَبُ الرَّعِيَّةَ، فَلَمَّا كَانَتْ نَوْبَتِيْ سَرَّحْتُ اِبِلِي، ثُمَّ رَجَعْتُ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّاُ فَيُسْبِغُ الْوُضُوءَ، ثُمَّ يَقُوْمُ فِيْ صَلاتِهِ فَيَعْلَمُ مَا يَقُوْلُ اِلَّا انْفَتَلَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا لَيْسَ عَلَيْهِ ذَنْبٌ، قَالَ: فَمَا مَلَكْتُ نَفْسِي عِنْدَ ذٰلِكَ اَنْ قُلْتُ: بَخٍ بَخٍ، فَقَالَ عُمَرُ: وَكُنْتُ اِلٰى جَنْبِهِ اَتَعْجَبُ مِنْ هٰذَا؟ قَدْ قَالَ: قَبْلَ اَنْ تَجِيءَ مَا هُوَ اَجْوَدُ مِنْهُ، فَقُلْتُ: مَا هُوَ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّي؟ قَالَ: قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَوَضَّاُ فَيُسْبِغُ الْوُضُوءَ، ثُمَّ يَقُوْلُ عِنْدَ فَرَاغِهِ مِنْ وُضُوئِهِ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اِلَّا فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ مِنَ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ، ثُمَّ قَالَ: يُجْمَعُ النَّاسُ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ يَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي، فَيُنَادِيْ مُنَادٍ: سَيَعْلَمُ اَهْلُ الْجَمْعِ لِمَنِ الْكَرَمُ الْيَوْمَ، ثَلاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا لاتُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ، ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ: سَيَعْلَمُ الْجَمْعُ لِمَنِ الْكَرَمُ الْيَوْمَ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَيْنَ الْحَمَّادُوْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَحْمَدُوْنَ رَبَّهُمْ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَلَهُ طُرُقٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، وَكَانَ مِنْ حَقِّنَا اَنْ نُخَرِّجَهُ فِيْ كِتَابِ الْوُضُوءِ فَلَمْ نَقْدِرْ، فَلَمَّا وَجَدْتُ الْاِمَامَ اِسْحَاقَ الْحَنْظَلِيَّ خَرَّجَ طُرُقَهُ عِنْدَ قَوْلِهِ: رِجَالٌ لا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اتَّبَعْتُهُ

✧✧ - حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے، ہم باری باری قافلہ کی نگرانی کر رہے تھے، جب میری باری آئی تو میں نے اپنا اونٹ چھوڑ دیا پھر میں لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کر کے خشوع وخضوع کے ساتھ نماز ادا کرے، وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے وہ اس دن تھا جس دن اس کو اس کی ماں نے جنا تھا تو اس پر کوئی گناہ نہ تھا۔ (حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: اس وقت میرا بس نہیں چل رہا تھا کہ اونٹ کو بٹھاتا (اور فوراً یہ عمل کر لیتا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی ان کے قریب کھڑا تھا، میں نے ان سے کہا: تم اس سے متعجب ہو رہے ہو، تیرے آنے سے پہلے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھی عمدہ بات کہی ہے۔ میں نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور وضو سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھے

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، وہ ان میں سے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔ پھر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا، ایک پکارنے والا ان سب میں تین دفعہ یہ اعلان کرے گا: عنقریب تمام لوگ جان لیں گے، آج عزت والا کون ہے؟ پھر وہ کہے گا: وہ لوگ کہاں ہیں جن کے پہلو خوابگاہوں سے دور رہتے تھے؟ پھر کہے گا: وہ لوگ کہاں ہیں جن کو تجارت اور کاروبار اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہ کر سکے؟ آیت کے آخر تک پڑھے گا۔ پھر منادی ندا دے گا: عنقریب سب لوگ جان لیں گے کہ آج عزت والا کون ہے، پھر وہ کہے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جو دنیا میں اپنے رب کی حمد کیا کرتے تھے؟

✿✿ یہ حدیث صحیح ہے اور ابواسحاق سے اس کی مزید سندیں بھی ہیں اور حق تو یہ تھا کہ اس حدیث کو ہم کتاب الوضوء میں درج کرتے لیکن وہاں نہ کر سکے پھر میں نے دیکھا کہ امام اسحاق حنظلی نے اس کو

لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ

کے تحت نقل کیا ہے۔ تو میں نے بھی ان کی اتباع کی اور اس آیت کے تحت درج کر دیا۔

3509 - اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ الْفَقِيْهُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ دَعَا بِشَرَابٍ فَاُتِيَ بِهٖ فَقَالَ نَاوِلِ الْقَوْمَ فَقَالُوْا نَحْنُ صِيَامٌ فَقَالَ لٰكِنْ اَنَا لَسْتُ بِصَائِمٍ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَشَرِبَهٗ ثُمَّ قَالَ: يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ (النور : 37)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے مشروب منگوایا، ان کو مشروب پیش کیا گیا۔ آپ نے کہا: لوگوں کو پلاؤ، لوگوں نے جواب دیا: ہمارا روزہ ہے۔ آپ نے کہا: لیکن میرا تو روزہ نہیں ہے۔ پھر آپ نے اس کو پی لیا۔ پھر یہ آیت پڑھی:

يَخافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْأَبْصَارُ(النور : 37)

''ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں الٹ جائیں گے دل اور آنکھیں''(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❁ ❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمۃ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3510۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْرَانَ اَنْبَاَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَنْبَاَ اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ(النور: 35) فَقَرَاَ الْاٰيَةَ ثُمَّ قَالَ : وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَاءً حَتّٰى اِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهُ فَوَفّٰهُ حِسَابَهُ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ(النور : 39) قَالَ وَكَذٰلِكَ الْكَافِرُ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ يَحْسَبُ اَنَّ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا يَّجِدُهُ وَيُدْخِلُهُ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ وَضَرَبَ مَثَلًا اٰخَرَ لِلْكَافِرِ فَقَالَ : اَوْ كَظُلُمَاتٍ فِى بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشَاهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ نُوْرًا فَمَا لَهُ مِنْ نُّوْرٍ(النور :40) فَهُوَ يُنْقَلُهُ فِى خَمْسٍ مِّنَ الظُّلَمِ فَكَلَامُهُ ظُلْمَةٌ وَّعَمَلُهُ ظُلْمَةٌ وَّمَدْخَلُهُ ظُلْمَةٌ وَّمَخْرَجُهُ ظُلْمَةٌ وَّمَصِيْرُهُ اِلَى الظُّلُمَاتِ اِلَى النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧ ✧ ۔حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے:

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ(النور : 35)

''اللہ نور ہے آسمانوں اور زمینوں کا''(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پوری آیت پڑھی، پھر فرمایا:

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَاءً حَتّٰى اِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهُ فَوَفّٰهُ حِسَابَهُ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ(النور : 39)

''اور جو کافر ہوئے ان کے اعمال ایسے ہیں جیسے دھوپ میں چمکتا ریتا کسی جنگل میں کہ پیاسا اسے پانی سمجھے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آیا تو اسے کچھ نہ پایا اور اللہ کو اپنے قریب پایا تو اس نے اس کا حساب پورا بھر دیا اور اللہ جلد حساب کر لیتا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر فرمایا: اسی طرح کافر قیامت کے دن آئے گا اور وہ سمجھ رہا ہوگا کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس بہت بھلائی ہے جو اس کو مل جائے گی لیکن اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں داخل فرما دے گا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کافر کے لئے ایک اور مثال بیان کی ہے فرمایا:

اَوْ كَظُلُمَاتٍ فِى بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشَاهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ نُوْرًا فَمَا لَهُ مِنْ نُّوْرٍ(النور :40)

''یا جیسے اندھیریاں کسی کنڈے کے (گہرائی والے) دریا میں اس کے اوپر موج، موج کے اوپر اور موج، اس کے اوپر بادل، اندھیرے ہیں ایک پر ایک، جب اپنا ہاتھ نکالے تو سوجھائی (دکھائی) دیتا معلوم نہ ہو اور جسے اللہ نور نہ دے اس کے لئے کہیں نور نہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہاں پر پانچ اندھیرے شمار کئے گئے ہیں۔

(1) اس کی گفتگو اندھیرا۔

(2) اس کا عمل اندھیرا۔

(3) اس کے داخل ہونے کی جگہ اندھیرا۔

(4) اس کے نکلنے کی جگہ اندھیرا۔

(5) اور قیامت کے دن دوزخ کے اندھیروں میں اس کا ٹھکانہ۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3511۔ اَخْبَرَنِی الْحَسَنُ بْنُ حَلِیْمٍ الْمَرْوَزِیُّ اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ اَنْبَاَ عَبْدَانُ اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنْبَاَ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِی سَلِیْمُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ خَرَجْنَا عَلٰی جَنَازَةٍ فِی بَابِ دِمَشْقَ مَعَنَا اَبُوْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا صُلِّیَ عَلَی الْجَنَازَةِ وَاَخَذُوْا فِی دَفْنِهَا قَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ قَدْ اَصْبَحْتُمْ وَاَمْسَیْتُمْ فِی مَنْزِلٍ تَقْتَسِمُوْنَ فِیْهِ الْحَسَنَاتِ وَالسَّیِّئَاتِ وَتُوْشِكُوْنَ اَنْ تَظْعَنُوْا مِنْهُ اِلَی الْمَنْزِلِ الْاٰخَرِ وَهُوَ هٰذَا یُشِیْرُ اِلَی الْقَبْرِ بَیْتِ الْوَحْدَةِ وَبَیْتِ الظُّلْمَةِ وَبَیْتِ الدُّوْدِ وَبَیْتِ الضِّیْقِ اِلَّا مَا وَسَّعَ اللّٰهُ ثُمَّ تَنْتَقِلُوْنَ مِنْهُ اِلٰی مَوَاطِنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَاِنَّكُمْ لَفِی بَعْضِ تِلْكَ الْمَوَاطِنِ حَتّٰی یَغْشَی النَّاسَ اَمْرٌ مِّنْ اَمْرِ اللّٰهِ فَتَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ثُمَّ تَنْتَقِلُوْنَ مِنْهُ اِلٰی مَنْزِلٍ اٰخَرَ فَیَغْشَی النَّاسَ ظُلْمَةٌ شَدِیْدَةٌ ثُمَّ یُقْسَمُ النُّوْرُ فَیُعْطَی الْمُؤْمِنُ نُوْرًا وَّیُتْرَكُ الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ فَلَا یُعْطَیَانِ شَیْئًا وَهُوَ الْمَثَلُ الَّذِیْ ضَرَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِی كِتَابِهٖ : اَوْ كَظُلُمَاتٍ فِی بَحْرٍ لُّجِّیٍّ یَّغْشَاهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ یَدَهٗ لَمْ یَكَدْ یَرَاهَا وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ (النور : 40) وَلَا یَسْتَضِیْءُ الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُ بِنُوْرِ الْمُؤْمِنِ كَمَا لَا یَسْتَضِیْءُ الْاَعْمٰی بِبَصَرِ الْبَصِیْرِ یَقُوْلُ الْمُنَافِقُ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ قِیْلَ ارْجِعُوْا وَرَائَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا وَّهِیَ خُدْعَةُ الَّتِی خَدَعَ بِهَا الْمُنَافِقُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : یُخَادِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ (النساء : 142) فَیَرْجِعُوْنَ اِلَی الْمَكَانِ الَّذِیْ قُسِّمَ فِیْهِ النُّوْرُ فَلَا یَجِدُوْنَ شَیْئًا فَیَنْصَرِفُوْنَ اِلَیْهِمْ وَقَدْ ضُرِبَ بَیْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ بَاطِنُهٗ فِیْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ یُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ نُصَلِّی بِصَلَاتِكُمْ وَنَغْزُو بِمَغَازِیْكُمْ قَالُوا بَلٰی وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِیُّ حَتّٰی جَاءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغُرُوْرُ تَلَا اِلٰی قَوْلِهٖ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم باب دمشق میں ایک جنازہ میں شریک تھے، ہمارے ہمراہ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ جب نماز جنازہ ہوچکی اور لوگوں نے اس کی تدفین شروع کی تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بولے: اے لوگو! تم ایک ایسے مقام پر صبح اور شام کرتے ہو جہاں نیکیاں اور گناہ تقسیم ہوتے ہیں، عنقریب تم وہاں سے دوسرے مقام کی طرف کوچ کر جاؤ گے اور قبر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ وہ مقام ہے، یہ تنہائی کا گھر ہے، اندھیرے، تنگی اور کیڑوں کا گھر ہے۔ سوائے اس کے کہ جس کے لئے اللہ تعالیٰ وسعت کردے۔ پھر یہاں سے قیامت کے دن اور مقام کی طرف منتقل کردیئے جاؤ گے، ان مقامات میں ایک مقام میں تم ہوگے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امران سب کو ڈھانپ لے گا پھر کچھ چہرے سفید ہوجائیں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوجائیں گے، پھر وہاں سے ایک اور مقام کی طرف منتقل کیا جائے گا پھر لوگوں کو شدید اندھیرا ڈھانپ لے گا پھر نور تقسیم کیا جائے گا مومن کو نور دیا جائے گا اور کافر اور منافق کو چھوڑ دیا جائے گا ان کو کچھ نہیں دیا جائے گا۔ اسی کی مثال اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ان الفاظ میں بیان کی ہے:

اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِىْ بَحْرٍ لُّجِّىٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ (النور : 40)

''یا جیسے اندھیریاں کسی کنڈے کے (گہرائی والے) دریا میں اس کے اوپر موج، موج کے اوپر اور موج، اس کے اوپر بادل، اندھیرے ہیں ایک پر ایک، جب اپنا ہاتھ نکالے تو سوجھائی (دکھائی) دیتا معلوم نہ ہو اور جسے اللہ نور نہ دے اس کے لئے کہیں نور نہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور کافر اور منافق، مومن کے نور سے روشنی حاصل نہیں کرسکیں گے جس طرح کہ اندھا انکھیارے کی بینائی سے کچھ روشنی حاصل نہیں کرسکتا۔ منافق، مومن سے کہے گا: ہمیں ایک نگاہ دیکھو کہ ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ لیں، کہا جائے گا: اپنے پیچھے لوٹو وہاں نور ڈھونڈو۔ یہ ایک دھوکہ ہوگا جو منافق کو (اس کے اعمال کے بدلے کے طور پر) دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ (النساء : 142)

''اپنے گمان میں اللہ کو فریب دینا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

وہ اس جگہ کی طرف پلٹ کر آئیں گے جہاں نور بٹ رہا تھا لیکن وہاں پر یہ کچھ نہ پائیں گے۔ یہ دوبارہ لوٹ کر مومن کے پاس آئیں گے لیکن اس وقت تک ان کے اور مومنوں کے درمیان ایک دیوار کھڑی کردی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا، اس کی اندر کی جانب رحمت ہی رحمت ہوگی اور اس کی باہر کی طرف عذاب ہوگا۔ یہ منافق ان کو آوازیں دیں گے: کیا ہم تمہارے ہمراہ نمازیں نہیں پڑھا کرتے تھے؟ اور تمہارے ہمراہ جہاد نہیں کیا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: کیوں نہیں مگر تم نے تو اپنی جانیں فتنہ میں ڈالیں اور مسلمانوں کی برائی تکتے اور شک رکھتے اور جھوٹی طمع نے تمہیں فریب دیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آگیا اور تمہیں اللہ کے حکم پر اس بڑے فریبی نے مغرور رکھا یہ آیت:

"وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ"

تک تلاوت کی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3512- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي اَبِيْ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ الْمَدِيْنَةَ وَآوَتْهُمُ الْاَنْصَارُ، رَمَتْهُمُ الْعَرَبُ عَنْ قَوْسٍ وَاحِدَةٍ كَانُوْا لَا يَبِيتُونَ اِلَّا بِالسِّلَاحِ وَلَا يُصْبِحُونَ اِلَّا فِيهِ، فَقَالُوْا: تَرَوْنَ اَنَّا نَعِيشُ حَتّٰى نَبِيتَ اٰمِنِيْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَا نَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ؟ فَنَزَلَتْ: وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أمنا (اِلٰى): وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ، (يعني بالنعمة): فألئك هم الفاسقون (النور : 55)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧ - حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مدینہ المنورہ تشریف لائے اور انصار نے ان کو اپنے ہاں ٹھکانے دیئے تو پورا عرب متفق ہو کر ان کا دشمن ہو گیا اور یہ لوگ صبح و شام اسلحہ سے لیس رہتے تھے، وہ کہا کرتے تھے: تم دیکھو گے کہ ہم ایسی زندگی گزاریں گے اطمینان کے ساتھ زندگی گزاریں گے اور اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کا ہمیں خوف نہ ہوگا۔ تب یہ آیت نازل ہوئی:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أمنا (اِلٰى): وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ، (يعني بالنعمة) فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ (النور : 55)

''اللہ نے وعدہ دیا ان کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا جیسی ان سے پہلوں کو دی اور ضرور ان کے لئے جما دے گا ان کا وہ دین جو ان کے لئے پسند فرمایا ہے اور ضرور ان کے اگلے خوف کو امن سے بدل دے گا، اور جو اس کے بعد ناشکری کرے (یعنی نعمت کے بعد تک) تو وہی لوگ بے حکم ہیں''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3513- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُوْسَى التَّمِيْمِيُّ حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ

حدیث 3512

اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دار الحرمين' قاهره' مصر' 1415ه' رقم الحديث: 7029

الْحَارِثِ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى : لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ (النور : 58) قَالَ النِّسَاءُ فَاِنَّ الرِّجَالَ يَسْتَاْذِنُوْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ (النور : 58)

''چاہئے کہ تم سے اذن لیں تمہارے ہاتھ کے مال غلام'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: (اس سے مراد) عورتیں (باندیاں) ہیں کیونکہ مرد تو (پہلے ہی) اجازت لے کر اندر آتے تھے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3514- اَخْبَرَنِي اَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ اَنْبَاَ عَبْدَانُ اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنْبَاَ مَعْمَرٌ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ : فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ (النور : 61) قَالَ هُوَ الْمَسْجِدُ اِذَا دَخَلْتَهُ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ (النور : 61)

''پھر جب کسی گھر میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں:۔اس سے مراد مسجد ہے جب تو اس میں داخل ہو تو کہہ:

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3515- اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْعَلَّافُ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ الْمَخْزُوْمِيُّ بِالْمَدِيْنَةِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ الْخَطْمِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتَكُمْ فَسَلِّمُوْا عَلٰى اَهْلِهَا، وَاِذَا طَعِمْتُمْ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ، وَاِذَا سَلَّمَ اَحَدُكُمْ حِيْنَ يَدْخُلُ بَيْتَهُ وَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى طَعَامِهٖ يَقُوْلُ الشَّيْطَانُ لِاَصْحَابِهٖ :لَا مَبِيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ، وَاِذَا لَمْ يُسَلِّمْ اَحَدُكُمْ وَلَمْ يُسَمِّ يَقُوْلُ الشَّيْطَانُ لِاَصْحَابِهٖ : اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَاءَ، هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبُ الْاِسْنَادِ وَالْمَتْنِ فِي هٰذَا الْبَابِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَخْزُوْمِيُّ اَخْشَى اَنَّهُ ابْنُ زَبَالَةَ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ اِمْلَاءً فِي رَجَبٍ سَنَةَ اَرْبَعِمِائَةٍ

✧✧ -حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے گھروں میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو اور جب کھانا کھاؤ تو اللہ تعالیٰ کا نام پڑھو، جب تم گھر میں داخل ہوتے ہوئے سلام کرتے ہو اور کھانا کھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہو تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے: نہ تمہارے لئے یہاں کھانا ہے اور نہ یہاں رات گزارنے کی گنجائش ہے اور اگر تم سلام نہیں کرتے اور کھانے پر بسم اللہ نہیں پڑھتے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے تمہیں رات کا کھانا بھی مل گیا اور رات گزارنے کا موقع بھی۔

یہ حدیث اس موضوع پر غریب الاسناد اور غریب المتن ہے اور میرا گمان ہے کہ محمد بن حسن المخزومی ''ابن زبالہ'' ہیں لیکن امام بخاری اور امام مسلم نے ان کی روایات کو نقل نہیں کیا۔

امام حاکم ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ نے یہ احادیث ماہ رجب ۴۰۰ھ میں املاء کروائی۔

-مِنْ تَفْسِيرِ سُوْرَةِ الْفُرْقَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3516- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَابُ بِهَمْدَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ *لا يَنْتَصِفُ النَّهَارُ مِنْ يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَقِيْلَ هٰؤُلاءِ وَهٰؤُلاءِ ثُمَّ قَرَاَ : اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ

(الصفات : 68)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ فرقان کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ -حضرت (عبداللہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قیامت کے دن ''نصف النہار'' (آدھا دن) سے پہلے پہلے جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ قیلولہ کر چکے ہوں گے۔ پھر یہ آیت تلاوت کی:

اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ (الصفات : 68)

پھر ان کی بازگشت ضرور بھڑکتی آگ کی طرف ہے (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3517- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ اَبِي دَاوُدَ السَّبِعِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :كَيْفَ يُحْشَرُ اَهْلُ النَّارِ عَلٰى وُجُوهِهِمْ ؟ قَالَ: اِنَّ الَّذِيْ اَمْشَاهُمْ عَلٰى

اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ اَنْ يُّمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوهِهِمْ

✧✧ - حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: جہنمیوں کو چہروں کے بل کیسے چلایا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوذات ان کو قدموں کے بل چلانے پر قادر ہے وہ سر کے بل بھی چلا سکتی ہے۔

3518 - وَاَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوهِهِمْ كَيْفَ يُحْشَرُوْنَ؟ قَالَ: اِنَّ الَّذِيْ اَمْشَاهُمْ عَلٰى اَرْجُلِهِمْ قَادِرٌ اَنْ يَّحْشُرَهُمْ عَلٰى وُجُوهِهِمْ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ اِذَا جُمِعَ بَيْنَ الْاِسْنَادَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: جہنمیوں کو چہروں کے بل کیسے چلایا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوذات ان کو قدموں کے بل چلانے پر قادر ہے وہ سر کے بل بھی چلا سکتی ہے۔

✿✿ اگر دونوں سندوں کو جمع کر لیا جائے تو مذکورہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

3519 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْقَطَوَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ يَعْقُوْبَ الزَّمْعِيُّ، عَنْ عَمِّهِ الْحَارِثُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَعْدُ بْنِ عَدْنَانَ بْنِ اُدَدَ بْنِ زَنْدِ بْنِ الْبَرَاءِ بْنِ اَعْرَاقِ الثَّرٰى، قَالَتْ: ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَهْلَكَ عَادًا وَّثَمُوْدَ وَاَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا (الفرقان: 38) لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ، قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: وَاَعْرَاقُ الثَّرٰى اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، وَزَنْدٌ هَمَيْسَعُ، وَبَرَاءٌ نَبْتٌ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

حدیث 3517

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحيحه" (طبع ثالث) دار ابن كثير' يمامه' بيروت' لبنان' 1407ھ 1987ء 4482 اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2806 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 13416 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 7323 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبریٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 11367 اخرجه ابويعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 3046 اخرجه ابومحمد الكسی فی "مسنده" طبع مكتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/1988ء' رقم الحديث: 1181

✦✦ -حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَعْدُ بْنِ عَدْنَانَ بْنِ اُدَدَ بْنِ زَنْدِ بْنِ الْبَرَاءِ بْنِ اَعْرَاقِ الثَّرٰی

آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی:

اَهْلَكَ عَادًا وَثَمُودَ وَاَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا (الفرقان : 38)

اور عاد اور ثمود اور کوئیں والوں کو اور ان کے بیچ میں بہت سی سنگتیں (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

ان کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "اعراق الثری" حضرت اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام ہیں اور "زند" همسیع ہیں اور "براء" نبت ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3520- اَخْبَرَنِی اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ اَنْبَاَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا مِنْ عَامٍ اُمْطِرَ مِنْ عَامٍ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُصَرِّفُهُ حَيْثُ يَشَآءُ ثُمَّ قَرَاَ وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ الْاٰيَةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: پورا سال بارش برستی رہتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس کا رخ جدھر چاہتا ہے ادھر موڑ دیتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ

اور بے شک ہم نے ان میں پانی کے پھیرے رکھے ہیں (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3521- اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَ جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ، قَالَ: اَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبْزٰى اَنْ اَسْاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مَا اَمَرَهُمَا الَّتِي فِي سُوْرَةِ الْفُرْقَانِ :وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ) ، وَالَّتِي فِي سُوْرَةِ النِّسَآءِ: وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ ۔ الْاٰيَةَ . قَالَ:فَسَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ: لَمَّا اُنْزِلَ الَّتِي فِي سُوْرَةِ الْفُرْقَانِ قَالَ مُشْرِكُوْا اَهْلِ مَكَّةَ قَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَدَعَوْنَا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ وَاَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ قَالَ:فَنَزَلَتْ (اِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا الْاٰيَةَ .قَالَ: فَهٰؤُلَاءِ لِاُولٰئِكَ قَالَ: وَاَمَّا الَّتِي فِي سُوْرَةِ النِّسَآءِ (وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا) الْاٰيَةَ فَهُوَ الرَّجُلُ الَّذِي قَدْ عَرَفَ الْاِسْلَامَ وَعَمِلَ عَمَلَ الْاِسْلَامِ، ثُمَّ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ لَا تَوْبَةَ لَهُ .

قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ: اِلَّا مَنْ نَدِمَ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ - حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ان دو آیتوں کا شان نزول معلوم کرنے کا کہا۔ ایک تو سورۂ فرقان کی آیت ہے۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ

''اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اور دوسری آیت سورۃ النساء میں ہے:

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ (النساء:93)

''اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ فرماتے ہیں: میں نے ان دونوں آیتوں کے متعلق حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: جب سورۂ فرقان والی آیت نازل ہوئی تو مکہ کے مشرکوں نے کہا: ہم نے تو ناحق قتل بھی کئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے معبودوں کی عبادت بھی کرتے ہیں اور ہم زنا کار بھی ہیں (اس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری بخشش کی کوئی گنجائش نہیں ہے) تب یہ آیت نازل ہوئی:

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (الفرقان:70)

''مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آیت کے آخر تک پڑھا۔ آپ نے فرمایا: یہ حکم ان لوگوں کے لئے ہے اور وہ آیت جو سورۃ النساء میں ہے:

'وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا'

تو یہ اس شخص کے بارے میں ہے جو اسلام کو پہچانتا ہے اور مسلمانوں والے عمل کرتا ہے پھر کسی مومن کو جان بوجھ کر (ناحق) قتل کرتا ہے تو اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے، اس کی توبہ قبول نہیں ہے تو میں نے اس بات کا تذکرہ مجاہد سے کیا تو انہوں نے کہا: سوائے اس شخص کے جو نادم ہو گیا (یعنی جو نادم ہو گیا اور پھر توبہ کر لی اس کی توبہ پھر بھی قبول ہے)

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3522 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِي زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ يَّعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الشِّرْكِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ قَتَلُوْا فَاَكْثَرُوْا وَزَنَوْا فَاَكْثَرُوْا مَا اَحْسَنَ مَا تَدْعُوْنَا اِلَيْهِ لَوْ اَخْبَرْتَنَا اَنْ لَمَا عَمِلْنَا

كَفَّارَةً فَانْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ(الفرقان : 68) اَلْاٰيَةَ وَنَزَلَتْ : قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ(الزمر : 53) صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک مشرک شخص نے کہا: ہم لوگوں نے تو بہت قتل کئے ہیں اور بہت زنا کئے ہیں اور وہ چیز بھی بہت اچھی ہے جس کی طرف آپ ہمیں بلاتے ہیں، اگر آپ ہمیں کوئی ایسی بات بتا دیں جو ہمارے ان اعمال کا کفارہ ہو (تو ہمارے دلوں کو سکون ہو جائے) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی:

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ(الفرقان : 68)الاية

''اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے الٰہ کی عبادت نہیں کرتے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ) آخر تک

اور یہ آیت بھی نازل ہوئی:

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ(الزمر : 53)

''اے محبوب آپ فرمادیں: اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے کہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الشُّعَرَاءِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3523۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ، اَنَّهُ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ : وَاَوْحَيْنَا اِلٰى مُوْسٰى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ اِنَّكُمْ مُتَّبَعُوْنَ(الشعراء :52) اَلْاٰيَاتُ، فَقَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ :نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْرَابِيٍّ فَاَكْرَمَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَعَهَّدْنَا ائْتِنَا، فَاَتَاهُ الْاَعْرَابِيُّ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا حَاجَتُكَ ؟ فَقَالَ :نَاقَةٌ بِرَحْلِهَا وَيَحْلِبُ لَبَنَهَا اَهْلِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عَجَزَ هٰذَا اَنْ يَّكُوْنَ كَعَجُوزِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ، فَقَالَ لَهُ اَصْحَابُهُ :مَا عَجُوزُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ : اِنَّ مُوْسٰى حِينَ اَرَادَ اَنْ يَّسِيرَ بِبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ ضَلَّ عَنْهُ الطَّرِيقُ، فَقَالَ لِبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مَا هٰذَا ؟ قَالَ :فَقَالَ لَهُ عُلَمَاءُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ : اِنَّ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَخَذَ عَلَيْنَا مَوْثِقًا مِنَ اللّٰهِ اَنْ لَّا نُخْرِجَ مِنْ مِصْرَ حَتّٰى تُنْقَلَ عِظَامُهُ مَعَنَا، فَقَالَ مُوْسٰى : اَيُّكُمْ يَدْرِي اَيْنَ قَبْرُ يُوسُفَ ؟ فَقَالَ عُلَمَاءُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مَا يَعْلَمُ اَحَدٌ مَكَانَ قَبْرِهِ اِلَّا عَجُوزٌ لِبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا مُوْسٰى، فَقَالَ :دُلِّينَا عَلٰى قَبْرِ يُوسُفَ، قَالَتْ :لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى تُعْطِيَنِيْ حُكْمِي، فَقَالَ لَهَا :مَا حُكْمُكِ ؟

قَالَتْ :حُكْمِي اَنْ اَكُوْنَ مَعَكَ فِي الْجَنَّةِ، فَكَاَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ، قَالَ :فَقِيلَ لَهُ اَعْطِهَا حُكْمَهَا، فَاَعْطَاهَا

حُكْمَهَا فَانْطَلَقَتْ بِهِمْ اِلٰى بُحَيْرَةٍ مُسْتَنْقِعَةٍ مَاءً، فَقَالَتْ لَهُمْ : اَنْضِبُوْا هٰذَا الْمَاءَ، فَلَمَّا اَنْضَبُوْا، قَالَتْ لَهُمْ :احْفِرُوا، فَحَفَرُوا، فَاسْتَخْرَجُوا عِظَامَ يُوسُفَ، فَلَمَّا اَنْ اَقَلُّوْهُ مِنَ الْاَرْضِ اِذِ الطَّرِيقُ مِثْلُ ضَوْءِ النَّهَارِ، هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، وَلَعَلَّ وَاهِمٌ يَّتَوَهَّمُ اِنَّ يُوْنُسَ بْنَ اَبِيْ اِسْحَاقَ سَمِعَ مِنْ اَبِيْ بُرْدَةَ حَدِيْثَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ كَمَا سَمِعَهُ اَبُوْهُ

سورۃ شعراء کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✦✦ -حضرت یونس بن اسحاق نے:

وَاَوْحَيْنَا اِلٰى مُوْسٰى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ (الشعراء :52)

''ہم نے موسیٰ کو وحی بھیجی کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے نکل بیشک تمہارا پیچھا ہونا ہے''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

سے چند آیات پڑھیں پھر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ''ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیہاتی کے پاس تشریف لے گئے، اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوب مہمان نوازی کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم ہم سے وعدہ کرو کہ ہمارے پاس آؤ گے۔ پھر ایک دفعہ وہ دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: تیری کیا حاجت ہے؟ اس نے کہا: ایک اونٹنی کجاوہ سمیت، جس کا دودھ میرے گھر والے پئیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بھی بنی اسرائیل کی بڑھیا کی طرح عاجز ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بنی اسرائیل کی بڑھیا کا کیا قصہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے ہمراہ روانگی کا ارادہ فرمایا تو راستہ بھول گئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے پوچھا: ایسا کیوں ہوا؟ آپ کو بنی اسرائیل کے علماء نے بتایا کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا، تو انہوں نے ہم سے خدا کی قسم لے کر یہ عہد لیا تھا کہ جب ہم مصر سے نکلیں گے تو ان جسم اطہر بھی اپنے ہمراہ منتقل کر کے لے جائیں گے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تم میں سے کوئی یہ جانتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی قبر مبارک کہاں ہے؟ بنی اسرائیل کے علماء نے جواباً کہا: اس چیز کا علم صرف بنی اسرائیل کی ایک بڑھیا کے پاس ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس بڑھیا کی طرف پیغام بھیجا کہ ہمیں یوسف علیہ السلام کی قبر کی نشاندہی کریں۔ اس نے کہا: پہلے مجھ سے ایک وعدہ کریں پھر بتاؤں گی۔ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: کیا وعدہ لینا چاہتی ہو؟ اس نے کہا: یہ کہ میں جنت میں آپ کے ساتھ رہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ وعدہ کچھ عجیب سا لگا۔ لیکن آپ سے کہا گیا کہ اس سے وعدہ فرما لیجئے تو آپ نے اس سے جنت کا وعدہ کر لیا، تب وہ ان کو اپنے ہمراہ لے کر پانی کی ایک جھیل پر آئیں، جس کے پانی کا رنگ بھی بدل چکا تھا۔ اس نے کہا: اس جھیل کا پانی خشک کریں۔ انہوں نے پانی خشک کر دیا۔ جب پانی خشک ہو گیا تو اس نے کہا: یہاں سے کھدائی شروع کر دیں، انہوں نے کھودنا شروع کر دیا تو وہاں سے ان کو حضرت یوسف علیہ السلام کا جسم مبارک مل گیا۔ جب انہوں نے حضرت یوسف

علیہ السلام کو زمین سے نکال لیا تو روز روشن کی طرح راستہ ان پر واضح ہوگیا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔ اور ہوسکتا ہے کہ کسی کو یہ وہم ہو کہ یونس بن ابی اسحاق نے ابو ہریرہ سے ''لا نکاح الا بولی'' والی حدیث سنی ہے جیسا کہ ان کے والد نے سنی ہے۔

3524۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ وَاقِدٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا، اَنَّهَا قَالَتْ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جُدْعَانَ كَانَ يُقْرِى الضَّيْفَ، وَيَصِلُ الرَّحِمَ، وَيَفْعَلُ، وَيَفْعَلُ، اَيَنْفَعُهُ ذٰلِكَ ؟ قَالَ :لاَ، اِنَّهُ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا قَطُّ :رَبِّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيئَتِيْ يَوْمَ الدِّينِ، صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن جدعان مہمان نواز تھا، صلہ رحمی کیا کرتا تھا، اس کے علاوہ بھی بہت سارے اعمال صالحہ کیا کرتا تھا کیا یہ افعال اس کو نفع دیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ اس نے ایک دن بھی اللہ تعالیٰ سے اپنی بخشش کی دعا نہیں مانگی۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيرُ سُوْرَةِ النَّمْلِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3525۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِيتِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْهُدْهُدُ يَدُلُّ سُلَيْمَانَ عَلَى الْمَاءِ فَقُلْتُ وَكَيْفَ ذَاكَ وَالْهُدْهُدُ يَنْصُبُ لَهُ الْفَخُ يُلْقِي عَلَيْهِ التُّرَابَ فَقَالَ اَهَنَّكَ اللّٰهُ بِهَنِّ اَبِيْكَ اَوَ لَمْ يَكُنْ اِذَا جَاءَ الْقَضَاءُ ذَهَبَ الْبَصَرُ

حدیث: 3524

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 214 اخرجه ابو عبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 24665 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 330 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 4672 اخرجه ابن راهویه الحنظلی فی "مسنده" طبع مکتبه الایمان مدینه منوره (طبع اول) 1412ھ/1991ء رقم الحدیث: 1201

سورۃ النمل کی تفسیر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

✧✧۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہدہد حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے پانی کی نشاندہی کیا کرتا تھا پھر یہ کیسے ہوگیا کہ اس کو وہ جال نظر نہیں آیا جس کے اوپر صرف تھوڑی سی مٹی ڈالی گئی تھی؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سب کو محفوظ رکھے، جب موت آتی ہے تو بینائی کچھ کام نہیں کرتی۔

3526۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَاَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى : لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا (النمل : 21) قَالَ اَنْتِفُ رِيْشَهٗ قَالَ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ يُوْضَعُ لَهٗ سِتُّ مِائَةِ اَلْفِ كُرْسِيٍّ ثُمَّ يَجِيْءُ اَشْرَافُ الْاِنْسِ حَتّٰى يَجْلِسُوْا مِمَّا يَلِيْهِ ثُمَّ يَجِيْءُ اَشْرَافُ الْجِنِّ حَتّٰى يَجْلِسُوْا مِمَّا يَلِي الْاِنْسَ ثُمَّ يَدْعُو الطَّيْرَ فَيُظِلُّهُمْ ثُمَّ يَدْعُو الرِّيْحَ فَتَحْمِلُهُمْ فَيَسِيْرُ فِي الْغَدَاةِ الْوَاحِدَةِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ فَبَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُ فِي فَلَاةٍ اِذِ احْتَاجَ اِلَى الْمَاءِ فَجَاءَ الْهُدْهُدُ فَجَعَلَ يُنْقِرُ الْاَرْضَ فَاَصَابَ مَوْضِعَ الْمَاءِ فَجَاءَتِ الشَّيَاطِيْنُ فَسَلَخَتْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعَ كَمَا تُسْلَخُ الْاِهَابُ فَاَصَابُوْا الْمَاءَ فَقَالَ نَافِعُ بْنُ الْاَزْرَقِ يَا وَقَّافُ اَرَاَيْتَ الْهُدْهُدَ كَيْفَ يَجِيْءُ فَيُنْقِرُ الْاَرْضَ فَيُصِيْبُ مَوْضِعَ الْمَاءِ وَهُوَ يَجِيْءُ اِلَى الْفَخِّ وَهُوَ يُبْصِرُهٗ حَتّٰى يَقَعَ فِي عُنُقِهٖ فَقَالَ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّ الْقَدَرَ اِذَا جَاءَ حَالَ دُوْنَ الْبَصَرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا (النمل : 21)

''میں ضرور اس کو سخت عذاب دوں گا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: (حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا تھا:) میں اس کے پر نوچ لوں گا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے لئے چھ لاکھ کرسیاں لگائی جاتیں پھر معزز انسان آکر حضرت سلیمان علیہ السلام کے بالکل قریب بیٹھتے پھر معزز جنات انسانوں کے پیچھے بیٹھتے پھر پرندے آتے وہ ان پر سایہ فگن ہو جاتے۔ پھر ہوا کو بلایا جاتا وہ ان پرندوں کو ہوا میں اٹھائے رکھتی پھر یہ روانہ ہوتے اور ایک دن میں ایک مہینے کا سفر طے کر لیتے۔ یونہی ایک مرتبہ یہ لوگ ایک میدان میں سفر کر رہے تھے کہ ان کو پانی کی ضرورت پڑی۔ تب ہدہد آیا اور وہ زمین کو اپنی چونچ سے کریدنے لگا اور پھر اس نے پانی کے موجود ہونے کے بالکل درست مقام کی نشاندہی کر دی اور یہی ہدہد ہے کہ جال کی طرف آتا ہے اس کو دیکھ بھی رہا ہوتا ہے لیکن پھر بھی یہ جال میں پھنس جاتا ہے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب موت آتی ہے تو وہ بینائی کے درمیان حائل ہو جاتی ہے (جس کی وجہ سے اس کو کچھ

نظر نہیں آتا)

۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3527۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا الشَّافِعِيُّ، وَاَسَدُ بْنُ مُوسٰى، قَالاَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُمْ لَيَعْلَمُونَ الْاٰنَ اَنَّ الَّذِىْ كُنْتُ اَقُوْلُ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَقٌّ، وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكَ لاَ تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلاَ تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ (النمل:80)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ عنقریب جان جائیں گے کہ میں ان کو دنیا میں جو کچھ کہا کرتا تھا وہ حق ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

اِنَّكَ لاَ تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلاَ تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ (النمل : 80)

''بے شک تمہارے سنائے نہیں سنتے مردے اور نہ تمہارے سنائے بہرے پکار سنیں جب پھیریں پیٹھ دے کر'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3528۔ اَخْبَرَنَا مَيْمُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَاشِمِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ قَالَ مَنْ جَاءَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ قَالَ بِالشِّرْكِ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

''مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ''

سے مراد

''لا الہ الا اللہ''

پڑھنا ہے اور''

وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ''

سے مراد ''شرک'' ہے۔

۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث: 3527

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحيحه" (طبع ثالث) دار ابن كثير' يمامه' بيروت' لبنان' 1407ه 1987، 1305 اخرجه ابوبكر الحميدى فی "مسنده" طبع دار الكتب العلميه' مكتبه المتنبى' بيروت' قاهره' رقم الحديث: 224

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الْقَصَصِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3529ـ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَسَّانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَوْلُهُ تَعَالٰى وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فَارِغًا (القصص: 10)قَالَ فَارِغًا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ غَيْرَ ذِكْرِ مُوْسٰى "اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ" ۔(القصص:10) قَالَ اَنْ تَقُوْلَ يَا بُنَيَّاهُ وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ (القصص: 11)ابْتَغِي اَثَرَهُ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ (القصص:12)قَالَ لَا يُؤْتٰى بِمُرْضِعٍ فَيَقْبَلُهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَحَسَّانُ هُوَ بْنُ عَبَّادٍ قَدِ احْتَجَّا جَمِيْعًا بِهٖ

سورۃ القصص کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد

وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فَارِغًا (القصص:10)

''اور صبح کو موسیٰ کی ماں کا دل بے صبر ہوگیا'' ۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق مروی ہے کہ سوائے موسیٰ علیہ السلام کے ذکر کے باقی ہر شئے سے ان کا دل بے صبر ہوگیا۔

اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ (القصص:10)

''ضرور قریب تھا کہ وہ اس کا حال کھول دیتی'' ۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور بول اٹھتی: اے میرے پیارے بیٹے

وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ (القصص:11)

''اور اس کی ماں نے اس کی بہن سے کہا: اس کے پیچھے چلی جا'' ۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یعنی اس کے نقش پا پر چلتی جا۔

وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ (القصص:12)

''اور ہم نے پہلے ہی سب دائیاں اس پر حرام کردی تھیں'' ۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ فرماتے ہیں: آپ کے پاس جو بھی دودھ پلانے والی لائی گئی، آپ نے ان میں سے کسی کو بھی قبول نہ کیا (اور اس کا دودھ نہ پیا)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔اور

حسان، ابن عباد ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی روایات نقل کی ہیں۔

3530۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْرَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَنْبَاَ اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَاءَ تْهُ اِحْدَاهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَاءٍ (القصص: 25) قَالَ كَانَتْ تَجِيْءُ وَهِيَ خَرَّاجَةٌ وَّلَّاجَةٌ وَّاضِعَةٌ يَدَهَا عَلٰى وَجْهِهَا فَقَامَ مَعَهَا مُوْسٰى وَقَالَ لَهَا امْشِيْ خَلْفِيْ وَانْعَتِيْ لِيَ الطَّرِيْقَ وَاَنَا اَمْشِيْ اَمَامَكِ فَاِنَّا لَا نَنْظُرُ فِيْ اَدْبَارِ النِّسَاءِ ثُمَّ قَالَتْ يَا اَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ (القصص: 26) لَمَّا رَاَتْهُ مِنْ قُوَّتِهٖ وَلِقَوْلِهٖ لَهَا مَا قَالَ فَزَادَهُ ذٰلِكَ فِيْهِ رَغْبَةً فَقَالَ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلٰى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمَانِيَ حِجَجٍ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ وَمَا اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ (القصص: 27) اَيْ فِيْ حُسْنِ الصُّحْبَةِ وَالْوَفَاءِ بِمَا قُلْتُ قَالَ مُوْسٰى "ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ" (القصص: 28) قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ (القصص: 28) فَزَوَّجَهُ وَاَقَامَ مَعَهُ يَكْفِيْهِ وَيَعْمَلُ لَهُ فِيْ رِعَايَةِ غَنَمِهٖ وَمَا يَحْتَاجُ اِلَيْهِ مِنْهُ وَزَوَّجَهُ صَفُوْرَةَ اَوْ اُخْتَهَا شَرْقَاءَ وَهُمَا اللَّتَانِ كَانَتَا تَذُوْدَانِ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس آیت:

فَجَاءَ تْهُ اِحْدَاهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَاءٍ (القصص: 25)

''تو ان دونوں میں سے ایک اس کے پاس آئی شرم سے چلتی ہوئی''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: وہ آئیں تو ان کے پاؤں میں آبلے پڑ چکے تھے، وہ اپنے چہرے کو اپنی آستین سے ڈھکے ہوئے آئیں۔ تو موسیٰ علیہ السلام ان کے ہمراہ جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ آپ نے اس سے کہا: میرے پیچھے پیچھے چلتی آؤ اور مجھے راستہ بتاتی رہو اور میں تیرے آگے آگے چلوں گا کیونکہ ہم خواتین کو پیچھے سے (بھی) دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ پھر اس نے کہا:

يَا اَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ (القصص: 26)

''اے میرے باپ ان کو نوکر رکھ لو بے شک بہتر نوکر وہ جو طاقتور امانت دار ہو''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کیونکہ وہ آپ کی قوت کا مشاہدہ کر چکی تھی اور وہ گفتگو جو موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کی تھی، اس وجہ سے آپ کے متعلق اس کی دلچسپی میں مزید اضافہ ہو گیا (ان کے والد نے) کہا:

اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلٰى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمَانِيَ حِجَجٍ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ وَمَا اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ (القصص: 27)

''میں چاہتا ہوں کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک تمہیں بیاہ دوں اس مہر پر کہ تم آٹھ برس میری ملازمت کرو پھر اگر دس برس کر لو تو تمہاری طرف سے ہے اور میں تمہیں مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا قریب ہے ان شاء اللہ تم مجھے نیکوں

میں پاؤ گے۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یعنی تمہارے ساتھ حسن سلوک میں اور وعدہ وفائی میں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا:

ذٰلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ" (القصص:28)

''یہ میرے اور آپ کے درمیان اقرار ہو چکا میں ان دونوں میں جو میعاد پوری کر دوں تو مجھ پر کوئی مطالبہ نہیں''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اس نے کہا: ٹھیک ہے۔ آپ نے کہا:

اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ (القصص:28)

''اور ہمارے اس کہے پر اللہ کا ذمہ ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کہ حضرت شعیب علیہ السلام ان کا نکاح کر دیں گے۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے ان کو اپنے پاس ٹھہرا لیا۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام ان کے پاس رہے اور ان کی بکریاں وغیرہ چرانے اور دیگر ضروریات میں ان کا ہاتھ بٹاتے رہے۔ تب حضرت شعیب علیہ السلام نے ان کا نکاح صفوراء علیہا السلام یا اس کی بہن شرقاء علیہا السلام کے ہمراہ کر دیا اور یہ دونوں آپ کے ساتھ معاونت کیا کرتی تھیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3531- حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيَّ الْاَجَلَيْنِ قَضَى مُوْسٰى؟ قَالَ: قَالَ: اَبْعَدَهُمَا وَاَطْيَبَهُمَا

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: موسیٰ علیہ السلام نے کون سی میعاد پوری کی۔ آپ نے فرمایا: لمبی اور عمدہ۔

3532- وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو اَحْمَدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الْمُسْتَمْلِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْفَحَّامُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَى، رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ عَدَنَ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَ جِبْرِيْلَ: اَيَّ الْاَجَلَيْنِ قَضَى مُوْسٰى؟ قَالَ: اَتَمَّهُمَا،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا: موسیٰ علیہ السلام نے

حدیث 3531

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث:11418

کون سی میعاد پوری کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: وہ جو دونوں میں زیادہ کامل تھی۔

یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

3533۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْرَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ بْنِ عُمَرَ الْعَصْرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ فِي رُكُوْعِهِ رَبِّ بِمَا اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ (القصص: 17) فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ صَلَاةً اِلَّا وَاَنَا اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ كَفَّارَةً لِّلَّتِي اَمَامَهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قریب کھڑے ہوکر نماز عصر ادا کی، میں نے آپ کو سنا کہ آپ رضی اللہ عنہ رکوع میں یہ دعا مانگ رہے تھے۔

رَبِّ بِمَا اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ (القصص: 17)

''اے میرے رب جیسا تو نے مجھ پر احسان کیا تو اب ہرگز میں مجرموں کا مددگار نہ ہوں گا''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

جب آپ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میں جو بھی نماز پڑھتا ہوں، اس کے بارے میں یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ میرے سابقہ گناہوں کا کفارہ ہوگا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3534۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيْ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا اَهْلَكَ اللّٰهُ قَوْمًا، وَلَا قَرْنًا، وَلَا اُمَّةً، وَلَا اَهْلَ قَرْيَةٍ مُنْذُ اَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ بِعَذَابٍ مِنَ السَّمَآءِ غَيْرَ اَهْلِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ مُسِخَتْ قِرَدَةً، اَلَمْ تَرَ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى: وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِ مَا اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَائِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ (القصص: 43)، صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین پر توراۃ شریف نازل فرمائی ہے۔ کسی قوم، کسی قبیلہ، کسی امت اور کسی بستی والوں کو عذاب سماوی کے ساتھ ہلاک نہیں کیا، سوائے اس بستی والوں کے جن کے چہرے بندروں کی شکل میں بدل دیئے گئے تھے۔ کیا تم اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں دیکھتے ہو:

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِ مَا اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَائِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ (القصص: 43)

''اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی بعد اس کے کہ اگلی سنگتیں ہلاک فرما دیں جس میں لوگوں کے دل کھول دینے والی باتیں اور ہدایت اور رحمت ہے تا کہ وہ نصیحت مانیں''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3535۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الْفَقِيْهُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ قَطَنٍ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ قَطَنِ بْنِ كَعْبٍ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا(القصص: 46) قَالَ نُوْدُوْا يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ اسْتَجَبْتُ لَكُمْ قَبْلَ اَنْ تَدْعُوْنِيْ وَاَعْطَيْتُكُمْ قَبْلَ اَنْ تَسْاَلُوْنِيْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا(القصص:46)

''اور نہ تم طور کے کنارے تھے جب ہم نے ندا فرمائی''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اے امت محمدیہ! تم مجھے پکارو رحمۃ اللہ علیہ میں تمہارے دعا کرنے سے پہلے تمہاری دعا کو قبول کروں گا اور تمہارے مانگنے سے پہلے تمہیں عطا کروں گا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3536۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا اَتٰى مُوْسٰى قَوْمَهُ اَمَرَهُمْ بِالزَّكَاةِ فَجَمَعَهُمْ قَارُوْنُ فَقَالَ لَهُمْ جَاءَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَجَاءَكُمْ بِاَشْيَاءَ فَاحْتَمَلْتُمُوْهَا فَتَحَمَّلُوْا اَنْ تُعْطُوْهُ اَمْوَالَكُمْ فَقَالُوْا لَا نَحْتَمِلُ اَنْ نُعْطِيَهُ اَمْوَالَنَا فَمَا تَرٰى فَقَالَ لَهُمْ اَرٰى اَنْ اُرْسِلَ اِلٰى بَغِيِّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَنُرْسِلُهَا اِلَيْهِ فَتَرْمِيْهِ بِاَنَّهُ اَرَادَهَا عَلٰى نَفْسِهَا فَدَعَا مُوْسٰى عَلَيْهِمْ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْاَرْضَ اَنْ تُطِيْعَهُ فَقَالَ مُوْسٰى لِلْاَرْضِ خُذِيْهِمْ فَاَخَذَتْهُمْ اِلٰى اَعْقَابِهِمْ فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ يَا مُوْسٰى يَا مُوْسٰى ثُمَّ قَالَ لِلْاَرْضِ خُذِيْهِمْ فَاَخَذَتْهُمْ اِلٰى رُكَبِهِمْ فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ يَا مُوْسٰى يَا مُوْسٰى ثُمَّ قَالَ لِلْاَرْضِ خُذِيْهِمْ فَاَخَذَتْهُمْ اِلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ يَا مُوْسٰى يَا مُوْسٰى فَقَالَ لِلْاَرْضِ خُذِيْهِمْ فَاَخَذَتْهُمْ فَغَيَّبَتْهُمْ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى مُوْسٰى يَا مُوْسٰى سَاَلَكَ عِبَادِيْ وَتَضَرَّعُوْا اِلَيْكَ فَلَمْ تُجِبْهُمْ وَعِزَّتِيْ لَوْ اَنَّهُمْ دَعَوْنِيْ لَاَجَبْتُهُمْ قَالَ بْنُ عَبَّاسٍ وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ''فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ'' .(القصص:81) خُسِفَ بِهٖ اِلَى الْاَرْضِ السُّفْلٰى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے پاس آئے اور ان کو زکوٰۃ ادا کرنے کا

حکم دیا تو قارون نے ان سب کو جمع کر کے کہا: اس نے تمہیں نماز کا حکم دیا اور دیگر کئی احکام دیئے جن کو تم نے برداشت کر لیا، اب تم اپنے اموال سے زکوٰۃ دینا برداشت کر لو گے؟ لوگوں نے کہا: جی نہیں۔ ہم یہ برداشت نہیں کریں گے کہ اپنے اموال اس کے حوالے کر دیں۔ تیرا کیا خیال ہے؟ اس نے کہا: میرا یہ خیال ہے کہ ہم بنی اسرائیل کی بدکار عورت کو یہ سب کچھ دے کر بھیجیں گے کہ وہ ان کو دے دے اور وہ اس پر یہ الزام لگا دے کہ انہوں نے اس کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا تھا۔ تب موسیٰ علیہ السلام نے ان کے حق میں بددعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کی اطاعت کرے۔ موسیٰ علیہ السلام نے زمین سے کہا: ان کو پکڑ لے۔ زمین نے ان کو ٹخنوں تک پکڑ لیا، وہ لوگ یا موسیٰ علیہ السلام، یا موسیٰ علیہ السلام کہہ کر آپ کو پکارنے لگے۔ آپ نے پھر زمین سے کہا: ان کو پکڑ لے۔ زمین نے ان کو گھٹنوں تک پکڑ لیا وہ پھر یا موسیٰ علیہ السلام یا موسیٰ علیہ السلام کی ندائیں دینے لگے۔ آپ نے پھر زمین سے کہا: ان کو پکڑ لے۔ زمین نے ان کو گردنوں تک پکڑ لیا وہ پھر یا موسیٰ علیہ السلام یا موسیٰ علیہ السلام کہہ کر ندائیں دینے لگے۔ موسیٰ علیہ السلام نے پھر زمین سے کہا: ان کو پکڑ لے۔ زمین نے ان کو اپنے اندر دھنسا لیا اور یہ لوگ بالکل غائب ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی: اے موسیٰ علیہ السلام! میرے بندوں نے تجھ سے سوال کیا اور تیری طرف بہت آہ وزاری کی لیکن تو نے ان کی بات نہیں مانی، مجھے میری عزت کی قسم ہے، اگر یہ لوگ مجھے پکارتے تو میں ان کی پکار کو سنتا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ" ۔(القصص:81)

''اور ہم نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيرُ سُوْرَةِ الْعَنْكَبُوْتِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3537۔ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ الْخَطْمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ حَاتِمِ بْنِ اَبِيْ صَغِيْرَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اُمِّ هَانِءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ :سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ :وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ (العنكبوت: 29)، قَالَ: كَانُوْا يَخْذِفُوْنَ اَهْلَ الطَّرِيْقِ وَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ فَهُوَ الْمُنْكَرُ الَّذِيْ كَانُوْا يَاْتُوْنَ، صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حديث 3537

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 3190 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 26935 اخرجه ابو القاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 1002 اخرجه ابوداؤد الطيالسى فى "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 1617

سورۃ عنکبوت کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧-حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَتَاْتُوْنَ فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ (العنكبوت:29)

''اور اپنی مجلس میں بری بات کرتے ہو''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: وہ راہگیروں کو کنکریاں مارا کرتے تھے اور ان سے ٹھٹھا کرتے تھے، یہ تھی وہ بری باتیں جو وہ کیا کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3538- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ اَخْبَرَنِي يَزِيْدُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي اللَّيْثِ الْاَشْجَعِيّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ سَاَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ (العنكبوت: 45) فَقُلْتُ ذِكْرُ اللّٰهِ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ فَقَالَ لَا ذِكْرَ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ ذِكْرِكُمْ اِيَّاهُ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧-حضرت عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ (العنكبوت:45)

''اور بے شک اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق دریافت کیا تو میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کا ذکر تسبیح تحلیل اور تکبیر کے ساتھ۔ آپ نے فرمایا: جس طرح تم اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہو، اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الرُّوْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3539- اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيْلِ الْاَصْبَهَانِيُّ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا معنٌ ابْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ سَمِيٍّ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَيَجِيْءُ قَوْمٌ يَقْرَؤُوْنَ الم غَلَبَتِ الرُّوْمُ وَاِنَّمَا هِيَ غُلِبَتْ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورة روم کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ -حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عنقریب ایک ایسی قوم آئے گی (جو سورۂ مریم کی پہلی آیت) یوں پڑھیں گے

الٓمّٓ غَلَبَتِ الرُّوْمُ (الروم:2)

حالانکہ (اس کا صحیح تلفظ) غُلِبَتْ ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3540- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْمُهَلَّبِ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ :كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَظْهَرَ الرُّوْمُ عَلٰى فَارِسَ لِاَنَّهُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ، وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَظْهَرَ فَارِسُ عَلَى الرُّوْمِ لِاَنَّهُمْ اَهْلُ اَوْثَانٍ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ الْمُسْلِمُوْنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَمَا اِنَّهُمْ سَيُهْزَمُوْنَ، فَذَكَرَ اَبُوْ بَكْرٍ لَهُمْ ذٰلِكَ، فَقَالُوْا :اجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ اَجَلًا، فَاِنْ ظَهَرُوْا كَانَ لَكَ كَذَا وَكَذَا، وَاِنْ ظَهَرْنَا كَانَ لَنَا كَذَا وَكَذَا، فَجَعَلَ بَيْنَهُمْ اَجَلَ خَمْسِ سِنِيْنَ فَلَمْ يَظْهَرُوْا، فَذَكَرَ ذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : اَلَا جَعَلْتَهُ اُرَاهُ، قَالَ :دُوْنَ الْعَشَرَةِ، قَالَ :فَظَهَرَتِ الرُّوْمُ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى الٓمّٓ (الروم:1) غُلِبَتِ الرُّوْمُ (الروم:2) فِيْ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ (الروم:3)، قَالَ :فَغُلِبَتِ الرُّوْمُ، ثُمَّ غَلَبَتْ بَعْدُ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ بَعْدُ، وَيَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ (الروم: 4)، قَالَ سُفْيَانُ :وَسَمِعْتُ اَنَّهُمْ ظَهَرُوْا يَوْمَ بَدْرٍ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مسلمان یہ چاہتے تھے کہ روم، فارس پر غالب آئے کیونکہ روم والے لوگ اہل کتاب تھے اور مشرکین یہ چاہتے تھے فارس، روم پر غالب آئے کیونکہ وہ بتوں کے پجاری تھے۔ مسلمانوں نے یہ بات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ذکر کی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہر حال ان کو شکست ہوگی (یعنی فارس کو) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ بات ان سے کی۔ انہوں نے کہا: ہمارے ساتھ شرط رکھ لو اگر وہ (روم) غالب آئیں گے تو تمہارے لئے اتنا اتنا انعام ہوگا اور اگر ہم جیت گئے تو ہمارے لئے اتنا اتنا انعام ہوگا۔ آپ نے ان کے لئے پانچ سال کی مدت مقرر کر دی۔ لیکن اس عرصے میں (روم) غالب نہ آسکا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جو کچھ دیکھ رہا تھا وہ کہہ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس سال سے پہلے پہلے (روم غالب

آجائے گا) آپ فرماتے ہیں: اس کے بعد روم غالب آ گئے۔ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

الٓمّٓ (الروم: 1) غُلِبَتِ الرُّوْمُ (الروم: 2) فِیْٓ اَدْنَی الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ (الروم: 3)

''رومی مغلوب ہوئے پاس کی زمین میں اور اپنی مغلوبی کے بعد عنقریب غالب ہوں گے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

چنانچہ روم مغلوب ہوئے پھر اس کے بعد غالب ہوئے۔

لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ، وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ (الروم: 4)

''حکم اللہ ہی کا ہے آگے اور پیچھے اور اس دن ایمان والے خوش ہوں گے اللہ کی مدد سے''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت سفیان فرماتے ہیں: میں نے سنا ہے کہ وہ لوگ بدر کے دن غالب ہوئے (یعنی اہل روم اسی دن فارس پر غالب جس دن غزوۂ بدر ہوا تھا)

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3541- حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي رَزِيْنٍ قَالَ جَاءَ نَافِعُ بْنُ الْاَزْرَقِ اِلٰى بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ نَعَمْ فَقَرَاَ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ (الروم: 17) قَالَ صَلَاةُ الْمَغْرِبِ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ (الروم: 17) صَلَاةُ الصُّبْحِ وَعَشِيًّا صَلَاةُ الْعَصْرِ وَحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ (الروم: 18) صَلَاةُ الظُّهْرِ وَقَرَاَ ''وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ (النور: 58)''

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧- حضرت نافع بن ازرق، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور کہا: قرآن میں پانچ نمازوں کا ذکر ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔ پھر آپ نے پڑھا:

فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ (الروم: 17)

اور فرمایا: یہ نماز مغرب کا ذکر ہے۔

پھر پڑھا:

وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ (الروم: 17)

اور فرمایا: یہ نماز فجر کا ذکر ہے۔ پھر پڑھا:

وَعَشِيًّا (الروم: 18)

اور فرمایا یہ نماز عصر ہے۔

پھر پڑھا:

وَحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ (الروم:18)

اورفرمایا: یہ نماز ظہر ہے۔

اور پھر پڑھا:

وَمِنْ بَعْدِ صَلاَةِ الْعِشَاءِ(النور:58)

اورفرمایا: یہ نماز عشاء ہے۔

ثَلاَثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ (النور:58)

''یہ تین وقت تمہاری شرم کے ہیں''

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ لُقْمَانَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3542۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسَى الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا حَمِيْدُ الْخَرَّاطُ عَنْ عَمَّارِ الدَّهْنِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِى الصَّهْبَاءِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ(لقمان:6) قَالَ هُوَ وَاللّٰهِ الْغِنَاءُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۂ لقمان کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ(لقمان:6)

''اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

میں خدا کی قسم ''گانا'' مراد ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3543۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ مُوْسَى بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ:سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهٖ

وَهُوَ يَعِظُهُ :يَا بُنَيَّ، اِيَّاكَ وَالتَّقَنُّعَ، فَاِنَّهَا مَخُوفَةٌ بِاللَّيْلِ مَذَلَّةٌ بِالنَّهَارِ، هٰذَا مَتْنٌ شَاهِدُهُ اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

✦✦ -حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے سے کہا: اے بیٹے بتکلف قناعت کرنے سے بچو کیونکہ یہ رات میں خوف کا اور دن میں ذلت کا باعث ہوتی ہے۔

✿✿ یہ ایسا متن ہے جس کے شاہد کی سند صحیح ہے۔

3544- حَدَّثَنِى عَلِىُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْهَيْثَمِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِى اللَّيْثِ، حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِىُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِىِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَتَلا قَوْلَ لُقْمَانَ لابْنِهِ :وَاقْصِدْ فِىْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ (لقمان: 19)، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مَشَوْا بَيْنَ يَدَيْهِ وَخَلَّوْا ظَهْرَهُ لِلْمَلائِكَةِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِجَاهُ

✦✦ -حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے لقمان علیہ السلام کا اپنے بیٹے کے لئے قول:

وَاقْصِدْ فِىْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ (لقمان:19)

''اور میانہ چال چل اور اپنی آواز کچھ پست رکھ''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تلاوت کیا اور فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نکلتے تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کے آگے چلتے اور آپ کی پشت کی جانب فرشتوں کے لئے خالی چھوڑ دیتے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

-تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ السَّجْدَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3545- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ الْخَوَّاصُ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِى اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ :قُلْتُ لاَبِى الزُّبَيْرِ: اَسَمِعْتَ اَنَّ جَابِرًا يَذْكُرُ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَاَ :الٓمّٓ تَنْزِيلُ السَّجْدَةُ، وَتَبَارَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ، فَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ :حَدَّثَنِيهِ صَفْوَانُ اَوْ اَبُوْ صَفْوَانَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِجَاهُ لاَنَّ مَدَارَهُ عَلٰى حَدِيْثِ لَيْثِ بْنِ اَبِى سُلَيْمٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ

حديث: 3545

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 2892 اخرجه ابو القاسم الطبرانى فى "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث:1483

سورۃ سجدہ کی تفسیر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

✧✧ حضرت ابوخیثمہ زہیر بن معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ابوالزبیر سے کہا: کیا تم نے سنا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ یہ بات بتایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے **الم تنزیل السجدہ** اور **تبارک الذی بیدہ الملک** پڑھا کرتے تھے؟ تو ابوالزبیر نے کہا: (جی ہاں) مجھے صفوان یا (شاید فرمایا) ابوصفوان نے یہ بات بتائی ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔ کیونکہ اس حدیث کا مدار لیث بن ابی سلیم کی ابوالزبیر سے روایت کردہ حدیث پر ہے۔

3546۔ اَخۡبَرَنِی اَبُوۡ جَعۡفَرٍ مُحَمَّدُ بۡنُ عَلِیٍّ الشَّيۡبَانِیِّ بِالۡكُوۡفَةِ حَدَّثَنَا اَحۡمَدُ بۡنُ حَازِمٍ الۡغِفَارِیّ حَدَّثَنَا عُبَيۡدُ اللّٰهِ بۡنُ مُوۡسٰى اَنۡبَاَ اِسۡرَائِيۡلُ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بۡنُ حَرۡبٍ عَنۡ عِكۡرِمَةَ عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا فِی قَوۡلِهٖ عَزَّوَجَلَّ "يُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ مِنَ السَّمَاۤءِ اِلَى الۡاَرۡضِ ثُمَّ يَعۡرُجُ اِلَيۡهِ فِیۡ يَوۡمٍ كَانَ مِقۡدَارُهٗۤ اَلۡفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوۡنَ" .(السجدة:5) قَالَ مِنَ الۡاَيَّامِ السِّتَّةِ الَّتِی خَلَقَ اللّٰهُ فِيۡهَا السَّمَاوَاتِ وَالۡاَرۡضَ ثُمَّ يَعۡرُجُ اِلَيۡهِ

هٰذَا حَدِيۡثٌ صَحِيۡحُ الۡاِسۡنَادِ وَلَمۡ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد

"يُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ مِنَ السَّمَاۤءِ اِلَى الۡاَرۡضِ ثُمَّ يَعۡرُجُ اِلَيۡهِ فِیۡ يَوۡمٍ كَانَ مِقۡدَارُهٗۤ اَلۡفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوۡنَ" .(السجدة:5)

''کام کی تدبیر فرماتا ہے آسمان سے زمین تک پھر اسی کی طرف رجوع کرے گا اس دن کہ جس کی مقدار ہزار برس ہے تمہاری گنتی میں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: ان چھ دنوں میں سے جن میں اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا پھر اسی کی طرف رجوع کرے گا)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3547۔ اَخۡبَرَنَا اَبُوۡ زَكَرِيَّا الۡعَنۡبَرِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بۡنُ عَبۡدِ السَّلَامِ بۡنِ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اِسۡحَاقُ بۡنُ اِبۡرَاهِيۡمَ، اَنۡبَاَنَا عَبۡدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا يَحۡيَى بۡنُ الۡعَلَاءِ، عَنۡ عَمِّهٖ شُعَيۡبِ بۡنِ خَالِدٍ، حَدَّثَنِیۡ سِمَاكُ بۡنُ حَرۡبٍ، عَنۡ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ عَمِيۡرَةَ، عَنِ الۡعَبَّاسِ بۡنِ عَبۡدِ الۡمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ، قَالَ: كُنَّا جُلُوۡسًا عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ بِالۡبَطۡحَاءِ، فَمَرَّتۡ سَحَابَةٌ، فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ : اَتَدۡرُوۡنَ مَا هٰذَا ؟ فَقُلۡنَا :اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗ اَعۡلَمُ، فَقَالَ :السَّحَابُ، فَقُلۡنَا :السَّحَابُ، فَقَالَ :وَالۡمُزۡنُ، فَقُلۡنَا :وَالۡمُزۡنُ، فَقَالَ :وَالۡعَنَانُ، فَسَكَتَ، ثُمَّ

قَالَ: اَتَدْرُوْنَ كَمْ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؟ فَقُلْنَا :اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، فَقَالَ :بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ خَمْسِمِئَةِ سَنَةٍ، وَمِنْ كُلِّ سَمَاءٍ اِلَى السَّمَآءِ الَّتِيْ تَلِيهَا مَسِيرَةُ خَمْسِمِئَةِ سَنَةٍ، وَكِثْفُ كُلِّ سَمَاءٍ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ، وَفَوْقَ السَّمَآءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ اَعْلَاهُ، وَاَسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ، وَاللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ وَلَيْسَ يَخْفَى عَلَيْهِ مِنْ اَعْمَالِ بَنِيْ اٰدَمَ شَيْءٌ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بطحاء (وہ بڑا نالہ جس میں ریت اور کنکریاں ہوں) میں بیٹھے ہوئے تھے تو آسمان سے بادل گزرا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ ہم نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سحاب" ہے۔ ہم نے کہا: "سحاب" کیا ہوتا ہے؟۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "مزن"۔ ہم نے کہا: "مزن" کیا ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عنان"۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ آسمان اور زمین کے درمیان کس قدر فاصلہ ہے؟ ہم نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے اور ہر آسمان سے اگلے آسمان تک پانچ سو سال کی مسافت ہے اور ہر آسمان کا اپنا حجم پانچ سو سال کی مسافت ہے اور ساتویں آسمان سے اوپر ایک سمندر ہے جس کی تہہ اور سطح بالا کے درمیان اتنی مسافت ہے، جتنی زمین اور آسمان کے درمیان اور اللہ تعالیٰ (کی قدرت) اس سے بھی اوپر ہے (یعنی اس کو بھی حاوی ہے) اور اس پر انسان کا کوئی عمل بھی مخفی نہیں ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3548۔ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ نَضْرٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ، اَنْبَاَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، وَالْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِيْ شَبِيْبٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، وَقَدْ اَصَابَ الْحَرُّ، فَتَفَرَّقَ الْقَوْمُ حَتّٰى نَظَرْتُ، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَبُهُمْ مِنِّيْ، قَالَ :فَدَنَوْتُ مِنْهُ، فَقُلْتُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنْبِئْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ، قَالَ :لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ عَظِيمٍ وَاِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ، تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ

حدیث: 3548

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 266 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 2616 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 11392 اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة بيروت لبنان 1407ھ/ 1986ء رقم الحديث: 104

الْمَكْتُوبَةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ، قَالَ :وَإِنْ شِئْتَ أَنْبَأْتُكَ بِأَبْوَابِ الْجَنَّةِ، قُلْتُ : أَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ:الصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُكَفِّرُ الْخَطِيئَةَ، وَقِيَامُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ يَبْتَغِي وَجْهَ اللّٰهِ، قَالَ:ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ :تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ (السجدة:16)، قَالَ :وَإِنْ شِئْتَ أَنْبَأْتُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُودِهِ وَذُرْوَةِ سَنَامِهِ، قَالَ:قُلْتُ : أَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ : أَمَّا رَأْسُ الْأَمْرِ فَالْإِسْلَامُ، وَأَمَّا عَمُودُهُ فَالصَّلَاةُ، وَأَمَّا ذِرْوَةُ سَنَامِهِ فَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَإِنْ شِئْتَ أَنْبَأْتُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهِ، فَسَكَتَ، فَإِذَا رَاكِبَانِ يُوضِعَانِ قِبَلَنَا، فَخَشِيتُ أَنْ يَشْغَلَاهُ عَنْ حَاجَتِي، قَالَ :فَقُلْتُ :مَا هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ؟ قَالَ :فَأَهْوٰى بِإِصْبَعِهِ إِلٰى فِيهِ، قَالَ:فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَإِنَّا لَنُؤَاخَذُ بِمَا نَقُولُ بِأَلْسِنَتِنَا ؟ قَالَ :ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ ابْنَ جَبَلٍ هَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ فِي جَهَنَّمَ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ ؟ هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ زِيرٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ فِي حَدِيثِهِ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک میں موجود تھے کہ شدید گرمی پڑی، جس کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم منتشر ہو گئے۔ میں نے دیکھا کہ میں سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوں۔ آپ فرماتے ہیں: میں آپکے اور بھی قریب آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں لے جائے اور دوزخ سے دور کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے بہت عظیم سوال کیا ہے؟ اور یہ چیز اس شخص کے لئے تو بہت آسان ہے، جس کے لئے اللہ تعالیٰ آسان کر دے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرا، فرضی نمازیں ادا کر، فرضی زکوٰۃ ادا کر، ماہ رمضان کے روزے رکھ۔ پھر آپ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو میں تجھے جنت کے دروازوں کے بارے میں بتاؤں؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے اور صدقہ خطاؤں کو مٹاتا ہے اور رضائے الٰہی کی خاطر آدمی کا رات کے پچھلے پہر قیام کرنا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔

تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ (السجدة:16)

''ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خوابگاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے سے کچھ خیرات کرتے ہیں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر آپ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو میں تجھے اصل بات، اس کی گہرائی اور اس کی بلندی بتاؤں؟ میں نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا: حقیقی امر تو ''اسلام'' ہے، اس کی گہرائی نماز ہے اور اس کی بلندی ''جہاد فی سبیل اللہ'' ہے۔ آپ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو ان تمام کے سرمایہ کے بارے میں بتاؤں؟ پھر آپ خاموش ہو گئے۔ اچانک دو سوار ہماری طرف آ رہے تھے مجھے یہ خدشہ ہوا کہ یہ آپ کو اپنی طرف متوجہ کر لیں گے اور میری بات ادھوری رہ جائے گی۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیا ہے؟ آپ نے انگلی سے اپنے منہ کی جانب اشارہ کیا۔ میں نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہماری گفتگو پر بھی ہماری پکڑ ہو گی؟

آپ نے فرمایا: اے ابن جبل! تیری ماں تجھے روئے لوگ جہنم میں ناک کے بل اوندھے ڈالے جائیں گے وہ سب ان کی زبان ہی کا کیا دھرا ہے۔

نوٹ: یہ الفاظ جریر کی روایت کے ہیں اور ابواسحاق فزاری نے اپنی حدیث میں حکم بن عتیبہ کا ذکر نہیں کیا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3549- حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ الْبَزَّارِ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ حَيَّانَ، حَدَّثَنِىْ اَبُوْ صَخْرٍ، عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَصِفُ الْجَنَّةَ حَتّٰى انْتَهٰى، ثُمَّ قَالَ: فِيْهَا مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ، ثُمَّ قَرَاَ: تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ (السجدة:16)، قَالَ اَبُوْ صَخْرٍ: فَذَكَرْتُهُ لِلْقُرَظِيِّ، فَقَالَ: اِنَّهُمْ اَخْفَوْا لِلّٰهِ عَمَلًا وَاَخْفٰى لَهُمْ ثَوَابًا، فَقَدِمُوْا عَلَى اللّٰهِ فَقَرَّتْ تِلْكَ الْاَعْيُنُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، آپ جنت کے اوصاف بیان فرما رہے تھے، جب آپ اوصاف بیان کر چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں وہ نعمتیں ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ (السجدة:16)

آیت کے آخر تک۔ ابوصخر کہتے ہیں: میں نے اس کا ذکر قرظی سے کیا، تو انہوں نے کہا: انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کو چھپائے رکھا، اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ثواب چھپائے رکھا۔ پھر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آئے تو وہ آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3550- حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَاَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّهُ مَكْتُوْبٌ فِى التَّوْرَاةِ لَقَدْ اَعَدَّ اللّٰهُ لِلَّذِيْنَ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ مَا لَمْ تَرَ عَيْنٌ وَلَمْ تَسْمَعْ اُذُنٌ وَّلَمْ يَخْطُرْ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ وَّلَا يَعْلَمُهُ نَبِىٌّ مُّرْسَلٌ وَلَا مَلَكٌ مُّقَرَّبٌ قَالَ نَحْنُ نَقْرَاُهَا فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِىَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (السجدة:17)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: توراۃ شریف میں یہ لکھا ہوا ہے "جن لوگوں کے پہلو خوابگاہوں سے جدا رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں

ان کا خیال گزرا ہے، نہ ان کو کوئی نبی یا مرسل جانتا ہے اور نہ کوئی مقرب فرشتہ۔ فرمایا: ہم بھی اس کو پڑھتے ہیں:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (السجدة:17)

''تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے صلہ ان کے کاموں کا''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3551۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ (السجدة:21) قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس آیت:

وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ (السجدة:21)

''اور ضرور ہم انہیں چکھائیں گے کچھ نزدیک کا عذاب اس بڑے عذاب سے پہلے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: یہ جنگ بدر کے دن کی بات ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3552۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مِهْرَانَ الْخَرَّازُ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ، وَتَلَا قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا (السجدة: 24)، فَقَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيْدَ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَا رُزِقَ عَبْدٌ خَيْرًا لَهُ وَلَا اَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ، قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ فِيْ اٰخِرِ حَدِيْثِهٖ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ: اَنَّ نَاسًا مِنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَلْحَدِيْثُ بِطُوْلِهٖ، وَفِيْ اٰخِرِهٖ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ الَّتِيْ عِنْدَ اِسْحَاقَ بْنِ سُلَيْمَانَ

✧✧ ۔حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا (السجدة:24)

''اور ہم نے ان میں سے کچھ امام بنائے کہ ہمارے حکم سے بتاتے جبکہ انہوں نے صبر کیا''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنایا: انسان کو صبر سے زیادہ بہتر اور اس سے زیادہ وسیع کوئی

چیز نہیں دی گئی۔

۞ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسی سند کے ہمراہ اپنی حدیث کے آخر میں یہ الفاظ ذکر کئے ہیں۔ ''کچھ انصاری لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔ اس کے بعد مفصل حدیث بیان کی اور اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں۔ لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا جس سند کے ساتھ اسحاق بن سلیمان نے روایت کی ہے۔

3553۔ اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ "وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ (السجدة: 28) قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ (السجدة: 29)" قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ فُتِحَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَنْفَعِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِيْمَانُهُمْ بَعْدَ الْمَوْتِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦ ✦ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ (السجدة: 28) قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ (السجدة: 29)

''اور وہ کہتے ہیں یہ فیصلہ کب ہوگا اگر تم سچے ہو تم فرماؤ فیصلہ کے دن کافروں کو ان کا ایمان نفع نہ دے گا اور نہ انہیں مہلت ملے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: جنگ بدر کے دن نبی اکرم ﷺ کو فتح ملی اور کافروں کو مرنے کے بعد ان کا ایمان کچھ نفع نہ دے گا۔

۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3554۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ هَارُوْنَ الْفَقِيْهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ *كَانَتْ سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ تُوَازِيْ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَكَانَ فِيْهَا الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ اِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوْهُمَا الْبَتَّةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ احزاب کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✦ ✦ ۔حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سورۂ احزاب، سورۂ بقرہ کے برابر ہوا کرتی تھی اسی میں یہ آیت بھی تھی:

الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ اِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوْهُمَا الْبَتَّةَ

''شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت سے زنا کرے تو دونوں کولازمی ''رجم'' کردو''

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3555۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا قَابُوسُ بْنُ اَبِي ظَبْيَانَ، اَنَّ اَبَاهُ، حَدَّثَهُ، قَالَ :قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ :مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهِ (الاحزاب: 4)، مَا عَنَى بِذٰلِكَ ؟ قَالَ:قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَرَ خَطْرَةً، فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ الَّذِينَ يُصَلُّونَ مَعَهُ : اَلا تَرَوْنَ لَهُ قَلْبَانِ قَلْبٌ مَعَهُمْ وَقَلْبٌ مَعَكُمْ ؟ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَا جَعَلَ :اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✦✦ ۔حضرت ابوظبیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ اس آیت کا مطلب کیا ہے:

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهِ (الاحزاب:4)

''اللہ نے کسی آدمی کے اندر دو دل نہ رکھے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

انہوں نے فرمایا: ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قیام میں تھے کہ آپ کو کوئی بات سوجھی تو جو منافقین آپ کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے کہا: کیا تم نہیں دیکھ رہے کہ اس کے دو دل ہیں؟، ایک دل ان کے ساتھ اور ایک دل تمہارے ساتھ۔تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهِ (الاحزاب:4)

اللہ نے کسی آدمی کے اندر دو دل نہ رکھے(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3556۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْبَزَّارُ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ ''اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ'' وَهُوَ اَبٌ لَّهُمْ ''وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهَاتُهُمْ'' .(الاحزاب:6)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ آیت پڑھا کرتے تھے:

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ'' وَهُوَ اَبٌ لَّهُمْ ''وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهَاتُهُمْ'' .(الاحزاب:6)

''یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور وہ ان کا باپ ہے

''وازواجه امهاتهم''

''اوراس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں''

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3557۔ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَكْرٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ :بَيْنَا عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ تَقُوْلُ لِاُمِّهَا اُمِّ كُلْثُومِ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ : اَبِىْ خَيْرٌ مِّنْ اَبِيكِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ : اَلا اَقْضِىْ بَيْنَكُمَا، اِنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ :يَا اَبَا بَكْرٍ، اَنْتَ عَتِيْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ، قُلْتُ :فَمِنْ يَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيْقًا، وَدَخَلَ طَلْحَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : اَنْتَ يَا طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ، صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✦✦ حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک دفعہ عائشہ بنت طلحہ رحمۃ اللہ علیہا نے اپنی والدہ ام کلثوم بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے کہا: میرا باپ تیرے باپ سے زیادہ فضیلت والا ہے۔ اس پر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمہارے درمیان میں فیصلہ کرتی ہوں۔ ایک دفعہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ تم ''عَتِيْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّـــارِ'' دوزخ سے اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہو۔ میں نے کہا: اسی دن سے ان کا نام ''عتیق'' ہوگیا۔ (یونہی) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: اے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ تو ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے اپنی محنت وصول کر لی ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3558۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ اَبِىْ نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا قَالَتْ :فِىْ بَيْتِىْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ، قَالَتْ :فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، اَجْمَعِيْنَ، فَقَالَ :اَللّٰهُمَّ هَؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِىْ، قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَنَا مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ ؟ قَالَ : اِنَّكِ اَهْلِىْ خَيْرٌ وَهَؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِىْ اَللّٰهُمَّ اَهْلِىْ اَحَقُّ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

حدیث 3557

اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث:9

حدیث 3558

اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث:627

✦✦ -حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یہ آیت میرے گھر میں نازل ہوئی:

'اِنَّمَا یُرِیدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ'

''اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپا کی دور فرمادے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا اور کہا: اے اللہ تعالیٰ یہ میرے گھر والے ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں گھر والوں میں شامل نہیں ہوں؟ آپ نے فرمایا: تو تو میری اچھی بیوی ہے اور یہ میرے اہل بیت ہیں۔ اے اللہ! میری بیوی زیادہ مستحق ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3559- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ، اَنْبَاَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِیدِ بْنِ مَزِیدٍ، اَخْبَرَنِی اَبِی، قَالَ: سَمِعْتُ الْاَوْزَاعِیَّ، یَقُولُ: حَدَّثَنِی اَبُو عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِی وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جِئْتُ اُرِیدُ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمْ اَجِدْهُ، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: انْطَلَقَ اِلٰی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوهُ فَاجْلِسْ، فَجَاءَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ وَدَخَلْتُ مَعَهُمَا، قَالَ: فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَسَنًا وَحُسَیْنًا، فَاَجْلَسَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰی فَخِذِهِ وَاَدْنٰی فَاطِمَةَ مِنْ حِجْرِهِ وَزَوْجَهَا، ثُمَّ لَفَّ عَلَیْهِمْ ثَوْبَهُ وَاَنَا شَاهِدٌ، فَقَالَ: اِنَّمَا یُرِیدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیرًا اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَیْتِی،

هٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ یُخْرِجَاهُ

✦✦ -حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے گیا، لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے کاشانہ پر نہ تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلانے گئے ہوئے ہیں۔ آپ نے ان کو بٹھا لیا ہوگا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تشریف لے آئے۔ آپ گھر میں داخل ہوئے اور ان کے ہمراہ میں بھی اندر چلا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو اپنے رانوں پر بٹھا لیا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ان کے شوہر کو اپنی گود کے قریب کیا پھر ان سب کے اوپر اپنی چادر ڈال کر یہ آیت پڑھی:

اِنَّمَا یُرِیدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیرًا

پھر کہا: اے اللہ! یہ میرے گھر والے ہیں۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث 3559

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 2670 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث:2690

3560- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا اُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، يُذْكَرُ الرِّجَالُ وَلا يُذْكَرُ النِّسَاءُ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَاَنْزَلَ اَنِّيْ لاَ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مردوں کا ذکر تو کیا جاتا ہے لیکن عورتوں کا تذکرہ نہیں ہوتا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی:

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ (الاحزاب:35)

''بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے اور ایمان والیاں اور فرمانبردار اور فرمانبرداریں اور سچے اور سچیاں اور صبر والے اور صبر والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لئے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور یہ آیت بھی نازل فرمادی:

''اَنِّيْ لاَ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى''۔ (ال عمران:195)

میں تم میں کام والے کی محنت اکارت نہیں کرتا مرد ہو یا عورت (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمۃ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3561- حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ، عَنِ الْاَغَرِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا اَيْقَظَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتِ، لَمْ يُسْنِدْهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ، وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْنَادِ وَاَسْنَدَهُ عِيْسَى بْنُ جَعْفَرٍ وَهُوَ ثِقَةٌ،

حدیث 3561

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1309 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1335 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 2569 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 1310 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 4420 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامی دارعمار بيروت لبنان/عمان 1405ھ 1985ء رقم الحديث: 248

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مرد رات کے وقت اپنی بیوی کو بیدار کرے پھر یہ دونوں دو رکعت نوافل پڑھیں تو ان کا نام اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مردوں اور عورتوں میں شامل کرلیا جاتا ہے۔

❀❀ ابونعیم اس حدیث کو مسند نہیں کہا اور اس کی اسناد میں نبی اکرم کا ذکر کیا ہے تاہم عیسیٰ بن جعفر نے اس کو مسند کہا ہے اور وہ ثقہ ہیں۔ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3562۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَدْلٍ السَّدُوسِيُّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَاَتَانِي الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ، فَقَالا لِيْ: يَا اُسَامَةُ، اسْتَاْذِنْ لَنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنْتُهُ، فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّ الْعَبَّاسَ وَعَلِيًّا يَسْتَاْذِنَانِ، قَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا حَاجَتُهُمَا؟ قُلْتُ: لَا، وَاللّٰهِ مَا اَدْرِي، قَالَ: لٰكِنِّيْ اَدْرِي، ائْذَنْ لَهُمَا، فَدَخَلا عَلَيْهِ، فَقَالا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ اَيُّ اَهْلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟ قَالَ: اَحَبُّ اَهْلِي اِلَيَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، فَقَالا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَيْسَ نَسْاَلُكَ عَنْ فَاطِمَةَ، قَالَ: فَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ الَّذِيْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْهِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں مسجد علیہ الصلوٰۃ والسلام میں تھا کہ میرے پاس حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور مجھ سے کہنے لگے: اے اسامہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے لئے اجازت مانگو، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور ان کے لئے اجازت طلب کی: میں نے عرض کی: عباس رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ آپ کے پاس حاضر ہونے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ کس کام سے آئے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں خدا کی قسم مجھے معلوم نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہرحال میں جانتا ہوں۔ تم ان کو اندر آنے دو۔ چنانچہ وہ دونوں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ کی بارگاہ میں یہ پوچھنے کے لئے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ گھر والوں میں کس کے ساتھ سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ بنت محمد رضی اللہ عنہا سے۔ انہوں نے کہا: ہم آپ سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے متعلق نہیں پوچھ رہے (بلکہ ان کے علاوہ بتائیے) آپ نے فرمایا: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے، جس پر اللہ تعالیٰ نے بھی انعام فرمایا ہے اور میں نے بھی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3563۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ،

حدیث 3562

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3819

حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :جَاءَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَشْكُو اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَمْسِكْ عَلَيْكَ اَهْلَكَ فَنَزَلَتْ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيهِ

✧✧-حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی شکایت لے کر حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھو تب یہ آیت نازل ہوئی:

وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيهِ(الاحزاب:37)

''اور تم اپنے دل میں رکھتے تھے وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

3564۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بَعَثَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فِيْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ، قَالَ اَنَسٌ :فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اذْهَبْ فَادْعُ مَنْ لَقِيتَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَذَهَبْتُ، فَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا اِلَّا دَعَوْتُهُ، قَالَ :وَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الطَّعَامِ وَدَعَا فِيهِ، وَقَالَ :مَا شَاءَ اللّٰهُ، قَالَ :فَجَعَلُوْا يَاْكُلُوْنَ وَيَخْرُجُونَ وَبَقِيَتْ طَائِفَةٌ فِي الْبَيْتِ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِي مِنْهُمْ، وَاَطَالُوا الْحَدِيْثَ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَرَكَهُمْ فِي الْبَيْتِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ :يٰاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِيْنَ اِنَاهُ يَعْنِيْ غَيْرَ مُتَحَيِّنِيْنَ حَتّٰى بَلَغَ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧-حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے مٹی کے ایک برتن میں حیس (کھجور، گھی اور ستو سے تیار کیا ہوا کھانا) بھیجا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم جاؤ اور جو بھی مسلمان تمہیں ملے اس کو دعوت دے آؤ۔ میں چلا گیا اور مجھے جو بھی مسلمان نظر آیا، میں نے اس کو دعوت دے دی۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے میں اپنا ہاتھ ڈالا اور دعا مانگی اور جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ آپ نے پڑھا۔ آپ فرماتے ہیں: پھر لوگ کھانا کھا کھا کر جاتے رہے بالآخر ایک جماعت گھر میں باقی بچی (یہ لوگ کھانے سے

حدیث: 3563

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 7045 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 11407

حدیث: 3564

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 11416 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 12691

فارغ ہو کر گھر میں ہی بیٹھے رہے) اور بہت دیر تک بات چیت میں مشغول رہے اور نبی اکرم ﷺ ان سے حیاء کر رہے تھے۔ حتیٰ کہ خود رسول اللہ ﷺ وہاں سے تشریف لے گئے اور ان لوگوں کو وہیں چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰی طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ(الاحزاب:53)

اے ایمان والو نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ مثلاً کھانے کے لئے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یہ کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ بیشک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے اور اللہ حق فرمانے میں نہیں شرماتا اور جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو اس میں زیادہ ستھرائی ہے تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ آیت 'ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ' تک نازل ہوئی۔ (پوری آیت کا ترجمہ اوپر دے دیا گیا ہے)

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3565۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوْسِ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي سَلِيْمُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا اَبَا اُمَامَةَ اِنِّي رَاَيْتُ فِي مَنَامِي اَنَّ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّي عَلَيْكَ كُلَّمَا دَخَلْتَ وَكُلَّمَا خَرَجْتَ وَكُلَّمَا قُمْتَ وَكُلَّمَا جَلَسْتَ قَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ اللّٰهُمَّ غَفْرًا دَعُوْنَا عَنْكُمْ وَاَنْتُمْ لَوْ شِئْتُمْ صَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ ثُمَّ قَرَاَ "يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا"

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ابوامامہ رضی اللہ عنہ! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ فرشتے جاتے آتے، اٹھتے بیٹھتے آپ پر درود بھیجتے ہیں۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے، ہم تمہیں بھی اس کی دعوت دیتے ہیں۔ اگر تم چاہو تو تم پر بھی فرشتے درود بھیجیں گے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا" ۔(الاحزاب 41,42,43)

اے ایمان والو اللہ کو بہت یاد کرو اور صبح و شام اس کی پاکی بولو وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے کہ تمہیں اندھیریوں سے اجالے کی طرف نکالے اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3566۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلٍ بِشْرُ بْنُ سَهْلٍ اللَّبَّادُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ

سَارِیَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ : اِنِّی عَبْدُ اللّٰہِ، وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ، وَاَبِیْ مُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ وَسَاُخْبِرُکُمْ عَنْ ذٰلِکَ اَنَا دَعْوَۃُ اَبِیْ اِبْرَاھِیْمَ، وَبِشَارَۃُ عِیْسٰی، وَرُؤْیَا اُمِّی اٰمِنَۃَ الَّتِیْ رَاَتْ، وَکَذٰلِکَ اُمَّھَاتُ النَّبِیِّیْنَ یَرَیْنَ، وَاَنَّ اُمَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَتْ حِیْنَ وَضَعَتْہُ لَہٗ نُوْرًا اَضَاءَ تْ لَھَا قُصُوْرُ الشَّامِ، ثُمَّ تَلَا :یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا،

ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاہُ

✧ ✧ -حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں عبداللہ ہوں، اور میں اس وقت بھی خاتم النبیین تھا جب میرا باپ (حضرت آدم علیہ السلام) ابھی گارے مٹی میں تھے۔ اور میں عنقریب اس کے بارے میں تمہیں خبر دوں گا۔ میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا تھا اور اسی طرح انبیاء کرام علیہم السلام کی ماؤں نے بھی دیکھے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ نے آپ کی ولادت کے وقت ایک نور دیکھا جس کی وجہ سے ان کے لئے ملک شام کے محلات روشن ہوگئے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا (الاحزاب:45,46)

''اے نبی! ہم نے آپ کو بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3567- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ اَبِیْ حَامِدٍ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَیْمَانَ الرَّازِیُّ قَالَ سَمِعْتُ فِطْرَ بْنَ خَلِیْفَۃَ یُحَدِّثُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ یَنَاقٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ تَلَا قَوْلَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ "یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نَکَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْھُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْھُنَّ" قَالَ فَلَا یَکُوْنُ طَلَاقٌ حَتّٰی یَکُوْنَ نِکَاحٌ

ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاہُ قَالَ الْحَاکِمُ اَنَا مُتَعَجِّبٌ مِّنَ الشَّیْخَیْنِ الْاِمَامَیْنِ کَیْفَ اَھْمَلَا ھٰذَا الْحَدِیْثَ وَلَمْ یُخَرِّجَاہُ فِی الصَّحِیْحَیْنِ فَقَدْ صَحَّ عَلٰی شَرْطِھِمَا حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَۃَ وَعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ

فَاَمَّا حَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ

حدیث 3566

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث:17190 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت ' لبنان' 1414ه/1993ء' رقم الحديث: 6404 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ه/1983ء' رقم الحديث:630

✧✧ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ (الاحزاب:49)

اے ایمان والو! جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں بے ہاتھ لگائے چھوڑ دو تو تمہارے لئے کچھ عدت نہیں جسے گنو تو انہیں کچھ فائدہ دو اور اچھی طرح سے چھوڑ دو۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں بہت حیران ہوں کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو کیسے چھوڑ دیا؟ اور صحیحین میں اس کو درج نہیں کیا؟۔ حضرت ابن عمر، حضرت عائشہ، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت معاذ بن جبل اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے مروی احادیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث درج ذیل ہے:

3568 - فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيٍّ، وَاَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ الْمُظَفَّرِ الْحَافِظَيْنِ، وَاَبُوْ حَامِدِ بْنُ شَرِيكٍ الْفَقِيهُ، وَاَبُوْ اَحْمَدَ الشَّعْبِيُّ، وَاَبُوْ اِسْحَاقَ الرَّازِيُّ فِيْ اٰخَرِيْنَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا طَلَاقَ اِلَّا بَعْدَ نِكَاحٍ،

وَاَمَّا حَدِيْثُ عَائِشَةَ

✧✧ - حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طلاق، نکاح کے بعد ہی ہوسکتی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث:

3569 - فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عِمْرَانَ مُوْسَى بْنُ سَعِيْدٍ الْحَنْظَلِيُّ الْحَافِظُ، بِهَمَذَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا طَلَاقَ اِلَّا بَعْدَ نِكَاحٍ وَلَا عِتْقَ اِلَّا بَعْدَ مِلْكٍ، وَاَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ

✧✧ - ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طلاق، نکاح کے بعد اور آزادی ملکیت کے بعد ہوتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث۔

3570 - فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ الْعَلَّافُ،

حدیث: 3568

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دار الباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 14660

بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا طَلَاقَ لِمَنْ لَّا يَمْلِكُ،

وَاَمَّا حَدِيْثُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

✦✦۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی طلاق (کی کوئی حیثیت) نہیں ہے جو (حق طلاق کا) مالک نہیں ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث:

3571۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا طَلَاقَ اِلَّا بَعْدَ نِكَاحٍ، وَلَا عِتْقَ اِلَّا بَعْدَ مِلْكٍ،

وَاَمَّا حَدِيْثُ جَابِرٍ

✦✦۔حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی طلاق نہیں مگر نکاح کے بعد اور کوئی آزادی نہیں مگر ملکیت کے بعد۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث:

3572۔ فَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ مَنْصُورٍ الْقَاضِي، وَيَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، وَاَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، وَالْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّي، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الدِّمَشْقِيُّ، قَالَ: جِئْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ وَاَنَا مُغْضَبٌ، فَقُلْتُ: آللّٰهِ اَنْتَ اَحْلَلْتَ لِلْوَلِيدِ بْنِ يَزِيدَ اُمَّ سَلَمَةَ؟ قَالَ: اَنَا وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا طَلَاقَ لِمَنْ لَّا يَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ لِمَنْ لَّا يَمْلِكُ

✦✦۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص (طلاق کا) مالک نہیں ہے اس کی طلاق (کی کوئی حیثیت) نہیں ہے اور جو (عتق کا) مالک نہیں ہے اس کے عتق کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

حدیث 3570

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین، قاهره، مصر، 1415ھ، رقم الحدیث: 89 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 3570

3573- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيِّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُوْدٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَاكِمُ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لاَ طَلاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ، قَالَ الْحَاكِمُ :مَدَارُ سَنَدِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰی اِسْنَادَيْنِ وَاهِيَيْنِ :جَرِيْرٌ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، وَعَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، فَلِذٰلِكَ لَمْ يَقَعِ الاسْتِقْصَاءُ مِنَ الشَّيْخَيْنِ فِیْ طَلَبِ هٰذِهِ الْاَسَانِيْدِ الصَّحِيْحَةِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

✧✧ -حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح سے پہلے طلاق نہیں دی جا سکتی۔

❀❀ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس حدیث کی سند کا مدار ان دو کمزور اسنادوں پر ہے۔

(1) جَرِيْرٌ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ

(2) وَعَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ .

اسی لئے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے اس صحیح حدیث کی طلب میں کوئی زیادہ کوشش سامنے نہیں آئی۔

3574- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِیُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی، اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اُمِّ هَانِءٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ :خَطَبَنِی النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاعْتَذَرْتُ اِلَيْهِ فَعَذَرَنِیْ، وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يٰاَيُّهَا النَّبِیُّ اِنَّا اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ اِلٰی قَوْلِهٖ تَعَالٰی اللاَّتِیْ هَاجَرْنَ مَعَكَ، قَالَتْ :فَلَمْ اَكُنْ اَحِلُّ لَهٗ، لَمْ اُهَاجِرْ مَعَهٗ كُنْتُ مِنَ الطُّلَقَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پیغام نکاح بھیجا لیکن میں نے آپ سے معذرت کر لی اور آپ نے میری معذرت قبول کر لی۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

يٰاَيُّهَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِیْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَ بَنٰتِ عَمِّكَ وَ بَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَ بَنٰتِ خَالِكَ وَ بَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِیْ هَاجَرْنَ مَعَكَ (الاحزاب:50)

اے غیب بتانے والے! ہم نے تمہارے لئے حلال فرمائیں تمہاری وہ بیبیاں جن کو تم مہر دو اور تمہارے ہاتھ کا مال کنیزیں جو اللہ نے تمہیں غنیمت میں دیں اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور پھپیوں کی بیٹیاں اور ماموں کی بیٹیاں اور خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ فرماتی ہیں: میں تو ان کے لئے حلال نہ تھی، میں نے ان کے ہمراہ ہجرت نہیں کی۔ میں تو طلاق یافتگان میں سے تھی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3575- حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِیُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَنْبَاَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ، اَنَّهٗ تَلا قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ :اِنَّ اللّٰهَ وَمَلائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ يَا

اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا، فَقَالَ ثَابِتٌ :قَدِمَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ، مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، فَحَدَّثَنَاهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبُشْرَى تُرَى فِيْ وَجْهِهِ، فَقُلْنَا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا لَنَرَى الْبُشْرَى فِيْ وَجْهِكَ، فَقَالَ: اِنَّهُ اَتَانِي الْمَلَكُ، فَقَالَ :يَا مُحَمَّدُ، اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ : اَمَا تَرْضَى مَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ صَلّٰى عَلَيْكَ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَلا سَلَّمَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا رَدَدْتُ عَلَيْهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ :بَلٰى،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧ -حضرت ثابت البنانی رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (الاحزاب:56)

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر کہا: ہمارے پاس حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے غلام سلیمان رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے عبداللہ بن ابی طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کے واسطے سے ان کے والد کے حوالے سے روایت کیا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کا چہرہ بہت ہشاش بشاش تھا۔ ہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آج آپ کے چہرے پر خوشی کے آثار نظر آرہے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ نے فرمایا: میرے پاس فرشتہ آیا تھا، اس نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا رب فرماتا ہے: کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ آپ کا جو امتی آپ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا، میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور جو آپ کا امتی ایک مرتبہ مجھ پر سلام بھیجے گا میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں گا آپ نے کہا: جی ہاں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3576- اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، وَاَبُو الْحَسَنِ الْعَنْبَرِيُّ، قَالاَ :حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا

حديث 3576

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلامية، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 1282 خرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی، بيروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء، رقم الحديث: 2774 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 3666 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 914 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 1205 اخرجه ابويعلى الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 5213 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 10528 اخرجه ابوبكر الكوفی، فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد، رياض، سعودی عرب، (طبع اول) 1409ھ، رقم الحديث: 31721

اَبُوْ صَالِحٍ مَحْبُوْبُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، وَسُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ عَنْ اُمَّتِي السَّلَامَ، صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، وَقَدْ عَلَوْنَا فِيْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ فَاِنَّهُ مَشْهُوْرٌ عَنْهُ، فَاَمَّا حَدِيْثُ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ، فَاِنَّا لَمْ نَكْتُبْهُ اِلَّا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو زمین پر گھومتے رہتے ہیں اور میری امت کی جانب سے ان کے سلام مجھے پیش کرتے ہیں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو روایت نہیں کیا اور حدیث ثوری میں ہماری سند "عالی" ہے کیونکہ وہ ان کے حوالے سے مشہور ہے اور اعمش کی عبداللہ بن سائب سے روایت کردہ حدیث میں نے صرف اسی سند کے ہمراہ لکھی ہے۔

3577- حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْاَبَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَكَّارٍ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ رَافِعٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : اَكْثِرُوا عَلَيَّ الصَّلَاةَ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَاِنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ يُصَلِّيْ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، فَاِنَّ اَبَا رَافِعٍ هٰذَا هُوَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ رَافِعٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧ -حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ جمعہ کے دن جو بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے وہ مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رضی اللہ عنہ اور امام مسلم رضی اللہ عنہ نے اسے نقل نہیں کیا۔ یہ ابورافع اسماعیل بن رافع ہیں۔

3578- اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عِيْسَى السَّبِيْعِيُّ بِالْكُوْفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ، حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ رُبْعُ اللَّيْلِ قَامَ، فَقَالَ : يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اذْكُرُوا اللّٰهَ، يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اذْكُرُوا اللّٰهَ، يَا اَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ، جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا

حدیث: 3577

اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 1637

حدیث: 3578

ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 2457 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/1988ء' رقم الحدیث: 170

الرَّادِفَةُ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ، فَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ اُكْثِرُ الصَّلاَةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْهَا ؟ قَالَ :مَا شِئْتَ، قَالَ :الرُّبُعُ ؟ قَالَ :مَا شِئْتَ، وَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قَالَ :النِّصْفُ ؟ قَالَ :مَا شِئْتَ، وَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قَالَ :الثُّلُثَيْنِ ؟ قَالَ :مَا شِئْتَ، وَاِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ، قَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَجْعَلُهَا كُلَّهَا لَكَ ؟ قَالَ: اِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ، وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧ -حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی یہ عادت تھی کہ) جب رات کا ایک چوتھائی حصہ گزر جاتا تو آپ کھڑے ہو جاتے اور فرماتے: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، اے لوگو! اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، اے لوگو! اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو' تھرتھرانے والی آ گئی، اس کے پیچھے آئے گی آنے والی۔ موت آ گئی ان تکلیفوں کے ساتھ جو اس میں ہیں، موت آ گئی ان تکلیفوں کے ساتھ جو ان میں ہیں۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں۔ میں رات کا کتنا حصہ اس کے لئے وقف کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جتنا تو چاہے۔ انہوں نے کہا: ایک چوتھائی (کافی ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری مرضی اور اگر تو اس میں اضافہ کر لے تو یہ تیرے لئے بہتر ہے۔ انہوں نے کہا: آدھی رات کافی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری مرضی۔ لیکن اگر تو اس میں اضافہ کر لے تو یہ تیرے لئے بہتر ہے۔ انہوں نے کہا: دو تہائی کافی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری مرضی لیکن اگر تو اس میں اور بھی اضافہ کر لے تو تیرے لئے بہتر ہو گا۔ انہوں نے کہا: میں تمام رات آپ کے لئے وقف کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تب تو تیری تمام حاجات پوری ہوں گی اور تیرے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3579- اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَاَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ "لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى" اَلْاٰيَةَ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ بِهٖ اٰدَرَةٌ فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثِيَابَهُ عَلٰى صَخْرَةٍ فَخَرَجَتِ الصَّخْرَةُ تَشْتَدُّ بِثِيَابِهٖ فَخَرَجَ مُوْسٰى يَتْبَعُهَا عُرْيَانًا حَتّٰى انْتَهَتْ اِلٰى مَجَالِسِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَرَاَوْهُ وَلَيْسَ بِاٰدِرٍ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ "فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا"

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت

لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى" (الاحزاب:69)

''اے ایمان والو ان جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ کو ستایا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے ان کے بارے میں کہا: کہ ان کو "ادرہ" (آماس خصیہ) کی بیماری ہے۔ ایک مرتبہ آپ نہانے کے لئے نکلے، آپ نے اپنے کپڑے اتار کر ایک پتھر پر رکھے، وہ پتھر آپ کے کپڑے لے کر بھاگ گیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کپڑے لینے کے لئے ننگے ہی اس کے پیچھے بھاگ نکلے یہاں تک کہ وہ بنی اسرائیل کی مجالس تک جا پہنچا۔ انہوں نے آپ کو دیکھ لیا کہ آپ کو "ادرۃ" (آماس خصیہ) کی بیماری نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کا مطلب ہے:

فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيهًا (الاحزاب:69)

تو اللہ نے اسے بری فرما دیا اس بات سے جو انہوں نے کہی اور موسیٰ اللہ کے یہاں آبرو والا ہے۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ لیکن انہوں نے اس کو اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا ہے۔

3580۔ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَی الْفَقِیهُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ مَزْعُورٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَی السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا، قَالَ: قِیْلَ لِاٰدَمَ اَتَاْخُذُهَا بِمَا فِیْهَا، فَاِنْ اَطَعْتَ غَفَرْتُ، وَاِنْ عَصَیْتَ حَذَّرْتُكَ؟ قَالَ: قَبِلْتُ، قَالَ: فَمَا كَانَ اِلَّا كَمَا بَیْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰی اَنْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ حَتّٰی اَصَابَ الذَّنْبَ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخْرِجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت:

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَی السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا (الاحزاب:72)

"بے شک ہم نے امانت پیش فرمائی آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے"۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: آدم علیہ السلام سے کہا گیا: کیا تو اس کو لیتا ہے ان تمام ذمہ داریوں سمیت جو ان میں ہیں؟ اگر تو اطاعت کرے گا تو میں تیری مغفرت کردوں گا اور اگر تو نافرمانی کرے گا تو تجھے بچاؤں گا۔ آدم علیہ السلام نے کہا: مجھے قبول ہے۔ آپ فرماتے ہیں: ابھی اتنا وقت بھی نہیں گزرا تھا جتنا عصر سے مغرب کے درمیان کہ ان سے خطا سرزد ہو گئی۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3581۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ "اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَی السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ" قَالَ مِنَ الْاَمَانَةِ اَنَّ الْمَرْاَةَ اُئْتُمِنَتْ عَلٰی فَرْجِهَا

✧✧ -حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَی السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ

کے متعلق فرماتے ہیں: امانت میں سے یہ بھی ہے کہ عورت کو اس کی شرمگاہ امانت دی گئی۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ سَبَأٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3582۔ حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَنْبَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ "وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ اَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ" قَالَ اَنَسٌ اِنَّ لُقْمَانَ كَانَ عِنْدَ دَاوٗدَ وَهُوَ يَسْرُدُ الدِّرْعَ فَجَعَلَ يَفْتِلُهٗ هٰكَذَا بِيَدِهٖ فَجَعَلَ لُقْمَانُ يَتَعَجَّبُ وَيُرِيْدُ اَنْ يَّسْاَلَهٗ وَيَمْنَعُهٗ حِكْمَتُهٗ اَنْ يَّسْاَلَهٗ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا صَبَّهَا عَلٰى نَفْسِهٖ فَقَالَ نِعْمَ دِرْعُ الْحَرْبِ هٰذِهٖ فَقَالَ لُقْمَانُ اَلصَّمْتُ مِنَ الْحِكْمَةِ وَقَلِيْلٌ فَاعِلِهٖ كُنْتُ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْاَلَكَ فَسَكَتَّ حَتّٰى كَفَيْتَنِي صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ سبا کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✦✦۔حضرت انس رضی اللہ عنہ

وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ اَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ(سبا:10,11)

''اور ہم نے اس کے لئے لوہا نرم کیا کہ وسیع زرہیں بنا''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: حضرت لقمان علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام زرہیں بنایا کرتے تھے۔ جب وہ زرہ بنا کر فارغ ہوتے تو اس کو پہن کر کہتے: جنگ کی یہ زرہ کتنی اچھی ہے۔ تو حضرت لقمان علیہ السلام نے کہا: خاموشی بھی حکمت ہے اور بہت کم کام ایسے ہیں جس کے کرنے والے سے میں پوچھنا چاہتا ہوں لیکن خاموش رہتا ہوں تو میرا کام خاموشی سے ہی ہو جاتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3583۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ اَنْبَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ "وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ" قَالَ لَا تُدِقُّ الْمَسَامِيْرَ وَتُوَسِّعُ فَتَسَلَّسُ وَلَا تُغَلِّظُ الْمَسَامِيْرَ وَتُضَيِّقُ الْحَلَقَ فَتَنْفَصِمُ وَاجْعَلْهُ قَدْرًا هٰذَا حَرْفٌ غَرِيْبٌ فِي التَّفْسِيْرِ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ مِمَّنْ لَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

"وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ")سبا:11)

کے متعلق فرماتے ہیں: کڑیاں تنگ نہ ہوں بلکہ کھلی رکھوتا کہ ایک دوسرے سے جڑ جائیں اور کڑیاں زیادہ موٹی نہ رکھو اور حلقے تنگ رکھو، ورنہ کٹ جائے گی اور اس ایک خاص اندازے سے بناؤ۔

❀❀ تفسیر کے سلسلے میں یہ الفاظ غریب ہیں اور عبدالوہاب کی روایات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل نہیں کیں۔

3584۔ حَدَّثَنِي اَبُوْ عَمْرٍو اِسْمَاعِيلُ بْنُ نُجَيْدِ السَّلَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ اَنْبَا اَبُوْ غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَاتَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي وَلَمْ تَعْلَمِ الشَّيَاطِيْنُ بِذٰلِكَ حَتّٰى اَكَلَتِ الْاَرْضَةُ عَصَاهُ فَخَرَّ وَكَانَ اِذَا نَبَتَتْ شَجَرَةٌ سَاَلَهَا لِاَيِّ دَاءٍ اَنْتِ قَالَ فَتُخْبِرُهُ كَمَا اَخْبَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ وَاَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ الْاٰيَاتِ كُلِّهَا فَلَمَّا نَبَتَتِ الْخَرْنُوْبُ سَاَلَهَا لِاَيِّ شَيْءٍ نَبَتَّ فَقَالَتْ لِخَرَابِ هٰذَا الْمَسْجِدِ قَالَ اِنَّ خَرَابَ هٰذَا الْمَسْجِدَ لَا يَكُوْنُ اِلَّا عِنْدَ مَوْتِي فَقَامَ يُصَلِّي

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کھڑے کھڑے نماز پڑھتے ہوئے فوت ہوئے اور شیاطین کو آپ کی وفات کا پتہ نہ چلا۔ یہاں تک کہ مٹی نے ان کے عصا کو کھالیا تو آپ گر پڑے (اصل بات یہ تھی) جب بھی کوئی پودا اگتا تو آپ اس سے پوچھتے: تو کس مرض کی دوا ہے؟ تو وہ پودا آپ کو اپنے تمام فوائد اور نقصانات بتاتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ وَاَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ (سبا:12)

''اور سلیمان کے بس میں ہوا کردی اس کی صبح کی منزل ایک مہینہ کی راہ اور شام کی منزل ایک مہینہ کی راہ اور ہم نے اس کے لئے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہایا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اس کے بعد کی تمام آیات۔ جب خرنوب اگا، تو آپ نے اس سے پوچھا: تو کس لئے اگا ہے؟ اس نے کہا: اس مسجد کو برباد کرنے کے لئے۔ آپ نے فرمایا: اس مسجد کی بربادی میری موت کے وقت ہوگی (تو یقیناً اب میری موت کا وقت قریب ہے) تب وہ کھڑے ہوکر نماز میں مصروف ہوگئے۔

(خرنوب: سیاہ رنگ کا ایک درخت ہوتا ہے جو کہ ملک شام کے پہاڑی علاقوں میں اگتا ہے، عراقی بچے اس کو شامی کھیرا کہتے ہیں۔ شفیق)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3585۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَنَسٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هُبَيْرَةَ السَّبَائِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

وَعْلَةَ، قَالَ:سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلُ :اِنَّ رَجُلا سَالَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبَأٍ مَا هُوَ رَجُلٌ اَوِ امْرَاَةٌ اَوْ اَرْضٌ ؟ فَقَالَ:هُوَ رَجُلٌ وَلَدَ عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ سِتَّةً مِنْ وَلَدِهٖ بِالْيَمَنِ وَاَرْبَعَةٌ بِالشَّامِ، فَاَمَّا الْيَمَانِيُّوْنَ :فَمَذْحِجٌ، وَكِنْدَةُ، وَالازْدُ، وَالاشْعَرِيُّوْنَ، وَأَنْمَارُ، وَحِمْيَرُ خَيْرٌ كُلُّهَا، وَاَمَّا الشَّامِيُّوْنَ :فَلَخْمٌ، وَجُذَامُ، وَعَامِلَةُ، وَغَسَّانُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخرِجَاهُ، وَشَاهِدُهٗ حَدِيْثُ فَرْوَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْمُرَادِيِّ

✦✦ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک آدمی نے نبی اکرم سے "سبا" کے بارے میں دریافت کیا کہ وہ مرد ہے،عورت ہے یا کسی جگہ کا نام ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ ایک مرد تھا جس کے دس بیٹے تھے،ان میں سے چھ یمن میں اور چار شام میں تھے۔یمنی بیٹوں کے نام یہ ہیں۔مذحج، کندہ، ازد، اشعریون، انمار اور حمیر۔سب کے سب اچھے ہیں اور شامی بیٹوں کے نام یہ ہیں: لخم، جزام، عاملہ اور ''غسان''۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

حضرت فروہ بن مسیک المرادی سے مروی درج ذیل حدیث، مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

3586۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، قَالا : اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا فَرَجُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ الْمَارِبِيُّ، حَدَّثَنِيْ عَمُّ اَبِيْ ثَابِتِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبْيَضَ، عَنْ اَبِيْهِ فَرْوَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْمُرَادِيِّ، حَدَّثَهُ، اَنَّهٗ سَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبَأٍ، فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، سَبَأٌ رَجُلٌ اَوْ جَبَلٌ اَمْ وَادٍ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :بَلْ رَجُلٌ وَلَدَ عَشَرَةً، فَتَشَاءَ مَ اَرْبَعَةٌ وَتَيَامَنَ سِتَّةٌ، فَتَشَاءَ مَ لَخْمُ، وَجُذَامُ، وَعَامِلَةُ، وَغَسَّانُ، وَتَيَامَنَ حِمْيَرُ وَمَذْحِجٌ، وَالازْدُ، وَكِنْدَةُ، وَالاَشْعَرِيُّوْنَ، وَالاَنْمَارُ الَّتِيْ مِنْهَا بَجِيلَةُ

✦✦ حضرت فروہ بن مسیک المرادی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "سبا" کے متعلق پوچھا اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سبا کسی مرد کا نام ہے یا کوئی پہاڑ یا وادی وغیرہ ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلکہ وہ مرد ہے، اس کے دس بیٹے پیدا ہوئے، جن میں سے چار نے ملک شام میں سکونت اختیار کی اور چھ نے یمن میں۔لخم، جزام، عاملہ اور غسان نے شام میں اور حمیر، مذحج، کندہ، اشعریون نے یمن میں۔یہ سب شریف النفس لوگ تھے۔

3587۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفٍ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيْرٍ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، سَمِعْتُ اَبَا اُسَامَةَ وَسُئِلَ، عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ :وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ بَشِيْرًا وَنَذِيْرًا، فَقَالَ :حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:طَلَبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

حدیث 3586

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 2900 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 12992

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَوَجَدْتُهُ قَائِمًا يُصَلِّي، فَاَطَالَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ قَالَ :اُوْتِيتُ اللَّيْلَةَ خَمْسًا لَمْ يُؤْتَهَا نَبِيٌّ قَبْلِي، اُرْسِلْتُ اِلَى الْاَحْمَرِ وَالاَسْوَدِ، قَالَ مُجَاهِدٌ :الْاِنْسِ وَالْجِنِّ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ فَيُرْعَبُ الْعَدُوُّ، وَهُوَ عَلَى مَسِيرَةِ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا، وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لاَحَدٍ قَبْلِي، وَقِيلَ لِي :سَلْ تُعْطَهْ فَاخْتَبَاْتُهَا شَفَاعَةً لاُمَّتِي فَهِيَ نَائِلَةٌ مَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ اِنَّمَا اَخْرَجَا اَلْفَاظًا مِنَ الْحَدِيْثِ مُتَفَرِّقَةً

✧✧ -حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو کھڑے نماز پڑھتے پایا۔ آپ نے اس دن بہت لمبی نماز پڑھی پھر (جب نماز سے فارغ ہوئے تو) فرمایا: مجھے اس رات پانچ ایسی چیزیں دی گئی ہیں کہ مجھ سے پہلے یہ کسی نبی کو نہیں ملیں۔

(1) مجھے سرخ اور سیاہ کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔ مجاہد کہتے ہیں: اس کا مطلب ہے جنات اور انسانوں کی طرف۔

(2) رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے چنانچہ دشمن پر ایک مہینے کی مسافت سے ہی رعب پڑ جاتا ہے۔

(3) میرے لئے تمام زمین سجدہ گاہ اور پاک کر دی گئی ہے۔

(4) میرے لئے مال غنیمت حلال کیا گیا جبکہ مجھ سے پہلے یہ کسی کے لئے بھی حلال نہیں کیا گیا۔

(5) اور مجھے کہا گیا: مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا تو میں نے یہ دعا اپنی امت کے لئے سنبھال کر رکھ لی ہے۔ میری اس دعا کا فائدہ ہر اس مسلمان کو ہوگا جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے متفرق احادیث میں اس حدیث کے مختلف الفاظ ذکر کیے ہیں۔

3588- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ "وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَكَانٍ بَعِيْدٍ" قَالَ يَسْاَلُوْنَ الرَّدَّ وَلَيْسَ بِحِيْنِ رَدٍّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت

وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَكَانٍ بَعِيْدٍ (سبا:52)

''اور اب وہ اس کو کیونکر پائیں اتنی دور جگہ سے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: وہ واپس لوٹنا مانگیں جبکہ وہ وقت لوٹنے کا ہوگا ہی نہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الْمَلَائِكَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3589۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ اَبِى حَامِدٍ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمَخَارِقِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ *اِذَا حَدَّثْنَاكُمْ بِحَدِيْثٍ اَتَيْنَاكُمْ بِتَصْدِيْقِ ذٰلِكَ فِى كِتَابِ اللّٰهِ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ قَبَضَ عَلَيْهِنَّ مَلَكٌ فَضَمَّهُنَّ تَحْتَ جَنَاحِهٖ وَصَعِدَ بِهِنَّ لَا يَمُرُّ بِهِنَّ عَلٰى جَمْعٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا اسْتَغْفَرُوْا لِقَائِلِهِنَّ حَتّٰى يَجِيْءَ بِهِنَّ وَجْهَ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ تَلَا عَبْدُ اللّٰهِ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ الملائکہ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم جب بھی تمہیں کوئی حدیث بیان کریں تو اس کی تصدیق کتاب اللہ سے پیش کریں گے۔ بندہ جب کہتا ہے:

”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ“

تو ایک فرشتہ اپنے پر پھیلا کران کو اپنے پروں میں لپیٹ لیتا ہے اوران کو اپنے ساتھ لے کراوپر کی طرف چڑھتا ہے یہ ملائکہ کی جس جماعت کے بھی قریب سے گزرتا ہے، وہ تمام فرشتے اس کے پڑھنے والے کے لئے استغفار کرتے ہیں حتیٰ کہ ان کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کردیا جاتا ہے پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ

”اسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام اور جو نیک کام ہے وہ اسے بلند کرتا ہے“۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3590۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اِيَادِ بْنِ لَقِيْطٍ، حَدَّثَنِىْ اِيَادُ بْنُ لَقِيْطٍ، عَنْ اَبِىْ رِمْثَةَ، قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ اَبِىْ نَحْوَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ اَبِىْ وَجَلَسْنَا سَاعَةً فَتَحَدَّثْنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِىْ: ابْنُكَ هٰذَا؟ قَالَ: اِىْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، قَالَ: حَقًّا، قَالَ: اَشْهَدُ بِهٖ، فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا مِنْ ثَبْتِ شَبَهِىْ بِاَبِىْ وَمِنْ حَلِفِ اَبِىْ عَلٰى ذٰلِكَ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: اَمَا اِنَّ ابْنَكَ هٰذَا لَا يَجْنِىْ عَلَيْكَ وَلَا تَجْنِىْ عَلَيْهِ،

قَالَ :وَقَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرَى اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى هٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى، صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنے والد کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے والد نے آپ کو سلام کیا، پھر ہم کچھ دیر آپ کے پاس بیٹھے، آپ ہمارے ساتھ گفتگو کرتے رہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے کہا: یہ تیرا بیٹا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، رب کعبہ کی قسم ۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واقعی؟ اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کی اس گفتگو پر مسکرا دیئے۔ پھر فرمایا: تیرا یہ بیٹا تجھے کوئی نقصان نہیں دے سکتا اور تو اس کو کوئی نقصان نہیں دے سکتا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

اَلا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرَى (النجم:38)

''کہ کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسری کا بوجھ نہیں اٹھاتی''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

هٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى(النجم:56)

تک۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3591۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ التَّمِيمِيّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى" قَالَ كُلُّهَا فِي صُحُفِ اِبْرَاهِيمَ فَلَمَّا نَزَلَتْ "وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى" فَبَلَغَ "وَاِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفّٰى" قَالَ وَفّٰى "اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى" اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى "هٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى"

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی

حدیث 3590

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 4495 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحديث: 4832 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی بيروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحديث:2389 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامی دارعمار بيروت لبنان/عمان 1405ھ 1985ء رقم الحديث: 7113 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث:7036 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث:17476 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث:719

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى(الاعلىٰ:1)

اپنے رب کے نام کی پاکی بولو جو سب سے بلند ہے (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ نے فرمایا: یہ تمام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں ہیں۔ پھر جب یہ آیت نازل ہوئی:

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى(النجم:1)

تو

وَاِبْرَاهِيمَ الَّذِىْ وَفّٰى

اور ابراہیم کے جو احکام پورے بجالایا (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

" تک پہنچے۔ آپ نے فرمایا: بجالایا۔ پھر پڑھا:

اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى

کہ کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسری کا بوجھ نہیں اٹھاتی (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى

یہ ایک ڈر سنانے والے ہیں اگلے ڈرانے والوں کی طرح (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تک۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3592۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ، حَدَّثَنِي الْاَعْمَشُ، عَنْ رَجُلٍ قَدْ سَمَّاهُ، عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِىْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ :فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ، قَالَ :السَّابِقُ وَالْمُقْتَصِدُ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَالظَّالِمُ لِنَفْسِهٖ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا، ثُمَّ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ،

وَقَدِ اخْتَلَفَتِ الرِّوَايَاتُ، عَنِ الْاَعْمَشِ فِىْ اِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَرُوِىَ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَقِيْلَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ، عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ، وَقِيْلَ عَنِ الثَّوْرِيِّ اَيْضًا، عَنِ الْاَعْمَشِ، قَالَ :ذَكَرَ اَبُوْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ، وَاِذَا كَثُرَتِ الرِّوَايَاتُ فِى الْحَدِيْثِ ظَهَرَ اَنَّ لِلْحَدِيْثِ اَصْلًا

✧✧ ۔حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے:

فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهٖ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ (فاطر:32)

''تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور ان میں کوئی میانہ چال پر ہے اور ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے بھلائیوں

میں سبقت لے گیا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرمایا: سابق (مخلص مومن) اور مقتصد (میانہ روی کرنے والا) دونوں بلاحساب جنت میں جائیں گے اور ظالم للنفسہ (جو نعمت الٰہی کا منکر تو نہ ہو لیکن شکر نہ بجالائے) کا کچھ آسان سا حساب لیا جائے گا پھر اس کو بھی جنت میں بھیج دیا جائے گا۔

❁❁ اس حدیث کی سند میں اعمش رضی اللہ عنہ سے مختلف روایات منقول ہیں (ایک سند یوں ہے)

عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

(ایک سند یوں ہے)

عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ، عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ

اور یہی سند ثوری کے واسطے سے بھی اعمش سے منقول ہے، انہوں نے ابوثابت کے واسطے سے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ جب اس حدیث کی سندیں متعدد ہیں تو اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس حدیث کی کوئی اصل لازمی موجود ہے۔

3593۔ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ فِي سَنَدِ مُسَدَّدِ بْنِ مُسَرْهَدٍ اَنْبَاَ اَبُو الْمُثَنّٰى مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي اَبُوْ شُعَيْبٍ الصَّلْتُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنِ صَهْبَانَ الْحِرَانِيُّ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَرَاَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ "ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَّمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ" فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَمَّا السَّابِقُ فَمَنْ مَضٰى فِي حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ لَهُ بِالْحَيَاةِ وَالرِّزْقِ وَاَمَّا الْمُقْتَصِدُ فَمَنِ اتَّبَعَ اٰثَارَهُمْ فَعَمِلَ بِاَعْمَالِهِمْ حَتّٰى يَلْحَقَ بِهِمْ وَاَمَّا الظَّالِمُ لِنَفْسِهِ فَمَثَلِي وَمَثَلُكَ وَمَنِ اتَّبَعَنَا وَكُلٌّ فِي الْجَنَّةِ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت عقبہ بن صہبان حرانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اے ام المومنین رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے:

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ وَّمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ

''پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا اپنے چنے ہوئے بندوں کو تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور ان میں کوئی میانہ چال پر ہے اور ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے گیا یہی بڑا فضل ہے''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سابق وہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں تھے اور آپ نے ان کے لئے زندگی اور رزق کی گواہی دی۔ (یعنی جنت کی بشارت دی) اور مقتصد وہ اصحاب ہیں جو آپ کے طریقہ پر عامل رہے اور ظالم لنفسہ ہم تم جیسے لوگ ہیں جو ہماری اتباع کریں گے لیکن بہرحال سب جنت میں جائیں گے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3594۔ حَدَّثَنِي اَبُوْ عَلِيِّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ الْمُطَرِّزُ الْمِصْرِيُّ، بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ السَّرْخَسِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِي السَّمْحِ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَلا قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: اِنَّ عَلَيْهِمُ التِّيجَانَ اِنَّ اَدْنَى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ كَمَا حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ، عَنِ الدُّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِيْنٍ، اَنَّهُ قَالَ: اَصَحُّ اِسْنَادِ الْمِصْرِيِّيْنَ عَمْرٌو عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُوْنَهَا يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ (فاطر:33)

''بسنے کے باغوں میں داخل ہوں گے وہ ان میں سونے کے موتی اور کنگن پہنائے جائیں گے''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر فرمایا: ان پر ایسے تاج ہوں گے کہ ان کے ادنیٰ سے ادنیٰ موتی کی شان یہ ہوگی کہ وہ مشرق سے مغرب تک پوری دنیا کو روشن کردے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔ ابوعباس رضی اللہ عنہ نے دوری کے حوالے سے یحییٰ بن معین کا یہ بیان نقل کیا ہے مصریین کی ''سب سے صحیح اسناد'' یہ (درج ذیل) ہے۔

عَمْرٌو عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ

3595۔ حَدَّثَنِي اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْمُثَنّٰى بْنِ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحُزْنَ قَالَ الْحُزْنُ النَّارُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنَّا الْحُزْنَ (فاطر:34)

''سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمارا غم دور کیا (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(میں حزن سے مراد) دوزخ کا غم ہے۔

اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ (فاطر:37)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3596۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ " اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ" قَالَ سِتِّيْنَ سَنَةً صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ (فاطر: 37)

''اور کیا ہم نے تمہیں وہ عمر نہ دی تھی جس میں سمجھ لیتا جس نے سمجھنا ہوتا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(اس میں اس عمر سے مراد) ۶۰ سال ہیں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3597۔ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا بَلَغَ الرَّجُلُ مِنْ اُمَّتِيْ سِتِّيْنَ سَنَةً فَقَدْ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلَيْهِ فِي الْعُمُرِ، صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✦✦۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میرا کوئی امتی ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو عمر کے عذر سے بری کر دیتا ہے۔

(نوٹ: یعنی اب وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ اگر مجھے کچھ عمر مل جاتی تو میں سنبھل جاتا، کیونکہ اگر اس نے سمجھنا ہوتا تو سمجھنے کے لئے ساٹھ سال کی عمر کافی ہے۔ اور جو اتنے سالوں میں نہ سمجھا وہ بعد میں کیا سمجھے گا۔ شفیق)

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3598۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ بْنُ الْفَضْلِ السَّامِرِيُّ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَرَفَةَ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : اَعْمَارُ اُمَّتِيْ مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى السَّبْعِيْنَ وَاَقَلُّهُمْ مَنْ يَّجُوْزُ ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✦✦۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کی عمریں (اوسطاً) ساٹھ سے ستر سال کے درمیان ہوں گی اور جس کی عمر اس سے بھی کم ہوگی اس کی عمر قلیل ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3599۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ مَازِنٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْغِفَارِيَّ، يَقُوْلُ :سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ :لَقَدْ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلٰى عَبْدٍ عَمَّرَهُ سِتِّينَ اَوْ سَبْعِينَ سَنَةً، لَقَدْ اَعْذَرَ اللّٰهُ فِيْ عُمْرِهِ اِلَيْهِ

✧✧ ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس کو ساٹھ یا ستر سال تک کی زندگی عطا فرمائی اس کے عذر ختم فرما دیئے، اس کی عمر کے عذر ختم فرما دیئے۔

3600۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ غِفَارٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:لَقَدْ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلٰى عَبْدٍ اَحْيَاهُ حَتّٰى بَلَغَ سِتِّينَ اَوْ سَبْعِيْنَ، لَقَدْ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلَيْهِ

✧✧ ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کی عمر کا عذر ختم کر دیتا ہے جس کو ساٹھ یا ستر سال تک کی زندگی عطا فرما دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا عذر ختم کر دیتا ہے۔

3601۔ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرٍ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ عُمِّرَ مِنْ اُمَّتِيْ سَبْعِيْنَ سَنَةً، فَقَدْ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلَيْهِ فِي الْعُمْرِ، صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے جس کو ستر سال کی زندگی مل گئی، اللہ تعالیٰ نے اس کی زندگی کا عذر ختم کر دیا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3602۔ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ قَرَاَ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَابَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ الْاٰيَةَ قَالَ كَادَ الْجُعْلُ يُعَذَّبُ فِيْ جُحْرِهِ بِذَنْبِ بْنِ اٰدَمَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا مِنْ دَابَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ (فاطر:45)

''اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے کیے پر پکڑتا تو زمین کی پیٹھ پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا لیکن ایک مقرر میعاد تک انہیں ڈھیل دیتا ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اورفرمایا: ہوسکتا ہے کہ انسان کے گناہ کی وجہ سے کالے بھنورے کو اس کے بل میں بھی عذاب دیا جاتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ يٰسٓ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَدْ ذَكَرْتُ فَضَائِلَ السُّوَرِ فِي كِتَابِ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ وَاَنَاذَاكِرٌ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ حِكَايَةً يَنْفَعُ بِهَا مَنِ اسْتَعْمَلَهَا

3603۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّبِيْعِيّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْحِيَرِيّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَرَنِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ اَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيّ قَالَ مَنْ وَجَدَ فِي قَلْبِهٖ قَسْوَةً فَلْيَكْتُبْ يٰسٓ وَالْقُرْآنِ فِي جَامٍ بِزَعْفَرَانَ ثُمَّ يَشْرِبُهٗ

سورۃ یٰسین کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورتوں کے فضائل تو میں نے کتاب فضائل القرآن میں ذکر کردیئے ہیں تاہم اس مقام پر ایک حکایت نقل کررہا ہوں۔ جو بھی اس پر عمل کرے گا انشاءاللہ فائدہ حاصل کرے گا۔

✧✧ ۔ابوجعفر محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے دل میں سختی محسوس کرتا ہو اس کو چاہئے کہ کسی پیالے میں سورۃ یٰسین لکھ کر پی لے۔

3604۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيّ بْنِ شَبِيْبٍ الْمَعْمَرِيُّ، حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ يُوْسُفَ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنِيْ جَدِّي، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ سَعْدِ بْنِ طَرِيْفٍ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ بَنُو سَلَمَةَ فِيْ نَاحِيَةٍ مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَاَرَادُوْا اَنْ يَنْتَقِلُوْا اِلٰى قُرْبِ الْمَسْجِدِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ فَدَعَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّهٗ يَكْتُبُ اٰثَارَكُمْ، ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْهِمُ الْاٰيَةَ فَتَرَكُوْا،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَجِيْبٌ مِّنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيّ، وَقَدْ اَخْرَجَ مُسْلِمٌ بَعْضَ هٰذَا الْمَعْنٰى مِنْ حَدِيْثِ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ

✧✧ ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ بنوسلمہ مدینہ المنورہ کے ایک نواحی علاقے میں رہائش پذیر تھے۔ انہوں

حدیث: 3604

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث:3226

نے مسجد نبوی ﷺ کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی:

اِنَّا نَحْنُ نُحْيِى الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَ آثَارَهُمْ(یس:22)

''اور بے شک ہم مردوں کو جلائیں (زندہ کریں) گے اور ہم لکھ رہے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا اور جونشانیاں پیچھے چھوڑ گئے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تب رسول اللہ ﷺ نے ان کو بلایا اور فرمایا:''انه يكتب اثاركم'' (بے شک تمہارے قدموں کے بدلے نیکیاں لکھی جاتی ہیں) پھر ان کو یہ آیت پڑھ کر سنائی تو بنوسلمہ نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔

(اس آیت کے شان نزول کے بارے میں مفسر شہیر حضرت علامہ مولانا مفتی سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس آیت کا شان نزول یہ بیان کیا گیا ہے کہ بنی سلمہ مدینہ طیبہ کے کنارے پر رہتے تھے، انہوں نے چاہا کہ مسجد شریف کے قریب آبسیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور سید عالم ﷺ نے فرمایا: تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں، تم مکان تبدیل نہ کرو یعنی جتنی دور سے آؤ گے اتنے ہی قدم زیادہ پڑیں گے اور اجر وثواب زیادہ ہوگا۔)

✿✿ یہ حدیث ثوری کی حدیث سے عمدہ اور صحیح ہے اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حمید کے واسطے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی سے ملتی جلتی حدیث روایت کی ہے۔

3605۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَامِرُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ سَيَّارٍ اَبِى الْحَكَمِ عَنْ اَبِى وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَالَ صَاحِبُ يَاسِيْنَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ قَالَ خَنَقُوْهُ لِيَمُوْتَ فَالْتَفَتَ اِلَى الْاَنْبِيَاءِ فَقَالَ اِنِّىْ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ اَىْ فَاشْهَدُوْا لِىْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب صاحب یاسین (حبیب نجار) نے کہا: اے میری قوم رسولوں کی پیروی کرو۔ تو انہوں نے ان پر قاتلانہ حملہ کر دیا تو یہ انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف متوجہ ہو کر بولے: میں تمہارے رب پر ایمان لایا تو میری (بات) سنو۔یعنی میرے ایمان کے گواہ بن جاؤ۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3606۔ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّى، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ الْعَاصِ بْنُ وَائِلٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَظْمٍ حَائِلٍ فَفَتَّهُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اَيَبْعَثُ اللّٰهُ هٰذَا بَعْدَ مَا اَرَمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، يَبْعَثُ اللّٰهُ هٰذَا يُمِيتُكَ، ثُمَّ يُحْيِيكَ، ثُمَّ يُدْخِلُكَ نَارَ جَهَنَّمَ، قَالَ: فَنَزَلَتِ الْاٰيَاتُ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخْرِجَاهُ

✧✧۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عاص بن وائل رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بوسیدہ ہڈی لے کر آیا: اس نے وہ ہڈی توڑ کر چورا چورا کر ڈالی اور بولا: کیا میرے اس ہڈی کو چورا چورا کر کے پھینک دینے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ اس کو دوبارہ زندہ کرے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ اسے زندہ کرے گا، وہ تجھے موت دے گا پھر تجھے زندہ کرے گا پھر تجھے دوزخ میں ڈالے گا۔ تب یہ درج ذیل آیات اختتام سورت تک نازل ہوئی:

اَوَلَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ مُبِیْنٌ(یس:77)

''کیا آدمی نے نہ دیکھا کہ ہم نے اسے پانی کی بوند سے بنایا جبھی وہ صریح جھگڑالو ہے''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❁❁ یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِیْرُ سُوْرَةِ الصَّافَّاتِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

3607۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ الشَّیْبَانِیُّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ الْغِفَارِیِّ حَدَّثَنَا قَبِیْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ اَنْبَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِی قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَالصَّافَّاتِ صَفًّا قَالَ الْمَلَائِكَةُ فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا قَالَ الْمَلَائِكَةُ فَالتَّالِیَاتِ ذِكْرًا قَالَ الْمَلَائِكَةُ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

سورۃ صافات کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

✧✧۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد

''وَالصَّافَّاتِ صَفًّا(الصافات:1)

''قسم ان کی باقاعدہ صف باندھیں''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ) سے مراد فرشتے ہیں۔

''فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا'' ۔(الصافات:2)

''(پھر ان کی کہ جھڑک کر چلائیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ) سے بھی ''فرشتے'' مراد ہیں۔

''فَالتَّالِیَاتِ ذِكْرًا'' ۔(الصافات:3)

''پھر ان جماعتوں کی قرآن پڑھیں''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ) سے بھی ''فرشتے'' ہی مراد ہیں۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمۃ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3608- اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَاَ جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ قَالَ شُرَيْحٌ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَعْجَبُ مِنْ شَیْءٍ اِنَّمَا يَعْجَبُ مَنْ لَّا يَعْلَمُ قَالَ الْاَعْمَشُ فَذَكَرْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ اِنَّ شُرَيْحًا كَانَ يُعْجِبُهُ رَاْيُهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ اَعْلَمَ مِنْ شُرَيْحٍ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقْرَاُهَا بَلْ عَجِبْتُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦- ابووائل شقیق بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

"بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ"

''بلکہ تمہیں اچنبھا آیا اور وہ ہنسی کرتے ہیں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

شریح رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اللہ تعالیٰ کسی چیز سے حیران نہیں ہوتا صرف جاہل پر حیران ہوتا ہے۔ اعمش رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے کیا تو انہوں نے کہا: شریح رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی اپنی یہ رائے بہت پسند تھی حالانکہ عبداللہ، شریح سے زیادہ علم والے ہیں اور عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ پڑھا کرتے تھے "بَلْ عَجِبْتُ"۔ (یعنی وہ اس کو واحد متکلم کا صیغہ پڑھتے تھے)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3609- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْرَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ مُوْسٰى اَنْبَاَ اِسْرَائِيْلُ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ قَالَ اَمْثَالُهُمُ الَّذِيْنَ هُمْ مِثْلُهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد

اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ (الصافات: 22)

''ہانکو ظالموں اور ان کے جوڑوں کو''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ) کے متعلق فرماتے ہیں: ان کی مثل وہی لوگ ہیں جو (کفر میں) ان کے مشابہ ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3610- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَصْرِیُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ التُّسْتَرِیُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِیُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

حدیث 3610

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3228 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 208 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 3610

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ :مَا مِنْ دَاعٍ دَعَا رَجُلا اِلٰى شَيْءٍ اِلَّا كَانَ مَوْقُوْفًا مَعَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لازِمًا لَهُ يُقَادُ مَعَهُ، ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ :وَقِفُوهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ، هٰكَذَا حَدَّثَ بِهِ الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ التُّسْتَرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْهُ وَلَوْ جَازَ لَنَا قَبُوْلُهُ مِنْهُ لَكِنَّا نُصَحِّحُهُ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلٰكِنَّا نَقُوْلُ اَنَّ صَوَابَهُ

✧✧۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص کسی کو کسی بھی چیز کی ترغیب دلائے ،وہ قیامت کے دن اس کے ہمراہ روک دیا جائے گا، وہ اسی کے ساتھ ساتھ رہے گا اور اس کو اسی کے ہمراہ چلایا جائے گا۔پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

"وَقِفُوهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ" ۔(الصافات:24)

''اورانہیں ٹھہراؤ انہیں پوچھنا ہے''۔(ترجمہ کنزالایمان،امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✧✧اس حدیث کو حسن بن احمد تستری نے عبیداللہ بن معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی روایت کیا ہے۔اگر ہمارے پاس یہ روایت قبول کرنے کی کوئی گنجائش ہوتی تو ہم اس کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق صحیح قرار دیتے تاہم اتنا تو ہم پھر بھی کہتے ہیں کہ درج ذیل حدیث کی بناء پر وہ بھی درست ہے۔

3611۔ مَا اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ :سَمِعْتُ لَيْثَ بْنَ اَبِي سُلَيْمٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ بِشْرٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ :مَنْ دَعَا اَخَاهُ الْمُسْلِمَ اِلٰى شَيْءٍ ، وَاِنْ دَعَا رَجُلٌ رَجُلا كَانَ مَوْقُوْفًا مَعَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لازِمًا لَهُ يُقَادُ مَعَهُ، ثُمَّ تَلا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَقِفُوهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ، قَالَ الْحَاكِمُ :فَقَدْ بَانَ بِرِوَايَةِ اِمَامِ عَصْرِهِ اَبِي يَعْقُوْبَ الْحَنْظَلِيِّ اَنَّ لِلْحَدِيْثِ اَصْلا بِاِسْنَادٍ مَا

✧✧۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکوئی اپنے مسلمان بھائی کو کسی چیز کی طرف بلاتا ہے،اگر کوئی شخص کسی کو کسی چیز کی ترغیب دلائے تو قیامت کے دن اسی کے ہمراہ موقوف ہوگا، اسی کے ساتھ ساتھ ہوگا اور اسی کے ساتھ اس کو چلایا جائے گا۔پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

"وَقِفُوهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ" ۔

۞۞امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:اپنے زمانے کے امام ابویعقوب حنظلی رحمۃ اللہ علیہ کی مذکورہ روایت سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ اس حدیث کی ایک سند کے ہمراہ اصل بہر حال موجود ہے۔

3612۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا شِبْلُ بْنُ عَبَّادٍ عَنِ ابْنِ اَبِي نُجَيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ "وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهِ لَاِبْرَاهِيمَ" قَالَ مِنْ شِيْعَةِ نُوْحٍ اِبْرَاهِيمُ عَلٰى مِنْهَاجِهِ وَسُنَّتِهِ بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ شَبَّ حَتّٰى بَلَغَ سَعْيَهُ سَعْيَ اِبْرَاهِيمَ فِي الْعَمَلِ فَلَمَّا اَسْلَمَا مَا اُمِرَا بِهِ وَتَلَّهُ لِلْجَبِيْنِ وَضَعَ وَجْهَهُ اِلَى الْاَرْضِ فَقَالَ لا تَذْبَحْنِي وَاَنْتَ تَنْظُرُ

عَسٰی اَنْ تَرْحَمَنِی فَلَا تُجْهِزْ عَلٰی اَرْبِطْ یَدَیَّ اِلٰی رُقْبَتِی ثُمَّ ضَعْ وَجْهِی عَلَی الْاَرْضِ فَلَمَّا اَدْخَلَ یَدَهُ لِیُذْبِحَهُ فَلَمْ یَحُكَّ الْمَدِیَّةَ حَتّٰی نُوْدِیَ اَنْ یَّا اِبْرَاهِیمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا فَاَمْسَكَ یَدَهُ وَرَفَعَ قَوْلُهُ فَدَیْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِیمٍ بِكَبْشٍ عَظِیمٍ مُتَقَبَّلٍ وَزَعَمَ بْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ الذَّبِیحَ اِسْمَاعِیلُ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَاِنَّ مِنْ شِیْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِیْمَ (الصافات: 83)

''اور بے شک اسی کے گروہ سے حضرت ابراہیم ہیں''۔(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کے طریقہ کار پر ابراہیم علیہ السلام کاربند تھے۔ وہ (اسماعیل علیہ السلام) کام کاج میں ان (ابراہیم علیہ السلام) کا ہاتھ بٹایا کرتے تھے۔ جب عمل میں وہ ان کے معاون ہو گئے۔

فَلَمَّآ اَسْلَمَا (الصافات:103)

''جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی''۔(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ) یعنی جس چیز کا انہیں حکم دیا گیا تھا۔

وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ (الصافات:103)

''ان کے چہرے کے بل زمین پر لٹایا''۔(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو (حضرت اسماعیل علیہ السلام نے) کہا: آپ اپنی نظروں کے سامنے مجھے ذبح نہ کریں، کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کو مجھ پر ترس آجائے اور آپ مجھے ذبح کرنے سے رک جائیں۔ اس لئے آپ میرے ہاتھ میری گردن پر باندھ دیں پھر میرا چہرہ زمین پر رکھ دیں، جب آپ نے ان کو ذبح کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو ابھی چھری نہیں چلائی تھی کہ ان کو آواز آئی ''اے ابراہیم علیہ السلام آپ نے خواب سچ کر دکھایا۔ اب اپنا ہاتھ روک لیں اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ ان کے فدیہ میں دے کر ان کو بچا لیا وہ ایک عظیم خوبصورت مینڈھا تھا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا موقف یہ ہے کہ یہ ذبیح حضرت اسماعیل علیہ السلام تھے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3613- اَخْبَرَنِی اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِیمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّاهِدُ الْحِیرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّنْعَانِیُّ صَنْعَاءَ الْیَمَنِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْشَمٍ الصَّنْعَانِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رُؤْیَا الْاَنْبِیَاءِ وَحْیٌ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: انبیاء کرام علیہم السلام کے خواب وحی ہوتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3614- فَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِیُّ، حَدَّثَنَا یَعْقُوبُ بْنُ

مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي نَمِرٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلا يَنَامُ قَلْبُهُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی (صرف) آنکھیں سوتی ہیں جبکہ آپ کا دل بیدار رہتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

-تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ صٓ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

6315- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ اِمْلاءً، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلالٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ: قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ص وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمًا اٰخَرَ قَرَاَهَا، فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَهَيَّاَ النَّاسُ لِلسُّجُوْدِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هِيَ تَوْبَةُ نَبِيٍّ، وَلٰكِنْ رَاَيْتُكُمْ تَهَيَّاْتُمْ لِلسُّجُوْدِ، فَنَزَلَ وَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ ص کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ -حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے، آپ نے سورۃ ص پڑھنا شروع کی، جب آپ آیت سجدہ پر پہنچے تو آپ منبر سے نیچے تشریف لائے اور سجدہ کیا، تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی آپ کے ہمراہ سجدہ کیا۔ پھر ایک دفعہ اس کے بعد بھی آپ نے اس سورۃ کی تلاوت کی۔ جب آپ آیت سجدہ پر پہنچے تو لوگوں نے سجدہ کرنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تو نبی علیہ السلام کی توبہ ہے جبکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ سجدہ کے لئے تم تیار ہو گئے ہو پھر آپ منبر سے نیچے

حدیث 3615

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1410 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 2765 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 3558 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 1466 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1455

اترے اور سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ہمراہ سجدہ کیا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3616۔ فَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَانِّي افْتَتَحْتُ سُوْرَةَ ص حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلَى السَّجْدَةِ، فَسَجَدَتِ الدَّوَاةُ وَالْقَلَمُ وَمَا حَوْلَهُ، فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدَ فِيْهَا

-حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں سورۃ ص کی تلاوت شروع کرتا ہوں اور جب میں مقام سجدہ پر پہنچا تو دوات، قلم اور اس کے اردگرد کی اشیاء نے سجدہ کیا۔ میں نے اس بات کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سورۃ کے اس مقام پر سجدہ کیا۔

3617۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ دَارِمٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرِضَ اَبُوْ طَالِبٍ فَجَاءَتْ قُرَيْشٌ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ رَاْسِ اَبِيْ طَالِبٍ مَجْلِسُ رَجُلٍ، فَقَامَ اَبُوْ جَهْلٍ كَيْ يَمْنَعَهُ ذَاكَ وَشَكَوْهُ اِلٰى اَبِيْ طَالِبٍ، فَقَالَ: يَا ابْنَ اَخِي، مَا تُرِيدُ مِنْ قَوْمِكَ ؟ قَالَ: يَا عَمِّ، اِنَّمَا اُرِيْدُ مِنْهُمْ كَلِمَةً تَذِلُّ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ وَتُؤَدِّي اِلَيْهِمْ بِهَا جِزْيَةَ الْعَجَمِ، قَالَ: كَلِمَةٌ وَاحِدَةٌ ؟ قَالَ: كَلِمَةٌ وَاحِدَةٌ، قَالَ: مَا هِيَ ؟ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، قَالَ: فَقَالُوْا : اَجَعَلُوا الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ؟ قَالَ: وَنَزَلَ فِيْهِمْ ص وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ حَتّٰى بَلَغَ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

-حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ابوطالب بیمار ہو گئے تو قریش ان کے پاس آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔ اس وقت ابوطالب کے سرہانے کی جانب ایک نشست خالی پڑی تھی۔ ابوجہل آگے بڑھا تا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں بیٹھنے سے روک سکے اور ان سب لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ابوطالب سے شکایت کی۔ ابوطالب نے کہا: اے میرے بھتیجے! تم

حدیث 3617

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث:6686 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی' فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 3232 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث:8769 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث:18428 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث:2583 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث:2008

اپنی قوم سے کیا چاہتے ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے چچا! میں ان کو ایک ایسے کلمہ کا اقرار کروانا چاہتا ہوں جس کی بناء پر تمام عرب ان کے زیرنگیں ہو جائے گا اور اس کی وجہ سے اہل عجم بھی ان کو جزیہ ادا کریں گے۔ ابوطالب نے کہا: صرف ایک کلمہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں صرف ایک کلمہ ہے۔ ابوطالب نے پوچھا: وہ کون سا کلمہ ہے؟ آپ نے فرمایا:

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ

تو لوگ بولے: کیا سب معبودوں کی بجائے اب ایک معبود کی عبادت کریں؟ یہ تو بڑی تعجب خیز بات ہے۔ (راوی) کہتے ہیں۔ انہیں کے متعلق یہ سورۃ نازل ہوئی

ص وَالْقُرْآنِ ذِی الذِّکْرِ (ص: 1)

یہ آیات اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ تک نازل ہوئیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3618۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَاَ وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنِی اَبِی قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِی الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَزَلَ صٓ وَالْقُرْآنِ ذِی الذِّكْرِ فِيْهِمْ وَفِی مَجْلِسِهِمْ ذٰلِكَ يَعْنِی مَجْلِسَ اَبِی طَالِبٍ وَاَبِی جَهْلٍ وَاجْتِمَاعِ قُرَيْشٍ اِلَيْهِمْ حِيْنَ نَازَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

صٓ وَالْقُرْآنِ ذِی الذِّكْرِ (ص: 1)

ابوطالب اور ابوجہل اور قریش کے اس وفد کے متعلق نازل ہوئی جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جھگڑا کیا تھا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3619۔ اَخْبَرَنِی اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ الزَّاهِدُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ عَنِ التَّمِيْمِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِی قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ "وَلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ" قَالَ لَيْسَ بِحِيْنِ نَزْوٍ وَلَا فِرَارٍ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد

وَلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ

اور چھوٹنے کا وقت نہ تھا"۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں (اس کا مطلب ہے) اب یہ وقت کودنے اور بھاگنے کا نہیں ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3620۔ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيْهُ بِالرَّيِّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ اَنْبَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا اَصَابَ دَاوُدُ مَا اَصَابَهُ بَعْدَ الْقَدْرِ اِلَّا مَنْ عَجِبَ عَجَبَ بِهِ مِنْ نَفْسِهِ وَذٰلِكَ اَنَّهُ قَالَ يَا رَبِّ مَا مِنْ سَاعَةٍ مِّنْ لَيْلٍ وَّلَا نَهَارٍ اِلَّا وَعَابِدٌ مِّنْ الِ دَاوُدَ يَعْبُدُكَ يُصَلِّي لَكَ اَوْ يُسَبِّحُ اَوْ يُكَبِّرُ وَذَكَرَ اَشْيَاءَ فَكَرِهَ اللّٰهُ ذٰلِكَ فَقَالَ يَا دَاوُدُ اِنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ اِلَّا بِي فَلَوْلَا عَوْنِي مَا قَوِيْتَ عَلَيْهِ وَجَلَالِي لَاَكِلَنَّكَ اِلٰى نَفْسِكَ يَوْمًا قَالَ يَا رَبِّ فَاَخْبِرْنِي بِهِ فَاَصَابَتْهُ الْفِتْنَةُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک دفعہ حضرت داؤد علیہ السلام کو خود پسندی کی وجہ سے آزمائش میں مبتلا ہونا پڑا۔اس کا واقعہ یوں ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! دن اور رات میں کوئی ساعت اور لمحہ ایسا نہیں ہوتا جس میں آل داؤد علیہ السلام کا کوئی فرد تیری عبادت نہ کر رہا ہو، کوئی تیرے لئے نماز پڑھ رہا ہوگا، کوئی تسبیح کر رہا ہوگا، کوئی تکبیر پڑھ رہا ہوگا، مزید کئی چیزوں کا ذکر کیا۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات ناپسند ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے داؤد علیہ السلام! یہ سب میری دی ہوئی قوت کی وجہ سے ہوسکا ہے، اگر میری مدد تمہارے شامل حال نہ ہوتی تو تم یہ سب نہ کر سکتے۔ مجھے میرے جلال کی قسم ہے میں ایک دن کے لئے تجھے تیرے سپرد کر دوں گا۔ آپ نے عرض کی: اے میرے رب مجھے (اس دن کی) خبر دے دینا تو اس دن حضرت داؤد علیہ السلام آزمائش میں مبتلا کر دیئے گئے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3621۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيِّ، حَدَّثَنَا عَائِذُ اللّٰهِ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: رَبِّ اَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ، وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ، رَبِّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ وَاَهْلِيْ، وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ وَحَدَّثَ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ اَعْبَدَ الْبَشَرِ، صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے رب! میں تجھ سے تیری محبت اور تیرے محبین کی محبت اور ایسے عمل کی توفیق کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ یا اللہ! اپنی محبت کو مجھے، میری جان اور میرے اہل اور ٹھنڈے پانی سے زیادہ محبوب کر دے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی حضرت داؤد علیہ السلام کا تذکرہ کرتے یا ان کے بارے میں کوئی واقعہ سناتے تو فرماتے: داؤد علیہ السلام سب سے زیادہ عبادت گزار تھے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3622- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَادُ اَنْبَا شَرِيْكٌ عَنِ السَّدِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَاتَ دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَامِ فَجَاةً يَوْمَ السَّبْتِ كَانَ يَسْبُتُ فَتَعْكُفُ عَلَيْهِ الطَّيْرُ فَتَظِلُّهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت داؤد علیہ السلام ہفتہ کے دن اچانک انتقال فرما گئے۔آپ ہفتہ کا دن منایا کرتے تھے، پرندے آکر آپ پر سایہ کیا کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3623- اَلْاَعْمَشُ عَنِ الْمِنْهَالِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ "وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهِ جَسَدًا" قَالَ هُوَ الشَّيْطَانُ الَّذِيْ كَانَ عَلٰى كُرْسِيِّهِ يَقْضِيْ بَيْنَ النَّاسِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَّكَانَ لِسُلَيْمَانَ جَارِيَةٌ يُقَالُ لَهَا جَرَادَةٌ وَّكَانَ بَيْنَ بَعْضِ اَهْلِهَا وَبَيْنَ قَوْمِهِ خُصُوْمَةٌ فَقَضٰى بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ اِلَّا اَنَّهُ وَدَّ اَنَّ الْحَقَّ لِاَهْلِهَا فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنَّهُ سَيُصِيْبُكَ بَلَاءٌ وَّكَانَ لَا يَدْرِيْ يَاْتِيْهِ مِنَ السَّمَاءِ اَوْ مِنَ الْاَرْضِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهِ جَسَدًا (ص: 34)

''اوراس کے تخت پر ایک بے جان بدن ڈال دیا''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: وہ شیطان تھا جو ان کی کرسی پر براجمان تھا، وہ چالیس دن تک لوگوں کے فیصلے کرتا رہا۔حضرت سلیمان علیہ السلام کی ایک لونڈی تھی جس کا نام ''جرادہ'' تھا۔اس جرادہ کے خاندان اور ان کی قوم میں جھگڑا تھا۔انہوں نے ان میں برحق فیصلہ کردیا تاہم وہ یہ خواہش رکھتے تھے کہ حق ''جرادہ'' کے خاندان کی طرف ہو۔تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو وحی کی گئی کہ عنقریب ان کو ایک آزمائش میں ڈالا جائے گا تو ان کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ آزمائش آسمانی ہوگی یا زمینی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3624- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الدَّيْلَمِيُّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فِيْ حَائِطٍ بِالطَّائِفِ يُقَالُ لَهُ الْوَهْطُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ سَاَلَ اللّٰهُ ثَلَاثًا فَاَعْطَاهُ اثْنَتَيْنِ وَاَنَا اَرْجُوْ اَنْ يَّكُوْنَ اَعْطَاهُ الثَّالِثَةَ سَاَلَهُ حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهُ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَسَاَلَهُ مُلْكًا لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَسَاَلَهُ اَيُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ لَا يُرِيْدُ اِلَّا الصَّلَاةَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ يَعْنِيْ بَيْتُ الْمُقَدِّسِ يَخْرُجُ مِنْ خَطِيْئَتِهِ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَرْجُوْ اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ قَدْ اَعْطَاهُ ذٰلِكَ

✧✧-حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگیں، جن میں سے دو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطافرمادی ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تیسری چیز بھی ان کو عطا فرمادے گا۔

(1) انہوں نے یہ دعا مانگی تھی کہ مجھے ایسا فیصلہ کرنے کی توفیق دے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہو۔

(2) انہوں نے اللہ تعالیٰ سے ایسی حکومت مانگی جو ان کے علاوہ اور کسی کو نہ ملی ہو، اللہ تعالیٰ نے وہ بھی عطا کر دی۔

(3) انہوں نے یہ دعا مانگی تھی: جو شخص اس مسجد یعنی بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نیت سے اپنے گھر سے نکلے تو وہ گناہوں سے اس طرح صاف ہو جائے جیسے وہ اس دن تھا جس دن اس کو اس کی ماں نے جنا تھا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور ہم امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ بھی عطا کر دیا ہوگا۔

تَفْسِيرُ سُوْرَةِ الزُّمَرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3625۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِیُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنِیْ اَبُوْ لُبَابَةَ، قَالَ :سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، تَقُوْلُ :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَصُومُ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا يُرِيدُ اَنْ يُّفْطِرَ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا يُرِيْدُ اَنْ يَّصُومَ، وَكَانَ يَقْرَاُ فِیْ كُلِّ لَيْلَةٍ سُورَةَ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ وَالزُّمَرَ

سورۃ زمر کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧-ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے حتیٰ کہ ہم یہ سمجھتے کہ اب آپ روزہ میں ناغہ نہیں کریں گے اور جب روزہ نہ رکھتے تو (بغیر روزہ رکھے اتنے دن گزر جاتے کہ) ہم سمجھتے کہ اب آپ روزہ رکھنے کا ارادہ نہیں رکھتے اور آپ ہر رات سورہ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

3626۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ،

حديث: 3625

اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 24433 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری، فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی، بيروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحديث: 1163 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 10548 اخرجه ابن راهويه الحنظلی فی "مسنده" طبع مكتبه الايمان، مدينة منوره، (طبع اول) 1412ھ/1991ء، رقم الحديث: 1372

وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ :لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ، قُلْتُ : اَيُكَرَّرُ عَلَيْنَا مَا كَانَ بَيْنَنَا فِي الدُّنْيَا مَعَ خَوَاصِّ الذُّنُوبِ، قَالَ :نَعَمْ، لَيُكَرَّرَنَّ ذٰلِكَ عَلَيْكُمْ حَتّٰى يُؤَدِّيَ اِلٰى كُلِّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، قَالَ الزُّبَيْرُ :فَوَاللّٰهِ اِنَّ الْاَمْرَ لَشَدِيدٌ، اَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزُّبَيْرِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اللَّيْثِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ :لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي اِسْنَادِهِ الزُّبَيْرَ، صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت:

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ(الزمر: 31)

''بے شک تمہیں انتقال فرمانا ہے اوران کو بھی مرنا ہے پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تو میں نے پوچھا: کیا خاص گناہوں کے ساتھ ساتھ ہمارے دنیاوی جھگڑے بھی ہم پر دوبارہ کھولے جائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں یہ تم پر اس وقت تک پیش کئے جاتے رہیں گے جب تک ہر حقدار کو اپنا حق نہ مل جائے۔ زبیر نے کہا: خدا کی قسم یہ معاملہ بہت سخت ہے۔

3627۔ اَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اللَّيْثِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي اِسْنَادِهِ الزُّبَيْرَ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -مذکورہ سند کے ہمراہ بھی یہ حدیث منقول ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمۃ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3628۔ حَدَّثَنِي اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْقَارِءُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ :وَاَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ :كُنَّا نَقُولُ مَا لِمُفْتَتِنٍ تَوْبَةٌ، وَمَا اللّٰهُ بِقَابِلٍ مِنْهُ شَيْئًا، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ اُنْزِلَ فِيهِمْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ اَسْرَفُوا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا، اِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ، وَالْآيَاتِ الَّتِي بَعْدَهَا، قَالَ عُمَرُ :فَكَتَبْتُهَا، فَجَلَسْتُ عَلٰى بَعِيرِي، ثُمَّ طُفْتُ الْمَدِينَةَ، ثُمَّ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ يَنْتَظِرُ اَنْ يَاْذَنَ اللّٰهُ لَهُ فِي الْهِجْرَةِ وَاَصْحَابِهِ مِنَ

الْمُهَاجِرِيْنَ، وَقَدْ اَقَامَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَنْتَظِرُ اَنْ يُّؤْذَنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجَ مَعَهُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم یہ سمجھتے تھے کہ دین سے پھرنے والے کی نہ ہی توبہ قبول ہے اور نہ اللہ تعالیٰ اس کا کوئی عمل قبول فرمائے گا۔ پھر جب رسول اللہ مدینۃ المنورہ تشریف لائے تو ان کے متعلق یہ آیات:

يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا، اِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (الزمر:53)

''اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ آیت اور اس کے بعد کی آیات نازل ہوئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے ان آیات کو لکھا اور پھر مدینہ میں گھوما۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لئے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کی اجازت کے انتظار میں مکہ میں ٹھہرے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی اسی انتظار میں وہاں ٹھہرے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کی اجازت ملے تو وہ آپ کی معیت میں نکلیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3629- حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمُزَكِّي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْجُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ اَهْلِ النَّارِ يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ: لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدَانِيْ فَتَكُوْنُ عَلَيْهِ حَسْرَةٌ، وَكُلُّ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، فَيَقُوْلُ: لَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ هَدَانِيْ فَيَكُوْنُ لَهُ شُكْرٌ، ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يَا حَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُ فِيْ جَنْبِ اللّٰهِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر جہنمی کو اس کا جنت کا مقام دکھایا جائے گا۔ پھر وہ کہے گا: کاش کہ اللہ تعالیٰ مجھے ہدایت دے دیتا۔ تو اس کو بہت حسرت ہوگی اور ہر جنتی کو اس کا دوزخ کا مقام دکھایا جائے گا، وہ کہے گا: اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت نہ دی ہوتی (تو میرا کیا بنتا) تب وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے گا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

حدیث: 3629

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 10660 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 11454

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يَا حَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُ فِيْ جَنْبِ اللّٰهِ(الزمر:56)

''کہیں کوئی جان یہ نہ کہے کہ ہائے افسوس ان تقصیروں پر جو میں نے اللہ کے بارے میں کیں''

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3630۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمِ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَنْبَسَةَ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَالَ لِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ : اَتَدْرِيْ مَا سَعَةُ جَهَنَّمَ ؟ قُلْتُ :لاَ، قَالَ: اَجَلْ وَاللّٰهِ مَا تَدْرِيْ اَنَّ بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِ اَحَدِهِمْ، وَبَيْنَ عَاتِقِهِ مَسِيْرَةَ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا اَوْدِيَةَ الْقَيْحِ وَالدَّمِ، قُلْتُ لَهُ : اَنْهَارٌ ؟ قَالَ :لاَ، بَلْ اَوْدِيَةٌ، ثُمَّ قَالَ: اَتَدْرِيْ مَا سَعَةُ جَهَنَّمَ ؟ قُلْتُ :لاَ، قَالَ : اَجَلْ وَاللّٰهِ مَا تَدْرِيْ، حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ :وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِيْنِهِ، قُلْتُ :فَاَيْنَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ: عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧۔حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ جہنم کی وسعت کس قدر ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔آپ نے فرمایا: جی ہاں۔خدا کی قسم! تم نہیں جانتے کہ جہنمی کی کان کی لو اور اس کے کندھے کے درمیان ستر سال کی مسافت کی خون اور پیپ کی وادیاں ہوں گی۔ میں نے ان سے کہا: نہریں؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ وادیاں ہوں گی۔پھر آپ نے فرمایا: کیا تمہیں دوزخ کی وسعت معلوم ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔خدا کی قسم تم نہیں جانتے ہو۔ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِيْنِهِ(الزمر:67)

''اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو لپیٹ دے گا اور اس کی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اس دن لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ کے پل پر ہوں گے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔یہ حدیث صحیح الاسناد ہے تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

3631۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ التَّمِيْمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ :وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هُوَ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ (الزمر:68)

''اور صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3632- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ اِمْلاءً، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، اَنْبَانَا مُحَاضِرُ بْنُ الْمُوَرِّعِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ لِنِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا تَسْتَحِيِي الْمَرْاَةُ اَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا ؟ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِيْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي اِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَرَى رَبَّكَ يُسَارِعُ لَكَ فِيْ هَوَاكَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ -ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (دیگر) ازواج سے کہا کرتی تھیں: عورت اپنے آپ کو ہبہ کرنے سے حیاء نہیں کرتی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي اِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ (الاحزاب:51)

''پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ کے رب نے آپ کی خواہش پوری کرنے میں آپ کے ساتھ خوب تعاون فرمایا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

3633- حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عِصْمَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنِي بْنُ جُرَيْجٍ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ لا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ قَالَ بْنُ جُرَيْجٍ فَحَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَحَلَّ اللّٰهُ لَهُ اَنْ يَتَزَوَّجَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کے ارشاد

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا اَنْ تَبَدَّلَ بِهِن (الاحزاب:52)

''ان کے بعد اور عورتیں تمہیں حلال نہیں اور نہ یہ کہ ان کے عوض اور بیبیاں بدلو''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتی ہیں: کسی نبی کی وفات نہیں ہوتی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے شادی کرنا حلال کر دیتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ حٰمٓ الْمُؤْمِنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3634- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِى نُجَيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ الْحَوَامِيْمُ دِيْبَاجُ الْقُرْآنِ

سورۃ حم المومن کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حم سے شروع ہونے والی سورتیں قرآن کا دیباچہ ہیں۔

3635- قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِى حَبِيْبُ بْنُ اَبِى ثَابِتٍ عَنْ رَجُلٍ اَنَّهُ مَرَّ عَلٰى اَبِى الدَّرْدَاءِ وَهُوَ يَبْنِى مَسْجِدًا فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالَ هٰذَا لِآلِ حَامِيْمَ

✧✧ -حبیب ابن ابی ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا، اس وقت وہ مسجد کی تعمیر کر رہے تھے، اس نے کہا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ حامیم کی اولاد کے لئے ہے۔

3636- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْرَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَنْبَاَ اِسْرَائِيْلُ اَنْبَاَ اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فِىْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ "رَبَّنَا اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ" قَالَ هِىَ مَثَلُ الَّتِىْ فِى الْبَقَرَةِ "وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ"

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

رَبَّنَا اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ (المومن:11)

''اے ہمارے رب تو نے ہمیں دو بار مردہ کیا اور دوبارہ زندہ کیا''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

بالکل سورۂ بقرہ کی درج ذیل آیت جیسا ہے:

وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ(البقرة:28)

''تم مردہ تھے، اس نے تمہیں جلایا پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں جلائے گا پھر اسی کی طرف پلٹ کر جاؤ گے''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3637۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ، اَنْبَاَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ :يُنَادِيْ مُنَادٍ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ :يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ، فَيَسْمَعُهَا الْاَحْيَاءُ وَالاَمْوَاتُ، وَيَنْزِلُ اللّٰهُ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيُنَادِيْ :لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؟لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قیامت کے دن ایک منادی اعلان کرے گا: اے لوگو! تم پر قیامت قائم ہو چکی ہے۔ اس اعلان کو تمام زندہ اور مردہ لوگ سنیں گے اور اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر (اپنی شان کے مطابق) نازل ہو گا پھر خود اعلان فرمائے گا: آج کس کی بادشاہی ہے؟ (پھر خود ہی فرمائے گا) صرف اس ایک اللہ کی جو واحد اور قہار ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3638۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ :بَلَغَنِيْ حَدِيْثٌ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِصَاصِ، وَلَمْ اَسْمَعْهُ، فَابْتَعْتُ بَعِيْرًا، فَشَدَدْتُ رَحْلِيْ عَلَيْهِ، ثُمَّ سِرْتُ شَهْرًا حَتّٰى قَدِمْتُ مِصْرَ، فَاَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُنَيْسٍ، فَقُلْتُ لِلْبَوَّابِ :قُلْ لَهُ جَابِرٌ عَلَى الْبَابِ، فَقَالَ :ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ؟ قُلْتُ :نَعَمْ، فَاَتَاهُ فَاَخْبَرَهُ، فَقَامَ يَطَاُ ثَوْبَهُ حَتّٰى خَرَجَ اِلَيْهِ فَاعْتَنَقَنِيْ وَاعْتَنَقْتُهُ، فَقُلْتُ لَهُ :حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ اَسْمَعْهُ فِي الْقِصَاصِ، فَخَشِيْتُ اَنْ اَمُوْتَ اَوْ تَمُوْتَ قَبْلَ اَنْ اَسْمَعَهُ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ :يَحْشُرُ اللّٰهُ الْعِبَادَ، وَقَالَ:النَّاسَ عُرَاةً غُرْلا بُهْمًا، قَالَ :قُلْنَا :مَا بُهْمًا ؟ قَالَ :لَيْسَ مَعَهُمْ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنَادِيْهِمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ بَعُدَ كَمَا يَسْمَعُهُ مَنْ قَرُبَ : اَنَا الْمَلِكُ، اَنَا الدَّيَّانُ لا يَنْبَغِيْ لاَحَدٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ، وَلا يَنْبَغِيْ لاَحَدٍ مِنْ اَهْلِ النَّارِ اَنْ يَدْخُلَ النَّارَ، وَعِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ حَتّٰى اُقِصَّهُ مِنْهُ حَتَّى اللَّطْمَةِ،قَالَ :قُلْنَا :كَيْفَ ذَا، وَاِنَّمَا نَاْتِي اللّٰهَ غُرْلا بُهْمًا ؟ قَالَ:بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ، قَالَ: وَتَلا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ لاَ ظُلْمَ الْيَوْمَ، صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجھے ایک صحابی رسول رضی اللہ عنہ کے متعلق پتہ چلا کہ اس نے قصاص کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سن رکھی ہے لیکن وہ حدیث میں نے نہیں سنی تھی۔ تو میں نے ایک اونٹ خریدا، اس پر کجاوہ باندھا پھر پورا ایک مہینہ سفر کیا اور مصر میں پہنچا۔ میں عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کے گھر گیا۔ میں نے دربان سے کہا: عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہیں کہ دروازے پر جابر ہے۔ اس نے پوچھا: ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ پھر وہ دربان ان کے پاس گیا اور ان کو بتایا وہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور اپنے کپڑے سمیٹ کر میری طرف باہر نکل آئے، ہم ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے، پھر میں نے ان سے کہا: مجھے اس بات کا پتہ چلا ہے کہ قصاص کے متعلق آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سن رکھی ہے جبکہ میں نے وہ ابھی تک نہیں سنی۔ مجھے یہ خدشہ ہوا کہ کہیں وہ حدیث سننے سے پہلے میری یا تمہاری موت واقع نہ ہو جائے۔ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ بولے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو ننگے، غیر ختنہ شدہ "بھما" اٹھائے گا۔ (عبداللہ) فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: "بھم" کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: (اس کا مطلب یہ ہے کہ) ان کے پاس کوئی چیز نہیں ہوگی۔ پھر ان کو ایسی آواز میں ندا دی جائے گی جو قریب و بعید سے ایک جیسی سنی جائے گی (کہنے والا کہے گا) میں بادشاہ ہوں، میں فیصلہ کرنے والا ہوں، کوئی جنتی جنت میں اور کوئی دوزخی دوزخ میں نہیں جائے گا، جب تک کہ میں ان کو تھپڑ تک کا قصاص نہ دلوا دوں (عبداللہ رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: ہم نے کہا: یہ (قصاص) کیسے ہوگا؟ کیونکہ ہم غیر مختون اور خالی ہاتھ ہوں گے۔ آپ نے فرمایا: نیکیوں اور برائیوں کے ساتھ۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت کی:

اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ (المومن: 17)

''آج ہر جان اپنے کئے کا بدلہ پائے گی آج کسی پر زیادتی نہیں''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3639- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ وَاَبُوْ اَحْمَدَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ قَالَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ شَقِيْقٍ سَمِعْتُ اَبِي يَقُوْلُ اَنْبَاَ الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَلْيَقُلْ عَلٰى اَثَرِهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ يُرِيْدُ قَوْلَهُ عَزَّوَجَلَّ "فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ"

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص لا الہ الا اللہ پڑھے اس کو چاہیے کہ اس کے بعد ''الحمد للہ رب العالمین'' پڑھے آپ کی مراد اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (المومن: 14)

''تو اسے پوجو نرے اسی کے بندے ہو کر سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب ہے''

(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3640۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا السَّرِیُّ بْنُ خُزَیْمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ یَزِیْدَ، عَنْ اَبِی السَّمْحِ، عَنْ عِیْسَی بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ اَنَّ رَصَاصَةً مِنْ هٰذِهِ مِثْلُ هٰذِهِ وَاَشَارَ اِلٰی مِثْلِ الْجُمْجُمَةِ اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ، وَهِیَ مَسِیْرَةُ خَمْسِمِئَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّیْلِ، وَتَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِذِ الْاَغْلَالُ فِیْ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ یُسْحَبُوْنَ فِی الْحَمِیْمِ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اتنا سا کنکر (ایک کنویں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) اس طرح آسمان سے زمین کی طرف پھینکا جائے تو رات سے پہلے یہ زمین تک پہنچ جائے گا حالانکہ یہ ۵۰۰ سال کی مسافت ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِیْرُ سُوْرَةِ حٰمٓ السَّجْدَةُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

3641۔ حَدَّثَنِیْ اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ الْخِضْرِ الشَّافِعِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْعُقَیْلِیُّ، حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ الزُّهْرِیُّ، حَدَّثَنَا عَمِّیْ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَلَا: قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِقَوْمٍ یَعْلَمُوْنَ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اُلْهِمَ اِسْمَاعِیْلُ هٰذَا اللِّسَانَ اِلْهَامًا،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

سورۃ حم السجدہ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت کی:

قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِقَوْمٍ یَعْلَمُوْنَ (حم السجدة:3)

حدیث: 3640

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2588 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 6856

''عربی قرآن عقل والوں کے لئے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر فرمایا: حضرت اسماعیل علیہ السلام کو یہ زبان الہام کی گئی تھی۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3642۔ اَخْبَرَنِی عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنُ الْقَاضِیُّ بِبُخَارَی حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُوْدِ بْنِ شَقِیْقٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ تَمِیْلَةَ عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ قَالَ بِلِسَانِ جُرْهَمَ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

-حضرت بریدہ بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ کے متعلق فرماتے ہیں: جرہم کی زبان میں۔

(نوٹ: حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں جتنے لوگ سوار تھے، ان میں صرف ایک جرہم نامی شخص تھا جو عربی زبان جانتا تھا، ارم بن سام نے اس کی ایک بیٹی سے شادی کی، اس طرح جرہم کے توسط سے ارم بن سام کی اولاد میں عربی زبان آئی۔ تاج العروس جلد ا، صفحہ جلد ۸۔)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3643۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِیٍّ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَیْرٍ عِیْسَی بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا قَرَاَ فَلَحَنَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اَرْشِدُوْا اَخَاكُمْ، صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

-حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قرات میں غلطی کرتے ہوئے سنا تو فرمایا: اپنے بھائی کی اصلاح کرو۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3644۔ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سَعْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ سُفْیَانَ الشَّیْبَانِیُّ، حَدَّثَنَا جَدِّی، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ، حَدَّثَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیُّ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اَعْرِبُوا الْقُرْآنَ وَالْتَمِسُوْا غَرَائِبَهُ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰی مَذْهَبِ جَمَاعَةٍ مِنْ اَئِمَّتِنَا وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ الْبَزَّازُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا سَعِیْدُ بْنُ اِیَاسٍ الْجُرَیْرِیُّ، عَنْ حَكِیمِ بْنِ مُعَاوِیَةَ بْنِ حَیْدَةَ، عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

حدیث: 3644

اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحدیث: 6560

وَسَلَّمَ، قَالَ :يَجِيئُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَى اَفْوَاهِهِمُ الْفِدَامُ، وَإِنَّ اَوَّلَ مَا يَتَكَلَّمُ مِنَ الْآدَمِيِّ فَخِذُهُ وَكَفُّهُ، هٰذَا حَدِيْثٌ مَشْهُورٌ بِبَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِيهِ، وَقَدْ تَابَعَهُ الْجُرَيْرِيُّ فَرَوَاهُ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَصَحَّ بِهِ الْحَدِيثُ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رَوَاهُ اَبُوْ قَزْعَةَ الْبَاهِلِيُّ اَيْضًا، عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کو اچھی طرح سیکھو اور اس کے فرائض اور حدود کو تلاش کرو۔

❁❁ یہ حدیث ہماری جماعت کے ائمہ کے معیار پر صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

3645- اَخْبَرَنِى اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَا سَعِيْدُ بْنُ اِيَاسٍ الْجَرِيْرِيُّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيئُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَى اَفْوَاهِهِمُ الْفِدَامُ وَإِنَّ اَوَّلَ مَا يَتَكَلَّمُ مِنَ الْآدَمِيِّ فَخِذُهُ وَكَفُّهُ هٰذَا حَدِيْثٌ مَشْهُوْرٌ بِبَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ وَقَدْ تَابَعَهُ الْجَرِيْرِيُّ فَرَوَاهُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَصَحَّ بِهِ الْحَدِيْثُ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ رَوَاهُ اَبُوْ قُزْعَةَ الْبَاهِلِيُّ اَيْضًا عَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ

✧✧ -حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ قیامت میں ایسی حالت میں آئیں گے کہ ان کے منہ پر فدام ہوگا اور انسان کے اعضاء میں سب سے پہلے اس کے ران اور ہاتھ بات کریں گے۔

(نوٹ: فدام اس کپڑے کو کہتے جو پانی کے جگ پر پانی چھاننے کے لئے باندھا جاتا ہے، یہاں پر فدام سے مراد یہ ہے کہ ان کے منہ پر ایسی چیز باندھ دی جائے گی جس کی وجہ سے وہ بول نہیں سکیں گے۔)

❁❁ یہ حدیث بہز بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے والد کے حوالے سے مشہور ہے جبکہ جریری نے بھی ان کی متابعت کی ہے انہوں نے اس کو حکیم بن معاویہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے اور اس سند کے ہمراہ حدیث صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

جبکہ ابوقزعہ الباہلی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کو حکیم بن معاویہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔ جیسا کہ درج ذیل ہے۔

3646- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسَى الْاَشْيَبُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ قَزْعَةَ الْبَاهِلِيُّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِيهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تُحْشَرُوْنَ هَا هُنَا وَاَوْمَا بِيَدِهِ اِلَى الشَّامِ مُشَاةً، وَرُكْبَانًا وَعَلٰى وُجُوهِكُمْ، وَتُعْرَضُونَ عَلَى اللّٰهِ وَعَلٰى اَفْوَاهِكُمُ الْفِدَامُ، وَإِنَّ اَوَّلَ مَنْ يُّعْرِبُ عَنْ اَحَدِكُمْ فَخِذُهُ، وَتَلَا رَسُوْلُ

حديث: 3645

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 20038 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 1031

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلا اَبْصَارُكُمْ وَلا جُلُوْدُكُمْ

✧✧ -حکیم بن معاویہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہاں پر جمع کیے جاؤ گے، یہ کہتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملک شام کی طرف اشارہ کیا (کچھ) پیدل (کچھ) سوار (اور کچھ) منہ کے بل ہوں گے۔ تمہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا، اس وقت تمہارے منہ پر فدام ہوگا اور تمہارے اعضاء میں سے سب سے پہلے ران بولے گی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلا اَبْصَارُكُمْ وَلا جُلُوْدُكُمْ(حم السجدة:22)

''اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

3647- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَكْبَرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ حُصَيْنِ بْنِ عُقْبَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِى طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَسُئِلَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ رَبَّنَا اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ قَالَ بْنُ اٰدَمَ الَّذِى قَتَلَ اَخَاهُ وَاِبْلِيْسُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

رَبَّنَا اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ(حم السجدة:29)

''اے ہمارے رب ہمیں دکھا وہ دونوں جن اور آدمی جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: اس سے مراد شیطان اور آدم علیہ السلام کا وہ بیٹا ہے جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3648- حَدَّثَنَا اَبُوالْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ اَنْبَا اَبُوْاِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ اَبِى بَكْرِبْنِ اَبِى مُوْسٰى عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِى بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَاتَقُوْلُوْنَ فِى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْارَبُّنَااللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا (فُصِّلَتْ:30)وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ(اَلْاَنْعَام: 82)فَقَالُوْا اَلَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَمْ يَلْتَفِتُوْا وَقَوْلِهٖ وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ بِخَطِيْئَةٍ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ حَمَلْتُمُوْهَا عَلٰى غَيْرِوَجْهِ الْمَحْمَلِ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا وَلَمْ يَلْتَفِتُوْا اِلٰى اِلٰهٍ غَيْرِهٖ وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اَىْ بِشِرْكٍ

هٰذَاحَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق تمہارا کیا موقف ہے؟

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا (فُصِّلَتْ:30)

''بے شک وہ جنہوں نے کہا: ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور اس ارشاد کے متعلق تمہارا کیا موقف ہے؟

اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ (اَلْاَنْعَام:82)

''وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

لوگوں نے جواب دیا: وہ لوگ جنہوں نے کہا: ہمارا رب اللہ ہے پھر ادھر ادھر توجہ نہ کی اور

وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ

کا مطلب ہے کہ اپنے ایمان میں کسی خطاء کی آمیزش نہ کی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: تم نے اس کو درست معنی پر محمول نہیں کیا ہے۔تم استقاموا کا مطلب ہے پھر اللہ کے سوا کسی دوسرے الٰہ کی طرف توجہ نہ کی اور ''لم یلبسوا ایمانھم بظلم'' کا مطلب یہ ہے کہ کسی قسم کے شرک میں مبتلا نہ ہو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3649۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَبُو الْبَخْتَرِيِّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِسْتَبَّ رَجُلَانِ قُرْبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ غَضَبُ اَحَدِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَمَجْنُوْنٌ تَرَانِيْ فَتَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ

حدیث: 3649

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دارا بن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ 1987ء' 5701 اخرجه ابو الحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2610 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 4780 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 3452 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث: 22139 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 5692 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 10221 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 6488 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلامیه' بیروت' لبنان' 1409ھ/1989ء' رقم الحدیث: 434 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد' ریاض' سعودی عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحدیث: 25382

✧✧ حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب دو آدمیوں میں تو تکار ہوگئی، ان میں سے ایک تو بہت ہی شدید غصہ میں آ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ اس کو پڑھ لے تو اس کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے (وہ کلمہ یہ ہے)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم

اس شخص نے کہا: کیا آپ مجھے جنون زدہ سمجھ رہے ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

وَاِمَّا يُنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ(حم السجدة:36)

''اور اگر تجھے شیطان کا کوئی کونچا پہنچے تو اللہ کی پناہ مانگ بے شک وہی سنتا جانتا ہے''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3650۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ اَنْبَاَ مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ الْخَطْمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ بِآخِرِ الْاٰيَتَيْنِ مِنْ حٰمٓ السَّجْدَةِ وَكَانَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي بْنَ مَسْعُوْدٍ يَسْجُدُ بِالْاُوْلٰى مِنْهُمَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حم السجدہ کی آخری دو آیتوں پر سجدہ کرتے تھے اور ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان دونوں سے پہلی آیت پر سجدہ کیا کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3651۔ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عِيْسٰى، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَلَا: اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَ هُمْ وَاِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيْزٌ لَا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكُمْ لَنْ تَرْجِعُوْا اِلَى اللّٰهِ بِشَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ خَرَجَ مِنْهُ، يَعْنِي الْقُرْآنَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت کی:

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَ هُمْ وَاِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيْزٌ لَا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْد(حم السجدة:41,42)

''بے شک جو ذکر سے منکر ہوئے جب وہ ان کے پاس آیا ان کی خرابی کا کچھ حال نہ پوچھ اور بے شک وہ عزت والی کتاب ہے باطل کو اس کی طرف راہ نہیں نہ اس کے آگے سے نہ پیچھے سے۔ اتارا ہوا ہے حکمت والے سب خوبیوں سراہے کا''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر فرمایا: قرآن کے علاوہ ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرو اور وہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پیاری ہو۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3652۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَاَ جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ كُنْتُ جَارَ الْخَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ فَخَرَجْنَا مَرَّةً مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ بِيَدَيَّ فَقَالَ يَا هَنَّاهُ تَقَرَّبْ اِلَى اللّٰهِ بِمَا اسْتَطَعْتَ فَاِنَّكَ لَنْ تُقَرِّبَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ كَلَامِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت فروہ بن نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کا پڑوسی ہوا کرتا تھا، ایک مرتبہ وہ مسجد سے نکلے تو انہوں نے میرا ہاتھ تھام لیا اور فرمایا: سنو: جس قدر ہو سکے اللہ تعالیٰ کا قرب اختیار کر اور تو اس کے کلام سے بڑھ کر کسی چیز کے ذریعے اس کا قرب نہیں پا سکتے ہو۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ حٰمٓ عٓسٓقٓ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3653۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْرَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَنْبَاَ اِسْرَائِيْلُ عَنْ خَصِيْفٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ "تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ" قَالَ مِنَ الثِّقْلِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ حم عسق کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ (الشوریٰ:5)

''قریب ہوتا ہے کہ آسمان اپنے اوپر سے شق ہو جائیں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں ''وزن کی وجہ سے''

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3654۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ بَيْنَ اٰدَمَ وَنُوحٍ عَشَرَةُ قُرُوْنٍ كُلُّهُمْ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْحَقِّ فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا بَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاَنْزَلَ كِتَابَهٗ فَكَانُوْا اُمَّةً وَّاحِدَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

-حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیان دس زمانوں کے لوگ ہوئے ہیں، سب کے سب دین حق پر قائم تھے پھر جب ان کے اختلافات شروع ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور مرسلین بھیجے اور اپنی کتابیں نازل فرمائیں تو وہ تمام ایک ہی امت تھے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3655۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ اَنْبَا اِسْحَاقُ اَنْبَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ الرَّازِيُّ وَكَانَ ثِقَةً حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ ''وَمَا اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ'' الْاٰيَةَ قَالَ اِنَّ النَّاسَ بَعْدَ اٰدَمَ وَقَعُوْا فِي الشِّرْكِ اتَّخَذُوْا هٰذِهِ الْاَصْنَامَ وَعَبَدُوْا غَيْرَ اللّٰهِ قَالَ فَجَعَلَتِ الْمَلَائِكَةُ يَدْعُوْنَ عَلَيْهِمْ وَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا خَلَقْتَ عِبَادَكَ فَاَحْسَنْتَ خَلْقَهُمْ وَرَزَقْتَهُمْ فَاَحْسَنْتَ رِزْقَهُمْ فَعَصَوْكَ وَعَبَدُوْا غَيْرَكَ اللّٰهُمَّ اللّٰهُمَّ يَدْعُوْنَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لَهُمُ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ اِنَّهُمْ فِيْ غَيْبٍ فَجَعَلُوْا لَا يَعْذِرُوْنَهُمْ فَقَالَ اخْتَارُوْا مِنْكُمُ اثْنَيْنِ اَهْبِطُهُمَا اِلَى الْاَرْضِ فَاٰمُرُهُمَا وَاَنْهَاهُمَا فَاخْتَارُوْا هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ قَالَ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ فِيْهِمَا وَقَالَ فِيْهِ فَلَمَّا شَرِبَا الْخَمْرَ وَانْتَشَيَا وَقَعَا بِالْمَرْاَةِ وَقَتَلَا النَّفْسَ فَكَثُرَ اللَّغَطُ فِيْمَا بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْمَلَائِكَةِ فَنَظَرُوْا اِلَيْهِمَا وَمَا يَعْمَلَانِ فَفِيْ ذٰلِكَ اُنْزِلَتْ ''وَالْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ'' الْاٰيَةَ قَالَ فَجَعَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْمَلَائِكَةُ يَعْذِرُوْنَ اَهْلَ الْاَرْضِ وَيَدْعُوْنَ لَهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

-حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد

وَمَا اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ (البقرۃ:102)

کے متعلق فرمایا، حضرت آدم علیہ السلام کے بعد لوگ شرک میں مبتلا ہو گئے۔ انہوں نے ان بتوں کو معبود مان لیا اور غیر خدا کی عبادت کرنے لگے۔ فرشتوں نے ان کے لئے بددعائیں کرنا شروع کر دیں اور یوں کہنے لگے: اے ہمارے رب! تو نے اپنے بندوں کو

پیدا فرمایا اوران کی اچھی تخلیق فرمائی، تو نے ان کو اچھا رزق عطا فرمایا، لیکن انہوں نے تیری نافرمانی کی ہے اور تیرے غیر کی عبادت کی ہے۔ اے اللہ، اے اللہ! یوں وہ انسانوں کے خلاف دعا مانگا کرتے تھے۔ تو ان کو اللہ رب العزت نے فرمایا: وہ لوگ غیب میں ہیں لیکن فرشتے ان کی معذرت قبول کرنے کو تیار نہ تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا: تم دو فرشتوں کو منتخب کرلو، میں ان کو زمین پر اتارتا ہوں وہ لوگوں میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں۔ فرشتوں نے ہاروت اور ماروت کا انتخاب کرلیا پھر اس کے بعد ان کا تفصیلی واقعہ بیان فرمایا اور اس کے بعد فرمایا: جب انہوں نے شراب پی لی اور ان کو نشہ ہو گیا تو وہ زنا کے مرتکب ہو گئے اور قتل بھی کر دیا پھر جب ان میں اور ملائکہ میں شور بڑھ گیا تو ملائکہ نے ان کی طرف اور ان کے اعمال کی طرف دیکھا۔ اس سلسلہ میں یہ آیت نازل ہوئی:

وَالْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ (الشوریٰ:5)

''رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور زمین والوں کے لئے معافی مانگتے''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آیت کے آخر تک۔ پھر اس کے بعد فرشتوں نے زمین والوں کا عذر تسلیم کیا اور ان کے لئے دعا مانگنے لگے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3656- وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِيْ غَرْزَةَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُمَرَ اَبُو الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهٗ كَانَ وَاقِفًا بِعَرَفَاتٍ، فَنَظَرَ اِلَى الشَّمْسِ حِيْنَ تَدَلَّتْ مِثْلَ التُّرْسِ لِلْغُرُوْبِ، فَبَكٰى، وَاشْتَدَّ بُكَاؤُهٗ، وَتَلَا قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ :اَللّٰهُ الَّذِيْ اَنْزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ اِلَى الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ، فَقَالَ لَهٗ عَبْدُهٗ :يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَدْ وَقَفْتُ مَعَكَ مِرَارًا لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا، فَقَالَ: ذَكَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ بِمَكَانِيْ هٰذَا، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، لَمْ يَبْقَ مِنْ دُنْيَاكُمْ هٰذِهِ فِيْمَا مَضٰى اِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧- مطلب بن عبداللہ بن حطب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک مرتبہ عرفات کے وقوف میں تھے۔ جب سورج غروب ہونے کے قریب ہوا (اس کی شعائیں ختم ہو گئیں اور صرف ٹکیہ باقی رہ گئی) تو انہوں نے سورج کی طرف دیکھا اور رو دیئے اور بہت شدید روئے اور آپ نے درج ذیل آیات الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ تک تلاوت کیں:

اَللّٰهُ الَّذِيْ اَنْزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيْزَانَ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ (الشوریٰ :17,18,19)

''اللہ ہے جس نے حق کے ساتھ کتاب اتاری اور انصاف کی ترازو اور تم کیا جانو شاید قیامت قریب ہی ہو''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

ان سے ان کے غلام نے کہا: اے ابوعبدالرحمان رضی اللہ عنہ! میں نے کئی مرتبہ آپ کے ساتھ وقوف عرفات کیا لیکن آپ نے کبھی بھی یہ نہیں کیا۔ انہوں نے جواباً کہا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد آ گئی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی جگہ کھڑے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! تمہاری دنیا گزر چکی ہے اور باقی صرف اتنی ہی رہ گئی ہے کہ آج کا دن گزر جانے کے بعد اب جتنا دن باقی رہتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3657۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ زَائِدَةَ بْنِ نَشِيطٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: تَلا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ، وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي اَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى، وَاَسُدَّ فَقْرَكَ، وَاِلَّا تَفْعَلْ مَلَاْتُ صَدْرَكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت کی:

مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ، وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ (الشوریٰ :20)

''جو آخرت کی کھیتی چاہے ہم اس کے لئے اس کی کھیتی بڑھائیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہے ہم اسے اس میں سے کچھ دیں گے اور آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے بندے تو میری عبادت کے لئے فراغت اختیار کر میں تیرا سینہ غنا سے بھر دوں گا اور تیرے فقر کو ختم کر دوں گا اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرا سینہ مصروفیت سے بھر دوں گا اور تیرے فقر کو بھی نہیں روکوں گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3658۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ،

حدیث 3657

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث:2466 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 4107 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 8681 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 393 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث:500

حدیث 3658

اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:4106

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ، وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِي أَيِّ أَوْدِيَةِ الدُّنْيَا هَلَكَ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنی تمام خواہشات کو ایک خواہش میں ڈھال لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی دنیا کی تمام خواہشات کو پوری کر دیتا ہے اور جس کی خواہشات بہت زیادہ ہوتی ہیں تو اللہ تعالیٰ کوئی پرواہ نہیں کرتا کہ وہ بندہ دنیا کی کون سی وادی میں ہلاک ہوتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3659- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْيَبُ حَدَّثَنَا قُزْعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا بْنُ أَبِي نُجَيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَى مَا آتَيْتُكُمْ مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى أَجْرًا إِلَّا أَنْ تَوَادُّوا اللّٰهَ وَأَنْ تَقَرَّبُوا إِلَيْهِ بِطَاعَتِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ إِنَّمَا اتَّفَقَا فِي تَفْسِيرِ هٰذِهِ الْآيَةِ عَلَى حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ الزَّرَّادُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ فِي قُرْبَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں جو معجزات اور ہدایت دی ہے، اس کے عوض میں تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا ہوں مگر یہ کہ تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرو اور اس کی اطاعت کر کے اس کا قرب اختیار کرو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔ تاہم انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں عبدالملک بن میسرۃ الزراد کی طاؤس کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کردہ اس حدیث پر اتفاق کیا ہے کہ یہ حکم آل محمد کے تمام رشتہ داروں کے متعلق ہے۔

3660- فَحَدَّثَنَاهُ أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ هَارُونَ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنْبَأَ دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَكْثَرَ النَّاسُ عَلَيْنَا فِي هٰذِهِ الْآيَةِ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى فَكَتَبْنَا إِلَى بْنِ عَبَّاسٍ نَسْأَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَكَتَبَ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَوْسَطَ

حدیث 3659

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 2415 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 11144

بَيْتٍ فِيْ قُرَيْشٍ لَيْسَ بَطْنٌ مِّنْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا قَدْ وَلَدَهُ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قُلْ لَّا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلٰى مَا اَدْعُوْكُمْ اِلَيْهِ اِلَّا اَنْ تَوَدُّوْنِى بِقَرَابَتِى مِنْكُمْ وَتَحْفَظُوْنِى بِهَا قَالَ هُشَيْمٌ وَّاَخْبَرَنِى حُصَيْنٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِنَحْوٍ مِّنْ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ وَهُوَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا فَاِنَّ حَدِيْثَ عِكْرِمَةَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَحَدِيْثُ دَاوُدَ بْنِ اَبِى هِنْدٍ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✦✦۔شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس آیت:

قُلْ لَّا اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى (الشوریٰ:23)

''تم فرماؤ! میں اس پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے سلسلے میں لوگوں میں بہت اختلاف واقع ہوا تو ہم نے اس کا مطلب دریافت کرنے کے لئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں ایک مکتوب بھیجا تو انہوں نے جواباً فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: آپ فرمادیں کہ میں تم سے اس چیز پر کسی معاوضہ کا مطالبہ نہیں کرتا جو میں نے (تمہیں اللہ تعالیٰ کے دین کی) دعوت پیش کی مگر یہ کہ تم میرے رشتہ داروں سے محبت کرو اور اس کے ساتھ تم میری حفاظت کرو۔

❀❀ ہیثم کہتے ہیں: حصین نے عکرمہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے کیونکہ عکرمہ رضی اللہ عنہ کی روایت امام بخاری رضی اللہ عنہ کے معیار پر صحیح ہے اور داؤد بن ابی ہند کی روایت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے تاہم شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اضافے کے ساتھ نقل نہیں کیا۔

3661۔ حَدَّثَنِى عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى الْحِيرِيُّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ قَطَنٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ وَّعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَنْتُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَنْتُمْ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَاللّٰهِ اِنِّى لَاَطْمَعُ اَنْ يَّكُوْنَ عَامَّةً مَّنْ تُصِيْبُوْنَ بِفَارِسٍ وَّالرُّوْمِ فِى الْجَنَّةِ فَاِنَّ اَحَدَهُمْ يَعْمَلُ الْخَيْرَ فَيَقُوْلُ اَحْسَنْتَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ اَحْسَنْتَ رَحِمَكَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ "وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ"

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦۔سلمہ بن سبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم مومن ہو اور تم جنتی ہو، خدا کی قسم میں یہ چاہتا ہوں تم میں سے جتنے لوگ فارس اور روم میں شہید ہوئے سب جنتی ہوں کیونکہ تم میں سے کوئی شخص نیک عمل کرتا ہے لوگ اسے کہتے ہیں: تو نے اچھا عمل کیا ہے، اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے، تو نے اچھا عمل کیا ہے، اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ"۔(الشوریٰ:26)

''اور دعا قبول فرماتا ہے ان کی جو ایمان لائے اور اچھے عمل کئے اور انہیں اپنے فضل سے اور انعام دیتا ہے اور کافروں کے لئے سخت عذاب ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3662۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْمُقْرِءُ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُو قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، وَتَلَا قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ :وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَا يَشَاءَ، فَقَالَ :حَدَّثَنَا خُلَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَصَرِيُّ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ اِلَّا بُعِثَ بِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ اِنَّهُمَا لَيُسْمِعَانِ اَهْلَ الْاَرْضِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ :يَا اَيُّهَا النَّاسُ، هَلُمُّوا اِلٰى رَبِّكُمْ فَاِنَّ مَا قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰى، وَمَا غَرَبَتْ شَمْسٌ قَطُّ اِلَّا وَبِجَنْبَتَيْهَا مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ :اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ لِمُنْفِقٍ خَلَفًا وَعَجِّلْ لِمُمْسِكٍ تَلَفًا،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ ہشام بن ابی عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: قتادہ نے یہ آیت پڑھی

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَا يَشَاءُ (الشوریٰ:27)

''اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کا رزق وسیع کر دیتا تو ضرور زمین میں فساد پھیلاتے لیکن وہ اندازے سے اتارتا ہے جتنا چاہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر انہوں نے کہا: خلید بن عبداللہ العصری رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی دونوں جانب دو فرشتے ہوتے ہیں جن کی آواز انسان اور جنات کے علاوہ روئے زمین کی تمام مخلوقات سنتی ہیں، وہ کہتے ہیں: اے لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ کیونکہ (وہ مال جو) کم ہو لیکن اس سے ضرورتیں پوری ہوتی رہیں، وہ اس سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور اس سے ضرورتیں پوری نہ ہوں اور جب سورج غروب ہوتا ہے تو اس کے ساتھ بھی دو فرشتے ہوتے ہیں جو ندا دیتے ہیں: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو جلدی بدلہ عطا فرما اور روکنے والے کا مال جلدی ہلاک فرما دے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3663۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَخْبَرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا اَصْبَحَ بِالْكُوْفَةِ اَحَدٌ اِلَّا نَاعِمٌ اِنَّ اَدْنَاهُمْ مَنْزِلَةً يَّشْرَبُ مِنْ مَّاءِ الْفُرَاتِ وَيَجْلِسُ فِي الظِّلِّ وَيَاْكُلُ مِنَ الْبُرِّ وَاِنَّمَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاءُ وَذٰلِكَ اَنَّهُمْ قَالُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا فَتَمَنَّوُا الدُّنْيَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص بھی کوفہ میں صبح کرتا ہے وہ ذی نعمت ہوتا ہے، ان میں سب سے کم درجہ والا وہ ہے جو فرات کا پانی پیتا اور سائے میں بیٹھتا ہے اور گندم کی روٹی کھاتا ہے اور یہ آیت اصحاب صفہ کے حق میں نازل ہوئی:

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاءُ(الشوریٰ:27)

''اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کا رزق وسیع کر دیتا تو ضرور زمین میں فساد پھیلاتے لیکن وہ اندازے سے اتارتا ہے جتنا چاہے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور یہ اس لئے کہ انہوں نے دنیا کی تمنا کی تھی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3664- حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْفَقِيهُ بِالرَّيِّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ اَصَابَ ذَنْبًا فِي الدُّنْيَا، فَعُوقِبَ بِهٖ فَاللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ يُّثَنِّيَ عُقُوْبَتَهٗ عَلٰى عَبْدِهٖ، وَمَنْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَسَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ، فَاللّٰهُ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَّعُوْدَ فِي شَيْءٍ عَفَا عَنْهُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاِنَّمَا اَخْرَجَهُ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عِنْدَ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ :وَمَا اَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيكُمْ

✧✧ -حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں گناہ کرے اور اس کو اس کی سزا دنیا میں دے دی جائے تو اللہ تعالیٰ کی شان عدالت کے خلاف ہے کہ اپنے بندے کو ایک گناہ کی دو بار سزا دے اور جو شخص گناہ کا مرتکب ہو اور اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرما دے اور اس سے درگزر کر دے تو یہ اللہ تعالیٰ کی شان کریمی کے خلاف ہے کہ جس گناہ کو درگزر کر دیا تھا اس کی دوبارہ سزا دے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔ جبکہ اسحاق بن ابراہیم نے یہ حدیث وَمَا اَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيكُمْ کے تحت نقل کی ہے۔

3665- اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَزِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ قَالُوْا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَنْبَاَ مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ

حدیث 3664

اخرجه ابو عيسى الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث:2626 اخرجه ابو عبدالله القزوينى فى "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2604 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث:775 ذكره ابوبكر البيهقى فى سننه الكبرىٰ طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودى عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 17371 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامى دارعمار بيروت لبنان/عمان 1405ھ 1985ء رقم الحديث:46

عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلَيْهِ بَعْضُ اَصْحَابِهِ وَقَدِ ابْتُلِيَ فِي جَسَدِهِ فَقَالَ لَهُ بَعْضُهُمْ اِنَّا لَنَبْتَئِسُ لَكَ لِمَا نَزَلَ فِيكَ قَالَ فَلَا تَبْتَئِسْ لِمَا تَرَى فَاِنَّمَا نَزَلَ بِذَنْبٍ وَمَا يَعْفُو اللّٰهُ عَنْهُ اَكْثَرَ قَالَ ثُمَّ تَلَا عِمْرَانُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَمَا اَصَابَكُمْ مِنْ مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان کے پاس ان کے چند دوست آئے، ان دنوں آپ کے جسم میں تکلیف تھی، ان دوستوں میں سے ایک نے کہا: ہم تو آپ کی اس تکلیف پر فکرمند ہو گئے ہیں۔ وہ بولے: آپ جو دیکھ رہے ہیں اس پر غمگین مت ہوں کیونکہ اس طرح کی آزمائش اللہ تعالیٰ انسان کے کسی گناہ کی وجہ سے اتارتا ہے جبکہ جو گناہ وہ معاف کر دیتا ہے وہ تو بہت زیادہ ہیں پھر حضرت عمران نے اس آیت کی تلاوت کی:

وَمَا اَصَابَكُمْ مِنْ مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ (الشوریٰ:30)

''اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3666- اَخْبَرَنَا اَبُو زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي ظَبْيَانَ قَالَ كُنَّا نَعْرِضُ الْمَصَاحِفَ عِنْدَ عَلْقَمَةَ فَقَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّلْمُوْقِنِيْنَ فَقَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَلْيَقِيْنُ الْاِيْمَانُ كُلُّهُ وَقَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ الصَّبْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -ابوظبیان کہتے ہیں: ہم حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کو مصاحف پیش کیا کرتے تھے۔ انہوں نے یہ آیت پڑھی:

اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّلْمُوْقِنِيْنَ

تو عبداللہ نے کہا: یقین مکمل ایمان ہے۔ پھر جب یہ آیت پڑھی:

اِنَّ فِي ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ (الشوریٰ:33)

تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صبر نصف ایمان ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3667- اَخْبَرَنَا اَبُو زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَنْبَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ حَدَّثَنِي اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اُصِيبَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَرْبَعَةٌ وَّسِتُّونَ وَمِنْهُمْ سِتَّةٌ فِيهِمْ حَمْزَةُ فَمَثَّلُوا بِهِمْ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ لَئِنْ

اَصَبْنَا مِنْهُمْ يَوْمًا مِّثْلَ هٰذَا لَنُرْبِيَنَّ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِيْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ احد کے دن ۶۴ انصاری اور ہم میں سے ۶ صحابہ شہید ہوئے ان میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ پھر مشرکین نے ان کا مثلہ کر دیا (ناک کان وغیرہ کاٹ دیئے) انصار نے کہا: کسی دن یہ ہمارے قابو میں آئے تو ہم اس کا بدلہ لیں گے۔ پھر جب فتح مکہ کا دن تھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِيْنَ (النحل :126)

''اور اگر تم سزا دو تو ایسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی تھی اور اگر تم صبر کرو تو بے شک صبر والوں کو صبر سب سے اچھا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3668- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانِ الْعَامِرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ قَالَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ هُوَ الْاِسْلَامُ وَهُوَ اَوْسَعُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما:

وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (الشوریٰ:52)

''اور بے شک تم ضرور سیدھی راہ بتاتے ہو''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ) کے متعلق فرماتے ہیں: صراط مستقیم ''اسلام'' ہے اور یہ زمین اور آسمان کی وسعت رکھتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3669- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ "وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ" قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ

✧✧ -حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (الشوریٰ:52)

کے متعلق فرماتے ہیں: (اس سے مراد) کتاب اللہ ہے۔

تَفْسِيرُ سُورَةِ الزُّخْرُفِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3670- حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ اِمْلاءً فِي شَوَّالَ سَنَةَ اَرْبَعِ مِائَةٍ اَنْبَاَ اَبُوْ عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْخَزَازُ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ *قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ اَوْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ قُلْتُ هُوَ فِي مُصْحَفِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَامْحُهَا وَاكْتُبْ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ زخرف کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ -حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا:

(وَجَعَلُوا الْمَلٰئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ (الزخرف:19)

میں ''عباد الرحمٰن''۔(بطورجمع) ہے یا ''عبدالرحمٰن''۔(بطورواحد) ہے؟ انہوں نے کہا: عباد الرحمٰن ہے۔ میں نے کہا: میرے مصحف میں تو ''عبدالرحمٰن'' ہے۔آپ نے فرمایا:اس کومٹا کر''عبادالرحمٰن'' لکھ لو۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3671- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَةَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ : اِنَّ اللّٰهَ قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَرْزَاقَكُمْ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَيُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ اَحَبَّ وَمَنْ لَّا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِي الدِّيْنَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ، فَمَنْ اَعْطَاهُ الدِّيْنَ فَقَدْ اَحَبَّهُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

حدیث 3671

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 3672 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ه/ 1983ء' رقم الحديث: 8990 اخرجه ابو عبدالله البخاري في "الادب المفرد" طبع دار البشائر الاسلاميه' بيروت' لبنان' 1409ه/ 1989ء' رقم الحديث:275

اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَةَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُم(الزخرف:32)

''کیا تمہارے رب کی رحمت وہ بانٹتے ہیں ہم نے ان کی زیست کا سامان دنیا کی زندگی میں بانٹا''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس طرح اللہ تعالیٰ نے تم میں رزق تقسیم کر دیئے ہیں، اسی طرح اخلاق بھی تقسیم کر دیئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ دنیا تو اس کو بھی دیتا ہے جو اس کی طلب رکھتا ہے اور اس کو بھی دیتا ہے جو اس کی طلب نہیں رکھتا لیکن دین صرف اسی کو دیتا ہے جو اس کی طلب رکھتا ہے۔ تو جس کو اس نے دین عطا کیا، اس کے دل میں دین کی محبت ہے۔

❁ ❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3672- اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى :فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُنْتَقِمُوْنَ، فَقَالَ:قَالَ اَنَسٌ :ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَقِيَتِ النِّقْمَةُ، وَلَمْ يُرِ اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُمَّتِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ حَتّٰى مَضَى، وَلَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ اِلَّا وَقَدْ رَاَى الْعُقُوْبَةَ فِيْ اُمَّتِهِ اِلَّا نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧ ✧ - حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُنْتَقِمُوْنَ (الزخرف:41)

''تو اگر ہم تمہیں لے جائیں تو ان سے ہم ضرور بدلہ لیں گے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر کہا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے گیا ہے، اب بدلہ باقی رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی بھی نبی علیہ السلام کو اس کی امت میں جو تکلیف دکھاتا ہے، اس کو ختم بھی کر دیتا ہے اور ہر نبی نے اپنی امت کا عذاب دیکھا ہے سوائے تمہارے نبی کے۔

❁ ❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3673- حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ قَطَنٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يُؤْخَذُ بِنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِيْ ذَاتَ الشِّمَالِ، فَاَقُوْلُ : اَصْحَابِيْ اَصْحَابِيْ، فَيُقَالُ: اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ بَعْدَكَ، فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ :وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَا دُمْتُ فِيْهِمْ، فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧ ✧ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو

پکڑ لیا جائے گا جو بائیں ہاتھ والے ہوں گے۔ میں اصحابی اصحابی کہہ کہہ کر ان کو پکاروں گا تو کہا جائے گا: یہ لوگ آپ کے بعد دین سے پھر گئے تھے تو پھر میں وہی بات کہوں گا جو عبد صالح حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے کہی تھی (وہ بات یہ ہے)

وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ، فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ (المائدہ:117)

''اور میں ان پر مطلع تھا جب تک ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا اور ہر چیز تیرے سامنے حاضر ہے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3674۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَّاءُ، اَنْبَانَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، اَنْبَانَا الْحَجَّاجُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي غَالِبٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى اِلَّا اُوتُوا الْجَدَلَ، ثُمَّ قَرَاَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا ضَرَبُوهُ لَكَ اِلَّا جَدَلا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راہنمائی کے بعد کوئی قوم گمراہ نہیں ہوتی البتہ ان میں بلاوجہ کا جھگڑا واقع ہو جاتا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

مَا ضَرَبُوهُ لَكَ اِلَّا جَدَلا (الزخرف:58)

''انہوں نے تم سے نہ کہی مگر ناحق جھگڑنے کو بلکہ وہ ہیں ہی جھگڑالو لوگ''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3675۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفُضَيْلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ ''وَاِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ'' قَالَ خُرُوجُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اس آیت:

وَاِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ(الزخرف:61)

حدیث: 3674

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث:3253 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 48 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 22218 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث:8067

''اور بے شک وہ قیامت کی نشانی ہے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ) میں (قیامت کی نشانی سے مراد) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3676- حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّكُونِيُّ، بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَانَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ، فَقَالَ: النُّجُومُ اَمَانٌ لِاَهْلِ السَّمَآءِ، فَاِذَا ذَهَبَتْ اَتَاهَا مَا يُوعَدُونَ، وَاَنَا اَمَانٌ لِاَصْحَابِيْ مَا كُنْتُ، فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتَاهُمْ مَا يُوعَدُونَ وَاَهْلُ بَيْتِيْ اَمَانٌ لِاُمَّتِيْ، فَاِذَا ذَهَبَ اَهْلُ بَيْتِيْ اَتَاهُمْ مَا يُوعَدُونَ، صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

-حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

وَاِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ (الزخرف:61)

پھر فرمایا: ستارے آسمان والوں کے لئے امان ہیں، جب یہ ختم ہو جائیں گے تو ان پر وہ آئے گا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا اور میں اپنے اصحاب کے لئے امان ہوں، جب تک ان میں موجود ہوں، جب میں چلا جاؤں گا تو ان پر وہ کچھ آئے گا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا اور میرے اہل بیت میری امت کے لئے امان ہیں، جب میرے اہل بیت چلے جائیں گے تو ان پر وہ کچھ آئے گا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔(یعنی قیامت آجائے گی)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3677- اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّبِيْعِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْحِيَرِيُّ حَدَّثَنَا قُبَيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ "وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ" قَالَ مَكَثَ عَنْهُمْ اَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ "اِنَّكُمْ مَّاكِثُوْنَ"

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

-حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ (الزخرف:77)

''اور وہ پکاریں گے اے مالک تیرا رب ہمیں تمام کر چکے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: ایک ہزار سال کے بعد مالک (داروغہ جہنم) ان کو جواب دے گا "انکم ماکثون" تمہیں تو یہیں ٹھہرنا ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِیْرُ سُوْرَةِ حٰمٓ الدُّخَانُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3678۔ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدُ بْنُ زِیَادِ الْقَبَانِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ سَعِیْدُ بْنُ یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدِ الاُمَوِیُّ حَدَّثَنِی اَبِی حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَکِیْمٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّکَ لَتَرٰی الرَّجُلَ یَمْشِی فِی الاَسْوَاقِ وَقَدْ وَقَعَ اسْمُهُ فِی الْمَوْتٰی ثُمَّ قَرَاَ "اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِی لَیْلَةٍ مُّبَارَکَةٍ اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ فِیْهَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ" یَعْنِی لَیْلَةَ الْقَدْرِ فَفِی تِلْکَ اللَّیْلَةِ یُفْرَقُ اَمْرُ الدُّنْیَا اِلٰی مِثْلِهَا مِنْ قَابِلٍ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم کسی آدمی کو بازاروں مین چلتا پھرتا دیکھتے ہوجبکہ اس کا نام مردوں میں لکھاہوا ہوتا ہے، پھرانہوں نے یہ آیت پڑھی:

اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِی لَیْلَةٍ مُّبَارَکَةٍ اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ فِیْهَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ (الدخان:3,4)

''بیشک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا بیشک ہم ڈرسنانے والے ہیں، اس میں بانٹ دیا جاتا ہے ہر حکمت والا کام''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اس برکت والی رات سے مرادلیلۃ القدر ہے، اس رات میں آیندہ سال کے تمام امور تقسیم کردیئے جاتے ہیں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیا۔

3679۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَکَرِیَّا الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَاَ جَرِیْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِی قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ "فَمَا بَکَتْ عَلَیْهِمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ" قَالَ بِفَقْدِ الْمُؤْمِنِ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان

فَمَا بَکَتْ عَلَیْهِمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ (الدخان:29)

''توان پر آسمان اورزمین نہ روئے اورانہیں مہلت نہ دی گئی''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ فرماتے ہیں: ایک مومن کے انتقال پرزمین اورآسمان چالیس دن تک روتے رہتے تھے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیا۔

3680۔ اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَیُّوْبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَزِیْدَ بْنِ سِنَانِ الرَّهَاوِیُّ حَدَّثَنِی جَدِّیْ سِنَانُ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَلِیٍّ حِیْنَ تَوَجَّهَ اِلٰی مُعَاوِیَةَ وَجَرِیْرُ بْنُ سَهْمٍ التَّیْمِیُّ اَمَامَهٗ یَقُوْلُ

یـافـرسـی وامـی الشـامـا ... واقـطـعی الاحقاف والاعلاما

وَقَـاتِـلِـی مَنْ خَالَفَ الْإِمَامَا ... اِنّـِیْ لَاَرْجُـوْ اِنْ لَـقِیْـنَـا الْعَامَا

جَـمـعَ بَـنِـی اُمَیَّةَ الـطَّغَـامَـا ... اَنْ نَـقْـتُـلَ الْـقَـاضِـیَ وَالْـهَمَامَا

وان نـزیـل مـن رجـال هـامـا

قَالَ فَلَمَّا وَصَلْنَا اِلَی الْمَدَائِنِ قَالَ جَرِیْرٌ

عَفَّتِ الرِّیَاحُ عَلٰی رُسُوْمِ دِیَارِهِم ... فَـکَاَنَّهُمْ کَانُوْا عَلٰی مِیْعَادِ

قَـالَ فَـقَـالَ لِیْ عَلِیٌّ کَیْفَ قُلْتَ یَا اَخَایِنِی تَمِیْمٍ قَالَ فَرَدَّ عَلَیْهِ الْبَیْتَ فَقَالَ عَلِیٌّ اَلَا قُلْتَ کَمْ تَرَکُوْا مِنْ جَـنّـَاتٍ وَّعُیُـوْنٍ وَکُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ کَرِیْمٍ وَنِعْمَةٍ کَانُوْا فِیْهَا فَاکِهِیْنَ کَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا اٰخِرِیْنَ ثُمَّ قَالَ اَیْ اَخِی هٰؤُلَاءِ کَـانُـوْا وَارِثِـیْـنَ فَاَصْبَحُوا مَوْرُوْثِیْنَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ کَفَرُوْا النِّعَمَ فَحَلَّتْ بِهِمُ النِّقَمُ ثُمَّ قَالَ اِیَّاکُمْ وَکُفرَ النِّعَمِ فَتَـحِـلُّ بِـکُـمُ النِّقَمُ قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ سِنَانٍ جَدُّكَ سِنَانٌ کَانَ کَبِیْرُ السِّنِّ اَدْرَكَ عَلِیًّا قَالَ نَعَمْ شَهِدَ مَعَهُ الْمَشَاهِدَ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ

✦✦ -حضرت سنان بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی جانب روانہ ہوئے تو ہم بھی آپ کے ہمراہ نکلےاور جریر بن سہم تیمی ان کے آگے آگے یہ پڑھتے جارہے تھے:

اے میرے گھوڑے میرا سفراورارادہ ملک شام کا ہےتو ریت کے دراز و پیچیدہ تودوں اوراونچے پہاڑوں سے گزرتا جا۔

اورتو ہراس شخص کوقتل کرجوامام برحق کی مخالفت کرےاور میں امید رکھتاہوں کہ اگراس سال۔

بنی امیہ کے کمینے لشکر سے پالاپڑاتو ہم قاضیوں اورسرداروں کوقتل کرڈالیں گے۔

اورلوگوں کے زہردار کیڑے نکال کررکھ دیں گے۔

آپ فرماتے ہیں: جب ہم مدائن پہنچے تو جریر نے کہا:

ہواؤں نے ان کے شہروں کے آثار بھی مٹاڈالے گویا کہ ان کاایک وعدہ تھا۔

آپ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: اے بنی تمیم کے بھائی، تم نے کیا کہا؟ انہوں نے مذکورہ اشعار دوبارہ سنائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے یہ کیوں نہیں کہا:

کَـمْ تَـرَکُـوْا مِـنْ جَـنّـَاتٍ وَّعُیُـوْنٍ وَکُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ کَرِیْمٍ وَنِعْمَةٍ کَانُوْا فِیْهَا فَاکِهِیْنَ کَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا اٰخِرِیْنَ(الدخان،25,26,27)

''کتنے چھوڑ گئے باغ اورچشمے اورکھیت اورعمدہ مکانات اورنعمتیں جن میں فارغ البال تھے ہم نے یونہی کیا اوران کا وارث دوسری قوم کوکردیا''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمدرضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر آپ نے فرمایا: اے بھائی یہ لوگ واقعی وارث ہی تھے پھر یہ موروث ہو گئے ان لوگوں نے کفران نعمت کیا تو یہ انتقام کے مستحق قرار پائے پھر آپ نے فرمایا: کفران نعمت (ناشکری) سے بچو ورنہ تم بھی انتقام کے مستحق ہو جاؤ گے۔

نوٹ: ابوحاتم کہتے ہیں: میں نے محمد بن یزید بن سنان سے کہا: تیرا دادا سنان بوڑھا تھا؟ کیا اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا تھا؟ اس نے کہا، جی ہاں وہ کئی جنگوں میں آپ کے شریک رہے ہیں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3681- اَخْبَرَنِی یَحْیٰی بْنُ مَنْصُوْرٍ الْقَاضِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو اَحْمَدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ الْقُشَیْرِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ تُبَّعٌ رَجُلًا صَالِحًا اَلَا تَرٰی اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ ذَمَّ قَوْمَهٗ وَلَمْ یَذُمَّهٗ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

-ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "تبع" ایک نیک آدمی تھا کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی قوم کی مذمت کی ہے، اس کی مذمت نہیں کی۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3682- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِیُّ، بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ الْحُسَیْنِ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِیِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَدْرِیْ اَتُبَّعٌ كَانَ لَعِیْنًا اَمْ لَا، وَمَا اَدْرِیْ اَذُو الْقَرْنَیْنِ كَانَ نَبِیًّا اَمْ لَا، وَمَا اَدْرِی الْحُدُوْدُ كَفَّارَةٌ لِاَهْلِهَا اَمْ لَا؟

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

-حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نہیں جانتا کہ "تبع لعین تھا یا نہیں اور میں نہیں جانتا کہ ذوالقرنین نبی تھا یا نہیں اور میں نہیں جانتا کہ حدود اہل حدود کے لئے کفارہ ہیں یا نہیں۔

حدیث 3686

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث:2585 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث:4325 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 7470 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث:11070 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الصغیر" طبع المکتب الاسلامی دارعمار بیروت لبنان/عمان 1405ھ 1985ء رقم الحدیث:911 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث:11068 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث:2643

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3683۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ الذُّهْلِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ صُبَيْحٍ الْيَشْكُرِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ :وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِيْنَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كَمْ خُلِقَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضُ ؟ قَالَ :خَلَقَ اللّٰهُ اَوَّلَ الْاَيَّامِ الْاَحَدَ، وَخُلِقَتِ الْاَرْضُ فِيْ يَوْمِ الْاَحَدِ، وَيَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَخُلِقَتِ الْجِبَالُ وَشُقَّتِ الْاَنْهَارُ، وَغُرِسَ فِي الْاَرْضِ الثِّمَارُ، وَقُدِّرَ فِيْ كُلِّ اَرْضٍ قُوْتُهَا يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَيَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ، ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ، فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ :ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا، قَالَتَا : اَتَيْنَا طَائِعِيْنَ، فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَاءٍ اَمْرَهَا فِيْ يَوْمِ الْخَمِيْسِ وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَكَانَ اٰخِرُ الْخَلْقِ فِيْ اٰخِرِ السَّاعَاتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ السَّبْتِ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ خَلْقٌ، فَقَالَتِ الْيَهُوْدُ فِيْهِ مَا قَالَتْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَكْذِيْبَهَا وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِنْ لُغُوْبٍ، هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ اَرْسَلَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَكَتَبْنَاهُ مُتَّصِلًا مِنْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

✦✦ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِيْنَ(الدخان:38)

''اور ہم نے نہ بنائے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل کے طور پر''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: آسمان اور زمین کتنے عرصے میں تخلیق کئے گئے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلا دن اتوار بنایا اور اتوار اور پیر میں زمین پیدا کی، منگل اور بدھ میں پہاڑ بنائے، نہریں بنائیں، زمین میں پھل پیدا کئے اور ہر زمین کی روزی مقرر فرمائی۔ پھر آسمان کا ارادہ فرمایا۔ اس وقت یہ ایک دھواں سا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین سے فرمایا:

ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَا اَتَيْنَا طَائِعِيْنَ(حم السجدة:11)

''دونوں حاضر ہو خوشی سے چاہے ناخوشی سے، دونوں نے عرض کی ہم رغبت کے ساتھ حاضر ہوئے تو انہیں پورے سات آسمان کر دیا دو دن میں اور ہر آسمان میں اسی کے کام کے احکام بھیجے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

جمعرات اور جمعہ کے دن اور جب ہفتہ کا آغاز آیا تو اس میں کوئی تخلیق نہیں ہوئی تو یہود نے اس کے متعلق بہت باتیں بنائیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی تکذیب میں یہ آیت نازل فرمائی:

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَكْذِيْبَهَا وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِنْ

لُغُوب(ق:38)

''بے شک ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنایا اور تھکان ہمارے پاس نہ آئی''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❁❁ اس حدیث کو عبدالرزاق نے ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے اور اس میں ارسال کیا ہے کیونکہ انہوں نے اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا جبکہ ہم نے مذکورہ سند کے ہمراہ اس کو متصلاً روایت کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

3684۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَاَ رَجُلٌ عِنْدَهُ اِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ قُلْ طَعَامُ الْاَثِيْمِ فَقَالَ الرَّجُلُ طَعَامُ الْيَتِيْمِ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ قُلْ طَعَامُ الْفَاجِرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک شخص نے یہ آیت پڑھی:

اِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ(الدخان:43,44)

''بے شک تھوہڑ کا پیڑ گنہگاروں کی خوراک ہے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: ''طَعَامُ الْاَثِيْمِ'' پڑھو (اس سے اس کا تلفظ صحیح ادا نہ ہو سکا) اس نے پڑھا ''طَعَامُ الْيَتِيْمِ''، تو حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تم (اس کی بجائے یہ لفظ) پڑھو ''طَعَامُ الْفَاجِرِ''۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3685۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِيُ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى، اَنْبَانَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، رَفَعَهُ، قَالَ: اِنَّ لِلّٰهِ ثَلَاثَةَ اَثْوَابٍ اتَّزَرَ الْعِزَّةَ، وَتَسَرْبَلَ الرَّحْمَةَ، وَارْتَدَا الْكِبْرِيَاءَ، فَمَنْ تَعَزَّزَ بِغَيْرِ مَا اَعَزَّهُ اللّٰهُ، فَذٰلِكَ الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ: ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ وَمَنْ رَحِمَ النَّاسَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ فَذٰلِكَ الَّذِيْ تَسَرْبَلَ بِسِرْبَالِهِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَهُ، وَمَنْ نَازَعَ اللّٰهَ رِدَاءَهُ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَهُ، فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: لَا يَنْبَغِيْ لِمَنْ نَازَعَنِيْ اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے تین لباس ہیں۔ اس کا ازار عزت کا ہے رحمت کی تلوار (جیسے اس کی شان کے مطابق ہو) ہے اور کبریائی کی چادر ہے اور جو شخص اس چیز کے غیر میں عزت ڈھونڈے، جس میں اللہ تعالیٰ نے عزت رکھی ہے، اسی کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ(الدخان:49)

''چکھ، ہاں ہاں تو ہی بڑا عزت والا کرم والا ہے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور جو شخص ایسے مقام پر رحم کرے جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحم کرنے کی اجازت نہیں ہے تو یہ وہ شخص ہے جس نے وہ لباس پہننے کی کوشش کی ہے جو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی شایان شان ہے۔ اور جو شخص وہ چادر چھینتا ہے جو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات کے لائق ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو مجھ سے یہ چادر چھینے گا میں اس کو جنت میں داخل نہیں کروں گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3686۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، قَالاَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ :اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُونَ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّومِ قُطِرَتْ فِي الْاَرْضِ لَاَفْسَدَتْ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا مَعَائِشَهُمْ، فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُونُ طَعَامُهُ ؟ هٰذَا حَدِيثٌ اَخْرَجَهُ الْاِمَامُ اَبُوْ يَعْقُوبَ الْحَنْظَلِيُّ فِي تَفْسِيرِ قَوْلِهٖ :خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَاءِ الْجَحِيمِ ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ، وَهُوَ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُونَ (اٰل عمران:102)

''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے اگر ''زقوم'' کا ایک قطرہ زمین پر ٹپکا دیا جائے تو اہل دنیا پر عرصہ حیات تنگ ہو جائے تو اس شخص کا کیا حال ہوگا جس کا یہ طعام ہوگا۔(العیاذ باللہ)

اس حدیث کو امام ابو یعقوب حنظلی نے اس آیت کی تفسیر کے تحت نقل کیا ہے۔

خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَاءِ الْجَحِيمِ ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ،

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيرُ سُوْرَةِ حٰمٓ الْجَاثِيَةِ وَعِنْدَ اَهْلِ الْحَرَمَيْنِ حٰمٓ الشَّرِيعَةُ

سورۃ حم جاثیہ کی تفسیر

اہل حرمین اسے حم الشریعہ کہتے ہیں۔

3687۔ اَخْبَرَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَبِيبٍ الْمَكِّيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ الْاَعْرَجِ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ *جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَسْاَلُهُ مِمَّا خَلَقَ الْخَلْقَ قَالَ مِنَ الْمَاءِ وَالنُّورِ وَالظُّلْمَةِ وَالرِّيحِ وَالتُّرَابِ قَالَ الرَّجُلُ فَمِمَّ

خُلِقَ هٰؤُلاءِ قَالَ لا اَدْرِیْ ثُمَّ اَتَی الرَّجُلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ فَاَتَی الرَّجُلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ وَالنُّوْرِ وَالظُّلْمَةِ وَالرِّیْحِ وَالتُّرَابِ قَالَ الرَّجُلُ فَمِمَّ خُلِقَ هٰؤُلاءِ فَتَلا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَسَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی السَّمَاوَاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا کَانَ لَنَا بِهٰذَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس یہ پوچھنے کے لئے آیا کہ مخلوق کی تخلیق کس چیز سے ہوئی؟ آپ نے فرمایا: پانی، روشنی، اندھیرے، ہوا اور مٹی سے۔ اس شخص نے سوال کیا: یہ چیزیں کس سے بنائی گئی ہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں۔ پھر وہ شخص حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے یہ سوال کیا۔ انہوں نے بھی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ جیسا جواب دیا۔ پھر وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور ان سے پوچھا: مخلوق کس چیز سے بنائی گئی؟ انہوں نے فرمایا: پانی، روشنی، اندھیرے اور ہوا اور مٹی سے۔ اس نے کہا: یہ چیزیں کس سے پیدا کی گئی ہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کی تلاوت کی:

وَسَخَّرَ لَکُمْ مَّا فِی السَّمَاوَاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ (الجاثية:13)

''اور تمہارے لئے کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ) اپنے حکم سے۔ اس شخص نے کہا: مجھے یہ بات صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے ایک شخص نے (یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما) بتائی ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3688- حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَبَّانَ الْقَاضِیْ، اِمْلاءً، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَلِیْفَةَ الْقَاضِیْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلامٍ الْجُمَحِیُّ، قَالَ :سَمِعْتُ اَبَا عَامِرٍ الْعَقَدِیَّ، یَقُوْلُ :سَمِعْتُ سُفْیَانَ الثَّوْرِیَّ، وَتَلا قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ : اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّئَاتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ کَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَّحْیَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَاءَ مَا یَحْکُمُوْنَ، ثُمَّ قَالَ :سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ یُحَدِّثُ، عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :یُبْعَثُ کُلُّ عَبْدٍ عَلٰی مَا مَاتَ عَلَیْهِ، اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، فَذَکَرَهٗ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تلاوت کی:

اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّئَاتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ کَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَّحْیَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَاءَ مَا یَحْکُمُوْنَ (الجاثية:21)

''کیا جنہوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں ان جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور اچھے عمل کئے کہ ان کی زندگی اور موت برابر ہو جائے کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر کہا: اعمش نے ابوسفیان کے واسطے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ہر شخص اسی حالت پر اٹھایا جائے گا جس پر اس کی موت واقع ہوئی ہو۔

درج ذیل سند کے ہمراہ بھی یہ حدیث اعمش رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔

اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ الصَّفَارُ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْرَانَ ثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3689۔ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَاَ اَحْمَدُ بْنُ بِشْرٍ الْمَرْثَدِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ الْقَاضِيُّ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ مِنَ الْعَرَبِ يَعْبُدُ الْحَجَرَ فَاِذَا وَجَدَ اَحْسَنَ مِنْهُ اَخَذَهُ وَاَلْقَى الْاٰخَرَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَفَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهُ هَوَاهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عرب کا ایک شخص پتھر کی عبادت کیا کرتا تھا، جب اس کو اس سے اچھا کوئی پتھر مل جاتا تو وہ پہلے کو پھینک دیتا اور اس کی عبادت کرنے لگ جاتا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

اَفَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهُ هَوَاهُ (الجاثية:23)

''بھلا دیکھو تو وہ جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا ٹھہرالیا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✦✦ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3690۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ، اَنْبَاَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، يَقُوْلُوْنَ: اِنَّ الدَّهْرَ هُوَ الَّذِيْ يُهْلِكُنَا هُوَ الَّذِيْ يُمِيْتُنَا وَيُحْيِيْنَا، فَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَوْلَهُمْ، قَالَ الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ

حدیث 3690

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحيحه" (طبع ثالث) دار ابن كثير يمامه بيروت لبنان 1407ھ 1987ء 4549 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 7244 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 5715 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 11486 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 6285 اخرجه ابوبكر الحميدی فی "مسنده" طبع دارالكتب العلميه مكتبه المتنبی بيروت قاهره رقم الحديث: 1096

عَزَّوَجَلَّ :يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ، وَاَنَا الدَّهْرُ اُقَلِّبُ لَيْلَهُ وَنَهَارَهُ، فَإِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا، وَتَلا سُفْيَانُ هٰذِهِ الْآيَةَ :مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ، قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ، هٰذَا بِغَيْرِ هٰذِهِ السِّيَاقَةِ وَهُوَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا

✧✧-حضرت ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اہل جاہلیت کہا کرتے تھے کہ زمانہ ہی ہمیں ہلاک کرتا ہے، یہی ہمیں مارتا ہے اور یہی زندہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اس قول کو رد فرمایا ہے۔ زہری سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: زمانے کو گالی دے کر انسان مجھے تکلیف دیتا ہے کیونکہ زمانہ تو میں ہوں، اس کے دن اور رات کو میں ہی پھیرتا ہوں اور میں جب چاہوں گا ان کو ختم کردوں گا۔ پھر حضرت سفیان نے اس آیت کی تلاوت کی:

مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرِ (الجاثية: 24)

''وہ تو نہیں مگر یہی ہماری دنیا کی زندگی مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہمیں ہلاک نہیں کرتا مگر زمانہ''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے زہری کی یہ حدیث نقل کی ہے تاہم اس کی سند ذرا مختلف ہے جبکہ یہ حدیث بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

3691- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، اَنْبَاَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ :اسْتَقْرَضْتُ مِنْ عَبْدِي، فَاَبَى اَنْ يُقْرِضَنِي وَسَبَّنِي عَبْدِي، وَلا يَدْرِي، يَقُوْلُ :وَا دَهْرَاهُ وَا دَهْرَاهُ وَاَنَا الدَّهْرُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧-حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے بندے سے قرضہ مانگا لیکن اس نے مجھے قرضہ دینے سے انکار کردیا اور میرا بندہ مجھے گالی دیتا ہے اور اس کو پتہ نہیں چلتا وہ کہتا ہے ''وادھراہ وادھراہ'' ہائے زمانہ ہائے زمانہ، حالانکہ میں ہی زمانہ ہوں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث 3691

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 7975 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ه/1970ء' رقم الحديث: 2479 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دار المامون للتراث' دمشق' شام' 1404ه-1984ء' رقم الحديث: 6466

3692۔ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِیْدِ الصَّنْعَانِیُّ، بِمَکَّۃَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، قَالَ :قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ :یُؤْذِیْنِیْ ابْنُ اٰدَمَ، یَقُوْلُ :یَا خَیْبَۃَ الدَّهْرِ، فَلا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ یَا خَیْبَۃَ الدَّهْرِ، فَاِنِّیْ اَنَا الدَّهْرُ اُقَلِّبُ لَیْلَہٗ وَنَهَارَہٗ، فَاِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِهِمَا وَلَمْ یُخَرِّجَاہُ هٰکَذَا

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے ابن آدم تکلیف دیتا ہے، یہ کہتا ہے: ہائے زمانے کے لئے ہلاکت ہو، خبردار کوئی شخص ایسی بات "یا خیبة الدھر "(زمانے کے لئے بربادی ہو) نہ بولے کیونکہ زمانہ تو میں ہوں، اس کے دن اور رات میں ہی پھیرتا ہوں، میں جب چاہوں اس سب کو سمیٹ لوں گا۔

✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

3693۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا، قَالَ : اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْقَلَمَ خَلَقَہٗ مِنْ هَجَا قَبْلَ الْاَلْفِ وَاللامِ، فَتَصَوَّرَ قَلَمًا مِنْ نُوْرٍ فَقِیْلَ لَہُ اجْرِ فِی اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ، قَالَ :یَا رَبِّ، بِمَاذَا ؟ قَالَ :بِمَا یَکُوْنُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ، فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ الْخَلْقَ وَکَّلَ بِالْخَلْقِ حَفَظَۃً یَحْفَظُوْنَ عَلَیْهِمْ اَعْمَالَهُمْ، فَلَمَّا قَامَتِ الْقِیَامَۃُ عُرِضَتْ عَلَیْهِمْ اَعْمَالُهُمْ وَقِیْلَ هٰذَا کِتَابُنَا یَنْطِقُ عَلَیْکُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا کُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ عَرَضَ بِالْکِتَابَیْنِ فَکَانَا سَوَاءً، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : اَلَسْتُمْ عَرَبًا ؟ هَلْ تَکُوْنُ النُّسْخَۃُ اِلَّا مِنْ کِتَابٍ ؟

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاہُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا، اس کو الف اور لام سے پہلے ہجا سے پیدا کیا۔ پھر نور سے قلم کی سی صورت بنائی۔ پھر اس کو کہا گیا: لوح محفوظ پہ چل، اس نے پوچھا: اے میرے رب کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو کچھ فرشتے اس کی حفاظت پر مامور فرمائے جو ان کے اعمال کی محافظت کرتے ہیں، جب قیامت قائم ہوگی تو وہ ان کے اعمال ان کو پیش کر دیں گے اور یہ بھی کہا گیا:

هٰذَا کِتَابُنَا یَنْطِقُ عَلَیْکُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا کُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ عَرَضَ بِالْکِتَابَیْنِ فَکَانَا سَوَاءً

(الجاثیة:29)

''ہمارا یہ نوشتہ تم پر حق بولتا ہے ہم لکھتے رہے تھے جو تم نے کیا''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(اس کا مطلب یہ ہے کہ) دو کتابیں پیش کی جائیں گی، تو وہ دونوں برابر ہوں گی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: کیا تم عربی نہیں

ہو،نسخہ (یعنی لکھنا) بھی تو کتاب ہی میں سے ہوتا ہے۔ (پھر دو کتابیں کیسے ثابت ہوگئیں؟)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الْاَحْقَافِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3694۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْاَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِي سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ "اَوْ اَثَارَةً مِّنْ عِلْمٍ" قَالَ هُوَ الْخَطُّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ اُسْنِدَ عَنِ الثَّوْرِيِّ مِنْ وَجْهٍ غَيْرِ مُعْتَمِدٍ

سورۃ احقاف کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اَوْ اَثَارَةٍ مِّنْ عِلْمٍ" کے متعلق فرماتے ہیں: اس سے مراد "خط" ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک غیر معتبر سند کے ہمراہ اس کو سنداً بھی روایت کیا ہے جیسا کہ درج ذیل ہے۔

3695۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى الْمُزَكِّي حَقًّا لَا عَلَى الْعَادَةِ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هَمَامِ بْنِ اَبِيْ بَدْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ عَمْرُو بْنُ الْاَزْهَرِ الْبَصَرِيُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ "اَوْ اَثَارَةٍ مِّنْ عِلْمٍ" قَالَ جَوْدَةُ الْخَطِّ هٰذَا زِيَادَةٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ غَرِيْبَةٌ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ

-مذکورہ سند کے ہمراہ مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اَوْ اَثَارَةً مِّنْ عِلْمٍ (الاحقاف: ٤)" کے متعلق فرمایا ہے: (اس سے مراد) خط کی عمدگی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی جانب سے اس حدیث میں یہ اضافہ غریب ہے۔

حدیث 3696

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحيحه" (طبع ثالث) دار ابن كثير، يمامه، بيروت، لبنان، 1407ھ/1987ء 1186 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرى" طبع مكتبه دار الباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 21200 اخرجه ابو محمد الكسی فی "مسنده" طبع مكتبة السنة، قاهره، مصر، 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 1593 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 338

3696۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ نَصْرٍ الدَّارَبُرْدِيُّ، وَاَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَلِيمِيُّ، بِمَرْوَ، قَالَا: اَنْبَانَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَانَا عَبْدَانُ، اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَانَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَقَدْ كَانَتْ بَايَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: طَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ فِي السُّكْنَى حِيْنَ اَقْرَعَتِ الْاَنْصَارُ عَلٰى سُكْنَى الْمُهَاجِرِيْنَ، قَالَتْ: فَاشْتَكٰى فَمَرَّضْنَاهُ حَتّٰى تُوُفِّيَ حَتّٰى جَعَلْنَاهُ فِيْ اَثْوَابِهِ، قَالَتْ: فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: رَحِمَكَ اللّٰهُ اَبَا السَّائِبِ، فَشَهَادَتِيْ اَنْ قَدْ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا يُدْرِيكِ؟ قَالَتْ: لَا اَدْرِيْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِيْنُ وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ لَهُ الْخَيْرَ مِنَ اللّٰهِ، ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِنَ الرُّسُلِ وَمَا اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ، قَالَتْ اُمُّ الْعَلَاءِ: وَاللّٰهِ لَا اُزَكِّيْ اَحَدًا بَعْدَهُ اَبَدًا، قَالَتْ اُمُّ الْعَلَاءِ: وَرَاَيْتُ لِعُثْمَانَ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِيْ لَهُ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: ذَاكَ عَمَلُهُ يَجْرِيْ لَهُ، هٰذَا حَدِيْثٌ قَدِ اخْتَلَفَ الشَّيْخَانِ فِيْ اِخْرَاجِهِ، فَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، عَنْ عَبْدَانَ مُخْتَصَرًا، وَلَمْ يُخَرِّجْهُ مُسْلِمٌ

✧✧ ۔حضرت ام العلاء انصاریہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب انصار نے مہاجرین رضی اللہ عنہم کی رہائش کے لئے قرعہ اندازی کی تو ہمارا قرعہ عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے نام نکلا۔آپ فرماتی ہیں: وہ بیمار پڑ گئے، ہم نے ان کی تیمارداری کی، پھر ان کا انتقال ہوگیا۔ہم نے ان کی تکفین وغیرہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔میں نے کہا: اے ابوالسائب، اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے میں یہ گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے اکرام سے نوازا ہوگا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تجھے معلوم ہے؟ (کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا ہے؟) انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی قسم! میں نہیں جانتی۔آپ نے فرمایا: اس کے پاس تو یقین آ پہنچا ہے اور میں اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے خیر کی امید رکھتا ہوں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت کی:

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِنَ الرُّسُلِ وَمَا اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ (الاحقاف:9)

"تم فرماؤ میں کوئی انوکھا رسول نہیں اور میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا"۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

ام العلاء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: خدا کی قسم میں اس کے بعد کبھی بھی کسی کی پاکی بیان نہیں کروں گی۔ام العلاء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے ایک چشمہ جاری ہے۔میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور خواب سنایا۔آپ نے فرمایا: یہ اس کا عمل ہے جو اس کے لئے جاری ہے۔

✿✿ اس حدیث کو نقل کرنے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ میں اختلاف ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو عبدان رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے مختصراً روایت کیا ہے جبکہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

3697- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ سَمِعَ صَفْوَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانٍ يَقُوْلُ اسْتَأْذَنَ سَعْدٌ عَلٰى بْنِ عَامِرٍ وَّتَحْتَهُ مَرَافِقُ مِنْ حَرِيْرٍ فَامَرَ بِهَا فَرُفِعَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِ مُطَرَّفُ خَزٍّ فَقَالَ لَهُ اِسْتَاْذَنْتَ عَلَيَّ وَتَحْتِي مَرَافِقُ مِنْ حَرِيْرٍ فَامَرْتَ بِهَا فَرُفِعَتْ فَقَالَ لَهُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَنْتَ يَا بْنَ عَامِرٍ اِنْ لَّمْ تَكُنْ مِمَّنْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ
اَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاللّٰهِ لَاَنْ اَضْطَجِعَ عَلٰى جَمْرِ الْغَضَا اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَضْطَجِعَ عَلَيْهَا
هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنْ رِّوَايَةِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيِّ

✧✧ -حضرت صفوان بن عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سعد رضی اللہ عنہ نے ابن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی۔اس وقت وہ ریشم کے تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔انہوں نے اس کو اٹھادینے کا حکم دیا تو وہ (تمام تکیے) اٹھادیئے گئے، پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لے آئے، انہوں نے ریشم کی نقش ونگاروالی چادراوڑھی ہوئی تھی۔ابن عامر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ نے جب اجازت مانگی تو اس وقت میرے نیچے ریشم کے تکیے تھے، میں نے وہ اٹھوادیئے، پھرانہوں نے کہا: اے ابن عامر رضی اللہ عنہ اگر تو ان لوگوں میں سے نہ ہوتا جن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے تو تو کتنا اچھا آدمی ہے:

اَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا (الاحقاف:20)

''تم اپنے حصے کی پاکیزہ چیزیں اپنی دنیا ہی کی زندگی میں فنا کر چکے اور انہیں برت چکے''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

خدا کی قسم! غضا (ایک درخت ہے، جس کی چنگاری بہت دیر تک سلگتی رہتی ہے) کے انگاروں پر لیٹنا میرے نزدیک ریشم پر لیٹنے سے بہتر ہے

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3698- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيِّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَاحِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَاٰى فِي يَدِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ دِرْهَمًا فَقَالَ مَا هٰذَا الدِّرْهَمُ فَقَالَ اُرِيْدُ اَنْ اَشْتَرِيَ لِاَهْلِي بِدِرْهَمٍ لَحْمًا قَرِمُوْا اِلَيْهِ فَقَالَ عُمَرُ اَكُلَّ مَا اشْتَهَيْتُمْ اشْتَرَيْتُمُوْهَا مَا يُرِيْدُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَطْوِيَ بَطْنَهُ لِابْنِ عَمِّهٖ وَجَارِهٖ اَيْنَ تَذْهَبُ عَنْكُمْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ''اَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا''

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے ہاتھ میں درھم دیکھے۔ آپ نے پوچھا، یہ درھم کس لئے ہیں؟ انہوں نے جواباً کہا: میں اس درھم کے بدلے اپنے گھر والوں کے لئے گوشت خریدنا چاہتا ہوں لیکن انہوں نے اس بات کو اچھا نہیں جانا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا ہر وہ چیز جس کی تمہیں خواہش ہوگی وہ خرید لوگے۔تم

میں سے کوئی شخص یہ نہیں چاہتا کہ اپنے رشتہ داروں اور پڑوسیوں کی خاطر اپنے پیٹ کو بھوکا رکھے کیا تمہاری توجہ اس آیت پر نہیں ہے؟

اَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا(الاحقاف:20)

''تم اپنے حصے کی پاکیزہ چیزیں اپنی دنیا ہی کی زندگی میں فنا کر چکے اور انہیں برت چکے''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

3699۔ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضرِ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ:-

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے قوم عاد پر صرف میری اس انگوٹھی کی مقدار میں ہوا بھیجی تھی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا، تاہم امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے مسعود بن مالک رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باد صبا کے ساتھ میری مدد کی گئی۔

3700۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا النَّضْرِ، حَدَّثَهُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتّٰى اَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ، اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ، قَالَتْ: وَكَانَ اِذَا رَاَى غَيْمًا اَوْ رِيحًا عُرِفَ فِيْ وَجْهِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْغَيْمَ فَرِحُوا اَنْ يَكُوْنَ فِيهِ الْمَطَرُ، وَاَرَاكَ اِذَا رَاَيْتَهُ عُرِفَ فِيْ وَجْهِكَ الْكَرَاهَةُ، قَالَ: يَا عَائِشَةُ، وَمَا يُؤَمِّنُنِي اَنْ يَكُونَ فِيهِ عَذَابٌ قَدْ عُذِّبَ قَوْمٌ بِالرِّيحِ، وَقَدْ اَتَى قَوْمًا بِالْعَذَابِ، وَتَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

حدیث 3700

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر، یمامه، بیروت، لبنان، 1407ھ 1987ء 4551 اخرجه ابو داؤد السجستانی فی "سننه" طبع دار الفکر بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 5098 اخرجه ابو عبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحدیث: 24414 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دار الباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 6254 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دار الحرمین، قاهره، مصر، 1415ھ، رقم الحدیث: 215 اخرجه ابو عبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دار البشائر الاسلامیه، بیروت، لبنان، 1409ھ/1989ء، رقم الحدیث: 251

✧✧-ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے کبھی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے کھل کھلا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ کے حلق کا گوشت کا ٹکڑا نظر آئے۔ آپ صرف مسکرایا کرتے تھے۔ آپ فرماتی ہیں: جب کبھی بادل آتے یا اندھیری چلتی تو آپ کے چہرے پر پریشانی کے آثار دکھائی دیا کرتے تھے۔ میں نے آپ سے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ تو جب بادل کو دیکھتے ہیں تو اس بات سے خوش ہوتے ہیں کہ ان سے بارش برسے گی اور میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ آپ کے چہرے پر پریشانی کے آثار ہوتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! مجھے کوئی چیز اس بات کی تسلی نہیں دلاتی کہ اس میں عذاب نہیں ہوگا۔ ایک قوم کو ہوا کے ذریعے ہی عذاب دیا گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت کی:

فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا (الاحقاف:24)

''پھر جب انہوں نے عذاب کو دیکھا بادل کی طرح آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا ان کی وادیوں کی طرف آتا، بولے: یہ بادل ہے کہ ہم پر برسے گا''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

3701- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ الْاَهْوَازِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: هَبَطُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ بِبَطْنِ نَخْلَةَ فَلَمَّا سَمِعُوْهُ، قَالُوْا: اَنْصِتُوا، قَالُوْا: صَهٍ، وَكَانُوْا تِسْعَةً اَحَدُهُمْ زَوْبَعَةُ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْا اَنْصِتُوا اِلٰى ضَلَالٍ مُبِينٍ،

صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧-حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (جنات) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس وقت آپ بطن نخلہ (کھجوروں کے ایک باغ) میں قرآن پاک کی تلاوت فرما رہے تھے۔ جب انہوں نے آپ کی قرات سنی تو (ایک دوسرے سے) بولے: خاموش رہو۔ یہ کل ۹ تھے، ان میں ایک ''زوبعہ'' بھی تھا، تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت:

وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْا اَنْصِتُوا

''اور جب کہ ہم نے تمہاری طرف کتنے جن پھیرے کان لگا کر قرآن سنتے پھر جب وہاں حاضر ہوئے آپس میں بولے خاموش رہو پھر جب پڑھنا ہو چکا اپنی قوم کی طرف ڈر سناتے پلٹے''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ آیت ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ، تک نازل فرمائی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3702- اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْجِنُّ ثَلَاثَةُ اَصْنَافٍ صِنْفٌ لَهُمْ اَجْنِحَةٌ يَطِيرُوْنَ فِي الْهَوَاءِ، وَصِنْفٌ حَيَّاتٌ وَكِلَابٌ، وَصِنْفٌ يَحِلُّوْنَ وَيَظْعَنُوْنَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جنات تین قسم کے ہوتے ہیں۔

(1) ایک قسم ایسی ہے جن کے پر ہوتے ہیں اور وہ ہوا میں اڑتے ہیں۔

(2) ایک قسم (ہے جن کی شکلیں) سانپ اور کتوں جیسی ہیں۔

(3) اور ایک قسم وہ ہے جو چلتے پھرتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3703۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْرَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَنْبَاَ اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِي يَحْيٰى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ قَالَ مِنْهُمْ اَهْلُ مَكَّةَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ قَالَ هُمُ الْاَنْصَارُ قَالَ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ قَالَ اَمْرَهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ محمد کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ (محمد: 1)

''جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا اللہ نے ان کے اعمال برباد کئے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: ان میں سے اہل مکہ بھی ہیں اور

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ (محمد: 2)

حدیث: 3702

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 6156 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 573

''اور جو ایمان لائے اور اچھے عمل کیے اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر اتارا ہے''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ انصار ہیں۔ اور

وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ (محمد:2)

''اور ان کی حالتیں سنوار دیں''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(سے مراد ہے) ان کے امور کی اصلاح فرمادی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3704۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَاَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ :وَيُسْقَى مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ يَتَجَرَّعُهُ، قَالَ :يُقَرَّبُ اِلَيْهِ فَيَتَكَرَّهُهُ، فَاِذَا اُدْنِيَ مِنْهُ شَوٰى وَجْهَهُ وَوَقَعَ فَرْوَةُ رَاْسِهٖ، فَاِذَا شَرِبَهُ قَطَعَ اَمْعَاءَهُ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهٖ، يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ :

وَسُقُوْا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاءَهُمْ، يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ :وَاِنْ يَّسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَيُسْقَى مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ يَتَجَرَّعُهُ (ابراهيم:16,17)

''اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا بمشکل اس کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں: وہ پانی ان کو دیا جائے گا تو وہ اس کو ناپسند کریں گے جب اس کو منہ کے قریب کریں گے تو ان کا چہرہ جھلس جائے گا اور اس کے سر کی کھال جھڑ کر اس میں گر جائے گی، جب وہ اس کو پیئیں گے ان کی انتڑیاں پگھل کر پاخانے کے راستے نکل جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَسُقُوْا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاءَهُمْ (محمد:15)

''اور انہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا کہ آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاِنْ يَّسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ (الكهف:29)

''اور اگر پانی کے لئے فریاد کریں تو ان کی فریاد رسی ہوگی اس پانی سے کہ چرخ دیئے (کھولتے ہوئے) دھات کی طرح ہے کہ ان کے منہ بھون دے گا کیا ہی برا پینا ہے''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3705- اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَنْبَاَ يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِى الْيَقْظَانِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ يَّسْاَلُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

حَتّٰى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا (محمد:16)

''یہاں تک کہ جب تمہارے پاس سے نکل کر جائیں علم والوں سے کہتے ہیں ابھی انہوں نے کیا فرمایا''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

جن سے وہ پوچھتے تھے ان میں میں بھی شامل تھا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3706- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْحَافِظُ، بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ السُّكَّرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْاَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، قَالَ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ، وَتَلَا قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: فَاعْلَمْ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ، قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا ذَرِبَ اللِّسَانِ عَلٰى اَهْلِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي لَاَخْشٰى اَنْ يُّدْخِلَنِيْ لِسَانِي النَّارَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَيْنَ اَنْتَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ اِنِّي لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِئَةَ مَرَّةٍ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا

✧✧ -حضرت عبید بن مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تلاوت کی:

فَاعْلَمْ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ (محمد:19)

''تو جان لو کہ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو اپنے گناہ کی معافی مانگو''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور بولے: میں اپنی بیوی پر بہت زبان درازی کیا کرتا تھا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس بات سے گھبراتا ہوں کہ کہیں میری زبان مجھے جہنم میں نہ لے جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو استغفار کیوں نہیں کرتا؟ میں ایک دن میں ۱۰۰ مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

3707- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنِيْ حُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ يَّقُوْلَ الْعَبْدُ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا

اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ، وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدُكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِذُنُوبِیْ، وَاَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ، فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّهُ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سید الاستغفار یہ ہے، بندہ یوں دعا مانگے: اے اللہ! تو میرا رب ہے، تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں اپنی طاقت اور ہمت کے مطابق تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، میں اپنے اعمال کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں تیری بارگاہ میں اپنے گناہوں کا اور اپنے اوپر تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں، تو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3708- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دَرَسْتَوَیْهِ الْفَارِسِیُّ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ سُفْیَانَ الْفَارِسِیُّ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَعْلٰی بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا غَیْلَانُ بْنُ جَامِعٍ عَنْ اِبْرَاهِیمَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذْ سَمِعَ صَائِحَةً فَقَالَ یَا یَرْفَأُ اُنْظُرْ مَا هٰذَا الصَّوْتُ فَانْطَلَقَ فَنَظَرَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ جَارِیَةٌ مِّنْ قُرَیْشٍ تُبَاعُ اُمُّهَا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ اُدْعُ لِیْ اَوْ قَالَ عَلَیَّ بِالْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ قَالَ فَلَمْ یَمْكُثْ اِلَّا سَاعَةً حَتّٰی امْتَلَاَتِ الدَّارُ وَالْحُجْرَةُ قَالَ فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَهَلْ تَعْلَمُوْنَهُ كَانَ مِمَّا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقَطِیْعَةُ قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّهَا قَدْ اَصْبَحَتْ فِیْكُمْ فَاشِیَةً ثُمَّ قَرَاَ "فَهَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ" ثُمَّ قَالَ وَاَیُّ قَطِیْعَةٍ اَقْطَعُ مِنْ اَنْ تُبَاعَ اُمُّ امْرِءٍ فِیْكُمْ وَقَدْ اَوْسَعَ اللّٰهُ لَكُمْ قَالُوْا فَاصْنَعْ مَا بَدَا لَكَ قَالَ فَكَتَبَ فِی الْاٰفَاقِ اَنْ لَّا تُبَاعُ اُمُّ حُرٍّ فَاِنَّهَا قَطِیْعَةٌ وَاِنَّهُ لَا یَحِلُّ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت مین بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک چیخ و پکار کی آواز سنائی دی، آپ نے فرمایا: اے یرفا دیکھو یہ آواز کیسی ہے؟ وہ دیکھ کر آئے اور بولے: قریش کی ایک لڑکی ہے، اس کی ماں کو بیچا جا رہا ہے۔

حدیث 3707

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر یمامه بیروت لبنان 1407ھ 1987، 5947 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3393 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 5522 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 17152 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 932 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 7963

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فوراً میرے پاس انصار اور مہاجرین رضی اللہ عنہم کو بلا کر لے آو، تھوڑی ہی دیر میں آپ کا حجرہ اور پوری حویلی لوگوں سے بھر گئی، آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: کیا تہیں معلوم ہے کہ تمہارا یہ عمل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی روشنی میں قطع رحمی ہے۔ لوگوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ تو تم لوگوں میں پھیل چکا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ (محمد:22)

''تو کیا تمہارے یہ لچھن (انداز) نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر فرمایا: اس سے بڑھ کر قطع رحمی کیا ہوگی کہ تم میں ایک شخص کی ماں کو بیچا جا رہا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں وسعت دی ہے۔ لوگوں نے کہا: آپ جو مناسب سمجھتے ہیں وہ فیصلہ فرما دیں۔ آپ نے یہ قانون بنا دیا کہ کسی آزاد کی ماں کو بیچا نہیں جائے گا کیونکہ یہ قطع رحمی ہے اور یہ جائز نہیں ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3709- اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَلَدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ الصَّائِغُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ اِذَا تَوَلَّيْنَا اسْتُبْدِلُوْا بِنَا؟ وَسَلْمَانُ اِلٰى جَنْبِهِ، فَقَالَ: هُمُ الْفُرْسُ هٰذَا وَقَوْمُهُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی:

وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ (محمد:38)

''اور اگر تم منہ پھیرو تو وہ تمہارے سوا اور لوگ بدل لے گا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہم منہ پھیر لیں تو اللہ تعالیٰ تمہارے بدلے جو قوم لائے گا وہ کون ہیں؟ اس وقت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ آپ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے (آپ نے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: یہ ایرانی اور اس کی قوم ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الْفَتْحِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3710- اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، وَمَرْوَانَ بْنِ

الْحَکَمِ، قَالاَ :اُنْزِلَتْ سُوْرَۃُ الْفَتْحِ بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ فِیْ شَاْنِ الْحُدَیْبِیَۃِ مِنْ اَوَّلِھَا اِلٰی اٰخِرِھَا،

ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ یُخَرِّجَاہُ

سورۃ الفتح کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

✧✧-مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم کہتے ہیں: سورۃ الفتح اول سے آخر تک مکہ اور مدینہ کے درمیان حدیبیہ کے متعلق نازل ہوئی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3711- حَدَّثَنَا الشَّیْخُ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِیلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِیْ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِیُّ، قَالاَ :حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیلُ بْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ، حَدَّثَنِیْ مُجَمِّعُ بْنُ یَعْقُوْبَ، عَنْ اَبِیْہِ، قَالَ:سَمِعْتُ مُجَمِّعَ بْنَ جَارِیَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، یَقُوْلُ : اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُدَیْبِیَۃِ حَتّٰی بَلَغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُرَاعَ الْغَمِیمِ، فَاِذَا النَّاسُ یَرْسُمُوْنَ نَحْوَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ :مَا لِلنَّاسِ ؟ قَالُوْا :اُوحِیَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ :فَحَرَّکْنَا حَتّٰی وَجَدْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ کُرَاعِ الْغَمِیمِ وَاقِفًا، فَلَمَّا اجْتَمَعَ عَلَیْہِ النَّاسُ قَرَاَ عَلَیْھِمْ : اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا، فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ : اَوَ فَتْحٌ ھُوَ ؟ قَالَ:وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّہٗ لَفَتْحٌ،

ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ یُخَرِّجَاہُ

✧✧-حضرت مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حدیبیہ سے واپس پلٹے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام "کراع الغمیم" میں پہنچے تو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب دوڑے چلے آرہے تھے۔ بعض لوگوں نے دوسروں سے پوچھا: لوگوں کو کیا ہوا؟ انہوں نے جواب دیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہورہی ہے۔ تو کچھ لوگوں نے کہا: ہم بھی چل دیئے حتیٰ کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کراع الغمیم کے پاس کھڑے پایا۔ جب لوگ آپ کے گرد جمع ہوگئے تو آپ نے یہ آیت لوگوں کو پڑھ کر سنائی:

اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا(الفتح:1)

"بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی"۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

حدیث 3711

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 2736 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 15508 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث:12648

کچھ لوگوں نے کہا: کیا وہ فتح ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ''وہ فتح ہے''۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3712- اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ اَبِيْ حَفْصَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ : اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا، قَالَ :فَتْحُ خَيْبَرَ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ، فَقَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَنِيئًا لَكَ فَمَا لَنَا ؟ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ :لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، اِنَّمَا اَخْرَجَ مُسْلِمٌ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُعْبَةَ بِاِسْنَادِهٖ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا، قَالَ :فَتْحُ خَيْبَرَ، هٰذَا فَقَطْ وَقَدْ سَاقَ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلٰى وَجْهٍ يَذْكُرُ حُنَيْنًا وَخَيْبَرَ جَمِيعًا

✦✦ -حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا (الفتح: 1)

''بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرما دی''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: (اس سے مراد) ''فتح خیبر'' ہے۔

لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ (الفتح: 2)

''تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! مبارک ہو اور ہمارے لئے کیا خوشخبری ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت نازل فرما دی:

لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ (الفتح: 5)

''تاکہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابوموسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے سے محمد بن شعبہ سے ان کی سند کے ہمراہ یہ روایت کیا ہے کہ ''انا فتحنا لک فتحا مبینا (اس سے مراد) فتح خیبر ہے۔ صرف اتنا ہی روایت کیا ہے اور حکم بن عبدالملک نے اس حدیث کو ایسے انداز میں بیان کیا ہے کہ جس میں حنین اور خیبر دونوں کا ذکر ہے۔

3713 ـ حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ بْنِ سَالِمٍ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا رَجَعْنَا مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَاَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَالَطُوا الْحُزْنَ وَالْكَآبَةَ حَيْثُ ذَبَحُوا هَدْيَهُمْ فِي اَمْكِنَتِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا ثَلَاثًا، قُلْنَا: مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: فَقَرَاَ: اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا اِلٰى آخِرِ الْآيَتَيْنِ، قُلْنَا: هَنِيئًا لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَمَا لَنَا؟ فَقَرَاَ: لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ، وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيمًا، فَلَمَّا اَتَيْنَا خَيْبَرَ فَاَبْصَرُوا خَمِيسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعْنِي جَيْشَهُ اَدْبَرُوا هَارِبِينَ اِلَى الْحِصْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَرِبَتْ خَيْبَرُ، اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ "

✧✧ ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ہم حدیبیہ سے واپس لوٹے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بہت شدید غم وغصہ اور حزن وملال میں تھے کیونکہ ان لوگوں کو وہیں پر اپنی قربانیوں کے جانور ذبح کرنے پڑے تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے اوپر ایک آیت نازل ہوئی ہے جو کہ مجھے دنیا و مافیھا سے زیادہ محبوب ہے۔ یہ بات آپ نے تین مرتب کہی۔ہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ آیت کون سی ہے؟ تو آپ نے یہ آیات پڑھیں

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا

''بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرما دی تا کہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کردے اور تمہیں سیدھی راہ دکھا دے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

دونوں آیتوں کے آخر تک۔ہم نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو مبارک ہو لیکن ہمارے لئے کیا انعام ہے؟ تو آپ نے یہ آیت پڑھی:

لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ، وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيمًا

''تا کہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں رواں ہیں ہمیشہ ان میں رہیں اوران کی برائیاں ان سے اتار دے اور یہ اللہ کے یہاں بڑی کامیابی ہے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر جب ہم خیبر پہنچے تو اہل خیبر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر دیکھا تو سب دوڑ کر قلعہ بند ہو گئے۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیبر نکل گیا۔بے شک جب اترے گا ان کے آنگن میں تو ڈرائے گیوں کی کیا ہی بری صبح ہوگی۔

3714- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ هُوَ الَّذِىْ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِى قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ السَّكِيْنَةُ لَهَا وَجْهٌ كَوَجْهِ الْاِنْسَانِ ثُمَّ هِىَ بَعْدَ رِيْحٍ هَفَافَةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت علی رضی اللہ عنہ:

هُوَ الَّذِىْ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِى قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ (الفتح: 4)

''وہی ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں میں اطمینان اتارا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: سکینہ کا انسان کی طرح چہرہ ہوتا ہے اور یہ اڑانے والی ہوا کے بعد ہوتی ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3715- اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنِى مُبَشِّرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِاِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا قَوْلُهُ تَعَالٰى وَتُعَزِّرُوْهُ قَالَ الضَّرْبُ بَيْنَ يَدَىِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّيْفِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''وتعزروہ'' (اور رسول کی تعظیم کرو) کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہوں کے سامنے تلوار چلانا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3716- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ، وَاَبُوْ اَحْمَدَ الصَّيْرَفِيُّ، بمرو، قَالَا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ، اَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِى ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِىْ اَصْلِ الشَّجَرَةِ الَّتِىْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِى الْقُرْاٰنِ، وَكَانَ غُصْنٌ مِّنْ اَغْصَانِ تِلْكَ الشَّجَرَةِ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَفَعْتُهُ عَنْ ظَهْرِهِ، وَعَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ وَسُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو جَالِسَانِ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: اكْتُبْ، فَذَكَرَ مِنَ الْحَدِيْثِ اَسْطُرًا مُخَرَّجَةً فِى الْكِتَابَيْنِ مِنْ ذِكْرِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ: فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا ثَلَاثُوْنَ شَابًّا عَلَيْهِمُ

حدیث 3716

اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 16848 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ه/ 1991ء، رقم الحديث: 11511

السِّلاحُ، فَثَارُوا فِي وُجُوهِنَا، فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخَذَ اللّٰهُ بِاَبْصَارِهِمْ، فَقُمْنَا اِلَيْهِمْ فَاَخَذْنَاهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَلْ جِئْتُمْ فِي عَهْدِ اَحَدٍ اَوْ هَلْ جَعَلَ لَكُمْ اَحَدٌ اَمَانًا ؟ فَقَالُوا :اللّٰهُمَّ لَا، فَخَلّٰى سَبِيلَهُمْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ :وَهُوَ الَّذِي كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ اِذْ لَا يَبْعُدُ سَمَاعُ ثَابِتٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، وَقَدِ اتَّفَقَا عَلٰى اِخْرَاجِ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَلٰى حَدِيثِ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْهُ وَثَابِتٌ اَسَنُّ مِنْهُمَا جَمِيعًا

✧✧ -حضرت عبداللہ بن مغفل المزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کیا ہے،اس درخت کی ایک ٹہنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک سے لگ رہی تھی، میں اس کو اٹھائے ہوئے تھا،اس وقت حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: لکھو۔ پھر اس کے بعد راوی نے حدیث بیان کی جس کی کچھ سطریں بخاری و مسلم میں سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ذکر کے ساتھ منقول ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : اسی اثناء میں ۳۰ نوجوان اس طرف آئے جنہوں نے ہتھیار پہن رکھے تھے، وہ ہمارے سامنے جوش میں آگئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے بددعا مانگی، اللہ تعالیٰ نے ان کو اندھا کر دیا، ہم نے جا کر ان سب کو گرفتار کر کے آپ کی بارگاہ میں پیش کر دیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: کیا تم کسی کی ذمہ داری پر آئے ہو یا کسی نے تمہارے لئے امان لی ہے؟ انہوں نے جواباً کہا: نہیں۔تو آپ نے ان کا راستہ چھوڑ دیا۔اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَهُوَ الَّذِي كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا (الفتح:24)

''اور وہی ہے جس نے ان کے ہاتھ تم سے روک دیئے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے وادی مکہ میں بعد اس کے کہ تمہیں اس پر قابو دے دیا تھا اور اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے کیونکہ ثابت کا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے سماع کوئی بعید نہیں ہے جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے معاویہ بن قرہ رحمۃ اللہ علیہ اور حمید بن ہلال رحمۃ اللہ علیہ کی عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں حالانکہ ثابت البنانی (جن کی یہ مذکورہ روایت ہے) ان دونوں سے عمر میں بڑے ہیں۔

3717- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عِبَايَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ "وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى" قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى(الفتح:26)

''اور پرہیز گاری کا کلمہ ان پر لازم فرمایا''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں(اس سے مراد)''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ'' ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3718۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ قَرَاَ رَجُلٌ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ فَلَمَّا بَلَغَ ''كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ'' قَالَ لِيَغِيْظَ اللّٰهُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِاَصْحَابِهِ الْكُفَّارَ قَالَ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنْتُمُ الزَّرْعُ وَقَدْ دَنَا حَصَادُهٗ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت خیثمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سامنے سورۃ الفتح پڑھی، جب وہ اس آیت پر پہنچا:

كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ(الفتح:29)

''جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اسے طاقت دی پھر دبیز ہوئی پھر اپنی ساق پر کھڑی ہوئی کسانوں کو بھلی لگتی تا کہ ان سے کافروں کے دل جلیں''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو انہوں نے فرمایا: تا کہ اللہ تعالیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کے ذریعے کافروں کے دل جلائے۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کھیتی ہو، اس کی کٹائی کا وقت آن پہنچا ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3719۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ اَنْبَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ وَوَكِيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا *لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ قَالَتْ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرُوْا بِالْاِسْتِغْفَارِ لَهُمْ فَسَبُّوْهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ''لیغیظ بهم الكفار'' کے متعلق فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ ان کے لئے دعائے مغفرت کریں جبکہ وہ ان کو گالیاں دیا کرتے تھے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الْحُجُرَاتِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3720- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَكِيْمِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمِ الدَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِى سَلَمَةَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ "اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ" صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِىَ اللّٰه عَنْهُ وَالَّذِىْ اُنْزِلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اُكَلِّمُكَ اِلَّا كَاَخِى السِّرَارِ حَتّٰى اَلْقَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ الحجرات کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (الحجرات: 3)

"بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس"۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ پر قرآن نازل کیا ہے، میں تمام عمر آپ کے ساتھ سرگوشی کے انداز بات کروں گا۔

✧✧ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3721- اَخْبَرَنِىْ اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدِ الدَّارِمِىُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِىُّ، حَدَّثَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ عُتْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ يُوْنُسَ بْنَ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِىِّ، عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سُئِلَ، فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ مَا نَعْمَلُهُ، اَشَىْءٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ اَوْ شَىْءٌ نَسْتَاْنِفُهُ؟ قَالَ: كُلُّ امْرِءٍ مُهَيَّأٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ، ثُمَّ اَقْبَلَ يُوْنُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَلٰى سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، فَقَالَ لَهُ: اِنَّ تَصْدِيْقَ هٰذَا الْحَدِيْثِ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، فَقَالَ لَهُ سَعِيْدٌ: وَاَيْنَ يَا ابْنَ حَلْبَسٍ؟ قَالَ: اَمَا تَسْمَعُ اللّٰهَ يَقُوْلُ فِىْ كِتَابِهِ: وَاعْلَمُوْا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِىْ كَثِيْرٍ مِنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهُ فِىْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اُولٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُوْنَ فَضْلًا مِنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً، اَرَاَيْتَ يَا سَعِيْدُ، لَوْ اَنَّ هٰؤُلَاءِ اُهْمِلُوْا كَمَا يَقُوْلُ الْاَخَابِثُ: اَيْنَ كَانُوْا يَذْهَبُوْنَ حَيْثُ حُبِّبَ اِلَيْهِمْ وَزُيِّنَ لَهُمْ اَوْ حَيْثُ كُرِّهَ لَهُمْ وَبُغِّضَ اِلَيْهِمْ؟

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧- حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا کیا خیال ہے؟ ہم جو عمل کرتے ہیں، کیا اس سے فارغ ہو چکے ہیں یا دوبارہ نئے سرے سے شروع کرنا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہر شخص کے لئے وہی ممکن ہوتا ہے جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے۔ پھر یونس بن میسرہ حضرت سعید بن عبدالعزیز کی جانب متوجہ ہوئے اور ان سے کہا: اس حدیث کی تصدیق قرآن پاک میں موجود ہے۔ سعید نے ان سے کہا: اے ابن حلبس تو کہاں ہے؟ کیا تو نے نہیں سنا؟ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے:

وَاعْلَمُوا اَنَّ فِيكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِىْ كَثِيْرٍ مِنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِىْ قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً

''اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول ہیں بہت معاملوں میں اگر یہ تمہاری خوشی کریں تو تم ضرور مشقت میں پڑو لیکن اللہ نے تمہیں ایمان پیارا کر دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا ہے اور کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار کر دی ہے ایسے ہی لوگ راہ پر ہیں اللہ فضل اور احسان اور اللہ علم و حکمت والا ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اے سعید: کیا تمہیں معلوم ہے ان لوگوں نے کام غیر محکم چھوڑ دیا جیسا کہ خبیث لوگ کہتے ہیں: وہ کہاں جاتے ہیں جب کہ ان کو ایمان محبوب کر دیا گیا اور سنوار دیا گیا یا ان کو (کفر) ناگوار اور ناپسندیدہ کر دیا گیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3722- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اَبِىْ حَمْزَةَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ مَّعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ جَاءَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنِّىْ وَاللّٰهِ لَقَدْ خَرَجْتُ اَنْ اَتَسَمَّتُ بِسَمْتِكَ وَاَقْتَدِىْ بِكَ فِىْ اَمْرِ فُرْقَةِ النَّاسِ وَاَعْتَزِلُ الشَّرَّ مَا اسْتَطَعْتُ وَاَنْ اَقْرَاَ اٰيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مُحْكَمَةً قَدْ اَخَذْتُ بِقَلْبِىْ فَاَخْبِرْنِىْ عَنْهَا اَرَاَيْتَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ "وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْ بَغَتْ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِىْ تَبْغِىْ حَتّٰى تَفِىْءَ اِلٰى اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَاءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ" اَخْبِرْنِىْ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مَا لَكَ وَلِذٰلِكَ انْصَرِفْ عَنِّىْ فَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا تَوَارَيْنَا سَوَادُهٗ اَقْبَلَ اِلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ مَا وَجَدْتُ فِىْ نَفْسِىْ شَىْءٌ مِّنْ اَمْرِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اِلَّا مَا وَجَدْتُ فِىْ نَفْسِىْ اَنِّىْ لَمْ اُقَاتِلْ هٰذِهِ الْفِئَةَ الْبَاغِيَةَ كَمَا اَمَرَنِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧- حضرت حمزہ بن عبداللہ بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس عراق سے ایک شخص آیا۔ اس نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن خدا کی قسم! میں آپ کے پاس آیا ہوں تاکہ آپ کے راستے پر چلوں اور لوگوں کے اختلافات میں میں آپ کی اقتدا کروں اور حتی المقدور شر سے بچ کر رہوں اور یہ کہ قرآن پاک کی ایک محکم آیت

پڑھوں جو کہ میرے دل میں گھر کر چکی ہے، آپ مجھے اس کے بارے میں کچھ بتائیے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْ بَغَتْ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِىْ تَبْغِىْ حَتّٰى تَفِىْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ

''اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ پھر اگر ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس زیادتی والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے تو انصاف کے ساتھ ان میں اصلاح کر دو اور عدل کرو بے شک عدل والے اللہ کو پیارے ہیں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ مجھے اس آیت کے بارے میں وضاحت فرمائیے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تجھے اس آیت سے کیا مطلب؟ تو یہاں سے چلا جا۔ تو وہ شخص چلا گیا۔ جب اس کا سایہ بھی غائب ہو گیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: اس آیت کے متعلق میرے دل میں جو کچھ ہے، وہ ہے، بہرحال میں اس باغی گروہ سے لڑائی نہیں کروں گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3723۔ اَخْبَرَنِى الْحَسَنُ بْنُ حَلِيْمٍ الْمَرْوَزِيُّ اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ اَنْبَاَ عَبْدَانُ اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنْبَاَ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِىْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَكُمْ قَالَ لَا يَطْعَنُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَكُمْ (الحجرات: 11)

''اور آپس میں طعنہ نہ کرو''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: ایک دوسرے پر طعنہ زنی نہ کرو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3724۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَنْبَاَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِىْ هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَبِىْ جَبِيْرَةَ بْنِ الضَّحَّاكِ فِىْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ :وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ :كَانَتِ الْاَلْقَابُ فِى الْجَاهِلِيَّةِ، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْهُمْ بِلَقَبِهٖ، فَقِيْلَ لَهٗ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهٗ يَكْرَهُهٗ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ،

حدیث: 3724

اخرجه ابو داؤد السجستانى فى "سننه" طبع دار الفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 4962 اخرجه ابو حاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ه/1993ء رقم الحديث:5709

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوجبیرہ بن ضحاک رضی اللہ عنہ اس آیت:

وَلا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ(الحجرات:11)

''اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں لوگوں کے القاب ہوا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو اس کے لقب سے پکارا۔ آپ سے کہا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ آدمی اس لقب کو ناپسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی:

وَلا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ(الحجرات:11)

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3725- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَّاءُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، بِالْمَدِيْنَةِ، حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ سَلَمَةَ بِنْتُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ، عَنْ اَبِيْهَا، عَنْ جَدِّهَا، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : اَمَرْتُكُمْ فَضَيَّعْتُمْ مَا عَهِدْتُ اِلَيْكُمْ فِيْهِ وَرَفَعْتُ اَنْسَابَكُمْ فَالْيَوْمَ اَرْفَعُ نَسَبِيْ وَاَضَعُ اَنْسَابَكُمْ اَيْنَ الْمُتَّقُوْنَ اَيْنَ الْمُتَّقُوْنَ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ، هٰذَا حَدِيْثٌ عَالٍ غَرِيْبُ الْاِسْنَادِ وَالْمَتْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ مِّنْ حَدِيْثِ طَلْحَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: میں نے تمہیں حکم دیا تھا لیکن میں نے جو عہد تم سے لیا تھا تم نے اسے ضائع کردیا اور میں نے تمہارے نسبوں کو بلند کیا تھا جبکہ آج میں اپنی نسبت کو بلند کروں گا اور تمہارے نسب پست کردوں گا۔ کہاں ہیں پرہیزگار؟ کہاں ہیں پرہیزگار؟ بے شک اللہ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔

❀❀ یہ حدیث عالی ہے غریب المتن والاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔

طلحہ بن عمرو کے ذریعے عطاء بن ابی رباح کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

3726- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَفِيْدُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ النَّهْدِيُّ، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ : اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنِّيْ جَعَلْتُ نَسَبًا وَجَعَلْتُمْ نَسَبًا، فَجَعَلْتُ اَكْرَمَكُمْ اَتْقَاكُمْ وَاَبَيْتُمْ اِلَّا اَنْ تَقُوْلُوْا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ اَكْرَمُ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ، وَاِنِّي الْيَوْمَ اَرْفَعُ نَسَبِيْ وَاَضَعُ اَنْسَابَكُمْ اَيْنَ الْمُتَّقُوْنَ اَيْنَ الْمُتَّقُوْنَ، قَالَ طَلْحَةُ :فَقَالَ لِيْ عَطَاءٌ" :يَا طَلْحَةُ، مَا اَكْثَرَ

الْاَسْمَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى اسْمِي وَاسْمِكَ، فَاِذَا دُعِيَ فَلا يَقُومُ اِلَّا مَنْ عُنِيَ

✦✦ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تلاوت کی:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُم(الحجرات:13)

''بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار رہے''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے لوگو! میں نے نسب بنایا اور تم نے بھی نسب بنایا، میں تم میں زیادہ عزت والا، زیادہ پرہیزگار کو بنایا جبکہ تم نے انکار کیا۔ تم کہتے ہو فلاں بن فلاں، فلاں بن فلاں سے زیادہ عزت والا ہے اور میں آج اپنی نسبت کو اونچا کرونگا اور تمہارے نسب پست کرونگا۔ کہاں ہیں پرہیزگار، کہاں ہیں پرہیزگار۔ حضرت طلحہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مجھے عطاء نے کہا: اے طلحہ قیامت کے دن تیرے اور میرے ہم نام کتنے ہی لوگ ہوں گے لیکن جب ان کو پکارا جائے گا تو صرف وہی اٹھے گا جس کا بلانا مقصود ہوگا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ قٓ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3727- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانِ الْعَامِرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ حَيَّانٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ *فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ "قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ" قَالَ جَبَلٌ مِّنْ زُمُرُّدٍ مُحِيْطٌ بِالدُّنْيَا عَلَيْهِ كَنَفَا السَّمَاءِ

سورۃ ق کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✦✦ -حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ "ق والقرآن المجید" کے متعلق فرماتے ہیں: (اس سے مراد) زمرد کا ایک پہاڑ ہے جو ساری دنیا کا احاطہ کئے ہوئے ہے، آسمان کی دونوں جانبیں اسی کے اوپر ہیں۔

3728- حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُضَارِبٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاقَةَ، عَنْ عَمِّهِ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي صَلاةِ الصُّبْحِ ق، فَلَمَّا اَتَى عَلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيدٌ، قَالَ قُطْبَةُ: فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ لَهُ: مَا بُسُوْقُهَا، فَقَالَ: طُوْلُهَا، قَدْ اَخْرَجَ مُسْلِمٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِغَيْرِ هٰذِهِ السِّيَاقَةِ، وَلَمْ يَذْكُرْ تَفْسِيرَ الْبُسُوْقِ فِيْهِ وَهُوَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِ

✦✦ -حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں سورۂ ق پڑھی، جب آپ اس آیت پر پہنچے:

وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيدٌ (ق:10)

''اور کھجور کے لمبے درخت جس کا لمبا گابھا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

قطبہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اس کے ''ب سوق'' کا کیا مطلب؟ آپ نے فرمایا: اس کی لمبائی۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث نقل کی ہے تاہم اس کی سند اس سے مختلف ہے اور اس میں ''بسوق'' کی تفسیر مذکور نہیں ہے۔ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر صحیح ہے۔

3729۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَتَّابٍ الْمَهْدِيُّ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبِ بْنِ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْقَطَوَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ يَعْقُوْبَ، عَنْ عَمِّهِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ :مَعَدُ بْنُ عَدْنَانَ بْنِ اُدَدَ بْنِ زَنْدِ بْنِ بَرِّيِّ بْنِ اَعْرَاقِ الثَّرَى، قَالَتْ :ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَهْلَكَ عَادًا وَثَمُوْدَ وَاَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا لَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ، قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ :وَاَعْرَاقُ الثَّرَى اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَزَنْدٌ :ابْنُ هُمَيْسَعٍ وَبَرِّيٌّ :نَبْتٌ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں کہتے سنا:

مَعَدُ بْنُ عَدْنَانَ بْنِ اُدَدَ بْنِ زَنْدِ بْنِ بَرِّيِّ بْنِ اَعْرَاقِ الثَّرَى

آپ فرماتی ہیں: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

عَادًا وَّثَمُوْدَ وَاَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا (الفرقان:38)

''ہلاک کیا قوم عاد اور ثمود کو اور کنویں والوں کو اور ان کے بیچ میں بہت سی سنگتیں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اللہ تعالیٰ کے سوا ان کو کوئی نہیں جانتا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ''اعراق الثری'' حضرت اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام ہیں اور ''زند'' ابن ہمیسع ہے اور ''بری'' نبت ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3730۔ اَخْبَرَنِي اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّاجِرُ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ ''مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ'' قَالَ فَقَالَ بْنُ عَبَّاسٍ اِنَّمَا يُكْتَبُ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ لَا يُكْتَبُ يَا غُلَامُ اَسْرِجِ الْفَرَسَ وَيَا غُلَامُ اسْقِنِي الْمَاءَ اِنَّمَا يُكْتَبُ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ

حديث: 3729

اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامي، دار عمار، بيروت، لبنان/عمان، 1405ھ 1985ء، رقم الحديث: 946

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے متعلق پوچھا گیا:

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْد(ق:18)

''کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ نے فرمایا: وہ خیر اور شر رکھتا ہے، اے غلام گھوڑے پر زین کسو، اے غلام مجھے پانی پلاؤ (اس طرح کی عام گفتگو نہیں لکھتا بلکہ صرف) خیر اور شر ہی لکھتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3731- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَرْجِسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، يُحَدِّثُ، وَتَلا قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: وَجَاءَ تْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ، ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ، ثُمَّ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلٰى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تلاوت کی:

وَجَاءَ تْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيد(ق:19)

''اور آئی موت کی سختی حق کے ساتھ یہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر کہا: مجھے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ وفات کے وقت میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے پاس ایک پیالے میں پانی رکھا ہوا تھا، آپ اس میں ہاتھ ڈالتے پھر وہ پانی اپنے چہرے پر مل لیتے پھر دعا مانگتے

اللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلٰى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ

''اے اللہ سکرات الموت میں میری مدد فرما''

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3732- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّارَبُرْدِيُّ، قَالا: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ

حدیث 3732

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 3692 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 6899 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 13190

سَالِمٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ عَنْهُ، ثُمَّ اَبُوْ بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ اٰتِي اَهْلَ الْبَقِيعِ يُحْشَرُوْنَ مَعِي، ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ، وَتَلا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ :يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧-حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا'' (قیامت کے دن) سب پہلے قبر سے مجھے اٹھایا جائے گا، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو، پھر عمر رضی اللہ عنہ کو، پھر اہل بقیع آئیں گے، یہ سب میرے پاس جمع ہوں گے پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس آیت کی تلاوت کی

يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ(ق:44)

''جس دن زمین ان سے پھٹے گی تو جلدی کرتے ہوئے نکلیں گے یہ حشر ہے ہم کو آسان''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3733- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ، بِهَرَاةَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ تَرْعَدُ فَرَائِصُهُ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ :هَوِّنْ عَلَيْكَ، فَاِنَّمَا اَنَا ابْنُ امْرَاَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ كَانَتْ تَاْكُلُ الْقَدِيدَ فِيْ هٰذِهِ الْبَطْحَاءِ، قَالَ :ثُمَّ تَلا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيُّ :وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧-حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک شخص کو لایا گیا جو خوف کی وجہ سے کانپ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کہا: اطمینان سے رہو کیونکہ میں قریش کی ایک ایسی خاتون کا بیٹا ہوں جو اس بطحاء میں خشک گوشت کے ٹکڑے کھایا کرتی تھی پھر جریر بن عبداللہ البجلی نے اس آیت کی تلاوت کی:

وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ(ق:45)

''اور کچھ تم ان پر جبر کرنے والے نہیں تو قرآن سے نصیحت کرو اسے جو میری دھمکی سے ڈرے''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3734- اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مُسْلِمٍ الْاَعْوَرِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ الْمَرِيضَ وَيَتْبَعُ الْجَنَائِزَ، وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوكِ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ، وَلَقَدْ كَانَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَيَوْمَ قُرَيْظَةَ عَلَى حِمَارٍ خِطَامُهُ حَبْلٌ مِّنْ لِيفٍ، وَتَحْتَهُ إِكَافٌ مِّنْ لِيفٍ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مریضوں کی عیادت کیا کرتے تھے، جنازوں میں شرکت کرتے تھے، غلاموں کی دعوت قبول فرماتے تھے۔ گدھے پر سواری کرلیا کرتے تھے، فتح خیبر اور قریظہ کے دن بھی آپ گدھے پر سوار تھے، اس کی لگام کھجور کی چھال کی بنی ہوئی رسی تھی اور آپ کے نیچے پالان بھی کھجور کی چھال کا تھا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3735- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، اَنْبَاَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي ضُعَفَاءَ الْمُسْلِمِينَ، وَيَزُورُهُمْ وَيَعُودُ مَرْضَاهُمْ، وَيَشْهَدُ جَنَائِزَهُمْ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نادار مسلمانوں کے پاس ان سے ملنے خود تشریف لے جایا کرتے تھے، ان کے مریضوں کی عیادت کیا کرتے تھے اور ان کے جنازوں میں شریک ہوا کرتے تھے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيرُ سُوْرَةِ الذَّارِيَاتِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3736- اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ حَدَّثَنَا بَسَّامُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّيْرَفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ رَاَيْتُ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ سَلُوْنِي قَبْلَ اَنْ لَّا تَسْاَلُوْنِي وَلَنْ تَسْاَلُوا بَعْدِي مِثْلِي قَالَ فَقَامَ بْنُ الْكَوَّاءِ فَقَالَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا "وَالذَّارِيَاتِ ذَرْوًا" قَالَ الرِّيَاحُ قَالَ فَمَا "فَالْحَامِلَاتِ وِقْرًا" قَالَ السَّحَابُ قَالَ فَمَا "فَالْجَارِيَاتِ يُسْرًا" قَالَ السُّفُنُ قَالَ فَمَا "فَالْمُقَسِّمَاتِ اَمْرًا" قَالَ الْمَلَائِكَةُ قَالَ فَمَنْ "اَلَّذِينَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ جَهَنَّمَ" قَالَ مُنَافِقُوْا قُرَيْشٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث 3734

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 1017 اخرجه ابو محمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ه/1988ء رقم الحديث: 1229 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 4178

سورۃ الذاریات کی تفسیر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

✦✦- حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ منبر پر کھڑے ہوئے اور بولے: مجھ سے پوچھ لو، اس سے قبل کہ تم مجھ سے پوچھ نہ سکو اور میرے بعد مجھ جیسا کوئی آدمی تمہیں نہیں ملے گا جس سے تم سوال کر سکو (راوی) کہتے ہیں: ابن الکواء کھڑا ہوا، اور بولا: اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرۡوًا

''قسم ان کی جو بکھیر کر اڑانے والیاں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(سے مراد کیا ہے)

آپ نے فرمایا: ہوائیں۔

اس نے کہا:

فَالۡحٰمِلٰتِ وِقۡرًا

''بوجھ اٹھانے والیاں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(سے کیا مراد ہے)

آپ نے فرمایا: بادل۔

اس نے کہا:

فَالۡجٰرِيٰتِ يُسۡرًا

''نرم چلنے والیاں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(سے کیا مراد ہے)

آپ نے فرمایا: کشتیاں۔

اس نے کہا:

فَالۡمُقَسِّمٰتِ اَمۡرًا

حکم سے بانٹنے والیاں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(سے کیا مراد ہے)

آپ نے فرمایا: فرشتے۔

اس نے کہا: وہ کون ہیں (جن کے متعلق یہ آیت ہے)

اَلَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ جَهَنَّمَ(ابراهيم:28,29)

''جنہوں نے اللہ کی نعمت ناشکری سے بدل دی اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر لا اتارا''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ نے فرمایا: وہ قریش کے منافقین ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3737۔ اَخْبَرَنِی اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الْوَزِيْرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِیُّ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِیُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِی عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِی هٰذِهِ الْاٰيَةِ ''كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ'' قَالَ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ بَيْنَ الْعِشَاءِ وَالْمَغْرِبِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔حضرت انس رضی اللہ عنہ اس آیت:

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ(الذاريات:17)

''وہ رات میں کم سویا کرتے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: وہ لوگ مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھا کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3738 اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْرَانَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، اَنْبَاَ اِسْرَائِيْلُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فِی قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ :كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ قَالَ: لَا تَمُرُّ بِهِمْ لَيْلَةٌ يَّنَامُوْنَ حَتّٰى يُصْبِحُوْا يُصَلُّوْنَ فِيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهٗ شَاهِدٌ مُّسْنَدٌ مِّنْ وَّجْهٍ آخَرَ

✧✧۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ(الذاريات:17)

''وہ رات میں کم سویا کرتے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: ان پر کوئی رات ایسی نہیں گذرتی تھی کہ وہ اس میں فجر تک سوتے رہے ہوں اور اس میں نوافل نہ پڑھے ہوں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

ایک دوسری سند کے ہمراہ مذکورہ حدیث کی ایک مسند حدیث شاہد ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

3739۔ اَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْخُزَاعِیُّ، بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى بْنُ اَبِی مُرَّةَ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَارِیُّ، حَدَّثَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ الْخَطْمِیُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: کَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الرِّیحِ، وَمِنْ شَرِّ مَا تَجِیءُ بِهِ الرِّیحُ وَمِنْ رِیحِ الشِّمَالِ، فَاِنَّهَا الرِّیحُ الْعَقِیمُ

✧✧ -حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے ''اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں آندھی کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جس کو آندھیاں لاتی ہیں اور شمال کی ہوا سے کیونکہ وہ خشک آندھی ہے۔

3740۔ اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدُ الْعَنَزِیُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِیْدُ الدَّارِمِیُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ اَبِی اللَّیْثِ حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِیُّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ خُصَیْفٍ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِی قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ ''وَفِی عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ'' قَالَ الَّتِی لَا تَلْقَحُ شَیْئًا

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَفِی عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمُ الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ (الذاریات: 41)

''اور عاد میں جب ہم نے ان پر خشک آندھی بھیجی''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: یہ ایسی آندھی تھی جس میں کوئی خیر نہیں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِیْرُ سُوْرَةِ الطُّوْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

3741۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یَعْقُوْبَ الثَّقَفِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَیُّوْبَ اَنْبَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّی حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِی قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَالطُّوْرِ قَالَ جَبَلٌ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

سورۃ الطّور کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''والطور'' سے مراد ''پہاڑ'' ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3742۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِیُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، وَسُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ، عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ

وَسَلَّمَ، قَالَ:اَلْبَيْتُ الْمَعْمُورُ فِی السَّمَآءِ السَّابِعَةِ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ لا يَعُوْدُوْنَ اِلَيْهِ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیت المعمور ساتویں آسمان پر ہے، روزانہ ۷۰ ہزار ملائکہ وہاں جاتے ہیں (جو ایک مرتبہ حاضری دیتے ہیں) ان کی باری دوبارہ قیامت تک نہیں آئے گی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3743- اَخْبَرَنِی اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی نَصْرٍ الْمَرْوَزِیُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَی الْقَاضِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ وَاَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَرْعَرَةَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِی قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ قَالَ السَّمَاءُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے ارشاد "السقف المرفوع" (بلند چھت) سے مراد "آسمان" ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3744- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ الصَّنْعَانِیُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عِبَادٍ اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَ الثَّوْرِیُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ "اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا اَلَتْنَاهُمْ" قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ ذُرِّيَّةَ الْمُؤْمِنِ مَعَهٗ فِی دَرَجَتِهٖ فِی الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانُوْا دُوْنَهٗ فِی الْعَمَلِ ثُمَّ قَرَاَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا اَلَتْنَاهُمْ يَقُوْلُ وَمَا نَقَصْنَاهُمْ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

"اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا اَلَتْنَاهُمْ" -(الطور:21)

"ہم نے ان کی اولاد یں ان سے ملادیں"۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ مومنوں کی اولاد کو جنت میں، ان کے درجے میں شامل کردے گا، اگرچہ وہ عمل میں ان سے کم ہوں پھر یہ آیت پڑھی:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا اَلَتْنَاهُمْ(الطو:21)

حدیث: 3742

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث:12580 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ه/ 1991ء رقم الحديث:11530 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ه/1988ء رقم الحديث:1210

''اور جو ایمان لائے اوران کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم نے ان کی اولادیں ان کے ساتھ ملادیں اوران کے عمل میں کچھ کمی نہیں کی''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تَفْسِيرُ سُوْرَةِ النَّجْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3745 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْمُقْرِءُ الْعَدْلُ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْهَا يَعْنِيْ وَالنَّجْمِ، وَسَجَدَ فِيْهَا الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْاِنْسُ وَالْجِنُّ، صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

سورۃ النجم کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النجم میں سجدہ کیا اوراس میں تمام مسلمانوں نے، مشرکوں نے، انسانوں نے اور جنات نے بھی سجدہ کیا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

3746 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ، اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ: مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى، قَالَ: رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلَ فِيْ حُلَّةٍ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَاَ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ، صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى (النجم: 11)

حدیث 3745

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 3527

حدیث 3746

اخرجہ ابو عیسٰی الترمذی فی "جامعہ" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3283 اخرجہ ابوعبداللہ الشیبانی فی "مسندہ" طبع موسسہ قرطبہ قاہرہ مصر رقم الحدیث: 3917 اخرجہ ابویعلٰی الموصلی فی "مسندہ" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 5018 اخرجہ ابوداؤد الطیالسی فی "مسندہ" طبع دارالمعرفۃ بیروت لبنان رقم الحدیث: 323

''دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو قیمتی ریشمی جبہ میں دیکھا جو کہ زمین وآسمان کے درمیان بھرے ہوئے تھے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3747۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَانَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا اَبِىْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَتَعْجَبُونَ اَنْ تَكُوْنَ الْخُلَّةُ لِاِبْرَاهِيمَ، وَالْكَلَامُ لِمُوْسٰى، وَالرُّؤْيَةُ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ خلت، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے، کلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے اور دیدار (الٰہی) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہو؟۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3748۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدَّتِهِ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: يَصِفُ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى، قَالَ: يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِى الْفَنَنِ مِنْهَا مِئَةَ سَنَةٍ يَسْتَظِلُّ بِالْفَنَنِ مِنْهَا مِئَةُ رَاكِبٍ فِيْهَا فَرَاشٌ مِّنْ ذَهَبٍ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت اسماء بن ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سدرۃ المنتھی کا یوں وصف بیان کرتے سنا: اس کی شاخوں کے نیچے، سوار ۱۰۰ سال تک سفر کرسکتا ہے، اس کی ہر شاخ کے سائے میں ۱۰۰ سوار سایہ حاصل کرسکتا ہے، اس کی زمین سونے کی ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3749۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِى قَوْلِهٖ تَعَالٰى مَا زَاغَ الْبَصَرُ قَالَ مَا ذَهَبَ يَمِيْنًا وَّلَا شِمَالًا وَّمَا طَغٰى قَالَ مَا جَاوَزَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث: 3748

اخرجه ابو القاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث:234

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد "مـا زاغ البـصـر" (آنکھ کسی طرف پھیری) کے متعلق فرماتے ہیں: نہ تو آنکھ دائیں بائیں پھیری، "وما طغی" نہ حد سے بڑھی۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3750۔ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِیْ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ الْمَكِّیُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ :اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَائِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ، قَالَ :يُلِمُّ بِهَا ثُمَّ يَتُوْبُ مِنْهَا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ :اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَاَیُّ عَبْدٍ لَكَ لَا اَلَمَّا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

"اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَائِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ(النجم:32)

"وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں مگر اتنا کہ گناہ کے پاس گئے اور رک گئے"۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: گناہ کے قریب جاتے ہیں پھر توبہ کر لیتے ہیں۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! تو بخشنے پہ آئے تو بڑے سے بڑا گناہ بخش دے اور تیرا کونسا بندہ ہے جو گناہ کے قریب نہیں جاتا؟

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3751۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَ مَعْمَرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا اللَّمَمَ قَالَ زِنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظْرُ وَزِنَا الشَّفَتَيْنِ التَّقْبِيْلُ وَزِنَا الْيَدَيْنِ الْبَطْشُ وَزِنَا الرِّجْلَيْنِ الْمَشْیُ وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ اَوْ يُكَذِّبُهُ الْفَرْجُ فَاِنْ تَقَدَّمَ بِفَرْجِهٖ كَانَ زَانِيًا وَاِلَّا فَهُوَ اللَّمَمُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "الا اللمم" کے متعلق فرماتے ہیں: آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، ہونٹوں کا زنا بوسہ ہے، ہاتھوں کا زنا پکڑنا ہے، قدموں کا زنا چلنا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔ اگر بات شرمگاہ تک جا پہنچی تو وہ شخص زانی قرار پاتا ہے ورنہ اس کو "لمم" کہتے ہیں۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3752۔ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ

اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ كُتِبَ حَظٌّ مِّنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ، فَالْعَيْنُ زِنَاهَا النَّظَرُ، وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْمَشْيُ، وَالْاُذُنُ زِنَاهَا السَّمَاعُ، وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ، وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ، وَالْقَلْبُ يَتَمَنّٰى وَيَشْتَهِي وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ اَوْ يُكَذِّبُهُ الْفَرْجُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر انسان کے حصے میں زنا لکھ دیا گیا ہے، وہ لازمی پائے گا، آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، پاؤں کا زنا چلنا ہے، کان کا زنا سننا ہے، ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے، زبان کا زنا گفتگو ہے، دل تمنا کرتا ہے اور خواہش کرتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3753- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْكَارِزِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سِهَامُ الْاِسْلَامِ ثَلَاثُوْنَ سَهْمًا لَمْ يُتَمِّمْهَا اَحَدٌ قَبْلَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَاِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اسلام کے ۳۰ حصے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پہلے کسی نے اس کو پورا نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى (النجم: 37)

''اور ابراہیم کے جو پورے احکام بجالایا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3754- وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ الْجَارُوْدِيُّ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ

حدیث 3752

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر، یمامه، بیروت، لبنان، 1407ھ 1987ء، 5889 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 1252 اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 2657 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحدیث: 7705 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله، بیروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحدیث: 4420 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحدیث: 11544 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز، مکه مکرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 13287

"سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى" قَالَ كُلُّهَا فِي صُحُفِ اِبْرَاهِيمَ فَلَمَّا نَزَلَتْ "وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى" فَبَلَغَ "وَاِبْرَاهِيمَ الَّذِىْ وَفّٰى اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى" اِلٰى قَوْلِهٖ "هٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى"

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب یہ سورۃ الاعلیٰ نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا: سب کے سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں ہے۔ پھر جب سورۃ النجم نازل ہوئی تو

"وَاِبْرَاهِيمَ الَّذِىْ وَفّٰى اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ــــــ هٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى"

تک پہنچے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3755- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ دَاوُدَ الْمُنَادِىُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو الْعَقَدِىُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اُسَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُسَيْدٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ، فَاِذَا قَالَتْ :وَاعَضُدَاهُ وَامَانِعَاهُ وَانَاصِرَاهُ وَاكَاسِيَاهُ حَبَّذَا الْمَيِّتُ، فَقِيْلَ اَنَاصِرُهَا اَنْتَ، اَكَاسِيهَا اَنْتَ، اَعَاضِدُهَا اَنْتَ ؟ قَالَ :فَقُلْتُ :سُبْحَانَ اللّٰهِ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ :وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرَى، فَقَالَ :وَيْحَكَ، اُحَدِّثُكَ، عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَقُوْلُ هٰذَا ؟ فَاَيُّنَا كَذَبَ فَوَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ عَلٰى اَبِىْ مُوْسٰى، وَمَا كَذَبَ اَبُوْ مُوْسٰى عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کو اس کے اہل خانہ کے رونے دھونے سے تکلیف ہوتی ہے۔ جب کوئی عورت کہتی ہے ہائے مددگار، ہائے حمایت کرنے والا، ہائے مدد کرنے والا، ہائے شریف انسان، کتنی اچھی میت ہے۔ اس کو کہا جاتا ہے: کیا تو اس کی مددگار ہے؟ کیا تو اس کو شرافت دینے والی ہے؟ کیا تو اس کی مدد کرنے والی ہے؟ (ابواسید) کہتے ہیں: میں نے کہا: سبحان اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرَى(النجم:38)

"کوئی جان دوسری کا بوجھ نہ اٹھائے گی"۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(موسیٰ نے) کہا: تیرے لئے ہلاکت ہو میں تجھے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنا رہا ہوں اور تو آگے سے یہ باتیں کر رہی ہے۔ ہم میں سے جھوٹا کون ہے؟ خدا کی قسم! نہ تو میں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جھوٹ بولا ہے اور نہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جھوٹ بولا ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الْقَمَرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3756۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مَنْصُوْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سَابِقٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ قَالَ رَاَيْتُ الْقَمَرَ وَقَدِ انْشَقَّ فَاَبْصَرْتُ الْجَبَلَ بَيْنَ يَدَيَّ فُرْجَيِ الْقَمَرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ وَبِهٰذَا اللَّفْظِ

سورة القمر کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ - حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وانشق القمر" (اور شق ہو گیا چاند) کے متعلق فرماتے ہیں: میں نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے دیکھا اور اس کے دونوں ٹکڑوں کے درمیان پہاڑ تھا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین علیہما الرحمہ نے اس کو اس سند اور ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا ہے۔

3757۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَ بْنُ عُيَيْنَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُجَيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ الْقَمَرَ مُنْشَقًّا بِشِقَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ بِمَكَّةَ قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقَّةٌ عَلٰى اَبِيْ قُبَيْسٍ وَشِقَّةٌ عَلَى السُّوَيْدَاءِ فَقَالُوْا سُحِرَ الْقَمَرُ فَنَزَلَتْ "اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ" يَقُوْلُ كَمَا رَاَيْتُمُ الْقَمَرَ مُنْشَقًّا فَاِنَّ الَّذِيْ اَخْبَرْتُكُمْ عَنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ حَقٌّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مُخْتَصَرًا وَهٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَسْتَغْنِيْ فِيْهِ عَنْ مُتَابَعَةِ الصَّحَابَةِ بَعْضٌ لِبَعْضٍ لِمُغَايَظَةِ اَهْلِ الْاِلْحَادِ فَاِنَّهٗ اَوَّلُ اٰيَاتِ الشَّرِيْعَةِ فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِي الْبَابِ مِمَّا لَمْ يُخَرِّجَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَجُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ مِنْهَا اِلَّا حَدِيْثَ اَنَسٍ فَاَمَّا حَدِيْثُ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

✧✧ - حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پہلے میں نے مکہ میں دو مرتبہ چاند کو پھٹتے دیکھا۔ اس کا ایک ٹکڑا جبل ابی قبیس پر تھا اور دوسرا حصہ سویداء پہاڑ پر تھا۔ (یہ دیکھ کر) لوگوں نے کہا: چاند پر جادو کر دیا گیا ہے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی:

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ (القمر: 1)

''پاس آئی قیامت اور شق ہو گیا چاند''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

انہوں نے کہا: جیسا کہ تم نے چاند کو پھٹا ہوا دیکھا، اس سے جان لو کہ میں تمہیں قیامت قریب ہونے کی جو خبر دیتا ہوں، وہ حق ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابو معمر کی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کی ہوئی روایت کو مختصراً نقل کیا ہے۔

اور اس حدیث میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایک دوسرے سے متابعت سے مستغنی نہیں ہوا جا سکتا کیونکہ اس سے ملحدوں کے لئے غیظ کا سامان موجود ہے کیونکہ یہ شریعت کی پہلی نشانی ہے۔ جب میں نے غور کیا تو اس موضوع پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث موجود تھیں لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو نقل نہیں کیا۔ سوائے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث:

3758۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا اَبِی، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍ، حَدَّثَنِی جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰی عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَمَّا حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

✧✧ ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند شق ہوا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث:

3759۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِیُّ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِیُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فِی قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ: اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ، قَالَ: كَانَ ذٰلِكَ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، انْشَقَّ الْقَمَرُ فِلْقَتَيْنِ فِلْقَةٌ مِنْ دُونِ الْجَبَلِ، وَفِلْقَةٌ خَلْفَ الْجَبَلِ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اشْهَدْ، وَاَمَّا حَدِيثُ جُبَيْرٍ

✧✧ ۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ'' کے متعلق فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہوا تھا، ایک ٹکڑا پہاڑ کی اس جانب تھا اور دوسرا پہاڑ کی پچھلی جانب۔ تب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا: اے اللہ تو گواہ ہو جا۔

حضرت جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث:

3760۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِیُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِیُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَنْبَانَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ :اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ، قَالَ :انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ بِمَكَّةَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ الْحَاكِمُ :هٰذِهِ الشَّوَاهِدُ لِحَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ كُلُّهَا صَحِيحَةٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ" کے متعلق فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند شق ہوا تھا جبکہ ہم لوگ مکہ میں تھے۔

۞۞ امام حاکم کہتے ہیں: یہ تینوں حدیثیں، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کی شاہد ہیں، سب امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر صحیح ہیں لیکن انہوں نے ان کو نقل نہیں کیا۔

3761- اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الزَّاهِدُ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَانَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :سَاَلَ اَهْلُ مَكَّةَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةً فَانْشَقَّ الْقَمَرُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ :اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ، قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى حَدِيثِ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ :انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِسِيَاقَةِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَهُوَ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا

✧✧ -حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزے کا مطالبہ کیا تو مکہ میں دو مرتبہ چاند شق ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ"۔

۞۞ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے شعبہ کی قتادہ کے واسطے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند شق ہوا" نقل کی ہے لیکن معمر کی قتادہ سے روایت کردہ حدیث نقل نہیں کی حالانکہ یہ بھی ان دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

3762- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ يَقْرَاُ خَاشِعًا اَبْصَارُهُمْ بِالْاَلِفِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث 3761

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحديث: 3286 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 12711 اخرجه ابويعلى الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 3187 اخرجه ابومحمد الكسی فی "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 1184 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحديث: 2802

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ آیت "خَاشِعًا اَبْصَارُهُمْ " الف کے ساتھ پڑھا کرتے تھے (یعنی خشعاً کی بجائے "خاشعاً"، پڑھا کرتے تھے)

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3763۔ حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ الْمُقْرِءُ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ الْجُعْفِيُّ سَمِعْتُ اَبَانَ بْنَ تَغْلَبٍ يَقْرَأُ خَاشِعًا اَبْصَارُهُمْ مِثْلَ حَمْزَةَ

✧✧ ۔حضرت ابان بن تغلب، حمزہ کی طرح "خَاشِعًا اَبْصَارُهُمْ" پڑھا کرتے تھے۔

حَدَّثَنَا اَبُوالْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٌ الدَّوْرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى الْحَمَانِيُّ، ثَنَا النَّضْرُ اَبُوْ عُمَرَ الْخَزَازُ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ بَيْنَ دَعْوَةِ نُوْحٍ وَّبَيْنَ هَلَاكِ قَوْمِ نُوْحٍ ثَلَاثُ مِائَةِ سَنَةٍ، وَكَانَ فَارَالتَّنُّوْرُ بِالْهِنْدِ وَطَافَتْ سَفِيْنَةُ نُوْحٍ بِالْبَيْتِ اُسْبُوْعًا .

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغ اور ان کی قوم کی ہلاکت میں تین سو سال کا وقفہ تھا اور تنور ہند میں ابلا تھا اور نوح علیہ السلام کی کشتی پورا ایک ہفتہ بیت اللہ کے گرد گھومتی رہی۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3765۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمِ الْقَنْطَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَنْبَسَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهُ تَلا قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى : اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلَالٍ وَسُعُرٍ اِلٰى بِقَدَرٍ، فَقَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: آخِرُ الْكَلَامِ فِي الْقَدَرِ لِشِرَارُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔زہری نے اس آیت کی "اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلَالٍ وَسُعُرٍ. بِقَدَرٍ" تک تلاوت کی (بے شک مجرم گمراہ اور دیوانے ہیں) پھر سعید بن المسیب کے ذریعے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سنایا "قدر کے متعلق آخری کلام اس امت کی بدترین مخلوق (قدریہ) کریں گے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الرَّحْمٰنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3766۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، وَاَبُوْ مُسْلِمٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ وَاقِدٍ، قَالَا :حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ عَلٰى اَصْحَابِهِ حَتّٰى فَرَغَ، قَالَ: مَا لِيْ اَرَاكُمْ سُكُوْتًا لَلْجِنُّ كَانُوْا اَحْسَنَ مِنْكُمْ رَدًّا، مَا قَرَاْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ مَرَّةٍ: فَبِاَيِّ اٰلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ اِلَّا قَالُوْا: وَلَا بِشَيْءٍ مِنْ نِعْمَتِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ، صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ الرحمٰن کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سورۃ رحمٰن سنائی، جب آپ پوری سورۃ پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا: کیا وجہ ہے، میں تم سب کو خاموش کیوں دیکھتا ہوں؟ جواب دینے کے اعتبار سے تو ''جن'' تم سے اچھے ہیں کیونکہ میں نے ان کے سامنے جب بھی

''فَبِاَيِّ اٰلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ''

''تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پڑھا تو انہوں نے آگے سے جواباً کہا: اے ہمارے رب! ہم تیری کسی بھی نعمت کو نہیں جھٹلاتے اور تیرے ہی لئے حمد ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3767۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَاَ وَكِيْعٌ وَّيَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ ''هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا'' قَالَ لَا يُسَمّٰى اَحَدٌ الرَّحْمٰنُ غَيْرَهٗ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد

هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا

''کیا اس کے نام کا دوسرا جانتے ہو''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں۔ اللہ کے سوا اور کسی کو ''رحمٰن'' نہ کہا جائے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3768۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ وَّاَبُوْ غَسَّانَ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ قَالَ بِحِسَابٍ وَّمَنَازِلَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ''اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ''(سورج اور چاند حساب سے ہیں) کے متعلق

فرماتے ہیں: حساب اور منازل سے ہیں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3769۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَا يَحْيٰى بْنُ الْيَمَانِ حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَالنَّجْمِ وَالشَّجَرُ قَالَ النَّجْمُ مَا انْجَمَتِ الْاَرْضُ وَالشَّجَرُ مَا كَانَ عَلٰى سَاقٍ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما "وَالنَّجْمِ وَالشَّجَرُ" کے بارے میں فرماتے ہیں: النجم سے مراد زمین کی بیل بوٹیاں اور الشجر سے مراد تنے والا درخت یا پودا ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3770۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: السَّمُوْمُ الَّتِيْ خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهَا الْجَانَّ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ، صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ گرم ہوا جس سے جنات کو پیدا کیا گیا، یہ دوزخ کا ستر میں سے ایک حصہ ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3771۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَفِيْدُ حَدَّثَنَا جَدِّيْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ "كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ" قَالَ اِنَّ مِمَّا خَلَقَ اللّٰهُ لَوْحًا مَّحْفُوْظًا مِنْ دُرَّةٍ بَيْضَاءَ دَفَّتَاهُ مِنْ يَّاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ قَلَمُهُ نُوْرٌ وَّكِتَابُهُ نُوْرٌ يَّنْظُرُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَّسِتِّيْنَ نَظْرَةً اَوْ مَرَّةً فَفِيْ كُلِّ نَظْرَةٍ مِّنْهَا يَخْلُقُ وَيَرْزُقُ وَيُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَيُعِزُّ وَيُذِلُّ وَيَفْعَلُ مَا يَشَاءُ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى "كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ" صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد

"كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ"

''اسے ہر دن ایک کام ہے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے جس چیز سے لوح محفوظ بنائی ہے، وہ سفید موتی ہے، اس کے دونوں کنارے سرخ یاقوت کے ہیں، اس کا قلم اور لکھائی نور کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ایک دن میں تین سو ستر مرتبہ دیکھتا ہے اور ہر نظر میں پیدا کرتا ہے، رزق دیتا ہے، زندہ کرتا ہے، مارتا ہے، عزت دیتا ہے، ذلت دیتا ہے اور جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ یہ مطلب ہے: اس کے فرمان "كُلَّ يَوْمٍ

هُوَ فِيْ شَأنٍ' کا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

اَخْبَرَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلْمَةَ، عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجُوْنِيِّ عَنْ اَبِي بَكْرِبْنِ اَبِي مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: "وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ" قَالَ مِنْ ذَهَبٍ لِلسَّابِقِيْنَ، وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ لِلتَّابِعِيْنَ .

✧✧ -حضرت ابوموسیٰ

"وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ"

''اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے، اس کے لئے دو جنتیں ہیں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

کے بارے میں فرماتے ہیں: پہل کرنے والوں کے لئے سونے کی اور بعد والوں کے لئے چاندی کی۔

3773۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوْبِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يُرَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ بَطَائِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ قَالَ اُخْبِرْتُمْ بِالْبَطَائِنِ فَكَيْفَ بِالظَّهَائِرِ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

"بَطَائِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَق"

''جن کا استر قنا دیز کا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ تو تمہیں ان کی اندرونی حالت بتائی گئی ہے (اس سے اندازہ لگاؤ کہ) اس کے ظاہر کا کیا عالم ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رضی اللہ عنہ اور امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہ السلام نے اسے نقل نہیں کیا۔

3774۔ وَحَدَّثَنِي اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ الْحَافِظُ، بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا عَلَّانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ السَّرْحِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِي السَّمْحِ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ: كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ، قَالَ: يَنْظُرُ اِلٰى وَجْهِهٖ فِيْ خَدِّهَا اَصْفٰى مِنَ الْمِرْآةِ، وَاِنَّ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ عَلَيْهَا لَتُضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، وَاِنَّهَا يَكُوْنُ عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ ثَوْبًا يَنْفُذُهَا بَصَرُهٗ حَتّٰى يَرٰى مُخَّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ ذٰلِكَ، صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوسعید خدری سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ (الرحمن:58)

''گویا کہ وہ لعل اور یاقوت اور مونگا ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے بارے میں فرمایا: ان کے چہرے کی طرف دیکھو گے تو اس کے گال آئینے سے زیادہ صاف ہوں گے اور اس کا ادنیٰ موتی کی یہ شان ہے کہ وہ مشرق سے مغرب تک کو روشن کر دے اور اس (حور) پر ستر کپڑے ہوں گے لیکن ان سب سے نگاہ گزر جائے گی حتیٰ کہ اس کی پنڈلی کا گودا بھی باہر ہی سے نظر آئے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3775۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ اَبِى حَامِدٍ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَعَمْرُو بْنُ اَبِى قَيْسٍ وَغَيْرُهُ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ "وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ" قَالَ كَانَ عَرْشُ اللّٰهِ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ اتَّخَذَ لِنَفْسِهِ جَنَّةً ثُمَّ اتَّخَذَ دُوْنَهَا اُخْرٰى حَتّٰى اَطْبَقَهَا بِلُؤْلُؤَةٍ وَّاحِدَةٍ فَقَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ وَّمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتَانِ قَالَ وَهِىَ الَّتِى لَا تَعْلَمُ الْخَلَائِقُ مَا فِيْهَا قَالَ وَهِىَ الَّتِى قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ "فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِىَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ" يَاْتِيْهِمْ مِنْهَا كُلَّ يَوْمٍ تُحْفَةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ (ھود: 7)

''اور اس کا عرش پانی پر تھا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے بارے میں فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا، پھر اس نے اپنی جنت بنائی پھر اس کے نیچے دوسری بنائی پھر اس ایک موتی سے بھر دیا پھر فرمایا:

وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتَانِ

''اور ان کے سوا دو جنتیں اور ہیں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

ان کے بارے میں کسی کو معلوم نہیں کہ ان میں کیا ہے، اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِىَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (السجدة: 17)

''تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے صلہ ان کے کاموں کا''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3776۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِىُّ الزَّاهِدُ حَدَّثَنَا اُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ الْاَصْبَهَانِىُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِى قَوْلِهٖ

عَزَّوَجَلَّ "فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخلٌ وَّرُمَّانٌ" قَالَ نَخلُ الْجَنَّةِ جُذُوعُهَا زُمُرُّدٌ اَخضَرُ وَكَرَانِيفُهَا ذَهَبٌ اَحْمَرُ وَسَعَفُهَا كِسْوَةٌ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ مِنهَا مَقَطَّعَاتُهُمْ وَحُلَلُهُمْ وَثَمَرُهَا اَمْثَالُ الْقِلَالِ اَوِ الدِّلَاءِ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَاَلْيَنُ مِنَ الزُّبَدِ وَلَيسَ لَهَا عَجَمٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخلٌ وَّرُمَّانٌ

''ان میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرمایا: جنت کے درختوں کی شان یہ ہے کہ ان کے تنے کی چھال سبز زمرد کی، ان کے تنے سرخ سونے کے اور ان کی شاخیں جنتیوں کا لباس ہے، انہی سے ان کے چھوٹے بڑے کپڑے ہوں گے۔ ان کے پھل مٹکوں اور ڈول کی طرح ہوں گے جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھے اور مکھن سے زیادہ ملائم ہوں گے اور ان درختوں کی کوئی جڑ بھی نہیں ہوگی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيرُ سُورَةِ الْوَاقِعَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

3777- اَخْبَرَنِى اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِىُّ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، سَاَلْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَيَّبَكَ؟ قَالَ: سُورَةُ هُودٍ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَ لُونَ وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ الواقعہ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

✦✦ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: آپ کو کس چیز نے بوڑھا کر دیا: آپ نے فرمایا: سورۃ ھود، سورۃ الواقعہ، سورۃ المرسلات اور ''عم یتسالون'' اور ''اذا الشمس کورت'' نے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3778- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا

صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُوْنَ :اِنَّ اللّٰهَ يَنْفَعُنَا بِالاَعْرَابِ وَمَسَائِلِهِمْ اَقْبَلَ اَعْرَابِیٌّ يَوْمًا، فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَقَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ فِی الْقُرْآنِ شَجَرَةً مُؤْذِيَةً وَمَا كُنْتُ اَرَى اَنَّ فِی الْجَنَّةِ شَجَرَةً تُؤْذِیْ صَاحِبَهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَمَا هِیَ ؟ قَالَ :السِّدْرُ، فَاِنَّ لَهَا شَوْكًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :فِیْ سِدْرٍ مَخْضُوْدٍ يَخْضِدُ اللّٰهُ شَوْكَهُ فَيَجْعَلُ مَكَانَ كُلِّ شَوْكَةٍ ثَمَرَةً، فَاِنَّهَا تُنْبِتُ ثَمَرًا تُفْتَقُ الثَّمَرَةُ مَعَهَا عَنِ اثْنَيْنِ وَسَبْعِيْنَ لَوْنًا مَا مِنْهَا لَوْنٌ يُشْبِهُ الْاٰخَرَ، صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوامامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ ہمیں دیہاتیوں اور ان کے مسائل کی وجہ سے فائدہ دیتا ہے۔ایک دن ایک دیہاتی آیا اور بولا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تکلیف رساں درخت کا ذکر کیا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ جنت میں کوئی ایسا درخت ہوگا جس سے کسی جنتی کو نقصان ہو۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: وہ کون سا درخت ہے؟ اس نے کہا: ''بیری'' کیونکہ اس میں کانٹے ہوتے ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ''

''بے کانٹے کی بیریوں میں''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اللہ تعالیٰ اس سے کانٹے صاف کردے گا اور ہر کانٹے کی جگہ اللہ تعالیٰ پھل لگادے گا۔وہاں ایسے پھل اگیں گے جو ایک پھل کو پھاڑ کر پیدا ہوں گے۔علاوہ ازیں ان میں بہتر رنگ ہوں گے، ان میں سے کوئی ایک رنگ بھی دوسرے سے ملتا جلتا نہیں ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3779۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِیُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِیِّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ قَالَ مِنْ دُخَانٍ اَسْوَدَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

وَظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ

''اور جلتے ہوئے دھوئیں کے سائے میں''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے بارے میں فرماتے ہیں (اس سے مراد) کالے دھوئیں کے سائے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3780۔ حَدَّثَنَا الْاُسْتَاذُ الْاِمَامُ اَبُو الْوَلِيْدِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبُوْشَنْجِیُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ

حَنبَلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَ مَعمَرٌ عَنْ شَدَّادِ بْنِ جَابَانَ الصَّنْعَانِيُّ عَنْ حُجرِ بْنِ قَيسِ الْمَدَرِيِّ قَالَ بِتُّ عِندَ اَمِيرِ الْمُؤمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ يَقْرَأُ فَمَرَّ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ اَفَرَاَيْتُم مَّا تُمْنُونَ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُونَهُ اَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ قَالَ بَلْ اَنْتَ يَا رَبِّ ثَلَاثًا ثُمَّ قَرَاَ اَفَرَاَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُونَ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ اَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ قَالَ بَلْ اَنْتَ يَا رَبِّ بَلْ اَنْتَ يَا رَبِّ بَلْ اَنْتَ يَا رَبِّ ثُمَّ قَرَاَ اَفَرَاَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ قَالَ بَلْ اَنْتَ يَا رَبِّ ثَلَاثًا ثُمَّ قَرَاَ اَفَرَاَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَا اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ قَالَ بَلْ اَنْتَ يَا رَبِّ ثَلَاثًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت حجر بن قیس المدری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں رات گزاری۔ آپ رات میں نماز پڑھ رہے تھے، میں نے ان کو نماز میں (سورۂ واقعہ کی) قرات کرتے ہوئے سنا۔ جب آپ اس آیت پر پہنچے

اَفَرَاَيْتُمْ مَّا تُمْنُونَ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُونَهُ اَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ (الواقعة: 58,59)

''تو بھلا دیکھو تو وہ منی جو گراتے ہو کیا تم اس کا آدمی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو آپ نے تین مرتبہ کہا: اے رب العالمین بلکہ تو ہی بنانے والا ہے۔

پھر یہ آیت پڑھی:

اَفَرَاَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُونَ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ اَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ (الواقعة: 63,64)

''تو بھلا بتاؤ تو جو بوتے ہو کیا تم اس کی کھیتی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو آپ نے کہا: بلکہ تو ہی ہے اے میرے رب، بلکہ تو ہی ہے اے میرے رب، بلکہ تو ہی ہے اے میرے رب۔

پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

اَفَرَاَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ (الواقعة: 68,69)

''تو بھلا بتاؤ تو وہ پانی جو پیتے ہو کیا تم نے اسے بادل سے اتارا یا ہم اتارنے والے ہیں''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ نے تین مرتبہ کہا: بلکہ تو ہی ہے اے میرے رب۔

پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

اَفَرَاَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَا اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ (الواقعة: 71,72)

''تو بھلا بتاؤ تو وہ آگ جو تم روشن کرتے ہو کیا تم نے اس کا پیڑ پیدا کیا یا ہم ہیں پیدا کرنے والے''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ نے تین مرتبہ کہا: بلکہ تو ہی ہے اے میرے رب۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3781۔ اَخْبَرَنِی اَبُوْ بَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمِّلِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِیُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ الْوَاسِطِیُّ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ اَنْبَاَ حُصَیْنٌ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اُنْزِلَ الْقُرْآنُ فِی لَیْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ السَّمَاءِ الْعُلْیَا اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا جُمْلَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ فُرِّقَ فِی السِّنِیْنَ قَالَ وَتَلَا هٰذِهِ الْاٰیَةَ "فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ" قَالَ نَزَلَ مُتَفَرِّقًا

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قرآن کریم شب قدر میں اوپر والے آسمان سے آسمان دنیا پر یکبارگی نازل ہوا پھر متعدد سالوں میں الگ الگ نازل ہوا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ (الواقعة: 75)

"تو مجھے قسم ہے ان جگہوں کی جہاں تارے ڈوبتے ہیں"۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ فرماتے ہیں: پھر قرآن تھوڑا تھوڑا نازل ہوا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3782۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِیَّا الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَاَ جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ کُنَّا مَعَ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَانْطَلَقَ اِلٰی حَاجَةٍ فَتَوَارٰی عَنَّا ثُمَّ خَرَجَ اِلَیْنَا وَلَیْسَ بَیْنَنَا وَبَیْنَهٗ مَاءٌ قَالَ فَقُلْنَا لَهٗ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ لَوْ تَوَضَّاْتَ فَسَاَلْنَاكَ عَنْ اَشْیَاءَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ فَقَالَ سَلُوْا فَاِنِّیْ لَسْتُ اَمَسُّهٗ فَقَالَ اِنَّمَا یَمَسُّهُ الْمُطَهَّرُوْنَ ثُمَّ تَلَا "اِنَّهٗ لَقُرْآنٌ کَرِیْمٌ" "لَا یَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ"

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ عبدالرحمٰن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے، وہ قضائے حاجت کے لئے گئے اور ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے پھر آپ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر ہمارے پاس آ گئے۔ اس وقت ہمارے پاس یا ان کے پاس پانی نہ تھا (کہ وضو کیا جا سکے) ہم نے ان سے کہا: اے ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ! اگر آپ باوضو ہوتے تو ہم آپ سے قرآن کریم کے متعلق کچھ مسائل پوچھتے۔ آپ نے فرمایا: تم سوال کرو، میں قرآن پاک کو چھوؤں گا نہیں۔ پھر آپ نے کہا: اس کو چھونے کے لئے باوضو ہونا ضروری ہے (چھوئے بغیر اس کی تلاوت بے وضو کی جا سکتی ہے)۔ پھر آپ نے ان آیات کی تلاوت کی:

اِنَّهٗ لَقُرْآنٌ کَرِیْمٌ لَا یَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

"بے شک یہ عزت والا قرآن ہے اسے نہ چھوئیں مگر باوضو"۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3783- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ الْغَافِقِيُّ، حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ عَامِرٍ الْغَافِقِيُّ، قَالَ :سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ، يَقُولُ :لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ، قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ، فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى، فَقَالَ:اجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧-حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ(الواقعة:96)

''تو اے محبوب تم اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بولو''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: تم یہ تسبیح رکوع میں پڑھ لیا کرو اور جب یہ آیت نازل ہوئی:

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى

''اپنے رب کے نام کی پاکی بولو جو سب سے بلند ہے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ نے فرمایا: تم اس کو سجدے میں پڑھ لیا کرو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيرُ سُورَةِ الْحَدِيدِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

3784- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دِيزِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ، وَأَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَا :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ فِي السُّجُودِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيَّ فَأَعْرِفُ أُمَّتِي مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ، وَأَنْظُرُ عَنْ يَمِينِي فَأَعْرِفُ أُمَّتِي مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ، وَأَنْظُرُ عَنْ شِمَالِي فَأَعْرِفُ أُمَّتِي مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ، فَقَالَ

حدیث: 3783

اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی، بیروت، لبنان، 1407ھ، 1987ء رقم الحدیث:1305 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحدیث:17450 اخرجه ابوبكر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المكتب الاسلامی، بیروت، لبنان، 1390ھ/1970ء، رقم الحدیث: 600 ذكره ابوبكر البیهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودی عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحدیث: 2388 اخرجه ابویعلىٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحدیث: 1738 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبیر" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحدیث:890

رَجُلٌ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَكَيْفَ تَعْرِفُ اُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْاُمَمِ مَا بَيْنَ نُوحٍ اِلٰى اُمَّتِكَ ؟ قَالَ :غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ، وَلا يَكَادُ لاَحَدٍ مِنَ الاُمَمِ غَيْرِهِمْ وَاَعْرِفُهُمْ اَنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ كُتُبَهُمْ بِاَيْمَانِهِمْ، وَاَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ فِيْ وُجُوهِهِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ، وَاَعْرِفُهُمْ بِنُوْرِهِمُ الَّذِيْ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ الحدید کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ ۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے مجھے سجدہ کی اجازت ملے گی اور سب سے پہلے سجدے سے سر اٹھانے کی اجازت مجھے ملے گی، پھر میں سجدے سے سر اٹھاؤں گا پھر میں اپنے سامنے دیکھوں گا تو میں تمام امتوں میں اپنی امت کو پہچان لوں گا اور میں اپنے دائیں جانب دیکھوں گا تو (اس طرف بھی) تمام امتوں میں اپنی امت کو پہچان لوں گا اور میں اپنے بائیں جانب دیکھوں گا (اس طرف بھی) تمام امتوں میں اپنی امت کو پہچان لوں گا۔ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر آپ کی امت تک، اتنی امتوں میں سے آپ اپنی امت کو کیسے پہچان لیں گے؟ آپ نے فرمایا:

- وضو کرنے کی وجہ سے ان کے اعضائے وضو چمک رہے ہوں گے جبکہ اور کسی امت میں یہ نشانی نہیں پائی جائے گی
- اور میں ان کو اس وجہ سے بھی پہچان لوں گا کہ ان کے نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔
- اور میں ان کو اس سے بھی پہچان لوں گا کہ ان کی پیشانیوں میں سجدوں کا اثر ہوگا۔
- اور میں ان کو اس نور سے پہچان لوں گا جو ان کے آگے اور دائیں بائیں ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری اور امام مسلم نے اسے نقل نہیں کیا۔

3785۔ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَاَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ "يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ" قَالَ يُؤْتَوْنَ نُوْرَهُمْ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ مِنْهُمْ مَنْ نُّوْرُهٗ مِثْلُ الْجَبَلِ وَاَدْنَاهُمْ نُوْرًا مَّنْ نُّوْرُهٗ عَلٰى اِبْهَامِهٖ يُطْفِئُ مَرَّةً وَّيَقِدُ اُخْرٰى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث 3784

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 21785 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاهره، مصر، 1415ه ، رقم الحديث:3234

✧✧ -حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِم (الحديد:12)

''ان کا نور ان کے آگے دوڑ رہا ہوگا''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: ان کے اعمال کے مطابق ان کو نور دیا جائے گا، کسی کا نور پہاڑ کے برابر ہوگا اور ان میں سب سے کم نور والے کا نور اس کے انگوٹھے پر ہوگا جو کبھی چمکے گا اور کبھی بجھے گا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3786- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيْمِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ هَاشِمٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مُؤَذِّنِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ :رَاَيْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فِيْ مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ مُسْتَقْبِلَ الشَّرْقِ اَوِ السُّوْرَ، اَنَا اَشُكُّ، وَهُوَ يَبْكِيْ وَهُوَ يَتْلُو هٰذِهِ الْاٰيَةَ :فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَهٗ بَابٌ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ، ثُمَّ قَالَ :هَا هُنَا اَرَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَنَّمَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -بیت المقدس کے موذن حضرت بلال بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو مسجد بیت المقدس میں دیکھا کہ وہ مشرق کی جانب رخ کئے، اس آیت کی تلاوت کرتے ہوئے رو رہے تھے۔

فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَهٗ بَابٌ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ (الحديد:13)

''ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کردی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر انہوں نے کہا: اس مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دوزخ دکھائی تھی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3787- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ يَعْقُوْبَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ اَنَّ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهٗ قَالَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ اِسْلَامِهِمْ وَبَيْنَ اَنْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَعَاتَبَهُمُ اللّٰهُ اِلَّا اَرْبَعَ سِنِيْنَ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان کے قبول اسلام اور اس آیت کے نزول میں کوئی وقفہ نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو سزا دی۔ سوائے چار سال کے (آیت یہ تھی)

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ (الحديد:16)

''اوران جیسے نہ ہوں جن کو پہلے کتاب دی گئی پھران پر مدت دراز ہوئی''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3788- اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَاَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي حَسَّانَ الْاَعْرَجِ، اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ :كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ :كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُونَ :اِنَّمَا الطِّيَرَةُ فِي الْمَرْاَةِ وَالدَّابَّةِ وَالدَّارِ، ثُمَّ قَرَاَتْ :مَا اَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلا فِي اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَبْرَاَهَا اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: زمانہ جاہلیت کے لوگ کہا کرتے تھے کہ بدفالی، عورت، جانور اور مکان میں ہے۔ پھر ام المومنین نے یہ آیت پڑھی:

مَا اَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلا فِي اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَبْرَاَهَا اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرٌ (الحديد:22)

''نہیں پہنچی کوئی مصیبت زمین میں اور نہ تمہاری جانوں میں مگر وہ ایک کتاب میں ہے قبل اس کے کہ ہم اسے پیدا کریں بے شک یہ اللہ کو آسان ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3789- اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ مُوسَى الصَّيْدَلَانِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى لِكَيْلَا تَاسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلا تَفْرَحُوا بِمَا اٰتَاكُمْ قَالَ اَلَيْسَ اَحَدٌ اِلَّا وَهُوَ يَحْزَنُ وَيَفْرَحُ وَلٰكِنْ مَنْ جَعَلَ الْمُصِيبَةَ صَبْرًا وَجَعَلَ الْفَرَحَ شُكْرًا صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

لِكَيْلَا تَاسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلا تَفْرَحُوا بِمَا اٰتَاكُمْ (الحديد:23)

''اس لئے کہ غم نہ کھاؤ اس پر جو ہاتھ سے جائے اور خوش نہ ہو اس پر جو تم کو دیا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

ہر شخص غمزدہ بھی ہوتا ہے اور خوش بھی ہوتا ہے لیکن (کامیاب وہ شخص ہے جو) مصیبت میں صبر اور خوشی میں شکر (کی عادت) بنا لے۔

حدیث 3788

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبری" طبع مکتبہ دار الباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 16302

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3790۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الشَّهِيدُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا الصَّعِقُ بْنُ حَزْنٍ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَاْفَةً وَرَحْمَةً وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا فَآتَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ، قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ :قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ، فَقُلْتُ :لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ثَلَاثَ مِرَارٍ، قَالَ :هَلْ تَدْرِي اَيُّ عُرَى الْاِيمَانِ اَوْثَقُ ؟ قُلْتُ :اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، قَالَ : اَوْثَقُ الْاِيمَانِ الْوَلَايَةُ فِي اللّٰهِ بِالْحُبِّ فِيهِ وَالْبُغْضِ فِيهِ، يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ، قُلْتُ :لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ثَلَاثَ مِرَارٍ، قَالَ:هَلْ تَدْرِي اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ ؟ قُلْتُ :اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، قَالَ:فَاِنَّ اَفْضَلَ النَّاسِ اَفْضَلُهُمْ عَمَلا اِذَا فَقِهُوا فِي دِينِهِمْ، يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ، قُلْتُ :لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، ثَلَاثَ مِرَارٍ، قَالَ:هَلْ تَدْرِي اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ ؟ قُلْتُ :اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، قَالَ:فَاِنَّ اَعْلَمَ النَّاسِ اَبْصَرُهُمْ بِالْحَقِّ اِذَا اخْتَلَفَتِ النَّاسُ، وَاِنْ كَانَ مُقَصِّرًا فِي الْعَمَلِ وَاِنْ كَانَ يَزْحَفُ عَلٰى اسْتِهِ، وَاخْتَلَفَ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا عَلٰى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً نَجَا مِنْهَا ثَلَاثٌ، وَهَلَكَ سَائِرُهَا، فِرْقَةٌ وَازَتِ الْمُلُوكَ وَقَاتَلَتْهُمْ عَلٰى دِينِ اللّٰهِ وَدِينِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ حَتّٰى قُتِلُوا، وَفِرْقَةٌ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ طَاقَةٌ بِمُوَازَاةِ الْمُلُوكِ، فَاَقَامُوا بَيْنَ ظَهْرَانَيْ قَوْمِهِمْ، فَدَعَوْهُمْ اِلٰى دِينِ اللّٰهِ وَدِينِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، فَقَتَلَتْهُمُ الْمُلُوكُ، وَنَشَرَتْهُمْ بِالْمَنَاشِيرِ، وَفِرْقَةٌ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ طَاقَةٌ بِمُوَازَاةِ الْمُلُوكِ وَلا بِالْمُقَامِ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ قَوْمِهِمْ، فَدَعَوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى دِينِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، فَسَاحُوا فِي الْجِبَالِ وَتَرَهَّبُوا فِيهَا، فَهُمُ الَّذِينَ قَالَ اللّٰهُ :وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا اِلٰى قَوْلِهِ فَاسِقُونَ فَالْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِي وَصَدَّقُونِي وَالْفَاسِقُونَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِي وَجَحَدُوا بِي،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تلاوت کی:

وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَاْفَةً وَرَحْمَةً وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا فَآتَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ (الحديد: 27)

''اسکے پیروں کے دل میں نرمی اور رحمت رکھی اور راہب بننا تو یہ بات انہوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی ہاں یہ بدعت انہوں نے اللہ کی رضا چاہنے کو پیدا کی پھر اسے نہ نباہا جیسا اس کے نباھنے کا حق تھا تو ان کے ایمان والوں کو ہم نے ثواب عطا کیا اور ان میں سے بہتیرے فاسق ہیں''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میں نے تین مرتبہ کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں حاضر

ہوں۔آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ ایمان کا کون سا گوشہ سب سے زیادہ مضبوط ہے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔آپ نے فرمایا: ایمان کا مضبوط ترین گوشہ یہ ہے کہ تمام تر رشتہ داریاں اللہ کے لئے ہوں۔کسی کے ساتھ محبت بھی اسی کی خاطر اور بغض بھی اسی کی خاطر ہو (آپ نے پھر فرمایا) اے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ! میں نے تین مرتبہ کہا: یا رسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں۔آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کون سا شخص سب سے افضل ہے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔آپ نے فرمایا: سب سے افضل انسان وہ ہے جس کا عمل سب سے افضل ہے جبکہ وہ لوگ دین میں سمجھ بوجھ رکھتے ہوں (آپ نے پھر فرمایا) اے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ! میں نے تین مرتبہ کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں۔آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کون سا آدمی سب سے زیادہ علم والا ہے۔میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔آپ نے فرمایا: سب سے زیادہ علم والا وہ شخص ہے جو لوگوں کے اختلاف کے وقت حق کی سب سے زیادہ بصیرت رکھنے والا ہے۔اگرچہ اس کا عمل کم ہی کیوں نہ ہو۔اگرچہ وہ سرین کے بل گھسٹتا ہو۔

تم سے پہلے لوگ 72 فرقوں میں بٹ گئے تھے۔ان میں سے صرف تین سلامت رہے تھے باقی سب ہلاک ہو گئے۔

❁ وہ فرقہ جنہوں نے بادشاہوں کا سامنا کیا، اللہ تعالیٰ کے دین اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر لڑتے رہے حتیٰ کہ شہید کر دیئے گئے۔

❁ وہ فرقہ جن میں بادشاہوں کا سامنا کرنے کی سکت نہ تھی وہ اپنی قوم میں رہائش پذیر رہے، ان کو اللہ تعالیٰ کے دین اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین کی طرف بلاتے رہے۔بادشاہوں نے ان کو قتل کر ڈالا اور ان کو آروں سے چیر ڈالا۔

❁ وہ فرقہ جن میں نہ تو بادشاہوں کا سامنا کرنے کی سکت نہ تھی اور نہ اپنی قوم میں ٹھہرنے کی ہمت تھی، انہوں نے بھی اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کے دین اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین کی طرف دعوت دی اور یہ پہاڑوں میں چلے گئے اور وہیں پر انہوں نے رہبانیت اختیار کر لی۔یہ وہ لوگ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَرَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَافَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُوْنَ

چنانچہ مومن وہ ہیں جو مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کی اور فاسق وہ ہیں جنہوں نے میرا انکار کیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الْمُجَادَلَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3791 ـ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ،

حدیث 3791

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دار الباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 1502

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی عُبَیْدَةَ بْنِ مَعْنٍ الْمَسْعُوْدِیُّ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ تَمِیْمِ بْنِ سَلَمَةَ السُّلَمِیِّ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا :تَبَارَكَ الَّذِیْ وَسِعَ سَمْعُهُ كُلَّ شَیْءٍ اِنِّیْ لَاَسْمَعُ كَلَامَ خَوْلَةَ بِنْتِ ثَعْلَبَةَ وَيَخْفٰى عَلَیَّ بَعْضُهُ، وَهِیَ تَشْتَكِیْ زَوْجَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِیَ تَقُوْلُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَكَلَ شَبَابِیْ وَنَثَرْتُ لَهُ بَطْنِیْ، حَتّٰى اِذَا كَبِرَتْ سِنِّیْ وَانْقَطَعَ لَهُ وَلَدِیْ ظَاهَرَ مِنِّیْ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْكُوْ اِلَيْكَ، قَالَتْ عَائِشَةُ :فَمَا بَرِحَتْ حَتّٰى نَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ :قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا، قَالَ:وَزَوْجُهَا اَوْسُ بْنُ الصَّامِتِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رُوِیَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا مُخْتَصَرًا

سورة المجادلہ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ - ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: برکت والی ہے وہ ذات جس کی سماعت ہر چیز پر حاوی ہے، بے شک میں خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا کا کلام سنتی ہوں جبکہ یہ بعض لوگوں پر مخفی ہے، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے شوہر کی شکایت لے کر آئیں وہ کہہ رہی تھیں: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے میری جوانب برباد کردی، میرا پیٹ اس کے لئے پھیل چکا ہے لیکن اب جبکہ مجھے بڑھاپے نے آلیا اور اس کے لئے میری اولاد کا سلسلہ ختم ہو چکا تو اس نے مجھ سے ظہار کرلیا۔ اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں یہ شکایت لاتی ہوں۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: وہ مسلسل یونہی دعا مانگتی رہی حتیٰ کہ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام یہ آیات لے کر نازل ہوئے:

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا (المجادلة: 1)

”بے شک اللہ نے سنی اس کی بات جو تم سے اپنے شوہر کے معاملہ میں بحث کرتی ہے“۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(راوی کہتے ہیں: اس کا شوہر ”عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ“ ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مختصراً روایت کیا ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

3792 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ عِصْمَةَ وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِیُّ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ جَمِيْلَةَ كَانَتْ اِمْرَاَةَ اَوْسِ بْنِ الصَّامِتِ وَكَانَ اَوْسٌ اِمْرَءً ا بِهٖ لَمَمٌ

فَإِذَا اشْتَدَّ لَمَمُهُ ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِ كَفَّارَةَ الظِّهَارِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جمیلہ رضی اللہ عنہا، اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں اوراس کوتھوڑی سی جنون کی شکایت تھی۔ جب ان کے جنون میں شدت آئی تو انہوں نے اپنی بیوی سے ظہار کرلیا تو ان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کفارہ ظہار کاحکم نازل فرمایا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3793- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ عَصْمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا السِّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ اَخْبَرَنِي بْنُ اَبِي كَرِيمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ "يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ اُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٌ" قَالَ يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِينَ اُوتُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الَّذِينَ لَمْ يُؤْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِينَ اُوتُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الَّذِينَ لَمْ يُؤْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَات(المجادلة: 11)

''اللہ تمہارے ایمان والوں کے اوران کے جن کوعلم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ) کے متعلق فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ایمان والوں میں سے ان لوگوں کے درجات بلند کرتا ہے جن کوعلم دیا گیا، ان لوگوں پر جن کو علم نہیں دیا گیا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3794- اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، قَالَ :قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اِنَّ فِي كِتَابِ اللّٰهِ لَآيَةً مَا عَمِلَ بِهَا اَحَدٌ وَلَا يَعْمَلُ بِهَا اَحَدٌ بَعْدِي، آيَةُ النَّجْوٰى يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً، قَالَ :كَانَ عِنْدِي دِينَارٌ فَبِعْتُهُ بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ، فَنَاجَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكُنْتُ كُلَّمَا نَاجَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمْتُ بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَايَ دِرْهَمًا، ثُمَّ نُسِخَتْ فَلَمْ يَعْمَلْ بِهَا اَحَدٌ، فَنَزَلَتْ آاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قرآن کریم میں ایک آیت نجویٰ ہے

جس پر نہ تو مجھ سے پہلے کوئی عمل نہ کرسکا اور نہ میرے بعد اس پر کوئی عمل کر سکے گا (وہ آیت یہ ہے)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً (المجادلة:12)

''اے ایمان والو جب تم رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ فرماتے ہیں: میرے پاس ایک دینار تھا، میں نے اس کو دس درہموں کے عوض بیچ دیا پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی اور میری یہ عادت تھی کہ جب بھی کوئی بات آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا تو اپنی عرض سے پہلے ایک درہم صدقہ دیا کرتا تھا۔ پھر یہ آیت منسوخ ہوگئی اور اس پر اور کوئی بھی عمل نہ کرسکا تو یہ آیت نازل ہوئی

أَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ فَإِذْ لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (المجادلة:13)

''کیا تم اس سے ڈرے کہ تم اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقے دو پھر جب تم نے یہ نہ کیا اور اللہ نے اپنی مہر سے تم پر رجوع فرمائی تو نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کے فرمانبردار رہو اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3795۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، أَنْبَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ظِلِّ حُجْرَةٍ، وَقَدْ كَادَ الظِّلُّ أَنْ يَتَقَلَّصَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ سَيَأْتِيكُمْ إِنْسَانٌ فَيَنْظُرُ إِلَيْكُمْ بِعَيْنِ شَيْطَانٍ، فَإِذَا جَاءَكُمْ لَا تُكَلِّمُوهُ، فَلَمْ يَلْبَثُوا أَنْ طَلَعَ عَلَيْهِمْ رَجُلٌ أَزْرَقُ أَعْوَرُ، فَقَالَ: حِينَ رَآهُ دَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: عَلَى مَا تَشْتُمُنِي أَنْتَ وَأَصْحَابُكَ، فَقَالَ: ذَرْنِي آتِكَ بِهِمْ، فَانْطَلَقَ فَدَعَاهُمْ فَحَلَفُوا مَا قَالُوا وَمَا فَعَلُوا حَتَّى يُخَوِّنَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ عَلَى شَيْءٍ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پتھر کے سائے میں تھے۔ وہ سایہ سمٹنے کے قریب تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تمہارے پاس ایک آدمی آئے گا، وہ تمہاری طرف شیطان کی نگاہ سے دیکھے گا۔ جب وہ تمہارے پاس آئے تو تم اس سے گفتگو مت کرنا۔ ابھی زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ ان کے پاس ایک نیلگوں، آنکھ والا، کانا آدمی آیا۔ اس نے آتے ہی کہا: اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: تم اور تمہارے ساتھی مجھے کس وجہ سے برا بھلا کہتے

ہو؟ اس نے کہا: آپ مجھے اجازت دیں، میں ان کو آپ کے پاس بلا کر لاتا ہوں، وہ گیا اور اپنے ساتھیوں کو بلا کر لے آیا۔ وہ آپ کے پاس قسمیں کھا گئے کہ انہوں نے نہ تو کوئی غلط بات کی ہے، نہ کوئی خیانت والا عمل کیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں:

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُوْنَ (المجادلة:18)

''جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا تو اس کے حضور بھی ایسی قسمیں کھائیں گے جیسی تمہارے سامنے کھا رہے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے کچھ کیا۔ سنتے ہو بے شک وہی جھوٹے ہیں''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمۃ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3796۔ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، اَنْبَانَا السَّائِبُ بْنُ حُبَيْشٍ الْكَلَاعِيُّ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ، قَالَ: قَالَ لِيْ اَبُو الدَّرْدَاءِ: اَيْنَ مَسْكَنُكَ؟ فَقُلْتُ: فِيْ قَرْيَةٍ دُوْنَ حِمْصَ، فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِيْ قَرْيَةٍ، وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلَاةُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ، فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ، فَاِنَّمَا يَاْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ الْفَاضِلُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ اِمْلَاءً فِيْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ اَرْبَعِمِائَةٍ

✧✧۔ معدان بن ابو طلحہ یعمری فرماتے ہیں: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: تمہارا گھر کہاں ہے؟ میں نے کہا: حمص کے قریب ایک بستی میں۔ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس بستی یا قصبہ میں تین آدمی رہتے ہوں اور وہ نماز کی جماعت قائم نہ کریں تو شیطان ان پر غلبہ پا لیتا ہے، اس لئے تجھ پر جماعت (کے ساتھ نماز پڑھنا) لازم ہے کیونکہ الگ رہنے والی بکری کو بھیڑیا کھا جاتا ہے۔

حدیث 3696

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 547 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 847 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 21758 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 2101 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1486 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبری" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 920 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبری" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 4708

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

امام حاکم الفاضل ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ نے سن ۴۰۰ ہجری ذی الحجہ الحرام میں ہمیں یہ احادیث املاء کروائیں۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الْحَشْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3797- اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ :كَانَتْ غَزْوَةُ بَنِي النَّضِيرِ وَهُمْ طَائِفَةٌ مِّنَ الْيَهُودِ عَلٰى رَاْسِ سِتَّةِ اَشْهُرٍ مِنْ وَقْعَةِ بَدْرٍ وَكَانَ مَنْزِلُهُمْ وَنَخْلُهُمْ بِنَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ، فَحَاصَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلُوْا عَلَى الْجَلاءِ، وَعَلٰى اَنَّ لَهُمْ مَا اَقَلَّتِ الْإِبِلُ مِنَ الْاَمْتِعَةِ وَالْاَمْوَالِ اِلَّا الْحَلْقَةَ، يَعْنِيْ :السِّلاحَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِمْ :سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اِلٰى قَوْلِهٖ لاَوَّلِ الْحَشْرِ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوا، فَقَاتَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَالَحَهُمْ عَلَى الْجَلاءِ، فَاَجْلاهُمْ اِلَى الشَّامِ وَكَانُوْا مِنْ سِبْطٍ لَمْ يُصِبْهُمْ جَلاءٌ فِيمَا خَلا وَكَانَ اللّٰهُ قَدْ كَتَبَ عَلَيْهِمْ ذٰلِكَ، وَلَوْلا ذٰلِكَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا بِالْقَتْلِ وَالسَّبْيِ، وَاَمَّا قَوْلُهُ لاَوَّلِ الْحَشْرِ، فَكَانَ جَلاؤُهُمْ ذٰلِكَ اَوَّلَ حَشْرٍ فِي الدُّنْيَا اِلَى الشَّامِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ الحشر کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ -ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: بنی نضیر یہودیوں کا ایک قبیلہ تھا، غزوہ بنی نضیر جنگ بدر کے چھ ماہ بعد رونما ہوا تھا۔ ان لوگوں کے مکانات اور باغات مدینہ المنورہ کے جوار میں تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا محاصرہ کرلیا اور یہ شرط رکھی کہ ان کو جلاوطن کیا جائے گا اور ہتھیاروں کے علاوہ تمام سامان اور مال جو ان کے اونٹ اٹھاسکیں وہ ان کے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں یہ آیت نازل فرمائی:

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا (الحشر: 1,2)

''اللہ پاکی بولتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی عزت وحکمت والا ہے وہی ہے جس نے ان کافر کتابیوں کو ان کے گھر سے نکالا ان کے پہلے حشر کے لئے تمہیں گمان نہ تھا کہ وہ نکلیں گے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

نبی اکرم ﷺ نے ان سے جنگ کی حتیٰ کہ جلاوطنی کی شرط پر جنگ بندی ہوئی۔ ان کو شام کی طرف جلاوطن کر دیا یہ ایسا قبیلہ تھا کہ ان کو کبھی بھی جلاوطنی کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا اور اللہ تعالیٰ نے جلاوطنی ان کے لئے لکھ دی تھی۔ اگر یہ نہ ہوتی تو ان کو دنیا میں قید اور قتل کا عذاب دیا جاتا اور جو اللہ تعالیٰ کا ارشاد "لِاَوَّلِ الْحَشْرِ" ہے، تو یہ ملک شام کی طرف ان کی جلاوطنی ان کا دنیا میں پہلا حشر تھا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3998۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَانَا مَنْصُورُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ، ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا اٰتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس بات کی گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے دباء، نقیر، حنتم اور مزفت (شراب کے لئے استعمال ہونے والے مخصوص برتن) سے منع فرمایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

مَا اٰتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (الحشر:7)

''اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اضافے کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

3799۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ السُّكَّرِيُّ بِهَمْدَانَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ الْعُرَنِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اُهْدِيَ لِرَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَ شَاةٍ فَقَالَ اِنَّ اَخِي فُلَانًا وَعِيَالَهُ اَحْوَجُ اِلٰى هٰذَا مِنَّا قَالَ فَبَعَثَ اِلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يَبْعَثُ بِهِ وَاحِدًا اِلٰى اٰخَرَ حَتّٰى تَدَاوَلَهَا سَبْعَةُ اَبْيَاتٍ حَتّٰى رَجَعَتْ اِلَى الْاَوَّلِ فَنَزَلَتْ "وَيُؤْثِرُونَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ" اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک صحابی کو کسی نے بکری کا سر ہدیہ کیا۔ اس نے آگے سے جواب دیا: میرا فلاں بھائی مجھ سے زیادہ غریب اور ضرورتمند ہے (ابن عمر) کہتے ہیں۔ اس نے یہ سر اس کی طرف بھیج دیا (اس نے دوسرے بھائی کی طرف بھیج دیا) یہ سر اسی طرح آگے سے آگے جاتا رہا حتیٰ کہ سات گھروں سے گھوم کر یہ سر دوبارہ پہلے آدمی کے پاس آ گیا۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی:

وَيُؤْثِرُونَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

(الحشر:8)

''اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو جو اپنے نفس کے لالچ سے بچا لیا گیا تو وہی کامیاب ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3800۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زُبَيْدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنُ مُصَرِّفٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّاسُ عَلٰى ثَلَاثِ مَنَازِلَ فَمَضَتْ مِنْهُمُ اثْنَتَانِ وَبَقِيَتْ وَاحِدَةٌ فَاَحْسَنَ مَا اَنْتُمْ كَائِنُوْنَ عَلَيْهِ اَنْ تَكُوْنُوْا بِهٰذِهِ الْمَنْزِلَةِ الَّتِيْ بَقِيَتْ ثُمَّ قَرَاَ لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ الْاٰيَةَ ثُمَّ قَالَ هٰؤُلَاءِ الْمُهَاجِرُوْنَ وَهٰذِهِ مَنْزِلَةٌ وَقَدْ مَضَتْ ثُمَّ قَرَاَ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ الْاٰيَةَ ثُمَّ قَالَ هٰؤُلَاءِ الْاَنْصَارُ وَهٰذِهِ مَنْزِلَةٌ وَّقَدْ مَضَتْ ثُمَّ قَرَاَ ''وَّالَّذِيْنَ جَاؤُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ'' الْاٰيَةَ قَالَ فَقَدْ مَضَتْ هَاتَانِ الْمَنْزِلَتَانِ وَبَقِيَتْ هٰذِهِ الْمَنْزِلَةُ فَاَحْسَنُ مَا اَنْتُمْ كَائِنُوْنَ عَلَيْهِ اَنْ تَكُوْنُوْا بِهٰذِهِ الْمَنْزِلَةِ الَّتِيْ بَقِيَتْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں کے تین مراتب ہیں۔ ان میں سے دو گزر چکے ہیں اور ایک باقی ہے۔ تم جس مرتبے پر ہو اسمیں بہتر یہ ہے کہ اس مرتبے پر فائز ہو جو ابھی باقی ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَّ يَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ

''ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے لئے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے اور اللہ و رسول کی مدد کرتے وہی سچے ہیں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر آپ نے فرمایا: یہ مقام مہاجرین کا ہے اور یہ گذر چکا۔

پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:

وَ الَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَ الْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَ لَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (الحشر:8)

''اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنا لیا دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے اس چیز کی جو دیئے گئے اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر فرمایا: یہ مقام انصار کا ہے اور یہ بھی گزر چکا ہے۔
پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:

وَ الَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (الحشر: 10)

''اور وہ جوان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ، اے رب ہمارے بیشک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے''۔
(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ نے فرمایا: وہ دونوں منزلیں گزر چکی ہیں اور اب یہ منزل باقی ہے تو تم جس منزل پر فائز ہو اس سے بہتر یہ ہے کہ تم اس منزل پر فائز ہو جو باقی ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3801۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السَّلُوْلِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَاهِبٌ يَتَعَبَّدُ فِيْ صَوْمَعَةٍ وَّامْرَاَةٌ زَيَّنَتْ لَهُ نَفْسَهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَجَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَقَالَ اقْتُلْهَا فَاِنَّهُمْ اِنْ ظَهَرُوْا عَلَيْكَ افْتَضَحْتَ فَقَتَلَهَا فَدَفَنَهَا فَجَاءُوْهُ فَاَخَذُوْهُ فَذَهَبُوْا بِهٖ فَبَيْنَمَا هُمْ يَمْشُوْنَ اِذْ جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَقَالَ اَنَا الَّذِيْ زَيَّنْتُ لَكَ فَاسْجُدْ لِيْ سَجْدَةً اُنَجِّيْكَ فَسَجَدَ لَهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ''كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ'' اَلْاٰيَةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ایک راہب تھا وہ اپنے عبادت خانے میں عبادت کیا کرتا تھا۔ ایک عورت بناؤ سنگھار کر کے اس کے پاس آئی، وہ اس سے زنا کر بیٹھا جس سے وہ حاملہ ہوگئی۔ پھر شیطان اس کے پاس آیا اور بولا: اس کو قتل کر ڈال کیونکہ لوگوں کو پتہ چل گیا تو یہ تجھے رسوا کر دے گی۔ اس نے اس کو قتل کر کے زمین میں دبا دیا جب (اس کے بھائی) آئے تو اس کو پکڑ کر لے گئے۔ ابھی یہ لوگ جا رہے تھے کہ شیطان اس کے پاس آیا اور بولا: میں ہی وہ عورت ہوں جو تیرے پاس بن سنور کر آئی تھی تو مجھے سجدہ کر لے میں تجھے بچا لوں گا۔ اس نے شیطان کو سجدہ کر دیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

(الحشر: 15)

''شیطان کی کہاوت جب اس نے آدمی سے کہا کفر کر پھر جب اس نے کفر کر لیا بولا میں تجھ سے الگ ہوں میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا رب''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيرُ سُورَةِ الْمُمْتَحِنَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3802۔ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَسَنِ الْقَاضِىُّ بِهَمْدَانَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمِ بْنِ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِىْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نُجَيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِىْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّىْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ نَزَلَ فِىْ مُكَاتَبَةِ حَاطِبِ بْنِ اَبِىْ بَلْتَعَةَ وَمَنْ مَّعَهٗ اِلٰى كُفَّارِ قُرَيْشٍ يُحَذِّرُوْنَهُمْ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِلَّا قَوْلَ اِبْرَاهِيْمَ لِاَبِيْهِ نَهَوْا اَنْ يَّتَاَسَّوْا بِاسْتِغْفَارِ اِبْرَاهِيْمَ لِاَبِيْهِ فَيَسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى "رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا" لَا تُعَذِّبْنَا بِاَيْدِيْهِمْ وَلَا بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِكَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ هٰؤُلَاءِ عَلَى الْحَقِّ مَا اَصَابَهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ الممتحنہ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

-حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا درج ذیل ارشاد:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّىْ وَ عَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ

''اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم انہیں خبریں پہنچاتے ہو دوستی سے حالانکہ وہ منکر ہیں اس حق کے جو تمہارے پاس آیا'' والله بما تعملون بصير ''تک۔

کفار قریش کو بچانے کے لئے حاطب ابن ابی بلتعہ اور اس کے ساتھیوں کے ان کی جانب بھیجے گئے خط کے متعلق نازل ہوا اور ''الاقول ابراهيم'' سے لوگوں کو اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنے باپ کے لئے استغفار کی پیروی کرتے ہوئے مشرکین کے لئے استغفار کرنے لگ جائیں اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد:

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ اغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (الممتحنة:5)

''اے ہمارے رب ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ ڈال اور ہمیں بخش دے اے ہمارے رب بیشک تو ہی عزت و حکمت والا ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

ہمیں ان کے ہاتھ سے عذاب نہ دے اور نہ اپنی طرف سے عذاب دے ورنہ وہ کہیں گے: اگر یہ لوگ حق پر ہوتے تو ان کو یہ تکلیف نہ پہنچتی۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3803- اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَاَ جَرِيْرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَ فِي صُنْعِ اِبْرَاهِيمَ وَمَنْ مَّعَهُ اِلَّا فِي اسْتِغْفَارِهٖ لِاَبِيْهِ وَهُوَ مُشْرِكٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦-حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ(الممتحنة:6)

''بے شک تمہارے لئے ان میں اچھی پیروی تھی''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: ابراہیم اوران کے ساتھیوں میں، سوائے اس کے کہ جوانہوں نے اپنے مشرک باپ کے لئے استغفار کیا تھا (یعنی اس عمل میں ان کی پیروی نہیں کی جائے گی)

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3804- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيِّ الْغَزَّالُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنِيْ مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَتْ قُتَيْلَةُ بِنْتُ الْعُزَّى بِنْتِ اَسْعَدَ مِنْ بَنِيْ مَالِكِ بْنِ حَسَلٍ عَلٰى ابْنَتِهَا اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ طَلَّقَهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَدِمَتْ عَلٰى ابْنَتِهَا بِهَدَايَا ضِبَابًا وَسَمْنًا وَاَقِطًا، فَاَبَتْ اَسْمَاءُ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهَا، وَتَقْبَلَ مِنْهَا وَتُدْخِلَهَا مَنْزِلَهَا حَتّٰى اَرْسَلَتْ اِلٰى عَائِشَةَ اَنْ سَلِي عَنْ هٰذَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَتْهُ فَاَمَرَهَا اَنْ تَقْبَلَ هَدَايَاهَا وَتُدْخِلَهَا مَنْزِلَهَا، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: لَا يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوهُمْ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَتَيْنِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦-حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں بنو مالک بن حسل سے تعلق رکھنے والی قتیلہ بنت العزی بنت اسعد کو طلاق دی تھی۔ وہ، پنیر، گھی اور کھجوروں سے تیار شدہ کھانا وغیرہ تحائف لے کر آپ کی صاحبزادی حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کے پاس آئی لیکن حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے اس سے تحائف وصول کرنے سے اور اس کو اپنے گھر میں داخل ہونے سے منع کر دیا۔ البتہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھیں۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا۔ تو آپ نے اس کے تحائف قبول کرنے اور اس کو گھر میں داخل کر لینے کی اجازت عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

حدیث 3804

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث:16156

لَا يَنْهٰيكُمُ اللهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ لَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ اِنَّمَا يَنْهٰيكُمُ اللهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ اَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَ ظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (الممتحنة:7,8)

''اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ احسان کرو اوران سے انصاف کا برتاؤ برتو بے شک انصاف والے اللہ کو محبوب ہیں، اللہ تمہیں انہیں سے منع کرتا ہے جو تم سے دین میں لڑے یا تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا یا تمہارے نکالنے پر مدد کی کہ ان سے دوستی کرو اور جو ان سے دوستی کرے تو وہی ستمگار ہیں''۔

(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3805- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْفَقِيهُ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ، وَثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنْبَانَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، قَالاَ :حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِيْ اَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، اَنَّ اَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَتَى بِهَا وَبِهِنْدِ بِنْتِ عُتْبَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُبَايِعُهُ، فَقَالَتْ: اَخَذَ عَلَيْنَا فَشَرَطَ عَلَيْنَا، قَالَتْ :قُلْتُ لَهُ :يَا ابْنَ عَمِّ، هَلْ عَلِمْتَ فِيْ قَوْمِكَ مِنْ هٰذِهِ الْعَاهَاتِ اَوِ الْهَنَّاتِ شَيْئًا ؟ قَالَ اَبُوْ حُذَيْفَةَ : اِيهًا فَبَايِعِيهِ، فَاِنَّ بِهٰذَا يُبَايِعُ، وَهٰكَذَا يَشْتَرِطُ، فَقَالَتْ هِنْدٌ :لاَ اُبَايِعُكَ عَلَى السَّرِقَةِ، اِنِّيْ اَسْرِقُ مِنْ مَالِ زَوْجِي، فَكَفَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ، وَكَفَّتْ يَدَهَا حَتّٰى اَرْسَلَ اِلٰى اَبِيْ سُفْيَانَ، فَتَحَلَّلَ لَهَا مِنْهُ، فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ : اَمَّا الرَّطْبُ فَنَعَمْ، وَاَمَّا الْيَابِسُ فَلا وَلا نِعْمَةَ، قَالَتْ :فَبَايَعْنَاهُ، ثُمَّ قَالَتْ فَاطِمَةُ :مَا كَانَتْ قُبَّةٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ قُبَّتِكَ وَلا اَحَبَّ اَنْ يُبِيحَهَا اللّٰهُ وَمَا فِيْهَا، وَاللّٰهِ مَا مِنْ قُبَّةٍ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ يُعَمِّرَهَا اللّٰهُ وَيُبَارِكُ فِيْهَا مِنْ قُبَّتِكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَاَيْضًا وَاللّٰهِ لاَ يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت فاطمہ بنت عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ انہیں اور ہند بن عتبہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیعت کے لئے لے آئے۔ آپ نے ہم سے کچھ عہد لئے اور ہم پر کچھ شرائط عائد کیں، آپ فرماتی ہیں: میں نے (ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ سے) کہا: اے میرے چچا کے بیٹے! کیا تمہاری قوم میں اس طرح کی مصیبتیں ہوتی ہیں؟ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں۔ ان کی بیعت کرلو، بیعت ایسے ہی ہوتی ہے اور شرائط ایسے ہی رکھی جاتی ہیں۔ ہند نے کہا: میں چوری کے بارے میں آپ کی بیعت نہیں کرسکتی کیونکہ میں اپنے شوہر کے مال میں سے چوری کرتی ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ روک لیا اور اس نے بھی اپنا ہاتھ روک لیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ اس کے لئے کچھ مال جائز کردے۔

ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کہا: سبزیاں وغیرہ تو لے سکتی ہے لیکن یابس یعنی خشک مال اور نعمت میں اجازت نہیں۔ آپ فرماتی ہیں: تب ہم نے آپ کی بیعت کرلی۔ پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ کے آستانے سے بڑھ کر مجھے کسی چیز سے نفرت نہ تھی اور نہ ہی مجھے یہ بات اچھی لگتی تھی کہ اللہ تعالیٰ اس کو اور اس میں رہنے والے کو آباد کرے۔ لیکن اب خدا کی قسم! آپ کے آستانے سے زیادہ اور کسی چیز کے متعلق مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے رہنے والے کو آباد کرے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بات یہی ہے۔ خدا کی قسم تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہوسکتا جب اس کو اس کی اولاد اور ماں باپ سے بڑھ کر مجھ سے محبت نہ ہو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الصَّفِّ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3806۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدٍ، اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ، وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِیُّ، عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :اجْتَمَعْنَا فَتَذَاكَرْنَا، فَقُلْنَا : اَيُّكُم يَاْتِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْاَلَهُ، اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ، ثُمَّ تَفَرَّقْنَا وَهِبْنَا اَنْ يَّاْتِيَهُ مِنَّا اَحَدٌ، فَاَرْسَلَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَمَعَنَا، فَجَعَلَ يُوْمِءُ بَعْضُنَا اِلٰى بَعْضٍ، فَقَرَاَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ، قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ :فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى اٰخِرِهَا، قَالَ يَحْيَى :فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا اَبُوْ سَلَمَةَ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى اٰخِرِهَا، قَالَ الْاَوْزَاعِیُّ :فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا يَحْيَى بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى اٰخِرِهَا، قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِیُّ، وَقَرَاَ عَلَيْنَا الْاَوْزَاعِیُّ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى اٰخِرِهَا، قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو :وَقَرَاَهَا عَلَيْنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِیُّ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى اٰخِرِهَا، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ :وَقَرَاَهَا عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى اٰخِرِهَا، قَالَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ :وَقَرَاَهَا عَلَيْنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى اٰخِرِهَا، قَالَ الْحَاكِمُ وَاَنَا اَقُوْلُ :قَرَاَهَا عَلَيْنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى اٰخِرِهَا،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ الصّف کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✦✦۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ اکٹھے بیٹھے بات چیت کر رہے تھے، ہم نے سوچا کہ کسی کو رسول

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ پوچھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے۔ پھر ہم اس مجلس سے اٹھ گئے لیکن کسی کو بھی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ پوچھنے کی ہمت نہ ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بلوایا، ہم سب آپ کے پاس جمع ہو گئے، ہم ایک دوسرے کو اشارے کرنے لگے (کہ ہمارا مسئلہ حل ہونے والا ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے پوری سورۂ صف پڑھی۔ ابوسلمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے ہمارے سامنے پوری سورۂ صف پڑھی۔ یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابوسلمہ نے ہمارے سامنے یہ سورۃ از اول تا آخر پڑھی، اوزاعی کہتے ہیں: یحییٰ بن ابی کثیر نے ہمارے سامنے پوری سورۃ الصف پڑھی، ابواسحاق فزاری کہتے ہیں: اوزاعی نے ہمارے سامنے پوری سورۃ صف پڑھی۔ معاویہ بن عمرو کہتے ہیں: ہمارے سامنے ابواسحاق فزاری نے پوری سورۃ صف پڑھی۔ محمد بن احمد بن النضر کہتے ہیں: معاویہ بن عمرو نے ہمارے سامنے یہ پوری سورۃ پڑھی۔ ابوبکر بن بالویہ کہتے ہیں: محمد بن احمد بن النضر نے ہمارے سامنے یہ پوری سورۃ پڑھی۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اور میں کہتا ہوں کہ ابوبکر بن بالویہ نے ہمارے سامنے یہ پوری سورۃ پڑھی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3807۔ اَخْبَرَنِی اَبُوْ زَکَرِیَّا یَحْیٰی بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَاَ جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَاعَدَ عِیْسٰی عَلَیْهِ الصَّلَاةُ السَّلَامُ اَصْحَابَه اثْنٰی عَشَرَ رَجُلًا فِیْ بَیْتٍ فَخَرَجَ اِلَیْهِمْ مِنْ غَیْرِ جَانِبِ الْبَیْتِ یَنْفُضُ رَاْسَهٗ وَذَکَرَ حَدِیْثًا وَّقَالَ فِیْ اٰخِرِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ "فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰی عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظَاهِرِیْنَ"

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے ایک گھر میں بارہ آدمیوں کا وعدہ کیا تھا تو وہ ان کی طرف گھر کی مخالف جانب سے سر جھاڑتے ہوئے نکلے۔ پھر پوری حدیث ذکر کی اور اس کے آخر میں کہا: اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰی عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظَاهِرِیْنَ (الصف: 14)

"تو ہم نے ایمان والوں کو ان کے دشمنوں پر مدد کی تو غالب ہو گئے"۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِیْرُ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

3808۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ نَصْرٍ الْمُزَکِّیْ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ قَیْسٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مَیْسَرَةَ *اَنَّ هٰذِهِ الْاٰیَةَ مَکْتُوْبَةٌ فِی التَّوْرَاةِ بِسَبْعِ مِائَةِ اٰیَةٍ یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمَاوَاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ

اَوَّلُ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ

سورة الجمعہ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✦✦۔حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سورۃ الجمعہ کی یہ پہلی آیت:

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ

(کامفہوم) توراۃ میں 700 آیات میں درج ہے۔

3809۔اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ وَحَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَّ اَبُوْ جَهْلٍ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ، فَقَالَ: اَلَمْ اَنْهَكَ عَلٰى اَنْ تُصَلِّيَ يَا مُحَمَّدُ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا بِهَا اَحَدٌ اَكْثَرَ نَادِيًا مِنِّيْ، فَانْتَهَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ وَاللّٰهِ لَوْ دَعَا نَادِيَهُ لَاَخَذَتْهُ زَبَانِيَةُ الْعَذَابِ،

صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ابوجہل، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا۔اس وقت آپ نماز ادا فرما رہے تھے۔اس نے کہا: اے محمد! کیا میں نے تجھے نماز پڑھنے سے منع نہیں کیا تھا اور تم اچھی طرح جانتے ہو کہ مجھ سے بڑی مجلس والا کوئی نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جھڑک دیا تو حضرت جبریل امین نے کہا:

فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ (العلق: 17)

''اب پکارے اپنی مجلس کو ابھی ہم سپاہیوں کو بلاتے ہیں''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

خدا کی قسم! وہ اگر اپنی جماعت کو بلالیتا تو اس کو عذاب کے سپاہی (فرشتے) پکڑ لیتے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3810۔حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ اَنْبَاَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَنْبَاَ

حدیث: 3809

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3349 اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 2321 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 11684 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 11950

اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِى خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِى حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰه عَنْهُ قَالَ اَطِيْلُوْا هٰذِهِ الصَّلَاةَ وَاَقْصِرُوْا هٰذِهِ الْخُطْبَةَ يَعْنِى صَلَاةَ الْجُمُعَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جمعہ کی نماز لمبی اور خطبہ مختصر کیا کرو۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3811۔ اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِىُّ، بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِىُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِىُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اُسَيْدِ بْنِ اَبِى اُسَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ.

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے (بلا عذر شرعی) تین جمعہ چھوڑ دیئے، اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث 3811

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1052 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 500 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه حلب شام 1406ھ 1986ء رقم الحدیث: 1369 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1125 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 1571 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 14599 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 2786 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1856 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 1656 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 5366 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 1600 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث: 273 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 915 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بیروت لبنان رقم الحدیث: 2435 اخرجه ابن راهویه الحنظلی فی "مسنده" طبع مکتبه الایمان مدینه منوره (طبع اول) 1412ھ/1991ء رقم الحدیث: 464 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 5533

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الْمُنَافِقِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3812۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِیُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی، اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْاَزْدِيِّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ مَعَنَا نَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ فَكُنَّا نَبْتَدِرُ الْمَاءَ، وَكَانَ الْاَعْرَابُ يَسْبِقُوْنَا، فَيَسْبِقُ الْاَعْرَابِیُّ اَصْحَابَهُ، فَيَمْلَاُ الْحَوْضَ، وَيَجْعَلُ حَوْلَهُ حِجَارَةً، وَيَجْعَلُ النِّطْعَ عَلَيْهِ حَتّٰی يَجِیْءَ اَصْحَابُهُ، فَاَتٰی رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ الْاَعْرَابِیَّ فَاَرْخٰی زِمَامَ نَاقَتِهِ لِتَشْرَبَ، فَاَبٰی اَنْ يَّدَعَهُ، فَانْتَزَعَ حَجَرًا، فَفَاضَ، فَرَفَعَ الْاَعْرَابِیُّ خَشَبَةً، فَضَرَبَ بِهَا رَاْسَ الْاَنْصَارِيِّ، فَشَجَّهُ، فَاَتٰی عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ رَاْسَ الْمُنَافِقِيْنَ، فَاَخْبَرَهُ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِهِ، فَغَضِبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ، ثُمَّ قَالَ: لَا تُنْفِقُوْا عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی يَنْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِهِ، يَعْنِی الْاَعْرَابَ، وَكَانُوْا يُحَدِّثُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الطَّعَامِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لِاَصْحَابِهِ: اِذَا انْفَضُّوْا مِنْ عِنْدِ مُحَمَّدٍ، فَاْتُوْا مُحَمَّدًا بِالطَّعَامِ، فَلْيَاْكُلْ هُوَ وَمَنْ عِنْدَهُ، ثُمَّ قَالَ لِاَصْحَابِهِ: اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَی الْمَدِيْنَةِ، فَلْيُخْرِجِ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ، قَالَ زَيْدٌ: وَاَنَا رِدْفُ عَمِّی، فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ وَكُنَّا اَخْوَالَهُ، فَاَخْبَرْتُ عَمِّی، فَانْطَلَقَ، فَاَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَلَفَ، وَجَحَدَ وَاعْتَذَرَ، فَصَدَّقَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَذَّبَنِیْ، فَجَاءَ اِلٰی عَمِّیْ، فَقَالَ: مَا اَرَدْتَّ اِنْ مَقَتَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَذَّبَكَ، وَكَذَّبَكَ الْمُسْلِمُوْنَ، فَوَقَعَ عَلَیَّ مِنَ الْغَمِّ مَا لَمْ يَقَعْ عَلٰی اَحَدٍ قَطُّ، فَبَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ، وَقَدْ خَفَقْتُ بِرَاْسِیْ مِنَ الْهَمِّ، فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَكَ اُذُنِیْ وَضَحِكَ فِیْ وَجْهِیْ، فَمَا كَانَ يَسُرُّنِیْ اَنَّ لِیْ بِهَا الْخُلْدُ اَوِ الدُّنْيَا، ثُمَّ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ لَحِقَنِیْ، فَقَالَ: مَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: مَا قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّهُ عَرَكَ اُذُنِیْ وَضَحِكَ فِیْ وَجْهِیْ، فَقَالَ: اَبْشِرْ، ثُمَّ لَحِقَنِیْ عُمَرُ، فَقَالَ: مَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ قَوْلِیْ لِاَبِیْ بَكْرٍ، فَلَمَّا اَصْبَحْنَا قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْرَةَ الْمُنَافِقُوْنَ: اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ حَتّٰی بَلَغَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰی مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰی يَنْفَضُّوْا حَتّٰی بَلَغَ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ، قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰی اِخْرَاجِ اَحْرُفٍ يَسِيْرَةٍ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِیْ اِسْحَاقَ السَّبِيْعِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، وَاَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ مُتَابِعًا لِاَبِیْ اِسْحَاقَ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِطُوْلِهِ وَالْاِسْنَادُ صَحِيْحٌ

سورۃ المنافقون کی تفسیر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

✦✦ - حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ میں شریک ہوئے، ہمارے ہمراہ کچھ دیہاتی لوگ بھی تھے، ہم پانی کی طرف ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کرنے لگے (عموماً) دیہاتی ہم سے آگے نکل جایا کرتے تھے چنانچہ (اس دن بھی) ایک دیہاتی اپنے ساتھیوں سے آگے نکل گیا۔ اس نے حوض بھر لیا اور اس کے اردگرد پتھر رکھ کر اس کی حلقہ بندی کر لی۔ پھر اس کے ساتھی بھی اس کے پاس پہنچ گئے، ایک انصاری دیہاتی اس کے قریب آیا، اس نے اپنی اونٹنی کی لگام ڈھیلی کی تاکہ وہ پانی پی لے۔ اس دیہاتی نے اونٹنی کو پانی پلانے کی اجازت نہ دی تو اس انصاری نے وہاں سے ایک پتھر کھینچ دیا جس کی وجہ سے حوض کا پانی بہہ گیا۔ اس دیہاتی نے ایک ڈنڈا اٹھا کر انصاری کے سر پر مارا اور اسکا سر پھوڑ دیا۔ پھر وہ شخص منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی کے پاس آیا اور سارا واقعہ کہہ سنایا۔ عبداللہ بن ابی غضبناک ہوا پھر بولا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو دیہاتی رہتے ہیں، ان پر خرچ مت کرو حتیٰ کہ یہ خود ہی ان کے پاس سے بھاگ جائیں۔ وہ لوگ کھانے کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گفتگو کیا کرتے تھے، تو عبداللہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: جب یہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھ جائیں تب تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانے کے لئے آجاؤ تاکہ کھانا صرف آپ اور وہ لوگ کھائیں جو (اس وقت) ان کے پاس موجود ہوں۔ پھر اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا: جب تم مدینہ میں لوٹ کر جاؤ گے تو جو عزت دار ہیں وہ ذلیلوں کو وہاں سے نکال دیں۔ حضرت زید کہتے ہیں: میں اپنے چچا کے پیچھے سوار تھا۔ میں نے عبداللہ کی (یہ بکواس) سن لی۔ ہماری اس کے ساتھ رشتہ داری بھی تھی، میں نے اپنے چچا کو بتایا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپ کو واقعہ بتایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلوایا، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر قسم کھا کر انکار کر گیا اور معذرت کر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات مان لی اور میری بات تسلیم نہ کی، پھر میرے چچا میرے پاس آئے اور بولے: تجھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند کیا اور جھٹلا دیا ہے اور مسلمانوں نے بھی تجھے جھٹلا دیا ہے (یہ بات سن کر) مجھ پر غم (کا ایسا کوہ گراں) آن پڑا کہ زندگی میں کبھی بھی میں اس قدر رغمزدہ نہ ہوا تھا۔ اس کے بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہا تھا اور میرا سر غم کی وجہ سے جھکا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میرے کان کو تھوڑا سا مسلا اور میرے قریب ہو کر آپ مسکرائے (اس وقت مجھے اس قدر خوشی ہوئی کہ) اگر اس کے بدلے مجھ کو دنیا اور جنت بھی دے تو میں قبول نہ کروں۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور پوچھنے لگے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کیا کہا، میں نے کہا: آپ نے مجھ سے کوئی بات نہیں کہی سوائے اس کے کہ میرا کان مسل کر مجھے ہنسایا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہیں خوشخبری ہو۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور پوچھنے لگے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کیا بات کی؟ میں نے ان کو بھی وہی جواب دیا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیا تھا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ المنافقون

اِذَا جَآءَكَ الۡمُنٰفِقُوۡنَ قَالُوۡا نَشۡهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوۡلُ اللّٰهِ

(سے شروع کی حتیٰ کہ)

الَّذِينَ يَقُولُونَ لا تُنفِقُوا عَلَى مَنْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنفَضُّوا تک پہنچے (پھر تلاوت کرتے رہے) حتیٰ کہ "لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ" تک پہنچے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسحاق سبیعی کے حوالے سے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے کچھ الفاظ نقل کئے ہیں اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ابواسحاق کی متابعت میں درج ذیل سند کے ہمراہ اس کو نقل کیا ہے

عن شعبة، عن الحكم، عن محمد بن كعب القرظی عن زيد بن ارقم

لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس مفصل حدیث کو نقل نہیں کیا حالانکہ اس کی سند صحیح ہے۔

تَفْسِيرُ سُورَةِ التَّغَابُنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3813۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كُنَاسَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ، وَسُئِلَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ فَمِنكُمْ كَافِرٌ وَمِنكُمْ مُؤْمِنٌ، فَقَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ، قَدْ اَخْرَجَ مُسْلِمٌ حَدِيْثَ الْاَعْمَشِ، وَلَمْ يُخَرِّجْهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

سورة التغابن کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ فَمِنكُمْ كَافِرٌ وَمِنكُمْ مُؤْمِنٌ (الغابن:2)

''وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا تو تم میں کوئی کافر اور تم میں کوئی مسلمان''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے اعمش کے ذریعے حضرت ابوسفیان کے واسطے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (قیامت کے دن) ہر شخص کو اسی حالت پر اٹھایا جائے گا جس پر وہ مرا ہوگا۔

حدیث 3813

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2878 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 14583 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 7313 اخرجه ابويعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 1901 اخرجه ابومحمد الكسی فی "مسنده" طبع مكتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/1988ء' رقم الحديث:1013

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اعمش کی حدیث نقل کی ہے لیکن اس سند کے ہمراہ انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔

3814- اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَاَ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ "اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ" فِيْ قَوْمٍ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ اَسْلَمُوْا وَاَرَادُوْا اَنْ يَّاْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبٰى اَزْوَاجُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ اَنْ يَدْعُوْهُمْ فَاَتَوُا الْمَدِيْنَةَ فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَوْهُمْ قَدْ فَقِهُوْا فَهَمُّوْا اَنْ يُّعَاقِبُوْهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ "وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا" الْاٰيَةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ آیت:

اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ (التغابن: 14)

''بے شک تمہاری کچھ بیبیاں اور بچے تمہارے دشمن ہیں تو ان سے احتیاط کرو''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اہل مکہ کے کچھ لوگوں کے متعلق نازل ہوئی جو اسلام لائے اور ہجرت کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (مدینۃ المنورہ) جانے کا ارادہ کیا تو ان کی بیویوں نے ان کو ہجرت سے روک دیا۔ یہ لوگ (کچھ عرصہ کے بعد) جب مدینۃ المنورہ آئے تو انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ فقیہہ بن چکے ہیں۔ تو انہوں نے اپنے بیوی بچوں کو سزا دینے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی۔ "وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا الآية .

✧✧ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3815- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَاَلَهُ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ "وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ" وَاِنِّيْ امْرُؤٌ مَّا قَدَرْتُ وَلَا يَخْرُجُ مِنْ يَّدِيَّ شَيْءٌ وَّقَدْ خَشِيْتُ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ اَصَابَنِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ذَكَرْتُ الْبُخْلَ وَبِئْسَ الشَّيْءُ الْبُخْلُ وَاَمَّا مَا ذَكَرَ اللّٰهُ فِي الْقُرْاٰنِ فَلَيْسَ كَمَا قُلْتُ ذٰلِكَ اَنْ تَعَمَّدَ اِلٰى مَالِ غَيْرِكَ اَوْ مَالِ اَخِيْكَ فَتَاْكُلَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت اسود بن ہلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے اس آیت:

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (التغابن: 16)

''اور جو اپنی جان کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی فلاح پانے والا ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پڑھی (پھر بولا) میں نادار شخص ہوں اور میں کبھی بھی (اللہ کی راہ میں) خرچ نہیں کر سکا مجھے خدشہ ہے کہ میں بھی اس آیت

کے حکم میں شامل نہ ہو جاؤں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو بات تم کہہ رہے ہو وہ بخل ہے اور بخل واقعی بہت بری چیز ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے قرآن (کی اس آیت) میں جس چیز کا ذکر کیا ہے، وہ بخل نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اپنے بھائی یا کسی غیر کا مال کھاؤ۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3816۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اسْتَقْرَضْتُ عَبْدِىْ، فَاَبٰى اَنْ يُّقْرِضَنِىْ، وَسَبَّنِىْ عَبْدِىْ، وَلا يَدْرِى، يَقُوْلُ :وَادَهْرَاهُ وَادَهْرَاهُ، وَاَنَا الدَّهْرُ، ثُمَّ تَلا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ :اِنْ تُقْرِضُوْا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعِفْهُ لَكُمْ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے بندے سے قرضہ مانگا لیکن اس نے مجھے قرضہ دینے سے انکار کر دیا اور میرا بندہ مجھے گالی دیتا ہے اور اس کو پتہ نہیں چلتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ یہ کہتا ہے "وادھراہ وادھراہ (ہائے زمانہ ہائے زمانہ) حالانکہ "دھر" (کو چلانے والا اور اس کا انتظام کرنے والا) تو خود میں ہوں۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

اِنْ تُقْرِضُوْا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعِفْهُ لَكُمْ (التغابن: 17)

"اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے وہ تمہارے لئے اس کے دونے کرے گا"۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الطَّلَاقِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3817۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَافِعٍ، مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ :طَلَّقَ عَبْدُ يَزِيدَ اَبُوْ رُكَانَةَ اُمَّ

حدیث: 3817

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دار الفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2196 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دار الباز مكه مكرمه سعودي عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 14673 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان (طبع ثاني) 1403ھ رقم الحديث: 11334

رُكَانَةَ، ثُمَّ نَكَحَ امْرَاَةً مِنْ مُزَيْنَةَ، فَجَاءَ تْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا يُغْنِيْ عَنِّيْ اِلَّا مَا تُغْنِيْ هٰذِهِ الشَّعْرَةُ لِشَعْرَةٍ اَخَذَتْهَا مِنْ رَاْسِهَا، فَاَخَذَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِيَّةٌ عِنْدَ ذٰلِكَ، فَدَعَا رُكَانَةَ وَاِخْوَتَهُ، ثُمَّ قَالَ لِجُلَسَائِهِ : اَتَرَوْنَ كَذَا مِنْ كَذَا ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ يَزِيْدَ :طَلِّقْهَا، فَفَعَلَ، فَقَالَ لِاَبِىْ رُكَانَةَ :ارْتَجِعْهَا، فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّىْ طَلَّقْتُهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قَدْ عَلِمْتُ ذٰلِكَ فَارْتَجِعْهَا، فَنَزَلَتْ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ الطلاق کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یزید کے غلام ابورکانہ رضی اللہ عنہ نے ام رکانہ کو طلاق دی۔ پھر مزینہ قبیلے کی ایک عورت سے شادی کرلی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص نے مجھے اتنا بھی فائدہ نہیں دیا جتنا اس بال کا، اس بال کو ہے جو میں نے اپنے سر سے لیا ہے۔ اس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت ناراض ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ اور اس کے بھائیوں کو بلوایا۔ پھر آپ نے تمام اہل مجلس سے اس سلسلے میں مشاورت کی۔ پھر آپ نے عبدیزید سے کہا: اس کو طلاق دے دو۔ اس نے طلاق دے دی۔ آپ نے پھر ابورکانہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس سے رجوع کرلو۔ اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس کو طلاق دے چکا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے معلوم ہے لیکن بہرحال تم رجوع کرلو۔ تب یہ آیت نازل ہوئی:

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ (الطلاق: 1)

''اے نبی! جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3818۔ اَخْبَرَنِى الْاُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ قَالَ خُرُوْجُهَا مِنْ بَيْتِهَا فَاحِشَةٌ مُّبَيِّنَةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: اِلَّا اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ سے مراد ان کا اپنے گھر سے نکلنا ''فاحشہ مبینۃ'' ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3819۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ التَّمِيمِيُّ، عَنْ اَبِي السَّلِيلِ ضُرَيْبِ بْنِ نَقِيرٍ الْقَيْسِيِّ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُو هٰذِهِ الْآيَةَ: وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ، قَالَ: فَجَعَلَ يُرَدِّدُهَا حَتَّى نَعَسْتُ، فَقَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ، لَوْ اَنَّ النَّاسَ اَخَذُوا بِهَا لَكَفَتْهُمْ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کی تلاوت کرنے لگے:

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (الطلاق: 2,3)

''اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ اس آیت کو بار بار دہراتے رہے حتیٰ کہ مجھے اونگھ آنے لگ گئی۔ آپ نے فرمایا: اے ابوذر! اگر لوگ صرف اس آیت کو اپنالیں تو یہی آیت ہی ان کے لئے کافی ہو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3820۔ اَخْبَرَنِي اَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ، بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ اَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ فِي رَجُلٍ مِنْ اَشْجَعَ كَانَ فَقِيرًا خَفِيفَ ذَاتِ الْيَدِ كَثِيرَ الْعِيَالِ، فَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ، فَقَالَ لَهُ: اتَّقِ اللّٰهَ وَاصْبِرْ، فَرَجَعَ اِلَى اَصْحَابِهِ، فَقَالُوا: مَا اَعْطَاكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: مَا اَعْطَانِي شَيْئًا، وَقَالَ لِي: اتَّقِ اللّٰهَ وَاصْبِرْ، فَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا يَسِيرًا حَتَّى جَاءَ ابْنٌ لَهُ بِغَنَمٍ لَهُ كَانَ الْعَدُوُّ اَصَابُوهُ، فَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْهَا وَاَخْبَرَهُ خَبَرَهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلْهَا، فَنَزَلَتْ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ

حديث 3819

اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دار الكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء رقم الحديث: 2725 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 21591 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 6669 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرٰى" طبع دار الكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 11603

حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ آیت:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (الطلاق:2,3)

''اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

قبیلہ اشجع کے ایک شخص کے بارے میں نازل ہوئی جو انتہائی غریب اور نادار، کثیر العیال تھا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سوال کیا۔ آپ نے اس سے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈر اور صبر کر۔ وہ لوٹ کر اپنے ساتھیوں میں آیا، تو انہوں نے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے کیا عطا فرمایا؟ اس نے کہا: کچھ دیا تو نہیں ہے تاہم یہ فرمایا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ سے ڈر اور صبر کر'' ابھی زیادہ دیر نہیں گزری تھی اس کا بیٹا دشمن کی کافی ساری بکریاں لے کر اس کے پاس آ گیا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا سارا واقعہ سنایا اور بکریوں کے متعلق آپ سے دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا: ان کو کھا سکتے ہو۔ تب یہ آیت نازل ہوئی:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (الطلاق:2,3)

''اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3821- اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَاَ جَرِيْرٌ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيْفٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَالِمٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ فِيْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ عَدَدٍ مِّنْ عَدَدِ النِّسَاءِ قَالُوْا قَدْ بَقِيَ عَدَدٌ مِّنْ عَدَدِ النِّسَاءِ لَمْ يُذْكَرْنَ الصِّغَارُ وَالْكِبَارُ وَلَا مَنِ انْقَطَعَتْ عَنْهُنَّ الْحَيْضُ وَذَوَاتُ الْاَحْمَالِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِيْ سُوْرَةِ النِّسَاءِ "وَاللَّائِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَائِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ اَشْهُرٍ وَّاللَّائِيْ لَمْ يَحِضْنَ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ" صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عورتوں کی عدت کے بارے میں جب سورۃ البقرہ والی آیت نازل ہوئی تو لوگوں نے کہا: صغیرہ اور ایسی کبیرہ جن میں ابھی تک بلوغت کے آثار ظاہر نہیں ہوئے اور جن کا حیض آنا بند ہو چکا اور حمل والیوں کی عدت کا بیان نہیں ہوا، تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء (یعنی سورۃ الطلاق) کی یہ آیت نازل فرما دی:

وَاللَّائِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَائِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ اَشْهُرٍ وَّاللَّائِيْ لَمْ يَحِضْنَ وَاُولَاتُ

الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُن(الطلاق:4)

''اورتمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی اگرتمہیں کچھ شک ہوتو ان کی عدت تین مہینے ہے اوران کی جنہیں ابھی حیض نہ آیا اورحمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

☸☸ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3822۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ غِنَامٍ النَّخَعِيُّ اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ قَالَ سَبْعَ اَرَضِينَ فِي كُلِّ اَرْضٍ نَبِيٌّ كَنَبِيِّكُمْ وَآدَمُ كَآدَمَ وَنُوحٌ كَنُوحٍ وَاِبْرَاهِيمُ كَاِبْرَاهِيمَ وَعِيسٰى كَعِيسٰى

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ(الطلاق: 12)

''اللہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اوراُنہی کے برابر زمینیں''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے بارے میں فرماتے ہیں: سات زمینیں ہیں اور ہر زمین میں تمہارے نبی کی طرح ایک نبی ہے اورتمہارے آدم کی طرح ایک آدم ہے اورنوح کی طرح ایک نوح ہے اورابراہیم کی طرح ایک ابراہیم ہے اورعیسیٰ کی طرح ایک عیسیٰ ہے۔

☸☸ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3823۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ قَالَ فِي كُلِّ اَرْضٍ نَحْوُ اِبْرَاهِيمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما:

سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُن(الطلاق:12)

کے بارے میں فرماتے ہیں: ہر زمین میں ابراہیم کی طرح (ایک ابراہیم بھی) ہے۔

☸☸ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيرُ سُورَةِ التَّحْرِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

3824۔ حَدَّثَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَكَرِيَّا

الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُكَيْرٍ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ اَمَةٌ يَطَؤُهَا، فَلَمْ تَزَلْ بِهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ حَتّٰى جَعَلَهَا عَلٰى نَفْسِهِ حَرَامًا، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَآيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ التحریم کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧-حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی تھی، جس سے آپ ہمبستری کیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا مسلسل حضور کے پیچھے پڑی رہتی تھیں، بالآخر آپ نے اس کو اپنے اوپر حرام کرلیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی:

يَآيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ

''اے نبی! تم اپنے اوپر کیوں حرام کیے لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی اپنی بیبیوں کی مرضی چاہتے ہو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3825- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْرَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَالِمٍ الْاَفْطَسِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ جَعَلْتُ اِمْرَاَتِيْ عَلَيَّ حَرَامًا فَقَالَ كَذَبْتَ لَيْسَتْ عَلَيْكَ بِحَرَامٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ الْاٰيَةَ

حديث 3824

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام ' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 3959

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 8907

ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/ 1994ء' رقم الحديث:14853

حديث 3825

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام ' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 3420

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 12246 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث:5613

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

-حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک شخص حضور کے پاس آیا اور بولا! میں نے اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کرلیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو جھوٹا ہے، وہ تجھ پر حرام نہیں ہے۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی:

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ (التحریم: 1)

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3826- اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ "قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا" قَالَ عَلِّمُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمُ الْخَيْرَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

-حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (التحریم: 6)

کے بارے میں فرماتے ہیں: اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو نیکی سکھاؤ۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3827- اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ اَنْبَاَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَنْبَاَ مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ الْحِجَارَةَ الَّتِيْ سَمَّى اللّٰهُ فِي الْقُرْآنِ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ حِجَارَةٌ مِّنْ كِبْرِيْتٍ خَلَقَهَا اللّٰهُ عِنْدَهُ كَيْفَ شَاءَ اَوْ كَمَا شَاءَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

-حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ پتھر جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی اس آیت میں ذکر کیا ہے:

وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (التحریم: 6)

یہ کبریت کا پتھر ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس جیسا چاہا، بنایا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3828- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي الدُّنْيَا حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ حَمْزَةَ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ اَظُنُّهُ

حدیث: 3827

اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 9026

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ فَتًى مِّنَ الْاَنْصَارِ دَخَلَتْهُ خَشْيَةٌ مِّنَ النَّارِ فَكَانَ يَبْكِي عِنْدَ ذِكْرِ النَّارِ حَتّٰى حَبَسَهُ ذٰلِكَ فِي الْبَيْتِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَهُ فِي الْبَيْتِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ اِعْتَنَقَهُ الْفَتٰى وَخَرَّ مَيِّتًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهِّزُوْا صَاحِبَكُمْ فَاِنَّ الْفَرَقَ فَلَذَ كَبِدَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❁❁ -حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری نوجوان پر دوزخ کا خوف طاری ہوگیا (اس کی یہ حالت ہوگئی کہ) وہ دوزخ کا ذکر سن کر رو پڑتا تھا حتیٰ کہ اس خوف نے اس کو گھر ہی میں محبوس کر دیا۔ اس شخص کی اس کیفیت کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا تو حضور اس کے پاس اس کے گھر میں گئے۔ جب آپ اس کے پاس پہنچے، اس نے آپ سے معانقہ کیا اور فوت ہوگیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے ساتھی کی تجہیز و تکفین کرو، خوف کی وجہ سے اس کا جگر پھٹ چکا ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3829- وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلٰى اَثَرِهٖ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي الدُّنْيَا حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى اِمْلَاءً حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَجَجْتُ حَجَّةً فَنَزَلْتُ سِكَّةً مِّنْ سِكَكِ الْكُوْفَةِ فَخَرَجْتُ فِي لَيْلَةٍ مُّظْلِمَةٍ فَاِذَا بِصَارِخٍ يَصْرُخُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ وَهُوَ يَقُوْلُ اِلٰهِي وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ مَا اَرَدْتُّ بِمَعْصِيَتِي اِيَّاكَ مُخَالَفَتَكَ وَلَقَدْ عَصَيْتُكَ اِذْ عَصَيْتُكَ وَمَا اَنَا بِذٰلِكَ جَاهِلٌ وَلٰكِنْ خَطِيْئَةٌ عَرَضَتْ اَعَانَنِي عَلَيْهَا شِقَائِي وَغَرَّنِي سِتْرُكَ الْمُرْخٰى عَلَيَّ وَقَدْ عَصَيْتُكَ بِجَهْلِي وَخَالَفْتُكَ بِجَهْلِي فَالْآنَ مِنْ عَذَابِكَ مَنْ يَّسْتَنْقِذُنِي وَبِحَبْلِ مَنِ اتَّصَلَ اِنْ اَنْتَ قَطَعْتَ حَبْلَكَ عَنِّي وَاشَبَابَاهُ وَاشَبَابَاهُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَوْلِهٖ تَلَوْتُ اٰيَةً مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ "قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ" الْاٰيَةَ فَسَمِعْتُ حَرَكَةً شَدِيْدَةً ثُمَّ لَمْ اَسْمَعْ بَعْدَهَا حِسًّا فَمَضَيْتُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ رَجَعْتُ فِي مُدْرَجَتِي فَاِذَا اَنَا بِجَنَازَةٍ قَدْ وُضِعَتْ وَاِذَا عَجُوْزٌ كَبِيْرَةٌ فَسَاَلْتُهَا عَنْ اَمْرِ الْمَيِّتِ وَلَمْ تَكُنْ عَرَفَتْنِي فَقَالَتْ مَرَّ هُنَا رَجُلٌ لَا جَزَاهُ اللّٰهُ اِلَّا جَزَاءَهُ بِابْنِي الْبَارِحَةَ وَهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّي فَتَلَا اٰيَةً مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَمَّا سَمِعَهَا ابْنِي تَفَطَّرَتْ مِرَارَتُهُ فَوَقَعَ مَيِّتًا

✧✧ -حضرت منصور بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حج کرنے گیا اور کوفہ کے ایک محلّہ میں قیام کیا۔ پھر ایک اندھیری رات میں نکلا تو میں نے ایک چیخنے والے کو سنا کہ وہ رات کے سناٹے میں چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا: اے اللہ! تیری عزت اور تیرے جلال کی قسم! تیری نافرمانی کرنے سے میرا ارادہ تیری مخالفت کرنا نہ تھا۔ میرا نافرمانی کرنا محض نافرمانی ہی تھا اور میں اس سے جاہل نہ تھا لیکن ایک خطا مجھ سے سرزد ہوئی، میری بدبختی نے اس پر میری مدد کی اور تیری پردہ پوشیوں سے میں دھوکے میں رہا۔ میں نے اپنی جہالت کی وجہ سے تیری نافرمانی کی اور اپنی جہالت کی وجہ سے تیری مخالفت کی اور اب مجھے تیرے عذاب سے کون بچائے گا؟ اور اگر تو نے اپنا تعلق مجھ سے توڑ لیا تو میرا تعلق تیرے ساتھ کون بحال کروائے گا؟ ہائے میری جوانی! ہائے میری جوانی! جب وہ اپنی

بات سے خاموش ہوا تو میں نے قرآن کریم کی اس آیت کی تلاوت کی:

قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ (التحریم:6)

''اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ، جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، اس پر سخت کرّے طاقتور فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اس کے بعد میں نے شدید حرکت سنی اور پھر میں نے کوئی حرکت وغیرہ محسوس نہ کی اور میں وہاں سے گزر گیا۔ اگلے دن میں اپنے خیمے میں لوٹا تو میں نے دیکھا کہ ایک جنازہ رکھا ہوا ہے اور ایک بوڑھی خاتون وہاں موجود تھی، میں نے اس خاتون سے اس میت کے متعلق پوچھا (وہ خاتون مجھے پہچانتی نہ تھی) اس نے کہا: گزشتہ رات ایک آدمی (اللہ تعالیٰ اس کو صرف اس کی جزا دے) میرے بیٹے کے پاس سے گزرا۔ اس وقت یہ نماز پڑھ رہا تھا۔ اس آدمی نے قرآن کریم کی ایک آیت تلاوت کی، جب میرے بیٹے نے وہ آیت سنی تو اس کا پتا پھٹ گیا، جس سے اس کی موت واقع ہوگئی۔

3830۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا قَالَ اَنْ يُّذْنِبَ الْعَبْدُ ثُمَّ يَتُوْبُ فَلَا يَعُوْدُ فِيْهِ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ:

تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا

کے بارے میں فرماتے ہیں (توبہ نصوح یہ ہے کہ) بندہ گناہ کر بیٹھے پھر اس سے رجوع کر لے پھر دوبارہ وہ گناہ نہ کرے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3831۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى الْحِيْرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ الْاَسَدِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلتَّوْبَةُ النَّصُوْحُ تُكَفِّرُ كُلَّ سَيِّئَةٍ وَهُوَ فِي الْقُرْاٰنِ ثُمَّ قَرَاَ "يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ" اَلْاٰيَةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: توبۃ النصوح ہر گناہ کو مٹا دیتی ہے اور اس کا ذکر قرآن میں ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ (التحریم:8)

''اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے قریب ہے تمہارا رب تمہاری برائیاں تم سے اتار دے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3832۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدُ الدَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى الْحِمَانِيُّ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ يَقْظَانَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ "يَوْمَ لَا يُخْزِيْ اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهُ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا" قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ مِّنَ الْمُوَحِّدِيْنَ اِلَّا يُعْطٰى نُوْرًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَمَّا الْمُنَافِقُ فَيُطْفَءُ نُوْرُهُ وَالْمُؤْمِنُ مُشْفِقٌ مِّمَّا رَاٰى مِنْ اِطْفَاءِ نُوْرِ الْمُنَافِقِ فَهُوَ يَقُوْلُ "رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا"

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهُ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا(التحریم:8)

''جس دن اللہ رسوانہ کرے گا نبی اور ان کے ساتھ کے ایمان والوں کو ان کا نور دوڑتا ہوگا ان کے آگے اور ان کے اپنے عرض کریں گے اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارا نور پورا کردے اور ہمیں بخش دے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: ہر مومن کو قیامت کے دن نور عطا کیا جائے گا اور منافق کا نور بجھ چکا ہوگا اور مومن منافق کے نور کا بجھاؤ دیکھ کر خوفزدہ ہوں گے اور وہ کہیں گے اے ہمارے رب! ہمارا نور پورا رکھنا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3833۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قَتَّةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَخَانَتَاهُمَا قَالَ مَا زَنَتَا اَمَّا امْرَاَةُ نُوْحٍ فَكَانَتْ تَقُوْلُ لِلنَّاسِ اِنَّهُ مَجْنُوْنٌ وَاَمَّا امْرَاَةُ لُوْطٍ فَكَانَتْ تَدُلُّ عَلَى الضَّيْفِ فَذٰلِكَ خِيَانَتُهُمَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ''فَخَانَتَاهُمَا'' کے متعلق فرماتے ہیں: انہوں نے کوئی زنا نہیں کیا تھا بلکہ حضرت نوح کی بیوی لوگوں سے کہا کرتی تھی: یہ (نوح) مجنون (پاگل) ہے اور حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی مہمانوں پر احسان جتایا کرتی تھی۔ یہ تھی ان کی خیانت۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3834۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ *كَانَتِ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ تُعَذَّبُ بِالشَّمْسِ فَاِذَا انْصَرَفُوْا عَنْهَا اَظَلَّتْهَا الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا وَكَانَتْ تَرٰى بَيْتَهَا فِي الْجَنَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فرعون کی بیوی کو دھوپ میں عذاب دیا جاتا تھا۔ جب یہ لوگ چلے جاتے تو ملائکہ اس پر اپنے پروں سے سایہ کر دیتے تھے اور وہ جنت میں اپنا محل دیکھا کرتی تھی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3835۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَنْبَاَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا اُسْرِيَ بِيْ مَرَّتْ بِيْ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ، فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ الرَّائِحَةُ؟ فَقَالُوْا: هٰذِهِ رَائِحَةُ مَاشِطَةِ ابْنَةِ فِرْعَوْنَ وَاَوْلَادِهَا كَانَتْ تَمْشِطُهَا فَوَقَعَ الْمُشْطُ مِنْ يَدِهَا، فَقَالَتْ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَقَالَتِ ابْنَتُهُ: اَبِيْ؟ فَقَالَتْ: لَا، بَلْ رَبِّيْ وَرَبُّكِ وَرَبُّ اَبِيْكِ، فَقَالَتْ: اُخْبِرُ بِذٰلِكَ اَبِيْ، قَالَتْ: نَعَمْ، فَاَخْبَرَتْهُ فَدَعَا بِهَا وَبِوَلَدِهَا، فَقَالَتْ: لِيْ اِلَيْكَ حَاجَةٌ، فَقَالَ: مَا هِيَ؟ قَالَتْ: تَجْمَعُ عِظَامِيْ وَعِظَامَ وَلَدِيْ فَتَدْفِنُهُ جَمِيْعًا، فَقَالَ: ذٰلِكَ لَكِ عَلَيْنَا مِنَ الْحَقِّ، فَاَتَى بِاَوْلَادِهَا، فَاَلْقَى وَاحِدًا وَاحِدًا حَتّٰى اِذَا كَانَ اٰخِرُ وَلَدِهَا وَكَانَ صَبِيًّا مُرْضَعًا، فَقَالَ: اصْبِرِيْ يَا اُمَّاهُ فَاِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ، ثُمَّ اُلْقِيَتْ مَعَ وَلَدِهَا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَكَلَّمَ اَرْبَعَةٌ وَهُمْ صِغَارٌ هٰذَا وَشَاهِدُ يُوْسُفَ، وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَعِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات مجھ پر ایک عمدہ ہوا گزری، میں نے پوچھا: یہ ہوا کیسی ہے؟ (ملائکہ علیہم السلام نے) کہا: یہ ہوا فرعون کی بیٹی اور اس بیٹی کی اولاد کی کنگھی کیا کرتی تھی۔ ایک دن اس کے ہاتھ سے کنگھی گر گئی اس نے کہا: بسم اللہ۔ (اللہ کے نام سے) فرعون کی بیٹی نے کہا: (تو نے جو اللہ تعالیٰ کا نام لیا ہے اس سے مراد) میرا باپ ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ بلکہ میرا رب اور تیرا رب اور تیرے باپ کا رب (مراد ہے) اس نے کہا: میں یہ بات اپنے باپ کو بتاؤں؟ اس نے کہا: بتا دو۔ اس نے فرعون کو یہ بات بتا دی، فرعون نے اس کو اس کے بچوں سمیت بلوالیا۔ اس نے فرعون سے کہا: مجھے تجھ سے ایک ضروری کام ہے۔ اس نے کہا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا (جب تو ہمیں مار چکے تو) میری اور میرے بچوں کی ہڈیاں جمع کر کے اکٹھی ایک جگہ پر دفن کر دینا۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے، یہ تیرا ہم پر حق ہے۔ اس نے اس کے بچوں کو ایک ایک کر کے مار دیا۔ جب آخری بچے کو مارنے لگا، یہ شیر خوار بچہ تھا تو اس نے اپنی ماں سے کہا: اے میری امی! تو صبر کرنا کیونکہ تو حق پر ہے۔ پھر اس بچے کو اور اس کی ماں کو قتل کر دیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حدیث 3835

اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 2904 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دار المامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 2517

بچپن میں چار بچوں نے کلام کیا۔

(1) یہ بچہ۔

❁ وہ بچہ جس نے حضرت یوسف علیہ السلام کے حق میں گواہی دی تھی۔

❁ جریج کے متعلق گواہی دینے والا بچہ۔

❁ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3836۔ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضرِ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، وَثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، قَالاَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ، عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ اَحْمَرَ الْيَشْكُرِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَطَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ خُطُوطٍ، ثُمَّ قَالَ: اَتَدْرُونَ مَا هٰذَا؟ قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: اِنَّ اَفْضَلَ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ مَعَ مَا قَصَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهَا فِي الْقُرْآنِ، قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلَى الْحَدِيثِ الَّذِي

✧✧۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار لکیریں لگائیں، پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں: آپ نے فرمایا: جنتی عورتوں میں سب سے افضل حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا، فاطمہ بنت محمد رضی اللہ عنہا، مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا اور فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم رحمۃ اللہ علیہا رضی اللہ عنہا ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن میں قصہ بیان فرمایا ہے:

قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (التحریم: 11)

''جب اس نے عرض کی: اے میرے رب میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے کام سے نجات

حدیث 3836

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 2903 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 7010 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دار الكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 8357 اخرجه ابويعلي الموصلي في "مسنده" طبع دار المامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث: 2722 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 11928

دے اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات بخش"۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم درج ذیل حدیث دونوں نے نقل کی ہے۔ البتہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے درج ذیل حدیث نقل کی ہے۔

3837۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، وَثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَانَا صَدَقَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، وَاَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرَيْشٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، وَاَبُو اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، عَنْ عَمِّهِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيحِ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ، عَنْ اَبِي خَيْثَمَةَ، وَاَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

-حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل عورت مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا ہے اور سب سے افضل عورت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو اپنی صحیح میں صدقہ بن محمد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابوخیثمہ رضی اللہ عنہ اور ابوبکر بن ابی شیبہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

تَفْسِيرُ سُورَةِ الْمُلْكِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

3838۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبَّاسٍ الْجُشَمِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

حدیث 3837

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر یمامه بیروت لبنان 1407ھ 1987ء 3249 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3877 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 1211 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 8354 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 12861 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 522 اخرجه ابن ابی اسامه فی "مسند الحارث" طبع مرکز خدمة السنة والسیرة النبویه مدینه منوره 1413ھ/1992ء رقم الحدیث: 995 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 32289

قَالَ: اِنَّ سُورَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَا هِيَ اِلَّا ثَلاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ فَاَخْرَجَتْهُ مِنَ النَّارِ وَاَدْخَلَتْهُ الْجَنَّةَ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ سَقَطَ لِي فِي سَمَاعِي هٰذَا الْحَرْفُ وَهِيَ سُورَةُ الْمُلْكِ

سورۃ الملک کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کی ۳۰ آیات پر مشتمل ایک سورۃ (الملک) ہے جو آدمی کی شفاعت کرے گی۔ یہ آدمی کو دوزخ سے نکال کر جنت میں لے جائے گی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔ میں اس میں ''اور وہ سورۃ الملک ہے'' کے الفاظ نہیں سن سکا تھا۔

3839۔ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يُؤْتَى الرَّجُلُ فِي قَبْرِهِ فَتُؤْتَى رِجْلَاهُ، فَتَقُولُ رِجْلَاهُ: لَيْسَ لَكُمْ عَلٰى مَا قِبَلِي سَبِيلٌ كَانَ يَقُومُ يَقْرَاُ بِي سُورَةَ الْمُلْكِ، ثُمَّ يُؤْتَى مِنْ قِبَلِ صَدْرِهِ اَوْ قَالَ بَطْنِهِ، فَيَقُولُ: لَيْسَ لَكُمْ عَلٰى مَا قِبَلِي سَبِيلٌ كَانَ يَقْرَاُ بِي سُورَةَ الْمُلْكِ، ثُمَّ يُؤْتَى رَاْسُهُ، فَيَقُولُ: لَيْسَ لَكُمْ عَلٰى مَا قِبَلِي سَبِيلٌ كَانَ يَقْرَاُ بِي سُورَةَ الْمُلْكِ، قَالَ: فَهِيَ الْمَانِعَةُ تَمْنَعُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَهِيَ فِي التَّوْرَاةِ سُورَةُ الْمُلْكِ، وَمَنْ قَرَاَهَا فِي لَيْلَةٍ فَقَدْ اَكْثَرَ وَاَطْنَبَ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو (عذاب) اس کے قدموں کی طرف سے آتا ہے، پاؤں کہتے ہیں: تو ہماری جانب سے نہیں جا سکتا یہ ہم پر کھڑا ہو کر سورۃ ملک پڑھا کرتا تھا، پھر اس کے سینے یا (شاید کہا) پیٹ کی طرف سے آتا ہے تو وہ کہتا ہے: تو میری جانب سے داخل نہیں ہو سکتا یہ ہمارے ساتھ سورۃ ملک پڑھا کرتا تھا پھر اس کے سر کی طرف سے آتا ہے تو سر کہتا ہے: تجھے میری جانب سے راستہ نہیں مل سکتا یہ میرے ساتھ سورۃ ملک کی تلاوت کیا کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا: چنانچہ یہ مانعہ (بچانے والی) ہے، یہ عذاب قبر سے بچاتی ہے اور یہ توراۃ میں بھی سورۃ الملک کے نام ہی سے تھی، جس نے اس کو رات میں (ایک مرتبہ بھی) پڑھ لیا، (یوں سمجھو گویا کہ) اس نے کثیر اور طویل تلاوت کی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيرُ سُورَةِ ن وَالْقَلَمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

3840۔ اَخْبَرَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ

اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَانَا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ : اِنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللّٰهُ الْقَلَمُ، فَقَالَ لَهُ :اكْتُبْ، فَقَالَ :وَمَا اَكْتُبُ ؟ فَقَالَ :الْقَدَرُ، فَجَرَى مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى اَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، قَالَ :وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، فَارْتَفَعَ بُخَارُ الْمَاءِ، فَفُتِقَتْ مِنْهُ السَّمَاوَاتُ، ثُمَّ خَلَقَ النُّونَ فَبُسِطَتِ الْاَرْضُ عَلَيْهِ، وَالْاَرْضُ عَلٰى ظَهْرِ النُّونِ فَاضْطَرَبَ النُّونُ فَمَادَتِ الْاَرْضُ، فَاُثْبِتَتْ بِالْجِبَالِ، فَاِنَّ الْجِبَالَ تَفْخَرُ عَلَى الْاَرْضِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ ن والقلم کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا۔اس کو کہا: لکھ! اس نے کہا: کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قدر۔اس نے اس دن سے لے کر قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا، سب لکھ دیا۔آپ فرماتے ہیں: اس کا عرش پانی پر تھا پھر پانی کے بخارات اوپر کی جانب اٹھے، ان سے آسمان بنائے گئے پھر مچھلی بنائی گئی، اس پر زمین بچھائی گئی اور زمین مچھلی کی پشت پر تھی۔مچھلی تڑپنے لگی، پھر زمین کو کھینچ دیا گیا اور پہاڑوں کے ساتھ اس کو مضبوط کیا گیا کیونکہ پہاڑ زمین پر فخر کرتے ہیں۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3841۔اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي ظَبْيَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ قَالَ وَمَا يَكْتُبُوْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ(القلم:1,2)

''قلم اور اس کے لکھے کی قسم''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(کے بارے میں) فرماتے ہیں (کہ اس میں یسطرون کا مطلب) ''یکتبون'' ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3842۔اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَانَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَانَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ :وَاِنَّكَ

لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ، قَالَ :سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا :يَـا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَنْبِئِيْنِي عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ : اَتَقْرَاُ الْقُرْآنَ ؟ فَقُلْتُ :نَعَمْ، فَقَالَتْ : اِنَّ خُلُقَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ .

✧✧ ۔حضرت سعد بن ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ(القلم:4)

''اور بے شک تمہاری خو بو بڑی شان کی ہے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اے ام المومنین رضی اللہ عنہا: آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے متعلق کچھ بتائیں۔انہوں نے کہا: کیا تم قرآن پڑھتے ہو؟ میں نے جواباً کہا: جی ہاں۔انہوں نے فرمایا: بے شک رسول اللہ کا خلق ''قرآن'' ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3843۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْرَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَنْبَاَ اِسْرَائِيْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ ''عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ'' قَالَ يُعْرَفُ بِالشَّرِّ كَمَا تُعْرَفُ الشَّاةُ بِزَنَمَتِهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ(القلم:13)

''درشت خو، اس پر طرہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا ہے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: اس کی شر کے ساتھ ایسی پہچان تھی جیسے بکری (کی نسل اس کے) اپنے حلق کے نیچے لٹکتے ہوئے گوشت سے پہچانی جاتی ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3844۔ اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَبَاحٍ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ:سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، اَنَّهُ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ مَنَّاعٍ لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ، فَقَالَ:سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ : اَهْلُ النَّارِ كُلُّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ جَمَّاعٍ، وَاَهْلُ الْجَنَّةِ الضُّعَفَاءُ الْمَغْلُوْبُوْنَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، قَدْ اَخْرَجَاهُ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَصَرًا

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی:

مَنَّاعٍ لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيمٍ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيمٍ (القلم:12,13)

''بھلائی سے بڑا روکنے والا، حد سے بڑھنے والا گنہگار، درشت خو، اس پر طرہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخی لوگ بد خلق، خوبصورت، اجڈ، متکبر اور بہت جمع کرنے والے ہوتے ہیں اور جنتی لوگ کمزور اور مغلوب ہوتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے شعبہ اور ثوری کی حدیث معبد بن خالد کے ذریعے حضرت حارثہ بن وھب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مختصراً روایت کی ہے۔

3845- حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَانِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيٰى الْاُمَوِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارِكِ، اَنْبَاَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عِكْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ :(يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ) قَالَ: اِذَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْآنِ فَابْتَغُوْهُ فِي الشِّعْرِ، فَاِنَّهُ دِيْوَانُ الْعَرَبِ اَمَا سَمِعْتُمْ قَوْلَ الشَّاعِرِ :

اَصْبِرُ عِنَاقُ اِنَّهُ شَرٌّ بَاقٍ　　قَدْ سَنَّ قَوْمُكَ ضَرْبَ الْاَعْنَاقِ

وَقَامَتِ الْحَرْبُ بِنَا عَنْ سَاقٍ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :هٰذَا يَوْمُ كَرْبٍ وَّشِدَّةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَهُوَ اَوْلٰى مِنْ حَدِيْثٍ رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ لَّمْ اَسْتَجِزْ رِوَايَتَهُ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے:

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ (القلم:42)

''جس دن ایک ساق کھولی جائے گی''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا: جب تم پر قرآن پاک کی کوئی چیز مخفی ہو جائے تو اس (کے مفہوم) کو شعر میں ڈھونڈو کیونکہ یہ عرب کا دیوان ہے کیا تم نے شاعر کا یہ قول نہیں سنا ہے

اَصْبِرُ عِنَاقُ اِنَّهُ شَرٌّ بَاقٍ　　قَدْ سَنَّ قَوْمُكَ ضَرْبَ الْاَعْنَاقِ

وَقَامَتِ الْحَرْبُ بِنَا عَنْ سَاقٍ

مصیبت پر میں صبر کرتا ہوں کیونکہ یہ قائم رہنے والی تکلیف ہے، تیری قوم نے گردنیں مارنے کی طرح ڈالی ہے اور ہم میں مسلسل جنگ قائم ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ دن تکلیف اور مصیبت کا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور یہ اس حدیث سے اولیٰ ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سند صحیح کے ساتھ مروی ہے۔ میں اس کو اس مقام پر نقل کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الْحَاقَّةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ قَتَادَةُ الْحَاقَّةُ حَقَّتْ لِكُلِّ عَامِلٍ عَمِلَهُ وَمَا اَدْرَاكَ مَا الْحَاقَّةُ قَالَ تَعْظِيْمًا لِّيَوْمِ الْقِيَامَةِ

3846۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِىْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فِىْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ "سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمَانِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا" قَالَ مُتَتَابِعَاتٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ الحاقہ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "الحاقہ" (وہ حق ہونے والی) (کا مطلب ہے) ہر عمل کرنے والے کے عمل کو حق کرنے والی۔

وَمَا اَدْرَاكَ مَا الْحَاقَّةُ

"اور تم نے کیا جانا کیسی وہ حق ہونے والی"۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

قیامت کے دن کی عظمت بیان کرنے کے لئے یوں بیان کیا گیا ہے۔

✧ ✧ ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمَانِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا (الحاقة: 7)

وہ ان پر قوت سے لگا دیں سات راتیں اور آٹھ دن لگاتار) (کے متعلق) فرماتے ہیں (حسوماً سے مراد) مسلسل ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3847۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْبَاشَانِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ اَنْبَاَ الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ "وَحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً" قَالَ يَصِيرَانِ غَبَرَةً عَلٰى وُجُوهِ الْكُفَّارِ لاَ عَلٰى وُجُوهِ الْمُؤْمِنِينَ وَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ "وَوُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ"

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً (الحاقة:14)

''اور زمین میں پہاڑ اٹھا کر دفعتاً چورا کر دیئے جائیں گے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے بارے میں فرماتے ہیں: زمین وآسمان کافروں کے چہروں پر غبار ہوں گے مومنوں کے چہروں پر نہیں ہوں گے۔ یہی مفہوم ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَوُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ (عبس:40)

''اور کتنے مومنوں پر اس دن گرد پڑی ہوگی ان پر سیاہی چڑھ رہی ہے''۔(ترجمہ کنزالایمان امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3848۔ اَخْبَرَنِي اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَيْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ النَّهْدِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ عُمَيْرَةَ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ "وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ" قَالَ ثَمَانِيَةُ اَمْلاَكٍ عَلٰى صُوْرَةِ الْاَوْعَالِ بَيْنَ اَظْلاَفِهِمْ اِلٰى رُكَبِهِمْ مَسِيرَةُ ثَلاَثٍ وَّسِتِّينَ سَنَةً

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ اَسْنَدَ هٰذَا الْحَدِيثُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُعَيْبُ بْنُ خَالِدٍ الرَّازِيُّ وَالْوَلِيدُ بْنُ اَبِي ثَوْرٍ وَّعَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ بْنِ اَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ وَلَمْ يَحْتَجَّ الشَّيْخَانُ بِوَاحِدٍ مِّنْهُمْ وَقَدْ ذَكَرْتُ حَدِيثَ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ اِذْ هُوَ اَقْرَبُهُمْ اِلَى الْاِحْتِجَاجِ بِهٖ

✧✧ ۔حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ (الحاقة:17)

''اور اس دن تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر آٹھ فرشتے اٹھائیں گے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: آٹھ فرشتے پہاڑی بکروں کی صورت میں ہوں گے جن کے کھروں اور رکاب تک ۶۳ سال کی مسافت ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

اور اس حدیث کو شعیب بن خالد الرازی، ولید بن ابی ثور اور عمرو بن ثابت بن ابی المقدم نے سماک بن حرب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مسند کیا ہے۔ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان میں سے ایک حدیث بھی نقل نہیں کی جبکہ میں

نے شعیب بن خالد کی حدیث ذکر کی ہے کیونکہ اس سے استدلال کرنا زیادہ مناسب ہے۔

3849۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ عَمِّهٖ شُعَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرَةَ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ اِذْ مَرَّتْ سَحَابَةٌ فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ لَهُمْ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا اسْمُ هٰذِهٖ قَالُوْا نَعَمْ هٰذِهِ السَّحَابُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُزْنُ قَالُوْا وَالْمُزْنُ قَالَ وَالْعَنَانَةُ ثُمَّ قَالَ تَدْرُوْنَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا اِمَّا وَاحِدًا اَوْ اثْنَيْنِ وَاِمَّا ثَلَاثًا وَّسَبْعِيْنَ سَنَةً وَّالسَّمَاءُ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ وَاللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ لَيْسَ يَخْفٰى عَلَيْهِ مِنْ اَعْمَالِ بَنِيْ اٰدَمَ شَيْءٌ وَّفِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ بَيْنَ اَظْلَافِهِنَّ وَرُكَبِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ

✧✧ -حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بطحاء (وہ بڑا نالہ جس میں ریت اور کنکریاں ہوں) میں تھے کہ بادل کا ایک ٹکڑا ادھر سے گزرا، آپ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو، اس کا نام کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں۔ یہ ''سحاب'' ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور ''مزن''۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اور ''مزن'' آپ نے فرمایا: اور ''عنانہ''۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو زمین اور آسمان کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ۷۱ یا ۷۲ یا ۷۳ سال کی مسافت ہے اور اس آسمان سے اوپر والے آسمان بھی ایسے ہی ہیں اور اللہ تعالیٰ (کی قدرت) اس سے بھی اوپر ہے۔ اس پر انسان کا کوئی عمل پوشیدہ نہیں ہے اور ساتویں آسمان پر سات (فرشتے) پہاڑی بکروں کی مانند ہیں، ان کے کھروں اور رکاب کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان ہے۔

3850۔ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجَوْهَرِيُّ، بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِي السَّمْحِ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ، قَالَ :كَعَكَرِ الزَّيْتِ، فَاِذَا قُرِّبَ اِلَيْهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ، وَلَوْ اَنَّ دَلْوًا مِنْ غِسْلِيْنَ يُهَرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ بِاَهْلِ الدُّنْيَا

حدیث: 3850

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2581 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 11690 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 7473 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 1375 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 930

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "بِـمَاءٍ كَالْمُهْلِ" کے متعلق فرمایا: وہ روغن زیتون کی تلچھٹ کی طرح ہے، جب وہ منہ کے قریب کیا جائے گا تو چہرے کی کھال جھڑ جائے گی۔ اگر دوزخیوں کی پیپ کا صرف ایک ڈول دنیا میں بہادیا جائے تو اس کی وجہ سے ساری دنیا بدبودار ہو جائے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3851۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ قَالَ نِيَاطُ الْقَلْبِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما:

ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْن

"پھران کی رگ دل کاٹ دیتے"۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے بارے میں فرماتے ہیں (اس سے مراد) دل کی رگ ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3852۔ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نُجَيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ "ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ" قَالَ هُوَ حَبْلُ الْقَلْبِ الَّذِیْ فِی الظَّهْرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد "ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْن" کے متعلق فرماتے ہیں: اس سے مراد دل کی ایک رگ ہے، جو پشت کی جانب ہوتی ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3853۔ اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَنْبَاَ اَبُوْ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ وَيَحْيٰی بْنُ يَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا الْخَاطُوْنَ اِنَّمَا هُوَ الْخَاطِئُوْنَ مَا الصَّابُوْنَ اِنَّمَا هُوَ الصَّابِئُوْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں (اصل لفظ) الْخَاطُوْنَ نہیں ہے بلکہ الْخَاطِئُوْن ہے اور (اصل لفظ) الصَّابُوْنَ نہیں ہے بلکہ الصَّابِئُوْن ہے۔

؎؎ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ سَالَ سَائِلٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3854۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الشَّيْبَانِيِّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ الْغِفَارِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ سَالَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ لِلْكَافِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ مِّنَ اللّٰهِ ذِى الْمَعَارِجِ ذِى الدَّرَجَاتِ سَالَ سَائِلٌ قَالَ هُوَ النَّضْرُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ كِلْدَةَ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ (المعارج:1,2,3)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ سال سائل کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ ۔حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

سَالَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ لِلْكَافِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ مِّنَ اللّٰهِ ذِى الْمَعَارِجِ (المعارج:1,2,3)

''ایک مانگنے والا وہ عذاب مانگتا ہے جو کافروں پر ہونے والا ہے اس کا کوئی ٹالنے والا نہیں اللہ کی طرف سے جو بلندیوں کا مالک ہے یعنی درجات والا ہے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں (وہ سائل) نضر بن حارث بن کلدہ رضی اللہ عنہ ہے۔اس نے کہا تھا: اے اللہ! اگر یہ تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا۔

؎؎ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3855۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ الصَّائِغُ بِعَسْقَلَانَ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِىْ اِيَاسٍ، حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُقَيْرٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ جَحَّاشٍ الْقُرَشِيِّ، قَالَ:تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ :

فَمَالِ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ عَنِ الْيَمِيْنِ، وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ، اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِءٍ مِنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ كَلَّا اِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِمَّا يَعْلَمُوْنَ، ثُمَّ بَزَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كَفِّهِ، فَقَالَ :يَقُوْلُ اللّٰهُ :يَا ابْنَ اٰدَمَ، اَنّٰى تُعْجِزُنِىْ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ مِثْلِ هٰذِهِ حَتّٰى اِذَا سَوَّيْتُكَ وَعَدَلْتُكَ مَشَيْتَ بَيْنَ بُرْدَتَيْنِ، وَلِلْاَرْضِ مِنْكَ وَئِيْدٌ يَعْنِىْ شَكْوٰى، فَجَمَعْتَ وَمَنَعْتَ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِىَ، قُلْتَ : اَتَصَدَّقُ وَاَنّٰى اَوَانُ الصَّدَقَةِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت بسر بن جحاش القرشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیات پڑھیں:

فَمَالِ لِلَّذِينَ كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ عَنِ الْيَمِينِ، وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِينَ، أَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِءٍ مِنْهُمْ أَنْ يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ كَلَّا إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِمَّا يَعْلَمُونَ (المعارج:36,37,38,39)

''تو ان کافروں کو کیا ہوا تمہاری طرف تیز نگاہ سے دیکھتے ہیں داہنے اور بائیں گروہ کے گروہ کیا ان میں ہر شخص یہ طمع کرتا ہے کہ چین کے باغ میں داخل کیا جائے، ہر گز نہیں بے شک ہم نے انہیں اس چیز سے بنایا جسے جانتے ہیں''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر آپ نے اپنی آستین پر تھوکا پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم تو مجھے کیسے عاجز کر سکتا ہے حالانکہ میں نے تجھے اس جیسی (مٹی) سے پیدا کیا، جب تیری تخلیق مکمل کر لی تو تو دو چادروں میں چلا جبکہ زمین کو تجھ سے شکایت تھی تو میں نے جمع کیا اور منع کیا یہاں تک کہ جب ہنسلی تک پہنچ گیا تو تو نے کہا: میں صدقہ کروں گا اور صدقہ کا کون سا وقت ہے؟

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيرُ سُوْرَةِ نُوْحٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3856 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُوْرًا قَالَ وَجْهُهُ اِلَى الْعَرْشِ وَقَفَاهُ اِلَى الْاَرْضِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ نوح کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (اللہ تعالیٰ کے ارشاد) ''وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُوْرًا '' کے متعلق فرماتے ہیں: اس کا چہرہ عرش کی طرف اور اس کی پشت زمین کی طرف۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيرُ سُوْرَةِ الْجِنِّ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3857 - اَخْبَرَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِي بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى

بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ :مَا قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْجِنِّ وَلا رَآهُمْ، وَلٰكِنَّهُ انْطَلَقَ مَعَ طَائِفَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ عَامِدِيْنَ اِلٰى سُوْقِ عُكَاظَ، وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعُوا اِلٰى قَوْمِهِمْ، فَقَالُوْا :مَا لَكُمْ ؟ قَالُوْا :قَدْ حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ، وَاُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ، قَالُوْا :مَا هٰذَا اِلَّا شَیْءٌ قَدْ حَدَثَ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا، فَانْظُرُوا هٰذَا الَّذِیْ قَدْ حَدَثَ، فَانْطَلَقُوْا يَضْرِبُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَبْتَغُوْنَ مَا هٰذَا الَّذِیْ قَدْ حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ، فَهُنَاكَ حِينَ رَجَعُوا اِلٰى قَوْمِهِمْ، فَقَالُوْا :اِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِیْ اِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ :قُلْ اُوحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ وَاِنَّمَا اُوحِیَ اِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، اِنَّمَا اَخْرَجَ مُسْلِمٌ وَحْدَهُ حَدِيْثَ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، بِطُولِهٖ بِغَيْرِ هٰذِهِ الْاَلْفَاظِ، وَاَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ حَدِيْثَ شُعْبَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ :سَاَلْتُ عَلْقَمَةَ، هَلْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ، فَذَكَرَ اَحْرُفًا يَسِيرَةً، وَقَدْ رُوِیَ حَدِيْثٌ تَدَاوَلَهُ الْاَئِمَّةُ الثِّقَاتُ عَنْ رَجُلٍ مَجْهُولٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّهُ شَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ

سورۃ الجن کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧-حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو جنات پر قرآن کی تلاوت کی اور نہ ان کو دیکھا۔ البتہ آپ اپنے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ عکاظہ بازار میں جانے کے ارادے سے نکلے اور شیاطین اور آسمان کی خبروں کے مابین رکاوٹ پیدا ہو چکی تھی اور ان کو شہاب ثاقب مارے گئے تھے۔ یہ جنات لوٹ کر اپنی قوم کی طرف چلے گئے۔ ان کی قوم نے ان سے لوٹنے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے جواباً کہا: ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ پیدا ہوگئی اور ہم پر شہاب ثاقب

حدیث 3857

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 449 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی' فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 3323 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحدیث: 2271 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 6526 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 2890 اخرجه ابویعلیٰ الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 2369

برسائے گئے۔انہوں نے کہا: یہ تو کوئی نئی چیز ہے۔ چنانچہ زمین کے مشارق و مغارب کو چھان مارو اور اس نئی چیز کو ڈھونڈو۔ یہ جنات زمین کے طول وعرض میں یہ چیز ڈھونڈنے چل نکلے کہ آخر وہ کیا چیز ہے جو ان کے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوگئی ہے؟ پھر جب یہ (جنات) وہاں (رسول اکرم ﷺ کے پاس سے) اپنی قوم کے پاس واپس گئے تو ان سے بولے:

اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِیْۤ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا(الجن: 1,2)

''تو بولے ہم نے عجیب قرآن سنا کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ کریں گے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمادیں:

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ(الجن: 1)

''تم فرماؤ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا پڑھنا کان لگا کر سنا''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور آپ کی طرف جنات کا کلام وحی کیا گیا تھا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔تاہم صرف امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے داؤد بن ابی ہند کے ذریعے شعبی کے واسطے سے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی مفصل حدیث نقل کی ہے۔البتہ اس کے الفاظ کچھ مختلف ہیں اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے شعبہ سے انہوں نے اعمش سے روایت کیا کہ ابراہیم کہتے ہیں: میں نے علقمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا لیلۃ الجن (جس رات جنات کا گروہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تھا) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، رسول اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے؟ تو اس سلسلے میں انہوں نے مختصر کلام کیا۔ یہ حدیث ایک مجہول شخص کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ لیلۃ الجن میں رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے اور اس حدیث کو معتبر ائمہ حدیث نے نقل کیا ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

3858۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْحُسَيْنِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَلْخِيُّ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُوْ عُثْمَانَ بْنُ سَنَّةَ الْخُزَاعِيُّ، وَكَانَ رَجُلا مِنْ اَهْلِ الشَّامِ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لاَصْحَابِهِ وَهُوَ بِمَكَّةَ: مَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّحْضُرَ اللَّيْلَةَ اَمْرَ الْجِنِّ فَلْيَفْعَلْ، فَلَمْ يَحْضُرْ مِنْهُمْ اَحَدٌ غَيْرِي، فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِاَعْلٰى مَكَّةَ خَطَّ لِيْ بِرِجْلِهِ خَطًّا، ثُمَّ اَمَرَنِي اَنْ اَجْلِسَ فِيهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ حَتّٰى قَامَ، فَافْتَتَحَ الْقُرْاٰنَ، فَغَشِيَتْهُ اَسْوِدَةٌ كَثِيرَةٌ حَالَتْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ حَتّٰى مَا اَسْمَعُ صَوْتَهُ، ثُمَّ انْطَلَقُوا وَطَفِقُوا يَنْقَطِعُوْنَ مِثْلَ قِطَعِ السَّحَابِ ذَاهِبِينَ حَتّٰى بَقِيَتْ مِنْهُمْ رَهْطٌ، وَفَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْفَجْرِ وَانْطَلَقَ فَبَرَزَ، ثُمَّ اَتَانِي، فَقَالَ: مَا فَعَلَ الرَّهْطُ؟ فَقُلْتُ: هُمْ اُولَئِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَاَخَذَ عَظْمًا وَرَوْثًا فَاَعْطَاهُمْ اِيَّاهُ زَادًا، ثُمَّ نَهَى اَنْ يَّسْتَطِيبَ اَحَدٌ بِعَظْمٍ اَوْ

بِرُوْث

✧✧- ابوعثمان بن سنہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: شام کے ایک باشندے نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکۃ المکرمہ میں اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: آج رات جو بھی جنات کے معاملے میں حاضر ہونا چاہے، اس کو اجازت ہے لیکن میرے سوا اور کوئی نہ آیا۔ پھر چل دیئے اور جب مکہ سے کافی دور چلے گئے تو آپ نے اپنے پاؤں سے ایک دائرہ لگایا اور مجھے اس میں بیٹھنے کا حکم دیا اور خود آگے جا کر کھڑے ہو گئے اور آپ نے قرآن پاک کی تلاوت شروع کر دی، آپ کو دھوئیں جیسی کسی چیز نے اس طرح ڈھانپ لیا کہ میں آپ کی آواز نہیں سن پا رہا تھا۔ پھر وہ دھوئیں کی سی چیز واپس جانے لگی اور اس طرح وہاں سے چھٹنے لگی جیسے بادل چھٹتے ہیں حتیٰ کہ آپ کے پاس صرف ایک گروہ باقی رہ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کے وقت فارغ ہوئے پھر آپ وہاں سے چلے تو نظر آنے لگے۔ پھر آپ میرے پاس تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا: وہ گروہ کہاں ہے؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ وہاں ہیں۔ آپ نے ہڈیاں اور لید ان کو کھانے کے لئے دی پھر آپ نے سب کو ہڈی اور لید کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرما دیا۔

3859- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَمَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا قَالَ جَبَلًا فِي جَهَنَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما:

وَمَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا(الجن:17)

(کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس سے مراد) جہنم میں (پایا جانے والا) ایک پہاڑ ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3860- اَخْبَرَنِي اَبُوْ اَحْمَدَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيْمِيُّ اَنْبَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنِي جَدِّيْ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنِي مُغِيْرَةٌ عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا قَالَ كَانُوْا يَرْكَعُوْنَ بِرُكُوْعِهٖ وَيَسْجُدُوْنَ بِسُجُوْدِهٖ يَعْنِي الْجِنَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا(الجن:19)

''تو قریب تھا کہ جن ان پر ٹھٹھ کے ٹھٹھ ہو جائیں''۔ (ترجمہ کنز الایمان امام احمد رضا رضی اللہ عنہ)

(کے متعلق) فرماتے ہیں: وہ جنات آپ کے رکوع کے ساتھ رکوع کرتے اور آپ کے سجدہ کے ساتھ سجدہ کرتے تھے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الْمُزَّمِّلِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3861 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : اَخْبِرِيْنِيْ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: لَمَّا اُنْزِلَ عَلَيْهِ يَاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ اِلَّا قَلِيلا قَامُوا سَنَةً حَتّٰى وَرِمَتْ اَقْدَامُهُمْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ :فَاقْرَؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنكُمْ مَرْضٰى،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ مزمل کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سعد بن ہشام کہتے ہیں: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی: آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات کے متعلق کچھ بتائیں۔ آپ نے فرمایا: جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیات نازل ہوئیں:

يَاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ اِلَّا قَلِيلا (المزمل:1,2)

''اے جھرمٹ مارنے والے! رات میں قیام فرما سوا کچھ رات کے''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سال بھر قیام کیا کہ ان کے پاؤں سوجھ گئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں:

فَاقْرَؤُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ (المزمل:20)

''قرآن میں سے اتنا پڑھو جتنا آسانی سے پڑھ سکو''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

وہ جانتا ہے کہ عنقریب تم میں کئی لوگ بیمار بھی ہوں گے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3862 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ حَجَجْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَاَلْتُهَا عَنْ قِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَلَسْتَ تَقْرَاُ يا اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُلْتُ بَلٰى قَالَتْ هُوَ قِيَامُهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جبیر ابن نضیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں حج کرنے گیا تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: کیا تم سورۃ مزمل نہیں پڑھتے ہو؟ میں نے کہا: کیوں نہیں ۔انہوں نے فرمایا: یہی تو ان کا قیام ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3863 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ عَصْمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا السِّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قَالَ زَمَّلْتُ هَذَا الْأَمْرَ فَقُمْ بِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما: "يا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ" (کے بعد یوں تفسیر کرتے ہیں) تم نے یہ معاملہ چھپا لیا ہے۔تم اس کو لے کر اٹھ کھڑے ہو۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3864 - أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَكَرِيَّا بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ أَوَّلُ الْمُزَّمِّلِ كَانُوا يَقُومُونَ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى نَزَلَ آخِرُهَا قَالَ وَكَانَ بَيْنَ أَوَّلِهَا وَآخِرِهَا نَحْوًا مِنْ سَنَةٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب سورۃ مزمل کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے رمضان کی راتوں کے قیام کی طرح عام دنوں میں بھی قیام شروع کر دیا اور یہ سلسلہ اس سورۃ کی آخری آیات نازل ہونے تک جاری رہا اور سورۃ مزمل کی شروع کی آیات اور آخری آیات کے نزول میں ایک سال کا وقفہ ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3865 - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أُوحِيَ إِلَيْهِ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ وَضَعَتْ جِرَانَهَا، فَلَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَتَحَرَّكَ، وَتَلَتْ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اونٹنی پر سوار حالت میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو اونٹنی اپنی گردن جھکا لیتی اور پھر وہ ہل بھی نہ سکتی تھی۔ پھر ام المومنین رضی اللہ عنہا نے یہ آیت پڑھی:

اِنَّا سَنُلْقِی عَلَیْکَ قَوْلًا ثَقِیْلًا (المزمل:5)

''بے شک ہم عنقریب تم پر ایک بھاری بات ڈالیں گے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری علیہ السلام اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3866۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ اَبِي حَامِدٍ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ قَالَ هِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ قِيَامُ اللَّيْلِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ ''اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ'' کے بارے میں فرماتے ہیں: حبشی زبان میں اس کا مطلب ''رات کی عبادت'' ہے۔

3867۔ اَخْبَرَنِي اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْحَنْظَلِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ قَالَ شَوْكًا يَّاْخُذُ بِالْحَلْقِ لَا يَدْخُلُ وَلَا يَخْرُجُ وَفِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى كَثِيْبًا مَّهِيْلًا قَالَ الْمَهِيْلُ الَّذِيْ اِذَا اَخَذْتَ مِنْهُ شَيْئًا تَبِعَكَ اٰخِرُهٗ وَالْكَثِيْبُ مِنَ الرَّمْلِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ''طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ'' (گلے میں پھنستا کھانا) کے بارے میں فرماتے ہیں: وہ کانٹا ہے جو حلق میں پھنس جاتا ہے، نہ آگے گزرتا ہے، نہ باہر نکلتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد ''كَثِيْبًا مَّهِيْلًا'' (ریت کا ٹیلا بہتا ہوا) کے بارے میں فرماتے ہیں: مہیل ایسی چیز کو کہتے ہیں جس سے تھوڑی سی لیں تو تمام کی تمام بہہ جائے اور ''اَلْكَثِيْبُ'' ریت کے ٹیلے کو کہتے ہیں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری علیہ السلام اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الْمُدَّثِّرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3868۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَصْمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قَالَ دَثَّرْتَ هٰذَا الْاَمْرَ فَقُمْ بِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ المدثر کی تفسیر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما "یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ" (کے بعد یوں تفسیر کرتے ہیں) تم نے اس معاملہ کو چھپا رکھا ہے تم اس کو لے کر اٹھ کھڑے ہو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3869۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ قَالَ مِنَ الْاِثْمِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

"وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ (المدثر: 4)

"اور اپنے کپڑے پاک رکھو"۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں یعنی) گناہ سے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3870۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَسْلَمَ الْعِجْلِيِّ، عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا الصُّوْرُ؟ قَالَ: قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دیہاتی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، اس نے کہا: "صور" کیا چیز ہے؟ آپ نے (جواباً) فرمایا: ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث 3870

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2430 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء رقم الحديث: 2798 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 6805 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 7312 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 11312

3871۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي الدُّنْيَا حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا غِيَاثُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ اَمَّنَا زُرَارَةُ بْنُ اَوْفٰى فِي مَسْجِدِ بَنِي قُشَيْرٍ فَقَرَاَ الْمُدَّثِّرَ فَلَمَّا انْتَهٰى اِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةَ "فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ" خَرَّ مَيِّتًا قَالَ بَهْزٌ فَكُنْتُ فِيمَنْ حَمَلَهُ

✧✧ - حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت زرارہ بن اوفی رضی اللہ عنہ نے مسجد بنی قشیر میں ہماری امامت فرمائی انہوں نے سورۃ المدثر کی تلاوت کی، جب آپ اس آیت پر پہنچے

فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ (المدثر:8)

''پھر جب صور پھونکا جائے گا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو ان کا انتقال ہو گیا۔ حضرت بہز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان کو کندھا دینے والوں میں، میں بھی شامل تھا۔

3872۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ الْمُغِيرَةِ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَاَ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ، فَكَاَنَّهُ رَقَّ لَهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ اَبَا جَهْلٍ، فَاَتَاهُ، فَقَالَ: يَا عَمِّ، اِنَّ قَوْمَكَ يَرَوْنَ اَنْ يَجْمَعُوا لَكَ مَالًا، قَالَ: لِمَ؟ قَالَ: لِيُعْطُوكَهُ، فَاِنَّكَ اَتَيْتَ مُحَمَّدًا لِتُعْرِضَ لِمَا قِبَلَهُ، قَالَ: قَدْ عَلِمَتْ قُرَيْشٌ اَنِّي مِنْ اَكْثَرِهَا مَالًا، قَالَ: فَقُلْ فِيهِ قَوْلًا يَبْلُغُ قَوْمَكَ اَنَّكَ مُنْكِرٌ لَهُ اَوْ اَنَّكَ كَارِهٌ لَهُ، قَالَ: وَمَاذَا اَقُوْلُ: فَوَاللّٰهِ مَا فِيكُمْ رَجُلٌ اَعْلَمَ بِالْاَشْعَارِ مِنِّي، وَلَا اَعْلَمَ بِرَجَزٍ وَلَا بِقَصِيدَةٍ مِنِّي وَلَا بِاَشْعَارِ الْجِنِّ وَاللّٰهِ مَا يُشْبِهُ الَّذِي يَقُوْلُ شَيْئًا مِنْ هٰذَا وَوَاللّٰهِ اِنَّ لِقَوْلِهِ الَّذِي يَقُوْلُ حَلَاوَةً، وَاِنَّ عَلَيْهِ لَطَلَاوَةً، وَاِنَّهُ لَمُثْمِرٌ اَعْلَاهُ مُغْدِقٌ اَسْفَلُهُ، وَاِنَّهُ لَيَعْلُو وَمَا يُعْلٰى وَاِنَّهُ لَيَحْطِمُ مَا تَحْتَهُ، قَالَ: لَا يَرْضٰى عَنْكَ قَوْمُكَ حَتّٰى تَقُوْلَ فِيهِ، قَالَ: فَدَعْنِي حَتّٰى اُفَكِّرَ، فَلَمَّا فَكَّرَ، قَالَ: هٰذَا سِحْرٌ يُؤْثَرُ يَاْثُرُهُ مِنْ غَيْرِهِ، فَنَزَلَتْ ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ولید بن مغیرہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ آپ نے اس کے سامنے قرآن کریم کی تلاوت فرمائی، یوں لگ رہا تھا کہ آپ کو اس پر ترس آ رہا ہے۔ یہ بات ابوجہل تک پہنچی، یہ اس کے پاس گیا اور بولا: اے چچا جان۔ آپ کی قوم آپ کے لئے چندہ جمع کر رہی ہے۔ اس نے وجہ پوچھی تو اس نے کہا: تجھے دینے کے لئے کیونکہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گزشتہ معاملات کا تصفیہ کرنے گیا ہے۔ اس نے کہا: تمام اہل قریش اس بات سے باخوبی آگاہ ہیں کہ میں ان سے زیادہ امیر ہوں۔ اس نے کہا: تو پھر اس کے بارے ایسی بات کر جو تیری قوم کو پہنچ جائے کہ تو اس کا منکر ہے۔ اس نے کہا: میں کیا بولوں؟ خدا کی قسم! تم میں مجھ سے بڑھ کر کوئی اشعار کو جاننے والا نہیں ہے اور نہ ہی رجز اور قصیدہ کے متعلق مجھ سے زیادہ کوئی جاننے والا ہے اور نہ جنات کے اشعار کو۔ خدا کی قسم! یہ جو کچھ بولتا ہے، اس کی کوئی مثال نہیں ہے اور خدا کی قسم! وہ جو کچھ بولتا ہے، اس میں مٹھاس اور خوبصورتی ہے۔ اس کی اعلیٰ (قسم) منافع بخش ہے اور اس کی اسفل بھی سرسبز ہے اور اس کی فاتحہ غلبہ دینے والی ہے۔ اس

نے کہا: تیری قوم اس وقت تک تجھ سے راضی نہیں ہوگی جب تک تو اس کے متعلق ہرزہ سرائی نہیں کرے گا۔اس نے کہا: مجھے سوچنے کا موقع دو۔ پھر وہ سوچنے کے بعد بولا: یہ جادو ہے جو دوسروں پر اثر کر دیتا ہے۔تب یہ آیت نازل ہوئی

ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیدًا (المدثر:11)

''اسے مجھ پر چھوڑ جسے میں نے اکیلا پیدا کیا''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3873۔ حَدَّثَنِیْ اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِیلَ بْنِ مِهْرَانَ، حَدَّثَنِیْ جَدِّی، حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عُبَیْدِ اللّٰهِ الْوَهْبِیُّ، حَدَّثَنِیْ عَمِّی، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِیْ السَّمْحِ، عَنْ اَبِیْ الْهَیْثَمِ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْوَیْلُ وَادٍ فِیْ جَهَنَّمَ یَهْوِی فِیْهِ الْكَافِرُ اَرْبَعِیْنَ خَرِیفًا قَبْلَ اَنْ یَبْلُغَ قَعْرَهُ، وَالصَّعُوْدُ جَبَلٌ فِی النَّارِ فَیَتَصَعَّدُ فِیْهِ سَبْعِیْنَ خَرِیفًا، ثُمَّ یَهْوِی وَهُوَ كَذٰلِكَ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ویل'' جہنم میں ایک وادی ہے جس میں کافر اس کے پیندے تک پہنچنے سے پہلے چالیس سال تک نیچے کی جانب گرتا رہے گا اور صعود جہنم میں ایک پہاڑ ہے، اس پر کافر ستر سال تک چڑھتا رہے گا پھر وہاں سے اسی طرح نیچے کی طرف گر پڑے گا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3874۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَاكِ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرْثِیُّ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ قَادِمٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِیْنَةٌ اِلَّا اَصْحَابَ الْیَمِیْنِ قَالَ هُمْ اَطْفَالُ الْمُسْلِمِیْنَ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِیْنَةٌ اِلَّا اَصْحَابَ الْیَمِیْنِ (المدثر:38)

''ہر جان اپنی کرنی میں گروی ہے مگر دہنی طرف والے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: (اس سے مراد) مسلمانوں کے بچے ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث 3873

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث:11730 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دار المامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 1383 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/1988ء' رقم الحديث:924

3875أ۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُوْسَى الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِي الزَّعْرَاءِ قَالَ ذُكِرَ الدَّجَّالُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ تَفْتَرِقُوْنَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ بِخُرُوْجِهٖ ثَلَاثَ فِرَقٍ ثُمَّ قَالَ بْنُ مَسْعُوْدٍ يَا اَيُّهَا الْكُفَّارُ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرٍ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَائِضِيْنَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ حَتّٰى اَتَانَا الْيَقِيْنُ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِيْنَ ثُمَّ قَالَ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا تَرَوْنَ فِي هٰؤُلَاءِ مِنْ خَيْرٍ اَلَا تَرَكَ فِيْهَا فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ لَّا يَخْرُجَ مِنْهَا اَحَدٌ غَيَّرَ وُجُوْهَهُمْ وَاَلْوَانَهُمْ فَيَخْرُجُ الرَّجُلُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ مَنْ عَرَفَ رَجُلًا فَلْيُخْرِجْهُ فَيَنْظُرُ فَلَا يَعْرِفُ اَحَدًا فَيُنَادِيْهِ الرَّجُلُ يَا فُلَانُ اَنَا فُلَانٌ فَيَقُوْلُ مَا اَعْرِفُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَقُوْلُوْنَ "رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظَالِمُوْنَ" فَيَقُوْلُ عِنْدَ ذٰلِكَ "قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنَ" فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ اُطْبِقَتْ عَلَيْهِمْ جَهَنَّمُ فَلَا يَخْرُجُ بَعْدَ هٰذَا اَحَدٌ اَبَدًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔ ابوالزعراء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس دجال کا تذکرہ ہوا تو انہوں نے فرمایا: اے لوگو! اس کے ظاہر ہونے پر تم تین جماعتوں میں بٹ جاؤ گے۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: (اللہ تعالیٰ فرمائے گا) اے کافرو! تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی؟ وہ بولے: ہم نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے اور بیہودہ فکر والوں کے ساتھ بیہودہ فکر کرتے تھے اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے رہے۔ یہاں تک کہ ہمیں موت آئی تو انہیں سفارشیوں کی سفارش کام نہ دے گی۔ پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم ان میں بھلائی نہیں دیکھتے ہو مگر اس میں چھوڑ دیا گیا، جب اللہ تعالیٰ ارادہ کرے گا کہ کوئی اس میں سے باہر نہ نکلے تو ان کے چہرے اور رنگ تبدیل فرما دے گا۔ تب ایک آدمی مومنین میں سے نکلے گا اور عرض کرے گا: اے میرے رب۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو جس جس کو پہچانتا ہے ان کو نکال لا۔ وہ دیکھے گا تو کسی کو بھی نہ پہچان سکے گا، اس کو آدمی یوں آوازیں دے گا۔ اے فلاں! میں فلاں شخص ہوں۔ وہ کہے گا: میں تجھے نہیں پہچانتا ہوں۔ اس وقت وہ لوگ کہیں گے "اے ہمارے رب ہم کو دوزخ سے نکال دے پھر اگر ہم ویسے ہی کریں تو ہم ظالم ہیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا: دھتکارے یعنی خائب وخاسر پڑے رہو، اس میں اور مجھ سے بات نہ کرو۔ جب اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا تو جہنم ان کو ڈھانپ لے گی پھر اس کے بعد کبھی بھی کوئی جہنم سے باہر نہیں نکل سکے گا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3875۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ اَنْبَا يَعْلٰى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي ظَبْيَانَ عَنْ اَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ قَالَ الْقَسْوَرَةُ الرُّمَاةُ رِجَالُ الْقُنُصِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ(المدثر : 51)

''شیر سے بھاگے ہوں''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں (قسورہ کا مطلب) شکار کی طرح (ڈرکر) بھاگنے والے ہیں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3876- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ حَزْمٍ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ :وَمَا تَشَاءُ ونَ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ، قَالَ:يَقُوْلُ رَبُّكُمْ عَزَّوَجَلَّ : اَنَا اَهْلٌ اَنْ اُتَّقٰى اَنْ يَّجْعَلَ مَعِيَ اِلٰهًا اٰخَرَ، وَاَنَا اَهْلٌ لِمَنِ اتَّقٰى اَنْ يَّجْعَلَ مَعِيَ اِلٰهًا اٰخَرَ اَنْ اَغْفِرَ لَهُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ آیت) پڑھی:

وَمَا تَشَاءُ ونَ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ(المدثر : 56)

''اورتم کیا چاہو مگر یہ کہ اللہ چاہے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

وہی ہے ڈرنے کے لائق اور اسی کی شان ہے مغفرت فرمانا، آپ نے فرمایا: تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے: میں اس بات کا اہل ہوں کہ میرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے سے بچا جائے اور میں ہی اس بات کا اہل ہوں کہ جو شرک سے بچتا ہے میں اس کو بخش دوں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الْقِيَامَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حدیث 3876

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 3328 اخرجه ابومحمد الدارمى فى "سننه" طبع دارالكتاب العربى بيروت لبنان 1407ه 1987ء رقم الحديث: 2724 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 12456 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 11630 اخرجه ابويعلى الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ه-1984ء رقم الحديث: 3317

3877-اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالسَّلَامِ،ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ،اَنْبَاَ جَرِيْرٌ،عَنْ مُغِيْرَةَ،عَنْ تَمِيْمِ الضَّبِّيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: اُخْتُلِفَ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَنَةً لَا اُكَلِّمُهُ وَلَا يَعْرِفُنِي فَسَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ: قَالَ لِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ : مَنِ الرَّجُلُ؟ قُلْتُ : مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ،قَالَ مَنْ اَيِّهِمْ؟ قُلْتُ : مِنْ بَنِي اَسْدٍ قَالَ : مِنْ حُرُوْرِيَّتِهِمْ اَوْ مِمَّنْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ؟ قُلْتُ: مِمَّنْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ،قَالَ: سَلْ قُلْتُ(لَا اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ) قَالَ : يُقْسِمُ رَبُّكَ بِمَاشَاءَ مِنْ خَلْقِهِ،قُلْتُ : (وَلَا اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ) قَالَ: مِنَ النَّفْسِ الْمَلُوْمِ، قُلْتُ: (اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ لَّنْ نَجْمَعَ عِظَامَهُ بَلٰى قَادِرِيْنَ عَلٰى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهُ) قَالَ: لَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ خُفًّا اَوْ حَافِرًا،قُلْتُ: (فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ)(الانعام : 98)قَالَ: اَلْمُسْتَقَرُّ فِي الرَّحِمِ،وَّمُسْتَوْدَعٌ فِي الصُّلْبِ .

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ القیامۃ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✦✦-حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک سال تک میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس مختلف مواقع پر گیا، اس دوران نہ میں نے ان سے گفتگو کی اور نہ انہوں نے مجھے پہچانا۔ پھر ایک مرتبہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: اہل عراق سے ہوں۔ آپ نے پوچھا: کس قبیلے سے تعلق ہے؟ میں نے کہا: بنی اسد سے۔ آپ نے پوچھا: باغیوں میں سے یا ان میں سے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا؟ میں نے کہا: ان میں سے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا۔ آپ نے فرمایا: پوچھو(کیا پوچھنا چاہتے ہو) میں نے کہا:

لَا اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ(القيامة:1)

''روز قیامت کی قسم یاد فرماتا ہوں''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(کا مطلب سمجھنا چاہتا ہوں) آپ نے فرمایا: تمہارا رب اپنی خلق میں سے جس کی چاہتا ہے قسم کھاتا ہے۔ میں نے کہا:

وَلَا اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ(القيامة:2)

''اور اس جان کی قسم جو اپنے اوپر ملامت کرے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(کا کیا مطلب ہے) آپ نے فرمایا: وہ نفس جس کی ملامت کی گئی ہے۔ میں نے کہا:

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ لَّنْ نَجْمَعَ عِظَامَهُ بَلٰى قَادِرِيْنَ عَلٰى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهُ(القيامة:3,4)

''کیا آدمی یہ سمجھتا کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیاں جمع نہ فرمائیں گے کیوں نہیں ہم قادر ہیں کہ اس کے پور ٹھیک بنادیں''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(کا کیا مطلب ہے) آپ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو (اس کی انگلیوں کے پورے) اونٹ یا گدھے کے کھر جیسے (بھی) بنا سکتا تھا۔ میں نے کہا:

فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ (الانعام:98)

''پھر کہیں تمہیں ٹھہرنا ہے اور کہیں امانت رہنا ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(کا کیا مطلب ہے) آپ نے فرمایا: ٹھہرنا رحم میں ہے اور امانت پشت میں رہنا ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3878 ۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِیءٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، ثنا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: (بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهُ) يَقُوْلُ: سَوْفَ اَتُوْبُ (يَسْاَلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ) فَيَتَبَيَّنُ لَهُ اِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۔

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

-حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما:

بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهُ (القيامة:5)

''بلکہ آدمی چاہتا ہے کہ اس کی نگاہ کے سامنے بدی کرے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(کے متعلق فرماتے ہیں) انسان کہتا ہے: میں عنقریب توبہ کرلوں گا۔

يَسْاَلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ (القيامة:6)

''پوچھتا ہے قیامت کا دن کب ہوگا؟''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ تو اس پر ظاہر ہو جائے گا، جب اس کی آنکھیں چندھیا جائیں گی۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3879 ۔اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْعَنْبَرِیُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالسَّلَامِ، ثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَاَ جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِی الضُّحٰی، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِی قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ: (يَوْمَ يَاْتِی بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَايَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَالَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ) (الانعام: 158) قَالَ: طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْآيَةَ (وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

-حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

يَوْمَ يَاْتِی بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَايَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَالَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ (الانعام: 158)

''جس دن تمہارے رب کی وہ ایک نشانی آئی گی کسی جان کو ایمان لانا کام نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لائی''۔ (ترجمہ

کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے بارے میں فرماتے ہیں: (وہ نشانی) سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَر (القيامة:9,10)

''اور سورج اور چاند ملا دیئے جائیں گے اس دن آدمی کہے گا کدھر بھاگ کر جاؤں''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3880۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبْجَرَ، عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ اَبِيْ فَاخِتَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَدْنَى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَّرَجُلٌ يَنْظُرُ فِيْ مُلْكِهِ اَلْفَيْ سَنَةٍ يَرَى اَقْصَاهُ كَمَا يَرَى اَدْنَاهُ يَنْظُرُ فِيْ اَزْوَاجِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرُرِهِ، وَاِنَّ اَفْضَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَّمَنْ يَّنْظُرُ فِيْ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى كُلَّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ

تَابَعَهُ اِسْرَائِيْلُ بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ ثُوَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَدْنَى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَّمَنْ يَّرَى فِيْ مُلْكِهِ اَلْفَيْ سَنَةٍ، وَاِنَّ اَفْضَلَهُمْ مَنْزِلَةً لَّمَنْ يَّنْظُرُ فِيْ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى كُلَّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ تَلَا: وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ، قَالَ: اَلْبَيَاضُ وَالصَّفَاءُ، اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ، قَالَ: يَنْظُرُ كُلَّ يَوْمٍ فِيْ وَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، هٰذَا حَدِيْثٌ مُفَسَّرٌ فِي الرَّدِّ عَلَى الْمُبْتَدِعَةِ، وَثُوَيْرُ بْنُ اَبِيْ فَاخِتَةَ، وَاِنْ لَمْ يُخَرِّجَاهُ فَلَمْ يُنْقَمْ عَلَيْهِ غَيْرُ التَّشَيُّعِ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے ادنیٰ درجے کے جنتی کا یہ مقام ہوگا کہ وہ اپنی ملکیت میں دو ہزار سال سیر کرے (تو اس کی انتہاء کو پہنچے گا) جیسا کہ ادنیٰ درجے کا جنتی اپنی بیویوں، خدام اور تخت کی طرف دیکھے گا اور سب سے افضل درجے کا جنتی وہ ہوگا جو ایک دن میں دو مرتبہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کرے گا۔

نوٹ: ثویر ابن ابی فاختہ سے یہ حدیث روایت کرنے میں اسرائیل بن یونس نے عبدالملک بن ابجر کی متابعت کرتے ہوئے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ادنیٰ درجے کے جنتی کا یہ مقام ہوگا کہ وہ اپنی ملکیت میں دو ہزار سال سیر کرے گا اور سب سے افضل و اعلیٰ درجے کا جنتی ایک دن میں دو مرتبہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کرے گا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی:

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ (القيامة:22)

حدیث: 3380

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 2553 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 2623 اخرجه ابويعلى الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 5729 اخرجه ابومحمد الكسى فى "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحديث: 819

''کچھ منہ اس دن تروتازہ ہوں گے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ نے فرمایا: سفید اور صاف

اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ (القیامة:23)

''اپنے رب کو دیکھتے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ فرماتے ہیں: وہ ہر دن اللہ تعالیٰ کا دیدار کرے گا۔

۞۞ یہ حدیث بدعتیوں کے رد کے لئے مفسر حدیث ہے اور ثویر بن فاختہ کی روایات اگرچہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں نقل نہیں کی گئیں لیکن سوائے اہل تشیع کے اور کسی نے ان پر جرح نہیں کی۔

3881۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى اَشَيْءٌ قَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ شَيْءٌ اَنْزَلَهُ اللّٰهُ قَالَ قَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَنْزَلَهُ اللّٰهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ:

اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى (القیامة:34(

رسول اللہ کا فرمان ہے یا قرآن کی آیت ہے؟

انہوں نے فرمایا: یہ قول تو رسول اللہ ﷺ کا تھا لیکن بعد میں اللہ تعالیٰ نے (آیت کے طور پر بھی) نازل فرمادی۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3882۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا يَزِيْدُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ اَبِي الْيَسَعِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَرَاَ : اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى، قَالَ :بَلٰى، وَاِذَا قَرَاَ : اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ، قَالَ:بَلٰى،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب یہ آیت پڑھتے:

اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى (القیامة:40)

''کیا جس نے یہ کچھ کیا وہ مردے نہ جلا سکے گا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو کہتے ''بلی'' (کیوں نہیں)

اور جب (یہ آیت) پڑھتے:

اَلَیْسَ اللّٰهُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ (التین:8)

''کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو آپ کہتے ''بلی'' کیوں نہیں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِیْرُ سُوْرَةِ هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

3883- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ دُحَیْمٍ، اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِیُّ، حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی، اَنْبَاَنَا اِسْرَائِیْلُ، عَنْ اِبْرَاهِیمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِیِّ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَذْکُوْرًا حَتّٰی خَتَمَهَا، ثُمَّ قَالَ: اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ، اَطَّتِ السَّمَآءُ وَحَقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ مَا فِیْهَا مَوْضِعُ قَدْرِ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا مَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلّٰهِ، وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیلًا وَلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَی الْفُرُشِ، وَلَخَرَجْتُمْ اِلَی الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی، وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُّ اَنِّیْ شَجَرَةٌ تُعْضَدُ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

سورة هل اتى على الانسان کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

-حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے سورۃ الدھر پوری پڑھی۔ پھر فرمایا: میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے اور وہ کچھ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان چرچراتا ہے اور اس کا حق ہے کہ چرچرائے، اس میں چار انگلیوں کے برابر بھی کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں فرشتہ سجدہ ریز نہ ہو، اور خدا کی قسم! جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جان لو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ اور اپنے بستروں پر بیویوں سے لذت حاصل نہ کرو اور تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گڑگڑاتے ہوئے جنگلوں، پہاڑوں کی طرف نکل جاؤ۔ خدا کی قسم! میری تو آرزو یہ ہے کہ کاش میں کوئی درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث: 3883

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2312 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 4190 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 21555 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 13115

3884۔ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَّاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِىْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا قَالَ ذُلِّلَتْ لَهُمْ فَيَتَنَاوَلُوْنَ مِنْهَا كَيْفَ شَاؤُوْا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا (الانسان: 14)

''اور اس کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے گئے ہوں گے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے بارے میں فرماتے ہیں: وہ گچھے ان کی طرف جھکا دیئے جائیں گے تو وہ ان میں سے حسب خواہش لے لیں گے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3885۔ اَخْبَرَنِىْ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِىُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْعَدَنِىُّ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ ذَكَرَ مَرَاكِبَ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ تَلَا وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے جنتیوں کی سواریوں کا ذکر کیا اور پھر یہ آیت پڑھی:

وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا (الانسان: 20)

''اور جب تو ادھر نظر اٹھائے ایک چین دیکھے اور بڑی سلطنت''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الْمُرْسَلَاتِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3886۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ قَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْبَاشَانِىُّ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِىْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا قَالَ هِىَ الْمَلَآئِكَةُ اُرْسِلَتْ بِالْمَعْرُوْفِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ المرسلات کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَالْمُرْسَلاتِ عُرُفًا (المرسلات:1)

''قسم ان کی جو بھیجی جاتی ہیں لگاتار''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: یہ فرشتے ہیں جو بھلائی دے کر بھیجے جاتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3887- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْرَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَرْعَرَةَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ اِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ مَا الْعَاصِفَاتِ عَصْفًا قَالَ الرِّيَاحُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت خالد بن عرعرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے پوچھا:

الْعَاصِفَاتِ عَصْفًا (المرسلات:2)

''پھر زور سے جھونکا دینے والیاں''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(سے کیا مراد؟) ہے آپ نے فرمایا: ہوائیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3888- اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ سَمِعْتُ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَسُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ "اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ" قَالَ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ نَقْصِرُ الْخَشَبَ ذِرَاعَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً فَنَرْفَعُهُ فِي الشِّتَاءِ وَنُسَمِّيْهِ الْقَصْرَ قَالَ وَسَمِعْتُ بْنَ عَبَّاسٍ وَسُئِلَ عَنْ جِمَالَةٍ صُفْرٍ قَالَ حِبَالُ السُّفُنِ يُجْمَعُ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ حَتّٰى يَكُوْنَ كَاَوْسَاطِ الرِّجَالِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبدالرحمٰن بن عابس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے متعلق پوچھا گیا:

اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ (المرسلات:32)

''بے شک دوزخ چنگاریاں اڑاتی ہیں''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو آپ نے فرمایا: ہم زمانہ جاہلیت میں دو یا تین گز کی لکڑیاں توڑ لیتے تھے اور موسم سرما میں اونچی کر دیتے تھے اس عمل کا نام ''نصر'' رکھتے تھے۔ نیز آپ سے ''جمالات صفر'' کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا (اس سے مراد) کشتیوں کی رسیاں ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ باندھ دی جاتیں تو وہ کجاوے کے درمیانی حصے کی طرح ہو جاتیں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيرُ سُوْرَةِ عَمَّ يَتَسَآءَ لُوْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3889- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ اَبِي حَامِدٍ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّخْلُقَ الْخَلْقَ اَرْسَلَ الرِّيْحَ فَتَسَحَّبَتِ الْمَاءَ حَتّٰى اَبْدَتْ عَنْ حَشْفَةٍ وَّهِيَ الَّتِي تَحْتَ الْكَعْبَةِ ثُمَّ مَدَّ الْاَرْضَ حَتّٰى بَلَغَتْ "مَا شَآءَ اللّٰهُ" مِنَ الطُّوْلِ وَالْعَرْضِ قَالَ وَكَانَتْ هٰكَذَا تَمْتَدُّ وَاَرَانِي ابْنُ عَبَّاسٍ بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَهٰكَذَا قَالَ فَجَعَلَ اللّٰهُ الْجِبَالَ رَوَاسِيَ اَوْتَادًا فَكَانَ اَبُوْ قُبَيْسٍ مِنْ اَوَّلِ جَبَلٍ وُّضِعَ فِي الْاَرْضِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ عم یتساءلون کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق بنانے کا ارادہ کیا تو ہوا کو بھیجا۔ اس نے پانی کو گھسیٹا اور ایک جزیرے سے اس کو ظاہر کیا یہ وہ جزیرہ تھا جو کعبہ کے نیچے پھر زمین بنائی اور اپنی مرضی کے مطابق اس کا طول اور عرض رکھا (عطاء) کہتے ہیں اس طرح اس کو بچھایا اور مجھے ابن عباس نے اس اس طرح اپنا ہاتھ کر کے دکھایا۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو میخیں بنایا تو ابوقبیس (پہاڑ) زمین پر رکھے جانے والے پہاڑوں میں سب سے پہلا پہاڑ ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3890- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى لَابِثِيْنَ فِيْهَا اَحْقَابًا قَالَ الْحَقَبُ ثَمَانُوْنَ سَنَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

لَابِثِيْنَ فِيْهَا اَحْقَابًا (النبا: 23)

''اس میں قرنوں رہیں گے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(کی تفسیر میں) فرماتے ہیں: ایک حقب ۸۰ برس کا ہوتا ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3891- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَنْصُوْرٍ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبُوْشَنْجِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ

حَنْبَلَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَنْبَاَ حُصَيْنٌ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ كَاْسًا دِهَاقًا قَالَ هِيَ الْمُتَتَابِعَةُ الْمُمْتَلِئَةُ قَالَ وَرُبَمَا سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُوْلُ اَسْقِنَا وَادْهِقْ لَنَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

كَاْسًا دِهَاقًا (النبا: 34)

''اور چھلکتا جام''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: یہ مسلسل اور بھرے ہوئے جام ہوں گے۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو میں نے کئی مرتبہ یہ دعا مانگتے سنا ہے (یا اللہ وہ جام) ہمیں پلا اور ہمارے لئے بھر دے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3892- حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خُنَيْسٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ نَعُوْدُهُ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ سَعِيْدُ بْنُ حَسَّانَ الْمَخْزُوْمِيُّ، وَكَانَ قَاصَّ جَمَاعَتِنَا، وَكَانَ يَقُوْمُ بِنَا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ: كَيْفَ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ حَدَّثْتَنِيْ عَنْ اُمِّ صَالِحٍ؟ قَالَ: حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ صَالِحٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلَامُ ابْنِ اٰدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ، اَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ، اَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ: قُلْتُ: مَا اَشَدَّ هٰذَا، فَقَالَ سُفْيَانُ: وَمَا شِدَّةُ هٰذَا الْحَدِيْثِ، اِنَّمَا جَاءَتْ بِهِ امْرَاَةٌ عَنِ امْرَاَةٍ هٰذَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ الَّذِيْ اَرْسَلَ بِهِ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَاَ: يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا، وَقَالَ: وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ،

وَقَالَ: لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ

✧✧ -محمد بن یزید بن خنیس رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ہم حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی عیادت کے لئے گئے ہوئے تھے۔ ان کے پاس سعید بن حسان المخزومی آئے، یہ ہماری جماعت کے قصہ گو تھے اور یہ ماہ رمضان ہمارے پاس گزارا کرتے تھے۔ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: وہ حدیث کیسی ہے جو تم نے مجھے ام صالح کے حوالے سے بیان کی تھی؟ انہوں نے کہا: ام

حدیث 3892

اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 7132 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت لبنان' (طبع ثاني) 1403ھ' رقم الحديث: 484 اخرجه ابوعبدالله القضاعي في "مسنده" طبع موسسة الرسالة' بيروت' لبنان 1407ھ/ 1986ء' رقم الحديث: 305 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/ 1988ء' رقم الحديث: 1554

صالح علیہ نے صفیہ بنت شیبہ رحمۃ اللہ کے ذریعے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن آدم کا کلام صرف امر بالمعروف یا نہی عن المنکر یا ذکراللہ ہونا چاہیے۔

محمد بن یزید کہتے ہیں: میں نے کہا: یہ کس قدر سخت ہے، سفیان نے کہا: اس حدیث اللہ تعالیٰ کی اس کتاب میں جواس نے تمہارے نبی پر نازل فرمائی ہے، ایک عورت نے عورت سے روایت کی ہے پھر آپ نے یہ آیات پڑھیں:

يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا(النبا:38)

''جس دن جبریل کھڑا ہوگا اور سب فرشتے پہرا باندھے کوئی بول نہ سکے گا مگر جسے رحمٰن نے اذن دیا اور اس نے ٹھیک بات کہی''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور فرمایا:

وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (العصر)

''اس زمانہ محبوب کی قسم! آدمی ضرور نقصان میں ہے مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو وصیت کی تاکید کی''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور فرمایا:

لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ (النساء:114)

''ان کے زیادہ مشوروں میں کوئی بھلائی نہیں ہے مگر وہ جو صدقہ یا بھلائی کا حکم کرے یا لوگوں میں اصلاح کرے''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تَفْسِيرُ سُورَةِ النَّازِعَاتِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

3893۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي نُجَيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا *وَالنَّازِعَاتِ غَرْقًا وَّالنَّاشِطَاتِ نَشْطًا قَالَ الْمَوْتُ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ النازعات کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

✦✦۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

وَالنَّازِعَاتِ غَرْقًا وَّالنَّاشِطَاتِ نَشْطًا(النازعات:1,2)

''وقسم ان کی کہ سختی سے جان کھینچیں اور نرمی سے بند کھولیں''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)
کے متعلق فرماتے ہیں (اس سے مراد) موت ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3894۔ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ، اَنْبَاَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ رُبُعُ اللَّيْلِ، قَالَ :يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ، يَا اَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا جَاءَ تِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ، فَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي اُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ، فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي ؟ قَالَ:مَا شِئْتَ، الْحَدِيثُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رات کا ایک چوتھائی حصہ گزر جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: اے لوگو! اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو۔ اے لوگو! یاد کرو تھرتھرانے والی آ گئی، اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی موت آئے گی (ان تکلیفوں سمیت) جو اس میں ہیں۔ تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں تو میں آپ پر کس قدر درود پڑھوں؟ آپ نے فرمایا: جتنا چاہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3895۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى الْاَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ :كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُ عَنِ السَّاعَةِ حَتّٰى اُنْزِلَ عَلَيْهِ يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسَاهَا فِيمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرَاهَا اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهَاهَا، قَالَ:فَانْتَهٰى،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، فَاِنَّ ابْنَ عُيَيْنَةَ كَانَ يُرْسِلُهُ بِآخِرِهِ

✦✦ ۔ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے متعلق سوال کیا جاتا تھا بالآخر آپ پر یہ آیت نازل ہوئی:

يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسَاهَا فِيمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرَاهَا اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهَاهَا (النازعات:42,43)

''تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں کہ وہ کب کے لئے ٹھہری ہوئی ہے تمہیں اس کے بیان سے کیا تعلق تمہارے رب ہی تک اس کی انتہاء ہے''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

حدیث 3895

اخرجه ابن راهويه الحنظلي في "مسنده" طبع مكتبه الايمان' مدينه منوره' (طبع اول) 1412ه / 1991ء رقم الحديث: 777

؎؎ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔ ابن عیینہ دوسری سند میں ارسال کرتے ہیں۔

تَفْسِيرُ سُوْرَةِ عَبَسَ وَتَوَلّٰى

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3896۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ :اُنْزِلَتْ عَبَسَ وَتَوَلّٰى فِيْ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى، فَقَالَتْ : اَتَى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ يَقُوْلُ : اَرْشِدْنِيْ، قَالَتْ :وَعِنْدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُظَمَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ، قَالَتْ :فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِضُ عَنْهُ وَيُقْبِلُ عَلَى الْاٰخَرِ، وَيَقُوْلُ : اَتَرَى مَا اَقُوْلُ بَاْسًا، فَيَقُوْلُ :لَا، فَفِيْ هٰذَا اُنْزِلَتْ عَبَسَ وَتَوَلّٰى،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، فَقَدْ اَرْسَلَهُ جَمَاعَةٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

سورۃ عبس وتولیٰ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ - ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: یہ آیت "عبس وتولی" نابینا صحابی حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ آپ (اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے) فرماتی ہیں: (حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: مجھے ہدایت فرمائیے۔ آپ فرماتی ہیں: اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکین کے بڑے بڑے لوگ آئے ہوئے تھے۔ آپ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے توجہ ہٹا کر ان کی جانب متوجہ ہو گئے اور فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے میں جو کچھ کہہ رہا ہوں اس میں کوئی حرج ہے؟ اس (عبداللہ بن ام مکتوم) نے کہا: جی نہیں۔ اس موقع پر یہ آیت "عبس وتولی" نازل ہوئی۔

(محض اللہ رب العزت کے دین کی سربلندی کی خواہش میں ان شرفاء کی جانب زیادہ توجہ فرمائی۔ کیونکہ دلِ اطہر میں یہ خیال تھا کہ اگر یہ لوگ اسلام قبول کر لیں گے تو اسلام بہت جلدی سے پھیلے گا۔ شفیق)

حدیث 3896

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3331 اخرجه ابو عبدالله الاصبحي في "الموطا" طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي) رقم الحديث: 476 اخرجه ابو حاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 535 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 4848

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔ تاہم (محدثین رحمۃ اللہ علیہم کی ایک) جماعت نے ہشام بن عروہ سے ارسال کیا ہے۔

3897۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ التَّمِيْمِيِّ اَنْبَاَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَاَ حَمِيْدٌ عَنْ اَنَسٍ وَّحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَاَ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ فَاَنْبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا وَّحَدَائِقَ غُلْبًا وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا قَالَ فَكُلُّ هٰذَا قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا الْاَبُّ ثُمَّ نَقَضَ عَصًا كَانَتْ فِي يَدِهِ فَقَالَ هٰذَا لَعَمْرُ اللّٰهِ التَّكَلُّفُ اِتَّبِعُوْا مَا تَبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ هٰذَا الْكِتَابِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

فَاَنْبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا وَّحَدَائِقَ غُلْبًا وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا (عبس: 27تا31)

''تو اس نے اگایا اناج اور انگور اور چارہ اور زیتون اور کھجور اور گھنے باغیچے اور میوے اور گھاس''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(انس بن مالک رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں ہم ان سب کو پہچانتے ہیں لیکن ''اب'' کا کیا مطلب ہے؟ پھر انہوں نے وہ عصا توڑ دیا جو ان کے ہاتھ میں تھا آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! یہ تکلف ہے تم اس کی پیروی کرو جو تمہارے لئے اس کتاب سے ظاہر ہو۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3898۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَوْدَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُبْعَثُ النَّاسُ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا يُلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ، وَيَبْلُغُ شَحْمَةَ الْاُذُنِ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاسَوْءَتَاهُ يَنْظُرُ بَعْضُنَا اِلٰى بَعْضٍ، قَالَ: شُغِلَ النَّاسُ عَنْ ذٰلِكَ، وَتَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهِ وَاَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيْهِ لِكُلِّ امْرِءٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَانٌ يُّغْنِيْهِ،

حدیث 3898

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه، حلب، شام، 1406ھ، 1986ء، رقم الحديث: 2083 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 24632 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 2210 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاهره، مصر، 1415ھ، رقم الحديث: 51 اخرجه ابوبكر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المكتب الاسلامی، بيروت لبنان، (طبع ثانی) 1403ھ، رقم الحديث: 91

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، وَاتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ حَاتِمِ بْنِ اَبِىْ صَغِيْرَةَ، عَنْ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ مُخْتَصَرًا

✧✧ - ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو قیامت کے دن ننگے بدن ننگے پاؤں غیر مختون اٹھایا جائے گا، وہ اپنے پسینے میں ڈوب رہے ہوں گے، ان کا پسینہ کان کی لو کے برابر پہنچ رہا ہوگا۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! افسوس کہ لوگ ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھ رہے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا: اس دن لوگوں کو اس چیز کا دھیان ہی نہیں ہوگا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیات پڑھیں:

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيهِ وَاُمِّهِ وَاَبِيهِ وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ لِكُلِّ امْرِءٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيهِ (عبس: 34تا37)

''اس دن بھاگے گا آدمی اپنے بھائی سے اور ماں، باپ، بیوی اور بیٹوں سے ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک فکر ہے کہ وہی اسے بس ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے ان لفظوں کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حاتم بن ابی صغیرہ پھر ابی ملیکہ پھر قاسم کے واسطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت مختصر بیان کی ہے۔

3899 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِىْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ "وَحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً" قَالَ يَصِيْرَانِ غَبَرَةً عَلٰى وُجُوْهِ الْكُفَّارِ لَا عَلٰى وُجُوْهِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ "وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ"

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً (الحاقة: 14).

''اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر دفعتہً چورا چورا کر دیئے جائیں گے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ کافروں کے سامنے غبار ہو جائیں گے تاہم مومنوں کے سامنے ایسا نہیں ہوگا اور یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ (عبس: 40,41)

''اس دن کچھ چہروں پر غبار ہوگا ان پر سیاہی چڑھ رہی ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيرُ سُوْرَةِ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3900۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَانَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوْسَى الْفَرَّاءُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَحِيرٍ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَلْيَقْرَاْ : اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ اذا الشّمس کورت کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✦✦ ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوآدمی قیامت کے دن کا نظارہ کرنا چاہتا ہووہ "اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ" پڑھ لیا کرے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3901۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيْلِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ الْخَطْمِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي عِبَادِ بْنِ الْعَوَّامِ اَنْبَا حُصَيْنٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ قَالَ حَشْرُ الْبَهَائِمِ مَوْتُهَا وَحَشْرُ كُلِّ شَيْءٍ الْمَوْتُ غَيْرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ (التكوير:5)

''جب وحشی جانور جمع کئے جائیں گے''۔(ترجمہ کنزالایمان،امام احمدرضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: انسان اور جنات کے سوا تمام مخلوقات جانور وغیرہ کا حشران کی موت ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3902۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكٍ

حديث 3900

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3333 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 4806

بْنِ حَرْبٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ قَالَ هُمَا الرَّجُلَانِ يَعْمَلَانِ الْعَمَلَ يَدْخُلَانِ بِهِ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ الْفَاجِرُ مَعَ الْفَاجِرِ وَالصَّالِحُ مَعَ الصَّالِحِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧-حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ (التکویر: 7)

''جب جانوں کے جوڑے بنیں''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: یہ دو آدمی ہیں جو عمل کرتے ہیں، وہ اپنے اپنے عمل کی بناء پر جنت اور دوزخ میں جائیں گے۔ فاجر، فاجر کے ہمراہ اور نیک، نیک کے ہمراہ۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3903- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْخُزَاعِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى بْنُ اَبِي مُرَّةَ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ ''فَلَا اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ'' قَالَ هِيَ بَقَرُ الْوَحْشِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧-حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

فَلَا اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ (التکویر: 15)

''قسم ہے ان کی جو الٹے پھریں، سیدھے چلیں، تھم رہیں''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں (اس سے مراد) جنگلی گائے ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3904- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْكَارِزِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَرْعَرَةَ قَالَ لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَعَرَنِي ذٰلِكَ ذَعْرًا شَدِيْدًا فَاَتَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَبَيْنَا اَنَا عِنْدَهُ اِذْ سَاَلَهُ رَجُلٌ مَا الْجَوَارُ الْكُنَّسُ قَالَ الْكَوَاكِبُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧-حضرت خالد بن عرعرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو میں اس وجہ سے شدید خوف زدہ ہو گیا۔ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آ گیا۔ ابھی میں ان کے پاس ہی تھا کہ ایک آدمی نے آپ سے سوال کیا کہ ''اَلْجَوَارُ

حدیث 3906

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 23337 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحديث: 2656

الْكُنَّسُ" کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ستارے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3905۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا السِّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ شَرِيْكٌ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ وَ عَنْ اَبِي حُصَيْنٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كِلَاهُمَا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ خَرَجَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَقَالَ نِعْمَ سَاعَةُ الْوِتْرِ هٰذِهٖ ثُمَّ تَلَا "وَاللَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ" صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ طلوع فجر کے وقت نکلے اور بولے وتر کے لئے یہ کتنا اچھا وقت ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

وَاللَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ (التکویر: 17,18)

''اور رات کی قسم جب پیٹھ دے اور صبح کی جب دم لے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3906۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلِيْمٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَانَا عَبْدَانُ، اَنْبَانَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَانَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ حُذَيْفَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ سَائِلٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَ، فَسَكَتَ الْقَوْمُ، ثُمَّ اِنَّ رَجُلًا اَعْطَاهُ، فَاَعْطَاهُ الْقَوْمُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اسْتَنَّ خَيْرًا فَاسْتُنَّ بِهٖ فَلَهُ اَجْرُهُ، وَمِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ غَيْرَ مُنْتَقِصٍ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا، وَمَنِ اسْتَنَّ شَرًّا فَاسْتُنَّ بِهٖ فَعَلَيْهِ وِزْرُهُ، وَمِثْلُ اَوْزَارِ مَنِ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مُنْتَقِصٍ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا، قَالَ: وَتَلَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ: عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ فَقَطْ

سورۃ اذا السماء انفطرت کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ ۔حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص نے سوال کیا۔ سب لوگ خاموش رہے پھر ایک آدمی نے اس کو کچھ دے دیا پھر باقی لوگوں نے بھی اس کو دے دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی

نیک کام کرے اور اس کے نیک عمل کو اپنا لیا جائے تو اس کو اپنے عمل کا بھی ثواب ملے گا اور جو لوگ اس کو اپنا ئیں گے ان کا ثواب کم کئے بغیر ان کے برابر اس شخص کو بھی ثواب دیا جائے گا اور جو آدمی برا عمل کرے اور اس کے اس عمل کو اپنا لیا جائے تو اس کو اپنے عمل کا گناہ بھی ہوگا اور جو لوگ اس کو اپنا ئیں گے ان کے گناہ میں کمی کئے بغیر ان کے برابر اس کو بھی گناہ ملے گا۔ پھر حضرت حذیفہ نے یہ آیت پڑھی:

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ (الانفطار:5)

''ہر جان جان لے گی جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صرف یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ''مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ''

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الْمُطَفِّفِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3907- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ اَبِي حَامِدٍ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ بْنَ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ قَالَ *رَاَيْتُ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقْرَاُ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ وَهُوَ يَبْكِي قَالَ هُوَ الرَّجُلُ يَسْتَاجِرُ الرَّجُلَ اَوِ الْكَيَّالُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ يَحِيْفُ فِي كَيْلِهٖ فَوِزْرُهُ عَلَيْهِ

سورۃ المطففین کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✦✦ - حضرت عبدالرحمٰن الاعرج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ ''وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ'' پڑھتے ہوئے رویا کرتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں (اس میں ان لوگوں کا ذکر ہے) جو کسی آدمی کو اجرت پر لیتے ہیں یا اس سے مراد ماپنے والا ہے کہ وہ جان بوجھ کر کم تولتا ہے۔

3908- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِيُ، بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ ذَنْبًا كَانَتْ نُكْتَةً سَوْدَاءَ فِي قَلْبِهٖ، فَاِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ سُقِلَ مِنْهَا قَلْبُهٗ، وَاِنْ زَادَ زَادَتْ حَتّٰى يَعْلَقَ بِهَا قَلْبُهٗ فَذٰلِكَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهٖ كَلَّا بَلْ رَانَ

حدیث 3908

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 3334 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 4244 اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر، رقم الحديث: 7939

عَلٰى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُونَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندۂ مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نشان پڑ جاتا ہے، اگر وہ اس سے توبہ کر لے، استغفار کر لے اور اسے چھوڑ دے تو وہ نشان وہاں سے ختم ہو جاتا ہے اور اگر وہ مزید گناہ کرے تو یہ سیاہی بھی بڑھ جاتی ہے حتیٰ کہ اس کا دل مکمل کالا ہو جاتا ہے۔ یہ ہے وہ "ران" جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یوں کیا ہے:

بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُونَ (المطففين: 14)

"کوئی نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ان کی کمائیوں نے"۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3909- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خِتَامُهُ مِسْكٌ قَالَ خَلَطَ وَلَيْسَ بِخَاتَمٍ يَخْتِمُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خِتَامُهُ مِسْكٌ (اس کی مہر مشک پر ہے) (سے مراد) خلط ملط ہونا ہے، نہ کہ کوئی مہر ہے جس سے مہر لگائی جاتی ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَالسُّجُوْدِ فِيْهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَمَّا حَدِيْثُ السُّجُوْدِ فِيْهَا فَقَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى حَدِيْثِ يَحْيٰى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ

3910- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ "اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ" قَالَ سَمِعَتْ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ قَالَ اَخْرَجَتْ مَا فِيْهَا مِنَ الْمَوْتٰى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ اذا السماء انشقت کی تفسیر اور اس میں سجدہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اس سورۃ میں سجدہ کے متعلق حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یحییٰ بن ابی کثیر کے واسطے سے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور امام مالک نے عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

✦✦ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ (الانشقاق:1,2)

''جب آسمان شق ہوا اور اپنے رب کا حکم سنے اور اسے زاوار ہی یہ ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے بارے میں فرماتے ہیں: میں نے سنا ہے:

وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ (الانشقاق:3)

''جب زمین دراز کی جائے گی''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ فرماتے ہیں: قیامت کے دن۔

وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ (الانشقاق:4)

''جو کچھ اس میں ہے ڈال دے اور خالی ہو جائے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ فرماتے ہیں: اس میں جس قدر مردے ہیں سب نکال دے گی۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3911- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْرَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَنْبَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِىْ يَحْيٰى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الْبَيْتُ قَبْلَ الْاَرْضِ بِاَلْفَىْ سَنَةٍ فَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ قَالَ مِنْ تَحْتِهٖ مَدًّا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ - حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زمین کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے بیت اللہ شریف تھا پھر جب زمین بچھا دی گئی۔ آپ فرماتے ہیں: اس کے نیچے بچھائی گئی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3912- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِىُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ

حدیث 3912

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبرٰی" طبع مکتبہ دارالباز مکہ مکرمہ سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 20881

اخرجہ ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمہ الاوسط" طبع دارالحرمین قاہرہ مصر 1415ھ رقم الحدیث: 909

سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْيَمَامِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ حَاسَبَهُ اللّٰهُ حِسَابًا يَسِيرًا وَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ، قَالُوْا :لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ :تُعْطِي مَنْ حَرَمَكَ، وَتَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ، وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ، قَالَ :فَاِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ، فَمَا لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ: اَنْ تُحَاسَبَ حِسَابًا يَسِيرًا وَيُدْخِلَكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین عادات ایسی ہیں یہ جس آدمی میں پائی جائیں، اللہ تعالیٰ اس کا آسان حساب لے گا اور اس کو اپنی رحمت سے داخل جنت کرے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ وہ عادتیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا:

(1) جو تمہیں محروم رکھے تم اس کو عطا کرو۔

(2) جو تم پر ظلم کرے تم اس کو معاف کرو۔

(3) جو تم سے قطع تعلق کرے تم اس سے ملو۔

انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں ایسا کروں تو مجھے کیا انعام ملے گا؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ تیرا حساب آسان لیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے تجھے جنت میں داخل کرے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3913- اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ "لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ" قَالَ اَلسَّمَآءُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ (الانشقاق: 19)

''ضرور تم منزل بہ منزل چڑھو گے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(کے متعلق فرماتے ہیں اس سے مراد) آسمان ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3914- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَنْبَاَ اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ "لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ" قَالَ يَعْنِي نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَالًا بَعْدَ حَالٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ (الانشقاق:19)

(کے متعلق فرماتے ہیں) یعنی تمہارا نبی ایک حال کے بعد دوسرے حال میں ہوگا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الْبُرُوْجِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3915۔ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ زَيْدٍ، وَيُوْنُسَ بْنَ عُبَيْدٍ، يُحَدِّثَانِ عَنْ عَمَّارٍ، مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَمَّا عَلِيٌّ فَرَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَمَّا يُوْنُسُ فَلَمْ يَعْدُ اَبَا هُرَيْرَةَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ :وَشَاهِدٍ وَمَشْهُوْدٍ، قَالَ :الشَّاهِدُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ، وَالْمَشْهُوْدُ هُوَ الْمَوْعُوْدُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، حَدِيْثُ شُعْبَةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ البروج کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✦✦ ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

"وَشَاهِدٍ وَمَشْهُوْدٍ (البروج:3)

''اور اس دن کی جو گواہ ہے اور اس دن کی جس میں حاضر ہوتے ہیں''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: شاہد، عرفہ اور جمعہ کا دن ہے اور مشہود، قیامت کا وہ دن ہے جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔

۞۞ شعبہ کی یونس بن عبید کے حوالے سے روایت کردہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

3916۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَرْفَجَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَسَمَ "وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ" "اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ" اِلٰى اٰخِرِهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ قسم ہے:

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ(البروج:1)

''قسم آسمان کی جس میں برج ہیں''۔(ترجمہ کنزالایمان،امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ(البروج:12)

''بے شک تیرے رب کی گرفت بہت سخت ہے''۔(ترجمہ کنزالایمان،امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3917- حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِنَّ مِمَّا خَلَقَ اللّٰهُ لَلَوْحًا مَحْفُوظًا مِنْ دُرَّةٍ بَيْضَاءَ دَفَّتَاهُ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ قَلَمُهُ نُورٌ، وَكِتَابُهُ نُورٌ يَنْظُرُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَمِائَةً وَسِتِّينَ نَظْرَةً، اَوْ مَرَّةً فَفِي كُلِّ مَرَّةٍ مِنْهَا يَخْلُقُ وَيَرْزُقُ، وَيُحْيِي وَيُمِيتُ، وَيُعِزُّ وَيُذِلُّ، وَيَفْعَلُ مَا يَشَاءُ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، فَاِنَّ اَبَا حَمْزَةَ الثُّمَالِيَّ لَمْ يُنْقَمْ عَلَيْهِ اِلَّا الْغُلُوُّ فِيْ مَذْهَبِهِ فَقَطْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک سفید موتی سے لوح محفوظ بنائی، جس کی دونوں جانبیں سرخ رنگ کے یاقوت کی ہیں، اس کی قلم نور کی ہے اور اس کی لکھائی نور کی ہے، وہ اس میں روزانہ ۳۶۰ مرتبہ نظر فرماتا ہے اور ہر مرتبہ میں پیدا کرتا، رزق دیتا، زندہ کرتا، مارتا، عزت دیتا، ذلت دیتا اور جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ (الرحمٰن:29)

''اسے ہر دن ایک کام ہے''۔(ترجمہ کنزالایمان،امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ ابوحمزہ الثمالی پر کسی نے اعتراض نہیں کیا سوائے اس کے جس نے اپنے مذہب میں غلو کیا ہے۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الطَّارِقِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3918- حَدَّثَنِي اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ حَدَّثَنِي جَدِّيْ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيفٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي الْمُغِيرَةِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ "يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ" قَالَ الصُّلْبُ هُوَ الصُّلْبُ وَالتَّرَائِبُ اَرْبَعَةُ اَضْلَاعٍ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ مِّنْ اَسْفَلِ الْاَضْلَاعِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ الطارق کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

يَخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ (الطارق: 17)

''جو نکلتا ہے پیٹھ اور سینوں کے بیچ سے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں ترائب نچلی پسلی سے چاروں جانب کی پسلیوں کو کہتے ہیں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3919- اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَاتِمٍ الزَّاهِدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّنْعَانِيُّ اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْثَمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَصِيْفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ قَالَ اَلْمَطَرُ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ قَالَ ذَاتُ النَّبَاتِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما:

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ (الطارق: 11)

''آسمان کی قسم جس سے مینہ اترتا ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں (اس سے مراد) بارش ہے۔

اور

وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ (الطارق: 12)

''اور زمین کی جو اس سے کھلتی ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(سے مراد) بیل بوٹیوں والی ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3920- حَدَّثَنِيْ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ السَّهْمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، وَعَمْرُو بْنُ الرَّبِيْعِ بْنِ طَارِقٍ، وَسَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقْرَاُ فِيْ

الْوِتْرِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى :سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى، وَفِي الثَّانِيَةِ :قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ، وَفِي الثَّالِثَةِ :قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، هٰكَذَا إِنَّمَا أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ وَحْدَهُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مَرْيَمَ، وَإِنَّمَا تُعْرَفُ هٰذِهِ الزِّيَادَةُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ فَقَطْ، وَقَدْ رُوِيَ بِإِسْنَادٍ آخَرَ صَحِيحٍ

سورة سبح اسم ربك الاعلیٰ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

✧✧ -ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کی پہلی رکعت میں "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى" پڑھتے اور دوسری میں "قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ" اور تیسری میں چاروں قل پڑھا کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ابن ابی ابراہیم کے واسطے سے نقل کیا ہے جبکہ یہ اضافہ صرف یحییٰ بن ایوب کی روایت سے ثابت ہے اور یہ حدیث ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

3921- أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْجَزَرِيُّ، حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جَرِيرٍ، قَالَ :سَأَلْنَا عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَقْرَأُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوِتْرِ ؟ فَقَالَتْ :كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى :بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى، وَفِي الثَّانِيَةِ :بِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ، وَفِي الثَّالِثَةِ بِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَ الْمُعَوِّذَتَيْنِ، قَدْ أَتَى إِمَامُ أَهْلِ مِصْرَ فِي الْحَدِيثِ وَالرِّوَايَةِ سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ طَلَبْتُهَا وَقْتَ إِمْلَائِي كِتَابَ الْوِتْرِ، فَلَمْ أَجِدْهَا فَوَجَدْتُهَا بَعْدُ

✧✧✧ -عبدالعزیز بن جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں کیا پڑھا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا: آپ پہلی رکعت میں سورہ "بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى" دوسری میں "قل یا ایھا الکافرون" اور تیسری میں "قل هو الله احد" اور معوذتین پڑھا کرتے تھے۔

✿✿ حدیث اور روایت کے امام الوقت حضرت سعید بن کثیر بن عفیر نے اس کو یحییٰ بن ایوب سے روایت کیا ہے۔ میں نے کتاب الوتر کی املا کے وقت اسی حدیث کو ڈھونڈا لیکن اس وقت نہ مل سکی لیکن اس کے بعد مل گئی تھی۔

حدیث 3921

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دار الباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث:4632 اخرجه ابن راھویه الحنظلی فی "مسنده" طبع مکتبه الایمان مدینه منوره (طبع اول) 1412ھ/1991ء رقم الحدیث:1678

3922۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ يُوتِرُ بَعْدَهُمَا بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ، وَيَقْرَاُ فِي الْوِتْرِ: بِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ ''اعلیٰ'' اور سورۃ ''کافرون'' پڑھا کرتے تھے اور آخری رکعت میں سورۃ ''اخلاص'' سورۃ ''فلق'' اور سورۃ ''ناس'' پڑھا کرتے تھے۔

3923۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الْفَقِيْهُ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَشُرَيْحُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَنْبَاَ اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ اِذَا قَرَاَ "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى" قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى قَالَ وَهِيَ قِرَاءَ ةُ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧ ۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ آپ جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى پڑھتے تو کہتے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى (پاک ہے میرا وہ بلند رب جس نے درست تخلیق فرمائی) یہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی قرأۃ ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3924۔ وَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَنْبَاَ يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ كَانَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا قَرَاَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى قَالَ يَتَذَكَّرُ الْقُرْآنَ مَخَافَةَ اَنْ يُنْسٰى قَالَ وَسَمِعْتُ سَعْدًا يَقْرَاُ "مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا" قُلْتُ فَاِنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقْرَاُ اَوْ نَنْسَاهَا فَقَالَ سَعْدٌ اِنَّ الْقُرْآنَ لَمْ يَنْزِلْ عَلَى الْمُسَيَّبِ وَلَا عَلٰى اٰلِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ "سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى" وَقَالَ "وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ"

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى پڑھتے تو کہتے سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى (ہم عنقریب تمہیں پڑھائیں گے پھر تم اسے نہ بھولو گے) آپ بھولنے کے خوف کی وجہ سے قرآن پاک یاد کرتے رہتے تھے (قاسم بن ربیعہ) کہتے ہیں: میں نے سعد رضی اللہ عنہ کو یوں پڑھتے سنا مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا میں نے کہا: سعید بن میب رضی اللہ عنہ اس کو اَوْ نَنْسَاهَا پڑھا کرتے تھے۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: قرآن میب پر اور اس کی آل پر نازل نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى اور فرمایا وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ (اور اپنے رب کو یاد کرو جب بھول جاؤ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيرُ سُوْرَةِ الْغَاشِيَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3925- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْخَضِرُ بْنُ اَبَانَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عِمْرَانَ الْجُوْنِيَّ يَقُوْلُ مَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِدَيْرِ رَاهِبٍ فَنَادَاهُ يَا رَاهِبُ يَا رَاهِبُ قَالَ فَاَشْرَفَ عَلَيْهِ فَجَعَلَ عُمَرُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَيَبْكِي قَالَ فَقِيْلَ لَهُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا يُبْكِيْكَ مِنْ هٰذَا قَالَ ذَكَرْتُ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِي كِتَابِهِ "عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ" فَذٰلِكَ الَّذِيْ اَبْكَانِيْ هٰذِهٖ حِكَايَةٌ فِيْ وَقْتِهَا فَاِنَّ اَبَا عِمْرَانَ الْجُوْنِيَّ لَمْ يُدْرِكْ زَمَانَ عُمَرَ

سورۃ الغاشیہ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✦✦ -ابوعمران جونی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک راہب کے عبادت خانے سے گزرے اور راہب کو آواز دی: اے راہب، اے راہب۔ (راوی) کہتے ہیں۔ وہ راہب باہر آیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی جانب دیکھ کر رونے لگے۔ آپ سے کسی نے کہا: اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ! آپ اس کو دیکھ کر رو کیوں رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد یاد آ گیا جو کہ قرآن کریم میں موجود ہے:

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ (الغاشية:3,4,5)

''کام کریں، مشقت جھیلیں، جائیں بھڑکتی آگ میں، نہایت جلتے چشمہ کا پانی پلائے جائیں''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اس ارشاد نے مجھے رلا دیا ہے۔

✿✿ یہ واقعہ کسی اور وقت کا ہے کیونکہ ابوعمران الجونی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

3926- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ الْحَفَرِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا :لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَ هُمْ، وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ، ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کروں حتیٰ

کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرلیں جب وہ کلمہ کا اقرار کرلیں تو ان کے خون اور ان کے مال مجھ سے محفوظ ہیں۔ الا یہ کہ جو حق بنتا ہے اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیات پڑھیں:

لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ (الغاشية: 22.23.24)

''تم کچھ ان پر داروغہ نہیں ہاں جو منہ پھیرے اور کفر کرے تو اسے اللہ بڑا عذاب دے گا''۔

(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ وَالْفَجْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3927 - حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَغَرِّ عَنْ خَلِيْفَةَ بْنِ حُصَيْنِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِي نَصْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَالْفَجْرِ قَالَ فَجْرُ النَّهَارِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ قَالَ عَشْرُ الْاُضْحٰى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَاَبُوْ نَصْرٍ هٰذَا هُوَ الْاَسْوَدُ بْنُ هِلَالٍ

سورۃ والفجر کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ''والفجر'' (اس صبح کی قسم) (سے مراد) دن کی صبح ہے اور ''ولیال عشر'' (اور دس راتوں کی) (سے مر) ذی الحجہ کی دس راتیں ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔ اور یہ ابونصر ''اسود بن ہلال'' ہیں۔

3928 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عِصَامٍ، شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سُئِلَ عَنِ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ، فَقَالَ: هِيَ الصَّلَاةُ مِنْهَا شَفْعٌ، وَمِنْهَا وَتْرٌ،

حدیث 3926

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3341 اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 14247 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودي عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 28936

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''شفع'' اور ''وتر'' کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس سے مراد) وہ نماز ہے جس میں جفت (رکعتیں) بھی ہیں اور ''طاق'' بھی ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3929- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَكْرٍ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَ مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَبِي رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ "ذِي الْاَوْتَادِ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ" قَالَ وَتَدَ فِرْعَوْنُ لِامْرَاَتِهِ اَرْبَعَةَ اَوْتَادٍ ثُمَّ جَعَلَ عَلٰى ظَهْرِهَا رُحًى عَظِيْمًا حَتّٰى مَاتَتْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

ذِي الْاَوْتَادِ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ (الفجر: 10,11)

''کیلوں والا جنہوں نے شہروں میں سرکشی کی''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: فرعون نے اپنی بیوی کے لئے چار کیلیں لگائیں پھر اس کی پیٹھ پر بہت بھاری پتھر رکھ دیا جس کی وجہ سے وہ شہید ہوگئی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3930- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ قَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ اَنْبَاَ اَبُوْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالْفَجْرِ قَالَ قَسَمٌ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ مُرُوْرُ الصِّرَاطِ ثَلَاثَةُ جُسُوْرٍ جَسْرٌ عَلَيْهِ الْاَمَانَةُ وَجَسْرٌ عَلَيْهِ الرَّحِمُ وَجَسْرٌ عَلَيْهِ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''والفجر'' قسم ہے۔

اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ

حدیث 3928

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3342 اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 19933 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان (طبع ثاني) 1403ه رقم الحديث: 578

''بے شک تمہارے رب کی نظر سے کچھ غائب نہیں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

صراط پر تین پل ہوں گے ایک پر امانت ہوگی، دوسرے پر رحم اور تیسرے پر (خود) رب عزوجل ہوگا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الْبَلَدِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3931۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَاَ جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ ''لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ'' قَالَ اَحَلَّ لَهٗ اَنْ يَصْنَعَ فِيْهِ مَا شَآءَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ البلد کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ (البلد:1,2)

''مجھے اس شہر کی قسم! کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(کی تفسیر بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے (وہ شہر) حلال کر دیا کہ وہ اس میں جو چاہیں کریں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3932۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيُّ بِهَمْدَانَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا وَرْقَآءُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُجَيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ قَالَ يَعْنِيْ بِالْوَالِدِ اٰدَمَ وَمَا وَلَدَ وُلْدَهٗ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ (البلد:13)

''اور تمہارے باپ کی قسم اور اس کی اولاد کی کہ تم ہو''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(کی تفسیر بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: اس سے مراد آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد در اولاد ہیں۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3933۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِي كَبَدٍ قَالَ فِي شِدَّةِ خَلْقٍ فِي وِلَادَتِهِ وَنَبْتِ اَسْنَانِهِ وَسُوْرِهِ وَمَعِيْشَتِهِ وَخِتَانِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

-حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (اللہ تعالیٰ کے ارشاد)

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِي كَبَدٍ (البلد:4)

''ہم نے آدمی کومشقت میں رہتا پیدا کیا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(کی تفسیر بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: پیدائش میں مشقت، اس کے دانت اگنے میں مشقت، اس کے روزگار اور ختنہ میں مشقت۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3934۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعُطَارِدِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ قَالَ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

-حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (اللہ تعالیٰ کے ارشاد) "وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ" (اور اسے دو ابھری چیزوں کی راہ بتائی) (کی تفسیر کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: (اس سے مراد) نیکی اور گناہ ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3935۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ اَبِيْ حَامِدٍ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عَمْرٍو، وَسُئِلَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: اَوْ اِطْعَامٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ، فَقَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ مُوْجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ اِطْعَامُ الْمُسْلِمِ السَّغْبَانِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

-طلحہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

اَوْ اِطْعَامٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ (البلد:14)

''یا بھوک کے دن کھانا دینا''

کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: محمد بن المنکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: مغفرت کے اسباب میں سے کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا (بھی) ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3936- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِى اللَّيْثِ حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ قَالَ الْمَطْرُوْحُ الَّذِىْ لَيْسَ لَهُ بَيْتٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (اللہ تعالیٰ کے ارشاد) اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ (یا خاک نشین مسکین کو) (کی تفسیر بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: (اس سے مراد وہ شخص ہے) جو بے گھر در بدر ہو۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3937- اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَاَ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِى قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ "اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ" قَالَ التُّرَابُ الَّذِىْ لَا يَقِيْهِ مِنَ التُّرَابِ شَىْءٌ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ" کے متعلق فرماتے ہیں (اس سے مراد) وہ مٹی ہے جس سے بچنا مشکل ہو۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الشَّمْسِ وَضُحَاهَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3938- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِىُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِىْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نُجَيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِىْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا قَالَ ضَوْؤُهَا وَالْقَمَرِ اِذَا تَلَاهَا تَبِعَهَا وَالنَّهَارِ اِذَا جَلَّاهَا قَالَ اَضَاءَ هَا وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا قَالَ اللّٰهُ بَنَى السَّمَاءَ وَالْاَرْضَ وَمَا طَحَاهَا قَالَ دَحَاهَا قَالَ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوَّاهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوَاهَا قَالَ عَرَفَ شِقَاءَ هَا وَسَعَادَتَهَا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا قَالَ اَغْوَاهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ الشمس وضحاھا کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا

''سورج اوراس کی روشنی کی قسم''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(کی تفسیر کرتے ہوئے) فرماتے ہیں۔(ضحاہا سے مراد) اس کی روشنی ہے

''وَالْقَمَرِ اِذَا تَلاهَا''

''اور چاند کی جب اس کے پیچھے آئے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(میں تلاہا سے مراد)''تبعھا''یعنی اس کے پیچھے آنا ہے۔اور

''وَالنَّهَارِ اِذَا جَلَّاهَا''

''اور دن کی جب اسے چمکائے''(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(میں جلاھا کا معنی)''اضاء ھا''یعنی''اسے چمکائے''ہے۔اور:

''وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنَاهَا''

''اور آسمان اور اس کے بنانے والے کی''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(کی تفسیر کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آسمان کو بنایا:

وَالاَرْضِ وَمَا طَحَاهَا

''اور زمین اور اس کے پھیلانے والے کی''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(میں''طحاھا''سے مراد)''دحاھا''یعنی اس کو پھیلایا ہے۔اور:

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا

''اور جان کی اور جس نے اسے ٹھیک بنایا پھر اس کی بدکاری اور اس کی پرہیزگاری دل میں ڈالی''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(کی تفسیر کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: اس کو اس کی بدبختی اور نیک بختی کی پہچان کرادی۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا

''بے شک مراد کو پہنچایا جس نے اسے ستھرا کیا اور نامراد ہوا جس نے اسے معصیت میں چھپایا''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(میں دساھا کا معنی)''اغواھا''یعنی (اسے چھپایا) ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3939۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا قَالَ اَلْزَمَهَا

فُجُوْرَهَا وَتَقْوَاهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوَاهَا

(کی تفسیر کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: اس کا معنی "اَلْزَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوَاهَا" (اس کا گناہ اور اس کی پرہیزگاری اس کے ساتھ لازم کردی)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3940- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ وَهْبٍ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٌ الزَّائِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ، وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ، وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيُذِلَّ مَنْ اَعَزَّ اللّٰهُ وَيُعِزَّ مَنْ اَذَلَّ اللّٰهُ، وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ، وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ، قَالَ سُفْيَانُ: اقْرَءُوْا سُوْرَةَ اللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى، هٰكَذَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيٍّ وَلَهُ اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ اَخْشٰى اَنِّيْ ذَكَرْتُهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ

سورۃ واللیل اذا یغشی کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ -علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ۶ لوگ ایسے ہیں جن پر میں لعنت کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور ہر نبی (جو کہ مستجاب الدعوات ہوتا ہے) نے ان پر لعنت

حدیث 3940

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2154 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ه' رقم الحديث: 1667 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ه/1993ء' رقم الحديث: 5749 اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت لبنان' (طبع ثاني) 1403ه' رقم الحديث: 89

کی ہے۔

(1) قرآن کریم میں اضافہ کرنے والا۔

(2) اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو جھٹلانے والا۔

(3) جبراً اقتدار پر مسلط ہونے والا تاکہ ان لوگوں کو ذلیل کرے جن کو اللہ نے عزت دی اور ان کو عزت دے جنہیں اللہ نے ذلیل کیا ہے۔

(4) میری سنت کا تارک۔

(5) میری آل کا بے ادب۔

(6) اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال سمجھنے والا۔

حضرت سفیان نے کہا: سورۃ

وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى

''اور رات کی قسم جب چھائے''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا علیہ الرحمۃ)

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى

تو جس نے دیا اور پرہیز گاری کی''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا علیہ الرحمۃ)

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى

''اور سب سے اچھی کو سچ مانا''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى

''تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا علیہ الرحمۃ)

وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى

''اور جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا علیہ الرحمۃ)

وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى

(اور سب سے اچھی کو جھٹلایا''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا علیہ الرحمۃ)

فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى

''تو بہت جلد ہم اسے دشواری مہیا کر دیں گے''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا علیہ الرحمۃ)

ابوعلی نے ہمیں ایسے ہی حدیث بیان کی ہے اس کی سند صحیح ہے اور میرا خیال ہے کہ میں پہلے بھی اس کو نقل کر چکا ہوں۔

3941۔ حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دَرَسْتَوَيْهِ الْفَارِسِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الرِّجَالِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ

اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٌ، الزَّائِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَالْمُكَذِّبُ بِاَقْدَارِ اللّٰهِ، وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيُذِلَّ مَنْ اَعَزَّ اللّٰهُ وَيُعِزَّ مَنْ اَذَلَّ اللّٰهُ، وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ، وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ، قَدِ احْتَجَّ الْاِمَامُ الْبُخَارِيُّ بِاِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيِّ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي الرِّجَالِ فِي الْجَامِعِ الصَّحِيْحِ، وَهٰذَا اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنَ الْاِسْنَادِ الْاَوَّلِ

✧✧ -ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٦ آدمی ایسے ہیں جن پر میں لعنت کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اور ہر نبی لعنت کرتا ہے۔

(1) کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والا۔

(2) اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا۔

(3) اقتدار پر مسلط ہونے والا تاکہ ان لوگوں کو عزت دے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا اور ان کو ذلیل کرے جنہیں اللہ نے عزت دی۔

(4) اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال سمجھنے والا۔

(5) میری آل کا گستاخ۔

(6) میری سنت کا تارک۔

۞۞ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ''جامع الصحیح'' اسحاق بن محمد الفروی اور عبدالرحمٰن بن ابی الرجال کی روایات نقل کی ہیں اور یہ حدیث پہلی کی بہ نسبت زیادہ درست ہے۔

3942- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيْهُ بِبُخَارٰى حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيْبٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبُكَائِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ اَبُوْ قُحَافَةَ لِاَبِيْ بَكْرٍ اُرَاكَ تُعْتِقُ رِقَابًا ضِعَافًا فَلَوْ اَنَّكَ اِذْ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ اَعْتَقْتَ رِجَالًا جُلْدًا يَمْنَعُوْنَكَ وَيَقُوْمُوْنَ دُوْنَكَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا اَبَتِ اِنِّيْ اِنَّمَا اُرِيْدُ مَا اُرِيْدُ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَاتُ فِيْهِ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى اِلٰى قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ "وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰى اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى وَلَسَوْفَ يَرْضٰى"

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: میں تجھے دیکھتا ہوں کہ تو کمزور غلاموں کو آزاد کرتا ہے، اگر تو طاقتور اور مضبوط غلاموں کو آزاد کرے تو تیرا دفاع کریں اور تیرے ساتھ مل کر دشمن کا مقابلہ کریں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اباجی! میں نے تو جو بھی ارادہ کیا ہے اس آیت کے نزول پر کیا ہے:

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰی

''تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی اور سب سے اچھی کو سچ مانا''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اس آیت تک:

وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰی اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی وَلَسَوْفَ یَرْضٰی

''اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے صرف اپنے رب کی رضا چاہتا ہے جو سب سے بلند ہے اور بے شک قریب ہے کہ وہ راضی ہوگا''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِیْرُ سُوْرَةِ وَالضُّحٰی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

3943- حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِیُّ، حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ رَوَّادِ بْنِ الْجَرَّاحِ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ، عَنْ اِسْمَاعِیلَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اُرِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یُفْتَحُ عَلٰی اُمَّتِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ، فَسُرَّ بِذٰلِكَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی اِلٰی قَوْلِهٖ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی، قَالَ: فَاَعْطَاهُ اَلْفَ قَصْرٍ فِی الْجَنَّةِ مِنْ لُؤْلُؤٍ تُرَابُهُ الْمِسْكُ فِیْ كُلِّ قَصْرٍ مِنْهَا مَا یَنْبَغِیْ لَهٗ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

سورۃ والضحیٰ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے بعد امت کی فتوحات دکھائیں اور ان پر خوش ہوئے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں:

وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی

''چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اس آیت تک:

وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی

''اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت میں ایک ہزار موتیوں کے محل عطا

فرمائے ، جن کی مٹی مشک ہے اور ہر محل میں اس کی آسائش کا مکمل سامان ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3944۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمُزَكِّي، اِمْلاءً ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :سَاَلْتُ اللّٰهَ مَسْاَلَةً وَدِدْتُ اَنِّي لَمْ اَكُنْ سَاَلْتُهُ ذَكَرْتُ رُسُلَ رَبِّي، فَقُلْتُ :يَا رَبِّ، سَخَّرْتَ لِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ، وَكَلَّمْتَ مُوسٰى، فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى :اَلَمْ اَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَيْتُكَ وَضَالا فَهَدَيْتُكَ وَعَائِلا فَاَغْنَيْتُكَ ؟ قَالَ :فَقُلْتُ :نَعَمْ، فَوَدِدْتُ اَنْ لَمْ اَسْاَلْهُ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ سے ایک سوال پوچھا تھا، کاش کہ میں نے وہ سوال نہ پوچھا ہوتا، میں نے اللہ کے رسولوں کا ذکر کیا، پھر میں نے کہا: اے میرے رب! تونے سلیمان علیہ السلام کے لئے ہوا کو مسخر کیا اور تو نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا ایسا نہیں ہے کہ میں نے تمہیں یتیم پایا تو تمہیں ٹھکانا دیا اور تمہیں (اپنی محبت میں) گم پایا تو تمہیں راہ دی اور تمہیں بے سروسامان پایا تو تمہیں غنی کر دیا۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: جی ہاں تو مجھے یہ خواہش ہوئی کہ کاش ہم نے یہ سوال نہ پوچھا ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3945۔ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيُّ، بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :لَمَّا نَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا اَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ اِلٰى وَامْرَاَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِنْ مَسَدٍ، قَالَ :فَقِيلَ لامْرَاَةِ اَبِي لَهَبٍ :اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ هَجَاكِ، فَاَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَلَا، فَقَالَتْ :يَا مُحَمَّدُ، عَلٰى مَا تَهْجُونِي ؟ قَالَ :فَقَالَ :اِنِّي وَاللّٰهِ مَا هَجَوْتُكِ مَا هَجَاكِ اِلَّا اللّٰهُ، قَالَ :فَقَالَتْ :هَلْ رَاَيْتَنِي اَحْمِلُ حَطَبًا اَوْ رَاَيْتَ فِي جِيدِي حَبْلا مِنْ مَسَدٍ ؟ ثُمَّ انْطَلَقَتْ، فَمَكَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامًا لا يُنَزَّلُ عَلَيْهِ، فَاَتَتْهُ، فَقَالَتْ :يَا مُحَمَّدُ، مَا اَرٰى صَاحِبَكَ اِلَّا قَدْ وَدَّعَكَ وَقَلاكَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ كَمَا حَدَّثَنَاهُ هٰذَا الشَّيْخُ اِلَّا اَنِّي وَجَدْتُ لَهُ عِلَّةً، اَخْبَرَنَاهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ

حديث 3944

اخرجه ابوبكر الصنعاني في "مصنفه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت لبنان' (طبع ثاني) 1403ھ' رقم الحديث: 12289 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ھ ' رقم الحديث:3651

زَيْدٍ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا اَبِیْ لَهَبٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ مِثْلَهٗ حَرْفًا بِحَرْفٍ، وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ لَمْ اَجِدْ فِيْهِ حَرْفًا مُسْنَدًا وَلَا قَوْلًا لِلصَّحَابَةِ، فَذَكَرْتُ فِيْهِ حَرْفَيْنِ لِلتَّابِعِيْنَ

✦✦۔حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سورۃ لہب:

تَبَّتْ يَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ مَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ سَيَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ وَّامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ فِیْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ

''تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا، اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا، اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ اور اس کی جورو لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھائے اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رسّا''۔

(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

نازل ہوئی تو ابولہب کی بیوی سے کہا گیا: محمد نے تیری مذمت کی ہے۔ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی، اس وقت آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ آ کر بولی: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تم میری مذمت کیوں کرتے ہو؟ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! تیری مذمت میں نے نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ نے تیری مذمت کی ہے۔ اس نے کہا: کیا تم نے مجھے دیکھا ہے، میں لکڑیوں کا گٹھا اٹھاتی ہوں، یا تو نے دیکھا ہے میرے گلے میں کھجور کی شال کا رسا ہے۔ پھر وہ چلی گئی، پھر کئی دن گزر گئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی وحی نازل نہ ہوئی تو وہ آپ کے پاس آئی اور بولی: اے محمد! میرا خیال ہے کہ آپ کے اللہ تعالیٰ نے آپ کو چھوڑ دیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں

وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى

''چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ ڈالے کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا''۔

(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح ہے جیسا کہ ہمارے شیخ نے بیان کی ہے مگر یہ کہ مجھے اس میں علت مل گئی ہے۔

3946۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْرَانَ الْاَصْبَهَانِیُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَنْبَاَ اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ "تَبَّتْ يَدَا اَبِیْ لَهَبٍ" فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ مِثْلَهٗ حَرْفًا بِحَرْفٍ وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ "وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ" لَمْ اَجِدْ فِيْهِ حَرْفًا مُسْنَدًا وَلَا قَوْلًا لِلصَّحَابَةِ فَذَكَرْتُ فِيْهِ حَرْفَيْنِ لِلتَّابِعِيْنَ

✦✦ - یزید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب سورۃ ''لہب'' نازل ہوئی۔ پھر اس کے بعد سابقہ حدیث کی طرح لفظ بہ لفظ حدیث بیان کی اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ کے متعلق مجھے نہ تو کوئی مسند جملہ ملا ہے اور نہ کسی صحابی کا قول ملا ہے۔ اس لئے میں نے تابعین کے دو جملے نقل کر دیئے ہیں۔

3947۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِیُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ

هَاشِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ اغْتَنِمُوْا قَلَّمَا تَمُرُّ بِي لَيْلَةً اِلَّا وَاَقْرَا فِيهَا اَلْفَ اٰيَةٍ وَاِنِّي لَاَقْرَاُ الْبَقَرَةَ فِي رَكْعَةٍ وَاِنِّي لَاَصُوْمُ اَشْهُرَ الْحُرُمِ وَثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ ثُمَّ تَلَا "وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ"

✧✧ -ابوالاحوص کہتے ہیں: ابواسحاق نے کہا: اے نوجوانوں! (وقت کو) غنیمت جانو، میں تقریباً ہر رات ایک ہزار آیات پڑھتا ہوں اور میں پوری سورۃ بقرہ ایک رکعت میں پڑھتا ہوں، میں حرمت والے مہینوں کے روزے رکھتا ہوں اور ہر مہینے میں تین روزے رکھتا ہوں اور ہر پیر اور جمعرات کا بھی روزہ رکھتا ہوں۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

3948- اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَنْبَاَ اَبُوْ بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ كَانَ يَلْقَى الرَّجُلُ مِنْ اِخْوَانِهِ فَيَقُوْلُ لَقَدْ رَزَقَنِيَ اللّٰهُ الْبَارِحَةَ مِنَ الصَّلَاةِ كَذَا وَرَزَقَ مِنَ الْخَيْرِ كَذَا فَرَحِمَ اللّٰهُ عَمْرَو بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ السَّبِيعِيَّ وَعَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيَّ فَلَقَدْ نَبَّهَا لِمَا يَرْغَبُ الشَّبَابُ فِي الْعِبَادَةِ

✧✧ -عمرو بن میمون رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ایک آدمی اپنے بھائیوں سے ملتا تو یوں کہتا تھا: اللہ تعالیٰ نے گزشتہ رات مجھے اتنی اتنی نماز پڑھنے کی توفیق دی اور مجھے فلاں فلاں بھلائی دی۔ اللہ تعالیٰ عمرو بن عبیداللہ السبیعی اور عمرو بن میمون اودی پر رحم کرے، انہوں نے ہمیں ایسی چیز پر تنبیہ کی ہے جو جوانی میں عبادت کی ترغیب دلاتی ہے۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ اَلَمْ نَشْرَحْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانُ عَلٰى حَدِيْثِ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ فِي حَدِيْثِ الْمِعْرَاجِ فِي شَقِّ بَطْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتِخْرَاجِ مَا اُخْرِجَ مِنْهُ وَقَدْ اَتٰى بِهِ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسٍ دُوْنَ ذِكْرِ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ خَارِجَ الْمِعْرَاجِ بِزِيَادَاتِ اَلْفَاظٍ كَمَا

3949- حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقَزَّازُ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَنْبَاَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَتَاهُ جِبْرِيْلُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ، فَاَخَذَهُ فَصَرَعَهُ، فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً، فَقَالَ: هٰذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ، قَالَ: فَغَسَلَهُ فِي طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ لَامَهُ، ثُمَّ اَعَادَهُ فِي

حديث: 3949

اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث:12243 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت ' لبنان' 1414ه/1993ء رقم الحديث:6334 اخرجه ابويعلى الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ه-1984ء رقم الحديث: 3374 اخرجه ابومحمد الكسى فى "مسنده" طبع مكتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ه/1988ء رقم الحديث:1308

مَكَانِهِ، قَالَ :وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ اِلٰى اُمِّهِ، يَعْنِيْ ظِئْرَهُ، فَقَالُوْا : اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ، فَاَقْبَلَتْ ظِئْرُهُ تُرِيْدُهُ، فَاسْتَقْبَلَهَا رَاجِعًا وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ، قَالَ اَنَسٌ :وَقَدْ كُنَّا نَرٰى اَثَرَ الْمِخْيَطِ فِيْ صَدْرِهِ، صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، قَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَةُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ :لَنْ يَّغْلِبَ عُسْرٌ يُّسْرَيْنِ، وَقَدْ رُوِيَ بِاِسْنَادٍ مُرْسَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سورۃ الم نشرح کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے قتادہ کے ذریعے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے واسطے سے مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث معراج کے ضمن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شق صدر اور اس سے (دل) نکالنے کے متعلق حدیث نقل کی ہے۔تاہم ثابت البنانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے معراج کے علاوہ مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کئے بغیر چند اضافی الفاظ کے ہمراہ اس حدیث کو نقل کیا ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

✧✧- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل امین علیہ السلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ،اس وقت آپ بچوں کے ہمراہ کھیل رہے تھے۔جبریل علیہ السلام نے آپ کو پکڑ کر لٹالیا اور آپ کا سینہ چاک کیا اور اس میں سے ایک لوتھڑا نکالا اور بولے: یہ تمہارے اندر شیطان کا حصہ ہے۔پھر انہوں نے سونے کے ایک تھال میں رکھ کر آب زم زم کے ساتھ اسے دھویا پھر اس کو سمیٹ کر دوبارہ اپنے مقام پر رکھ دیا۔(حضرت انس رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: بچے دوڑتے ہوئے آپ کی رضاعی والدہ کے پاس آئے اور بولے: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیا گیا ہے تو آپ کی رضاعی والدہ ان کی تلاش میں نکل پڑیں،اس وقت آپ واپس گھر آ رہے تھے،اس وقت گھبراہٹ کے ساتھ آپ کا رنگ بدلا ہوا تھا۔حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے خود آپ کے سینہ اقدس پر سلائی کے نشانات دیکھے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

جبکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت صحیح سند کے ہمراہ منقول ہے کہ ایک مشقت کبھی بھی دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی اور ایک مرسل سند کے ہمراہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت موجود ہے۔

3950- اَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الصَّنْعَانِيُّ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ الْحَسَنِ، فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا، قَالَ :خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا مَسْرُوْرًا فَرِحًا وَهُوَ يَضْحَكُ، وَهُوَ يَقُوْلُ :لَنْ يَّغْلِبَ عُسْرٌ يُّسْرَيْنِ، فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا

✧✧- حضرت حسن رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا

''بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے بارے میں فرماتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہت ہشاش بشاش اور خوش خوش مسکراتے ہوئے تشریف لائے اور آپ فرمارہے تھے:

''لَنْ يَّغْلِبَ عُسْرٌ يُّسْرَيْنِ''

''ایک مشقت کبھی بھی دو آسانیوں پر غالب نہیں آسکتی''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا

''بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے، بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ وَالتِّيْنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3951- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِىْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نُجَيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِىْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ قَالَ اَلْفَاكِهَةُ الَّتِىْ يَاْكُلُهَا النَّاسُ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ قَالَ الطُّوْرُ الْجَبَلُ وَسِيْنِيْنَ قَالَ الْمُبَارَكُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ والتین کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

''وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ''

کے متعلق فرماتے ہیں (اس سے مراد) وہ پھل ہے جو لوگ کھاتے ہیں۔

''وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ''

آپ فرماتے ہیں ''طور'' پہاڑ ہے اور ''سینین'' (کا معنی ہے) برکت والا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3952- حَدَّثَنِىْ عَلِىُّ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَنْ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ لَمْ يُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمَرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ ''ثُمَّ رَدَدْنَاهُ اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا'' قَالَ اِلَّا الَّذِيْنَ قَرَؤُوْا

الْقُرآن

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جوقرآن پڑھتا ہے اس کوارذل عمر سے بچا لیا جاتا ہے تا (کہیں ایسا نہ ہو) کہ وہ علم کے باوجود کچھ نہ جانے (یعنی کہیں وہ عقل وشعور سے محروم نہ ہو جائے) اور یہ ہے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا مطلب:

ثُمَّ رَدَدْنَاهُ اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

(الا الذين امنوا کا مطلب ہے)

اِلَّا الَّذِيْنَ قَرَؤُوْا الْقُرْآن (مگر وہ لوگ جوقرآن پڑھتے ہیں)

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ "اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ"

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3953- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سِنَانِ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اَوَّلُ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ، فَاِذَا ابْنُ عُيَيْنَةَ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ

سورة اقراء باسم ربک الذی خلق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ -ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: قرآن کریم کی نازل ہونے والی سب سے پہلی سورۃ

اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَق

''پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ) ہے۔

✿✿ لیکن ابن عیینہ نے زہری سے یہ حدیث نہیں سنی۔

3954- اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اَوَّلُ سُوْرَةٍ نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -مذکورہ سند کے ہمراہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ قرآن کریم کی سب سے پہلی سورۃ "اقراء باسم ربک" نازل ہوئی۔

3955- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ سَالِمٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّزَّاقِ، اَنْبَانَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :كَانَ بِحِرَاءَ اِذْ اَتَاهُ الْمَلَكُ بِنَمَطٍ مِنْ دِيبَاجٍ فِيْهِ مَكْتُوبٌ اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ اِلٰى مَا لَمْ يَعْلَمْ، فَسَمِعْتُ اَبَا عَلِيِّ الْحَافِظَ، يَقُوْلُ :ذِكْرُ جَابِرٍ فِي اِسْنَادِهِ وَهْمٌ، فَقَدْ اَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَانَا مَعْمَرٌ، اَخْبَرَنِي، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِحِرَاءَ، فَذَكَرَهُ الْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ الْمُتَّصِلُ رُوَاتُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ، وَاِنَّمَا بَنَيْتُ هٰذَا الْكِتَابَ عَلٰى اَنَّ الزِّيَادَةَ مِنَ الثِّقَةِ مَقْبُولَةٌ، فَاَمَّا السُّجُودُ فِي اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ فَقَدْ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ، عَنْ اَبِي الطَّاهِرِ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي جَعْفَرٍ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ -حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (غار) حراء میں تھے کہ آپ کے پاس فرشتہ ریشم کا ایک ٹکڑا لے کر آیا، اس میں "اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ...... مَا لَمْ يَعْلَمْ" تک لکھا ہوا تھا۔

❀❀ ابوعلی الحافظ کا کہنا ہے کہ اس کی سند میں جابر کا ذکر کرنا غلطی ہے۔

3956- فَقَدْ اَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَا مَعْمَرٌ اَخْبَرَنِي عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِحِرَاءَ فَذَكَرَهُ الْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ الْمُتَّصِلُ رُوَاتُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَاِنَّمَا بَنَيْتُ هٰذَا الْكِتَابَ عَلٰى اَنَّ الزِّيَادَةَ مِنَ الثِّقَةِ مَقْبُولَةٌ فَاَمَّا السُّجُوْدُ فِي اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ فَقَدْ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِي الطَّاهِرِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ -مذکورہ سند کے ہمراہ حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غار حراء میں تھے (اس کے بعد مکمل حدیث بیان کی)

❀❀ پہلی حدیث متصل ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں جبکہ میری اس کتاب کی بنیاد ہی اس چیز پر ہے کہ ثقہ کی جانب سے زیادتی مقبول ہے اور اس سورۃ میں جہاں تک سجدہ کا تعلق ہے تو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلہ میں درج ذیل سند کے ہمراہ روایت نقل کی ہے:

عَنْ اَبِي الطَّاهِرِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

3957- وَقَدْ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَزَائِمُ السُّجُوْدِ فِي الْقُرْاٰنِ الٓمٓ تَنْزِيْلُ وَ حٰمٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَالنَّجْمِ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ وَاَنَا اَتَعَجَّبُ مَنْ حَدَّثَنِي لَا يَسْجُدُ فِي الْمُفَصَّلِ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قرآن میں سجدہ کے عزائم "الٓمٓ تَنْزِيْل"، "حٰمٓ تَنْزِيْل"، "السَّجْدَة"، "النَّجْمِ" اور

"اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ" ہےاور مجھے تعجب ہے ان لوگوں پر جو یہ روایت کرتے ہیں کہ مفصل میں سجدہ نہیں۔

تَفْسِیْرُ سُوْرَةِ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

-3958اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِیَّا الْعَنْبَرِیُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، اَنْبَاَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، اَنْبَاَ جَرِیْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ: اُنْزِلَ الْقُرْآنُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ جُمْلَةً وَّاحِدَةً اِلٰی سَمَآءِ الدُّنْیَا كَانَ بِمَوْقِعِ النُّجُوْمِ، فَكَانَ اللّٰهُ یُنَزِّلُهٗ عَلٰی رَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَهٗ فِیْ اِثْرِ بَعْضٍ، قَالَ عَزَّوَجَلَّ وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَیْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً كَذٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِیْلًا هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

سورۃ انا انزلناہ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ

کے متعلق فرماتے ہیں: قرآن پاک شب قدر میں آسمان دنیا پر یکبارگی اتارا گیا جو کہ ستاروں کے مقام پر تھا پھر اللہ تعالیٰ نے وہاں سے رسول اللہ پر وقتاً فوقتاً نازل فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَیْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً كَذٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِیْلًا

''اور کافر بولے: قرآن ان پر ایک ساتھ کیوں نہ اتار دیا ہم نے یونہی اسے بتدریج اتارا ہے کہ اس سے تمہارا دل مضبوط کریں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

- 3959حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِیْسَی الْوَاسِطِیُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، ثَنَا هُشَیْمٌ، عَنْ حُصَیْنٍ، عَنْ حَكِیْمِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نُزِّلَ الْقُرْآنُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ السَّمَآءِ الْعُلْیَا اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا جُمْلَةً وَّاحِدَةً، ثُمَّ فُرِّقَ فِی السِّنِیْنَ، قَالَ: وَتَلَا هٰذِهِ الْآیَةَ (فَلَا اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ، وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِیْمٌ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قرآن کریم شب قدر میں سب سے اوپر والے آسمان سے آسمان دنیا پر یکبارگی نازل ہوا پھر (وہاں سے) کئی سالوں میں نازل ہوا اور آپ نے اس آیت کی تلاوت کی:

فَلَا اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ، وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ

''تو مجھے ان جگہوں کی قسم ہے جہاں تارے ڈوبتے ہیں اور اگر تم سمجھو تو یہ بہت بڑی قسم ہے''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3960۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ الْيَمَامِيُّ، عَنْ اَبِيْ زُمَيْلٍ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ مَرْثَدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قُلْتُ لِاَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنِيْ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اَفِيْ رَمَضَانَ، اَمْ فِيْ غَيْرِ رَمَضَانَ؟ قَالَ: بَلْ فِيْ رَمَضَانَ، قُلْتُ: اَخْبِرْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَهِيَ مَعَ الْاَنْبِيَاءِ مَا كَانُوْا، فَاِذَا قُبِضَ الْاَنْبِيَاءُ رُفِعَتْ اَمْ هِيَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: لَا، بَلْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنِيْ فِيْ اَيِّ رَمَضَانَ هِيَ؟ قَالَ: فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ لَا تَسْاَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا، فَقُلْتُ: اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ بِحَقِّيْ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فِيْ اَيِّ عَشْرٍ هِيَ؟ قَالَ: فَغَضِبَ عَلَيَّ غَضَبًا شَدِيْدًا مَا غَضِبَ عَلَيَّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ مِثْلَهٗ، وَقَالَ: لَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَاَطْلَعَكُمْ عَلَيْهَا اِلْتَمِسُوْهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ، لَا تَسْاَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

-حضرت مرثد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی شب قدر کا تذکرہ کرتے سنا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ میں نے (ایک دفعہ) عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے شب قدر کے متعلق بتائیے کہ یہ رمضان المبارک میں ہوتی ہے یا غیر رمضان میں؟ آپ نے فرمایا: رمضان المبارک میں۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ صرف انبیاء کرام کی ظاہری حیات تک ہی ہوتی ہے اور نبی کی وفات کے ساتھ اس کو بھی اٹھا لیا جاتا ہے، یا قیامت تک کے لئے ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ یہ سلسلہ قیامت تک قائم رہے گا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ رمضان المبارک کے کن ایام میں ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: آخری عشرہ میں اور اب اس کے بعد اس سلسلہ میں مجھ سے کوئی سوال مت کرنا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کو اپنے اس حق کی قسم دیتا ہوں جو آپ پر ہے۔ آخری عشرے کے کس دن میں ہوتی ہے؟ (ابوذر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: اس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر اس قدر شدید ناراض ہوئے کہ اس سے پہلے کبھی اتنے ناراض نہیں ہوئے تھے اور آپ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو تمہیں اس کی بھی اطلاع دے دیتا اس کو آخری سات راتوں میں تلاش کرو، اس کے بعد اب مجھ سے کوئی سوال مت کرنا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3961۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَنَا ابْنُ اَبِيْ

زَائِدَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ :قَالَتْ قُرَيْشٌ لِلْيَهُودِ : اَعْطُونَا شَيْئًا نَسْاَلُ عَنْهُ هٰذَا الرَّجُلَ، فَقَالُوْا :سَلُوْهُ عَنِ الرُّوحِ، فَنَزَلَتْ وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَا اُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيلا، قَالُوْا :نَحْنُ لَمْ نُؤْتَ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيلا، وَقَدْ اُوتِينَا التَّوْرَاةَ فِيهَا حُكْمُ اللّٰهِ، وَمَنْ اُوتِیَ التَّوْرَاةَ فَقَدْ اُوتِیَ خَيْرًا كَثِيْرًا، فَنَزَلَتْ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قریش نے یہود سے کہا: ہمیں کوئی ایسی چیز بتاؤ جس کے بارے میں ہم اس آدمی (محمد ﷺ) سے سوال کریں۔ انہوں نے کہا: اس سے روح کے متعلق پوچھو! تب یہ آیت نازل ہوئی

وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَا اُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيلا

''اور تم سے روح کو پوچھتے ہیں، تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

انہوں نے کہا: ہمیں تھوڑا علم ملا ہے جبکہ ہمیں توراۃ دی گئی، جس میں اللہ کا حکم موجود ہے اور جس کو توراۃ دی گئی اس کو خیر کثیر دیا گیا۔ آپ فرماتے ہیں تب یہ آیت نازل ہوئی:

قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا(الكهف:109)

''تم فرمادو اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لئے سیاہی ہو تو ضرور سمندر ختم ہو جائے گا اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی اگرچہ ہم ویسا ہی اور اس کی مدد کو لے آئیں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ لَمْ يَكُنْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3962۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنْ، وَقَرَاَ فِيْهَا : اِنَّ ذَاتَ الدِّيْنِ عِنْدَ اللّٰهِ الْحَنِيفِيَّةُ لا الْيَهُودِيَّةُ وَلا النَّصْرَانِيَّةُ وَلا الْمَجُوسِيَّةُ وَمَنْ يَعْمَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُكْفَرَهُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ لم یکن کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ -حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامنے سورۃ بینہ کی تلاوت کی اوراس میں یہ پڑھا:

اِنَّ ذَاتَ الدِّيْنِ عِنْدَ اللّٰهِ الْحَنِيْفِيَّةُ لَا الْيَهُوْدِيَّةُ وَلَا النَّصْرَانِيَّةُ وَلَا الْمَجُوْسِيَّةُ وَمَنْ يَّعْمَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُّكْفَرَهُ

''اللہ کے ہاں قابل قبول دین حنیفی ہے۔ نہ کہ یہودی اور نہ نصرانی اور نہ مجوسی اور جو بھلائی کرے وہ اس کو نہ مٹائے گا''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3963 اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَاَ جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْفُضَيْلَ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ لِاَبِيْ وَائِلٍ شَقِيْقِ بْنِ سَلْمَةَ *اَسَمِعْتَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ اِنِّيْ مُؤْمِنٌ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ وَقَرَاَ اَبُوْ وَائِلٍ شَقِيْقُ بْنُ سَلْمَةَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ حَتّٰى بَلَغَ ''وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوْا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ'' اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ قَرَاَهَا وَهُوَ يَعْرِضُ بِالْمُرْجِئَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں: فضیل بن عمرو نے اپنے والد ابووائل شقیق بن سلمہ سے کہا: کیا تم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان سنا ہے؟ کہ ''جس نے کہا کہ میں مومن ہوں اس کو چاہئے کہ وہ (یہ یقین رکھے اور) کہے کہ میں جنتی ہوں''۔ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ مغیرہ کہتے ہیں۔ ابووائل شقیق بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے:

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

تلاوت کی۔ حتیٰ کہ

وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوْا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْن

تک پہنچے اور

وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَة

تک پہنچے۔ اس دوران انہوں نے (فرقہ) مرجئہ کے بارے میں کوئی وضاحت نہیں کی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيرُ سُوْرَةِ الزَّلْزَلَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3964- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ، قَالاَ :حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ، عَنْ عِيْسَى بْنِ هِلاَلٍ الصَّدَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ : اَتَى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : اَقْرِئْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اقْرَاْ ثَلاَثًا مِنْ ذَوَاتِ الرَّاءِ، فَقَالَ الرَّجُلُ :كَبِرَتْ سِنِّي، وَاشْتَدَّ قَلْبِيْ، وَغَلُظَ لِسَانِيْ، قَالَ :اقْرَاْ ثَلاَثًا مِنْ ذَوَاتِ حم، فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ الاُوْلٰى، فَقَالَ:اقْرَاْ ثَلاَثًا مِنَ الْمُسَبِّحَاتِ، فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ، فَقَالَ الرَّجُلُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَقْرِئْنِيْ سُوْرَةً جَامِعَةً، فَاَقْرَاَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اِذَا زُلْزِلَتْ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا، فَقَالَ الرَّجُلُ :وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لاَ اَزِيْدُ عَلَيْهِ اَبَدًا، ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ، ثُمَّ ذَكَرَ مَا يُقِيْمُهُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ الزلزلۃ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ - حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے قرآن پڑھائیے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ''راء والی سورتوں میں تین پڑھ لو'' اس نے کہا: میں بوڑھا ہو چکا ہوں، میرا دل سخت ہو چکا ہے اور میری زبان بھی گاڑھی ہو چکی ہے۔ آپ نے فرمایا: تو ''حم والی سورتوں میں سے تین پڑھ لو'' اس نے پھر وہی جواب دیا۔ آپ نے فرمایا: ''سبحات میں سے تین پڑھ لو''۔ اس نے پھر وہی جواب دیا۔ اس نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی جامع سورۃ پڑھا دیں، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو سورۃ الزلزال پڑھائی۔ جب پڑھا کر فارغ ہوئے تو اس آدمی نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میں اس سے زیادہ ہرگز نہیں پڑھوں گا۔ پھر وہ آدمی چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ آدمی کامیاب ہو گیا پھر آپ نے اس چیز کا ذکر کیا جو اس کو استقامت دے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث 3964

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1399 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 6575 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 773 اخرجه ابوعبدالرحمٰن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 8027

3965- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالاَ :حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ :قَرَاَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ :يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا، قَالَ: اَتَدْرُونَ مَا اَخْبَارُهَا ؟ قَالُوْا :اللَّهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ :فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ وَاَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا اَنْ تَقُوْلَ :عَمِلَ كَذَا، اَوْ كَذَا فِي يَوْمِ كَذَا، وَكَذَا فَذٰلِكَ اَخْبَارُهَا.

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا

''اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس کی خبریں کیا ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اس کی خبریں یہ ہوں گی کہ وہ ہر مرد اور عورت کے ان تمام اعمال کی گواہی دے گی جو اس نے اس کی پشت پر کئے ہوں گے۔ وہ کہے گی: اس نے فلاں دن یہ کام کیا۔ یہ اس کی خبریں ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3966- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ، وَاَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، قَالاَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، قَالَ :بَيْنَا اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَتَغَدَّى مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ، فَاَمْسَكَ اَبُوْ بَكْرٍ، وَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللَّهِ، اَكُلُّ مَا عَمِلْنَا مِنْ سُوءٍ رَاَيْنَاهُ ؟ فَقَالَ :مَا تَرَوْنَ مِمَّا تَكْرَهُونَ فَذٰلِكَ مَا تُجْزَوْنَ، يُؤَخَّرُ الْخَيْرُ لاَهْلِهِ فِي الْاٰخِرَةِ.

صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -ابو اسماء الرحبی کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ناشتہ کر رہے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی:

فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ

حديث 3965

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3365 اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 8854 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 7360 اخرجه ابو عبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث:11693

''جوایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جوایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رک گئے اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم نے جو بھی برا عمل کیا، وہ دیکھیں گے؟ تو آپ نے فرمایا: جو تم تکالیف دیکھتے ہو یہ تمہارا بدلہ ہے اور نیکیاں، نیک لوگوں کے لئے آخرت کے لئے ذخیرہ کرلی جاتی ہیں۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيرُ سُوْرَةِ وَالْعَادِيَاتِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3967۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ اَخْبَرَنِى عَبْدُ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيُّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا *فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا قَالَ هِيَ الْخَيْلُ فَالْمُوْرِيَاتِ قَدْحًا قَالَ اَلرَّجُلُ اِذَا اَوْرَى زَنْدَهُ فَالْمُغِيْرَاتِ صُبْحًا اَلْخَيْلُ تُصْبِحُ الْعَدُوَّ فَاَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا قَالَ التُّرَابُ فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا اَلْعَدُوُّ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُوْدٌ قَالَ الْكَفُوْرُ

سورۃ والعادیات کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✦✦ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

''وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا''

''قسم ان کی جو دوڑتے ہیں سینے سے آواز نکلتی ہوتی''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: (اس سے مراد) گھوڑے ہیں۔

''فَالْمُوْرِيَاتِ قَدْحًا''

''پھر پتھروں سے آگ نکالتے ہیں سم مارکر''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

فرماتے ہیں: آدمی جب چقماق سے آگ نکالے۔

''فَالْمُغِيْرَاتِ صُبْحًا''

''گھوڑے جو دشمن پر صبح کے وقت حملہ کرتے ہیں''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

''فَاَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا''

''پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں''

(آپ فرماتے ہیں نقعا سے مراد) مٹی ہے۔

"فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا"

"پھر بیچ لشکر میں جاتے ہیں"۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ) دشمن کے بیچ۔

"اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ"

"بے شک آدمی اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے"۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(لکنود کا مطلب) لکفور ہے۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الْقَارِعَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3968۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيُّ، بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دِيزِيلَ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ، حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا مَاتَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ تَلَقَّى رُوحَهُ اَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَيَقُوْلُوْا لَهُ: مَا فَعَلَ فُلَانٌ؟ فَاِذَا قَالَ: مَاتَ، قَالُوْا: ذُهِبَ بِهٖ اِلٰى اُمِّهِ الْهَاوِيَةِ، فَبِئْسَتِ الْاُمُّ وَبِئْسَتِ الْمُرَبِّيَةُ. هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، فَاِنِّيْ لَمْ اَجِدْ لِهٰذِهِ السُّوْرَةِ تَفْسِيْرًا عَلٰى شَرْطِ الْكِتَابِ، فَاَخْرَجْتُهُ اِذْ لَمْ اَسْتَجِزْ اِخْلَاءَهُ مِنْ حَدِيْثٍ

سورۃ القارعۃ کی تفسیر

✧✧۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ مومن فوت ہوتا ہے تو اس کی روح، مومنین کی روحوں سے ملاقات کرتی ہے۔ وہ اس سے پوچھتی ہیں: فلاں کا کیا ہوا؟ جب یہ کہتا ہے کہ وہ مر چکا ہے تو وہ کہتی ہیں: وہ اپنی ماں ہاویہ میں چلا گیا ہے اور یہ بہت ہی بری ماں ہے اور بہت بری پالنے والی۔

❀❀ یہ حدیث مرسل ہے صحیح الاسناد ہے کیونکہ مجھے اس سورۃ کی تفسیر میں اس کتاب کے معیار کے مطابق کوئی روایت نہیں ملی۔ اس لئے میں نے یہی روایت نقل کردی کیونکہ مجھے اچھا نہیں لگا کہ اس سورۃ کو حدیث سے خالی رکھا جائے۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ اَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ

سورۃ الھٰکم التکاثر کی تفسیر

3969۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّمَّاكِ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ، قَالَ: انْتَهَيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَاُ: اَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ، وَهُوَ يَقُوْلُ: يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ: مَالِيْ مَالِيْ، وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ، اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ، اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ؟

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَيْسَ مِنْ شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَيْسَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ رَاوٍ غَيْرَ ابْنِهِ مُطَرِّفٍ، نَظَرْنَا فَإِذَا مُسْلِمٌ قَدْ اَخْرَجَهُ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ مُخْتَصَرًا

✧✧ -حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ "اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ" پڑھ رہے تھے۔ آپ فرمار ہے تھے: بندہ کہتا ہے: میرا مال، میرا مال حالانکہ اس کا مال تو صرف وہ ہے جو "اس نے کھایا اور ختم کردیا"، "پہنا اور پرانا کردیا" یا "صدقہ کیا اور آخرت کے لئے بچالیا"۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔ اور یہ شیخین علیہما السلام کے معیار کے مطابق نہیں ہے اور عبداللہ بن شخیر کا راوی اس کے بیٹے مطرف سے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔ ہم نے غور کیا تو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے شعبہ کی حدیث، قتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مختصراً نقل کی ہے۔

3970- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ الْاَصَمِّ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَخْشَى عَلَيْكُمُ الْفَقْرَ وَلٰكِنِّيْ اَخْشَى عَلَيْكُمُ التَّكَاثُرَ، وَمَا اَخْشَى عَلَيْكُمُ الْخَطَاَ، وَلٰكِنِّيْ اَخْشَى عَلَيْكُمُ التَّعَمُّدَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تم پر فقر کا خوف نہیں ہے بلکہ مجھے تمہارے بارے میں مال کی زیادہ طلبی کا خوف ہے اور مجھے تم پر خطا کا خوف نہیں ہے بلکہ جان بوجھ کر گناہ کرنے کا خوف ہے۔

حدیث 3969

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2958 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي' في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2342 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 16370 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ه/1993ء' رقم الحديث: 701 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ه/ 1991ء' رقم الحديث: 6440 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ه/1994ء' رقم الحديث: 6893 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1148 اخرجه ابوعبدالله القضاعي في "مسنده" طبع موسسة الرسالة' بيروت' لبنان 1407ه/ 1986ء' رقم الحديث: 1217 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ه/1988ء' رقم الحديث: 513 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ه' رقم الحديث: 2888

حدیث 3970

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 8060 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ه/1993ء' رقم الحديث: 3222

﴿﴾ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ وَالْعَصْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3971۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَنْبَاَ اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرٍو ذِيْ مَرٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَرَاَ وَالْعَصْرِ وَنَوَائِبِ الدَّهْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ والعصر کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ ۔حضرت عمرو ذی مر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (سورۃ العصریوں) پڑھی:

وَالْعَصْرِ وَنَوَائِبِ الدَّهْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ

''زمانے کی قسم اور زمانے کی سختیوں کی قسم بے شک انسان خسارے میں ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

﴿﴾ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الْهُمَزَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3972۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ اَحْمَدُ بْنُ اَحْيَدَ الْفَقِيْهُ بِبُخَارٰى حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيْبٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ اَبِي السَّمْحِ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ قَالَ الْوَيْلُ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ يَهْوِيْ فِيْهِ الْكَافِرُ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قَبْلَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ حِسَابِ النَّاسِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ الھمزۃ کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ (اللہ تعالیٰ کے ارشاد)

''وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ''

''خرابی ہے جو لوگوں کے منہ پر عیب کرے پیٹھ پیچھے بدی کرے''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)
کے متعلق فرماتے ہیں: ''ویل'' جہنم میں ایک وادی ہے جس میں کفار حساب سے فارغ ہونے سے پہلے چالیس سال تک جلیں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3973۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْقُرَشِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ ذَكَرَ النَّارَ فَعَظَّمَ اَمْرَهَا وَذَكَرَ مِنْهَا مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّذْكُرَ ثُمَّ قَالَ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ فِى عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ
هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت عاصم بن ضمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دوزخ کا ذکر کیا اور بتایا کہ وہاں سخت عذاب ہوگا اور ان میں سے کچھ ذکر بھی کئے۔ پھر فرمایا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے)
اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ فِى عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ
''بے شک وہ ان پر بند کر دی جائے گی لمبے لمبے ستونوں سے''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الْفِيْلِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3974۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَاَ جَرِيْرٌ عَنْ قَابُوْسِ بْنِ اَبِى ظَبْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَقْبَلَ اَصْحَابُ الْفِيْلِ حَتّٰى اِذَا دَنَوْا مِنْ مَّكَّةَ اِسْتَقْبَلَهُمْ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لِمَلِكِهِمْ مَّا جَآءَ بِكَ اِلَيْنَا مَا عَنَّاكَ يَا رَبَّنَا اِلَّا بَعَثْتَ فَنَاْتِيْكَ بِكُلِّ شَىْءٍ اَرَدْتَّ فَقَالَ اُخْبِرْتُ بِهٰذَا الْبَيْتِ الَّذِىْ لَا يَدْخُلُهُ اَحَدٌ اِلَّا اٰمَنَ فَجِئْتُ اُخِيْفُ اَهْلَهُ فَقَالَ اِنَّا نَاْتِيْكَ بِكُلِّ شَىْءٍ تُرِيْدُ فَارْجِعْ فَاَبٰى اِلَّا اَنْ يَّدْخُلَهُ وَانْطَلَقَ يَسِيْرُ نَحْوَهُ وَتَخَلَّفَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَقَامَ عَلٰى جَبَلٍ فَقَالَ لَا اَشْهَدُ مُهْلِكَ هٰذَا الْبَيْتِ وَاَهْلَهُ ثُمَّ قَالَ

(اَللّٰهُمَّ اِنَّ لِكُلِّ اِلٰهٍ حَلَالًا فَامْنَعْ حَلَالَكَ)
(لَا يَغْلِبَنَّ مَحَالُهُمْ اَبَدًا مَّحَالَكَ)
(اَللّٰهُمَّ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاَمْرٌ مَا بَدَا لَكَ)

فَاَقْبَلَتْ مِثْلَ السَّحَابَةِ مِنْ نَحْوِ الْبَحْرِ حَتّٰى اَظَلَّتْهُمْ طَيْرٌ اَبَابِيْلُ الَّتِىْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ قَالَ فَجَعَلَ الْفِيْلُ يَعُجُّ عَجًّا فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ الفیل کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اصحاب الفیل جب مکۃ المکرمہ کے قریب پہنچے تو عبدالمطلب ان کے سامنے آئے اوران کے سردار سے کہا: تم ہمارے پاس کیوں آئے ہو، تم نے کوئی پیغام بھیج دیا ہوتا تو ہم آپ کی مطلوبہ ہر چیز تم تک خود پہنچا دیتے، اس نے کہا: مجھے پتہ چلا ہے کہ اس گھر میں جو بھی داخل ہوگا امن والا ہوگا۔ میں اس کے رہنے والوں کو ڈرانے آیا ہوں۔ عبدالمطلب نے کہا: تم جو چیز بھی چاہتے ہو ہم تمہیں دے دیتے ہیں لیکن تم واپس چلے جاؤ۔ لیکن وہ نہ مانا بلکہ داخل ہونے پر بضد رہا اور مکہ کی جانب پیش قدمی شروع کر دی۔ عبدالمطلب وہاں سے ہٹ کر پہاڑ پر جا کر کھڑے ہو گئے اور بولے: کوئی تخریب کار اس گھر اور اس کے اہل کے ہلاک کرنے کے لئے یہاں داخل نہیں ہو سکا، پھر کہا:

اے اللہ تعالیٰ! ہر معبود کا حلال ہے تو اپنے حلال کی حفاظت فرما۔

ان کی کوشش تیری کوشش پر ہرگز غالب نہیں آئے گی۔

اے اللہ! میں کچھ نہیں کر سکتا، تو جو مناسب سمجھے وہی کر۔

چنانچہ دریا کی جانب سے بادلوں کی سی کوئی چیز آئی اور ان کو ابابیلوں نے اڑتے ہوئے گھیر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ

''کہ انہیں کنکر کے پتھر مارتے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ فرماتے ہیں: ہاتھی چیختا تھا۔

فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ

''تو انہیں کر ڈالا جیسے کھائی کھیتی کی پتی''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ قُرَيْشٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3975- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ،

حدیث: 3975

اخرجه ابوبكر الصنعانى فى "مصنفه" طبع المكتب الاسلامى' بيروت لبنان' (طبع ثانى) 1403ھ' رقم الحديث: 994

عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ هَانِءٍ بِنْتِ اَبِى طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :فَضَّلَ اللّٰهُ قُرَيْشًا بِسَبْعِ خِلالٍ، اَنِّیْ فِيهِمْ وَاَنَّ النُّبُوَّةَ فِيهِمْ، وَالْحِجَابَةَ فِيهِمْ، وَالسِّقَايَةَ فِيهِمْ، وَاَنَّ اللّٰهَ نَصَرَهُمْ عَلَى الْفِيلِ، وَاَنَّهُمْ عَبَدُوا اللّٰهَ عَشْرَ سِنِينَ لا يَعْبُدُهُ غَيْرُهُمْ، وَاَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ فِيهِمْ سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ تَلاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، لِاِيلافِ قُرَيْشٍ اِيلافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ، فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ الَّذِیْ اَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ وَآمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ قریش کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

✦✦ -حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سات چیزوں کی وجہ سے قریش کو فضیلت بخشی ہے۔

(1) میں قریش میں ہوں۔

(2) نبوت ان میں ہے۔

(3) (کعبۃ اللہ کی) دربانی ان کے پاس ہے۔

(4) (آب زم زم کی) نگرانی ان کے پاس ہے۔

(5) اللہ تعالیٰ نے ہاتھیوں پر ان کو غلبہ دیا۔

(6) انہوں نے وہ دس سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہے جب ان کے سوا کوئی بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کرتا تھا۔

(7) اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق قرآن کریم کی ایک مکمل سورۃ نازل فرمائی ہے۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت کی تلاوت فرمائی:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، لِاِيلافِ قُرَيْشٍ اِيلافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ، فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ الَّذِیْ اَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ وَآمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ

''اس لئے کہ قریش کو میل دلایا ان کے جاڑے اور گرمی دونوں کے کوچ میں میل دلایا تو انہیں چاہئے کہ اس گھر کے رب کی بندگی کریں جس نے انہیں بھوک میں کھانا دیا اور انہیں ایک بڑے خوف سے امان بخشا''

(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيرُ سُوْرَةِ الْمَاعُوْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3976- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْرَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِى ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَلْمَاعُوْنَ اَلْعَارِيَةُ

صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ الماعون کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧-حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

"ويمنعون الماعون"

(میں ماعون سے مراد)"عاریہ" ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3977- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِى طَالِبٍ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِى عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِى نُجَيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ قَالَ هِىَ الزَّكَاةُ الْمَفْرُوْضَةُ يُرَآءُ وْنَ بِصَلَاتِهِمْ وَيَمْنَعُوْنَ زَكَاتَهُمْ هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ مُّرْسَلٌ فَاِنَّ مُجَاهِدًا لَّمْ يَسْمَعْ مِنْ عَلِيٍّ

✧✧-حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ "(میں ماعون سے مراد) فرضی زکوۃ ہے۔ وہ نماز کا دکھلاوا کرتے ہیں اور اپنی زکوۃ روکتے ہیں۔

❀❀ یہ سند مرسل ہے کیونکہ مجاہد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حدیث نہیں سنی۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الْكَوْثَرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3978- حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، وَاَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، وَعَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، قَالُوْا :حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ السَّدُوْسِيُّ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُوَيْسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَخِيْهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الْكَوْثَرِ، فَقَالَ:هُوَ نَهَرٌ اَعْطَانِيْهِ اللّٰهُ فِى الْجَنَّةِ تُرَابُهَا مِسْكٌ اَبْيَضُ مِنَ

حدیث 3978

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث:2542 اخرجه ابو عبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث:13330

اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ، يَرِدُهُ طَائِرٌ اَعْنَاقُهَا مِثْلُ اَعْنَاقِ الْجُزُرِ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهَا لَنَاعِمَةٌ، فَقَالَ :اُكُلُهَا اَنْعَمُ مِنْهَا، قَدْ اَخْرَجَ مُسْلِمٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ اَنَسٍ، لَمَّا اُنْزِلَتْ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ اَتَمُّ وَاَطْوَلُ مِنْهَا لٰكِنِّيْ اَخْرَجْتُهُ فِيْ اَفْرَادِ عَاصِمِ بْنِ عَلِيٍّ، فَاِنَّ اَبَا اُوَيْسٍ ثِقَةٌ، وَلا يَحْفَظُ لِلزُّهْرِيِّ، عَنْ اَخِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيْثًا مُسْنَدًا، وَالْمَشْهُوْرُ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ

سورۃ الکوثر کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوثر سے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ جنت کی ایک نہر ہے، جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہے، اس کی مٹی مشک ہے۔ یہ دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے، اس پر پرندے آتے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں جیسی ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو بڑی چین اور سکھ والی ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کا مشروب اس سے بھی زیادہ چین والا ہے۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند کے ہمراہ حضرت انس سے ''اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ '' کے نزول کے متعلق لمبی طویل حدیث نقل کی ہے لیکن میں نے اس کو عاصم بن علی کی افراد میں نقل کیا ہے کیونکہ ابواویس ثقہ ہیں اور زہری کی ان کے بھائی عبداللہ سے کوئی مسند حدیث محفوظ نہیں ہے اور محمد بن عبداللہ بن مسلم کی ان کے والد سے روایت اس سے مشہور ہے۔

3979۔ اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عِصْمَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَنْبَاَ هُشَيْمٌ اَنْبَاَ اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ قَالَ الْكَوْثَرُ الْخَيْرُ الْكَثِيْرُ الَّذِيْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ قَالَ اَبُوْ بِشْرٍ فَقُلْتُ لِسَعِيْدٍ اِنَّ اُنَاسًا يَزْعَمُوْنَ اَنَّهُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ وَالنَّهْرُ مِنَ الْخَيْرِ الْكَثِيْرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ فَاَمَّا قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ فَقَدِ اخْتَلَفَ الصَّحَابَةُ فِي تَاْوِيْلِهَا وَاَحْسَنُهَا مَا رُوِيَ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ رِوَايَتَيْنِ الْاُوْلٰى مِنْهُمَا مَا

✧✧۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ''اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ '(میں کوثر سے مراد) خیر کثیر ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا۔ ابوبشر کہتے ہیں: میں نے سعید سے کہا: لوگ تو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ جنت میں ایک نہر ہے۔ تو انہوں نے کہا: نہر تو ہے پر وہ ''خیر کثیر'' کی نہر ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔ اور

اللہ تعالیٰ کے ارشاد "فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ" کی تاویل میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اختلاف پایا جاتا ہے، ان سب میں سب سے بہتر تاویل امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی درج ذیل دو روایتیں ہیں۔

پہلی روایت:

3980- حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَا حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْجَحْدَرِيُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صَهْبَانَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ قَالَ هُوَ وَضْعُكَ يَمِيْنَكَ عَلٰى شِمَالِكَ فِي الصَّلَاةِ وَالرِّوَايَةُ الثَّانِيَةُ

✧✧ -حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ" (سے مراد) نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں کے اوپر رکھنا ہے۔

دوسری روایت:

3981- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ اَبِيْ مَرْحُوْمٍ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ بْنُ حَاتِمٍ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ، عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا جِبْرِيْلُ، مَا هٰذِهِ النَّحِيرَةُ الَّتِيْ اَمَرَنِيْ بِهَا رَبِّيْ ؟ قَالَ : اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَحِيرَةٍ وَلٰكِنَّهُ يَاْمُرُكَ اِذَا تَحَرَّمْتَ لِلصَّلَاةِ اَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ اِذَا كَبَّرْتَ، وَاِذَا رَكَعْتَ، وَاِذَا رَفَعْتَ رَاْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ، فَاِنَّهَا صَلَاتُنَا وَصَلَاةُ الْمَلَائِكَةِ الَّذِيْنَ فِي السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :رَفْعُ الْاَيْدِيْ مِنَ الاسْتِكَانَةِ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ :فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ

✧✧ -حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی:

اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبریل علیہ السلام! یہ کون سی فطرت ہے جس کا میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے؟ جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ فطرت نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دے رہا ہے کہ جب آپ نماز شروع کریں تو جب آپ تکبیر کہیں تو اپنے ہاتھوں کو بلند کریں اور جب آپ رکوع کریں اور جب رکوع سے سر اٹھائیں (تو ہاتھوں کو بلند کریں) کیونکہ یہی ہماری نماز (کا طریقہ) ہے اور ساتوں آسمانوں کے فرشتوں کی نماز (کا طریقہ) بھی یہی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاتھ اٹھانا بھی جھکنا ہی ہے۔ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں کیا ہے:

فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ

حدیث 3981

ذکرہ ابوبکر البیہقی فی "سننہ الکبریٰ" طبع مکتبہ دارالباز' مکہ مکرمہ' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث:2357

''تو نہ وہ اپنے رب کے حضور میں جھکے اور نہ گڑگڑاتے ہیں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الْكَافِرُوْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3982۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مُرْنِیْ بِشَیْءٍ اَقُوْلُهُ، فَقَالَ: اِذَا اَوَيْتَ اِلٰی مَضْجَعِكَ فَاقْرَاْ :قُلْ يَآيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اِلٰی خَاتِمَتِهَا، فَاِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِّنَ الشِّرْكِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ الکافرون کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ -فروہ بن نوفل اشجعی اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: مجھے پڑھنے کے لئے کچھ بتائیں: آپ نے فرمایا: جب تو اپنے بستر پر آئے تو ''قُلْ يَآيُّهَا الْكَافِرُوْن'' پوری سورۃ پڑھا کر کیونکہ یہ شرک سے برات (کا اظہار) ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ النَّصْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3983۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، سَمِعْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ :سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، فَلَمَّا نَزَلَتْ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ، قَالَ:سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ،

حدیث 3982

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث:5055 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي بيروت لبنان 1407ه 1987ء رقم الحديث: 3427 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلمية بيروت لبنان 1411ه/ 1991ء رقم الحديث:10636 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ه-1984ء رقم الحديث: 1596 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ه رقم الحديث:888

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

سورۃ النصر کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

✦✦ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ اکثر طور پر "سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ" پڑھا کرتے تھے۔ جب "اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْح" نازل ہوئی تو آپ یوں پڑھا کرتے تھے "سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ"۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِیْرُ سُوْرَةِ اَبِیْ لَهَبٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

3984۔ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ نَصْرٍ الْمُزَكِّی، بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَنْصَارِیُّ، حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ شَیْبَانَ، عَنْ اَبِیْ نَوْفَلِ بْنِ اَبِیْ عَقْرَبٍ عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ: كَانَ لَهَبُ بْنُ اَبِیْ لَهَبٍ یَسُبُّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :اللّٰهُمَّ سَلِّطْ عَلَیْهِ كَلْبَكَ، فَخَرَجَ فِیْ قَافِلَةٍ یُرِیْدُ الشَّامَ، فَنَزَلَ مَنْزِلًا، فَقَالَ: اِنِّیْ اَخَافُ دَعْوَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوْا لَهٗ :كَلَّا، فَحَطُّوا اَمْتَاعَهُمْ حَوْلَهٗ وَقَعَدُوْا یَحْرُسُوْنَهٗ، فَجَاءَ الْاَسَدُ فَانْتَزَعَهٗ، فَذَهَبَ بِهٖ، صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

سورۃ ابی لھب کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

✦✦ ۔ابونوفل بن ابی عقرب اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ لہب ابن ابی لہب، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں بکا کرتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی: اے اللہ! اس پر اپنا کوئی کتا مسلط فرما دے۔ وہ ایک قافلے کے ہمراہ شام کی جانب نکلا اور قافلے نے شام پر پڑاؤ کیا۔ اس نے کہا: مجھے محمد کی دعا سے خوف آتا ہے۔ لوگوں نے اس کو تسلی دی اور اس کے اردگرد اپنا سامان اتارا اور اس کی حفاظت کرنے بیٹھ گئے۔ ایک شیر آیا اس نے ان سے (لہب کو) جھپٹ کر چھینا اور لے کر بھاگ گیا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3985۔ وَاَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ قَرَءَ عَلٰی سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ وَاَنَا شَاهِدُ الزُّهْرِیُّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ قَالَ كَسْبُهٗ وَلَدُهٗ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَمْ یَذْكُرْ لَنَا بْنُ عُیَیْنَةَ سَمَاعَهٗ فِیْهِ ثُمَّ بَلَغَنِیْ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ مِنْ عُمَرَ

بْنِ حَبِيْبٍ

✧✧۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما "مَا اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ" (کی تفسیر کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: اس کا کسب اس کی اولاد ہے۔

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن عیینہ نے ہمیں اپنے سماع کا ذکر نہیں کیا پھر مجھے پتہ چل گیا کہ انہوں نے یہ حدیث عمر بن حبیب سے سنی ہے۔

3986۔ فَاَخْبَرَنِى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمِّلِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَ مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ اَبِى الطُّفَيْلِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ بْنِ عَبَّاسٍ يَوْمًا فَجَآءَهُ بَنُوْ اَبِى لَهَبٍ يَّخْتَصِمُوْنَ فِى شَىْءٍ بَيْنَهُمْ فَقَامَ يَصْلُحُ بَيْنَهُمْ فَدَفَعَهُ بَعْضُهُمْ فَوَقَعَ عَلَى الْفِرَاشِ فَغَضَبَ بْنُ عَبَّاسٍ وَقَالَ اَخْرِجُوْا عَنِّى الْكَسَبَ الْخَبِيْثَ يَعْنِى وَلَدَهٗ مَا اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ

✧✧۔حضرت ابوالطفیل فرماتے ہیں: میں ایک دن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا کہ ابولھب کے بیٹے کسی بات میں جھگڑتے ہوئے آپ کے پاس آگئے۔ آپ ان میں صلح کرانے کے لئے کھڑے ہوئے تھے کہ ان میں سے ایک نے آپ کو دھکا دیا جس کی وجہ سے آپ زمین پر گر پڑے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس بات پر بہت غصہ آیا۔ آپ نے فرمایا: اس خبیث کمائی (یعنی خبیث بچے) کو یہاں سے نکال دو

مَا اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ

''اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو اس نے کمایا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَدْ ذَكَرْتُ فَضَائِلَ هٰذِهِ السُّوْرَةِ فِى فَضَائِلِ الْقُرْآنِ

3987۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، وَاَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ، قَالُوْا: يَا مُحَمَّدُ، انْسُبْ لَنَا رَبَّكَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ، لِاَنَّهٗ لَيْسَ شَىْءٌ يُّوْلَدُ اِلَّا سَيَمُوْتُ، وَلَيْسَ شَىْءٌ يَمُوْتُ اِلَّا سَيُوْرَثُ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمُوْتُ وَلَا يُوْرَثُ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ لَهٗ شَبِيْهٌ، وَلَا

حديث: 3987

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 3364 اخرجه ابو عبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 21257

عَدْلٌ وَلَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ الاخلاص کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اس سورت کے فضائل ''فضائل القرآن'' کے باب میں ذکر کئے جا چکے ہیں۔

✧✧ ۔حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مشرکین نے کہا: اے محمد! اپنے رب کا نسب بیان کرو تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدًا

''تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے ورنہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

الصَّمَدُ (آپ فرماتے ہیں ''الصمد'' وہ ہوتا ہے جس کی اولاد نہ ہو)

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ

کیونکہ جو بھی پیدا ہوگا، وہ مرے گا اور جو مرے گا، اس کی وراثت بھی بٹے گی اور اللہ تعالیٰ (نہ پیدا ہوا ہے) نہ مرے گا، نہ اس کی وراثت بٹے گی۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدًا

آپ فرماتے ہیں: نہ اس سے کسی کی مشابہت ہے، نہ اس کے کوئی برابر ہے اور نہ ہی اس کی مثل کوئی چیز ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ الْفَلَقِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3988۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبِيْ، سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَيُّوْبَ، يُحَدِّثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ اَسْلَمَ اَبِيْ عِمْرَانَ التُّجِيْبِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَقْرَاُ مِنْ سُوْرَةِ يُوْسُفَ، وَسُوْرَةِ هُوْدٍ، قَالَ: يَا عُقْبَةُ، اقْرَاْ بِ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، فَاِنَّكَ لَنْ تَقْرَاَ بِسُوْرَةٍ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ، وَاَبْلَغَ عِنْدَهُ مِنْهَا، فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَّا تَفُوْتَكَ فَافْعَلْ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

سورۃ الفلق کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ - حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سورۃ یوسف اور سورۃ ہود پڑھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اے عقبہ "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" پڑھا کر کیونکہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ یہی سورت محبوب ہے اور اس کی بارگاہ میں سب سے زیادہ بلیغ ہے۔ اگر ہو سکے تو اس کا ناغہ مت کیا کر۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3989 - حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْحَافِظُ، بِهَمَذَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ خَالِهِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِهَا فَاَشَارَ بِهَا اِلَى الْقَمَرِ، فَقَالَ: اسْتَعِيْذِيْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا، فَاِنَّهُ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ، صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور اس کے ساتھ چاند کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اس کے شر سے پناہ مانگا کرو کیونکہ "یہ جب ڈوبتا ہے تو اندھیری ڈال دیتا ہے"۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3990 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ الْبَكْرِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ ثُوَيْبٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیث: 3988

اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی' بیروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحدیث: 3439 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث: 17454 اخرجه ابوبکر الصنعانی فی "مصنفه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت لبنان' (طبع ثانی) 1403ھ' رقم الحدیث: 862 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 7840 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 1842

حدیث: 3989

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی' فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 3366 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث: 24368 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 10137 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 4440 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 1486 اخرجه ابن راهویه الحنظلی فی "مسنده" طبع مکتبه الایمان' مدینه منوره' (طبع اول) 1412ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 1072 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/ 1988ء' رقم الحدیث: 1517

يَعُوْدُنِي فَقَالَ اَلَا اَرْقِيكَ بِرُقْيَةٍ رَقَانِي بِهَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ بَلٰى بِاَبِي وَاُمِّي قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَآءٍ فِيْكَ مِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ فَرَقٰى بِهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

✧✧ - حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے۔آپ نے فرمایا: میں تمہیں وہ دم نہ کروں جو جبریل علیہ السلام مجھے کیا کرتے تھے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔آپ نے یوں دم کیا:

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَآءٍ فِيْكَ مِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ

''میں اللہ کے نام سے تجھے دم کرتا ہوں اور اللہ ہی تجھے شفا دے گا ہر اس بیماری سے جو تجھے لاحق ہے ان عورتوں کے شر سے جو گرہوں میں پھونکتی ہیں اور حسد والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے'' آپ نے تین مرتبہ یہی دم فرمایا۔

تَفْسِيْرُ سُوْرَةِ النَّاسِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

3991 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عِبَادٍ اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا عَلٰى قَلْبِهِ الْوَسْوَاسُ فَاِنَّ ذُكِرَ اللّٰهُ خَنَسَ وَاِنْ غَفَلَ وَسْوَسَ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالٰى اَلْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ اٰخِرُ كِتَابِ التَّفْسِيْرِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

سورۃ الناس کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

✧✧ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہر مولود کے دل پر وسوسے ہوتے ہیں، اگر اللہ کا ذکر کیا جائے (یعنی اذان پڑھ دی جائے) تو وہ ختم ہو جاتے ہیں اور اگر غافل رہے تو وسوسہ قائم ہو جاتا ہے اور یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے (درج ذیل) ارشاد کا:

اَلْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ''جو دل میں بڑے خطرے ڈالے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

یہاں پر کتاب التفسیر مکمل ہوئی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

حدیث 3990

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث:3524

كِتَابُ تَوَارِيخِ الْمُتَقَدِّمِينَ مِنَ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ

سابقہ انبیاء ومرسلین کے واقعات

حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ اِمْلَآءً فِي شَهْرِ رَبِيْعِ الْاٰخِرِ سَنَةَ اِحْدٰى وَاَرْبَعِ مِائَةٍ كِتَابَ تَوَارِيْخِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ مِنَ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَذِكْرَ مَنَاقِبِهِمْ وَاَخْبَارَهُمْ مَعَ الْاُمَمِ عَلٰى لِسَانِ سَيِّدِنَا الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ فَاِنَّ الْاِمَامَ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ اَخْرَجَهُ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنَ الْجَامِعِ الصَّحِيْحِ قَبْلَ بَدْءِ الشَّرِيْعَةِ وَذِكْرَ الصَّحَابَةَ فَاقْتَدَيْتُ بِهٖ ذِكْرَ مَا رُوِيَ بِالْاَسَانِيْدِ الصَّحِيْحَةِ مِنْ ذِكْرِ اٰدَمَ اَبِي الْبَشَرِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَامْرَاَتِهٖ حَوَّآءَ عَلَيْهَا السَّلَامُ حِيْنَ اُهْبِطَا اِلَى الْاَرْضِ مِمَّا لَمْ يُخَرِّجَاهُ الشَّيْخَانِ

(مستدرک حاکم کے راوی کہتے ہیں:) امام حاکم ابوعبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے ربیع الثانی ۴۰۱ ہجری میں درج ذیل احادیث املاء کروائی ہیں۔

یہ کتاب سابقہ انبیاء کرام اور مرسلین علیہم السلام کے حالات، ان کے فضائل ومناقب اوران کی امتوں کے ساتھ ان کے واقعات پر مشتمل ہے جوکہ سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اطہر سے ثابت ہیں۔

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے الجامع الصحیح (بخاری شریف) کے اسی مقام پر شریعت کی ابتداء اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ذکر سے پہلے یہ احادیث نقل کی ہیں۔ میں نے بھی ان کی پیروی کرتے ہوئے آدم علیہ السلام، آپ کی زوجہ حضرت حواء رضی اللہ عنہا، ان کے زمین پر اترنے کے واقعات پر مشتمل اسنادصحیحہ والی وہ احادیث یہاں پر نقل کی ہیں جن کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر

3992- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، الْحَسَنِ بْنِ عَبَّادٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ اٰدَمَ تَرَكَهُ فَجَعَلَ اِبْلِيْسُ يُطِيْفُ بِهٖ، فَيَنْظُرُ اِلَيْهِ، فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ، قَالَ: ظَفِرْتُ بِهٖ خَلْقٌ لَا يَتَمَالَكُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کا جسم بنالیا تو (کئی عرصہ تک) اسی طرح چھوڑے رکھا، شیطان نے اس کا چکر لگایا اور اس کی طرف (بڑی غور سے) دیکھا۔ جب اس نے دیکھا کہ یہ اندر سے خالی ہے تو بولا: میں ایسی مخلوق پر کامیاب ہوگیا جو اپنے آپ کو روک نہیں سکتا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3993- حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ اَبِي مُعَاوِيَةَ الْبَجَلِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا سَكَنَ اٰدَمُ الْجَنَّةَ اِلَّا مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام جنت میں صرف اتنی ہی دیر ٹھہرے جتنا وقت عصر سے مغرب کے درمیان ہوتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث 3992

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2611 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 13415 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 6163 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 3321 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2024 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ھ/1988ء' رقم الحديث: 1386 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 854 اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1046 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي' في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 488 اخرجه ابو عبدالله محمد البخاري في "صحيحه" (طبع ثالث) دارا بن كثير' يمامه' بيروت' لبنان' 1407ھ1987ء' 1373 اخرجه ابوعبدالله الاصبحي في "المؤطا" طبع داراحياء التراث العربي (تحقيق فواد عبدالباقي)' رقم الحديث: 241 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 9196 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري' في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 1729 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 1754 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 5799 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 5925 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2362

3994۔ اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ یَعْقُوْبَ الثَّقَفِیُّ، حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ هَارُوْنَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ، اَنْبَاَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ : اِنَّ اَوَّلَ مَا اَهْبَطَ اللّٰهُ اٰدَمَ اِلٰی اَرْضِ الْهِنْدِ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سب سے پہلی وہ جگہ جہاں حضرت آدم علیہ السلام کو اتارا گیا وہ ہندوستان کی سرزمین تھی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3995۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْكَارِزِیُّ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ یُوْسُفَ بْنِ مَهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اَطْیَبُ رِیْحٍ فِی الْاَرْضِ الْهِنْدِ اُهْبِطَ بِهَا اٰدَمُ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَعَلَّقَ شَجَرَهَا مِنْ رِّیْحِ الْجَنَّةِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧۔حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سب سے زیادہ خوشبودار ہوا، سرزمین ہندوستان میں ہے۔وہاں پر حضرت آدم علیہ السلام کو اتارا گیا۔آپ نے وہاں جنت کا خوشبودار پودا اُگایا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

3996۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِیءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِیفَةَ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَیْرٍ، عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ : اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا اَخْرَجَ اٰدَمَ مِنَ الْجَنَّةِ زَوَّدَهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ، وَعَلَّمَهُ صَنْعَةَ كُلِّ شَیْءٍ ، فَثِمَارُكُمْ هٰذِهِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ، غَیْرَ اَنَّ هٰذِهِ تَغَیَّرُ وَتِلْكَ لَا تَغَیَّرُ، صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧۔حضرت ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نکالا تو ان کو جنتی پھل کھانے کے لئے دیئے اور آپ کو ہر چیز کی صنعت سکھائی تو تمہارے یہ پھل جنت کے پھل ہیں۔فرق صرف یہ ہے کہ یہ خراب ہو جاتے ہیں اور وہ خراب نہیں ہوتے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3997۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِیْدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْاَحْمَسِیُّ، بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ الرَّبِیعِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ السَّرِیِّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَیَّاشٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ الْیَهُودَ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَتْهُ عَنْ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، فَقَالَ : خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ یَوْمَ الْاَحَدِ وَالْاِثْنَیْنِ، وَخَلَقَ اللّٰهُ الْجِبَالَ یَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَمَا فِیهِنَّ مِنْ مَنَافِعَ، وَخَلَقَ یَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ الشَّجَرَ

وَالْمَاءَ وَالْمَدَائِنَ وَالْعُمْرَانَ وَالْخَرَابَ، فَهٰذِهِ اَرْبَعَةٌ، فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ : اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗ اَنْدَادًا ذٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِیَ مِنْ فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَا اَقْوَاتَهَا فِیْ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ سَوَاءً لِلسَّائِلِيْنَ، وَخَلَقَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ السَّمَآءَ، وَخَلَقَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ النُّجُوْمَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالْمَلَائِكَةَ اِلٰى ثَلَاثِ سَاعَاتٍ بَقِيْنَ مِنْهُ، فَخَلَقَ فِیْ اَوَّلِ سَاعَةٍ مِنْ هٰذِهِ الثَّلَاثِ السَّاعَاتِ الْاٰجَالَ حِيْنَ يَمُوْتُ مَنْ مَاتَ، وَفِی الثَّانِيَةِ اَلْقَى الْاٰفَةَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ مِمَّا يَنْتَفِعُ بِهِ النَّاسُ، وَفِی الثَّالِثَةِ اٰدَمَ اَسْكَنَهُ الْجَنَّةَ، وَاَمَرَ اِبْلِيْسَ بِالسُّجُوْدِ لَهٗ، وَاَخْرَجَهٗ مِنْهَا فِیْ اٰخِرِ سَاعَةٍ، ثُمَّ قَالَتِ الْيَهُوْدُ :ثُمَّ مَاذَا يَا مُحَمَّدُ ؟ قَالَ :ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ، قَالُوْا :قَدْ اَصَبْتَ لَوْ اَتْمَمْتَ، قَالُوْا :ثُمَّ اسْتَرَاحَ، قَالَ :فَغَضِبَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِيْدًا، فَنَزَلَتْ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِنْ لُغُوْبٍ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧-حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہودی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اورانہوں نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق کے متعلق آپ سے سوال کیا۔آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین کو اتوار اور پیر کے دن پیدا کیا اور اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو اور ان میں جتنے بھی منافع ہیں،سب کو منگل کے دن پیدا کیا اور اللہ تعالیٰ نے بدھ کے دن درخت، پانی، میدان، آبادیاں اور جنگل پیدا کئے۔یہ چاردن ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗ اَنْدَادًا ذٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِیَ مِنْ فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَا اَقْوَاتَهَا فِیْ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ سَوَاءً لِلسَّائِلِيْنَ(حم السجدة:9)

''تم فرماؤ کیا تم لوگ اس کا انکار رکھتے ہو جس نے دو دن میں زمین بنائی اور اس کے ہمسر ٹھہراتے ہو وہ ہے سارے جہان کا رب اور اس میں اس کے اوپر سے لنگر ڈالے اور اس میں برکت رکھی اور اس کے بسنے والوں کی روزیاں مقرر کیں یہ سب ملا کر چار دن ہیں ٹھیک جواب پوچھنے والوں کو''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور جمعرات کے دن آسمان بنایا اور جمعہ کے دن ستارے، سورج، چاند اور فرشتے بنائے حتیٰ کہ اس دن کی صرف تین ساعتیں باقی رہ گئیں۔تو ان تین ساعتوں میں سے پہلی ساعت میں موت کا وقت بنایا کہ کون کب مرے گا اور دوسری ساعت میں ہر اس چیز پر آفت پیدا کی جس سے انسان کو کوئی فائدہ ہو سکتا تھا اور تیسری ساعت میں آدم علیہ السلام کو جنت میں رکھا اور ابلیس کو حکم دیا کہ وہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرے اور اس ساعت کے آخری وقت میں آدم علیہ السلام کو جنت سے نکال دیا۔پھر یہودیوں نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھر کیا ہوا؟ آپ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ نے آسمان بنایا۔انہوں نے کہا: آپ نے بالکل درست فرمایا اگر بات پوری کردیتے۔انہوں نے کہا: پھر اللہ تعالیٰ نے آرام کیا۔اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شدید ناراض ہوئے تب یہ آیت نازل ہوئی:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِنْ لُغُوْبٍ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ

(ق:38,39)

''بے شک ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنایا اور تکان ہمارے پاس نہ آئی تو ان کی باتوں پر صبر کرو''۔(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3998۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا عِبَادُ بْنُ الْعَوَامِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِی عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عتيّ السَّعْدِيّ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ اٰدَمُ رَجُلًا طِوَالًا كَثِيْرَ شَعْرِ الرَّأْسِ كَاَنَّهٗ نَخْلَةٌ سَحُوْقٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام کھجور کے لمبے درخت کی طرح دراز قد تھے اور آپ کے سر کے بال بہت گھنے تھے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

3999۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فِيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ خُلِقَ اٰدَمُ فِيْهِ، وَفِيْهِ اُهْبِطَ اِلَى الْاَرْضِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَقَدْ اَخْرَجَاهُ مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے، جمعہ کا دن ہے، اسی میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اور اسی میں ان کو زمین پر اتارا گیا۔

✧✧ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو زہری کی سند سے روایت کیا ہے اور الفاظ اس سے مختلف ہیں۔

4000۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُكْرَمٍ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ كُلْثُوْمِ بْنِ جَبْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : اَخَذَ اللّٰهُ الْمِيثَاقَ مِنْ ظَهْرِ اٰدَمَ بِنَعْمَانَ، يَعْنِیْ بِعَرَفَةَ، فَاَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهِ كُلَّ ذُرِّيَّةٍ ذَرَاَهَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَنَثَرَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالذَّرِّ، ثُمَّ كَلَّمَهُمْ قُبُلًا، وَقَالَ: اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى قَوْلِهٖ بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی پشت سے نعمان

یعنی عرفات میں میثاق لیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی پشت سے وہ تمام مخلوق نکال لی جو اس نے پیدا کی ہے پھر ان کو آدم علیہ السلام کے سامنے چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کی مانند پھیلا دیا پھر ان کو متوجہ کر کے ان سے فرمایا:

اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا کُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ اَوْ تَقُوْلُوْا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَکُنَّا ذُرِّیَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِکُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ (الاعراف:72,73)

''کیا میں تمہارا رب نہیں۔ سب بولے: کیوں نہیں ہم گواہ ہوئے کہ کہیں قیامت کے دن کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی یا کہو کہ شرک تو پہلے ہمارے باپ دادا نے کیا اور ہم ان کے بعد بچے ہوئے تو کیا تو ہمیں اس پر ہلاک فرمائے گا جو اہل باطل نے کیا''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4001۔ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِیهُ، وَاَبُو الْحَسَنِ الْعَنَزِیُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِیدٍ الدَّارِمِیُّ، حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ، وَیَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَبِی اُنَیْسَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِیدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَیْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ یَسَارٍ الْجُهَنِیِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، سُئِلَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِی اٰدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ، ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِیَمِینِهِ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّیَّةً، فَقَالَ: خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ یَعْمَلُوْنَ، ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّیَّةً، فَقَالَ: خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ یَعْمَلُوْنَ، فَقَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَفِیمَ الْعَمَلُ؟ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰی یَمُوتَ عَلٰی عَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَیَدْخُلَ الْجَنَّةَ، وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰی یَمُوتَ عَلٰی عَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَیَدْخُلَ النَّارَ،

هٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت مسلم بن یسار الجہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا گیا

حدیث 4000

اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث: 2455 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 11191 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 4703 اخرجه ابو عیسٰی الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 3075 اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "الموطا" طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی)' رقم الحدیث: 1593 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث: 2455 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 6166 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 11190

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُم

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ پھر اپنے ہاتھ سے ان کی پشت کو مسلا اور اس میں سے ان کی اولاد کو نکالا اور فرمایا: میں نے ان کو جنت کے لئے پیدا کیا ہے اور یہ جنتیوں والے اعمال ہی کریں گے۔ دوبارہ پھر ان کی پشت کو مسلا اور اس میں سے ان کی اولاد کو نکالا اور فرمایا: میں نے ان کو دوزخ کے لئے پیدا کیا ہے اور یہ دوزخیوں والے عمل ہی کریں گے۔ ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو عمل کس لئے ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو جنت کے لئے پیدا کرتا ہے تو اس سے عمل بھی جنتیوں والے کرواتا ہے حتیٰ کہ جنتیوں والے اعمال پر ہی اس کا انتقال ہوتا ہے تو اس کو جنت میں داخل کر دیا جاتا ہے اور جب وہ کسی بندے کو دوزخ کے لئے پیدا کرتا ہے تو اس سے دوزخیوں والے اعمال کرواتا ہے حتیٰ کہ دوزخیوں والے اعمال پر اس کا انتقال ہو جاتا ہے تو اس کو دوزخ میں داخل کر دیا جاتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4002۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَطِيَّةَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ، قَالَ: اَیْ رَبِّ اَلَمْ تَخْلُقْنِیْ بِیَدِكَ ؟ قَالَ: بَلٰی، قَالَ: اَیْ رَبِّ، اَلَمْ تَنْفُخْ فِیَّ مِنْ رُوحِكَ ؟ قَالَ: بَلٰی، قَالَ: اَیْ رَبِّ، اَلَمْ تُسْكِنِّیْ جَنَّتَكَ ؟ قَالَ: بَلٰی، قَالَ: اَیْ رَبِّ، اَلَمْ تَسْبِقْ رَحْمَتُكَ غَضَبَكَ ؟ قَالَ: بَلٰی، قَالَ: اَرَاَیْتَ اِنْ تُبْتُ وَاَصْلَحْتُ اَرَاجِعِی اَنْتَ اِلَی الْجَنَّةِ ؟ قَالَ: بَلٰی، قَالَ: فَهُوَ قَوْلُهٗ: فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما:

فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ (البقرة: 37)

''آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھ لئے تو ان کے ساتھ اللہ نے ان کی توبہ قبول کی''۔

(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے رب! کیا تو نے مجھے اپنے ہاتھ سے پیدا نہیں کیا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں۔ انہوں نے عرض کی: اے میرے رب! کیا تو نے مجھ میں اپنی روح نہیں پھونکی؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ انہوں نے عرض کی: اے میرے رب کیا تو نے مجھے جنت میں نہیں ٹھہرایا تھا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ انہوں نے عرض کی: اے میرے رب! کیا تیری رحمت تیرے غضب پر غالب نہیں ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیوں نہیں (ابن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں یہ ہے اللہ تعالیٰ کا قول:

فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4003۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْاٰدَمِيُّ الْمُقْرِءُ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَانَتْ حَوَّاءُ لَا يَعِيشُ لَهَا وَلَدٌ، فَنَذَرَتْ لَئِنْ عَاشَ لَهَا وَلَدٌ تُسَمِّيهِ عَبْدَ الْحَارِثِ، فَعَاشَ لَهَا وَلَدٌ فَسَمَّتْهُ عَبْدَ الْحَارِثِ، وَاِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ عَنْ وَحْيٍ مِنَ الشَّيْطَانِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت حواء رضی اللہ عنہا کے بچے زندہ نہیں رہتے تھے۔انہوں نے منت مانی کہ اگر ان کا بچہ زندہ رہا تو اس کا نام عبدالحارث رکھیں گی تو ان کا بچہ زندہ رہا تو انہوں نے اس کا نام عبدالحارث رکھ دیا۔ یہ محض شیطان کی طرف سے وسوسہ تھا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4004۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُتَيِّ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ اٰدَمُ غَسَّلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ بِالْمَاءِ وِتْرًا وَاَلْحَدُوْا لَهُ، وَقَالُوْا: هٰذِهِ سُنَّةُ اٰدَمَ فِيْ وَلَدِهِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام کا انتقال ہوا تو فرشتوں نے آپ کو طاق مرتبہ غسل دیا اور ان کی قبر لحد دار بنائی اور کہا: یہ لوگوں میں آدم علیہ السلام کی سنت ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ نُوحٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِخْتَلَفُوْا فِي نُوحٍ وَاِدْرِيْسَ فَقِيْلَ اِنَّ اِدْرِيْسَ قَبْلَهُ وَاَكْثَرُ الصَّحَابَةِ عَلٰى اَنَّ نُوحًا قَبْلَ اِدْرِيْسَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا

4005۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَحْمَسِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا مُوْسَى

حدیث 4003

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 3077 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 20129 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 6895

حدیث 4004

اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 8261

بْنُ اِسْمَاعِيلَ، وَهُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَا :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :بَعَثَ اللّٰهُ نُوحًا لِاَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَبِثَ فِي قَوْمِهِ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِينَ عَامًا يَدْعُوهُمْ، وَعَاشَ بَعْدَ الطُّوفَانِ سِتِّينَ سَنَةً حَتّٰى كَثُرَ النَّاسُ، وَفَشَوْا، وَقَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى حَدِيثِ اَبِي هُرَيْرَةَ وَاَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ، فَيَاْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ : اَنْتَ اَوَّلُ رَسُولٍ اُرْسِلَ اِلَى الْاَرْضِ

حضرت نوح علیہ السلام کا تذکرہ

حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اختلاف ہے۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام سے پہلے تھے جبکہ اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ موقف ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام حضرت ادریس علیہ السلام سے پہلے تھے۔

✧✧ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو چالیس سال میں مبعوث فرمایا اور آپ نے اپنی قوم میں ۹۵۰ سال تبلیغ فرمائی اور طوفان کے بعد ساٹھ سال تک زندہ رہے حتیٰ کہ لوگوں کی کثرت ہوگئی اور (مختلف علاقوں میں) لوگ پھیل گئے۔

❀❀ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے شفاعت کے متعلق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے (اس میں ہے) پھر لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ سب سے پہلے رسول ہیں جن کو زمین پر رسول بنا کر بھیجا گیا۔

4006- اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غِيَاثٍ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِي عُثْمَانَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ الرَّقَّامُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :وَلَدُ نُوحٍ ثَلَاثَةٌ :سَامُ وَحَامُ وَيَافِثُ اَبُو الرُّومِ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نوح کے تین بیٹے تھے۔

(1) سام (2) حام (3) یافث ابوالروم۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4007- اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الدَّقِيقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ النَّسَوِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ سَيِّدُ الْاَنْبِيَآءِ خَمْسَةٌ وَّمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ الْخَمْسَةِ نُوحٌ وَّاِبْرَاهِيمُ وَمُوسٰى وَعِيسٰى وَمُحَمَّدٌ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَاِنْ كَانَ مَوْقُوفًا عَلٰى اَبِي هُرَيْرَةَ

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے سردار ۵ ہیں اور محمد ان پانچوں کے سردار ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اگر چہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

4008- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ قَطَنٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ اَبِي لَبِيبَةَ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّهُ ذَكَرَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِنَّا اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰى قَوْمِهِ فَذَكَرَ اَنَّ نُوحًا اِغْتَسَلَ فَرَاٰى ابْنَهُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ تَنْظُرُ اِلَيَّ وَاَنَا اَغْتَسِلُ خَارَ اللّٰهُ لَوْنَكَ قَالَ فَاسْوَدَّ فَهُوَ اَبُو السُّودَانِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول:

اِنَّا اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰى قَوْمِهِ

کا ذکر کیا پھر فرمایا: حضرت نوح علیہ السلام غسل فرما رہے تھے۔ آپ نے اپنے بیٹے کو دیکھا کہ وہ ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: تو مجھے غسل کرتے ہوئے دیکھ رہا ہے، اللہ تعالیٰ تیرا رنگ خراب کرے۔ آپ فرماتے ہیں تو اس کا رنگ کالا ہو گیا تو وہ "ابو السودان" (کالا سیاہ) ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4009- اَخْبَرَنِي اَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْخَفَّافُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ بَيْنَ نُوحٍ وَّآدَمَ عَشَرَةُ قُرُونٍ كُلُّهُمْ عَلٰى شَرِيعَةٍ مِّنَ الْحَقِّ فَاخْتَلَفُوا فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ قَالَ وَكَذٰلِكَ فِي قِرَآءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت آدم علیہ السلام کے درمیان دس زمانے ہیں اور سب کے سب حق پر تھے۔ پھر ان میں اختلافات شروع ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے خوشخبری دینے والے، ڈر سنانے والے انبیاء کو مبعوث فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں: اور اسی طرح حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قرات میں ہے:

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا

٭٭ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4010۔ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَانِيْ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْ غَرَزَةَ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ يَعْقُوْبَ الزَّمْعِيُّ، حَدَّثَنَا فَائِدٌ، مَوْلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ، اَنَّ اِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ رَبِيعَةَ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَخْبَرَتْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ رَحِمَ اللّٰهُ اَحَدًا مِنْ قَوْمِ نُوحٍ لَرَحِمَ اُمَّ الصَّبِيِّ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ نُوحٌ مَاكِثًا فِيْ قَوْمِهِ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِينَ عَامًا يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ حَتّٰى كَانُوْا اٰخِرَ زَمَانِهِ غَرَسَ شَجَرَةً، فَعَظُمَتْ وَذَهَبَتْ كُلَّ مَذْهَبٍ، ثُمَّ قَطَعَهَا، ثُمَّ جَعَلَ يَعْمَلُ سَفِينَةً، فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُ، وَيَقُوْلُوْنَ: يَعْمَلُ سَفِينَةً فِي الْبَرِّ، فَكَيْفَ تَجْرِي؟ فَيَقُوْلُ: سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا فَارَ التَّنُّوْرُ وَكَثُرَ الْمَاءُ فِي السِّكَكِ خَشِيَتْ اُمُّ الصَّبِيِّ عَلَيْهِ، وَكَانَتْ تُحِبُّهُ حُبًّا شَدِيدًا، فَخَرَجَتْ اِلَى الْجَبَلِ حَتّٰى بَلَغَتْ ثُلُثَهُ، فَلَمَّا بَلَغَهَا الْمَاءُ خَرَجَتْ بِهِ حَتّٰى بَلَغَتْ ثُلُثَيِ الْجَبَلِ، فَلَمَّا بَلَغَهَا خَرَجَتْ حَتّٰى اسْتَوَتْ عَلَى الْجَبَلِ، فَلَمَّا بَلَغَ الْمَاءُ رَقَبَتَهَا رَفَعَتْهُ بِيَدِهَا حَتّٰى ذَهَبَ بِهِ الْمَاءُ، فَلَوْ رَحِمَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اَحَدًا لَرَحِمَ اُمَّ الصَّبِيِّ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں سے کسی پر رحم کرتا تو ایک بچے کی ماں پر رحم کرتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم میں ۹۵۰ سال رہے اوران کو اللہ کی طرف بلاتے رہے حتیٰ کہ آخری زمانے میں آپ نے ایک درخت اگایا، یہ بہت بڑا ہو گیا اور بہت بڑی بڑی شاخیں نکال لیں۔ پھر آپ نے اس کو کاٹا اور کشتی بنانا شروع کر دی، لوگ آپ پر ہنستے تھے اور کہتے تھے یہ خشکی پر کشتی بنا رہا ہے، یہ زمین پر کیسے چلے گی؟ آپ فرماتے عنقریب تمہیں سب پتہ چل جائے گا۔ جب آپ کشتی تیار کر کے فارغ ہوئے تو تنور ابل پڑا اور گلیوں بازاروں میں پانی کا سیلاب آ گیا۔ بچے کی ماں کو بچے کی شدید فکر لاحق ہوئی، یہ عورت اپنے بچے سے شدید محبت کرتی تھی یہ اس کو لے کر پہاڑ کی طرف نکل گئی اور پہاڑ کی ایک تہائی بلندی پر چلی گئی، جب پانی وہاں تک بھی پہنچ گیا تو وہ اس کو لے کر پہاڑ کی دو تہائی بلندی پر چلی گئی، جب پانی وہاں بھی پہنچ گیا تو وہ پہاڑ کی چوٹی پر اس کو لے گئی۔ جب پانی وہاں پر بھی اس کی گردن تک پہنچا تو اس نے بچے کو اپنے ہاتھوں کے ساتھ اونچا کر دیا حتیٰ کہ پانی اس کو بہا کر لے گیا۔ تو اگر اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی پر بھی رحم کرتا تو اس بچے کی ماں پر رحم کرتا۔

٭٭ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4011۔ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَحْمَسِيُّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ السَّلَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الصَّادِقُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَمَعَ رَبُّنَا عَزَّوَجَلَّ لِنُوحٍ عِلْمَ الْمَاضِيْنَ كُلِّهِمْ وَاَيَّدَهٗ بِرُوْحٍ مِّنْهُ فَدَعَا قَوْمَهٗ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً تِسْعَ مِائَةٍ

وَّخَمْسِيْنَ سَنَةً كُلَّمَا مَضٰى قَرْنٌ اِتَّبَعَهُ قَرْنٌ فَزَادَهُمْ كُفْرًا وَّطُغْيَانًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو گزشتہ تمام لوگوں کا علم عطا فرمایا اور اپنی روح کے ساتھ ان کی تائید فرمائی۔ انہوں نے اپنی قوم کو ظاہر اور پوشیدہ طور پر ۹۵۰ سال تک دین کی دعوت دی۔ جب بھی ایک زمانہ گزر جاتا اور دوسرے زمانے کے لوگ آتے تو ان کی سرکشی اور بغاوت میں مزید اضافہ ہو جاتا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4012۔ اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَاءِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ :ذَكَرَ الْحَسَنُ بْنُ اَبِي الْحَسَنِ، عَنْ سَبْعَةِ رَهْطٍ شَهِدُوْا بَدْرًا، قَالَ وَهْبٌ :وَقَدْ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، كُلُّهُمْ رَفَعُوا الْحَدِيْثَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اِنَّ اللّٰهَ يَدْعُو نُوْحًا وَقَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَوَّلَ النَّاسِ، فَيَقُوْلُ :مَاذَا اَجَبْتُمْ نُوْحًا؟ فَيَقُوْلُوْنَ :مَا دَعَانَا وَمَا بَلَّغَنَا وَلَا نَصَحَنَا وَلَا اَمَرَنَا وَلَا نَهَانَا، فَيَقُوْلُ نُوْحٌ :دَعَوْتُهُمْ يَا رَبِّ دُعَاءً فَاشِيًا فِي الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ اُمَّةً بَعْدَ اُمَّةٍ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ اَحْمَدَ فَانْتَسَخَهُ وَقَرَاَهُ وَآمَنَ بِهِ وَصَدَّقَهُ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْمَلَائِكَةِ :ادْعُوا اَحْمَدَ وَاُمَّتَهُ، فَيَاْتِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمَّتُهُ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ، فَيَقُوْلُ نُوْحٌ لِمُحَمَّدٍ وَاُمَّتِهِ :هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّي بَلَّغْتُ قَوْمِي الرِّسَالَةَ وَاجْتَهَدْتُ لَهُمْ بِالنَّصِيحَةِ، وَجَهِدْتُ اَنْ اَسْتَنْقِذَهُمْ مِنَ النَّارِ سِرًّا وَجِهَارًا، فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي اِلَّا فِرَارًا؟ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمَّتُهُ :فَاِنَّا نَشْهَدُ بِمَا نَشَدْتَنَا بِهِ اَنَّكَ فِي جَمِيعِ مَا قُلْتَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ، فَيَقُوْلُ قَوْمُ نُوْحٍ :وَاَيْنَ عَلِمْتَ هٰذَا يَا اَحْمَدُ اَنْتَ وَاُمَّتُكَ وَنَحْنُ اَوَّلُ الْاُمَمِ وَاَنْتَ وَاُمَّتُكَ آخِرُ الْاُمَمِ؟ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّا اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهِ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَرَاَ السُّوْرَةَ حَتّٰى خَتَمَهَا، فَاِذَا خَتَمَهَا، قَالَتْ اُمَّتُهُ نَشْهَدُ اَنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ، وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عِنْدَ ذٰلِكَ :امْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ فَهُمْ اَوَّلُ مَنْ يَّمْتَازُ فِي النَّارِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کی امت کو بلائے گا اور (آپ کی امت سے) فرمائے گا: تم نے حضرت نوح علیہ السلام کو کیا جواب دیا تھا؟ وہ کہیں گے: انہوں (حضرت نوح علیہ السلام) نے نہ ہمیں کبھی دعوت دی نہ (تیرے احکام) ہم تک پہنچائے، نہ کبھی ہمیں نصیحت کی نہ ہمیں (کبھی بھلائی کا) حکم دیا اور نہ (کبھی برائی سے) منع کیا۔ حضرت نوح علیہ السلام کہیں گے: اے میرے رب! میں نے ان کو دعوت دی، ایسی دعوت جو اولین وآخرین سب کو شامل تھی، پشت در پشت ان کو دعوت دی حتیٰ کہ یہ سلسلہ خاتم النبیین احمد تک پہنچا۔ انہوں نے اس کو منسوخ کیا اور اس کو پڑھا اور اس کا یقین کیا اور اس کی تصدیق کی۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا: احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت

کو بلاؤ تو رسول اللہ ﷺ اور آپ کی امت اس شان سے وہاں آئیں گے کہ ان کا نور ان کے آگے آگے دوڑ رہا ہوگا۔ حضرت نوح علیہ السلام حضرت محمد ﷺ اور آپ کی امت سے کہیں گے: کیا آپ جانتے ہو کہ میں نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا دیا تھا اور ان کو سمجھانے کی ازحد کوشش کی تھی اور سراً وعلانیۃً ان کو دوزخ سے بچانے کی کوشش کی تھی لیکن میری دعوت پر یہ اور بھی دور بھاگتے رہے؟ تو رسول اللہ ﷺ اور آپ کی امت کہیں گے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے جو کچھ کہا ہے وہ سب کچھ سچ ہے۔ اس پر حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کہے گی: اے احمد! آپ کو اور آپ کی امت کو اس سب کا کیا معلوم؟ ہم سب سے پہلی امت ہیں جبکہ آپ اور آپ کی امت سب سے آخر میں آئے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ پوری سورۂ نوح پڑھیں گے۔ جب آپ سورۃ ختم فرمائیں گے تو آپ کی امت کہے گی: ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ سچ واقعہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ ہی غالب حکمت والا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ تو یہ سب سے پہلا گروہ ہوگا جو الگ ہو کر دوزخ میں جائے گا۔

ذِكْرُ اِدْرِيْسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4013- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السَّدُوْسِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَلْبَاءُ بْنُ اَحْمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ "وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى" قَالَ كَانَتْ فِيْمَا بَيْنَ نُوْحٍ وَّاِدْرِيْسَ اَلْفَ سَنَةٍ وَّاَنَّ بَطْنَيْنِ مِنْ وُّلْدِ اٰدَمَ كَانَ اَحَدُهُمَا يَسْكُنُ السَّهْلَ وَالْاٰخَرُ يَسْكُنُ الْجَبَلَ وَكَانَ رِجَالُ الْجَبَلِ صِبَاحًا وَّفِي النِّسَاءِ دَمَامَةٌ وَكَانَتْ نِسَاءُ السَّهْلِ صِبَاحًا وَّفِي الرِّجَالِ دَمَامَةٌ وَّاِنَّ اِبْلِيْسَ اَتٰى رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ السَّهْلِ فِي صُوْرَةِ غُلَامِ الرُّعَاةِ فَجَآءَ فِيْهِ بِصَوْتٍ لَّمْ يَسْمَعِ النَّاسَ مِثْلَهٗ فَاتَّخَذُوْا عِيْدًا يَجْتَمِعُوْنَ اِلَيْهِ فِي السَّنَةِ وَاِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَبَلِ هَجَمَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ فِي عِيْدِهِمْ ذٰلِكَ فَرَاَى النِّسَآءَ وَصَبَاحَتِهِنَّ فَاَتٰى اَصْحَابَهٗ فَاَخْبَرَهُمْ بِذٰلِكَ فَتَحَوَّلُوْا اِلَيْهِنَّ وَنَزَلُوْا مَعَهُنَّ فَظَهَرَتِ الْفَاحِشَةُ فِيْهِنَّ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ "وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى !"

حضرت ادریس علیہ السلام کا تذکرہ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی:

وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى

''اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور فرمایا: حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ادریس علیہ السلام کے درمیان ایک ہزار سال کا فرق ہے اور آدم علیہ السلام کی اولاد کے دو قبیلے تھے، ان میں سے ایک ہموار زمین پر آباد تھا اور دوسرا پہاڑوں پر رہتا تھا۔ پہاڑ پر رہنے والے قبیلے کے مرد خوبصورت تھے جبکہ ان کی عورتیں خوبصورت نہ تھیں اور ہموار زمین کے باشندوں کی عورتیں خوبصورت اور مرد بدصورت تھے۔ شیطان ہموار زمین والوں میں

سے ایک آدمی کے پاس ایک چرواہے کے لڑکے کی صورت میں آیا اور ان کو اتنی خوبصورت آواز سنائی کہ اس جیسی آواز انہوں نے کبھی نہ سنی تھی۔ ان لوگوں نے اس کو عید بنالیا اور سال میں ایک مرتبہ وہاں پر جمع ہونے لگ گئے اور پہاڑ والوں میں سے ایک آدمی اچانک وہاں پر آیا، اس وقت وہ لوگ اپنے اسی میلے میں تھے۔ اس نے ان کی عورتوں اور ان کی خوبصورتی کو دیکھا وہ اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور ان کو اس بات کی خبر دی چنانچہ ان کے مرد ان عورتوں کی طرف آئے اور میلے میں ان کے ساتھ شریک ہو گئے۔ اس طرح ان میں برائیاں پھیل گئیں۔ یہی مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولٰى کا۔

4014۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاِسْفَرَائِيْنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَّآءِ اَنْبَاَ عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنِ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ اِدْرِيْسَ مَنْ هُوَ وَفِي اَيِّ زَمَانٍ هُوَ قَالَ هُوَ جَدُّ نُوْحٍ الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ اَخْنُوْخُ وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ حَيٌّ وَّقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ كَانَ اِدْرِيْسُ اَوَّلَ بَنِي اٰدَمَ اُعْطِيَ النُّبُوَّةَ وَهُوَ اَخْنُوْخُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ اَهْلَالِيْلَ بْنِ قَيْنَانَ بْنِ نَاشِرِ بْنِ شِيْثٍ بْنِ اٰدَمَ

✧✧ ۔ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ادریس علیہ السلام کون تھے اور وہ کون سے زمانے میں تھے؟ انہوں نے کہا: یہ حضرت نوح علیہ السلام کے دادا ہیں، جن کا نام "خنوخ" ہے اور وہ (حضرت ادریس علیہ السلام) جنت میں زندہ ہیں اور محمد بن اسحاق بن یسار کہتے ہیں: حضرت ادریس علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے وہ پہلے انسان ہیں جن کو نبوت عطا کی گئی اور وہ اخنوخ بن یزید بن اھلالیل بن قینان بن ناخر بن شیث بن آدم ہیں۔

4015۔ اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَخْمَسِيُّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرٍ السَّمُرِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْيَشْكُرِيُّ حَدَّثَنَا مُدْرِكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ ثُمَّ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ اِدْرِيْسَ رَجُلًا اَبْيَضَ طَوِيْلًا ضَخْمَ الْبَطْنِ عَرِيْضَ الصَّدْرِ قَلِيْلَ شَعْرِ الْجَسَدِ كَبِيْرَ شَعْرِ الرَّاْسِ وَكَانَتْ اِحْدٰى عَيْنَيْهِ اَعْظَمَ مِنَ الْاُخْرٰى وَكَانَتْ فِي صَدْرِهٖ ثَلَاثَةُ بَيَاضٍ مِّنْ غَيْرِ بَرَصٍ فَلَمَّا رَاَى اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ مَا رَاٰى مِنْ جَوْرِهِمْ وَاعْتِدَائِهِمْ فِي اَمْرِ اللّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَى السَّمَآءِ السَّادِسَةِ فَهُوَ حَيْثُ يَقُوْلُ وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا

✧✧ ۔ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ادریس علیہ السلام کا رنگ صاف، قد لمبا، پیٹ بڑا، سینہ کشادہ، جسم پر بال کم اور سر کے بال گھنے تھے۔ ان کی ایک آنکھ چھوٹی تھی۔ ان کے سینے پر تین سفید نشان تھے جو کہ برص کے نہ تھے۔ جب لوگوں نے دین الٰہی کی تبلیغ کی پاداش میں ان پر ظلم وستم کی حد کر دی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو چھٹے آسمان پر اٹھالیا۔ اسی بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا (مریم: 57)

''اور ہم نے اسے بلند مکان پر اٹھالیا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

ذِكْرُ اِبْرَاهِيمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ نُوحٍ هُوْدٌ وَّصَالِحٌ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا

4016۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ التَّمِيمِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ، حَدَّثَنِي شُرَيْحُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، قَالَ: وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلٰى رَاْسِي، فَقَالَ: هٰذَا الْغُلَامُ يَعِيشُ قَرْنًا، قَالَ: فَعَاشَ مِائَةَ سَنَةٍ، قَالَ الْوَاقِدِيُّ: يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: وَقُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا، فَكَانَ بَيْنَ نُوحٍ وَآدَمَ عَشَرَةُ قُرُوْنٍ، وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ اِبْرَاهِيمَ عَشَرَةُ قُرُوْنٍ، فَوُلِدَ اِبْرَاهِيمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ عَلٰى رَاْسِ اَلْفَيْ سَنَةٍ مِنْ خَلْقِ اٰدَمَ

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا ذکر

اوران کے اورنوح، ھود اور صالح علیہم السلام کے درمیان وقفہ کا ذکر

✧✧ -حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور فرمایا: یہ بچہ ایک سو سال تک جیئے گا۔ چنانچہ آپ کی عمر ایک سو سال ہوئی۔ واقدی کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَقُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا (الفرقان: ۳۸)

''اوران کے بیچ میں بہت سی سنگتیں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور حضرت نوح علیہ السلام اور آدم علیہ السلام کے درمیان دس صدیاں ہیں اور نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کے درمیان دس صدیاں ہیں چنانچہ آدم علیہ السلام کی تخلیق کے دو ہزار سال بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے۔

4017۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَيَقُوْلُوْنَ: يَا اِبْرَاهِيمُ، اَنْتَ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ، قَدْ سَمِعَ بِخَلَّتِكَ اَهْلُ السَّمَاوَاتِ وَاَهْلُ الْاَرْضِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ کہیں گے: اے ابراہیم! آپ اللہ کے خلیل ہیں، آپ کی خلت کا چرچا آسمانوں میں اور زمینوں میں ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4018۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ،

قَالَ: حَدَّثَنَا جُنْدُبٌ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ یُّتَوَفّٰی: اِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَنِیْ خَلِیْلا کَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاهِیمَ خَلِیْلا،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧۔حضرت جندب سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے پہلے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنایا ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4019۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَیْهِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بُسْرٍ الْمَرْثَدِیُّ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ یُوسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَیُّوبَ، عَنْ عِکْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا رَاَی الصُّوَرَ فِی الْبَیْتِ لَمْ یَدْخُلْ حَتّٰی اَمَرَ بِهَا فَمُحِیَتْ، وَرَاَی اِبْرَاهِیمَ وَاِسْمَاعِیلَ بِاَیْدِیهِمَا الْاَزْلامَ، فَقَالَ: قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ، وَاللّٰهِ اِنِ اسْتَقْسَمَا بِالْاَزْلامِ قَطُّ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الْبُخَارِیِّ

✧✧۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ میں تصویریں دیکھیں تو اندر داخل ہونے سے رک گئے۔ آپ نے ان کو مٹانے کا حکم دیا تو وہ مٹادی گئیں۔ آپ نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ہاتھ میں پانسے پکڑے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کرے، خدا کی قسم! انہوں نے کبھی بھی پانسے نہیں ڈالے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صحیح ہے۔

4020۔ فَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا یُونُسُ بْنُ بُکَیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ وَاِبْرَاهِیمُ خَلِیْلُ الرَّحْمٰنِ وَصَفِیُّهُ وَنَبِیُّهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بْنُ اٰزَرَ بْنِ مَاجُورَ بْنِ

حدیث 4018

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 32 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 1786 اخرجه ابوبكر الكوفي' في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودي عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحديث: 7546 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 11123

حدیث 4019

اخرجه ابوعبدالله محمد البخاري في "صحيحه" (طبع ثالث) دارابن كثير' يمامه' بيروت' لبنان' 1407ھ 1987ء 3174 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 3455 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 5861 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 11845

سَارُوْحِ بْنِ رَاعُوْ بْنِ مَالِحِ بْنِ عَابِرِ بْنِ سَالِخِ بْنِ اَرْفَخْشَدَ بْنِ سَامِ بْنِ نُوْحٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

محمد بن اسحاق نے اللہ تعالیٰ کے خلیل علیہ السلام، اس کے صفی اور اس کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نسب یوں بیان کیا ہے:

اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اٰزَرَ بْنِ مَاجُوْرَ بْنِ سَارُوْحِ بْنِ رَاعُوْ بْنِ مَالِحِ بْنِ عَابِرِ بْنِ سَالِخِ بْنِ اَرْفَخْشَدَ بْنِ سَامِ بْنِ نُوْحٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

4021۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٌ الاِسْفِرَائِيْنِيُّ اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَّاءِ حَدَّثَنَا الْمَعَافِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ الْحِرَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلْمَةَ الْحِرَانِيُّ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْحِرَانِيُّ عَنْ اَبِي عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ قَالَ طَلَعَتْ كَفٌّ مِّنَ السَّمَآءِ بَيْنَ أُصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِهَا شَعْرَةٌ بَيْضَآءُ فَجَعَلَتْ تَدْنُوْ مِنْ رَّاْسِ اِبْرَاهِيْمَ ثُمَّ تَدْنُوْ فَاَلْقَتْهَا فِيْ رَاْسِهٖ وَقَالَتِ اشْتَعَلَ وَقَارًا ثُمَّ أوحٰى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنْ تُطَهَّرَ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ شَابَ وَاخْتَتَنَ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ مِمَّا اَنْزَلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْقُرْآنِ فَكَانَ فِيْمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَلتَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّائِحُوْنَ الرَّاكِعُوْنَ السَّاجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ اَلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ وَالَّتِيْ فِي الْاَحْزَابِ اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ وَالَّتِيْ فِيْ سَاَلَ اَلَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَائِمُوْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُوْنَ فَلَمْ يَفِ بِهٰذِهِ السِّهَامِ اِلَّا اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

✧✧۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آسمان سے ایک ہاتھ نمودار ہوا، اس کی انگلیوں کے درمیان سفید بال تھے، وہ حضرت ابراہیم کے سر کے قریب آنے لگا پھر وہ بالکل قریب آ گیا۔ اس نے وہ بال آپ کے سر میں ڈال دیا اور کہا: یہ عزت کی سفیدی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف طہارت اختیار کرنے کی وحی فرمائی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے جوانی میں ختنہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ان آیات میں سے بھی کچھ نازل فرمائی ہیں، جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم میں نازل کی گئیں۔ ان میں سے ایک آیت یہ تھی:

اَلتَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْحَامِدُوْنَ السَّائِحُوْنَ الرَّاكِعُوْنَ السَّاجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ (التوبة: 112)

"توبہ والے، عبادت والے، سراہنے والے، روزے والے، رکوع والے، سجدے والے، بھلائی کے بتانے والے، برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدیں نگاہ رکھنے والے اور خوشی سناؤ مسلمانوں کو"۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور سورۃ مومنون کی آیت

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ

سے

اَلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُوْن

تک۔

اور سورۃ احزاب کی آیت:

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

پوری آیت۔

اور سورۃ المعارج کی آیات

اَلَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَائِمُوْن

سے

وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُوْنَ

یہ حصے، صرف حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حصے میں آیا۔

4022- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْبَغَوِيُّ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اخْتَتَنَ اِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ عِشْرِيْنَ وَمِئَةِ سَنَةٍ بِالْقَدُومِ، وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ مِئَتَى سَنَةٍ

✧✧- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ۱۲۰ سال کی عمر میں اپنا ختنہ کیا جبکہ آپ کی وفات ۲۰۰ سال کی عمر میں ہوئی۔

4023- فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا تَمِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّاُخْرٰى اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَمِيْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قَالَا حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِخْتَتَنَ اِبْرَاهِيمُ بَعْدَ عِشْرِيْنَ وَمِائَةِ سَنَةٍ بِالْقَدُوْمِ ثُمَّ عَاشَ بَعْدَ ذٰلِكَ ثَمَانِيْنَ سَنَةً

✧✧- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ۱۲۰ سال کے بعد ختنہ کیا پھر اس کے بعد آپ ۸۰ سال تک زندہ رہے۔

4024- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا حَمِيْدُ بْنُ عَيَّاشٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا اَمَرَ اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِبِنَاءِ الْبَيْتِ خَرَجَ مَعَهُ اِسْمَاعِيْلُ وَهَاجَرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ رَاٰى عَلٰى رَاْسِهِ فِي مَوْضِعِ الْبَيْتِ مِثْلَ الْغَمَامَةِ فِيهِ مِثْلُ الرَّاْسِ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ يَا اِبْرَاهِيمُ بْنِ عَلٰى ظِلِّي اَوْ عَلٰى قَدْرِي وَلَا تَزِدْ وَلَا تَنْقُصْ فَلَمَّا بَنٰى خَرَجَ وَخَلَفَ اِسْمَاعِيْلَ وَهَاجَرَ وَذٰلِكَ حَيْثُ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَلَّا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا

وَطَهِّرْ بَيْتِىَ لِلطَّائِفِيْنَ وَالْقَائِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیت اللہ کی تعمیر کا حکم دیا گیا تو ان کے ہمراہ حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا بھی نکلے۔ جب آپ مکۃ المکرمہ پہنچے تو آپ نے بیت اللہ کے مقام پر اپنے سر کے اوپر کی جانب ایک بادل سا دیکھا، اس میں سرکی سی کوئی چیز تھی۔ اس سے آواز آئی: اے ابراہیم! میرے سائے پر یا میرے سائے کی مقدار میں عمارت بنائیں اور اس سے کم یا زیادہ مت کرنا۔ جب آپ نے تعمیر مکمل کر لی تو وہاں سے باہر نکل آئے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کو وہیں چھوڑ دیا۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرَاهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِىْ شَيْئًا وَّطَهِّرْ بَيْتِىَ لِلطَّائِفِيْنَ وَالْقَائِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (الحج:26)

''جب کہ ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانہ ٹھیک بتا دیا اور حکم دیا کہ میرا کوئی شریک نہ کر اور میرا گھر ستھرا رکھ طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع سجدے والوں کے لئے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4025۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ، قَالَ :سَمِعْتُ كَثِيْرَ بْنَ كَثِيْرٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ :جَاءَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَوَجَدَ اِسْمَاعِيْلَ يُصْلِحُ لَهُ بَيْتًا مِنْ وَرَاءِ زَمْزَمَ، فَقَالَ لَهُ اِبْرَاهِيْمُ :يَا اِسْمَاعِيْلُ، اِنَّ رَبَّكَ قَدْ اَمَرَنِىْ بِبِنَاءِ الْبَيْتِ، فَقَالَ لَهُ اِسْمَاعِيْلُ :فَاَطِعْ رَبَّكَ فِيْمَا اَمَرَكَ، قَالَ :فَاَعِنِّىْ عَلَيْهِ، قَالَ :فَقَامَ مَعَهُ، فَجَعَلَ اِبْرَاهِيْمُ يَبْنِيْهِ وَاِسْمَاعِيْلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ، وَيَقُوْلَانِ :رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے، اس وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام زمزم کے پیچھے مکان بنا رہے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان سے فرمایا: اے اسماعیل! تیرے رب نے مجھے (بیت اللہ) بنانے کا حکم دیا ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جواباً کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو حکم دیا ہے، آپ اس کی تعمیل فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: اس سلسلہ میں تم میرے ساتھ تعاون کرو۔ چنانچہ حضرت اسماعیل علیہ السلام بھی آپ کے ہمراہ ہو لئے۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر شروع کر دی اور حضرت اسماعیل علیہ السلام ان کو پتھر اٹھا اٹھا کر دے رہے تھے اور دونوں یہ دعا مانگ رہے تھے:

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (البقرة:127)

''اے ہمارے رب ہماری طرف سے یہ (کوشش) قبول فرما، بے شک تو سننے والا جاننے والا ہے''۔ (ترجمہ

کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

ہ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4026۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَنْبَاَ جَرِيْرٌ عَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بَنٰى اِبْرَاهِيْمُ الْبَيْتَ اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنْ اَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ قَالَ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ اَلَا اِنَّ رَبَّكُمْ قَدِ اتَّخَذَ بَيْتًا وَّاَمَرَكُمْ اَنْ تَحُجُّوْهُ فَاسْتَجَابَ لَهُ مَا سَمِعَهُ مِنْ حَجَرٍ اَوْ شَجَرٍ اَوْ اَكَمَةٍ اَوْ تُرَابٍ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإسناد ولم يخرجاه

-حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر مکمل کر لی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی جانب وحی فرمائی کہ لوگوں میں حج کا اعلان فرما دیجئے۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یوں اعلان فرمایا: خبردار! تمہارے رب نے گھر بنایا ہے اور تمہیں حکم دیا ہے کہ تم اس کا حج کرو۔ تو جس جس درخت، پتھر، یا ٹیلے یا مٹی نے آپ کی آواز سنی سب نے جواباً کہا: لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ

ہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4027۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ اَنْبَاَ دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ *اَلْاِسْلَامُ ثَلَاثُوْنَ سَهْمًا وَمَا ابْتُلِيَ بِهٰذَا الدِّيْنِ اَحَدٌ فَاَقَامَهُ اِلَّا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى فَكَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بَرَآءَةً مِّنَ النَّارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

-حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اسلام کے ۳۰ حصے ہیں اور اس دین میں جس جس کو بھی آزمایا گیا، ان میں سے صرف حضرت ابراہیم علیہ السلام مکمل طور پر پورا اترے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى

''اور ابراہیم کے جو پورے احکام بجالایا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے آگ سے برات لکھ دی۔

ہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4028۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: فَحَدَّثَنِي الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْخَلِيْلِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، يَقُوْلُ اسْتَغْفَرَ رَجُلٌ لِاَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ، فَقُلْتُ: اَتَسْتَغْفِرُ لَهُمَا وَهُمَا مُشْرِكَانِ؟ فَقَالَ: اسْتَغْفَرَ

اِبْـرَاهِيمُ لاَبِيهِ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ :وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرَاهِيمَ لاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا اِيَّاهُ

✧✧-حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی اپنے مشرک والدین کے لئے دعائے مغفرت کر رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا: تو ان کے لئے دعائے مغفرت کر رہا ہے حالانکہ وہ مشرک تھے۔ اس نے کہا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی تو اپنے والدین کے لئے دعائے مغفرت کی تھی۔ میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرَاهِيمَ لاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا اِيَّاهُ(التوبة:114)

''اور ابراہیم کا اپنے باپ کی بخشش چاہنا وہ تو نہ تھا مگر ایک وعدے کے سبب جو اس سے کر چکا تھا''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

ذِكْرُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا

4029- اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى بْنِ اَبِى مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنِى عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ عِمْرَانَ حَدَّثَنِى اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِى حَبِيبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :اَوَّلُ مَنْ نَطَقَ بِالْعَرَبِيَّةِ وَوَضَعَ الْكِتَابَ عَلٰى لَفْظِهِ وَمَنْطِقِهِ ثُمَّ جَعَلَ كِتَابًا وَّاحِدًا مِثْلُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ الْمَوْصُوْلُ حَتّٰى فَرَّقَ بَيْنَهُ وَلَدُهُ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا ۔ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت اسماعیل علیہ السلام کا تذکرہ

✧✧-حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سب سے پہلا شخص جس نے عربی زبان بولی اور اپنے الفاظ اور گفتگو کو لکھا اور اس کو متصل کر کے لکھا جیسے ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ '' یہ حضرت اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام ہیں۔ پھر ان کی اولاد نے ان میں فرق کر دیا۔

حدیث:4028

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 31[illegible]1 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه حلب شام 1406ھ 1986ء [illegible]م الحديث: 20836 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 771 ا[illegible]جه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث[illegible] 21[illegible] اخرجه ابويعلىٰ الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحد[illegible] 335 اخرجه ابوعبدالله البخارى فى "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه بيروت لبنان 1409ھ/ 1989ء رقم الحديث: اخرجه ابوداؤد الطيالسى فى "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث:131

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4030۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، اَظُنُّهُ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِنَ النَّبِيِّيْنَ، وَاِنَّ وَلِيِّي وَخَلِيْلِي اَبِي اِبْرَاهِيْمُ، ثُمَّ قَرَاَ: اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ

✧ ✧ ۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انبیاء علیہم السلام میں سے کچھ دوست ہوتے ہیں اور ان میں سے میرے دوست اور مددگار میرے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ(ال عمران:68)

''بے شک میں لوگوں سے ابراہیم کے زیادہ حق دار وہ تھے جوان کے پیرو ہوئے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

4031۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بَطَّةَ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِنَ النَّبِيِّيْنَ، وَاِنَّ وَلِيِّي وَخَلِيْلِي مِنْهُمْ اَبِي اِبْرَاهِيْمُ، ثُمَّ قَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ، حَدِيْثُ اَبِي نُعَيْمٍ اِذَا جُمِعَ بَيْنَهُ، وَبَيْنَ حَدِيْثِ الْوَاقِدِيِّ صَحَّ فَاِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْ مَسْرُوْقٍ

✧ ✧ ۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی علیہ السلام کے انبیاء علیہم السلام میں سے کچھ دوست ہوتے ہیں اور ان میں سے میرے دوست اور مددگار میرے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ

۞۞ ابونعیم کی روایت کو جب واقدی کی روایت کے ہمراہ ملایا جائے تو یہ حدیث درجہ صحت کو پہنچ جاتی ہے کیونکہ اس میں مسروق کا ہونا ضروری ہے۔

4032۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا

حدیث 4030

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث:2995 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث:3800

حدیث 4032

اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث:2543 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 21560 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث:6676 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث:18519

هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا افْتَتَحْتُمْ مِصْرًا فَاسْتَوْصُوا بِالْقِبْطِ خَيْرًا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا، قَالَ الزُّهْرِيُّ :فَالرَّحِمُ : اَنَّ اُمَّ اِسْمَاعِيلَ مِنْهُمْ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مصر کو فتح کرلو تو قبطیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا کیونکہ ان کے لئے ذمہ بھی ہے اور رشتہ داری ہے۔

زہری کہتے ہیں: رشتہ داری یہ ہے کہ حضرت اسماعیل کی والدہ، ان میں سے تھیں۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4033- اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَحْمَسِيُّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرٍ السَّمُرِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنِي مُدْرِكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ كَعْبٍ قَالَ كَانَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ نَبِيَّ اللّٰهِ الَّذِيْ سَمَّاهُ اللّٰهُ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَجُلًا فِيْهِ حِدَّةٌ يُجَاهِدُ اَعْدَآءَ اللّٰهِ وَيُعْطِيْهِ اللّٰهُ النَّصْرَ عَلَيْهِمْ وَالظَّفَرَ وَكَانَ شَدِيْدَ الْحَرْبِ عَلَى الْكُفَّارِ لَا يَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ صَغِيْرَ الرَّاْسِ غَلِيْظَ الْعُنُقِ طَوِيْلَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ يَضْرِبُ بِيَدَيْهِ رُكْبَتَيْهِ وَهُوَ قَائِمٌ صَغِيْرَ الْعَيْنَيْنِ طَوِيْلَ الْاَنْفِ عَرِيْضَ الْكَتِفِ طَوِيْلَ الْاَصَابِعِ بَارِزَ الْخَلْقِ قَوِيَّ شَدِيْدٍ عَنِيْفٍ عَلَى الْكُفَّارِ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا قَالَ وَكَانَتْ زَكَاتُهُ الْقُرْبَانُ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَكَانَ لَا يَعِدُ اَحَدًا شَيْئًا اِلَّا اَنْجَزَهُ فَسَمَّاهُ اللّٰهُ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَبِيًّا

✧✧ -حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام، اللہ تعالیٰ کے وہ نبی علیہ السلام ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے صادق الوعد کا لقب عطا فرمایا ہے جن میں (بلا کی) تیزی ہے، جو اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے جہاد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو ان پر فتح و نصرت بھی عطا فرماتا ہے۔ وہ کافروں کے خلاف بہت سخت لڑنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت کا خوف نہیں رکھتے تھے۔ ان کا سر چھوٹا، گردن مضبوط، ہاتھ اور پاؤں لمبے، وہ کھڑے ہوتے تو ان کے ہاتھ ان کے گھٹنوں کو چھوتے، ان کی آنکھیں چھوٹی، ناک لمبی، کندھے چوڑے، انگلیاں لمبی، خوبصورت، طاقتور، مضبوط اور کافروں پر سختی کرنے والے تھے۔ وہ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیا کرتے تھے اور رب کی بارگاہ کے مقبول بندے تھے، ان کی زکوٰۃ اپنے مالوں میں سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قربانی پیش کرنا تھی۔ آپ جس کسی سے بھی کوئی وعدہ کرتے، اللہ تعالیٰ اس کو پورا فرماتا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو "صادق الوعد" کا لقب عطا فرمایا اور وہ رسول اور نبی تھے۔

4034- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مَعِيْنٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ الْيَمَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بَيَانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ الذَّبِيْحُ

اِسْمَاعِيلُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ذبیح حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4035- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ ثَوَيْرِ بْنِ اَبِي فَاخِتَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ قَالَ اِسْمَاعِيلُ عِنْدَ ذَبْحِ اِبْرَاهِيْمَ الْكَبْشُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما "وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ" کے متعلق فرماتے ہیں: یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام تھے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مینڈھا ذبح کیا تھا۔

4036- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ حَاتِمٍ الْحَافِظُ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ اَبِي كَرِيمَةَ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ الْخَطَّابِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُتْبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الصُّنَابِحِيُّ، قَالَ :حَضَرْنَا مَجْلِسَ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ فَتَذَاكَرَ الْقَوْمُ اِسْمَاعِيلَ وَاِسْحَاقَ بْنَ اِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ :الذَّبِيحُ اِسْمَاعِيلُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ :بَلْ اِسْحَاقُ الذَّبِيحُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ :سَقَطْتُمْ عَلَى الْخَبِيرِ، كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَاهُ الْاَعْرَابِيُّ، فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، خَلَّفْتُ الْبِلَادَ يَابِسَةً وَالْمَاءَ يَابِسًا هَلَكَ الْمَالُ وَضَاعَ الْعِيَالُ، فَعُدْ عَلَيَّ بِمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الذَّبِيحَيْنِ، فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ، فَقُلْنَا :يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، وَمَا الذَّبِيحَانِ ؟ قَالَ :اِنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ لَمَّا اَمَرَ بِحَفْرِ زَمْزَمَ نَذَرَ لِلّٰهِ اِنْ سَهَّلَ اللّٰهُ اَمْرَهَا اَنْ يَّنْحَرَ بَعْضَ وَلَدِهِ، فَاَخْرَجَهُمْ، فَاَسْهَمَ بَيْنَهُمْ، فَخَرَجَ السَّهْمُ لِعَبْدِ اللّٰهِ، فَاَرَادَ ذَبْحَهُ، فَمَنَعَهُ اَخْوَالُهُ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ، وَقَالُوْا :اَرْضِ رَبَّكَ وَافْدِ ابْنَكَ، قَالَ:فَفَدَاهُ بِمِائَةِ نَاقَةٍ، قَالَ:فَهُوَ الذَّبِيحُ، وَاِسْمَاعِيلُ الثَّانِي

✧✧ -عبداللہ بن سعید صنابحی فرماتے ہیں: ہم حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوئے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کا تذکرہ چل نکلا۔ بعض کا موقف تھا کہ ذبیح حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں اور بعض کا موقف تھا کہ اسحاق علیہ السلام ذبیح ہیں۔ تو معاویہ نے کہا: تم واقف کار کے پاس پہنچے ہو۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ کے پاس ایک دیہاتی آیا اور بولا: ملک خشک سالی کا شکار ہے، پانی ختم ہو چکا ہے، مال ہلاک ہو گئے اور اولادیں برباد ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو جو مال غنیمت عطا فرمایا ہے، اس میں سے کچھ مجھے بھی عطا فرمائیے۔ اے دو ذبیحوں کے بیٹے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے اور اس کو منع نہ فرمایا۔ ہم نے کہا: اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ: وہ دو ذبیح کون کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: جب حضرت عبدالمطلب کو چاہ زمزم کھودنے کا حکم دیا گیا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ یہ معاملہ آسان فرمادے تو وہ اپنے

ایک بیٹے کی قربانی دیں گے (جب کنواں کھودلیا گیا تو) آپ نے اپنے بیٹوں میں قرعہ اندازی کی اور قرعہ حضرت عبداللہ کے نام نکلا۔ حضرت عبدالمطلب نے ان کو ذبح کرنے کا ارادہ کرلیا لیکن بنی مخزوم میں سے آپ کے ماموؤں نے آپ کو اس عمل سے منع کردیا اور بولے: اپنے رب کو راضی کرلو اور اپنے بیٹے کا فدیہ دے دو چنانچہ حضرت عبدالمطلب نے ۱۰۰ اونٹنیاں فدیہ میں دیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ ایک ذبیح یہ ہوئے اور دوسرے حضرت اسماعیل علیہ السلام

4037۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ اَلْمُفْدَى اِسْمَاعِيلُ وَزَعَمَتِ الْيَهُوْدُ اَنَّهُ اِسْحَاقُ وَكَذَبَتِ الْيَهُوْدُ

✧✧ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جن کا فدیہ (مینڈھے کے طور پر) دیا گیا تھا وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں جبکہ یہودی یہ سمجھتے ہیں کہ وہ حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں۔ یہودی جھوٹے ہیں۔

4038۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَاَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْفَقِيْهُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بَيَانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ فِي الَّذِي فَدَاهُ اللّٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ قَالَ هُوَ اِسْمَاعِيْلُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جن کا فدیہ اللہ تعالیٰ نے ذبح عظیم کے ساتھ دیا وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4039۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ يَقُوْلُ اِنَّ الَّذِي اَمَرَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ بِذَبْحِهِ مِنِ ابْنَيْهِ اِسْمَاعِيْلُ وَاِنَّا لَنَجِدُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فِي قِصَّةِ الْخَبَرِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَمَا اَمَرَ بِهِ مِنْ ذَبْحِ ابْنِهِ اَنَّهُ اِسْمَاعِيْلُ وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ قِصَّةِ الْمَذْبُوْحِ مِنِ ابْنَيْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ وَبَشَّرْنَاهُ بِاِسْحَاقَ نَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِيْنَ ثُمَّ يَقُوْلُ فَبَشَّرْنَاهَا بِاِسْحَاقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحَاقَ يَعْقُوْبَ يَقُوْلُ بِابْنٍ وَبِابْنِ ابْنٍ فَلَمْ يَكُنْ يَّاْمُرُ بِذَبْحِ اِسْحَاقَ وَلَهُ فِيْهِ مِنَ اللّٰهِ مَوْعُوْدٌ بِمَا وَعَدَهُ وَمَا الَّذِي اَمَرَ بِذَبْحِهِ اِلَّا اِسْمَاعِيْلُ

✧✧ - محمد بن کعب قرظی کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جس بیٹے کے ذبح کا حکم دیا تھا وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام تھے اور قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جو واقعہ ہے اور ان کو اپنے بیٹے کے ذبح کا جو حکم ہوا ہے اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ ''ذبیح'' حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی ہیں کیونکہ قرآن کریم نے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے کے ذبح کا قصہ مکمل کرلیا تو اس

کے بعد فرمایا:

وَبَشَّرْنَاهُ بِاِسْحَاقَ نَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِيْنَ(الصافات:112)

''اور ہم نے اسے خوشخبری دی اسحاق کی کہ نبی اور ہمارے قرب خاص کے سزاوار''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر (ایک اور مقام پر) فرمایا:

فَبَشَّرْنَاهَا بِاِسْحَاقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحَاقَ يَعْقُوْبَ(هود:71)

''تو ہم نے اسے اسحاق کی خوشخبری دی اور اسحاق کے بعد یعقوب کی''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یعنی بیٹے کی اور پوتے کی۔

چنانچہ حضرت اسحاق کے ذبح کا حکم نہیں تھا بلکہ ان کے متعلق تو اللہ نے وعدہ کیا تھا اور جس کے ذبح کا حکم دیا تھا وہ حضرت اسماعیل ہیں۔

4040۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاقِدِيُّ قَالَ قَدِ اخْتُلِفَ عَلَيْنَا فِي اِسْمَاعِيْلَ وَاِسْحَاقَ اَيُّهُمَا اَرَادَ اِبْرَاهِيْمُ اَنْ يَّذْبَحَ وَاَيْنَ اَرَادَ ذِبْحَهُ بِمِنًى اَمْ بِبَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَكَتَبْتُ كُلَّمَا سَمِعْتُ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ اَخْبَارِ الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِي بْنُ اَبِي سَبْرَةَ عَنْ اَبِي مَالِكٍ مِنْ وُلْدِ مَالِكِ الدَّارِ وَكَانَ مَوْلٰى لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَاَلْتُ خَوَّاتَ بْنَ جُبَيْرٍ الْاَنْصَارِيَّ عَنْ ذَبِيْحِ اللّٰهِ اَيُّهُمَا كَانَ فَقَالَ اِسْمَاعِيْلُ لَمَّا بَلَغَ اِسْمَاعِيْلُ سَبْعَ سِنِيْنَ رَاٰى اِبْرَاهِيْمُ فِي النَّوْمِ فِي مَنْزِلِهِ بِالشَّامِ اَنْ يَّذْبَحَ اِسْمَاعِيْلَ فَرَكِبَ اِلَيْهِ عَلَى الْبُرَاقِ حَتّٰى جَاءَهُ فَوَجَدَهُ عِنْدَ اُمِّهِ فَاَخَذَ بِيَدِهِ وَمَضٰى بِهِ لَمَّا اَمَرَ بِهِ وَجَاءَهُ الشَّيْطَانُ فِي صُوْرَةِ رَجُلٍ يَعْرِفُهُ فَقَالَ يَا اِبْرَاهِيْمُ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ فِي حَاجَتِي قَالَ تُرِيْدُ اَنْ تَذْبَحَ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ اَرَاَيْتَ وَالِدًا يَذْبَحُ وَلَدَهُ قَالَ نَعَمْ اَنْتَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَلِمَ قَالَ تَزْعَمُ اَنَّ اللّٰهَ اَمَرَكَ بِذٰلِكَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ فَاِنْ كَانَ اللّٰهُ اَمَرَنِي اَطَعْنَا لِلّٰهِ وَاَحْسَنْتُ فَانْصَرَفَ عَنْهُ وَجَاءَ اِبْلِيْسُ اِلٰى هَاجَرَ فَقَالَ اَيْنَ ذَهَبَ اِبْرَاهِيْمُ بِابْنِكِ قَالَتْ ذَهَبَ فِي حَاجَتِهِ قَالَ فَاِنَّهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّذْبَحَهُ قَالَتْ وَهَلْ رَاَيْتَ وَالِدًا يَذْبَحُ وَلَدَهُ قَالَ هُوَ يَزْعَمُ اَنَّ اللّٰهَ اَمَرَ بِهِ بِذٰلِكَ قَالَتْ فَقَدْ اَحْسَنَ حَيْثُ اَطَاعَ اللّٰهَ ثُمَّ اَدْرَكَ اِسْمَاعِيْلَ فَقَالَ يَا اِسْمَاعِيْلُ اَيْنَ يَذْهَبُ بِكَ اَبُوْكَ قَالَ لِحَاجَتِهِ قَالَ فَاِنَّهُ يَذْهَبُ بِكَ لِيَذْبَحَكَ قَالَ وَهَلْ رَاَيْتَ وَالِدًا قَطُّ يَذْبَحُ وَلَدَهُ قَالَ نَعَمْ هُوَ قَالَ وَلِمَ قَالَ يَزْعَمُ اَنَّ اللّٰهَ اَمَرَهُ بِذٰلِكَ قَالَ اِسْمَاعِيْلُ فَقَدْ اَحْسَنَ حَيْثُ اَطَاعَ رَبَّهُ قَالَ فَخَرَجَ بِهِ حَتّٰى انْتَهٰى بِهِ اِلٰى مِنًى حَيْثُ اَمَرَ ثُمَّ انْتَهٰى اِلٰى مَنْحَرِ الْبُدْنِ الْيَوْمَ فَقَالَ اِبْنِي اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِي اَنْ اَذْبَحَكَ قَالَ اِسْمَاعِيْلُ فَاَطِعْ فَاِنَّ طَاعَةَ رَبِّكَ كُلُّ خَيْرٍ ثُمَّ قَالَ اِسْمَاعِيْلُ هَلْ اَعْلَمْتَ اُمِّي بِذٰلِكَ قَالَ لَا قَالَ اَصَبْتَ اِنِّي اَخَافُ اَنْ تَحْزَنَ وَلٰكِنْ اِذَا قَرَّبْتَ السِّكِّيْنَ مِنْ حَلْقِي فَاَعْرِضْ عَنِّي فَاِنَّهُ اَجْدَرُ اَنْ تَصْبِرَ وَلَا تَرَانِي فَفَعَلَ اِبْرَاهِيْمُ فَجَعَلَ يَحُزُّ فِي حَلْقِهِ فَاِذَا الْحَزُّ فِي نُحَاسٍ مَا يَحْتَكُّ الشَّفْرَةَ فَشَحَذَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً بِالْحَجَرِ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّحُزَّ

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ مِنَ اللّٰهِ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَاِذَا بِوَعْلٍ وَّاقِفٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ قُمْ يَا بُنَيَّ فَقَدْ نَزَلَ فِدَاكَ فَذَبَحَهٗ هُنَاكَ بِمِنًى قَالَ الْوَاقِدِيُّ وَحَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ اُسَامَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ اَنَّهٗ قَالَ الذَّبِيْحُ هُوَ اِسْمَاعِيْلُ

✧✧ -ابوعبداللہ واقدی کہتے ہیں: ہمارے ہاں اس بات میں اختلاف ہوگیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کس کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یا حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اور یہ کہ کہاں پر ذبح کرنے لے گئے تھے؟ منی میں یا بیت المقدس میں؟ اس سلسلہ میں مجھے جو بھی روایت ملی میں نے اس کو لکھ لیا۔ چنانچہ ابن ابی سبرہ نے ابو مالک (جو کہ مالک الدار کی اولاد میں سے ہے) اور یہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے غلام بھی تھے۔ انہوں نے حضرت عطاء بن یسار کا یہ ارشاد نقل کیا ہے: میں نے خوات بن جبیر الانصاری رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ دونوں میں سے ذبیح اللہ تعالیٰ کون تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: حضرت اسماعیل علیہ السلام تھے۔ جب حضرت اسماعیل علیہ السلام سات سال کے ہوگئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ملک شام میں اپنے گھر میں یہ خواب دیکھا کہ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کر رہے ہیں، تو وہ وہاں سے سفر کر کے ان کے پاس پہنچے۔ اس وقت وہ اپنی والدہ کے پاس تھے، انہوں نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کے لئے چل پڑے (راستے میں) شیطان ایک جانی پہچانی صورت میں آپ کے پاس آیا اور بولا: اے ابراہیم! کہاں جا رہے ہو؟ آپ نے فرمایا: اپنے ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں۔ اس نے کہا: آپ اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے جا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: کبھی کوئی والد بھی اپنی اولاد کو ذبح کرتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ (ایسا کریں گے) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: میں کیوں ذبح کروں گا؟ اس نے کہا: اس لئے کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کے ذبح کا حکم دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے اور ہم اس کے حکم کی تعمیل کریں تو یہ اچھی بات ہے۔ شیطان وہاں سے ہٹ گیا۔ پھر شیطان حضرت حاجرہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور بولا: ابراہیم تیرے بیٹے کو کہاں لے کر گیا ہے؟ انہوں نے کہا: اپنے کسی کام سے گئے ہیں۔ شیطان نے کہا: وہ تو اسماعیل کو ذبح کرنے کے لئے لے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا: کبھی کوئی باپ بھی اپنے بچے کو ذبح کرتا ہے؟ شیطان نے کہا: وہ (ابراہیم علیہ السلام) یہ سمجھ رہے ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے کہا: پھر تو اچھی بات ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کر رہے ہیں۔ پھر وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اسماعیل! تیرا باپ تجھے کہاں لے کر جا رہا ہے؟ انہوں نے کہا: کسی کام سے۔ شیطان نے کہا: وہ تو تجھے ذبح کرنے کے لئے لے کر جا رہا ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کہا: کوئی باپ بھی کبھی اپنی اولاد کو ذبح کرتا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ وہ کر دے گا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کہا: کیوں؟ شیطان نے کہا: وہ سمجھ رہا ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا: تب تو اچھی بات ہے کہ وہ اپنے رب کی اطاعت کر رہے ہیں (بہرحال) حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اپنے ہمراہ لے کر منیٰ کے اس مقام پر پہنچ گئے جہاں کا انہیں حکم دیا گیا تھا۔ پھر وہاں پر آئے جہاں پر آج کل قربانی کی جاتی ہے (یہاں پر آ کر) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ نے تیرے ذبح کرنے کا مجھے حکم دیا ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جواباً کہا: آپ حکم کی تعمیل کیجیے! کیونکہ رب کی اطاعت میں بھلائی ہی بھلائی ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے پوچھا: کیا آپ نے یہ

بات والدہ محترمہ کو بتائی ہے؟ آپ نے کہا: نہیں۔ اسماعیل علیہ السلام نے کہا: بہت اچھا کیا ورنہ وہ بہت پریشان ہوتیں لیکن ایک بات کا دھیان رکھئے گا کہ جب آپ چھری میرے حلق کے قریب کریں تو اپنا منہ دوسری طرف پھیر لینا کیونکہ یہ بہتر ہے کہ آپ صبر کریں اور مجھے نہ دیکھیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایسا ہی کیا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی گردن پر چھری چلانا شروع کر دی لیکن یوں لگ رہا تھا جیسے تانبے پر چھری چلائی جاتی ہے جس سے چھری کی دھار کند ہو جاتی ہے۔ آپ نے دو یا تین مرتبہ پتھر پر (رگڑ کر) اس کو تیز کیا لیکن وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا حلق نہ کاٹ سکی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سوچا کہ یہ بھی من جانب اللہ تعالیٰ ہے۔ آپ نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا تو ایک مینڈھا آپ کے سامنے کھڑا تھا۔ حضرت ابراہیم نے فرمایا: اے میرے بیٹے! اٹھئے! اللہ تعالیٰ نے تیرا فدیہ نازل فرما دیا ہے۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس مینڈھے کو وہیں پر منیٰ میں ذبح فرما دیا۔

❁❁ واقدی نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن سلام کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ "ذبیح" حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں۔

ذِكْرُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

حضرت اسحاق علیہ السلام کا تذکرہ

4041۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَّابِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ دَاوُدُ: يَا رَبِّ، اَسْمَعُ النَّاسَ يَقُولُونَ: رَبُّ اِسْحَاقَ، قَالَ: اِنَّ اِسْحَاقَ جَادَ لِي بِنَفْسِهِ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، رَوَاهُ النَّاسُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ تَفَرَّدَ بِهِ

✧✧۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! میں لوگوں کی زبان سے یہ الفاظ سنتا ہوں "اے (ابراہیم،) اسحاق (اور یعقوب) کے رب" میں چاہتا ہوں کہ (اسی طرح میرے نام کے ساتھ بھی تجھے پکارا جائے اور یوں کہا جائے) "اے داؤد کے رب" (اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا) بے شک اسحاق علیہ السلام نے ہمارے لئے اپنی جان پیش کی (اور یعقوب علیہ السلام کو ان کے بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام کا فراق دیا گیا، اتنی آزمائشوں کے بعد ان کے نام کے ساتھ مجھے پکارا جاتا ہے جبکہ آپ کو تو اس طرح کی کسی آزمائش میں مبتلا نہیں کیا گیا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح ہے اس کو کئی محدثین نے علی بن زید بن جدعان سے روایت کیا ہے اور وہ اس کی روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

4042۔ اَخْبَرَنِي اَبُو اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْعَدْلُ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ سَارَةُ بِنْتُ تِسْعِينَ سَنَةً وَّاِبْرَاهِيمُ بْنُ مِائَةٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ وَجَآءَتْهُ الْبُشْرٰى بِاِسْحَاقَ وَاَمِنَ

مِمَّنْ كَانَ يَخَافُهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ وَهَبَ لِىْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمَاعِيْلَ وَاِسْحَاقَ اِنَّ رَبِّىْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ فَجَآءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلٰى سَارَةَ بِالْبُشْرٰى فَقَالَ اَبْشِرِىْ بِوَلَدٍ يُّقَالُ لَهُ اِسْحَاقُ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحَاقَ يَعْقُوْبُ قَالَ فَضَرَبَتْ جَبْهَتَهَا عَجَبًا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ آَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ قَالُوْا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهُ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ قَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِىُّ بِعِكْرِمَةَ وَاحْتَجَّ مُسْلِمٌ بِالسُّدِّىِّ وَالْحَدِيْثُ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت سارہ ۹۰ سال کی تھیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام ۱۲۰ سال کے تھے۔ جب ابراہیم علیہ السلام کا خوف زائل ہوا اور انہیں حضرت اسحاق علیہ السلام کی خوشخبری ملی اور اس چیز سے ان کو امن ہو گیا جس سے وہ خوفزدہ تھے تو بولے۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھے بڑھاپے میں اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام دیئے، بے شک میرا رب دعا سننے والا ہے۔ تو حضرت جبریل علیہ السلام حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک بیٹے کی خوشخبری لے کر آئے، جن کا نام اسحاق علیہ السلام ہے اور اسحاق علیہ السلام کے بعد یعقوب علیہ السلام آپ (حضرت سارہ رضی اللہ عنہا) نے حیرانگی کے عالم میں اپنا ماتھا پکڑ لیا۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "فصکت وجهها" (پھر اپنا ماتھا ٹھونکا) اور بولیں: میں بچہ جنوں گی؟ حالانکہ میں بوڑھی ہوں اور میرا شوہر بھی بوڑھا ہے۔ یہ بڑی عجیب شے ہے۔ فرشتے بولے: کیا اللہ تعالیٰ کے کام کو عجیب سمجھتی ہو؟ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں تم پر اس گھر والو، بے شک وہی ہے سب خوبیوں والا عزت والا۔

❁❁ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عکرمہ رضی اللہ عنہ کی اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے "سدی" کی روایات نقل کی ہیں اور یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4043۔ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَحْمَسِىُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَمِيْدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرٍ السَّمُرِىُّ حَدَّثَنَا حَمِيْدُ بْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنَا مُدْرِكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ قَالَ ثُمَّ كَانَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الَّذِىْ جَعَلَهُ اللّٰهُ نُوْرًا وَّضِيَآءً وَّقُرَّةَ عَيْنٍ لِّوَالِدَيْهِ فَكَانَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ وَجْهًا وَاَكْثَرِهِ جَمَالًا وَاَحْسَنِهِ مَنْطِقًا فَكَانَ اَبْيَضَ جَعْدَ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ مُشَبَّهًا بِاِبْرَاهِيْمَ خَلْقًا وَخُلُقًا وَوُلِدَ لِاِسْحَاقَ يَعْقُوْبُ وَعِيْصٌ فَكَانَ يَعْقُوْبُ اَحْسَنَهُمَا وَاَنْطَقَهُمَا وَاَكْثَرَهُمَا جَمَالًا وَّظَرْفًا وَّكَانَ عِيْصٌ كَثِيْرَ شَعْرِ الرَّاْسِ وَالْجَسَدِ وَالْوَجْهِ وَكَانَ يَسْكُنُ الرُّوْمَ فِيْمَا حَدَّثَ سَمُرَةَ بْنُ جُنْدُبٍ

✧✧۔ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر حضرت اسحاق بن ابراہیم علیہما السلام وہ تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے نور اور روشنی، ان کے والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنایا۔ وہ سب سے زیادہ حسین تھے، سب سے اچھی گفتگو کے مالک تھے۔ ان کا رنگ سفید تھا، سر اور داڑھی کے بال گھنگریالے تھے، صورت وسیرت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملتے جلتے تھے اور حضرت اسحاق علیہ السلام کے ہاں یعقوب علیہ السلام اور عیص پیدا ہوئے۔ ان دونوں میں سے حضرت یعقوب علیہ السلام زیادہ خوبصورت، زیادہ فصیح و بلیغ زیادہ ظرف کے مالک

تھے جبکہ عیص کے سر، جسم اور چہرے پر بہت زیادہ بال تھے اور یہ روم میں رہتے تھے جہاں پر سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ حدیث کا درس دیتے رہے۔

4044۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا سَنِيْدُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِى هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَبَشَّرْنَاهُ بِاِسْحَاقَ قَالَ بُشْرٰى نَبُوَّةٍ بُشِّرَ بِهٖ مَرَّتَيْنِ حِيْنَ وَلَدَ وَحِيْنَ نُبِىءَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما:

"وَبَشَّرْنَاهُ بِاِسْحَاقَ"

''اور ہم نے ان کو اسحاق کی خوشخبری دی''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں۔ بشریٰ (سے مراد) نبوت ہے، آپ کو اس کی دو مرتبہ خوشخبری دی گئی ایک دفعہ پیدائش کے وقت اور دوسری مرتبہ جب آپ کو مبعوث کیا گیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنْ قَالَ اَنَّ الذَّبِيْحَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

4045۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ اَنْبَاَ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ اَبِىْ سُفْيَانَ بْنِ اُسَيْدِ بْنِ جَارِيَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ كَعْبًا قَالَ لِاَبِىْ هُرَيْرَةَ اَلَا اُخْبِرُكَ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ النَّبِيِّ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ بَلٰى قَالَ كَعْبٌ لَمَّا رَاٰى اِبْرَاهِيْمُ اَنْ يَّذْبَحَ اِسْحَاقَ قَالَ الشَّيْطَانُ وَاللّٰهِ لَئِنْ لَّمْ اَفْتِنْ عِنْدَهَا اٰلَ اِبْرَاهِيْمَ لَا اَفْتِنُ اَحَدًا مِّنْهُمْ اَبَدًا فَتَمَثَّلَ الشَّيْطَانُ لَهُمْ رَجُلًا يَّعْرِفُوْنَهُ قَالَ فَاَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا خَرَجَ اِبْرَاهِيْمُ بِاِسْحَاقَ لِيَذْبَحَهُ دَخَلَ عَلٰى سَارَةَ امْرَاَةِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ لَهَا اَيْنَ اَصْبَحَ اِبْرَاهِيْمُ غَادِيًا بِاِسْحَاقَ قَالَتْ سَارَةُ غَدَا لِبَعْضِ حَاجَتِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا وَاللّٰهِ مَا غَدَا لِذٰلِكَ قَالَتْ سَارَةُ فَلِمَ غَدَا بِهٖ قَالَ غَدَا بِهٖ لِيَذْبَحَهُ قَالَتْ سَارَةُ وَلَيْسَ فِىْ ذٰلِكَ شَىْءٌ لَّمْ يَكُنْ لِيَذْبَحَ ابْنَهُ قَالَ الشَّيْطَانُ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَتْ سَارَةُ وَلِمَ يَذْبَحُهُ قَالَ زَعَمَ اَنَّ رَبَّهُ اَمَرَهُ بِذٰلِكَ فَقَالَتْ سَارَةُ فَقَدْ اَحْسَنَ اَنْ يُّطِيْعَ رَبَّهُ اِنْ كَانَ اَمَرَهُ بِذٰلِكَ فَخَرَجَ الشَّيْطَانُ مِنْ عِنْدِ سَارَةَ حَتّٰى اِذَا اَدْرَكَ اِسْحَاقَ وَهُوَ يَمْشِىْ عَلٰى اَثَرِ اَبِيْهِ فَقَالَ اَيْنَ اَصْبَحَ اَبُوْكَ غَادِيًا قَالَ غَدَا بِىْ لِبَعْضِ حَاجَتِهٖ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا وَاللّٰهِ مَا غَدَا بِكَ لِبَعْضِ حَاجَتِهٖ وَلٰكِنَّهُ غَدَا بِكَ لِيَذْبَحَكَ قَالَ اِسْحَاقُ فَمَا كَانَ اَبِىْ لِيَذْبَحَنِىْ قَالَ بَلٰى قَالَ لِمَ قَالَ زَعَمَ اَنَّ اللّٰهَ اَمَرَهُ بِذٰلِكَ قَالَ اِسْحَاقُ فَوَاللّٰهِ اِنْ اَمَرَهُ لَيُطِيْعَنَّهُ فَتَرَكَهُ الشَّيْطَانُ وَاَسْرَعَ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ اَيْنَ اَصْبَحْتَ غَادِيًا بِابْنِكَ قَالَ غَدَوْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِىْ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا غَدَوْتَ بِهٖ اِلَّا لِتَذْبَحَهُ قَالَ وَلِمَ اَذْبَحُهُ قَالَ زَعَمْتَ اَنَّ اللّٰهَ اَمَرَكَ بِذٰلِكَ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ كَانَ اللّٰهُ اَمَرَنِىْ لَاَفْعَلَنَّ قَالَ فَلَمَّا اَخَذَ اِبْرَاهِيْمُ اِسْحَاقَ لِيَذْبَحَهُ وَسَلَّمَ اِسْحَاقُ عَافَاهُ اللّٰهُ وَفَدَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لِاِسْحَاقَ قُمْ يَا بُنَىَّ فَاِنَّ اللّٰهَ

قَدْ اَعْفَاكَ وَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى اِسْحَاقَ اَنِّىْ اَعْطَيْتُكَ دَعْوَةً اَسْتَجِيْبُ لَكَ فِيْهَا قَالَ اِسْحَاقُ فَاِنِّىْ اَدْعُوْكَ اَنْ تَسْتَجِيْبَ لِىْ اَيُّمَا عَبْدٌ لَقِيَكَ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ لَا يُشْرِكُ بِكَ شَيْئًا فَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ

قَالَ الْحَاكِمُ سِيَاقَةُ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ كَلَامِ كَعْبِ بْنِ مَاتِعِ الْاَحْبَارِ وَلَوْ ظَهَرَ فِيْهِ سَنَدٌ لَحَكَمْتُ بِالصِّحَّةِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ فَاِنَّ هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ لَا غُبَارَ عَلَيْهِ

اس کا ذکر جس نے کہا ذبیح حضرت اسحاق بن ابراہیم علیہما السلام ہیں

✦✦۔حضرت عمرو بن ابوسفیان ابن اسید بن جاریہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت اسحاق بن ابراہیم علیہما السلام کے بارے میں خبر نہ دوں؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ وہ حضرت اسحاق علیہ السلام کو ذبح کر رہے ہیں تو شیطان نے کہا: خدا کی قسم! اگر اس موقع پر میں ابراہیم علیہ السلام کی آل کو فتنہ میں نہ ڈال سکا تو پھر کبھی بھی ان کو کسی آزمائش میں نہ ڈال سکوں گا۔ چنانچہ شیطان نے ان کی ایک جانی پہچانی شکل اختیار کی اور آ گیا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسحاق علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لئے اپنے ہمراہ لے کر نکل پڑے تو شیطان حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور کہنے لگا: ابراہیم! آج صبح سویرے اسماعیل کو کہاں لے گئے ہیں؟ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اپنے کسی کام سے گئے ہیں۔ شیطان نے کہا: نہیں خدا کی قسم وہ کسی کام سے نہیں گئے۔ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: تو پھر اسماعیل علیہ السلام کو کس لئے لے کر گئے ہیں؟ شیطان نے کہا: ذبح کرنے کے لئے لے کر گئے ہیں۔ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یہ تو کوئی بات نہ ہوئی، باپ اپنے بیٹے کو ذبح نہیں کرے گا؟ شیطان نے کہا: کیوں نہیں۔ خدا کی قسم۔ سارہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ وہ اپنے بیٹے کو کیوں ذبح کرے گا؟ شیطان نے کہا: اس لئے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے رب نے ان کو یہ حکم دیا ہے۔ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اگر واقعی اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا ہے تب تو اچھی بات ہے کہ وہ اپنے رب کے حکم کی تعمیل کریں گے۔ شیطان یہاں سے نکلا اور حضرت اسحاق علیہ السلام کے پاس چلا گیا وہ اپنے والد کے پیچھے پیچھے جا رہے تھے۔ شیطان نے ان سے کہا: تمہارا باپ تمہیں کہاں لئے جا رہا ہے؟ حضرت اسحاق علیہ السلام نے کہا: کسی کام سے جا رہے ہیں۔ شیطان نے کہا: نہیں خدا کی قسم یہ تمہیں کسی کام سے نہیں بلکہ تمہیں ذبح کرنے کے لئے لے کر جا رہا ہے۔ حضرت اسحاق علیہ السلام نے کہا: میرا باپ مجھے ذبح نہیں کرے گا۔ شیطان نے کہا: کیوں نہیں کرے گا۔ حضرت اسحاق علیہ السلام نے پوچھا: وہ مجھے کیوں ذبح کریں گے؟ شیطان نے کہا، اس لئے کہ وہ سمجھ رہے ہیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے۔ حضرت اسحاق علیہ السلام نے کہا: خدا کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ ان کو حکم دے تو وہ ضرور اس کی تعمیل کریں گے۔ شیطان نے ان کو چھوڑ دیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آ گیا اور کہنے لگا۔ تم اپنے بیٹے کو کہاں لے کر جا رہے ہو؟ آپ نے فرمایا: میں اپنے کسی ضروری کام سے لے جا رہا ہوں۔ اس نے کہا: نہیں خدا کی قسم! تم تو اسے ذبح کرنے کے لئے لے جا رہے ہو۔ آپ نے فرمایا: میں بھلا اس کو کیوں ذبح کروں گا؟ شیطان نے کہا: اس لئے کہ تم سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ حکم دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: خدا کی قسم جو حکم اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا ہے، میں اس کی تعمیل ضرور کروں گا۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کرنے کے لئے حضرت اسحاق علیہ السلام کو پکڑ لیا اور حضرت اسحاق علیہ السلام نے بھی سر تسلیم خم کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بچا لیا اور ایک عظیم ذبیحہ ان کے فدیہ میں دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسحاق علیہ السلام سے فرمایا: اے میرے بیٹے اٹھو! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بچا لیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت اسحاق علیہ السلام کی جانب وحی فرمائی کہ میں آپ کو ایک دعا کا موقع دیتا ہوں، آپ جو بھی دعا مانگیں گے میں اس کو ضرور پورا کروں گا۔ حضرت اسحاق علیہ السلام فرماتے ہیں: میں اس میں یہ دعا مانگوں گا کہ اگلے پچھلے لوگوں میں سے جو بھی تجھے اس حالت میں ملے کہ اس کا نامہ اعمال شرک کے داغ سے صاف ہو تو اس کو جنت میں داخل فرما دے گا۔

❁❁ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس حدیث کی سند کعب بن ماتع احبار کے کلام سے ہے اور اگر اس کو سند مل جائے تو میں اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام کے مقرر کئے ہوئے معیار کے مطابق اسے صحیح قرار دینے کے حق میں ہوں کیونکہ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے، اس پر کوئی غبار نہیں ہے۔

4046۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَلِيِّ الْخُطَبِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ وَحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ هُوَ اِسْحَاقُ يَعْنِي الذَّبِيحَ وَحَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الَّذِي اَرَادَ اِبْرَاهِيْمُ ذِبْحَهُ اِسْحَاقُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وہ اسحاق علیہ السلام یعنی ذبیح ہیں اور حماد بن سلمہ نے عبداللہ بن عثمان بن خثیم کے واسطے سے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جن کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کرنے کا ارادہ کیا تھا، وہ حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں۔

4047۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا جَدِّيْ حَدَّثَنَا سَنِيْدُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ الذَّبِيحُ اِسْحَاقُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابوالاحوص نے حضرت عبداللہ علیہ السلام کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ذبیح حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4048۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَطَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ سُلَيْمَانَ دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ الصَّخْرَةَ الَّتِي فِي اَصْلِ ثَبِيْرِ الَّتِي ذَبَحَ عَلَيْهَا اِبْرَاهِيْمُ اِسْحَاقَ هَبَطَ عَلَيْهِ كَبْشٌ اَغْبَرُ لَهُ نَوَاحٌ مِّنْ ثَبِيْرٍ قَدْ نَوَّحَهُ فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا قَالَ الْوَاقِدِيُّ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْاُوَيْسِيُّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا رَاٰى اِبْرَاهِيْمُ فِي الْمَنَامِ اَنْ يَّذْبَحَ اِسْحَاقَ اَخَذَ بِيَدِهٖ

فَذَكَرَهُ بِطُولِهِ قَالَ الْحَاكِمُ وَقَدْ ذَكَرَهُ الْوَاقِدِيُّ بِاَسَانِيدِهِ وَهٰذَا الْقَوْلُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَّعُمَيْرُ بْنُ قَتَادَةَ اللَّيْثِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَقَدْ كُنْتُ اُرَى مَشَايِخَ الْحَدِيْثِ قَبْلَنَا وَفِي سَائِرِ الْمُدُنِ الَّتِي طَلَبْنَا الْحَدِيْثَ فِيْهِ وَهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ اَنَّ الذَّبِيْحَ اِسْمَاعِيْلُ وَقَاعِدَتُهُمْ فِيْهِ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا ابْنُ الذَّبِيْحَيْنِ اِذْ لَا خِلَافَ اَنَّهُ مِنْ وُّلْدِ اِسْمَاعِيْلَ وَاَنَّ الذَّبِيْحَ الْاٰخَرَ اَبُوْهُ الْاَدْنٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْاٰنَ فَاِنِّيْ اَجِدُ مُصَنِّفِي هٰذِهِ الْاَدِلَّةِ يَخْتَارُوْنَ قَوْلَ مَنْ قَالَ اِنَّهُ اِسْحَاقُ فَاَمَّا الرِّوَايَةُ عَنْ وَّهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ وَّهُوَ بَابُ هٰذِهِ الْعُلُوِّ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وہ چٹان جوثبیر پہاڑ کے دامن میں ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسحاق علیہ السلام کو ذبح کیا تھا جس پر خاکی رنگ کا مینڈھا نازل کیا گیا تھا، اس پہاڑ میں سے رونے کی آواز آرہی تھی۔ پھر اس کے بعد تفصیلی حدیث بیان کی۔

نوٹ: واقدی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ وہ حضرت اسحاق علیہ السلام کو ذبح کر رہے ہیں تو ان کا ہاتھ پکڑا پھر اس کے بعد طویل حدیث نقل کی ہے۔

✧✧ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: واقدی نے اس کو اپنی کئی سندوں کے ساتھ ذکر کیا ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ، حضرت عمیر بن قتادہ لیثی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، حضرت ابی کعب رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بھی یہی قول ہے۔

جبکہ میں نے دیکھا ہے کہ ہم سے پہلے محدثین اور ان تمام علاقوں کے محدثین جہاں جہاں سے ہم نے حدیث پڑھی ہے، ان میں کسی کا بھی اس بارے میں اختلاف نہیں ہے کہ ذبیح حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں اور اس سلسلہ میں ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: میں دو ذبیحوں کی اولاد میں سے ہوں۔ اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ آپ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اور دوسرے ذبیح آپ کے والد حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب تھے اور (ادھر ان دلائل پر مشتمل احادیث روایت کرنے والے لوگ) خود ان لوگوں کے موقف کی تائید کرتے جو کہتے ہیں کہ ذبیح حضرت اسحاق علیہ السلام تھے۔

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کی روایت: (امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ) اس روایت میں غلو سے کام لیا گیا ہے۔

4049- فَاَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاِسْفَرَايِيْنِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ بْنُ الْبَرَاءِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنُ اِدْرِيْسَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: حَدِيْثُ اِسْحَاقَ حِيْنَ اَمَرَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْ يَّذْبَحَهُ وَهَبَ اللّٰهُ لِاِبْرَاهِيْمَ اِسْحَاقَ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي فَارَقَتْهُ الْمَلَائِكَةُ، فَلَمَّا كَانَ ابْنُ سَبْعٍ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ اَنْ يَّذْبَحَهُ وَيَجْعَلَهُ قُرْبَانًا، وَكَانَ الْقُرْبَانُ يَوْمَئِذٍ يُتَقَبَّلُ وَيُرْفَعُ، فَكَتَمَ اِبْرَاهِيْمُ ذٰلِكَ اِسْحَاقَ وَجَمِيْعَ النَّاسِ وَاَسَرَّهُ اِلٰى خَلِيْلٍ لَهُ، فَقَالَ الْعَازَرُ الصِّدِّيْقُ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ اٰمَنَ بِاِبْرَاهِيْمَ، وَقَوْلُهُ: فَقَالَ لَهُ الصِّدِّيْقُ: لَا يَبْتَلِي بِمِثْلِ هٰذَا مِثْلَكَ وَلٰكِنَّهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّجَرِّبَكَ وَيَخْتَبِرَكَ فَلَا تَسُوْءَنَّ بِاللّٰهِ ظَنَّكَ، فَاِنَّ اللّٰهَ يَجْعَلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

لابراهيم واسحاق الا بالله الرحمن الرحيم، فذكر وهب حديثا طويلا الى ان قال وهب وبلغني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال :سبق اسحاق الناس الى دعوة ما سبقها اليه احد، ويقومن يوم القيامة فليشفعن لاهل هذه الدعوة، واقبل الله على ابراهيم في ذلك المقام، فقال:اسمع مني يا ابراهيم، يا اصدق الصادقين، وقال لاسحاق :اسمع مني يا اصبر الصابرين، فاني قد ابتليتكما اليوم ببلاء عظيم لم ابتل به احدا من خلقي، ابتليتك يا ابراهيم بالحريق، فصبرت صبرا لم يصبر مثله احد من العالمين، وابتليتك بالجهاد في وانت وحيد وضعيف، فصدقت وصبرت صبرا وصدقا لم يصدق مثله احد من العالمين، وابتليتك يا اسحاق بالذبح، فلم تبخل بنفسك، ولم تعظم ذلك في طاعة ابيك، ورايت ذلك هينا صغيرا في الله كما يرجو من احسن ثوابه، ويسر به حسن لقائه، واني اعاهدكما اليوم عهدا لا احبسن به اما انت يا ابراهيم، فقد وجبت لك الجنة علي، فانت خليلي من بين اهل الارض دون رجال العالمين، وهي فضيلة لم ينلها احد قبلك، ولا احد بعدك، فخر ابراهيم ساجدا تعظيما لما سمع من قول الله متشكرا لله، واما انت يا اسحاق، فتمن علي بما شئت وسلني واحتكم اوتك سؤلك، قال: اسالك يا الهي ان تصطفيني لنفسك، وان تشفعني في عبادك الموحدين، فلا يلقاك عبد لا يشرك بك شيئا الا اجرته من النار، قال له ربه : اوجبت لك ما سالت، وضمنت لك، ولاتيتك ما وعدتكما على نفسي وعدا لا اخلفه وعهدا لا احبسن به وعطاء هنيئا ليس بمردود

✧✧۔حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ حضرت اسحاق علیہ السلام کا قصہ ''کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ حضرت اسحاق علیہ السلام کو ذبح کریں'' بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسحاق علیہ السلام عطا فرمائے، جس رات فرشتے ان سے جدا ہوئے۔ پھر جب حضرت اسحاق علیہ السلام سات سال کے ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جانب وحی فرمائی کہ اس کو ذبح کر کے ان کی قربانی پیش کریں۔ ان دنوں قربانی کی قبولیت کی یہ نشانی تھی کہ اسے اٹھالیا جاتا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ بات حضرت اسحاق علیہ السلام اور تمام لوگوں سے پوشیدہ رکھی اور صرف اپنے ایک بہت قریبی دوست کو یہ راز بتایا۔ آپ کا یہی دوست سب سے پہلے آپ پر اور آپ کی تعلیمات پر ایمان لایا۔ اس گہرے قریبی دوست نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو ایسی آزمائش میں ہرگز نہیں ڈالے گا، البتہ وہ تمہارا امتحان لینا چاہتا ہے۔ اس لئے آپ اللہ تعالیٰ کے بارے میں برا گمان ہرگز نہ کیجئے کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں کا امام اور پیشوا بنانا چاہتا ہے اور کوئی ہمت اور طاقت نہیں ہے ابراہیم علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام کی، اس اللہ کے سوا جو رحمٰن اور رحیم ہے۔ پھر حضرت وہب رضی اللہ عنہ نے لمبی حدیث ذکر کی یہاں تک کہ حضرت وہب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت اسحاق علیہ السلام ایک دعا کی طرف تمام لوگوں سے آگے نکل گئے اور کوئی بھی اس میں سبقت نہ کر سکا۔ یہ قیامت کے دن اس دعا کے اہل لوگوں کی شفاعت کریں گے اور اسی مقام پر اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوگا اور فرمائے گا: اے اصدق الصادقین! (یعنی اے سب سچوں سے بڑے سچے) میری بات سن اور حضرت اسحاق علیہ السلام سے فرمائے

گا: اے اصبر الصابرین (یعنی اے تمام صبر کرنے والوں سے بڑے صبر کرنے والے) میری بات سنو! میں نے تم دونوں کو بہت بڑی آزمائش میں ڈالا، ایسی آزمائش میں تم سے پہلے اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں ڈالا۔ اے ابراہیم! میں نے تمہیں آگ کی آزمائش میں ڈالا، جس پر تم نے ایسا صبر کیا کہ اس جیسا صبر دنیا میں کوئی نہ کر سکا اور تمہیں اپنی ذات کے متعلق جہاد میں مبتلا کیا حالانکہ تو اکیلا اور ضعیف تھا لیکن اس کے باوجود تم نے سچائی اختیار کی اور ایسا صبر کیا کہ اس کی مثل دنیا میں کوئی بھی صبر اور سچائی اختیار نہ کر سکا اور اے اسحاق علیہ السلام! میں نے تمہیں ذبح کی آزمائش میں ڈالا لیکن تم نے اپنی جان کا بخل نہیں کیا اور تم نے اپنے والد کی فرمانبرداری میں اس معاملہ کو بہت بڑا نہیں سمجھا بلکہ تم نے اس معاملہ کو اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہلکا پھلکا اور چھوٹا جانا جیسا کہ وہ امید کرتا ہے کہ حسن ثواب کی اور اس کی ملاقات پر وہ خوش ہوتا ہے۔ میں آج تم دونوں سے ایک وعدہ کرتا ہوں جس کی خلاف ورزی نہیں ہوگی۔ اے ابراہیم علیہ السلام! تمہارے لئے میرے اوپر جنت واجب ہے، ساری دنیا میں تم میرے دوست ہو اور یہ ایسی فضیلت ہے جو نہ تو تم سے پہلے کسی کو نصیب ہوئی اور نہ تمہارے بعد کسی کو ملی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ انعام سن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سجدۂ شکر ادا کیا اور اے اسحاق علیہ السلام! تم مجھ سے جو چاہو مانگو میں تمہارا سوال پورا کروں گا۔ حضرت اسحاق علیہ السلام نے عرض کی: یا الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اپنے لئے چن لے اور تو اپنے توحید پرست بندوں کے حق میں میری شفاعت کو قبول فرما۔ چنانچہ تیری بارگاہ میں جو بھی آئے اور وہ مشرک نہ ہو تو اس کو دوزخ سے اپنی پناہ عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا: تم نے جو سوال کیا ہے میں نے اس کو قبول کرلیا ہے اور میں تجھے تیری ولایت کی ضمانت دیتا ہوں کہ میں نے تم سے اپنے اوپر جس چیز کا وعدہ کیا ہے میں اس کی خلاف ورزی نہیں کروں گا اور تم سے ایسا عہد کیا ہے جس کو روکوں گا نہیں اور ایسی عطاء کروں گا جو واپس نہیں لی جائے گی۔

4050۔ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ النَّهْدِیُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ عَنِ التَّمِیْمِیِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَوْلَهُ "

وَاِذِ ابْتَلٰی اِبْرَاهِیْمَ رَبُّهٗ بِكَلِمَاتٍ فَاَتَمَّهُنَّ" قَالَ مَنَاسِكُ الْحَجِّ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَشَوَاهِدُهَا كَثِیْرَةٌ قَدْ خَرَّجْتُهَا فِیْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَاِذِ ابْتَلٰی اِبْرَاهِیْمَ رَبُّهٗ بِكَلِمَاتٍ فَاَتَمَّهُنَّ (البقرۃ: 124)

کے بارے میں فرمایا: (اس سے مراد) مناسک حج ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور اس کے بہت سارے شواہد موجود ہیں جن کو میں نے کتاب المناسک میں نقل کیا ہے۔

ذِكْرُ لُوْطٍ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

قَدِ اتَّفَقَتِ الرِّوَایَاتُ فِیْ اَنَّهٗ مِنْ بَیْتِ اِبْرَاهِیْمَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اخْتَلَفُوْا اَهُوَ مِنْ وُلْدِهٖ اَوْ مِنْ وُلْدِ اَخِیْهِ

4051۔ فَاَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْاَسْفِرَایِنِیُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ بْنِ الْبَرَّاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ عَنْ

اَبِیْـهِ عَنْ وَّهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ لَمَّا تَوَفِّیَتْ سَارَةُ تَزَوَّجَ اِبْرَاهِیْمُ امْرَاَةً یُّقَالُ لَهَا حُجُوْرًا فَوَلَدَتْ لَهُ سَبْعَةَ نَفَرٍ بَافِسُ وَمَـدْیَـنُ وَكَیْسَـانُ وَلُـوْطُ وَسَرْخُ وَاُمَیْمُ وَنَعْشَانُ وَذُكِرَ اَیْضًا فِی هٰذَا الْكِتَابِ وَهْبَ مَدْیَنَ دَرَجَاتٍ لِاِبْرَاهِیْمَ وَاَنَّ لُوْطًا كَانَ مِنْهُمْ

حضرت لوط علیہ السلام کا تذکرہ

✧✧۔حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت سارہ کا انتقال ہوگیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک حجورا نامی خاتون سے نکاح فرمایا۔ اس سے سات بچے پیدا ہوئے۔

(1) بافس (2) مدین (3) کیسان (4) لوط (5) سرخ (6) امیم اور (7) نعشان۔

اور اس کتاب میں حضرت وہب رضی اللہ عنہ نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ مدین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درجات میں سے ہے اور لوط بھی ان میں سے ایک ہے۔

4052۔ وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَادُ حَدَّثَنَا اَسْبَـاطُ بْـنُ نَـصْـرٍ عَنِ السَّـدِیِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَلُوْطُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بْنَ اَخِی اِبْرَاهِیْمَ الْخَلِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامِ هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِیْحٌ وَفِی كِتَابِ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ عَبْدِ الْكَرِیْمِ عَنْ عَبْدِ الصَّـمَـدِ بْـنِ مُغَفَّلٍ قَالَ سَمِعْتُ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ یَّقُوْلُ خَرَجَ اِبْرَاهِیْمُ بِاِمْرَاَتِهٖ سَارَةَ وَمَعَهَا اَخُوْهَا لُوْطٌ اِلٰی اَرْضِ الشَّامِ وَهُوَ فِی قَوْلٍ ثَالِثٍ

✧✧۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے بھتیجے تھے۔

یہ اسناد صحیح ہے اور اسماعیل بن عبدالکریم کی عبدالصمد بن مغفل سے روایت کردہ کتاب میں یہ ہے کہ وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی زوجہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو اپنے ہمراہ لے کر ملک شام کی طرف روانہ ہوئے تو اس وقت حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے بھائی لوط علیہ السلام بھی ان کے ہمراہ تھے۔ یہ تیسرا قول ہے۔

4053۔ حَـدَّثَـنَا اَبُو الْحَسَنِ بْنُ شَبَوَیْهِ الرَّئِیْسُ حَدَّثَنَا بْنُ سَاسَوَیْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِیْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْـنُ الْـفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ وَلُوْطُ النَّبِیُّ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ هُوَ لُوْطُ بْنُ فَارَانَ بْنَ اٰزَرَ بْنِ بَاخُوْرَ بْنِ اَخِی اِبْرَاهِیْمَ الْخَلِیْلَ وَالْمُؤْتَفِكَةُ هُمْ قَوْمُ لُوْطٍ

✧✧۔محمد بن اسحاق (حضرت لوط علیہ السلام کا نسب بیان کرتے ہوئے) کہتے ہیں:

لوط النبی لوط بن فاران بن آزر بن باخور ابن اخی ابراہیم الخلیل اور "المؤتفکۃ" حضرت لوط کی قوم ہے۔

4054۔ حَـدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسَى الصَّیْدَلَانِیُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

اَیُّوبَ، اَنْبَانَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِیلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِی سَلَمَةَ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فِی قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ : اَوْ اٰوِی اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :رَحِمَ اللّٰهُ لُوْطًا كَانَ یَاْوِی اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ وَمَا بَعَثَ اللّٰهُ بَعْدَهُ نَبِیًّا اِلَّا فِی ثَرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهٖ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الزِّیَادَةِ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰی حَدِیْثِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَعِیْدٍ وَاَبِی عُبَیْدٍ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ مُخْتَصَرًا

✦✦ -حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

اَوْ اٰوِی اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ

''یا کسی مضبوط پائے کی پناہ لیتا''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے، انہوں نے مضبوط پائے کی پناہ لی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کے بعد ہر نبی کو اپنی قوم کے مالدار لوگوں میں مبعوث فرمایا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے اس زیادتی کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اضافے کے ساتھ نقل نہیں کیا۔

تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے زہری کی سعید سے اور ابوعبید کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مختصر روایت نقل کی ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

4055- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ الصَّنْعَانِیُّ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَكِ الصَّنْعَانِیُّ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ اَوْ اٰوِیْ اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّهٗ لَمْ یَبْعَثْ نَبِیٌّ قَطُّ بَعْدَ لُوْطٍ اِلَّا فِی ثَرْوَةٍ مِّنْ قَوْمِهٖ

✦✦ -حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ:

اَوْ اٰوِیْ اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْد

کے بارے میں فرماتے ہیں: ہمیں یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کے بعد ہر نبی اپنی قوم کے مالدار لوگوں میں مبعوث کیا گیا۔

4056- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَادُ حَدَّثَنَا

حدیث 4054

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ 1987ء 3195 اخرجه ابو الحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 151 اخرجه ابو عبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث: 8262

اَسْبَاطٌ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ اِنْطَلَقَ لُوْطٌ وَنَزَلَ عَلٰى اَهْلِ سَدُوْمٍ فَوَجَدَهُمْ يَنْكِحُوْنَ الرِّجَالَ فَنَزَلَ فِيْهِمْ فَبَعَثَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ فَدَعَاهُمْ وَوَعَظَهُمْ وَكَانَ مِنْ خَبَرِهِمْ مَا قَصَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ

✧✧ -حضرت سدی بیان کرتے ہیں: حضرت لوط علیہ السلام چلے اور اہل سدوم کے پاس آ کر ٹھہرے، آپ نے ان لوگوں کو دیکھا کہ مرد، مردوں کے ساتھ نکاح کرتے تھے۔ آپ وہیں قیام پذیر ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو انہی کا نبی بنا دیا۔ آپ نے ان کو دعوت دی اور ان کو وعظ ونصیحت کی اور ان کی خبر میں سے وہ بھی ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں قصہ بیان فرمایا ہے۔

4057- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي حَمِيْدُ بْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنِي مُدْرِكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ قَالَ كَانَ لُوْطٌ نَبِيَّ اللّٰهِ وَكَانَ ابْنَ اَخِي اِبْرَاهِيْمَ وَكَانَ رَجُلًا اَبْيَضَ حَسَنَ الْوَجْهِ دَقِيْقَ الْاَنْفِ صَغِيْرَ الْاُذُنِ طَوِيْلَ الْاَصَابِعِ جَيِّدَ الثَّنَايَا اَحْسَنَ النَّاسِ مُضْحَكًا اِذَا ضَحِكَ وَاَحْسَنَهُ وَاَرْزَنَهُ وَاَحْكَمَهُ وَاَقَلَّهُ اَذًى لِقَوْمِهٖ وَهُوَ حِيْنَ بَلَغَهُ عَنْ قَوْمِهٖ مَا بَلَغَهُ مِنَ الْاَذَى الْعَظِيْمِ الَّذِيْ اَرَادُوْهُ عَلَيْهِ حَيْثُ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ

✧✧ -حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت لوط علیہ السلام اللہ کے نبی تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے تھے۔ آپ کا رنگ سفید تھا، چہرہ خوبصورت، ناک باریک، کان چھوٹے، انگلیاں لمبی، دانت خوبصورت، آپ کی مسکراہٹ بہت خوبصورت تھی۔ آپ سب سے زیادہ حسین، سب سے زیادہ سنجیدہ اور سب سے زیادہ انصاف پسند تھے اور اپنی قوم کو سب سے کم تکلیف دینے والے اور جب آپ کو اپنی قوم کی جانب سے شدید تکالیف پہنچیں تو بولے: کاش کہ مجھے تم پر طاقت ہوتی یا میں کسی مضبوط پائے کی پناہ لیتا۔

4058- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بَطَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ قَالَ وَبَلَغَنَا اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ لَمَّا هَاجَرَ اِلٰى اَرْضِ الشَّامِ وَاَخْرَجُوْهُ مِنْهَا طَرِيْدًا فَانْطَلَقَ وَمَعَهُ سَارَةُ وَقَالَتْ لَهُ اِنِّيْ قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنْ تَتَزَوَّجَهَا فَكَانَ اَوَّلَ وَحْيٍ اَنْزَلَهُ عَلَيْهِ وَاٰمَنَ بِهٖ لُوْطٌ فِيْ رَهْطٍ مَعَهُ مِنْ قَوْمِهٖ وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ اِنَّهُ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ فَاَخْرَجُوْهُ مِنْ اَرْضِ بَابِلٍ اِلَى الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ حَتّٰى وَرَدَ حِرَانَ فَاَخْرَجُوْهُ مِنْهَا حَتّٰى دَفَعُوْا اِلَى الْاُرْدُنِ وَفِيْهَا جَبَّارٌ مِّنَ الْجَبَّارِيْنَ حَتّٰى قَصَمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ رَجَعَ اِلَى الشَّامِ وَمَعَهُ لُوْطٌ فَنَبَاَ اللّٰهُ لُوْطًا وَبَعَثَهُ اِلَى الْمُؤْتَفِكَاتِ رَسُوْلًا وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ وَهِيَ خَمْسَةُ مَدَائِنَ اَعْظَمُهَا سَدُوْمُ ثُمَّ عَمُوْدُ ثُمَّ اَرُوْمُ ثُمَّ صَعُوْرُ ثُمَّ صَابُوْرُ وَكَانَ اَهْلُ هٰذِهِ الْمَدَائِنِ اَرْبَعَةَ اٰلَافِ اَلْفِ اِنْسَانٍ فَنَزَلَ لُوْطٌ سَدُوْمًا فَلَبِثَ فِيْهِمْ بِضْعًا وَّعِشْرِيْنَ سَنَةً يَّاْمُرُهُمْ وَيَنْهَاهُمْ وَيَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى عِبَادَتِهٖ وَتَرْكِ مَا هُمْ عَلَيْهِ مِنَ الْفَوَاحِشِ وَالْخَبَائِثِ وَكَانَتِ الضِّيَافَةُ مُفْتَرِضَةً عَلٰى لُوْطٍ كَمَا افْتَرَضَتْ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمَاعِيْلَ فَكَانَ قَوْمُهُ لَا يُضِيْفُوْنَ اَحَدًا وَكَانُوْا يَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِيْنَ وَيَدَعُوْنَ النِّسَاءَ فَعَيَّرَهُمُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِمْ فِي الْقُرْاٰنِ فَقَالَ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِيْنَ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ قَالَ وَهْبٌ وَذَكَرَ عَبْدُ

اللّٰہِ بْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ الَّذِیْ حَمَلَھُمْ عَلٰی اِتْیَانِ الرِّجَالِ دُوْنَ النِّسَآءِ اَنَّھُمْ کَانَتْ لَھُمْ بَسَاتِیْنُ وَثِمَارٌ فِیْ مَنَازِلِھِمْ وَبَسَاتِیْنُ وَثِمَارٌ خَارِجَۃٌ عَلٰی ظَھْرِ الطَّرِیْقِ وَاَنَّھُمْ اَصَابَھُمْ قَحْطٌ شَدِیْدٌ وَجُوْعٌ فَقَالَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ اِنْ مَنَعْتُمْ ثِمَارَکُمْ ھٰذِہِ الظَّاھِرَۃَ مِنْ اَبْنَاءِ السَّبِیْلِ کَانَ لَکُمْ فِیْھَا مَعَاشٌ فَقَالُوْا کَیْفَ نَمْنَعُھَا فَاَقْبَلَ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ فَقَالُوْا اجْعَلُوْا سُنَّتَکُمْ فِیْھَا مَنْ وَجَدْتُّمُوْہُ فِیْ بِلَادِکُمْ غَرِیْبًا لَا تَعْرِفُوْہُ فَاسْلُبُوْہُ وَانْکِحُوْہُ وَاسْحَبُوْہُ فَاِنَّ النَّاسَ لَا یَطَاَوْنَ بِلَادَکُمْ اِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِکَ فَجَآءَ ھُمْ اِبْلِیْسُ عَلٰی تِلْکَ الْجِبَالِ فِیْ ھَیْئَۃِ صَبِیٍّ وَضِیْءٍ اَحْلٰی صَبِیٍّ رَآہُ النَّاسُ وَاَوْسَمَہُ فَعَمَدُوْہُ فَنَکَحُوْہُ وَسَلَبُوْہُ وَسَحَبُوْہُ ثُمَّ ذَھَبَ فَکَانَ لَا یَاْتِیْھِمْ مِّنَ النَّاسِ اِلَّا فَعَلُوْا بِہٖ فَکَانَ تِلْکَ سُنَّتَھُمْ حَتّٰی بَعَثَ اللّٰہُ اِلَیْھِمْ لُوْطًا فَنَھَاھُمْ لُوْطٌ عَنْ ذٰلِکَ وَحَذَّرَھُمُ الْعَذَابَ وَاعْتَذَرَ اِلَیْھِمْ فَقَالَ یَا قَوْمِ اِنَّکُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَۃَ مَا سَبَقَکُمْ بِھَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِیْنَ ثُمَّ ذَکَرَ بَاقِی الْحَدِیْثَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

✧✧ ۔واقدی کہتے ہیں: ہمیں یہ روایت بھی پہنچی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب ملک شام کی جانب ہجرت اختیار کی اور لوگوں نے آپ کو وہاں سے دھتکار کر نکال دیا تو آپ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو ہمراہ لے کر چل دیئے۔ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے کہا: میں نے تو اپنے کو ہبہ کر دیا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جانب وحی فرمائی کہ وہ ان سے نکاح کر لیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہونے والی یہ سب سے پہلی وحی تھی اور آپ کی قوم میں سے حضرت لوط علیہ السلام آپ پر ایمان بھی لے آئے تھے اور آپ نے کہا: میں اپنے رب کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں، بے شک وہ غالب حکمت والا ہے۔ لوگوں نے آپ کو بابل کی سرزمین سے ارض مقدسہ کی جانب نکال دیا تو آپ ''حران'' چلے گئے، لیکن وہاں سے بھی لوگوں نے آپ کو نکال دیا تو آپ اردن کی طرف تشریف لے گئے، وہاں پر ایک ظالم بادشاہ تھا، اللہ تعالیٰ نے اس کو ہلاک فرما دیا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام کی معیت میں شام کی طرف لوٹ آئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کو نبوت عطا فرما کر تباہ شدہ بستیوں کی طرف رسول اور داعی الی اللہ بنا کر بھیجا۔ یہ بستیاں ۵ شہروں پر مشتمل تھیں۔ ان میں سب سے بڑا شہر سدوم تھا، پھر عمود، پھر اروم پھر صعور اور پھر صابور۔ ان شہروں کی آبادی چالیس لاکھ افراد پر مشتمل تھی۔ حضرت لوط علیہ السلام نے سدوم میں قیام کیا اور ان میں ۲۰ سے زائد سال تک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہے، لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے رہے اور برائی و بے حیائی سے ٹوکتے رہے اور حضرت لوط علیہ السلام پر مہمان نوازی فرض تھی جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام پر فرض تھی جبکہ ان کی قوم میں مہمان نوازی کا کوئی رواج نہ تھا۔ یہ لوگ مردوں سے بدفعلی کرتے تھے اور عورتوں کے قریب بھی نہ جاتے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے نبی کی زبان سے غیرت دلائی (جیسا کہ قرآن میں ہے:

اَتَاْتُوْنَ الذُّکْرَانَ مِنَ الْعَالَمِیْنَ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَکُمْ رَبُّکُمْ مِنْ اَزْوَاجِکُمْ (الشعراء:165,166)

''کیا مخلوق میں مردوں سے بدفعلی کرتے ہو اور چھوڑتے ہو وہ جو تمہارے لئے تمہارے رب نے جورو (بیویاں) بنائیں''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت **عبداللہ بن عباس** رضی اللہ عنہما نے ان کے عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے بدفعلی کرنے کی وجہ یہ

بیان فرمائی کہ: ان کے کچھ باغات اور کھیت وغیرہ تو ان کی رہائش کے مقام پر تھے اور کچھ باغات اور کھیت وغیرہ عین راستے پر تھے۔ ان کو ایک دفعہ شدید قحط اور بھوک کا سامنا کرنا پڑا۔ ان لوگوں نے آپس میں مشورہ کیا کہا گر ہم مسافروں سے اپنے پھلوں کو بچالیں تو یہ ہمارے کھانے کے کام آئے گا۔ پھر یہ سوچنے لگے: کہ مسافروں کو کس طرح منع کیا جائے؟ آخر یہ طے ہوا کہ یہ قانون بنالیا جائے کہ ہمارے علاقے میں جو بھی اجنبی شخص آئے، جس کو یہ پہچانتے نہ ہوں، اس کو پکڑ کر اس سے بدفعلی کرو اور اسے خوب مارو پیٹو، زمین پر گھسیٹو جب ایسا رویہ اپنایا جائے گا تو کوئی شخص بھی تمہارے شہر کی جانب نہیں آئے گا (جب ان لوگوں نے یہ طے کرلیا تو) شیطان ایک انتہائی حسین وجمیل خوبرولڑکے کی شکل میں اس پہاڑ پر ان کے پاس آیا لوگوں نے اس کو دیکھ لیا اور اسے پکڑ کر اس کے ساتھ بدفعلی بھی کی اور بہت مارا پیٹا پھر وہ چلا گیا۔ اس کے بعد جو بھی اس طرف آتا، یہ لوگ اس کے ساتھ یہی سلوک کرتے۔ یہ ان کا طریقہ کار بن چکا تھا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت لوط علیہ السلام کو ان کی جانب بھیجا۔ حضرت لوط علیہ السلام نے ان کو اس عمل سے روکا اور ان کو عذاب الٰہی سے ڈرایا اور کہا: کیا وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان میں کسی نے نہ کی۔ پھر اس کے بعد حضرت وہب نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے باقی حدیث بیان کی۔

4059۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ، حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَعَنْ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَعَنْ اُنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْفُوعًا، قَالَ :لَمَّا خَرَجَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ عِنْدِ اِبْرَاهِيمَ نَحْوَ قَرْيَةِ لُوْطٍ وَاَتَوْهَا نِصْفَ النَّهَارِ، فَلَمَّا بَلَغُوا نَهَرَ سَدُومٍ لَقُوْا ابْنَةَ لُوْطٍ تَسْتَقِي مِنَ الْمَاءِ لاَهْلِهَا وَكَانَ لَهُ ابْنَتَانِ، فَقَالُوْا لَهَا :يَا جَارِيَةُ، هَلْ مِنْ مَنْزِلٍ ؟ قَالَتْ :نَعَمْ، مَكَانَكُمْ لا تَدْخُلُوْا حَتّٰى اٰتِيَكُمْ، فَاَتَتْ اَبَاهَا، فَقَالَتْ :يَا اَبَتَاهُ اَدْرِكْ فِتْيَانًا عَلٰى بَابِ الْمَدِيْنَةِ مَا رَاَيْتُ وُجُوهَ قَوْمٍ هِيَ اَحْسَنُ مِنْهُمْ لا يَاْخُذُهُمْ قَوْمُكَ فَيَفْضَحُوهُمْ، وَقَدْ كَانَ قَوْمُهُ نَهَوْهُ اَنْ يُّضِيفَ رَجُلا، حَتّٰى قَالُوْا :حَلَّ عَلَيْنَا، فَلْيُضَيِّفِ الرِّجَالَ، فَجَاءَ هُمْ وَلَمْ يُعْلِمْ اَحَدًا اِلَّا بَيْتَ اَهْلِ لُوْطٍ، فَخَرَجَتِ امْرَاَتُهُ فَاَخْبَرَتْ قَوْمَهُ، قَالَتْ :اِنَّ فِيْ بَيْتِ لُوْطٍ رِجَالا مَا رَاَيْتُ مِثْلَ وُجُوهِهِمْ قَطُّ، فَجَاءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ، فَلَمَّا اَتَوْهُ، قَالَ لَهُمْ لُوْطٌ :يَا قَوْمِ، اتَّقُوا اللّٰهَ وَلا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيْدٌ هٰؤُلاءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ مِمَّا تُرِيدُونَ، قَالُوْا لَهُ :اَوَلَمْ نَنْهَكَ اَنْ تُضَيِّفَ الرِّجَالَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ مَا لَنَا فِيْ بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ، وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ، فَلَمَّا لَمْ يَقْبَلُوْا مِنْهُ مَا عَرَضَهُ عَلَيْهِمْ، قَالَ :لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِي اِلٰى رُكْنٍ شَدِيدٍ، يَقُوْلُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ :لَوْ اَنَّ لِيْ اَنْصَارًا يَنْصُرُوْنِيْ عَلَيْكُمْ اَوْ عَشِيْرَةً تَمْنَعُنِيْ مِنْكُمْ لَحَالَتْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ مَا جِئْتُمْ تُرِيدُوْنَهُ مِنْ اَضْيَافِيْ، وَلَمَّا قَالَ لُوْطٌ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِي اِلٰى رُكْنٍ شَدِيدٍ ، بَسَطَ حِيْنَئِذٍ جِبْرِيْلُ جَنَاحَيْهِ فَفَقَاَ اَعْيُنَهُمْ وَخَرَجُوا يَدُوسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِيْ اٰثَارِ بَعْضٍ عُمْيَانًا، يَقُوْلُوْنَ :النَّجَا النَّجَا، فَاِنَّ فِيْ بَيْتِ لُوْطٍ اَسْحَرَ قَوْمٍ فِي الْاَرْضِ، فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهِ فَطَمَسْنَا اَعْيُنَهُمْ وَقَالُوْا :يَا لُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْا اِلَيْكَ، فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ وَلا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ فَاتَّبِعْ

اٰثَارَ اَهْلِكَ، يَقُوْلُ :وَامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ، فَاَخْرَجَهُمُ اللّٰهُ اِلَى الشَّامِ، وَقَالَ لُوْطٌ : اَهْلِكُوْهُمُ السَّاعَةَ، فَقَالُوْا : اِنَّـا لَـمْ نُؤْمَرْ اِلَّا بِالصُّبْحِ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ، فَلَمَّا اَنْ كَانَ السَّحَرُ خَرَجَ لُوْطٌ وَاَهْلُهُ عَدَا امْرَاَتِهِ، فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ : اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ نَجَّيْنَاهُمْ بِسَحَرٍ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦-بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جب فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے، حضرت لوط علیہ السلام کے شہر کی جانب روانہ ہوئے تو دوپہر کے وقت وہاں آ پہنچے، جب وہ نہر سدوم پر پہنچے تو ان کی ملاقات حضرت لوط علیہ السلام کی صاحبزادی کے ساتھ ہوئی، جو اپنے گھر والوں کے لئے پانی بھر رہی تھی۔ حضرت لوط علیہ السلام کی دو بیٹیاں تھیں، فرشتوں نے ان سے کہا: کوئی رہنے کی جگہ ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ لیکن جب تک میں واپس نہ آؤں تم اپنی جگہ پر ٹھہرے رہنا۔ وہ اپنے والد کے پاس آئیں اور بولی: ابا جان شہر کے دروازے پر چند نوجوانوں کو میں نے دیکھا ہے، وہ اس قدر حسین ہیں کہ میں نے آج تک ان جیسا حسین نہیں دیکھا، کہیں وہ آپ کی قوم کے ہاتھ نہ چڑھ جائیں اور وہ ان کو رسوا نہ کر دیں۔ آپ کی قوم نے آپ کو مرد مہمان ٹھہرانے سے منع کیا ہوا تھا حتیٰ کہ انہوں نے کہہ رکھا تھا کہ مردوں کی مہمان نوازی ہم پر واجب ہے۔ چنانچہ فرشتے حضرت لوط علیہ السلام کے ہاں آ گئے اور ان کے گھر والوں کے علاوہ اور کسی کو ان کا پتہ نہ چلا۔ تو حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی گھر سے نکلی اور ان کی قوم کو سب کچھ بتا دیا کہ لوط علیہ السلام کے گھر میں کچھ مرد ہیں، میں نے ان جیسا حسین چہرہ کبھی نہیں دیکھا، تو ان کی قوم دوڑتی ہوئی ان کے پاس آئی، جب آپ کے پاس آئے تو حضرت لوط علیہ السلام نے ان سے کہا: یہ میری (قوم کی) بیٹیاں ہیں، یہ تمہارے ارادوں کے مطابق تمہارے لئے ستھری ہیں۔ انہوں نے کہا: کیا ہم نے تمہیں مردوں کو مہمان ٹھہرانے سے منع نہیں کیا تھا؟ آپ جانتے ہیں کہ تمہاری (قوم کی) بیٹیوں میں ہمارا کوئی حق نہیں ہے اور ہمارے جذبات کو تم خوب اچھی طرح جانتے ہو۔ جب انہوں نے حضرت لوط علیہ السلام کی ہر بات ماننے سے انکار کر دیا تو حضرت لوط علیہ السلام بولے: اے کاش مجھے تمہارے مقابل زور ہوتا یا کسی مضبوط پائے کی پناہ لیتا۔ آپ کہہ رہے تھے: کاش میرا کوئی مددگار رہتا جو تمہارے خلاف میری مدد کرے یا میرا خاندان ہوتا جو تم سے میرا دفاع کرتا تو وہ تمہیں اس ارادے میں کامیاب ہونے سے روک لیتا جو تم نے میرے مہمانوں کے بارے میں کر رکھا ہے اور جب حضرت لوط علیہ السلام نے کہا: کاش مجھے تمہارے مقابل زور ہوتا یا کسی مضبوط پائے کی پناہ لیتا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اپنے بازو پھیلائے اور ان لوگوں کی آنکھوں کو پھوڑ ڈالا تو وہ اندھے ہو کر ایک دوسرے کو پاؤں سے روندتے ہوئے، بچاؤ بچاؤ کا شور مچاتے ہوئے وہاں سے بھاگے کہ لوط علیہ السلام کے گھر میں دنیا کے سب سے بڑے جادوگر موجود ہیں۔ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ عَنْ ضَيْفِهٖ فَطَمَسْنَا اَعْيُنَهُمْ (القمر : 37)

''انہوں نے اسے اس کے مہمانوں سے پھسلانا چاہا تو ہم نے ان کی آنکھیں میٹ دیں''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

فرشتے بولے: ہم تمہارے رب کے بھیجے ہوئے ہیں، وہ تم تک نہیں پہنچ سکتے تو اپنے گھر والوں کو راتوں رات لے جاؤ اور تم

میں کوئی پیٹھ پھیر کر نہ دیکھے سوائے تمہاری عورت کے، اسے بھی وہیں پہنچنا ہے، جو انہیں پہنچے گا۔ آپ اپنے اہل کے پیچھے پیچھے چلیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جہاں کا حکم ہے سیدھے چلے جایئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کو شام کی طرف نکالا اور لوط علیہ السلام نے کہا: ان کو اسی وقت ہلاک کر دیں۔ فرشتوں نے جواب دیا: ہمیں تو صبح کے وقت کا حکم دیا گیا ہے، کیا صبح قریب نہیں ہے۔ جب سحری کا وقت ہوا تو حضرت لوط علیہ السلام، اپنے بیوی بچوں کو لے کر نکل پڑے۔ یہ ہے مطلب اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا:

إِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ نَجَّيْنَاهُمْ بِسَحَرٍ (القمر: 34)

''سوائے لوط کے گھر والوں کے ہم نے انہیں پچھلے پہر بچا لیا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ هُوْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4060۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَا حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ هُوْدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا جَلْدًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت ھود علیہ السلام کا ذکر

✧✧۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (اللہ کے) نبی حضرت ہود علیہ السلام، مضبوط اور قوی مرد تھے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4061۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غِيَاثٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنْبَأَ عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ قَالَ إِنَّهُ لَمْ تُهْلَكْ أُمَّةٌ إِلَّا لَحِقَ نَبِيُّهَا بِمَكَّةَ فَيَعْبُدُ فِيْهَا حَتّٰى يَمُوْتَ وَأَنَّ قَبْرَ هُوْدٍ بَيْنَ الْحِجْرِ وَزَمْزَمَ

✧✧۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سابط فرماتے ہیں: جو امت بھی ہلاک ہوئی ان کا نبی مکۃ المکرمہ میں آ کر وفات تک عبادت الٰہی میں مشغول رہا اور حضرت ہود علیہ السلام کی قبر حجر اسود اور زمزم کے درمیان ہے۔

4062۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ شَبَوَيْهِ الرَّئِيْسُ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لِرَجُلٍ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ هَلْ رَأَيْتَ كَثِيْبًا أَحْمَرَ يُخَالِطُهُ مَدَرَةٌ حَمْرَاءُ وَسِدْرٌ كَثِيْرٌ بِنَاحِيَةِ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَاللّٰهِ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّكَ لَتَنْعَتُهُ نَعْتَ رَجُلٍ قَدْ رَآهُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ حُدِّثْتُ عَنْهُ قَالَ الْحَضْرَمِيُّ وَمَا شَأْنُهُ يَا أَمِيْرَ

الْمُؤْمِنِينَ قَالَ فِيهِ قَبْرُ هُودٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧-ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے حضر موت کے ایک آدمی سے کہا: کیا تو نے سرخ رنگ کا ریت کا ٹیلہ دیکھا ہے، جس میں سرخ رنگ کی مٹی ملی ہوئی اور جس کے اردگرد یوں یوں بہت ساری بیریاں ہیں۔ اس نے کہا: خدا کی قسم! اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ! آپ نے تو اس شخص کی طرح تمام اوصاف بیان کر دیئے ہیں جس نے اس کو دیکھا ہو۔ آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ مجھے تو اس کے متعلق بتایا گیا ہے۔ حضرمی کہتے ہیں: اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ! اس کی شان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس میں حضرت ہود علیہ السلام کی قبر ہے۔

4063- اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاِسْفِرَائِينِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَّاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنِ اِدْرِيسَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ وَسُئِلَ وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ عَنْ هُودٍ اَكَانَ اَبُو الْيَمَنِ الَّذِي وَلَدَ لَهُمْ فَقَالَ وَهْبٌ لَا وَلٰكِنَّهُ اَخُو الْيَمَنِ وَفِي التَّوْرَاةِ يُنْسَبُ اِلٰى نُوحٍ فَلَمَّا كَانَتِ الْعَصَبِيَّةُ بَيْنَ الْعَرَبِ وَفَخَرَتْ مُضَرُ بِاَبِيهَا اِسْمَاعِيلَ ادَّعَتِ الْيَمَنُ هُودًا اَبًا لِتَكُونَ وُلْدًا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَوُلَادِهِ فِيهِمْ وَلَيْسَ بِاَبِيهِمْ وَلٰكِنَّهُ اَخُوهُمْ وَاِنَّمَا بُعِثَ اِلٰى عَادٍ وَكَانَ وَهْبٌ لَا يُسَمِّي عَادًا قَدْ حَالَهُمْ وَلَا يُنْسَبُ قَبَائِلُهُمْ وَلَا يَأْمُرُ اَشْعَارَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ فِي الْاَرْضِ اُمَّةٌ كَانُوا اَكْثَرَ مِنْهُمْ عَدَدًا وَلَا اَعْظَمُ مِنْهُمْ اَجْسَامًا وَلَا اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَلَمَّا رَاَوُا الرِّيحَ قَدْ اَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ قَالُوا لِهُودٍ تُخَوِّفُنَا بِالرِّيحِ فَجَمَعُوا ذُرَارِيَّهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَدَوَابَّهُمْ فِي شِعْبٍ ثُمَّ قَامُوا عَلٰى بَابِ ذٰلِكَ الشِّعْبِ يَرُدُّونَ الرِّيحَ عَنْ اَمْوَالِهِمْ وَاَهَالِيهِمْ فَدَخَلَتِ الرِّيحُ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْاَرْضِ حَتّٰى قَلَعَتْهُمْ قَالَ وَهْبٌ وَلَمَّا بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ هُودَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رِبَاحِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَادِ بْنِ عَوْصِ بْنِ اِرَمِ بْنِ سَامِ بْنِ نُوحٍ كَانَ كُلُّ رَمْلٍ وَضَعَهُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِنَ الْبِلَادِ كَانَ مَسَاكِنَ عَادٍ فِي رِمَالِهَا وَكَانَتْ بِلَادُ عَادٍ اَخْصَبَ بِلَادِ الْعَرَبِ وَاَكْثَرَ رِيفًا وَاَنْهَارًا وَجِنَانًا فَلَمَّا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَعَتَوْا عَنِ اللّٰهِ وَكَانُوا اَصْحَابَ اَوْثَانٍ يَعْبُدُونَهَا مِنْ دُونِ اللّٰهِ اَرْسَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ

✧✧-حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ حضرت ہود علیہ السلام یمن کے والد تھے؟ تو حضرت وہب رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں۔ بلکہ وہ یمن کے بھائی تھے اور تورات میں ان کا نسب حضرت نوح علیہ السلام کی طرف کیا گیا ہے اور چونکہ اہل عرب میں تعصب پایا جاتا تھا اور مضر اپنے باپ حضرت اسماعیل علیہ السلام پر فخر کیا کرتے تھے تو انہوں نے یمن کے حضرت ہود علیہ السلام کے باپ ہونے کا دعویٰ کر دیا تا کہ وہ انبیاء کی اولاد میں ثابت ہوں اور ان کی اولاد ان میں ثابت ہو۔ حالانکہ حضرت ہود علیہ السلام یمن کے والد نہیں ہیں بلکہ ان کے بھائی ہیں اور حضرت ہود علیہ السلام کو عاد کی طرف مبعوث فرمایا۔ حضرت وہب رضی اللہ عنہ، عاد کا نام نہیں بیان کرتے تھے اور نہ ان کے قبائل کا نسب بیان کرتے تھے اور نہ ان کے اشعار کا حکم دیتے تھے حالانکہ زمین پر ان سے زیادہ کثرت والی ان کے سوا کوئی امت نہیں۔ اور نہ ہی ان سے زیادہ مضبوط جسم والی کوئی امت تھی۔ اور نہ ان سے زیادہ مضبوط پکڑ والی کوئی امت ہے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ آندھی ان کی جانب آ رہی ہے تو انہوں نے حضرت ہود علیہ السلام سے کہا: تو ہمیں آندھی سے ڈراتا ہے؟ تو انہوں نے اپنے

بچوں، جانوروں اور اپنے مالوں کو ایک غار میں جمع کر لیا اور اس غار کے منہ پر کھڑے ہو کر آندھی کو اپنے مالوں اور بچوں سے روکنے لگے تو آندھی ان کے قدموں کی جانب سے اندر داخل ہوئی اور ان کو تباہ کر دیا۔

حضرت وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے ان کی جانب ھود بن عبداللہ بن رباح بن الحارث بن عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تو تمام شہروں کے ٹیلوں میں قوم عاد کی رہائشیں تھیں اور عاد کے علاقے تمام بلاد عرب میں سب سے زیادہ سرسبز و شاداب تھے اور وہاں پر سبزہ، نہریں اور باغات بکثرت تھے۔ جب اللہ تعالیٰ ان پر ناراض ہوا اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور وہ اللہ تعالیٰ کی بجائے بتوں کی عبادت کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر خشک آندھی بھیجی۔

4064۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَحْمَسِيُّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنِي مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي حَمِيْدُ بْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنِي مُدْرِكٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ كَعْبٍ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ هُوْدٌ اَشْبَهَ النَّاسِ بِآدَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

✧✧۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت ھود علیہ السلام، حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ سب لوگوں سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔

ذِكْرُ صَالِحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4065۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مَعِيْنٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ نَوْفٍ الشَّامِيِّ اَنَّ صَالِحَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَرَبِ لَمَّا اَهْلَكَ اللّٰهُ عَادًا وَانْقَضٰى اَمْرُهَا عَمَرَتْ ثَمُوْدُ بَعْدَهَا فَاسْتَخْلَفُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْتَشَرُوْا ثُمَّ عَتَوْا عَلَى اللّٰهِ فَلَمَّا ظَهَرَ فَسَادُهُمْ وَعَبَدُوْا غَيْرَ اللّٰهِ بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ صَالِحاً وَكَانُوْا قَوْمًا عُرْبًا وَهُوَ مِنْ اَوْسَطِهِمْ نَسَبًا وَاَفْضَلِهِمْ مَوْضِعًا وَكَانَتْ مَنَازِلُهُمُ الْحُجَرُ اِلٰى قَرْحٍ وَهُوَ وَادِي الْقُرٰى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيْلًا فِيْمَا بَيْنَ الْحِجْرِ اِلَى الْحِجَازِ فَبَعَثَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ غُلَامًا شَابًا فَدَعَاهُمْ اِلَى اللّٰهِ حَتّٰى شَمِطَ وَكَبِرَ وَلَا يَتَّبِعُهُ مِنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فَهَلَكَتْ عَادٌ وَّثَمُوْدُ وَمَنْ كَانَ مِنْهُمْ مِنْ تِلْكَ الْاُمَمِ وَكَانُوْا مِنْ وُلْدِ لَاوَذَ بْنِ سَامِ بْنِ نُوْحٍ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ نُوْحٍ وَّاِبْرَاهِيْمَ نَبِيٌّ قَبْلَهُ يَعْنِيْ قَبْلَ اِبْرَاهِيْمَ اِلَّا هُوْدٌ وَصَالِحٌ

حضرت صالح علیہ السلام کا تذکرہ

✧✧۔ حضرت نوف شامی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت صالح علیہ السلام عرب سے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کو ہلاک کر دیا اور ان کا قصہ تمام ہو گیا تو ان کے بعد قوم ثمود کو آباد کیا گیا، یہ لوگ زمین میں بسنے لگے اور (دور دور تک) پھیل گئے۔ پھر انہوں نے بھی سرکشی کی۔ جب ان کا فساد بڑھ گیا اور یہ لوگ غیر خدا کی عبادت کرنے لگ گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف حضرت صالح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ یہ قوم عرب تھی جبکہ حضرت صالح علیہ السلام ان میں متوسط خاندان سے تعلق رکھتے تھے جبکہ سب سے

اعلیٰ مقام پر رہتے تھے، ان کی آبادی حجر سے قرح کی طرف تھی اور قرح وہ وادی القریٰ ہے جو حجر سے حجاز تک اٹھارہ میل تک پھیلی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی جانب ایک نوجوان لڑکے کو مبعوث فرمایا۔ وہ اپنے بال سفید ہونے تک ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا رہا لیکن سوائے ایک چھوٹی سی ضعیف جماعت کے اور کوئی بھی اس پر ایمان نہ لایا۔ تو قوم ثمود اور عاد اور دیگر امتیں جو انہیں سے تعلق رکھتی تھیں سب کو ہلاک کر دیا گیا اور یہ لوگ لاوذ بن سام بن نوح کی اولاد میں سے تھے اور نوح علیہ السلام کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پہلے صرف ھود علیہ السلام اور صالح علیہ السلام ہی نبی ہوئے ہیں۔

4066۔ اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَحْمَسِیُّ حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حَمِیْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا حَمِیْدُ بْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنِی مُدْرِکٌ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَکْوَانَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ عَنْ سَمُرَۃَ عَنْ کَعْبٍ قَالَ ثُمَّ کَانَ صَالِحٌ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ یُشْبِہُ بِعِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ اَحْمَرَ اِلَی الْبَیَاضِ مَا ھُوَ سَبْطُ الرَّاْسِ

✧✧ ۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت صالح علیہ السلام تھے۔ آپ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے ساتھ بہت زیادہ مشابہت رکھتے تھے (آپ کا رنگ) سرخی مائل سفید تھا اور آپ لٹکتے ہوئے بالوں والے تھے۔

4067۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الاِسْفِرَائِیْنِیُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ بْنِ الْبَرَّاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنِ اِدْرِیْسَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ وَھْبِ بْنِ مُنَبِّہٍ قَالَ حَدِیْثُ صَالِحِ بْنِ عُبَیْدِ بْنِ جَابِرِ بْنِ ثَمُوْدَ بْنِ جَابِرِ بْنِ سَامِ بْنِ نُوْحٍ قَالَ وَھْبٌ اَنَّ اللّٰہَ بَعَثَ صَالِحًا اِلٰی قَوْمِہٖ حِیْنَ رَاھَقَ الْحُلُمَ وَکَانَ رَجُلًا اَحْمَرَ اِلَی الْبَیَاضِ سَبْطَ الشَّعْرِ وَکَانَ یَمْشِی حَافِیًا کَمَا کَانَ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ عَلَیْھِمَا السَّلَامُ لَا یَتَّخِذُ حِذَاءً وَلَا یَدَّھِنُ وَلَا یَتَّخِذُ بَیْتًا وَلَا مَسْکَنًا وَلَا یَزَالُ مَعَ نَاقَۃِ رَبِّہٖ حَیْثُمَا تَوَجَّھَتْ تَوَجَّہَ مَعَھَا وَحَیْثُمَا نَزَلَتْ نَزَلَ مَعَھَا وَکَانَ قَدْ صَامَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا قَبْلَ اَنْ تُعْقَرَ النَّاقَۃُ وَکَانَتْ عَلٰی یَدِہِ الْیُمْنٰی شَامَّۃٌ عَلَامَۃٌ فَلَبِثَ فِیْھِمْ اَرْبَعِیْنَ عَامًا یَدْعُوْھُمْ اِلَی اللّٰہِ مِنْ لَّدُنْ کَانَ غُلَامًا اِلٰی اَنْ شَمَطَ وَھُمْ لَا یَزْدَادُوْنَ اِلَّا طُغْیَانًا

✧✧ ۔ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت صالح علیہ السلام کا نسب یوں بیان فرمایا ہے۔

صالح بن عبید بن جابر بن ثمود بن جابر بن سام بن نوح ۔

حضرت وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کو بالغ ہوتے ہی ان کی قوم کی طرف مبعوث فرما دیا تھا آپ کا رنگ سرخی مائل سفید تھا، آپ کے سر کے بال سیدھے تھے، آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح ننگے پاؤں رہا کرتے تھے، آپ نہ جوتے پہنتے تھے، نہ تیل لگاتے تھے، نہ انہوں نے اپنا کوئی مکان بنایا نہ کوئی خاص ٹھکانہ بنایا۔ آپ ہمیشہ اپنے رب کی اونٹنی کے ہمراہ رہتے تھے، وہ جدھر کا رخ کرتی، آپ بھی اس کے ساتھ جاتے اور جہاں وہ ٹھہرتی، آپ بھی وہیں قیام کرتے۔ اونٹنی کے قتل کیے جانے سے پہلے چالیس دن تک آپ روزے سے رہے اور آپ کے دائیں ہاتھ پر تل کا نشان تھا۔ آپ اپنی بلوغت سے بالوں میں چاندی آنے تک چالیس سال کا عرصہ ان میں رہے اور ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے رہے لیکن ان لوگوں کی مسلسل سرکشی بڑھتی

رہی۔

4068- حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبُوشَنْجِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ الْحَلَبِيُّ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: نَزَلْنَا الْحِجْرَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ عَمِلَ مِنْ هٰذَا الْمَاءِ طَعَامًا فَلْيُلْقِهِ، قَالَ: فَمِنْهُمْ مَنْ عَجَنَ الْعَجِينَ، وَمِنْهُمْ مَنْ حَاسَ الْحَيْسَ فَاَلْقَوْهُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ جُوَيْرِيَةَ بْنِ اَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِجْرَ ثَمُودَ، بِغَيْرِ هٰذِهِ الْاَلْفَاظِ

✧✧- حضرت سبرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: غزوۂ تبوک کے موقع پر ہم نے مقام حجر میں پڑاؤ ڈالا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس جس نے اس پانی سے کھانا تیار کیا ہو، وہ پھینک دے۔ تو ان میں سے کچھ لوگوں نے آٹا گوندھا تھا اور کچھ نے حیس (کھجور، گھی اور ستو کا کھانا) تیار کر لیا تھا، تو سب نے پھینک دیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔ تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے جویریہ بن اسماء کی حدیث حضرت نافع کے واسطے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ثمود کے مقام حجر میں ٹھہرے تاہم اس کے الفاظ کچھ مختلف ہیں۔

4069- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا جَدِّي، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ، قَالَ: قُلْنَا لَهُ حَدِّثْنَا حَدِيثَ ثَمُودَ، فَقَالَ: اُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمُودَ، وَكَانَتْ ثَمُودُ قَوْمَ صَالِحٍ اَعْمَرَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا، فَطَالَ اَعْمَارَهُمْ حَتّٰى جَعَلَ اَحَدُهُمْ يَبْنِي الْمَسْكَنَ مِنَ الْمَدَرِ، فَيَنْهَدِمُ وَالرَّجُلُ مِنْهُمْ حَيٌّ، فَلَمَّا رَاَوْا ذٰلِكَ اتَّخَذُوا مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا فَرِهِينَ، فَنَحَتُوهَا وَجَابُوهَا وَجَوَّفُوهَا، وَكَانُوا فِي سَعَةٍ مِنْ مَعَائِشِهِمْ، فَقَالُوا: يَا صَالِحُ، ادْعُ لَنَا رَبَّكَ لِيَخْرُجَ لَنَا آيَةً نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ، فَدَعَا صَالِحٌ رَبَّهُ فَاَخْرَجَ لَهُمُ النَّاقَةَ، وَكَانَ شِرْبُهَا يَوْمًا وَشِرْبُهُمْ يَوْمًا مَعْلُومًا، فَاِذَا كَانَ يَوْمُ شِرْبِهَا خَلُّوا عَنْهَا، وَعَنِ الْمَاءِ وَحَلَبُوا عَنْهَا الْمَاءَ، فَمَلَئُوا كُلَّ اِنَاءٍ وَوِعَاءٍ وَسِقَاءٍ، فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى صَالِحٍ اَنَّ قَوْمَكَ سَيَعْقِرُونَ نَاقَتَكَ، فَقَالَ لَهُمْ، فَقَالُوا: مَا كُنَّا لِنَفْعَلَ، قَالَ: اِنْ لَمْ تَعْقِرُوهَا اَنْتُمْ يُوشِكُ اَنْ يُولَدَ فِيكُمْ مَوْلُودٌ يَعْقِرُهَا، قَالَ: مَا عَلَامَةُ ذٰلِكَ الْمَوْلُودِ فَوَاللّٰهِ لَا نَجِدُهُ اِلَّا قَتَلْنَاهُ، قَالَ: فَاِنَّهُ غُلَامٌ اَشْقَرُ اَزْرَقُ اَصْهَبُ، قَالَ: وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ شَيْخَانِ عَزِيزَانِ مَنِيعَانِ لِاَحَدِهِمَا ابْنٌ يَرْغَبُ عَنِ الْمَنَاكِحِ وَلِلْآخَرِ ابْنَةٌ لَا يَجِدُ لَهَا كُفُوًا فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا مَجْلِسٌ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا مَنَعَكَ اَنْ تُزَوِّجَ ابْنَكَ؟ قَالَ: لَا اَجِدُ لَهُ كُفُوًا، قَالَ: فَاِنَّ ابْنَتِي كُفْءٌ لَهُ وَاَنَا اُزَوِّجُ ابْنَكَ، فَزَوَّجَهُ فَوُلِدَ بَيْنَهُمَا ذٰلِكَ الْمَوْلُودُ،

وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ ثَمَانِيَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْاَرْضِ وَلا يُصْلِحُونَ، قَالَ لَهُمْ صَالِحٌ : اِنَّمَا يَعْقِرُهَا مَوْلُودٌ فِيكُمْ، فَاخْتَارُوا ثَمَانِيَةَ نِسْوَةٍ قَوَابِلَ مِنَ الْقَرْيَةِ وَجَعَلُوْا مَعَهُمْ شَرَطًا فَكَانُوْا يَطُوفُوْنَ فِي الْقَرْيَةِ، فَإِذَا وَجَدُوْا امْرَاَةً تُمْخَضُ نَظَرُوا مَا وَلَدُهَا، فَإِنْ كَانَ غُلامًا فَلَبِثُوا يَنْظُرُوْنَ مَا هُوَ، وَإِنْ كَانَتْ جَارِيَةً اَعْرَضُوْا عَنْهَا، فَلَمَّا وَجَدُوْا ذٰلِكَ الْمَوْلُودَ صَرَخْنَ النِّسْوَةُ، قُلْنَ هٰذَا الَّذِيْ يُرِيدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَالِحٌ، فَاَرَادَ الشُّرَطُ اَنْ يَّاْخُذُوْهُ فَحَالَ جَدَّاهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ، وَقَالُوْا : اِنْ كَانَ صَالِحٌ اَرَادَ هٰذَا قَتَلْنَاهُ، وَكَانَ شَرَّ مَوْلُودٍ، وَكَانَ يَشُبُّ فِي الْيَوْمِ شَبَابَ غَيْرِهِ فِي الْجُمُعَةِ، وَيَشِبُّ فِي الْجُمُعَةِ شَبَابَ غَيْرِهِ فِي الشَّهْرِ، وَيَشِبُّ فِي الشَّهْرِ شَبَابَ غَيْرِهِ فِي السَّنَةِ، فَاجْتَمَعَ الثَّمَانِيَةُ الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي الْاَرْضِ وَلا يُصْلِحُونَ وَالشَّيْخَانِ، فَقَالُوْا :نَسْتَعْمِلُ عَلَيْنَا هٰذَا الْغُلامَ لِمَنْزِلَتِهِ وَشَرَفِ جَدَّيْهِ، فَكَانُوْا تِسْعَةً، وَكَانَ صَالِحٌ لا يَنَامُ مَعَهُمْ فِي الْقَرْيَةِ بَلْ كَانَ فِي الْبَرِّيَّةِ فِيْ مَسْجِدٍ، يُقَالُ لَهُ :مَسْجِدُ صَالِحٍ فِيهِ يَبِيتُ بِاللَّيْلِ، فَإِذَا اَصْبَحَ اَتَاهُمْ فَوَعَظَهُمْ وَذَكَّرَهُمْ، وَإِذَا اَمْسٰى خَرَجَ فِيْهِ يَبِيتُ بِاللَّيْلِ فَبَاتَ فِيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَلَمَّا اَرَادُوْا اَنْ يَّمْكُرُوا بِصَالِحٍ مَشَوْا حَتّٰى اَتَوْا عَلٰى شِرْبٍ عَلٰى طَرِيقِ صَالِحٍ، فَاخْتَبَا فِيْهِ ثَمَانِيَةٌ، وَقَالُوْا : اِذَا خَرَجَ عَلَيْنَا قَتَلْنَاهُ وَاَتَيْنَا اَهْلَهُ فَبَيَّتْنَاهُمْ، فَاَمَرَ اللّٰهُ الْاَرْضَ فَاسْتَوَتْ عَلَيْهِمْ فَاجْتَمَعُوا وَمَشَوْا اِلَى النَّاقَةِ وَهِيَ عَلٰى حَوْضِهَا قَائِمَةٌ، فَقَالَ الشَّقِيُّ لِاَحَدِهِمْ :ائْتِهَا فَاعْقِرْهَا، فَاَتَاهَا، فَتَعَاظَمَهُ ذٰلِكَ، فَاَضْرَبَ عَنْ ذٰلِكَ، فَبَعَثَ اٰخَرَ، فَاَعْظَمَ ذٰلِكَ فَجَعَلَ لا يَبْعَثُ رَجُلا اِلَّا يُعَاظِمُهُ ذٰلِكَ مِنْ اَمْرِهَا حَتّٰى مَشٰى اِلَيْهَا وَتَطَاوَلَ فَضَرَبَ عُرْقُوبَهَا، فَوَقَعَتْ تَرْكُضُ، فَاَتٰى رَجُلٌ مِّنْهُمْ صَالِحًا، فَقَالَ : اَدْرِكِ النَّاقَةَ فَقَدْ عُقِرَتْ فَاَقْبَلَ وَخَرَجُوا يَتَلَقَّوْنَهُ :يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنَّمَا عَقَرَهَا فُلانٌ لا ذَنْبَ لَنَا، قَالَ :انْظُرُوا هَلْ تُدْرِكُوْنَ فَصِيلَهَا، فَإِنْ اَدْرَكْتُمُوْهُ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّرْفَعَ عَنْكُمُ الْعَذَابَ، فَخَرَجُوا يَطْلُبُوْنَهُ وَلَمَّا رَاَى الْفَصِيلُ اُمَّهُ تَضْطَرِبُ اَتٰى جَبَلا يُقَالُ لَهُ الْغَارَةُ قَصِيرًا، فَصَعِدَ وَذَهَبُوْا يَاْخُذُوْهُ، فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَى الْجَبَلِ فَطَارَ فِي السَّمَاءِ حَتّٰى مَا يَنَالُهُ الطَّيْرُ، قَالَ:وَدَخَلَ صَالِحٌ الْقَرْيَةَ، فَلَمَّا رَآهُ الْفَصِيلُ بَكٰى حَتّٰى سَالَتْ دُمُوعُهُ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ صَالِحًا فَرَغَا رَغْوَةً، ثُمَّ رَغَا اُخْرَى، ثُمَّ رَغَا اُخْرَى، فَقَالَ صَالِحٌ :لِكُلِّ رَغْوَةٍ اَجَلُ يَوْمٍ تَمَتَّعُوا فِيْ دَارِكُمْ ثَلاثَةَ اَيَّامٍ، ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ، اِلَّا اَنَّ اٰيَةَ الْعَذَابِ اَنَّ الْيَوْمَ الْاَوَّلَ تُصْبِحُ وُجُوهُهُمْ مُصْفَرَّةً، وَالْيَوْمَ الثَّانِيْ مُحْمَرَّةً، وَالْيَوْمَ الثَّالِثَ مُسْوَدَّةً، فَلَمَّا اَصْبَحُوا إِذَا وُجُوهُهُمْ كَاَنَّمَا طُلِيَتْ بِالْخَلُوقِ صَغِيرُهُمْ وَكَبِيرُهُمْ ذَكَرُهُمْ وَاِنَاثُهُمْ، فَلَمَّا اَمْسَوْا صَاحُوا بِاَجْمَعِهِمْ، اَلا قَدْ مَضٰى يَوْمٌ مِّنَ الْاَجَلِ وَحَضَرَكُمُ الْعَذَابُ، فَلَمَّا اَصْبَحُوا يَوْمَ الثَّانِيْ اِذَا وُجُوهُهُمْ مُحْمَرَّةٌ كَاَنَّمَا خُضِبَتْ بِالدِّمَاءِ، فَصَاحُوا وَضَجُّوا وَبَكَوْا وَعَرَفُوا اَنَّهُ الْعَذَابُ، فَلَمَّا اَمْسَوْا صَاحُوا بِاَجْمَعِهِمْ اَلا قَدْ مَضٰى يَوْمَانِ مِنَ الْاَجَلِ وَحَضَرَكُمُ الْعَذَابُ، فَلَمَّا اَصْبَحُوا الْيَوْمَ الثَّالِثَ، اِذَا وُجُوهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ كَاَنَّمَا طُلِيَتْ بِالْقَارِ، فَصَاحُوا جَمِيعًا اَلا قَدْ حَضَرَكُمُ الْعَذَابُ فَتَكَفَّنُوْا وَتَحَنَّطُوا وَكَانَ حَنُوطَهُمُ الصَّبْرُ وَالْمُرُّ، وَكَانَتْ اَكْفَانُهُمُ الْاَنْطَاعَ، ثُمَّ اَلْقَوْا اَنْفُسَهُمْ بِالْاَرْضِ، فَجَعَلُوْا يُقَلِّبُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَاءِ مَرَّةً وَاِلَى

الْاَرْضِ مَرَّةً لَا يَدْرُوْنَ مِنْ حَيْثُ يَاْتِيهِمُ الْعَذَابُ مِنْ فَوْقِهِمْ مِنَ السَّمَآءِ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ مِنَ الْاَرْضِ خُشَّعًا وَفُرُقًا، فَلَمَّا اَصْبَحُوا الْيَوْمَ الرَّابِعَ اَتَتْهُمْ صَيْحَةٌ مِّنَ السَّمَآءِ فِيهَا صَوْتُ كُلِّ صَاعِقَةٍ وَصَوْتُ كُلِّ شَيْءٍ لَهُ صَوْتٌ فِي الْاَرْضِ فَتَقَطَّعَتْ قُلُوبُهُمْ فِي صُدُورِهِمْ، فَاَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ، هٰذَا حَدِيْثٌ جَامِعٌ لِذِكْرِ هَلَاكِ اٰلِ ثَمُودَ تَفَرَّدَ بِهِ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ، وَلَيْسَ لَهُ اِسْنَادٌ غَيْرُهَا، وَلَمْ يَسْتَغْنِ عَنْ اِخْرَاجِهِ، وَلَهُ شَاهِدٌ عَلٰى سَبِيلِ الْاِخْتِصَارِ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ دَلَّ عَلٰى صِحَّةِ الْحَدِيْثِ الطَّوِيلِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ ۔شھر بن حوشب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہمیں قوم ثمود کا واقعہ سنائیں۔انہوں نے کہا: میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بتایا ہوا قوم ثمود کا قصہ سنا تا ہوں۔ثمود، حضرت صالح علیہ السلام کی قوم تھی۔اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا میں بہت لمبی لمبی عمریں عطا فرمائی تھیں حتیٰ کہ کوئی مٹی کا مکان بنالیتا تو وہ (اپنی عمر پوری کر کے) مغموم ہو جاتا لیکن ان بنانے والوں میں سے ابھی بھی کوئی نہ کوئی زندہ ہوتا تھا۔اسی وجہ سے وہ پہاڑوں میں مکانات بنا کر خوش ہوتے تھے۔انہوں نے پہاڑوں کو ہموار کیا اوران کو تراش تراش کر گہرا کرلیا۔یہ لوگ بہت خوش عیش تھے۔انہوں نے کہا: اے صالح علیہ السلام: آپ ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کریں کہ وہ ہمارے لئے کوئی ایسی نشانی ظاہر کردے جس سے ہم جان جائیں کہ آپ واقعی اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔چنانچہ حضرت صالح علیہ السلام نے دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایک اونٹنی نکال دی۔گھاٹ سے پانی پینے کے لئے ایک دن اونٹنی کا اور ایک دن ان لوگوں کا مقرر تھا۔جو دن اونٹنی کا ہوتا اس دن لوگ اونٹنی اور پانی سے ہٹ جاتے اور اس کا دودھ دوہتے (اور اس کا دودھ اتنا ہوتا کہ) کہ وہ لوگ اپنے تمام برتن مشکیزے اور ڈول وغیرہ بھر لیتے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ تمہاری قوم عنقریب اس کی کونچیں کاٹ ڈالے گی (یعنی اس کو قتل کردے گی)۔حضرت صالح علیہ السلام نے ان کو اس بات سے خبردار کیا تو وہ لوگ بولے: ہم ایسا نہیں کریں گے۔آپ نے فرمایا: تم نے نہ کیا تو ہوسکتا ہے کہ تمہاری اولادوں میں سے کوئی یہ کام کردے۔انہوں نے کہا: آپ ہمیں اس مولود کی نشانی بتائیں، ہم اس کو پیدا ہوتے ہی مار ڈالیں گے۔آپ نے فرمایا: وہ لڑکا سرخ وزرد نیلگوں ہوگا،جس کے رنگ میں سرخی مائل سفیدی ہوگی۔آپ فرماتے ہیں: شہر میں دو عمر رسیدہ طاقتور آدمی رہتے تھے،ان میں سے ایک کا بیٹا تھا جو کہ شادی سے گریزاں تھا اور دوسرے کی ایک بیٹی تھی جس کا کوئی کفو نہ تھا (یعنی اس کے سٹیٹس کا کوئی رشتہ نہ تھا) ایک دفعہ دونوں ایک مجلس میں اکٹھے ہوئے تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: آپ اپنے بیٹے کی شادی کیوں نہیں کر رہے؟ اس نے کہا: مجھے اس کا کوئی کفو (سٹیٹس کا رشتہ) نہیں مل رہا۔اس نے کہا: میری بیٹی اس کا کفو ہے۔میں اس کا نکاح تیرے بیٹے سے کرنے کو تیار ہوں۔چنانچہ انہوں نے دونوں کی شادی کردی تو ان کے ہاں وہ بچہ پیدا ہوا،اس شہر میں آٹھ افراد فسادی تھے جو کسی طرح اصلاح کی طرف نہ آتے تھے۔حضرت صالح علیہ السلام نے ان سے کہا: جو اس اونٹنی کو مارے گا وہ تم میں پیدا ہو چکا ہے تو انہوں نے اس بستی میں سے آٹھ دائیاں منتخب کیں اور ان کے ہمراہ سپاہی بھی مقرر کردیئے، یہ بستی میں گشت کرتے رہتے تھے اور جس کسی عورت کو دردزہ میں مبتلا پاتے تو نظر رکھتے کہ اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے یا لڑکی اگر لڑکا ہوتا تو اس کو زیر نظر رکھتے اور اگر لڑکی ہوتی تو اس کو چھوڑ دیتے۔جب ان کو وہ مولود مل گیا تو عورتیں چیخ چیخ کر بولنے لگیں: یہی ہے وہ مولود جو رسول اللہ علیہ السلام کو مطلوب ہے۔سپاہیوں نے اس بچے کو اپنے

ساتھ لے جانا چاہا تو اس بچے کے دادا دادی بیچ میں آ گئے، وہ کہنے لگے: اگر صالح علیہ السلام کا مطلوب یہی بچہ ہے تو ہم خود اس کو قتل کر دیں گے کیونکہ اس صورت میں یہ بچہ نقصان دہ ہوگا، وہ لڑکا ایک دن میں اتنا بڑھتا جتنا دوسرے بچے پورے ایک ہفتے میں بڑھتے ہیں اور یہ ایک ہفتہ میں اتنا بڑھتا، جتنا دوسرے بچے پورے مہینے میں بڑھتے ہیں اور یہ ایک مہینہ میں اتنا بڑھتا جتنا دوسرے بچے پورے ایک سال میں بڑھتے ہیں۔ تو وہ آٹھوں افراد جمع ہو گئے، جو فسادی تھے اور اصلاح نہ کرتے تھے اور دونوں بوڑھے جمع ہو گئے۔ اور کہنے لگے: ہم اس بچے کو اس کے مقام اور اس کے باپ دادا کے مرتبہ کی وجہ سے کام پر رکھتے ہیں تو یہ لوگ ۹ تھے اور حضرت صالح علیہ السلام ان کے ہمراہ بستی میں آرام نہیں کرتے تھے بلکہ دور پہاڑ پر مسجد میں (جس کا نام مسجد صالح علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے) رات گزارا کرتے تھے۔ صبح ہوتی تو آپ ان کے پاس آتے اور ان کو وعظ و نصیحت کرتے اور جب شام ہو جاتی تو آپ واپس اسی مسجد میں چلے جاتے اور اسی میں رات گزارتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ان لوگوں نے حضرت صالح علیہ السلام کے خلاف سازش کا ارادہ کیا تو وہ آٹھ آدمی حضرت صالح علیہ السلام کی گزرگاہ میں گھات لگا کر بیٹھ گئے اور انہوں نے یہ طے کر لیا کہ جب آپ یہاں سے گزریں گے تو ہم انہیں قتل کر دیں گے اور پھر ان کے گھر والوں پر شب خون ماریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا تو وہ سمٹ گئی۔ یہ سب لوگ جمع ہوئے اور اونٹنی کی جانب چل پڑے۔ یہ اونٹنی اس وقت حوض پر تھی۔ ان میں سے ایک بدبخت نے کہا: اس کے پاس جاؤ اور اس کی کونچیں کاٹ ڈالو۔ وہ اس کے پاس آیا لیکن اس کو قتل کرنے کی جسارت نہ کر سکا اور واپس چلا گیا۔ پھر دوسرے کو بھیجا لیکن وہ بھی گھبرا گیا۔ وہ جس کو بھی بھیجتا وہ گھبرا جاتا حتیٰ کہ وہ بدبخت خود چل پڑا اور دور سے گردن اٹھا کر اسے دیکھا اور اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ وہ گر کر تڑپنے لگی، ان میں سے ایک آدمی حضرت صالح علیہ السلام کے پاس آیا اور بولا: اونٹنی کے پاس پہنچئے کیونکہ اس کی کونچیں کاٹ دی گئی ہیں۔ آپ فوراً نکلے اور یہ لوگ آپ سے مل کر کہنے لگے: اے اللہ تعالیٰ کے نبی! اس کو فلاں شخص نے قتل کیا ہے، اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: کوشش کر کے اس کے بچے کو حاصل کر لو اگر تم اس کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے تو ہو سکتا ہے کہ عذاب الٰہی سے بچاؤ کی کوئی صورت نکل آئے۔ یہ لوگ اس اونٹنی کے بچے کی تلاش میں نکل پڑے، ادھر جب بچے نے اپنی ماں کو تڑپتے دیکھا تو وہ پہاڑ پر دوڑ گیا اس کو ''غارہ قیصر'' کہتے ہیں۔ یہ لوگ اس کو پکڑنے کے لئے پہاڑ پر آئے تو اللہ تعالیٰ نے پہاڑ کو حکم دیا تو وہ آسمان کی طرف اٹھ گیا اور پرندوں کی رسائی سے بھی اونچا ہو گیا۔

حضرت صالح علیہ السلام بستی میں داخل ہوئے۔ جب آپ کو اونٹنی کے بچے نے دیکھا تو رونے لگ گیا حتیٰ کہ اس کے آنسو بہہ نکلے۔ پھر وہ حضرت صالح علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوا اور بلبلایا، پھر دوبارہ بلبلایا پھر تیسری مرتبہ بلبلایا۔ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا: اس کی ہر بلبلاہٹ ایک دن کی مہلت ہے چنانچہ تم لوگ تین دن تک اپنے گھروں میں فائدہ اٹھا لو یہ وعدہ ہے جو جھوٹا نہیں ہوگا اور عذاب کی نشانی یہ ہے کہ پہلے دن تمہارے چہرے زرد ہو جائیں گے، دوسرے دن سرخ اور تیسرے دن کالے۔ جب اگلا دن ہوا تو واقعی ان کے چہرے ایسے (زرد) ہو گئے یوں لگتا تھا گویا کہ ان پر زعفران کا رنگ چڑھا دیا گیا ہے۔ ان کے بڑے، چھوٹے، مرد و عورت (سب کا یہی حال تھا) جب شام ہوئی تو سب اکٹھے چلانے لگے کہ خبردار! مہلت کا ایک دن گزر چکا ہے اور عنقریب تم پر

عذاب آنے والا ہے۔ جب اگلا دن ہوا تو ان کے چہرے سرخ ہو چکے تھے گویا کہ خون مل دیا گیا ہو یہ پھر آہ و بکا اور چیخ و پکار کرنے لگے اور یہ سمجھ گئے کہ یہ واقعی عذاب ہی ہے۔ جب شام ہوئی تو سب چلانے لگے: خبردار! مہلت کے دو دن گزر گئے اور اب عذاب بالکل آنے ہی والا ہے۔ جب تیسرا دن آیا تو ان کے چہرے سیاہ ہو چکے تھے گویا کہ ان پر تارکول مل دیا گیا ہو یہ پھر سب چلائے: خبردار! تم پر عذاب آ رہا ہے۔ انہوں نے خود ہی اپنے کفن پہنے اور خود ہی اپنے آپ کو مردوں والی خوشبو لگائی ان کی مردوں والی خوشبو ایلوا اور کڑواہٹ تھی اور ان کے کفن ''انطاع'' (وہ چمڑے کا فرش جس پر مجرم کو قتل کیا جاتا ہے) کا تھا۔ پھر یہ زمین کے اوپر لیٹ گئے کیونکہ ان کو کچھ اندازہ نہ تھا کہ عذاب آسمان کی طرف سے آئے گا یا زمین کی طرف سے، اس لئے گھبراہٹ اور خوف کی وجہ سے وہ کبھی آسمان کی طرف دیکھتے اور کبھی زمین کی طرف۔ جب چوتھا دن آیا تو آسمان سے ایک چیخ کی آواز آئی، اس میں ہر کڑک کی آواز موجود تھی اور ہر اس شے کی آواز بھی موجود تھی جس کی روئے زمین میں آواز ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے ان کے سینوں میں ان کے دل پھٹ گئے، تو وہ صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے۔

✿✿ یہ حدیث قوم ثمود کی ہلاکت کے واقعات کی جامع ہے اور اس کی روایت کرنے میں شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ متفرد ہیں اور اس سند کے علاوہ اس کی کوئی دوسری سند نہیں ہے اور اس کو نقل کرنا ضروری تھا اور سند صحیح کے ہمراہ ایک مختصر حدیث اس کی شاہد بھی ہے جو کہ اس مفصل حدیث کی صحت کی دلیل ہے اور یہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

4070ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ بِالرِّيِّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْاَزْرَقُ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا اَتَى عَلَى الْحِجْرِ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، فَلَا تَسْاَلُوْا رَسُوْلَكُمُ الْاٰيَاتِ هٰذَا قَوْمُ صَالِحٍ سَاَلُوْا رَسُوْلَهُمُ الْاٰيَةَ، فَبَعَثَ اللّٰهُ لَهُمْ نَاقَةً، فَكَانَتْ تَرِدُ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ وَتَصْدُرُ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ، فَتَشْرَبُ مَاءَهُمْ يَوْمَ وِرْدِهَا

✧✧ ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام حجر پر پہنچے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: تم اپنے رسول سے معجزات کا مطالبہ مت کرنا۔ یہ قوم صالح علیہ السلام ہے، انہوں نے اپنے رسول سے نشانی کا مطالبہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی جانب اونٹنی بھیجی وہ ایک پھٹن سے داخل ہوتی اور دوسری سے نکل آتی۔ وہ اپنی باری پر ان کا سارا پانی پی جاتی تھی۔

ذِكْرُ شُعَيْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4071ـ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ شَبُّوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ،

حدیث 4070

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث:14193 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت ' لبنان' 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 6197 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دار الحرمين' قاهره' مصر' 1415ھ ' رقم الحديث:9069

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ :وَشُعَيْبُ بْنُ مِيكَائِيلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ اللّٰهُ نَبِيًّا، فَكَانَ مِنْ خَبَرِهِ وَخَبَرِ قَوْمِهِ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ فِي الْقُرْآنِ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَكَرَهُ، قَالَ:ذَاكَ خَطِيبُ الْاَنْبِيَاءِ، لِمُرَاجَعَتِهِ قَوْمَهُ

حضرت شعیب علیہ السلام کا تذکرہ

✧✧ -محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ ''شعیب بن میکائل علیہ السلام'' اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو نبی بنا کر بھیجا تھا اور ان کا اور ان کی قوم کا قصہ قرآن کریم میں موجود ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی ان کا تذکرہ کرتے تو فرماتے: وہ انبیاء علیہم السلام کے خطیب تھے کیونکہ وہ اپنی قوم کی طرف لوٹ کر گئے تھے۔

4072- حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ وَّسَالِمِ الْاَفْطَسِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ ''وَاِنَّا لَنَرَاكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا'' قَالَ كَانَ شُعَيْبٌ اَعْمٰى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَاِنَّا لَنَرَاكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا

''اور بے شک ہم تمہیں اپنے میں کمزور دیکھتے ہیں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: حضرت شعیب علیہ السلام ''نابینا'' تھے۔

4073- اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاِسْفِرَائِينِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَّاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنِ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ شُعَيْبًا اِلٰى اَهْلِ مَدْيَنَ وَهُمْ اَصْحَابُ الْاَيْكَةِ الشَّجَرِ الْمُلْتَفِّ وَكَانُوْا اَهْلَ كُفْرٍ بِاللّٰهِ وَبَخْسٍ لِلنَّاسِ فِي الْمَكَايِيْلِ وَالْمَوَازِيْنِ وَاِفْسَادٍ لِاَمْوَالِهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَسَّعَ عَلَيْهِمْ فِي الرِّزْقِ وَبَسَطَ لَهُمْ فِي الْعَيْشِ اِسْتِدْرَاجًا مِنْهُ لَهُمْ مَعَ كُفْرِهِمْ بِهِ فَقَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهُ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْ اَرَاكُمْ بِخَيْرٍ وَاِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ فَكَانَ مِنْ قَوْلِ شُعَيْبٍ لِقَوْمِهِ وَجَوَابِ قَوْمِهِ لَهُ مَا قَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ

✧✧ -حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو اہل مدین کی طرف نبی بنا کر بھیجا تھا اور یہ گنجان سرسبز درختوں کے جھنڈ والے تھے۔ یہ لوگ بھی اللہ تعالیٰ کے نافرمان تھے اور ناپ تول میں کمی اور لوگوں کے مال برباد کرنے والے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت وسیع رزق دیا تھا اور ان کو زندگی کی تمام آسائشیں عطا کی تھیں۔ حالانکہ یہ لوگ خدا کے منکر تھے۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے ان سے کہا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور ناپ اور تول میں کمی نہ کرو، بے شک میں تمہیں آسودہ حال دیکھتا ہوں اور مجھے تم پر گھیر لینے والے دن کے عذاب کا ڈر ہے۔ چنانچہ حضرت شعیب علیہ السلام کی اپنی قوم سے گفتگو اور ان کی قوم کا جواب قرآن کریم میں موجود ہے۔

4074۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْاَشْيَبُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ اَخُو حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اَبِي صَغِيرَةَ حَدَّثَنِي بَرِيرُ الْبَاهِلِيُّ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هِلَاكِ قَوْمِ شُعَيْبٍ وَقَوْلِ اللّٰهِ لَهُمْ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ اِنَّهُ كَانَ عَذَابٌ عَظِيمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ بَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ حَرًّا شَدِيدًا فَاَخَذَ بِاَنْفَاسِهِمْ فَدَخَلُوا اَجْوَافَ الْبُيُوتِ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ اَجْوَافَ الْبُيُوتِ فَاَخَذَ بِاَنْفَاسِهِمْ فَخَرَجُوا مِنَ الْبُيُوتِ هَرَابًا اِلَى الْبَرِيَّةِ فَبَعَثَ اللّٰهُ سَحَابَةً فَاَظَلَّتْهُمْ مِنَ الشَّمْسِ فَوَجَدُوا لَهَا بَرْدًا وَلَذَّةً فَنَادٰى بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى اِذَا اجْتَمَعُوا تَحْتَهَا اَرْسَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نَارًا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ فَذَاكَ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ اِنَّهُ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ

✧✧۔ حضرت بریر باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کی ہلاکت اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وضاحت پوچھی:

فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ اِنَّهُ كَانَ عَذَابٌ عَظِيمٌ (الشعراء:189)

"تو انہیں شامیانے والے دن کے عذاب نے آلیا بے شک وہ بڑے دن کا عذاب تھا"۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان پر سخت گرمی بھیجی، جس سے ان کا دم گھٹنے لگا۔ یہ لوگ اپنے کمروں کے اندر گھس گئے لیکن اس گرمی نے وہاں پہنچ کر بھی ان کی سانس بند کردی پھر یہ گھروں سے باہر میدانوں کی طرف بھاگ نکلے تو اللہ تعالیٰ نے ایک بادل بھیجا جس نے ان پر چھاؤں کردی، ان لوگوں نے اس کے سائے میں ٹھنڈک اور سکون محسوس کیا تو انہوں نے خود ایک دوسرے کو آوازیں دے دے کر وہاں اکٹھے کرلیا، جب وہ تمام لوگ اس بادل کے نیچے جمع ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر آگ برسادی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ تھا شامیانے کے دن کا عذاب "بے شک وہ بڑے دن کا عذاب تھا"

4075۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَرْبٍ، وَاِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مَيْمُونٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَنْبَاَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اُعْطِيَ يُوسُفُ وَاُمُّهُ شَطْرَ الْحُسْنِ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب علیہ السلام کو دو امتوں کی طرف بھیجا تھا۔ ایک آپ کی قوم اہل

مدین اور دوسرے اصحاب الایکۃ ۔ پھلدار درختوں کا ایک جھنڈ تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے ان کو عذاب دینے کا ارادہ فرمایا: تو اللہ تعالیٰ نے ان پر سخت گرمی بھیجی اور ان کے لئے بادل کی صورت میں عذاب بلند کیا، جب وہ بادل ان کے قریب آیا تو یہ لوگ ٹھنڈ حاصل کرنے کی امید سے اس کی طرف نکلے، جب یہ لوگ اس کے عین نیچے آ گئے تو (اس میں آگ) ان پر برس پڑی۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّة

''تو انہیں شامیانے والے دن کے عذاب نے آلیا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

4076۔ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ اَبِي نُجَيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهٖ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ قَالَ ظِلَالُ الْعَذَابِ

✧✧ ۔حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّة کا مطلب ہے ''عذاب کا دھواں''۔

4077۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ''اَصَلَاتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَاؤُنَا اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِي اَمْوَالِنَا مَا نَشَآءُ'' قَالَ كَانَ مِمَّا يَنْهَاهُمْ عَنْ حَذْفِ الدَّرَاهِمِ اَوْ قَالَ قَطْعُ الدَّرَاهِمِ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيمٍ قَالَ بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ ظُلَّةً مِّنْ سَحَابٍ وَّبَعَثَ اللّٰهُ اِلَى الشَّمْسِ فَاَحْرَقَتْ عَلَى الْاَرْضِ فَخَرَجُوْا كُلُّهُمْ اِلٰى تِلْكَ الظُّلَّةِ حَتّٰى اِذَا اجْتَمَعُوْا كُلُّهُمْ كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الظُّلَّةَ وَاُحْمِيَ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ فَاحْتَرَقُوْا كَمَا يَحْتَرِقُ الْجَرَادُ فِي الْمُقْلٰى

✧✧ ۔حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَاؤُنَا اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِي اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا (ھود: 87)

''کیا تمہاری نماز تمہیں یہ حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے خداؤں کو چھوڑ دیں یا اپنے مال میں جو چاہیں نہ کریں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: حضرت شعیب علیہ السلام ان کو جن چیزوں سے روکتے تھے منجملہ ان کے یہ بھی تھی کہ درہم کم کرنے یا درا ہم کاٹنے سے ان کو روکتے تھے۔ تو ان کو شامیانے کے دن کے عذاب نے آلیا، بے شک وہ بڑے دن کا عذاب تھا۔ آپ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ان کی جانب بادل کا ایک ٹکڑا بھیجا پھر اللہ تعالیٰ نے سورج کو حکم دیا، اس نے زمین پر شدید گرمی پیدا کر دی جس کی وجہ سے وہ سب اس بادل کی طرف بھاگ نکلے۔ جب وہ سب کے سب اس بادل کے نیچے جمع ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے وہ بادل ان پر کھول دیا اور گرمی نے ان کو بھون کر رکھ دیا تو وہ لوگ اس طرح جل گئے جیسے دیگچی میں ٹڈی (ایک پرندہ) جلتا ہے۔

4078۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّنِيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ اَنْبَاَ عَبْدَانُ اَنْبَاَ اَبُو حَمْزَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ حَدَّثَكَ مِنَ الْعُلَمَاءِ مَا عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ فَكَذِّبْهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو عالم تمہیں عذاب یوم الظلة کی تفصیل بیان کرے تم اس کو جھٹلا دو۔ (کیونکہ اس کی تفصیل اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں)

ذِكْرُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ

4079- اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ يَعْقُوْبُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ هُوَ اِسْرَائِيْلُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

حضرت یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم خلیل اللہ علیہم السلام کا تذکرہ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ہی حضرت اسرائیل ہیں۔

4080- اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَاَمَّا الْاَسْبَاطُ فَهُمْ بَنُو يَعْقُوْبَ يُوْسُفُ وَبْنُ يَامِيْنَ وَرُوْبِيْلُ وَيَهُوْذَا وَشَمْعُوْنُ وَلَاوِى وَدَانٌ وَقَهَاتٌ فَكَانُوْا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا نَشَرَ اللّٰهُ مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ سِبْطًا لَا يَعْلَمُ اَنْسَابَهُمْ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى "وَقَطَّعْنَاهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا!

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسباط (سے مراد) یعقوب کے بیٹے یوسف، ابن یامین، روبیل، یہوذا، شمعون، لاوی، دان اور قہات ہیں۔ یہ بارہ آدمی تھے، اللہ تعالیٰ نے ان سے بارہ قبیلے آباد کئے، ان کے نسب صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَقَطَّعْنَاهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا (الاعراف: 160)

''اور ہم نے انہیں بانٹ دیا بارہ قبیلے گروہ گروہ''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4081- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْغَسِلِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ تَزَوَّجَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلُ امْرَاَةً فَحَمَلَتْ بِغُلَامَيْنِ فِيْ بَطْنٍ فَلَمَّا اَرَادَتْ اَنْ تَضَعَ اقْتَتَلَ الْغُلَامَانِ فِي بَطْنِهَا فَاَرَادَ يَعْقُوْبُ اَنْ يَّخْرُجَ قَبْلَ عِيْصًا فَقَالَ عِيْصًا وَاللّٰهِ اِنْ خَرَجْتَ قَبْلِي لَاَعْتَرِضَنَّ فِي بَطْنِ اُمِّي فَلَاَقْتُلَنَّهَا فَتَاَخَّرَ يَعْقُوْبُ وَخَرَجَ عِيْصُ قَبْلَهُ وَاَخَذَ يَعْقُوْبُ بِعَقِبِ عِيْصًا فَخَرَجَ فَسُمِّيَ عِيْصًا لِاَنَّهُ عَصَا وَسُمِّيَ يَعْقُوْبُ لِاَنَّهُ خَرَجَ اٰخِذًا بِعَقِبِ عِيْصًا وَكَانَ اَكْبَرُهُمَا فِي الْبَطْنِ وَلٰكِنَّهُ عَصٰى وَخَرَجَ قَبْلَهُ فَكَبَّرَ الْغُلَامَانِ وَكَانَ عِيْصًا اَحَبَّهُمَا اِلٰى اَبِيْهِ وَكَانَ يَعْقُوْبُ

اَحَبَّهُمَا اِلٰى اُمِّهٖ وَكَانَ عِيصًا صَاحِبَ صَيْدٍ فَلَمَّا كَبُرَ اِسْحَاقُ عَمِيَ وَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا

✧✧ -سدی کہتے ہیں: حضرت اسحاق بن ابراہیم الخلیل علیہما السلام نے ایک خاتون سے نکاح کیا تو وہ حاملہ ہوئی اور اس حمل میں دو بچے تھے۔ جب پیدائش کا وقت قریب ہوا تو دونوں بچے ماں کے پیٹ ہی میں ایک دوسرے سے جھگڑ پڑے۔ یعقوب علیہ السلام نے عیص سے پہلے نکلنا چاہا تو عیص نے کہا: خدا کی قسم! اگر تو مجھ سے پہلے نکلا تو میں ماں کے پیٹ میں سرکشی کروں گا اور اسے مار دوں گا۔ تو حضرت یعقوب علیہ السلام ٹھہر گئے اور عیص آپ سے پہلے نکل آیا اور یعقوب علیہ السلام نے عیص کی ایڑھی پکڑ لی اور اس کے بعد باہر آئے۔ تو عیص کا نام اسی لئے عیص رکھا گیا کہ اس نے نافرمانی کی تھی اور یعقوب علیہ السلام کا نام یعقوب علیہ السلام اسی لئے رکھا گیا کہ یہ عیص کی ایڑھی (جس کو عربی میں عقب کہتے ہیں) پکڑے ہوئے باہر آئے تھے۔ یعقوب پیٹ میں عیص سے بڑے تھے جبکہ عیص نافرمانی کر کے ان سے پہلے نکل آیا اس طرح دونوں ہی ایک دوسرے سے بڑے ہیں۔ عیص کے ساتھ ان کے والد بہت محبت کرتے تھے جبکہ یعقوب علیہ السلام اپنی ماں کا لاڈلا تھا اور عیص شکاری تھا جب حضرت اسحاق علیہ السلام بوڑھے ہوئے تو ان کی بینائی زائل ہوگئی پھر اس کے بعد طویل حدیث بیان کی۔

ذِكْرُ يُوسُفَ بْنِ يَعْقُوبَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا

4082- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَرْبٍ وَّاِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَنْبَاَ ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُعْطِيَ يُوسُفُ وَاُمُّهُ شَطْرَ الْحُسْنِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت یوسف بن یعقوب علیہما السلام کا تذکرہ

✧✧ -حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوسف اور ان کی والدہ کو حسن کا نصف حصہ دیا گیا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4083- حَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبِ بْنِ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ

حدیث 4082

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر' رقم الحديث: 14082 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دار المامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 3373 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 8555 اخرجه ابوبكر الكوفي' في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودي عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحديث: 31920

عَامِرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِی سَلَمَةَ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ الْكَرِيمَ ابْنَ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ بْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ بْنِ خَلِيلِ اللّٰهِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک کریم بن کریم بن کریم، حضرت یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ہیں جو کہ نبی اللہ بن نبی اللہ بن نبی اللہ بن خلیل اللہ ہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4084۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ قَالَ جَآءَ اَسْمَاءُ بْنُ خَارِجَةَ بَابَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَنَا بْنُ الْاَشْيَاخِ الْكِرَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ ذَاكَ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسماء بن خارجہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آئے اور بولے: میں باعزت بزرگوں کا بیٹا ہوں تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تو حضرت یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4085۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اُلْقِيَ فِي الْجُبِّ وَهُوَ بْنُ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ سَنَةً وَلَقِيَ اَبَاهُ بَعْدَ الثَّمَانِيْنَ

✧✧۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت یوسف علیہ السلام ۱۲ سال کی عمر میں کنویں میں پھینکے گئے تھے اور ۸۰ سال کے بعد دوبارہ اپنے والد محترم سے ملے۔

حدیث 4083

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دارا بن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ1987ء 3202 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 3116 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث: 9369 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 5776 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 11254 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلامیه' بیروت' لبنان' 1409ھ/1989ء' رقم الحدیث: 605

4086- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَبِيْعَةَ الْحَرْشِيِّ قَالَ قُسِّمَ الْحُسْنُ فَجُعِلَ لِيُوْسُفَ وَسَارَةَ النِّصْفُ وَلِسَائِرِ النَّاسِ النِّصْفُ

✧✧ -حضرت ربیعہ الحرشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حسن کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا، ایک حصہ حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو ملا اور دوسرا حصہ لوگوں میں تقسیم کیا گیا۔

4087- اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ النَّسَوِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ غَانِمٍ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِیْ هَارُوْنَ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ وَهُوَ يَصِفُ يُوْسُفَ حِيْنَ رَآهُ فِی السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ، قَالَ: رَاَيْتُ رَجُلا صُوْرَتُهُ كَصُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ، مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا اَخُوْكَ يُوْسُفُ، قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: وَكَانَ اللّٰهُ قَدْ اَعْطٰى يُوْسُفَ مِنَ الْحُسْنِ وَالْهَيْبَةِ مَا لَمْ يُعْطِهِ اَحَدًا مِنَ الْعَالَمِيْنَ قَبْلَهُ، وَلا بَعْدَهُ حَتّٰى كَانَ يُقَالَ: وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اِنَّهُ اُعْطِیَ نِصْفَ الْحُسْنِ وَقُسِمَ النِّصْفُ الْاٰخَرُ بَيْنَ النَّاسِ

✧✧ -حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت یوسف علیہ السلام کو تیسرے آسمان پر دیکھا تھا۔ آپ ان کا وصف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں نے ایک آدمی کو دیکھا جس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند جیسا تھا۔ میں نے پوچھا: جبریل علیہ السلام! یہ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ تمہارا بھائی یوسف ہے۔ آپ نے فرمایا، اسحاق کا بیٹا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو حسن اور ہیبت کا وہ حصہ عطا فرمایا جو آپ سے پہلے اور آپ کے بعد کسی کو عطا نہیں کیا گیا۔ حتیٰ کہ یہ کہا جاتا تھا (جبکہ حقیقت حال تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے) کہ آدھا حسن تو یوسف علیہ السلام کو دے دیا گیا جبکہ دوسرا آدھا حصہ لوگوں میں تقسیم کیا گیا۔

4088- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارٰی، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيْبٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِمْرَانَ الْاَخْمَسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بِاَعْرَابِيٍّ فَاَكْرَمَهُ، فَقَالَ لَهُ: يَا اَعْرَابِيُّ، سَلْ حَاجَتَكَ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، نَاقَةً بِرَحْلِهَا وَاَعْنُزَ يَحْلُبُهَا اَهْلِی، قَالَهَا مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعَجَزْتَ اَنْ تَكُوْنَ مِثْلَ عَجُوْزِ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ؟ فَقَالَ اَصْحَابُهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا عَجُوْزُ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ؟ قَالَ: اِنَّ مُوْسٰی اَرَادَ اَنْ يَّسِيْرَ بِبَنِیْ اِسْرَائِيْلَ، فَاُضِلَّ عَنِ الطَّرِيْقِ، فَقَالَ لَهُ عُلَمَاءُ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ: نَحْنُ نُحَدِّثُكَ اَنَّ يُوْسُفَ اَخَذَ عَلَيْنَا مَوَاثِيْقَ اللّٰهِ اَنْ لَّا نَخْرُجَ مِنْ مِصْرَ حَتّٰى نَنْقُلَ عِظَامَهُ مَعَنَا، قَالَ: وَاَيُّكُمْ يَدْرِیْ اَيْنَ قَبْرُ يُوْسُفَ؟ قَالُوْا: مَا تَدْرِیْ اَيْنَ قَبْرُ يُوْسُفَ اِلَّا عَجُوْزُ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا، فَقَالَ دُلِّيْنِیْ عَلٰی قَبْرِ يُوْسُفَ، فَقَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ

حدیث: 4088

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 723 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحدیث: 7254

حَتّٰى اَكُوْنَ مَعَكَ فِي الْجَنَّةِ، قَالَ: وَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا قَالَتْ، فَقِيْلَ لَهُ: اَعْطِهَا حُكْمَهَا، فَاَعْطَاهَا حُكْمَهَا، فَاَتَتْ بُحَيْرَةً، فَقَالَتْ: اَنْضِبُوْا هٰذَا الْمَاءَ، فَلَمَّا نَضَبُوْهُ، قَالَتْ: احْفِرُوْا هٰهُنَا، فَلَمَّا حَفَرُوْا اِذَا عِظَامُ يُوْسُفَ، فَلَمَّا اَقَلُّوْهَا مِنَ الْاَرْضِ فَاِذَا الطَّرِيْقُ مِثْلُ ضَوْءِ النَّهَارِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیہاتی کے پاس ٹھہرے تو اس نے آپ کی بہت عزت و تکریم کی۔آپ نے اس دیہاتی سے فرمایا: اے اعرابی! تو مجھ سے اپنی حاجت کا سوال کر۔اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایک اونٹنی کجاوہ سمیت اور کچھ بکریاں عطا فرمادیں، میرے گھر والے اس کا دودھ دوہیں گے۔اس نے اپنا یہ سوال دومرتبہ دہرایا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا: کیا تو بنی اسرائیل کی بڑھیا جیسا ہونے سے بھی عاجز ہے۔آپ کے صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ بنی اسرائیل کی بڑھیا کا کیا قصہ ہے؟ آپ نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو اپنے ہمراہ لے جانے کا ارادہ کیا تو راستہ گم کر بیٹھے۔تو آپ سے بنی اسرائیل کے علماء نے کہا: ہم آپ کو بتاتے ہیں۔حضرت یوسف علیہ السلام نے ہم سے وعدہ لیا تھا کہ جب مصر سے نکلیں گے تو میرا جسم بھی ساتھ لے کر جائیں گے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تو تم میں سے یوسف علیہ السلام کی قبر انور کا کس کو پتہ ہے؟ انہوں نے کہا: یوسف علیہ السلام کی قبر کا صرف بنی اسرائیل کی (فلاں) عورت کو پتہ ہے۔آپ نے اس بڑھیا کی طرف پیغام بھیجا اور کہا کہ ہمیں یوسف علیہ السلام کی قبر کا پتہ بتاؤ۔اس نے کہا: نہیں خدا کی قسم! میں اس وقت تک نہیں بتاؤں گی جب تک آپ مجھے اپنے ساتھ جنت میں رکھنے کا وعدہ نہیں کر لیتے۔اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی یہ بات (اس طرح برملا کہنا) اچھی نہ لگی۔آپ سے عرض کی گئی: یہ جو کچھ مانگ رہی ہے آپ عطا فرمادیجئے۔تو آپ نے اس کے ساتھ وعدہ کرلیا۔وہ ان کو ایک جھیل پر لے آئی اور بولی: یہ پانی خشک کرو۔جب انہوں نے وہ پانی خشک کرلیا تو اس نے کہا: یہاں سے کھدائی کرو۔جب انہوں نے وہاں سے کھدائی کی تو ان کو حضرت یوسف علیہ السلام کا جسم مبارک مل گیا۔جب انہوں نے آپ کا جسم اطہر زمین سے نکال لیا تو (وہ گمشدہ) راستہ روز روشن کی طرح واضح ہوگیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4089- اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَحْمَسِيُّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ السَّلَمِيُّ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ عِلْمُ اللّٰهِ وَحِكْمَتِهِ فِيْ وَرَثَةِ اِبْرَاهِيْمَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ اٰتَى اللّٰهُ يُوْسُفَ بْنَ يَعْقُوْبَ مُلْكَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ فَمَلَكَ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ سَنَةً وَذٰلِكَ قَوْلُهُ فَلَمَّا اَنْزَلَ مِنْ كِتَابِهٖ "رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ" اَلْاٰيَة

✧✧ -حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا علم اور اس کی حکمت مسلسل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ورثاء میں رہی تو اللہ تعالیٰ نے یوسف بن یعقوب علیہما السلام کو ارض مقدسہ کی حکومت عطا فرمائی، چنانچہ آپ نے ۷۲ سال حکومت کی۔جیسا کہ قرآن کریم

میں ہے:

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ (یوسف: 101)

''اے میرے رب بے شک تو نے مجھے ایک سلطنت دی اور مجھے کچھ باتوں کا انجام نکالنا سکھایا''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

4090۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عَيَّاضٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ فِرَاقِ يُوْسُفَ حِجْرُ يَعْقُوْبَ اِلٰى اَنِ الْتَقَيَا ثَمَانُوْنَ سَنَةً

✧✧۔ حضرت فضیل بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یوسف علیہ السلام کے حضرت یعقوب علیہ السلام سے جدا ہونے سے لے کر دوبارہ ملنے تک فراق کی مدت ۸۰ سال تھی۔

4091۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ دِيْنَارٍ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِنَّمَا اشْتُرِيَ يُوْسُفُ بِعِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَّكَانَ اَهْلُهُ حِيْنَ اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ وَهُمْ بِمِصْرَ ثَلَاثَمِائَةٍ وَّتِسْعِيْنَ اِنْسَانًا رِجَالُهُمْ اَنْبِيَاءُ وَنِسَاؤُهُمْ صِدِّيْقَاتٌ وَاللّٰهِ مَا خَرَجُوْا مَعَ مُوْسٰى حَتّٰى بَلَغُوْا سِتَّمِائَةِ اَلْفٍ وَّسَبْعِيْنَ اَلْفًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت یوسف علیہ السلام کو ۲۰ درہموں میں خریدا گیا تھا اور جب آپ نے اپنے گھر والوں کو مصر میں بلوایا اس وقت ان (کے خاندان کے افراد) کی تعداد ۳۷۰ تھی۔ ان میں مرد نبی تھے اور عورتیں صدیقات تھیں۔ اور خدا کی قسم! جب یہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہمراہ نکلے تو ان کی تعداد ۶۷۰۰۰۰ چھ لاکھ ستر ہزار تھی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4092۔ اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرٍ السَّمُرِيُّ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنِي مُدْرِكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ كَعْبٍ قَالَ ثُمَّ وُلِدَ لِيَعْقُوْبَ يُوْسُفُ الصِّدِّيْقُ الَّذِي اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَاخْتَارَهُ وَاَكْرَمَهُ وَقَسَّمَ لَهُ مِنَ الْجَمَالِ الثُّلُثَيْنِ وَقَسَّمَ بَيْنَ عِبَادِهِ الثُّلُثَ وَكَانَ يُشْبِهُ اٰدَمَ يَوْمَ خَلَقَهُ اللّٰهُ وَصَوَّرَهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهِ قَبْلَ اَنْ يُّصِيْبَ الْمَعْصِيَةَ فَلَمَّا عَصٰى اٰدَمُ نَزَعَ مِنْهُ النُّوْرَ وَالْبَهَاءَ وَالْحُسْنَ وَكَانَ اللّٰهُ اَعْطٰى اٰدَمَ الْحُسْنَ وَالْجَمَالَ وَالنُّوْرَ وَالْبَهَاءَ يَوْمَ خَلَقَهُ فَلَمَّا فَعَلَ مَا فَعَلَ وَاَصَابَ الذَّنْبَ نَزَعَ ذٰلِكَ مِنْهُ ثُمَّ وَهَبَ اللّٰهُ لِاٰدَمَ الثُّلُثَ مِنَ الْجَمَالِ مَعَ التَّوْبَةِ الَّذِي تَابَ عَلَيْهِ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ اَعْطٰى يُوْسُفَ الْحُسْنَ وَالْجَمَالَ وَالنُّوْرَ وَالْبَهَاءَ الَّذِي نَزَعَهُ مِنْ اٰدَمَ حِيْنَ اَصَابَ الذَّنْبَ وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ اَحَبَّ اَنْ يَّرَى الْعِبَادَ اَنَّهُ قَادِرٌ عَلٰى مَا يَشَاءُ وَاَعْطٰى يُوْسُفَ مِنَ الْحُسْنِ وَالْجَمَالِ مَا لَمْ يُعْطِهِ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ ثُمَّ اَعْطَاهُ اللّٰهُ الْعِلْمَ بِتَاْوِيْلِ الرُّؤْيَا وَكَانَ يُخْبِرُ بِالْاَمْرِ الَّذِي رَآهُ فِي مَنَامِهِ اَنَّهُ سَيَكُوْنُ وَقَبْلَ اَنْ

يَكُوْنَ عَلَّمَهُ اللّٰهُ كَمَا عَلَّمَ لِآدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا وَكَانَ اِذَا تَبَسَّمَ رَاَيْتَ النُّوْرَ فِي ضَوَاحِكِهِ وَكَانَ اِذَا تَكَلَّمَ رَاَيْتَ شُعَاعَ النُّوْرِ فِي كَلَامِهِ وَيَلْتَهِبُ الْتِهَابًا بَيْنَ ثَنَايَاهُ قَدِ اخْتَصَرْتُ مِنْ اَخْبَارِ يُوْسُفَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مَا صَحَّ اِلَيْهِ الطَّرِيْقُ وَلَوْ اَخَذْتُ فِي عَجَائِبِ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ وَاَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاقِدِيِّ لَطَالَتِ التَّرْجَمَةُ بِهَا

✧✧ ۔حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر حضرت یعقوب علیہ السلام کے ہاں یوسف الصدیق علیہ السلام پیدا ہوئے۔جس کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا تھا اور منتخب فرمالیا تھا اور ان کو عزت بخشی تھی اور حسن کا دو تہائی حصہ ان کو دیا تھا اور باقی ایک تہائی پوری دنیا میں تقسیم فرمایا اور آپ حضرت آدم علیہ السلام کی اس صورت کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے جو معصیت میں مبتلا ہونے سے پہلے اس دن تھی جب اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا کیا، ان کی صورت بنائی اور ان میں اپنی روح پھونکی تھی لیکن جب آدم علیہ السلام معصیت میں مبتلا ہوئے تو آپ کا وہ نور، وہ خوبصورتی اور وہ حسن جاتا رہا۔اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کو حسن و جمال اور نور اور رعب عطا فرمایا تھا لیکن جب ان سے ذنب کا ارتکاب ہوا تو یہ تمام حسن و جمال ان سے ختم ہو گیا۔پھر جب آپ کی توبہ قبول ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ایک تہائی حسن آپ کو عطا فرمادیا۔پھر اللہ تعالیٰ نے وہ حسن و جمال جو حضرت آدم علیہ السلام سے اتارا تھا وہ حضرت یوسف علیہ السلام کو عطا فرمادیا اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو یہ دکھادینا چاہتا ہے کہ میں جو چاہوں کرسکتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو وہ حسن و جمال عطا فرمایا جو کسی اور انسان کو نہیں دیا۔پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو خوابوں کی تعبیر کا علم عطا فرمایا اور جو کوئی خواب دیکھتا تو آپ اس کی تعبیر کرتے ہوئے مستقبل میں ہونے والے کام کی پہلے ہی خبر دے دیا کرتے تھے اور اس کے ہونے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی خبر دے دیتا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے نام سکھا دیئے تھے۔جب حضرت یوسف علیہ السلام مسکراتے تو آپ کے دانتوں سے نور کی شعائیں نکلتی تھیں اور جب آپ گفتگو کرتے تو آپ کے کلام میں نور نظر آتا اور آپ کے دانتوں میں روشنی نظر آتی۔

❀❀ میں نے مختصراً حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ بیان کر دیا ہے اور اس کی سند بھی صحیح ہے اور اگر وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ اور ابوعبداللہ واقدی کے عجائب شروع کردیتا تو بہت زیادہ طوالت ہو جاتی۔

ذِكْرُ النَّبِيِّ الْكَلِيْمِ مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ وَاَخِيْهِ هَارُوْنَ بْنِ عِمْرَانَ

4093۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ شَبَوَيْهِ الرَّئِيْسُ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ وُلِدَ مُوْسَى بْنُ مِيْشَا بْنِ يُوْسُفَ بْنِ يَعْقُوْبَ فَتَنَبَّاَ فِي بَنِي اِسْرَائِيْلَ قَبْلَ مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ فِيْمَا يَزْعُمُوْنَ وَيَزْعَمُ اَهْلُ التَّيَقُّنِ بِهَا اَنَّهُ هُوَ الَّذِي طَلَبَ الْعَالِمَ لِيَتَعَلَّمَ مِنْهُ حَتّٰى اَدْرَكَ الْعَالِمَ الَّذِي خَرَقَ السَّفِيْنَةَ وَقَتَلَ الْغُلَامَ وَبَنَى الْجِدَارَ وَمُوْسَى بْنُ مِيْشَا مَعَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ حَتّٰى بَلَغَ مَا بَلَغَ قَالَ الْحَاكِمُ هٰكَذَا يَذْكُرُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ وَيَسْتَدِلُّ بِالْحَدِيْثِ الثَّابِتِ الصَّحِيْحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفَ الْبَكَالِيَّ يَزْعَمُ اَنَّ مُوْسَى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ صَاحِبَ بَنِي اِسْرَائِيْلَ اِنَّمَا هُوَ مُوْسَى اٰخَرُ فَقَالَ بْنُ عَبَّاسٍ

كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ

حضرت موسیٰ بن عمران اور ان کے بھائی حضرت ہارون بن عمران علیہم السلام کا تذکرہ

✦✦ ۔محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام سے پہلے حضرت موسیٰ بن میشا بن یوسف بن یعقوب پیدا ہوئے اور بنی اسرائیل میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ اہل تیقن کا دعویٰ ہے کہ یہ وہی حضرت موسیٰ ہیں جو علم حاصل کرنے کے لئے عالم کو ڈھونڈتے رہے حتیٰ کہ یہ اس عالم کے پاس گئے جس نے کشتی توڑ دی تھی، بچے کو قتل کیا تھا اور دیوار تعمیر کی تھی اور موسیٰ بن میشا ان کے ہمراہ تھے اور پھر واپس آ گئے تھے اور جہاں جانا تھا وہاں چلے گئے۔

❁❁ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ ایسے ہی ذکر کیا کرتے ہیں اور ثابت صحیح حدیث سے استدلال کرتے ہیں (حدیث یہ ہے) حضرت عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: نوفل البکائی یہ سمجھتا ہے کہ وہ موسیٰ علیہ السلام جو حضرت خضر کے ساتھی تھے وہ موسیٰ بن عمران (جو بنی اسرائیل کے نبی تھے) نہیں ہیں بلکہ وہ تو کوئی اور موسیٰ علیہ السلام ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ کے دشمن نے جھوٹ بولا۔

4094۔ حَدَّثَنَا اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَامَ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ خَطِيْبًا فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ مُّخَرَّجٌ فِی الصَّحِيْحَيْنِ وَاِنَّمَا حَمَلَنِیْ عَلٰى ذِكْرِهٖ لِاَنِّیْ تَرَكْتُ ذِكْرَهٗ مِنَ الْوَسْطِ

✦✦ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موسیٰ بن عمران بنی اسرائیل میں خطیب کے طور پر کھڑے ہوئے پھر طویل حدیث بیان کی۔

❁❁ یہ حدیث صحیحین میں موجود ہے اور میں نے اس کو یہاں پر اس لئے درج کیا ہے کہ میں نے درمیان میں اس کو چھوڑ دیا تھا۔

فَاَمَّا مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ الْكَلِيْمُ

موسیٰ بن عمران کلیم اللہ علیہ السلام

4095۔ فَحَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ بِهَمْدَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْحَنْظَلِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاهِرِ بْنِ يَحْيَى الرَّازِیُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبَايَةَ الْاَسَدِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ فِیْ كِتَابِهٖ لِمُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ "اِنِّیْ اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِیْ وَبِكَلَامِیْ فَخُذْ مَا اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشَّاكِرِيْنَ وَكَتَبْنَا لَهٗ فِی الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ" قَالَ فَكَانَ مُوْسَى يَرَى اَنَّ جَمِيْعَ الْاَشْيَاءِ قَدْ اُثْبِتَتْ لَهٗ كَمَا تَرَوْنَ اَنْتُمْ اَنَّ عُلَمَاءَكُمْ قَدْ اَثْبَتُوْا لَكُمْ كُلَّ شَیْءٍ كَمَا يُثْبِتُوْهُ فَلَمَّا انْتَهٰى مُوْسَى اِلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ لَقِیَ الْعَالِمَ فَاسْتَنْطَقَهٗ فَاَقَرَّ لَهٗ بِفَضْلِ عِلْمِهٖ وَلَمْ يَحْسُدْهُ قَالَ لَهٗ مُوْسَى وَرَغِبَ اِلَيْهِ هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰى اَنْ تُعَلِّمَنِیْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا فَعَلِمَ الْعَالِمُ

اَنَّ مُوْسٰی لا يُطِيقُ صُحْبَتَهُ وَلا يَصْبِرُ عَلٰى عِلْمِهِ فَقَالَ لَهُ الْعَالِمُ اِنَّكَ لا تَسْتَطِيْعُ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا فَقَالَ لَهُ مُوْسٰى وَهُوَ يَعْتَذِرُ سَتَجِدُنِي اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلا اَعْصِي لَكَ اَمْرًا فَعَلِمَ اَنَّ مُوْسٰى لا يُطِيقُ صُحْبَتَهُ وَلا يَصْبِرُ عَلٰى عِلْمِهِ فَقَالَ لَهُ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلا تَسْاَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَرَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ فَخَرَقَهَا الْعَالِمُ وَكَانَ خَرْقُهَا لِلّٰهِ رِضًا وَلِمُوْسٰى سَخَطًا وَلَقِيَ الْغُلامَ فَقَتَلَهُ وَكَانَ قَتْلُهُ لِلّٰهِ رِضًا ثُمَّ ذَكَرَ بَعْضَ الْقِصَّةِ وَالْكَلامِ وَلَمْ يُجَاوِزْ بْنَ عَبَّاسٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں حضرت موسیٰ بن عمران علیہما السلام کے متعلق فرماتا ہے:

اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالاتِي وَبِكَلامِي فَخُذْ مَا اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشَّاكِرِيْنَ وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (الاعراف: 144,145)

''اے موسیٰ! میں نے لوگوں سے چن لیا اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے، تو لے جو میں نے تجھے عطا فرمایا اور شکر والوں میں ہو اور ہم نے اس کے لئے تختیوں میں لکھ دی ہر چیز کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ سمجھتے تھے کہ تمام چیزیں انہیں کے لئے ثابت ہیں۔ جیسا کہ تم لوگ دیکھتے ہو کہ تمہارے علماء تمہارے لئے تمام چیزیں ثابت کرتے ہیں جیسا کہ وہ جانتے ہیں۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام ساحل سمندر پر پہنچے تو عالم سے ملے اور اس سے گفت و شنید کی اور اس کے علم و فضل کا اقرار کیا اور حسد نہ کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کی طرف دلچسپی سے درخواست کی: کیا میں تمہارے ساتھ اس شرط پر رہ سکتا ہوں کہ تم مجھے وہ نیک باتیں سکھا دو گے جو تمہیں تعلیم ہوئیں؟ وہ عالم سمجھتا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام ان کی سنگت میں نہیں رہ سکتے اور اس کے علم پر صبر نہیں کر سکتے تو اس عالم نے ان سے کہا: آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے اور اس بات پر کیونکر صبر کریں گے جسے آپ کا علم محیط نہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے معذرت کرتے ہوئے کہا: عنقریب اللہ تعالیٰ چاہے تو تم مجھے صبر کرنے والا پاؤ گے اور میں تمہارے کسی حکم کے خلاف نہ کروں گا۔ لیکن وہ جانتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام ان کی صحبت میں رہنے کی استطاعت نہیں رکھتے اور اس کے علم پر صبر نہیں کر سکتے۔ چنانچہ اس عالم نے کہا: اگر آپ میرے ساتھ رہتے ہیں تو مجھ سے کسی بات کو نہ پوچھنا جب تک میں خود اس کا ذکر نہ کروں۔ پھر یہ دونوں کشتی پر سوار ہوئے تو اس عالم نے اس کشتی کو چیر ڈالا۔ ان کا کشتی کو چیرنے کا یہ عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے امتحان کے لئے تھا۔ پھر یہ ایک بچے سے ملے تو اس کو قتل کر ڈالا اور اس بچے کو قتل کرنا بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہی تھا پھر اس کے بعد مکمل قصہ اور گفتگو نقل کی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے تجاوز نہیں کیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4096- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ، حَدَّثَنَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلٰى مُوْسٰى، فَبَدَاَ بِنَفْسِهِ،

لَوْ كَانَ صَبَرَ لَقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ خَبَرِهِ، وَلَكِنْ قَالَ: إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہم پر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے۔ انہوں نے خود ہی ابتداء کرلی اگر وہ صبر کر لیتے تو وہ ہمیں اپنا قصہ خود سناتے۔ لیکن انہوں نے کہا: اگر آئندہ میں تم سے کچھ پوچھوں تو تم میرے ساتھ نہ رہنا بے شک میری طرف سے تمہارا عذر پورا ہو چکا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4097- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الإِسْفِرَائِينِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْبَرَّاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنُ إِدْرِيسَ بْنِ سِنَانٍ الْيَمَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ ذُكِرَ مَوْلِدُ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ بْنِ قَاهِثَ بْنِ لَاوِي بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَحَدِيثُ عَدُوِّ اللّٰهِ فِرْعَوْنَ حِينَ كَانَ يَسْتَعْبِدُ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي أَعْمَالِهِ بِمِصْرَ وَأَمْرِ مُوسَى وَالْخِضْرِ قَالَ وَهْبٌ وَلَمَّا حَمَلَتْ أُمُّ مُوسَى بِمُوسَى كَتَمَتْ أَمْرَهَا جَمِيعَ النَّاسِ فَلَمْ يَطَّلِعْ عَلَى حَمْلِهَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ وَذٰلِكَ شَيْءٌ أَسَرَّهَا اللّٰهُ بِهِ لِمَا أَرَادَ أَنْ يَمُنَّ بِهِ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فَلَمَّا كَانَتِ السَّنَةُ الَّتِي يُولَدُ فِيهَا مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ بَعَثَ فِرْعَوْنُ الْقَوَابِلَ وَتَقَدَّمَ إِلَيْهِنَّ وَفَتَّشَ النِّسَاءَ تَفْتِيشًا لَمْ يُفَتِّشْهُنَّ قَبْلَ ذٰلِكَ وَحَمَلَتْ أُمُّ مُوسَى بِمُوسَى فَلَمْ يَنْتَ بَطْنُهَا وَلَمْ يَتَغَيَّرْ لَوْنُهَا وَلَمْ يَفْسُدْ لَبَنُهَا وَلَكِنَّ الْقَوَابِلَ لا تَعَرَّضُ لَهَا فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا مُوسَى وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَلا رَقِيبَ عَلَيْهَا وَلا قَابِلَ وَلَمْ يَطَّلِعْ عَلَيْهَا أَحَدٌ إِلَّا أُخْتُهَا مَرْيَمُ وَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهَا أَنْ أَرْضِعِيهِ فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ فِي الْيَمِّ وَلا تَخَافِي وَلا تَحْزَنِي إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ قَالَ فَكَتَمَتْهُ أُمُّهُ ثَلاثَةَ أَشْهُرٍ تُرْضِعُهُ فِي حِجْرِهَا لا يَبْكِي وَلا يَتَحَرَّكُ فَلَمَّا خَافَتْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهَا عَمِلَتْ لَهُ تَابُوتًا مُطْبَقًا وَمَهَّدَتْ لَهُ فِيهِ ثُمَّ أَلْقَتْهُ فِي الْبَحْرِ لَيْلًا كَمَا أَمَرَهَا اللّٰهُ وَعَمَلَ التَّابُوتَ عَلَى عَمَلِ سُفُنِ الْبَحْرِ خَمْسَةَ أَشْبَارٍ فِي خَمْسَةِ أَشْبَارٍ وَلَمْ يُقَيَّرْ فَأَقْبَلَ التَّابُوتُ يَطْفُو عَلَى الْمَاءِ فَأَلْقَى الْبَحْرُ التَّابُوتَ بِالسَّاحِلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَلَمَّا أَصْبَحَ فِرْعَوْنُ جَلَسَ فِي مَجْلِسِهِ عَلَى شَاطِئِ النِّيلِ فَبَصُرَ بِالتَّابُوتِ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ مِنْ خَدَمِهِ إِيتُونِي بِهٰذَا التَّابُوتِ فَأَتَوْهُ بِهِ فَلَمَّا وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَحُوهُ فَوَجَدَ فِيهِ مُوسَى قَالَ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ فِرْعَوْنُ قَالَ غَيْرَ أَنِّي مِنَ الأَعْدَاءِ فَأَعْظَمَهُ ذٰلِكَ وَغَاظَهُ وَقَالَ كَيْفَ أُخْطِئَ هٰذَا الْغُلامُ الذَّبْحَ وَقَدْ أَمَرْتُ الْقَوَابِلَ أَنْ لَا يُكْتَمْنَ مَوْلُودًا يُولَدُ قَالَ وَكَانَ فِرْعَوْنُ قَدِ اسْتَنْكَحَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ يُقَالُ لَهَا آسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ وَكَانَتْ مِنْ خِيَارِ النِّسَاءِ الْمَعْدُودَاتِ وَمِنْ بَنَاتِ الأَنْبِيَاءِ وَكَانَتْ أُمًّا لِلْمُسْلِمِينَ تَرْحَمُهُمْ وَتَتَصَدَّقُ عَلَيْهِمْ وَتُعْطِيهِمْ وَيَدْخُلُونَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ لِفِرْعَوْنَ وَهِيَ قَاعِدَةٌ إِلَى جَنْبِهِ هٰذَا الْوَلِيدُ أَكْبَرُ مِنْ بِنْ سَنَةٍ وَإِنَّمَا أَمَرْتَ أَنْ تُذْبَحَ الْوِلْدَانُ لِهٰذِهِ السَّنَةِ فَدَعْهُ يَكُونُ قُرَّةَ عَيْنٍ لِي وَلَكَ لا تَقْتُلُوهُ عَسَى أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ

وَلَدًا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ اَنَّ هَلَاكَهُمْ عَلٰى يَدَيْهِ وَكَانَ فِرْعَوْنُ لَا يُوْلَدُ لَهُ اِلَّا الْبَنَاتُ فَاسْتَحْيَاهُ فِرْعَوْنُ وَرَفَعَهُ وَاَلْقَى اللّٰهُ اِلَيْهِ مَحَبَّتَهُ وَرَاْفَتَهُ وَرَحْمَتَهُ وَقَالَ لِامْرَاَتِهِ عَسٰى اَنْ يَّنْفَعَكَ اَنْتَ فَاَمَّا اَنَا فَلَا اُرِيْدُ نَفْعَهُ قَالَ وَهْبٌ قَالَ بْنُ عَبَّاسٍ لَوْ اَنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ قَالَ فِيْ مُوْسٰى كَمَا قَالَتِ امْرَاَتُهُ عَسٰى اَنْ يَّنْفَعَنَا لَنَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ وَلٰكِنَّهُ اَبٰى لِلشَّقَاءِ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ عَلٰى مُوْسَى الْمَرَاضِعَ ثَمَانِيَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيْهِنَّ كُلَّمَا اُتِيَ بِمُرْضِعَةٍ لَّمْ يَقْبَلْ ثَدْيَهَا فَرَقَّ لَهُ فِرْعَوْنُ وَرَحِمَهُ وَطَلَبَتْ لَهُ الْمَرَاضِعَ وَذَكَرَ وَهْبٌ حُزْنَ اُمِّ مُوْسٰى وَبُكَاءَهَا عَلَيْهِ حَتّٰى كَادَتْ اَنْ تُبْدِيَ بِهٖ ثُمَّ تَدَارَكَهَا اللّٰهُ بِرَحْمَتِهٖ فَرَبَطَ عَلٰى قَلْبِهَا اِلٰى اَنْ بَلَغَهَا خَبَرُهُ فَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ تَنَكَّرِيْ وَاذْهَبِيْ مَعَ النَّاسِ وَانْظُرِيْ مَاذَا يَفْعَلُوْنَ بِهٖ فَدَخَلَتْ اُخْتُهُ مَعَ الْقَوَابِلِ عَلٰى اٰسِيَةَ بِنْتِ مُزَاحِمٍ فَلَمَّا رَاَتْ وُجْدَهُمْ بِمُوْسٰى وَحُبَّهُمْ لَهُ وَرِقَّتَهُمْ عَلَيْهِ قَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُوْنَ اِلٰى اَنْ رُدَّ اِلٰى اُمِّهٖ فَمَكَثَ مُوْسٰى عِنْدَ اُمِّهٖ حَتّٰى فَطَمَتْهُ ثُمَّ رَدَّتْهُ اِلَيْهِ فَنَشَا مُوْسٰى فِيْ حِجْرِ فِرْعَوْنَ وَامْرَاَتِهٖ يُرَبِّيَانِهٖ بِاَيْدِيْهِمَا وَاتَّخَذَاهُ وَلَدًا فَبَيْنَا هُوَ يَلْعَبُ بَيْنَ يَدَيْ فِرْعَوْنَ وَبِيَدِهٖ قَضِيْبٌ لَّهُ خَفِيْفٌ صَغِيْرٌ يَّلْعَبُ بِهٖ اِذْ رَفَعَ الْقَضِيْبَ فَضَرَبَ بِهٖ رَاْسَ فِرْعَوْنَ وَنَظَرَ مِنْ ضَرْبِهٖ حَتّٰى هَمَّ بِقَتْلِهٖ فَقَالَتْ اٰسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ اَيُّهَا الْمَلِكُ لَا تَغْضَبْ وَلَا يَشُقَّنَّ عَلَيْكَ فَاِنَّهُ صَبِيٌّ صَغِيْرٌ لَّا يَعْقِلُ جَرِّبْهُ اِنْ شِئْتَ اِجْعَلْ فِيْ هٰذَا الطَّشْتِ جَمْرَةً وَذَهَبًا فَانْظُرْ عَلٰى اَيِّهِمَا يَقْبِضُ فَاَمَرَ فِرْعَوْنُ بِذٰلِكَ فَلَمَّا مَدَّ مُوْسٰى يَدَهُ لِيَقْبِضَ عَلَى الذَّهَبِ قَبَضَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ عَلٰى يَدِهٖ فَرَدَّهَا اِلَى الْجَمْرَةِ فَقَبَضَ عَلَيْهَا مُوْسٰى فَاَلْقَاهَا فِيْ فِيْهِ ثُمَّ قَذَفَهَا حِيْنَ وَجَدَ حَرَارَتَهَا فَقَالَتْ اٰسِيَةُ لِفِرْعَوْنَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّهُ لَا يَعْقِلُ شَيْئًا وَلَا يَعْلَمُهُ وَكَفَّ عَنْهُ فِرْعَوْنُ وَصَدَّقَهَا وَكَانَ اَمَرَ بِقَتْلِهٖ وَيُقَالُ اِنَّ الْعُقْدَةَ الَّتِيْ كَانَتْ فِيْ لِسَانِ مُوْسٰى اَثَرُ تِلْكَ الْجَمْرَةِ الَّتِي الْتَقَمَهَا قَالَ وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ وَّلَمَّا بَلَغَ مُوْسٰى اَشُدَّهُ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً اٰتَاهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَّحُكْمًا وَّفَهْمًا فَلَبِثَ بِذٰلِكَ اثْنَتَيْ عَشَرَ سَنَةً دَاعِيًا اِلٰى دِيْنِ اِبْرَاهِيْمَ وَشَرَائِعِهٖ وَاِلٰى دِيْنِ اِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ فَاٰمَنَتْ طَائِفَةٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ ثُمَّ ذَكَرَ الْقِصَّةَ بِطُوْلِهَا

✧✧۔ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے موسیٰ بن عمران بن قاہت بن لاوی بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام کی ولادت کا واقعہ اور اللہ تعالیٰ کے دشمن فرعون کا قصہ جب وہ بنی اسرائیل سے اپنے اعمال میں اپنی عبادت کرواتا تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر کا واقعہ مروی ہے۔ چنانچہ حضرت وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو حمل ہوا (جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے) تو انہوں نے یہ معاملہ ہر کسی سے پوشیدہ رکھا اور اپنے حمل کے متعلق اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کسی کو نہ بتایا اور یہی چیز تھی جس کو اللہ تعالیٰ نے چھپایا کیونکہ وہ اس کے ذریعے بنی اسرائیل پر احسان کرنا چاہتا تھا۔ جب وہ سال شروع ہوا جس میں حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام پیدا ہوئے تو فرعون نے دائیاں بھیجیں جو عورتوں کی اس قدر سختی سے چھان بین کرتیں کہ اس سے پہلے کبھی ایسی تفتیش نہ ہوئی تھی۔ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ حاملہ ہوئیں، حمل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے تو آپ کی والدہ کا نہ تو پیٹ بڑھا ہوا اور نہ ان کا رنگ بدلا اور نہ ان کے دودھ میں کوئی فرق آیا یہی وجہ ہے کہ دائیاں ان کی جانب توجہ نہیں دیتی تھیں۔ جب وہ رات

آئی جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے، تو اس رات نہ کوئی وہاں نگران تھا نہ کوئی دائی تھی اور ان (حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ) کی بہن کے سوا کسی کو بھی اس معاملہ کا پتہ نہ چلا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف الہام فرمایا کہ اسے دودھ پلائیں پھر جب تجھے اس سے اندیشہ ہو تو اسے دریا میں ڈال دے اور نہ ڈر اور غم نہ کر بے شک ہم اسے تیری طرف پھیر لائیں گے اور اسے رسول بنائیں گے آپ کی والدہ نے تین مہینے تک آپ کو دودھ پلایا، آپ نہ روتے تھے اور نہ حرکت کرتے۔ پھر جب ان کی والدہ نے ان کے اور خود اپنے متعلق خوف محسوس کیا تو ان کے لئے ایک مضبوط (واٹر پروف) صندوق بنایا اور اس میں ان کے لئے بستر بچھا کر اس میں لٹا دیا اور پھر یہ صندوق اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق رات کے وقت دریا میں ڈال دیا، یہ تابوت کشتی کی طرز پر پانچ بالشت مربع سائز میں بنایا گیا تھا جبکہ اس میں تارکول نہیں ملایا گیا تھا۔ یہ تابوت پانی پر تیرنے لگا، دریا نے یہ تابوت رات کے اندھیرے میں ساحل پر پہنچا دیا۔ جب صبح ہوئی تو فرعون دریائے نیل کے کنارے اپنی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے تابوت کو دیکھ لیا اور اپنے خدام سے کہا: یہ تابوت میرے پاس لے کر آؤ۔ انہوں نے تابوت لا کر فرعون کے سامنے رکھ دیا، جب اس کو کھولا تو اس میں موسیٰ علیہ السلام موجود تھے۔ جب فرعون نے آپ کو دیکھا تو بولا: یہ تو مجھے میرے دشمنوں میں سے لگتا ہے وہ اس سے بہت گھبرایا اور بہت غصہ میں کہنے لگا: یہ بچہ ذبح ہونے سے کیسے بچ گیا باوجودیکہ میں نے دائیوں کو حکم دے رکھا ہے کہ کوئی بھی نومولود ان کی نگاہ سے اوجھل نہیں رہنا چاہئے۔ فرعون نے بنی اسرائیل کی خاتون آسیہ بنت مزاحم سے نکاح کر رکھا تھا یہ خاتون بنی اسرائیل کی گنتی کی چند نیک خواتین میں سے ایک تھیں اور بنات انبیاء میں سے تھیں۔ اس کے دل میں مسلمانوں کے لئے بہت نرم گوشہ تھا۔ یہ ان کا بہت خیال رکھتی تھیں ان پر صدقہ کرتیں اور بہت کچھ عطا کرتی رہتی تھیں اور مسلمان ان کے پاس آیا کرتے تھے، یہ اس وقت فرعون کے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھیں۔ انہوں نے فرعون سے کہا: یہ بچہ تو ایک سال سے زیادہ عمر کا لگتا ہے جبکہ تو نے اس سال کے بچوں کو ذبح کرنے کا حکم دیا ہے، اس کو چھوڑ دے کہ یہ تیرے اور میرے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہو جائے۔ تم لوگ اس کو قتل مت کرو، ہو سکتا ہے کہ یہ ہمیں کوئی فائدہ دے یا ہم اسے اپنا بچہ بنا لیں اور ان کو اس کا پتہ بھی نہ تھا کہ ان کی بربادی اسی کے ہاتھوں ہوگی اور فرعون کا کوئی بیٹا زندہ نہ رہتا تھا، صرف بیٹیاں زندہ بچتی تھیں، تو فرعون کے دل میں اس کا حیا آ گیا اور اس نے موسیٰ علیہ السلام کو اٹھا لیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں موسیٰ علیہ السلام کی محبت، الفت اور شفقت ڈال دی۔ اس نے اپنی بیوی سے کہا: ہو سکتا ہے کہ یہ تمہیں کوئی فائدہ دے، بہر حال مجھے اس کا کوئی فائدہ نہیں چاہئے۔

حضرت وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ اللہ تعالیٰ کا دشمن بھی اگر موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اپنی بیوی کی طرح کہہ دیتا کہ "ہو سکتا ہے کہ یہ ہمیں کوئی فائدہ دے" تو اللہ تعالیٰ اسے بھی فائدہ دے دیتا لیکن اس کو اس کی بدبختی نے ایسا بولنے سے روک دیا جو ازل سے ہی اس کے نصیب میں لکھی جا چکی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آٹھ دن اور آٹھ راتیں موسیٰ علیہ السلام پر دودھ پلانے والیاں حرام کیں۔ جب بھی کوئی دودھ پلانے کی کوشش کرتی تو آپ اس کا پستان قبول نہ کرتے۔ اس پر فرعون کو بہت ترس اور رحم آیا، اس نے آپ کے لئے دودھ پلانے والیاں منگوائیں۔

حضرت وہب رضی اللہ عنہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی پریشانی اور ان کی آہ و بکا کا ذکر کیا ہے (آپ فرماتے ہیں) قریب تھا کہ

وہ سب راز افشاء کر دیتی تو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے اس کا تدارک فرمایا، اسکے دل کو مضبوط کیا حتیٰ کہ اس تک حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خبر پہنچ گئی۔ انہوں نے اپنی بہن سے کہا: تو بھیس بدل کر لوگوں کے ہمراہ وہاں پر جا اور دیکھ وہ کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ ان کی بہن دوسری دائیوں کے ہمراہ آسیہ بنت مزاحم کے پاس گئی۔ وہاں پر اس نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ان کی محبت اور شفقت دیکھی تو بولی: میں تمہیں ایک ایسا گھر بتا سکتی ہوں جو نیک جذبات کے ساتھ اس کی کفالت کر سکتے ہیں۔ المختصر کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی ماں کی طرف لوٹا دیا۔ اس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام دودھ پینے کا پورا عرصہ اپنی ماں کے پاس رہے۔ جب وہ کھانا وغیرہ کھانے کے قابل ہو گئے تو انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو دوبارہ فرعون کے سپرد کر دیا پھر موسیٰ علیہ السلام فرعون اور اس کی بیوی کی گود میں پلتے رہے، وہ دونوں اپنے ہاتھوں سے ان کی پرورش کرتے رہے اور انہوں نے آپ کو اپنا بیٹا بنا لیا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے پاس کھیل رہے تھے، آپ کے ہاتھ چھوٹی سی ڈنڈی تھی، جس کے ساتھ آپ کھیل رہے تھے، اچانک آپ نے وہ ڈنڈی فرعون کے سر میں دے ماری، فرعون نے آپ کی اس مار پر بہت غور وفکر کیا، اور بالآخر آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کر لیا، تو آسیہ بنت مزاحم بولیں: اے بادشاہ! غصہ مت کیجئے! اور یہ بدبختی اپنے اوپر مت ڈالئے کیونکہ یہ تو چھوٹا نا سمجھ بچہ ہے۔ اگر تو چاہتا ہے تو اس کو آزما لے، میں اس تھال میں سونا اور انگارہ رکھ دیتی ہوں تو دیکھ کہ یہ کس کو اٹھاتا ہے۔ فرعون اس کے لئے تیار ہو گیا۔ جب موسیٰ علیہ السلام نے سونے کی جانب ہاتھ بڑھایا تو فرشتے نے ان کا ہاتھ پکڑ کر انگارے کی طرف کر دیا۔ آپ نے وہ انگارہ اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال لیا۔ پھر جب اس کی تپش محسوس ہوئی تو اسے پھینک دیا۔ حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا نے فرعون سے کہا: میں نے تمہیں کہا نہیں تھا کہ یہ نا سمجھ بے عقل بچہ ہے۔ اس طرح فرعون رک گیا اور آسیہ کی بات تسلیم کر گیا ورنہ اس نے تو آپ کو قتل کرنے کا حکم جاری کر دیا ہوا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں جو گرہ تھی وہ اسی انگارے کی وجہ سے تھی جو آپ نے اپنے منہ میں ڈالا تھا۔ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت موسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے اور آپ کی عمر چالیس سال کو پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم، حکمت (نبوت) اور فہم و فراست عطا فرمائی تو آپ وہاں پر ۱۲ سال تک حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام کے دین اور شریعت کی تبلیغ کرتے رہے تو بنی اسرائیل کی ایک مختصر سی جماعت آپ پر ایمان لائی۔ پھر اس کے بعد تفصیلی قصہ بیان کیا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری علیہ السلام اور امام مسلم علیہ السلام کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4098۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَى مُوْسٰى بِالْكَلَامِ وَاِبْرَاهِيمَ بِالْخُلَّةِ.

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو کلام کے لئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلت کے لئے منتخب فرمایا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4099- حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبُوْشَنْجِيُّ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَسَّمَ رُؤْيَتَهٗ وَكَلَامَهٗ بَيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُوْسٰى فَرَآهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ وَكَلَّمَهٗ مُوْسٰى مَرَّتَيْنِ

✧✧ -حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان اپنے دیدار اور اپنے کلام کو بانٹ دیا ہے۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبار اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا اور موسیٰ علیہ السلام نے دوبار اللہ تعالیٰ سے کلام کیا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما السلام نے اسے نقل نہیں کیا۔

4100- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ ظُفُرٍ عَبْدُ السَّلَامِ بْنِ مُطَهَّرٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مُوْسٰى بْنُ عِمْرَانَ صَفِيُّ اللّٰهِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام "صفی اللہ" ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4101 - حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْجَلَابُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَشْرٍ الْمَرْثَدِيُّ، ثَنَا يَحْيٰى بْنُ مَعِيْنٍ، ثَنَا حَجَّاجٌ، عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ اَبِي الْحُوَيْرِثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: مَكَثَ مُوْسٰى بَعْدَ اَنْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا لَا يَرَاهُ اَحَدٌ اِلَّا مَاتَ

✧✧ ابوالحویرث عبدالرحمٰن بن معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام چالیس دن تک زندہ رہے اور اس کے بعد وفات تک آپ کو کسی نے نہیں دیکھا۔

4102- اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَادُ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ مُوْسٰى بْنِ عِمْرَانَ لَمَّا كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ اَحَبَّ اَنْ يَنْظُرَ اِلَيْهِ فَقَالَ رَبِّيْ اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرَانِيْ فَحَفَّ حَوْلَ الْجَبَلِ الْمَلَائِكَةُ وَحَفَّ حَوْلَ الْمَلَائِكَةِ بِنَارٍ وَّحُفَّ حَوْلَ النَّارِ بِمَلَائِكَةٍ وَحُفَّ حَوْلَ الْمَلَائِكَةِ بِنَارٍ ثُمَّ تَجَلّٰى رَبُّكَ لِلْجَبَلِ ثُمَّ تَجَلّٰى مِنْهُ مِثْلَ الْخِنْصَرِ فَجَعَلَ الْجَبَلُ دَكًّا وَخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَنَّهٗ اَفَاقَ فَقَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَعْنِيْ اَوَّلَ مَنْ اٰمَنَ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف حاصل ہوا تو آپ کے دل میں اس کے دیدار کی خواہش پیدا ہوئی۔ آپ نے عرض کی: اے میرے رب! مجھے اپنا دیدار دکھا کہ میں تجھے دیکھوں۔ فرمایا: تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔ ہاں اس پہاڑ کی طرف دیکھ یہ اگر اپنی جگہ ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھے گا۔ پھر پہاڑ کے گرد فرشتوں نے گھیرا ڈال لیا اور فرشتوں کے گرد آگ کا حالہ بنا دیا گیا اور آگ کو فرشتوں نے گھیرا ڈال لیا اور ان فرشتوں کے گرد بھی آگ نے گھیرا ڈالا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پر ہاتھ کی چھوٹی انگلی کی مقدار تجلی ڈالی جس کی وجہ سے پہاڑ پاش پاش ہو گیا اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر پڑے، جتنی دیر اللہ نے چاہا (آپ بے ہوش گرے پڑے رہے) پھر آپ کو ہوش آیا تو بولے: پاکی ہے تجھے۔ میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں یعنی بنی اسرائیل کے ایمان لانے والوں میں سے میں سب سے پہلا ہوں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4103۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَتْ لِىَ الشَّجَرَةُ الَّتِى اٰوٰى اِلَيْهَا مُوْسٰى نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسِرْتُ اِلَيْهَا يَوْمَيْنِ وَلَيْلَتَيْنِ ثُمَّ صَبَحْتُهَا فَاِذَا هِىَ خَضْرَاءُ تَرِفُّ فَصَلَّيْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمْتُ فَاَهْوٰى اِلَيْهَا بَعِيْرِى وَهُوَ جَائِعٌ فَاَخَذَ مِنْهَا مِلْءَ فِيْهِ وَهُوَ جَائِعٌ فَلَاكَهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّسِيْغَهُ فَلَفَظَهُ فَصَلَّيْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْصَرَفْتُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ الإسناد ولم يخرجاه

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے اس درخت کا پتہ چلا جس کی طرف اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پناہ لی تھی تو میں دو دن اور دو راتوں کا سفر کر کے وہاں پہنچا تو وہ سرسبز تھا، لہلہا رہا تھا۔ تو میں نے نبی پر درود شریف پڑھا۔ میرا اونٹ بھوکا تھا، اس نے اس درخت کی خواہش کی۔ اس نے منہ بھر اس کے پتے اپنے منہ میں لئے اور چبانا شروع کئے لیکن وہ ان کو نگل نہ سکا تو اس نے ان کو اگل دیا۔ میں نے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا اور واپس لوٹ آیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4104۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيِّ الْخَطْمِيُّ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَلا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا، اَشَارَ حَمَّادٌ وَوَضَعَ اِبْهَامَهُ عَلٰى مَفْصِلِ الْخِنْصَرِ، قَالَ: فَسَاخَ الْجَبَلُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦-حماد بن سلمہ رضی اللہ عنہ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا(الاعراف:143)

پھر حماد نے اشارہ کیا اور اپنا انگوٹھا اپنی چھنگلیا کے جوڑ پر رکھا اور فرمایا (صرف اتنی سی تجلی ڈالی تھی جس سے) پہاڑ دھنس گیا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمۃ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4105۔ فَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ، قَالاَ :حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، شَكَّ اَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا، قَالَ :سَاخَ الْجَبَلُ، فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَعِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْجُرْجَانِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰى، قَالُوْا:حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ الْخُزَاعِيِّ وَلَمْ يَشُكَّ فِيهِ هُدْبَةُ

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہے (ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے موسیٰ بن اسماعیل پر شک کیا ہے) آپ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پر تجلی ڈالی تو اس کو پاش پاش کردیا۔ آپ فرماتے ہیں: پہاڑ دھنس گیا۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: حسن بن سفیان، عمران بن موسیٰ جرجانی اور احمد بن علی بن المثنی نے ہدبہ بن خالد کے حوالے سے حماد بن سلمہ سے خزاعی کی طرح حدیث روایت کی ہے اور اس میں ہدبہ کو شک نہیں ہے۔

4105/1۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاِسْفَرَايِينِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَاءِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ :كَانَ هَارُوْنُ بْنُ عِمْرَانَ فَصِيحَ اللِّسَانِ بَيِّنَ الْمَنْطِقِ يَتَكَلَّمُ فِيْ تُؤَدَةٍ وَيَقُوْلُ بِعِلْمٍ وَحِلْمٍ، وَكَانَ اَطْوَلَ مِنْ مُوْسٰى طُوْلًا وَاَكْبَرَهُمَا فِي السِّنِّ، وَكَانَ اَكْثَرَهُمَا لَحْمًا وَاَبْيَضَهُمَا جِسْمًا وَاَعْظَمَهُمَا اَلْوَاحًا، وَكَانَ مُوْسٰى رَجُلًا جَعْدًا اٰدَمَ طُوَالًا كَاَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ، وَلَمْ يَبْعَثِ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا وَقَدْ كَانَتْ عَلَيْهِ شَامَةُ النُّبُوَّةِ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى، اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنَّ شَامَةَ النُّبُوَّةِ كَانَتْ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَقَدْ سُئِلَ نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ:هٰذِهِ الشَّامَةُ الَّتِيْ بَيْنَ كَتِفَيَّ شَامَةُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ، لِاَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَا رَسُوْلَ

حدیث 4104

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3074 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 12282 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ه رقم الحديث:1836

✦✦ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ہارون بن عمران علیہما السلام فصیح اللسان، واضح البیان تھے۔ بہت سنجیدگی اور متانت کے ساتھ گفتگو کرتے اور بردباری کے ساتھ عالمانہ کلام کیا کرتے تھے۔ ان کا قد حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لمبا اور ویسے بھی آپ موسیٰ علیہ السلام سے عمر میں بھی بڑے تھے اور ان سے زیادہ جسیم تھے۔ ان کا رنگ بھی موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ سفید تھا اور ان کی تختیاں بھی زیادہ تھیں جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام گندمی رنگت کے گول جسامت والے شنوءۃ (علاقے) مردوں کی طرح تھے اور اللہ تعالیٰ نے جس کو بھی نبی بنا کر مبعوث فرمایا، اس کے داہنے بازو پر نبوت کی نشانی رکھی، سوائے ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپ کی مہر نبوت آپ کے کندھوں کے درمیان تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا بھی گیا تو آپ نے فرمایا: یہ مہر جو میرے کندھوں کے درمیان ہے یہ مجھ سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کی نشانیاں ہیں کیونکہ میرے بعد نہ کوئی نبی آ سکتا ہے نہ رسول۔

4106۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ السَّلَمِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ عِلْمُ اللّٰهِ وَحِكْمَتُهُ فِي ذُرِّيَّةِ اِبْرَاهِيمَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ اٰتَى اللّٰهُ يُوْسُفَ بْنَ يَعْقُوْبَ مُلْكَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ فَمَلَكَ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ سَنَةً وَّذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ ''رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ'' الْاٰيَةَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ بَعَثَ اللّٰهُ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ فَاَوْرَثَهُمَا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا وَمَلَّكَهُمَا مُلْكًا نَاعِمًا فَمَلَكَ مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهُ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيْلَ ثَمَانٍ وَّثَمَانِيْنَ سَنَةً ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَرَادَ اَنْ يَّرُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَمَلَّكَهُمْ مَّشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا وَاٰتَاهُمْ مُلْكًا عَظِيْمًا حَتّٰى سَاَلُوْا اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ فَقَالُوا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً وَّذٰلِكَ حِيْنَ رَاَوْا مُوْسٰى كَلَّمَهُ رَبُّهُ وَسَمِعُوْا فَطَلَبُوا الرُّؤْيَةَ وَكَانَ مُوْسٰى انْتَقٰى خِيَارَهُمْ لِيَشْهَدُوْا لَهُ عِنْدَ بَنِي اِسْرَآئِيلَ اَنَّ رَبَّهُ قَدْ كَلَّمَهُ فَقَالُوا لَنْ نَّشْهَدُ لَكَ حَتّٰى تُرِيَنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصَّاعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ

✦✦ ۔حضرت جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا علم و حکمت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں ہی رہی، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف بن یعقوب علیہما السلام کو ارض مقدسہ کی حکومت عطا فرمائی چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام نے وہاں پر ۷۲ سال حکومت کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا::

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْض (یوسف: 101)

''اے میرے رب بے شک تو نے مجھے ایک سلطنت دی اور مجھے کچھ باتوں کا انجام نکالنا سکھایا اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور ان کو زمین کے مشارق و مغارب کا وارث بنایا، ان کا ملک بہت سود مند تھا چنانچہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو ۸۸ سال حکومت دی پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر مزید وسعت فرمائی اور ان کو زمین کے مشارق و مغارب کا مالک کر دیا اور ان کو عظیم حکومت عطا فرمائی، حتیٰ کہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا مطالبہ کر دیا اور بولے: تو ہمیں اللہ تعالیٰ کا دیدار کرا، اس کی وجہ یہ ہوئی کہ جب انہوں نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے

رب سے ہمکلام ہوتے ہیں اورانہوں نے خودسن بھی لیا تو اللہ تعالیٰ کے دیدار کا مطالبہ کر دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے برگزیدہ لوگوں کو چن لیا تھا تاکہ وہ بنی اسرائیل کے پاس آ کر اس بات کی گواہی دیں کہ واقعی اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا لیکن یہ لوگ کہنے لگے: جب تک ہم خود اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھ لیں گے اس وقت تمہارے حق میں گواہی نہیں دیں گے۔تو ان کے دیکھتے ہی دیکھتے ایک زوردار چیخ آئی (اور یہ لوگ مر گئے)

4107۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَنْبَانَا عَمَّارُ بْنُ اَبِيْ عَمَّارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ كَانَ يَاْتِي النَّاسَ عِيَانًا، فَاَتَى مُوْسَى بْنَ عِمْرَانَ، فَلَطَمَهُ مُوْسٰى فَفَقَاَ عَيْنَهُ فَعَرَجَ مَلَكُ الْمَوْتِ، فَقَالَ: يَا رَبِّ، اِنَّ عَبْدَكَ مُوْسٰى فَعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا، وَلَوْلَا كَرَامَتُهُ عَلَيْكَ لَشَقَقْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ اللّٰهُ: اِيتِ عَبْدِيْ مُوْسٰى فَخَيِّرْهُ بَيْنَ اَنْ يَّضَعَ يَدَهُ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ وَارَتْهَا كَفُّهُ سَنَةٌ وَبَيْنَ اَنْ يَّمُوْتَ الْاٰنَ، فَاَتَاهُ فَخَيَّرَهُ، فَقَالَ مُوْسٰى: فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: الْمَوْتُ، قَالَ: فَالْاٰنَ اِذًا، فَشَمَّهُ شَمَّةً فَقَبَضَ رُوْحَهُ وَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَصَرَهُ، فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَاْتِي النَّاسَ فِيْ خِفْيَةٍ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت عزرائیل علیہ السلام لوگوں کے پاس ظاہراً آیا کرتے تھے۔اسی طرح یہ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کے پاس آ گئے۔موسیٰ علیہ السلام نے ان کو تھپڑ مارا، جس کی وجہ سے ان کی آنکھ پھوٹ گئی تو ملک الموت علیہ السلام واپس چلے گئے اور عرض کی: اے میرے رب! تیرے بندے موسیٰ علیہ السلام نے میرے ساتھ یہ معاملہ کیا۔اگر وہ تیری بارگاہ میں معزز نہ ہوتا تو میں اسے مشقت میں ڈال دیتا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے کے پاس چلا جا اور اسے اختیار دے دے کہ وہ بیل کی کمر پر ہاتھ رکھیں، جتنے بال ان کے ہاتھ کے نیچے آئیں، ان میں سے ہر بال کے بدلے ان کی عمر میں ایک سال کا اضافہ کر دیا جائے گا یا وہ موت کے لئے تیار ہو جائیں۔موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا (جو اضافی سال مجھے مل جائیں گے جب) وہ بھی گزر جائیں گے تو پھر کیا ہوگا؟ اس نے کہا: موت۔آپ نے فرمایا: تو پھر ابھی جان نکال لے۔ملک الموت علیہ السلام نے آپ کو ایک خوشبو سونگھائی اور ان کی روح قبض کر لی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کی آنکھ لوٹا دی۔اس کے بعد ملک الموت لوگوں کے پاس خفیہ طریقے سے آنے لگ گئے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث 4107

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دارا بن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ1987ء 1274 اخرجه ابو الحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2372 اخرجه ابو عبدالرحمن النسائی فی "سننه" طبع مکتب المطبوعات الاسلامیه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحدیث: 2089 اخرجه ابو عبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث: 7634 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 6223

ذِكْرُ وَفَاةِ هَارُوْنَ بْنِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُ مَاتَ قَبْلَ مُوْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

4108- اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاِسْفِرَائِيْنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَّآءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنِ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ وَنَعَى اللّٰهُ هَارُوْنَ لِمُوْسٰى حِيْنَ اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّقْبِضَهُ فَلَمَّا نَعَاهُ لَهُ حَزِنَ فَلَمَّا قُبِضَ جَزِعَ جَزْعًا شَدِيْدًا وَبَكٰى بُكَآءً طَوِيْلًا فَلَمَّا عَادٰى فِيْ ذٰلِكَ اَقْبَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ يُعَزِّيْهِ وَيَعِظُهُ فَقَالَ لَهُ يَا مُوْسٰى مَا كَانَ يَنْبَغِيْ لَكَ اَنْ تَحِنَّ اِلٰى فَقْدِشَيْءٍ مَّعِيَ وَلَا اَنْ تَسْتَاْنِسَ بِغَيْرِيْ وَلَا اَنْ تَشُدَّ رُكْبَكَ اِلَّا بِيْ وَلَا اَنْ يَّكُوْنَ جَزْعُكَ هٰذَا الْاٰنَ عَلٰى هَارُوْنَ اِلَّا لِيْ وَكَيْفَ تَسْتَوْحِشُ اِلٰى شَيْءٍ مِّنَ الْاَشْيَآءِ وَاَنْتَ تَسْمَعُ كَلَامِيْ اَمْ كَيْفَ تَحِنُّ اِلٰى فَقْدِ شَيْءٍ مِّنَ الدُّنْيَا بَعْدَ اِذِ اصْطَفَيْتُكَ بِرِسَالَاتِيْ وَبِكَلَامِيْ وَذَكَرَ مُنَاجَاةً طَوِيْلَةً قَالَ وَقُبِضَ هَارُوْنُ وَمُوْسٰى بْنُ سَبْعَ عَشَرَةَ وَمِائَةَ سَنَةٍ قَبْلَ اَنْ يَّنْقَضِيَ التِّيْهُ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ وَقُبِضَ هَارُوْنُ وَهُوَ بْنُ عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ سَنَةٍ بَقِيَ مُوْسٰى بَعْدَهُ ثَلَاثَ سِنِيْنَ حَتّٰى تَمَّ لَهُ مِائَةٌ وَّعِشْرُوْنَ سَنَةً وَبَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ مُتَفَرِّقُوْنَ عَلَيْهِ يَجْتَمِعُوْنَ عَلَيْهِ مَرَّةً وَيَفْتَرِقُوْنَ اُخْرٰى

حضرت ہارون بن عمران علیہما السلام کی وفات کا ذکر

یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پہلے فوت ہوئے ہیں

✧✧- حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ہارون علیہ السلام کو وفات دینے کا ارادہ کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی وفات کی اطلاع (پہلے ہی) دے دی تھی۔ جب ان کی وفات ہوئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت رنجیدہ ہوئے اور آپ بہت روئے۔ جب آپ کو کچھ قرار آیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو تسلی دی اور ان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام! میرے ہوتے ہوئے آپ کو کسی چیز کے کھونے پر اس قدر پریشان نہیں ہونا چاہئے، میرے علاوہ کسی اور سے اس قدر انس بھی نہیں رکھنا چاہئے اور آپ کو ہمیشہ میری جانب ہی متوجہ رہنا چاہئے اور اس موقع پر آپ کو ہارون علیہ السلام کے لئے اس قدر آہ و بکا نہیں کرنی چاہئے تھی بلکہ میرا کلام سنتے ہوئے آپ کسی بھی چیز سے مانوس کیسے رہ سکتے ہیں۔ یا آپ دنیا کی کوئی چیز کھو جانے پر کیسے رو سکتے ہیں جب کہ میں نے تمہیں اپنی رسالت اور کلام کے لئے منتخب فرمایا ہے اور بہت طویل مناجاۃ کرنے کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں: اور مقام تیہ کی مدت پوری ہونے سے تین سال قبل جب حضرت ہارون علیہ السلام کا انتقال ہوا تو اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر ۱۱۷ سال تھی جبکہ حضرت ہارون علیہ السلام کی عمر، ان کی وفات کے وقت ۱۲۰ سال تھی۔ آپ کے انتقال کے بعد تین سال تک مزید حضرت موسیٰ علیہ السلام مقام تیہ میں رہے۔ حتیٰ کہ آپ کی عمر بھی ۱۲۰ سال مکمل ہوگئی اور بنی اسرائیل بکھرے ہوئے تھے۔ کبھی تو آپ کی بات پر اکٹھے ہو جاتے اور کبھی پھر بکھر جاتے۔

4109- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَّادُ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ فِيْ خَبَرٍ ذَكَرَهُ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَنْ مُرَّةَ

الْهَمْدَانِيّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَنْ أُنَاسٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ أَوْحٰى إِلٰى مُوْسٰى بْنِ عِمْرَانَ أَنِّيْ مُتَوَفِّيْ هَارُوْنَ فَأْتِ بِهٖ جَبَلَ كَذَا وَكَذَا فَانْطَلَقَ مُوْسٰى وَهَارُوْنُ نَحْوَ ذٰلِكَ الْجَبَلِ فَإِذَا هُمْ فِيْهِ بِشَجَرَةٍ مِّثْلُهَا بِبَيْتٍ مَبْنِيٍّ وَإِذَا هُمْ فِيْهِ بِسَرِيْرٍ عَلَيْهِ فَرْشٌ وَإِذَا فِيْهِ رِيْحٌ طَيِّبٌ فَلَمَّا نَظَرَ هَارُوْنُ إِلٰى ذٰلِكَ الْجَبَلِ وَالْبَيْتِ وَمَا فِيْهِ أَعْجَبَهٗ وَقَالَ يَا مُوْسٰى إِنِّيْ لَأُحِبُّ أَنْ أَنَامَ عَلٰى هٰذَا السَّرِيْرِ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى فَنَمْ عَلَيْهِ قَالَ إِنِّيْ أَخَافُ أَنْ يَّأْتِيَ رَبُّ هٰذَا الْبَيْتِ فَيَغْضَبُ عَلَيَّ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى لَا تَرْهَبْ أَنَا أَكْفِيْكَ رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ فَنَمْ فَقَالَ يَا مُوْسٰى بَلْ نَمْ مَعِيَ فَإِنْ جَآءَ رَبُّ هٰذَا الْبَيْتِ غَضَبَ عَلَيَّ وَعَلَيْكَ جَمِيْعًا فَلَمَّا نَامَا أَخَذَ هَارُوْنَ الْمَوْتُ فَلَمَّا وَجَدَ حِسَّهٗ قَالَ يَا مُوْسٰى خَدَعْتَنِيْ فَلَمَّا قُبِضَ رُفِعَ ذٰلِكَ الْبَيْتُ وَذَهَبَتْ تِلْكَ الشَّجَرَةُ وَرُفِعَ السَّرِيْرُ إِلَى السَّمَآءِ فَلَمَّا رَجَعَ مُوْسٰى إِلٰى بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ وَلَيْسَ مَعَهٗ هَارُوْنُ قَالُوْا إِنَّ مُوْسٰى قَتَلَ هَارُوْنَ وَحَسَدَهٗ حُبَّ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ لَهٗ وَكَانَ هَارُوْنُ أَلَفَّ عِنْدَهُمْ وَأَلْيَنَ لَهُمْ مِّنْ مُّوْسٰى وَكَانَ فِيْ مُوْسٰى بَعْضُ الْغَلَظِ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا بَلَغَهٗ ذٰلِكَ قَالَ لَهُمْ وَيْحَكُمْ إِنَّهٗ كَانَ أَخِيْ أَفْتَرَوْنِيْ أَقْتُلُهٗ فَلَمَّا أَكْثَرُوْا عَلَيْهِ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا اللّٰهَ فَنَزَلَ بِالسَّرِيْرِ حَتّٰى نَظَرُوْا إِلَيْهِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ فَصَدَّقُوْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور دیگر کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ میں ہارون علیہ السلام کو وفات دینے والا ہوں، اس لئے اس کو فلاں فلاں پہاڑ پر لے آؤ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت ہارون علیہ السلام کو ہمراہ لے کر اس پہاڑ پر چلے گئے۔ وہاں انہوں نے ایک درخت دیکھا جو ایک مکان کی طرح تھا۔ اچانک انہوں نے اپنے آپ کو ایک چارپائی پر موجود پایا جس کے اوپر بستر بچھا ہوا تھا اور اس سے بہت عمدہ خوشبو آ رہی تھی۔ جب حضرت ہارون علیہ السلام نے وہ پہاڑ اور مکان اور جو کچھ اس میں تھا اس کو دیکھا تو یہ سب ان کو بہت اچھا لگا اور بولے: اے موسیٰ علیہ السلام میرا دل چاہ رہا ہے کہ میں اس چارپائی پر سو جاؤں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: سو جائیے۔ حضرت ہارون علیہ السلام نے کہا: لیکن مجھے یہ خدشہ ہے کہ اگر اس گھر کا مالک آ گیا تو وہ مجھ پر ناراض ہوگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اس کی آپ فکر نہ کریں، اس سے میں خود نمٹ لوں گا۔ آپ سو جائیے۔ وہ بولے! آپ بھی میرے ساتھ لیٹیں تا کہ اگر اس گھر کا مالک آئے تو ہم دونوں پر ناراض ہو۔ جب وہ دونوں سو گئے تو حضرت ہارون علیہ السلام کی وفات ہوگئی۔ جب انہوں نے اپنی موت کو محسوس کر لیا تو بولے: اے موسیٰ علیہ السلام! تم نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔ جب ان کی روح قبض ہوگئی تو وہ مکان اوپر اٹھا لیا گیا اور وہ درخت بھی چلا گیا اور وہ چارپائی آسمانوں کی طرف اٹھالی گئی۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس بنی اسرائیل کی طرف آئے اور ان کے ہمراہ حضرت ہارون علیہ السلام نہ تھے تو وہ بولے: بنی اسرائیل کی ہارون علیہ السلام کے ساتھ محبت کی وجہ سے حسد میں آ کر موسیٰ علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام کو قتل کر دیا ہے۔ بنی اسرائیل، ہارون علیہ السلام سے بہت الفت رکھتے تھے اور ویسے بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہ نسبت آپ نرم مزاج تھے جبکہ موسیٰ علیہ السلام کی طبیعت میں کچھ سختی تھی۔ جب آپ تک یہ بات پہنچی تو آپ نے ان سے فرمایا: وہ تو میرے بھائی تھے، کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں نے

اپنے بھائی کو قتل کیا ہے؟ جب ان لوگوں کی طرف سے یہ الزام زور پکڑ گیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تو اللہ تعالیٰ نے وہ چارپائی اتار دی اور ان لوگوں نے خود اپنی آنکھوں سے زمین اور آسمان کے درمیان دیکھا۔ تب انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بات کا اعتبار کیا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری علیہ السلام اور امام مسلم علیہ السلام کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4110۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عِبَادُ بْنُ الْعَوَامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ "يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا" قَالَ صَعِدَ مُوْسٰى وَهَارُوْنُ الْجَبَلَ فَمَاتَ هَارُوْنُ فَقَالَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ لِمُوْسٰى اَنْتَ قَتَلْتَهُ كَانَ اَشَدَّ حُبًّا لَّنَا مِنْكَ وَاَلْيَنَ لَنَا مِنْكَ فَآذَوْهُ فِي ذٰلِكَ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْمَلَآئِكَةَ فَحَمَلَتْهُ فَمَرُّوْا بِهِ عَلٰى مَجَالِسِ بَنِي اِسْرَآئِيْلَ حَتّٰى عَلِمُوْا بِمَوْتِهِ فَدَفَنُوْهُ وَلَمْ يَعْرِفْ قَبْرَهُ اِلَّا الرَّخَمُ وَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَهُ اَصَمَّ اَبْكَمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا (الاحزاب: 69)

''اے ایمان والو! ان لوگوں جیسے نہ ہو جانا جنہوں نے حضرت موسیٰ کو تکلیف دی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے الزامات سے ان کو بری کر دیا''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام پہاڑ پر چڑھے تو حضرت ہارون علیہ السلام کا وہاں انتقال ہو گیا، تو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر یہ الزام لگایا کہ تم نے ان کو قتل کیا ہے۔ ان کی ہمارے ساتھ محبت تم سے زیادہ تھی اور وہ ہم پر آپ سے زیادہ نرم بھی تھے۔ تو اس سلسلہ میں الزام لگا کر انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ تکلیف دی تھی تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا۔ فرشتوں نے ان کو اٹھایا اور بنی اسرائیل کی مجالس سے گزرے۔ تب ان کو حضرت ہارون علیہ السلام کی وفات کا یقین ہوا پھر انہوں نے ان کو دفن کیا اور آپ کی قبر کو سوائے ایک ''رخم'' نامی آدمی کے اور کوئی نہیں جانتا تھا اور اس ''رخم'' کو اللہ تعالیٰ نے گونگا بہرا بنا دیا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ وَفَاةِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ

4111۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ بْنُ شَبْوَيْهِ حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا سَلْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ كَانَ صَفِيُّ اللّٰهِ مُوْسٰى قَدْ كَرِهَ الْمَوْتَ وَاَعْظَمَهُ فَلَمَّا كَرِهَهُ اَحَبَّ اللّٰهُ اَنْ يُحَبِّبَ اِلَيْهِ الْمَوْتَ وَيُكَرِّهَ اِلَيْهِ الْحَيَاةَ فَحَوَّلَتِ النُّبُوَّةُ اِلٰى يُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ فَكَانَ يَغْدُو اِلَيْهِ وَيَرُوْحُ فَيَقُوْلُ لَهُ مُوْسٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا اَحْدَثَ اللّٰهُ اِلَيْكَ فَيَقُوْلُ لَهُ يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَلَمْ اَصْحَبْكَ

كَذَا وَكَذَا سَنَةً فَهَلْ كُنْتُ اَسَالُكَ عَنْ شَيْءٍ مِّمَّا اَحْدَثَ اللّٰهُ اِلَيْكَ حَتّٰى تَكُوْنَ اَنْتَ الَّذِيْ تَبْتَدِءُ بِهٖ وَتُذَكِّرُهٗ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ مُوْسٰى كَرِهَ الْحَيَاةَ وَاَحَبَّ الْمَوْتَ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر

✧✧ - محمد بن اسحاق کہتے ہیں: حضرت موسیٰ صفی اللہ علیہ السلام موت کو بہت ناپسند کرتے تھے اور اس سے بہت گھبراتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان کے دل میں موت کی محبت اور زندگی کی نفرت پیدا کردے تو نبوت حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کی طرف منتقل فرمادی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام صبح شام ان کے پاس آیا کرتے تھے اور ان سے پوچھا کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نیا کیا حکم دیا ہے؟ تو حضرت یوشع بن نون علیہ السلام فرماتے: اے اللہ تعالیٰ کے نبی علیہ السلام! کیا میں نے اتنے اتنے سال تمہاری صحبت اختیار نہیں کی؟ میں نے کبھی آپ سے اس طرح کے سوالات کئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نیا کیا حکم دیا؟ بلکہ آپ خود ہی اس کو بیان کیا کرتے تھے۔ جب موسیٰ علیہ السلام نے یہ حالات دیکھے تو ان کو زندگی سے نفرت ہوگئی اور ان کو موت سے محبت ہوگئی۔

4112- اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاِسْفِرَائِيْنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَّاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنِ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَّهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ ذُكِرَ لِيْ اَنَّهٗ كَانَ مِنْ اَمْرِ وَفَاةِ صَفِيِّ اللّٰهِ مُوْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اِنَّمَا كَانَ يَسْتَظِلُّ فِيْ عَرِيْشٍ وَّيَاْكُلُ وَيَشْرَبُ فِيْ نَقِيْرٍ مِّنْ حَجَرٍ كَمَا يَكْرَعُ الدَّابَّةُ فِيْ ذٰلِكَ النَّقِيْرِ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ حَتّٰى اَكْرَمَهُ اللّٰهُ بِمَا اَكْرَمَهٗ بِهٖ مِنْ كَلَامِهٖ فَكَانَ مِنْ اَمْرِ وَفَاتِهٖ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمًا مِنْ عَرِيْشِهٖ ذٰلِكَ لِبَعْضِ حَاجَتِهٖ وَلَا يَعْلَمُ اَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ فَمَرَّ بِرَهْطٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ يَحْفِرُوْنَ قَبْرًا فَعَرَفَهُمْ فَاَقْبَلَ اِلَيْهِمْ حَتّٰى وَقَفَ عَلَيْهِمْ فَاِذَا هُمْ يَحْفِرُوْنَ قَبْرًا وَّلَمْ يَرَ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ مِثْلَ مَا فِيْهِ مِنَ الْخَضِرَةِ وَالنَّظْرَةِ وَالْبَهْجَةِ فَقَالَ لَهُمْ يَا مَلَائِكَةَ اللّٰهِ لِمَنْ تَحْفِرُوْنَ هٰذَا الْقَبْرَ قَالُوْا نَحْفِرُهٗ وَاللّٰهِ لِعَبْدٍ كَرِيْمٍ عَلٰى رَبِّهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا الْعَبْدَ مِنَ اللّٰهِ بِمَنْزِلٍ مَّا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ مَضْجَعًا وَّلَا مَدْخَلًا وَّذٰلِكَ حِيْنَ حَضَرَ مِنَ اللّٰهِ مَا حَضَرَ فِيْ قَبْضِهٖ فَقَالَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ يَا صَفِيَّ اللّٰهِ اَتُحِبُّ اَنْ تَكُوْنَ ذٰلِكَ قَالَ وَدِدْتُّ قَالُوْا فَانْزِلْ فَاضْطَجِعْ فِيْهِ وَتَوَجَّهْ اِلٰى رَبِّكَ ثُمَّ تَنَفَّسْ اَسْهَلَ تَنَفُّسٍ تَنَفَّسَهٗ قَطُّ فَنَزَلَ فَاضْطَجَعَ فِيْهِ وَتَوَجَّهَ اِلٰى رَبِّهٖ ثُمَّ تَنَفَّسَ فَقَبَضَ اللّٰهُ رُوْحَهٗ ثُمَّ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَكَانَ صَفِيُّ اللّٰهِ مُوْسٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْاٰخِرَةِ

✧✧ - حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بھی بتایا گیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے واقعات میں سے یہ بھی تھا کہ آپ ایک جھونپڑی میں رہنے لگ گئے تھے اور آپ بارگاہ الٰہی میں عاجزی کے طور پر پتھر کے کھدے ہوئے ایک برتن میں کھاتے پیتے تھے جیسا کہ چوپائے اس برتن میں منہ لگا کر پانی وغیرہ پیتے ہیں۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ساتھ ہم کلامی کے شرف سے سرفراز فرمایا۔ آپ کی وفات کے واقعات میں سے یہ بھی ہے کہ آپ اپنے کسی کام کے لئے اس جھونپڑی میں سے باہر نکلے۔ اس بات کا علم اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے کسی کو نہ تھا۔ آپ فرشتوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرے وہ ایک قبر کھود

رہے تھے۔آپ نے ان کو پہچان لیا اور ان کی طرف چل دیئے اور ان کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے۔ یہ قبر کھود رہے تھے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس قبر میں جو سبزہ، خوبصورتی اور سجاوٹ دیکھی، اس جیسی عمدگی کہیں نہ دیکھی تھی۔آپ نے فرشتوں سے پوچھا: تم لوگ یہ قبر کس کے لئے کھود رہے ہو؟ فرشتوں نے کہا: ایک ایسے بندے کے لئے کھود رہے ہیں جو اپنے رب کی بارگاہ میں بہت عزت والا ہے۔موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: وہ بندہ اپنے رب کی طرف سے ایسے مرتبے پر فائز ہے کہ میں نے آج تک ایسا مقام اور ٹھکانہ نہیں دیکھا یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ کی موت کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے کچھ حجابات اٹھ گئے تھے۔فرشتوں نے آپ سے کہا: اے صفی اللہ! کیا آپ چاہتے ہیں کہ یہ مقام ومرتبہ آپ کو ملے؟ آپ نے فرمایا: بالکل چاہتا ہوں۔فرشتوں نے کہا: تو آپ اس میں اتر کر لیٹ جائیں اور اپنے رب کی جانب متوجہ ہو جائیں اور اتنے آرام سے سانس لیں کہ کبھی بھی اتنے آرام سے سانس نہ لیا ہو، چنانچہ آپ اس میں اتر کر لیٹ گئے اور اپنے رب کی جانب متوجہ ہو گئے اور اسی طرح سانس لینے لگے۔تو اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض فرمالی۔پھر فرشتوں نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔حضرت موسیٰ صفی اللہ علیہ السلام دنیا سے بے رغبت اور آخرت میں دلچسپی رکھنے والے تھے۔

ذِكْرُ اَيُّوْبَ بْنِ اَمُوْصَ نَبِيِّ اللّٰهِ الْمُبْتَلٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4113- حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ اِمْلَاءً فِي رَجَبَ سَنَةَ اِحْدٰى وَاَرْبَعِ مِائَةٍ اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْاَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنِي مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرٍ السَّمُرِيُّ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا مُدْرِكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَيُّوْبُ بْنُ اَمُوْصَ نَبِيَّ اللّٰهِ الصَّابِرَ الَّذِيْ جَلَبَ عَلَيْهِ اِبْلِيْسُ عَدُوُّ اللّٰهِ بِجُنُوْدِهٖ وَخَيْلِهٖ وَرَجِلِهٖ لِيُفْتِنُوْهُ وَيُزِيْلُوْهُ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ فَعَصَمَهُ اللّٰهُ وَلَمْ يَجِدْ اِبْلِيْسُ اِلَيْهِ سَبِيْلًا فَاَلْقَى اللّٰهُ عَلٰى اَيُّوْبَ السَّكِيْنَةَ وَالصَّبْرَ عَلٰى بَلَائِهِ الَّذِي ابْتَلَاهُ بِهٖ فَسَمَّاهُ اللّٰهُ نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ وَكَانَ اَيُّوْبُ رَجُلًا طَوِيْلًا جَعْدَ الشَّعْرِ وَاسِعَ الْعَيْنَيْنِ حَسَنَ الْخُلُقِ وَكَانَ عَلٰى جَبِيْنِهٖ مَكْتُوْبٌ الْمُبْتَلٰى الصَّابِرُ وَكَانَ قَصِيْرَ الْعُنُقِ عَرِيْضَ الصَّدْرِ غَلِيْظَ السَّاقَيْنِ وَالسَّاعِدَيْنِ وَكَانَ يُعْطِي الْاَرَامِلَ وَيَكْسُوْهُمْ جَاهِدًا نَاصِحًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ الْحَاكِمُ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِي اَيُّوْبَ اَنَّهٗ فِي اَيِّ وَقْتٍ اُرْسِلَ فَقَالَ وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ اَنَّهٗ مِنْ وُلْدِ اِبْرَاهِيْمَ بَعْدَ يُوْسُفَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ حَدَّثَنِي مَنْ لَا اَتَّهِمُ عَنْ وَهْبٍ اَنَّهٗ اَيُّوْبُ بْنُ اَمُوْصَ بْنِ رَزَاحِ بْنِ عِيْصَا بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ وَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيْرٍ اَنَّهٗ كَانَ قَبْلَ شُعَيْبٍ وَقَدْ رَجَّحَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَيْثَمَةَ اَنَّهٗ كَانَ بَعْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت ایوب بن اموص علیہما السلام کا ذکر جو آزمائش میں مبتلا ہوئے

✧✧ - حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ایوب بن اموص علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے وہ صابر نبی تھے جن کو آزمائش میں ڈالنے

اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے روکنے کے لئے شیطان نے اپنی پیادہ اور سوار تمام فوجیں چڑھا ڈالیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت فرمائی اور شیطان کو آپ کے فتنہ میں مبتلا کرنے کی جانب کوئی راہ نہ ملی تو اللہ تعالیٰ نے اپنی جانب سے حضرت ایوب علیہ السلام پر نازل کردہ آزمائش میں، ان پر سکینہ اور صبر نازل فرمایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو

نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ (ص:30)

''کیا اچھا بندہ بے شک وہ بہت رجوع کرنے والا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے لقب سے نوازا۔ حضرت ایوب علیہ السلام دراز قد تھے۔ آپ کے بال سیدھے، آنکھیں کشادہ تھیں، آپ حسن اخلاق کے پیکر تھے، آپ کی پیشانی مبارک پر لکھا ہوا تھا ''المبتلی الصابر'' آپ کی گردن چھوٹی تھی اور سینہ چوڑا تھا، کہنیاں اور پنڈلیاں بھری ہوئی تھیں، آپ رضائے الٰہی کی خاطر مساکین پر مہربانی کرتے اور انہیں کپڑے وغیرہ پہناتے تھے۔

نوٹ: امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سلسلہ میں اختلاف ہے کہ حضرت ایوب بن اموص علیہ السلام کو کون سے زمانے میں رسول بنا کر بھیجا گیا۔ حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اور حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد ہوئے ہیں۔

اور محمد بن اسحاق بن یسار علیہ السلام کہتے ہیں کہ مجھے ایک غیر متہم شخص نے حضرت وہب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان سنایا ہے کہ وہ ایوب بن اموص بن رزاخ بن عیصا بن اسحاق بن ابراہیم الخلیل ہیں۔

محمد بن جریر کا موقف ہے کہ وہ حضرت شعیب علیہ السلام سے پہلے تھے جبکہ ابوبکر بن خیثمہ نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ آپ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام سے پہلے تھے۔ (واللہ اعلم)

4114۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةَ اَيُّوبَ قَالَتْ لَهُ وَاللّٰهِ قَدْ نَزَلَ بِي مِنَ الْجُهْدِ وَالْفَاقَةِ مَا اَنْ بَعَثَ قَوْمِي بِرَغِيفٍ فَاَطْعَمْتُكَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّشْفِيَكَ قَالَ وَيْحَكِ كُنَّا فِي النَّعْمَآءِ سَبْعِيْنَ عَامًا فَنَحْنُ فِي الْبَلَآءِ سَبْعَ سِنِيْنَ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام کی زوجہ نے آپ سے کہا: خدا کی قسم مجھ پر مشقت اور فاقہ مستی کی یہ کیفیت ہو چکی ہے، میرے رشتہ دار کوئی روٹی کا ٹکڑا بھیجتے ہیں تو میں وہ آپ کو کھلاتی ہوں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ آپ کو شفاء عطا فرمائے۔ آپ نے فرمایا: تیرا ستیاناس ہو، ہم ستر سال آسائشوں میں بھی تو رہے ہیں، اس لئے اب ستر سال آزمائش میں بھی (اللہ کا شکر ادا کر کے) گزارو۔

4115۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ، اِمْلَاءً، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، اَخْبَرَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اَيُّوبَ نَبِيَّ اللّٰهِ لَبِثَ بِهِ بَلَاؤُهُ خَمْسَ عَشْرَةَ

سَنَةً، فَرَفَضَهُ الْقَرِيبُ وَالْبَعِيدُ اِلَّا رَجُلَيْنِ مِنْ اِخْوَانِهِ كَانَا مِنْ اَخَصِّ اِخْوَانِهِ، قَدْ كَانَا يَغْدُوَانِ اِلَيْهِ وَيَرُوحَانَ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ ذَاتَ يَوْمٍ :نَعْلَمُ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَذْنَبَ اَيُّوبُ ذَنْبًا مَا اَذْنَبَهُ اَحَدٌ مِّنَ الْعَالَمِينَ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ :وَمَا ذَاكَ ؟ قَالَ :مُنْذُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ سَنَةً لَّمْ يَرْحَمْهُ اللّٰهُ، فَكَشَفَ عَنْهُ مَا بِهِ، فَلَمَّا رَاحَا اِلٰى اَيُّوبَ لَمْ يَصْبِرِ الرَّجُلُ حَتّٰى ذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ اَيُّوبُ :لَا اَدْرِي مَا تَقُوْلُ غَيْرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اَنِّي كُنْتُ اَمُرُّ بِالرَّجُلَيْنِ يَتَنَازَعَانِ يَذْكُرَانِ اللّٰهَ، فَاَرْجِعُ اِلٰى بَيْتِي، فَاُكَفِّرُ عَنْهُمَا كَرَاهِيَةَ اَنْ يُّذْكَرَ اللّٰهُ اِلَّا فِي حَقٍّ، وَكَانَ يَخْرُجُ لِحَاجَتِهِ، فَاِذَا قَضٰى حَاجَتَهُ اَمْسَكَتِ امْرَاَتُهُ بِيَدِهِ حَتّٰى يَبْلُغَ، فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَبْطَاَ عَلَيْهَا فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى اَيُّوبَ فِي مَكَانِهِ اَنِ ارْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ، فَاسْتَبْطَاَتْهُ فَتَلَقَّتْهُ وَاَقْبَلَ عَلَيْهَا قَدْ اَذْهَبَ اللّٰهُ

4115- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ، اِمْلَاءً، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، اَخْبَرَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : اِنَّ اَيُّوبَ نَبِيَّ اللّٰهِ لَبِثَ بِهِ بَلَاؤُهُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، فَرَفَضَهُ الْقَرِيبُ وَالْبَعِيدُ اِلَّا رَجُلَيْنِ مِنْ اِخْوَانِهِ كَانَا مِنْ اَخَصِّ اِخْوَانِهِ، قَدْ كَانَا يَغْدُوَانِ اِلَيْهِ وَيَرُوحَانِ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ ذَاتَ يَوْمٍ :نَعْلَمُ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَذْنَبَ اَيُّوبُ ذَنْبًا مَا اَذْنَبَهُ اَحَدٌ مِّنَ الْعَالَمِينَ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ :وَمَا ذَاكَ ؟ قَالَ :مُنْذُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ سَنَةً لَّمْ يَرْحَمْهُ اللّٰهُ، فَكَشَفَ عَنْهُ مَا بِهِ، فَلَمَّا رَاحَا اِلٰى اَيُّوبَ لَمْ يَصْبِرِ الرَّجُلُ حَتّٰى ذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ اَيُّوبُ :لَا اَدْرِي مَا تَقُوْلُ غَيْرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اَنِّي كُنْتُ اَمُرُّ بِالرَّجُلَيْنِ يَتَنَازَعَانِ يَذْكُرَانِ اللّٰهَ، فَاَرْجِعُ اِلٰى بَيْتِي، فَاُكَفِّرُ عَنْهُمَا كَرَاهِيَةً اَنْ يُّذْكَرَ اللّٰهُ اِلَّا فِي حَقٍّ، وَكَانَ يَخْرُجُ لِحَاجَتِهِ، فَاِذَا قَضٰى حَاجَتَهُ اَمْسَكَتِ امْرَاَتُهُ بِيَدِهِ حَتّٰى يَبْلُغَ، فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَبْطَاَ عَلَيْهَا فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى اَيُّوبَ فِي مَكَانِهِ اَنِ ارْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ، فَاسْتَبْطَاَتْهُ فَتَلَقَّتْهُ وَاَقْبَلَ عَلَيْهَا قَدْ اَذْهَبَ اللّٰهُ

✧✧- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت ایوب علیہ السلام (جو کہ اللہ تعالیٰ کے نبی تھے) ۱۵ سال آزمائش میں رہے۔ اس دوران آپ کے قریب و بعید (کے تمام تعلق دار) آپ کو چھوڑ گئے۔ آپ کے صرف دو رشتہ دار جو کہ آپ کے خاص الخاص رشتہ دار تھے، وہ صبح شام آپ کے پاس آتے تھے۔ ایک دن ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ہم جانتے ہیں کہ یقیناً ایوب علیہ السلام نے کوئی ایسا گناہ کیا ہے جو پوری دنیا میں کسی نے نہیں کیا ہوگا۔ اس کے ساتھی نے کہا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا: آج سے اٹھارہ سال پہلے کی بات ہے، اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہ کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کی آزمائش ختم فرما دی تو جب وہ دونوں شام کے وقت آپ کے پاس آئے تو وہ آدمی وہ بات آپ سے کہنے سے نہ رہ سکا تو حضرت

حدیث 4115

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 2898 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 3617

ایوب علیہ السلام نے اس سے فرمایا: جو کچھ تم نے کہا ہے وہ مجھے تو معلوم نہیں ہے تاہم اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نے دو جھگڑنے والے آدمیوں میں فیصلہ کیا تھا، وہ دونوں اللہ کی قسمیں کھا رہے تھے۔ پھر میں اپنے گھر چلا گیا تاکہ ان دونوں کی جانب سے کفارہ ادا کروں کیونکہ مجھے یہ بات ناپسند تھی کہ ناحق اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی جائے۔ حضرت ایوب علیہ السلام قضائے حاجت کے لئے باہر جایا کرتے تھے اور فراغت کے بعد آپ کی زوجہ محترمہ آپ کو سہارا دے کر واپس گھر لاتی تھیں۔ ایک دن آپ نے کافی دیر لگا دی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی نازل فرمائی کہ زمین پر اپنا پاؤں مار، یہ نہانے اور پینے کے لئے ٹھنڈا چشمہ ہے۔ آپ کی زوجہ نے بھی دیر محسوس کی۔ پھر وہ ان سے ملیں تو وہ بھی ان کی طرف متوجہ ہوئے تو ان کی تمام بیماری اللہ تعالیٰ نے ختم فرما دی تھی اور آپ پہلے کی طرح خوبصورت تھے۔ جب آپ کی زوجہ نے آپ کو دیکھا تو بولیں: اے فلاں! اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے کیا تو نے اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت ایوب علیہ السلام کو کہیں دیکھا ہے؟ خدا کی قسم! تیری شکل وصورت ان کی صحت کے زمانے کی صورت سے بالکل ملتی جلتی ہے، وہ بولے: میں ہی تو وہ ہوں۔ آپ کے دو کھلیان تھے ایک گندم کا اور ایک جو کا۔ اللہ تعالیٰ نے دو بادل بھیجے ان میں سے ایک گندم کے کھلیان پر سایہ فگن ہوا اور اس پر سونا برسایا اور دوسرا بادل جو کے ڈھیر پر آیا اور اس نے اس پر چاندی برسائی۔ حتیٰ کہ وہ بہہ گئے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4116۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، وَاَبُوْ مُسْلِمٍ وَاَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَمَّا عَافَى اللّٰهُ اَيُّوْبَ اَمْطَرَ عَلَيْهِ جَرَادًا مِنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ يَاْخُذُهُ بِيَدِهِ وَيَجْعَلُهُ فِیْ ثَوْبِهِ، فَقِيْلَ لَهُ: يَا اَيُّوْبُ اَمَا تَشْبَعُ؟ قَالَ: وَمَنْ يَّشْبَعُ مِنْ رَحْمَتِكَ؟

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو صحت عطا فرمائی تو ان پر سونے کی ٹڈیوں کی برسات کی تو وہ ان کو اٹھا اٹھا کر اپنے کپڑوں میں ڈالنے لگے۔ آپ سے کہا گیا: اے ایوب! کیا تو سیر نہیں ہوگا؟ تو آپ بولے: (اے اللہ!) تیری رحمت سے کون سیر ہو سکتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4117۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَدَوِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ابْتُلِيَ اَيُّوْبُ سَبْعَ سِنِيْنَ مُلْقًى عَلٰى كُنَاسَةِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ

✧✧۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ایوب علیہ السلام سات سال بیمار رہے اور آپ بیت المقدس کے ایک کونے میں پڑے رہتے تھے۔

4118۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاِسْفَرَائِيْنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَّاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ كَانَ عُمْرُ اَيُّوْبَ ثَلَاثًا وَّتِسْعِيْنَ سَنَةً وَّاَوْصٰى عِنْدَ مَوْتِهِ اِلٰى اِبْنِهِ حَوْمَلَ

وَقَدْ بَعَثَ اللّٰهُ بَعْدَهُ ابْنَهُ بَشَرَ بْنَ اَيُّوْبَ نَبِيًّا وَّسَمَّاهُ ذَا الْكِفْلِ وَاَمَرَهُ بِالدُّعَآءِ اِلٰى تَوْحِيْدِهِ وَاَنَّهُ كَانَ مُقِيْمًا بِالشَّامِ عُمُرَهُ حَتّٰى مَاتَ وَكَانَ عُمُرُهُ خَمْسًا وَّسَبْعِيْنَ سَنَةً وَّاَنَّ بَشَرًا اَوْصٰى اِلٰى ابْنِهِ عَبْدَانَ ثُمَّ بَعَثَ اللّٰهُ بَعْدَهُمْ شُعَيْبًا

✧✧ ۔حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ایوب علیہ السلام کی عمر ۷۳ سال تھی اور آپ نے اپنی وفات کے وقت اپنے بیٹے حومل کو وصیت کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے بعد آپ کے بیٹے بشر بن ایوب علیہ السلام کو نبی بنایا اوران کا نام ''ذوالکفل'' رکھا اوران کوتوحید کی دعوت دینے کا حکم دیا۔ وہ اپنی وفات تک ملک شام میں قیام پذیر رہے، ان کی عمر ۷۵ برس تھی اور بشر بن ایوب نے اپنے بیٹے عبدان کو وصیت کی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے بعد حضرت شعیب علیہ السلام کو نبی بنایا۔

ذِكْرُ نَبِيِّ اللّٰهِ اِلْيَاسَ وَصِفَتُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

4119۔ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَحْمَسِىُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِىْ حُمَيْدُ بْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنِىْ مُدْرِكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ كَعْبٍ قَالَ ثُمَّ كَانَ اِلْيَاسُ نَبِيُّ اللّٰهِ صَاحِبَ جِبَالٍ وَبَرِيَّةٍ يَخْلُوْ فِيْهَا يَعْبُدُ رَبَّهُ وَكَانَ ضَخْمَ الرَّاْسِ خَمِيْصَ الْبَطْنِ دَقِيْقَ السَّاقَيْنِ وَكَانَ فِىْ رَاْسِهِ شَامَةٌ حَمْرَآءُ وَاِنَّمَا رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلٰى اَرْضِ الشَّامِ وَلَمْ يَصْعَدْ بِهِ اِلَى السَّمَآءِ فَاَوْرَثَ الْيَسَعَ مِنْ بَعْدِهِ النُّبُوَّةَ

اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت الیاس علیہ السلام اور ان کی صفات کا ذکر

✧✧ ۔حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت الیاس علیہ السلام پہاڑوں اور جنگلوں کو دوست رکھنے والے تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے پہاڑوں اور جنگلوں میں چلے جایا کرتے تھے۔ آپ کا سر موٹا تھا اور پیٹ دبلا تھا، باریک پنڈلیاں تھیں، آپ کے سر میں سرخ رنگ کی (نبوت کی) نشانی تھی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ملک شام کی طرف اٹھالیا تاہم ان کو آسمانوں پر نہیں لے گیا۔ پھر ان کے بعد حضرت یسع علیہ السلام نبی بنے۔

ذِكْرُ نَبِيِّ اللّٰهِ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَهُوَ الَّذِىْ سَمَّاهُ اللّٰهُ ذَا النُّوْنِ

4120۔ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَحْمَسِىُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِىْ حُمَيْدُ بْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنِىْ مُدْرِكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ كَعْبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَكَانَ يُوْنُسُ بْنُ مَتّٰى الَّذِىْ سَمَّاهُ اللّٰهُ ذَا النُّوْنِ فَقَالَ وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمَاتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ فَاسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ فَنَجَّاهُ مِنَ الْغَمِّ مِنْ ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ ظُلْمَةُ اللَّيْلِ وَظُلْمَةُ الْبَحْرِ وَظُلْمَةُ بَطْنِ الْحُوْتِ وَبَاتَ عَلٰى قَوْمِهِ وَاَرْسَلَهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعَهُمُ اللّٰهُ اِلٰى اٰجَالِهِمُ الَّتِىْ كَتَبَهَا لَهُمْ وَلَمْ يُهْلِكْهُمْ بِالْعَذَابِ

اللہ کے نبی حضرت یونس بن متی علیہ السلام کا ذکر

یہ وہی ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ''ذوالنون'' (مچھلی والے) کے نام سے کیا ہے

✧✧ - حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یونس بن متی علیہ السلام وہی ہیں جن کو ''ذوالنون'' کے نام سے موسوم کیا گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمَاتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (الانبياء: 87)

''اور ذوالنون کو یاد کرو جب چلا غصہ میں بھرا تو گمان کیا کہ ہم اس پر تنگی نہ کریں گے تو اندھیریوں میں پکارا کوئی معبود نہیں سوائے تیرے پاکی ہے تجھ کو بے شک مجھ سے بے جا ہوا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول کیا اور انہیں غم سے نجات بخشی۔

تین طرح کے اندھیرے تھے۔

(1) رات کا اندھیرا۔

(2) دریا کا اندھیرا۔

(3) مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا۔

آپ اپنی قوم میں تشریف لائے اور آپ کو ایک لاکھ یا اس سے بھی زائد افراد کی طرف بھیجا گیا، وہ لوگ آپ پر ایمان لائے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو نفع دیا، ان کی ان میعادوں تک جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے لکھ رکھی تھی اور ان کو عذاب کے ساتھ ہلاک نہیں کیا۔

4121 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِىْ دَاوُدَ الْبُرُنُسِىُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِىُّ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِىْ اِسْحَاقَ السَّبِيعِىُّ، حَدَّثَنِىْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ، حَدَّثَنِىْ وَالِدِىْ مُحَمَّدٌ، عَنْ اَبِيْهِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْوَةُ ذِى النُّونِ الَّتِىْ دَعَا بِهَا فِىْ بَطْنِ الْحُوتِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ، لَمْ يَدْعُ بِهَا مُسْلِمٌ فِىْ كُرْبَةٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ.

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذوالنون نے مچھلی کے پیٹ میں جو دعا مانگی تھی وہ

حديث 4121

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى فى "جامعه" طبع داراحياء التراث العربى بيروت لبنان رقم الحديث: 3505 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائى فى "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 10491

یہ تھی:

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

کوئی بھی مسلمان مشکل میں یہ دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کی مشکل دور فرما دیتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4122۔ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهٖ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ الْحَمِیْدِ، حَدَّثَنَا الْمُعَافٰی بْنُ سُلَیْمَانَ، حَدَّثَنَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِیٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ قَالَ: اِنِّیْ خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی فَقَدْ كَذَبَ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰی حَدِیْثِ اَبِی الْعَالِیَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّقُوْلَ: اِنِّیْ خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس نے مجھے یونس بن متی علیہ السلام سے افضل کہا، اس نے جھوٹ بولا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے ان لفظوں کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابوالعالیہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے ''کسی شخص کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ مجھے یونس بن متی علیہ السلام سے افضل کہے''۔

4123۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَّاَبُوْ سَلَمَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَنْبَاَ دَاوُدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی ثَنِیَّةٍ فَقَالَ مَا هٰذِهٖ قَالُوْا ثَنِیَّةُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی عَلٰی نَاقَةٍ خِطَامُهَا لِیْفٌ وَّعَلَیْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوْفٍ وَهُوَ یَقُوْلُ لَبَّیْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنیہ (نامی پہاڑی) پر گئے تو فرمایا: یہ کیا ہے؟

حدیث 4122

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ 1987ء 4328

حدیث 4123

اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث: اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری' فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی' بیروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحدیث: 2632 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 8796 اخرجه ابویعلٰی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 2542 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 12756

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: ثنیہ (نامی پہاڑی) ہے۔ آپ نے فرمایا: گویا کہ میں یونس بن متی علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اونٹنی پر سوار ہیں جس کی لگام رسی کی ہے اور انہوں نے اون کا جبہ زیب تن کر رکھا ہے اور وہ کہہ رہے ہیں:

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4124۔ اَخْبَرَنِی اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ اَبِی مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ يُوْنُسُ فِی بَطْنِ الْحُوْتِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا

✦✦۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں چالیس دن رہے۔

4125۔ اَخْبَرَنِی اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ الْعَطَّارُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ وَسُئِلَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ "فَلَوْلَا اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ" قَالَ كَانَ يُكْثِرُ الصَّلَاةَ فِی الدُّجَآءِ

✦✦۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد:

فَلَوْلَا اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ (الصافات: 43)

"تو اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا"۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق دریافت کیا گیا (کہ ان کی تسبیح کیا تھی؟) آپ نے فرمایا: وہ رات کی تاریکی میں کثرت سے نماز پڑھا کرتے تھے۔

4126۔ اَخْبَرَنِی اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَحْمَسِیُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ اَنَّ يُوْنُسَ بْنَ مَتّٰی اَلْتَقَمَهُ الْحُوْتُ ضُحًی وَلَفَظَهُ عَشِيَّةً

✦✦۔ حضرت شعبی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مچھلی نے حضرت یونس علیہ السلام کو چاشت کے وقت نگلا تھا اور عشاء کے وقت باہر نکال دیا تھا۔

4127۔ اَخْبَرَنِی اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِیُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِیُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دَعَا بِدُعَاءِ يُوْنُسَ الَّذِیْ دَعَا بِهٖ فِی بَطْنِ الْحُوْتِ اسْتُجِيْبَ لَهٗ، هٰذَا شَاهِدٌ لِمَا تَقَدَّمَهٗ

حدیث 4127

اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دار المامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 707

✧✧ ۔حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص وہ دعا مانگے جوحضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی، قبول کرلی جاتی ہے۔

❀❀ یہ حدیث گزشتہ حدیث کی شاہد ہے۔

4128۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٌ الْاِسْفِرَائِینِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَّآءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنِ اِدْرِیْسَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ وَّهْبٍ اَنَّ یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی کَانَ عَبْدًا صَالِحًا وَّکَانَ فِیْ خَلْقِهٖ ضَیْقٌ فَلَمَّا حُمِلَتْ عَلَیْهِ اَثْقَالُ النُّبُوَّةِ وَلَهَا اَثْقَالٌ لَا یَحْمِلُهَا اِلَّا قَلِیْلٌ فَتَفَسَّخَ تَحْتَهَا تَفَسُّخَ الرُّبْعِ تَحْتَ الْحِمْلِ فَقَذَفَهَا مِنْ بَدَنِهٖ وَخَرَجَ هَارِبًا مِّنْهَا یَقُوْلُ عَزَّوَجَلَّ لِنَبِیِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّكَ وَلَا تَکُنْ کَصَاحِبِ الْحُوْتِ اِذْ نَادٰی وَهُوَ مَکْظُوْمٌ اَیْ لَا تَلْقَ اُخْرٰی کَمَا اَلْقَاهُ

✧✧ ۔حضرت وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت یونس بن متی رحمۃ اللہ علیہ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نیک بندے تھے، آپ ذرا کمزور بدن تھے۔ جب آپ پر نبوت کا بوجھ ڈالا گیا (یہ بوجھ بہت کم لوگ اٹھا سکتے ہیں) تو وہ بوجھ کے نیچے دب گئے۔ آپ نے وہ بوجھ پھینک دیا اور بھاگ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ (الاحقاف:35)

''تو تم صبر کرو جیسا ہمت والے رسولوں نے صبر کیا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور

وَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّكَ وَلَا تَکُنْ کَصَاحِبِ الْحُوْتِ اِذْ نَادٰی وَهُوَ مَکْظُوْمٌ (القلم:48)

''تو تم اپنے رب کے حکم کا انتظار کرو اور اس مچھلی والے کی طرح نہ ہونا جب اس حال میں پکارا کہ اس کا دل گھٹ رہا تھا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یعنی تم ایسا رویہ نہ اپنانا جیسا انہوں نے اپنایا تھا۔

4129۔ اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِیُّ حَدَّثَنَا جَدِّیْ حَدَّثَنَا سُنَیْدُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ عَوْفٍ الْاَعْرَابِیِّ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَمَّا وَقَعَ یُوْنُسُ فِیْ بَطْنِ الْحُوْتِ ظَنَّ اَنَّهُ الْمَوْتُ فَحَرَّكَ رِجْلَیْهِ فَاِذَا هِیَ تَتَحَرَّكُ فَسَجَدَ وَقَالَ یَا رَبِّ اتَّخَذْتُ لَكَ مَسْجِدًا فِیْ مَوْضِعٍ لَّمْ یَسْجُدْ فِیْهِ اَحَدٌ قَطُّ

✧✧ ۔حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں گئے تو وہ سمجھے کہ ان پر موت واقع ہو چکی ہے۔ انہوں نے اپنے پاؤں ہلائے تو وہ ہل گئے تو انہوں نے سجدہ ریز ہوکر عرض کی: یا اللہ! میں نے اس مقام پر تجھے سجدہ کیا ہے جہاں کبھی بھی کسی نے سجدہ نہیں کیا۔

ذِکْرُ نَبِیِّ اللّٰهِ دَاوٗدَ صَاحِبِ الزَّبُوْرِ عَلَیْهِ السَّلَامُ

4130۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ الْاِسْفِرَائِینِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَّآءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنِ

اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَّهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ دَاوُدَ بْنِ اِيْشَا بْنِ عَوْبِدٍ بْنِ بَاعِرٍ بْنِ سَلْمُوْنَ بْنِ يَحْسُوْنَ بْنِ يَارِبِ بْنِ رَامِ بْنِ حَضْرُوْنَ بْنِ فَارِصٍ بْنِ يَهُوْدَا بْنِ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ وَكَانَ رَجُلًا قَصِيْرًا اَزْرَقَ قَلِيْلَ الشَّعْرِ طَاهِرَ الْقَلْبِ فَقِيْهًا

اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام صاحب زبور کا ذکر

✧✧ -حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ (حضرت داؤد علیہ السلام کا نسب بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں:

دَاوُدَ بْنِ اِيْشَا بْنِ عَوْبِدٍ بْنِ بَاعِرٍ بْنِ سَلْمُوْنَ بْنِ يَحْسُوْنَ بْنِ يَارِبِ بْنِ رَامِ بْنِ حَضْرُوْنَ بْنِ فَارِصٍ بْنِ يَهُوْدَا بْنِ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ

آپ متوسط القامت تھے، خوبصورت تھے۔ آپ کے (سر پر) کم بال تھے۔ پاکیزہ دل والے اور فقیہہ تھے۔

4131- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى "اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ" اِلٰى قَوْلِهٖ "وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظَّالِمِيْنَ" قَالَ اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى نَبِيِّهِمْ اَنَّ فِيْ وُلْدِ فُلَانٍ رَجُلٌ يَقْتُلُ اللّٰهُ بِهٖ جَالُوْتَ وَمِنْ عَلَامَتِهٖ هٰذَا الْقَرْنُ تَضَعُهٗ عَلٰى رَاْسِهٖ فَيَقْبِضُ مَا فَاتَهٗ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنَّ فِيْ وُلْدِكَ رَجُلًا يَقْتُلُ اللّٰهُ بِهٖ جَالُوْتَ قَالَ نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ فَاَخْرَجَ لَهُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا اَمْثَالَ السَّوَارِيْ وَفِيْهِمْ رَجُلٌ بَارِعٌ عَلَيْهِمْ فَجَعَلَ يَعْرِضُهُمْ عَلَى الْقَرْنِ فَلَا يَرٰى شَيْئًا قَالَ فَقَالَ اِنَّ لَكَ غَيْرَ هٰؤُلَاءِ الْوَلَدُ قَالَ نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لِيْ وَلَدٌ قَصِيْرٌ اِسْتَحْيَيْتُ اَنْ يَرَاهُ النَّاسُ فَجَعَلْتُهٗ فِي الْغَنَمِ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِيْ شِعْبِ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَخَرَجَ اِلَيْهِ فَقَالَ هٰذَا هُوَ لَا شَكَّ فِيْهِ قَالَ فَوَضَعَ الْقَرْنَ عَلٰى رَاْسِهٖ فَقَامَ

✧✧ -حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے درج ذیل ارشاد کے بارے میں فرماتے ہیں:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُطُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْ بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰى اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ

''اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تھا انہیں جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے موت کے ڈر سے تو اللہ نے ان سے فرمایا مر جاؤ پھر انہیں زندہ فرما دیا بیشک اللہ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے مگر اکثر لوگ ناشکرے ہیں۔

اور لڑو اللہ کی راہ میں اور جان لو کہ اللہ سنتا جانتا ہے۔

ہے کوئی جو اللہ کو قرضِ حسن دے تو اللہ اس کے لئے بہت گُنا بڑھا دے اور اللہ تنگی اور کشائش کرتا ہے اور تمہیں اسی کی طرف پھر جانا۔

اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو جو موسیٰ کے بعد ہوا جب اپنے ایک پیغمبر سے بولے ہمارے لئے کھڑا کردو ایک بادشاہ کہ ہم خدا کی راہ میں لڑیں

نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا تمہارے انداز ایسے ہیں کہ تم پر جہاد فرض کیا جائے تو پھر نہ کرو بولے ہمیں کیا ہوا کہ ہم اللہ کی راہ میں نہ لڑیں حالانکہ ہم نکالے گئے ہیں اپنے وطن اور اپنی اولاد سے تو پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا منہ پھیر گئے مگر ان میں کے تھوڑے اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو'' ۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی طرف وحی فرمائی کہ فلاں آدمی کی اولاد میں ایک شخص ہے، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ جالوت کو ہلاک فرمائے گا۔ اس کی نشانی یہ سینگ ہے، یہ اس ک سر پر رکھا جائے گا تو جو زائد ہوگا وہ خود ہی سمٹ جائے گا۔ وہ نبی علیہ السلام اس آدمی کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی کے ذریعے بتایا ہے کہ تیری اولاد میں ایک بچہ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ جالوت کو قتل کرے گا۔ اس نے کہا: اے اللہ تعالیٰ کے نبی ٹھیک ہے۔ اس نے ستونوں کی طرح (دراز قد) بارہ لڑکے ان کے سامنے کئے، ان میں ایک آدمی ایسا بھی تھا جو دوسروں کی بہ نسبت زیادہ علم و فضل کا مالک تھا۔ آپ نے ہر ایک پر سینگ رکھ کر دیکھا لیکن کسی کو پورا نہ آیا، انہوں نے کہا: کیا ان کے علاوہ بھی تیرا کوئی لڑکا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، اے اللہ تعالیٰ کے نبی۔ ایک کوتاہ قد لڑکا اور بھی ہے اس کو لوگوں کے سامنے لاتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے، اس لئے میں نے اس کو بکریوں کے ریوڑ میں ڈال رکھا ہے۔ انہوں نے پوچھا: وہ کہاں ہے؟ اس نے بتایا: فلاں فلاں گھاٹی میں ہے۔ وہ اس کی طرف چل دیئے (جب اس کو دیکھا تو) فرمایا: یہی ہے وہ، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ پھر انہوں نے وہ سینگ اس کے سر پر رکھا اور واپس آ گئے۔

4132- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَخَرَجَ مِنْ ظَهْرِهِ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ وَبِيْصًا مِنْ نُوْرِهِمْ، ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلٰى اٰدَمَ، فَقَالَ: اَيْ رَبِّ مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ، قَالَ: فَرَاٰى رَجُلًا مِنْهُمْ اَعْجَبَهُ وَبِيْصُ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ، قَالَ: يَا رَبِّ، مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اٰخِرِ الْاُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ يُقَالُ لَهُ دَاوُدُ، قَالَ: يَا رَبِّ، كَمْ جَعَلْتَ عُمْرَهُ؟ قَالَ: سِتُّوْنَ سَنَةً، قَالَ: اَيْ رَبِّ فَزِدْهُ

حدیث 4132

ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 8796 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحديث: 2542 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث:12756

مِنْ عُمْرِی اَرْبَعِیْنَ سَنَةً، قَالَ: اِذَنْ یُکْتَبُ وَیُخْتَمُ وَلَا یُبَدَّلُ، فَلَمَّا انْقَضٰی عُمْرُ اٰدَمَ جَاءَ ہٗ مَلَكُ الْمَوْتِ، قَالَ: اَوَلَمْ یَبْقَ مِنْ عُمْرِی اَرْبَعُوْنَ سَنَةً، قَالَ: اَوَلَمْ تُعْطِهَا ابْنَكَ دَاوُدَ، قَالَ: فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّیَّتُهٗ وَنَسِیَ فَنَسِیَتْ ذُرِّیَّتُهٗ، وَخَطِءَ فَخَطِئَتْ ذُرِّیَّتُهٗ،

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✦✦-حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کی پشت کو مسلا تو قیامت تک جس کو بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنا تھا، وہ تمام کے تمام باہر نکل آئے۔ ان میں سے ہر انسان کی پیشانی پر نور کی ایک کرن موجود تھی۔ پھر ان تمام کو حضرت علیہ السلام کے سامنے پیش کیا۔ آدم علیہ السلام نے پوچھا: اے میرے رب! یہ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تیری اولاد ہے۔ انہوں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا اس کی پیشانی کا نور ان کو بہت اچھا لگا۔ انہوں نے پوچھا: اے میرے رب! یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تیری اولاد میں سے آخری امتوں میں سے ہوگا، اس کا نام داؤد علیہ السلام ہے۔ انہوں نے پوچھا: یا اللہ! اس کی عمر تو نے کتنی رکھی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ۶۰ سال۔ آدم علیہ السلام نے عرض کی: یا اللہ! میری عمر میں سے چالیس سال اس کو دے کر اس کی عمر بڑھا دی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ بات لکھ دی جائے گی اور پھر اس میں کوئی ردوبدل نہیں ہوگا۔ جب حضرت آدم علیہ السلام کی عمر پوری ہوگئی تو (روح قبض کرنے کے لئے) ان کے پاس ملک الموت علیہ السلام آ گئے۔ آپ نے کہا: کیا میری عمر میں سے ابھی چالیس سال باقی نہیں رہتے؟ انہوں نے کہا: کیا آپ نے وہ چالیس سال اپنے بیٹے حضرت داؤد علیہ السلام کو نہیں دے دیئے تھے۔ فرمایا: آدم علیہ السلام نے انکار کیا تو ان کی اولاد بھی انکار کرتی ہے۔ وہ بھول گئے تو ان کی اولاد بھی بھول جاتی ہے۔ ان سے خطا ہوئی تو ان کی اولاد سے بھی خطا ہوتی ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری علیہ السلام اور امام مسلم علیہ السلام نے اسے نقل نہیں کیا۔

4133- اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِیْدٍ الْاَحْمَسِیُّ حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حُمَیْدٍ حَدَّثَنَا بْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ وَبَیْنَ مُوْسٰی اِلٰی دَاوُدَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ وَّتِسْعَةٌ وَّسِتُّوْنَ سَنَةً

✦✦-محمد بن اسحاق کہتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حضرت داؤد علیہ السلام تک ۵۶۹ برس کا زمانہ ہے۔

4134- اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ السَّلَمِیُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَّادُ حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ عَنِ السُّدِّیِّ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَشَدَدْنَا مُلْکَهٗ قَالَ کَانَ یَحْرُسُهٗ کُلَّ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ قَالَ السُّدِّیُّ وَکَانَ دَاوُدُ قَدْ قَسَمَ الدَّهْرَ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ یَوْمًا یَقْضِیْ فِیْهِ بَیْنَ النَّاسِ وَیَوْمًا یَخْلُوْ فِیْهِ لِعِبَادَتِهٖ وَیَوْمًا یَخْلُوْ فِیْهِ لِنِسَائِهٖ وَکَانَ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ امْرَاَةً وَّکَانَ فِیْمَا یَقْرَاُ مِنَ الْکُتُبِ اَنَّهٗ کَانَ یَجِدُ فَضْلَ اِبْرَاهِیْمَ وَاِسْحَاقَ وَیَعْقُوْبَ فَلَمَّا وَجَدَ ذٰلِكَ فِیْمَا یَقْرَاُ مِنَ الْکُتُبِ قَالَ یَا رَبِّ اَرَی الْخَیْرَ کُلَّهٗ قَدْ ذَهَبَ بِهٖ اٰبَائِیَ الَّذِیْنَ کَانُوْا قَبْلِیْ فَاَعْطِنِیْ مِثْلَ مَا اَعْطَیْتَهُمْ وَافْعَلْ بِیْ مِثْلَ مَا فَعَلْتَ بِهِمْ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ اَنَّ اٰبَاءَكَ ابْتُلُوْا بِبَلَایَا لَمْ تُبْتَلَ بِهَا اَنْتَ ابْتُلِیَ اِبْرَاهِیْمُ بِذَبْحِ ابْنِهٖ وَابْتُلِیَ اِسْحَاقُ بِذَهَابِ بَصَرِهٖ وَابْتُلِیَ یَعْقُوْبُ بِحُزْنِهٖ عَلٰی یُوْسُفَ

وَاِنَّكَ لَمْ تُبْتَلَ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ قَالَ يَا رَبِّ ابْتَلِنِي بِمِثْلِ مَا ابْتَلَيْتَهُمْ بِهِ وَاَعْطِنِي مِثْلَ مَا اَعْطَيْتَهُمْ قَالَ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اِنَّكَ مُبْتَلًى فَاحْتَرِسْ قَالَ فَمَكَثَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّمْكُثَ اِذْ جَاءَهُ الشَّيْطَانُ قَدْ تَمَثَّلَ فِي صُوْرَةِ حَمَامَةٍ مِّنْ ذَهَبٍ حَتّٰى وَقَعَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ قَالَ فَمَدَّ يَدَهُ اِلَيْهِ لِيَاْخُذَهُ فَطَارَ مِنَ الْكَوَّةِ فَنَظَرَ اَيْنَ يَقَعُ فَبَعَثَ فِي اَثَرِهِ قَالَ فَاَبْصَرَ امْرَاَةً تَغْتَسِلُ عَلٰى سَطْحٍ لَّهَا فَرَاٰى امْرَاَةً مِنْ اَجْمَلِ النِّسَاءِ خَلْقًا فَحَانَتْ مِنْهَا الْتِفَاتَةً فَاَبْصَرَتْهُ فَاَلْقَتْ شَعْرَهَا فَاسْتَتَرَتْ بِهِ فَزَادَهُ ذٰلِكَ فِيْهَا رَغْبَةً قَالَ فَسَاَلَ عَنْهَا فَاُخْبِرَ اَنَّ لَهَا زَوْجًا وَاَنَّ زَوْجَهَا غَائِبٌ بِمَسْلَحَةِ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَبَعَثَ اِلٰى صَاحِبِ الْمَسْلَحَةِ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّبْعَثَهُ اِلٰى عَدُوِّهِ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَبَعَثَهُ فَفَتَحَ لَهُ فَلَمْ يَزَلْ يَبْعَثُهُ اِلٰى اَنْ قُتِلَ فِي الْمَرَّةِ الثَّالِثَةِ فَتَزَوَّجَ امْرَاَتَهُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا لَمْ يَلْبَثْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى بَعَثَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكَيْنِ فِي صُوْرَةِ اِنْسِيَّيْنِ فَطَلَبَا اَنْ يَّدْخُلَا عَلَيْهِ فَوَجَدَاهُ فِي يَوْمِ عِبَادَتِهِ فَمَنَعَهُمَا الْحَرَسُ اَنْ يَّدْخُلَا عَلَيْهِ فَتَسَوَّرَا عَلَيْهِ الْمِحْرَابَ قَالَ فَمَا شَعُرَ وَهُوَ يُصَلِّي اِذْ هُوَ بِهِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ جَالِسَيْنِ قَالَ فَفَزِعَ مِنْهُمَا فَقَالَا لَا تَخَفْ اِنَّمَا نَحْنُ خَصْمَانِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ يَقُوْلُ لَا تَخَفْ

وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ فِي اِقْرَارِهِ بِخَطِيْئَتِهِ

✧ ✧ - حضرت سدی رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَشَدَدْنَا مُلْكَه

''اور ہم نے اس کی سلطنت کو مضبوط کیا''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

ہر روز چار چار ہزار محافظ آپ کی چوکیداری کرتے تھے۔ سدی کہتے ہیں: حضرت داؤد علیہ السلام نے ایام کی تقسیم کر رکھی تھی۔ ایک دن آپ لوگوں میں فیصلے کیا کرتے تھے، ایک دن آپ عبادت الٰہی کے لئے خلوت نشین رہتے اور ایک دن اپنے گھر والوں کے ساتھ گزارتے تھے۔ آپ کی ۹۹ بیویاں تھیں۔ آپ کتاب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام اور پھر حضرت یعقوب علیہ السلام کے فضائل و کمالات پڑھا کرتے تھے۔ جب انہوں نے کتب کے مطالعہ میں یہ سب کچھ پالیا تو عرض کی: اے میرے رب تمام بھلائی تو مجھ سے پہلے میرے آباؤ اجداد لے گئے ہیں۔ تو مجھے بھی وہی کچھ عطا کر جو ان کو عطا کیا تھا اور میرے ساتھ بھی وہی معاملہ فرما جو ان کے ساتھ کیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ تیرے آباؤ اجداد پر جو امتحانات ڈالے گئے تھے تم کو ابھی تک ان سے دوچار نہیں کیا گیا۔ ابراہیم علیہ السلام سے ان کے لخت جگر کو ذبح کروانے کا امتحان لیا گیا اور حضرت اسحاق علیہ السلام کی بینائی ختم کر کے آزمایا گیا۔ یعقوب علیہ السلام کو ان کے بیٹے کے فراق کی مصیبت میں ڈالا گیا اور تمہیں ان میں سے کسی آزمائش میں بھی نہیں ڈالا گیا۔ انہوں نے عرض کی: اے میرے رب! مجھے بھی ان جیسی آزمائش میں بے شک ڈال دے لیکن مجھے وہ عطا کر دے جو کچھ تو نے ان کو عطا کیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ ٹھیک ہے تمہیں آزمایا جائے گا تم تیار رہو۔ اس کے بعد کچھ وقت گزرا جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر شیطان سونے کی کبوتری بن کر ان کے قدموں میں آ کر گرا، اس وقت آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے اس کو اٹھانے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا تو وہ روشندان میں سے اڑ گئی۔ آپ دیکھنے لگے کہ کہاں جاتی ہے آپ کی نگاہیں اس کے تعاقب میں

تھیں کہ اچانک آپ کی نظر ایک عورت پر پڑی جو کہ چھت پر نہارہی تھی آپ نے دیکھا کہ وہ عورت بہت زیادہ حسین وجمیل ہے، اچانک اس کی نظر آپ پر پڑ گئی اس نے آپکو دیکھا اور پھر اپنے بال ڈھلکا لئے۔ پھر وہ آپ سے اوجھل ہوگئی۔اس وجہ سے آپ کے دل میں اس کی رغبت اور بھی بڑھ گئی۔آپ نے اس کے بارے میں معلومات کروائیں تو پتہ چلا کہ وہ شادی شدہ ہے اور اس کا شوہر کسی (فوجی) اسلحہ کے کارخانے میں کام کرتا ہے، آپ نے کارخانے کے مالک کو پیغام بھیجا اور اس کو حکم دیا کہ اس کو فلاں فلاں دشمن کے علاقے میں بھیج دو۔اس کو بھیج دیا گیا تو وہاں فتح ہوگئی۔آپ مسلسل اس کو جہاد میں بھیجتے رہے حتیٰ کہ تیسری مرتبہ وہ شہید ہوگیا۔تو آپ نے اس کی بیوی سے نکاح کرلیا۔جب آپ اس سے ہمبستر ہوئے تو ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی شکل میں دوفرشتے ان کے پاس بھیجے۔انہوں نے آپ کے پاس آنے کی اجازت مانگی تو وہ آپ کی عبادت کا دن تھا، اس لئے محافظوں نے ان کو اندر آنے سے منع کردیا تو وہ دونوں دیوار کود کر داؤد علیہ السلام کی مسجد میں آ گئے۔آپ نماز میں مشغول تھے، اس لئے آپ کو کچھ معلوم نہ ہوا، آپ نے اچانک دیکھا تو وہ دونوں آپ کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔حضرت داؤد علیہ السلام ان سے کچھ گھبرا گئے تو انہوں نے کہا: آپ ڈریئے مت۔ہم دوفریق ہیں، ہم میں سے ایک نے دوسرے کے ساتھ زیادتی کی ہے تو آپ ہمیں سچا فیصلہ فرمادیجئے اور خلاف حق نہ کیجئے۔اس کے بعد آپ کی خطاء کے اقرار کے سلسلہ میں طویل حدیث نقل فرمائی۔

4135۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَمِيْدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اِخْتَارَ اللّٰهُ لِنُبُوَّتِهِ وَانْتَخَبَ لِرِسَالَتِهِ دَاوُدَ بْنِ اِيْشَا فَجَمَعَ اللّٰهُ لَهُ ذٰلِكَ النُّوْرَ وَالْحِكْمَةَ وَزَادَهُ الزَّبُوْرَ مِنْ عِنْدِهِ فَمَلَكَ دَاوُدُ بْنُ اِيْشَا سَبْعِيْنَ سَنَةً فَانْصَفَ النَّاسَ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَقَضٰى بِالْفَصْلِ بَيْنَهُمْ بِالَّذِىْ عَلَّمَهُ اللّٰهُ وَاَعْطَاهُ مِنْ حِكْمَتِهِ وَاَمَرَ رَبُّنَا الْجِبَالَ فَاَطَاعَتْهُ وَاَلَانَ لَهُ الْحَدِيْدَ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاَمَرَ رَبُّنَا الْمَلَائِكَةَ تَحْمِلُ لَهُ التَّابُوْتَ فَلَمْ يَزَلْ دَاوُدُ يُدَبِّرُ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَنُوْرِهِ قَاضِيًا بِحَلَالِهِ نَاهِيًا عَنْ حَرَامِهِ حَتّٰى اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّقْبِضَهُ اِلَيْهِ اَوْحٰى اِلَيْهِ اَنِ اسْتَوْدِعْ نُوْرَ اللّٰهِ وَحِكْمَتِهِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ اِلٰى ابْنِكَ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَفَعَلَ

✧✧ ۔حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنی نبوت اور رسالت کے لئے حضرت داؤد بن ایشا علیہ السلام کو منتخب فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے وہ نور اور حکمت جمع فرمائی اور اپنی طرف سے ان کے لئے زبور کا اضافہ فرمایا۔حضرت داؤد بن ایشا علیہ السلام نے ستر سال حکومت کی۔آپ نے لوگوں کو انصاف دلایا اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ علم وحکمت سے ان میں درست فیصلے فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو حکم دیا تو وہ بھی آپ کے اطاعت گزار ہوگئے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ کے لئے لوہا نرم ہوگیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا تو وہ آپ کا تابوت اٹھاتے تھے۔چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے علم اور نور کے ساتھ مسلسل اللہ تعالیٰ کے حلال کو نافذ فرماتے اور اس کے حرام سے روکتے رہے۔حتیٰ کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض کرنے کا ارادہ فرمایا تو ان کی جانب وحی فرمائی کہ وہ اپنا ظاہر باطن تمام نور اور حکمت اپنے بیٹے سلیمان علیہ السلام کو دے دیں، تو انہوں نے ایسا ہی کیا۔

4136۔ اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ

عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِی هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ "وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ" قَالَ فِی زَبُوْرِ دَاوُدَ مِنْ بَعْدِ ذِكْرِ مُوْسٰی "اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُوْنَ" قَالَ الْجَنَّةُ

✧✧ -حضرت شعبی ،اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

قَالَ فِي زَبُوْرِ دَاوُدَ مِنْ بَعْدِ ذِكْرِ مُوْسٰی (الانبیاء:105)

''اور بے شک ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد لکھ دیا''۔(ترجمہ کنزالایمان،امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے متعلق فرماتے ہیں:حضرت داؤد علیہ السلام کی زبور میں موسیٰ علیہ السلام کے ذکر کے بعد یہ تھا کہ زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوتے ہیں۔آپ فرماتے ہیں:اس سے مراد''جنت''ہے۔

ذِكْرُ نَبِيِّ اللّٰهِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ وَمَا آتَاهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ

4137- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، اِمْلَاءً بِاِمْضَاءِ اَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ، حَدَّثَنِي شِهَابُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ:مَشَيْتُ مَعَ عَمِّي مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اِلٰى جَعْفَرٍ، فَقُلْتُ :زَعَمَ النَّاسُ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ سَاَلَ رَبَّهٗ اَنْ يَّهَبَ لَهٗ مُلْكًا لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَنَّهَا الْعِشْرِيْنَ، فَقَالَ :مَا اَدْرِيْ مَا اَحَادِيْثُ النَّاسِ، وَلٰكِنْ حَدَّثَنِي اَبِيْ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :لَمْ يُعَمِّرِ اللّٰهُ مَلِكًا فِيْ اُمَّةِ نَبِيٍّ مَضٰى قَبْلَهٗ مَا بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ مِنَ الْعُمُرِ فِيْ اُمَّتِهٖ

حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان کو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ حکومت کا ذکر

✧✧ عمر بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:میں اپنے چچا محمد بن علی بن حسین کے ہمراہ حضرت جعفر کے پاس گیا،میں نے ان سے کہا:لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے اللہ تعالیٰ سے ایسی بادشاہی مانگی تھی جو ان کے بعد کسی کو نہ ملے اور بے شک وہ ۲۰ ہیں۔آپ نے کہا:میں یہ نہیں جانتا کہ لوگ کیا کہتے ہیں۔تاہم میرے والد علی بن حسین نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام میں سے ان کی امت میں اتنی لمبی حکومت کسی نے نہیں کی،جتنی لمبی حکومت اس نبی نے اپنی امت میں کی ہے۔

4138- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ "وَدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ اِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ" قَالَ كَرْمٌ قَدْ اَنْبَتَتْ عَنَاقِيْدَهٗ فَاَفْسَدَتْهُ الْغَنَمُ قَالَ فَقَضٰى دَاوُدُ بِالْغَنَمِ لِصَاحِبِ الْكَرْمِ فَقَالَ سُلَيْمَانُ غَيْرُ هٰذَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ

تَدْفَعُ الْكَرَمَ اِلٰى صَاحِبِ الْغَنَمِ فَيَقُوْمُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَعُوْدَ كَمَا كَانَ وَتَدْفَعُ الْغَنَمَ اِلٰى صَاحِبِ الْكَرَمِ فَيُصِيْبُ مِنْهَا حَتّٰى اِذَا عَادَ الْكَرَمُ كَمَا كَانَ دَفَعْتَ الْكَرَمَ اِلٰى صَاحِبِهٖ وَدَفَعْتَ الْغَنَمَ اِلٰى صَاحِبِهَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ "فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا !<

✦✦ -حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

دَاوٗدَ وَسُلَيْمَانَ اِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ(الانبياء:78)

''اور داؤد اور سلیمان کو یاد کرو جب کھیتی کا ایک جھگڑا چکاتے تھے جب رات کو اس میں کچھ لوگوں کی بکریاں چھوٹیں اور ہم ان کے حکم کے وقت حاضر تھے''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے بارے میں فرماتے ہیں: ایک انگوروں کی بیل تھی جس پر گچھے آچکے تھے۔اس کو بکریوں نے خراب کر ڈالا۔حضرت داؤد علیہ السلام نے فیصلہ کیا کہ یہ بکریاں انگوروں کی بیل کے مالک کے حوالے کر دی جائیں تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ کے نبی علیہ السلام! آپ اس فیصلے پر نظر ثانی فرمائیں۔انہوں نے پوچھا: تو کیا فیصلہ کیا جائے؟ آپ نے فرمایا: انگور کی بیل بکریوں کے مالک کے حوالے کر دیں تا آنکہ دوبارہ برآور ہو جائیں اور اس وقت تک بکریاں انگور کے مالک کے حوالے کر دیں۔جب انگور کی بیل دوبارہ اسی حالت پر آجائے گی جس پر تھی تو بکریاں، بکریوں کے مالک کو دے دی جائیں اور انگور کی بیل اس کے مالک کو دی جائے۔اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا(الانبياء:79)

''ہم نے وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا اور دونوں کو حکومت اور علم عطا کیا''۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

4139- اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ السَّلَمِيُّ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اُعْطِيَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ مُلْكَ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا فَمَلَكَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ سَبْعَمِائَةِ سَنَةٍ وَّسِتَّةَ اَشْهُرٍ مَلَكَ اَهْلَ الدُّنْيَا كُلَّهُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّيَاطِيْنِ وَالدَّوَابِّ وَالطَّيْرِ وَالسِّبَاعِ وَاُعْطِيَ عِلْمُ كُلِّ شَيْءٍ وَمَنْطِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَفِيْ زَمَانِهٖ صُنِعَتِ الصَّنَائِعُ الْمُعْجِبَةُ الَّتِيْ مَا سَمِعَ بِهَا النَّاسُ وَسُخِّرَتْ لَهٗ فَلَمْ يَزَلْ مُدَبِّرًا بِاَمْرِ اللّٰهِ وَنُوْرِهٖ وَحِكْمَتِهٖ حَتّٰى اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّقْبِضَهٗ اَوْحٰى اِلَيْهِ اَنِ اسْتَوْدِعْ عِلْمَ اللّٰهِ وَحِكْمَتَهٗ اَخَاهُ وَوَلَدَ دَاوٗدَ وَكَانُوْا اَرْبَعَ مِائَةٍ وَّثَمَانِيْنَ رَجُلًا بِلَا رِسَالَةٍ

✦✦ -حضرت جعفر بن محمد کا بیان ہے کہ ''حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کو زمین کے مشارق اور مغارب کی حکومت دی گئی تھی۔چنانچہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے جنات، انسان، شیاطین، جانوروں، پرندوں اور درندوں تمام دنیا پر سات سو سال اور چھ مہینے حکومت کی۔آپ کو ہر چیز کا علم دیا گیا تھا اور ہر چیز کی بولی سکھائی گئی تھی۔آپ کے زمانے میں بڑی عجیب وغریب ایجادات ہوئیں، جن کے متعلق انسان نے کبھی سنا تک نہ تھا اور تمام چیزیں آپ کے زیر نگین تھیں۔آپ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کے نور اور حکمت کے ساتھ حکومت کی تدبیر فرماتے رہے حتیٰ کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض کرنے کا ارادہ کیا تو ان کی طرف وحی فرمائی

کہ وہ اپنا علم وحکمت اپنے بھائی اور داؤد علیہ السلام کے بیٹے کے سپرد کردیں۔ چنانچہ ان میں ۴۸۰ افراد ایسے ہیں جن کو رسالت نہیں ملی۔

4140۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اَرَخَ بَنُوْ اِسْحَاقَ مِنْ مَبْعَثِ مُوْسٰى اِلٰى مُلْكِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ قَالَ اُخِذَتْ اِلَيْهِ النُّبُوَّةُ وَالرِّسَالَةُ اَنْ يَّهَبَ لَهُ مُلْكًا لَّا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ فَسُخِّرَ لَهُ الْجِنُّ وَالْاِنْسُ وَالطَّيْرُ وَالرِّيْحُ

✧✧ امام شعبی کہتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بعثت سے لے کر سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی حکومت تک بنواسحاق نے تاریخ رقم کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا::

وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ (النمل:16)

''اور سلیمان داؤد کا جانشین ہوا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ فرماتے ہیں: ان کو نبوت ورسالت کے ہمراہ ایسی حکومت ملی تھی جو ان کے بعد کسی کو نہیں ملی۔ چنانچہ ان کے لئے جنات، انسان، پرندے اور ہوائیں مسخر کردی گئی تھیں۔

4141۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبُوْشَنْجِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِيْ حَجَّاجٌ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ كَانَ عَسْكَرُهُ مِائَةَ فَرْسَخٍ خَمْسَةٌ وَّعِشْرُوْنَ مِنْهَا لِلْاِنْسِ وَخَمْسَةٌ وَّعِشْرُوْنَ لِلْجِنِّ وَخَمْسَةٌ وَّعِشْرُوْنَ لِلْوَحْشِ وَخَمْسَةٌ وَّعِشْرُوْنَ لِلطَّيْرِ وَكَانَ لَهُ اَلْفُ بَيْتٍ مِّنْ قَوَارِيْرَ عَلَى الْخَشَبِ مِنْهَا ثَلَاثُ مِائَةٍ صَرِيْحَةً وَسَبْعُ مِائَةٍ سِرِّيَّةً فَاَمَرَ الرِّيْحَ الْعَاصِفَ فَرَفَعَتْهُ فَاَمَرَ الرِّيْحَ فَسَارَتْ بِهٖ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَسِيْرُ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَنِّيْ قَدْ زِدْتُّ فِيْ مُلْكِكَ اَنْ لَّا يَتَكَلَّمَ اَحَدٌ مِّنَ الْخَلَائِقِ بِشَيْءٍ اِلَّا جَاءَتِ الرِّيْحُ فَاَخْبَرَتْكَ

✧✧ حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کا لشکر ایک سو فرسخ تک پھیلا ہوتا تھا (اور ایک فرسخ آٹھ کلومیٹر کا ہوتا ہے) ان میں سے ۲۵ فرسخ انسانوں کے لئے، ۲۵ جنات کے لئے، ۲۵ درندوں کے لئے اور ۲۵ فرسخ پرندوں کے لئے تھا۔ آپ کے لکڑی پر شیشے کے ایک ہزار محل تھے۔ ان میں سے تین سو ظاہر تھے جبکہ ۷۰۰ چھپے ہوئے تھے۔ پھر آپ نے ہوا کو حکم دیا تو اس نے ان کو اٹھالیا، پھر ہوا کو حکم دیا تو وہ اس کو لے کر چل پڑی۔ ایک دفعہ آپ زمین اور آسمان کے درمیان سیر کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی جانب وحی فرمائی۔ ''میں نے آپ کی حکومت میں یہ اضافہ بھی کردیا ہے کہ مخلوقات میں سے کوئی بھی، جو بھی بات کرے گا، ہوا اس کی خبر آپ تک پہنچادے گی۔

4142۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَانِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ جَنَادَةَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ يُوْضَعُ لَهُ سِتُّ مِائَةِ كُرْسِيٍّ ثُمَّ يَجِيْءُ اَشْرَافُ الْاِنْسِ فَيَجْلِسُوْنَ مِمَّا يَلِيْهِ ثُمَّ

يَجِيْءُ اَشْرَافُ الْجِنِّ فَيَجْلِسُوْنَ مِمَّا يَلِي اَشْرَافَ الْاِنْسِ ثُمَّ يَدْعُوْ الطَّيْرَ فَتَظِلَّهُمْ ثُمَّ يَدْعُوْ الرِّيْحَ فَتَحْمِلُهُمْ قَالَ فَيَسِيْرُ فِي الْغَدَاةِ الْوَاحِدَةِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ

✧✧۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے ۶۰۰ کرسیاں رکھی جاتی تھیں پھر سر کردہ انسان آکر حضرت سلیمان علیہ السلام کے سب سے قریبی کرسیوں پر بیٹھ جاتے پھر سر کردہ جنات آتے اور انسانوں سے پیچھے بیٹھتے۔ پھر پرندوں کو بلایا جاتا وہ ان سب پر سایہ کرتے، پھر ہوا کو بلایا جاتا وہ ان سب کو اٹھالیتی تو یہ لوگ ایک دن میں پورے مہینے کا سفر کر لیتے۔

4143۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبَانَ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَادِعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُوْلُ مَلَكَ الْاَرْضَ اَرْبَعَةٌ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَذُو الْقَرْنَيْنِ وَرَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ حَلْوَانَ وَرَجُلٌ اٰخَرُ فَقِيْلَ لَهُ الْخِضْرُ فَقَالَ لَا

✧✧۔حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چار آدمیوں نے پوری روئے زمین پر حکومت کی ہے۔

(1) حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام۔

(2) ذوالقرنین۔

(3) اہل حلوان کا ایک آدمی۔

(4) ایک اور آدمی ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: (کیا وہ چوتھے آدمی) حضرت خضر ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔

(تفسیر خازن، تفسیر حقی، زادالمسیر اور تفسیر بغوی میں مجاہد کے حوالے نقل کیا گیا ہے کہ

ملك الارض اربعة مؤمنان وكافران فالمؤمنان سليمان وذو القرنين والكافران نمرود وبخت نصر

چار آدمیوں کو پوری روئے زمین کی حکومت دی گئی تھی ان میں سے دو مومن تھے اور دو کافر۔ مومن حضرت سلیمان اور ذوالقرنین تھے اور کافر نمرود اور بخت نصر تھے۔ شفیق)

ذِكْرُ زَكَرِيَّا بْنِ اٰدَنَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

4144۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ السَّلَمِيُّ اَنْبَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادِ بْنِ طَلْحَةَ الْقَنَادُ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ مُرَّةَ وَاَبِي مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَنِ السُّدِّيِّ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالُوْا كَانَ اٰخِرُ اَنْبِيَاءِ بَنِي اِسْرَائِيْلَ زَكَرِيَّا بْنِ اٰدَنَ بْنِ مُسْلِمٍ وَكَانَ مِنْ ذُرِّيَّةِ يَعْقُوْبَ قَالَ يَرِثُنِي مُلْكِي وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ النُّبُوَّةَ

حضرت زکریا بن آدن علیہ السلام کا ذکر

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کے آخری نبی حضرت زکریا بن آدن بن مسلم علیہ السلام ہیں۔ یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد امجاد میں سے ہیں۔ آپ نے فرمایا: مجھ سے میری حکومت کا وارث ہو اور آل یعقوب علیہ السلام سے نبوت کا۔

4145۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَانَ زَكَرِيَّا نَجَّارًا،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ يَحْيٰى بْنِ زَكَرِيَّا نَبِيِّ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

4146۔ اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ وَاَبِىْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ سِرًّا فَقَالَ رَبِّ اِنِّىْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّىْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا وَاِنِّىْ خِفْتُ الْمَوَالِىَ مِنْ وَّرَائِىْ وَهُمُ الْعَصَبَةُ وَكَانَتِ امْرَاَتِىْ عَاقِرًا فَهَبْ لِىْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا يَّرِثُنِىْ يَرِثُ نَبُوَّتِىْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ يَرِثُ نَبُوَّةَ اٰلِ يَعْقُوْبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا وَّقَوْلُهُ هَبْ لِىْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً يَقُوْلُ مَنَازِلَهُ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ وَقَالَ رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ جِبْرِيْلُ وَهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّىْ فِى الْمِحْرَابِ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا لَّمْ يُسَمَّ قَبْلَهُ اَحَدٌ يَّحْيٰى وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ يُصَدِّقُ عِيْسٰى وَحَصُوْرًا وَّالْحَصُوْرُ الَّذِىْ لَا

حدیث: 4145

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 2379 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 2150 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 7934 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 5142 اخرجه ابويعلى الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 6426 اخرجه ابن راهويه الحنظلی فی "مسنده" طبع مكتبه الايمان مدينه منوره (طبع اول) 1412ھ/1991ء رقم الحديث: 24

يُرِيْدُ النِّسَآءَ فَلَمَّا سَمِعَ النِّدَآءَ جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَقَالَ لَهُ يَا زَكَرِيَّا اِنَّ الصَّوْتَ الَّذِیْ سَمِعْتَ لَيْسَ مِنَ اللّٰهِ اِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ سَخَّرَ بِكَ وَلَوْ كَانَ مِنَ اللّٰهِ اَوْحَاهُ اِلَيْكَ كَمَا يُوْحِیْ اِلَيْكَ وَغَيْرَهُ مِنَ الْاَمْرِ فَشَكَّ مَكَانَهُ وَقَالَ اَنّٰی يَكُوْنُ لِیْ غُلَامٌ يَقُوْلُ مِنْ اَيْنَ يَكُوْنُ وَقَدْ بَلَغَنِیَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِیْ عَاقِرٌ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کا تذکرہ

✦✦ - حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت زکریا علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے تنہائی میں دعا مانگی ''اے میرے رب! میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں اور بڑھاپے کی وجہ سے سر میں چاندی آ گئی ہے اور اے میرے رب میں تجھے پکار کر کبھی نامراد نہ رہا اور مجھے اپنے بعد اپنے قرابت والوں کا ڈر ہے۔ وہ عصبہ (قریبی مرد رشتہ دار) ہیں اور میری عورت بانجھ ہے۔ تو مجھے اپنے پاس سے کوئی ایسا دے ڈال جو میرا کام اٹھائے، وہ میرا جانشین ہو اور اولاد یعقوب علیہ السلام کا وارث ہو اور اے میرے رب! اسے پسندیدہ کر۔

وہ یہ بھی دعا مانگا کرتے تھے: اے میرے رب! مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد، بے شک تو ہی دعا سننے والا۔ اور کہا: اے اللہ! مجھے تنہا نہ چھوڑ اور تو ہی بہتر وارث ہے۔

تو فرشتوں نے ان کو آواز دی۔ یہ حضرت جبریل علیہ السلام تھے، اس وقت حضرت زکریا علیہ السلام اپنی نماز کی جگہ نماز پڑھ رہے تھے (یہ آواز دی) بے شک اللہ تعالیٰ آپ کو ایک لڑکے کی خوشخبری دیتا ہے جس کا نام یحییٰ علیہ السلام ہوگا اور اس سے پہلے کبھی کسی کا یہ نام نہیں رکھا گیا۔ اور فرشتوں نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ آپ کو مژدہ دیتا ہے یحییٰ علیہ السلام کا جو اللہ تعالیٰ کی طرف کے ایک کلمہ کی تصدیق کرے گا اور سردار اور ہمیشہ کے لئے عورتوں سے بچنے والا۔ جب آپ نے یہ آواز سنی تو آپ کے پاس شیطان آیا اور بولا: اے زکریا! تم نے جو یہ آواز سنی ہے یہ من جانب اللہ نہیں ہے بلکہ یہ تو شیطان کی طرف سے ہے۔ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی تو جس طرح آپ پر اور دیگر انبیاء پر وحی آتی ہے اس انداز میں آتی۔ تو حضرت زکریا علیہ السلام کو شک پیدا ہو گیا اور کہنے لگے: میرے ہاں لڑکا کیسے ہوگا؟ جبکہ میں بوڑھا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یوں ہی کرتا ہے جو چاہے، میں نے تجھے پیدا کیا جبکہ تو کچھ نہ تھا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4147 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسَى الْقَاضِیُّ بِبُخَارٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ اَنْبَاَ مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضَّبَعِیُّ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجُوْنِیِّ عَنْ نَوْفٍ الْبُكَالِیِّ قَالَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ فَقَالَ "رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ" "اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا" اَلْاٰيَاتِ ثُمَّ قَالَ "قَالَ رَبِّ اَنّٰی يَكُوْنُ لِیْ غُلَامٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا قَالَ كَذٰلِكَ

قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّي اٰيَةً قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا" قَالَ فَخَتَمَ عَلٰى لِسَانِهٖ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيْهِنَّ وَهُوَ صَحِيْحٌ لَّا يَتَكَلَّمُ "فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا يَا يَحْيٰى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ وَّآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا" الْاٰيَاتِ اِلٰى يُبْعَثُ حَيًّا

✧✧ -حضرت نوف البکالی فرماتے ہیں: حضرت زکریا علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں دعا مانگی:

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ (آل عمران:38)

''اے میرے رب! دے مجھے اپنے پاس سے ستھری اولاد، بے شک تو ہی ہے دعا سننے والا''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا (مریم:4)

''اور سر سے بڑھاپے کا بھبھوکا پھوٹا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر کہنے لگے:

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلَامٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا (مریم:8)

''میرے لڑکا کہاں سے ہوگا میری عورت تو بانجھ ہے اور میں بڑھاپے سے سوکھ جانے کی حالت کو پہنچ گیا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

قَالَ كَذٰلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا (مریم:9)

''فرمایا: ایسا ہی ہے تیرے رب نے فرمایا: وہ مجھے آسان ہے اور میں نے تو اس سے پہلے تجھے اس وقت بنایا جب تو کچھ بھی نہیں تھا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْ اٰيَةً قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَ لَيَالٍ سَوِيًّا (مریم:10)

''عرض کی: اے میرے رب! مجھے کوئی نشانی دے دے۔ فرمایا تیری نشانی یہ ہے کہ تو تین رات دن لوگوں سے کلام نہ کرے بھلا چنگا ہو کر''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

چنانچہ آپ کی زبان سیل کر دی گئی، آپ بالکل صحیح سلامت ہونے کے باوجود تین دن اور تین راتیں کسی سے بات نہ کر سکے۔

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا يَا يَحْيٰى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ وَّآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا (مریم:11)

''تو وہ اپنی قوم پر مسجد سے باہر آیا تو انہیں اشارہ سے کہا کہ صبح وشام تسبیح کرتے رہو۔ اے یحییٰ کتاب مضبوط تھام اور ہم نے اسے بچپن ہی میں نبوت دی''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

یہ آیات "یبعث حیا" تک نازل ہوئیں۔

4148- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدُوْنَ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْعَسْكَرِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ غَانِمٍ حَدَّثَنَا سَلْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ كَانَ زَكَرِيَّا وَعِمْرَانَ تَزَوَّجَا اُخْتَيْنِ فَكَانَتْ اُمُّ يَحْيٰى عِنْدَ زَكَرِيَّا وَكَانَتْ اُمُّ مَرْيَمَ عِنْدَ عِمْرَانَ فَهَلَكَ عِمْرَانُ وَاُمُّ مَرْيَمَ حَامِلٌ بِمَرْيَمَ وَهِيَ جَنِيْنٌ فِي بَطْنِهَا وَكَانَتْ فِيْمَ يَزْعَمُوْنَ قَدْ اَمْسَكَ اللّٰهُ عَنْهَا الْوَلَدَ حَتّٰى اَيِسَتْ وَكَانُوْا اَهْلَ بَيْتٍ مِّنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ

✧✧ -محمد بن اسحاق کہتے ہیں: حضرت زکریا علیہ السلام اور عمران علیہ السلام دونوں کی بیویاں آپس میں سگی بہنیں تھیں۔ چنانچہ یحییٰ علیہ السلام کی والدہ زکریا کی بیوی تھیں اور مریم کی والدہ عمران علیہ السلام کی بیوی تھی۔عمران کا انتقال ہوگیا، اس وقت حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی والدہ حاملہ تھیں۔ان کے پیٹ میں مریم رضی اللہ عنہا تھی۔ان کے بارے میں لوگوں کا یہ موقف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اولاد نہیں دی حتیٰ کہ یہ سن ایاس کو پہنچ گئیں جبکہ ان کے گھر والے اللہ تعالیٰ کے مقرب لوگ تھے۔

4149- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، وَاَبُوْ سَلَمَةَ، قَالَا :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ، وَيُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، وَحُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يُّوْسُفَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :مَا مِنْ اٰدَمِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَخْطَاَ اَوْ هَمَّ بِخَطِيْئَةٍ اَوْ عَمِلَهَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا لَمْ يَهِمَّ بِخَطِيْئَةٍ وَلَمْ يَعْمَلْهَا

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر آدمی سے خطا ہوئی ہے، یا خطا کا ارادہ کیا ہے یا اس پر عمل کیا ہے۔سوائے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے کہ انہوں نے نہ کبھی گناہ کا سوچا اور نہ عملاً گناہ کیا۔

4150- اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَحْمَسِيُّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنِي مُدْرِكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ يَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّا سَيِّدًا وَحَصُوْرًا وَّكَانَ لَا يَقْرُبُ النِّسَآءَ وَلَا يَشْتَهِيْهِنَّ وَكَانَ شَابًّا حَسَنَ الْوَجْهِ وَالصُّوْرَةِ لَيِّنَ الْجَنَاحِ قَلِيْلَ الشَّعْرِ قَصِيْرَ الْاَصَابِعِ طَوِيْلَ الْاَنْفِ اَقْرَنَ الْحَاجِبَيْنِ دَقِيْقَ الصَّوْتِ كَثِيْرَ الْعِبَادَةِ قَوِيًّا فِي طَاعَةِ اللّٰهِ

✧✧ -حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یحییٰ بن زکریا علیہما السلام سردار تھے اور عورتوں سے بچنے والے تھے، یہ عورتوں کے قریب بھی نہیں جاتے تھے، نہ ان کی خواہش کرتے تھے۔حالانکہ آپ خوبصورت نوجوان تھے، نرم بازوؤں والے، کم بالوں والے، چھوٹی انگلیوں والے، لمبی ناک والے، ملی ہوئی ابروؤں والے، باریک آواز والے۔ بہت زیادہ عبادت گزار اور طاعت الٰہی میں بہت طاقتور تھے۔

4151- اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ جَنَادَةَ

حدیث 4149

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث:2689

حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بُعِثَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ وَيَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّا فِي اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا مِّنَ الْحَوَارِيِّيْنَ يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ قَالَ وَكَانَ فِيْمَا يَنْهَوْنَهُمْ عَنْهُ نِكَاحَ ابْنَةِ الْاَخِ قَالَ وَكَانَتْ لِمَلِكِهِمُ ابْنَةُ اَخٍ تُعْجِبُهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتَزَوَّجَهَا فَكَانَتْ لَهَا كُلَّ يَوْمٍ حَاجَةً يَقْضِيْهَا فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ اُمَّهَا قَالَتْ لَهَا اِذَا دَخَلْتِ عَلَى الْمَلِكِ فَسَاَلَكِ حَاجَتَكِ فَقُوْلِيْ حَاجَتِيْ اَنْ تَذْبَحَ لِيْ يَحْيٰى بْنَ زَكَرِيَّا فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ سَاَلَهَا حَاجَتَهَا فَقَالَتْ حَاجَتِيْ اَنْ تَذْبَحَ يَحْيٰى بْنَ زَكَرِيَّا فَقَالَ سَلِيْنِيْ غَيْرَ هٰذَا فَقَالَتْ مَا اَسْاَلُكَ اِلَّا هٰذَا فَقَالَ فَلَمَّا اَبَتْ عَلَيْهِ دَعَا يَحْيٰى بْنَ زَكَرِيَّا وَدَعٰى بِطَشْتٍ فَذَبَحَهُ فَنَدَرَتْ قَطْرَةٌ مِّنْ دَمِهِ عَلَى الْاَرْضِ فَلَمْ تَزَلْ تَغْلِيْ حَتّٰى بَعَثَ اللّٰهُ بُخْتَ نَصَّرَ عَلَيْهِمْ فَجَآءَتْهُ عَجُوْزٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَدَلَّتْهُ عَلٰى ذٰلِكَ الدَّمِ فَاَلْقَى اللّٰهُ فِيْ قَلْبِهِ اَنْ يَّقْتُلَ عَلٰى ذٰلِكَ الدَّمِ مِنْهُمْ حَتّٰى يَسْكُنَ فَقَتَلَ سَبْعِيْنَ اَلْفًا مِّنْهُمْ مِنْ سِنٍّ وَاحِدَةٍ حَتّٰى سَكَنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ اِسْنَادُهُ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اور حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو بارہ بارہ ہزار حواریوں میں مبعوث فرمایا۔ یہ لوگوں کو تعلیم دیا کرتے تھے۔ ان کی تعلیمات کے مطابق بھائی کی بیٹی یعنی بھتیجی کے ساتھ نکاح کرنا حرام تھا۔ ان کے بادشاہ کی ایک بھتیجی تھی جس کو بادشاہ پسند کرتا تھا اور اس سے نکاح کرنا چاہتا تھا تو وہ ہر دن اس کی ایک حاجت پوری کیا کرتا تھا۔ یہ بات اس لڑکی کی ماں تک پہنچی تو اس نے اپنی لڑکی کو سمجھاتے ہوئے کہا: جب تو بادشاہ کے پاس جائے اور وہ تیری حاجت پوچھے تو تو کہنا: میری حاجت یہ ہے کہ تم میری خاطر یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو ذبح کردو۔ جب وہ بادشاہ کے پاس گئی، اس نے اس سے حاجت پوچھی، تو اس نے کہا: میری حاجت یہ ہے کہ تم یحییٰ بن زکریا کو ذبح کردو۔ اس نے کہا: اس کے علاوہ کوئی فرمائش کرو۔ اس نے کہا: میری اس کے علاوہ آپ سے اور کوئی فرمائش نہیں ہے۔ جب یہ اپنی ضد پر اڑ گئی تو بادشاہ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو بلوایا اور ایک بڑا تھال منگوایا اور اس میں آپ کو ذبح کرڈالا، اس تھال میں سے خون کا ایک قطرہ زمین پر گر گیا تو وہ مسلسل تڑپتا رہا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے بخت نصر کو ان پر مسلط فرمایا۔ بنی اسرائیل کی ایک بوڑھی خاتون نے بخت نصر کو اس خون کی کہانی سنائی، تو اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ وہ ان سے انتقام لے گا، جب تک اس خون کو قرار نہیں آتا اس وقت میں ان کو قتل کرتا رہوں گا۔ چنانچہ صرف ایک سال میں اس نے ستر ہزار لوگوں کو قتل کیا۔ تب کہیں اس قطرہ خون کو سکون ملا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا

4152۔ فَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَدَّادٍ الْمَسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَتَلْتُ بِيَحْيٰى بْنِ زَكَرِيَّا سَبْعِيْنَ اَلْفًا وَاِنِّيْ قَاتِلٌ بِابْنِ

ابْنَتِكَ سَبْعِينَ اَلْفًا وَّسَبْعِينَ اَلْفًا وَقَدْ رَوَاهُ حَمِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْخَزَّازُ عَنْ اَبِى نُعَيْمٍ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب وحی فرمائی کہ میں نے یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے بدلے ستر ہزار لوگ قتل کئے تھے اور بے شک میں آپ کے نواسے کے بدلے اس سے دگنے لوگ قتل کروں گا۔

✿✿ اس حدیث کو حمید بن الربیع الخزاز نے ابونعیم کے حوالے سے بیان کیا ہے۔

ذِكْرُ نَبِيِّ اللّٰهِ وَرُوْحِهِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَا

4153- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى عَمْرَةَ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ الْاَنْبِيَاءُ اِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ اُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ وَلَيْسَ بَيْنِى وَبَيْنَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ نَبِيٌّ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

اللہ کے نبی اور اس کی روح حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا ذکر

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا اور آخرت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سب سے زیادہ قریب میں ہوں اور تمام انبیاء علیہم السلام باپ کی طرف سے بھائی ہیں جبکہ ان کی مائیں مختلف ہیں اور ان سب کا دین ایک ہی ہے اور میرے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان اور کوئی نبی نہیں ہے۔

✣✣ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صحیح ہے۔

4154- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَنَّةٌ وَلَدَتْ مَرْيَمَ وَمَرْيَمُ وَلَدَتْ عِيْسٰى

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حنہ کے ہاں مریم پیدا ہوئیں اور مریم علیہا السلام کے ہاں عیسیٰ علیہ السلام

4155- حَدَّثَنِى عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٌ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرٍو الْعَنْقَزِيُّ حَدَّثَنِى اَبِى حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّى قَالَ وُلِدَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

حدیث: 4153

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دارابن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ 1987ء 3259 اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2365 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث: 8231 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 6194

✧✧ -حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عیسیٰ ۱۰ محرم الحرام کے دن پیدا ہوئے۔

4156- اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ اَبِي مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا خَرَجَتْ مَرْيَمُ اِلَى جَانِبِ الْمِحْرَابِ بِحَيْضٍ اَصَابَهَا فَلَمَّا طَهُرَتْ اِذْ هِيَ بِرَجُلٍ مَّعَهَا وَهُوَ قَوْلُهُ "فَاَرْسَلْنَا اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا" وَهُوَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَزِعَتْ مِنْهُ فَقَالَتْ "اِنِّيْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا" اَلْاٰيَةَ فَخَرَجَتْ وَعَلَيْهَا جِلْبَابُهَا فَاَخَذَ بِكُمِّهَا فَنَفَخَ فِي جَيْبِ دِرْعِهَا وَكَانَ مَشْقُوْقًا مِنْ قُدَّامِهَا فَدَخَلَتِ النَّفْخَةُ صَدْرَهَا فَحَمَلَتْ فَاَتَتْهَا اُخْتُهَا امْرَاَةُ زَكَرِيَّا لَيْلَةً تَزُوْرُهَا فَلَمَّا فَتَحَتْ لَهَا الْبَابَ اِلْتَزَمَتْهَا فَقَالَتِ امْرَاَةُ زَكَرِيَّا يَا مَرْيَمُ اَشَعُرْتِ اَنِّيْ حُبْلٰى فَقَالَتْ مَرْيَمُ اَيْضًا اَشَعُرْتِ اَنِّيْ حُبْلٰى فَقَالَتِ امْرَاَةُ زَكَرِيَّا فَاِنِّيْ وَجَدْتُ مَا فِي بَطْنِي يَسْجُدُ لِلَّذِيْ فِي بَطْنِكَ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ "مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ" فَوَلَدَتِ امْرَاَةُ زَكَرِيَّا يَحْيٰى وَلَمَّا بَلَغَ اَنْ تَضَعَ مَرْيَمُ خَرَجَتْ اِلَى جَانِبِ الْمِحْرَابِ فَاَجَاءَهَا الْمَخَاضُ اِلَى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ اِسْتِحْيَاءً مِّنَ النَّاسِ "يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا فَنَادَاهَا" جِبْرِيْلُ "مِنْ تَحْتِهَا اَلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا وَهُزِّيْ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا" فَهَزَّتْهُ فَاُجْرِيَ لَهَا فِي الْمِحْرَابِ نَهْرًا وَالسَّرِي النَّهْرُ فَتَسَاقَطَتِ النَّخْلَةُ رُطَبًا جَنِيًّا فَلَمَّا وَلَدَتْهُ ذَهَبَ الشَّيْطَانُ فَاَخْبَرَ بَنِي اِسْرَائِيْلَ اَنَّ مَرْيَمَ وَلَدَتْ فَلَمَّا اَرَادُوْهَا عَلَى الْكَلَامِ اَشَارَتْ اِلٰى عِيْسٰى فَتَكَلَّمَ عِيْسٰى فَقَالَ "اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا وَجَعَلَنِيْ مُبَارَكًا" فَلَمَّا وُلِدَ عِيْسٰى لَمْ يَبْقَ فِي الْاَرْضِ صَنَمٌ يُّعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِلَّا وَقَعَ سَاجِدًا لِوَجْهِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -ابومالک، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا اور مرہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت مریم علیہا السلام حیض آنے کی وجہ سے محراب کی طرف نکلیں۔ جب آپ پاک ہوئیں تو ان کے پاس ایک مرد کھڑا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَاَرْسَلْنَا اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا(مریم:17)

"تو اس کی طرف ہم نے اپنا روحانی بھیجا وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کے روپ میں ظاہر ہوا"۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

وہ حضرت جبریل تھے۔ آپ اس کو دیکھ کر گھبرا گئیں اور بولیں:

اِنِّيْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا(مریم:18)

"میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تجھے خدا کا ڈر ہے"۔(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

وہ بولے:

اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا (مریم: 19)

''میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ وہاں سے نکلیں اور آپ کے اوپر آپ کی بڑی چادر تھی۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے اس کا کنارہ پکڑ کر آپ کے دوپٹے میں پھونک ماری، یہ دوپٹہ آگے سے کچھ پھٹا ہوا تھا۔ یہ پھونک آپ کے سینے میں گئی، جس کی وجہ سے آپ حاملہ ہوگئیں۔ آپ رات کے وقت اپنی بہن زکریا کی بیوی کے پاس ملنے کے لئے گئیں۔ جب اس نے دروزہ کھولا تو وہ ان سے لپٹ گئیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی زوجہ نے کہا: کیا تجھے معلوم ہے کہ میں حمل سے ہوں؟ حضرت مریم علیہا السلام نے جواباً کہا: جی ہاں اور کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں بھی حمل سے ہوں۔ تو حضرت زکریا علیہ السلام کی بیوی نے کہا: میں محسوس کر رہی ہوں کہ میرے پیٹ میں جو ہے وہ اس کو سجدہ کر رہا ہے جو آپ کے پیٹ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ

''جو اللہ کی طرف سے ایک کلمہ کی تصدیق کرے گا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو حضرت زکریا علیہ السلام کی بیوی نے یحیٰی علیہ السلام کو جنم دیا اور جب حضرت مریم علیہا السلام کے ہاں بچے کی پیدائش کا وقت آیا تو آپ محراب کی جانب نکل گئیں۔ پھر دردِزہ کی وجہ سے وہ ایک کھجور کی جڑ میں آگئیں۔ لوگوں سے شرم کی ماری مریم علیہا السلام کہنے لگی:

يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا فَنَادَاهَا (مریم: 23)

''ہائے کسی طرح میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی اور بھولی بسری ہو جاتی''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو حضرت جبریل نے نیچے کی طرف سے آواز دی:

اَلَّا تَحْزَنِي قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا وَهُزِّيْ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا (مریم: 24)

''کہ غم نہ کھا بے شک تیرے رب نے نیچے ایک نہر بہادی ہے اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر تازی پکی کھجوریں گریں گی''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)۔

حضرت مریم علیہا السلام نے اس کو ہلایا تو ان کے لئے محراب میں نہر جاری کر دی گئی۔ ''السری'' نہر کو کہتے ہیں۔ تو کھجور کے درخت سے تازی پکی کھجوریں گرنے لگیں۔ جب ان کے ہاں عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوگئی تو شیطان نے بنی اسرائیل کو خبر دے دی کہ مریم علیہا السلام نے بچہ جنا ہے۔ جب لوگوں نے حضرت مریم علیہا السلام سے وضاحت چاہی تو آپ نے (بجائے اس کے کہ اپنی صفائی خود بیان کرتیں) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جانب اشارہ کر دیا تو عیسیٰ علیہ السلام بول اٹھے:

اِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ اٰتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا (مریم: 30,31)

''میں ہوں اللہ کا بندہ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا نبی کیا اور اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

جب عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو روئے زمین کا ہر وہ بت جس کی عبادت کی جاتی تھی وہ سجدہ ریز ہوگیا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4157۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسٰى، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ وَفْدَ نَجْرَانَ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوْا :مَا تَقُوْلُ فِيْ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؟ فَقَالَ :هُوَ رُوحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ، قَالُوْا لَهُ :هَلْ لَكَ اَنْ نُلاعِنَكَ اَنَّهُ لَيْسَ كَذٰلِكَ ؟ قَالَ:وَذَاكَ اَحَبُّ اِلَيْكُمْ ؟ قَالُوْا :نَعَمْ، قَالَ :فَاِذَا شِئْتُمْ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَمَعَ وَلَدَهُ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، فَقَالَ رَئِيسُهُمْ :لا تُلاعِنُوْا هٰذَا الرَّجُلَ، فَوَاللّٰهِ لَئِنْ لاعَنْتُمُوْهُ لَيُخْسَفَنَّ اَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ، فَجَاءُ وا، فَقَالُوْا :يَا اَبَا الْقَاسِمِ، اِنَّمَا اَرَادَ اَنْ يُّلاعِنَكَ سُفَهَاؤُنَا وَاِنَّا نَحْنُ اَنْ تُعْفِيَنَا، قَالَ:قَدْ اَعْفَيْتُكُمْ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْعَذَابَ قَدْ اَظَلَّ نَجْرَانَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجران کا وفد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، انہوں نے پوچھا کہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے متعلق تمہارا کیا نظریہ ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ روح اللہ، کلمۃ اللہ، عبداللہ اور اس کے رسول تھے۔ انہوں نے آپ سے کہا: اگر فی الواقع ایسا نہ ہو تو کیا ہم ایک دوسرے پر لعنت کر سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: کیا تمہیں یہ کام بہت اچھا لگتا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے، جیسے تمہاری مرضی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بچوں اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بلوالیا، ان کا سردار کہنے لگا: اس آدمی (محمد) پر لعنت مت کرو، خدا کی قسم! اگر تم اس کے ساتھ ملاعنہ کرو گے تو دونوں فریقوں میں سے ایک برباد ہو جائے گا۔ تو یہ لوگ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: اے ابوالقاسم! ملاعنہ کی بات تو ہم میں سے بے وقوفوں نے کی ہے جبکہ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں معاف فرمادیں۔ آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں معاف کیا۔ پھر فرمایا: عذاب تو نجران پر سایہ فگن ہو چکا ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4158۔ اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّي، حَدَّثَنَا اَبُوْ ثَابِتٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَدَائِنِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :كُلُّ وَلَدِ اٰدَمَ الشَّيْطَانُ نَائِلٌ مِّنْهُ تِلْكَ الطَّعْنَةَ وَلَهَا يَسْتَهِلُّ الْمَوْلُوْدُ صَارِخًا، اِلَّا مَا كَانَ مِنْ مَرْيَمَ وَابْنِهَا، فَاِنَّ اُمَّهَا حِينَ وَضَعَتْهَا يَعْنِيْ اُمَّهَا، قَالَتْ : اِنِّيْ اُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، فَضَرَبَ دُوْنَهَا الْحِجَابَ فَطَعَنَ فِيْهِ، فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَاَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَهَلَكَتْ اُمُّهَا فَضَمَّتْهَا اِلٰى خَالَتِهَا اُمِّ يَحْيٰى،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نومولود کو شیطان چوبھ مارتا ہے جس کی وجہ

سے نومولود روتا ہے، سوائے حضرت مریم علیہا السلام اور ان کے بیٹے کے کہ جب مریم کی ماں نے ان کو جنا تو وہ بولیں:

إِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، فَضَرَبَ دُونَهَا الْحِجَابَ فَطَعَنَ فِيهِ، فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا (آل عمران: 36,37)

''میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں تو اسے اس کے رب نے بڑی اچھی طرح قبول کیا اور اسے اچھا پروان چڑھایا اور اسے زکریا کی نگہبانی میں دیا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

ان کی والدہ کا انتقال ہوگیا تو پھر ان کی خالہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی والدہ نے ان کی پرورش کی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4159- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَيْسَرَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَيَأْتُونَ عِيسَى بِالشَّفَاعَةِ، فَيَقُولُ: هَلْ تَعْلَمُونَ أَحَدًا هُوَ كَلِمَةُ اللَّهِ وَرُوحُهُ وَيُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَيُحْيِي الْمَوْتَى غَيْرِي؟ فَيَقُولُونَ: لَا،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر سب لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس شفاعت کے لئے آئیں گے تو آپ فرمائیں گے: کیا تم میرے سوا کسی اور کو جانتے ہو جو کلمۃ اللہ ہو؟، جو روح اللہ ہو؟، جو مادر زاد اندھوں کو اور برص کے مریضوں کو شفا دیتا ہو؟ اور جو مردوں کو زندہ کرتا ہو؟ وہ کہیں گے: نہیں۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4160- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، أَنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ، حَدَّثَنَا عِلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ: خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا جہاں کی تمام عورتوں میں سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا، فاطمہ بنت محمد رضی اللہ عنہا، مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا اور فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم رضی اللہ عنہا ہیں۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

4161- حَدَّثَنَا أَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعِيرِيُّ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ اِلَّا ثَلَاثَةٌ :عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَشَاهِدُ يُوسُفَ، وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ، وَابْنُ مَاشِطَةَ بِنْتِ فِرْعَوْنَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گہوارے میں صرف تین اشخاص نے گفتگو کی ہے۔

(1) عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام

(2) یوسف علیہ السلام کا گواہ۔

(3) جریج کا گواہ۔

(4) ماشطہ بنت فرعون کا بیٹا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4162ـ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ مَوْلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ، قَالَ :سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيَهْبِطَنَّ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا، وَاِمَامًا مُقْسِطًا وَلَيَسْلُكَنَّ فَجًّا حَاجًّا، اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ بِنِيَّتِهِمَا وَلَيَاْتِيَنَّ قَبْرِیْ حَتّٰى يُسَلِّمَ وَلَاَرُدَّنَّ عَلَيْهِ، يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ : اَیْ بَنِیْ

حدیث 4161

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ 1987ء 3253 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث: 8057 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرسالة' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 6489

حدیث 4162

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ 1987ء 2109 اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 155 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی' فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2233 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 4078 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث: 7665 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله' بیروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحدیث: 6816 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبریٰ" طبع مکتبه دارالباز' مکه مکرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحدیث: 1087 اخرجه ابویعلی الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ھ-1984ء' رقم الحدیث: 6584 اخرجه ابوداؤد الطیالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 2297 اخرجه ابوبکر الحمیدی فی "مسنده" طبع دارالکتب العلمیه' مکتبه المتنبی' بیروت' قاهره' رقم الحدیث: 1097

اَخِي اِنْ رَاَيْتُمُوْهُ، فَقُوْلُوْا : اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ضرور عادل فیصلہ کرنے والے اور منصف حکمران بن کر اتریں گے اور وہ اس گلی میں سے حج کرتے یا عمرہ کرتے یا ان دونوں کی نیت سے گزریں گے اور وہ میری قبر انور پر آئیں گے اور مجھے سلام کریں گے۔ میں ان کے سلام کا جواب دوں گا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے میرے بھائی کے بیٹو! اگر تمہاری ان سے ملاقات ہو تو ان سے کہیے گا: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آپ کو سلام کہہ رہے تھے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

4163- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، وَالْحَسَنُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَا : حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اٰدَمَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ رُوْحَ اللّٰهِ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ نَازِلٌ فِيْكُمْ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاعْرِفُوْهُ رَجُلٌ مَرْبُوْعٌ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَصَّرَانِ كَاَنَّ رَاْسَهُ يَقْطُرُ، وَاِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ فَيَدُقُّ الصَّلِيْبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَدْعُو النَّاسَ اِلَى الْاِسْلَامِ فَيُهْلِكُ اللّٰهُ فِيْ زَمَانِهِ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ وَتَقَعُ الْاَمَنَةُ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ حَتّٰى تَرْعَى الْاَسْوَدُ مَعَ الْاِبِلِ، وَالنُّمُوْرُ مَعَ الْبَقَرِ وَالذِّئَابُ، مَعَ الْغَنَمِ، وَيَلْعَبُ الصِّبْيَانُ مَعَ الْحَيَّاتِ، لَا تَضُرُّهُمْ، فَيَمْكُثُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً، ثُمَّ يُتَوَفّٰى وَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روح اللہ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام تم میں اترنے والے ہیں۔ تم جب ان کو دیکھو تو پہچان لو، ان کا قد درمیانہ، رنگ سرخی مائل سفید ہوگا۔ ان کے اوپر ہلکے زرد رنگ کے رنگے ہوئے دو کپڑے ہوں گے۔ ان کے سر سے قطرے ٹپکتے ہوں گے اگرچہ ان کو تری نہ پہنچے گی۔ وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، ٹیکس معاف کردیں گے، لوگوں کو اسلام کی طرف بلائیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں مسیح دجال کو ہلاک کرے گا، روئے زمین پر امن کا دور دورہ ہوگا حتیٰ کہ شیر اور اونٹ ایک جگہ چریں گے، چیتا گایوں کے ساتھ اور بھیڑیا بکریوں کے ہمراہ چرے گا۔ بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے پھر بھی سانپ ان کو کچھ نہ کہیں گے۔ آپ چالیس سال قیام کریں گے۔ پھر آپ کا وصال ہو جائے گا اور مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے۔

❀❀ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4164- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاِسْفِرَائِيْنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَّاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنِ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ تَوَفَّى اللّٰهُ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ مِّنْ نَهَارٍ حِيْنَ رَفَعَهُ اِلَيْهِ وَالنَّصَارٰى تَزْعَمُ اَنَّهُ تَوَفَّاهُ سَبْعَ سَاعَاتٍ مِّنَ النَّهَارِ ثُمَّ اَحْيَاهُ قَالَ وَهْبٌ وَزَعَمَتِ النَّصَارٰى اَنَّ مَرْيَمَ وَلَدَتْ

عِيسٰى لِمُضِيِّ ثَلَاثِ مِائَةِ سَنَةٍ وَثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ مِنْ وَّقْتِ وِلَادَةِ الْإِسْكَنْدَرِ وَزَعَمُوْا اَنَّ مَوْلِدَ يَحْيٰى بْنِ زَكَرِيَّا كَانَ قَبْلَ مَوْلِدِ عِيسٰى بِسِتَّةِ اَشْهُرٍ وَزَعَمُوْا اَنَّ مَرْيَمَ حَمَلَتْ بِعِيسٰى وَلَهَا ثَلَاثَ عَشَرَ سَنَةً وَاَنَّ عِيسٰى عَاشَ اِلٰى اَنْ رُفِعَ ابْنُ اثْنَيْنِ وَثَلَاثِيْنَ سَنَةً وَّاَنَّ مَرْيَمَ بَقِيَتْ بَعْدَ رَفْعِهٖ سِتَّ سِنِيْنَ فَكَانَ جَمِيْعُ عُمْرِهَا سِتًّا وَخَمْسِيْنَ سَنَةً وَّكَانَ زَكَرِيَّا بْنُ بَرْخِيَّا اَبَا يَحْيٰى بْنِ زَكَرِيَّا زَعَمُوْا ابْنُ مِائَتَيْنِ وَاُمُّ مَرْيَمَ حَامِلٌ بِمَرْيَمَ فَلَمَّا وَلَدَتْ مَرْيَمُ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا بَعْدَ مَوْتِ اُمِّهَا لِاَنَّ خَالَتَهَا اُخْتُ اُمِّهَا كَانَتْ عِنْدَهٗ وَاسْمُ اُمِّ مَرْيَمَ حَنَّةٌ بِنْتُ فَاقُوْذَ بْنِ قِيْلٍ قَالَ الْحَاكِمُ قَدِ اخْتَلَفَتِ الرِّوَايَاتُ فِي عَدَدِ الْمُرْسَلِيْنَ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَسَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَالَّذِيْ اَدّٰى اِلَيْهِ الْاِجْتِهَادُ مِنْ لَّدُنْ اٰدَمَ اِلٰى اَنْ بُعِثَ نَبِيُّنَا الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ ذَكَرْتُهُمْ وَقَدْ ذَكَرَ الْمُرْسَلِيْنَ مِنْهُمْ وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ

✧✧۔حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام کو اٹھایا تو دن کی تین ساعتیں ان کوفوت کئے رکھا، جبکہ عیسائی یہ سمجھتے ہیں کہ ان کو سات ساعتیں وفات دیئے رکھی، پھر ان کو زندہ کر دیا۔ حضرت وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اور عیسائی یہ بھی گمان رکھتے ہیں کہ سکندر کی ولادت کے ۳۶۳ برس بعد حضرت مریم علیہا السلام کے ہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور وہ یہ بھی گمان رکھتے ہیں کہ یحییٰ بن زکریا علیہما السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ٦ ماہ پہلے پیدا ہوئے اور وہ یہ بھی گمان کرتے ہیں کہ تیرہ سال کی عمر میں حضرت مریم حاملہ ہوئیں اور حمل میں عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام تھے اور یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر اٹھائے جانے تک ۳۲ سال عمر گزار چکے تھے اور یہ کہ حضرت مریم علیہا السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمانوں پر اٹھائے جانے کے بعد چھ سال تک زندہ رہیں۔ اس طرح ان کی کل عمر ۵٦ سال بنتی ہے اور زکریا ابن برخیا رضی اللہ عنہ، یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے والد تھے۔ وہ یہ بھی گمان کرتے ہیں کہ جب حضرت مریم علیہا السلام کو حمل ہوا تو اس وقت حضرت زکریا علیہ السلام کی عمر ۲۰۰ سال تھی۔ جب مریم پیدا ہوئیں تو ان کی والدہ کی وفات کے بعد حضرت زکریا علیہ السلام نے ان کی کفالت کی۔ کیونکہ حضرت مریم علیہا السلام کی خالہ، یعنی ان کی والدہ کی بہن، حضرت زکریا علیہ السلام کے نکاح میں تھیں، حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ کا نام حنہ بنت فاقوذ بن قیل تھا۔

نوٹ: امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: انبیاء اور مرسلین علیہم السلام کی تعداد کے سلسلے میں روایات مختلف ہیں۔ انتہائی جدوجہد کے بعد حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک انبیاء ومرسلین علیہم السلام کی تعداد جو ثابت ہوئی ہے وہ درج ذیل ہے۔

درج ذیل حدیث میں حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے مرسلین کا ذکر کیا ہے۔

4165۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ اِدْرِيسَ السَّامِرِيُّ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ بْنِ يَزِيدَ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ السَّعْدِيُّ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَاغْتَنَمْتُ خَلْوَتَهٗ، فَقَالَ لِيْ: يَا اَبَا ذَرٍّ، اِنَّ لِلْمَسْجِدِ تَحِيَّةً، قُلْتُ: وَمَا تَحِيَّتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: رَكْعَتَانِ، فَرَكَعْتُهُمَا، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ اَمَرْتَنِيْ بِالصَّلَاةِ، فَمَا الصَّلَاةُ؟ قَالَ: خَيْرٌ مَوْضُوْعٌ، فَمَنْ

شَاءَ اَقَلَّ وَمَنْ شَاءَ اَكْثَرَ، قُلْتُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ ؟ قَالَ :الْاِيمَانُ بِاللّٰهِ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ اِلٰى اَنْ قَالَ :فَقُلْتُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَمِ النَّبِيُّوْنَ ؟ قَالَ :مِئَةُ اَلْفٍ وَاَرْبَعَةٌ وَعِشْرُوْنَ اَلْفَ نَبِيٍّ، قُلْتُ :كَمِ الْمُرْسَلُوْنَ مِنْهُمْ ؟ قَالَ :ثَلَاثُمِئَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ، وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ

✧✧- حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا، وہ اپنے ساتھیوں سے محو گفتگو تھا۔ آپ نے اس سے کہا: میرے قریب آ جائیے۔ اس آدمی نے کہا: خدا کی قسم! جس طرح دوسرے لوگ سوالات کر رہے ہیں، اسی طرح میرا آپ سے سوال کرنا کتنا ہی اچھا ہے۔ آپ نے فرمایا: میرے قریب آ جائیے! میں تمہیں ان انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں بتاتا ہوں جن کا تذکرہ قرآن کریم میں موجود ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کھیتی باڑی کیا کرتے تھے۔

حضرت نوح علیہ السلام بڑھئی تھے۔

حضرت ادریس علیہ السلام درزی تھے۔

حضرت داؤد علیہ السلام زرہیں بنایا کرتے تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام بکریاں چرایا کرتے تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کھیتی باڑی کیا کرتے تھے۔

حضرت صالح علیہ السلام تاجر تھے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے شاندار حکومت عطا کی تھی۔ آپ ہر مہینے کے پہلے ۶ دن، درمیان میں ۳ دن اور آخر میں ۳ دن روزہ رکھا کرتے تھے، آپکے ۷۰۰ فوجی دستوں کی تعداد ایک ہزار ہے۔

اور میں تجھے یہ بھی بتاتا ہوں کہ کنواری مریم علیہا السلام کے بیٹے، حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اگلے دن کے لئے کبھی کچھ بچا کر نہیں رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے، جس ذات نے مجھے ناشتہ دیا ہے، وہ شام کا کھانا بھی دے گی اور جس ذات نے مجھے شام کا کھانا دیا ہے، وہ ناشتہ بھی دے گی۔ آپ پوری پوری رات نماز میں گزار دیا کرتے تھے، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا۔ آپ دن میں سیاحت کرتے تھے، آپ کا تمام دن روزے سے گزرتا اور تمام رات قیام میں گزرتی اور میں تجھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتاتا ہوں۔ آپ اپنے گھر والوں کی بکریاں چرایا کرتے تھے اور آپ روزے رکھتے رہتے حتیٰ کہ ہم یہ سمجھتے کہ اب آپ کبھی روزہ کا ناغہ نہیں کریں گے اور جب آپ ناغہ کرتے تو اتنے کرتے کہ ہم سمجھتے کہ اب آپ روزہ نہیں رکھا کریں گے۔ بہرحال ہم نے آپ کو اکثر روزے سے دیکھا۔ آپ ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرتے تھے۔ آپ سب سے زیادہ نرم مزاج، اچھی خبر دینے والے اور سب سے زیادہ علم رکھنے والے اور میں تجھے حضرت حواء کے بارے میں بتاتا ہوں، آپ چرخہ کاتا کرتی تھیں۔ آپ روئی کات کر اپنے ہاتھ سے اس کو بن کر پہنتی تھیں اور اپنے بچوں کو بھی پہناتی تھیں اور حضرت مریم بنت عمران بھی یہی کام کیا کرتی تھیں۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: وہ حدیث جو سند عالی کے ہمراہ مروی ہے جس میں انبیاء و مرسلین علیہم السلام کی تعداد کی وضاحت موجود

ہے وہ درج ذیل ہے۔

4166۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ اِدْرِيْسَ السَّامُرِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ بْنِ يَزِيْدَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ السَّعْدِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاغْتَنَمْتُ خَلْوَتَهُ فَقَالَ لِي يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّ لِلْمَسْجِدِ تَحِيَّةً قُلْتُ وَمَا تَحِيَّتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَكْعَتَانِ فَرَكَعْتُهُمَا ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اَمَرْتَنِي بِالصَّلَاةِ فَمَا الصَّلَاةُ قَالَ خَيْرُ مَوْضُوْعٍ فَمَنْ شَاءَ اَقَلَّ وَمَنْ شَاءَ اَكْثَرَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ اِلٰى اَنْ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمِ النَّبِيُّوْنَ قَالَ مِائَةُ اَلْفٍ وَّاَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ اَلْفَ نَبِيٍّ قُلْتُ كَمِ الْمُرْسَلُوْنَ مِنْهُمْ قَالَ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَّثَلَاثَةَ عَشَرَ وَذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيْثِ

✧✧ ۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ میں نے آپ کے ساتھ خلوت کو غنیمت جانا (اور سیدھا آپ کے پاس جا کر بیٹھ گیا) آپ نے فرمایا: اے ابوذر! مسجد کا بھی سلام ہوتا ہے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ مسجد کا سلام کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: دو رکعتیں۔ میں نے دو رکعت نوافل پڑھے۔ پھر آپ میری جانب متوجہ ہوئے تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ نے مجھے نماز کا حکم تو دے دیا ہے لیکن کتنی نماز پڑھنی ہے یہ نہیں بتایا۔ آپ نے فرمایا: یہ نیکی ہے، جو کم پڑھنا چاہے کم پڑھ لے اور جو زیادہ پڑھنا چاہے، زیادہ پڑھ لے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا (پھر اس کے بعد انہوں نے تفصیلی حدیث ذکر کی حتیٰ کہ یہاں تک پہنچے) میں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! انبیاء کرام کتنے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

1,24,000 ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی ہیں،

:میں نے پوچھا: ان میں سے مرسلین کتنے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

313 تین سو تیرہ ہیں۔ پھر باقی حدیث بھی ذکر کی۔

4167۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَاهَانَ الْجَزَّارُ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَصَفْوَانُ بْنُ سَلِيْمٍ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حديث 4166

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 361

حديث 4167

اخرجه ابويعلى الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 4132 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين قاهره مصر 1415ھ رقم الحديث: 774

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ثَمَانِيَةِ آلَافٍ مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ مِنْهُمْ اَرْبَعَةُ آلَافٍ مِّنْ بَنِي اِسْرَائِيْلَ

✧✧ -حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آٹھ ہزار انبیاء علیہم السلام کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا۔ ان آٹھ ہزار میں سے چار ہزار انبیاء علیہم السلام بنی اسرائیل میں سے تھے۔

4168۔ حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنَّى الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ اَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنِّي خَاتَمُ اَلْفِ نَبِيٍّ اَوْ اَكْثَرَ "

✧✧ -حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ایک لاکھ یا اس سے زائد انبیاء علیہم السلام کے اختتام پر آیا ہوں۔

4169۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ لَقَدْ سَلَكَ فَجَّ الرَّوْحَاءِ سَبْعُوْنَ نَبِيًّا حُجَّاجًا عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوْفِ وَلَقَدْ صَلَّى فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ سَبْعُوْنَ نَبِيًّا

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: روحاء بازار میں سے ستر نبی حج کرتے ہوئے گزرے ہیں، ان کے اوپر اون کے کپڑے تھے اور مسجد خیف میں ستر انبیاء کرام علیہم السلام نے نماز پڑھی ہے۔

4170۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الشَّهِيْدُ، حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ، حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :كَانَ فِيْمَا خَلَا مِنْ اِخْوَانِي مِنَ الْاَنْبِيَاءِ ثَمَانِيَةُ آلَافِ نَبِيٍّ، ثُمَّ كَانَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ كُنْتُ اَنَا بَعْدَهُ

✧✧ -حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے پہلے آٹھ ہزار نبی گزرے ہیں پھر حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام ہوئے ہیں پھر ان کے بعد میں ہوں۔

4171۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِكْرِمَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ :قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَالْيَهُوْدُ تَقُوْلُ : اِنَّمَا هٰذِهِ الدُّنْيَا سَبْعَةُ آلَافِ سَنَةٍ

حدیث 4168

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث:11769

حدیث 4170

اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام 1404ھ-1984ء رقم الحديث:4092

✧✧ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینۃ المنورہ تشریف لائے، تو یہودی کہا کرتے تھے: اس دنیا کو قائم ہوئے سات ہزار سال ہو چکے ہیں۔

4172 - فَحَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْفَقِيهُ، بِبُخَارَى، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :كَانَ عُمُرُ اٰدَمَ اَلْفَ سَنَةٍ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :وَبَيْنَ اٰدَمَ وَنُوحٍ اَلْفُ سَنَةٍ، وَبَيْنَ نُوحٍ وَاِبْرَاهِيمَ اَلْفُ سَنَةٍ، وَبَيْنَ اِبْرَاهِيمَ وَمُوسٰى سَبْعُمِئَةِ سَنَةٍ، وَبَيْنَ مُوسٰى وَعِيسٰى خَمْسُمِئَةِ سَنَةٍ، وَبَيْنَ عِيسٰى وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتُّمِئَةِ سَنَةٍ، قَالَ الْحَاكِمُ :وَقَدْ قَدَّمْتُ الرِّوَايَةَ الصَّحِيحَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عِيسٰى نَبِيٌّ، وَقَدْ رُوِّيتُ اَخْبَارًا فِي خَالِدِ بْنِ سِنَانٍ وَابْنَتِهِ الَّتِي دَخَلَتْ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَوْلِهِ : اَنْتِ بِنْتُ اَخِي نَبِيٍّ ضَيَّعَهُ قَوْمُهُ

✧✧ - حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام کی عمر ایک ہزار سال تھی۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیان ایک ہزار سال کا زمانہ ہے (یونہی) حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درمیان بھی ایک ہزار سال کا زمانہ ہے جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان سات سو سال کا زمانہ ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان پانچ سو سال کا وقفہ ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چھ سو سال کا دورانیہ ہے۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے صحیح روایات گزر چکی ہیں کہ آپ کے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان اور کوئی نبی نہیں تھا اور حضرت خالد بن سنان رضی اللہ عنہ کے متعلق روایات، اس کی بیٹی کے متعلق روایت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "تو میرے اس نبی بھائی کی بیٹی ہے جس کو اس کی قوم نے ضائع کر دیا"۔ درج ذیل ہے۔

4173 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَلَدِيُّ، قَالَا :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اَبِي يُونُسَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَبْسٍ يُقَالُ لَهُ خَالِدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ لِقَوْمِهِ : اِنِّي اُطْفِءُ عَنْكُمْ نَارَ الْحَدَثَانِ، قَالَ :فَقَالَ لَهُ عُمَارَةُ بْنُ زِيَادٍ، رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ :وَاللّٰهِ مَا قُلْتَ لَنَا يَا خَالِدُ قَطُّ اِلَّا حَقًّا فَمَا شَاْنُكَ وَشَاْنُ نَارِ الْحَدَثَانِ تَزْعُمُ اَنَّكَ تُطْفِئُهَا، قَالَ :فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ عُمَارَةُ بْنُ زِيَادٍ فِي ثَلَاثِينَ مِنْ قَوْمِهِ حَتّٰى اَتَوْهَا وَهِيَ تَخْرُجُ مِنْ شَقِّ جَبَلٍ مِنْ حَرَّةٍ يُقَالُ لَهَا حَرَّةُ اَشْجَعَ، فَخَطَّ لَهُمْ خَالِدٌ خُطَّةً فَاَجْلَسَهُمْ فِيهَا، فَقَالَ : اِنْ اَبْطَاْتُ عَلَيْكُمْ فَلَا تَدْعُونِي بِاسْمِي فَخَرَجَتْ كَاَنَّهَا خَيْلٌ شُقْرٌ يَتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا قَالَ :فَاسْتَقْبَلَهَا خَالِدٌ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ وَهُوَ يَقُولُ :بَدَا بَدَا

بَدَا كُلُّ هُدًى زَعَمَ ابْنُ رَاعِيَةِ الْمِعْزى أَنِّي لَا أَخْرُجُ مِنْهَا وَثِيَابِي بِيَدِي حَتَّى دَخَلَ مَعَهَا الشِّقَّ، قَالَ: فَأَبْطَأَ عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَقَالَ عُمَارَةُ بْنُ زِيَادٍ: وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ صَاحِبُكُمْ حَيًّا لَقَدْ خَرَجَ إِلَيْكُمْ بَعْدُ، قَالُوا: ادْعُوهُ بِاسْمِهِ، قَالَ: فَقَالُوا: إِنَّهُ قَدْ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَهُ بِاسْمِهِ، فَدَعَوْهُ بِاسْمِهِ، قَالَ: فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ وَقَدْ أَخَذَ بِرَأْسِهِ، فَقَالَ: أَلَمْ أَنْ تَدْعُونِي بِاسْمِي فَقَدْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُونِي فَادْفِنُونِي، فَإِذَا مَرَّتْ بِكُمُ الْحُمُرُ فِيهَا حِمَارٌ أَبْتَرُ فَانْبُشُونِي فَإِنَّكُمْ سَتَجِدُونِي حَيًّا، قَالَ: فَدَفَنُوهُ فَمَرَّتْ بِهِمُ الْحُمُرُ فِيهَا حِمَارٌ أَبْتَرُ، فَقُلْنَا: انْبُشُوهُ فَإِنَّهُ أَمَرَنَا أَنْ نَنْبُشَهُ، قَالَ عُمَارَةُ بْنُ زِيَادٍ لَا تُحَدِّثُ مُضَرُ أَنَّا نَنْبُشُ مَوْتَانَا وَاللّٰهِ لَا نَنْبُشُهُ أَبَدًا، قَالَ: وَقَدْ كَانَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ فِي عُكْنِ امْرَأَتِهِ لَوْحَيْنِ فَإِذَا أَشْكَلَ عَلَيْكُمْ أَمْرٌ فَانْظُرُوا فِيهِمَا فَإِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ مَا تَسْأَلُونَ عَنْهُ، وَقَالَ: لَا يَمَسُّهُمَا حَائِضٌ، قَالَ: فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَى امْرَأَتِهِ سَأَلُوهَا عَنْهُمَا، فَأَخْرَجَتْهُمَا وَهِيَ حَائِضٌ، قَالَ: فَذَهَبَ بِمَا كَانَ فِيهِمَا مِنْ عِلْمٍ، قَالَ: فَقَالَ أَبُو يُونُسَ قَالَ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ: سُئِلَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ذَاكَ نَبِيٌّ أَضَاعَهُ قَوْمُهُ، وَقَالَ أَبُو يُونُسَ: قَالَ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ: إِنَّ ابْنَ خَالِدِ بْنِ سِنَانٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِابْنِ أَخِي، قَالَ الْحَاكِمُ:

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، فَإِنَّ أَبَا يُونُسَ هُوَ الَّذِي رَوَى، عَنْ عِكْرِمَةَ هُوَ حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ وَقَدِ احْتَجَّا جَمِيعًا بِهِ وَاحْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِجَمِيعِ مَا يَصِحُّ عَنْ عِكْرِمَةَ، فَأَمَّا مَوْتُ خَالِدِ بْنِ سِنَانٍ هٰكَذَا فَمُخْتَلَفٌ فِيهِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ أَبَا الْأَصْبَغِ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ نَصْرٍ، وَأَبَا عُثْمَانَ سَعِيدَ بْنَ نَصْرٍ، وَأَبَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ صَالِحٍ الْمَعَافِرِيَّ، الْأَنْدَلُسِيِّينَ وَجَمَاعَتُهُمْ عِنْدِي ثِقَاتٌ يَذْكُرُونَ: أَنَّ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقَيْرَوَانِ بَحْرٌ وَفِي وَسَطِهَا جَبَلٌ عَظِيمٌ لَا يَصْعَدُهُ أَحَدٌ، وَإِنَّ طَرِيقَهَا فِي الْبَحْرِ عَلَى الْجَبَلِ، وَأَنَّهُمْ رَأَوْا فِي أَعْلَى الْجَبَلِ فِي غَارٍ هُنَاكَ رَجُلًا عَلَيْهِ صُوفٌ أَبْيَضُ مُحْتَبِيًا فِي صُوفٍ أَبْيَضَ، وَرَأْسُهُ عَلَى يَدَيْهِ، كَأَنَّهُ نَائِمٌ لَمْ يَتَغَيَّرْ مِنْهُ شَيْءٌ، وَإِنَّ جَمَاعَةَ أَهْلِ النَّاحِيَةِ يَشْهَدُونَ أَنَّهُ خَالِدُ بْنُ سِنَانٍ وَاللّٰهُ تَعَالَى أَعْلَمُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بنی عبس کا ایک آدمی جس کو خالد بن سنان کہتے ہیں، اس نے اپنی قوم سے کہا: میں تمہارے لئے ''حدثان'' کی آگ بجھا سکتا ہوں تو اس کی قوم میں سے ایک عمارہ بن زیاد نامی شخص بولا: اے خالد! خدا کی قسم! تو نے ہم سے کبھی جھوٹ بات نہیں کہی لیکن کہاں تو اور کہاں ''حدثان'' کی آگ۔ اور تو یہ سمجھ رہا ہے کہ تو اس کو بجھا دے گا (راوی) کہتے ہیں۔ خالد چل دیئے اور عمارہ بھی اس کے ہمراہ چل پڑا، انہوں نے اپنی قوم کے تیس آدمی اپنے ہمراہ لئے اور اس کے پاس آ پہنچے۔ خالد نے کہا: اگر مجھے تمہارے پاس آنے میں تاخیر ہو جائے تو مجھے میرا نام لے کر آواز مت دینا۔ پھر وہ آگ نکلی گویا کہ سرخ وزرد گھوڑوں کی ایک جماعت ہے، جو ایک دوسرے کے پیچھے چلے آ رہے ہیں۔ خالد اس کے سامنے آ گیا اور اس کو اپنا عصا مارا اور وہ کہہ رہے تھے ظاہر ہوگئی، ظاہر ہوگئی، ظاہر ہوگئی ہر طرح کی ہدایت۔ چرواہے کا بچہ سمجھتا ہے کہ میں وہاں سے نکل نہیں سکوں گا حالانکہ اس کے دانت تو میرے ہاتھ میں ہیں۔ حتیٰ کہ وہ اس کے ہمراہ غار میں داخل ہو گئے اور کافی دیر تک وہ باہر نہ نکلے۔ عمارہ بن

زیاد کہنے لگا: خدا کی قسم! اگر تمہارا ساتھی زندہ ہوتا تو ابھی تک باہر نکل آتا۔ کچھ لوگوں نے کہا: اس کو نام لے کر آواز دو لیکن کچھ لوگوں نے کہا: انہوں نے نام لے کر آواز دینے سے منع کیا ہے لیکن انہوں نے ان کو نام لے کر آواز دی تو وہ ان کی طرف نکل آئے، اس وقت وہ اپنے سر کو پکڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا: کیا میں نے تمہیں نام لے کر آواز دینے سے روکا نہیں تھا۔ خدا کی قسم! تم لوگوں نے مجھے مروادیا ہے۔ اب تم مجھے دفن کردو اور جب تمہارے پاس سے گدھے گزریں اور ان میں ایک دم کٹا گدھا ہوگا تو اس وقت تم مجھے قبر کھود کر نکال لینا کیونکہ اس وقت تم مجھے زندہ پاؤ گے (راوی) کہتے ہیں: ان لوگوں نے خالد بن سنان کو دفن کردیا۔ پھر وہاں سے گدھے گزرے تو ان میں ایک گدھا دم کٹا تھا۔ ہم نے کہا: اب ان کی قبر کھودو کیونکہ اس نے کہا تھا کہ مجھے قبر کھود کر نکال لینا۔ عمارہ بن زیاد نے کہا: نہیں۔ مضر کہیں گے: ہم اپنے مردوں کو اکھاڑتے ہیں۔ خدا کی قسم! ہم اس کو ہرگز نہیں اکھاڑیں گے۔ خالد بن سنان لوگوں کو بتایا کرتے تھے کہ ان کی بیوی کے پاس دو تختیاں ہیں، اگر تمہیں کبھی کوئی مشکل پیش آجائے تو ان کو دیکھنا اس میں تمہارے ہر مسئلہ کا حل موجود ہوگا (البتہ ایک احتیاط ضرور کرنا کہ) حیض والی عورت اس کو ہاتھ نہ لگائے۔ جب وہ لوگ ان کی بیوی کے پاس گئے اور اس سے ان تختیوں کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے وہ تختیاں نکال کر ان کو دے دیں، اس وقت وہ خود حیض سے تھیں تو اس میں جو کچھ بھی علم تھا وہ سب ختم ہوگیا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: کیونکہ یہ ابویونس وہی ہیں جو عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کرتے ہیں۔ وہ حاتم بن ابی صغیرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی روایات نقل کی ہیں اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی تمام صحیح احادیث نقل کی ہیں اور خالد بن سنان کی اس طرح موت کے متعلق اختلاف ہے کیونکہ میں نے ابوالاصبغ عبدالملک بن نصر، ابوعثمان سعید بن نصر اور ابوعبداللہ بن صالح المعاضری اندلسیین سے سنا ہے اور یہ جماعت میرے نزدیک ثقہ ہے۔ یہ کہتے ہیں: ان کے اور قیروان کے درمیان ایک دریا ہے اور اس کے درمیان ایک بہت بڑا پہاڑ ہے، اس کے اوپر کوئی نہیں چڑھ سکتا اور اس کا راستہ دریا میں ہے، جس سے پہاڑ کے اوپر جاسکتے ہیں اور یہ کہ انہوں نے پہاڑ کی چوٹی پر ایک غار دیکھا وہاں پر ایک آدمی تھا، جس کے اوپر سفید اون تھی اور وہ سفید اون میں لپٹا ہوا تھا۔ اس کا سر اس کے ہاتھ پر تھا جیسا کہ سویا ہوا ہو، اس کی کوئی چیز تبدیل نہیں ہوئی اور اس علاقے کے لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ خالد بن سنان ہیں۔

(واللہ تعالیٰ اعلم)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سیرت رسولِ عربی ﷺ

ذِكْرُ اَخْبَارِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْمُصْطَفٰى صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ مِنْ وَّقْتِ وِلَادَتِهِ اِلٰى وَقْتِ وَفَاتِهِ مَا يَصِحُّ مِنْهَا عَلٰى مَا رَسَمْنَا فِى الْكِتَابِ لَا عَلٰى مَا جَرَيْنَا عَلَيْهِ مِنْ اَخْبَارِ الْاَنْبِيَآءِ قَبْلَهُ اِذْ لَمْ نَجِدِ السَّبِيْلَ اِلَيْهَا اِلَّا عَلَى الشَّرْطِ فِىْ اَوَّلِ الْكِتَابِ

سید المرسلین، خاتم النبیین محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ﷺ کی ولادت سے وفات تک کی صحیح احادیث کا ذکر جو کہ کتاب کے عیار کے مطابق ہیں۔ اس طرح نہیں جیسے ہم نے سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کے متعلق روایات نقل کی ہیں کیونکہ ان روایات کے لئے ہمیں وہ معیار اپنانے کی مجبوری تھی جس کا ذکر ہم نے کتاب کے شروع میں کیا ہے

4174۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنَا عَنْ نَفْسِكَ، فَقَالَ: دَعْوَةُ اَبِىْ اِبْرَاهِيْمَ، وَبُشْرٰى عِيْسٰى، وَرَاَتْ اُمِّىْ حِيْنَ حَمَلَتْ بِىْ اَنَّهُ خَرَجَ مِنْهَا نُوْرٌ اَضَاءَ تْ لَهُ بُصْرٰى وَبُصْرٰى مِنْ اَرْضِ الشَّامِ، قَالَ الْحَاكِمُ: خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ مِنْ خِيَارِ التَّابِعِيْنَ، صَحِبَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، فَمَنْ بَعْدَهُ مِنَ الصَّحَابَةِ، فَاِذَا اَسْنَدَ حَدِيْثًا اِلَى الصَّحَابَةِ فَاِنَّهُ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔ حضرت خالد بن معدان، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں خود اپنے متعلق بتائیے۔ آپ نے فرمایا: (میں) اپنے باپ (یعنی دادا) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور جب میری والدہ کو وہ حمل ہوا، جس میں، میں تھا تو ان کے لئے بصری روشن ہوگیا اور بصری سرزمین شام پر ہے۔

✿✿ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: خالد بن معدان، کبار تابعین میں سے ہیں، آپ کو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صحبت حاصل ہے کیونکہ آپ نے یہ حدیث صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف منسوب کی ہے اس لئے یہ صحیح

حدیث 4174

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 22315 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ه/1983ء رقم الحديث: 7729 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث: 1140 اخرجه ابوالحسن الجوهري في "مسنده" طبع موسسه نادر، بيروت، لبنان، 1410ه/1990ء رقم الحديث: 3428 اخرجه ابن ابي اسامه في "مسند الحارث" طبع مركز خدمة السنة والسيرة النبويه، مدينه منوره 1413ه/1992ء رقم الحديث: 927 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "مسند الشاميين" طبع موسسة الرساله، بيروت، لبنان، 1405ه/1984ء رقم الحديث: 1582

الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4175۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، قَالَ: قُلْتُ لِاَبِي الْيَمَانِ: حَدَّثَكَ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ الْغَسَّانِيُّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنِّي عِنْدَ اللّٰهِ فِي اَوَّلِ الْكِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَاَنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِيْنَتِهِ، وَسَاُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِ ذٰلِكَ دَعْوَةُ اَبِي اِبْرَاهِيْمَ وَبِشَارَةُ عِيْسٰى قَوْمَهُ، وَرُؤْيَا اُمِّي الَّتِي رَاَتْ اَنَّهُ خَرَجَ مِنْهَا نُوْرٌ اَضَاءَتْ لَهُ قُصُوْرُ الشَّامِ، قَالَ: نَعَمْ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ شَاهِدٌ لِلْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ

✧✧ ۔حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک میں اللہ کے ہاں مجھے سب سے پہلے خاتم النبیین لکھ دیا گیا تھا جبکہ آدم علیہ السلام کا ابھی خمیر تیار کیا جا رہا تھا اور عنقریب میں تمہیں اس کی تاویل سے آگاہ کروں گا (میں) اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں اور وہ بشارت ہوں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو دی تھی اور اپنی والدہ کی وہ خواب ہوں جو انہوں نے دیکھی تھی کہ ان سے ایک ایسا نور نکلا ہے جس سے ان کے لئے شام کے محلات روشن ہو گئے۔ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور گزشتہ حدیث کی شاہد ہے۔

4176۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ مَرْثَدٍ الطَّبْرَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عِمْرَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِي عَوْنٍ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ قَدِمْنَا الْيَمَنَ فِي رِحْلَةِ الشِّتَاءِ فَنَزَلْنَا عَلٰى حِبْرٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ لِي رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الزَّبُوْرِ يَا عَبْدَ الْمُطَّلِبِ اَتَاْذَنُ لِي اَنْ اَنْظُرَ اِلٰى بَدَنِكَ مَا لَمْ يَكُنْ عَوْرَةً قَالَ فَفَتَحَ اِحْدٰى مَنْخِرَيَّ فَنَظَرَ فِيْهِ ثُمَّ نَظَرَ فِي الْاُخْرٰى فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ فِي اِحْدٰى يَدَيْكَ مُلْكًا وَفِي الْاُخْرٰى النُّبُوَّةَ وَاَرٰى ذٰلِكَ فِي بَنِي زُهْرَةَ فَكَيْفَ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَا اَدْرِي قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ شَاعَةٍ قَالَ قُلْتُ وَمَا الشَّاعَةُ قَالَ زَوْجَةٌ قُلْتُ اَمَّا الْيَوْمَ فَلَا قَالَ اِذَا قَدِمْتَ فَتَزَوَّجْ فِيْهِمْ فَرَجَعَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ اِلٰى مَكَّةَ فَتَزَوَّجَ هَالَةَ بِنْتَ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ

حدیث 4175

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 17190 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 6404 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 629 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "مسند الشاميين" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1405ھ/1984ء، رقم الحديث: 1455

حدیث 4176

اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 2917

فَوَلَدَتْ لَهُ حَمْزَةُ وَصَفِيَّةُ وَتَزَوَّجَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اٰمِنَةَ بِنْتَ وَهْبٍ فَوَلَدَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ قُرَيْشٌ حِيْنَ تَزَوَّجَ عَبْدُ اللهِ اٰمِنَةَ فَلَجَ عَبْدُ اللهِ عَلٰى اَبِيْهِ

✧✧-حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبدالمطلب نے کہا: ہم سردیوں کے سفر میں یمن گئے۔ اس دوران ہم نے ایک یہودی عالم کے پاس قیام کیا تو ایک زبور جاننے والے آدمی نے مجھ سے کہا: اے عبدالمطلب! کیا تم مجھے اس بات کی اجازت دیتے ہو کہ میں عورت (یعنی بدن کا وہ حصہ جس کو چھپانا ضروری ہے) کے علاوہ آپ کے بدن کو دیکھ سکوں (میں نے اجازت دی تو) اس نے میرے ناک کا ایک بانسہ کھولا اور اس میں دیکھا، پھر دوسرا دیکھا۔ پھر بولا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے ایک ہاتھ میں بادشاہی ہے اور دوسرے ہاتھ میں نبوت۔ میں اس کو بنوزہرہ میں دیکھ رہا ہوں۔ وہ کیسے ہیں؟ میں نے کہا: مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔ اس نے کہا: کیا تیری ''شاعہ'' ہے؟ میں نے کہا: شاعہ کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا: بیوی۔ میں نے کہا: اس وقت تو میری کوئی بیوی نہیں ہے۔ اس نے کہا: جب تو واپس جائے تو ان (بنوزہرہ) میں شادی کرنا۔ حضرت عبدالمطلب مکہ واپس آئے تو ہالہ بنت وہب بن عبد مناف رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی تو ان کے ہاں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں اور حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو ان کے ہاں رسول اللہ ﷺ کی ولادت ہوئی۔ جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی شادی حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہوئی تو قریش کہنے لگے: عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بازی لے گیا۔

4177- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى الْكِنَانِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ كَانَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَ كَانَ يَهُوْدِيٌّ قَدْ سَكَنَ مَكَّةَ يَتَّجِرُ بِهَا فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي وُلِدَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَجْلِسٍ مِّنْ قُرَيْشٍ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ هَلْ وُلِدَ فِيْكُمُ اللَّيْلَةَ مَوْلُوْدٌ فَقَالُوْا وَاللهِ مَا نَعْلَمُهُ قَالَ اللهُ اَكْبَرُ اَمَّا اِذَا اَخْطَاكُمْ فَلَا بَاْسَ فَانْظُرُوْا وَاحْفَظُوْا مَا اَقُوْلُ لَكُمْ وُلِدَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ نَبِيُّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْاٰخِرَةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عَلَامَةٌ فِيْهَا شَعَرَاتٌ مُّتَوَاتِرَاتٌ كَاَنَّهُنَّ عُرْفُ فَرَسٍ لَا يَرْضَعُ لَيْلَتَيْنِ وَذٰلِكَ اَنَّ عِفْرِيْتًا مِّنَ الْجِنِّ اَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ فِي فَمِهِ فَمَنَعَهُ الرَّضَاعَ فَتَصَدَّعَ الْقَوْمُ مِنْ مَجْلِسِهِمْ وَهُمْ مُتَعَجِّبُوْنَ مِنْ قَوْلِهِ وَحَدِيْثِهِ فَلَمَّا صَارُوْا اِلٰى مَنَازِلِهِمْ اَخْبَرَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ اَهْلَهُ فَقَالُوْا قَدْ وُلِدَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ غُلَامٌ سَمَّوْهُ مُحَمَّدًا فَالْتَقَى الْقَوْمُ فَقَالُوْا هَلْ سَمِعْتُمْ حَدِيْثَ الْيَهُوْدِيِّ وَهَلْ بَلَغَكُمْ مَوْلِدُ هٰذَا الْغُلَامِ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى جَاؤُوْا الْيَهُوْدِيَّ فَاَخْبَرُوْهُ الْخَبَرَ قَالَ فَاذْهَبُوْا مَعِيَ حَتّٰى اَنْظُرَ اِلَيْهِ فَخَرَجُوْا بِهِ حَتّٰى اَدْخَلُوْهُ عَلٰى اٰمِنَةَ فَقَالَ اَخْرِجِيْ اِلَيْنَا ابْنَكِ فَاَخْرَجَتْهُ وَكَشَفُوْا لَهُ عَنْ ظَهْرِهِ فَرَاٰى تِلْكَ الشَّامَةَ فَوَقَعَ الْيَهُوْدِيُّ مُغْشِيًّا عَلَيْهِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالُوْا وَيْلَكَ مَا لَكَ قَالَ ذَهَبَتْ وَاللهِ النُّبُوَّةُ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيْلَ فَرِحْتُمْ بِهِ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَمَا وَاللهِ لَيَسْطُوَنَّ بِكُمْ سَطْوَةً يَخْرُجُ خَبَرُهَا مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَكَانَ فِي النَّفَرِ يَوْمَئِذٍ الَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ الْيَهُوْدِيُّ مَا قَالَ هِشَامُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ وَمُسَافِرُ بْنُ اَبِي عَمْرٍو وَعُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ شَابٌّ فَوْقَ الْمُحْتَلِمِ فِي نَفَرٍ مِّنْ

بَنِي عَبْدِ مُنَافٍ وَغَيْرُهُمْ مِّنْ قُرَيْشٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْاَخْبَارُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُلِدَ مَخْتُوْنًا مَسْرُوْرًا وَوُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدَّارِ الَّتِي فِي الزِّقَاقِ الْمَعْرُوْفِ بِزِقَاقِ الْمَدْكَلِ بِمَكَّةَ وَقَدْ صَلَّيْتُ فِيْهِ وَهِيَ الدَّارُ الَّتِي كَانَتْ بَعْدَ مُهَاجَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِ عَقِيْلِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فِي اَيْدِيْ وَلَدِهٖ بَعْدَهٗ

✧✧ - ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک یہودی مکہ میں تجارت کی غرض سے رہا کرتا تھا۔ جب وہ رات آئی، جس میں نبی اکرم ﷺ کی ولادت ہوئی، اس نے قریش کی مجلس میں کہا: اے قریشیو! تم میں سے کسی کے ہاں آج کی رات کوئی بچہ پیدا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ خدا کی قسم! ہمیں کچھ معلوم نہیں ہے۔ اس نے کہا: اللہ اکبر۔ بہرحال ایک موقع تو تم ضائع کر بیٹھے ہو لیکن اب میں جو کچھ تمہیں بتا رہا ہوں اس کو یاد کرلو۔ اس رات اس آخری امت کا نبی پیدا ہوا ہے، اس کے دونوں کندھوں کے درمیان ایک نشانی ہے، جس میں گھنے لمبے بال ہیں جیسا کہ گھوڑے کی کلغی ہوتی ہے، وہ دو راتیں دودھ نہیں پیئے گا کیونکہ ایک جن نے اپنی دو انگلیاں اس کے منہ میں ڈال رکھی ہیں جس کی وجہ سے وہ دودھ نہیں پی سکتا۔ لوگ اس مجلس سے نکلے تو اس یہودی کی گفتگو اور جو اس نے خبر سنائی اس پر بہت حیران ہو رہے تھے۔ جب یہ لوگ اپنے اپنے گھروں کو گئے تو سب نے اپنے گھر والوں کو یہ خبر سنائی۔ تو انہوں نے ان کو بتایا کہ عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے، اس کا نام انہوں نے ''محمد'' رکھا ہے۔ پھر لوگ ایک دوسرے سے ملے اور بولے: کیا تم نے یہودی کی بات سنی ہے اور کیا تمہیں اس نومولود کی ولادت کا پتہ چلا ہے؟ یہ سب لوگ یہودی کے پاس آئے اور اس کو بتایا (کہ وہ بچہ پیدا ہو چکا ہے) اس نے کہا: مجھے بھی وہاں لے چلو، میں بھی اس کی زیارت کرنا چاہتا ہوں، تو لوگ اس کو ہمراہ لے کر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر جا پہنچے اور حضرت آمنہ سے کہا: یہ بچہ ہمیں دکھائیں۔ انہوں نے حضور ﷺ کو ان کے سامنے کر دیا، انہوں نے آپ کی پشت مبارک سے کپڑا ہٹایا تو اس نے مہر نبوت کی زیارت کرلی تو وہ یہودی غش کھا کر گر گیا۔ جب اس کو افاقہ ہوا، تو لوگوں نے کہا: تیرا ستیاناس ہو، تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا: خدا کی قسم! بنی اسرائیل کے ہاتھ سے نبوت جاتی رہی۔ اے قریشیو! تم پر کرم ہو گیا ہے، تم خوشیاں مناؤ۔ خدا کی قسم! وہ تمہیں ایسا غلبہ دلائے گا جس کی خبریں مشرق سے مغرب تک جائیں گی۔ اس دن یہودی کی گفتگو سننے والوں میں یہ لوگ بھی شامل تھے ''ہشام بن ولید بن مغیرہ، مسافر ابن ابی عمرو، عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب اس وقت عتبہ بن ربیعہ، بنی عبد مناف میں سے نوجوان لڑکا تھا اور قریش کے دیگر بہت سارے لوگ موجود تھے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

نوٹ: اس سلسلہ میں احادیث حد تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ختنہ شدہ مسکراتے ہوئے پیدا ہوئے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی ولادت مکہ کی اس گلی والے گھر میں ہوئی جو گلی ''زقاق المدکل'' کے نام سے مشہور تھی۔ مجھے اس گھر میں نماز پڑھنے کی سعادت حاصل ہے، یہ وہی گھر ہے جو رسول اللہ ﷺ کے ہجرت کر جانے کے بعد عقیل ابن ابی طالب کے قبضہ میں رہا اور

اس کے بعد اس کی اولاد کے قبضے میں رہا۔

4178۔ كَمَا حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنْ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ عُثْمَانَ، اَخْبَرَهُ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَتَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ ؟ قَالَ: وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ اَوْ دُورٍ، وَكَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ وَلَمْ يَرِثْهُ عَلِيٌّ وَلَا جَعْفَرٌ لِاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ، قَدِ احْتَجَّ الشَّيْخَانِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ

✧✧ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ اپنے مکہ والے گھر میں ٹھہریں گے؟ کیا عقیل اس کا کوئی کمرہ ہمارے لئے چھوڑے گا؟ یہ عقیل کو ابو طالب کی وراثت سے ملا تھا جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو ابو طالب کی وراثت نہیں ملی تھی کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے۔

❀❀ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

4179۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَمْرِو بْنُ السَّمَّاكِ، بِبَغْدَادَ، وَالْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ بِنَيْسَابُورَ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَاَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ، عَنْ اَبِي قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ، قَالَ: اِنَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ الَّذِي وُلِدْتُّ فِيهِ وَاُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهِ، صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، اِنَّمَا احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِحَدِيثِ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ: صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ وَمَا قَبْلَهَا

✧✧ ۔حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے نبی اکرم ﷺ سے پیر کے روزے کے متعلق پوچھا تو آپ

حدیث 4178

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحيحه" (طبع ثالث) دار ابن كثير' يمامه' بيروت' لبنان' 1407ھ 1987ء 1511 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 1351 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2010 اخرجه ابو عبدالله القزوينی فی "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2730 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 21800 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 5149 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوری' فی "صحيحه" طبع المكتب الاسلامی' بيروت' لبنان' 1390ھ/1970ء' رقم الحديث: 2985 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 4255 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰی" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودی عرب 1414ھ/1994ء' رقم الحديث: 9515 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 413

حدیث 4179

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفكر' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2426 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 2777

نے فرمایا: بے شک یہ وہ دن ہے کہ اس میں میری ولادت ہوئی ہے اور اسی دن مجھ پر وحی آئی۔

❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔ جبکہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسی سند کے ہمراہ شعبہ رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کی ہے کہ عرفہ کے دن کا روزہ ایک سال اور اس سے پہلے کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

4180۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وُلِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيْلِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل میں پیدا ہوئے۔

❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4181۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَحْمَسِيُّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَمِيْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وُلِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِيْلِ

تَفَرَّدَ حَمِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ بِهٰذِهِ اللَّفْظَةِ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ

✦✦ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واقعہ فیل والے دن پیدا ہوئے۔

❁ ان الفاظ کے ہمراہ حدیث روایت کرنے میں حمید بن ربیع متفرد ہیں اور انہوں نے اس کی متابعت نہیں کی۔

4182۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ شَبُّوَيْهِ الرَّئِيْسُ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَهْرَانَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاثْنَتَيْ عَشَرَ لَيْلَةً مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ

✦✦ ۔محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے، اس وقت ماہ ربیع الاول کی ۱۲ راتیں گزر چکی تھی۔

4183۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ وُلِدْتُ اَنَا

حديث 4180

اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 12432

حديث 4183

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 17922 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث: 873

وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيْلِ كَالْلُّدَتَيْنِ قَالَ بْنُ اِسْحَاقِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ عُكَاظٍ بْنَ عِشْرِيْنَ سَنَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ -حضرت ابن مخرمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: میں اور رسول اللہ ﷺ عام الفیل میں پیدا ہوئے۔ابن اسحاق کہتے ہیں: عکاظ کے سال حضور کی عمر ۲۰ سال تھی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4184- حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ كِنْدِيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَجَجْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاِذَا اَنَا بِرَجُلٍ يَّطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَهُوَ يَرْتَجِزُ وَيَقُوْلُ

(رَبِّ رُدَّ اِلَيَّ رَاكِبِيْ مُحَمَّدًا — رُدَّهُ اِلَيَّ وَاصْطَنِعْ عِنْدِيْ يَدًا)

فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ بَعَثَ بِابْنِ ابْنِهِ مُحَمَّدٍ فِيْ طَلَبِ اِبِلٍ لَهٗ وَلَمْ يَبْعَثْهُ فِيْ حَاجَةٍ اِلَّا اَنْجَحَ فِيْهَا وَقَدْ اَبْطَاَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَآءَ مُحَمَّدٌ وَّالْاِبِلِ فَاعْتَنَقَهٗ وَقَالَ يَا بُنَيَّ لَقَدْ جَزِعْتُ عَلَيْكَ جَزْعًا لَمْ اَجْزَعْهُ عَلٰى شَيْءٍ قَطُّ وَاللّٰهِ لَا اَبْعَثُكَ فِيْ حَاجَةٍ اَبَدًا وَّلَا تُفَارِقُنِيْ بَعْدَ هٰذَا اَبَدًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ مِنْ اُسَامِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَحْمَدَ وَالْحَاشِرِ وَالْعَاقِبِ وَالْمَاحِيْ

✦✦ -کندیر بن سعید رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے زمانہ جاہلیت میں حج کیا، میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ طواف کرتے ہوئے یہ اشعار پڑھ رہا تھا: (جن کا ترجمہ یہ ہے)

۔ اے میرے رب میرے سوار محمد کو میری طرف واپس بھیج دے، اس کو میرے پاس واپس بھیج دے اور مجھے اس کی حفاظت کی توفیق دے۔

میں نے پوچھا: یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ عبدالمطلب بن ہاشم ہے۔اس نے اپنے پوتے کو اونٹ ڈھونڈنے بھیجا ہے اور یہ اس کو جس کام کے لئے بھی بھیجتا ہے، وہ اس میں کامیاب ہو کر واپس آتا ہے لیکن آج اس نے کچھ دیر کر دی ہے۔ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ محمد ﷺ اونٹ ساتھ لے کر واپس تشریف لے آئے۔عبدالمطلب نے آپ کو گلے لگایا اور کہا: اے بیٹے! میں تیرے لئے اس قدر گھبرایا ہوا ہوں کہ آج تک کبھی بھی کسی چیز کے بارے میں اتنا نہیں گھبرایا۔خدا کی قسم! اب میں کبھی بھی تمہیں

حدیث 4184

اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء رقم الحديث: 1478 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 5524

کسی کام سے نہیں بھیجوں گا اور آج کے بعد تو بھی مجھ سے کبھی دور نہ ہونا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔ تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے رسول اللہ ﷺ کے درج ذیل اسماء گرامی نقل کئے ہیں۔

محمد، احمد، حاشر، عاقب، ماحی

4185۔ فَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَاتِمٍ الْمُزَكِّي، بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ :سَمّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ اَسْمَاءً فَمِنْهَا مَا حَفِظْنَاهُ وَمِنْهَا مَا نَسِينَاهُ، قَالَ : اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَالْمُقَفّٰى وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَالْمَلْحَمَةِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے خود ہمیں اپنے اسمائے گرامی بیان کئے، ان میں سے کئی ہم کو یاد رہے اور کئی بھول گئے۔ آپ نے فرمایا:

''میں محمد ﷺ ہوں، میں احمد ﷺ ہوں اور میں مقفی ﷺ، حاشر ﷺ، نبی التوبہ و الملحمہ ہوں''۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4186۔ اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْاَحْمَسِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ وَحْشِيَّةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ:سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ : اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ وَالْمُقَفّٰى وَالْحَاشِرُ وَالْخَاتَمُ

حدیث 4185

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 19543 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامي' دارعمار' بيروت' لبنان/عمان' 1405ه 1985ء رقم الحديث: 217 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 492

حدیث 4186

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 16816 اخرجه ابو عبدالله محمد البخاري في "صحيحه" (طبع ثالث) دار ابن كثير' يمامه' بيروت' لبنان' 1407ه 1987ء 3339 اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2354 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ه' 1987ء رقم الحديث: 2775 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 11590 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ه-1984ء رقم الحديث: 7395 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامي' دارعمار' بيروت' لبنان/عمان' 1405ه 1985ء رقم الحديث: 156

وَالْعَاقِبُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میں محمد ﷺ ، احمد ﷺ ، مقفی ﷺ ، حاشر ﷺ ، خاتم ﷺ اور عاقب ﷺ ہوں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4187۔ حدثنا الاُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِيدِ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَا :حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَنَا اَبُو الْقَاسِمِ اللّٰهُ يُعْطِي وَاَنَا اَقْسِمُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میں ابوالقاسم ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4188۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ شَرِيْكٍ وَاَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَلْحَانَ قَالَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَانِيُّ حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ وَعَقِيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا وُلِدَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا اِبْرَاهِيْمَ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے، حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو حضرت جبریل امین علیہ السلام حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا اِبْرَاهِيْمَ

''اے ابراہیم کے والد آپ کو سلام''

4189۔ حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ اَنَا ؟ قُلْنَا :رَسُوْلُ اللّٰهِ، قَالَ :نَعَمْ، وَلٰكِنْ مَنْ اَنَا ؟ قُلْنَا : اَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ، قَالَ: اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی پھر فرمایا: میں کون

ہوں؟ ہم نے کہا: آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ تو ٹھیک ہے لیکن میں کون ہوں؟ ہم نے کہا: آپ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں آدم علیہ السلام کی تمام اولاد کا سردار ہوں لیکن میں اس بات پر فخر نہیں کرتا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4190۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: حَدَّثَتْنِيْ رَبِيْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَقُلْتُ لَهَا: اَخْبِرِيْنِيْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ كَانَ مِنْ مُضَرَ كَانَ؟ قَالَتْ: فَمِمَّنْ كَانَ اِلَّا مِنْ مُضَرَ مِنْ وَلَدِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔عاصم بن کلیب رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کی ربیبہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ مجھے بتائیے کہ نبی اکرم ﷺ مضر میں سے کس اولاد میں سے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: نضر بن کنانہ کی اولاد میں سے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4191۔ اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ الْمُزَكِّيْ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّهُ ذَكَرَ وِلَادَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُوُفِّيَ اَبُوْهُ وَاُمُّهُ حُبْلٰى بِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی ولادت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حضور ﷺ کے والد کا جب انتقال ہوا تو اس وقت آپ اپنی والدہ کے پیٹ میں تھے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4192۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُوَارِزْمِيُّ، بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ

حدیث 4192

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 23053 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله، بيروت، لبنان، 1414ھ/1993ء، رقم الحديث: 5390 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 6985 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين، قاهره، مصر، 1415ھ، رقم الحديث: 6398

سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَارَ قَبْرَ اُمِّهِ فِيْ اَلْفِ مُقَنَّعٍ، فَمَا رُئِيَ اَكْثَرَ بَاكِيًا مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، اِنَّمَا اَخْرَجَ مُسْلِمٌ وَحْدَهُ حَدِيْثَ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ :اسْتَاْذَنْتُ رَبِّيْ فِي الاسْتِغْفَارِ لاُمِّيْ فَلَمْ يَاْذَنْ لِيْ

✧✧ ۔حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک ہزار فوجیوں کے ہمراہ اپنی والدہ محترمہ کی قبر کی زیارت کی۔اس دن سے زیادہ آپ کو کبھی روتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔تاہم امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے محارب بن دثار پھر ابن بریدہ کے حوالے سے ان کے والد سے یہ روایت نقل کی ہے۔میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کے لئے بخشش کی دعا مانگی لیکن مجھے اجازت نہ ملی۔

4193۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عَقِيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ :سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُوْلُ :لَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ كَاَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ، وَكَانَ يُعْرَفُ ذٰلِكَ مِنْهُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ اَخْرَجَا وَلَمْ يُخَرِّجَا هٰذِهِ اللَّفْظَةَ

✧✧ ۔حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں جب بھی رسول اللہ ﷺ کو سلام کہتا تو آپ جواب دیتے تو آپ کا چہرہ چمک رہا ہوتا تھا اور رسول اللہ ﷺ جب خوش ہوتے تھے تو آپ کا چہرہ مبارک چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوتا تھا اور یہی آپ کی پہچان بھی تھی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔تاہم شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس طرح کی احادیث نقل کی ہے لیکن الفاظ یہ نہیں ہیں۔

4194۔ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْاَحْمَسِيُّ، بِالْكُوْفَةِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مُطْعِمٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ، وَلا بِالْقَصِيْرِ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ، وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمُ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ، مُشْرَبٌ حُمْرَةً ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلُ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ

حدیث 4193

اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 133 اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دارابن کثیر یمامه بیروت لبنان 1407ھ 1987ء 3363 اخرجه ابو عبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث:27220

تَكَفُّؤًا كَاَنَّمَا يَمْشِي يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهُ وَلا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الْاَلْفَاظِ

✧✧ -حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نہ تو بہت لمبے قد والے تھے اور نہ بالکل چھوٹے قد والے تھے۔ سر اور داڑھی مبارک کے بال گھنے تھے، رنگ سرخی مائل تھا، کندھے مضبوط تھے، سینہ کے درمیان پیٹ تک بالوں کی ایک قطار تھی، آپ جب چلتے تو یوں جھک کر چلتے جیسے کوئی بلندی سے نیچائی کی طرف اتر رہا ہو آپ جیسا حسین شخص نہ آپ سے پہلے کبھی دیکھا گیا، نہ آپ کے بعد کوئی ہوسکتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

4195- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ قَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، اَخْبَرَنِي اَبِي، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ ضَلِيعَ الْفَمِ، قُلْتُ: مَا اَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ؟ قَالَ: يَادَمُ حَثِيمٌ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ "اشکل العینین" تھے اور آپ کا منہ مبارک کمان کی طرح خم دار تھا (سماک بن حرب کہتے ہیں) میں نے کہا: "اشکل العینین" کا کیا مطلب ہے؟ انہوں (جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ) نے کہا: جس کی آنکھوں کی سفیدی میں ہلکی ہلکی سرخی ہو۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4196- اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَحْمَسِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ

حدیث 4195

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابورى فى "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربى' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 2339 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى' فى "جامعه"' طبع داراحياء التراث العربى' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3647 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 20950 اخرجه ابوحاتم البستى فى "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ه/1993ء' رقم الحديث: 6288 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ه/1983ء' رقم الحديث: 1904 اخرجه ابوداؤد الطيالسى فى "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 765

حدیث 4196

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذى' فى "جامعه"' طبع داراحياء التراث العربى' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3645 اخرجه ابوعبدالله الشيبانى فى "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 20955 اخرجه ابويعلى الموصلى فى "مسنده" طبع دارالمامون للتراث' دمشق' شام' 1404ه-1984ء' رقم الحديث: 7458 اخرجه ابوالقاسم الطبرانى فى "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ه/1983ء' رقم الحديث: 2024 اخرجه ابوبكر الكوفى' فى "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودى عرب' (طبع اول) 1409ه' رقم الحديث: 31806

الْعَوَّامِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَضْحَكُ اِلَّا تَبَسُّمًا وَكَانَ فِي سَاقَيْهِ حُمُوشَةٌ، وَكُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَيْهِ، قُلْتُ: اَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِاَكْحَلَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ صرف تبسم فرمایا کرتے تھے۔آپ کی پنڈلیاں باریک تھیں۔ میں جب بھی آپ کو دیکھتا تو میں سمجھتا کہ آپ نے سرمہ لگایا ہوا ہے حالانکہ آپ نے سرمہ نہ لگایا ہوا ہوتا تھا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4197- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الصَّائِغُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: رَاَيْتُ خَاتَمَ النُّبُوَّةِ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَّامِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک پر کبوتری کے انڈے جتنی مہر نبوت کی زیارت کی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4198- اَخْبَرَنِي اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْكَشِّيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ، حَدَّثَنِي عِلْبَاءُ بْنُ اَحْمَرَ الْيَشْكُرِيُّ، عَنْ اَبِي زَيْدٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا زَيْدٍ، ادْنُ فَامْسَحْ ظَهْرِي، قَالَ: فَدَنَوْتُ مِنْهُ وَمَسَحْتُ ظَهْرَهُ وَوَضَعْتُ اَصَابِعِي عَلَى الْخَاتَمِ فَغَمَزْتُهَا، فَقِيلَ لَهُ: وَمَا الْخَاتَمُ؟ قَالَ: شَعْرٌ مُجْتَمِعٌ عِنْدَ كَتِفَيْهِ،

حدیث: 4197

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3644 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 20933 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ه/1993ء رقم الحديث: 6298 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ه-1984ء رقم الحديث: 7475 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ه/1983ء رقم الحديث: 1908 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 759

حدیث: 4198

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 22940 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ه/1993ء رقم الحديث: 6300 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ه-1984ء رقم الحديث: 6846 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ه/1983ء رقم الحديث: 44

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے ابوزید میرے قریب آؤ اور میری کمر ملو۔ میں آپ کے قریب آیا اور آپ کی کمر ملی اور میں نے اپنی انگلیاں مہر نبوت پر رکھیں اور اس کو ٹٹولتا رہا۔ آپ سے پوچھا گیا: وہ مہر کیا تھی؟ (ابوزید نے) کہا: آپ کے کندھوں کے قریب بالوں کا ایک گچھ سا تھا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4199۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، وَاَبُوْ بَكْرٍ الْقَطِيعِي فِيْ اٰخَرِيْنَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَدَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ فَرَّقَ بَعْدَهُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے پیشانی کے بالوں (بغیر مانگ کے) کو لٹکائے رکھا، جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا، پھر اس کے بعد آپ نے مانگ نکال لی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4200۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا حَرِيْزُ بْنُ عُثْمَانَ، قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ السُّلَمِيِّ: رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَكَانَ شَيْخًا؟ قَالَ: كَانَ فِيْ عَنْفَقَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦۔ حریر بن عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن بسر سلمی رضی اللہ عنہ سے کہا: تم نے تو رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی ہے کیا آپ بوڑھے تھے؟ (عبداللہ بن بسر نے) کہا: آپ کی داڑھی مبارک میں چند بال سفید تھے۔

حدیث 4199

اخرجه ابوعبدالله الاصبحی فی "الموطا" طبع داراحیاء التراث العربی (تحقیق فواد عبدالباقی) رقم الحدیث: 1698 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث: 13277 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبری" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ه/ 1991ء رقم الحدیث: 9335

حدیث 4200

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دارابن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ه 1987ء 3350 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث: 17708 اخرجه ابوبکر الکوفی ' فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد' ریاض' سعودی عرب' (طبع اول) 1409ه' رقم الحدیث: 25063 اخرجه ابو القاسم الطبرانی فی "مسند الشامیین" طبع موسسة الرساله' بیروت' لبنان' 1405ه/ 1984ء رقم الحدیث: 1045 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة' قاهره' مصر' 1408ه/ 1988ء' رقم الحدیث: 506

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4201۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَيَّاشٍ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، قَالَ: قَدِمَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْمَدِيْنَةَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَالِيهَا، فَبَعَثَ اِلَيْهِ عُمَرُ، وَقَالَ لِلرَّسُوْلِ: سَلْهُ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَاِنِّي رَاَيْتُ شَعْرًا مِنْ شَعْرِهِ قَدْ لُوِّنَ، فَقَالَ اَنَسٌ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَدْ مُتِّعَ بِالسَّوَادِ وَلَوْ عَدَدْتُّ مَا اَقْبَلَ عَلَيَّ مِنْ شَيْبِهِ فِي رَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ، مَا كُنْتُ اَزِيدُهُنَّ عَلٰى اِحْدَى عَشْرَةَ شَيْبَةً، وَاِنَّمَا هٰذَا الَّذِي لُوِّنَ مِنَ الطِّيبِ الَّذِي كَانَ يُطَيِّبُ شَعْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦۔عبداللہ بن محمد بن عقیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ مدینۃ المنورہ تشریف لائے، ان دنوں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ وہاں کے گورنر تھے۔ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی جانب ایک قاصد بھیجا اور اس سے کہا: انس رضی اللہ عنہ سے یہ پوچھ کر آؤ کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے کبھی خضاب لگایا تھا کیونکہ میں نے ان (انس رضی اللہ عنہ) کے کچھ بال رنگے ہوئے دیکھے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواباً فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے سیاہ رنگ استعمال کیا ہے اور اگر میں حضور کے سر اور داڑھی مبارک کے سفید بالوں کو شمار کروں تو ان کی مجموعی تعداد گیارہ سے زیادہ نہیں ہوگی اور یہ اسی خوشبو کا رنگ ہے جو رسول اللہ ﷺ کے بالوں سے خوشبو آیا کرتی تھی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4202۔ اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَعِيدٍ الْاَحْمَسِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: مَا كَانَ فِي رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا شَعَرَاتٌ بِيضٌ فِي مَفْرِقِ رَاْسِهِ اِذَا ادَّهَنَ وَارَاهُنَّ الدُّهْنَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب سر میں تیل لگاتے تو آپ کی مانگ میں چند بال سفید نظر آتے اور میں نے ہمیشہ آپ کے بالوں میں تیل لگا دیکھا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4203۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ، عَنْ اَبِي رِمْثَةَ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

حدیث 4202

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 20872 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 1921

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ، وَلَهُ شَعْرٌ قَدْ عَلَاهُ الشَّيْبُ، وَشَيْبُهُ اَحْمَرُ مَخْضُوبٌ بِالْحِنَّاءِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ نے دوسبز چادریں اوڑھ رکھی تھیں اور آپ کے چند بال مہندی کے ساتھ خضاب کرنے کی وجہ سے سرخ تھے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4204۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كِنَانَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ :سَاَلْتُ عَائِشَةَ :هَلْ شَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَتْ :مَا شَانَهُ اللّٰهُ بِبَيْضَاءَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ مَحْفُوْظٌ عَنْ هِشَامٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ کے بال سفید تھے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان کو سفیدی کے عیب سے محفوظ رکھا تھا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور ہشام کی روایت سے محفوظ ہے لیکن شیخین علیہما الرحمۃ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4205۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ، اَنَّ حَجَّاجَ بْنَ مِنْهَالٍ، حَدَّثَهُمْ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، قَالَ :قِيْلَ لِاَنَسٍ مَا كَانَ شَيْبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :مَا شَانَهُ اللّٰهُ بِالشَّيْبِ مَا كَانَ فِيْ رَاْسِهِ اِلَّا سَبْعَ عَشْرَةَ اَوْ ثَمَانَ عَشْرَةَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ اِنَّمَا اشْتُهِرَتْ بِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَهِيَ مِنْ قَوْلِ اَنَسٍ غَرِيْبَةٌ جِدًّا

✧✧ ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی اکرم ﷺ کے کتنے بال سفید تھے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو بالوں کی سفیدی کے عیب سے محفوظ رکھا ہے۔ آپ کے سر مبارک میں صرف سترہ یا اٹھارہ بال سفید تھے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمۃ نے اسے نقل نہیں کیا۔ اور یہ الفاظ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مشہور ہیں جبکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بہت غریب ہیں۔

4206۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، قَالَ : اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَاِزَارًا غَلِيْظًا، فَقَالَتْ :قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَيْنِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک پیوند لگی ہوئی چادر اور ایک موٹا تہبند

نکال کردکھایااورفرمایا: رسول اللہ ﷺ کا انتقال انہی دوکپڑوں میں ہوا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4207۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ السُّكَّرِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ، قَالَ :سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسٌ يُدْعَى الْمُرْتَجِزَ.

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا ایک گھوڑا تھا اس کو ''مرتجز'' کے نام سے پکارا جاتا تھا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4208۔ حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْمُقْرِئُ، بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ غَنَّامٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ اِدْرِيسَ الْاَوْدِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ :كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسٌ يُقَالُ لَهُ الْمُرْتَجِزُ، وَنَاقَتُهُ الْقَصْوٰى، وَبَغْلَتُهُ دُلْدُلٌ، وَحِمَارُهُ عُفَيْرٌ، وَدِرْعُهُ الْفُضُولُ، وَسَيْفُهُ ذُو الْفَقَارِ

✧✧ ۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے گھوڑے کا نام مرتجز، اونٹنی کا نام قصویٰ، آپ کے خچر کا نام دلدل، آپ کے گدھے شریف کا نام عضیر، آپ کی زرہ کا نام فصول اور آپ کی تلوار کا نام ''ذوالفقار'' تھا۔

4209۔ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، قَالَا :حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ،

حدیث 4206

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر یمامه بیروت لبنان 1407ھ 1987ء 5480 اخرجه ابوالحسین مسلم النیسابوری فی "صحیحه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 2080 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 1733 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 3551 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 24083 اخرجه ابن راهویه الحنظلی فی "مسنده" طبع مکتبه الایمان مدینه منوره (طبع اول) 1412ھ/1991ء رقم الحدیث: 1364 اخرجه ابوبکر الکوفی فی "مصنفه" طبع مکتبه الرشد ریاض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحدیث: 24905 اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 4036

حدیث 4209

اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3609 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 16674 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 12571

عَنْ مَيْسَرَةَ الْفَخرِ، قَالَ :قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا ؟ قَالَ :وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ الْاَوْزَاعِيِّ الَّذِی

✧✧ -حضرت میسرہ الفخر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: آپ کب سے نبی ہیں؟ آپ نے فرمایا: اس وقت سے جب حضرت آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم (کے مراحل) میں تھے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔ اور اوزاعی کی درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

4210۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ الْبَعْلَبَكِّيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَتَى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ ؟ قَالَ :بَيْنَ خَلْقِ اٰدَمَ وَنَفْخِ الرُّوحِ فِيْهِ

✧✧ -حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا: آپ کو نبوت کب ملی؟ آپ نے فرمایا: (میں تو اس وقت بھی نبی تھا) جب حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہو رہی تھی اور ان میں روح پھونکی جا رہی تھی۔

4211۔ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا الْاِمَامُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَسُبُّوا وَرَقَةَ فَاِنِّیْ رَاَيْتُ لَهُ جَنَّةً اَوْ جَنَّتَيْنِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَالْغَرَضُ لِیْ اِخْرَاجِهٖ

✧✧ -ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ورقہ (بن نوفل) کو گالی مت دو کیونکہ میں نے ان کے لئے ایک یا دو جنتیں دیکھی ہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔ اور اس حدیث کو نقل کرنے کی وجہ درج ذیل واقعہ ہے۔

4212۔ مَا حَدَّثَنِيْهِ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِی عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ اَبِی سُفْيَانَ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيِّ وَكَانَ وَاعِيَةً قَالَ قَالَ وَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلِ بْنِ اُسْدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى فِيْمَا كَانَتْ خَدِيْجَةُ ذَكَرَتْ لَهُ مِنْ اُمُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعْرٌ

يَـا لِـلـرِّجَالِ وَصَرْفِ الدَّهْرِ وَالْقَدْرِ　　　وَمَـا لِشَـیْءٍ قَضَـاهُ اللّٰـهُ مِنْ غَيَـرِ

حَتّٰی خَدِیْجَۃُ تَدْعُوْنِی لِاُخْبِرَھَا وَمَا لَھَا بِخَفِیِّ الْغَیْبِ مِنْ خَبَرٍ
جَاءَ تْ لِتَسْاَلَنِی عَنْہُ لِاُخْبِرَھَا اَمْرًا اُرَاہُ سَیَاْتِی النَّاسُ مِنْ اٰخِرٍ
فَخَبَّرَتْنِی بِاَمْرٍ قَدْ سَمِعْتُ بِہٖ فِیْمَا مَضٰی مِنْ قَدِیْمِ الدَّھْرِ وَالْعَصْرِ
بِاَنَّ اَحْمَدَ یَاْتِیْہِ فَیُخْبِرُہٗ جِبْرِیْلُ اَنَّکَ مَبْعُوْثٌ اِلَی الْبَشَرِ
فَقُلْتُ عَلَّ الَّذِیْ تُرْجِیْنَ یَنْجِزُہٗ لَکَ الْاِلٰہُ فَرَجِّی الْخَیْرَ وَانْتَظِرِیْ
وَاَرْسِلِیْہِ اِلَیْنَا کَیْ نُسَائِلُہٗ عَنْ اَمْرِہٖ مَا یَرٰی فِی النَّوْمِ وَالسَّھَرِ
فَقَالَ حِیْنَ اَتَانَا مَنْطِقًا عَجَبًا تَقِفُ مِنْہُ اَعَالِیَ الْجِلْدِ وَالشَّعْرِ
اِنِّیْ رَاَیْتُ اَمِیْنَ اللّٰہِ وَاجَھَنِی فِیْ صُوْرَۃٍ اُکْمِلَتْ مِنْ اَھْیَبِ الصُّوَرِ
ثُمَّ اسْتَمَرَّ وَکَانَ الْخَوْفُ یُذْعِرُنِی مِمَّا یُسَلِّمُ مِنْ حَوْلِی مِنَ الشَّجَرِ
فَقُلْتُ ظَنِّی وَمَا اَدْرِیْ اَیُصَدِّقُنِی اَنْ سَوْفَ تُبْعَثُ تَتْلُو مُنْزَلَ السُّوَرِ
وَسَوْفَ اٰتِیْکَ اِنْ اَعْلَنْتُ دَعْوَتَھُمْ مِنَ الْجِھَادِ بِلَا مَنٍّ وَلَا کَدَرٍ

✧✧ ۔عبدالملک بن عبداللہ بن ابی سفیان بن العلاء بن جاریہ ثقفی کہتے ہیں: جب حضرت خدیجۃ الکبریٰ نے ورقہ بن نوفل کو رسول اللہ ﷺ کی باتیں بتائیں تو انہوں نے کہا:

یَا لِلرِّجَالِ وَصَرْفِ الدَّھْرِ وَالْقَدَرِ وَمَا لِشَیْءٍ قَضَاہُ اللّٰہُ مِنْ غِیَرٍ

اے لوگو! گردش زمانہ اور تقدیر اور کسی چیز کے بھی متعلق اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں ہے۔

حَتّٰی خَدِیْجَۃُ تَدْعُوْنِی لِاُخْبِرَھَا وَمَا لَھَا بِخَفِیِّ الْغَیْبِ مِنْ خَبَرٍ

خدیجہ نے مجھے کہا ہے کہ میں اسے غیب کی چھپی ہوئی خبر بتاؤں۔

جَاءَ تْ لِتَسْاَلَنِی عَنْہُ لِاُخْبِرَھَا اَمْرًا اُرَاہُ سَیَاْتِی النَّاسُ مِنْ اٰخِرٍ

وہ میرے پاس آئی ہے، اس کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے تاکہ میں اس کو اس معاملہ کی خبر دوں جس کو میں دیکھتا ہوں عنقریب وہ معاملہ لوگوں کے سامنے آئے گا۔

فَخَبَّرَتْنِی بِاَمْرٍ قَدْ سَمِعْتُ بِہٖ فِیْمَا مَضٰی مِنْ قَدِیْمِ الدَّھْرِ وَالْعَصْرِ

چنانچہ اس نے مجھے اس بات کی خبر دی جو عرصہ دراز سے سنی جا رہی تھی۔

بِاَنَّ اَحْمَدَ یَاْتِیْہِ فَیُخْبِرُہٗ جِبْرِیْلُ اَنَّکَ مَبْعُوْثٌ اِلَی الْبَشَرِ

یہ کہ احمد تشریف لائیں گے اور جبریل ان کو خبر دیں گے کہ وہ انسانوں کی طرف (نبی بنا کر) بھیجے گئے ہیں۔

فَقُلْتُ عَلَّ الَّذِیْ تُرْجِیْنَ یَنْجِزُہٗ لَکَ الْاِلٰہُ فَرَجِّی الْخَیْرَ وَانْتَظِرِیْ

میں نے کہا: وہ بیمار ہے جس کا تم خوف کر رہی ہو۔ اللہ تعالیٰ تیری امید پوری کرے گا تو خیر کی امید رکھ اور انتظار کر۔

وَاَرْسِلْیهِ اِلَیْنَا کَیْ نَسَاَلَهُ عَنْ اَمْرِهٖ مَا یَرٰی فِی النَّوْمِ وَالسَّهَرِ)

اور اس کو ہمارے پاس بھیج تاکہ ہم اس سے ان امور کے بارے میں پوچھیں جو اس نے خواب میں اور بیداری کی حالت میں دیکھے۔

فَقَالَ حِیْنَ اَتَانَا مَنْطِقًا عَجَبًا تَقِفُ مِنْهُ اَعَالِیَ الْجِلْدِ وَالشَّعْرِ

جب وہ آئے تو انہوں نے ہمیں ایسی عمدہ باتیں سنائیں جس سے ہمارے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

اِنِّیْ رَاَیْتُ اَمِیْنَ اللّٰهِ وَاجَهَنِیْ فِیْ صُوْرَةٍ اُکْمِلَتْ مِنْ اَهْیَبِ الصُّوَرِ

(آپ نے کہا) میں نے اللہ تعالیٰ کے امین کو دیکھا ہے اور میں نے ایک ایسی صورت کا سامنا کیا جو ہر صورت سے زیادہ رعب والی ہے۔

ثُمَّ اسْتَمَرَّ وَکَانَ الْخَوْفُ یُذْعِرُنِیْ مِمَّا یُسَلِّمُ مِنْ حَوْلِیْ مِنَ الشَّجَرِ

پھر یہ سلسلہ بدستور قائم رہا اور میں خوف کی وجہ سے کانپنے لگ گیا کیونکہ میرے اردگرد درخت سلام کرنے لگ گئے۔

فَقُلْتُ ظَنِّیْ وَمَا اَدْرِیْ اَیُصَدِّقُنِیْ اَنْ سَوْفَ تُبْعَثُ تَتْلُو مَنْزِلَ السُّوَرِ

میں نے کہا: میرا ظن غالب یہ ہے اور میں جانتا نہیں کہ یہ میری بات سچ ہو جائے گی کہ یہ عنقریب نبی بنے گا اور سورۃ کی منزلیں تلاوت کرے گا۔

وَسَوْفَ اٰتِیْكَ اِنْ اَعْلَنْتُ دَعْوَتَهُمْ مِنَ الْجِهَادِ بِلَا مَنٍّ وَلَا کَدَرِ

اگر تو نے جہاد کا اعلان کیا تو عنقریب میں بغیر کسی احسان کے اور بغیر ناپسندیدگی کے تیرے پاس آؤں گا۔

4213- اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِیُّ حَدَّثَنَا جَدِّیْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ ثَابِتٍ الزُّهْرِیُّ حَدَّثَنَا الزُّبَیْرُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اَبِی الْحُوَیْرِثِ عَنْ قُبَاثِ بْنِ اَشْیَمَ الْکِنَانِیِّ ثُمَّ اللَّیْثِیِّ قَالَ تَنَبَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَاْسِ اَرْبَعِیْنَ مِنَ الْفِیْلِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ اِنَّمَا اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ حَدِیْثَ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بُعِثَ وَهُوَ بْنُ اَرْبَعِیْنَ وَالدَّلِیْلُ عَلٰی صِحَّةِ حَدِیْثِ قُبَاثِ بْنِ اَشْیَمَ اِخْتِیَارُ سَیِّدِ التَّابِعِیْنَ هٰذَا الْقَوْلَ کَمَا اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ اُنْزِلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بْنُ ثَلَاثٍ وَّاَرْبَعِیْنَ

✧✧ ۔حضرت قباث بن اشیم الکنانی لیثی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے عام الفیل سے چالیس سال بعد اعلان نبوت فرمایا:

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عکرمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: (رسول اللہ ﷺ نے) چالیس سال کی عمر میں نبوت کا

اعلان فرمایا:

قباث بن اشیم کی حدیث کی صحت کی دلیل یہ ہے کہ سید التابعین (حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ) نے اس قول کو اختیار فرمایا ہے جیسا کہ یحییٰ بن سعید روایت کرتے ہیں کہ سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ پر چالیس سال کی عمر میں وحی نازل ہوئی۔

4214۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ خَدِيْجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا اَبْطَاَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ جَزِعَ مِنْ ذٰلِكَ جَزَعًا شَدِيْدًا فَقُلْتُ مِمَّا رَاَيْتُ مِنْ جَزَعِهٖ لَقَدْ قَلَاكَ رَبُّكَ لِمَا يَرٰى مِنْ جَزَعِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ "مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ا<

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ لِإِرْسَالٍ فِيْهِ

✧✧ -حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب رسول اللہ ﷺ پر (کچھ دنوں کے لئے) وحی نہ آئی تو اس وجہ سے آپ بہت زیادہ پریشان ہوئے۔ میں نے آپ کی یہ پریشانی دیکھ کر کہا: آپ کی پریشانی دیکھ کر تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ آپ کے رب نے آپ کو تنہا چھوڑ دیا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى

''آپ کے رب نے آپ کو نہیں چھوڑا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن اس میں ارسال کی وجہ سے شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4215- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجِبْرِيْلَ: مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَزُوْرَنَا اَكْثَرَ مِمَّا تَزُوْرُنَا؟ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ 1)) اِلٰى قَوْلِهٖ (وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا) هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے کہا: جس طرح تم اکثر ہمارے پاس آیا کرتے تھے، اب کیوں نہیں آتے؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

حدیث 4215

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحیحه" (طبع ثالث) دار ابن کثیر' یمامه' بیروت' لبنان' 1407ھ 1987ء 4454 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی' فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی' بیروت' لبنان' رقم الحدیث: 3156 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحدیث: 2043 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبریٰ" طبع دارالکتب العلمیه' بیروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحدیث: 11319 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحدیث: 12385

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ــــــــــ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا تک۔

''ہم تو صرف آپ کے رب کے حکم سے اترتے ہیں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

٭٭ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4216- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ بْنُ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَسَّانٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فَصَلَ الْقُرْآنُ مِنَ الذِّكْرِ فَوَضَعَ فِي بَيْتِ الْعِزَّةِ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَجَعَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْزِلُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيْلًا قَالَ سُفْيَانُ خَمْسُ آيَاتٍ وَنَحْوِهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قرآن کو ذکر سے الگ کر کے آسمان دنیا پر بیت العزۃ میں رکھا گیا۔ وہاں سے حضرت جبریل علیہ السلام اس کو نبی اکرم ﷺ پر نازل کرتے تھے۔ (ارشاد ہے)

وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيْلًا

سفیان کہتے ہیں: پانچ کے قریب آیات اسی کے متعلق ہیں۔

٭٭ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4217- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّحْوِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، قَالَ :سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَيُّوْبَ، يُحَدِّثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُؤَلِّفُ الْقُرْآنَ مِنَ الرِّقَاعِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَفِيْهِ الدَّلِيْلُ الْوَاضِحُ اَنَّ الْقُرْآنَ اِنَّمَا جُمِعَ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدیث 4216

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 7991 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 12381

حدیث 4217

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 3954 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 21647 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحديث: 114 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحديث: 4933 اخرجه ابوبكر الكوفی فی "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودی عرب (طبع اول) 1409ھ رقم الحديث: 19448

✧✧ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ہوا کرتے تھے اور مختلف پرچیوں وغیرہ سے قرآن جمع کیا کرتے تھے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔ اس حدیث میں یہ واضح دلیل موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں قرآن کریم جمع کر لیا گیا تھا۔

4218۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا نَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ عَلِمَ اَنَّهَا سُوْرَةٌ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں جبریل علیہ السلام آتے اور (وحی سے پہلے) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے تو آپ جان جاتے کہ یہاں سے نئی سورت کا آغاز ہو رہا ہے اور سابقہ سورت مکمل ہو چکی ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4219۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُحَارِبِيِّ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسُوْقِ ذِي الْمَجَازِ وَاَنَا فِيْ بِيَاعَةٍ لِي، فَمَرَّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، قُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوا، وَرَجُلٌ يَتْبَعُهُ يَرْمِيْهِ بِالْحِجَارَةِ قَدْ اَدْمَى كَعْبَهُ، وَهُوَ يَقُوْلُ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، لَا تُطِيْعُوْا هٰذَا فَاِنَّهُ كَذَّابٌ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقِيْلَ: غُلَامٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَلَمَّا اَظْهَرَ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ خَرَجْنَا مِنَ الرَّبَذَةِ وَمَعَنَا ظَعِيْنَةٌ لَنَا حَتّٰى نَزَلْنَا قَرِيْبًا مِنَ الْمَدِيْنَةِ، فَبَيْنَا نَحْنُ قُعُوْدًا اِذْ اَتَانَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: مِنْ اَيْنَ الْقَوْمُ؟ فَقُلْنَا: مِنَ الرَّبَذَةِ، وَمَعَنَا جَمَلٌ اَحْمَرُ، فَقَالَ: تَبِيْعُوْنِي هٰذَا الْجَمَلَ؟ فَقُلْنَا: نَعَمْ، فَقَالَ: بِكَمْ؟ فَقُلْنَا: بِكَذَا وَكَذَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، قَالَ: اَخَذْتُهُ، وَمَا اسْتَقْصَى، فَاَخَذَ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَذَهَبَ بِهِ حَتّٰى تَوَارَى فِي حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: تَعْرِفُوْنَ الرَّجُلَ؟ فَلَمْ يَكُنْ مِنْ اَحَدٍ يَعْرِفُهُ،

حدیث 4219

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 6562 اخرجه ابوبکر بن خزیمه النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 159 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 363 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 8175 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 10879

فَلامَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَقَالُوْا :تُعْطُونَ جَمَلَكُمْ مَنْ لَا تَعْرِفُوْنَ ؟ فَقَالَتِ الظَّعِيْنَةُ :فَلا تَلاوَمُوا، فَلَقَدْ رَأَيْنَا رَجُلًا لا يَغْدِرُ بِكُمْ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا اَشْبَهَ بِالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مِنْ وَجْهِهِ، فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ اَتَانَا رَجُلٌ، فَقَالَ :السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَأَنْتُمُ الَّذِينَ جِئْتُمْ مِنَ الرَّبَذَةِ ؟ قُلْنَا :نَعَمْ، قَالَ: اَنَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْكُمْ وَهُوَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْ هٰذَا التَّمْرِ حَتّٰى تَشْبَعُوا وَتَكْتَالُوْا حَتّٰى تَسْتَوْفُوا، فَاَكَلْنَا مِنَ التَّمْرِ حَتّٰى شَبِعْنَا، وَاكْتَلْنَا حَتّٰى اسْتَوْفَيْنَا، ثُمَّ قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ مِنَ الْغَدِ، فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ :يَدُ الْمُعْطِي الْعُلْيَا وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ :اُمَّكَ، وَاَبَاكَ، وَاُخْتَكَ، وَاَخَاكَ، وَاَدْنَاكَ، اَدْنَاكَ، وَثَمَّ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعَ الَّذِينَ قَتَلُوْا فُلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَخُذْ لَنَا بِثَارِنَا، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ، فَقَالَ:لا تَجْنِي اُمٌّ عَلٰى وَلَدٍ، لا تَجْنِي اُمٌّ عَلٰى وَلَدٍ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت طارق بن عبداللہ المحاربی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ذی المجاز بازار سے گزرتے دیکھا، اس وقت میں ایک سودا کر رہا تھا۔ آپ گزر رہے، آپ کے اوپر سرخ رنگ کا جبہ مبارک تھا۔ میں نے سنا آپ کہہ رہے تھے: اے لوگو! لا الہ الا اللہ پڑھو کامیاب ہو جاؤ گے۔ ایک آدمی آپ کے پیچھے پیچھے آپ کو کنکر مارتا آ رہا تھا جس کی وجہ سے آپ کے قدم مبارک سے خون بہہ رہا تھا، وہ کہہ رہا تھا: اے لوگو! اس کی بات مت ماننا، یہ جھوٹا شخص ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ بنو عبدالمطلب کا ایک لڑکا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ظاہر فرمایا تو ہم ربذہ سے نکلے اور ہمارے ساتھ ہماری عورتیں بھی تھیں۔ ہم نے مدینہ کے قریب آ کر پڑاؤ ڈالا۔ ہم وہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ ہمارے پاس ایک آدمی آیا، اس کے اوپر ۲ چادریں تھیں۔ اس نے ہمیں سلام کیا اور کہا: تم کہاں سے آئے ہو؟ ہم نے کہا: ربذہ سے۔ اور ہمارے ساتھ سرخ اونٹ بھی ہے۔ اس نے کہا: تم یہ اونٹ مجھے بیچتے ہو؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔ اس نے قیمت پوچھی تو ہم نے کہا: کھجور کے اتنے صاع۔ اس نے کہا: بغیر کسی بحث وتمحیص کے میں نے انہیں لے لیا۔ پھر اس نے اونٹ کی لگام پکڑی اور چلا گیا۔ حتیٰ کہ مدینہ کے باغات میں وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ پھر ہم ایک دوسرے سے پوچھنے لگے: کیا تم اس آدمی کو جانتے ہو۔ تو پوری قوم میں کوئی ایک بھی ایسا نہ ملا جو اس کو جانتا ہو۔ تو لوگ ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور کہنے لگے: تم نے اپنا اونٹ ایک ایسے آدمی کو دے دیا ہے جس کو تم جانتے نہیں ہو۔ عورت بولی: تم ایک دوسرے کو ملامت مت کرو۔ ہم نے ایسے شخص کو دیکھا ہے جو تم سے دھوکہ نہیں کرے گا، میں نے اس چہرے کے علاوہ اور کوئی چیز ایسی نہیں دیکھی جو چودھویں کے چاند کے ساتھ اس سے زیادہ مشابہت رکھتی ہو۔ شام کا وقت ہوا تو وہی شخص ہمارے پاس آیا اور بولا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تم ہی ہو جو ربذہ سے آئے ہو؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔ اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا تمہاری طرف قاصد ہوں، آپ نے حکم دیا ہے کہ تم لوگ ان کھجوروں میں سے پیٹ بھر کر کھاؤ اور اپنی قیمت بھی پوری کر لو۔ چنانچہ ہم نے ان میں سے پیٹ بھر کر کھجوریں کھائیں اور قیمت بھی پوری وصول کر لی۔ پھر اگلے دن ہم مدینہ شہر میں آئے تو رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے

خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: دینے والا ہاتھ، اوپر والا ہے اور تو اپنی ماں، باپ، بہن، بھائیوں کی رشتہ داریوں سے قریب سے قریب تر لوگوں سے شروع کر۔ وہاں ایک انصاری آدمی بھی موجود تھا، اس نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! یہ بنوثعلبہ بن یربوع ہیں، انہوں نے زمانہ جاہلیت میں فلاں شخص کو قتل کیا تھا آپ ہمیں انتقام دلوائیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ بلند کئے حتیٰ کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ آپ نے کہا: ماں اپنی اولاد پر زیادتی نہیں کرسکتی، ماں اپنی اولاد پر زیادتی نہیں کرسکتی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4220۔ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِیْرَۃِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْرِضُ نَفْسَہٗ عَلَی النَّاسِ بِالْمَوْقِفِ، فَیَقُوْلُ: ہَلْ مِنْ رَجُلٍ یَحْمِلُنِیْ اِلٰی قَوْمِہٖ فَاِنَّ قُرَیْشًا قَدْ مَنَعُوْنِیْ اَنْ اُبَلِّغَ کَلَامَ رَبِّیْ، قَالَ: فَاَتَاہُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ ہَمْدَانَ، فَقَالَ: اَنَا، فَقَالَ: وَہَلْ عِنْدَ قَوْمِکَ مَنَعَۃٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَسَاَلَہٗ مِنْ اَیْنَ ہُوَ؟ فَقَالَ: مِنْ ہَمْدَانَ، ثُمَّ اِنَّ الرَّجُلَ الْہَمْدَانِیَّ خَشِیَ اَنْ یَّخْفِرَہٗ قَوْمُہٗ، فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: آتِیْ قَوْمِیْ فَاُخْبِرُہُمْ، ثُمَّ اَلْقَاکَ مِنْ عَامٍ قَابِلٍ، قَالَ: نَعَمْ، فَانْطَلَقَ فَجَاءَ وَفْدُ الْاَنْصَارِ فِیْ رَجَبٍ،

ہٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاہُ

✧✧ ۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے موقف (میدان عرفات) میں اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے پیش کر کے فرمایا: کوئی آدمی ایسا ہے جو مجھے اپنی قوم کے پاس لے جائے کیونکہ قریش نے مجھے احکام الٰہی کی تبلیغ سے روک دیا ہے (حضرت جابر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: بنی ہمدان سے ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں ہوں۔ آپ نے فرمایا: کیا تیری قوم کے پاس فوج ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ان کا تعلق کہاں سے ہے؟ اس نے کہا: وہ بھی ہمدان کے ہی رہنے والے ہیں۔ پھر ہمدانی آدمی کو یہ خوف لاحق ہوا کہ کہیں اس کی قوم اس کے ساتھ بے وفائی نہ کردے۔ وہ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور بولا: میں اپنی قوم میں جا کر ان کو بتاتا ہوں پھر اگلے سال آپ سے ملوں گا۔ آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ وہ آدمی چلا گیا پھر انصار کا وفد رجب میں آیا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث 4220

اخرجه ابوداؤد السجستانی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 4734 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 201 اخرجه ابومحمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالکتاب العربی بیروت لبنان 1407ھ 1987ء رقم الحدیث: 3354 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 7727 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث: 6847

یہاں پر کتاب البعث مکمل ہوئی۔

امام حاکم نے ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ نے سن ۴۰۱ ہجری میں کتاب السیر کی املاء کروائی۔ اس میں صحیح الاسناد احادیث بھی موجود تھیں لیکن میں نے ان کو نقل نہیں کیا کیونکہ یہ اصل تو معراج کے سلسلے میں ہے اور شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو متعدد سندوں کے ساتھ نقل کیا ہے۔

وَمِنْ كِتَابِ ايَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِىْ هِىَ دَلائِلُ النُّبُوَّةِ

رسول اللہ ﷺ کے معجزات جو کہ نبوت کے دلائل ہیں

4221۔ اَخْبَرَنِىْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِىُّ، حَدَّثَنَا جَدِّى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِىُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بُعِثْتُ لاُتَمِّمَ صَالِحَ الْاَخْلاقِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مجھے اخلاق حسنہ کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے''۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4222۔ اَخْبَرَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ هِشَامٍ، اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ حَكِيمِ بْنِ اَفْلَحَ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَاَلَهَا، فَقَالَ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَنْبِئِيْنِىْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: اَلَيْسَ تَقْرَاُ الْقُرْآنَ؟ قَالَ: بَلٰى، قَالَتْ: فَاِنَّ خُلُقَ نَبِىِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔ سعید بن ہشام سے روایت ہے کہ وہ حکیم بن افلح کے ہمراہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے عرض کی: اے ام المومنین رضی اللہ عنہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے متعلق کچھ بتایئے! آپ نے فرمایا: کیا تم قرآن نہیں پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نبی کا اخلاق ''قرآن'' ہی تو ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

حدیث 4221

اخرجه ابوعبدالله القضاعی فی "مسنده" طبع موسسة الرسالة بيروت لبنان 1407ھ/ 1986ء رقم الحديث: 1165 ذكره ابوبكر البيهقی فی "سننه الكبرٰى" طبع مكتبه دار الباز مكه مكرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحديث: 20571

4223- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ سَهْلٍ الثَّغْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، وَمَعْمَرٍ، وَالنُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ :مَا لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْلِمًا مِنْ لَعْنَةٍ تُذْكَرُ، وَلا ضَرَبَ بِيَدِهِ شَيْئًا قَطُّ اِلَّا اَنْ يَّضْرِبَ بِهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَلا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ فَمَنَعَهُ، اِلَّا اَنْ يُّسْاَلَ مَاْثَمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَلا انْتَقَمَ لِنَفْسِهِ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ يُؤْتَى اِلَيْهِ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرُمَاتُ اللّٰهِ فَيَكُوْنَ لِلّٰهِ يَنْتَقِمُ، وَلا خُيِّرَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ قَطُّ اِلَّا اخْتَارَ اَيْسَرَهُمَا، وَكَانَ اِذَا اَحْدَثَ الْعَهْدَ بِجِبْرِيْلَ يُدَارِسُهُ كَانَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، وَمِنْ حَدِيْثِ اَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ غَرِيبٌ جِدًّا فَقَدْ رَوَاهُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَغَيْرُهُ، عَنْ حَمَّادٍ، وَلَمْ يَذْكُرُوا اَيُّوبَ، وَعَارِمٌ ثِقَةٌ مَاْمُوْنٌ

✧✧ -ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی مسلمان پر لعنت نہیں کی اور نہ اپنے ہاتھ سے کبھی کسی چیز کو مارا، البتہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہاتھ کے ساتھ مارا ہے۔ اور آپ سے جب بھی کسی نے کچھ مانگا، آپ نے اس کو منع نہیں فرمایا۔ البتہ گناہ کا مطالبہ پورا نہیں کیا۔ کیونکہ آپ گناہ سے بہت دور رہنے والے تھے اور آپ نے اپنی کسی تکلیف پر کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا البتہ اگر حرمات اللہ کی توہین کی جاتی تو آپ اللہ تعالیٰ کے لئے انتقام لیتے اور آپ کو جب بھی دو چیزوں میں سے کوئی ایک چیز پسند کرنے کا اختیار دیا گیا تو آپ نے ان میں سے اس کو پسند کیا جو آسان تر ہو اور جب جبریل امین شروع شروع میں آپ کے ساتھ (قرآن کریم کا) دور کرنے آتے تھے تو آپ لوگوں پر تیز ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کرتے تھے۔

✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ اور یہ ایوب سختیانی کی حدیث سے زیادہ غریب ہے چنانچہ اس کو سلمان بن حرب وغیرہ نے حضرت حماد کے حوالے سے روایت کیا ہے لیکن اس میں ایوب کا ذکر نہیں ہے اور ''عارم'' ثقہ ہیں، مامون ہیں۔

4224- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ يُّوْنُسَ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكْتُوبٌ فِي الْاِنْجِيلِ :لا فَظٌّ وَلا غَلِيظٌ وَلا سَخَّابٌ بِالْاَسْوَاقِ، وَلا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ مِثْلَهَا بَلْ يَعْفُو وَيَصْفَحُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: انجیل میں رسول اللہ ﷺ کی صفات یوں لکھی ہوئی تھیں۔ آپ تندخو اور بدمزاج نہیں، نہ بازاروں میں شور کرنے والے ہیں اور نہ آپ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے تھے بلکہ معاف فرمادیا کرتے

حدیث 4223

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث:25029

تھے اور درگزر فرمادیا کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4225۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْاٰدَمِيُّ الْقَارِئُ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ مَالِكٍ الْخُزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ عَقِيلٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي اَوْفَى، يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الذِّكْرَ، وَيُقِلُّ اللَّغْوَ، وَيُطِيلُ الصَّلَاةَ، وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ، وَلَا يَسْتَنْكِفُ اَنْ يَّمْشِيَ مَعَ الْعَبْدِ وَالْاَرْمَلَةِ حَتّٰى يَفْرُغَ لَهُمْ مِنْ حَاجَتِهِمْ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کثرت سے ذکر کیا کرتے تھے۔ فضول گوئی نہیں کرتے تھے، نماز لمبی پڑھاتے تھے اور خطبہ مختصر دیتے تھے۔ آپ غلاموں اور مسکینوں کی حاجت روائی کے لئے ان کے ہمراہ چلنے میں عار محسوس نہیں کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4226۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي عُتْبَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ الذِّكْرَ، وَيُقِلُّ اللَّغْوَ، وَيُطِيلُ الصَّلَاةَ، وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ، وَلَا يَسْتَنْكِفُ اَنْ يَّمْشِيَ مَعَ الْعَبْدِ وَالْاَرْمَلَةِ حَتّٰى يَفْرُغَ لَهُمْ مِنْ حَاجَتِهِمْ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، قَالَ الْحَاكِمُ: وَقَدْ قَدَّمْتُ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثَ الصَّحِيْحَةَ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ مِنْ اَخْلَاقِ سَيِّدِنَا الْمُصْطَفٰى لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعَالَمِيْنَ، وَقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ، وَقَوْلِهِ تَعَالٰى: ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ مَا اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ، فَاسْمَعِ الْاٰيَاتِ الصَّحِيْحَةَ بَعْدَهَا

حدیث: 4225

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه" طبع مكتب المطبوعات الاسلاميه' حلب' شام' 1406ھ' 1986ء' رقم الحديث: 1414 اخرجه ابومحمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحديث: 74 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله' بيروت' لبنان' 1414ھ/1993ء' رقم الحديث: 6423 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 1716 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامي' دارعمار' بيروت' لبنان/عمان' 1405ھ 1985ء' رقم الحديث: 405 اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمين' قاهره' مصر' 1415ھ' رقم الحديث: 8197

✧✧ ۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کثرت سے ذکر کیا کرتے تھے اور فضول گوئی نہیں کرتے تھے۔ نماز طویل کرتے اور خطبہ مختصر کرتے تھے اور آپ غلاموں اور مسکینوں کی حاجت روائی کے لئے ان کے ہمراہ چلنے میں عار محسوس نہیں کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے یہ صحیح احادیث سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے اخلاق میں سے دلائل نبوت کے ضمن میں درج کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعَالَمِيْنَ (الدخان: ۳۲)

''بے شک ہم نے ان کو تمام جہانوں پر منتخب کرلیا ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَه (الانعام: ۱۲٤)

''اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور فرمایا:

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ مَا اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (القلم: ۱ تا ۴)

''قلم اور اس کے لکھے کی قسم تم اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں اور ضرور تمہارے لئے بے انتہاء ثواب ہے اور بے شک تمہاری خوبو بڑی شان کی ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو ان کے بعد یہ آیات صحیحہ سنو۔

4227 ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَوْسٍ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا عِيْسٰى اٰمِنْ بِمُحَمَّدٍ وَاْمُرْ مَنْ اَدْرَكَهُ مِنْ اُمَّتِكَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِهِ فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَّا خَلَقْتُ اٰدَمَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ وَلَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَى الْمَآءِ فَاضْطَرَبَ فَكَتَبْتُ عَلَيْهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَسَكَنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جانب وحی فرمائی کہ اے عیسیٰ! محمد ﷺ پر ایمان لاؤ اور اپنی امت کو حکم دے دو کہ ان میں سے جو ان کو پائے وہ ان پر ایمان لائے۔ اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں آدم علیہ السلام کو پیدا نہ کرتا اور اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں جنت کو پیدا نہ کرتا اور میں نے عرش کو پانی پر بنایا تو وہ ہلنے لگا تو میں نے اس پر آ

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه لکھ دیا تو وہ ساکن ہو گیا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4228۔ حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيْدٍ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْحَارِثِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلِمٍ الْفِهْرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْلَمَةَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا اقْتَرَفَ اٰدَمُ الْخَطِيْئَةَ، قَالَ: يَا رَبِّ، اَسْاَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لَمَا غَفَرْتَ لِيْ، فَقَالَ اللّٰهُ: يَا اٰدَمُ، وَكَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا وَلَمْ اَخْلُقْهُ؟ قَالَ: يَا رَبِّ، لِاَنَّكَ لَمَّا خَلَقْتَنِيْ بِيَدِكَ وَنَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُوْحِكَ رَفَعْتُ رَاْسِيْ فَرَاَيْتُ عَلٰى قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَكْتُوْبًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَعَلِمْتُ اَنَّكَ لَمْ تُضِفْ اِلٰى اسْمِكَ اِلَّا اَحَبَّ الْخَلْقِ اِلَيْكَ، فَقَالَ اللّٰهُ: صَدَقْتَ يَا اٰدَمُ، اِنَّهُ لَاُحِبُّ الْخَلْقِ اِلَيَّ ادْعُنِيْ بِحَقِّهِ، فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَهُوَ اَوَّلُ حَدِيْثٍ ذَكَرْتُهُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ

✦✦ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام نے خطا کا ارتکاب کیا تو اللہ تعالیٰ سے عرض کی: اے میرے رب! میں تجھ سے محمد ﷺ کے وسیلے سے دعا مانگتا ہوں، تو مجھے معاف کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم علیہ السلام! تو نے محمد ﷺ کو کیسے پہچانا؟ حالانکہ ان کو تو میں نے ابھی پیدا ہی نہیں کیا۔ آدم علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! تو نے جب مجھے اپنے ہاتھ سے تخلیق فرمایا اور میرے اندر اپنی روح پھونکی تو میں نے اپنا سر اٹھایا تو میں نے عرش کے پائے پر اٰلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه لکھا ہوا دیکھا تو میں جان گیا کہ تو نے جس کا نام اپنے نام کے ساتھ ملا کر لکھا ہوا ہے وہ تمام مخلوقات میں تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم علیہ السلام! تو نے سچ کہا ہے۔ واقعی وہ مجھے تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ محبوب ہے تو مجھ سے اس کا واسطہ دے کر دعا مانگ۔ میں نے تجھے معاف کر دیا ہے اور اگر محمد نہ ہوتے تو میں تجھے پیدا نہ کرتا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور یہ پہلی حدیث ہے جو میں نے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کے حوالے سے اس کتاب میں درج کی ہے۔

4229۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا قُرَادٌ اَبُوْ نُوْحٍ،

حدیث 4228

اخرجه ابوالقاسم الطبراني في "معجمه الصغير" طبع المكتب الاسلامي' دارعمار' بيروت' لبنان/عمان' 1405ھ 1985ء' رقم الحديث: 992

حدیث 4229

اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3620 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد' رياض' سعودي عرب' (طبع اول) 1409ھ' رقم الحديث: 31733

اَنْبَاَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ: خَرَجَ اَبُوْ طَالِبٍ اِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا اَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوا فَحَوَّلُوْا رِحَالَهُمْ، فَخَرَجَ اِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّوْنَ بِهٖ، فَلا يَخْرُجُ اِلَيْهِمْ وَلا يَلْتَفِتُ، قَالَ: وَهُمْ يَحِلُّوْنَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمْ حَتّٰى جَاءَ، فَاَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ، هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، هٰذَا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ. فَقَالَ لَهٗ اَشْيَاخٌ مِّنْ قُرَيْشٍ: وَمَا عِلْمُكَ بِذٰلِكَ؟ قَالَ: اِنَّكُمْ حِيْنَ شَرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ، وَلا حَجَرٌ، اِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلا تَسْجُدُ اِلَّا لِنَبِيٍّ، وَاِنِّيْ اَعْرِفُهٗ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ، اَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهٖ مِثْلِ التُّفَّاحَةِ، ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا، ثُمَّ اَتَاهُمْ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رِعْيَةِ الْاِبِلِ، قَالَ: اَرْسِلُوْا اِلَيْهِ، فَاَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهٗ، قَالَ: انْظُرُوا اِلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهٗ، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ اِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ، فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ، قَالَ: انْظُرُوا اِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ، فَبَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ عَلَيْهِ وَهُوَ يُنَاشِدُهُمْ اَنْ لَّا تَذْهَبُوْا بِهٖ اِلَى الرُّوْمِ، فَاِنَّ الرُّوْمَ اِنْ رَاَوْهُ عَرَفُوْهُ بِالصِّفَةِ فَقَتَلُوْهُ، فَالْتَفَتَ فَاِذَا هُوَ بِسَبْعَةِ نَفَرٍ قَدْ اَقْبَلُوْا مِنَ الرُّوْمِ فَاسْتَقْبَلَهُمْ، فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكُمْ؟ قَالُوْا: جِئْنَا فَاِنَّ هٰذَا النَّبِيَّ خَارِجٌ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ فَلَمْ يَبْقَ طَرِيْقٌ اِلَّا بُعِثَ اِلَيْهِ نَاسٌ، وَاِنَّا بُعِثْنَا اِلٰى طَرِيْقِ هٰذَا، فَقَالَ لَهُمُ الرَّاهِبُ: هَلْ خَلَّفْتُمْ خَلْفَكُمْ اَحَدًا هُوَ خَيْرٌ مِّنْكُمْ؟ قَالُوْا: لَا، قَالُوْا: اِنَّمَا اُخْبِرْنَا خَبَرَهٗ فَبُعِثْنَا اِلٰى طَرِيْقِكَ هٰذَا، قَالَ: فَرَاَيْتُمْ اَمْرًا اَرَادَهُ اللّٰهُ اَنْ يَّقْضِيَهٗ، هَلْ يَسْتَطِيْعُ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ رَدَّهٗ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَبَايَعُوْهُ فَبَايَعُوْهُ وَاَقَامُوْا مَعَهٗ، قَالَ: فَاَتَاهُمُ الرَّاهِبُ، فَقَالَ: اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ اَيُّكُمْ وَلِيُّهٗ؟ قَالَ اَبُوْ طَالِبٍ: فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهٗ حَتّٰى رَدَّهٗ وَبَعَثَ مَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوطالب شام کے سفر پر روانہ ہوئے اور چند قریشی بزرگوں کی معیت میں رسول اللہ ﷺ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ یہ لوگ راہب کے پاس گئے اور اپنی سواریوں کو ابھی باندھ رہے تھے کہ راہب خود چل کر ان کے پاس آیا، حالانکہ یہ لوگ پہلے بھی وہاں سے گزرتے تھے تو نہ وہ کبھی خود چل کر ان کے پاس آیا اور نہ کبھی انہیں زیادہ اہمیت دی (راوی) کہتے ہیں۔ یہ لوگ ابھی اپنی سواریاں کھول رہے تھے کہ وہ خود ان کے اندر آ گھسا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کا ہاتھ مبارک تھام کر بولا: یہ ''سید العالمین'' ہے۔ یہ رسول رب العالمین، اللہ تعالیٰ ان کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجے گا تو اشیاخ، قریش نے اس سے کہا: تجھے یہ سب کیسے پتہ چلا؟ اس نے کہا: تم جب اس پہاڑی پر چڑھے تو ہر درخت اور ہر پتھر سجدہ ریز ہو گیا تھا اور یہ نبی کے علاوہ کسی کے آگے سجدہ نہیں کرتے اور میں اس کو اس مہر نبوت سے پہچانتا ہوں جو ان کے کندھوں کے نیچے کی طرف ہے۔ پھر وہ واپس گیا اور ان سب کے لئے کھانا تیار کر کے لایا۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ اونٹوں کے چرواہوں میں تھے۔ اس نے کہا: آپ کو بلائیں۔ جب آپ ان کی طرف آ رہے تھے تو ایک بادل مسلسل آپ پر سایہ کئے ہوئے تھا، جب آپ قوم کے

قریب تشریف لائے تو سب لوگ درختوں کے سائے میں بیٹھ چکے تھے۔ جب آپ بیٹھے تو درخت کا سایہ آپ کی جانب جھک گیا۔ راہب نے کہا: دیکھو درخت کا سایہ ان کی جانب جھکا جا رہا ہے۔ اس دوران وہ راہب قریش کو تاکیدیں کرتا رہا کہ تم لوگ ان کو روم کی جانب مت لے کر جاؤ کیونکہ اہل روم نے اگر ان کو دیکھ لیا تو وہ ان کی نشانیوں سے ان کو پہچان لیں گے اور وہ ان کو شہید کر ڈالیں گے۔ اچانک وہاں پر روم کی طرف سے سات آدمی آ پہنچے۔ راہب نے ان سے ملاقات کی اور ان سے آنے کی وجہ پوچھی تو وہ بولے: ہم اس لئے آئے ہیں کہ یہ نبی اس شہر کے باہر کہیں ہے اور شہر کے تمام راستوں پر لوگوں کو بھیج دیا گیا ہے اور ہمیں اس راستہ پر بھیجا گیا ہے۔ راہب نے ان سے کہا: کیا تم اپنے پیچھے کسی ایسے شخص کو چھوڑ کر آئے ہو جو تم سے بہتر ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے کہا: ہمیں تو اس کی خبر ملی تھی، اسی لئے ہمیں تمہارے اس راستے کی طرف بھیجا گیا ہے۔ راہب نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے جب اللہ تعالیٰ کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو کسی میں یہ طاقت ہے کہ اس کو روک سکے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ راہب نے کہا: تو پھر ان کی بیعت کر لو اور ان کے ہمراہ ٹھہر جاؤ۔ (راوی) کہتے ہیں۔ پھر راہب قریش کے پاس آیا اور بولا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں۔ تم میں ان کا سرپرست کون ہے؟ ابوطالب نے کہا: میں ہوں۔ راہب نے ابوطالب سے بہت اصرار کیا۔ بالآخر حضرت ابوطالب نے آپ کو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال کی معیت میں واپس بھیج دیا۔ راہب نے ان کو کیک اور زیتون زادراہ کے طور پر پیش کئے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4230- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ، اَنَّ رَجُلًا، سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَيْفَ كَانَ اَوَّلُ شَاْنِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: كَانَتْ حَاضِنَتِيْ مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ فَانْطَلَقْتُ اَنَا، وَابْنٌ لَهَا فِيْ بَهْمٍ لَنَا، وَلَمْ نَاْخُذْ مَعَنَا زَادًا، فَقُلْتُ: يَا اَخِي اذْهَبْ فَاْتِنَا بِزَادٍ مِنْ عِنْدِ اُمِّنَا، فَانْطَلَقَ اَخِي، وَكُنْتُ عِنْدَ الْبَهْمِ، فَاَقْبَلَ طَيْرَانِ اَبْيَضَانِ كَاَنَّهُمَا نَسْرَانِ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: اَهُوَ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاَقْبَلَا يَبْتَدِرَانِي، فَاَخَذَانِي فَبَطَحَانِي لِلْقَفَاءِ فَشَقَّا بَطْنِيْ، ثُمَّ اسْتَخْرَجَا قَلْبِيْ فَشَقَّاهُ فَاَخْرَجَا مِنْهُ عَلَقَتَيْنِ سَوْدَاوَيْنِ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: حِصْهُ يَعْنِيْ: خُطَّهُ وَاخْتَتِمْ عَلَيْهِ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اجْعَلْهُ فِيْ كِفَّةٍ وَاجْعَلْ اَلْفًا مِنْ اُمَّتِهِ فِيْ كِفَّةٍ، فَاِذَا اَنَا اَنْظُرُ اِلَى الْاَلْفِ فَوْقِي اُشْفِقُ اَنْ يَّخِرُّوا عَلَيَّ، فَقَالَا: لَوْ اَنَّ اُمَّتَهُ وُزِنَتْ بِهِ لَمَالَ بِهِمْ، ثُمَّ انْطَلَقَا وَتَرَكَانِيْ وَفَرِقْتُ فَرَقًا شَدِيدًا، ثُمَّ انْطَلَقْتُ اِلَى اُمِّي فَاَخْبَرْتُهَا بِالَّذِي رَاَيْتُ فَاَشْفَقَتْ اَنْ يَكُوْنَ قَدِ الْتُبِسَ بِيْ، فَقَالَتْ: اُعِيذُكَ بِاللّٰهِ، فَرَحَّلَتْ بَعِيرًا لَهَا فَجَعَلَتْنِيْ عَلَى الرَّحْلِ،

حديث 4230

اخرجه ابو محمد الدارمی فی "سننه" طبع دارالكتاب العربی· بيروت· لبنان· 1407ه· 1987ء· رقم الحديث: 13 اخرجه ابو عبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه· قاهره· مصر· رقم الحديث: 17685

وَرَكِبَتْ خَلْفِي حَتّٰى بَلَغْنَا أُمِّي، فَقَالَتْ : أَدَّيْتُ أَمَانَتِي وَذِمَّتِي وَحَدَّثَتْهَا بِالَّذِي لَقِيتُ فَلَمْ يَرُعْهَا ذٰلِكَ، فَقَالَتْ : إِنِّي رَأَيْتُ خَرَجَ مِنِّي نُورٌ أَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦۔حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ آپ کے ساتھ سب سے پہلا واقعہ کیا پیش آیا تھا؟ آپ نے فرمایا: میری دایہ بنوسعد بن بکر سے تعلق رکھتی تھیں۔ایک دن میں اوران کا بیٹا ریوڑ لے کر گئے ہوئے تھے اور ہمارے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز نہ تھی۔ میں نے کہا: اے میرے بھائی! تم جاؤ اور امی جان سے کچھ کھانے پینے کو لے آؤ، تو میرا بھائی چلا گیا اور بکریوں کے پاس میں اکیلا تھا۔ میں نے دیکھا کہ گدھ کے جیسے دوسفید پرندے میری طرف آرہے ہیں۔ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: یہی ہے وہ؟ دوسرے نے کہا: جی ہاں۔تو وہ جلدی جلدی میرے پاس آئے، انہوں نے مجھے پکڑ کر چت لٹالیا۔پھر میرا پیٹ چاک کیا، پھر میرا دل نکالا، پھر اس کو بھی چیرا اور اس میں سے دوسیاہ رنگ کے لوتھڑے نکالے۔ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: اس کو کاٹ لو اور اس پر نبوت کی مہر ثبت کردو تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: اس کو ایک ہاتھ میں رکھو اور دوسرے ہاتھ میں ان کی امت کے ایک ہزار آدمیوں کو رکھو۔تو میں نے دیکھا کہ یہ ایک ہزار آدمی میرے اوپر تھے اور مجھے خدشہ تھا کہ کہیں یہ میرے اوپر نہ گر جائیں۔ پھر انہوں نے کہا: اگر اس کی پوری امت کو بھی اس کے ساتھ وزن کریں گے تو یہ پھر بھی بھاری ہوگا۔ پھر انہوں نے مجھے چھوڑ دیا اور وہ چلے گئے اور مجھ پر بہت شدید گھبراہٹ طاری ہوگئی۔ پھر میں اپنی والدہ کے پاس آیا اور تمام قصہ ان کو سنایا تو وہ خود اس بات سے ڈر گئیں کہ کہیں مجھ کو کوئی نقصان نہ ہو جائے۔ وہ بولیں: میں تجھے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتی ہوں۔ پھر انہوں نے اونٹ پر کجاوہ کسا اور مجھے کجاوے پر بٹھایا اور خود میرے پیچھے سوار ہوگئیں اور چل پڑیں۔حتیٰ کہ وہ مجھے میری والدہ کے پاس لے آئی۔آپ میری والدہ سے بولیں: میں نے یہ امانت تمہارے سپرد کردی ہے اور اب میں بری الذمہ ہوں۔ پھر میرے ساتھ پیش آنے والا واقعہ میری والدہ کو سنایا لیکن میری والدہ اس سے پریشان نہ ہوئیں اور بولیں: بے شک میں نے دیکھا کہ مجھ سے ایک نور خارج ہوا ہے جس کی روشنی سے شام کے محلات روشن ہوگئے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4231۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَعْدَانِيُّ، بِبُخَارَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَحْمُودٍ، حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ سَيَّارٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ الْبَلَوِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَإِذَا رَجُلٌ فِي الْوَادِي، يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ الْمَرْحُومَةِ الْمَغْفُورَةِ، الْمُثَابِ لَهَا، قَالَ: فَأَشْرَفْتُ عَلَى الْوَادِي، فَإِذَا رَجُلٌ طُولُهُ أَكْثَرُ مِنْ ثَلَاثِ مِائَةِ ذِرَاعٍ، فَقَالَ لِي: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ خَادِمُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَيْنَ هُوَ؟ قُلْتُ: هُوَ ذَا يَسْمَعُ كَلَامَكَ، قَالَ: فَأْتِهِ وَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ، وَقُلْ لَهُ: أَخُوكَ إِلْيَاسُ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرْتُهُ، فَجَاءَ حَتّٰى لَقِيَهُ فَعَانَقَهُ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَعَدَا يَتَحَدَّثَانِ، فَقَالَ لَهُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ اِنَّمَا اٰكُلُ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمًا، وَهٰذَا يَوْمُ فِطْرِيْ، فَاٰكُلُ اَنَا وَاَنْتَ، فَنَزَلَتْ عَلَيْهِمَا مَائِدَةٌ مِّنَ السَّمَآءِ عَلَيْهَا خُبْزٌ وَحُوْتٌ وَكَرَفْسٌ، فَاَكَلَا وَاَطْعَمَانِيْ وَصَلَّيْنَا الْعَصْرَ، ثُمَّ وَدَّعْتُهُ، ثُمَّ رَاَيْتُهُ مَرَّ عَلَى السَّحَابِ نَحْوَ السَّمَآءِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ایک مقام پر ہم نے پڑاؤ ڈالا تو وادی میں ایک آدمی یوں دعا مانگ رہا تھا: اے اللہ! مجھے محمد ﷺ کی امت مرحومہ مغفورہ میں سے کر دے جن کے ساتھ ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے۔ میں وادی میں گیا تو میں نے دیکھا کہ یہ ایک آدمی تھا جس کا قد تین سو ذراع سے بھی زیادہ تھا۔اس نے مجھ سے پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا خادم انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ رضی اللہ عنہ اس نے کہا: وہ (رسول اللہ ﷺ) کہاں ہیں؟ میں نے کہا: آپ وہاں پر ہیں اور تیری گفتگو سن رہے ہیں۔اس نے کہا: تو ان کے پاس جا اور میری طرف سے سلام پیش کر، ان کو کہنا کہ تمہارا بھائی الیاس تمہیں سلام کہہ رہا ہے۔ میں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس کا سلام پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ خود چل کر اس کے پاس تشریف لائے پھر یہ دونوں بیٹھے کتنی دیر باتیں کرتے رہے۔ پھر اس نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: میں پورے سال میں صرف دو دن کھاتا ہوں (بقیہ ایام میں روزہ ہوتا ہے) اور آج میرا کھانے پینے کا ہی دن ہے تو آپ میرے ساتھ کھانا تناول فرمائیں۔ چنانچہ ان پر آسمان سے ایک دسترخوان نازل ہوا، اس پر روٹیاں اور مچھلی اور اجوائن تھی۔تو ان دونوں نے کھانا کھایا اور مجھے بھی کھلایا۔ پھر ہم نے وہاں پر عصر کی نماز پڑھی پھر انہوں نے حضور کو الوداع کیا۔ پھر میں نے دیکھا وہ آسمان کی جانب بادلوں میں چلے گئے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4232۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ :سَافَرْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُ مِنْهُ شَيْئًا عَجَبًا، نَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَقَالَ :انْطَلِقْ اِلٰى هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ، فَقُلْ :اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَكُمَا اَنْ تَجْتَمِعَا، فَانْطَلَقْتُ، فَقُلْتُ لَهُمَا ذٰلِكَ، فَانْتَزَعَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مِنْ اَصْلِهَا، فَمَرَّتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ اِلٰى صَاحِبَتِهَا فَالْتَقَيَا جَمِيْعًا، فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ مِنْ وَرَائِهِمَا، ثُمَّ قَالَ :انْطَلِقْ، فَقُلْ لَهُمَا لِتَعُوْدَ كُلُّ وَاحِدَةٍ اِلٰى مَكَانِهَا، فَاَتَيْتُهُمَا، فَقُلْتُ ذٰلِكَ لَهُمَا، فَعَادَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ اِلٰى مَكَانِهَا وَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ، فَقَالَتْ :اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا بِهِ لَمَمٌ مُنْذُ سَبْعِ سِنِيْنَ يَاْخُذُهُ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

4232 حديث

اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 339 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 17600

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَدْنِيهِ، فَاَدْنَتْهُ مِنْهُ فَتَفَلَ فِيْ فِيْهِ، وَقَالَ :اخْرُجْ عَدُوَّ اللّٰهِ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا رَجَعْنَا فَاَعْلِمِيْنَا مَا صَنَعَ، فَلَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَتْهُ وَمَعَهَا كَبْشَانِ وَاَقِطٌ وَسَمْنٌ، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :خُذْ هٰذَا الْكَبْشَ فَاتَّخِذْ مِنْهُ مَا اَرَدْتَّ،، فَقَالَتْ :وَالَّذِيْ اَكْرَمَكَ مَا رَاَيْنَا بِهِ شَيْئًا مُنْذُ فَارَقْتَنَا،ثُمَّ اَتَاهُ بَعِيْرٌ، فَقَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَرَاٰى عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ، فَبَعَثَ اِلٰى اَصْحَابِهِ، فَقَالَ :مَا لِبَعِيْرِكُمْ هٰذَا يَشْكُوْكُمْ ؟ فَقَالُوْا :كُنَّا نَعْمَلُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا كَبِرَ وَذَهَبَ عَمَلُهُ تَوَاعَدْنَا عَلَيْهِ لِنَنْحَرَهُ غَدًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا تَنْحَرُوْهُ، وَاجْعَلُوْهُ فِي الْاِبِلِ يَكُوْنُ مَعَهَا،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✦✦ ۔حضرت یعلیٰ بن مرہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں: کہ (ایک دفعہ) میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سفر میں تھا تو میں نے عجیب وغریب واقعات دیکھے۔ہم ایک مقام پر ٹھہرے تو آپ نے مجھے فرمایا: ان دو درختوں کے پاس چلا جا اور ان سے کہہ کہ تمہیں رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں کہ دونوں ایک جگہ مل جاؤ۔ میں ان کے پاس گیا اور انہیں رسول اللہ ﷺ کا پیغام دیا تو دونوں درختوں نے اپنی جڑوں کو اکھیڑا اور ایک دوسرے کی طرف چل دیئے اور دونوں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی اوٹ میں قضائے حاجت کی۔ بعد میں آپ ﷺ نے فرمایا، ان سے کہو کہ دونوں واپس اپنی اپنی جگہ پر لوٹ جائیں۔ میں ان کے پاس آیا اور حضور ﷺ کا پیغام دیا تو دونوں درخت واپس اپنی اپنی جگہ چلے گئے۔

ایک عورت حضور ﷺ کی خدمت میں آئی اور بولی: میرے اس بیٹے کو گزشتہ سات سالوں سے جنون کی بیماری ہے روزانہ دو مرتبہ اس کو دورہ پڑتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو میرے قریب لاؤ۔ وہ اپنے بیٹے کو آپ ﷺ کے قریب لائی تو آپ نے اس کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈال دیا اور فرمایا: اے اللہ تعالیٰ کی دشمن نکل جا، میں اللہ کا رسول ہوں۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ واپس لوٹے تو وہ آپ سے ملی، اس کے ہمراہ دو مینڈھے، گھی اور مکھن بھی تھا۔ (اس نے وہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے) رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: یہ مینڈھے لے لو اور اس کا جو کچھ کرنا چاہو کرو۔ وہ عورت بولی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو عزت بخشی ہے، جب سے آپ گئے ہیں، اس کے بعد اس کو وہ بیماری بالکل ختم ہو گئی ہے۔

پھر آپ کی بارگاہ میں ایک اونٹ آیا اور آ کر آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا، آپ نے دیکھا کہ اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔آپ نے اس کے مالکوں کو بلوایا اور فرمایا: کیا بات ہے یہ اونٹ تمہاری شکایت کیوں کر رہا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم اس کو اپنے کام میں استعمال کیا کرتے تھے۔ اب یہ بوڑھا ہو گیا ہے اور کام کے قابل نہیں رہا تو ہم نے ارادہ کیا ہے کہ کل اس کو نحر کر لیں گے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو نحر نہ کرنا بلکہ اس کو اونٹوں میں چھوڑ دو یہ ان کے ساتھ رہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4233۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ :سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، اَنَّهٗ

حَدَّثَهُ اَنَّ قَصْعَةً كَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَاكُلُوْنَ مِنهَا، فَكُلَّمَا شَبِعَ قَوْمٌ جَلَسَ مَكَانَهُمْ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ، قَالَ كَذٰلِكَ اِلٰى صَلَاةِ الاُوْلٰى، فَقَالَ رَجُلٌ: اِنَّهَا تُمَدُّ بِشَيْءٍ؟ فَقَالَ سَمُرَةُ: مَا كَانَتْ تُمَدُّ اِلَّا مِنَ السَّمَآءِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ –حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک تھال ہوا کرتا تھا۔لوگوں نے اس میں کھانا کھانا شروع کیا، جب کھانے والے سیر ہو جاتے تو وہ اٹھ جاتے اور ان کی جگہ دوسرے آدمی آ جاتے۔اسی طرح "صلاۃ الاولی" تک سلسلہ جاری رہا۔ایک آدمی کا کہنا ہے اس میں کوئی چیز بڑھتی ہے؟ تو حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ آسمان کی طرف سے بڑھ رہا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4234۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى اللَّخْمِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ الْمَخْزُوْمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَاَصَابَ النَّاسَ مَخْمَصَةٌ، فَاسْتَاْذَنَ النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ بَعْضِ ظُهُوْرِهِمْ، وَقَالُوْا: يُبَلِّغُنَا اللّٰهُ بِهِمْ، فَلَمَّا رَاٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ هَمَّ بِاَنْ يَّاْذَنَ لَهُمْ فِي نَحْرِ بَعْضِ ظُهُوْرِهِمْ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ بِنَا اِذَا نَحْنُ لَقِيْنَا الْعَدُوَّ غَدًا جِيَاعًا رِجَالًا، وَلٰكِنْ اِنْ رَاَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ تَدْعُوَ النَّاسَ بِبَقَايَا اَزْوَادِهِمْ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَجِيْئُوْنَ بِالْحَفْنَةِ مِنَ الطَّعَامِ، وَفَوْقَ ذٰلِكَ فَكَانَ اَعْلَاهُمْ مَنْ جَاءَ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ فَجَمَعَهَا، ثُمَّ قَامَ فَدَعَا بِمَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدْعُوَ، ثُمَّ دَعَا الْجَيْشَ بِاَوْعِيَتِهِمْ، ثُمَّ اَمَرَهُمْ اَنْ يُّجَيِّشُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الْجَيْشِ، فَمَا تَرَكُوْا وِعَاءً اِلَّا مَلَئُوْهُ، وَبَقِيَ مِثْلُهُ، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ بِهَا اِلَّا حُجِبَ عَنِ النَّارِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث 4233

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 6903

حدیث 4234

اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 15687 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 221 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 8793 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الاوسط" طبع دارالحرمین قاهره مصر 1415ھ رقم الحدیث: 63

✧✧ - حضرت ابوعمرہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک غزوہ میں تھے کہ لوگوں کو بہت شدید بھوک لگی۔ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے اونٹ ذبح کرنے کی اجازت مانگی اور بولے: اللہ تعالیٰ ہمیں ان کا نعم البدل عطا فرمادے گا۔ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ حضور ان کو کچھ اونٹ ذبح کرنے کی اجازت دینے کا ارادہ رکھتے ہیں، تو بولے: یارسول اللہ ﷺ ہمارا کل کیا حشر ہوگا؟ جب ہم دشمن کے ساتھ بھوکے پیاسے اور پیدل جنگ لڑیں گے۔ یارسول اللہ ﷺ اگر آپ مناسب سمجھیں تو ان سے بچا کھچا زادراہ منگوالیں۔ تو لوگ ایک ایک کپ طعام لانے لگے، کوئی اس سے ذرا زیادہ لا رہا تھا لیکن ان میں زیادہ سے زیادہ بھی جو لایا تھا وہ ایک صاع کھجوریں تھیں۔ آپ نے ان کو جمع کیا۔ پھر کچھ دیر تک آپ اس پر دعا مانگتے رہے جتنا کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر آپ نے لشکر کو برتنوں سمیت بلوایا اور فرمایا لشکر کے کھانے کے بعد جو کچھ بچ رہے، اس کو جمع کرلو۔ تو تمام لوگوں نے اپنے تمام برتن بھر لئے لیکن اتنا ہی کھانا ابھی بھی موجود تھا تو رسول اللہ ﷺ مسکرائے حتیٰ کہ آپ کے دندان مبارک نظر آئے۔ پھر آپ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں جو شخص بھی اس کلمہ کی معیت میں اللہ تعالیٰ سے ملے گا، اس کو دوزخ سے بچا لیا جائے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4235 - أَخْبَرَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ الْغِفَارِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى أَنْبَأَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَفِيْنَةَ قَالَ رَكِبْتُ الْبَحْرَ فِي سَفِيْنَةٍ فَانْكَسَرَتْ فَرَكِبْتُ لَوْحًا مِّنْهَا فَطَرَحَنِي فِي أَجَمَةٍ فِيْهَا أَسَدٌ فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا بِهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا الْحَارِثِ أَنَا مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَأْطَأَ رَأْسَهُ وَغَمَزَ بِمَنْكِبِهِ شِقِّي فَمَا زَالَ يَغْمِزُنِي وَيَهْدِيْنِي إِلَى الطَّرِيْقِ حَتّٰى وَضَعَنِي عَلَى الطَّرِيْقِ فَلَمَّا وَضَعَنِي هَمْهَمَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُوَدِّعُنِي

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک کشتی میں سمندر کے سفر پر تھا کہ وہ کشتی ٹوٹ گئی تو میں نے اس کے ایک تختے کو تھام لیا، اس نے مجھے ایک جنگل میں جا پھینکا، اس جنگل میں شیر بھی تھے، ایک شیر میرے سامنے آ گیا۔ میں نے اس سے کہا: اے ابوالحارث! میں رسول اللہ ﷺ کا غلام ہوں۔ اس نے اپنا سر جھکا لیا اور اپنے کندھے میرے پہلو سے رگڑنے لگا۔ وہ مسلسل مجھے یونہی ملتا رہا اور راستہ دکھاتا رہا حتیٰ کہ اس نے مجھے راستے پر لا کھڑا کیا۔ جب میں راستہ پر پہنچ گیا تو غرانے لگا۔ تو میں سمجھ گیا کہ اب یہ مجھے الوداع کہہ رہا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4236 - حَدَّثَنِيْ أَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْأَسْلَمِيُّ الْفَارِسِيُّ، مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ

حديث: 4235

اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 6432

دَرَسْتَوَيْهِ، حَدَّثَنَا الْيَمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمِصِّيْصِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ :كُنَّا جُلُوْسًا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ دَخَلَ اَعْرَابِيٌّ جَهْوَرِيٌّ بَدَوِيٌّ يَمَانِيٌّ عَلٰى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ، فَاَنَاخَ بِبَابِ الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَعَدَ، فَلَمَّا قَضٰى نَحْبَهُ، قَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ النَّاقَةَ الَّتِيْ تَحْتَ الْاَعْرَابِيِّ سَرِقَةٌ، قَالَ : اَثَمَّ بَيِّنَةٌ ؟ قَالُوْا :نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ :يَا عَلِيُّ، خُذْ حَقَّ اللّٰهِ مِنَ الْاَعْرَابِيِّ إِنْ قَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ وَإِنْ لَمْ تَقُمْ فَرُدَّهُ إِلَيَّ، قَالَ :فَاَطْرَقَ الْاَعْرَابِيُّ سَاعَةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قُمْ يَا اَعْرَابِيُّ لِاَمْرِ اللّٰهِ وَإِلَّا فَادْلِ بِحُجَّتِكَ، فَقَالَتِ النَّاقَةُ مِنْ خَلْفِ الْبَابِ :وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْكَرَامَةِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ هٰذَا مَا سَرَقَنِيْ وَلَا مَلَكَنِيْ اَحَدٌ سِوَاهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَا اَعْرَابِيُّ، بِالَّذِيْ اَنْطَقَهَا بِعُذْرِكَ مَا الَّذِيْ قُلْتَ ؟ قَالَ :قُلْتُ :اللّٰهُمَّ إِنَّكَ لَسْتَ بِرَبٍّ اسْتَحْدَثْنَاكَ وَلَا مَعَكَ إِلٰهٌ اَعَانَكَ عَلٰى خَلْقِنَا وَلَا مَعَكَ رَبٌّ فَنَشُكُّ فِيْ رُبُوْبِيَّتِكَ اَنْتَ رَبُّنَا كَمَا نَقُوْلُ وَفَوْقَ مَا يَقُوْلُ الْقَائِلُوْنَ اَسْاَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُبَرِّئَنِيْ بِبَرَاءَتِيْ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْكَرَامَةِ يَا اَعْرَابِيُّ لَقَدْ رَاَيْتُ الْمَلَائِكَةَ يَبْتَدِرُوْنَ اَفْوَاهَ الْاَزِقَّةِ يَكْتُبُوْنَ مَقَالَتَكَ فَاَكْثِرِ الصَّلَاةَ عَلَيَّ، رُوَاةُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ آخِرِهِمْ ثِقَاتٌ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمِصْرِيُّ هٰذَا لَسْتُ اَعْرِفُهُ بِعَدَالَةٍ وَلَا جَرْحٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بلند بانگ یمنی دیہاتی اپنی سرخ اونٹنی پر آیا۔ اس نے مسجد کے دروازے پر اونٹنی کو بٹھایا اور اندر آ گیا۔ سلام کر کے بیٹھ گیا۔ جب اس نے کام پورا کر لیا تو لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اس دیہاتی کے پاس جو اونٹنی ہے یہ اس نے چوری کی ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا: کوئی گواہ ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: اے علی اگر گواہوں سے ثابت ہو جائے تو اس دیہاتی سے اللہ کا حق لے لو، اور اگر گواہوں سے ثابت نہ ہو تو اس کو واپس کر دو۔ وہ دیہاتی کچھ دیر سر جھکا کر بیٹھا رہا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: اے دیہاتی! اللہ تعالیٰ کے حکم کے لئے اٹھو نہیں تو اپنی دلیل پیش کرو۔ تو دروازے کے باہر سے اونٹنی بولی: یا رسول اللہ ﷺ! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو عزت و کرامت کے ساتھ بھیجا ہے، اس نے مجھے چرایا نہیں ہے اور نہ ہی اس کے سوا کوئی دوسرا میرا مالک ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: اے دیہاتی! تجھے اس ذات کی قسم! جس نے اس کو تیرے حق میں قوت گویائی بخشی ہے، تو نے کیا دعا مانگی تھی؟ اس نے کہا: میں نے یہ دعا مانگی تھی: اے اللہ! تو ایسا رب نہیں ہے کہ میں نے تجھے نیا بنایا ہے اور نہ ہی تیرے ساتھ کوئی دوسرا الہ ہے جس نے ہماری تخلیق میں تیری مدد کی ہو اور نہ تیرے ساتھ کوئی دوسرا رب ہے کہ ہم تیری ربوبیت میں شک کریں، تو ہی ہمارا رب ہے جیسا کہ ہم کہتے ہیں اور تو اس سے بھی بلند و برتر ہے جو کہنے والے کہتے ہیں۔ میں تیری بارگاہ میں سوال کرتا ہوں کہ تو محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما اور مجھے بری فرما۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کو فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے مجھے عزت کے ساتھ بھیجا ہے، اے اعرابی: میں نے گلیوں کے کونوں پر فرشتوں کو تیری طرف جلدی جلدی آتے دیکھا، وہ تیری اس دعا کو لکھ

رہے تھے۔لہٰذا مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کر۔

✿✿ اس حدیث کے از اول تا آخر تمام راوی ثقہ ہیں اور اس یحییٰ بن عبداللہ المصری کے بارے میں جرح وعدالت کے حوالے سے مجھے معلومات نہیں ہیں۔

4237۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اِسْحَاقُ، اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ، حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ اَبِيْ ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: بِمَ اَعْرِفُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ، اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَدَعَا الْعِذْقَ فَجَعَلَ الْعِذْقُ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ فِي الْاَرْضِ فَجَعَلَ يَنْقُزُ حَتّٰى اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ لَهٗ: ارْجِعْ، فَرَجَعَ حَتّٰى عَادَ اِلٰى مَكَانِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک دیہاتی حضور ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور بولا: مجھے کیسے پتہ چلے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم دیکھ لو، اگر میں اس کھجور کے درخت سے پھل کو بلاؤں (اور وہ خود بخود میرے پاس آجائے) تو کیا تو مان جائے گا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ ہوں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں۔آپ نے پھل کو بلایا تو اس کھجور سے پھل اترنے لگے حتیٰ کہ وہ زمین پر آگئے اور پھر سب کودتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کے پاس آگئے۔آپ نے ان کو پھر فرمایا: واپس چلے جاؤ تو وہ سب دوبارہ اپنی اپنی جگہ پر واپس چلے گئے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4238۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِيْ ثَوْرٍ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ، فَخَرَجَ فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا، فَمَا اسْتَقْبَلَهٗ شَجَرٌ وَلَا جَبَلٌ اِلَّا قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مکہ میں تھے، آپ مکہ کے گرد ونواح میں نکلے تو آپ جس

حدیث: 4237

اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3628 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبة العلوم والحكم' موصل' 1404ھ/1983ء' رقم الحديث: 12622

حدیث: 4238

اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 3626 اخرجه ابو محمد الدارمي في "سننه" طبع دارالكتاب العربي' بيروت' لبنان' 1407ھ' 1987ء' رقم الحديث: 21

درخت اور پتھر کی طرف متوجہ ہوتے وہ کہتا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4239۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ كَامِلٍ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرِضْتُ فَاَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا اَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَجَلِيْ قَدْ حَضَرَ فَاَرِحْنِيْ، وَاِنْ كَانَ مُتَاَخِّرًا فَارْفَعْنِيْ، وَاِنْ كَانَ الْبَلَاءُ فَصَبِّرْنِيْ، فَقَالَ: مَا قُلْتَ؟ فَاَعَدْتُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اشْفِهِ اَللّٰهُمَّ عَافِهِ، ثُمَّ قَالَ: قُمْ، فَقُمْتُ، فَمَا اَعَادَ لِيْ ذٰلِكَ الْوَجَعُ بَعْدَهُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں بیمار ہوگیا تو نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ میں اس وقت یوں دعا مانگ رہا تھا: اے اللہ! اگر تو میری موت کا وقت آگیا ہے تو مجھے لے چل اور اگر ابھی موت دور ہے تو مجھے صحت دے دے اور اگر یہ کوئی آزمائش ہے تو مجھے صبر عطا فرما۔ آپ نے فرمایا: تم نے کیا کہا؟ میں نے وہی الفاظ دوبارہ دہرائے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اس کو شفا دے دے، اے اللہ تعالیٰ اس کو شفا دے دے۔ پھر آپ نے کہا: اٹھو۔ میں اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے بعد دوبارہ مجھے بیماری نہیں آئی۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4240۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّقَّاقُ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ، اَنْبَاَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كَثِيْرٍ الْعَنَزِيُّ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ

حدیث 4239

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الكبرٰی" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 10897 اخرجه ابويعلى الموصلی فی "مسنده" طبع دارالمامون للتراث دمشق شام 1404ه-1984ء رقم الحديث: 284 اخرجه ابوداؤد الطيالسی فی "مسنده" طبع دارالمعرفة بيروت لبنان رقم الحديث: 143 اخرجه ابو عيسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 3564 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 637 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ه/ 1993ء رقم الحديث: 6940

حدیث 4240

اخرجه ابوالحسين مسلم النيسابوری فی "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربی بيروت لبنان رقم الحديث: 2491 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم موصل 1404ه/ 1983ء رقم الحديث: 76 اخرجه ابوعبدالله الشيبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 8242 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ه/ 1993ء رقم الحديث: 7154 اخرجه ابوعبدالله البخاری فی "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه بيروت لبنان 1409ه/ 1989ء رقم الحديث: 34

هُرَيْرَةَ مَا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مُؤْمِنٌ وَلا مُؤْمِنَةٌ، اِلَّا وَهُوَ يُحِبُّنِيْ، قَالَ: قُلْتُ :وَمَا عِلْمُكَ بِذٰلِكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ ؟ قَالَ: اِنِّيْ كُنْتُ اَدْعُو اُمِّي اِلَى الْاِسْلامِ فَتَابَى، وَاِنِّيْ دَعَوْتُهَا ذَاتَ يَوْمٍ فَاَسْمَعَتْنِيْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْرَهُ، فَجِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ كُنْتُ اَدْعُو اُمِّي اِلَى الْاِسْلامِ فَتَابَى عَلَيَّ وَاِنِّيْ دَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاَسْمَعَتْنِيْ فِيكَ مَا اَكْرَهُ فَادْعُ اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنْ يَهْدِيَ اُمَّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِلَى الْاِسْلامِ، فَدَعَا لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَجَعْتُ اِلٰى اُمِّي اُبَشِّرُهَا بِدَعْوَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كُنْتُ عَلَى الْبَابِ اِذِ الْبَابُ مُغْلَقٌ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَسَمِعَتْ حِسِّي فَلَبِسَتْ ثِيَابَهَا وَجَعَلَتْ عَلٰى رَاْسِهَا خِمَارَهَا، وَقَالَتْ : اَرْفِقْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، فَفَتَحَتْ لِيَ الْبَابَ فَلَمَّا دَخَلْتُ، قَالَتْ : اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَرَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ، كَمَا كُنْتُ اَبْكِي مِنَ الْحُزْنِ، وَجَعَلْتُ اَقُوْلُ اَبْشِرْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدِاسْتَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَتَكَ وَهَدَى اللّٰهُ اُمَّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِلَى الْاِسْلامِ، فَقُلْتُ :ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُحَبِّبَنِيْ وَاُمِّي اِلٰى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيُحَبِّبَهُمْ اِلَيْنَا، قَالَ :فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا، وَاُمَّهُ اِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَحَبِّبْهُمْ اِلَيْهِمَا، فَمَا عَلَى الْاَرْضِ مُؤْمِنٌ وَلا مُؤْمِنَةٌ اِلَّا وَهُوَ يُحِبُّنِيْ وَاُحِبُّهُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦-ابوکثیر عنزی کہتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس روئے زمین پر ہر مومن مرد اور عورت مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ میں نے کہا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! آپ یہ دعویٰ کس بنا پر کر رہے ہو؟ انہوں نے فرمایا: میں اپنی والدہ کو اسلام کی دعوت دیا کرتا تھا لیکن وہ انکار کر دیتی تھی۔ ایک دن میں نے ان کو اسلام کی دعوت پیش کی تو اس نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق ایسی باتیں کیں جو مجھے قطعاً ناپسند تھیں۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میں اپنی والدہ کو اسلام کی دعوت دیا کرتا تھا اور وہ آگے سے انکار کر دیا کرتی تھیں اور آج میں نے ان کو اسلام کی دعوت دی تو اس نے آپ کے متعلق ایسی باتیں کی ہیں جو میری برداشت سے باہر ہیں۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ میری ماں کو ہدایت عطا فرما دے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے لئے ہدایت کی دعا فرما دی، میں اپنی ماں کی طرف واپس لوٹا تا کہ ان کو خوشخبری دوں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے لئے دعا کی ہے۔ میں دروازے پر پہنچا تو دروازہ اندر سے بند تھا۔ میں نے دروازہ کھٹکھٹایا انہوں نے میری آہٹ سنی تو اپنے کپڑے سمیٹے، اپنے سر پر دوپٹہ اوڑھا اور کہنے لگی۔ ابو ہریرہ: ذرا ٹھہریں۔ پھر دروازہ کھولا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو میری والدہ بولیں: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ۔ میں انہی قدموں پر واپس رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لوٹ گیا اور خوشی کے مارے میری آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے جیسا کہ اس سے پہلے پریشانی کی وجہ سے میرے آنسو نکلا کرتے تھے۔ میں نے جا کر کہا: یا رسول اللہ ﷺ آپ کو خوشخبری ہو، اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو قبول کر لیا ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں کو اسلام کی ہدایت عطا فرما دی ہے۔ پھر میں نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرما دیں اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کے دلوں میں میری اور میری ماں کی محبت

ڈال دے اور ہمارے دلوں میں ان کی محبت ڈال دے تو رسول اللہ ﷺ نے دعا مانگی: اے اللہ! اپنے اس بندے اور اس کی ماں کو اپنے مومن بندوں کے ہاں محبوب کردے اور ان کے دلوں میں ان کی محبت ڈال دے۔ چنانچہ روئے زمین پر جو بھی مومن مرد یا عورت ہے وہ سب مجھ سے محبت کرتے ہیں اور میں ان سے محبت کرتا ہوں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4241۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبُرُلُّسِيُّ، حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ صُرَدَ، حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ فُلَانٌ فُلَانٌ يَجْلِسُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ اخْتَلَجَ وَجْهُهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُنْ كَذٰلِكَ، فَلَمْ يَزَلْ يُخْتَلِجُ حَتّٰى مَاتَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦۔ حضرت عبدالرحمن ابن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: فلاں آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا کرتا تھا اور آپ جب کوئی گفتگو فرماتے تو وہ منہ چڑایا کرتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے (ایک دن) کہہ دیا: تو ایسے ہی ہو جا۔ تو ساری زندگی اسکا چہرہ اسی طرح رہا حتیٰ کہ وہ مرگیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4242۔ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَشْعَثُ الْكُوفِيُّ، بِمِصْرَ، حَدَّثَنِي اَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ الْحُسَيْنِ، عَنْ اَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ يَهُودِيًّا، كَانَ يُقَالُ لَهُ جُرَيْجِرَةُ كَانَ لَهُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَنَانِيرُ، فَتَقَاضَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ: يَا يَهُودِيُّ، مَا عِنْدِي مَا اُعْطِيكَ، قَالَ: فَاِنِّي لَا اُفَارِقُكَ يَا مُحَمَّدُ حَتّٰى تُعْطِيَنِي، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذًا اَجْلِسُ مَعَكَ، فَجَلَسَ مَعَهُ فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ وَالْغَدَاةَ، وَكَانَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَدَّدُونَهُ وَيَتَوَعَّدُونَهُ، فَفَطِنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا الَّذِي تَصْنَعُونَ بِهِ؟ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، يَهُودِيٌّ يَحْبِسُكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنَعَنِي رَبِّي اَنْ اَظْلِمَ مُعَاهَدًا وَلَا غَيْرَهُ، فَلَمَّا تَرَحَّلَ النَّهَارُ، قَالَ الْيَهُودِيُّ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَقَالَ: شَطْرُ مَالِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمَا وَاللّٰهِ مَا فَعَلْتُ الَّذِي فَعَلْتُ بِكَ اِلَّا لِاَنْظُرَ اِلَى نَعْتِكَ فِي التَّوْرَاةِ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ، وَمُهَاجَرُهُ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا مُتَزَيٍّ بِالْفُحْشِ، وَلَا

قَوْلِ الْخَنَا، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، هٰذَا مَالِي فَاحْكُمْ فِيْهِ بِمَا اَرَاكَ اللّٰهُ، وَكَانَ الْيَهُوْدِيُّ كَثِيْرَ الْمَالِ

✦✦ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جریرہ نامی یہودی کے کچھ دینار رسول اللہ ﷺ پر قرضہ تھا۔ اس نے نبی اکرم ﷺ سے ان دیناروں کا مطالبہ کیا۔ آپ نے فرمایا: اے یہودی ابھی میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو میں تجھے دے سکوں۔ اس نے کہا: اے محمد ﷺ! جب تک آپ میرا قرضہ نہیں دے دیتے، میں آپ کو چھوڑوں گا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے، میں تیرے پاس بیٹھا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ اسی مقام پر اس کے پاس بیٹھے رہے اور ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور اگلے دن کی فجر کی نمازیں وہیں پڑھیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کو ڈرانے دھمکانے لگے۔ رسول اللہ ﷺ سمجھ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ یہ کیا سلوک کر رہے ہو؟ صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اس یہودی نے آپ کو روک رکھا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے معاہد اور غیر معاہد پر زیادتی کرنے سے منع کیا ہے۔ جب دن ڈھلا تو یہودی نے کہا: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور بولا: میرا آدھا مال اللہ کی راہ میں وقف ہے۔ خدا کی قسم! میں نے یہ جو کچھ کیا ہے صرف وہ نشانیاں دیکھنے کے لئے کیا جو آپ کی تعریف میں تورات میں مذکور ہیں کہ (ان کا نام) محمد بن عبداللہ ہوگا، اس کی پیدائش مکہ میں ہوگی اور وہ مدینہ کی طرف ہجرت کرے گا اور اس کی سلطنت شام تک ہوگی۔ وہ تندخو، سخت مزاج نہ ہوگا، نہ بازاروں میں چیخنے والا ہوگا نہ فحش گو ہوگا اور نہ بدزبان ہوگا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ میرا مال حاضر ہے، اس میں آپ اپنی صوابدید کے مطابق تصرف فرمائیں وہ یہودی بہت مالدار تھا۔

مِنْ كِتَابِ الْهِجْرَةِ الْاُوْلٰى اِلَى الْحَبْشَةِ وَتَوَاتَرَتِ الْاَخْبَارُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَاتَ عَمُّهٗ اَبُوْ طَالِبٍ لَقِيَ هُوَ وَالْمُسْلِمُوْنَ اَذًى مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ بَعْدَ مَوْتِهٖ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ ابْتُلُوْا وَشَطَّتْ بِهِمْ عَشَائِرُهُمْ تَفَرَّقُوْا، وَاَشَارَ قِبَلَ اَرْضِ الْحَبْشَةِ وَكَانَتْ اَرْضًا فِيْهِ تَرَحَّلَ اِلَيْهَا قُرَيْشٌ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ، فَكَانَتْ اُوْلَى الْهِجْرَةِ فِي الْاِسْلَامِ وَاِنَّمَا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهٗ بِالْخُرُوْجِ اِلَى النَّجَاشِيِّ لِعَدْلِهٖ

پہلی ہجرت حبشہ کی جانب

اس سلسلہ میں روایات حد تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں: کہ جب نبی اکرم ﷺ کے چچا حضرت ابوطالب کا انتقال ہوگیا تو ان کی وفات کے بعد نبی اکرم ﷺ کو اور مسلمانوں کو مشرکین کی شدید اذیتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ جب یہ لوگ شدید آزمائش میں مبتلا ہو گئے اور ان کے اپنے قبیلے والوں نے ان کے ساتھ زیادتیوں کی حد کر دی تو نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حبشہ کی جانب ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ یہ ایسا ملک تھا، جہاں قریشی سردیوں میں قافلے لے کر جایا کرتے تھے۔ یہ اسلام کی سب سے پہلی ہجرت تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کے عدل وانصاف کے پیش نظر اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس کی طرف چلے جانے کا حکم دیا تھا۔

4243۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ الْمُجَدَّرُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا زَالَتْ قُرَيْشٌ كَاعَّةً حَتّٰى تُوُفِّيَ اَبُو طَالِبٍ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ - ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تک ابوطالب زندہ رہے قریش ڈرتے رہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4244۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ كَانَ اسْمُ النَّجَاشِيِّ مَصْحَمَةَ وَهُوَ بِالْعَرَبِيَّةِ عَطِيَّةٌ وَاِنَّمَا النَّجَاشِيُّ اسْمُ الْمَلِكِ كَقَوْلِكَ كِسْرٰى وَهِرَقْلَ قَالَ بْنُ اِسْحَاقَ هٰذَا كِتَابٌ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّجَاشِيِّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا كِتَابُ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلَى النَّجَاشِيِّ الْاَصْحَمِ عَظِيْمِ الْجَيْشِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى وَآمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَشَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَدْعُوْكَ بِدُعَاءِ اللّٰهِ فَاِنِّيْ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاَسْلِمْ تَسْلَمْ قُلْ "يَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ" الآيَةَ فَاِنْ اَبَيْتَ فَعَلَيْكَ اِثْمُ النَّصَارٰى لَمْ يُتَابِعْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقُرَشِيُّ عَلَى اسْمِ النَّجَاشِيِّ اَنَّهُ مَصْحَمَةُ فَاِنَّ الْاَخْبَارَ الصَّحِيْحَةَ الْمُخَرَّجَةَ فِي الْكِتَابَيْنِ الصَّحِيْحَيْنِ بِالْاَلِفِ وَالْكِتَابُ اِلَيْهِ فِيْ كِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

✧✧ حضرت ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: نجاشی کا اصل نام "مصحمہ" تھا۔ عربی میں اس کا مطلب "عطیہ" ہے۔ نجاشی تو اس ملک کے بادشاہ کا لقب تھا جیسے کسریٰ اور ہرقل۔ ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ نبی اکرم ﷺ کی طرف سے نجاشی کی طرف مکتوب تھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ خط ہے محمد رسول اللہ ﷺ کی جانب سے اصحم نجاشی عظیم الحبش کی طرف

سلامتی ہو اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لایا اور اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہ لاشریک ہے، نہ اس کی کوئی بیوی ہے نہ بیٹا اور یہ کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں تجھے اللہ تعالیٰ کا پیغام پیش کرتا ہوں کیونکہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں تو اسلام قبول کر لے سلامتی پائے گا۔

يَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ (آل عمران: ٦٤)

"تم فرماؤ! اے کتابیو! ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنا لے اللہ کے سوا"۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور اگر تو انکار کرے تو تجھ پر نصاریٰ کا گناہ ہے۔

۞۞ محمد بن اسحاق قرشی کی اس بات میں کسی نے متابعت نہیں کی کہ نجاشی کا نام مصحمہ تھا کیونکہ بخاری و مسلم میں صحیح احادیث موجود ہیں جن میں یہ نام الف کے ساتھ ہے اور ان میں رسول اللہ ﷺ کے مکتوب کا ذکر موجود ہے۔

4245۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنُ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيْمٍ الْقَنْطَرِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْقَرَشِيُّ حَدَّثَنَا خُدَيْجُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّجَاشِيِّ وَنَحْنُ نَحْوٌ مِّنْ ثَمَانِيْنَ رَجُلًا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ كَمَا اَخْرَجْتُهُ فِي التَّفْسِيْرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلِيَعْلَمَ طَالِبُ الْعِلْمِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ مَنْ نَشَرَهُ قَبْلَ وُرُوْدِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابِهِ عَلَيْهِ الدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ أَخْرَاجُهُمَا فِي الصَّحِيْحَيْنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ وَاُمَّ حَبِيْبَةَ ذَكَرَتَا كَنِيْسَةً وَّاَنَّهَا بِاَرْضِ الْحَبْشَةِ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ اَلْحَدِيْثَ

✧✧ -حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نجاشی کی طرف بھیجا۔اس وقت ہم لگ بھگ ۸۰ کے لگ بھگ افراد تھے پھر اس کے بعد طویل حدیث بیان کی جیسا کہ میں نے کتاب التفسیر میں بیان کی ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔اور علم کے طلبگار کو جاننا چاہئے کہ نجاشی وہ بادشاہ ہے جس نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اس کے دربار میں پیش ہونے سے پہلے رسول اللہ ﷺ کا لکھا ہوا خط پھاڑ ڈالا تھا۔اس بات پر دلیل وہ حدیث ہے جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں درج کی ہے کہ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ایک گرجا کا ذکر کیا ہے جس میں تصاویر وغیرہ تھیں اور گرجا حبشہ میں ہی تھا۔(الحدیث)

4246۔ اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا جَدِّيْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَامْرَاَتَهُ رُقَيَّةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مُهَاجِرَيْنِ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْحَبْشَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ قَدِمَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ ثُمَّ هَاجَرَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِ حَدِيْثِ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ وَغَيْرِهٖ عَنْ

حدیث 4245

اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه' قاهره' مصر رقم الحديث: 4400 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز' مكه مكرمه' سعودي عرب 1414ه/1994ء' رقم الحديث: 3735 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة' بيروت' لبنان' رقم الحديث: 346

الزُّهْرِيّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيّ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ فِي خُرُوْجِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اِلٰى اَرْضِ الْحَبْشَةِ وَسَاقَا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ فَلِذٰلِكَ اِخْتَصَرْتُ عَلٰى رِوَايَةِ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقٍ وَذَكَرَ فِي الْمَغَازِيّ اَنَّ رُقَيَّةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا ذَكَرُوْا لَمْ يَرَ فِي الْعَرَبِ وَلَا فِي الْحَبْشِ اَحْسَنَ مِنْهَا

✧✧ -حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اوران کی اہلیہ محترمہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی رضی اللہ عنہا نے مکہ سے حبشہ کی جانب پہلی ہجرت کی تھی پھر یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گئے اور پھر مدینۃ المنورہ کی جانب ہجرت فرمائی۔

✿✿ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے زہری پھر عروہ پھر عبیداللہ بن عدی کے ذریعے مسور بن مخرمہ کے حوالے سے ابن ابی شیبہ اور دیگر کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حبشہ کی طرف ہجرت کے متعلق حدیث نقل کی ہے اور طویل حدیث بیان کی ہے، اسی لئے میں نے موسیٰ بن عقبہ کی ابن اسحاق سے روایت پر اکتفاء کیا ہے اور مغازی میں یہ ذکر ہے کہ پورے عرب اور حبشہ میں رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ، رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کوئی حسین نہیں تھا۔

4247- فَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ طَالِبٍ اَبْيَاتًا لِلنَّجَاشِيِّ يُحُضُّهُمْ عَلٰى حُسْنِ جِوَارِهِمْ وَالدَّفْعِ عَنْهُم

لِيَعْلَمَ خِيَارُ النَّاسِ اَنَّ مُحَمَّدًا ... وَزِيْرٌ لِمُوْسٰى وَالْمَسِيْحُ بْنُ مَرْيَمَ

اَتَانَا بِهُدٰى مِثْلِ مَا اَتَيَا بِهٖ ... فَكُلٌّ بِاَمْرِ اللّٰهِ يَهْدِيْ وَيَعْصِمُ

وَاَنَّكُمْ تَتْلُوْنَهٗ فِيْ كِتَابِكُمْ ... بِصِدْقِ حَدِيْثٍ لَا حَدِيْثَ الْمُبَرْجَمِ

وَاَنَّكَ مَا تَاْتِيْكَ مِنْهَا عِصَابَةٌ ... بِفَضْلِكَ اِلَّا اَرْجِعُوْا بِالتَّكَرُّمِ

✧✧ -حضرت ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابوطالب نے نجاشی کے لئے کچھ اشعار لکھے تھے جو اس کو ان کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آنے اور ان کا دفاع کرنے کی ترغیب پر مشتمل تھے۔ وہ اشعار یہ تھے:

لوگوں میں سے بہترین آدمیوں کو جان لینا چاہیے کہ محمد ﷺ موسیٰ علیہ السلام اور ابن مریم علیہ السلام کے وزیر ہیں۔

یہ ہمارے پاس وہی ہدایات لے کر آئے ہیں جیسی وہ لوگ لائے تھے تو سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہدایت دی جاتی ہے اور حفاظت کی جاتی ہے۔

بے شک تم بھی اس کو اپنی کتاب میں پڑھ چکے ہو، یہ سچی بات ہے کسی لالچی کی گفتگو نہیں ہے۔

بے شک ان میں سے یہ جماعت تیری مہربانی کے لئے آئی ہے، ان کو عزت و تکریم کے ساتھ واپس بھیجنا۔

4248- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ السَّعِيْدِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ، قَالَتْ :قَدِمْتُ مِنْ اَرْضِ الْحَبْشَةِ وَاَنَا

جُوَيْرِيَةٌ، فَكَسَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِيصَةً لَّهَا اَعْلَامٌ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ الْاَعْلَامَ بِيَدِهٖ، وَيَقُوْلُ :سَنَاهْ سَنَاهْ، يَعْنِي :حَسَنٌ حَسَنٌ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت ام خالد بن خالد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں حبشہ سے آئی تو میں چھوٹی سی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک چادر اوڑھائی، اس کے پھندنے لٹک رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ ان کو ہاتھ لگاتے اور فرماتے ''سناہ سناہ'' یعنی یہ بہت اچھی ہے، یہ بہت اچھی ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4249- اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ النَّهْدِيُّ، حَدَّثَنَا الْاَجْلَحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ :لَمَّا قَدِمَ جَعْفَرُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا اَدْرِي بِاَيِّهِمَا اَنَا اَفْرَحُ بِفَتْحِ خَيْبَرَ اَمْ بِقُدُوْمِ جَعْفَرٍ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حبشہ سے واپس تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں فتح خیبر کی خوشی مناؤں یا جعفر رضی اللہ عنہ کے آنے کی۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

4250- حَدَّثَنِي اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيّ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غُسَيْلَةَ الصَّنَابِحِيّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا اَحَدَ عَشَرَ فِي الْعَقَبَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَبَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَةَ النِّسَآءِ قَبْلَ اَنْ يَّفْرِضَ عَلَيْنَا الْحَرْبُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ -حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عقبہ اولیٰ میں ہم لوگ کل گیارہ افراد تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے عورتوں کی بیعت کی طرح بیعت لی۔ یہ جہاد فرض ہونے سے پہلے کی بات ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4251- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

حدیث 4248

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاری فی "صحيحه" (طبع ثالث) دار ابن کثير، يمامه، بيروت، لبنان، 1407ھ 1987ء 3661، اخرجه ابوبكر الحميدی فی "مسنده" طبع دار الكتب العلميه، مكتبه المتنبی، بيروت، قاهره، رقم الحديث: 337

يَحْيَى بْنِ اَبِي عَمْرٍو الْعَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ عَشْرَ سِنِيْنَ يَتَبَعُ النَّاسَ فِيْ مَنَازِلِهِمْ فِي الْمَوْسِمِ وَمَجَنَّةِ وَعُكَاظٍ وَمَنَازِلِهِمْ مِنْ مِنَةٍ، مَنْ يُؤْوِيْنِي، مَنْ يَنْصُرُنِيْ، حَتّٰى اُبَلِّغَ رِسَالاتِ رَبِّيْ فَلَهُ الْجَنَّةُ ؟ فَلا يَجِدُ اَحَدًا يَنْصُرُهُ وَلا يُؤْوِيهِ حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْحَلُ مِنْ مِصْرَ، اَوْ مِنَ الْيَمَنِ اِلٰى ذِيْ رَحِمِهِ فَيَاْتِيهِ قَوْمُهُ، فَيَقُوْلُوْنَ لَهُ :احْذَرْ غُلَامَ قُرَيْشٍ لا يَفْتِنَنَّكَ وَيَمْشِي بَيْنَ رِحَالِهِمْ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يُشِيْرُوْنَ اِلَيْهِ بِالاَصَابِعِ حَتّٰى بَعَثَنَا اللّٰهُ مِنْ يَثْرِبَ، فَيَاْتِيهِ الرَّجُلُ مِنَّا فَيُؤْمِنُ بِهِ، وَيُقْرِئُهُ الْقُرْآنَ فَيَنْقَلِبُ اِلٰى اَهْلِهِ فَيُسْلِمُونَ بِاِسْلامِهِ، حَتّٰى لَمْ يَبْقَ دَارٌ مِّنْ دُوْرِ الْاَنْصَارِ اِلَّا وَفِيْهَا رَهْطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُظْهِرُوْنَ الْاِسْلامَ، وَبَعَثَنَا اللّٰهُ اِلَيْهِ فَائْتَمَرْنَا وَاجْتَمَعْنَا، وَقُلْنَا :حَتّٰى مَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْرَدُ فِيْ جِبَالِ مَكَّةَ وَيَخَافُ، فَرَحَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا عَلَيْهِ فِي الْمَوْسِمِ فَوَاعَدْنَا بَيْعَةَ الْعَقَبَةِ، فَقَالَ لَهُ عَمُّهُ الْعَبَّاسُ :يَا ابْنَ اَخِي، لا اَدْرِي مَا هٰؤُلاءِ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ جَاءُ وكَ اِنِّيْ ذُو مَعْرِفَةٍ بِاَهْلِ يَثْرِبَ، فَاجْتَمَعْنَا عِنْدَهُ مِنْ رَجُلٍ وَرَجُلَيْنِ، فَلَمَّا نَظَرَ الْعَبَّاسُ فِيْ وُجُوهِنَا، قَالَ:هٰؤُلاءِ قَوْمٌ لاَ نَعْرِفُهُمْ، هٰؤُلاءِ اَحْدَاثٌ، فَقُلْنَا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلٰى مَا نُبَايِعُكَ ؟ قَالَ :تُبَايِعُوْنِيْ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي النَّشَاطِ، وَالْكَسَلِ، وَعَلَى النَّفَقَةِ فِي الْعُسْرِ، وَالْيُسْرِ وَعَلَى الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَعَلٰى اَنْ تَقُوْلُوْا فِي اللّٰهِ لا تَاْخُذُكُمْ لَوْمَةُ لائِمٍ، وَعَلٰى اَنْ تَنْصُرُوْنِيَ اِذَا قَدِمْتُ عَلَيْكُمْ، وَتَمْنَعُوْنِيْ مِمَّا تَمْنَعُوْنَ عَنْهُ اَنْفُسَكُمْ وَاَزْوَاجَكُمْ وَاَبْنَاءَ كُمْ وَلَكُمُ الْجَنَّةُ، فَقُمْنَا نُبَايِعُهُ وَاَخَذَ بِيَدِهِ اَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ وَهُوَ اَصْغَرُ السَّبْعِيْنَ، اِلَّا اَنَّهُ قَالَ:رُوَيْدًا يَا اَهْلَ يَثْرِبَ، اِنَّا لَمْ نَضْرِبْ اِلَيْهِ اَكْبَادَ الْمَطِيِّ اِلَّا وَنَحْنُ نَعْلَمُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَّ اِخْرَاجَهُ الْيَوْمَ مُفَارَقَةُ الْعَرَبِ كَافَّةً وَقَتْلُ خِيَارِكُمْ وَاَنَّ يَعَضَّكُمُ السَّيْفُ فَاِمَّا اَنْتُمْ قَوْمٌ تَصْبِرُوْنَ عَلَيْهَا اِذَا مَسَّتْكُمْ وَعَلٰى قَتْلِ خِيَارِكُمْ وَمُفَارَقَةِ الْعَرَبِ كَافَّةً، فَخُذُوْهُ وَاَجْرُكُمْ عَلَى اللّٰهِ وَاِمَّا اَنْتُمْ تَخَافُوْنَ مِنْ اَنْفُسِكُمْ خِيفَةً فَذَرُوْهُ فَهُوَ عُذْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، فَقَالُوْا :يَا اَسْعَدُ اَمِطْ عَنَّا يَدَكَ فَوَاللّٰهِ لا نَذَرُ هٰذِهِ الْبَيْعَةَ وَلا نَسْتَقِيْلُهَا، قَالَ :فَقُمْنَا اِلَيْهِ رَجُلا رَجُلا فَاَخَذَ عَلَيْنَا لِيُعْطِيَنَا بِذٰلِكَ الْجَنَّةَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ جَامِعٌ لِبَيْعَةِ الْعَقَبَةِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ۔حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دس سال تک لوگوں کو حج کے موقع پر مجنہ اور عکاظ میں، منیٰ میں ان کے خیموں میں پیچھے پیچھے پھرتے اور فرماتے جوشخص اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچانے میں مجھے ٹھکانہ دے گا اور میری مدد کرے گا، اس کو جنت ملے گی ۔لیکن کوئی شخص نہ آپ کو ٹھکانہ دینے کے لئے تیار ہوتا نہ آپ کی مدد کے لئے تیار ہوتا ۔حتیٰ کہ اگر کوئی آدمی مصر یا یمن سے اپنے رشتہ داروں سے ملنے کے لئے بھی آتا تو اس کی قوم کے لوگ اس کو تاکید کرتے کہ قریش کے اس لڑکے سے بچ کر رہنا یہ کہیں تمہیں فتنہ میں مبتلا نہ کر دے ۔آپ ان لوگوں کے قافلوں کے درمیان چلتے اور ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے ۔وہ لوگ انگلیوں کے ساتھ آپ کی طرف اشارے کرتے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یثرب (مدینہ) سے بھیجا ۔تو ہم میں سے

ایک آدمی آپ کے پاس جاتا آپ پر ایمان لاتا، آپ اس کو قرآن پڑھاتے تو وہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ کر آتا تو اس کے گھر والے اس کے اسلام کی وجہ سے اسلام لے آتے۔ حتیٰ کہ انصار کی حویلیوں میں کوئی حویلی ایسی نہ بچی تھی جس میں کچھ لوگ مسلمان نہ ہوئے ہوں، وہ اپنے اسلام کا اظہار کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ کے پاس بھیجا ہم نے آپس میں مشورہ کیا کہ آخر رسول اللہ ﷺ کب تک اس طرح پہاڑوں، غاروں میں چھپ چھپ کر خوفزدہ رہ کر تبلیغ کریں گے۔ پھر ہم نکل پڑے اور حج کے موقع پر آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آپ نے ہم سے بیعت عقبہ کا وعدہ لیا۔ آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا: اے بھتیجے! یہ لوگ جو تیرے پاس آئے ہوئے ہیں، میں ان کو نہیں جانتا کہ کون لوگ ہیں اور میں اہل یثرب کو تو بڑی اچھی طرح جانتا ہوں۔ پھر ہم ایک ایک، دو دو کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہو گئے۔ جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ہمارے چہروں کی طرف دیکھا تو بولے: یہ لوگ کوئی نئے لوگ ہیں، میں ان کو نہیں پہچانتا۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ہم کس بات پر آپ کی بیعت کریں؟ آپ نے فرمایا: تم اس بات پر میری بیعت کرو کہ سستی و چستی ہر حال میں فرمانبرداری کرو گے اور خوشحالی اور تنگدستی ہر حال میں اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے اور بھلائی کا حکم کرو گے اور برائی سے منع کرو گے اور اللہ پر ایمان لانے میں تم کسی ملامت گر کی ملامت کا خوف نہیں کرو گے او یہ کہ جب میں تمہارے پاس آؤں گا تو تم میری مدد کرو گے اور جس طرح اپنی اور اپنے اہل وعیال کی حفاظت اور دفاع کرتے ہو اسی طرح میرا بھی دفاع کرو گے۔ اور (اس سب کے عوض) تمہارے لئے جنت ہے۔ ہم نے آپ کی بیعت کر لی اور اسعد بن زرارہ نے آپ کا ہاتھ تھام لیا۔ یہ ان ستر آدمیوں میں سب سے چھوٹے تھے۔ یہ کہنے لگے: اے اہل یثرب ٹھہرو! ہم ان کی طرف اس یقین کے ساتھ سفر کر کے آئے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ہیں (یہ بات یاد رکھو کہ) آج ان کو یہاں سے لے جانا پورے اہل عرب کے ساتھ دشمنی کے مترادف ہے اور تمہارے بڑوں کے قتل اور خود تمہاری موت کے مترادف ہے۔ چنانچہ اگر تم آنے والی ان تکلیفوں پر صبر کر سکتے ہو، اپنے بڑوں کے قتل اور عرب کی دشمنی مول لے سکتے ہو تو ان کو اپنے ساتھ لے جاؤ، اللہ تعالیٰ تمہیں اجر دے گا اور اگر تمہارے اندر ان چیزوں کا خوف موجود ہے تو رہنے دو کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عذر ہے۔ وہ لوگ بولے! اے سعد اپنا ہاتھ ہماری طرف بڑھاؤ۔ خدا کی قسم! ہم یہ بیعت ضرور کریں گے اور کبھی اس کو نہیں توڑیں گے۔ آپ فرماتے ہیں: ہم ایک ایک کر کے آپ کے پاس گئے تو آپ نے ہم سے جنت کے بدلے میں عہد لیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور بیعت عقبہ کی جامع ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4252- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَاَ عُبَيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ

حدیث 4251

اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 7012 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 17513 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 14694 اخرجه ابوحاتم البستی فی "صحیحه" طبع موسسه الرساله بیروت لبنان 1414ھ/1993ء رقم الحدیث: 7012 ذکره ابوبکر البیهقی فی "سننه الکبرٰی" طبع مکتبه دارالباز مکه مکرمه سعودی عرب 1414ھ/1994ء رقم الحدیث: 16333

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ لَيْلَةِ الْعَقَبَةِ وَبَيْنَ مُهَاجِرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةُ اَشْهُرٍ اَوْ قَرِيْبًا مِنْهَا وَكَانَتْ بَيْعَةُ الْاَنْصَارِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ فِي ذِي الْحِجَّةِ وَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فِي شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ

✧✧۔حضرت ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: لیلۃ العقبہ اور رسول اللہ ﷺ کی ہجرت میں تقریباً تین مہینے کا وقفہ ہے کیونکہ انصار نے ذی الحجہ میں لیلۃ العقبہ میں رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تھی اور ربیع الاول میں حضور ﷺ نے ہجرت فرمائی۔

4253۔ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْعَقَبِيُّ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، وَغَيْرِهِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنُّقَبَاءِ مِنَ الْاَنْصَارِ :تُؤْوُوْنِيْ وَتَمْنَعُوْنِيْ ؟ قَالُوْا :نَعَمْ، فَمَا لَنَا ؟ قَالَ:الْجَنَّةُ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے انصاری عمائدین سے فرمایا، تم مجھے ٹھکانہ دو گے اور میرا دفاع کرو گے؟ انہوں نے کہا: بالکل کریں گے۔لیکن اس کے بدلے میں ہمارے لئے کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جنت۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4254۔ حَدَّثَنَا اَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعِيْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامٍ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، اَنَّهُ قَالَ : اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَكَانُوْا يُقْرِءُوْنَنَا، فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَرَاْتُ :سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَسُوَرًا مِنَ الْمُفَصَّلِ، ثُمَّ قَدِمَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ عِشْرِيْنَ، ثُمَّ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرَحَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ يَسْعَوْنَ، يَقُوْلُوْنَ :هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حدیث 4253

اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث:1887

حدیث 4254

اخرجه ابو عبدالله محمد البخاري في "صحيحه" (طبع ثالث) دار ابن كثير، يمامه، بيروت، لبنان، 1407ھ1987ء، 3710 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 18535 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه، بيروت، لبنان، 1411ھ/ 1991ء، رقم الحديث: 11666 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرى" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ھ/1994ء، رقم الحديث: 17516 اخرجه ابويعلى الموصلي في "مسنده" طبع دارالمامون للتراث، دمشق، شام، 1404ھ-1984ء، رقم الحديث:1715 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ھ/1983ء، رقم الحديث:733 اخرجه ابوداؤد الطيالسي في "مسنده" طبع دارالمعرفة، بيروت، لبنان، رقم الحديث:704

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ -حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مہاجرین میں سے سب سے پہلے ہمارے پاس حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے۔ یہ ہمیں قرآن پڑھایا کرتے تھے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اس وقت تک میں سورۃ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور مفصل میں سے ایک سورۃ پڑھ چکا تھا۔ پھر حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، پھر حضرت عمر بن خطاب ۲۰ افراد کے ہمراہ تشریف لائے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے تو جتنی خوشی ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کی تھی کبھی کسی چیز کی اتنی خوشی نہیں ہوئی تو عورتیں اور بچے یہ کہتے ہوئے دوڑے چلے آرہے تھے کہ ''یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں''۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4255- اَخْبَرَنَا اَبُو النَّصْرِ اَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ الْكَاتِبُ بِهَمْدَانَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنُ دَيْزِيْلٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ كَمْ لَبِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشَرَ سِنِيْنَ قُلْتُ فَاِنَّ بْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ لَبِثَ بِضْعَ عَشَرَةَ حَجَّةً قَالَ اِنَّمَا اَخَذَهُ مِنْ قَوْلِ الشَّاعِرِ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَجُوْزًا مِّنَ الْاَنْصَارِ تَقُوْلُ رَاَيْتُ بْنَ عَبَّاسٍ يَخْتَلِفُ اِلٰى صَرْمَةِ بْنِ قَيْسٍ يَتَعَلَّمُ مِنْهُ هٰذِهِ الْاَبْيَاتِ

ثَوٰى فِىْ قُرَيْشٍ بِضْعَ عَشَرَةَ حَجَّةً ... يَذْكُرُ لَوْ اَلْفٰى صَدِيْقًا مُوَاتِيًا

وَيَعْرِضُ فِىْ اَهْلِ الْمَوَاسِمِ نَفْسَهُ ... فَلَمْ يَرَ مَنْ يُّؤْوِىْ وَلَمْ يَرَ دَاعِيًا

فَلَمَّا اَتَانَا وَاسْتَقَرَّتْ بِهِ النَّوٰى ... وَاَصْبَحَ مَسْرُوْرًا بِطَيْبَةٍ رَاضِيًا

وَاَصْبَحَ مَا يَخْشٰى ظَلَامَةَ ظَالِمٍ ... بَعِيْدٍ وَّمَا يَخْشٰى مِنَ النَّاسِ بَاغِيًا

بَذَلْنَا لَهُ الْاَمْوَالَ مِنْ جُلِّ مَالِنَا ... وَاَنْفُسَنَا عِنْدَ الْوَغَا وَالتَّاَسِّيَا

نُعَادِى الَّذِىْ عَادٰى مِنَ النَّاسِ كُلِّهِمْ ... بِحَقٍّ وَّاِنْ كَانَ الْحَبِيْبُ الْمُوَاتِيَا

وَنَعْلَمُ اِنَّ اللّٰهَ لَا شَىْءَ غَيْرُهُ ... وَاِنَّ كِتَابَ اللّٰهِ اَصْبَحَ هَادِيًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَهُوَ اَوْلٰى مَا تَقُوْمُ بِهِ الْحُجَّةُ عَلٰى مَقَامِ سَيِّدِنَا الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ بِضْعَ عَشَرَةَ سَنَةً وَّلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ -حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کتنا عرصہ مکہ میں رہے؟

حديث 4255

اخرجه ابو الحسين مسلم النيسابوري في "صحيحه" طبع داراحياء التراث العربي' بيروت' لبنان' رقم الحديث:2350 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرٰى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411ھ/ 1991ء' رقم الحديث: 4211

انہوں نے کہا: دس سال۔ میں نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما تو کہتے ہیں: دس اور کچھ حج۔ (یعنی دس سال سے کچھ عرصہ زیادہ) رہے ہیں۔ انہوں نے کہا: انہوں نے (یہ) نتیجہ شاعر کے اشعار سے اخذ کیا ہوگا۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ ایک انصاری خاتون کہا کرتی تھیں کہ میں نے کئی مرتبہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو صرمہ بن قیس کے پاس یہ اشعار سیکھنے کے لئے آتے دیکھا ہے۔

''آپ قریش میں دس حج اور کچھ عرصہ ٹھہرے ہیں، ذکر کرتا اگر کوئی موافقت کرنے والا دوست پاتا۔ وہ حج کے موقعوں پر اپنے آپ کو پیش کرتا لیکن کوئی ایسا نہ ملتا جو ٹھکانہ دیتا اور نہ کوئی بلانے والا نظر آتا۔ جب وہ ہمارے پاس آ گیا اور اس کے دل کو قرار آ گیا تو وہ طیبہ کی سرزمین پر راضی اور مسرور ہو گیا۔ اور ظالم کے جس ظلم کا اور لوگوں کی بغاوت کا جو خدشہ تھا وہ بھی ہو گیا۔ ہم نے لڑائی اور تسلی کے ہر موقع پر اپنا مال اور اپنی جانیں ان پر قربان کی ہیں۔ ہم ہر اس شخص کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں جو حق کے ساتھ دشمنی رکھتا ہے اگرچہ وہ پہلے ہمارا کتنا ہی موافقت کرنے والا دوست ہی کیوں نہیں تھا۔ ہم جانتے ہیں ایک اللہ تعالیٰ ہے اور اس کے سوا کچھ نہیں ہے اور بے شک اس کی کتاب ہدایت کا سرچشمہ ہے''۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمۃ نے اسے نقل نہیں کیا۔ اور یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکۃ المکرّمہ میں دس سالوں سے کچھ زیادہ قیام پر بہت اچھی دلیل ہے۔

نوٹ: اور اس کی ایک شاہد حدیث بھی ہے جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار پر صحیح ہے۔ وہ شاہد حدیث درج ذیل ہے۔

4256۔ حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِي عَمَّارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً بِمَكَّةَ، سَبْعًا وَثَمَانِيًا يَرَى الضَّوْءَ، وَيَسْمَعُ الصَّوْتَ، وَاَقَامَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرًا

✧✧۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (اعلانِ نبوت کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں ۱۵ سال رہے، یعنی سات جمع آٹھ (اور ان میں ایسا بھی وقت گزرا) جب آپ (روپوشی کی زندگی گزار رہے تھے) آپ روشنی دیکھ سکتے تھے (باہر سے آنے والی) آواز سن سکتے تھے اور مدینۃ المنورہ میں ۱۰ سال رہے۔

☆☆☆☆☆

(واللہ و رسولہ اعلم بالصواب) والحمدللہ رب العالمین الذی وفقنالخدمۃ الحدیث الشریف

اللھم تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینایامولنانک انت التواب الرحیم

محمد شفیق الرحمٰن قادری رضوی ابوالعلائی جہانگیری

مہتمم: جامعہ غوثیہ رضویہ، محلہ شمس پورہ، ایک روڈ، نزد بوراچوک میاں چنوں (ضلع خانیوال) 2010-12-08 بروز بدھ

حدیث 4256

اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه، قاهره، مصر رقم الحديث: 2399 ذكره ابوبكر البيهقي في "سننه الكبرىٰ" طبع مكتبه دارالباز، مكه مكرمه، سعودي عرب 1414ه/1994ء رقم الحديث: 11946 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الكبير" طبع مكتبه العلوم والحكم، موصل، 1404ه/1983ء رقم الحديث: 12840

المستدرك

على الصحيحين

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمه

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

المستدرك

على الصّحيحين

جلد 4

تصنیف

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

هو القادر

نام کتاب ———— المستدرک (جلد چہارم)

تصنیف ———— للامام الحافظ ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم النیسابوری

مترجم ———— الشیخ الحافظ ابی الفضل محمد شفیق الرحمٰن القادری الرضوی

پروف ریڈنگ ———— مزمل ریاض انصاری

کمپوزنگ ———— ورڈز میکر

باہتمام ———— ملک شبیر حسین

سن اشاعت ———— فروری 2012ء

سرورق ———— باھو گرافکس

طباعت ———— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ———— / روپے

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

شرفِ انتساب

خادم قرآن، عاشق رسول، استاذی المکرّم جناب

الحاج حافظ محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے نام

جنہوں نے مرکزی جامع مسجد میاں چنوں میں کم وبیش چالیس سال تک قرآن کریم کی بے لوث خدمت کی۔

جو حلیم اور بردبار تھے......... جو ہر حال میں صابر وشاکر رہتے تھے......... جن کی عادات وخصائل میں سلف صالحین کا مکمل رنگ تھا......... جن کی زیارت کر کے خدا یاد آجاتا تھا......... جن کے شب وروز قرآن کی تعلیم میں گزرتے تھے......... جنہوں نے ہمیشہ حلال اور طیب رزق کھایا......... جن کی طبیعت، اخلاق کریمہ کا شاخسانہ تھی......... جن کی شخصیت میں علم وعمل کا حسین امتزاج تھا......... جن کے ماتھے پر شب بیداریوں کی چمک تھی......... جن کے چہرے پر اہل بیت اطہار کی محبت کی بجلیاں رقص کرتی تھیں......... جن کی نگاہ میں امراء کی دولت اور تاج سکندری کی کوئی اہمیت نہ تھی..... جنہوں نے دولت اور شہرت کی کبھی خواہش نہ کی......... جن کے ہاتھوں میں تسبیح اور زبان پر ذکر مصطفیٰ ہوتا تھا......... جن کے ضمیر میں درویشانہ غنائے نفس تھا......... جو پیکر صدق وفا تھے......... اخلاق نبویہ سے مزین تھے......... جو دھن کے پکے اور قول کے سچے تھے......... جو مشفق مربی تھے......... محنتی استاد تھے......... جو اولاد سے بڑھ کر طلباء سے محبت کرتے تھے......... جن کا سخن دلنواز تھا......... جن کی جاں پرسوز تھی......... جن کے پاس عمل واخلاص کا وہ مکمل رخت سفر تھا جو ایک میر کارواں کے پاس ہونا چاہئے......... جو غریبوں اور ناداروں کی مدد کرتے تھے......... رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرتے تھے......... جن کے کثیر تلامذہ میاں چنوں اور اس کے گردونواح میں بالخصوص اور پورے ملک بلکہ پوری دنیا میں بالعموم اللہ ربّ العزت کی کتاب مبین کا نور بانٹ رہے ہیں۔

راقم کو تین سال اس عظیم ہستی کے جوڑے سیدھے کرنے کی سعادت میسر آئی......... انہی کی نگاہ فیض رسا کا کمال ہے کہ بندہ ناچیز آج یکم جنوری ۲۰۱۲ء تک ۲۵ مرتبہ تراویح میں قرآن کریم سنا چکا ہے۔ اللہ ربّ العزت ان کے مزار پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے، ان کے درجات بلند فرمائے، اور نسل درنسل ان کی اولادوں کی خیر فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

نیازمند

محمد شفیق الرحمٰن قادری رضوی ابوالعلائی جہانگیری

پیش لفظ

الحمدللہ علی احسانہ المستدرک علی الصحیحین مترجم کی چوتھی جلد آپ کے ہاتھ میں ہے۔اس جلد کا ترجمہ تیار کرنے میں کافی تاخیر ہوگئی، جس کی وجہ یہ تھی پچھلے دنوں سے طبیعت بہت علیل ہے،شوگر اکثر بڑھ جاتی ہے جس کی وجہ سے بہت سے امور تعطل کا شکار ہوجاتے ہیں،لیکن بایں ہمہ تدریس، افتاء اور جامعہ کے انتظامی امور تو بہرطور چلانے ہی ہوتے ہیں، ان کاموں کی شدید مصروفیات سے بہت کم وقت بچتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تعویذات واستخارہ اور روحانی علاج کے لئے قرب وبعد سے آنے والے سائلین، مریدین متعلقین کی دلجوئی اور مہمان نوازی کے لئے بھی وقت نکالنا پڑتا ہے لیکن بایں ہمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے صدقے اس جلد کا ترجمہ پیش کرنے کی سعادت عطا فرمائی ہے۔

اس جلد میں ہجرت کے متعلق احادیث ہیں اور اس کے بعد آخر تک فضائل ومناقب کے بارے میں احادیث موجود ہیں۔

سابقہ تین جلدوں میں مفصل فہرست نہیں دی گئی تھی، پچھلے دنوں استاذی المکرّم حضرت علامہ مولانا حافظ محمد عبدالستار سعیدی صاحب دامت برکاتہم العالیہ غریب خانہ پر (میاں چنوں) تشریف لائے، تینوں جلدوں کو بغور ملاحظہ فرمانے کے بعد آپ نے حکم فرمایا کہ کتاب میں فہرست کی کمی ہے اس کو دور کیا جائے۔ آپ کے اس حکم کی تعمیل کرنے کی کوشش کی ہے اور اس جلد میں موجود تمام احادیث کے متعلق فہرست شروع میں لگادی ہے۔ کتاب میں فہرست شامل ہوجانے کے بعد اس سے استفادہ آسان ہوجائے گا۔

فہرست میں اگرچہ اصل عنوانات تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسمائے گرامی کے حوالے سے ہیں۔ کیونکہ عموماً جو عنوان کتاب میں دیا جاتا ہے اس کے ذیل میں اسی سے متعلق احادیث لکھی جاتی ہیں اور وہی عنوان فہرست میں درج کردیا جاتا ہے، لیکن بسا اوقات حدیث کسی صحابی کے فضائل میں بیان کی جاتی ہے لیکن ضمنی طور پر اس میں کئی دوسری باتیں بھی موجود ہوتی ہیں۔ ہم نے کوشش کرکے ان ضمنی موضوعات کو بھی ایک الگ عنوان کے تحت فہرست میں شامل کردیا ہے تاکہ قارئین بغیر کسی دقت کے حدیث شریف میں موجود مضامین پڑھ سکیں۔ اور سابقہ جلدوں کی جو مفصل فہرست رہ گئی تھی، آئندہ ایڈیشن میں شامل کردی جائے گی، ان شاءاللہ تعالیٰ

اس جلد میں عموماً فضائل کی احادیث ہیں، کئی مقامات پر عربی اشعار موجود ہیں، اشعار میں معنیٰ مرادی تک پہنچنا اگرچہ بہت مشکل ہوتا ہے لیکن میں نے اپنی علمی کم مائیگی کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی بساط کے مطابق ان کے ترجمہ کی جسارت کی ہے۔ میرے پاس دارالکتب العلمیہ بیروت کی چھپی ہوئی المستدرک ہے، اس میں کئی مقامات پر کمپوزنگ کی غلطیاں موجود تھیں جس کی وجہ سے

بعض مقامات پر ترجمہ میں بہت دقت پیش آئی، اس کا حل یہ نکالا کہ اسی حدیث کو دیگر کتب میں ڈھونڈ کر الفاظ کا تعین کیا گیا۔ بعض تشریح طلب مقامات پر متعلقہ حدیث کے تحت مختصر لفظوں میں وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے۔

اس جلد میں جہاں کہیں بھی قرآن کریم کی کوئی آیت موجود ہے، اس کے لئے نیا پیراگراف بنایا اور اسے عربی رسم الخط میں لکھا ہے تاکہ قرآنی آیت نمایاں ہو جائے، ساتھ ہی اس سورت اور آیت کا حوالہ پیش کر دیا گیا ہے۔ اور آیت کے ذیل میں نئے پیراگراف میں اس کا اردو ترجمہ پیش کیا گیا ہے، اردو ترجمہ میں ہم نے یہ التزام کیا ہے کہ صرف سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے شہرہ آفاق ترجمہ قرآن کنز الایمان کا اقتباس پیش کیا جائے۔

آپ نے اس کتاب کی سابقہ تینوں جلدوں میں بھی دیکھا ہوگا کہ ہم نے صرف حدیث کے ترجمہ پر ہی اکتفاء نہیں کیا بلکہ ہر حدیث کی مکمل سند اور متن اعراب کے ہمراہ پیش کیا ہے، اسی طرح اس جلد میں بھی عربی متن مع الاعراب پیش کیا جا رہا ہے۔ ترجمہ کرنے میں کسی فضل و کمال کا دعویٰ نہیں ہے بلکہ یہ صرف اساتذہ کرام کے جوڑے سیدھے کرنے، مشائخ عظام کی نگاہ فیض اور ماں باپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ ایک گنہ گار و عاجز انسان، حدیث شریف کی خدمت کے قابل ہوا۔ ارباب علم و دانش کی خدمت میں گزارش ہے کہ جہاں کہیں عربی عبارت اور ترجمہ میں فرق یا ترجمہ میں غلطی پائیں براہ کرم ضرور مطلع فرمائیں۔ تاکہ ہم اپنی غلطیوں کا ازالہ کر سکیں۔

اس کتاب کی تیاری میں میرے محسن دوست مولانا محمد محی الدین جہانگیر صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی قابل قدر آراء شامل حال رہیں اور حدیث کے ذیل میں تخریج، آپ ہی کی کاوش کا نتیجہ ہے۔ اور عزیزم جناب مولانا محمد علیم صاحب متعلم درجہ عالیہ سال دوم جامعہ نظامیہ رضویہ نے عربی متن کی ترتیب کے حوالے سے بہت تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس سعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ راقم کی صحت کے لئے خصوصی دعا فرمائیں کہ اللہ کریم اپنے حبیب کے صدقے شفائے کلی نصیب فرمائے۔ اور حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

محمد شفیق الرحمٰن قادری رضوی ابو العلائی جہانگیری
بانی و مہتمم: جامعہ کنز الایمان، گلی نمبر ۲، نواب کالونی، شہید روڈ، میاں چنوں، ضلع خانیوال۔
امام و خطیب: جامع مسجد غوثیہ غلہ منڈی جہانیاں۔
فون نمبر: 065 2662511 03003518100

فہرست مضامین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

كِتَابُ الْهِجْرَة

وَقَدْ صَحَّ اَكْثَرُ اَخْبَارِهَا عِنْدَ الشَّيْخَيْنِ وَاَخْرَجَا جَمِيْعًا اِخْتِلَافَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِي مَقَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ

کتاب الھجرت

ہجرت کے موضوع پر بہت ساری ایسی احادیث موجود ہیں جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہیں اور دونوں بزرگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں قیام کے سلسلہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اختلاف بھی نقل کیا ہے۔

4257۔ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا جَدِّيْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ شِهَابِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ مَشَيْتُ مَعَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ اَبِيْ حَدَّثَنِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَمَّرَ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشَرَةَ سَنَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدِ اتَّفَقَتِ الرِّوَايَاتُ عَلٰى هٰذِهٖ مَعَ الرِّوَايَاتِ الَّتِيْ اَخْرَجَاهَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَاَمَّا خَبَرُ اَنَسٍ وَّمُعَاوِيَةَ وَاِنْ صَحَّتْ اَسَانِيْدُهُمَا فِيْ عَشْرِ سِنِيْنَ فَلَيْسَ عَلَيْهِمَا الْقَوْلُ وَالْعَمَلُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مکۃ المکرمہ میں ۱۳ سال رکھا۔

✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی شیخین رحمۃ اللہ علیہما کی نقل کردہ احادیث کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت ساری احادیث ہیں جو اس مذکورہ حدیث کے ساتھ موافقت رکھتی ہیں۔ اور جہاں تک تعلق ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی مرویات کا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دس سال مکہ میں رہے تو (علمائے امت کا) ان پر عمل نہیں ہے (یعنی علمائے امت نے ان کو قابل عمل قرار نہیں دیا ہے)

4258۔ اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ

4258–جامع ترمذی' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في فضل المدينة' حديث 3941:المعجم الكبير للطبراني' باب الجيم' باب من اسمه جابر – أبو زرعة بن عمرو بن جرير عن جده' حديث2359:دلائل النبوة للبيهقي' باب من هاجر من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم إلى' حديث716:

شَقِيقٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عُبَيْدٍ الْكِنْدِيُّ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَامِرِيِّ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ جَرِيرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَوْحَى اِلَيَّ اَيَّ هٰؤُلَاءِ الْبِلَادِ الثَّلَاثِ نَزَلْتَ فَهِيَ دَارُ هِجْرَتِكَ: الْمَدِينَةُ، اَوِ الْبَحْرَيْنِ، اَوْ قِنَّسْرِينَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی کہ تم مدینہ، بحرین یا قنسرین میں سے جہاں بھی چلے جاؤ، وہی آپ کا دارالہجرت (یعنی ہجرت کا مقام) ہے

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4259۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ قَابُوسِ بْنِ اَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تعالى عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ، فَاُمِرَ بِالْهِجْرَةِ، وَاُنْزِلَ عَلَيْهِ: وَقُلْ رَبِّ اَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَاَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں رہتے تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کا حکم ملا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی:

وَ قُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا

(الاسراء:80)

''اور یوں عرض کرو کہ اے میرے رب مجھے سچی طرح داخل کر اور سچی طرح باہر لے جا اور مجھے اپنی طرف سے مددگار غلبہ دے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4260۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ قَتَادَةَ قَوْلُهُ تَعَالٰى وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ فَاَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْ مَّكَّةَ اِلَى الْمَدِينَةِ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاَدْخَلَهُ الْمَدِينَةَ مُدْخَلَ صِدْقٍ قَالَ وَنَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَلِمَ اَنَّهُ لَا طَاقَةَ لَهُ بِهٰذَا الْاَمْرِ اِلَّا بِسُلْطَانٍ فَسَاَلَ سُلْطَانًا نَصِيرًا لِكِتَابِ اللّٰهِ وَحُدُودِ اللّٰهِ وَلِفَرَائِضِ اللّٰهِ وَلِاِقَامَةِ كِتَابِ اللّٰهِ وَاَنَّ السُّلْطَانَ عِزَّةٌ مِنَ اللّٰهِ جَعَلَهُ بَيْنَ اَظْهُرِ عِبَادِهِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَاَغَارَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَاَكَلَ شَدِيدُهُمْ ضَعِيفَهُمْ

4259 - الجامع للترمذی' أبواب تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب: ومن سورة بني إسرائيل' حديث 3147: دلائل النبوة للبيهقي' باب قول الله عز وجل وقل رب أدخلني مدخل صدق وأخرجني' حديث 769

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ کے ارشاد:

وَ قُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا

(الاسراء:80)

کے متعلق فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی جانب حق کے ساتھ نکالا، اور حق کے ساتھ ہی مدینہ منورہ میں داخل فرمایا۔ اور کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نبی جانتے تھے کہ مددگار کے بغیر وہ یہ کام نہیں کر پائیں گے، اس لئے انہوں نے کتاب اللہ، حدود اللہ، فرائض اللہ اور اقامت کتاب اللہ کے لئے مددگار مانگا۔ اور مددگار (سے یہاں پر مراد) اللہ تعالیٰ کی طرف سے غلبہ ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر نافذ فرماتا ہے۔ اگر یہ نہ ہوں تو لوگ ایک دوسرے کو قتل کریں، غارت گری کریں اور طاقتور اپنے سے کمزور (کے مال) کو کھا جائے۔

4261۔ اَخْبَرَنَا الْاُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِيدِ، وَاَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ، حَدَّثَنِي اَخِي، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَخْرَجْتَنِي مِنْ اَحَبِّ الْبِلَادِ اِلَيَّ، فَاَسْكِنِّي اَحَبَّ الْبِلَادِ اِلَيْكَ، فَاَسْكَنَهُ اللّٰهُ الْمَدِينَةَ هٰذَا حَدِيثٌ رُوَاتُهُ مَدَنِيُّونَ مِنْ بَيْتِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا مانگی:

''اے اللہ! تو نے مجھے اس شہر سے اذنِ سفر دے دیا ہے جو شہر مجھے سب سے زیادہ محبوب تھا، اب تو مجھے اس شہر میں آباد کر جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے''

تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ میں آباد فرمایا۔

✿✿ اس حدیث کے تمام راوی مدنی ہیں۔

4262۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِينَ: قَدْ اُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ، اُرِيتُ سَبِخَةً ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ، وَهُمَا الْحَرَّتَانِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

4262–صحيح ابن خزيمة 'كتاب الوضوء' جماع أبواب التيمم عند الإعواز من الماء في السفر – باب إباحة التيمم بتراب السباخ' حديث266: صحيح ابن حبان 'كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر صحبة أبي بكر رضي الله عنه رسول الله صلى الله' حديث6978: السنن الكبرى للبيهقي 'كتاب السير' باب الإذن بالهجرة' حديث16485: مسند أحمد بن حنبل 'مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار' حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث25082: الطبقات الكبرى لابن سعد –ذكر إذن رسول الله صلى الله عليه وسلم للمسلمين في الهجرة' حديث510:

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے ارشاد فرمایا: مجھے تمہارا مقامِ ہجرت دکھا دیا گیا ہے۔ مجھے سیاہ پتھروں والے دو خطوں کے درمیان کھجوروں والی دلدلی زمین دکھائی گئی ہے۔

✿✿ یہ حدیث شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔

4263۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الْخَلِيلِ التُّسْتَرِيُّ، حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ اَبِي بَلْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: شَرَى عَلِيٌّ نَفْسَهُ، وَلَبِسَ ثَوْبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ نَامَ مَكَانَهُ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَرْمُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَسَهُ بُرْدَةً، وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُرِيدُ اَنْ تَقْتُلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلُوا يَرْمُونَ عَلِيًّا، وَيَرَوْنَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ لَبِسَ بُرْدَةً، وَجَعَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَتَضَوَّرُ، فَاِذَا هُوَ عَلِيٌّ، فَقَالُوا: اِنَّكَ لَلَئِيمٌ اِنَّكَ لَتَتَضَوَّرُ، وَكَانَ صَاحِبُكَ لَا يَتَضَوَّرُ، وَلَقَدِ اسْتَنْكَرْنَاهُ مِنْكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، وَغَيْرُهُ، عَنْ اَبِي عَوَانَةَ بِزِيَادَةِ اَلْفَاظٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی جان کی بازی لگا دی، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر اوڑھ کر ان کی جگہ لیٹ گئے۔ (اس سے قبل) مشرکین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیتیں دیا کرتے تھے۔ (ہجرت کی رات) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی چادر اوڑھا دی تھی۔ جبکہ قریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ) شہید کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ ان لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھتے ہوئے اذیت دینا شروع کیں، (ان کی ایذا رسانیوں کی وجہ سے) حضرت علی رضی اللہ عنہ پیچ و تاب کھانے لگے (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس کیفیت سے) ان کو اندازہ ہوا کہ یہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہیں بلکہ یہ تو) علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ تب وہ بولے: تم کمینے ہو، تم تڑپ رہے ہو، جبکہ تمہارا ساتھی تو اس طرح نہیں تڑپا کرتا تھا۔ اور ہمیں اصل دشمنی اسی سے ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اسی حدیث کو ابوداؤد طیالسی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم نے بھی ابوعوانہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ تاہم اس میں کچھ الفاظ کا اضافہ ہے۔

4264۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ قُنْفُذٍ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَانِيُّ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ شَرَى نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ وَقَالَ عَلِيٌّ عِنْدَ مَبِيتِهِ عَلَى فِرَاشِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعْرٌ

وَقَيْتُ بِنَفْسِي خَيْرَ مَنْ وَطِئَ الْحَصَا وَمَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ وَبِالْحَجَرِ

رسول إلـه خـاف أن يـمكـروا بـه　　فـنـجـاه ذو الـطـول الإلـه من المكر

وبـات رسـول الـلّـه فی الغار آمنـا　　مـوقـی وفـی حفظ الإلـه وفـی ستـر

وبـت أراعيهـم ولـم يتهـمـونـنـی　　وقـد وطنت نفسی علی القتل والاسر

✦✦ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رضائے الٰہی کی خاطر اپنی جان کا سودا کرنے والے سب سے پہلے شخص حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر لیٹے ہوئے (درج ذیل) اشعار کہے۔

وَقَيْتُ بِنَفْسِی خَيْرَ مَنْ وَطِیءَ الْحَصَا　　وَمَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ وَبِالْحَجَرِ

رسول إلـه خـاف أن يـمكـروا بـه　　فـنـجـاه ذو الـطـول الإلـه من المكر

وبـات رسـول الـلّـه فی الغار آمنـا　　مـوقـی وفـی حفظ الإلـه وفـی ستـر

وبـت أراعيهـم ولـم يتهـمـونـنـی　　وقـد وطنت نفسی علی القتل والاسر

میں نے اپنی جان کو اس ذات کے صدقے بچالیا ہے جو ان سب سے افضل ہے جنہوں نے کنکریوں کو روندا اور جنہوں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور جنہوں نے حجر اسود کو چوما۔

یہ اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ السلام ہیں، خدشہ تھا کہ مشرکین ان کے خلاف سازش کرتے لیکن احسان کرنے والے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی سازشوں سے بچالیا۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غار میں محفوظ مقام پر پوشیدگی میں اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں بے خوف ہو کر رات گزاری۔

میں نے انجام پر نگاہ رکھے ہوئے رات گزاری اور انہوں نے مجھ پر بدگمانی نہ کی جبکہ میں تو قتل اور قید کے لئے ذہنی طور پر تیار تھا۔

4265۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْقُرَشِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا اَبُو مَرْيَمَ الْاَسَدِیُّ، عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ اللَّيْلَةَ الَّتِی اَمَرَنِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَبِيتَ عَلٰى فِرَاشِهِ، وَخَرَجَ مِنْ مَكَّةَ مُهَاجِرًا، انْطَلَقَ بِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم اِلَى الْاَصْنَامِ، فَقَالَ: اجْلِسْ، فَجَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِ الْكَعْبَةِ، ثُمَّ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْكِبِی، ثُمَّ قَالَ: انْهَضْ، فَنَهَضْتُ بِهِ، فَلَمَّا رَاٰى ضَعْفِی تَحْتَهُ، قَالَ: اجْلِسْ، فَجَلَسْتُ، فَاَنْزَلْتُهُ عَنِّی، وَجَلَسَ لِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ لِی: يَا عَلِیُّ، اصْعَدْ عَلٰى مَنْكِبِی، فَصَعِدْتُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ نَهَضَ بِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخُيِّلَ اِلَیَّ اَنِّی لَوْ شِئْتُ نِلْتُ السَّمَاءَ، وَصَعِدْتُ اِلَى الْكَعْبَةِ، وَتَنَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَلْقَيْتُ صَنَمَهُمُ الْاَكْبَرَ، وَكَانَ مِنْ نُحَاسٍ مُوَتَّدًا بِاَوْتَادٍ مِنْ حَدِيدٍ اِلَى الْاَرْضِ، فَقَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَالِجْهُ، فَعَالَجْتُ فَمَا زِلْتُ اُعَالِجُهُ، وَيَقُوْلُ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِيهِ اِيهِ، فَلَمْ اَزَلْ اُعَالِجُهُ حَتّٰى اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ، فَقَالَ: دُقَّ، فَدَقَقْتُهُ فَكَسَرْتُهُ وَنَزَلَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے بستر پر سونے کا حکم دیا اور خود ہجرت کر کے تشریف لے گئے، اس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے (کعبہ میں موجود) بتوں کے پاس لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پہنچ کر مجھے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ تو میں کعبہ کی ایک دیوار کے ساتھ بیٹھ گیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے کندھوں پر چڑھ گئے، پھر آپ نے مجھے کہا: اٹھو۔ میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ لیکن جب آپ نے میری کمزوری پر توجہ کی تو فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ میں بیٹھ گیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے کندھوں سے اتر گئے اور خود نیچے بیٹھ کر مجھے فرمایا: اے علی! میرے کندھوں پر بیٹھ جاؤ، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں پر چڑھ گیا اور آپ اٹھ کر کھڑے ہو گئے (اس وقت) میں اپنے آپ کو اتنی اونچائی پر محسوس کر رہا تھا کہ اگر میں چاہتا تو آسمان کو ہاتھ لگا سکتا تھا۔ پھر میں کعبہ پر چڑھ گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیچے سے ہٹ گئے تو میں نے ان کا سب سے بڑا بت گرا دیا، یہ بت تانبے کا بنا ہوا تھا اور لوہے کی کیلوں کے ساتھ زمین سے بندھا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا: اس کو ہلاؤ، میں نے اس کو ہلایا اور پھر مسلسل ہلاتا رہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے رہے: اس کو اور ہلاؤ، اور ہلاؤ۔ جب وہ بہت زیادہ ہلنے لگ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو لڑھکا دو، میں نے اس کو لڑھکا دیا تو وہ ٹوٹ گیا اور میں کعبہ سے نیچے اتر آیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4266۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَمَّادِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَبُو يَعْقُوبَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ السَّرْخَسِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَلْقَمَةَ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ شُعْبَةَ، وَمِسْعَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: مَنْ يُهَاجِرُ مَعِي؟ قَالَ: اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَالْمَتْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا: میرے ہمراہ کون ہجرت کرے گا؟ انہوں نے کہا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

❀❀ اس حدیث کی سند اور متن دونوں صحیح ہیں لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4267۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ لَمَّا تَوَجَّهَ

4267- مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' مسند النساء' حديث أسماء بنت أبي بكر الصديق رضي الله عنهما' حديث26384: المعجم الكبير للطبراني' باب الألف' ما أسندت أسماء بنت أبي بكر - عباد بن عبد الله بن الزبير' حديث20108:

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَمَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ حَمَلَ اَبُوْ بَكْرٍ مَعَهُ جَمِيْعَ مَالِهِ خَمْسَةَ اَلْفٍ اَوْ سِتَّةَ اَلْفِ دِرْهَمٍ فَاَتَانِىْ جَدِّىْ اَبُوْ قُحَافَةَ وَقَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا وَاللّٰهِ قَدْ فَجَعَكُمْ بِمَالِهِ مَعَ نَفْسِهِ فَقُلْتُ كَلَّا يَا اَبَتِ قَدْ تَرَكَ لَنَا خَيْرًا كَثِيْرًا فَعَمِدْتُ اِلَى اَحْجَارٍ فَجَعَلْتُهُنَّ فِىْ كَوَّةِ الْبَيْتِ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَجْعَلُ اَمْوَالَهُ فِيْهَا وَغَطَّيْتُ عَلَى الْاَحْجَارِ بِثَوْبٍ ثُمَّ جِئْتُ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَوَضَعْتُهَا عَلَى الثَّوْبِ فَقَالَ اَمَّا اِذَا تَرَكَ هٰذَا فَنَعَمْ قَالَتْ وَوَاللّٰهِ مَا تَرَكَ قَلِيْلًا وَّلَا كَثِيْرًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ سے مدینہ کا سفر اختیار کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا تمام مال جو کہ پانچ یا چھ ہزار دراہم تھے، اپنے ساتھ لے گئے، بعد میں میرے دادا ابوقحافہ میرے پاس آئے، یہ ان دنوں نابینا ہو چکے تھے، یہ بولے: اس نے تو اپنی جان کے ساتھ ساتھ اپنے مال کے ذریعے بھی تمہیں مصیبت میں مبتلا کر دیا ہے۔ میں نے کہا: ہرگز نہیں۔ ابا جان! وہ تو ہمارے لئے بہت سارا مال چھوڑ کر گئے ہیں۔ تو میں نے کچھ پتھر کمرے کے ایک کونے میں جمع کر کے ان کے اوپر کپڑا ڈال کر ان کو ڈھانپ دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی اپنا مال اسی طرح رکھا کرتے تھے پھر میں نے ان (ابوقحافہ) کا ہاتھ پکڑ کر اس کپڑے پر لگایا تو وہ بولے: اگر وہ اتنا مال چھوڑ کر گیا ہے تب تو ٹھیک ہے۔ حالانکہ خدا کی قسم انہوں نے تھوڑا یا زیادہ کچھ بھی مال نہیں چھوڑا تھا

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4268۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُوْسَى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا السَّرِىُّ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ، قَالَ: ذَكَرَ رِجَالٌ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَكَاَنَّهُمْ فَضَّلُوْا عُمَرَ عَلٰى اَبِىْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَلَيْلَةٌ مِنْ اَبِىْ بَكْرٍ خَيْرٌ مِنْ آلِ عُمَرَ، وَلَيَوْمٌ مِنْ اَبِىْ بَكْرٍ خَيْرٌ مِنْ آلِ عُمَرَ، لَقَدْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَنْطَلِقَ اِلَى الْغَارِ وَمَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ، فَجَعَلَ يَمْشِىْ سَاعَةً بَيْنَ يَدَيْهِ، وَسَاعَةً خَلْفَهُ حَتّٰى فَطِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ، مَا لَكَ تَمْشِىْ سَاعَةً بَيْنَ يَدَىَّ وَسَاعَةً خَلْفِىْ؟ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَذْكُرُ الطَّلَبَ فَاَمْشِىْ خَلْفَكَ، ثُمَّ اَذْكُرُ الرَّصَدَ، فَاَمْشِىْ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ، لَوْ كَانَ شَىْءٌ اَحْبَبْتَ اَنْ يَكُوْنَ بِكَ دُوْنِىْ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا كَانَتْ لِتَكُوْنَ مِنْ مُلِمَّةٍ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ بِىْ دُوْنَكَ، فَلَمَّا انْتَهَيَا اِلَى الْغَارِ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: مَكَانَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، حَتّٰى اَسْتَبْرِءَ لَكَ الْغَارَ، فَدَخَلَ وَاسْتَبْرَاَهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ فِىْ اَعْلَاهُ ذَكَرَ اَنَّهُ لَمْ يَسْتَبْرِءِ الْحُجْرَةَ، فَقَالَ: مَكَانَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، حَتّٰى اَسْتَبْرِءَ الْحُجْرَةَ، فَدَخَلَ وَاسْتَبْرَاَ، ثُمَّ قَالَ: انْزِلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَنَزَلَ، فَقَالَ عُمَرُ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَتِلْكَ اللَّيْلَةُ خَيْرٌ مِنْ آلِ عُمَرَ

• هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، لَوْلَا اِرْسَالٌ فِيْهِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں کچھ لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر فضیلت دینا شروع کر دی۔ اس بات کی خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک بھی پہنچ گئی۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صرف ایک رات، عمر کی تمام زندگی سے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا صرف ایک دن، عمر کی پوری زندگی سے افضل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار کی جانب روانہ ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے چلتے اور کبھی پیچھے چلتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھانپ لیا۔ اور فرمایا: اے ابوبکر! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم کبھی آگے چلتے ہو اور کبھی پیچھے چلتے ہو؟ عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مجھے خیال آتا ہے کہ میں آپ کا طالب ہوں تو آپ کے پیچھے چلتا ہوں اور جب راستہ کی ناہمواری کے بارے میں سوچتا ہوں تو آپ کے آگے چلنے لگتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! اگر میں کسی چیز کے بارے میں چاہوں کہ وہ صرف تجھے ملے، مجھے نہ ملے (تو وہ کیا ہو سکتی ہے؟) عرض کی: جی ہاں۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کوئی بھی حادثہ یا سخت تکلیف اگر آئے تو میں چاہوں گا کہ وہ صرف مجھ تک محدود رہے اور وہ آپ تک نہ پہنچے۔ جب یہ دونوں غار تک پہنچ گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ باہر ہی ٹھہریئے۔ پہلے میں غار کی صفائی کر لوں۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے غار کے اندر جا کر اس کو صاف کیا اور باہر نکل آئے۔ پھر ان کو یاد آیا کہ غار میں ایک سوراخ باقی رہ گیا ہے۔ تو عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ یہیں ٹھہریئے۔ میں اس سوراخ کو بھی بند کر لوں۔ پھر انہوں نے اندر جا کر اس کو بند کیا اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے آیئے، تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے "ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وہ رات، عمر رضی اللہ عنہ کی ساری زندگی (کی تمام نیکیوں) سے افضل ہے۔

❁❁ اگر اس حدیث میں ارسال نہ ہو تو یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4269۔ اَخْبَرَنِی اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِسْحَاقَ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ بْنِ جَبَلَةَ الْيُمْنَى، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ الْمُشَاوِرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الصَّنْعَانِيُّ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ وَهُوَ ابْنُ اَخِي سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشُمٍ، اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ، يَقُولُ: جَاءَ تَنَا رُسُلُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ دِيَةً، لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِمَنْ قَتَلَهُمَا اَوْ اَسَرَهُمَا، فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِي مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ، اَقْبَلَ مِنْهُمْ رَجُلٌ حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: يَا سُرَاقَةُ، اِنِّي رَاَيْتُ آنِفًا اَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ، اُرَاهَا مُحَمَّدًا

4269۔ صحیح ابن حبان' کتاب التاریخ' ذکر ما یمنع اللہ جل وعلا کید کفار قریش عن المصطفی' حدیث 6371: مصنف ابن أبی شیبۃ کتاب المغازی' ما قالوا فی مہاجر النبی علیہ السلام وأبی بکر وقدوم من' حدیث 35928: الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم —سراقۃ بن مالک رضی اللہ عنہ' حدیث 935: مسند أحمد بن حنبل' مسند الشامیین' حدیث سراقۃ بن مالک بن جعشم' حدیث 17280:

وَاَصْحَابُهُ، قَالَ سُرَاقَةُ: فَعَرَفْتُ اَنَّهُمْ هُمْ، فَقُلْتُ لَهُمْ: اِنَّهُمْ لَيْسُوا بِهِمْ، وَلٰكِنِّي رَاَيْتُ فُلانًا وَفُلانًا انْطَلِقُوا بُغَاةً، قَالَ: ثُمَّ مَا لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ اِلَّا سَاعَةً حَتّٰى قُمْتُ فَدَخَلْتُ بَيْتِي، فَاَمَرْتُ جَارِيَتِي اَنْ تُخْرِجَ اِلَيَّ فَرَسِي وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ اَكَمَةٍ فَتَحْبِسَهَا عَلَيَّ، وَاَخَذْتُ رُمْحِي فَخَرَجْتُ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ، فَخَطَطْتُ بِزُجِّهِ اِلَى الْاَرْضِ، وَخَفَضْتُ عَالِيَةَ الرُّمْحِ حَتّٰى اَتَيْتُ فَرَسِي، فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِي حَتّٰى رَاَيْتُ اَسْوِدَتَهُمَا، فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْهُمْ حَيْثُ اَسْمَعَهُمُ الصَّوْتُ عَثَرَتْ بِي فَرَسِي، فَخَرَرْتُ عَنْهَا، فَقُمْتُ فَاَهْوَيْتُ بِيَدِي اِلٰى كِنَانَتِي، فَاسْتَخْرَجْتُ الْاَزْلَامَ، فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا، فَخَرَجَ الَّذِي اَكْرَهُ اَنْ لَا اَضُرَّهُمْ فَعَصَيْتُ الْاَزْلَامَ، فَرَكِبْتُ فَرَسِي فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِي حَتّٰى اِذَا دَنَوْتُ مِنْهُمْ سَمِعْتُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ، وَاَبُو بَكْرٍ يُكْثِرُ الْاِلْتِفَاتَ، فَسَاخَتْ يَدَا فَرَسِي فِي الْاَرْضِ حَتّٰى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ، فَخَرَرْتُ عَنْهَا، ثُمَّ زَجَرْتُهَا، فَنَهَضَتْ فَلَمْ تَكَدْ تُخْرِجُ يَدَيْهَا، فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً اِذَا لِاَثَرِ يَدَيْهَا عَنَانٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: يَعْنِي الدُّخَانَ الَّذِي يَكُونُ مِنْ غَيْرِ نَارٍ، ثُمَّ اَخْرَجْتُ الْاَزْلَامَ، فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا، فَخَرَجَ الَّذِي اَكْرَهُ اَنْ لَا اَضُرَّهُمَا، فَنَادَيْتُهُمَا بِالْاَمَانِ فَوَقَفَا فَرَكِبْتُ فَرَسِي حَتّٰى جِئْتُهُمَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِي حِينَ لَقِيتُ مِنَ الْحَبْسِ عَلَيْهِمْ اَنْ سَيَظْهَرُ اَمْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوا فِيكَ الدِّيَةَ، وَاَخْبَرْتُهُمْ مِنْ اَخْبَارِ سَفَرِهِمْ. وَمَا يُرِيدُ النَّاسُ بِهِمْ، وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ، فَلَمْ يَرْزَؤُنِي شَيْئًا، وَلَمْ يَسْاَلَانِي اِلَّا اَنْ قَالُوا: اَخْفِ عَنَّا، فَسَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابَ مُوَادَعَةٍ آمَنُ بِهِ فَاَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ مَوْلٰى اَبِي بَكْرٍ فَكَتَبَ لِي فِي رُقْعَةٍ مِنْ اُدُمٍ ثُمَّ مَضَيَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمارے پاس کفار قریش کے قاصد آئے اورانہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے قتل پر یاان کو گرفتار کرنے پر انعام مقرر کیا۔ میں قبیلہ بنی مدلج کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ان میں سے ایک آدمی میری طرف متوجہ ہو کر بولا: اے سراقہ! میں نے ابھی ساحل کے پاس کچھ لوگوں کو دیکھا ہے، میرا خیال ہے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے ساتھ ہیں۔ سراقہ نے کہا: کیا تجھے یقین ہے کہ وہ واقعی وہی لوگ تھے؟ اس نے کہا: نہیں (میں یقین سے تو نہیں کہہ سکتا کہ) وہ وہی ہیں، البتہ میں نے فلاں فلاں آدمی کو دیکھا ہے وہ باغی ہو کر بھاگ گئے ہیں۔ حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک ہی لمحے کے بعد اس مجلس سے نکل آیا اور اپنے گھر آ گیا۔ اپنی لونڈی سے کہا کہ میرا گھوڑا نکالے (یہ ٹیلے کے پیچھے ہوتا تھا) اور اس کو میرے لئے تیار کر کے رکھے۔ میں اپنے گھر کے پچھواڑے سے نکلا، اپنے نیزے کے پچھلے حصے کے لوہے کو زمین پر گھسیٹتا ہوا، اس کے اوپر والے حصے کو ہاتھ میں پکڑے ہوئے اپنا نیزہ ہمراہ لے کر اپنے گھوڑے تک پہنچا، اور اس پر سوار ہو کر ان کی جانب چل نکلا۔ مجھے دور سے ان کا وجود دکھائی دیا۔ پھر جب میں ان کے اتنا قریب ہوا کہ میں ان کی گفتگو سن سکتا تھا تو میرا گھوڑا پھسل کر اوندھا ہو گیا۔ اور میں اس سے گر گیا۔ پھر میں اٹھا، ترکش سے تیر نکالے اور پانسہ ڈالا۔ تو جواب یہ آیا کہ ان کو نقصان نہ پہنچایا جائے لیکن یہ

جواب مجھے منظور نہ تھا۔ میں نے پانسے کا جواب ٹھکرا دیا اور دوبارہ گھوڑے پر سوار ہو کر ان کی جانب بڑھا، جب میں ان کے قریب پہنچا تو مجھے رسول اللہ ﷺ کی قراءت کی آواز سنائی دی، آپ ادھر اُدھر نہیں دیکھ رہے تھے۔ لیکن ابوبکر کی توجہ بدستور چاروں جانب تھی۔ اچانک میرے گھوڑے کی اگلی ٹانگیں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئیں اور میں اس سے گر گیا۔ میں نے گھوڑے کو بہت جھڑکا اور بہت ڈانٹا، وہ اٹھنے کی کوشش تو کرتا رہا لیکن اس کی ٹانگیں بڑی مشکل کے ساتھ باہر نکلیں، جب وہ صحیح طور پر کھڑا ہو گیا تو اس کی ٹانگوں پر آسمان پر پھیلنے والے بادلوں جیسے اثرات تھے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یعنی وہ دھواں سا تھا جو آگ کے بغیر ہوتا ہے۔ میں نے پھر تیر نکال کر پانسہ ڈالا اب کی بار بھی وہی جواب آیا کہ مجھے ان کو نقصان نہیں پہنچانا چاہئے، لیکن یہ جواب مجھے پسند نہیں تھا۔ پھر میں نے ان کو امان کے لئے آواز دی تو وہ کھڑے ہو گئے۔ میں گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے قریب آ گیا تو ان پر قابو نہ پاسکنے کی وجہ سے میرے دل میں یہ بات راسخ ہو گئی کہ عنقریب رسول اللہ ﷺ کا معاملہ غالب آ جائے گا۔ تو میں نے آپ سے کہا: آپ کی قوم نے آپ کے بارے میں انعام کا اعلان کر رکھا ہے اور میں نے ان لوگوں کی بھاگ دوڑ اور ان کے ارادوں کے بارے میں آپ ﷺ کو آگاہ کیا اور میں نے کچھ مال و متاع بھی پیش کیا۔ لیکن انہوں نے مجھ سے کوئی چیز بھی قبول نہ کی اور نہ ہی مجھ سے کچھ پوچھا سوائے اس کے کہ مجھے اپنا معاملہ صیغہ راز میں رکھنے کا حکم دیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی جاتے جاتے مجھے کوئی نصیحت لکھ دیں جو مجھے امن دے۔ تو آپ علیہ السلام نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت عامر بن فہیرہ کو حکم دیا تو انہوں نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر مجھے تحریر لکھ کر دے دی پھر وہ چلے گئے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4270۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مِلْحَانَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْحَمْرَاءِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ بِالْحَزْوَرَةِ، يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَخَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ، وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ، وَلَوْلَا اَنِّي اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عدی بن الحمراء الزہری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو حزورہ (پانی اور گڑھے والی زمین) میں اپنی سواری پر (سرزمین مکہ کو مخاطب کر کے) یہ ارشاد فرماتے سنا ہے ''خدا کی قسم! تو اللہ تعالیٰ کی تمام زمین سے افضل جگہ

4270۔صحيح ابن حبان' كتاب الحج' باب - ذكر البيان بأن مكة خير أرض الله' حديث3768:سنن الدارمي -ومن كتاب السير' باب :في إخراج النبي صلى الله عليه وسلم من مكة' حديث2467:سنن ابن ماجه' كتاب المناسك' باب فضل مكة' حديث3106:الجامع للترمذي' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب في فضل مكة' حديث3943:الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم -ومن ذكر عبد الله بن عدي' حديث582:السنن الكبرى للنسائي' كتاب المناسك' إشعار الهدي' فضل مكة' حديث4123:مسند أحمد بن حنبل' أول مسند الكوفيين' حديث عبد الله بن عدي بن الحمراء الزهري' حديث18362:مسند عبد بن حميد -عبد الله بن عدي بن الحمراء' حديث492:المعجم الأوسط للطبراني' باب الألف' من اسمه أحمد' حديث456:

ہے اور تو اللہ تعالیٰ کی پوری زمین سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے اگر مجھے تجھ سے نکلنے پر مجبور نہ کیا جاتا تو میں تجھ سے نہ نکلتا

یہ حدیث امام بخاری علیہ الرحمہ اور امام مسلم علیہ الرحمہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4271۔ اَخْبَرَنِي اَبُو اَحْمَدَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ، حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ، قَالَ اَبُو بَكْرٍ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ اُخْرِجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَهْلِكُنَّ، قَالَ: فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: اُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ الَّذِينَ اُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ عَرَفَ اَبُو بَكْرٍ اَنَّهُ سَيَكُونُ قِتَالٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے نکلے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نکال دیا گیا ہے اب یہ لوگ ضرور ہلاک ہوں گے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی

اُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ الَّذِينَ اُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ

(الحج:39)

''پروانگی عطا ہوئی انہیں جن سے کافر لڑتے ہیں اس بناء پر کہ ان پر ظلم ہوا اور بیشک اللہ ان کی مدد کرنے پر ضرور قادر ہے وہ جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سمجھ گئے تھے کہ اب عنقریب جہاد (کا حکم نازل) ہوگا۔

یہ حدیث امام بخاری علیہ الرحمہ اور امام مسلم علیہ الرحمہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4272۔ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفٍ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مَسْرُوقُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ قَالَ قَالَ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَارِ مُهَاجِرًا وَمَعَهُ اَبُو بَكْرٍ وَعَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مُرْدِفُهُ اَبُو بَكْرٍ وَخَلْفَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُرَيْقِطٍ اللَّيْثِيُّ فَسَلَكَ بِهِمَا اَسْفَلَ مِنْ مَكَّةَ ثُمَّ مَضَى بِهِمَا حَتَّى هَبَطَ بِهِمَا عَلَى السَّاحِلِ اَسْفَلَ مِنْ عُسْفَانَ ثُمَّ اسْتَجَازَ بِهِمَا عَلٰى اَسْفَلِ اَمَجٍ ثُمَّ عَارَضَ الطَّرِيقَ بَعْدَ اَنْ اَجَازَ قُدَيْدًا ثُمَّ سَلَكَ بِهِمَا الْحِجَازَ ثُمَّ اَجَازَ بِهِمَا ثَنِيَّةَ الْمِرَارِ ثُمَّ سَلَكَ بِهِمَا الْحَفْيَاءَ ثُمَّ اَجَازَ بِهِمَا مُدْلِجَةَ ثَقْفٍ ثُمَّ اسْتَبْطَنَ بِهِمَا مُدْلِجَةَ صِحَاحٍ ثُمَّ سَلَكَ بِهِمَا مُذْحِجَ ثُمَّ بِبَطْنِ مُذْحِجٍ مِنْ ذِي الْغُصْنِ ثُمَّ بِبَطْنِ ذِي كَشْدٍ ثُمَّ اَخَذَ الْجَبَاجِبَ ثُمَّ سَلَكَ

4271۔صحیح ابن حبان' کتاب السیر' باب التقلید والجرس للدواب' ذکر الخبر المدحض قول من زعم أن فرض الجهاد حدیث 4783

ذِیْ سَلَمٍ مِنْ بَطْنِ اَعْلٰی مُدْلِجَةَ ثُمَّ اَخَذَ الْقَاحَةَ ثُمَّ هَبَطَ الْعَرْجَ ثُمَّ سَلَكَ ثَنِيَّةَ الْغَائِرِ عَنْ يَمِيْنِ رَكُوْبِهٖ ثُمَّ هَبَطَ بَطْنَ رِيْمٍ فَقَدِمَ قُبَاءَ عَلٰی بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کی معیت میں غار سے نکل کر ہجرت کا سفر آگے بڑھایا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور حضرت عبداللہ بن اریقط لیثی رضی اللہ عنہ پیچھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہمراہ مکہ کے نشیبی علاقے سے روانہ ہوئے اور چلتے چلتے عسفان کے ساحل پر جا نکلے۔ پھر امج سے گزرتے ہوئے قدید سے آگے نکل کر یہ راستہ چھوڑ دیا اور حجاز کا رُخ کیا اور ثنیۃ المرار سے ہوتے ہوئے حفیاء پہنچے، پھر ثقف، صحاح، مدلج اور ذی الغض سے ہوتے ہوئے ذی کشد آئے، پھر جباجب، ذی سلم، قاحہ سے ہوتے ہوئے عرج میں آئے، پھر وہاں سے دائیں جانب ثنیۃ الغائر سے گزر کر ریم سے ہوتے ہوئے قباء میں بنی عمرو بن عوف کے پاس پہنچے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4273۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اِيَادِ بْنِ لَقِيْطٍ، حَدَّثَنَا اِيَادُ بْنُ لَقِيْطٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ النُّعْمَانِ، قَالَ: لَمَّا انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ مُسْتَخْفِيَيْنَ مَرَّا بِعَبْدٍ يَرْعٰی غَنَمًا، فَاسْتَسْقَيَاهُ مِنَ اللَّبَنِ، فَقَالَ: مَا عِنْدِیْ شَاةٌ تُحْلَبُ غَيْرَ اَنَّ هَا هُنَا عَنَاقًا حَمَلَتْ اَوَّلَ الشِّتَاءِ، وَقَدْ اَخْدَجَتْ وَمَا بَقِیَ لَهَا لَبَنٌ، فَقَالَ: ادْعُ بِهَا، فَدَعَا بِهَا، فَاعْتَقَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ ضَرْعَهَا، وَدَعَا حَتّٰی اَنْزَلَتْ، قَالَ: وَجَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِجَنٍّ فَحَلَبَ فَسَقٰی اَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ حَلَبَ فَسَقَی الرَّاعِیَ، ثُمَّ حَلَبَ فَشَرِبَ، فَقَالَ الرَّاعِیْ: بِاللّٰهِ مَنْ اَنْتَ؟ فَوَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ مِثْلَكَ قَطُّ، قَالَ: اَوَ تُرَاكَ تَكْتُمُ عَلَیَّ حَتّٰی اُخْبِرَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاِنِّیْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالَ: اَنْتَ الَّذِیْ تَزْعُمُ قُرَيْشٌ اَنَّهُ صَابِءٌ، قَالَ: اِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ ذٰلِكَ، قَالَ: فَاَشْهَدُ اِنَّكَ نَبِیٌّ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مَا جِئْتَ بِهٖ حَقٌّ، وَاَنَّهُ لَا يَفْعَلُ مَا فَعَلْتَ اِلَّا نَبِیٌّ، وَاَنَا مُتَّبِعُكَ، قَالَ: اِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ يَوْمَكَ، فَاِذَا بَلَغَكَ اَنِّیْ قَدْ ظَهَرْتُ فَاْتِنَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت قیس بن نعمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مستخف ہو کر (مکہ سے) نکلے۔ (مستخف اس آدمی کو کہتے ہیں جس کو اس کی قوم نے حقیر جانا ہو) تو ان کا گزر ایک چرواہے کے پاس سے ہوا، وہ بکریاں چرا رہا تھا۔ انہوں نے اس سے دودھ مانگا، اس نے کہا: اس وقت میرے پاس دودھ دینے والی صرف ایک ہی بکری ہے اور یہ بھی سردیوں کے شروع میں حاملہ ہوگئی تھی لیکن اس نے بچہ گرا دیا تھا، اور اب یہ دودھ نہیں دیتی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو میرے پاس لاؤ، وہ اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ٹانگ کو اپنی ٹانگ اور ران کے درمیان دبا لیا اور اس کے تھنوں پر ہاتھ لگایا اور دعا مانگی، (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں اور دعا کی برکت سے) اس بکری کا دودھ اتر آیا۔ (راوی) کہتے ہیں:

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ڈھال لے آئے، (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں) اس کو دوہا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلایا اور اس کو دوہا، پھر چرواہے کو بلایا اور پھر دوہا۔ سب نے سیر ہو کر دودھ پیا۔ چرواہا بولا: تجھے خدا کی قسم ہے تم مجھے بتاؤ کہ تم کون ہو؟ خدا کی قسم! میں نے آپ جیسا انسان کبھی نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میری رازداری رکھو تو میں تمہیں بتاؤں گا (کہ میں کون ہوں) اس نے رازداری کی حامی بھر لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ اس نے کہا: اچھا تم ہی ہو وہ شخص جس کے بارے میں قریش کا گمان ہے کہ وہ صابی (ستارہ) پرست ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک وہ لوگ ایسے ہی کہتے ہیں۔ اس نے کہا: تو میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ نبی ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ جو کچھ لائے ہیں سب حق ہے۔ اور جو کمال آپ نے کر کے دکھایا ہے یہ نبی کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا۔ اور بے شک میں آپ کے ہمراہ چلوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج تو تمہارا ہمارے ساتھ جانا مناسب نہیں ہے البتہ جب تمہیں میرے غلبہ کی خبر مل جائے تب ہمارے پاس چلے آنا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4274۔ حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْاَحْمَسِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْخَزَّازُ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ اَيُّوبَ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ ثَابِتِ بْنِ بَشَّارٍ الْخُزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا اَخِي اَيُّوبُ بْنُ الْحَكَمِ، وَسَالِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخُزَاعِيُّ جَمِيعًا، عَنْ حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيهِ هِشَامِ بْنِ حُبَيْشِ بْنِ خُوَيْلِدٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ مُهَاجِرًا اِلَى الْمَدِينَةِ، وَاَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَوْلَى اَبِي بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ، وَدَلِيلُهُمَا اللَّيْثِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُرَيْقِطٍ مَرُّوا عَلَى خَيْمَتَيْ اُمِّ مَعْبَدٍ الْخُزَاعِيَّةِ، وَكَانَتِ امْرَاَةً بَرْزَةً جَلْدَةً تَحْتَبِي بِفِنَاءِ الْخَيْمَةِ، ثُمَّ تَسْقِي وَتُطْعِمُ، فَسَاَلُوهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوا مِنْهَا، فَلَمْ يُصِيبُوا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ، وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِينَ مُسْنِتِينَ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى شَاةٍ فِي كَسْرِ الْخَيْمَةِ، فَقَالَ: مَا هٰذِهِ الشَّاةُ يَا اُمَّ مَعْبَدٍ؟ قَالَتْ: شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ، قَالَ: هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ؟ قَالَتْ: هِيَ اَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: اَتَاْذَنِينَ لِي اَنْ اَحْلُبَهَا؟ قَالَتْ: بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي، اِنْ رَاَيْتَ بِهَا حَلَبًا فَاحْلُبْهَا، فَدَعَا بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَسَحَ بِيَدِهِ ضَرْعَهَا، وَسَمَّى اللّٰهَ تَعَالَى، وَدَعَا لَهَا فِي شَاتِهَا، فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ وَدَرَّتْ، فَاجْتَرَّتْ، ، فَدَعَا بِاِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا حَتّٰى عَلَاهُ الْبَهَاءُ، ثُمَّ سَقَاهَا حَتّٰى رَوِيَتْ، وَسَقَى اَصْحَابَهُ حَتّٰى رَوَوْا، وَشَرِبَ آخِرَهُمْ حَتّٰى اَرَاضُوا، ثُمَّ حَلَبَ فِيهِ الثَّانِيَةَ عَلَى هَدَّةٍ حَتّٰى مَلَاَ الْاِنَاءَ، ثُمَّ غَادَرَهُ عِنْدَهَا، ثُمَّ بَايَعَهَا وَارْتَحَلُوا عَنْهَا، فَقَلَّ مَا لَبِثَتْ حَتّٰى جَاءَهَا زَوْجُهَا اَبُو مَعْبَدٍ لِيَسُوقَ اَعْنُزًا عِجَافًا يَتَسَاوَكْنَ هُزَالًا مُخُّهُنَّ قَلِيلٌ، فَلَمَّا رَاَى اَبُو مَعْبَدٍ اللَّبَنَ اَعْجَبَهُ، قَالَ: مِنْ اَيْنَ لَكِ هٰذَا يَا اُمَّ مَعْبَدٍ وَالشَّاءُ عَازِبٌ حَائِلٌ، وَلَا حَلُوبَ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ اِلَّا اَنَّهُ مَرَّ بِنَا رَجُلٌ مُبَارَكٌ مِنْ حَالِهِ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: صِفِيهِ لِي يَا اُمَّ مَعْبَدٍ، قَالَتْ: رَاَيْتُ رَجُلًا ظَاهِرَ الْوَضَاءَةِ،

اَبْلَجَ الْوَجْهِ، حَسَنَ الْخَلْقِ، لَمْ تَعِبْهُ ثَجْلَةٌ، وَلَمْ تُزْرِيهِ صَعْلَةٌ، وَسِيمٌ قَسِيمٌ، فِي عَيْنَيْهِ دَعَجٌ، وَفِي اَشْفَارِهِ وَطَفٌ، وَفِي صَوْتِهِ صَهَلٌ، وَفِي عُنُقِهِ سَطَعٌ، وَفِي لِحْيَتِهِ كَثَاثَةٌ، اَزَجُّ اَقْرَنُ، اِنْ صَمَتَ فَعَلَيْهِ الْوَقَارُ، وَاِنْ تَكَلَّمَ سَمَاهُ وَعَلاهُ الْبَهَاءُ، اَجْمَلُ النَّاسِ وَاَبْهَاهُ مِنْ بَعِيدٍ، وَاَحْسَنُهُ وَاَجْمَلُهُ مِنْ قَرِيبٍ، حُلْوُ الْمَنْطِقِ فَصْلا، لا نَزْرٌ وَلا هَذْرٌ، كَاَنَّ مَنْطِقَهُ خَرَزَاتُ نَظْمٍ، يَتَحَدَّرْنَ رَبْعَةٌ لا تَشْنَاهُ مِنْ طُولٍ، وَلا تَقْتَحِمُهُ عَيْنٌ مِنْ قِصَرٍ، غُصْنٌ بَيْنَ غُصْنَيْنِ، فَهُوَ اَنْضَرُ الثَّلاثَةِ مَنْظَرًا وَاَحْسَنُهُمْ، قَدْرًا لَهُ رُفَقَاءُ يَحُفُّونَ بِهِ، اِنْ قَالَ: سَمِعُوا لِقَوْلِهِ، وَاِنْ اَمَرَ تَبَادَرُوا اِلَى اَمْرِهِ، مَحْفُودٌ مَحْشُودٌ لا عَابِسٌ وَلا مُفَنَّدٌ، قَالَ اَبُو مَعْبَدٍ: هٰذَا وَاللّٰهِ صَاحِبُ قُرَيْشٍ الَّذِي ذُكِرَ لَنَا مِنْ اَمْرِهِ مَا ذُكِرَ، وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَصْحَبَهُ، وَلاَفْعَلَنَّ اِنْ وَجَدْتُ اِلَى ذٰلِكَ سَبِيلا، وَاَصْبَحَ صَوْتٌ بِمَكَّةَ عَالِيًا يَسْمَعُونَ الصَّوْتَ، وَلا يَدْرُونَ مَنْ صَاحِبُهُ، وَهُوَ يَقُولُ: جَزَى اللّٰهُ رَبُّ النَّاسِ خَيْرَ جَزَائِهِ رَفِيقَيْنِ حَلا خَيْمَتَيْ اُمِّ مَعْبَدِ هُمَا نَزَلاهَا بِالْهُدَى وَاهْتَدَتْ بِهِ فَقَدْ فَازَ مَنْ اَمْسَى رَفِيقَ مُحَمَّدِ فَيَالَ قُصَيٍّ مَا زَوَى اللّٰهُ عَنْكُمْ بِهِ مِنْ فَعَالٍ لا تُجَازَى وَسُؤْدَدِ لِيَهْنِ اَبَا بَكْرٍ سَعَادَةُ جَدِّهِ بِصُحْبَتِهِ مَنْ يُسْعِدُ اللّٰهُ يَسْعَدِ وَلِيَهْنِ بَنِي كَعْبٍ مَقَامُ فَتَاتِهِمْ وَمَقْعَدُهَا لِلْمُؤْمِنِينَ بِمَرْصَدِ سَلُوا اُخْتَكُمْ عَنْ شَاتِهَا وَاِنَائِهَا فَاِنَّكُمْ اِنْ تَسْاَلُوا الشَّاةَ تَشْهَدِ دَعَاهَا بِشَاةٍ حَائِلٍ فَتَحَلَّبَتْ عَلَيْهِ صَرِيحًا ضَرَّةَ الشَّاةِ مَزْبَدِ فَغَادَرَهُ رَهْنًا لَدَيْهَا لِحَالِبٍ يُرَدِّدُهَا فِي مَصْدَرٍ بَعْدَ مَوْرِدِ. فَلَمَّا سَمِعَ حَسَّانُ الْهَاتِفَ بِذٰلِكَ، شَبَّبَ يُجَاوِبُ الْهَاتِفَ، فَقَالَ: لَقَدْ خَابَ قَوْمٌ زَالَ عَنْهُمْ نَبِيُّهُمْ وَقُدِّسَ مَنْ يَسْرِي اِلَيْهِمْ وَيَغْتَدِي تَرَحَّلَ عَنْ قَوْمٍ فَضَلَّتْ عُقُولُهُمْ وَحَلَّ عَلَى قَوْمٍ بِنُورٍ مُجَدَّدِ هَدَاهُمْ بِهِ بَعْدَ الضَّلالَةِ رَبُّهُمْ فَاَرْشَدَهُمْ مَنْ يَتْبَعِ الْحَقَّ يَرْشُدِ وَهَلْ يَسْتَوِي ضُلالُ قَوْمٍ تَسَفَّهُوا عَمًى وَهُدَاةٌ يَهْتَدُونَ بِمُهْتَدِ وَقَدْ نَزَلَتْ مِنْهُ عَلَى اَهْلِ يَثْرِبٍ رِكَابُ هُدًى حَلَّتْ عَلَيْهِمْ بِاَسْعَدِ نَبِيٌّ يَرَى مَا لا يَرَى النَّاسُ حَوْلَهُ وَيَتْلُو كِتَابَ اللّٰهِ فِي كُلِّ مَشْهَدِ وَاِنْ قَالَ فِي يَوْمٍ مَقَالَةَ غَائِبٍ فَتَصْدِيقُهَا فِي الْيَوْمِ اَوْ فِي ضُحَى الْغَدِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَيُسْتَدَلُّ عَلَى صِحَّتِهِ وَصِدْقِ رُوَاتِهِ بِدَلائِلَ، فَمِنْهَا نُزُولُ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَيْمَتَيْنِ مُتَوَاتِرًا فِي اَخْبَارٍ صَحِيحَةٍ ذَوَاتِ عَدَدٍ، وَمِنْهَا اَنَّ الَّذِينَ سَاقُوا الْحَدِيثَ عَلَى وَجْهِهِ اَهْلُ الْخَيْمَتَيْنِ مِنَ الْاَعَارِيبِ الَّذِينَ لا يُتَّهَمُونَ بِوَضْعِ الْحَدِيثِ وَالزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ، وَقَدْ اَخَذُوهُ لَفْظًا بَعْدَ لَفْظٍ عَنْ اَبِي مَعْبَدٍ، وَاُمِّ مَعْبَدٍ، وَمِنْهَا اَنَّ لَهُ اَسَانِيدَ كَالاَخْذِ بِالْيَدِ اَخْذِ الْوَلَدِ عَنْ اَبِيهِ، وَالاَبِ عَنْ جَدِّهِ لا اِرْسَالٌ وَلا وَهَنٌ فِي الرُّوَاةِ وَمِنْهَا اَنَّ الْحُرَّ بْنَ الصَّبَّاحِ النَّخَعِيَّ اَخَذَهُ عَنْ اَبِي مَعْبَدٍ كَمَا اَخَذَهُ وَلَدُهُ عَنْهُ، فَاَمَّا الْاِسْنَادُ الَّذِي رَوَيْنَاهُ بِسِيَاقَةِ الْحَدِيثِ عَنِ الْكَعْبِيِّينَ فَاِنَّهُ اِسْنَادٌ صَحِيحٌ عَالٍ لِلْعَرَبِ الْاَعَارِبَةِ وَقَدْ عَلَوْنَا فِي حَدِيثِ الْحُرِّ بْنِ الصَّبَّاحِ

✧✧ رسول اللہ ﷺ کے پیارے صحابی حضرت ہشام بن حبیش بن خویلد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اوران کے غلام حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کی معیت میں مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ شریف کی جانب روانہ ہوئے اوران

کے راہ بتانے والے حضرت عبداللہ بن اریقط لیثی رضی اللہ عنہ تھے۔ یہ لوگ ام معبد خزاعیہ رضی اللہ عنہا کے خیموں کے پاس سے گزرے (ام معبد بہت دلیر اور طاقتور خاتون تھیں اور یہ خیمے کے صحن میں چادر لپیٹ کر بیٹھ جاتی تھیں اور یہیں کھانا وغیرہ کھایا کرتی تھیں) انہوں نے (ام معبد سے) پوچھا: تمہارے پاس گوشت یا کھجوریں وغیرہ ہوں تو ہم خرید نا چاہتے ہیں۔ لیکن ام معبد رضی اللہ عنہا کے پاس بیچنے کے لئے کچھ نہ تھا۔ کیونکہ یہ لوگ بہت نادار اور قحط زدہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خیمے کے ایک کونے میں بکری کھڑی دیکھی تو فرمایا: اے ام معبد! یہ بکری یہاں کیوں کھڑی ہے؟ ام معبد رضی اللہ عنہا نے کہا: اس میں ریوڑ کے ہمراہ چلنے کی سکت نہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا یہ دودھ دیتی ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ دودھ دینے سے بھی عاجز ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم مجھے اس کا دودھ دوہنے کی اجازت دیتی ہو؟ اس نے کہا: حضور! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اگر آپ اس میں دودھ دیکھتے ہیں تو دوہ لیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اپنے پاس منگوا کر اس کے تھنوں پر اپنے دست مبارک لگائے، اللہ تعالیٰ کا نام لیا اور اس کے لئے دعا فرمائی، (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں اور دعا کی برکت سے) بکری نے اپنی ٹانگیں کھول دیں اور خوب دودھ اتار لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام لوگوں کو بٹھا لیا اور ایک برتن منگوا کر اس میں دودھ دوہا حتی کہ وہ برتن بھر گیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دودھ ام معبد رضی اللہ عنہا کو پلایا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں نے بھی یہ دودھ پیٹ بھر کر پی لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ پھر اس برتن میں دودھ دوہا حتی کہ برتن بھر گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دودھ اس برتن میں اسی طرح رہنے دیا، پھر وہ بکری اس سے خرید کر وہیں چھوڑ دی اور وہاں سے روانہ ہو گئے۔ ابھی زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ اس کا شوہر ابو معبد کچھ لاغر سی بکریاں ہانکتے ہوئے آ گیا، وہ بکریاں کمزوری کی وجہ سے بہت سست چل رہی تھیں، ان کی ہڈیوں کا گودا کم ہو چکا تھا۔ جب ابو معبد نے گھر میں دودھ دیکھا تو بہت حیران ہو کر پوچھنے لگا: اے ام معبد! گھر میں تو کوئی دودھ دینے والی بکری نہ تھی، یہ دودھ کہاں سے آیا؟ اس نے کہا: خدا کی قسم! ایک آدمی ادھر سے گزرا ہے جو بہت برکت والا تھا، پھر تمام ماجرا سنا دیا۔

ابو معبد نے کہا: تم مجھے اس کے اوصاف بتاؤ، اس نے کہا: میں نے آج جس آدمی کو دیکھا ہے وہ خوبصورت، ہنس مکھ، اور روشن چہرے والا تھا اس کا ثجلہ تھکا تا نہیں ہے (ثجلہ کا مطلب ہے ''موٹے پیٹ والا ہونا''۔ معنی یہ ہوگا کہ اس کا پیٹ اتنا موٹا نہیں تھا کہ چلنے میں اس کی وجہ سے تھکاوٹ ہوتی ہو) اس میں صعلہ کا عیب بھی نہیں تھا (صعلہ کا مطلب ہے، چھوٹی اور پتلی گردن والا ہونا) بہت ہی خوبصورت ہے، اس کی آنکھیں بڑی اور سیاہ تھیں، اس کی پلکیں گھنی تھیں، اس کی آواز میں تیزی تھی، گردن بلند تھی، داڑھی گھنی تھی، باریک دراز ملے ہوئے ابرو تھے، اگر وہ چپ ہو تو اس کی شخصیت پر ایک وقار ہوتا ہے، اگر گفتگو کرے تو اس وقار میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے، اس کو دور سے دیکھو تو سب سے زیادہ خوبصورت نظر آتا ہے، اور قریب سے دیکھو تو حسن و جمال اس سے بھی بڑھ کر دکھتا ہے، ٹھہر ٹھہر کر میٹھی باتیں کرنے والا ہے، نہ بے برکت ہے، نہ بے ہودہ گفتگو کرنے والا ہے، اس کی باتیں ایسی ہیں گویا کہ قیمتی موتیوں کو پرو کر عطر فروش کے ڈبے میں اتار دیا گیا ہو، نہ اتنے لمبے تھے کہ دیکھنے والا نفرت کرے اور نہ اس قدر پستہ قد تھے کہ آنکھ کو برا لگے، بلکہ میانہ قد تھے، آپ پتیوں سے زیادہ تر و تازہ خوبصورت اور باعزت تھے، اس کے دوست ہمیشہ اس کے سائبان کی طرح رہتے تھے، وہ بات کرے تو بہت توجہ سے سنتے ہیں، کسی چیز کا حکم دے تو ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر عمل کرتے

ہیں، وہ مخدوم ہے، جلد بات ماننے والے ہیں، ترش رو اور ملامت گر نہیں ہیں، (یہ سن کر) ابومعبد بولا: خدا کی قسم! یہ آدمی وہی ہے جس کے بارے میں قریش نے مجھے بتایا تھا، میں اس کی سنگت اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہوں اگر میں مجھے اس کی طرف راہ ملا تو میں یہ کام ضرور کروں گا۔ اور مکہ میں ایک آواز بلند ہوئی لوگوں نے یہ آواز سنی مگر کسی کو یہ پتہ نہ چل سکا کہ یہ آواز کہاں سے آرہی ہے۔ کہنے والا کہہ رہا تھا۔

اللہ تعالیٰ ان دو ساتھیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے جو ام معبد کے دو خیموں میں آئے۔

وہ دونوں ہدایت کے ساتھ وہاں سے اترے اور اس (ام معبد) کو بھی اس سے ہدایت ملی پس وہ کامیاب ہو گیا جو محمد ﷺ کا ساتھی ہوا۔

ابوبکر کو ان کے آباؤ اجداد کی نیک بختی ملی ان کی صحبت کی برکت سے اور سعادت مند وہی ہوتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ سعادت مند کرے۔

اور بنی کعب کو ان کی سخاوت ملی اور ان کے بیٹھنے کی جگہ مومنوں کیلئے بدلہ و جزا کا مقام ہے۔

تم اپنی بہن سے اس کی بکری اور برتن کے متعلق پوچھو۔ بے شک اگر تم بکری سے پوچھو گے تو وہ بھی گواہی دے گی۔

انہوں نے ایسی بکری منگوائی جو دودھ دینے کی صلاحیت نہیں رکھتی تھی، لیکن اس بکری نے آپ ﷺ کے سامنے جھاگ پھینکتا (یعنی خالص) دودھ دیا۔

پھر انہوں نے وہ بکری اسی کے پاس رہن چھوڑ دی اور دودھ دوہنے والا بار بار اس کا دودھ دوہتا رہا۔

جب حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے ہاتف غیبی کی یہ آواز سنی تو فوراً اس کے جواب میں آپ نے فرمایا:

وہ قوم برباد ہو گئی جن سے ان کا نبی چلا گیا اور وہ لوگ بہت خوش قسمت ہیں جن کی طرف اللہ کا نبی روانہ ہوا۔

وہ اس قوم سے کوچ کر گئے ہیں جن کی عقلیں زائل ہو چکی ہیں اور ایک قوم کے پاس بزرگی والے نور کے ساتھ تشریف لے گئے ہیں۔

ان کے رب نے ان کو گمراہی کے بعد ہدایت عطا فرمائی اور ان کو ہدایت دی جو حق کی پیروی کرتے ہوئے ہدایت ڈھونڈتا ہے،

اور کیا برابر ہے بے وقوف اندھی قوم کی گمراہی اور وہ راہنما جو مرشد کامل سے ہدایت حاصل کرتے ہیں۔

اور تحقیق اس سے اتری ہے اہل یثرب پر ہدایت کی رکاب جو کہ ان پر نیک بختی لے کر آئی۔

یہ نبی ہیں جو اپنے اردگرد وہ سب کچھ دیکھتے ہیں جو دوسروں کو نظر نہیں آتا اور یہ ہر مقام پر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں۔

اور اگر یہ کسی دن کوئی پیشین گوئی کردیں تو اسی دن یا اس سے اگلے دن اس کی تصدیق ہو جاتی ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمہما اللہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس کی صحت اور اس کے راویوں کی صداقت پر درج ذیل دلائل موجود ہیں۔

(۱) رسول اللہ ﷺ کا دوخیموں میں تشریف لانا متعدد احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

(۲) جنہوں نے یہ حدیث اس انداز سے بیان کی ہے یہ وہ لوگ ہیں جن پر حدیث گھڑنے اور اس میں کمی زیادتی کی کوئی تہمت نہیں ہے۔ اور انہوں نے ام معبد اور ابومعبد سے لفظ بہ لفظ روایت بیان کی ہے۔

(۳) اس کی سند ایسی ہے جیسے بیٹا باپ سے، وہ اس کے دادا سے ہاتھوں ہاتھ حدیث لے۔ اس میں نہ تو کوئی ارسال ہے اور نہ کوئی ضعف ہے۔

(۴) حر بن الصباح النخعی نے اس کو ابومعبد سے اسی طرح روایت کیا ہے جیسے ان کے بیٹے نے ان سے روایت کی ہے۔ اور وہ اسناد جو ہم نے کعبین کی حدیث کی سند کے ساتھ روایت کی ہے وہ اسناد صحیح ہے اور عرب عرباء کی سند عالی ہے۔ اور بے شک حر بن الصباح کی حدیث میں ہماری سند عالی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

4275- حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَوْدًا عَلٰى بَدْءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنِي اَبُو اَحْمَدَ بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ السُّكَّرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ وَهْبٍ الْمَذْحِجِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُرُّ بْنُ الصَّبَّاحِ النَّخَعِيُّ، عَنْ اَبِي مَعْبَدٍ الْخُزَاعِيِّ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ مُهَاجِرًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ مِثْلَ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَكَمِ، وَاَمَّا حَدِيثُ الْخَيْمَتَيْنِ الْمَعْرُوفُ بِرُوَاتِهِ فَقَدْ

حر بن الصباح النخعی سے مروی ہے کہ ابومعبد الخزاعی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک رات ہجرت کر کے نکلے، پھر اس کے بعد سلیمان بن الحکم کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

اور دوخیموں والی مشہور حدیث اس کے تمام راویوں سمیت درج ذیل ہے۔

4276- حَدَّثَنَاهُ اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَّارٍ، وَاَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرَقِيُّ، فِي آخَرِينَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، وَاَخْبَرَنِي مَخْلَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَاقَرْحِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ مُحْرِزٍ، ثُمَّ سَمِعْتُ الشَّيْخَ الصَّالِحَ اَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنَ حَمْدَانَ الْبَزَّارَ الْقَطِيعِيَّ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ مُحْرِزٍ، عَنْ اَبِيهِ، فَذَكَرُوا الْحَدِيثَ بِطُولِهِ بِنَحْوٍ مِنْ حَدِيثِ اَبِي مَعْبَدٍ فَقُلْتُ لِشَيْخِنَا اَبِي بَكْرٍ الْقَطِيعِيِّ: سَمِعَهُ الشَّيْخُ مِنْ مُكْرَمٍ؟ قَالَ: اِي وَاللّٰهِ حَجَّ بِي اَبِي وَاَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ، فَاَدْخَلَنِي عَلٰى مُكْرَمِ بْنِ مُحْرِزٍ

✧✧ الشیخ الصالح ابوبکر محمد بن جعفر بن حمدان البزار القطیعی کہتے ہیں: ہمیں مکرم بن محرز نے اپنے والد کے حوالے سے یہ حدیث سنائی۔ پھر ابومعبد کی طرح تفصیلی حدیث بیان کی۔ میں نے اپنے شیخ ابوبکر القطیعی سے پوچھا: کیا شیخ نے یہ حدیث مکرم سے سنی ہے: تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔ خدا کی قسم! میرے والد مجھے حج پر لے گئے، میں ان دنوں سات سال کا تھا، تو وہ مجھے مکرم بن محرز کے پاس لے گئے تھے۔

4277- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا مُوسٰى

بْنُ الْمُشَاوِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَعَاذٍ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ الزُّبَيْرَ يَذْكُرُ اَنَّهُ لَقِيَ الرَّكْبَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا تُجَّارًا بِالشَّامِ قَافِلِيْنَ مِنْ مَكَّةَ عَارَضُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ بِثِيَابٍ بِيْضٍ حِيْنَ سَمِعُوْا بِخُرُوْجِهِمْ فَلَمَّا سَمِعَ الْمُسْلِمُوْنَ بِالْمَدِيْنَةِ بِمَخْرَجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يَغْدُوْنَ كُلَّ غَدَاةٍ اِلَى الْحَرَّةِ فَيَنْتَظِرُوْنَهُ حَتّٰى يُؤْذِيَهُمْ حَرُّ الظَّهِيْرَةِ فَانْقَلَبُوْا يَوْمًا بَعْدَ مَا اَطَالُوْا انْتِظَارَهُ فَلَمَّا آوَوْا اِلٰى بُيُوْتِهِمْ اَوْفٰى رَجُلٌ مِّنْ يَّهُوْدَ اُطُمًا مِنْ آطَامِهِمْ لِيَنْظُرَ اِلَيْهِ فَبَصَرَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ مُبَيِّضِيْنَ يَزُوْلُ بِهِمُ السَّرَابُ فَلَمْ يَمْلِكِ الْيَهُوْدِيُّ اَنْ قَالَ بِاَعْلٰى صَوْتِهِ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ هٰذَا صَاحِبُكُمُ الَّذِيْ تَنْتَظِرُوْنَ فَثَارَ الْمُسْلِمُوْنَ اِلَى السِّلَاحِ فَتَلَقَّوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان کی ملاقات مسلمانوں کی ایک جماعت سے ہوئی کہ شام میں تجارت کیا کرتے تھے، جب ان کو رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کا پتہ چلا تو یہ لوگ مکہ سے آنے والوں سے ملتے (اور پوچھتے کہ) انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سفید کپڑوں میں دیکھا ہے؟ اور جب مدینہ منورہ میں اطلاع پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ روانہ ہو چکے ہیں تو یہ لوگ روزانہ صبح سویرے باہر ٹیلوں پر آ کر حضور ﷺ کا انتظار کرنے لگ جاتے، حالانکہ دوپہر کی گرمی بہت شدید ہوتی تھی، اس کے باوجود طویل انتظار کرتے، پھر وہ لوگ اپنے گھروں کو لوٹ جاتے، ایک یہودی بھی اپنے قلعہ نما گھر سے جھانک کر آپ ﷺ کی راہ تکا کرتا تھا، ایک دن اس کی نظر رسول اللہ ﷺ پر اور آپ ﷺ کے اصحاب پر پڑ گئی، ان کی سفیدی سے سراب چھٹ رہا تھا، اس یہودی سے رہا نہ گیا اور بلند آواز سے بولا: اے اہل عرب! یہ رہا تمہارا وہ ساتھی جس کا تم آج تک انتظار کرتے رہے ہو، تو مسلمانوں نے اپنے ہتھیار سنبھال لئے اور ''ظہر الحرۃ'' نامی ایک ٹیلے پر پہنچ کر آپ ﷺ کا والہانہ استقبال کیا

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4278- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَهُوَ مَسْجِدُ قُبَاءَ يُصَلِّيْ فِيْهِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ

4278-صحیح ابن خزیمة -جماع أبواب المواضع التی تجوز الصلاة علیها' جماع أبواب الأفعال المباحة فی الصلاة' باب الرخصة بالإشارة فی الصلاة برد السلام إذا سلم علی المصلی' حدیث848:صحیح ابن حبان' باب الإمامة والجماعة' باب الحدث فی الصلاة' ذکر الإباحة للمرء أن یرد السلام إذا سلم علیه وهو یصلی' حدیث2289:سنن الدارمی' کتاب الصلاة' باب کیف یرد السلام فی الصلاة' حدیث1384:سنن أبی داود' کتاب الصلاة' باب تفریع أبواب الرکوع والسجود' باب رد السلام فی الصلاة' حدیث805:سنن ابن ماجه' کتاب إقامة الصلاة' باب المصلی یسلم علیه کیف یرد' حدیث1013:مصنف عبد الرزاق الصنعانی' کتاب الصلاة' باب السلام فی الصلاة' حدیث3473:

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف کی مسجد یعنی مسجد قباء میں تشریف لائے۔ تو مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو سلام کرتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: صہیب بھی ان کے ساتھ بارگاہ عالی میں حاضر ہوئے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا: جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا جاتا اور آپ اس وقت نماز میں ہوتے تو آپ علیہ السلام کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ سے اشارہ کر دیا کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4279۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَنْطَرِيُّ بِبَغْدَادَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي بِمَرْوَ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ، حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْحِزَامِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ خَرَجَ حَتّٰى يَاْتِيَ هٰذَا الْمَسْجِدَ يَعْنِي مَسْجِدَ قُبَاءَ، فَيُصَلِّيَ فِيهِ كَانَ كَعَدْلِ عُمْرَةٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس نے اس مسجد میں (راوی کہتے ہیں یعنی مسجد قباء میں) آ کر نماز پڑھی اس کو عمرہ کے برابر ثواب ملتا ہے

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4280۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السَّدُوسِيُّ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمَدَايِنِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ وَعَائِشَةَ بِنْتَ سَعْدٍ يَقُولَانِ: سَمِعْنَا سَعْدًا يَقُولُ لَاَنْ اُصَلِّيَ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُصَلِّيَ فِي مَسْجِدِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ

4279۔سنن ابن ماجه' كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في الصلاة في مسجد قباء' حديث1408: السنن الصغرى' كتاب المساجد' فضل مسجد قباء والصلاة فيه' حديث696: مصنف ابن أبي شيبة' كتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة' في الصلاة في مسجد قباء' حديث7418: السنن الكبرى للنسائي' كتاب المساجد' فضل مسجد قباء والصلاة فيه' حديث764: مسند أحمد بن حنبل' مسند المكيين' حديث سهل بن حنيف' حديث15700: مسند عبد بن حميد -- سهل بن حنيف' حديث470: المعجم الكبير للطبراني -- من اسمه سهل' ما أسند سهل بن حنيف -- أبو أمامة بن سهل بن حنيف عن أبيه' حديث5423: شعب الإيمان للبيهقي -- فضل الحج والعمرة' حديث4020:

4280۔صحيح ابن حبان' كتاب التاريخ' ذكر إنكار الصحابة قلوبهم عند دفن صفي الله صلى الله عليه' حديث6744: سنن الدارمي' باب في وفاة النبي صلى الله عليه وسلم' حديث93: سنن ابن ماجه' كتاب الجنائز' باب ذكر وفاته ودفنه صلى الله عليه وسلم' حديث1627: الجامع للترمذي' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب' حديث3636: مسند أحمد بن حنبل -- ومن مسند بني هاشم' مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه' حديث13084: مسند عبد بن حميد' مسند أنس بن مالك' حديث1293: مسند أبي يعلى الموصلي -- ثابت البناني عن أنس

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ عامر بن سعد اور عائشہ بنت سعد بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت سعد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: بیت المقدس میں نماز ادا کرنے کے مقابلے میں، مسجدِ قبا میں نماز ادا کرنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

❀❀ یہ حدیث شیخین کی شرط کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4281ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السَّدُوْسِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ يَوْمَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَلَمْ اَرَ يَوْمًا اَحْسَنَ وَلَا اَضْوَءَ مِنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے، میں نے آج تک اس سے زیادہ روشن اور چمکدار دن نہیں دیکھا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4282ـ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: وَمَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ، وَخَرَجَ النَّاسُ حَتّٰى دَخَلْنَا فِي الطَّرِيقِ، وَصَاحَ النِّسَاءُ وَالْخُدَّامُ وَالْغِلْمَانُ، جَاءَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ، جَاءَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَلَمَّا اَصْبَحَ انْطَلَقَ فَنَزَلَ حَيْثُ اُمِرَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے، حتی کہ آپ مدینہ منورہ پہنچ گئے تو لوگ (اپنے گھروں سے) باہر نکل آئے، حتی کہ ہم گلی میں داخل ہوئے تو عورتیں، خدام اور بچے زور زور سے یہ کہہ رہے تھے "اللہ اکبر! حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں، جب صبح ہوئی تو آپ چل پڑے حتی کہ جہاں (اللہ کی طرف سے) حکم ہوا وہاں آپ نے قیام کیا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4283ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ اَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَبِي اَوْفٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا وَرَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ اِلَيْهِ، وَقِيلَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِاَنْظُرَ، فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ، وَكَانَ اَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ يَتَكَلَّمُ اَنْ

قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصِلُوا الْأَرْحَامَ، وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ تیزی کے ساتھ آپ کی طرف بھاگے اور (مجھے) بتایا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا چکے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: میں بھی لوگوں کے ہمراہ آپ کی زیارت کیلئے چل پڑا، جب میں نے آپ کے چہرہ انور کو دیکھا تو میں جان گیا کہ یہ چہرہ جھوٹے آدمی کا نہیں ہوسکتا۔ میں نے آپ کی سب سے پہلی گفتگو جو سنی وہ یہ تھی "اے لوگو! سلام عام کرو، (بھوکوں کو) کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو، اور اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں، تو تم سلامتی کے ساتھ جنت میں جاؤ گے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے، لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4284۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا حَشْرَجُ بْنُ نُبَاتَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَمَّا بَنٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِحَجَرٍ فَوَضَعَهُ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بِحَجَرٍ فَوَضَعَهُ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ بِحَجَرٍ فَوَضَعَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰؤُلَاءِ وُلَاةُ الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد تعمیر فرما رہے تھے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک پتھر لے کر آئے اور اس کو لگا دیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک پتھر لا کر لگا دیا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک پتھر لا کر لگا دیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی لوگ (اسی ترتیب سے) میرے بعد امور سلطنت کے والی ہوں گے۔

4283۔ سنن الدارمی' كتاب الصلاة' باب فضل صلاة الليل' حديث1480: سنن ابن ماجه' كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في قيام الليل' حديث1330: مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الأدب' ما قالوا في البر وصلة الرحم' حديث24867: السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصلاة' جماع أبواب صلاة التطوع - باب الترغيب في قيام الليل' حديث4315: مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' حديث عبد الله بن سلام' حديث23176: مسند عبد بن حميد - عبد الله بن سلام' حديث497: المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' حديث5514: المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - زرارة بن أوفى' حديث13805: مسند الشهاب القضاعي - أفشوا السلام' حديث669: شعب الإيمان للبيهقي - ما جاء في إطعام الطعام وسقي الماء' حديث3205:

4284۔ مسند الحارث' كتاب الإمارة' باب ما جاء في الخلفاء' حديث584: دلائل النبوة للبيهقي' باب ما أخبر عنه المصطفى صلى الله عليه وسلم عند بناء' حديث815:

ﷺ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4285۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْخَيَّاطُ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِى حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخْطَاَ النَّاسُ فِى الْعَدَدِ مَا عَدُّوْا مِنْ بَعْثَتِهِ وَلَا مِنْ وَّفَاتِهِ اِنَّمَا عَدُّوْا مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِيْنَةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں نے گنتی کرنے میں غلطی کی ہے کیونکہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے گنتی نہیں کی، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ تشریف آوری سے گنتی کی ہے۔ (یعنی سن ہجری کا آغاز ہجرتِ مدینہ سے ہوا ہے)

ﷺ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4286۔ حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عُسْكَرٍ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِى مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ التَّارِيْخُ فِى السَّنَةِ الَّتِى قَدِمَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَفِيْهَا وُلِدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تاریخ کا آغاز اُس سال سے ہوا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تھے اسی برس میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی ولادت ہوئی تھی۔

ﷺ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4287۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِىُّ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَبِى رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ جَمَعَ عُمَرُ النَّاسَ فَسَاَلَهُمْ مِنْ اَىِّ يَوْمٍ يُّكْتَبُ التَّارِيْخُ فَقَالَ عَلِىُّ بْنُ اَبِى طَالِبٍ مِّنْ يَوْمٍ هَاجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ اَرْضَ الشِّرْكِ فَفَعَلَهُ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سعید بن میسب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کر کے پوچھا: تاریخ کس دن سے لکھی جائے؟ تو حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا: جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی اور شرک کی زمین کو چھوڑا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایسے ہی کیا۔

ﷺ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4288۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

مَنْصُورٍ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا وَرَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ آخَى بَيْنَ اَصْحَابِهٖ، فَجَاءَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، آخَيْتَ بَيْنَ اَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ اَحَدٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ، اَنْتَ اَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَابَعَهُ سَالِمُ بْنُ اَبِي حَفْصَةَ، عَنْ جُمَيْعٍ بِزِيَادَةٍ فِي السِّيَاقِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ایک دوسرے کا بھائی بھائی بنا دیا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے حاضر بارگاہ مصطفیٰ ہوئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے تمام صحابہ کے درمیان مواخاۃ قائم فرما دی ہے، لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ! تو دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے۔

✿✿ یہ حدیث جمیع بن عمیر سے روایت کرنے میں سالم بن ابوحفصہ نے حکیم بن جبیر کی متابعت کی ہے اور سند میں کچھ اضافہ ہے۔

4289۔ حَدَّثَنَا اَبُو سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّحْوِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ بِشْرٍ الْكَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي حَفْصَةَ، عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ التَّيْمِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ اَصْحَابِهٖ، فَآخَى بَيْنَ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَبَيْنَ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ، وَبَيْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ قَدْ آخَيْتَ بَيْنَ اَصْحَابِكَ فَمَنْ اَخِي؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا تَرْضَى يَا عَلِيُّ اَنْ اَكُوْنَ اَخَاكَ؟ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَكَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَلْدًا شُجَاعًا، فَقَالَ عَلِيٌّ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتَ اَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو ایک دوسرے کا بھائی بھائی بنا دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا بھائی بنایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا بھائی بنایا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بھائی بنایا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے تمام صحابہ کو بھائی بھائی بنا دیا، میرا بھائی کون ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہارا بھائی "میں" ہوں؟ (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بہت طاقتور اور دلیر آدمی تھے۔) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے۔

4290۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَطَّانُ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

4288-الجامع للترمذی' ابواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب' حدیث3738:

اَبِی طَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِی هِنْدٍ، عَنْ اَبِی حَرْبٍ، وَحَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ عِیسَی، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْجُرَشِیُّ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِی هِنْدٍ، عَنْ اَبِی حَرْبِ بْنِ اَبِی الْاَسْوَدِ، قَالَ: حَدَّثَنِی طَلْحَةُ الْبَصْرِیُّ، قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا اِذَا قَدِمَ الْمَدِینَةَ فَكَانَ لَهُ بِهَا عَرِیفٌ نَزَلَ عَلَی عَرِیفِهِ، وَاِنْ لَمْ یَكُنْ لَهُ بِهَا عَرِیفٌ نَزَلَ الصُّفَّةَ، فَقَدِمْتُ فَنَزَلْتُ الصُّفَّةَ، فَكَانَ یَجْرِی عَلَیْنَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ یَوْمٍ مُدٌّ مِنْ تَمْرٍ بَیْنَ اثْنَیْنِ، وَیَكْسُونَا الْخُنُفَ، فَصَلَّی بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ صَلَاةِ النَّهَارِ، فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ اَهْلُ الصُّفَّةِ یَمِینًا وَشِمَالًا: یَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَحْرَقَ بُطُونَنَا التَّمْرُ، وَتَخَرَّقَتْ عَنَّا الْخُنُفُ، فَمَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اِلَی مِنْبَرِهِ فَصَعِدَهُ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَی عَلَیْهِ، ثُمَّ ذَكَرَ الشِّدَّةَ مَا لَقِیَ مِنْ قَوْمِهِ حَتَّی، قَالَ: وَلَقَدْ اَتَی عَلَیَّ وَعَلَی صَاحِبِی بِضْعَ عَشْرَةَ، وَمَا لِی وَلَهُ طَعَامٌ اِلَّا الْبَرِیرَ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِی حَرْبٍ: وَاَیُّ شَیْءٍ الْبَرِیرُ؟ قَالَ: طَعَامُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَمْرُ الْاَرَاكِ، فَقَدِمْنَا عَلَی اِخْوَانِنَا هَؤُلَاءِ مِنَ الْاَنْصَارِ وَعِظَمُ طَعَامِهِمُ التَّمْرُ فَوَاسَوْنَا فِیهِ، وَاللّٰهِ لَوْ اَجِدُ لَكُمُ الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ لَاَشْبَعْتُكُمْ مِنْهُ، وَلَكِنْ عَسَی اَنْ تُدْرِكُوا زَمَانًا حَتَّی یُغْدَی عَلَی اَحَدِكُمْ بِجَفْنَةٍ وَیُرَاحُ عَلَیْهِ بِاُخْرَی قَالَ: فَقَالُوا: یَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَنَحْنُ الْیَوْمَ خَیْرٌ اَمْ ذَاكَ الْیَوْمَ؟ قَالَ: بَلْ اَنْتُمُ الْیَوْمَ خَیْرٌ، اَنْتُمُ الْیَوْمَ مُتَحَابُّونَ، وَاَنْتُمْ یَوْمَئِذٍ یَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، اُرَاهُ قَالَ: مُتَبَاغِضُونَ هَذَا لَفْظُ حَدِیثِ اَبِی سَهْلٍ الْقَطَّانِ، وَحَدِیثُ یَحْیَی بْنِ یَحْیَی عَلَی الِاخْتِصَارِ،

هَذَا حَدِیثٌ صَحِیحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت طلحہ بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم میں ایک آدمی تھا، اس کی جان پہچان والا ایک آدمی مدینہ میں رہتا تھا۔ یہ جب مدینہ میں آتا تو اپنے اُس دوست کے پاس ٹھہرتا، اور اگر وہ (گھر) نہ ہوتا تو صفہ میں آجاتا، میں بھی صفہ میں ٹھہر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے روزانہ کھجوریں آتیں، دو آدمیوں کے لئے ایک مد ہوتا، اور آپ ہمیں کھدر کے کپڑے پہنایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دن کی ایک نماز پڑھائی، جب آپ نے سلام پھیرا تو دائیں بائیں سے اہل صفہ ندائیں دینے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجوروں نے تو ہمارے معدے جلا کر رکھ دیئے ہیں، اور ہمارے کھدر کے کپڑے بوسیدہ ہو چکے ہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد ان تکالیف کا ذکر فرمایا جو ان کے ساتھیوں کو پیش آئی تھیں، آپ نے فرمایا: میں اور میرے ساتھیوں نے دس سے زیادہ دن ایسے گزارے ہیں کہ ہمارے پاس کھانے کے لئے بریر کے سوا کچھ نہ تھا (داؤد ابن ابی ہند) کہتے ہیں: میں نے ابوحرب سے پوچھا: ''بریر'' کیا چیز ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا: پیلو کے درخت کے پھل۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طعام تھا۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا) پھر ہم اپنے ان بھائیوں کے پاس آئے تو ان کا کھانا کھجور ہمیں بہت پسند آیا۔ تو انہوں نے اس میں ہماری مدد کی۔ خدا کی قسم! تمہارے لئے میرے پاس گوشت اور روٹی ہوتی تو میں تمہیں وہ پیٹ بھر کر کھلاتا۔ لیکن قریب ہے کہ تم ایسا زمانہ پاؤ کہ تم میں سے ہر ایک بڑے پیالے کے ساتھ ناشتہ کرے

گا، اور شام کے وقت دوسرا پیالہ حاضر ہوگا۔ (راوی) کہتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اس دن بہتر ہوں گے یا آج بہتر ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم آج بہتر ہو، آج تم ایک دوسرے سے محبت کرتے ہو، اور اس دن تم ایک دوسرے کی گردنیں مارو گے۔ (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا: تم ایک دوسرے سے بغض رکھنے لگ جاؤ گے۔

نوٹ: یہ مذکورہ الفاظ ابوسہل القطان کی روایت کے ہیں جبکہ یحییٰ بن یحییٰ کی روایت اس سے مختصر ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4291۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ، حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ اَهْلُ الصُّفَّةِ اَضْيَافَ الْاِسْلَامِ لَا يَاْوُونَ اِلٰى اَهْلٍ وَلَا مَالٍ، وَوَاللّٰهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنْ كُنْتُ لَاَعْتَمِدُ بِكَبِدِي اِلَى الْاَرْضِ مِنَ الْجُوعِ، وَاَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ، وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلٰى ظَهْرِ طَرِيقِهِمُ الَّذِي يَخْرُجُونَ فِيهِ، فَمَرَّ بِي اَبُو بَكْرٍ فَسَاَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا اَسْاَلُهُ اِلَّا لِيَسْتَتْبِعَنِي، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ عُمَرُ فَسَاَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَا اَسْاَلُهُ اِلَّا لِيَسْتَتْبِعَنِي، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَآنِي، وَقَالَ: اَبَا هُرَيْرَةَ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ: الْحَقْ، وَمَضَى، فَاتَّبَعْتُهُ، وَدَخَلَ مَنْزِلَهُ، فَاسْتَاْذَنْتُهُ، فَاَذِنَ لِي، فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ، فَقَالَ: مِنْ اَيْنَ لَكُمْ هٰذَا اللَّبَنُ؟ قِيلَ: اَهْدَاهُ لَنَا فُلَانٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبَا هُرَيْرَةَ، فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ، قَالَ: الْحَقْ اَهْلَ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ فَهُمْ اَضْيَافُ الْاِسْلَامِ، لَا يَاْوُونَ عَلٰى اَهْلٍ، وَلَا عَلٰى مَالٍ، اِذَا اَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا اِلَيْهِمْ، وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا، وَاِذَا اَتَتْهُ هَدِيَّةٌ اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ فَاَصَابَ مِنْهَا، وَاَشْرَكَهُمْ فِيهَا، فَسَاءَنِي ذٰلِكَ، وَقُلْتُ: مَا هٰذَا الْقَدَحُ بَيْنَ اَهْلِ الصُّفَّةِ وَاَنَا رَسُولُهُ اِلَيْهِمْ، فَيَاْمُرُنِي اَنْ اُدِيرَهُ عَلَيْهِمْ، فَمَا عَسٰى اَنْ يُصِيبَنِي مِنْهُ، وَقَدْ كُنْتُ اَرْجُو اَنْ يُصِيبَنِي مِنْهُ مَا يُغْنِينِي؟ وَلَمْ يَكُنْ بُدٌّ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ، وَطَاعَةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ، فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ وَاَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ، قَالَ: اَبَا هِرٍّ، خُذِ الْقَدَحَ فَاَعْطِهِمْ، فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ اُنَاوِلُهُ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يُرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّهُ وَاُنَاوِلُهُ الْآخَرَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ بِهِ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ، فَاَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلٰى يَدَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ اِلَيَّ فَتَبَسَّمَ، وَقَالَ: يَا اَبَا هِرٍّ، فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ: اقْعُدْ فَاشْرَبْ، فَشَرِبْتُ، ثُمَّ قَالَ: اشْرَبْ، فَشَرِبْتُ، ثُمَّ قَالَ: اشْرَبْ، فَشَرِبْتُ، فَلَمْ اَزَلْ اَشْرَبُ وَيَقُولُ: اشْرَبْ، حَتّٰى قُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَسَمّٰى، ثُمَّ شَرِبَ

صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اہل صفہ اسلام کے مہمان لوگ تھے، یہ مال و دولت اور رشتہ داریوں کی طرف مائل نہ تھے۔ اور اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ میں بھوک کی وجہ سے زمین پر لیٹا رہتا تھا اور بھوک کی شدت کی وجہ سے

اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا۔ ایک دن میں اس راستے میں بیٹھ گیا جس راستے سے لوگ (مسجد سے) باہر نکلا کرتے تھے۔ میرے پاس سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گزرے تو میں نے ان سے قرآن پاک کی ایک آیت کا مطلب پوچھا۔ میرے اس سوال کا مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہ تھا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ چلنے کو کہیں گے، لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ گذرے، میں نے ان سے بھی قرآن کریم کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا، ان سے سوال کرنے کا مقصد بھی صرف یہی تھا کہ یہ مجھے اپنے ساتھ چلنے کو کہیں گے، لیکن انہوں نے بھی ایسا نہ کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے تو مجھے دیکھ کر مسکرا دیئے، اور فرمایا: اے ابوہریرہ! میں نے کہا: لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: میرے ساتھ چلو، پھر آپ چل دیئے اور میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا، چلتے چلتے آپ علیہ السلام اپنے گھر پہنچ گئے، میں نے اجازت مانگی تو مجھے بھی (اندر آنے کی) اجازت مل گئی، آپ علیہ السلام نے دیکھا کہ ایک پیالے میں دودھ موجود ہے، آپ علیہ السلام نے دریافت کیا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا؟ آپ علیہ السلام کو بتایا گیا کہ فلاں آدمی کی جانب سے تحفہ آیا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! میں نے کہا: لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اہلِ صفہ کو بلالاؤ، یہ اسلام کے مہمان لوگ ہیں، یہ اہل وعیال اور مال کے پیچھے سرگرداں نہیں پھرتے۔ جب بھی آپ علیہ السلام کے پاس کوئی صدقہ آتا تو آپ علیہ السلام (سارے کا سارا صدقہ) ان کی طرف بھیج دیا کرتے تھے۔ اور خود اس میں سے کچھ بھی نہیں رکھتے تھے، اور جب بھی آپ کے پاس کوئی ہدیہ (تحفہ) آتا تو ان کے ساتھ ساتھ خود بھی اس میں شریک ہوتے۔ (خیر) مجھے اس وقت یہ بات بہت ناگوار گزری اور میں نے سوچا کہ یہ ایک پیالہ اہل صفہ میں کیسے پورا آئے گا؟ جبکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ان کی طرف بھیجا گیا ہوں اور آپ علیہ السلام مجھے یہ حکم بھی دیں گے کہ یہ پیالہ ان تمام تک پہنچانا ہے۔ لگتا نہیں تھا کہ اس میں سے میرے لئے بھی کچھ بچے گا لیکن مجھے امید تھی کہ مجھے اس میں سے اتنا تو مل ہی جائے گا جو میرے لئے کافی ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے سوا کوئی چارہ بھی نہ تھا، چنانچہ میں ان کے پاس گیا اور ان کو بلالایا۔ جب وہ سب لوگ آ کر اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے تو آپ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: ابوہریرہ! یہ پیالہ پکڑو اور ان کو دو، میں نے پیالہ پکڑ لیا اور ایک ایک آدمی کو دینا شروع کیا، وہ دودھ پی پی کر سیراب ہو جاتا پھر واپس کر دیتا۔ پھر میں دوسرے کو دے دیتا وہ بھی پیٹ بھر کر پیتا (اور واپس کر دیتا) حتی کہ یہ پیالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گیا اور تمام لوگ سیر ہو چکے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالہ پکڑ کر اپنے سامنے رکھا، پھر میری جانب سر اٹھا کر مسکرا دیئے اور فرمایا: اے ابوہریرہ! میں نے کہا: لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: بیٹھ جاؤ، اور پیو، میں نے پیا، آپ علیہ السلام نے پھر فرمایا: پیو، میں نے پھر پیا، آپ علیہ السلام نے پھر فرمایا: پیو، میں نے پھر پیا، آپ علیہ السلام فرماتے رہے اور میں پیتا رہا حتی کہ میں نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اب تو کوئی گنجائش نہیں ہے۔ پھر آپ علیہ السلام نے وہ پیالہ پکڑا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور بسم اللہ پڑھ کر پی لیا۔[1]

---

[1] (سیدی اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت مولانا الشاہ احمد رضا خان فرماتے ہیں):

کیوں جناب بوہریرہ کیسا تھا وہ جامِ شیر — جس سے ستر صاحبوں کا دودھ سے منہ پھر گیا

سبحان اللہ

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

4292- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ عِتَابِ الْعَبْدِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ كَانَ اَصْحَابُ الصُّفَّةِ سَبْعِيْنَ رَجُلًا مَا لَهُمْ اَرْدِيَةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ قَالَ الْحَاكِمُ تَاَمَّلْتُ هٰذِهِ الْاَخْبَارَ الْوَارِدَةَ فِي اَهْلِ الصُّفَّةِ فَوَجَدْتُهُمْ مِنْ اَكَابِرِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَعًا وَتَوَكُّلًا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمُلَازَمَةً لِخِدْمَةِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَارَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُمْ مَا اخْتَارَهُ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَسْكَنَةِ وَالْفَقْرِ وَالتَّضَرُّعِ لِعِبَادَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَرَكَ الدُّنْيَا لِاَهْلِهَا وَهُمُ الطَّائِفَةُ الْمُنْتَمِيَةُ اِلَيْهِمُ الصُّوْفِيَّةُ قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ فَمَنْ جَرٰى عَلٰى سُنَّتِهِمْ وَصَبْرِهِمْ عَلٰى تَرْكِ الدُّنْيَا وَالْاُنْسِ بِالْفَقْرِ وَتَرْكِ التَّعَرُّضِ لِلسُّؤَالِ فَهُمْ فِي كُلِّ عَصْرٍ بِاَهْلِ الصُّفَّةِ مُقْتَدُوْنَ وَعَلٰى خَالِقِهِمْ مُتَوَكِّلُوْنَ

✧ ✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اصحاب صفہ ۷۰ تھے، ان کے پاس باعث زینت کوئی چیز نہ تھی۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

فائدہ: امام حاکم کہتے ہیں: اہل صفہ کے متعلق واردان احادیث میں، میں نے غور کیا تو اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پرہیزگار اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہنے والے پایا، اور اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو وہی فقر وفاقہ، وہی مسکنت اور عبادت الٰہی کے لئے گریہ زاری عطا فرمائی اور دنیا کو اہل دنیا کے سپرد کر دینے کا وہی جذبہ عطا فرمایا جو اس نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا تھا۔ اور یہ وہی لوگ ہیں جو ہر زمانہ میں صوفیاء کہلائے۔ اور جو آدمی بھی ان کے طریقہ کار پر عمل پیرا ہو کر ترک دنیا پر صبر اختیار کرے، فاقہ مستی کے ساتھ لگاؤ قائم کرے اور اہل دنیا سے سوال ترک کرے، تو ہر زمانہ میں ایسے لوگ اہل صفہ ہی کے پیروکار کہلائیں گے اور اپنے پیدا کرنے والے پر بھروسہ کرنے والے قرار پائیں گے۔

4293- وَقَدْ حَدَّثَنَا شَيْخُ التَّصَوُّفِ فِي عَصْرِهِ اَبُوْ مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصِيْرٍ الْخَلَدِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الْجَرِيْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ التُّسْتَرِيَّ يَقُوْلُ لَمَّا بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي الدُّنْيَا سَبْعَةُ اَصْنَافٍ مِّنَ النَّاسِ اَلْمُلُوْكُ وَالْمُزَارِعُوْنَ وَاَصْحَابُ الْمَوَاشِيْ وَالتُّجَّارُ وَالصُّنَّاعُ وَالْاُجَرَاءُ وَالضُّعَفَاءُ وَالْفُقَرَاءُ لَمْ يَاْمُرْ اَحَدًا مِّنْهُمْ اَنْ يَّنْتَقِلَ مِمَّا هُوَ فِيْهِ وَلٰكِنْ اَمَرَهُمْ بِالْعِلْمِ وَالْيَقِيْنِ وَالتَّقْوٰى وَالتَّوَكُّلِ فِيْ جَمِيْعِ مَا كَانُوْا فِيْهِ قَالَ سَهْلٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَيَنْبَغِيْ لِلْعَاقِلِ اَنْ يَّقُوْلَ مَا يَنْبَغِيْ لِيْ بَعْدَ عِلْمِيْ بِاَنِّيْ عَبْدُكَ اَنْ اَرْجُوَ وَاُؤَمِّلَ غَيْرَكَ وَلَا اَتَوَهَّمَ عَلَيْكَ اِذْ خَلَقْتَنِيْ وَصَوَّرْتَنِيْ عَبْدًا لَّكَ اَنْ تَكِلَنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ اَوْ تَوَلّٰى اُمُوْرِيْ غَيْرَكَ قَالَ الْحَاكِمُ قَدْ وَصَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الطَّائِفَةَ بِمَا خَصَّهُمُ اللّٰهُ

تَعَالٰی بِهٖ مِنْ بَيْنِ الطَّوَائِفِ بِصِفَاتٍ فَمَنْ وَّجَدْتَّ فِيْهِ تِلْكَ الصِّفَاتِ اِسْتَحَقَّ بِهَا اسْمُ التَّصَوُّفِ

✧✧ حضرت سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا: اس وقت زمانہ میں سات قسم کے لوگ موجود تھے۔

بادشاہ، کھیتوں میں کام کرنے والے، مزارع، جانور وغیرہ پالنے والے، تاجر، کاریگر، مزدور، ضعیف اور فقراء۔

آپ علیہ السلام نے ان میں سے کسی کو بھی اپنی موجودہ حقیقت بدلنے کا حکم نہیں دیا۔ البتہ ان سب کو اپنی اپنی حیثیت میں رہتے ہوئے علم، یقین، تقویٰ اور توکل علی اللہ کا حکم دیا۔ تو حجرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک عقل مند آدمی کو یوں کہنا چاہئے ''جب میں یہ جانتا ہوں کہ میں صرف تیرا بندہ ہوں تو میرے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ تیرے سوا کسی اور سے امیدیں لگاؤں۔ اور جب تو نے میری تخلیق کی ہے اور مجھے اپنا بندہ بنایا ہے تو میرے لئے یہ بھی مناسب نہیں ہے کہ میں تیرے بارے میں یہ وہم کروں کہ تو مجھے میرے حال پر چھوڑ دے گا یا تو میرے معاملات اپنے سوا کسی اور کے سپرد کرے گا۔

✿✿ امام حاکم کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے دیگر گروہوں میں اس جماعت کو جن اوصاف کے ساتھ خاص کیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کی وہ صفات بیان کر دی ہیں چنانچہ جس میں یہ صفات پائی جائیں گی، اس پر تصوف کا اطلاق کرنا درست ہوگا۔

4294- اَخْبَرَنَا اَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ بْنُ السَّمَّاكِ حَقًّا بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ الزِّبْرِقَانُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِي حُمَيْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ سُلَيْمَانَ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خِيَارُ اُمَّتِي فِيمَا اَنْبَاَنِي الْمَلَاُ الْاَعْلٰى، قَوْمٌ يَضْحَكُونَ جَهْرًا فِي سَعَةِ رَحْمَةِ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ، وَيَبْكُونَ سِرًّا مِنْ خَوْفِ شِدَّةِ عَذَابِ رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ، يَذْكُرُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ فِي الْبُيُوتِ الطَّيِّبَةِ الْمَسَاجِدِ وَيَدْعُونَهُ بِاَلْسِنَتِهِمْ رَغَبًا وَرَهَبًا، وَيَسْاَلُونَهُ بِاَيْدِيهِمْ خَفْضًا وَرَفْعًا، وَيُقْبِلُونَ بِقُلُوبِهِمْ عَوْدًا وَبَدْاً، فَمُؤْنَتُهُمْ عَلَى النَّاسِ خَفِيفَةٌ، وَعَلٰى اَنْفُسِهِمْ ثَقِيلَةٌ يَدِبُّونَ فِي الْاَرْضِ حُفَاةً عَلٰى اَقْدَامِهِمْ كَدَبِيبِ النَّمْلِ، بِلَا مَرَحٍ وَلَا بَذَخٍ، يَمْشُونَ بِالسَّكِينَةِ، وَيَتَقَرَّبُونَ بِالْوَسِيلَةِ، وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، وَيُقَرِّبُونَ الْقُرْبَانَ، وَيَلْبَسُونَ الْخُلْقَانَ، عَلَيْهِمْ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى شُهُودٌ حَاضِرَةٌ، وَعَيْنٌ حَافِظَةٌ يَتَوَسَّمُونَ الْعِبَادَ، وَيَتَفَكَّرُونَ فِي الْبِلَادِ اَرْوَاحُهُمْ فِي الدُّنْيَا، وَقُلُوبُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ، لَيْسَ لَهُمْ هَمٌّ اِلَّا اِمَامُهُمْ اَعَدُّوا الْجِهَازَ لِقُبُورِهِمْ، وَالْجَوَازَ لِسَبِيلِهِمْ، وَالْاِسْتِعْدَادَ لِمُقَامِهِمْ، ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعِيدِ

قَالَ الْحَاكِمُ: فَمَنْ وُفِّقَ لِاسْتِعْمَالِ هٰذَا الْوَصْفِ مِنْ مُتَصَوِّفَةِ زَمَانِنَا فَطُوبَاهُ، فَهُوَ الْمُقْتَفِي لِهُدٰى مَنْ تَقَدَّمَهُ، وَالصُّوفِيَّةُ: طَائِفَةٌ مِنْ طَوَائِفِ الْمُسْلِمِينَ، فَمِنْهُمْ اَخْيَارٌ، وَمِنْهُمْ اَشْرَارٌ لَا كَمَا يَتَوَهَّمُهُ رَعَاعُ النَّاسِ وَعَوَامُّهُمْ، وَلَوْ عَلِمُوا مَحَلَّ الطَّبَقَةِ الْاُولٰى مِنْهُمْ مِنَ الْاِسْلَامِ، وَقُرْبِهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَمْسَكُوا عَنْ

كَثِيرٍ مِنَ الْوَقِيعَةِ فِيهِمْ، فَأَمَّا أَهْلُ الصُّفَّةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ أَسَامِيَهُمْ فِي الْأَخْبَارِ الْمَنْقُولَةِ إِلَيْنَا مُتَفَرِّقَةٌ، وَلَوْ ذَكَرْتُ كُلَّ حَدِيثٍ مِنْهَا بِحَدِيثِهِ وَسِيَاقَةَ مَتْنِهِ لَطَالَ بِهِ الْكِتَابُ، وَلَمْ يَجِءْ بَعْضُ أَسَانِيدِهَا عَلَى شَرْطِي فِي هٰذَا الْكِتَابِ، فَذَكَرْتُ الْأَسَامِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَخْبَارِ عَلَى سَبِيلِ الِاخْتِصَارِ، وَهُمْ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْفَارِسِيُّ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجَرَّاحِ، وَأَبُو الْيَقْظَانِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ، وَالْمِقْدَادُ بْنُ عَمْرِو بْنِ ثَعْلَبَةَ، وَقَدْ كَانَ الْأَسْوَدُ بْنُ عَبْدِ يَغُوثَ تَبَنَّاهُ، فَقِيلَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ، وَخَبَّابُ بْنُ الْأَرَتِّ، وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ، وَصُهَيْبُ بْنُ سِنَانِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ، وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ أَخُو عُمَرَ، وَأَبُو كَبْشَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو مَرْثَدٍ كَنَّازُ بْنُ حُصَيْنٍ الْعَدَوِيُّ، وَصَفْوَانُ بْنُ بَيْضَاءَ، وَأَبُو عَبْسِ بْنُ جَبْرٍ، وَسَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَمِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَعُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ، وَمَسْعُودُ بْنُ الرَّبِيعِ الْقَارِيُّ وَعُمَيْرُ بْنُ عَوْفٍ مَوْلَى سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، وَعُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ، وَأَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ، وَسَالِمُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ ثَابِتٍ، وَكَانَ أَحَدُ الْبَكَّائِينَ مِنَ الصَّحَابَةِ، وَفِيهِ نَزَلَتْ: وَأَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا وَأَبُو الْبِشْرِ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو، وَخُبَيْبُ بْنُ يَسَافٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُنَيْسٍ، وَأَبُو ذَرٍّ جُنْدُبُ بْنُ جُنَادَةَ الْغِفَارِيُّ، وَعُتْبَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِمَّنْ يَأْوِي إِلَيْهِمْ، وَيَبِيتُ مَعَهُمْ فِي الْمَسْجِدِ، وَكَانَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ أَيْضًا مِمَّنْ يَأْوِي إِلَيْهِمْ وَيَبِيتُ مَعَهُمْ وَأَبُو الدَّرْدَاءِ عُوَيْمِرُ بْنُ عَامِرٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الْجُهَنِيُّ، وَالْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيُّ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيُّ، وَثَوْبَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمُعَاذُ بْنُ الْحَارِثِ الْقَارِيُّ، وَالسَّائِبُ بْنُ خَلَّادٍ، وَثَابِتُ بْنُ وَدِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ قَالَ الْحَاكِمُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَلَّقْتُ هٰذِهِ الْأَسَامِيَ مِنْ أَخْبَارٍ كَثِيرَةٍ مُتَفَرِّقَةٍ فِيهَا ذِكْرُ أَهْلِ الصُّفَّةِ وَالنَّازِلِينَ مَعَهُمُ الْمَسْجِدَ، فَمِنْهُمْ مَنْ تَقَدَّمَتْ هِجْرَتُهُ مِثْلُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، وَسَلْمَانَ، وَبِلَالٍ، وَصُهَيْبٍ، وَالْمِقْدَادِ، وَغَيْرِهِمْ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَأَخَّرَتْ هِجْرَتُهُ فَسَكَنَ الْمَسْجِدَ فِي جُمْلَةِ أَهْلِ الصُّفَّةِ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَسْلَمَ عَامَ الْفَتْحِ، ثُمَّ وَرَدَ مَعَهُ وَقَعَدَ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ إِذْ لَمْ يَأْوِ بِالْمَدِينَةِ إِلَى أَهْلٍ وَلَا مَالٍ وَلَا يُعَدُّ فِي الْمُهَاجِرِينَ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِنَّ مِمَّا أَرْجُو مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ كُلَّ مَنْ جَرَى عَلَى سُنَّتِهِمْ فِي التَّوَكُّلِ وَالْفَقْرِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَنَّهُ مِنْهُمْ، وَمِمَّنْ يُحْشَرُ مَعَهُمْ، وَإِنَّ كُلَّ مَنْ أَحَبَّهُمْ، وَإِنْ كَانَ يَرْجِعُ إِلَى دُنْيَا وَثَرْوَةٍ فَمَرْجُوٌّ لَهُ ذٰلِكَ أَيْضًا لِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحَبَّ قَوْمًا حُشِرَ مَعَهُمْ

✧✧ حضرت عیاض بن سلیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتوں نے جو مجھے بتایا ہے اس کے مطابق میری امت میں بہترین لوگ وہ ہیں جو لوگوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت پر خوش ہوتے ہیں اور تنہائی میں اپنے رب کے عذاب کی شدت کے خوف سے روتے ہیں، صبح وشام پاکیزہ گھروں (یعنی) مساجد میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے

ہیں۔اپنی زبانوں کے ساتھ رغبت اورخوف سے اس کو پکارتے ہیں،اٹھتے، بیٹھتے اس کی بارگاہ میں دستِ دعادراز کرتے ہیں،ابتداء وانتہاء میں اپنے دلوں کے ساتھ اسی کی طرف متوجہ رہتے ہیں،وہ لوگوں پر بوجھ نہیں بنتے، بلکہ وہ اپنا بوجھ اپنے اوپر ہی ڈال کر رکھتے ہیں۔زمین پر چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کی طرح عاجزی اورانکساری کے ساتھ ننگے پاؤں چلتے ہیں،اطمنان کے ساتھ چلتے ہیں، وسیلہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کرتے ہیں،قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں قربانی پیش کرتے ہیں،بوسیدہ کپڑے پہنتے ہیں،اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر (ملائکہ) نگہبان حاضر رہتے ہیں اوروہ حفاظت کرنے والی نگاہوں میں ہوتے ہیں۔وہ اپنی فراست سے بندوں کو پہچان لیتے ہیں۔اور بلاد میں غوروفکر کرتے ہیں،ان کی ارواح دنیا میں ہوتی ہیں مگران کے دل آخرت (کی یاد) میں ہوتے ہیں۔ان کی خواہش صرف یہ ہوتی ہے کہ اپنی قبروں کے لئے سامان تیارکرلیں،اپنے راستے کی تیاری کرلیں،اوراپنے آپ کو (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) کھڑے ہونے کے لئے تیارکرلیں۔پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔

ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ (ابراھیم 14)

''یہ اس کیلئے ہے جو میرے حضور کھڑے ہونے ڈرے اورمیں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے''۔

(ترجمہ کنزالایمان،امام احمدرضا)

امام حاکم کہتے ہیں:ہمارے زمانے کے جن متصوفہ (تصوف کے دعویداروں) کا ان اوصاف پر عمل ہے، ان کو خوشخبری ہو کیونکہ وہ گزشتہ (اہل صفہ) لوگوں کے حقیقی پیروکار ہیں اور''صوفیاء''مسلمانوں کی ایک جماعت کا نام ہے،ان میں اچھے بھی ہیں اور برے بھی،اوراصل بات وہ نہیں ہے جو عوام الناس سمجھتے ہیں۔اگر پہلے طبقے کے اسلام اوررسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ان کے قرب کا لوگوں کو پتہ چل جائے تو ان کے متعلق عیب جوئی سے باز آجائیں۔

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں جو اہل صفہ تھے،ان کے اسمائے گرامی متعدد الگ الگ احادیث کے ذریعے پہنچے ہیں۔ اگر میں وہ تمام احادیث بیان کروں اوران سب کے الگ الگ متن تحریر کروں تو یہ کتاب بہت طویل ہوجائے گی،مزید برآں یہ کہ ان میں سے بعض کی سند ہماری اس کتاب کے معیار کے مطابق نہیں ہے۔چنانچہ ان تمام احادیث میں سے (اصحاب صفہ کے) نام مختصراً ذکر کررہاں ہوں۔

حضرت ابوعبداللہ فارسی رضی اللہ عنہ

حضرت ابوعبیدہ عامر بن عبداللہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالیقظان عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن مسعود الھذلی رضی اللہ عنہ

حضرت مقداد بن عمرو بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ (اسود بن عبدیغوث نے ان کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا تھا،اس وجہ سے ان کو مقداد بن الاسود الکندی بھی کہا جاتا ہے)

حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ

حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ

حضرت صہیب بن سنان بن عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ

حضرت زید بن خطاب (آپ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو کبشہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابومرثد کناز بن حصین العدوی رضی اللہ عنہ

حضرت صفوان بن بیضاء رضی اللہ عنہ

حضرت عبس بن جبر رضی اللہ عنہ

حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ

حضرت مسطح بن اثاثہ بن عباد بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

حضرت عکاشہ بن محصن الاسدی رضی اللہ عنہ

حضرت مسعود بن ربیع القاری رضی اللہ عنہ

حضرت سہیل بن عمرو کے آزاد کردہ غلام حضرت عمیر بن عوف رضی اللہ عنہ

حضرت عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ

حضرت سالم بن عمیر بن ثابت (یہ آہ وبکا کرنے والے صحابہ میں سے تھے اور انہی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی تھی

وَاَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا (التوبہ: 92)

''ان کی آنکھوں سے آنسو ابلتے ہوں اس غم سے کہ خرچ کا مقدور نہ پایا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

حضرت ابوالبشر کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ

حضرت خبیب بن یساف رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ

حضرت ابوذر جندب بن جنادہ الغفاری رضی اللہ عنہ

حضرت عتبہ بن مسعود الہذلی رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما عموماً ان کے پاس رہتے اور رات بھی انہی کے پاس گزارتے تھے، یونہی حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ، حضرت ابوالدرداء عویمر بن عامر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن زید الجہنی رضی اللہ عنہ، حضرت حجاج بن عمر اسلمی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن حارث القاری رضی اللہ عنہ، حضرت سائب بن

خلاد رضی اللہ عنہ، ثابت بن ودیعہ رضی اللہ عنہ بھی ان کے پاس آ کر ٹھہرتے تھے اور رات بھی یہیں گزارا کرتے تھے۔

امام حاکم کہتے ہیں: میں نے یہ مذکورہ بالا اسماء گرامی متفق احادیث سے اکٹھے کئے ہیں جن میں اہل صفہ اور ان کے ہمراہ مسجد میں ٹھہرنے والوں کے نام موجود ہیں ان میں کچھ ایسے ہیں جنہوں نے پہلے ہجرت کی مثلاً حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ، حضرت مقداد وغیرہم رضی اللہ عنہم ہیں۔ اور ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جنہوں نے بعد میں ہجرت کی اور وہ اہل صفہ کے ہمراہ مسجد میں ٹھہرے۔ ان میں کچھ وہ بھی ہیں جو فتح مکہ والے سال اسلام لائے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی مدینہ آ کر اہل صفہ میں شریک ہو گئے۔ کیونکہ یہ لوگ مدینہ میں اپنے رشتہ داروں اور اپنے مال کی طرف کچھ دھیان نہ دیتے تھے اور ان کا شمار مہاجرین میں بھی نہیں ہوتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں البتہ جہاد اور نیت باقی ہے اور بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ امید رکھتے ہیں کہ قیامت تک جو آدمی بھی ان کے راستے پر چلے، توکل اور فقر اختیار کرے گا وہ انہی میں سے شمار ہوگا۔ اور انہی کے ہمراہ ان کا حشر ہوگا۔ اور بے شک جو آدمی ان سے محبت کرے گا وہ اگرچہ دنیا اور اس کی دولت کا امیدوار ہی کیوں نہ ہو اس کیلئے بھی ہم یہی امید رکھتے ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی جس قوم سے محبت کرے گا اس کا حشر اسی قوم کے ہمراہ ہوگا۔

4295۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى مَعَاذُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مَعِيْنٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اُنْزِلَ بِالْمَدِيْنَةِ وَمَا كَانَ يَآ اَيُّهَا النَّاسُ فَبِمَكَّةَ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جن آیات میں

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

(کے الفاظ ہیں) وہ مدینہ میں نازل ہوئیں اور جن میں

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ

کے الفاظ ہیں، وہ مکہ میں نازل ہوئیں۔

4296۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَاَ وَكِيْعٌ اَنْبَاَ اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَاْنَا الْمُفَصَّلَ حِيْنًا وَّحَجَجْنَا بِمَكَّةَ لَيْسَ فِيْهَا يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے مکہ میں حج کے دوران اور اس کے علاوہ مختلف اوقات میں قرآن کریم کی آخری سات سورتیں پڑھی ہیں، ان میں کہیں بھی یاایھا الذین آمنوا کے الفاظ نہیں ہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

کِتَابُ الْمَغَازِیْ وَالسَّرَایَا

غزوہ اور جہاد کی کتاب

حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ اِمْلَآءً فِي ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ اِحْدٰى وَاَرْبَعِ مِائَةٍ كِتَابَ الْمَغَازِيْ وَالسَّرَايَا وَسَائِرِ الْوَقَائِعِ مِنَ الْهِجْرَةِ وَوَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى كُنْهِ مَا يَصِحُّ فِي هٰذَا الْكِتَابِ وَفِيْهِ اَخْبَارٌ كَثِيْرَةٌ مَدَارُهَا عَلٰى اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ تَفَرَّدَ بِاِخْرَاجِهَا مُسْلِمٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَقَدْ بَقِيَ عَلَيْهِمَا اَخْبَارٌ يَسِيْرَةٌ رُوَاتُهَا ثِقَاتٌ مِمَّنْ لَمْ يُخَرِّجُوْا عَنْهُمْ فَمِنْهَا

امام حاکم ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحافظ نے ذی الحج ۴۰۱ ہجری کو ہمیں یہ کتاب المغازی والسرایا املاء کروائی۔ اور رسول اللہ ﷺ کی ہجرت اور وفات کے بقیہ تمام واقعات جو اس کتاب میں صحیح قرار دے کر درج کئے گئے ہیں ان کے مفہوم کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے نقل کیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں بہت ساری احادیث ہیں لیکن ان تمام کو ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کیا ہے اور اس ان کو صرف امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے جبکہ کچھ روایات ایسی ہیں جن کے راوی تو ثقہ ہیں لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے ان کی روایات نقل نہیں کی ہیں۔ ان میں سے ایک حدیث یہ ہے:

4297۔ مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بْنُ اِسْحَاقَ وَحَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَا رَاَتْ عَاتِكَةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ قَبْلَ مَقْدَمِ ضَمْضَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ عَلٰى قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ بِثَلَاثِ لَيَالٍ رُؤْيَا فَاَصْبَحَتْ عَاتِكَةُ فَاَعْظَمَتْهَا فَبَعَثَتْ اِلٰى اَخِيْهَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَتْ لَهُ يَا اَخِي لَقَدْ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا اَفْزَعَتْنِي لَيَدْخُلَنَّ عَلٰى قَوْمِكَ مِنْهَا شَرٌّ وَبَلَاءٌ فَقَالَ وَمَا هِيَ فَقَالَتْ رَاَيْتُ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ اَنَّ رَجُلًا اَقْبَلَ عَلٰى بَعِيْرٍ لَهُ فَوَقَفَ بِالْاَبْطَحِ فَقَالَ انْفِرُوْا يَا آلَ غُدَرٍ لِمَصَارِعِكُمْ فِي ثَلَاثٍ فَاَرَى النَّاسَ اجْتَمَعُوْا اِلَيْهِ ثُمَّ اَرَى بَعِيْرَهُ دَخَلَ بِهِ الْمَسْجِدَ وَاجْتَمَعَ النَّاسُ اِلَيْهِ ثُمَّ مَثَلَ بِهِ بَعِيْرُهُ فَاِذَا هُوَ عَلٰى رَاْسِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ انْفِرُوْا يَا آلَ غُدَرٍ لِمَصَارِعِكُمْ فِي ثَلَاثٍ ثُمَّ اِنَّ بَعِيْرَهُ مَثَلَ بِهِ عَلٰى رَاْسِ اَبِي قُبَيْسٍ فَقَالَ انْفِرُوْا يَا آلَ غُدَرٍ لِمَصَارِعِكُمْ فِي ثَلَاثٍ ثُمَّ اَخَذَ صَخْرَةً فَاَرْسَلَهَا مِنْ رَاْسِ الْجَبَلِ فَاَقْبَلَتْ تَهْوِيْ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ فِي اَسْفَلِ الْجَبَلِ ارْفَضَّتْ فَمَا بَقِيَتْ دَارٌ مِنْ دُوْرِ قَوْمِكَ وَلَا بَيْتٌ اِلَّا دَخَلَ فِيْهِ بَعْضُهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذِهِ لَرُؤْيَا فَاكْتُمِيْهَا قَالَتْ وَاَنْتَ فَاكْتُمْهَا لَئِنْ

بَلَغَتْ هٰذِهِ قُرَيْشًا لَيُؤْذُونَنَا فَخَرَجَ الْعَبَّاسُ مِنْ عِنْدِهَا وَلَقِيَ الْوَلِيْدُ بْنُ عُتْبَةَ وَكَانَ لَهُ صَدِيْقًا فَذَكَرَهَا لَهُ وَاسْتَكْتَمَهُ اِيَّاهَا فَذَكَرَهَا الْوَلِيْدُ لِأَبِيْهِ فَتَحَدَّثَ بِهَا فَفَشَا الْحَدِيْثُ قَالَ الْعَبَّاسُ وَاللّٰهِ اِنِّي لَغَادٍ اِلَى الْكَعْبَةِ لِأَطُوْفَ بِهَا اِذْ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا اَبُوْ جَهْلٍ فِي نَفَرٍ مِّنْ قُرَيْشٍ يَتَحَدَّثُوْنَ عَنْ رُؤْيَا عَاتِكَةَ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ يَا اَبَا الْفَضْلِ مَتٰى حَدَثَتْ هٰذِهِ النَّبِيَّةُ فِيْكُمْ قُلْتُ وَمَا ذَاكَ قَالَ رُؤْيَا رَاَتْهَا عَاتِكَةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَمَا رَضِيْتُمْ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْ يَّتَنَبَّاَ رِجَالُكُمْ حَتّٰى تَنَبَّاَ نِسَاؤُكُمْ فَسَنَتَرَبَّصُ بِكُمْ هٰذِهِ الثَّلَاثَ الَّتِي ذَكَرَتْ عَاتِكَةُ فَاِنْ كَانَ حَقًّا فَسَيَكُوْنُ وَاِلَّا كَتَبْنَا عَلَيْكُمْ كِتَابًا اَنَّكُمْ اَكْذَبُ اَهْلِ بَيْتٍ فِي الْعَرَبِ فَوَاللّٰهِ مَا كَانَ اِلَيْهِ مِنِّي مِنْ كَبِيْرٍ اِلَّا اَنِّي اَنْكَرْتُ مَا قَالَتْ فَقُلْتُ مَا رَاَتْ شَيْئًا وَّلَا سَمِعَتْ بِهٰذَا فَلَمَّا اَمْسَيْتُ لَمْ تَبْقَ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِلَّا اَتَتْنِي فَقُلْنَ اَصَبَرْتُمْ لِهٰذَا الْفَاسِقِ الْخَبِيْثِ اَنْ يَّقَعَ فِي رِجَالِكُمْ ثُمَّ تَنَاوَلَ النِّسَاءَ وَاَنْتَ تَسْمَعُ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَكَ فِي ذٰلِكَ غَيْرَةٌ فَقُلْتُ قَدْ وَاللّٰهِ صَدَقْتُنَّ وَمَا كَانَ عِنْدِي فِي ذٰلِكَ مِنْ غَيْرَةٍ اِلَّا اَنِّي قَدْ اَنْكَرْتُ مَا قَالَ فَاِنْ عَادَ لَاَكْفِيَنَّهُ فَقَعَدْتُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ اَتَعَرَّضُهُ لِيَقُوْلَ شَيْئًا فَاُشَاتِمُهُ فَوَاللّٰهِ اِنِّي لَمُقْبِلٌ نَحْوَهُ وَكَانَ رَجُلًا حَدِيْدَ الْوَجْهِ جَدِيْدَ الْمَنْظَرِ حَدِيْدَ اللِّسَانِ اِذْ وَلّٰى نَحْوَ بَابِ الْمَسْجِدِ يَشْتَدُّ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ كُلَّ هٰذَا فَرَقًا مِنْ اَنْ اُشَاتِمَهُ وَاِذَا هُوَ قَدْ سَمِعَ مَا لَمْ اَسْمَعْ صَوْتَ ضَمْضَمِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهِ بِالْاَبْطَحِ قَدْ حَوَّلَ رَحْلَهُ وَشَقَّ قَمِيْصَهُ وَجَدَعَ بَعِيْرَهُ يَقُوْلُ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اللَّطِيْمَةَ اللَّطِيْمَةَ اَمْوَالُكُمْ مَعَ اَبِي سُفْيَانَ وَتِجَارَتُكُمْ قَدْ عَرَضَ لَهَا مُحَمَّدٌ وَّاَصْحَابُهُ فَالْغَوْثُ فَشَغَلَهُ ذٰلِكَ عَنِّي فَلَمْ يَكُنْ اِلَّا الْجَهَازُ حَتّٰى خَرَجْنَا فَاَصَابَ قُرَيْشًا مَا اَصَابَهَا يَوْمَ بَدْرٍ مِنْ قَتْلِ اَشْرَافِهِمْ وَاَسْرِ خِيَارِهِمْ فَقَالَتْ عَاتِكَةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَلَمْ تَكُنِ الرُّؤْيَا بِحَقٍّ وَعَابَكُمْ بِتَصْدِيْقِهَا قَلَّ مِنَ الْقَوْمِ هَارِبٌ فَقُلْتُمْ وَلَمْ اَكْذِبْ كَذَبْتُ وَاِنَّمَا يُكَذِّبُنَا بِالصِّدْقِ مَنْ هُوَ كَاذِبٌ وَذَكَرَ قِصَّةً طَوِيْلَةً

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ابن اسحاق اور عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ عاتکہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا نے ضمضم بن عمرو الغفاری کے مکہ میں قریش پر چڑھائی کرنے سے تین دن پہلے خواب دیکھا۔ جب صبح ہوئی تو حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا نے اس خواب کو معمولی سمجھا اور اپنے بھائی حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور کہا: اے میرے بھائی! میں نے رات کو ایک خواب دیکھا ہے، اس کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں اور مجھے ڈر ہے کہ کہیں آپ کی قوم پر کوئی آزمائش اور مصیبت نہ آ جائے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ کیا (خواب) ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے دیکھا ہے کہ ایک آدمی اپنے اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور (مقام) ابطح میں کھڑا ہو کر کہنے لگا: اے غدارو! باہر نکلو، تین دن بعد تمہارے ساتھ جنگ ہو گی۔ میں دیکھتی ہوں کہ وہ لوگ اس کے اردگرد جمع ہو جاتے ہیں، پھر میں دیکھتی ہوں کہ اس کا اونٹ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے اور لوگ اس کے اردگرد جمع ہو جاتے ہیں، پھر وہ اونٹ سمیت کعبہ کے اوپر ہوتا ہے اور کہتا ہے: اے غدر والو! تین دن میں تمہارا قتل ہو گا، پھر وہ اونٹ سمیت ابوقبیس (پہاڑ) پر ہوتا ہے اور کہتا ہے: اے غدر والو! باہر نکلو، تین دن میں تمہارا قتل ہو گا۔ پھر اس نے پہاڑ کی چوٹی سے ایک بھاری

پتھر گرا دیا، وہ نیچے کی جانب لڑھکتا آیا حتی کہ جب وہ پہاڑ کی گہرائی میں پہنچا تو پھٹ گیا تو تمہاری قوم کا کوئی گھر اور کوئی مکان ایسا نہیں ہوگا جس میں اس کے ذرات نہ پہنچے ہوں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم یہ خاص بات ہے، اس کو چھپا کر رکھنا۔ حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ بھی اس کو پوشیدہ رکھنا، کیونکہ اگر اس بات کی خبر قریش کو ہوگئی تو وہ مجھے تکلیف دیں گے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ وہاں سے نکلے اور اپنے دوست ولید بن عتبہ کے پاس گئے اور یہ خواب اس کو سنا دیا اور ساتھ ہی اس کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کرنے کی تاکید بھی کر دی، لیکن ولید نے یہ خواب اپنے والد کو بتا دیا، اور اس کے والد نے جگہ جگہ بیان کر دیا، اس وجہ سے یہ بات پھیل گئی، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں کل کعبۃ اللہ کا طواف کروں گا، لیکن جب میں مسجد میں داخل ہوا تو ابوجہل پوری ایک جماعت میں بیٹھا تھا اور ان میں اسی خواب کا تذکرہ ہو رہا تھا، ابوجہل نے کہا: اے ابوالفضل! تم میں یہ عورت کب سے نبی بن گئی ہے؟ میں نے کہا: کیا مطلب؟ اس نے کہا: وہی عاتکہ بنت عبدالمطلب کی خواب۔ اے بنی عبدالمطلب! کیا تمہیں اپنے مردوں کا دعوائے نبوت کافی نہ تھا کہ اب تمہاری عورتوں نے بھی نبوت کے دعوے شروع کر دیئے ہیں؟۔ ہم ان تین دنوں کا انتظار کر رہے ہیں، جن کا ذکر عاتکہ نے کیا ہے۔ کہ اگر (اس کا یہ خواب) حق ہوا تو ہو جائے گا ورنہ ہم تمہارے بارے میں یہ فیصلہ لکھ دیں گے کہ پورے عرب میں تمہارا گھرانہ سب سے زیادہ جھوٹا ہے (حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) خدا کی قسم! میرے لئے اس سے بڑھ کر تکلیف دہ کوئی بات نہیں ہوسکتی تھی۔ میں عاتکہ کے خواب سے مکر گیا اور میں نے کہہ دیا کہ نہ اُس نے کوئی خواب دیکھا ہے اور نہ میں نے اس سے کوئی بات سنی ہے۔ جب شام ہوئی تو بنی عبدالمطلب کی تمام عورتیں میرے پاس آئیں اور کہنے لگیں: تم نے اس فاسق خبیث کی باتیں سن کر بھی صبر کیا، اس نے تمہارے مردوں پر طعنہ زنی کی ہے اور تمہاری عورتوں پر بھی باتیں بنائیں اور تم (خاموش تماشائی بنے) سنتے رہے، تمہارے اندر غیرت نام کی کوئی چیز نہیں ہے؟ میں نے کہا: خدا کی قسم! سچ کہہ رہی ہو، اس معاملے میں واقعی مجھ میں غیرت نہیں تھی (یعنی غیرت تو تھی مگر میں اس پر بگڑ نہیں سکتا تھا) تو سوائے اس کے کہ میں اس بات سے ہی مکر جاتا میرے پاس کوئی چارہ نہ تھا لیکن اب اگر اس نے دوبارہ ایسی کوئی بات کہی تو میں اس کو بھرپور جواب دونگا۔ چنانچہ میں تیسرے دن ان کا مقابلہ کرنے کی نیت سے بیٹھا ہوا تھا کہ وہ کچھ بولے تو میں اس کو گالیاں دوں۔ خدا کی قسم! میں تو اس کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی لوہے کے چہرے والا، دیکھنے میں نیا اور تیز زبان والا مسجد کے دروازے کی جانب تیزی سے بڑھا، میں نے اپنے دل میں کہا: یا اللہ! اس پر لعنت کر، میں اس سے مقابلہ بازی نہیں کر سکتا اور وہ ضمضم بن عمرو کی آواز سن رہا تھا جو میں نہیں سن رہا تھا۔ وہ اونٹ پر سوار ''ابطح'' میں کھڑا تھا، اس نے اپنا کجاوہ اتارا، اپنی قمیص پھاڑی اور اپنے اونٹ کی ناک کاٹ ڈالی اور بولا: اے گروہ قریش! بازار میں آؤ، بازار میں آؤ۔ تمہارا مال ابوسفیان کے پاس ہے اور تمہاری تجارت کو محمد اور اس کے ساتھیوں نے روک رکھا ہے اور آؤ میری مدد کرو۔ تو وہ لوگ اسی سلسلہ میں مشغول ہوگئے، اور ہم تیاری کر کے وہاں سے نکل گئے۔ تو اس دن قریش کو اتنا نقصان پہنچا جتنا جنگ بدر میں پہنچا تھا۔ ان کے بڑے بڑے لوگوں کو قتل کر دیا گیا اور سرداروں کو گرفتار کیا گیا تو حضرت عاتکہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا نے کہا:

کیا میرا خواب سچا نہ تھا؟ اور اس کی تصدیق نے تمہیں نقصان دیا، قوم میں سے بہت کم لوگ بھاگ سکے۔

تو تم نے کہا: اور میں تمہارے جھٹلانے سے جھوٹی نہیں ہوگئی، کیونکہ سچائی کو جھوٹا ہی جھٹلاتا ہے پھر اس کے بعد مفصل قصہ بیان کیا۔

4298۔ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِسْحَاقَ الْبَغَوِیُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقِ الْقَاضِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ ثَابِتٍ حَدَّثَنِی بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی اَبُوْ صَخْرٍ عَنْ اَبِی مُعَاوِيَةَ الْبَجَلِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ مَا كَانَ مَعَنَا اِلَّا فَرَسَانِ فَرَسٌ لِلزُّبَيْرِ وَفَرَسٌ لِلْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ يَعْنِی يَوْمَ بَدْرٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ فَاِنَّ اَبَا ثَابِتٍ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَدِيْنِیُّ وَاَبُوْ صَخْرٍ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ الْبَجَلِیُّ عَمَّارُ الدُّهْنِیُّ وَكُلُّهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ ہمارے پاس (جنگ بدر کے دن) صرف دو گھوڑے تھے، ایک گھوڑا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا تھا اور ایک حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس میں جو ابو ثابت ہیں وہ "محمد بن عبید اللہ المدینی" ہیں۔ اور یہ تمام (محدثین) کے متفق علیہ راوی ہیں۔

4299۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰی مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنّٰی، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِیُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ كُلَّ ثَلَاثَةٍ عَلٰی بَعِيْرٍ، قَالَ: وَكَانَ عَلِیٌّ وَاَبُوْ لُبَابَةَ زَمِيْلَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَكَانَ اِذَا كَانَتْ عَقَبَتُهُ قُلْنَا: ارْكَبْ حَتّٰی نَمْشِیَ، فَيَقُوْلُ: مَا اَنْتُمَا بِاَقْوٰی مِنِّی، وَمَا اَنَا بِاَغْنٰی عَنِ الْاَجْرِ مِنْكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بدر کے دن تین تین آدمیوں کے لئے ایک ایک اونٹ تھا (اس موقع پر) حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی (پیدل چلنے کی) باری آتی تو ہم عرض کرتے کہ آپ سوار رہیں آپ کی باری ہم دیتے ہیں، تو آپ فرماتے: تم لوگ مجھ سے زیادہ طاقتور نہیں ہو اور تمہاری طرح مجھے بھی اجر کی ضرورت ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4299۔صحیح ابن حبان' کتاب السیر' باب التقلید والجرس للدواب' ذکر إباحة تعاقب الجماعة' حدیث4806:السنن الکبری للنسائی' کتاب السیر' الاعتقاب فی الدابة' حدیث8538:السنن الکبری للبیہقی -جماع أبواب وقت الحج والعمرة' جماع أبواب آداب السفر' باب الاعتقاب فی السفر' حدیث9728:مسند أحمد بن حنبل -ومن مسند بنی ہاشم' مسند عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ' حدیث3785:مسند الطیالسی -ما أسند عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حدیث348:مسند الحارث' کتاب المغازی' باب غزوة بدر' حدیث669:مسند أبی یعلی الموصلی' مسند عبد اللہ بن مسعود' حدیث5231:

4300۔ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى وَابُو الْحُسَيْنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ تَحَرَّوْهَا لِاِحْدٰى عَشْرَةَ يَبْقَيْنَ صَبِيحَتَهَا يَوْمَ بَدْرٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ شب قدر کے متعلق فرماتے ہیں: اس کو باقی ماندہ گیارہ راتوں میں ڈھونڈو، اور یہ یوم بدر کی صبح تھی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4301۔ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ وَابُو الْحُسَيْنِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْتَمِسُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ لِتِسْعَ عَشْرَةَ صَبِيحَةَ يَوْمِ بَدْرٍ "يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ" هٰذَا حَدِيثٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شبِ قدر کو اس رات میں تلاش کرو (جس سے اگلے دن) انیس (رمضان) کی صبح ہوتی ہے۔ یہی وہی دن ہے جب غزوۂ بدر ہوا تھا۔ (جس کے بارے میں قرآن نے یہ کہا ہے:)

"يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ"

"یہ فرق کرنے والا دن ہے جب دو گروہ ایک دوسرے کے مدمقابل آ گئے تھے"۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4302۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَبِي عِيسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْجُدِّيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَّاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ * كَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَوْمَ بَدْرٍ نَيِّفًا وَّثَمَانِينَ وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ نَيِّفًا وَّاَرْبَعِينَ وَمِائَتَيْنِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ بدر میں مہاجرین کی تعداد ۸۰ سے کچھ زیادہ تھی اور انصار ۲۴۰ سے زائد تھے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4303۔ اَخْبَرَنِي اَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِيلِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ اَبِي اُسَيْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ حِينَ صُفِفْنَا لِلْقِتَالِ لِقُرَيْشٍ وَصُفُّوا لَنَا: اِذَا اَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ بِالنَّبْلِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگِ بدر کے دن جب ہمارا اور قریش کا لشکر صف آراء ہو چکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کی کہ ''وہ جب تمہارے قریب آنے لگیں تو ان پر تیروں کی بوچھاڑ کردو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4304۔ اَخْبَرَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَانَا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ، قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَقُولُونَ فِي هَؤُلَاءِ الْاُسَارَى، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ: ايْتِ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْحَطَبِ فَاضْرِمْ نَارًا، ثُمَّ اَلْقِهِمْ فِيهَا، فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَطَعَ اللّٰهُ رَحِمَكَ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَادَتُهُمْ وَرُؤَسَاءُهُمْ قَاتَلُوكَ، وَكَذَّبُوكَ فَاضْرِبْ اَعْنَاقَهُمْ بَعْدُ، فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَشِيرَتُكَ وَقَوْمُكَ، ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ، فَقَالَتْ طَائِفَةٌ: الْقَوْلُ مَا قَالَ عُمَرُ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا تَقُولُونَ فِي هَؤُلَاءِ؟ اِنَّ مَثَلَ هَؤُلَاءِ كَمَثَلِ اِخْوَةٍ لَهُمْ كَانُوا مِنْ قَبْلِهِمْ، قَالَ نُوحٌ: رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا وَقَالَ مُوسَى: رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَى قُلُوبِهِمْ الْآيَةَ، وَقَالَ اِبْرَاهِيمُ: فَمَنْ تَبِعَنِي فَاِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَاِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ وَقَالَ عِيسَى: اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَاَنْتُمْ قَوْمٌ فِيكُمْ غِيلَةٌ فَلَا يَنْقَلِبَنَّ اَحَدٌ مِنْكُمْ اِلَّا بِفِدَاءٍ اَوْ بِضَرْبِ عُنُقٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَقُلْتُ: اِلَّا سُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ فَاِنَّهُ لَا يُقْتَلُ، وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَتَكَلَّمُ بِالْاِسْلَامِ فَسَكَتَ، فَمَا كَانَ يَوْمٌ اَخْوَفُ عِنْدِي اَنْ يُلْقَى عَلَيَّ حِجَارَةٌ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ يَوْمِي ذَلِكَ حَتَّى قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِلَّا سُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ بدر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے مشورہ لیا کہ ان جنگی قیدیوں کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کسی زیادہ ایندھن والی وادی میں آگ بھڑکا کر ان کو اس میں ڈال

4303-صحيح البخارى' كتاب الجهاد والسير' باب التحريض على الرمى' حديث2765:صحيح البخارى' كتاب المغازى' باب فضل من شهد بدرا' حديث3783:صحيح البخارى' كتاب المغازى' باب فضل من شهد بدرا' حديث3784:مستخرج أبى عوانة -مبتدأ كتاب الجهاد' بيان صفة حفر الخندق' حديث5552:سنن أبى داود' كتاب الجهاد' باب فى الصفوف' حديث2303:سنن أبى داود' كتاب الجهاد' باب فى سل السيوف عند اللقاء' حديث2304:السنن الكبرى للبيهقى' كتاب السير' جماع أبواب السير' باب سل السيوف عند اللقاء' حديث17182:مسند أحمد بن حنبل' مسند المكيين' حديث أبى أسيد الساعدى' حديث15767:المعجم الكبير للطبرانى' باب الميم' ما أسند أبو أسيد - حمزة بن أبى أسيد' حديث16333:دلائل النبوة للبيهقى' باب تحريض النبى صلى الله عليه وسلم على القتال يوم بدر' حديث924:

4304-الجامع للترمذى' أبواب الجهاد' باب ما جاء فى المشورة' حديث1681:

دیا جائے۔لیکن حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے اس مشورہ کو پسند نہ کیا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ان کے بڑوں اور سرداروں نے آپ سے لڑائی کی اور آپ کو جھٹلایا ہے، اس لئے ان سب کو قتل کر دیا جائے۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ آپ کی قوم اور آپ کا کنبہ ہے۔پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو سب لوگوں کی رائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے موافق ہوگئی۔پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: تم ان لوگوں کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ ان لوگوں کی مثالیں ان سے پہلے بھی ان جیسے لوگوں میں گزر چکی ہیں۔حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا:

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکَافِرِیْنَ دَیَّارًا (نوح:26)

''اے میرے رب! زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰی اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ (یونس:88)

''اے ربّ ہمارے! ان کے مال برباد کر دے اور ان کے دل سخت کر دے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا:

فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (ابراهیم:36)

''تو جس نے میرا ساتھ دیا وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہنا نہ مانا تو بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا:

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (المائدة:118)

''اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تو ہی غالب حکمت والا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اور تم ایسی قوم میں ہو جس میں دھوکا (کا خدشہ) موجود ہے۔اس لئے تم میں کوئی شخص فدیہ لئے یا قتل کئے بغیر واپس نہ پلٹے۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: سوائے سہیل بن بیضاء کے، کہ اس کو قتل نہ کیا جائے، کیونکہ میں نے اس کو اسلام کے حق میں (اچھی) گفتگو کرتے ہوئے سنا ہے۔لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔اس دن سے زیادہ مجھے کبھی اس بات کا خوف نہیں ہوا کہ مجھ پر آسمان سے پتھر برسیں گے حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمادیا: سوائے ''سہیل بن بیضاء'' کے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4305۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ بُکَیْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ، عَنْ یَحْیَی بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَدِمَ بِالْاَسَارٰی حِیْنَ قَدِمَ بِهِمُ الْمَدِیْنَةَ، وَسَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

عِنْدَ آلِ عَفْرَاءَ فِي مَنَاحَتِهِمْ عَلٰى عَوْفٍ، وَمُعَوِّذٍ ابْنَيْ عَفْرَاءَ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُضْرَبَ عَلَيْهِنَّ الْحِجَابُ، قَالَتْ سَوْدَةُ: فَوَاللّٰهِ اِنِّي لَعِنْدَهُمْ اِذْ اُتِيْنَا، فَقِيلَ: هٰؤُلاءِ الاُسَارٰى قَدْ اُتِيَ بِهِمْ، فَرَجَعْتُ اِلٰى بَيْتِي، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ، فَاِذَا اَبُو يَزِيدَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِي نَاحِيَةِ الْحُجْرَةِ، وَيَدَاهُ مَجْمُوعَتَانِ اِلٰى عُنُقِهِ بِحَبْلٍ، فَوَاللّٰهِ مَا مَلَكْتُ حِينَ رَاَيْتُ اَبَا يَزِيدَ كَذٰلِكَ، اَنْ قُلْتُ: اَبَا يَزِيدَ، اُعْطِيتُمْ بِاَيْدِيكُمْ اَلا مُتُّمْ كِرَامًا؟ فَمَا انْتَبَهْتُ اِلَّا بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَيْتِ: يَا سَوْدَةُ، عَلَى اللّٰهِ وَعَلٰى رَسُوْلِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا مَلَكْتُ حِينَ رَاَيْتُ اَبَا يَزِيدَ مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ اِلٰى عُنُقِهِ بِالْحَبْلِ اَنْ قُلْتُ مَا قُلْتُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

وَقَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رِجَالًا مِنَ الْاَنْصَارِ اسْتَاْذَنُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ائْذَنْ لَنَا فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ اُخْتِنَا الْعَبَّاسِ فِدَاءَهُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا تَذَرُنَ دِرْهَمًا

✧✧ حضرت یحییٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں ''جب قیدیوں کو مدینہ منورہ لایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا آل عفراء میں، عفراء کے دونوں بیٹوں عوف اور معوذ کی میت پر رو رہی تھی (یہ واقعہ پردہ کے احکام نازل ہونے سے پہلے کا ہے) سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب قیدیوں کو لایا گیا تو میں اس وقت وہیں پر تھی، ہمیں بتایا گیا کہ یہ قیدی لائے گئے ہیں، میں اپنے گھر کی طرف لوٹ گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میرے حجرہ میں تھے۔ (لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی کا مجھے پتہ نہ تھا) میں نے دیکھا کہ ابویزید سہیل بن عمر کے ہاتھ رسی کے ساتھ اس کی گردن پر باندھ کر ایک کونے میں کھڑا کیا ہوا تھا۔ خدا کی قسم! ابویزید کی یہ حالت دیکھ کر مجھ سے رہا نہ گیا اور میں نے کہہ دیا: اے ابویزید! اللہ نے تمہیں ہاتھ دیئے ہیں، اس لئے عزت کی موت مرنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سودہ! کیا تم اللہ اور اس کے رسول کے خلاف (ہدایت دے رہی ہو؟) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس آواز سے مجھے پتہ چلا کہ گھر میں آپ موجود ہیں۔ میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، ابویزید کے رسی کے ساتھ گردن پر بندھے ہوئے ہاتھ دیکھ کر مجھ سے رہا نہیں گیا اور میں نے جو کچھ بولنا تھا بول دیا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔ تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن فلیح کے ذریعے موسیٰ بن عقبہ کے واسطے سے ابن شہاب کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

4305-صحيح البخارى' كتاب العتق' باب إذا أسر أخو الرجل' حديث2420:صحيح البخارى' كتاب الجهاد والسير' باب فداء المشركين' حديث2904:صحيح البخارى' كتاب المغازى' باب شهود الملائكة بدرا' حديث3812:صحيح ابن حبان' كتاب السير' باب التقليد والجرس للدواب' ذكر مبادرة الأنصار' حديث4868:السنن الكبرى للبيهقى' كتاب اللقطة' باب ذكر بعض من صار مسلما بإسلام أبويه أو أحدهما من' حديث11359:المعجم الأوسط للطبرانى' باب العين' من اسمه : عبيد الله' حديث4726:

فرماتے ہیں کہ کچھ انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمیں اجازت عطا فرمائیں کہ ہم اپنے بھانجے عباس کا فدیہ معاف کرنا چاہتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم! ایک درہم بھی نہیں چھوڑا جائے گا۔

4306۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَانَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ اَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ اَسَارَاهُمْ، بَعَثَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فِدَاءِ اَبِي الْعَاصِ بِمَالٍ فِيهِ قِلَادَةٌ كَانَتْ خَدِيجَةُ اَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلٰى اَبِي الْعَاصِ حِينَ بَنٰى عَلَيْهَا، فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً، وَقَالَ: اِنْ رَاَيْتُمْ اَنْ تُطْلِقُوا لَهَا اَسِيرَهَا وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَخَذَ عَلَيْهِ، وَوَعَدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُخَلِّيَ زَيْنَبَ اِلَيْهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجْهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب اہل مکہ نے اپنے قیدیوں کے فدیے بھیجے تو حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالعاص کے فدیہ کے لئے جو مال بھیجا اس میں وہ ہار بھی تھا جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان کو ابوالعاص کے ساتھ شادی کے موقع پر دیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ہار دیکھا تو آپ پر بہت شدید رقت طاری ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم مناسب سمجھو تو اس کے قیدی کو رہا کر دو اور اس کا فدیہ بھی واپس بھیج دو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے عہد لیا تھا اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ وہ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کو آپ کے پاس آنے دیں گے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4307۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَا اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَعْنِي بِالْفُرْقَانِ يَوْمَ بَدْرٍ يَوْمَ فَرَقَ اللّٰهُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے ارشاد

اِنْ كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَا اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ (الانفال: 41)

''اگر تم ایمان لائے ہو اللہ پر اور اس پر جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلہ کے دن اتارا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

کے متعلق فرماتے ہیں: اس میں فرقان سے مراد ''بدر'' کا دن ہے، جس دن اللہ تعالیٰ نے حق اور باطل کے درمیان فرق کر دیا تھا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4308- اَخْبَرَنِى اَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ الْمَكِّيُّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رَفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ انْكَفَا الْمُشْرِكُونَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَوُوا حَتّٰى اُثْنِيَ عَلٰى رَبِّى عَزَّ وَجَلَّ، فَصَارُوا خَلْفَهُ صُفُوفًا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ، اللّٰهُمَّ لا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ، وَلا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ، وَلا هَادِىَ لِمَنْ اَضْلَلْتَ، وَلا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ، وَلا مُعْطِىَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلا مُقَرِّبَ لَمَّا بَعَّدْتَ، وَلا مُبَاعِدَ لِمَّا قَرَّبْتَ، اللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ، اللّٰهُمَّ اِنِّى اَسْاَلُكَ النَّعِيمَ الْمُقِيمَ الَّذِى لا يَحُولُ وَلا يَزُولُ، اللّٰهُمَّ اِنِّى اَسْاَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ، اللّٰهُمَّ عَائِذٌ مِنْ شَرِّ مَا اَعْطَيْتَنَا، وَشَرِّ مَا مَنَعْتَنَا، اللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيمَانَ وَزَيِّنْهُ فِى قُلُوبِنَا، وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ، وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِينَ، اللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ، وَاَحْيِنَا مُسْلِمِيْنَ، وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِينَ غَيْرَ خَزَايَا وَلا مَفْتُونِينَ، اللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ اِلٰهَ الْحَقِّ آمِينَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبید بن رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جنگ احد کے دن مشرکوں کو شکست ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صف بستہ ہو جاؤ تا کہ میں اپنے ربّ عزوجل کی حمد وثناء بیان کروں۔ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں بنالیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا مانگنا شروع کی ''اے اللہ! تمام تر حمد صرف تیرے ہی لئے ہے، اے اللہ! تو جسے پھیلا دے، اس کو کوئی سمیٹنے والا نہیں ہے اور جس کو تو سمیٹ دے اس کو کوئی پھیلانے والا نہیں ہے۔ جس کو تو گمراہ کر دے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے اور جس کو تو ہدایت دے دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے۔ جس سے تو روک لے اس کو کوئی دینے والا نہیں ہے اور جس کو تو دے دے اس سے کوئی روکنے والا نہیں ہے۔ جس کو تو دور کر دے اس کو کوئی قریب کرنے والا نہیں ہے اور جس کو تو قریب کر لے اس کو کوئی دور کرنے والا نہین ہے۔ اے اللہ! ہم پر اپنی برکتیں، رحمتیں، اپنا فضل اور اپنا رزق عام کر دے، اے اللہ! میں تجھ سے قائم رہنے والی وہ نعمتیں مانگتا ہوں جو نہ پرانی ہوں، نہ ختم ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے خوف والے دن، امن کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! تو نے ہمیں جو کچھ عطا کیا، اس کے شر سے، اور جو کچھ ہم سے روکا اس کے شر سے اپنی پناہ عطا فرما۔ اے اللہ! ہمیں ایمان سے محبت عطا فرما اور ہمارے دلوں میں اس کو مزین فرما اور ہمیں کفر، فسق اور نافرمانی سے نفرت عطا فرما اور ہمیں ہدایت یافتگان میں شامل فرما۔ اے اللہ! ہمیں مسلمان زندہ رکھ اور حالت اسلام پر ہی وفات عطا فرما

4308- السنن الكبرى للنسائي كتاب عمل اليوم والليلة' الاستنصار عند اللقاء' حديث10052: مسند أحمد بن حنبل' مسند المكيين' حديث عبد الله الزرقي' حديث15221: البحر الزخار مسند البزار' حديث رفاعة بن رافع' حديث3142: المعجم الكبير للطبراني' باب الذال' رفاعة بن رافع الزرقي الأنصاري عقبي بدري' حديث4416: المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب المغازي والسرايا' حديث4255:

اور ہمیں ذلیل کئے بغیر اور آزمائش میں ڈالے بغیر صالحین میں شامل فرما۔ اے اللہ! ان کافروں کو ہلاک فرما جو تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیری راہ سے روکتے ہیں اور ان پر اپنا برحق قہر نازل فرما۔ آمین

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4309۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ، قَالَ: وَزَعَمَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِسَيْفِهِ يَوْمَ اُحُدٍ قَدِ انْحَنَى، فَقَالَ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: هَاكِي السَّيْفَ حُمَيْدًا، فَاِنَّهَا قَدْ شَفَتْنِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَئِنْ كُنْتَ اَجَدْتَ الضَّرْبَ بِسَيْفِكَ لَقَدْ اَجَادَهُ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ، وَاَبُو دُجَانَةَ، وَعَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْاَفْلَحُ، وَالْحَارِثُ بْنُ الصِّمَّةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيحٌ فِي الْمَغَازِي

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: احد کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی خمدار تلوار لائے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اس تلوار کی تعریف کرو کیونکہ اس نے مجھے کامیاب کیا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو نے تلوار کی وجہ سے اچھا جہاد کیا ہے تو سہل بن حنیف، ابودجانہ، عاصم بن ثابت الافلح اور حارث بن صمہ نے بھی بہت اچھی لڑائی کی ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ مغازی میں مذکورہ حدیث کی ایک صحیح حدیث شاہد ہے (جو کہ درج ذیل ہے۔)

4310۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَى فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ سَيْفَهُ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ، اغْسِلِي عَنْ هٰذَا الدَّمِ، فَاَعْطَاهَا عَلِيٌّ سَيْفَهُ، فَقَالَ: وَهٰذَا فَاغْسِلِي عَنْهُ دَمَهُ، فَوَاللّٰهِ لَقَدْ صَدَقَنِي الْيَوْمَ الْقِتَالَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَئِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ الْقِتَالَ الْيَوْمَ لَقَدْ صَدَقَ مَعَكَ الْقِتَالُ الْيَوْمَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ، وَسِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ اَبُو دُجَانَةَ قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ نَاوَلَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ السَّيْفَ: اَفَاطِمُ هَاكِي السَّيْفَ غَيْرَ ذَمِيمٍ فَلَسْتُ بِرِعْدِيدٍ وَلَا بِلَئِيمٍ لَعَمْرِي لَقَدْ اَعْذَرْتُ فِي نَصْرِ اَحْمَدَ وَمَرْضَاتِ رَبٍّ بِالْعِبَادِ رَحِيمِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جنگ احد سے) لوٹ کر آئے تو اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنی تلوار دی اور فرمایا: بیٹی! اس سے یہ خون صاف کر دو، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی تلوار ان کو دی اور کہا: اس سے بھی خون دھو ڈالو۔ خدا کی قسم! آج اس نے مجھے قتال میں سچا کر دیا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر آج تو نے لڑائی کا حق

ادا کیا ہے تو آج تیرے ساتھ ساتھ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ اور سماک بن خرشہ ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے بھی لڑائی کا حق ادا کیا ہے۔ ابن اسحاق کہتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تلوار تھمائی تو کہا:

اے فاطمہ اس تلوار کو صاف کرو، اس میں کوئی عیب نہیں ہے، اور میں نہ بزدل ہوں، نہ کمینہ ہوں۔

مجھے میری عمر کی قسم! میں نے احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنے اور بندوں پر رحم کرنے والے خدائے رؤف رحیم کی رضا جوئی میں کوئی کمی نہیں کی۔

4311- اَخْبَرَنِي اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْقَنْطَرِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُو اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَيُّوبَ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ الطَّلْحِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِيهِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ ارْتَجَزْتُ بِهٰذَا الشِّعْرِ: نَحْنُ حَمَاةُ غَالِبٍ وَمَالِكٍ نَذُبُّ عَنْ رَسُوْلِنَا الْمُبَارَكِ نَضْرِبُ عَنْهُ الْيَوْمَ فِي الْمُعَارِكْ ضَرْبَ صِفَاحِ الْكَوْمِ فِي الْمَبَارِكِ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ، قَالَ لِحَسَّانَ: قُلْ فِي طَلْحَةَ، فَاَنْشَاَ حَسَّانُ، وَقَالَ: طَلْحَةُ يَوْمَ الشِّعْبِ آسَى مُحَمَّدًا عَلٰى سَالِكٍ ضَاقَتْ عَلَيْهِ وَشَقَّتْ يَقِيهِ بِكَفَّيْهِ الرِّمَاحَ وَاَسْلَمَتْ اَشَاجِعُهُ تَحْتَ السُّيُوفِ فَشُلَّتْ وَكَانَ اِمَامَ النَّاسِ اِلَّا مُحَمَّدًا اَقَامَ رَحَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى اسْتَقَلَّتْ

✧✧ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ احد کے دن میں نے یہ رجزیہ اشعار پڑھے تھے:

ہم غالب اور مالک کے حمایتی ہیں، ہم اپنے برکت والے رسول کا دفاع کرتے ہیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد کے دن واپس آئے تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: طلحہ رضی اللہ عنہ کی تعریف میں کچھ کہو، تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے درج ذیل اشعار پڑھے

طلحہ نے شعب کے دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمدردی کی، ایک ایسے موقع پر جب ان پر تنگی ہو چکی تھی اور پھٹ چکی تھی

وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ نیزوں سے بچاتے رہے اور ان کی انگلیاں شل ہو گئیں، اور ان کے بہادر تلواروں کے نیچے بھی محفوظ رہے۔

وہ لوگوں کے امام ہیں سوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے، انہوں نے اسلام کے گھمسان کے معرکے میں آخر تک ثابت قدمی کا ثبوت دیا۔

4312- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: فَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ذَهَبَ لِيَنْهَضَ اِلَى الصَّخْرَةِ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

4312-صحيح ابن حبان كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر طلحة بن عبيد الله التيمي رضوان الله عليه وقد فعل' حديث7089:الجامع للترمذي" أبواب الجهاد' باب ما جاء في الدرع' حديث1659 :السنن الكبرى للبيهقي كتاب قسم الفيء والغنيمة' جماع أبواب تفريق ما أخذ من أربعة أخماس الفيء غير الموجف' باب إعطاء الفيء على الديوان ومن يقع به البداية' حديث12242 :مسند أحمد بن حنبل' مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند باقي العشرة المبشرين بالجنة - مسند الزبير بن العوام رضي الله عنه' حديث1383 :المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب المغازي والسرايا' حديث4264:

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ظَاهَرَ بَیْنَ دِرْعَیْنِ، فَلَمْ یَسْتَطِعْ اَنْ یَنْهَضَ اِلَیْهَا، فَجَلَسَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ تَحْتَهُ، فَنَهَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اسْتَوَی عَلَیْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَوْجَبَ طَلْحَةُ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ حملہ کرنے کے لئے چٹان کی طرف بڑھے، اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو زرہیں پہن رکھی تھیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس چٹان کی طرف نہ چڑھ سکے۔ تو حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیٹھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اوپر چڑھ کر چٹان پر چڑھ گئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طلحہ رضی اللہ عنہ نے واجب کر لی (یعنی طلحہ رضی اللہ عنہ جنتی ہو گیا)

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4313۔ اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِیْسٰی حَدَّثَنَا بْنُ الْمُبَارَكِ اَنْبَاَ اِسْحَاقُ بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنِی مُوْسٰی بْنُ طَلْحَةَ اَنَّ طَلْحَةَ رَجَعَ بِسَبْعٍ وَّثَلَاثِیْنَ اَوْ خَمْسٍ وَّثَلَاثِیْنَ بَیْنَ ضَرْبَةٍ وَّطَعْنَةٍ وَّرَمْیَةٍ تَرْصَعُ جَبِیْنُهُ وَقُطِعَتْ سَبَابَتُهُ وَشَلَّتِ الْاِصْبَعُ الَّتِیْ تَلِیْهَا

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ واپس آئے تو ان کے بدن پر تلوار، نیزہ اور تیروں کے ۳۵ یا ۳۷ زخم موجود تھے، ان کی پیشانی زخمی تھی، شہادت کی انگلی کٹ چکی تھی اور اس کے ساتھ والی انگلیاں شل ہو چکی تھیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4314۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ بُكَیْرٍ، عَنْ اِسْحَاقَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِیْهَا سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا جَالَ النَّاسُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْجَوْلَةَ یَوْمَ اُحُدٍ، تَنَحَّیْتُ فَقُلْتُ: اَذُوْدُ عَنْ نَفْسِی، فَاِمَّا اَنْ اُسْتَشْهَدَ، وَاِمَّا اَنْ اَنْجُوَ حَتّٰی اَلْقَی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَبَیْنَا اَنَا كَذٰلِكَ اِذَا بِرَجُلٍ مُخَمَّرٍ وَجْهُهُ مَا اَدْرِی مَنْ هُوَ، فَاَقْبَلَ الْمُشْرِكُوْنَ حَتّٰی قُلْتُ: قَدْ رَكِبُوْهُ، مَلَاَ یَدَهُ مِنَ الْحَصَی، ثُمَّ رَمٰی بِهِ فِی وُجُوْهِهِمْ فَنَكَبُوْا عَلٰی اَعْقَابِهِمُ الْقَهْقَرٰی، حَتّٰی یَاْتُوا الْجَبَلَ فَفَعَلَ ذٰلِكَ مِرَارًا، وَلَا اَدْرِی مَنْ هُوَ وَبَیْنِی وَبَیْنَهُ الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ، فَبَیْنَا اَنَا اُرِیْدُ اَنْ اَسْاَلَ الْمِقْدَادَ عَنْهُ اِذْ قَالَ الْمِقْدَادُ: یَا سَعْدُ، هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْكَ، فَقُلْتُ: وَاَیْنَ هُوَ؟ فَاَشَارَ لِی الْمِقْدَادُ اِلَیْهِ، فَقُمْتُ، وَلَكَاَنَّهُ لَمْ یُصِبْنِی شَیْءٌ مِنَ الْاَذٰی، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَیْنَ كُنْتَ الْیَوْمِ یَا سَعْدُ؟ فَقُلْتُ: حَیْثُ رَاَیْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَجْلَسَنِی اَمَامَهُ، فَجَعَلْتُ اَرْمِی، وَاَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ سَهْمَكَ فَارْمِ بِهِ عَدُوَّكَ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ، اللّٰهُمَّ سَدِّدْ لِسَعْدٍ رَمْیَتَهُ، اِیْهًا سَعْدُ، فِدَاكَ اَبِی وَاُمِّی، فَمَا مِنْ سَهْمٍ اَرْمِی بِهِ اِلَّا قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ سَدِّدْ رَمْيَتَهُ، وَاَجِبْ دَعْوَتَهُ، اِيهًا سَعْدُ حَتّٰى اِذَا فَرَغْتُ مِنْ كِنَانَتِي، نَثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي كِنَانَتِهِ، فَنَبَلَنِي سَهْمًا نَضِيًّا، قَالَ: وَهُوَ الَّذِي قَدْ رَيَّشَ، وَكَانَ اَشَدَّ مِنْ غَيْرِهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ: اِنَّ السِّهَامَ الَّتِي رَمٰى بِهَا سَعْدٌ يَوْمَئِذٍ كَانَتْ اَلْفَ سَهْمٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ احد کے دن لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے منتشر ہو گئے تو میں ایک طرف ہٹ گیا اور میں نے سوچا کہ میں اپنا دفاع خود کرتے ہوئے (آگے بڑھوں) حتی کہ یا تو میں شہید ہو جاؤں یا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنے میں کامیاب ہو جاؤں۔ (میں نے آگے بڑھنا شروع کر دیا) اسی دوران میں نے ایک آدمی کو دیکھا جس نے اپنے چہرے کو ڈھانپ رکھا تھا۔ میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کون ہے۔ ادھر مشرکوں نے پیش قدمی شروع کر دی حتی کہ میں نے سوچا کہ وہ اس آدمی پر حملہ کر دیں گے۔ اس نے اپنے ہاتھ میں کنکریاں لیں اور ان (مشرکین) کے چہروں پر پھینک دیں، تو وہ انہیں قدموں پر پیچھے ہٹ گئے حتی کہ وہ یہاں تک پہنچ گئے۔ اس نے کئی مرتبہ اسی طرح کیا، مجھے ابھی تک بھی پتہ نہ تھا کہ یہ کون ہے، اس وقت میرے اور اس کے درمیان حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ موجود تھے، میں مقداد سے اس کے بارے میں پوچھنا ہی چاہتا تھا کہ مقداد خود ہی بول پڑے: اے اسود! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں بلا رہے ہیں۔ میں نے پوچھا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ تو مقداد نے مجھے اشارے سے بتا دیا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آ گیا لیکن مجھے کسی قسم کا کوئی زخم نہیں آیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سعد! آج تم کہاں تھے؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں آپ دیکھ رہے تھے۔ آپ نے مجھے اپنے آگے بٹھا لیا، میں نے تیر اندازی شروع کر دی اور ساتھ ہی یہ دعا بھی مانگ رہا تھا ''اے اللہ! یہ تیرا تیر ہے، تو یہ اپنے دشمن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کو مار''۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں کہتے تھے ''اے اللہ! سعد کی دعا قبول فرما، اے اللہ! سعد کا نشانہ ٹھیک لگا''۔ اے سعد! بالکل ٹھیک (کر رہے ہو) تجھ پر میرے ماں باپ فدا ہوں، میں جب بھی تیر پھینکتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ''اے اللہ! اس کا نشانہ ٹھیک لگا، اس کی دعا قبول فرما۔ سعد بالکل ٹھیک (کر رہے ہو) حتی کہ میرا ترکش خالی ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ترکش جھاڑ کر ایک نضیب مجھے تھما دیا (راوی) کہتے ہیں: نضیب اس تیر کو کہتے ہیں جو پَر کے بغیر ہو۔ تاہم یہ دوسروں کی بہ نسبت زیادہ سخت ہوتا ہے۔ زہری کہتے ہیں: اس دن حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پورے ایک ہزار تیر برسائے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4315ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ يَحْيٰى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا جَالَ النَّاسُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ كُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَصُرْتُ بِهِ مِنْ سَعْدُ فَاِذَا اَنَا بِرَجُلٍ قَدِ اعْتَنَقَنِي مِنْ خَلْفِي مِثْلَ الطَّيْرِ يُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ

بْنُ الْجَرَّاحِ وَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ يَرْفَعُهُ مَرَّةً وَّيَضَعُهُ أُخْرَى فَقُلْتُ أَمَّا إِذَا أَخْطَأَنِي لِأَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَجِيءُ طَلْحَةُ فَذَاكَ أَنَا وَأَمْرٌ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِ فَإِذَا طَلْحَةُ يَرْفَعُهُ مَرَّةً وَّيَضَعُهُ أُخْرَى وَإِذَا بِطَلْحَةَ سِتٌّ وَّسِتُّوْنَ جِرَاحَةً وَّقَدْ قُطِعَتْ إِحْدَاهُنَّ أَكْحُلُهُ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ضُرِبَ عَلَى وَجْنَتَيْهِ فَلَزِقَتْ حَلْقَتَانِ مِنْ حَلَقِ الْمِغْفَرِ فِي وَجْنَتَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى أَبُوْ عُبَيْدَةَ مَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاشَدَنِي اللّٰهُ لَمَا أَنْ خَلَّيْتُ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَزَعَ إِحْدَاهُمَا بِثَنِيَّتِهِ فَمَدَّهَا فَنَدَرَتْ وَنَدَرَتْ ثَنِيَّتَهُ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى الْأُخْرَىٰ فَنَاشَدَنِيَ اللّٰهُ لَمَا أَنْ خَلَّيْتُ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَزَهَا بِالثَّنِيَّةِ الْأُخْرَى فَمَدَّهَا فَنَدَرَتْ وَنَدَرَتْ ثَنِيَّتَهُ فَكَانَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ أَثْرَمَ الثَّنَايَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ احد کے دن جب لوگ تتر بتر ہو گئے تو سب سے پہلے میں آپ کے پاس پہنچا۔ تو میں نے دور سے دیکھا کہ ایک آدمی میرے پیچھے سے پرندے کی لپکتا آ رہا تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آ رہا تھا یہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر میں نے ایک اور آدمی کو دیکھا وہ کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھا لیتا اور کبھی چھوڑ دیتا تھا، میں نے سوچا کہ مجھے موقع ملا تو میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوں گا اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچوں گا۔ یہ سوچتے ہوئے ہم ان کے قریب پہنچے تو وہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ تھے جو حضور علیہ السلام کو کبھی اٹھا لیتے تھے اور کبھی چھوڑ دیتے تھے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو ۶۶ زخم آ چکے تھے اور ان کے بازو کی ایک رگ بھی کٹ چکی تھی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ کے رخسارے زخمی تھے اور خود کی دو کڑیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک میں پیوست ہو چکی تھیں، جب حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت دیکھی تو انہوں نے مجھے اللہ کی قسم دے کر کہا کہ میں اس کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان سے ہٹ جاؤں، پھر انہوں نے اپنے دانتوں سے پکڑ کر ایک کڑی کو کھینچا، کڑی تو نکل گئی لیکن ساتھ ساتھ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا ایک دانت بھی ٹوٹ گیا، پھر انہوں نے دوسری کڑی دیکھی تو پھر مجھے قسم دے کر کہا کہ میں اس کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان سے ہٹ جاؤں۔ انہوں نے دوسرے دانت کے ساتھ دوسری کڑی کو کھینچا (اب کی بار بھی) کڑی نکل گئی اور ان کا دوسرا دانت بھی ٹوٹ گیا۔ چنانچہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ''اثرم الثنایا'' تھے (اثرم الثنایا اس آدمی کو کہتے ہیں جس کے سامنے والے دونوں دانت جڑ سے ٹوٹے ہوئے ہوں)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4316- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ فَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ * أَنَّ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَنْظُرُ إِلَى هِنْدِ بِنْتِ عُتْبَةَ وَصَوَاحِبِهَا مُشَمِّرَاتٍ هَوَارِبَ مَا دُوْنَ أَخْذِهِنَّ قَلِيْلٌ وَّلَا كَثِيْرٌ إِذْ مَالَتِ الرُّمَاةُ إِلَى الْعَسْكَرِ حَتّٰى كَشَفْنَا الْقَوْمَ عَنْهُ يُرِيْدُوْنَ النَّهْبَ وَخَلَّوْا ظُهُوْرَنَا لِلْخَيْلِ فَأُتِيْنَا مِنْ أَدْبَارِنَا وَصَرَخَ صَارِخٌ أَلَا أَنَّ مُحَمَّدًا قُتِلَ فَانْكَفَأْنَا وَانْكَفَأَ الْقَوْمُ بَعْدَ أَنْ أَصَبْنَا اللِّوَاءَ حَتّٰى مَا يَدْنُوْ مِنْهُ أَحَدٌ مِنَ

الْقَوْمِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! میں نے ہند بنت عتبہ اور اس کی ساتھیوں کو دیکھا کہ وہ تھوڑی یا زیادہ کوئی بھی چیز لئے بغیر تیزی سے دوڑتی جارہی تھیں اور تیرانداز میدانِ جنگ میں آگئے حتی کہ ہم نے قوم کو وہاں سے بھگا دیا، یہ لوگ مالِ غنیمت لوٹنے کا ارادہ رکھتے تھے اور انہوں نے ہماری پشت گھڑسواروں کیلئے خالی چھوڑ دی تو ہماری پشت کی جانب سے ہم پر حملہ ہوگیا۔ ادھر ایک آدمی نے چیخ کر کہا: خبردار! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو شہید کر دیا گیا ہے۔ (یہ خبر سن کر) ہم منتشر ہوگئے اور قوم بھی منتشر ہوگئی۔ حالانکہ اس سے پہلے ہم علم تک پہنچ چکے تھے۔ اس کے بعد پوری قوم میں سے کوئی بھی علم کے قریب نہ پہنچ سکا۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4317- حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ قَيْسٍ كَانَ لَـهُ رَبًّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَمْنَعُهُ ذٰلِكَ الرَّبُّ مِنَ الْاِسْلَامِ حَتّٰى يَاْخُذَهُ، فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ بِاُحُدٍ، فَقَالَ: اَيْنَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ؟ فَقِيلَ بِاُحُدٍ، فَقَالَ: اَيْنَ بَنُو اَخِيهِ؟ قِيلَ: بِاُحُدٍ، فَسَاَلَ عَنْ قَوْمِهِ، قَالُوا: بِاُحُدٍ، فَاَخَذَ سَيْفَهُ وَرُمْحَهُ، وَلَبِسَ لَامَّتَهُ، ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰى اُحُدٍ، فَلَمَّا رَآهُ الْمُسْلِمُونَ قَالُوا: اِلَيْكَ عَنَّا يَا عَمْرُو، قَالَ: اِنِّي قَدْ آمَنْتُ، فَحَمَلَ فَقَاتَلَ، فَحُمِلَ اِلٰى اَهْلِهِ جَرِيحًا، فَدَخَلَ عَلَيْهِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، فَقَالَ لَهُ: جِئْتَ غَضَبًا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ اَمْ حَمِيَّةً لِقَوْمِكَ؟ قَالَ: بَلْ جِئْتُ غَضَبًا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ، فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: فَدَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَا صَلّٰى لِلّٰهِ صَلَاةً عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں عمرو بن قیس کا ایک آقا تھا جو کہ ان کو قبولِ اسلام سے منع کیا کرتا تھا۔ ایک دن وہ آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم احد میں تھے۔ اس نے پوچھا: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ اس کو جواب دیا گیا کہ وہ احد میں ہے۔ اس نے پوچھا: اس کے بھتیجے کہاں ہیں؟ جواب ملا: احد میں ہیں۔ پھر اس نے اپنی قوم کے بارے میں پوچھا تو جواب ملا کہ وہ سب بھی احد میں گئے ہوئے ہیں۔ اس نے اپنی تلوار اور نیزہ پکڑا، زرہ پہنی اور احد کی جانب چل پڑا۔ جب مسلمانوں نے اس کو دیکھا تو بولے: اے عمرو تو کیسے آرہا ہے؟ اس نے بتایا کہ میں ایمان لاچکا ہوں، پھر اس نے جنگ میں شرکت کی اور زخمی حالت میں اس کو اس کے گھر پہنچایا گیا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اس کے پاس آئے اور بولے: تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر غصہ لے کر آئے تھے یا اپنی قوم کی غیرت اور حمیت کی وجہ سے آئے تھے؟ اس نے کہا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر غصہ کی وجہ سے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ جنت میں گیا حالانکہ اس نے کوئی نماز بھی نہیں پڑھی تھی۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

4318- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ

ابنِ اِسْحَاق، قَالَ: حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَكَرَ اَصْحَابَ اُحُدٍ يَقُوْلُ: اَمَا وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّي غُودِرْتُ مَعَ اَصْحَابِي بِحِضْنِ الْجَبَلِ، يَقُوْلُ: قُتِلْتُ مَعَهُمْ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب احد کا ذکر کرتے تو فرماتے: خدا کی قسم! میں یہ چاہتا ہوں کہ کاش میں بھی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ پہاڑ کے دامن میں ہی رہ گیا ہوتا یعنی ان کے ساتھ شہید ہو گیا ہوتا۔

4319- اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي الدُّنْيَا الْقَرَشِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِي فُدَيْكٍ اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ اَبَاهُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَزُوْرُ قَبْرَ عَمِّهَا حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِي الْاَيَّامِ فَتُصَلِّي وَتَبْكِي عِنْدَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ امام جعفر صادق اپنے والد (امام باقر) کے حوالے سے ان کے والد (امام زین العابدین) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں ان کے والد حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا عموماً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کے لئے جایا کرتی تھیں اور ان کی قبر کے پاس نماز بھی پڑھتی تھیں اور بہت رویا کرتی تھیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4320- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْفَقِيهُ بِالرَّيِّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ السُّكَّرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَلْقَمَةَ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي فَرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَارَ قُبُورَ الشُّهَدَاءِ بِاُحُدٍ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اِنَّ عَبْدَكَ وَنَبِيَّكَ يَشْهَدُ اَنَّ هٰؤُلَاءِ شُهَدَاءُ، وَاَنَّهُ مَنْ زَارَهُمْ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَدُّوا عَلَيْهِ قَالَ الْعَطَّافُ: وَحَدَّثَتْنِي خَالَتِي، اَنَّهَا زَارَتْ قُبُورَ الشُّهَدَاءِ، قَالَتْ: وَلَيْسَ مَعِي اِلَّا غُلَامَانِ يَحْفَظَانِ عَلَيَّ الدَّابَّةَ، قَالَتْ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ، فَسَمِعْتُ رَدَّ السَّلَامِ، قَالُوا: وَاللّٰهِ اِنَّا نَعْرِفُكُمْ كَمَا يَعْرِفُ بَعْضُنَا بَعْضًا، قَالَتْ: فَاقْشَعْرَرْتُ، فَقُلْتُ: يَا غُلَامُ اُدْنُ بَغْلَتِي فَرَكِبْتُ هٰذَا اِسْنَادٌ مَدَنِيٌّ صَحِيحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن ابی فروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احد میں شہداء کی قبور کی زیارت کی اور کہا: اے اللہ! بے شک تیرا بندہ اور تیرا نبی یہ گواہی دیتا ہے کہ یہ لوگ شہید ہیں اور بے شک قیامت تک جو آدمی بھی ان کی زیارت کرے اور ان کو سلام کرے تو یہ اس کا جواب دیں گے۔

حضرت عطاف کہتے ہیں: میری خالہ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے شہداء کی قبروں کی زیارت کی، وہ کہتی ہیں: اس دن میرے ساتھ دو غلاموں کے سوا اور کوئی نہ تھا، وہ بھی سواری کی حفاظت پر مامور تھے، وہ کہتی ہیں: میں نے شہداء کو سلام کیا تو میں نے سلام کا

جواب سنا۔ جواب یہ آیا کہ خدا کی قسم! ہم تمہیں اسی طرح پہچانتے ہیں جیسے ہم ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں۔ آپ فرماتی ہیں: (یہ آواز سن کر) میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ میں نے غلام سے کہا: میرا خچر میرے قریب کرو۔ تو میں اس پر سوار ہوگئی۔

✿✿ یہ اسناد مدنی ہے، صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4321۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ النَّضْرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْمُؤَدِّبِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَا بْنَ اُخْتِي اَمَا وَاللّٰهِ اِنَّ اَبَاكَ وَجَدَّكَ تَعْنِي اَبَا بَكْرٍ وَالزُّبَيْرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمِنَ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧ ✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے میرے بھانجے! خدا کی قسم، بے شک تیرا والد اور نانا یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ (آل عمران: 172)

''اور جو اللہ و رسول کے بلانے پر حاضر ہوئے بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکا تھا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

✿✿ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4322۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ عَارِمٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَاتَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَارِبَ خَصَفَةَ بِنَخْلٍ، فَرَاَوْا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ غُرَّةً، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ غَوْرَثُ بْنُ الْحَارِثِ حَتّٰى قَامَ عَلٰى رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّيْفِ، فَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ: اللّٰهُ، قَالَ: فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَدِهِ، فَاَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

4321–صحیح البخاری' کتاب المغازی' باب الذین استجابوا للہ والرسول' حدیث3867: صحیح مسلم' کتاب فضائل الصحابة رضی اللہ تعالی عنہم' باب من فضائل طلحة' حدیث4545: سنن ابن ماجه' المقدمة' باب فی فضائل أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' فضل الزبیر رضی اللہ عنہ' حدیث123: مصنف ابن أبی شیبة' کتاب الفضائل' ما حفظت فی الزبیر بن العوام رضی اللہ عنہ' حدیث31531: السنن الکبری للبیہقی' کتاب قسم الفیء والغنیمة' جماع أبواب تفریق ما أخذ من أربعة أخماس الفیء غیر الموجف' باب إعطاء الفیء علی الدیوان ومن یقع بہ البدایة' حدیث12234: مسند الحمیدی' أحادیث عائشة أم المؤمنین رضی اللہ عنہا عن رسول اللہ' حدیث258: المستدرک علی الصحیحین للحاکم' کتاب المغازی والسرایا' حدیث4265:

4322–صحیح البخاری' کتاب الجہاد والسیر' باب من علق سیفہ بالشجر فی السفر عند القائلة' حدیث2774: صحیح مسلم' کتاب صلاة المسافرین وقصرہا' باب صلاة الخوف' حدیث1436: صحیح ابن حبان' باب الإمامة والجماعة' باب صلاة الخوف' ذکر الخبر المدحض قول من زعم أن ہذا الخبر' حدیث2935:

وَقَالَ: مَنْ يَمْنَعُكَ؟ قَالَ: كُنْ خَيْرَ آخِذٍ، قَالَ: تَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَ: اُعَاهِدُكَ عَلٰى اَنْ لاَ اُقَاتِلَكَ، وَلاَ اَكُوْنُ مَعَ قَوْمٍ يُقَاتِلُوْنَكَ، قَالَ: فَخَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيْلَهُ فَجَاءَ اِلٰى قَوْمِهِ، فَقَالَ: جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ، وَكَانَ النَّاسُ طَائِفَتَيْنِ، طَائِفَةٌ بِاِزَاءِ الْعَدُوِّ، وَطَائِفَةٌ تُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ مَعَهُ رَكْعَتَيْنِ، فَانْصَرَفُوْا فَكَانُوْا مَوْضِعَ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ بِاِزَاءِ عَدُوِّهِمْ، وَجَاءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَتْ لِلنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، وَلِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے جھنڈ سے بنے کچھاروں میں جنگ کی، ان لوگوں نے مسلمانوں کو نا تجربہ کار سمجھا، ان میں غوث بن الحارث نامی ایک آدمی آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے کھڑا ہو گیا اور تلوار سونت کر بولا: تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ۔ تو اس کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ کر گر گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تلوار پکڑ لی اور فرمایا: تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ اس نے کہا: آپ اچھا پکڑنے والے ہو جائیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں۔ اس نے کہا: میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ نہ تو میں خود آپ کے خلاف لڑوں گا اور نہ آپ کے کسی مخالف کی مدد کروں گا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چھوڑ دیا۔ وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں اس شخص کے پاس سے آ رہا ہوں جو تمام لوگوں سے اچھا ہے۔ جب نماز کا وقت ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلاۃ الخوف پڑھی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دو جماعتوں میں تقسیم ہو گئے تھے۔ ایک جماعت دشمن کے مقابلے میں کھڑی رہی اور ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے لگی۔ ان لوگوں نے حضور علیہ السلام کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں پھر یہ لوگ وہاں سے ہٹ گئے اور اس جماعت کی جگہ جا کر کھڑے ہو گئے جو دشمن کے سامنے تھی، اور ان لوگوں نے آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں۔ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دو دو رکعتیں (جماعت کے ساتھ) ہوئیں تھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعتیں پڑھ چکے تھے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4323- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ النَّضْرِ اَبِيْ عُمَرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَلَقِيَ الْمُشْرِكِيْنَ بِعُسْفَانَ، فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَرَاَوْهُ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ هُوَ وَاَصْحَابُهُ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: كَانَ هٰذِهِ فُرْصَةً لَكُمْ لَوْ اَغَرْتُمْ عَلَيْهِمْ، مَا عَلِمُوْا بِكُمْ حَتّٰى تُوَاقِعُوْهُمْ، فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ: فَاِنَّ لَهُمْ صَلَاةً اُخْرٰى هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنْ اَهْلِيْهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ، فَاسْتَعِدُّوْا حَتّٰى تُغِيْرُوْا عَلَيْهِمْ

فِيهَا، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ، وَأَعْلَمَهُ مَا ائْتَمَرَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ، وَكَانُوا قِبَالَتَهُ فِي الْقِبْلَةِ جَعَلَ الْمُسْلِمِينَ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ، فَكَبَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرُوا مَعَهُ، فَذَكَرَ صَلَاةَ الْخَوْفِ، وَقَالَ فِي آخِرِهِ: فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ الْمُشْرِكُونَ يَسْجُدُ بَعْضُهُمْ وَيَقُومُ بَعْضُهُمْ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، فَقَالُوا: لَقَدْ أُخْبِرُوا بِمَا أَرَدْنَاهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ کے سلسلہ میں روانہ ہوئے تو (مقام) عسفان پر مشرکوں کا سامنا ہوگیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر ادا فرمائی تو ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رکوع اور سجود کرتے ہوئے دیکھا تو ایک دوسرے سے کہنے لگے: یہ موقع تمہارے لئے بہت اچھا تھا اگر اسی موقع پر ان پر حملہ کر دیا جاتا تو ان کو کچھ پتہ نہ چلتا اور تم ان پر جا چڑھتے۔ ان میں سے ایک آدمی بولا: ابھی ان کی ایک اور نماز باقی ہے اور وہ نماز تو ان کو اپنے اہل و عیال اور مال و متاع سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ تو تم تیار رہو، یہ جیسے ہی نماز شروع کریں تم ان پر حملہ کر دو۔ ادھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرما دی:

وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ (النساء: 102)

یعنی اللہ تعالیٰ نے صلاۃ الخوف کا حکم نازل فرما دیا۔ چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز شروع کی وہ لوگ قبلہ کی جانب ہی تھے تو مسلمانوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دو صفیں بنالیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تکبیر کہی۔ پھر صلاۃ الخوف کا ذکر کرنے کے بعد آخر میں کہا: جب مشرکین نے ان کو دیکھا کہ ان میں سے کچھ لوگ سجدہ کر رہے ہیں اور باقی ان پر نظر رکھے ہوئے ہیں تو بولے: ان کو ہمارے ارادوں کی خبر دے دی گئی ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4324- أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ الْمُقْرِئُ وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ

4324-صحيح البخاری كتاب المغازی باب غزوة الخندق وهی الأحزاب حديث3892:صحيح مسلم كتاب الأشربة باب جواز استتباعه غيره إلى دار من يثق برضاه بذلك حديث3893:مستخرج أبي عوانة -مبتدأ كتاب الجهاد بيان صفة حفر الخندق حديث5566:سنن الدارمی باب ما أكرم به النبی صلى الله عليه وسلم فی بركة حديث44:مصنف ابن أبی شيبة كتاب الفضائل باب ما أعطى الله تعالى محمدا صلى الله عليه وسلم حديث31071:السنن الكبرى للبيهقی كتاب الصداق جماع أبواب الوليمة باب ما يستحب من إجابة من دعاه إلى طعام وإن لم حديث13649:مسند أحمد بن حنبل -ومن مسند بنی هاشم مسند جابر بن عبد الله رضی الله عنه حديث14762:المعجم الأوسط للطبرانی باب الباء من اسمه بكر حديث3354.

عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلُ: لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَايْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيْدًا، قَالَ: فَانْكَفَاْتُ اِلٰى امْرَاَتِي، فَقُلْتُ: اِنِّي رَاَيْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيْدًا، فَاَخْرَجَتْ اِلَيَّ جِرَابًا فِيْهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيْرٍ، وَلَنَا بَهِيْمَةٌ دَاجِنٌ، قَالَ: فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتْ صَاعًا، فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَاوَرْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ ذَبَحْنَا بَهِيْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ اَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ، قَالَ: فَصَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ، اِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّ هَلا بِكُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلا تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَتَكُمْ حَتّٰى اَجِيءَ، قَالَ: فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدَمَ النَّاسَ حَتّٰى جِئْتُ امْرَاَتِي، فَاَخْرَجَتْ لَهُ عَجِيْنًا فَبَصَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ، ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ، وَاَفْرِغُوا مِنْ بُرْمَتِكُمْ، وَلا تُنْزِلُوْهَا، وَهُمْ اَلْفٌ، فَاَقْسَمَ جَابِرٌ بِاللّٰهِ تَعَالٰى لَاَكَلُوا حَتّٰى تَرَكُوا وَانْصَرَفُوا، وَاِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ، وَاِنَّ عَجِيْنَتَنَا لَتُخْبَزُ كَمَا هِيَ هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ اَبِي عَمْرٍو فِي لَفْظِ اَبِي الْعَبَّاسِ اخْتِصَارٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب خندق کھودی جارہی تھی تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید بھوک لگی ہوئی تھی۔ آپ فرماتے ہیں: میں اپنی بیوی کے پاس گیا اور اس کو بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید بھوک میں دیکھا ہے۔ اس نے چمڑے کا ایک برتن نکالا، اس میں ایک صاع (تقریباً ۲۱۷۶ گرام) جو موجود تھے اور ہماری ایک چھوٹی بکری تھی، میں نے اس کو ذبح کیا اور جو پیس دیئے، پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنی ایک چھوٹی سی بکری ذبح کی ہے اور ایک صاع (یہ پیمانہ ہے جو دو سیر چودہ چھٹانک اور چار تولہ کے برابر ہوتا ہے تقریباً ۲۱۷۶ گرام) جو پیسے ہیں، اور یہی ہمارے ہاں موجود تھا۔ آپ خود تشریف لے آئیں اور اپنے ہمراہ چند لوگوں کو لے آئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باآواز بلند پکار کر کہا: اے اہل خندق! بے شک جابر نے تمہارے لئے کھانا تیار کیا ہے۔ اس لئے تمام لوگ آجاؤ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت کرتے ہوئے فرمایا: میرے آنے سے پہلے نہ ہانڈی اتارنا اور نہ آٹا پکانا، (حضرت جابر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چل دیئے اور بقیہ لوگ بھی آگئے، میں نے آپ علیہ السلام کی خدمت میں وہ آٹا پیش کر دیا، آپ نے اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور دعائے برکت فرمادی، پھر فرمایا، روٹیاں پکانے والی کو بلاؤ، وہ تمہارے ساتھ روٹیاں پکوائے اور ہنڈیا میں سے سالن نکالتے رہو، اس کو نیچے مت اتارنا۔ اس دن صحابہ کرام پورے ایک ہزار تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہیں: تمام لوگ سیر ہو کر چلے گئے لیکن ہماری ہانڈی اسی طرح بھری ہوئی تھی اور آٹا بھی اسی طرح پکایا جا رہا تھا۔

✿✿ یہ مذکورہ الفاظ حضرت ابو عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت کے ہیں جبکہ ابوالعباس کے الفاظ اس سے مختصر ہیں۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4325۔ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ

الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی بُرْدَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ بِلَالٍ الْعَبْسِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّاسَ تَفَرَّقُوا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْاَحْزَابِ، فَلَمْ يَبْقَ مَعَهُ اِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلا، فَاَتَانِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جَاثٍ مِنَ الْبَرْدِ، وَقَالَ: يَا ابْنَ الْيَمَانِ، قُمْ فَانْطَلِقْ اِلٰى عَسْكَرِ الْاَحْزَابِ فَانْظُرْ اِلٰى حَالِهِمْ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَالَّذِی بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا قُمْتُ اِلَيْكَ اِلَّا حَيَاءً مِنْكَ مِنَ الْبَرْدِ، قَالَ: فَابْرُزِ الْحَرَّةَ وَبَرْدَ الصُّبْحِ، انْطَلِقْ يَا ابْنَ الْيَمَانِ، وَلا بَاْسَ عَلَيْكَ مِنْ حَرٍّ وَلا بَرْدٍ حَتّٰى تَرْجِعَ اِلَيَّ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ اِلٰى عَسْكَرِهِمْ فَوَجَدْتُ اَبَا سُفْيَانَ يُوقِدُ النَّارَ فِی عُصْبَةٍ حَوْلَهُ قَدْ تَفَرَّقَ الْاَحْزَابُ عَنْهُ، قَالَ: حَتّٰى اِذَا جَلَسْتُ فِيهِمْ، قَالَ: فَحَسِبَ اَبُو سُفْيَانَ اَنَّهُ دَخَلَ فِيهِمْ مِنْ غَيْرِهِمْ، قَالَ: لِيَاْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِيَدِ جَلِيسِهِ، قَالَ: فَضَرَبْتُ بِيَدِی عَلَى الَّذِی، عَنْ يَمِينِی وَاَخَذْتُ بِيَدِهِ، ثُمَّ ضَرَبْتُ بِيَدِی عَلَى الَّذِی، عَنْ يَسَارِی فَاَخَذْتُ بِيَدِهِ فَلَبِثْتُ فِيهِمْ هُنَيَّةً، ثُمَّ قُمْتُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّی، فَاَوْمَا اِلَيَّ بِيَدِهِ اَنِ ادْنُ فَدَنَوْتُ، ثُمَّ اَوْمَا اِلَيَّ اَيْضًا اَنِ ادْنُ فَدَنَوْتُ حَتّٰى اَسْبَلَ عَلَيَّ مِنَ الثَّوْبِ الَّذِی كَانَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّی، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلاتِهِ، قَالَ: ابْنَ الْيَمَانِ اقْعُدْ، مَا الْخَبَرُ؟ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ اَبِی سُفْيَانَ، فَلَمْ يَبْقَ اِلَّا عُصْبَةٌ تُوقِدُ النَّارَ قَدْ صَبَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنَ الْبَرْدِ مِثْلَ الَّذِی صَبَّ عَلَيْنَا، وَلَكِنَّا نَرْجُو مِنَ اللّٰهِ مَا لا يَرْجُو

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: احزاب کی رات تمام لوگ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے نکل گئے اور آپ کے پاس صرف ۱۲ آدمی رہ گئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، میں اس وقت سردی کی وجہ سے دوزانو بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: اے ابن یمان، احزاب کے مجمع کی طرف اور ان کی صورت حال معلوم کر کے آؤ۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں آپ کے استقبال کے لئے صرف سردی کی وجہ سے کھڑا نہیں ہو سکا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم گرمی سے نکل جاؤ اور صبح کو ٹھنڈا کر دو۔ اے ابن الیمان! تم جاؤ، اور تمہارے میرے پاس واپس آنے تک نہ تمہیں گرمی کچھ کہے گی اور نہ سردی سے تمہیں کوئی نقصان ہوگا (حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: میں ان کے مجمع میں جا گھسا۔ اس وقت ابوسفیان کے اردگرد کچھ نوجوان بیٹھے ہوئے تھے اور وہ آگ جلا رہا تھا، باقی فوجیں وہاں سے متفرق ہو چکی تھیں۔ میں ان کے اندر جا کر بیٹھ گیا۔ ابوسفیان کو کھٹکا ہوا کہ ان میں کوئی غیر آدمی آیا ہے، اس نے کہا: ہر آدمی اپنے ساتھ والے کا ہاتھ پکڑ لے (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: میں نے اپنے دائیں والے کو ٹٹول کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور پھر بائیں جانب ٹٹول کر اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا پھر میں کچھ دیر وہاں بیٹھا رہا اور پھر وہاں سے اٹھ کر آ گیا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارے سے اپنے قریب ہونے کو کہا۔ میں آپ علیہ السلام کے قریب ہو گیا۔ آپ نے پھر مزید قریب ہونے کا اشارہ کیا۔ میں مزید قریب ہو گیا حتی کہ آپ علیہ السلام نے دورانِ نماز ہی وہ کپڑا میرے

اوپر بھی ڈال دیا جو آپ خود اوڑھے ہوئے تھے۔ جب آپ علیہ السلام نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے ابن یمان! بیٹھ جاؤ، اور سناؤ، کیا خبر لائے ہو؟ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ تمام لوگ ابوسفیان کو چھوڑ کر جا چکے ہیں اور اس کے پاس چند لوگ موجود ہیں، وہ آگ جلائے بیٹھے ہیں۔ اللہ نے ان پر بھی اتنی سخت سردی ڈالی ہے جتنی ہم پر ڈالی ہے۔ لیکن (فرق یہ ہے کہ) ہمیں اللہ تعالیٰ سے جو امید ہے، اس سے وہ لوگ محروم ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4326- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قُتِلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَطَلَبُوا اَنْ يُوَارُوهُ، فَاَبَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَعْطَوْهُ الدِّيَةَ، وَقُتِلَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ وُدٍّ قَتَلَهُ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ مُبَارَزَةً

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ عَجِيبٌ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جنگِ خندق کے دن ایک مشرک مارا گیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو چھپا دینا چاہا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے انکار کر دیا اور اس کی دیت ادا کروائی، اور بنی عامر بن لوی قبیلہ کا عمرو بن عبدود مارا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو جنگ میں طلب کر کے قتل کیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4327- حَدَّثَنَا لُؤْلُؤُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُقْتَدِرِيُّ فِي قَصْرِ الْخَلِيفَةِ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُو الطَّيِّبِ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْمِصْرِيُّ بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَشَّابُ بِتِنِّيسَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمُبَارَزَةُ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ لِعَمْرِو بْنِ عَبْدِ وُدٍّ يَوْمَ الْخَنْدَقِ اَفْضَلُ مِنْ اَعْمَالِ اُمَّتِي اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

✧✧ حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنگ خندق کے دن حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا عمرو بن عبدود کو جنگ کیلئے پکارنا قیامت تک میری امت کے تمام اعمال سے افضل ہے۔

4328- فَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قُتِلَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ وُدٍّ قَتَلَهُ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِسْنَادُ هٰذَا الْمَغَازِي صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

✧✧ ابن شہاب کہتے ہیں: خندق کے دن مشرکین میں سے عمرو بن عبدود قتل کیا گیا اور اس کو حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔

ﷺ اس غزوہ کی سند شیخین رحمہما اللہ کے معیار کے مطابق ہے۔

4329۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: كَانَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ وُدٍّ ثَالِثَ قُرَيْشٍ، وَكَانَ قَدْ قَاتَلَ يَوْمَ بَدْرٍ حَتّٰى اَثْبَتَتْهُ الْجِرَاحَةُ، وَلَمْ يَشْهَدْ اُحُدًا، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ خَرَجَ مُعْلِمًا لِيَرٰى مَشْهَدَهُ، فَلَمَّا وَقَفَ هُوَ وَخَيْلُهُ، قَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا عَمْرُو قَدْ كُنْتَ تُعَاهِدُ اللّٰهَ لِقُرَيْشٍ اَنْ لَا يَدْعُوَ رَجُلٌ اِلٰى خَلَّتَيْنِ اِلَّا قَبِلْتَ مِنْهُ اَحَدَهُمَا، فَقَالَ عَمْرٌو: اَجَلْ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَاِنِّي اَدْعُوكَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاِسْلَامِ، فَقَالَ: لَا حَاجَةَ لِي فِي ذٰلِكَ، قَالَ: فَاِنِّي اَدْعُوكَ اِلَى الْبِرَازِ، قَالَ: يَا ابْنَ اَخِي، لِمَ؟ فَوَاللّٰهِ مَا اُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَكَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: لٰكِنِّي وَاللّٰهِ اُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَكَ، فَحَمِيَ عَمْرٌو فَاقْتَحَمَ عَنْ فَرَسِهِ فَعَقَرَهُ، ثُمَّ اَقْبَلَ فَجَاءَ اِلٰى عَلِيٍّ، وَقَالَ: مَنْ يُبَارِزُ؟ فَقَامَ عَلِيٌّ وَهُوَ مُقَنَّعٌ فِي الْحَدِيدِ، فَقَالَ: اَنَا لَهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، فَقَالَ: اِنَّهُ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ وُدٍّ اجْلِسْ، فَنَادٰى عَمْرٌو: اَلَا رَجُلٌ؟ فَاَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشٰى اِلَيْهِ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُوْلُ: لَا تَعْجَلَنَّ فَقَدْ اَتَاكَ مُجِيبُ صَوْتِكَ غَيْرُ عَاجِزٍ ذُو نُبْهَةٍ وَبَصِيرَةٍ وَالصِّدْقُ مَنْجَا كُلِّ فَائِزٍ اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ اُقِيمَ عَلَيْكَ نَائِحَةَ الْجَنَائِزِ مِنْ ضَرْبَةٍ نَجْلَاءَ يَبْقٰى ذِكْرُهَا عِنْدَ الْهَزَاهِزِ فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا عَلِيٌّ، قَالَ: ابْنُ مَنْ؟ قَالَ: ابْنُ عَبْدِ مَنَافٍ اَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: عِنْدَكَ يَا ابْنَ اَخِي مِنْ اَعْمَامِكَ مَنْ هُوَ اَسَنُّ مِنْكَ فَانْصَرِفْ فَاِنِّي اَكْرَهُ اَنْ اُهَرِيقَ دَمَكَ. فَقَالَ عَلِيٌّ: لٰكِنِّي وَاللّٰهِ مَا اَكْرَهُ اَنْ اُهَرِيقَ دَمَكَ، فَغَضِبَ، فَنَزَلَ فَسَلَّ سَيْفَهُ كَاَنَّهُ شُعْلَةُ نَارٍ، ثُمَّ اَقْبَلَ نَحْوَ عَلِيٍّ مُغْضَبًا وَاسْتَقْبَلَهُ عَلِيٌّ بِدَرَقَتِهِ فَضَرَبَهُ عَمْرٌو فِي الدَّرَقَةِ فَقَدَّهَا، وَاَثْبَتَ فِيهَا السَّيْفَ وَاَصَابَ رَاْسَهُ فَشَجَّهُ، وَضَرَبَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى حَبْلِ الْعَاتِقِ، فَسَقَطَ وَثَارَ الْعَجَاجُ، فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّكْبِيرَ، فَعَرَفَ اَنَّ عَلِيًّا قَتَلَهُ، فَثَمَّ يَقُوْلُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: اَعَلَيَّ يَقْتَحِمُ الْفَوَارِسُ هٰكَذَا عَنِّي وَعَنْهُمْ اَخِّرُوا اَصْحَابِي الْيَوْمَ يَمْنَعُنِي الْفِرَارُ حَفِيظَتِي وَمُصَمِّمٌ فِي الرَّاْسِ لَيْسَ بِنَابِي اِلَّا ابْنَ عَبْدٍ حِينَ شَدَّ اِلَيْهِ وَحَلَفْتُ فَاسْتَمِعُوا مِنَ الْكِتَابِ اِنِّي لَاَصْدَقُ مَنْ يُهَلِّلُ بِالتُّقٰى رَجُلَانِ يَضْرِبَانِ كُلَّ ضَرَّابٍ فَصَدَرْتُ حِينَ تَرَكْتُهُ مُتَجَدِّلًا كَالْجِذْعِ بَيْنَ دَكَادِكٍ وَرَوَابِي وَعَفَفْتُ عَنْ اَثْوَابِهِ وَلَوْ اَنَّنِي كُنْتُ الْمُقَطَّرَ يَزُنُّ اَثْوَابِي عَبَدَ الْحِجَارَةَ مِنْ سَفَاهَةِ عَقْلِهِ وَعَبَدْتُ رَبَّ مُحَمَّدٍ بِصَوَابٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَحْوَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَجْهُهُ يَتَهَلَّلُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هَلَّا اَسْلَبْتَهُ دِرْعَهُ فَلَيْسَ لِلْعَرَبِ دِرْعًا خَيْرًا مِنْهَا، فَقَالَ: ضَرَبْتُهُ فَاتَّقَانِي بِسَوْءَتِهِ وَاسْتَحْيَيْتُ ابْنَ عَمِّي اَنْ اَسْتَلِبَهُ وَخَرَجَتْ خَيْلُهُ مُنْهَزِمَةً حَتّٰى اُقْحِمَتْ مِنَ الْخَنْدَقِ

ابن اسحاق کہتے ہیں: عمرو بن عبدود قریش کا ثالث تھا، اس نے بدر کا معرکہ لڑا تھا اور اس میں زخمی بھی ہوا تھا پھر یہ احد میں نہیں آیا تھا۔ جب خندق کا موقع آیا تو یہ اپنے جنگی جواہر دکھانے کے لئے اعلان کرتا ہوا نکلا، جب وہ اپنے گھوڑے سمیت

کھڑا ہوا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اے عمرو! تو نے قریش سے عہد کر رکھا ہے کہ کوئی آدمی بھی اس سے دو چیزیں مانگے گا تو، تُو اس کی ایک قبول کر لے گا، عمرو نے کہا: جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے اللہ، اس کے رسول اور اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ اس نے کہا: مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو پھر میں تجھے جنگ کی دعوت دیتا ہوں۔ اس نے کہا: اے میرے چچا کے بیٹے! کیوں؟ خدا کی قسم! میں تجھے قتل نہیں کرنا چاہتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن تجھے قتل کرنا مجھے بہت پسند ہے۔ (یہ سن کر) وہ آگ بگولا ہو گیا، وہ گھوڑے کو حقیر جانتے ہوئے اس سے نیچے اترا اور اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب بڑھنے لگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے ساتھ کون لڑے گا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوہے کا لباس پہنے ہوئے اٹھ کر کھڑے ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ میں لڑوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ عمرو بن عبدود ہے تم بیٹھ جاؤ۔ عمرو نے پھر آواز دی: کیا کوئی مرد نہیں ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اجازت دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ درج ذیل اشعار پڑھتے ہوئے اس کی جانب بڑھے

تو جلد بازی نہ کر، بے شک تیرا چیلنج قبول کرنے والا آ گیا ہے اور وہ عاجز نہیں ہے جو کہ دانائی، بصیرت اور سچائی والا ہے۔

بے شک میں امید رکھتا ہوں کہ میں تجھ پر جنازوں پر رونے والیاں کھڑی کر دوں گا۔ ایسی چوڑی ضرب کے ساتھ جس کا ذکر جنگوں میں باقی رہے گا۔

عمرو بولا: تم کون ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں علی ہوں۔ اس نے کہا: کس کا بیٹا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عبد مناف کی اولاد میں سے۔ میں ابوطالب کا بیٹا ہوں۔ اس نے کہا: میرے چچا کے بیٹے تمہارے پاس تمہارے چچے موجود ہیں جو تم سے بڑے بھی ہیں۔ اس لئے تو واپس چلا جا، کیونکہ میں تیرا خون بہانا اچھا نہیں سمجھتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا لیکن خدا کی قسم تیرا خون بہانا مجھے ہرگز ناپسند نہیں ہے، (اس بات پر) اس کو شدید غصہ آ گیا۔ اس نے تلوار لہرائی گویا کہ آگ کا شعلہ ہو پھر وہ بہت غصے کی حالت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب بڑھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی ڈھال اس کے آگے کر دی، عمرو نے ڈھال پر تلوار ماری تو یہ تلوار کو چیرتی ہوئی آپ کے سر تک پہنچی جس سے آپ کے سر میں زخم ہو گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے کندھے کی رگ پر وار کیا (جو کہ کاری ثابت ہوا) اور وہ گر گیا اور گرد و غبار پھیل گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کی آواز سنی تو سمجھ گئے کہ علی رضی اللہ عنہ نے اس کو مار ڈالا ہے۔ اس موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھے:

اے علی! جنگجو ہمیں یوں حقیر جانتے ہیں اور میرے ان ساتھیوں کو جو میرے پیچھے ہیں۔

آج میرے جذبہ حمیت نے مجھے فرار سے روکا اور میرے سر کا زخم میرے لئے کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے۔

مگر ابن عبدود کو جب مارا گیا اور میں نے قسم کھائی تو تم غور سے کتاب سنو

دو سخت لڑائی کرنے والوں میں سے میں اس کی تصدیق کرتا ہوں جو متقی ہو

جب میں نے اس کو زمین پر ٹپکایا ہوا چھوڑا تو وہ ایسا ہو گیا جیسے انسانی دھڑ سخت زمین اور محتاجی کے درمیان ہو۔

اور میں اس کے کپڑوں سے بچ کر رہا اگر میں ان کو اتار لیتا تو میرے کپڑوں کے برابر ہوتے۔

وہ اپنی بے وقوفی کی وجہ سے پتھروں کی عبادت کرتا ہے اور میں محمد ﷺ کے برحق رب کی درست عبادت کرتا ہوں۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی طرف آئے، تو ان کا چہرہ چمک رہا تھا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے اس کی زرہ کیوں نہ اتار لی؟ کیونکہ اس کی زرہ سے اچھی زرہ پورے عرب میں نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس پر ضرب لگائی، اس نے اپنا لاشہ مجھ سے بچانے کی کوشش کی۔ تو مجھے اس بات سے حیاء آئی کہ میں اپنے چچا کے بیٹے کی زرہ اتاروں اور اس کا گھوڑا واپس بھاگا تو خندق میں جا گرا۔

4330۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ دَارِمٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اللَّخمِيُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِبَادِ بْنِ هَانِءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ لَمَّا قَتَلَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ وُدٍّ اَنْشَاَتْ اُخْتُهُ عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ وُدٍّ تَرْثِيْهِ فَقَالَتْ

لَوْ كَانَ قَاتِلُ عَمْرٍو غَيْرَ قَاتِلِهٖ　　بَكَيْتُهٗ مَا قَامَ الرُّوْحُ فِي جَسَدِیْ

لٰكِنْ قَاتِلُهٗ مَنْ لَا يُعَابُ بِهٖ　　وَكَانَ يُدْعٰى قَدِيْمًا بَيْضَةَ الْبَلَدِ

✧✧ حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے عمرو بن عبدود کو قتل کر دیا تو اس کی بہن عمرہ بنت عبدود نے اس پر مرثیہ پڑھتے ہوئے یہ اشعار کہے:

اگر عمرو کو علی کے علاوہ کسی اور نے قتل کیا ہوتا تو میں ساری زندگی اس پر روتی، لیکن اس کا قاتل وہ ہے جس پر کوئی عیب نہیں لگایا جا سکتا اور وہ اول دن سے شہر کا باعزت آدمی شمار ہوتا ہے۔

4330أ۔ وَسَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوْبَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعُطَارِدِيَّ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ آدَمَ يَقُوْلُ مَا شَبِهْتُ قَتْلَ عَلِيٍّ عَمْرًا اِلَّا بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ

✧✧ بن آدم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عمرو کو قتل کرنے کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے ساتھ بھی تشبیہ دی جا سکتی ہے:

فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ (البقرۃ: 251)

''تو انہوں نے ان کو بھگا دیا اللہ کے حکم سے اور قتل کیا داؤد نے جالوت کو'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

4331۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلَاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَقُتِلَ مِنْ كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مِنْ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ ثُمَّ مِنْ بَنِیْ مَالِكِ بْنِ حَسْلٍ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ وُدِّ بْنِ نَصْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ حَسْلٍ قَتَلَهٗ عَلِيُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ ذَكَرْتُ فِی مَقْتَلِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ وُدٍّ مِنَ الْاَحَادِيْثِ الْمُسْنَدَةِ وَمَعًا عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَمُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ مَا بَلَغَنِي لِيَتَقَرَّرَ عِنْدَ الْمُنْصِفِ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِ وُدٍّ لَمْ يَقْتُلْهُ وَلَمْ نَشْتَرِكْ فِی قَتْلِهٖ غَيْرَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاِنَّمَا حَمَلَنِی عَلٰى هٰذَا الْاِسْتِقْصَآءِ فِيْهِ

قَوْلُ مَنْ قَالَ مِنَ الْخَوَارِجِ اِنَّ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلِمَةَ اَيْضًا ضَرَبَهُ ضَرْبَةً وَاَخَذَ بَعْضَ السُّلْبِ وَوَاللّٰهِ مَا بَلَغنَا هٰذَا عَنْ اَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَكَيْفَ يَجُوْزُ هٰذَا وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ مَا بَلَغنَا اَنِّي تَرَفَّعْتُ عَنْ سَلْبِ بْنِ عَمِّي فَتَرَكْتُهُ وَهٰذَا جَوَابُهُ لِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِحَضْرَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ خندق کے دن بنی عامر بن لوی پھر مالک بن حسل میں سے عمرو بن عبدود بن نسر بن مالک بن حصل کو قتل کیا گیا۔ اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا اور عمرو بن عبدود کے قتل کے متعلق میں نے مسند احادیث ذکر کر دی ہیں، ان تمام روایات سمیت جو حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ، اور محمد بن اسحاق بن یسار رضی اللہ عنہ ایسے اہل علم کے حوالے سے ہم تک پہنچی ہیں، تاکہ مصنف کا نقطہ نظر واضح ہو جائے کہ عمرو بن عبدود کو صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہی قتل کیا تھا، اس کے قتل میں ہم کسی کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا شریک نہیں سمجھتے۔ یہ وضاحت کرنے کی ضرورت خوارج کے اس قول کی وجہ سے پیش آئی ''محمد بن مسلمہ نے بھی اس کو ایک ضرب ماری تھی اور اس کی سلب کا کچھ حصہ بھی اس کو ملا تھا'' خدا کی قسم! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک کے حوالے سے بھی ہم تک یہ بات نہیں پہنچی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا کے بیٹے کی سلب خود چھوڑی تھی اور یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات کے جواب میں کہی۔

4332- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ حَمَّادٍ الْبَرْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُسَيَّبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ اَخِيهِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا فَسَلَّمَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ، وَنَحْنُ فِي الْبَيْتِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا فَقُمْتُ فِي اَثَرِهِ، فَاِذَا دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ، فَقَالَ: هٰذَا جِبْرِيْلُ يَاْمُرُنِي اَنْ اَذْهَبَ اِلٰى بَنِي قُرَيْظَةَ، فَقَالَ: قَدْ وَضَعْتُمُ السِّلَاحَ لٰكِنَّا لَمْ نَضَعْ قَدْ طَلَبْنَا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى بَلَغْنَا حَمْرَاءَ الْاَسَدِ، وَذٰلِكَ حِيْنَ رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا، فَقَالَ لِاَصْحَابِهِ: عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَنْ لَا تُصَلُّوا صَلَاةَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَاْتُوا بَنِي قُرَيْظَةَ، فَغَرَبَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَاْتُوهُمْ، فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرِدْ اَنْ تَدَعُوا الصَّلَاةَ فَصَلُّوا، وَقَالَتْ طَائِفَةٌ: اِنَّا لَفِي عَزِيْمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَلَيْنَا مِنْ اِثْمٍ، فَصَلَّتْ طَائِفَةٌ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، وَتَرَكَتْ طَائِفَةٌ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا وَلَمْ يَعِبِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا مِنَ الْفَرِيْقَيْنِ، وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِمَجَالِسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قُرَيْظَةَ، فَقَالَ: هَلْ مَرَّ بِكُمْ مِنْ اَحَدٍ؟ قَالُوا: مَرَّ عَلَيْنَا دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ عَلٰى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ تَحْتَهُ قَطِيْفَةُ دِيْبَاجٍ، قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ بِدِحْيَةَ وَلٰكِنَّهُ جِبْرِيْلُ اُرْسِلَ اِلٰى بَنِي قُرَيْظَةَ لِيُزَلْزِلَهُمْ وَيَقْذِفَ فِي قُلُوْبِهِمُ

الرُّعْبَ، فَحَاصَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ اَصْحَابَهُ اَنْ يَسْتَتِرُوا بِالْحَجَفِ حَتّٰى يُسْمِعَهُمْ كَلَامَهُ، فَنَادَاهُمْ: يَا اِخْوَةَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ، قَالُوا: يَا اَبَا الْقَاسِمِ، لَمْ تَكُ فَحَّاشًا، فَحَاصَرَهُمْ حَتّٰى نَزَلُوا عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، وَكَانُوا حُلَفَاءَهُ فَحَكَمَ فِيهِمْ اَنْ يُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ، وَتُسْبٰى ذَرَارِيُّهُمْ وَنِسَاؤُهُمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، فَاِنَّهُمَا قَدِ احْتَجَّا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ فِي الشَّوَاهِدِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے کہ ہمارے گھر والوں میں سے کسی نے سلام کیا۔ہم بھی اس وقت گھر ہی میں تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر اٹھے، میں بھی آپ کے پیچھے آئی، تو وہ حضرت دحیہ کلبی تھے۔ آپ نے فرمایا: یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں اور مجھے بنوقریظہ کی طرف روانگی کا حکم دے رہے ہیں۔اور کہہ رہے ہیں کہ تم نے تو ہتھیار اتار دیئے ہیں لیکن ہم نے ابھی تک نہیں اتارے۔ہم مشرکین کا پیچھا کرتے کرتے 'حمراء الاسد'' تک جا پہنچے ہیں۔یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خندق سے واپس لوٹے تھے۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر اٹھے اور اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: میں تم پر یہ لازم کرتا ہوں کہ بنوقریظہ میں پہنچنے سے پہلے نماز مت پڑھنا لیکن ان کے بنوقریظہ میں پہنچنے سے پہلے سورج غروب ہو گیا۔(سورج غروب ہونے سے پہلے) مسلمانوں کی ایک جماعت نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہ نہیں تھا کہ تم نماز ہی چھوڑ دینا۔اس لئے انہوں نے نماز پڑھ لی۔دوسری جماعت نے کہا: ہم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے پابند ہیں۔ہمیں اس کا کوئی گناہ نہیں ہوگا۔چنانچہ ایک جماعت نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے نماز پڑھ لی اور دوسری جماعت نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے نماز چھوڑ دی۔جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کسی کو بھی برا نہیں کہا۔پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نکلے۔آپ کا گزر ان کے اور قریظہ کے بیچ میں کئی مجالس سے ہوا، آپ نے پوچھا: کیا یہاں سے کوئی گذرا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ یہاں سے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سیاہی مائل سفید رنگ کے گھوڑے پر سوار ہو کر گزرے ہیں، جن کے نیچے ریشم کی زین تھی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ دحیہ کلبی نہیں تھا بلکہ وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے، ان کو بنی قریظہ کی جانب بھیجا گیا ہے۔تاکہ ان پر زلزلہ طاری کریں اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیں۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا محاصرہ کر لیا اور اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ وہ اپنی ڈھالوں میں چھپے رہیں یہاں تک کہ ان کو ان کی آواز سنائی دے۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پکارا: اے خنزیروں اور بندروں کے بھائیو! انہوں نے جواباً کہا: اے ابوالقاسم! آپ تو بے ہودہ بولنے والے نہ تھے۔تو آپ نے ان کا محاصرہ کر لیا۔حتی کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلے کو نافذ فرما دیا۔کیونکہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان کے حلیف تھے۔تو ان کے بارے میں فیصلہ یہ ہوا کہ ان کے جوانوں کو قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا جائے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4333- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَاَ اَبُوْ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطِيَّةُ الْقُرَظِيُّ قَالَ عَرَضْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ

قُرَيْظَةَ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مُحْتَلِمًا اَوْ نَبَتَتْ عَانَتُهُ قُتِلَ فَنَظَرُوْا اِلَيَّ فَلَمْ تَكُنْ نَبَتَتْ عَانَتِي فَتُرِكْتُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ طُرُقٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ مِنْهُمُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ وَزُهَيْرٌ

✧ ✧ حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قریظہ (کے محاصرہ) کے ایام میں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا ہم میں جو بالغ ہوتا یا جس کے موئے زیر ناف اُگے ہوتے اس کو قتل کر دیا جاتا۔ انہوں نے مجھے بھی دیکھا تو میرے موئے زیر ناف نہیں اگے تھے اس لئے انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ عبدالملک بن عمیر سے اس کی متعدد سندیں ہیں۔ ان میں ثوری شعبہ اور زہیر بھی ہیں۔

4334۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا قَالَتْ: مَا قَتَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةً قَطُّ مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ اِلَّا امْرَاَةً وَاحِدَةً، وَاللّٰهِ اِنَّهَا لَعِنْدِي تَضْحَكُ ظَهْرَ الْبَطْنِ، وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقْتُلُ رِجَالَهُمْ بِالسُّيُوفِ اِذْ يَقُوْلُ هَاتِفٌ بِاسْمِهَا: اَيْنَ فُلَانَةُ؟ فَقَالَتْ: اَنَا وَاللّٰهِ، قُلْتُ: فَوَيْلَكِ مَا لَكِ؟ فَقَالَتْ: اُقْتَلُ وَاللّٰهِ، قُلْتُ: وَلِمَ، قَالَتْ: لِحَدَثٍ اَحْدَثْتُهُ، فَانْطَلَقَ بِهَا، فَضَرَبَ عُنُقَهَا، فَمَا اَنْسَى عَجَبًا مِنْهَا طِيبَةَ نَفْسِهَا، وَكَثْرَةَ ضَحِكِهَا، وَقَدْ عَرَفَتْ اَنَّهَا تُقْتَلُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧ ✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوقریظہ کی کسی عورت کو قتل نہیں کیا۔ سوائے ایک عورت کے۔ خدا کی قسم! وہ بہت زیادہ ہنس رہی تھی اور بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے مردوں کو تلوار سے قتل کر رہے تھے کہ ایک غیبی آواز نے اس کا نام لے کر پکارا: فلانہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: میں ہوں خدا کی قسم! میں نے کہا: تیرے لئے ہلاکت ہو۔ تجھے کیا

4333–مستخرج أبي عوانة –مبتدأ كتاب الجهاد' بيان الخبر المبين بلوغ الصغار وقبول قولهم والحكم عليهم إذا بلغوا' حديث5213:صحيح ابن حبان كتاب السير' باب التقليد والجرس للدواب' ذكر الخبر الدال على أن الصبيان إذا قاتلوا' حديث 4861:سنن الدارمي –ومن كتاب السير' باب :حد الصبي متى يقتل' حديث2424:سنن أبي داود كتاب الحدود' باب في الغلام يصيب الحد' حديث3847:سنن ابن ماجه كتاب الحدود' باب من لا يجب عليه الحد' حديث2538:الجامع للترمذي' أبواب السير عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في النزول على الحكم' حديث1551:مصنف ابن أبي شيبة كتاب الجهاد' في الغزو بالغلمان ومن لم يجزهم وما الحكم فيهم' حديث33036:الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم –عطية القرظي رضي الله عنه . حديث1925:السنن الكبرى للنسائي كتاب السير' حد الإدراك' حديث 8351:

4334–سنن أبي داود كتاب الجهاد' باب في قتل النساء' حديث2311:السنن الكبرى للبيهقي كتاب السير' جماع أبواب السير' باب المرأة تقاتل فتقتل' حديث16847:معرفة السنن والآثار للبيهقي كتاب السير' المرأة تقاتل فتقتل' حديث5620:مسند أحمد بن حنبل مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار' حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث25819:

ہوا ہے؟ (تو نے اپنے آپ کو خود ہی ظاہر کیوں کر دیا؟) اس نے کہا: مجھے قتل کیا جائے گا۔ میں نے پوچھا: وہ کیوں؟ اس نے کہا: ایک نئے کام کی وجہ سے جو میں نے سرانجام دیا ہے۔ پھر اس کو لے جا کر قتل کر دیا گیا۔ میں آج تک اس تعجب کی وجہ سے اس کو بھلا نہیں سکی کہ باوجود یکہ وہ جانتی تھی کہ اس کو قتل کر دیا جائے گا پھر بھی وہ بہت خوش تھی اور خوب ہنس رہی تھی۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4335۔ اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِیُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِیدٍ الدَّارِمِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیدِ، حَدَّثَنَا عِکْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، وَحَدَّثَنَا وَاللَّفْظُ لَهُ، مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِیُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ، اَنْبَاَنَا اَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا عِکْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ اِیَاسِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَمَّرَ عَلَیْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَغَزَوْنَا نَاسًا مِنْ بَنِی فَزَارَةَ، فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ اِنَاءٍ، اَمَرَنَا اَبُو بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَرَّسْنَا، فَلَمَّا صَلَّیْنَا الصُّبْحَ اَمَرَنَا اَبُو بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَشَنَنَّا الْغَارَةَ، قَالَ: فَوَرَدْنَا الْمَاءَ، فَقَتَلْنَا بِهِ مَنْ قَتَلْنَا، قَالَ: فَانْصَرَفَ عُنُقٌ مِنَ النَّاسِ وَفِیهِمُ الذَّرَارِیُّ وَالنِّسَاءُ قَدْ کَادُوا یَسْبِقُونَ اِلَی الْجَبَلِ، فَطَرَحْنَا سَهْمًا بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ الْجَبَلِ، فَلَمَّا رَاَوُا السَّهْمَ وَقَفُوا، فَجِئْتُ بِهِمْ اَسُوقُهُمْ اِلَی اَبِی بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَفِیهِمُ امْرَاَةٌ مِنْ بَنِی فَزَارَةَ عَلَیْهَا قَشْعٌ مِنْ اَدَمٍ، مَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا مِنْ اَحْسَنِ الْعَرَبِ، قَالَ: فَنَفَّلَنِی اَبُو بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ابْنَتَهَا، قَالَ: فَقَدِمْتُ الْمَدِینَةَ، فَلَقِیَنِی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالسُّوقِ، فَقَالَ: یَا سَلَمَةُ، لِلّٰهِ اَبُوكَ هَبْ لِی الْمَرْاَةَ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ یَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا کَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا، وَهِیَ لَكَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَبَعَثَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی مَکَّةَ، فَفَادَی بِهَا اُسَارَی مِنَ الْمُسْلِمِینَ کَانُوا فِی اَیْدِی الْمُشْرِکِینَ قَدْ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ بِغَیْرِ هَذِهِ السِّیَاقَةِ

✧✧ حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر مقرر فرما دیا۔ ہم نے بنی فزارہ کے چند لوگوں سے جہاد کیا، جب ہم ان کے قریب پہنچے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حکم پر ہم نے وہیں پڑاؤ ڈالا، اور نماز فجر پڑھنے کے بعد ہم نے چاروں جانب سے ان پر حملہ کر دیا۔ پھر پانی پر آ ٹھہرے اور جتنے لوگوں کو قتل کیا، کر دیا۔ کچھ لوگ وہاں سے پہاڑ کی جانب نکل گئے۔ ان میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی تھیں۔ ہم نے ان کے اور پہاڑ کے درمیان تیر

4335۔صحیح مسلم 'کتاب الجهاد والسیر' باب التنفیل 'حدیث3386:مستخرج أبی عوانة -مبتدأ کتاب الجهاد' بیان الخبر الدال علی أن دفع سلب المقتول إلی قاتله إلی' حدیث5340:صحیح ابن حبان 'کتاب السیر' باب الفداء وفك الأسری' ذکر ما یستحب للمرء أن یفك أساری المسلمین من أیدی المشرکین' حدیث4937:سنن أبی داود 'کتاب الجهاد' باب الرخصة فی المدرکین یفرق بینهم' حدیث2336:مشکل الآثار للطحاوی 'باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه' حدیث3293:السنن الکبری للبیهقی 'کتاب السیر' جماع أبواب السیر' باب بیع السبی من أهل الشرك' حدیث17046:معرفة السنن والآثار للبیهقی 'کتاب السیر' بیع السبی من أهل الشرك' حدیث5693:مسند أحمد بن حنبل 'مسند المدنیین' حدیث سلمة بن الأکوع' حدیث16205:المعجم الکبیر للطبرانی -من اسمه سهل' من اسمه سلمة - عکرمة بن عمار' حدیث6109:

برسائے، جب انہوں نے تیر دیکھے تو وہیں رک گئے پھر میں ان کے پاس گیا اور ان سب کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا، ان میں بنی فزارہ کی ایک خاتون بھی تھی۔ اس پر چمڑے کی پرانی پوستین تھی، اس کے ہمراہ اس کی ایک بیٹی بھی تھی۔ جو کہ عرب کی حسین ترین لڑکی تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وہ لڑکی مجھے دے دی، پھر میں مدینہ میں آ گیا۔ بازار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ سے ملاقات ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوسلمہ! اللہ آپ پر رحم فرمائے، یہ عورت مجھے تحفہ دے دو، میں نے کہا: خدا کی قسم! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اس کا کوئی کپڑا نہیں اتارا، میں نے یہ آپ کو دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مکہ میں بھیج دیا تو مشرکین کی قید میں جو مسلمان تھے اس کو ان کے بدلے میں دے دیا۔

❀❀ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل کیا ہے لیکن یہ سند بیان نہیں کی۔

4336۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي يَحْيَى الْاَسْلَمِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، اَنَّ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِالْحُدَيْبِيَةِ، فَقَالَ: لَا تُوقِدُوا نَارًا بِلَيْلٍ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ، قَالَ: اَوْقِدُوا وَاصْطَنِعُوا، اَمَا اَنَّهُ لَا يُدْرِكُ قَوْمٌ بَعْدَكُمْ صَاعَكُمْ وَلَا مُدَّكُمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧ ✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں تھے، تو آپ نے فرمایا: رات کے وقت آگ مت جلانا۔ اور جب معاہدہ ہو چکا تو فرمایا: اب آگ بھی جلا سکتے ہو اور (جو کچھ پکانا چاہو) پکا سکتے ہو، لیکن اس بات کا خیال رکھنا کہ تمہارے بعد کوئی قوم تمہارے صاع اور تمہارے مُد کو جان نہ سکے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4337۔ خُثَيْمُ بْنُ عِرَاكٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ اسْتَعْمَلَ سِبَاعَ بْنَ عُرْفُطَةَ الْغِفَارِيَّ بِالْمَدِينَةِ صَحِيحٌ

✧ ✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی جانب روانہ ہوئے تو مدینہ منورہ میں حضرت سباع بن عرفطہ الغفاری رضی اللہ عنہ کو عامل مقرر فرمایا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح ہے۔

4338۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي بُرَيْدَةُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ

4336۔ مصنف ابن أبي شيبة كتاب الأدب في إطفاء النار عند المبيت حديث25386: السنن الكبرى للنسائي كتاب السير الوقود والاصطناع بالليل حديث8585: مسند أحمد بن حنبل ومن مسند بني هاشم مسند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه حديث10989: مسند أبي يعلى الموصلي من مسند أبي سعيد الخدري حديث948:

اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تعالى عَنْهُ اِلٰى بَعْضِ حُصُوْنِ خَيْبَرَ، فَقَاتَلَ وَجُهِدَ وَلَمْ يَكُنْ فَتْحٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خیبر کے قلعہ کی جانب بھیجا، آپ نے جنگ کی اور بہت جدوجہد کی مگر فتح نہ ہو سکی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4338- اَخْبَرَنَا اَبُو قُتَيْبَةَ سَالِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْاٰدَمِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِى شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنِ ابْنِ اَبِى لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، وَعِيسَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِى لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ، اَنَّهُ قَالَ: يَا اَبَا لَيْلَى اَمَا كُنْتَ مَعَنَا بِخَيْبَرَ؟ قَالَ: بَلٰى وَاللّٰهِ كُنْتُ مَعَكُمْ، قَالَ: فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا بَكْرٍ اِلٰى خَيْبَرَ، فَسَارَ بِالنَّاسِ وَانْهَزَمَ حَتّٰى رَجَعَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابولیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابولیلیٰ کیا تو ہمارے ساتھ خیبر میں نہیں تھا؟ انہوں نے جواباً کہا: کیوں نہیں؟ خدا کی قسم! میں تمہارے ساتھ ہی تو تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا تھا۔ وہ لوگوں کے ہمراہ دیوار پھلانگ گئے تھے مگر ناکام ہو کر واپس لوٹ آئے تھے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4339- حَدَّثَنَا مَيْمُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْحَسَنِ الْهَاشِمِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعُطَارِدِيُّ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ مُسْلِمٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا اَخَذَتْهُ الشَّقِيقَةُ، فَيَلْبَثُ الْيَوْمَ وَالْيَوْمَيْنِ لا يَخْرُجُ، فَلَمَّا نَزَلَ بِخَيْبَرَ اَخَذَتْهُ الشَّقِيقَةُ، فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَى النَّاسِ، وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخَذَ رَايَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ نَهَضَ فَقَاتَلَ قِتَالًا شَدِيدًا ثُمَّ رَجَعَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، لَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی مرتبہ (درد) شقیقہ کی شکایت ہو جاتی تھی تو آپ ایک دو دن آرام کرتے اور باہر نہ نکلتے۔ جب آپ نے خیبر میں پڑاؤ ڈالا تو آپ کو وہی دردِ شقیقہ کی شکایت ہو گئی۔ تو آپ لوگوں میں نہ نکلے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم پکڑا اور دشمن پر حملہ آور ہو گئے اور آپ نے بہت سخت جنگ کی اور پھر واپس لوٹ آئے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4340- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِیُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِیدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَی، حَدَّثَنَا نُعَیْمُ بْنُ حَکِیمٍ، عَنْ اَبِی مُوسَی الْحَنَفِیِّ، عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی خَیْبَرَ، فَلَمَّا اَتَاهَا بَعَثَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ، وَبَعَثَ مَعَهُ النَّاسَ اِلٰی مَدِینَتِهِمْ اَوْ قَصْرِهِمْ، فَقَاتَلُوهُمْ فَلَمْ یَلْبَثُوا اَنْ هَزَمُوا عُمَرَ وَاَصْحَابَهُ، فَجَاءُ وا یُجَبِّنُونَهُ وَیُجَبِّنُهُمْ، فَسَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِیثُ

هٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی طرف روانگی کی۔ جب وہاں پہنچ گئے تو آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے شہر یا ان کے محل کی طرف بھیجا اور ان کے ہمراہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی بھیجا۔ انہوں نے جنگ کی۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو کامیابی حاصل نہ ہوسکی، یہ لوگ ایک دوسرے کو بزدل قرار دیتے ہوئے لوٹ کر واپس آ گئے۔ (اس کے بعد پوری حدیث بیان کی)

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4341- حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِیهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَیْمَانَ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ، حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَعْلَی، حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ الرَّایَةَ یَوْمَ خَیْبَرَ اِلٰی عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَانْطَلَقَ، فَرَجَعَ یُجَبِّنُ اَصْحَابَهُ وَیُجَبِّنُونَهُ

هٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو علم عطا فرمایا: آپ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ گئے، لیکن آپ لوٹ کر آئے اور آپ اپنے ساتھیوں کو اور ان کے ساتھی آپ کو بزدل کہہ رہے تھے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4342- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ اِمْلَاءً، حَدَّثَنَا زَکَرِیَّا بْنُ یَحْیَی بْنُ مَرْوَانَ، وَاِبْرَاهِیمُ بْنُ اِسْمَاعِیلَ السَّیُوطِیُّ قَالَا: حَدَّثَنَا فُضَیْلُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ، عَنِ الْخَلِیلِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِینَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا کَانَ یَوْمُ خَیْبَرَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَجَبُنَ، فَجَاءَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ قَطُّ، قُتِلَ مَحْمُودُ بْنُ مَسْلَمَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ: لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِیَةَ، فَاِنَّکُمْ لَا تَدْرُونَ مَا تُبْتَلُونَ مَعَهُمْ، وَاِذَا لَقِیتُمُوهُمْ فَقُولُوا: اللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّنَا وَرَبُّهُمْ، وَنَوَاصِینَا وَنَوَاصِیهِمْ بِیَدِكَ، وَاِنَّمَا تَقْتُلُهُمْ اَنْتَ، ثُمَّ الْزَمُوا الْاَرْضَ جُلُوسًا، فَاِذَا غَشُوکُمْ فَانْهَضُوا وَکَبِّرُوا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

وَسَلَّمَ: لَأَبْعَثَنَّ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبَّانِهِ، لَا يُوَلِّي الدُّبُرَ، يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ، فَتَشَرَّفَ لَهَا النَّاسُ، وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ اَرْمَدُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سِرْ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اُبْصِرُ مَوْضِعًا، فَتَفَلَ فِي عَيْنَيْهِ، وَعَقَدَ لَهُ وَدَفَعَ اِلَيْهِ الرَّايَةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلَامَ اُقَاتِلُهُمْ؟ فَقَالَ: عَلٰى اَنْ يَشْهَدُوا اَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَاِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ فَقَدْ حَقَنُوا مِنِّي دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهِمَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: فَلَقِيَهُمْ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِ حَدِيْثِ الرَّايَةِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو بھیجا لیکن وہ کامیاب نہ ہوسکا، محمد بن مسلمہ آئے، اور بولے: یارسول اللہ ﷺ میں نے آج جیسادن کبھی نہیں دیکھا، محمود بن مسلمہ شہید ہوگئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دشمن سے مڈبھیڑ کی آرزومت کیا کرو، بلکہ اللہ تعالیٰ سے سلامتی مانگو، کیونکہ تم لوگ نہیں جانتے کہ تم پر کونسی آزمائش آنے والی ہے۔اوجب دشمن کا سامنا ہوتو یوں دعا مانگو 'اے اللہ! تو ہی ہمارا ربّ ہے اوران کا ربّ ہے، ہماری پیشانیاں اوران کی پیشانیاں تیرے ہی ہاتھ میں ہیں۔ان کو تو ہی قتل کرے گا۔ پھر تم زمین کے ساتھ چپک کر بیٹھ جاؤ۔ جب وہ تمہارے اندر گھس آئیں تو نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہو، پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: میں کل ایسے آدمی کو بھیجوں گا جو اللہ اوراس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اوراس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ وہ پیٹھ پھیر کر نہیں بھاگے گا، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا۔ لوگ اس بات کو قابل فخر سمجھنے لگے۔ اس دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھیں آئی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو حملہ کرنے کا کہا: توانہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ مجھے تو کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگایا، ان کو لشکر کی سرداری اور علم عطا فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ میں کس مطالبے پر جہاد کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس (مطالبے) پر کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ یہ گواہی دے دیں تو انہوں نے مجھ سے اپنے مال اوراپنی جانوں کو بچالیا سوائے ان دونوں (مال اور جان) کے اپنے حقوق کے۔ اوران کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حملہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح عطافرمادی۔

✿✿ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے علم والی حدیث نقل فرمائی ہے، لیکن اس سند کے ہمراہ اس کو نقل نہیں کیا۔

4343۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ حِيْنَ بَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْ عَلِيٍّ، فَبَرَاَ، فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَبَرَزَ مَرْحَبٌ وَهُوَ يَقُوْلُ: قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّي مَرْحَبٌ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ اِذَا الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ قَالَ: فَبَرَزَ لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي اُمِّي حَيْدَرَهْ كَلَيْثِ

غَابَاتٍ كَرِيهِ الْمَنْظَرَةْ اُوَفِّيكُمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَةْ قَالَ: فَضَرَبَ مَرْحَبًا فَفَلَقَ رَاْسَهُ فَقَتَلَهُ، وَكَانَ الْفَتْحُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ خیبر میں شرکت کی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا تو ان کی آنکھیں ٹھیک ہوگئیں۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا عطا فرمایا، مرحب نے یوں کہتے ہوئے مبارزت طلب کی:

خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں ہتھیار بند، تجربہ کار لیڈر ہوں، جب جنگ شروع ہو جائے تو یہ شعلہ زن ہوتا ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یوں کہتے ہوئے اس کو جنگ کے لئے بلایا

میں وہ ہوں جس کا نام اس کی ماں نے حیدر رکھا ہے جیسا کہ جنگل کا شیر، رعب دار وجاہت والا۔ میں تم میں وسیع پیمانے پر تباہی پھیلا دوں گا۔

پھر آپ نے مرحب پر ایک ضرب لگائی اور اس کا سر چیر کر رکھ دیا اور اس کو قتل کر دیا تو خیبر فتح ہو گیا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

4344 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَنَفَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَاِنَّمَا اَخْرَجْتُهُ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ لِاَخْبَارٍ وَاهِيَةٍ اَنَّ ذَا الْفَقَارِ مِنْ خَيْبَرَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار ذوالفقار جنگ بدر کے موقع پر مال غنیمت میں سے لی تھی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور میں نے اس کو اس مقام پر اس لئے ذکر کیا ہے کہ کچھ ضعیف احادیث سے یہ ثابت ہے کہ ذوالفقار خیبر کے مال میں سے تھی۔

4344- سنن ابن ماجه' كتاب الجهاد' باب السلاح' حديث2805: الجامع للترمذي' أبواب السير عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب في النفل' حديث1526: سنن سعيد بن منصور' كتاب الجهاد' باب ما جاء فيما تنفل النبي صلى الله عليه وسلم' حديث2497: شرح معاني الآثار للطحاوي' كتاب السير' كتاب وجوه الفيء وخمس الغنائم' حديث3521: السنن الكبرى للبيهقي' كتاب قسم الفيء والغنيمة' باب سهم الصفي' حديث11930: مسند أحمد بن حنبل -ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' حديث2369: المعجم الكبير للطبراني -من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس' حديث10543: دلائل النبوة للبيهقي' باب ما فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم بالغنائم والأسارى' حديث994:

4345- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا ...وْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ صَفِيَّةُ رَضِيَ اللّٰهُ ...هَا مِنَ الصَّفٰى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا مال غنیمت میں سے تھیں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4346- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: وَلَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمُسَ الْخُمُسِ، فَوَضَعْتُهُ فِي مَوَاضِعِهِ حَيَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خمس کے پانچویں حصہ کی ولایت عطا فرمائی، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہی اس کو اس کے مقامات پر مقرر کر دیا تھا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4347- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ

4345-صحيح ابن حبان كتاب السير' باب الغنائم وقسمتها' ذكر ما خص الله جل وعلا صفيه صلى الله عليه وسلم' حديث4899:سنن أبي داود كتاب الخراج والإمارة والفيء' باب ما جاء في سهم الصفي' حديث2616:السنن الكبرى للبيهقي كتاب قسم الفيء والغنيمة' باب سهم الصفي' حديث11934:المعجم الكبير للطبراني 'باب الياء' صفية بنت حيي بن أخطب زوج النبي صلى الله عليه وسلم' حديث20053:

4346-سنن أبي داود كتاب الخراج والإمارة والفيء' باب في بيان مواضع قسم الخمس 'حديث2606:

4347-صحيح البخاري كتاب المغازي' باب غزوة خيبر' حديث4006:صحيح مسلم كتاب الإيمان' باب غلظ تحريم الغلول 'حديث191:مستخرج أبي عوانة كتاب الإيمان' بيان التشديد في الذي يقتل نفسه وفي لعن المؤمن وأخذ ماله' حديث108:صحيح ابن حبان كتاب السير' باب الغلول' ذكر نفي دخول الجنان عن الشهيد في سبيل الله إذا كان' حديث4928:موطأ مالك كتاب الجهاد' باب ما جاء في الغلول' حديث983:سنن أبي داود كتاب الجهاد' باب في تعظيم الغلول' حديث2350:مصنف ابن أبي شيبة كتاب الجهاد' ما ذكر في الغلول' حديث32876:السنن الكبرى للنسائي كتاب النذر' هل تدخل الأرضون في ماله إذا نذر' حديث4634:السنن الكبرى للبيهقي كتاب السير' جماع أبواب السير' باب الغلول قليله وكثيره حرام' حديث16935:معرفة السنن والآثار للبيهقي كتاب السير' قليل الغلول وكثيره محرم' حديث5647:السنن الصغير للبيهقي كتاب السير' باب تحريم الغلول في الغنيمة' حديث2876:مسند إسحاق بن راهويه -ما يروى عن محمد بن قيس وغيره عن أبي هريرة' حديث471:

ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِی ثَوْرُ بْنُ یَزِیدَ، عَنْ سَالِمٍ مَوْلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِیعٍ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: انْصَرَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ خَیْبَرَ اِلٰی وَادِی الْقُرٰی وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ اَهْدَاهُ لَهُ رِفَاعَةُ بْنُ زَیْدٍ الْحِزَامِیُّ، فَبَیْنَمَا هُوَ یَضَعُ رَحْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَ مُغْتَرَبِ الشَّمْسِ اَتَاهُ سَهْمُ غَرْبٍ فَقَتَلَهُ، وَهُوَ السَّهْمُ الَّذِی لَا یَدْرِی مَنْ رَمٰی بِهِ، فَقُلْنَا لَهُ: هَنِیئًا لَهُ الْجَنَّةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: كَلَّا وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهِ اِنَّ شَمْلَتَهُ الْاٰنَ لَتَحْتَرِقُ عَلَیْهِ فِی النَّارِ غَلَّهَا مِنْ فَیْءِ الْمُسْلِمِینَ یَوْمَ خَیْبَرَ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا حِینَ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَصَبْتُ شِرَاكَیْنِ لِنَعْلَیْنِ لِی، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: یُقَدُّ لَكَ مِثْلُهَا فِی النَّارِ

هٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحُ الْاِسْنَادِ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰی حَدِیثِ مَالِكٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ یَزِیدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ خَرَجْنَا اِلٰی خَیْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً الْحَدِیثُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر سے وادی قریٰ کی طرف لوٹے تو آپ کے ساتھ ایک غلام بھی تھا۔ جو حضرت رفاعہ بن زید الحزامی رضی اللہ عنہ نے آپ کو ہدیہ دیا تھا۔ وہ غروب آفتاب کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کجاوہ اتار رہا تھا۔ ایک نامعلوم تیر آ کر ان کو لگا جس سے وہ ہلاک ہو گیا۔ اور اس تیر کے بارے میں کوئی پتہ نہ چل سکا کہ کس نے مارا تھا، ہم نے اس کے بارے میں کہا: اس کو مبارک ہو کہ یہ جنتی ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرگز نہیں۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے، اس کا شملہ اس وقت آگ میں جل رہا ہے، جو کہ اس نے خیبر کے دن مسلمانوں کے مال غنیمت سے چرایا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سن کر آپ کا ایک صحابی رضی اللہ عنہ گھبراتا ہوا آیا اور بولا: میں نے جوتوں کے یہ دو تسمے اپنے لئے رکھ لئے تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے اسی کی مثل آگ میں جلنا پڑتا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اسی سند کے ہمراہ ثور بن یزید کے حوالے سے حضرت مالک کی یہ حدیث نقل کی ہے "ہم خیبر کی طرف نکلے تو ہمیں سونا اور چاندی غنیمت میں نہیں ملا۔ (پھر مکمل حدیث بیان کی)

4348۔ حَدَّثَنِی زَیْدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ یُونُسَ الْخُزَاعِیُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ الْبَجَلِیُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْغَفَّارِ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ جَعْفَرٍ دَاخَلَهُ مِنْ ذٰلِكَ، فَاَتَاهُ جِبْرِیلُ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی جَعَلَ لِجَعْفَرٍ جَنَاحَیْنِ مُضَرَّجَیْنِ بِالدَّمِ یَطِیرُ بِهِمَا مَعَ الْمَلَائِكَةِ هٰذَا حَدِیثٌ لَهُ طُرُقٌ، عَنِ الْبَرَاءِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر دی گئی تو آپ

علیہ السلام کو اس پر فخر ہوا۔ تو حضرت جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے: اللہ تعالیٰ نے جعفر رضی اللہ عنہ کو خون سے رنگے ہوئے سرخ رنگ کے دو پر عطا فرمائے ہیں وہ ان کے ساتھ ملائکہ کے ہمراہ پرواز کرتے رہتے ہیں۔

❀❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس حدیث کی متعدد سندیں موجود ہیں لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4349۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا اَتَاهُ وَفَاةُ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَرَفْنَا فِي وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُزْنَ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ دَاخِلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ النِّسَاءَ قَدْ فَتَنَّنَا اَوْ غَلَبْنَنَا، قَالَ: فَارْجِعْ اِلَيْهِنَّ فَاَسْكِتْهُنَّ فَذَهَبَ، ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَرَدَّهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: فَارْجِعْ اِلَيْهِنَّ فَاِنْ اَبَيْنَ فَاحْثُ فِي اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لِلرَّجُلِ: اَبْعَدَكَ اللّٰهُ، اِنِّي لَاَعْلَمُ مَا اَنْتَ بِمُطِيعٍ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا تَرَكْتَ نَفْسَكَ حَتّٰى عَرَفْتَ اِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ اَنْ تَحْثِيَ فِي اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت (کی خبر) پہنچی تو آپ کے چہرے پر رنج کے آثار نمایاں تھے۔ آپ کے پاس کوئی آنے والا آیا اور بولا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتیں تو ہمارے لئے آزمائش بن چکی ہیں۔ یا (شاید کہا کہ) ہم پر غالب ہو چکی ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جا کر ان کو چپ کراؤ۔ وہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دوبارہ (سہ بارہ) آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تین مرتبہ ہی واپس بھیج دیا اور (بالآخر) فرمایا: اگر وہ نہ مانیں تو ان کے منہ میں مٹی ڈال دو۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اپنے دل میں اس آدمی سے کہا: اللہ تعالیٰ تجھے دور کرے۔ میں جانتی ہوں کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل نہیں کر سکے گا اور تو نے اپنے آپ کو نہ چھوڑا حتی کہ میں جان گئی کہ تو ان کے منہ میں مٹی ڈالنے کی طاقت بھی نہیں رکھتا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4349–صحیح البخاری' کتاب الجنائز' باب من جلس عند المصیبة یعرف فیه الحزن' حدیث1250:صحیح مسلم' کتاب الجنائز' باب التشدید فی النیاحة' حدیث1602:صحیح ابن حبان' کتاب الجنائز وما یتعلق بها مقدما أو مؤخرا' فصل فی النیاحة ونحوها' ذکر الزجر عن نیاحة النساء علی موتاهن' حدیث3204:السنن الصغری' کتاب الجنائز' النهی عن البکاء علی المیت' حدیث1833:مصنف ابن أبی شیبة' کتاب الجنائز' فی التعذیب فی البکاء علی المیت' حدیث11906:السنن الکبری للنسائی' کتاب الجنائز' النهی عن البکاء علی المیت' حدیث1953:السنن الکبری للبیهقی' کتاب الجنائز' جماع أبواب التعزیة' باب الجلوس عند المصیبة' حدیث6682:مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' الملحق المستدرک من مسند الأنصار' حدیث السیدة عائشة رضی الله عنها' حدیث23785:مسند إسحاق بن راهویه –ما یروی عن القاسم بن محمد عن عائشة عن النبی' حدیث849:دلائل النبوة للبیهقی' باب ما جاء فی غزوة مؤتة وما ظهر فی تأمیر النبی' حدیث1711:

4350- حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اَبِی طَالِبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّآءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا احْتَذٰی النِّعَالَ وَلَا انْتَعَلَ وَلَا رَكِبَ الْمَطَايَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْ جَعْفَرَ بْنِ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِیِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بہتر نہ کسی نے جوتا بنوایا، نہ پہنا اور نہ سواری پر سوار ہوا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4351- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِیُّ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِیٍّ، حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا اشْتَدَّ جَزَعُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْ قُتِلَ يَوْمَ مُؤْتَةَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيُدْرِكَنَّ الدَّجَّالُ قَوْمًا مِثْلَكُمْ اَوْ خَيْرًا مِنْكُمْ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَلَنْ يُخْزِیَ اللّٰهُ اُمَّةً، اَنَا اَوَّلُهَا، وَعِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ آخِرُهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

وَقَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى حَدِيْثِ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی غَزْوَةِ مُؤْتَةَ، اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ اَخَذَهَا فَاُصِيْبَ، ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ، ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ، ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى مُؤْتَةَ

✧✧ حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ موتہ کے دن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا شہداء پر جزع وفزع شدت اختیار کر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: دجال کو تم جیسے یا تم سے بہتر لوگ پائیں گے اور اللہ تعالیٰ اس قوم کو ہرگز رسوا نہیں کرے گا جس کے شروع میں، مَیں اور آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4352- حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِیُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْقَاضِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِی خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَانَ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا حَيَّا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ ذِی الْجَنَاحَيْنِ

4350- الجامع للترمذی' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب' حديث 3781: السنن الكبرى للنسائی' كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار - فضائل جعفر بن أبی طالب رضی الله عنه' حديث 7891: مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند أبی هريرة رضی الله عنه' حديث 9169:

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ اَخَّرْتُ فَضَائِلَ جعفرَ بْنِ اَبِى طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لِاَذْكُرَهَا فِى فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ

✦✦ حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کو سلام کرتے تو یوں کہتے

"اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاابنَ ذِى الْجَناحَيْنِ"

(اے دو پروں والے کے بیٹے تم پر سلامتی ہو)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل آخر میں ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے تا کہ میں ان کو فضائل صحابہ میں بیان کروں۔

4353۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِىُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِى خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِىُّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِىُّ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اُغْمِىَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَعَلَتْ اُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِى وَا اَخَيَاهُ وَاكَذَا وَاكَذَا تَعَدَّدَ عَلَيْهِ فَقَالَ حِيْنَ اَفَاقَ مَا قُلْتِ شَيْئًا اِلَّا قِيْلَ لِى اَنْتَ كَذٰلِكَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر غشی طاری ہوئی تو ان کی بہن بین کرتے ہوئے واویلا کرنے لگ گئی، جب ان کو افاقہ ہوا تو فرمایا: تو نے جو جو کچھ بولا، اس سب کے متعلق مجھ سے پوچھا گیا کہ تو واقعی ایسا ہے؟ کیا تو واقعی ایسا ہے؟

4352-صحيح البخارى' كتاب المناقب' باب مناقب جعفر بن أبى طالب الهاشمى رضى الله عنه' حديث3527: السنن الكبرى للنسائى' كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار - فضائل جعفر بن أبى طالب رضى الله عنه' حديث7892: المعجم الكبير للطبرانى' باب الجيم' جعفر بن أبى طالب' حديث1458: دلائل النبوة للبيهقى' باب ما جاء فى غزوة مؤتة وما ظهر فى تأمير النبى' حديث1710:

4353-صحيح البخارى' كتاب المغازى' باب غزوة مؤتة من أرض الشأم' حديث4032: مصنف عبد الرزاق الصنعانى' كتاب الجنائز' باب الصبر والبكاء والنياحة' حديث6486: مصنف ابن أبى شيبة' كتاب الزهد' ما ذكر فى زهد الأنبياء وكلامهم عليهم السلام - كلام عبد الله بن رواحة رضى الله عنه' حديث34058: السنن الكبرى للبيهقى' كتاب الجنائز' جماع أبواب البكاء على الميت' باب ما ينهى عنه من الدعاء بدعوى الجاهلية وضرب الخد ونحوه' حديث6718: دلائل النبوة للبيهقى -جماع أبواب غزوة تبوك' جماع أبواب من رأى فى منامه شيئا من آثار نبوة محمد' باب ما قيل لعبد الله بن رواحة فى غشيته' حديث2961: الطبقات الكبرى لابن سعد -طبقات البدريين من الأنصار' ومن بنى الحارث بن الخزرج ثم من بنى كعب بن الحارث - عبدالله بن رواحة بن ثعلبة بن امرء القيس بن عمرو' حديث4214:

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4354- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، وَفِيهِمْ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا انْتَهَوْا اِلٰى مَكَانِ الْحَرْبِ اَمَرَهُمْ عَمْرٌو اَنْ لَا يُنَوِّرُوا نَارًا، فَغَضِبَ عُمَرُ وَهَمَّ اَنْ يَنَالَ مِنْهُ، فَنَهَاهُ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ لَمْ يَسْتَعْمِلْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ اِلَّا لِعِلْمِهِ بِالْحَرْبِ، فَهَدَا عَنْهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ ذات السلاسل میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو (امیر بنا کر) بھیجا' اس مہم میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شریک تھے' جب یہ لوگ جنگ کے میدان تک پہنچے تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ آگ نہ جلائیں' اس بات پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غصہ آ گیا اور وہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ الجھنے لگے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں ایسا کرنے سے روکا اور انہیں سمجھایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تمہارا امیر اسی لیے مقرر کیا ہے کیونکہ وہ جنگ کے بارے میں (زیادہ بہتر) جانتے ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رک گئے۔

یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح ہے تاہم شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

4355- فَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ لِاِمْرَاَةِ سَلَمَةَ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ مَا لِي لَا اَرٰى سَلَمَةَ يَحْضُرُ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ الْمُسْلِمِينَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَخْرُجَ كُلَّمَا خَرَجَ صَاحَ بِهِ النَّاسُ يَا فُرَّارُ اَفَرَرْتُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى قَعَدَ فِي بَيْتِهِ فَمَا يَخْرُجُ وَكَانَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ

4354- صحيح البخاری' كتاب الجنائز' باب الرجل ينعى إلى أهل الميت بنفسه' حديث 1201: صحيح البخاری' كتاب الجهاد والسير' باب تمنى الشهادة' حديث 2664: صحيح البخاری' كتاب الجهاد والسير' باب من تأمر فی الحرب من غير إمرة إذا خاف العدو' حديث 2916: صحيح البخاری' كتاب المناقب' باب مناقب خالد بن الوليد رضی الله عنه' حديث 3568: صحيح البخاری' كتاب المغازی' باب غزوة مؤتة من أرض الشام' حديث 4027: مصنف عبد الرزاق الصنعانی' كتاب الجنائز' باب النعی علی الميت' حديث 5863: الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم -ومن ذكر خالد بن الوليد بن المغيرة' حديث 643: مشكل الآثار للطحاوی' باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلی الله عليه' حديث 4500: مسند أحمد بن حنبل -ومن مسند بنی هاشم' مسند أنس بن مالك رضی الله تعالی عنه' حديث 11902: مسند أبی يعلی الموصلی -أبو عمران الجونی' حديث 4078: المعجم الكبير للطبرانی' باب الجيم' جعفر بن أبی طالب' حديث 1443:

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ عامر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں' سیّدہ اُم سلمہ نے حضرت سلمہ بن ہشام بن مغیرہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ میں نے سلمہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا تو اُس خاتون نے جواب دیا: اللہ کی قسم! وہ اس وجہ سے (گھر سے) باہر نہیں نکلتے کہ وہ جب بھی باہر آتے ہیں تو لوگ انہیں بلند آواز میں کہتے ہیں: اے فرار ہونے والے! کیا تم اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے) سے فرار ہوئے تھے' تو وہ اپنے گھر میں ہی بیٹھے ہوئے ہیں اور باہر نہیں نکلتے۔

(راوی کہتے ہیں:) انہوں نے غزوۂ موتہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ شرکت کی تھی۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4356- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اِلْيَاسٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ بْنِ عَمٍّ لِيْ كَلَامٌ فَقَالَ اِلَّا فِرَارَكَ يَوْمَ مُؤْتَةَ فَمَا دَرَيْتُ اَيَّ شَيْءٍ اَقُوْلُ لَهٗ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے چچازاد بھائی اور میرے درمیان کچھ ناراضگی تھی۔ اس نے کہا: ''مگر تیرا جنگ موتہ سے بھاگنا'' (کیا معنی رکھتا ہے؟) تو مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ میں اس کو کیا جواب دوں۔

4357- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فِيْ غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ وَفِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا انْتَهَوْا اِلٰى مَكَانِ الْحَرْبِ اَمَرَهُمْ عَمْرٌو اَنْ لَّا يُنَوِّرُوْا نَارًا فَغَضِبَ عُمَرُ وَهَمَّ اَنْ يَّنَالَ مِنْهُ فَنَهَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ لَمْ يَسْتَعْمِلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ اِلَّا لِعِلْمِهٖ بِالْحَرْبِ فَهَدَاَ عَنْهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✿✿ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو ''غزوہ ذات السلاسل'' میں بھیجا، ان میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ جب یہ لوگ مقام جنگ میں پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غصہ آ گیا اور ان سے (لکڑیاں) لینے (اور خود جلانے) کا ارادہ کیا۔ لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو روک دیا اور ان کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تمہارا امیر صرف اسی لئے مقرر کیا کہ یہ جنگی امور کو تم سے بہتر جانتے ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ٹھہر گئے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4358- حَدَّثَنِی اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْاَزْدِیّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْفَزَارِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی حَفْصٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْفَتْحُ لِثَلَاثَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ۱۳ رمضان المبارک کو مکہ فتح ہوا۔

4359- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ عَامَ الْفَتْحِ حَتّٰى نَزَلَ مَرَّ الظَّهْرَانِ فِی عَشْرَةِ آلافٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَسَبَّعَتْ سُلَيْمٌ وَاَلَّفَتْ مُزَيْنَةُ وَفِی كُلِّ الْقَبَائِلِ عَدَدٌ وَاِسْلامٌ وَاَوْعَبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْاَنْصَارُ، فَلَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْهُ مِنْهُمْ اَحَدٌ، وَقَدْ عَمِيَتِ الْاَخْبَارُ عَلٰى قُرَيْشٍ، فَلا يَاْتِيهِمْ خَبَرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلا يَدْرُونَ مَا هُوَ صَانِعٌ، وَكَانَ اَبُو سُفْيَانُ بْنُ الْحَارِثِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی اُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَدْ لَقِيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَنِيَّةَ الْعِقَابِ فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَالْتَمَسَا الدُّخُولَ عَلَيْهِ، فَكَلَّمَتْهُ اُمُّ سَلَمَةَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ابْنُ عَمِّكَ، وَابْنُ عَمَّتِكَ، وَصِهْرُكَ، فَقَالَ: لا حَاجَةَ لِی فِيهِمَا، اَمَّا ابْنُ عَمِّی فَهَتَكَ عِرْضِی، وَاَمَّا ابْنُ عَمَّتِی وَصِهْرِی فَهُوَ الَّذِی قَالَ لِی بِمَكَّةَ مَا قَالَ، فَلَمَّا خَرَجَ الْخَبَرُ اِلَيْهِمَا بِذَلِكَ وَمَعَ اَبِی سُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ ابْنٌ لَهُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَيَاْذَنَنَّ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ لَآخُذَنَّ بِيَدِ ابْنِی هٰذَا، ثُمَّ لَنَذْهَبَنَّ فِی الْاَرْضِ حَتّٰى نَمُوتَ عَطَشًا اَوْ جُوعًا، فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَّ لَهُمَا، فَدَخَلا عَلَيْهِ، فَاَنْشَدَهُ اَبُو سُفْيَانَ قَوْلَهُ فِی اِسْلامِهِ، وَاعْتِذَارِهِ مِمَّا كَانَ مَضَى فِيهِ، فَقَالَ: لَعَمْرُكَ اِنِّی يَوْمَ اَحْمِلُ رَايَةً لِتَغْلِبَ خَيْلُ اللاتِ خَيْلَ مُحَمَّدٍ لَكَ الْمُدْلِجِ الْحَيْرَانُ اَظْلَمَ لَيْلَةً فَهٰذَا اَوَانُ الْحَقِّ اَهْدِی وَاَهْتَدِی فَقُلْ لِثَقِيفٍ لا اُرِيدُ قِتَالَكُمْ وَقُلْ لِثَقِيفٍ تِلْكَ عِنْدِی فَاَوْعِدِی هَدَانِی هَادٍ غَيْرُ نَفْسِی وَدَلَّنِی اِلَى اللّٰهِ مَنْ طَرَدْتُ كُلَّ مَطْرَدِ اَفِرُّ سَرِيعًا جَاهِدًا عَنْ مُحَمَّدٍ وَاُدْعِی وَلَوْ لَمْ اَنْتَسِبْ لِمُحَمَّدٍ هُمْ عُصْبَةُ مَنْ لَمْ يَقُلْ بِهَوَاهُمْ وَاِنْ كَانَ ذَا رَاْیٍ يُلَمْ وَيُفَنَّدِ اُرِيدُ لاُرْضِيَهُمْ وَلَسْتُ بِلافِظٍ مَعَ الْقَوْمِ مَا لَمْ اُهْدَ فِی كُلِّ مَقْعَدِ فَمَا كُنْتُ فِی الْجَيْشِ الَّذِی نَالَ عَامِرًا وَلا كَلَّ عَنْ خَيْرٍ لِسَانِی وَلا يَدِی قَبَائِلُ جَاءَتْ مِنْ بِلادٍ بَعِيدَةٍ تَوَابِعُ جَاءَتْ مِنْ سِهَامٍ وَسُرْدَدِ وَاِنَّ الَّذِی اَخْرَجْتُمْ وَشَتَمْتُمْ سَيَسْعَى لَكُمْ سَعْىَ امْرِءٍ غَيْرِ قَعْدَدِ قَالَ: فَلَمَّا اَنْشَدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِلَى اللّٰهِ مَنْ طُرِدْتُ كُلَّ مَطْرَدِ، ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی صَدْرِهِ، فَقَالَ: اَنْتَ طَرَدْتَنِی كُلَّ مَطْرَدِ، قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: مَاتَتْ اُمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

4358- مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' حديث 2422: دلائل النبوة للبيهقی' باب خروج النبی صلى الله عليه وسلم لغزوة الفتح واستخلافه علی' حديث 1765:

بِالْاَبْوَاءِ، وَهِيَ تَزُوْرُ خَوَالَهَا مِنْ بَنِي النَّجَّارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اَخُو رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْهُمَا حَلِيمَةُ، وَابْنُ عَمِّهِ، ثُمَّ عَامَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُعَامَلاتٍ قَبِيحَةٍ، وَهَجَاهُ غَيْرَ مَرَّةٍ حَتّٰى اَجَابَهُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِقَصِيدَتِهِ الَّتِي يَقُوْلُ فِيهَا: هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَاَجَبْتُ عَنْهُ وَعِنْدَ اللّٰهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ الْحَدِيثُ وَالْقَصِيدَةُ بِطُولِهَا مُخَرَّجَةٌ فِي الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ لِمُسْلِمٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، وَقَدْ كَانَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَسْتَاْذِنُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَهْجُوَهُ فَلا يَاْذَنُ لَهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ والے سال روانہ ہوئے اور دس ہزار مسلمانوں کی ہمراہی میں ''مرالظہر ان'' سے گزرے (قبیلہ بنو) سلیم اور مزینہ قبیلے کے بہت سے افراد اس میں شامل تھے۔ اور ہر قبیلے میں مسلمانوں کی ایک (اچھی خاصی) تعداد تھی۔ اس وقت تمام مہاجرین اور انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قافلے کے ہمراہ تھے اور ان میں سے کوئی ایک بھی پیچھے نہیں رہا تھا۔ قریش کو کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا۔ نہ ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی خبر پہنچ رہی تھی اور نہ ان کو یہ سمجھ آ رہی تھی کہ آپ ان کے ساتھ کیا سلوک کریں گے۔ اور ابوسفیان اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ''ثنیۃ العقاب'' میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے اور آپ کی خدمت میں حاضری کی خواہش ظاہر کی۔ ان کی درخواست حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ تک پہنچاتے ہوئے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (ان میں ایک) آپ کا چچازاد اور دوسرا آپ کی پھوپھی کا بیٹا اور خسر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے ان دونوں کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ میرے چچا نے میری عزت اچھالی تھی اور میری پھوپھی کا بیٹا اور خسر یہ وہی ہے جس نے مکہ میں مجھے بہت برا بھلا کہا تھا۔ ابوسفیان بن حارث کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا۔ جب اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان تاثرات کا پتہ چلا تو بولا: خدا کی قسم! یا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دے دیں گے ورنہ میں اپنے اس بچے کو اپنے ساتھ لے کر کہیں دور نکل جاؤں گا، جہاں بھوک اور پیاس کے ساتھ ہم مر جائیں گے جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے ان کے لئے نرمی اختیار فرمائی، پھر یہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو ابوسفیان نے اپنی گزشتہ خطاؤں کی معذرت کرتے ہوئے اسلام کے حق میں درج ذیل اشعار پڑھے

خدا کی قسم! وہ دن بھی تھے جب میں لات کے لشکر کو محمد کے لشکر پر غالب کرنے کیلئے علم بلند کیا کرتا تھا۔

میں اس حیران آدمی کی طرح تھا جو اندھیرے میں پھنسا ہوا ہو، لیکن یہ حق (کو تسلیم کر لینے) کا وقت ہے۔ اللہ نے مجھے ہدایت دی ہے اور میں سیدھے راستہ پر آ گیا ہوں۔

پس تم قبیلہ ثقیف کو کہہ دو کہ میں تم سے لڑنا نہیں چاہتا، اور ثقیف سے کہہ دو کہ وہ میرے پاس ہیں، تو وہ وعدہ کریں۔

ایک ہدایت دینے والے نے مجھے سیدھا راستہ دکھایا، اور میری ذات کو بدل کر رکھ دیا اور اس نے اللہ کی طرف میری راہنمائی کی جس کو میں بالکل دھتکار چکا تھا۔

میں محمد ﷺ سے بہت دور بھاگتا تھا، اور لوگ مجھے محمد سے منسوب کرتے تھے اگرچہ میں ان سے منسوب ہونا نہیں چاہتا تھا۔

وہ ایسی جماعت تھی (جس میں، مَیں پہلے شامل تھا) کہ جو ان کی خواہش کے مطابق ان کی حمایت میں نہ بولتا اس کو ملامت کی جاتی اور اسے خطاوار ٹھہرایا جاتا اگرچہ وہ عقل مند ہی کیوں نہ ہوتا۔

میں ان کو راضی کرنا چاہتا تھا اور میں کسی قوم کے ساتھ اس وقت تک گفتگو نہیں کیا کرتا تھا جب تک وہ مجھے ہر مجلس کا ہدیہ پیش نہ کر دیتے تھے۔

میں جس لشکر میں بھی رہا تو انہوں نے جو کچھ مال پایا اور جو کھایا سب میرے ہاتھ اور میری زبان کی کمائی تھی۔

اور بے شک جس شخص کو تم نے نکالا اور برا بھلا کہا، عنقریب وہ تمام رشتہ داریوں سے بالاتر ہو کر تمہارے لئے جدوجہد کرے گا۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: جب اس نے کہا: **الی من طردت کل مطرد** تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا: **انت الذی طردتنی کل مطرد** (تو ہی ہے جس نے مجھے بالکل دھتکار دیا تھا)

ابن اسحاق کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماجدہ اپنے ماموؤں سے ملنے بنی نجار گئی تھیں تو وہیں مقامِ ابواء میں ان کا انتقال ہو گیا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا رضاعی بھائی تھا دونوں کو حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے دودھ پلایا تھا۔ اور وہ حضور ﷺ کا چچازاد بھائی بھی تھا۔ لیکن اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ناروا سلوک کیا اور کئی مرتبہ آپ کی شان میں ہرزہ سرائی کی۔ حتی کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنے قصیدے میں اس کا جواب دیا۔ اس میں آپ فرماتے ہیں:

تو نے میں ﷺ کی عیب جوئی کی ہے اور میں نے اس کا جواب دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا بدلہ ملے گا۔

یہ مکمل حدیث اور پورا قصیدہ صحیح مسلم شریف کی حدیث میں موجود ہے۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اس (ابوسفیان) کی مذمت بیان کرنے کی اجازت مانگا کرتے تھے لیکن رسول اللہ ﷺ منع فرما دیا کرتے تھے۔

4360۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْاَشْعَثِ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: زَعَمَ السُّدِّيُّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ اخْتَبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِي سَرْحٍ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَجَاءَ بِهِ حَتّٰى اَوْقَفَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بَايِعْ عَبْدَ اللّٰهِ، فَرَفَعَ رَاْسَهُ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى اَصْحَابِهِ، فَقَالَ: اَمَا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ رُشَيْدٌ يَقُوْمُ اِلٰى هٰذَا حِيْنَ رَآنِي كَفَفْتُ يَدِي عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلُهُ؟ فَقَالُوْا: مَا نَدْرِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا فِي نَفْسِكَ، اَلَا اَوْمَاْتَ اِلَيْنَا بِعَيْنِكَ؟ فَقَالَ: اِنَّهُ لَا

يَنۡبَغِى لِنَبِيّ اَنۡ تَكُوۡنَ لَهٗ خَائِنَةُ الۡاَعۡيُنِ

هٰذَا حَدِيۡثٌ صَحِيۡحٌ عَلٰى شَرۡطِ مُسۡلِمٍ، وَلَمۡ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فتح مکہ کے دن عبداللہ بن ابی سرح رضی اللہ عنہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر چھپ گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ کی بیعت لے لیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ سر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا پھر آپ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم میں کوئی سمجھدار آدمی نہیں ہے؟ جب اس نے دیکھ لیا تھا کہ میں اس کی بیعت سے پہلوتہی کر رہا ہوں تو وہ اٹھ کر اس کو مار دیتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں پتہ نہیں چل سکا تھا کہ آپ کے دل میں کیا ارادہ ہے۔ آپ ہمیں آنکھ سے اشارہ فرما دیتے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: کسی نبی کی شان کے لائق نہیں ہے کہ اس کی آنکھ خائن ہو۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4361۔ حَدَّثَنَا بَكۡرُ بۡنُ مُحَمَّدٍ الصَّيۡرَفِيُّ بِمَرۡوَ، حَدَّثَنَا اِبۡرَاهِيۡمُ بۡنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بۡنُ الۡحَسَنِ بۡنِ شَقِيۡقٍ، حَدَّثَنَا الۡحُسَيۡنُ بۡنُ وَاقِدٍ، عَنۡ يَزِيۡدَ النَّحۡوِيِّ، عَنۡ عِكۡرِمَةَ، عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا، قَالَ: كَانَ عَبۡدُ اللّٰهِ بۡنُ اَبِى سَرۡحٍ يَكۡتُبُ لِرَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَلَحِقَ بِالۡكُفَّارِ، فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اَنۡ يُقۡتَلَ، فَاسۡتَجَارَ لَهٗ عُثۡمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ، فَاَجَارَهٗ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ صَحِيۡحٌ عَلٰى شَرۡطِ الۡبُخَارِيِّ، وَلَمۡ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن ابی سرح رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (ہاں وحی کی کتابت کے لئے) کاتب تھے۔ پھر یہ مرتد ہو کر کفار سے جا ملے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قتل کرنے کا حکم فرما دیا تھا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے امان مانگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو امان دے دی تھی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4362۔ فَحَدَّثَنَا اَبُو الۡعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بۡنُ يَعۡقُوۡبَ، حَدَّثَنَا اَحۡمَدُ بۡنُ عَبۡدِ الۡجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُوۡنُسُ بۡنُ بُكَيۡرٍ، عَنِ ابۡنِ اِسۡحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِى شُرَحۡبِيۡلُ بۡنُ سَعۡدٍ، قَالَ: نَزَلَتۡ فِى عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ اَبِى سَرۡحٍ: وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوۡ قَالَ اُوۡحِىَ اِلَىَّ وَلَمۡ يُوۡحَ اِلَيۡهِ شَىۡءٌ وَمَنۡ قَالَ سَاُنۡزِلُ مِثۡلَ مَا اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَلَمَّا دَخَلَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَرَّ اِلٰى عُثۡمَانَ بۡنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ، وَكَانَ اَخَاهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَغَيَّبَهٗ عِنۡدَهٗ حَتّٰى اطۡمَاَنَّ اَهۡلُ مَكَّةَ، ثُمَّ اَتٰى بِهٖ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَاسۡتَاۡمَنَ قَالَ الۡحَاكِمُ: قَدۡ صَحَّتِ الرِّوَايَةُ فِى الۡكِتَابَيۡنِ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ قَبۡلَ دُخُوۡلِهٖ مَكَّةَ بِقَتۡلِ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ سَعۡدٍ وَعَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ خَطَلٍ، فَمَنۡ نَظَرَ فِى مَقۡتَلِ اَمِيۡرِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ عُثۡمَانَ بۡنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ وَجِنَايَاتِ عَبۡدِ اللّٰهِ بۡنِ سَعۡدٍ عَلَيۡهِ

4361 - سنن أبي داود' كتاب الحدود' باب الحكم فيمن ارتد' حديث3813: السنن الكبرى للبيهقي' كتاب القسامة' كتاب المرتد' باب ما يحرم به الدم من الإسلام زنديقا كان أو غيره' حديث15657:

بِمِصْرَ اِلٰى اَنْ كَانَ اَمْرُهُ مَا كَانَ عَلِمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَعْرَفَ بِهِ

✧✧ حضرت شرحبیل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ آیت حضرت عبداللہ بن ابی سرح کے بارے میں نازل ہوئی

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِيَ اِلَيَّ وَلَمْ يُوْحَ اِلَيْهِ شَيْءٌ" وَمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ(الانعام:93)

''اوراس سے بڑھ کر ظالم کون جواللہ پر جھوٹ باندھے یا کہے مجھے وحی ہوئی اور اسے کچھ وحی نہ ہوئی اور جو کہے ابھی میں اتارتا ہوں ایسا جیسا خدا نے اتارا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے موقع پر) مکہ میں داخل ہوئے تو وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بھاگ گیا کیونکہ وہ حضرت عثمان کا رضاعی بھائی بھی تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو چھپائے رکھا حتی کہ جب مکہ میں امن ہو گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دیا اور اس کے لئے امان کی سفارش کی۔

۞۞ نوٹ: امام حاکم کہتے ہیں: بخاری اور مسلم میں یہ صحیح روایات موجود ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں داخل ہونے سے پہلے عبداللہ بن سعد اور عبداللہ بن حنظل کے قتل کا حکم دیا تھا۔ اس لئے جس آدمی کی نظر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شہادت اور عبداللہ بن سعد کی مصر میں ان کے خلاف حرکتوں پر ہے، وہ جانتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی وقت اس (کی حرکتوں) کا پتہ تھا۔

4363- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: لَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَا طُوًى، قَالَ اَبُوْ قُحَافَةَ لِابْنَةٍ لَهُ وَكَانَتْ اَصْغَرَ وَلَدِهِ: اَيْ بُنَيَّةُ، اَشْرِفِيْ بِيْ عَلٰى اَبِيْ قُبَيْسٍ، وَقَدْ كُفَّ بَصَرُهُ. فَاَشْرَفْتُ بِهِ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اَيْ بُنَيَّةُ، مَاذَا تَرَيْنَ؟ قَالَتْ: اَرٰى سَوَادًا مُجْتَمِعًا وَاَرٰى رَجُلًا يَسْرِيْ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ السَّوَادِ مُقْبِلًا، فَقَالَ: تِلْكَ الْخَيْلُ يَا بُنَيَّةُ، ثُمَّ قَالَ: مَاذَا تَرَيْنَ؟ قَالَتْ: اَرَى السَّوَادَ قَدِ انْتَشَرَ، فَقَالَ: اِذًا وَاللّٰهِ دُفِعَتِ الْخَيْلُ، فَاَسْرِعِيْ بِيْ اِلٰى بَيْتِيْ، فَخَرَجْتُ سَرِيْعًا حَتّٰى اِذَا هَبَطْتُ بِهِ اِلَى الْاَبْطَحِ وَكَانَ فِيْ عُنُقِهَا طَوْقٌ لَهَا مِنْ وَرِقٍ، فَاقْتَطَعَهُ اِنْسَانٌ مِنْ عُنُقِهَا، فَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ خَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى جَاءَ بِاَبِيْهِ يَقُوْدُهُ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هَلَّا تَرَكْتَ الشَّيْخَ فِيْ بَيْتِهِ حَتّٰى اَجِيْئَهُ، فَقَالَ: يَمْشِيْ هُوَ اِلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَحَقُّ مِنْ اَنْ تَمْشِيَ اِلَيْهِ، فَاَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ مَسَحَ

4363- صحيح ابن حبان' كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر أبي قحافة عثمان بن عامر رضي الله عنه' حديث7315: السنن الكبرى للبيهقي' كتاب السير' جماع أبواب السير' باب فتح مكة حرسها الله تعالى' حديث17007: مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' مسند النساء' حديث أسماء بنت أبي بكر الصديق رضي الله عنهما' حديث26383: مسند إسحاق بن راهويه -ما يروى عن أسماء بنت أبي بكر الصديق عن رسول الله' حديث2011: المعجم الكبير للطبراني' باب الألف' ما أسندت أسماء بنت أبي بكر - عباد بن عبد الله بن الزبير' حديث20109:

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ، وَقَالَ: اَسْلِمْ تَسْلَمْ، فَاَسْلَمَ، ثُمَّ قَامَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَخَذَ بِيَدِ اُخْتِهِ، فَقَالَ: اَنْشُدُ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ طَوْقَ اُخْتِي، فَوَاللّٰهِ مَا جَاءَ بِهِ اَحَدٌ، ثُمَّ قَالَ الثَّانِيَةَ: اَنْشُدُ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ طَوْقَ اُخْتِي، فَمَا جَاءَ بِهِ اَحَدٌ، فَقَالَ: يَا اُخَيَّةُ، احْتَسِبِي طَوْقَكِ، فَوَاللّٰهِ اِنَّ الْاَمَانَةَ فِي النَّاسِ لَقَلِيلٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: فتح مکہ کے دن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ''ذی طوی'' میں تشریف لے آئے تو حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے اپنی سب سے چھوٹی بیٹی سے کہا: اے بیٹی! مجھے ابوقبیس (پہاڑ) پر لے جاؤ۔ اس وقت حضرت ابوقحافہ کی بینائی زائل ہو چکی تھی۔ وہ ان کو ابوقبیس پہاڑ پر لے گئی۔ ابوقحافہ نے پوچھا: بیٹی! تم کیا دیکھ رہی ہو؟ اس نے کہا: میں ایک بہت بڑا مجمع دیکھ رہی ہوں اور اس بڑے مجمع کے آگے آگے ایک آدمی آ رہا ہے۔ انہوں نے کہا: اے بیٹی! یہ لشکر ہے۔ پھر پوچھا: بیٹی! تمہیں کیا دکھائی دے رہا ہے؟ اس نے کہا: میں دیکھ رہی ہوں کہ وہ مجمع بکھر رہا ہے۔ انہوں نے کہا: خدا کی قسم! اب لشکر منتشر ہو گیا ہے۔ تم مجھے جلدی جلدی گھر لے چلو، وہ جلدی جلدی چلنا شروع ہوئی جب وہ ''ابطح'' میں پہنچے تو ان کے گلے کا چاندی کا ہار کسی نے چھین لیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گئے اور اپنے والد کو ساتھ لے آئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو فرمایا: ''تم اس بزرگ کو گھر رہنے دیتے اور میں خود چل کر اس کے پاس چلا آتا'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا چل کر آپ کی خدمت میں حاضر ہونا زیادہ اچھا تھا بہ نسبت آپ کے اس کے گھر جانے سے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: ''مسلمان ہو جا، سلامت رہے گا'' تو وہ مسلمان ہو گئے، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی بہن کا ہاتھ پکڑ کر کھڑے ہوئے اور اس کے ہار چھینے جانے کا اعلان کیا لیکن کسی نے بھی وہ پیش نہ کیا۔ انہوں نے دوسری مرتبہ پھر اعلان کیا لیکن پھر بھی وہ ہار نہ کسی سے نہ مل سکا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میری بہن! اپنے ہار سے تو ہی صبر کر لے۔ کیونکہ لوگوں میں امانت داری (کا جذبہ بہت) کم ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4364- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، حَدَّثَنَا اَبُو قِلَابَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ، ثُمَّ قَالَ لِي اَبُو قِلَابَةَ: هُوَ حَيٌّ، اَلَا تَلْقَاهُ فَتَسْمَعَ مِنْهُ؟ فَلَقِيتُ عَمْرًا فَحَدَّثَنِي بِالْحَدِيثِ، قَالَ: كُنَّا بِمَمَرِّ النَّاسِ فَتُحَدِّثُنَا الرُّكْبَانُ، فَنَسْاَلُهُمْ مَا هٰذَا الْاَمْرُ وَمَا لِلنَّاسِ، فَيَقُولُونَ: نَبِيٌّ يَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَرْسَلَهُ، وَاَنَّ اللّٰهَ اَوْحَى اِلَيْهِ كَذَا وَكَذَا، وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلُومُ بِاِسْلَامِهَا الْفَتْحَ، وَيَقُولُونَ: اُنْظُرُوهُ، فَاِنْ ظَهَرَ فَهُوَ نَبِيٌّ فَصَدِّقُوهُ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ وَقْعَةِ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِاِسْلَامِهِمْ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمَ فَاَقَامَ عِنْدَهُ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ جَاءَ مِنْ عِنْدِهِ فَتَلَقَّيْنَاهُ، فَقَالَ: جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا، وَاِنَّهُ يَاْمُرُكُمْ بِكَذَا وَكَذَا، فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَلْيُؤَذِّنْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا، فَنَظَرُوا فَلَمْ يَجِدُوا اَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّي

فَقَدَّمُونِی، وَاَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِینَ اَوْ سِتِّ سِنِینَ فَکُنْتُ اُصَلِّی، فَاِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ بُرْدَتِی عَلَیَّ، قَالَ: تَقُوْلُ امْرَاَۃٌ مِنَ الْحَیِّ: غَطُّوا عَنَّا اسْتَ قَارِئِکُمْ، قَالَ: فَکُسِیتُ مُعَقَّدَۃً مِنْ مُعَقَّدَاتِ الْیَمَنِ بِسِتَّۃِ دَرَاھِمَ اَوْ سَبْعَۃٍ، فَمَا فَرِحْتُ بِشَیْءٍ کَفَرَحِی بِذٰلِکَ قَدْ رَوَی الْبُخَارِیُّ ھٰذَا الْحَدِیثَ، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ حَرْبٍ مُخْتَصَرًا فَاَخْرَجْتُہُ بِطُوْلِہٖ

✧✧ حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں کی گزرگاہ پر ہوتے تھے اور آتے جاتے قافلوں سے ملاقات کر کے ان سے پوچھتے کہ اصل مسئلہ کیا ہے؟ اور اس کے بارے میں لوگوں کے تاثرات کیا ہیں؟ تو وہ بتاتے کہ ''ایک نبی ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو رسول بنایا ہے اور اس کی طرف فلاں فلاں وحی آتی ہے۔ جبکہ لوگوں کو اسلام لانے میں انکی فتح کا انتظار ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اس کو دیکھتے رہو اگر یہ غالب آ گیا تو واقعی نبی ہو گا تو اس کی تصدیق کر دینا۔ چنانچہ فتح مکہ کے بعد ہر قبیلہ ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مشرف باسلام ہوتا تو وہ بھی حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور کچھ عرصہ وہیں قیام کیا پھر وہاں سے آ گئے۔ تو ہم نے ان سے ملاقات کی۔ تو انہوں نے کہا: میں تمہارے پاس اللہ کے سچے رسول کے پاس سے آیا ہوں۔ اور وہ فلاں فلاں حکم دیتے ہیں۔ اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو ہم میں سے کوئی ایک آدمی اذان پڑھے اور تم میں سے وہ شخص جماعت کرائے جو تم میں سب سے اچھا قرآن پڑھتا ہو۔ ان لوگوں نے بہت تلاش کیا مگر ان لوگوں کو مجھ سے زیادہ اچھا قرآن پڑھنے والا کوئی نہ ملا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے ہی آگے کر دیا۔ میری عمر اس وقت چھ یا سات سال ہو گی۔ تو میں ان کو نماز پڑھایا کرتا تھا۔ جب میں سجدہ میں جاتا تو میری چادر اکٹھی ہو جاتی تو قبیلے کی ایک خاتون نے کہا: اپنے امام کی سرین چھپانے کا انتظام کرو۔

حضرت عمرو بن سلمہ بیان کرتے ہیں: تو مجھے ایک یمنی چادر پہننے کے لیے دی گئی جس کی قیمت چھ یا سات درہم تھی جتنی مجھے وہ چادر حاصل کرنے کی خوشی ہوئی اس سے پہلے کبھی اتنی خوشی نہیں ہوئی تھی۔

✿✿ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث حضرت سلیمان بن حرب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مختصراً روایت کی ہے جبکہ میں نے اس کو مفصل بیان کیا ہے۔

4365- اَخْبَرَنِی دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِیُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیٍّ الْاَبَّارُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَبِی بَکْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکَّۃَ یَوْمَ الْفَتْحِ وَذَقْنُہُ عَلٰی رَحْلِہٖ مُتَخَشِّعًا

ھٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ یُخَرِّجَاہُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکۃ المکرمہ میں داخل ہوئے تو عاجزی کی بنیاد پر (اپنا سر انور اس قدر جھکائے ہوئے تھے کہ) آپ کی ٹھوڑی مبارک کجاوہ کے ساتھ لگ رہی تھی۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4366۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ، اَنَّ رَجُلا كَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَاَخَذَتْهُ الرِّعْدَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَوِّنْ عَلَيْكَ فَاِنَّمَا اَنَا ابْنُ امْرَاَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ كَانَتْ تَاْكُلُ الْقَدِيدَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرتے ہوئے کانپنے لگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اپنے آپ کو قابو میں رکھو کیونکہ میں قریش کی اس خاتون کا بیٹا ہوں جو خشک گوشت کھایا کرتی تھی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4367۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَدَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ الْاَنْصَارَ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، فَاَجَابُوهُ: لَبَّيْكَ بِاَبِينَا اَنْتَ وَاُمِّنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: اَقْبِلُوا بِوُجُوهِكُمْ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُولِهِ يُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ، فَاَقْبَلُوا وَلَهُمْ حُنَيْنٌ حَتّٰى اَحْدَقُوا بِهِ كَبْكَبَةً تُحَاكُ مَنَاكِبُهُمْ يُقَاتِلُونَ حَتّٰى هَزَمَ اللّٰهُ الْمُشْرِكِينَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

وَشَاهِدُهُ حَدِيثُ الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ الَّذِي

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ حنین کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو پکارا تو سب نے جواباً کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، ہم حاضر ہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول کی طرف متوجہ ہو جاؤ، وہ تمہیں ایسے باغات میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں جاری ہیں تو وہ سب لوگ آوازیں لگاتے ہوئے بھاگ آئے اور ان کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا، ان کو پچھاڑا گیا، ان کی گردنیں کٹتی رہیں، لیکن وہ جہاد کرتے رہے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو شکست دی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

مبارک بن فضالہ سے مروی درج ذیل حدیث، مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

4368۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِلْتَقَى يَوْمَ حُنَيْنٍ اَهْلُ

4366-سنن ابن ماجه' كتاب الأطعمة' باب القديد' حديث3310 دلائل النبوة للبيهقي' باب دخول النبي صلى الله عليه وسلم مكة يوم الفتح وهيئته' حديث1805:

مَكَّةَ وَاَهْلُ الْمَدِيْنَةِ وَاشْتَدَّ الْقِتَالُ، فَوَلَّوا مُدْبِرِينَ، فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالُوا: اِلَيْكَ وَاللّٰهِ جِئْنَا فَنَكَّسُوا رُؤُوسَهُمْ، ثُمَّ قَاتَلُوا حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ حنین کے دن مکہ اور مدینہ والوں کی مشرکین سے مڈبھیڑ ہوئی، بہت گھمسان کی لڑائی ہوئی، تو مسلمان بھاگ نکلے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو آواز دے کر کہا: اے مسلمانو! میں اللہ کا رسول ہوں، مسلمانوں نے کہا: خدا کی قسم! ہم آپ کی طرف آ گئے، چنانچہ انہوں نے تعمیل ارشاد کی اور پھر (جم کر) لڑے حتی کہ اللہ تعالیٰ (اپنے نبی کے صدقے) فتح عطا فرما دی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4369۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ اَبِيهِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَارَ اِلٰى حُنَيْنٍ، لَمَّا فَرَغَ مِنْ فَتْحِ مَكَّةَ جَمَعَ مَالِكُ بْنُ عَوْفٍ النَّصْرِيَّ مِنْ بَنِي نَصْرٍ، وَجُشَمَ وَمِنْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ وَاَوْزَاعَ مِنْ بَنِي هِلَالٍ، وَنَاسًا مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَوْفِ بْنِ عَامِرٍ، وَاَوْزَعَتْ مَعَهُمُ الْاَحْلَافُ مِنْ ثَقِيفٍ، وَبَنُو مَالِكٍ، ثُمَّ سَارَ بِهِمْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَارَ مَعَ الْاَمْوَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْاَبْنَاءِ، فَلَمَّا سَمِعَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِي حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِيَّ، فَقَالَ: اذْهَبْ فَادْخُلْ بِالْقَوْمِ حَتّٰى تَعْلَمَ لَنَا مِنْ عِلْمِهِمْ، فَدَخَلَ فَمَكَثَ فِيهِمْ يَوْمًا اَوْ يَوْمَيْنِ، ثُمَّ اَقْبَلَ فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: لَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ ابْنُ اَبِي حَدْرَدٍ؟ فَقَالَ عُمَرُ: كَذَبَ ابْنُ اَبِي حَدْرَدٍ، فَقَالَ ابْنُ اَبِي حَدْرَدٍ: اِنْ كَذَّبْتَنِي فَرُبَّمَا كَذَّبْتَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ ابْنُ اَبِي حَدْرَدٍ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ كُنْتَ يَا عُمَرُ ضَالًّا فَهَدَاكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَالِي صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ فَسَاَلَهُ اَدْرَاعًا مِائَةَ دِرْعٍ، وَمَا يُصْلِحُهَا مِنْ عِدَّتِهَا، فَقَالَ: اَغَصْبًا يَا مُحَمَّدُ؟ قَالَ: بَلْ عَارِيَةٌ مَضْمُونَةٌ حَتّٰى نُؤَدِّيَهَا اِلَيْكَ، ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَائِرًا صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کی طرف پیش قدمی فرمائی (اس کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ) بنو نصر میں سے مالک بن عوف نصری اور سعد بن بکر میں سے جشم اور بنی ہلال میں سے اوزاع اور بنو عمرو بن عاصم بن عوف بن عامر میں سے کچھ لوگ جمع ہوئے، اور ان کے ساتھ ساتھ ان کے حلیف قبائل بنو ثقیف اور بنو مالک کو بھی بھڑکا کر شامل کر لیا گیا۔ پھر ان تمام قبیلوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب پیش قدمی شروع کر دی اور مال کے علاوہ عورتوں اور بچوں کو ہمراہ لے چلے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی، تو آپ نے عبدالرحمٰن بن ابی حدرد اسلمی کو بھیجا تا کہ ان کے حالات معلوم

کر کے آئیں اور ہمیں اس کی خبر دیں۔ وہ گئے اور وہاں ایک دن یا دو دن ٹھہرے اور پھر واپس آ کر رسول اللہ ﷺ کو ان کی صورت حال سے آگاہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ابن ابی حدرد جو کچھ کہہ رہے ہیں۔ کیا تم وہ نہیں سن رہے ہو؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ابن ابی حدرد جھوٹ بول رہا ہے۔ ابن ابی حدرد نے کہا: اگر تم مجھے جھٹلا رہے ہو تو (کوئی بات نہیں) کیونکہ تم اس کو بھی جھٹلا چکے ہو جو مجھ سے افضل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ ابن ابی حدرد جو کہہ رہا ہے، آپ نے سنا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے کہا: اے عمر رضی اللہ عنہ! بے شک میں بھی ''ضال'' تھا پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دے دی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے صفوان بن امیہ سے ایک سو زر ہیں بمعہ ان کے متعلقات کے منگوائیں، اس نے کہا: اے محمد ﷺ! کیا یہ ناراضگی کے ساتھ لے رہے ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ یہ عاریتاً لے رہے ہیں۔ جو ضائع ہوں گی ان کی ضمان ادا کریں گے۔ اور تمام کی تمام تمہیں واپس کی جائیں گی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے (حنین کی طرف) پیش قدمی شروع کر دی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4370۔ حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى الْاَشْدَقِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ اَبِي سَلَامٍ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صاحب رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَبَرَةً مِّنْ جَنْبِ بَعِيرٍ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِي مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ قَدْرَ هٰذِهِ اِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ، فَاَدُّوا الْخَيْطَ وَالْمَخِيطَ، وَاِيَّاكُمْ وَالْغُلُولَ، فَاِنَّهُ عَارٌ عَلٰى اَهْلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَعَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَاِنَّهُ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ، يُذْهِبُ اللّٰهُ بِهِ الْهَمَّ وَالْغَمَّ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الْاَنْفَالَ، وَيَقُولُ: لِيَرُدَّ قَوِيُّ الْمُؤْمِنِينَ عَلٰى ضَعِيفِهِمْ

✧✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حنین کے دن اونٹ کے پہلو میں سے کچھ بال پکڑے پھر ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو تمہیں مال غنیمت دیا ہے، اس میں سے میرے لئے اتنی مقدار میں بھی حلال نہیں ہے سوائے خُمس کے اور خُمس تم پر رد کیا گیا ہے اور سوئی اور دھاگہ تک بھی ادا کرو، اور دھوکہ دہی سے بچو کیونکہ ملاوٹ قیامت کے دن ملاوٹ کرنے والوں کیلئے باعث عار ہوگی اور تم پر جہاد فی سبیل اللہ لازم ہے کیونکہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، اللہ تعالیٰ اس کی بدولت پریشانیوں اور دکھوں کو ختم فرما دیتا ہے اور رسول اللہ ﷺ مال غنیمت کو (خود اپنے لئے) نہ پسند کرتے تھے اور فرمایا: مالدار مومن کو چاہئے کہ وہ کمزوروں اور ناداروں کو دیں۔

4371۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَبِي نَجِيحٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَاصَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْرَ الطَّائِفِ،

فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فَلَهُ دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ، فَبَلَغْتُ يَوْمَئِذٍ سِتَّةَ عَشَرَ سَهْمًا وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ عَدْلُ مُحَرَّرٍ، وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ اَعْتَقَ رَجُلًا مُسْلِمًا، فَإِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ كُلَّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهِ وِقَاءَ كُلِّ عَظْمٍ بِعَظْمٍ مِنْهُ مِنَ النَّارِ، وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ اَعْتَقَتِ امْرَاَةً مُسْلِمَةً، فَإِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ كُلَّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِهَا وِقَاءَ كُلِّ عَظْمٍ مِنْ عِظَامِ مُحَرَّرِهَا مِنَ النَّارِ صَحِيْحٌ عَالٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابو نجیح سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ طائف کے قلعہ کا محاصرہ کیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (اس موقع پر) یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے ایک تیر ٹھیک نشانے پر لگایا، اس کے لئے جنت کا ایک درجہ ہے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے بھی سنا ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک تیر چلایا تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور جو شخص اسلام (کی حالت) میں بوڑھا ہوا، اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔ اور جس نے کسی مسلمان کو آزاد کیا اللہ تعالیٰ اس کی ہر ہر ہڈی کے عوض اس کی ہڈیاں دوزخ سے آزاد کرے گا۔ اور جس مسلمان عورت نے کسی مسلمان عورت کو آزاد کیا اس کے ہر عضو کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کے اعضاء کو دوزخ سے آزاد کرے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح ہے، اس کی سند عالی ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4372۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ يُحَدِّثُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ: عُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَةِ، وَعُمْرَةُ الْقَضَاءِ مِنْ قَابِلٍ، وَالثَّالِثَةُ مِنَ الْجِعْرَانَةِ، وَالرَّابِعَةُ الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے،

(۱) حدیبیہ کا عمرہ۔

(۲) عمرۃ القضاء (دونوں اگلے سال کئے)

(۳) عمرہ جعرانہ۔

(۴) چوتھا وہ عمرہ جو آپ علیہ السلام نے حج کے ساتھ ادا کیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4373۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى تَبُوْكَ جَعَلَ لَا يَزَالُ يَتَخَلَّفُ الرَّجُلُ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا

رَسُوْلَ اللّٰهِ، تَخَلَّفَ فُلَانٌ، فَيَقُوْلُ: دَعُوهُ، اِنْ يَكُ فِيهِ خَيْرٌ فَسَيُلْحِقُهُ اللّٰهُ بِكُمْ، وَاِنْ يَكُ غَيْرَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَرَاحَكُمُ اللّٰهُ مِنْهُ، حَتّٰى قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، تَخَلَّفَ اَبُو ذَرٍّ، وَاَبْطَاَ بِهِ بَعِيرُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوهُ، اِنْ يَكُ فِيهِ خَيْرٌ فَسَيُلْحِقُهُ اللّٰهُ بِكُمْ، وَاِنْ يَكُ غَيْرَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَرَاحَكُمُ اللّٰهُ مِنْهُ، فَتَلَوَّمَ اَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى بَعِيرِهِ فَاَبْطَاَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا اَبْطَاَ عَلَيْهِ اَخَذَ مَتَاعَهُ فَجَعَلَهُ عَلٰى ظَهْرِهِ، فَخَرَجَ يَتْبَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاشِيًا، وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَنَازِلِهِ، وَنَظَرَ نَاظِرٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا رَجُلٌ يَمْشِي عَلَى الطَّرِيقِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُنْ اَبَا ذَرٍّ، فَلَمَّا تَاَمَّلَهُ الْقَوْمُ، قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هُوَ وَاللّٰهِ اَبُو ذَرٍّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا ذَرٍّ يَمْشِي وَحْدَهُ، وَيَمُوتُ وَحْدَهُ، وَيُبْعَثُ وَحْدَهُ، فَضَرَبَ الدَّهْرُ مِنْ ضَرْبَتِهِ، وَسُيِّرَ اَبُو ذَرٍّ اِلَى الرَّبَذَةِ، فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْصَى امْرَاَتَهُ وَغُلَامَهُ اِذَا مُتُّ فَاغْسِلَانِي وَكَفِّنَانِي، ثُمَّ احْمِلَانِي فَضَعَانِي عَلٰى قَارِعَةِ الطَّرِيقِ، فَاَوَّلُ رَكْبٍ يَمُرُّونَ بِكُمْ فَقُولُوا: هٰذَا اَبُو ذَرٍّ، فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوا بِهِ كَذٰلِكَ، فَاطَّلَعَ رَكْبٌ، فَمَا عَلِمُوا بِهِ حَتّٰى كَادَتْ رَكَائِبُهُمْ تَطَاُ سَرِيرَهُ، فَاِذَا ابْنُ مَسْعُودٍ فِي رَهْطٍ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ، فَقَالُوا: مَا هٰذَا؟ فَقِيلَ: جَنَازَةُ اَبِي ذَرٍّ، فَاسْتَهَلَّ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْكِي، فَقَالَ: صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا ذَرٍّ يَمْشِي وَحْدَهُ، وَيَمُوتُ وَحْدَهُ، وَيُبْعَثُ وَحْدَهُ، فَنَزَلَ فَوَلِيَهُ بِنَفْسِهِ حَتّٰى اَجَنَّهُ، فَلَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ ذُكِرَ لِعُثْمَانَ قَوْلُ عَبْدِ اللّٰهِ وَمَا وَلِيَ مِنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک کی جانب پیش قدمی فرمائی تو کوئی نہ کوئی پیچھے رہ جاتا، تو لوگ کہتے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں شخص پیچھے رہ گیا ہے، آپ علیہ السلام فرماتے: اس کو چھوڑ و، اگر اس (کے نصیب) میں بھلائی ہوگی تو وہ آ کر تمہارے ساتھ شامل ہو جائے گا۔ اور اگر اس (کے تمہارے ساتھ چلنے) میں بہتری نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے بچالیا۔ حتی کہ کسی نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابوذر پیچھے رہ گئے ہیں، ان کا اونٹ ان کو دیر کروا رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو چھوڑ و، اگر اس (کے تمہارے ساتھ چلنے) مین بہتری ہوگی تو وہ عنقریب تمہارے ساتھ آ ملے گا اور اگر اس میں بہتری نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اس سے تمہیں بچالیا، حضرت ابوذر نے کچھ دیر تو انتظار کیا لیکن اونٹ نہ اٹھا۔ جب آپ اس سے مایوس ہو گئے تو آپ نے اپنا سامان اتار کر اپنی پیٹھ پر لادا اور پیدل ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (قافلے کے) پیچھے پیچھے چل دیئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا۔ تو ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی نظر پڑی، وہ کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کوئی آدمی راستے پر چلا آ رہا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو ابوذر ہو جا۔ جب لوگوں نے اس کو غور سے دیکھا تو بولے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی قسم! وہ تو واقعی ابوذر رضی اللہ عنہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوذر رضی اللہ عنہ پر رحم کرے، یہ اکیلا ہی سفر کرتا ہے اور اکیلا ہی فوت ہوگا اور اکیلا ہی قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔ پھر ایک زمانہ گزر گیا اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ربذہ کی جانب سفر کیا، جب ان کی وفات

کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنی بیوی اور غلام کو نصیحت کی کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے غسل دے کر، کفن پہنا کر گزرگاہ میں رکھ دینا۔ جو قافلہ تمہارے پاس سے سب سے پہلے گزرے اس کو بتانا کہ یہ ابوذر رضی اللہ عنہ ہے۔ جب آپ فوت ہو گئے تو انہوں نے ان کی وصیت کے مطابق عمل کیا۔ ایک قافلہ نمودار ہوا، لیکن ان کو پتہ نہ چلا حتی کہ وہ اتنا قریب آ گئے کہ قریب تھا کہ ان کی سواریاں ان کی چارپائی کو روند ڈالتیں تو اچانک اس قافلے میں اہل کوفہ میں سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ انہوں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ ابوذر کا جنازہ ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی چیخ نکل گئی اور وہ رو پڑے، اور بولے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ ابوذر پر رحم کرے، یہ تنہا سفر کرتا ہے اور اکیلا ہی فوت ہوگا اور اکیلا ہی اٹھایا جائے گا۔ پھر آپ سواری سے اترے اور بذاتِ خود ان کی تدفین کی۔ جب وہ لوگ مدینہ میں آئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو عبداللہ کی گفتگو اور ان کا وہ عمل بتایا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4374۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْبَرْقِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ بِشْرٍ الْكَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي حَفْصَةَ، عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ، قَالَ: اَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَسَاَلْتُهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَانْتَهَرَنِي، ثُمَّ قَالَ: اَلا اُحَدِّثُكَ عَنْ عَلِيٍّ؟ هٰذَا بَيْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، وَهٰذَا بَيْتُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِبَرَاءَةٍ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ فَانْطَلَقَا، فَاِذَا هُمَا بِرَاكِبٍ، فَقَالَا: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: اَنَا عَلِيٌّ يَا اَبَا بَكْرٍ، هَاتِ الْكِتَابَ الَّذِي مَعَكَ، قَالَ: وَمَا لِي؟ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اِلَّا خَيْرًا، فَاَخَذَ عَلِيٌّ الْكِتَابَ فَذَهَبَ بِهِ، وَرَجَعَ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَا: مَا لَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَا لَكُمَا اِلَّا خَيْرٌ، وَلٰكِنْ قِيلَ لِي: اِنَّهُ لا يُبَلِّغُ عَنْكَ اِلَّا اَنْتَ اَوْ رَجُلٌ مِنْكَ هٰذَا حَدِيثٌ شَاذٌّ وَالْحَمْلُ فِيهِ عَلٰى جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ وَبَعْدَهُ عَلٰى اِسْحَاقَ بْنِ بِشْرٍ

✧✧ جمیع بن عمیر لیثی فرماتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کیا۔ تو انہوں نے مجھے ڈانٹ دیا۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ مسجد میں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حجرہ ہے اور یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حجرہ ہے۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو براءۃ کا اعلان کرنے کے لئے اہل مکہ کی طرف بھیجا۔ یہ دونوں چل پڑے۔ تو ان کے سامنے ایک سوار آیا، انہوں نے اس سے پوچھا: تم کون ہو؟ اس نے جواباً کہا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ میں علی ہوں، اور وہ خط مجھے دو جو تمہارے پاس ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کیوں؟ انہوں نے کہا: خدا کی قسم! میں بھلائی ہی جانتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ خط لے کر آگے گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ واپس چلے آئے اور آ کر عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں کیا کمی تھی؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تم میں کوئی کمی نہیں تھی بلکہ) تم میں بھلائی ہی بھلائی تھی لیکن مجھے یہ مشورہ دیا گیا تھا کہ یہ پیغام یا تو آپ خود دیں یا آپ کی طرف سے

آپ کے خاندان کا کوئی فرد پہنچائے۔

❀❀ یہ حدیث شاذ ہے۔اور اس میں جمیع بن عمیر پر اس کے بعد اسحاق بن بشر پر حمل ہے۔

4375- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْعُمَرِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ زِيَادٍ سَبَلانُ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَأَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ بِهَؤُلاءِ الْكَلِمَاتِ فَاتَّبَعَهُ عَلِيًّا، فَبَيْنَا أَبُو بَكْرٍ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ إِذْ سَمِعَ رُغَاءَ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فَزِعًا، فَظَنَّ أَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا عَلِيٌّ، فَدَفَعَ إِلَيْهِ كِتَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَّرَهُ عَلَى الْمَوْسِمِ، وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يُنَادِيَ بِهَؤُلاءِ الْكَلِمَاتِ، فَقَامَ عَلِيٌّ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَنَادَى: إِنَّ اللّٰهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُوْلُهُ، فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ، لا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَلا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، فَكَانَ عَلِيٌّ يُنَادِي بِهَا، فَإِذَا بُحَّ قَامَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَنَادَى

صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَةُ، عَنْ عَلِيٍّ بِشَرْحِ هَذَا النِّدَاءِ

✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور ان کو حکم دیا کہ ان باتوں کا اعلان کر دو، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کے پیچھے روانہ کر دیا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ابھی راستہ ہی میں تھے کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی آواز سنائی دی۔تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گھبرا کر اس آواز کی طرف چل پڑے وہ سمجھے کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں۔جب پاس پہنچے تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ مکتوب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کیا جس کا حج کے موقع پر اعلان کرنے کا حکم تھا۔اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: ان کلمات کا اعلان کر دینا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ ایام تشریق میں کھڑے ہوئے اور اعلان کر دیا کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں سے بیزار ہیں۔تم زمین میں چار ماہ تک چل پھر لو اور اس سال کے بعد نہ کسی مشرک کو حج کرنے کی اجازت ہوگی اور نہ کوئی ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے گا۔اور جنت میں صرف ایمان والا ہی جائے گا۔حضرت علی رضی اللہ عنہ مسلسل یہ اعلان کرتے رہے حتی کہ ان کی اونٹنی بیٹھ گئی۔تو پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور انہوں نے اعلان کرنا شروع کر دیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔اس اعلان کی وضاحت کے ہمراہ درج ذیل صحیح حدیث بھی موجود ہے۔

4375–الجامع للترمذی' أبواب تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب :ومن سورة التوبة' حديث3099:مشكل الآثار للطحاوی' باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث3052:السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الجزية' جماع أبواب الشرائط التي يأخذها الإمام على أهل الذمة ,وما' باب مهادنة من يقوى على قتاله' حديث17502:المعجم الأوسط للطبراني' باب الألف' من اسمه أحمد' حديث935:المعجم الكبير للطبراني –من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما – مقسم عن ابن عباس' حديث11918:

4376۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، قَالَا: اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي اَبُو اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ، قَالَ: سَاَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِاَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ فِي الْحَجَّةِ؟ قَالَ: بُعِثْتُ بِاَرْبَعٍ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ، وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَلَا يَجْتَمِعُ مُؤْمِنٌ وَكَافِرٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا، وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَعَهْدُهُ اِلٰى مُدَّتِهِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَهْدٌ فَاَجَلُهُ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زید بن یثیع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ کو کیا پیغام دے کر حج کے موقع پر بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: چار چیزیں تھیں

(۱) جنت میں صرف ایمان والا ہی جا سکتا ہے۔

(۲) کسی کو بیت اللہ کا طواف برہنہ حالت میں کرنے کی اجازت نہیں۔

(۳) اس سال کے بعد مسجد حرام میں مومن اور کافر اکٹھے نہیں ہوں گے۔

(۴) جس کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی مقررہ میعاد تک معاہدہ تھا اس کا معاہدہ اس کی میعاد تک پورا کیا جائے گا اور جس کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں ہوا تھا ان کو چار ماہ کی مہلت دی جاتی ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4377۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: فَحَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ جَاءَهُ رَسُولَا مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ بِكِتَابِهِ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُمَا: وَاَنْتُمَا تَقُولَانِ بِمِثْلِ مَا يَقُولُ؟ قَالَا: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ اَعْنَاقَكُمَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سلمہ بن نعیم بن مسعود اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ جب مسیلمہ کذاب کے سفیر اس کا خط لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: کیا تم بھی اس کے نظریات کے قائل ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر سفیروں کے قتل پر پابندی نہ ہوتی تو میں تمہیں قتل کر دیتا۔

4377۔ سنن أبی داود' کتاب الجهاد' باب فی الرسل' حدیث 2395: الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم ۔ نعیم بن مسعود الأشجعی رضی الله عنه' حدیث 1175: شرح معانی الآثار للطحاوی' کتاب السیر' کتاب وجوه الفیء وخمس الغنائم ۔ کتاب الحجة فی فتح رسول الله صلی الله علیه وسلم مكة' حدیث 3542: مشكل الآثار للطحاوی' باب بیان مشكل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه' حدیث 2400: السنن الكبری للبیهقی' کتاب الجزیة' جماع أبواب الشرائط التی یأخذها الإمام علی أهل الذمة ,وما' باب السنة أن لا یقتل الرسل' حدیث 17461: مسند أحمد بن حنبل' مسند المكیین' حدیث نعیم بن مسعود' حدیث 15706:

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4378۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، اَنْبَاَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُودِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، اِنَّ هَا هُنَا قَوْمًا يَقْرَؤُونَ مِنْ قِرَاءَةِ مُسَيْلِمَةَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اَكِتَابٌ غَيْرُ كِتَابِ اللّٰهِ اَوْ رَسُولٌ غَيْرُ رَسُولِ اللّٰهِ بَعْدَ فُشُوِّ الْاِسْلَامِ؟ فَرَدَّهُ فَجَاءَ اِلَيْهِ بَعْدُ فَقَالَ يَا عَبْدَاللّٰهِ وَالَّذِيْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهُ اِنَّهُمْ فِي الدَّارِ لَيَقْرَؤُوْنَ عَلٰى قِرَاَةِ مُسَيْلَمَةَ وَاِنَّ مَعَهُمْ لَمُصْحَفًا فِيْهِ قِرَاَةُ مُسَيْلَمَةَ وَ ذٰلِكَ فِيْ زَمَانِ عُثْمَانَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لِقَرْظَةَ وَكَانَ صَاحِبَ خَيْلٍ: اِنْطَلِقْ حَتّٰى تُحِيْطَ بِالدَّارِ فَتَاْخُذَ مَنْ فِيْهَا، فَفَعَلَ فَاَتَاهُ بِثَمَانِيْنَ رَجُلًا فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُاللّٰهِ وَيْحَكُمْ اَكِتَابٌ غَيْرُ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْ رَسُوْلٌ غَيْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالُوْا نَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ فَاِنَّا قَدْ ظَلَمْنَا فَتَرَكَهُمْ عَبْدُاللّٰهِ لَمْ يُقَاتِلْهُمْ وَسَيَّرَهُمْ اِلَى الشَّامِ غَيْرَ رَئِيْسِهِمْ اِبْنِ النَّوَّاحَةِ اَبٰى اَنْ يَّتُوْبَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لِقَرْظَةَ اِذْهَبْ فَاضْرِبْ عُنُقَهٗ وَاطْرَحْ رَاْسَهٗ فِيْ حِجْرِ اُمِّهٖ فَاِنِّيْ اَرَاهَا قَدْ عَلِمَتْ فِعْلَهٗ فَفَعَلَ، ثُمَّ اَنْشَاَ عَبْدُ اللّٰهِ يُحَدِّثُ بِحَدِيْثٍ، فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا جَاءَ هُوَ وَابْنُ اُثَالٍ رَسُوْلَيْنِ مِنْ عِنْدِ مُسَيْلِمَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَشْهَدُ اَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا اَنَّكَ رَسُوْلٌ لَقَتَلْتُكَ، فَجَرَتِ السُّنَّةُ يَوْمَئِذٍ اَنْ لَا يُقْتَلَ رَسُوْلٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

قاسم بن عبدالرحمن بن عبداللہ المسعودی رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ابوعبدالرحمن! یہاں پر کچھ لوگ ہیں جو مسیلمہ کی قراءت پڑھتے ہیں۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا اللہ کی کتاب کے علاوہ بھی کوئی کتاب ہے؟ یا اللہ کے رسول کے علاوہ بھی کوئی رسول ہے؟ بعد اس کے کہ اسلام پھیل چکا ہے۔ (آپ نے یہ کہہ کر) اس کو واپس بھیج دیا۔ وہ کچھ عرصے بعد پھر آیا اور بولا: اے عبداللہ! اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ لوگ فلاں گھر میں ہیں اور مسیلمہ کی قراءت پڑھ رہے ہیں اور ان کے پاس ایک مصحف ہے جس میں مسیلمہ کی قراءت ہے اور یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کی ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے قرظہ سے کہا (یہ شخص شہسواروں کا دستہ رکھتا تھا) فلاں گھر کا محاصرہ کر کے اس میں جتنے لوگ ہیں، سب کو گرفتار کر کے لے آؤ۔ قرظہ نے ایسا ہی کیا۔ اور ۸۰ افراد کو گرفتار کر کے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس پیش کر دیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تمہارے لئے ہلاکت ہو، کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے علاوہ بھی کوئی کتاب ہے؟ یا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ بھی کوئی رسول ہے؟ تو وہ لوگ بولے: ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، ہم اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں، حضرت عبداللہ نے ان کو قتل نہیں کیا بلکہ معاف کر دیا اور انہیں ملک شام کی جانب بھیج دیا۔ ان کے سردار ''ابن النواحہ'' نے کیونکہ توبہ کرنے سے انکار کر دیا تھا اس لئے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے قرظہ سے کہا: اس کو لے

جاؤ، اوراس کی گردن ماردو، اوراس کا سر لے جا کر اس کی ماں کی گود میں ڈال دو کیونکہ میرا خیال ہے کہ اس کو بھی اس کے کرتوت معلوم ہو چکے ہوں گے۔قرظہ نے آپ کے حکم کی تعمیل کی۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کرنا شروع کی اور فرمایا: یہ اور ابن اثال دونوں مسیلمہ کی جانب سے سفیر بن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی آتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم گواہی دیتے ہو کہ بے شک میں اللہ کا رسول ہوں؟ تو انہوں نے آگے سے جواب دیا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم سفیر نہ ہوتے تو میں تمہیں قتل کر دیتا تو اس دن سے یہ قانون بن گیا کہ کسی سفیر کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

❁ ❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4379- حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَيَّانَ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ، حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَيْلِمَةُ، فَقَالَ لَهُ مُسَيْلِمَةُ: تَشْهَدُ اَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرُسُلِهِ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هٰذَا رَجُلٌ اُخِّرَ لِهَلَكَةِ قَوْمِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧ ✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسیلمہ کے پاس گئے تو مسیلمہ نے آپ سے کہا: تم گواہی دو کہ میں اللہ کا رسول ہوں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا: یہ شخص اپنی قوم کی ہلاکت کا سبب ہے۔

❁ ❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4380- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ نُوَيْفِعٍ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَ بَنُو سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ ضِمَامَ بْنَ ثَعْلَبَةَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمَ عَلَيْنَا فَاَنَاخَ بَعِيرَهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَعَقَلَهُ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ جَالِسٌ مَعَ اَصْحَابِهِ، فَقَالَ: اَيُّكُمُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ: مُحَمَّدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اِنِّي سَائِلُكَ وَمُغَلِّظٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْاَلَةِ، فَلا تَجِدَنَّ عَلَيَّ فِي نَفْسِكَ، فَاِنِّي لا اَجِدُ فِي نَفْسِي، قَالَ: سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ، قَالَ: اَنْشُدُكَ اللّٰهَ، اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ مَنْ قَبْلَكَ، وَاِلٰهَ مَنْ هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكَ، آللّٰهُ بَعَثَكَ اِلَيْنَا رَسُوْلا؟ قَالَ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: اَنْشُدُكَ اللّٰهَ اِلٰهَكَ، وَاِلٰهَ مَنْ قَبْلَكَ، وَاِلٰهَ مَنْ هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكَ، آللّٰهُ اَمَرَكَ اَنْ نَعْبُدَهُ وَلا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَاَنْ نَخْلَعَ هَذِهِ الْاَوْثَانَ وَالْاَنْدَادَ الَّتِي كَانَ آبَاؤُنَا يَعْبُدُونَ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، ثُمَّ جَعَلَ يَذْكُرُ فَرَائِضَ الْاِسْلامِ فَرِيضَةً فَرِيضَةً الصَّلاةَ، وَالزَّكَاةَ، وَالصِّيَامَ،

وَالْحَجَّ، وَفَرَائِضَ الْإِسْلَامِ، كُلَّهَا يَنْشُدُهُ عِنْدَ كُلِّ فَرِيضَةٍ كَمَا اَنْشُدُهُ فِي الَّتِي كَانَ قَبْلَهَا حَتَّى اِذَا فَرَغَ، قَالَ: فَاِنِّي اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَسَاُؤَدِّي هَذِهِ الْفَرَائِضَ، وَاَجْتَنِبُ مَا نَهَيْتَنِي عَنْهُ لَا اَزِيدُ وَلَا اَنْقُصُ، ثُمَّ انْصَرَفَ رَاجِعًا اِلٰى بَعِيرِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَلَّى: اِنْ يَصْدُقْ ذُو الْعَقِيصَتَيْنِ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ، وَكَانَ ضِمَامٌ رَجُلًا جَلْدًا اَشْعَرَ ذَا غَدِيرَتَيْنِ، ثُمَّ اَتَى بَعِيرَهُ، فَاَطْلَقَ عِقَالَهُ حَتَّى قَدِمَ عَلٰى قَوْمِهِ، فَاجْتَمَعُوا اِلَيْهِ فَكَانَ اَوَّلُ مَا تَكَلَّمَ بِهِ وَهُوَ يَسُبُّ اللَّاتَ وَالْعُزَّى، فَقَالُوا: مَهْ يَا ضِمَامُ، اتَّقِ الْبَرَصَ، وَالْجُذَامَ، وَالْجُنُونَ، فَقَالَ: وَيْلَكُمْ اِنَّهُمَا وَاللّٰهِ لَا يَضُرَّانِ وَلَا يَنْفَعَانِ، اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ رَسُوْلًا، وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ كِتَابًا اسْتَنْقَذَكُمْ بِهِ مِمَّا كُنْتُمْ فِيهِ، وَاِنِّي اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، وَاِنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِهِ بِمَا اَمَرَكُمْ بِهِ وَنَهَاكُمْ عَنْهُ، فَوَاللّٰهِ مَا اَمْسَى ذٰلِكَ الْيَوْمَ مِنْ حَاضِرَتِهِ رَجُلٌ وَلَا امْرَاَةٌ اِلَّا مُسْلِمًا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: فَمَا سَمِعْنَا بِوَافِدِ قَوْمٍ كَانَ اَفْضَلَ مِنْ ضِمَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِ وُرُودِ ضِمَامٍ الْمَدِينَةَ وَلَمْ يَسُقْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، وَهٰذَا صَحِيحٌ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بنوسعد بن بکر نے ضمام بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا تو وہ ہمارے پاس آیا، اس نے مسجد کے دروازے پر اپنا اونٹ بٹھایا اور اس کو باندھ دیا۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ ﷺ اپنے اصحاب کے ہمراہ مسجد میں تشریف فرما تھے۔

اس نے کہا: تم میں عبدالمطلب کا بیٹا کون ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ہوں عبدالمطلب کا بیٹا۔

اس نے کہا: محمد؟

آپ نے فرمایا: ہاں۔

اس نے کہا: اے محمد! میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، تو اگر میرے لہجے میں سختی پائیں تو آپ اس کو محسوس مت کیجئے گا۔ کیونکہ وہ سختی میرے دل میں نہیں ہے۔

آپ نے فرمایا: تم جو پوچھنا چاہتے ہو پوچھو۔

اس نے کہا: میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جو تمہارا معبود ہے اور تم سے پہلوں کا معبود ہے۔ اور ان سب کا معبود ہے جو تمہارے بعد ہوں گے۔ کیا اللہ نے تم کو ہماری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے؟

آپ نے فرمایا: جی ہاں۔

اس نے کہا: میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جو تمہارا معبود ہے، تم سے پہلے لوگوں کا معبود ہے اور ان تمام لوگوں کا معبود ہے جو تمہارے بعد ہوں گے۔ کیا اللہ نے تمہیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم صرف اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور یہ کہ ہم ان بتوں کو چھوڑ دیں جن کی عبادت ہمارے آباؤ اجداد کیا کرتے تھے؟

آپ نے فرمایا: جی ہاں۔

پھر اس نے فرائض اسلام، نماز، روزہ، حج اور زکاۃ میں سے ایک کا نام لے کر ہر ایک کے ساتھ اسی طرح قسمیں دے دے کر سوال کئے، جب وہ تمام سوالات سے فارغ ہوا تو بولا: میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک آپ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں ان فرائض پر عمل کروں گا۔ اور ان چیزوں سے رکوں گا جن سے آپ نے مجھے منع فرمایا ہے۔ نہ ان میں اضافہ کروں گا اور نہ ان میں کمی کروں گا پھر وہ واپس اپنے اونٹ کی طرف پلٹ گیا۔ جب وہ واپس جا رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اس دو چوٹیوں والے نے سچ کہا ہے تو یہ جنتی ہے۔ حضرت ضمام طاقتور اور گھنے بالوں والے آدمی تھے اور یہ اپنے بالوں کی دو چوٹیاں رکھتے تھے۔

پھر وہ اپنے اونٹ کے پاس آئے، اپنا اونٹ کھولا اور اپنی قوم کے پاس آ گئے، سب لوگ ان کے اردگرد جمع ہو گئے۔ انہوں نے گفتگو شروع کرتے ہوئے لات اور عزی کو گالیاں دینا شروع کر دیں۔ لوگوں نے کہا: اے ضمام! بس کر۔ تو برص، جذام، اور جنون (جیسی مہلک بیماریوں سے) بچ۔ ضمام نے کہا: تمہارے لئے ہلاکت ہو، خدا کی قسم! بے شک یہ تمہیں نہ کوئی فائدہ دے سکتے ہیں نہ کوئی نقصان دے سکتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنا رسول بھیجا ہے اور اس پر ایسی کتاب اتاری ہے جو تمہیں اس (کفر و طغیان) سے بچاتی ہے۔ جس (کی دلدل) میں تم پھنسے ہوئے ہو اور بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور میں تمہارے پاس وہ چیز لایا ہوں جس میں انہوں نے تمہیں کچھ کام کرنے کے بتائے ہیں۔ اور کچھ سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے خدا کی قسم اس دن جتنے لوگ وہاں موجود تھے شام سے پہلے پہلے سب مرد عورتیں مسلمان ہو چکی تھیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم نے ضمام بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے بہتر کسی قوم کا سفیر نہیں سنا۔

✿✿ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ضمام کے مدینہ منورہ میں آنے کا تذکرہ تو کیا ہے تاہم ان دونوں میں سے کسی نے بھی اس تفصیل کے ساتھ حدیث نقل نہیں کی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

4381- حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو مُوسَى اِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ سَنَةَ عَشَرَ مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِينَةَ فَاَفْرَدَ الْحَجَّ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے دس ہجری کو حج ادا کیا اور آپ نے حج افراد کیا۔

4381-الجامع للترمذی' أبواب تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب :ومن سورة التوبة' حديث3099:مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث3052:السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الجزية' جماع أبواب الشرائط التي يأخذها الإمام على أهل الذمة ' وما' باب مهادنة من يقوى على قتاله' حديث17502:المعجم الأوسط للطبراني' باب الألف' من اسمه أحمد' حديث935:المعجم الكبير للطبراني –من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما – مقسم عن ابن عباس' حديث11918:

4382۔ اَخْبَرَنِی اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی دَارِمٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ شُجَاعٍ الْبَغْدَادِیُّ، حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ الْخُرَيْبِیُّ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَجَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يُهَاجِرَ حِجَجًا، وَحَجَّ بَعْدَمَا هَاجَرَ الْوَدَاعَ، وَكَانَ جَمِيعُ مَا جَاءَ بِهِ مِائَةَ بَدَنَةٍ فِيهَا جَمَلٌ كَانَ فِی اَنْفِهِ بَرَّةٌ مِنْ فِضَّةٍ، نَحَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ، وَنَحَرَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا غَبَرَ فَقِيلَ لِلثَّوْرِیِّ: مَنْ ذَكَرَهُ؟ فَقَالَ: جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، وَابْنِ اَبِی لَيْلَى، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ الْحَاكِمُ: اَمَا الْاَحَادِيثُ الْمَاثُورَةُ الْمُفَسَّرَةُ فِی حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِهَا بِاَسَانِيدَ صَحِيحَةٍ عَلٰى شَرْطِهِمَا، وَاَصَحُّهَا وَاَتَمُّهَا حَدِيثُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِی تَفَرَّدَ بِاِخْرَاجِهِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، وَقَدِ انْتَهَيْنَا بِمَشِيئَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَعَوْنِهِ اِلٰى ابْتِدَاءِ مَرَضِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے پہلے متعدد حج کئے اور ہجرت کے بعد صرف حجۃ الوداع کیا۔ اور آپ ایک سو اونٹ قربانی کے لئے ساتھ لائے تھے جن کے ناک میں چاندی کی نکیلیں تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۶۳ اونٹ خود اپنے ہاتھ سے نحر کئے اور باقی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نحر کئے، ثوری سے پوچھا گیا: یہ حدیث تمہیں کس نے بتائی؟ تو انہوں نے بتایا: امام جعفر صادق نے اپنے والد (امام باقر) کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور ابن ابی لیلیٰ نے مقسم کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

❀❀ امام حاکم کہتے ہیں: وہ احادیث ماثورہ جن میں حجۃ الوداع کی تفصیل موجود ہے جن کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے نقل کیا ہے، ان کی سندیں شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق صحیح ہیں۔ ان تمام میں سب سے جامع روایت وہ ہے جو جابر بن محمد صادق نے اپنے والد کے واسطے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ جس کو صرف امام مسلم بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے اور ہم اللہ کے فضل و کرم اور اس کی مدد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض الوفات کے آغاز (سے متعلق روایات) تک آ پہنچے ہیں۔

4383۔ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ هَمْدَانَ الصَّيْرَفِیُّ بِمَرْوَ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا اَبُو اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِیُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الرِّيَاحِیُّ اَبُو حَفْصٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِیُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِی عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى الْحَكَمِ بْنِ اَبِی الْعَاصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ اَبِی مُوَيْهِبَةَ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: طَرَقَنِی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَقَالَ: يَا اَبَا مُوَيْهِبَةَ انْطَلِقِ اسْتَغْفِرْ فَاِنِّی قَدْ اُمِرْتُ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لِاَهْلِ هٰذَا الْبَقِيعِ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَقِيعَ، قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْبَقِيعِ، لِيَهْنَ لَكُمْ مَا اَصْبَحْتُمْ فِيهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا اَنْجَاكُمُ اللّٰهُ مِنْهُ، اَقْبَلَتِ الْفِتَنُ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يَتْبَعُ اَوَّلُهَا آخِرَهَا، ثُمَّ قَالَ: يَا اَبَا مُوَيْهِبَةَ، اِنَّ اللّٰهَ خَيَّرَنِی اَنْ يُؤْتِيَنِی خَزَائِنَ الْاَرْضِ وَالْخُلْدَ فِيهَا، ثُمَّ

الْجَنَّةَ وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّى عَزَّ وَجَلَّ، فَقُلْتُ: بِأَبِى أَنْتَ وَأُمِّى، فَخُذْ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ هَذِهِ الْأَرْضِ وَالْخُلْدَ فِيهَا ثُمَّ الْجَنَّةَ، قَالَ: كَلا يَا أَبَا مُوَيْهِبَةَ، لَقَدِ اخْتَرْتُ لِقَاءَ رَبِّى عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ لأَهْلِ الْبَقِيعِ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ بَدَاهُ شَكْوَاهُ الَّذِى قُبِضَ فِيهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ إِلَّا أَنَّهُ عَجَبَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ فَقَدْ

✧✧ رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت ابومویہبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک رات رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اورفرمایا: اے ابومویہبہ! چلو استغفار کرو کیونکہ مجھے حکم ملا ہے کہ میں ان بقیع والوں کے لئے استغفار کروں ۔ میں آپ کے ہمراہ چل پڑا، جب آپ بقیع مبارک میں پہنچے تو کہا: السلام علیکم یا اہل البقیع ۔تم جس حال میں ہو، تمہیں وہاں خوش رہنا چاہئے اگر تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں کتنے بڑے فتنوں سے بچالیا ہے، اندھیری رات کی طرح فتنے آرہے ہیں ۔ اور یکے بعد دیگرے مسلسل فتنے ہی فتنے ہیں ۔ پھر فرمایا: ابومویہبہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے کہ چاہے تو میں زمین کے خزانے لے لوں اور میں اس میں ہمیشہ رہنا لے لوں اور پھر اس کے بعد جنت لے لوں یا اپنے ربّ سے ملاقات کرلوں ۔ میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں، آپ زمین کے خزانے، ان کی ہمیشگی اور جنت لے لیں ۔ آپ نے فرمایا: اے ابومویہبہ! میں نے اپنے ربّ کی ملاقات اختیار کرلی، پھر آپ نے اہل بقیع کے لئے دعائے مغفرت فرمائی ۔ پھر واپس تشریف لے آئے ۔ اس سے اگلے دن آپ ﷺ کی اس بیماری کا آغاز ہوا جس میں آپ ﷺ کا وصال ہوا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے درج ذیل سند کو پسند فرمایا ہے۔

4384- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ أَبِى مُوَيْهِبَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ بھی یہ حدیث مروی ہے۔

4385- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ مَسْلَمَةَ بْنِ الْجَارُودِ، حَدَّثَنِى الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنِى يَحْيَى بْنُ الْمِقْدَامِ، عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِىِّ، أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِى بَكْرٍ، وأبا بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام، وعبيد الله بن عبد الله بن عتبة، كلهم يخبره، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَاهُ مَرَضُهُ الَّذِى مَاتَ بِهِ فِى بَيْتِ مَيْمُونَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَخَرَجَ عَاصِبًا رَأْسَهُ، فَدَخَلَ عَلَىَّ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلاهُ الْأَرْضَ، عَنْ يَمِينِهِ الْعَبَّاسُ، وَعَنْ يَسَارِهِ رَجُلٌ، قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: أَخْبَرَنِى ابْنُ عَبَّاسٍ، أَنَّ الَّذِى عَنْ يَسَارِهِ عَلِىٌّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ ذَكَرْتُ فِيمَا تَقَدَّمَ اخْتِلافَ الصَّحَابَةِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

فی مَبْلَغِ سِنِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ تُوُفِّيَ فِيهِ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ مرض شروع ہوئی جس میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ اپنا سر لپیٹ کر دو آدمیوں کے درمیان (ان کا سہارا لے کر) باہر نکلے تو آپ کے پاؤں مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے، آپ کے دائیں جانب حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے اور بائیں جانب ایک اور آدمی تھا۔ عبیداللہ فرماتے ہیں: مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ وہ دوسرے آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

وفات کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کتنے دن تھی، اس سلسلے میں اس سے پہلے ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اختلاف ذکر کر چکے ہیں۔

4386۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا اَبِي، وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَرْجِسٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُوتُ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ، ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلٰى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا منظر دیکھا ہے۔ آپ کے قریب پانی کا ایک پیالہ تھا، آپ اس میں اپنا ہاتھ ڈال کر اپنے چہرے پر پھیرتے اور کہتے: ''اے اللہ! تو سکرات الموت میں میری مدد فرما''

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4387۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ الْبَزَّازُ الْفَارِسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ آخِرُ مَا تَكَلَّمَ بِهِ: جَلَالَ رَبِّي الرَّفِيعِ فَقَدْ بَلَّغْتُ، ثُمَّ قَضٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ اِلَّا اَنَّ هٰذَا الْفَارِسِيَّ وَاهِمٌ فِيهِ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى

4386–سنن ابن ماجه' كتاب الجنائز' باب ما جاء في ذكر مرض رسول الله صلى الله عليه' حديث1618: سنن الترمذي الجامع الصحيح –أبواب الجنائز عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في التشديد عند الموت' حديث937: مصنف ابن أبي شيبة كتاب الدعاء' ما ذكر فيما دعا به النبي صلى الله عليه وسلم عند' حديث28738: السنن الكبرى للنسائي كتاب وفاة النبي صلى الله عليه وسلم' ذكر ما كان يقوله النبي صلى الله عليه وسلم في مرضه' حديث6876: مسند أحمد بن حنبل 'مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار' حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث23830: مسند أبي يعلى الموصلي 'مسند عائشة' حديث4392: المعجم الكبير للطبراني 'باب الياء' ذكر أزواج رسول الله صلى الله عليه وسلم منهن' باب' حديث18999: الطبقات الكبرى لابن سعد –ذكر نزول الموت برسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث:1988

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا "جلال ربی الرفیع فقد بلغت" میرے بلند و برتر ربّ کے جلال کی قسم! میں نے (اس کے تمام احکام) پہنچا دیئے ہیں۔ پھر آپ کی روح قبض ہوگئی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے مگر یہ (حسین بن علی بن عبدالصمد) فارسی اس سند میں محمد بن عبدالاعلیٰ پر واہم (غلطیاں کرنے والا) ہے۔

4388۔ فَقَدْ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، وَغَيْرُهُ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ آخِرُ وَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ: الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ مَرَّتَيْنِ، وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ، وَمَا زَالَ يُغَرْغِرُ بِهَا فِي صَدْرِهِ وَمَا يَفِيضُ بِهَا لِسَانُهُ قَدِ اتَّفَقَا عَلٰى اِخْرَاجِ هٰذَا الْحَدِيثِ، وَعَلٰى اِخْرَاجِ حَدِيثِ عَائِشَةَ آخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا الرَّفِيقُ الْاَعْلٰى

✦✦ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب تھا تو آپ کی سب سے آخری وصیت یہ تھی، نماز، نماز، (راوی کہتے ہیں:) آپ نے دومرتبہ یہ الفاظ استعمال کیے (اور پھر فرمایا:) اور جو تمہارے زیر ملکیت ہیں (یعنی اپنے غلاموں اور کنیزوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا) اس کے بعد آپ کے سینۂ مبارک سے تیزی سے سانس لینے کی آواز آتی رہی، لیکن آپ نے زبان سے مزید کوئی بات ارشاد نہیں فرمائی۔

✿✿ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث بھی نقل کی ہے اور ام المومنین حضرت رضی اللہ عنہا کی وہ حدیث بھی نقل کی ہے کہ آپ کے آخری الفاظ یہ تھے "الرفیق الاعلیٰ"

4389۔ اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا اَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو ظُفُرٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَظْلَمَ مِنَ الْمَدِينَةِ كُلُّ شَيْءٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس دن مدینے میں ہر چیز تاریکی میں ڈوب گئی تھی۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4390۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيِّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ الْيَوْمَ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

4388-صحیح ابن حبان كتاب التاريخ ذكر آخر الوصية التي أوصى بها رسول الله صلى الله عليه حديث6709: سنن ابن ماجه كتاب الجنائز باب ما جاء في ذكر مرض رسول الله صلى الله عليه حديث1620:

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ اَرَ يَوْمًا كَانَ اَقْبَحَ مِنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے وہ دن دیکھا ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ہے، میں نے آج تک یسا قبیح (تکلیف دہ اور ناپسندیدہ) دن نہیں دیکھا۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4391- اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُرْتَعِدِ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَسْمَعُونَ الْحِسَّ وَلَا يَرَوْنَ الشَّخْصَ، فَقَالَتِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ، وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ، فَبِاللّٰهِ فَثِقُوا، وَاِيَّاهُ فَارْجُوا، فَاِنَّمَا الْمَحْرُومُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابُ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو فرشتوں نے آپ کو گھیر لیا۔ لوگوں کو ان کی موجودگی احساس تو ہوتا تھا لیکن وہ نظر نہیں آ رہے تھے۔ فرشتوں نے اہل خانہ کو سلام کے بعد کہا: بے شک اللہ تعالیٰ ہر مصیبت پر سہارا دیتا ہے اور ہر فوت شدہ کا نعم البدل دیتا ہے۔ تم ان کو اللہ کے حوالے کر دو اور اس کی بارگاہ سے خیر کی امید رکھو۔ کیونکہ محروم تو وہ ہے جو ثواب سے محروم رہا۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4392- اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ، حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْدَقَ بِهِ اَصْحَابُهُ فَبَكَوْا حَوْلَهُ، وَاجْتَمَعُوا فَدَخَلَ رَجُلٌ اَصْهَبُ اللِّحْيَةِ، جَسِيمٌ صَبِيحٌ، فَتَخَطَّا رِقَابَهُمْ فَبَكٰى، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ، وَعِوَضًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ، وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ، فَاِلَى اللّٰهِ فَاَنِيبُوا، وَاِلَيْهِ فَارْغَبُوا، وَنَظَرُهُ اِلَيْكُمْ فِي الْبَلَاءِ فَانْظُرُوا، فَاِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ لَمْ يُجْبَرْ، وَانْصَرَفَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: تَعْرِفُونَ الرَّجُلَ؟ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ وَعَلِيٌّ: نَعَمْ، هٰذَا اَخُو رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ هٰذَا شَاهِدٌ لِمَا تَقَدَّمَ، وَاِنْ كَانَ عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ لَيْسَ مِنْ شَرْطِ هٰذَا الْكِتَابِ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کو چاروں

طرف سے گھیرلیا، جب سب جمع ہوگئے اور رونے لگے تو ایک آدمی وہاں پر آیا جس کی داڑھی سرخی مائل سفید تھی، بہت خوبصورت اور جسیم آدمی تھا۔ یہ لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا اور خود بھی رو دیا، پھر یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب متوجہ ہو کر بولا: بے شک اللہ تعالیٰ ہر مصیبت میں سہارا دیتا ہے، ہر ضائع ہونے والی چیز کا عوض دیتا ہے اور ہر فوت ہونے والے کا نائب بناتا ہے، پس تم اللہ ہی کی طرف رجوع کرو اور اسی کی طرف توجہ رکھو، وہ آزمائش میں تمہارے اوپر نگاہِ کرم کرے گا۔ اور تم غور کرو، کہ مصیبت زدہ تو وہ ہے جس کے نقصان کی تلافی نہ ہو۔ پھر وہ چلا گیا، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے سے کہنے لگے: کیا تم لوگ اس آدمی کو جانتے ہو؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔

۞۞ یہ حدیث گزشتہ حدیث کی شاہد ہے اگرچہ عباد بن عبدالصمد اس کتاب کے معیار کے راوی نہیں ہیں۔

4393۔ اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْاَشْقَرُ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ عُرْوَةُ: كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ: يَا عَائِشَةُ، اِنِّي اَجِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِي اَكَلْتُهُ بِخَيْبَرَ، فَهٰذَا اَوَانُ انْقِطَاعِ اَبْهَرِي مِنْ ذٰلِكَ السُّمِّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَدْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ، فَقَالَ: وَقَالَ يُونُسُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں فرمایا کرتے تھے: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! مجھے زہر کا ذائقہ محسوس ہو رہا ہے جو خیبر میں مجھے کھلایا گیا تھا اور اس وقت اسی زہر کے اثر کی وجہ سے میری شہ رگ کٹتی جا رہی ہے۔

۞۞ یہ حدیث شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو یونس کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

4394۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَاَنْ اَحْلِفَ تِسْعًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُتِلَ قَتْلًا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَحْلِفَ وَاحِدَةً اِنَّهُ لَمْ يُقْتَلْ، وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اتَّخَذَهُ نَبِيًّا وَاتَّخَذَهُ شَهِيدًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نو مرتبہ یہ قسم کھاؤں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کیا گیا تھا یہ مجھے زیادہ محبوب ہے بہ نسبت اس کے کہ میں ایک مرتبہ یہ قسم کھاؤں کہ آپ کو شہید نہیں کیا گیا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنا نبی بنایا ہے اور ان کو شہید بنایا ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4395۔ فَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ غَيْرَ مَرَّةٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ يَزِيدَ الْاَوْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَقَدْ سُمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُمَّ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ وَقُتِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ صَبْرًا وَقُتِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ صَبْرًا وَقُتِلَ عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ صَبْرًا وَسُمَّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَقُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ صَبْرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَمَا نَرْجُوْ بَعْدَهُمْ

✧✧ حضرت شعبی فرماتے ہیں: خدا کی قسم!

○ رسول اللہ ﷺ کو زہر دیا گیا۔

○ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو زہر دیا گیا۔

○ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا۔

○ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا۔

○ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا۔

○ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا۔

○ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو بھی شہید کیا گیا۔

تو ان کے بعد ہم کیا (خیر کی) امید رکھیں۔

4396۔ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَ مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا اَبَتَاهُ مِنْ رَّبِّهٖ مَا اَدْنَاهُ يَا اَبَتَاهُ اِلٰى جِبْرِيْلَ اَنْعَاهُ يَا اَبَتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ پر روتے ہوئے کہا: اے

4396- صحیح البخاری' کتاب المغازی' باب مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووفاتہ' حدیث4202: صحیح ابن حبان' کتاب التاریخ' ذکر ما کانت تبکی فاطمة رضی اللہ عنہا أباھا حین قبضہ' حدیث6731: سنن الدارمی' باب فی وفاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم' حدیث92: سنن ابن ماجہ' کتاب الجنائز' باب ذکر وفاتہ ودفنہ صلی اللہ علیہ وسلم' حدیث1626: السنن الصغری' کتاب الجنائز' فی البکاء علی المیت' حدیث1830: مصنف عبد الرزاق الصنعانی' کتاب الجنائز' باب الصبر والبکاء والنیاحة' حدیث6463: السنن الکبری للنسائی' کتاب الجنائز' فی البکاء علی المیت' حدیث1950: السنن الکبری للبیہقی' کتاب الجنائز' جماع أبواب البکاء علی المیت' باب سیاق أخبار تدل علی جواز البکاء بعد الموت .' حدیث6753: مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بنی ہاشم' مسند أنس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ' حدیث12802: مسند الطیالسی' أحادیث النساء' فاطمة بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم' حدیث1457: مسند إسحاق بن راہویہ - ما یروی عن فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' حدیث1889: مسند عبد بن حمید' مسند أنس بن مالک' حدیث1366: المعجم الأوسط للطبرانی' باب العین' من بقیة من أول اسمہ میم من اسمہ موسی' حدیث8586: المعجم الصغیر للطبرانی - من اسمہ موسی' حدیث1078: المعجم الکبیر للطبرانی' باب الیاء' ما انتہی إلینا من مسند النساء اللاتی روین عن رسول اللہ - أنس بن مالک رضی اللہ عنہ' حدیث18847:

میرے ابا جان! آپ اپنے ربّ کے پاس چلے گئے۔اے میرے ابا جان! جبریل امین علیہ السلام نے یہ خبر سنائی ہے۔اے میرے ابا جان! جنت الفردوس آپ کا ٹھکانہ ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4397۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَابُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ نَصْرٍ الرَّازِيُّ، وَابْرَاهِيمُ بْنُ دِيزِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: غَسَّلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ مَا يَكُونُ مِنَ الْمَيِّتِ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا، وَكَانَ طَيِّبًا حَيًّا وَمَيِّتًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا، میں نے آپ میں عام میتوں کی طرح کوئی (باعث نفرت) چیز نہیں دیکھی بلکہ آپ (جیسے) زندہ بھی پاکیزہ تھے (اسی طرح) بعد از وفات بھی آپ پاکیزہ ہی تھے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4398۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اَرَدْنَا غُسْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاخْتَلَفَ الْقَوْمُ فِيهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اَنُجَرِّدُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا، اَوْ نُغَسِّلُهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ، فَاَلْقَى اللّٰهُ عَلَيْهِمُ السِّنَةَ حَتّٰى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ اِلَّا نَائِمٌ ذَقْنُهُ عَلٰى صَدْرِهِ، فَقَالَ قَائِلٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ: اَمَا تَدْرُونَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغَسَّلُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ؟ فَغَسَّلُوهُ وَعَلَيْهِ قَمِيصُهُ، يَصُبُّونَ الْمَاءَ عَلَيْهِ وَيُدَلِّكُونَهُ مِنْ فَوْقِهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: وَايْمُ اللّٰهِ، لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَّلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا نِسَاؤُهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو لوگوں میں بات پر اختلاف ہو گیا کہ عام میتوں کی طرح آپ کے کپڑے اتارے جائیں یا آپ کو کپڑوں سمیت غسل دیا جائے۔اللہ تعالیٰ نے

4398-صحيح ابن حبان' كتاب التاريخ' ذكر وصف القوم الذين غسلوا رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث6737:سنن أبي داود' كتاب الجنائز' باب في ستر الميت عند غسله' حديث2749:السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الجنائز' جماع أبواب غسل الميت' باب ما يستحب من غسل الميت في قميص' حديث6236:مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار' حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث25761:مسند إسحاق بن راهويه -ما يروى عن عباد بن عبد الله بن الزبير عن عائشة' حديث801:دلائل النبوة للبيهقي -جماع أبواب غزوة تبوك' جماع أبواب مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم ووفاته - باب ما جاء في غسل رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث3188:

ان پر اونگھ طاری فرمادی تو ہر شخص اپنی ٹھوڑی اپنے سینے پر رکھے ہوئے سو گیا۔ تو حجرے کے اندر سے ایک آواز دینے والے نے آواز دی "تمہیں معلوم نہیں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کو کپڑوں سمیت غسل دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ان لوگوں نے آپ کو اس حال میں غسل دیا کہ قمیص آپ کے جسم پر ہی تھی۔ وہ پانی ڈال ڈال کر قمیص کے اوپر سے ہی ملتے رہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: خدا کی قسم! اگر میں اپنی بات منواتی تو میں پیچھے نہ رہتی۔ رسول اللہ ﷺ کو ان کی ازواج مطہرات نے غسل دیا تھا۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4399۔ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ الْعَقَبِیُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِیُّ، حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَدَائِنِیُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ الطَّوِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِیِّ، عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ طَلِيقٍ، عَنْ مُرَّةَ بْنِ شَرَاحِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا: مَنْ يُصَلِّی عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَبَكٰى وَبَكَيْنَا، وَقَالَ: مَهْلًا، غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ، وَجَزَاكُمْ عَنْ نَبِيِّكُمْ خَيْرًا، اِذَا غَسَّلْتُمُونِی وَحَنَّطْتُمُونِی وَكَفَّنْتُمُونِی فَضَعُونِی عَلٰى شَفِيرِ قَبْرِی، ثُمَّ اخْرُجُوا عَنِّی سَاعَةً، فَاِنَّ اَوَّلَ مَنْ يُصَلِّی عَلَیَّ خَلِيلِی وَجَلِيسِی جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ، ثُمَّ اِسْرَافِيلُ، ثُمَّ مَلَكُ الْمَوْتِ مَعَ جُنُودٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، ثُمَّ لِيَبْدَاْ بِالصَّلَاةِ عَلَیَّ رِجَالُ اَهْلِ بَيْتِی، ثُمَّ نِسَاؤُهُمْ، ثُمَّ ادْخُلُوا اَفْوَاجًا اَفْوَاجًا وَفُرَادٰى وَلَا تُؤْذُونِی بِبَاكِيَةٍ، وَلَا بِرَنَّةٍ، وَلَا بِصَيْحَةٍ، وَمَنْ كَانَ غَائِبًا مِنْ اَصْحَابِی فَاَبْلِغُوهُ مِنِّی السَّلَامَ، فَاِنِّی اُشْهِدُكُمْ عَلٰى اَنِّی قَدْ سَلَّمْتُ عَلٰى مَنْ دَخَلَ فِی الْاِسْلَامِ، وَمَنْ تَابَعَنِی عَلٰى دِينِی هٰذَا مُنْذُ الْيَوْمِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الَّذِی فِی هٰذَا الْاِسْنَادِ مَجْهُولٌ، لَا نَعْرِفُهُ بِعَدَالَةٍ وَلَا جَرْحٍ وَالْبَاقُونَ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کا آخری وقت آیا تو ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ آپ کی نماز جنازہ کون پڑھائے؟ تو آپ رو پڑے، اور ہم لوگ بھی رو پڑے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: حوصلہ کرو، اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے، اور تمہارے نبی کے صدقے تمہیں جزائے خیر دے، جب تم مجھے غسل اور کفن وغیرہ دے کر مجھے تیار کر چکو تو مجھے میری قبر کی لحد میں اتار دینا۔ پھر کچھ دیر کے بعد مجھے وہاں سے نکال لینا۔ سب سے پہلے میرا جنازہ میرے دوست حضرت جبرائیل علیہ السلام پڑھیں گے، پھر حضرت میکائیل علیہ السلام پڑھیں گے، پھر حضرت اسرافیل علیہ السلام پڑھیں گے، پھر ملک الموت علیہ السلام ملائکہ کی جماعتوں کے ہمراہ میرا جنازہ پڑھیں گے، پھر سب سے پہلے میرے گھر والوں میں سے مرد حضرات میرا جنازہ پڑھیں گے، پھر ان کی عورتیں پھر تم جماعت در جماعت اور اکیلے اکیلے (جیسے بھی بن پڑے) آتے رہنا۔ لیکن رو رو کر، چلا چلا کر اور چیخ و پکار کر کے مجھے تکلیف مت دینا۔ میرے جو صحابہ موجود نہیں ہے ان کو میری طرف سے سلام پہنچا دینا بے شک میں تم سب کو اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ہر اس شخص کو سلام دیا ہے جو آج سے لیکر قیامت تک اسلام میں داخل ہوگا اور جو میرے دین میں

تیری پیروی کرے گا۔

❀❀ اس سند میں جو عبدالملک بن عبدالرحمٰن ہیں یہ مجہول ہیں، ان کی عدالت اور جرح کے متعلق ہم کچھ نہیں جانتے۔تاہم باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

4400۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، قَالاَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يُحَدِّثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: رَاَيْتُ كَاَنَّ ثَلَاثَةَ اَقْمَارٍ سَقَطْتُ فِي حُجْرَتِي، فَسَاَلْتُ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، اِنْ تَصْدُقْ رُؤْيَاكِ يُدْفَنُ فِي بَيْتِكِ خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ ثَلَاثَةٌ، فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُفِنَ، قَالَ لِي اَبُو بَكْرٍ: يَا عَائِشَةُ، هٰذَا خَيْرُ اَقْمَارِكِ، وَهُوَ اَحَدُهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ كَتَبْنَاهُ مِنْ حَدِيثِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مُسْنَدًا

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ تین چاند میرے حجرے میں آن گرے ہیں۔ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس کی تعبیر پوچھی تو انہوں نے جواب دیا: اے عائشہ! اگر تیرا خواب سچا ہوگیا تو تیرے حجرے میں تین آدمی جو روئے زمین میں سب سے افضل ہیں، دفن ہوں گے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اور ان کو (میرے حجرے میں) دفن کردیا گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! یہ تیرے اُن چاندوں میں سب سے افضل چاند ہے اور یہ انہی میں سے ایک ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اور اس حدیث کو ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مسنداً بھی لکھا ہے۔

4401۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا جُنَيْدُ بْنُ حَكِيمٍ الدَّقَّاقُ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ سَعِيدٍ الْاَبَحُّ، عَنِ ابْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الرُّؤْيَا، قَالَ: هَلْ رَاَى اَحَدٌ مِنْكُمْ رُؤْيَا الْيَوْمَ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: رَاَيْتُ كَاَنَّ ثَلَاثَةَ اَقْمَارٍ سَقَطْنَ فِي حُجْرَتِي، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ صَدَقَتْ رُؤْيَاكِ دُفِنَ فِي بَيْتِكِ ثَلَاثَةٌ هُمْ اَفْضَلُ اَوْ خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُفِنَ فِي بَيْتِهَا، قَالَ لَهَا اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا اَحَدُ اَقْمَارِكِ وَهُوَ خَيْرُهَا، ثُمَّ تُوُفِّيَ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَدُفِنَا فِي بَيْتِهَا

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خوابوں کو بہت پسند کرتے تھے۔آپ پوچھا کرتے تھے کہ آج تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ تو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے خواب دیکھا کہ میرے حجرے میں تین چاند آگرے ہیں۔تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تیرا خواب سچا ہوا تو تیرے حجرے میں تین آدمی دفن ہوں گے جو پوری روئے زمین سے افضل ہوں گے۔جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اور ان کو میرے حجرہ میں دفن کیا گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: یہ

تیرے ان چاندوں میں سے ایک ہے۔اور یہ ان سب سے افضل ہے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی بعد از وفات اسی حجرے میں میں دفن کئے گئے۔

4402- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اُسَامَةَ اَنْبَاَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَدْخُلُ بَيْتِيَ الَّذِيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّي وَاضِعُ ثَوْبِي وَاَقُوْلُ اِنَّمَا هُوَ زَوْجِي وَاَبِي فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْتُ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حَيَاءً مِنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جس حجرہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدفون ہیں، میں اس میں گھر کے عام کپڑوں میں چلی جاتی تھی اور میں سوچتی تھی کہ یہ تو میرے شوہر ہیں اور (دوسرے یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) میرے والد ہیں۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں دفن کئے گئے تو میں ان سے حیاء کی وجہ سے ہمیشہ شرعی پردہ کر کے وہاں گئی۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی معرفت کا بیان

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ اَمَّا الشَّيْخَانِ فَاِنَّهُمَا لَمْ يَزِيْدَا عَلَى الْمَنَاقِبِ وَقَدْ بَدَاْنَا فِيْ اَوَّلِ ذِكْرِ الصَّحَابِيِّ بِمَعْرِفَةِ نَسَبِهِ وَوَفَاتِهِ ثُمَّ بِمَا يَصِحُّ عَلٰى شَرْطِهِمَا مِنْ مَنَاقِبِهِ مِمَّا لَمْ يُخَرِّجَاهُ فَلَمْ اَسْتَغْنِ عَنْ ذِكْرِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ الْوَاقِدِيِّ وَاَقْرَانِهِ فِي الْمَعْرِفَةِ

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے صرف فضائل بیان کئے ہیں جبکہ ہم نے پہلے صحابی کا نسب اور وفات بیان کی ہے پھر اس کے فضائل کے متعلق وہ احادیث نقل کی ہیں جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہیں لیکن انہوں نے ان کو نقل نہیں کیا۔ چنانچہ میں نے محمد بن عمران الواقدی اور ان راویوں کا بھی ذکر کیا ہے جو معرفت میں ان جیسے ہیں۔

اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

فَمِنْ فَضَائِلِ خَلِيْفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِمَّا لَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت ابوبکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہما کے فضائل و مناقب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ حضرت ابوبکر ابن ابی قحافہ رضی اللہ عنہما کے فضائل (کے متعلق وہ احادیث درج ذیل ہیں) جن کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل نہیں کیا۔

4403- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ الْحَلَبِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَبِيْ مَنِيْعٍ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ اِسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرٍ

✧✧ حضرت زہری فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام

''عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر ہے''۔

4404- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِيُّ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا صَالِحُ

بْنُ مُوسَى الطَّلْحِيُّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى عَتِيقٍ مِنَ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى اَبِى بَكْرٍ، وَاِنَّ اسْمَهُ الَّذِى سَمَّاهُ اَهْلُهُ: لَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَمْرٍو حَيْثُ وُلِدَ فَغَلَبَ عَلَيْهِ اسْمُ عَتِيقٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دوزخ سے آزاد آدمی کو دیکھنا چاہتا ہے، وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔ آپ کے گھر والوں نے آپ کا نام ''عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو'' رکھا تھا۔ پھر ''عتیق'' نام آپ پر غالب آ گیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4405۔ اَخْبَرَنِى اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدُ بْنُ وَاصِلٍ الْمَطُوْعِيِّ بِبَيْكَنْدَ حَدَّثَنِى اَبِى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنِى اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِيِّ سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ السَّعِيْدِيُّ يُحَدِّثُ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ ظَبْيَانَ عَنْ اَبِى يَحْيٰى سَمِعَ عَلِيًّا يَحْلِفُ لَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِسْمَ اَبِى بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ السَّمَآءِ صِدِّيْقًا لَوْلَا مَكَانُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ السَّعِيْدِىِّ مِنَ الْجِهَالَةِ لَحَكَمْتُ لِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِالصِّحَّةِ وَلَهُ شَاهِدٌ مِنْ حَدِيْثِ النَّزَالِ بْنِ سَبُرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ حضرت ابویحییٰ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ قسم کھا کر کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کیلئے آسمان سے ''صدیق'' (کا لقب) اتارا۔

✿✿ اگر محمد بن سلیمان مجہول نہ ہوتے تو میں اس اسناد کو صحیح قرار دیتا۔ اور نزال بن سبرہ کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ (درج ذیل) حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

4406۔ حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَابُ، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنِى اَبِى، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اَبُو سِنَانٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، حَدَّثَنَا النَّزَّالُ بْنُ سَبُرَةَ، قَالَ: وَافَقْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ طَيِّبَ النَّفْسِ وَهُوَ يَمْزَحُ، فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا عَنْ اَصْحَابِكَ، قَالَ: كُلُّ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِى، فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا عَنْ اَبِى بَكْرٍ، فَقَالَ: ذَاكَ امْرُؤٌ سَمَّاهُ اللّٰهُ صِدِّيقًا عَلٰى لِسَانِ جِبْرِيْلَ وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا

✧✧ حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خوشدلی سے موافقت کی اور وہ مزاح فرما رہے تھے۔ ہم نے کہا: آپ اپنے اصحاب کے متعلق ہمیں کچھ بتائیں۔ آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ میرے اصحاب ہیں۔ ہم نے کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق کچھ بتائیں۔ تو فرمایا: وہ ایسے انسان تھے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اس کا نام ''صدیق'' رکھا۔

4407- اَخْبَرَنِي مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا اُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى اَصْبَحَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِذَلِكَ، فَارْتَدَّ نَاسٌ فَمَنْ كَانَ آمَنُوا بِهِ وَصَدَّقُوهُ، وَسَمِعُوا بِذَلِكَ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالُوا: هَلْ لَكَ اِلٰى صَاحِبِكَ يَزْعُمُ اَنَّهُ اُسْرِيَ بِهِ اللَّيْلَةَ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: اَوَ قَالَ ذٰلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: لَئِنْ كَانَ قَالَ ذٰلِكَ لَقَدْ صَدَقَ، قَالُوا: اَوَ تُصَدِّقُهُ اَنَّهُ ذَهَبَ اللَّيْلَةَ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَجَاءَ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِنِّي لَاُصَدِّقُهُ فِيمَا هُوَ اَبْعَدُ مِنْ ذٰلِكَ اُصَدِّقُهُ بِخَبَرِ السَّمَاءِ فِي غُدْوَةٍ اَوْ رَوْحَةٍ، فَلِذٰلِكَ سُمِّيَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کو معراج کرائی گئی تو صبح کے وقت یہ خبر سن کر کچھ لوگ مرتد ہو گئے اور اہل ایمان نے تصدیق کی۔ کچھ لوگ یہ خبر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر گئے اور بولے: کیا آپ کو اپنے ساتھی کی اس بات کا یقین ہے "وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کو راتوں رات بیت المقدس تک کی سیر کرائی گئی ہے" آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا یہ بات انہوں (یعنی نبی اکرم ﷺ) نے کہی ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر انہوں (نبی اکرم ﷺ) نے یہ فرمایا ہے تو یہ بالکل سچ ہے۔ انہوں نے کہا: کیا تم اس بات پر یقین رکھتے ہو کہ وہ رات ہی رات میں بیت المقدس تک گئے بھی ہیں اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آ گئے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔ میں تو اس سے بھی بڑی بات کو تسلیم کرتا ہوں۔ صبح وشام ان کے پاس آسمان سے آنے والی خبروں کی بھی تصدیق کرتا ہوں۔ اسی بناء پر ان کا نام "ابوبکر صدیق" رکھا گیا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4408- حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا بْنُ عَائِشَةَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ عَمِّهِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَ الْوَزِيرِ فَكَانَ يُشَاوِرُهُ فِي جَمِيعِ اُمُورِهِ وَكَانَ ثَانِيَهُ فِي الْاِسْلَامِ وَكَانَ ثَانِيَهُ فِي الْغَارِ وَكَانَ ثَانِيَهُ فِي الْعَرِيشِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ ثَانِيَهُ فِي الْقَبْرِ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدِمُ عَلَيْهِ اَحَدًا

✧✧ حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے وزیر کی حیثیت رکھتے تھے حضور علیہ السلام جمیع امور میں انہی سے مشورہ کیا کرتے تھے۔ اور یہ اسلام میں بھی آپ کے ساتھی تھے، غار میں بھی ساتھی تھے اور جنگ بدر کے دن خیمے میں بھی ساتھ تھے اور قبر انور میں بھی ساتھی ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ ان پر اور کسی کو ترجیح نہیں دیا کرتے تھے۔

4409- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَسْتَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تَوَفِّي اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَيْلَةَ الثَّلَاثَاءِ لِثَمَانٍ بَقِيْنَ مِنْ جُمَادَى الْاُوْلٰى سَنَةَ ثَلَاثَ عَشَرَةَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ بْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَكَانَ مَرَضُهُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا وَّكَانَ سَبَبُ مَرَضِهِ اَنَّهُ اغْتَسَلَ فِي يَوْمٍ بَارِدٍ فَحُمَّ خَمْسَةَ عَشَرَ لَيْلَةً لَمْ يَخْرُجْ اِلَى الصَّلَاةِ فَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَهُوَ فِي دَارِهِ الَّتِي قَطَعَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجَاهَ دَارِ عُثْمَانَ الْيَوْمَ وَاَوْصٰى اَنْ تَغْسِلَهُ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ امْرَاَتُهُ وَاَنَّهَا ضَعُفَتْ فَاسْتَعَانَتْ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكُفِّنَ فِي ثَوْبَيْنِ اَحَدُهُمَا غَسِيْلٌ وَّيُقَالُ فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ وَحُمِلَ عَلٰى سَرِيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَرِيْرُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا الَّذِيْ كَانَتْ تَنَامُ عَلَيْهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ عُمَرُ فِي الْمَسْجِدِ بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ وَدُفِنَ فِي الْبَيْتِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا وَّجَعَلَ رَاْسَهُ بَيْنَ كَتِفَي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۳ ہجری منگل کی رات میں ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر ۶۳ برس تھی۔ آپ ۱۵ دن بیمار رہے۔ آپ کے بیمار ہونے کی وجہ یہ تھی کہ آپ نے سخت سردی کے موسم غسل کرلیا تھا جس کی وجہ سے آپ کو بخار ہوگیا اور یہ بخار ۱۵ دن تک رہا، ان ایام میں آپ نماز کیلئے نہیں نکل سکے۔ تو آپ کی جگہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے رہے اور آپ اس مکان میں تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو دیا تھا اور یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے موجودہ مکان کے بالکل سامنے تھا۔ آپ نے وصیت کی تھی کہ ان کی بیوی حضرت اسماء بن عمیس رضی اللہ عنہا آپ کو غسل دیں۔ لیکن وہ ضعیف ہوچکی تھیں اس لئے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ معاونت کی۔ آپ کو دو کپڑوں میں کفن دیا گیا ان میں بھی ایک کپڑا دھلا ہوا تھا اور یہ بھی روایت موجود ہے کہ تین کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا۔ پھر آپ کو چارپائی پر رکھا گیا، اور یہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وہ چارپائی تھی جس پر آپ سویا کرتی تھیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جنازہ اسی پر اٹھایا گیا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) قبر انور اور منبر کے درمیان آپ کا جنازہ پڑھایا، اور آپ کو رات کے وقت اسی حجرے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دفن کیا گیا اور ان کا سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں کے مقابل میں رکھا گیا۔

4410- حَدَّثَنِي اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَمِّي حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ سَبَبُ مَوْتِ اَبِي بَكْرٍ مَوْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِسْمُهُ يَجْرِي حَتّٰى مَاتَ

✧✧ سالم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا سبب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تھی۔ (کیونکہ حضور علیہ السلام کے انتقال کے بعد) آپ کا جسم مسلسل کمزور تر ہوتا گیا حتی کہ آپ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا

4411- حَدَّثَنِي الْاُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ رَجُلًا اَهْدٰى يَوْمًا لِاَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَحْفَةً مِّنْ خَزِيْرَةٍ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ كَلَدَةَ وَعِنْدَهُ عِلْمٌ فَلَمَّا اَكَلَا مِنْهَا قَالَ بْنُ كَلَدَةَ فِيْهَا سُمٌّ

سَنَةً فَوَالَّذِیْ نَفْسِی بِيَدِهٖ لَمْ يَمُرَّ الْحَوْلُ حَتّٰى مَاتَا فِي يَوْمٍ وَّاحِدٍ رَأْسَ السَّنَةِ

✧✧ ابن شہاب فرماتے ہیں: ایک دن کسی آدمی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خزیرہ (آٹے اور چربی کا بنے ہوئے کھانے) کا ایک پیالہ ہدیہ دیا۔ اس وقت آپ کے پاس حارث بن کلدہ نامی ایک صاحب علم شخص موجود تھا۔ جب ان دونوں نے اس میں سے کھالیا تو ابن کلدہ بولا: اس میں سِم سنہ ہے (سم سنہ اس زہر کو کہتے ہیں جس کا اثر ایک سال کے اندر اندر ہوجاتا ہے)

(ابن شہاب کہتے ہیں) اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے ابھی ایک سال پورا نہیں ہوا تھا کہ سال کے آخری ایام میں ایک ہی دن میں دونوں کا انتقال ہوگیا۔

4412۔ فَحَدَّثَنِی اَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا السِّرِّيُّ بْنُ اِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّهٗ قَالَ مَاذَا يَتَوَقَّعُ مِنْ هٰذِهِ الدُّنْيَا الدَّنِيَّةِ وَقَدْ سُمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُمَّ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ وَقُتِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَتْفَ اَنْفِهٖ وَكَذٰلِكَ قُتِلَ عُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَسُمَّ الْحَسَنُ وَقُتِلَ الْحُسَيْنُ حَتْفَ اَنْفِهٖ

✧✧ حضرت شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کمینی دنیا سے کیا توقع کی جاسکتی ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر دیا گیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو زہر دیا گیا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو زہر دیا گیا۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بھی شہید کیا گیا۔

4413۔ حَدَّثَنِی اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا غَالِبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرْقَسَانِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهٖ حَبِيبِ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، قَالَ: شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ: قُلْتَ فِي اَبِي بَكْرٍ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قُلْ حَتّٰى اَسْمَعَ، قَالَ: قُلْتُ: وَثَانِي اثْنَيْنِ فِي الْغَارِ الْمَنِيفِ وَقَدْ طَافَ الْعَدُوُّ بِهٖ اِذْ صَاعَدَ الْجَبَلا وَكَانَ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَدْ عَلِمُوا مِنَ الْخَلائِقِ لَمْ يَعْدِلْ بِهٖ بَدَلا فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ غالب بن عبداللہ القرقسانی اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا کہ آپ نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (کی شان) میں کچھ کہا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: مجھے بھی سناؤ، حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ بلند پہاڑ کے غار میں دو میں سے دوسرے

تھے، اور جب وہ پہاڑ پر چڑھ رہے تھے تو دشمن ان کا گھیراؤ کر رہا تھا، وہ رسول اللہ ﷺ کے محبوب تھے اور یہ بات سب جانتے ہیں کہ مخلوقات میں سے کوئی بھی ان کا ہم پلہ نہیں ہے (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ مسکرا دیئے۔

4414۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُخَلَّدِ الْجَوْهَرِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْخَلِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا مَجَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَاَلْتُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَوْ سُئِلَ مِنْ اَوَّلِ مَنْ اَسْلَمَ فَقَالَ اَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ حَسَّانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ اَخِي ثِقَةٍ ۔۔۔ فَاذْكُرْ اَخَاكَ اَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا

خَيْرُ الْبَرِيَّةِ اَتْقَاهَا وَاَعْدَلَهَا ۔۔۔ بَعْدَ النَّبِيِّ وَاَوْفَاهَا بِمَا حَمَلَا

اَلثَّانِي التَّالِي الْمَحْمُوْدُ مَشْهَدُهُ ۔۔۔ وَاَوَّلُ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَّقَ الرُّسُلَا

✧✧ حضرت شعبی فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابن عباس ﷠ سے پوچھا یا ان سے کسی اور نے پوچھا کہ سب سے پہلے اسلام کون لایا؟ انہوں نے فرمایا: کیا تم نے حضرت حسان ﷛ کا یہ قول نہیں سنا؟

اِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ اَخِي ثِقَةٍ ۔۔۔ فَاذْكُرْ اَخَاكَ اَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا

خَيْرُ الْبَرِيَّةِ اَتْقَاهَا وَاَعْدَلَهَا ۔۔۔ بَعْدَ النَّبِيِّ وَاَوْفَاهَا بِمَا حَمَلَا

اَلثَّانِي التَّالِي الْمَحْمُوْدُ مَشْهَدُهُ ۔۔۔ وَاَوَّلُ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَّقَ الرُّسُلَا

''جب تم اپنے کسی پرہیز گار بھائی کی تکلیف کا تذکرہ کرو تو اپنے بھائی ابوبکر ﷛ اور ان کے کارناموں کو بھی یاد کرو، وہ نبی اکرم ﷺ کے بعد تمام مخلوق سے بہتر، سب سے زیادہ پرہیز گار اور سب سے زیادہ انصاف کرنے والے ہیں۔ اور ان پر جو ذمہ داری ڈالی گئی اس کو سب سے احسن طریقے سے نبھانے والے ہیں۔ (حضور ﷤ کے ہمراہ ہمیشہ دوسرے وہی ہوتے تھے اور وہ آپ کے متبع تھے، ان کا مشہد پسندیدہ تھا اور آپ رسول اللہ ﷺ کی سب سے پہلے تصدیق کرنے والے ہیں''۔

4415۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا قَالَتْ: سَاَلَنِي اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِي كَمْ كَفَّنْتُمْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْتُ: فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ، قَالَ: فَفِيهَا كَفِّنُونِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ ﷠ فرماتی ہیں: حضرت ابوبکر ﷛ نے مجھ سے پوچھا: تم نے رسول اللہ ﷺ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا تھا؟ میں نے کہا: تین کپڑوں میں۔ انہوں نے فرمایا: مجھے بھی اتنے ہی کپڑوں میں کفن دینا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری ﷫ اور امام مسلم ﷫ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین ﷮ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4416۔ اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِیُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحِ الْاَزْدِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ: فِی كَمْ كَفَّنْتُمُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْتُ: فِی ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ بِيضٍ يَمَانِيَةٍ جُدُدٍ، لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ، وَلَا عِمَامَةٌ، قَالَ: اغْسِلُوا ثَوْبِی هٰذَا، وَفِيهِ رَدْعٌ مِنْ زَعْفَرَانَ وَمَشْقٌ فَاجْعَلُوهُ مَعَ ثَوْبَيْنِ جَدِيدَيْنِ، فَقُلْتُ: اِنَّهُ خَلَقٌ، فَقَالَ: الْحَیُّ اَحَقُّ بِالْجَدِيدِ مِنَ الْمَيِّتِ اِنَّهُ لِلْمُهْلِ قَالَ عَبْدُ الرَّحِيمِ وَحَدَّثَنِی هِشَامٌ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِی عُثْمَانُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلّٰى عَلَيْهِ فِی الْمَسْجِدِ وَدُفِنَ لَيْلًا اِلٰى جَنْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا آخری وقت آیا تو انہوں نے فرمایا: تم ۔ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا تھا؟ میں نے کہا: تین یمنی سفید کپڑوں میں، جو بالکل نئے تھے ۔ ان میں قمیص اور عمامہ شامل نہیں تھا، آپ نے فرمایا: میں نے جو کپڑا پہنا ہوا ہے، اس میں زعفران کی خوشبو کا اثر ہے ۔ اس کو دھو کر دو نئے کپڑوں کے ساتھ ملا لینا ۔ میں نے کہا: وہ تو پرانا ہو چکا ہے ۔ آپ نے فرمایا: مُردوں کی بہ نسبت زندہ لوگ نئے کپڑوں کے زیادہ مستحق ہیں ۔

✿✿ عبدالرحیم ہشام بن عروہ کے ذریعے عثمان بن ولید کے واسطے سے حضرت عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھائی گئی اور رات کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کئے گئے ۔

4417۔ اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِیُّ الْمَعْمَرِیُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ اَبِی نُعَيْمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَلِیَ اَبُو بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِی خِلَافَتِهٖ سَنَتَيْنِ وَسَبْعَةَ اَشْهُرٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دو سال سات ماہ امور خلافت چلائے ۔

4418۔ حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ الْفَاضِلُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، اِمْلَاءً، اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دَرَسْتَوَيْهِ الْفَارِسِیُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ الْحَلَبِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ اَبِی سَلَامٍ، عَنْ اَبِی اُمَامَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی اَوَّلِ مَا بُعِثَ وَهُوَ بِمَكَّةَ وَهُوَ حِينَئِذٍ مُسْتَخْفٍ، فَقُلْتُ: مَا اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا نَبِیٌّ، قُلْتُ: وَمَا النَّبِیُّ؟ قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ، قُلْتُ: اللّٰهُ اَرْسَلَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فِيمَا اَرْسَلَكَ؟ قَالَ: اَنْ

4418–صحيح مسلم 'كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب إسلام عمرو بن عبسة' حديث1416 :صحيح ابن خزيمة 'كتاب الوضوء' جماع أبواب غسل التطهير والاستحباب من غير فرض ولا إيجاب' باب ذكر دليل أن النبي صلى الله عليه وسلم قد كان' حديث261

تَعْبُدَ اللّٰهَ وَتُكَسِّرَ الْاَصْنَامَ وَاَنْ تَصِلَ الْاَرْحَامَ، قُلْتُ: نِعْمَ، مَا اَرْسَلَكَ بِهِ، فَمَنْ تَبِعَكَ عَلٰى هٰذَا؟ قَالَ: عَبْدٌ وَحُرٌّ يَعْنِي اَبَا بَكْرٍ وَبِلَالًا، وَكَانَ عَمْرٌو يَقُوْلُ: لَقَدْ رَاَيْتُنِي وَاَنَا رُبُعُ الْاِسْلَامِ، قَالَ: فَاَسْلَمْتُ وَقُلْتُ: اَتَّبِعُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنِ الْحَقْ بِقَوْمِكَ، فَاِذَا اُخْبِرْتَ اَنِّي قَدْ خَرَجْتُ فَاتَّبِعْنِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ تَابَعَ اَبَا سَلَامٍ عَلٰى رِوَايَتِهِ ضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ وَاَبُو طَلْحَةَ الرَّاسِبِيُّ، وَشَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُو عَمَّارٍ

اَمَّا حَدِيثُ ضَمْرَةَ وَاَبُو طَلْحَةَ

✧✧ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے اوائل میں، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، ان دنوں آپ پوشیدہ تبلیغ کرتے تھے۔

میں نے آپ سے پوچھا: آپ کون ہیں؟

آپ نے فرمایا: میں نبی ہوں۔

میں نے کہا: نبی کون ہوتا ہے؟

آپ نے فرمایا: اللہ کا رسول۔

میں نے کہا: آپ کا پیغام کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ کی عبادت کرو، بتوں کی عبادت کو چھوڑ دو، صلہ رحمی کرو۔

میں نے کہا: آپ کا پیغام تو بہت اچھا ہے۔ اس بات پر ایمان کون کون لایا ہے؟

آپ نے فرمایا: ایک آزاد اور ایک غلام۔ یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: میرا خیال ہے کہ اسلام لانے والا چوتھا آدمی میں ہوں، پھر میں نے اسلام قبول کرلیا، اور میں نے عرض کی: کیا میں آپ علیہ السلام کی سنگت میں رہ سکتا ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ (ابھی نہیں) بلکہ تم فی الحال اپنے قبیلے میں چلے جاؤ۔ اور جب تمہیں میرے غلبہ کی خبر ملے تم میرے ساتھ رہنے کے لئے چلے آنا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کو ابوامامہ سے روایت کرنے میں ضمرہ بن حبیب، ابوطلحہ الراسبی اور ابوعمار شداد بن عبداللہ نے ابواسلام کی متابعت کی ہے۔

ضمرہ اور ابوطلحہ کی روایت کردہ حدیث (درج ذیل ہے)۔

4419۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا اَبُو يَحْيٰى، وَضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ، وَاَبُو طَلْحَةَ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِعُكَاظٍ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنِ اتَّبَعَكَ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ؟ قَالَ: اتَّبَعَنِي عَلَيْهِ رَجُلَانِ حُرٌّ وَعَبْدٌ اَبُو

بَكْرٍ وَبِلَالٌ، قَالَ: فَاَسْلَمْتُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَاَمَّا حَدِيثُ اَبِي عَمَّارٍ

✧✧ضمرہ بن حبیب اور ابوطلحہ، ابوامامہ باہلی کے حوالے سے حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ عکاظ کے بازار میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (صلی اللہ علیہ وسلم) اس (اسلام کے) معاملے میں کس کس نے آپ کی پیروی اختیار کی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: دو آدمیوں نے۔ جن میں سے ایک آزاد اور دوسرا غلام ہے (یعنی) ابوبکر رضی اللہ عنہ، اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ۔ آپ فرماتے ہیں: میں اس وقت اسلام لایا تھا۔

ابوعمار کی روایت کردہ حدیث۔

4420- فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُو عَمَّارٍ، وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ اَبُو اُمَامَةَ: يَا عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ، بِاَيِّ شَيْءٍ تَدَّعِي اَنَّكَ رُبُعُ الْاِسْلَامِ؟ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ

✧✧شداد بن عبداللہ ابوعمار (انہوں نے متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی ہے) روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوامامہ نے کہا: اے عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ! آپ کس بناء پر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ تم چوتھے اسلام لانے والے ہو؟ پھر اس کے بعد ان کا مکمل واقعہ بیان کیا۔

4421- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَاَحَبُّنَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سب کے سردار، ہم سب سے بہتر اور ہم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے تھے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4422- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَيْهَقِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ كَانَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ كَسَرَ سَيْفَ الزُّبَيْرِ، ثُمَّ قَامَ اَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ وَاعْتَذَرَ اِلَيْهِمْ، وَقَالَ: وَاللّٰهِ، مَا كُنْتُ حَرِيصًا عَلَى الْاِمَارَةِ يَوْمًا وَلَا لَيْلَةً قَطُّ، وَلَا كُنْتُ فِيهَا رَاغِبًا، وَلَا سَاَلْتُهَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي سِرٍّ وَلَا عَلَانِيَةٍ، وَلٰكِنِّي اَشْفَقْتُ

4421- الجامع للترمذي' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب مناقب أبي بكر الصديق رضي الله عنه واسمه عبد الله' حديث:3674

مِنَ الْفِتْنَةِ، وَمَا لِي فِي الْإِمَارَةِ مِنْ رَاحَةٍ، وَلَكِنْ قُلِّدْتُ اَمْرًا عَظِيمًا مَا لِي بِهِ مِنْ طَاقَةٍ وَلا يَدَ اِلَّا بِتَقْوِيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَلَوَدِدْتُ اَنَّ اَقْوَى النَّاسِ عَلَيْهَا مَكَانِي الْيَوْمَ، فَقَبِلَ الْمُهَاجِرُونَ مِنْهُ مَا قَالَ وَمَا اعْتَذَرَ بِهِ، قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالزُّبَيْرُ: مَا غَضِبْنَا اِلَّا لِاَنَّا قَدْ اُخِّرْنَا عَنِ الْمُشَاوَرَةِ، وَاِنَّا نَرَى اَبَا بَكْرٍ اَحَقَّ النَّاسِ بِهَا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّهُ لِصَاحِبُ الْغَارِ، وَثَانِيَ اثْنَيْنِ، وَاِنَّا لَنَعْلَمُ بِشَرَفِهِ وَكِبَرِهِ، وَلَقَدْ اَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ بِالنَّاسِ وَهُوَ حَيٌّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے کہ محمد بن مسلمہ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار توڑ ڈالی، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر لوگوں سے خطاب کیا اور ان سے معذرت کی۔ اور فرمایا: خدا کی قسم! میں نے کسی دن یا رات امارت کی کبھی بھی لالچ نہیں کی اور نہ ہی اس میں میری دلچسپی ہے اور نہ ہی میں نے ظاہر یا پوشیدہ کبھی اللہ تعالیٰ سے اس کی دعا مانگی ہے۔ بلکہ میں تو اس کی آزمائش سے ڈرتا ہوں اور امارت میں میرے لئے کوئی راحت نہیں ہے تاہم میں نے اس بہت بڑی ذمہ داری کو خود قبول کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر مجھ میں اس کی طاقت اور ہمت نہیں ہے بلکہ میری تو یہ خواہش ہے کہ آج میری اس جگہ وہ شخص ہو جو تمام لوگوں سے زیادہ طاقتور ہو، چنانچہ مہاجرین نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی گفتگو اور ان کی معذرت قبول کر لی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمیں تو صرف اس بات کا غصہ تھا کہ مشورہ میں ہمیں شامل نہیں کیا گیا ورنہ ہم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی کو تمام لوگوں سے زیادہ مستحق خلافت سمجھتے ہیں۔ یہ ان کی نماز کے ساتھی ہیں، ثانی اثنین ہیں، ہم ان کی شرافت اور بزرگی کے معترف ہیں۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی حیات طیبہ میں ان کی امامت کا حکم فرمایا تھا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4423۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْبُخْتُرِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ: مِنَّا اَمِيرٌ وَمِنْكُمْ اَمِيرٌ، قَالَ: فَاَتَاهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، اَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ اَبَا بَكْرٍ يَؤُمُّ النَّاسَ، فَاَيُّكُمْ تَطِيبُ نَفْسُهُ اَنْ يَتَقَدَّمَ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ؟ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ: نَعُوذُ بِاللّٰهِ اَنْ نَتَقَدَّمَ اَبَا بَكْرٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد انصار نے کہا: ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک تم میں سے (عبداللہ) فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس آ کر کہا: اے انصاریو! کیا تمہیں پتہ نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ وہ لوگوں کی امامت کروائیں، تو تم میں سے کون ہے جو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آگے ہونے

میں خوش ہے؟ انصار نے کہا: ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آگے ہونے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4424۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ ضَرَبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى غَشِيَ عَلَيْهِ فَقَامَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَعَلَ يُنَادِي وَيَقُوْلُ وَيْلَكُمْ "اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ" قَالُوْا مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا بْنُ اَبِي قُحَافَةَ الْمَجْنُوْنُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (ایک دفعہ) مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسقدر مارا کہ آپ بے ہوش ہو گئے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر زور زور سے یوں کہنے لگے: تمہارے لئے ہلاکت ہو، تم اس آدمی کو صرف اس وجہ سے مار رہے ہو کہ اس نے کہا ہے کہ میرا ربّ اللہ ہے؟ لوگوں نے (ایک دوسرے سے) پوچھا: یہ کون ہے؟ کچھ لوگوں نے کہا: ابوقحافہ کا پاگل لڑکا ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4425۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيِّ وَهُوَ بْنُ اَخِي سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشُمٍ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ يَّقُوْلُ جَاءَ تْنَا رُسُلُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَجْعَلُوْنَ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي اَبِي بَكْرٍ دِيَةً وَلِمَنْ قَتَلَهُمَا فِي كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا دِيَةٌ اَوْ اَسَرَهُمَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمارے پاس کفار کے قاصدین آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے قتل پر انعام کا (یوں) اعلان کرتے "جو شخص ان دونوں کو قتل کرے گا یا ان کو گرفتار کرے گا، اس کو ان میں سے ہر ایک کے بدلے ایک دیت (۱۰۰ اونٹ) انعام دیا جائے گا۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4426۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ قَيْسٍ الْحَارِثِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: سَبَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَثَنّٰى اَبُوْ بَكْرٍ، وَثَلَّثَ عُمَرُ، ثُمَّ خَطَبَتْنَا فِتْنَةٌ، وَيَعْفُو اللّٰهُ عَمَّنْ يَشَاءُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آگے ہیں۔ دوسرے نمبر پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور تیسرے نمبر پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر ہمیں فتنوں نے آگھیرا، اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4427۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عِيسَى، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، وَنُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ اَبِي حُسَيْنٍ الْقُرَشِيُّ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: لَمَّا وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى سَرِيرِهِ، فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ لَهُ وَاَنَا فِيهِمْ، فَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: اِنِّي كُنْتُ لَاَظُنُّ اَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَعَ صَاحِبَيْكَ، وَذٰلِكَ اَنِّي كُنْتُ اُكْثِرُ اَنْ اَسْمَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ذَهَبْتُ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَدَخَلْتُ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَخَرَجْتُ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَاِنِّي كُنْتُ اَظُنُّ اَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَهُمَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو چارپائی پر رکھا گیا تو سب لوگ آپ کے اردگرد جمع ہو کر دعا مانگنے لگے۔ میں بھی ان لوگوں میں موجود تھا۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آئے اور بولے: میں یہ گمان کیا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ ملا دے گا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر اس طرح بات کرتے سنا کہ "میں اور ابوبکر اور عمر گئے، میں اور ابوبکر اور عمر داخل ہوئے، میں اور ابوبکر اور عمر باہر نکلے" اور مجھے یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان کے ساتھ ہی رکھے گا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4428۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْعَدْلُ الصَّيْدَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرِ بْنِ بَرِّيٍّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقُرَشِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ:

4427–صحيح البخاری' كتاب المناقب' باب قول النبی صلی الله عليه وسلم " :لو كنت' حديث3495:صحيح مسلم' كتاب فضائل الصحابة رضی الله تعالى عنهم' باب من فضائل عمر رضی الله تعالى عنه' حديث4507:سنن ابن ماجه' المقدمة' باب فی فضائل أصحاب رسول الله صلی الله عليه وسلم' فضل أبی بكر الصديق رضی الله عنه' حديث97:السنن الكبری للنسائی' كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلی الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار' فضل أبی بكر وعمر رضی الله عنهما' حديث7851:مسند أحمد بن حنبل' مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين – مسند علی بن أبی طالب رضی الله عنه' حديث884:

4428–سنن ابن ماجه' المقدمة' باب فی فضائل أصحاب رسول الله صلی الله عليه وسلم' فضل أبی بكر الصديق رضی الله عنه' حديث98:الجامع للترمذی' أبواب المناقب عن رسول الله صلی الله عليه وسلم' باب' حديث3687:

دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلٰى اَبِىْ بَكْرٍ، وَالْاُخْرٰى عَلٰى عُمَرَ، فَقَالَ: هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اس طرح داخل ہوئے کہ آپ کا ایک ہاتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر تھا اور دوسرا ہاتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر۔ پھر آپ نے فرمایا: ہم قیامت کے دن بھی ایسے ہی اٹھیں گے۔

4429۔ اَخْبَرَنَا عَبْدَانُ بْنُ يَزِيْدَ الدَّقِيْقِيُّ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ مُدَارِسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ اَنَا، ثُمَّ اَبُوْ بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ آتِىْ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَتَنْشَقُّ عَنْهُمْ فَاُبْعَثُ بَيْنَهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جس سے زمین کھولی جائے گی، وہ میں ہوں، پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ، پھر عمر رضی اللہ عنہ۔ پھر میں اہل بقیع کے پاس آؤں گا۔ پھر مجھے ان کے درمیان اٹھایا جائے گا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4430۔ حَدَّثَنِىْ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، وَخَلَادُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَا: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ اَبِىْ عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِىَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِاَبِىْ بَكْرٍ: مَعَ اَحَدِكُمَا جِبْرِيْلُ، وَمَعَ الْاٰخَرِ مِيْكَائِيْلُ، وَاِسْرَافِيْلُ مَلَكٌ عَظِيْمٌ يَشْهَدُ الْقِتَالَ وَيَكُوْنُ فِى الصَّفِّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ لَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میں سے ایک کے ساتھ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں اور دوسرے کے ساتھ حضرت میکائیل علیہ السلام ہیں۔ اور حضرت اسرافیل علیہ السلام ایک عظیم فرشتہ ہے جو جہاد میں آتا ہے اور (مسلمانوں کی) صفوں میں شریک ہوجاتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4429۔صحیح ابن حبان' کتاب إخباره صلی الله علیه وسلم عن مناقب الصحابة' ذکر البیان بأن عمر بن الخطاب رضی الله عنه أول من' حدیث7009:الجامع للترمذی' أبواب المناقب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' باب' حدیث3710:المعجم الکبیر للطبرانی –من اسمه عبد الله' ومما أسند عبد الله بن عمر رضی الله عنهما – سالم عن ابن عمر' حدیث12969:

4430۔مصنف ابن أبی شیبة' کتاب الفضائل' ما ذکر فی أبی بکر الصدیق رضی الله عنه' حدیث31313:مسند أحمد بن حنبل' مسند العشرة المبشرین بالجنة' مسند الخلفاء الراشدین – مسند علی بن أبی طالب رضی الله عنه' حدیث1227:البحر الزخار مسند البزار –ومما روی أبو صالح الحنفی' حدیث656:مسند أبی یعلی الموصلی' مسند علی بن أبی طالب رضی الله عنه' حدیث324:

4431- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنِي اَبُوْ الْحُوَيْرِثُ اَنَّ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ بَيْنَمَا اَنَا اَمْتَحُ مِنْ قُلَيْبِ بَدْرٍ اِذْ جَاءَ تْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ لَمْ اَرَ مِثْلَهَا قَطُّ ثُمَّ ذَهَبَتْ ثُمَّ جَاءَ تْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ لَمْ اَرَ مِثْلَهَا قَطُّ اِلَّا الَّتِي كَانَتْ قَبْلَهَا ثُمَّ ذَهَبَتْ ثُمَّ جَاءَ تْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ لَمْ اَرَ مِثْلَهَا قَطُّ اِلَّا الَّتِي كَانَتْ قَبْلَهَا فَكَانَتِ الرِّيْحُ الْاُوْلٰى جِبْرِيْلُ نَزَلَ فِي اَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتِ الرِّيْحُ الثَّانِيَةُ مِيْكَائِيْلُ نَزَلَ فِي اَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ عَنْ يَّمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَكَانَتِ الرِّيْحُ الثَّالِثَةُ اِسْرَافِيْلَ نَزَلَ فِي اَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ عَنْ مَيْسَرَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا فِي الْمَيْسَرَةِ فَلَمَّا هَزَمَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَعْدَآءَهٗ حَمَلَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَرَسِهٖ فَجَرَتْ بِي فَوَقَعْتُ عَلٰى عَقِبِي فَدَعَوْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَاَمْسَكَنِي فَلَمَّا اسْتَوَيْتُ عَلَيْهَا طَعَنْتُ بِيَدَيَّ هٰذِهٖ فِي الْقَوْمِ حَتّٰى اخْتَضَبَ هٰذَا مِنِّي دَمًا وَّاَشَارَ اِلٰى اِبِطِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

◆◆ محمد بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں بدر کے کنوئیں سے پانی نکال رہا تھا کہ ایک اتنی سخت آندھی آئی کہ میں نے اس جیسی آندھی اس سے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی۔ پھر وہ ختم ہوگئی، پھر اسی طرح کی آندھی آئی کہ میں نے اس سے پہلے اس جیسی آندھی کبھی نہ دیکھی تھی۔ پھر وہ ختم ہوگئی (تیسری مرتبہ) پھر اسی طرح سخت آندھی آئی کہ اس جیسی آندھی میں نے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی۔ تو جو پہلی آندھی تھی وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے، جو ایک ہزار فرشتوں کی معیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے، اور دوسری آندھی حضرت میکائیل علیہ السلام تھے جو ایک ہزار ملائکہ کی معیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دہنی جانب نازل ہوئے، اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب ہی تھے۔ اور تیسری آندھی حضرت اسرافیل علیہ السلام تھے جو ایک ہزار فرشتوں کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب نازل ہوئے۔ اور اسی جانب والے دستے میں، مَیں بھی تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے دشمن کو شکست سے دوچار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے گھوڑے پر سوار کیا۔ وہ مجھ کو لے کر چل دیا۔ میں پیچھے کی جانب گرنے لگا تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بچا دیا۔ جب میں اپنے قدموں پر مضبوط ہوگیا تو میں نے اپنے یہ ہاتھ قوم میں ڈال دیئے حتی کہ (اپنے پہلوؤں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) یہ خون سے رنگین ہوگئے۔

4432- حَدَّثَنِي اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي فُدَيْكٍ الْمَدَنِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ

4432-الجامع للترمذی' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب' حديث3689:

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن حطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا، آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جانب دیکھ کر فرمایا: یہ دونوں میرے کان اور آنکھیں ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4433۔ اَخْبَرَنِي بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِتَابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مَكْحُوْلًا يَقُوْلُ وَسَالَهُ رَجُلٌ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو اُمَامَةَ اَنَّهُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ مکحول سے کسی نے اس آیت

فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ (التحریم: 66)

''تو بے شک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواباً کہا: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''وصالح المومنین'' (سے مراد) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4434۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، وَاَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ الرُّوَاسِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ تُوَلُّوا اَبَا بَكْرٍ تَجِدُوهُ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا، رَاغِبًا فِي الْاٰخِرَةِ، وَاِنْ تُوَلُّوا عُمَرَ تَجِدُوهُ قَوِيًّا اَمِينًا، لَا تَاْخُذُهُ فِي اللّٰهِ تَعَالٰى لَوْمَةُ لَائِمٍ، وَاِنْ تُوَلُّوا عَلِيًّا تَجِدُوهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَسْلُكُ بِكُمُ الطَّرِيقَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

وَشَاهِدُهُ حَدِيثُ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنا امیر بنالو گے تو تم اس کو دنیا سے بے رغبت اور آخرت میں دلچسپی رکھنے والا پاؤ گے۔ اور اگر تم عمر رضی اللہ عنہ کو امیر بناؤ گے تو تم اسے طاقت ور امانت دار پاؤ گے۔ یہ اللہ

4434۔ مسند أحمد بن حنبل 'مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين – مسند علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ' حدیث 845: البحر الزخار مسند البزار – وما روی زید بن یثیع عن علی' حدیث 708: المعجم الأوسط للطبرانی 'باب الألف' من اسمه أحمد' حدیث 2205:

تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے اور اگر تم علی رضی اللہ عنہ کو امیر بناؤ گے تو تم اس کو ہدایت یافتہ پاؤ گے، یہ تمہیں درست راستے پر چلائیں گے۔

٭٭ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی (درج ذیل) حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

4435۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَكِيمِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرِ بْنِ شَاذَانَ، حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَوِ اسْتَخْلَفْتَ عَلَيْنَا؟ قَالَ: اِنْ اَسْتَخْلِفْ عَلَيْكُمْ خَلِيفَةً فَتَعْصُوهُ يَنْزِلْ بِكُمُ الْعَذَابُ، قَالُوا: لَوِ اسْتَخْلَفْتَ عَلَيْنَا اَبَا بَكْرٍ، قَالَ: اِنْ اَسْتَخْلِفْهُ عَلَيْكُمْ تَجِدُوهُ قَوِيًّا فِي اَمْرِ اللهِ ضَعِيفًا فِي جَسَدِهِ، قَالُوا لَوِ اسْتَخْلَفْتَ عَلَيْنَا عُمَرَ، قَالَ: اِنْ اَسْتَخْلِفْهُ عَلَيْكُمْ تَجِدُوهُ قَوِيًّا اَمِينًا لا تَأْخُذُهُ فِي اللهِ لَوْمَةُ لائِمٍ، قَالُوا: لَوِ اسْتَخْلَفْتَ عَلَيْنَا عَلِيًّا، قَالَ: اِنَّكُمْ لا تَفْعَلُوا، وَاِنْ تَفْعَلُوا تَجِدُوهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَسْلُكْ بِكُمُ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ عُثْمَانُ بْنُ عُمَيْرٍ هٰذَا هُوَ اَبُو الْيَقْظَانِ

✧✧ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ خود ہم پر کسی کو خلیفہ نامزد فرمادیں۔ آپ نے فرمایا: اگر میں کسی کو تم پر خلیفہ مقرر کردوں اور تم اس کی فرمانبرداری نہ کرسکے تو تم پر عذاب نازل ہوگا۔ لوگوں نے کہا: آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنادیں۔ آپ نے فرمایا: اگر میں اس کو تمہارا امیر بنادوں تو تم اس کو اللہ تعالیٰ کے معاملہ طاقتور پاؤ گے اگرچہ وہ جسمانی طور پر کمزور ہیں۔ لوگوں نے کہا: آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنادیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اس کو تمہارا خلیفہ بنادوں تو تم اس کو طاقتور، امانتدار پاؤ گے، اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں وہ کسی ملامت گر کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے۔ لوگوں نے کہا: آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنادیں۔ آپ نے فرمایا: تم ایسا نہیں کرو گے۔ اگر واقعی تم ایسا کرلو تو تم اس کو ہدایت یافتہ پاؤ گے۔ وہ تمہیں صراطِ مستقیم پر چلائے گا۔

٭٭ یہ عثمان بن عمیر ''ابوالیقظان'' ہیں۔

4436۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْعَلَّافُ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَنْبَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ''وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ'' قَالَ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد

4435-الجامع للترمذی' أبواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب مناقب حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ عنہ' حدیث3828: البحر الزخار مسند البزار -أبو الیقظان' حدیث2508:

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ (آل عمران: 159)

''اور کاموں میں ان سے مشورہ لو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

(میں جن سے مشورہ لینے کا حکم دیا گیا ہے ان سے مراد) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4437۔ اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الْوَزِيرِ التَّاجِرُ، حَدَّثَنَا اَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحُمْرَانِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ رُؤْيَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ: اَنَا رَاَيْتُ كَاَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ، فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُو بَكْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ بِاَبِي بَكْرٍ، وَوُزِنَ عُمَرُ وَاَبُو بَكْرٍ فَرَجَحَ اَبُو بَكْرٍ، وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ، ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ، فَرَاَيْنَا الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

وَشَاهِدُهُ حَدِيثُ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ الَّذِي

✧✧ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ تو ایک آدمی نے کہا: میں نے دیکھا ہے کہ کوئی ترازو آسمان سے اترا ہے، اس میں آپ نے اپنا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا، تو آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے وزنی رہے۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کا وزن ہوا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ وزنی رہے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کا وزن کیا تو عمر رضی اللہ عنہ وزنی رہے۔ پھر ترازو اوپر اٹھا لیا گیا۔ تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

✧✧ سعید بن جمہان کی حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ روایت کردہ (درج ذیل) حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

4438۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَيَّاشٍ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى اَصْحَابِهِ، فَقَالَ: اَيُّكُمْ رَاَى اللَّيْلَةَ رُؤْيَا؟ قَالَ:

4437-سنن أبی داود' كتاب السنة' باب فی الخلفاء' حديث4038:الجامع للترمذی' أبواب الرؤيا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء فی رؤيا النبی صلى الله عليه وسلم الميزان' حديث2265:مصنف ابن أبی شيبة' كتاب الإيمان والرؤيا' ما قالوا فيما يخبره النبی صلى الله عليه وسلم من الرؤيا' حديث29869:السنن الكبرى للنسائی' كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار - فضائل أبی بكر وعمر وعثمان رضی الله عنهم' حديث7870:مشكل الآثار للطحاوی' باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه' حديث2834:مسند أحمد بن حنبل' أول مسند البصريين' حديث أبی بكرة نفيع بن الحارث بن كلدة' حديث19966:مسند الطيالسی -أبو بكرة' حديث897:البحر الزخار مسند البزار -بقية حديث أبی بكرة' حديث3079:

فَصَلَّى ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ: اَيُّكُم رَاى رُؤْيَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ: اَنَا رَاَيْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَاَنَّ مِيزَانًا دُلِّيَ بِهِ مِنَ السَّمَاءِ، فَوُضِعْتَ فِي كِفَّةٍ، وَوُضِعَ اَبُو بَكْرٍ مِنْ كِفَّةٍ اُخْرَى، فَرَجَحْتَ بِاَبِي بَكْرٍ، فَرُفِعْتَ وَتُرِكَ اَبُو بَكْرٍ مَكَانَهُ، فَجِيءَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَوُضِعَ فِي الْكِفَّةِ الْاُخْرَى، فَرَجَحَ بِهِ اَبُو بَكْرٍ، فَرُفِعَ اَبُو بَكْرٍ، وَجِيءَ بِعُثْمَانَ فَوُضِعَ فِي الْكِفَّةِ الْاُخْرَى، فَرَجَحَ عُمَرُ بِعُثْمَانَ، ثُمَّ رُفِعَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ وَرُفِعَ الْمِيزَانُ، قَالَ: فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ ثَلَاثُونَ عَامًا، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ فَقَالَ لِي سَفِينَةُ: اَمْسِكْ سَنَتَي اَبِي بَكْرٍ، وَعَشْرَ عُمَرَ، وَاثْنَتَيْ عَشْرَةَ عُثْمَانَ، وَسِتَّ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ وَقَدْ اُسْنِدَتْ هٰذِهِ الرِّوَايَاتُ بِاِسْنَادٍ صَحِيحٍ مَرْفُوعًا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ سعید بن جمہان روایت کرتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی یہ عادتِ کریمہ تھی کہ آپ) جب نماز فجر سے فارغ ہوتے تو اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب رُخ کر کے بیٹھ جاتے اور فرماتے: تم میں سے کسی نے آج رات خواب دیکھا ہے؟ اسی طرح ایک دن نماز کے بعد آپ نے فرمایا: تم میں سے کس نے خواب دیکھا ہے؟ تو ایک آدمی نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے دیکھا ہے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے یوں دیکھا گویا کہ ایک ترازو آسمان سے لگایا گیا ہے، اس کے ایک پلڑے میں آپ کو اور دوسرے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو رکھا گیا، تو آپ کا پلڑا بھاری رہا۔ پھر آپ کو اتار دیا گیا، اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اسی پلڑے میں بیٹھے رہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لایا گیا اور ان کو دوسرے پلڑے میں بٹھایا گیا۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا پلڑا بھاری تھا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اتار دیا گیا، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو لا کر اس پلڑے میں بٹھایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پلڑا بھاری ہوا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دونوں کو اتار دیا گیا اور وہ ترازو اٹھا لیا گیا۔ (راوی) فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہوگیا۔ پھر آپ نے فرمایا: نبوت کی خلافت تیس سال تک ہوگی پھر اس کے بعد بادشاہی شروع ہوجائے گی۔ سعید بن جمہان کہتے ہیں: مجھے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ۲ سال حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے، ۸ سال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے، ۱۲ سال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے، ۶ سال حضرت علی رضی اللہ عنہ کے۔

✿✿ یہ روایات اسنادِ صحیحہ کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مرفوعاً بھی مروی ہیں۔

4439۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْدِيِّ بْنِ رُسْتُمٍ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ الْبُرْدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نِيطَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنِيطَ عُمَرُ بِاَبِي بَكْرٍ، وَنِيطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ، قَالَ جَابِرٌ: فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا: الرَّجُلُ الصَّالِحُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَمَّا مَا ذُكِرَ مِنْ نَوْطِ بَعْضِهِمْ بَعْضًا فَهُمْ وُلَاةُ هٰذَا الْاَمْرِ الَّذِي بَعَثَ اللّٰهُ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِعَاقِبَةِ هٰذَا الْحَدِيثِ اِسْنَادٌ صَحِيحٌ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد فرمایا: اس رات ایک مرد صالح نے خواب دیکھا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا دیا گیا ہے اور عمر رضی اللہ عنہ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملا دیا گیا اور عثمان رضی اللہ عنہ کو عمر رضی اللہ عنہ سے ملا دیا گیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے اٹھے تو ہم نے سوچا کہ مرد صالح (سے مراد تو) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ان میں سے بعض کو بعض کے ساتھ ملانے کو جو ذکر ہے اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء ہیں۔

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث کی سند صحیح موجود ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4440۔ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ بَالَوَيْهِ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْخِلَافَةُ بِالْمَدِينَةِ وَالْمُلْكُ بِالشَّامِ صَحِيحٌ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خلافت مدینے میں ہوگی اور ملوکیت شام میں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح ہے۔

4441۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ [illegible] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا اَبُو عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا اَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ، وَحَمَلَنِي اِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، اس نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دی اور مجھے دار الہجرت جانے کے لیے سواری فراہم کی۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4442۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّقْرِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا مَعَنِ ابْنِ عِيسَى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ رَاَى النِّسَاءَ يَلْطِمْنَ وُجُوهَ الْخَيْلِ بِالْخُمُرِ، فَتَبَسَّمَ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ، كَيْفَ قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ؟ فَاَنْشَدَهُ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَدِمْتُ ثُنَيَّتِي اِنْ لَمْ تَرَوْهَا تُثِيرُ النَّقْعَ مِنْ كَتِفَيَّ كَدَاءِ يُنَازِعْنَ الْاَعِنَّةَ مُسْرِعَاتٍ يُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُدْخُلُوا مِنْ حَيْثُ قَالَ حَسَّانُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: فتح مکہ کے موقعہ پر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ عورتیں اپنے دوپٹوں کے ساتھ گھوڑوں کے چہروں سے غبار صاف کر رہی ہیں۔ تو آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی

جانب مسکرا کر دیکھا اور فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کیا کہا؟ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے درج ذیل اشعار پڑھے۔

میں نے پیاری بیٹی کو کھو دیا ہے اگر تم اس کو نہ دیکھو، (ہمارا لشکر) مکہ کے بالائی علاقے کداء سے غبار اڑا رہا ہے۔

لگاموں کی رسیاں ایک دوسری سے الجھ رہی تھیں اور عورتیں اپنے دوپٹوں کے ساتھ گھوڑوں کے چہروں سے غبار صاف کر رہی تھیں۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: داخل ہو جاؤ، جس طرح حسان نے کہا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4443- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، وَاَبُو سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ، قَالاَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ صُرَدٍ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَاَطْلَعَ اَبُو بَكْرٍ، فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ لَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس ایک جنتی شخص آنے والا ہے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور سلام عرض کر کے بیٹھ گئے۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4444- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنْبَاَنَا اَبُو مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ اَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَخَذَ جِبْرِيلُ بِيَدِي فَاَرَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي تَدْخُلُ مِنْهُ اُمَّتِي، فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَدِدْتُ اَنِّي كُنْتُ مَعَكَ حَتّٰى اَرَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا اِنَّكَ اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُهُ مِنْ اُمَّتِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنت کا دروازہ دکھایا، جس میں سے میری امت داخل ہوگی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: کاش! کہ میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا اور اس کو دیکھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تو میری امت میں سب سے پہلے جنت میں جاؤ گے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4444سنن أبی داود' كتاب السنة' باب فی الخلفاء' حديث4054:المعجم الأوسط للطبرانی 'باب الألف' باب من اسمه إبراهيم' حديث2645:

4445۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: لَمَّا مَاتَتْ خَدِيجَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، جَاءَتْ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اَلَا تَزَوَّجُ؟ قَالَ: مَنْ؟ قَالَتْ: اِنْ شِئْتَ بِكْرًا، وَاِنْ شِئْتَ ثَيِّبًا، قَالَ: وَمَنِ الْبِكْرُ؟ وَمَنِ الثَّيِّبُ؟ قَالَتْ: اَمَّا الْبِكْرُ فَابْنَةُ اَحَبِّ خَلْقِ اللّٰهِ اِلَيْكَ عَائِشَةُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَاَمَّا الثَّيِّبُ فَسَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو حضرت خولہ بن حکیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: کیا آپ شادی نہیں کریں گے؟ آپ نے فرمایا: کس سے؟ اس نے کہا: آپ چاہیں تو کنواری سے کرادوں اور آپ چاہیں تو ثیبہ (بیوہ) سے۔ آپ نے فرمایا: کنواری کون اور ثیبہ کون؟ اس نے کہا: کنواری تو وہ لڑکی ہے جو آپ کو ساری دنیا سے زیادہ عزیز ہے۔ یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی عائشہ۔ اور ثیبہ وہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4446۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَيُّ النَّاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: اَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ کس سے محبت کرتے تھے؟ انہوں نے جواباً کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے، پھر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4447۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَبُو مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي فُدَيْكٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي اَرْوَى الدَّوْسِيِّ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

4446–سنن ابن ماجه "المقدمة" باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم "فضل عمر رضي الله عنه" حديث 101: الجامع للترمذي" أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم "باب مناقب أبي بكر الصديق رضي الله عنه واسمه عبد الله" حديث 3675: مسند أحمد بن حنبل "مسند الأنصار" الملحق المستدرك من مسند الأنصار "حديث السيدة عائشة رضي الله عنها" حديث 25291: مسند أبي يعلى الموصلي "مسند عائشة" حديث 4607:

4447–المعجم الأوسط للطبراني "باب العين" باب الميم من اسمه : محمد" حديث 6375: المعجم الكبير للطبراني "باب الياء" من اسمه يعيش — من يكنى أبا أروى أبو أروى الدوسي ويقال اسمه ربيعة ويقال" حديث 18747:

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطَّلَعَ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی اَيَّدَنِی بِكُمَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ابواروی الدوسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آ گئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے تمہارے ذریعے میری مدد فرمائی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4448۔ اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَبْعَثَ اِلَى الْاٰفَاقِ رِجَالًا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السُّنَنَ وَالْفَرَائِضَ، كَمَا بَعَثَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ الْحَوَارِيِّينَ، قِيلَ لَهُ: فَاَيْنَ اَنْتَ مِنْ اَبِی بَكْرٍ وَعُمَرَ؟ قَالَ: اِنَّهُ لَا غِنَى بِی عَنْهُمَا، اِنَّهُمَا مِنَ الدِّينِ كَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ هٰذَا حَدِيثٌ تَفَرَّدَ بِهِ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، عَنْ مِسْعَرٍ

❖❖ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ پوری دنیا میں اپنے آدمیوں کو بھیجوں جو لوگوں کو سنتوں اور فرائض کی تعلیم دیں جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو بھیجا تھا۔ آپ سے کہا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کیوں نہیں بھیج دیتے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان کے بغیر میرا گذارا نہیں۔ کیونکہ یہ تو میرے کان اور آنکھ کی طرح ہیں۔

❀❀ اس حدیث کو مسعر سے روایت کرنے میں حفص بن عمر العدنی منفرد ہیں۔

4449۔ حَدَّثَنِی اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلْحِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عُمَرَ الْاَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا مُخَارِقٌ عَنْ طَارِقٍ عَنْ اَبِی بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى قَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَآلَيْتُ عَلَى نَفْسِی اَنْ لَّا اُكَلِّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا كَاَخِی السِّرَارِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى (الحجرات: 49)

''بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کیلئے پرکھ لیا

ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے اوپر یہ قسم ڈال لی کہ میں ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سرگوشی کے انداز میں بات کیا کروں گا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4450- اَخْبَرَنِی اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِیُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَسَارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِی خَالِدٍ، عَنْ اَبِی بَكْرِ بْنِ اَبِی زُهَيْرٍ، عَنْ اَبِی بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ الصَّلَاحُ بَعْدَ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: مَنْ يَعْمَلْ سُوْءًا يُجْزَ بِهِ فَكُلُّ سُوْءٍ عَمِلْنَاهُ جُزِينَا بِهِ، قَالَ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ يَا اَبَا بَكْرٍ، قَالَهُ ثَلَاثًا، يَا اَبَا بَكْرٍ، اَلَسْتَ تَمْرَضُ، اَلَسْتَ تَحْزَنُ، اَلَسْتَ تَنْصَبُ، اَلَسْتَ تُصِيبُكَ اللَّاْوَاءُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَهُوَ مَا تُجْزَوْنَ بِهِ فِی الدُّنْيَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس آیت

مَنْ يَعْمَلْ سُوْءًا يُجْزَ بِهِ (النساء:123)

''جو برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

تو ہم نے جتنے بھی برے عمل کئے ہیں، سب کا بدلہ دیا جائے گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! کیا تم بیمار نہیں رہے؟ کیا تم پریشان نہیں رہے؟ کیا تمہیں تھکایا نہیں گیا؟ کیا تجھے مصیبتیں نہیں پہنچیں؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہی تو ہے جو دنیا میں بدلہ دیا گیا ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4451- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، وَعَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، وَاَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِیُّ، وَاَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْبَغَوِیُّ بِبَغْدَادَ، وَاَبُو اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِیُّ بِمَرْوَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ الْوَاسِطِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُو اِسْمَاعِيلَ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْاَيْلِیُّ، حَدَّثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِی اَبِی بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَاهْتَدُوا بِهَدْیِ عَمَّارٍ، وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ

✧✧ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کرنا، عمار رضی اللہ عنہ سے رہنمائی حاصل کرنا اور ابن ام معبد رضی اللہ عنہ کے عہد کو مضبوطی سے تھامے رکھنا۔

4452- حَدَّثَنَاهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، وَاَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ

الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السِّيُوطِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ، وَمِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ، وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ بھی رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ میرے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کرنا، عمار رضی اللہ عنہ سے رہنمائی لینا اور ابن ام معبد کے عہد پر قائم رہنا۔

4453۔ وَاَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسِ بْنِ كَامِلٍ، حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ، وَاِذَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ فَصَدِّقُوهُ

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ حضرت حذیفہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کرنا، عمار رضی اللہ عنہ سے راہنمائی حاصل کرنا اور ابن ام معبد کی بات کی تصدیق کرنا۔

4454۔ فَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ هِلَالٍ مَوْلَى رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اقْتَدُوا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَقَد

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میرے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کرنا۔

4455۔ حَدَّثَنِيهِ اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حمدونَ بْنِ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ، وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ هٰذَا حَدِيثٌ مِنْ اَجَلِّ مَا رُوِيَ فِي فَضَائِلِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَدْ اَقَامَ هٰذَا الْاِسْنَادَ عَنِ الثَّوْرِيِّ وَمِسْعَرٍ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، وَاَقَامَهُ اَيْضًا عَنْ مِسْعَرٍ وَوَكِيعٍ، وَحَفْصِ ابْنُ عُمَرَ الْاَيْلِيُّ، ثُمَّ قَصَّرَ بِرِوَايَتِهِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ الْحُمَيْدِيِّ وَغَيْرِهِ، وَاَقَامَ الْاِسْنَادَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ اِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ، فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا صِحَّةُ هٰذَا الْحَدِيثِ، وَاِنْ لَّمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ وَجَدْنَا لَهُ شَاهِدًا بِاِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ بھی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے: میرے بعد

ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کرنا، عمار رضی اللہ عنہ سے راہنمائی لینا اور ابن ام معبد کے عہد کی پاسداری کرنا۔

فضائل شیخین رضی اللہ عنہما کے سلسلے میں تمام روایات کی بہ نسبت یہ روایت سب سے جامع ہے، یہ سند ثوری اور مسعر یحیی الحمانی کے حوالے سے بھی قائم ہے اور اس کو مسعر اور وکیع اور حفص بن عمر الایلی کے حوالے سے بھی ثابت کیا گیا ہے۔ جبکہ اسی سند کو ابن عیینہ کے حوالے سے اسحاق بن عیسیٰ بن الطباع نے بھی قائم کیا ہے۔ چنانچہ ہماری مذکورہ بالا گفتگو سے ثابت ہوا کہ یہ حدیث صحیح ہے لیکن شیخین رضی اللہ عنہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مروی (درج ذیل) حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

4456۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اَبِي الزَّعْرَاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ، وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُودٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء کرنا اور عمار رضی اللہ عنہ کی ہدایت کو اپنانا، اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے عہد کو مضبوطی سے تھامنا۔

4457۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُو نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خُطَبَاءُ الْاَنْصَارِ فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ، يَقُوْلُ: يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْكُمْ قَرَنَ مَعَهُ رَجُلًا مِنَّا، فَنَرَى اَنْ يَلِيَ هٰذَا الْاَمْرَ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا مِنْكُمْ وَالْاٰخَرُ مِنَّا، قَالَ: فَتَتَابَعَتْ خُطَبَاءُ الْاَنْصَارِ عَلٰى ذٰلِكَ، فَقَامَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، وَاِنَّ الْاِمَامَ يَكُوْنُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، وَنَحْنُ اَنْصَارُهُ كَمَا كُنَّا اَنْصَارَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرًا يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، وَثَبَّتَ قَائِلَكُمْ، ثُمَّ قَالَ: اَمَا لَوْ فَعَلْتُمْ غَيْرَ ذٰلِكَ لَمَا صَالَحْنَاكُمْ، ثُمَّ اَخَذَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ بِيَدِ اَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: هٰذَا صَاحِبُكُمْ، فَبَايِعُوهُ، ثُمَّ انْطَلَقُوا، فَلَمَّا قَعَدَ اَبُو بَكْرٍ عَلَى الْمِنْبَرِ نَظَرَ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ فَلَمْ يَرَ عَلِيًّا، فَسَاَلَ عَنْهُ، فَقَالَ: نَاسٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَاَتَوْا بِهِ، فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: ابْنُ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنَهُ اَرَدْتَ اَنْ تَشُقَّ عَصَا الْمُسْلِمِينَ؟ فَقَالَ: لَا تَثْرِيبَ يَا خَلِيفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَهُ، ثُمَّ لَمْ يَرَ

4457- مصنف ابن أبي شيبة' كتاب المغازي' ما جاء في وفاة النبي صلى الله عليه وسلم' حديث36358: السنن الكبرى للبيهقي' كتاب القسامة' كتاب قتال أهل البغي' باب الأئمة من قريش' حديث15387: مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' حديث زيد بن ثابت' حديث21091: مسند الطيالسي' أحاديث زيد بن ثابت رضي الله عنه' حديث597: المعجم الكبير للطبراني' باب الزاي من اسمه زيد' زيد بن ثابت الأنصاري يكنى أبا سعيد ويقال أبو خارجة - أبو سعيد الخدري' حديث4649:

الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ فَسَأَلَ عَنْهُ حَتَّى جَاءُوا بِهِ، فَقَالَ: ابْنُ عَمَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَوَارِيُّهُ اَرَدْتَ اَنْ تَشُقَّ عَصَا الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِهِ: لَا تَثْرِيبَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَاهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو انصار کے خطباء کھڑے ہو گئے۔ ان میں سے ایک یہ کہہ رہا تھا: اے مہاجرو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی تم میں سے کسی کو کسی کام پر مقرر فرماتے تھے تو اس کے ساتھ ایک آدمی ہمارا بھی شامل کرتے تھے۔ اس لئے ہم سمجھتے ہیں کہ اس معاملہ (خلافت) میں بھی ایک آدمی ہمارا ہو اور ایک تمہارا۔ انصار کے تمام خطباء اسی موقف کو دہراتے رہے۔ پھر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور بولے: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود مہاجرین میں سے تھے اور امام بھی مہاجرین میں سے ہوگا اور ہم سب اس کے مددگار اور معاونین ہوں گے جیسا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاونین ہوا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے گروہِ انصار! اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور تمہارے خطباء کو قائم رکھے۔ پھر فرمایا: اگر تم اس کے علاوہ (کچھ) کرتے تو ہم تم سے صلح نہ کرتے۔ پھر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر کہا: یہ تمہارا ساتھی ہے تم اس کی بیعت کرلو، تو لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کرلی۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھے تو تمام لوگوں پر نظر دوڑائی، آپ کو ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نظر نہ آئے، آپ نے ان کے متعلق لوگوں سے پوچھا تو کچھ انصاری حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ کے پاس لے آئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد (بھائی) اور ان کے داماد! کیا تم نے مسلمانوں کی اجتماعیت کو توڑنے کا ارادہ کیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ! مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ پھر انہوں نے بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کرلی۔ پھر آپ نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو بھی مفقود پایا تو ان کے بارے میں لوگوں سے دریافت کیا تو لوگوں نے ان کو بھی آپ کے سامنے پیش کردیا۔ آپ نے فرمایا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد (بھائی) اور ان کے مددگار! کیا تم مسلمانوں کی جمعیت کو کمزور کرنا چاہتے تھے؟ انہوں نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرح جواب دیتے ہوئے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ چنانچہ دونوں نے ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرلی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

4458- حَدَّثَنَا اَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ الزَّاهِدُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَوِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا اُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى اَصْبَحَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِذٰلِكَ، فَارْتَدَّ نَاسٌ مِمَّنْ كَانَ آمَنُوا بِهِ وَصَدَّقُوهُ، وَسَعَى رِجَالٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اِلَى اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالُوا: هَلْ لَكَ اِلَى صَاحِبِكَ يَزْعُمُ اَنَّهُ اُسْرِيَ بِهِ اللَّيْلَةَ اِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ؟ قَالَ: اَوَقَالَ ذٰلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: لَئِنْ قَالَ ذٰلِكَ لَقَدْ صَدَقَ، قَالُوا: اَوَ تُصَدِّقُهُ اَنَّهُ ذَهَبَ اللَّيْلَةَ اِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَجَاءَ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، اِنِّي لَاُصَدِّقُهُ بِ

هُوَ اَبْعَدُ مِنْ ذٰلِكَ اُصَدِّقُهُ فِي خَبَرِ السَّمَاءِ فِي غُدْوَةٍ اَوْ رَوْحَةٍ، فَلِذٰلِكَ سُمِّيَ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، فَاِنَّ لِمُحَمَّدَ بْنَ كَثِيرٍ الصَّنْعَانِيَّ صَدُوقٌ

ام المومنین حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: جس رات رسول اللہ ﷺ کو مسجد اقصیٰ کی جانب سیر کرائی گئی تو صبح کے وقت لوگوں میں اس کی چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔ اور کئی ایسے لوگ جو آپ ﷺ پر ایمان لا چکے تھے اور آپ کی تصدیق کر چکے تھے، مرتد ہو گئے۔ اور کئی مشرک لوگ دوڑ کر حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے: کیا تم اپنے ساتھی پر اعتبار کرتے ہو؟ وہ یہ سمجھتا ہے کہ رات کو اسے بیت المقدس کی سیر کرائی گئی؟ (حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے) فرمایا: کیا انہوں نے یہ بات کہی ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے فرمایا: اگر انہوں نے یہ کہا ہے تو میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔ لوگوں نے کہا: کیا تم اس کی تصدیق کرتے ہو کہ وہ راتوں رات بیت المقدس تک گیا اور صبح ہونے سے پہلے لوٹ کر بھی آ گیا؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔ میں تو اس سے بھی بڑھ کر ان کی تصدیق کرتا ہوں۔ صبح و شام ان کے پاس جو آسمانی خبریں آتی ہیں، میں ان کی بھی تصدیق کرتا ہوں۔ اسی بناء پر ان کو ابوبکر صدیق ؓ کہا جاتا ہے۔

یہ حدیث امام مسلم ؒ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین ؒ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ محمد بن کثیر الصنعانی صدوق ہیں۔

4459۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَذَّنَ بِلَالٌ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ، فَجَاءَ الصَّيَّاحُ قِبَلَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ عَوْفٍ اَنَّهُ قَدْ وَقَعَ بَيْنَهُمْ شَرٌّ حَتّٰى تَرَامَوْا بِالْحِجَارَةِ، فَاَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ، اِنْ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَتَقَدَّمْ فَصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَ: نَعَمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، هٰكَذَا اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى ذٰلِكَ فِي مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ

حضرت سہل بن سعد الساعدی ؓ فرماتے ہیں: حضرت بلال ؓ نے نماز ظہر کیلئے اذان دے چکے تھے، بنی عمرو بن عوف کی طرف ایک آدمی چلاتا ہوا آیا کہ ان میں لڑائی چھڑ گئی ہے اور ان کی آپس میں سنگ باری شروع ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ ان کی طرف چلے آئے اور حضرت ابوبکر ؓ سے فرمایا: اے ابوبکر ؓ! اگر نماز کی اقامت ہو جائے تو تم لوگوں کو نماز پڑھا دینا۔ حضرت ابوبکر ؓ نے کہا: ٹھیک ہے۔

یہ حدیث امام بخاری ؒ اور امام مسلم ؒ نے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین ؒ نے اسے اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ ان دونوں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کی مرض وفات کے حوالے سے نقل کی ہے۔

4460۔ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُثْمَانَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، حَدَّثَنَا الْمُخْتَارُ

بْنُ فُلْفُلٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: بَعَثَنِي بَنُو الْمُصْطَلِقِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: سَلْ لَنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَنْ نَدْفَعُ صَدَقَاتِنَا بَعْدَكَ؟ قَالَ: فَاَتَيْتُهُ فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: اِلٰى اَبِي بَكْرٍ، فَاَتَيْتُهُمْ فَاَخْبَرْتُهُمْ، فَقَالُوا: ارْجِعْ اِلَيْهِ فَسَلْهُ، فَاِنْ حَدَثَ بِاَبِي بَكْرٍ حَدَثٌ فَاِلٰى مَنْ؟ فَاَتَيْتُهُ فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: اِلٰى عُمَرَ، فَاَتَيْتُهُمْ فَاَخْبَرْتُهُمْ، فَقَالُوا: ارْجِعْ اِلَيْهِ فَسَلْهُ، فَاِنْ حَدَثَ بِعُمَرَ حَدَثٌ فَاِلٰى مَنْ؟ فَاَتَيْتُهُ فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: اِلٰى عُثْمَانَ، فَاَتَيْتُهُمْ فَاَخْبَرْتُهُمْ، فَقَالُوا: ارْجِعْ اِلَيْهِ فَسَلْهُ، فَاِنْ حَدَثَ بِعُثْمَانَ حَدَثٌ فَاِلٰى مَنْ؟ فَاَتَيْتُهُ فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: اِنْ حَدَثَ بِعُثْمَانَ حَدَثٌ فَتَبًّا لَكُمُ الدَّهْرَ تَبًّا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بنومصطلق نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا کہ ہم آپ کے بعد اپنے صدقات کس کو دیا کریں؟ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور یہ بات پوچھی تو آپ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو۔ میں نے جا کر ان کو بتادیا۔ انہوں نے کہا: جا کر پوچھو کہ اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آجائے (یعنی وہ وفات پا جائیں) تو ان کے بعد ہم اپنے صدقات کس کو دیا کریں؟ میں نے آکر آپ علیہ السلام سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ کو۔ میں نے یہ بات بھی جا کر ان کو بتائی۔ انہوں نے کہا: جا کر پوچھو کہ اگر عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آجائے تو ان کے بعد ہم اپنے صدقات کس کو دیں؟ میں نے آکر پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: عثمان رضی اللہ عنہ کو۔ میں نے جا کر ان کو بتادیا۔ انہوں نے کہا: جا کر پوچھو کہ اگر عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی کوئی حادثہ پیش آجائے تو ان کے بعد ہم اپنے صدقات کس کو دیں؟ میں نے آکر پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی کوئی حادثہ ہوگا تو پھر سارا زمانہ تمہارے لئے ہلاکت رہے گی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4461- حَدَّثَنِي اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْاَسَدِيُّ الْحَافِظُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا غَالِبٌ الْقُرْفُسَانِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، قَالَ: شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ: هَلْ قُلْتَ فِي اَبِي بَكْرٍ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قُلْ حَتّٰى اَسْمَعَ، قَالَ: قُلْتُ: وَثَانِيَ اثْنَيْنِ فِي الْغَارِ الْمَنِيفِ وَقَدْ طَافَ الْعَدُوُّ بِهِ اِذْ صَاعَدَ الْجَبَلا وَكَانَ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَدْ عَلِمُوا مِنَ الْخَلائِقِ لَمْ يَعْدِلْ بِهِ اَحَدًا

✧✧ حضرت حبیب ابن ابی حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ آپ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شان میں بھی کچھ کہا ہے؟ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: مجھے سناؤ۔ تو (حضرت حسان رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: میں نے کہا:

وہ بلند پہاڑ کے غار میں دو میں سے دوسرے تھے اور جب وہ پہاڑ پر چڑھ رہے تھے تو دشمن بھی ان کا ہم پلہ نہ تھا۔

وہ رسول اللہ ﷺ کے محبوب تھے اور یہ بات سب جانتے ہیں کہ مخلوقات میں سے کوئی بھی ان کا ہم پلہ نہ تھا۔

4462۔ اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَیْنِ الْقَاضِیُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِی اُسَامَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ الْكِنْدِیِّ عَنْ مُرَّةَ الطَّیِّبِ قَالَ جَآءَ اَبُوْ سُفْیَانَ بْنِ حَرْبٍ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا الْاَمْرِ فِی اَقَلِّ قُرَیْشٍ قِلَّةً وَاَذَلِّهَا ذِلَّةً یَعْنِی اَبَا بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَئِنْ شِئْتُ لَاَمْلَاَنَّهَا عَلَیْهِ خَیْلًا وَّرِجَالًا فَقَالَ عَلِیٌّ لَطَالَ مَا عَادَیْتُ الْاِسْلَامَ وَاَهْلَهُ یَا اَبَا سُفْیَانَ فَلَمْ یَضُرَّهُ شَیْئًا اِنَّا وَجَدْنَا اَبَا بَكْرٍ لَهَا اَهْلًا

✧✧ حضرت مرہ الطیب کہتے ہیں: ابوسفیان بن حرب، حضرت علی ابن ابی طالب کے پاس آیا اور بولا: یہ کیا بات ہوئی کہ قریش کے غریب ترین اور کمزور ترین آدمی کو خلافت سپرد کر دی گئی۔ خدا کی قسم! اگر آپ چاہیں تو میں گھوڑوں اور لوگوں سے (سارا میدان) بھر دوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوسفیان! تم نے اسلام کے ساتھ جو طویل دشمنی رکھی وہ اسلام کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکی۔ ہم تو صرف ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہی خلافت کا اہل سمجھتے ہیں۔

4463۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِی، حَدَّثَنَا یُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَئِیسُ الْخَیَّاطِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْحُبُلِیُّ، حَدَّثَنَا كَثِیرُ بْنُ هِشَامٍ الْكِلَابِیُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ وَفْدُ عَبْدِ الْقَیْسِ، فَتَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ بِكَلَامٍ لَغَا فِی الْكَلَامِ، فَالْتَفَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَبِی بَكْرٍ، وَقَالَ: یَا اَبَا بَكْرٍ، سَمِعْتَ مَا قَالُوا؟ قَالَ: نَعَمْ، یَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَفَهِمْتُهُ، قَالَ: فَاَجِبْهُمْ، قَالَ: فَاَجَابَهُمْ اَبُو بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِجَوَابٍ وَاَجَادَ الْجَوَابَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: یَا اَبَا بَكْرٍ، اَعْطَاكَ اللّٰهُ الرِّضْوَانَ الْاَكْبَرَ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ: وَمَا الرِّضْوَانُ الْاَكْبَرُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: یَتَجَلَّی اللّٰهُ لِعِبَادِهِ فِی الْاٰخِرَةِ عَامَّةً، وَیَتَجَلّٰی لِاَبِی بَكْرٍ خَاصَّةً

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ عبدالقیس کا وفد آیا اور ان میں سے بعض نے بہت لغو گفتگو کی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: ان کی باتیں سنی ہیں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ۔ اور میں سمجھ بھی چکا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان کو جواب دو۔ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو بہت عمدہ جواب دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ تمہیں "رضوان اکبر" عطا فرمائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! "رضوان اکبر" کیا چیز ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آخرت میں اپنے بندوں پر عام تجلی فرمائے گا جب کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر خاص تجلی فرمائے گا۔

4464 حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ الْحَافِظُ، ثنا یَحْیَی بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی، ثنا یَحْیَی بْنُ

4462- مصنف عبد الرزاق الصنعانی' كتاب المغازی' بیعة أبی بكر رضی الله عنه' حدیث9478:

يَحْيَى، اَنْبَا وَكِيعٌ، عَنْ اَبِي الْعُمَيْسِ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : لَوْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَاسْتَخْلَفَ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✦✦ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو خلیفہ نامزد کرتے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کرتے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4465 اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَا : ثنا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، ثنا عَاصِمٌ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : مَا رَاَى الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ، وَمَا رَآهُ الْمُسْلِمُونَ سَيِّئًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ سَيِّءٌ"، وَقَدْ رَاَى الصَّحَابَةُ جَمِيعًا اَنْ يَسْتَخْلِفُوا اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ اَصَحُّ مِنْهُ اِلَّا اَنَّ فِيهِ اِرْسَالًا "

✦✦ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس چیز کو مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اچھی ہی ہے اور جس چیز کو مسلمان برا جانیں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی بری ہے۔ اور تحقیق تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی رائے یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا جائے

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4466 - اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : " لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْاَنْصَارُ اِلٰى سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فِي بَيْعَةِ اَبِي بَكْرٍ، فَاَتَيْتُ اُمَّ سَلَمَةَ، فَقُلْتُ : لَهَا بَايَعَ النَّاسُ اَبَا بَكْرٍ "

✦✦ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو تمام مہاجرین اور انصار حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنے کے لئے بنوساعد کی حویلی میں جمع ہو گئے۔ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور ان کو بتایا کہ لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی ہے۔

4467 - اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمُزَكِّي بِمَرْوَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِيُّ، ثنا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، ثنا شُعَيْبُ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ : قِيلَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : اَلَا تَسْتَخْلِفُ عَلَيْنَا؟ قَالَ : مَا اسْتَخْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْتَخْلِفُ، وَلٰكِنْ اِنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِالنَّاسِ خَيْرًا، فَسَيَجْمَعُهُمْ بَعْدِي عَلٰى خَيْرِهِمْ، كَمَا جَمَعَهُمْ بَعْدَ نَبِيِّهِمْ عَلٰى خَيْرِهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ ہمارے لئے اپنا جانشین نامزد کیوں نہیں کرتے؟ آپ نے جواباً فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو اپنا جانشین نامزد نہیں کیا تو میں اپنا خلیفہ کیسے نامزد کرسکتا ہوں البتہ یہ بات ضرور ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائے گا تو میرے بعد ان کو کسی سب سے اچھے آدمی پر متفق فرمادے گا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس نے لوگوں کو سب سے اچھے انسان (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) پر جمع کردیا تھا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ الرِّوَايَاتِ الصَّحِيْحَةِ عَنِ الصَّحَابَةِ (فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ) بِاِجْمَاعِهِمْ فِيْ مُخَاطَبَتِهِمْ اِيَّاهُ: يَاخَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ان صحیح روایات کا تذکرہ جس میں انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یا خلیفہ رسول اللہ کہہ کر پکارا

4468۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مَنْصُوْرٍ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَلِيْمٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَلِيَنَا اَبُوْ بَكْرٍ فَكَانَ خَيْرَ خَلِيْفَةِ اللّٰهِ وَاَرْحَمَهُ بِنَا وَاَحْنَاهُ عَلَيْنَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر بنایا گیا یہ اللہ تعالیٰ کے بہترین خلیفہ ثابت ہوئے اور وہ ہم پر سب سے زیادہ رحم کرنے والا اور ہمارا سب سے زیادہ خیال رکھنے والے تھے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4469۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ السَّدُوْسِيُّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ طُفْنَا بِغُرْفَةٍ فِيْهَا اَبُوْ بَكْرٍ حِيْنَ اَصَابَهُ وَجَعُهُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ فَاطَّلَعَ عَلَيْنَا اِطِّلَاعَةً فَقَالَ اَلَيْسَ تَرْضَوْنَ بِمَا اَصْنَعُ قُلْنَا بَلٰى يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم اس حجرے میں گئے جہاں پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس وقت موجود تھے، جب وہ اس درد میں مبتلا تھے جس میں ان کا انتقال ہوا، آپ نے ہم سے راز کی باتیں کہیں، پھر فرمایا: کیا تم ان امور پر راضی نہیں ہو جو میں نے سرانجام دیئے؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ!

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4470۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا بَعَثَ الْجُيُوشَ نَحْوَ الشَّامِ يَزِيدَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ وَعَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَشُرَحْبِيلَ بْنَ حَسَنَةَ مَشٰى مَعَهُمْ حَتّٰى بَلَغَ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ فَقَالُوْا يَا خَلِيفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ تَمْشِي وَنَحْنُ رُكْبَانٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب یزید بن ابوسفیان، عمرو بن العاص اور شرحبیل بن حسنہ کو لشکر دے کر شام کی طرف روانہ کیا تو ثنیۃ الوداع تک ان کے ہمراہ پیدل چلتے رہے، لوگوں نے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ! آپ پیدل چل رہے ہیں، اور ہم سوار ہیں؟ (یہ اچھا نہیں لگتا)

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4471۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِي بَكْرٍ فِي خِلَافَتِهِ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ان کے پاس گیا تھا۔

4472۔ وَبِاِسْنَادِهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ نَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ

✧✧ مذکورہ سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہمارے پاس بحرین کا مال آیا۔

4473۔ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ حَسَّانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَحَارِبِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ جَآءَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ وَالْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالُوْا يَا خَلِيفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عیینہ بن حصن اور حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ۔

4474۔ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَزَوْتُ فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ

✧✧ حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی

خلافت میں غزوات میں شرکت کی ہے۔

4475- اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَسْلَمُ الْكُوْفِيُّ عَنْ مُرَّةَ الطَّيِّبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ فَبَكٰى فَقُلْنَا يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَا هٰذَا الْبُكَآءُ

✧✧ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو دیئے، ہم نے عرض کی: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟

4476- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ حَدَّثَنَا اَبِي وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَجْمَعَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَخْلَفُوْا اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم جمع ہوئے اور انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا۔

وَمِنْ مَنَاقِبِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے فضائل

4477- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُسَامَةَ الْحَلَبِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَبِي مَنِيْعٍ عَنْ جَدِّهِ وَهُوَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي زِيَادٍ الرَّصَافِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بْنِ نُفَيْلِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ رِيَاحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطِ بْنِ رَزَاحِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرٍ لَفْظًا وَّاحِدًا قَالَا وَاُمُّهُ حَنْتَمَةُ بِنْتُ هَاشِمِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مَخْزُوْمٍ وَاُمُّهَا الشِّفَآءُ بِنْتُ عَبْدِ قَيْسِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمٍ يُكَنّٰى اَبَا حَفْصٍ اسْتُخْلِفَ يَوْمَ تُوُفِّيَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يَوْمُ الثُّلَاثَآءِ لِثَمَانٍ بَقِيْنَ مِنْ جُمَادَى الْاٰخِرَةِ

✧✧ زہری اور مصعب بن عبداللہ زبیری دونوں (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نسب بیان کرتے ہوئے) کہتے ہیں:

''عمر بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی بن فہر''

اور ان کی والدہ کا نسب بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: ''حنتمہ بنت ہاشم بن المغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم'' اور آپ کی نانی ''شفاء بنت عبدقیس بن عدی بن سعد بن تیم تھیں۔ آپ کی کنیت ''ابوحفص'' تھی۔ جس دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اسی دن آپ کو خلیفہ بنالیا گیا اور یہ منگل کا دن تھا اور جمادی الآخر ختم ہونے میں ۸ دن رہتے تھے۔

4478 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ تَوَفِّي اَبُوْ بَكْرٍ وَاسْتَخْلَفَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى رَأْسِ سَنَتَيْنِ وَثَلَاثَةِ اَشْهُرٍ وَّاثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ يَوْمًا مِنْ مُتَوَفّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ محمد بن اسحاق کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی وفات کے دوسال تین مہینے اور بائیس دن بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا۔

4479 - اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّحْوِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فِي يَوْمِ عِيْدٍ فَرَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَمْشِي حَافِيًا شَيْخٌ اَصْلَعُ آدَمُ اَعْسَرُ يَسَرٌ طِوَالًا مُشْرِفًا عَلَى النَّاسِ كَاَنَّهُ عَلٰى دَابَّةٍ بِبُرْدٍ قَطْرِيٍّ يَقُوْلُ عِبَادَ اللّٰهِ هَاجِرُوْا وَلَا تَهْجُرُوْا وَلْيَتَّقِ اَحَدُكُمُ الْاَرْنَبَ يَخْذِفُهَا بِالْحَصٰى اَوْ يَرْمِيْهَا بِالْحَجَرِ فَيَاْكُلُهَا وَلٰكِنْ لِّيُذَكِّ لَكُمُ الْاَسَلُ الرِّمَاحُ وَالنَّبْلُ قَالَ الْحَاكِمُ وَكَانَ السَّبَبُ فِي تَلْقِيْبِهِ بِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

✧✧ حضرت زر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اہل مدینہ کے ہمراہ عید کے دن (عید پڑھنے) نکلا تو میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ ننگے پاؤں پیدل چل رہے تھے، وہ بزرگ تھے اصلع تھے (اصلع اس آدمی کو کہتے ہیں جس کے سر کے اگلے حصے کے بال نہ ہوں) ان کا رنگ گندمی تھا، آپ ''اعسر یسر'' تھے (اعسر یسر'' ایسے آدمی کو کہتے ہیں جو بائیں ہاتھ کے ساتھ بھی اسی طرح کام کر لیتا ہو جیسے دائیں ہاتھ کے ساتھ کر لیتا ہے) آپ دراز قد تھے اور آپ لوگوں کے درمیان چلتے ہوئے یوں بلند نظر آتے تھے گویا کہ سواری پر سوار ہوں۔ آپ نے قطری چادر (ایک خاص قسم کی چادر ہے) اوڑھ رکھی تھی، آپ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! سفر کرو مگر دوپہر کے وقت سفر پر مت نکلو، اور کوئی شخص کنکری یا پتھر سے خرگوش (یا کسی بھی شکار) کو مار کر مت کھائے بلکہ تیر یا نیزے تیز دھار والے پھل سے ذبح کر کے کھائے۔

۞۞ امام حاکم کہتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ''امیر المومنین'' کا لقب دینے کی وجہ یہ تھی (جو درج ذیل حدیث میں مذکور ہے)

4480 - مَا حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنَ مَلْحَانَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ سَاَلَ اَبَا بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي خَيْثَمَةَ لِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُكْتَبُ مِنْ خَلِيْفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَهْدِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ كَانَ عُمَرُ يَكْتُبُ اَوَّلًا مِنْ خَلِيْفَةِ اَبِي بَكْرٍ فَمَنْ اَوَّلُ مَنْ كَتَبَ مِنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ حَدَّثَتْنِي الشِّفَاءُ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ اِلٰى عَامِلِ الْعِرَاقِ بِاَنْ يَّبْعَثَ اِلَيْهِ رَجُلَيْنِ جَلْدَيْنِ يَسْاَلُهُمَا عَنِ الْعِرَاقِ وَاَهْلِهِ فَبَعَثَ عَامِلُ الْعِرَاقِ بِلَبِيْدِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ فَلَمَّا قَدِمَا الْمَدِيْنَةَ اَنَاخَا رَاحِلَتَيْهِمَا بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَا الْمَسْجِدَ فَاِذَا هُمَا بِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

فَقَالَا اسْتَاذِنْ لَنَا يَا عَمْرُو عَلَى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ عَمْرُو اَنْتُمَا وَاللّٰهِ اَصَبْتُمَا اسْمَهُ هُوَ الْاَمِيرُ وَنَحْنُ الْمُؤْمِنُونَ فَوَثَبَ عَمْرٌو فَدَخَلَ عَلٰى عُمَرَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ عُمَرُ مَا بَدَا لَكَ فِي هٰذَا الْاِسْمِ يَا بْنَ الْعَاصِ رَبِّي يَعْلَمُ لَتَخْرُجَنَّ مِمَّا قُلْتَ قَالَ اِنَّ لَبِيدَ بْنَ رَبِيعَةَ وَعَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ قَدِمَا فَاَنَاخَا رَاحِلَتَيْهِمَا بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَا عَلَيَّ فَقَالَا لِيْ اسْتَاْذِنْ لَنَا يَا عَمْرُو عَلَى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَهُمَا وَاللّٰهِ اَصَابَا اسْمَكَ نَحْنُ الْمُؤْمِنُونَ وَاَنْتَ اَمِيرُنَا قَالَ فَمَضٰى بِهِ الْكِتَابُ مِنْ يَوْمَئِذٍ وَكَانَتِ الشِّفَاءُ جَدَّةُ اَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ

✧✧ ابن شہاب کہتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے حضرت ابوبکر بن سلیمان بن ابوخیثمہ سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں (مکتوبات میں) من خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کی جانب سے) لکھا جاتا رہا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شروع میں ''من خلیفہ ابی بکر'' (ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خلیفہ کی جانب سے) لکھا کرتے تھے۔ تو سب سے پہلے آپ کو امیر المومنین کس نے لکھا؟ (ابوبکر بن سلیمان بن خیثمہ رضی اللہ عنہ) نے کہا: مجھے حضرت شفاء رضی اللہ عنہا نے بتایا ہے۔ (اور یہ پہلے پہل ہجرت کرنے والیوں میں سے ہیں) کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عراق کے گورنر کی طرف مکتوب بھیجا کہ میری طرف دو سمجھدار زیرک آدمیوں کو بھیجو تا کہ میں ان سے عراق اور اہل عراق کے احوال دریافت کروں، تو عراق کے گورنر نے حضرت لبید بن ربیعہ اور حضرت عدی بن حاتم کو بھیجا۔ جب یہ دونوں مدینہ منورہ پہنچ گئے تو انہوں نے اپنے اونٹ فنائے مسجد میں بٹھائے اور خود مسجد کے اندر آ گئے، ان کی ملاقات حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے ہوئی انہوں نے کہا: اے عمرو! ہمارے لئے امیر المومنین سے اجازت لیجئے، حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم! تم نے ان کو صحیح نام سے پکارا ہے، واقعی وہ ہمارے امیر ہیں، اور ہم مومن ہیں، تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ اٹھ کر کھڑے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: السلام علیک یا امیر المومنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن العاص! یہ نام تجھے کہاں سے مل گیا؟ میرا رب جانتا ہے کہ تم یہ کہنے کی وجہ سے ضرور نکالے جاؤ گے۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: لبید بن ربیعہ اور عدی بن حاتم آئے ہیں۔ انہوں نے اپنے اونٹ مسجد کے میدان میں باندھے اور میرے پاس آ گئے، اور مجھ سے کہا: اے عمرو! ہمارے لئے امیر المومنین سے اجازت لیجئے خدا کی قسم! انہوں نے آپ کو بالکل درست لقب سے پکارا ہے ہم مومن ہیں اور آپ ہمارے امیر ہیں۔ تو اس دن سے مکتوبات میں یہی لکھا جانے لگا اور حضرت شفاء رضی اللہ عنہا، حضرت ابوبکر بن سلیمان کی دادی ہیں۔

4481- اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَاَ بِشْرُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ الطَّائِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الشَّامَ عُرِضَتْ لَهُ مَخَاضَةٌ فَنَزَلَ عُمَرُ عَنْ بَعِيرِهِ وَنَزَعَ خُفَّيْهِ اَوْ قَالَ مُوقَيْهِ ثُمَّ اَخَذَ بِخِطَامِ رَاحِلَتِهِ وَخَاضَ الْمَخَاضَةَ فَقَالَ لَهُ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ لَقَدْ فَعَلْتُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِعْلًا عَظِيمًا عِنْدَ اَهْلِ الْاَرْضِ نَزَعْتُ خُفَّيْكَ وَقَدِمْتُ رَاحِلَتَكَ وَخُضْتُ الْمَخَاضَةَ قَالَ فَصَكَّ عُمَرُ بِيَدِهِ فِي صَدْرِ اَبِي عُبَيْدَةَ فَقَالَ اَوَّهْ لَوْ غَيْرُكَ يَقُولُهَا يَا اَبَا عُبَيْدَةَ اَنْتُمْ كُنْتُمْ اَقَلَّ النَّاسِ فَاَعَزَّكُمُ اللّٰهُ

بِالْإِسْلَامِ فَمَهْمَا تَطْلُبُوا الْعِزَّةَ بِغَيْرِهِ يُذِلُّكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى

✧✧ طارق بن شہاب فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب شام میں آئے تو ان کو راستے میں ایک جھیل پڑی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے اونٹ سے نیچے اترے اور اپنے جوتے اتار لئے اور اپنی سواری کی لگام پکڑ کر جھیل میں سے گزر گئے۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا: آپ نے اہل ارض کے نزدیک بہت عظیم الشان کام کیا ہے۔ آپ نے اپنے جوتے اتارے اور اپنی سواری سے آگے ہو کر جھیل میں گھسے (راوی) کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: افسوس! یہ بات تیرے علاوہ کوئی اور کہتا۔ تم تعداد میں سب سے کم تھے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی بدولت تمہیں عزت عطا فرمائی، اس لئے تم جب بھی اس کے غیر سے عزت طلب کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں ذلیل کر دے گا۔

4482۔ وَاَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ، اَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ الْاَعْوَرُ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الشَّامَ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَجَاءَ دِهْقَانٌ يُسْتَدَلُّ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى اَتَاهُ، فَلَمَّا رَاَى الدِّهْقَانُ عُمَرَ سَجَدَ، فَقَالَ عُمَرُ: مَا هٰذَا السُّجُوْدُ؟ فَقَالَ: هٰكَذَا نَفْعَلُ بِالْمُلُوْكِ، فَقَالَ عُمَرُ: -ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تَلْبَسُوا الدِّيْبَاجَ وَالْحَرِيْرَ، وَلَا تَشْرَبُوْا فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ، فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا، وَلَنَا فِي الْاٰخِرَةِ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں شام میں ایک غزوہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا، ہم نے ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا، ایک کسان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ڈھونڈتا ہوا آیا، جب اس کسان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو سجدہ میں گر گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کیسا سجدہ کر رہے ہو؟ اس نے کہا: ہم بادشاہوں کی بارگاہ میں اسی طرح حاضری دیا کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے اس ربّ کو سجدہ کرو جس نے تمہیں پیدا کیا۔ اس نے کہا: اے امیر المومنین! میں نے آپ کے لئے کھانا تیار کیا ہے، آپ تشریف لے آئیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا عجمی لوگوں کی طرح تیرے گھر میں بھی تصاویر ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ہم تیرے گھر نہیں جائیں گے۔ تاہم تو خود چلا جا اور تھوڑا سا کھانا ہمیں یہیں بھیج دے۔ اور زیادہ نہیں بھیجنا۔ وہ چلا گیا اور آپ کی خدمت میں کھانا بھیج دیا، آپ نے اس میں سے چکھا پھر اپنے غلام سے فرمایا: تمہارے برتن میں نبیذ ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: وہ ہمارے پاس بھیجو، وہ نبیذ لے کر حاضر ہو گیا، آپ نے اس کو برتن میں انڈیل دیا پھر اس کو سونگھا لیکن اس میں سے ابھی بھی بدبو آ رہی تھی، آپ نے اس پر پانی ڈالا پھر اس کو سونگھا، ابھی بھی بدبو آ رہی تھی، آپ نے تین مرتبہ اس پر پانی ڈالا پھر اس کو پی لیا۔ پھر فرمایا: جب تمہیں کسی مشروب میں کوئی شک ہو تو اس کے ساتھ اسی طرح کیا کرو۔ پھر آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے ''دیباج اور حریر (ریشم کی دو قسمیں) مت پہنا کرو، اور سونے اور چاندی کے برتنوں میں مت پیا کرو، کیونکہ یہ ان (کفار) کیلئے دنیا میں ہے اور ہمارے لئے آخرت میں ہوں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4483۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ

سَوَّارٍ، حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَيِّدِ الدِّيْنَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی ''اے اللہ! عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ذریعے دین کو تقویت دے''

4484۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ صَحَّ شَاهِدُهُ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی ''اے اللہ! اسلام کو عمر کے سبب عزت عطا فرما''

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ام المومنین حضرت عائشہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا سے مروی درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

4485۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْفَارِسِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا الْمَاجِشُوْنُ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خَاصَّةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَمَدَارُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى حَدِيْثِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ الرَّجُلَيْنِ اِلَيْكَ وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهِ مُجَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَلَمْ اَذْكُرْ لِمُجَالِدٍ فِيْمَا قَبْلُ رِوَايَتَهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی ''اے اللہ! بالخصوص عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرما''

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اور اس حدیث کا مدار شعبی کی مسروق کے واسطے سے حضرت عبداللہ سے روایت کردہ اس حدیث پر ہے ''اے اللہ! تو اسلام کو عزت عطا فرما ان دو آدمیوں میں سے کسی ایک کے ساتھ جو تجھے زیادہ پسند ہے'' اور اس حدیث کو شعبی سے روایت کرنے میں مجالد بن سعید منفرد ہیں، اور اس سے پہلے مجالد کی کوئی روایت نقل نہیں کی۔

4486۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا عُبَيْدُ بْنُ حَاتِمٍ الْعِجْلِيُّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنِ ابْنِ

مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَوْ بِاَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ، فَجَعَلَ اللّٰهُ دَعْوَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَبَنٰى عَلَيْهِ مُلْكَ الْاِسْلَامِ، وَهَدَمَ بِهِ الْاَوْثَانَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی ''اے اللہ اسلام کو عزت عطا فرما عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ذریعے یا ابوجہل بن ہشام کے ذریعے۔ تو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں قبول فرمائی۔ چنانچہ انہی کی بدولت اسلام کی سلطنت وسیع ہوئی بت پاش پاش ہو گئے۔

4487- حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ السَّدُوْسِيُّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اسْتَطَعْنَا اَنْ نُصَلِّيَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ ظَاهِرِيْنَ حَتّٰى اَسْلَمَ عُمَرُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام سے پہلے ہم حرم شریف میں کھلے عام نماز نہ پڑھ سکتے تھے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4488- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْخُرَاسَانِيُّ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ جُبَيْرٍ الْوَرَّاقُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا الْخَلْقَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَوَّلُ مَنْ يُعَانِقُهُ الْحَقُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُمَرُ، وَاَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُهُ الْحَقُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُمَرُ، وَاَوَّلُ مَنْ يُؤْخَذُ بِيَدِهِ فَيُنْطَلَقُ بِهِ اِلَى الْجَنَّةِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خِرَاشٍ، حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ، فَقَالَ: قَدِ اسْتَبْشَرَ اَهْلُ السَّمَاءِ بِاِسْلَامِ عُمَرَ صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت کے دن حق سب سے پہلے عمر کے ساتھ معانقہ کرے گا' اور قیامت کے دن حق سب سے پہلے عمر کے ساتھ مصافحہ کرے گا' سب سے پہلے جس شخص کا ہاتھ پکڑ کر اُسے جنت کی طرف لے جایا جائے گا وہ عمر بن خطاب ہے۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: جب عمر نے اسلام قبول کیا تو جبریل میرے پاس آئے اور بولے: عمر کا اسلام قبول کرنا اہل آسمان (یعنی فرشتوں) کے لیے ایک خوشخبری ہے۔

4489- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْخُرَسَانِيِّ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ

الْحَمِيدِ الْجُعْفِيِّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ جُبَيْرٍ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا الْخَلْقَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَوَّلُ مَنْ يُعَانِقُهُ الْحَقُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُمَرُ وَاَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُهُ الْحَقُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُمَرُ وَاَوَّلُ مَنْ يُؤْخَذُ بِيَدِهِ فَيَنْطَلِقُ بِهِ اِلَى الْجَنَّةِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سب سے پہلے جس سے ملاقات فرمائے گا وہ عمر رضی اللہ عنہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سب سے پہلے جس سے مصافحہ فرمائے گا، وہ عمر رضی اللہ عنہ ہے اور سب سے پہلے جس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں لے جائے گا وہ عمر رضی اللہ عنہ ہے۔

4490۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا زِلْنَا اَعِزَّةً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا ہے ہم اس وقت سے باعزت (زندگی گزار رہے) ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4491۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ اَتَانِي جِبْرِيلُ فَقَالَ قَدِ اسْتَبْشَرَ اَهْلُ السَّمَآءِ بِاِسْلَامِ عُمَرَ صَحِيحٌ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب عمر نے اسلام قبول کیا تو میرے پاس حضرت جبریل امین علیہ السلام تشریف لائے اور بولے: عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے پر آسمان والوں نے بھی خوشیاں منائی ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح ہے۔

4492۔ حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، وَاَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ سَعْدٍ الْحَافِظُ، قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ

4491- صحيح ابن حبان كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ذكر استبشار أهل السماء بإسلام عمر بن الخطاب رضي الله عنه حديث6993: سنن ابن ماجه المقدمة باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فضل عمر رضي الله عنه حديث102:

4492- المعجم الأوسط للطبراني باب الألف من اسمه أحمد حديث1103: المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله ومما أسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - سالم عن ابن عمر حديث12970:

الْخَطَّابِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، اَنّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ صَدْرَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِيَدِهٖ حِينَ اَسْلَمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اَخْرِجْ مَا فِي صَدْرِهٖ مِنْ غِلٍّ وَاَبْدِلْهُ اِيمَانًا، يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحٌ مُسْتَقِيمُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگتے ہوئے تین مرتبہ ان کے سینے پر ہاتھ مارا ''اے اللہ! عمر کے سینے میں جو میل کچیل ہے اس کو نکال دے اور اس کو ایمان میں بدل دے''

۞۞ یہ حدیث صحیح ہے، مستقیم الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4493۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْفَقِيْهُ وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَاتَلَ عُمَرُ الْمُشْرِكِيْنَ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ فَلَمْ يَزَلْ يُقَاتِلُهُمْ مُنْذُ غُدْوَةٍ حَتّٰى صَارَتِ الشَّمْسُ حِيَالَ رَاْسِهٖ قَالَ وَاَعْيٰى وَقَعَدَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ عَلَيْهِ بُرْدٌ اَحْمَرُ وَقَمِيْصٌ قُوْمِسِيٌّ حَسَنُ الْوَجْهِ فَجَآءَ حَتّٰى اَفْرَجَهُمْ فَقَالَ مَا تُرِيْدُوْنَ مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ اِلَّا اَنَّهٗ صَبَاَ قَالَ فَنِعْمَ رَجُلٌ اخْتَارَ لِنَفْسِهٖ دِيْنًا فَدَعُوْهُ وَمَا اخْتَارَ لِنَفْسِهٖ تَرَوْنَ بَنِي عَدِيٍّ تَرْضٰى اَنْ يُقْتَلَ عُمَرُ لَا وَاللّٰهِ لَا تَرْضٰى بَنُوْ عَدِيٍّ قَالَ وَقَالَ عُمَرُ يَوْمَئِذٍ يَا اَعْدَآءَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ قَدْ بَلَغْنَا بِثَلَاثِ مِائَةٍ لَقَدْ اَخْرَجْنَاكُمْ مِّنْهَا قُلْتُ لِاَبِي بَعْدُ مَنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ الَّذِيْ رَدَّهُمْ عَنْكَ يَوْمَئِذٍ قَالَ ذَاكَ الْعَاصُ بْنُ وَآئِلٍ اَبُوْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حرم مکہ میں مشرکوں سے لڑنا شروع کیا، آپ صبح سے مسلسل اُن کے ساتھ لڑ رہے تھے حتی کہ سورج سر پر آ گیا، پھر آپ تھک کر بیٹھ گئے۔ تو ان کے پاس ایک خوبصورت آدمی آیا جس نے سرخ رنگ کی چادر اوڑھی ہوئی تھی اور قوسی قمیص پہنے ہوئے تھا۔ اس نے آخر لوگوں کو آپ سے ہٹایا اور کہنے لگا: تم لوگ اس شخص سے کیا چاہتے ہو؟ لوگوں نے کہا: اس نے اپنا دین بدل لیا ہے۔ اس نے کہا: یہ آدمی اچھا ہے کہ اس نے اپنے لئے ایک دین چنا ہے، تم اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو، تمہارا کیا خیال ہے؟ بنوعدی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قتل پر راضی ہوں گے؟ نہیں خدا کی قسم! بنوعدی راضی نہیں ہوں گے۔ اس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے دشمنو! خدا کی قسم! اگر ہم تین سو تک پہنچ گئے تو ہم تمہیں یہاں سے نکال دیں گے۔ (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں) میں نے بعد میں والد صاحب سے پوچھا کہ اس دن جس آدمی نے آپ کا دفاع کیا تھا وہ کون تھا؟ تو آپ نے فرمایا: عمرو بن العاص کا والد عاص بن وائل۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4494- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ النَّضْرِ اَبِىْ عُمَرَ الْخَزَّازُ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ الْيَوْمَ انْتَصَفَ الْقَوْمُ مِنَّا صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تو مشرکین نے کہا: آج ہماری آدھی قوم جاتی رہی۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4495- اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْخُزَاعِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى بْنُ اَبِىْ مَسَرَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَوْ كَانَ بَعْدِىْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی ہوتے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4496- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا بَكْرِ بْنَ سَالِمٍ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنِّىْ رَاَيْتُ فِى النَّوْمِ اَنِّىْ اُعْطِيْتُ عُسًّا

4495- الجامع للترمذي' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب' حديث3704: مسند أحمد بن حنبل' مسند الشاميين' حديث عقبة بن عامر الجهني عن النبي صلى الله عليه وسلم' حديث17096:

4496- صحيح البخاري' كتاب العلم' باب فضل العلم' حديث82: صحيح مسلم' كتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم' باب من فضائل عمر رضي الله تعالى عنه' حديث4509: صحيح ابن حبان' كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر أبي بكر بن أبي قحافة الصديق رضوان الله عليه ورحمته' حديث6964: سنن الدارمي -ومن كتاب الرؤيا' باب في القمص' حديث2126: الجامع للترمذي' أبواب الرؤيا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب في رؤيا النبي صلى الله عليه وسلم اللبن والقمص' حديث2263: مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الإيمان والرؤيا' ما قالوا فيما يخبره النبي صلى الله عليه وسلم من الرؤيا' حديث29879: السنن الكبرى للنسائي' كتاب العلم' باب فضل العلم' حديث5666: السنن الكبرى للبيهقي' كتاب النكاح' جماع أبواب ما خص به رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب فضل علمه على علم غيره' حديث12451: مسند أحمد بن حنبل -ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما' حديث5397: المعجم الكبير للطبراني -من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - سالم عن ابن عمر' حديث12934:

مَمْلُوءًا لَبَنًا فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى تَمَلَّاتُ حَتّٰى رَأَيْتُهُ فِي عِرْقٍ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ، فَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَاَعْطَيْتُهَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، هٰذَا عِلْمٌ اَعْطَاكَهُ اللّٰهُ فَمَلَاْتَ مِنْهُ، فَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ وَاَعْطَيْتَهَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: اَصَبْتُمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ مجھے دودھ کا بھرا ہوا پیالہ دیا گیا۔ میں نے اس میں سے پیٹ بھر کر پیا۔ حتیٰ کہ میں نے اس کو جلد اور گوشت کے درمیان ایک رگ میں دیکھا پھر اس میں سے کچھ بچ گیا تو میں نے وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ علم تھا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ آپ اس سے بھرپور ہو گئے اور اس سے کچھ بچ گیا تو آپ نے وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عطا فرما دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے صحیح سمجھا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4497- اَلْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَوْ وُضِعَ عِلْمُ عُمَرَ فِي كِفَّةِ مِيزَانٍ وَوُضِعَ عِلْمُ النَّاسِ فِي كِفَّةٍ لَرَجَحَ عِلْمُ عُمَرَ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے پلڑے میں تمام لوگوں کا علم رکھ دیا جائے تب بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پلڑا بھاری ہوگا۔

4498- مِسْعَرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ عُمَرُ اَتْقَانَا لِلرَّبِّ وَاَقْرَاَنَا لِكِتَابِ اللّٰهِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ خوف خدا والے اور سب سے زیادہ قرآن کی تلاوت کرنے والے تھے

4499- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، حَدَّثَنَا

4499- صحيح مسلم 'كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالى عنهم' باب من فضائل عمر رضى الله تعالى عنه' حديث4516: صحيح ابن حبان 'كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر الخبر الدال على أن عمر بن الخطاب رضى الله عنه' حديث7004: الجامع للترمذي' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم 'باب' حديث3711: السنن الكبرى للنسائي 'كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار' فضل أبى بكر وعمر رضى الله عنهما' حديث7855: مشكل الآثار للطحاوي 'باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث1424: مسند أحمد بن حنبل 'مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار' حديث السيدة عائشة رضى الله عنها' حديث23758: مسند الحميدي 'أحاديث عائشة أم المؤمنين رضى الله عنها عن رسول الله صلى' حديث248: سند إسحاق بن راهويه 'ما يروى عن أبى سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة رضى' حديث935:

اَبِی، وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَانَا عُبَيْدَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی مَرْيَمَ، اَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ فِي الْاُمَمِ مُحَدِّثُونَ، فَاِنْ يَكُنْ فِي اُمَّتِي اَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سابقہ امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے۔ میری امت میں اگر کوئی محدث ہوسکتا ہے تو وہ ''عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ'' ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4500۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا اَبُو شِهَابٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً خَفِيفَةً، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ خُطْبَتِهِ قَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ، قُمْ فَاخْطُبْ، فَقَامَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَخَطَبَ فَقَصَرَ دُونَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا فَرَغَ اَبُو بَكْرٍ مِنْ خُطْبَتِهِ قَالَ: يَا عُمَرُ، قُمْ فَاخْطُبْ، فَقَامَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَخَطَبَ فَقَصَرَ دُونَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدُونَ اَبِی بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختصر خطبہ ارشاد فرمایا، جب آپ خطبہ سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے ابوبکر! اٹھو اور خطبہ دو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ سے بھی مختصر خطبہ دیا، جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خطبہ سے فارغ ہوئے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: اے عمر! اٹھو، خطبہ دو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خطبہ سے مختصر خطبہ دیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4501۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عَبْدَانُ الْاَهْوَازِيُّ، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ، وَابْنِ عَجْلَانَ، ومحمد بن إسحاق، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِی ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ فَتًى عَلٰى عُمَرَ، فَقَالَ عُمَرُ: نِعْمَ الْفَتَى، قَالَ:

4501۔ سنن أبی داؤد' كتاب الخراج والإمارة والفیء' باب فی تدوین العطاء' حدیث2588: سنن ابن ماجه' المقدمة' باب فی فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم' فضل عمر رضی الله عنه' حدیث107: مصنف ابن أبی شیبة' كتاب الفضائل' ما ذكر فی فضل عمر بن الخطاب رضی الله عنه' حدیث31327: مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' حدیث أبی ذر الغفاری' حدیث20770: البحر الزخار مسند البزار - غضیف بن الحارث' حدیث3427:

فَتَبِعَهُ اَبُو ذَرٍّ، فَقَالَ: يَا فَتَى اسْتَغْفِرْ لِي، فَقَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ اَسْتَغْفِرُ لَكَ وَاَنْتَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اسْتَغْفِرْ لِي، قَالَ: لَا، اَوْ تُخْبِرُنِي، فَقَالَ: اِنَّكَ مَرَرْتَ عَلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: نِعْمَ الْفَتَى، وَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک نوجوان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ نوجوان کتنا اچھا ہے (راوی) کہتے ہیں: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اس نوجوان کے پیچھے چل دیئے، اوراس سے کہا: اے نوجوان! میرے لئے مغفرت کی دعا کر، اس نے کہا: اے ابوذر رضی اللہ عنہ آپ تو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، میں آپ کے لئے مغفرت کی دعا کروں؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: بس تم میرے لئے دعا کرو، نوجوان نے کہا: جب تک آپ اصل وجہ نہیں بتائیں گے، میں دعا نہیں کرونگا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قریب سے جب گزرا تھا تو انہوں نے تیرے بارے میں فرمایا تھا "یہ کتنا اچھا نوجوان ہے" اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات خود سنی ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اوردل پر حق نافذ کردیا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

4502۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِي عُثْمَانَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قُدَامَةَ الْجُمَحِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاءَ وَالصَّلَاةُ قَائِمَةٌ، وَثَلَاثَةُ نَفَرٍ جُلُوسٌ، اَحَدُهُمْ اَبُو جَحْشٍ اللَّيْثِيُّ، قَالَ: قُومُوا فَصَلُّوا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ اثْنَانِ وَاَبَى اَبُو جَحْشٍ اَنْ يَقُومَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: صَلِّ يَا اَبَا جَحْشٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا اَقُومُ حَتّٰى يَاْتِيَنِي رَجُلٌ هُوَ اَقْوَى مِنِّي ذِرَاعًا، وَاَشَدُّ مِنِّي بَطْشًا فَيَصْرَعُنِي، ثُمَّ يَدُسُّ وَجْهِي فِي التُّرَابِ، قَالَ عُمَرُ: فَقُمْتُ اِلَيْهِ، فَكُنْتُ اَشَدَّ مِنْهُ ذِرَاعًا، وَاَقْوَى مِنْهُ بَطْشًا فَصَرَعْتُهُ، ثُمَّ دَسَسْتُ وَجْهَهُ فِي التُّرَابِ، فَاَتَى عَلَيَّ عُثْمَانُ فَحَجَزَنِي، فَخَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مُغْضَبًا حَتّٰى انْتَهَى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَى الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، قَالَ: مَا رَابَكَ يَا اَبَا حَفْصٍ؟ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَتَيْتُ عَلٰى نَفَرٍ جُلُوسٍ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ، وَقَدْ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَفِيهِمْ اَبُو جَحْشٍ اللَّيْثِيُّ، فَقَامَ الرَّجُلَانِ فَاَعَادَا الْحَدِيثَ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَتْ مَعُونَةُ عُثْمَانَ اِيَّاهُ اِلَّا اَنَّهُ ضَافَهُ لَيْلَةً فَاَحَبَّ اَنْ يَشْكُرَهَا لَهُ، فَسَمِعَهُ عُثْمَانُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ لَنَا عُمَرُ عِنْدَكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ رِضَى عُمَرَ رَحْمَةُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنَّكَ كُنْتَ جِئْتَنِي بِرَاْسِ الْخَبِيثِ، فَقَامَ عُمَرُ فَلَمَّا بَعُدَ نَادَاهُ النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَلُمَّ يَا عُمَرُ اَيْنَ اَرَدْتَ اَنْ تَذْهَبَ؟ فَقَالَ: اَرَدْتُ اَنْ آتِيَكَ بِرَأْسِ الْخَبِيثِ، فَقَالَ: اجْلِسْ حَتّٰى اُخْبِرَكَ بِغِنَى الرَّبِّ عَنْ صَلَاةِ اَبِي جَحْشٍ اللَّيْثِيِّ، اِنَّ لِلّٰهِ فِي سَمَاءِ الدُّنْيَا مَلَائِكَةً خُشُوعًا لَا يَرْفَعُونَ رُءُ وْسَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ، فَاِذَا قَامَتِ السَّاعَةُ رَفَعُوا رُءُ وْسَهُمْ، ثُمَّ قَالُوا: رَبَّنَا مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَمَا يَقُوْلُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَمَّا اَهْلُ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُوْنَ: سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ، وَاَمَّا اَهْلُ السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَيَقُوْلُوْنَ: سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوْتُ، فَقُلْهَا يَا عُمَرُ فِي صَلَاتِكَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَكَيْفَ بِالَّذِي عَلَّمْتَنِي وَاَمَرْتَنِي اَنْ اَقُوْلَهُ فِي صَلَاتِي، قَالَ: قُلْ هٰذِهِ مَرَّةً، وَهٰذِهِ مَرَّةً، وَكَانَ الَّذِي اَمَرَ بِهِ اَنْ قَالَ: اَعُوْذُ بِكَ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ، وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تشریف لائے، اس وقت نماز (کی جماعت) قائم تھی اور تین آدمی (الگ) بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک ''ابوجحش الیثی'' تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اٹھو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھو، ان میں سے دو آدمی اٹھ کر نماز میں شامل ہو گئے جبکہ تیسرے ابوجحش نے انکار کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوجحش! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھو، اس نے کہا: میں نہیں اٹھوں گا حتی کہ میرے پاس وہ شخص آئے جو مجھ سے زیادہ طاقتور ہے اور جس کی پکڑ مجھ سے زیادہ سخت ہو، پھر وہ مجھے پچھاڑے، پھر میرا چہرہ مٹی میں خاک آلود کر دے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس کے قریب آیا، میں اس سے زیادہ طاقتور بھی تھا اور میری پکڑ بھی اس سے زیادہ سخت تھی۔ میں نے اس کو پچھاڑا اور اس کا چہرہ مٹی میں رگڑا۔ اتنے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور مجھے جھڑکا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے سخت غصہ کی حالت میں نکل گئے۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آ پہنچے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر غصے کے آثار دیکھے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے ابوحفص! تم اتنے غصے میں کیوں ہو؟ عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے مسجد کے دروازے پر تین آدمیوں کو بیٹھے دیکھا، اس وقت جماعت ہو رہی تھی۔ ابوجحش اللیثی میں ان میں تھے۔ ان میں سے دو تو اٹھ گئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پورا واقعہ سنایا۔ اس کے بعد آپ کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی حمایت صرف اس لئے کی ہے کہ اس نے ایک رات اس کی مہمان نوازی کی تھی اور عثمان رضی اللہ عنہ اس کے احسان کا بدلہ دینا چاہتا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی یہ بات سن رہے تھے۔ آپ بولے: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا آپ نے وہ باتیں نہیں سنی ہیں جو عمر رضی اللہ عنہ نے ہمارے بارے میں آپ سے کہی ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر عمر رضی اللہ عنہ اللہ کی رحمت پر راضی ہو تو میں یہ چاہتا ہوں کہ تو خبیث کو میرے پاس لے آتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کر کھڑے ہوئے، جب یہ کچھ دور چلے گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آواز دے کر کہا: عمر رضی اللہ عنہ، ادھر آؤ، کہاں جا رہے ہو؟ عرض کی: خبیث کا سر آپ کی خدمت میں پیش کرنے کیلئے جا رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ، میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو ابوجحش کی نماز کی ضرورت نہیں ہے۔ بے شک آسمانِ دنیا پر اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں جو ہر وقت عاجزی سے سر جھکائے

رکھتے ہیں اور یہ قیامت تک سر نہیں اٹھائیں گے۔ جب قیامت قائم ہو جائے گی تو یہ سر اٹھا کر عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہم تیری عبادت کا حق ادا نہیں کر سکے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیا پڑھتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: آسمانِ دنیا والوں کا وظیفہ یہ ہے۔ ''سبحان ذی الملك والملكوت'' اور دوسرے آسمان والوں یہ ہے ''سبحان الحی الذی لایموت'' اے عمر رضی اللہ عنہ! اپنی نماز میں ان وظائف کو شامل کر لو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کو نماز میں کس طریقے سے پڑھوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: دونوں ایک ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو، اور یہ دعا مانگنے کا بھی حکم دیا ''اے اللہ، میں تیرے عذاب سے تیرے عفو کی پناہ مانگتا ہوں، اور تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ مانگتا ہوں، اور تجھ سے تیزی بزرگی کی پناہ مانگتا ہوں''

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4503- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ لِشَيْءٍ قَطُّ اِنِّي لَاَظُنُّ كَذَا وَكَذَا اِلَّا كَانَ كَمَا يَظُنُّ بَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ جَالِسٌ اِذْ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ جَمِيلٌ فَقَالَ لَهُ اَخْطَاَ ظَنِّي اَوْ اِنَّكَ عَلٰى دِينِكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَلَقَدْ كُنْتُ كَاهِنَهُمْ قَالَ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ اَسْتَقْبِلُ بِهِ رَجُلٌ مُسْلِمٌ قَالَ عُمَرُ فَاِنِّي اَعْزِمُ عَلَيْكَ اَلَّا اَخْبَرْتَنِي قَالَ كُنْتُ كَاهِنَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَمَاذَا اَعْجَبَ مَا جَاءَ بِكَ فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا لَيْسَ لَهُ سَنَدٌ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جب بھی کسی چیز کے متعلق کہا کہ میرا گمان یہ ہے تو واقعی اسی طرح ہوتا، جیسا کہ آپ اپنا گمان بتاتے تھے۔ یونہی ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے ایک حسین و جمیل شخص گزرا۔ آپ نے اس کو فرمایا: میرے سمجھنے میں غلطی ہے یا تو اپنے جاہلیت والے دن پر ہے؟ تو ان کا نجومی ہوا کرتا تھا۔ اس نے کہا: میں نے آج جیسا دن کبھی نہیں دیکھا کہ ایک مسلمان آدمی سے میری ملاقات ہوئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جو تم پر ارادہ رکھتا ہوں، تم اس کے بارے میں مجھے بتاؤ، اس نے کہا: میں جاہلیت میں ان کا نجومی ہوا کرتا تھا۔ اس نے کہا: کتنا اچھا ہے جو آپ لائے ہیں۔ پھر اس کے بعد لمبی حدیث بیان کی۔ اس کی سند نہیں ہے۔

4504- اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا اَبُو اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ الزُّبَيْدِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ الْاَشْعَرِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَامِرٍ الزُّبَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ، اَنَّ اَبَا رَاشِدٍ حَدَّثَهُمْ، يَرُدُّهُ اِلٰى مَعْدِي كَرِبَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَافَرْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ آخِرَ سَفَرِهِ اِلَى الشَّامِ، فَلَمَّا شَارَفَهَا اُخْبِرَ اَنَّ الطَّاعُونَ فِيهَا، فَقِيلَ لَهُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَا يَنْبَغِي لَكَ اَنْ تَهْجُمَ عَلَيْهِ، كَمَا اَنَّهُ لَوْ وَقَعَ وَاَنْتَ بِهَا مَا كَانَ لَكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْهَا،

فَرَجَعَ مُتَوَجِّهًا اِلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: فَبَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ بِاللَّيْلِ اِذْ قَالَ لِي: اَعْرِضْ عَنِ الطَّرِيقِ، فَعَرَضَ، وَعَرَضْتُ، فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ، ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهُ عَلٰى ذِرَاعِ جَمَلِهِ، فَنَامَ وَلَمْ اَسْتَطِعْ اَنَامُ، ثُمَّ ذَهَبَ يَقُولُ لِي: مَا لِي وَلَهُمْ، رُدُّونِي عَنِ الشَّامِ، ثُمَّ رَكِبَ فَلَمْ اَسْاَلْهُ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا ظَنَنْتُ اَنَا مُخَالِطُوا النَّاسَ، قُلْتُ لَهُ: لِمَ قُلْتَ مَا قُلْتَ حِينَ انْتَبَهْتَ مِنْ نَوْمِكَ؟ قَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَيُبْعَثَنَّ مِنْ بَيْنِ حَائِطِ حِمْصَ وَالزَّيْتُونِ فِي التُّرَابِ الْاَحْمَرِ سَبْعُونَ اَلْفًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ حِسَابٌ، لَئِنْ اَرْجَعَنِي اللّٰهُ مِنْ سَفَرِي هٰذَا، لَاَحْتَمِلَنَّ عِيَالِي وَاَهْلِي وَمَالِي حَتّٰى اَنْزِلَ حِمْصَ، فَرَجَعَ مِنْ سَفَرِهِ ذٰلِكَ وَقُتِلَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے آخری سفر میں جو کہ شام کی طرف تھا، ان کے ہمراہ تھے جب وہاں پہنچے تو آپ کو اطلاع ملی کہ وہاں طاعون پھیلا ہوا ہے۔ آپ سے عرض کی گئی: اے امیر المومنین! آپ کو وہاں نہیں جانا چاہئے جیسا کہ اگر آپ وہاں موجود ہوتے اور طاعون آتا تو آپ کو وہاں سے نکلنا جائز نہ ہوتا۔ تو آپ مدینہ منورہ کی طرف واپس ہولئے، اسی سفر کے دوران ہم رات کے وقت سفر میں تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: یہ راستہ چھوڑ دو، یہ کہہ کر آپ راستہ سے ہٹ گئے اور میں بھی ہٹ گیا۔ آپ اپنی سواری سے نیچے اترے اور اپنے اونٹ کی کوہان پر سر رکھ کر سو گئے، لیکن مجھے نیند نہ آئی، پھر آپ مجھ سے فرمانے لگے: میں نے ان کا کیا بگاڑا تھا کہ انہوں نے مجھے شام سے واپس کر دیا۔ پھر آپ سوار ہو گئے، میں آپ سے کچھ بھی پوچھنے کی جسارت نہ کر سکا حتی کہ جب مجھے یقین ہو گیا کہ میں قافلہ میں پہنچ چکا ہوں تو میں نے عرض کی: آپ نے بیدار ہو کر جو کچھ کہا تھا اس کی وجہ کیا تھی؟ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے "حمص کی دیوار اور زیتون کے درمیان سرخ مٹی میں سے ستر ہزار آدمی قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے۔ ان سے حساب نہیں لیا جائے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ مجھے اس سفر بغیر و عافیت واپس بھیج دیا تو میں اپنے اہل و عیال اور مال و متاع سمیت آ کر حمص میں رہائش پذیر ہو جاؤں گا۔ لیکن آپ اس سفر سے واپس آتے ہی شہید کر دیئے گئے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4505- حدثنا أبو بكر بن أبي دارم الحافظ بالكوفة حَدَّثَنَا عبيد بن حاتم الحافظ حَدَّثَنَا داود بن رشيد حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ اِلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ اَنِ اتَّخِذْ لِلْمُسْلِمِينَ دَارَ هِجْرَةٍ وَّمَنْزِلَ جِهَادٍ فَبَعَثَ سَعْدٌ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ سَلَمَةَ فَارْتَادَ لَهُمْ مَوْضِعَ الْكُوفَةِ الْيَوْمَ فَنَزَلَهَا سَعْدٌ بِالنَّاسِ فَخَطَّ مَسْجِدَنَا وَخَطَّ فِيهِ الْخُطَطَ قَالَ الشَّعْبِيُّ وَكَانَ بِالْكُوفَةِ مَنْبَتُ الْخُزَامِيِّ وَالشِّيحِ وَالْاُقْحُوَانِ وَشَقَائِقِ النُّعْمَانِ فَكَانَتِ الْعَرَبُ تُسَمِّيهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خَدُّ الْعَذْرَآءِ فَارْتَادُوهُ فَكَتَبُوْا اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَتَبَ اَنْ اُتْرُكُوهُ فَتَحَوَّلَ النَّاسُ اِلَى الْكُوفَةِ

✧✧ شعبی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا کہ مسلمانوں کیلئے ایک دار الہجرت اور منزل جہاد بناؤ۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حارث بن سلمہ نامی آدمی کو بھیجا۔ انہوں نے وہ جگہ منتخب کی جہاں پر آج کوفہ موجود ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ وہاں پر آئے اور مسجد کا نقشہ بنایا، اور اس میں بہت سارے دیگر خطوط کھینچے۔ حضرت شعبی فرماتے ہیں: کوفہ میں "خزامی" (ایک قسم کا پودا ہے جس کے پھول بہت خوشگوار ہوتے ہیں) "شیح" (ایک قسم کی گھاس ہے) گل بابونہ اور گل لالہ بہت اگتے تھے۔ اہل عرب زمانہ جاہلیت میں اس کو "خد العذراء" (کنواری لڑکی کے رخسار) کہا کرتے تھے۔ لوگوں نے حارث بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں درخواست کی (کہ اس زمین کو چھوڑ دیا جائے) چنانچہ لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عریضہ ارسال کیا۔ تو آپ نے جوابی مکتوب میں لکھ بھیجا کہ اس زمین کو چھوڑ دو، لوگ کوفہ کی جانب منتقل ہونا شروع ہو گئے۔

4506۔ اَنْبَانَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلِمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنْبَا شَرِيْكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْكُوْفَةُ قُبَّةُ الْإِسْلَامِ وَاَرْضُ الْبَلَاءِ

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوفہ "قبۃ الاسلام" (اسلام کا مرکز) ہے اور آزمائشوں کی زمین ہے۔

4507۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى بْنِ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يُوْسُفَ الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ حَدَّثَنَا بُحَيْرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ عَرَضَتْ مَوْلَاتُهُ تَصْبَغُ لِحْيَتَهُ فَقَالَ مَا اَرَاكِ اِلَّا اَنْ تُطْفِئِي نُوْرِي كَمَا يُطْفِءُ فُلَانٌ نُوْرَهُ

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی لونڈی ان کی داڑھی میں خضاب لگانے کے لئے حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا: میں تو صرف یہ سمجھتا ہوں کہ تو میرے نور کو بجھا رہی ہے جیسا کہ فلاں شخص اپنا نور بجھا دیتا ہے۔

4508۔ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَخِي مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَاتَ يَوْمٍ لِاَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: اَمَا اِنَّكَ اِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے وہ شخص

4508–الجامع للترمذی' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب' حديث3702:البحر الزخار مسند البزار – ما روى محمد بن أبي بكر' حديث62:

جو رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: تم تو یہ بات کہہ رہے ہو جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ سورج کسی ایسے آدمی پر طلوع نہیں ہوا جو عمر رضی اللہ عنہ سے افضل ہو۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4509۔ اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِیُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِی اُسَامَةَ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ عَنْ اَبِی عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ اَفْرَسَ النَّاسِ ثَلَاثَةٌ اَلْعَزِيْزُ حِيْنَ تَفَرَّسَ فِی يُوْسُفَ فَقَالَ لِاِمْرَاَتِهٖ اَكْرِمِی مَثْوَاهُ وَالْمَرْاَةُ الَّتِی رَاَتْ مُوْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَتْ لِاَبِيْهَا يَا اَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ وَاَبُوْ بَكْرٍ حِيْنَ اسْتَخْلَفَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ الْحَاكِمُ فَرَضِیَ اللّٰهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَقَدْ اَحْسَنَ فِی الْجَمْعِ بَيْنَهُمْ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ صَحِيْحٌ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں میں سے تین آدمیوں نے انتہائی کمالِ فراست (دور اندیشی) کا ثبوت دیا۔

(۱) عزیز مصر۔ جبکہ اس نے حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں دوررس نگاہ سے دیکھتے ہوئے اپنی بیوی سے کہا تھا:

اَكْرِمِی مَثْوَاهُ (یوسف: 21)

''انہیں عزت سے رکھ'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

(۲) اس عورت نے، جس نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر اپنے والد سے کہا تھا:

يَا اَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ (القصص: 26)

''اے میرے باپ ان کو نوکر رکھ لو'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

(۳) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جس وقت انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ نامزد کیا تھا۔

امام حاکم کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر راضی ہو جنہوں نے ان تمام کو یکجا کر دیا ہے اس کی سند صحیح ہے۔

مَقْتَلُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَلَی الْاِخْتِصَارِ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا مختصر ذکر

4510۔ حَدَّثَنَا الْاُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ حَمَّادٍ النَّرْسِیُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ مِعْدَانَ بْنِ اَبِی طَلْحَةَ الْيَعْمَرِیُّ قَالَ اُصِيْبَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْاَرْبَعَآءِ لِاَرْبَعِ لَيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِی الْحَجَّةِ

حضرت معدان بن ابوطلحہ یعمری فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر بدھ کے دن حملہ ہوا تھا اور ذی الحجہ (مہینہ ختم ہونے) میں ابھی چار راتیں باقی تھیں۔

4511۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ وَعَلِیُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ صَبِيْحٍ الْخُرَسَانِیُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ

اَبِی طَلْحَةَ الْيَعْمَرِیُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ اِنِّی رَاَيْتُ فِی الْمَنَامِ كَاَنَّ دِيْكًا نَقَرَنِی ثَلَاثَ نَقَرَاتٍ فَقُلْتُ اَعْجَمِیٌّ وَاِنِّی قَدْ جَعَلْتُ اَمْرِی اِلٰى هٰؤُلَاءِ السِّتَّةِ الَّذِيْنَ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ عُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ اَبِی وَقَّاصٍ فَمَنِ اسْتُخْلِفَ فَهُوَ الْخَلِيْفَةُ

✧✧ حضرت معدان بن ابوطلحہ یعمری فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر (خطبہ دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا ہے جیسا کہ کسی مرغے نے مجھے تین مرتبہ چونچ ماری ہے۔ میں اس کی تعبیر یہ سمجھا ہوں کہ اب میرا آخری وقت آ چکا ہے۔ اور میں خلافت کا معاملہ ان چھ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذمہ چھوڑتا ہوں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی حالت میں اس دنیا سے تشریف لے گئے تھے (ان کے نام یہ ہیں)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

ان میں سے جس کو بھی خلیفہ بنا لیا جائے وہی خلافت کا اہل ہے۔

4512- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِیُّ وَاَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ شَبِيْبٍ الْمَعْمَرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ حِسَابٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِی رَافِعٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ لُؤْلُؤَةَ لِلْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَكَانَ يَصْنَعُ الرَّحَاءَ وَكَانَ الْمُغِيْرَةُ يَسْتَعْمِلُهُ كُلَّ يَوْمٍ بِاَرْبَعَةِ دَرَاهِمَ فَلَقِیَ اَبُوْ لُؤْلُؤَةَ عُمَرَ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ الْمُغِيْرَةَ قَدْ اَكْثَرَ عَلَیَّ فَكَلِّمْهُ اَنْ يُخَفِّفَ عَنِّی فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اتَّقِ اللّٰهَ وَاَحْسِنْ اِلٰى مَوْلَاكَ قَالَ وَمِنْ نِيَّةِ عُمَرَ اَنْ يَلْقَى الْمُغِيْرَةَ فَيُكَلِّمُهُ فِی التَّخْفِيْفِ عَنْهُ قَالَ فَغَضِبَ اَبُوْ لُؤْلُؤَةِ وَكَانَ اسْمُهُ فِيْرُوْزَ وَكَانَ نَصْرَانِيًّا فَقَالَ يَسَعُ النَّاسَ كُلَّهُمْ عَدْلُهُ غَيْرِیْ قَالَ فَغَضِبَ وَعَزَمَ عَلٰى اَنْ يَّقْتُلَهُ فَصَنَعَ خَنْجَرًا لَهُ رَاْسَانِ قَالَ فَشَحَذَهُ وَسَمَّهُ قَالَ وَكَبَّرَ عُمَرُ وَكَانَ عُمَرُ لَا يُكَبِّرُ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ حَتّٰى يَتَكَلَّمَ وَيَقُوْلُ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ فَجَآءَ فَقَامَ فِی الصَّفِّ بِحِذَاهُ مِمَّا يَلِیْ عُمَرَ فِی صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَلَمَّا اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ تَكَلَّمَ عُمَرُ وَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ ثُمَّ كَبَّرَ فَلَمَّا كَبَّرَ وَجَاهُ عَلٰى كَتِفِهِ وَوَجَاهُ عَلٰى مَكَانٍ آخَرَ وَوَجَاهُ فِی خَاصِرَتِهِ فَسَقَطَ عُمَرُ قَالَ وَوَجَا ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مَعَهُ فَاَفْرَقَ مِنْهُمْ سَبْعَةٌ وَمَاتَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَاحْتَمَلَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَهَبَ بِهِ وَمَاجَ النَّاسُ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ تَطْلُعُ قَالَ فَنَادٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَيُّهَا

النَّاسُ الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ فَفَزِعَ اِلَى الصَّلَاةِ قَالَ فَتَقَدَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَصَلّٰى بِهِمْ فَقَرَاَ بِاَقْصَرِ سُوْرَتَيْنِ فِي الْقُرْآنِ قَالَ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَوَجَّهَ النَّاسُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَدَعَا بِشَرَابٍ لِيَنْظُرَ مَا مَدٰى جَرْحِهٖ فَاَتٰى بِنَبِيْذٍ فَشَرِبَهٗ قَالَ فَخَرَجَ فَلَمْ يَدْرِ آدَمٌ هُوَ اَمْ نَبِيْذٌ قَالَ فَدَعَا بِلَبَنٍ فَاُتِيَ بِهٖ فَشَرِبَهٗ فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهٖ فَقَالُوْا لَا بَاْسَ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ اِنْ كَانَ الْقَتْلُ بَاْسًا فَقَدْ قُتِلْتُ

✧✧ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابولولوۃ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا غلام تھا۔ یہ چکیاں بنانے کا کاریگر تھا۔ حضرت مغیرہ اس سے روزانہ چار درہم اجرت پر کام کروایا کرتے تھے۔ ابولولوۃ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور بولا: اے امیر المومنین! مغیرہ نے مجھ پر (کام کا) بہت بوجھ ڈال رکھا ہے۔ اس کو فرمائیں کہ وہ مجھ پر کچھ تخفیف کر دے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: خدا کا خوف کر اور اپنے آقا کی فرمانبرداری کر۔ جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نیت یہ تھی کہ مغیرہ سے مل کر تخفیف کرنے کو کہہ دیں گے۔ لیکن ابولولوۃ کو اس بات سے غصہ آ گیا اور اس نے (اسی دن) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ اس نے دونوکوں والا ایک خنجر بنایا۔ اس کو خوب تیز کیا اور اسے زہر میں ڈال کر رکھ دیا۔ (حضرت ابورافع) کہتے ہیں: (ایک دن نماز کے لئے) تکبیر کہی گئی، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ عادت تھی کہ جب اقامت ہو جاتی تو نماز شروع کرنے سے پہلے صفیں درست کرنے کو کہا کرتے تھے۔ ابولولوۃ نماز فجر میں آیا اور (صف اول میں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بالکل قریب کھڑا ہو گیا۔ جب اقامت ہو گئی تو (حسب عادت) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صفیں درست کرنے کی ہدایات دیں، پھر تکبیر کہی۔ تو اس نے آپ پر حملہ کر دیا۔ آپ کے کندھے، آپ کے پہلو اور دیگر مقامات پر خنجر کے پے در پے وار کئے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ گر پڑے، پھر اس نے مزید ۱۳ آدمیوں پر حملہ کیا۔ ان میں سے ۷ شدید زخمی ہوئے، جبکہ ۶ شہید ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر (آپ کے گھر) لایا گیا، لوگوں میں پریشانی کی لہر دوڑ گئی حتی کہ سورج بالکل طلوع ہونے کے قریب تھا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آواز دی: اے لوگو! نماز پڑھو، نماز پڑھو، تو لوگ جلدی سے نماز کی طرف آ گئے، حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی، آپ نے نماز میں سب سے مختصر سورتیں پڑھیں، جب نماز سے فارغ ہوئے تو سب لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آ گئے۔ (حضرت ابورافع) فرماتے ہیں: آپ کے زخم کی گہرائی کا اندازہ لگانے کے لئے پانی منگوایا گیا، آپ کو نبیذ پیش کیا گیا، آپ نے وہ نبیذ پیا تو وہ نکل گیا۔ لیکن یہ اندازہ نہ ہو سکا کہ یہ نبیذ ہے یا خون، پھر دودھ منگوایا گیا، آپ کو دودھ پیش کیا گیا۔ آپ نے پیا تو زخم کے راستے سے وہ بھی نکل گیا۔ لوگ (تسلی دیتے ہوئے) کہنے لگے: اے امیر المومنین! آپ کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ آپ نے فرمایا: اگر قتل کوئی نقصان کی چیز ہے تو (جان لو کہ) میں قتل کر دیا گیا ہوں۔

4513- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ لَمَّا صَدَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ مِنًى فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا اَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ ثُمَّ كَوَّمَ كَوْمَةً بِبَطْحَاءَ ثُمَّ طَرَحَ عَلَيْهَا صِنْفَةَ رِدَائِهٖ ثُمَّ اسْتَلْقٰى وَمَدَّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ كَبُرَ سِنِّيْ وَضَعُفَتْ قُوَّتِيْ وَانْتَشَرَتْ رَعِيَّتِيْ فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مُضَيِّعٍ وَلَا مُفَرِّطٍ ثُمَّ قَدِمَ

فِي ذِي الْحِجَّةِ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ قَدْ سَنَنْتُ لَكُمُ السُّنَنَ وَفَرَضْتُ لَكُمُ الْفَرَائِضَ وَتَرَكْتُكُمْ عَلَى الْوَاضِحَةِ وَضَرَبَ بِاِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْاُخْرَى اِلَّا اَنْ تَمِيْلُوْا بِالنَّاسِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا فَمَا انْسَلَخَتْ ذُو الْحَجَّةِ حَتّٰى قُتِلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَسَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ طَعَنَ اَبُو لُؤْلُؤَةِ الَّذِيْ قَتَلَ عُمَرُ اثْنَى عَشَرَ رَجُلًا بِعُمَرَ فَمَاتَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَاَفْرَقَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَكَانَ مَعَهُ سِكِّيْنٌ لَهُ طَرَفَانِ فَطَعَنَ بِهِ نَفْسَهُ فَقَتَلَهَا

✧✧ حضرت سعید بن میسّب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے آخری حج کے موقعہ پر منٰی سے نکلے تو اپنی اونٹنی کو بطحاء میں بٹھایا، مٹی جمع کر کے اس کی ڈھیری بنائی، اس کے اوپر چادر بچھا کر لیٹ گئے اور اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے بولے: اے اللہ! میں عمر رسیدہ ہو گیا ہوں، میں کمزور ہو گیا ہوں۔ میری عقل سست ہو چکی ہے۔ تو مجھے اپنے پاس بلا لے تا کہ میں نہ کچھ ضائع کروں اور نہ حد سے بڑھوں۔ پھر آپ ذی الحجہ میں آئے اور خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں نے تمہارے لئے سنتوں کو سنت اور فرائض کو فرائض کے طور پر نافذ کیا۔ اور تمہیں ایک واضح راستہ پر چلا کر چھوڑا ہے۔ پھر آپ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مارتے ہوئے فرمایا: مگر یہ کہ تم (اپنی مرضی سے) دائیں یا بائیں پھر جاؤ، (اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے) جب ذی الحجہ گزر گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔ حضرت سعید بن میسّب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابولؤلؤۃ جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا، اس نے آپ کے ساتھ ساتھ مزید ۱۲ آدمیوں کو پر حملہ کیا تھا جن میں سے ۶ شہید ہو گئے تھے اور ۶ زخمی تھے (لیکن فوت ہونے سے بچ گئے تھے) اس (ابولؤلؤۃ) کے پاس دو دھاری والی چھری تھی، پھر اس نے اسی کے ساتھ خودکشی کر لی تھی۔

4514۔ حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ الْجَلَابُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ عَاشَ عُمَرُ ثَلَاثًا بَعْدَ اَنْ طُعِنَ ثُمَّ مَاتَ فَغُسِّلَ وَكُفِّنَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قاتلانہ حملہ ہونے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ تین دن تک زندہ رہے پھر آپ کا انتقال ہو گیا۔ تو آپ کو غسل دیا گیا اور کفن دیا گیا۔

4515۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ حِيْنَ طُعِنَ فَقُلْتُ اَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَسْلَمْتَ حِيْنَ كَفَرَ النَّاسُ وَجَاهَدْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَذَلَهُ النَّاسُ وَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ وَلَمْ يَخْتَلِفْ فِي خِلَافَتِكَ اثْنَانِ وَقُتِلْتَ شَهِيْدًا فَقَالَ اَعِدْ عَلَيَّ فَاَعَدْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ لَوْ اَنَّ لِي مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ صَفْرَاءَ وَبَيْضَاءَ لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ هَوْلِ الْمُطَّلَعِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی تھے تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے

کہا: اے امیر المومنین! آپ کو جنت کی خوشخبری ہو، آپ اس وقت اسلام لائے جب لوگ کفر میں مبتلا تھے، آپ نے اس وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تعاون کیا جب لوگ آپ کو (معاذ اللہ) ذلیل کرنے کے درپے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے جب اس دنیا سے پردہ کیا تو آپ پر راضی تھے۔ اور آپ کی خلافت میں دو آدمیوں میں بھی اختلاف نہیں ہوا، اور آپ کا قتل بھی شہادت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہی باتیں دوبارہ بولو! میں نے ساری گفتگو دہرائی، پھر آپ بولے: اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اگر روئے زمین پر موجود ہر سفید اور زرد میری ملکیت میں ہوتا تو میں اس ہیبت پر فدیہ دے دیتا جس کی اطلاع دی گئی ہے۔

4516- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ صَلّٰى عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ صَلّٰى عَلَيْهِ صُهَيْبٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں ادا کی گئی اور حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

4517- حَدَّثَنَا اَبُوْ الْحَافِظِ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ اَخِي حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا قُتِلَ عُمَرُ ابْتَدَرَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُمَا صُهَيْبٌ اِلَيْكُمَا عَنِّي فَقَدْ وُلِّيْتُ مِنْ اَمْرِكُمَا اَكْثَرَ مِنَ الصَّلَاةِ عَلٰى عُمَرَ وَاَنَا اُصَلِّي بِكُمُ الْمَكْتُوْبَةَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ صُهَيْبٌ

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کا جنازہ پڑھانے کے لئے آگے بڑھے تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ مجھے موقع دیجئے، میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جنازہ پڑھانے کا تم سے زیادہ حق رکھتا ہوں کیونکہ میں ہی تمہیں فرض نمازیں بھی پڑھاتا ہوں، چنانچہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

4518- اَخْبَرَنِي مَخْلَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَاقِرُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الْوَاقِدِيِّ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَجَّ بِالنَّاسِ عَشَرَ حِجَجٍ مُّتَوَالِيَاتٍ مِّنْهُنَّ حَجَّةٌ فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ وَتِسْعًا فِي خِلَافَتِهِ وَاَنَّهُ دُفِنَ اِلٰى جَنْبِ اَبِي بَكْرٍ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَكَانَتْ خِلَافَتُهُ عَشَرَ سِنِيْنَ وَخَمْسَةَ اَشْهُرٍ وَتِسْعَةً وَعِشْرِيْنَ يَوْمًا

✧✧ واقدی روایت کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دس حج مسلسل کئے، ان میں سے ایک حج حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں کیا اور باقی ۹ حج اپنی خلافت میں کئے، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔ آپ کی خلافت کی مدت دس سال ۵ مہینے اور ۲۹ دن تھی۔

4519- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الثَّقَفِيُّ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ وَّاَشْيَاخُنَا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا طُعِنَ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ اذْهَبْ اِلٰى عَآئِشَةَ فَاقْرَاْ عَلَيْهَا السَّلَامَ وَقُلْ اِنَّ عُمَرَ يَقُوْلُ لَكِ اِنْ كَانَ لَا يَضُرُّكِ وَلَا يَضِيْقُ عَلَيْكِ فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ يَضُرُّكِ وَيَضِيْقُ عَلَيْكِ فَلَعُمْرِيْ لَقَدْ دُفِنَ فِيْ هٰذَا الْبَقِيْعِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْ عُمَرَ فَجَاءَ هَا الرَّسُوْلُ فَقَالَتْ اِنَّ ذٰلِكَ لَا يَضُرُّنِيْ وَلَا يَضِيْقُ عَلَيَّ قَالَ فَادْفِنُوْنِيْ مَعَهُمَا

✦✦ محمد بن عمرو کہتے ہیں: ابوسلمہ اور یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب اور ہمارے دیگر اساتذہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تو آپ نے (اپنے صاحبزادے) عبداللہ سے فرمایا: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر میرا سلام عرض کرواور کہو: عمر کی درخواست ہے کہ اگر آپ کو برا نہ لگے اور آپ کو تکلیف نہ ہوتو میں اپنے دونوں ساتھیوں کے ہمراہ دفن ہونا چاہتا ہوں اور اگر آپ کو تکلیف ہو یا آپ کو برا لگے تو خدا کی قسم! اس بقیع پاک میں ایسے ایسے اصحاب رسول اور امہات المومنین مدفون ہیں جو عمر سے بدر جہا بہتر تھے (تو کوئی بات نہیں میں بھی وہیں مدفون ہو جاؤں گا) حضرت عبداللہ ام المومنین کے پاس آئے، تو ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نہ مجھے کوئی نقصان ہے اور نہ مجھے برا لگے گا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک ہے مجھے ان دونوں (حضرات) کے ساتھ دفن کرنا۔

4520- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ هَانِءٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْقَبْرِ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ مِنْ حُجْرَةِ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَرَاَيْتُ عَلَيْهَا حَصْبَاءَ حَمْرَاءَ

✦✦ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے اندر روضہ اطہر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبریں دیکھی ہیں۔ میں نے ان پر سرخ کنکریاں پڑی ہوئی دیکھی ہیں۔

4521- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَاَ بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْسُفَ الْقَاضِيُّ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُبِضَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ بْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک ۶۳ برس کی عمر میں ہوا۔

4522- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

اِنْ كَانَ عُمَرُ حَصْنًا حَصِينًا يَدْخُلُ الْاِسْلَامُ فِيهِ وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ فَلَمَّا اُصِيبَ عُمَرُ انْثَلَمَ الْحَصْنُ فَالْاِسْلَامُ يَخْرُجُ مِنْهُ وَلَا يَدْخُلُ فِيهِ اِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّهَلًا بِعُمَرَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مضبوط قلعہ تھے جس میں اسلام داخل تو ہو سکتا تھا لیکن نکل نہیں سکتا تھا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو یہ قلعہ ٹوٹ گیا تو اسلام اس سے نکلنے لگ گیا۔ اور اس میں داخل نہ ہوتا تھا۔ جب بھی صالحین کا ذکر ہوتا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان میں سرفہرست ہوتے ہیں۔

4523۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عَلِيًّا دَخَلَ عَلٰى عُمَرَ وَهُوَ مُسَجًّى فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ ثُمَّ قَالَ مَا مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اَلْقَى اللّٰهَ بِمَا فِي صَحِيفَتِهِ مِنْ هٰذَا الْمُسَجّٰى قَالَ الْحَاكِمُ اَخْبَارُ الشُّوْرٰى مَا يَصِحُّ مِنْهَا مَخْرَجُهُ بَعْدَ وَفَاةِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَوْصُوْلَةً بِاَخْبَارِ سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةٍ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کفن میں تھے، آپ نے کہا: اے عمر رضی اللہ عنہ! تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو، پھر فرمایا: اس کفن میں لپٹے ہوئے شخص سے بڑھ کر میں کسی کے بارے میں یہ خواہش نہیں رکھتا ہوں کہ میں اللہ سے اس چیز کے ہمراہ ملاقات کروں جو اس کے نامہ اعمال میں ہے۔

✿✿ امام حاکم کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد مشاورت کے متعلق صحیح احادیث سقیفہ بنی ساعدہ کی اخبار کے ساتھ موصول ہیں۔

4524۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ اِمْلَاءً حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ سُمِعَ صَوْتٌ بِجَبَلِ تُبَالَةَ حِيْنَ قُتِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ شِعْرٌ

لِيَبْكِ عَلَى الْاِسْلَامِ مَنْ كَانَ بَاكِيًا ۔۔۔ فَقَدْ اَوْشَكُوْا هَلْكٰى وَمَا قَدَمَ الْعَهْدُ

وَاَدْبَرَتِ الدُّنْيَا وَاَدْبَرَ خَيْرُهَا ۔۔۔ وَقَدْ مَلَّهَا مَنْ كَانَ يُوْقِنُ بِالْوَعْدِ)

فَنَظَرُوْا فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا

✧✧ مالک بن دینار فرماتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو جبل تبالہ کی جانب سے یہ آواز سنائی دی۔

حاضر ہے اسلام کی خدمت میں جو کوئی رونے والا ہے، بے شک قریب ہے میری ہلاکت اور زمانہ قریب آ گیا ہے۔ اور دنیا پیچھے پلٹ گئی ہے اور اس کی بھلائی بھی لوٹ گئی ہے اور وہ ملال میں ہے جو آخرت پر یقین رکھتا ہے۔

لوگوں نے دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا۔

4525۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ حَدَّثَنَا اَشْهَلُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بْنُ عَوْفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ رَثَتْ عَاتِكَةُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَتْ

عَيْنُ جُودِي بِعَبْرَةٍ وَنَحِيبٍ ... لَا تَمَلِّي عَلَى الْإِمَامِ الصَّلِيب

فَجَعَتْنِي الْمَنُونُ بِالْفَارِسِ الْمُعْـ ... ـلَمِ يَوْمَ الْهَيَاجِ وَالتَّأْنِيب

عِصْمَةِ الدِّينِ وَالْمُعِينِ عَلَى ... الدَّهْرِ وغيثِ الْمَلْهُوفِ وَالْمَكْرُوب

قُلْ لِأَهْلِ الضَّرَّاءِ وَالْبُؤْسِ مُوتُوا ... إِذْ سَقَتْنَا الْمَنُونُ كَأْسَ شُعُوب

وَقَالَتْ عَاتِكَةُ أَيْضًا:

فَجَعَنِي فَيْرُوزُ لَا دَرَّ دَرُّهُ ... بِأَبْيَضَ تَالٍ لِلْكِتَابِ مُنِيب

رَءُوفٍ عَلَى الْأَدْنَى غَلِيظٍ عَلَى الْعِدَى ... أَخِي ثِقَةٍ فِي النَّائِبَاتِ مُجِيب

مَتَى مَا يَقُلْ لَا يَكْذِبُ الْقَوْلَ فِعْلُه ... سَرِيعٌ إِلَى الْخَيْرَاتِ غَيْرُ قَطُوب

حَدِيثُ الثَّوْرِيِّ مُخَرَّجٌ فِي الصَّحِيحَيْنِ لٰكِنِّي قَدْ أَوْرَدْتُّ هَا هُنَا أَحْرُفًا صَحِيحَةَ الْإِسْنَادِ مُفِيدَةً غَرِيبَةً

✧✧ حضرت عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مرثیہ پڑھتے ہوئے کہا ہے:

اے آنکھ! عبرت اور سختی کے ساتھ رو اور برگزیدہ امام پر رونے میں دیر نہ کر۔

مجھے اس شہسوار کی موت نے پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے جو لڑائی اور جنگ کے موقعہ پر دوسروں کو تعلیم دیتا ہے

وہ دین کی عصمت ہے اور زمانے کا مددگار ہے اور غمزدوں اور پریشان حالوں کا مددگار ہے

مصیبت زدوں اور غم کے ماروں سے کہہ دو کہ مر جاؤ، کیونکہ موت نے ہمیں پریشانی کے جام پلائے ہیں۔

اور عاتکہ نے یہ بھی کہا ہے:

مجھے فیروز نے پریشان کر دیا ہے

یہ غریب پر مہربان ہے اور مالداروں پر سخت ہے، ثقہ بھائی ہے اور مصیبت زدوں کی فریاد کو پہنچنے والا ہے۔

یہ جب کوئی بات کہہ دیتا ہے تو اس کا عمل اس کے قول کی تکذیب نہیں کرتا، یہ ماتھے پر شکن ڈالے بغیر نیکیوں کی طرف جلدی کرنے والا ہے۔

4526۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْجَلَّابِ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبِ الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ مَوْلَى غُفْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ عُمَرُ لِأَصْحَابِ الشُّورَى لِلّٰهِ دَرُّهُمْ لَوْ وَلَّوْهَا الْأُصَيْلِعَ كَيْفَ يَحْمِلُهُمْ عَلَى الْحَقِّ وَإِنْ حَمَلَ عَلَى عُنُقِهِ بِالسَّيْفِ قَالَ فَقُلْتُ تَعْلَمُ ذٰلِكَ مِنْهُ وَلَا تُوَلِّيهِ قَالَ إِنْ أَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي وَإِنْ أَتْرُكْ فَقَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي

✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب شوریٰ سے فرمایا: اللہ ان پر رحمت کرے، اگر یہ

(اصلع) کو امیر بنالیں، وہ ہمیشہ حق بات کرے گا اگر چہ اس کی گردن پر تلوار کیوں نہ رکھی ہوئی ہو، ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: آپ جب اس کے بارے میں اتنا کچھ جانتے ہیں تو ان کو خلیفہ نامزد کیوں نہیں کر دیتے؟ آپ نے فرمایا: اگر میں خلیفہ نامزد کروں تو (اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے کیونکہ) اس نے بھی تو خلیفہ نامزد کر ہی دیا تھا جو مجھ سے بہتر تھا اور اگر میں خلیفہ نامزد نہ کروں (تب بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے کیونکہ) اس نے بھی تو خلیفہ نامزد نہیں کیا تھا جو مجھ سے بہتر تھا۔

فَضَائِلُ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ذِي النُّوْرَيْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

امیر المومنین ذی النورین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے فضائل

4527۔ حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمَنْصُورِ، اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يَزِيدَ الرِّيَاحِيُّ، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْخَزَّازُ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجَمَلِ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ، وَلَقَدْ طَاشَ عَقْلِي يَوْمَ قُتِلَ عُثْمَانُ، وَاَنْكَرَتْ نَفْسِي وَجَاءُ وِنِي لِلْبَيْعَةِ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَسْتَحْيِي مِنَ اللّٰهِ اَنْ اُبَايِعَ قَوْمًا قَتَلُوا رَجُلًا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اَسْتَحْيِي مِمَّنْ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ، وَاِنِّي لَاَسْتَحْيِي مِنَ اللّٰهِ اَنْ اُبَايِعَ وَعُثْمَانُ قَتِيلٌ عَلَى الْاَرْضِ لَمْ يُدْفَنْ بَعْدُ، فَانْصَرَفُوا، فَلَمَّا دُفِنَ رَجَعَ النَّاسُ فَسَاَلُونِي الْبَيْعَةَ، فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي مُشْفِقٌ مِمَّا اَقْدَمُ عَلَيْهِ، ثُمَّ جَاءَتْ عَزِيمَةٌ فَبَايَعْتُ، فَلَقَدْ قَالُوا: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَكَاَنَّمَا صُدِعَ قَلْبِي، وَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ خُذْ مِنِّي لِعُثْمَانَ حَتّٰى تَرْضٰى

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے جنگ جمل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے "اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل سے براءت کا اظہار کرتا ہوں، جس دن حضرت عثمان کو شہید کیا گیا، اس دن میری عقل کھوگئی تھی اور یہ عمل مجھے انتہائی ناگوار گزرا تھا، لوگ میرے پاس بیعت کے لئے آئے تھے لیکن میں نے یہ کہہ کر بیعت لینے سے انکار کر دیا "خدا کی قسم! مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسی قوم سے بیعت لینے سے حیاء آتی ہے جنہوں نے ایسے آدمی کو شہید کر ڈالا ہے جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: کیا میں اس سے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔ اور میں ایسے حالات میں بھی بیعت لینے سے اللہ سے حیاء کرتا ہوں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے اور ابھی ان کی تدفین بھی نہیں ہوئی ہے۔ وہ لوگ واپس چلے گئے، جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تدفین ہو چکی تو لوگ دوبارہ میرے پاس آئے اور بیعت لینے کا مطالبہ کیا۔ میں نے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق جو اقدام کیا گیا ہے، میں اس سلسلہ میں بہت ڈر رہا ہوں لیکن پھر عزیمت آ گئی تو میں نے ان سے بیعت لے لی۔ لوگوں نے مجھے "یا امیر المومنین" کہہ کر مخاطب کیا تو لگتا تھا کہ میرا دل پھٹ جائے گا۔ اور میں نے کہا: اے اللہ! تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق مجھ سے مؤاخذہ کر لے حتی کہ تو راضی ہو جائے۔

٭٭ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4528۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ حَدَّثَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسِ بْنِ عَبْدِ مُنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابٍ وَاُمُّ عُثْمَانَ اَرْوَى بِنْتُ كُرَيْزٍ وَاُمُّ اَرْوَى اُمُّ حَكِيمٍ وَهِيَ الْبَيْضَاءُ عَمَّةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اخْتَلَفُوا فِي كُنْيَةِ عُثْمَانَ فَقِيلَ اَبُو عَبْدِ اللهِ وَقِيلَ اَبُو عَمْرٍو

✧✧ ابن شہاب نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نسب یوں بیان کیا ہے۔

عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب'' اور حضرت عثمان کی والدہ کا نام ''اروی بنت کریز'' تھا اور ''ام اروی'' ہی ام حکیم بیضاء ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی کنیت میں اختلاف ہے، بعض کے نزدیک ابوعبداللہ ہے اور بعض کے نزدیک ابوعمرو ہے۔

4529۔ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَسَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمَ بْنَ اِسْمَاعِيلَ الْقَارِءُ يَقُولُ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ سَعِيدٍ الدَّارِمِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ اَبِي شَيْبَةَ يَقُولُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يُكَنَّى اَبَا عَمْرٍو وَاَبَا عَبْدِ اللهِ قُتِلَ فِي ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَّثَلَاثِينَ

✧✧ حضرت ابان بن عثمان (ایک حدیث بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: سمعت اباعبداللہ عثمان بن عفان (میں نے ''ابوعبداللہ'' عثمان بن عفان کو فرماتے سنا ہے) جبکہ ابوبکر بن ابی شیبہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوعمرو'' تھی اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ ذی الحجہ میں ۳۵ ہجری کو شہید کیے گئے۔

4530۔ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى الْاَشْيَبُ حَدَّثَنَا اَبُو هِلَالٍ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قُتِلَ وَهُوَ بْنُ تِسْعِينَ اَوْ ثَمَانٍ وَّثَمَانِينَ

✧✧ قتادہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ۸۸ یا ۹۰ سال کی عمر میں شہید ہوئے۔

4531۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْرَانَ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ قَالَ قُتِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِاثْنَتَيْ عَشَرَةَ بَقِيَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَّثَلَاثِينَ وَكَانَتْ خِلَافَتُهُ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ سَنَةً

✧✧ ابونعیم کہتے ہیں: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ ہجری جمعہ کے دن شہید کیے گئے، آپ کی مدت خلافت ۱۲ سال تھی۔

4532۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي بْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ مَوْلَى شَدَّادُ بْنُ الْهَادِ قَالَ رَاَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعَلَيْهِ

إِزَارٌ عَدَنِيٌّ غَلِيظٌ قِيمَتُهُ اَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ اَوْ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَرِيطَةٌ كُوفِيَّةٌ مُمَشَّقَةٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ طَوِيلُ اللِّحْيَةِ حَسَنُ الْوَجْهِ

✧✧ شداد بن ہاد کے غلام حضرت ابوعبداللہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے دن منبر پر دیکھا آپ پر عدنی چادر تھی جس کی قیمت (زیادہ سے زیادہ) چار یا پانچ درہم ہوگی، اور ایک کوفی چادر تھی وہ بھی پھٹی ہوئی تھی۔ان کا جسم گٹھا ہوا تھا، داڑھی مبارک لمبی تھی اور چہرہ خوبصورت تھا۔

4533۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمِّي، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اَوَّلُ حَجَرٍ حَمَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ حَمَلَ اَبُو بَكْرٍ حَجَرًا آخَرَ، ثُمَّ حَمَلَ عُثْمَانُ حَجَرًا آخَرَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَلا تَرَى اِلَى هَؤُلاءِ كَيْفَ يُسَاعِدُونَكَ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، هَؤُلاءِ الْخُلَفَاءُ مِنْ بَعْدِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاِنَّمَا اشْتُهِرَ بِاِسْنَادٍ وَاهٍ مِنْ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ فَلِذَلِكَ هُجِرَ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مسجد کی تعمیر کیلئے سب سے پہلی اینٹ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھائی، دوسری اینٹ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اٹھائی، پھر حضرت عثمان نے اینٹ اٹھائی، میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ نہیں دیکھ رہے یہ لوگ کس طرح آپ کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے عائشہ! یہ لوگ میرے بعد خلفاء ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔یہ حدیث محمد بن فضیل بن عطیہ کے واسطے سے کمزور سند کے ہمراہ مشہور ہوگئی ہے اسی لئے اس کو چھوڑ دیا گیا ہے۔

4534۔ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ عَشَرَةَ الْمُحَرَّمِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ

✧✧ حضرت مصعب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت ۲۴ ہجری ۱۰ محرم الحرام بروز سوموار کی گئی۔

4535۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَاَ بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ جَاءَتْ بَيْعَةُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا آلُو عَنْ اَعْلانَا ذَا فُوْقٍ

حضرت عبداللہ بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کا موقع آ گیا، عبداللہ کہتے ہیں: لوگوں نے (اس شخص کی بیعت کرنے میں) سستی نہیں کی جو ہم سب سے زیادہ دینی فضل کمال کا مالک ہے۔

4536۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنْبَاَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخٍ، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ

4536–مسند أبي يعلى الموصلي' مسند جابر' حديث1998:

زَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَطَاءٍ الْكَيْخَارَانِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، بَيْنَمَا نَحْنُ فِي بَيْتِ ابْنِ حَشْفَةَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فِيهِمْ اَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَقَالَ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَنْهَضْ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ اِلٰى كُفْئِهِ، فَنَهَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عُثْمَانَ فَاعْتَنَقَهُ، وَقَالَ: اَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے (وہ فرماتے ہیں:) ہم مہاجرین کی ایک جماعت کے ہمراہ ابن حشفہ کے گھر موجود تھے، ان میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت سعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک اپنے کفو (ہمسر) کے ساتھ کھڑا ہو جائے، چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، اور ان سے بغلگیر ہو گئے، اور فرمایا: تم دنیا اور آخرت میں میرے دوست ہو۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4537۔ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، بِالطَّابَرَانِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ اَوْسٍ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِي اَبُو عُبَادَةَ الزُّرَقِيُّ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: شَهِدْتُ عُثْمَانَ يَوْمَ حُصِرَ فِي مَوْضِعِ الْجَنَائِزِ، فَقَالَ: اَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا طَلْحَةُ اَتَذْكُرُ يَوْمَ كُنْتُ اَنَا وَاَنْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَكَانِ كَذَا وَكَذَا، وَلَيْسَ مَعَهُ مِنْ اَصْحَابِهِ غَيْرِي وَغَيْرُكَ، فَقَالَ لَكَ: يَا طَلْحَةُ، اِنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَلَهُ رَفِيقٌ مِنْ اُمَّتِهِ مَعَهُ فِي الْجَنَّةِ، وَاَنَّ عُثْمَانَ رَفِيقِي وَمَعِي فِي الْجَنَّةِ، فَقَالَ طَلْحَةُ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: ثُمَّ انْصَرَفَ طَلْحَةُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زید بن اسلم اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا جنائز کے مقام پر محاصرہ کیا گیا، اس دن میں اُن کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے اللہ کی قسم دے کر فرمایا: اے طلحہ! کیا تمہیں وہ دن یاد ہے؟ جب فلاں فلاں مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ صرف تُو تھا اور میں تھا۔ اور اپنے سوا دوسرا کوئی صحابی اس وقت وہاں موجود نہ تھا۔ اور آپ علیہ السلام نے تمہیں فرمایا تھا: اے طلحہ! ہر نبی کا اس کی امت میں سے ایک دوست ہوتا ہے جو کہ جنت میں بھی اس کے ساتھ ہی ہوگا، اور بے شک میرا دوست عثمان ہے اور یہ جنت میں بھی میرے ساتھ ہوگا۔ حضرت طلحہ نے جواب دیا: جی ہاں۔ پھر حضرت طلحہ واپس چلے گئے۔

4537- الجامع للترمذی' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب' حديث3716: مسند أحمد بن حنبل' مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - ومن أخبار عثمان بن عفان رضي الله عنه' حديث546: البحر الزخار مسند البزار - أسلم' حديث357: مسند أبي يعلى الموصلي' مسند طلحة بن عبيد الله' حديث638:

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4538۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ كُلَيْبَ بْنَ وَائِلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: اَشَهِدَ عُثْمَانُ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَشَهِدَ بَدْرًا، قَالَ: لَا، قَالَ: فَكَانَ مِمَّنِ اسْتَزَلَّهُ الشَّيْطَانُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ: اِنَّ هٰذَا يَزْعُمُ الْاٰنَ اَنَّكَ وَقَعْتَ فِي عُثْمَانَ، قَالَ: كَذٰلِكَ، يَقُولُ: قَالَ: رُدُّوا عَلَيَّ الرَّجُلَ، فَقَالَ: عَقَلْتَ مَا قُلْتُ لَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، سَاَلْتُكَ هَلْ شَهِدَ عُثْمَانُ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ؟ قُلْتَ: لَا، وَسَاَلْتُكَ هَلْ شَهِدَ بَدْرًا؟ فَقُلْتُ: لَا، وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَزَلَّهُ الشَّيْطَانُ؟ فَقُلْتَ: نَعَمْ، فَقَالَ: اَمَّا بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ، فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ، فَقَالَ: اِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِي حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُولِهِ فَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمٍ، وَلَمْ يَضْرِبْ لِاَحَدٍ غَابَ غَيْرَهُ، وَاَمَّا الَّذِينَ تَوَلَّوْا يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ، اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا، وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت حبیب ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: کیا عثمان بیعت رضوان میں شریک تھے؟ انہوں نے کہا: جی نہیں۔ اس نے کہا: وہ جنگِ بدر میں شریک ہوئے تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا: کیا وہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو شیطان نے اپنے بہکاوے میں لے لیا تھا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر وہ شخص اٹھ کر چلا گیا، ایک آدمی نے کہا: اس نے یہ سمجھا ہے کہ آپ بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مخالف ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ ایسے ہی کہہ رہا ہوگا۔ فرمایا: اس آدمی کو میرے پاس واپس بلاؤ (جب وہ واپس آیا تو) آپ نے فرمایا: میں نے تجھے جو کچھ کہا تھا تم وہ سمجھ گئے تھے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ کیا حضرت عثمان بیعت رضوان میں شریک تھے؟ آپ نے کہا: جی نہیں۔ میں نے آپ سے پوچھا کہ کیا وہ جنگِ بدر میں شریک ہوئے تھے؟ آپ نے کہا: نہیں۔ میں نے آپ سے پوچھا کہ کیا وہ ان لوگوں میں سے تھے جن کو شیطان نے اپنے بہکاوے میں لے لیا تھا؟ آپ نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: جہاں تک بیعت رضوان کا تعلق ہے تو (اصل بات یہ ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ''عثمان اللہ اور اس کے رسول کے کام سے گئے ہوئے ہیں۔ تو آپ نے ان کے لئے حصہ بھی رکھا۔ حالانکہ آپ کے علاوہ دوسرے ایسے کسی بھی آدمی کے لئے آپ نے حصہ نہیں رکھا جو وہاں غیر حاضر تھا۔ اور باقی رہی بات جنگ بدر کے موقع پر غیر حاضری کی (تو ان کو معاف کر دیا گیا تھا جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے)

اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا (ال عمران:155)

''انہیں شیطان ہی نے لغزش دی ان کے بعض اعمال کے باعث اور بے شک اللہ نے انہیں معاف فرما دیا، بے شک اللہ بخشنے والا، حلم والا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4539- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْاَشْعَثِ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَاتَ يَوْمٍ تَهْجُمُونَ عَلٰى رَجُلٍ مُعْتَجِرٍ بِبُرْدَةٍ يُبَايِعُ النَّاسَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَهَجَمْتُ عَلٰى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَهُوَ مُعْتَجِرٌ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ يُبَايِعُ النَّاسَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دن تم ایسے آدمی کے پاس اچانک جاؤ گے جو چادر کو بطور عمامہ باندھے ہوئے ہوگا اور لوگوں سے بیعت لے رہا ہوگا، وہ جنتی شخص ہوگا۔ میں اچانک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو وہ ایک منقش چادر کا عمامہ باندھے ہوئے، لوگوں سے بیعت لے رہے تھے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4540- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ اَبِي الدُّمَيْكِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفِي الْجَنَّةِ بَرْقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّ عُثْمَانَ لَيَتَحَوَّلُ مِنْ مَنْزِلٍ اِلٰى مَنْزِلٍ فَتَبْرُقُ لَهُ الْجَنَّةُ اِنْ كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ هٰذَا حَفِظَهُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ فَاِنَّهُ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا جنت میں بجلی چمکے گی؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے، بے شک عثمان ایک منزل سے دوسری میں منتقل ہوگا، تو جنت اس کے لئے روشن کی جائے گی۔

❀❀ اگر یہ حسین بن عبید اللہ، عبدالعزیز بن ابی حازم سے روایات حفظ کرتا ہے تو یہ حدیث شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4541- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُوسَى، وَمُحَمَّدٌ، وَاِبْرَاهِيمُ، بنو عقبة، قَالُوا: حَدَّثَنَا اَبُو اُمِّنَا اَبُو حَسَنَةَ، قَالَ: شَهِدْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ وَعُثْمَانُ مَحْصُورٌ فِي الدَّارِ، وَاسْتَاْذَنْتُهُ فِي الْكَلَامِ، فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ وَاخْتِلَافٌ، اَوِ اخْتِلَافٌ وَفِتْنَةٌ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَمَا تَاْمُرُنَا؟ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْاَمِيرِ وَاَصْحَابِهِ، وَاَشَارَ اِلٰى عُثْمَانَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوحسنہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ

ہو چکا تھا۔ میں نے ان سے گفتگو کی اجازت مانگی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بولے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب فتنے اوراختلافات یا (شاید اختلاف کا لفظ پہلے اور فتنے کا بعد میں بولتے ہوئے یوں فرمایا) اختلافات اور فتنے ہوں گے۔ ہم نے عرض کی: (ان حالات میں) ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: تم امیر المومنین اوران کے ساتھیوں کی حمایت میں رہنا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4542۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو عَلْقَمَةَ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنِي كَثِيْرُ بْنُ الصَّلْتِ قَالَ اُغْفِيَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ قُتِلَ فِيْهِ فَاسْتَيْقَظَ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ يَّقُوْلَ النَّاسُ تَمَنّٰى عُثْمَانُ الْفِتْنَةَ لَحَدَّثْتُكُمْ قَالَ قُلْنَا اَصْلَحَكَ اللّٰهُ فَحَدِّثْنَا فَلَسْنَا نَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فَقَالَ اِنِّي رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِي هٰذَا فَقَالَ اِنَّكَ شَاهِدٌ مَعَنَا الْجُمُعَةَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت کثیر بن صلت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا، اس دن آپ کو نیند آئی، جب آپ سوکر بیدار ہوئے تو بولے: اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہو کہ لوگ کہیں گے کہ عثمان فتنہ کی تمنا کر رہا ہے تو میں تمہیں ایک بات بتاؤں۔ (حضرت کثیر بن صلت) فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ آپ کے احوال کی اصلاح فرمائے، ہم لوگوں کی طرح باتیں نہیں کریں گے، آپ ہمیں بتائیں کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے ابھی خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپ فرمار ہے تھے: تم جمعہ تک ہم سے آملو گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4543۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي سَهْلَةَ، مَوْلٰى عُثْمَانَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ادْعُ لِي اَوْ لَيْتَ عِنْدِي رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِي، قَالَتْ: قُلْتُ: اَبُو بَكْرٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: عُمَرُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: ابْنُ عَمِّكَ عَلِيٌّ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَعُثْمَانُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَجَاءَ عُثْمَانُ، فَقَالَ: قُوْمِي، قَالَ: فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ اِلَى عُثْمَانَ، وَلَوْنُ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الدَّارِ قُلْنَا: اَلَا تُقَاتِلُ؟ قَالَ: لَا، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيَّ اَمْرًا، فَاَنَا صَابِرٌ نَفْسِي عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس بلاؤ، (یا شاید یہ

فرمایا کہ) کاش میرے پاس میرے اصحاب میں سے ایک آدمی ہوتا۔

ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے کہا: ابوبکر؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔

میں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔

میں نے کہا: آپ کے چچازاد بھائی حضرت علی رضی اللہ عنہ؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔

میں نے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔

پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ آپ نے مجھے وہاں سے اٹھ جانے کا حکم دیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کافی دیر تک) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سرگوشی میں باتیں کرتے رہے اور (ساتھ ہی ساتھ) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا رنگ متغیر ہوتا جارہا تھا، جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو ہم نے ان سے پوچھا: کیا آپ قتال نہیں کریں گے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد لیا ہوا ہے، اس لئے میں صبر اختیار کرتا ہوں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4544۔ اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَیْنِ الْقَاضِی بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِی اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا مُوسَی بْنُ دَاوُدَ الضَّبِّیُّ، حَدَّثَنَا الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِیدِ الزُّبَیْدِیِّ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ: اِنَّ اللّٰهَ مُقَمِّصُكَ قَمِیصًا، فَاِنْ اَرَادَكَ الْمُنَافِقُونَ عَلٰی خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ

هٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحٌ عَالِی الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تجھے ایک قمیص پہنائے گا اگر منافقین وہ قمیص اتروانا چاہیں تو تم اسے نہ اتارنا۔

4544–صحیح ابن حبان 'کتاب إخباره صلی اللہ علیه وسلم عن مناقب الصحابة' ذکر الخبر الدال علی أن عثمان بن عفان عند وقوع الفتن' حدیث7025:سنن ابن ماجه 'المقدمة' باب فی فضائل أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم 'فضل عثمان رضی اللہ عنه' حدیث112:الجامع للترمذی' أبواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم 'باب' حدیث3723:مصنف ابن أبی شیبة 'کتاب الفضائل' ما ذکر فی فضل عثمان بن عفان رضی اللہ عنه' حدیث31407:مصنف ابن أبی شیبة 'کتاب الفتن' ما ذکر فی عثمان' حدیث36967:مشکل الآثار للطحاوی 'باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیه' حدیث4628:مسند أحمد بن حنبل 'مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار 'حدیث السیدة عائشة رضی اللہ عنها' حدیث23725:مسند إسحاق بن راهویه –بقیة أحادیث عن مشیخة' حدیث1591:المعجم الأوسط للطبرانی 'باب العین' من اسمه علی' حدیث3840:

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، عالی الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَقْتَلِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا تذکرہ

وَاَوَّلُ مَا لَا يَسَعُ الْعَالِمُ جَهْلَهُ مِنْ ذٰلِكَ الْوُقُوْفِ عَلَى السَّبَبِ الَّذِى حَدَثَ ذٰلِكَ مِنْهُ وَهُوَ شَانُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِى سَرْحٍ وَهُوَ بْنُ خَالَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَالْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ بْنِ اَبِى مُعَيْطٍ وَهُوَ اَخُوْ عُثْمَانَ لِاُمِّهٖ فَاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِى سَرْحٍ فَاِنَّ الْاَخْبَارَ الصَّحِيْحَةَ نَاطِقَةٌ بِاَنَّهٗ كَانَ كَاتِبًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَهَرَتْ خِيَانَاتُهٗ فِى الْكِتَابَةِ فَعَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ وَلَحِقَ بِاَهْلِ مَكَّةَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاحَ دَمَهٗ يَوْمَ الْفَتْحِ فَلَمْ يَقْتُلْ حَتّٰى جَآءَ بِهٖ عُثْمَانُ وَقَدْ رَاجَعَ الْاِسْلَامَ فَآمَنَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَقَنَ دَمَهٗ

سب سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا وہ سبب ہے جس سے عدم واقفیت کسی عالم کو زیبا نہیں ہے، وہ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کے احوال ہیں۔ جو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خالہ زاد بھائی ہیں۔ ولید بن عقبہ ابن ابی معیط کے احوال۔ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اخیافی (ماں شریک) بھائی ہیں۔ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کے بارے میں صحیح احادیث شاہد ہیں کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب ہوا کرتے تھے۔ پھر کتابت میں ان کی خیانت پکڑی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو معزول کر دیا تو وہ اسلام سے مرتد ہو کر اہل مکہ کے ساتھ جا ملا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر اس کو قتل کرنے کی اجازت دے دی تھی، لیکن اس کو ابھی قتل نہیں کیا گیا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس کو لے کر (حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں) حاضر ہوئے، اس نے دوبارہ اسلام کی طرف رجوع کر لیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو امان دے دی تھی اور اس کے قتل سے منع فرما دیا تھا۔

4545- فَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْاَصْبَهَانِىُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ اِسْمُ اَبِى سَرْحٍ اَلْحِسَامُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ الْحَاكِمُ وَلَمَّا اسْتَوْلٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ عَلٰى مِصْرَ اَعْقَبَ وَمِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ سَوَادِ السَّرْحِىُّ صَاحِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ وَاَمَّا الْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ بْنِ اَبِى مُعَيْطٍ فَاِنَّهٗ وُلِدَ فِى حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَحُمِلَ اِلَيْهِ فَحَرَمَ بَرَكَتَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ محمد بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ابو سرح کا نام ''الحسام بن الحارث بن حبیب بن خزیمہ'' ہے۔ امام حاکم فرماتے ہیں: جب عبداللہ بن سعد کو مصر کا حاکم بنایا گیا تو وہ واپس آ گئے اور ان میں عمرو بن سواد السرحی، عبداللہ بن وہب کا ساتھی بھی تھا اور ولید بن عقبہ بن ابی معیط، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ میں پیدا ہو چکے تھے، ان کو آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا لیکن یہ آپ علیہ السلام کی برکت سے محروم رہے۔

4546۔ حَدَّثَنَا بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْتُهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا فَيَّاضُ بْنُ زُهَيْرٍ الرَّقِّيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْكِلَابِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ جَعَلَ اَهْلُ مَكَّةَ يَاْتُونَ بِصِبْيَانِهِمْ، فَيَمْسَحُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رُءُوسِهِمْ، وَيَدْعُو لَهُمْ، فَخَرَجَ بِي اَبِي اِلَيْهِ، وَاِنِّي مُطَيَّبٌ بِالْخَلُوقِ، فَلَمْ يَمْسَحْ عَلٰى رَاْسِي، وَلَمْ يَمَسَّنِي، وَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّ اُمِّي خَلَّقَتْنِي بِالْخَلُوقِ، فَلَمْ يَمَسَّنِي مِنْ اَجْلِ الْخَلُوقِ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَقَدْ رُوِيَ اَنَّهُ اَسْلَمَ يَوْمَئِذٍ، فَتَقَذَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَمَسَّهُ، وَلَمْ يَدْعُ لَهُ وَالْخَلُوقُ لَا يَمْنَعُ مِنَ الدُّعَاءِ، لَا جُرْمَ اَيْضًا لِطِفْلٍ فِي فِعْلِ غَيْرِهِ، لٰكِنَّهُ مُنِعَ بَرَكَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَابِقِ عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

✧✧ حضرت ولید بن عقبہ فرماتے ہیں: فتح مکہ کے موقع پر اہل مکہ اپنے بچوں کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے، رسول اللہ ﷺ ان کے سر پر ہاتھ رکھ کر ان کے لئے برکت کی دعا فرماتے، میرا والد بھی مجھے لے کر آپ علیہ السلام کی خدمت میں آیا، میں اس وقت خلوق (ایک قسم کی خوشبو، جس کا جزو اعظم زعفران ہوتا ہے) میں بسا ہوا تھا، آپ علیہ السلام نے نہ تو میرے سر پر ہاتھ پھیرا، نہ مجھے چھوا۔ اور اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ میری والدہ نے مجھے خلوق خوشبو لگا دی تھی، اس لئے حضور علیہ السلام نے مجھے ہاتھ نہیں لگایا۔

نوٹ: امام احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں کہ اسی دن سانپ نے ان کو ڈسا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو ہاتھ لگانے سے گریز کیا اور اس کے لئے دعا بھی نہیں فرمائی، اور خلوق کا لگا ہونا دعا کرنے سے مانع نہیں ہے بالخصوص ایک ایسے بچے کیلئے جس پر خلوق بھی کسی اور نے لگایا ہو، اصل بات یہ ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی برکت سے محروم رہے، اللہ کے اس علم کی بناء پر جو اس کے بارے میں اس سے پہلے سے تھا۔ واللہ اعلم

4547۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رَجَاءٍ السِّنْدِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رَشِيدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنِي طَارِقُ بْنُ شِهَابٍ الْاَحْمَسِيُّ قَالَ اسْتَعْمَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ بْنِ اَبِي مُعَيْطٍ وَكَانَ اَخَاهُ لِاُمِّهِ عَلَى الْكُوفَةِ وَاَرْضِهَا وَبِهَا سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ فَقَدِمَ عَلٰى سَعْدٍ فَاَجْلَسَهُ مَعَهُ وَلَا يَعْلَمُ بِعِلْمِهِ ثُمَّ قَالَ اَبَا وَهْبٍ مَا اَقْدَمَكَ قَالَ قَدِمْتُ عَامِلًا قَالَ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ قَالَ عَلٰى عَمَلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِي اَكِسْتَ بَعْدِي اَمْ حَمِقْتُ بَعْدَكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا كِسْتُ بَعْدَكَ وَلَا حَمِقْتَ بَعْدِي وَلٰكِنَّ الْقَوْمَ اسْتَاْثَرُوا عَلَيْكَ بِسُلْطَانِهِمْ فَقَالَ صَدَقْتَ ثُمَّ قَالَ سَعْدٌ حَدَّثَنِي بِحَدِيثِي ضِيَاعٌ وَاشْتَرٰى بِلَحْمِ امْرِءٍ لَوْ شَهِدَ الْيَوْمَ نَاصِرُهُ اَيَا عُمْرَاهُ ضِيَاعَ الشَّرِّ قَالَ الْهَيْثَمُ وَلَمَّا عَزَلَ عُثْمَانُ الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ عَنِ الْكُوفَةِ وَوَلَّاهَا سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ قَالَ الْهَيْثَمُ فَحَدَّثَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَمَّا قَدِمَ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ قَالَ اغْسِلُوا الْمِنْبَرَ لَاَصْعَدَ عَلَيْهِ اَوْ يُطَهَّرُ فَغُسِلَ الْمِنْبَرُ حَتّٰى

صَعِدَ سَعِيْدُ بْنُ الْعَاصِ

✧✧ طارق بن شہاب الاحمسی کا بیان ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو کوفہ کا حاکم مقرر کیا، یہ آپ کے اخیافی بھائی تھے، وہاں پر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تھے، وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، انہوں نے ان کو اپنے پاس بٹھالیا، اور وہ ان کی موجودہ حیثیت سے واقف نہ تھے بولے: اے ابووہب! تم یہاں کیسے آئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں حاکم بن کر آیا ہوں۔ انہوں نے کہا: کس چیز پر؟ اس نے کہا: تمہارے اعمال پر۔ آپ نے کہا: خدا کی قسم! میں نہیں جانتا کہ تو مجھ سے زیادہ ذہین ہے یا میں تجھ سے زیادہ احمق ہوں۔ اس نے کہا: خدا کی قسم! (ایسی بات نہیں ہے) بلکہ لوگوں نے اپنی طاقت کی وجہ سے تجھ پر غلبہ پایا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: تم سچ کہہ رہے ہو، پھر حضرت سعد نے یہ اشعار پڑھے

مجھے ضباع کی حدیث بیان کرو اور اس نے ایک آدمی کا گوشت خریدا، کاشکہ آج اس کا مددگار موجود ہوتا اے عمر ضباع کے شر پر مجھے افسوس ہے۔

ہیثم کہتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ولید بن عقبہ کو کوفہ سے معزول کیا اور ان کی جگہ حضرت سعید بن العاص کو حاکم بنایا تو ہیثم کہتے ہیں: اسماعیل بن ابی خالد نے شعبی کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ جب سعید بن العاص آئے تو انہوں نے کہا: منبر کو دھوؤ تا کہ میں اس پر چڑھوں، تو منبر دھویا گیا تب حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے۔

4548۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ لَقِيطٍ التُّجِيبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ الْاَسَدِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَجَا مِنْ ثَلَاثٍ فَقَدْ نَجَا، قَالُوا: مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَوْتِي، وَقَتْلِ خَلِيفَةٍ مُصْطَبِرٍ بِالْحَقِّ يُعْطِيهِ، وَمِنَ الدَّجَّالِ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن حوالہ الاسدی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تین چیزوں سے بچ گیا وہی نجات یافتہ ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تین چیزیں کیا ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا:

○ میری موت۔

○ حق کے ساتھ صبر کرنے والے خلیفہ کا قتل۔

○ دجال۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4549۔ اَخْبَرَنِي اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِي غَرَزَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ نَاجِيَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ رَحَى الْاِسْلَامِ سَتَدُورُ بَعْدَ خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ، اَوْ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ،

اَوْ سَبْعٍ وَثَلاثِينَ سَنَةً، فَإِنْ يَهْلِكُوا فَسَبِيلُ مَنْ هَلَكَ، وَإِنْ بَقِيَ لَهُمْ دِينُهُمْ يَقُمْ سَبْعِينَ، قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، بِمَا مَضَى اَوْ بِمَا بَقِيَ، قَالَ: لاَ، بَلْ بِمَا بَقِيَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَفِيهِ الْبَيَانُ الْوَاضِحُ لِمَقْتَلِ عُثْمَانَ كَمَا قَدَّمْتُ ذِكْرَهُ مِنْ تَارِيخِ الْمَقْتَلِ سَنَةَ خَمْسٍ وَثَلاثِينَ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اسلام کی چکی ۳۵، ۳۶ یا ۳۷ سال کے بعد گھومے گی۔ (یعنی دین اسلام قائم رہے گا) اس کے بعد اگر یہ ہلاک ہو گئے تو ان کا حشر بھی سابقہ قوموں کی طرح ہوگا اور اگر ان کا دین بچ گیا تو یہ ستر سال تک (بلکہ اس کے بعد بھی) قائم رہے گا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واضح بیان موجود ہے۔ جیسا کہ اس سے پہلے بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے سال کا تذکرہ ہوا تھا کہ وہ ۳۵واں سال ہوگا۔

4550۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ بْنِ اَبِي مُعَيْطِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ اَخَا عُثْمَانَ لِاُمِّهِ وَاُمُّهُمَا اَرْوٰى بِنْتُ كُرَيْزِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَاُمُّهَا اُمُّ حَكِيمٍ الْبَيْضَاءُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ عَمَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُقْبَةَ بْنَ اَبِي مُعَيْطٍ فِي رُجُوعِهِ وَكَانَ الْوَلِيدُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَكَانَ يُكَنّٰى اَبَا وَهْبٍ

✧✧ حضرت مصعب بن عبداللہ الزبیری رضی اللہ عنہ ولید کا نسب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: الولید بن عقبۃ بن ابی معیط بن عمرو بن امیہ بن عبد شمس''

یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اخیافی بھائی تھے، ان دونوں کی والدہ کا نام اروی بنت کریز بن ربیعہ بن عبد شمس ہے اور اروی کی والدہ ام حکیم البیضاء بنت عبدالمطلب بن عبد مناف، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ ابن ابی معیط کو (مکہ میں) لوٹتے وقت قتل کروا دیا تھا۔ اور ولید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں (جوان) آدمی تھا اور اس کی کنیت ''ابو وہب'' تھی۔

4551۔ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، وَاَبُو الْحَسَنِ الْعَنَزِيُّ قَالاَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُرْجُسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ نِيطَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنِيطَ عُمَرُ بِاَبِي بَكْرٍ، وَنِيطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ، فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا: اَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَمَّا مَا ذُكِرَ مِنْ نَوْطِ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَهُمْ وُلاَةُ هٰذَا الْاَمْرِ الَّذِي بَعَثَ اللّٰهُ بِهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ الدَّارِمِيُّ:

فَسَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ، يَقُوْلُ: مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ بِسَنَدِ هٰذَا الْحَدِيثِ، وَالنَّاسُ يُحَدِّثُونَ بِهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ مُرْسَلًا، إِنَّمَا هُوَ عَمْرُو بْنُ اَبَانَ وَلَمْ يَكُنْ لِاَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ابْنٌ يُقَالُ لَهُ: عَمْرٌو

✦✦ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گزشتہ رات ایک صالح آدمی کوخواب میں دکھایا گیا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملایا گیا ہے اور عمر رضی اللہ عنہ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملایا گیا ہے اور عثمان رضی اللہ عنہ کو عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملایا گیا ہے۔ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے اٹھے تو ہم نے کہا: ''رجل صالح'' سے مراد تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (خود ہی) ہیں اور یہ جو ایک دوسرے کے ہمراہ ملانے کا تذکرہ کیا گیا ہے، اس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کے خلفاء ہیں۔

❁❁ امام دارمی کہتے ہیں: یحییٰ بن معین نے اس حدیث کی سند محمد بن حرب سے بیان کی ہے جبکہ دوسرے لوگ اس کو امام زہری سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ بے شک وہ عمر بن ابان ہے جبکہ ابان بن عثمان کا تو ''عمر'' نامی کوئی بیٹا ہی نہیں تھا۔

4552- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ، عَنْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا، فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِي ثَوْبٍ، فَقَالَ: هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدَى فَقُمْتُ اِلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَاَقْبَلْتُ اِلَيْهِ بِوَجْهِهِ، فَقُلْتُ: هُوَ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتنوں کا تذکرہ کرتے سنا ہے، آپ علیہ السلام نے بیان کیا کہ فتنے بہت قریب ہیں۔ اسی اثناء میں وہاں سے ایک آدمی گزرا جو چادر میں لپٹا ہوا تھا، آپ نے فرمایا: یہ شخص اس ہدایت پر ہوگا۔ تو میں اٹھ کر اس آدمی کے پاس گیا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے آپ کی جانب متوجہ ہو کر پوچھا: یہی ہے وہ شخص؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4553- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ كَثِيرٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: جَاءَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَلْفِ دِينَارٍ حِينَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ، فَفَرَّغَهَا عُثْمَانُ فِي حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا، وَيَقُوْلُ: مَا ضَرَّ عُثْمَانُ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَهَا مِرَارًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جیش العسرہ کی تیاری کے موقع پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک ہزار دینار لے

کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ علیہ السلام کی جھولی میں ڈال دیئے، نبی اکرم ﷺ نے ان کو الٹ پلٹ کرتے ہوئے کئی مرتبہ یہ الفاظ کہے: آج کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ کو کوئی عمل نقصان نہیں دے گا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4554۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلابُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ عُثْمَانَ اَصْبَحَ فَحَدَّثَ، فَقَالَ: اِنِّي رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ اللَّيْلَةَ، فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ، اَفْطِرْ عِنْدَنَا، فَاَصْبَحَ عُثْمَانُ صَائِمًا فَقُتِلَ مِنْ يَوْمِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے صبح کے وقت یہ خواب بیان فرمایا: میں نے خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی ہے آپ نے فرمایا: اے عثمان رضی اللہ عنہ! افطاری ہمارے پاس کرنا، چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس دن روزہ رکھا اور اسی دن آپ کو شہید کر دیا گیا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4555۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ جُبَيْرٍ الْوَرَّاقُ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّحَّانُ الْمُزَنِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمَّا دَنَا مِنْهُ، قَالَ: يَا عُثْمَانُ، تُقْتَلُ وَاَنْتَ تَقْرَاُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، فَتَقَعُ مِنْ دَمِكَ عَلٰى: فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، وَتُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمِيرًا عَلٰى كُلِّ مَخْذُولٍ، يَغْبِطُكَ اَهْلُ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، وَتَشْفَعُ فِي عَدَدِ رَبِيعَةَ وَمُضَرَ قَالَ الْحَاكِمُ: قَدْ ذَكَرْتُ الْاَخْبَارَ الْمَسَانِيدَ فِي هٰذَا الْبَابِ فِي كِتَابِ مَقْتَلِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ اسْتَحْسِنْ ذِكْرَهَا عَنْ آخِرِهَا فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ، فَاِنَّ فِي هٰذَا الْقَدْرِ كِفَايَةٌ، فَاَمَّا الَّذِي ادَّعَتْهُ الْمُبْتَدِعَةُ مِنْ مَعُونَةِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَلٰى قَتْلِهِ، فَاِنَّهُ كَذِبٌ وَزُورٌ فَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْاَخْبَارُ بِخِلَافِهِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں موجود تھا، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ آ گئے، جب وہ حضور علیہ السلام کے قریب ہوئے تو آپ نے فرمایا: اے عثمان! تجھے قتل کیا جائے گا، اس وقت تو سورہ بقرہ کی تلاوت کر رہا ہوگا اور تیرا خون اس آیت

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (البقرة:138)

''عنقریب اللہ تعالیٰ ان کی طرف سے تمہیں کفایت کرے گا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

پر گرے گا۔ اور تجھے قیامت کے دن ہر مظلوم کا امیر بنا کر اٹھایا جائے گا۔ اہل مشرق اور اہل مغرب تجھ پر رشک کریں گے۔ اور تو قبیلہ ربیعہ اور مضر کی تعداد کے برابر لوگوں کی شفاعت کرے گا۔

امام حاکم کہتے ہیں: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے حوالے سے اس باب میں متعدد مسند اخبار ذکر کر دی ہیں اور اس مقام پر تمام روایات کو بالاستیعاب ذکر کرنا ضروری نہیں سمجھتا بلکہ اسی قدر کافی ہے۔ لیکن اہل بدعت نے جو دعویٰ کر رکھا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت میں امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی ملوث تھے، یہ سراسر جھوٹ اور بہتان ہے، اس کے خلاف پر احادیث حدِ تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں۔

4556۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عِيسَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْخَزَّازُ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ السَّدُوسِيُّ، سَمِعَ الْحَسَنَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ، قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجَمَلِ يَقُولُ: كَذَا اللّٰهُمَّ اِنِّي اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ، وَلَقَدْ طَاشَ عَقْلِي يَوْمَ قُتِلَ عُثْمَانُ، وَاَنْكَرْتُ نَفْسِي وَاَرَادُونِي عَلَى الْبَيْعَةِ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَسْتَحْيِي مِنَ اللّٰهِ اَنْ اُبَايِعَ قَوْمًا قَتَلُوا رَجُلًا، قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اَسْتَحْيِي مِمَّنْ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ، وَاِنِّي لَاَسْتَحْيِي مِنَ اللّٰهِ اَنْ اُبَايِعَ وَعُثْمَانُ قَتِيلٌ عَلَى الْاَرْضِ لَمْ يُدْفَنْ بَعْدُ، فَانْصَرَفُوا، فَلَمَّا دُفِنَ رَجَعَ النَّاسُ اِلَيَّ فَسَاَلُونِي الْبَيْعَةَ، فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي مُشْفِقٌ مِمَّا اَقْدَمَ عَلَيْهِ ثُمَّ جَاءَتْ عَزِيمَةٌ، فَبَايَعْتُ، فَلَقَدْ قَالُوا: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَكَاَنَّمَا صُدِعَ قَلْبِي، فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ خُذْ مِنِّي لِعُثْمَانَ حَتّٰى تَرْضَى

حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ جمل کے دن میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یوں کہتے ہوئے سنا ہے" اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون سے براءت کا اظہار کرتا ہوں، جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا، اس دن میری عقل جواب دے گئی تھی، اور یہ خبر مجھے بہت ناگوار گذری، لوگوں نے میری بیعت کرنا چاہی تھی، لیکن میں نے کہا: خدا کی قسم! مجھے اللہ سے حیاء آتی ہے کہ اس قوم سے بیعت لوں جنہوں نے اس شخص کو شہید کر ڈالا ہے جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ میں اس آدمی سے حیاء نہ کروں جس سے ملائکہ بھی حیاء کرتے ہیں، مجھے اللہ سے حیاء آتی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے پڑے ہیں، ابھی ان کی تدفین بھی نہیں ہوئی، اور لوگ میری بیعت کریں، چنانچہ لوگ واپس چلے گئے، جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تدفین ہو چکی، تو لوگ دوبارہ میرے پاس آئے، پھر بیعت لینے کا مطالبہ شروع کر دیا، میں نے کہا: اے اللہ! میں اس اقدام پر بھی ڈر رہا ہوں، پھر عزیمت آئی تو میں نے بیعت لے لی، جب لوگوں نے مجھے یا امیر المومنین کہہ کر پکارا تو مجھے یوں لگ رہا تھا جیسے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا تو میں نے کہا: اے اللہ! تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں مجھ سے مواخذہ کر لے حتی کہ تو راضی ہو جائے۔

4557۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا بَشَّارُ بْنُ مُوسَى الْخَفَّافُ حَدَّثَنَا الْحَاطِبِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْجَمَلِ خَرَجْتُ اَنْظُرُ فِي

الْقَتْلٰى قَالَ فَقَامَ عَلِيٌّ وَّالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ وَّزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ يَدُوْرُوْنَ فِي الْقَتْلٰى قَالَ فَاَبْصَرَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَتِيْلًا مَكْبُوْبًا عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَلَّبَهٗ عَلٰى قَفَاهُ ثُمَّ صَرَخَ ثُمَّ قَالَ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ فَرَخَ قُرَيْشٌ وَاللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْهُ مَنْ هُوَ يَا بُنَيَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ شَابًّا صَالِحًا ثُمَّ قَعَدَ كَئِيْبًا حَزِيْنًا فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ يَا اَبَتِ قَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا الْمَسِيْرِ فَغَلَبَكَ عَلٰى رَاْيِكَ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ قَالَ قَدْ كَانَ ذَاكَ يَا بُنَيَّ وَلَوَدِدْتُ اَنِّي مِتُّ قَبْلَ هٰذَا بِعِشْرِيْنَ سَنَةً قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاطِبٍ فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّا قَادِمُوْنَ الْمَدِيْنَةَ وَالنَّاسُ سَائِلُوْنَا عَنْ عُثْمَانَ فَمَاذَا تَقُوْلُ فِيْهِ قَالَ فَتَكَلَّمَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ فَقَالَا وَقَالَا فَقَالَ لَهُمَا عَلِيٌّ يَا عَمَّارُ وَيَا مُحَمَّدُ تَقُوْلَانِ اَنَّ عُثْمَانَ اسْتَاْثَرَ وَاَسَاءَ الْاِمْرَةَ وَعَاقَبْتُمْ وَاللّٰهِ فَاَسَاْتُمُ الْعُقُوْبَةَ وَسَتَقْدِمُوْنَ عَلٰى حُكْمٍ عَدْلٍ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاطِبٍ اِذَا قَدِمْتَ الْمَدِيْنَةَ وَسُئِلْتَ عَنْ عُثْمَانَ فَقُلْ كَانَ وَاللّٰهِ مِنَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَآمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَاَحْسَنُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن محمد اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں: جنگ جمل کے موقع پر میں مقتولین کو دیکھنے کے لئے نکلا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، حضرت محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ، اور حضرت زید بن صوحان رضی اللہ عنہ بھی مقتولین میں گھوم رہے تھے۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ایک مقتول کو دیکھا جو منہ کے بل جھکا ہوا تھا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اس کو سیدھا کیا تو ان چیخ نکل گئی، پھر انہوں نے ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھا اور کہا: قریش خوش ہیں، خدا کی قسم! آپ کے والد نے پوچھا: اے بیٹے! یہ کون ہے؟ حضرت حسن نے جواباً کہا: یہ محمد بن طلحہ بن عبید اللہ ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھا اور کہا: خدا کی قسم! یہ تو بہت نیک نوجوان تھا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ غمزدہ ہوکر جھک کر بیٹھ گئے، حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: ابا جان! میں آپ کو اس سفر سے مسلسل روکتا رہا لیکن آپ پر فلاں فلاں لوگوں کی رائے غالب آ گئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے میرے بیٹے! (اگر مجھے پتا ہوتا کہ) معاملہ یہ ہوگا تو میں آج سے ۲۰ سال پہلے مرجانے کی تمنا کرتا۔

محمد بن حاطب کہتے ہیں: میں کھڑا ہوا اور عرض کی: اے امیر المومنین! ہم لوگ مدینہ منورہ جارہے ہیں، لوگ ہم سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھیں گے تو (ہم ان کو کیا جواب دیں؟) آپ اس سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں؟ تو حضرت عمار بن یاسر اور محمد بن ابی بکر نے ان کو بہت کچھ ہدایات دینا شروع کردیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اے عمار! اور اے محمد! تم یہ کہتے ہو کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے امور سلطنت بگاڑ دیئے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کو وفات دے دی ہے۔ اور اب تم ان کے پیچھے آرہے ہو، خدا کی قسم! تمہیں بری سزا ملے گی، اور عنقریب تم ایک عادل حاکم کے سامنے پیش کئے جاؤ گے، وہ تمہارے درمیان عدل وانصاف پر مبنی فیصلہ فرمائے گا۔ پھر آپ نے فرمایا: اے محمد بن حاطب! جب تم مدینہ منورہ پہنچو اور لوگ تم سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھیں تو تم کہنا: خدا کی قسم! وہ ان لوگوں میں سے تھے جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک عمل کئے، پھر تقویٰ اختیار کیا اور ایمان لائے پھر تقویٰ اختیار کیا اور اچھے اعمال کئے اور اللہ اچھے عمل کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔ اور مومنوں کو اللہ

ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے۔

4558۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيْلِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ الْخِطْمِيُّ الْقَاضِيُّ بِالرَّيِّ حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ سَوَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُفْيَانَ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ يَوْمَ الْجَمَلِ فَقَالَ اَيْنَ مَرُوْحِيُّ الْقَوْمِ قَالَ قُلْنَا هُمْ صَرْعٰى حَوْلَ الْجَمَلِ قَالَ فَقَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ هٰذِهِ الْاِمَارَةَ لَمْ يَعْهَدْ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا عَهْدًا يَتَّبِعُ اَثَرَهُ وَلٰكِنَّا رَاَيْنَاهَا تِلْقَاءَ اَنْفُسِنَا اسْتَخْلَفَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَقَامَ وَاسْتَقَامَ ثُمَّ اسْتَخْلَفَ عُمَرُ فَاَقَامَ وَاسْتَقَامَ ثُمَّ ضَرَبَ الدَّهْرُ بِجِرَانِهِ

✧✧ حضرت عمرو بن سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دن خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: قوم کے چست و چالاک گھوڑے آج کہاں ہیں؟ ہم نے جواباً کہا: وہ جمل کے اردگرد مرے پڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اما بعد اس امارت کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے عہد نہیں لیا تا کہ ہم اس کی پیروی کرتے رہتے۔ بلکہ اس کو ہم نے خود اپنی رائے سے چلایا ہے۔ ہم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا، وہ قائم و دائم رہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا، وہ بھی قائم و دائم رہے، پھر اختلافات شروع ہو گئے۔

4559۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْخَضِرُ بْنُ اَبَانٍ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ شَهِدَ مَعَ عَلِيٍّ صِفِّيْنَ ثَمَانُوْنَ بَدْرِيًّا وَّخَمْسُوْنَ وَمِائَتَانِ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

✧✧ حکم بیان کرتے ہیں: جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ۸۰ بدری صحابہ کرام اور ۲۵۰ ان صحابہ کرام نے شرکت کی جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔

4560۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْخَضِرُ بْنُ اَبَانٍ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْرَائِيْلَ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ شَهِدَ مَعَ عَلِيٍّ صِفِّيْنَ الخ

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ بھی حکم کا سابقہ بیان منقول ہے۔

4561۔ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ اَبِيْ حَامِدٍ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، سَمِعْتُ كَثِيْرًا اَبَا النَّضْرِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ، يَقُوْلُ: انْطَلَقْتُ اِلٰى حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ لَيَالِيَ سَارَ النَّاسُ اِلٰى عُثْمَانَ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ مَا فَعَلَ قَوْمُكَ؟ قَالَ: عَنْ اَيِّ حَالِهِمْ تَسْاَلُ؟ قَالَ: مَنْ خَرَجَ مِنْهُمْ اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ، فَسَمَّيْتُ لَهُ رِجَالًا مِمَّنْ خَرَجَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ، وَاسْتَذَلَّ الْاِمَارَةَ، لَقِيَ اللّٰهَ وَلَا حُجَّةَ لَهُ عِنْدَهُ

✧✧ حضرت ربعی بن حراش فرماتے ہیں: جن راتوں میں لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی دیوار پھاند کر اندر گئے تھے، میں اس موقع پر مدائن میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، انہوں نے مجھ سے کہا: اے بیٹے! تمہاری قوم نے یہ کیا کیا؟ انہوں نے پوچھا: آپ ان کے کس حال کے بارے میں دریافت فرما رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ان میں سے کس شخص نے بغاوت کی ہے؟ میں

نے خروج کرنے والوں کا نام بتایا تو آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جماعت سے جدا ہوا اور امارت کو بدلنا چاہے، وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کے پاس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرنے کے لئے کوئی حجت نہ ہوگی۔

4562۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ الصَّنَابِحِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ سَمِعْتُ مَيْمُوْنَ بْنَ مِهْرَانَ يَذْكُرُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا يَسُرُّنِيْ اِنْ اَخَذْتُ سَيْفِي فِي قَتْلِ عُثْمَانَ وَاَنَّ لِيَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

✧✧ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کیلئے تلوار اٹھانے کے صلہ میں اگر مجھے دنیا ومافیہا بھی ملیں، تب بھی میں یہ کام نہ کروں۔

4563۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُمِّيُّ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْخَوَرْنَقِ وَهُوَ عَلٰى سَرِيْرِهٖ وَعِنْدَهٗ اَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ فَقَالَ اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ اَكُوْنَ اَنَا وَاَبُوْكَ مِنَ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِيْنَ

✧✧ ہارون بن عنترہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خورنق میں دیکھا، وہ اپنے تخت پر بیٹھے ہوئے تھے، اور ان کے پاس حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ موجود تھے، آپ نے فرمایا: میں امید رکھتا ہوں کہ میں اور تمہارے والد ان لوگوں میں سے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِيْنَ (الحجر: 47)

''اور ہم نے ان کے سینوں میں جو کچھ کینے تھے سب کھینچ لئے آپس میں بھائی ہیں تختوں پر روبرو بیٹھے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

4564۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيُّ بِالسَّاوَةِ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَغْرَاءَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ بْنِ بَشَّارٍ يَذْكُرُ عَنْ شُيُوْخِهٖ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ اَبِي سُفْيَانَ زَوْجَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَّهَتْ رَسُوْلًا اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَبِيْعَةَ اَخِي عَيَّاشِ بْنِ اَبِي رَبِيْعَةَ يُخْبِرُهٗ بِقَتْلِ عُثْمَانَ وَوَجَّهَتْ اِلَيْهِ بِقَمِيْصِهِ الَّذِي قُتِلَ فِيْهِ وَاَثْوَابُهٗ مُضَرَّجَاتٌ بِدَمِهٖ فَلَمَّا وَرَدَ عَلَيْهِ الرَّسُوْلُ خَرَجَ اِلَى النَّاسِ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَاَخْبَرَهُمْ بِقَتْلِهٖ وَنَشَرَ قَمِيْصَهٗ عَلَى الْمِنْبَرِ وَبَكٰى وَبَكَى النَّاسُ مَعَهٗ وَاَنْشَاَ يَقُوْلُ:

اَتَانِي اَمْرٌ فِيْهِ لِلنَّاسِ غُمَّةٌ ... وَفِيْهِ بُكَاءٌ لِلْعُيُوْنِ طَوِيْلُ

وَفِيْهِ مَتَاعٌ لِلْحَيَاةِ بِذِلَّةٍ ... وَفِيْهِ اجْتِدَاعٌ لِلْاُنُوْفِ اَصِيْلُ

مُصَابُ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، وَهٰذِهٖ يُعَادُ لَهَا شُمُّ الْجِبَالِ تَزُولُ

تَدَاعَتْ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ عُصْبَةٌ فَرِيقَانِ مِنْهُمْ قَاتِلٌ وَخَذُولُ

سَاَبْكِي اَبَا عَمْرٍو بِكُلِّ مُهَنَّدٍ وَبِيضٍ لَهَا فِي الدَّارِعِينَ هَلِيلُ

وَلَا نَوْمَ حَتّٰى يُشْجَنَ الْقَوْمُ بِالْقَنَا وَيَشْفَى مِنَ الْقَوْمِ الْغُوَاةِ غَلِيل

وَلَسْتُ مُقِيمًا مَا حَيِيتُ بِبَلْدَةٍ اَجُرُّ بِهَا ذَيْلًا، وَاَنْتَ قَتِيل

قَالَ فَخَرَجَ بِمَنْ كَانَ مَعَهُ فَلَمَّا قَرُبَ مِنْ مَكَّةَ سَقَطَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَمَاتَ

✧✧ محمد بن اسحاق بن بشار اپنے شیوخ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان، رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ نے عیاش بن ابی ربیعہ کے بھائی عبداللہ ابن ابی ربیعہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر پہنچانے کے لئے، ان کی جانب ایک قاصد بھیجا اوران کو وہ قمیص بھی بھیجی، جس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تھا اور آپ کے کپڑے خون سے لت پت تھے۔ جب قاصد ان کے پاس پہنچا تو وہ لوگوں کی طرف نکل آئے اور منبر پر چڑھ کر لوگوں کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر سنائی اوران کی قمیص منبر پر پھیلا دی اور رونے لگ گئے اور آپ کے ساتھ تمام لوگوں میں آہ وبکا شروع ہوگئی اور آپ نے درج ذیل اشعار کہے:

○ میرے پاس ایسی خبر آئی ہے جو لوگوں کے لئے غم وحزن کا باعث ہے اور جس میں طویل رونا دھونا شامل ہے۔

○ اس میں زندگی کا سامان ہے ذلت کے ساتھ اور ناک کا کٹنا ہے اور غالب رائے والے شریف النسل لوگ ہیں۔

○ امیرالمومنین کا قتل، یہ ایک ایسا حادثہ ہے جس پر پہاڑوں کی بلندیاں بھی لرزہ براندام ہیں۔

○ . . نہ میں ان پر ایک جماعت نے قاتلانہ حملہ کیا ہے، اس جماعت میں دو طرح کے لوگ ہیں، کچھ قاتل اور کچھ ذلیل۔

○ میں ابوعمرو پر روؤں گا ہر چمکدار، اور ایسی تیز تلوار کے ساتھ جس سے بہت کم زرہ پوش بچ سکتے ہیں۔

○ اور اس وقت تک آرام نہیں کروں گا جب تک باغیوں کو گرفتار نہ کرلیا جائے اور سرکش قوم سے، اُن کے قصاص کے طلبگاروں کی آرزو پوری ہو۔

○ . . میں زندگی بھر اس شہر میں نہیں رہوں گا، یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں وہاں پر رہوں جہاں تمہیں شہید کیا گیا۔

یہ کہہ کر آپ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ روانہ ہوگئے جب آپ مکہ کے قریب پہنچے تو اپنی سواری سے گر گئے اور فوت ہوگئے۔

4565 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَبِي الْاَحْوَصِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْبَلْخِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَغْرَاءَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ مَرَاثِي عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَحْسَنَ مِنْ قَوْلِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ

فكف يديه ثم أغلق بابه وأيقن إن الله ليس بغافل

وقال لأهل الدار لا تقتلوهم عفا الله عن كل امرء لم يقاتل

فكيف رأيت الله صب عليهم العداوة والبغضاء بعد التواصل

وكيف رأيت الخير أدبر بعده عن الناس إدبار الرياح الحوافل

✦✦ شعبی کہتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مرثیہ میں، مَیں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے اشعار سے زیادہ بہتر کچھ نہیں سنا۔

○ انہوں نے اپنے ہاتھوں کو روکا پھر اپنے دروازے کو بند کیا اور ان کو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ غافل نہیں ہے۔

○ اور اہل دار سے فرمایا: تم ان کو قتل مت کرو، اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو معاف فرما دیتا ہے جو قتال نہ کرے۔

○ پس کیسا ہے تو نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے دوستی کے بعد ان میں عداوت اور بغض ڈال دیا

○ اور کیسا ہے تو نے دیکھا کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے لوگوں سے خیر کو اس طرح دور کر دیا جیسے تیز آندھیاں دور کر دیتی ہیں۔

4566۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَسْتَةَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الشَّاذُكُونِيُّ حَدَّثَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ عُثْمَانَ مَا كَانَ عَلٰى فَصِّ خَاتِمِهٖ قَالَ لَقَدْ كَانَ عَلٰى فَصِّ خَاتِمِهٖ مِنْ صِدْقِ نِيَّتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِي سَعِيْدًا وَاَمِتْنِي شَهِيْدًا فَوَاللّٰهِ لَقَدْ عَاشَ سَعِيْدًا وَّمَاتَ شَهِيْدًا

✦✦ حضرت عبید اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کے نگینے پر کیا تحریر تھا؟ آپ نے فرمایا: ان کی انگوٹھی کے نگینے پر ان کی نیت کی سچائی تھی، وہ یہ تھی ''اے اللہ! مجھے سعادت مند زندہ رکھ اور مجھے شہادت کی موت عطا فرما'' خدا کی قسم! انہوں نے سعادت مندی کی زندگی گزاری اور شہادت کی موت پائی۔

4567۔ حَدَّثَنِي اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مَهْرَانَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنُ اَبِي خَالِدٍ عَنْ حُصَيْنٍ الْحَارِثِيِّ قَالَ جَآءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ اِلٰى زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَعُوْدُهٗ وَعِنْدَهٗ قَوْمٌ فَقَالَ عَلِيٌّ اُسْكُنُوْا اَوْ اُسْكُتُوْا فَوَاللّٰهِ لَا تَسْاَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ فَقَالَ زَيْدٌ اُنْشِدُكَ اللّٰهَ اَنْتَ قَتَلْتَ عُثْمَانَ فَاَطْرَقَ عَلٰى سَاعَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَاَ النَّسَمَةَ مَا قَتَلْتُهٗ وَلَا اَمَرْتُ بِقَتْلِهٖ قَالَ هَارُوْنُ وَحَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ رَاَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اُخْرِجَ مِنْ دَارِ عُثْمَانَ جَرِيْحًا

✦✦ حضرت حصین حارثی فرماتے ہیں: حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے ان کے پاس آئے، اس وقت ان کے پاس اور لوگ بھی موجود تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خاموش ہو جاؤ، خدا کی قسم! تم مجھ سے جو سوال بھی کرو گے، میں تمہیں اس کا جواب دوں گا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تجھے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک لمحے کے لئے سر جھکایا پھر بولے: اس ذات کی قسم! جس نے دانہ

پہاڑ اور روح کو پیدا کیا، میں نے ان کو شہید نہیں کیا اور نہ ہی ان کے شہید کرنے کا حکم دیا تھا۔

حضرت قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر سے زخمی حالت میں لایا گیا تھا۔

4568۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْخُرَسَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحِ الْمَدَائِنِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا كِنَانَةُ الْعَدَوِيُّ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ حَاصَرَ عُثْمَانَ قَالَ قُلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِي بَكْرٍ قَتَلَهُ قَالَ لَا قَتَلَهُ جَبَلَةُ بْنُ الْاَيْهَمِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ قَالَ وَقِيلَ قَتَلَهُ كَبِيرَةُ السَّكُونِيُّ فَقُتِلَ فِي الْوَقْتِ وَقِيلَ قَتَلَهُ كِنَانَةُ بْنُ بِشْرِ التُّجِيبِيُّ وَلَعَلَّهُمُ اشْتَرَكُوا فِي قَتْلِهِ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَقَالَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ

اَلَا اِنَّ خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ نَبِيِّهِمْ قَتِيلُ التُّجِيبِيِّ الَّذِي جَاءَ مِنْ مِّصْرَ

يَعْنِي بِالتُّجِيبِيِّ قَاتِلَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

کنانہ عدوی کہتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کرنے والوں میں، مَیں بھی شامل تھا۔ میں نے کہا: محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہما نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں، بلکہ ان کو مصر کے ایک جبلہ بن ایہم نامی آدمی نے شہید کیا تھا۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کو ''کبیرہ السکونی'' نے شہید کیا تھا، لیکن اس وقت وہ خود بھی مارا گیا تھا، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کنانہ بن تجیبی نے شہید کیا تھا۔ اور ہوسکتا ہے آپ کی شہادت میں یہ سب لوگ شریک ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی ان پر لعنت ہو۔ ولید بن عقبہ نے کہا:

خبردار! ان کے نبی کے بعد تمام مخلوقات میں سب سے افضل آدمی، اس تجیبی کے ہاتھوں شہید ہوا جو مصر سے آیا تھا۔

4569۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنِي اَبُو اُسَيْدٍ، اَنَّ لَبِيدَ بْنَ طُفَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ خَطَبَ اِلَى عُمَرَ ابْنَتَهُ، فَرَدَّهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَنْ رَاحَ اِلَيْهِ عُمَرُ قَالَ: يَا عُمَرُ، اَلَا اَدُلُّكَ عَلَى خَتَنٍ خَيْرٍ لَكَ مِنْ عُثْمَانَ، وَاَدُلُّ عُثْمَانَ عَلَى خَيْرٍ لَهُ مِنْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: زَوِّجْنِي ابْنَتَكَ، وَاُزَوِّجُ عُثْمَانَ ابْنَتِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت ربعی بن حراش روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں ان کی صاحبزادی کیلئے پیغام نکاح بھیجا لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکار کردیا۔ یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے عمر! میں تمہیں عثمان رضی اللہ عنہ سے بہتر داماد نہ بتاؤں جو اس کے حق میں تم سب سے زیادہ بہتر ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ نے فرمایا: تم اپنی صاحبزادی بیٹی کا نکاح مجھ سے کردو، میں اپنی صاحبزادی عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دیتا ہوں۔

☆☆ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4570- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُنْدَةَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُسَيَّبِ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اشْتَرَى عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْجَنَّةَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ بَيْعَ الْحَقِّ حَيْثُ حُفِرَ بِئْرُ مَعُوْنَةَ وَحَيْثُ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دو مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت خریدی

○ بئر معونہ کھدوا کر۔

○ جیش العسرہ کی تیاری کروا کر۔

☆☆ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4571- حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ الْقَزَّازُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَرَادَ عَلِيٌّ اَنْ يَّسِيْرَ اِلَى الشَّامِ اِلٰى صِفِّيْنَ وَاجْتَمَعَتِ النَّخْعُ حَتّٰى دَخَلُوْا عَلَى الْاَشْتَرِ بَيْتَهٗ فَقَالَ هَلْ فِي الْبَيْتِ اِلَّا نَخْعِيٌّ قَالُوْا لَا قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ عَمَدَتْ اِلٰى خَيْرِ اَهْلِهَا فَقَتَلُوْهُ يَعْنِي عُثْمَانَ وَاِنَّا قَاتَلْنَا اَهْلَ الْبَصْرَةِ بِبَيْعَةٍ تَاَوَّلْنَا عَنْهُ وَاِنَّكُمْ تَسِيْرُوْنَ اِلٰى قَوْمٍ لَّيْسَ لَنَا عَلَيْهِمْ بَيْعَةٌ فَلْيَنْظُرْ كُلُّ امْرِءٍ اَيْنَ يَضَعُ سَيْفَهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ سَنَدٌ فَاِنَّهٗ مَعْقَدٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ

✧✧ حضرت عمر بن سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شام کی جانب صفین جانے کا ارادہ کیا تو قبیلہ نخع کے کچھ لوگ جمع ہو کر اشتر کی عیادت کرنے اس کے گھر گئے، اشتر نے پوچھا: گھر میں قبیلہ نخع سے تعلق رکھنے والوں کے علاوہ تو کوئی شخص نہیں ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: نہیں۔ تب اشتر نے کہا: ان لوگوں نے اس امت کے سب سے نیک انسان (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کو شہید کر ڈالا ہے، ہم نے اہل بصرہ کے ساتھ معاہدہ ہونے کے باوجود قتال کیا کہ معاہدہ کی وجہ سے تو کوئی تاویل بھی ممکن تھی۔ جبکہ تم لوگ ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو کہ ہمارا ان کے ساتھ کوئی معاہدہ بھی نہیں ہے، اس لئے تم میں ہر شخص اس بات پر غور کر لے کہ وہ اپنی تلوار کہاں رکھے گا۔

اس حدیث کی اگرچہ سند نہیں ہے لیکن یہ معقد اس مقام پر صحیح الاسناد ہے۔

وَمِنْ مَنَاقِبِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِمَّا لَمْ يُخَرِّجَاهُ

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل

4572- سَمِعْتُ الْقَاضِيَ اَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ الْحَسَنِ الْجَرَاحِيَّ وَاَبَا الْحُسَيْنِ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُظَفَّرِ الْحَافِظَ يَقُوْلَانِ سَمِعْنَا اَبَا حَامِدٍ مُحَمَّدَ بْنَ هَارُوْنَ الْحَضْرَمِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَنْصُوْرٍ الطُّوْسِيَّ يَقُوْلُ

سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ مَا جَآءَ لِاَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفَضَائِلِ مَا جَآءَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوْبَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ مَعِيْنٍ يَقُوْلُ اِسْمُ اَبِي طَالِبٍ عَبْدُ مُنَافٍ قَالَ الْحَاكِمُ وَهٰكَذَا ذَكَرَهُ زِيَادُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْاَخْبَارُ بِاَنَّ اَبَا طَالِبٍ كُنْيَتُهُ اِسْمُهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ مَعِيْنٍ يَقُوْلُ اُمُّ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ

✧✧ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کے فضائل میں اتنی احادیث وارد نہیں ہیں جتنی احادیث حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بارے میں ہیں۔

یحییٰ بن معین بیان کرتے ہیں کہ ابوب طالب کا نام ''عبد مناف'' تھا

امام حاکم کہتے ہیں: زیاد بن محمد بن اسحاق نے بھی اسی طرح ذکر کیا ہے اور اس بارے میں روایات حد تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں کہ ابوطالب ان کی کنیت تھی اور ان کی کنیت ہی ان کا نام تھا۔ واللہ اعلم

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھیں۔

4573۔ حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ اَوَّلَ هَاشِمِيَّةٍ وَلَدَتْ مِنْ هَاشِمِيٍّ وَكَانَتْ بِمَحَلٍّ عَظِيْمٍ مِنَ الْاَعْيَانِ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُوُفِّيَتْ فِي حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلّٰى عَلَيْهَا وَكَانَ اسْمُ عَلِيٍّ اَسَدٌ وَلِذٰلِكَ يَقُوْلُ اَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي اُمِّي حَيْدَرَه

✧✧ مصعب بن عبداللہ الزبیری فرماتے ہیں: فاطمہ بنت اسد بن ہاشم وہ پہلی ہاشمی خاتون ہیں جو کسی ہاشمی کے ہاں پیدا ہوئی ہیں۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عظیم الشان سرکاری محل میں رہا کرتی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاۃ طیبہ میں ہی ان کا انتقال ہو گیا تھا۔ آپ علیہ السلام نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام ''اسد'' تھا۔ اسی لئے آپ نے کہا تھا میں وہ ہوں جس کا نام میری ماں نے ''حیدر'' رکھا ہے۔

4574۔ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَدَّادُ الصُّوْفِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيْبٍ الْمَعْمَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ الْبَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ الْقُرَشِيِّ، قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ فَمَرَّ بِنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، وَلَمْ اَرَ هَاشِمِيًّا قَطُّ كَانَ اَعْبَدَ لِلّٰهِ مِنْهُ، فَقَامَ اِلَيْهِ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْنَا، فَقَالَ لَهُ سَعِيْدٌ: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ، اَخْبِرْنَا عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ اُمِّ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَعَمْ، حَدَّثَنِي اَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ يَقُوْلُ: لَمَّا مَاتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ كَفَّنَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَمِيْصِهِ

وَصَلَّى عَلَيْهَا، وَكَبَّرَ عَلَيْهَا سَبْعِينَ تَكْبِيرَةً، وَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا فَجَعَلَ يَوْمِي فِي نَوَاحِي الْقَبْرِ، كَأَنَّهُ يُوَسِّعُهُ وَيُسَوِّي عَلَيْهَا وَخَرَجَ مِنْ قَبْرِهَا وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ، وَحَثَا فِي قَبْرِهَا، فَلَمَّا ذَهَبَ قَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، رَأَيْتُكَ فَعَلْتَ عَلٰى هٰذِهِ الْمَرْاَةِ شَيْئًا لَمْ تَفْعَلْهُ عَلٰى اَحَدٍ، فَقَالَ: يَا عُمَرُ، اِنَّ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ كَانَتْ اُمِّي الَّتِي وَلَدَتْنِي، اِنَّ اَبَا طَالِبٍ كَانَ يَصْنَعُ الصَّنِيعَ، وَتَكُونُ لَهُ الْمَاْدُبَةُ، وَكَانَ يَجْمَعُنَا عَلٰى طَعَامِهِ، فَكَانَتْ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ تُفْضِلُ مِنْهُ كُلِّهِ نَصِيبًا فَاَعُودُ فِيهِ، وَاِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَخْبَرَنِي عَنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ اَنَّهَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاَخْبَرَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَمَرَ سَبْعِينَ اَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّونَ عَلَيْهَا

✧✧ حضرت زبیر بن سعید القرشی فرماتے ہیں: ہم لوگ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ہمارے پاس سے حضرت علی بن حسین گزرے، میں نے اس سے پہلے کبھی کسی ہاشمی کو نہ دیکھا تھا جوان سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار ہو، حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ ان کے احترام میں کھڑے ہو گئے۔ ہم بھی ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے، ہم نے ان کو سلام کیا، انہوں نے ہمیں سلام کا جواب دیا۔ حضرت سعید نے ان سے کہا: اے ابو محمد! آپ ہمیں فاطمہ بنت اسد بن ہاشم، حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی والدہ کے بارے میں کچھ بتائیں۔ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ میرے والد محترم نے مجھے بتایا کہ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب فاطمہ بنت اسد بن ہاشم کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی قمیص میں کفن دیا اور ان کا جنازہ پڑھایا اور ۷۰ تکبیریں پڑھیں۔ اور آپ بذاتِ خود ان کی قبر میں اترے اور قبر میں ارد گرد اس طرح اشارے فرما رہے تھے گویا کہ اس کو کھلا کر رہے ہوں، پھر جب آپ قبر سے باہر نکلے تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ پھر آپ نے ان کی قبر پر مٹی ڈالی، جب آپ وہاں سے تشریف لے آئے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جتنی شفقت آپ نے اس خاتون پر فرمائی ہے، میں نے کسی اور پر آپ کو ایسے شفقت فرماتے نہیں دیکھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے عمر! یہ عورت میری اس ماں کی طرح تھی جس نے مجھے جنم دیا ہے، بے شک ابو طالب کام کاج کیا کرتے تھے اور ان کا دستر خوان ہوتا تھا، یہ عورت اس میں سے بچا کر میرے لئے رکھ لیا کرتی تھی اور دوبارہ مجھے دیا کرتی تھی۔ اور حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو جنتی کر دیا ہے اور مجھے جبرائیل علیہ السلام نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ستر ہزار فرشتوں کو ان کیلئے دعائے مغفرت کیلئے مقرر فرمایا ہے۔

4575۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ، وَاَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ، يَقُولُ: قَالَ مُعَاوِيَةُ لِسَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَسُبَّ ابْنَ اَبِي طَالِبٍ؟ قَالَ: فَقَالَ: لَا اَسُبُّ مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ لَهُ

4575۔صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابۃ رضی اللہ تعالٰی عنہم باب من فضائل علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ حدیث4525:الجامع للترمذی أبواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب حدیث3742:

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَاَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ، قَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: مَا هُنَّ يَا اَبَا اِسْحَاقَ؟ قَالَ: لَا اَسُبُّهُ مَا ذَكَرْتُ حِينَ نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَاَخَذَ عَلِيًّا وَابْنَيْهِ وَفَاطِمَةَ فَاَدْخَلَهُمْ تَحْتَ ثَوْبِهِ، ثُمَّ قَالَ: رَبِّ، اِنَّ هَؤُلاءِ اَهْلُ بَيْتِي، وَلا اَسُبُّهُ مَا ذَكَرْتُ حِينَ خَلَّفَهُ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: خَلَّفْتَنِي مَعَ الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ، قَالَ: اَلا تَرْضَى اَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، اِلَّا اَنَّهُ لا نُبُوَّةَ بَعْدِي، وَلا اَسُبُّهُ مَا ذَكَرْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، وَيَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ، فَتَطَاوَلْنَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَيْنَ عَلِيٌّ؟ قَالُوا: هُوَ اَرْمَدُ، فَقَالَ: ادْعُوهُ، فَدَعَوْهُ فَبَصَقَ فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ اَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَلا وَاللّٰهِ مَا ذَكَرَهُ مُعَاوِيَةُ بِحَرْفٍ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهَذِهِ السِّيَاقَةِ، وَقَدِ اتَّفَقَا جَمِيعًا عَلَى اِخْرَاجِ حَدِيثِ الْمُؤَاخَاةِ وَحَدِيثِ الرَّايَةِ

✧✧ حضرت عامر بن سعد فرماتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا: تم علی ابن ابی طالب کو بُرا بھلا کیوں نہیں کہتے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتیں ارشاد فرمائی ہیں ان کو سوچ کر میں آپ کی سب وشتم سے رُکا رہتا ہوں۔ اوران باتوں میں سے کوئی ایک ہی مجھے مل جائے تو میرے نزدیک یہ سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابواسحاق! وہ تین چیزیں کیا ہیں؟

ابواسحاق نے کہا: میں آپ کو گالی نہیں دیتا کیونکہ مجھے یاد ہے کہ (ایک مرتبہ) جب حضور علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی تو آپ نے حضرت علی، اُن کے دونوں صاحبزادوں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پکڑ کر اپنی چادر میں داخل فرمایا اور کہا: اے میرے رب! یہ میرے اہل بیت ہیں۔

اور میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالی نہیں دیتا کیونکہ مجھے یاد ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو غزوہ تبوک میں شرکت کرنے سے منع فرمادیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بولے: (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری نسبت میرے ساتھ ویسی ہی ہو جیسی نسبت ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی؟ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔

اور میں آپ کو گالی نہیں دیتا کیونکہ مجھے یاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن فرمایا تھا: میں یہ جھنڈا کل اس شخص کو دونگا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔ تو ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہاتھ لمبے کرنے لگے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: علی کہاں ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کو بلاؤ، چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کو بلایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر اپنا لعاب دہن لگایا پھر ان کو جھنڈا عطا فرمایا

تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائی (حضرت عامر بن سعد) فرماتے ہیں: خدا کی قسم! اس کے بعد مدینہ سے نکل جانے تک حضرت معاویہ نے ایک لفظ تک نہیں کہا۔

ﷺ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم دونوں نے مؤاخاۃ والی حدیث اور جھنڈے والی حدیث نقل فرمائی ہے۔

4576- حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْحَنْظَلِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُو قِلابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، وَحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، وَاَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، وَثَنَا اَبُو نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ سَالِمٍ الْمُخَرِّمِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَنَزَلَ غَدِيرَ خُمٍّ اَمَرَ بِدَوْحَاتٍ فَقُمِمْنَ، فَقَالَ: كَاَنِّي قَدْ دُعِيتُ فَاَجَبْتُ، اِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ، كِتَابُ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَعِتْرَتِي، فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِي فِيهِمَا، فَاِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مَوْلَايَ، وَاَنَا مَوْلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ، ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا وَلِيُّهُ، اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُوْلِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِطُوْلِهِ، شَاهِدُهُ حَدِيثُ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ اَيْضًا صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا

✧✧ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس لوٹے اور ''غدیر خم'' کے مقام پر ٹھہرے تو آپ نے بڑے بڑے درختوں کے پاس رک جانے کا حکم دیا تو سب لوگ وہاں رک گئے پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: گویا کہ مجھے بلایا گیا ہے اور میں نے یہ بلاوا قبول کرلیا ہے۔ میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ کتاب اللہ اور اپنی آل۔ اب تم خود سوچ لو کہ ان کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا ہے کیونکہ یہ دونوں کبھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں

4576-صحيح مسلم' كتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم' باب من فضائل على بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث 4530: سنن الدارمي -ومن كتاب فضائل القرآن' باب : فضل من قرأ القرآن' حديث 3257: السنن الكبرى للنسائي' كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار - فضائل على رضي الله عنه' حديث 7882: مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث 1521: السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصلاة' جماع أبواب صفة الصلاة' باب بيان أهل بيته الذين هم آله' حديث 2663: مسند أحمد بن حنبل' أول مسند الكوفيين' حديث زيد بن أرقم' حديث 18870: مسند عبد بن حميد' مسند زيد بن أرقم رضي الله عنه' حديث 266: المعجم الكبير للطبراني' باب الحاء' حسن بن على بن أبي طالب رضي الله عنه' بقية أخبار الحسن بن على رضي الله عنهما' حديث 2616:

گے حتی کہ یہ دونوں اکٹھے حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ میرا مولیٰ ہے اور میں ہر مومن کا مولیٰ ہوں۔ پھر آپ علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر فرمایا: جس کا میں "مولیٰ" ہوں، یہ (علی) اس کا "ولی" (مددگار) ہے۔ اے اللہ! تو اس سے محبت کر جو اس (علی) سے محبت کرے اور تو اس سے دشمنی کر جو اس (علی) سے دشمنی کرے۔ پھر اس کے بعد طویل حدیث بیان فرمائی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس تفصیل کے ہمراہ اس کو نقل نہیں کیا۔

حضرت سلمہ بن کہیل کی حضرت ابوالطفیل کے حوالے سے روایت کردہ درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے اور یہ بھی شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

4577۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَدَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِيُّ، قَالَا: اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا الْاَزْرَقُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْكَرْمَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، عَنِ ابْنِ وَاثِلَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ عِنْدَ شَجَرَاتٍ خَمْسٍ دَوْحَاتٍ عِظَامٍ، فَكَنَسَ النَّاسُ مَا تَحْتَ الشَّجَرَاتِ، ثُمَّ رَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةً فَصَلَّى، ثُمَّ قَامَ خَطِيبًا، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ، وَذَكَرَ وَوَعَظَ، فَقَالَ: مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُوْلَ، ثُمَّ قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا اِنِ اتَّبَعْتُمُوهُمَا، وَهُمَا: كِتَابُ اللّٰهِ، وَاَهْلُ بَيْتِي عِتْرَتِي ثُمَّ قَالَ: اَتَعْلَمُونَ اَنِّي اَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

وَحَدِيثُ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

✦ ✦ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ اور مدینہ کے درمیان پانچ بڑے بڑے درختوں کے قریب ٹھہرے، لوگوں نے درختوں کے نیچے صفائی وغیرہ کر لی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کے وقت تشریف لائے، نماز پڑھائی پھر فرمایا: اے لوگو! میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر تم نے ان کی اتباع کر لی تو تم کبھی بھٹکو گے نہیں۔

- ......کتاب اللہ۔
- ......میری آل۔

پھر آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں مومنوں پر ان کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتا ہوں۔ آپ نے یہ الفاظ تین مرتبہ فرمائے۔ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں "مولیٰ" ہو تو علی بھی اس کا "مولیٰ" ہے۔

✿✿ اور بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

4578۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ

بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ الْغِفَارِيُّ، وَاَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَاَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي غَنِيَّةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ عَلِيٍّ اِلَى الْيَمَنِ فَرَاَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً، فَقَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ عَلِيًّا فَتَنَقَّصْتُهُ، فَرَاَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ، فَقَالَ: يَا بُرَيْدَةُ، اَلَسْتُ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ؟ قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ یمن کی جانب ایک غزوہ میں شریک تھا۔ میں نے آپ کی جانب سے کچھ بدسلوکی محسوس کی۔ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہو رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: اے بریدہ! کیا میں مومنوں کی جانوں پر ان سے بھی زیادہ حق نہیں رکھتا ہوں؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں نہیں؟ تو آپ نے فرمایا: جس کا میں ''مولیٰ'' ہوں، علی بھی اس کا ''مولیٰ'' ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4579- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنِي اَبِي، وَمُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ، عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً، وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَمَضَى عَلِيٌّ فِي السَّرِيَّةِ فَاَصَابَ جَارِيَةً، فَاَنْكَرُوا ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَتَعَاقَدَ اَرْبَعَةٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَقِينَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْنَاهُ بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ، قَالَ عِمْرَانُ: وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ اِذَا قَدِمُوا مِنْ سَفَرٍ بَدَءُوا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرُوا اِلَيْهِ وَسَلَّمُوا عَلَيْهِ، ثُمَّ انْصَرَفُوا اِلٰى رِحَالِهِمْ، فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ اَحَدُ الْاَرْبَعَةِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَمْ تَرَ اَنَّ عَلِيًّا صَنَعَ كَذَا وَكَذَا؟ فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ الثَّانِي، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ الثَّالِثُ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَمْ تَرَ اَنَّ عَلِيًّا صَنَعَ كَذَا وَكَذَا، فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ، اِنَّ عَلِيًّا مِنِّي، وَاَنَا مِنْهُ وَوَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر

مقرر فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ لشکر لے کر روانہ ہو گئے ۔ (اس کے دوران) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک لونڈی سے خلوت کی۔ آپ کے ساتھیوں کو آپ کا یہ عمل ناگوار گزرا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار صحابہ کرام نے آپس میں یہ طے کر لیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچیں گے تو ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کریں گے۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ عادت تھی کہ جب بھی سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دیتے۔ آپ علیہ السلام کی زیارت کر کے، آپ کو سلام کر کے پھر اپنے گھروں میں جاتے۔ جب یہ لشکر واپس آیا تو (حسب عادت) یہ لوگ بھی سلام کے لئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ تو ان چاروں میں سے ایک صحابی اٹھ کر کھڑے ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر توجہ نہ فرمائی۔ پھر دوسرے صحابی نے بھی کھڑے ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ آپ علیہ السلام نے اس پر بھی کوئی توجہ نہ دی۔ پھر تیسرے نے بھی کھڑے ہو کر ان کی طرح شکایت کی۔ آپ علیہ السلام نے ان کو بھی کوئی جواب نہ دیا۔ (حتی کہ) چوتھے صحابی نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وہ شکایت پیش کر دی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی جانب متوجہ ہوئے، اس وقت آپ کے چہرہ اطہر پر ناراضگی کے آثار بالکل واضح تھے۔ آپ نے فرمایا: تم علی کے بارے میں چاہتے کیا ہو؟ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور (علی) ہر مومن کا ولی ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ اِسْلَامِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کا واقعہ

4580- حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَسْلَمَ وَهُوَ بْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ

✧✧ محمد بن اسحاق سے مروی ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ دس سال کی عمر میں اسلام لائے۔

4581- اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ اِسْحَاقَ الْمُزَكِّىْ وَاَبُوْ الْحُسَيْنِ الْحَافِظُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنْبَاَ مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اَسْلَمَ عَلِىٌّ وَهُوَ بْنُ عَشْرٍ اَوْ بْنُ سِتَّ عَشْرَةَ سَنَةً هٰذَا الْاِسْنَادُ اَوْلٰى مِنَ الْاَوَّلِ وَاِنَّمَا قَدَّمْتُ ذٰلِكَ لِاَنِّىْ عَلَوْتُ فِيْهِ

✧✧ قتادہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ”حضرت علی رضی اللہ عنہ دس سال یا سولہ سال کی عمر میں اسلام لائے۔

❁❁ یہ اسناد، پہلی اسناد کی بہ نسبت اولیٰ ہے، تاہم اُس کو پہلے ذکر کیا ہے کیونکہ وہ میری سند عالی ہے۔

4582- حَدَّثَنِىْ اَبُوْ عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الزَّاهِدُ صَاحِبُ ثَعْلَبٍ اِمْلَاءً بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى الْمِصْرِىُّ حَدَّثَنِى الْمُفَضَّلُ بْنُ فُضَالَةَ حَدَّثَنِىْ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لِعَلِىٍّ اَرْبَعُ خِصَالٍ لَيْسَتْ لِاَحَدٍ هُوَ اَوَّلُ عَرَبِىٍّ وَاَعْجَمِىٍّ صَلّٰى

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الَّذِىْ كَانَ لِوَاؤُهُ مَعَهُ فِىْ كُلِّ زَحْفٍ وَالَّذِىْ صَبَرَ مَعَهُ يَوْمَ الْمِهْرَاسِ وَهُوَ الَّذِىْ غَسَلَهُ وَاَدْخَلَهُ قَبْرَهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ میں چار خصوصیات ہیں جو کسی دوسرے میں نہیں پائی جاتیں

(۱) تمام عرب وعجم میں یہ شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سب سے پہلے نماز پڑھی

(۲) ہر جنگ میں جھنڈا (لواء) انہی کے پاس رہا۔

(۳) مہراس کے دن انہوں نے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ صبر کیا۔

(۴) یہی وہ شخص ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا اور لحد میں اتارا تھا۔

4583۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ السُّكَّرِيُّ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ الْعُرَنِيُّ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ الرَّايَةَ اِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ بَدْرٍ، وَهُوَ ابْنُ عِشْرِينَ سَنَةً

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جنگ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا عطا فرمایا تھا، اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر ۲۰ سال تھی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4584۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: انْطَلَقَ اَبُو ذَرٍّ وَنُعَيْمُ ابْنُ عَمِّ اَبِى ذَرٍّ، وَاَنَا مَعَهُمْ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجَبَلِ مُكْتَتِمٌ، فَقَالَ اَبُو ذَرٍّ: يَا مُحَمَّدُ، اَتَيْنَاكَ نَسْمَعُ مَا تَقُوْلُ، وَاِلٰى مَا تَدْعُو، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاِنِّى رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَآمَنَ بِهِ اَبُو ذَرٍّ وَصَاحِبُهُ وَآمَنْتُ بِهِ، وَكَانَ عَلِيٌّ فِى حَاجَةٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَهُ فِيهَا، وَاُوحِىَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الاثْنَيْنِ وَصَلَّى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور ان کے چچازاد بھائی نعیم روانہ ہوئے میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلے تھے۔ آپ ایک پہاڑ میں روپوش تھے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے (آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر) عرض کی: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ کا فرمان اور آپ کی دعوت سننے کے لیے آئے ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس بات کا قائل ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی آپ پر ایمان لے آئے۔ میں بھی آپ پر ایمان لے آیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس

وقت نبی اکرم ﷺ کے کسی کام سے گئے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ہی انہیں بھیجا تھا۔ نبی اکرم ﷺ پر پیر کے دن وحی نازل ہوئی تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منگل کے دن نماز ادا کی تھی (یعنی انہوں نے منگل کے دن اسلام قبول کیا تھا)۔

اس روایت کی سند صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

4585۔ شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنِ الْاَجْلَحِ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حَبَّةَ بْنِ جُوَيْنٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَبَدْتُ اللّٰهَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ سِنِيْنَ قَبْلَ اَنْ يَّعْبُدَهُ اَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

✧✧ حضرت حبہ بن جوین سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس امت کے کسی بھی فرد کے عبادتِ الٰہی شروع کرنے سے پہلے، سات برس تک صرف میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ عبادت کرتا رہا ہوں۔

4586۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ انْطَلَقَ اَبُوْ ذَرٍّ وَنُعَيْمٌ بْنُ عَمِّ اَبِي ذَرٍّ وَاَنَا مَعَهُمْ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجَبَلِ مُكْتَتِمٌ فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ يَا مُحَمَّدُ آتَيْنَاكَ نَسْمَعُ مَا تَقُوْلُ وَاِلٰى مَا تَدْعُوْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ فَآمَنَ بِهِ اَبُوْ ذَرٍّ وَّصَاحِبُهُ وَآمَنْتُ بِهِ وَكَانَ عَلِيٌّ فِي حَاجَةٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَهُ فِيْهَا وَاُوْحِيَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَصَلّٰى عَلِيٌّ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں "حضرت ابوذر اور ان کا چچازاد بھائی نعیم اور میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلے۔ آپ علیہ السلام اس وقت پہاڑ میں چھپے ہوئے تھے۔ حضرت ابوذر نے کہا: اے محمد! ہم آپ کے پاس آئے ہیں تاکہ ہم سن سکیں کہ آپ کیا کہتے ہیں اور کس چیز کی طرف بلاتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کہتا ہوں "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں" تو ہم تینوں آپ پر ایمان لے آئے۔ اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے کسی کام کیلئے گئے ہوئے تھے، آپ نے ان کو کہیں بھیجا تھا، رسول اللہ ﷺ پر پیر کے دن وحی نازل ہوئی اور منگل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4587۔ حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَحْمَسِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بَيْهَسٍ الْمُلَائِيُّ، حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ، عَنْ مُسْلِمٍ الْمُلَائِيِّ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نُبِّئَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، وَاَسْلَمَ عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو پیر کے دن نبوت دی گئی (یعنی آپ کی بعثت ہوئی) ظاہری طور پر۔ (ورنہ آپ تو اس وقت بھی نبی تھے جب آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی کی کشمکش میں تھے) اور حضرت علی رضی اللہ عنہ منگل کے دن اسلام لائے۔

4588- حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى بِنِ حَمَّادٍ الْمَرْثَدِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ صَالِحٍ صَاحِبَ الْمُصَلّٰى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ قُتِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِسَبْعَ عَشَرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ اَرْبَعِيْنَ وَكَانَتْ خَلَافَتُهُ خَمْسُ سِنِيْنَ اِلَّا ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ قَتَلَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُلْجِمٍ الْمُرَادِيُّ وَهُوَ يَوْمَ قُتِلَ بْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً اَوْ اَرْبَعٍ وَّسِتِّيْنَ

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سن ۴۰ ہجری ۱۷ رمضان المبارک جمعۃ المبارک کے دن شہید کیا گیا۔ آپ کی مدتِ خلافت ۴ سال اور ۹ ماہ تھی، عبدالرحمٰن بن ملجم المرادی نے آپ کو شہید کیا۔ اور شہادت کے وقت آپ کی عمر مبارک ۶۳ یا ۶۴ برس تھی۔

4589- سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ الْقَارِءُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ اَبِي شَيْبَةَ يَقُوْلُ وَلِيَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ خَمْسَ سِنِيْنَ وَقُتِلَ سَنَةَ اَرْبَعِيْنَ مِنْ مُهَاجِرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً قُتِلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِلْحَادِيْ وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَمَاتَ يَوْمَ الْاَحَدِ وَدُفِنَ بِالْكُوْفَةِ

✧✧ حضرت ابوبکر بن ابی شیبہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پانچ سال تک خلیفہ رہے اور چالیسویں سن ہجری میں شہید ہوئے، شہادت کے وقت ان کی عمر ۶۳ برس تھی، آپ کو ۲۱ ویں رمضان، جمعہ کے دن زخمی کیا گیا اور ہفتہ کے دن آپ کا انتقال ہو گیا، آپ کو کوفہ میں دفن کیا گیا۔

4590- اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْقَارِئُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، اَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ اَبَا سِنَانٍ الدُّؤَلِيَّ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ عَادَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي شَكْوَى لَهُ اَشْكَاهَا، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: لَقَدْ تَخَوَّفْنَا عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي شَكْوَاكَ هٰذِهِ، فَقَالَ: لٰكِنِّي وَاللّٰهِ مَا تَخَوَّفْتُ عَلٰى نَفْسِي مِنْهُ، لِاَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ، يَقُوْلُ: اِنَّكَ سَتُضْرَبُ ضَرْبَةً هَا هُنَا وَضَرْبَةً هَا هُنَا، وَاَشَارَ اِلٰى صُدْغَيْهِ، فَيَسِيْلُ دَمُهَا حَتّٰى تَخْتَضِبَ لِحْيَتُكَ، وَيَكُوْنُ صَاحِبُهَا اَشْقَاهَا، كَمَا كَانَ عَاقِرُ النَّاقَةِ اَشْقٰى ثَمُوْدَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ابوسنان الدؤلی کا بیان ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ زخمی تھے تو یہ ان کی عیادت کے لئے گئے (ابوسنان کہتے ہیں) میں نے عرض کی: اے امیر المومنین! آپ کی اس زخمی حالت پر ہمیں تو بہت تشویش ہو رہی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن خدا کی قسم! مجھے اپنے اوپر کوئی تشویش نہیں ہے کیونکہ صادق و مصدوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتا دیا تھا کہ تمہیں اس اس مقام پر زخم آئیں گے (یہ کہتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی کنپٹیوں کی جانب اشارہ کیا) پھر وہاں سے خون بہے گا حتی کہ تیری داڑھی رنگین

ہو جائے گی۔ اور مجھے شہید کرنے والا اس امت کا سب سے بڑا بد بخت ہوگا جیسا کہ اونٹنی کی کونچیں کاٹنے والا قومِ ثمود کا سب سے بڑا بد بخت تھا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4591۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ اَبِي الرَّسَامِ عَنِ السَّرِيِّ بْنِ يَحْيٰى عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَدِمْتُ دِمَشْقَ وَاَنَا اُرِيْدُ الْغَزْوَ فَاَتَيْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ لِاُسَلِّمَ عَلَيْهِ فَوَجَدْتُّهُ فِي قُبَّةٍ عَلٰى فَرْشٍ بِقُرْبِ الْقَائِمِ وَتَحْتَهُ سِمَاطَانِ فَسَلَّمْتُ ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ لِي يَا بْنَ شِهَابٍ اَتَعْلَمُ مَا كَانَ فِي بَيْتِ الْمُقَدَّسِ صَبَاحَ قَتْلِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ هَلُمَّ فَقُمْتُ مِنْ وَّرَآءِ النَّاسِ حَتّٰى اَتَيْتُ خَلْفَ الْقُبَّةِ فَحَوَّلَ اِلَيَّ وَجْهَهُ فَاَحْنَا عَلَيَّ فَقَالَ مَا كَانَ فَقُلْتُ لَمْ يَرْفَعْ حَجَرٌ مِّنْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ اِلَّا وُجِدَ تَحْتَهُ دَمٌ فَقَالَ لَمْ يَبْقَ اَحَدٌ يَّعْلَمُ هٰذَا غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ لَا يَسْمَعَنَّ مِنْكَ اَحَدٌ فَمَا حَدَّثْتُ بِهٖ حَتّٰى تُوُفِّيَ

✧✧ ابن شہاب کہتے ہیں: میں جہاد کے ارادے سے دمشق آیا، تو میں عبدالملک کے پاس سلام کرنے کیلئے آیا، وہ اس وقت مینار کے قریب فرش پر بنے ہوئے ایک قبہ میں موجود تھا اور اس کے نیچے لوگوں کی دو قطاریں تھیں۔ میں سلام کر کے بیٹھ گیا۔ اس نے مجھے کہا: اے ابن شہاب: کیا تم جانتے ہو کہ جس دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا، اس دن بیت المقدس کی صورت حال کیا تھی؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ اس نے مجھے اپنے پاس آنے کو کہا: تو میں لوگوں کے پیچھے سے گزرتا ہوا قبہ کی پچھلی جانب آ گیا، اس نے اپنا چہرہ میری طرف کیا اور بہت شفقت کے ساتھ کہنے لگا: کیا صورت حال تھی؟ میں نے کہا: بیت المقدس کی جو بھی اینٹ اٹھا کر دیکھا جاتا اس کے نیچے خون ہی خون ہوتا۔ اس نے کہا: (اس وقت دنیا میں) تیرے اور میرے علاوہ اور کوئی شخص ایسا نہیں بچا جس کو اس بات کا علم ہو، (لیکن اب) تم یہ بات کسی کو بھی بیان مت کرنا۔ چنانچہ عبدالملک کی وفات تک میں نے یہ بات کسی کو نہ بتائی۔

4592۔ اَخْبَرَنِي اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَحْمَسِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ السَّلَمِيُّ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ اسْتُخْلِفَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَمْسٌ وَّثَلَاثِيْنَ وَهُوَ بْنُ ثَمَانٍ وَّخَمْسِيْنَ سَنَةً وَاَشْهَرَ فَلَمَّا حَضَرَ الْمَوْسِمُ سَنَةَ خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ بَعَثَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَلَى الْمَوْسِمِ سَنَةَ خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَسَنَةَ سَبْعٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَسَنَةَ ثَمَانٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَحَضَرَ الْمَوْسِمَ وَتَشَاغَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْقِتَالِ فَاصْطَلَحَ النَّاسُ عَلٰى شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ الْحَجَبِيِّ فَشَهِدَ بِالنَّاسِ فَلَمَّا كَانَ سَنَةَ اَرْبَعِيْنَ قُتِلَ عَلِيٌّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ سَنَةِ اَرْبَعِيْنَ وَهُوَ بْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً قَالَ الْحَاكِمُ فَنَظَرْنَا فَوَجَدْنَا لِهٰذِهِ التَّوَارِيْخِ بُرْهَانًا ظَاهِرًا بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

✧✧ حضرت شرحبیل بن سعد القرشی فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ۳۵ سن ہجری میں خلیفہ بنایا گیا، اس وقت ان کی عمر شریف ۳۸ سال اور کچھ ماہ تھی۔ جب ۳۵ سن ہجری میں حج کا مہینہ آیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو حج پر بھیجا، یونہی ۳۷ اور ۳۸ سن ہجری میں بھی انہی کو بھیجا۔ پھر حج کا موقع آ گیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ جہاد ہی میں مصروف تھے۔ پھر کچھ لوگوں نے حضرت شیبہ بن عثمان حجبی کے ساتھ صلح کی کوششیں کیں۔ آپ نے لوگوں کو اس بات پر گواہ بنایا۔ پھر جب چالیسواں سن ہجری تھا تو اسی سال کے رمضان المبارک کی ۱۷ تاریخ کو آپ کو شہید کر دیا گیا۔ اس وقت آپ کی عمر مبارک ۶۳ برس تھی۔

امام حاکم کہتے ہیں: ہم نے غور و فکر کیا تو ہمیں ان تاریخوں کے واضح صحیح اسناد کے ہمراہ مل گئے۔

4593- حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ نَاجِيَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَدُورُ رَحَى الْإِسْلَامِ عَلٰى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ، اَوْ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ، فَاِنْ يَهْلِكُوا فَسَبِيلُ مَنْ هَلَكَ، وَاِنْ بَقِيَ لَهُمْ دِينُهُمْ فَسَبْعِينَ عَامًا، قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، بِمَا بَقِيَ اَوْ بِمَا مَضَى؟ قَالَ: بِمَا بَقِيَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کی چکی ۳۵ یا ۳۶ سال تک گھومے گی (یعنی یہ دین قائم و دائم رہے گا)۔ پھر اگر یہ لوگ ہلاک ہو گئے تو ان کا حشر ہلاک شدگان والا ہو گا اور اگر ان کا دین باقی رہا تو ستر سال (بلکہ اس کے بعد بھی) رہے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ واقعہ ابھی رونما ہونا ہے یا گزر چکا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ابھی رونما ہونا ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4594- حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ اِمْلَاءً فِي شَعْبَانَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَاَرْبَعِمِئَةٍ، قَالَ: اخْتَلَفَتِ الرِّوَايَاتُ فِي وَقْتِهِ، فَقِيلَ: اَنَّهُ بُويِعَ بَعْدَ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ مِنْ قَتْلِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَقِيلَ بَعْدَ خَمْسٍ، وَقِيلَ بَعْدَ ثَلَاثٍ، وَقِيلَ بُويِعَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، وَقِيلَ بُويِعَ عُقَيْبَ قَتْلِ عُثْمَانَ فِي دَارِ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَحَدِ بَنِي عَمْرِو بْنِ مَبْذُولٍ، وَاَصَحُّ الرِّوَايَاتِ اَنَّهُ امْتَنَعَ عَنِ الْبَيْعَةِ اِلٰى اَنْ دُفِنَ عُثْمَانُ، ثُمَّ بُويِعَ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَاهِرًا، وَكَانَ اَوَّلُ مَنْ بَايَعَهُ طَلْحَةُ، فَقَالَ: هٰذِهِ بَيْعَةٌ تُنْكَثُ

✧✧ امام حاکم ابو عبداللہ الحافظ نے سن ۴۰۲ ہجری میں املاء کرواتے ہوئے فرمایا: آپ کی شہادت کے وقت میں اختلاف ہے۔ بعض نے یہ کہا ہے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے چار دن بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی گئی تھی۔ بعض نے کہا ہے کہ پانچ دن بعد بیعت کی گئی۔ بعض نے کہا: ۳ دن بعد، اور بعض نے کہا ہے کہ ۲۵ ذوالحجہ بروز جمعۃ المبارک کو بیعت کی گئی۔ بعض نے کہا

ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے فوراً بعد عمرو بن محمد الانصاری (جو کہ بنی عمرو بن مبذول کی اولادوں میں سے ایک ہے) کے گھر میں بیعت کی گئی۔ جبکہ سب سے صحیح تر روایت یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تدفین تک بیعت سے انکار کئے رکھا۔ (پھر جب ان کی تدفین ہوگئی تو) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منبر رسول پر بیٹھ کر اعلانیہ بیعت لی۔ اور سب سے پہلے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے بیعت کی تھی۔ اور انہوں نے بیعت کرتے ہوئے کہا تھا۔ یہ بیعت ہے جو توڑ دی جائے گی۔

4595- فَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ دَارِمٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُوْسٰى بْنِ اِسْحَاقَ التَّمِيْمِىُّ حَدَّثَنَا وَضَاحُ بْنُ يَحْيَى النَّهْشَلِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ النَّخْعِىِّ قَالَ لَمَّا بُوْيِعَ عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ وَهُوَ وَاقِفٌ بَيْنَ يَدَىِ الْمِنْبَرِ

اِذَا نَحْنُ بَايَعْنَا عَلِيًّا فَحَسْبُنَا ... اَبُوْ حَسَنٍ مِمَّا نَخَافُ مِنَ الْفِتَنِ

وَجَدْنَاهُ اَوْلَى النَّاسِ بِالنَّاسِ اَنَّهُ ... اَطَبُّ قُرَيْشًا بِالْكِتَابِ وَبِالسُّنَنِ

وَاِنَّ قُرَيْشًا مَا تَشُقُّ غُبَارَهُ ... اِذَا مَا جَرٰى يَوْمًا عَلَى الضُّمْرِ الْبُدْنِ

وَفِيْهِ الَّذِىْ فِيْهِمْ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ ... وَمَا فِيْهِمْ كُلُّ الَّذِىْ فِيْهِ مِنْ حَسَنٍ

✧✧ حضرت اسود بن یزید نخعی فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر شریف پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کی جا رہی تھی تو حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ منبر کے سامنے کھڑے ہوئے درج ذیل اشعار پڑھ رہے تھے۔

○ جب ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی ہے تو ہمیں جن فتنوں کا خدشہ ہے ان کے لئے "ابوحسن" ہمارے لئے کافی ہیں۔

○ ہم نے ان کو لوگوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب پایا ہے اور یہ کتاب اللہ اور سنتِ رسول کے تمام قریش سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

○ اور بے شک قریش کی غبار نہیں چھٹتی جب کبھی وہ لاغر بدن پر چلتے ہیں اور اس میں وہ ہے جس میں تمام بھلائیاں موجود ہیں اور ان میں ایسا کوئی نہیں ہے جس میں تھوڑی بھلائیاں ہوں۔

4596- حَدَّثَنَا اَبُوْ الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِىُّ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَدِىِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِىْ رَاشِدٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ تْ بَيْعَةُ عَلِىٍّ اِلٰى حُذَيْفَةَ قَالَ لَا اُبَايِعُ بَعْدَهُ اِلَّا اَصْعَرَ اَوْ اَبْتَرَ قَالَ الْحَاكِمُ هٰذِهِ الْاَخْبَارُ الْوَارِدَةُ فِىْ بَيْعَةِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ كُلُّهَا صَحِيْحَةٌ مُجْمَعٌ عَلَيْهَا فَاَمَّا قَوْلُ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اَبَا مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِىَّ وَسَعْدَ بْنَ اَبِىْ وَقَّاصٍ وَاَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِىَّ وَمُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِىَّ وَاُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قَعَدُوْا عَنْ بَيْعَتِهِ فَاِنَّ هٰذَا قَوْلُ مَنْ يَجْحَدُ حَقِيْقَةَ تِلْكَ الْاَحْوَالِ فَاَسْمَعِ الْاٰنَ حَقِيْقَتَهَا

✧✧ حضرت ابوراشد فرماتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کا معاملہ حضرت حذیفہ تک پہنچا تو انہوں نے کہا: میں ان کے بعد کسی ٹیڑھے منہ والے یا ناقص شخص کی بیعت نہیں کرونگا۔

۞۞ امام حاکم کہتے ہیں: یہ وہ اخبار ہیں جو امیر المومنین رضی اللہ عنہ کی بیعت کے حوالے سے منقول ہیں۔ یہ تمام کی تمام صحیح ہیں اوران پر اجماع ہے۔ اور جہاں تک تعلق ہے بعض لوگوں کے اس مؤقف کا کہ حضرت عبداللہ بن عمر، ابومسعود انصاری، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت ابوموسیٰ اشعری، حضرت محمد بن مسلمہ انصاری، اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنے سے انکار کر دیا تھا تو یہ بات حقیقتِ حال کو ٹھکرانے کے مترادف ہے۔ آیئے ہم آپ کو حقیقتِ حال سے آگاہ کرتے ہیں۔

4597۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّكُوْنِيُّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِي الصَّيْرَفِيِّ عَنْ اَبِي قُبَيْصَةَ عُمَرَ بْنِ قُبَيْصَةَ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى رَحْلٍ رَثٍّ بِالرَّبْذَةِ وَهُوَ يَقُوْلُ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَا لَكُمَا تَحُنَّانِ حِنِيْنَ الْجَارِيَةِ وَاللّٰهِ لَقَدْ ضَرَبْتُ هٰذَا الْاَمْرَ ظَهْرًا لِبَطْنٍ فَمَا وَجَدْتُ بُدًّا مِنْ قِتَالِ الْقَوْمِ اَوِ الْكُفْرِ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت طارق بن شہاب فرماتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو روئی کے بوسیدہ گالوں کے پالان میں دیکھا وہ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سے فرما رہے تھے: تمہیں کیا ہے؟ تم لڑکیوں کی طرح کیوں رو رہے ہو؟ خدا کی قسم میں نے اس معاملہ میں بہت غور وفکر کیا ہے۔ میرے سامنے دو ہی راستے ہیں

(۱) اس قوم سے جہاد کروں۔

(۲) محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ (دین) کا انکار کردوں۔

4598۔ فَاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَحَدَّثَنَا بِصِحَّةِ حَالِهٖ فِيْهِ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْدِيِّ بْنِ رُسْتَمٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اَبِي حَمْزَةَ الْقُرَشِيِّ حَدَّثَنِي اَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِذْ جَآءَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ حَرَصْتُ اَنْ اَتَسَمَّتَ بِسَمْتِكَ وَاَقْتَدِيَ بِكَ فِي اَمْرِ فُرْقَةِ النَّاسِ وَاَعْتَزِلَ الشَّرَّ مَا اسْتَطَعْتُ وَاِنِّي اَقْرَاُ اٰيَةً مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ مُحْكَمَةً قَدْ اَخَذَتْ بِقَلْبِي فَاَخْبِرْنِي عَنْهَا اَرَاَيْتَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ "وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْ بَغَتْ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰى اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ" اَخْبِرْنِي عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَالَكَ وَلِذٰلِكَ اِنْصَرِفْ عَنِّي فَانْطَلِقْ حَتّٰى تَوَارٰى عَنَّا سَوَادُهٗ وَاَقْبَلَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ مَا وَجَدْتُ فِي نَفْسِي مِنْ شَيْءٍ فِي اَمْرِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ مَا وَجَدْتُ فِي نَفْسِي اَنِّي لَمْ اُقَاتِلْ هٰذِهِ الْفِئَةَ الْبَاغِيَةَ

كَمَا اَمَرَنِى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا بَابٌ كَبِيرٌ قَدْ رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ جَمَاعَةٌ مِّنْ كِبَارِ التَّابِعِينَ وَاِنَّمَا قَدَّمْتُ حَدِيْثَ شُعَيْبِ بْنِ اَبِى حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَاقْتَصَرْتُ عَلَيْهِ لِاَنَّهُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

وَاَمَّا مَا ذُكِرَ مِنْ اِمْسَاكِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْقِتَالِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا موقف

حضرت حمزہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دفعہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ان کے پاس اہل عراق میں سے ایک آدمی آیا اور بولا: اے ابوعبدالرحمٰن! خدا کی قسم! میری یہ خواہش ہے کہ لوگوں میں اس تفرقہ کے وقت میں تمہاری اقتداء کروں اور تمہارے راستے کو اپناؤں۔ اور حتی المقدور میں شر سے بچ کر رہوں اور میں نے قرآن کریم کی ایک محکم آیت میں پڑھا ہے اور اس کو اپنے دل سے اپنایا ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں آپ میری راہنمائی فرمائیں، آپ کا اس آیت، طیبہ کے بارے میں کیا خیال ہے؟

وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْ بَغَتْ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِىْ تَبْغِىْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ (الحجرات: 9)

''اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کراؤ پھر اگر ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس زیادتی والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے تو انصاف کے ساتھ ان میں صلح کرادو اور عدل کرو بے شک عدل والے اللہ کو پیارے ہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

آپ مجھے اس آیت کے بارے میں بتایئے! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے وجہ پوچھی (اور فرمایا) تو یہاں سے پلٹ جا۔ تو وہ شخص واپس چلا گیا حتی کہ وہ ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہماری طرف متوجہ ہو کر بولے: اس آیت کے حوالے سے میں نے اپنی سمجھ کے مطابق جو فیصلہ کیا ہے، وہ یہ ہے کہ میں اس باغی گروہ سے جہاد نہیں کروں گا جیسا کہ میرے اللہ نے مجھے حکم دیا ہے۔

✿✿ یہ باب بہت وسیع ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرنے والے کبار تابعین کی پوری ایک جماعت ہے۔ تاہم میں نے شعیب بن ابی حمزہ کی زہری سے روایت کردہ حدیث مقدم کی ہے اور صرف اسی پر اکتفا کیا ہے کیونکہ وہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

نوٹ: حضرت اسامہ بن زید کے قتال میں شریک نہ ہونے کا ذکر (درج ذیل ہے)

4599۔ فَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ اَبِى حَامِدٍ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ الدَّشْتَكِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِى قَيْسٍ الرَّازِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ اَبِى الشَّعْثَاءِ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَنِى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى

سَرِيَّةٍ فِي أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَاسْتَبَقْنَا أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى الْعَدُوِّ، فَحَمَلْتُ عَلَى رَجُلٍ، فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنْهُ كَبَّرَ، فَطَعَنْتُهُ فَقَتَلْتُهُ، وَرَأَيْتُ أَنَّهُ إِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ لِيُحْرِزَ دَمَهُ، فَلَمَّا رَجَعْنَا سَبَقَنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَا فَارِسَ خَيْرٌ مِنْ فَارِسِكُمْ، إِنَّا اسْتَلْحَقْنَا رَجُلًا فَسَبَقَنِي إِلَيْهِ، فَكَبَّرَ، فَلَمْ يَمْنَعْهُ ذٰلِكَ أَنْ قَتَلَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أُسَامَةُ، مَا صَنَعْتَ الْيَوْمَ؟ فَقُلْتُ: حَمَلْتُ عَلَى رَجُلٍ فَكَبَّرَ، فَرَأَيْتُ أَنَّهُ إِنَّمَا فَعَلَ لِيُحْرِزَ دَمَهُ فَقَتَلْتُهُ، فَقَالَ: كَيْفَ بَعْدَ اللّٰهُ أَكْبَرُ، فَهَلَّا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ فَقُلْتُ مَا قَالَ، فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُ لِي يَوْمَئِذٍ، فَلَا أُقَاتِلُ رَجُلًا يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ مِمَّا نَهَانِي عَنْهُ، حَتّٰى أَلْقَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ

✧✧ حضرت ابوالشعثاء اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ ایک جنگ میں بھیجا، تو میں اور ایک انصاری صحابی دوسرے لوگوں سے پہلے دشمن تک جا پہنچے، میں نے ایک آدمی کا تعاقب کیا، جب میں اس کے قریب پہنچا تو اس نے ''اللہ اکبر'' کا نعرہ بلند کیا۔ لیکن میں نے اس کو نیزہ مار کر قتل کر ڈالا کیونکہ میرا خیال تھا کہ اس نے اپنی جان بچانے کیلئے نعرۂ تکبیر بلند کیا تھا۔ جب ہم اس جنگ سے واپس آئے تو وہ انصاری مجھ سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچ گیا اور اس نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے شہسواروں سے بہتر کوئی شہسوار نہیں ہے۔ ہم ایک آدمی کو اپنے ساتھ ملانا چاہتے تھے لیکن یہ اس کے پاس ہم سے پہلے پہنچ گئے، اُس آدمی نے ''اللہ اکبر'' (بھی) کہا، لیکن اس کے باوجود انہوں نے اس کو قتل کر دیا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اسامہ! تم نے آج یہ کیا کیا؟ میں نے کہا: میں نے ایک آدمی کو قابو میں لیا تو اس نے ''اللہ اکبر'' پکارا۔ میں نے سوچا کہ یہ اپنی جان بچانے کیلئے ''اللہ اکبر'' کا نعرہ لگا رہا ہے، اس لئے میں نے اس کو مار ڈالا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: (تم نے اس کو) اللہ اکبر کہنے کے باوجود (قتل کر دیا) تم نے اس کا دل چیر کر کیوں نہیں دیکھ لیا؟ لیکن میں نے جو عذر پیش کرنا تھا کر دیا۔ اس دن آپ مجھ سے مسلسل یہی فرماتے رہے (کہ تم نے اس کا دل چیر کر کیوں نہیں دیکھ لیا؟) اس لئے میں کسی ایسے آدمی سے نہیں لڑوں گا جو ''اللہ اکبر'' کہنے والا ہو، جس سے لڑنے سے حضور علیہ السلام نے مجھے منع کیا ہے۔ یہاں تک کہ میں آپ علیہ السلام سے جا ملوں۔

4600۔ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ نَصْرٍ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ عَمِّهِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔

وَاَمَّا مَا ذُكِرَ مِنِ اعْتِزَالِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ عَنِ الْقِتَالِ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا قتال سے گریز کا تذکرہ

4601- فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ الْمُلائِيُّ، عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ، وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اِنَّ عَلِيًّا يَقَعُ فِيكَ اِنَّكَ تَخَلَّفْتَ عَنْهُ، فَقَالَ سَعْدٌ: وَاللّٰهِ اِنَّهُ لَرَاْيٌ رَاَيْتُهُ، وَاَخْطَاَ رَاْيِي، اِنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ اُعْطِيَ ثَلَاثًا لَاَنْ اَكُونَ اُعْطِيتُ اِحْدَاهُنَّ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، لَقَدْ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ بَعْدَ حَمْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ: هَلْ تَعْلَمُونَ اَنِّي اَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: اللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ، وَجِيءَ بِهِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَهُوَ اَرْمَدُ مَا يُبْصِرُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي اَرْمَدُ، فَتَفَلَ فِي عَيْنَيْهِ، وَدَعَا لَهُ فَلَمْ يَرْمَدْ حَتّٰى قُتِلَ، وَفُتِحَ عَلَيْهِ خَيْبَرُ، وَاَخْرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّهُ الْعَبَّاسَ وَغَيْرَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ: تُخْرِجُنَا وَنَحْنُ عَصَبَتُكَ وَعُمُومَتُكَ وَتُسْكِنُ عَلِيًّا؟ فَقَالَ: مَا اَنَا اَخْرَجْتُكُمْ وَاَسْكَنْتُهُ، وَلَكِنَّ اللّٰهَ اَخْرَجَكُمْ وَاَسْكَنَهُ وَاَمَّا قِصَّةُ اعْتِزَالِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ الْبَيْعَةِ فَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ اَصْنَعُ اِذَا اخْتَلَفَ الْمُصَلُّونَ؟ قَالَ: تَخْرُجُ بِسَيْفِكَ اِلَى الْحَرَّةِ فَتَضْرِبُهَا بِهِ، ثُمَّ تَدْخُلُ بَيْتَكَ حَتّٰى تَاْتِيَكَ مَنِيَّةٌ قَاضِيَةٌ، اَوْ يَدٌ خَاطِئَةٌ "

✧✧ حضرت خیثمہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ تمہارے بارے میں اچھی رائے نہیں رکھتے کیونکہ تم نے ان کی بیعت نہیں کی۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! یہ صرف میری (ذاتی) رائے تھی، اور میری رائے غلط بھی ہو سکتی ہے۔ تاہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تین ایسی فضیلتیں حاصل ہیں کہ اگر مجھے ان میں سے ایک بھی حاصل ہو تو دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "غدیر خم" کے دن اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے کے بعد ان کے متعلق فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہوں؟

ہم نے کہا: جی ہاں۔

آپ نے فرمایا: اے اللہ! جس کا میں مولیٰ ہوں، علی (بھی) اس کا مولیٰ ہے۔ جو اس سے دوستی رکھے تُو اس سے دوستی کر اور جو اس سے دشمنی رکھے تو اس سے دشمنی کر

(۲) آپ کو غزوہ خیبر کے موقع پر لایا گیا، اس وقت آپ کی آنکھوں میں تکلیف تھی، آپ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھوں میں تکلیف ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن ڈال کر ان کے لئے دعا فرمائی، اس کے بعد شہادت تک کبھی بھی آپ کو آنکھوں کی تکلیف نہیں ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح فرمایا۔

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مسجد سے منتقل ہونے کا حکم دیا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کی، آپ ہمیں یہاں سے منتقل ہونے کا حکم دے رہے ہیں، حالانکہ ہم آپ کے قریبی رشتہ دار اور تمہارے چچا ہیں۔ اور آپ علی کو مسجد ہی میں ٹھہرا رہے ہیں۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہ میں نے تمہیں منتقل کیا ہے اور نہ اس کو ٹھہرایا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں مسجد سے منتقل کیا ہے اور اس کو ٹھہرایا ہے۔

ایک اور سند کے ساتھ حضرت محمد بن مسلمہ کا یہ بیان منقول ہے' میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! جب نمازیوں (یعنی مسلمانوں) کے درمیان اختلاف رونما ہو جائے تو پھر میں کیا کروں؟ نبی اکرم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی تلوار لے کر حرہ (یعنی مدینہ منورہ کے نواح میں موجود پتھریلی زمین) میں جانا اور اپنی تلوار اُس پر مار کر (توڑ دینا)۔ پھر اپنے گھر آ کر بیٹھ جانا یہاں تک کہ تمہیں (طبعی) موت آ جائے یا گناہ گار ہاتھ تم تک پہنچ جائے (یعنی جنگجو لوگ تمہیں قتل کر دیں)۔

4602۔ فَحَدَّثَنَا اَبُوْ الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رَشِيْدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ مَجَالِدٍ وَبْنِ عَيَّاشٍ وَاسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ وَبُوْيِعَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا خَطَبَ اَبُوْ مُوْسٰى وَهُوَ عَلَى الْكُوْفَةِ فَنَهَى النَّاسَ عَنِ الْقِتَالِ وَالدُّخُوْلِ فِي الْفِتْنَةِ فَعَزَلَهُ عَلِيٌّ عَنِ الْكُوْفَةِ مِنْ ذِي قَارٍ وَبَعَثَ اِلَيْهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَعَزَلَاهُ وَاسْتَعْمَلَ قُرْظَةَ بْنُ كَعْبٍ فَلَمْ يَزَلْ عَامِلًا حَتّٰى قَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْبَصْرَةِ بَعْدَ اَشْهُرٍ فَعَزَلَهُ حَيْثُ قَدِمَ فَلَمَّا سَارَ اِلٰى صِفِّيْنَ اسْتَخْلَفَ عُقْبَةَ بْنَ عَمْرٍو اَبَا مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيَّ حَيْثُ قَدِمَ مِنْ صِفِّيْنَ

✧✧ حضرت شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی گئی۔ تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اس وقت کوفہ کے گورنر تھے، آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور اس میں لوگوں کو قتال سے منع کیا اور فتنہ میں شریک ہونے سے روکا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو کوفہ سے ''ذی قار'' سے معزول کر دیا۔ اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو ان کی طرف بھیجا، انہوں نے آ کر حضرت ابوموسیٰ کو معزول کر دیا اور قرظہ بن کعب کو گورنر بنا دیا پھر جب (حضرت علی رضی اللہ عنہ) چند ماہ بعد بصرہ سے واپس آئے تو ان کو بھی معزول کر دیا پھر جب آپ صفین کی طرف روانہ ہوئے تو عقبہ عمرو کو عامل بنایا اور جب صفین سے واپس آئے تو حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کو وہاں کا عامل مقرر فرمایا۔

نوٹ: حضرت ابومسعود انصاری اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کے قتال سے گریز کا جو ذکر کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ جب اپنے بیٹے محمد اور محمد بن ابی بکر کو اپنے لئے بیعت لینے کے لئے کوفہ بھیجا، اس وقت کوفہ پر حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہما کی حکومت تھی، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا تھا۔ تو محمد بن علی اور محمد بن ابی بکر دونوں امیر المومنین کے پاس واپس آ گئے، پھر آپ نے اپنے بیٹے حضرت حسن اور مالک الاشتر کو بھیجا۔

4603- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي بِهَمْدَانَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ دَخَلَ اَبُوْ مُوسٰى الْاَشْعَرِيُّ وَاَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيُّ عَلٰى عَمَّارٍ وَهُوَ يَسْتَنْفِرُ النَّاسَ فَقَالَا لَهُ مَا رَاَيْنَا مِنْكَ اَمْرًا مُنْذُ اَسْلَمْتَ اَكْرَهَ عِنْدَنَا مِنْ اِسْرَاعِكَ فِي هٰذَا الْاَمْرِ فَقَالَ عَمَّارٌ مَا رَاَيْتُ مِنْكُمَا مُنْذُ اَسْلَمْتُمَا اَمْرًا اَكْرَهَ عِنْدِي مِنْ اِبْطَائِكُمَا عَنْ هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ فَكَسَاهُمَا عَمَّارٌ حُلَّةً حُلَّةً وَخَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

✧✧ حضرت ابووائل فرماتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، اس وقت وہ لوگوں کو جنگ کے لئے جمع کر رہے تھے، انہوں نے عمار رضی اللہ عنہ سے کہا: تم جب سے اسلام لائے تو اس وقت سے لے کر آج تک ہم نے تم میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ عمل یہی دیکھا ہے کہ تم جنگ میں جلد بازی کر رہے ہو، حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: تم جب سے اسلام لائے ہو اس وقت سے لے کر آج تک میں نے تم میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ عمل یہی دیکھا ہے کہ تم جنگ میں دیر کر رہے ہو۔ پھر حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک ایک جوڑا پیش کیا اور نماز جمعہ کے لئے چلے گئے۔

وَاَمَّا قِصَّةُ اعْتِزَالِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ الْبَيْعَةِ

محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کا بیعت سے گریز کرنے کا قصہ

4604- فَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى الْحِيْرِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَصْنَعُ اِذَا اخْتَلَفَ الْمُصَلُّوْنَ قَالَ تَخْرُجُ بِسَيْفِكَ اِلَى الْحَرَّةِ فَتَضْرِبُهَا بِهِ ثُمَّ تَدْخُلُ بَيْتَكَ حَتّٰى تَاْتِيَكَ مَنِيَّةٌ قَاضِيَةٌ اَوْ يَدٌ خَاطِئَةٌ

✧✧ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب نماز پڑھنے والوں میں اختلاف واقع ہو تو اس وقت میں کیا کروں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم اپنی تلوار لے جا کر سیاہ پتھروں والی زمین میں مارنا (یعنی اپنی تلوار وہاں پھینک دینا) پھر اپنے گھر آ جانا، یہاں تک کہ تجھ پر قضاء کا ہاتھ آ پہنچے یا کسی خطا کرنے والے کا ہاتھ آ پہنچے۔

4605- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، مِنْ وَلَدِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ سَعْدٍ الْاَشْهَلِيِّ، اَنَّهُ اَهْدٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفًا مِنْ نَجْرَانَ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ اَعْطَاهُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ، وَقَالَ: جَاهِدْ بِهٰذَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَاِذَا اخْتَلَفَتْ اَعْنَاقُ النَّاسِ فَاضْرِبْ بِهِ الْحَجَرَ، ثُمَّ ادْخُلْ بَيْتَكَ، وَكُنْ حِلْسًا مُلْقًى حَتّٰى تَقْتُلَكَ يَدٌ خَاطِئَةٌ، اَوْ تَاْتِيَكَ مَنِيَّةٌ قَاضِيَةٌ

قَالَ الْحَاكِمُ: فَبِهٰذِهِ الْاَسْبَابِ وَمَا جَانَسَهَا كَانَ اعْتِزَالُ مَنِ اعْتَزَلَ عَنِ الْقِتَالِ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَقِتَالِ مَنْ قَاتَلَهُ

✦✦ حضرت سعد بن زید بن سعد الاشہلی نے نجران سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک تلوار ہدیہ بھیجی۔ جب یہ تلوار حضور علیہ السلام کے پاس پہنچی تو آپ نے یہ تلوار محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو عطا کی اور فرمایا: اس کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرو لیکن جب لوگوں کا آپس میں اختلاف ہو جائے تو اس کو پتھروں پر مار کر اپنے گھر میں جا کر بیٹھ جانا حتی کہ تجھے کوئی خطا کرنے والا ہاتھ قتل کر دے یا تجھے قضائے الٰہی سے موت آ جائے۔

❁❁ امام حاکم فرماتے ہیں: یہی اور اس سے ملتی جلتی کچھ دیگر وجوہات تھیں جن کی بناء پر کچھ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ قتال میں شریک ہو گئے اور کچھ لوگ آپ کے ہمراہ قتال سے کنارہ کش رہے۔

4606- فَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى يَعْنِي اِسْرَائِيْلَ بْنَ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ جَاءَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ اِلَى الْبَصْرَةِ فَقَالَ لَهُمُ النَّاسُ مَا جَاءَ كُمْ قَالُوْا نَطْلُبُ دَمَ عُثْمَانَ قَالَ الْحَسَنُ اَيَا سُبْحَانَ اللّٰهِ اَفَمَا كَانَ لِلْقَوْمِ عُقُوْلٌ فَيَقُوْلُوْنَ وَاللّٰهِ مَا قَتَلَ عُثْمَانَ غَيْرُكُمْ قَالَ فَلَمَّا جَاءَ عَلِيٌّ اِلَى الْكُوْفَةِ وَمَا كَانَ لِلْقَوْمِ عُقُوْلٌ فَيَقُوْلُوْنَ اَيُّهَا الرَّجُلُ اِنَّا وَاللّٰهِ مَا ضَمِنَّاكَ

✦✦ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت طلحہ، اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما بصرہ میں آئے، لوگوں نے ان سے آنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا: ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قصاص چاہتے ہیں۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: واہ! سبحان اللہ، اس قوم کے عقلمند لوگ تو کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتل تو خود تم ہو، پھر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ تشریف لائے تو وہاں کے ذمہ دار لوگوں نے کہا: ہم آپ کو اپنا کفیل نہیں بنا سکتے۔

4607- فَحَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنَ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مَعِيْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ يُوْسُفَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ مُصْعَبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ قَالَ عَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيُّ لَمَّا خَرَجَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَائِشَةُ تَطْلُبُ دَمَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم اَجْمَعِيْنَ كَانَتْ عَائِشَةُ خَطِيْبَةَ الْقَوْمِ بِهَا وَهُمْ لَهَا تَبَعٌ فَعَرَضُوْا مَنْ مَعَهُمْ بِذَاتِ عِرْقٍ فَاسْتَصْغَرُوْا عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَاَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَرَدُّوْهُمَا قَالَ وَرَاَيْتُ طَلْحَةَ وَاَحَبُّ الْمَجَالِسِ اِلَيْهِ اَخْلَاهَا وَهُوَ ضَارِبٌ بِلِحْيَتِهٖ عَلٰى زُوْرِهٖ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنِّي اُرَاكَ وَاَحَبُّ الْمَجَالِسِ اِلَيْكَ اَخْلَاهَا وَاَنْتَ ضَارِبٌ بِلِحْيَتِكَ عَلٰى زُوْرِكَ اِنْ كُنْتَ تَكْرَهُ هٰذَا الْاَمْرَ فَدَعْهُ فَلَيْسَ يُكْرِهُكَ عَلَيْهِ اَحَدٌ قَالَ يَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ لَا تَلُمْنِي كُنَّا اَمْسِ يَدًا وَاحِدَةً عَلٰى مَنْ سِوَانَا فَاَصْبَحْنَا الْيَوْمَ جَبَلَيْنِ مِنْ حَدِيْدٍ يَزْحَفُ اَحَدُنَا اِلٰى صَاحِبِهٖ

✦✦ حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علقمہ بن وقاص لیثی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب حضرت طلحہ اور حضرت زبیر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کے قصاص کا مطالبہ کرتے ہوئے خروج کیا تو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ان کی امیر تھیں اور یہ لوگ ان کے تابع تھے۔ ذات عرق (ایک مقام پر پہنچ کر) جب لشکر کا معاینہ کیا گیا

تو حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کو کمسن قرار دے کر واپس بھیج دیا گیا۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو ان کی سب سے پسندیدہ مجلس سے نکال دیا گیا۔ حالانکہ (وہ اتنی عمر کے تھے کہ) ان کی داڑھی سینہ تک پہنچی ہوئی تھی۔ میں نے ان سے کہا: اے ابومحمد! میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تمہیں تمہاری سب سے پسندیدہ مجلس سے نکال دیا گیا ہے حالانکہ تمہاری داڑھی شریف سینے تک پہنچ رہی ہے۔ اگر تمہیں یہ معاملہ پسند نہیں ہے تو تم اس کو چھوڑ دو۔ تمہیں کوئی شخص اس پر مجبور تو نہیں کر رہا۔ انہوں نے کہا: اے علقمہ بن وقاص! تو مجھے ملامت مت کر، ہم کل تک اپنے دشمنوں پر ایک بازو کی طرح تھے لیکن آج ہم لوہے کے دو پہاڑ بنے ہوئے خود ہی ایک دوسرے پر چڑھائی کر رہے ہیں۔

4608- فَحَدَّثَنِي اَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: عَصَمَنِي اللّٰهُ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا هَلَكَ كِسْرَى، قَالَ: مَنِ اسْتَخْلَفُوا؟ قَالُوا: ابْنَتَهُ، قَالَ: فَقَالَ: لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمُ امْرَاَةً، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَنِي اللّٰهُ بِهِ

✧✧ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کسریٰ کی ہلاکت کے موقع پر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد سنا تھا جس نے مجھے بچالیا ہے (آپ نے فرمایا تھا) "من استخلفوا" (ان لوگوں نے کسریٰ کا خلیفہ کس کو بنایا ہے؟) لوگوں نے بتایا: کسریٰ کی بیٹی کو۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتی جس نے اپنے امور کسی عورت کے سپرد کر دیئے ہوں (حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں تو میں نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنایا: تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس فرمان کی برکت سے بچالیا۔

4609- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ عَنْ هِشَامٍ وَقَيْسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَدِدْتُ اَنِّي كُنْتُ ثَكِلْتُ عَشَرَةً مِثْلَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَاَنِّي لَمْ اَسِرْ مَسِيرِيْ مَعَ بْنِ الزُّبَيْرِ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: کاش کہ میں حارث بن ہشام جیسے دس آدمی کھو دیتی لیکن میں ابن زبیر کے ہمراہ اس سفر میں کبھی شریک نہ ہوتی۔

4610- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَفِيدُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُرُوجَ بَعْضِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، فَضَحِكَتْ عَائِشَةُ، فَقَالَ: انْظُرِي يَا حُمَيْرَاءُ، اَنْ لَا تَكُونِي اَنْتِ، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَى عَلِيٍّ، فَقَالَ: اِنْ وُلِّيتَ مِنْ اَمْرِهَا شَيْئًا فَارْفُقْ بِهَا

✧✧ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض ازواج کے خروج کا تذکرہ کیا تو حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا ہنس پڑیں، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے حمیراء! سوچ لو کہیں وہ تم ہی نہ ہو، پھر آپ علیہ السلام، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب متوجہ ہو کر فرمانے لگے: اگر اس کا کوئی معاملہ تمہارے ہاتھ میں آئے تو اس پر نرمی کرنا۔

4611۔ حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَتْ: لَمَّا سَارَ عَلِيٌّ اِلَى الْبَصْرَةِ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَدِّعُهَا، فَقَالَتْ: سِرْ فِي حِفْظِ اللّٰهِ وَفِي كَنَفِهِ، فَوَاللّٰهِ اِنَّكَ لَعَلَى الْحَقِّ، وَالْحَقُّ مَعَكَ، وَلَوْلَا اَنِّي اَكْرَهُ اَنْ اَعْصِيَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، فَاِنَّهُ اَمَرَنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَقَرَّ فِي بُيُوتِنَا لَسِرْتُ مَعَكَ، وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَاُرْسِلَنَّ مَعَكَ مَنْ هُوَ اَفْضَلُ عِنْدِي وَاَعَزُّ عَلَيَّ مِنْ نَفْسِي ابْنِي عُمَرَ هٰذِهِ الْاَحَادِيثُ الثَّلَاثَةُ كُلُّهَا صَحِيحَةٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن فرماتی ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ بصرہ کی جانب روانہ ہوئے تو الوداعی ملاقات کیلئے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آئے، تو ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے (دعا دیتے ہوئے) کہا: آپ اللہ تعالیٰ کی حفظ وامان میں جائیں، خدا کی قسم، بے شک آپ ہی حق پر ہیں اور حق آپ کے ساتھ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھروں میں ٹھہرنے کا حکم دیا ہے۔ اس لئے اگر اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کا ڈر نہ ہوتا تو میں بذاتِ خود آپ کے ہمراہ چلتی۔ تاہم میں اپنے بیٹے عمر کو آپ کے ساتھ روانہ کرتی ہوں جو کہ میرے نزدیک سب سے افضل ہے اور وہ مجھے میری جان سے بھی زیادہ عزیز ہے۔

❀❀ مذکورہ تینوں احادیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہیں لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے ان کو نقل نہیں کیا۔

4612۔ وَحَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى السُّدِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ قَالَ جَآءَ الزُّبَيْرُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَسْتَاْذِنُهُ فِي الْغَزْوِ فَقَالَ عُمَرُ اِجْلِسْ فِي بَيْتِكَ فَقَدْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَدَّدَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الَّتِي تَلِيهَا اقْعُدْ فِي بَيْتِكَ فَوَاللّٰهِ اِنِّي لَاَجِدُ بِطَرَفِ الْمَدِينَةِ مِنْكَ وَمِنْ اَصْحَابِكَ اَنْ تَخْرُجُوا فَتُفْسِدُوا عَلٰى اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جہاد کی اجازت لینے کے لئے آئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (آرام سے) اپنے گھر میں بیٹھے رہو، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کر چکے ہو۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اصرار کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا: اپنے گھر میں بیٹھے رہو۔ خدا کی قسم! میں دیکھ رہا ہوں کہ مدینہ کی ایک جانب تم اور تمہارے ساتھی خروج کریں گے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر فساد کریں گے۔

4613۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، قَالَ: لَمَّا بَلَغَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بَعْضَ دِيَارِ بَنِي عَامِرٍ نَبَحَتْ عَلَيْهَا الْكِلَابُ، فَقَالَتْ: اَيُّ مَاءٍ هٰذَا؟ قَالُوا: الْحَوْاَبُ، قَالَتْ: مَا اَظُنُّنِي اِلَّا رَاجِعَةً، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: لَا بَعْدُ، تَقَدَّمِي وَيَرَاكِ النَّاسُ، وَيُصْلِحُ اللّٰهُ ذَاتَ بَيْنِهِمْ، قَالَتْ: مَا اَظُنُّنِي اِلَّا رَاجِعَةً سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَيْفَ بِاِحْدَاكُنَّ اِذْ نَبَحَتْهَا كِلَابُ الْحَوْاَبِ

✧✧ حضرت قیس ابن ابی حازم فرماتے ہیں: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب بنی عامر کے علاقے میں پہنچیں تو ان پر کتے بھونکنے لگے۔ انہوں نے پوچھا: یہ کونسا علاقہ ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ ''حواَب'' ہے۔ آپ نے کہا: میں واپس لوٹنا چاہتی ہوں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک مرتبہ روانہ ہونے کے بعد واپس جانا درست نہیں ہے۔ جبکہ لوگ بھی آپ کو دیکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے احوال کی اصلاح فرمائے۔ آپ نے پھر بھی کہا: میرا خیال ہے کہ مجھے واپس ہی جانا چاہئے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے ''تم میں سے اس ایک کا اس وقت کیا حال ہوگا جب اس پر ''حواَب'' کے کتے بھونکیں گے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم دونوں نے ابواسحاق کی حضرت براء کے حوالے سے روایت کردہ حدیث مختصراً نقل کی ہے۔

4614۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ، وَهَانِءِ بْنِ هَانِءٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا خَرَجْنَا مِنْ مَكَّةَ اتَّبَعَتْنَا ابْنَةُ حَمْزَةَ، فَنَادَتْ: يَا عَمُّ، يَا عَمُّ، فَاَخَذْتُ بِيَدِهَا فَنَاوَلْتُهَا فَاطِمَةَ، قُلْتُ: دُونَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ اخْتَصَمْنَا فِيهَا اَنَا، وَزَيْدٌ، وَجَعْفَرٌ، فقلت: اَنَا اَخَذْتُهَا وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي، وَقَالَ: زَيْدٌ ابْنَةُ اَخِي، وَقَالَ جَعْفَرٌ: ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا عِنْدِي، فَقَالَ الرَّسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَعْفَرٍ: اَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي، وَقَالَ لِزَيْدٍ: اَنْتَ اَخُونَا وَمَوْلَانَا، وَقَالَ لِي: اَنْتَ مِنِّي وَاَنَا مِنْكَ ادْفَعُوهَا اِلَى خَالَتِهَا، فَاِنَّ الْخَالَةَ اُمٌّ، فَقُلْتُ: اَلَا تَزَوَّجُهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَنَّهَا ابْنَةُ اَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الْاَلْفَاظِ اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلَى حَدِيثِ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ مُخْتَصَرًا

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ہم مکہ مکرمہ سے نکلے تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہمارے پیچھے آئی اور اس نے ''اے چچا، اے چچا'' کہہ کر آواز دی۔ میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے کرتے ہوئے کہا: اس کو پکڑو یہ تمہاری چچازاد بہن ہے۔ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو اس کے حوالے سے میرا، حضرت زید اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہم کا اختلاف ہوگیا۔ میں نے کہا: اس کو میں لوں گا یہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔ حضرت زید نے کہا: یہ میری بھتیجی ہے۔ حضرت جعفر نے کہا: یہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔ اور اس کی خالہ (پہلے ہی) میرے پاس ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم شکل وصورت میں

اورعادات واطوارمیں مجھ سے ملتے جلتے ہو۔ اورآپ علیہ السلام نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ ہمارے بھائی اور ہمارے آزادکردہ غلام ہیں۔ اورآپ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ اس کواس کی خالہ کے پاس بھیج دو۔ کیونکہ خالہ (بھی ایک طرح کی) ماں (ہی ہوتی) ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس کو اپنی زوجیت سے کیوں نہیں نوازدیتے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ میری رضاعی بہن ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کوان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم دونوں نے ابواسحاق کی حضرت براء کے حوالے سے روایت کردہ حدیث مختصراً نقل کی ہے۔

4615۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ لِي: اَيُسَبُّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكُمْ؟ فَقُلْتُ: مُعَاذَ اللّٰهِ، اَوْ سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا، فَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رَوَاهُ بُكَيْرُ بْنُ عُثْمَانَ الْبَجَلِيُّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ بِزِيَادَةِ اَلْفَاظٍ

✧✧ حضرت ابوعبداللہ الجدلی فرماتے ہیں: میں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا توانہوں نے فرمایا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم میں گالی گلوچ کیا کرتے تھے؟ میں نے کہا: معاذ اللہ یا (شاید) سبحان اللہ یا اسی سے ملتا جلتا کوئی لفظ بولا۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے علی کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ جبکہ اسی حدیث کو بکیر بن عثمان البجلی نے ابواسحاق کے حوالے سے چند الفاظ کے اضافے کے ساتھ نقل کیا ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

4616۔ حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ اِسْحَاقَ التَّيْمِيُّ، حَدَّثَنَا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ، حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ عُثْمَانَ الْبَجَلِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ التَّمِيمِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيَّ، يَقُولُ: حَجَجْتُ وَاَنَا غُلَامٌ، فَمَرَرْتُ بِالْمَدِينَةِ وَاِذَا النَّاسُ عُنُقٌ وَاحِدٌ، فَاتَّبَعْتُهُمْ، فَدَخَلُوا عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ: يَا شَبِيبَ بْنَ رِبْعِيٍّ، فَاَجَابَهَا رَجُلٌ جِلْفٌ جَافٍ: لَبَّيْكِ يَا اُمَّتَاهُ، قَالَتْ: يُسَبُّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَادِيكُمْ؟ قَالَ: وَاَنّٰى ذٰلِكَ؟ قَالَتْ: فَعَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، قَالَ: اِنَّا لَنَقُولُ اَشْيَاءَ نُرِيدُ عَرَضَ الدُّنْيَا، قَالَتْ: فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي، وَمَنْ سَبَّنِي فَقَدْ سَبَّ اللّٰهَ تَعَالٰى

✧✧ ابوعبداللہ البجلی فرماتے ہیں: میں کم سنی میں حج کرنے گیا۔ میں مدینہ منورہ سے گزرا۔ میں نے دیکھا کہ بہت سارے لوگ اکٹھے کہیں جارہے ہیں۔ میں بھی ان کے ساتھ ہولیا۔ یہ لوگ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے۔ ام المومنین

رضی اللہ عنہا نے آواز دی: اے شبیب بن ربعی! تو ایک احمق اور بدمزاج آدمی نے جواباً کہا: لبیک اے اماں جان۔ آپ نے فرمایا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری مجلسوں میں گالی گلوچ کیا کرتے تے؟ اس نے کہا: یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تو حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ (کو لوگ کیوں گالیاں دیتے ہیں؟) اس نے کہا: دنیاوی مفادات کی خاطر۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے علی کو گالی دی، اس نے مجھے گالی دی اور جس نے مجھے گالی دی اس نے اللہ تعالیٰ کو گالی دی۔

4617۔ اَخْبَرَنَا اَبُو اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّيْبَانِيُّ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ الرَّازِيُّ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى، حَدَّثَنَا بَسَّامٌ الصَّيْرَفِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَطَاعَنِي فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمَنْ اَطَاعَ عَلِيًّا فَقَدْ اَطَاعَنِي، وَمَنْ عَصَى عَلِيًّا فَقَدْ عَصَانِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے علی کی اطاعت کی، اس نے میری اطاعت کی اور جس نے علی کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4618۔ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْقَنْطَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ فَسَبَّ عَلِيًّا عِنْدَ بْنِ عَبَّاسٍ فَحَصَبَهُ بْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ آذَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا لَوْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيًّا لَآذَيْتَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوبکر بن ابی ملیکہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: شام کا رہنے والا ایک آدمی آیا اور وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالیاں دینے لگا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کو کنکری مار کر فرمایا: اے اللہ کے دشمن تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچائی ہے۔ بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی لعنت ہے اور ان کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہوتے تو (تیری اس گفتگو سے) تکلیف محسوس کرتے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4619- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِيَارٍ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَاسٍ الْاَسْلَمِيِّ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَةِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى الْيَمَنِ، فَجَفَانِي فِي سَفَرِهِ ذٰلِكَ حَتّٰى وَجَدْتُ فِي نَفْسِي، فَلَمَّا قَدِمْتُ اَظْهَرْتُ شِكَايَتَهُ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى بَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ ذَاتَ غَدَاةٍ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهِ، فَلَمَّا رَآنِي اَبَدَّنِي عَيْنَيْهِ، قَالَ: يَقُوْلُ: حَدَّدَ اِلَيَّ النَّظَرَ حَتّٰى اِذَا جَلَسْتُ، قَالَ: يَا عَمْرُو، اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ آذَيْتَنِي، فَقُلْتُ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ اَنْ اُوْذِيَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: بَلَى، مَنْ آذَى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمرو بن شاس اسلمی رضی اللہ عنہ صلح حدیبیہ والوں میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ یمن کی طرف روانہ ہوئے۔ انہوں نے دوران سفر میرے ساتھ زیادتی کی۔ میں نے یہ بات بہت محسوس کی۔ جب ہم واپس آئے تو میں نے مسجد میں (بعض صحابہ کرام کے سامنے) ان کی شکایت کا اظہار کر دیا۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گئی، میں ایک دن صبح کے وقت حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ میں جلوہ گر تھے۔ آپ نے جب مجھے دیکھا تو ناراضگی کے ساتھ مجھے گھورا، تاہم میں (بھی وہیں پر) بیٹھ گیا۔ جب میں بیٹھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے عمرو! خدا کی قسم! تو نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے۔ میں نے کہا: میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، اس بات سے کہ آپ کو تکلیف پہنچاؤں۔ آپ نے فرمایا: جس نے علی کو تکلیف پہنچائی، اس نے مجھے تکلیف دی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4620- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ يَعْقُوبَ الدَّقَّاقُ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دِيزِيلَ، حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ ضِرَارُ بْنُ صُرَدٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يَذْكُرُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ: اَنْتَ تُبَيِّنُ لِاُمَّتِي مَا اخْتَلَفُوا فِيهِ بَعْدِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میرے بعد میری امت میں جب اختلاف ہوگا، اس وقت تم (ان کے سامنے حق کو) واضح کرو گے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4621- اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ

اَبِی غَرْزَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلامِ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِی سَعِيدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ ابْنُ اَبِی غَرْزَةَ: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِی سَعِيدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْقَطَعَتْ نَعْلُهُ فَتَخَلَّفَ عَلِيٌّ يَخْصِفُهَا، فَمَشَى قَلِيلا، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يُقَاتِلُ عَلٰى تَاْوِيلِ الْقُرْآنِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلٰى تَنْزِيلِهِ، فَاسْتَشْرَفَ لَهَا الْقَوْمُ، وَفِيهِمْ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ اَبُو بَكْرٍ: اَنَا هُوَ، قَالَ: لا، قَالَ عُمَرُ: اَنَا هُوَ، قَالَ: لا، وَلٰكِنْ خَاصِفُ النَّعْلِ يَعْنِی عَلِيًّا، فَاَتَيْنَاهُ فَبَشَّرْنَاهُ، فَلَمْ يَرْفَعْ بِهِ رَاْسَهُ كَاَنَّهُ قَدْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧ ✧ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ علیہ السلام کا جوتا مبارک ٹوٹ گیا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کو پیوند لگانے لگے، اس لئے وہ ذرا پیچھے رہ گئے۔ آپ علیہ السلام تھوڑا چلے، پھر فرمایا: تم میں سے ایک شخص ایسا ہے جو قرآن کی تاویل پر اس طرح لڑے گا جیسے میں نے اس کے نزول پر قتال کیا تھا۔ تو لوگ اپنے اپنے سر اونچے کرنے لگے۔ ان میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے پوچھا: کیا وہ آدمی میں ہوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ میں ہوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ وہ جوتوں کو پیوند لگانے والا ہے (یعنی علی ہے) ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ خوشخبری سنائی لیکن انہوں نے اس بات پر سر نہ اٹھایا یوں لگتا تھا جیسے وہ یہ بات پہلے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکے ہوں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4622- حَدَّثَنِی اَبُو قُتَيْبَةَ سَالِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَدَمِیُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَمِّی اَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ ثَابِتٍ الدَّهَّانُ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ، عَنْ اَبِی صَادِقٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ، عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَانِی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا عَلِیُّ اِنَّ فِيكَ مِنْ عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلاةُ وَالسَّلامُ مَثَلا، اَبْغَضَتْهُ الْيَهُودُ حَتّٰى بَهَتُوا اُمَّهُ وَاَحَبَّتْهُ النَّصَارٰى حَتّٰى اَنْزَلُوهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِی لَيْسَ بِهَا، قَالَ: وَقَالَ عَلِیٌّ: اَلا وَاِنَّهُ يَهْلِكُ فِیَّ مُحِبٌّ مُطْرِی يُفَرِّطُنِی بِمَا لَيْسَ فِیَّ وَمُبْغِضٌ مُفْتَرٍ يَحْمِلُهُ شَنَآنِی عَلٰى اَنْ يَبْهَتَنِی، اَلا وَاِنِّی لَسْتُ بِنَبِیٍّ، وَلا يُوحٰى اِلَیَّ، وَلٰكِنِّی اَعْمَلُ بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْتَطَعْتُ، فَمَا اَمَرْتُكُمْ بِهِ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَحَقٌّ عَلَيْكُمْ طَاعَتِی فِيمَا اَحْبَبْتُمْ اَوْ كَرِهْتُمْ، وَمَا اَمَرْتُكُمْ بِمَعْصِيَةٍ اَنَا وَغَيْرِی فَلا طَاعَةَ لِاَحَدٍ فِی مَعْصِيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوفِ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧ ✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پاس بلا کر فرمایا: اے علی! تجھ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جھلک موجود ہے۔ یہودیوں نے ان سے بغض کیا (اور وہ بغض و عداوت میں اس قدر آگے بڑھ گئے کہ) ان کی والدہ محترمہ

پر بہتان تراشی کے مرتکب ہوگئے۔ اور عیسائیوں نے ان سے محبت کی (اور یہ لوگ محبت میں اس قدر آگے نکل گئے کہ) ان کو ایسے مقام پر فائز کر دیا جس کے وہ لائق نہ تھے (یعنی ان کو خدا کہنے لگ گئے) اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے محبت کرنے والوں کو ان کے اس رویئے نے ہلاک کر دیا کہ انہوں نے مجھ میں ایسی چیز ثابت کی جو کہ حقیقت میں مجھ میں نہ تھی۔ اور مجھ سے بغض رکھنے والوں کو ان کے بغض نے اس بات پر ابھارا کہ وہ مجھ پر بہتان لگانے لگے۔ خبردار! میں نبی نہیں ہوں اور نہ میری طرف وحی آتی ہے۔ میں تو اپنی ہمت کے مطابق اللہ کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع کرتا ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے سلسلے میں جو تمہیں حکم دوں تم پر لازم ہے کہ تم میرے حکم کی تعمیل کرو خواہ وہ حکم تمہیں اچھا لگے یا برا لگے۔ اور اگر میں یا کوئی بھی تمہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دے تو خبردار! اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں ہے۔ اطاعت تو فقط جائز کاموں میں ہوتی ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4623- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، حَدَّثَنَا اَبُو عِصْمَةَ سَهْلُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْبُخَارِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ اَبِي الطُّفَيْلِ، اَظُنُّهُ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ اِنَّ لَكَ كَنْزًا فِي الْجَنَّةِ، وَاِنَّكَ ذُو قَرْنَيْهَا، فَلَا تُتْبِعَنَّ النَّظْرَةَ نَظْرَةً، فَاِنَّ لَكَ الْاُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے علی! جنت میں تیرا ایک خزانہ ہے اور بے شک تو دو چوٹیوں والا ہے، ایک نظر کے بعد دوسری مت دیکھو، کیونکہ پہلی نظر تمہیں معاف ہے جبکہ دوسری نظر معاف نہیں ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4624- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ السِّمْطِ، عَنْ اَبِي الْجَحَّافِ دَاوُدَ بْنِ اَبِي عَوْفٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ، مَنْ فَارَقَنِي فَقَدْ فَارَقَ اللّٰهَ، وَمَنْ فَارَقَكَ يَا عَلِيُّ، فَقَدْ فَارَقَنِي صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اے علی! جس نے مجھے چھوڑا، اس نے اللہ کو چھوڑا۔ اور اے علی! جس نے تجھے چھوڑا اس نے مجھے چھوڑا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4625- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ

بْنُ الْحَسَنِ الرَّاسِبِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ اَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ، وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَفِي اِسْنَادِهِ عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ، وَاَرْجُو اَنَّهُ صَدُوقٌ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَحَكَمْتُ بِصِحَّتِهِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَهُ شَاهِدٌ مِنْ حَدِيثِ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں تمام انسانیت کا سردار ہوں اور علی اہل عرب کا سردار ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس کی سند میں ''عمر بن الحسن'' ہیں۔ میرا گمان ہے کہ یہ ''صدوق'' ہیں۔ اگر (مجھے یہ شک) نہ ہوتا تو میں یہ فیصلہ دے دیتا کہ یہ حدیث شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق ہے۔

حضرت عروہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے روایت کردہ حدیث گزشتہ حدیث کی شاہد ہے (وہ حدیث درج ذیل ہے)

4626۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَارِئُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نَاصِحٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عُلْوَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُدْعُوا لِي سَيِّدَ الْعَرَبِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَلَسْتَ سَيِّدَ الْعَرَبِ؟ قَالَ: اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ، وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ.

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس عرب کے سردار کو بلاؤ، میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ ''عرب کے سردار'' نہیں ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں تو پوری انسانیت کا سردار ہوں اور علی ''عرب کا سردار'' ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی (درج ذیل) حدیث بھی اُس حدیث کی شاہد ہے۔

4627۔ وَلَهُ شَاهِدٌ آخَرُ مِنْ حَدِيثِ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْعُوا لِي سَيِّدَ الْعَرَبِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَلَسْتَ سَيِّدَ الْعَرَبِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس ''عرب کے سرادر'' کو بلاؤ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ (خود) عرب کے سردار نہیں ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں تو آدم علیہ السلام کی پوری اولاد کا سردار ہوں اور علی ''عرب کا سردار'' ہے۔

4628۔ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَفِيدُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَّادُ الثِّقَةُ الْمَاْمُونُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِي

ثَابِتٍ مَوْلَى اَبِي ذَرٍّ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجَمَلِ، فَلَمَّا رَاَيْتُ عَائِشَةَ وَاقِفَةً دَخَلَنِي بَعْضُ مَا يَدْخُلُ النَّاسَ، فَكَشَفَ اللّٰهُ عَنِّي ذٰلِكَ عِنْدَ صَلاةِ الظُّهْرِ، فَقَاتَلْتُ مَعَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، فَلَمَّا فَرَغَ ذَهَبْتُ اِلَى الْمَدِينَةِ، فَاَتَيْتُ اُمَّ سَلَمَةَ، فَقُلْتُ: اِنِّي وَاللّٰهِ مَا جِئْتُ اَسْاَلُ طَعَامًا وَلا شَرَابًا وَلٰكِنِّي مَوْلًى لاَبِي ذَرٍّ، فَقَالَتْ: مَرْحَبًا فَقَصَصْتُ عَلَيْهَا قِصَّتِي، فَقَالَتْ: اَيْنَ كُنْتَ حِينَ طَارَتِ الْقُلُوبُ مَطَائِرَهَا؟ قُلْتُ: اِلَى حَيْثُ كَشَفَ اللّٰهُ ذٰلِكَ عَنِّي عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ، قَالَ: اَحْسَنْتَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ، وَالْقُرْآنُ مَعَ عَلِيٍّ لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَاَبُو سَعِيدٍ التَّيْمِيُّ هُوَ عُقَيْصَاءُ ثِقَةٌ مَامُونٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابوثابت فرماتے ہیں: جنگ جمل کے موقع پر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا، جب میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کھڑے دیکھا تو میرے دل میں بھی وسوسہ پیدا ہوا جو دوسرے لوگوں کے دلوں میں تھا۔ لیکن نماز ظہر کے وقت اللہ تعالیٰ نے وہ وسوسہ مجھ سے دور کر دیا۔ چنانچہ میں نے امیر المومنین کے ہمراہ قتال کیا۔ جب جنگ ختم ہوئی تو میں مدینہ منورہ میں آیا، تو میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا۔ میں نے کہا: خدا کی قسم! میں کوئی کھانے یا پینے کی کوئی چیز مانگنے کیلئے نہیں آیا بلکہ میں تو حضرت ابوذر کا آزاد کردہ غلام ہوں۔ انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا۔ میں نے ان کو اپنا واقعہ سنایا۔ انہوں نے کہا: جب دل اپنے مقام پر اُڑ رہے تھے تو تُو اس وقت کیسے بچ گیا؟ میں نے کہا: میری بھی حالت وہی تھی لیکن زوالِ شمس کے وقت اللہ تعالیٰ نے مجھے شرح صدر عطا کر دیا۔ انہوں نے کہا: تم نے اچھا کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے سنا ہے "علی قرآن کے ساتھ اور قرآن علی کے ساتھ رہے گا اور یہ کبھی بھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے حتی کہ یہ دونوں اکٹھے ہی میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور ابوسعید التیمی عقیصاء ہیں، یہ ثقہ ہیں، مامون ہیں۔ لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4629۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اَبُو قِلابَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ نَافِعٍ التَّمِيمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعاء مانگی "اللہ تعالیٰ علی پر رحم فرمائے، اے اللہ! علی جدھر ہو حق کو اُدھر کر دے۔

4629-الجامع للترمذی' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب مناقب علي بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث 3732:البحر الزخار مسند البزار -ومما روى أبو حيان التيمي' حديث 726:مسند أبي يعلى الموصلي' مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث 527:المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' حديث 6014:

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4630۔ اَخْبَرَنِی اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ هَانِءٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كُنْتُ اِذَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِي، وَاِذَا سَكَتُّ ابْتَدَاَنِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگتا، آپ وہ چیز مجھے ضرور عطا فرما دیتے اور جب میں خاموش رہتا تو آپ مجھ ہی سے آغاز کرتے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4631۔ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَزَّازُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مَيْمُونٍ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، قَالَ: كَانَتْ لِنَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْوَابٌ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ يَوْمًا: سُدُّوا هٰذِهِ الْاَبْوَابَ اِلَّا بَابَ عَلِيٍّ، قَالَ: فَتَكَلَّمَ فِي ذٰلِكَ نَاسٌ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ: فَاِنِّي اُمِرْتُ بِسَدِّ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ، فَقَالَ فِيهِ قَائِلُكُمْ، وَاللّٰهِ مَا سَدَدْتُ شَيْئًا وَلَا فَتَحْتُهُ، وَلٰكِنْ اُمِرْتُ بِشَيْءٍ فَاتَّبَعْتُهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم کے گھروں کے دروازے مسجد میں کھلتے تھے۔ ایک دن آپ علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے علاوہ باقی تمام دروازے بند کرنے کا حکم دے دیا۔ اس سلسلہ میں لوگوں میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: میں نے علی کے دروازے کے علاوہ تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا، اس پر تم میں سے کسی نے اعتراض کیا ہے۔ خدا کی قسم! میں نے (اپنی مرضی سے) نہ کسی کا دروازہ بند کرایا ہے نہ کھولے رکھا۔ بلکہ مجھے تو ایک حکم ملا تھا جس کی میں نے پیروی کی ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4632۔ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْاِسْفِرَائِينِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَّاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَدِينِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي اَخْبَرَنِي سُهَيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ اُعْطِيَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ ثَلَاثَ خِصَالٍ لَاَنْ تَكُوْنَ لِي خَصْلَةٌ مِّنْهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْطٰى حُمْرَ النَّعَمِ قِيلَ وَمَا هُنَّ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ تَزَوَّجَهُ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُكْنَاهُ الْمَسْجِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحِلُّ لَهُ فِيهِ مَا يَحِلُّ لَهُ

وَالرَّايَةُ يَوْمَ خَيْبَرَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ تین فضیلتیں عطا کی گئی ہیں، اگر مجھے ان میں سے کوئی ایک بھی ملی ہوتی تو یہ میرے لئے سرخ اونٹوں کے ملنے سے زیادہ خوش کن ہوتی۔ پوچھا گیا: اے امیرالمومنین! وہ فضیلتیں کون سی ہیں؟ آپ نے فرمایا:

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ان کے عقد میں آئیں۔

(۲) وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد میں رہائش پذیر تھے اور ان کے لئے مسجد میں وہ سب کچھ حلال تھا جو حضور علیہ السلام کیلئے حلال تھا۔

(۳) جنگ خیبر کے دن علم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عطا ہوا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4633۔ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ عُثْمَانُ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْاَوْدِيُّ وَعَمْرُو بْنُ عَوْنٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ سَاَلْتُ قُثَمَ بْنَ الْعَبَّاسِ كَيْفَ وَرِثَ عَلِيٌّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَكُمْ قَالَ لِاَنَّهُ كَانَ اَوَّلَنَا بِهِ لُحُوقًا وَاَشَدَّنَا بِهِ لُزُوقًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت قثم بن عباس سے پوچھا: یہ کیسے ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وارث قرار دے دیا اور تمہیں چھوڑ دیا، انہوں نے کہا: اس لئے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4634۔ سَمِعْتُ قَاضِيَ الْقُضَاةِ اَبَا الْحَسَنِ مُحَمَّدَ بْنَ صَالِحٍ الْهَاشِمِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا عُمَرَ الْقَاضِيَ يَقُولُ سَمِعْتُ اِسْمَاعِيلَ بْنَ اِسْحَاقَ الْقَاضِيَ يَقُولُ وَذُكِرَ لَهُ قَوْلُ قُثَمٍ هٰذَا فَقَالَ اِنَّمَا يَرِثُ الْوَارِثُ بِالنَّسَبِ اَوْ بِالْوَلَاءِ وَلَا خِلَافَ بَيْنَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ ابْنَ الْعَمِّ لَا يَرِثُ مَعَ الْعَمِّ فَقَدْ ظَهَرَ بِهٰذَا الْاِجْمَاعِ اَنَّ عَلِيًّا وَرِثَ الْعِلْمَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَهُمْ وَبِصِحَّةِ مَا ذَكَرَهُ الْقَاضِي

قاضی ابوبکر بیان کرتے ہیں کہ قاضی اسماعیل بن اسحاق کے ہاں حضرت قثم کا یہ قول ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: وراثت تو نسب یا ولاء کی بناء پر ملا کرتی ہے۔ اور اہل علم کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ چچا کی موجودگی میں بھتیجا وارث نہیں بنتا۔ اس اجماع سے ثابت ہوا کہ حضرت علی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف علم کی وراثت پائی تھی۔

اور قاضی کی اس بات کی تائید درج ذیل حدیث سے ہوتی ہے۔

4635۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَادُ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ "اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ" وَاللّٰهِ لَا نَنْقَلِبُ عَلٰى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدَانَا اللّٰهُ وَاللّٰهِ لَئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ لَاُقَاتِلَنَّ عَلٰى مَا قَاتَلَ عَلَيْهِ حَتّٰى اَمُوْتَ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَخُوْهُ وَوَلِيُّهُ وَبْنُ عَمِّهِ وَوَارِثُ عِلْمِهِ فَمَنْ اَحَقُّ بِهِ مِنِّي

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں کہا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ (نبی) فوت ہو گئے یا شہید کر دیئے گئے تو تم ایڑھیوں پر پھر جاؤ گے۔ خدا کی قسم! اگر وہ فوت ہو جائیں یا شہید کر دیئے جائیں تو میں تمام عمر اسی بنیاد پر قتال کروں گا جس پر آپ علیہ السلام نے قتال کیا۔ خدا کی قسم! میں ان کا بھائی ہوں اور ان کا ولی ہوں اور ان کا چچا زاد بھائی ہوں اور ان کے علم کا وارث ہوں۔ تو مجھ سے زیادہ حقدار کون ہوگا؟

4636۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَةٍ خَطَبَهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: لَاَقْتُلَنَّ الْعَمَالِقَةَ فِي كَتِيبَةٍ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: اَوْ عَلِيٌّ، قَالَ: اَوْ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرمایا: میں عمالقہ کو ضرور ضرور لشکر کے ایک حصے میں قتل کروں گا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے کہا: چاہے وہ علی ہو؟ فرمایا: چاہے وہ علی بن ابی طالب ہی ہو۔

4637۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْهَرَوِيُّ بِالرَّمْلَةِ، حَدَّثَنَا اَبُو الصَّلْتِ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ اَرَادَ الْمَدِينَةَ فَلْيَاْتِ الْبَابَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاَبُو الصَّلْتِ ثِقَةٌ مَاْمُونٌ فَاِنِّي سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوبَ فِي التَّارِيخِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّورِيَّ، يَقُولُ: سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ، عَنْ اَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ، فَقَالَ: ثِقَةٌ فَقُلْتُ: اَلَيْسَ قَدْ حَدَّثَ عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ اَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ؟ فَقَالَ: قَدْ حَدَّثَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْفَيْدِيُّ وَهُوَ ثِقَةٌ مَاْمُونٌ سَمِعْتُ اَبَا نَصْرٍ اَحْمَدَ بْنَ سَهْلٍ الْفَقِيهَ الْقَبَّانِيَّ اِمَامَ عَصْرِهِ بِبُخَارَى، يَقُولُ: سَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظَ، يَقُولُ: وَسُئِلَ عَنْ اَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ، فَقَالَ:

دَخَلَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَنَحْنُ مَعَهُ عَلَى اَبِي الصَّلْتِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا خَرَجَ تَبِعْتُهُ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا تَقُولُ رَحِمَكَ اللّٰهُ فِي اَبِي الصَّلْتِ؟ فَقَالَ: هُوَ صَدُوقٌ فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّهُ يَرْوِي حَدِيثَ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَاْتِهَا مِنْ بَابِهَا، فَقَالَ: قَدْ رَوَى هٰذَا ذَاكَ الْفَيْدِيُّ، عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، كَمَا رَوَاهُ اَبُو الصَّلْتِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں علم کا شہر ہوں، علی اس کا دروازہ ہے۔ اس لئے جو شہر میں آنا چاہے وہ دروازے سے آئے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ عباس بن محمد الدوری کہتے ہیں: میں نے حضرت یحییٰ بن معین سے ابوصلت ہروی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: وہ ثقہ ہے۔ میں نے کہا: کیا اس نے ابومعاویہ کے واسطے سے اعمش سے یہ روایت نہیں کی ''انا مدینۃ العلم'' تو انہوں نے کہا: اس کو محمد بن جعفر الفیدی نے بھی روایت کیا ہے اور وہ ثقہ ہیں، مامون ہیں۔ ابونصر احمد بن سہل الفقیہ القبانی جو اپنے زمانے میں بخارا میں امام (فی الحدیث) رہے ہیں، فرماتے ہیں: صالح بن محمد بن حبیب الحافظ سے ''ابوصلت'' کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: یحییٰ بن معین ابوصلت کے پاس گئے، اس وقت بھی یحییٰ بن معین کے ہمراہ تھے۔ انہوں نے ابوصلت کے سلام کیا، پھر جب وہ وہاں سے نکلے تو میں بھی ان کے پیچھے نکل آیا۔ میں نے ان سے کہا: ابوصلت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا: وہ صدوق ہیں۔ میں نے کہا: وہ تو اعمش کے واسطے سے مجاہد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے، اس لئے جو علم چاہتا ہو، وہ اس تک اس کے دروازے سے آئے۔ انہوں نے کہا: یہی حدیث ابوصلت کی طرح الفیدی نے ابومعاویہ کے واسطے سے اعمش سے روایت کی ہے۔

(ان کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے)

4638۔ حَدَّثَنَا بِصِحَّةِ مَا ذَكَرَهُ الْاِمَامُ اَبُو زَكَرِيَّا، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْقَنْطَرِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ فَهْمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الضُّرَيْسِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْفَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ اَرَادَ الْمَدِينَةَ، فَلْيَاْتِ الْبَابَ، قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ فَهْمٍ، حَدَّثَنَاهُ اَبُو الصَّلْتِ الْهَرَوِيُّ، عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ الْحَاكِمُ: لِيَعْلَمَ الْمُسْتَفِيدُ لِهٰذَا الْعِلْمِ اَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ فَهْمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثِقَةٌ مَاْمُونٌ حَافِظٌ وَلِهٰذَا الْحَدِيثِ شَاهِدٌ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ بِاِسْنَادٍ صَحِيحٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے، اس لئے جو شہر میں آنا چاہے وہ دروازے سے آئے۔

۞۞ حسین بن فہم کہتے ہیں: ہمیں یہ حدیث ابوصلت الہروی نے ابومعاویہ کے حوالے سے بیان کی ہے۔ امام حاکم کہتے

ہیں: اس علم سے دلچسپی رکھنے والے کو پتا ہونا چاہئے کہ حسین بن فہم بن عبدالرحمٰن ثقہ ہیں، مامون ہیں اور حافظ ہیں۔

سند صحیح کے ہمراہ سفیان ثوری سے مروی درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

4639- حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْفَقِيهُ الْإِمَامُ الشَّاشِيُّ الْقَفَّالُ بِبُخَارَى، وَاَنَا سَاَلْتُهُ، حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ الْهَارُونِ الْبَلَدِيُّ بِبَلَدٍ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَاْتِ الْبَابَ

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ اس لئے جو شہر میں آنا چاہے وہ دروازے سے آئے۔

4640- حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمُزَكِّي، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَتْبَانِيُّ، وَحَدَّثَنِي اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ الْخَضِرِ الشَّافِعِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمَيَّةَ الْقُرَشِيُّ بِالسَّاقَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اِسْحَاقَ الْحُلْوَانِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ، وَقَدْ حَدَّثَنَاهُ اَبُو عَلِيٍّ الْمُزَكِّي، عَنْ اَبِي الْاَزْهَرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيَّ علی، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ، اَنْتَ سَيِّدٌ فِي الدُّنْيَا، سَيِّدٌ فِي الْاٰخِرَةِ، حَبِيبُكَ حَبِيبِي، وَحَبِيبِي حَبِيبُ اللّٰهِ، وَعَدُوُّكَ عَدُوِّي، وَعَدُوِّي عَدُوُّ اللّٰهِ، وَالْوَيْلُ لِمَنْ اَبْغَضَكَ بَعْدِي صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَاَبُو الْاَزْهَرِ بِاِجْمَاعِهِمْ ثِقَةٌ، وَاِذَا تَفَرَّدَ الثِّقَةُ بِحَدِيثٍ فَهُوَ عَلٰى اَصْلِهِمْ صَحِيحٌ، سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ يَحْيَى الْحُلْوَانِيَّ، يَقُولُ: لَمَّا وَرَدَ اَبُو الْاَزْهَرِ مِنْ صَنْعَاءَ وَذَاكَرَ اَهْلَ بَغْدَادَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ اَنْكَرَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ مَجْلِسِهِ، قَالَ فِي آخِرِ الْمَجْلِسِ: اَيْنَ هٰذَا الْكَذَّابُ النَّيْسَابُورِيُّ الَّذِي يَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ هٰذَا الْحَدِيثَ؟ فَقَامَ اَبُو الْاَزْهَرِ، فَقَالَ: هُوَ ذَا اَنَا، فَضَحِكَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ مِنْ قَوْلِهِ وَقِيَامِهِ فِي الْمَجْلِسِ فَقَرَّبَهُ وَاَدْنَاهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: كَيْفَ حَدَّثَكَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِهٰذَا، وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ غَيْرَكَ؟ فَقَالَ: اعْلَمْ يَا اَبَا زَكَرِيَّا، اَنِّي قَدِمْتُ صَنْعَاءَ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ غَائِبٌ فِي قَرْيَةٍ لَهُ بَعِيدَةٍ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ، وَاَنَا عَلِيلٌ، فَلَمَّا وَصَلْتُ اِلَيْهِ سَاَلَنِي عَنْ اَمْرِ خُرَاسَانَ، فَحَدَّثْتُهُ بِهَا وَكَتَبْتُ عَنْهُ، وَانْصَرَفْتُ مَعَهُ اِلٰى صَنْعَاءَ، فَلَمَّا وَدَّعْتُهُ، قَالَ لِي: قَدْ وَجَبَ عَلَيَّ حَقُّكَ، فَاَنَا اُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنِّي غَيْرُكَ، فَحَدَّثَنِي وَاللّٰهِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، لَفْظًا فَصَدَّقَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَاعْتَذَرَ اِلَيْهِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت علی) کی طرف دیکھا پھر فرمایا: اے علی!

تو دنیا اور آخرت میں سردار ہے۔ تیرا دوست میرا دوست ہے اور میرا دوست اللہ کا دوست ہے اور تیرا دشمن میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے اور ہلاکت ہے اس کیلئے جو میرے بعد تجھ سے بغض رکھے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور تمام محدثین کا اس بات پر اجماع ہے کہ ابوالازہر ثقہ ہے۔ اور محدثین کے قانون کے مطابق جب کوئی ثقہ متفرد ہو تو اس کی روایت کردہ حدیث صحیح ہوتی ہے۔

ابوعبداللہ القرشی بیان کرتے ہیں: احمد بن یحیٰی الحلوانی فرماتے ہیں: جب ابوالازہر صنعاء سے آئے اور اہل بغداد سے اس حدیث کے متعلق تبادلہ خیال ہوا، تو یحیٰی بن معین نے اس حدیث کا انکار کر دیا۔ ایک دن انہوں نے اپنے حلقۂ درس کے آخر میں کہا: وہ نیشاپوری کذاب کہاں ہے؟ جو یہ حدیث عبدالرزاق کے حوالے سے بیان کرتا ہے۔ تو ابولازہر کھڑے ہو کے بولا: میں ہوں وہ شخص۔ یحیٰی بن معین اس کے اس طرح بھری مجلس میں اٹھ کر کھڑے ہو جانے اور اس کے یوں برملا اقرار پر ہنس پڑے۔ پھر اس کو اپنے قریب کر لیا اور بہت ہی قریب کر کے بولے: یہ کیسے ہو گیا کہ عبدالرزاق نے یہ حدیث صرف تم سے بیان کی اور تمہارے علاوہ اور کسی سے بیان نہیں کی: اس نے کہا: اے ابوزکریا! آپ کو پتا ہونا چاہئے کہ میں صنعاء پہنچا تو عبدالرزاق وہاں سے دور ایک بستی میں گئے ہوئے تھے۔ میں (ان سے ملاقات کے لئے اس بستی کی طرف) چل نکلا حالانکہ ان دنوں میری طبیعت بھی ناساز تھی۔ جب میں ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے مجھ سے خراسان کے احوال پوچھے، میں نے بیان کر دیئے، پھر میں نے ان سے حدیث شریف لکھی اور ان کی معیت میں صنعاء کی طرف روانہ ہو گیا۔ جب میں ان کے پاس سے رخصت ہونے لگا تو انہوں نے مجھے کہا: میرے ذمہ تیرا ایک حق ہے۔ میں ایک حدیث تمہیں بیان کرتا ہوں، جو حدیث آج تک تیرے سوا اور کسی نے مجھ سے نہیں سنی، خدا کی قسم! پھر انہوں نے لفظ بلفظ یہی حدیث انہوں نے مجھے بیان کی۔ چنانچہ یحیٰی بن معین نے ان کی اس بات کو تسلیم کیا اور اپنے الفاظ واپس لئے۔

4641۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبُرُنُسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى، حَدَّثَنَا بَسَّامٌ الصَّيْرَفِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَنْ اَطَاعَنِي فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمَنْ اَطَاعَكَ فَقَدْ اَطَاعَنِي، وَمَنْ عَصَاكَ فَقَدْ عَصَانِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے تیری اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے تیری نافرمانی کی، اس نے میری نافرمانی کی۔

٭٭ یہ صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4642۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْاَسْلَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مُطَرِّفٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يُرِيدُ اَنْ يَحْيَى حَيَاتِي، وَيَمُوتَ مَوْتِي، وَيَسْكُنَ جَنَّةَ الْخُلْدِ الَّتِي وَعَدَنِي رَبِّي، فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ، فَاِنَّهُ لَنْ يُخْرِجَكُمْ مِنْ هُدًى، وَلَنْ يُدْخِلَكُمْ فِي ضَلَالَةٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری زندگی جیسی زندگی گزارنا چاہتا ہے، جس کا اللہ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے، اس کو چاہئے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا والی بنا لے کیونکہ وہ تمہیں کبھی بھی ہدایت سے باہر نہیں نکالیں گے اور گمراہی میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔

٭٭ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4643۔ حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ بِهَمْدَانَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْفَسَوِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ بِشْرٍ الْكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كُنَّا نَعْرِفُ الْمُنَافِقِينَ اِلَّا بِتَكْذِيبِهِمُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالتَّخَلُّفِ عَنِ الصَّلَوَاتِ وَالْبُغْضِ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم منافقین کو اللہ اور اس کے رسول کی تکذیب اور نمازوں سے پیچھے رہنے اور حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بغض سے پہچانتے تھے۔

٭٭ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4644۔ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْفَقِيهُ الْاِمَامُ الشَّاشِيُّ بِبُخَارَى، حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ هَارُونَ الْبَلَدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِضَبْعِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ: هٰذَا اِمَامُ الْبَرَرَةِ، قَاتِلُ الْفَجَرَةِ، مَنْصُورٌ مَنْ نَصَرَهُ، مَخْذُولٌ مَنْ خَذَلَهُ، ثُمَّ مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بازو تھام کر فرمایا: یہ نیکوکاروں کا امیر ہے، فاجروں کا قاتل ہے، جو ان کی مدد کرے گا اس کی مدد (من جانب اللہ) کی جائے گی، جو ان کو ستائے گا وہ (من جانب

اللہ، ذلیل ہوگا (یہ کہتے کہتے) آپ کی آواز اونچی ہوگئی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4645- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سُفْيَانَ التِّرْمِذِيُّ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ الْاَبَّارُ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، زَوَّجْتَنِي مِنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ وَهُوَ فَقِيرٌ لَا مَالَ لَهُ، فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ، اَمَا تَرْضَيْنَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اطَّلَعَ اِلَى اَهْلِ الْاَرْضِ، فَاخْتَارَ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا اَبُوكِ، وَالْاٰخَرُ بَعْلُكِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خاتون جنت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے میری شادی علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کر دی ہے جبکہ ان کا حال یہ ہے کہ ان کے پاس کوئی مال ودولت نہیں ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمام اہل زمین میں سے صرف دو آدمیوں کو چنا ہے۔ ان میں سے ایک تمہارا والد ہے اور دوسرا تمہارا شوہر۔

4645أ- اَخْبَرَنَا اَبُو الصَّلْتِ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَتْ فَاطِمَةُ: زَوَّجْتَنِي مِنْ عَائِلٍ لَا مَالَ لَهُ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مذکورہ حدیث مروی ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

4646- اَخْبَرَنَا اَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَسَنٍ الْاَشْقَرِ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَسَدِيِّ عَنْ عَلِيٍّ اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ قَالَ عَلِيٌّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُنْذِرُ وَاَنَا الْهَادِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عباد بن عبداللہ الاسدی سے مروی ہے کہ

اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (الرعد: 7)

''آپ تو صرف ڈرسنانے والے ہیں اور ہر قوم کا ایک ہادی ہوتا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منذر ہیں اور میں ہادی ہوں۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4647- حَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُكْرَمٍ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِي عُثْمَانَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى

بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْاَشْقَرُ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ زِيَادٍ الْاَحْمَرُ، عَنْ مُخَوَّلٍ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا غَضِبَ لَمْ يَجْتَرِءْ اَحَدٌ مِنَّا يُكَلِّمُهُ غَيْرَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب غصہ کے عالم میں ہوتے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سوا آپ علیہ السلام سے گفتگو کرنے کی کسی میں ہمت نہ ہوتی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4648۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْمُقْرِي بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي الْعَوَّامِ الرِّيَاحِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ اَوْسٍ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِسَلْمَانَ: مَا اَشَدَّ حُبَّكَ لِعَلِيٍّ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ اَحَبَّنِي، وَمَنْ اَبْغَضَ عَلِيًّا فَقَدْ اَبْغَضَنِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عوف بن ابوعثمان النہدی فرماتے ہیں: ایک آدمی نے مسلمان سے پوچھا: تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اتنی شدید محبت کیوں کرتا ہے؟ اس نے کہا: اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن رکھا ہے ''جس نے علی سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے علی سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4649۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ اَبِي رَبِيعَةَ الْاِيَادِيُّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِي بِحُبِّ اَرْبَعَةٍ مِنْ اَصْحَابِي، وَاَخْبَرَنِي اَنَّهُ يُحِبُّهُمْ، قَالَ: قُلْنَا: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ وَكُلُّنَا نُحِبُّ اَنْ نَكُونَ مِنْهُمْ، فَقَالَ: اَلَا اِنَّ عَلِيًّا مِنْهُمْ، ثُمَّ سَكَتَ، ثُمَّ قَالَ: اَمَا اِنَّ عَلِيًّا مِنْهُمْ، ثُمَّ سَكَتَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے چار صحابہ سے محبت کا حکم دیا ہے

4649–سنن ابن ماجه' المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم' فضل سلمان' حديث148 : الجامع للترمذي' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب' حديث3736 :مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' حديث بريدة الأسلمي' حديث22385 :المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' حديث7278 :

اور یہ بھی بتایا ہے کہ وہ خود بھی ان سے محبت کرتا ہے (حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: ہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون ہیں؟ ہم سب کی خواہش ہے کہ ہم ان میں سے ہوں' آپ نے فرمایا: ''خبردار! علی اُن میں سے ہے، پھر آپ خاموش ہوگئے''۔ پھر آپ نے فرمایا: ''خبردار! علی اُن میں سے ہے، پھر آپ خاموش ہوگئے''۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4650۔ حَدَّثَنِي اَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَيُّوبَ الصَّفَّارُ، وَحُمَيْدُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ الزَّيَّاتُ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عِيَاضِ بْنِ اَبِي طَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ اَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُدِّمَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْخٌ مَشْوِيٌّ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ ائْتِنِي بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَيْكَ يَاْكُلُ مَعِي مِنْ هٰذَا الطَّيْرِ، قَالَ: فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ، فَجَاءَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَاجَةٍ، ثُمَّ جَاءَ، فَقُلْتُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَاجَةٍ، ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ، فَدَخَلَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا حَبَسَكَ عَلَيَّ، فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهِ آخِرَ ثَلَاثِ كَرَّاتٍ يَرُدُّنِي اَنَسٌ يَزْعُمُ اِنَّكَ عَلٰى حَاجَةٍ، فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، سَمِعْتُ دُعَاءَكَ، فَاَحْبَبْتُ اَنْ يَكُوْنَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: اِنَّ الرَّجُلَ قَدْ يُحِبُّ قَوْمَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ رَوَاهُ عَنْ اَنَسٍ جَمَاعَةٌ مِنْ اَصْحَابِهِ زِيَادَةً عَلٰى ثَلَاثِينَ نَفْسًا، ثُمَّ صَحَّتِ الرِّوَايَةُ عَنْ عَلِيٍّ، وأبى سعيد الخدرى، وَسَفِينَةَ وفى حديث ثابت البنانى عَنْ اَنَسٍ زِيَادَةُ اَلْفَاظٍ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا (ایک دفعہ) ایک بھنا ہوا پرندہ آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ نے دعا مانگی: یا اللہ! تو میرے پاس ایسے آدمی کو بھیج جو تمام مخلوقات سے زیادہ تجھے پیارا ہو اور وہ میرے ساتھ یہ پرندہ کھائے۔ (حضرت انس) فرماتے ہیں: (میں یہ دعا مانگ رہا تھا) یا اللہ! یہ شرف کسی انصاری کو عطا فرما۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ لیکن میں نے ان کو یہ کہہ (کر ٹال) دیا کہ ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصروف ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ (کچھ دیر بعد) دوبارہ آئے تو میں نے تب بھی یہی کہا کہ فی الوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصروف ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ (تھوڑی دیر بعد) پھر تشریف لے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا: دروازہ کھولو، (میں نے دروازہ کھولا) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اندر تشریف لے آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ باہر کیوں رکے رہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: انس نے مجھے

4650- الجامع للترمذى' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب' حديث3739: مسند أبى يعلى الموصلى - السدى' حديث3941: المعجم الأوسط للطبرانى' باب الألف' من اسمه أحمد' حديث1767: المعجم الكبير للطبرانى' باب من اسمه الأشعث' ومما أسند أنس بن مالك رضى الله عنه' حديث729:

تین مرتبہ واپس بھیجا ہے یہ شاید یہ سمجھ رہے تھے کہ آپ مصروف ہیں۔ آپ علیہ السلام نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے انس! تم نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آپ کی دعا سنی تھی اور میں چاہتا تھا کہ یہ مرتبہ میری قوم کے کسی فرد کے حصہ میں آئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک انسان اپنی قوم سے محبت کرتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اسی حدیث کو ۳۰ سے زائد صحابہ کرام کی پوری ایک جماعت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔ پھر یہ حدیث سند صحیح کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ اور ثابت البنانی کی حضرت انس کے حوالے روایت کردہ حدیث میں کچھ الفاظ زائد ہیں۔ (جو کہ درج ذیل ہے)

4651۔ كَمَا حَدَّثَنَا بِهِ الثِّقَةُ الْمَامُونُ اَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عُلَيَّةَ بْنِ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ بِالْكُوفَةِ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ دُبَيْسٍ، وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ ثَابِتٍ الْبَصْرِيُّ الْقَصَّارُ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ شَاكِيًا، فَاَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ يَعُودُهُ فِي اَصْحَابٍ لَهُ، فَجَرَى الْحَدِيثُ حَتّٰى ذَكَرُوا عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَتَنَقَّصَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ، فَقَالَ اَنَسٌ: مَنْ هٰذَا؟ اَقْعِدُونِي فَاَقْعَدُوهُ، فَقَالَ: يَا ابْنَ الْحَجَّاجِ، اَلا اَرَاكَ تَنْقُصُ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ، وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ، لَقَدْ كُنْتُ خَادِمَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَكَانَ كُلَّ يَوْمٍ يَخْدُمُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلامٌ مِنْ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ، فَكَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ يَوْمِي فَجَاءَتْ اُمُّ اَيْمَنَ مَوْلاةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَيْرٍ، فَوَضَعَتْهُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اُمَّ اَيْمَنَ، مَا هٰذَا الطَّائِرُ؟ قَالَتْ: هٰذَا الطَّائِرُ اَصَبْتُهُ فَصَنَعْتُهُ لَكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ جِئْنِي بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَيْكَ وَاِلَيَّ يَاْكُلُ مَعِي مِنْ هٰذَا الطَّائِرِ، وَضَرَبَ الْبَابَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَنَسُ انْظُرْ مَنْ عَلَى الْبَابِ، قُلْتُ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ رَجُلا مِنَ الْاَنْصَارِ، فَذَهَبْتُ فَاِذَا عَلِيٌّ بِالْبَابِ، قُلْتُ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَاجَةٍ، فَجِئْتُ حَتّٰى قُمْتُ مِنْ مَقَامِي، فَلَمْ اَلْبَثْ اَنْ ضَرَبَ الْبَابَ، فَقَالَ: يَا اَنَسُ، انْظُرْ مَنْ عَلَى الْبَابِ، فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ رَجُلا مِنَ الْاَنْصَارِ، فَذَهَبْتُ فَاِذَا عَلِيٌّ بِالْبَابِ، قُلْتُ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَاجَةٍ، فَجِئْتُ حَتّٰى قُمْتُ مَقَامِي، فَلَمْ اَلْبَثْ اَنْ ضَرَبَ الْبَابَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَنَسُ اذْهَبْ فَاَدْخِلْهُ، فَلَسْتَ بِاَوَّلِ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمَهُ لَيْسَ هُوَ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَذَهَبْتُ فَاَدْخَلْتُهُ، فَقَالَ: يَا اَنَسُ قَرِّبْ اِلَيْهِ الطَّيْرَ، قَالَ: فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلا جَمِيعًا، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ: يَا اَنَسُ، كَانَ هٰذَا بِمَحْضَرٍ مِنْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اُعْطِي بِاللّٰهِ

عَهْدًا اَلا اَنْتَقِصَ عَلِيًّا بَعْدَ مَقَامِي هٰذَا، وَلا اَعْلَمُ اَحَدًا يَنْتَقِصُهُ اِلَّا اَشْنَبَ لَهُ وَجْهَهُ

✧✧ حضرت ثابت البنانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیمار تھے۔ محمد بن حجاج اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ ان کی عیادت کے لئے آیا، دوران گفتگو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ چل نکلا تو محمد بن حجاج نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تنقیص کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ پھر فرمایا: مجھے بٹھاؤ، لوگوں نے ان کو بٹھالیا۔ تو آپ بولے: اے ابن حجاج میں دیکھ رہا ہوں کہ تم حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کر رہے ہو، اس ذات کی قسم! جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتا تھا کیونکہ ہر دن کوئی نہ کوئی انصاری لڑکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزاری انجام دیا کرتا تھا۔ ایک دن میری باری تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آزاد کردہ باندھی حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا آپ کی خدمت میں ایک (بھنا ہوا) پرندہ لائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے ام ایمن! یہ پرندہ کہاں سے آیا؟ انہوں نے عرض کی: یہ میں نے شکار کیا تھا اور آپ کے لئے بھون کر لائی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی۔ یا اللہ! میرے پاس ایسے آدمی کو بھیج دے جو تجھے ساری دنیا سے زیادہ پیارا ہو اور مجھے بھی۔ اور میرے ہمراہ یہ پرندہ کھائے (اسی وقت) دروازے پر دستک ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس! دیکھو دروازے پر کون ہے؟ میں نے دعا مانگی "اللہ کرے یہ کوئی انصاری آدمی ہو" میں نے جا کر دروازہ کھولا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ میں نے ان سے کہہ دیا کہ ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصروف ہیں (یہ کہہ کر) میں آ کر اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا۔ ابھی زیادہ دیر نہیں گذری تھی کہ دوبارہ دروازہ بجا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: اے انس! دیکھو دروازے پر کون ہے؟ میں پھر یہی دعا مانگ رہا تھا کہ اللہ کرے یہ کوئی انصاری شخص ہو۔ جب میں نے جا کر دروازہ کھولا تو (اب بھی) حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے پھر یہی کہہ دیا کہ ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصروف ہیں۔ میں پھر اپنی جگہ پر آ کر کھڑا ہو گیا۔ ابھی زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ پھر دروازے پر دستک ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس! جاؤ، ان کو اندر لے کر آؤ (حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں کوئی پہلا شخص نہیں تھا جو اپنے قبیلے سے محبت رکھتا تھا (بلکہ ہر شخص کو اپنے قبیلے، برادری سے محبت ہوتی ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ انصار میں سے نہ تھے۔ خیر، میں دروازے پر گیا اور ان کو اندر لے آیا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے انس! پرندہ پیش کرو، (حضرت انس رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: میں نے وہ پرندہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا اور ان دونوں نے مل کر اس کو تناول فرمایا۔ محمد بن الحجاج نے کہا: اے انس رضی اللہ عنہ! یہ سب معاملہ تمہاری موجودگی میں ہوا تھا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ اس نے کہا: میں آج اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ عہد کرتا ہوں کہ آج کے بعد کبھی بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی نہیں کروں گا بلکہ کسی کے بارے میں مجھے پتا چلا کہ اس نے اُن کی شان میں گستاخی کی ہے تو میں اس کو بھی سزا دونگا۔

4652- اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَمْدَانَ الْقَطِيعِيُّ بِبَغْدَادَ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو بَلْجٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ، قَالَ: اِنِّي لَجَالِسٌ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، اِذْ اَتَاهُ تِسْعَةُ رَهْطٍ، فَقَالُوا: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، اِمَّا اَنْ تَقُومَ مَعَنَا، وَاِمَّا اَنْ تَخْلُوَ بِنَا مِنْ بَيْنِ هٰؤُلاءِ، قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَلْ اَنَا اَقُومُ مَعَكُمْ، قَالَ: وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صَحِيحٌ قَبْلَ اَنْ يَعْمَى.

قَالَ: فَابْتَدَؤُوا فَتَحَدَّثُوا فَلا نَدْرِي مَا قَالُوا، قَالَ: فَجَاءَ يَنْفُضُ ثَوْبَهُ وَيَقُولُ: اُفٍّ وَتُفٍّ وَقَعُوا فِي رَجُلٍ لَهُ بِضْعَ عَشْرَةَ فَضَائِلَ لَيْسَتْ لاَحَدٍ غَيْرَهُ، وَقَعُوا فِي رَجُلٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَبْعَثَنَّ رَجُلا لا يُخْزِيهِ اللّٰهُ اَبَدًا، يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، فَاسْتَشْرَفَ لَهَا مُسْتَشْرِفٌ، فَقَالَ: اَيْنَ عَلِيٌّ؟ فَقَالُوا: اِنَّهُ فِي الرَّحَى يَطْحَنُ، قَالَ: وَمَا كَانَ اَحَدُهُمْ لِيَطْحَنَ، قَالَ: فَجَاءَ وَهُوَ اَرْمَدُ لا يَكَادُ اَنْ يُبْصِرُ، قَالَ: فَنَفَثَ فِي عَيْنَيْهِ، ثُمَّ هَزَّ الرَّايَةَ ثَلاثًا فَاَعْطَاهَا اِيَّاهُ، فَجَاءَ عَلِيٌّ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ثُمَّ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلانًا بِسُورَةِ التَّوْبَةِ، فَبَعَثَ عَلِيًّا خَلْفَهُ فَاَخَذَهَا مِنْهُ، وَقَالَ: لا يَذْهَبُ بِهَا اِلَّا رَجُلٌ هُوَ مِنِّي وَاَنَا مِنْهُ

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي عَمِّهِ: اَيُّكُمْ يُوَالِينِي فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ؟ قَالَ: وَعَلِيٌّ جَالِسٌ مَعَهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَقْبَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَقَالَ: اَيُّكُمْ يُوَالِينِي فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ؟ فَاَبَوْا، فَقَالَ لِعَلِيٍّ: اَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَكَانَ عَلِيٌّ اَوَّلَ مَنْ آمَنَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَ: وَاَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ فَوَضَعَهُ عَلٰى عَلِيٍّ، وَفَاطِمَةَ، وَحَسَنٍ، وَحُسَيْنٍ، وَقَالَ: اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ. وَشَرَى عَلِيٌّ نَفْسَهُ، فَلَبِسَ ثَوْبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ نَامَ فِي مَكَانِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَرْمُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلِيٌّ نَائِمٌ، قَالَ: وَاَبُو بَكْرٍ يَحْسَبُ اَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ انْطَلَقَ نَحْوَ بِئْرِ مَيْمُونٍ فَاَدْرِكْهُ، قَالَ: فَانْطَلَقَ اَبُو بَكْرٍ فَدَخَلَ مَعَهُ الْغَارَ، قَالَ: وَجَعَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرْمِي بِالْحِجَارَةِ كَمَا كَانَ يَرْمِي نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَضَوَّرُ، وَقَدْ لَفَّ رَاْسَهُ فِي الثَّوْبِ لا يُخْرِجُهُ حَتّٰى اَصْبَحَ، ثُمَّ كَشَفَ عَنْ رَاْسِهِ، فَقَالُوا: اِنَّكَ لَلَئِيمٌ وَكَانَ صَاحِبُكَ لا يَتَضَوَّرُ وَنَحْنُ نَرْمِيهِ، وَاَنْتَ تَتَضَوَّرُ وَقَدِ اسْتَنْكَرْنَا ذٰلِكَ

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَخَرَجَ بِالنَّاسِ مَعَهُ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: اَخْرُجُ مَعَكَ؟ قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لا فَبَكٰى عَلِيٌّ، فَقَالَ لَهُ: اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى اِلَّا اَنَّهُ لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ، اِنَّهُ لا يَنْبَغِي اَنْ اَذْهَبَ اِلَّا وَاَنْتَ خَلِيفَتِي

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي وَمُؤْمِنَةٍ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَسَدَّ رَسُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْوَابَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ، فَكَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ جُنُبًا، وَهُوَ طَرِيقُهُ لَيْسَ لَهُ طَرِيقٌ غَيْرَهُ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَإِنَّ مَوْلَاهُ عَلِيٌّ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَقَدْ اَخْبَرَنَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ اِنَّهُ رَضِيَ عَنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ، فَهَلْ اَخْبَرَنَا اَنَّهُ سَخِطَ عَلَيْهِمْ بَعْدَ ذٰلِكَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ قَالَ: ائْذَنْ لِي فَاَضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ: وَكُنْتَ فَاعِلا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ، فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ وَقَدْ حَدَّثَنَا السَّيِّدُ الْاَوْحَدُ اَبُو يَعْلٰى حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّيْدِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَهْرَوَيْهِ الْقَزْوِينِيُّ الْقَطَّانُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا حَاتِمٍ الرَّازِيَّ، يَقُولُ: كَانَ يُعْجِبُهُمْ اَنْ يَجِدُوا الْفَضَائِلَ مِنْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

❀❀ عمر بن میمون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں موجود تھا کہ ۹ آدمیوں پر مشتمل ایک وفد ان کے پاس آیا، وہ کہنے لگے کہ یا تو آپ الگ ہوکر ہماری بات سن لیجئے یا یہیں پر تخلیہ کروالیجئے۔ آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا (یہاں بیٹھے ہوئے لوگوں کو اٹھا کر تخلیہ کرنا تو مناسب نہیں ہے البتہ) میں تنہائی میں تمہاری بات سن لیتا ہوں۔ (حضرت عمرو بن میمون) فرماتے ہیں: یہ ان کی بینائی زائل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ (عمرو بن میمون) کہتے ہیں: پھر ان میں کچھ دیر بات چیت ہوتی رہی، مجھے یہ تو معلوم نہیں ہے کہ ان کے مابین کیا گفتگو ہوئی تاہم (اتنا ضرور ہے کہ آپ ان کے پاس سے) افسوس کرتے ہوئے، کپڑے جھاڑ کر اٹھے اور یہ کہتے ہوئے وہاں سے واپس آگئے کہ یہ ایسی شخصیت کے بارے میں نازیبا گفتگو کرتے ہیں، جو ایسی دس فضیلتوں کی مالک ہے جو ان کے علاوہ اور کسی کو نصیب نہیں ہوسکیں۔

وہ دس فضیلتیں یہ ہیں:

(۱) ان کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ''اب میں ایسے شخص کو بھیجوں گا جس کو اللہ تعالیٰ کبھی رسوا نہیں کرتا وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس سے محبت کرتے ہیں۔ اس شرف کو حاصل کرنے کی خاطر بہت سارے لوگوں نے گردنیں اونچی کی لیکن آپ نے فرمایا: علی (رضی اللہ عنہ) کہاں ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بتایا کہ وہ چکی میں آٹا پیس رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: (یہ کام کسی اور کے ذمہ لگاؤ اور) ان کو میرے پاس بلاؤ، پھر حضرت رضی اللہ عنہ جب حاضر بارگاہ ہوئے تو آپ کی آنکھیں آئی ہوئی تھیں جس کی وجہ سے آپ کچھ دیکھ نہ سکتے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا، پھر آپ علیہ السلام نے جھنڈا تین مرتبہ لہرا کر ان کے سپرد کیا، چنانچہ (اس غزوہ خیبر میں) حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت صفیہ بنت حیی کو (قیدی بنا کر) لائے (جن کو آزاد کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح فرمایا)۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سورہ توبہ (میں موجود احکام کا اعلان کرنے کے لئے مکہ کی جانب) بھیجا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کے پیچھے بھیجا، آپ نے اس سے وہ (احکام والا صحیفہ) لے لیا اور فرمایا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا): اس پیغام کو صرف وہی لے جانے کا حق رکھتا ہے جو مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔

(۳) رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچازاد بھائیوں سے فرمایا تھا ''تم میں سے کون ہے جو دنیا اور آخرت میں میرا ساتھی بنے؟'' حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ان کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ ان میں سے ایک ایک کے پاس جا کر فرماتے ''تم میں سے کون ہے جو دنیا اور آخرت میں میرا ساتھی بنے؟ لیکن سب نے انکار کر دیا۔ پھر آپ نے (خود ہی) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: تم دنیا اور آخرت میں میرے ساتھی ہو۔

(۴) ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۵) رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر مبارک حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضوان اللہ علیہم اجمعین پر ڈال کر فرمایا:

انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیرا

(۶) آپ نے اپنے آپ کو (بازار مصطفیٰ ﷺ میں یوں) بیچ ڈالا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی چادر مبارک اوڑھ کر آپ کی جگہ پر لیٹ گئے تھے۔

(۷) مشرکین رسول اللہ ﷺ کو پتھر مارا کرتے تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وہاں پر آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اس وقت آرام کر رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سمجھے کہ یہ رسول اللہ ﷺ آرام فرما ہیں۔ اس لئے انہوں نے یوں آواز دی: اے اللہ کے نبی (ﷺ)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کے نبی تو بئر میمون کی جانب تشریف لے جا چکے ہیں۔ آپ ان سے جا ملئے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وہاں سے چلے اور آپ سے جا ملے اور آپ کے ہمراہ غار میں ٹھہرے۔ (ادھر) حضرت علی پر (مشرکین کی جانب سے) اسی طرح پتھروں کی برسات ہونے لگی جیسے وہ رسول اللہ ﷺ کو پتھر مارا کرتے تھے۔ حضرت علی ان پتھروں کی تکلیف سے رو رہے تھے۔ لیکن (شدید تکلیف کے باوجود بھی) انہوں نے صبح ہونے سے پہلے اپنا چہرہ نہیں کھولا، جب صبح ہوئی تو آپ نے اپنے چہرے سے چادر ہٹائی تو مشرکین آپ کو برا بھلا کہتے ہوئے بولے، تیرے ساتھی کو ہم پتھر مارتے تھے تو وہ رویا نہیں کرتے تھے۔ جبکہ تم تو رو رہے ہو جو کہ ہمیں اچھا نہیں لگا۔

(۸) رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک کی جانب روانہ ہوئے اور آپ کے جان نثار صحابہ کرام بھی آپ کے ہمراہ تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں بھی آپ کے ہمراہ جانا چاہتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے آپ کو ساتھ جانے سے منع فرما دیا۔ جس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہارا میرے ساتھ وہی تعلق ہو جو کہ ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا؟ الّا یہ کہ (ہارون علیہ السلام نبی تھے جبکہ) میرے بعد (قیامت تک) کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ مناسب یہی ہے کہ میں تمہی کو اپنا نائب بنا کر جاؤں۔

(۹) رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا: میرے بعد ہر مومن مرد اور عورت کے ولی تم ہو۔

(۱۰) رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے علاوہ مسجد کی طرف کھلنے والے تمام دروازے بند کروا دئے تھے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حالتِ جنابت میں بھی مسجد ہی سے گزرا کرتے تھے (کیونکہ) ان کی گزرگاہ ہی یہ تھی۔

(۱۱) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا میں مولیٰ ہوں، علی رضی اللہ عنہ اس کا مولیٰ ہے۔

(۱۲) اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں بتایا ہے کہ وہ ان لوگوں سے راضی ہوگیا ہے جن لوگوں نے درخت کے نیچے آپ علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔ اور وہ ان کے دلوں کے حالات جانتا ہے۔ کیا اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ناراضگی کی کوئی خبر موجود ہے؟

(۱۳) جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منافق کی گردن مارنے کی اجازت مانگی تو آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم یہ کام کرنا چاہتے ہو جبکہ تمہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے بارے میں فرمایا ہے "تم جو چاہو عمل کرو" (تمہیں بخش دیا گیا ہے)

✧✧ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس سند کے ہمراہ بیان نہیں کیا ہے۔

سید اوحد ابویعلی حمزہ بن محمد الزیدی رضی اللہ عنہ نے ابوالحسن علی بن محمد بن مہرویہ القزوینی القطان کے واسطے سے ابوحاتم الرازی کا یہ بیان نقل کیا ہے "فضائل کے حوالے سے ہم امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی روایات کو زیادہ پسند کرتے ہیں"۔

4653- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ اَبِي عَوْنٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ لِي وَلِاَبِي بَكْرٍ: عَنْ يَمِينِ اَحَدِكُمَا جِبْرِيْلُ، وَالْاٰخَرُ مِيكَائِيلُ، وَاِسْرَافِيلُ مَلَكٌ عَظِيمٌ يَشْهَدُ الْقِتَالَ وَيَكُونُ فِي الصَّفِّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے جنگ بدر کے موقع پر میرے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد فرمایا: تم میں سے ایک کے دائیں جانب حضرت جبریل علیہ السلام ہیں اور دوسرے کی دائیں جانب حضرت میکائیل علیہ السلام ہیں۔ اور حضرت اسرافیل علیہ السلام بہت عظیم فرشتے ہیں جو کہ جنگوں میں حاضر ہوتے ہیں اور صفوں میں شریک ہوتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری اور امام مسلم نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔

4654- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ اَبُو طُوَالَةَ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: شَكَا عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ النَّاسُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ فِينَا خَطِيبًا، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: اَيُّهَا النَّاسُ، لَا تَشْكُوا عَلِيًّا فَوَاللّٰهِ اِنَّهُ لَاَخْشَنُ فِي ذَاتِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں شکایت کی گئی تو آپ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! علی کی شکایت نہ کیا کرو۔ خدا کی قسم یہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور جہاد کے متعلق بہت سخت ہیں۔

☆☆ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔

4655۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا زِيَادُ بْنُ الْخَلِيلِ الْقُشَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ اَبِي بَلْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَيُّكُمْ يَتَوَلَانِي فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ؟ فَقَالَ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ: اَيَتَوَلانِي فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ؟ فَقَالَ: لَا، حَتّٰى مَرَّ عَلٰى اَكْثَرِهِمْ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اَنَا اَتَوَلَاكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، فَقَالَ: اَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون ہے جو دنیا اور آخرت میں میرا دوست بنے؟ آپ نے ہر آدمی سے کہا کہ کیا وہ مجھے دنیا اور آخرت میں اپنا دوست بنائے گا؟ ہر ایک نے نفی میں جواب دیا۔ جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو دنیا اور آخرت میں دوست بناتا ہوں، آپ نے فرمایا: (ٹھیک ہے) تم دنیا اور آخرت میں میرے دوست ہو۔

☆☆ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4656۔ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيُّ بِهَمْدَانَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ اَقْضٰى اَهْلِ الْمَدِينَةِ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم آپس میں یہ باتیں کیا کرتے تھے کہ پورے مدینۃ المنورہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے ہیں۔

☆☆ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4657۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَزَوَّرِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا مَرْيَمَ الثَّقَفِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ، طُوبٰى لِمَنْ اَحَبَّكَ وَصَدَّقَ فِيكَ، وَوَيْلٌ لِمَنْ اَبْغَضَكَ وَكَذَّبَ فِيكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: اے علی! خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو تجھ سے محبت کرے اور تیرے بارے میں تصدیق کرے اور ہلاکت ہو اس شخص کے لئے جو تجھ سے بغض رکھے اور تیرے بارے میں جھوٹ سے کام لے

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4658۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ، وَاَنَّهُ يَرِدُ عَلَيَّ مِنَ الْقَضَاءِ مَا لَا عِلْمَ لِي بِهِ، قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ ثَبِّتْ لِسَانَهُ، وَاهْدِ قَلْبَهُ، فَمَا شَكَكْتُ فِي الْقَضَاءِ اَوْ فِي قَضَاءٍ بَعْدُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوالبختری بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی جانب (گورنر بنا کر) بھیجا، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نوجوان آدمی ہوں اور عدالت میں ایسے مقدمات بھی آجاتے ہیں جن کے بارے میں، میں کچھ علم نہیں رکھتا (تو ایسے حالات میں، میں صحیح فیصلہ کیسے کر پاؤں گا) آپ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر اپنا دست مبارک رکھا اور یوں دعا مانگی: ''اے اللہ! اس کی زبان کو مضبوط بنا اور اس کے دل کو ہدایت یافتہ بنا'' آپ کی اس دعا کے بعد کبھی بھی کوئی فیصلہ کرنے میں مجھے ہچکچاہٹ نہیں ہوئی۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4659۔ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا الْاَجْلَحُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْخَلِيلِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، قَالَ: بَيْنَا اَنَا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ، فَجَعَلَ يُحَدِّثُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُخْبِرُهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَتَى عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَخْتَصِمُونَ فِي وَلَدٍ وَقَعُوا عَلَى امْرَاَةٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ، فَقَالَ: لِاثْنَيْنِ طِيبَا نَفْسًا بِهٰذَا الْوَلَدِ، ثُمَّ قَالَ: اَنْتُمْ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ، اِنِّي مُقْرِعٌ بَيْنَكُمْ، فَمَنْ قُرِعَ لَهُ فَلَهُ الْوَلَدُ، وَعَلَيْهِ ثُلُثَا الدِّيَةِ لِصَاحِبَيْهِ، فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ، فَقُرِعَ لِاَحَدِهِمْ، فَدَفَعَ اِلَيْهِ الْوَلَدَ، قَالَ: فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، اَوْ قَالَ: اَضْرَاسُهُ

۞۞ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ کے پاس یک یمنی باشندہ آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کرنے لگا، اس نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عدالت میں تین ایسے مردوں کا مقدمہ پیش کیا گیا جنہوں نے ایک ہی طہر میں ایک عورت سے ہمبستری کی تھی اور اس عورت کو بچہ پیدا ہوا، اب ان میں سے ہر شخص کا دعوی تھا کہ یہ بچہ میرا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں سے فرمایا: تم سکون سے رہو، پھر فرمایا: تم سب بدخواہ ایک بچے کے نسب کے دعوے دار ہو، میں تمہارے درمیان قرعہ اندازی کروں گا جس کے نام قرعہ نکلے گا بچہ اس کو دوں گا اور وہ اپنے دوسرے دو شرکاء کو دو تہائی دیت ادا کرے گا۔ چنانچہ آپ نے ان کے درمیان قرعہ ڈالا، ان میں سے جس کے نام قرعہ نکلا بچہ اس کے سپرد کر دیا گیا۔

(حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: (یہ بات سن کر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (خوش ہو کر اس قدر) مسکرائے کہ آپ کے دندان مبارک نظر آنے لگے۔

4660- حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الْاَجْلَحُ، بِهٰذَا وَزَادَ فِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَعْلَمُ فِيهَا اِلَّا مَا قَالَ عَلِيٌّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ زَادَ الْحَدِيثُ تَاْكِيدًا بِرِوَايَةِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، وَقَدْ تَابَعَ اَبُو اِسْحَاقَ السَّبِيعِيُّ الْاَجْلَحَ فِي رِوَايَتِهِ

✧✧ یہی حدیث حضرت اجلح رضی اللہ عنہ نے بھی بیان کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ اضافی ہیں ''پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ نے جو فیصلہ کیا میرے نزدیک بھی یہی فیصلہ سب سے بہتر ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔ جبکہ ابن عیینہ کی روایت کے مطابق اس حدیث میں تاکید زیادہ ہے۔ اور اس حدیث کو روایت کرنے میں ابو اسحاق سبیعی نے اجلح کی متابعت کی ہے۔

4661- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَشَيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى امْرَاَةٍ فَذَبَحَتْ لَنَا شَاةً، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَدَخَلَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَدَخَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، اللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ فَاجْعَلْهُ عَلِيًّا، قَالَ: فَدَخَلَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک خاتون کے پاس گیا، اس نے ہماری خاطر ایک بکری ذبح کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ابھی عنقریب) تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا'' چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے، پھر آپ علیہ السلام نے فرمایا: (ابھی) تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا'' چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے، آپ علیہ السلام نے پھر فرمایا: (ابھی) تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا، اے اللہ! اگر تو چاہے تو اس کو علی بنا دے (حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: چنانچہ (اب کی بار) حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی تشریف لائے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔

4661- مصنف ابن أبي شيبة 'كتاب الفضائل' ما ذكر في أبي بكر الصديق رضي الله عنه' حديث 31311: مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه' حديث 14285: مسند الطيالسي 'أحاديث النساء' ما أسند جابر بن عبد الله الأنصاري - ما روى عنه عبد الله بن محمد بن عقيل' حديث 1768: المعجم الأوسط للطبراني 'باب العين' باب من اسمه محمود' حديث 8054:

4662۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا عُبَيْدُ بْنُ حَاتِمٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ، حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِي صَادِقٍ، عَنِ الْاَغَرِّ، عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَّلُكُمْ وَارِدًا عَلَى الْحَوْضِ، اَوَّلُكُمْ اِسْلَامًا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے حوض کوثر پر سب سے پہلے آنے والا وہ ہوگا جو تم میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والا ہے، (یعنی) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

4663۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَاِنَّمَا الْخِلَافُ فِي هٰذَا الْحَرْفِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ اَوَّلَ الرِّجَالِ الْبَالِغِيْنَ اِسْلَامًا وَعَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ تَقَدَّمَ اِسْلَامُهُ قَبْلَ الْبُلُوْغِ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے جبکہ اختلاف اس بات میں ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بالغ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لائے اور نابالغ مردوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سب سے پہلے ایمان لائے۔

4664۔ اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ اِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَقِيهِ بِالرَّيِّ، حَدَّثَنَا اَبُو حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ، حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ دَاوُدُ بْنُ اَبِي عَوْفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تعالى عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَقَالَ: اِنِّي وَاِيَّاكِ وَهٰذَا النَّائِمُ، يَعْنِي عَلِيًّا، وَهُمَا يَعْنِي الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، لَفِي مَكَانٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: میں، تم اور یہ سویا ہوا یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور وہ دونوں یعنی حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ قیامت کے اکٹھے ہوں گے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔

4665۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَاَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ كَانَ

حَامِلَ رَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَنَظَرَ اِلَيَّ وَقَالَ كَاَنَّكَ رَخِيُّ الْبَالِ فَغَضِبْتُ وَشَكَوْتُهُ اِلٰى اِخْوَانِهِ مِنَ الْقُرَّآءِ فَقُلْتُ اَلَا تَعْجَبُوْنَ مِنْ سَعِيْدٍ اَنِّيْ سَاَلْتُهُ مَنْ كَانَ حَامِلَ رَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَيَّ وَقَالَ اِنَّكَ لَرَخِيُّ الْبَالِ قَالُوْا اِنَّكَ سَاَلْتَهُ وَهُوَ خَائِفٌ مِّنَ الْحَجَّاجِ وَقَدْ لَاذَ بِالْبَيْتِ فَسَلْهُ الْاٰنَ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ حَامِلُهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰكَذَا سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلِهٰذَا الْحَدِيْثِ شَاهِدٌ مِّنْ حَدِيْثِ زَنْفَلٍ الْعُرَفِيِّ وَفِيْهِ طُوْلٌ فَلَمْ اُخَرِّجْهُ

✧✧ حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابوعبداللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم بردار کون تھا؟ (حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: انہوں نے میری جانب دیکھا، اور بولے: تم بہت کمزوردل ہو، یہ بات مجھے اچھی نہ لگی، میں نے ان کے قراء ساتھیوں سے ان کی شکایت کردی، میں نے کہا: تمہیں سعید پر حیرانی نہیں ہوتی؟ میں نے اس سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علمبردار کون تھا؟ اس نے ایک نظر مجھے دیکھا اور بولا: تو بہت کمزوردل شخص ہے۔ لوگوں نے کہا: تو نے یہ سوال تو اس سے کرلیا ہے لیکن وہ حجاج سے خوف زدہ ہے، جس کی وجہ سے وہ اپنے گھر میں پناہ گزین ہے، اب آپ (دوبارہ) اس سے یہی سوال کر کے دیکھیں۔ میں نے دوبارہ وہی سوال ان سے کیا تو وہ بولے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم بردار حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے، بالکل اسی طرح میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی سنا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔

زنفل عرفی سے مروی ایک حدیث اس حدیث کی شاہد بھی موجود ہے لیکن اس میں طول بہت ہے اس لئے میں نے اس کو (یہاں) نقل نہیں کیا۔

4666۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ السَّكَنِ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَيٍّ، عَنْ اَبِيْ رَبِيْعَةَ الْاِيَادِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَاقَتِ الْجَنَّةُ اِلٰى ثَلَاثَةٍ: عَلِيٍّ، وَعَمَّارٍ، وَسَلْمَانَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں کہ خود جنت ان کی مشتاق ہے۔

(۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ۔

4666-الجامع للترمذي' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب مناقب سلمان الفارسي رضي الله عنه' حديث 3812:مسند أبي يعلى الموصلي' مسند أنس بن مالك' ما أسنده الحسن بن أبي الحسن' حديث2714:مسند أبي يعلى الموصلي' مسند أنس بن مالك' ما أسنده الحسن بن أبي الحسن' حديث2715:المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' سلمان الفارسي يكنى أبا عبد الله رضي الله عنه' حديث5918:المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' سلمان الفارسي يكنى أبا عبد الله رضي الله عنه' حديث5919:

(۲) حضرت عمار رضی اللہ عنہ۔

(۳) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ۔

☸☸ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری اور امام مسلم نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4667۔ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ بِنَيْسَابُورَ، حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ قَبِيصَةَ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ سَيْفٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي اَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَاَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ اَنْ لَا اُزَوِّجَ اَحَدًا مِنْ اُمَّتِي، وَلَا اَتَزَوَّجَ اِلَّا كَانَ مَعِي فِي الْجَنَّةِ فَاَعْطَانِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت (عبداللہ) ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے ربّ سے یہ دعا مانگی ''میں اپنی امت میں سے جس کا نکاح کروں یا جس سے نکاح کروں وہ جنت میں میرے ساتھ رہے'' اللہ تعالیٰ نے میری یہ دعا قبول فرمائی۔

☸☸ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4668۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنَا عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ الْعُقَيْلِيُّ، اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ اَبِي حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُوحِيَ اِلَيَّ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثٌ: اَنَّهُ سَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ، وَاِمَامُ الْمُتَّقِينَ، وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عبداللہ بن اسعد بن زرارہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے علی رضی اللہ عنہ کے متعلق مجھے پر تین (القاب) وحی فرمائے ہیں

(۱) یہ سید المسلمین ہے۔

(۲) امام المتقین ہے۔

(۳) چمکدار پیشانی والوں کے قائد ہیں۔

☸☸ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4669۔ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عِيسَى السَّبِيعِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْجِيزِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْاَشْقَرُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خُثَيْمٍ الْهِلَالِيُّ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ يَسَارٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، قَالَ: حَجَجْنَا فَمَرَرْنَا عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بِالْمَدِينَةِ، وَمَعَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ حُدَيْجٍ، فَقِيلَ

لِلْحَسَنِ: اِنَّ هٰذَا مُعَاوِيَةُ بْنُ حُدَيْجٍ السَّابُ لِعَلِيٍّ، فَقَالَ: عَلَيَّ بِهِ، فَاُتِيَ بِهِ، فَقَالَ: اَنْتَ السَّابُّ لِعَلِيٍّ؟ فَقَالَ: مَا فَعَلْتَ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ اِنْ لَقِيتَهُ، وَمَا اَحْسَبُكَ تَلْقَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَتَجِدُهُ قَائِمًا عَلٰى حَوْضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذُوْدُ عَنْهُ رَايَاتِ الْمُنَافِقِينَ بِيَدِهِ عَصًا مِنْ عَوْسَجٍ حَدَّثَنِيهِ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے حج کیا، (اس موقعہ پر) ہم حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی زیارت کے لئے مدینہ شریف بھی گئے، معاویہ بن حدیج ہمارے ہمراہ تھے، حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ یہ معاویہ بن حدیج حضرت علی رضی اللہ عنہ پر تبرا کرنے والوں میں سے ہیں۔ آپ نے فرمایا، اس کو میرے پاس پیش کرو، چنانچہ اس کو پیش کر دیا گیا۔ آپ نے ان سے پوچھا: کیا تم حضرت علی رضی اللہ عنہ پر تبرا کرتے ہو؟ وہ مکر گیا، آپ نے فرمایا: خدا کی قسم! اگر تیری ان سے ملاقات ہو (جبکہ مجھے یہ امید نہیں ہے کہ قیامت کے دن تو ان سے مل سکے) تو تو ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر کھڑا پائے گا۔ ان کے ہاتھ میں ایک کانٹے دار چھڑی ہوگی جس کے ساتھ وہ منافقین کو حوض کوثر سے پیچھے ہٹا رہے ہوں گے۔ یہ بات مجھے صادق و مصدوق (نبی اکرم) صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہے۔ اور بے شک نامراد رہا جس نے جھوٹ بولا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4670۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيلُ، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ يَحْيَى، وَالسَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ النَّضْرِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ، اَلا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ، اِنْ قُلْتَهُنَّ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰى اَنَّهُ مَغْفُورٌ لَكَ: لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے متعلق فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھادوں کہ اگر تو وہ پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ تیری مغفرت فرمادے (حالانکہ آپ کو مغفرت کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہاری تو مغفرت کر دی گئی ہے۔ (وہ الفاظ یہ ہیں)

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

٭٭ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4671۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اَبِي مُوسَى، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: وَالَّذِي اَحْلِفُ بِهِ اِنْ كَانَ عَلِيٌّ لَاَقْرَبَ النَّاسِ عَهْدًا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عُدْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً، وَهُوَ يَقُولُ: جَاءَ عَلِيٌّ، جَاءَ عَلِيٌّ مِرَارًا، فَقَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: كَاَنَّكَ بَعَثْتَهُ فِي حَاجَةٍ، قَالَتْ: فَجَاءَ بَعْدُ، قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: فَظَنَنْتُ اَنَّ لَهُ اِلَيْهِ حَاجَةً، فَخَرَجْنَا مِنَ الْبَيْتِ فَقَعَدْنَا عِنْدَ الْبَابِ، وَكُنْتُ مِنْ اَدْنَاهُمْ اِلَى الْبَابِ، فَاَكَبَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ يُسَارُّهُ وَيُنَاجِيهِ، ثُمَّ قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ ذٰلِكَ، فَكَانَ عَلِيٌّ اَقْرَبَ النَّاسِ عَهْدًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اس ذات کی قسم جس کی میں قسم کھاتی ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ 'رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب تھے، ہم ایک دن حضور علیہ السلام کی عیادت کے لئے آئی ہوئی تھیں، آپ بار بار پوچھ رہے تھے: علی آ گئے؟ علی آ گئے؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بولیں: یوں لگتا ہے جیسے آپ نے ان کو کسی کام سے بھیجا ہے، آپ فرماتی ہیں: کچھ دیر بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں سمجھ گئی کہ حضور علیہ السلام کو ان سے کوئی ضروری کام ہے۔ چنانچہ ہم حجرہ سے باہر نکل گئیں، لیکن بالکل دروازہ کے قریب ہی بیٹھ گئیں، اور میں تو سب سے زیادہ دروازے کے قریب تھی، (میں نے دیکھا کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ پر جھک کر سرگوشی میں کوئی راز کی بات کہہ رہے تھے، پھر اسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریبی تھے۔

٭٭ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4672۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِينِيُّ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَمِيرَةَ، اَخْبَرَنِي مَيْمُونٌ الْكُرْدِيُّ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِذٌ بِيَدِي وَنَحْنُ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ، اِذْ مَرَرْنَا بِحَدِيقَةٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا اَحْسَنَهَا مِنْ حَدِيقَةٍ، قَالَ: لَكَ فِي الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ابوعثمان نہدی فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ تھامے ہوئے مدینہ کی ایک گلی سے گزر رہے تھے، جب ہم ایک باغ کے پاس پہنچے تو میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ باغ کس قدر خوبصورت ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: تیرے لئے جنت میں اس سے بھی زیادہ خوبصورت باغ ہوگا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4673۔ حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْخَطَّابِ، حَدَّثَنَا نَاصِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُحَلِّمِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَعُوْدُهُ وَهُوَ مَرِيضٌ، وَعِنْدَهُ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَتَحَوَّلَا حَتّٰى جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا اُرَاهُ اِلَّا هَالِكٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ لَنْ يَمُوتَ اِلَّا مَقْتُولًا، وَلَنْ يَمُوتَ حَتّٰى يَمْلَاَ غَيْظًا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ بیمار تھے تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ان کی عیادت کے لئے ان کے پاس گیا، اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کے پاس موجود تھے، وہ دونوں وہاں سے ایک طرف ہٹ گئے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس بیٹھ گئے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ اب علی نہیں بچیں گے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو شہادت کی موت آئے گی، اور یہ اس وقت تک فوت نہیں ہوں گے جب تک غیظ سے بھر نہ جائیں۔

4674۔ حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنِي اَبُو زَيْدٍ الْاَحْوَلُ، عَنْ عِقَابِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، حَدَّثَنِي اَبُو اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيُّ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ بِقِتَالِ النَّاكِثِينَ، وَالْقَاسِطِينَ، وَالْمَارِقِينَ

حضرت عقاب بن ثعلبہ فرماتے ہیں: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مجھے یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ناکثین (بیعت توڑنے والوں یعنی اصحاب جمل)، قاسطین (بغاوت کرنے والے یعنی اہل صفین) اور مارقین (دین سے نکل جانے والوں یعنی خوارج) سے جہاد کرنے کا حکم دیا۔

4675۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْخَطَّابِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ غُرَابِ بْنِ اَبِي فَاطِمَةَ، عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ: تُقَاتِلُ النَّاكِثِينَ وَالْقَاسِطِينَ، وَالْمَارِقِينَ بِالطُّرُقَاتِ، وَالنَّهْرَوَانَاتِ، وَبِالشَّعَفَاتِ قَالَ اَبُو اَيُّوبَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَعَ مَنْ تُقَاتِلُ هٰؤُلَاءِ الْاَقْوَامِ؟ قَالَ: مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ

✧✧ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تو ناکثین، قاسطین اور مارقین سے، گزرگاہوں میں، دریائی راستوں میں اور پہاڑی راستوں میں جہاد کروگے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ لوگ کس شخص سے لڑیں گے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے۔

4676۔ حَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ اَحْمَدَ الْجُمَحِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْاَوْدِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ مِمَّا عَهِدَ اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ الْاُمَّةَ سَتَغْدِرُ بِي بَعْدَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے جو عہد لئے منجملہ ان کے یہ بھی ہے کہ ان کے بعد امت ہمارے ساتھ بغاوت کرے گی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4677۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ اَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: اَمَا اِنَّكَ سَتَلْقَى بَعْدِي جَهْدًا قَالَ: فِي سَلَامَةٍ مِنْ دِينِي؟ قَالَ: فِي سَلَامَةٍ مِنْ دِينِكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میرے بعد مشقت میں مبتلا ہوگے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حالات میں) میرا ایمان سلامت ہوگا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: تیرا دین سلامت ہوگا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4678۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنَا اَبُو مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَعْيَنَ، عَنْ اَبِي حَرْبِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَانِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ، وَقَدْ وَضَعْتُ رِجْلِي فِي الْغَرْزِ، وَاَنَا اُرِيدُ الْعِرَاقَ، فَقَالَ: لَا تَاْتِ الْعِرَاقَ، فَاِنَّكَ اِنْ اَتَيْتَهُ اَصَابَكَ بِهِ ذُبَابُ السَّيْفِ، قَالَ عَلِيٌّ: وَايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ قَالَهَا لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَكَ، قَالَ اَبُو الْاَسْوَدِ: فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: يَا اللّٰهُ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلَ مُحَارِبٍ يُحَدِّثُ النَّاسَ بِمِثْلِ هٰذَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ابوالاسود دیلی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تشریف لائے، اس وقت میں عراق کی طرف روانگی کے لئے سواری پر سوار ہو چکا تھا، انہوں نے کہا: آپ عراق تشریف نہ لے جایئے۔ اسلئے کہ اگر آپ وہاں گئے تو جنگ میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! تم سے پہلے یہ بات خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی مجھ سے فرما چکے ہیں۔ حضرت ابوالاسود فرماتے ہیں: میں نے اپنے دل ہی دل میں کہا: یا خدایا! میں نے اس جیسا جنگجو لوگوں سے یوں باتیں کرتا آج تک نہیں دیکھا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4662 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرِ بْنِ بَرِيٍّ، ثَنَا اَبِي، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرِ بْنِ بَرِيٍّ، ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَثِيْمٍ الْمَحَارِبِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَثِيْمٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ اَنَا وَعَلِيٌّ رَفِيْقَيْنِ فِي غَزْوَةِ ذِي الْعُشَيْرَةِ، فَلَمَّا نَزَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَقَامَ بِهَا، رَاَيْنَا نَاسًا مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ يَعْمَلُوْنَ فِي عَيْنٍ لَهُمْ فِي نَخْلٍ، فَقَالَ لِي عَلِيٌّ: يَا اَبَا الْيَقْظَانِ، هَلْ لَكَ اَنْ تَاْتِيَ هٰؤُلَاءِ فَنَنْظُرَ كَيْفَ يَعْمَلُوْنَ؟ فَجِئْنَاهُمْ، فَنَظَرْنَا اِلٰى عَمَلِهِمْ سَاعَةً، ثُمَّ غَشِيَنَا النَّوْمُ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَعَلِيٌّ فَاضْطَجَعْنَا فِي صُوْرٍ مِنَ النَّخْلِ فِي دَقْعَاءَ 1)) مِنَ التُّرَابِ، فَنِمْنَا فَوَاللّٰهِ مَا اَيْقَظَنَا اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُنَا بِرِجْلِهِ وَقَدْ تَتَرَّبْنَا مِنْ تِلْكَ الدَّقْعَاءِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا تُرَابٍ لِمَا يُرَى عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُحَدِّثُكُمَا بِاَشْقَى النَّاسِ رَجُلَيْنِ؟ قُلْنَا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اُحَيْمِرُ ثَمُوْدَ الَّذِيْ عَقَرَ 2)) النَّاقَةَ، وَالَّذِيْ يَضْرِبُكَ يَا عَلِيُّ عَلٰى هٰذِهٖ - يَعْنِي قَرْنَهُ - حَتّٰى تَبْتَلَّ هٰذِهٖ مِنَ الدَّمِ - يَعْنِي لِحْيَتَهُ - هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قُمْ اَبَا تُرَابٍ

✧✧ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوہ ''ذی العشیرۃ'' کے موقع پر میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک دوسرے کے فریق تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پڑاؤ کیا تو ہم نے بنی مدلج کے کچھ لوگوں کو دیکھا جو ایک باغ میں ایک چشمے پر کام کر رہے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوالیقظان کیا خیال ہے؟ ہم وہاں چلتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟۔ چنانچہ ہم وہاں پر جا پہنچے کچھ دیر ہم ان کو دیکھتے رہے پھر ہم پر نیند کا غلبہ ہو گیا، اس لئے میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ درختوں کے ایک جھنڈ میں مٹی پر لیٹ کر سو گئے، خدا کی قسم! (ہم بہت دیر تک سوتے رہے) حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آ کر خود ہمیں اپنے پاؤں سے ہلا کر اٹھایا، زمین پر لیٹنے کی وجہ سے ہمارے جسم خاک آلود ہو چکے تھے، (ہمارے بدن پر مٹی کا اثر دیکھ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ان دو آدمیوں کی خبر نہ دوں جو سب سے زیادہ بد بخت ہیں؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ علیہ السلام

نے فرمایا:

(۱) قوم ثمود کا احیمر جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں۔

(۲) وہ شخص جو تمہارے یہاں پر (یعنی سر پر) مارے گا حتی کہ خون سے تیری یہ (یعنی داڑھی مبارک) تر ہو جائے گی۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو اس اضافے کے ہمراہ نقل نہیں کیا، تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابوحازم کی سہل بن سعد سے روایت کردہ وہ حدیث نقل کی ہے جس میں ''قم ابا تراب'' کے الفاظ ہیں۔

4680۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى بْنِ السَّكَنِ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ عَنْ جَرِيِّ بْنِ كُلَيْبٍ الْعَامِرِيِّ قَالَ لَمَّا سَارَ عَلِيٌّ اِلٰى صِفِّيْنَ كَرِهْتُ الْقِتَالَ فَاَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ فَقَالَتْ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَتْ مِنْ اَيِّهِمْ قُلْتُ مِنْ بَنِى عَامِرٍ قَالَتْ رَحْبًا عَلٰى رَحْبٍ وَقُرْبًا عَلٰى قُرْبٍ تَجِىْءُ مَا جَآءَ بِكَ قَالَ قُلْتُ سَارَ عَلِيٌّ اِلٰى صِفِّيْنَ وَكَرِهْتُ الْقِتَالَ فَجِئْنَا اِلٰى هَا هُنَا قَالَتْ اَكُنْتَ بَايَعْتَهُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَارْجِعْ اِلَيْهِ فَكُنْ مَّعَهُ فَوَاللّٰهِ مَا ضَلَّ وَلَا ضُلَّ بِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت جری بن کلیب عامری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ صفین کی جانب روانہ ہوئے، مجھے یہ لڑائی پسند نہ تھی، میں مدینۃ المنورہ میں آ گیا اور ام المؤمنین حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم کن لوگوں میں سے ہو؟ میں نے کہا: کوفہ والوں میں سے۔ آپ نے مزید پوچھا: ان میں کس قبیلے سے تعلق ہے؟ میں نے کہا: بنی عامر سے۔ انہوں نے مجھے خوش آمدید کہہ کر مقصدِ آمد دریافت کیا۔ میں نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ صفین کی جانب روانہ ہوئے ہیں جبکہ مجھے یہ لڑائی اچھی نہیں لگ رہی، اس لئے میں یہاں چلا آیا، انہوں نے پوچھا: کیا تم نے ان کی بیعت کی تھی؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: تم لوٹ جاؤ اور ان کے لشکر میں شریک ہو جاؤ۔ خدا کی قسم وہ نہ خود گمراہ ہے اور نہ ان کے ساتھ رہنے والا گمراہ ہو سکتا ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4681۔ حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: النَّظَرُ اِلٰى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَشَوَاهِدُهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ صَحِيْحَةٌ

4681- المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله من اسمه عفيف - طليق بن عمران بن حصين حديث 15040

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی (رضی اللہ عنہ) کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

✧✧ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی متعدد احادیث صحیحہ اس کی شاہد ہیں۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

4682- حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُقَاتِلِ بْنِ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ عُتْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى الرَّمْلِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: النَّظَرُ اِلٰى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ تَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ

✧✧ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی (رضی اللہ عنہ) کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

۞۞ اس حدیث کو ابراہیم نخعی سے روایت کرنے میں عمرو بن مرہ نے اعمش کی متابعت کی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

4683- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى الْقَارِئُ، حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ زُهَيْرٍ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: النَّظَرُ اِلٰى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ

✧✧ عمرو بن مرہ نے ابراہیم کے ذریعے علقمہ کے واسطے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی (رضی اللہ عنہ) کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

4684- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ الْعِدْلَانِ قَالَا: حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَبَ اِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُمَّ كُلْثُومٍ، فَقَالَ: اَنْكِحْنِيهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: اِنِّي اَرْصُدُهَا لِابْنِ اَخِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، فَقَالَ عُمَرُ: اَنْكِحْنِيهَا، فَوَاللّٰهِ مَا مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ يَرْصُدُ مِنْ اَمْرِهَا مَا اَرْصُدُهُ، فَاَنْكَحَهُ عَلِيٌّ، فَاَتَى عُمَرُ الْمُهَاجِرِينَ، فَقَالَ: اَلَا تُهَنُّونِنِي؟ فَقَالُوا: بِمَنْ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَ: بِاُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عَلِيٍّ وَابْنَةِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: كُلُّ نَسَبٍ وَسَبَبٍ يَنْقَطِعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، اِلَّا مَا كَانَ مِنْ سَبَبِي وَنَسَبِي، فَاَحْبَبْتُ اَنْ يَكُونَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسَبٌ وَسَبَبٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی بن حسین بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت ام کلثوم کا رشتہ مانگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو اس کو اپنے بھتیجے عبداللہ بن جعفر کے نکاح میں دینے کے انتظار میں ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیجئے، خدا کی قسم، اس کے نکاح کا جس قدر میں منتظر ہوں اور کوئی نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کا نکاح کر دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مہاجرین کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے: کیا تم مجھے مبارک باد نہیں دو گے؟ مہاجرین نے کہا: اے امیر المومنین! کس چیز کی مبارک؟ آپ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان سن رکھا ہے کہ قیامت کے دن میرے نسب اور سبب کے سوا تمام نسب اور سبب ختم ہو جائیں گے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ میرا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سبب اور نسب قائم ہو، (اس لئے میں نے یہ نکاح کیا ہے۔)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔

4685- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ قَالاَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنَا النُّعْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ وَلَّيْتُمُوهَا اَبَا بَكْرٍ فَزَاهِدٌ فِي الدُّنْيَا، رَاغِبٌ فِي الْاٰخِرَةِ، وَفِي جِسْمِهِ ضَعْفٌ، وَاِنْ وَلَّيْتُمُوهَا عُمَرُ فَقَوِيٌّ اَمِينٌ، لاَ يَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لاَئِمٍ، وَاِنْ وَلَّيْتُمُوهَا عَلِيًّا فَهَادٍ مُهْتَدٍ، يُقِيمُكُمْ عَلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ابوبکر صدیق کو خلیفہ نامزد کرو گے تو (ٹھیک ہے کیونکہ) وہ دنیا سے بے رغبت اور آخرت میں دلچسپی رکھنے والے ہیں جبکہ وہ جسمانی طور پر کمزور ہیں۔ اور اگر تم عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بناؤ گے (یہ بھی ٹھیک ہے کیونکہ) یہ طاقتور امانت دار ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات مقدسہ کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت کی کچھ پروا نہیں کرتے۔ اور اگر تم علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بناؤ گے تو (تب بھی ٹھیک ہے کیونکہ) علی رضی اللہ عنہ خود بھی ہدایت یافتہ ہے اور ہدایت دینے والا بھی ہے یہ تمہیں صراط مستقیم پر قائم رکھیں گے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4686- عَنْ حَيَّانَ الْاَسَدِيِّ، سَمِعْتُ عَلِيًّا، يَقُوْلُ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْاُمَّةَ سَتَغْدِرُ بِكَ بَعْدِي، وَاَنْتَ تَعِيشُ عَلٰى مِلَّتِي، وَتُقْتَلُ عَلٰى سُنَّتِي، مَنْ اَحَبَّكَ اَحَبَّنِي، وَمَنْ اَبْغَضَكَ اَبْغَضَنِي، وَاِنَّ هٰذِهِ سَتُخَضَّبُ مِنْ هٰذَا يَعْنِي لِحْيَتَهُ مِنْ رَاْسِهِ صَحِيحٌ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بارے میں فرمایا: میری امت میرے بعد تیرے خلاف بغاوت کرے گی اور تم میرے دین پر قائم رہو گے اور تم میرے طریقے پر جہاد کرو گے۔ جو تم سے محبت کرے گا وہ مجھ سے محبت

کرے گا اور جس نے تم سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور بے شک تمہاری یہ داڑھی شریف رنگین ہو جائے گی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح ہے۔

ذِكْرُ مَقْتَلِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِاَصَحِّ الْاَسَانِيْدِ عَلٰى سَبِيْلِ الْاِخْتِصَارِ

اصح الاسانید کے ہمراہ مختصر طور پر امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ

4687۔ حَدَّثَنِي اَبُوْ الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى السَّدِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَدِمَ عَلِيٌّ عَلٰى وَفْدٍ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ وَفِيْهِمْ رَجُلٌ مِّنَ الْخَوَارِجِ يُقَالُ لَهُ الْجَعْدُ بْنُ نَعْجَةَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا عَلِيُّ فَاِنَّكَ مَيِّتٌ فَقَالَ عَلِيٌّ لَا وَلٰكِنِّي مَقْتُوْلٌ ضَرْبَةَ عَلِيٍّ هٰذَا تَخْضِبُ هٰذِهِ قَالَ وَاَشَارَ عَلِيٌّ اِلٰى رَاْسِهِ وَلِحْيَتُهُ بِيَدِهِ قَضَاءً مَقْضِيٍّ وَعَهْدٍ مَعْهُوْدٍ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ثُمَّ عَابَ عَلِيًّا فِي لِبَاسِهِ فَقَالَ لَوْ لَبِسْتَ لِبَاسًا خَيْرًا مِّنْ هٰذَا فَقَالَ اَنَّ لِبَاسِي هٰذَا اَبْعَدُ لِي مِنَ الْكِبْرِ وَاَجْدَرُ اَنْ يُّقْتَدٰى مِنَ الْمُسْلِمُوْنَ

✧✧ حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اہل بصرہ کا ایک وفد آیا۔ ان میں ایک خارجی آدمی بھی تھا جس کا نام ''جعد بن نعجہ'' تھا، اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا پھر کہنے لگا: اے علی! خدا کا خوف کرو، کیونکہ تم نے بھی آخر مرنا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں۔ (میں طبعی موت نہیں مروں گا بلکہ) مجھے شہید کیا جائے گا اور (اپنے سر مبارک اور داڑھی شریف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) ایک حملے میں میری یہ داڑھی رنگین ہو جائے گی۔ یہ فیصلہ ہو چکا ہے، وعدہ لیا جا چکا ہے، اور بے شک نامراد رہا جس نے جھوٹ بولا، پھر اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لباس کے متعلق اعتراض کیا، کہنے لگا: آپ کو اس سے اچھا لباس پہننا چاہئے تھا، آپ نے فرمایا: میرا یہ لباس مجھے تکبر سے دور رکھتا ہے اور مسلمانوں کو میرے اس عمل کی پیروی کرنی چاہئے۔

4688۔ حَدَّثَنَا الْاُسْتَاذُ اَبُوْ الْوَلِيْدِ الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ قَالَ اَبِي حَدَّثَنَا الْحُرَيْثُ بْنُ مَخْشٰى اَنَّ عَلِيًّا قُتِلَ صَبِيْحَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ فَسَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ يَقُوْلُ وَهُوَ يَخْطِبُ وَذَكَرَ مَنَاقِبَ عَلِيٍّ فَقَالَ قُتِلَ لَيْلَةَ اُنْزِلَ الْقُرْآنُ وَلَيْلَةَ اُسْرِيَ بِعِيْسٰى وَلَيْلَةَ قُبِضَ مُوْسٰى قَالَ وَصَلّٰى عَلَيْهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حریث بن مخشی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ۲۱ رمضان المبارک کی نماز فجر میں شہید کیا گیا، آپ فرماتے ہیں: میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا ایک خطبہ سنا ہے اس میں انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کافی فضائل بیان کئے اور فرمایا: ان کو جس رات شہید کیا گیا یہ وہی رات تھی جس میں قرآن نازل ہوا، اسی رات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کی بارگاہ میں اٹھایا گیا، اسی

رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہوا، (حریث بن مخشی) کہتے ہیں: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4689- وَحَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الرَّبِيْعِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ اَبِي رَوْحٍ عَنْ مَّوْلًى لِعَلِيٍّ اَنَّ الْحَسَنَ صَلّٰى عَلٰى عَلِيٍّ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا

حضرت ابوروح، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کا یہ بیان نقل کرتے ہیں "حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس میں چار تکبیریں پڑھیں۔

4690- فَحَدَّثَنِي اَبُو سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّخْعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي حَاتِمٍ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَادُ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اِسْمَاعِيْلَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّدِيَّ يَقُوْلُ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُلْجِمٍ الْمُرَادِيُّ عَشِقَ امْرَاَةً مِّنَ الْخَوَارِجِ مِنْ تَيْمِ الرُّبَابِ يُقَالُ لَهَا قَطَامُ فَنَكَحَهَا وَاَصْدَقَهَا ثَلَاثَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَّقَتْلَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَفِي ذٰلِكَ قَالَ الْفَرَزْدَقُ

فَلَمْ اَرَ مَهْرًا سَاقَهُ ذُوْ سَمَاحَةٍ ... كَمَهْرِ قَطَامٍ بَيْنَ غَيْرُ مُعْجَمٍ

ثَلَاثَةُ آلَافٍ وَّعَبْدٍ وَقَيْنَةٍ ... وَضَرْبُ عَلِيٍّ بِالْحُسَامِ الْمُصَمَّمِ

فَلَا مَهْرَ اَغْلٰى مِنْ عَلِيٍّ وَاِنْ غَلَا ... وَلَا فَتْكَ اِلَّا دُوْنَ فَتْكِ بْنِ مُلْجِمٍ

اسماعیل بن عبدالرحمٰن سدی بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن ملجم المرادی، تیم الرباب کی ایک قطام نامی خارجی عورت سے عشق کرتا تھا، پھر اس سے نکاح کر لیا اور اس کا حق مہر تین ہزار درہم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قتل مقرر کیا۔ اسی سلسلہ میں فرزدق نے کہا ہے ۔

- میں نے آج تک کسی بڑے سے بڑے سخی آدمی کا بھی اتنا مہنگا مہر نہیں دیکھا جتنا مہنگا مہر قطام نامی عورت کا تھا۔
- تین ہزار دراہم، ایک غلام، ایک لونڈی اور تیز دھاری تلوار کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قتل (معاذ اللہ)
- یہ مہر جتنا بھی مہنگا تھا لیکن بہر حال یہ علی سے مہنگا نہیں تھا اور کوئی کتنا بھی خبیث ہو وہ فتک ابن ملجم سے کم ہی ہوگا۔

4691- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَوْنِ الْمُقْرِءِ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ الْخَطَّابِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ عَنْ مَجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَمَّا ضَرَبَ بْنُ مُلْجِمٍ عَلِيًّا تِلْكَ الضَّرْبَةَ اَوْصٰى بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ قَدْ ضَرَبَنِي فَاَحْسِنُوْا اِلَيْهِ وَاَلِيْنُوْا لَهُ فِرَاشَهُ فَاِنْ اَعِشْ فَهَضْمٌ اَوْ قِصَاصٌ وَاِنْ اَمُتْ فَعَالِجُوْهُ فَاِنِّي مُخَاصِمُهُ عِنْدَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ

حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب ابن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر وہ وار کیا جس کے متعلق آپ نے پیشین گوئی کی تھی، تو آپ نے فرمایا: اس شخص نے مجھ پر حملہ کر دیا ہے، تم اس کے ساتھ حسن سلوک کرنا، اور اس کے لئے نرم بستر بچھانا، اگر میں صحت یاب ہو گیا تو اس کو (میری مرضی ہے چاہے اس کو) معاف کروں یا اس سے قصاص لوں، اور اگر میں فوت ہو گیا تو قصاص

میں صرف اسی کو قتل کرنا، کیونکہ میں اپنے ربّ کے ہاں اس کا مدمقابل ہوں گا۔

4692۔ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ، حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ ظَبْيَانَ، عَنْ اَبِي يَحْيَى، قَالَ: لَمَّا جَاؤُوا بِابْنِ مُلْجَمٍ اِلَى عَلِيٍّ قَالَ: اصْنَعُوا بِهِ مَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ جُعِلَ لَهُ عَلَى اَنْ يَقْتُلَهُ فَاَمَرَ اَنْ يُقْتَلَ وَيُحَرَّقَ بِالنَّارِ "

✧✧ حضرت ابویحییٰ فرماتے ہیں: جب ابن ملجم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اس کے ساتھ وہی سلوک کرو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے ساتھ کیا تھا جو آپ کو شہید کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس کو قتل کر کے جلا دیا گیا تھا۔

4693۔ فَاَخْبَرَنِي اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ الْاِمَامُ حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ حَرْبٍ اللَّيْثِيُّ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ رَاَيْتُ قَاتِلَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ يُحَرَّقُ بِالنَّارِ فِي اَصْحَابِ الرِّمَاحِ

✧✧ ابواسحاق ہمدانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قاتل کو دیکھا ہے اس کو نیزہ داروں کی موجودگی میں جلا دیا گیا تھا۔

4694۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ بَالَوَيْهِ الْعَقَصِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ دَرَّاجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ اَسْمَاءَ الْاَنْصَارِيَّةَ قَالَتْ مَا رُفِعَ حَجَرٌ بِاِيلِيَاءَ لَيْلَةَ قُتِلَ عَلِيٌّ اِلَّا وُجِدَ تَحْتَهُ دَمٌ عَبِيطٌ قَالَ الْحَاكِمُ قَدِ اخْتَلَفَتِ الرِّوَايَاتُ فِي مَبْلَغِ سِنِّ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ حِينَ قُتِلَ

✧✧ امام زہری حضرت اسماء انصاریہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جس رات حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا اس رات ایلیاء میں جو پتھر بھی اٹھاتے اس کے نیچے سے تازہ خون نکلتا۔

✿✿ امام حاکم فرماتے ہیں: بوقت شہادت امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر شریف کتنی تھی؟ اس سلسلہ میں روایات مختلف ہیں۔

4695۔ فَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ قَالَا اَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قُتِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ بْنُ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ

✧✧ حضرت جعفر بن محمد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اس وقت آپ کی عمر شریف ۵۸ برس تھی۔

4696۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ سَمِعْتُ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ فِي السَّنَةِ الَّتِي مَاتَ فِيهَا حِينَ دَخَلَتْ سَنَةُ اِحْدَى وَثَمَانِينَ قَالَ

هٰذِهٖ لِي خَمْسٌ وَّسِتُّوْنَ جَاوَزْتُ سِنَّ اَبِي مَاتَ اَبِي وَهُوَ بْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ وَمَاتَ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ فِي تِلْكَ السَّنَةِ

قَالَ الْحَاكِمُ فَاَمَّا مُدَّةُ خَلَافَةِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَلٰى مَا حَكَمَ بِهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ محمد بن عقیل کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ابن الحنفیہ نے سن ۸۱ ہجری میں اپنی وفات کے وقت فرمایا: میں اس وقت ۶۵ برس کا ہو چکا ہوں، اور میری عمر میرے والد سے زیادہ ہے کیونکہ میرے والد محترم کی شہادت ۶۳ برس کی عمر میں ہوئی، اور ابن الحنفیہ اسی سال انتقال فرما گئے تھے۔

✿✿ امام حاکم فرماتے ہیں: امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مدتِ خلافت کتنی تھی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل ارشاد سے بالکل واضح ہے۔

4697۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ ثَلَاثُونَ سَنَةً قَالَ سَعِيدٌ: اَمْسَكَ اَبُو بَكْرٍ سَنَتَيْنِ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَشْرَ سِنِينَ، وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً، وَعَلِيٌّ سِتَّ سِنِينَ

✧✧ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ابوعبدالرحمٰن حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبوت کی خلافت ۳۰ سال تک رہے گی۔ حضرت سعید فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مدتِ خلافت ۲ سال، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی مدت ۱۰ سال، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ۱۲ سال اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ۶ سال۔

4698۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَوْدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ مَطِيرٍ، عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوحَانَ، قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ ضَرَبَهُ ابْنُ مُلْجَمٍ، فَقُلْنَا: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اسْتَخْلِفْ عَلَيْنَا، فَقَالَ: اَتْرُكُكُمْ كَمَا تَرَكَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اسْتَخْلِفْ عَلَيْنَا، فَقَالَ: اِنْ يَعْلَمِ اللّٰهُ فِيكُمْ خَيْرًا يُوَلِّ عَلَيْكُمْ خِيَارَكُمْ قَالَ عَلِيٌّ: فَعَلِمَ اللّٰهُ فِينَا خَيْرًا فَوَلّٰى عَلَيْنَا اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ صعصعہ بن صوحان فرماتے ہیں: جب ابن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا تو آپ نے (زخمی حالت میں) خطبہ دیا، ہم نے عرض کی: اے امیر المومنین! آپ کسی کو خلیفہ نامزد فرما دیں۔ آپ نے فرمایا: میں تمہیں اسی طرح چھوڑ کر جاؤں گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں چھوڑ کر گئے۔ ہم نے (بھی اسی طرح) عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کسی کو ہمارا خلیفہ مقرر فرما دیں۔ آپ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ تم میں بہتری جانے گا تو کسی ایسے شخص کو تمہارا خلیفہ بنا دے گا جو تم میں سے سب سے بہتر ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہم میں بہتری جانی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہمارا خلیفہ بنا دیا۔

4699۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ بْنِ مُوسَى الْقُرَشِيُّ

حَدَّثَنَا نَائِلُ بْنُ نُجَيْحٍ حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ قَالَ دَخَلَ صَعْصَعَةُ بْنُ صَوحَانَ عَلَى عَلِيٍّ فَقَالَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ تَسْتَخْلِفُ عَلَيْنَا قَالَ اِنْ عَلِمَ اللّٰهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يَسْتَخْلِفُ عَلَيْكُمْ خَيْرَكُمْ قَالَ صَعْصَعَةُ فَعَلِمَ اللّٰهُ فِي قُلُوبِنَا شَرًّا فَاسْتَخْلَفَ عَلَيْنَا

✧✧ حضرت حبیب بن ابی ثابت بیان کرتے ہیں کہ حضرت صعصعہ بن صوحان، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور عرض کی: اے امیر المومنین! آپ کس کو ہمارا خلیفہ نامزد فرما رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں بھلائی جانے گا تو تم پر کسی اچھے انسان کو خلیفہ بنا دے گا۔ حضرت صعصعہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ہمارے دلوں میں برائی جانی اور ایک برے انسان کو ہمارا خلیفہ بنا دیا۔

4700۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارى حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرٍو الْاَصَمِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اِنَّ هٰذِهِ الشِّيعَةَ يَزْعُمُونَ اَنَّ عَلِيًّا مَبْعُوثٌ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ كَذَبُوا وَاللّٰهِ مَا هٰؤُلَاءِ بِشِيعَتِهِ لَوْ عَلِمْنَا اَنَّهُ مَبْعُوثٌ مَّا زَوَّجْنَا نِسَاءَهُ وَلَا اقْتَسَمْنَا مَالَهُ

✧✧ حضرت عمرو الاصم فرماتے ہیں: میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ جماعت سمجھتی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ قیامت سے پہلے نبی بنا کر بھیجے جائیں گے۔ انہوں نے جواب دیا: خدا کی قسم! وہ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جماعت کے لوگ ہی نہیں ہیں۔ اگر واقعی ایسی بات ہوتی تو ہم ان کی بیویوں کا نکاح جائز نہ کرتے اور ہم ان کا مال، وراثت کے طور پر تقسیم نہ کرتے۔

4701۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قَالُوا لِاَبِي يَا مَهْدِيُّ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَلَمْ اَنْهَكُمْ عَنْ هٰذَا اِنَّمَا الْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

✧✧ حضرت عبداللہ بن محمد بن الحنفیہ کا بیان ہے کہ لوگوں نے میرے والد سے کہا: یا مہدی! السلام علیک۔ (اے مہدی تم پر سلامتی ہو) آپ نے فرمایا: سبحان اللہ! کیا میں نے تمہیں اس سے منع نہیں کیا تھا۔ بے شک مہدی وہ ہے جس کو اللہ نے ہدایت عطا فرما دی۔

ذِكْرُ الْبَيَانِ الْوَاضِحِ اَنَّ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے امیر المومنین ہونے کا واضح ذکر

بَقِيَ مِنْ خَوَاصِّ اَوْلِيَائِهِ جَمَاعَةً وَهَجَرَهُمْ لِذِكْرِهِمْ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ بِمَا لَيْسُوا بِاَهْلٍ وَسَهْمٍ غَيْرِهِمْ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى فَارَقُوهُ وَتَوَجَّهُوا اِلَى حَرُورَاءَ مِنْهُمْ

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْكَوَّآءِ الْيَشْكُرِيُّ وَشَبِيْبُ بْنُ رِبْعِيِّ التَّمِيْمِيُّ

✧✧ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے خاص اولیاء کی ایک جماعت ابھی باقی ہے جن کو آپ نے چھوڑ دیا تھا، اس کی وجہ یہ تھی کہ ان لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے علاوہ دیگر کئی اصحاب رسول کے متعلق نازیبا گفتگو کی تھی، یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جماعت سے الگ ہو کر مقام حروراء کی جانب چلے گئے تھے، ان میں عبداللہ بن الکواء یشکری اور شبیب بن ربعی تمیمی بھی شامل تھے۔

4702- حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّخَعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ الْاَهْوَازِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ الْكَوَّآءِ وَشَبِيْبَ بْنَ رِبْعِيٍّ وَنَاسًا مَّعَهُمَا اعْتَزَلُوْا عَلِيًّا بَعْدَ انْصِرَافِهٖ مِنْ صِفِّيْنَ اِلَى الْكُوْفَةِ لَمَّا اَنْكَرَ عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِّ اَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَمَنْ بَعْدَهُمَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَالَفُوْهُ وَخَرَجُوْا عَلَيْهِ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ عَلِيٌّ وَحَاجَّهُمْ وَرَجَعَ عَنْ غَيْرِ قِتَالٍ وَفِي حَدِيْثِ اَبِي اِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ زِيَادَةُ اَلْفَاظٍ مِّنْهَا اِيْمَانُ عَلِيٍّ اَنِّي لَا اُسَاكِنُكُمْ فِي بَلْدَةٍ حَتّٰى اَلْقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

✧✧ حضرت ابووائل فرماتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ صفین سے کوفہ واپس تشریف لائے اور آپ نے عبداللہ بن الکواء اور شبیب بن ربعی اور کچھ دوسرے لوگوں کو، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور ان کے بعد کے صحابہ رضی اللہ عنہم پر تبرا کرنے سے منع فرمایا تو یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مخالف ہو گئے اور ان سے بغاوت کر دی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی جانب پیش قدمی فرمائی تھی لیکن جنگ کئے بغیر آپ واپس لوٹ آئے۔

ابواسحاق فزاری نے شعبہ اور سلمہ بن کہیل کے واسطے سے ابوجحیفہ سے جو روایت نقل کی ہے اس میں کچھ الفاظ زائد بھی ہیں جن میں سے یہ بھی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی تھی کہ میں جب تک زندہ ہوں تمہارے ساتھ اس شہر میں نہیں ٹھہروں گا۔

4703- وَاَخْبَرَنِي اَبُوْ سَعِيْدٍ النَّخَعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدَانُ الْاَهْوَازِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، اَنَا عَامِرُ بْنُ السرى، عَنْ اَبِي الْجَحَّافِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: مَنْ فَارَقَنِي فَقَدْ فَارَقَ اللّٰهَ، وَمَنْ فَارَقَكَ فَقَدْ فَارَقَنِي

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جو مجھ سے جدا ہوا وہ اللہ تعالیٰ سے جدا ہو گیا اور جو تجھ سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوا۔

4704- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ ظَبْيَانَ عَنْ اَبِي يَحْيَى قَالَ نَادٰى رَجُلٌ مِّنَ الْغَالِيْنَ عَلِيًّا وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَقَالَ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ

الْخَاسِرِيْنَ فَاَجَابَهُ عَلِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ هٰذِهِ اَحَادِيْثُ صَحِيْحَةُ الْاَسَانِيْدِ وَلَيْسَتْ بِمُسْنَدَةٍ فَكُنْتُ اَحْكُمُ عَلَيْهَا عَلٰى مَا جَرٰى بِهِ الرَّسْمُ

✧✧ حضرت ابویحییٰ فرماتے ہیں: ایک متشدد آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نماز فجر کے دوران آواز دی اور (قرآن کریم کی یہ آیت پڑھتے ہوئے) بولا:

وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ(الزمر:65)

''اور بے شک وحی کی گئی تمہاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف کہ اے سننے والے اگر تو نے اللہ کا شریک کیا تو ضرور تیرا سب کیا دھرا اکارت جائے گا اور ضرور تو ہار میں رہے گا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو دوران نماز (یہ آیات پڑھتے ہوئے جواب دیا) فرمایا:

فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ(الروم:60)

''تو صبر کرو بے شک اللہ کا وعدہ سچا اور تمہیں سبک نہ کردیں وہ جو یقین نہیں رکھتے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

نوٹ: ان احادیث کی سند صحیح ہے تاہم یہ مسند نہیں ہیں اس لئے میں ان کے بارے میں قانون کے مطابق حکم جاری کرتا ہوں۔

وَمِنْ مَنَاقِبِ اَهْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے فضائل ومناقب

4705- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ، وَاَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ شَرِيْكِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: فِيْ بَيْتِيْ نَزَلَتْ: اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ قَالَتْ: فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَلِيٍّ، وَفَاطِمَةَ، وَالْحَسَنِ، وَالْحُسَيْنِ، فَقَالَ: هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں: یہ آیت میرے گھر میں نازل ہوئی

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ (الاحزاب:33)

''اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

آپ فرماتی ہیں: (اس آیت کے نزول کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت

حسین رضی اللہ عنہما کو بلایا اور کہا: اے اللہ! یہ میرے گھر والے ہیں۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4706- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، وَبَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، وَثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي اَبُو عَمَّارٍ، حَدَّثَنِي وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ، قَالَ: اَتَيْتُ عَلِيًّا فَلَمْ اَجِدْهُ، فَقَالَتْ لِي فَاطِمَةُ: انْطَلَقَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُ، فَجَاءَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَا وَدَخَلْتُ مَعَهُمَا، فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، فَاَقْعَدَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى فَخِذَيْهِ، وَاَدْنٰى فَاطِمَةَ مِنْ حِجْرِهِ وَزَوْجَهَا، ثُمَّ لَفَّ عَلَيْهِمْ ثَوْبًا، وَقَالَ: اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ثُمَّ قَالَ: هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِي، اللّٰهُمَّ اَهْلُ بَيْتِي اَحَقُّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لئے گیا، آپ گھر موجود نہ تھے، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلایا تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے ہیں۔ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گھر آگئے، وہ دونوں گھر میں داخل ہوئے تو میں بھی ان کے ہمراہ داخل ہوگیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو بلایا، آپ نے ان دونوں کو اپنی رانوں پر بٹھایا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی اپنے قریب کیا، ان سب کے اوپر ایک چادر ڈال کر یہ آیت پڑھی

اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا (الاحزاب:33)

''اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

پھر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، اے اللہ میرے اہل بیت زیادہ حقدار ہیں۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4707- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، وَبَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، اَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِي زَائِدَةَ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: حَدَّثَتْنِي اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ، فَجَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ فَاَدْخَلَهُمَا مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا مَعَهُمَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهُ مَعَهُمْ، ثُمَّ قَالَ:

اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت باہر نکلے اس وقت آپ

اپنے اوپر سیاہ اون کی منقش چادر مبارک اوڑھے ہوئے تھے، اتنے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے، آپ نے ان دونوں کو اس چادر میں چھپالیا پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لے آئیں، آپ نے ان کو بھی اس میں چھپالیا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے، آپ علیہ السلام نے ان کو بھی اس میں چھپالیا، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی

اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4708- كَتَبَ اِلَيَّ اَبُو اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ النَّحْوِيِّ يَذْكُرُ، اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَرَفَةَ حَدَّثَهُمْ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ الْجَزَرِيُّ، حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ مَوْلٰى عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ، يَقُولُ: قَالَ سَعْدٌ: نَزَلَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَاَدْخَلَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَابْنَيْهِمَا تَحْتَ ثَوْبَهُ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ هَؤُلاءِ اَهْلِي وَاَهْلُ بَيْتِي

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر

(انمایریداللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا)

نازل ہوئی، تو آپ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ اور ان کے حسنین کریمین کو اپنی چادر کے نیچے چھپایا پھر بولے: اے اللہ یہ میرے اہل اور میرے اہل بیت ہیں۔

4709- حَدَّثَنِي اَبُو الْحَسَنِ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّي، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي فُدَيْكٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُلَيْكِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا نَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَحْمَةٍ هَابِطَةٍ، قَالَ: ادْعُوا لِي، ادْعُوا لِي، فَقَالَتْ صَفِيَّةُ: مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَهْلَ بَيْتِي عَلِيًّا، وَفَاطِمَةَ، وَالْحَسَنَ، وَالْحُسَيْنَ، فَجِيءَ بِهِمْ، فَاَلْقَى عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِسَاءَهُ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ هَؤُلاءِ اٰلِي فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَةُ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ اَنَّهُ عَلَّمَهُمُ الصَّلَاةَ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا عَلَّمَهُمُ الصَّلَاةَ عَلٰى اٰلِهِ

حضرت اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمتِ الٰہی کے نزول کو محسوس کیا تو آپ نے فرمایا: میرے پاس بلاؤ، میرے پاس بلاؤ، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس کو بلائیں؟ آپ نے فرمایا: میرے اہل بیت (یعنی) علی، فاطمہ، حسن اور حسین کو۔ چنانچہ ان کو بلایا گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے ان پر اپنی چادر ڈال دی، اور اپنے ہاتھ بلند کر کے بولے: یا اللہ! یہ میری آل ہے، تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آل پر رحمت نازل

فرما، اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی

اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ایسی صحیح روایات موجود ہیں جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت پر صلوۃ کی اسی طرح تعلیم فرمائی ہے جیسے اپنی آل پر صلوٰۃ کی تعلیم فرمائی۔

4710- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا اَبُو فَرْوَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِي لَيْلَى، يَقُولُ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ: اَلا اُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَاهْدِهَا اِلَيَّ، قَالَ: سَاَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ؟ قَالَ: قُولُوا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيمَ، اِنَّكَ حُمَيْدٌ مُجِيبٌ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيمَ، اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ بِاِسْنَادِهِ وَاَلْفَاظِهِ حَرْفًا بَعْدَ حَرْفٍ الْاِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، عَنْ مُوسَى بْنِ اِسْمَاعِيلَ فِي الْجَامِعِ الصَّحِيحِ، وَاِنَّمَا خَرَّجْتُهُ لِيَعْلَمَ الْمُسْتَفِيدُ اَنَّ اَهْلَ الْبَيْتِ وَالْآلَ جَمِيعًا هُمْ وَاَبُو فَرْوَةَ، وَعُرْوَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْهَمْدَانِيُّ مِنْ اَوْثَقِ التَّابِعِينَ بِالْكُوفَةِ

حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں: کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی، انہوں نے مجھے کہا: کیا میں آپ کو ایسی چیز تحفہ نہ دوں جو میں نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ (ابن ابی لیلیٰ) فرماتے ہیں: پھر (کعب بن عجرہ) نے مجھے یہ تحفہ دیا، فرماتے ہیں: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اہل بیت پر صلوٰۃ کیسے پڑھیں؟ آپ نے فرمایا: یوں پڑھا کرو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيمَ، اِنَّكَ حُمَيْدٌ مُجِيبٌ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيمَ، اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيد

یہی حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے موسیٰ بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے بخاری شریف میں بالکل اسی سند کے ہمراہ لفظ بہ لفظ اسی طرح نقل کی ہے، اور میں نے اس حدیث کو یہاں پر اس لئے نقل کیا ہے تا کہ علم کے شائق کو پتہ چل جائے کہ اہل بیت ہی آل پاک ہیں۔

اور ابوفروہ عروہ بن حارث ہمدانی کوفہ کے باوثوق تابعین میں سے ہیں۔

4711- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُصْلِحٍ الْفَقِيهُ بِالرِّى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيِّ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّى تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابَ اللّٰهِ، وَاَهْلَ بَيْتِى، وَاِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَىَّ الْحَوْضَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں (۱) کتاب اللہ (۲) اپنے اہل بیت اور یہ دونوں ایک دوسرے جدا نہیں ہوں گے حتی کہ یہ (اکٹھے ہی) میرے پاس حوض پر آ ئیں گے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4712- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْحَافِظُ الْاَسَدِيُّ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دِيزِيلَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِى اُوَيْسٍ، حَدَّثَنَا اَبِى، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِى رَبَاحٍ، وَغَيْرِهِ مِنْ اَصْحَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا بَنِى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اِنِّى سَاَلْتُ اللّٰهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: اَنْ يُثَبِّتَ قَائِمَكُمْ، وَاَنْ يَهْدِىَ ضَالَّكُمْ، وَاَنْ يُعَلِّمَ جَاهِلَكُمْ، وَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَكُمْ جُودَاءَ نُجَدَاءَ رُحَمَاءَ، فَلَوْ اَنَّ رَجُلا صَفَنَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَصَلّٰى وَصَامَ، ثُمَّ لَقِىَ اللّٰهَ وَهُوَ مُبْغِضٌ لِاَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ دَخَلَ النَّارَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنی عبدالمطلب! میں نے تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگیں

(۱) تمہیں ثابت قدم رکھے۔

(۲) تمہارے گمراہوں کو ہدایت دے دے۔

(۳) تمہارے جاہلوں کو عالم بنا دے۔

اور میں نے یہ بھی دعا مانگی تھی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سخی، بہادر اور رحم دل بنا دے۔ چنانچہ اگر کوئی آدمی رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہو اور روزہ دار ہو پھر وہ فوت ہو جائے لیکن وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے بغض رکھتا ہو تو وہ دوزخی ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق حسن صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4713- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِى اَبِى، حَدَّثَنَا تَلِيدُ

بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْجَحَّافِ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ، فَقَالَ: اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مِنْ حَدِيثِ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ تَلِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ فَاِنِّي لَمْ اَجِدْ لَهُ رِوَايَةً غَيْرَهَا وَلَهُ شَاهِدٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کی جانب دیکھ کر فرمایا: میں تمہارے دشمن کا دشمن ہوں اور تمہارے دوست کا دوست ہوں۔

❁❁ ابوعبداللہ امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کو تلید بن سلیمان سے روایت کیا ہے اور اس طریق سے یہ حدیث حسن ہے اور مجھے اس ایک حدیث کے علاوہ ان کی کوئی دوسری حدیث نہیں ملی۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

4714- حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّدِّيِّ، عَنْ صُبَيْحٍ مَوْلَى اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ: اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ، وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ

✦✦ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا: میں تمہارے دشمن کا دشمن ہوں اور تمہارے دوست کا دوست ہوں۔

4715- حَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْاَبَّارُ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ اَرْكُونَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا خُلَيْدُ بْنُ دَعْلَجٍ اَبُو عَمْرٍو السَّدُوسِيُّ، اَظُنُّهُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: النُّجُومُ اَمَانٌ لِاَهْلِ الْاَرْضِ مِنَ الْغَرَقِ، وَاَهْلُ بَيْتِي اَمَانٌ لِاُمَّتِي مِنَ الِاخْتِلَافِ، فَاِذَا خَالَفَتْهَا قَبِيلَةٌ مِنَ الْعَرَبِ اخْتَلَفُوا فَصَارُوا حِزْبَ اِبْلِيسَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ستارے زمین والوں کے لئے ڈوبنے

4714- صحيح ابن حبان' كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر البيان بأن محبة المصطفى صلى الله عليه وسلم مقرونة بمحبة' حديث7087:سنن ابن ماجه' المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم' فضل الحسن والحسين ابني علي بن أبي طالب رضي الله عنهم' حديث144 :الجامع للترمذي أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في فضل فاطمة رضي الله عنها' حديث3885:مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الفضائل' ما جاء في الحسن والحسين رضي الله عنهما' حديث31543:المعجم الأوسط للطبراني' باب الألف' باب من اسمه إبراهيم' حديث2914:المعجم الكبير للطبراني' باب الحاء' حسن بن علي بن أبي طالب رضي الله عنه' بقية أخبار الحسن بن علي رضي الله عنهما' حديث2554:

سے بچاؤ (کا سبب) ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کو اختلاف سے بچانے کا سبب ہیں۔ عرب کا کوئی قبیلہ اگر ان کی مخالفت کرے گا تو وہ شیطان کی جماعت قرار پائے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4716۔ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْفَقِيهُ، وَاَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، قَالا: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرِ بْنِ بَرِّيٍّ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ الصَّنْعَانِيُّ، وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكَاتِبُ الْبُخَارِيَّانِ بِبُخَارَى، قَالا: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ النَّوْفَلِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ بِهِ مِنْ نِعَمِهِ، وَاَحِبُّونِي لِحُبِّ اللّٰهِ، وَاَحِبُّوا اَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہیں نعمتیں عطا فرماتا ہے، اس لئے اس سے محبت کرو اور اللہ کی محبت کے لئے مجھ سے محبت کرو اور میری محبت کے لئے میرے اہل بیت سے محبت کرو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔

4717۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُكَيْرٍ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ ثَعْلَبٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُبْغِضُنَا اَهْلَ الْبَيْتِ اَحَدٌ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جو شخص میرے اہل بیت سے بغض رکھے گا، اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں ڈالے گا۔

4716–الجامع للترمذی' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب مناقب أهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم' حديث3805: المعجم الكبير للطبراني' باب الحاء' حسن بن علي بن أبي طالب رضي الله عنه' بقية أخبار الحسن بن علي رضي الله عنهما' حديث2574: شعب الإيمان للبيهقي –معاني المحبة' حديث434: شعب الإيمان للبيهقي –الرابع عشر من شعب الإيمان وهو باب في حب النبي' حديث1365:

4717–صحيح ابن حبان' كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر إيجاب الخلود في النار لمبغض أهل بيت المصطفى صلى الله' حديث7088:

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4718- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْدِيِّ بْنِ رُسْتُمٍ، حَدَّثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ عُمَرَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَبَحُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عُرُوَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَعَدَنِي رَبِّي فِي اَهْلِ بَيْتِي مَنْ اَقَرَّ مِنْهُمْ بِالتَّوْحِيدِ، وَلِي بِالْبَلَاغِ اَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ قَالَ عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَبَحُّ: وَمَاتَ سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ يَوْمَ الْخَمِيسِ، وَكَانَ حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، مَاتَ بَعْدَهُ بِسَبْعَةِ اَيَّامٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ قَوْمٌ: لَا جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا صَاحِبَ رَفْضٍ وَبَلَاءٍ، وَقَالَ قَوْمٌ: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا صَاحِبَ سُنَّةٍ وَجَمَاعَةٍ اَدَّيْتَ مَا سَمِعْتَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رب نے مجھ سے میرے اہل بیت کے حوالے سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ ان میں سے جو بھی توحید کو مانتا ہوگا اور یہ اقرار کرتا ہوگا کہ میں نے رسالت کے پیغامات دنیا والوں تک پہنچا دیئے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو عذاب نہیں دے گا۔

نوٹ: عمر بن سعید الابح بیان کرتے ہیں کہ سعید ابن ابی عروبہ کا انتقال جمعرات کے دن ہوا اور یہ حدیث انہوں نے جمعہ کے دن بیان کی تھی اس کے سات دن بعد وہ مسجد میں انتقال کر گئے۔ کچھ لوگوں نے کہا: اللہ تجھے اچھی جزاء نہ دے وہ رافضی تھا، اور کچھ لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر دے، تو سنی تھا اور تو نے جو سنا وہ ادا کر دیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4719- اَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ الْخُلْدِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی

نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ (ال عمران: 61)

''ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا اور بولے: اے اللہ یہ میرے

اہل بیت ہیں۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4720۔ اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَمْدَانَ الزَّاهِدُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْقَرَاطِيسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْاَحْمَسِيُّ، حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ حَنَشٍ الْكِنَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: وَهُوَ آخِذٌ بِبَابِ الْكَعْبَةِ مَنْ عَرَفَنِي فَاَنَا مَنْ عَرَفَنِي، وَمَنْ اَنْكَرَنِي فَاَنَا اَبُو ذَرٍّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَلا اِنَّ مَثَلَ اَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مِنْ قَوْمِهِ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ایک دفعہ کعبۃ اللہ کا دروازہ پکڑ کر بولے: جو مجھے جانتا ہے وہ تو جانتا ہی ہے اور جو نہیں جانتا وہ بھی جان لے کہ میں ابوذر ہوں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں میرے اہل بیت کی مثال وہی ہے جو نوح علیہ السلام کی قوم میں ان کی کشتی کی تھی، کہ جو اس میں سوار ہو گیا وہ بچ گیا اور جو رہ گیا وہ غرق ہو گیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل ومناقب

4721۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَزَلَ مَلَكٌ مِنَ السَّمَاءِ فَاسْتَاْذَنَ اللّٰهَ اَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ لَمْ يَنْزِلْ قَبْلَهَا، فَبَشَّرَنِي اَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ تَابَعَهُ اَبُو مُرِّيٍّ الْاَنْصَارِيُّ، عَنِ الْمِنْهَالِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا یہ اس سے پہلے کبھی بھی زمین پر نہیں آیا تھا، اس نے اللہ تعالیٰ سے مجھے سلام کہنے کی اجازت مانگی (پھر مجھے سلام کہہ کر) مجھے یہ خوشخبری سنائی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

اس حدیث کو منہال بن عمرو سے روایت کرنے میں ابومری انصاری نے میسرہ بن حبیب کی متابعت کی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

4722۔ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِيسَى، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْجِيزِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعُرَنِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو مُرِّيٍّ الْاَنْصَارِيُّ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَلَكٌ، فَاسْتَاْذَنَ اللّٰهَ اَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ لَمْ يَنْزِلْ قَبْلَهَا، فَبَشَّرَنِي اَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فرشتہ آسمان سے نازل ہوا، یہ اس سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا، اس نے اللہ تعالیٰ سے مجھے سلام کرنے کی اجازت لی (پھر سلام کہہ کر) مجھے یہ بشارت دی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4723۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ الْأَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَكَرِيَّا الْأَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا الْأَجْلَحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْكِنْدِيُّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَنَا، وَفَاطِمَةُ، وَالْحَسَنُ، وَالْحُسَيْنُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَمُحِبُّونَا؟ قَالَ: مِنْ وَرَائِكُمْ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں سب سے پہلے میں، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم داخل ہوں گے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے محبت کرنے والے (کب جنت میں آئیں گے)؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ تمہارے پیچھے ہوں گے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4724۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَزِيدَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْعَوَّامِ الرِّيَاحِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ رِجْلَهُ بَيْنِي وَبَيْنَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَعَلَّمَنَا مَا نَقُولُ إِذَا أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا، فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ، إِذَا كُنْتُمَا بِمَنْزِلَتِكُمَا فَسَبِّحَا اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، قَالَ عَلِيٌّ: وَاللّٰهِ مَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: كَانَ فِي نَفْسِهِ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ؟ قَالَ عَلِيٌّ: وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور میرے اور فاطمہ کے درمیان تشریف فرما ہو گئے۔ ہم نے عرض کی: جب ہم (سونے کے لئے) بستر پر لیٹیں تو کیا پڑھیں؟ آپ نے فرمایا ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمدللہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! اس کے بعد میں نے یہ تسبیحات کا کبھی ناغہ نہیں کیا۔ ایک آدمی آپ کے متعلق دل میں کچھ خلش رکھتا تھا اس نے کہا: صفین کی رات بھی یہ تسبیحات آپ نے نہیں چھوڑیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں، صفین کی رات بھی نہیں چھوڑیں۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4725۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَامٍ، عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تعالى عَنْهَا وَاَنَا مَعَهُ، وَقَدْ اَخَذَتْ مِنْ عُنُقِهَا سِلْسِلَةً مِّنْ ذَهَبٍ، فَقَالَتْ: هٰذِهِ اَهْدَاهَا اِلَيَّ اَبُو حَسَنٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا فَاطِمَةُ اَيَسُرُّكِ اَنْ يَقُولَ النَّاسُ: فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَفِي يَدِكِ سِلْسِلَةٌ مِنْ نَارٍ، ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يَقْعُدْ، فَعَمَدَتْ فَاطِمَةُ اِلَى السِّلْسِلَةِ، فَاشْتَرَتْ غُلامًا فَاَعْتَقَتْهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي نَجَّى فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، اس وقت میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، سیدہ خاتون جنت رضی اللہ عنہا نے گلے میں سونے کا ہار پہنا ہوا تھا، کہنے لگی: یہ مجھے حسن کے والد نے تحفہ دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں یہ بات اچھی لگتی ہے کہ لوگ ایسی باتیں کہیں کہ یہ فاطمہ بنت محمد ہے اور اس کے گلے آگ کا ہار ہے۔ یہ کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے کھڑے وہاں سے تشریف لے گئے، سیدہ خاتون جنت نے اس ہار کے بدلے ایک غلام خریدا اور اس کو آزاد کر دیا۔ اس بات کی اطلاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے فاطمہ کو آگ سے بچالیا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4726۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ الْاَدَمِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْاَهْوَازِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ السَّدُوسِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، وَحَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ غَنَّامٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، وَحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْمُطَرِّزُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُثَنَّى الطُّوسِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ فَاطِمَةَ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَحَرَّمَ اللّٰهُ ذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک فاطمہ نے اپنی عزت کی حفاظت کی ہے اللہ تعالیٰ نے ان کی اولاد پر دوزخ کی آگ حرام فرما دی ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4727- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَالَوَيْهِ الْعَقِصِيُّ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِى شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُو مُسْلِمٍ قَائِدُ الْاَعْمَشِ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِى صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُبْعَثُ الْاَنْبِيَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الدَّوَابِّ لِيُوَافُوا بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ قَوْمِهِمُ الْمَحْشَرَ، وَيُبْعَثُ صَالِحٌ عَلٰى نَاقَتِهِ، وَاُبْعَثُ عَلَى الْبُرَاقِ خَطْوُهَا عِنْدَ اَقْصَى طَرْفِهَا، وَتُبْعَثُ فَاطِمَةُ اَمَامِى

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ایک منادی حجاب کے پیچھے سے ندادے گا: اے اہل محشر! اپنی نگاہیں (ادب سے) جھکا لو تا کہ فاطمہ بنت محمد (باپردہ) گزریں۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4728- اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَتَّابٍ الْعَبْدِيُّ بِبَغْدَادَ، وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى دَارِمٍ الْحَافِظُ بِالْكُوفَةِ، وَاَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، وَاَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ مَاتِى بِالْكُوفَةِ، وَالْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَبْسِيُّ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ بَكَّارٍ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ بَيَانٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَبِى جُحَيْفَةَ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادَى مُنَادٍ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ: يَا اَهْلَ الْجَمْعِ، غُضُّوا اَبْصَارَكُمْ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمُرَّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ایک منادی حجاب کے پیچھے سے ندادے گا: اے اہل محشر! اپنی نگاہیں (ادب سے) جھکا لو تا کہ فاطمہ بنت محمد (باپردہ) گزریں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4729- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِى، حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى كَثِيرٍ، عَنْ اَبِى سَلَامٍ، عَنْ اَبِى اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: جَاءَتِ ابْنَةُ هُبَيْرَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِى يَدِهَا فَتَخٌ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ خَوَاتِيمُ مِنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُ بِيَدِهَا، فَاَتَتْ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ اِلَيْهَا مَا صَنَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ ثَوْبَانُ: فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَاطِمَةَ وَاَنَا مَعَهُ، وَقَدْ اَخَذَتْ مِنْ عُنُقِهَا سِلْسِلَةً مِّنْ ذَهَبٍ، فَقَالَتْ: هٰذِهِ اَهْدَاهَا اِلَيَّ اَبُو حَسَنٍ وَالسِّلْسِلَةُ فِى يَدِهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا فَاطِمَةُ، اَيَسُرُّكِ اَنْ يَقُوْلَ

النَّاسُ: فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَفِي يَدِكِ سِلْسِلَةٌ مِنْ نَارٍ؟ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقْعُدْ، فَعَمَدَتْ فَاطِمَةُ اِلَى السِّلْسِلَةِ فَاشْتَرَتْ بِهَا غُلامًا فَاَعْتَقَتْهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي نَجَّى فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہبیرہ کی بیٹی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی، اس نے سونے یا (شاید) چاندی کی انگوٹھیاں پہنی ہوئی تھیں، رسول اللہ ﷺ اس کے ہاتھوں کو مارنے لگے۔ پھر وہ لڑکی رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور اس نے رسول اللہ ﷺ کے مارنے کی شکایت کی۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے، اس وقت میں بھی آپ کے ہمراہ تھا، انہوں نے اپنے گلے سے سونے کی زنجیر اتار کر ہاتھ میں پکڑی اور بولیں: یہ زنجیر حسن کے والد صاحب نے مجھے تحفہ دی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تمہیں یہ اچھا لگے گا کہ لوگ کہیں "فاطمہ محمد کی بیٹی ہے اور اس کے ہاتھ میں دوزخ کی زنجیر ہو" پھر رسول اللہ ﷺ بیٹھے بغیر ہی واپس تشریف لے گئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ ہار بیچ کر اس کے عوض ایک غلام خریدا پھر اسے آزاد کر دیا، یہ بات نبی اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے فاطمہ کو آگ سے بچالیا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4730- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِي غَرَزَةَ، قَالا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ: اِنَّ اللّٰهَ يَغْضَبُ لِغَضَبِكِ وَيَرْضَى لِرِضَاكِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے، امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، ان کے والد (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تیری ناراضگی کی وجہ سے ناراض ہوتا ہے اور تیری رضا سے راضی ہوتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4731- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْفَقِيهُ الشَّاشِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو طَالِبٍ اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عِبَادِ بْنِ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ الزُّبَيْدِيُّ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ

الشَّيْبَانِيِّ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اُمِّي عَلٰى عَائِشَةَ فَسَمِعْتُهَا مِنْ وَرَآءِ الْحِجَابِ وَهِيَ تَسْاَلُهَا عَنْ عَلِيٍّ فَقَالَتْ تَسْاَلُنِي عَنْ رَجُلٍ وَّاللّٰهِ مَا اَعْلَمُ رَجُلًا كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَلِيٍّ وَلَا فِي الْاَرْضِ اِمْرَاَةً كَانَتْ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ امْرَاَتِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جمیع بن عمیر بیان کرتے ہیں: میں اپنی والدہ کے ہمراہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گیا، میں نے پردہ کے پیچھے سے ان کی آواز سنی، میری والدہ ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھ رہی تھیں، تو ام المومنین نے فرمایا: تم مجھ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھ رہی ہو، خدا کی قسم! میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سوا اور کسی شخص کو نہیں جانتی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے زیادہ محبوب ہو، اور ان کی زوجہ سے بڑھ کر اور کسی خاتون کو نہیں جانتی جو روئے زمین پر ان سے زیادہ محبوب ہو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4732۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشْبَهَ كَلَامًا، وَحَدِيثًا مِنْ فَاطِمَةَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ رَحَّبَ بِهَا، وَقَامَ اِلَيْهَا فَاَخَذَ بِيَدِهَا، فَقَبَّلَهَا، وَاَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ گفتگو کسی کی نہیں سنی، اور جب بھی فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور علیہ السلام کے پاس آتیں تو آپ ان کو خوش آمدید کہتے اور ان کے لئے کھڑے ہو جاتے، آپ علیہ السلام ان کا ہاتھ تھامتے اور (فرطِ شفقت سے) چوم لیتے اور ان کو اپنی جگہ پر بٹھاتے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4733۔ حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ الصَّابِغُ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ الدَّيَّانُ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي نُعْمٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، اِلَّا مَا كَانَ مِنْ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، اِنَّمَا تَفَرَّدَ مُسْلِمٌ بِاِخْرَاجِ حَدِيثِ اَبِي مُوسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ اَرْبَعٌ

4732—صحيح ابن حبان كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر إخبار المصطفى صلى الله عليه وسلم فاطمة أنها أول لاحق' حديث7063: السنن الكبرى للبيهقي كتاب النكاح' جماع أبواب الترغيب في النكاح وغير ذلك' باب ما جاء في قبلة الرجل ولده' حديث12699:

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا تمام جنتی عورتوں کی سردار ہیں تاہم حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا کی جو فضیلت ہے وہ اپنے مقام پر ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ تاہم صرف امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابوموسیٰ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ تمام کائنات کی عورتوں میں سب سے افضل چار عورتیں ہیں۔

4734- حَدَّثَنَا اَبُو سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزَّاهِرِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا فَاطِمَةُ شُجْنَةٌ مِنِّي يَبْسُطُنِي مَا يَبْسُطُهَا، وَيَقْبِضُنِي مَا يَقْبِضُهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے، جو چیز اس کو خوش کرے مجھے بھی اس سے خوشی ہوتی ہے اور جو چیز اس کو تکلیف دے اس سے مجھے بھی تکلیف ہوتی ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4735- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا شَاذَانُ الْاَسْوَدُ بْنُ [illegible] فَرُ بْنُ زِيَادٍ الْاَحْمَرُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَانَ اَحَبُّ النِّسَاءِ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ، وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں میں سب سے زیادہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے محبت کرتے تھے اور مردوں میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سب سے زیادہ محبت کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4736- حَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ بْنُ عَلِيٍّ الزَّعْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ، وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَحَبَّ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكِ، وَاللّٰهِ مَا كَانَ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ اَبِيكِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْكِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک دفعہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے

فاطمہ! خدا کی قسم! میں نے تجھ سے زیادہ کسی کو رسول اللہ ﷺ کا محبوب نہیں پایا اور خدا کی قسم! تیرے والد سے بڑھ کر میں کسی سے محبت نہیں کرتا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4737۔ اَخْبَرَنِی اَبُو الْحُسَیْنِ بْنُ اَبِی عَمْرٍو السَّمَّاكُ، وَاَبُو اَحْمَدَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ التَّمِیمِیُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِیُّ، حَدَّثَنِی یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ الْاُمَوِیُّ، حَدَّثَنِی اَبِی، حَدَّثَنِی یَزِیدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ رُوَیْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، یَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَجَعَ مِنْ غَزَاةٍ اَوْ سَفَرٍ اَتَی الْمَسْجِدَ، فَصَلَّی فِیهِ رَكْعَتَیْنِ، ثُمَّ ثَنَّی بِفَاطِمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، ثُمَّ یَاْتِی اَزْوَاجَهُ، فَلَمَّا رَجَعَ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ تَلَقَّتْهُ فَاطِمَةُ عِنْدَ بَابِ الْبَیْتِ تَلْثَمُ فَاهُ، وَعَیْنَاهَا تَبْكِی، فَقَالَ لَهَا: یَا بُنَیَّةُ مَا یُبْكِیكِ؟ قَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلا اَرَاكَ شَعِثًا نَصِبًا قَدِ اخْلَوْلَقَتْ ثِیَابُكَ، قَالَ: فَقَالَ: فَلا تَبْكِی، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ اَبَاكِ لِاَمْرٍ لا یَبْقَی عَلٰی ظَهْرِ الْاَرْضِ بَیْتُ مَدَرٍ، وَلا شَعَرٍ اِلَّا اَدْخَلَ اللّٰهُ بِهِ عِزًّا اَوْ ذُلًّا حَتّٰی یَبْلُغَ حَیْثُ بَلَغَ اللَّیْلُ

هٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ (کی یہ عادت کریمہ تھی کہ آپ) جب بھی کسی سفر یا غزوہ سے واپس تشریف لاتے تو (پہلے) مسجد میں آتے اور دو رکعت نفل ادا کرتے پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس (جاتے، اس کے بعد اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لاتے (ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ) آپ علیہ السلام (ایک سفر سے واپس لوٹے تو حسب عادت مسجد میں آ کر نوافل ادا کئے اس کے بعد آپ) مسجد شریف سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے) گئے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے دروازے پر نبی اکرم ﷺ کا استقبال کیا اور حضور علیہ السلام کے دہان مبارک کا بوسہ لیا۔ اس وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آبدیدہ ہوگئیں، نبی اکرم ﷺ نے رونے کی وجہ پوچھی تو عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کو تھکا ہوا، پریشان حال دیکھ رہی ہوں، آپ کا لباس مبارک کس قدر بوسیدہ ہو چکا ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: تم مت رو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کو ایسے معاملہ کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے کہ اس روئے زمین پر ہر چھوٹے بڑے گھر میں اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اسلام کو داخل فرمائے گا، (گھر والوں کی) عزت کے ساتھ یا ذلت کے ساتھ، حتی کہ وہ وہاں تک پہنچ جائے گا جہاں رات پہنچتی ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4738۔ حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ الْفَاضِلُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اِمْلاءً غُرَّةَ ذِی الْقَعْدَةِ سَنَةَ اثْنَتَیْ وَاَرْبَعِمِائَةٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَیْنِ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِیِّ بْنِ مُكْرَمِ بْنِ اَخِی الْحَسَنِ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ عِیسَی الصَّفَّارُ الْعَسْكَرِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ الْخُرَیْبِیُّ، حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَتَانِی

جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِسَفَرْجَلَةٍ مِنَ الْجَنَّةِ، فَأَكَلْتُهَا لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي، فَعَلِقَتْ خَدِيجَةُ بِفَاطِمَةَ، فَكُنْتُ إِذَا اشْتَقْتُ إِلَى رَائِحَةِ الْجَنَّةِ شَمِمْتُ رَقَبَةَ فَاطِمَةَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبُ الْإِسْنَادِ وَالْمَتْنِ وَشِهَابُ بْنُ حَرْبٍ مَجْهُولٌ وَالْبَاقُونَ مِنْ رُوَاتِهِ ثِقَاتٌ

✧✧ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے پاس جنت کا ایک پھل لائے، میں نے اس کو کھایا، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اس (کا باقی ماندہ) فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گلے میں ڈال دیا تھا، چنانچہ مجھے جب بھی جنت کی خوشبو سونگھنے کا شوق ہوتا تو میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کا گلا سونگھ لیتا۔

❀❀ یہ حدیث غریب الاسناد والمتن ہے اور شہاب بن حرب مجہول راوی ہیں تاہم اس کے علاوہ اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

4739- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قُعَيْسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرُ النَّاسِ عَهْدًا بِهِ فَاطِمَةَ، وَإِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ كَانَ أَوَّلُ النَّاسِ بِهِ عَهْدًا فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَنِيهِ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْعَلَاءِ الْأَدَمِيُّ بِالْبَصْرَةِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قُعَيْسٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِدَاكِ أَبِي وَأُمِّي رُوَاةُ هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ آخِرِهِمْ فِي الصَّحِيحِ غَيْرَ إِبْرَاهِيمَ قُعَيْسٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی (یہ عادت کریمہ تھی کہ آپ جب بھی سفر پر روانہ ہوتے تو آپ) سب سے آخری ملاقات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کرتے اور جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات فرماتے۔

ایک اور روایت میں اسی بات کا تذکرہ ہے اور اس میں مزید یہ الفاظ بھی ہیں: نبی اکرم سیّدہ فاطمہ سے یہ فرمایا کرتے تھے: ''میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں''۔

ابراہیم قعیس کے علاوہ اس روایت کے تمام راوی مستند ہیں۔

4740- أَخْبَرَنِيهِ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْعَلَاءِ الْأَدَمِيُّ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قُعَيْسٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِدَاكِ أَبِي وَأُمِّي رُوَاةُ هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ آخِرِهِمْ فِي الصَّحِيحِ غَيْرَ إِبْرَاهِيمَ قُعَيْسٌ

✧✧ علاء بن مسیب نے بھی ابراہیم قعیس کے حوالے سے بھی اسی طرح کی حدیث نقل کی ہے تاہم اس میں کچھ الفاظ

کا اضافہ بھی ہے۔ نبی اکرم سیّدہ فاطمہ سے یہ فرمایا کرتے تھے: ''میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں''۔

ابراہیم قعیس کے علاوہ اس حدیث کے تمام راوی صحیح کے درجہ کے ہیں۔

4740۔ زَكَرِيَّا بْنُ اَبِي زَائِدٍ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَهُوَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ: يَا فَاطِمَةُ، اَلا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ، وَسَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، وَسَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ؟

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض الموت میں فرمایا: اے فاطمہ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم تمام جنتی عورتوں، اس امت کی تمام عورتوں اور تمام مومنین کی عورتوں کی سردار ہو؟

❁❁ یہ سند صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس طرح نقل نہیں کیا۔

4741۔ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهُ خَادِمًا، فَقَالَ لَهَا: الَّذِي جِئْتِ تَطْلُبِينَ اَحَبُّ اِلَيْكِ اَمْ خَيْرٌ مِنْهُ؟ قَالَ: فَحَسِبْتُ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَلِيًّا، قَالَ: قُولِي: اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ، وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى، اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ، وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خادم مانگنے کے لئے آئیں تو آپ علیہ السلام نے ان سے فرمایا: تم جس چیز کا مجھ سے مطالبہ کرنے کے لئے آئی ہو تمہیں وہ چیز زیادہ عزیز ہے یا تمہارے نزدیک اس سے بھی زیادہ عزیز کوئی چیز ہے؟ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: میں سمجھ گیا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے مانگنے آئی تھیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ دعا مانگا کرو ''اے اللہ، اے آسمانوں اور عرش عظیم کے مالک، ہمارے ربّ اور ہر چیز کے رب، تورات، انجیل اور قرآن پاک نازل فرمانے والے، اے دانے اور گٹھلی کو چیرنے والے، میں ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کا قبضہ تیرے ہاتھ میں ہے، تو اول ہے تجھ سے پہلے کچھ نہیں، تو آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں، تو ظاہر ہے تجھ سے بڑھ کر کچھ نہیں اور تو باطن ہے تیرے سوا کچھ نہیں، تو ہمارا قرضہ ادا فرما اور ہمیں فقر سے بے نیاز فرما''

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4742۔ اَخْبَرَنِي اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا

وَضَّاحُ بْنُ يَحْيَى النَّهْشَلِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اجْتَمَعَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ فِي الْحِجْرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ: يَا بُنَيَّةُ اسْكُنِي، ثُمَّ خَرَجَ فَدَخَلَ عَلَيْهِمُ الْمَسْجِدَ، فَرَفَعُوا رُءُ وسَهُمْ، ثُمَّ نَكَّسُوا، فَاَخَذَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ فَرَمٰى بِهَا نَحْوَهُمْ، ثُمَّ قَالَ: شَاهَتِ الْوُجُوهُ فَمَا اَصَابَ رَجُلا مِنْهُمْ اِلَّا قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مشرکین مکہ کا ایک مکان میں اجلاس ہو رہا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: بیٹی! یہیں ٹھہرے رہنا ہے۔ پھر آپ چلے گئے اور آپ مسجد میں ان کے پاس چلے گئے ان لوگوں نے سر اٹھا کر ایک بار دیکھا پھر سر جھکا لئے، آپ علیہ السلام نے ایک مٹھی مٹی لے کر ان کی جانب پھینک دی پھر فرمایا: شاہت الوجوہ (خدا کرے کہ یہ چہرے قبیح ہو جائیں)۔ اس دن جس شخص پر بھی یہ مٹی پڑی وہ بدر کے دن مارا گیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4743۔ اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الذُّهْلِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ صَالِحٍ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اُمِّ اَيْمَنَ، قَالَتْ: زَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ فَاطِمَةَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ، وَاَمَرَهُ اَنْ لا يَدْخُلَ عَلٰى فَاطِمَةَ حَتّٰى يَجِيئَهُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب تک میں نہ آجاؤں تم آپس میں کوئی بات نہ کرنا (اس کے بعد پوری حدیث بیان کی)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4744۔ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَبْسِيُّ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ النَّهْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ اَبِي الْجَحَّافِ، عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَسُئِلَتْ: اَيُّ النَّاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: فَاطِمَةُ، قِيلَ: فَمِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَتْ: زَوْجُهَا اِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُهُ صَوَّامًا قَوَّامًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جمیع بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا میں نے ان سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ کون محبوب تھا؟ انہوں نے جواب دیا: فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ ان سے پوچھا گیا: مردوں میں سے؟ انہوں نے فرمایا: ان کے شوہر۔ میں نے ان کو روزہ دار اور شب زندہ دار پایا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4745- اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ اَرْبَعٌ: مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ

هٰذَا الْحَدِيثُ فِي الْمُسْنَدِ لِاَبِي عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ هٰكَذَا

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے کائنات کی عورتوں میں سے چار عورتیں کافی ہیں۔

(۱) مریم بنت عمران۔

(۲) آسیہ زوجہ فرعون۔

(۳) خدیجہ بنت خویلد۔

(۴) فاطمہ بنت محمد۔

❀❀ مسند امام احمد بن حنبل میں یہ روایت اسی طرح موجود ہے۔

4746- وَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو بَكْرٍ الْقَطِيعِيُّ فِي فَضَائِلِ اَهْلِ الْبَيْتِ تَصْنِيفُ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ: مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ فَاِنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ يُسَوِّي بَيْنَ نِسَاءِ الدُّنْيَا

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کائنات کی عورتوں میں سے تجھے چار عورتیں کافی ہیں۔

(۱) مریم بنت عمران۔

(۲) آسیہ زوجہ فرعون۔

(۳) خدیجہ بنت خویلد۔

4746- ابن حبان كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر فاطمة الزهراء ابنة المصطفى صلى الله عليه وسلم ورضي عنها' حديث7061:الجامع للترمذي' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم 'باب فضل خديجة رضي الله عنها' حديث3893:الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم -فاطمة' حديث2618:مشكل الآثار للطحاوي 'باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله عليه السلام في' حديث127:مسند أحمد بن حنبل -ومن مسند بني هاشم' مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه' حديث12173:مسند أبي يعلى الموصلي -قتادة' حديث2958:المعجم الكبير للطبراني 'باب الياء' ما انتهى إلينا من مسند النساء اللاتي روين عن رسول الله - ومن مناقب فاطمة رضي الله عنها' حديث18822:

(۴) فاطمہ بنت محمد۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو ان الفاظ کے ہمراہ بیان نہیں کیا اور حضور علیہ السلام کا یہ فرمان ''تجھے عالمین کی عورتوں میں سے کافی ہیں'' یہ دنیا کی عورتوں کو بھی شامل ہے۔

4747۔ اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِیعِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِی اَبِی، حَدَّثَنَا اَبُو سَعِیدٍ مَوْلٰی بَنِی هَاشِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَتْنَا اُمُّ بَکْرٍ بِنْتُ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی رَافِعٍ، عَنِ الْمِسْوَرِ، اَنَّهُ بَعَثَ اِلَیْهِ حَسَنُ بْنُ حَسَنٍ یَخْطُبُ ابْنَتَهُ، فَقَالَ لَهُ: قُلْ لَهُ فَلْیَلْقَانِی فِی الْعَتَمَةِ، قَالَ: فَلَقِیَهُ، فَحَمِدَ اللّٰهَ الْمِسْوَرُ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَا بَعْدُ، وَایْمُ اللّٰهِ مَا مِنْ نَسَبٍ وَلَا سَبَبٍ وَلَا صِهْرٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَسَبِکُمْ وَسَبَبِکُمْ وَصِهْرِکُمْ، وَلٰکِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّی یَقْبِضُنِی مَا یَقْبِضُهَا، وَیَبْسُطُنِی مَا یَبْسُطُهَا، وَاِنَّ الْاَنْسَابَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ تَنْقَطِعُ غَیْرَ نَسَبِی وَسَبَبِی وَصِهْرِی، وَعِنْدَکَ ابْنَتُهَا وَلَوْ زَوَّجْتُکَ لَقَبَضَهَا ذٰلِکَ، فَانْطَلَقَ عَاذِرًا لَهُ

هٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

حضرت مسور بیان کرتے ہیں کہ حسن بن حسن رضی اللہ عنہ نے ان سے ان کی بیٹی کا رشتہ کے لئے پیغام بھیجا، انہوں نے جواباً کہا: ان سے کہیے گا کہ وہ مجھے عشاء کے وقت مل لیں، چنانچہ حضرت حسن بن حسن عشاء کے وقت ان سے ملاقات کے لئے گئے حضرت مسور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد بولے: خدا کی قسم! تمہارے نسب تمہارے سبب اور تمہارے ساتھ رشتہ داری سے بڑھ کر میری نظر میں کسی چیز کی اہمیت نہیں ہے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ''فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے اس کی تکلیف سے مجھے تکلیف ہوتی ہے اور اس کی خوشی سے مجھے خوشی ہوتی ہے۔ اور قیامت کے دن تمام نسب ختم ہو جائیں گے سوائے میرے نسب، میرے سبب اور میری رشتہ داری کے۔ جبکہ تمہارے ہاں پہلے سے ان کی صاحبزادی موجود ہے اگر میں اپنی بیٹی کا نکاح تم سے کر دیتا ہوں تو یہ چیز اس سیدزادی کو تکلیف دے گی۔ یہ کہہ کر انہوں نے معذرت کر لی۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4748۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَفِیدُ، حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِیُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَخْبَرَنِی حُمَیْدٌ، وَعَلِیُّ بْنُ زَیْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا سِتَّةَ اَشْهُرٍ اِذَا خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، یَقُولُ: الصَّلَاةُ یَا اَهْلَ الْبَیْتِ، اِنَّمَا یُرِیدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیرًا

هٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چھ ماہ تک (یہ سلسلہ رہا کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے پاس سے گزرتے تو یوں آواز دیتے ہوئے گزرا کرتے تھے ''اے گھر والو نماز پڑھو، اللہ تو یہی

چاہتا ہے، اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4749۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ اَبِي زَائِدَةَ، اَخْبَرَنِي اَبِي، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ: خَطَبَ عَلِيٌّ ابْنَةَ اَبِي جَهْلٍ اِلَى عَمِّهَا الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، فَاسْتَشَارَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَعَنْ حَسَبِهَا تَسْاَلُنِي؟ قَالَ عَلِيٌّ: قَدْ اَعْلَمُ مَا حَسَبُهَا، وَلٰكِنْ اَتَاْمُرُنِي بِهَا؟ فَقَالَ: لَا، فَاطِمَةُ مُضْغَةٌ مِنِّي، وَلَا اَحْسِبُ اِلَّا وَاَنَّهَا تَحْزَنُ اَوْ تَجْزَعُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: لَا آتِي شَيْئًا تَكْرَهُهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

❀❀ حضرت سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا حارث بن ہشام سے ابوجہل کی بیٹی کا رشتہ مانگا، اور اس سلسلہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم مجھ سے اس کی خاندانی شرافت کے بارے میں پوچھ رہے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ان کی خاندانی شرافت کو جانتا ہوں، آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کی طرف سے اس کے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے (تمہارے اس عمل سے) اس کو تکلیف ہو گی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ٹھیک ہے، میں ایسا کوئی اقدام نہیں کروں گا جو آپ کو تکلیف دے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو اس سند کے ہمراہ بیان نہیں کیا۔

4750۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ اَبِي حَنْظَلَةَ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ، اَنَّ عَلِيًّا خَطَبَ ابْنَةَ اَبِي جَهْلٍ، فَقَالَ لَهُ اَهْلُهَا: لَا نُزَوِّجُكَ عَلٰى ابْنَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّمَا فَاطِمَةُ مُضْغَةٌ مِنِّي، فَمَنْ آذَاهَا فَقَدْ آذَانِي

✧✧ حضرت ابوحنظلہ روایت کرتے ہیں کہ مکہ کے ایک باشندے نے بیان کیا: ''کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کے لئے پیغام نکاح بھیجا، ان کے گھر والوں نے یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے ہوتے ہوئے اس کا نکاح تمہارے ساتھ نہیں کریں گے۔ اس بات کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے جس نے اس کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی۔

4751۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَهْلِ بْنِ كَثِيرٍ. حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا اَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَكَرَ ابْنَةَ اَبِي

جَهْلٍ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّی یُؤْذِینِی مَا آذَاهَا وَیُنْصِبُنِی مَا اَنْصَبَهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی کا (رشتہ مانگنے کا) ذکر کیا، یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گئی، آپ علیہ السلام نے فرمایا: بے شک فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے جو چیز اس کو تکلیف دیتی ہے اس سے مجھے تکلیف ہوتی ہے اور جو چیز ان کو سکون دیتی ہے اس سے مجھے سکون ملتا ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4752۔ اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَمْدَانَ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ، حَدَّثَنِی اَبِی، حَدَّثَنِی اَیُّوبَ، عَنْ اَبِی یَزِیدَ الْمَدَنِیِّ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ، قَالَتْ: كُنْتُ فِی زِفَافِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَصْبَحْنَا جَاءَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْبَابِ، فَقَالَ: یَا اُمَّ اَیْمَنَ، ادْعِی لِی اَخِی، فَقَالَتْ: هُوَ اَخُوكَ وَتُنْكِحُهُ، قَالَ: نَعَمْ، یَا اُمَّ اَیْمَنَ، فَجَاءَ عَلِیٌّ، فَنَضَحَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَدَعَا لَهُ، ثُمَّ قَالَ: ادْعِی لِی فَاطِمَةَ، قَالَتْ: فَجَاءَتْ تَعْثُرُ مِنَ الْحَیَاءِ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْكُنِی، فَقَدْ اَنْكَحْتُكِ اَحَبَّ اَهْلِ بَیْتِی اِلَیَّ، قَالَتْ: وَنَضَحَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ، ثُمَّ رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰى سَوَادًا بَیْنَ یَدَیْهِ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: اَنَا اَسْمَاءُ قَالَ: اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَیْسٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: جِئْتِ فِی زِفَافِ ابْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَعَا لِی

❖❖ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شب عروسی کے موقع پر ان کے گھر موجود تھیں، جب صبح ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر تشریف لائے اور فرمایا: اے ام ایمن میرے بھائی کو

4751–صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابة رضی اللہ تعالی عنہم باب فضائل فاطمة بنت النبی علیہا الصلاۃ والسلام حدیث 4588: مستخرج أبی عوانة –مبتدأ کتاب النکاح وما یشاکلہ باب ذکر الخبر المبیح لوالد المرأۃ أن یمتنع من الإذن لزوج حدیث 3437: صحیح ابن حبان کتاب إخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم عن مناقب الصحابة ذکر أبی العاص بن الربیع رضی اللہ عنہ حدیث 7169: الجامع للترمذی أبواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب ما جاء فی فضل فاطمة رضی اللہ عنہا حدیث 3884: مصنف عبد الرزاق الصنعانی کتاب الطلاق باب الغیرۃ حدیث 12840 مصنف ابن أبی شیبة کتاب الفضائل ما ذکر فی فضل فاطمة رضی اللہ عنہا ابنة رسول اللہ حدیث 31631: السنن الکبری للنسائی کتاب المناقب مناقب أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المہاجرین والأنصار – مناقب فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ حدیث 8099: مشکل الآثار للطحاوی باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ حدیث 4359: مسند أحمد بن حنبل أول مسند الکوفیین حدیث المسور بن مخرمة الزہری حدیث 18551: البحر الزخار مسند البزار – وما روی علی بن زید حدیث 488: المعجم الکبیر للطبرانی –من اسمہ عبد اللہ ومما أسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما – عبد اللہ بن أبی ملیکة حدیث 13701

میرے پاس بلاؤ۔ انہوں نے کہا: وہ تمہارا بھائی ہے؟ جبکہ آپ نے (اپنی بیٹی کے ساتھ) اس کا نکاح کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: جی ہاں اے ام ایمن۔ اسی اثناء میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آ گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جسم پانی کا چھینٹا مارتے ہوئے دعائے خیر دی اور فرمایا: فاطمہ کو میرے پاس بلاؤ۔ ام ایمن فرماتی ہیں: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حیاء کی وجہ سے جھجکتی ہوئی آئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم مطمئن رہو کیونکہ میں نے تمہارا نکاح اس شخص کے ساتھ کیا ہے جو پورے خاندان میں مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔ (حضرت ام ایمن) فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر بھی پانی کے کچھ چھینٹے ڈالے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے، آپ نے اپنے آگے ایک پرچھائی دیکھی اور فرمایا: یہ کون ہے؟ (کیا یہ اسماء بنت عمیس ہے؟) میں نے کہا: (جی ہاں) میں اسماء بنت عمیس ہوں۔ آپ نے پوچھا: کیا تم فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شبِ عروسی میں گئی تھی؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ علیہ السلام نے میرے لئے بھی دعا فرمائی۔

4753۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشْبَهَ كَلَامًا وَحَدِيثًا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ، وَكَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ اِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا، وَرَحَّبَ بِهَا، وَاَخَذَ بِيَدِهَا فَاَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ، وَكَانَتْ هِيَ اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَتْ اِلَيْهِ مُسْتَقْبِلَةً وَقَبَّلَتْ يَدَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتی جلتی گفتگو کرتا ہو۔ فاطمہ جب بھی حضور علیہ السلام سے ملنے آتیں تو آپ علیہ السلام ان کے لئے اٹھ کر کھڑے ہو جاتے، ان (کی پیشانی) کا بوسہ لیتے، ان کو خوش آمدید کہتے، ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ کر اپنی جگہ پر بٹھاتے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملنے کے لئے جاتے تو وہ آپ علیہ السلام کے استقبال کے لئے کھڑی ہو جاتیں اور آپ علیہ السلام کے ہاتھ چومتیں۔

✧✧ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4754۔ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي الْفُرَاتِ، عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ اَحْمَرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَطَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ خُطُوطٍ، ثُمَّ قَالَ: اَتَدْرُونَ مَا هٰذَا؟ فَقَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْضَلُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَرْبَعَةٌ: خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، الْحَدِيثَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر چار لکیریں کھینچیں پھر فرمایا: تمہیں معلوم ہے

کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنتی عورتوں میں سب سے افضل چار عورتیں ہیں (۱) خدیجہ بنت خویلد (۲) فاطمہ بنت محمد (اس کے بعد مکمل حدیث بیان کی)

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4755- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَيَوَيْهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ مِينَاءَ بْنِ اَبِي مِينَاءَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: خُذُوا عَنِّي قَبْلَ اَنْ تُشَابَ الْاَحَادِيثُ بِالْاَبَاطِيلِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَنَا الشَّجَرَةُ وَفَاطِمَةُ فَرْعُهَا، وَعَلِيٌّ لِقَاحُهَا، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثَمَرَتُهَا، وَشِيعَتُنَا وَرَقُهَا، وَاَصْلُ الشَّجَرَةِ فِي جُنَّةِ عَدْنٍ، وَسَائِرُ ذٰلِكَ فِي سَائِرِ الْجَنَّةِ هٰذَا مَتْنٌ شَاذٌّ، وَاِنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَاِنَّ اِسْحَاقَ الدَّبَرِيَّ صَدُوقٌ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَاَبُوهُ، وَجَدُّهُ ثِقَاتٌ، وَمِينَاءُ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ مِنْهُ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت میناء بن ابو میناء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: احادیث کے باطل کے ساتھ خلط ملط ہو جانے سے پہلے مجھ سے حدیث لے لو، وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ (فرض کرو کہ) میں ایک درخت ہوں تو فاطمہ اس کی شاخ ہے اور علی اس کا لقاح (نر کھجور کا شگوفہ جو مادہ کھجور میں ڈالا جائے) ہے اور حسن اور حسین اس کے پھل ہیں اور ہماری جماعت کے لوگ اس کے پتے ہیں اور اس درخت کی جڑیں جنتِ عدن میں ہیں۔ اور اس کے بقیہ حصے جنت کے بقیہ مقامات پر ہیں۔

❁❁ یہ متن شاذ ہے۔ اور اگر بات واقعی ایسی ہی ہے تو اسحاق الدبری صدوق ہیں اور عبدالرزاق اور اس کا والد اور اس کا دادا ثقہ ہیں۔ اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام میناء نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہے اور آپ علیہ السلام کے فرامین سنے ہیں۔ واللہ اعلم

4756- حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ شَبَوَيْهِ الرَّئِيسُ الْفَقِيهُ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ النَّيْسَابُوْرِيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَبْرَشُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ عِبَادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا ذَكَرَتْ فَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَصْدَقَ لَهْجَةً مِنْهَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الَّذِي وَلَدَهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شرط مسلم ولم يخرجاه

✧✧ حضرت یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن الزبیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ کرتیں تو فرماتیں: میں نے ان سے زیادہ سچے لہجے والا شخص کبھی نہیں دیکھا سوائے ان کے والد محترم کے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4757۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، وَاَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَتَّابٍ، وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَبْسِيُّ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ بَكَّارٍ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ، وَاَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَمْدَانَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَحْرٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ بَيَانٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قِيلَ: يَا اَهْلَ الْجَمْعِ غُضُّوا اَبْصَارَكُمْ وَتَمُرَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَمُرُّ وَعَلَيْهَا رَيْطَتَانِ خَضْرَاوَانِ قَالَ اَبُو مُسْلِمٍ: قَالَ لِي اَبُو قِلَابَةَ: وَكَانَ مَعَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ، اَنَّهُ قَالَ: حَمْرَاوَانِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اعلان کیا جائے گا کہ اے اہل محشر اپنی نگاہوں کو جھکا لو تا کہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی سواری با پردہ) گزرے، چنانچہ آپ سبز رنگ کی دو بڑی چادریں اوڑھے گزر جائیں گیں، ابومسلم کہتے ہیں: ابوقلابہ نے مجھے بتایا کہ عبدالحمید کہتے ہیں کہ (اس حدیث میں سبز کی بجائے) دوسرخ چادروں کا ذکر ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَا ثَبَتَ عِنْدَنَا مِنْ اَعْقَابِ فَاطِمَةَ وَوِلَادَتِهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت اوران کی اولاد کے حوالے سے جواحادیث ہمارے نزدیک ثابت شدہ ہیں' ان کا ذکر

4758۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَلَدَتْ خَدِيجَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَيْنِ وَاَرْبَعَ نِسْوَةٍ الْقَاسِمُ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَفَاطِمَةُ وَاُمُّ كُلْثُومٍ وَرُقَيَّةُ وَزَيْنَبُ

۞۞ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے دو بیٹے اور چار بیٹیاں پیدا ہوئیں، (جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں) حضرت قاسم رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ' حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا، حضرت زینب رضی اللہ عنہا۔

4759۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْمَهْرَجَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ اُمِّي

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَتْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ اَوِ الشَّمْسِ كُفِّرَ غَمَامًا اِذَا خَرَجَ مِنَ السَّحَابِ بَيْضَاءَ مُشْرَبَةً حُمْرَةً لَهَا شَعْرٌ اَسْوَدُ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِبْهًا وَّاللّٰهِ كَمَا قَالَ الشَّاعِرُ

بَيْضَاءَ تَسْحَبُ مِنْ قِيَامٍ شَعْرَهَا ... وَتَغِيْبُ فِيْهِ وَهُوَ جَثْلٌ اَسْحَمُ

فَكَاَنَّهَا فِيْهِ نَهَارٌ مُشْرِقٌ ... وَكَاَنَّهُ لَيْلٌ عَلَيْهَا مُظْلِمٌ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی والدہ محترمہ سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ان کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح تھا، یا اس سورج کی طرح تھا جس کو بادلوں نے چھپا رکھا ہو، پھر جب وہ بادلوں سے نکلتا ہے تو خوب چمکدار رہتا ہے، ان کا رنگ سرخی مائل سفید تھا، بال انتہائی سیاہ تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت مشابہت رکھتی تھیں۔ جیسا کہ شاعر نے کہا ہے ؎

اس کا رنگ سفید ہے لیکن بالوں کی وجہ سے جب وہ ان میں چھپ جاتا ہے تو یوں لگتا ہے جیسے انتہائی سخت سیاہ ہو۔

(اس کے رنگ کی سفیدی کا عالم یہ ہے کہ) گویا کہ وہ چمکنے والا دن ہے۔ (اور بالوں کی سیاہی کا یہ عالم ہے کہ) گویا کہ انتہائی تاریک رات ہے۔

4760۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْمُزَكِّي وَاَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَاشِمِيَّ يَذْكُرُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ وُلِدَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَنَةَ اِحْدٰى وَاَرْبَعِيْنَ مِنْ مَّوْلِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ عبداللہ بن محمد بن سلیمان بن جعفر الہاشمی اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے اکتالیس سال بعد پیدا ہوئیں۔

ذِكْرُ وَفَاةِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَالْاِخْتِلَافُ فِيْ وَقْتِهَا

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات اور وقتِ وفات کے سلسلہ میں اختلاف کا ذکر

4761۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ تُوُفِّيَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِثَلَاثٍ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَهِيَ ابْنَةُ تِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ سَنَةً اَوْ نَحْوِهَا وَقَدِ اخْتُلِفَ فِيْ وَقْتِ وَفَاتِهَا فَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَالَ تُوُفِّيَتْ فَاطِمَةُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَةِ اَشْهُرٍ وَّاَمَّا عَائِشَةُ فَاِنَّهَا قَالَتْ فِيْمَا رُوِيَ عَنْهَا اَنَّهَا تُوُفِّيَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتَّةِ اَشْهُرٍ وَّاَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ فَاِنَّهُ قَالَ فِيْمَا رَوَى يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْهُ قَالَ تُوُفِّيَتْ فَاطِمَةُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَمَانِيَةِ اَشْهُرٍ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَقَدْ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُوُفِّيَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتَّةِ اَشْهُرٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَهٰذَا اَثْبَتُ عِنْدَنَا

✦✦ حضرت محمد بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت فاطمہ بنت محمد کا انتقال تقریباً ۲۹ سال کی عمر میں ۳ رمضان المبارک کو ہوا۔ آپ کی وفات کے وقت کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

✦ امام محمد الباقر کا کہنا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے تین ماہ بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال مبارک ہوا۔

✦ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ان کی وفات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چھ ماہ بعد ہوئی۔

✦ حضرت عبداللہ بن حارث نے یزید بن ابوزیاد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے آٹھ ماہ بعد ہوا۔

✦ ابن جریج نے زہری کے ذریعے، عروہ سے، جبکہ محمد بن عمر نے معمر کے واسطے سے زہری کے ذریعے عروہ سے روایت کی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے چھ ماہ بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا۔

✿ محمد بن عمر کہتے ہیں: ہمارے نزدیک یہی قول معتبر ہے۔

4762۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَكَثَتْ فَاطِمَةُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ اَشْهُرٍ تَابَعَهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَعَقِيْلٌ وَبْنُ عُيَيْنَةَ وَالْوَاقِدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَخِي الزُّهْرِيِّ وَبْنُ جُرَيْجٍ كُلُّهُمْ نَحْوَهُ

✦✦ مذکورہ سند کے ہمراہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد چھ ماہ تک زندہ رہیں۔

✿✿ صالح بن کیسان، عقیل، ابن عیینہ، واقدی، محمد بن عبداللہ ابن اخی الزہری اور ابن جریج ان تمام نے بھی اس روایت کو اسی طرح بیان کیا ہے۔

4763۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ اَخِي طَاهِرٍ الْعَقِيْقِيُّ الْعَلَوِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا جَدِّيْ يَحْيٰى بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدْ مَرِضَتْ فَاطِمَةُ مَرَضًا شَدِيْدًا فَقَالَتْ لِاَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ اَلَا تَرَيْنَ اِلٰى مَا بَلَغْتُ اُحْمَلُ عَلَى السَّرِيْرِ ظَاهِرًا فَقَالَتْ اَسْمَآءُ اَلَا لَعُمْرِيْ وَلٰكِنْ اَصْنَعُ لَكِ نَعْشًا كَمَا رَاَيْتُ يَصْنَعُ بِاَرْضِ الْحَبْشَةِ قَالَتْ فَاَرِيْنِيْهِ قَالَ فَاَرْسَلَتْ اَسْمَآءُ اِلٰى جَرَائِدَ رَطْبَةٍ فَقَطَعَتْ مِنَ الْاَسْوَافِ وَجَعَلَتْ عَلَى السَّرِيْرِ نَعْشًا وَهُوَ اَوَّلُ مَا كَانَ النَّعْشُ فَتَبَسَّمَتْ فَاطِمَةُ وَمَا رَاَيْتُهَا مُتَبَسِّمَةً بَعْدَ

اَبِيهَا اِلَّا يَوْمَئِذٍ ثُمَّ حَمَلْنَاهَا وَدَفَنَّاهَا لَيْلًا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا شدید بیمار ہوگئیں تو انہوں نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے کہا: میری حالت کو تم دیکھ نہیں رہی ہو؟ کیا میں (وفات کے بعد یونہی) عیاں طور پر چارپائی پہ اٹھائی جاؤں گی؟ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا۔ خدا کی قسم! میں آپ کی میت کے لئے وہ طریقہ اختیار کروں گی جو حبشہ میں رائج ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے اس طرح کر کے دکھاؤ۔ چنانچہ حضرت اسماء نے کھجور کی چند تازہ ٹہنیاں منگوائیں اور چارپائی پر اس طور پر رکھ دیں کہ درمیان سے ابھری ہوئی تھیں، یہ طریقہ عرب میں سب سے پہلے اسی موقع پر اختیار کیا گیا یہ دیکھ کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا مسکرا دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد پہلی مرتبہ اس موقع پر آپ کے ہونٹوں پر میں نے تبسم دیکھا (پھر جب ان کا انتقال ہوگیا تو) ہم نے اسی طریقہ سے (وہ بھی رات کے اندھیرے میں) ان کا جنازہ اٹھایا اور ان کی تدفین کی گئی۔

4764۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى وَاَبُوْ الْحُسَيْنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دُفِنَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا دَفَنَهَا عَلِيٌّ وَلَمْ يَشْعُرْ بِهَا اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى دُفِنَتْ وَصَلّٰى عَلَيْهَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا (پردہ داری کا یہ عالم تھا کہ ان) کو رات کی تاریکی میں دفن کیا گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور انہوں نے ہی آپ کی تدفین کی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تک کو ان کے جنازہ اور تدفین کا پتہ نہ چلا۔

4765۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ اَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَقِيْلِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ حَدَّثَنِي عِيْسٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَلَوِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُمِّ الْحَسَنِ بِنْتِ اَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَخِيْهَا جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ مَاتَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ ابْنَةُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَوَلَدَتْ عَلٰى رَاْسِ سَنَةِ اِحْدٰى وَاَرْبَعِيْنَ مِنْ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہیں: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ۲۱ سال کی عمر میں ہوا، جبکہ ان کی پیدائش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے اکتالیس سال بعد ہوئی۔

4766۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَمْدَانَ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ دَاوُدَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ فَاطِمَةَ شَهْرَيْنِ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کی وفات) اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا (کی وفات) کے درمیان دو ماہ (کا وقفہ) ہے۔

4767- حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ وَاَبُوْ غَسَّانَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ الْمَخْزُوْمِيُّ الْمَكِّيُّ وَاَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ فَاطِمَةَ لَمْ تَمْكُثْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا شَهْرَيْنِ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صرف دو مہینے زندہ رہیں۔

4768- حَدَّثَنِي اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْاَسْدِيُّ الْحَافِظُ بِهَمْدَانَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُوْلُ وَا اَبَتَاهُ مَنْ رَبُّهُ مَا اَدْنَاهُ وَا اَبَتَاهُ جِنَانُ الْخُلْدِ مَاْوَاهُ وَا اَبَتَاهُ رَبُّهُ يُكْرِمُهُ اِذَا اَتَاهُ وَا اَبَتَاهُ الرَّبُّ وَرُسُلُهُ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ حِيْنَ يَلْقَاهُ فَلَمَّا مَاتَتْ فَاطِمَةُ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

لِكُلِّ اجْتِمَاعٍ مِنْ خَلِيْلَيْنِ فُرْقَةٌ وَكُلُّ الَّذِي دُوْنَ الْفِرَاقِ قَلِيْلٌ

وَاِنَّ افْتِقَادِيْ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنْ لَّا يَدُوْمُ خَلِيْلٌ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے موقع پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا یوں کہتی تھی ''اے میرے اباجان! آپ اپنے ربّ کے کتنے قریب ہوگئے ہیں، اے میرے اباجان! جنت خلد آپ کا ٹھکانہ ہے، اے میرے اباجان! جب آپ اپنے ربّ کی بارگاہ میں پہنچے ہوں گے تو اللہ کریم نے آپ کو کتنی عزت دی ہوگی، اے میرے اباجان! جب آپ اپنے ربّ سے ملاقات کی ہوگی تو ربّ تعالیٰ اور اس کے فرشتے آپ پر سلام بھیج رہے ہوں گے، اور جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے درج ذیل اشعار کہے۔

دو دوستوں کے ملاپ میں جدائی بہرحال ہوتی ہے کوئی شاذ و نادر ہی فراق سے بچا ہوگا۔

اور میں نے جو یکے بعد دیگرے دو دوست کھو دیئے ہیں یہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ کوئی دوست (دنیا میں) ہمیشہ نہیں رہتا۔

4769- اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَوْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَمَّارَةَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ اُمِّ جَعْفَرٍ زَوْجَةِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَتْ حَدَّثَتْنِي اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَتْ غَسَلْتُ اَنَا وَعَلِيٌّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو غسل دیا۔

وَمِنْ مَنَاقِبِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ابْنَيْ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ ﷺ کے نواسے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل ومناقب

4770۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنِي عَمِّي الْقَاسِمُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلاءِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ بَنِي اُمٍّ عَصَبَةٌ يَنْتَمُونَ اِلَيْهِمْ اِلَّا ابْنَيْ فَاطِمَةَ، فَاَنَا وَلِيُّهُمَا وَعَصَبَتُهُمَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہرعورت کی اولاد مرد کی جانب منسوب ہوتے ہیں سوائے فاطمہ کے دونوں بیٹوں کے کہ ان کا ولی میں ہوں اور یہ میری جانب منسوب ہوتے ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4771۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَطْحَاءَ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي رَاشِدٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنَبِّهٍ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يستبقان إلى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُمَا اِلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ مَحْزَنَةٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت یعلیٰ بن منبہ فرماتے ہیں: حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ دونوں دوڑتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے، آپ نے ان کو اپنے سینے سے لگالیا، پھر فرمایا: بے شک اولاد (کی محبت) کنجوسی، بزدلی اور پریشانی کا باعث ہوتی ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4772۔ حَدَّثَنَا اَبُو سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ النَّحْوِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلَ يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ عَلَى الْحَجَّاجِ وَحَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ خَالِدٍ الْهَاشِمِيُّ بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ اِسْحَاقَ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ النَّحَّاسُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى الطَّلْحِيُّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ قَالَ اجْتَمَعُوا عِنْدَ الْحَجَّاجِ فَذَكَرَ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَالَ الْحَجَّاجُ لَمْ يَكُنْ مِنْ ذُرِّيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ فَقَالَ لَهُ كَذَبْتَ اَيُّهَا الْاَمِيرُ فَقَالَ لَتَاْتِيَنِّي عَلَى مَا قُلْتَ بِبَيِّنَةٍ وَمِصْدَاقٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَوْ لَاَقْتُلَنَّكَ قَتْلًا فَقَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ وَاَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَى اِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ "وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَى وَعِيسَى وَاِلْيَاسَ" فَاَخْبَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّ عِيسَى مِنْ ذُرِّيَّةِ آدَمَ بِاُمِّهِ وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ مِنْ ذُرِّيَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُمِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ فَمَا حَمَلَكَ عَلٰى تَكْذِيْبِىْ فِىْ مَجْلِسٍ قَالَ مَا اَخَذَ اللّٰهُ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ لِيُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا يَكْتُمُوْنَهٗ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا قَالَ فَنَفَاهُ اِلٰى خُرَاسَانَ

✧✧ حضرت عاصم بن بہدلہ بیان کرتے ہیں: حجاج کے ہاں کچھ لوگ جمع تھے، وہاں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہوا، حجاج نے کہا: وہ (حضرت حسین رضی اللہ عنہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے نہیں ہیں۔ وہیں پر حضرت یحییٰ بن یعمر موجود تھے وہ بولے: اے امیر! تم جھوٹ بول رہے ہو، اُس نے کہا: آپ اپنے موقف پر دلیل دیں اور قرآن پاک کا حوالہ پیش کریں ورنہ میں تجھے قتل کروادوں گا۔ یحییٰ بن یعمر نے قرآن پاک کی یہ آیات پڑھیں

وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى

اِلٰى قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ: "وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ (الانعام: 84,85)

"اور اس کی اولاد میں سے داوداور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو اور ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں نیکوکاروں کو اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس کو"۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا کہ عیسیٰ علیہ السلام ماں کی نسبت سے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد قرار پائے ہیں، اسی طرح حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما بھی اپنی والدہ کی نسبت سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذریت قرار پائے ہیں۔ حجاج نے کہا: تم نے سچ بولا (لیکن یہ بتاؤ کہ) بھری مجلس میں آپ نے مجھے کیوں جھٹلایا، یحییٰ بن یعمر نے کہا: اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام سے یہ عہد لیا تھا کہ وہ حق بات کو چھپائیں گے نہیں بلکہ اس کو لوگوں میں ظاہر کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے

(وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ) فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا

"اور یاد کرو جب اللہ نے عہد لیا ان سے جنہیں کتاب عطا ہوئی کہ تم ضرور اسے لوگوں سے بیان کر دینا اور نہ چھپانا تو انہوں نے اسے اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا اور اس کے بدلے ذلیل دام حاصل کئے" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

چنانچہ حجاج نے حضرت یحییٰ بن یعمر کو ملک بدر کر کے خراسان بھیج دیا۔

4773۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، اَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ هَانِءِ بْنِ هَانِءٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحَسَنَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَرُوْنِىْ ابْنِىْ مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: سَمَّيْتُهٗ حَرْبًا، قَالَ: بَلْ هُوَ حَسَنٌ، فَلَمَّا وَلَدَتِ الْحُسَيْنَ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَرُوْنِىْ ابْنِىْ مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: سَمَّيْتُهٗ حَرْبًا، فَقَالَ: بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ، ثُمَّ لَمَّا وَلَدَتِ الثَّالِثَ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

4773–صحیح ابن حبان کتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذكر الحسن والحسين سبطي رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث:7068

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَرُوْنِي ابْنِي مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟ قُلْتُ: سَمَّيْتُهُ حَرْبًا، قَالَ: بَلْ هُوَ مُحْسِنٌ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّمَا سَمَّيْتُهُمْ بِاسْمِ وَلَدِ هَارُوْنَ شَبَرٌ وَشُبَيْرٌ وَمُشَبِّرٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حسن کی ولادت ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: میرا بیٹا مجھے دکھاؤ، تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے بتایا کہ میں نے اس کا نام ''حرب'' رکھا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ یہ ''حسن'' ہے۔ پھر جب ان کے ہاں حسین کی ولادت ہوئی تو اس موقع پر بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: میرا بیٹا مجھے دکھاؤ، تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: میں نے اس کا نام ''حرب'' رکھا ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا نہیں۔ بلکہ یہ ''حسین'' ہے۔ پھر جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تیسرا بیٹا پیدا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: میرا بیٹا مجھے دکھاؤ، تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: اس کا نام ''حرب'' رکھا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ بلکہ یہ ''محسن'' ہے۔ پھر فرمایا: تم نے حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے ناموں کی طرح نام رکھے ہیں (ان کے تین بیٹوں کے یہ نام تھے) شبر، شبیر اور مشبّر۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4774 - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ بُرْدٍ الْاَنْطَاكِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِي فُدَيْكٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْمَخْزُوْمِيُّ، حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اُمِّ جَعْفَرٍ اُمِّهِ، عَنْ جَدَّتِهَا اَسْمَاءَ، عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهَا يَوْمًا، فَقَالَ: اَيْنَ ابْنَايَ؟ فَقَالَتْ: ذَهَبَ بِهِمَا عَلِيٌّ، فَتَوَجَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُمَا يَلْعَبَانِ فِي مَشْرُبَةٍ وَبَيْنَ اَيْدِيْهِمَا فَضْلٌ مِنْ تَمْرٍ، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ، اَلا تَقْلِبُ ابْنَيَّ قَبْلَ الْحَرِّ وَذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيْثِ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى هٰذَا هُوَ ابْنُ مَشْمُوْلٍ مَدِيْنِيٌّ ثِقَةٌ، وَعَوْنُ هٰذَا هُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، هُوَ وَاَبُوْهُ ثِقَتَانِ، وَاُمُّ جَعْفَرٍ هِيَ ابْنَةُ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، وَجَدَّتُهَا اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَكُلُّهُمْ اَشْرَافٌ ثِقَاتٌ

✧✧ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور پوچھنے لگے: میرے دونوں بیٹے کہاں ہیں؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ گئے ہوئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تلاش میں نکل پڑے، آپ کو وہ ایک حوض کے قریب کھیلتے ہوئے مل گئے، اس وقت ان کے سامنے کچھ کھجوریں تھیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا ''اے علی! کیا تم میرے بیٹوں کو گرمی سے نہیں بچاؤ گے۔ اس کے بعد باقی حدیث بھی بیان کی۔

✿✿ مذکورہ حدیث کی سند میں جو محمد بن موسیٰ نامی راوی ہیں، یہ ابن مشمول مدنی ہیں ثقہ ہیں اور جو عون نامی راوی ہیں یہ محمد بن عبیداللہ ابن ابی رافع کے بیٹے ہیں، یہ اور ان کے والد دونوں ثقہ ہیں۔ اور ام جعفر، قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق ہیں اور ان

کی دادی حضرت اسماء بنت ابی بکر الصدیق ہیں اور یہ سب کے سب اشراف ہیں ثقہ ہیں۔

4775- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنَادِى، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا اَبِى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ اَبِى يَعْقُوبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى اِحْدَى صَلَاتِي الْعَشِيِّ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَهُوَ حَامِلٌ اَحَدِ ابْنَيْهِ الْحَسَنِ اَوِ الْحُسَيْنِ، فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ عِنْدَ قَدَمِهِ الْيُمْنَى، فَسَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً اَطَالَهَا، قَالَ اَبِى: فَرَفَعْتُ رَاْسِى مِنْ بَيْنِ النَّاسِ، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ، وَاِذَا الْغُلَامُ رَاكِبٌ عَلٰى ظَهْرِهِ فَعُدْتُ فَسَجَدْتُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ النَّاسُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَقَدْ سَجَدْتَ فِى صَلَاتِكَ هٰذِهِ سَجْدَةً مَا كُنْتَ تَسْجُدُهَا اَفَشَىْءٌ اُمِرْتَ بِهِ؟ اَوْ كَانَ يُوحَى اِلَيْكَ؟ قَالَ: كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ وَلٰكِنِ ابْنِى ارْتَحَلَنِى، فَكَرِهْتُ اَنْ اُعَجِّلَهُ حَتّٰى يَقْضِىَ حَاجَتَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ عبداللہ بن شداد بن الہاد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ظہر یا عصر کی نماز کے لئے تشریف لائے تو حسن یا حسین دونوں میں سے کسی ایک کو اٹھائے ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ (نماز پڑھانے کے لئے مصلائے امامت پر) تشریف فرما ہوئے تو ان کو اپنے دائیں پہلو کی جانب بٹھا دیا، جب رسول اللہ ﷺ سجدہ میں گئے تو سجدہ بہت طویل کیا۔ میرے والد صاحب کہتے ہیں: میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ سجدہ میں تھے اور آپ کا نواسا آپ کی پشت مبارک پر بیٹھا ہوا تھا، میں دوبارہ سجدے میں چلا گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اس نماز میں اتنا طویل سجدہ کیا کہ اس سے پہلے کبھی اتنا لمبا سجدہ نہیں کیا۔ کیا آپ کو اس نماز میں کوئی خاص حکم ملا تھا یا آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں باتوں میں سے کوئی بھی پیش نہیں آئی، بلکہ میرا بیٹا مجھ پر سوار ہو گیا تھا مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں اس کو اس کی مرضی کے بغیر نیچے اتاروں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4776- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِىُّ، حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِىٍّ الشَّيْبَانِىُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنِى اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ السَّبِيعِىُّ، حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِى ظَبْيَانَ، عَنْ سَلْمَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَاىَ، مَنْ اَحَبَّهُمَا اَحَبَّنِى، وَمَنْ اَحَبَّنِى اَحَبَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا اَبْغَضَنِى، وَمَنْ اَبْغَضَنِى اَبْغَضَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ اَدْخَلَهُ النَّارَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسن اور حسین میرے بیٹے ہیں، جس نے ان سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا، اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں داخل فرمائے گا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4777- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ دِينَارٍ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، هٰذَا عَلٰى عَاتِقِهِ وَهٰذَا عَلٰى عَاتِقِهِ، وَهُوَ يَلْثِمُ هٰذَا مَرَّةً وَهٰذَا مَرَّةً، حَتّٰى انْتَهَى اِلَيْنَا، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّكَ تُحِبُّهُمَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، مَنْ اَحَبَّهُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِي، وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر نکلے، آپ علیہ السلام کے ہمراہ حضرت حسن اور حسین بھی تھے، ایک اس کاندھے پر اور دوسرے اُس کندھے پر سوار تھے، آپ علیہ السلام کبھی ایک کو چومتے کبھی دوسرے کو، یونہی آپ ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ ایک آدمی نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے محبت فرماتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جی ہاں۔ جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4778- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمَّانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي نُعْمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا ابْنَيِ الْخَالَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ قَدْ صَحَّ مِنْ اَوْجُهٍ كَثِيرَةٍ، وَاَنَا اَتَعَجَّبُ اَنَّهُمَا لَمْ يُخَرِّجَاهُ

4778-صحيح ابن حبان' كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر البيان بأن سبطى المصطفى صلى الله عليه وسلم يكونان في' حديث7069:سنن ابن ماجه' المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم' فضل على بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث117:الجامع للترمذي' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب مناقب أبي محمد الحسن بن على بن أبي طالب والحسين' حديث3784:مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الفضائل' ما جاء في الحسن والحسين رضي الله عنهما' حديث31538:السنن الكبرى للنسائي' كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار - فضائل الحسن والحسين ابني على بن أبي طالب رضي الله عنهما' حديث7903:مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث1681:مسند أحمد بن حنبل -ومن مسند بني هاشم' مسند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه' حديث10785:مسند أبي يعلى الموصلي -من مسند أبي سعيد الخدري' حديث1134:المعجم الأوسط للطبراني' باب الألف' من اسمه أحمد' حديث368:المعجم الكبير للطبراني' باب الحاء' حسن بن على بن أبي طالب رضي الله عنه' بقية أخبار الحسن بن على رضي الله عنهما' حديث2536:

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں سوائے دو خالہ زاد بھائیوں (یعنی حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے۔

❀❀ یہ حدیث متعدد وجوہ سے صحیح ہے اور مجھے اس بات پر بہت تعجب ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو بھی نقل نہیں کیا۔

4779 - حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الْمُرِّيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَشَاهِدُهُ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں اور ان کے والدان دونوں سے افضل ہیں۔

❀❀ یہ حدیث اس اضافے کے ہمراہ صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

مذکورہ حدیث کی شاہد حدیث

4780 - مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صُبَيْحٍ الْعُمَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ الْإِمَامُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاَبُوهُمَا خَيْرٌ مِنْهُمَا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں اور ان کے والدان دونوں سے افضل ہیں۔

4781 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ قَانِعِ بْنِ مَرْزُوقٍ الْقَاضِي بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُو شُعَيْبٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ

4781 - صحيح البخاري' كتاب أحاديث الأنبياء' باب قول الله تعالى: واتخذ الله إبراهيم خليلا' حديث 3207: صحيح ابن حبان' كتاب الرقائق' باب الاستعاذة' ذكر ما يعوذ المرء به ولده وولد ولده عند شيء يخاف' حديث 1017: سنن أبي داود' كتاب السنة' باب في القرآن' حديث 4133: سنن ابن ماجه' كتاب الطب' باب ما عوذ به النبي صلى الله عليه وسلم' حديث 3523: الجامع للترمذي' أبواب الطب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب' حديث 2037: مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الطب' في المريض ما يرقى به وما يعوذ به؟' حديث 23072: السنن الكبرى للنسائي' كتاب النعوت' كلمات الله سبحانه وتعالى' حديث 7472: مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث 2422: مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' حديث 2057: مسند إسحاق بن راهويه - ما يروى عن أسماء بنت عميس' حديث 1915: المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' من اسمه: عبيد' حديث 4895: المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - سعيد بن جبير' حديث 12062:

الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اَعْيَنَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، يَقُولُ: اُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لامَّةٍ، ثُمَّ يَقُولُ: هٰكَذَا كَانَ يُعَوِّذُ اِبْرَاهِيمُ ابْنَيْهِ اِسْمَاعِيلَ وَاِسْحَاقَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حسن اور حسین کو یہ دم کیا کرتے تھے

اُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لامَّة

ترجمہ ”میں تم دونوں کو اللہ کے تام کلمات کی پناہ میں دیتا ہوں ہر شیطان سے اور ہر نقصان دہ چیز سے اور ہر نظرِ بد سے“

یہ دم کرنے کے بعد آپ فرماتے: حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے صاحبزادوں حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام کو بھی یہی دم کیا کرتے تھے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4782۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنَا كَامِلُ بْنُ الْعَلاءِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ، فَكَانَ يُصَلِّي، فَاِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلٰى ظَهْرِهِ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ اَخَذَهُمَا فَوَضَعَهُمَا وَضْعًا رَقِيقًا، فَاِذَا عَادَ عَادَا، فَلَمَّا صَلَّى جَعَلَ وَاحِدًا هَا هُنَا وَوَاحِدًا هَا هُنَا، فَجِئْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَلا اَذْهَبُ بِهِمَا اِلٰى اُمِّهِمَا؟ قَالَ: لا، فَبَرَقَتْ بَرْقَةٌ، فَقَالَ: الْحَقَا بِاُمِّكُمَا، فَمَا زَالا يَمْشِيَانِ فِي ضَوْئِهَا حَتّٰى دَخَلا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نمازِ عشاء ادا کر رہے تھے، دورانِ نماز حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کی پشت مبارک پر چڑھ گئے، جب آپ نے سجدے سے سر اٹھایا تو بہت نرمی کے ساتھ ان کو نیچے اتار دیا اور جب دوبارہ سجدہ کیا تو ان دونوں نے پھر اسی طرح کیا، جب آپ علیہ السلام نماز سے فارغ ہوئے تو ایک کو ایک جانب اور دوسرے کو دوسری جانب بٹھالیا، میں نے آپ علیہ السلام کے قریب کر عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں ان کو ان کی اماں کے پاس چھوڑ آؤں؟ آپ نے انکار فرمادیا۔ پھر ایک بجلی سی چمکی، آپ نے حسن اور حسین سے فرمایا: تم دونوں اپنی اماں کے پاس چلے جاؤ، چنانچہ وہ دونوں اس کی چمک میں چلتے چلتے گھر پہنچ گئے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4783۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الزُّهْرِيُّ،

حَـدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ هَانِءِ بْنِ هَانِءٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَمَّا اَنْ وُلِدَ الْـحَسَـنُ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا سَمَّيْتَ ابْنِي؟ قُلْتُ: حَرْبًا، قَالَ: هُوَ الْحَسَنُ، فَلَـمَّـا وُلِـدَ الْحُسَيْنُ سَمَّيْتُهُ حَرْبًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا سَمَّيْتَ ابْنِي؟ قُلْتُ: حَرْبًا، قَالَ: هُوَ الْـحُسَيْـنُ فَلَمَّا اَنْ وُلِدَ مُحَسِّنٌ، قَالَ: مَا سَمَّيْتَ ابْنِي؟ قُلْتُ: حَرْبًا، قَالَ: هُوَ مُحَسِّنٌ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي سَمَّيْتُ بَنِي هَؤُلَاءِ بِتَسْمِيَةِ هَارُونَ بَنِيهِ شَبَرًا، وَشُبَيْرًا، وَمُشَبِّرًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حسن پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام ''حرب'' رکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: تم نے میرے بیٹوں کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے کہا: حرب۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ ''حسن'' ہے۔ پھر جب حسین پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام ''حرب'' رکھ دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم نے میرے بیٹے کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے کہا: حرب۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔ وہ ''حسین'' ہے۔ پھر جب ''محسن'' پیدا ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: تم نے میرے بیٹے کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے کہا: حرب۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ ''محسن'' ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے تینوں بیٹوں کے وہی نام رکھے ہیں جو حضرت ہارون علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کے رکھے تھے (ان کے نام یہ تھے) شبر، شبیر، مشبر

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

وَمِنْ فَضَائِلِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَذِكْرُ مَوْلِدِهٖ وَمَقْتَلِهٖ

حضرت حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کے فضائل ومناقب اور ان کی ولادت اور شہادت کا ذکر

4784- اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَنْطَرِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا اَبُو قِلَابَةَ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنِي عُـمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ اَبِي حُسَيْنٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقِيَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَضَمَّهُ اِلَيْهِ وَقَالَ بِاَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ لَيْسَ شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ علی شرط الشيخين

✧✧ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے ملے تو ان کو سینے سے لگا کر بولے: میرا باپ قربان ہو جائے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملتے جلتے ہیں، علی کے ساتھ یہ مشابہت نہیں رکھتے۔ یہ سن کر حضرت علی مسکرا دیے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

4784- صحيح البخاری' كتاب المناقب' باب صفة النبی صلى الله عليه وسلم' حديث3370: صحيح البخاری' كتاب المناقب' باب مناقب الحسن والحسين رضی الله عنهما' حديث3561: مسند احمد بن حنبل' مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - مسند ابی بكر الصديق رضی الله عنه' حديث43: البحر الزخار مسند البزار - ما روى عقبة بن الحارث' حديث40

4785- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْخَضِرُ بْنُ اَبَانَ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ لَقِيَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، فَقَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ بَطْنَكَ، فَاكْشِفِ الْمَوْضِعَ الَّذِي قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اُقَبِّلَهُ، قَالَ: وَكَشَفَ لَهُ الْحَسَنُ فَقَبَّلَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے ملے تو بولے: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہیں بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ وہ جگہ کھولیں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا تھا تا کہ اس جگہ کا میں بھی بوسہ لوں، چنانچہ حضرت حسن نے کپڑا اٹھایا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے چوم لیا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4786- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ وَهْبًا اَبَا جُحَيْفَةَ يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهٗ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت وہب ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہوئی ہے، حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ بہت زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

مذکورہ حدیث کی شاہد حدیث

4787- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ فِي وُلْدِ

4786- صحيح البخاري' كتاب المناقب' باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم' حديث 3371: صحيح مسلم' كتاب الفضائل' باب شيبه صلى الله عليه وسلم' حديث 4427: الجامع للترمذي' أبواب الأدب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في العدة' حديث 2826: الجامع للترمذي' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب' حديث 3793: الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - ومن ذكر الحسن بن علي بن أبي طالب يكنى أبا محمد' حديث 381: السنن الكبرى للنسائي' كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار - فضائل الحسن والحسين ابني علي بن أبي طالب رضي الله عنهما' حديث 7896: مسند أحمد بن حنبل' أول مسند الكوفيين' حديث أبي جحيفة' حديث 18392: مسند الحميدي' أحاديث أبي جحيفة وهب السوائي رضي الله عنه' حديث 860: مسند أبي يعلى الموصلي - من مسند أبي جحيفة' حديث 850: المعجم الكبير للطبراني' باب الحاء حسن بن علي بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث 2481: المعجم الكبير للطبراني' باب الحاء حسن بن علي بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث 2483

عَلِيٍّ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ

✦✦ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہ کوئی نہیں تھا۔

4788۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ اَنْبَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ لَقَدْ حَجَّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ حَجَّةً مَاشِيًا وَاِنَّ النَّجَائِبَ لَتُقَادُ مَعَهُ

✦✦ حضرت عبیداللہ بن عبید بن عمیر فرماتے ہیں: حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے ۲۵ حج پیدل ادا کئے جبکہ خاندانی شرافت والے لوگ آپ کے ہمراہ جایا کرتے تھے۔

4789۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْمُزَكِّي اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ وَلَدَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَسَنًا بَعْدَ اُحُدٍ بِسَنَتَيْنِ وَنِصْفٍ فَوَلَدَتِ الْحَسَنَ لِاَرْبَعِ سِنِيْنَ وَسِتَّةِ اَشْهُرٍ مِّنَ التَّارِيْخِ

✦✦ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت جنگ احد کے اڑھائی سال بعد ہوئی، نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت ہجرت کے چار سال اور چھ ماہ بعد ہوئی۔

4790۔ اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا جَدِّيْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي اَبُو وَاقِدٍ قَالَ تُوُفِّيَ اَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فِي رَبِيْعِ الْاَوَّلِ سَنَةَ تِسْعٍ وَّاَرْبَعِيْنَ وَصَلّٰى عَلَيْهِ سَعِيْدُ بْنُ الْعَاصِ

✦✦ ابوواقد کا بیان ہے کہ ابومحمد حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہجرت کے ۴۹ ویں سال میں ہوا اور حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

4791۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، حَدَّثَنَا اَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَا اَزَالُ اُحِبُّ هٰذَا الرَّجُلَ بَعْدَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ مَا يَصْنَعُ، رَاَيْتُ الْحَسَنَ فِي حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُدْخِلُ اَصَابِعَهُ فِي لِحْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْخِلُ لِسَانَهُ فِي فَمِهِ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے جس دن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص کے ساتھ شفقت بھرا رویہ دیکھا ہے، اس سے محبت کرنے لگ گیا ہوں، میں نے ایک مرتبہ دیکھا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود مبارک میں بیٹھے

ہوئے تھے اور بار بار آپ علیہ السلام کی داڑھی مبارک میں انگلیاں ڈال رہے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے منہ میں اپنی زبان ڈالتے تھے، پھر آپ علیہ السلام نے دعا مانگی: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان سے محبت کر۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4792- اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ الْمَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، قَالَ: كُنَّا مَعَ اَبِي هُرَيْرَةَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ السَّلَامَ، وَلَمْ يَعْلَمْ بِهِ اَبُو هُرَيْرَةَ، فَقُلْنَا لَهُ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، هٰذَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَدْ سَلَّمَ عَلَيْنَا فَلَحِقَهُ، وَقَالَ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا سَيِّدِي، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّهُ سَيِّدٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت سعید بن ابی سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے کہ حضرت حسن بن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے، انہوں نے آتے ہی سلام کیا، ہم نے ان کے سلام کا جواب دیا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو ان کے آنے کا علم نہ ہوا، ہم نے ان کو بتایا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما سلام کہہ رہے ہیں چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان سے ملے اور ان کو سلام کا یوں جواب دیا ''وعلیک السلام یا سیدی'' پھر بولے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ''یہ سید ہیں''

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4791-صحيح البخاری' كتاب المناقب' باب مناقب الحسن والحسين رضى الله عنهما' حديث3560:صحيح البخاری' كتاب اللباس' باب السخاب للصبيان' حديث5553:صحيح مسلم' كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالى عنهم' باب فضائل الحسن والحسين رضى الله عنهما' حديث4550:صحيح ابن حبان' كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر دعاء المصطفى صلى الله عليه وسلم للحسن بن على بالمحبة' حديث7072:سنن ابن ماجه' المقدمة' باب فى فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم' فضل الحسن والحسين ابنى على بن أبى طالب رضى الله عنهم' حديث141:الجامع للترمذى' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب' حديث3799:مصنف ابن أبى شيبة' كتاب الفضائل' ما جاء فى الحسن والحسين رضى الله عنهما' حديث31554:السنن الكبرى للنسائى' كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار - فضائل الحسن والحسين ابنى على بن أبى طالب رضى الله عنهما' حديث7898:مسند أحمد بن حنبل -ومن مسند بنى هاشم' مسند أبى هريرة رضى الله عنه' حديث7234:مسند الحميدى - جامع أبى هريرة' حديث1004:مسند ابن الجعد -فضيل بن مرزوق الرقاشى الأغر' حديث1631:البحر الزخار مسند البزار --وما روى يوحنس' حديث1133:مسند أبى يعلى الموصلى' مسند سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل' حديث924:مسند الرويانى - عدى بن ثابت عن البراء' حديث375:

4792-السنن الكبرى للنسائى' كتاب عمل اليوم والليلة' ذكر اختلاف الأخبار فى قول القائل' سيدنا وسيدى' حديث9729:مسند أبى يعلى الموصلى -شهر بن حوشب' حديث6426:المعجم الكبير للطبرانى' باب الحاء' حسن بن على بن أبى طالب رضى الله عنه' بقية أخبار الحسن بن على رضى الله عنهما' حديث2533:

4793- اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، اَخْبَرَنِي اَبُو صَخْرٍ، اَنَّ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ حَسَنًا وَضَمَّهُ اِلَيْهِ، وَجَعَلَ يَشُمُّهُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ: اِنَّ لِي ابْنًا قَدْ بَلَغَ مَا قَبَّلْتُهُ قَطُّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اللّٰهُ نَزَعَ الرَّحْمَةَ مِنْ قَلْبِكَ فَمَا ذَنْبِي؟

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاه

✧✧ حضرت عروہ بن الزبیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو چوم کر سینے سے لگالیا اوران کی خوشبو سونگھنے لگے، اس وقت آپ کے پاس ایک انصاری صحابی موجود تھے (حضور علیہ السلام کی اسقدر شفقت دیکھ کروہ) بولے: میرا ایک بیٹا ہے جواب بالغ ہو چکا ہے میں نے آج تک اس کو کبھی نہیں چوما، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے رحمت کے جذبات نہیں رکھے تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4794- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ، حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْمِلُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى رَقَبَتِهِ، قَالَ: فَلَقِيَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (ایک دفعہ) نبی اکرم ﷺ حضرت حسن کو اپنے کاندھوں پر بٹھائے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے۔ راستے میں ایک آدمی سے آپ کی ملاقات ہوئی وہ کہنے لگا: اے بچے! تیری سواری کتنی اچھی ہے جس پر تو سوار ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوار بھی کتنا اچھا ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4795- اَخْبَرَنِي اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ حَدَّثَنَا اَبُو مُوسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ خُمَيْرٍ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اِنَّ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّكَ تُرِيْدُ الْخِلَافَةَ فَقَالَ قَدْ كَانَ جَمَاجِمُ الْعَرَبِ فِي يَدِي يُحَارِبُوْنَ مَنْ حَارَبْتُ وَيُسَالِمُوْنَ مَنْ سَالَمْتُ تَرَكْتُهَا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَحَقْنِ

4794- الجامع للترمذي' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب' حديث3800:

دِمَآءِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ابْتَزَّهَا بِاَتْيَاسِ اَهْلِ الْحِجَازِ هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہما اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے کہا: لوگ یہ کہتے ہیں: آپ خلیفہ بننا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: عرب کے رؤساء میرے ہاتھ میں ہوتے تھے، وہ اس سے جنگ رکھتے تھے جس سے میری جنگ ہوتی اور اس سے دوستی رکھتے تھے جس سے میری دوستی ہوتی، میں نے اس کو محض رضائے الٰہی کی خاطر اور امتِ محمدیہ کے خون کی حفاظت کی خاطر ترک کر دیا ہے، لیکن پھر اس کو اہل حجاز کے بیلوں نے اتار لیا۔

✿✿ یہ اسناد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4796۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرَوَيْهِ الصَّفَّارُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ، وَاَخْبَرَنِي اَبُو الْحَسَنِ الْيَعْمَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، حَدَّثَنَا اَبُو طَالِبٍ زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مَازِنٍ الرَّاسِبِيُّ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ اِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، فَقَالَ: يَا مُسَوِّدَ وُجُوهِ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ الْحَسَنُ: لَا تُؤَنِّبْنِي رَحِمَكَ اللّٰهُ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَاَى بَنِي اُمَيَّةَ يَخْطُبُونَ عَلٰى مِنْبَرِهِ رَجُلًا رَجُلًا، فَسَاءَهُ ذٰلِكَ، فَنَزَلَتْ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ، وَنَزَلَتْ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ تَمْلِكُهَا بَنُو اُمَيَّةَ فَحَسَبْنَا ذٰلِكَ، فَاِذَا هُوَ لَا يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ، وَهٰذَا الْقَائِلُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ هٰذَا الْقَوْلَ هُوَ سُفْيَانُ بْنُ اللَّيْلِ صَاحِبُ اَبِيهِ

✧✧ یوسف بن مازن راسبی بیان کرتے ہیں کہ "ایک آدمی نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو یوں مخاطب کیا" اے مومنین کے چہروں پر کالک ملنے والے!" حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اس کو جواباً کہا" اے شخص! تم مجھے ملامت نہیں کرو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوامیہ کے افراد کو یکے بعد دیگرے اپنے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا (یعنی ان کے حکمران بننے کو ملاحظہ فرمایا) تو آپ کو یہ بات ناپسند ہوئی تو یہ آیت نازل ہوئی

اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ

کوثر جنت میں ایک نہر ہے۔ اور یہ آیت نازل ہوئی

اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ

بنوامیہ اس کے مالک ہوں گے، جبکہ ہمیں یہی کافی ہے کیونکہ یہ تغیر و تبدل سے پاک ہے۔

✿✿ یہ اسناد صحیح ہے اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اس طرح مخاطب کرنے والا شخص سفیان بن لیل تھا جو ان کے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کا مصاحب تھا۔

4797۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْبَجَلِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اللَّيْلِ الْهَمْدَانِيِّ، قَالَ: اَتَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ حِينَ بَايَعَ مُعَاوِيَةَ، فَقُلْتُ: يَا مُسَوِّدَ وَجْهِ الْمُؤْمِنِينَ، ثُمَّ ذَكَرَهُ بِنَحْوِهِ

✧✧ سفیان بن لیل ہمدانی کہتا ہے کہ جب حضرت معاویہ نے لوگوں سے بیعت لی تو میں اس موقع پر حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان کو اس طرح مخاطب کیا ''اے مومنین کے چہرے سیاہ کرنے والے! پھر اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

4798۔ وَحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ دَرَّاجٍ، عَنِ الْاَجْلَحِ، عَنِ الْبَهِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اللَّيْلِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ مِنْ اَمْرِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَمُعَاوِيَةَ مَا كَانَ قَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِينَةَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي اَصْحَابِهِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، قَالَ: فَتَذَاكَرْنَا عِنْدَهُ الْاَذَانَ، فَقَالَ بَعْضُنَا: اِنَّمَا كَانَ بَدْءُ الْاَذَانِ رُؤْيَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: اِنَّ شَاْنَ الْاَذَانِ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ، اَذَّنَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي السَّمَاءِ مَثْنَى مَثْنَى، وَعَلَّمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَقَامَ مَرَّةً مَرَّةً، فَعَلَّمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَذَّنَ الْحَسَنُ حِينَ وَلِيَ

✧✧ سفیان بن لیل کہتے ہیں: جب حضرت حسن اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کا اختلاف واقع ہوا، میں مدینۃ المنورہ میں ان کے پاس گیا تو وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اس کے بعد لمبی حدیث بیان کی۔ وہاں پر اذان کے بارے میں گفتگو چل نکلی، بعض لوگوں کا موقف یہ تھا کہ حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم کی خواب سے اذان کا آغاز ہوا، تو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اذان کی شان اس سے کہیں زیادہ بلند ہے، کیونکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آسمانوں میں اذان کے الفاظ دو دو مرتبہ کہے، اور وہی اذان انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم فرمائی، اور اقامت کے الفاظ ایک ایک مرتبہ کہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہی تعلیم فرمائے۔ پھر جب حضرت حسن خلیفہ نامزد ہو گئے تو انہوں نے خود اذان پڑھی۔

4799۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، أنا سُفْيَانُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي حَفْصَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ، يَقُوْلُ: اِنِّي لَشَاهِدٌ يَوْمَ مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَرَاَيْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ يَقُوْلُ لِسَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَيَطْعَنُ فِي عُنُقِهِ، وَيَقُوْلُ: تَقَدَّمْ فَلَوْلَا اَنَّهَا سُنَّةٌ مَا قَدَّمْتُكَ وَكَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ، فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اَتَنْفُسُونَ عَلَى ابْنِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتُرْبَةٍ تَدْفِنُونَهُ فِيهَا، وَقَدْ سمعت رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُوْلُ: مَنْ اَحَبَّهُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِي، وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ابوحازم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی وفات کے وقت وہاں موجود تھا، میں نے دیکھا کہ حضرت

حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کو گردن سے پکڑ کر دھکا دے کر کہا: (نماز جنازہ پڑھانے کے لئے) آگے ہو جاؤ، اوران سے کہا: اگر یہ سنت نہ ہوتی تو میں تمہیں (جنازہ پڑھانے کے لئے) آگے نہ کرتا (حضرت حسین اوران کے درمیان کچھ اختلافات تھے، جب نماز جنازہ سے فارغ ہو چکے تو) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اپنے نبی کی اولاد کے بارے میں تدفین کے لئے مٹی کا بخل کر رہے ہو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے "جس نے ان دونوں (حسن اور حسین) سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4800 - حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، وَاَبُو سَعِيدٍ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَا: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ شَيْبَةَ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وِتْرِي اِذَا رَفَعْتُ رَاْسِي وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا السُّجُودُ: اللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا اَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، اِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، اِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ اِلَّا اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَدْ خَالَفَ اِسْمَاعِيلَ بْنَ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ فِي اِسْنَادِهِ

✧✧ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وتروں کی یوں تعلیم دی کہ جب میں وتر مکمل کر چکوں اور (تیسری رکعت کے رکوع سے) سر اٹھاؤں، اور وتر کے صرف سجدے باقی رہتے ہوں، (تو یوں دعا مانگا کروں)

اللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا اَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، اِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، اِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ

اے اللہ! تو مجھے ان لوگوں کا راستہ دکھا جن کو تو نے ہدایت دی، اور تو مجھے عافیت عطا فرما ان لوگوں کی طرح جن کو تو نے عافیت دی، تو میری مدد فرما ان لوگوں کی طرح جن کی تو نے مدد کی، اور جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا اس میں تو مجھے برکت دے، اور تو مجھے اس کے شر سے بچا جو تو نے فیصلہ کر دیا بے شک تو فیصلہ کرتا ہے اور تیرے اوپر کوئی اپنا فیصلہ نافذ کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ بے شک وہ شخص کبھی ذلیل نہیں ہوتا جس کی تو مددگار ہے۔ تو برکت والا اور بلند ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے، تاہم اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے اس کی سند میں محمد بن جعفر بن ابی کثیر سے اختلاف کیا ہے۔

4801 - حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ،

وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْبَزَّارُ، وَالْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَيْهَقِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، وثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، عَنْ اَبِي الْحَوْرَاءِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَؤُلاءِ الْكَلِمَاتِ فِي الْوِتْرِ: اللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا اَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، فَاِنَّكَ تَقْضِي وَلا يُقْضَى عَلَيْكَ، وَاِنَّهُ لا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ

✧✧ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وتر میں یہ دعا مانگنے کی تعلیم دی،

اللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا اَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، اِنَّكَ تَقْضِي وَلا يُقْضَى عَلَيْكَ، اِنَّهُ لا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ

اے اللہ! تو مجھے ان لوگوں کا راستہ دکھا جن کو تو نے ہدایت دی، اور جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا اس میں تو مجھے برکت دے، اور تو مجھے اس کے شر سے بچا جو تو نے فیصلہ کر دیا بے شک تو فیصلہ کرتا ہے اور تیرے اوپر کوئی اپنا فیصلہ نافذ کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ بے شک وہ شخص کبھی ذلیل نہیں ہوتا جس کی تو مددگار رہے۔ تو برکت والا اور بلند ہے۔

4802۔ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ اَخِي طَاهِرٍ الْعَقِيقِيُّ الْحَسَنِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنِي عَمِّي عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ: خَطَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ النَّاسَ حِينَ قُتِلَ عَلِيٌّ فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ قُبِضَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ رَجُلٌ لا يَسْبِقُهُ الْاَوَّلُونَ بِعَمَلٍ وَلا يُدْرِكُهُ الْآخِرُونَ، وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيهِ رَايَتَهُ فَيُقَاتِلُ، وَجِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ، وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِهِ، فَمَا يَرْجِعُ حَتّٰى يَفْتَحَ اللهُ عَلَيْهِ، وَمَا تَرَكَ عَلَى اَهْلِ الْاَرْضِ صَفْرَاءَ وَلا بَيْضَاءَ اِلَّا سَبْعَ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَضَلَتْ مِنْ عَطَايَاهُ اَرَادَ اَنْ يَبْتَاعَ بِهَا خَادِمًا لاَهْلِهِ، ثُمَّ قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي فَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَاَنَا ابْنُ النَّبِيِّ، وَاَنَا ابْنُ الْوَصِيِّ، وَاَنَا ابْنُ الْبَشِيرِ، وَاَنَا ابْنُ النَّذِيرِ، وَاَنَا ابْنُ الدَّاعِي اِلَى اللهِ بِاِذْنِهِ، وَاَنَا ابْنُ السِّرَاجِ الْمُنِيرِ، وَاَنَا مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِي كَانَ جِبْرِيلُ يَنْزِلُ اِلَيْنَا وَيَصْعَدُ مِنْ

4802-صحيح ابن حبان 'كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر وصف خروج علي بن أبي طالب رضي الله عنه برايته' حديث7046:مصنف ابن أبي شيبة 'كتاب الفضائل' فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث31455:السنن الكبرى للنسائي 'كتاب الخصائص' ذكر خبر الحسن بن علي 'حديث 8141:مسند أحمد بن حنبل 'مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند أهل البيت رضوان الله عليهم أجمعين' حديث الحسن بن علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنهما' حديث1672:البحر الزخار مسند البزار 'أول مسند الحسن بن علي رضي الله عنه' حديث1194:مسند أبي يعلى الموصلي 'مسند الحسن بن علي بن أبي طالب' حديث6611:المعجم الأوسط للطبراني 'باب الألف' من اسمه أحمد' حديث2194:المعجم الكبير للطبراني 'باب الحاء حسن بن علي بن أبي طالب رضي الله عنه' وما أسند الحسن بن علي رضي الله عنهما - هبيرة بن يريم عن الحسن رضي الله عنه' حديث2652:

عِنْدِنَا، وَاَنَا مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِي اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا، وَاَنَا مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِي افْتَرَضَ اللّٰهُ مَوَدَّتَهُمْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ،

✧✧ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موقع پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: گزشتہ رات ایسے شخص کا انتقال ہوا ہے کہ نہ تو کوئی پہلے والا شخص عمل میں ان سے آگے نکل سکا اور نہ بعد میں آنے والوں میں کوئی ان تک پہنچ سکے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں ان کو علم عطا فرمایا کرتے تھے، جہاد میں حضرت جبریل علیہ السلام ان کی دائیں جانب اور حضرت میکائیل علیہ السلام ان کی بائیں جانب ہوتے، اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ہمیشہ فتح ونصرت سے ہمکنار فرمایا، اور آپ کا کل ترکہ صرف سات سو درہم تھا وہ بھی آپ کے ان عطیات سے بچا ہوا تھا جو کہ آپ نے اپنے گھر والوں کے لئے خادم خریدنے کے لئے رکھے ہوئے تھے، پھر آپ نے فرمایا: اے لوگو! جو مجھے جانتے ہیں وہ تو جانتے ہی ہیں، جو نہیں جانتے وہ بھی جان لیں کہ میں حسن بن علی رضی اللہ عنہما ہوں، میں ''وصی'' کا بیٹا ہوں، میں بشیر (خوشخبری سنانے والے) کا بیٹا ہوں، میں نذیر (ڈر سنانے والے کا) بیٹا ہوں، میں اس شخص کا بیٹا ہوں جو اللہ کے حکم سے لوگوں کو اس کی جانب بلاتا ہے، میں سراج منیر کا بیٹا ہوں، میرا تعلق اس گھرانے سے ہے جہاں جبریل امین علیہ السلام کا آنا جانا تھا، میرا تعلق اس گھرانے سے ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے ہر نجاست کو دور کر کے ان کو خوب ستھرا کر دیا، میرا تعلق اس گھرانے سے ہے جن سے محبت کرنا اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان پر فرض کی ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ السلام سے فرمایا:

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى وَ مَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَه فِيْهَا حُسْنًا

''تم فرماؤ میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت اور جو نیک کام کرے ہم اس کے لئے اس میں اور خوبی بڑھائیں''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

اس آیتِ مقدسہ میں نیک کام سے مراد ''ہم اہلبیت سے محبت کرنا'' ہے۔

4803۔ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّى الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ يَوْمَ سَابِعِهِ، وَاَنَّهُ اشْتَقَّ مِنَ اسْمِهِ اسْمَ حُسَيْنٍ وَذَكَرَ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا الْحَبَلُ

✧✧ حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا نام (ان کی پیدائش کے) ساتویں دن رکھ دیا تھا، اور انہی کے نام سے ''حسین'' رکھا گیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کے درمیان صرف ایک حمل (کا وقفہ) تھا۔

4804۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اُمِّ بَكْرٍ بِنْتِ الْمِسْوَرِ قَالَتْ كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ سُمَّ مِرَارًا كُلُّ ذٰلِكَ يَفْلُتُ حَتّٰى كَانَتِ الْمَرَّةُ الْاَخِيرَةُ الَّتِي مَاتَ فِيهَا فَاِنَّهُ كَانَ يَخْتَلِفُ كَبِدَهُ فَلَمَّا مَاتَ اَقَامَ نِسَآءُ بَنِي هَاشِمٍ

النَّوْحَ عَلَيْهِ شَهْرًا قَالَ بْنُ عُمَرَ وَثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ قَالَ مَكَثَ النَّاسُ يَبْكُوْنَ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَمَا تَقُوْمُ الْاَسْوَاقُ قَالَ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَتْنَا عُبَيْدَةُ بِنْتُ نَائِلٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ قَالَتْ حَدَّ نِسَآءُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ سَنَةً قَالَ بْنُ عُمَرَ وَثَنَا دَاوُدُ بْنُ سِنَانٍ سَمِعْتُ ثَعْلَبَةَ بْنَ اَبِي مَالِكٍ قَالَ شَهِدْنَا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ يَوْمَ مَاتَ وَدَفَنَّاهُ بِالْبَقِيْعِ وَلَوْ طُرِحَتْ اِبْرَةٌ مَّا وَقَعَتْ اِلَّا عَلٰى رَاْسِ اِنْسَانٍ قَالَ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنِي مَسْلَمَةٌ عَنْ مَحَارِبٍ قَالَ مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ سَنَةَ خَمْسِيْنَ خَلَوْنَ مِنْ رَّبِيْعِ الْاَوَّلِ وَهُوَ بْنُ سِتٍّ وَّاَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَّصَلّٰى عَلَيْهِ سَعِيْدُ بْنُ الْعَاصِ وكان يبكى و كان مرضه أربعين يوما

✧✧ ام بکر بنت مسور کا بیان ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو کئی مرتبہ زہر دیا گیا، ہر مرتبہ اس کا اثر زائل ہو گیا، لیکن آخری مرتبہ جو زہر دیا گیا جس سے آپ کی شہادت واقع ہوئی وہ اس قدر سخت تھا کہ جگر کو کاٹ رہا تھا۔ جب ان کا انتقال ہو گیا تو بنی ہاشم کی عورتوں نے پورا ایک مہینہ ان کا افسوس کیا۔

○ ابوجعفر بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت پر ہر آنکھ اشکبار تھی اور (لوگوں نے آپ کے غم میں کئی روز تک) بازار بند رکھے۔

○ حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی بیویوں نے پورا ایک سال سوگ منایا۔

○ حضرت ثعلبہ بن ابی مالک فرماتے ہیں "میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت کے وقت اور بقیع مبارک کے قبرستان میں ان کی تدفین کے وقت موجود تھا (وہاں لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ) اگر سوئی پھینک دی جاتی تو وہ بھی لوگوں کے سروں پر ہی رہتی۔ (اور نیچے نہ گرتی، کیونکہ نیچے گرنے کی کوئی گنجائش ہی نہیں تھی)

○ حضرت محارب کا بیان ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما ۴۰ دن کی شدید علالت کے بعد ۵۰ ہجری، ماہ ربیع الاول میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئے، اس وقت آپ کی عمر ۴۶ سال تھی۔ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے اشکبار حالت میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

4805۔ اَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْفَضْلِ الْعَقَبِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَامٍ السَّوَّاقُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ بُوْيِعَ لِاَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ بِالْكُوْفَةِ عُقَيْبَ قَتْلِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ وَاَخْذِ الْبَيْعَةِ عَنْ اَصْحَابِهٖ فَحَدَّثَنِي حَارِثَةُ بْنُ مُضْرِبٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اُبَايِعُكُمْ اِلَّا عَلٰى مَا اَقُوْلُ لَكُمْ قَالُوْا مَا هِيَ قَالَ تُسَالِمُوْنَ مَنْ سَالَمْتُ وَتُحَارِبُوْنَ مَنْ حَارَبْتُ وَلَمَّا تَمَّتِ الْبَيْعَةُ خَطَبَهُمْ

✧✧ ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد کوفہ میں ابو محمد حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی بیعت کی گئی۔

○ حارثہ بن مضرب فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے بیعت لینے سے پہلے لوگوں سے کہا: خدا کی قسم! میں اس وقت تک تمہاری بیعت قبول نہیں کروں گا جب تک تم میری ایک شرط نہیں مانو گے۔ لوگوں نے پوچھا: آپ کی شرط کیا ہے؟ آپ

نے فرمایا: یہ کہ تم اس سے صلح رکھو گے جس سے میری صلح ہوگی اور اس سے جنگ کرو گے جس سے میری جنگ ہوگی۔ جب آپ سب سے بیعت لے چکے تو آپ نے تمام لوگوں کو خطبہ دیا۔

4806- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ الْاَقْمَرِ رَجُلٍ مِنْ بَنِي بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ عَلِيٌّ قَامَ الْحَسَنُ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ اَزْدِ شَنُوءَةَ، فَقَالَ: اَشْهَدُ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعَهُ فِي حَبْوَتِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: مَنْ اَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّهُ، وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، وَلَوْلَا كَرَامَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثْتُ بِهِ اَبَدًا

✧✧ زہیر بن اقمر جو کہ بنی بکر سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہے بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے لوگوں کو خطبہ دیا، تو ''ازد شنوءة'' (علاقے) کا ایک شخص اٹھ کر کھڑا ہوا اور کہنے لگا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنی گود میں بٹھائے ہوئے یہ فرما رہے تھے: جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اس سے محبت کرے، اور جو لوگ یہاں موجود ہیں ان کو چاہئے کہ یہ بات ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔ (پھر اس نے کہا) اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کرم نوازی نہ ہوتی تو میں یہ بات کبھی بیان نہ کرتا۔

4807- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي السَّرِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ اَبِي مُخْنِفٍ قَالَ لَمَّا وَقَعَتِ الْبَيْعَةُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ جَدَّ فِي مُكَاشَفَةِ مُعَاوِيَةَ وَالتَّوَجُّهِ نَحْوَهُ فَجَعَلَ عَلٰى مُقَدِّمَتِهِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ الطَّيَّارُ فِي عَشَرَةِ آلَافٍ ثُمَّ اَتْبَعَهُ بِقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ فِي جَيْشٍ عَظِيْمٍ فَرَاسَلَ مُعَاوِيَةَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَضَمَّنَ لَهُ اَلْفَ اَلْفِ دِرْهَمٍ اِذَا صَارَ اِلَى الْحِجَازِ فَاَجَابَهُ اِلٰى ذٰلِكَ وَخَلّٰى مَسِيْرَهُ وَتَوَجَّهَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ فَوَفّٰى لَهُ وَتَفَرَّقَ الْعَسْكَرُ وَاَقَامَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَلٰى حِدَةٍ وَانْضَمَّ اِلَيْهِ كَثِيْرٌ فَمَنْ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَاسَلَهُ مُعَاوِيَةُ وَاَرْغَبَهُ فَلَمْ يَفِهِ ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ صَالَحَ الْحَسَنُ مُعَاوِيَةَ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ الْاَمْرُ وَتَوَجَّهَ الْحَسَنُ وَاَصْحَابُهُ لِلِقَآءِ مُعَاوِيَةَ وَقَدْ جَرَحَ الْحَسَنُ غَيْلَةً فِي مَطْلَعِ سَابَاطَ جَرَحَهُ سِنَانُ بْنُ الْجَرَاحِ الْاَسَدِيُّ اَخُوْ بَنِي نَصْرٍ فَطَعَنَهُ فِي فَخِذِهِ بِمِعْوَلٍ طَعْنَةً مُنْكَرَةً وَكَانَ يَرٰى رَاْيَ الْخَوَارِجِ فَاعْتَنَقَهُ الْحَسَنُ فِي يَدِهِ وَصَارَ مَعَهُ فِي الْاَرْضِ وَوَثَبَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ظَبْيَانَ بْنِ عَمَّارَةَ التَّمِيْمِيُّ فَعَضَّ وَجْهَهُ حَتّٰى قَطَعَ اَنْفَهُ وَشَدَّخَ رَاْسَهُ بِحَجَرٍ فَمَاتَ مِنْ وَقْتِهِ فَسُحْقًا لِاَصْحَابِ السَّعِيْرِ وَحُمِلَ الْحَسَنُ عَلَى السَّرِيْرِ اِلَى الْمَدَائِنِ فَنَزَلَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيِّ عَمِّ الْمُخْتَارِ وَكَانَ عَامِلَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمَدَائِنِ فَجَآءَهُ بِطَبِيْبٍ فَعَالَجَهُ حَتّٰى صَلُحَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ ابومخنف کا بیان ہے کہ جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی بیعت ہو چکی تو آپ نے سب سے پہلے حضرت معاویہ والا معاملہ سلجھانے کی طرف توجہ دی، چنانچہ دس ہزار افراد پر مشتمل ایک دستہ تیار کیا جس کی سربراہی حضرت عبداللہ بن جعفر طیار کے

سپرد کی، پھر اس قیس بن سعد کو ان کے پیچھے ایک بڑے لشکر کی ہمراہی میں روانہ کر دیا، جب عبداللہ بن جعفر حجاز کے قریب پہنچے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی جانب خط بھیجا کہ تم ہمارا راستہ چھوڑ دو، جب تم حجاز پہنچ جاؤ گے تو میں تمہیں ایک لاکھ درھم ضمان کے طور پر پیش کروں گا۔ چنانچہ عبداللہ بن جعفر نے ان کی بات مان لی اور جنگ کا ارادہ ترک کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جا پہنچے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو انکا زرضمانت ادا کر دیا تو ان کا لشکر وہاں سے ہٹ گیا۔ ادھر قیس بن سعد رضی اللہ عنہ الگ ایک مقام پر پڑاؤ کئے ہوئے تھے ان کے ساتھ اور بھی بہت سارے لوگ آ آ کر شامل ہو رہے تھے، حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ لوگوں کو معاویہ رضی اللہ عنہ نے خطوط لکھے اور ان کی ذہن سازی کی۔ ابھی یہ سلسلہ مکمل نہیں ہوا تھا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر لی اور امور خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیئے، ادھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی غرض سے روانہ ہوئے تو ساباط کے علاقے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دھوکے سے زخمی کر دیا گیا۔ سنان بن جراح اسدی جو کہ بنی نصر کا بھائی تھا اس نے کدال کے ساتھ آپ کی ران پر بہت بری طرح نیزہ مارا۔ وہ خوارج کے نظریات رکھتا تھا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اس کو گرفتار کروا کے اپنے ساتھ ساتھ رکھا اور اپنے ہمراہ لے گئے، اور حضرت عبداللہ بن ظبیان بن عمارہ تمیمی کو اس پر مسلط کر دیا، انہوں نے اس کی شکل بگاڑ کے رکھ دی، اس کا ناک کان وغیرہ کاٹ ڈالے اور ایک پتھر مار کر اس کا سر کچل دیا، جس کی وجہ سے وہ موقع پر ہی ہلاک ہو گیا۔ تو پھٹکار ہو دوزخیوں کو، پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو ایک چارپائی پر ڈال کر مدائن پہنچایا گیا اور مختار کے چچا سعد بن مسعود ثقفی کے ہاں آپ کو ٹھہرایا گیا۔ یہ سعد بن مسعود، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت سے مدائن کے گورنر تھے۔ اس نے ایک طبیب کا انتظام کیا، جس نے آپ کا علاج معالجہ کیا، اور آپ صحت یاب ہو گئے۔

4808۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ اِسْتَقْبَلَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مُعَاوِيَةَ بِكَتَائِبَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَرٰى كَتَائِبَ لَا تُوَلِّي اَوْ تُقْتَلَ اَقْرَانُهَا فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَكَانَ خَيْرَ الرَّجُلَيْنِ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلَ هٰؤُلَاءِ هٰؤُلَاءِ مَنْ لِي بِدِمَائِهِمْ مَنْ لِي بِاُمُوْرِهِمْ مَنْ لِي بِنِسَائِهِمْ قَالَ فَبَعَثَ مُعَاوِيَةُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ قَالَ سُفْيَانُ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ فَصَالَحَ الْحَسَنُ مُعَاوِيَةَ وَسَلَّمَ الْاَمْرَ لَهُ وَبَايَعَهُ بِالْخِلَافَةِ عَلٰى شُرُوْطٍ وَوَثَائِقَ وَحَمَلَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْحَسَنِ مَالًا عَظِيْمًا يُقَالُ خَمْسُ مِائَةِ اَلْفِ اَلْفِ دِرْهَمٍ وَذٰلِكَ فِي جُمَادَى الْاُوْلٰى سَنَةَ اِحْدٰى وَاَرْبَعِيْنَ وَاِنَّمَا كَانَ وُلِّيَ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ الْاَمْرَ لِمُعَاوِيَةَ سَبْعَةَ اَشْهُرٍ وَاَحَدَ عَشَرَ يَوْمًا

✧✧ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی جانب پہاڑوں کے برابر لشکر کے ہمراہ پیش قدمی شروع کی، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم! میں ایسے لشکر کو دیکھ رہا ہوں جو موت کو تو گلے لگا لیں گے لیکن پیٹھ پھیر کر بھاگنے والے نہیں ہیں، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اور یہ خیر الرجلین (دو آدمیوں میں سے بہتر) تھے، تمہارا کیا خیال ہے میں ان لوگوں کو قتل ہونے دوں گا جن کے خون، جن کی عورتوں اور جملہ امور کی ذمہ داری میری ہے؟ راوی کہتے ہیں: پھر

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن سمرہ بن حبیب بن عبد شمس کو قاصد کے طور پر بھیجا۔

❀❀ حضرت سفیان (صحابی ہیں) فرماتے ہیں: حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ صلح کر لی اور امور سلطنت ان کے سپرد کر کے ان کے ہاتھ پر کچھ شرائط پر خلافت کی بیعت کر لی۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو بہت مال و دولت پیش کیا۔ کہا جاتا ہے کہ پانچ لاکھ درہم پیش کیے تھے۔ یہ واقعہ ۴۱ ہجری جمادی الاولیٰ کا ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو امور خلافت سونپنے سے سات ماہ اور گیارہ دن پہلے آپ نے خلافت سنبھالی تھی۔

4809۔ فَاَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالاَ: حَدَّثَنَا اَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: اِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَظِيْمَتَيْنِ

✧✧ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے، ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا۔

4810۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالاَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ اِذْ جَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَصَعِدَ اِلَيْهِ فَضَمَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

4809-صحيح البخاری' كتاب الصلح' باب قول النبی صلی الله عليه وسلم للحسن بن علی رضی' حديث2577:صحيح البخاری' كتاب المناقب' باب علامات النبوة فی الإسلام' حديث 3345:صحيح البخاری' كتاب المناقب' باب مناقب الحسن والحسين رضی الله عنهما' حديث3557:صحيح البخاری' كتاب الفتن' باب قول النبی صلی الله عليه وسلم للحسن بن علی - :حديث6710:صحيح ابن حبان' كتاب إخباره صلی الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر قول المصطفی صلی الله عليه وسلم للحسن بن علی إنه' حديث7074:سنن أبی داود' كتاب السنة' باب ما يدل علی ترك الكلام فی الفتنة' حديث4064:الجامع للترمذی' أبواب المناقب عن رسول الله صلی الله عليه وسلم' باب' حديث3789:السنن الصغری' كتاب الجمعة' مخاطبة الإمام رعيته وهو علی المنبر' حديث1400:السنن الكبری للنسائی' كتاب الجمعة' الكلام فی الخطبة' حديث1699:السنن الكبری للنسائی' كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلی الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار - فضائل الحسن والحسين ابنی علی بن أبی طالب رضی الله عنهما' حديث7900:السنن الكبری للبيهقی' كتاب الوقف' باب الصدقة فی ولد البنين والبنات ومن تناوله اسم الولد والابن' حديث11144:مسند أحمد بن حنبل' أول مسند البصريين' حديث أبی بكرة نفيع بن الحارث بن كلدة' حديث19916:مسند الطيالسی -أبو بكرة' حديث905:مسند الحميدی' حديثا أبی بكرة رضی الله عنه' حديث766:مسند ابن الجعد' حديث المبارك بن فضالة بن أبی أمية مولی عمر بن الخطاب' حديث2669:البحر الزخار مسند البزار -بقية حديث أبی بكرة' حديث3080:المعجم الأوسط للطبرانی' باب الألف' من اسمه أحمد' حديث1545:المعجم الصغير للطبرانی' باب اللام' حديث767:المعجم الكبير للطبرانی' باب الحاء' حسن بن علی بن أبی طالب رضی الله عنه' بقية أخبار الحسن بن علی رضی الله عنهما' حديث2525:

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: اَلا اِنِ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ، وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَعَلَّهُ اَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

✧✧ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ اسی دوران حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے، آپ علیہ السلام نے ان کو اپنے ساتھ چپکا لیا اور فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کروائے گا۔

4811- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا قُرَادُ اَبُو نُوحٍ، اَنْبَانَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَازِنٍ، قَالَ: عَرَضَ رَجُلٌ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ بَايَعَ مُعَاوِيَةَ فَاَنَّبَهُ، وَقَالَ: سَوَّدْتَ وُجُوهَ الْمُؤْمِنِينَ، وفعلت وفعلت، فقال: لا تُؤَنِّبْنِي، فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى بَنِي اُمَيَّةَ يَتَوَاثَبُونَ عَلٰى مِنْبَرِهِ رَجُلا رَجُلا، فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَاهْتَمَّ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ، وَ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ يَقْضُونَ بَعْدَكَ

✧✧ یوسف بن مازن روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے حضرت معاویہ کی بیعت کی تو ایک آدمی نے ان کو ملامت کرتے ہوئے کہا: تم نے مومنین کا منہ کالا کروا دیا، تم نے یہ کیا، تم نے وہ کیا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی امیہ کو (خواب میں) ایک ایک کر کے اپنے منبر پر چڑھتے دیکھا تو ان کی یہ حرکت آپ علیہ السلام کو بری لگی، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی

اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَر

اور کوثر جنت کی ایک نہر ہے۔ اور یہ آیات نازل فرمائیں۔

اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ

یہ لوگ آپ کے بعد حکومت کریں گے۔

4812- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ شَاذَانَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا اَبُو رَوْقٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَرِيْفِ قَالَ كُنَّا فِي مُقَدَّمَةِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اثْنَى عَشَرَ اَلْفًا تَقْطُرُ اَسْيَافُنَا مِنَ الْحِدَّةِ عَلٰى قِتَالِ اَهْلِ الشَّامِ وَعَلَيْنَا اَبُو الْعُمَرِ طه فَلَمَّا اَتَانَا صُلْحُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَّمُعَاوِيَةُ كَاَنَّمَا كُسِرَتْ ظُهُوْرُنَا مِنَ الْحَرْدِ وَالْغَيْظِ فَلَمَّا قَدِمَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْكُوْفَةَ قَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ مِّنَّا يُكَنّٰى اَبَا عَامِرٍ سُفْيَانُ بْنُ اللَّيْلِ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُذِلَّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ الْحَسَنُ لا تَقُلْ ذَاكَ يَا اَبَا عَامِرٍ لَّمْ اُذِلَّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنِّي كَرِهْتُ اَنْ اَقْتُلَهُمْ فِي طَلَبِ الْمُلْكِ

✧✧ حضرت ابوالعریف فرماتے ہیں: ہم حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے لشکر کے ہراول دستے میں تھے اور یہ بارہ ہزار افراد پر مشتمل تھا، ہماری تلواریں اہل شام کے خلاف جنگ کے لئے آگ اگل رہی تھیں۔ ابوعمر ہمارے کمانڈر تھے، جب ہمیں حضرت

حسن رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ کی صلح کی اطلاع ملی تو غیظ وغضب سے یوں لگ رہا تھا گویا کہ ہماری کمر ٹوٹ گئی ہے۔ پھر جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کوفہ واپس تشریف لائے تو ابوعامر سفیان بن اللیل کھڑا ہو کر کہنے لگا: اے مومنوں کو ذلیل کرنے والے! السلام علیکم۔ تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ بولے: اے ابوعامر! ایسا مت کہو۔ میں نے مسلمانوں کو ذلیل نہیں کیا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ حصولِ اقتدار کے لئے مسلمانوں کے ساتھ جنگ کرنا مجھے اچھا نہیں لگا۔

4813- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ قَالَا حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ خَطَبَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بِالنَّخْلَةِ حِيْنَ صَالَحَ مُعَاوِيَةُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اَكْيَسَ الْكَيِّسِ التُّقٰى وَاِنَّ اَعْجَزَ الْعِجْزِ الْفُجُوْرُ وَاِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ الَّذِىْ اخْتَلَفْتُ فِيْهِ اَنَا وَمُعَاوِيَةُ حَقٌّ لِامْرِءٍ وَكَانَ اَحَقَّ بِحَقِّهِ مِنِّى اَوْ حَقٌّ لِى فَتَرَكْتُهُ لِمُعَاوِيَةَ اِرَادَةَ اسْتِصْلَاحِ الْمُسْلِمِيْنَ وَحُقْنِ دِمَآئِهِمْ وَاِنْ اَدْرِىْ لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ اَقُوْلُ قَوْلِى هٰذَا وَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِى وَلَكُمْ

✧✧ حضرت شعبی فرماتے ہیں: جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کی تو انہوں نے نخلہ کے مقام پر خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: سب سے بڑھ کر عقلمند وہ ہے جو تقویٰ والا ہے اور سب سے بڑا بے وقوف فاسق وفاجر ہے۔ جس معاملہ میں میرا اور معاویہ کا اختلاف تھا، وہ ایک انسانی حق تھا اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس کا مجھ سے زیادہ مستحق ہیں، اس لئے مسلمانوں میں خون خرابے سے بچنے اور ان کا شیرازہ بکھرنے سے بچانے کے لئے میں نے یہ امور اُن کے سپرد کر دیئے ہیں۔ اور شاید کہ یہ معاملہ تمہارے لئے کوئی آزمائش ہو اور ایک مدت تک منافع ہو۔ میں تو یہی تم سے کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے بخشش کی دعا کرتا ہوں۔

4814- حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ الْهَاشِمِيُّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ مِهْرَانَ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى الْعَبَسِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ وَاصِلٍ حَدَّثَتْنِى فَاطِمَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْهَا اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُوْلُ لِلْحَسَنِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا خَالِعِ سِرْبَالَهٗ

✧✧ فاطمہ بنت حارث اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو کہا کرتے تھے: اپنا یہ لباس اتار دو۔

4815- اَخْبَرَنِى مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِى عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ دِعَامَةَ السَّدُوْسِيُّ قَالَ سَمَّتِ ابْنَةُ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَكَانَتْ تَحْتَهٗ وَرَشِيَتْ عَلٰى ذٰلِكَ مَالًا

✧✧ حضرت قتادہ بن دعامہ السدوسی سے روایت ہے کہ اشعث بن قیس کی بیٹی نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو زہر دیا تھا حالانکہ وہ آپ کے نکاح میں تھی، اور اس سلسلہ میں اس نے بہت سارا مال رشوت لیا ہوا تھا۔

4816- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ غَسَّانَ الْاَنْصَارِىُّ

حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ وَاَشْهَلُ بْنُ حَاتِمٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ اِسْحَاقَ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ قَالَ لَقَدْ بَلَتْ طَائِفَةٌ مِّنْ كَبِدِي وَلَقَدْ سُقِيتُ السَّمَّ مِرَارًا فَمَا سُقِيتُ مِثْلَ هٰذَا

✧✧ حضرت عمیر بن اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے : میرے جگر کو کوئی چیز کاٹ رہی ہے۔ مجھے کئی مرتبہ زہر دیا گیا لیکن اس جیسا زہر پہلے کبھی نہیں دیا گیا۔

4817۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَبِي كَبْشَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِيْنٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَى الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوْبًا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَصَّهَا عَلٰى سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ اِنْ صَدَقَتْ رُؤْيَاكَ فَقَدْ حَضَرَ اَجَلُكَ قَالَ فَسُمَّ فِي تِلْكَ السَّنَةِ وَمَاتَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

✧✧ حضرت عمران بن عبداللہ فرماتے ہیں : حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ ان کی آنکھوں کے درمیان "قل ھو اللہ احد" لکھا ہوا ہے۔ انہوں نے یہ خواب حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو سنایا تو انہوں نے یہ تعبیر بیان کی : اگر تمہاری خواب سچی ہے تو تمہاری موت کا وقت قریب ہے۔ راوی کہتے ہیں : اسی سال ان کو زہر دیا گیا اور وہ اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔

اَوَّلُ فَضَائِلِ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الشَّهِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بْنِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى آلِهِ

ابوعبداللہ حسین بن علی الشہید ابن فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کے فضائل

4818۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ اَبِي عَمَّارٍ شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ، اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي رَاَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ، قَالَ: مَا هُوَ؟ قَالَتْ: اِنَّهُ شَدِيْدٌ، قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَتْ: رَاَيْتُ كَاَنَّ قِطْعَةً مِّنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِي حِجْرِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَاَيْتِ خَيْرًا، تَلِدُ فَاطِمَةُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا، فَيَكُوْنُ فِي حِجْرِكِ، فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ فَكَانَ فِي حِجْرِي كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلْتُ يَوْمًا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حِجْرِهِ، ثُمَّ حَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ، فَاِذَا عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُهْرِيقَانِ مِنَ الدُّمُوْعِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي مَا لَكَ؟ قَالَ: اَتَانِي جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَاَخْبَرَنِي اَنَّ اُمَّتِي سَتَقْتُلُ ابْنِي هٰذَا، فَقُلْتُ: هٰذَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَاَتَانِي بِتُرْبَةٍ مِّنْ تُرْبَتِهِ حَمْرَاءَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ابوعمار شداد بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت ام الفضل بنت الحارث، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میں نے گزشتہ رات ایک خطرناک خواب دیکھا ہے۔ آپ علیہ السلام نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: وہ بہت خطرناک ہے۔ آپ علیہ السلام نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے دیکھا ہے کہ آپ کے جسم کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے یہ اچھا خواب دیکھا ہے (اس کی تعبیر یہ ہے کہ) فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں بچہ پیدا ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ اور وہ تمہاری گود میں دیا جائے گا۔ چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق وہ میری گود میں دیئے گئے۔ ایک دن میں حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئی اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو آپ کی گود میں دے دیا۔ کچھ دیر بعد جب میں نے توجہ کی تو رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، میں نے پوچھا: یا نبی اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں کیا وجہ ہے؟ (آپ کیوں رو رہے ہیں؟) آپ نے فرمایا: میرے پاس حضرت جبریل امین علیہ السلام تشریف لائے تھے، انہوں نے مجھے بتایا کہ میری امت اس کو شہید کر دے گی۔ میں نے (بڑے تعجب خیز لہجے میں) پوچھا: اس کو؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔ اور وہ اس (کے مقام شہادت) کی سرخ مٹی بھی میرے پاس لائے۔

✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4819- اَخْبَرَنِي اَبُو اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ * وَلَدَتْ فَاطِمَةُ حُسَيْنًا بَعْدَ الْحَسَنِ لِسَنَةٍ وَعَشَرَةِ اَشْهُرٍ فَوَلَدَتْهُ لِسِتِّ سِنِيْنَ وَخَمْسَةِ اَشْهُرٍ وَنِصْفٍ مِنَ التَّارِيْخِ وَقُتِلَ الْحُسَيْنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ لِعَشْرٍ مَضَيْنَ مِنَ الْمُحَرَّمِ سَنَةَ اِحْدَى وَسِتِّيْنَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعٍ وَخَمْسِيْنَ سَنَةً وَقَدْ ذَكَرْتُ هٰذِهِ الْاَخْبَارَ بِشَرْحِهَا فِي كِتَابِ مَقْتَلِ الْحُسَيْنِ وَفِيْهِ كِفَايَةٌ لِمَنْ سَمِعَهُ وَوَعَاهُ

✧✧ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی پیدائش کے ایک سال اور دس ماہ بعد حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی، (اس سے ثابت ہوا کہ) حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہجرت کے چھ سال ساڑھے پانچ ماہ بعد ہوئی۔ جبکہ آپ کی شہادت ۱۰ محرم الحرام، ۶۱ ہجری کو ہوئی، شہادت کے وقت آپ کی عمر شریف ۵۴ سال تھی۔

✿ میں نے اس موضوع پر تفصیلی احادیث شہادت حسین رضی اللہ عنہ کے باب میں بیان کر دی ہیں، سننے اور یاد رکھنے والے کے لئے یہی کافی ہیں۔

4820- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي رَاشِدٍ، عَنْ يَعْلَى الْعَامِرِيِّ، اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ

4820 صحيح ابن حبان كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ذكر إثبات محبة الله جل وعلا لمحبي الحسين بن علي حديث 7081 مصنف ابن أبي شيبة كتاب الفضائل ما جاء في الحسن والحسين رضي الله عنهما حديث 31558

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى طَعَامٍ دُعُوا لَهُ، قَالَ: فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَامَ الْقَوْمِ وَحُسَيْنٌ مَعَ الْغِلْمَانِ يَلْعَبُ، فَأَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَهُ فَطَفِقَ الصَّبِيُّ يَفِرُّ هَا هُنَا مَرَّةً، وَهَاهُنَا مَرَّةً، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَاحِكُهُ حَتّٰى أَخَذَهُ، قَالَ: فَوَضَعَ إِحْدَى يَدَيْهِ تَحْتَ قَفَاهُ، وَالْأُخْرٰى تَحْتَ ذَقَنِهِ فَوَضَعَ فَاهُ عَلٰى فِيهِ يُقَبِّلُهُ، فَقَالَ: حُسَيْنٌ مِنِّي، وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، أَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت یعلی عامری سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک دعوت میں شرکت کے لئے نکلے۔ نبی اکرم ﷺ تمام لوگوں سے آگے نکلے، وہاں پر حضرت حسین رضی اللہ عنہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے، رسول اللہ ﷺ ان کو پکڑنے لگے لیکن وہ کبھی اِدھر بھاگ جاتے کبھی اُدھر بھاگ جاتے، رسول اللہ ﷺ بھی ان کے پیچھے پیچھے دوڑنے لگے بالآخر آپ نے ان کو پکڑ کر ان کا ایک ہاتھ اپنی گردن پر رکھا اور دوسرا ہاتھ اپنی ٹھوڑی کے نیچے دے کر اپنا منہ ان کے منہ سے لگا کر ان کا بوسہ لیا، پھر فرمایا: حسین مجھ سے اور میں حسین سے ہوں، اللہ اس سے محبت کرتا ہے جو حسین سے محبت کرتا ہے، حسین میرا نواسا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4821- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَيْنِ الْهِلَالِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَامِلٌ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ رُوِيَ بِإِسْنَادٍ فِي الْحَسَنِ مِثْلُهُ، وَكِلَاهُمَا مَحْفُوظَانِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو اٹھائے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے "اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما"

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ ایک دوسری سند کے ہمراہ اسی طرح کی ایک روایت حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی منقول ہے اور یہ دونوں "محفوظ" ہیں۔

4822- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَدَّادٍ الْمَسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَحَدَّثَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّبِيعِيُّ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَأَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ أَخِي طَاهِرٍ الْعَقِيقِيُّ الْعَلَوِيُّ فِي كِتَابِ النَّسَبِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَدَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْأَحْمَسِيُّ مِنْ كِتَابِ التَّارِيخِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ

بْنُ عَمْرٍو الْعَنْقَزِيُّ وَالْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ وَّاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنِي يُوْسُفُ بْنُ سَهْلٍ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْعَزْرَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ وَّاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ اَنَسٍ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَبِيْبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي قَتَلْتُ بِيَحْيٰى بْنِ زَكَرِيَّا سَبْعِيْنَ اَلْفًا وَاِنِّي قَاتِلٌ بِابْنِ ابْنَتِكَ سَبْعِيْنَ اَلْفًا وَّسَبْعِيْنَ اَلْفًا هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ الشَّافِعِيِّ وَفِي حَدِيْثِ الْقَاضِيِّ اَبِي بَكْرِ بْنِ كَامِلٍ اِنِّي قَتَلْتُ عَلٰى دَمِ يَحْيٰى بْنِ زَكَرِيَّا وَاِنِّي قَاتِلٌ عَلٰى دَمِ بْنِ ابْنَتِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کی طرف وحی فرمائی کہ میں نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے بدلے میں ستر ہزار لوگ مارے تھے جبکہ میں تمہارے نواسے کے بدلے اس سے دُگنے لوگ موت کے گھاٹ اتاروں گا۔

❁❁ یہ لفظ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے ہیں جبکہ قاضی ابوبکر بن کامل کی روایت میں یہ الفاظ ہیں "میں نے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے خون کے بدلے میں (ستر ہزار لوگ) قتل کئے تھے اور تمہارے نواسے کے خون کے بدلے (اس سے دُگنے لوگ) قتل کروں گا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4823- حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيْبٍ الْمَعْمَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْفُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرِ بْنِ الْخِمْسِ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرُ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا رَاَيْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اِلَّا فَاضَتْ عَيْنِي دُمُوعًا، وَذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا، فَوَجَدَنِي فِي الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ بِيَدِي وَاتَّكَاَ عَلَيَّ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتّٰى جَاءَ سُوقَ بَنِي قَيْنُقَاعَ، قَالَ: وَمَا كَلَّمَنِي، فَطَافَ وَنَظَرَ، ثُمَّ رَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَجَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ، وَاحْتَبَى، وَقَالَ لِي: ادْعُ لِي لَكَاعَ، فَاَتَى حُسَيْنٌ يَشْتَدُّ حَتّٰى وَقَعَ فِي حِجْرِهِ، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ فِي لِحْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَحُ فَمَ الْحُسَيْنِ فَيُدْخِلُ فَاهُ فِي فِيهِ وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں جب بھی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو دیکھتا میری آنکھوں میں آنسو آجاتے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کا شانہ اقدس سے باہر تشریف لائے، میں اس وقت مسجد میں موجود تھا، آپ علیہ السلام نے میرا ہاتھ

تھام کر میرے ساتھ ٹیک لگائی، پھر میں آپ کے ہمراہ چلتے چلتے بنی قینقاع کے بازار تک گیا، اس دوران آپ علیہ السلام نے میرے ساتھ کوئی بات چیت نہیں کی، آپ نے بازار کا ایک چکر لگایا اور کچھ دیکھتے رہے پھر واپس چل دیئے، میں بھی آپ کے ہمراہ واپس ہو لیا، آپ مسجد میں تشریف لائے اور احتباء فرما کر بیٹھ گئے (احتباء ایک خاص انداز میں بیٹھنے کو کہتے ہیں) آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا: میرے پاس لکاع کو بلاؤ، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آئے اور آ کر آپ علیہ السلام کی گود میں بیٹھ گئے اور آپ کی داڑھی مبارک سے کھیلنے لگ گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا منہ کھول کر اس میں اپنا لعابِ دہن ڈالتے اور ساتھ ساتھ یوں دعا مانگتے "اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت کر"

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4824۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي سَمِينَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ اَبِي عَمَّارٍ، عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحُسَيْنُ فِي حِجْرِهِ: اِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَخْبَرَنِي: اِنَّ اُمَّتِي تَقْتُلُ الْحُسَيْنَ قَدِ اخْتَصَرَ ابْنُ اَبِي سَمِينَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ وَرَوَاهُ غَيْرُهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ بِالتَّمَامِ

✧✧ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: (اس وقت حضرت حسین رضی اللہ عنہ آپ علیہ السلام کی گود میں تھے) بے شک مجھے جبریل علیہ السلام نے بتایا ہے کہ میری امت حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کر دے گی۔

❀❀ ابن ابی سمینہ نے یہ حدیث اختصار کے ساتھ بیان کی ہے جبکہ دیگر کئی راویوں نے محمد بن مصعب کے حوالے سے یہی حدیث مکمل بیان کیا ہے۔

4825۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِي غَرَزَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَجَاءَ قَوْمٌ مِنَ الْكُوفِيِّينَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ اَحِبُّونَا حُبَّ الْاِسْلَامِ، سَمِعْتُ اَبِي يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، لَا تَرْفَعُونِي فَوْقَ قَدْرِي، فَاِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَنِي عَبْدًا قَبْلَ اَنْ يَتَّخِذَنِي نَبِيًّا، فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، فَقَالَ: وَبَعْدَ مَا اتَّخَذَهُ نَبِيًّا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں: ہم حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما کے پاس تھے کہ کوفہ کے کچھ لوگ ان کے پاس آئے۔ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا: اے اہل عراق! تم ہم سے اس طرح محبت رکھو جس طرح اسلام کے ساتھ محبت رکھتے ہو، میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! تم مجھے میرے مرتبے سے آگے مت بڑھاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی بنانے سے پہلے مجھے اپنا بندہ بنایا ہے۔ (یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں) میں نے یہی حدیث حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے کہا: اور آپ کو نبی بنانے کے بعد بھی (آپ کو بندہ ہی قرار دیا)

٭٭ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4826۔ حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نَصِيْرٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا كُنَّا نَشُكُّ وَاَهْلَ الْبَيْتِ مُتَوَافِرُوْنَ اَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ يُقْتَلُ بِالطَّفِّ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہمیں اس بات میں شک نہیں تھا (بلکہ اہل بیت کو اس بات کا یقین تھا) کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما میدان (کربلا) میں شہید کردیے جائیں گے۔

4827۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِي اُذُنِ الْحُسَيْنِ حِيْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبیداللہ ابن ابی رافع اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان کے کان میں اذان دی۔

٭٭ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4828۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ زَيْدٍ الْعَلَوِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ: زِنِي شَعْرَ الْحُسَيْنِ وَتَصَدَّقِي بِوَزْنِهِ فِضَّةً، وَاَعْطِي الْقَابِلَةَ رِجْلَ الْعَقِيْقَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا: حسین رضی اللہ عنہ کے بالوں کا وزن کر کے اس کے برابر چاندی صدقہ کردو اور آیا (دائی) کو (کم ازکم) عقیقہ کے جانور کا کھر دے دینا۔

٭٭ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4829۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُرْضِعُ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ بِلَبَنِ ابْنٍ كَانَ يُقَالُ لَهُ قُثَمُ، قَالَتْ: فَتَنَاوَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَاوَلْتُهُ اِيَّاهُ، فَبَالَ عَلَيْهِ، قَالَتْ: فَاَهْوَيْتُ بِيَدِي اِلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُزْرِمِي ابْنِي، قَالَتْ: فَرَشَّهُ بِالْمَاءِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: بَوْلُ

الْغُلامُ الَّذِی لَمْ یَأْکُلْ یُرَشُّ، وَبَوْلُ الْجَارِیَةِ یُغْسَلُ هٰذَا حَدِیثٌ قَدْ رُوِیَ بِاَسَانِیدَ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، فَاَمَّا اِسْمَاعِیلُ بْنُ عَیَّاشٍ وَعَطَاءُ بْنُ عَجْلانَ فَاِنَّهُمَا لَمْ یُخَرِّجَاهُمَا

✧✧ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میں اس وقت حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اپنے بیٹے (جس کا نام قثم تھا) کے حصے کا دودھ پلا رہی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے حسین کو مانگا، میں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو آپ کی گود میں دے دیا، حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے آپ علیہ السلام پر پیشاب کر دیا، میں نے اپنے ہاتھ ان کی جانب بڑھائے (تاکہ حسین رضی اللہ عنہ کو میں لے لوں لیکن) حضور علیہ السلام نے فرمایا: میرے بیٹے کو مجھ سے جدا مت کرو، آپ فرماتی ہیں: حضور علیہ السلام نے اس پر پانی چھڑک دیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: دودھ پیتے لڑکے کے پیشاب پر پانی کے چھینٹے مارے جائیں گے جبکہ اسی عمر کی لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔

❀❀ یہ حدیث متعدد سندوں کے ہمراہ مروی ہے لیکن اس کے باوجود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ تاہم اسماعیل بن عیاش اور عطاء بن عجلان کی روایات شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے نقل نہیں کیں۔

4830- اَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْخُرَاسَانِیُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ یَزِیدَ الرِّیَاحِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیزِ بْنُ اَبَانَ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِیلُ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنْ هَانِءِ بْنِ هَانِءٍ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحَسَنَ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَرُونِی ابْنِی مَا سَمَّیْتُمُوهُ؟ وَذَکَرَ الْحَدِیثَ

✧✧ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ، تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ (اس کے بعد تفصیلی حدیث بیان کی)

4830أ- قَالَ قَتَادَةُ قُتِلَ الْحُسَیْنُ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ الْحَاکِمُ هٰذِهِ الْاَخْبَارُ نُشَرِّحُهَا فِی کِتَابِ مَقْتَلِ الْحُسَیْنِ وَفِیهِ کِفَایَةٌ لِمَنْ سَمِعَهُ قَالَ الْحَاکِمُ هٰذَا آخِرُ مَا اَدَّی اِلَیْهِ الْاِجْتِهَادُ مِنْ ذِکْرِ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالاَسَانِیدِ الصَّحِیحَةِ مِمَّا لَمْ یُخَرِّجْهُ الشَّیْخَانِ الْاِمَامَانِ وَقَدْ اَمْلَیْتُ مَا اَدَّی اِلَیْهِ اجْتِهَادِی مِنْ فَضَائِلِ الْخُلَفَاءِ الْاَرْبَعَةِ وَاَهْلِ بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَصِحُّ مِنْهَا بِالاَسَانِیدِ ثُمَّ رَاَیْتُ الْاَوْلٰی لِنَظْمِ هٰذَا الْکِتَابِ التَّرْتِیبُ بَعْدَهُمْ عَلَی التَّوَارِیخِ لِلصَّحَابَةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِینَ مِنْ اَوَّلِ الْاِسْلامِ اِلٰی آخِرِ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ وَاللّٰهُ الْمُعِینُ عَلٰی ذٰلِکَ بِرَحْمَتِهِ

✧✧ حضرت قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ عاشورا کے دن جمعۃ المبارک کو شہید ہوئے۔

❀❀ امام حاکم کہتے ہیں: ان روایات کو ہم نے امام حسین کے شہادت کے بیان میں تفصیل سے نقل کر دیا ہے، سننے والے کے لئے وہی کافی ہیں۔

❀❀ امام حاکم کہتے ہیں: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اہل بیت کے فضائل کے حوالے جن احادیث کی تخریج

نہیں کی تھی میں نے انتہائی محنت کے ساتھ ان کو جمع کیا ہے، ان میں سے یہ آخری حدیث تھی۔ یہاں تک خلفاء راشدین اور رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت کے فضائل صحیح سند والی روایت کے ہمراہ ہم نے بیان کردیئے ہیں۔ ان کے ذکر کے بعد اس کتاب کی ترتیب میں نے اس طرح رکھی ہے کہ اسلام کے آغاز سے لے کر آخری صحابی کی وفات تک تاریخ وفات کے اعتبار سے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہی اپنی رحمت کاملہ کے ساتھ اس پر مددگار ہے۔

فَمِنْهُمْ اِيَاسُ بْنُ مَعَاذٍ الْاَشْهَلِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ

حضرت ایاس بن معاذ الاشہلی رضی اللہ عنہ (یہ ہجرت سے پہلے ہی مکہ میں وفات پا گئے تھے)

4831- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُعَاذٍ اَخُو اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْاَشْهَلِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ اَخِي اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْاَشْهَلِيِّ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ اَبُو الْحَيْسَرِ اَنَسُ بْنُ رَافِعٍ مَكَّةَ، وَمَعَهُ فِتْيَةٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ، فِيهِمْ اِيَاسُ بْنُ مُعَاذٍ يَلْتَمِسُونَ الْحِلْفَ مِنْ قُرَيْشٍ عَلٰى قَوْمِهِمْ مِنَ الْخَزْرَجِ فَسَمِعَ بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَاهُمْ فَجَلَسَ اِلَيْهِمْ، فَقَالَ: هَلْ لَكُمْ اِلٰى خَيْرٍ مِمَّا جِئْتُمْ لَهُ؟ قَالُوا: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: اَنَا رَسُولُ اللّٰهِ، بَعَثَنِي اللّٰهُ اِلَى الْعِبَادِ اَدْعُوهُمْ اِلٰى اَنْ يَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَاَنْزَلَ عَلَيَّ الْكِتَابَ، ثُمَّ ذَكَرَ لَهُمُ الْاِسْلَامَ، وَتَلَا عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ، فَقَالَ اِيَاسُ بْنُ مُعَاذٍ وَكَانَ غُلَامًا حَدَثًا: اَيْ قَوْمِ هٰذَا؟ وَاللّٰهُ خَيْرٌ مِمَّا جِئْتُمْ لَهُ، قَالَ: فَاَخَذَ اَبُو الْحَيْسَرِ حَفْنَةً مِنَ الْبَطْحَاءِ، فَضَرَبَ بِهَا وَجْهَ اِيَاسِ بْنِ مُعَاذٍ، وَقَالَ: دَعْنَا مِنْكَ فَلَعَمْرِي لَقَدْ جِئْنَا لِغَيْرِ هٰذَا، فَصَمَتَ اِيَاسُ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَانْصَرَفُوا اِلَى الْمَدِينَةِ، فَكَانَتْ وَقْعَةُ بُعَاثٍ بَيْنَ الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ، قَالَ: ثُمَّ لَمْ يَلْبَثْ اِيَاسُ بْنُ مُعَاذٍ اَنْ هَلَكَ، قَالَ مَحْمُودُ بْنُ لَبِيدٍ: فَاَخْبَرَنِي مَنْ حَضَرَهُ مِنْ قَوْمِي عِنْدَ مَوْتِهِ اَنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا يَسْمَعُونَهُ يُهَلِّلُ اللّٰهَ وَيُكَبِّرُهُ وَيَحْمَدُهُ وَيُسَبِّحُهُ حَتّٰى مَاتَ، قَالَ: فَمَا كَانُوا يَشُكُّونَ اَنْ قَدْ مَاتَ مُسْلِمًا لَقَدْ كَانَ اسْتَشْعَرَ الْاِسْلَامَ فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ حِينَ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَمِعَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ابوعبداللہ الاشہلی کے بھائی محمود بن لبید بیان کرتے ہیں: جب ابوالحیسر انس بن رافع مکہ میں آیا، اس کے ہمراہ بنی عبدالاشہل کے کچھ نوجوان تھے، ان میں ایاس بن معاذ بھی تھے، یہ لوگ خزرج کو اپنی قوم کے خلاف اپنا حلیف بنانے کی غرض سے آئے تھے، رسول اللہ ﷺ کو ان کی آمد کا پتہ چلا تو آپ خود ان کے پاس تشریف لے آئے اور ان کے پاس بیٹھ گئے اور فرمایا: کیا تم یہاں جس مقصد کی خاطر آئے ہو، کیا تمہیں ایسی بھلائی میں کوئی دلچسپی ہے جو اس سے بھی بہتر ہے؟ انہوں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، اُس نے مجھے بندوں کی جانب مبعوث فرمایا ہے تاکہ میں ان کو

اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف بلاؤں اور ان کو شرک کرنے سے روکوں اور اس نے مجھ پر کتاب نازل فرمائی ہے۔ پھر آپ علیہ السلام نے ان کو اسلام کی تعلیمات سے آگاہ کیا اور ان کو قرآن کریم کی تلاوت سنائی۔ ایاس بن معاذ نوجوان تھے، بولے: اے میری قوم! تم جس مقصد کی خاطر آئے ہو اس کے حصول سے زیادہ بہتر یہ ہے۔ (یہ سنتے ہی) ابوالحیسر نے (غصے میں آکر) زمین سے ایک مٹھی مٹی اٹھا کر حضرت ایاس رضی اللہ عنہ کے منہ پر ماری اور کہنے لگا: ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے، ہم کسی اور مقصد کی خاطر آئے ہیں۔ لیکن حضرت ایاس رضی اللہ عنہ جواباً خاموش رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے اٹھ کر مدینہ میں تشریف لے آئے۔ پھر اوس اور خزرج (دونوں قبیلوں) کے درمیان بعاث والا واقعہ رونما ہو گیا، اس کے کچھ ہی دنوں بعد حضرت ایاس رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا۔ محمود بن لبید کہتے ہیں: ان کی وفات کے وقت جو لوگ وہاں موجود تھے، انہوں نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ روح نکلنے تک حضرت ایاس رضی اللہ عنہ مسلسل اللہ تعالیٰ کی تکبیر، تسبیح و تحمید کرتے رہے۔ آپ فرماتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس بات پر یقین تھا کہ ان کا خاتمہ اسلام پر ہوا ہے۔ اس مجلس میں جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو سنی تھی تو اسی وقت ان کو اسلام کا شعور آ گیا تھا۔ (اور وہ مسلمان ہو گئے تھے)

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

وَمِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُورِ بْنِ صَخْرِ بْنِ خُنْسَاءَ اَوَّلُ نَقِيْبٍ كَانَ فِي الْاِسْلَامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت براء بن معرور بن صخر بن خنساء رضی اللہ عنہ کا تذکرہ (یہ اسلام کے سب سے پہلے نقیب تھے)

4832- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ جَهْمٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ مَوْتُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ فِي صَفَرٍ قَبْلَ قُدُوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَهْرٍ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ تَكَلَّمَ مِنَ النُّقَبَاءِ

✧✧ حضرت یحییٰ بن عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لانے سے ایک مہینہ پہلے ماہ صفر المظفر میں انتقال کر گئے تھے۔ اور یہ نقباء صحابہ میں سب سے پہلے صحابی ہیں)

4833- اَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيْمِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُوْرٍ اَوَّلَ مَنْ ضَرَبَ عَلٰى يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْعَةِ لَهُ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ فِي السَّبْعِيْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَامَ الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُوْرٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَكْرَمَنَا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَنَا بِهِ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ اَجَابَ وَآخِرَ مَنْ دَعَا فَاَجَبْنَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَسَمِعْنَا وَاَطَعْنَا يَا مَعْشَرَ الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ قَدْ اَكْرَمَكُمُ اللّٰهُ بِدِيْنِهِ فَاِنْ اَخَذْتُمُ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ وَالْمُؤَازَرَةَ بِالشُّكْرِ فَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ ثُمَّ

جَلَسَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جن ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عقبہ اولی کی شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی، ان میں سب سے پہلے بیعت کرنے والے حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ اس رات کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد کہنے لگے: تمام تعریفیں ہیں اس ذات کے لئے جس نے ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے عزت بخشی، اور اس نے ان کو ہمارے پاس بھیجا۔ انہوں نے اس رات سب سے پہلے بیعت کی اور سب سے آخر میں دعا مانگی، پھر ہم نے اللہ عزوجل کے حکم کو مانا، سنا اور اس کی اطاعت کی، اے اوس اور خزرج کے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے دین کے ساتھ عزت دی ہے، اگر شکر گزاری کرتے ہوئے اطاعت اور فرمانبرداری کرتے ہو تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو، (یہ کہنے کے بعد) آپ بیٹھ گئے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

وَمِنْهُمْ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزی رضی اللہ عنہا

4834- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّالرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَاْجَرَتْ خَدِيجَةُ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفْرَتَيْنِ اِلٰى جُرَشٍ كُلُّ سَفْرَةٍ بِقَلُوْصٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جرش (ملک شام کے ایک شہر) کی جانب سفر کے لئے دو مرتبہ اجرت پر بھیجا، یہ دونوں سفر آپ نے اونٹنی پر کئے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4835- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِيٍّ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَبِي مَنِيعٍ، حَدَّثَنِي جَدِّي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي زِيَادٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اِنَّ اَوَّلَ امْرَاَةٍ تَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى، تَزَوَّجَهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَاَنْكَحَهَا اَبُوهَا خُوَيْلِدُ بْنُ اَسَدٍ

✦✦ زہری کہتے ہیں: سب سے پہلی عورت جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی وہ حضرت خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت میں ان کے ساتھ نکاح کر لیا تھا، ان کے والد خویلد بن اسد نے انکا نکاح

کیا تھا۔

4836۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي مَعْشَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ تُوُفِّيَتْ خَدِيْجَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قُبَيْلَ الْهِجْرَةِ بِسَنَةٍ

✧✧ حضرت داؤد بن محمد بن ابومعشر اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہجرت سے ایک سال پہلے انتقال فرما گئی تھیں۔

4837۔ اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، اَنَّ اَبَا طَالِبٍ وَخَدِيجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ هَلَكَا فِي عَامٍ وَاحِدٍ، وَذٰلِكَ قَبْلَ مُهَاجِرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِينَةِ بِثَلَاثِ سِنِينَ، وَدُفِنَتْ خَدِيجَةُ بِالْحَجُونِ، وَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ لَهَا يَوْمَ تَزَوَّجَهَا ثَمَانٌ وَعِشْرُونَ سَنَةً، قَالَ مُحَمَّدٌ: وَكُنْيَةُ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اُمُّ هِنْدٍ، وَكَانَ لَهَا ابْنٌ وَابْنَةٌ حِينَ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاُمُّ خَدِيجَةَ فَاطِمَةُ بِنْتُ زَائِدَةَ بْنِ الْاَصَمِّ، وَاُمُّهَا هَالَةُ بِنْتُ عَبْدِ مَنَافٍ

✧✧ محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں: ابوطالب رضی اللہ عنہ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا دونوں کا وصال ایک ہی سال میں ہوا، اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے تین سال پہلے کی بات ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو ''حجون'' میں دفن کیا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود ان کو ان کی قبر میں اتارا تھا، ان کے لئے بھی باری کا ایک دن تھا، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت میں اٹھائیس سال زندہ رہیں۔ محمد بن اسحاق کہتے ہیں: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی کنیت ''ام ہند'' تھی، جب ان کی شادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوئی تو اس وقت ان کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی تھی، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا نام ''فاطمہ بنت زائدہ بن الاصم'' تھا، اور ان کی نانی کا نام ''ہالہ بنت عبدمناف'' تھا۔

4838۔ حَدَّثَنِي اَبُو الْوَلِيدِ الْاِمَامُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ تُوُفِّيَتْ خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ ابْنَةُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً هٰذَا قَوْلٌ شَاذٌّ فَاِنَّ الَّذِي عِنْدِي اَنَّهَا لَمْ تَبْلُغْ سِتِّيْنَ سَنَةً

✧✧ ہشام بن عروہ فرماتے ہیں: ام المومنین حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کی وفات ۶۵ برس کی عمر میں ہوئی۔

۞۞ (امام حاکم کہتے ہیں) یہ قول شاذ ہے کیونکہ میری معلومات کے مطابق ان کی عمر ساٹھ سال بھی پوری نہیں تھی۔

4839۔ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ اَوْسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَاكِمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَلَدَتْ خَدِيْجَةُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَيْنِ وَاَرْبَعَ نِسْوَةٍ اَلْقَاسِمُ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَفَاطِمَةُ وَزَيْنَبُ وَرُقَيَّةُ وَاُمُّ كُلْثُومٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں دو صاحبزادے قاسم اور عبداللہ تھے اور چار صاحبزادیاں فاطمہ، زینب، رقیہ اور ام کلثوم تھیں۔

4840۔ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ اَحْمَدَ الْحَدَّادُ الصُّوفِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النِّيلِيُّ بِوَاسِطٍ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَطْعَمَنِي الْخَمِيرَ، وَاَلْبَسَنِي الْحَرِيرَ، وَزَوَّجَنِي خَدِيجَةَ، وَكُنْتُ لَهَا عَاشِقًا

✧✧ زہری کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھے خمیر کھلایا، ریشم پہنایا اور خدیجہ سے میری شادی کی، مجھے ان کے ساتھ نکاح میں دلچسپی تھی۔

4841۔ اَخْبَرَنِي اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْاَحْمَسِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا مُخَوَّلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ النَّهْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ اَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَصَلَّتْ مَعَهُ خَدِيجَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَاَنَّهُ عَرَضَ عَلَى عَلِيٍّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ الصَّلَاةَ فَاَسْلَمَ، وَقَالَ: دَعْنِي اَوْ آمُرُ اَبَا طَالِبٍ فِي الصَّلَاةِ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا هُوَ اَمَانَةٌ، قَالَ: فَقَالَ عَلِيٌّ: فَاُصَلِّي اِذَنْ، فَصَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیر کے دن نماز پڑھی، آپ کے ہمراہ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بھی نماز پڑھی۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے منگل کے دن اسلام پیش کیا، تو وہ اسلام لے آئے، انہوں نے عرض کی مجھے اجازت دیجئے کہ میں ابوطالب کو بھی نماز کے لئے بلا لاؤں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو امانت ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے، میں نماز پڑھتا ہوں، چنانچہ منگل ہی کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ علیہ السلام کے ہمراہ نماز پڑھی۔

✧✧ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4842۔ حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي الْاَشْعَثِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اِيَاسِ بْنِ عَفِيفٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَفِيفِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: كُنْتُ امْرَاً تَاجِرًا وَكُنْتُ صَدِيقًا لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَدِمْتُ لِتِجَارَةٍ فَنَزَلْتُ عَلَى الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِمِنًى، فَجَاءَ رَجُلٌ فَنَظَرَ اِلَى الشَّمْسِ حِينَ مَالَتْ فَقَامَ يُصَلِّي، ثُمَّ جَاءَتِ امْرَاَةٌ

فَقَامَتْ تُصَلِّي، ثُمَّ جَاءَ غُلامٌ حِينَ رَاهَقَ الْحُلُمَ فَقَامَ يُصَلِّي، فَقُلْتُ لِلْعَبَّاسِ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: هٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابْنِ اَخِي يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ، وَلَمْ يُتَابِعْهُ عَلٰى اَمْرِهِ غَيْرُ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ وَهٰذَا الْغُلامُ، وَهٰذِهِ الْمَرْاَةُ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ امْرَاَتُهُ، وَهٰذَا الْغُلامُ ابْنُ عَمِّهِ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، قَالَ عَفِيفٌ الْكِنْدِيُّ: وَاَسْلَمَ وَحَسُنَ اِسْلامُهُ، لَوَدِدْتُ اَنِّي كُنْتُ اَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ فَيَكُونُ لِي رُبُعُ الْاِسْلامِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَاهِدٌ مُعْتَبَرٌ مِنْ اَوْلادِ عَفِيفِ بْنِ عَمْرٍو

✧✧ حضرت عفیف بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تاجر شخص تھا اور زمانہ جاہلیت میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا دوست تھا، میں ایک مرتبہ تجارت کی غرض سے آیا ہوا تھا اور منی میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اسی اثناء میں ایک آدمی آیا، اور جب سورج ڈھل گیا تو نماز پڑھنے لگ گیا، پھر ایک عورت آئی اور وہ بھی نماز میں مشغول ہوگئی، اس کے بعد ایک قریب البلوغ بچہ آیا اور وہ بھی نماز پڑھنے لگ گیا۔ میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ میرا چچازاد بھائی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہے، یہ اپنے آپ کو نبی سمجھتا ہے، اور ابھی تک اس عورت اور بچے کے علاوہ کسی نے بھی اس کی پیروی اختیار نہیں کی ہے۔ اور یہ عورت اس کی بیوی خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہے اور یہ لڑکا اس کا چچازاد بھائی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہے۔ بعد میں حضرت عفیف الکندی ایمان لے آئے تھے، آپ فرمایا کرتے تھے: کاش کہ میں اس دن ایمان لے آتا تو میں چوتھا مسلمان ہوتا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حضرت عفیف بن عمرو الکندی کی اولاد امجاد کی سند کے ہمراہ مروی ایک حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔ جو کہ درج ذیل ہے۔

4843- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الدَّقَّاقُ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنِ مُعَاذٍ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنِي مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ

4843–صحيح البخاري 'باب بدء الوحي 'بسم الله الرحمن الرحيم قال الشيخ' حديث3:صحيح البخاري 'كتاب أحاديث الأنبياء' باب (واذكر في الكتاب موسى إنه كان مخلصا وكان رسولا' حديث3228:صحيح البخاري 'كتاب تفسير القرآن' سورة البقرة – سورة اقرأ باسم ربك الذي خلق' حديث4675:صحيح البخاري 'كتاب التعبير' باب أول ما بدء به رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث6600:صحيح مسلم 'كتاب الإيمان' باب بدء الوحي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث257:مستخرج أبي عوانة 'كتاب الإيمان' بيان صفة مبعث النبي صلى الله عليه وسلم وأنه أكثر الأنبياء' حديث244:صحيح ابن حبان 'كتاب الوحي' حديث33:مصنف عبد الرزاق الصنعاني 'كتاب المغازي' باب ما جاء في حفر زمزم' حديث 9417:الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم –خديجة بنت خويلد رضي الله عنه' حديث 2651:السنن الكبرى للبيهقي 'كتاب السير' باب مبتدأ البعث والتنزيل' حديث16470:مسند أحمد بن حنبل 'مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار' حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث25327:مسند الطيالسي 'أحاديث النساء' علقمة بن قيس عن عائشة – عروة بن الزبير عن عائشة' حديث 1557:مسند إسحاق بن راهويه –ما يروى عن عروة بن الزبير' حديث729:

الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهَا قَالَتْ: اَوَّلُ مَا بُدِءَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ، كَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَ تْهُ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ فَكَانَ يَاْتِي جَبَلَ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ وَهُوَ التَّعَبُّدُ حَتّٰى فَاجَاهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَ هُ الْمَلَكُ فِيهِ، فَقَالَ: اقْرَاْ، قَالَ: فَقُلْتُ: مَا اَنَا بِقَارِءٍ، قَالَ: فَاَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ، ثُمَّ اَرْسَلَنِي، فَقَالَ لِي: اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ، قَالَ: فَرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى خَدِيجَةَ، فَقَالَ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُوهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ، فَقَالَ: يَا خَدِيجَةُ، مَا لِي؟ فَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ، وَقَالَ: قَدْ خَشِيتُ عَلَيَّ، فَقَالَتْ لَهُ: كَلَّا، اَبْشِرْ فَوَاللّٰهِ لَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ اَبَدًا، اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَصْدُقُ فِي الْحَدِيثِ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ، ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتّٰى اَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قُصَيٍّ وَهُوَ عَمُّ خَدِيجَةَ اَخُو اَبِيهَا، وَكَانَ امْرَاً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الْعَرَبِيَّةَ وَيُكْتَبُ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنَ الْاِنْجِيلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَكْتُبَ، فَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ، قَالَتْ خَدِيجَةُ: اَيْ عَمِّ، اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِيكَ، قَالَ وَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلٍ: يَا ابْنَ اَخِي، مَاذَا تَرَى؟ فَاَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَاَى، فَقَالَ وَرَقَةُ: هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي اُنْزِلَ عَلٰى مُوسَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا آغاز سچی خوابوں کے ذریعے ہوا، آپ جو خواب بھی دیکھتے وہ پورا ہو جاتا تھا، پھر آپ کے دل میں گوشہ نشینی کی محبت ڈال دی گئی، آپ غار حراء میں تشریف لے جاتے اور کئی کئی راتیں وہاں پر عبادت الٰہی میں مشغول رہتے، حتی کہ اسی غار میں فرشتہ آپ کے پاس آیا، اس نے کہا: پڑھئے! میں نے کہا: میں نہیں پڑھوں گا۔ اس نے مجھے پکڑ کر سینے سے لگا کر زور سے دبایا، جب مجھے تکلیف محسوس ہونے لگی تو اس نے مجھے چھوڑ دیا، پھر کہا: پڑھیے:

اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (العلق: 4-1)

''پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم جس نے قلم سے لکھنا سکھایا آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

آپ وہاں سے کانپتے ہوئے واپس حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، اور فرمایا: مجھے کمبل اوڑھا دو، مجھے کمبل اوڑھا دو، اہل خانہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کمبل اوڑھا دیا، آہستہ آہستہ آپ کی وہ کیفیت ختم ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میرے قریب آؤ، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تمام واقعہ سنایا، اور فرمایا: مجھے تو اپنے آپ پر خوف آرہا ہے۔ ام المومنین حضرت

خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہرگز نہیں، بلکہ آپ کو تو خوش ہونا چاہئے، خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچ بولتے ہیں، مشکل میں لوگوں کے کام آتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں، لوگوں کی حاجت روائی کرتے ہیں۔ پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہمراہ اپنے چچازاد بھائی حضرت ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزی بن قصی رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئیں۔ ورقہ بن نوفل زمانہ جاہلیت میں نصرانی مذہب پر عمل پیرا تھے، آپ عربی لکھنا پڑھنا جانتے تھے اور انجیل مقدس کا عربی میں ترجمہ بھی کیا کرتے تھے۔ یہ کافی بوڑھے تھے اور اس وقت ان کی بینائی بھی جواب دے چکی تھی۔ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ورقہ بن نوفل سے کہا: اے میرے چچا کے بیٹے! ذرا اپنے بھتیجے کی بات غور سے سنئے۔ حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہا نے کہا: اے میرے بھتیجے! تم نے کیا دیکھا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ دیکھا تھا سب کہہ سنایا۔ تو حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ وہی فرشتہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا کرتا تھا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4844- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُسَامَةَ الْحَلَبِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَبِي مَنِيعٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي زِيَادٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَتْ خَدِيْجَةُ اَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النِّسَآءِ

امام زہری فرماتے ہیں: عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائی تھیں۔

4845- اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا جَدِّيْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ كَانَتْ خَدِيْجَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَصَدَّقَ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ تَفْرِضَ الصَّلَاةُ

ابن شہاب فرماتے ہیں: ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا وہ خاتون ہیں جو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں اور فرضیت صلاۃ سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی۔

4846- حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَجَبٍ الْاَنْبَارِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الضُّرَيْسِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي الرِّجَالِ، عَنْ اَبِي الْيَقْظَانِ عِمْرَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَبِيعَةَ السَّعْدِيِّ، قَالَ: اَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ وَهُوَ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ سَابِقَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ اِلَى الْاِيمَانِ بِاللّٰهِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے سلسلہ میں خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا تمام جہان کی عورتوں پر سبقت لے گئیں۔

4847- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

بْنُ نُمَيْرٍ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِهِ، وَاِنَّمَا اَوْرَدْتُ

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عورتوں میں سب سے بہتر حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا اور حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ اور میں نے یہ درج ذیل حدیث بھی نقل کی ہے۔

4848- مَا اَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا اَبُو عُمَرَ، وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ اَنْ اُبَشِّرَ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ

4847- "صحيح البخارى" كتاب أحاديث الأنبياء' باب وإذ قالت الملائكة يا مريم إن الله اصطفاك وطهرك واصطفاك' حديث3265: صحيح البخارى' كتاب المناقب' باب تزويج النبى صلى الله عليه وسلم خديجة وفضلها رضى الله' حديث3627: صحيح مسلم' كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالى عنهم' باب فضائل خديجة أم المؤمنين رضى الله تعالى عنها' حديث4563: الجامع للترمذى' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب فضل خديجة رضى الله عنها' حديث3892: مصنف عبد الرزاق الصنعانى' كتاب الطلاق' باب نساء النبى صلى الله عليه وسلم' حديث13544: مصنف ابن أبى شيبة' كتاب الفضائل' ما جاء فى فضل خديجة رضى الله عنها' حديث31651: الآحاد والمثانى لابن أبى عاصم -خديجة بنت خويلد رضى الله عنه' حديث2642: السنن الكبرى للنسائى' كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار - مناقب مريم بنت عمران' حديث8083: السنن الكبرى للبيهقى' كتاب قسم الفىء والغنيمة' جماع أبواب تفريق ما أخذ من أربعة أخماس الفىء غير الموجف' باب إعطاء الفىء على الديوان ومن يقع به البداية' حديث12231: مسند أحمد بن حنبل' مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - مسند على بن أبى طالب رضى الله عنه' حديث630: مسند الحارث' كتاب المناقب' باب فضل مريم وخديجة رضى الله عنهما' حديث983: البحر الزخار مسند البزار -عبد الله بن جعفر' حديث437: مسند أبى يعلى الموصلى' مسند على بن أبى طالب رضى الله عنه' حديث499: مسند أبى يعلى الموصلى' مسند على بن أبى طالب رضى الله عنه' حديث588: المعجم الكبير للطبرانى' باب الياء' ذكر أزواج رسول الله صلى الله عليه وسلم منهن - مناقب خديجة رضى الله عنها' حديث18924:

4848- صحيح ابن حبان' كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر البيان بأن المصطفى صلى الله عليه وسلم أمر بهذا الفعل' حديث7115: مسند أحمد بن حنبل' مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند أهل البيت رضوان الله عليهم أجمعين' حديث عبد الله بن جعفر بن أبى طالب رضى الله عنه' حديث1709: مسند أبى يعلى الموصلى' مسند عبد الله بن جعفر الهاشمى' حديث6645: المعجم الكبير للطبرانى -من اسمه عبد الله' ومما أسند عبد الله بن عمر رضى الله عنهما - ما انتهى إلينا من مسند عبد الله بن جعفر' حديث13607:

✧✧ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں موتیوں کے ایک ایسے محل کی خوشخبری دوں جس میں کسی قسم کا شور ہے نہ کوئی تکلیف۔

4849۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ اَنْ اُبَشِّرَ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لاَ صَخَبَ فِيهِ وَلاَ نَصَبَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں موتیوں کے ایک ایسے محل کی خوشخبری دوں جس میں کسی قسم کا شور ہے نہ کوئی تکلیف۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4850۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَبُو الْحَارِثِ، حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اُمِرْتُ اَنْ اُبَشِّرَ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: فَقُلْتُ لِاَبِي: اِنَّ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ يَطْعُنُ عَلٰى عَامِرِ بْنِ صَالِحٍ هٰذَا، قَالَ: تَقُوْلُ مَاذَا؟ قُلْتُ: رَآهُ سَمِعَ مِنَ الْحَجَّاجِ، قَالَ: قَدْ رَاَيْتُ اَنَّ الْحَجَّاجَ يَسْمَعُ مِنْ هُشَيْمٍ، وَهٰذَا عَيْبٌ اَنْ يَسْمَعَ الرَّجُلُ مِمَّنْ هُوَ اَصْغَرُ مِنْهُ اَوْ اَكْبَرُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں موتیوں کے ایک ایسے محل کی خوشخبری دوں جس میں کسی قسم کا شور ہے نہ کوئی تکلیف۔

✿✿ ابوعبدالرحمٰن فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد سے کہا: یحیی بن معین تو اس عامر بن صالح پر طعن کرتے ہیں۔ میرے والد نے کہا: اس سلسلے میں تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا: میرا خیال ہے کہ اس نے حجاج سے حدیث کا سماع کیا ہے۔ انہوں نے کہا: میرا خیال ہے کہ حجاج نے ہشیم سے سماع کیا ہے اور یہ عیب ہے کہ ایک آدمی اپنے سے چھوٹے یا اپنے سے بڑے سے (جس سے سماع ممکن ہی نہ ہو) سماع کرے۔

4851۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: اَتَى جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ اَتَتْكَ، وَمَعَهَا اِنَاءٌ فِيهِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ، فَاِذَا هِيَ اَتَتْكَ فَاقْرَاْ عَلَيْهَا السَّلاَمَ مِنْ رَبِّهَا، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لاَ صَخَبَ فِيهَا وَلاَ نَصَبَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، فَأَمَّا قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَشِّرْ خَدِيجَةَ، فَقَدِ اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى مُخْتَصَرًا

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل امین علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے: یہ خدیجہ آپ کے پاس آرہی ہے، اس کے پاس ایک برتن ہے جس میں سالن ہے یا کھانا ہے یا پانی ہے۔ جب یہ آپ کے پاس آجائے تو اس کو اس کے ربّ کا سلام کہنا اور ان کو جنت میں موتیوں کے ایسے محل کی خوشخبری دینا جس میں نہ شوروغوغا ہے نہ کوئی تکلیف۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم حدیث میں ''بشر خدیجہ'' کے الفاظ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسماعیل بن ابی خالد کی سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مختصراً بیان کئے ہیں۔

4852- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَدِّبُ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ، عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ أَحْمَرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَطَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ خُطُوطٍ، وَقَالَ: أَتَدْرُونَ مَا هٰذَا؟ فَقَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ: خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَامْرَأَةُ فِرْعَوْنَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر چار لکیریں لگائیں، پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کی تمام عورتوں میں سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، مریم بنت عمران اور (راوی کہتے ہیں کہ) میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوتھے نمبر پر فرعون کی بیوی کا نام لیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

4853- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ، حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ لِفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أُبَشِّرُكِ، أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَيِّدَاتُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَرْبَعٌ: مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَآسِيَةُ

✧✧ حضرت عروہ سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا میں تمہیں خوشی کی بات بتاؤں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے "جنتی عورتوں کی سردار چار خواتین ہیں۔

(۱) حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا۔

(۲) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۳) حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا۔

(۴) حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا۔

4854۔ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَبُو عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا حَسَدْتُ امْرَاَةً مَا حَسَدْتُ خَدِيجَةَ، وَمَا تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بَعْدَ مَا مَاتَتْ، وَذٰلِكَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مجھے اتنا کسی عورت پر رشک نہیں آیا جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتا تھا۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے وصال کے بعد مجھ سے شادی کی تھی۔ اور رشک کی بات یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جنت میں موتیوں کے ایسے محل کی خوشخبری دی تھی جس میں نہ شور و غوغا ہے نہ تکلیف۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4855۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَدِيجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَتّٰى مَاتَتْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا رَاَيْتُ خَدِيجَةَ قَطُّ، وَلَا غِرْتُ عَلٰى امْرَاَةٍ مِنْ نِسَائِهِ اَشَدَّ مِنْ غَيْرَتِي عَلٰى خَدِيجَةَ، وَذٰلِكَ مِنْ كَثْرَةِ مَا كَانَ يَذْكُرُهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو کبھی دیکھا تھا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے سب زیادہ رشک بھی مجھے انہی پر آتا تھا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ان کی باتیں کیا کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4856۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ اُنَيْفٍ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَى جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ خَدِيجَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يُقْرِءُ خَدِيجَةَ السَّلامَ، فَقَالَتْ: اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلامُ وَعَلَيْكَ السَّلامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس وقت ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھیں، حضرت جبریل امین علیہ السلام بولے: اے خدیجہ رضی اللہ عنہا! اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام بھیجا ہے، تو ام المومنین رضی اللہ عنہا نے جواباً فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ (کا نام) سلام ہے اور (اے جبریل علیہ السلام) تم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ بْنِ عَدَسِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ غَنَمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابوامامہ حضرت اسعد بن زرارہ بن عدس بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک النجار رضی اللہ عنہ کے فضائل

4857۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ جَهْمٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الرِّجَالِ، قَالَ: مَاتَ اَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ فِي شَوَّالٍ عَلٰى رَاْسِ تِسْعَةِ اَشْهُرٍ مِنَ الْهِجْرَةِ، وَمَسْجِدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْنَى يَوْمَئِذٍ، وَذٰلِكَ قَبْلَ بَدْرٍ، فَجَاءَتْ بَنُو النَّجَّارِ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: قَدْ مَاتَ نَقِيبُنَا فَنَقِّبْ عَلَيْنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا نَقِيبُكُمْ

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی الرجال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے ہجرت کے نویں مہینے شوال میں وصال فرمایا۔ ان دنوں مسجد نبوی شریف کی تعمیر ہو رہی تھی۔ اور یہ جنگ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ بنی نجار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا نقیب انتقال کر گیا ہے، آپ کسی اور کو ہمارا نقیب مقرر فرما دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا نقیب میں ہوں۔

❁❁ ابن عمر رحمۃ اللہ علیہ عبدالجبار بن عمارہ کے حوالے سے عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں "جنت البقیع میں سب سے پہلے حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کی تدفین ہوئی۔

4858۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِيهِ اَبِي اُمَامَةَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَخْبَرَهُ قَالَ كُنْتُ قَائِدَ اَبِي بَعْدَ مَا ذَهَبَ بَصَرُهُ فَكَانَ لَا يَسْمَعُ الْاَذَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا قَالَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ فَقُلْتُ بَعْدَ حِينٍ لَوْ سَاَلْتُ اَبِي مَا شَانُهُ اِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ قَالَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى اَسْعَدَ بْنِ

زُرَارَةَ فَقُلْتُ يَا اَبَتِ اِنَّهُ لَتُعْجِبُنِي صَلَاتُكَ عَلٰى اَبِي اُمَامَةَ كُلَّمَا سَمِعْتَ الْاَذَانَ بِالْجُمُعَةِ قَالَ اَیْ بُنَیَّ كَانَ اَوَّلَ مَنْ جَمَعَ لَنَا الْجُمُعَةَ بِالْمَدِينَةِ فِي هَزْمٍ مِنْ حَرَّةِ بَنِي بَيَاضَةَ فِي بَقِيعٍ يُقَالُ لَهُ الْخَضِمَاتُ قُلْتُ وَكَمْ اَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ اَرْبَعُونَ رَجُلًا

✧✧ ابوامامہ حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب میرے والد صاحب بینائی سے محروم ہو گئے تو میں ان کو ساتھ لے کر چلا کرتا تھا۔ وہ جب بھی اذانِ جمعہ سنتے تو کہتے "رحمۃ اللہ علی اسعد بن زرارہ۔ میں (کچھ عرصہ تو یہ سنتا رہا لیکن بالآخر میں) نے یہ پکا فیصلہ کرلیا کہ میں اپنے والد سے اس کی وجہ ضرور پوچھوں گا۔ چنانچہ ایک دن میں نے پوچھ ہی لیا کہ ابا جی! آپ جب بھی اذان جمعہ سنتے ہیں تو ابوامامہ کے لئے دعا مانگتے ہیں مجھے اس سے بہت حیرانگی ہوتی ہے اس کی وجہ کیا ہے؟ تو میرے والد صاحب نے فرمایا: یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مدینہ میں قبیلہ بنی بیاضہ کے سنگستان کے نشیب میں (جس کو بقیع الخضمات بھی کہتے ہیں) ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی تھی۔ میں نے پوچھا: اس دن آپ لوگوں کی تعداد کس قدر تھی؟ توانہوں نے فرمایا: ہم چالیس آدمی تھے۔

4859- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَى اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے ہاتھ سے حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کو کانٹا لگنے کی وجہ سے داغا تھا۔

(جب کسی کے کوئی زخم وغیرہ ہو جاتا تو لوہے کو گرم کر کے اس مقام پر داغتے تھے اس طرح زخم کا زہر پھیلتا نہیں تھا اس عمل کو الکی کہتے ہیں)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4860- اَخْبَرَنَا اَبُو اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُزَكِّي، وَاَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ نُبَيْطٍ، قَالَتْ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَّى اُمَّهَا وَخَالَتَهَا، وَكَانَ اَبُوهُمَا اَبُو اُمَامَةَ اَسْعَدُ بْنُ زُرَارَةَ اَوْصَى بِهِمَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَلَاهُمَا رِعَاثًا مِنْ تِبْرٍ ذَهَبٍ فِيهِ لُؤْلُؤٌ، قَالَتْ زَيْنَبُ:

4859-صحیح ابن حبان' کتاب الحظر والإباحة' کتاب الطب' ذکر العلة التی من أجلها أمر أسعد بالاکتواء' حدیث6172:الجامع للترمذی' أبواب الطب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب ما جاء فی الرخصة فی ذلک' حدیث2026:شرح معانی الآثار للطحاوی' کتاب الکراهة' باب الکی هل هو مکروه أم لا؟' حدیث 4731:السنن الکبری للبیهقی' کتاب الضحایا' جماع أبواب کسب الحجام' باب ما جاء فی إباحة قطع العروق والکی عند الحاجة' حدیث18183:مسند أبی یعلی الموصلی -الزهری' حدیث3483:

وَقَدْ اَدْرَكْتُ الْحُلٰى اَوْ بَعْضَهُ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زینب بنت نبیط رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی والدہ (حبیبہ) اور خالہ (کبشہ) کو زیور پہنایا۔ یہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں تھیں کیونکہ ان کے والد ابوامامہ نے یہ وصیت کی تھی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سونے کی بالیاں پہنائی تھیں جن میں موتی جڑے ہوئے تھے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اس زیور کا کچھ حصہ مجھ تک بھی (بطور وراثت) پہنچا تھا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

مِنْ مَّنَاقِبِ عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

حضرت عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے فضائل

4861۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَوَّلُ لِوَآءٍ عَقَدَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ لِوَآءُ عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِلٰى رَابِغٍ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَقَدِيْدٍ

✧✧ حضرت محمد بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہجرت کے بعد) سب سے پہلا علم حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو دیا، ان کے بعد حضرت عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو دیا (یہ اس علم کو ساتھ لے کر) مقام جحفہ اور مقام قدید کے درمیان بطنِ رابغ تک گئے تھے۔

4862۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ رُوْمَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، وَغَيْرُهُ مِنْ عُلَمَائِنَا، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ذَكَرَ حَدِيثَ الْمُبَارَزَةِ، وَاَنَّ عُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ قَتَلَ عُبَيْدَةَ بْنَ الْحَارِثِ مُبَارَزَةً، ضَرَبَهُ عُتْبَةُ عَلٰى سَاقِهِ فَقَطَعَهَا، فَحَمَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَاتَ بِالصَّفْرَاءِ مُنْصَرَفُهُ مِنْ بَدْرٍ فَدَفَنَهُ هُنَالِكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ حدیث مروی ہے جس میں قتال طلبی کا تذکرہ ہے۔ اور یہ بھی کہ عتبہ بن ربیعہ نے حضرت عبیدہ بن الحارث کو شہید کیا۔ مبارزت (جنگ کے لئے پکارنے) کے بعد عتبہ نے حضرت عبیدہ کی پنڈلی پر کاری ضرب لگائی، جس سے ان کی پنڈلی کٹ گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو میدانِ جنگ سے اٹھوالیا۔ پھر جنگ بدر ختم ہونے کے بعد جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم واپس لوٹے تو مقام صفراء میں ان کا انتقال ہوگیا، اور ان کو وہیں دفن کردیا گیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4863۔ اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّي، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ،

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اخْتَلَفَ عُتْبَةُ وَعُبَيْدَةُ بينهما ضربتين كلاهما أثبت صاحبه، وكر حمزة وعلى على عتبة فقتلاه، واحتملا صاحبهما عبيدة، فجاء ا به إلى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ قُطِعَتْ رِجْلُهُ وَمُخُّهَا يَسِيلُ، فَلَمَّا اَتَوْا بِعُبَيْدَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَسْتُ شَهِيدًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: بَلٰى، فَقَالَ عُبَيْدَةُ: لَوْ كَانَ اَبُو طَالِبٍ حَيًّا لَعَلِمَ اَنَّا اَحَقُّ بِمَا قَالَ مِنْهُ حَيْثُ يَقُوْلُ: وَنُسْلِمُهُ حَتّٰى نُصَرَّعَ حَوْلَهُ وَنَذْهَلَ عَنْ اَبْنَائِنَا وَالْحَلَائِلِ

✧✧ ابن شہاب فرماتے ہیں: (جنگ بدر میں) عتبہ اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہما کے درمیان مڈبھیڑ ہوئی، دونوں نے ایک دوسرے پر حملے کئے، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عتبہ کو واصل جہنم کیا، اور اپنے ساتھی حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے آئے۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کی پنڈلی کٹ چکی تھی اور اس میں سے مواد بہہ رہا تھا، جب یہ لوگ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے، حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں شہید نہیں ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں؟ تو حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ بولے: کاش کہ ابوطالب آج زندہ ہوتے تو یہ جان لیتے کہ جو وہ اکثر کہا کرتے تھے اس کا ان سے زیادہ میں حقدار ہوں، وہ کہا کرتے تھے، اور ہم فرمانبرداری میں قائم رہیں گے یہاں تک کہ اس کے اردگرد باہم اکھاڑ پچھاڑ ہو جائے اور ہم اپنے بیوی بچوں سے غافل ہو جائیں۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عُمَيْرِ بْنِ اَبِى وَقَّاصٍ اَخِى سَعْدٍ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بھائی، حضرت عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے فضائل۔ آپ جنگ بدر میں شہید ہوئے۔

4864- اَخْبَرَنِى مَخْلَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَاقَرْحِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، اَنَا اِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: عُرِضَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ بَدْرٍ فَرَدَّ عُمَيْرَ بْنِ اَبِى وَقَّاصٍ، فَبَكٰى عُمَيْرٌ، فَاَجَازَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَقَدَ عَلَيْهِ حَمَائِلَ سَيْفِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بدر کو جانے والا لشکر پیش کیا گیا، تو حضرت عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو روک دیا گیا، حضرت عمیر رضی اللہ عنہ رونے لگ گئے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت عطا فرما دی اور اپنی تلوار کی حمائل ان کے سپرد کی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

وَمِنْ مَّنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ خَيْثَمَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكِ بْنِ كَعْبٍ

وَهُوَ عَقَبِيٌّ وَاَحَدُ النُّقَبَاءِ الْاِثْنَى عَشَرَ قَتَلَهُ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ وُدٍّ يَوْمَ بَدْرٍ

حضرت سعد بن خیثمہ بن الحارث بن مالک بن کعب رضی اللہ عنہ کے فضائل انہیں بیعت عقبہ میں شرکت کا شرف حاصل ہے اور یہ بارہ مبلغین میں سے ہیں۔ ان کو عمرو بن عبدود نے جنگ بدر کے دن شہید کیا تھا

4865۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِيُّ، حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ الْاَنْصَارِيُّ الْمَدِينِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي عُمَرُ بْنُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، حَدَّثَنِي اَبِي زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، قَالَ: اسْتَصْغَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَسَعْدُ بْنُ خَيْثَمَةَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوزید بن حارثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور حضرت سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ کو کمسن قرار دے کر (جنگ سے واپس بھیج دیا تھا)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4866۔ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَكِيمِيُّ بِمَرْوَ، اَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنَا عَبْدَانُ، اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنَا رَجُلٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ، اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ اَبَانَ حَدَّثَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ اِلَى بَدْرٍ اَرَادَ سَعْدُ بْنُ خَيْثَمَةَ وَاَبُوهُ جَمِيعًا الْخُرُوجَ مَعَهُ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ اَنْ يَخْرُجَ اَحَدُهُمَا فَاسْتَهَمَا، فَقَالَ خَيْثَمَةُ بْنُ الْحَارِثِ لِابْنِهِ سَعْدٍ: اِنَّهُ لَا بُدَّ لِاَحَدِنَا مِنْ اَنْ يُقِيمَ فَاَقِمْ مَعَ نِسَائِكَ، فَقَالَ سَعْدٌ: لَوْ كَانَ غَيْرُ الْجَنَّةِ لَآثَرْتُكَ بِهِ اِنِّي اَرْجُو الشَّهَادَةَ فِي وَجْهِي هٰذَا، فَاسْتَهَمَا فَخَرَجَ سَهْمُ سَعْدٍ فَخَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى بَدْرٍ، فَقَتَلَهُ عَمْرُو بْنُ عَبْدِوُدٍّ

✧✧ حضرت سلیمان بن ابان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدانِ بدر کی جانب روانہ ہوئے تو حضرت سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ اور ان کے والد دونوں ہی جہاد پر جانا چاہتے تھے۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دونوں میں سے کوئی ایک جہاد پر جاسکتا ہے اس لئے تم قرعہ اندازی کرو۔ حضرت خیثمہ بن الحارث رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے کہا: عورتوں کے پاس بھی کسی کا ٹھہرنا ضروری ہے اس لئے تم گھر میں رک جاؤ۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر جنت کا معاملہ نہ ہوتا تو میں آپ کو اپنے آپ پر ترجیح دے دیتا۔ لیکن میں اسی جنگ میں شہادت کا طلبگار رہوں۔ تب ان دونوں میں قرعہ اندازی ہوئی اور قرعہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا نام نکلا، تو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہوئے۔ اور عمرو بن عبدود نے ان کو شہید کر دیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ وَهْبِ بْنِ حُذَافَةَ وَكُنْيَتُهُ اَبُو السَّائِبِ هَاجَرَ الْهِجْرَتَيْنِ وَشَهِدَ بَدْرًا وَّمَاتَ بَعْدَ بَدْرٍ بِاَشْهُرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عثمان بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

ان کی کنیت ابوالسائب ہے، آپ دونوں ہجرتوں میں شریک ہوئے، غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ واقعہ بدر کے چند ماہ بعد آپ کا وصال ہوا۔

4867- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَبْرَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَادُ لِاَصْحَابِهِ مَقْبَرَةً يُدْفَنُونَ فِيهَا، فَكَانَ قَدْ طَلَبَ نَوَاحِيَ الْمَدِينَةِ وَاَطْرَافَهَا، ثُمَّ قَالَ: اُمِرْتُ بِهٰذَا الْمَوْضِعِ يَعْنِي الْبَقِيعَ، وَكَانَ يُقَالُ بَقِيعُ الْخَبْخَبَةِ، وَكَانَ اَكْثَرُ نَبَاتِهِ الْغَرْقَدَ، وَكَانَ اَوَّلُ مَنْ قُبِرَ هُنَاكَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَرًا عِنْدَ رَاْسِهِ، وَقَالَ: هٰذَا قَبْرُ فَرَطِنَا، وَكَانَ اِذَا مَاتَ الْمُهَاجِرُ بَعْدَهُ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَيْنَ نَدْفِنُهُ؟ فَيَقُولُ: عِنْدَ فَرَطِنَا عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ

✧✧ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے لئے کسی قبرستان کی تلاش میں تھے جہاں پر وہ اپنے فوت شدگان کی تدفین کیا کریں، آپ مدینہ منورہ کے گردونواح میں اس جگہ کی تلاش میں تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس جگہ (یعنی بقیع) کا حکم دیا گیا ہے۔ (اس کو بقیع الخبخبه بھی کہتے ہیں) اس مقام پر اکثر طور پر غرقد نامی درخت اگتا تھا (اسی لئے اس کو بقیع الغرقد بھی کہا جاتا ہے) اس قبرستان میں سب سے پہلے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی تدفین ہوئی، بعد از تدفین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نشانی کے طور پر) ان کے سرہانے کی جانب ایک اینٹ رکھ دی، اور فرمایا: یہ ہمارے قاصد کی قبر ہے۔ اس کے بعد جب کبھی کسی مہاجر کا انتقال ہوتا تو لوگ پوچھتے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اس کو کہاں دفن کریں؟ تو آپ فرماتے: ہمارے قاصد؟ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے قریب۔

4868- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَبَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ بَعْدَمَا مَاتَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ان کا بوسہ لیا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری اور امام مسلم نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4869- اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلالٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ قَالَتِ امْرَاَتُهُ: هَنِيئًا لَكَ الْجَنَّةَ يَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ، فَنَظَرَ اِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: وَمَا يُدْرِيكِ؟ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَارِسُكَ وَصَاحِبُكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ، وَمَا اَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي، فَاَشْفَقَ النَّاسُ عَلٰى عُثْمَانَ، فَلَمَّا مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحِقُوهَا بِسَلَفِنَا الْخَيْرِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ، فَبَكَتِ النِّسَاءُ، فَجَعَلَ عُمَرُ يَضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهِ، فَاَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ، وَقَالَ: مَهْلا يَا عُمَرُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ان کی زوجہ محترمہ کہنے لگی: اے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ تجھے جنت مبارک ہو، (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جانب دیکھا اور فرمایا: تجھے کیسے پتا ہے؟ (کہ عثمان بن مظعون جنتی ہے) اس نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ کا مجاہد ہے، آپ کا صحابی ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں، اس کے باوجود خود نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا ہوگا، چنانچہ لوگ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے معاملے میں خوف زدہ ہوگئے۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو ہمارے اچھے گزرے ہوئے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملا دو۔ پھر عورتیں رونے لگ گئیں، تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کو اپنے کوڑے کے ساتھ مارنے لگ گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے عمر! ان کو چھوڑ دو۔

4868- سنن أبی داود' کتاب الجنائز' باب فی تقبیل المیت' حدیث2766: سنن ابن ماجه' کتاب الجنائز' باب ما جاء فی تقبیل المیت' حدیث 1452: سنن الترمذی' الجامع الصحیح - أبواب الجنائز عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم' باب ما جاء فی تقبیل المیت' حدیث946: مصنف عبد الرزاق الصنعانی' کتاب الجنائز' باب تقبیل المیت' حدیث6565: مصنف ابن أبی شیبة' کتاب الجنائز' فی المیت یقبل بعد الموت' حدیث11854: شرح معانی الآثار للطحاوی' کتاب الکراهة' باب البکاء علی المیت' حدیث4624: السنن الکبری للبیهقی' کتاب الجنائز' جماع أبواب عدد الکفن - باب الدخول علی المیت وتقبیله' حدیث6335: مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' الملحق المستدرک من مسند الأنصار' حدیث السیدة عائشة رضی اللہ عنها' حدیث23639: مسند الطیالسی' أحادیث النساء' علقمة بن قیس عن عائشة - القاسم عن عائشة' حدیث1504: مسند ابن الجعد' قیس بن الربیع الأسدی' حدیث1686: مسند إسحاق بن راهویه - ما یروی عن القاسم بن محمد عن عائشة عن النبی صلی' حدیث806: مسند عبد بن حمید - من مسند الصدیقة عائشة أم المؤمنین رضی اللہ عنها' حدیث1530:

4869- مسند أحمد بن حنبل' - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد اللہ بن العباس بن عبد المطلب' حدیث 2069: صحیح البخاری' کتاب التعبیر' باب رؤیا النساء' حدیث6620: السنن الکبری للنسائی' کتاب التعبیر' العین الجاریة' حدیث7382: مسند عبد بن حمید - من حدیث أم العلاء الأنصاریة' حدیث1597: المعجم الکبیر للطبرانی' باب الفاء' باب الیاء - أم العلاء الأنصاریة امرأة زید بن ثابت' حدیث21234:

ذِكْرُ مَنَاقِبِ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ الْمَخْزُوْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت جعدہ بن ہبیرہ المخزومی رضی اللہ عنہ کے فضائل

4870- حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ جَعْدَةُ بْنُ هُبَيْرَةَ بْنِ اَبِي وَهْبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَائِذِ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ مَخْزُوْمٍ وَّكَانَتْ اُمُّهُ اُمُّ هَانِءٍ بِنْتُ اَبِي طَالِبٍ نَكَحَهَا هُبَيْرَةُ بْنُ اَبِي وَهْبٍ وَّلَهَا يَقُوْلُ هُبَيْرَةُ حِيْنَ اَسْلَمَتْ

اَشَاقَتْكَ هِنْدٌ اِنْ اَتَاكَ سُؤَالُهَا ... كَذَاكَ النَّوَى اَسْبَابُهَا وَانْفِتَالُهَا
فَاِنْ كُنْتَ قَدْ تَابَعْتَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ ... وَقَطَّعْتُ الْاَرْحَامَ مِنْكِ حِبَالُهَا
وَقَدْ اَرَقْتُ فِي رَاْسِ حِصْنٍ مُّمَرَّدٍ ... بِنَجْرَانَ كِسْرٰى بَعْدَ يَوْمِ خِيَالِهَا
فَكُوْنِي عَلٰى اَعْلٰى سَحِيْقٍ بِهُضْبَةٍ ... مُمَنِّعَةٍ لَا يَسْتَطَاعُ تِلَالُهَا

قَالَ مُصْعَبٌ وَّجَعْدَةُ الَّذِي يَقُوْلُ وَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَاْبٰى عَلٰى بِخَالِهِ وَخَالِي عَلِيٌّ ذُو النَّدٰى وَعَقِيْلٌ قَالَ مُصْعَبٌ وَّمَاتَ هُبَيْرَةُ بِنَجْرَانَ مُشْرِكًا وَّاَمَّا جَعْدَةُ فَاِنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةَ خَالِهِ اُمَّ الْحَسَنِ بِنْتَ عَلِيٍّ وَوَلَدَتْ لَهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ الَّذِيْ قِيْلَ فِيْهِ بِخُرَاسَانَ

لَوْلَا بْنُ جَعْدَةَ لَمْ يَفْتَحْ هَنْبُرُكُمْ ... وَلَا خُرَاسَانَ حَتّٰى يُنْفَخُ الصُّوْرُ

قَالَ مُصْعَبٌ وَّاسْتَعْمَلَ عَلِيٌّ عَلٰى خُرَاسَانَ جَعْدَةَ بْنَ هُبَيْرَةَ الْمَخْزُوْمِيَّ وَانْصَرَفَ اِلَى الْعِرَاقِ ثُمَّ حَجَّ وَتُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا بِصِحَّةٍ مَا ذَكَرَ مُصْعَبٌ

✧✧ حضرت مصعب بن عبداللہ الزبیری رضی اللہ عنہ ان کا نسب یوں بیان کیا ہے: جعدہ بن ہبیرہ بن ابی وہب بن عمرو بن عائذ ابن عمران بن مخزوم۔ ان کی والدہ حضرت ابوطالب کی صاحبزادی حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا تھیں، اور یہ ہبیرہ بن ابی وہب کے نکاح میں تھیں۔ جب یہ مسلمان ہوئیں تو ہبیرہ نے ان کے بارے میں درج ذیل اشعار کہے:

اَشَاقَتْكَ هِنْدٌ اِنْ اَتَاكَ سُؤَالُهَا ... كَذَاكَ النَّوَى اَسْبَابُهَا وَانْفِتَالُهَا
فَاِنْ كُنْتِ قَدْ تَابَعْتِ دِيْنَ مُحَمَّدٍ ... وَقَطَّعَتِ الْاَرْحَامَ مِنْكِ حِبَالُهَا
وَقَدْ اَرَقْتُ فِي رَاْسِ حِصْنٍ مُمَرَّدٍ ... بِنَجْرَانَ كِسْرٰى بَعْدَ يَوْمٍ خِيَالُهَا
فَكُوْنِي عَلٰى اَعْلٰى سَحِيْقٍ بِهَضَبَةٍ ... مُمَنَّعَةٍ لَا يُسْتَطَاعُ تِلَالُهَا

○ کیا تجھے ہند نے شوق دلایا ہے کہ اگر تیرے پاس کا سوال آئے تو تو ایسی جگہ پر قیام کرنا جہاں سے تیرا مال و دولت تجھ سے بہت دور ہو۔

مصعب کہتے ہیں: اور جعدہ کہتے تھے

وَمَنْ ذَا الَّذِي يَابَى عَلَيَّ بِخَالِهِ ۔۔۔ وَخَالِي عَلِيٌّ ذُو النَّدَى وَعَقِيلِ

ایسا کون ہوسکتا ہے جو میرے ماموں کا انکار کر سکے، کیوں کہ میرے ماموں مٹی والے (یعنی جن کا لقب ابوتراب ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عقیل رضی اللہ عنہ ہیں۔

مصعب کہتے ہیں: ہبیرہ نجران میں حالت شرک میں مرا تھا، اور جعدہ نے اپنے ماموں حضرت علی کی بیٹی ام الحسن کے ساتھ نکاح کیا اور ان میں سے حضرت عبداللہ بن جعدہ بن ہبیرہ پیدا ہوئے، ان کے بارے میں خراسان میں کہا گیا ہے

لَوْلَا ابْنُ جَعْدَةَ لَمْ يُفْتَحْ قُهُنْدُزُكُم ۔۔۔ وَلَا خُرَاسَانُ حَتَّى يُنْفَخَ الصُّوَرُ

اگر بن جعدہ نہ ہوتے تو قہندز اور خراسان قیامت تک فتح نہ ہوسکتا۔

مصعب کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت جعدہ بن ہبیرہ مخزومی رضی اللہ عنہ کو خراسان کا گورنر بنایا تھا پھر یہ عراق کی جانب لوٹ کر آ گئے، پھر فریضہ حج ادا کیا اور مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہوا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث روایت کرتے ہیں اور ان کی مرویات کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اس کو حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے۔

4871۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْبَزَّارُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الْاٰخَرُونَ اَرْدَى

4871–صحيح البخاري كتاب الشهادات' باب :لا يشهد على شهادة جور إذا أشهد' حديث2529:صحيح البخاري كتاب الشهادات' باب :لا يشهد على شهادة جور إذا أشهد' حديث2530:صحيح البخاري كتاب المناقب' باب فضائل أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم' حديث3471:صحيح البخاري كتاب المناقب' باب فضائل أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم' حديث3472:صحيح البخاري كتاب الرقاق' باب ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها' حديث6073:صحيح البخاري كتاب الرقاق' باب ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها' حديث6074:صحيح البخاري كتاب الأيمان والنذور' باب إذا قال :أشهد بالله' حديث6293:صحيح البخاري كتاب الأيمان والنذور' باب إثم من لا يفي بالنذر' حديث6328:صحيح مسلم كتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم' باب فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم' حديث4704:صحيح مسلم كتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم' باب فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم' حديث4706:مستخرج أبي عوانة –مبتدأ كتاب الأحكام' بيان الترغيب في إقامة الشهادة' حديث 5163:صحيح ابن حبان كتاب التاريخ' ذكر الإخبار عن مبادرة المرء في آخر الزمان باليمين والشهادة' حديث6835:سنن أبي داود كتاب السنة' باب في فضل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث4059:الجامع للترمذي' أبواب الفتن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في القرن الثالث' حديث2198:مصنف ابن أبي شيبة كتاب الفضائل' ما ذكر في الكف عن أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم' حديث31767:السنن الكبرى للنسائي كتاب النذور' الوفاء بالنذر' حديث4616:السنن الكبرى للبيهقي كتاب النذور' باب الوفاء بالنذر' حديث18682:مسند أحمد بن حنبل –ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه' حديث3488:

✧✧ حضرت جعدہ بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں، پھر وہ جوان کے بعد ہوں گے، پھر وہ جوان کے بعد ہوں گے، پھران کے بعد والے ہلاک ہوں گے۔

4872۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ يَا خَالِ قَتَلْتَ عُثْمَانَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْتُهُ وَلَا اَمَرْتُ بِهِ وَلٰكِنِّي غُلِبْتُ جَعْدَةَ بْنَ هُبَيْرَةَ تُوُفِّيَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا اشْتَبَهَ عَلَيَّ بِوَفَاةِ اَبِيْهِ هُبَيْرَةَ بْنِ اَبِي هُبَيْرَةَ

✧✧ حضرت جعدہ بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ماموں جان! آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا نہیں، خدا کی قسم میں نے نہ انہیں شہید کیا ہے اور نہ اس کا حکم دیا ہے، بلکہ بات یہ ہے کہ میں مغلوب ہو گیا ہوں، (ان لوگوں نے میری بات نہیں مانی)

❁❁ حضرت جعدہ بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ہوا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کے والد ہبیرہ بن ابی ہبیرہ کی وفات کا اشتباہ ہوا ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ خَالِدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْخَزْرَجِ كُنْيَتُهُ اَبُوْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبہ بن حارثہ بن عمرو بن الخزرج رضی اللہ عنہ کے فضائل ان کی کنیت "ابو سہل" تھی

4873۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَكَرِيَّا، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: تَجَهَّزَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ لِيَخْرُجَ اِلٰى بَدْرٍ، فَمَرِضَ فَمَاتَ فَمَوْضِعُ قَبْرِهِ عِنْدَ دَارِ ابْنِ قَارِظٍ، فَضَرَبَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمِهِ وَاَجْرِهِ

✧✧ حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے غزوۂ بدر کی مکمل تیاری کر لی تھی، لیکن یہ شدید بیمار ہو گئے، اور اسی مرض میں ان کا انتقال ہو گیا۔ ان کا مزار مبارک، دار ابن قارظ کے قریب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی غنیمت میں سے بھی حصہ رکھا اور اجر میں بھی (بدر میں شرکت کرنے والوں کے برابر حصہ عطا فرمایا)

ذِكْرُ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخِيْهِ مِنَ الرَّضَاعَةِ

وَاَسَدُ اللّٰهِ وَاَسَدُ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَتْ لَهُ كُنْيَتَانِ اَبُوْ يَعْلٰى وَاَبُوْ عُمَارَةَ لِابْنَيْهِ يَعْلٰى وَعُمَارَةَ اَسْلَمَ حَمْزَةُ فِي السَّنَةِ السَّادِسَةِ مِنَ النُّبُوَّةِ وَكَانَ اَسَنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْبَعِ سِنِيْنَ وَقُتِلَ يَوْمَ السَّبْتِ فِي الْمَغْزِى بِاُحُدٍ لِسَبْعٍ خَلَوْنَ مِنْ شَوَّالَ سَنَةَ ثَلاثٍ مِّنَ الْهِجْرَةِ

رسول اللہ ﷺ کے چچا اور رضاعی بھائی کا تذکرہ

اللہ اور اس کے رسول کے شیر حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ۔ آپ کے دو بیٹوں حضرت یعلی اور حضرت عمارہ کی نسبت سے آپ کی دو کنیتیں ''ابو یعلی'' اور ''ابوعمارہ'' تھی۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نبوت کے چھٹے سال اسلام لائے ۔ اور آپ عمر میں رسول اللہ ﷺ سے چار سال بڑے تھے۔ آپ تیسری سن ہجری میں سات شوال المکرم کو غزوہ احد میں شہید ہوئے۔

4874۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ شَهِدَ بَدْرًا مِّنْ بَنِى هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَعَلِيُّ بْنُ اَبِى طَالِبٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَاَنَسَةُ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ كَبْشَةَ وَاَبُوْ مَرْثَدٍ وَابْنُهُ مَرْثَدٌ

✧✧ حضرت عروہ فرماتے ہیں: بنی ہاشم بن عبد مناف میں سے رسول اللہ ﷺ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ' رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت انسہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوکبشہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابومرثد رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے حضرت مرثد رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

4875۔ وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنُ اَبِى دَاوُدَ الْمُنَادِى حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْاَزْرَقُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: كَانَ حَمْزَةُ يُقَاتِلُ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَيْفَيْنِ، وَيَقُوْلُ: اَنَا اَسَدُ اللّٰهِ

✧✧ حضرت عمیر بن اسحاق فرماتے ہیں: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو تلواروں کے ساتھ لڑائی کیا کرتے تھے اور زبان سے کہتے جاتے ''اللہ کا شیر ہوں''

4876۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اُسَامَةَ الْحَلَبِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ اَبِى لَيْلٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَصْبَهَانِيُّ عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَزْوَرِ عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِنَّ اَفْضَلَ الْخَلْقِ يَوْمَ يَجْمَعُهُمُ اللّٰهُ الرُّسُلَ وَاَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ الرُّسُلِ الشُّهَدَآءُ وَاِنَّ اَفْضَلَ الشُّهَدَآءِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس دن اللہ تعالیٰ رسولوں کو جمع فرمائے گا (یعنی قیامت کے دن) اور رسولوں کے بعد سب سے افضل، شہداء کرام ہوں گے، اور تمام شہداء سے افضل حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ ہیں۔

4877۔ اَخْبَرَنِى اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِى عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُوْمِيّ عَنْ اُمِّ بَكْرٍ بِنْتَ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرِمَةَ عَنْ اَبِيْهَا اَنَّ آمِنَةَ بِنْتَ وَهْبٍ اُمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ فِى حِجْرِ عَمِّهَا اُهَيْبِ بْنِ عَبْدِ مُنَافِ بْنِ

زُهْرَةَ وَاِنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ جَآءَ بِابْنِهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَبِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَوَّجَ عَبْدُ اللّٰهِ آمِنَةَ بِنْتَ وَهْبٍ وَتَزَوَّجَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ هَالَةَ بِنْتَ اُهَيْبِ بْنِ عَبْدِ مُنَافِ بْنِ زُهْرَةَ وَهِیَ اُمُّ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِیْ مَجْلِسٍ وَّاحِدٍ وَكَانَ قَرِيْبَ السِّنِّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخُوْهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ

✧✧ حضرت ام بکر بنت المسور بن مخرمہ اپنے اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی والدہ محترمہ حضرت آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہا، اپنے چچا اہیب بن عبد مناف بن زہرہ کی پرورش میں تھیں، حضرت عبدالمطلب بن ہاشم اپنے بیٹے، رسول اللہ ﷺ کے والد گرامی حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ لائے اور ان کے ساتھ حضرت آمنہ بن وہب کا نکاح کر دیا اور اسی مجلد میں حضرت عبدالمطلب نے خود اپنا نکاح ہالہ بنت اہیب بن عبد مناف بن زہرہ کے ساتھ کر لیا، یہی (ہالہ بنت عبد اہیب) حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ ہیں۔ حضرت حمزہ اور رسول اللہ ﷺ تقریباً ہم عمر ہی ہیں۔ اور آپ رسول اللہ ﷺ کے رضاعی بھائی بھی ہیں۔

ذِكْرُ اِسْلَامِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کا واقعہ

4878- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: فَحَدَّثَنِیْ رَجُلٌ مِنْ اَسْلَمَ وَكَانَ وَاعِيَهٗ، اَنَّ اَبَا جَهْلٍ اعْتَرَضَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الصَّفَا، فَآذَاهُ وَشَتَمَهٗ وَقَالَ فِيهِ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْعَيْبِ لِدِيْنِهٖ، وَالتَّضْعِيفِ لَهٗ، فَلَمْ يُكَلِّمْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَوْلَاةٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُدْعَانَ التَّيْمِیِّ فِیْ مَسْكَنٍ لَهَا فَوْقَ الصَّفَا تَسْمَعُ ذٰلِكَ، ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ، فَعَمَدَ اِلٰى نَادِیْ قُرَيْشٍ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَجَلَسَ مَعَهُمْ، وَلَمْ يَلْبَثْ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْ اَقْبَلَ مُتَوَشِّحًا قَوْسَهٗ رَاجِعًا مِنْ قَنَصٍ لَهٗ، وَكَانَ اِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ لَمْ يَمُرَّ عَلٰى نَادِیْ قُرَيْشٍ، وَاَشَدُّهَا شَكِيمَةً، وَكَانَ يَوْمَئِذٍ مُشْرِكًا عَلٰى دِيْنِ قَوْمِهٖ، فَجَاءَتْهُ الْمَوْلَاةُ وَقَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ، فَقَالَتْ لَهٗ: يَا اَبَا عُمَارَةَ، لَوْ رَاَيْتَ مَا لَقِیَ ابْنُ اَخِيكَ مُحَمَّدٍ مِنْ اَبِی الْحَكَمِ آنِفًا وَجَدَهٗ هَا هُنَا، فَآذَاهُ وَشَتَمَهٗ، وَبَلَغَ مَا يُكْرَهُ، ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَعَمَدَ اِلٰى نَادِیْ قُرَيْشٍ عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَجَلَسَ مَعَهُمْ وَلَمْ يُكَلِّمْ مُحَمَّدًا، فَاحْتَمَلَ حَمْزَةُ الْغَضَبَ لِمَا اَرَادَ اللّٰهُ مِنْ كَرَامَتِهٖ، فَخَرَجَ سَرِيعًا لَا يَقِفُ عَلٰى اَحَدٍ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ يُرِيدُ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ مُتَعَمِّدًا لِاَبِیْ جَهْلٍ اَنْ يَقَعَ بِهٖ، فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ نَظَرَ اِلَيْهِ جَالِسًا فِی الْقَوْمِ، فَاَقْبَلَ نَحْوَهٗ حَتّٰى اِذَا قَامَ عَلٰى رَاْسِهٖ رَفَعَ الْقَوْسَ فَضَرَبَهٗ عَلٰى رَاْسِهٖ ضَرْبَةً مَمْلُوءَةً، وَقَامَتْ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِیْ مَخْزُوْمٍ اِلٰى حَمْزَةَ لِيَنْصُرُوْا اَبَا جَهْلٍ، فَقَالُوا: مَا نَرَاكَ يَا حَمْزَةُ اِلَّا صَبَاْتَ، فَقَالَ حَمْزَةُ: وَمَا يَمْنَعُنِیْ وَقَدْ اسْتَبَانَ لِیْ ذٰلِكَ مِنْهُ، اَنَا اَشْهَدُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَاَنَّ الَّذِیْ يَقُوْلُ حَقٌّ، فَوَاللّٰهِ لَا اَنْزِعُ، فَامْنَعُوْنِیْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ، فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ: دَعُوْا

أَبَا عُمَارَةَ، لَقَدْ سَبَّتْ ابْنَ أَخِيهِ سَبًّا قَبِيحًا، وَمَرَّ حَمْزَةُ عَلَى إِسْلَامِهِ، وَتَابَعَ يُخَفِّفُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أَسْلَمَ حَمْزَةُ عَلِمَتْ قُرَيْشٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَزَّ وَامْتَنَعَ، وَأَنَّ حَمْزَةَ سَيَمْنَعُهُ، فَكَفُّوا عَنْ بَعْضِ مَا كَانُوا يَتَنَاوَلُونَهُ وَيَنَالُونَ مِنْهُ، فَقَالَ فِي ذَلِكَ سَعْدٌ حِينَ ضَرَبَ أَبَا جَهْلٍ، فَذَكَرَ رَجَزًا غَيْرَ مُسْتَقَرٍّ أَوَّلُهُ ذُقْ أَبَا جَهْلٍ بِمَا غَشِيتَ، قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ حَمْزَةُ إِلَى بَيْتِهِ فَأَتَاهُ الشَّيْطَانُ، فَقَالَ: أَنْتَ سَيِّدُ قُرَيْشٍ اتَّبَعْتَ هَذَا الصَّابِءَ وَتَرَكْتَ دِينَ آبَائِكَ، لَلْمَوْتُ خَيْرٌ لَكَ مِمَّا صَنَعْتَ، فَأَقْبَلَ عَلَى حَمْزَةَ شَبَهُ، فَقَالَ: مَا صَنَعْتُ؟ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ رُشْدًا فَاجْعَلْ تَصْدِيقَهُ فِي قَلْبِي وَإِلَّا فَاجْعَلْ لِي مِمَّا وَقَعْتُ فِيهِ مَخْرَجًا، فَبَاتَ بِلَيْلَةٍ لَمْ يَبِتْ بِمِثْلِهَا مِنْ وَسْوَسَةِ الشَّيْطَانِ، حَتَّى أَصْبَحَ فَغَدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ ابْنَ أَخِي، إِنِّي وَقَعْتُ فِي أَمْرٍ لَا أَعْرِفُ الْمَخْرَجَ مِنْهُ، وَإِقَامَةُ مِثْلِي عَلَى مَا لَا أَدْرِي مَا هُوَ أَرُشْدٌ هُوَ أَمْ غَيٌّ شَدِيدٌ، فَحَدِّثْنِي حَدِيثًا فَقَدِ اسْتَشْهَيْتُ يَا ابْنَ أَخِي أَنْ تُحَدِّثَنِي، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَّرَهُ وَوَعَظَهُ وَخَوَّفَهُ وَبَشَّرَهُ، فَأَلْقَى اللَّهُ فِي نَفْسِهِ الْإِيمَانَ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ لَصَادِقٌ شَهَادَةَ الْمُصَدِّقِ وَالْمُعَارِفِ، فَأَظْهِرْ يَا ابْنَ أَخِي دِينَكَ، فَوَاللَّهِ مَا أُحِبُّ أَنْ لِي مَا أَلْمَعَتِ الشَّمْسُ، وَأَنِّي عَلَى دِينِي الْأَوَّلِ، قَالَ: فَكَانَ حَمْزَةُ مِمَّنْ أَعَزَّ اللَّهُ بِهِ الدِّينَ

✧✧ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ قبیلہ بنی اسلم کے ایک شخص نے ہمیں بتایا ہے کہ ابو جہل لعین کوہ صفا پر رسول اللہ ﷺ کے پیچھے پڑا ہوا تھا، اور آپ ﷺ کو تکلیفیں اور گالیاں دے رہا تھا، اور آپ ﷺ کی کردار کشی کر رہا تھا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کو کوئی جواب نہ دیا۔ اور عبداللہ بن جدعان کی آزاد کردہ لونڈی کوہِ صفا کے اوپر اپنی رہائش گاہ میں یہ سب سن رہی تھی۔ پھر ابو جہل وہاں سے نکل آیا اور کعبہ کے قریب قریش کی ایک مجلس میں آکر بیٹھ گیا۔ ابھی زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب اپنی کمان زیب تن کئے ہوئے شکار سے واپس لوٹے، اور آپ جب بھی شکار سے واپس لوٹتے تو گھر جانے سے پہلے کعبۃ اللہ کا طواف کرتے، پھر وہاں بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس ٹھہرتے، دعا سلام کے بعد ان کے پاس بیٹھ کر کچھ دیر بات چیت کرتے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ قریش کے جوانوں میں سے سب سے زیادہ معزز اور غیور تھے۔ اور حضرت حمزہ ابھی تک اپنی قوم کے دین پر قائم تھے، مشرک تھے۔ وہ لونڈی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئی (اس وقت رسول اللہ ﷺ اپنے گھر جانے کے لئے روانہ ہو چکے تھے) اور کہنے لگی: اے ابو عمارہ! کاش کہ تم وہ حالات دیکھ لیتے جو ابوالحکم نے تیرے چچا زاد بھائی محمد کے ساتھ کیا ہے۔ ابھی کچھ دیر پہلے یہاں پر اُس (بدبخت) کی ان سے ملاقات ہوئی اور اس نے محمد ﷺ کو بہت تکلیف دی اور گالیاں بکی ہیں، اور بہت برا بھلا کہا۔ پھر وہ یہاں سے کعبہ کے قریب بیٹھے ہوئے قریش کی ایک مجلس کی جانب چلا گیا ہے، اس پورے معاملہ میں محمد ﷺ نے اس کو کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو بہت غصہ آیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں نبی اکرم ﷺ کی عزت وکرامت ڈال دی تھی۔ آپ بہت جلدی کے ساتھ وہاں سے نکلے، اور جس طرح پہلے بیت اللہ کے طواف کے لئے جاتے ہوئے لوگوں کے پاس ٹھہرا کرتے تھے اس دن کسی کے پاس بھی نہیں ٹھہرے بلکہ ابو جہل کو تلاش کرتے ہوئے سیدھے مسجد حرام

ئیں گئے، جب مسجد میں داخل ہوئے تو لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے ابوجہل پر نظر پڑ گئی، تو آپ سیدھے اسی کے پاس آئے، اس کے پاس کھڑے ہو کر اپنی کمان اس کے سر پر بہت زور سے ماری، بنی مخزوم کے کچھ لوگ ابوجہل کی حمایت میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ لڑنے کے لئے کھڑے ہوئے، اور کہنے لگے: اے حمزہ! ہمیں لگ رہا ہے کہ تم اپنا دین چھوڑ رہے ہو، حضرت حمزہ نے فرمایا: مجھے کوئی روک سکتا ہے؟ میرے اوپر یہ حقیقت آشکار ہو گئی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور بے شک جو کچھ وہ کہتے ہیں برحق ہے۔ خدا کی قسم! میں اس دین کو نہیں چھوڑتا ہوں، اگر تم سچے ہو تو مجھے روک کر دکھاؤ، ابوجہل نے کہا: ابوعمارہ کو چھوڑ دو، میں نے اس کے چچازاد بھائی کو بہت غلیظ گالیاں دی ہیں۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اسلام پر قائم رہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے آسانیاں پیدا کرتے رہے۔ جب حضرت حمزہ مسلمان ہو گئے تو قریش کو یہ یقین ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقویت پا رہے ہیں، اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ان کا دفاع کریں گے اس لئے تم جو سازشیں مسلمانوں کے خلاف کر رہے تھے ان سے اب باز رہو، اسی سلسلہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا ہے جب ابوجہل کو پہلی ضرب لگائی تو غیر مستقر رجز میں جو کچھ کہا اس کا آغاز یوں کیا: ذق ابـاجـهـل بـمـاغـشـيـت راوی کہتے ہیں: پھر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اپنے گھر تشریف لائے، تو شیطان آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: آپ قریش کے سردار ہیں، آپ نے اس صابی کی پیروی اختیار کر لی ہے، اور اپنے آباء واجداد کا دین چھوڑ دیا ہے، آپ نے جو کچھ کیا ہے اس سے تو موت بہتر ہے۔

حضرت حمزہ نے دعا مانگی: یا اللہ اگر میں ہدایت پر ہوں تو اس کی تصدیق میرے دل میں ڈال دے ورنہ میں جس میں مبتلا ہو چکا ہوں اس سے نکلنے کا کوئی راستہ بنا دے۔ آپ نے یہ رات اس قدر پریشانی میں گزاری کہ اس سے پہلے کبھی بھی ایسا نہیں ہوا تھا، ساری رات شیطانی وسوسے آتے رہے، جب صبح ہوئی تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے میرے بھتیجے! میں ایسے مخمصے میں پھنسا ہوا ہوں کہ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ اس سے کیسے جان چھڑاؤں، میں ایسے نظریئے پر قائم نہیں رہ سکتا جس کے بارے میں مجھے یہ پتا ہی نہیں ہے کہ یہ راہ حق ہے یا گمراہی ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے کوئی ایسی بات بتا دیں کہ جس سے مجھے اطمنان قلبی حاصل ہو جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو وعظ ونصیحت فرمائی، کچھ خوشخبریاں سنائیں، کچھ ڈر سنایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پندونصائح کی بدولت اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں ایمان مضبوط کر دیا۔ تب وہ بولے: میں ایک سمجھدار، مصدق کی طرح گواہی دیتا ہوں کہ آپ بے شک سچے ہیں۔ اس لئے اے میرے چچا کے بیٹے! آپ اپنے دین کو ظاہر کریں، خدا کی قسم! میں نہیں چاہتا کہ آج کا سورج طلوع ہو اور میں اپنے سابقہ دین پر ہوں۔ چنانچہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی بدولت اللہ تعالیٰ نے دین کو عزت بخشی ہے۔

4879- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُو عُمَرَ الْخَجْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، حَدَّثَنَا قُدَامَةُ بْنُ مُوسَى الْجُمَحِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: جَاءَ عَلِيٌّ وَحَمْزَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اغْتَسَلا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ صَنَعْتُمَا؟ قَالَ

اَحَدُهُمَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، سَتَرْتُهُ بِالثَّوْبِ، وَقَالَ الْآخَرُ: فَجَعَلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ فَعَلْتُمَا غَيْرَ ذٰلِكَ لَسَتَرْتُكُمَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن علی بن الحسین اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے، دونوں نے ہی غسل کیا ہوا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں نے غسل کیسے کیا؟ (یعنی پردے کا کیا انتظام کیا تھا؟) ان میں سے ایک نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے کپڑے کے ساتھ اس سے پردہ کرلیا تھا۔ دوسرے نے کہا: میں نے بھی اسی طرح کیا تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اس کے علاوہ کچھ کرتے تو میں تمہیں پردہ کروادیتا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4880- حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: كَانَ حَمْزَةُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يُقَاتِلُ يَوْمَ اُحُدٍ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَقُوْلُ: اَنَا اَسَدُ اللّٰهِ

صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❀❀ حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ غزوہ احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جہاد کر رہے تھے اور ساتھ ساتھ کہہ رہے تھے "میں اللہ تعالیٰ کا شیر ہوں"

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4881- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ شُيُوخِهِ، قَالُوا: لَمَّا اُصِيبَ حَمْزَةُ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَنْ اُصَابَ بِمِثْلِكَ اَبَدًا، ثُمَّ قَالَ لِفَاطِمَةَ وَلِعَمَّتِهِ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَبْشِرَا اَتَانِي جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَاَخْبَرَنِي اَنَّ حَمْزَةَ مَكْتُوبٌ فِي اَهْلِ السَّمَاوَاتِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَسَدُ اللّٰهِ وَاَسَدُ رَسُوْلِهِ

✧✧ محمد بن عمر اپنے اساتذہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری طرح کبھی کوئی شہید نہیں ہوگا، پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور اپنی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تم خوش ہو جاؤ کیونکہ میرے پاس حضرت جبریل امین علیہ السلام تشریف لائے تھے، انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ حمزہ کو آسمانوں میں حمزہ بن عبدالمطلب اسد اللہ واسد رسولہ (اللہ اور اس کے رسول کے شیر) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

4882- اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَادِ حَمْزَةَ، فَكَانَ اَقْرَبَهُمْ إِلَى الْمُشْرِكِينَ مِنْ صَاحِبِ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ، فَقَالَ لِي حَمْزَةُ: هُوَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَهُوَ يَنْهَى عَنِ الْقِتَالِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: يَا قَوْمُ، اِنِّي اَرَى قَوْمًا لَا تَصِلُوْنَ اِلَيْهِمْ وَفِيكُمْ خَيْرٌ، يَا قَوْمُ، اعْصِبُوهَا الْيَوْمَ بِي وَقُوْلُوا جَبُنَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّي لَسْتُ بِاَجْبَنِكُمْ. فَسَمِعَ بِذَلِكَ اَبُو جَهْلٍ فَقَالَ: اَنْتَ تَقُوْلُ هٰذَا لَوْ غَيْرُكَ قَالَ قَدْ مُلِئَتْ رُعْبًا، فَقَالَ: اِيَّايَ تَعْنِي يَا مُصَفِّرَ اسْتِهِ، قَالَ: فَبَرَزَ عُتْبَةُ، وَاَخُوهُ شَيْبَةُ وَابْنُهُ الْوَلِيدُ، فَقَالُوا: مَنْ يُبَارِزُ؟ فَخَرَجَ فِتْيَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ عُتْبَةُ: لَا نُرِيدُ هٰؤُلَاءِ، وَلٰكِنْ مَنْ يُبَارِزُنَا مِنْ اَعْمَامِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ يَا حَمْزَةُ، قُمْ يَا عُبَيْدَةُ، قُمْ يَا عَلِيُّ، فَبَرَزَ حَمْزَةُ لِعُتْبَةَ، وَعُبَيْدَةُ لِشَيْبَةَ، وَعَلِيٌّ لِلْوَلِيدِ، فَقَتَلَ حَمْزَةُ عُتْبَةَ، وَقَتَلَ عَلِيٌّ الْوَلِيدَ، وَقَتَلَ عُبَيْدَةُ شَيْبَةَ، وَضَرَبَ شَيْبَةُ رِجْلَ عُبَيْدَةَ فَقَطَعَهَا فَاسْتَنْقَذَهُ حَمْزَةُ وَعَلِيٌّ حَتّٰى تُوُفِّيَ بِالصَّفْرَاءِ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: حمزہ کو آواز دو، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پورے لشکر میں سرخ اونٹ والے (جد بن قیس منافق) کے سب سے زیادہ قریب تھے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: وہ عتبہ بن ربیعہ ہے اور وہ قتال سے بچ رہا ہے اور وہ کہہ رہا ہے: اے میری قوم! میں ایسی قوم کو دیکھ رہا ہوں، جن تک تم نہیں پہنچ سکتے، اور تمہارے اندر بھلائی ہے۔ اے میری قوم! تم سب میرے گرد جمع ہو جاؤ اور کہو کہ عتبہ بن ربیعہ نے بزدلی کا مظاہرہ کیا ہے جبکہ تم یہ بات اچھی طرح جانتے ہو کہ میں تم سے زیادہ بزدل نہیں ہوں۔ یہ بات ابوجہل نے سن لی اور بولا: تم یہ بات کہہ رہے ہو؟ کاش کہ تیرے علاوہ کوئی دوسرا شخص یہ بات کہتا، تو مرعوب ہو چکا ہے۔ عتبہ بن ربیعہ نے کہا: اے زرد چوتڑوں والے تو مجھے یہ بات کہہ رہا ہے؟۔ اس کے بعد عتبہ، اس کا بھائی شیبہ اور اس کا بیٹا ولید میدان جنگ میں نکلے اور کہنے لگے: ہمارا مقابلہ کون کرے گا؟ تو ایک انصاری جوان نکل کر سامنے آ گیا۔ عتبہ نے کہا: ہم ان سے نہیں لڑیں گے یہ بتاؤ کہ بنی عبدالمطلب میں سے کون ہمارا مقابلہ کرے گا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حمزہ رضی اللہ عنہ تم اٹھو، اے عبیدہ رضی اللہ عنہ تم اٹھو، اے علی رضی اللہ عنہ تم اٹھو۔ چنانچہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا مقابلہ عتبہ سے ہوا، حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کا مقابلہ شیبہ سے ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مڈبھیڑ ولید سے ہوئی۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے عتبہ کو قتل کر ڈالا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ولید کو واصل جہنم کیا اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ نے شیبہ کو قتل کیا، لیکن شیبہ نے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر ایک کاری وار کیا تھا جس سے ان کی پنڈلی کٹ گئی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی مدد کی۔ بعد میں (جنگ بدر سے واپس پر) مقام صفراء میں ان کا انتقال ہوا تھا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4883- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ، فَسَمِعَ نِسَاءَ بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ يَبْكِينَ عَلَى هَلْكَاهُنَّ، فَقَالَ: لٰكِنَّ حَمْزَةَ لَا بَوَاكِيَ لَهُ، فَجِئْنَ نِسَاءُ

لْاَنْصَارِ فَبَكَيْنَ عَلٰى حَمْزَةَ عِنْدَهُ، وَرَقَدَ فَاسْتَيْقَظَ وَهُنَّ يَبْكِيْنَ، فَقَالَ: يَا وَيْلَهُنَّ، اِنَّهُنَّ لَهَا هُنَا حَتّٰى الْاٰنَ مُرُوْهُنَّ فَلْيَرْجِعْنَ، وَلَا يَبْكِيْنَ عَلٰى هَالِكٍ بَعْدَ الْيَوْمِ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد سے واپس لوٹے تو بنی عبدالاشہل کی عورتوں کو دیکھا کہ وہ اپنے شہداء پر رو رہی تھیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حمزہ رضی اللہ عنہ کے لئے رونے والی تو کوئی بھی نہیں ہے۔ چنانچہ انصار کی کچھ عورتیں آئیں اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر رونے لگیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ سو کر بھی اٹھ گئے لیکن یہ عورتیں مسلسل رو رہی تھیں۔ یہ منظر دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کا ستیاناس ہو، یہ ابھی تک روئے جا رہی ہیں۔ ان کو کہو کہ یہ واپس چلی جائیں۔ اور آج کے بعد کسی فوت شدہ پر نہ روئیں۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اس کو نقل نہیں کیا۔

4884۔ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ بِسْطَامِ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَا: حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ اَشْرَسَ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا حُفَيْدٌ الصَّفَّارُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الصَّايِغِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَرَجُلٌ قَالَ اِلٰى اِمَامٍ جَائِرٍ، فَاَمَرَهُ وَنَهَاهُ فَقَتَلَهُ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام شہیدوں کے سردار حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں، اور ایسا شخص ہے جو جابر بادشاہ کے سامنے حق بات کہے اور وہ اس کی پاداش میں اس کو قتل کروا دے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4885۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْمُقْرِئُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ بْنِ دُنُوْقَا، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قُتِلَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُنُبًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَسَّلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حالتِ جنابت (جس حالت میں انسان پر غسل فرض ہوتا ہے) میں شہید ہوئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا: ان کو فرشتوں نے غسل دیا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4883۔ سنن ابن ماجه' كتاب الجنائز' باب ما جاء في البكاء على الميت' حديث1586: مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الجنائز' باب الصبر والبكاء والنياحة' حديث6483: سنن سعيد بن منصور' كتاب الجهاد' باب جامع الشهادة' حديث 2721: مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الجنائز' من رخص في البكاء على الميت' حديث11914: شرح معاني الآثار للطحاوي' كتاب الكراهة' باب البكاء على الميت' حديث4623: مسند أحمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما' حديث4836: مسند إسحاق بن راهويه - زيادات عروة بن الزبير عن عائشة رضي الله عنها' حديث1045:

4886۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عُمَرَ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ اللِّهَبِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ بِنْتَ حَمْزَةَ قَبِيصَةَ حَتّٰى وَقَفَ عَلَى الْبَابِ، فَقَالَ: السَّلامُ عَلَيْكُمْ اَثَمَّ اَبُو عُمَارَةَ؟ قَالَ: فَقَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي، خَرَجَ عَامِدًا نَحْوَكَ، فَاَظُنُّهُ اَخْطَاكَ فِي بَعْضِ اَزِقَّةِ بَنِي النَّجَّارِ، اَفَلا تَدْخُلُ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: فَهَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَدَخَلَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ حَيْسًا، فَقَالَتْ: كُلْ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَنِيئًا لَكَ وَمَرِيئًا، فَقَدْ جِئْتَ وَاَنَا اُرِيدُ اَنْ آتِيَكَ وَاُهَنِّئَكَ وَاُمَرِّئَكَ، اَخْبَرَنِي اَبُو عُمَارَةَ اِنَّكَ اُعْطِيتَ نَهَرًا فِي الْجَنَّةِ يُدْعَى الْكَوْثَرُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَآنِيَتُهُ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ، وَاَحَبُّ وَارِدِهِ عَلَيَّ قَوْمُكِ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی قبیصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی جانب روانہ ہوئے۔ ان کے دروازے پر پہنچ کر کہا: السلام علیکم، کیا ابوعمارہ رضی اللہ عنہ گھر میں ہیں؟ انہوں نے جواباً کہا: جی نہیں۔ خدا کی قسم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، وہ آپ ہی کی طرف گئے ہیں۔ شاید وہ بنی نجار کی کسی دوسری گلی سے چلے گئے اور آپ کا سامنا نہ ہوسکا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ اندر تشریف نہیں لائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تیرے پاس کچھ ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ چنانچہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حیس (ایسا طعام ہے جس میں کھجوریں اور خشک دودھ اور گھی وغیرہ ڈال کر اسے پکایا جاتا ہے) پیش کیا اور کہنے لگی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں، آپ بے تکلف ہوکر تناول فرمائیں۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے خود قدم رنجہ فرمادیا ہے ورنہ میں آپ کو مبارک دینے کے لئے آنے ہی والی تھی مجھے ابوعمارہ رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک جنتی نہر عطا فرمائی ہے جس کو ''کوثر'' کہا جاتا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور اس کے پیالوں کی تعداد آسمان کے ستاروں سے بھی بڑھ کر ہے۔ اور اس نہر پر آنے والوں میں مجھے سب سے زیادہ عزیز تیری قوم کے لوگ ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4887۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ

4887–سنن أبی داود' كتاب الجنائز' باب فی الشهيد يغسل' حديث2745:سنن الترمذی' الجامع الصحيح –أبواب الجنائز عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء فی قتلى أحد وذكر حمزة' حديث973:مصنف ابن أبی شيبة كتاب الرد على أبی حنيفة' مسألة فی الصلاة على الشهيد' حديث35777:شرح معانی الآثار للطحاوی كتاب الجنائز' باب الصلاة على الشهداء' حديث1844:مشكل الآثار للطحاوی' باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه' حديث4295:سنن الدارقطنی كتاب السير' حديث3683:مسند أحمد بن حنبل –ومن مسند بنی هاشم' مسند أنس بن مالك رضی الله تعالى عنه' حديث12083:مسند عبد بن حميد' مسند أنس بن مالك' حديث1166:مسند أبی يعلى الموصلی –الزهری' حديث3469:

عُمَرَ، حَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِحَمْزَةَ يَوْمَ اُحُدٍ وَقَدْ جُدِعَ وَمُثِّلَ بِهِ، وَقَالَ: لَوْلَا اَنَّ صَفِيَّةَ تَجِدُ لَتَرَكْتُهُ حَتّٰى يَحْشُرَهُ اللّٰهُ مِنْ بُطُوْنِ الطَّيْرِ وَالسِّبَاعِ، فَكَفَّنَهُ فِيْ نَمِرَةٍ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش مبارک کے پاس تشریف لائے تو ان کے ناک کان وغیرہ کاٹ چہرہ انور کو بگاڑ دیا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی پریشانی کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں اسی طرح (بے گور وکفن) چھوڑ دیتا حتی کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کو پرندوں اور درندوں کے پیٹ سے اٹھاتا۔ پھر ان کو ایک دھاری دار چادر میں کفن دیا گیا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4888- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ، فَقَالُوْا: مَا نُسَمِّيْهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُّوْهُ بِاَحَبِّ الْاَسْمَاءِ اِلَيَّ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک آدمی کے گھر بچہ پیدا ہوا، انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اس بچے کا نام کیا رکھا جائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا وہ نام رکھو، جو مجھے سب سے زیادہ اچھا لگتا ہے۔ (اور وہ ہے) حضرت عبدالمطلب کے صاحبزادے کا نام ''حمزہ''۔

4889- حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْخُرَسَانِيُّ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَلْمَانَ الْمَازِنِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، سَمِعَ رَجُلًا بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ: جَاءَ جَدِّيْ بِاَبِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هٰذَا وَلَدِيْ، فَمَا اُسَمِّيْهِ؟ قَالَ: سَمِّهِ بِاَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَدْ قَصَّرَ هٰذَا الرَّاوِي الْمَجْهُوْلُ بِرِوَايَةِ الْحَدِيْثِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، وَالْقَوْلُ فِيْهِ قَوْلُ يَعْقُوْبَ بْنِ حُمَيْدٍ، وَقَدْ كَانَ اَبُوْ اَحْمَدَ الْحَافِظُ يُنَاظِرُنِيْ اَنَّ الْبُخَارِيَّ قَدْ رَوٰى عَنْهُ فِي الْجَامِعِ الصَّحِيْحِ، وَكُنْتُ آبٰى عَلَيْهِ

✧✧ حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے مدینہ میں ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میرے دادا جان، میرے والد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت لے کر آئے اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرا بیٹا ہے، میں اس کا نام کیا رکھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ نام رکھو جو مجھے تمام لوگوں سے زیادہ عزیز ہے (اور وہ ہے) حضرت عبدالمطلب کے صاحبزادے کا نام ''حمزہ'' رضی اللہ عنہ۔

❀❀ اس حدیث کی سند میں جو مجہول راوی ہیں ان کی حدیث کو ابن عیینہ کی سند کے حوالے سے نہیں لیا جاتا۔ اور اس سلسلے

میں معتبر بات یعقوب بن حمید کی ہے۔ابواحمد الحافظ مجھ سے اس بات کی بہت بحث کیا کرتا تھا کہ امام بخاری نے الجامع الصحیح (بخاری شریف) میں ان سے روایت نقل کی ہے جبکہ میں اس بات کا انکار کیا کرتا تھا۔

4890- اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ كُلْثُومٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ الْبَارِحَةَ فَنَظَرْتُ فِيهَا فَإِذَا جَعْفَرٌ يَطِيرُ مَعَ الْمَلَائِكَةِ، وَإِذَا حَمْزَةُ مُتَّكِءٌ عَلٰى سَرِيرٍ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

هذه أحاديث تركها في الإملاء

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں گزشتہ رات جنت میں گیا، میں وہاں پر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو پرندوں کے ہمراہ اڑتے تھا۔اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ایک تخت پر ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

○ درج ذیل احادیث کو امام حاکم نے املاء نہیں کیا۔

4891- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، حَدَّثَنَا أبو اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَسَمِعَ نِسَاءَ بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ يَبْكِينَ عَلٰى هَلْكَاهُنَّ، فَقَالَ: لَكِنَّ حَمْزَةَ لا بَوَاكِيَ لَهُ الْحَدِيثُ

✧✧ حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد سے واپس لوٹے تو بنی عبدالاشہل کی عورتوں کو اپنے شہداء پر روتے ہوئے دیکھ کر فرمایا: لیکن حمزہ رضی اللہ عنہ پر رونے والی کوئی خاتون نہیں ہے۔اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

4892- اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عِلَاثَةَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ وَهُوَ بْنُ اَرْبَعٍ وَّخَمْسِينَ

✧✧ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہونے والوں میں حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو شمار کیا ہے، آپ ۵۴ سال کی عمر میں جنگ احد میں شہید ہوئے۔

4893- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ اَبِي حَمَّادٍ الْحَنَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا جَرَّدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمْزَةَ بَكَى، فَلَمَّا رَاَى اِمْثَالَهُ شَهِقَ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے کپڑے اتارے تو (ان کی حالت دیکھ کر) رو پڑے، اور جب آپ کے ناک، کان وغیرہ کٹے ہوئے دیکھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سسکیاں بندھ گئیں۔

4894- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ، حَدَّثَنَا صَالِحُ الْمُرِّيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ يَوْمَ اُحُدٍ اِلَى حَمْزَةَ وَقَدْ قُتِلَ وَمُثِّلَ بِهِ، فَرَاَى مَنْظَرًا لَمْ يَرَ مَنْظَرًا قَطُّ اَوْجَعَ لِقَلْبِهِ مِنْهُ وَلَا اَوْجَلَ، فَقَالَ: رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ، قَدْ كُنْتَ وَصُولًا لِلرَّحِمِ، فَعُولًا لِلْخَيْرَاتِ، وَلَوْلَا حُزْنٌ مِنْ بَعْدِكَ عَلَيْكَ لَسَرَّنِي اَنْ اَدَعَكَ حَتَّى تَجِيءَ مِنْ اَفْوَاهٍ شَتَّى، ثُمَّ حَلَفَ وَهُوَ وَاقِفٌ مَكَانَهُ: وَاللّٰهِ لَاُمَثِّلَنَّ بِسَبْعِينَ مِنْهُمْ مَكَانَكَ، فَنَزَلَ الْقُرْآنُ وَهُوَ وَاقِفٌ فِي مَكَانِهِ لَمْ يَبْرَحْ: وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ، وَكَفَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَاَمْسَكَ عَمَّا اَرَادَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے دوران حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی جانب دیکھا اس وقت وہ شہید ہو چکے تھے اور ان کے ناک، کان وغیرہ کاٹ دیئے گئے تھے۔ ایسا تکلیف دہ اور دل دہلا دینے والا منظر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے قبل کبھی نہ دیکھا تھا۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے، تم صلہ رحمی کرنے والے ہو، نیکیاں کرنے والے ہو، اگر تمہارے بعد تیرے حوالے غم کی فکر نہ ہوتی تو میری خوشی اس بات میں تھی کہ تجھے اسی طرح چھوڑ دیتا حتیٰ کہ قیامت کے دن تمہیں مختلف مونہوں سے جمع کیا جاتا۔ پھر آپ علیہ السلام نے وہیں پر کھڑے ہوئے یہ قسم کھائی ''خدا کی قسم، ان کے بدلے میں ستر آدمیوں کا مثلہ (ناک، کان وغیرہ اعضاء کاٹنا) کروں گا'' یہ قسم کھا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابھی اسی جگہ کھڑے تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی

: وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ (النحل: 126,127,128)

''اور اے محبوب تم صبر کرو اور تمہارا صبر اللہ ہی کی توفیق سے ہے اور ان کا غم نہ کھاؤ اور ان کے فریبوں سے دل تنگ نہ ہو، بیشک اللہ ان کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں

''اور اگر تم سزا دو تو ویسی ہی سزا دو جیسی تکلیف تمہیں پہنچائی تھی اور اگر تم صبر کرو تو بے شک صبر کرنے والوں کو صبر سب سے اچھا۔ اور اے محبوب تم صبر کرو اور تمہارا صبر اللہ ہی کی توفیق سے ہے اور ان کا غم نہ کھاؤ اور ان کے فریبوں سے دل تنگ نہ ہو۔ بے شک اللہ ان کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارادے سے رجوع فرمایا اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کیا۔

4895- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الشَّهِيدُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اَبِي زِيَادٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ حَمْزَةُ اَقْبَلَتْ صَفِيَّةُ تَطْلُبُهُ لَا تَدْرِي مَا صَنَعَ، فَلَقِيَتْ عَلِيًّا وَالزُّبَيْرَ، فَقَالَ عَلِيٌّ لِلزُّبَيْرِ: اذْكُرْ لِاُمِّكَ، وَقَالَ الزُّبَيْرُ لِعَلِيٍّ: لَا، اذْكُرْ اَنْتَ لِعَمَّتِكَ، قَالَتْ: مَا فَعَلَ حَمْزَةُ؟ فَاَرَيَاهَا اَنَّهُمَا لَا يَدْرِيَانِ، فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّي اَخَافُ عَلٰى عَقْلِهَا، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى صَدْرِهَا، وَدَعَا فَاسْتَرْجَعَتْ وَبَكَتْ، ثُمَّ جَاءَ فَقَامَ عَلَيْهِ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ، فَقَالَ: لَوْلَا جَزَعُ النِّسَاءِ لَتَرَكْتُهُ حَتّٰى يُحَصَّلَ مِنْ حَوَاصِلِ الطَّيْرِ وَبُطُونِ السِّبَاعِ، ثُمَّ اَمَرَ بِالْقَتْلٰى فَجَعَلَ يُصَلِّي عَلَيْهِمْ، فَيَضَعُ تِسْعَةً وَحَمْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَيُكَبِّرُ عَلَيْهِمْ سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ، ثُمَّ يُرْفَعُونَ وَيُتْرَكُ حَمْزَةَ، ثُمَّ يُؤْتُوا بِتِسْعَةٍ فَيُكَبِّرُ عَلَيْهِمْ بِسَبْعِ تَكْبِيرَاتٍ، ثُمَّ يُرْفَعُونَ وَيُتْرَكُ حَمْزَةُ، ثُمَّ يُؤْتُوا بِتِسْعَةٍ فَيُكَبِّرُ عَلَيْهِمْ سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهُمْ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا ان کو ڈھونڈتی پھر رہی تھیں ان کو پتہ نہیں تھا کہ ان کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا ہے۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ملیں، (اور ان سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا: اپنی اماں کو آپ صورت حال بتائیں، جبکہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے انکار کرتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: تم خود اپنی پھوپھی کو بتاؤ۔ لیکن دونوں نے ہی ان کو یہ ظاہر کیا کہ ہمیں نہیں پتا۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب ان کی کیفیت دیکھی تو) فرمایا: مجھے تو ان کی عقل ضائع ہونے کا خدشہ ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ان کے سینے پر رکھ کر ان کے لئے دعا فرمائی۔ پھر انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور رونے لگ گئیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش پر تشریف لائے، ان کی لاش کا مثلہ کیا ہوا تھا (یعنی ان کے ناک، کان، ہونٹ وغیرہ اعضاء کاٹے ہوئے تھے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر عورتوں کی بے صبری کا خدشہ نہ ہوتا تو میں ان کو اسی طرح چھوڑ دیتا حتی کہ یہ پرندوں اور درندوں کے پیٹ سے برآمد ہوتے۔ پھر تمام شہداء کو لانے کا حکم دیا، آپ ۹ شہداء اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے جنازے رکھ نماز جنازہ پڑھتے، ان پر سات تکبیریں پڑھتے پھر باقی کو اٹھالیا جاتا لیکن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ رکھ لیا جاتا، پھر ۹ شہداء کو لایا جاتا اور ان پر سات تکبیریں پڑھی جاتیں، پھر باقی شہداء کو اٹھالیا جاتا، پھر ۹ کو لایا جاتا، ان پر سات تکبیریں پڑھی جاتیں، اسی طرح ۹، ۹ کے ہمراہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو رکھ کر جنازہ پڑھا جاتا رہا) حتی کہ تمام کی نماز جنازہ پڑھ لی گئی۔

4896۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ، وَعُلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى فِيمَا يَرَى النَّائِمُ، قَالَ: رَاَيْتُ كَاَنِّي مُرْدِفٌ كَبْشًا، وَكَاَنَّ ضَبَّةَ سَيْفِي انْكَسَرَتْ، فَاَوَّلْتُ اَنْ اَقْتُلَ كَبْشَ الْقَوْمِ، وَاَوَّلْتُ اَنَّ ضَبَّةَ سَيْفِي رَجُلٌ مِنْ عِتْرَتِي، فَقُتِلَ حَمْزَةُ، وَقَتَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلْحَةَ وَكَانَ صَاحِبَ لِوَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے دیکھا ہے کہ میں ایک مینڈھے کا پیچھا کر رہا ہوں، اور میری تلوار کا کنارہ ٹوٹ گیا ہے۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی ہے کہ میں قوم کے مینڈھے (لشکر کے سپہ سالار) قتل کروں گا۔ اور تلوار کا کنارہ ٹوٹنے کی یہ تعبیر کی ہے کہ میرے خاندان کا کوئی آدمی ہے (جو شہید ہوگا) چنانچہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحہ کو قتل کیا، یہ مشرکین کا علم بردار تھا۔

4897- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيِّ عَنْ اَبِی عَوْنٍ مَوْلَی الْمِسْوَرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ تَزَوَّجَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ هَالَةَ بِنْتَ اُهَيْبِ بْنِ عَبْدِ مُنَافِ بْنِ زُهْرَةَ فَوَلَدَتْ حَمْزَةَ وَصَفِيَّةَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبدالمطلب نے ہالہ بنت اہیب بن عبدمناف بن زہرہ سے شادی کی۔ ان سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔

4898- اَخْبَرَنِی اِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا جَدِّی، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِی لَبِيبَةَ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهِ، اِنَّهُ لَمَكْتُوبٌ عِنْدَهُ فِی السَّمَاءِ السَّابِعَةِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَسَدُ اللّٰهِ، وَاَسَدُ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت یحیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابی لبیبہ اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بے شک ساتویں آسمان پر لکھا ہوا ہے ''حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شیر ہیں''

4899- حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِیُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِیُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِیَّ قَالَ كَانَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يُكَنّٰى اَبَا عَمَّارَةَ

✧✧ محمد بن کعب القرظی فرماتے ہیں: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوعمارہ'' تھی۔

4900- حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ اِمْلَاءً فِی الْمُحَرَّمِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَاَرْبَعِ مِائَةٍ، اَخْبَرَنِی اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْقَنْطَرِیُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ الْفَرَّاءُ، حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ الْفَزَارِیُّ، عَنْ اَبِی حَمَّادٍ الْحَنَفِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: فَقَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ حَمْزَةَ حِينَ فَاءَ النَّاسُ مِنَ الْقِتَالِ، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: رَاَيْتُهُ عِنْدَ تِلْكَ الشَّجَرَةِ، وَهُوَ يَقُولُ: اَنَا اَسَدُ اللّٰهِ، وَاَسَدُ رَسُولِهِ، اللّٰهُمَّ اِنِّی اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ هَؤُلَاءِ لِاَبِی سُفْيَانَ وَاَصْحَابِهِ، وَاَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ مِنَ انْهِزَامِهِمْ، فَسَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ، فَلَمَّا رَاَى جَبْهَتَهُ بَكَى، وَلَمَّا رَاَى مَا مُثِّلَ بِهِ شَهِقَ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا كَفَنٌ؟ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَرَمَى بِثَوْبٍ، قَالَ جَابِرٌ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَمْزَةُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جنگ احد کے دن جب لوگ میدان سے بھاگ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا جسم مبارک نہیں مل رہا تھا۔ ایک آدمی نے کہا: میں نے ان کو فلاں درخت کے پاس دیکھا ہے، وہ کہہ رہے تھے ''میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شیر ہوں، یا اللہ میں تیری بارگاہ میں اس عمل سے بری ہوں جو یہ لوگ ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور اس کے ساتھیوں کے لئے لائے ہیں، اور میں تیری بارگاہ میں مسلمانون کی شکست کی معذرت چاہتا ہوں''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام کی جانب چل دیئے، (وہاں پہنچ کر) جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے چہرے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر پڑی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رو دیئے، اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ان کا مثلہ کر دیا گیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سسکیاں بندھ گئیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ان کو کفن نہیں دیا جائے گا؟ پھر ایک انصاری آدمی نے کھڑے ہو کر ایک کپڑا پیش کیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمام شہداء کے سردار حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4901- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا كَثِيرٌ النَّوَّاءُ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ نَجَبَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ نَبِيٍّ أُعْطِيَ سَبْعَةَ رُفَقَاءَ، وَأُعْطِيتُ بَضْعَةَ عَشَرَ، فَقِيلَ لِعَلِيٍّ: مَنْ هُمْ؟ فَقَالَ: أَنَا وَحَمْزَةُ وَابْنَايَ، ثُمَّ ذَكَرَهُمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کو سات ساتھی دیئے گئے جبکہ مجھے دس سے زیادہ ساتھی دیئے گئے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: وہ کون کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: میں، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور میرے دونوں بیٹے، پھر ان کے بعد باقی سب کا ذکر کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشِ بْنِ رَبَابِ بْنِ يَعْمَرَ حَلِيفُ حَرْبِ بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَتَلَهُ أَبُو الْحَكَمِ بْنُ الْأَخْنَسِ بْنِ شَرِيقٍ الثَّقَفِيِّ وَهُوَ بْنُ نَيِّفٍ وَأَرْبَعِينَ سَنَةً يَوْمَ أُحُدٍ

حرب بن امیہ کے حلیف حضرت عبداللہ بن جحش بن رباب بن یعمر رضی اللہ عنہ کے فضائل

ان کو ابوالحکم بن الاخنس بن شریق الثقفی نے شہید کیا، آپ تقریباً چالیس سال کی عمر میں غزوہ احد میں شہید ہوئے۔

4902- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الزَّاهِدُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُقْسِمُ عَلَيْكَ أَنْ أَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا فَيَقْتُلُونِي ثُمَّ يَبْقُرُوا بَطْنِي وَيَجْدَعُوا أَنْفِي وَأُذُنِي ثُمَّ تَسْأَلُنِي بِمَا ذَاكَ

فَاَقُوْلُ فِيْكَ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اِنِّى لَاَرْجُوْ اَنْ يَبَرَّ اللّٰهُ آخِرَ قَسَمِهٖ كَمَا بَرَّ اَوَّلَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ لَوْلَا اِرْسَالَ فِيْهِ

✧✧ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے یوں دعا مانگی ''اے اللہ! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ کل جب میری دشمن سے مڈبھیڑ ہو تو وہ مجھے قتل کر دیں، میرا پیٹ چاک کر دیں، میں ناک اور کان کاٹ ڈالیں، پھر تو مجھ سے پوچھے کہ یہ سب کس کے لئے ہوا؟ تو میں کہوں: صرف تیرے لئے۔ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے امید واثق ہے کہ جس طرح ان کی دعا کا پہلا حصہ قبول ہوا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ان کی قسم کو بھی پورا کر دیا ہوگا۔

❀❀ اگر اس میں ارسال نہ ہوتو یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4903- حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَوَّلُ رَايَةٍ عُقِدَتْ فِى الْاِسْلَامِ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسلام میں سب سے پہلے علمبردار حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ مُصْعَبِ الْخَيْرِ وَهُوَ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ هَاشِمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ

عمیر بن ہاشم کے بیٹے حضرت مصعب الخیر رضی اللہ عنہ کے فضائل۔ آپ غزوہ احد میں شہید ہوئے۔

4904- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ جَهْمٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِى اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَبْدَرِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ فَتٰى مَكَّةَ شَبَابًا وَجَمَالًا، وَكَانَ اَبَوَاهُ يُحِبَّانِهٖ، وَكَانَتْ اُمُّهُ تَكْسُوْهُ اَحْسَنَ مَا يَكُوْنُ مِنَ الثِّيَابِ وَاَرَقَّهُ، وَكَانَ اَعْطَرَ اَهْلِ مَكَّةَ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهُ، وَيَقُوْلُ: مَا رَاَيْتُ بِمَكَّةَ اَحْسَنَ لِمَّةً، وَلَا اَرَقَّ حُلَّةً، وَلَا اَنْعَمَ نِعْمَةً مِّنْ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ

✧✧ ابراہیم بن محمد العبدری اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مکہ کے حسین وجمیل نوجوان تھے، ان کے ماں باپ ان سے محبت کرتے تھے، ان کی والدہ ان کو بہت ہی دیدہ زیب لباس زیب تن کرواتی تھیں اور آپ پورے مکہ میں سب سے زیادہ اچھی خوشبو لگاتے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے ''میں نے مصعب بن عمیر سے زیادہ خوبصورت، خوش لباس اور صاحب نعمت کسی کو نہیں دیکھا''

4905- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الشَّهِيدُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي فَرْوَةَ، عَنْ قَطَنِ بْنِ وُهَيْبٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ مَرَّ عَلٰى مُصْعَبِ الْاَنْصَارِيِّ مَقْتُولًا عَلٰى طَرِيقِهِ، فَقَرَاَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احد سے فارغ ہوئے تو حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے قریب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا، حضرت مصعب بن عمیر ایک راہ گزر میں شہید پڑے ہوئے تھے۔ ان کو دیکھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ(الاحزاب:23)

''مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

✧✧ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَمْرِو الْخَزْرَجِيِّ الْعَقَبِيِّ

اَحَدُ النُّقَبَاءِ الْاِثْنَى عَشَرَ وَكَانَ كَاتِبًا شَهِدَ بَدْرًا وَقُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن الربیع بن عمرو الخزرجی العقبی رضی اللہ عنہ کے فضائل

یہ بارہ مبلغین میں سے ایک ہیں۔ آپ کاتب تھے، غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور غزوہ احد میں جام شہادت نوش فرمایا۔

4906- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الطَّوِيلُ، حَدَّثَنَا مَعَنِ ابْنِ عِيسَى، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ لِطَلَبِ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، وَقَالَ لِي: اِنْ رَاَيْتَهُ فَاَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ، وَقُلْ لَهُ: يَقُوْلُ لَكَ رَسُوْلُ اللهِ: كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَ: فَجَعَلْتُ اَطُوفُ بَيْنَ الْقَتْلٰى فَاَصَبْتُهُ وَهُوَ فِي آخِرِ رَمَقٍ وَبِهِ سَبْعُونَ ضَرْبَةً مَا بَيْنَ طَعْنَةٍ بِرُمْحٍ وَضَرْبَةٍ بِسَيْفٍ وَرَمْيَةٍ بِسَهْمٍ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا سَعْدُ، اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، وَيَقُوْلُ لَكَ: خَبِّرْنِي كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَ: عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ السَّلَامُ، وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، قُلْ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اَجِدُنِي اَجِدُ رِيحَ الْجَنَّةِ، وَقُلْ لِقَوْمِي الْاَنْصَارِ: لَا عُذْرَ لَكُمْ عِنْدَ اللهِ اَنْ يَخْلُصَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيكُمْ شُفْرٌ يَطْرِفُ، قَالَ: وَفَاضَتْ نَفْسُهُ رَحِمَهُ اللّٰهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے دن مجھے حضرت سعد بن الربیع رضی اللہ عنہ کو ڈھونڈنے بھیجا، اور مجھے فرمایا: اگر تم ان کو دیکھو تو میرا اسلام کہنا اور ان سے کہنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے فرمارہے ہیں کہ تم نے اپنے آپ کو کیسا پایا؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ان کو شہداء میں ڈھونڈنے لگ گیا، بالآخر میں نے ان کو دیکھ لیا، اس وقت وہ زندگی کی آخری سانسیں لے رہے تھے، ان پر نیزوں، تلواروں اور تیروں کے ستر زخم موجود تھے، میں نے ان سے کہا: اے سعد! تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام بھیجا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ مجھے اپنی کیفیت بتاؤ۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور تم پر سلامتی ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دینا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جنت کی خوشبو محسوس کررہا ہوں اور میری انصار قوم سے کہہ دینا ''تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تنہا چھوڑنے کا کوئی عذر نہیں ہوگا جب تک کہ تمہاری پلکیں ہل رہی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: اس کی بعد انکی روح پرواز کرگئی۔ اللہ تعالیٰ ان پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4907۔ اَخْبَرَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ حَكِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنَا عَبْدَانُ، اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى صَعْصَعَةَ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ يَنْظُرُ لِي مَا فَعَلَ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ؟ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوٍ مِنْهُ، وَقَالَ: فَقَالَ سَعْدٌ: اَخْبِرْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّي فِي الْاَمْوَاتِ وَاَقْرِئْهُ السَّلَامَ، وَقُلْ لَهُ: يَقُولُ سَعْدٌ: جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا وَعَنْ جَمِيعِ الْاُمَّةِ خَيْرًا

✧✧ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کون یہ دیکھ کر مجھے آکر بتائے گا کہ سعد بن الربیع رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا ہوا؟ پھر اس کے بعد گزشتہ حدیث کی طرح پوری حدیث بیان کی اور فرمایا: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتادو کہ میں شہداء میں ہوں اور میں ان کو سلام کہہ رہا ہوں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی کہہ دینا کہ سعد کہتا ہے ''اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے اور پوری امت کی طرف سے آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ الْيَمَانِ بْنِ جَابِرٍ اَبِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَهُوَ مِمَّنْ شَهِدَ اُحُدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حذیفہ بن الیمان کے والد حضرت یمان بن جابر رضی اللہ عنہ کے فضائل

آپ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔

4908۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَحْمَدَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ،

4908–صحيح مسلم كتاب الجهاد والسير باب الوفاء بالعهد حديث3429: مستخرج أبي عوانة مبتدأ كتاب الجهاد بيان السنة فيمن يأخذه العدو فيعطيهم عهد الله عز وجل وميثاقه حديث5482: مصنف ابن أبي شيبة كتاب الجهاد ما قالوا في العهد يوفى به للمشركين حديث32208: شرح معاني الآثار للطحاوي كتاب الطلاق باب طلاق المكره حديث3003: مسند أحمد بن حنبل مسند الأنصار حديث حذيفة بن اليمان عن النبي صلى الله عليه وسلم حديث22766: البحر الزخار مسند البزار أبو الطفيل ع. حذيفة حديث2428: المعجم الأوسط للطبراني باب العين من بقية من أول اسمه ميم من اسمه موسى حديث8600:

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُمَيعٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا مَنَعَنَا اَنْ نَشْهَدَ بَدْرًا اِلَّا اَنِّي وَاَبِي اَقْبَلْنَا نُرِيدُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخَذَتْنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ فَقَالُوا: اِنَّكُمْ تُرِيدُونَ مُحَمَّدًا، فَقُلْنَا: مَا نُرِيدُهُ، اِنَّمَا نُرِيدُ الْمَدِينَةَ، فَاَخَذُوا عَلَيْنَا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَصِيرُونَ اِلَى الْمَدِينَةِ، وَلا تُقَاتِلُوا مَعَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جَاوَزْنَاهُمْ اَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْنَا لَهُ مَا قَالُوا وَمَا قُلْنَا لَهُمْ، فَمَا تَرَى؟ فَقَالَ: نَسْتَعِينُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ، وَنَفِي بِعَهْدِهِمْ، فَانْطَلَقْنَا اِلَى الْمَدِينَةِ، فَذَاكَ الَّذِي مَنَعَنَا اَنْ نَشْهَدَ بَدْرًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمارے غزوہ بدر میں شرکت سے محروم رہنے کی وجہ صرف یہ تھی کہ میں اور میرے والدگرامی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کے لئے جا رہے تھے کہ راستے میں قریش کے کفار نے ہمیں پکڑ لیا اور کہنے لگے: تم محمد کے پاس جا رہے ہو؟ ہم نے کہا: ہم اس کے پاس نہیں جا رہے بلکہ ہم تو مدینے جا رہے ہیں، انہوں نے ہم سے اللہ کے نام کا عہد لیا کہ تم صرف مدینہ ہی جاؤ گے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں شریک نہیں ہو گے۔ جب ہم وہاں سے چھوٹے تو سیدھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آ گئے، اور سارا ماجرا سنا کر عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم ان کے خلاف اللہ تعالیٰ کی مدد لیتے ہیں اور ان کے ساتھ کیا ہوا اللہ کے نام کا معاہدہ توڑتے ہیں (تو یہ اچھا نہیں لگے گا) چنانچہ ہم مدینہ کی طرف چلے گئے۔ یہ تھی وجہ جس کی بناء پر ہم غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4909- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، قَالَ: لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى اُحُدٍ وَقَعَ الْيَمَانُ بْنُ جَابِرٍ اَبُ حُذَيْفَةَ وَثَابِتُ بْنُ وَقْشِ بْنِ زَعُورَاءَ فِي الْاٰطَامِ مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ وَهُمَا شَيْخَانِ كَبِيرَانِ: لا اَبَا لَكَ، مَا نَنْتَظِرُ فَوَاللّٰهِ مَا بَقِيَ لِوَاحِدٍ مِنَّا مِنْ عُمُرِهِ اِلَّا ظَمَأُ حِمَارٍ، اِنَّمَا نَحْنُ هَامَةُ الْقَوْمِ، اَلا نَاْخُذُ اَسْيَافَنَا ثُمَّ نَلْحَقُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلا فِي الْمُسْلِمِينَ وَلا يَعْلَمُونَ بِهِمَا، فَاَمَّا ثَابِتُ بْنُ وَقْشٍ فَقَتَلَهُ الْمُشْرِكُونَ، وَاَمَّا اَبُ حُذَيْفَةَ فَاخْتَلَفَتْ عَلَيْهِ اَسْيَافُ الْمُسْلِمِينَ، فَقَتَلُوهُ وَلا يَعْرِفُونَهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: اَبِي اَبِي، فَقَالُوا: وَاللّٰهِ مَا عَرَفْنَاهُ، وَصَدَقُوا، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، فَاَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَدِيَهُ، فَتَصَدَّقَ بِهِ حُذَيْفَةُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، فَزَادَهُ ذٰلِكَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ محمود بن لبید فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ احد کے لئے روانہ ہوئے تو حذیفہ کے والد یمان بن جابر

اور ثابت بن وقش بن زعوراء کو بلند مظبوط مکانوں میں عورتوں اور بچوں کی نگرانی کے لئے مقرر کیا گیا۔ ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: (یہ دونوں عمر رسیدہ تھے) ہمارا ابھی کوئی حال نہیں ہے، ہم کب تک انتظار کرتے رہیں گے۔ ہماری تھوڑی سی تو عمر باقی بچی ہے جبکہ ہم اپنی قوم کے سردار ہیں کیوں نہ ہم اپنی تلواریں پکڑیں اور رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد میں شریک ہوں، چنانچہ یہ دونوں جا کر مسلمانوں کے لشکر میں شریک ہو گئے، جبکہ مسلمان مجاہدین ان کو جانتے نہ تھے۔ حضرت ثابت بن وقش رضی اللہ عنہما کو مشرکین نے شہید کر دیا اور حضرت حذیفہ کے والد، مسلم مجاہدین کے ہاتھوں شہید ہو گئے، کیونکہ یہ لوگ ان کو جانتے نہ تھے اس لئے لاعلمی میں مجاہدین نے ان کو شہید کر ڈالا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ میرے والد ہیں، یہ میرے والد ہیں۔ مجاہدین نے جواب دیا: ہم نے ان کو پہچانا نہیں تھا، اور ان کی یہ بات سچ تھی (انہوں نے واقعی ان کو نہیں پہچانا تھا) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے اور وہ سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی دیت ادا کرنا چاہی، لیکن حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہما نے وہ دیت بھی مسلمانوں پر صدقہ کر دی۔ ان کے اس عمل کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کی نظر میں ان کا مقام اور بھی بڑھ گیا۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حِرَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ حِرَامِ بْنِ كَعْبِ بْنِ غَنَمِ بْنِ كَعْبِ بْنِ سَلْمَةَ

يُكَنَّى اَبَا جَابِرٍ وَهُوَ اَبُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السَّلَمِيُّ الْاَنْصَارِيُّ وَاَحَدُ النُّقَبَاءِ مِمَّنْ بَايَعَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ وَاَوَّلُ قَتِيلٍ قُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ قَتَلَهُ سُفْيَانُ بْنُ عَبْدِ شَمْسٍ اَبُو الْاَعْوَرِ السَّلَمِيُّ وَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْهَزِيْمَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنِي بِجَمِيْعِ مَا ذَكَرْتُهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُيُوْخِهِ

عبد اللہ بن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

آپ کی کنیت ابو جابر ہے اور یہ جابر بن عبد اللہ السلمی الانصاری کے والد ہیں، لیلۃ العقبہ میں جن لوگوں نے حضور ﷺ کی بیعت کی تھی یہ بھی ان میں شامل تھے، غزوہ احد میں سب سے پہلے جام شہادت نوش کرنے والے یہی صحابی ہیں۔ سفیان بن عبد شمس ابو الاعور السلمی نے ان کو شہید کیا تھا، اور رسول اللہ ﷺ نے شکست سے پہلے ہی ان کی نماز جنازہ پڑھا دی تھی۔

❁❁ میں نے یہ جو کچھ بھی بیان کیا ہے، یہ ابو عبد اللہ الاصبہانی نے حسن بن جہم کے واسطے سے، حسین بن الفرج کے ذریعے، محمد بن عمر سے، ان کے شیوخ کے حوالے سے مجھے بیان کیا ہے۔

4910- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اِبْنِ اِسْحَاقٍ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اصْطَبَحَ وَاللّٰهِ اَبِي يَوْمَ اُحُدٍ الْخَمْرَ ثُمَّ غَدَا فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُحُدٍ شَهِيْدًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: خدا کی قسم! میرے والد نے غزوہ احد کے دن صبح کے وقت شراب پی (اس وقت تک ابھی شراب کی حرمت کا حکم نازل نہیں ہوا تھا) پھر ناشتہ کیا، پھر جنگ میں شریک ہوئے حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت میں لڑتے لڑتے میدان احد میں شہید ہو گئے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4911- حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ، حَدَّثَنَا فَيْضُ بْنُ وَثِيقٍ، حَدَّثَنَا اَبُو عُمَارَةَ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عروة، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَابِرٍ: يَا جَابِرُ، اَلا اُبَشِّرُكَ؟ قَالَ: بَلَى، بَشَّرَنِي بَشَّرَكَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ، قَالَ: اَشَعَرْتَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَحْيَا اَبَاكَ فَاَقْعَدَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: تَمَنَّ عَلَيَّ عَبْدِي مَا شِئْتَ اُعْطِكَهُ، فَقَالَ: يَا رَبِّ، مَا عَبَدْتُكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ، اَتَمَنَّى اَنْ تَرُدَّنِي اِلَى الدُّنْيَا، فَاُقْتَلَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً اُخْرَى، فَقَالَ: سَبَقَ مِنِّي اَنَّكَ اِلَيْهَا لَا تَرْجِعُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے جابر! میں تمہیں ایک خوشخبری نہ دوں؟ انہوں نے جواباً کہا: کیوں نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے خوشخبری دیجئے اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے بھی اچھی خوشخبری عطا فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ بات القاء کی گئی ہے کہ تیرے والد کو اللہ تعالیٰ نے زندہ کر کے اپنے سامنے بٹھایا اور فرمایا: اے میرے بندے آج تو مجھ سے جو بھی خواہش کرے گا میں وہ تجھے عطا کروں گا۔ انہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں تیری عبادت کا حق ادا نہیں کر سکا، میری یہی تمنا ہے کہ تو مجھے واپس دنیا میں بھیج دے اور میں تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کروں اور پھر شہید ہو جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ (کسی کو دنیا میں واپس نہیں بھیجوں گا) اس لئے تجھے بھی واپس نہیں بھیجوں گا۔

۞۞ تبصرہ: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4912- اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرَوَيْهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى الْاَشْيَبُ حَدَّثَنَا اَبُو هِلَالٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يُكَنَّى اَبَا سَلْمَةَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي اَبِي يَا بُنَيَّ لَا اَدْرِي لَعَلِّي اَنْ اَكُونَ فِي اَوَّلِ مَنْ يُصَابُ غَدًا وَّذٰلِكَ يَوْمُ اُحُدٍ فَاُوْصِيكَ بِبُنَيَّاتِ عَبْدِ اللّٰهِ خَيْرًا فَالْتَقَوْا فَاُصِيبَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے والد نے مجھ سے کہا: میرے بیٹے! ہوسکتا ہے کہ کل سب سے پہلے میری

شہادت واقع ہوجائے (یہ غزوہ احد کی بات ہے) اس لئے میں تجھے عبداللہ کی بیٹیوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں (کہ ان کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرنا، ان کا خیال کرنا) اگلے دن جنگ ہوئی تو اسی دن آپ جام شہادت نوش کر گئے۔

٭٭ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4913- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا حَضَرَ قِتَالُ اُحُدٍ دَعَانِي اَبِي مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ اِنِّي لَا اَرَانِي اِلَّا مَقْتُوْلًا فِي اَوَّلِ مَنْ يُّقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّي وَاللّٰهِ مَا اَدَعُ اَحَدًا يَعْنِي اَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ بَعْدَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ عَنِّي دَيْنِي وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِكَ خَيْرًا قَالَ فَاَصْبَحْنَا فَكَانَ اَوَّلَ قَتِيْلٍ فَدَفَنْتُهُ مَعَ آخَرَ فِي قَبْرٍ ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِي اَنْ اَتْرُكَهُ مَعَ آخَرَ فِي قَبْرٍ فَاسْتَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ اَشْهُرٍ فَاِذَا هُوَ كَيَوْمِ وَضَعْتُهُ غَيْرَ اُذُنِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب غزوہ کا وقت بالکل قریب آ گیا تو رات کے وقت میرے والد نے مجھے اپنے پاس بلایا اور کہنے لگے: میں دیکھ رہا ہوں کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سب سے پہلے میں شہید ہوں گا، اور خدا کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میری نگاہ میں تم سے زیادہ عزیز کوئی نہیں ہے، میرے ذمہ (بہت سارا قرضہ) ہے، تم یہ ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کا بہت خیال رکھنا۔ آپ فرماتے ہیں: اگلے دن واقعی میرے والد صاحب ہی سب سے پہلے شہید ہوئے، میں نے ان کو ایک اور شہید کے ہمراہ ایک قبر میں دفن کر دیا، پھر اس کے بعد مجھے اس بات پر تسلی نہ ہوئی کہ میں نے ان کو ایک اور آدمی کے ہمراہ ایک قبر میں دفن کیا ہے، چنانچہ چھ ماہ کے بعد میں نے ان کی قبر کشائی کی، تو اس وقت بھی ان کا جسم اسی طرح تر و تازہ تھا جیسا کہ تدفین کے وقت تھا سوائے ان کے کان کے۔

٭٭ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمۃ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4914- بَيَانُهُ مَا اَخْبَرَنِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، اَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ، وَعَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ يُحَدِّثُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُكَلِّمُ اَحَدًا اِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ، وَاَنَّهُ كَلَّمَ اَبَاكَ كِفَاحًا، فَقَالَ: تَمَنَّ عَلَيَّ وَذَكَرْتُ الْحَدِيثَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کسی سے کلام نہیں فرماتا مگر پردے کے پیچھے سے، اور اس نے تیرے والد کے ساتھ بلاحجاب کلام کرتے ہوئے فرمایا: (اے عبداللہ) تم مجھ سے جو چاہو تمنا کرو۔ پھر اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

تبصرہ: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4915- وَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ جَهْمٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ شُيُوخِهِ، قَالُوا: وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ: رَاَيْتُ فِي النَّوْمِ قَبْلَ اُحُدٍ كَاَنِّي رَاَيْتُ مُبَشِّرَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ، يَقُولُ لِي: اَنْتَ قَادِمٌ عَلَيْنَا فِي الْاَيَّامِ، فَقُلْتُ: وَاَيْنَ اَنْتَ؟ قَالَ: فِي الْجَنَّةِ نَسْرَحُ فِيهَا كَيْفَ نَشَاءُ، قُلْتُ لَهُ: اَلَمْ تُقْتَلْ يَوْمَ بَدْرٍ؟ قَالَ: بَلَى، ثُمَّ اُحْيِيتُ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ الرَّسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذِهِ الشَّهَادَةُ يَا اَبَا جَابِرٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ احد سے پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ مبشر بن عبدالمنذر مجھے کہہ رہا ہے "چند ایام میں ہمارے پاس آجاؤ گے" میں نے اس سے پوچھا: تم کہاں ہو؟ اس نے کہا: میں جنت میں ہوں، جہاں چاہتا ہوں سیر کرتا ہوں۔ میں نے ان سے کہا: کیا تم بدر میں شہید نہیں ہوئے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں کیوں نہیں۔ لیکن پھر مجھے زندہ کر دیا گیا۔ میں نے یہ خواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جابر! شہادت یہی ہوتی ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ حَنْظَلَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

وَكُنْيَةُ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُو عَامِرِ بْنِ عَبْدِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيُّ الَّذِي غَسَلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حنظلہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

عبداللہ کی کنیت ابو عامر بن عبد عمرو انصاری رضی اللہ عنہ ہے، یہی ہیں جن کو فرشتوں نے غسل دیا تھا۔

4916- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عِيسَى بْنِ مَسْلَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِي عَامِرِ بْنِ عَبْدِ عَمْرٍو حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ حَنْظَلَةَ بْنَ اَبِي عَامِرٍ تَزَوَّجَ فَدَخَلَ بِاَهْلِهِ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَتْ صَبِيحَتُهَا يَوْمَ اُحُدٍ فَلَمَّا صَلَّى الصُّبْحَ لَزِمَتْهُ جَمِيلَةُ فَعَادَ فَكَانَ مَعَهَا فَاَجْنَبَ مِنْهَا ثُمَّ اَنَّهُ لَحِقَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواسحاق، ابراہیم بن اسحاق بن ابراہیم بن عیسیٰ بن مسلمہ بن سلیمان بن عبداللہ بن حنظلہ ابن ابی عامر بن عبد عمرو بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے اپنے والد کے حوالے سے ان کے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت حنظلہ بن ابی عامر نے شادی کی، اور رات کو اپنی دلہن کے ساتھ ہمبستری کی (یہ وہی رات تھی جس کی صبح میں غزوہ احد رونما ہوا تھا) پھر جب انہوں نے نماز فجر ادا کر لی تو دلہن نے ان کو دوبارہ پکڑ لیا، انہوں نے دوبارہ ہمبستری کی، اس کی وجہ سے ان پر غسل فرض ہو چکا تھا، پھر وہ (غسل کئے بغیر ہی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں شریک ہو گئے۔ (غسل نہ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ غسل میں مشغول ہو گیا تو کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی تعمیل میں دیر نہ ہو جائے)

4917- فَاَخْبَرَنِي اَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، قَالَ: قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عِنْدَ قَتْلِ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِي عَامِرٍ بَعْدَ اَنِ الْتَقَى هُوَ وَاَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ حِيْنَ عَلَاهُ شَدَّادُ بْنُ الْاَسْوَدِ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ صَاحِبَكُمْ تُغَسِّلُهُ الْمَلَائِكَةُ، فَسَالُوا صَاحِبَتَهُ، فَقَالَتْ: اِنَّهُ خَرَجَ لَمَّا سَمِعَ الْهَائِعَةَ وَهُوَ جُنُبٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِذٰلِكَ غَسَّلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ یحییٰ بن عباد بن عبداللہ اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت حنظلہ بن ابی عامر رضی اللہ عنہ کی ابوسفیان بن حارث کے ساتھ مڈبھیڑ ہوئی اور شداد بن اسود نے ان کو اپنی تلوار کے ساتھ شہید کر دیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شہادت کے موقع پر فرمایا: تمہارے اس ساتھ کو فرشتوں نے غسل دیا ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کی زوجہ محترمہ سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ جب انہوں نے اعلانِ جہاد سنا تو اس وقت یہ جنبی تھے اور اسی حالت میں یہ جہاد کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی وجہ سے فرشتوں نے اس کو غسل دیا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4918- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ الْغَزَّالُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ حَدَّثَنَا بْنُ الْمُبَارِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا فُرِضَ لِلنَّاسِ فُرِضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ اَلْفَيْ دِرْهَمٍ فَاَتَاهُ حَنْظَلَةُ بِابْنِ اَخٍ لَّهُ فَفُرِضَ لَهُ دُوْنَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَضَّلْتَ هٰذَا الْاَنْصَارِيَّ عَلٰى بْنِ اَخِيْ فَقَالَ نَعَمْ لِاَنِّيْ رَاَيْتُ اَبَاهُ يَوْمَ اُحُدٍ يَسْتَنُّ بِسَيْفِهِ كَمَا يَسْتَنُّ الْجَمَلُ

✧✧ حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب لوگوں میں مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عبداللہ کو دو ہزار درہم دیئے، تو حضرت (طلحہ) اپنے بھتیجے کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے آئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو عبداللہ بن حنظلہ سے کم حصہ دیا۔ تو (حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ) نے کہا: اے امیر المومنین! آپ نے اس انصاری کو میرے بھتیجے سے زیادہ حصہ دیا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔ (واقعی میں نے عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کو اس سے زیادہ حصہ دیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ) میں نے ان کو جنگ احد کے دن اس طرح دوڑ دوڑ کر تلوار چلاتے دیکھا ہے جیسے اونٹ دوڑتا ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ بْنِ زَيْدِ بْنِ كَعْبِ الْخَزْرَجِيِّ

حضرت عمرو بن الجموح بن زید بن کعب الخزرجی رضی اللہ عنہ کے فضائل

وَكَانَ سَيِّدُ قَبِيْلَتِهِ وَكَانَ اَعْرَجَ فَقُتِلَ هُوَ وَابْنُهُ خَلَّادُ بْنُ عَمْرٍو يَوْمَ اُحُدٍ حَمَلَا جَمِيْعًا عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَانْكَشَفَ الْمُشْرِكُوْنَ فَقُتِلَا جَمِيْعًا وَمَعَهُمَا اَبُو اَيْمَنَ مَوْلٰى عَمْرٍو

آپ اپنے قبیلے کے سردار تھے، آپ کے ایک پاؤں میں نقص تھا، یہ اور ان کے بیٹے حضرت خلاد بن عمرو رضی اللہ عنہ جنگ احد میں

شہید ہوئے، ان دونوں نے مل کر مشرکین پر حملہ کیا تھا، اور جواباً مشرکین نے ان پر ہلہ بول دیا چنانچہ یہ دونوں اکٹھے شہید ہوئے اوران کے ہمراہ حضرت عمرو کے آزاد کردہ غلام ابوایمن بھی تھے۔

4919۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُيُوْخِهِ

✧✧ محمد بن عمرو نے اپنے شیوخ سے (عمرو بن جموح کے بارے میں) روایات نقل کی ہیں۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ مَعَاذِ بْنِ النُّعْمَانِ

بْنِ امْرِءِ الْقَيْسِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ الْاَشْهَلِ الْخَزْرَجِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ سَعْدٌ يُكَنّٰى اَبَا عَمْرٍو وَكَانَ لِوَاءُ الْاَوْسِ مَعَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَرُمِيَ فِي اَكْحُلِهِ بِسَهْمٍ فَقُطِعَ وَنُزِفَ وَذٰلِكَ فِي سَنَةِ خَمْسٍ مِّنَ الْهِجْرَةِ

حضرت سعد بن معاذ بن نعمان بن امرئ القیس بن زید بن عبدالاشہل الخزرجی الانصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

حضرت سعد کی کنیت ابوعمرو تھی اور جنگ خندق کے دن قبیلہ اوس کا علم انہی کے پاس تھا، آپ کے بازو پر ایک تیر لگا جس کی وجہ سے ان کے بازو کی ایک رگ کٹ گئی تھی، اور بہت سارا خون بہہ گیا (اس وجہ سے آپ کی شہادت واقع ہوگئی) یہ واقعہ پانچویں سن ہجری کا ہے۔

4920۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُيُوْخِهِ

✧✧ محمد بن عمرو نے اپنے اساتذہ سے اس بارے میں بھی روایات نقل کی ہیں۔

4921۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ شَبُّوَيْهِ الرَّئِيسُ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ قَالَ: الَّذِي رَمٰى سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَّانُ بْنُ قَيْسِ بْنِ الْعَرِقَةِ اَحَدُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، فَلَمَّا اَصَابَهُ قَالَ: خُذْهَا وَاَنَا ابْنُ الْعَرِقَةِ، فَقَالَ سَعْدٌ: عَرَّقَ اللّٰهُ وَجْهَكَ فِي النَّارِ، ثُمَّ عَاشَ سَعْدٌ بَعْدَ مَا اَصَابَهُ سَهْمٌ نَحْوًا مِنْ شَهْرٍ، حَتّٰى حَكَمَ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ بِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعَ اِلَى مَدِينَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْفَجَرَ كَلِمُهُ فَمَاتَ لَيْلًا. فَاَتٰى جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ: مَنْ هٰذَا الَّذِي فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاهْتَزَّ لَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ؟ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى سَعْدٍ فَوَجَدَهُ قَدْ مَاتَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ خندق کے دن جس شخص نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو تیر مارا تھا وہ بنی عامر بن لؤی قبیلے کا شخص "حبان بن قیس بن عرقہ" ہے۔ جب وہ تیر درست نشانے پر مارنے میں کامیاب ہوگیا تو اس نے کہا: اس کو پکڑ اور میں ابن العرقہ ہوں، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواباً فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے جہنم کا عذاب دے۔ اس تیر کے لگنے کے

بعد حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تقریباً ایک مہینہ تک زندہ رہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے بنی قریظہ کے بارے میں فیصلہ کرنے کے بعد وہ مدینہ شریف میں واپس آ گئے، یہاں آ کر ان کے زخم سے خون بہنے لگا حتی کہ آپ رات کے وقت شہید ہو گئے۔ حضرت جبریل امین علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی: یہ کون شخص ہے جس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں اور اس کے لئے عرش معلیٰ بھی جھوم اٹھا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے، تو وہ وفات پا چکے تھے۔

4922۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ عَوْفٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ صَحَّ سَنَدُهُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

✧✧ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات پر عرش ہل گیا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

○ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی ایک سند صحیح بھی موجود ہے۔ (جو کہ درج ذیل ہے)

4923۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ، وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَبُو عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَيَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَعْدٍ وَهُوَ يُدْفَنُ: اِنَّ هٰذَا الْعَبْدَ الصَّالِحَ تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ، وَفُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ

4922–صحيح البخاري كتاب المناقب' باب مناقب سعد بن معاذ رضي الله عنه' حديث3615:صحيح مسلم كتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم' باب من فضائل سعد بن معاذ رضي الله عنه' حديث4616:صحيح ابن حبان كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر استبشار العرش وارتياحه لوفاة سعد بن معاذ' حديث7139:سنن ابن ماجه المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم' فضل سعد بن معاذ' حديث156:الجامع للترمذي' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب مناقب سعد بن معاذ رضي الله عنه' حديث3863:مصنف عبد الرزاق الصنعاني كتاب الجنائز' باب فتنة القبر' حديث6536:سنن سعيد بن منصور كتاب الجهاد' باب جامع الشهادة' حديث2771:مصنف ابن أبي شيبة كتاب الفضائل' ما ذكر في سعد بن معاذ رضي الله عنه' حديث31673:الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم –رمينة' حديث2990:السنن الكبرى للنسائي كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار – سعد بن معاذ سيد الأوس رضي الله عنه' حديث7956:مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث3523:مسند أحمد بن حنبل –ومن مسند بني هاشم' مسند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه' حديث10968:

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت سعد کی تدفین ہو رہی تھی، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نیک آدمی کے لئے عرش ہل گیا اور اس کے لئے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔

4924۔ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اهْتَزَّ لِحُبِّ لِقَاءِ اللّٰهِ الْعَرْشُ يَعْنِي السَّرِيرَ، قَالَ: وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ تَفَسَّخَتْ اَعْوَادُهُ، قَالَ: وَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَبْرِهِ فَاحْتُبِسَ، فَلَمَّا خَرَجَ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا حَبَسَكَ؟ قَالَ: ضُمَّ سَعْدٌ فِي الْقَبْرِ ضَمَّةً فَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يَكْشِفَ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی خوشی میں عرش یعنی وہ تخت (جس پر آپ کے جسم اطہر کو رکھا گیا تھا) جھوما۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی

رَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ

(اس آیت میں بھی عرش کا لفظ استعمال ہوا ہے لیکن اس کا معنی عرش نہیں ہے بلکہ اس سے مراد تخت ہے، اور وہ ہلا اس لئے تھا کہ) اس کے پائے پھولے ہوئے تھے۔ آپ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد کی قبر میں داخل ہوئے اور کچھ دیر بیٹھے رہے، جب آپ باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیر لگانے کی وجہ پوچھی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان پر قبر تنگ ہو رہی تھی میں ان کے لئے وسعت کی دعا کر رہا تھا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4925۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ الْاَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا مَاتَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ صَاحَتْ اُمُّهُ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا يَرْقَاُ دَمْعُكِ، وَيَذْهَبُ حُزْنُكِ، فَاِنَّ ابْنَكِ اَوَّلُ مَنْ ضَحِكَ اللّٰهُ اِلَيْهِ، وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت اسماء بنت یزید بن السکن الانصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ان کی والدہ چیخ چیخ کر رونے لگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرے آنسو خشک ہو جائیں گے اور تیرا غم ختم ہوگا، کیونکہ تیرا بیٹا وہ پہلا شخص ہے جس کی طرف ربّ ذوالجلال مسکرایا ہے اور اس کے لئے عرش ہل گیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4926۔ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَقَدْ كَانَ اَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا بِهِ عَنْهُ فِي الرِّحْلَةِ الْاُولَى فَلَمَّا قَدِمْتُ سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى فَحَدَّثَنِي بِهِ،

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ الْمُنَافِقُونَ: مَا اَخَفَّ جِنَازَتَهُ، وَمَا ذَاكَ اِلَّا لِحُكْمِهِ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَا، وَلٰكِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقین کہنے لگے: اس کا جنازہ کتنا ہلکا ہے، اس نے بنی قریظہ کے خلاف جو فیصلہ کیا تھا اس کی وجہ سے ایسا ہوا۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ فرشتے ان کو اٹھا رہے تھے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4927- اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيُّ، اَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ اللَّيْثِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمْنَا مِنْ سَفَرٍ فَتَلَقَّوْنَا بِذِي الْحُلَيْفَةِ، وَكَانَ غِلْمَانُ الْاَنْصَارِ يَتَلَقَّوْنَ بِهِمْ اِذَا قَدِمُوا، فَلَقُوا اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ فَنَعَوْا اِلَيْهِ امْرَاَتَهُ، فَتَقَنَّعَ يَبْكِي، قَالَتْ: فَقُلْتُ لَهُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَنْتَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَكَ فِي السَّابِقَةِ مَا لَكَ تَبْكِي عَلٰى امْرَاَةٍ؟ فَكَشَفَ عَنْ رَاْسِهِ، فَقَالَ: صَدَقْتِ، لَعَمْرُ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ لَيَحِقُّ لِي اَنْ لَا اَبْكِيَ عَلٰى اَحَدٍ بَعْدَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ، قَالَتْ لَهُ: وَمَا قَالَ لَهُ؟ قَالَ: قَالَ: لَقَدِ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِوَفَاةِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَتْ: وَهُوَ يَسِيرُ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم ایک سفر سے واپس لوٹے تو ذوالحلیفہ کے مقام پر کچھ لوگ ہمارے استقبال کے لئے آئے۔ یہ طریقہ تھا کہ جب قافلے واپس آتے تو انصار کے بچے ان کا استقبال کرتے تھے، وہ حضرت اسید بن حضیر سے ملے اور ان کی بیوی کی وفات کی خبر سنائی، (اپنی بیوی کی وفات کی خبر سن کر) وہ سر ڈھانپ کر رونے لگ گئے، ام المومنین فرماتی ہیں: میں نے ان سے کہا: سبحان اللہ! آپ اصحاب رسول میں سے ہیں، سابقون الاولون میں سے ہیں، بڑی حیرانگی کی بات ہے کہ آپ بیوی کی وفات پر رو رہے ہیں، انہوں نے سر سے کپڑا ہٹایا اور بولے: آپ نے بے شک سچ فرمایا ہے، خدا کی قسم! حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد کسی کی موت پر رونا بنتا نہیں ہے، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے بارے ارشاد بھی موجود ہے۔ ام المومنین نے ان سے پوچھا: کیا فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں؟ تو (حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے) نے کہا: یہ کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات پر عرش بھی ہل گیا۔ ام المومنین فرماتی ہیں: وہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چلا کرتے تھے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4928- اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَبُو مُوسَى، حَدَّثَنِي اَبُو الْمُسَاوِرِ الْفَضْلُ بْنُ مُسَاوِرٍ، حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ، حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ لِجَابِرٍ: فَاِنَّ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ: اهْتَزَّ السَّرِيرُ، فَقَالَ: اِنَّهُ كَانَ بَيْنَ هَذَيْنِ الْحَيَّيْنِ الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ ضَغَائِنُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کا عرش حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات پر ہل گیا۔ ایک شخص نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہا: حضرت براء رضی اللہ عنہ کا موقف تو یہ ہے کہ ''تخت'' ہلا تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اوس اور خزرج دو قبیلوں کے درمیان عداوت چل رہی تھی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ رحمٰن کا عرش، سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات پر ہلا۔ (تو رحمٰن کا عرش تو یہ لکڑی والا تخت نہیں ہے)

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ

وَهُوَ بْنُ نَقْعٍ اَحَدُ بَنِي غَنْمِ بْنِ مَالِكٍ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ شَهِدَ بَدْرًا فَاسْتُشْهِدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کے فضائل

آپ نقع کے بیٹے ہیں، بنی غنم بن مالک میں سے ایک ہیں۔ ان کنیت ابو عبداللہ ہے، جنگ بدر میں شہید ہوئے

4929- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَوْصِلِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيهَا قِرَاءَةً فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَلِكُمُ الْبِرُّ، كَذَلِكُمُ الْبِرُّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا، میں نے وہاں پر قراءۃ کی آواز سنی، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ ملائکہ نے جواب دیا: یہ حارثہ بن نعمان ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیکی کا صلہ یہی ہے، نیکی کا صلہ یہی ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4930- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ جِلَاسٍ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي

حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: انْطَلَقَ حَارِثَةُ بْنُ عَمَّتِي نَظَّارًا يَوْمَ بَدْرٍ وَمَا انْطَلَقَ لِقِتَالٍ، فَاَصَابَهُ سَهْمٌ فَقَتَلَهُ، فَجَاءَ تْ عَمَّتِي اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ابْنِي حَارِثَةُ اِنْ يَكُنْ فِي الْجَنَّةِ اَصْبِرْ وَاَحْتَسِبْ، وَاِلَّا فَتَرَى مَا اَصْنَعُ، فَقَالَ: يَا اُمَّ حَارِثَةَ، اِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ، وَاِنَّ حَارِثَةَ فِي الْفِرْدَوْسِ الْاَعْلٰى

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ الَّتِي رَوَاهَا ثَابِتٌ اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى رِوَايَةِ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ مُخْتَصَرًا

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میری پھوپھی کا بیٹا حضرت حارثہ جنگ بدر کے دن تیروں کی دیکھ بھال کے لئے ساتھ گیا تھا، جہاد کے لئے نہیں گئے تھے۔ ایک تیر آ کر ان کو لگا اور وہ شہید ہو گئے، ان کی پھوپھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئی اور کہنے لگی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا بیٹا حارثہ اگر جنت میں ہے تو میں ثواب کی امید بھی رکھتی ہوں اور صبر بھی کرتی ہوں ورنہ آپ دیکھ لیں گے جو میں کروں گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام حارثہ! بے شک جنتیں تو بہت ساری ہیں اور حارثہ ان میں سب سے اعلیٰ جنت میں ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا جس کے ساتھ ثابت نے نقل کیا ہے۔ تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے حمید کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ مختصر حدیث نقل کی ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ

قُتِلَ بِمُؤْتَةَ شَهِيْدًا فِي سَنَةِ ثَمَانٍ مِّنَ الْهِجْرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت جعفر ابن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم رضی اللہ عنہ کے فضائل۔

آپ آٹھویں سن ہجری میں جنگ موتہ میں شہید ہوئے۔

4931۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ضَرَبَ جَعْفَرَ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَجُلٌ مِنَ الرُّومِ فَقَطَعَهُ بِنِصْفَيْنِ، فَوَقَعَ اِحْدٰى نِصْفَيْهِ فِي كَرْمٍ فَوُجِدَ فِي نِصْفِهِ ثَلَاثُونَ اَوْ بِضْعٌ وَثَلَاثُونَ جُرْحًا، وَهَاجَرَ اِلٰى اَرْضِ الْحَبَشَةِ فِي الْهِجْرَةِ الثَّانِيَةِ وَمَعَهُ امْرَاَتُهُ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، فَلَمْ يَزَلْ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ حَتّٰى هَاجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِينَةِ، ثُمَّ هَاجَرَ اِلَيْهِ وَهُوَ بِخَيْبَرَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا اَدْرِي بِاَيِّهِمَا اَفْرَحُ، بِفَتْحِ خَيْبَرَ اَمْ بِقُدُومِ جَعْفَرٍ، قَالَ: وَكَانَ جَعْفَرٌ يُكْنٰى اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جعفر بن ابی

طالب رضی اللہ عنہ کو ایک رومی شخص نے ضرب لگائی اور آپ کو دو حصوں میں کاٹ ڈالا، ان کے جسم کا ایک حصہ انگور کی ایک بیل سے ملا، آپ کے اس نصف حصے پر تیس سے زیادہ زخم لگے ہوئے تھے، آپ نے دوسرے مرحلے پر حبشہ کی جانب ہجرت کی، اس وقت ان کے ہمراہ ان کی زوجہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بھی تھیں، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ کی جانب ہجرت کرنے تک حبشہ میں ہی رہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے بعد انہوں نے غزوہ خیبر کے موقع پر مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کی، (ان کی ہجرت پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ فتح خیبر کی مجھے زیادہ خوشی ہوئی ہے یا حضرت جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ عنہما کی ہجرت کی۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔

4932۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَادٍ الْاَشْعَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ عِبَادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي الَّذِيْ كَانَ اَرْضَعَنِي مِنْ بَنِي مُرَّةَ قَالَ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ مُؤْتَةَ نَزَلَ عَنْ فَرَسٍ لَهٗ فَعَرْقَبَهَا ثُمَّ مَضٰى فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ

✦✦ یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن الزبیر اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: بنی مرہ میں سے جس شخص نے مجھے دودھ پلوایا تھا اس نے مجھے بتایا کہ گویا کہ میں حضرت جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو جنگ موتہ میں دیکھ رہا ہوں، وہ اپنے گھوڑے سے نیچے اترے، اس کی کونچیں کاٹیں اور جہاد میں کود گئے آپ لڑتے رہے حتی کہ شہید ہو گئے۔

4933۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ الْبَارِحَةَ فَنَظَرْتُ فِيْهَا فَاِذَا جَعْفَرٌ يَطِيْرُ مَعَ الْمَلَائِكَةِ، وَاِذَا حَمْزَةُ مُتَّكِءٌ عَلٰى سَرِيْرٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں گزشتہ رات جنت میں گیا، میں نے اس میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو ملائکہ کے ہمراہ اڑتے ہوئے دیکھا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو میں نے دیکھا کہ وہ اپنے تخت پر ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4934۔ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ خَالِدٍ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا احْتَذَى النِّعَالَ وَلَا انْتَعَلَ وَلَا رَكِبَ الْمَطَايَا وَلَا رَكِبَ الْكُوْرَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلَ مِنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے بہتر نہ تو کسی نے (خوبصورت) جوتے پہنے ہیں اور نہ ان سے بہتر سواری کی ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4935- حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَدِينِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَاَيْتُ جَعْفَرَ بْنَ اَبِي طَالِبٍ مَلَكًا يَطِيرُ مَعَ الْمَلَائِكَةِ بِجَنَاحَيْنِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے حضرت جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دو پروں کی مدد سے فرشتوں کے ہمراہ اڑتے دیکھا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4936- اَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى النَّلَوِيُّ ابْنُ اَخِي طَاهِرٍ، حَدَّثَنَا جَدِّي، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ السِّجْزِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: لَمَّا اُتِيَ نَعْيُ جَعْفَرٍ عَرَفْنَا فِي وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُزْنَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب حضرت جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر پہنچی تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر غم کے آثار دیکھے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4937- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ الْوَلِيدِ، بَيَّاعُ السَّابِرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَاَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَرِيبَةٌ مِنْهُ اِذْ رَدَّ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَسْمَاءُ، هٰذَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ مَعَ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَاِسْرَافِيلَ سَلَّمُوا عَلَيْنَا فَرُدِّي عَلَيْهِمُ السَّلَامَ، وَقَدْ اَخْبَرَنِي اَنَّهُ لَقِيَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ مَمَرِّهِ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ، فَقَالَ: لَقِيتُ الْمُشْرِكِينَ فَاُصِبْتُ فِي جَسَدِي مِنْ مَقَادِيمِي ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ بَيْنَ رَمْيَةٍ وَطَعْنَةٍ وَضَرْبَةٍ، ثُمَّ اَخَذْتُ اللِّوَاءَ بِيَدِي الْيُمْنٰى فَقُطِعَتْ، ثُمَّ اَخَذْتُ بِيَدِي الْيُسْرٰى فَقُطِعَتْ، فَعَوَّضَنِي اللّٰهُ مِنْ يَدَيَّ جَنَاحَيْنِ اَطِيرُ بِهِمَا

مَعَ جِبْرِيْلَ وَمِيكَائِيلَ اَنْزِلُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتُ، وَآكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا مَا شِئْتُ، فَقَالَتْ اَسْمَاءُ : هَنِيئًا لِجَعْفَرٍ مَا رَزَقَهُ اللّٰهُ مِنَ الْخَيْرِ، وَلٰكِنْ اَخَافُ اَنْ لاَ يُصَدِّقُ النَّاسُ، فَاصْعَدِ الْمِنبَرَ فَاَخْبِرْ بِهٖ. فَصَعِدَ الْمِنبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ جَعْفَرًا مَعَ جِبْرِيْلَ وَمِيكَائِيلَ لَهُ جَنَاحَانِ عَوَّضَهُ اللّٰهُ مِنْ يَدَيْهِ سَلَّمَ عَلَيَّ، ثُمَّ اَخْبَرَهُمْ كَيْفَ كَانَ اَمْرُهُ حَيْثُ لَقِيَ الْمُشْرِكِينَ، فَاسْتَبَانَ لِلنَّاسِ بَعْدَ الْيَوْمِ الَّذِي اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ جَعْفَرًا لَقِيَهُمْ، فَلِذٰلِكَ سُمِّيَ الطَّيَّارُ فِي الْجَنَّةِ

✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے، حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل قریب بیٹھی ہوئی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا: پھر فرمایا: اے اسماء! یہ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام اور حضرت اسرافیل علیہ السلام کے ہمراہ ہمیں سلام کہہ رہے ہیں، تم (بھی) ان کے سلام کا جواب دو، اور انہوں نے مجھے یہ بھی بتایا ہے کہ ان کی فلاں دن مشرکین سے مڈبھیڑ ہوگئی تھی، اور یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرنے سے تین یا چار دن پہلے کی ہے۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں مشرکین سے لڑا، میرے جسم کے صرف اگلی جانب تلواروں، نیزوں اور تیروں کے ۷۳ زخم تھے، پھر میں نے جھنڈا اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑ لیا، میرا یہ ہاتھ کٹ گیا، پھر میں نے بائیں ہاتھ میں پکڑ لیا، یہ ہاتھ بھی کٹ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے ان دونوں ہاتھوں کے بدلے دو "پر" عطا فرمائے ہیں، ان کی مدد سے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام کے ہمراہ اڑتا ہوں، جنت میں جہاں چاہوں چلا جاتا ہوں، اور جہاں سے دل چاہے جنت کی نعمتیں کھاتا ہوں۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے حضرت جعفر کو جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان کو مبارک ہوں، لیکن (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ اپنی زبان مبارک سے لوگوں نہیں بتائیں گے) مجھے خدشہ ہے کہ لوگ یہ بات تسلیم نہیں کریں گے۔ اس لئے آپ منبر پر جلوہ گر ہو کر لوگوں کو بتا دیجئے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر چڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرنے کے بعد فرمایا: اے لوگو! حضرت جعفر رضی اللہ عنہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام کے ہمراہ ہیں، ان کے دو پر ہیں، جو کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے دونوں ہاتھوں کے بدلے میں دیئے ہیں انہوں نے مجھے سلام کہا ہے۔ پھر اس کے بعد مشرکین کے ساتھ جنگ کا پورا واقعہ سنایا۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتانے کے بعد لوگوں پر یہ بات واضح ہوئی کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی ہے۔ اسی وجہ سے ان کو "طیار" کہا جاتا ہے۔ (یعنی جنت میں اڑنے والے)

4938- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سِنِينَ، حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ عَمَّارِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا مَعَنِ ابْنِ زَائِدَةَ الْاَسَدِيُّ الْكُوفِيُّ قَائِدُ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَاَيْتُ كَاَنِّي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ لِجَعْفَرٍ دَرَجَةً فَوْقَ دَرَجَةِ زَيْدٍ، فَقُلْتُ: مَا كُنْتُ اَظُنُّ اَنَّ زَيْدًا يَدُونُ اَحَدًا، فَقِيلَ لِي: يَا مُحَمَّدُ، تَدْرِي بِمَا رُفِعَتْ دَرَجَةُ جَعْفَرٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: لاَ، قِيلَ: لِقَرَابَةِ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے (خواب میں) دیکھا جیسا کہ میں جنت میں داخل ہوا، میں نے وہاں جعفر رضی اللہ عنہ کا مقام، زید رضی اللہ عنہ کے مقام سے بھی بلند دیکھا، میں نے کہا: میرا تو خیال تھا کہ زید کا مرتبہ کسی سے کم نہیں ہوگا، تو مجھے بتایا گیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ جانتے ہیں کہ جعفر رضی اللہ عنہ کا مقام کس وجہ سے اونچا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ تو مجھے بتایا گیا کہ آپ کے ساتھ رشتہ داری کی وجہ سے۔ (سبحان اللہ)

✧✧ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4939- اَخْبَرَنِی اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ نَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فِي قِصَّةِ بِنْتِ حَمْزَةَ، قَالَ: فَقَالَ جَعْفَرٌ: اَنَا اَحَقُّ بِهَا، اِنَّ خَالَتَهَا عِنْدِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا اَنْتَ يَا جَعْفَرُ فَاَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي، وَاَنْتَ مِنْ شَجَرَتِي الَّتِي اَنَا مِنْهَا، قَالَ: قَدْ رَضِيتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِذٰلِكَ، وَاَمَّا الْجَارِيَةُ فَاَقْضِي بِهَا لِجَعْفَرٍ، فَاِنَّ خَالَتَهَا عِنْدَهُ، وَاِنَّمَا الْخَالَةُ اُمٌّ، فَكَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يَقُولُ: مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ عَلٰى وَجْهٍ اَحَبَّ اِلَيَّ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کے بارے میں مروی ہے کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس (کی کفالت) کا زیادہ مستحق ہوں کیونکہ اس کی خالہ بھی میرے پاس ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جعفر رضی اللہ عنہ! تم صورت وسیرت میں بالکل میرے جیسے ہو، اور تم بھی اسی درخت سے ہو جس سے میں ہوں (یعنی تیرا اور میرا شجرہ نسب بھی ایک ہی ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس پر راضی ہوں، آپ اس بچی کا جعفر رضی اللہ عنہ کے حق میں فیصلہ فرما دیجئے کیونکہ اس کی خالہ ان کے پاس ہے۔ اور خالہ ماں ہی (کی طرح) ہوتی ہے۔ تو حضرت ابوہریرہ رحمۃ اللہ علیہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو یہ کہا کہ "صورت اور سیرت میں تم بالکل میرے جیسے ہو" اس پر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے چہرے پر جو خوشی کے آثار نظر آئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مجھے انہی کے چہرے پر سب سے زیادہ اچھے لگے۔

✧✧ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4940- اَخْبَرَنِي مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي الْعَوَّامِ الرِّيَاحِيُّ، حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ الْيَمَامِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَحْنُ بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَادَةُ اَهْلِ الْجَنَّةِ: اَنَا وَعَلِيٌّ، وَجَعْفَرٌ، وَحَمْزَةُ، وَالْحَسَنُ، وَالْحُسَيْنُ، وَالْمَهْدِيُّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم بنی عبدالمطلب جنتی لوگوں کے سردار ہیں۔ میں، علی، جعفر، حمزہ، حسن، حسین اور مہدی (رضی اللہ عنہم)

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4941۔ اَخْبَرَنِی عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عِیسَی السَّبِیعِیُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ الْحَاکِمِ الْحِیرِیُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَیْنِ الْعُرَنِیُّ، حَدَّثَنَا اَجْلَحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ خَیْبَرَ قَدِمَ جَعْفَرٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ الْحَبَشَةِ تَلَقَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَ جَبْهَتَهُ، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا اَدْرِی بِاَیِّهِمَا اَنَا اَفْرَحُ بِفَتْحِ خَیْبَرَ، اَمْ بِقُدُومِ جَعْفَرٍ اَرْسَلَهُ اِسْمَاعِیلُ بْنُ اَبِی خَالِدٍ، وَزَکَرِیَّا بْنُ اَبِی زَائِدَةَ، فِیمَا حَدَّثَنَاهُ عَلِیُّ بْنُ عِیسَی الْحِیرِیُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ اَبِی طَالِبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنِ ابْنِ اَبِی خَالِدٍ، وَزَکَرِیَّا، عَنِ الشَّعْبِیِّ، قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَیْبَرَ فَذَکَرَ الْحَدِیثَ

هٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحٌ، اِنَّمَا ظَهَرَ بِمِثْلِ هٰذَا الْاِسْنَادِ الصَّحِیحِ مُرْسَلًا، وَقَدْ وَصَلَهُ اَجْلَحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

حدثناه علی بن عیسی الحیری، ثنا ابراهیم بن ابی طالب، ثنا ابن ابی عمر، ثنا سفیان، عن ابن ابی خالد وزکریا، عن الشعبی قال قدم رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم من خیبر فذکر الحدیث

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خیبر سے واپس تشریف لائے تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ حبشہ سے واپس آئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا استقبال کیا، ان کے چہرے کا بوسہ لیا، پھر فرمایا: خدا کی قسم! میں نہیں جانتا کہ فتح خیبر کی مجھے زیادہ خوشی ہوئی ہے یا جعفر رضی اللہ عنہ کے آنے کی۔

❀❀ اسی حدیث کو درج ذیل سند کے ہمراہ اسماعیل بن ابی خالد اور زکریا بن ابی زائدہ نے مرسلاً روایت کیا ہے۔ وہ روایت یوں ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے، اور اس طرح کی اسناد مرسل حالت میں صحیح ثابت ہو چکی ہے۔ تاہم اجلح بن عبداللہ نے اس کو موصول کیا ہے۔

4942۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا هِلَالٌ الْمَسْعُودِیُّ، عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِی بُرْدَةَ، عَنْ اَبِی مُوسَی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقِیَ عُمَرُ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَیْسٍ، فَقَالَ: اَنْتُمْ نِعْمَ الْقَوْمِ، لَوْلَا اَنَّکُمْ سَبَقْتُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ اَفْضَلُ مِنْکُمْ، کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَحْمِلُ رَاجِلَکُمْ وَیُعَلِّمُ جَاهِلَکُمْ، فَفَرَرْنَا بِدِینِنَا، فَقَالَتْ: لَسْتُ بِرَاجِعَةٍ حَتّٰی اَدْخُلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلْتُ عَلَیْهِ، فَقَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّی لَقِیتُ عُمَرَ فَقَالَ کَذَا وَکَذَا، فَقَالَ: بَلٰی، لَکُمْ هِجْرَتَانِ: هِجْرَتُکُمْ اِلَی الْحَبَشَةِ، وَهِجْرَتُکُمْ اِلَی الْمَدِینَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے ملے، اور کہا: تم بہت اچھے لوگ ہو، اگر تم نے ہجرت ہم سے پہلے نہ کی ہوتی تو ہم لوگ تم سے بہتر ہوتے۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ہوتے تھے، تمہارے پیدل لوگوں کو سواری پر بٹھاتے اور ان پڑھوں کو تعلیم دیتے تھے، اس طرح ہم نے اپنے دین کو مضبوط کر لیا۔ انہوں نے جواباً فرمایا: میں اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائے بغیر واپس نہیں لوٹوں گی، پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات اور ان سے گفتگو کی مکمل تفصیل کہہ سنائی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیوں نہیں، تم نے دو ہجرتیں کی ہیں ایک ہجرت حبشہ کی طرف اور دوسری مدینہ منورہ کی طرف۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4943- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَرَّ بِي جَعْفَرٌ اللَّيْلَةَ فِي مَلَأٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، وَهُوَ مُخَضَّبُ الْجَنَاحَيْنِ بِالدَّمِ اَبْيَضُ الْفُؤَادِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گزشتہ رات حضرت جعفر فرشتوں کے ہمراہ میرے پاس سے گزرے ان کے دونوں پروں خون کے سرخ رنگ سے رنگے ہوئے تھے اور دل سفید تھا۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4944- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّبِيعِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَاكِمِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبَانٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُوَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا بِمُؤْتَةَ مَعَ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فَوَجَدْنَاهُ فِي الْقَتْلٰى فَوَجَدْنَا بِهِ بِضْعًا وَّسَبْعِينَ جِرَاحَةً

✦✦ حضرت (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم جنگ موتہ میں حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تھے۔ (جنگ کے بعد ان کو ڈھونڈا گیا تو ان کا جسم) شہداء میں ملا، اور ان کے جسم پر ستر سے زیادہ زخم تھے۔

4945- اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ بْنِ سَالِمٍ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَاَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَرِيبَةٌ مِنْهُ اِذْ رَدَّ السَّلَامَ فَاَشَارَ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَسْمَاءُ، هٰذَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ مَعَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَمِيكَائِيلَ مَرُّوا فَسَلَّمُوا عَلَيْنَا فَرُدِّي عَلَيْهِمُ السَّلَامَ، وَقَدْ اَخْبَرَنِي اَنَّهُ لَقِيَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ مَمَرِّهِ عَلٰى رَسُولِ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بثلاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ، فَقَالَ: لَقِيتُ الْمُشْرِكِينَ فَاُصِبْتُ فِي جَسَدِي مِنْ مَقَادِيمِي ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ بَيْنَ طَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ فَاَخَذْتُ اللِّوَاءَ بِيَدِي الْيُمْنَى فَقُطِعَتْ، ثُمَّ اَخَذْتُهُ بِيَدِي الْيُسْرَى فَقُطِعَتْ، فَعَوَّضَنِي اللّٰهُ مِنْ يَدِي جَنَاحَيْنِ اَطِيرُ بِهِمَا فِي الْجَنَّةِ مَعَ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا، فَآكُلُ مِنْ ثِمَارِهَا مَا شِئْتُ، فَقَالَتْ اَسْمَاءُ: هَنِيئًا لِجَعْفَرٍ مَا رَزَقَهُ اللّٰهُ مِنَ الْخَيْرِ، قَالَ: ثُمَّ صَعِدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ، فَاَخْبَرَ بِهِ النَّاسَ، قَالَ: فَاسْتَبَانَ لِلنَّاسِ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا اَخْبَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُمِّيَ جَعْفَرٌ الطَّيَّارُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے بالکل قریب بیٹھی ہوئی تھیں، حضور ﷺ نے ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا: اے اسماء! یہ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے جو کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام کے ہمراہ جا رہے تھے انہوں ہمیں سلام کہا ہے، اس لئے ان کے سلام کا جواب دو، اور یہاں سے گزرنے کے تین یا چار دن پہلے کی مشرکین کے ساتھ جنگ کی صورت حال بھی مجھے بتائی ہے، (جعفر رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ) میری مشرکین کے ساتھ مڈبھیڑ ہوگئی میرے جسم کی اگلی جانب تلواروں، نیزوں اور تیروں کے ستر سے زیادہ زخم لگے ہیں۔ میں نے اپنے دائیں ہاتھ میں علم بلند کیا ہوا تھا، میرا یہ ہاتھ کٹ گیا، پھر میں نے بائیں ہاتھ میں علم اٹھا لیا، پھر یہ ہاتھ بھی کٹ گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے میرے ان دونوں ہاتھوں کے بدلے دو پر عطا فرمائے ہیں، میں ان کی مدد سے جنت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام کے ہمراہ جہاں چاہوں اڑ کر چلا جاتا ہوں اور جہاں سے چاہوں، جنت کے پھل کھاتا ہوں۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں وہ ان کو مبارک ہوں، پھر رسول اللہ ﷺ نے منبر شریف پر رونق افروز ہو کر لوگوں کو بھی اس بات کی اطلاع عطا فرمائی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے بیان کر دینے کے بعد لوگوں کو اس بات کا پتا چلا۔ اسی وجہ سے ان کو جعفر ''طیار'' (اڑنے والے'' کہا جاتا ہے۔

4945 اَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَعْفَرٍ يَوْمَ بَدْرٍ بِسَهْمِهِ وَاَجْرِهِ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے لئے جنگ بدر کا حصہ بھی رکھا تھا اور بدر میں شرکت کا ثواب بھی عطا فرمایا تھا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ زَيْدِ الْحِبِّ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ شَرَاحِيلَ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى

حب رسول اللہ ﷺ حضرت زید بن حارثہ بن شراحیل بن عبدالعزی رضی اللہ عنہ کے فضائل

حِبُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَرَهُ بَنُو الْقَيْنِ فَاشْتَرَتْهُ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ بِاَرْبَعِ مِائَةِ دِرْهَمٍ

فَلَمَّا تَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَبَتْهُ لَهُ

حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے حضرت زید رضی اللہ عنہ) کو قبیلہ بنی القین نے قیدی بنالیا تھا، حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا نے ان کو چارسو دراہم کے بدلے خریدلیا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی شادی ہوئی تو انہوں نے یہ غلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا۔

4946۔ حَدَّثَنِي اَبُوْ زُرْعَةَ اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الصُّوفِيُّ بِالرَّيِّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَصْرِ بْنِ هِلَالٍ الدِّمَشْقِيُّ بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِي عِقَالِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ شَرَاحِيلَ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ امْرِءِ الْقَيْسِ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ وَدِّ بْنِ عَوْنِ بْنِ كِنَانَةَ، حَدَّثَنِي عَمِّي زَيْدُ بْنُ اَبِي عِقَالِ بْنِ زَيْدٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَانَ حَارِثَةُ بْنُ شَرَاحِيلَ تَزَوَّجَ امْرَاَةً فِي طَيِّءٍ مِنْ نَبْهَانَ فَاَوْلَدَهَا: جَبَلَةَ، وَاَسْمَاءَ، وَزَيْدًا، فَتُوُفِّيَتْ وَاَخْلَفَتْ اَوْلَادَهَا فِي حِجْرِ جَدِّهِمْ لِاَبِيهِمْ، وَاَرَادَ حَارِثَةُ حَمْلَهُمْ، فَاَتَى جَدَّهُمْ، فَقَالَ: مَا عِنْدَنَا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُمْ، فَتَرَاضَوْا اِلَى اَنْ حَمَلَ جَبَلَةَ وَاَسْمَاءَ، وَخَلَّفَ زَيْدًا، وَجَاءَتْ خَيْلٌ مِنْ تِهَامَةَ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ فَاَغَارَتْ عَلَى طَيِّءٍ، فَسَبَتْ زَيْدًا فَصَيَّرُوهُ اِلَى سُوقِ عُكَاظٍ، فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُبْعَثَ، فَقَالَ لِخَدِيجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: يَا خَدِيجَةُ، رَاَيْتُ فِي السُّوقِ غُلَامًا مِنْ صِفَتِهِ كَيْتَ وَكَيْتَ، يَصِفُ عَقْلًا وَاَدَبًا وَجَمَالًا لَوْ اَنَّ لِي مَالًا لَاشْتَرَيْتُهُ، فَاَمَرَتْ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلٍ فَاشْتَرَاهُ مِنْ مَالِهَا، فَقَالَ: يَا خَدِيجَةُ، هَبِي لِي هٰذَا الْغُلَامَ بِطِيبٍ مِنْ نَفْسِكِ، فَقَالَتْ: يَا مُحَمَّدُ، اَرَى غُلَامًا وَضِيئًا وَاَخَافُ اَنْ تَبِيعَهُ اَوْ تَهَبَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مُوَفَّقَةُ، مَا اَرَدْتُ اِلَّا لِاَتَبَنَّاهُ، فَقَالَتْ: نَعَمْ، يَا مُحَمَّدُ فَرَبَّاهُ وَتَبَنَّاهُ، فَكَانَ يُقَالُ لَهُ: زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْحَيِّ فَنَظَرَ اِلَى زَيْدٍ فَعَرَفَهُ، فَقَالَ: اَنْتَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، قَالَ: لَا، اَنَا زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: لَا، بَلْ اَنْتَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مِنْ صِفَةِ اَبِيكَ وَعُمُومَتِكَ وَاَخْوَالِكَ كَيْتَ وَكَيْتَ، قَدْ اَتْعَبُوا الْاَبْدَانَ وَاَنْفَقُوا الْاَمْوَالَ فِي سَبِيلِكَ، فَقَالَ زَيْدٌ:

اَحِنُّ اِلَى قَوْمِي وَاِنْ كُنْتُ نَائِيًا فَاِنِّي قَطِينُ الْبَيْتِ عِنْدَ الْمَشَاعِرِ وَكُفُّوا مِنَ الْوَجْهِ الَّذِي قَدْ شَجَاكُمْ وَلَا تَعْمَلُوا فِي الْاَرْضِ فِعْلَ الْاَبَاعِرِ فَاِنِّي بِحَمْدِ اللّٰهِ فِي خَيْرِ اُسْرَةٍ خِيَارُ مَعْدٍ كَابِرًا بَعْدَ كَابِرِ فَقَالَ حَارِثَةُ لَمَّا وَصَلَ اِلَيْهِ:

بَكَيْتُ عَلَى زَيْدٍ وَلَمْ اَدْرِ مَا فَعَلَ اَحَيٌّ فَيُرْجَى اَمْ اَتَى دُونَهُ الْاَجَلُ فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِي وَاِنِّي لَسَائِلٌ اَغَالَكَ سَهْلُ الْاَرْضِ اَمْ غَالَكَ الْجَبَلُ فَيَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ لَكَ الدَّهْرُ رَجْعَةٌ فَحَسْبِي مِنَ الدُّنْيَا رُجُوعُكَ لِي بَجَلُ تُذَكِّرُنِيهِ الشَّمْسُ عِنْدَ طُلُوعِهَا وَيَعْرِضُ لِي ذِكْرَاهُ اِذْ عَسْعَسَ الطَّفَلُ وَاِذْ هَبَّتِ الْاَرْوَاحُ هَيَّجْنَ ذِكْرَهُ فَيَا طُولَ اَحْزَانِي عَلَيْهِ وَيَا وَجَلُ سَاُعْمِلُ نَصَّ الْعِيسِ فِي الْاَرْضِ جَاهِدًا وَلَا اَسَامُ التَّطْوَافَ اَوْ تَسَامُ الْاِبِلُ فَيَاتِي اَوْ تَاتِي عَلَيَّ مَنِيَّتِي وَكُلُّ امْرِءٍ فَانٍ وَاِنْ غَرَّهُ الْاَمَلُ فَقَدِمَ حَارِثَةُ بْنُ شَرَاحِيلَ اِلَى مَكَّةَ فِي اِخْوَتِهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فِنَاءِ الْكَعْبَةِ فِي نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فِيهِمْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، فَلَمَّا نَظَرُوا اِلَى زَيْدٍ عَرَفُوهُ وَعَرَفَهُمْ

وَلَمْ يَقُمْ اِلَيْهِمْ اِجْلالا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا لَهُ: يَا زَيْدُ، فَلَمْ يُجِبْهُمْ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هَؤُلاءِ يَا زَيْدُ؟ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا اَبِي، وَهٰذَا عَمِّي، وَهٰذَا اَخِي، وَهَؤُلاءِ عَشِيرَتِي، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ فَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ يَا زَيْدُ، فَقَامَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَسَلَّمُوا عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالُوا لَهُ: امْضِ مَعَنَا يَا زَيْدُ، فَقَالَ: مَا اُرِيدُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَلا وَلا غَيْرِهِ اَحَدًا، فَقَالُوا: يَا مُحَمَّدُ، اِنَّا مُعْطُوكَ بِهٰذَا الْغُلامِ دِيَاتٍ، فَسَمِّ مَا شِئْتَ فَاِنَّا حَامِلُوهُ اِلَيْكَ، فَقَالَ: اَسْاَلُكُمْ اَنْ تَشْهَدُوا اَنَّ لا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنِّي خَاتَمُ اَنْبِيَائِهِ وَرُسُلِهِ وَاُرْسِلُهُ مَعَكُمْ، فَتَابُوا وَتَلَكَّئُوا وَتَلَجْلَجُوا، فَقَالُوا: تَقْبَلُ مِنَّا مَا عَرَضْنَا عَلَيْكَ مِنَ الدَّنَانِيرِ، فَقَالَ لَهُمْ: هَا هُنَا خَصْلَةٌ غَيْرُ هَذِهِ قَدْ جَعَلْتُ الْاَمْرَ اِلَيْهِ، فَاِنْ شَاءَ فَلْيَقُمْ، وَاِنْ شَاءَ فَلْيَدْخُلْ، قَالُوا: مَا بَقِيَ شَيْءٌ؟ قَالُوا: يَا زَيْدُ، قَدْ اَذِنَ لَكَ الْاٰنَ مُحَمَّدٌ فَانْطَلِقْ مَعَنَا، قَالَ: هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ مَا اُرِيدُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَلا وَلا اُوْثِرُ عَلَيْهِ وَالِدًا وَلا وَلَدًا، فَاَدَارُوهُ وَاَلاصُوهُ وَاسْتَعْطَفُوهُ وَاَخْبَرُوهُ مِنْ وَرَائِهِ مِنْ وُجْدِهِمْ، فَاَبَى وَحَلَفَ اَنْ لا يَلْحَقَهُمْ، قَالَ حَارِثَةُ: اَمَّا اَنَا فَاُوَاسِيكَ بِنَفْسِي اَنَا اَشْهَدُ اَنَّ لا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، وَاَبَى الْبَاقُونَ

✧✧ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حارثہ بن شراحیل نے بنی نبہان کی ایک خاتون سے شادی کی، ان میں سے جبلہ، اسماء اور زید پیدا ہوئے، پھر وہ خاتون فوت ہوگئیں، اور انہوں نے اپنی یہ اولاد ان کے دادا کی پرورش میں چھوڑی تھی، جبکہ حارثہ کی خواہش تھی کہ ان کے بچے انہی کی پرورش میں رہیں، چنانچہ وہ ان کے دادا کے پاس آئے (اور مدعا بیان کیا) انہوں نے کہا: ہمارے پاس جو کچھ ہے، وہ ان کے لئے بہتر ہے (یعنی ہمارے پاس ان کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی) پھر یہ لوگ اس بات پر رضامند ہو گئے (کہ جبلہ اور اسماء کو ان کے والد حارثہ لے جائیں گے اور زید اپنے دادا کے پاس رہیں گے) چنانچہ فیصلہ کے مطابق جبلہ اور اسماء کو ان کے والد لے گئے اور زید اپنے دادا کے پاس رہ گئے۔ پھر تہامہ کی طرف سے بنی فزارہ میں سے ایک قبیلہ وہاں آیا، انہوں نے قبیلہ ''طی'' پر حملہ کر دیا، اس میں حضرت زید بھی قیدی ہوئے، وہ لوگ ان کو عکاظ بازار میں لے آئے، نبی اکرم ﷺ نے ان کو دیکھ لیا (یہ حضور ﷺ کے اعلان نبوت سے پہلے کی بات ہے) آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے خدیجہ! میں نے بازار میں ایک غلام دیکھا ہے پھر آپ علیہ السلام نے ان کے حسن و جمال، اس کی عقل و تمیز کی صفات بیان فرمائیں، اور فرمایا: اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں یہ غلام خرید لیتا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ورقہ بن نوفل کو حکم دیا، انہوں نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مال سے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو خرید لیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے خدیجہ رضی اللہ عنہا! تم اپنی خوشدلی کے ساتھ یہ غلام مجھے تحفہ دے دو، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ یہ غلام بہت حسین و جمیل ہے مجھے خدشہ ہے کہ آپ اس کو آگے بیچ دیں گے یا کسی کو تحفہ دے دیں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں نہیں۔ میں تو اس کو اپنا بیٹا بنانا چاہتا ہوں، ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حامی بھر لی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کی پرورش کی اور ان کو اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا۔ اس وجہ سے ان کو زید بن محمد کہا جانے لگا۔ بعد میں ان کے علاقے سے ایک آدمی وہاں پر آیا، اس نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو پہچان لیا، وہ بولا: کیا تم

زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں، بلکہ میں زید بن محمد ہوں۔ اس آدمی نے کہا: نہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ تم زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ہو پھر اس نے ان کے والد کی، ان کے چچاؤں اور ماموؤں کی حالت بیان کی اور بتایا کہ انہوں نے تجھے ڈھونڈنے میں بہت مال خرچ کر ڈالا اور بے چارے تمہیں ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک گئے ہیں، تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواب میں درج ذیل اشعار پڑھے

اَحِنُّ اِلٰی قَوْمِی وَاِنْ کُنْتُ نَائِیًا ... فَاِنِّی قَطِینُ الْبَیْتِ عِنْدَ الْمَشَاعِرِ

وَکُفُّوا مِنَ الْوَجْهِ الَّذِی قَدْ شَجَاکُمْ ... وَلَا تَعْمَلُوا فِی الْاَرْضِ فِعْلَ الْاَبَاعِرِ

فَاِنِّی بِحَمْدِ اللّٰهِ فِی خَیْرِ اُسْرَةٍ ... خِیَارَ مَعْدٍ کَابِرًا بَعْدَ کَابِرِ

○ میں اگرچہ اپنی قوم سے دور ہوں لیکن پھر بھی ان سے محبت رکھتا ہوں، اور حج کے موسم میں، میں اس گھرانے کا خدمت گزار ہوتا ہوں۔

○ اور تم اس شخص سے بچ کر رہو جس نے تمہیں زخمی کیا ہے اور زمین میں جانوروں جیسے اعمال مت سیکھو۔

○ کیونکہ اللہ کے فضل سے میں سب سے افضل خاندان میں موجود ہوں جو کہ پشت در پشت سردار چلے آ رہے ہیں۔

پھر جب وہ آدمی حارثہ کے پاس پہنچا (زید کے مل جانے کی خبر سنائی تو حضرت حارثہ نے درج ذیل اشعار کہے

بَکَیْتُ عَلٰی زَیْدٍ وَلَمْ اَدْرِ مَا فَعَل ... أَغَالَكَ سَهْلُ الْاَرْضِ لَمْ غَالَكَ الْجَبَلْ

فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِی وَاِنِّی لَسَائِل ... أَغَالَكَ سَهْلُ الْاَرْضِ اَمْ غَالَكَ الْجَبَلْ

فَیَا لَیْتَ شِعْرِی هَلْ لَكَ الدَّهْرَ رَجْعَةٌ ... حَسْبِی مِنَ الدُّنْیَا رُجُوعُكَ لِی بَجَلْ

تُذَکِّرُنِیهِ الشَّمْسُ عِنْدَ طُلُوعِهَا ... وَیَعْرِضُ لِی ذِکْرَاهُ اِذْ عَسْعَسَ الطَّفَلْ

وَاِذْ هَبَّتِ الْاَرْوَاحُ هَیَّجْنَ ذِکْرَهُ ... فَیَا طُولَ اَحْزَانِی عَلَیْهِ وَیَا وَجَلْ

سَاُعْمِلُ نَصَّ الْعِیسِ فِی الْاَرْضِ جَاهِدًا ... وَلَا اَسْاَمُ التَّطْوَافَ اَوْ تَسْاَمُ الْاِبِلْ

فَیَاْتِیَ اَوْ تَاْتِی عَلَیَّ مَنِیَّتِ ... وَکُلُّ امْرِءٍ فَانٍ وَاِنْ غَرَّهُ الْاَمَلْ

○ میں زید پر رویا، مجھے معلوم نہ تھا کہ وہ زندہ ہے (کیونکہ اگر وہ زندہ ہے) تو اس سے ملنے کی امید رکھیں، یا وہ فوت ہو گیا ہے۔

○ خدا کی قسم مجھے نہیں معلوم، میں تو سائل ہوں کہ تجھے کوئی زمین راس آ گئی ہے یا تجھے کسی پہاڑ نے نگل لیا ہے۔

○ کاش کہ مجھے یہ پتا چل جائے کہ زمانے میں کبھی تو لوٹ آئے گا، تو اس زمانے میں مجھے تیرے آنے کی امید سے بڑھ کر اور کچھ نہیں چاہئے۔

○ تو مجھے سورج کے طلوع ہونے کے وقت بھی یاد آتا ہے جب بچہ رات کو روتا ہے۔

○ جب ہوائیں چلتی ہیں تو اس کی یاد اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ ہائے افسوس کہ میرا غم کتنا زیادہ اور کتنا طویل ہے۔

○ میں اس کو ڈھونڈنے میں اپنی زندگی صرف کردوں گا، انتھک محنت کروں گا اور تروتازہ گھاس روند ڈالوں گا۔

○ پھر وہ خود میرے پاس آجائے یا مجھے موت آجائے، اور شخص نے مرنا تو ہے اگرچہ اس کو اس کی امیدوں نے دھوکے میں ڈال رکھا ہو۔

حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ اپنے اعزاء واقرباء سمیت مکہ شریف میں آئے، فنائے کعبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کافی سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے، ان میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، جب ان لوگوں نے حضرت زید کو دیکھا تو پہچان لیا اور حضرت زید نے ان کو پہچان لیا لیکن بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے احترام کی وجہ سے اٹھ کر ان کی جانب نہ گئے، ان لوگوں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو بہت آوازیں دیں، لیکن آپ رضی اللہ عنہما نے ان کو کوئی جواب نہ دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ حضرت زید نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرے والد صاحب ہیں، یہ میرے چچا ہیں، یہ میرے بھائی ہیں، یہ میرا پورا خاندان ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے لئے اٹھو اور ان کو سلام کرو، پھر حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر ان کو سلام کیا، اور انہوں نے ان سے سلام کیا۔ پھر وہ لوگ کہنے لگے: اے زید تم ہمارے ساتھ چلو۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کے ساتھ نہیں رہنا چاہتا۔ پھر ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم آپ کو اس غلام کے بدلے ہر طرح کی قیمت دے سکتے ہیں آپ ہم سے جو بھی مطالبہ کریں گے ہم آپ کی خدمت میں پیش کردیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے تم لوگ اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور یہ کہ میں اللہ کا آخری نبی اور رسول ہوں اور اس نے مجھے تمہاری جانب رسول بنا کر بھیجا ہے۔ وہ لوگ نہ مانے اور کہنے لگے: ہم جو دینار وغیرہ آپ کو پیش کررہے ہیں آپ صرف انہی کو قبول فرمالیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہاں یہ عادت نہیں ہے۔ میں نے زید کا معاملہ اسی کے سپرد کیا، یہ اگر جانا چاہتا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ وہ کہنے لگے ٹھیک ہے، اب اس سے بڑھ کر تو کوئی بات باقی نہیں بچتی۔ پھر وہ حضرت زید رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے: اے زید! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تو اب اجازت دے دی ہے، اب تو آپ ہمارے ساتھ چلیے، حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ان کو جواباً کہا: دور ہٹ جاؤ، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ تو کوئی بدل چاہتا ہوں اور نہ ان پر اپنے باپ، بیٹے اور کسی کو بھی ترجیح دیتا ہوں، ان لوگوں نے بہت کوشش کی، ان کو نرمی، شفقت اور پیار سے سمجھایا، بہت سبز باغ دکھائے، اور چکر دینے کے تمام جتن کرلئے۔ لیکن حضرت زید رضی اللہ عنہ نے انکار کردیا اور قسم کھا کر کہا کہ میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا۔ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں تمہیں اپنی گارنٹی دے سکتا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ (ان کے والد نے اسلام قبول کرلیا) اور باقیوں نے انکار کردیا۔

4947۔ فَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِیُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ شُیُوخِهِ، قَالَ: كَانَ حَارِثَةُ بْنُ شَرَاحِیلَ حِینَ فَقَدَ ابْنَهُ زَیْدًا یَبْكِیهِ، فَیَقُولُ: بَكَیْتُ عَلٰی زَیْدٍ وَلَمْ اَدْرِ مَا فَعَلَ، ثُمَّ ذَكَرَ الْقَصِیدَةَ بِطُولِهَا

✧✧ محمد بن عمر اپنے شیوخ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حارثہ بن شراحیل جب اپنے بیٹے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو کھو بیٹھے تو روتے ہوئے کہنے لگے: میں تو زید کے بارے میں رو رہا ہوں لیکن مجھے اس کے حال کا کوئی پتا نہیں ہے پھر اس کے تفصیلی قصہ بیان کیا۔

4948۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بِشْرٍ الْمَرْثَدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْمَوْصِلِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ اَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، حَدَّثَنِي جَبَلَةُ بْنُ حَارِثَةَ اَخُو زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ابْعَثْ مَعِي اَخِي زَيْدًا، فَقَالَ: هُوَ ذَا هُوَ، اِنْ اَرَادَ لَمْ اَمْنَعْهُ، فَقَالَ زَيْدٌ: لَا وَاللّٰهِ لَا اَخْتَارُ عَلَيْكَ اَحَدًا، قَالَ جَبَلَةُ: فَقُلْتُ. اِنَّ رَاْيَ اَخِي اَفْضَلُ مِنْ رَاْيِي صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَهُوَ شَاهِدٌ لِلْحَدِيْثِ الْمَاضِي

✧✧ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت جبلہ بن حارثہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بھائی زید رضی اللہ عنہ کو میرے ساتھ بھیج دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زید وہ ہے، وہ اگر تمہارے ساتھ جانا چاہے تو میں ہرگز منع نہیں کروں گا، حضرت زید رضی اللہ عنہ بولے: نہیں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ پر کسی کو بھی ترجیح نہیں دے سکتا۔ حضرت جبلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے بھائی کی رائے میری رائے سے بہتر تھی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور یہ حدیث گزشتہ حدیث کی شاہد ہے

4949۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ فِيْمَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ بْنِ شَرَاحِيْلَ الْكَلْبِيُّ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ ابن اسحاق نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہونے والوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ بن شراحیل الکلبی کا بھی ذکر کیا ہے۔

4950۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ

✧✧ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ (غلاموں میں سب سے پہلے حضرت زید رضی اللہ عنہ ہی اسلام لائے تھے۔ شفیق)

4951۔ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَمْرٍو الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، سَمِعْتُ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، تَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، تَقُوْلُ: لَمَّا قُتِلَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، وَجَعْفَرُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ جَلَسَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيهِمْ وَيُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ

❖ ❖ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ، جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے رو رہے تھے اور آپ کے چہرہ انور پر غم کے آثار بالکل نمایاں تھے۔

4952- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا اِلَى مُؤْتَةَ، فَقَاتَلَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ بِرَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُمَادَى الْاُوْلٰى سَنَةَ ثَمَانٍ حَتّٰى شَاطَ فِي رِمَاحِ الْقَوْمِ، ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ

❖ ❖ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر موتہ کی جانب بھیجا، چنانچہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیئے ہوئے علم کے زیر سایہ آٹھویں سن ہجری میں جنگ کی، اور وہ تیروں کے زخموں کی تاب نہ لا کر شہید ہو گئے، پھر یہ علم حضرت جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے تھاما۔

4953- اَخْبَرَنَا اَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَمَّارٍ الْعَتَكِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، حَدَّثَنَا وَائِلُ بْنُ دَاوُدَ، سَمِعْتُ الْبَهِيَّ يُحَدِّثُ، اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُوْلُ: مَا بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فِي جَيْشٍ قَطُّ اِلَّا اَمَّرَهُ وَلَوْ بَقِيَ بَعْدَهُ لَاسْتَخْلَفَهُ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖ ❖ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی کسی لشکر میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو انہیں کو امیر مقرر فرمایا۔ (ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا خیال ہے کہ) اگر حضرت زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہی کو اپنا جانشین قائم کرتے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4954- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلُوْمُوْنَا عَلٰى حُبِّ زَيْدٍ يَعْنِي: بْنَ حَارِثَةَ

قَالَ اِسْمَاعِيلُ: وَسَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، يَقُوْلُ: مَا بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً قَطُّ وَفِيهِمْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ اِلَّا اَمَّرَهُ عَلَيْهِمْ

حضرت قیس بن حازم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زید پر شفقت کے بارے میں مجھ پر اعتراض مت کیا کرو۔ (راوی کہتے ہیں یہ زید) بن حارثہ ہیں۔ (اگرچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ توقع نہ تھی لیکن پھر بھی احتیاطاً فرما دیا تا کہ کوئی شخص اس طرح کی بات سوچ کر اپنا ایمان برباد نہ کر بیٹھے۔ شفیق)

اسماعیل کہتے ہیں: میں نے شعبی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو بھی لشکر روانہ فرمایا اس میں اگر زید بن حارثہ موجود ہوتے تو انہی کو امیر مقرر فرماتے۔

4955۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدِ بْنِ بَطَّةَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي عَائِذُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ اَبِي الْحُوَيْرِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ اُمَرَاءِ السَّرَايَا زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ اَقْسَمُهُمْ بِالسَّوِيَّةِ، وَاَعْدَلُهُمْ فِي الرَّعِيَّةِ

✧✧ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سرایا (جنگی مہموں کے امیروں میں سے بہترین امیر زید بن حارثہ ہے یہ تقسیم کرنے میں سب سے زیادہ مساوات کا خیال رکھتے ہیں اور اپنے ماتحتوں کے معاملات میں سب سے زیادہ انصاف پسند ہیں۔

4956۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، وَيَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُرْدِفِي اِلَى نُصُبٍ مِنَ الْاَنْصَابِ، فَذَبَحْنَا لَهُ شَاةً وَوَضَعْنَاهَا فِي التَّنُّورِ حَتّٰى اِذَا نَضِجَتِ اسْتَخْرَجْنَاهَا فَجَعَلْنَاهَا فِي سُفْرَتِنَا، ثُمَّ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ وَهُوَ مُرْدِفِي فِي اَيَّامِ الْحَرِّ مِنْ اَيَّامِ مَكَّةَ، حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِاَعْلَى الْوَادِي لَقِيَ فِيهِ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، فَحَيَّا اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ بِتَحِيَّةِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لِي اَرَى قَوْمَكَ قَدْ شَنِفُوكَ، قَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ اِنَّ ذٰلِكَ لِتَغَيُّرِ ثَائِرَةٍ كَانَتْ مِنِّي اِلَيْهِمْ، وَلٰكِنِّي اَرَاهُمْ عَلٰى ضَلَالَةٍ، قَالَ: فَخَرَجْتُ اَبْتَغِي هٰذَا الدِّينَ حَتّٰى قَدِمْتُ عَلٰى اَحْبَارِ يَثْرِبَ فَوَجَدْتُهُمْ يَعْبُدُونَ اللّٰهَ وَيُشْرِكُونَ بِهِ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا بِالدِّينِ الَّذِي اَبْتَغِي، فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَقْدَمَ عَلٰى اَحْبَارِ اَيْلَةَ فَوَجَدْتُهُمْ يَعْبُدُونَ اللّٰهَ وَلَا يُشْرِكُونَ بِهِ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا بِالدِّينِ الَّذِي اَبْتَغِي، فَقَالَ لِي حَبْرٌ مِنْ اَحْبَارِ الشَّامِ: اِنَّكَ تَسْاَلُ عَنْ دِينٍ مَا نَعْلَمُ اَحَدًا يَعْبُدُ اللّٰهَ بِهِ اِلَّا شَيْخًا بِالْجَزِيرَةِ، فَخَرَجْتُ حَتّٰى قَدِمْتُ اِلَيْهِ، فَاَخْبَرْتُهُ الَّذِي خَرَجْتُ لَهُ، فَقَالَ: اِنَّ كُلَّ مَنْ رَاَيْتَهُ فِي ضَلَالَةٍ اِنَّكَ تَسْاَلُ عَنْ دِينٍ هُوَ دِينُ اللّٰهِ، وَدِينُ مَلَائِكَتِهِ، وَقَدْ خَرَجَ فِي اَرْضِكَ نَبِيٌّ اَوْ هُوَ خَارِجٌ، يَدْعُو اِلَيْهِ، ارْجِعْ اِلَيْهِ وَصَدِّقْهُ وَاتَّبِعْهُ، وَآمِنْ بِمَا جَاءَ بِهِ، فَرَجَعْتُ فَلَمْ اُحِسَّ شَيْئًا بَعْدُ، فَاَنَاخَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَعِيرَ الَّذِي كَانَ تَحْتَهُ، ثُمَّ قَدَّمْنَا اِلَيْهِ السُّفْرَةَ الَّتِي كَانَ فِيهَا الشِّوَاءُ، فَقَالَ: مَا هٰذِهِ؟ فَقُلْنَا: هٰذِهِ شَاةٌ ذَبَحْنَاهَا لِنُصُبِ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: اِنِّي لَا آكُلُ مَا ذُبِحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ، وَكَانَ صَنَمًا مِنْ نُحَاسٍ يُقَالُ لَهُ: اِسَافُ وَنَائِلَةُ يَتَمَسَّحُ بِهِ الْمُشْرِكُونَ اِذَا طَافُوا، فَطَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطُفْتُ مَعَهُ، فَلَمَّا مَرَرْتُ مَسَحْتُ بِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَمَسَّهُ، قَالَ زَيْدٌ: فَطُفْنَا، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: لَاَمَسَّنَّهُ

حَتّٰى اَنْظُرَ مَا يَقُولُ، فَمَسَحْتُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَمْ تُنَهَ؟ قَالَ زَيْدٌ: فَوَالَّذِي اَكْرَمَهُ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ مَا اسْتَلَمْتُ صَنَمًا حَتّٰى اَكْرَمَهُ اللّٰهُ بِالَّذِي اَكْرَمَهُ، وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، وَمَاتَ زَيْدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَبْلَ اَنْ يُبْعَثَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَاْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ اُمَّةً وَحْدَهُ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَمَنْ تَاَمَّلَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَرَفَ فَضْلَ زَيْدٍ وَتَقَدُّمَهُ فِي الْاِسْلَامِ قَبْلَ الدَّعْوَةِ

✧✧ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے پیچھے بٹھایا کرتے تھے، ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک بکری ذبح کی، اور اس کو تنور میں ڈال دیا، جب وہ بھن گئی تو ہم نے اس کو نکال لیا اور اس کو اپنے کھانے پینے کے سامان میں رکھ لیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر شروع فرمایا، گرمی کے دنوں میں حج کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا جب ہم وادی کی بلندی پر پہنچے تو وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زید بن عمرو بن نفیل سے ملاقات ہوگئی، انہوں (زید بن حارثہ اور زید بن عمرو) نے دور جاہلیت کے طریقے سے ایک دوسرے کو سلام کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن عمرو بن نفیل سے فرمایا: کیا وجہ ہے؟ میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہاری قوم تمہارے ساتھ بغض رکھتی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے جواباً کہا: نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، خدا کی قسم! بغض کی کوئی خاص وجہ نہیں ہے، البتہ اتنا ضرور ہے کہ میں انہیں گمراہ سمجھتا تھا۔ حضرت زید بن عمرو بن نفیل فرماتے ہیں: پھر میں اس دین کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا، اس سلسلے میں، یثرب کے کئی راہبوں کے پاس گیا، میں نے ان کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے ساتھ ساتھ شرک میں مبتلا بھی پایا، میں نے سوچا کہ یہ وہ دین نہیں ہے جس کی تلاش میں، میں نکلا ہوں، پھر میں مقام ایلہ کے راہبوں کے پاس گیا، ان لوگوں کا بھی یہی حال تھا، میں نے سوچا یہ بھی وہ دین نہیں ہے میں جس کی تلاش میں ہوں۔ البتہ شام کے ایک راہب نے مجھے کہا: تم جس دین کے بارے میں پوچھ رہے ہو، ہم صرف ایک شخص کو جانتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے، وہ فلاں جزیرے میں رہتا ہے۔ میں ان بزرگوں کے پاس گیا اور ان کو اپنے آنے کا مقصد بتایا، انہوں نے کہا: تم نے جس کو بھی دیکھا، گمراہی پر ہی دیکھا ہے، جبکہ تم جس دین کی طلب میں ہو وہ دین، اللہ تعالیٰ کا اور اس کے ملائکہ کا دین ہے۔ اور تمہارے علاقے میں ایک نبی ظاہر ہو چکا ہے یا وہ عنقریب ظاہر ہونے والا ہے، وہ اسی دین کی دعوت دے گا، تم اسی کی طرف لوٹ جاؤ، اس کی تصدیق کرو اور اس کی اتباع کرو، اور وہ جو کچھ لے کر آئے، اس پر ایمان لاؤ۔ چنانچہ میں وہیں سے واپس لوٹ آیا، پھر اس کے بعد میں نے کبھی بھی کچھ جاننے کی کوشش نہیں کی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اونٹ بٹھایا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار تھے، پھر ہم نے وہ کھانا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جس میں بھنی ہوئی بکری تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ ہم نے کہا: یہ بکری ہے، ہم نے اس کو فلاں بت کے نام پر ذبح کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا جانور نہیں کھاتا۔ یہ کانسی کا بنا ہوا ایک بت تھا، اس کو اساف یا نائلہ کہا جاتا تھا، مشرکین دوران طواف اس کو چھوا کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا، میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ طواف کیا، میں جب بھی اس بت کے پاس سے گزرتا تو اس کو ہاتھ لگاتا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے فرماتے: اس کو ہاتھ مت لگاؤ۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم طواف کرتے رہے، میں نے اپنے دل میں سوچ رکھا تھا کہ میں اس بت کو لازمی ہاتھ لگاؤں گا اور دیکھوں گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے

ہیں۔ چنانچہ میں نے پھر ہاتھ لگایا تو حضور ﷺ نے فرمایا: میں نے تجھے منع نہیں کیا تھا؟ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ بولے: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت سے نوازا ہے اور آپ ﷺ پر کتاب نازل فرمائی ہے میں نے کبھی کسی بت کو استلام نہیں کیا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو نبوت سے نواز دیا، اور آپ ﷺ پر کتاب اتاری۔ زید بن عمرو بن نفیل رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے پہلے ہی وفات پا گئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ قیامت کے دن ایک ہی امت میں اٹھائے جائیں گے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ جو شخص اس حدیث پر ذرا سا بھی غور کر لے اس کو حضرت زید رضی اللہ عنہ کے فضائل بھی سمجھ میں آ جائیں گے اور یہ بھی پتا چل جائے گا کہ وہ اعلان نبوت سے بھی پہلے اسلام میں دلچسپی رکھتے تھے۔

4957۔ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، إِمْلاءً، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ الرَّازِيُّ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: اجْتَمَعَ جَعْفَرٌ وَعَلِيٌّ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، فَقَالَ جعفر: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ عَلِيٌّ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ زَيْدٌ: أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَانْطَلِقُوا بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَخَرَجْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ، فَقُلْتُ: هَذَا جَعْفَرٌ، وَعَلِيٌّ، وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَسْتَأْذِنُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْذَنْ لَهُمْ، فَدَخَلُوا، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْكَ؟ قَالَ: فَاطِمَةُ، قَالُوا: نَسْأَلُكَ عَنِ الرِّجَالِ، قَالَ: أَمَّا أَنْتَ يَا جَعْفَرُ، فَيُشْبِهُ خَلْقُكَ خَلْقِي، وَيُشْبِهُ خُلُقَكَ خُلُقِي، وَأَنْتَ إِلَيَّ وَمِنْ شَجَرَتِي، وَأَمَّا أَنْتَ يَا عَلِيُّ فَأَخِي وَأَبُو وَلَدَيَّ، وَمِنِّي وَإِلَيَّ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا زَيْدُ فَمَوْلَايَ وَمِنِّي وَإِلَيَّ وَأَحَبُّ الْقَوْمِ إِلَيَّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧ ✧ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت جعفر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ ایک جگہ اکٹھے ہوئے، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ تم سب سے زیادہ مجھ سے محبت کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: حضور ﷺ تم سب سے زیادہ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ تم سب سے زیادہ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ (انہوں نے دروازے پر دستک دی) میں باہر آیا، (ان کو دیکھ کر) واپس گھر گیا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ جعفر، علی اور زید رضی اللہ عنہم آئے ہیں۔ اور اندر آنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کو اجازت دے دو، یہ لوگ اندر آ گئے اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ کی خدمت میں یہ دریافت کرنے کے لئے آئے ہیں کہ آپ سب سے زیادہ کس سے محبت کرتے ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا سے۔ انہوں نے کہا: ہم نے مردوں کے بارے میں پوچھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے جعفر رضی اللہ عنہ! تم صورت

اور سیرت میں میرے جیسے اور تیرا اور میرا شجرہ نسب ایک ہی ہے۔ اور اے علی رضی اللہ عنہ! تم میرے بھائی ہو، اور میری اولاد (نواسے) کے والد ہو، تو مجھ سے ہے۔ اور میری ہی طرف ہو، اور اے زید رضی اللہ عنہ! تم میرے آزاد کردہ ہو، مجھ سے ہو، میری طرف ہو، اور تمام لوگوں سے مجھے زیادہ محبوب ہو۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4958۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّاجِرُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا اَبِی عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَقِيلٍ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ اُسَامَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أنه اَتَاهُ فِي اَوَّلِ مَا اُوحِيَ اِلَيْهِ فَاَرَاهُ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ وَعَلَّمَهُ الْاِسْلَامَ

❀❀ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وحی کے بالکل ابتدائی دنوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے، ان کو وضو کا طریقہ سکھایا، نماز سکھائی اور اسلام کی تعلیم دی۔

4959۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرِ بْنِ حِزَامٍ، وَصَالِحِ بْنِ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَدْرٍ بَعَثَ بَشِيرَيْنِ اِلَى اَهْلِ مَدِينَةِ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ اِلَى اَهْلِ السَّافِلَةِ، وَبَعَثَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ اِلَى اَهْلِ الْعَالِيَةِ يُبَشِّرُونَهُمْ بِفَتْحِ اللّٰهِ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَافَقَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ ابْنَهُ اُسَامَةَ حِينَ سَوَّى التُّرَابَ عَلَى رُقَيَّةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقِيلَ لَهُ: ذَاكَ اَبُوكَ حِينَ قَدِمَ، قَالَ اُسَامَةُ: فَجِئْتُ وَهُوَ وَاقِفٌ لِلنَّاسِ، يَقُولُ: قُتِلَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَاَبُو جَهْلِ بْنُ هِشَامٍ، وَنَبِيُّهُ، وَمُنَبِّهٌ، وَاُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ، فَقُلْتُ: يَا اَبَتِ، اَحَقٌّ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاللّٰهِ يَا بُنَيَّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر سے فارغ ہوئے تو دو آدمیوں کو بھیجا تاکہ وہ اہل مدینہ کو فتح کی خوشخبری سنا دیں، ان میں زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ زیریں علاقے کے لوگوں کی جانب بھیجا اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ کے بالائی علاقے والوں کے لئے خوشخبری سنانے کے واسطے بھیجا۔ چنانچہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے اسامہ رضی اللہ عنہ کی موافقت کی، کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی تدفین میں مصروف تھے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو حضرت رقیہ کی تیمارداری کے لئے جنگ بدر میں شرکت سے روک دیا تھا۔ شفیق) جب حضرت زید رضی اللہ عنہ وہاں آئے تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ وہ تمہارے والد آرہے ہیں، اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں آیا تو وہ لوگوں کے سامنے کھڑے تھے اور کہہ رہے تھے: عتبہ بن ربیعہ مارا گیا، شیبہ بن ربیعہ بھی مارا گیا، اور ابوجہل بن ہشام بھی مارا گیا، (حجاج کے دونوں بیٹے) نُبیہ اور منبہ بھی مارے گئے اور امیہ بن خلف بھی قتل ہوگیا۔ میں نے کہا: ابا جان! کیا یہ

واقعی سچ ہے؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، اے میرے بیٹے! یہ سچ ہے۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4960- اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْإِمَامُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْاَوْدِيُّ، حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ اَخِي زَيْدٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يَغْزُ لَمْ يُعْطِ سِلَاحَهُ اِلَّا عَلِيًّا، اَوْ زَيْدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت زید رضی اللہ عنہ کے بھائی، حضرت جبلہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خود کسی جنگ میں شرکت نہ کرتے تو اپنے ہتھیار صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ یا حضرت زید رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا کرتے تھے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4961- اَخْبَرَنِی اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَنْطَرِيُّ بِبَرْدَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، وَمَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ تِسْعَ غَزَوَاتٍ كَانَ يُؤَمِّرُهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاه

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوات میں شرکت کی ہے اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ۹ جنگیں لڑی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہی (حضرت زید رضی اللہ عنہ) کو ہی ہمارا امیر مقرر فرماتے تھے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4962- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ بِبُخَارَى، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فِي سَرِيَّةٍ اِلَّا اَمَّرَهُ عَلَيْهِمْ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس لشکر کے ساتھ بھی حضرت زید رضی اللہ عنہ کو بھیجتے، ان کا امیر انہی (حضرت زید رضی اللہ عنہ) کو ہی بناتے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4963- اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ اِسْحَاقَ التَّمِيمِيُّ

بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَمْرٍو الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ أَخِي زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، قَالَ: أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّتَانِ فَأَخَذَ إِحْدَاهُمَا، وَأَعْطَى زَيْدًا الْأُخْرَى صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے بھائی، حضرت جبلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو جبے تحفہ میں دیئے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک خود رکھ لیا اور دوسرا حضرت زید رضی اللہ عنہ کو عطا فرما دیا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ بِشْرِ بْنِ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت بشر بن البراء بن معرور رضی اللہ عنہ کے فضائل

4964- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْ بَنِي سَلِمَةَ ثُمَّ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ غَنْمِ بْنِ سَلِمَةَ بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورِ بْنِ صَخْرِ بْنِ خَنْسَاءَ

✧✧ ابن اسحاق نے بنی سلمہ پھر بنی عدی بن غنم بن سلمہ کی جانب سے جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں "حضرت بشر بن براء بن معرور بن صخر بن خنساء" کا ذکر کیا ہے

4965- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى، وَأَخْبَرَنَا أَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الزَّاهِدُ، وَأَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ شُعَيْبٍ الْفَقِيهُ، قَالَا: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عَمَّارٍ الْعَتَكِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَيِّدُكُمْ يَا بَنِي سَلِمَةَ؟ قَالُوا: الْجَدُّ بْنُ قَيْسٍ إِلَّا أَنَّ فِيهِ بُخْلًا، قَالَ: وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَى مِنَ الْبُخْلِ، بَلْ سَيِّدُكُمْ بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنی سلمہ! تمہارا سردار کون ہے؟ انہوں نے کہا: جد بن قیس۔ البتہ اس شخص میں بخل کی عادت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخل سے بڑھ کر بھی کوئی بیماری ہے؟ پھر آپ نے فرمایا: تمارا سردار بشر بن البراء بن معرور رضی اللہ عنہ ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4966- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا رَبَاحٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَن

اُمِّ مُبَشِّرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ، فَقُلْتُ: بِاَبِي اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا تَتَّهِمُ بِنَفْسِكَ؟ فَاِنِّي لَا اَتَّهِمُ بِابْنِي اِلَّا الطَّعَامَ الَّذِي اَكَلَهُ مَعَكَ بِخَيْبَرَ، وَكَانَ ابْنُهَا بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ مَاتَ قَبْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَنَا لَا اَتَّهِمُ غَيْرَهَا، هٰذَا اَوَانُ انْقِطَاعِ اَبْهَرِي هٰذَا صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ام بشر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض الموت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی، اور میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، آپ اپنی اس حالت کا ذمہ دار کس کو قرار دیتے ہیں؟ کیونکہ میں یہ سمجھتی ہوں کہ میرے بیٹے کی وفات بھی اس کھانے کی وجہ سے ہوئی ہے جو اس نے آپ کے ہمراہ خیبر میں کھایا تھا، (ان کے صاحبزادے حضرت بشر بن البراء بن معرور رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے انتقال کر چکے تھے،) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی اسی (زہر) کو ہی ذمہ دار ٹھہراتا ہوں، اور یہ وقت میری روح قبض ہونے کا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4967- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ امْرَاَةً يَهُوْدِيَّةً دَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابًا لَهُ عَلٰى شَاةٍ مَصْلِيَّةٍ، فَلَمَّا قَعَدُوا يَاْكُلُونَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُقْمَةً فَوَضَعَهَا، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: اَمْسِكُوا، اِنَّ هٰذِهِ الشَّاةَ مَسْمُوْمَةٌ، فَقَالَ لِلْيَهُوْدِيَّةِ: وَيْلَكِ، لِاَيِّ شَيْءٍ سَمَّمْتِنِي؟ قَالَتْ: اَرَدْتُ اَنْ اَعْلَمَ اِنْ كُنْتَ نَبِيًّا فَاِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ، وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ اَنْ اُرِيحَ النَّاسَ مِنْكَ، وَاَكَلَ مِنْهَا بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ فَمَاتَ، فَقَتَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک یہودیہ عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی دعوت کی، اور کھانے میں ایک بھنی ہوئی بکری پیش کی، جب ان لوگوں نے کھانا شروع کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک لقمہ کھالیا، لیکن فوراً ہی کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا: رک جاؤ، اس بکری میں زہر ملا ہوا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودیہ عورت سے کہا: تو ہلاک ہو جائے تو نے مجھے زہر کیوں دیا؟ اس نے کہا: اس لئے کہ میں چاہتی تھی کہ اگر تم سچے نبی ہو تو یہ زہر تمہیں کچھ نہیں کہے گا اور اگر جھوٹے ہو تو لوگ تجھ سے بچ جائیں گے، اس میں سے حضرت بشر بن البراء بن معرور رضی اللہ عنہ نے بھی کھایا تھا، تو وہ انتقال فرما گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودیہ کو قتل کروادیا تھا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِی مَرْثَدٍ الْغَنَوِیِّ كِنَازُ بْنُ الْحُصَيْنِ الْعَدَوِیُّ

وَقِيْلَ كِنَازُ بْنُ حَصَنِ بْنِ يَرْبُوعَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ شَهِدَا بَدْرًا وَّاُحُدًا وَالْخَنْدَقَ وَمَرْثَدُ بْنُ اَبِی مَرْثَدٍ اَمَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّرِيَّةِ الَّتِی وَجَّهَهَا اِلَى الرَّجِيْعِ فَقُتِلَ بِهَا

حضرت ابومرثد الغنوی کناز بن الحصین العدوی رضی اللہ عنہ کے فضائل

بعض لوگوں نے ان کا نام کناز بن حصن بن یربوع بتایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے مابین عقد مواخات قائم فرمایا تھا (یعنی ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں جب مہاجرین اور انصاری صحابہ کرام کو آپس میں ایک دوسرے کا بھائی بھائی بنایا گیا تو حضرت کناز بن حصین رضی اللہ عنہ اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو بھائی بھائی بنایا) یہ جنگ بدر، جنگ احد اور خندق میں شریک ہوئے۔ اور مرثد بن ابی مرثد رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لشکر کا امیر مقرر فرمایا تھا جس کو رجیع کی جانب بھیجا تھا، وہ وہاں پر شہید ہو گئے تھے۔

4968۔ اَخْبَرَنَا بِجَمِيْعِ مَا ذَكَرْتُهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِیُّ حَدَّثَنَا بْنُ رَسْتَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ مَاتَ اَبُوْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِیُّ كِنَازُ بْنُ الْحُصَيْنِ حَلِيْفُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بِالْمَدِيْنَةِ فِی خِلَافَةِ اَبِی بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقِيْلَ الَّذِی مَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ فِی خِلَافَةِ اَبِی بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سَنَةَ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ مَرْثَدُ بْنُ اَبِی مَرْثَدٍ وَّقَالَ غَيْرُهُ قُتِلَ بِاَجْنَادَيْنِ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے حلیف، ابومرثد غنوی کناز بن حصین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں فوت ہوئے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بارہویں سن ہجری میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں جن کا انتقال ہوا، وہ مرثد ابن ابی مرثد ہیں۔ اور کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ آپ (ملک شام کے ایک علاقے) اجنادین میں شہید ہوئے۔

4969۔ اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَكِيْمٍ، اَنَا اَبُوْ الْمُوَجِّهِ، اَنَا عَبْدَانُ، اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ

4969–صحیح مسلم' کتاب الجنائز' باب النہی عن الجلوس علی القبر والصلاۃ علیہ' حدیث1666: صحیح ابن خزیمۃ –جماع أبواب المواضع التی تجوز الصلاۃ علیہا' باب النہی عن الصلاۃ خلف القبور' حدیث766: مستخرج أبی عوانۃ –مبتدأ أبواب مواقیت الصلاۃ' مبتدأ أبواب فی المساجد وما فیہا – بیان حظر الصلاۃ إلی المقابر والدلیل علی حظر اتخاذ المساجد فی' حدیث918: صحیح ابن حبان' باب الإمامۃ والجماعۃ' باب الحدث فی الصلاۃ' ذکر خبر یصرح بصحۃ ما ذکرناہ' حدیث2351: سنن أبی داود' کتاب الجنائز' باب فی کراہیۃ القعود علی القبر' حدیث2826: سنن الترمذی' الجامع الصحیح –أبواب الجنائز عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب ما جاء فی کراہیۃ المشی علی القبور' حدیث 1007: السنن الصغری' کتاب القبلۃ' النہی عن الصلاۃ إلی القبر' حدیث756: الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم –ومن ذکر أبی مرثد الغنوی کناز بن حصین بن یربوع بن' حدیث293: السنن الکبری للنسائی –سترۃ المصلی' النہی عن الصلاۃ إلی القبر' حدیث821: شرح معانی الآثار للطحاوی' کتاب الجنائز' باب الجلوس علی القبور' حدیث1890: السنن الکبری للبیہقی' کتاب الصلاۃ' جماع أبواب الصلاۃ بالنجاسۃ وموضع

جَابِرٍ، حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، سَمِعْتُ اَبَا اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ، وَلَا تُصَلُّوا اِلَيْهَا

✧✧ حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبروں کے اوپر بیٹھو نہ ہی ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھو۔ (یہ اس صورت میں ہے کہ نمازی کے بالکل سامنے بلاحجاب قبر ہو، اگر درمیان میں کوئی دیوار وغیرہ ہو تو ایسی جگہ نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ شفیق)

4970- اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُو مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ حَلِيْفُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

✧✧ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر میں شرکت کرنے والوں میں حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے حلیف حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ کا نام بھی ذکر کیا ہے۔

4971- اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيَّ يَقُوْلُ مَاتَ اَبُوْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ فِي سَنَةِ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَهُوَ بْنُ سِتٍّ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً

✧✧ مصعب بن عبداللہ الزبیری فرماتے ہیں: ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ بارھویں سن ہجری میں ۶۶ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

4972- اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا خَلِيْفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ اَبُوْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ اسْمُهُ كَنَازُ بْنُ حُصَيْنِ بْنِ يَرْبُوعَ بْنِ عَمْرِو بْنِ يَرْبُوعَ بْنِ خَرَشَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ طَرِيْفِ بْنِ جَلَانِ بْنِ غَنْمِ بْنِ اَعْصَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ قَيْسِ عَيْلَانَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ابومرثد غنوی کا شجرہ نسب یوں بیان کیا ہے:

''کناز بن حصین بن یربوع بن عمرو بن یربوع بن خرشۃ بن سعد بن طریف بن جلان بن غنم بن اعصر بن سعد بن قیس عیلان''۔

4973- اَخْبَرَنِي اَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوْبَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنِي اَبُو يُوْنُسَ الْمَدِيْنِيُّ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ مَاتَ اَبُو مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ كَنَازُ بْنُ الْحُصَيْنِ حَلِيْفُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ

(بقیہ 4969) الصلاة من مسجد وغيره' باب النهي عن الصلاة إلى القبور' حديث3976: السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الجنائز' جماع أبواب البكاء على الميت' باب النهي عن الجلوس على القبور' حديث6800: معرفة السنن والآثار للبيهقي' كتاب الجنائز' الجلوس على القبور' حديث2365: مسند أحمد بن حنبل' مسند الشاميين' حديث أبي مرثد الغنوي' حديث16903: مسند عبد بن حميد - أبو مرثد الغنوي' حديث474: مسند أبي يعلى الموصلي - أبو مرثد الغنوي' حديث1479: المعجم الكبير للطبراني - بقية باب الكاف' من اسمه كناز - كناز بن حصين أبو مرثد الغنوي' حديث16175:

الْمُطَّلِبِ وَدُفِنَ فِي الْمَدِينَةِ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي سَنَةِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ

✧✧ ابراہیم بن المنذر الحزامی فرماتے ہیں: ابومرثد غنوی کناز بن الحصین رضی اللہ عنہ، حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے حلیف تھے اور بارہویں سن ہجری میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں، مدینہ منورہ میں دفن ہوئے۔

4974- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، سَمِعْتُ بُشْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيَّ، سَمِعْتُ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ، سَمِعْتُ أَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ، وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ بِذِكْرِ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ فِيهِ بَيْنَ بُشْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَوَاثِلَةَ، فَقَدْ رَوَاهُ بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، وَالْوَلِيدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ بُشْرٍ، سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ

أَمَّا حَدِيثُ بِشْرٍ

✧✧ حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبروں پر بیٹھو نہ ان کی جانب رخ کر کے نماز پڑھو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

○ اور اس کی سند میں بشر بن عبیداللہ اور واثلہ کے درمیان ابوادریس خولانی کا ذکر کرنے میں عبداللہ بن المبارک منفرد ہیں۔ اور اسی حدیث کو بشر بن بکر اور ولید بن یزید نے بشر کے بعد بلاواسطہ واثلہ بن اسقع سے روایت کیا ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

○ بشر بن بکر روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے

4975- فَحَدَّثَنَاهُ أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ بُشْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ، وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا، وَقَدْ صَاحِبَ تَابَعَهُ صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ عَلَيْهِ

✧✧ بشر بن بکر، عبدالرحمن بن یزید بن جابر کے واسطے سے بشر بن عبیداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قبروں کے اوپر بیٹھو نہ ان کی جانب نماز پڑھو۔

صدقہ بن خالد نے بشر بن بکر کی متابعت کی ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

4976- حَدَّثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جَابِرٍ، عَنْ بُشْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ، سَمِعْتُ أَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ، وَلَا تُصَلُّوا

اِلَيْهَا

✧✧ صدقہ بن خالد ابن جابر کے حوالے بشر بن عبید اللہ سے، وہ واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابومرثد غنوی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبروں کے اوپر نہ بیٹھو اور نہ ان کی جانب نماز پڑھو۔

4977- حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ بُنْدَارٍ الزَّنْجَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَالِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، وَبَلَغَنِي عَنْ اَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ، عَنْ اَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أن النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ حَارِسًا، حَتّٰى اِذَا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ اَقْبَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا صَاحِبُكُمْ قَدْ اَقْبَلَ يَقْطَعُ عَلَيْكُمْ، ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ: اَنَزَلْتَ اللَّيْلَةَ عَنْ فَرَسِكَ؟ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِلَّا قَاضِيَ حَاجَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُبَالِ اَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَ هٰذَا، قَالَ يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ: فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ لِاَبِي عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيِّ، فَحَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ: اَنَّ حَسَّانَ بْنَ عَطِيَّةَ كَانَ يُحَدِّثُ بِذٰلِكَ هٰذِهِ فَضِيلَةٌ سَنِيَّةٌ لِاَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ تَفَرَّدَ بِهِ اَوْلَادُ يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ آبَائِهِمْ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ

✧✧ حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چوکیداری پر مقرر فرمایا۔ جب صبح ہوئی تو یہ بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے، انہیں دیکھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارا ساتھی آ گیا ہے یہ تمہاری حفاظت پر مامور تھا، پھر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: کیا تم رات کو اپنے گھوڑے سے اترے تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں صرف قضائے حاجت کی غرض کے علاوہ نیچے نہیں اترا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج کے بعد اگر تم کوئی بھی (نیک عمل) نہیں کرو گے تو تمہیں کوئی حرج نہیں ہے۔

❀❀ یحیٰی بن حمزہ کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث ابوعمرو اوزاعی کو سنائی تو انہوں نے کہا: حسان بن عطیہ بھی یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے۔ یہ ابومرثد کی اضافی فضیلت ہے اور یہ حدیث بیان کرنے میں یحیٰی بن حمزہ دمشقی کی اولادیں اپنے آباء کے حوالے سے اوزاعی سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔ تاہم یہ تمام ثقہ راوی ہیں۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ مَرْثَدِ بْنِ اَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ

قُتِلَ مَعَ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ وَكَانُوا سِتَّةَ نَفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

مرثد ابن ابی مرثد غنوی رضی اللہ عنہ کے فضائل

آپ حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شہید ہوئے، یہ ۶ افراد تھے۔

4978- اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنِي اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ فَرَسَانِ اَحَدُهُمَا لِمَرْثَدِ بْنِ اَبِي مَرْثَدٍ وَالْاٰخَرُ لِلزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

✧✧ حضرت عروہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ صرف دو گھوڑے تھے، ان میں سے ایک حضرت مرثد بن ابی مرثد رضی اللہ عنہ کا تھا اور دوسرا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا۔

4979۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، اَنَّ نَاسًا مِنْ عَضَلٍ وَالْقَارَةِ، وَهُمَا حَيَّانِ مِنْ جَدِيلَةَ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اُحُدٍ، فَقَالُوا: اِنَّ بِاَرْضِنَا اِسْلَامًا، فَابْعَثْ مَعَنَا نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِكَ يُقْرِئُونَنَا الْقُرْآنَ وَيُفَقِّهُونَنَا فِي الْاِسْلَامِ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ سِتَّةَ نَفَرٍ مِنْهُمْ: مَرْثَدُ بْنُ اَبِي مَرْثَدٍ حَلِيفُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ اَمِيرُهُمْ، وَخَالِدُ بْنُ الْبُكَيْرِ اللَّيْثِيُّ حَلِيفُ بَنِي عَدِيٍّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَارِقٍ الظَّفَرِيُّ، وَزَيْدُ بْنُ الدَّثِنَةِ، وَخُبَيْبُ بْنُ عَدِيٍّ، وَعَاصِمُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ اَبِي الْاَفْلَحِ، فَخَرَجُوا وَاَمِيرُهُمْ مَرْثَدُ بْنُ اَبِي مَرْثَدٍ حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِالرَّجِيعِ اَتَتْهُمْ هُذَيْلُ، فَلَمْ يَرُعِ الْقَوْمُ فِي رِحَالِهِمْ اِلَّا الرِّجَالَ فِي اَيْدِيهِمُ السُّيُوفُ قَدْ غَشُوهُمْ بِهَا، فَاَخَذَ الْقَوْمُ اَسْيَافَهُمْ لِيُقَاتِلُوا، فَقَالُوا: اَللّٰهُمَّ مَا نُرِيدُ قَتْلَكُمْ، وَلٰكِنَّا نُرِيدُ اَنْ نُصِيبَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ، فَلَكُمْ عَهْدُ اللّٰهِ وَمِيثَاقُهُ، فَاَمَّا عَاصِمٌ وَمَرْثَدٌ وَخَالِدٌ فَقَاتَلُوا حَتّٰى قُتِلُوا، وَقَالُوا: وَاللّٰهِ مَا نَقْبَلُ مِنْ مُشْرِكٍ عَهْدًا وَلَا عَقْدًا اَبَدًا

✧✧ حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوہ احد کے بعد جدیلہ کے دو قبیلوں عضل اور قارہ کے کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے: ہمارے علاقے میں بھی اسلام (پہنچ چکا) ہے، اس لئے اپنے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو ہمارے پاس بھیج دیں تاکہ وہ ہمیں قرآن سکھائیں اور اسلام کی تعلیم دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہمراہ ۶ آدمی روانہ فرما دیئے، ان میں حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے حلیف حضرت مرثد ابن ابی مرثد رضی اللہ عنہ بھی تھے اور یہ ان کے امیر تھے۔ اور بنی عدی کے حلیف حضرت خالد بن بکیر اللیثی رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن طارق الظفری رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ، حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ، اور حضرت عاصم بن ثابت بن ابی الافلح رضی اللہ عنہ تھے۔ یہ سب لوگ روانہ ہو گئے اور مرثد ابن ابی مرثد رضی اللہ عنہ ان کے امیر تھے۔ جب یہ لوگ مقام رجیع میں پہنچے تو ہذیل کے لوگ وہاں آ پہنچے، ان لوگوں نے اپنے خیموں میں سے دیکھا کہ یہ لوگ ہاتھوں میں تلواریں اٹھائے ہوئے ان کا گھیراؤ کر رہے ہیں تو انہوں نے بھی اپنی تلواریں نیام سے نکال لیں، ہذیل کے لوگوں نے کہا: ہم تم سے لڑنا نہیں چاہتے بلکہ ہم تو (تمہیں زندہ اہل مکہ کے حوالے کر کے) اہل مکہ سے تمہارے عوض انعام و اکرام لینا چاہتے ہیں، اس لئے تم ہمارے ساتھ اللہ کے نام پر عہد کرو (کہ تم ہمارے ساتھ کوئی دھوکہ نہیں کرو گے)۔ حضرت عاصم، حضرت مرثد اور حضرت خالد نے ان کا عہد قبول کرنے سے انکار کر دیا اور یہ کہہ کر کہ ہم کسی مشرک کا عہد اور وعدہ کبھی بھی قبول نہیں کر سکتے، ان کے ساتھ لڑ پڑے حتی کہ تینوں شہید ہو گئے۔ (اور باقی تینوں نے ان کا عہد قبول کر لیا تھا، ہذیل ان تینوں کو لیکر مکہ روانہ ہو گئے، جب یہ لوگ مر الظھران مقام پر پہنچے تو حضرت عبداللہ بن طارق ان سے لڑ پڑے، ان لوگوں نے پتھر مار مار کر ان کو وہیں شہید کر دیا، باقی دونوں کو مکہ لے جا کر بیچ ڈالا، حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کو حجیر ابن ابی اہاب کی اولادوں نے خریدا اور حارث بن

عامر کے بدلے میں ان کو شہید کر دیا، حضرت زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کو صفوان بن امیہ نے خریدا اور اپنے باپ کے بدلے میں ان کو شہید کر دیا۔)

4980۔ فَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ مَالِكٍ الْغَنَوِيُّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ شَهِدَ مَرْثَدُ بْنُ اَبِي مَرْثَدٍ يَوْمَ بَدْرٍ عَلٰى فَرَسٍ يُقَالُ لَهُ السَّبَلُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اسْتُشْهِدَ مَرْثَدُ الْغَنَوِيُّ فِيْمَا بَيْنَ اُحُدٍ وَّالْخَنْدَقِ فِي صَفَرٍ سَنَةَ اَرْبَعٍ هٰذَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ مَرْثَدَ اسْتُشْهِدَ قَبْلَ اَبِيْهِ اَبِي مَرْثَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِثَمَانِ سِنِيْنَ فَاِنَّ اَبَا مَرْثَدٍ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ بِالْمَدِيْنَةِ فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَنَةَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ جَهِدْتُ فِي طَلَبِ حَدِيْثٍ يُسْنِدُهُ مَرْثَدٌ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَجِدْ اِلَّا الْحَدِيْثَ الَّذِي

✧✧ حضرت سعید بن مالک غنوی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ مرثد بن ابی مرثد رضی اللہ عنہ جنگ بدر کے دن اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر جنگ میں شریک ہوئے۔ ان کے گھوڑے کا نام "السبل" تھا۔ محمد بن عمرو کہتے ہیں: حضرت مرثد غنوی رضی اللہ عنہ جنگ احد اور خندق کے درمیان چوتھی سن ہجری میں ماہ صفر میں شہید ہوئے۔

۞۞ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضرت مرثد رضی اللہ عنہ اپنے والد ابو مرثد سے آٹھ سال پہلے شہید ہوئے، کیونکہ ابو مرثد بارہویں سن ہجری میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مدینہ منورہ میں اپنی چارپائی پر فوت ہوئے۔

(امام حاکم کہتے ہیں) میں نے بہت کوشش کی کہ ایسی حدیثیں جمع کروں جو حضرت مرثد رضی اللہ عنہ نے بلاواسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو۔ مگر صرف یہی ایک درج ذیل حدیث مل سکی۔

4981۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، اَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى، عَنِ الْقَاسِمِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ اَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ وَكَانَ بَدْرِيًّا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ سَرَّكُمْ اَنْ تُقْبَلَ صَلَاتُكُمْ فَلْيَؤُمَّكُمْ خِيَارُكُمْ، فَاِنَّهُمْ وَفْدُكُمْ فِيْمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ

✧✧ حضرت مرثد بن ابی مرثد غنوی رضی اللہ عنہ بدری صحابی ہیں، آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری خوشی یہ ہے کہ تمہاری نمازیں قبول ہوں، اس لئے اپنے میں سے بہترین کو امام بنایا کرو کیونکہ یہ تمہارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان مذاکرات ہوتے ہیں۔

4981۔ سنن الدارقطني' كتاب الجنائز' باب نهي رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يقوم الإمام' حديث1648: المعجم الكبير للطبراني' بقية الميم' من اسمه مرثد— ما أسند مرثد بن أبي مرثد الغنوي' حديث17569: الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم —ومن ذكر مرثد بن أبي مرثد' حديث294.

ذِكْرُ مَنَاقِبِ جَبَّارِ بْنِ صَخْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَحَدُ الْبُدْرِيِّيْنَ

حضرت جبار بن صخر رضی اللہ عنہ کے فضائل، آپ بھی بدری صحابہ میں سے ہیں۔

4982۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرِ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ خَنْسَاءَ بْنِ سِنَانٍ

✧✧ حضرت عروہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں حضرت جبار بن صخر بن امیہ بن خنساء بن سنان کا بھی ذکر کیا ہے۔

4983۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا خَلِيْفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ تُوُفِّيَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ ثَلَاثِيْنَ وَهُوَ بْنُ اثْنَتَيْنِ وَسِتِّيْنَ سَنَةً

✧✧ حضرت خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: حضرت جبار بن صخر رضی اللہ عنہ نے تیسری سن ہجری میں ۶۲ سال کی عمر میں مدینہ شریف میں وفات پائی۔

4984۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوْبِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْبَزَّارُ الْعَسْقَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شُرَاحْبِيْلُ بْنُ سَعْدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ جُبَارَ بْنَ صَخْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّا نُهِيْنَا اَنْ نَرَى عَوْرَاتِنَا

✧✧ حضرت جبار بن صخر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمیں اپنی شرمگاہوں کو دیکھنے سے منع کیا گیا ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِي حُذَيْفَةَ

هُوَ هُشَيْمُ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ حَبِيْبُ اللّٰهِ وَبْنُ عَدُوِّ اللّٰهِ وَعَدُوِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُتِلَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ سَنَةَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَهُوَ بْنُ ثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ وَّخَمْسِيْنَ سَنَةً

حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

یہ ہشیم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف اللہ کے دوست ہیں اور دشمنِ خدا اور رسول جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں۔ بارہویں سن ہجری میں ۵۳ یا ۵۴ سال کی عمر میں، جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

4985۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بِاِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ اِسْلَامُ اَبِي حُذَيْفَةَ قَبْلَ دُخُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارَ الْاَرْقَمِ وَكَانَ مِمَّنْ هَاجَرَ الْهِجْرَتَيْنِ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ شَهِدَ اَبُو حُذَيْفَةَ بَدْرًا وَدَعَا اَبَاهُ اِلَى الْبَرَازِ فَقَالَتْ لَهُ اُخْتُهُ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ لَمَّا دَعَا اَبَاهُ اِلَى الْبَرَازِ

الْاَحْوَلُ الْاَثْعَلُ الْمَلْعُوْنُ طَائِرُهُ اَبُوْ حُذَيْفَةَ شَرُّ النَّاسِ فِي الدِّيْنِ اَمَا شَكَرْتَ اَبًا رَبَّاكَ فِي صِغَرٍ حَتّٰى شَبَبْتَ شَبَابًا غَيْرَ مَحْجُوْنِ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے اسلام لے آئے تھے، اور آپ دو ہجرتیں کرنے والے صحابہ میں سے ہیں۔ اور عبدالرحمٰن بن ابی الزناد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں شریک ہوئے، انہوں نے اپنے باپ کو جنگ کے لئے بلایا تھا۔ جب انہوں نے اپنے باپ کو جنگ کے لئے بلایا تو ان کی بہن ہند بنت عتبہ نے یہ اشعار کہے:

الاحول الاثع الملعون طائره ابوحذیفة شر الناس فی الدین

ماشکرت ابا رباك فی صغرا حتی شببت شبابا غیر محجون

خوبصورت، بھینگا، بدبخت ابوحذیفہ دین میں تمام لوگوں سے برا

تو اپنے اس باپ کا شکر یہ ادا نہیں کرتا جس نے تجھے بچپن سے پالا حتی کہ تو صحیح سالم نوجوان ہو گیا۔

4986۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بَطَّةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَسْتَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ الْوَاقِدِيِّ قَالَ وَكَانَ اَبُوْ حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ رَجُلًا طِوَالًا حَسَنَ الْوَجْهِ وَاُمُّهُ اُمُّ صَفْوَانَ

✧✧ واقدی کہتے ہیں: حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ دراز قد اور خوبصورت نوجوان تھے اور ان کی والدہ ام صفوان تھیں۔

4987۔ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنِي اَبِي سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُتِلَ اَبُوْ حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ شَهِيْدًا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

4988۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ: مَنْ لَقِيَ مِنْكُمُ الْعَبَّاسَ فَلْيَكْفُفْ عَنْهُ، فَاِنَّهُ خَرَجَ مُسْتَكْرَهًا، فَقَالَ اَبُوْ حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ: اَنَقْتُلُ آبَاءَنَا وَاِخْوَانَنَا وَعَشَائِرَنَا وَنَدَعُ الْعَبَّاسَ، وَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّهُ بِالسَّيْفِ، فَبَلَغَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: يَا اَبَا حَفْصٍ، قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنَّهُ لَاَوَّلُ يَوْمٍ كَنَّانِي فِيْهِ بِاَبِي حَفْصٍ يُضْرَبُ وَجْهُ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِالسَّيْفِ، فَقَالَ عُمَرُ: دَعْنِي فَلَاَضْرِبْ عُنُقَهُ، فَاِنَّهُ قَدْ نَافَقَ، وَكَانَ اَبُوْ حُذَيْفَةَ يَقُوْلُ: مَا اَنَا بِآمِنٍ مِنْ تِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِي قُلْتُ، وَلَا اَزَالُ خَائِفًا حَتّٰى يُكَفِّرَهَا اللّٰهُ عَنِّي بِالشَّهَادَةِ، قَالَ: فَقُتِلَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ شَهِيْدًا صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے دن فرمایا: تم میں سے جس کے سامنے

عباس (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا) آئیں تو ان کو قتل نہ کرنا، کیونکہ وہ مجبور ہے۔ تو حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم اپنے آباء واجداد کو، اپنے بھائیوں کو اور اپنے خاندان والوں کو قتل کر دیں اور عباس کو چھوڑ دیں؟ خدا کی قسم! میں تو اس کو نہیں چھوڑوں گا۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے، اور فرمایا: اے ابوحفص! (حضرت عمر فرماتے ہیں یہ پہلا دن تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ابوحفص کی کنیت سے پکارا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے چہرے پر تلوار چلائی جائے گی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: حضور صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اجازت عطا فرمایئے، میں اس کی گردن مار دیتا ہوں، یہ منافق ہو گیا ہے۔ (اس کے بعد) حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے "اس دن والی گفتگو سے میں کبھی بھی بے خوف نہیں ہوا، رحمۃ اللہ علیہ اور میں اس کی وجہ سے ہمیشہ خوفزدہ رہا کرتا تھا، حتی کہ اللہ تعالیٰ مجھے شہادت دے کر اس گناہ کو مٹا دے (یعنی مجھے شہادت عطا فرما دے) آپ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

4989- اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ مُعَاوِيَةَ دَخَلَ عَلَى اَبِي حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ فَوَجَدَهُ يَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ؟ اَوَجَعٌ اَوْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا؟ فَقَالَ: كَلا، اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا، فَقُلْتُ: مَا هُوَ؟ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّكَ يُدْرِكُكَ زَمَانٌ وَيَجْمَعُونَ جَمْعًا وَاَنْتَ فِيهِ، وَاِنِّي قَدْ جَمَعْتُ كَمَا قَالَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الْحَدِيثِ وَهُمْ فَاحِشٌ، وَهُوَ اَنَّ اَبَا حُذَيْفَةَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ اسْتُشْهِدَ قَبْلَ اَنْ يُسْلِمَ مُعَاوِيَةُ، وَاِنَّمَا قَالَ ذٰلِكَ مُعَاوِيَةُ هٰذَا الْقَوْلَ لِعَمِّهِ اَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ يَوْمَ صِفِّينَ،

✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، اس وقت حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ رو رہے تھے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کیوں رو رہے ہو؟ کوئی درد ہے یا دنیا کی حرص کی وجہ سے رو رہے ہو؟ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں، ہرگز یہ بات نہیں ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا میں اس کی وجہ سے رو رہا ہوں، میں نے پوچھا: وہ کیا عہد تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ہوسکتا ہے کہ تم وہ زمانہ پاؤ جب لوگ مال جمع کر رہے ہوں گے ہوسکتا ہے کہ تم بھی ان میں سے ہو" بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق میں نے وہ زمانہ پالیا ہے۔

✿✿ امام حاکم کہتے ہیں: اس حدیث میں ایک بہت بڑی غلطی ہے، وہ یہ کہ حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے پہلے شہید ہو گئے تھے۔ یہ بات حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا ابوہاشم بن عتبہ بن ربیعہ سے جنگ صفین میں کہی تھی۔

4990۔ حَدَّثَنَا بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْتُهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بِنْتِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا جَدِّي، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، قَالَ: دَخَلَ مُعَاوِيَةُ عَلٰى اَبِي هَاشِمٍ فَذَكَرَ الْقِصَّةَ بِمِثْلِهِ، قَدِ اخْتَلَفُوا فِي اسْمِ اَبِي حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، فَقَالَ: اسْمُهُ هُشَيْمٌ

✧✧ حضرت ابووائل فرماتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ابوہاشم کے پاس گئے (پھر اس کے بعد گزشتہ حدیث کی طرح تفصیلی حدیث بیان کی)

۞۞ حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کے نام میں اختلاف ہے، بعض لوگوں نے ان کا نام "ہشیم" بیان کیا ہے۔

4991۔ كَمَا اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ اِسْحَاقَ بْنُ يَحْيٰى وَاَبُوْ الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَا اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ اَبُوْ حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ اِسْمُهُ هُشَيْمٌ وَقِيْلَ اسْمُ اَبِي حُذَيْفَةَ حَسْلٌ

✧✧ ابراہیم بن المنذر فرماتے ہیں ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کا نام ہشیم ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کا نام "حسل" ہے۔

4992۔ سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ مَعِيْنٍ يَقُوْلُ اَبُوْ حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ اسْمُهُ حَسْلٌ اَنَا اَخْشٰى اَنَّهُ وَهْمٌ فِيْهِ فَاِنَّ الْيَمَانَ وَالِدُ حُذَيْفَةَ يُلَقَّبُ بِحَسْلٍ وَقِيْلَ اِنَّ اسْمَهُ عَسْلٌ

✧✧ یحیٰ بن معین کا کہنا ہے کہ ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کا نام "حسل" ہے۔

۞۞ (امام حاکم کہتے ہیں) مجھے لگتا ہے کہ یہ غلط ہے۔ کیونکہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے والد یمان کا لقب "حسل" تھا، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کا نام "عسل" تھا۔

4993۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ اِسْحَاقَ وَاَبُوْ الْحُسَيْنِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ اَنَا عِكْرِمَةُ اَنَّ اَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ كَانَ يُقَالُ لَهُ حَسْلٌ اَوْ عَسْلٌ وَقِيْلَ اِنَّ اسْمَهُ مَقْسَمٌ

✧✧ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابوحذیفہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کو "حسل" یا "عسل" کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کا نام "مقسم" تھا۔

4994۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُوْنَ الْفَقِيْهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصِيْرٍ بِاِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ يُقَالُ اِنَّ اسْمَ اَبِي حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ هُشَيْمٌ وَيُقَالُ مَقْسَمٌ

✧✧ محمد بن سعد کہتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کا نام "ہشیم" تھا۔ اور ان کو "مقسم" کہا جاتا تھا۔

4995۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، اَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالْقَلِيبِ فَطُرِحُوا فِيهِ، فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا اَهْلَ الْقَلِيبِ، هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟ فَإِنِّي وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي رَبِّي حَقًّا، فَقَالَ اَصْحَابُهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، تُكَلِّمُ اَقْوَامًا مَوْتَى؟ فَقَالَ: لَقَدْ عَلِمُوا اَنَّ مَا وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقٌّ، فَلَمَّا اَمَرَ بِهِمْ فَسُحِبُوا عُرِفَ فِي وَجْهِ اَبِي حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ الْكَرَاهِيَةُ وَاَبُوهُ يُسْحَبُ اِلَى الْقَلِيبِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا حُذَيْفَةَ، وَاللّٰهِ لَكَاَنَّهُ سَاءَ كَ مَا كَانَ فِي اَبِيكَ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا شَكَكْتُ فِي اللّٰهِ وَفِي رَسُوْلِ اللّٰهِ، وَلَكِنْ اِنْ كَانَ حَلِيمًا سَدِيدًا ذَا رَأْيٍ، فَكُنْتُ اَرْجُو اَنْ لَا يَمُوتَ حَتّٰى يَهْدِيَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَى الْاِسْلَامِ، فَلَمَّا رَاَيْتُ اَنْ قَدْ فَاتَ ذٰلِكَ، وَوَقَعَ حَيْثُ وَقَعَ اَحْزَنَنِي ذٰلِكَ، قَالَ: فَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْرٍ

صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کافروں کی لاشوں کو) قلیب (کنویں میں پھینکنے کا) حکم دیا۔ آپ کے حکم کے مطابق ان کو کنویں میں پھینک دیا گیا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنویں پر کھڑے ہوکر ارشاد فرمایا: اے کنویں والو! کیا تم نے اپنے ربّ کے وعدے کو سچا پایا؟ بے شک میرے ساتھ میرے ربّ نے جو وعدہ کیا تھا میں نے اس کو سچ پایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مرے ہوؤں سے گفتگو فرما رہے ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک انہوں نے جان لیا ہے کہ جو ان کے ربّ نے وعدہ کیا تھا وہ برحق ہے۔ پھر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کے مطابق ان کو گھسیٹ کر کنویں میں پھینکا جا رہا تھا تو جب حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کے باپ کو پھینکا جا رہا تھا تو ان کے چہرے پر پریشانی کے آثار بالکل نمایاں تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ خدا کی قسم! تیرے باپ کے ساتھ جو معاملہ ہوا ہے اس نے تجھے پریشان کیا ہے۔ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ بولے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی قسم! میں نے کبھی بھی اللہ اور اس کے رسول کے بارے میں شک نہیں کیا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ میرا باپ بردبار، سیدھا سادھا، اور سمجھ بوجھ والا تھا، میری یہ آرزو تھی کہ اللہ تعالیٰ اس کو اسلام کی ہدایت عطا فرما دیتا۔ پھر جب میں نے دیکھا کہ وہ فوت ہوگیا ہے تو اس وجہ سے مجھے شدید غم لاحق ہوا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (ابوحذیفہ) کے لئے دعائے خیر فرمائی۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ قُطْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت قطبہ بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

4996۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ

4995۔صحیح ابن حبان 'کتاب إخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم عن مناقب الصحابة ' ذکر أبی حذیفة بن عتبة بن ربیعة رضوان اللہ علیه حدیث 7197 مسند أحمد بن حنبل 'مسند الأنصار ' الملحق المستدرك من مسند الأنصار ' حدیث السیدة عائشة رضی اللہ عنہا ' حدیث 25816: مسند إسحاق بن راھویه -زیادات عروة بن الزبیر عن عائشة رضی اللہ عنہا ' حدیث 1019:

عُرْوَةَ قَالَ وَقُطْبَةُ بْنُ عَامِرِ بْنِ حَدِيْدَةَ شَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا وَهُوَ الَّذِىْ اُنْزِلَ فِيْهِ لَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَاَخُوْهُ يَزِيْدُ بْنُ عَامِرِ بْنِ حَدِيْدَةَ وَيَزِيْدُ يُكَنّٰى اَبَا الْمُنْذِرِ

✧✧ حضرت عروہ فرماتے ہیں: حضرت قطبہ بن عامر بن حدیدہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے، اور انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے

لَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا

''اور یہ کچھ بھلائی نہیں کہ گھروں میں پچھیت توڑ کر آؤ''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

ان کے بھائی حضرت یزید بن عامر بن حدیدہ رضی اللہ عنہ ہیں، یزید کی کنیت ابوالمنذ رہے۔

4997- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ اَشْيَاخٍ مِنْ قَوْمِهِ، قَالُوا: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَوْسِمِ الَّذِى لَقِيَ فِيْهِ النَّفَرَ مِنَ الْاَنْصَارِ فَعَرَضَ نَفْسَهُ عَلٰى قَبَائِلِ الْعَرَبِ، ثُمَّ انْصَرَفُوا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعِينَ اِلٰى بِلَادِهِمْ قَدْ آمَنُوا وَصَدَّقُوا مِنْهُمْ قُطْبَةَ بْنَ عَامِرِ بْنِ حَدِيْدَةَ

✧✧ عاصم بن عمر بن قتادہ اپنے اساتذہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حج کے موقع پر نکلے جس میں انصاریوں کے ایک وفد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی تھی، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو عرب کے قبائل کے لئے پیش فرمایا تھا پھر یہ لوگ ایمان قبول کر کے اپنے اپنے قبیلوں کی طرف واپس لوٹ گئے تھے۔ ان میں حضرت قطبہ بن عامر بن حدیدہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

4998- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي بْنُ اَبِي سَبْرَةَ، حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ قُطْبَةَ بْنَ عَامِرِ بْنِ حَدِيْدَةَ فِي عِشْرِينَ رَجُلا اِلٰى حَيٍّ مِنْ خَثْعَمَ فِي صَفَرٍ سَنَةَ سَبْعٍ

✧✧ ابن کعب بن مالک فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتویں سن ہجری صفر المظفر میں حضرت قطبہ بن عامر بن حدیدہ رضی اللہ عنہ کو بیس آدمیوں کی معیت میں خثعم کے ایک قبیلے کی جانب بھیجا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ سَالِمٍ مَوْلٰى اَبِي حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے فضائل

4999- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ: مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَمَنْ مُعَاذٍ، وَمَنْ اُبَيٍّ، وَمَنْ سَالِمٍ

مَوْلَى اَبِى حُذَيْفَةَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار آدمیوں سے قرآن حاصل کیا کرو

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے۔

حضرت ابی (بن کعب) رضی اللہ عنہ۔

اور ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5000۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بَطَّةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَسْتَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُيُوْخِهِ قَالَ سَالِمٌ مَّوْلَى اَبِى حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ كَانَ مَوْلَى لِثُبَيْتَةَ بِنْتِ يَعَارٍ الْاَنْصَارِيَّةِ وَكَانَتْ تَحْتَ اَبِى حُذَيْفَةَ فَتَبَنَّاهُ وَكَانَ يُقَالُ سَالِمُ بْنُ اَبِى حُذَيْفَةَ فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ اُدْعُوْهُمْ لِآبَائِهِمْ قِيْلَ لِسَالِمٍ مَوْلَى اَبِى حُذَيْفَةَ قُتِلَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ شَهِيْدًا سَنَةَ اثْنَتَىْ عَشْرَةَ وَوُجِدَ رَاْسُهُ عِنْدَ رِجْلِ اَبِى حُذَيْفَةَ اَوْ رِجْلُ اَبِى حُذَيْفَةَ عِنْدَ رَاْسِهِ وَقَالَ مُوْسَى بْنُ عُتْبَةَ هُوَ سَالِمُ بْنُ مَعْقِلٍ مِنْ اَهْلِ اَصْطَخْرٍ

✧✧ محمد بن عمر اپنے شیوخ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ابوحذیفہ بن عتبہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ ثبیتہ بنت یعار انصاریہ کے غلام تھے اور ثبیتہ انصاریہ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، تو حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنا منہ بولا بیٹا بنالیا تھا۔ اس لئے ان کو سالم بن ابی حذیفہ کہہ کر ہی بلایا جاتا تھا۔ پھر جب قرآن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی

ادعوھم لآبائھم (الاحزاب: 5)

''انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

تو ان کو سالم مولی ابی حذیفہ کہا جانے لگا۔

4999۔صحيح البخارى كتاب المناقب باب مناقب أبى بن كعب رضى الله عنه حديث3620:صحيح البخارى كتاب فضائل القرآن باب القراء من أصحاب النبى صلى الله عليه وسلم حديث4718:صحيح مسلم كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالى عنهم باب من فضائل عبد الله بن مسعود وأمه رضى الله تعالى حديث4609:الجامع للترمذى أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب مناقب عبد الله بن مسعود رضى الله عنه حديث3826:مصنف ابن أبى شيبة كتاب فضائل القرآن ممن يؤخذ القرآن؟ حديث29521:السنن الكبرى للنسائى كتاب المناقب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار - أبى بن كعب رضى الله عنه حديث7972:مشكل الآثار للطحاوى باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه حديث4864:مسند أحمد بن حنبل -ومن مسند بنى هاشم مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما حديث6624:البحر الزخار مسند البزار -الأعمش عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله حديث1351:المعجم الأوسط للطبرانى باب الألف باب من اسمه إبراهيم حديث2445:

آپ بارہویں سن ہجری میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ان کا سر حضرت ابوحذیفہ کے پاؤں کے قریب پڑا ہوا ملا تھا، یا (شاید یہ الفاظ ہیں کہ) ابوحذیفہ کے پاؤں، ان کے سر کے پاس تھے۔ اور موسیٰ بن عتبہ کا کہنا ہے کہ وہ سالم بن معقل ہے اہل اصطخر میں سے ہیں۔

5001۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُكْرَمٍ، اَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ الْبُرْدِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَابِطٍ يُحَدِّثُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اَبْطَاْتُ لَيْلَةً عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعِشَاءِ ثُمَّ جِئْتُ، فَقَالَ لِي: اَيْنَ كُنْتِ؟ قُلْتُ: كُنَّا نَسْمَعُ قِرَاءَةَ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِكَ فِي الْمَسْجِدِ لَمْ اَسْمَعْ مِثْلَ صَوْتِهِ، وَلَا قِرَاءَةً مِنْ اَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِكَ، فَقَامَ وَقُمْتُ مَعَهُ حَتّٰى اسْتَمَعَ اِلَيْهِ، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ: هٰذَا سَالِمٌ مَوْلٰى اَبِي حُذَيْفَةَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي اُمَّتِي مِثْلَ هٰذَا صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں ایک رات عشاء کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تاخیر سے حاضر ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے تاخیر کی وجہ دریافت فرمائی، میں نے عرض کی: میں مسجد میں آپ کے ایک صحابی سے قرآن کریم کی تلاوت سن رہی تھیں، میں نے آپ کے صحابہ میں سے کبھی بھی اس جیسی آواز اور ایسی قراءت نہیں سنی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر کھڑے ہوئے، میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کھڑی ہوگئی، اور قراءت سننے لگی، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمانے لگے: یہ ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام "سالم" ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اس امت میں ایسے لوگ پیدا فرمائے ہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو اس طرح نقل نہیں

نوٹ: (اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضرت سالم نے ان کے پستانوں کو منہ لگایا تھا یا ان کو چھوا تھا، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کسی برتن میں اپنا دودھ نکال دیا ہو اور انہوں نے اس برتن سے پی لیا ہو۔ یاد رہے کہ عورت کا دودھ برتن سے پینے سے بھی رضاعت ثابت ہو جاتی ہے جبکہ رضاعت کی دیگر شرائط پائی جائیں۔ شفیق)

نوٹ: جمہور فقہاء وصحابہ کرام اور ازواج مطہرات کا موقف یہ ہے کہ جوان آدمی کے لئے رضاعت ثابت نہیں ہوتی، کیونکہ قرآن کریم نے اس کی مدت یوں بیان فرمائی ہے

والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین لمن اراد ان یتم الرضاعۃ (البقرۃ:233)

اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس اس کے لئے جو دودھ کی مدت پوری کرنی چاہے۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

نیز بہت ساری احادیث مشہورہ سے ثابت ہے کہ رضاعت، صرف مدتِ رضاعت میں ہی ثابت ہوگی۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو سالوں کے بعد جو دودھ پیا جائے اس سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ (عمدۃ القاری شرح بخاری، حصہ ۲۱، صفحہ ۲۴۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی یہی منقول ہے۔

مذکورہ حدیث کا جواب یہ ہے کہ

(۱) یہ حدیث حضرت سالم کے ساتھ مختص ہے۔

(۲) یہ حدیث منسوخ ہے۔ شفیق)

کیا۔تاہم دونوں نے عبیداللہ کی نافع کے حوالے سے ابن عمر سے روایت کردہ یہ حدیث نقل کی ہے کہ جب مہاجرین مکہ سے مدینہ آئے تو ان کی امامت سالم مولی ابی حذیفہ کرواتے تھے، کیونکہ یہ سب سے اچھا قرآن پڑھا کرتے تھے۔

5002۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ تُحَدِّثُ، اَنَّ امْرَاَةَ اَبِي حُذَيْفَةَ ذَكَرَتْ، وَاَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ تُحَدِّثُ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ امْرَاَةَ اَبِي حُذَيْفَةَ ذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُخُولَ سَالِمٍ مَوْلَى اَبِي حُذَيْفَةَ عَلَيْهَا، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْضِعِيهِ، فَاَرْضَعَتْهُ بَعْدَ اَنْ شَهِدَ بَدْرًا، فَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا کہ ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کا آزادکردہ غلام "سالم" ان کے پاس آتا ہے (اور وہ ان سے پردہ نہیں کرتی) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس کو دودھ پلادے، چنانچہ انہوں نے سالم کو دودھ پلادیا (یہ غزوہ بدر کے بعد کی بات ہے) اس کے بعد سالم ان کے پاس آجایا کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5003۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَكْرٍ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْجَهْمِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ قَالَ جَعَلَتْ اُمُّ سَالِمٍ الْاَنْصَارِيَّةِ سَالِمًا مَوْلَى اَبِي حُذَيْفَةَ سَائِبَةً لِلّٰهِ وَاَنَّهُ قُتِلَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ وَوَرِثَتْ سَلَاحًا وَفَرَسًا فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ خُذِيهِ فَاَنْتِ اَحَقُّ النَّاسِ بِهِ فَقَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ اِنِّي كُنْتُ جَعَلْتُهُ لِلّٰهِ تَعَالَى حِينَ اَعْتَقْتُهُ فَاَخَذَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَعَلَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

✦✦ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ام سالم انصاریہ رضی اللہ عنہا نے سالم مولی ابی حذیفہ کو اللہ کی راہ میں سائبہ بنایا تھا۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے، اور کافی ہتھیاروں اور گھوڑوں کے مالک بنے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ تمام مال حضرت ام سالم رضی اللہ عنہا کے ہاں بھیج دیا (اور پیغام دیا) کہ تم اپنے پاس رکھ لو، کیونکہ تم ہی اس مال کی سب سے زیادہ حقدار ہو۔ انہوں نے جواباً کہا: مجھے اس مال کی ضرورت نہیں ہے، میں نے جب اس کو آزاد کیا تھا تو اس کو اللہ کی راہ میں کردیا تھا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ

(نوٹ: عام غلام کا قانون یہ ہوتا ہے کہ اگر اس کو آزاد کردیا جائے، تو یہ آزاد شدہ اگر مرجائے تو اس کے مال کا یہ وارث ہوتا ہے۔ سائبہ اس غلام کو کہتے ہیں جس کو اس کا مالک آزاد کردے اور اس کو فی سبیل اللہ کردے۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اب اس غلام کے مرنے کے بعد اس کے مال پر آزاد کنندہ کا کسی قسم کا کوئی حق نہیں ہوگا، اور وہ غلام اپنا مال اپنی مرضی سے کسی بھی مصرف میں لاسکتا ہے۔ شفیق)

مال واپس لے کر فی سبیل اللہ مال میں شامل کر دیا۔

5004۔ اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مَهْرَانَ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا بْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قُتِلَ سَالِمٌ مَوْلٰى اَبِی حُذَيْفَةَ قَالُوْا ذَهَبَ رُبُعُ الْقُرْآنِ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زید بن سالم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سالم کو شہید کیا گیا تو لوگ کہتے تھے "قرآن کا چوتھا حصہ ختم ہو گیا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5005۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ اَخْبَرَنِی اَبُوْ صَخْرٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لِاَصْحَابِهِ تَمَنَّوْا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اَتَمَنّٰى لَوْ اَنَّ هٰذِهِ الدَّارَ مَمْلُوْءَةٌ ذَهَبًا اُنْفِقُهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَتَصَدَّقُ وَقَالَ رَجُلٌ اَتَمَنّٰى لَوْ اَنَّهَا مَمْلُوْءَةٌ زَبَرْجَدًا وَجَوْهَرًا فَاُنْفِقُهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَتَصَدَّقُ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ تَمَنَّوْا فَقَالُوْا مَا نَدْرِيْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ اَتَمَنّٰى لَوْ اَنَّهَا مَمْلُوْءَةٌ رِجَالًا مِثْلَ اَبِی عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِی حُذَيْفَةَ وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ

✧✧ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تم لوگ کسی چیز کی خواہش کرو، ایک نے کہا: میری خواہش یہ ہے کہ یہ گھر سونے سے بھرا ہوا اور میں اس کو اللہ کی راہ میں صدقہ کر دوں، ایک اور نے یوں کہا: میری خواہش یہ ہے کہ یہ مکان ہیرے، جواہرات سے بھر جائے اور میں اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دوں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا: تم اور کوئی خواہش کرو! انہوں نے کہا: مزید ہمیں سمجھ نہیں آرہی کہ ہم کیا خواہش کریں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری یہ خواہش ہے کہ یہ گھر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، سالم مولی ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ جیسے لوگوں سے بھرا ہوا ہو۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ بْنِ نُفَيْلٍ

اَخِي اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَكُنْيَتُهُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ اَسَنَّ مِنْ اَخِيْهِ عُمَرَ وَاَسْلَمَ قَبْلَهُ آخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ معنِ ابْنِ عَدِيٍّ وَقُتِلَا جَمِيْعًا بِالْيَمَامَةِ شَهِيْدَيْنِ

حضرت زید بن خطاب بن نفیل رضی اللہ عنہ کے فضائل

یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں، ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے، آپ اپنے بھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بڑے ہیں، اور ان سے پہلے ایمان لائے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور حضرت معن بن عدی رضی اللہ عنہ کو بھائی بھائی بنایا تھا، یہ دونوں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

5006- حَدَّثَنَا بِذَلِكَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بَطَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ اَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي الْجِحَافُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مِنْ وُلْدِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ يَحْمِلُ رَايَةَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ وَقَدِ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى ظَهَرَتْ حَنِيْفَةُ عَلَى الرِّجَالِ فَجَعَلَ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ اَمَّا الرِّجَالُ فَلا رِجَالَ وَاَمَّا الرِّجَالُ فَلا رِجَالَ ثُمَّ جَعَلَ يُصِيْحُ بِاَعْلٰى صَوْتِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِنْ فِرَارِ اَصْحَابِي وَاَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ مُسَيْلَمَةُ وَمَحْكَمُ بْنُ الطُّفَيْلِ وَجَعَلَ يَشُدُّ بِالرَّايَةِ يَتَقَدَّمُ بِهَا فِي نَحْرِ الْعَدُوِّ ثُمَّ ضَارَبَ بِسَيْفِهِ حَتّٰى قُتِلَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَوَقَعَتِ الرَّايَةُ فَاَخَذَهَا سَالِمٌ مَوْلٰى اَبِي حُذَيْفَةَ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ يَا سَالِمُ اِنَّا نَخَافُ اَنْ نُؤْتٰى مِنْ قِبَلِكَ فَقَالَ بِئْسَ حَامِلُ الْقُرْآنِ اَنَا اِنْ اُتِيتُمْ مِنْ قِبَلِي وَقُتِلَ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ سَنَةَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ مِنَ الْهِجْرَةِ

✧✧ عمر بن عبدالرحمن جو کہ حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اولادوں میں سے ہیں، اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ جنگ یمامہ میں مسلمانوں کا جھنڈا اٹھائے ہوئے تھے، مسلمان منتشر ہو گئے، حتیٰ کہ بنوحنیفہ ان پر غالب آ گئے، تو حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کہنے لگے: مردوں میں کوئی مرد نہیں ہے، مردوں میں کوئی مرد نہیں ہے۔ پھر آپ باآواز بلند کہنے لگے: اے اللہ! میں اپنے ساتھیوں کے بھاگ جانے سے تیری بارگاہ میں معافی مانگتا ہوں، اور تیری بارگاہ میں ان تمام نظریات سے براءت کا اظہار کرتا ہوں جو مسیلمہ اور محکم بن طفیل نے پیش کئے ہیں۔ آپ جھنڈے کو مضبوطی سے تھامے دشمن کی جانب پیش قدمی کرنے لگے، پھر اپنی تلوار کے ساتھ لڑائی شروع کر دی، حتیٰ کہ آپ کو شہید کر دیا گیا، اور جھنڈا آپ کے ہاتھ سے چھوٹ گیا، پھر یہ جھنڈا حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے سنبھالا، تو مسلمان مجاہدین نے کہا: اے سالم ہمیں خدشہ ہے کہ تیری طرف سے ہمیں نقصان ہوگا، تو انہوں نے فرمایا: اگر میری جانب سے تمہیں کوئی نقصان پہنچ جائے تو مجھ سے زیادہ کوئی برا حاملِ قرآن نہیں ہوگا۔ حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ بارہویں سن ہجری میں شہید ہوئے۔

5007- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ مَسَاحِقٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ خَامِسُ خَمْسَةٍ رَفَقَةٍ فِي غَزَاةِ مُسَيْلَمَةَ فَقَتَلُوا غَيْرَهُ قِيْلَ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَخْرِمَةَ وَاثْنَانِ آخَرَانِ

✧✧ عبدالملک بن نوفل بن مساحق فرماتے ہیں: جن پانچ ساتھیوں نے مسیلمہ کو قتل کیا تھا ان میں ایک تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تھے اور باقی چار کے بارے میں یہ قول ہے کہ زید بن خطاب رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مخرمہ رضی اللہ عنہ تھے اور دو آدمی ان کے علاوہ بھی تھے۔

5008- اَخْبَرَنِي اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ عُمَرُ يُصَابُ بِالْمُصِيْبَةِ فَيَقُوْلُ اُصِبْتُ بِزَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ فَصَبَرْتُ وَاَبْصَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَاتِلَ اَخِيْهِ زَيْدٍ فَقَالَ لَهُ وَيْحَكَ لَقَدْ قَتَلْتَ لِي

أُخَا مَا هَبَّتِ الصَّبَا إِلَّا ذَكَرْتُهُ

✧✧ عمر بن عبدالرحمن بن زید بن خطاب فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بہت آزمائشیں آئیں، آپ کہا کرتے تھے: مجھے زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کی آزمائش آئی، میں نے اس پر صبر کیا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے بھائی حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کے قاتل کو دیکھا تو فرمایا: تو ہلاک ہو جائے، تو نے میرے بھائی کو شہید کر دیا، جب بھی بادصبا چلتی ہے تو مجھے ان کی یاد آتی ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عُكَاشَةَ بْنِ مِحْصَنِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَثِيرٍ أَبُو مِحْصَنٍ

شَهِدَ بَدْرًا وَأُحُدًا وَالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عکاشہ بن محصن بن قیس بن مرہ بن کثیر ابو محصن رضی اللہ عنہ کے فضائل

آپ جنگ بدر، جنگ احد، جنگ خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔

5009- حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَسْتَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ الْحَبَشِيُّ عَنْ آبَائِهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُكَاشَةُ بْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَقُتِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسَنَةٍ بِبُزَاخَةٍ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَنَةَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ وَكَانَ عُكَاشَةُ مِنْ أَجْمَلِ النَّاسِ

✧✧ حضرت ام قیس بنت محصن فرماتی ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا، اس وقت عکاشہ چالیس برس کے تھے، اور آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بارہویں سن ہجری میں مقام بزاخہ میں نیزہ لگنے سے شہید ہوئے، اور حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ بہت خوبصورت نوجوان تھے۔

5010- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ وُجُوهُهُمْ عَلٰى ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلٰى أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ أَضَاءَ تْ فِي السَّمَاءِ، فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ، فَقَامَ آخَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: سَبَقَكَ إِلَيْهَا عُكَّاشَةُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جو جماعت جنت میں جائے گی، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے، جو ان کے بعد جائیں گے ان کے چہرے ستاروں کی طرح جگمگا رہے ہوں گے۔ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے

(نوٹ: بزاخہ بحرین میں ایک جگہ کا نام ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ کوفہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے۔ شفیق)

بھی ان میں سے کردے، رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! اس کو ان میں سے کردے۔ (یہ دعا سن کر) ایک اور صحابی اٹھ کر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ ﷺ! میرے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کردے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس معاملے میں عکاشہ تم سے آگے نکل گیا ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5011- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: كُنَّا نَحْنُ الْمُقَدِّمَةَ مِائَتَيْ فَارِسٍ، وَعَلَيْنَا زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَكَانَ ثَابِتُ بْنُ اَقْرَمَ وَعُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ اَمَامَنَا، فَلَمَّا مَرَرْنَا بِهِمَا مَقْتُولَيْنِ سَرَيْنَا وَخَالِدٌ وَالْمُسْلِمُونَ وَرَاءَنَا، فَوَقَفُوا عَلَيْهِمَا فَاَمَرَ خَالِدٌ فَحَفَرَ لَهُمَا وَدَفَنَهُمَا بِدِمَائِهِمَا

✧✧ ابوواقد لیثی فرماتے ہیں: ہم دوسو گھڑسوار مقدمۃ الجیش میں تھے اور ہمارے امیر حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے، اور ثابت بن اقرم رضی اللہ عنہ اور عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ ہمارے آگے آگے تھے، جب ہم ان دونوں کے پاس سے گزرے یہ شہید ہو چکے تھے، ہم آگے گزر گئے، جبکہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور دیگر مسلمان ہمارے پیچھے پیچھے آرہے تھے، یہ لوگ ان کے پاس رکے، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے حکم کے مطابق ان دونوں کو غسل دیئے بغیر ان کے خون سمیت وہیں پر دفن کر دیا گیا۔

ذکر مناقب معن ابن عدی بن عجلان انصاری

حضرت معن بن عدی بن عجلان انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

5012- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ وَمَعْنُ ابْنُ عَدِيِّ بْنِ الْجَدِّ بْنِ الْعَجْلَانِ حَلِيفُ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ شَهِدَ الْعَقَبَةَ وَشَهِدَ بَدْرًا وَّاُحُدًا وَالْخَنْدَقَ وَمَشَاهِدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُتِلَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ شَهِيدًا فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ ابن اسحاق کہتے ہیں: ''حضرت معن بن عدی بن جد بن عجلان'' بنی عمرو بن عوف کے حلیف تھے، بیعت عقبہ میں شامل ہوئے، جنگ بدر، جنگ احد، جنگ خندق اور دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

5013- اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قُتِلَ مَعْنُ ابْنُ عَدِيٍّ بِالْيَمَامَةِ يَوْمَ مُسَيْلَمَةَ الْكَذَّابِ

✧✧ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت معن بن عدی رضی اللہ عنہ مسیلمہ کذاب کے ساتھ جنگ والے دن (یعنی) جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عِبَادِ بْنِ بَشْرِ بْنِ وَقْشٍ الْاَشْهَلِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عباد بن بشر بن وقش اشہلی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5014۔ اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ كَانَ عِبَادُ بْنُ بَشْرِ بْنِ وَقْشٍ اَحَدَ بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ يُكَنّٰى اَبَا بَشْرٍ وَّيُقَالُ اَبَا الرَّبِيعِ

✧✧ ابراہیم بن منذر فرماتے ہیں: عباد بن بشر بن وقش رضی اللہ عنہ بنی عبدالاشہل میں سے ہیں، ان کی کنیت ابوبشر تھی، اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کی کنیت ابوالربیع تھی۔

5015۔ وَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بَطَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ عِبَادُ بْنُ بَشْرِ بْنِ وَقْشِ بْنِ زَغْبَةَ بْنِ زَعُوْرَاءَ بْنِ عَبْدِ الْاَشْهَلِ يُكَنّٰى اَبَا بَشْرٍ وَّقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَشْرِ بْنِ عَمَّارَةَ كَانَ يُكَنّٰى اَبَا الرَّبِيعِ اَسْلَمَ بِالْمَدِينَةِ عَلٰى يَدَيْ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ وَذٰلِكَ قَبْلَ اِسْلَامِ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ وَّشَهِدَ عِبَادُ بْنُ بَشْرٍ بَدْرًا وَّكَانَ فِيمَنْ قَتَلَ كَعْبَ بْنَ الْاَشْرَفِ وَشَهِدَ اَيْضًا اُحُدًا وَالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدَ اَيْضًا يَوْمَ الْيَمَامَةِ وَكَانَ لَهُ يَوْمَئِذٍ بَلَاءٌ وَّعَنَاءٌ وَّمُبَاشَرَةٌ لِّلْقِتَالِ حَتّٰى قُتِلَ يَوْمَئِذٍ شَهِيدًا وَذٰلِكَ سَنَةَ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ وَهُوَ بْنُ خَمْسٍ وَّاَرْبَعِينَ سَنَةً

✧✧ محمد بن عمر نے عباد بن بشر رضی اللہ عنہ کا شجرہ نسب یوں بیان کیا ہے "عباد بن بشر بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل" ان کی کنیت ابوبشر تھی۔ جبکہ عبداللہ بن محمد بن بشر بن عمارہ کہتے ہیں کہ ان کی کنیت ابوالربیع تھی، یہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے پہلے، مدینہ منورہ میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر اسلام لائے تھے۔ حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں شریک ہوئے، اور آپ کعب بن اشرف کو قتل کرنے والوں میں شامل تھے، آپ جنگ احد، جنگ خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ جنگ یمامہ میں بھی آپ نے شرکت کی، اس دن آپ پر آزمائش بہت سخت تھی، اور آپ لڑائی میں بہت مشقت میں تھے، حتی کہ اسی دن شہید ہو گئے۔ یہ بارہویں سن ہجری کا واقعہ ہے اس وقت آپ کی عمر ۴۵ برس تھی۔

5016۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عِبَادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ فِي بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثَلَاثَةٌ لَّمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْهُمْ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ وَّاُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعِبَادُ بْنُ بَشْرٍ قَالَ عِبَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَاللّٰهِ مَا سَمَّانِي اَبِي عِبَادًا اِلَّا بِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: بنی عبدالاشہل میں تین آدمی ایسے ہیں کہ ان سے افضل کوئی شخص نہیں ہے
(۱) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ (۲) حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ (۳) حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ

عباد بن عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں: میرے والد نے انہی تینوں کے اسمائے گرامی کی نسبت سے میرا نام ''عباد'' رکھا تھا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِى دُجَانَةَ سِمَاكِ بْنِ خَرْشَةَ الْخَزْرَجِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابودجانہ سماک بن خرشہ خزرجی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5017- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ شُيُوخِهِ، قَالُوا: اسْمُ اَبِى دُجَانَةَ سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ بْنِ لَوْذَانَ بْنِ عَبْدِ وَدِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْخَزْرَجِ، آخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ، وَشَهِدَ اَبُو دُجَانَةَ بَدْرًا وَاُحُدًا، وَثَبَتَ يَوْمَئِذٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعَهُ عَلَى الْمَوْتِ، وَشَهِدَ الْيَمَامَةَ، وَكَانَ فِيمَنْ شَرِكَ فِي قَتْلِ مُسَيْلِمَةَ، وَقُتِلَ اَبُو دُجَانَةَ يَوْمَئِذٍ شَهِيدًا

✧✧ محمد بن عمر اپنے شیوخ کے حوالے سے فرماتے ہیں: ابودجانہ کا نام ''سماک بن خرشہ، بن لوذان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن مخزرج'' ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہما کو بھائی بھائی بنایا تھا۔ حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر اور احد میں شریک ہوئے اور اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ثابت قدم رہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر موت کی بیعت کی۔ آپ جنگ یمامہ میں شریک ہوئے اور مسیلمہ کو قتل کرنے والی جماعت میں یہ بھی شامل تھے۔ حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ اسی دن (جنگ یمامہ میں) شہید ہوئے۔

5018- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ سَيْفًا يَوْمَ اُحُدٍ وَاَصْحَابُهُ حَوْلَهُ، فَقَالَ: مَنْ يَاْخُذُ هٰذَا السَّيْفَ؟ فَبَسَطُوا اَيْدِيَهُمْ، يَقُولُ: هٰذَا اَنَا، وَيَقُولُ: هٰذَا اَنَا، فَقَالَ: مَنْ يَاْخُذُهُ بِحَقِّهِ؟ فَاَحْجَمَ الْقَوْمُ، فَقَالَ سِمَاكٌ اَبُو دُجَانَةَ: اَنَا آخُذُهُ بِحَقِّهِ، فَدَفَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَلَقَ بِهِ يَوْمَئِذٍ هَامَ الْمُشْرِكِينَ

4918- صحيح مسلم' كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالى عنهم' باب من فضائل أبى دجانة سماك بن خرشة رضى الله تعالى' حديث 4621: مصنف ابن أبى شيبة' كتاب المغازى' هذا ما حفظ أبو بكر فى أحد وما جاء فيها' حديث 36086: مسند أحمد بن حنبل' ومن مسند بنى هاشم' مسند أنس بن مالك رضى الله تعالى عنه' حديث 12019: مسند عبد بن حميد' مسند أنس بن مالك' حديث 1329:

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ احد کے دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد پروانہ وار جمع تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار تھامی اور فرمایا: یہ تلوار کون لے گا؟ کافی سارے لوگ تلوار لینے کے لئے ہاتھ بڑھا کر کہنے لگے: مجھے عطا فرمائیں، مجھے عطا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تلوار لے کر اس کا حق کون ادا کرے گا؟ (یہ سن کر کئی لوگ) پیچھے ہٹ گئے، حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کا حق ادا کروں گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ تلوار ان کو عطا فرمادی، حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے اس تلوار کے ساتھ مشرکین کی کھوپڑیاں ادھیڑ کر رکھ دیں۔

5019- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، اِمْلاءً، حَدَّثَنَا اَبُو قِلابَةَ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلابِيُّ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَازِعِ بْنُ ثَوْرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: عَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفًا يَوْمَ اُحُدٍ، فَقَالَ: مَنْ يَاْخُذُ هٰذَا السَّيْفَ بِحَقِّهِ؟ فَقُمْتُ، فَقُلْتُ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَعْرَضَ عَنِّي، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَاْخُذُ هٰذَا السَّيْفَ بِحَقِّهِ؟ فَقُلْتُ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَعْرَضَ عَنِّي، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَاْخُذُ هٰذَا السَّيْفَ بِحَقِّهِ؟ فَقَامَ اَبُو دُجَانَةَ سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ، فَقَالَ: اَنَا آخُذُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِحَقِّهِ، فَمَا حَقُّهُ؟ قَالَ: اَنْ لا تَقْتُلَ بِهِ مُسْلِمًا وَلا تَفِرَّ بِهِ عَنْ كَافِرٍ، قَالَ: فَدَفَعَهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اِذَا اَرَادَ الْقِتَالَ اَعْلَمَ بِعِصَابَةٍ، قَالَ: قُلْتُ: لاَنْظُرَنَّ اِلَيْهِ الْيَوْمَ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ قَالَ: فَجَعَلَ لا يَرْتَفِعُ لَهُ شَيْءٌ اِلَّا هَتَكَهُ وَاَفْرَاهُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى نِسْوَةٍ فِي سَفْحِ الْجَبَلِ مَعَهُنَّ دُفُوفٌ لَهُنَّ فِيهِنَّ امْرَاَةٌ، وَهِيَ تَقُوْلُ: نَحْنُ بَنَاتُ طَارِقٍ نَمْشِي عَلَى النَّمَارِقِ اِنْ تُقْبِلُوا نُعَانِقْ وَنَبْسُطِ النَّمَارِقَ اَوْ تُدْبِرُوا نُفَارِقْ فِرَاقَ غَيْرِ وَامِقٍ قَالَ: فَاَهْوَى بِالسَّيْفِ اِلٰى امْرَاَةٍ لِيَضْرِبَهَا، ثُمَّ كَفَّ عَنْهَا، فَلَمَّا انْكَشَفَ لَهُ الْقِتَالُ، قُلْتُ لَهُ: كُلُّ عَمَلِكَ قَدْ رَاَيْتُ مَا خَلا رَفْعَكَ السَّيْفَ عَلَى الْمَرْاَةِ لَمْ تَضْرِبْهَا،

قَالَ: اِنِّي وَاللّٰهِ اَكْرَمْتُ سَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْتُلَ بِهِ امْرَاَةً صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن تلوار پیش کی اور فرمایا: اس تلوار کو اس کے حق کے ساتھ کون لے گا؟ (یعنی یہ تلوار لے کر اس کا حق کون ادا کرے گا؟) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کھڑے ہو کر عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار مجھے عنایت نہ فرمائی، پھر فرمایا: یہ تلوار اس کے حق کے ساتھ کون لے گا؟ میں نے پھر عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر بھی وہ تلوار مجھے عنایت نہ فرمائی۔ پھر فرمایا: یہ تلوار اس کے حق کے ساتھ کون لے گا؟ پھر حضرت ابودجانہ سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تلوار میں اس کے حق کے ساتھ لیتا ہوں۔ یہ ارشاد فرمادیجئے کہ اس کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا حق یہ ہے کہ اس کے ساتھ کسی مسلمان کو قتل نہ کیا جائے، اور کوئی کافر اس کے وار سے بچ کر نہ نکلے، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تلوار ابودجانہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرمادی، (حضرت ابودجانہ کی عادت تھی کہ) وہ جب جنگ کا ارادہ کر لیتے تو سر پر سرخ

رنگ کی پٹی باندھ لیتے تھے، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے سوچ رکھا تھا کہ آج میں ابودجانہ رضی اللہ عنہ کے جنگی جوہر دیکھوں گا، چنانچہ ابودجانہ رضی اللہ عنہ کے سامنے جو چیز بھی ابھرتی، آپ اس کو (گاجر مولی کی طرح) کاٹتے ہوئے آگے گزر جاتے حتی کہ آپ پہاڑ کے دامن میں کچھ عورتوں کے پاس جا پہنچے، ان کے پاس دف تھے اور ان میں سے ایک عورت یہ اشعار گا رہی تھی

نحن بنات طارق ۔۔۔ نمشی علی النمارق

ان تقبلوا نعانق ۔۔۔ ونبسط النمارق

او تدبروا نفارق ۔۔۔ فراق غیر وامق

ہم طارق کی بیٹیاں ہیں ہم بادلوں کے ساتھ چلتی ہیں۔

اگر تم قبول کرو تو ہم معانقہ کرتی ہیں اور بستر بچھاتی ہیں۔

یا (اگر) تم منہ پھیر کر جاؤ تو ہم بھی بغیر محبت کئے بچھڑ جاتی ہیں۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انہوں نے ایک عورت کو مارنے کے لئے تلوار سونتی، پھر ہاتھ روک لیا، پھر جب جنگ میں کچھ وقفہ آیا تو میں نے ان سے کہا: میں نے تمہاری مکمل لڑائی کا مشاہدہ کیا ہے ان میں ایک چیز میں نے نوٹ کی ہے کہ تم ایک عورت پر تلوار اٹھائی تھی، پھر اس کو مارے بغیر تلوار ہٹالی (اس کی کیا وجہ ہے؟) ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی عزت وناموس کا خیال کرتے ہوئے اس عورت کو نہیں مارا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَنَمَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ثعلبہ بن عنمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

5020۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنِي اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي عَدِيٍّ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَنَمَةَ بْنِ عَدِيٍّ وَاسْتُشْهِدَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ

✧✧ حضرت عروہ نے بنی عدی میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں حضرت ثعلبہ بن عنمہ بن عدی رضی اللہ عنہ کا نام بھی ذکر کیا ہے۔ آپ جنگ خندق میں شہید ہوئے۔

5021۔ اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِي عَتِيقٍ، وَابْنِ جَابِرٍ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ ثَعْلَبَةَ بْنَ عَنَمَةَ وَفَدَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ، فَسَلَّمَ وَفِي اِصْبَعِهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ، فَقِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، يُسَلِّمُ عَلَيْكَ ثَعْلَبَةُ ثَلَاثَ

مَرَّاتٍ فَلَمْ تُرَدَّ عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْ لَا تَرَاهُ يَنْضَحُ وَجْهِي بِجَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فِي يَدِهِ، فَرَمٰى ثَعْلَبَةُ بِالْخَاتَمِ

✦✦ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ثعلبہ بن عنمہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس وقت حضور ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے حضور ﷺ کو سلام کیا، اِن کی انگلی میں سونے کی ایک انگوٹھی پہنی ہوئی تھی، حضور ﷺ نے ان کے سلام کا جواب نہ دیا، انہوں نے دوبارہ سلام کیا، لیکن حضور ﷺ نے پھر بھی سلام کا جواب نہ دیا، کسی صحابی نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ثعلبہ نے آپ کو تین مرتبہ سلام کیا ہے، لیکن آپ نے جواب ارشاد نہیں فرمایا (اس کی وجہ کیا ہے؟) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں نظر نہیں آرہا؟ اس کے ہاتھ میں موجود دوزخ کے انگارے کی وجہ سے میرے چہرے پر پسینہ آرہا ہے۔ (یہ سنتے ہی) حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے وہ انگوٹھی اتار کر پھینک دی۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ رَافِعِ بْنِ مَالِكٍ الزُّرَقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت رافع بن مالک زرقی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5022- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي زُرَيْقِ بْنِ عَامِرٍ ثُمَّ مِنْ بَنِي الْعَجْلَانِ رَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْعَجْلَانِ الزُّرَقِيِّ

✦✦ ابن اسحاق نے بنی زریق بن عامر، پھر بنی عجلان میں سے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں حضرت رافع بن مالک بن عجلان زرقی رضی اللہ عنہ کا نام بھی ذکر کیا ہے۔

5023- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَمِّ اَبِيهِ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ، فَقُلْتُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى، فَلَمَّا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ، فَقَالَ: مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقُلْتُ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَكَيْفَ قُلْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بَضْعَةٌ وَثَلَاثُونَ مَلَكًا اَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَمَا كَتَبْنَاهُ اِلَّا عَنْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ

✦✦ حضرت رافع بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا، دوران نماز مجھے چھینک آئی،

میں نے کہا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى

رسول اللہ ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر پوچھا: نماز میں آواز کس کی آ رہی تھی؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میں بول رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کیا پڑھ رہے تھے؟ میں نے کہا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تیس سے زیادہ فرشتے ایک دوسرے سے آگے بڑھ بڑھ کر اس تسبیح کو لے جانا چاہ رہے تھے۔

5024- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، اَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عِمْرَانَ، حَدَّثَنِي رِفَاعَةُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ تَجَمَّعَ النَّاسُ عَلٰى اُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ، فَاَقْبَلْتُ اِلَيْهِ فَنَظَرْتُ اِلٰى قِطْعَةٍ مِنْ دِرْعِهِ قَدِ انْقَطَعَتْ مِنْ تَحْتِ اِبْطِهِ، قَالَ: فَاَطْعَنْتُهُ بِالسَّيْفِ فِيهَا طَعْنَةً فَقَتَلْتُهُ، وَرُمِيتُ بِسَهْمٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَفُقِئَتْ عَيْنِي، فَبَصَقَ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا لِي فَمَا آذَانِي مِنْهَا شَيْءٌ" صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

4923- صحيح مسلم' كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب ما يقال بين تكبيرة الإحرام والقراءة' حديث974: صحيح ابن خزيمة' كتاب الصلاة' باب إباحة الدعاء بعد التكبير وقبل القراءة بغير ما ذكرنا في' حديث450: مستخرج أبي عوانة' باب في الصلاة بين الأذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' باب ما يقال في السكتة لتكبيرة الافتتاح والقراءة' حديث1274: صحيح ابن حبان' كتاب الرقائق' باب الأذكار' ذكر وصف الحمد لله جل وعلا الذي يكتب للحامد ربه به' حديث845: سنن الدارمي -ومن كتاب الأطعمة' باب الدعاء بعد الفراغ من الطعام' حديث2001: سنن أبي داود' كتاب الصلاة' أبواب تفريع استفتاح الصلاة' باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء' حديث657: سنن ابن ماجه' كتاب الأطعمة' باب ما يقال' حديث3282: الترمذي' الجامع الصحيح -أبواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' أبواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في الرجل يعطس في الصلاة' حديث384: الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم -ومن ذكر عامر بن ربيعة بن مالك بن عامر بن ربيعة' حديث302: السنن الكبرى للنسائي -العمل في افتتاح الصلاة' نوع آخر من الذكر بعد التكبير' حديث957: مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث4912: السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصلاة' جماع أبواب صفة الصلاة' باب القول عند رفع الرأس من الركوع وإذا استوى قائما' حديث2427: مسند أحمد بن حنبل -ومن مسند بني هاشم' مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه' حديث11824: مسند الطيالسي' أحاديث النساء' وما أسند أنس بن مالك الأنصاري - ما روى عنه قتادة' حديث2099: مسند عبد بن حميد' مسند أنس بن مالك' حديث1198: البحر الزخار مسند البزار -ما أسند عامر بن ربيعة عن النبي' حديث3224: مسند أبي يعلى الموصلي -قتادة' حديث2845: مسند الروياني -خالد بن معدان عن أبي أمامة' حديث1156: المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه' محمد' حديث7092: المعجم الكبير للطبراني' باب الذال' رفاعة بن رافع الزرقي الأنصاري عقبي بدري' حديث4402:

✧✧ حضرت رفاعہ بن رافع اپنے والد حضرت رفاعہ کے حوالے سے فرماتے ہیں: جنگ بدر کے دن کافی سارے لوگوں نے امیہ بن خلف کا گھیراؤ کیا ہوا تھا، میں اس کی طرف متوجہ ہوا، میں نے اس کی زرہ کو دیکھ لیا کہ اس کی بغل کے نیچے سے ایک جگہ سے ٹوٹی ہوئی ہے، چنانچہ میں نے تلوار کا وہیں پر وار کیا اور اس کو قتل کر ڈالا، جنگ بدر میں میری آنکھ میں ایک تیر آ کر لگا جس کی وجہ سے میری وہ آنکھ ضائع ہو گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آنکھ میں اپنا لعاب دہن لگایا، اور دعا فرمائی، (اس دعا کا اثر یہ ہوا کہ) مجھے کسی قسم کا کوئی درد وغیرہ محسوس نہیں ہوا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5025 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ السَّدُوسِيُّ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا اَبُو مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ عَجْلانَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: اَقْبَلْتُ يَوْمَ بَدْرٍ فَفَقَدْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَادَتِ الرِّفَاقُ بَعْضُهَا بَعْضًا: اَفِيكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَوَقَفُوا حَتّٰى جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَدْنَاكَ، فَقَالَ: اِنَّ اَبَا حَسَنٍ وَجَدَ مَغْصًا فِي بَطْنِهِ فَتَخَلَّفْتُ عَلَيْهِ

✧✧ حضرت رافع بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ بدر کے دن ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نظر نہ آئے، تو ساتھیوں نے ایک دوسرے کو آواز دے کر پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے درمیان ہیں؟ ابھی زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی تھے، صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں آپ نظر نہیں آ رہے تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوحسن (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کے پیٹ میں درد تھا، اس لئے میں ان کے پاس تھا۔

ذِكْرُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5026 - اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ الْعَقَبَةَ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْعَجْلَانِ بْنِ زُرَيْقٍ وَهُوَ نَقِيبٌ وَّذَكَرَهُ اَيْضًا فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا

✧✧ حضرت عروہ نے بنی زریق کے انصاریوں میں سے بیعت عقبہ میں شریک ہونے والوں میں حضرت رفاعہ بن رافع بن مالک بن عجلان بن زرقی رضی اللہ عنہ کا ذکر بھی کیا ہے۔ یہ مبلغ تھے۔ اور ان بدری صحابہ میں بھی ان کا ذکر کیا ہے۔

5027 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابٌ الْعُصْفُرِيُّ قَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْعَجْلَانِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَامِرِ بْنِ زُرَيْقِ بْنِ عَبْدِ حَارِثَةَ اُمِّهِ وَاُمِّ اَخِيهِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعٍ اُمِّ

مَالِكِ بِنْتِ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلٍ وَّمَاتَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ حِيْنَ قَامَ مُعَاوِيَةُ

✧✧ شباب عصفری (نے حضرت رفاعہ کا نسب یوں بیان کیا ہے): رفاعہ بن رافع بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ۔ ان کی اور خلاد بن بن رافع کی والدہ ام مالک بنت ابی بن سلول ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جب حکومت پر براجمان ہوئے ان دنوں حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ الشَّمَّاسِ الْخَزْرَجِيُّ الْخَطِيْبُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ثابت بن قیس بن شماس خزرجی خطیب رضی اللہ عنہ کے فضائل

5028- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بَطَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسِ بْنِ امْرَءِ الْقَيْسِ بْنِ مَالِكٍ خَطِيْبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِدَ اُحُدًا وَّالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُتِلَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ شَهِيْدًا

✧✧ محمد بن عمر کہتے ہیں: ثابت بن قیس بن شماس بن امری القیس بن مالک رسول اللہ ﷺ کے مبلغ تھے، جنگ احد، خندق اور دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک رہے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

5029- حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْاَسَدِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ اسْتُشْهِدَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ يَوْمَ الْيَمَامَةِ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ قَدَّمَهُ عَلَى الْاَنْصَارِ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ محمد بن اسحاق کہتے ہیں: حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہمراہ انصار کا سپہ سالار بنایا تھا۔

5030- اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى الْعَطَّارُ بِمَرْوَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ سَيَّارٍ يَقُوْلُ كُنْيَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

✧✧ احمد بن یسار کہتے ہیں: حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوعبدالرحمٰن'' تھی۔

5031- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُو بَكْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ، نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ، بِئْسَ الرَّجُلُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ، سَبْعَةُ رِجَالٍ سَمَّاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يُسَمِّهِمْ لَنَا سُهَيْلٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کتنا اچھا آدمی ہے، عمر رضی اللہ عنہ کتنا اچھا آدمی ہے، ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کتنا اچھا آدمی ہے، ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کتنا اچھا آدمی ہے، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کتنا اچھا آدمی ہے، معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کتنا اچھا آدمی ہے۔ اور فلاں فلاں آدمی کتنا برا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سات آدمیوں کا ذکر کیا، لیکن ان میں سہیل کا کہیں بھی تذکرہ نہیں کیا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5032- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الْوَزِيْرِ التَّاجِرُ حَدَّثَنَا اَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ جِئْتُ اِلٰى ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَهُوَ يَتَحَنَّطُ فَقُلْتُ يَا عَمِّ اَلَا تَرٰى مَا يَلْقَى النَّاسُ فَلَبِسَ اَكْفَانَهُ ثُمَّ اَقْبَلَ وَهُوَ يَقُوْلُ الْاٰنَ الْاٰنَ وَجَعَلَ يَقُوْلُ بِالْحُنُوْطِ هٰكَذَا وَاَوْمَاَ الْاَنْصَارِيُّ عَلٰى سَاقِهِ هٰكَذَا فِیْ وُجُوْهِ الْقَوْمِ يُقَارِعُ الْقَوْمَ بِئْسَ مَا عَوَّدْتُمْ اَقْرَانَكُمْ مَا هٰكَذَا كُنَّا نُقَاتِلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ

صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ یمامہ کے دن میں حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اس وقت وہ اپنے آپ کو مردوں والی خوشبو لگا رہے تھے، میں نے کہا: اے چچا جان! کیا آپ نہیں دیکھ رہے جو لوگوں کی حالت ہو چکی ہے؟ چنانچہ انہوں نے کفن زیب تن کیا (اس وقت وہ کہہ رہے تھے) اب ٹھیک ہے اب ٹھیک ہے۔ اور آپ اپنے حنوط کے بارے میں کہہ رہے تھے "ایسے ہوتا ہے" اور انصاری نے ان کی پنڈلی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا: جنگجو قوم کے چہروں کا یہ حال ہوتا ہے، تم نے اپنے ساتھیوں کو کتنا ہی برا حنوط (وہ خوشبو جو دفن کے وقت میت کو لگائی جاتی ہے) لگایا۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اس طرح نہیں لڑا کرتے تھے، پھر وہ جنگ میں شریک ہو گئے حتی کہ آپ شہید ہو گئے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5033- اَخْبَرَنِی الْاِمَامُ اَبُو الْوَلِيْدِ الْفَقِيْهُ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ قُرَيْشٍ الْوَرَّاقُ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، اَنَا خَالِدٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ عِنْدَ مَقْدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ، فَقَالَ: نَمْنَعُكَ مِمَّا نَمْنَعُ مِنْهُ اَنْفُسَنَا وَاَوْلَادَنَا، فَمَا لَنَا؟ قَالَ: الْجَنَّةُ، قَالَ: رَضِيْنَا صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خطبہ دیتے ہوئے کہا: ہم تمہیں اسی چیز سے روکتے ہیں جس سے اپنے آپ کو اور اپنی اولادوں کو روکتے ہیں، تو ہمیں اس میں کیا اجر ملے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت۔ انہوں نے کہا: ہم راضی ہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5034- اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْعَطَّارُ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْبَغْدَادِيُّ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْاَعْرَجُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَقَدْ خَشِيتُ اَنْ اَكُونَ قَدْ هَلَكْتُ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلِمَ؟ قَالَ: نَهَانَا اللّٰهُ اَنْ نُحِبَّ اَنْ نُحْمَدَ بِمَا لَمْ نَفْعَلْ وَاَجِدُنِي اُحِبُّ الْحَمْدَ، وَنَهَانَا عَنِ الْخُيَلَاءِ وَاَجِدُنِي اُحِبُّ الْجَمَالَ، وَنَهَانَا اَنْ نَرْفَعَ اَصْوَاتَنَا فَوْقَ صَوْتِكَ، وَاَنَا جَهِيرُ الصَّوْتِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا ثَابِتُ، اَلَا تَرْضَى اَنْ تَعِيشَ حَمِيدًا، وَتُقْتَلَ شَهِيدًا، وَتَدْخُلَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: بَلَى، يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: فَعَاشَ حَمِيدًا، وَقُتِلَ شَهِيدًا يَوْمَ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ اِنَّمَا اَخْرَجَ مُسْلِمٌ وَحْدَهُ حَدِيثَ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا اُنْزِلَتْ لَا تَرْفَعُوا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ جَاءَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ مُخْتَصَرًا

✧✧ اسماعیل بن محمد بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے خدشہ ہے کہ میں کہیں ہلاک شدگان میں شامل نہ ہو جاؤں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: وہ کیوں؟ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان کاموں پر تعریف سے خوش ہونے سے منع فرمایا ہے جو کام ہم نے کئے ہی نہیں ہیں۔ جبکہ میں محسوس کرتا ہوں کہ میرے اندر یہ چیز پائی جاتی ہے، اور اللہ تعالیٰ نے خود پسندی سے منع فرمایا ہے اور میں محسوس کرتا ہوں کہ میں خوبصورتی کو پسند کرتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچی آواز کرنے سے بھی منع کیا ہے جبکہ میری آواز بہت اونچی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ثابت! کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ تمہاری زندگی میں لوگ تمہاری تعریف کریں اور تمہیں شہادت نصیب ہو، اور تم جنت میں داخل ہو، انہوں نے عرض کی: کیوں نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ چنانچہ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے قابل ستائش زندگی گزاری، اور مسیلمہ کذاب کے ساتھ جنگ کے دن آپ شہید ہوئے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم صرف امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حماد بن سلمہ اور سلمان بن مغیرہ کے حوالے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی

لَا تَرْفَعُوا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ (الحجرات: 2)

''اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

تو حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے، پھر اس کے بعد مختصر حدیث نقل کی۔

5035- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ جَاءَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ وَقَدْ تَحَنَّطَ وَلَبِسَ اَكْفَانَهُ وَقَدِ انْهَزَمَ

اَصْحَابُهُ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا جَآءَ بِهِ هٰؤُلَآءِ وَاَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَآءِ فَبِئْسَ مَا عَوَّدْتُمْ اَقْرَانَكُمْ خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ اَقْرَانِنَا سَاعَةً ثُمَّ حَمَلَ فَقَاتَلَ سَاعَةً فَقُتِلَ وَكَانَتْ دِرْعُهُ قَدْ سُرِقَتْ فَرَآهُ رَجُلٌ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ فَقَالَ اِنَّ دِرْعِي فِي قِدْرٍ تَحْتَ اَكَافٍ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا وَاَوْصَى بِوَصَايَا فَطَلَبَ الدِّرْعَ فَوَجَدَ حَيْثُ قَالَ فَانْفَذُوا وَصِيَّتَهُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلِحَدِيثِ وَصَايَاهُ قِصَّةٌ عَجِيبَةٌ

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنگ یمامہ کے دن حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ آئے، اس وقت وہ حنوط بھی لگا چکے تھے اور کفن پہن چکے تھے۔ اور ان کے ساتھ شکست سے دوچار ہو چکے تھے، حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! میں ان لوگوں کے اعمال سے تیری بارگاہ میں براءت کا اظہار کرتا ہوں، اور جو کچھ ان لوگوں نے کیا تیری بارگاہ میں اس کی معافی کا طلبگار ہوں، تم نے اپنے ساتھیوں کو کتنا ہی برا حنوط لگایا ہے۔ کچھ دیر کے لئے ہمارے اور ہمارے ساتھیوں کے درمیان تخلیہ کر دو، پھر انہوں نے ہتھیار اٹھائے اور تھوڑی دیر کی جنگ کے بعد شہید ہو گئے، ان کی زرہ چوری ہو گئی تھی، ایک آدمی نے آپ کو خواب میں دیکھا، انہوں نے اس آدمی کو کہا: میری زرہ ملہ میں فلاں مکان کے پالان کے نیچے ہے، پھر انہوں نے اسی آدمی کو کچھ وصیتیں بھی کیں، (ان کے بتائے ہوئے مقام پر) زرہ ڈھونڈی گئی، تو وہیں سے مل گئی۔ صحابہ کرام نے ان کی (خواب میں کی ہوئی) وصیت کو پورا کیا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

○ ان کی وصیت کا بڑا دلچسپ قصہ ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

5036۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنِي عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، فَاَتَيْتُ ابْنَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ، فَذَكَرْتُ قِصَّةَ اَبِيهَا. قَالَتْ: لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْفَعُوا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ الْاٰيَةَ، وَآيَةَ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ جَلَسَ اَبِي فِي بَيْتِهِ يَبْكِي، فَفَقَدَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَهُ عَنْ اَمْرِهِ، فَقَالَ: اِنِّي امْرُؤٌ جَهِيرُ الصَّوْتِ، وَاَخَافُ اَنْ يَكُونَ قَدْ حَبِطَ عَمَلِي، فَقَالَ: بَلْ تَعِيشُ حَمِيدًا، وَتَمُوتُ شَهِيدًا، وَيُدْخِلُكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْيَمَامَةِ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ اسْتُشْهِدَ فَرَآهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِي مَنَامِهِ، فَقَالَ: اِنِّي لَمَّا قُتِلْتُ انْتَزَعَ دِرْعِي رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَخَبَّاَهُ فِي اَقْصَى الْعَسْكَرِ وَهُوَ عِنْدَهُ، وَقَدْ اَكَبَّ عَلَى الدِّرْعِ بُرْمَةً. وَجَعَلَ عَلَى الْبُرْمَةِ رَحْلًا، فَائْتِ الْاَمِيرَ فَاَخْبِرْهُ، وَاِيَّاكَ اَنْ تَقُولَ هٰذَا حُلْمٌ فَتُضَيِّعَهُ، وَاِذَا اَتَيْتَ الْمَدِينَةَ فَائْتِ فَقُلْ لِخَلِيفَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ عَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ كَذَا وَكَذَا، وَغُلَامِي فُلَانٌ مِنْ رَقِيقِي عَتِيقٌ، وَاِيَّاكَ اَنْ تَقُولَ هٰذَا حُلْمٌ فَتُضَيِّعَهُ، قَالَ: فَاَتَاهُ فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَوَجَدَ الْاَمْرَ عَلَى مَا اَخْبَرَهُ، وَاَتَى اَبَابَكْرٍ فَاَخْبَرَهُ فَاَنْفَذَ وَصِيَّتَهُ، فَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا بَعْدَمَا مَاتَ اَنْفَذَ وَصِيَّتَهُ غَيْرُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ

✦✦ حضرت عطاء خراسانی بیان فرماتے ہیں: میں مدینہ منورہ میں آیا تو حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کے پاس گیا، وہ اپنے والد کا قصہ بیان کرتے ہوئے کہنے لگی: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی

لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ (الحجرات:2)

''اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اور یہ آیت نازل ہوئی

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ (الحدید:23)

''اور اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اترونا بڑائی مارتا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

تو میرے والد محترم گھر میں بیٹھ کر رونے لگ گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کمی کو محسوس فرمایا، اور ان کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے کہا: میری آواز تو بہت بلند بانگ شخص ہوں، اور میں اپنے اعمال کے برباد ہونے سے ڈرتا ہوں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تمہارے اعمال ضائع نہیں ہوں گے) بلکہ تم تو قابل ستائش زندگی گزاروں گے۔ اور تمہیں شہادت کی موت نصیب ہوگی، اور اللہ تعالیٰ تمہیں سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے گا۔ چنانچہ آپ جنگ یمامہ میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے۔ (ان کی شہادت کے بعد) ایک آدمی نے ان کو خواب میں دیکھا، حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو کہا: جب میں شہید ہوا تو ایک مسلمان آدمی نے میری زرہ چوری کر لی تھی اور اس کو لشکر کے آخر میں جا کر چھپا دیا تھا وہ زرہ ابھی بھی اسی کے پاس ہے۔ اس نے اس کے اوپر پتھر کی ہانڈی رکھی ہوئی ہے، اور اس کے اوپر کجاوہ رکھا ہوا ہے، تو امیر صاحب کے پاس جا کر یہ بات بتاؤ، اور اس کو یہ نہ کہنا کہ میں نے خواب میں یہ سب کچھ دیکھا ورنہ تو یہ زرہ ضائع کر بیٹھے گا۔ اور جب تو مدینہ میں پہنچے تو خلیفۃ المسلمین کے پاس جانا اور اس کو بتانا کہ میرے ذمے اتنا قرضہ ہے، اور میرا غلاموں میں سے فلاں غلام میری طرف سے آزاد ہے، اور خبردار! ان کو بھی یہ نہیں بتانا کہ میں نے یہ خواب میں دیکھا ہے، ورنہ سب کچھ ضائع ہو جائے گا۔ وہ آدمی امیر کے پاس آیا اور اس کو سارے معاملہ کی خبر دی، چنانچہ سارا معاملہ اس خبر کے مطابق پایا گیا۔ پھر وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان کو اس معاملے کی خبر دی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کی وصیت کو پورا فرمایا۔ ہم نہیں جانتے کہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور شخص کی بعد از وفات کی گئی وصیت کو پورا کیا گیا ہو۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ خَتَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد حضرت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کے فضائل

5037۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الشَّاذَكُوْنِيُّ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَاَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ عَبْدِ شَمْسِ بْنِ عَبْدِ

مَنَافِ بْنِ قُصَيٍّ، وَاسْمُ اَبِي الْعَاصِ مِقْسَمٌ، وَاُمُّهُ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قُصَيٍّ، وَخَالَتُهُ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجَهُ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ قَبْلَ الْإِسْلَامِ، فَوَلَدَتْ لَهُ عَلِيًّا وَاُمَامَةَ، فَتُوُفِّيَ عَلِيٌّ وَهُوَ صَغِيرٌ، وَبَقِيَتْ اُمَامَةُ اِلَى اَنْ تَزَوَّجَهَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ بَعْدَ وَفَاةِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَكَانَ اَبُو الْعَاصِ فِيمَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ الْمُشْرِكِينَ فَاَسَرَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا بَعَثَ اَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ اُسَارَاهُمْ قَدِمَ فِي فِدَاءِ اَبِي الْعَاصِ اَخُوهُ عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بِمَالٍ دَفَعَتْ اِلَيْهِ زَيْنَبُ وَقَدْ ذَكَرْتُ فِيمَا تَقَدَّمَ مَا وَقَعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى اَنِ اسْتُشْهِدَتْ زَيْنَبُ، فَاسْمَعِ الْآنَ حُسْنَ عَاقِبَةِ اَبِي الْعَاصِ وَحُسْنَ اِسْلَامِهِ، وَانْتِقَالَهُ اِلَى الْمَدِينَةِ حَتّٰى تُوُفِّيَ بِحَضْرَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ محمد بن عمر نے حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کا نسب یوں بیان کیا ہے ''ابوالعاص بن ربیع بن عبدالعزی بن عبدشمس بن عبدمناف بن قصی'' ابوالعاص کا نام ''مقسم'' ہے، اوران کی والدہ ''ہالہ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزی بن قصی'' ہیں، ان کی خالہ ''ام المومنین حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام آنے سے پہلے اپنی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نکاح ان کے ساتھ کیا تھا، ان کے ہاں علی اور امامہ پیدا ہوئے، ان میں سے علی بچپن ہی میں فوت ہو گئے اور حضرت امامہ زندہ رہیں اور سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ نکاح کیا تھا، ابوالعاص رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں مشرکین کی جانب سے شریک ہوئے تھے، حضرت عبداللہ بن جبیر بن نعمان انصاری رضی اللہ عنہ نے ان کو گرفتار کر لیا تھا، پھر جب اہل مکہ نے اپنے قیدیوں کے فدیئے بھیجے، تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے ان کے بھائی عمرو بن الربیع کے ہاتھوں ابوالعاص رضی اللہ عنہ فدیہ بھیجا۔

حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ اور زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان، حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی شہادت تک کے تمام معاملات کا ذکر کر دیا گیا ہے، اب حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے حسن خاتمہ، قبول اسلام اور مدینہ منورہ میں منتقل ہونے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفات پانے کا تذکرہ کیا جا رہا ہے۔

5038 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ اَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ اُسَارَاهُمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فِدَاءِ اَبِي الْعَاصِ بِمَالٍ، وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلَادَةٍ كَانَتْ خَدِيجَةُ اَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى اَبِي الْعَاصِ حِينَ بَنَى عَلَيْهَا، فَلَمَّا رَاَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْقِلَادَةَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً، وَقَالَ: اِنْ رَاَيْتُمْ اَنْ تُطْلِقُوا اَسِيرَهَا وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا فَافْعَلُوا، فَقَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَاَطْلَقُوهُ وَرَدُّوا عَلَيْهِ الَّذِي لَهَا، وَلَمْ يَزَلْ اَبُو الْعَاصِ مُقِيمًا عَلَى شِرْكِهِ حَتّٰى اِذَا كَانَ قُبَيْلَ فَتْحِ مَكَّةَ خَرَجَ بِتِجَارَةٍ اِلَى الشَّامِ بِاَمْوَالٍ مِنْ اَمْوَالِ قُرَيْشٍ اَبْضَعُوهَا مَعَهُ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ تِجَارَتِهِ، وَاَقْبَلَ قَافِلًا لَقِيَتْهُ سَرِيَّةٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقِيلَ: اِنَّ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ هُوَ الَّذِى وَجَّهَ السَّرِيَّةَ لِلْعِيرِ الَّتِى فِيهَا اَبُو الْعَاصِ قَافِلَةً مِّنَ الشَّامِ، وَكَانُوا سَبْعِينَ وَمِائَةَ رَاكِبٍ، اَمِيرُهُمْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، وَذٰلِكَ فِى جُمَادَى الْاُولٰى فِى سَنَةِ سِتٍّ مِّنَ الْهِجْرَةِ، فَاَخَذُوا مَا فِى تِلْكَ الْعِيرِ مِنَ الْاَثْقَالِ، وَاَسَرُوا اُنَاسًا مِّنَ الْعِيرِ، فَاَعْجَزَهُمْ اَبُو الْعَاصِ هَرَبًا، فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ بِمَا اَصَابُوا اَقْبَلَ اَبُو الْعَاصِ مِنَ اللَّيْلِ فِى طَلَبِ مَالِهِ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى زَيْنَبَ ابْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَجَارَ بِهَا فَاَجَارَتْهُ، فَلَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى صَلَاةِ الصُّبْحِ فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ النَّاسُ مَعَهُ

حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِى يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ اَهْلُ مَكَّةَ فِى فِدَاءِ اُسَارَاهُمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى فِدَاءِ اَبِى الْعَاصِ بِمَالٍ، وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلَادَةٍ كَانَتْ خَدِيجَةُ اَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلٰى اَبِى الْعَاصِ حِينَ بَنٰى عَلَيْهَا، فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْقِلَادَةَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً، وَقَالَ: -

قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: فَحَدَّثَنِى يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَ: صَرَخَتْ زَيْنَبُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنِّى قَدْ اَجَرْتُ اَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ، قَالَ: فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ هَلْ سَمِعْتُمْ مَا سَمِعْتُ؟ قَالُوا نَعَمْ، قَالَ: اَمَا وَالَّذِى نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا عَلِمْتُ بِشَىْءٍ كَانَ حَتّٰى سَمِعْتُ مِنْهُ مَا سَمِعْتُمْ، اِنَّهُ يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ اَدْنَاهُمْ، ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ عَلٰى ابْنَتِهِ زَيْنَبَ، فَقَالَ: اَىْ بُنَيَّةُ، اَكْرِمِى مَثْوَاهُ، وَلَا يَخْلُصُ اِلَيْكِ فَاِنَّكِ لَا تَحِلِّينَ لَهُ

حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِى يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ اَهْلُ مَكَّةَ فِى فِدَاءِ اُسَارَاهُمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى فِدَاءِ اَبِى الْعَاصِ بِمَالٍ، وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلَادَةٍ كَانَتْ خَدِيجَةُ اَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلٰى اَبِى الْعَاصِ حِينَ بَنٰى عَلَيْهَا، فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْقِلَادَةَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً، وَقَالَ: -

قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: وَحَدَّثَنِى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِى بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلَى السَّرِيَّةِ الَّذِينَ اَصَابُوا مَالَ اَبِى الْعَاصِ، وَقَالَ لَهُمْ: اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ مِنَّا حَيْثُ قَدْ عَلِمْتُمْ وَقَدْ اَصَبْتُمْ لَهُ مَالًا، فَاِنْ تُحْسِنُوا تَرُدُّوا عَلَيْهِ الَّذِى لَهُ، فَاِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ، وَاِنْ اَبَيْتُمْ ذٰلِكَ فَهُوَ فَىْءُ اللّٰهِ الَّذِى اَفَاءَهُ عَلَيْكُمْ فَاَنْتُمْ اَحَقُّ بِهِ، قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بَلْ نَرُدُّهُ عَلَيْهِ،

قَالَ: فَرَدُّوا عَلَيْهِ مَالَهُ، حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِي بِالْحَبْلِ وَيَأْتِي الرَّجُلُ بِالشَّنَّةِ وَالْإِدَاوَةِ حَتَّى أَنَّ أَحَدَهُمْ لَيَأْتِي بِالشِّظَاظِ حَتَّى رَدُّوا عَلَيْهِ مَالَهُ بِأَسْرِهِ لَا يَفْقِدُ مِنْهُ شَيْئًا، ثُمَّ احْتَمَلَ إِلَى مَكَّةَ، فَأَدَّى إِلَى كُلِّ ذِي مَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ مَالَهُ مِمَّنْ كَانَ أَبْضَعَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، هَلْ بَقِيَ لِأَحَدٍ مِنْكُمْ عِنْدِي مَالٌ لَمْ يَأْخُذْهُ؟ قَالُوا: لَا فَجَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا، فَقَدْ وَجَدْنَاكَ وَفِيًّا كَرِيمًا، قَالَ: فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَمَا مَنَعَنِي مِنَ الْإِسْلَامِ عِنْدَهُ إِلَّا تَخَوُّفًا أَنْ تَظُنُّوا أَنِّي إِنَّمَا أَرَدْتُ أَخْذَ أَمْوَالِكُمْ. فَلَمَّا أَدَّاهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْكُمْ، وَفَرَغْتُ مِنْهَا أَسْلَمْتُ، ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: فَحَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ لَمْ يُحْدِثْ شَيْئًا بَعْدَ سِتِّ سِنِينَ، ثُمَّ إِنَّ أَبَا الْعَاصِ رَجَعَ إِلَى مَكَّةَ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ، فَلَمْ يَشْهَدْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْهَدًا، ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ بَعْدَ ذَلِكَ فَتُوُفِّيَ فِي ذِي الْحِجَّةِ مِنْ سَنَةِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَأَوْصَى إِلَى الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب اہل مکہ نے اپنے قیدیوں کے فدیئے بھیجے، تو رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے فدیئے کی مد میں مال بھیجا، اس مال میں وہ ہار بھی تھا جو ان کی والدہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکاح کے موقع پر ان کو پہنایا تھا، جب رسول اللہ ﷺ نے وہ ہار دیکھا تو آپ پر رقت طاری ہوگئی، آپ بہت روئے، آپ ﷺ نے (صحابہ سے مخاطب ہوکر) فرمایا: اگر تم (مناسب سمجھو تو) زینب کے قیدی کو رہا کر دو، اور اس نے فدیئے میں جو مال بھیجا ہے وہ واپس لوٹا دو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس بات کو دل و جان سے قبول کرلیا، اور حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو رہا کر دیا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا بھیجا ہوا مال واپس کر دیا، اس کے بعد بھی حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ حالت شرک پر ہی قائم رہے، فتح مکہ سے کچھ عرصہ پہلے حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ قریش مکہ کا سامانِ تجارت لے کر ملکِ شام گئے، جب تجارت سے فارغ ہوکر واپس آرہے تھے، تو رسول اللہ ﷺ کے ایک لشکر کی جماعت کی ان سے ملاقات ہوئی، (یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس لشکر کو رسول اللہ ﷺ نے بذاتِ خود اسی قافلے سے ملاقات کے لئے روانہ کیا تھا، جو شام سے واپس آرہا تھا اور اس میں ابوالعاص بھی تھے، یہ لشکر ۷۰ مجاہدین پر مشتمل تھا اور ان کے امیر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ تھے، (یہ بات جمادی الاولی چھٹی سن ہجری کی ہے) اس لشکر نے اس قافلے والوں کا مال چھین لیا اور ان کو گرفتار کرلیا، لیکن ابوالعاص رضی اللہ عنہ ان کے ہاتھ نہ آئے، جب یہ لشکر واپس آگیا، ابوالعاص رضی اللہ عنہ اپنا مال لینے کے لئے، رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، اور ان سے پناہ مانگی، حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے ان کو پناہ دے دی، پھر جب رسول اللہ ﷺ نماز فجر کے لئے نکلے اور (نماز کے لئے) تکبیر کہی، تو تمام لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ہمراہ تکبیر کہی۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب اہل مکہ نے اپنے قیدیوں کا فدیہ بھجوایا تو نبی اکرم کی صاحبزادی سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا نے (اپنے شوہر) ابوالعاص کے فدیے کے طور پر کچھ مال بھجوایا' جس میں انہوں نے وہ ہار بھی بھجوا دیا جو سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا

نے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے موقع پر انہیں دیا تھا' جب نبی اکرم نے وہ ہار ملاحظہ فرمایا تو آپ پر شدید رقت طاری ہوگئی۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے بآواز بلند پکار کر کہا: اے لوگو! میں نے ابوالعاص بن ربیع کو پناہ دے دی ہے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہوکر فرمایا: اے لوگو! جو آواز میں نے سنی ہے، کیا وہ آواز تم نے بھی سنی ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو آواز تم نے سنی اس کے سننے سے پہلے مجھے بھی اس بات کا پتا نہیں تھا، بیشک ایک ادنیٰ مسلمان بھی کسی کو پناہ دے سکتا ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، اور فرمایا: اے بیٹی! اس کا خیال رکھنا، لیکن اس کے ساتھ تنہا نہ ہونا کیونکہ تم اس پر حلال نہیں ہو۔

ابن اسحاق کہتے ہیں: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جو لشکر ابوالعاص کا قافلہ لوٹ کر آیا تھا، اس کی جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام بھیجا "یہ آدمی ہمارا ہے اور تم لوگوں نے اس کا مال چھینا ہے، اگر تم مہربانی کر کے اس کا مال اس کو لوٹا دو تو مجھے دلی خوشی ہوگی، اور اگر تمہیں اس بات سے انکار ہو تو بھی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، کیونکہ یہ وہ مال غنیمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمایا ہے، اور تم لوگ ہی اس کے زیادہ حقدار ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ہماری کیا مجال ہے کہ آپ کا حکم ٹالیں) ہم اس کا مال اس کو لوٹا دیتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ابوالعاص کا مال اس کو لوٹا دیا۔ حتیٰ کہ کسی کے پاس اگر ان کی کوئی ایک رسی بھی تھی تو وہ بھی اس کو دے دی گئی، کسی کے پاس کوئی چھوٹا موٹا برتن یا پرانی کمان یا مشکیزہ تھا وہ بھی واپس کر دیا گیا، ایک آدمی ایک خوبصورت لونڈی لے کر آیا، اور واپس کر دی، الغرض ان کی پائی پائی واپس کر دی گئی۔ پھر وہ مکہ کی جانب روانہ ہوگئے، مکہ مکرمہ پہنچ کر قریش مکہ کا تمام مال ان کے مالکوں کو واپس کر دیا۔ پھر قریش سے کہا: اے گروہ قریش! تم میں کوئی آدمی ایسا تو نہیں بچا جس کو اس کا مال واپس نہ ملا ہو؟ قریش نے جواباً کہا: نہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، ہم نے آپ کو امانتدار اور اچھا انسان پایا۔ اس کے بعد ابوالعاص نے کہا: تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور ابھی تک میں قبول اسلام سے صرف اس لئے رکا رہا کہ تم کہیں میرے بارے میں یہ بدگمانی نہ کرو کہ میں نے تمہارا مال ہتھیانے کے لئے اسلام قبول کیا ہے اب جبکہ میں نے وہ تمام مال تمہیں ادا کر دیا ہے اور میں تمہاری طرف سے فارغ ہوں تو میں نے اسلام قبول کر لیا، پھر وہ وہاں سے نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں: داود بن حصین نے عکرمہ کے حوالے سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات سال بعد حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو پہلے نکاح کی بنیاد پر ابوالعاص کے ساتھ رخصت فرما دیا، نیا کچھ نہیں کیا۔ ابوالعاص رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے کے بعد دوبارہ مکہ میں آگئے، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی غزوہ میں شرکت نہیں کی۔ بعد میں وہ مدینہ منورہ میں آگئے اور بارہویں سن ہجری میں ذی الحجہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔ اور انہوں نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی طرف وصیت فرمائی تھی۔

ذكر مناقب ضرار بن الأزور الأسدى الشاعر رضى الله عنه

حضرت ضرار بن ازور اسدی شاعر رضی اللہ عنہ کے فضائل

5039- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُيُوْخِهِ اَنَّ ضِرَارَ بْنَ الْاَزْوَرِ الشَّاعِرُ اِسْمُ الْاَزْوَرِ مَالِكُ بْنُ اَوْسِ بْنِ جُذَيْمَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ وَكَانَ ضِرَارُ فَارِسًا شَاعِرًا شَهِدَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ فَقَاتَلَ اَشَدَّ الْقِتَالِ حَتّٰى قُطِعَتْ سَاقَاهُ جَمِيْعًا فَجَعَلَ يَجْثُوْ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَيُقَاتِلُ وَتَطَاهُ الْخَيْلُ حَتّٰى غَلَبَهُ الْمَوْتُ

✧✧ محمد بن عمر نے اپنے شیوخ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ حضرت ضرار بن ازور شاعر کا نام ''ازور بن مالک بن اوس بن جذیمہ بن ربیعہ بن مالک بن ثعلبہ بن اسد بن خذیمہ'' ہے، آپ تنگ دست، جنگجو اور شاعر تھے، آپ جنگ یمامہ میں شریک ہوئے اور بہادری کے جوہر دکھائے، گھمسان کے رن ان کی دونوں پنڈلیاں کٹ گئی تھیں، پھر آپ اپنے گھٹنوں کے بل گھسٹ کر جنگ کرتے رہے، اور اس حال میں بھی دشمنوں کے بخیے ادھیڑ کر رکھ دیئے، حتی کہ جام شہادت نوش کر گئے۔

5040- اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا جَدِّيْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قُتِلَ ضِرَارُ بْنُ الْاَزْوَرِ الْاَسَدِيُّ يَوْمَ اَجْنَادِيْنَ

✧✧ ابن شہاب کہتے ہیں: حضرت ضرار بن ازور اسدی رضی اللہ عنہ ''اجنادین'' والے دن شہید ہوئے۔

(اجنادین کا واقعہ تیرہویں سن ہجری میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں پیش آیا تھا۔ جنگ یمامہ کو ہی جنگ اجنادین بھی کہتے ہیں۔ شفیق)

5041- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ

5041-صحيح ابن حبان 'كتاب الأطعمة' باب الضيافة 'ذكر الأمر للحالب إذا حلب أن يترك داعي اللبن' حديث5359:سنن الدارمي -من كتاب الأضاحي' باب في الحالب يجهد الحلب' حديث1977:الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم -ذكر ضرار بن الأزور الأسدي رضي الله عنه' حديث962:مشكل الآثار للطحاوي 'باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث4986:مشكل الآثار للطحاوي 'باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث4988:السنن الكبرى للبيهقي 'كتاب النفقات' جماع أبواب نفقة المماليك - 29باب ما جاء في حلب الماشية' حديث14740:السنن الصغير للبيهقي 'كتاب النفقات' باب نفقة الدواب' حديث2306:مسند أحمد بن حنبل 'مسند المدنيين' حديث ضرار بن الأزور' حديث16405:المعجم الكبير للطبراني 'باب الصاد' باب الضاد - ما أسند ضرار بن الأزور' حديث 8011:

نوٹ: (حدیث پاک میں ''داعی اللبن'' کا لفظ استعمال ہوا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر دودھ دوہتے وقت تھنوں کو بالکل خالی کر دیا جائے تو دوبارہ دودھ دوہنے میں دقت پیش آتی ہے، جلدی دودھ نہیں اترتا، اس لئے دودھ دوہتے وقت کچھ دودھ تھنوں میں چھوڑ دینا چاہئے تاکہ اگلی دفعہ دودھ دوہتے ہوئے آسانی سے دودھ اتر آئے۔ تھنوں میں چھوڑے ہوئے اس دودھ کو ''داعی اللبن'' کہا جاتا ہے۔ شفیق)

الْبُرِّيّ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ بَحِيرٍ، عَنْ ضِرَارِ بْنِ الْاَزْوَرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَقُوحٍ مِنْ اَهْلِي، فَقَالَ لِي. احْلِبْهَا، فَذَهَبْتُ لِاُجْهِدَهَا، فَقَالَ: لَا تُجْهِدْهَا دَعْ دَاعِيَ اللَّبَنِ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَا يُحْفَظُ لِضِرَارٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ هٰذَا، فَاَمَّا فَضِيلَتُهُ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ لَمَّا اَنْشَدَهُ قَصِيدَتَهُ الَّتِي

✧✧ حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنے گھر والوں کی طرف سے کچھ اونٹنیاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ان کو دوہنے کا حکم دیا، میں ان کو دوہنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دودھ بالکل ختم نہیں کرنا بلکہ تھنوں میں کچھ دودھ چھوڑ دینا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، حضرت ضرار کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس کے علاوہ کوئی اور روایت نہیں ہے۔ بہرحال ان کے فضائل میں وہ دعا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے اس مانگی تھی جب انہوں نے قصیدہ پڑھا۔

(ان کے قصیدہ اور دعائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل حدیث درج ذیل ہے۔)

5042- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَبُو عُمَرَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ ضِرَارَ بْنَ الْاَزْوَرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا اَسْلَمَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَنْشَا يَقُوْلُ: تَرَكْتُ الْقِدَاحَ وَعَزْفَ الْقِيَانِ وَالْخَمْرَ تَصْلِيَةً وَابْتِهَالا وَكَرِّي الْمُحَبَّرِ فِي غَمْرَةٍ وَجَهْدِي عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْقِتَالا وَقَالَتْ جَمِيلَةُ بَدَّدْتَنَا وَطَرَحْتَ اَهْلَكَ شَتّٰى شِمَالا فَيَا رَبِّ لَا اُغْبَنَنْ صَفْقَتِي فَقَدْ بِعْتُ اَهْلِي وَمَالِي بِدَالا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا غُبِنَتْ صَفْقَتُكَ يَا ضِرَارُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ قصیدہ پڑھا

تَرَكْتُ الْقِدَاحَ وَعَزْفَ الْقِيَان • وَالْخَمْرَ تَصْلِيَةً وَابْتِهَالَا
وَكَرِّي الْمُحَبَّرَ فِي غَمْرَةٍ • وَجَهْدِي عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْقِتَالَا
وَقَالَتْ جَمِيلَةُ بَدَّدْتَنَا • وَطَرَحْتَ اَهْلَكَ شَتّٰى شِمَالَا
فَيَا رَبِّ لَا اُغْبَنَنْ صَفْقَتِي • فَقَدْ بِعْتُ اَهْلِي وَمَالِي بِدَالَا،

○ میں نے جوئے کے تیر، گانے باجے کے آلات اور شراب نوشی وغیرہ عاجزی کی بناء برکت حاصل کرنے کے لئے چھوڑ دیئے ہیں۔

○ نشے کے عالم میں کرایہ پر دینے والا گھوڑا، اور مسلمانوں کے خلاف جنگ سب چھوڑ دیئے ہیں۔

○ اور جمیلہ نے کہا: تو نے ہمیں دور کر دیا، اور اپنے اہل و عیال کو مختلف مقامات پر بکھیر دیا۔

اے میرے ربّ میرے سودے میں مجھے نقصان نہ ہو، کیونکہ میں نے اپنا گھربار، دھن دولت سب تیری رضا کے لئے چھوڑ دیئے ہیں۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ضرار! تمہیں سودے میں خسارا نہیں ہوا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِي كَبْشَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو کبشہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

5043۔ اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ زَكَرِيَّا التَّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا خَلِيْفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ الْعُصْفَرِيُّ قَالَ مَاتَ اَبُوْ كَبْشَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط عصفری کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو کبشہ رضی اللہ عنہ تیرہویں سن ہجری میں فوت ہوئے۔

5044۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُيُوْخِهِ قَالُوْا اَبُوْ كَبْشَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمُهُ سُلَيْمٌ وَكَانَ مِنْ مُوَلَّدِي اَرْضِ دَوْسٍ شَهِدَ اَبُوْ كَبْشَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا وَّاُحُدًا وَّالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا وَتُوُفِّيَ اَوَّلَ يَوْمٍ اسْتُخْلِفَ فِيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَذٰلِكَ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ لِثَمَانِ لَيَالٍ بَقِيْنَ مِنْ جُمَادَى الْاُوْلٰى سَنَةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ مِنَ الْهِجْرَةِ

✧✧ محمد بن عمر اپنے شیوخ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابو کبشہ کا نام سلیم ہے، یہ سرزمینِ دوس میں پیدا ہوئے تھے، جنگ بدر، احد اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شرکت کی، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے پہلے ہی دن ان کا انتقال ہوا، یہ ۲۲ جمادی الاولیٰ تیرہویں سن ہجری کا واقعہ ہے۔

5045۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنْ بَنِي هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ اَبُوْ كَبْشَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بنی ہاشم بن عبد مناف میں سے جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو کبشہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ طُلَيْبِ بْنِ عُمَيْرِ بْنِ وَهْبِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ بْنِ قُصَيٍّ

حضرت طلیب بن عمیر بن وہب بن کثیر بن عبد بن قصی رضی اللہ عنہ کے فضائل

يُكَنّٰى اَبَا عَدِيٍّ وَّكَانَ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْحَبَشَةِ فِيْ قَوْلِ جَمِيْعِ اَهْلِ السِّيَرِ وَشَهِدَ بَدْرًا وَّقُتِلَ يَوْمَ اَجْنَادِيْنَ بِالشَّامِ شَهِيْدًا فِيْ جُمَادَى الْاُوْلٰى سَنَةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ سَنَةً

ان کی کنیت ابوعدی ہے، تمام اہل سیر کے مطابق انہوں نے حبشہ کی جانب بھی ہجرت کی تھی، جنگ بدر میں شریک ہوئے، اور تیرہویں سن ہجری میں ۳۵ سال کی عمر میں ملک شام میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

5046۔ حَدَّثَنَا بِجَمِيعِ ذٰلِكَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُيُوْخِهِ

✦✦ محمد بن عمر نے اپنے شیوخ کے حوالے سے مذکورہ حدیث بیان کی ہے۔

5047۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمِّلِ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَسْلَمَ طُلَيْبُ بْنُ عُمَيْرٍ فِي دَارِ الْاَرْقَمِ ثُمَّ دَخَلَ فَخَرَجَ عَلٰى اُمِّهِ وَهِيَ اَرْوٰى بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ تَبِعْتُ مُحَمَّدًا وَّاَسْلَمْتُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ جَلَّ ذِكْرُهُ فَقَالَتْ اُمُّهُ اِنَّ اَحَقَّ مَنْ وَازَرْتَ وَمَنْ عَاضَدْتَ بْنُ خَالِكَ وَاللّٰهِ لَوْ كُنَّا نَقْدِرُ عَلٰى مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ الرِّجَالُ لَتَبِعْنَاهُ وَلَذَبَبْنَا عَنْهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا اُمَّاهُ وَمَا يَمْنَعُكِ اَنْ تُسْلِمِي وَتَتَّبِعِيْهِ فَقَدْ اَسْلَمَ اَخُوْكِ حَمْزَةُ فَقَالَتْ اَنْظُرُ مَا يَصْنَعُ اَخَوَاتِي ثُمَّ اَكُوْنُ اِحْدَاهُنَّ قَالَ قُلْتُ اَسَاَلُكِ بِاللّٰهِ اِلَّا اَتَيْتِهِ فَسَلَّمْتِ عَلَيْهِ وَصَدَّقْتِهِ وَشَهِدْتِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَتْ فَاِنِّي اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ بَعْدُ تَعْضُدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِسَانِهَا وَتَحُضُّ ابْنَهَا عَلٰى نُصْرَتِهِ وَبِالْقِيَامِ بِاَمْرِهِ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: حضرت طلیب بن عمیر رضی اللہ عنہ دارارقم میں اسلام لائے تھے، پھر آپ وہاں سے نکلے اور اپنی والدہ محترمہ (اروی بنت عبدالمطلب) کے پاس آئے، اور کہنے لگے: میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اختیار کر لی ہے اور اللہ ربّ العالمین پر ایمان لے آیا ہوں، ان کی والدہ بولیں: تیری مدد اور تعاون کا زیادہ حقدار تیرے ماموں ہیں۔ خدا کی قسم! اگر ہم بھی اس بات پر قادر ہوتیں جس پر مرد حضرات قادر ہیں تو ہم بھی ان کی پیروی کرتیں، اور ان کی حمایت اور دفاع کرتیں، (اسلم بن طلیب) کہتے ہیں: میں نے کہا: امی جان! پھر آپ اسلام کیوں نہیں لے آتیں؟ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کیوں نہیں کر لیتیں۔ آپ کے بھائی حمزہ بھی مسلمان ہو چکے ہیں، انہوں نے کہا: میں پہلے اپنی بہنوں کا رویہ دیکھ لوں پھر میں بھی ان میں شامل ہو جاؤں گی، میں نے کہا: میں اللہ کا واسطہ دے کر آپ سے کہتا ہوں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، ان کی تصدیق کی اور اس بات کی گواہی دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے (اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں) (میری والدہ) بولی: تو میں بھی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ پھر بعد میں وہ اپنی زبان کے ساتھ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا کرتی تھیں اور اپنے بیٹے کا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد اور تعمیل ارشاد ذہن بنایا کرتی تھیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح غریب ہے لیکن شیخین علیہما الرحمۃ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بْنِ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ

حضرت عمرو بن سعید بن العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف رضی اللہ عنہ کے فضائل

5048- حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ عَمْرُو بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بْنِ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ فَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَكِيمِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ لَمَّا أَسْلَمَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ وَصَنَعَ بِهِ أَبُوهُ أَبُو أُحَيْحَةَ مَا صَنَعَ فَلَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِينِهِ وَلَزِمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُهُ عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ عَلَى دِينِهِ فَلَمَّا أَسْلَمَ عَمْرٌو وَلَحِقَ بِأَخِيهِ خَالِدٍ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ وَمَعَهُ امْرَأَتُهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ قَدِمَ عَلَيْنَا عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ أَرْضَ الْحَبَشَةِ بَعْدَ مَقْدَمِ أَبِي فَلَمْ يَزَلْ هُنَالِكَ حَتَّى حُمِلَ فِي السَّفِينَتَيْنِ مَعَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرَ سَنَةَ سَبْعٍ مِنَ الْهِجْرَةِ فَشَهِدَ عَمْرٌو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَتْحَ وَحُنَيْنًا وَالطَّائِفَ وَتَبُوكَ فَلَمَّا خَرَجَ الْيَهُودُ إِلَى الشَّامِ كَانَ فِيمَنْ خَرَجَ فَقُتِلَ يَوْمَ أَجْنَادِينَ شَهِيدًا فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي جُمَادَى الْأُولَى سَنَةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَكَانَ عَلَى النَّاسِ يَوْمَئِذٍ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

✧✧ محمد بن عمر نے حضرت عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ کا نام یوں بیان کیا ہے ''عمرو بن سعید بن العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف''

✿✿ عبداللہ بن عمرو بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو ان کے والد ابواحیحہ نے اس پر بہت سخت احتجاج کیا لیکن اس کے باوجود خالد بن سعید کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی، اور انہوں نے مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھا۔ ان (سعید) کا بیٹے عمرو بن سعید اپنے دین پر ہی تھے، پھر جب یہ اسلام لائے اور اپنی زوجہ فاطمہ بنت صفوان بن امیہ کو ہمراہ لے کر سرزمین حبشہ پر اپنے بھائی خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے۔

ام خالد بنت خالد بن سعید فرماتی ہیں: میرے والد کے آنے کے بعد عمرو بن سعید بھی ہمارے پاس سرزمین حبشہ میں چلے آئے تھے، اور وہیں پر رہے، پھر یہ ساتویں سن ہجری میں دو کشتیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ہمراہ روانہ ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جا پہنچے، اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خیبر میں تھے، پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فتح مکہ، جنگ حنین اور جنگ تبوک میں شرکت کی۔ پھر جب یہودی شام کی جانب گئے تو ان کو نکالنے والوں میں حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

پھر جمادی الاولی تیرہویں سن ہجری میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ان دنوں حضرت

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ گورنر تھے۔

5049۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا الْاَصْمَعِيُّ قَالَ كَانَ خَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّاَبَانُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّعَمْرُو بْنُ سَعِيْدٍ مِنْ اَهْلِ السَّوَابِقِ فِي الْاِسْلَامِ وَاُحَيْحَةُ وَالْعَاصُ ابْنَا سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ قُتِلَا يَوْمَ بَدْرٍ كَافِرَيْنِ وَاِنَّمَا قَتَلَهُمَا جَمِيْعًا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا ذَكَرْتُهُ فِي ذِكْرِ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ

✧✧ اصمعی کا بیان ہے کہ حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ، ابان بن سعید رضی اللہ عنہ اور عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ بالکل ابتدائی ایام میں اسلام لانے والوں میں شامل ہیں۔ اوراحیحہ اور عاص دونوں سعید بن عاص کے بیٹے ہیں، یہ دونوں جنگ بدر میں حالت کفر پر مارے گئے تھے، ان سب کو حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے واصل جہنم کیا تھا۔ ان کا ذکر میں نے حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کے مناقب میں کر دیا ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ هِشَامِ بْنِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلِ السَّهْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ہشام بن العاص بن وائل سہمی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5050۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا خَلِيْفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ هِشَامُ بْنُ الْعَاصِ اُمُّهُ حَرْمَلَةُ بِنْتُ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مَخْزُوْمٍ

✧✧ خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں: ہشام بن العاص کی والدہ کا نام ''حرملہ بنت ہشام بن مغیرہ بن عبدالرحمٰن بن عمر بن مخزوم'' ہے

5051۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُيُوْخِهٖ قَالُوْا هِشَامُ بْنُ الْعَاصِ بْنِ وَائِلِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ سَهْمٍ وَّاسْمُ اُمِّهٖ حَرْمَلَةُ بِنْتُ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ وَكَانَ هِشَامٌ قَدِيْمَ الْاِسْلَامِ بِمَكَّةَ قَبْلَ اَخِيْهِ عَمْرٍو وَهَاجَرَ اِلٰى اَرْضِ الْحَبَشَةِ ثُمَّ قَدِمَ مَكَّةَ حِيْنَ بَلَغَهُ مُهَاجَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَاَرَادَ اللِّحَاقَ بِهٖ فَحَبَسَهُ اَبُوْهُ وَقَوْمُهُ بِمَكَّةَ حَتّٰى قَدِمَ بَعْدَ الْخَنْدَقِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَشَهِدَ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْمَشَاهِدِ كُلِّهَا وَكَانَ اَصْغَرَ سِنًّا مِنْ اَخِيْهِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ بْنُ عُمَرَ فَحَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مِعْدَانَ قَالَ لَمَّا انْهَزَمَتِ الرُّوْمُ يَوْمَ اَجْنَادِيْنَ انْتَهَوْا اِلٰى مَوْضِعٍ ضَيِّقٍ لَا يَعْبُرُهُ اِلَّا اِنْسَانٌ بَعْدَ اِنْسَانٍ فَجَعَلَ الرُّوْمُ تُقَاتِلُ عَلَيْهِ وَقَدْ تَقَدَّمُوْهُ وَعَبَرُوْهُ فَتَقَدَّمَ هِشَامُ بْنُ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ فَقَاتَلَهُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى قُتِلَ وَذٰلِكَ فِي اَوَّلِ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَنَةَ ثَلَاثَ عَشَرَةَ

✧✧ محمد بن عمر اپنے شیوخ کے حوالے سے حضرت ہشام کا نام یوں ذکر کیا ہے ''ہشام بن العاص، بن وائل بن ہاشم بن

سعید بن سہم" ان کی والدہ کا نام "حرملہ بنت ہشام بن مغیرہ" ہے، حضرت ہشام نے اپنے بھائی عمرو سے بھی پہلے مکہ شریف میں ہی اسلام قبول کرلیا تھا اور حبشہ کی جانب ہجرت بھی کی، پھر جب ان کو نبی اکرم ﷺ کے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کرنے کی خبر ملی تو آپ مکہ تشریف لائے، اور وہاں سے مدینہ شریف کی جانب ہجرت کرنا چاہتے تھے لیکن ان کے والد اور ان کے قبیلے نے ان کو روک لیا۔ پھر جنگ خندق کے بعد آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ شریف آ گئے، اس کے بعد ہونے والی تمام مغازی میں شرکت کی۔ آپ اپنے بھائی حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے چھوٹے تھے۔

✿✿ خالد بن معدان کہتے ہیں: جنگ اجنادین کے دن جب رومیوں کو شکست ہوئی، تو وہ ایک بہت تنگ جگہ پر جا پھنسے جہاں سے ایک وقت میں صرف ایک آدمی ہی گزر سکتا تھا، رومیوں نے وہاں پر مسلمانوں پر حملہ بول دیا کیونکہ یہ لوگ اس مقام کو عبور کر چکے تھے۔ پھر حضرت ہشام بن العاص رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور ان سے لڑائی شروع کر دی آپ لڑتے لڑتے وہیں پر شہید ہو گئے، یہ واقعہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے بالکل اوائل تیرہویں سن ہجری کا ہے۔

5052۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفٍ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا مَخْرِمَةُ بْنُ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ اُمِّ بَكْرٍ بِنْتِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرِمَةَ قَالَتْ كَانَ هِشَامُ بْنُ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ رَجُلًا صَالِحًا رَاَى يَوْمَ اَجْنَادِيْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بَعْضَ النُّكُوْصِ عَنْ عَدُوِّهِمْ فَاَلْقَى الْمِغْفَرَ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ الْغُلْفَانُ لَا صَبْرَ لَهُمْ عَلَى السَّيْفِ فَاصْنَعُوْا كَمَا اَصْنَعُ قَالَ فَجَعَلَ يَدْخُلُ وَسْطَهُمْ فَيَقْتُلُ النَّفَرَ مِنْهُمْ وَجَعَلَ يَتَقَدَّمُ فِي نَحْرِ الْعَدُوِّ وَهُوَ يَصِيْحُ اِلَيَّ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَيَّ اَنَا هِشَامُ بْنُ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ اَمِنَ الْجَنَّةِ تَفِرُّوْنَ حَتّٰى قُتِلَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ ام بکر بنت مسور بن مخرمہ فرماتی ہیں: حضرت ہشام بن العاص رضی اللہ عنہ نیک اور پارسا آدمی تھے، انہوں نے جنگ اجنادین کے دن دیکھا کہ کچھ مسلمان دشمن سے بھاگ رہے ہیں، تو اپنا خود اتار کر پھینک دیا اور فرمایا: اے مسلمانو! ان لوگوں کے پاؤں اکھڑ جائیں گے اور یہ لوگ شمشیر زنی نہیں کر سکتے، اس لئے اسی طرح کرو جیسے میں کر رہا ہوں، یہ کہہ کر وہ میدان جنگ میں کود گئے وہ لشکر کے وسط میں کودتے اور دشمن کو گاجر مولی کی طرح کاٹتے ہوئے آگے بڑھ جاتے، اور آپ یہ آواز لگاتے جاتے تھے "اے مسلمانو! میری ساتھ آؤ، میں ہشام بن عاص بن وائل ہوں، کیا تم جنت سے دور بھاگ رہے ہو؟ (اسی طرح جنگ کرتے کرتے) آپ شہید ہو گئے۔

5053۔ اَخْبَرَنِي حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُذَكِّرُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا

5053-الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم -عمرو بن العاص بن وائل بن هاشم بن سعيد بن سهم حديث 731: السنن الكبرى للنسائي كتاب المناقب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار - هشام بن العاص رضي الله عنه حديث 8029: مسند أحمد بن حنبل -ومن مسند بني هاشم مسند أبي هريرة رضي الله عنه حديث 7856: المعجم الأوسط للطبراني باب العين باب الميم من اسمه : محمد حديث 6873: المعجم الكبير للطبراني باب الهاء هشام بن العاص بن وائل السهمي حديث 18314:

حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِی سَلَمَةَ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْنَا الْعَاصِ مُؤْمِنَانِ هِشَامٌ وَعَمْرٌو صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: عاص کے بیٹے ہشام اور عمرو دونوں مومن ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5054- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِیُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِیُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ اَخْبَرَنِی نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ مَا لِاَحَدٍ تَوْبَةٌ اِنْ تَرَكَ دِيْنَهُ بَعْدَ اِسْلَامِهِ وَمَعْرِفَتِهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِمْ "يَا عِبَادِیَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ" فَكَتَبْتُهَا بِيَدَیَّ ثُمَّ بَعَثْتُ بِهَا اِلٰى هِشَامِ بْنِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ فَصَاحَ بِهَا فَجَلَسَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ ثُمَّ لَحِقَ بِالْمَدِيْنَةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم یہ موقف رکھتے تھے کہ اگر کوئی شخص اسلام لانے کے اوراس کو پہچاننے کے بعداس دین کو چھوڑ دے (معاذ اللہ) تو اس کی توبہ قبول نہیں ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی

! عِبَادِیَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ(الزمر:53)

''میرے وہ بندو، جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی، اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

میں نے یہ آیت خود اپنے ہاتھوں سے لکھی اوراسے ہشام بن عاص بن وائل رضی اللہ عنہ کی جانب بھیج دی، (یہ رحمت بھرا حکم پڑھ کر) ان کی ایک چیخ نکلی، پھر وہ اپنے اونٹ پر سوار ہوئے اور مدینہ شریف آ گئے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عِكْرِمَةَ بْنِ اَبِی جَهْلٍ وَاسْمُ اَبِيْهِ مَشْهُوْرٌ

حضرت عکرمہ بن ابوجہل رضی اللہ عنہ کے فضائل ان کے باپ کا نام مشہور ہے۔

5055- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِیُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی سَبْرَةَ، حَدَّثَهُ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ اَبِی حَبِيْبَةَ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ هَرَبَ عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِی جَهْلٍ، وَكَانَتِ امْرَاَتُهُ اُمُّ حَكِيْمٍ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ امْرَاَةً عَاقِلَةً اَسْلَمَتْ، ثُمَّ سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَمَانَ لِزَوْجِهَا، فَاَمَرَهَا بِرَدِّهِ، فَخَرَجَتْ فِی طَلَبِهِ وَقَالَتْ لَهُ: جِئْتُكَ مِنْ عِنْدِ اَوْصَلِ النَّاسِ، وَاَبَرِّ النَّاسِ، وَخَيْرِ النَّاسِ، وَقَدِ اسْتَاْمَنْتُ لَكَ فَاَمَّنَكَ، فَرَجَعَ مَعَهَا، فَلَمَّا دَنَا مِنْ مَكَّةَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ: يَاْتِيْكُمْ عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِی جَهْلٍ مُؤْمِنًا مُهَاجِرًا، فَلَا تَسُبُّوْا اَبَاهُ، فَاِنَّ سَبَّ الْمَيِّتِ يُؤْذِی الْحَیَّ، وَلَا يَبْلُغُ الْمَيِّتَ، فَلَمَّا بَلَغَ بَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَبْشَرَ وَوَثَبَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا عَلٰى رِجْلَيْهِ فَرِحًا

بِقُدُومِهِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فتح مکہ کے دن عکرمہ بن ابوجہل فرار ہو گئے تھے، ان کی بیوی ام حکیم بنت حارث بن ہشام بہت سمجھدار خاتون تھیں، وہ اسلام لے آئیں، پھر اپنے شوہر کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے امان مانگی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو واپس لانے کا حکم دیا، ام حکیم اپنے شوہر کو ڈھونڈتی ڈھونڈتی ان کے پاس آ پہنچی اور ان سے کہا: میں تیرے پاس اُس ہستی کے پاس سے آئی ہوں جو تمام انسانوں میں سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا ہے، جو سب سے زیادہ بھلا کرنے والا ہے اور جو سب سے زیادہ اچھا ہے، میری امن کی درخواست پر انہوں نے آپ کو امان دے دی ہے۔ چنانچہ وہ اپنی بیوی کے ہمراہ واپس آ گئے، جب وہ مکہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا: تمہارے پاس عکرمہ بن ابوجہل مسلمان ہو کر مہاجر ہو کر آ رہا ہے، تم اس کے باپ کو بُرا بھلا مت کہنا کیونکہ اگر کسی مردہ کو گالی دی جائے تو اس سے مردے کا تو کوئی نقصان نہیں ہوتا البتہ اس کے زندہ رشتہ داروں کو تکلیف ہوتی ہے۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے در دولت پر پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو خوشخبری دی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا۔

5056- اَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: فَرَّ عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِي جَهْلٍ يَوْمَ الْفَتْحِ عَامِدًا اِلَى الْيَمَنِ، وَاَقْبَلَتْ اُمُّ حَكِيمٍ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ مُسْلِمَةٌ، وَهِيَ تَحْتَ عِكْرِمَةَ بْنِ اَبِي جَهْلٍ، فَاسْتَاْذَنَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِ زَوْجِهَا، فَاَذِنَ لَهَا وَاَمَّنَهُ، فَخَرَجَتْ بِرُومِيٍّ لَهَا فَرَاوَدَهَا عَنْ نَفْسِهَا، فَلَمْ تَزَلْ تُمَنِّيهِ وَتَقَرَّبُ لَهُ حَتّٰى قَدِمَتْ عَلٰى اُنَاسٍ مِنْ مَكَّةَ فَاسْتَغَاثَتْهُمْ عَلَيْهِ فَاَوْثَقُوهُ، فَاَدْرَكَتْ زَوْجَهَا بِبَعْضِ تِهَامَةَ، وَقَدْ كَانَ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ، فَلَمَّا جَلَسَ فِيهَا نَادٰى بِاللاتِ وَالْعُزّٰى، فَقَالَ اَصْحَابُ السَّفِينَةِ: لا يَجُوزُ هَا هُنَا اَحَدٌ يَدْعُو شَيْئًا اِلَّا اللّٰهَ وَحْدَهُ مُخْلِصًا، فَقَالَ عِكْرِمَةُ: وَاللّٰهِ لَئِنْ كَانَ فِي الْبَحْرِ وَحْدَهُ اَنَّهُ فِي الْبَرِّ وَحْدَهُ، اُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَاَرْجِعَنَّ اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَجَعَ عِكْرِمَةُ مَعَ امْرَاَتِهِ، فَدَخَلَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَهُ، فَقَبِلَ مِنْهُ، وَدَخَلَ رَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ حِينَ هَزَمَتْ بَنُو بَكْرٍ عَلٰى امْرَاَتِهِ فَارًّا، فَلامَتْهُ وَعَجَّزَتْهُ وَعَيَّرَتْهُ بِالْفِرَارِ، فَقَالَ: وَاَنْتِ لَوْ رَاَيْتِنَا بِالْخَنْدَمَةِ اِذْ فَرَّ صَفْوَانُ وَفَرَّ عِكْرِمَةُ وَالْحَمُونَا بِالسُّيُوفِ الْمُسْلَمَةِ يَقْطَعْنَ كُلَّ سَاعِدٍ وَجُمْجُمَةٍ لَمْ تَنْطِقِي فِي اللَّوْمِ اَدْنٰى كَلِمَةٍ قَالَ عُرْوَةُ: وَاسْتُشْهِدَ يَوْمَ اَجْنَادِينَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ مِنْ قُرَيْشٍ، ثُمَّ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِي جَهْلٍ

✧✧ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عکرمہ بن ابوجہل فتح مکہ کے دن یمن کی طرف بھاگ گئے تھے، ان کی بیوی ام حکیم بنت حارث بن ہشام مسلمان ہو چکی تھی، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنے شوہر کے لئے امان اور اس کو ڈھونڈنے کی اجازت طلب کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو امان بھی دے دی اور اجازت بھی۔ چنانچہ وہ عکرمہ رضی اللہ عنہ کی تلاش میں نکل کھڑی ہوئی۔ وہ مسلسل ان کا پیچھا کرتی رہی، اسی سلسلہ میں وہ مکہ کے کچھ لوگوں کے پاس بھی گئی اور ان سے مدد مانگی، انہوں

نے ان کی بہت مدد کی۔ام حکیم کوان کا شوہر تہامہ کے علاقہ میں مل گیا۔لیکن اس وقت وہ کشتی میں سوار ہو چکا تھا۔ام حکیم نے اس کو لات اورعزیٰ کی قسم دے کر آواز دی۔ یہ سن کر کشتی والوں نے کہا: یہاں پر صرف اللہ وحدہ لاشریک کے علاوہ اور کسی کو پکارنا جائز نہیں ہے۔ یہ سن کر حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم !اگرایسا ہے کہ جوخشکی میں وحدہ لاشریک ہے وہی سمندر میں بھی وحدہ لاشریک ہے تو میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹ جاؤں گا، پھر وہ اپنی بیوی کے ہمراہ لوٹ کر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر بیعت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دست بوسی کی۔

جب بنو بکر کوشکست ہوئی تو قبیلہ ہذیل کاایک آدمی فرار ہوکران کی بیوی کے پاس آیا،انہوں نے اس کو بہت ملامت کی، برا بھلا کہااور فرار ہونے پراس کوشرم دلائی۔تواس آدمی نے ان کو جواباً کہا

○اگرتم ہمیں خندمہ پہاڑ میں دیکھ لیتی جس وقت کہ صفوان اورعکرمہ بھاگ رہے تھے

○اورانہوں نے ہمیں ایسی تیزتلواروں کے ساتھ الجھادیا ہے جوکہ ،ربازواورکھوپڑی کوکاٹتی ہیں۔توتم ملامت کرنے میں ایک لفظ بھی نہ بول پاتی۔

❀❀ حضرت عروہ کہتے ہیں:اجنادین کے دن مسلمانوں میں سے، پھر قریش سے پھر بنی مخزوم سے عکرمہ بن ابی جہل شریک ہوئے تھے۔

5057- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: قَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِي جَهْلٍ: لَمَّا انْتَهَيْتُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: يَا مُحَمَّدُ، اِنَّ هٰذِهِ اَخْبَرَتْنِي اَنَّكَ اَمَّنْتَنِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتَ آمِنٌ، فَقُلْتُ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَاَنْتَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ، وَاَنْتَ اَبَرُّ النَّاسِ، وَاَصْدَقُ النَّاسِ، وَاَوْفَى النَّاسِ، قَالَ عِكْرِمَةُ: اَقُولُ ذٰلِكَ وَاِنِّي لَمُطَاطِءٌ رَاْسِي اسْتِحْيَاءً مِنْهُ، ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اسْتَغْفِرْ لِي كُلَّ عَدَاوَةٍ عَادَيْتُكَهَا، اَوْ مَوْكِبٍ، اَوْضَعْتُ فِيهِ اُرِيدُ فِيهِ اِظْهَارَ الشِّرْكِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعِكْرِمَةَ كُلَّ عَدَاوَةٍ عَادَانِيهَا، اَوْ مَوْكِبٍ، اَوْضَعَ فِيهِ يُرِيدُ اَنْ يُصَدَّ عَنْ سَبِيلِكَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مُرْنِي بِخَيْرِ مَا تَعْلَمُ فَاُعَلِّمُهُ، قَالَ: قُلْ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَتُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ، ثُمَّ قَالَ عِكْرِمَةُ: اَمَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَا اَدَعُ نَفَقَةً كُنْتُ اَنْفَقْتُهَا فِي الصَّدِّ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ اِلَّا اَنْفَقْتُ ضِعْفَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَلَا قَاتَلْتُ قِتَالًا فِي الصَّدِّ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ اِلَّا اَبْلَيْتُ ضِعْفَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، ثُمَّ اجْتَهَدَ فِي الْقِتَالِ حَتّٰى قُتِلَ يَوْمَ اَجْنَادِينَ شَهِيدًا فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَامَ حَجَّتِهِ عَلٰى هَوَازِنَ يُصَدِّقُهَا، فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِكْرِمَةُ يَوْمَئِذٍ بِتَبَالَةَ

✧✧ حضرت عکرمہ بن ابوجہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے عرض

کی: اے محمد ﷺ اس (میری بیوی ام حکیم) نے مجھے بتایا ہے کہ آپ نے مجھے امان دے دی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک تجھے امان حاصل ہے۔ (حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے اور یہ کہ آپ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ آپ سب سے زیادہ بھلا کرنے والے ہیں، سب سے زیادہ سچ بولنے والے ہیں اور سب سے زیادہ وعدہ وفا کرنے والے ہیں۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ کہتے ہوئے شرم وحیاء سے میرا سر جھکا ہوا تھا، پھر میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میں نے آج تک آپ کے ساتھ جو بھی دشمنی رکھی آپ مجھے معاف فرما دیں، یا جس بھی جماعت میں، میں نے شرک کے اظہار کے لئے شرکت کی ہو (وہ بھی معاف فرما دیں۔) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! عکرمہ رضی اللہ عنہ نے مجھے جو بھی دشمنی کی یا تیرے دین کو روکنے کے لئے اس نے جس فوج میں بھی شرکت کی ہے اس کو معاف فرما دے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ اپنے لائے ہوئے دین میں سے مجھے بھی کوئی نیکی کی بات ارشاد فرمائیے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرو، پھر حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میں نے اللہ تعالیٰ کے دین کی مخالفت میں جتنا مال خرچ کیا تھا، اب اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر اس سے دگنا خرچ کروں گا۔ اور جس قدر جنگ اللہ کے دین کی مخالفت میں کی ہے اب اس کے دین کی خاطر اس سے دگنا لڑوں گا۔ پھر وہ جہاد میں شرکت کرتے رہے حتی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اجنادین کے دن شہید ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو حجۃ الوداع کے سال ہوازن کا عامل بنایا۔ جب رسول اللہ ﷺ کا ظاہری وصال شریف ہوا، اس وقت بھی حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ تبالہ میں تھے۔ (تبالہ مکہ اور یمن کے درمیان ایک مقام کا نام ہے۔)

5058۔ اَخْبَرَنِی اَبُو الْحَسَنِ الْعُمَرِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنِی اَبُو یُوْنُسَ الْقُشَیْرِیُّ حَدَّثَنِی حَبِیْبُ بْنُ اَبِی ثَابِتٍ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ وَّعِكْرِمَةَ بْنِ اَبِی جَهْلٍ وَّعَیَّاشِ بْنِ اَبِی رَبِیْعَةَ اُرْتَاَوْا یَوْمَ الْیَرْمُوْكِ فَدَعَا الْحَارِثُ بِمَاءٍ لِّیَشْرَبَهٗ فَنَظَرَ اِلَیْهِ عِكْرِمَةُ فَقَالَ الْحَارِثُ اِدْفَعُوْهُ اِلٰی عِكْرِمَةَ فَنَظَرَ اِلَیْهِ عَیَّاشُ بْنُ اَبِی رَبِیْعَةَ فَقَالَ عِكْرِمَةُ اِدْفَعُوْهُ اِلٰی عَیَّاشٍ فَمَا وَصَلَ اِلٰی عَیَّاشٍ وَّلَا اِلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ حَتّٰی مَاتُوْا وَمَا ذَاقُوْهُ

✧✧ حبیب بن ابی ثابت بیان کرتے ہیں کہ حارث بن ہشام، عکرمہ بن ابوجہل اور عیاش بن ابی ربیعہ، جنگ یرموک کے دن کسی شک شبہ میں تھے، اسی اثناء میں حارث نے پینے کے لئے پانی منگوایا، عکرمہ رضی اللہ عنہ نے ان کی جانب دیکھا تو حارث نے کہا: یہ پانی اُن (عکرمہ) کو دے دو، (جب پانی عکرمہ کے پاس پہنچا تو) عیاش ابن ابی ربیعہ نے ان کی جانب دیکھا تو عکرمہ نے کہا کہ یہ پانی اُن (عیاش بن ابی ربیعہ) کو دے دو، یہ پانی نہ تو حضرت عیاش تک پہنچا اور نہ ان میں سے کسی تک پہنچا اور یہ پانی پیئے بغیر تمام لوگ شہید ہو گئے۔

5059۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِیُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِیسَى الْقَاضِی، حَدَّثَنَا اَبُو حُذَیْفَةَ النَّهْدِیُّ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ اَبِی جَهْلٍ، قَالَ: قَالَ لِی النَّبِیُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جِئْتُ مُهَاجِرًا: مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ، مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ، مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَا اَدَعُ نَفَقَةً اَنْفَقْتُهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ مِثْلَهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عکرمہ بن ابوجہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس دن (میں دنیاوی معاملات) چھوڑ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہجرت کر کے آنے والے سوار کو خوش آمدید، یہ الفاظ تین مرتبہ ارشاد فرمائے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے جتنا مال اپنے لئے خرچ کرتا ہوں اتنا ہی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہوں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5060۔ اَخْبَرَنِي اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ اَبَا جَهْلٍ اَتَانِي فَبَايَعَنِي، فَلَمَّا اَسْلَمَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رُؤْيَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا كَانَ اِسْلَامُ خَالِدٍ، فَقَالَ: لَيَكُوْنَنَّ غَيْرُهُ، حَتّٰى اَسْلَمَ عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِي جَهْلٍ، وَكَانَ ذٰلِكَ تَصْدِيقَ رُؤْيَاهُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ابوجہل میرے پاس آیا ہے اور آکر میری بیعت کی ہے۔ پھر جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کے خواب کو سچ کر دیا ہے۔ وہ حضرت خالد کا اسلام تھا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: وہ کوئی اور شخص ہے۔ حتیٰ کہ حضرت عکرمہ بن ابوجہل ایمان لے آئے اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کی تصدیق تھی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5061۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ مُوسٰى، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَاَيْتُ لِاَبِي جَهْلٍ عَذْقًا فِي الْجَنَّةِ، فَلَمَّا اَسْلَمَ عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِي جَهْلٍ، قَالَ: يَا اُمَّ سَلَمَةَ هٰذَا هُوَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَكَا اِلَيْهِ عِكْرِمَةُ اَنَّهُ اِذَا مَرَّ بِالْمَدِيْنَةِ قِيْلَ لَهُ: هٰذَا ابْنُ عَدُوِّ اللّٰهِ اَبِي جَهْلٍ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَقَالَ:

5059-الجامع للترمذي' أبواب الاستئذان والآداب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في مرحبا' حديث 2730: المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' من اسمه عكرمة - ما أسند عكرمة بن أبي جهل' حديث 14840: شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل في الترهيب' حديث 8587:

5061-المعجم الكبير للطبراني' باب الياء' ما أسندت أم سلمة - عبد الله بن أبي أمية أخو أم سلمة' حديث 19543:

اِنَّ النَّاسَ مَعَادِنُ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوا، لَا تُؤْذُوا مُسْلِمًا بِكَافِرٍ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے ابوجہل کے لئے جنت میں انگوروں کا ایک خوشہ دیکھا ہے۔ جب حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلمہ! یہ تھی وہ (جنتی خوشے کی حقیقت) ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دفعہ عکرمہ نے مجھے شکایت کی کہ بعض لوگ ان کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے دشمن ابوجہل کا بیٹا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک لوگ کان کی مثل ہیں جو زمانہ جاہلیت میں باعزت تھا وہ اسلام لانے کے بعد بھی باعزت ہے جبکہ وہ دین کی سمجھ بوجھ رکھتے ہوں۔ تم مسلمان کو کسی کافر کی وجہ سے تکلیف مت دو۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5062۔ اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَانَ عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِي جَهْلٍ يَاْخُذُ الْمُصْحَفَ فَيَضَعُهُ عَلٰى وَجْهِهٖ وَيَبْكِي وَيَقُوْلُ كَلَامُ رَبِّي كِتَابُ رَبِّي

✧✧ حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عکرمہ بن ابوجہل رضی اللہ عنہ قرآن پاک ہاتھ میں لے کر اپنے چہرے پر رکھ کر "کلام ربی، کلام ربی" کہہ کہہ کر رویا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِي قُحَافَةَ وَالِدِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

5063۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا خَلِيْفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ وَاَمَّا اَبُوْ قُحَافَةَ التَّيْمِيُّ فَاِنَّهُ عُثْمَانُ بْنُ عَامِرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ اَسْلَمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَتُوُفِّيَ بِمَكَّةَ فِي الْمُحَرَّمِ سَنَةَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَهُوَ ابْنُ سَبْعٍ وَّتِسْعِيْنَ سَنَةً

✧✧ خلفیہ بن خیاط کہتے ہیں: ابوقحافہ تیمی (اصل نام ونسب یہ ہے) عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ۔ یہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ اور چودھویں سن ہجری محرام الحرام میں ۹۹ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

5064۔ حَدَّثَنِي الْقَاضِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَالِمِ بْنِ الْجِعَابِيِّ الْحَافِظُ الْاَوْحَدُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ شُعَيْبٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا جَدِّي اَحْمَدُ بْنُ اَبِي شُعَيْبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: جَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ بِاَبِيْهِ اَبِي

5062- سنن الدارمی - ومن كتاب فضائل القرآن باب: في تعاهد القرآن حديث 3291: شعب الإيمان للبيهقي - فصل في قراءة القرآن من المصحف حديث 2151:

قُحَافَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ اَقْرَرْتَ الشَّيْخَ فِي بَيْتِهِ لَاَتَيْنَاهُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے دن اپنے والد حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم بابا جی کو گھر میں ہی رہنے دیتے، ہم خود ان کے پاس چلے جاتے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5065- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْفِهْرِيُّ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَ: جِئْتُ بِاَبِي اَبِي قُحَافَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَلَّا تَرَكْتَ الشَّيْخَ حَتّٰى آتِيَهُ، فَقُلْتُ: بَلْ هُوَ اَحَقُّ اَنْ يَاْتِيَكَ، قَالَ: اِنَّا لَنَحْفَظُهُ لِاَيَادِي ابْنِهِ عِنْدَنَا صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنے والد محترم حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لایا تو آپ نے فرمایا: تم بابا جی کو گھر میں رکھتے، میں خود وہاں آ جاتا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا آپ کے پاس آنے کا زیادہ حق بنتا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم تو اس کے بیٹے کی جو عزت و تکریم ہماری بارگاہ میں ہے ہم تو اس کا پاس رکھنا چاہتے ہیں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5066- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَبِي مَنِيعٍ حَدَّثَنَا جَدِّي عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ * اِسْمُ اَبِي قُحَافَةَ عُثْمَانُ بْنُ عَامِرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرٍ اَسْلَمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَمَاتَ فِي الْمُحَرَّمِ سَنَةَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ وَهُوَ بْنُ سَبْعٍ وَتِسْعِيْنَ سَنَةً

✧✧ زہری (حضرت ابوقحافہ کا نسب بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: ابوقحافہ کا نام ''عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر'' ہے۔ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے اور ۹۷ سال کی عمر میں محرم الحرام چودہویں سن ہجری میں فوت ہوئے۔

5067- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بَطَّةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ رَسْتَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الشَّاذَكُوْنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ تُوُفِّيَ اَبُو قُحَافَةَ اَبُو اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَنَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ وَهُوَ بْنُ مِائَةٍ وَاَرْبَعِ سِنِيْنَ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد محترم حضرت ابوقحافہ ۱۰۴ سال کی عمر میں سترہویں سن ہجری میں فوت ہوئے۔

5068۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَخَذَ بِيَدِ اَبِي قُحَافَةَ فَاَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا وَقَفَ بِهِ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَيِّرُوهُ وَلَا تُقَرِّبُوهُ سَوَادًا

قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: وَاَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَنَّاَ اَبَا بَكْرٍ بِاِسْلَامِ اَبِيهِ

✧✧ حضرت ابوالزبیر فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوقحافہ کا ہاتھ تھامے ہوئے آئے، اور جب ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ان (کی داڑھی) کو کسی اور رنگ میں تبدیل کردو، اور کالے رنگ سے بچنا (یعنی وہ استعمال نہیں کرنا) حضرت ابن وہب عمر بن محمد کے ذریعے زید بن اسلم کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے والد کے اسلام لانے پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مبارک باد پیش کی۔

5069۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا عَبْدَانُ الْاَهْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ بِاَبِي قُحَافَةَ وَرَاْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْضِبُوا لِحْيَتَهُ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو ان کا سر اور داڑھی شریف ثغامہ کی طرح سفید تھے (ثغامہ ایک بوٹی ہے جس کے پھولوں کا رنگ سفید ہوتا ہے اور اہل عرب عموماً

5068۔صحيح مسلم كتاب اللباس والزينة باب في صبغ الشعر وتغيير الشيب حديث4017:مستخرج أبي عوانة باب في الصلاة بين الأذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره بيان حظر كفات الشعر والثياب في الصلاة حديث 1198:مستخرج أبي عوانة باب في الصلاة بين الأذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره بيان حظر كفات الشعر والثياب في الصلاة حديث 1199:صحيح ابن حبان كتاب الزينة والتطييب ذكر الزجر عن اختضاب المرء السواد حديث5549:سنن أبي داود كتاب الترجل باب في الخضاب حديث3690:سنن ابن ماجه كتاب اللباس باب الخضاب بالسواد حديث3622:السنن الصغرى كتاب الزينة النهي عن الخضاب بالسواد حديث5013:مصنف ابن أبي شيبة كتاب اللباس والزينة في الخضاب بالحناء حديث24479:السنن الكبرى للنسائي كتاب الزينة النهي عن الخضاب بالسواد حديث9057:مشكل الآثار للطحاوي باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه حديث 3111:الكبرى للبيهقي كتاب القسم والنشوز باب ما يصبغ به حديث13859:مسند أحمد بن حنبل -ومن مسند بني هاشم مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه حديث14143 مسند الطيالسي أحاديث النساء ما أسند جابر بن عبد الله الأنصاري - ما روى أبو الزبير عن جابر بن عبد الله حديث1849:مسند ابن الجعد -من حديث أبي الزبير محمد بن مسلم بن تدرس المكي حديث2226:مسند أبي يعلى الموصلي مسند جابر حديث1776:المعجم الأوسط للطبراني باب العين باب الميم من اسمه : محمد حديث5762:المعجم الكبير للطبراني باب من اسمه عمر عثمان بن عامر بن كعب بن سعد بن تيم بن مرة حديث8203:

بڑھاپے کی سفیدی کو اس کے ساتھ تشبیہ دیا کرتے ہیں۔شفیق)

5070۔ اَخْبَرَنِی اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسَى الْقَاضِی بْنِ الْقَاضِی حَدَّثَنِی اَبِی، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ اَبِی حَنِيفَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِی خَالِدٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَاَنِّی اَنْظُرُ اِلٰى لِحْيَةِ اَبِی قُحَافَةَ كَاَنَّهُ ضِرَامُ عَرْفَجٍ مِنْ شِدَّةِ حُمْرَتِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِی بَكْرٍ: لَوْ اَقْرَرْتَ الشَّيْخَ فِی بَيْتِهِ لَاَتَيْنَاهُ تَكْرِمَةً لِاَبِی بَكْرٍ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کی داڑھی شریف گہری سرخ ہونے کی وجہ سے اس کا رنگ آگ کے شعلے جیسا آج بھی میری نگاہوں میں بسا ہوا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا ہی اچھا ہوتا کہ تم باباجی کو ان کے گھر میں رہنے دیتے ہم ابوبکر کے احترام میں ان کے والد کے پاس خود چل کر جاتے۔

5071۔ اَخْبَرَنِی اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّضْرِ اَبَاذِیُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قُبِضَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَ اَهْلَ مَكَّةَ الْخَبَرُ قَالَ فَسَمِعَ اَبُو قُحَافَةَ الْهَائِعَةَ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوا تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمْرٌ جَلِيلٌ فَمَنْ قَامَ بِالْاَمْرِ مِنْ بَعْدِهِ قَالُوا ابْنُكَ قَالَ وَرَضِيَتْ بَنُو مَخْزُومٍ وَبَنُو الْمُغِيرَةِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا وَاضِعَ لِمَا رَفَعْتَ وَلَا رَافِعَ لِمَا وَضَعْتَ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ رَاْسِ الْحَوْلِ تُوُفِّیَ اَبُو بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَبَلَغَ اَهْلُ مَكَّةَ الْخَبَرُ فَسَمِعَ اَبُو قُحَافَةَ الْهَائِعَةَ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوا تُوُفِّیَ ابْنُكَ قَالَ اَمْرٌ جَلِيلٌ وَالَّذِی كَانَ قَبْلَهُ اَجَلُّ مِنْهُ قَالَ فَمَنْ قَامَ بِالْاَمْرِ بَعْدَهُ قَالُوا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هُوَ صَاحِبُهُ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو یہ خبر اہل مکہ تک پہنچ گئی، حضرت ابوقحافہ نے آہ وبکا کی آوازیں سنی تو پوچھا: یہ کیسی آہ وبکا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوگیا ہے۔انہوں نے کہا: یہ بہت بڑا معاملہ ہے۔ان کے بعد اب انتظامی معاملات کون سنبھالے گا؟ لوگوں نے کہا: آپ کا بیٹا (ابوبکر) انہوں نے پوچھا: کیا اس بات پر بنی مخزوم اور بنی مغیرہ قبیلے راضی ہوگئے ہیں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ جس کو تو بلند کرے اس کو کوئی جھکا نہیں سکتا اور جس کو تو جھکا دے اس کو کوئی بلند نہیں کرسکتا۔پھر جب ایک سال گزر گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا بھی انتقال ہوگیا، یہ خبر بھی اہل مکہ تک پہنچی، حضرت ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے آہ وبکا کی آواز سنی تو پوچھا کہ یہ کیسی آہ وبکا ہے؟ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں نے بتایا کہ آپ کا بیٹا ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہوگیا ہے۔انہوں نے کہا: یہ معاملہ بہت بڑا ہے، اس کے بعد امور سلطنت کس نے سنبھالے ہیں؟ لوگوں نے کہا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے۔انہوں نے کہا: ٹھیک ہے وہ بھی ابوبکر کا ساتھی ہی ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ

وَكَانَ يُكَنَّى اَبَا الْحَارِثِ بِابْنِهِ الْحَارِثِ وَكَانَ اَسَنَّ مَنْ اَسْلَمَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَّمِنْ عَمَّيْهِ حَمْزَةَ وَالْعَبَّاسِ وَمِنْ اِخْوَتِهِ رَبِيعَةَ وَاَبِي سُفْيَانَ وَعَبْدِ شَمْسٍ بَنِي الْحَارِثِ

حضرت نوفل بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف رضی اللہ عنہ کے فضائل

ان کے بیٹے حارث کے نام کی وجہ سے ان کی کنیت ابوحارث تھی، یہ بنو ہاشم میں اسلام قبول کرنے والے لوگوں میں سب سے عمر رسیدہ تھے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ ان کے چچا ہیں اور حارث کے بیٹے ربیعہ اور حضرت ابوسفیان اور عبد شمس ان کے بھائی ہیں۔

5072۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بَطَّةَ بِاِسْنَادِهٖ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ فَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُيُوْخِهٖ قَالَ تُوُفِّيَ نَوْفَلُ بْنُ الْحَارِثِ بَعْدَ اَنِ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِسَنَةٍ وَّثَلَاثَةِ اَشْهُرٍ فَصَلّٰى عَلَيْهِ عُمَرُ ثُمَّ مَشٰى مَعَهٗ اِلَى الْبَقِيْعِ حَتّٰى دُفِنَ هُنَالِكَ

✧✧ محمد بن عمر اپنے شیوخ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت نوفل بن حارث، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے خلیفہ بننے سے ایک سال اور تین ماہ بعد وفات پا گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، اور جنت البقیع تک جنازہ کے ساتھ چل کر آئے اور تدفین تک وہیں رہے۔

5073۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ اَخْبَرَنِي اَبُوْ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ تُوُفِّيَ نَوْفَلُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَيُكَنّٰى اَبَا الْحَارِثِ لِسَنَتَيْنِ مَضَتَا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْمَدِيْنَةِ

✧✧ حضرت ابراہیم بن منذر فرماتے ہیں: حضرت نوفل بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ (جن کی کنیت ابوحارث ہے) کا انتقال، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو سال بعد مدینہ منورہ میں ہوا۔

5074۔ حَدَّثَنِي اَبُوْ اَحْمَدَ بْنُ شُعَيْبٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ نُوْحٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ، اَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى النَّوْفَلِيُّ، قَالَ: لَمَّا اُسِرَ نَوْفَلُ بْنُ الْحَارِثِ بِبَدْرٍ، قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْدِ نَفْسَكَ يَا نَوْفَلُ، قَالَ: مَا لِي شَيْءٌ اَفْدِي بِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: افْدِ نَفْسَكَ بِرِمَاحِكَ الَّتِي بِجُدَّةَ، قَالَ: وَاللّٰهِ مَا عَلِمَ اَحَدٌ اَنَّ لِي بِجُدَّةَ رِمَاحًا بَعْدَ اللّٰهِ غَيْرِي، اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَفَدٰى نَفْسَهٗ بِهَا، وَكَانَتْ اَلْفَ رُمْحٍ، قَالَ: وَآخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ نَوْفَلٍ وَالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَكَانَا قَبْلَ ذٰلِكَ شَرِيْكَيْنِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مُتَفَاوِضَيْنِ فِي الْمَالَيْنِ مُتَحَابَّيْنِ، وَشَهِدَ نَوْفَلٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتْحَ مَكَّةَ، وَحُنَيْنًا، وَالطَّائِفَ، وَثَبَتَ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى رِمَاحِكَ تَقْصِفُ فِي اَصْلَابِ الْمُشْرِكِيْنَ

✧✧ حضرت علی بن عیسیٰ نوفلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت نوفل بن حارث رضی اللہ عنہ کو جنگ بدر کے موقع پر جب قید کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا: تم اپنا فدیہ ادا کرو۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے فدیہ میں دینے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا تم اپنی جان کے فدیہ میں وہ نیزے پیش کردو جن کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ انہوں نے کہا: یہ بات تو اللہ کے بعد میرے سوا کوئی جانتا ہی نہیں تھا کہ میرے پاس اتنی بڑی تعداد میں نیزے موجود ہیں۔ (ان پر اسلام کی حقانیت آشکار ہوگئی اورانہوں نے کہا) میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ تو انہوں اپنی جان کے فدیئے میں وہ نیزے دیئے اوران کی تعداد ایک ہزار تھی۔ (راوی) کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت نوفل رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو بھائی بھائی بنایا تھا اور یہ زمانہ جاہلیت میں ایک دوسرے کے ساتھ بہت محبت کرتے تھے اور دونوں نے شراکت پر کاروبار بھی کر رکھا تھا۔ حضرت نوفل بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فتح مکہ، جنگ حنین، اور جنگ طائف میں شرکت کی۔ جنگ حنین کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تیرا نیزہ مشرکوں کی پیٹھوں کو توڑ رہا ہے۔

5075۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَدِّهِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اَنَّهُ اسْتَعَانَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّزْوِيجِ. فَاَنْكَحَهُ امْرَاَةً، فَالْتَمَسَ شَيْئًا فَلَمْ يَجِدْهُ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا رَافِعٍ، وَاَبَا اَيُّوبَ بِدِرْعِهِ فَرَهَنَاهُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ بِثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، فَدَفَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيَّ، فَطَعِمْنَا مِنْهُ نِصْفَ سَنَةٍ، ثُمَّ كِلْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ كَمَا اَدْخَلْنَاهُ، قَالَ نَوْفَلٌ: فَذَكَرْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَاَكَلْتَ مِنْهُ مَا عِشْتَ، وَاَمَّا رَبِيعَةُ بْنُ الْحَارِثِ، وَعُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ فَاِنَّهُمْ قُتِلُوا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ

✧✧ حضرت سعید بن حارث اپنے دادا حضرت نوفل بن حارث رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی شادی کے بارے میں مدد مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کے ساتھ ان کی شادی کروادی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے کچھ تلاش کیا لیکن اس وقت گھر میں کچھ بھی نہ تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کو اپنی زرہ دے کر ایک یہودی کے پاس بھیجا اوراس کے پاس یہ زرہ گروی رکھ کر تیس صاع جو لے کر آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جو مجھے عطا فرمادیئے، ہم چھ ماہ تک ان میں سے نکال نکال کر کھاتے رہے، پھر ایک مرتبہ ہم نے ان کو ماپ لیا تو یہ ابھی تک اتنے ہی تھے جتنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ڈالے تھے (یعنی ابھی تک پورے تیس صاع موجود تھے) حضرت نوفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس بات کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تم ان کو نہ ماپتے تو ساری زندگی کھاتے رہتے لیکن یہ ختم نہ ہوتے۔ اور ربیعہ بن حارث اور عبیدہ بن حارث جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مارے گئے۔

5076۔ اَخْبَرَنَا بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْتُهُ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ فِيمَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارُ ثَلَاثُمِائَةٍ وَّثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا قَالَ وَمِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ عُبَيْدَةُ وَالطُّفَيْلُ وَحُصَيْنُ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَقَدِ اخْتَلَفُوْا فِي رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ فَقِيلَ اِنَّهُ عَاشَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَدْرَكَ اَيَّامَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَرَوَى عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہونے والے لوگوں میں قریش اور انصار میں سے کل تین سو تیرہ آدمی تھے۔ اور بنی عبدالمطلب بن عبدمناف میں سے حارث بن عبدالمطلب کے بیٹے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ، حضرت طفیل رضی اللہ عنہ اور حضرت حصین رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ربیعہ بن حارث (اس دن شہید نہیں ہوئے تھے بلکہ وہ تو) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت تک زندہ رہے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بھی روایت کی ہیں۔

5077۔ حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ رَبِيعَةَ، قَالَ: بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ قَوْمًا نَالُوا مِنْهُ، وَقَالُوا لَهُ: اِنَّمَا مَثَلُ مُحَمَّدٍ كَمَثَلِ نَخْلَةٍ نَبَتَتْ فِي كُنَاسٍ، فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ خَلْقَهُ فَجَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ، فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِ الْفِرْقَتَيْنِ، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ، فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلًا، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوتًا، فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا خَيْرُكُمْ قَبِيلًا، وَخَيْرُكُمْ بَيْتًا

✧✧ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی گئی کہ کچھ لوگ آپ کی شان اقدس میں ہرزہ سرائی کرتے ہیں اور یوں کہتے ہیں (معاذ اللہ) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال تو اس درخت کی سی ہے جو گندگی میں اُگا ہو۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا کیا، پھر ان میں دو جماعتیں بنائیں اور مجھے ان میں سے بہتر جماعت میں رکھا پھر ان کے قبیلے بنائے اور مجھے ان میں سب سے بہتر قبیلہ میں رکھا، پھر ان کے گھرانے بنائے اور مجھے ان سب میں سے بہتر گھرانے میں رکھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں قبیلے کے لحاظ سے بھی تم سب سے بہتر ہوں اور گھرانے کے لحاظ سے بھی سب سے بہتر ہوں۔

5078۔ قَرَاْتُ فِي تَارِيخِ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَرْقِيِّ، حَدَّثَنَا اَبُو عُبَيْدِ الْقَاسِمِ بْنُ سَلَامٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْكَلْبِيِّ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُهُ دَمُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ، قَالَ هِشَامٌ: لَمْ يُقْتَلْ رَبِيعَةُ فَاِنَّهُ عَاشَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى خِلَافَةِ عُمَرَ، وَالَّذِي قَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ غَيْرُهُ

✦✦ ہشام ابن کلبی رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان ''سب سے پہلا خون جس کا ہمیں نقصان ہوا ہے وہ ربیعہ کا خون ہے'' کے بارے میں کہتے ہیں: ان کو بنی لیث میں دودھ پلایا گیا ہے اور ہذیل نے اس کو قتل کیا۔

ذِكْرُ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سعید بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے فضائل

5079۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو عُلَاثَةَ، حَدَّثَنَا اَبِی، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّ اَبَا اُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ قَدِمَ الشَّامَ فِي عَهْدِ مُعَاوِيَةَ فَلَقِيَهُ نَفَرٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ، فَقَالُوا: اَمَا قَرَابَةُ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ مُعَاذٍ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: ابْنُ عَمٍّ، قَالُوا: اَفَلا نُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ حَدَّثَنَا بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ، وَلَمْ يَكُنْ حَدَّثَنَا بِهِ قَبْلَ ذٰلِكَ؟ فَقُلْتُ: بَلَى، فَقَالَ: حَدَّثَنَا قَبْلَ مَوْتِهِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لا يُشْرِكُ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ، قَالَ مُوسَى بْنُ جُبَيْرٍ: فَحَدَّثْتُ سُلَيْمَانَ الْاَغَرَّ بِحَدِيثِ اَبِي اُمَامَةَ هٰذَا، فَقَالَ: اَشْهَدُ لَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا حَدَّثَ بِهِ الشَّامِيُّونَ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✦✦ حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف بیان کرتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں وہ شام میں گئے، تو شام کے کچھ لوگوں سے ان کی ملاقات ہوئی، ان لوگوں نے دریافت کیا: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ کے کیا لگتے ہیں؟ (سہل بن حنیف) فرماتے ہیں: میں نے کہا: وہ میرے چچازاد بھائی ہیں۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت خالد بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف رضی اللہ عنہ کے فضائل

5080۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ وَمِمَّنْ خَرَجَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ مُهَاجِرًا اِلَى اَرْضِ الْحَبَشَةِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ خَالِدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ وَمَعَهُ امْرَاَتُهُ فَوَلَدَتْ لَهُ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ ابْنَهُ سَعِيْدُ بْنُ خَالِدٍ

✦✦ محمد بن اسحاق کہتے ہیں: مکہ سے حبشہ کی جانب ہجرت کرنے والے لوگوں میں بنی امیہ بن عبد شمس میں سے خالد بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف ہیں۔ اوران کے ہمراہ ان کی زوجہ محترمہ بھی تھیں، اور حضرت سعید بن خالد کی پیدائش حبشہ میں ہی ہوئی تھی۔

5081۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ اُمُّ خَالِدٍ

بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ لَبِيْنَةُ الْمَعْرُوْفَةِ بِاُمِّ خَالِدٍ بِنْتَ حَبَّابٍ بْنِ عَبْدِ يَالِيْلِ بْنِ نَاشِبِ بْنِ غِيَرَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ لَيْثِ بْنِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ مَنَاةِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: حضرت سعید بن عاص کی والدہ جو کہ ام خالد کے نام سے مشہور ہیں، ان کا نام ''لبینہ بنت حباب بن عبد یالیل بن ناشب بن غیرۃ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن علی بن کنانہ بن خزیمہ'' ہے۔

5082۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، قَالَ: كَانَ اِسْلَامُ خَالِدٍ قَدِيمًا وَكَانَ اَوَّلَ اِخْوَتِهِ اَسْلَمَ قَبْلَ، وَكَانَ بَدْءُ اِسْلَامِهِ اَنَّهُ رَاَى فِي النَّوْمِ اَنَّهُ وَقَفَ بِهِ عَلٰى شَفِيرِ النَّارِ كَاَنَّ اَبَاهُ يَدْفَعُهُ مِنْهَا، وَيَرَى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِذٌ بِحِقْوَتِهِ لَا يَقَعُ، فَفَزِعَ مِنْ نَوْمِهِ، فَقَالَ: اَحْلِفُ بِاللّٰهِ اَنَّ هٰذِهِ لَرُؤْيَا حَقٌّ، فَلَقِيَ اَبَا بَكْرِ بْنَ اَبِي قُحَافَةَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: اُرِيدُ بِكَ خَيْرًا، هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاتَّبِعْهُ فَاِنَّكَ سَتَتْبَعُهُ وَتَدْخُلَ مَعَهُ فِي الْاِسْلَامِ، وَالْاِسْلَامُ يَحْجُزُكَ اَنْ تَدْخُلَ فِيهَا وَاَبُوكَ وَاقِعٌ فِيهَا، فَلَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِاَجْيَادَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اِلَامَ تَدْعُو؟ فَقَالَ: اَدْعُو اِلَى اللّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، وَتَخْلَعُ مَا كُنْتَ عَلَيْهِ مِنْ عِبَادَةِ حَجَرٍ لَا يَضُرُّ وَلَا يَنْفَعُ، وَلَا يَدْرِي مَنْ عَبَدَهُ مِمَّنْ لَمْ يَعْبُدْهُ، قَالَ خَالِدٌ: فَاِنِّي اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [وَعَلِمَ اَبُوهُ] بِاِسْلَامِهِ، وَاَرْسَلَ اَبُوهُ فِي طَلَبِهِ مَنْ بَقِيَ مِنْ وَلَدِهِ مِمَّنْ لَمْ يُسْلِمْ وَرَافِعًا مَوْلَاهُ، فَوَجَدُوهُ فَاَتَوْا بِهِ اَبَاهُ اَبَا اُحَيْحَةَ فَاَنَّبَهُ، وَبَكَّتَهُ، وَضَرَبَهُ بِصَرِيمَةٍ فِي يَدِهِ حَتّٰى كَسَرَهَا عَلٰى رَاْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: اتَّبَعْتَ مُحَمَّدًا وَاَنْتَ تَرَى خِلَافَ قَوْمِهِ، وَمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عَيْبِ آلِهَتِهِمْ، وَعَيْبَةِ مَنْ مَضَى مِنْ آبَائِهِمْ، فَقَالَ خَالِدٌ: قَدْ صَدَقَ وَاللّٰهِ وَاتَّبَعْتُهُ، فَغَضِبَ اَبُوهُ اَبُو اُحَيْحَةَ وَنَالَ مِنْهُ وَشَتَمَهُ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ يَا لُكَعُ حَيْثُ شِئْتَ وَاللّٰهِ لَاَمْنَعَنَّكَ الْقُوتَ، فَقَالَ خَالِدٌ: اِنْ مَنَعْتَنِي فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَرْزُقُنِي مَا اَعِيشُ بِهِ فَاَخْرَجَهُ، وَقَالَ لِبَنِيهِ: لَا يُكَلِّمُهُ اَحَدٌ مِنْكُمْ اِلَّا صَنَعْتُ بِهِ مَا صَنَعْتُ بِهِ، فَانْصَرَفَ خَالِدٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُكْرِمُهُ وَيَكُونُ مَعَهُ

✧✧ محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان فرماتے ہیں: حضرت سعید بہت پہلے پہل اسلام لے آئے تھے، یہ اپنے تمام بہن بھائیوں میں سے سب سے پہلے ایمان لائے تھے۔ ان کے اسلام لانے کا واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے خواب میں دیکھا تھا کہ وہ دوزخ کے کنارے پر کھڑے ہیں اور ان کا باپ ان کو اس میں گرانے کی کوشش کر رہا ہے اور انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ ان کو کمر بند سے پکڑے ہوئے ہیں کہ کہیں وہ دوزخ میں گر نہ جائے۔ وہ اس خواب سے خوفزدہ ہو کر گھبرا کر اٹھ گئے۔ انہوں نے کہا: میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خواب سچا ہے، پھر ان کی ملاقات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی، تو انہوں نے اپنی خواب کا ذکر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کے بارے میں بھلائی کا ہی ارادہ رکھتا ہوں۔ یہ رہے

رسول اللہ ﷺ تم ان کی پیروی کرلو، کیونکہ عنقریب تم ان کی پیروی کرو گے اوران کے ساتھ اسلام میں داخل ہوگا اوراسلام تجھے دوزخ میں داخل ہونے سے بچائے گا اور تیرا باپ اس میں گر چکا ہے۔ تو وہ رسول اللہ ﷺ سے ملے اس وقت حضور ﷺ اجیاد میں تھے، انہوں نے پوچھا: اے محمد! آپ کس چیز کی دعوت دیتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لاشریک ہے اور بے شک محمد اللہ کے بندے اوراس کے رسول ہیں۔ اوراب تک تم جن پتھروں کی عبادت کرتے رہے ہو جوتمہیں نہ کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں (اگرتم ان کی عبادت کرو) اور نہ تمہیں کوئی نقصان دے سکتے ہیں (اگرتم ان کی عبادت سے انکار کرو) جو اپنے عبادت گزاروں اوراپنے منکروں کی پہچان نہیں رکھتے، تم ان کی عبادت چھوڑ دو۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: تو میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ (ان کے والد کو ان کے اسلام قبول کرنے کا پتا چل گیا) ان کے باپ نے اپنے غیر مسلم بیٹوں کو اوراپنے آزاد کردہ غلام رافع کو انہیں ڈھونڈنے کے لئے بھیجا، ان لوگوں کو وہ مل گئے، انہوں نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو ان کے باپ ابواحیحہ کے پاس پیش کردیا، اس نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو بہت ڈانٹا اور جھڑکا اوران کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی اس کے ساتھ ان کو بہت مارا حتی کہ اُن کے سر پر مار مار کر یہ چھڑی توڑ ڈالی اور کہنے لگا: تو نے محمد کی پیروی کرلی؟ حالانکہ تو دیکھ رہا ہے کہ وہ اپنی قوم کا مخالف ہے، ان کے معبودوں کی توہین کرتا ہے، اپنے آباء واجداد کو برا کہتا ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم! وہ سچ کہتے ہیں، اور ہاں میں نے واقعی اُن کی پیروی کرلی ہے۔ اس پر ابواحیحہ بہت غضبناک ہوا اوران کو گالیاں بکنے لگا، پھر اس نے کہا: اے کمینے انسان تیرا جہاں دل چاہتا ہے دفع ہوجا، خدا کی قسم! میں تیرا کھانا پینا بند کردوں گا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تو میرا رزق روک لے گا تو کوئی بات نہیں بے شک اللہ تعالیٰ زندگی بھر مجھے رزق دے گا۔ یہ کہہ اُن کے باپ نے ان کو گھر سے نکال دیا اور ساتھ ہی اپنے دوسرے بیٹوں سے کہا: اگر کسی نے اس کے ساتھ کوئی تعلق رکھا تو میں اُس کے ساتھ بھی وہی حشر کروں گا جو اس کے ساتھ کیا ہے۔ تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چلے آئے، نبی اکرم ﷺ ان کی بہت عزت وتکریم کیا کرتے تھے۔ اس کے بعد حضرت خالد نبی اکرم ﷺ کے پاس ہی رہنے لگ گئے۔

5083- اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْخُزَاعِیُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِی مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْاَزْرَقِیُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَمِّهِ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ بْنِ اُمَيَّةَ مَرِضَ فَقَالَ لَأَنْ رَفَعَنِی مِنْ مَرَضِی هٰذَا لَا يُعْبَدُ اِلٰهُ بْنِ اَبِی كَبْشَةَ بِبَطْنِ مَكَّةَ اَبَدًا فَقَالَ خَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ عِنْدَ ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ لَا تَرْفَعْهُ فَتُوُفِّیَ فِی مَرَضِهٖ ذٰلِكَ

✧✧ حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بے شک سعید بن عاص بن امیہ بیمار ہوگیا، اس نے کہا: اگر وہ اس بیماری سے جانبر ہوگیا تو مکہ میں کبھی بھی ابن ابی کبشہ کے خدا کی عبادت نہیں ہوگی، حضرت خالد رضی اللہ عنہ ان کے پاس ہی تھے، کہنے لگے: اے اللہ! اس کو شفا نہ دے۔ چنانچہ وہ اسی بیماری میں مر گیا۔

5084- فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ الثَّقَفِیُّ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِیُّ حَدَّثَنَا خَلِيْفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنِی

الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ مَرْجِ الصَّفَرِ خَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ خَلِيفَةُ وَهُوَ فِي سَنَةِ ثَلَاثَ عَشَرَةَ قَالَ وَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَامِلُهُ عَلَى الْيَمَنِ

✧✧ ولید بن ہشام مخزومی اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں: مرج الصفر کے دن حضرت خالد بن سعید بن عاص شہید ہوئے۔ خلیفہ کہتے ہیں: یہ واقعہ تیرہویں سن ہجری کا ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تو اس وقت یہ آپ علیہ السلام کی جانب سے یمن کے گورنر تھے۔

5085۔ فَحَدَّثَنِي اَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جَنَادَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي اَبِي اَنَّ اَعْمَامَهُ خَالِدًا وَاَبَانًا وَعَمْرَو بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ رَجَعُوا عَنْ اَعْمَالِهِمْ حِينَ بَلَغَهُمْ وَفَاةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ مَا اَحَدٌ اَحَقُّ بِالْعَمَلِ مِنْ عُمَّالِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعُوا اِلَى اَعْمَالِكُمْ فَقَالُوا لَا نَعْمَلُ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَحَدٍ فَخَرَجُوا اِلَى الشَّامِ فَقُتِلُوا عَنْ آخِرِهِمْ

✧✧ حضرت خالد بن سعید بن عمرو بن سعید اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ان کے چچا خالد اور ابان رضی اللہ عنہما اور عمرو بن سعید بن عاص کو جب رسول اللہ ﷺ کی وفات کی خبر ملی تو انہوں نے اپنے (ان تمام) کاموں سے انکار کر دیا (جو وہ رسول اللہ ﷺ کی حیات میں کیا کرتے تھے) تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے عمال سے زیادہ کوئی شخص معاملات کا حق نہیں رکھتا، جاؤ اپنے ذمہ داری کے کام کرو، لیکن انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کے لئے کام نہیں کریں گے، یہ لوگ ملک شام کی جانب چلے گئے اور بالآخر یہ تمام قتل کر دیئے گئے۔

5086۔ اَخْبَرَنِي اَبُو نُعَيْمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْغِفَارِيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى الْحَافِظُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُسْلِمٍ يَذْكُرُ عَنْ اَبِي الْيَقْظَانِ وَغَيْرِهِ اَنَّ خَالِدَ بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ اَسْلَمَ قَبْلَ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هٰذَا وَهْمٌ مِنْ قَائِلِهِ فَقَدْ قَدَّمَتِ الرِّوَايَةُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هُوَ الَّذِي دَعَاهُ اِلَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى اَسْلَمَ

✧✧ ابوالیقظان فرماتے ہیں: حضرت خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی پہلے اسلام لائے تھے۔ یہ قائل کی غلط فہمی ہے۔ ہم اس سے پہلے وہ روایت پیش کر چکے ہیں جس میں یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تو ان کو اسلام کی دعوت دی تھی۔ (پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام لائے ہوں)

5087۔ وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ خَالِدَ بْنَ سَعِيدٍ حِينَ وَلَّاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمَنَ قَدِمَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَبَّصَ بِبَيْعَتِهِ شَهْرَيْنِ، يَقُولُ:

قَدْ اَمَّرَنِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لَمْ يَعْزِلْنِي حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَقَدْ لَقِيَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ وَعُثْمَانَ بْنَ عَبْدِ مَنَافٍ، فَقَالَ: يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، طِبْتُمْ نَفْسًا عَنْ اَمْرِكُمْ يَلِيهِ غَيْرُكُمْ، فَنَقَلَهَا عُمَرُ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ، فَاَمَّا اَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَحْمِلْهَا عَلَيْهِ، وَاَمَّا عُمَرُ فَحَمَلَهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ اَبُو بَكْرٍ بَعَثَ الْجُنُودَ اِلَى الشَّامِ، فَكَانَ اَوَّلُ مَنِ اسْتُعْمِلَ عَلٰى رَبْعٍ مِنْهَا خَالِدَ بْنَ سَعِيدٍ، فَاَخَذَ عُمَرُ يَقُوْلُ: اَتُؤَمِّرُهُ وَقَدْ صَنَعَ مَا صَنَعَ، وَقَالَ مَا قَالَ؟ فَلَمْ يَزَلْ بِاَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى عَزَلَهُ، وَاَمَّرَ يَزِيدَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ محمد بن عبداللہ بن ابوبکر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خالد بن سعید کو یمن کا والی بنایا تھا، رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد وہ مدینہ شریف آئے اور دو ماہ تک انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت نہ کی۔ ان کا مؤقف یہ تھا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے والی بنایا ہے اور پھر اپنی حیات میں آپ نے مجھے معزول نہیں کیا تھا۔ پھر وہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن عبد مناف سے ملے اور ان سے کہا: اے بنی عبد مناف! تم نے خوشدلی کے ساتھ اپنے معاملات اپنے غیر کے سپرد کر دیئے۔ یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تک پہنچا دی۔ لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کی اس بات پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تو کوئی برا نہیں مانا لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بہت محسوس کی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شام کی جانب لشکر روانہ فرمایا: اس فوج کے ایک چوتھائی حصے پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کو نگران بنایا، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے: اس کی باتوں اور اس کے کرتوتوں کو اچھی طرح جاننے اور سمجھنے کے باوجود تم نے اس کو امیر بنا دیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہی باتیں مسلسل دہراتے رہے حتی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو معزول کر کے حضرت یزید ابن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرما دیا۔

5088۔ اَخْبَرَنَا اَبُو نُعَيْمٍ الْغِفَارِيُّ بِمَرْوَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى الْحَافِظُ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ سَيَّارٍ يَقُوْلُ خَالِدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ وَلَدَ لِاَبِيهِ سَعِيْدٌ عِشْرُوْنَ اِبْنًا وَّعِشْرُوْنَ ابْنَةً فَاَمَّا الْخَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ فَاِنَّهُ قُتِلَ يَوْمَ مَرْجِ الصَّفَرِ فِي الْمُحَرَّمِ سَنَةَ اَرْبَعَ عَشَرَةَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ احمد بن سیار فرماتے ہیں: حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کے والد کے ۲۰ بیٹے اور ۲۰ بیٹیاں تھیں۔ اور خالد بن سعید مرج الصفر کے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سن ۱۴ ہجری کو شہید ہوئے۔

5089۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ اَبِيهِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ خَاتَمٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هٰذَا الْخَاتَمُ؟ فَقَالَ: خَاتَمٌ اتَّخَذْتُهُ، قَالَ: فَاطْرَحْهُ، فَطَرَحْتُهُ اِلَيْهِ، فَاِذَا هُوَ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا نَقْشُتَهُ؟ قُلْتُ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، فَاَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَتَّمَ بِهِ حَتَّى مَاتَ، فَهُوَ الْخَاتَمُ الَّذِي كَانَ فِي يَدِهِ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اس وقت انہوں نے ایک انگوٹھی پہنی ہوئی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: یہ انگوٹھی کیسی ہے؟ انہوں نے کہا: حضور! یہ میں نے بنوائی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو اتارو، (حضرت خالد کہتے ہیں) میں نے وہ انگوٹھی اتار کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے کر دی، یہ انگوٹھی لوہے کی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پر کیا نقش کروایا ہے؟ میں نے کہا: "محمد رسول اللہ" نقش کروایا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ انگوٹھی اپنے پاس رکھ لی اور اسی کے ساتھ (دستاویزات وغیرہ پر) مہر لگایا کرتے تھے، یہ وہی مہر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہوتی تھی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی۔

اس سے اگلے باب میں بھی اسی سے ملتی جلتی حدیث موجود ہے، وہ یہ ہے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ (ترمذی، ابواب اللباس، باب ماجاء فی خاتم الفضة)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی۔

5090- حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، سَمِعْتُ اَبِي يَذْكُرُ، عَنْ عَمِّهِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ الْاَكْبَرِ، اَنَّهُ قَدِمَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ وَمَعَهُ ابْنَتُهُ اُمُّ خَالِدٍ، فَجَاءَ

نوٹ: یہ حدیث ضعیف ہے، حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی۔ امام ترمذی نے حدیث شریف نقل فرمائی ہے جس میں یہ بات بالکل واضح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم چاندی کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔ وہ حدیث شریف یہ ہے

5090- يتعوذ من عذاب القبر "صحيح البخاري كتاب الجنائز" باب التعوذ من عذاب القبر" حديث 1321: صحيح البخاري كتاب الدعوات" باب التعوذ من عذاب القبر" حديث 6013: صحيح ابن حبان كتاب الرقائق" باب الاستعاذة" ذكر ما يستحب للمرء أن يستعيذ بالله جل وعلا من عذاب" حديث 1006: مصنف عبد الرزاق الصنعاني كتاب الجنائز" باب فتنة القبر" حديث 6532: مصنف ابن أبي شيبة كتاب الدعاء" باب جامع الدعاء" حديث 28554: الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم "أم خالد بنت خالد بن سعيد بن العاص رضي الله عنها" حديث 2809: السنن الكبرى للنسائي كتاب النعوت" السؤال بأسماء الله عز وجل وصفاته والاستعاذة بها" حديث 7466: مشكل الآثار للطحاوي "باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه" حديث 4509: مسند أحمد بن حنبل "مسند الأنصار" مسند النساء" حديث أم خالد بنت خالد بن سعيد بن العاص" حديث 26476: مسند الحميدي "أحاديث أم خالد بنت خالد بن سعيد بن العاص رضي الله" حديث 330: مسند إسحاق بن راهويه - ما يروى عن أم خالد" حديث 1984: المعجم الكبير للطبراني "باب الفاء" باب الياء - أم خالد بنت خالد بن سعيد بن العاص" حديث 21141:

بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا قَمِيصٌ اَصْفَرُ وَقَدْ اَعْجَبَ الْجَارِيَةَ قَمِيصُهَا، وَقَدْ كَانَتْ فَهِمَتْ بَعْضَ كَلامِ الْحَبَشَةِ فَرَاطَنَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلامِ الْحَبَشَةِ سنه سنه وَهِيَ بِالْحَبَشَةِ حَسَنٌ حَسَنٌ، ثُمَّ قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبْلِي وَاَخْلِقِي، اَبْلِي وَاَخْلِقِي، قَالَ: فَاَبْلَتْ وَاللّٰهِ، ثُمَّ اَخْلَقَتْ، ثُمَّ مَالَتْ اِلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَتْ يَدَهَا عَلٰى مَوْضِعِ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَاَخَذَهَا اَبُوْهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهَا

صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِ اَحَادِيْثَ لِاِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ آبَائِهِ وَعُمُوْمَتِهِ، وَهٰذِهِ اُمُّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ الَّتِي حَمَلَهَا اَبُوْهَا صَغِيْرَةً اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَحِبَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ رَوَتْ عَنْهُ

حَدَّثَنِي بِصِحَّةِ ذٰلِكَ اَبُو بَكْرِ بْنُ دَاوُدَ، وَاَبُو مُحَمَّدٍ الْبَلاذُرِيُّ الْحَافِظُ، وَاَبُو سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ، حَدَّثَنَا جُنَادَةُ بْنُ سَلْمٍ الْقُرَشِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، سَمِعْتُ اُمَّ خَالِدٍ بِنْتَ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ الْاَكْبَرِ، تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

✧✧ حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبشہ سے واپس لوٹے تو وہ حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اس وقت ان کی صاحبزادی حضرت ام خالد بھی ان کے ہمراہ تھیں۔ اور انہوں نے زرد رنگ کی قمیص پہنی ہوئی تھی، اور یہ قمیص اس لڑکی کو بہت پسند تھی، اور یہ لڑکی کچھ کچھ حبشی زبان بھی سمجھتی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشی زبان میں اس لڑکی کو کہا: سنہ سنہ۔ حبشی زبان میں اس کا مطلب ہے "خوبصورت، خوبصورت"۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی سے فرمایا: اس کو پہن پہن کر بوسیدہ کر دو، (راوی کہتے ہیں: اس نے واقعی وہ کپڑے پہن پہن کر بوسیدہ کر دیئے تھے) پھر وہ لڑکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت کی جانب ہوئی اور مہر نبوت کو چھولیا۔ ان کے والد حضرت خالد بن سعید ان کو پکڑ کر ہٹانے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید کی ان کے آباء اور چچوں کے بارے میں حدیث نقل کی ہے۔ اور یہ ام خالد بنت خالد بن سعید بن عاص وہی ہیں جن کو ان کے والد نے بچپن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا تھا، اس کے بعد وہ بارگاہ رسالت میں ہی رہیں۔ اور ان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کردہ احادیث بھی موجود ہیں۔ اور اس بات کی دلیل یہ حدیث ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ام خالد بنت خالد بن سعید بن عاص فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عذاب قبر سے پناہ مانگتے ہوئے سنا ہے۔

ذِكْرُ صَفْوَانِ بْنِ مَخْرِمَةَ الزُّهْرِيِّ

حضرت صفوان بن مخرمہ زہری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

5091- حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ وَمِنْ بَنِي زُهَيْرٍ صَفْوَانُ بْنُ مَخْرِمَةَ بْنِ نَوْفَلٍ وَبِهِ يُكَنَّى مَخْرِمَةٌ وَهُوَ اَخُو الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرِمَةَ وَاُمُّهُ عَاتِكَةُ بِنْتُ عَوْفٍ اُخْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: بنی زہیر میں سے صفوان بن مخرمہ بن نوفل بھی ہیں۔ انہی کے نام سے مخرمہ کی کنیت تھی، یہ مسور بن مخرمہ کے بھائی ہیں، ان کی والدہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بہن عاتکہ بنت عوف ہیں۔

5092- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِصَامٍ، حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا بَشِيرُ اَبُو اِسْمَاعِيلَ، سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ صَفْوَانَ الزُّهْرِيَّ يَذْكُرُ، عَنْ اَبِيهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَبْرِدُوا بِصَلَاةِ الظُّهْرِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

✧✧ قاسم بن صفوان کے والد صحابی رسول ہیں، یہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظہر کی نماز کو ٹھنڈی کر کے پڑھو کیونکہ سخت گرمی دوزخ کی تپش ہے۔

5093- اَخْبَرَنَا الْحَاكِمُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ قَالَ كَانَ قَدِيمَ الْاِسْلَامِ بِمَكَّةَ وَهَاجَرَ اِلَى اَرْضِ الْحَبَشَةِ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى مَكَّةَ، فَحَبَسَهُ اَبُو جَهْلٍ وَضَرَبَهُ وَاَجَاعَهُ وَعَطَّشَهُ، فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو لَهُ فِي الصَّلَاةِ وَالْقُنُوتِ كَمَا اَخْبَرَنَاهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الْوَاقِدِيِّ

ذِكْرُ مَنَاقِبِ سَلَمَةَ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَخْزُومٍ

حضرت سلمہ بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن مخزوم رضی اللہ عنہ کے فضائل

✧✧ امام حاکم ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حافظ فرماتے ہیں: یہ بہت پہلے پہل مکہ میں اسلام لے آئے تھے، انہوں نے حبشہ کی جانب ہجرت کی تھی، پھر یہ حبشہ سے جب لوٹ کر آئے تو ابوجہل نے ان کو پکڑ کر قید کر لیا، ان کو بھوکا پیاسا رکھا اور بہت مارا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے نماز میں اور قنوت میں دعا مانگا کرتے تھے۔

5092- مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الصلاة' من كان يبرد بها ويقول الحر من فيح جهنم' حديث3250: الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - ومن ذكر صفوان الزهري رضي الله عنه' حديث602: مسند أحمد بن حنبل' أول مسند الكوفيين' حديث ابن صفوان الزهري عن أبيه' حديث 17975: المعجم الكبير للطبراني' باب الصاد' صفوان بن المعطل السلمي - صفوان أبو القاسم الزهري' حديث 7229:

5094 فحدثنا أبو عبد الله الأصبهاني، ثنا محمد بن عبد الله بن رستة، ثنا سليمان بن داود، حدثني محمد بن عمر قال: ثم إن سلمة بن هشام أفلت بعد ذلك، فلحق برسول الله صلى الله عليه وسلم بالمدينة، وذلك بعد الخندق فقالت أمه ضباعة بنت عامر بن قرط بن سلمة بن قشير بن كعب بن عامر بن ربيعة:

لاهم رب الكعبة المحرمه اظهر على كل عدو سلمه

له يدان في الأمور المبهمة كف بها يعطي وكف منعمه

فلم يزل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم، فخرج مع المسلمين إلى الشام حين بعث أبو بكر رضي الله عنه الجيوش لجهاد الروم. فقتل سلمة رضي الله عنه شهيدا بمرج الصفر في المحرم سنة أربع عشرة في خلافة عمر رضي الله عنه

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: پھر اس کے بعد حضرت سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ چھوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ شریف میں آ گئے۔ اور یہ جنگ خندق کے بعد کا واقعہ ہے۔ ان کی والدہ ضباعہ بنت عامر بن قرظ بن سلمہ بن قشیر بن کعب بن عامر بن ربیعہ نے یہ اشعار کہے۔

''عزت والے کعبہ کے رب سلمہ کو تمام دشمنوں پر غالب کر، مبہم امور میں ان کے دو ہاتھ ہوتے ہیں ایک ہاتھ سے عطا کرتے ہیں اور ایک ہاتھ انعام عطا کرنے والا ہوتا ہے''۔

پھر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک مسلسل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے۔ پھر جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ملک روم کی جانب فوجیں بھیجیں تو یہ ان کے ہمراہ گئے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سن ۱۴ ہجری میں محرم الحرام کے مہینے میں مرج الصفر میں شہید ہوئے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ الْخَزْرَجِيِّ النَّقِيبِ

مبلغ اسلام حضرت سعد بن عبادہ خزرجی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5095 - أخبرنا أبو جعفر محمد بن محمد البغدادي حدثنا أبو علاثة محمد بن عمرو بن خالد حدثني أبي حدثنا ابن لهيعة عن أبي الأسود عن عروة في تسمية من شهد العقبة من الأنصار من بني ساعدة بن كعب بن الخزرج سعد بن عبادة بن دليم بن حارثة بن عبيدة بن خزيمة وهو نقيب وقد شهد بدرا

✧✧ حضرت عروہ نے انصار کے قبیلہ بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج میں سے جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں حضرت سعد بن عبادہ بن دلیم بن حارثہ بن عبیدہ بن خزیمہ کا نام ذکر کیا ہے، یہ اسلام کے مبلغ تھے، یہ جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

5096- اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ فِیْ تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ الْعَقَبَةَ وَمِنْ بَنِیْ سَاعِدَةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ الْخَزْرَجِ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ كَانَ حَامِلُ رَايَةِ الْاَنْصَارِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ وَّغَيْرَهُ

✧✧ حضرت عروہ نے بیعت عقبہ میں بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج میں سے شریک ہونے والوں میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا نام ذکر کیا ہے۔ جنگ بدر وغیرہ کے دن انصار کے علم بردار یہی تھے۔

5097- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِیْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سَعِيدٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ دُلَيْمِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِیْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ طَرِيفِ بْنِ الْخَزْرَجِ بْنِ سَاعِدَةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ الْخَزْرَجِ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يُكَنَّى اَبَا ثَابِتٍ وَّكَانَ هُوَ مِنْ اَحَدِ السَّبْعِيْنَ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ فِیْ رِوَايَةِ جَمِيْعِهِمْ وَاَحَدُ النُّقَبَاءِ الْاِثْنَیْ عَشَرَ وَكَانَ سَيِّدًا جَوَّادًا وَلَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا ذُكِرَ اَنَّهُ كَانَ يَتَاَهَّبُ لِلْخُرُوْجِ اِلَيْهِمْ وَيَاْتِیْ دُوْرَ الْاَنْصَارِ يَحُضُّهُمْ عَلَى الْخُرُوْجِ فَنُهِشَ قَبْلَ اَنْ يَّخْرُجَ فَاَقَامَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ كَانَ سَعْدٌ لَّمْ يَشْهَدْهَا لَقَدْ كَانَ عَلَيْهَا حَرِيْصًا وَقَدْ شَهِدَ اُحُدًا وَّالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا

✧✧ یحییٰ بن عبدالعزیز بن سعید نے حضرت سعد بن عبادہ کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ ''سعد بن عبادہ بن دلیم بن حارثہ بن نعمان بن ابی خزیمہ بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ بن کعب بن خزرج''

محمد بن عمرو کہتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوثابت تھی۔ تمام محدثین کی روایات کے مطابق ان کا شمار ان ستر صحابہ کرام میں ہوتا ہے جنہوں عقبہ کی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی۔ اور یہ بارہ مبلغین میں سے بھی ہیں۔ آپ سید تھے، سخی تھے۔ آپ جنگ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے، آپ جنگ بدر میں شریک ہونے کا ارادہ رکھتے تھے اور اس کے لئے آپ انصار کے گھروں میں جا جا کر ان کو جنگ کے لئے تیار کر رہے تھے، لیکن روانگی سے پہلے آپ کو سانپ نے ڈس لیا، جس کی وجہ سے آپ جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سعد اگرچہ بدر میں شریک نہیں ہو سکا لیکن اس کے دل میں بدر میں شرکت کی حسرت بہت تھی۔ اس کے بعد آپ احد، خندق اور تمام غزوات میں شریک ہوئے۔

5098- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ تُوُفِّیَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَكَانَ يُكَنَّى اَبَا ثَابِتٍ بِحُوْرَانٍ مِنْ اَرْضِ الشَّامِ لِسَنَتَيْنِ وَنِصْفٍ مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَذٰلِكَ آخِرُ خَمْسَ عَشَرَةَ

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ کا انتقال ہوا۔ آپ کی کنیت ابوثابت تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو سال اور چھ ماہ بعد ملک شام کے ایک علاقے حوران میں ان کا انتقال ہو گیا۔

5099- اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَمَوِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ بُكَيْرٍ يَقُوْلُ تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ بِحُوْرَانَ سَنَةَ سِتَّ عَشَرَةَ

✧✧ یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر فرماتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے سن ۱۶ ہجری میں حوران میں وفات پائی۔

5100- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ كَعْبٍ، عَنْ اَخِيهِ، عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمَّا قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَخْرِجُوا اِلَيَّ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا، فَاَخْرَجْنَا لَهُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ دُلَيْمِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ حُزَيْمَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ طَرِيفِ بْنِ الْخَزْرَجِ بْنِ سَاعِدَةَ، وَكَانَ نَقِيبَ بَنِي سَاعِدَةَ

✧✧ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: مجھے ۱۲ مبلغ چاہئیں۔ تو ہم نے حضرت سعد بن عبادہ بن دلیم بن حارثہ بن حزیمہ بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ کو پیش کیا۔ یہ بنی ساعدہ کے مبلغ تھے۔

5101- حَدَّثَنِي اَبُو اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ الْكَلْبِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنِ عَيْشِ بْنِ جَبْرٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعَتْ قُرَيْشٌ قَائِلًا يَقُوْلُ فِي اللَّيْلِ عَلٰى اَبِي قُبَيْسٍ

إِنْ يُسْلِمِ السَّعْدَانِ يُصْبِحُ مُحَمَّدًا ... مَكَّةَ لَا يَخْشٰى خِلَافَ مُخَالِفٍ

فَظَنَّتْ قُرَيْشٌ اَنَّهُمَا سَعْدُ تَمِيمٍ وَسَعْدُ هُذَيْمٍ فَلَمَّا كَانَتْ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ سَمِعُوْهُ يَقُوْلُ

أَيَا سَعْدُ سَعْدَ الْأَوْسِ كُنْ أَنْتَ نَاصِرًا ... وَيَا سَعْدُ سَعْدَ الْخَزْرَجِيِّينَ الْغُطَارِفِ

اَجِيبَا إِلٰى دَاعِي الْهُدٰى وَتَمَنَّيَا ... عَلَى اللّٰهِ فِي الْفِرْدَوْسِ مُنْيَةَ عَارِفِ

فَإِنَّ ثَوَابَ اللّٰهِ لِطَالِبِ الْهُدٰى ... جِنَانٌ مِنَ الْفِرْدَوْسِ ذَاتَ رَفَارِفِ

فَلَمَّا اَصْبَحُوْا قَالَ سُفْيَانُ هُوَ وَاللّٰهِ سَعْدُ بْنُ مَعَاذٍ وَسَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ

✧✧ عبدالحمید بن عیش بن جبر اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ قریش نے رات کے وقت جبل ابوقبیس سے کسی کہنے والے کی یہ آواز سنی، وہ کہہ رہا تھا

اگر سعد مسلمان ہوگیا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں کسی مخالف کی مخالفت کا خوف نہیں رہے گا۔

قریش نے سمجھا کہ یہ بات تمیم کے سعد اور ہذیم کے سعد کے بارے میں ہو رہی ہے۔ جب اگلی رات ہوئی تو انہوں نے یہ آوازیں سنیں

اے سعد، قبیلہ اوس کے سعد تو مددگار بن جا، اور اے سعد تبکر کرنے والے خزرجیوں کے سعد

تم دونوں ہدایت کی طرف بلانے والے کی دعوت کو قبول کرو اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک عارف کی طرح جنت الفردوس کی

آرزو کرو۔

کیونکہ ہدایت کے طلبگار کے لئے اللہ تعالیٰ کا ثواب رفرف والی جنت الفردوس ہے۔

جب صبح ہوئی تو سفیان نے کہا: خدا کی قسم! وہ تو سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ کے بارے میں آواز آ رہی تھی۔

5102۔ حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَخَرَّ مَيِّتًا فَقَالَتِ الْجِنُّ

نَحْنُ قَتَلْنَا سَيِّدَ الْخَزْرَجِ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ　　وَرَمَيْنَاهُ بِسَهْمَيْنِ فَلَمْ تُخْطِ فُؤَادَهٗ

✧✧ محمد سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ایک قبیلے کے کوڑے کے ڈھیر کے پاس سے گزر رہے تھے کہ وہیں پر اچانک مر کر گر گئے۔ تو ایک جن نے کہا:

ہم نے خزرج کے سردار سعد بن عبادہ کو مارا ہے اور ہم نے دو تیر مارے ہیں اور دونوں سیدھے اس کے دل پر جا کر لگے ہیں۔

5103۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عِبَادٍ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ اَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَا يَبُوْلُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ اِنِّي لَاَجِدُ فِي ظَهْرِيْ شَيْئًا فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ مَاتَ فَنَاحَتِ الْجِنُّ فَقَالُوْا

نَحْنُ قَتَلْنَا سَيِّدَ الْخَزْرَجِ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ　　وَرَمَيْنَاهُ بِسَهْمَيْنِ فَلَمْ تُخْطِ فُؤَادَهٗ

✧✧ حضرت قتادہ فرماتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ پیشاب کرنے کے لئے گئے، پھر جب واپس آئے تو کہہ رہے تھے: میری کمر میں درد ہو رہا ہے، اس حالت میں آپ زیادہ دیر نہیں رہے تھے کہ فوت ہو گئے تو اس وقت جنات نے یہ نوحہ پڑھا

ہم نے خزرج کے سردار سعد بن عبادہ کو مارا ہے اور ہم نے دو تیر مارے ہیں جو کہ ان کے دل سے خطا نہیں ہوئے۔

5104۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَلَغَهُ اِقْبَالُ اَبِي سُفْيَانَ، فَتَكَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَخُوضَ الْبَحْرَ لَخُضْنَاهُ، وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَضْرِبَ اَكْبَادَهَا اِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا، فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ،

5104–صحيح مسلم كتاب الجهاد والسير باب غزوة بدر حديث 3417: مستخرج أبي عوانة مبتدأ كتاب الجهاد بيان محاربة النبي صلى الله عليه وسلم أهل الطائف حديث 5421 صحيح ابن حبان كتاب السير باب التقليد والجرس للدواب ذكر الاستحباب للإمام حديث 4794: صحيح ابن حبان كتاب السير باب التقليد والجرس للدواب ذكر اسم الأنصاري الذي حديث 4795: مصنف ابن أبي شيبة كتاب المغازي غزوة بدر الكبرى ومتى كانت وأمرها حديث 36022: السنن الكبرى للنسائي كتاب السير مشاورة الإمام الناس إذا كثر العدو حديث 8311:

فَانْطَلَقُوا حَتّٰى نَزَلُوا بَدْرًا صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوسفیان کے آنے کی اطلاع ملی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا تو انہوں نے انکار کر دیا، پھر آپ علیہ السلام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا تو انہوں نے بھی انکار کر دیا۔ تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بولے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر آپ دریا میں کود جانے کا حکم دیں تو ہم دریا میں کود جائیں، اگر آپ کہیں تو ہم ''برک الغماد'' تک کا سفر کر جائیں۔ (برک الغماد، یمن کے انتہائی دور دراز کے علاقوں کو کہا جاتا ہے۔) تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو آواز دی اور یہ تمام لوگ روانہ ہو گئے اور میدان بدر میں آ کر خیمہ زن ہو گئے۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5105۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ هَبْ لِي مَجْدًا وَّلَا مَجْدَ اِلَّا بِفِعَالٍ وَلَا فِعَالَ اِلَّا بِمَالٍ اَللّٰهُمَّ لَا يُصْلِحُنِي الْقَلِيلُ وَلَا اَصْلَحُ عَلَيْهِ وَلَوْ كَانَ مُنَادِيًا يُنَادِي عَلٰى اُطْمَةٍ مَنْ كَانَ يُرِيدُ الشَّحْمَ وَاللَّحْمَ فَلْيَاْتِ سَعْدًا

✧✧ حضرت عروہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ یوں دعا مانگا کرتے تھے'' اے اللہ! مجھے عزت عطا فرما، اور عزت بغیر کام کے نہیں ملتی اور کام بغیر مال کے نہیں ہوتا۔ یا قلیل مال نہ میرے قریب آئے اور نہ میں اس کے قریب جاؤں۔ اور اگر کوئی منادی ہوتا تو وہ کسی بلند ٹیلے پر چڑھ کر یوں ندا دیتا: جس جس کو چربی یا گوشت چاہئے وہ سعد کے پاس آ جائے۔

5106۔ اَخْبَرَنِي عَبْدَانُ بْنُ يَزِيدَ الدَّقَّاقُ بِهَمْدَانَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ قَالَ اَخَذَ الْمُشْرِكُونَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَرَبَطُوا يَدَهُ اِلٰى عُنُقِهِ وَاَدْخَلُوهُ مَكَّةَ يَضْرِبُونَهُ وَيَجُرُّونَهُ بِنَاصِيَتِهِ وَكَانَ ذَا جُمَّةٍ طَوِيلَةٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن ابوبکر فرماتے ہیں: مشرکوں نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر ان کے ہاتھ گردن پر باندھ دیئے اور ان کو مارتے ہوئے اور پیشانی کے بل گھسیٹتے ہوئے مکہ میں لے آئے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے بال لمبے تھے۔

5107۔ حَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْمَدَائِنِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ اُمَّهُ تُوُفِّيَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ، قَالَ: فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنِي اَنْ اَقْضِيَهُ عَنْهَا قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِ هٰذَا الْحَدِيثِ اَنَّ اُمَّ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ تُوُفِّيَتْ وَلَمْ يَصِلَاهُ عَنْهُ وَهٰذَا صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا

✧✧ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا انتقال ہو گیا اور ان کے ذمے کچھ

روزے باقی تھے (حضرت سعد) فرماتے ہیں: میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے مجھے ان کی جانب سے روزے رکھنے کا حکم دیا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا انتقال ہو گیا اور انہوں نے ان کی جانب سے نمازیں نہیں پڑھیں۔ جبکہ مذکورہ حدیث بھی ان کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِى سُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے فضائل

5108۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَبُو سُفْيَانُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ وَكَانَ اَخَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَبْنِ عَمِّهِ اَرْضَعَتْهُ حَلِيْمَةُ اَيَّامًا فَكَانَ يَأْلَفُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَاهُ وَهَجَاهُ وَهَجَا اَصْحَابَهُ فَمَكَثَ عِشْرِيْنَ سَنَةً مُغَاضِبًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَخَلَّفُ عَنْ مَوْضِعٍ تَسِيْرُ فِيْهِ قُرَيْشٌ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا ذُكِرَ شُخُوْصُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ اَلْقَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِى قَلْبِهِ الْاِسْلَامَ فَتَلَقَّى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نُزُوْلِهِ الْاَبْوَاءَ فَاَسْلَمَ هُوَ وَابْنُهُ جَعْفَرٌ وَخَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ فَتْحَ مَكَّةَ وَحُنَيْنًا قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَلَمَّا لَقِيْنَا الْعَدُوَّ بِحُنَيْنٍ اقْتَحَمْتُ عَنْ فَرَسِىْ وَبِيَدِىَ السَّيْفُ صَلْتًا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَنِّىْ اُرِيْدُ الْمَوْتَ دُوْنَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ اِلَىَّ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا اَخُوْكَ وَبْنُ عَمِّكَ اَبُوْ سُفْيَانُ بْنُ الْحَارِثِ فَارْضِ عَنْهُ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَهُ كُلَّ عَدَاوَةٍ عَادَانِيْهَا ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَىَّ فَقَالَ اَخِىْ لَعُمْرِىْ فَقَبَّلْتُ رِجْلَهُ فِى الرِّكَابِ قَالُوْا وَمَاتَ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بِالْمَدِيْنَةِ بَعْدَ اَخِيْهِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بِاَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ اِلَّا ثَلَاثَةَ عَشَرَ لَيْلَةً وَيُقَالُ مَاتَ سَنَةَ عِشْرِيْنَ وَصَلّٰى عَلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَقُبِرَ فِىْ دَارِ عَقِيْلِ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ بِالْبَقِيْعِ وَهُوَ الَّذِىْ حَفَرَ قَبْرَ نَفْسِهِ قَبْلَ اَنْ يَمُوْتَ بِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ قَدْ ذَكَرْتُ اِسْلَامَ اَبِىْ سُفْيَانَ فِىْ فَتْحِ مَكَّةَ فِيْمَا تَقَدَّمَ

محمد بن عمر نے حضرت ابوسفیان کا نام یوں ذکر کیا ہے "ابوسفیان حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی بھی ہیں اور چچازاد بھائی بھی ہیں۔ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے کئی دن ان کو دودھ پلایا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت پیار کیا کرتے تھے۔ لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا تو یہ بہت سخت دشمنی کرنے لگا، آپ کو اور آپ علیہ السلام کے ساتھیوں کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ ۲۰ سال تک یہ مسلسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کرتا رہا، جب بھی قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جنگ کی، یہ اس میں لازمی شریک ہوئے، پھر جب فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں آنے کی اطلاع ملی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں اسلام کی ہیبت ڈال دی، چنانچہ حضور علیہ السلام کے مکہ آنے سے پہلے ہی یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملنے چلے گئے

اور مقام ابواء پر جا کر رسول اللہ ﷺ سے ملے اور اسلام قبول کر لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مکہ کی جانب روانہ ہوئے اور فتح مکہ اور جنگ حنین میں شریک ہوئے۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب جنگ حنین میں ہماری دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی، میں اپنے گھوڑے کو حقیر جانتے ہوئے اس سے نیچے اتر آیا، میرے ہاتھ میں تلوار سونتی ہوئی تھی۔ خدا کی قسم! میں صرف موت کا ارادہ کئے ہوئے تھا جبکہ نبی اکرم ﷺ مجھے دیکھ رہے تھے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ یہ آپ کا بھائی اور آپ کا چچازاد، ابوسفیان بن حارث ہے، آپ اس سے راضی ہو جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کی وہ تمام دشمنی معاف فرمائے جو آج تک انہوں نے میرے ساتھ کی ہے، پھر آپ میری جانب متوجہ ہوئے اور بولے: میری عمر کی قسم یہ میرا بھائی ہے۔ میں نے رکاب میں آپ کے قدموں کا بوسہ لیا۔ لوگ کہتے ہیں کہ حضرت ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ اپنے بھائی نوفل بن حارث رضی اللہ عنہ کی وفات کے تین ماہ اور سترہ دن بعد مدینہ میں وفات پا گئے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سن ۲۰ ہجری میں فوت ہوئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع کے اندر دار عقیل بن ابی طالب میں ان کا روضہ مبارک بنایا گیا، یہی وہ صحابی ہیں جنہوں نے اپنی وفات سے تین دن پہلے خود ہی اپنے لئے قبر کھود لی تھی۔

حضرت سفیان بن حارث رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ اس سے پہلے بیان ہو چکا ہے۔

5109- اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ بْنَ الْمُنْذِرِ يَقُوْلُ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اسْمُهُ الْمُغِيْرَةُ تُوُفِّيَ سَنَةَ عِشْرِيْنَ وَصَلّٰى عَلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

✧✧ ابراہیم بن منذر فرماتے ہیں: حضرت ابوسفیان بن حارث بن بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا نام مغیرہ ہے۔ ان کا انتقال سن ۲۰ ہجری کو ہوا اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

5110- سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ * اَنَّ اَبَا سُفْيَانِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ اَحَبَّ قُرَيْشٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ شَدِيْدًا عَلَيْهِ فَلَمَّا اَسْلَمَ كَانَ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيْهِ

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تمام قریش میں سب سے زیادہ حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا خیال رکھتے تھے جبکہ ابوسفیان، حضور ﷺ سے نفرت کرتا تھا لیکن جب وہ مسلمان ہو گئے تو وہ سب سے زیادہ نبی اکرم ﷺ سے محبت کرنے لگ گئے۔

5111- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِي عَمَّارٍ، عَنْ اَبِي حَبَّةَ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ خَيْرُ اَهْلِي صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

✦✦ حضرت ابوحبہ بدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوسفیان بن حارث میرے سب سے اچھے رشتہ دار ہیں۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5112۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيِّدُ فِتْيَانِ الْجَنَّةِ اَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، قَالَ: حَلَقَهُ الْحَلاقُ بِمِنًى وَفِي رَاْسِهِ ثُؤْلُولٌ فَقَطَعَهُ فَمَاتَ، فَيُرَوْنَ اَنَّهُ شَهِيدٌ

✦✦ ہشام بن عروہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنتی نوجوانوں کے سردار ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب ہیں۔ (راوی) کہتے ہیں: حلاق (سرمونڈنے والے) نے ان کا سر مونڈا تو ان کے سر میں مسہ (ایک ابھری ہوئی رگ) تھی، اس حلاق نے وہ رگ کاٹ دی جس کی وجہ سے وہ فوت ہو گئے، صحابہ کرام کا خیال ہے کہ وہ شہید ہیں۔

5113۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ كَثِيرِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ وَمَا مَعَهُ اِلَّا اَنَا وَاَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِبُهَا وَاَبُو سُفْيَانَ لا يَاْلُوا اَنْ يَّسْرَعَ نَحْوَ الْمُشْرِكِينَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ کثیر بن عباس بن عبدالمطلب اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) میں جنگ حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، اس جنگ میں ایسا وقت بھی آیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف میں اور حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ تھے، ابوسفیان، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام پکڑے ہوئے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار تھے اور ابوسفیان مشرکین کی جانب پیش قدمی کرنے میں ذرا بھی سستی نہیں کر رہے تھے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5113–صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر' باب فی غزوۃ حنین' حدیث3411: مستخرج أبی عوانۃ –مبتدأ کتاب الجہاد' بیان محاربۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المشرکین یوم حنین' حدیث5407: صحیح ابن حبان کتاب إخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم عن مناقب الصحابۃ' ذکر العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ' حدیث7158: مصنف عبد الرزاق الصنعانی کتاب المغازی' وقعۃ حنین' حدیث9438: السنن الکبری للنسائی کتاب السیر' الرجل یکون لہ المال عند المشرکین فیقول " :شیئا یخرج' حدیث8377: شرح معانی الآثار للطحاوی کتاب السیر' باب إنزاء الحمیر علی الخیل' حدیث3445: مسند أحمد بن حنبل –ومن مسند بنی ہاشم' حدیث العباس بن عبد المطلب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم' حدیث1722: البحر الزخار مسند البزار –ومما روی کثیر بن العباس عنہ' حدیث1158:

5114۔ حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، وَاَبُو الْحَسَنِ بْنُ مُوسَى الْفَقِيهُ قَالاَ: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالاَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرٌ فَاَتَاهُ يَتَقَاضَاهُ، فَاسْتَقْرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ تَمْرًا فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ، وَقَالَ: اَمَا اِنَّهُ كَانَ عِنْدِي تَمْرٌ وَلٰكِنَّهُ كَانَ عَثَرِيًّا، ثُمَّ قَالَ: كَذٰلِكَ يَفْعَلُ عِبَادُ اللّٰهِ الْمُؤْمِنُونَ، وَاِنَّ اللّٰهَ لاَ يَتَرَحَّمُ عَلٰى اُمَّةٍ لاَ يَاْخُذُ الضَّعِيفُ مِنْهُمْ حَقَّهُ مِنَ الْقَوِيِّ غَيْرَ مُتَعْتَعٍ لَمْ يُسْنِدْ اَبُو سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيثِ الْوَاحِدِ، وَلَمْ يُقِمْ اِسْنَادَهُ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرُ غُنْدَرٍ، فَقَدْ اَخْبَرْنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ، اَنَا اَبُو الْمُوَجِّهُ، اَنَا عَبْدَانُ، اَخْبَرَنِي اَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ مُدْرِكِ بْنِ الْمُهَلَّبِ بِسِجِسْتَانَ فَسَمِعْتُ شَيْخًا يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَهُ، وَلَمْ يَسْمَعْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ اَبِيهِ

✧✧ حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی کچھ کھجوریں قرضہ دینی تھیں، وہ شخص آیا اور اپنی کھجوروں کا تقاضا کرنے لگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خولہ بنت حکیم سے کچھ کھجوریں ادھار منگوا کر اس کو دیں اور کہا: میرے پاس کھجوریں تو ہیں مگر وہ عثری (گری ہوئی) کھجوریں ہیں۔ پھر فرمایا: اللہ کے نیک بندے اسی طرح کیا کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اس قوم پر رحم نہیں کرتا جس قوم کے غریب، امیروں سے اپنا حق سخت کلامی کئے بغیر وصول نہیں کرتے۔

۞۞ حضرت ابوسفیان نے صرف یہی ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کی ہے اور اس کی بھی اسناد شعبہ نے غندر کے علاوہ اور کسی سے قائم نہیں کی۔

امام حاکم اپنی سند کے ہمراہ سماک کا بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) ہم مدرک بن مہلب کے ہمراہ سجستان میں تھے وہاں پر ہم نے ایک بزرگ کو حضرت ابوسفیان کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ پھر اُس حدیث کا ذکر کیا۔ اور عبداللہ بن ابی سفیان نے اپنے والد ابوسفیان سے حدیث کا سماع نہیں کیا۔

5115۔ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: وَمِمَّنْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَلَدِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ مِنْ خَيْرِ اَهْلِي، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ سَيِّدُ فِتْيَانِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَصَبَرَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَاَبْصَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَمَايَةِ الصُّبْحِ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: ابْنُ اُمِّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَقَالَ: حَلَقَهُ الْحَلاقُ فَقَطَعَ ثُؤْلُولاً مِنْ رَاْسِهِ فَلَمْ يَرْقَاْ عَنْهُ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ، وَذٰلِكَ فِي سَنَةِ عِشْرِينَ، وَصَلّٰى عَلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَ تَلَقّٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ

الطَّرِيقِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجٌ إِلٰى مَكَّةَ لِلْفَتْحِ، فَاَسْلَمَ قَبْلَ الْفَتْحِ

✧✧ حضرت مصعب بن عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں: حارث بن عبدالمطلب کی اولادوں میں سے جو لوگ صحابی رسول ہوئے ان میں سے ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا: یہ میرے اچھے رشتہ دار ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ یہ جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ اور جنگ حنین کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ثابت قدم رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منہ اندھیرے دیکھا اور پوچھا: یہ کون ہے؟ تو جواب ملا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ کی ماں کا بیٹا ہے۔ اور یہ بھی کہ حلاق (سر مونڈنے والے) نے ان کا سر مونڈا تو ان کے سر کی ایک ابھری ہوئی رگ کٹ گئی، جس سے خون بہنا شروع ہو گیا حتی کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ یہ ۲۰ ویں ہجری کی بات ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح مکہ کے لئے مکہ کی جانب آ رہے تھے اس وقت ابوسفیان نے مکہ سے باہر نکل کر راستے میں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور اور فتح مکہ سے پہلے ہی اسلام لے آئے۔

5116- اَخْبَرَنِي اَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِي اَبِي اَبُو يُونُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ. قَالَ اَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اسْمُهُ الْمُغِيرَةُ تُوُفِّيَ سَنَةَ عِشْرِينَ وَصَلَّى عَلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

✧✧ ابراہیم بن منذر فرماتے ہیں: ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا نام مغیرہ تھا، ۲۰ ہجری کو انتقال ہوا اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

5117- اَخْبَرَنِي اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ، حَدَّثَنِي اَبِي، اَنْبَانَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ مُدْرِكِ بْنِ الْمُهَلَّبِ بِسِجِسْتَانَ فِي سُرَادِقِهِ، فَسَمِعْتُ شَيْخًا يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يُقَدِّسُ اُمَّةً لَا يَاْخُذُ الضَّعِيفُ حَقَّهُ مِنَ الْقَوِيِّ وَهُوَ غَيْرُ مُتَعْتَعٍ فَاِذَا الشَّيْخُ الَّذِي لَمْ يُسَمِّهِ عُثْمَانُ بْنُ جَبَلَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، قَدْ سَمَّاهُ غُنْدَرٌ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ اَبَا سُفْيَانَ فِي الْاِسْنَادِ

✧✧ سماک بن حرب فرماتے ہیں: ہم مدرک بن مہلب کے ہمراہ ایک خیمے میں تھے۔ میں نے ایک بزرگ کو حضرت ابوسفیان کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بیان کرتے ہوئے سنا ہے" اللہ تعالیٰ اس قوم پر کبھی رحم نہیں فرماتا جس کے ضعیف، طاقتوروں سے سخت کلامی کئے بغیر اپنا حق وصول نہیں کرتے۔

مذکورہ سند میں جس محدث کا نام نہیں لیا گا وہ عثمان بن جبلہ ہیں انہوں نے شعبہ سے، انہوں نے سماک سے روایت کیا ہے۔ غندر نے اپنی سند میں ان کا نام ذکر کیا ہے لیکن انہوں نے اسناد میں ابوسفیان کا نام نہیں لیا۔

5118- اَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُو مُوسَى، وَبُنْدَارٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ

الْمُطَّلِبِ، قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرٌ فَأَتَاهُ يَتَقَاضَاهُ، فَاسْتَقْرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ تَمْرًا، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَقَالَ: أَمَا أَنَّهُ قَدْ كَانَ عِنْدِي تَمْرٌ لَكِنَّهُ قَدْ كَانَ عَثَرِيًّا، ثُمَّ قَالَ: كَذَلِكَ يَفْعَلُ عِبَادُ اللّٰهِ الْمُؤْمِنُونَ، إِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَرَحَّمُ عَلَى أُمَّةٍ لَا يَأْخُذُ الضَّعِيفُ مِنْهُمْ حَقَّهُ غَيْرَ مُتَعْتَعٍ

✧✧ حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی کچھ کھجوریں قرضہ دینی تھیں، وہ شخص آیا اور اپنی کھجوروں کا تقاضا کرنے لگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خولہ بنت حکیم سے کچھ کھجوریں ادھار منگوا کر اس کو دیں اور کہا: میرے پاس کھجوریں تو ہیں مگر وہ عثری (گری ہوئی) کھجوریں ہیں۔ پھر فرمایا: اللہ کے نیک بندے اسی طرح کیا کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اس قوم پر رحم نہیں کرتا جس قوم کے غریب، امیروں سے اپنا حق سخت کلامی کئے بغیر وصول نہیں کرتے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيَاضٍ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

محمد بن عیاض زہری رضی اللہ عنہ کے فضائل

5119۔ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ أَبِي ذُهْلٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَاسِينَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ السَّمَّاكُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ الثَّوْبَانِيُّ مِنْ وَلَدِ ثَوْبَانَ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ لَيْثٍ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ عِيَاضٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيَاضٍ، قَالَ: رُفِعْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صِغَرِي وَعَلَيَّ خِرْقَةٌ وَقَدْ كُشِفَتْ عَوْرَتِي، فَقَالَ: غَطُّوا حُرْمَةَ عَوْرَتِهِ، فَإِنَّ حُرْمَةَ عَوْرَةِ الصَّغِيرِ كَحُرْمَةِ عَوْرَةِ الْكَبِيرِ، وَلَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَى كَاشِفِ عَوْرَةٍ

✧✧ محمد بن عیاض رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت لیث، اپنے آقا محمد بن عیاض کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (محمد بن عیاض فرماتے ہیں) بچپن میں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا اس وقت میرے گلے میں تو قمیص پہنی ہوئی تھی لیکن نیچے سے میں ننگا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی شرمگاہ کو ڈھانپو، کیونکہ بچے کی شرمگاہ کی حرمت، بالغ آدمی کی حرمت کی طرح ہے۔ اور اللہ تعالیٰ (بلاضرورت) شرمگاہ کھولنے والے پر نگاہ کرم نہیں فرماتا

ذِكْرُ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَخِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بھائی عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فضائل

5120۔ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عُلَاثَةَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ فِيمَنْ هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ مَعَ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ بْنِ كِلَابٍ عُتْبَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَأَخُوهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

✧✧ حضرت عروہ نے فرمایا: بنی زہرہ بن کلاب میں سے ہجرتِ حبشہ میں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شریک ہونے والوں

میں حضرت عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔

5121- اَخْبَرَنِی اَبُو الْحُسَیْنِ الْحَافِظُ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَافِظُ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِیُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رَشِیْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِیْعَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُمَیْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ لَمَّا مَاتَ اَبِی عُتْبَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ بَکٰی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقِیْلَ لَهُ اَتَبْکِی فَقَالَ اَخِی وَصَاحِبِی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالثَّالِثُ وَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ اِلَّا مَا کَانَ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ عبداللہ بن عتبہ بن مسعود فرماتے ہیں: جب میرے والد صاحب حضرت عتبہ بن مسعود فوت ہوئے تو حضرت عبداللہ بن مسعود بہت روئے۔ ان سے رونے کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا: وہ میرا بھائی تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھنے والا میرا ساتھی تھا، ہم تینوں میں تیسرا تھا اور میں سب سے زیادہ اس سے محبت کرتا تھا البتہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی مجھے محبت ہے۔

5122- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ یَعْقُوْبَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ اَبِی طَالِبٍ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ الْمَسْعُوْدِیّ عَنْ اَبِی الْعُمَیْسِ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ لَمَّا مَاتَ عُتْبَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ اِنْتَظَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اُمَّ عَبْدٍ فَجَآءَتْ فَصَلَّتْ عَلَیْهِ

✧✧ حضرت قاسم فرماتے ہیں: جب عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا کا انتظار کیا، وہ آئیں اور ان کی نماز جنازہ پڑھی۔

5123- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ مَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَعْلٰی عِنْدَنَا مِنْ عُتْبَةَ اَخِیْهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَلٰکِنَّهُ مَاتَ سَرِیْعًا

✧✧ زہری فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے بھائی عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے زیادہ افضل نہیں ہیں بس نیرنگی تقدیر کہ عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جلدی فوت ہو گئے۔

5124- حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِیدٍ الرَّازِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُو زُرْعَةَ الرَّازِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیدِ بْنِ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِی قَیْسٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ اَبِیهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی صَلَاةَ الْغَدَاةِ فَاَهْوَی بِیَدِهِ قُدَّامَهُ، فَسَاَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ حِینَ قَضَی الصَّلَاةَ فَقَالَ: جَاءَ الشَّیْطَانُ فَانْتَهَرْتُهُ، وَلَوْ اَخَذْتُهُ لَرَبَطْتُهُ اِلٰی سَارِیَةٍ مِنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ حَتّٰی یَطُوفَ بِهِ وُلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِینَةِ "

✧✧ حضرت عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر پڑھا رہے تھے کہ آپ نے اپنی اگلی جانب اپنا ہاتھ بڑھایا۔ نماز کے بعد ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بابت دریافت کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: شیطان آیا تھا، میں نے ہاتھ سے اس کو دھکیل دیا اگر میں چاہتا تو اس کو پکڑ لیتا اور مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دیتا اور اہل مدینہ کے بچے اس کے ساتھ

کھیلتے۔

5125۔ اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ غَانِمٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ الْبُوْشَنْجِیُّ سَمِعْتُ یَحْیَی بْنَ بُکَیْرٍ یَقُوْلُ تُوُفِّیَ عُتْبَۃُ بْنُ مَسْعُوْدٍ سَنَۃَ اَرْبَعٍ وَاَرْبَعِیْنَ وَلَہٗ حَدِیْثٌ وَاحِدٌ

✧✧ حضرت یحییٰ بن بکیر فرماتے ہیں: حضرت عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ۴۴ ہجری میں فوت ہوئے، ان سے صرف ایک ہی حدیث مروی ہے۔

5126۔ حَدَّثَنَا بِالْحَدِیْثِ الَّذِی ذَکَرَہُ ابْنُ بُکَیْرٍ اَبُو عَلِیٍّ الْحَافِظُ، اَنَا اَحْمَدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ زُھَیْرٍ، حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَارِثِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا اَبُو مَعْدَانَ الْمِنْقَرِیُّ یَعْنِی عَامِرَ بْنَ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ، حَدَّثَنِی اَبِی، عَنْ جَدِّی، قَالَ: جَاءَ تِ امْرَاَۃٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَمَۃٍ سَوْدَاءَ، فَقَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، اِنَّ عَلَیَّ رَقَبَۃً مُؤْمِنَۃً، اَفَتُجْزِءُ عَنِّی ھٰذِہٖ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَبُّکِ؟ قَالَتْ: رَبِّی اللّٰہُ، قَالَ: فَمَا دِیْنُکِ؟ قَالَتْ: الْاِسْلَامُ، قَالَ: فَمَنْ اَنَا؟ قَالَتْ: اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ، قَالَ: فَتُصَلِّیْنَ الْخَمْسَ، وَتُقِرِّیْنَ بِمَا جِئْتُ بِہٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَضَرَبَ عَلٰی ظَھْرِھَا، وَقَالَ: اَعْتِقِیْھَا وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُتْبَۃَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَدْرَکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ مِنْہُ

✧✧ عون بن عبداللہ بن عتبہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کالے رنگ والی لونڈی لے کر آئی، اور کہنے لگی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ذمے ایک لونڈی کو آزاد کرنا ہے کیا یہ آزاد کر کے میں عہدہ براہو سکتی ہوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تیرا رب کون ہے؟ اس نے کہا: میرا ربّ اللہ ہے۔ آپ علیہ السلام نے پوچھا۔ تیرا دین کیا ہے؟ اس نے کہا: اسلام۔ آپ علیہ السلام نے پوچھا: میں کون ہوں؟ اس نے کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ علیہ السلام نے پوچھا: کیا تو نماز پنجگانہ پڑھتی ہے اور میرے لائے ہوئے احکام کو تسلیم کرتی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو شاباش دی اور فرمایا: ٹھیک ہے تو اس کو آزاد کر دے۔

✿✿ عبداللہ بن عتبہ بن مسعود صحابی رسول ہیں اور ان کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع بھی ثابت ہے۔

5127۔ حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِیُّ، اَنَا یَحْیَی بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا مُوسَی بْنُ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ بْنِ مَسْعُوْدٍ، حَدَّثَتْنِی جَدَّتِی اُمُّ عَبْدِ اللّٰہِ بِنْتُ حَمْزَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ، سَمِعْتُ اَبِی حَمْزَۃَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ، یَقُوْلُ: سَاَلْتُ اَبِی عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُتْبَۃَ بْنَ مَسْعُوْدٍ اَیُّ شَیْءٍ تَذْکُرُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: اَذْکُرُ اَنَّہٗ اَخَذَنِی وَاَنَا خُمَاسِیٌّ اَوْ سُدَاسِیٌّ فَاَجْلَسَنِی فِی حِجْرِہٖ، وَمَسَحَ رَاْسِی وَدَعَا لِی وَلِذُرِّیَّتِی بِالْبَرَکَۃِ

✧✧ حمزہ بن عبداللہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے پوچھا: تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی بات کو اکثر یاد کرتے ہو؟ انہوں نے جواباً کہا: یہ کہ میں پانچ یا چھ سال کا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پکڑ کر اپنی گود میں بٹھایا اور

میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے اور میری اولاد کے لئے برکت کی دعا فرمائی۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ نُعَيْمِ النَّحَّامُ الْعَدَوِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

نعیم النحام عدوی رضی اللہ عنہ کے مناقب

5128- اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الزُّبَيْرِيَّ، يَقُولُ: نُعَيْمُ النَّحَّامِ هُوَ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ اُسَيْدِ بْنِ عَبْدِ عَوْفِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَوِيجِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ، اَسْلَمَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ مِمَّنْ هَاجَرَ اِلَى اَرْضِ الْحَبَشَةِ، وَهُوَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ النَّحَّامُ، وَاِنَّمَا قِيلَ لَهُ ذٰلِكَ لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُ نَحْمَةً مِنْ نُعَيْمٍ فِي الْجَنَّةِ، وَالنَّحْمَهُ الصَّوْتُ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: نعیم النحام نعیم بن عبداللہ بن خالد بن اسید بن عبد عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب ہیں۔ یہ ہجرت سے پہلے ایمان لائے بلکہ یہ تو حبشہ کی جانب ہجرت کرنے والوں میں شریک تھے ان کو ''نحام'' کہا جاتا تھا، ان کو نحام اس لئے کہا جاتا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: میں نے جنت میں نعیم کا ''نحمہ'' سنا ہے۔ نحمہ آواز کو کہتے ہیں۔

5129- اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اَجْنَادِينَ مِنْ قُرَيْشٍ ثُمَّ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ النَّحَّامُ قَالَ وَذٰلِكَ سَنَةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ فَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ الْاَصْبَهَانِيُّ بِاِسْنَادِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ نُعَيْمِ النَّحَّامِ قُتِلَ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ شَهِيدًا فِي رَجَبَ سَنَةَ خَمْسَ عَشْرَةَ

✧✧ حضرت عروہ نے قریش کے خاندان بنی عدی بن کعب میں سے اجنادین کے دن شرکت کرنے والے لوگوں میں نعیم بن عبداللہ کا نام ذکر کیا ہے۔ یہ ۱۳ ہجری کا واقعہ ہے۔

5130- اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نُعَيْمِ النَّحَّامِ قَالَ اَذَّنَ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فِيهَا بَرْدٌ وَاَنَا تَحْتَ لِحَافِي فَتَمَنَّيْتُ اَنْ يُلْقِيَ اللهُ تَعَالَى عَلَى لِسَانِهِ وَلَا حَرَجَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ وَلَا حَرَجَ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نعیم النحام بیان کرتے ہیں کہ ایک سخت سردرات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن نے اذان دی۔ میں اس وقت لحاف میں لپٹا ہوا تھا۔ میرے دل میں تمنا ہوئی کہ کاش اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر لاحرج کے الفاظ جاری فرمادے۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: ولاحرج۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ الطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الدَّوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5131- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَسْلَمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَتَبِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى قَوْمِهٖ مِنْ اَرْضِ دُوْسٍ فَلَمْ يَزَلْ مُقِيْمًا بِهَا حَتّٰى هَاجَرَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ بَدْرٍ وَّاُحُدٍ وَّالْخَنْدَقِ حِيْنَ قَدِمَ بِمَنْ اَسْلَمَ مَعَهٗ مِنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ ثُمَّ لَحِقَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ فَاَسْهَمَ لَهُمْ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: طفیل بن عمرو مسلمان ہوئے اور مکہ میں رسول اللہ ﷺ کی اتباع کی، پھر سرزمین دوس میں اپنے قبیلے میں واپس آ گئے۔ پھر بہت عرصہ یہیں پر رہے حتی کہ جنگ بدر، احد اور خندق کے بعد غزوہ خیبر کے موقع پر جب ان کے قبیلے کے دوسرے لوگ مسلمان ہو کر آئے، اس وقت یہ بھی ان کے ہمراہ مدینہ کی جانب آ گئے، پھر خیبر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس چلے آئے، نبی اکرم ﷺ نے دیگر مسلمانوں کے ہمراہ ان کو بھی حصہ عطا فرمایا۔

5132- اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَتَكِيُّ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُخَرِّمِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ الدَّوْسِيِّ، عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اجْعَلْنَا مَيْمَنَتَكَ، وَاجْعَلْ شِعَارَنَا يَا مَبْرُوْرُ، فَفَعَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشِعَارُ الْاَسْدِ كُلِّهَا اِلَى الْيَوْمِ يَا مَبْرُوْرُ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ اِنْ لَّمْ يَكُنْ مُرْسَلًا، وَقَدْ اَدْرَكَ عَمْرُو بْنُ الطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرٍو رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت عمرو بن طفیل سے مروی ہے کہ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ ہمیں اپنے میمنہ میں شامل فرمائیں اور ہمارا شعار (کوڈ ورڈ) یا مبرور رکھ دیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کر دیا تو اس دن سے لے کر آج تک اس قبیلے کا شعار ''یا مبرور'' ہے۔

✿✿ اگر یہ حدیث مرسل نہ ہو تو یہ صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور حضرت عمرو بن طفیل بن عمرو کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت حاصل ہے۔

5133- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ وَعَمْرُو بْنُ الطُّفَيْلِ بْنِ عَمْرِو بْنِ طَرِيْفِ بْنِ الْعَاصِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَزْدِيِّ وَكَانَ اَبُوْهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قُبِضَ فَلَمَّا ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ خَرَجَ فَجَاهَدَ حَتّٰى فَرَغَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ طُلَيْحَةَ وَاَرْضِ نَجْدٍ كُلِّهَا ثُمَّ سَارَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَى الْيَمَامَةِ وَمَعَهُ ابْنُهُ عَمْرُو بْنُ الطُّفَيْلِ فَخَرَجَ عَمْرُو بْنُ الطُّفَيْلِ

فَجُرِحَ وَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ اسْتَبَلَّ وَصَحَّتْ يَدُهُ فَبَيْنَا هُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذْ اُتِيَ بِطَعَامٍ فَتَنَحّٰى عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ مَا لَكَ تَنَحَّيْتَ بِمَكَانِ يَدِكَ قَالَ اَجَلْ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اَذُوْقُهُ حَتّٰى تَسُوْطَ بِيَدِكَ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا فِي الْقَوْمِ اَحَدٌ بَعْضُهُ فِي الْجَنَّةِ غَيْرُكَ ثُمَّ خَرَجَ عَامَ الْيَرْمُوْكِ فِي عَهْدِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقُتِلَ شَهِيْدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: عمرو بن طفیل بن عمرو بن طریف بن العاص بن ثعلبہ الازدی کے والد طفیل بن عمرو، حضور ﷺ کے آخری وقت تک آپ علیہ السلام کے ہمراہ رہے۔ پھر جب اہل عرب مرتد ہونے لگے تو یہ ان کے خلاف جہاد میں نکلے، حتی کہ مسلمان طلیحہ اور سرزمین نجد سے فارغ ہو گئے۔ پھر آپ مسلمانوں کے ہمراہ یمامہ کی جانب نکلے۔

ذِكْرُ سَعْدٍ الْقَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قاری قرآن حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے فضائل

5134۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَّهُوَ الَّذِيْ يُقَالُ لَهُ سَعْدُ الْقَارِءُ وَيُكَنّٰى اَبَا زَيْدٍ وَّهُوَ اَحَدُ السِّتَّةِ الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْقُرْآنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِدَ بَدْرًا وَّاُحُدًا وَّالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُتِلَ يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ شَهِيْدًا سَنَةَ سِتَّ عَشَرَةَ وَهُوَ بْنُ اَرْبَعٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ محمد بن عمر نے حضرت سعد کا نسب یوں بیان کیا ہے ''سعد بن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید'' انہی کو سعد قاری کہا جاتا ہے۔ ان کی کنیت ابوزید ہے۔ اور یہ ان چھ لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں قرآن کریم جمع کیا تھا، آپ جنگ بدر، جنگ احد، جنگ خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے۔ ۶۴ برس کی عمر میں ۱۶ ہجری کو جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ الَّذِيْ بَصَّرَ الْبَصْرَةَ

حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کے فضائل، جنہوں نے بصرہ شہر آباد کیا

5135۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ بْنِ جَابِرِ بْنِ وُهَيْبِ بْنِ نُسَيْبِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ مَازِنِ بْنِ مَنْصُوْرِ بْنِ عِكْرِمَةَ بْنِ خَصَفَةَ بْنِ قَيْسِ عَيْلَانَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارٍ

✧✧ حضرت عروہ، ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عتبہ بن غزوان بن جابر بن وہیب بن نسیب بن مالک بن حارث بن مازن بن منصور عکرمہ بن خصفہ بن قیس عیلان بن مضر بن نزار''

5136 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بَطَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُيُوْخِهِ فِي ذِكْرِ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالُوْا كُنْيَتُهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقِيْلَ اَبُوْ غَزْوَانَ وَكَانَ فِيْمَا ذُكِرَ رَجُلًا طِوَالًا جَمِيْلًا وَكَانَ قَدِيْمَ الْإِسْلَامِ وَهَاجَرَ اِلَى اَرْضِ الْحَبَشَةِ الْهِجْرَةَ الثَّانِيَةَ وَكَانَ مِنَ الرُّمَاةِ الْمَذْكُوْرِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الَّذِيْ بَصَّرَ الْبَصْرَةَ وَمَاتَ فِيْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَعْدَنِ بَنِيْ سُلَيْمٍ وَهُوَ مَاضٍ اِلَى الْبَصْرَةِ وَالِيًا عَلَيْهَا مِنْ قِبَلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَدِمَ غُلَامُهُ سُوَيْدٌ عَلٰى عُمَرَ بِمَتَاعِهِ وَتَرِكَتِهِ قَالَ بْنُ عُمَرَ وَاِنَّمَا مَاتَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ سَنَةَ خَمْسَ عَشْرَةَ وَيُقَالُ سَبْعَ عَشْرَةَ وَهُوَ بْنُ سَبْعٍ وَّخَمْسِيْنَ

✧✧ محمد بن عمر اپنے شیوخ کے حوالے سے عتبہ بن غزوان کے تذکرہ کے دوران فرماتے ہیں: ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے، اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کی کنیت "ابوغزوان" ہے۔ اور وہاں پر ان کی صفات یوں بیان کی گئی ہیں "یہ دراز قد خوبصورت آدمی تھے۔ یہ بہت پہلے پہل اسلام لے آئے تھے۔ اور دوسری ہجرتِ حبشہ میں شرکت کی۔ اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تیراندازوں میں سے تھے، یہی ہیں جنہوں نے بصرہ کو وطن بنالیا تھا۔ آپ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بنی سلیم کے معدن میں فوت ہوئے، یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی جانب سے بصرہ کے گورنر مقرر کئے گئے تھے۔ (ان کی وفات کے بعد) ان کا غلام سویدان کا مال ومتاع اور ترکہ لے کر حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ابن عمر فرماتے ہیں: عتبہ بن غزوان ۵۷ برس کی عمر میں ۱۵ یا ۱۷ ہجری کو فوت ہوئے۔

5137 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ اَنَّ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ ابواسود بیان کرتے ہیں کہ عتبہ بن غزوان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر میں شرکت فرمائی۔

5138 - حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ دَارِمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ غِنَامٍ وَّاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ مَاتَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ سَنَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ وَمَاتَ وَلَهُ سَبْعٌ وَّخَمْسُوْنَ سَنَةً رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے ۵۷ برس کی عمر میں سن ۱۷ ہجری میں وفات پائی۔

5139 - اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ وَّاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ وَّحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ حَمِيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِصَرْمٍ وَّوَلَّتْ حِذَّآءَ وَاِنَّمَا

بَقِيَ مِنهَا صَبَابَةٌ كَصَبَابَةِ الْإِنَاءِ يَصْطَبُهَا صَاحِبُهَا وَإِنَّكُمْ مُنْتَقِلُوْنَ مِنهَا إِلَى دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا فَانْتَقِلُوْا مِنهَا بِخَيْرِ مَا يَحْضُرُكُمْ فَإِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقَى مِنْ شَفِيْرِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي بِهَا سَبْعِيْنَ عَامًا وَّمَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا فَوَاللّٰهِ لَتَمْلَأَنَّهُ أَفَعَجِبْتُمْ وَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ بَيْنَهُمَا أَرْبَعُوْنَ سَنَةً وَّلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهِ يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيْظٌ مِّنَ الزِّحَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَسَابِعُ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ حَتّٰى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا وَإِنِّي الْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَارِسَ الْإِسْلَامِ فَاتَّزَرْتُ بِنِصْفِهَا وَاتَّزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا وَمَا أَصْبَحَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ حَيٌّ إِلَّا أَصْبَحَ أَمِيْرُ مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ وَإِنِّي أَعُوْذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُوْنَ فِي نَفْسِي عَظِيْمًا وَّعِنْدَ اللّٰهِ صَغِيْرًا وَّإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا تَنَاقَصَتْ حَتّٰى يَكُوْنَ عَاقِبَتُهَا مُلْكًا وَسَتَجْرِبُوْنَ أَوْ سَتُبْلَوْنَ الْأُمَرَآءَ بَعْدِي صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ خالد بن عمیر العدوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عتبہ بن غزوان نے ہمیں خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: اما بعد! بے شک دنیا ختم ہونے والی ہے اور بہت جلد یہ منہ پھیر کر چلی جائے گی، دنیا صرف اتنی ہی رہ گئی ہے جتنا کسی برتن میں بچا ہوا مشروب ہوتا ہے۔ اور تم بہت جلد ایک ہمیشہ قائم رہنے والے جہان کی طرف منتقل ہو جاؤ گے اس لئے بہت اچھے زادِ راہ کے ہمراہ منتقل ہونا کیونکہ ہمیں یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر جہنم کے اوپر والے کنارے سے ایک پتھر پھینکا جائے، اور وہ پتھر چالیس سال نیچے کی جانب گرتا رہے، تب بھی وہ اسی گہرائی تک نہیں پہنچ سکتا۔ خدا کی قسم تم اس کو بھر دو گے۔ کیا تمہیں اس بات سے تعجب ہے؟

انہوں نے یہ بھی ذکر کیا کہ جنت کے دروازوں کے ایک پٹ سے دوسرے پٹ تک چالیس سال تک کی مسافت ہے، اور اس پر ایک دن آنے والا ہے کہ وہ لوگوں سے کھچا کھچ بھری ہوگی، میں نبی اکرم ﷺ کے ان سات صحابہ کرام میں سے ہوں جن کی خوراک سوائے درختوں کے پتوں کے اور کچھ نہ تھی وہ کھا کھا کر ہماری باچھیں چھل گئی تھیں۔ مجھے ایک چادر ملی جس کو میں نے اور مجاہد اسلام حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے آدھی آدھی کر کے تہہ بند بنالیا۔ اور آج ہم سے ہر ایک کسی نہ کسی شہر کا گورنر بن چکا ہے۔ اور میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنے آپ کو عظیم سمجھتا رہوں جبکہ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں، میں حقیر ہوں۔ نبوت ختم ہو چکی ہے اور بادشاہت آنے والی ہے۔ تم عنقریب میرے بعد ان کا تجربہ کرلو گے اور ان سے مل لو گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5140ـ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَالَوَيْهِ وَأَنَا سَأَلْتُهُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ بَشِيرٍ النَّسَائِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ الْفَضْلِ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا لِقُرَيْشٍ: هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ؟ قَالُوا: ابْنُ أُخْتِنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ، فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ ذِكْرُ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ غَرِيبٌ جِدًّا وَفَضَائِلُهُ كَثِيرَةٌ، وَهٰذَا مِنْ أَجَلِّ فَضَائِلِهِ، وَمَسَانِيدُ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزِيزَةٌ، وَقَدْ كَتَبْنَا مِنْ ذٰلِكَ حَدِيثًا اسْتَغْرَبْنَاهُ جِدًّا فَأَنَا ذَاكِرُهُ،

وَاِنْ لَّمْ يَكُنِ الْغَلَابِيُّ مِنْ شَرْطِ هٰذَا الْكِتَابِ

✧✧ حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے کہا: کیا (اس وقت) تمہارے درمیان تمہارے قبیلے کے علاوہ تو کوئی شخص موجود نہیں ہے؟ انہوں نے کہا: ہمارا بھانجا عتبہ بن غزوان ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی قوم کا بھانجا انہی میں سے ہوتا ہے۔

❀❀ عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کا ذکر اس حدیث میں بہت غریب ہے جبکہ ان کے فضائل بہت زیادہ ہیں۔ اور یہ ان کی سب سے بڑی فضیلت ہے۔ اور عتبہ بن غزوان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کردہ مسانید ''عزیز'' ہیں۔ ہم نے اسی میں سے ایک حدیث لکھی ہے جس کو ہم خود بہت غریب سمجھتے ہیں، اور یہ مجھے بالکل یاد ہے اگرچہ ''غلابی'' اس کتاب کے معیار کے راوی نہیں ہیں۔

5141- حَدَّثَنَاهُ اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْحَافِظُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْغَلَابِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، اَنَا عُمَرُ بْنُ جَبَلَةَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْفَضْلِ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا غَزْوَانُ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا، فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ "

✧✧ حضرت غزوان بن عتبہ بن غزوان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے جان بوجھ کر میرے حوالے سے جھوٹی بات کہی وہ اپنا ٹھکانا جہنم بنا لے۔

5141-صحيح البخارى' كتاب العلم' باب إثم من كذب على النبى صلى الله عليه وسلم' حديث109:صحيح البخارى' كتاب الجنائز' باب ما يكره من النياحة على الميت' حديث1242:صحيح البخارى' كتاب أحاديث الأنبياء' باب ما ذكر عن بنى إسرائيل' حديث3292:صحيح البخارى' كتاب الأدب' باب من سمى بأسماء الأنبياء' حديث5852:صحيح مسلم' باب فى التحذير من الكذب على رسول الله صلى الله تعالى' حديث4:صحيح مسلم' باب فى التحذير من الكذب على رسول الله صلى الله تعالى' حديث5:صحيح ابن حبان -ذكر إيجاب دخول النار لمتعمد الكذب على رسول الله صلى الله' حديث31:سنن الدارمى' باب اتقاء الحديث عن النبى صلى الله عليه وسلم' حديث245:سنن أبى داود' كتاب العلم' باب فى التشديد فى الكذب على رسول الله صلى الله عليه' حديث3184:سنن ابن ماجه' المقدمة' باب التغليظ فى تعمد الكذب على رسول الله صلى الله عليه' حديث30:الجامع للترمذى' أبواب العلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء فى تعظيم الكذب على رسول الله صلى الله' حديث2651:مصنف ابن أبى شيبة' كتاب الأدب' فى تعمد الكذب على النبى صلى الله عليه وسلم وما جاء' حديث25701:الآحاد والمثانى لابن أبى عاصم -ومن ذكر الزبير بن العوام' حديث201:السنن الكبرى للنسائى' كتاب العلم' من كذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث5743:شرح معانى الآثار للطحاوى' كتاب الكراهة' باب لبس الحرير' حديث4442:السنن الكبرى للبيهقى' كتاب الجنائز' جماع أبواب البكاء على الميت' باب سياق أخبار تدل على أن الميت يعذب بالنياحة عليه وما' حديث6761:مسند أحمد بن حنبل' مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - مسند على بن أبى طالب رضى الله عنه' حديث576:مسند الطيالسى -ما أسند عبد الله بن مسعود رضى الله عنه حديث336:مسند الحميدى' باب جامع عن أبى هريرة' حديث1114:مسند ابن الجعد' أحاديث حماد بن أبى سليمان' حديث301:

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے فضائل

5142- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ الصَّيْدَلَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ بَشَّارٍ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجَرَّاحِ بْنِ هِلَالِ بْنِ اُهَيْبِ بْنِ ضَبَّةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ وَاُمُّهُ اُمُّ غَنَمٍ بِنْتِ جَابِرِ بْنِ الْعَدْلِ بْنِ عَامِرِ بْنِ عُمَيْرَةَ بْنِ وَرِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ فِهْرٍ

✧✧ محمد بن اسحاق بن بشار نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا نسب یوں بیان کیا ہے ''ابوعبیدہ عامر بن عبداللہ بن جراح بن ہلال بن اہیب بن ضبۃ بن حارث بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ''۔ان کی والدہ (کا نسب یوں ہے) ''ام غنم بنت جابر بن عدل بن عامر بن عمیرہ بن وریعہ بن حارث بن فہر''۔

5143- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ زَكَرِيَّا التَّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا خَلِيْفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ فَذَكَرَ هٰذَا النَّسَبَ وَقَالَ اَدْرَكَتْ اُمُّ عُبَيْدَةَ الْاِسْلَامَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ حضرت عبیدہ کی والدہ نے زمانہ اسلام پایا ہے۔

5144- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِي نُجَيْحٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِاَصْحَابِهٖ تَمَنَّوْا فَجَعَلَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ يَتَمَنّٰى شَيْئًا فَقَالَ لٰكِنِّي اَتَمَنّٰى بَيْتًا مَمْلُوْءً ا رِجَالًا مِثْلَ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ فَقَالُوْا لَهٗ مَا آلَوْتَ الْاِسْلَامَ خَيْرًا قَالَ ذٰلِكَ اَرَدْتُّ

✧✧ ابن ابی نجیح کہتے ہیں (ایک دفعہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا: تم (کسی بھی چیز کی) تمنا کرو۔تو ہر کوئی کسی نہ کسی چیز کی تمنا کرنے لگا۔تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن میری تو یہ تمنا ہے کہ یہ گھر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ جیسے لوگوں سے بھرا ہوا ہو۔لوگوں نے کہا: آپ نے اسلام کیلئے بہتری کا کبھی کوئی لمحہ چوکنے نہیں دیا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا یہی ارادہ تھا۔

5145- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ كَانَ اَخِلَّايَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ وَّلَمْ آلُ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ

✧✧ ابواسحاق نے ابوعبیدہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ کہا کرتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے آپ کے سب سے گہرے دوست تین تھے۔

○ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

○ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔

○ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ۔

5146۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوبَ بْنِ عَائِذٍ الطَّائِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ اَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ لَمَّا وَقَعَ الْوَبَاءُ بِالشَّامِ فَكَتَبَ عُمَرُ اِلَى اَبِي عُبَيْدَةَ اَنَّهُ قَدْ عَرَضَتْ لِي اِلَيْكَ حَاجَةٌ لَا غِنَى لِي بِكَ عَنْهَا فَقَالَ اَبُو عُبَيْدَةَ يَرْحَمُ اللّٰهُ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يُرِيدُ بَقَاءَ قَوْمٍ لَيْسُوا بِبَاقِينَ قَالَ ثُمَّ كَتَبَ اِلَيْهِ اَبُو عُبَيْدَةَ اِنِّي فِي جَيْشٍ مِنْ جُيُوشِ الْمُسْلِمِينَ لَسْتُ اَرْغَبُ بِنَفْسِي عَنِ الَّذِي اَصَابَهُمْ فَلَمَّا قَرَاَ الْكِتَابَ اسْتَرْجَعَ فَقَالَ النَّاسُ مَاتَ اَبُو عُبَيْدَةَ قَالَ لَا وَكَانَ كُتِبَ اِلَيْهِ بِالْعَزِيمَةِ فَاظْهَرْ مِنْ اَرْضِ الْاُرْدُنِ فَاِنَّهَا عَمِيقَةٌ وَبِيَّةٌ اِلَى اَرْضِ الْجَابِيَةِ فَاِنَّهَا نُزْهَةٌ نَدِيَّةٌ فَلَمَّا اَتَاهُ الْكِتَابُ بِالْعَزِيمَةِ اَمَرَ مُنَادِيَهُ اَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالرَّحِيلِ فَلَمَّا قَدِمَ اِلَيْهِ لِيَرْكَبَهُ وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ ثَنَى رِجْلَهُ فَقَالَ مَا اَرَى دَاءَ كُمْ اِلَّا قَدْ اَصَابَنِي قَالَ وَمَاتَ اَبُو عُبَيْدَةَ وَرَجَعَ الْوَبَاءُ عَنِ النَّاسِ رُوَاةُ هٰذَا الْحَدِيثِ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَهُوَ عَجِيبٌ بِمَرَّةٍ

✧✧ طارق بن شہاب کہتے ہیں: جب ملک شام میں وباء پھوٹی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک مکتوب ہم تک پہنچا اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا ''مجھے تمہارے ساتھ ایک ایسا کام ہے کہ جس کے لئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے''۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ امیر المومنین پر رحم فرمائے، وہ ایسی قوم کو بچانا چاہتے ہیں جو بچتے ہوئے نظر نہیں آتے۔ پھر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جوابی مکتوب میں لکھا: میں اس وقت ایک لشکر میں ہوں اور جو تکلیف ان لوگوں کو پہنچی ہے میں اس سے جان نہیں چھڑانا چاہتا۔ یہ مکتوب جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھا تو ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھا۔ لوگوں نے پوچھا: کیا ابوعبیدہ وفات پا گئے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ پھر آپ نے ان کو حکما کہا (کہ وہ اس وبائی علاقہ سے کوچ کر جائیں اور) اردن کے علاقے میں چلے جائیں کیونکہ وہ نشیبی علاقہ ہے اور سرزمین جابیہ کے قریب ہے، اور یہ علاقہ بہت سرسبز و شاداب ہے۔ جب حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس ان کا حکم نامہ پہنچا تو انہوں نے اس علاقے سے کوچ کر جانے کا اعلان کروادیا۔ اور جب حضرت ابوعبیدہ روانگی کے لئے سوار ہونے لگے، ابھی رکاب میں قدم رکھا ہی تھا کہ ان پاؤں میں موچ آ گئی۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہاری جو بھی تکلیف تھی وہ مجھے پہنچ چکی ہے۔ چنانچہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ وفات پا گئے اور وباء چلی گئی۔

۞۞ یہ حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں اور وہ مرہ کے ساتھ پسندیدہ ہے۔

5147۔ اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ السَّيَّارِيُّ فِي كِتَابِ الرِّقَاقِ لِابْنِ الْمُبَارَكِ اَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ اَنَا عَبْدَانُ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَنْمٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عُمَيْرَةَ الْحَارِثِيِّ قَالَ اَخَذَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُرْسِلُ الْحَارِثَ بْنَ عُمَيْرَةَ اِلَى اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ يَسْاَلُهُ كَيْفَ هُوَ وَقَدْ

طُعِنَ فَارَاهُ اَبُو عُبَيْدَةَ طَعْنَةً خَرَجَتْ فِي كَفِّهِ فَنكَاتَهُ شَانُهَا وَفَرِقَ مِنهَا حِينَ رَآهَا فَاَقْسَمَ اَبُو عُبَيْدَةَ لَهُ بِاللّٰهِ مَا يُحِبُّ اَنَّ لَهُ مَكَانَهَا حُمُرُ النَّعَمِ

✧✧ حارث بن عمیرہ حارثی بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حارث بن عمیرہ رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی جانب بھیجا تاکہ وہ دریافت کرکے آئے کہ طاعون میں مبتلا ہونے کے بعد ان کی طبیعت کیسی ہے؟ چنانچہ ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے ان کو ہاتھ میں طاعون کا ایک زخم دکھایا جو کہ ان کے ہاتھ میں تھا، اس کی وجہ سے ان کا کندھا بیکار ہو چکا تھا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے قسم کھا کر کہا کہ یہ زخم مجھے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ عزیز ہے۔

5148- اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عِيسَى حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُثْمَانِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ نَوْفَلِ بْنِ مَسَاحِقٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ قَالَ لَمَّا طُعِنَ اَبُو عُبَيْدَةَ قَالَ يَا مُعَاذُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَصَلَّى مُعَاذٌ بِالنَّاسِ ثُمَّ مَاتَ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَامَ مُعَاذٌ فِي النَّاسِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا اِلَى اللّٰهِ مِنْ ذُنُوبِكُمْ تَوْبَةً نَّصُوحًا فَاِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ تَائِبًا مِنْ ذَنْبِهِ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَّغْفِرَ لَهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُجِعْتُمْ بِرَجُلٍ وَّاللّٰهِ مَا اَزْعَمُ اَنِّي رَاَيْتُ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ عَبْدًا قَطُّ اَقَلَّ غَمْرًا وَّلَا اَبَرَّ صَدْرًا وَّلَا اَبْعَدَ غَائِلَةً وَّلَا اَشَدَّ حُبًّا لِلْعَافِيَةِ وَلَا اَنْصَحَ لِلْعَامَّةِ مِنْهُ فَتَرَحَّمُوا عَلَيْهِ رَحِمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ اَصْحِرُوا لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَوَاللّٰهِ لَا يَلِي عَلَيْكُمْ مِثْلَهُ اَبَدًا فَاجْتَمَعَ النَّاسُ وَاُخْرِجَ اَبُو عُبَيْدَةَ وَتَقَدَّمَ مُعَاذٌ فَصَلَّى عَلَيْهِ حَتّٰى اِذَا اُتِيَ بِهِ قَبْرَهُ دَخَلَ قَبْرَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَالضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ فَلَمَّا وَضَعُوهُ فِي لَحْدِهِ وَخَرَجُوا فَشَنُّوا عَلَيْهِ التُّرَابَ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَا اَبَا عُبَيْدَةَ لَاُثْنِيَنَّ عَلَيْكَ وَلَا اَقُولُ بَاطِلًا اَخَافُ اَنْ يَلْحَقَنِي بِهَا مِنَ اللّٰهِ مَقْتٌ كُنْتَ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ مِنَ الذَّاكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَّمِنَ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا وَّمِنَ الَّذِينَ اِذَا اَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا وَكُنْتَ وَاللّٰهِ مِنَ الْمُخْبِتِينَ الْمُتَوَاضِعِينَ الَّذِينَ يَرْحَمُونَ الْيَتِيمَ وَالْمِسْكِينَ وَيُبْغِضُونَ الْخَائِنِينَ الْمُتَكَبِّرِينَ

✧✧ حضرت ابوسعید مقبری فرماتے ہیں: جب حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ طاعون میں مبتلا ہوئے تو انہوں نے کہا: اے معاذ لوگوں کو نماز پڑھائیے، تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ پھر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں کھڑے ہو کر کہا: اے لوگو! اپنے ربّ کی بارگاہ میں اپنے گناہوں کی سچی توبہ کرلو کیونکہ جو بندہ توبہ کر کے اللہ تعالیٰ سے ملتا ہے اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ اس کی بخشش کردے۔ پھر فرمایا: اے لوگو! تم ایک آدمی کی وجہ سے گھبرا گئے ہو، خدا کی قسم! میں نے آج تک ان سے زیادہ باحیا اور نیک، خیانت سے دور اور اچھی عاقبت کا طلبگار، لوگوں کو نصیحت کرنے والا انسان نہیں دیکھا، تم اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے رحمت طلب کرو۔ اور ان کی نماز جنازہ کے لئے جمع ہو جاؤ۔ خدا کی قسم! تمہیں اس جیسے آدمی کے جنازے میں شرکت کا پھر کبھی موقع نہیں ملے گا۔ چنانچہ لوگ جمع ہو گئے، حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا جنازہ

لایا گیا اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جب ان کو (تدفین کے لئے) قبر کے پاس لایا گیا تو حضرت معاذ بن جبل، حضرت عمرو بن عاص، اور حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہم قبر میں اترے، جب ان کو لحد میں لٹا کر یہ لوگ باہر آ گئے اور ان پر مٹی ڈال دی گئی تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اے ابوعبیدہ! آج میں تمہاری تعریف کروں گا اور میں جھوٹ نہیں بولوں گا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ جھوٹ بولنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھے جھوٹوں میں شامل نہ فرما دے۔ (پھر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ان الفاظ میں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی تعریف کی) اے معاذ میرے علم کے مطابق تمہارا شمار

الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا (الاحزاب: 34)

اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے۔

میں اور

اَلَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا (الفرقان: 63)

اور رحمٰن کے وہ بندے کہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں بس سلام"۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اور

اَلَّذِيْنَ اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا (الفرقان: 67)

"جباور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں"۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

میں ہوتا ہے۔

اور آپ خدا کی قسم! ان منکسر المز اج عاجزی کرنے والوں میں سے ہیں جو یتیموں اور مسکینوں پر رحم کرتے ہیں اور غرور کرنے والوں اور متکبروں سے بغض رکھتے ہیں۔

5149۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَسْتَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَيُّوْبَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الشَّاذِكُوْنِيُّ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعَاذٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ اَنَّهُ وَصَفَ اَبَا عُبَيْدَةَ فَقَالَ رَجُلٌ نَحِيْفٌ مَعْرُوْقُ الْوَجْهِ خَفِيْفُ اللِّحْيَةِ طِوَالٌ اَحْنَى اَثْرَمُ الثَّنِيَّتَيْنِ

✧✧ حضرت مالک بن یخامر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں: آپ کمزور اور دبلے پتلے آدمی تھے، ہلکی ہلکی لمبی داڑھی تھی، کبڑے تھے اور ان کے اگلے دانت ٹوٹے ہوئے تھے۔

5150۔ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ قَالَ تُوُفِّيَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ بِفَحْلٍ مِنَ الْاُرْدُنِ سَنَةَ ثَمَانَ عَشَرَةَ

✧✧ حضرت عروہ بن رویم فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اردن کے ایک علاقے فحل میں ۱۸ ہجری کو فوت ہوئے۔

5151- اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِلَاثَةَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ وَمِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ فِهْرٍ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَهُوَ بْنُ اِحْدٰى وَاَرْبَعِيْنَ سَنَةً

✧✧ حضرت عروہ فرماتے ہیں: بنی حارث بن فہر میں سے جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔ جنگ بدر کے موقع پر ان کی عمر ۴۱ سال تھی۔

5152- فَحَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَوْذَبٍ قَالَ جَعَلَ اَبُوْ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ يَنْصِبُ الْاٰلِ لِاَبِي عُبَيْدَةَ يَوْمَ بَدْرٍ وَّجَعَلَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ يَحِيْدُ عَنْهُ فَلَمَّا اَكْثَرَ الْجَرَّاحَ قَصَدَهُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ فَقَتَلَهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ حِيْنَ قَتَلَ اَبَاهُ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ (المجادلة:22)

✧✧ حضرت عبداللہ بن شوذب فرماتے ہیں: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے والد جنگ بدر کے دن ابوعبیدہ کے ساتھ دشمنی لے رہا تھا جبکہ ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ان کے راستے سے ہٹتے رہے۔ لیکن جب اس نے دشمنی میں حد کردی تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کو مار ڈالا، تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ

(المجادلة:22)

''تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

5153- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، سَمِعْتُ بَشَّارَ بْنَ اَبِي سَيْفٍ يُحَدِّثُ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ نَعُوْدُهٗ، وَامْرَاَتُهٗ نَحِيْفَةٌ جَالِسَةٌ عِنْدَ رَاْسِهٖ، وَهُوَ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهٖ عَلَى الْجِدَارِ، فَقُلْنَا لَهَا: كَيْفَ بَاتَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ اللَّيْلَةَ؟ قَالَتْ: بَاتَ بِاَجْرٍ، فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ، فَقَالَ: اِنِّي لَمْ اَبِتْ بِاَجْرٍ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا تَسَاَلُوْنِي عَمَّا قُلْتُ؟ فَقُلْنَا: مَا اَعْجَبَنَا مَا قُلْتَ فَنَسْاَلُكَ عَنْهُ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبِسَبْعِ مِائَةٍ، وَمَنْ اَنْفَقَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاَهْلِهٖ اَوْ عَادَ مَرِيْضًا اَوْ مَا زَادَ فَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا، وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقْهَا، وَمَنِ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ بِبَلَاءٍ فِي جَسَدِهٖ فَهُوَ لَهٗ حِطَّةٌ

✧✧ حضرت عیاض بن غطیف فرماتے ہیں: ہم ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی عیادت کرنے کے لئے گئے، ان کی لاغر سی بیوی ان کے سرہانے بیٹھی ہوئی تھی اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ دیوار کی جانب چہرہ کئے ہوئے تھے۔ ہم نے ان سے پوچھا کہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی رات کیسی گزری؟ انہوں نے کہا: اجر میں رات گزری ہے۔ یہ سن کر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہماری جانب متوجہ ہوئے اور کہنے لگے: میں نے اجر میں رات نہیں گزاری۔ پھر کہنے لگے: تم مجھ سے پوچھو گے نہیں کہ میں نے ایسا کیوں کہا؟ ہم نے کہا: آپ کی بات ہمیں سمجھ میں نہیں آئی۔ پھر ہم نے ان سے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں کہا؟ تو انہوں نے جواباً کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کیا تو اس کا ثواب سات سو گنا ہے۔ اور جس نے اپنی ذات پر، اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا، یا کسی مریض کی عیادت کی، یا اس سے زائد کچھ کیا تو اس کو دس نیکیاں ملیں گی۔ اور روزہ ڈھال ہے جب تک کہ اس کو پھاڑ نہ دیا جائے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جس کو جسمانی بیماری میں مبتلا کیا وہ اس کے لئے گناہوں کا کفارہ ہے۔

5154۔ اَخْبَرَنِي خَلَفُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ مَاتَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ وَهُوَ بْنُ ثَمَانٍ وَّخَمْسِيْنَ سَنَةً

✧✧ یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے ۵۸ برس کی عمر میں وفات پائی۔

5155۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ مَاتَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ الْجَرَّاحِ بِالْاُرْدُنِ سَنَةَ ثَمَانَ عَشْرَةَ وَصَلّٰى عَلَيْهِ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

✧✧ حضرت سعید بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ۱۸ ہجری کو اردن میں فوت ہوئے۔ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

5156۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُمْ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: مَا تَعَرَّضْتُ لِلْاِمَارَةِ وَمَا اَحْبَبْتُهَا، غَيْرَ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَهْلِ نَجْرَانَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاشْتَكَوْا اِلَيْهِ عَامِلَهُمْ، فَقَالَ: لَاَبْعَثَنَّ عَلَيْكُمُ الْاَمِينَ، قَالَ عُمَرُ: فَكُنْتُ فِيمَنْ تَطَاوَلَ رَجَاءَ اَنْ يَبْعَثَنِي، فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ

صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نہ تو میں نے کبھی امارت کے حصول کی کوشش کی ہے اور نہ ہی مجھے اس کا شوق ہے۔ لیکن ایک مرتبہ نجران کے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اپنے عامل کی شکایت کی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا ایک امانتدار عامل بھیجنے کا وعدہ فرمالیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس موقع پر سب سے زیادہ مجھے یہ خواہش تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ انتخاب مجھ پر پڑے۔ لیکن آپ علیہ السلام نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5157- اَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ اَصْحَابِي اَحَدٌ اِلَّا وَلَوْ شِئْتُ لَاَخَذْتُ عَلَيْهِ فِي بَعْضِ خُلُقِهِ غَيْرَ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، هٰذَا مُرْسَلٌ غَرِيبٌ، وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ

✧✧ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں کسی بھی صحابی کی اس کی کسی بھی عادت پر پکڑ کرسکتا ہوں سوائے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے۔

✿✿ یہ حدیث مرسل غریب ہے، اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

5158- اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْمُؤَمَّلِ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُثْمَانِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ لِاَبِي عُبَيْدَةَ لَمَّا وَجَّهَهُ اِلَى الشَّامِ اِنِّي اُحِبُّ اَنْ تَعْلَمَ كَرَامَتَكَ عَلَيَّ وَمَنْزِلَتَكَ مِنِّي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ رَجُلٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَلَا غَيْرِهِمْ اَعْدَلُهُ بِكَ وَلَا هٰذَا يَعْنِي عُمَرُ وَلَهُ مِنَ الْمَنْزِلَةِ عِنْدِي اِلَّا دُوْنَ مَا لَكَ

✧✧ حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں: جب حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ شام کی جانب روانہ ہوئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ میرے نزدیک تمہارا مقام اور مرتبہ کیا ہے اور میں آپ کی کتنی عزت کرتا ہوں۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اس روئے زمین پر مہاجرین وانصار میں سے تم سے زیادہ عادل کوئی شخص نہیں ہے اور نہ ہی یہ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) حالانکہ میں ان کی بھی عزت کرتا ہوں لیکن تم سے کم۔

5159- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ بْنُ مُوسَى بْنِ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ، قَالَ: كُنْتُ فِي اَوَّلِ مَنْ فَاءَ يَوْمَ اُحُدٍ وَبَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَاتِلُ عَنْهُ، وَاُرَاهُ قَالَ: وَيَحْمِيهِ، قَالَ: فَقُلْتُ: كُنْ طَلْحَةَ حَيْثُ فَاتَنِي مَا فَاتَنِي، قَالَ: وَبَيْنِي وَبَيْنَ الْمَشْرِقِ رَجُلٌ لَا اَعْرِفُهُ، وَاَنَا اَقْرَبُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ، وَهُوَ يَخْطَفُ السَّعْيَ خَطْفًا لَا اَخْطَفُهُ، فَاِذَا هُوَ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، فَدَفَعْنَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا، وَقَدْ كُسِرَتْ رُبَاعِيَتُهُ وَشُجَّ فِي وَجْهِهِ، وَقَدْ دَخَلَ فِي وَجْنَتَيْهِ حَلْقَتَانِ مِنْ حِلَقِ الْمِغْفَرِ، فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِصَاحِبِكُمْ يُرِيدُ طَلْحَةَ، وَقَدْ نَزَفَ فَلَمْ يَنْظُرْ اِلَيْهِ، فَاَقْبَلْنَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَرَدْتُ مَا اَرَادَ اَبُو عُبَيْدَةَ، وَطَلَبَ اِلَيَّ فَلَمْ يَزَلْ حَتّٰى تَرَكْتُهُ، وَكَانَ حَلْقَتُهُ قَدْ نَشِبَتْ، وَكَرِهَ اَنْ يُزَعْزِعَهَا بِيَدِهِ، فَيُؤْذِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَزَّمَ عَلَيْهِ بِثَنِيَّتِهِ، وَنَهَضَ وَنَزَعَهَا، وَابْتَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ فَطَلَبَ اِلَيَّ وَلَمْ يَدَعْنِي حَتّٰى تَرَكْتُهُ فَاَكَارَ عَلَى الْاُخْرَى، فَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَنَزَعَهَا، وَابْتَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ فَكَانَ اَبُو عُبَيْدَةَ اَهْتَمَ الثَّنَايَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جنگ احد میں غنیمت جمع کرنے والوں میں، میں سب سے سرفہرست تھا، میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ کے آگے آگے ایک آدمی تھا جو آپ علیہ السلام کا دفاع کر رہا تھا۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: تو طلحہ ہو جا، میرا جو بھی نقصان ہوا ہے۔ آپ فرماتے ہیں: میری مشرقی جانب ایک دوسرا آدمی تھا میں اس کو پہچانتا نہیں تھا لیکن میں اس کی بہ نسبت رسول اللہ ﷺ کے زیادہ قریب تھا، مگر وہ مجھ سے زیادہ تیز چلتا ہوا آ رہا تھا۔ جب قریب پہنچ کر دیکھا تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے۔ ہم دونوں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں جلدی سے حاضر ہوئے، آپ ﷺ کے دندان مبارک شہید ہو چکے تھے، چہرہ مبارک زخمی تھا اور خود کی کڑیاں آپ کے جبڑے میں دھنس گئی تھیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنے ساتھی کی خبر لو، آپ کی مراد حضرت طلحہ تھے۔ ان کا خون بہہ چکا تھا، اس لئے کسی نے بھی ان کی جانب توجہ نہ کی، اور میں نے بھی وہی ارادہ کیا جو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا تھا۔ اور حضور ﷺ نے مجھے طلب کیا، میں مسلسل ان کے ساتھ رہا (اور خود کی کڑیاں نکالنے کی کوشش کرتا رہا) حتیٰ کہ میں نے (عاجز آ کر) ان کو چھوڑ دیا، کیونکہ خود کی کڑیاں (بہت بری طرح) چہرہ مبارک میں دھنس چکی تھیں اور میں ہاتھ سے کھینچ کر حضور ﷺ کو تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا۔ پھر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اپنے دانتوں سے پکڑ کر زور سے ہلایا اور کھینچا تو آپ کے اگلے دونوں دانت ملنے لگ گئے۔ حضور ﷺ نے پھر مجھے بلایا، میں آپ کے پاس رہا، اس بار بھی آپ علیہ السلام نے مجھے نہیں چھوڑا بلکہ میں خود ہی وہاں سے ہٹا۔ انہوں نے پھر مجھے کمزور سمجھ کر دوبارہ اسی طرح دانتوں سے کڑیاں پکڑ کر ہلائیں اور کھینچی (اس طرح کڑیاں تو نکل آئیں مگر) حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے اگلے دونوں دانت ٹوٹ گئے۔ چنانچہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ''اہتم الثنایا'' تھے (اہتم الثنایا اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کے سامنے کے دانت ٹوٹے ہوئے ہوں)

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5160۔ فَحَدَّثَنَا بِشَرْحِ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ قَالَ اَسْلَمَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ عَامِرُ بْنُ الْجَرَّاحِ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ وَّعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّاَصْحَابِهِمْ قَبْلَ دُخُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارَ الْاَرْقَمِ هَاجَرَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ اِلٰى اَرْضِ الْحَبَشَةِ الْهِجْرَةَ الثَّانِيَةَ وَشَهِدَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بَدْرًا وَّاُحُدًا وَّثَبَتَ يَوْمَ اُحُدٍ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ انْهَزَمَ النَّاسُ وَهُوَ الَّذِىْ نَزَعَ بِثَنِيَّتَيْهِ حَلَقَتَىِ مِغْفَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ كَانَتَا دَخَلَتَا فِىْ وَجْنَتَيْهِ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَا اَبِىْ عُبَيْدَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ بِنَزْعِهٖ ذٰلِكَ فَكَانَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ اَثْرَمَ الثَّنَايَا

یزید بن رومان کہتے ہیں: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ہمراہ، رسول اللہ ﷺ کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے ایمان لے آئے تھے۔ حضرت ابوعبیدہ بن

جراح رضی اللہ عنہ نے حبشہ کی جانب دوسری ہجرت کی، جنگ بدر میں میں شرکت کی، جنگ احد میں جب لوگ بھاگ کھڑے ہوئے تھے تب یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ثابت قدم رہے، انہوں نے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خود کی دھنسی ہوئی کڑیاں نکالی تھیں۔ جس کی وجہ سے ان کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے تھے تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ''اثرم الثنایا'' تھے (اثرم الثنایا اس شخص کو کہتے ہیں جس کے سامنے والے دانت ٹوٹ چکے ہوں۔)

5161- حَدَّثَنِي اَبُوْ زُرْعَةَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اِدْرِيْسَ الضَّبْعِيُّ بِمِصْرَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَصِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى الْوَقَارُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ وَهْبٍ يَقُوْلُ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ الْوَفَآءُ عَزِيْزٌ

✧✧ حضرت عبداللہ بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا ''وفا بہت پیاری چیز ہے''۔

5162- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: وَالسَّيِّدُ صَاحِبَا نَجْرَانَ اِلَى جَاءَ الْعَاقِبُ النَّبِيِّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، يُرِيْدَانِ اَنْ يُلَاعِنَاهُ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: لَا تَفْعَلْ، فَوَاللّٰهِ لَئِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَعَنَنَا لَا نُفْلِحُ نَحْنُ وَلَا عَقِبُنَا مِنْ بَعْدِنَا، فَقَالَا: بَلْ نُعْطِيْكَ مَا سَاَلْتَ، وَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ، قَالَ: فَاسْتَشْرَفَ لَهَا اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: قُمْ يَا اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ، فَلَمَّا قَفَّى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا اَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مُخْتَصَرًا فِي الصَّحِيْحَيْنِ مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ وَشُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، وَقَدْ خَالَفَهُمَا اِسْرَائِيْلُ، فَقَالَ: عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ، اَتَمَّ مِمَّا عِنْدَ الثَّوْرِيِّ وَشُعْبَةَ فَاَخْرَجْتُهُ، لِاَنَّهُ عَلٰى شَرْطِهِمَا صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نجران کے سفیر عاقب اور سید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ملاعنہ کرنے کے ارادے سے آئے، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اگر وہ واقعی نبی ہوا تو ہم ہرگز کامیاب نہیں ہوسکتے اور نہ ہی ہماری نسلیں کامیاب ہوسکتی ہیں۔ (وہ لوگ اپنی حرکت سے باز آگئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر) کہنے لگے: آپ جو کچھ مانگیں ہم دینے کے لئے تیار ہیں آپ ہمارے ساتھ کوئی انتہائی امانتدار آدمی بھیج دیجئے، اس مقصد کے لئے بہت سارے صحابہ کرام کے دلوں میں خواہش تھی لیکن آپ علیہ السلام نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا انتخاب کیا۔ جب وہ جارہے تھے تو پیچھے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اس امت کا امین ہے''۔

✿✿ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو اپنی اپنی صحیح میں ثوری کے حوالے سے اور شعبہ نے ابواسحاق اور صلہ بن زفر کے واسطے سے حضرت حذیفہ سے روایت کیا ہے۔ اور اسرائیل نے ان کی مخالفت کی ہے انہوں نے اس کی سند یوں

بیان کی ہے۔ "عن صلۃ بن زفر عن عبداللہ" پھر ثوری اور شعبہ سے بھی زیادہ کامل حدیث بیان کی۔ میں نے اس حدیث کو نقل کیا ہے کیونکہ یہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

5163۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ اَهْلَ الْيَمَنِ قَدِمُوا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ، فَاَخَذَ بِيَدِ اَبِي عُبَيْدَةَ فَاَرْسَلَهُ مَعَهُمْ، وَقَالَ: هٰذَا اَمِينُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِذِكْرِ الْقُرْآنِ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یمن کے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: ہمارے ساتھ کوئی ایسا شخص بھیج دیجئے جو ہمیں قرآن کریم کی تعلیم دے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ان کے ہمراہ روانہ فرما دیا۔ اور فرمایا: "یہ اس امت کا امین ہے"۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو قرآن کریم کے ذکر کے ساتھ نقل نہیں کیا۔

5164۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَمْرِو بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ سُمَيْعٍ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ: قَالَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لِاَبِي عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: هَلْ اُبَايِعُكَ؟ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اِنَّكَ اَمِينُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، فَقَالَ اَبُو عُبَيْدَةَ: كَيْفَ اُصَلِّي بَيْنَ يَدَيْ رَجُلٍ اَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَؤُمَّنَا حِينَ قُبِضَ؟ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ابوالبختری کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا میں تمہاری بیعت کر لوں؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے سنا ہے کہ "بے شک تم اس امت کے امین ہو" تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس شخصیت کے آگے کھڑا ہو کر کیسے نماز پڑھا سکتا ہوں جس کو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری وقت میں ہماری امامت کرانے کا حکم دیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5165۔ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ بَلَغَنِي اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَوْ اَدْرَكْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ لَاسْتَخْلَفْتُهُ وَمَا شَاوَرْتُ فَاِنْ سُئِلْتُ عَنْهُ قُلْتُ اسْتَخْلَفْتُ اَمِينَ اللّٰهِ وَاَمِينَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ ثابت بن حجاج کہتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو پاؤں تو بغیر مشورہ

کئے میں ان کو خلیفہ مقرر کر دوں، اور اگر مجھ سے اس بابت پوچھا جائے تو میں کہہ دونگا کہ میں نے اللہ اور اس کے رسول کے امین کو خلیفہ مقرر کیا ہے۔

5166۔ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا زِيَادُ بْنُ الْخَلِيلِ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُو بَكْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ، نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کتنا اچھا آدمی ہے، عمر رضی اللہ عنہ کتنا اچھا آدمی ہے، ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کتنا اچھا آدمی ہے، اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کتنا اچھا آدمی ہے، ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کتنا اچھا آدمی ہے، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کتنا اچھا آدمی ہے، معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کتنا اچھا آدمی ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5167۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو رَبِيعَةَ فَهْدُ بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ اَبِي طَلْحَةَ وَبَيْنَ اَبِي عُبَيْدَةَ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہما کے درمیان عقد مواخاۃ قائم فرمایا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَحَدِ الْفُقَهَاءِ السِّتَّةِ مِنَ الصَّحَابَةِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۶ فقیہہ صحابہ کرام میں سے ایک حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے فضائل

5168۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ الْعَقَبَةَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اَوْسِ بْنِ عَائِذِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ كَعْبِ بْنِ غَنْمِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَسَدِ بْنِ سَارِدَةَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جُشَمٍ وَّكَانَ فِي بَنِي سَلِمَةَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا وَمَاتَ بِعَمْوَاسَ عَامَ الطَّاعُوْنِ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاِنَّمَا اَدَّعَتْهُ بَنُو سَلِمَةَ لِاَنَّهُ كَانَ آخَى رَجُلًا مِّنْهُمْ

✧✧ ابن اسحاق نے بیعت عقبہ کے شرکاء میں حضرت معاذ بن جبل بن عمرو بن اوس بن بن عائذ بن عدی بن کعب بن غنم

بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن یزید بن جشم" کا نام بھی ذکر کیا ہے۔ ان کا تعلق بنی سلمہ کے ساتھ تھا، آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگ بدر سمیت تمام غزوات میں شرکت کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں طاعون کے دنوں میں عمواس میں فوت ہوئے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو بنی سلمہ کا بھائی بنایا تھا اس لئے یہ انہی میں سے کہلاتے تھے۔

5169۔ سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ يَّقُوْلُ كُنْيَةُ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

✧✧ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی کنیت "ابوعبدالرحمٰن" تھی۔

5170۔ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَعْقُوْبَ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ يَّقُوْلُ اِنَّ مَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ هَلَكَ وَهُوَ بْنُ ثَمَانٍ وَّعِشْرِيْنَ سَنَةً وَّهُوَ اِمَامُ الْعُلَمَآءِ بِرَتْوَةٍ

✧✧ حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل ۲۸ برس کی عمر میں فوت ہوئے اور آپ رتوہ کے علماء کے امام تھے۔

5171۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَخْلَفَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى اَهْلِ مَكَّةَ حِيْنَ خَرَجَ اِلٰى حُنَيْنٍ، وَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّعَلِّمَ النَّاسَ الْقُرْآنَ، وَاَنْ يُّفَقِّهَهُمْ فِي الدِّيْنِ، ثُمَّ صَدَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِدًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ، وَخَلَّفَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ عَلٰى اَهْلِ مَكَّةَ

✧✧ حضرت عروہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا نسب یوں بیان کیا ہے "معاذ بن جبل بن عمرو بن عائذ بن عدی بن کعب بن عمرو بن ادی بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن یزید بن جشم"۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگ بدر میں شرکت کی۔

5172۔ اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ مَعَاذُ بْنُ جَبَلِ بْنِ عَمْرٍو اَحَدُ بَنِي سَلِمَةَ بْنِ الْخَزْرَجِ يُكَنّٰى اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانَ عَشَرَةَ فِي طَاعُوْنِ عَمَوَاسٍ وَهُوَ بْنُ ثَمَانٍ وَّثَلَاثِيْنَ سَنَةً

✧✧ حضرت موسیٰ بن عقبہ فرماتے ہیں: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بنی سلمہ بن خزرج میں سے ایک ہیں۔ ان کی کنیت "ابوعبدالرحمٰن" تھی۔ ۳۸ برس کی عمر میں عمواس کے طاعون میں ۱۸ ہجری کو وفات پا گئے۔

5173۔ فَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ رُفِعَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ وَهُوَ بْنُ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِيْنَ سَنَةً وَّمَاتَ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّهُوَ بْنُ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِيْنَ سَنَةً رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عیسیٰ علیہ السلام کو ۳۱ برس کی عمر میں آسمانوں پر اٹھایا گیا اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ۳۳ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

5174- وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا السَّدِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عَمَّارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ تُوُفِّيَ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَهُوَ بْنُ ثَمَانٍ وَّعِشْرِيْنَ سَنَةً وَّالَّذِيْ يُعْرَفُ فِيْ سِنِّهِ اَنَّهُ بْنُ اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثِيْنَ سَنَةً

✧✧ یحییٰ بن سعید انصاری فرماتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ۲۸ برس کی عمر میں وفات پائی۔ جبکہ ان کی عمر کے بارے میں ۳۲ سال کا قول مشہور ہے۔

5175- اَخْبَرَنِي اَبُوْ الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ يَقُوْلُ اِنَّ مَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ هَلَكَ وَهُوَ بْنُ ثَمَانٍ وَّعِشْرِيْنَ وَهُوَ اِمَامُ الْعُلَمَاءِ بِرَتْوَةٍ

✧✧ حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا انتقال ۲۸ سال کی عمر میں ہوا، اور وہ رتوہ کے امام تھے۔

5176- اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ قُبِضَ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّهُوَ بْنُ ثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ وَّثَلَاثِيْنَ سَنَةً هٰذَا الْقَوْلُ مِنْ يَّحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَقْرَبُ اِلَى الصِّحَّةِ مِنَ الَّذِيْ تَقَدَّمَ

✧✧ حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا انتقال ۳۳ یا ۳۴ سال کی عمر میں ہوا۔

❁❁ یحییٰ بن سعید کا یہ قول گزشتہ قول سے زیادہ صحیح ہے۔

5177- حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ اَنَا بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِي حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِي اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقٍ فَاِذَا اَنَا بِرَجُلٍ بَرَّاقِ الثَّنَايَا طَوِيْلِ الصَّمْتِ وَاِذَا النَّاسُ مَعَهُ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِيْ شَيْءٍ اَسْنَدُوْهُ اِلَيْهِ وَصَدَرُوْا عَنْ رَاْيِهِ فَسَاَلْتُ عَنْهُ فَقِيْلَ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ ابوادریس خولانی فرماتے ہیں: میں جامع مسجد دمشق میں داخل ہوا، میں نے وہاں ایک آدمی دیکھا جس کے دانت چمکدار تھے، وہ اکثر خاموش رہتا تھا۔ اور اس کے قریب لوگوں میں اگر کوئی اختلاف رائے ہو جاتا تو ان کی جانب رجوع کرتے اور حتمی رائے انہی کی ہوتی، میں نے ان کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔

5178- اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَبْرُ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِقَصْرِ خَالِدٍ

✧✧ یعقوب بن عطاء اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی قبر "قصر خالد" میں ہے۔

5179- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا

مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ شَابًّا جَمِيْلًا سَمْحًا مِنْ خَيْرِ شَبَابِ قَوْمِهٖ لَا يَسْئَلُ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ حَتّٰى اَدَانَ دَيْنًا اَغْلَقَ مَالَهٗ

✧✧ حضرت ابی بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ خوبصورت نوجوان تھے، بہت خیرات کرنے والے تھے، اپنی قوم کے نوجوانوں میں سب سے اچھے تھے۔ ان سے جو بھی کچھ مانگتا، آپ اس کو دے دیتے، حتی کہ انہوں نے اپنا قیمتی سے قیمتی مال بھی قرضے میں دے دیا تھا۔

5180۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ قَيْسِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ مَرَّ بِمَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى بَابِهٖ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ كَاَنَّهٗ يُحَدِّثُ نَفْسَهٗ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ مَا شَاْنُكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَاَنَّكَ تُحَدِّثُ نَفْسَكَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، اس وقت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اپنے دروازے پر کھڑے اپنا ہاتھ ہلا رہے تھے یوں لگ رہا تھا جیسے اپنے آپ سے باتیں کر رہے ہوں، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا بات ہے؟ یوں لگ رہا ہے جیسے تم اپنے آپ سے باتیں کر رہے ہو۔

5181۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَخْلَفَ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى اَهْلِ مَكَّةَ حِيْنَ خَرَجَ اِلٰى حُنَيْنٍ وَّاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُعَلِّمَ النَّاسَ الْقُرْآنَ وَاَنْ يُفَقِّهَهُمْ فِي الدِّيْنِ ثُمَّ صَدَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِدًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَلَفَ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَلٰى اَهْلِ مَكَّةَ

✧✧ حضرت عروہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حنین کی جانب روانہ ہوئے تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اہل مکہ کے لئے اپنا نائب بنایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو قرآن کریم کی تعلیم دیں اور انہیں دین کے مسائل سکھائے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی جانب روانہ ہوئے تو (اس وقت بھی) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہی کو مکہ میں اپنا نائب مقرر فرمایا۔

5182۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا شَاذُّ بْنُ الْفَيَّاضِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ قَحْذَمٍ النَّضْرُ بْنُ مَعْبَدٍ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَّ عُمَرُ بِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ؟ فَقَالَ: حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَدْنَى الرِّيَاءِ شِرْكٌ، وَاَحَبَّ الْعَبِيدِ اِلَى اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْاَتْقِيَاءُ الْاَخْفِيَاءُ، الَّذِينَ اِذَا غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوا، وَاِذَا شَهِدُوا لَمْ يُعْرَفُوا، اُولَئِكَ اَئِمَّةُ الْهُدَى، وَمَصَابِيحُ الْعِلْمِ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو حضرت معاذ

رو رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رونے کی وجہ دریافت کی۔ تو انہوں نے کہا: ایک حدیث ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن رکھی ہے (وہ یہ ہے) چھوٹے سے چھوٹا ریاء بھی شرک ہے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند وہ لوگ ہیں جو متقی اور پرہیزگار ہیں اور ان کی عبادات لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوں، وہ کسی محفل سے غائب ہوں تو کوئی ان کی کمی محسوس نہیں کرتا، اور کسی محفل میں موجود ہوں تو کوئی پہچانتا نہیں ہے، یہی لوگ ہدایت کے امام ہیں اور علم کی شمعیں ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5183۔ اَخْبَرَنَا اَبُو نُعَيْمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَصْرٍ الْغِفَارِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: لَمَّا حَضَرَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْمَوْتُ قِيلَ لَهُ: اَوْصِنَا يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: اَجْلِسُونِي، فَاِنَّ الْعِلْمَ وَالْاِيمَانَ مَكَانَهُمَا مَنِ ابْتَغَاهُمَا وَجَدَهُمَا، يَقُولُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَالْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَةٍ: عِنْدَ عُوَيْمِرٍ اَبِي الدَّرْدَاءِ، وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِي كَانَ يَهُودِيًّا فَاَسْلَمَ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اَنَّهُ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ

✧✧ یزید بن عمیر فرماتے ہیں: جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو لوگوں نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ ہمیں کوئی وصیت فرما دیں۔ انہوں نے کہا: مجھے بٹھاؤ، (جب وہ بیٹھ گئے تو کہنے لگے) علم اور ایمان اکٹھے رہتے ہیں جو ان دونوں کو ڈھونڈتا ہے یہ اس کو مل جاتے ہیں، یہ بات انہوں نے تین مرتبہ دہرائی۔ (پھر فرمایا) چار آدمیوں کے پاس علم ڈھونڈو۔

- حضرت عویمر ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس۔
- حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس۔
- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس۔
- حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے پاس۔ (یہ پہلے یہودی تھے پھر مسلمان ہو گئے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے بارے میں فرماتے سنا ہے "یہ جنت میں جانے والے دس آدمیوں میں سے ایک ہیں۔)

5184۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ الْمِصِّيصِيُّ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ تَمِيمٍ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنِ ابْنِ غَنْمٍ، سَمِعْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ، وَعُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَنَحْنُ عِنْدَ اَبِي عُبَيْدَةَ، يَقُولَانِ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ اَعْلَمُ الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، وَاِنَّ اللّٰهَ يُبَاهِي بِهِ الْمَلَائِكَةَ

✧✧ حضرت ابوعبیدہ اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

انبیاء ومرسلین کے بعد تمام اولین وآخرین میں سب سے زیادہ علم والے ہیں۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ ان پر فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار فرماتا ہے۔

5185۔ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى حَدَّثَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ تَفَلَ عَنْ يَمِيْنِهِ ثُمَّ قَالَ مَا فَعَلْتُ هٰذَا مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَصَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✦✦ حمید بن ہلال فرماتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے سامنے کسی نے دائیں جانب تھوک پھینکا تو آپ نے فرمایا: میں جب سے مسلمان ہوا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی ہے اس وقت سے آج تک کبھی ایسا نہیں کیا (یعنی کبھی بھی اپنے دائیں جانب نہیں تھوکا۔)

5186۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَامَ فِي الْجَيْشِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ حِيْنَ وَقَعَ الْوَبَاءُ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ هٰذِهِ رَحْمَةُ رَبِّكُمْ وَدَعْوَةُ نَبِيِّكُمْ وَوَفَاةُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ ثُمَّ قَالَ مُعَاذٌ وَّهُوَ يَخْطُبُ اللّٰهُمَّ اَدْخِلْ عَلٰى آلِ مُعَاذٍ نَصِيْبَهُمُ الْاَوْفٰى مِنْ هٰذِهِ الرَّحْمَةِ فَبَيْنَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اُتِيَ فَقِيْلَ طُعِنَ ابْنُكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَلَمَّا اَنْ رَّاٰى اَبَاهُ مُعَاذًا قَالَ يَقُوْلُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَا اَبَتِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ قَالَ يَقُوْلُ مُعَاذٌ سَتَجِدُنِي اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصَّابِرِيْنَ فَمَاتَ مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَى الْجُمُعَةِ آلُ مُعَاذٍ كُلُّهُمْ ثُمَّ كَانَ هُوَ آخِرَهُمْ

✦✦ حضرت عثمان بن عطاء اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جس لشکر میں وباء پھوٹی تھی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اس لشکر میں کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! یہ تمہارے ربّ کی رحمت ہے، تمہارے نبی کی دعا ہے اور تم سے پہلے نیک لوگوں کی وفات ہے۔ پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ہی یہ دعا مانگی "اے اللہ! تمام لوگوں کے حصے کی وباء بھی معاذ کی اولاد پر ڈال دے۔ ابھی وہ وہیں پر ہی تھے کہ ان کو اطلاع ملی کہ ان کا بیٹا عبدالرحمٰن طاعون کا شکار ہو چکا ہے، جب ان کے بیٹے نے اپنے باپ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو حضرت عبدالرحمٰن نے کہا: اے میرے ابا جان! یہ حق ہے میرے ربّ کی طرف سے، تم شک میں پڑنے والوں میں سے نہ ہو جانا، (راوی) کہتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: تو مجھے صبر کرنے والوں میں سے پاؤ گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ چنانچہ صرف ایک ہی ہفتے میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی تمام آل اولاد وفات پا گئی، یہ سب سے آخر میں فوت ہوئے۔

5187۔ حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّسْاَلَ عَنِ الْقُرْآنِ فَلْيَاْتِ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّسْاَلَ عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ فَلْيَاْتِ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّسْاَلَ عَنِ الْمَالِ فَلْيَاْتِنِي فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَنِي خَازِنًا

✧✧ موسیٰ بن علی بن رباح لخمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: جو شخص قرآن کریم کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہے، وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس جائے اور جو حلال وحرام کے بارے میں پوچھنا چاہے، وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس جائے۔ اور جو مال کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہے وہ میرے پاس آجائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خازن بنایا ہے۔

5188 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الشَّهِيدُ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ نَوْفَلٍ الْاَشْجَعِيُّ قَالَ قَالَ بْنُ مَسْعُودٍ اِنَّ مَعَاذًا كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِلّٰهِ حَنِيفًا فَقُلْتُ فِي نَفْسِي غَلَطَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اِبْرَاهِيمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِلّٰهِ الْاٰيَةَ قَالَ اَتَدْرِي مَا الْاُمَّةُ وَمَا الْقَانِتُ فَقُلْتُ اللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ الْاُمَّةُ الَّذِي يَعْلَمُ الْخَيْرَ وَالْقَانِتُ الْمُطِيعُ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذٰلِكَ كَانَ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ كَانَ مُعَلِّمَ الْخَيْرِ وَكَانَ مُطِيعًا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَسْنَدَهُ فِي آخِرِهِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ''امۃ قانتا للہ حنیفا'' تھے۔ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ ابوعبدالرحمٰن غلط کہہ رہے ہیں کیونکہ یہ بات تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں کہی تھی جیسا کہ فرمایا:

اِنَّ اِبْرَاهِيمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِلّٰهِ

انہوں نے کہا: تمہیں پتا ہے کہ اس آیت میں ''امۃ'' سے کیا مراد ہے؟ اور ''القانت'' سے کیا مراد ہے؟

میں نے کہا: اللہ بہتر جانتا ہے۔

انہوں نے کہا: ''امۃ'' اس کو کہتے ہیں جو خیر کو جانتا ہو اور قانت اللہ اور اس کے رسول کی اتباع کرنے والے کو کہتے ہیں۔

اسی طرح حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ''معلم الخیر'' بھی تھے اور اللہ اور اس کے رسول کے مطیع وفرمانبردار بھی تھے۔

❀❀ شعبہ نے فراس سے انہوں نے شعبی سے، انہوں نے مسروق سے اور انہوں نے عبداللہ سے ایسے ہی روایت کیا ہے اور آخر سے اس کو مسند کیا ہے۔

5189 - اَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ فِرَاسًا يُحَدِّثُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ مَعَاذًا كَانَ اُمَّةً قَانِتًا قَالَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ اَشْجَعَ يُقَالُ لَهُ فَرْوَةُ بْنُ نَوْفَلٍ اِنَّمَا ذَاكَ اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ نَسِيَ مَنْ نَسِيَ اِنَّا كُنَّا نُشَبِّهُهُ بِاِبْرَاهِيمَ وَسُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ الْاُمَّةِ فَقَالَ مُعَلِّمُ الْخَيْرِ وَالْقَانِتُ الْمُطِيعُ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ''امۃ قانتا'' تھے، قبیلہ اشجع سے تعلق رکھنے والے (فروہ بن

نوفل نامی) ایک شخص نے ان سے کہا: وہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جس کو بھولنا تھا وہ بھول گیا ہم تو ان (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ) کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تشبیہ دیا کرتے تھے۔ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے (قرآن کریم میں استعمال ہونے والے لفظ) "امۃ" کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: (امۃ کا مطلب ہے) خیر کی تعلیم دینے والے۔ اور قانت کا مطلب ہے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنے والے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5190۔ فَحَدَّثَنِي اَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّكُونِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ غَنَّامِ بْنِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ النَّخَعِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَخْلَفُوا اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ، فَاسْتَعْمَلَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عُمَرَ عَلَى الْمَوْسِمِ، فَلَقِيَ مُعَاذًا بِمَكَّةَ وَمَعَهُ رَقِيقٌ، فَقَالَ: مَا هٰؤُلَاءِ؟ فَقَالَ: هٰؤُلَاءِ اُهْدُوا لِي، وَهٰؤُلَاءِ لِاَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اِنِّي اَرَى لَكَ اَنْ تَاْتِيَ بِهِمْ اَبَا بَكْرٍ، قَالَ: فَلَقِيَهُ مِنَ الْغَدِ، فَقَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، لَقَدْ رَاَيْتُنِي الْبَارِحَةَ وَاَنَا اَنْزُو اِلَى النَّارِ وَاَنْتَ آخِذٌ بِحُجْزَتِي، وَمَا اُرَانِي اِلَّا مُطِيعَكَ، قَالَ: فَاَتَى بِهِمْ اَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: هٰؤُلَاءِ اُهْدُوا لِي وَهٰؤُلَاءِ لَكَ، قَالَ: فَاِنَّا قَدْ سَلَّمْنَا لَكَ هَدِيَّتَكَ، فَخَرَجَ مُعَاذٌ اِلَى الصَّلَاةِ، فَاِذَا هُمْ يُصَلُّونَ خَلْفَهُ، فَقَالَ مُعَاذٌ: لِمَنْ تُصَلُّونَ؟ قَالُوا: لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ: فَاَنْتُمْ لَهُ فَاَعْتَقَهُمْ، صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلیفہ تسلیم کرلیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی جانب بھیج چکے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حج کے ایام میں امیر مقرر فرمایا۔ یہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مکہ شریف میں ملے اس وقت ان کے ہمراہ کچھ غلام بھی تھے، انہوں نے پوچھا کہ کیا ہے؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: یہ غلام لوگوں نے مجھے تحائف کے طور پر دیئے ہیں اور یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا خیال ہے کہ تو ان سب کو لے کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو جا۔ چنانچہ اگلے دن دوبارہ ان کی ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوگئی، انہوں نے کہا: اے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میں نے گزشتہ رات خواب میں دیکھا ہے گویا کہ میں آگ کی جانب جا رہا ہوں اور آپ مجھے میری کمر سے پکڑے ہوئے ہیں۔ اور میں صرف آپ کی فرمانبرداری کا ذہن رکھتا ہوں۔ چنانچہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوگیا اور کہنے لگا: یہ اشیاء مجھے تحفہ ملی ہیں اور یہ آپ کے لئے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے تمہارے تحائف تمہارے سپرد کئے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے کے لئے نکل گئے، تو جب دیکھا کہ تمام لوگ ان کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم لوگ کس کے لئے نماز پڑھ رہے ہو؟ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کے لئے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو تم بھی اسی کے لئے ہو، (یہ کہہ کر) ان کو آزاد کر دیا۔

یہ حدیث شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے لیکن ان دونوں حضرات نے اسے نقل نہیں کیا۔

5191- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ الْمُجَوِّزُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رِبَاحٍ اللَّخْمِيّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّسْاَلَ عَنِ الْقُرْآنِ فَلْيَأْتِ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّسْاَلَ عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ فَلْيَأْتِ مَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ وَّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّسْاَلَ عَنِ الْفَرَائِضِ فَلْيَأْتِ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّسْاَلَ عَنِ الْمَالِ فَلْيَأْتِنِي فَاِنِّي لَهُ خَازِنٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو قرآن کریم کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہے وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس جائے، جو حلال وحرام کے بارے میں کچھ دریافت کرنا چاہے وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس جائے، جو وراثت کے بارے معلومات لینا چاہے وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس جائے اور جو مال کے بارے میں پوچھنا چاہے وہ میرے پاس آجائے کیونکہ میں مال کا خازن ہوں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5192- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ شَابًّا حَلِيمًا سَمْحًا مِنْ اَفْضَلِ شَبَابِ قَوْمِهِ وَلَمْ يَكُنْ يُمْسِكُ شَيْئًا، فَلَمْ يَزَلْ يُدَانُ حَتّٰى اَغْرَقَ مَالَهُ كُلَّهُ فِي الدَّيْنِ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُرَمَاؤُهُ، فَلَوْ تَرَكُوا اَحَدًا مِنْ اَجْلِ اَحَدٍ لَتَرَكُوا مُعَاذًا مِنْ اَجْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَاعَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهُ حَتّٰى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بردبار، سخی نوجوان تھے، اپنی قوم کے تمام جوانوں سے اچھے تھے، کبھی کوئی چیز روک کر نہیں رکھتے تھے، مسلسل لوگوں سے قرضہ لے کر سخاوت کرتے رہے حتی کہ اپنا پورے کا پورا مال قرضے میں دے ڈالا، اور خود مقروض ہو گئے، ان کے قرض خواہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اگر کسی کی وجہ سے کوئی شخص کسی کو قرضہ معاف کرتا تو سب سے پہلے حضرت معاذ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے چھوڑا جاتا۔ تو ان کے قرضے ادا کرنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا مال ومتاع بیچ دیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا سارا مال بک گیا اور آپ خالی ہاتھ رہ گئے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5193- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ بِالرَّقَّةِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ بَكْرٍ السَّكْسَكِيُّ، حَدَّثَنَا مُجَاشِعُ بْنُ عَمْرٍو الْاَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ

عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، اَنَّهُ مَاتَ لَهُ ابْنٌ فَكَتَبَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَزِّيهِ عَلَيْهِ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ سَلَامٌ عَلَيْكَ، فَاِنِّي اَحْمَدُ اللّٰهَ اِلَيْكَ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، اَمَّا بَعْدُ، فَاَعْظَمَ اللّٰهُ لَكَ الْاَجْرَ، وَاَلْهَمَكَ الصَّبْرَ، وَرَزَقَنَا وَاِيَّاكَ الشُّكْرَ، فَاِنَّ اَنْفُسَنَا وَاَمْوَالَنَا وَاَهْلِينَا وَاَوْلَادَنَا مِنْ مَوَاهِبِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْهَنِيئَةِ وَعَوَارِيهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ، مَتَّعَكَ بِهِ فِي غِبْطَةٍ وَسُرُورٍ، وَقَبَضَهُ مِنْكَ بِاَجْرٍ كَبِيرِ الصَّلَاةِ وَالرَّحْمَةِ وَالْهُدَى، اِنِ احْتَسَبْتَهُ فَاصْبِرْ، وَلَا يُحْبِطْ جَزَعُكَ اَجْرَكَ فَتَنْدَمَ، وَاعْلَمْ اَنَّ الْجَزَعَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا، وَلَا يَدْفَعُ حُزْنًا، وَمَا هُوَ نَازِلٌ فَكَانَ قَدْ. وَالسَّلَامُ، غَرِيبٌ حَسَنٌ اِلَّا اَنَّ مُجَاشِعَ بْنَ عَمْرٍو لَيْسَ مِنْ شَرْطِ هٰذَا الْكِتَابِ

✧✧ محمود بن لبید روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیٹا فوت ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جانب ایک تعزیتی مکتوب لکھا (جس کا مضمون درج ذیل تھا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے معاذ بن جبل کی طرف۔

تم پر سلامتی ہو، میں اس خدا کی حمد وثناء کرتا ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

امابعد

اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے، اور تمہیں صبر کی توفیق عطا فرمائے اور مجھے اور آپ کو شکر کی توفیق دے۔ بے شک ہماری جانیں، ہمارے مال، ہمارے اہل وعیال سب اللہ کا قیمتی تحفہ اور مفت کی عطا ہے۔ اس نے تمہیں اس کے ذریعے رشک اور خوشی کی دولت عطا فرمائی۔ اور بہت بڑے اجر کے بدلے وہ تم سے واپس لے لیا، دعا، رحمت اور ہدایت یہ ہے کہ ثواب کی نیت رکھے تو صبر اختیار کر۔ تاکہ تیرا رونا دھونا تیرے اجر کو کم نہ کر دے (کہ اگر تیرا اجر کم ہو گیا تو) تو نادم ہوگا۔ اور جان لو کہ رونے دھونے سے گیا ہوا واپس نہیں آسکتا اور نہ یہ تیرے غم کو دور کر سکتا ہے جو دکھ آنا تھا وہ تو آ گیا۔ والسلام

✿✿ یہ حدیث غریب حسن ہے، مگر مجاشع بن عمرو اس کتاب کے معیار کے راوی نہیں ہیں۔

5194۔ اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، حَدَّثَنَا اَبُو يَحْيَى بْنِ اَبِي مَيْسَرَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي يَوْمًا، ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاُحِبُّكَ، فَقُلْتُ لَهُ: بِاَبِي وَاُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاَنَا وَاللّٰهِ اُحِبُّكَ، فَقَالَ: وَاُوصِيكَ يَا مُعَاذُ، لَا تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ اَنْ تَقُولَ: اللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلٰى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ، وَاَوْصَى بِذٰلِكَ مُعَاذٌ الصُّنَابِحِيَّ، وَاَوْصَى الصُّنَابِحِيُّ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ، وَاَوْصَى اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے معاذ! خدا کی قسم!

میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں خدا کی قسم میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں تجھے ایک وصیت کرتا ہوں۔ (یہ کہ) ہر نماز کے بعد

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلٰى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

لازمی پڑھنا۔ یہی وصیت حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے صنابحی کو کی تھی اور صنابحی نے ابوعبدالرحمٰن حبلی کو کی تھی اور عبدالرحمٰن حبلی نے یہی وصیت حضرت عقبہ بن مسلم کو کی تھی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5195- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ النُّعْمَانِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ وَجْهًا، وَاَحْسَنِهِمْ خُلُقًا، وَاَسْمَحِهِمْ كَفًّا، فَادَّانَ دَيْنًا كَثِيرًا فَلَزِمَهُ غُرَمَاؤُهُ حَتّٰى تَغَيَّبَ عَنْهُمْ اَيَّامًا فِي بَيْتِهِ حَتّٰى اسْتَعْدَى اسْتَعْدَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُرَمَاؤُهُ، فَاَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مُعَاذٍ يَدْعُوهُ، فَجَاءَ وَمَعَهُ غُرَمَاؤُهُ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، خُذْ لَنَا حَقَّنَا مِنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ اللّٰهُ مَنْ تَصَدَّقَ عَلَيْهِ، فَتَصَدَّقَ عَلَيْهِ نَاسٌ، وَاَبَى آخَرُونَ، وَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، خُذْ لَنَا بِحَقِّنَا مِنْهُ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اصْبِرْ لَهُمْ يَا مُعَاذُ، قَالَ: فَخَلَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَالِهِ فَدَفَعَهُ اِلٰى غُرَمَائِهِ، فَاقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ، فَاَصَابَهُمْ خَمْسَةُ اَسْبَاعِ حُقُوقِهِمْ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، بِعْهُ لَنَا، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَلُّوا عَلَيْهِ فَلَيْسَ لَكُمْ عَلَيْهِ سَبِيلٌ، فَانْصَرَفَ مُعَاذٌ اِلٰى بَنِي سَلَمَةَ، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، لَوْ سَاَلْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ اَصْبَحْتَ الْيَوْمَ مُعْدِمًا، فَقَالَ: مَا كُنْتُ لِاَسْاَلَهُ، قَالَ: فَمَكَثَ اَيَّامًا ثُمَّ دَعَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ، وَقَالَ: لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَجْبُرَكَ وَيُؤَدِّيَ عَنْكَ دَيْنَكَ، قَالَ: فَخَرَجَ مُعَاذٌ اِلَى الْيَمَنِ، فَلَمْ يَزَلْ بِهَا حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَافَى السَّنَةَ الَّتِي حَجَّ فِيهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَكَّةَ، فَاسْتَعْمَلَهُ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْحَجِّ، فَالْتَقَيَا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ بِهَا، فَاعْتَنَقَا وَعَزَّى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَخْلَدَا اِلَى الْاَرْضِ يَتَحَدَّثَانِ، فَرَاَى عُمَرُ عِنْدَ مُعَاذٍ غِلْمَانًا، فَقَالَ: مَا هٰؤُلَاءِ؟ ثُمَّ ذَكَرَ الْاَحْرُفَ الَّتِي ذَكَرْتُهَا فِيمَا تَقَدَّمَ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ خوبصورت تھے اور سب سے زیادہ حسنِ اخلاق کے مالک تھے۔ اور اللہ کی راہ میں سب سے زیادہ خرچ کرنے والے تھے۔ بہت زیادہ قرضہ لیا ہوا تھا۔ قرض خواہ ان کے پیچھے پڑے رہتے تھے، حتی کہ ان سے بچنے کے لئے آپ کئی کئی دن اپنے گھر میں ہی چھپ کر بیٹھے رہتے۔ ان کے قرض خواہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ان کی شکایت کردی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا، جب وہ حاضر

بارگاہِ رسالت ہوئے تو ان کے قرض خواہ بھی ان کے ہمراہ تھے۔انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ہمیں اس سے ہمراہ حق دلوایئے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوشخص اس کو معاف کردے اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا۔ چنانچہ کچھ لوگوں نے ان کو قرضہ معاف کردیا لیکن کچھ لوگوں نے انکو معاف کرنے سے انکار کردیا۔اوراپنا حق وصول کرنے پر بضد رہے۔رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ کو کہا: اے معاذ ان کے لئے صبر اختیار کر۔تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا مال بیچ کر قرض خواہوں کو دے دیا۔قرض خواہوں نے جب وہ مال (اپنے اپنے حصص کے مطابق تقسیم کرلیا) تو ہر ایک کو سات میں سے پانچواں حصہ ملا۔انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ ہمارے حقوق کی ادائیگی کے لئے ان کو بیچ ڈالیں۔تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی جان اب چھوڑ دو، اب تمہیں اس پر کوئی زور نہیں ہے۔تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بنی سلمہ کی جانب آئے تو ایک آدمی نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن اگر تم رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگ لیتے تو آج آپ امیر وکبیر ہوتے۔انہوں نے کہا: میں نہیں مانگ سکتا تھا۔راوی کہتے ہیں ابھی زیادہ دن نہیں گزرے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو بلایا اور یمن کا گورنر بنا کر بھیج دیا اور فرمایا: ہوسکتا ہے کہ عنقریب اللہ تعالیٰ تیرے نقصان کی تلافی فرمادے اور تجھ سے تیرا دین پورا کروادے۔راوی کہتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ یمن کی جانب چلے گئے اور رسول اللہ ﷺ کی وفات تک وہیں رہے،اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں حج کیا تو ان سے ملاقات ہوگئی۔اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو حج کے امور کا نگران بنادیا۔یوم ترویہ کو ان کی ملاقات ہوئی،انہوں نے ایک دوسرے سے معانقہ کیا اور دونوں نے ایک دوسرے کو رسول اللہ ﷺ کی وفات کی تعزیت کی۔پھر ایک جگہ پر کھڑے بہت دیر تک پرانی باتیں کرتے رہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ بچے دیکھے تو پوچھا یہ کیا ہے؟ پھر اس کے بعد وہ گفتگو فرمائی جس کا ابھی کچھ دیر پہلے ذکر گزرا ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت فضل بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے فضائل

5196۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ زَكَرِيَّا التَّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا خَلِيْفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ وَالْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ يُكَنَّى اَبَا مُحَمَّدٍ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحُنَيْنًا وَّثَبَتَ مَعَهُ حِيْنَ وَلَّى النَّاسُ مُنْهَزِمِيْنَ وَشَهِدَ مَعَهُ حَجَّةَ الْوَدَاعِ وَكَانَ فِيْمَنْ غَسَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَلِّى دَفْنَهُ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ مُجَاهِدًا بِنَاحِيَةِ الْاُرْدُنِ فِي طَاعُوْنِ عَمْوَاسَ سَنَةَ ثَمَانَ عَشَرَةَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "فضل بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم رضی اللہ عنہ" ان کی کنیت ابومحمد ہے،رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ فتح مکہ اور غزوہ حنین میں شرکت کی،اور جس وقت دوسرے لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگ رہے تھے، یہ اس وقت بھی ثابت قدم رہے۔حضور ﷺ کے ہمراہ حجۃ الوداع میں شریک ہوئے۔رسول اللہ ﷺ کو غسل دینے اور آپ کی تکفین

وتدفین کرنے والوں میں یہ بھی تھے۔ پھر آپ ۱۸ ہجری میں عمواس کے طاعون کے زمانے میں ملک شام کی جانب اردن کے ایک نواحی علاقے میں جہاد کے لئے گئے۔ یہ واقعہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کا ہے۔

5197- سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ مَعِيْنٍ يَقُوْلُ قُتِلَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْيَرْمُوْكِ فِي عَهْدِ اَبِي بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: حضرت فضل بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔

5198- اَخْبَرَنِي اَبُوْ الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ اَنَا الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمِّي يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اِسْحَاقَ قَالَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كُنْيَتُهُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ وَاُمُّهُ اُمُّ الْفَضْلِ وَاسْمُهَا لُبَابَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ قُتِلَ فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ قَدْ حَدَّثَ اَبُوْهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاَخُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ

اَمَّا حَدِيْثُ اَبِيْهِ الْعَبَّاسِ عَنْهُ،

✧✧ حضرت اسحاق، حضرت فضل بن عباس کا نسب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں "فضل بن عباس بن عبدالمطلب" ان کی کنیت "ابو محمد" ہے۔ ان کی والدہ "ام فضل" ہیں۔ ان کا نام "لبابہ بنت حارث" ہے۔ آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہمراہ (جنگ میں شہید ہوئے) ان کے والد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان کے بھائی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے روایت کی ہے۔

ان کے والد حضرت عباس کی ان سے روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

5199- فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَبُو اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، قَالَ: وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّ اَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اَنَّهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالْفَضْلُ رَدِيفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ كَثِيرٌ حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَثُرَ النَّاسُ، قُلْتُ: سَيُحَدِّثُنِي الْفَضْلُ عَمَّا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ الْفَضْلُ: دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَفَعَ النَّاسُ مَعَهُ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْسِكُ بِزِمَامِ بَعِيرِهِ، وَجَعَلَ يُنَادِي النَّاسَ: عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ، فَلَمَّا بَلَغَ

5199-صحيح مسلم' كتاب الحج' باب استحباب إدامة الحاج التلبية حتى يشرع في رمي جمرة العقبة' حديث2323:صحيح ابن خزيمة' كتاب المناسك' جماع أبواب ذكر أفعال اختلف الناس في إباحته للمحرم - باب فضل حفظ البصر والسمع واللسان يوم عرفة' حديث 2645:صحيح ابن حبان' كتاب الحج' باب الوقوف بعرفة والمزدلفة والدفع منهما' ذكر وصف خروج المرء إلى عرفات' حديث3918:

الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ جَمِيعًا، حَتّٰى إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى الصُّبْحَ، ثُمَّ وَقَفَ بِالْمُزْدَلِفَةِ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ، ثُمَّ دَفَعَ وَدَفَعَ النَّاسُ مَعَهُ يُمْسِكُ بِزِمَامِ بَعِيرِهِ وَجَعَلَ يَقُولُ: اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ مُحَسِّرًا اَوْضَعَ شَيْئًا وَجَعَلَ يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ، صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، فَقَدْ رَوٰى غَيْرُ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِي مَعْبَدٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاَمَّا حَدِيثُ اَخِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَإِنَّهُ مُخَرَّجٌ فِي الصَّحِيحَيْنِ مِنْ حَدِيثِ عَطَاءٍ، وَاَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِلَفْظَتَيْنِ: عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ، وَكَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ، وَهٰذَا لَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عرفہ کا دن تھا، فضل بن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد بہت سارے لوگ موجود تھے، جب لوگوں کا بہت زیادہ ہجوم ہوگیا تو میں نے کہا کہ فضل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل بیان کریں گے۔ تو فضل نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے تو لوگ بھی آپ علیہ السلام کے ہمراہ روانہ ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی کی لگام پکڑ کر اس کو روکا اور لوگوں کو فرمانے لگے: سکون سے رہو۔ جب مزدلفہ میں پہنچے تو سواری سے نیچے اترے اور مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی پڑھی اور طلوع فجر تک آپ وہیں پر رہے، فجر کی نماز وہاں پر پڑھ کر مزدلفہ میں مشعر الحرام کے قریب وقوف کیا۔ پھر آپ روانہ ہوئے اور تمام لوگ بھی آپ کے ہمراہ روانہ ہو گئے، آپ علیہ السلام نے اپنی اونٹنی کی لگام پکڑی ہوئی تھی اور فرما رہے تھے: تم پر اطمنان لازم ہے۔ اور جب وادی محسر میں پہنچے تو اونٹ کو کچھ تیز چلایا اور فرمایا: تم بھی تیز چلو۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے کیونکہ یہ حدیث ابو معبد سے ابو زبیر کے علاوہ بھی کئی راویوں نے روایت کی ہے۔ لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ البتہ ان کے بھائی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ان سے روایت کردہ حدیث بخاری اور مسلم میں درج ہے وہ عطاء اور ابو معبد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے۔ اور اس میں یہ دو لفظ موجود ہیں "علیکم بالسکینة" اور "کان یرمی الجمرة"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حضرت فضل سے روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

5200 - حَدَّثَنَا اَبُو الطَّيِّبِ الْحَرْبِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا مُخَمِّشُ بْنُ عِصَامٍ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ الْفَضْلَ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ جَمْعٍ، فَلَمَّا اَفَاضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ، فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِإِيضَاعِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مزدلفہ کی رات حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سوار تھے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں سے روانگی اختیار کی اور فرمایا: اطمینان اختیار کرو کیونکہ گھوڑوں اور اونٹوں کو تیز بھگانا ہی نیکی نہیں ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

5201- حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ شُرَحْبِيلُ بْنُ حَسَنَةَ قِيلَ اُمُّهُ كَانَتْ تَحْتَ سُفْيَانَ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ وَهْبِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ جُمَحٍ وَهَاجَرَتْ مَعَ سُفْيَانَ وَاَمَّا اَبُو شُرَحْبِيلَ فَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُطَاعِ بْنِ عَمْرٍو مِنَ الْيَمَنِ وَسُفْيَانُ هٰذَا هُوَ جَمِيلُ بْنُ مَعْمَرٍ وَكَانَ يُقَالُ لِجَمِيلٍ ذُو الْقَلْبَيْنِ مِنْ عَقْلِهِ حَتّٰى قَالَ اللّٰهُ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ وَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا وَمَاتَ شُرَحْبِيلُ بْنُ حَسَنَةَ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَنَةَ ثَمَانَ عَشَرَةَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: ''شرحبیل بن حسنہ''۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کی والدہ حضرت سفیان بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح کے نکاح میں تھیں۔ اور حضرت سفیان کے ہمراہ ہجرت بھی کی۔ اور جو شرحبیل ہیں یہ عبداللہ بن مطاع بن عمرو ہیں، یمن کے رہنے والے ہیں، اور یہ سفیان، جمیل بن معمر ہیں، اور جمیل کو ذہانت اور فطانت کی وجہ ''ذوالقلبین'' (دو دلوں والا) کہا جاتا تھا۔ انہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ (الاحزاب: 4)

''اللہ نے کسی آدمی کے اندر دو دل نہ رکھے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوہ حنین میں شرکت کی۔ آپ ۱۸ ہجری کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔

5202- اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ وَشُرَحْبِيلُ بْنُ حَسَنَةَ وَحَسَنَةُ اُمُّهُ وَهِيَ عَدَوْلِيَّةٌ وَاَبُو شُرَحْبِيلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُطَاعِ بْنِ عَمْرٍو مِنْ كِنْدَةَ حَلِيفٍ لِبَنِي زُهْرَةَ يُكَنّٰى اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ مِنْ مُهَاجِرِي الْحَبَشَةِ الْهِجْرَةَ الثَّانِيَةَ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: اور شرحبیل بن حسنہ۔ اور حسنہ ان کی والدہ ہیں اور یہ عدولیہ ہیں اور شرحبیل کے والد عبداللہ بن مطاع بن عمرو ہیں، کندہ قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں جو کہ بنی زہرہ کے حلیف تھے۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ تھی اور یہ حبشہ کی جانب دوسری ہجرت کرنے والوں میں شریک تھے۔

5203- اَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبُكَائِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ هَاجَرَ اِلَى الْحَبَشَةِ شُرَحْبِيلُ بْنُ حَسَنَةَ هَاجَرَتْ اُمُّهُ حَسَنَةُ اِلٰى اَرْضِ الْحَبَشَةِ مَعَ زَوْجِهَا سُفْيَانُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ وَهْبِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ جُمَحٍ

✦✦ محمد بن اسحاق نے حبشہ کی جانب ہجرت کرنے والوں میں شرحبیل بن حسنہ کا بھی ذکر کیا ہے ان کی والدہ اپنے شوہر سفیان بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح کے ہمراہ حبشہ کی جانب ہجرت کی۔

5204۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ شُرَحْبِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُطَاعِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَاُمُّهُ حَسَنَةُ وَوَلَاؤُهَا لِعُثْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ وَتُوُفِّيَ شُرَحْبِيلُ بْنُ حَسَنَةَ فِي طَاعُونِ عَمْوَاسَ سَنَةَ ثَمَانَ عَشَرَةَ وَهُوَ بْنُ سَبْعٍ وَّسِتِّينَ سَنَةً

✦✦ خلیفہ بن خیاط نے کہا: "شرحبیل بن عبداللہ بن مطاع بن عمرو بن عبدالعزیز" ان کی والدہ "حسنہ" ہیں۔ اوران کی ولاء (اختیارات) عثمان بن حبیب کے لئے تھیں۔ شرحبیل بن حسنہ ۶۷ سال کی عمر میں ۱۸ ہجری کو عمواس کے طاعون میں شہید ہوئے۔

5205۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ النَّجَاشِيَّ بَعَثَ اُمَّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ

✦✦ عروہ کہتے ہیں: نجاشی رضی اللہ عنہ نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تھا۔

5206۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ كَانَ شُرَحْبِيلُ بْنُ حَسَنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَزَا مَعَهُ غَزَوَاتٍ وَهُوَ اَحَدُ الْاُمَرَاءِ الَّذِينَ عَقَدَ لَهُمْ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الشَّامِ

✦✦ محمد بن عمر کہتے ہیں: شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تمام غزوات میں شرکت کی ہے اور یہ ان امیروں میں سے ایک ہیں جن کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ملک شام پر عہد لیا تھا۔

5207۔ اَخْبَرَنِي حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ وَمَطَرٌ الْوَرَّاقُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ وَقَعَ الطَّاعُونُ بِالشَّامِ فَخَطَبَنَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا الطَّاعُونَ رِجْسٌ فَفِرُّوا مِنْهُ فِي الْاَوْدِيَةِ وَالشِّعَابِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ شُرَحْبِيلَ بْنَ حَسَنَةَ فَقَالَ كَذَبَ عَمْرٌو صَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمْرٌو اَضَلُّ مِنْ جُمَلِ اَهْلِهِ وَلٰكِنَّهُ رَحْمَةُ رَبِّكُمْ وَدَعْوَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفَاةُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ

✦✦ عبدالرحمٰن بن غنم کہتے ہیں: ملک شام میں طاعون کی وباء پھیل گئی، تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: یہ طاعون بیماری ہے اس سے بچنے کے لئے وادیوں اور گھاٹیوں میں بھاگ جاؤ، اس اعلان کی اطلاع حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ تک پہنچ گئی، تو انہوں نے فرمایا: عمرو نے جھوٹ بولا ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہے۔ اور عمرو اپنے

تمام گھر والوں سے زیادہ ''لاعلم'' ہے۔ (طاعون بیماری نہیں ہے) بلکہ یہ تو تمہارے ربّ کی طرف سے رحمت ہے، تمہارے نبی کی دعا ہے اور تم سے پہلے نیک لوگوں کی وفات ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِي جُنْدَلَ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوجندل بن سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ کے فضائل

5208- اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ اَبُو جُنْدَلَ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو اِسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ شَمْسِ بْنِ نَضْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ حَسْلِ بْنِ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَاُمُّ اَبِي جُنْدَلَ فَاخِتَةُ مِنْ بَنِي نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ شَهِدَ بَدْرًا وَّكَانَ مَعَ الْمُشْرِكِينَ فَلَمَّا نَزَلَ بِبَدْرٍ هَرَبَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُشْهِدَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ هٰكَذَا وَجَدْتُّ وَفَاتَهُ فِي تَارِيخِ شَبَابٍ وَاَظُنُّهُ وَاهَمَ فِي وَقْتِ وَفَاتِهِ

✧✧ خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں: ابوجندل بن سہیل بن عمرو۔ ان کا نام ''عبداللہ بن سہیل بن عمرو بن عبدشمس بن نضر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی'' ہے۔ ابوجندل رضی اللہ عنہ کی والدہ فاختہ ہیں جو کہ بنی نوفل بن عبدمناف سے تعلق رکھتی ہیں۔ ابوجندل رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں مشرکین کی جانب سے شریک ہوئے تھے لیکن میدان بدر میں آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھاگ آئے۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

۞۞ امام حاکم کہتے ہیں کہ میں نے تاریخ شباب میں ان کی وفات اسی طرح پائی ہے لیکن مجھے لگتا ہے کہ اس میں آپ کی وفات کے بارے میں غلطی ہے۔

5209- فَقَدْ حَدَّثَنَاهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: اَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو اَسْلَمَ قَدِيمًا بِمَكَّةَ، فَحَبَسَهُ اَبُوهُ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَاَوْثَقَهُ فِي الْحَدِيدِ وَمَنَعَهُ الْهِجْرَةَ، فَلَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُدَيْبِيَةَ وَاَتَاهُ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَاضَاهُ عَلَى مَا قَاضَاهُ عَلَيْهِ، اَقْبَلَ اَبُو جَنْدَلٍ يَرْسُفُ فِي قُيُودِهِ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَدَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى اَبِيهِ، لِاَنَّ الصُّلْحَ كَانَ بَيْنَهُمْ، ثُمَّ اَفْلَتَ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَلَحِقَ بِاَبِي بَصِيرٍ وَهُوَ بِالْعِيصِ وَقَدِ اجْتَمَعَ اِلَيْهِ جَمَاعَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَكَانُوا كُلَّمَا مَرَّتْ بِهِمْ عِيرٌ لِقُرَيْشٍ اعْتَرَضُوهَا فَقَتَلُوا مَنْ قَدَرُوا عَلَيْهِ مِنْهُمْ، وَاَخَذُوا مَا قَدَرُوا عَلَيْهِ مِنْ مَتَاعِهِمْ، فَلَمْ يَزَلْ اَبُو جَنْدَلٍ مَعَ اَبِي بَصِيرٍ حَتَّى مَاتَ اَبُو بَصِيرٍ، فَقَدِمَ اَبُو جَنْدَلٍ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِالْمَدِينَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَزَلْ يَغْزُو مَعَهُ وَيُجَاهِدُ بَعْدَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَتَّى مَاتَ بِالشَّامِ فِي طَاعُونِ عَمَوَاسٍ سَنَةَ ثَمَانَ عَشْرَةَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ محمد بن عمرو کہتے ہیں: ابوجندل بن سہیل بن عمرو بہت پہلے پہل مکہ میں اسلام لے آئے تھے، ان کے والد سہیل بن عمرو نے ان کو لوہے کی زنجیروں میں جکڑ کر رکھا ہوا تھا اور ہجرت سے بھی روک دیا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ حدیبیہ کے مقام پر آئے تو سہیل بن عمرو رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کے ساتھ مذاکرات کئے۔ ابوجندل رضی اللہ عنہ اپنی زنجیروں کو کھینچتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گئے لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان کو ان کے والد کے ہمراہ واپس بھیج دیا کیونکہ ان کے درمیان صلح کا معاہدہ تھا۔ پھر وہ اپنے والد سے چھوٹ کر مقام عیص میں ابوبصیر کے پاس چلے گئے، اور ابوبصیر کے پاس مسلمانوں کی ایک جماعت جمع ہو چکی تھی اور وہاں سے جب بھی قریش کا کوئی قافلہ گزرتا تو یہ ان کے جتنے لوگوں کو قتل کر سکتے، ان کو قتل کرتے اور ان کا جو کچھ مال و متاع لوٹ سکتے، وہ لوٹ لیتے۔ ابوبصیر کی وفات تک حضرت ابوجندل رضی اللہ عنہ انہی کے پاس رہے، ان کی وفات کے بعد حضرت ابوجندل اور ان کے ساتھ جتنے بھی مسلمان تھے سب مدینہ میں آ گئے، اس کے بعد یہ مسلسل رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد میں شریک ہوتے رہے اور حضور ﷺ کے بعد بھی جہاد کرتے رہے حتی کہ ۱۸ ہجری کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں عمواس کے طاعون میں ملک شام میں فوت ہو گئے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ الْمَخْزُومِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حارث بن ہشام مخزومی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5210۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مَخْزُومٍ: فَحَدَّثَنِي سَلِيطُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِكْرِمَةَ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي رَبِيعَةَ عَلٰى اُمِّ هَانِءٍ بِنْتِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَاسْتَجَارَا بِهَا، فَقَالَا: نَحْنُ فِي جِوَارِكِ، فَاَجَارَتْهُمَا، فَدَخَلَ عَلَيْهِمَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا فَشَهَرَ عَلَيْهِمَا السَّيْفَ، فَتَفَلَّتَ عَلَيْهِمَا وَاعْتَنَقَتْهُ، وَقَالَتْ: تَصْنَعُ بِي هٰذَا مِنْ بَيْنِ النَّاسِ لَتَبْدَاَنَّ بِي قَبْلَهُمَا، فَقَالَ: تُجِيرِينَ الْمُشْرِكِينَ؟ فَخَرَجَ، قَالَتْ اُمُّ هَانِءٍ: فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا لَقِيتُ مِنِ ابْنِ اُمِّي عَلِيٍّ مَا كِدْتُ اَفْلِتُ مِنْهُ، اَجَرْتُ حَمْوَيْنِ لِي مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَانْفَلَتَ عَلَيْهِمَا لِيَقْتُلَهُمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا كَانَ ذٰلِكَ لَهُ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ، وَاَمَّنَّا مَنْ اَمَّنْتِ، فَرَجَعْتُ اِلَيْهِمَا فَاَخْبَرْتُهُمَا فَانْصَرَفَا اِلٰى مَنَازِلِهِمَا، فَقِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي رَبِيعَةَ جَالِسَانِ فِي نَادِيهِمَا مُتَنَضِّلَيْنِ فِي الْمُلَاِ الْمُزَعْفَرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا سَبِيلَ اِلَيْهِمَا قَدْ اَمَّنَّاهُمَا، قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ: وَجَعَلْتُ اسْتَحْيِي اَنْ يَرَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَذْكُرُ رُؤْيَتَهُ اِيَّايَ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، ثُمَّ اَذْكُرُ بِرَّهُ وَرَحْمَتَهُ، فَاَلْقَاهُ وَهُوَ دَاخِلٌ الْمَسْجِدَ، فَتَلَقَّانِي بِالْبِشْرِ وَوَقَفَ حَتّٰى جِئْتُهُ فَسَلَّمْتُ

عَلَيْهِ، وَشَهِدْتُ شَهَادَةَ الْحَقِّ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَاكَ مَا كَانَ مِثْلُكَ يَجْهَلُ الْإِسْلَامَ، قَالَ الْحَارِثُ: فَوَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ الْإِسْلَامِ جُهِلَ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ اِنَّكَ لَخَيْرُ الْاَرْضِ وَاَحَبُّ الْاَرْضِ اِلَى اللّٰهِ، وَلَوْلَا اَنِّي اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا لَيْتَنَا نَفْعَلُ فَارْجِعْ اِلَيْهَا، فَاِنَّهَا مَنْبَتُكَ وَمَوْلِدُكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي سَاَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَخْرَجْتَنِي مِنْ اَحَبِّ اَرْضِكَ اِلَيَّ، فَاَنْزِلْنِي اَحَبَّ الْاَرْضِ اِلَيْكَ، فَاَنْزَلَنِي الْمَدِينَةَ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَلَمْ يَزَلِ الْحَارِثُ مُقِيمًا بِمَكَّةَ بَعْدَ اَنْ اَسْلَمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ كِتَابُ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ يَسْتَنْفِرُ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى غَزْوِ الرُّوْمِ قَدِمَ ابْنُ هِشَامٍ وَّعِكْرِمَةُ بْنُ اَبِي جَهْلٍ وَّسُهَيْلُ بْنُ اَبِي عَمْرٍو عَلٰى اَبِي بَكْرٍ الْمَدِيْنَةَ فَاَتَاهُمْ فِي مَنَازِلِهِمْ فَرَحَّبَ بِهِمْ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَسُرَّ بِمَكَانِهِمْ ثُمَّ خَرَجُوا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ غُزَاةً اِلَى الشَّامِ فَشَهِدَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ فَحْلَ وَاَجْنَادِيْنَ وَمَاتَ بِالشَّامِ فِي طَاعُوْنِ عَمْوَاسَ سَنَةَ ثَمَانَ عَشْرَةَ فَخَلَفَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى امْرَاَتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْوَلِيْدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ وَهِيَ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ رَبِيْبًا خَيْرًا مِّنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ بْنُ هِشَامٍ مِنْ اَشْرَافِ قُرَيْشٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عکرمہ فرماتے ہیں: فتح مکہ کے دن حارث بن ہشام اور عبداللہ ابن ابی ربیعہ، حضرت ابوطالب کی صاحبزادی حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے پناہ مانگی، کہنے لگے: ہم آپ کے پڑوسی ہیں۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے ان کو پناہ دے دی۔ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ گھر میں آئے اور ان کو دیکھا تو دیکھتے ہی تلوار نیام سے نکال کر ان پر سونت لی لیکن حضرت ام ہانی ان کے آڑے آ گئی اور کہنے لگی: تم میرے ساتھ یہ سلوک کرنے لگے ہو؟ تمہیں ان تک پہنچنے کے لئے میری لاش سے گزرنا پڑے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہوئے گھر سے چلے گئے کہ: تو مشرکوں کو پناہ دے رہی ہے۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج میرے بھائی علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا، میں نے اپنے دو مشرک دیوروں کو پناہ دی تھی اور انہوں نے ان پر تلوار سونت لی تھی، ان کو قتل کرنے لگے تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا (پھر فرمایا:) جس کو تم نے پناہ دی اس کو ہم نے پناہ دی اور جس کو تم نے امان دی اس کو ہم نے امان دی'' میں نے واپس گھر آ کر ان دونوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کی اطلاع دی تو وہ دونوں اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے کہا: وہ دونوں اپنی اپنی مجلسوں میں بیٹھے ایک دوسرے کے ساتھ بہت تکبر کے ساتھ باتیں کر رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو مارنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے کیونکہ ہم

ان کو امان دے چکے ہیں۔ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سامنا کرتے ہوئے بڑی شرم آ رہی تھی کیونکہ مجھے وہ سب یاد آ رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مشرکوں کے ہمراہ تمام موقعوں پر دیکھا تھا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا میرے ساتھ حسن سلوک، اخلاق اور رحمت بھی یاد آ رہی تھی۔ لیکن بہر حال میں حضور علیہ السلام کی جانب چل پڑا، اس وقت آپ مسجد میں تھے، آپ نے میرا اچھا استقبال کیا آپ (مجھے دیکھ کر) رک گئے، میں آپ کے پاس آیا اور سلام کیا اور کلمہ پڑھا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے تجھے ہدایت دی، اور تیرے جیسا آدمی اسلام سے جاہل نہیں رہ سکتا۔ تو حارث بن ہشام نے کہا: خدا کی قسم اسلام چیز ہی ایسی ہے کہ اس سے جاہل رہا ہی نہیں جا سکتا۔

عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حجۃ الوداع میں دیکھا، آپ اپنی سواری پر کھڑے تھے اور (مکہ مکرمہ کو مخاطب کر کے) فرما رہے تھے: (اے سرزمین مکہ) خدا کی قسم! تو سب سے اچھی سرزمین ہے اور اللہ تعالیٰ کو تو سب سے زیادہ پسند ہے، اگر مجھے تجھ سے نکلنے پر مجبور نہ کیا جاتا تو میں کبھی بھی تجھے چھوڑ کر نہ جاتا (حارث بن ہشام) کہتے ہیں: میں نے سوچا کہ کاش ہم اس سلسلہ میں کچھ کر لیں۔ (میں نے عرض کی) آپ یہاں واپس تشریف لے آئیے، کیونکہ یہ آپ کی جائے پیدائش بھی ہے اور آپ کی پرورش بھی یہیں پہ ہوئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے ربّ سے دعا مانگی تھی، میں نے عرض کی تھی "یا اللہ تو نے مجھے اس زمین سے نکال دیا ہے جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے، اب تو مجھے ایسی جگہ پر بھیج دے جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے مدینہ شریف میں بھیج دیا"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ اسلام لانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال تک مسلسل مکہ شریف میں ہی قیام پذیر رہے۔ پھر جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خط آیا جس میں لوگوں کو روم کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے نکلنے کا حکم دیا گیا تھا تو حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ، حضرت عکرمہ بن ابوجہل رضی اللہ عنہ، اور حضرت سہیل بن ابی عمرو رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ میں آ گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خود چل کر ان کے رہائش کے مقام پر آئے، ان کو خوش آمدید کہا اور ان کے مدینہ آنے پر خوشی کا اظہار کیا۔ پھر یہ لوگ مسلمانوں کے لشکر کے ہمراہ شام کی جانب جہاد میں چلے گئے۔ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ فحل اور اجنادین میں شریک ہوئے اور ۱۸ ہجری کو عمواس کے طاعون کی وباء میں شہید ملک شام میں وفات پا گئے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کی اہلیہ فاطمہ بنت ولید بن مغیرہ کی حوصلہ افزائی کی۔ یہ عبداللہ بن حارث کی والدہ ہیں۔ اور عبدالرحمٰن کہا کرتے تھے: میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی ربیب (پرورش کرنے والا) نہیں دیکھا۔ عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اشراف قریش میں سے تھے۔

5211۔ اَخْبَرَنِی الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الدَّهْقَانُ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْفَزَارِيُّ اَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ اَبِى نَوْفَلِ بْنِ اَبِى عَقْرَبَ قَالَ خَرَجَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ مَكَّةَ فَجَزِعَ اَهْلُ مَكَّةَ جَزَعًا شَدِيْدًا وَلَمْ يَبْقَ اَحَدٌ اِلَّا خَرَجَ يُشَيِّعُهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِاَعْلَى الْبَطْحَاءِ اَوْ حَيْثُ شَاءَ مِنْ ذٰلِكَ فَوَقَفَ وَوَقَفَ النَّاسُ حَوْلَهُ يَبْكُوْنَ فَلَمَّا رَاٰى جَزَعَ النَّاسِ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَا خَرَجْتُ

رَغْبَةً بِنَفْسِي عَنْ اَنْفُسِكُمْ وَلَا اِخْتِيَارَ بَلَدٍ عَلٰى بَلَدِكُمْ وَلٰكِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ قَدْ كَانَ وَخَرَجَ فِيهِ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَاللّٰهِ مَا كَانُوْا مِنْ ذَوِي اَسْنَانِهَا وَلَا مِنْ بُيُوْتَاتِهَا فَاَصْبَحَتْ وَاللّٰهِ لَوْ اَنَّ جِبَالَ مَكَّةَ ذَهَبٌ فَاَنْفَقْنَاهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا اَدْرَكْنَا يَوْمًا مِنْ اَيَّامِهِمْ وَايْمُ اللّٰهِ لَئِنْ فَاتُوْنَا فِي الدُّنْيَا لَنَلْتَمِسَنَّ اَنْ نُشَارِكَهُمْ فِي الْاُخْرٰى فَاتَّقَى اللّٰهَ امْرُؤٌ خَرَجَ غَازِيًا فَخَرَجَ غَازِيًا اِلَى الشَّامِ فَاُصِيبَ شَهِيدًا

✧✧ ابونوفل بن ابوعقرب فرماتے ہیں: حضرت حارث بن ہشام مکہ سے جب نکلے تو اہل مکہ بہت زیادہ رونے دھونے لگ گئے، اور ہر شخص ان کو الوداع کرنے کے لئے مکہ سے باہر آیا اور جب بطحاء کی بلندی پر پہنچے یا جہاں انہوں نے چاہا تو وہ رک گئے اور تمام لوگ آپ کے اردگرد جمع ہو کر رونے لگ گئے۔ جب انہوں نے لوگوں کی یہ گریہ زاری دیکھی تو فرمایا: اے لوگو! تمہیں چھوڑ کر جانے میں میرے دل کی خوشی شامل نہیں ہے اور نہ ہی یہ بات ہے کہ میں نے تمہارے شہر سے بڑھ کر کسی اور شہر کو سمجھ لیا ہے۔ لیکن (یہ حکم ہے) اور یہ ہو کر ہی رہے گا، ان میں بہت سارے قریشی لوگ بھی موجود تھے جو کہ نہ تو ان کے نسبی رشتہ دار تھے اور نہ پڑوسی تھے (وہ کہنے لگے) خدا کی قسم! اگر مکہ کے تمام پہاڑ سونا بن جائیں اور ہم وہ تمام راہِ خدا میں خرچ کر ڈالیں تب بھی ہم ان کے دنوں جیسا ایک دن بھی نہیں پاسکتے۔ خدا کی قسم اگر یہ لوگ دنیا میں ہم سے جدا ہو رہے ہیں تو ہم آخرت میں ان کے ساتھ شریک ہوں گے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہوں کہ وہ مجھے مرتبہ شہادت سے سرفراز فرمائے۔ چنانچہ وہ شام کی جانب مجاہد بن کر گئے اور مقام شہادت پایا۔

5212- حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الزَّاهِدُ صَاحِبُ ثَعْلَبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ الْمُشْرِكِينَ فَانْهَزَمَ فِيمَنِ انْهَزَمَ فَعَيَّرَهُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ ثُمَّ غَزَا اُحُدًا مَعَ الْمُشْرِكِينَ وَلَمْ يَزَلْ مُتَمَسِّكًا بِالشِّرْكِ حَتّٰى اَسْلَمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رَوَتْ عَائِشَةُ عَنِ الْحَارِثِ

إن كنت كاذبة الذى حدثتنى ... فنجوت منجا الحارث بن هشام

ترك الأحبة أن يقاتل دونهم ... ونجا برأس طمرة ولجام

الله يعلم ما تركت قتالهم ... حتى رموا فرسى بأشقر مزبد

فعلمت أنى إن أقاتل واحدا ... أقتل ولا ينكأ عدوى مشهد

فصدفت عنهم والأحبة بينهم ... طمعا لهم بعقاب يوم مرصد

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں مشرکوں کی جانب سے شریک ہوئے تھے اور شکست خوردہ لوگوں میں شریک تھے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان کو شرم دلاتے ہوئے فرمایا:

إن كنت كاذبة الذى حدثتنى فنجوت منجا الحارث بن هشام

ترك الأحبة أن يقاتل دونهم ونجا برأس طمرة ولجام

○ اگر میں اپنی کہی ہوئی بات میں جھوٹا ہوں تو میں حارث بن ہشام کی طرح نجات پانے والا ہوں

○ کہ اس نے دوستوں کے ہمراہ جنگ نہ کی اور اس نے نادانی اور بدشگونی کی بنیاد پر نجات پائی۔

○ اس دن کے فرار سے معذرت کرتے ہوئے حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

الله يعلم ما تركت قتالهم حتى رموا فرسى بأشقر مزبد

فعلمت أنى إن أقاتل واحدا أقتل ولا ينكأ عدوى مشهد

فصدفت عنهم والأحبة بينهم طمعا لهم بعقاب يوم مرصد

○ اللہ جانتا ہے کہ میں نے ان کے ہمراہ قتال چھوڑا نہیں حتی کہ میرا گھوڑا شدید زخمی ہو گیا۔

○ مجھے یقین ہو گیا تھا کہ اگر میں اکیلا لڑوں گا تو مارا جاؤں گا لیکن میں دشمن کا بال بھی بیکا نہیں کر سکوں گا۔

○ تو میں نے ان سے منہ موڑ لیا حالانکہ میرے تمام یار دوست انہیں میں تھے۔ جنگ کے دن ان کی سزا کی طمع کرتے ہوئے۔

اس کے بعد غزوہ احد بھی انہوں نے مشرکوں کی جانب سے لڑا اور مسلسل مشرک ہی رہے حتی کہ فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے۔

❁❁ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت حارث رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

5213- حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ صَالِحٍ الزُّبَيْرِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِيَّ

5213-صحيح البخارى 'باب بدء الوحى /حديث 2:صحيح البخارى 'كتاب بدء الخلق' باب ذكر الملائكة' حديث3058:صحيح مسلم 'كتاب الفضائل' باب عرق النبى صلى الله عليه وسلم فى البرد وحين يأتيه' حديث4407:صحيح ابن حبان 'كتاب الوحى' ذكر وصف نزول الوحى على رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث38:موطأ مالك 'كتاب القرآن' باب ما جاء فى القرآن' حديث476:الجامع للترمذى' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم 'باب ما جاء كيف كان ينزل الوحى على النبى صلى الله' حديث3652:السنن الكبرى للنسائى -العمل فى افتتاح الصلاة' جامع ما جاء فى القرآن' حديث988:السنن الكبرى للبيهقى 'كتاب النكاح' جماع أبواب ما خص به رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب كان يؤخذ عن الدنيا' حديث12469:مسند أحمد بن حنبل 'مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار' حديث السيدة عائشة رضى الله عنها' حديث24719:مسند الحميدى أحاديث عائشة أم المؤمنين رضى الله عنها عن رسول الله صلى' حديث251:مسند عبد بن حميد -من مسند الصديقة عائشة أم المؤمنين رضى الله عنها' حديث1493:المعجم الكبير للطبرانى -من اسمه الحارث' الحارث بن هشام المخزومى' حديث3266:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَنْزِلُ عَلَيْكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ فَيَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ، وَاَحْيَانًا يَاْتِيْنِي الْمَلَكُ، فَيَتَمَثَّلُ لِي فَيُكَلِّمُنِي فَاَعِي مَا يَقُوْلُ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا قَالَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ الْحَارِثِ غَيْرَ عَامِرِ بْنِ صَالِحٍ، وَقَدْ رَوَاهُ اَصْحَابُ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ الْحَدِيْثَ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ حضرت حارث بن ہشام ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ آپ پر وحی کس طرح نازل ہوتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھنٹی بجنے کی آواز کی طرح۔ اور جب وہ مجھ سے ختم ہوتی ہے تو میں اس کو یاد کر چکا ہوتا ہوں، اور یہ کیفیت مجھ پر بہت بھاری ہوتی ہے۔ اور کبھی کبھی فرشتہ انسانی شکل میں آتا ہے اور مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے تو میں اس کی باتوں کو یاد کر لیتا ہوں۔

❁❁ (امام حاکم کہتے ہیں) میں نہیں جانتا کہ عامر بن صالح کے علاوہ کسی راوی نے اس کی سند میں کہا ہو کہ ام المومنین عائشہ ؓ روایت کرتی ہیں حارث بن ہشام سے۔ البتہ ہشام کے کئی ساتھیوں نے ان کے والد کے حوالے بیان کیا ہے کہ ام المومنین نے روایت کیا ہے کہ حارث بن ہشام ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سوال کیا تھا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صَعِيْرٍ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ثعلبہ بن صعیر عدوی ؓ کے فضائل

5214۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ الْعُدَوِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيْبًا وَاَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ، اَوْ عَنْ كُلِّ رَاْسٍ مِنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ، اَوْ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ، هٰذَا حَدِيْثٌ رَوَاهُ اَكْثَرُ اَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ عَنْهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا اَبَاهُ

✧✧ عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر عدوی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور ہر ایک کی طرف سے ایک صاع (خاص پیمانہ) کھجوریں یا ایک صاع جَو فطرانہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ یا ہر چھوٹے بڑے آدمی کی طرف سے ایک صاع کھجوریں یا دو ''مد'' گندم فطرانہ دینے کا حکم دیا۔

❁❁ اس حدیث کو زہری کے اکثر اصحاب نے زہری کے واسطے سے عبداللہ بن ثعلبہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے اور ان کے والد کا ذکر نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

5215- حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرِ بْنِ اَبِي صُعَيْرٍ الْعَدَوِيُّ وُلِدَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بِاَرْبَعِ سِنِينَ، وَحُمِلَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ عَامَ الْفَتْحِ، وَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَتُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ، وَكُنْيَتُهُ اَبُو مُحَمَّدٍ سَنَةَ تِسْعٍ وَثَمَانِينَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَتِسْعِينَ سَنَةً

✧✧ مصعب بن عبداللہ کہتے ہیں: اور عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر بن ابی صعیر عدوی ہجرت سے چار سال قبل پیدا ہوئے، (پیدائش کے بعد) ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لایا گیا، آپ علیہ السلام نے ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا، اوران کے لئے دعائے برکت فرمائی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو اس وقت ان کی عمر ۱۴ سال تھی، ان کی کنیت ابومحمد تھی، ۹۳ سال کی عمر میں ۸۹ ہجری کو ان کا انتقال ہوا۔

5216- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلٰى رَاْسِهِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر عدوی فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر دست مبارک پھیرا۔

5217- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ الْعُدْوِيِّ، وَكَانَ وُلِدَ عَامَ الْفَتْحِ فَاُتِيَ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ

✧✧ زہری کہتے ہیں: عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر عدوی رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے سال پیدا ہوئے، ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے ان کے چہرے پر ہاتھ بھی پھیرا اوران کے لئے دعائے برکت بھی کی۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْحَمْرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن عدی بن الحمراء رضی اللہ عنہ کے فضائل

5218- حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ وَمِنْ حُلَفَاءِ قُرَيْشٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَدِيِّ بْنِ الْحَمْرَاءِ الزُّهْرِيِّ وَاُمُّهُ بِنْتُ شَرِيقِ بْنِ عَمْرِو بْنِ وَهْبِ بْنِ شَرِيقٍ وَكُنْيَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ اَبُو عَمْرٍو

✧✧ حضرت مصعب بن عبداللہ زبیری کہتے ہیں: قریش کے حلفاء میں سے عبداللہ بن عدی بن الحمراء زہری بھی تھے۔ ان کی والدہ شریق بن عمرو بن وہب بن شریق کی بیٹی ہیں۔ ان کی کنیت ''ابوعمرو'' تھی۔

5219۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بَطَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ فَحَدَّثَنِي مُوْسٰى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي عَمْرٍو عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْحَمْرَآءِ الْخُزَاعِيِّ فَذَكَرَ خَطَّابُ بُنْيَانَ الْكَعْبَةِ قَالَ بْنُ عُمَرَ وَ تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عَدِيٍّ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ ابوعمرو عبداللہ بن عدی بن حمراء نے تعمیر کعبہ کا قصہ بیان کیا۔ ابن عمرو کہتے ہیں: عبداللہ بن حمراء رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔

5220۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُمَرَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْحَمْرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحَزْوَرَةِ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَعْلَمُ اِنَّكِ خَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَيَّ، وَلَوْلَا اَنِّي اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ

✧✧ عبداللہ بن عدی بن حمراء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام حزورہ پر کھڑے ہوئے اور (سرزمین مکہ کو مخاطب کر کے) فرمایا: (اے سرزمین مکہ) خدا کی قسم! میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تو اللہ تعالیٰ کی پوری روئے زمین سے افضل جگہ ہو، اور اللہ کی تمام زمین سے بڑھ کر مجھے محبوب ہو، اگر مجھے یہاں سے نکلنے پر مجبور نہ کیا جاتا تو میں تجھے چھوڑ کر کبھی یہاں سے نہ جاتا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ خَالِدِ بْنِ عَرْفَطَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

5221۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَطَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ وَخَالِدُ بْنُ عَرْفَطَةَ بْنِ اَبْرَهَةَ بْنِ شَيْبَانَ بْنِ حَسْلِ بْنِ هِنْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ بْنِ اَسْلَمَ بْنِ عُذْرَةَ حَلِيْفُ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ وَلَّاهُ الْقَادِسِيَّةَ

✧✧ محمد بن عمران کا نسب یوں بیان کرتے ہیں ''خالد بن عرفطہ بن ابرہہ بن شیبان بن حسل بن ہند بن عبداللہ بن غیلان بن اسلم بن عذرہ'' یہ بنی زہرہ کے حلیف تھے۔ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے قادسیہ میں ان سے عقد ولاء کیا تھا۔

5222۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْبَخْتَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ مُسْلِمٍ مَوْلٰى خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ، قَالَ لِلْمُخْتَارِ: هٰذَا رَجُلٌ كَذَّابٌ،

فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

✧✧ خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت مسلم مختار کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ کذاب ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے۔

5223۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيَكُوْنُ اَحْدَاثٌ وَفِتْنَةٌ وَفُرْقَةٌ وَاخْتِلَافٌ، فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَكُوْنَ الْمَقْتُوْلَ لَا الْقَاتِلَ، فَافْعَلْ

✧✧ حضرت خالد بن عرفطہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بارے میں فرمایا: عنقریب حادثات اور فرقہ بازیاں اور فتنہ پردازیاں اور اختلافات ہوں گے۔ جب ایسی صورت حال پیدا ہو جائے تو اگر تم سے قاتل بننے کی بجائے مقتول بنا جا سکے تو مقتول ہی بن جانا۔

ذِكْرُ سَهْلَ ابْنِ عَمْرَو بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ

سہیل بن عمرو بن عبد شمس رضی اللہ عنہ کے فضائل

5224۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا خَلِيْفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو يُكَنّٰى اَبَا يَزِيْدَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں: سہیل بن عمرو کی کنیت "ابو یزید" تھی۔

5225۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو مِنْ اَشْرَافِ قُرَيْشٍ وَرُؤُسَائِهِمْ وَشَهِدَ بَدْرًا مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَسَرَهُ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُمِ فَقَالَ:

اَسَرْتُ سُهَيْلًا فَلَمْ اَبْتَغِي ... بِهِ غَيْرَهُ مِنْ جَمِيْعِ الْاُمَمِ

وَخِنْدِفُ تَعْلَمُ اَنَّ الْفَتٰى ... سُهَيْلًا فَتَاهَا اِذَا مَا انْتَظَمِ

ضَرَبْتُ بِذِي الشِّفْرِ حَتّٰى انْحَنِي ... وَاَكْرَهْتُ نَفْسِي عَلٰى ذِي النِّعَمِ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ حَازِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ، فَاَجْلَسَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَسُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو مَجْبُوْبٌ يَدَاهُ اِلٰى عُنُقِهِ، قَالَ سُهَيْلٌ: وَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ

5223-مصنف ابن أبي شيبة 'كتاب الفتن' من كره الخروج في الفتنة وتعوذ عنها' حديث36512: الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم -ومن ذكر خالد بن عرفطة العذري حديث603: مسند أحمد بن حنبل 'مسند الأنصار' حديث خالد بن عرفطة' حديث21930: المعجم الكبير للطبراني 'باب الخاء' باب من اسمه خزيمة - خالد بن عرفطة العذري حديث3990:

اقْتَحَمْتُ بَيْتِي وَاَغْلَقْتُ عَلَيَّ بَابِي وَاَرْسَلْتُ اِلَى عَبْدِ اللّٰهِ اَنِ اطْلُبْ لِي جِوَارًا مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنِّي لَا آمَنُ اَنْ اُقْتَلَ، فَذَهَبَ عَبْدُ اللّٰهِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبِي تُؤَمِّنُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ هُوَ آمِنٌ بِاَمَانِ اللّٰهِ فَلْيَظْهَرْ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ حَوْلَهُ: مَنْ لَقِيَ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو فَلَا يَشُدَّ اِلَيْهِ، فَلَعَمْرِي اِنَّ سُهَيْلًا لَهُ عَقْلٌ وَشَرَفٌ، وَمَا مِثْلُ سُهَيْلٍ جَهِلَ الْاِسْلَامَ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُهَيْلٍ اِلَى اَبِيهِ، فَخَبَّرَهُ بِمَقَالَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ سُهَيْلٌ: كَانَ وَاللّٰهِ بَرًّا صَغِيرًا وَكَبِيرًا، وَكَانَ سُهَيْلٌ يُقْبِلُ وَيُدْبِرُ آمِنًا، وَخَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْرِكٌ حَتّٰى اَسْلَمَ بِالْجِعْرَانَةِ، فَاَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَنَائِمِ حُنَيْنٍ مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ، وَقَدْ رَوَى سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: حضرت سہیل بن عمرو قریش کے بڑے اور باعزت لوگوں میں سے تھے۔ جنگ بدر میں آپ مشرکوں کے ہمراہ شریک ہوئے تھے، حضرت مالک بن دخشم نے ان کو قیدی بنالیا تھا۔ اس وقت مالک بن دخشم نے یہ اشعار کہے:

وَخِنْدَفُ تَعْلَمُ اَنَّ الْفَتٰى ... فَتَاهَا سُهَيْلٌ اِذَا يُظْلَمُ

ضَرَبْتُ بِذِي الشَّفْرِ حَتّٰى انْثَنٰى ... وَاَكْرَهْتُ نَفْسِي عَلٰى ذِي الْعَلَمِ

○ میں نے سہیل کو قیدی بنالیا ہے اب مجھے اس کے علاوہ پوری دنیا سے اور کسی چیز کی طلب نہیں ہے۔

○ اور خندف قبیلہ جانتا ہے کہ سہیل ایسا نوجوان ہے کہ جنگ میں بہادری کے جوہر دکھاتا ہے۔

○ میں نے اس کو تیز دھاروالا نیزہ مارا تو وہ جھک گیا اور میں نے اپنے آپ کو کٹے ہوئے ہونٹ والے پر (ہاتھ اٹھانے پر) مجبور کیا۔

راوی کہتے ہیں: ان کی اولادوں میں سے عبداللہ بھی ہیں، یہ پہلے پہل ہجرت کرنے والوں میں سے ہیں۔ غزوہ بدر میں شریک ہوئے ہیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت پائی ہے، اس وقت عتبہ چھوٹے تھے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے ملے تو اس وقت رسول اللہ ﷺ اپنے اونٹ پر سوار ہو چکے تھے۔ آپ علیہ السلام نے ان کو اپنے آگے بٹھالیا۔ سہیل بن عمرو کے ہاتھ ان کی گدی پر بندھے ہوئے تھے۔ سہیل کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو میں اپنے گھر میں گھس کر بیٹھ گیا اور اپنے دروازے کو تالا لگالیا اور عبداللہ کی جانب پیغام بھیجا کہ وہ میرے لئے رسول اللہ ﷺ سے پناہ کی درخواست کریں۔ کیونکہ میں اپنے آپ کو قتل ہونے سے محفوظ نہیں سمجھ رہا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ اس کو میری وجہ سے پناہ دیں گے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جی ہاں، اس کو اللہ کی پناہ حاصل ہے، وہ باہر نکل سکتا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے اردگرد موجود لوگوں کو ہدایت فرمائی کہ جو شخص بھی سہیل بن عمرو سے ملے وہ اس کو تکلیف نہ دے۔ بے شک سہیل عقلمند بھی ہے اور سمجھدار بھی ہے۔ اور سہیل جیسا انسان اسلام سے غافل نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ سہیل بن عمرو اپنے والد کے پاس گئے اور ان کو رسول اللہ ﷺ کی بات

بتائی۔تو سہیل نے کہا: خدا کی قسم وہ بچپن میں بھی نیک تھے اور بڑے ہو کر بھی نیک ہی ہیں۔(اس کے بعد حضرت سہیل بلا خوف وتردد آتے جاتے تھے۔اور رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حالت شرک میں ہی روانہ ہوئے لیکن مقام جعرانہ پر آ کر اسلام قبول کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے جنگ حنین کے مال غنیمت میں سے ایک سو اونٹ ان کو عطا کئے تھے۔

❀❀ حضرت سہیل رضی اللہ عنہ نے بھی رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کی ہے۔(جیسا کہ درج ذیل ہے)

5226۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْقَطَوَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مِينَاءَ، عَنْ اَبِي سَعِيدِ بْنِ فَضَالَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اصْطَحَبْتُ اَنَا وَسُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو لَيَالِيَ اَغْزَرَهُ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَسَمِعْتُ سُهَيْلا، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَقَامُ اَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ سَاعَةً خَيْرٌ لَهُ مِنْ عَمَلِهِ عُمُرَهُ فِي اَهْلِهِ، قَالَ سُهَيْلٌ: وَاَنَا مُرَابِطٌ حَتّٰى اَمُوتَ، وَلا اَرْجِعُ اِلٰى مَكَّةَ اَبَدًا، فَبَقِيَ مُرَابِطًا بِالشَّامِ اِلٰى اَنْ مَاتَ بِهَا فِي طَاعُونِ عَمْوَاسٍ، وَاِنَّمَا وَقَعَ هٰذَا الطَّاعُونُ بِالشَّامِ سَنَةَ ثَمَانَ عَشْرَةَ مِنَ الْهِجْرَةِ

✧✧ حضرت ابوسعید بن فضالہ انصاری رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں، آپ فرماتے ہیں: میں کئی راتیں سہیل بن عمر کے ساتھ رہا ہوں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کو (جہاد میں جانے سے) روک رہے تھے۔تو حضرت سہیل رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک لمحہ جہاد میں گزارنا، گھر میں پوری زندگی گزارنے سے بہتر ہے۔حضرت سہیل رضی اللہ عنہ نے کہا: میں زندگی کے آخری سانس تک جہاد میں رہوں گا اور کبھی لوٹ کر مکہ میں واپس نہیں آؤں گا۔پھر وہ مسلسل ملک شام میں جہاد میں مصروف رہے حتی کہ عمواس کے طاعون میں وہ شہید ہو گئے۔یہ طاعون کی وباء ملک شام میں ۱۸ ہجری میں آئی تھی۔

5227۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَكِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ يَقُولُ حَضَرَ اُنَاسٌ بَابَ عُمَرَ وَفِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَاَبُو سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ وَالشُّيُوخُ مِنْ قُرَيْشٍ فَخَرَجَ آذِنُهُ فَجَعَلَ يَأْذَنُ لِاَهْلِ بَدْرٍ كَصُهَيْبٍ وَبِلالٍ وَعَمَّارٍ قَالَ وَكَانَ وَاللّٰهِ بَدْرِيًّا وَكَانَ يُحِبُّهُمْ وَكَانَ قَدْ اَوْصَى بِهِ فَقَالَ اَبُو سُفْيَانَ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ اَنَّهُ يُؤْذَنُ لِهٰذِهِ الْعَبِيدِ وَنَحْنُ جُلُوسٌ لا يَلْتَفِتُ اِلَيْنَا فَقَالَ سَهْلُ بْنُ عَمْرٍو وَيَا لَهُ مِنْ رَجُلٍ مَا كَانَ اَعْقَلَهُ اَيُّهَا الْقَوْمُ اِنِّي وَاللّٰهِ قَدْ اَرَى الَّذِي فِي وُجُوهِكُمْ فَاِنْ كُنْتُمْ غِضَابًا فَاغْضَبُوا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ دُعِيَ الْقَوْمُ وَدُعِيتُمْ فَاَسْرَعُوا وَاَبْطَاْتُمْ اَمَا وَاللّٰهِ لَمَا سَبَقُوكُمْ بِهِ مِنَ الْفَضْلِ فِيمَا يَرَوْنَ اَشَدَّ عَلَيْكُمْ فَوْتًا مِنْ بَابِكُمْ هٰذَا الَّذِي تَنَافَسُونَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْقَوْمَ قَدْ سَبَقُوكُمْ بِمَا تَرَوْنَ وَلَا سَبِيلَ لَكُمْ وَاللّٰهِ اِلٰى مَا سَبَقُوكُمْ اِلَيْهِ فَانْظُرُوا هٰذَا الْجِهَادَ فَالْزَمُوهُ عَسَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَرْزُقَكُمُ الْجِهَادَ وَالشَّهَادَةَ ثُمَّ نَفَضَ ثَوْبَهُ فَقَامَ فَلَحِقَ بِالشَّامِ قَالَ الْحَسَنُ صَدَقَ وَاللّٰهِ لَا يَجْعَلُ اللّٰهُ عَبْدًا اَسْرَعَ اِلَيْهِ كَعَبْدٍ اَبْطَاَ عَنْهُ

✧✧ حضرت حسن فرماتے ہیں: کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر جمع ہوئے، ان میں سہیل بن عمرو، ابوسفیان بن

حرب اور قریش کے بزرگ لوگ موجود تھے۔ آپ ان لوگوں کو اجازت دیتے ہوئے گھر سے باہر نکلے۔ پہلے آپ نے بدری صحابہ کو اجازت دینا شروع کی مثلاً حضرت صہیب، حضرت بلال، حضرت عمار رضی اللہ عنہ۔ راوی کہتے ہیں: خدا کی قسم! حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود بدری صحابی ہیں اور بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بہت محبت کرتے ہیں۔ اور بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرنے کی خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت بھی فرمائی تھی۔ اس موقع پر حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہنے لگے: ہم نے آج سے پہلے کبھی ایسا معاملہ نہیں دیکھا کہ ہم (جیسے معتبر لوگ) بیٹھے ہوئے ہیں اور اس جیسے غلاموں کو اجازت مل رہی ہے، اور ہماری جانب کوئی توجہ ہی نہیں دی جا رہی۔ ان کے جواب میں حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ بولے: اس آدمی کو کیا ہو گیا ہے، اے لوگو! کیا اس کو عقل نہیں ہے؟ خدا کی قسم میں تمہارے چہروں کی تحریریں پڑھ رہا ہوں۔ اگر تمہیں غصہ ہے تو وہ اپنے آپ پر کرو، کیونکہ تمہیں بھی بلایا گیا تھا اور دوسرے لوگوں کو بھی بلایا گیا تھا، وہ لوگ فوراً پہنچ گئے اور تم سست رہے۔ جس فضیلت میں وہ لوگ تم سے سبقت کر گئے ہیں تمہارے خیال میں اس میں تمہارا زیادہ نقصان ہوا ہے بہ نسبت اس کے جو تم اس دروازے پر بیٹھ کر ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کر رہے ہو۔ پھر فرمایا: بے شک یہ قوم تم سے آگے نکل گئی ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو اور خدا کی قسم! جس کام میں وہ سبقت لے گئے ہیں، اب تم ان کے مقام کو کسی طور بھی نہیں پہنچ سکتے۔ اس لئے اب اس جہاد کا انتظار کرو، اور اسی کے ساتھ رہو تا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں جہاد اور شہادت عطا کرے، پھر انہوں نے اپنے کپڑے جھاڑے اور ملک شام کی جانب روانہ ہو گئے۔

❁❁ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم انہوں نے سچ کہا۔ اللہ تعالیٰ اپنی جانب تیزی سے آنے والے کو اس شخص کی طرح نہیں کرتا جو اس کی بارگاہ میں سستی سے آتا ہے۔

5228۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، دَعْنِي اَنْزِعْ ثَنِيَّتَيْ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو فَلا يَقُومُ خَطِيبًا فِي قَوْمِهِ اَبَدًا، فَقَالَ: دَعْهُ فَلَعَلَّهُ اَنْ يَسُرَّكَ يَوْمًا، قَالَ سُفْيَانُ: فَلَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرَ اَهْلُ مَكَّةَ، فَقَامَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: مَنْ كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰهَهُ فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ، وَاللّٰهُ حَيٌّ لا يَمُوتُ

✧✧ حسن بن محمد فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے میں سہیل بن عمرو کے دانت توڑ دوں تا کہ یہ کبھی بھی اپنی قوم میں خطیب بن کر کھڑا نہ ہو سکے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو، ہو سکتا ہے کہ وہ کسی دن تمہارے لئے خوشی کا باعث بن جائے۔ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو اہل مکہ نے بغاوت کر دی۔ تو حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ کعبہ شریف کے قریب کھڑے ہو گئے اور فرمایا: جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا مانتا تھا (تو ٹھیک ہے وہ مرتد ہو جائے) کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو چکا ہے۔ (اور جو خدا ہے وہ اللہ تعالیٰ ہے) اور اللہ تعالیٰ زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے۔

ذِكْرُ بِلَالِ بْنِ رِبَاحٍ مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَدْ رَوَى عَنْهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ کے فضائل

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے روایت کی ہے۔

5229- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الشَّاذَكُوْنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ بِلَالُ بْنُ رِبَاحٍ مَوْلٰى اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَيُكَنّٰى اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَكَانَ مِنْ مُوَلِّدِی السَّرَاةِ مَاتَ بِدِمَشْقَ سَنَةَ عِشْرِيْنَ فَدُفِنَ عِنْدَ الْبَابِ الصَّغِيْرِ فِیْ مَقْبَرَةِ دِمَشْقَ وَهُوَ ابْنُ بِضْعٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً

✧✧ محمد بن عمر کہتے ہیں: بلال بن رباح رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ مقامِ سراۃ میں ان کی پیدائش ہوئی ہے، ۲۰ ہجری کو دمشق میں ان کا انتقال ہوا، دمشق کے قبرستان کے چھوٹے گیٹ کے قریب ان کی تدفین ہوئی۔ ان کی عمر ساٹھ سے اوپر کچھ سال تھی۔

5230- سَمِعْتُ شُعَيْبَ بْنَ طَلْحَةَ يَقُوْلُ كَانَ بِلَالٌ تِرْبَ اَبِیْ بَكْرٍ وَّشُعَيْبٌ اَعْلَمُ بِمِيْلَادِ بِلَالٍ

✧✧ حضرت شعیب بن طلحہ فرماتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہم عمر ہیں۔ اور شعیب بن طلحہ حضرت بلال کی ولادت کو دوسروں سے بہتر جانتے ہیں۔

5231- وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ مَنْ رَاٰی بِلَالًا، كَانَ رَجُلًا شَدِيْدَ الْاُدْمَةِ، نَحِيْفًا طُوَالًا، اَحْنَا، لَهٗ شَعْرٌ كَثِيْرٌ، خَفِيْفُ الْعَارِضَيْنِ، بِهٖ شَمَطٌ كَثِيْرٌ وَلَا يُغَيِّرُ، وَشَهِدَ بِلَالٌ بَدْرًا، وَاُحُدًا، وَالْخَنْدَقَ، وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، آخَی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

✧✧ حضرت مکحول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا رنگ کالا تھا، جسامت کمزور، قد لمبا، جھکے ہوئے، ان کے بال بہت گھنے تھے، گال سکڑے ہوئے، سر کے کافی بال سفید تھے لیکن پورا سر سفید نہیں ہوا تھا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جنگ بدر، احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حضرت عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب کا بھائی بنایا تھا۔

5232- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حُسَيْنٍ الْحَنَفِیِّ قَالَ بِلَالُ بْنُ رِبَاحٍ اَبُوْ عَمْرٍو وَّاُمُّ بِلَالٍ حَمَامَةُ بَلَغَ سَبْعًا وَّسِتِّيْنَ سَنَةً وَدُفِنَ عِنْدَ الْبَابِ الصَّغِيْرِ فِیْ مَقْبَرَةِ دِمَشْقَ

✧✧ حسین حنفی کہتے ہیں: بلال بن رباح رضی اللہ عنہ ابوعمرو ہیں، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام حمامہ تھا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی عمر ۶۷ برس تھی۔ اور دمشق کے قبرستان کے چھوٹے گیٹ کے قریب ان کو دفن کیا گیا۔

5233۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ اشْتَرَى بِلَالًا مِنْ اُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَاَنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اَسْوَدَ مَوْلِدًا اِشْتَرَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ اُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ اَعْطَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ غُلَامًا وَاَخَذَ بَدْلَهُ بِلَالًا وَكَانَتْ اُمُّهُ اِسْمُهَا حَمَامَةً وَكَانَا اَسْلَمَا جَمِيعًا وَكَانَ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ تُوُفِّيَ بِدِمَشْقَ سَنَةَ عِشْرِيْنَ وَيُقَالُ ثَمَانَ عَشَرَةَ

✧✧ محمد بن اسحاق کہتے ہیں: ابوبکر رضی اللہ عنہ نے امیہ بن خلف سے بلال کو خریدا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے تھے، ان کا رنگ پیدائشی طور پر کالا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو امیہ بن خلف سے خریدا، ان کے بدلے میں انہوں نے امیہ بن خلف کو ایک غلام دیا تھا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام ''حمامہ'' ہے۔ یہ دونوں ہی مسلمان ہو گئے تھے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ ۲۰ ہجری کو دمشق میں ان کا انتقال ہوا۔ بعض مورخین نے کہا ہے کہ ۱۸ ہجری کو ان کا انتقال ہوا۔

5234۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاِسْفِرَائِيْنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَّاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ سَمِعْتُ اِسْمَاعِيْلَ بْنَ اَبِي خَالِدٍ يَذْكُرُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُدْرِكِ بْنِ عَوْفٍ الْاَحْمَسِيِّ قَالَ مَرَرْتُ بِبِلَالٍ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَا يُجْلِسُكَ فَقَالَ اَنْتَظِرُ طُلُوْعَ الشَّمْسِ

✧✧ قیس بن مدرک بن عوف احمسی کہتے ہیں: میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا، اس وقت وہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، میں نے ان سے کہا: اے ابوعبداللہ! تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: سورج کے طلوع ہونے کا انتظار کر رہا ہوں۔

5235۔ اَخْبَرَنِي اَبُوْ اَحْمَدَ الْحَافِظُ اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ يَقُوْلُ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ اَبُوْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ وَيُقَالُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَيُقَالُ اَبُوْ عَمْرٍو مَوْلٰى اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ محمد بن اسماعیل کہتے ہیں: بلال بن رباح ابوعبدالکریم۔ ان کو ابوعبداللہ بھی کہا جاتا ہے، اور بعض لوگوں نے کہا کہ ان کی کنیت ابوعمرو تھی۔ آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

5236۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اَنَا الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ اُمُّهُ حَمَامَةُ وَاُخْتُهُ عَفْرَةُ يُقَالُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدَنِيُّ مَوْلٰى عَفْرَةَ

✧✧ ابن اسحاق کہتے ہیں: بلال بن رباح رضی اللہ عنہ۔ ان کی والدہ حمامہ تھیں۔ ان کی بہن عفرہ تھیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عمر بن عبداللہ مدنی، حضرت عفرہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

5237- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسٰى الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ اَنَّ اَخاً لِبَلَالٍ كَانَ يَنْتَمِي اِلَى الْعَرَبِ وَيَزْعَمُ اَنَّهُ مِنْهُمْ فَخَطَبَ امْرَاَةً مِّنَ الْعَرَبِ فَقَالُوْا اِنْ حَضَرَ بَلَالٌ زَوَّجْنَاكَ قَالَ فَحَضَرَ بَلَالٌ فَقَالَ اَنَا بَلَالُ بْنُ رَبَاحٍ وَهٰذَا اَخِي وَهُوَ امْرُؤٌ سَيِّءُ الْخَلْقِ وَالدِّيْنِ فَاِنْ شِئْتُمْ اَنْ تُزَوِّجُوْهُ فَزَوِّجُوْهُ وَاِنْ شِئْتُمْ اَنْ تَدَعُوْا فَدَعُوْا فَقَالُوْا مَنْ تَكُنْ اَخَاهُ نُزَوِّجْهُ فَزَوَّجُوْهُ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَاَخُوْ بَلَالٍ هٰذَا لَهُ رِوَايَةٌ

✦✦ عمرو بن میمون کہتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا بھائی عرب کی جانب منسوب ہوتا تھا اور سمجھتا تھا کہ وہ عربی ہے۔ انہوں نے ایک عربی لڑکی کو پیغام نکاح بھیجا، تو لوگ کہنے لگے: اگر بلال آ کر تمہاری ذمہ داری لے لے تو ہم اس لڑکی کے ساتھ تمہارا نکاح کر دیں گے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ وہاں آئے اور کہا: کہ میں ہوں بلال بن رباح رضی اللہ عنہ' اور یہ میرا بھائی ہے۔ بہت بدمزاج اور بددین ہے، تمہاری مرضی ہو تو اس سے اپنی لڑکی کا نکاح کر دو، نہیں کرنا چاہتے تو بھی تمہاری مرضی۔ انہوں نے کہا: جس کے تم بھائی ہو ہم اپنی لڑکی کا اس کے ساتھ نکاح کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے ان کے بھائی کا نکاح کر دیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بھائی کی یہ روایت ہے۔

5238- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَبُو الْبَخْتَرِيِّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ اَظْهَرَ اِسْلَامَهُ سَبْعَةٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَهُ اللّٰهُ بِعَمِّهِ اَبِي طَالِبٍ وَّاَمَّا اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَنَعَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِقَوْمِهِ وَاَمَّا سَائِرُهُمْ فَاَخَذَهُمُ الْمُشْرِكُوْنَ فَاَلْبَسُوْهُمْ اَدْرَاعَ الْحَدِيْدِ وَاَوْقَفُوْهُمْ فِي الشَّمْسِ فَمَا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا قَدْ آتَاهُمْ كُلَّ مَا اَرَادُوْا غَيْرَ بَلَالٍ فَاِنَّهُ هَانَتْ عَلَيْهِ نَفْسُهُ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهَانَ عَلٰى قَوْمِهِ فَاَعْطُوْهُ الْوِلْدَانَ فَجَعَلُوْا يَطُوْفُوْنَ بِهِ فِي شِعَابِ مَكَّةَ وَجَعَلَ يَقُوْلُ اَحَدٌ اَحَدٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: سب سے پہلے جن لوگوں نے اسلام ظاہر کیا وہ سات آدمی ہیں۔ ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع ان کے چچا ابوطالب نے کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دفاع ان کی قوم نے کیا۔ ان کے علاوہ جتنے بھی لوگ تھے ان کو مشرکین نے پکڑ کر لوہے کی زنجیروں میں جکڑ کر سخت دھوپ میں ڈال دیا، ان میں سے ہر شخص نے اپنی ہمت کے مطابق اپنا دفاع کیا رحمۃ اللہ علیہ سوائے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے، کہ انہوں نے اپنے آپ کو اللہ کی بارگاہ میں مسکین بنالیا اور لوگوں کے سامنے بھی مسکین بن کر رہے۔ لوگوں نے ان کو بچوں کے سپرد کر دیا وہ ان کو مکہ کی گلی کوچوں میں گھماتے رہتے۔ اور حضرت بلال رحمۃ اللہ علیہ ''احد، احد'' کی صدائیں بلند کرتے رہتے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5239- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ وَّحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِی سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَاَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِی بِلَالًا صَحِيْحٌ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار یعنی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کیا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5240- اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَحْمَدُ الثَّقَفِیُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ فَضْلَ اَبِی بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَجَعَلَ يَصِفُ مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ وَهٰذَا سَيِّدُنَا بِلَالٌ حَسَنَةٌ مِّنْ حَسَنَاتِ اَبِی بَكْرٍ

✧✧ حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا، پھر ان کے فضائل بیان کرنا شروع کر دیے پھر فرمایا: اور یہ ہمارے سردار حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تو انہیں کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہے۔

5241- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَعْتَقَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سَبْعَةً مِّمَّنْ كَانَ يُعَذَّبُ فِی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُمْ بِلَالٌ وَّعَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سات ایسے غلاموں کو آزاد کروایا جن کو کلمہ اسلام قبول کرنے کی پاداش میں سخت اذیت دی جاتی تھی۔ ان میں سے ایک حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہیں، اور عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ بھی انہیں میں سے ہیں۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5242- اَخْبَرَنِی اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِیُّ، حَدَّثَنَا جَدِّی، حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ، عَنِ الْهِقْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ، حَدَّثَنِی اَبُوْ عَمَّارٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ السُّوْدَانِ ثَلَاثَةٌ: لُقْمَانُ، وَبِلَالٌ، وَمِهْجَعٌ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حبشی لوگوں میں سب سے اچھے تین آدمی ہیں۔ لقمان، بلال اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام مہجع۔

5243- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السُّبَّاقُ اَرْبَعَةٌ: اَنَا سَابِقُ الْعَرَبِ، وَسَلْمَانُ سَابِقُ الْفُرْسِ، وَبِلَالٌ سَابِقُ الْحَبَشَةِ، وَصُهَيْبٌ سَابِقُ الرُّوْمِ تَفَرَّدَ بِهِ عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ، عَنْ

ثَابِتٍ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سبقت لے جانے والے چار لوگ ہیں: عربوں میں سے میں سبقت لے جانے والا ہوں، فارسیوں میں سے سلمان سبقت لے جانے والا ہے، حبشیوں میں سے بلال سبقت لے جانے والا ہے اور رومیوں میں سے صہیب سبقت لے جانے والا ہے۔ (یعنی ان تینوں حضرات نے اپنی قوم میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا)۔

❁❁ عمارہ بن زاذان یہ حدیث ثابت سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

5244۔ اَخْبَرَنِی اَبُوْ بَکْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلْمَةَ الْوَاسِطِیُّ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنَا حَسَامُ بْنُ مَصَكٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْمَرْءُ بِلَالٌ هُوَ سَیِّدُ الْمُؤَذِّنِیْنَ وَلَا یَتَّبِعُهُ اِلَّا مُؤَذِّنٌ وَالْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ تَفَرَّدَ بِهٖ حِسَامٌ

✧✧ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلال کتنا اچھا انسان ہے، وہ تمام مؤذنوں کا سردار ہے، اور ان کی پیروی کرنے والے صرف مؤذن ہوں گے، اور قیامت کے دن سب سے بلند قامت مؤذن ہی ہوں گے۔

❁❁ یہ حدیث قتادہ سے روایت کرنے میں حسام بن مصک منفرد ہیں۔

5245۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَی الْبَاشَانِیُّ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِیقٍ، اَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَیْدَةَ، عَنْ اَبِیهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَدَعَا بِلَالًا، فَقَالَ: یَا بِلَالُ، بِمَ سَبَقْتَنِی اِلَی الْجَنَّةِ الْبَارِحَةَ، فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ اَمَامِی، فَاَتَیْتُ عَلٰی قَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ مُرَبَّعٍ مُشْرِفٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ فَقَالُوا لِرَجُلٍ مِنْ قُرَیْشٍ: فَقُلْتُ: اَنَا قُرَشِیٌّ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ بِلَالٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَذَّنْتُ قَطُّ اِلَّا صَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ، وَمَا اَصَابَنِی حَدَثٌ اِلَّا تَوَضَّاْتُ عِنْدَهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: بِهٰذَا صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں کہ) ایک دن صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا: اے بلال رضی اللہ عنہ گزشتہ رات تم کس عمل کی بنیاد پر جنت میں مجھ سے بھی آگے تھے؟ میں نے تیرے قدموں کی آہٹ اپنے آگے سنی ہے۔ پھر میں سونے کے بنے ہوئے ایک چوکور بلند محل کے پاس گیا، میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ (فرشتوں نے) کہا: ایک قریشی آدمی کا ہے۔ میں نے کہا: میں بھی قریشی ہوں، تو یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا۔ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جب بھی اذان دیتا ہوں تو دو رکعت نوافل پڑھتا ہوں، اور جب بھی میرا وضو ٹوٹتا ہے تو میں فوراً وضو کر لیتا ہوں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی وجہ ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5246۔ اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ فِرَاسٍ الْفَقِيهُ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سُهَيْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِعُكَاظٍ، فَقُلْتُ: مَنْ مَعَكَ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ؟ فَقَالَ: رَجُلَانِ: اَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ فَاَسْلَمْتُ، وَلَقَدْ رَاَيْتُنِي وَاَنَا رُبُعُ الْاِسْلَامِ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عکاظ میں ٹھہرے ہوئے تھے، میں نے آپ علیہ السلام کو وہاں پر دیکھا، میں نے پوچھا کہ اس (دین کے معاملہ میں) کون کون آپ کے ہمراہ شامل ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: دو آدمی ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ، اور بلال رضی اللہ عنہ۔ اس کے بعد میں مسلمان ہو گیا، میں سمجھتا ہوں کہ میں چوتھے نمبر پر اسلام لایا ہوں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5247۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ مَاتَ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَنَةَ عِشْرِينَ

محمد بن عمر کہتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا انتقال ۲۰ ہجری کو ہوا۔

5247أ۔ وَحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَاتَ بِالشَّامِ بِدِمَشْقَ سَنَةَ عِشْرِينَ

حضرت مصعب بن عبداللہ فرماتے ہیں: بلال بن رباح رضی اللہ عنہ ملک شام کے شہر دمشق میں سن ۲۰ ہجری کو فوت ہوئے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْاَشْهَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابوہیثم بن تیہان اشہلی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5248۔ اَخْبَرَنِي اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ النَّسَوِيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ وَشَهِدَ الْعَقَبَةَ الْاُوْلٰى وَالثَّانِيَةَ مِنَ الْاَنْصَارِ ثُمَّ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ اَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ وَاسْمُهُ مَالِكٌ حَلِيفٌ لَهُمْ وَهُوَ نَقِيبٌ شَهِدَ بَدْرًا وَّلَا عَقِبَ لَهُ

محمد بن اسحاق کہتے ہیں: انصار میں سے، پھر بنی عبدالاشہل میں ابوہیثم بن تیہان رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ عقبہ اولیٰ اور عقبہ ثانیہ میں شریک ہوئے۔ ان کا نام مالک ہے، یہ ان حلیف تھے۔ حضرت ابوہیثم رضی اللہ عنہ مبلغ اسلام تھے، جنگ بدر میں شریک ہوئے۔ ان کا کوئی جانشین نہیں تھا۔

5249۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ شُيُوخِهِ اَبُو الْهَيْثَمِ بْنِ تَيِّهَانَ اسْمُهُ مَالِكٌ مِنْ بَلِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ اِلْحَافِ بْنِ قُضَاعَةَ حَلِيفٌ

لِبَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ، وَقَالَ: وَاَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ وأسعدُ بْنُ زُرَارَةَ مِنْ اَوَّلِ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الْاَنْصَارِ بِمَكَّةَ، وَمِنْ اَوَّلِ مَنْ لَقِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ قَوْمِهِمْ وَقَدِمُوا الْمَدِينَةَ بِذٰلِكَ، وَشَهِدَ اَبُو الْهَيْثَمِ الْعَقَبَةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْاَنْصَارِ، وَهُوَ اَحَدُ النُّقَبَاءِ الاثْنَيْ عَشَرَ لاَ خِلافَ بَيْنَهُمْ فِي ذٰلِكَ، وَآخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ، وَعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ، وَشَهِدَ اَبُو الْهَيْثَمِ بَدْرًا، وَاُحُدًا، وَالْخَنْدَقَ، وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ محمد بن عمرو اپنے اساتذہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ابو تیہان کا نام مالک بن عمرو بن حاف بن قضاعہ ہے۔ یہ بنی عبداشہل کے حلیف تھے۔اور (محمد بن عمرو نے یہ بھی) کہا ہے کہ ابوہیثم بن تیہان اور اسعد بن زرارہ ان لوگوں میں سے ہیں جو پہلے پہل مکہ میں اسلام لائے تھے، اور جو اپنی قوم میں سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ سے ملے تھے اسی طرح وہ مدینہ میں (اپنی قوم سے پہلے) آئے۔ اور ابوہیثم رضی اللہ عنہ انصار میں سے مسلمانوں کے ساتھ عقبہ میں شریک ہوئے، اور یہ بارہ مبلغین میں سے ایک تھے۔ اور اس بارے میں کوئی اختلاف بھی نہیں ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ابوہیثم بن تیہان رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو ایک دوسرے کا بھائی بھائی بنایا۔ حضرت ابوہیثم رضی اللہ عنہ جنگ بدر، جنگ احد، جنگ خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے۔

5250- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ تُوُفِّيَ اَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ فِي خِلافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِالْمَدِينَةِ

✧✧ صالح بن کیسان کہتے ہیں: حضرت ابوہیثم بن تیہان رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مدینہ میں فوت ہوئے۔

5251- وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي حَبِيبَةَ سَمِعْتُ شُيُوخَ اَهْلِ الدَّارِ يَعْنِي بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ يَقُولُونَ مَاتَ اَبُو الْهَيْثَمِ بْنُ التَّيِّهَانِ سَنَةَ عِشْرِينَ بِالْمَدِينَةِ

✧✧ حضرت ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ فرماتے ہیں: میں نے بنی عبدالاشہل کے بزرگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابوہیثم بن تیہان ۲۰ ہجری کو مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔

5252- اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا هِلالُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا اَبُو خَلَفٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ بَيْتِهِ عِنْدَ الظَّهِيرَةِ، فَرَاَى اَبَا بَكْرٍ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا اَخْرَجَكَ يَا اَبَا بَكْرٍ هٰذِهِ السَّاعَةَ؟ قَالَ: اَخْرَجَنِي الَّذِي اَخْرَجَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ، فَقَالَ: مَا اَخْرَجَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ فَقَالَ: الَّذِي اَخْرَجَكُمَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَعَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَدَّثُ مَعَهُمَا، ثُمَّ قَالَ: هَلْ بِكُمَا مِنْ قُوَّةٍ فَتَنْطَلِقَانِ اِلٰى هٰذِهِ النَّخْلَةِ وَاَوْمَا بِيَدِهِ اِلٰى دُورِ الْاَنْصَارِ، تُصِيبَانِ

طَعَامًا وَشَرَابًا وَظِلا إِنْ شَاءَ اللَّهُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْطَلَقَا مَعَهُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت گھر سے نکلے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مسجد میں بیٹھے دیکھا، فرمایا: اے ابوبکر! تم اس وقت گھر سے کیوں نکل کر یہاں بیٹھے ہوئے ہو؟ عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وجہ سے آپ اس وقت گھر سے باہر تشریف لائے ہیں، میں بھی اسی وجہ سے باہر نکلا ہوں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آگئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: اے عمر بن خطاب! تم اس وقت کیوں گھر سے نکلے ہو؟ انہوں نے جواباً عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وجہ سے آپ نکلے ہیں، میں بھی اسی وجہ سے نکلا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ بیٹھ کر محو گفتگو ہو گئے۔ پھر انصار کی حویلیوں کی جانب اشارہ کر کے فرمایا: کیا تمہارے اندر اتنی ہمت ہے کہ اس جگہ چلے جاؤ۔ وہاں پر تمہیں کھانے اور پینے کی اور سائے کی کوئی جگہ میسر آسکتی ہے۔ ہم نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چل دیئے اور ہم بھی آپ علیہ السلام کے ہمراہ چل دیئے۔ اس کے بعد راوی نے مکمل حدیث بیان کی۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ سَعِيدِ بْنِ عَامِرِ بْنِ حُذَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت بن عامر بن حذیم رضی اللہ عنہ کے فضائل

5253۔ حَدَّثَنِي أَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ سَعِيدُ بْنُ عَامِرِ بْنِ حُذَيْمِ بْنِ سَلَامَانَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ جُمَحٍ وَّكَانَ وَلَّاهُ عُمَرُ بَعْضَ أَجْنَادِ الشَّامِ فَمَاتَ وَهُوَ عَلَى عَمَلِهِ بِالشَّامِ سَنَةَ عِشْرِيْنَ

✧✧ سعید بن عامر بن حذیم بن سلامان بن ربیعہ بن سعد بن جمع رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شام کے شہر دمشق، حمص، قنسرین، اردن اور فلسطین کا گورنر بنایا تھا۔ ۲۰ ہجری کو آپ کا انتقال شام میں ہوا اور وفات کے وقت آپ گورنر ہی تھے۔

5254۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الطُّفَيْلِ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِسَعِيدِ بْنِ عَامِرِ بْنِ حِذْيَمٍ: مَا لِأَهْلِ الشَّامِ يُحِبُّونَكَ؟ قَالَ: أُرَاعِيهِمْ وَأُوَاسِيهِمْ، فأعطاه عشرة آلاف فردها، وَقَالَ: إِنَّ لِي أَعْبُدًا وَأَفْرَاسًا وَأَنَا بِخَيْرٍ، وَأُرِيدُ أَنْ يَكُونَ عَمَلِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ عُمَرُ: لا تَفْعَلْ إِنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي مَالا دُونَهَا، فَقُلْتُ: نَحْوًا مِمَّا قُلْتَ، فَقَالَ لِي: إِذَا أَعْطَاكَ اللَّهُ مَالا لَمْ تَسْأَلْهُ وَلَمْ تَشْرِهِ نَفْسَكَ إِلَيْهِ فَخُذْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقُ اللَّهِ أَعْطَاكَ إِيَّاهُ

✧✧ حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن عامر بن حذیم سے کہا: کیا وجہ ہے کہ اہل شام تم سے اتنی والہانہ محبت کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں عوام کی رعایت اور ان کی مدد کرتا ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انعام کے

طور پر دس ہزار درہم ان کو پیش کئے لیکن انہوں نے یہ کہتے ہوئے وہ سب کچھ لینے سے انکار کر دیا کہ میرے پاس اپنے خدام اورگھوڑے وغیرہ موجود ہیں۔ اور میں خود بھی بخیر وعافیت ہوں، میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا یہ عمل مسلمانوں کے صدقہ جاریہ بن جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ایسا کرنے سے منع فرما دیا۔ اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے بھی کم مال مجھے عطا فرمایا تھا، اور میں نے بھی تیرے ہی جیسا جواب دیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ تجھے وہ مال عطا کرے جو تو نے طلب نہیں کیا تھا اور نہ ہی تیرے نفس کو اس کی جانب کوئی خاص دلچسپی ہو تو وہ مال لے لیا کرو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا خاص رزق ہے جو اس نے تمہیں عطا فرمایا ہے۔

ذِكْرُ اَنَسِ بْنِ مَرْثَدِ بْنِ اَبِي مَرْثَدِ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت انس بن مرثد غنوی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5255۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ وَاَنَسُ بْنُ مَرْثَدِ بْنِ اَبِي مَرْثَدِ الْغَنَوِيُّ يُكَنَّى اَبَا يَزِيْدَ حَلِيْفُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَ مَوْتُهُ سَنَةَ عِشْرِيْنَ فِي شَهْرِ رَبِيعِ الْاَوَّلِ وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَبِيْهِ فِي السِّنِّ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ سَنَةً قَدْ ذَكَرْتُ فِيْمَا تَقَدَّمَ اَبَا مَرْثَدِ الْغَنَوِيَّ وَبَعْدَهُ اِبْنُهُ مَرْثَدٌ وَهٰذَا الْحَفِيْدُ وَكُلُّهُمْ مِّنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

✧✧ محمد بن عمر کہتے ہیں کہ انس بن مرثد ابن ابی مرثد غنوی کنیت ''ابویزید، حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے حلیف تھے، ان کی وفات ۲۰ ہجری کو ربیع الاول کے مہینے میں ہوئی۔ ان کا اپنے والد سے عمر کے لحاظ سے ۲۱ برس کا فرق ہے، اس سے پہلے ہم نے ابومرثد غنوی کا تذکرہ کر آئے ہیں، اور ان کے بعد ان کے بیٹے مرثد کا ذکر کیا اور یہ ان کے پوتے ہیں۔ اور یہ تمام کے تمام صحابی ہیں۔

ذِكْرُ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کے فضائل

5256۔ اَخْبَرَنِي اَبُوْ الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الرَّئِيْسُ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ وَاُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرِ بْنِ سِمَاكِ بْنِ عَتِيْكِ بْنِ رَافِعِ بْنِ امْرَءِ الْقَيْسِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ الْاَشْهَلِ وَيُكَنّٰى اِبَا يَحْيٰى تُوُفِّيَ سَنَةَ عِشْرِيْنَ

✧✧ محمد بن اسحاق نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے: اسید بن حضیر بن سماک بن عتیک بن رافع بن امری القیس بن زید بن عبدالاشہل۔ ان کی کنیت ابویحییٰ تھی اور ان کا وصال ۲۰ ہجری میں ہوا۔

5257۔ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ مَاتَ اَبُوْ يَحْيَى اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ سَنَةَ عِشْرِيْنَ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ الْعَقَبَةَ ثُمَّ كَانَ نَقِيْبًا صَلَّى عَلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالْمَدِيْنَةِ وَدُفِنَ بِالْبَقِيْعِ وَلَهُ كُنْيَتَانِ اَبُوْ يَحْيَى وَاَبُوْ حُضَيْرٍ وَاَبُوْهُ حُضَيْرٌ الْكَاتِبُ وَلَمْ يَعْقِبْ اُسَيْدٌ

❖❖ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: ابو یحییٰ ابواسید بن حضیر رضی اللہ عنہ ۲۰ ہجری کو فوت ہوئے، آپ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے پھر آپ مبلغ اسلام مقرر ہوئے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھائی، ان کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ ان کی دو کنیتیں ہیں۔ ابو یحییٰ اور ابوحضیر۔ ان کے والد کاتب تھے۔ اور حضرت اسید کا کوئی جانشین نہ تھا۔

5258۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، وَاُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ بْنِ سِمَاكٍ يُكَنَّى اَبَا يَحْيَى وَيُقَالُ اَبُو الْحُصَيْنِ وَيُقَالُ: اَبَا بَحْرٍ، وَكَانَ اُسَيْدُ شَرِيْفًا فِي قَوْمِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَالْاِسْلَامِ يُعَدُّ مِنْ عُقَلَائِهِمْ وَذَوِيْ آرَائِهِمْ، وَكَانَ مِنَ الْكَتَبَةِ، وَكَانَ اَبُوْهُ الْحُضَيْرِ الْكَاتِبَ كَذٰلِكَ مَنْ قَبْلَهُ، وَكَانَ رَئِيْسَ الْاَوْسِ يَوْمَ بُعَاثَ، وَقُتِلَ حُضَيْرٌ يَوْمَئِذٍ، وَاُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ اَحَدُ السَّبْعِيْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ فِي رِوَايَةِ جَمِيْعِهِمْ، وَاَحَدُ النُّقَبَاءِ الاثْنَيْ عَشَرَ، وَآخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَلَمْ يَشْهَدْ اُسَيْدُ بَدْرًا، تَخَلَّفَ هُوَ وَغَيْرُهُ مِنْ اَكَابِرِ الصَّحَابَةِ مِنَ النُّقَبَاءِ وَغَيْرِهِمْ عَنْ بَدْرٍ، لِاَنَّهُمْ لَمْ يَظُنُّوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْقَى حَرْبًا وَلَا قِتَالًا، وَشَهِدَ اُسَيْدُ اُحُدًا وَجُرِحَ يَوْمَئِذٍ سَبْعَ جِرَاحَاتٍ، وَثَبَتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ انْكَشَفَ النَّاسُ، وَشَهِدَ الْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❖❖ محمد بن عمر فرماتے ہیں: اسید بن حضیر بن سماک رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو یحییٰ تھی۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابوحصین تھی۔ کچھ لوگوں نے کہا ہے کہ ابو بحر کنیت تھی۔ حضرت اسید رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت میں بھی اپنی قوم کے بہت معتبر شخصیت تھے، اور اسلام میں بھی۔ ان کا شمار عقلمند صاحب رائے لوگوں میں ہوتا ہے، آپ کاتبوں میں سے تھے۔ اسی طرح ان سے پہلے ان کے والد حضیر کاتب تھے۔ جنگ بعاث کے دن قبیلہ اوس کے سربراہ تھے۔ اسی دن حضیر کو قتل کیا گیا اور تمام محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ ان ستر لوگوں میں شامل ہیں جنہوں نے عقبہ کی رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی۔ اور آپ بارہ مبلغین میں سے بھی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو بھائی بھائی بنایا تھا۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے، یہ اور دیگر اکابر مبلغین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غزوہ بدر سے رہ گئے تھے کیونکہ ان کو اس بات کا یقین نہیں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کریں گے۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ جنگ احد میں شریک ہوئے تھے، اور اس دن ان کو سات زخم لگے تھے، اور جب لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی تھی، اس وقت آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ثابت قدم رہے تھے۔ اور آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ خندق اور تمام غزوات میں شرکت کی۔

5259۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، اَنَّهُ

كَانَ يَقْرَأُ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتِهِ وَهُوَ حَسَنُ الصَّوْتِ، قَالَ: فَبَيْنَا اَنَا اَقْرَأُ اِذْ غَشِيَنِي شَيْءٌ كَالسَّحَابِ، وَالْمَرْاَةُ فِي الْبَيْتِ، وَالْفَرَسُ فِي الدَّارِ، فَتَخَوَّفْتُ اَنْ تَسْقُطَ الْمَرْاَةُ، فَانْصَرَفْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَأْ فَاِنَّمَا هُوَ مَلَكٌ اسْتَمَعَ الْقُرْآنَ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ لِاَنَّ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ اَرْسَلَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اپنے گھر کی چھت پر قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے، ان کی آواز بہت اچھی تھی، آپ فرماتے ہیں: ایک دن میں قرآن کی تلاوت کررہا تھا کہ مجھے کسی بادل جیسی چیز نے ڈھانپ لیا، گھر میں عورت کو، اور حویلی میں گھوڑے کو بھی، مجھے یہ خدشہ ہوا کہ عورت (خوف زدہ ہوکر) گر پڑے گی تو میں نے تلاوت روک دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قرآن پڑھتے رہا کرو، کیونکہ وہ فرشتے ہیں جو تمہارا قرآن سننے آتے ہیں۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ کیونکہ سفیان بن عیینہ نے اس اسناد میں زہری سے ارسال کیا ہے۔

5260- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَبْنُ لَهِيعَةَ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَمَّارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ مِنْ اَفَاضِلِ النَّاسِ فَكَانَ يَقُوْلُ لَوْ اَنِّي اَكُوْنُ كَمَا اَكُوْنُ مَحَلَّ حَالٍ مِّنْ اَحْوَالٍ ثَلَاثٍ لَكُنْتُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا شَكَكْتُ فِي ذٰلِكَ حِيْنَ اَقْرَاُ الْقُرْآنَ وَحِيْنَ اَسْمَعُهُ وَاِذَا سَمِعْتُ خُطْبَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِذَا شَهِدْتُ جَنَازَةً فَمَا شَهِدْتُ جَنَازَةً قَطُّ فَحَدَّثْتُ نَفْسِي سِوَى مَا هُوَ مَفْعُوْلٌ بِهَا وَمَا هِيَ صَائِرَةٌ اِلَيْهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سمجھدار اور بزرگ لوگوں میں سے تھے۔ آپ اکثر کہا کرتے تھے کہ اگر میری حالت ہر وقت اسی طرح رہے جیسے تین موقعوں پر ہوتی ہے تو میں جنتی ہوں اور اس میں مجھے کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔

(۱) جب میں قرآن پڑھتا اور سنتا ہوں۔

(۲) جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنتا ہوں۔

(۳) جب میں جنازہ میں شرکت کرتا ہوں۔ میں جب بھی جنازہ میں شرکت کرتا ہوں تو جو معاملات میت کے ساتھ ہونے والے ہوتے ہیں وہ سب میرے دل میں تازہ ہوتے ہیں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5261- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ وَّاِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ

مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعِبَادُ بْنُ بَشْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ ظَلْمَاءَ حَنْدَسٍ فَلَمَّا انْصَرَفَا اَضَاءَ تْ عَصَا اَحَدِهِمَا فَمَشَيَا فِي ضَوَائِهَا فَلَمَّا افْتَرَقَا اَضَاءَتْ عَصَا الْاٰخَرِ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک اندھیری اور تاریک رات میں حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ جب یہ لوگ اٹھ کر گئے (تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے) ان میں سے ایک کی لاٹھی چمکنے لگ گئی اور وہ دونوں اس کی روشنی میں چلتے گئے، جب وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہوئے (کیونکہ وہاں سے ان کے راستے الگ الگ تھے) تو دوسرے صحابی کی لاٹھی بھی چمکنے لگ گئی۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5262۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ، عَنْ حُصَيْنٍ، وَاَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَانَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ رَجُلًا صَالِحًا ضَاحِكًا مَلِيحًا، فَبَيْنَمَا هُوَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَيُضْحِكُهُمْ، فَطَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَاصِرَتِهِ، فَقَالَ: اَوْجَعْتَنِي، قَالَ: اقْتَصَّ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ عَلَيْكَ قَمِيصًا، وَلَمْ يَكُنْ عَلَيَّ قَمِيصٌ، قَالَ: فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَهُ، فَاحْتَضَنَهُ، ثُمَّ جَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ، فَقَالَ: بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَدْتُ هٰذَا، هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنْ حُصَيْنٍ، فَاِنَّ حَدِيثَ وَرْقَاءَ مُخْتَصَرٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں: حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ خوش مزاج، ہنس مکھ اور نیک آدمی تھے۔ ایک دن وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے اور باتیں کر کرکے لوگوں کو ہنسا رہے تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پہلو میں چوبھ ماری۔ انہوں نے کہا: (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے مجھے تکلیف دی ہے۔ اس لئے آپ مجھے اس کا قصاص دیجئے۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے ان کو قصاص لینے کی اجازت دے دی، لیکن انہوں نے کہا:) بے شک آپ کے جسم اطہر پر

5261–صحيح البخاري كتاب الصلاة' أبواب استقبال القبلة 'باب' حديث455:صحيح البخاري كتاب المناقب' باب سؤال المشركين أن يريهم النبي صلى الله عليه وسلم آية' حديث3460:صحيح البخاري كتاب المناقب' باب منقبة أسيد بن حضير 'حديث 3617:صحيح ابن حبان كتاب الصلاة' فصل في القنوت 'ذكر الخبر الدال عن الزجر عن السمر بعد العشاء الآخرة الذي' حديث2055:السنن الكبرى للنسائي كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار – عباد بن بشر رضي الله عنه' حديث7976:مسند أحمد بن حنبل –ومن مسند بني هاشم' مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه' حديث12186:مسند الطيالسي 'أحاديث النساء' وما أسند أنس بن مالك الأنصاري – ثابت البناني عن أنس بن مالك' حديث2133 مسند عبد بن حميد 'مسند أنس بن مالك' حديث1248:مسند أبي يعلى الموصلي –قتادة' حديث2928:

تو قمیص ہے جبکہ میرا جسم بغیر قمیص کے تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی قمیص مبارک اوپر اٹھا دی، (تاکہ قصاص کے تقاضے پورے ہو جائیں) تو حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے سینے سے چمٹ گئے اور آپ ﷺ کے پہلوؤں کو چومنے لگ گئے۔ اور کہنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ (میری کیا مجال کہ میں آپ سے قصاص کا مطالبہ کروں) میں نے تو اس مقصد کی خاطر مطالبہ قصاص کیا تھا۔

۞۞ یہ لفظ اس حدیث کے ہیں جو جریر نے حصین سے روایت کی ہے۔ جب کہ ورقاء کی حدیث مختصر ہے۔ اور یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5263۔ حَدَّثَنِي اَبُو اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسید بن حضیر بہت اچھے انسان ہیں۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5264۔ اَخْبَرَنِي الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، فِيمَا قَرَاْتُهُ عَلَيْهِ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، قَالَ: اَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُصَيْنِ اللِّهْبِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ، اَنَّهُ كَانَ تَاَوَّهَ، وَكَانَ يَؤُمُّنَا فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا، فَعَادَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اُسَيْدًا اِمَامُنَا، وَاِنَّهُ مَرِيضٌ، وَاِنَّهُ صَلّٰى بِنَا قَاعِدًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَصَلُّوا وَرَاءَهُ قُعُودًا، فَاِنَّ الْاِمَامَ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوا خَلْفَهُ قُعُودًا، صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ محمد حصین بن عبدالرحمٰن بن سعد بن معاذ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے، آپ ہماری امامت کرواتے تھے، (لیکن ان دنوں بیماری کی وجہ سے) آپ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی۔ رسول اللہ ﷺ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے، تو لوگوں نے بتایا کہ یا رسول اللہ ﷺ اسید ہمیں نماز پڑھاتا ہے حالانکہ یہ مریض ہے، اور یہ بیٹھ کر نماز پڑھاتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم بھی اس کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھ لیا کرو، کیونکہ امام کی تو شان ہی یہ ہے کہ اس کی اتباع کی جائے۔ اس لئے جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی اس کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5265۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَدِمْنَا مِنْ سَفَرٍ، فَتُلُقِّينَا بِذِي

لْحُلَيْفَةِ، وَكَانَ غِلْمَانُ الْاَنْصَارِ يَتَلَقَّوْنَ بِهِمْ، اِذَا قَدِمُوا فَتَلَقَّوْا اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ، فَنَعَوْا اِلَيْهِ امْرَاَتَهُ، فَتَقَنَّعَ يَبْكِي، قَالَتْ: فَقُلْتُ لَهُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَنْتَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَكَ السَّابِقَةُ مَا لَكَ تَبْكِي عَلٰى امْرَاَةٍ؟ فَكَشَفَ عَنْ رَاْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: صَدَقْتِ لَعَمْرُ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ لَيَحِقُّ اَنْ لَا اَبْكِيَ عَلٰى اَحَدٍ بَعْدَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ، قُلْتُ لَهُ: وَمَا قَالَ؟ قَالَ: لَقَدِ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِوَفَاةِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَاُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ يَسِيرُ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم سفر سے واپس لوٹے اور ذوالحلیفہ میں پہنچے (وہاں عادت یہ تھی کہ جب ہم کسی بھی سفر سے واپس آتے تو انصار کے بچے وہاں پر ان سے ملاقات کیا کرتے تھے، تو حسب عادت) وہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے ملے اور ان کی بیوی کے فوت ہونے کی اطلاع دی تو حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سر جھکا کر رونے لگ گئے، ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے کہا: سبحان اللہ! آپ صحابی رسول ہیں، اور آپ کو وہ فضیلتیں حاصل ہیں جو دوسروں کو نصیب نہیں ہوئیں۔ آپ عورت پر رو رہے ہو؟ انہوں نے سر اوپر اٹھایا اور کہنے لگے: خدا کی قسم! آپ سچ کہہ رہی ہیں۔ اللہ کی قسم حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا تھا اس کے بعد کسی اور پر رونے کا حق بھی نہیں بنتا۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں کیا فرمایا تھا؟ تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات پر عرش الٰہی کانپ اٹھا تھا''۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اسید بن حضیر رضی اللہ عنہما میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چلا کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ عَيَاضِ بْنِ غَنْمِ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عیاض بن غنم الاشعری رضی اللہ عنہ کے فضائل

5266- حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَيَاضُ بْنُ غَنْمِ بْنِ زُهَيْرٍ كَانَ مِنْ اَشْرَافِ قُرَيْشٍ وَذَكَرَهُ بْنُ قَيْسٍ الرُّقَيَّاتِ فَقَالَ عَيَاضٌ وَّمَا عَيَاضُ بْنُ غَنْمٍ كَانَ مِنْ خَيْرِ مَا اَجَنَّ النِّسَآءُ هُوَ اَوَّلُ مَنْ اَجَازَ الدَّرْبَ اِلَى الرُّوْمِ

عِيَاضٌ وَمَا عِيَاضُ بْنُ غَنْمٍ ... كَانَ مِنْ خَيْرِ مَا اَجَنَّ النِّسَاءَ

✧✧ حضرت مصعب بن عبداللہ فرماتے ہیں: عیاض بن غنم بن زہیر ''اشراف قریش'' میں سے تھے۔ اور ابن قیس رقیات نے ان کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

عِيَاضٌ وَمَا عِيَاضُ بْنُ غَنْمٍ ... كَانَ مِنْ خَيْرِ مَا اَجَنَّ النِّسَاءَ

○ عیاض، اور عیاض بن غنم کون تھے؟ یہ ان تمام لوگوں سے بہتر ہیں اور عورتوں سے پوشیدہ ہوئے ہیں۔
یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے دلیری، جوانمردی اور ہمت کے ساتھ روم کی جانب پیش قدمی کی۔

5267۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ سَلَمَةَ الْجَارُوْدِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ عَنْ شُيُوْخِهِ اَنَّهُمْ قَالُوْا عِيَاضُ بْنُ غَنْمِ بْنِ زُهَيْرِ بْنِ اَبِي شَدَّادِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ هِلَالِ بْنِ اُهَيْبِ بْنِ ضَبَّةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فِهْرٍ اَسْلَمَ قَبْلَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَشَهِدَ الْحُدَيْبِيَّةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ عِنْدَهُ اُمُّ الْحَكَمِ بِنْتَ اَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ فَلَمَّا حَضَرَتْ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ الْوَفَاةُ اِسْتَخْلَفَ عِيَاضًا عَلٰى مَا كَانَ يَلِيْهِ وَكَانَ عِيَاضٌ رَجُلًا صَالِحًا فَلَمَّا نُعِىَ اِلٰى عُمَرَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ اَكْثَرَ الْاِسْتِرْجَاعَ وَالتَّرَحُّمَ عَلَيْهِ وَقَالَ لَا يَشُدُّ مَشَدَّكَ اَحَدٌ وَسَاَلَ مَنِ اسْتَخْلَفَ عَلٰى عَمَلِهِ فَقَالُوْا عِيَاضُ بْنُ غَنْمٍ فَاَقَرَّهُ وَكَتَبَ اِلَيْهِ اِنِّي قَدْ وَلَّيْتُكَ مَا كَانَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ عَلَيْهِ فَاعْمَلْ بِالَّذِي يَحِقُّ لِلّٰهِ عَلَيْكَ فَمَاتَ عِيَاضٌ يَوْمَ مَاتَ وَمَا لَهُ مَالٌ وَلَا لِاَحَدٍ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَتُوُفِّيَ بِالشَّامِ سَنَةَ عِشْرِيْنَ وَهُوَ بْنُ سِتِّيْنَ سَنَةً

✧✧ محمد بن عمر واقدی نے اپنے شیوخ کے حوالے سے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عیاض بن غنم بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال بن اہیب ابن ضبہ بن حارث بن فہر'' آپ صلح حدیبیہ سے پہلے اسلام لائے، اور حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شرکت کی۔ سفیان بن حرب کی بیٹی ام حکم ان کے نکاح میں تھی۔ جب حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کا آخری وقت آیا تو انہوں نے حضرت عیاض کو ان کی لیاقت اور قابلیت کی بنا پر اپنا جانشین مقرر کیا، حضرت عیاض ایک نیک انسان تھے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی وفات کی اطلاع ملی تو آپ کثرت سے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے لگے اور ان کے لئے دعائے رحمت کرنے لگے۔ اور فرمایا: (اے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ) تیرے برابر کوئی نہیں ہوسکتا۔ پھر آپ نے پوچھا: ابوعبیدہ نے کس کو اپنا جانشین مقرر کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ عیاض بن غنم کو۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہی کو مستقل کر دیا اور ان کی جانب ایک مکتوب لکھا ''میں نے تجھے ان تمام امور کا والی بنا دیا ہے جن امور پر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو مامور کیا گیا تھا۔ اس لئے آپ حقوق اللہ کا لحاظ کرتے ہوئے کام جاری رکھیں۔ جس دن حضرت عیاض رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اس دن ان کے پاس کوئی مال و دولت اور کوئی جائیداد نہ تھی اور نہ ہی ان کے ذمے کسی کا کچھ دینا تھا۔ اور ۲۰ ہجری کو ۶۰ سال کی عمر میں شام میں ان کا انتقال ہو گیا۔

5268۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا خَلِيْفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ مَاتَ عِيَاضُ بْنُ غَنْمٍ سَنَةَ عِشْرِيْنَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں: حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ کا انتقال ۲۰ ہجری کو ہوا۔

5269۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ، فِيْمَا اتَّفَقَا عَلَيْهِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ زُرَيْقٍ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ

الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ فَضَالَةَ، يَرُدُّ اِلٰى عَائِذٍ اِلٰى جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، اَنَّ عِيَاضَ بْنَ غَنْمٍ الْاَشْرِيَ وَقَعَ عَلٰى صَاحِبِ دَارًا حِينَ فُتِحَتْ، فَاَتَاهُ هِشَامُ بْنُ حَكِيمٍ، فَاَغْلَظَ لَهُ الْقَوْلَ، وَمَكَثَ هِشَامٌ لَيَالِيَ، فَاَتَاهُ هِشَامٌ مُعْتَذِرًا، فَقَالَ لِعِيَاضٍ: اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا لِلنَّاسِ فِي الدُّنْيَا، فَقَالَ لَهُ عِيَاضٌ: يَا هِشَامُ اِنَّا قَدْ سَمِعْنَا الَّذِي قَدْ سَمِعْتُ، وَرَاَيْنَا الَّذِي قَدْ رَاَيْتَ، وَصَحِبْنَا مَنْ صَحِبْتَ اَلَمْ تَسْمَعْ يَا هِشَامُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ نَصِيحَةٌ لِذِي سُلْطَانٍ فَلا يُكَلِّمْهُ بِهَا عَلانِيَةً، وَلْيَاْخُذْ بِيَدِهِ، وَلْيُخْلِ بِهِ، فَاِنْ قَبِلَهَا قَبِلَهَا، وَاِلا كَانَ قَدْ اَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ وَالَّذِي لَهُ، وَاِنَّكَ يَا هِشَامُ، لَاَنْتَ الْمُجْتَرِءُ، اَنْ تَجْتَرِءَ عَلٰى سُلْطَانِ اللّٰهِ، فَهَلا خَشِيتَ اَنْ يَقْتُلَكَ سُلْطَانُ اللّٰهِ، فَتَكُوْنَ قَتِيلَ سُلْطَانِ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جبیر بن نفیر فرماتے ہیں: عیاض بن غنم اشری رضی اللہ عنہ نے ایک مالک مکان کو درے لگوائے۔ ہشام بن حکیم نے ان کے پاس آ کر ان کو بہت ڈانٹا۔ پھر کچھ دنوں کے بعد ہشام بن حکیم ان کے پاس آئے اور اپنے اس رویے پر معذرت کی۔ اور عیاض سے کہا: کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اس شخص کو سب سے سخت عذاب دیا جائے گا جو دنیا میں لوگوں کو تکلیف دیتا ہے۔ حضرت عیاض رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے ہشام اس ذات سے ہم نے بھی حدیثیں سنی ہیں جس سے تم نے سنی ہیں، اور اس ہستی کو ہم نے بھی دیکھا ہے جس کو تم نے دیکھا ہے، اور اس محبوب کی صحبت سے ہم بھی فیضیاب ہیں جس کی صحبت تمہیں حاصل ہے۔ اے ہشام! کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہیں سنا؟ ''جس کے پاس بادشاہ کے لئے کوئی نصیحت کی بات ہو تو وہ اس کو اعلانیہ طور پر نہ ٹوکے، بلکہ اس کو تنہائی میں بلا کر کہے۔ اگر وہ قبول کر لے تو ٹھیک ہے ورنہ تم اس سے بری الذمہ ہو چکے ہو۔ اور اے ہشام تم نے بادشاہ وقت کے سامنے بڑی جرات کی ہے تجھے اس بات کا خوف نہیں آیا کہ بادشاہ تجھے قتل کر ڈالے گا اور تو اس کے ہاتھوں قتل ہو جائے گا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5270- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْاَزْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْحَاقَ التُّسْتَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ نُوحٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْوَلِيدِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ يَحْيَى الصَّدَفِيَّ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ غَنْمٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ: يَا عِيَاضُ لَا تَزَوَّجَنَّ عَجُوزًا، وَلا عَاقِرًا، فَاِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عیاض بن غنم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہا: اے عیاض! کسی بوڑھی عورت سے اور بانجھ عورت سے شادی نہ کرنا کیونکہ میں تم پر (تمہاری کثرت کی وجہ سے) فخر کروں گا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ الْبَرَّآءِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ اَخِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ کے فضائل

5271۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ الْبَرَّآءُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ ضَمْضَمِ بْنِ زَيْدِ بْنِ حِرَامِ بْنِ جُنْدُبِ بْنِ عَامِرِ بْنِ غَنْمِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ النَّجَّارِ وَاُمُّهُ اُمُّ سُلَيْمٍ بِنْتُ مِلْحَانَ وَهُوَ اَخُوْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهِ شَهِدَ اُحُدًا وَّالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ شُجَاعًا لَّهُ فِي الْحَرْبِ مَكَانَةٌ ذُكِرَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّهُ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ لَّا تَسْتَعْمِلُوْا الْبَرَّآءَ بْنَ مَالِكٍ عَلٰى جَيْشٍ مِّنْ جُيُوْشِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنَّهُ مُهْلِكَةٌ مِّنَ الْمَهَالِكِ يُقَدِّمُ بِهِمْ

✧✧ محمد بن عمران کا نسب یوں بیان کرتے ہیں ''براء بن مالک بن نضر بن ضمضم بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار'' ان کی والدہ ''ام سلیم بنت ملحان'' ہیں۔ یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حقیقی بھائی ہیں۔ غزوہ احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے، آپ بہت دلیر آدمی تھے، اور جنگ میں آپ کا ایک نام تھا۔

❀❀ ابن سیرین کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک مکتوب میں لکھا تھا کہ براء بن مالک رضی اللہ عنہ کو کسی فوج کا سپہ سالار نہ بنانا کیونکہ یہ موت سے نہیں ڈرتا یہ سب کو ساتھ لے کر شہید کروا دے گا۔

5272۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْمُقْرِءُ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى اَخِيْهِ الْبَرَّآءِ وَهُوَ مُسْتَلْقٍ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى يَتَغَنّٰى فَنَهَاهُ فَقَالَ اَتَرْهَبُ اَنْ اَمُوْتَ عَلٰى فِرَاشِيْ وَقَدْ تَفَرَّدْتُ بِقَتْلِ مِائَةٍ مِّنَ الْكُفَّارِ سِوٰى مَنْ شَرَكَنِيْ فِيْهِ النَّاسُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ اپنے بھائی حضرت براء رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، اس وقت وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھے لیٹے ہوئے کچھ گنگنا رہے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ان کو (جہاد چھوڑ کر یوں فارغ لیٹے سے) منع کیا تو وہ بولے: تم مجھے بستر میں موت آنے سے ڈراتے ہو؟ سینکڑوں کافروں کو تو میں نے اکیلے بلاشرکتِ غیرے واصلِ جہنم کیا ہے۔ اور جن کافروں کے قتل کرنے میں دوسرے لوگ بھی میرے ساتھ شریک تھے ان کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔ (تو کیا اتنا جہاد کرنے کے بعد اب اگر میں بستر پر مرجاتا ہوں تو میرا مقام شہداء سے کم نہیں کیا جائے گا)

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5273- أَخْبَرَنِي أَبُو مَعِينٍ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْعَطَّارُ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَعْنٍ، أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: كَانَ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ رَجُلا حَسَنَ الصَّوْتِ، فَكَانَ يَرْجُزُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، فَبَيْنَمَا هُوَ يَرْجُزُ إِذْ قَارَبَ النِّسَاءَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيَّاكَ وَالْقَوَارِيرَ، قَالَ: فَأَمْسَكَ، قَالَ مُحَمَّدٌ: كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْمَعَ النِّسَاءُ صَوْتَهُ

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: براء بن مالک سریلی آواز والا شخص ہے، ایک سفر میں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رجز پڑھ رہے تھے کہ کچھ عورتیں ان کے قریب جمع ہوگئیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیشے کی بوتلوں کو بچاؤ۔ تو وہ چپ کر گئے۔

محمد کہتے ہیں: اس کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پسند نہیں تھا کہ عورتیں ان کی آواز کو سنیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5274- أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ الْأَيْلِيُّ، إِمْلاءً عَلَيَّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَلامَةُ بْنُ رَوْحٍ، عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمْ مِنْ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ ذِي طِمْرَيْنِ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّ قَسَمَهُ مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ، فَإِنَّ الْبَرَاءَ لَقِيَ زَحْفًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، وَقَدْ أَوْجَعَ الْمُشْرِكُونَ فِي الْمُسْلِمِينَ، فَقَالُوا: يَا بَرَاءُ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّكَ لَوْ أَقْسَمْتَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّكَ، فَأَقْسِمْ عَلَى رَبِّكَ، فَقَالَ: أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَبِّ لِمَا مَنَحْتَنَا أَكْتَافَهُمْ، ثُمَّ الْتَقَوْا عَلَى قَنْطَرَةِ السُّوسِ، فَأَوْجَعُوا فِي الْمُسْلِمِينَ، فَقَالُوا لَهُ: يَا بَرَاءُ، أَقْسِمْ عَلَى رَبِّكَ، فَقَالَ: أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَبِّ لِمَا مَنَحْتَنَا أَكْتَافَهُمْ، وَأَلْحَقْتَنِي بِنَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمُنِحُوا أَكْتَافَهُمْ، وَقُتِلَ الْبَرَاءُ شَهِيدًا

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: [illegible] ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت سارے ایسے لوگ جو اپنے آپ کو کمزور بنا کر پیش کرتے ہیں، پرانے، بوسیدہ خستہ حال کپڑے پہنے ہوتے ہیں (لیکن اللہ کی بارگاہ ان کا مقام یہ ہوتا ہے کہ) اگر وہ اللہ تعالیٰ پر کوئی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا کرتا ہے۔ حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ بھی انہیں میں سے ہیں۔ کیونکہ حضرت براء کی مشرکوں کی ایک جماعت سے مڈبھیڑ ہوگئی، جبکہ مشرکوں نے مسلمانوں میں بھگدڑ مچا رکھی تھی، لوگوں نے کہا: اے براء! بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اللہ پر قسم کھالو تو اللہ تعالیٰ تمہاری قسم کو پورا کرے گا۔ اس لئے تم اپنے رب پر قسم کھاؤ۔ انہوں نے کہا: اے میرے رب! میں تجھ پر قسم کھاتا ہوں، تو ہمیں فتح و نصرت سے ہمکنار فرما۔ پھر سوس کے پل پر ان کی مڈبھیڑ

ہوئی، اس بار بھی انہوں نے مسلمانوں کو تکلیف پہنچائی، اور پھر حضرت براء سے کہا: اے براء! اپنے ربّ پر قسم کھاؤ، انہوں نے پھر کہا: میں اپنے ربّ پر قسم کھاتا ہوں اے میرے ربّ ہمیں فتح ونصرت سے ہمکنار فرما اور تو مجھے اپنے نبی کے ساتھ ملا دے۔ چنانچہ مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اور اسی جنگ میں حضرت براء شہید ہو گئے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5275- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْعَقَبَةِ بِفَارِسَ وَقَدْ زَوَّى النَّاسُ قَامَ الْبَرَّآءُ بْنُ مَالِكٍ فَرَكِبَ فَرَسَهُ وَهِيَ تُزَجِّي ثُمَّ قَالَ لِاَصْحَابِهِ بِئْسَ مَا عَوَّدْتُمْ اَقْرَانَكُمْ عَلَيْكُمْ فَحَمَلَ عَلَى الْعَدُوِّ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَاسْتُشْهِدَ الْبَرَّآءُ يَوْمَئِذٍ قَالَ اَبُو عِمْرَانَ مُوسَى بْنُ هَارُونَ اِنَّ الْبَرَّآءَ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ تُسْتَرٍ وَهِيَ مِنْ فَارِسٍ وَاِنَّمَا اسْتُشْهِدَ الْبَرَّآءُ بْنُ مَالِكٍ سَنَةَ اِحْدَى وَعِشْرِينَ مِنَ الْهِجْرَةِ

✦✦ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فارس میں جب عقبہ کا دن تھا اور مسلمانوں کا گھیراؤ کر لیا گیا تھا۔ تو حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے ان کا گھوڑا بہت کمزور تھا پھر اپنے ساتھیوں سے کہا: کتنا ہی برا ہے جو تم نے اپنے ساتھیوں کو اپنے اوپر عادت ڈال رکھی ہے۔ پھر وہ جنگ میں کود گئے، اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی اور اسی دن حضرت براء رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ حضرت ابوعمران موسیٰ بن ہارون کہتے ہیں: حضرت براء رضی اللہ عنہ تستر کے دن شہید ہوئے، ان کا تعلق فارس سے تھا۔ حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ ۲۱ ہجری کو شہید ہوئے۔

ذِكْرُ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ النُّعْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيُّ

حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کے فضائل یہی نعمان بن عمرو بن مقرن مزنی ہیں۔

5276- اَخْبَرَنِي اَبُو مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو خَلِيفَةَ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ الْجُمَحِيُّ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ مَعْمَرُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ النُّعْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُقَرِّنِ بْنِ عَامِرِ بْنِ بَكْرِ بْنِ هَجِينِ بْنِ نَصْرٍ الْمُزَنِيِّ

✦✦ محمد بن اسحاق کہتے ہیں: نعمان بن مقرن مزنی ۲۱ ہجری کو شہید ہوئے، اس وقت یہ لوگوں کے امیر تھے۔

5277- حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ اَنَّ النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيَّ قُتِلَ وَهُوَ اَمِيرُ النَّاسِ سَنَةَ اِحْدَى وَعِشْرِينَ

✦✦ حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں: میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر لے کر گیا، آپ یہ خبر سن کر اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ کر بہت روئے۔

5278۔ اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰی حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ قُتَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِی شُعْبَةُ عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ عَنْ اَبِی عُثْمَانَ قَالَ اَتَیْتُ بْنَ عُمَرَ بِنَعْیِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ فَوَضَعَ یَدَهُ عَلٰی وَجْهِهٖ وَجَعَلَ یَبْكِی وَزَادَ فِیْهِ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ عَطِیَّةَ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ بْنُ مُقَرِّنِ بْنِ عَائِذِ بْنِ مَیْجَا بْنِ هُجَیْرِ بْنِ نَصْرِ بْنِ حَبْشِیَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عَبْدِ بْنِ ثَوْرِ بْنِ هُدْمَةَ بْنِ لَاطِمِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ مُزَیْنَةَ وَیُكَنّٰی اَبَا عَمْرٍو وَّكَانَ هُوَ وَسِتَّةُ اِخْوَةٌ لَّهٗ شَهِدُوْا الْخَنْدَقَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النُّعْمَانُ اَحَدَ مَنْ حَمَلَ اِحْدَی اَلْوِیَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ محمد بن عمران کا نسب یوں بیان کرتے ہیں: ابن مقرن بن عائذ بن میجا بن ہجیر بن نصر بن حبشیہ بن کعب بن عبد بن ثور بن ہدمہ بن لاطم بن عثمان بن مزینہ'' ان کی کنیت ''ابوعمرو'' تھی۔ آپ اور آپ کے چھ بھائی جنگ خندق میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے۔ اور حضرت نعمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے علمبرداروں میں سے ایک تھے۔

5279۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِیِّ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، شَاوَرَ الْهُرْمُزَانَ فِی اَصْبَهَانَ وَفَارِسَ وَاَذْرَبِیجَانَ، فَقَالَ: یَا اَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ، اَصْبَهَانُ الرَّاْسِ، وَفَارِسُ وَاَذْرَبِیجَانَ الْجَنَاحَانِ، فَاِذَا قَطَعْتَ اِحْدَی الْجَنَاحَیْنِ، فَالرَّاْسُ بِالْجَنَاحِ، وَاِنْ قَطَعْتَ الرَّاْسَ، وَقَعَ الْجَنَاحَانِ، فَابْدَاْ بِاَصْبَهَانَ. فَدَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا هُوَ بِالنُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ یُصَلِّی، فَانْتَظَرَهُ حَتّٰی قَضَی صَلَاتَهُ، فَقَالَ لَهُ: اِنِّی مُسْتَعْمِلُكَ، فَقَالَ: اِمَّا جَابِیًا فَلَا، وَاِمَّا غَازِیًا فَنَعَمْ؟ قَالَ: فَاِنَّكَ غَازٍ، فَسَرَّحَهُ، وَبَعَثَ اِلَی اَهْلِ الْكُوفَةِ، اَنْ یَمُدُّوهُ وَیَلْحَقُوا بِهٖ وَفِیهِمْ حُذَیْفَةُ بْنُ الْیَمَانِ، وَالْمُغِیرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، وَالزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ، وَالْاَشْعَثُ بْنُ قَیْسٍ، وَعَمْرُو بْنُ مَعْدِی كَرِبَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، فَاَتَاهُمُ النُّعْمَانُ وَبَیْنَهُ وَبَیْنَهُمْ نَهَرٌ، فَبَعَثَ اِلَیْهِمُ الْمُغِیرَةَ بْنَ شُعْبَةَ رَسُوْلًا، وَمَلِكُهُمْ ذُو الْحَاجِبَیْنِ فَاسْتَشَارَ اَصْحَابَهُ، فَقَالَ: مَا تَرَوْنَ اَقْعُدُ لَهُمْ فِی هَیْئَةِ الْحَرْبِ اَوْ فِی هَیْئَةِ الْمَلِكِ وَبَهْجَتِهٖ؟ فَجَلَسَ فِی هَیْئَةِ الْمَلِكِ وَبَهْجَتِهٖ عَلٰی سَرِیرِهٖ، وَوَضَعَ التَّاجَ عَلٰی رَاْسِهٖ وَحَوْلَهُ سِمَاطَیْنِ عَلَیْهِمْ ثِیَابُ الدِّیبَاجِ، وَالْقُرْطِ، وَالْاَسْوِرَةِ، فَجَاءَ الْمُغِیرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَاَخَذَ بِضَبْعَیْهِ وَبِیَدِهِ الرُّمْحُ وَالتُّرْسُ، وَالنَّاسُ حَوْلَهُ سِمَاطَیْنِ عَلٰی بِسَاطٍ لَهُ، فَجَعَلَ یَطْعَنُهُ بِرُمْحِهٖ، فَخَرَّقَهُ لِكَیْ یَتَطَیَّرُوا، فَقَالَ لَهُ ذُو الْحَاجِبَیْنِ: اِنَّكُمْ یَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ اَصَابَكُمْ جُوعٌ شَدِیدٌ وَجَهْدٌ فَخَرَجْتُمْ، فَاِنْ شِئْتُمْ مِرْنَاكُمْ وَرَجَعْتُمْ اِلٰی بِلَادِكُمْ، فَتَكَلَّمَ الْمُغِیرَةُ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ، وَقَالَ: اِنَّا كُنَّا مَعْشَرَ الْعَرَبِ نَاْكُلُ الْجِیفَةَ وَالْمَیْتَةَ، وَكَانَ النَّاسُ یَطَئُوْنَنَا، وَلَا نَطَاُهُمْ، فَابْتَعَثَ اللّٰهُ مِنَّا رَسُوْلًا فِی شَرَفٍ مِنَّا اَوْسَطَنَا وَاَصْدَقَنَا حَدِیثًا، وَاِنَّهُ قَدْ وَعَدَنَا اَنَّ هَا هُنَا سَتُفْتَحُ عَلَیْنَا وَقَدْ وَجَدْنَا جَمِیعَ مَا وَعَدَنَا حَقًّا، وَاِنِّی لَاَرٰی هَاهُنَا بَزَّةً وَهَیْئَةً مَا اَرٰی مَعِی بِذَاهِبِینَ حَتّٰی یَاْخُذُوهُ، فَقَالَ الْمُغِیرَةُ: لِی نَفْسِی لَوْ جَمَعْتَ جَرَامِیزَكَ فَوَثَبْتَ وَثْبَةً، فَجَلَسْتُ مَعَهُ عَلٰی

السَّرِيرِ اِذْ وَجَدْتُ غَفْلَةً فَزَجَرُونِي وَجَعَلُوا يَحْثُونَهُ، فَقُلْتُ: اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَنَا اسْتَحْمَقْتُ، فَاِنَّ هٰذَا لَا يُفْعَلُ بِالرُّسُلِ، وَاِنَّا لَا نَفْعَلُ هٰذَا بِرُسُلِكُمْ اِذَا اَتَوْنَا، فَقَالَ: اِنْ شِئْتُمْ قَطَعْتُمْ اِلَيْنَا، وَاِنْ شِئْتُمْ قَطَعْنَا اِلَيْكُمْ، فَقُلْتُ: بَلْ نَقْطَعُ اِلَيْكُمْ فَقَطَعْنَا اِلَيْهِمْ، وَصَافَفْنَاهُمْ فَتَسَلْسَلُوا كُلُّ سَبْعَةٍ فِي سِلْسِلَةٍ، وَخَمْسَةٌ فِي سِلْسِلَةٍ حَتّٰى لَا يَفِرُّوا، قَالَ: فَرَامُونَا حَتّٰى اَسْرَعُوا فِينَا، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ لِلنُّعْمَانِ: اِنَّ الْقَوْمَ قَدْ اَسْرَعُوا فِينَا فَاحْمِلْ، فَقَالَ: اِنَّكَ ذُو مَنَاقِبَ، وَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلٰكِنِّي اَنَا شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ اَخَّرَ الْقِتَالَ حَتّٰى تَزُولَ الشَّمْسُ، وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ، فَقَالَ النُّعْمَانُ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اهْتَزَّ ثَلَاثَ هَزَّاتٍ، فَاَمَّا الْهَزَّةُ الْاُولٰى: فَلْيَقْضِ الرَّجُلُ حَاجَتَهُ، وَاَمَّا الثَّانِيَةُ: فَلْيَنْظُرِ الرَّجُلُ فِي سِلَاحِهِ وَسَيْفِهِ، وَاَمَّا الثَّالِثَةُ: فَاِنِّي حَامِلٌ فَاحْمِلُوا، فَاِنْ قُتِلَ اَحَدٌ، فَلَا يَلْوِي اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ، وَاِنْ قُتِلْتُ فَلَا تَلْوُوا عَلَيَّ، وَاِنِّي دَاعٍ اللّٰهَ بِدَعْوَةٍ فَعَزَمْتُ عَلٰى كُلِّ امْرِءٍ مِنْكُمْ لَمَا اَمَّنَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ ارْزُقِ الْيَوْمَ النُّعْمَانَ شَهَادَةً تَنْصُرُ الْمُسْلِمِينَ، وَافْتَحْ عَلَيْهِمْ، فَاَمَّنَ الْقَوْمُ وَهَزَّ لِوَاءَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ حَمَلَ فَكَانَ اَوَّلَ صَرِيعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَذَكَرْتُ وَصِيَّتَهُ فَلَمْ اَلْوِ عَلَيْهِ، وَاَعْلَمْتُ مَكَانَهُ فَكُنَّا اِذَا قَتَلْنَا رَجُلًا مِنْهُمْ شُغِلَ عَنَّا اَصْحَابُهُ يَجُرُّونَهُ، وَوَقَعَ ذُو الْحَاجِبَيْنِ مِنْ بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ، فَانْشَقَّ بَطْنُهُ، وَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، فَاَتَيْتُ النُّعْمَانَ وَبِهِ رَمَقٌ فَاَتَيْتُهُ بِمَاءٍ، فَجَعَلْتُ اَصُبُّهُ عَلٰى وَجْهِهِ اَغْسِلُ التُّرَابَ عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ، فَقَالَ: مَا فَعَلَ النَّاسُ؟ فَقُلْتُ: فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ اكْتُبُوا بِذٰلِكَ اِلٰى عُمَرَ وَفَاضَتْ نَفْسُهُ، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ اِلَى الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ، فَقَالَ: فَاَتَيْنَا اُمَّ وَلَدِهِ، فَقُلْنَا: هَلْ عَهِدَ اِلَيْكِ عَهْدًا؟ قَالَتْ: لَا، اِلَّا سُفَيْطٌ لَهُ فِيهِ كِتَابٌ، فَقَرَاْتُهُ: فَاِذَا فِيهِ اِنْ قُتِلَ فُلَانٌ فَفُلَانٌ، وَاِنْ قُتِلَ فُلَانٌ فَفُلَانٌ، قَالَ حَمَّادٌ: فَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ، اَنَّهُ اَتٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: مَا فَعَلَ النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ؟ فَقَالَ: قُتِلَ، فَقَالَ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ، ثُمَّ قَالَ: مَا فَعَلَ فُلَانٌ؟ قُلْتُ: قُتِلَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، وَآخَرِينَ لَا نَعْلَمُهُمْ، قَالَ: قُلْتُ: لَا نَعْلَمُهُمْ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهُمْ

✧✧ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہرمزان سے اصبہان، فارس اور آذربائیجان کے بارے میں مشورہ کیا، انہوں نے کہا: اے امیر المومنین! اصبہان ''سر'' ہے اور فارس اور آذربائیجان بازو ہیں۔ اگر دو بازوؤں میں سے ایک کٹ جائے تو سر کے ساتھ دوسرا بازو کام کر سکتا ہے۔لیکن اگر سر کو کاٹ دیا جائے تو دونوں بازو بھی بیکار ہو جاتے ہیں، اس لئے آپ اصبہان سے آغاز فرمائیے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے، اس وقت نعمان بن مقرن نماز پڑھ رہے تھے، آپ ان کا انتظار کرتے رہے، جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے ان سے کہا: میں تمہیں عامل بنانا چاہتا ہوں، انہوں نے کہا: ٹیکس اکٹھا کرنے کے لئے میں نہیں جاؤں گا، ہاں اگر جہاد کے لئے بھیج رہے ہیں تو میں تیار ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں جہاد کے لئے بھیجا

جارہا ہے۔ یہ سن کر وہ خوش ہو گئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ کی جانب پیغام بھیجا کہ ان کے ساتھ شامل ہو جائیں اور ان کی مدد کریں۔ ان میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ، حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے، ان لوگوں اور اصبہان کے درمیان ایک نہر واقع تھی، انہوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو ان کی جانب بطور سفیر روانہ فرمایا۔ ان کا بادشاہ ذوالحاجبین تھا، اس نے اپنے وزراء سے مشورہ کیا کہ مجھے ان کے سامنے جنگی انداز میں بیٹھنا چاہئے یا شاہانہ شان وشوکت کے ساتھ؟ (وزراء کے مشورے کے مطابق) وہ شاہی تاج سر پر سجا کر بادشاہوں کے رعب اور دبدبہ کے ساتھ تخت شاہی پر بیٹھ گیا، امراء اور وزراء ریشمی کپڑوں میں ملبوس، سونے کی بالیاں اور کنگن پہنے ہوئے، اس کے اردگرد کھڑے ہو گئے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ وہاں تشریف لائے، انہوں نے اس کو بازوؤں سے پکڑا، اس وقت ان کے ہاتھ میں نیزہ اور ڈھال تھی، لوگ ان کے اردگرد قطار اندر قطار ریشمی قالین پر کھڑے ہوئے تھے، انہوں نے اپنے نیزے کے ساتھ اس کے قالین کو کاٹ کر پھینک دیا تا کہ وہ سمجھ جائیں کہ ہم کس موڈ میں آئے ہیں۔ ذوالحاجبین نے ان سے کہا: اے عربیو! تمہیں شدید تنگ وافلاس اور تنگ دستی کا سامنا ہے اسی لئے تم لوگ اپنے وطنوں سے ہجرت کر کے آئے ہو، اگر تم چاہو تو میں تمہیں دولت سے نواز کر واپس بھیج دیتا ہوں۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ لب کشا ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: بے شک ہم عرب کے باشندے ہیں، ہم مردار کھانے والی قوم تھے لوگ آ کر ہمیں شکست دے جاتے تھے مگر ہمیں کسی کے مقابلے کی جرات نہ ہوتی تھی، اللہ تعالیٰ نے (کرم کیا اور) ہم میں ایک رسول بھیجا جن کا تعلق ایک عالی خاندان کے ساتھ ہے، جو کہ متوسط طبقے سے تعلق رکھتے ہیں اور ہمیشہ سچی بات کہتے ہیں، اور انہوں نے ہمیں یہ خوشخبری دی ہے کہ یہ ملک ہم فتح کریں گے اور انہوں نے آج تک جتنی بھی پیشین گوئیاں کی ہیں ہم نے ان تمام کو سچ پایا ہے۔ میں یہاں پر جو سامان ضرب وحرب دیکھ رہا ہوں، میں نہیں سمجھتا کہ میں اور میرے ساتھی یہ لئے بغیر واپس جائیں گے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے دل میں یہ سوچ آ رہی تھی کہ مجھے کود کر اس کے ساتھ بیٹھ جانا چاہئے، چنانچہ میں نے ان میں تھوڑی سی غفلت پائی تو وہاں سے ایک جست لگائی اور کود کر تخت شاہی پر اس کے برابر بیٹھ گیا، ان لوگوں نے مجھے ڈانٹا اور بہت جھڑکا، اور ذوالحاجبین کو اکسانے لگے۔ میں نے ان سے کہا: اگر میں نے کوئی بے وقوفی کا کام کر لیا ہے تو (اس قانون کا تو لحاظ کرو کہ) دوسرے ملک کے سفیروں کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کیا کرتے، اور جب تمہارے سفیر ہمارے پاس آتے ہیں، ہم نے تو کبھی بھی ان کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کیا۔

اس نے کہا: اگر چاہو تو تم ہمارے بارے میں فیصلہ کرو اور چاہو تو ہم تمہارے بارے میں فیصلہ کریں میں نے کہا: ہم تمہارا فیصلہ کریں گے، اس کے بعد ہم نے فیصلہ کر دیا ہم نے ان کے مقابلے میں صف بندی کر لی، انہوں نے سات سات اور پانچ پانچ آدمیوں کی ایک زنجیر بنا دی تا کہ کوئی بھاگ نہ سکے، پھر انہوں نے ہم پر تیروں کی بوچھاڑ کر دی، اور ہم پر جھپٹ پڑے۔ حضرت

مغیرہ نے حضرت نعمان سے کہا: ان لوگوں نے جلد بازی میں ہم پر حملہ کر دیا ہے اس لئے اب آپ بھی حملہ کر دیں۔ انہوں نے کہا: آپ بڑی فضیلتوں والے ہیں، بے شک آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوات میں شرکت بھی کی ہے۔ لیکن میں بھی حضور ﷺ کے ہمراہ رہا ہوں، اگر آپ صبح سویرے حملہ نہ کرتے تو پھر شام تک تاخیر کرتے، جب سورج ڈھل جاتا اور ہوائیں چلنا شروع ہو جاتیں تو حملہ کرتے اور (اللہ کے فضل و کرم سے) فتح نصیب ہوتی۔ پھر حضرت نعمان نے کہا: اے لوگو! میں تین مرتبہ جھنڈا لہراؤں گا، پہلی مرتبہ ہر شخص اپنی حاجات سے فارغ ہو لے، دوسری مرتبہ اپنے ہتھیار وغیرہ تیار کر لیں اور تیسری مرتبہ میں حملہ آور ہو جاؤں گا تو تم بھی فوراً حملہ کر دینا۔ اگر کوئی شہید ہو جائے تو دوسرا اس (کو اٹھانے) کے لئے نیچے نہ جھکے، بلکہ اگر میں بھی شہید ہو جاؤں تو مجھے اٹھانے کے لئے بھی کوئی نیچے نہ جھکے، میں اللہ کی دعوت پیش کرنے والا ہوں، میں تم میں سے ہر شخص کے لئے اس چیز کا ارادہ کرتا ہوں جس پر وہ آمین کہے گا۔ پھر انہوں نے یوں دعا مانگی 'یا اللہ! آج نعمان کو ایسی شہادت عطا فرما جو مسلمانوں کے لئے فتح و نصرت کا باعث ہو۔ لوگوں نے اس پر آمین کہا۔ پھر انہوں نے تین مرتبہ جھنڈا لہرایا اور حملہ آور ہو گئے، اس دن حضرت نعمان ہی سب سے پہلے زخمی ہوئے، مجھے ان کی وصیت یاد آ گئی اور میں ان کے لئے ذرا بھی نیچے نہیں جھکا بلکہ ان کی جگہ سنبھال کر جنگ جاری رکھی۔ (اس دن حالات اس طرح ہو گئے تھے کہ) ہم ان کا ایک آدمی بھی قتل کرتے تو وہ سب اس کی طرف بھاگ پڑتے اور اس گھسیٹتے پھرتے۔ اسی دن ذوالحاجبین اپنی سواری سے نیچے گر پڑا، اس کا پیٹ پھٹ گیا، اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔ میں حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اس وقت ان میں ابھی زندگی کی کچھ رمق باقی تھی، میں ان کے پاس پانی لے کر آیا اور ان کے چہرے سے مٹی دھول کو صاف کیا، انہوں نے پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے جواباً کہا: معقل بن یسار۔ انہوں نے پوچھا: لوگوں کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی ہے۔ انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جانب خط لکھ دو۔ اس کے بعد ان کی روح پرواز کر گئی، لوگ حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہو گئے، وہ فرماتے ہیں ہم ان کی ''ام ولد'' (وہ لونڈی جس کو آقا نے کہہ رکھا ہو کہ میرا بچہ پیدا کرنے کے بعد تو آزاد ہے) کے پاس گئے اور ان سے پوچھا کہ کیا انہوں نے تم سے کوئی عہد لے رکھا تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ مگر ایک بریف کیس ہے اس میں ایک خط موجود ہے۔ ہم نے اس کو پڑھا، اس میں متعدد لوگوں کی شہادت کے بارے میں تفصیلات لکھی ہوئی تھیں۔

ابوعثمان نہدی فرماتے ہیں: وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ وہ شہید ہو گئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھا۔ پھر ایک دوسرے شخص کے بارے میں بھی پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ وہ بھی شہید ہو گئے ہیں، آپ نے مزید لوگوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ باقی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ مجھے ان کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے۔

ذِكْرُ اَخِيهِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ کے فضائل

5280- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّنْعَانِي، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، قَالَ: كُنَّا بَنِي مُقَرِّنٍ سَبْعَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا خَادِمٌ، فَلَطَمَهُ اَحَدُنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْتِقُوْهُ

✦✦ حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم مقرن کے سات بیٹے تھے، ہمارا ایک خادم تھا، ایک بھائی نے ان کو تھپڑ مار دیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (اس کے کفارے کے طور پر) اس کو آزاد کر دو۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ الظَّفَرِيِّ وَهُوَ اَخُوْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ لِاُمِّهٖ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت قتادہ بن نعمان ظفری رضی اللہ عنہ کے فضائل

5281- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُسْتَةَ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الشَّاذَكُونِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: -وَشَهِدَ قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الْعَقَبَةَ مَعَ السَّبْعِينَ مِنَ الْاَنْصَارِ، وَكَانَ مِنَ الرُّمَاةِ الْمَذْكُورِينَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، شَهِدَ بَدْرًا وَاُحُدًا وَرُمِيَتْ عَيْنُهُ يَوْمَ اُحُدٍ، فَسَالَتْ حَدَقَتُهُ عَلٰى وَجْنَتِهِ، فَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ عِنْدِي امْرَاَةً اُحِبُّهَا، وَاِنْ هِيَ رَاَتْ عَيْنِي خَشِيتُ تَقْذَرُهَا، فَرَدَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ بِيَدِهِ، فَاسْتَوَتْ وَرَجَعَتْ، وَكَانَتْ اَقْوَى عَيْنَيْهِ وَاَصَحَّهُمَا بَعْدَ اَنْ كَبِرَ، وَشَهِدَ اَيْضًا الْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ مَعَهُ رَايَةُ بَنِي ظُفَرٍ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ

✦✦ محمد بن عمر کہتے ہیں: اور قتادہ بن نعمان بن یزید بن عمرو بن سواد بن ظفر۔ اور ظفر کا نام ''کعب بن خزرج بن عمرو'' ہے۔ یہ ''نبیت بن مالک بن اوس'' ہیں۔ حضرت قتادہ کی کنیت ''ابوعمرو'' تھی، یہ حضرت قتادہ کے دونوں بیٹوں عاصم اور یعقوب کے دادا ہیں۔ اور عاصم بن عمرو سیر وغیرہ کے علماء میں سے تھے۔ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے ستر انصاری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ عقبہ میں شرکت کی تھی۔ اور جنگ احد میں تیر اندازوں میں بھی یہ شامل تھے۔ جنگ بدر اور احد میں شرکت کی ہے۔ جنگ احد کے موقع پر ان کی آنکھ پر تیر لگا جس کی وجہ سے ان کی آنکھ باہر آ گئی تھی، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری بیوی مجھ سے بہت محبت کرتی ہے، اگر اس نے میری یہ پھوٹی ہوئی آنکھ دیکھ لی تو مجھے خدشہ ہے کہ وہ مجھ سے نفرت کرنے لگ جائے گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھ، آنکھ کے مقام پر لگا کر درست فرما دی، ان کی بینائی لوٹ آئی، بلکہ اِس آنکھ کی بینائی دوسری سے زیادہ ہو گئی۔ اور بڑھاپے کے عالم میں بھی یہ آنکھ سلامت رہی۔ آپ جنگ خندق اور تمام غزوات

میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے، اور فتح مکہ کے موقع پر بنی ظفر کا جھنڈا انہیں کے ہاتھوں میں تھا۔

❁❁ محمد بن عمر واپنی سند کے ہمراہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ ۲۳ ہجری میں فوت ہوئے، وفات کے وقت ان کی عمر ۶۵ برس تھی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، ان کے ماں شریک بھائی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حارث بن خزیمہ رضی اللہ عنہ نے ان کو لحد میں اتارا تھا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5282۔ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: اسْمُ الْحَضْرَمِيِّ وَالِدُ الْعَلَاءِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتَّابِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ عُوَيْفِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْخَزْرَجِ، وَكَانَ حَلِيفَ حَرْبِ بْنِ اُمَيَّةَ، وَاِنَّمَا قِيلَ لَهُ الْحَضْرَمِيُّ لِاَنَّهُ اَتَى مِنْ حَضْرَمَوْتَ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْبَحْرَيْنِ، ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الْبَحْرَيْنِ، فَتُوُفِّيَ بِهَا، فَاسْتَعْمَلَ مَكَانَهُ اَبَا هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيَّ، وَاِنَّمَا تُوُفِّيَ الْعَلَاءُ بْنُ الْحَضْرَمِيِّ بِالْبَحْرَيْنِ سَنَةَ اِحْدَى وَعِشْرِينَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: حضرت علاء رضی اللہ عنہ کے والد خضرمی کا نام عبداللہ بن عتاب بن جبیر بن ربیعہ بن مالک بن عویف بن مالک بن خزرج'' ہے۔ یہ حرب بن امیہ کے حلیف تھے۔ ان کو خضرمی کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کا تعلق حضرموت (علاقے کے) ساتھ ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے ان کو بحرین کا گورنر بنایا تھا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ان کو بحرین کا گورنر ہی رکھا، یہیں پر ان کا انتقال ہوا، ان کے انتقال کے بعد حضرت ابوہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ کو بحرین کا گورنر بنایا۔ حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ نے ۲۱ ہجری کو بحرین میں وفات پائی۔

ذِكْرُ الْاَسْوَدِ بْنِ خَلَفِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت اسود بن خلف بن عبد یغوث رضی اللہ عنہ کے فضائل

5283۔ اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ خَلَفٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ اَبَاهُ الْاَسْوَدَ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النَّاسَ يَوْمَ الْفَتْحِ، قَالَ: فَجَلَسَ عِنْدَ قُرْبِ دَارِ سَمُرَةَ، قَالَ الْاَسْوَدُ: فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ، فَجَاءَهُ النَّاسُ الصِّغَارُ وَالْكُبَّارُ وَالنِّسَاءُ فَبَايَعُوهُ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالشَّهَادَةِ، فَقُلْتُ: فَمَا الْاِسْلَامُ؟ قَالَ: الْاِيمَانُ بِاللّٰهِ، فَقُلْتُ: وَمَا الشَّهَادَةُ؟ قَالَ: شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

✧✧ محمد بن اسود بن خلف بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے ان کو بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ کے دن بیعت لیتے ہوئے دیکھا، آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دار سمرہ کے قریب بیٹھے تھے۔ حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور چھوٹے، بڑے، مرد اور عورتیں سب آ آ کر اسلام اور کلمہ شہادت پر رسول اللہ ﷺ کی بیعت کر رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اسلام کیا چیز ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا۔ میں نے پوچھا: شہادت کیا ہے؟ فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

5284- اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ خَلَفٍ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حُسَيْنًا فَقَبَّلَهُ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: اِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ، مَجْبَنَةٌ، مَجْهَلَةٌ، مَحْزَنَةٌ

✧✧ محمد بن اسود بن خلف اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو پکڑا ہوا تھا، ان کا بوسہ لیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: بے شک اولاد انسان کو کنجوس کر دیتی ہے، بزدل کر دیتی ہے، جاہل بنا دیتی ہے اور پریشان کر دیتی ہے۔

5285- حَدَّثَنِي اَبُوْ اَحْمَدَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْاَسْوَدِ بْنِ خَلَفِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ الْقَرَشِيُّ عِدَادُهُ فِي الْمَكِّيِّيْنَ

✧✧ محمد بن اسماعیل فرماتے ہیں: محمد بن اسود بن خلف بن عبد یغوث قرشی کا شمار مکی لوگوں میں ہوتا ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے فضائل

5286- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَسْتَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ مَاتَ سَنَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ بِحِمْصٍ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ۲۱ ہجری کو حمص میں فوت ہوئے۔

5287- فَحَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مَخْزُوْمٍ وَاُمُّهُ لُبَابَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ حَزْنٍ الْهِلَالِيَّةِ اُخْتِ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ خَالِدٌ يُكَنّٰى اَبَا سُلَيْمَانَ اِسْتَعْمَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الرُّهَا وَحِرَانَ وَالرَّقَّةِ وَآمَدَ فَمَكَثَ سَنَةً وَاسْتَعْفِي فَاَعْفَاهُ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَاَقَامَ بِهَا فِي مَنْزِلِهِ حَتّٰى مَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "خالد بن ولید بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم" ان کی والدہ لبابہ بنت حارث بن حزن ہلالیہ ہیں، یہ ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی کنیت

ابوسلیمان تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مقام رہا، حران، رتہ اور آمد کا گورنر بنایا تھا۔ آپ نے ایک سال تو کام کیا لیکن اس کے بعد انہوں نے استعفاء دے دیا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا استعفاء منظور کر لیا، اس کے بعد آپ مدینہ منورہ میں آ گئے اور وفات تک اپنے گھر میں ہی قیام کیا، ان کی وفات ۲۲ ہجری کو ہوئی۔

5288۔ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ غَانِمٍ الصَّيْدَلَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبُوْشَنْجِيُّ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ بُكَيْرٍ يَقُوْلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ يُكَنّٰى اَبَا سُلَيْمَانَ

✧✧ حضرت یحیٰ بن بکیر فرماتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی کنیت ابوسلیمان تھی۔

5289۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ قِيْلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نِسْوَةً مِّنْ بَنِي الْمُغِيْرَةِ قَدِ اجْتَمَعْنَ فِي دَارِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ يَبْكِيْنَ وَاِنَّا نَكْرَهُ اَنْ يُّؤْذِيْنَكَ فَلَوْ نَهَيْتَهُنَّ فَقَالَ عُمَرُ مَا عَلَيْهِنَّ اَنْ يُّهْرِقْنَ مِنْ دُمُوْعِهِنَّ سِجْلًا اَوْ سِجْلَيْنِ مَا لَمْ يَكُنْ لَّقْعٌ وَّلَا لَقْلَقَةٌ يَعْنِي بِاللَّقْعِ اللَّطْمُ وَبِاللَّقْلَقَةِ الصُّرَاخُ

✧✧ حضرت ابووائل فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا کہ بنی مغیرہ کی بہت ساری عورتیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے گھر میں جمع ہو کر رو رہی ہیں، اور ہم پسند نہیں کرتے کہ ان کے اس رویے سے آپ کو تکلیف ہو، اگر ہو سکے تو آپ ان کو منع فرما دیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ رو رو کر ٹب بھی بھر دیں تب بھی کوئی حرج نہیں ہے، گناہ تو تب ہے جب منہ پر تھپڑ ماریں یا چیخ و پکار اور بین کریں۔

5290۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: لَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَحْزَابِ، اَقَامَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بِدَارِ الْاَحْزَابِ، وَاَرْسَلَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِسْلَامِهِ حَدَّثَنَا بِصِحَّةِ مَا ذَكَرَهُ الزُّبَيْدِيُّ مِنْ اِسْلَامِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ قَبْلَ خَيْبَرَ

✧✧ ابن شہاب کہتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احزاب سے واپس لوٹے تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ دار الاحزاب میں ہی ٹھہرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنے اسلام لانے کا پیغام بھیجا۔

✿✿ زبیدی کی بیان کردہ یہ روایت کہ "حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جنگ خیبر سے پہلے اسلام لائے تھے" کے صحیح ہونے پر یہ درج ذیل دلالت کرتی ہے۔

5291۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ، فَبَعَثَنِي اُنَادِي: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ

✧✧ صالح بن یحییٰ بن مقدام بن معدی کرب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جنگ خیبر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا کہ میں یہ اعلان کردوں ''نماز کھڑی ہونے والی ہے، جنت میں صرف مومن ہی جائے گا۔

5292- اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا جَدِّىْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ كَانَ فَتْحُ خَيْبَرَ سَنَةَ سِتٍّ وَّاَمَّا الرِّوَايَةُ بِضِدِّ هٰذَا

✧✧ حضرت موسیٰ بن عقبہ فرماتے ہیں: خیبر سن ۶ ہجری کو فتح ہوا۔

اور یہ درج ذیل روایت اس کے بالکل متضاد ہے۔

5293- اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ اَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ رَّاشِدٍ مَوْلٰى حَبِيْبِ بْنِ اَبِى اَوْسٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِى اَوْسٍ حَدَّثَنِى عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ مِنْ فِيهِ قَالَ خَرَجْتُ عَامِدًا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَذٰلِكَ قُبَيْلَ الْفَتْحِ وَهُوَ مُقْبِلٌ مِّنْ مَّكَّةَ فَقُلْتُ اَيْنَ تُرِيْدُ يَا اَبَا سُلَيْمَانَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَقَامَ الْمَيْسَمُ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَنَبِىٌّ اَذْهَبُ فَاُسْلِمُ فَحَتّٰى مَتٰى قَالَ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَدَّمَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَاَسْلَمَ وَبَايَعَ ثُمَّ دَنَوْتُ فَبَايَعْتُ وَانْصَرَفْتُ

✧✧ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی نیت سے نکلا، تو میری ملاقات حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی، یہ بات فتح مکہ سے کچھ دن پہلے کی ہے، حضرت خالد رضی اللہ عنہ مکہ سے آ رہے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا: اے ابوسلیمان! تم کہاں جا رہے ہو؟ انہوں نے جواباً کہا: خدا کی قسم جنگ کے زخم مندمل ہو چکے ہیں بے شک وہ آدمی نبی ہے۔ میں اسلام قبول کرنے کے لئے جا رہا ہوں، آخر کب تک (حق سے روگردانی کرتا رہوں گا؟) پھر ہم مدینہ شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، پہلے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر اسلام قبول کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ پھر میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا اور آپ کی بیعت کرنے کے بعد واپس آ گیا۔

5294- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ فِى جُزْءٍ انْتَقَاهُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَحْرِ بْنِ بَرِّيٍّ، وَثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرِ بْنِ بَرِّيٍّ، حَدَّثَنَا اَبِى، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا وَحْشِيُّ بْنُ حَرْبِ بْنِ وَحْشِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ وَجَّهَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فِى قِتَالِ اَهْلِ الرِّدَّةِ، فَكُلِّمَ فِى ذٰلِكَ، فَاَبٰى اَنْ يَرُدَّهُ، وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ، فَقَالَ: نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ، وَاَخُو الْعَشِيرَةِ، وَسَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ

✧✧ وحشی بن حرب بن وحشی اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مرتدین کی سرکوبی کے لئے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا، لیکن حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس پر کچھ لیت ولعل کی۔

مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو واپس لانے سے انکار کر دیا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے تذکرے میں یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ "وہ یعنی خالد بہت اچھا اللہ کا بندہ ہے، خاندانی آدمی ہے، اور اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔

5295۔ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَعْقُوبَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَعَى اَهْلَ مُؤْتَةَ، قَالَ: ثُمَّ اَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل موتہ کی وفات کی خبر دی، پھر فرمایا: پھر اللہ کی تلوار خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے علم پکڑا، اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح عطا فرما دی۔

❁❁ یہ حدیث عالی ہے اور ایوب کی سند کے ہمراہ یہ غریب ہے اور شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5296۔ وَقَدْ اَخْبَرَنَاهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: نَعَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ مُؤْتَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ قَالَ: فَاَخَذَ اللِّوَاءَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَهُوَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيثٌ عَالٍ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ اَيُّوبَ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر اہل موتہ کی وفات کی خبر سنائی پھر فرمایا: اب جھنڈے کو خالد بن ولید نے پکڑ لیا ہے اور وہ اللہ کی تلوار ہے۔

یہ روایت سند کے اعتبار سے بلند مرتبہ ہے اور صحیح ہے تاہم ایوب سے منقول ہونے کے حوالے سے غریب ہے۔ شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

5297۔ حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ ثَعْلَبَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو اِسْمَاعِيلَ الْمُؤَدِّبُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفَى، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تُؤْذُوا خَالِدًا فَاِنَّهُ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ، صَبَّهُ عَلَى الْكُفَّارِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عبداللہ ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خالد کو تکلیف مت دیا کرو، کیونکہ یہ اللہ کی ایک تلوار ہے جو اس نے کافروں پر مسلط کی ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5298۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَا عَبْدَانُ الْاَهْوَازِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ السِّكِّيْنِ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ زَحْرِ بْنِ حَصْنٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَمِيْدُ بْنُ مُنْهِبٍ قَالَ قَالَ جَدِّيْ اَوْسُ بْنُ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ لَمْ يَكُنْ اَحَدُ اَعْدَى لِلْعَرَبِ مِنْ هُرْمُزٍ فَلَمَّا فَرَغْنَا مِنْ مُّسَيْلَمَةَ وَاَصْحَابِهٖ اَقْبَلْنَا اِلٰى نَاحِيَةِ الْبَصْرَةِ فَلَقِيْنَا هُرْمُزَ بِكَاظِمَةٍ فِيْ جَمْعٍ عَظِيْمٍ فَبَرَزَ لَهٗ خَالِدٌ وَدَعَا الْبَرَازَ فَبَرَزَ لَهٗ هُرْمُزُ فَقَتَلَهٗ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَكَتَبَ بِذٰلِكَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ فَنَفَلَهٗ سُلْبَهٗ فَبَلَغَتْ قَلَنْسُوَتُهٗ مِائَةَ اَلْفِ دِرْهَمٍ وَّكَانَتِ الْفُرْسُ اِذَا شَرُفَ الرَّجُلُ جَعَلُوْا قَلَنْسُوَتَهٗ مِائَةَ اَلْفِ دِرْهَمٍ

✧✧ حمید بن منہب کہتے ہیں: میرے دادا اوس بن حارثہ بن لام بیان کرتے ہیں کہ اہل عرب کو سب سے زیادہ عداوت ہرمز سے تھی، جب ہم مسیلمہ کذاب اور اس کے ساتھیوں کے فتنہ سے فارغ ہوئے تو ہم بصرہ کی ایک نواحی بستی کی جانب جا رہے تھے کہ کاظمہ کے مقام پر ہمارا سامنا ہرمز کے ساتھ ہوا، وہ فوج کے ایک جم غفیر میں موجود تھا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ان کو جنگ کی دعوت دی، ہرمز آپ کی دعوت پر میدان جنگ میں اتر آیا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کو داصل جہنم کر دیا اور اس کے بارے میں ایک مکتوب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جانب روانہ کر دیا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کا تمام مال حضرت خالد ہی کو دے دیا۔ جب قیمت لگائی گئی تو صرف اس کی ٹوپی کی قیمت ایک لاکھ درہم تھی۔ ان میں یہ قانون تھا سپہ سالار کی ٹوپی کی قیمت ایک لاکھ درہم رکھتے تھے۔

5299۔ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عِيْسٰى، اَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، فَقَدَ قَلَنْسُوَةً لَهٗ يَوْمَ الْيَرْمُوْكِ، فَقَالَ: اطْلُبُوْهَا فَلَمْ يَجِدُوْهَا، ثُمَّ طَلَبُوْهَا فَوَجَدُوْهَا، وَاِذَا هِيَ قَلَنْسُوَةٌ خَلِقَةٌ، فَقَالَ خَالِدٌ: اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَقَ رَاْسَهٗ، وَابْتَدَرَ النَّاسُ جَوَانِبَ شَعْرِهٖ، فَسَبَقْتُهُمْ اِلٰى نَاصِيَتِهٖ فَجَعَلْتُهَا فِيْ هٰذِهِ الْقَلَنْسُوَةِ، فَلَمْ اَشْهَدْ قِتَالًا وَهِيَ مَعِيْ اِلَّا رُزِقْتُ النَّصْرَ

✧✧ عبدالحمید بن جعفر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جنگ یرموک کے موقع پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی گم ہو گئی، آپ نے فرمایا کہ اس کو ڈھونڈو، لوگوں نے ڈھونڈی، مگر نہ ملی، پھر دوبارہ ڈھونڈی تو مل گئی، یہ ٹوپی بہت پرانی تھی، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کرنے کے بعد جب حلق کروایا تھا تو لوگ آگے بڑھ بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال حاصل کر رہے تھے میں نے بھی کوشش کی تو مجھے بھی آپ کی پیشانی کا ایک بال مل گیا، میں نے اس کو اپنی اس ٹوپی میں سی لیا تھا اس کے بعد میں نے کبھی بھی اس ٹوپی کے بغیر کسی جنگ میں شرکت نہیں کی، اور جب بھی اس ٹوپی کے ساتھ شرکت کی ہے اللہ تعالیٰ نے (اس موئے مبارک کی برکت سے) فتح و نصرت عطا فرمائی۔

5300۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اِلٰى رُسْتُمٍ وَمَهْرَانَ وَمَلَاٍ فَارِسَ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ

أَتْبَعَ الْهُدَى اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّا نَدْعُوكُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَبَيْتُمْ فَاَعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَّاَنْتُمْ صَاغِرُوْنَ وَاِنْ اَبَيْتُمْ فَاِنَّ مَعِيَ قَوْمًا يُحِبُّوْنَ الْقَتْلَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا تُحِبُّ فَارِسُ الْخَمْرَ وَالسَّلَمَ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِي وَقْتِ وَفَاةِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ وَقَدْ قَدَّمْتُهُ عَنِ الْوَاقِدِيِّ سَنَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ

✧✧ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے رستم، مہران اور ایران کے سرداروں کو خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا "سلام ہو اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔ اما بعد، ہم تمہیں اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔ اگر تمہیں اسلام قبول کرنے سے انکار ہو تو ہمارے ماتحت رہ کر تم ہمیں ٹیکس دو گے۔ اور اگر تمہیں اس سے بھی انکار ہو تو یاد رکھو ہمارے پاس ایسی قوم ہے جو جہاد فی سبیل اللہ سے اتنی محبت کرتے ہیں جتنی محبت تم لوگ شراب اور جوئے سے کرتے ہو۔

❀❀ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی وفات کے بارے میں اختلاف ہے۔ اس سے پہلے ہم نے واقدی کے حوالے سے ۲۱ ہجری آپ کا سن وفات بیان کیا ہے۔

5301۔ فَحَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ تُوُفِّيَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ کہتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ مدینہ میں ۲۲ ہجری کو فوت ہوئے۔

5302۔ وَاَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ زَكَرِيَّا التَّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا خَلِيْفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ مَاتَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بِالشَّامِ وَقِيْلَ بِحِمْصٍ سَنَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ قَالَ يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ مَّاتَ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ اَوْ ثَمَانَ عَشْرَةَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ شام میں فوت ہوئے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کا انتقال حمص میں سن ۲۱ ہجری میں ہوا۔ یحییٰ بن بکیر کہتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ۱۷ یا ۱۸ ہجری کو مدینہ میں فوت ہوئے۔

ذِكْرُ حَاطِبِ بْنِ اَبِي بَلْتَعَةَ اللَّخْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ لخمی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5303۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنْ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى حَاطِبُ بْنُ اَبِي بَلْتَعَةَ حَلِيْفٌ لَّهُمْ

✧✧ حضرت عروہ نے اسد بن عبدالعزیٰ میں سے جنگ بدر میں شرکت کرنے والوں میں حضرت حاطب ابن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے۔ یہ ان کے حلیف تھے۔

5304۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا خَلِيْفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ كَانَ حَاطِبُ بْنُ اَبِي بَلْتَعَةَ يُكَنّٰى اَبَا مُحَمَّدٍ

✧✧ خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں: حاطب بن ابی بلتعہ کی کنیت ''ابومحمد'' تھی۔

5305۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَاطِبُ بْنُ اَبِي بَلْتَعَةَ يُكَنّٰى اَبَا مُحَمَّدٍ وَهُوَ فِيمَا قِيلَ مِنْ لَخْمٍ، ثُمَّ اَحَدُ بَنِي رَاشِدَةَ شَهِدَ بَدْرًا وَالْخَنْدَقَ، وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعَثَهُ اِلَى الْمُقَوْقَسِ صَاحِبِ الْاِسْكَنْدَرِيَّةِ، وَكَانَ فِيمَا ذُكِرَ مِنَ الرُّمَاةِ الْمَذْكُورِينَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَاتَ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً، وَصَلَّى عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، وَكَانَ تَاجِرًا يَبِيعُ الطَّعَامَ، وَكَانَ حَسَنَ الْجِسْمِ، خَفِيفَ اللِّحْيَةِ، اَحْنَى اِلَى الْقِصَرِ مَا هُوَ شَثْنُ الْاَصَابِعِ

✧✧ محمد ن عمر کہتے ہیں: حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابومحمد'' تھی، ان کا تعلق ''لخم'' خاندان کے ساتھ تھا جوکہ بنی راشدہ میں سے ایک ہیں۔ آپ جنگ بدر، جنگ خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسکندریہ کے سردار مقوقس کی جانب بھیجا تھا، اور جنگ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخصوص تیراندازوں میں بھی یہ شامل تھے ۶۵ سال کی عمر میں مدینہ شریف میں ان کا انتقال ہوا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، آپ تاجر تھے، طعام بیچا کرتے تھے، آپ خوبصورت جسم کے مالک تھے داڑھی بہت ہلکی تھی، قد درمیانہ تھا، موٹی اور کھردری انگلیوں والے نہیں تھے۔

5306۔ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَمَوَيْهِ الصَّيْدَلَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْبُوشَنْجِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ يَقُولُ تُوُفِّيَ حَاطِبُ بْنُ اَبِي بَلْتَعَةَ سَنَةَ ثَلَاثِينَ وَصَلّٰى عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَكَانَ يُكَنّٰى اَبَا مُحَمَّدٍ

✧✧ یحییٰ بن بکیر فرماتے ہیں: حضرت حاطب بن ابی بلتعہ ۳۰ ہجری کو فوت ہوئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کی کنیت ''ابومحمد'' تھی۔

5307۔ اَخْبَرَنِي اَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْخَفَّافُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَرَوِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُسْلِمٍ الْمَكِّيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ يَحْيَى بْنِ هَارُونَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبِ بْنِ اَبِي بَلْتَعَةَ الْمَدَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو رَبِيعَةَ الْحَرَّانِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ اَبِي اَنَسٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ سَمِعَ حَاطِبَ بْنَ اَبِي بَلْتَعَةَ الْمَدَنِيَّ، يَقُولُ: اَنَّهُ اطَّلَعَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُحُدٍ، وَهُوَ يَشْتَدُّ وَفِي يَدِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ التُّرْسُ فِيهِ مَاءٌ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ وَجْهَهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ، فَقَالَ لَهُ حَاطِبٌ: مَنْ فَعَلَ بِكَ هٰذَا؟ قَالَ: عُتْبَةُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ هَشَّمَ وَجْهِي، وَدَقَّ رُبَاعِيَتِي بِحَجَرٍ رَمَانِي، قُلْتُ: اِنِّي سَمِعْتُ صَائِحًا يَصِيحُ عَلَى الْجَبَلِ قُتِلَ مُحَمَّدٌ، فَاَتَيْتُ اِلَيْكَ وَكَانَ قَدْ ذَهَبَتْ رُوحِي، قُلْتُ: اَيْنَ تَوَجَّهَ عُتْبَةُ، فَاَشَارَ اِلَى حَيْثُ تَوَجَّهَ، فَمَضَيْتُ حَتّٰى ظَفِرْتُ بِهِ، فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ فَطَرَحْتُ رَاْسَهُ، فَهَبَطْتُ، فَاَخَذْتُ رَاْسَهُ وَسَلَبَهُ وَفَرَسَهُ وَجِئْتُ بِهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ذٰلِكَ اِلَيَّ وَدَعَا لِي، فَقَالَ: رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ مَرَّتَيْنِ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ جنگ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہو چکے تھے، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ایک ڈھال تھی جس میں پانی بھرا ہوا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پانی کے ساتھ اپنا چہرہ مبارک دھو رہے تھے، حضرت حاطب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ساتھ یہ سلوک کس نے کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عتبہ بن ابی وقاص نے میرے چہرے کو زخمی کر دیا ہے اور اس نے جو پتھر مارا ہے اس کی وجہ سے میرے دو دانت ٹوٹ گئے ہیں۔ میں نے کہا: میں نے ایک آدمی کی آواز سنی ہے وہ پہاڑ کی جانب سے چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دیا گیا ہے۔ میں تو آپ کی جانب چلا آیا ہوں، لیکن وہ اعلان سن کر ایک مرتبہ تو میری جان نکل گئی تھی۔ میں نے پوچھا کہ عتبہ کس سمت میں گیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارے سے مجھے بتا دیا۔ میں نے اس کا پیچھا کیا اور میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا، میں نے اس پر تلوار کا وار کیا اور اس کا سر تن سے جدا کر کے پھینک دیا پھر میں اس کے ہتھیار اور سر وغیرہ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہتھیار وغیرہ مجھے ہی عطا فرما دیئے اور میرے لئے دو مرتبہ یہ دعا فرمائی "رضی اللہ عنک" اللہ تعالیٰ تجھ پر راضی ہو جائے"

5308- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُوْ حَاطِبًا، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَبْتَ، لَا يَدْخُلُنَّهَا اَبَدًا وَقَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر فرماتے ہیں: حاطب رضی اللہ عنہ کا غلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاطب کی شکایت لے کر آیا، اور آ کر کہا: اے

5308-صحيح مسلم كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالى عنهم' باب من فضائل أهل بدر رضى الله عنهم وقصة حاطب بن' حديث4656:صحيح ابن حبان كتاب السير' باب التقليد والجرس للدواب' ذكر نفي دخول النار نعوذ بالله منها عمن شهد بدرا والحديبية' حديث4873:صحيح ابن حبان كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر نفي دخول النار عن حاطب بن أبي بلتعة رضى الله' حديث7227:الجامع للترمذي' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب فيمن سب أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم' حديث3879:الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم -ذكر أهل بدر وفضائلهم وعددهم' حديث312:السنن الكبرى للنسائي كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار - حاطب بن أبي بلتعة رضى الله عنه' حديث8025:السنن الكبرى للنسائي -سورة آل عمران' قوله تعالى :ولقد نصركم الله ببدر وأنتم أذلة' حديث10634:مسند أحمد بن حنبل -ومن مسند بني هاشم' مسند جابر بن عبد الله رضى الله عنه' حديث14222:مسند أبي يعلى الموصلي' مسند جابر' حديث1854:المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' من اسمه علي' حديث3912:المعجم الكبير للطبراني' باب من اسمه حمزة' حاطب بن أبي بلتعة' حديث2996:

اللہ کے نبی! حاطب تو دوزخی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جھوٹ بول رہے ہو، وہ دوزخ میں کبھی بھی نہیں جا سکتا۔ اس نے تو جنگ بدر میں بھی شرکت کی ہے اور صلح حدیبیہ میں بھی وہ شریک تھے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5309۔ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْحَارِثِ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبِ بْنِ اَبِي بَلْتَعَةَ، اَنَّهُ حَدَّثَهُ، اَنَّ اَبَاهُ، كَتَبَ اِلٰى كُفَّارِ قُرَيْشٍ كِتَابًا وَهُوَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَالزُّبَيْرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: انْطَلِقَا حَتّٰى تُدْرِكَا امْرَاَةً وَمَعَهَا كِتَابٌ، فَاْتِيَانِي بِهِ، فَانْطَلَقَا حَتّٰى اَتَيَاهَا، فَقَالَا: اَعْطِينَا الْكِتَابَ الَّذِي مَعَكِ وَاَخْبَرَاهَا اَنَّهُمَا غَيْرُ مُنْصَرِفِينَ حَتّٰى يَنْزِعَا كُلَّ ثَوْبٍ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: اَلَسْتُمَا رَجُلَيْنِ مُسْلِمَيْنِ، قَالَا: بَلٰى، وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّ مَعَكِ كِتَابًا، فَلَمَّا اَيْقَنَتْ اَنَّهَا غَيْرُ مُنْفَلِتَةٍ مِنْهُمَا حَلَّتِ الْكِتَابَ مِنْ رَاْسِهَا فَدَفَعَتْهُ اِلَيْهِمَا، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاطِبًا حَتّٰى قَرَاَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، قَالَ: اَتَعْرِفُ هٰذَا الْكِتَابَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَمَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ: كَانَ هُنَاكَ وَلَدِي وَذُو قَرَابَتِي وَكُنْتُ امْرَاً اَعْرَابِيًّا فِيكُمْ مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: ائْذَنْ لِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِي قَتْلِ حَاطِبٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: لَا، اِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَاَنَّكَ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ، فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَاِنِّي غَافِرٌ لَكُمْ

❖❖ حضرت الرحمٰن بن حاطب ابن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان کے والد جنگ بدر میں حضور ﷺ کے ہمراہ شریک تھے، انہوں نے کفارِ قریش کی جانب ایک خط لکھا۔ حالانکہ اس وقت وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ (چونکہ عطائے الٰہی سے غیب جانتے ہیں اس لئے آپ ﷺ کو اس خط کا پتا تھا اس لئے) حضور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا: تم جاؤ، تمہیں فلاں مقام پر ایک عورت ملے گی، اس کے پاس ایک خط ہوگا تم وہ خط میرے پاس لاؤ، وہ دونوں (حکمِ رسول ﷺ پا کر) چل دیئے، اور اس عورت تک جا پہنچے، اس سے خط مانگا، اور ساتھ یہ بھی واضح کر دیا کہ تجھ سے خط برآمد کرنے کے لئے اگر انہیں اس کے جسم کے تمام کپڑے بھی اتارنے پڑے تو وہ اس میں ذرا بھی تامل نہیں کریں گے۔ اس عورت نے کہا: کیا تم دونوں مسلمان نہیں ہو؟ انہوں نے کہا: بے شک ہم مسلمان ہیں لیکن ہمیں رسول اللہ ﷺ نے یہ بتا دیا ہے کہ تیرے پاس وہ خط ہے (اس لئے وہ خط لئے بغیر ہم یہاں سے واپس نہیں جائیں گے) جب اس کو یقین ہو گیا کہ ان لوگوں کو خط دیئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے تو اس نے اپنے سر کے بالوں میں چھپا ہوا خط نکال کر ان کے حوالے کر دیا۔ (یہ خط لے کر وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور خط رسول اللہ ﷺ کے حوالے کر دیا) رسول اللہ ﷺ نے حضرت حاطب کو بلا کر ان کا خط ان کے سامنے پڑھا اور فرمایا: کیا تم اس خط کو جانتے ہو؟ اس نے اقرار کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تم نے یہ حرکت کیوں کی؟

انہوں نے کہا: مکہ میں میرے بچے اور قریبی رشتہ دار موجود ہیں اور قریشیوں کے اندر میں اجنبی تھا (اس لئے میں نے ان کو مطلع کر دیا تھا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے، میں حاطب کو قتل کر دوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی اجازت نہیں دی اور فرمایا: یہ جنگ بدر میں شریک ہوئے ہیں، اور کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر پر خوش ہو کر فرمایا: تم جو چاہو، کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے فضائل

5310- اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ شَهِدَ بَدْرًا

✧✧ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابی بن کعب بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار جنگ بدر میں شریک ہوئے۔

5311- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ فَذَكَرَ هٰذَا النَّسَبَ وَزَادَ فِيهِ وَاُمُّ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ صُهَيْلَةُ بِنْتُ الْاَسْوَدِ بْنِ حِرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ وَهِيَ عَمَّةُ اَبِي طَلْحَةَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے لیکن اس میں یہ اضافہ بھی ہے ''اور ابی بن کعب کی والدہ صہیلہ بنت اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار'' یہ حضرت ابوطلحہ کی پھوپھی ہیں۔

5312- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ مَاتَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ

✧✧ محمد بن عبد اللہ بن نمیر فرماتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سن ۲۲ ہجری میں فوت ہوئے۔

5313- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَسْتَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ فَذَكَرَ النَّسَبَ بِنَحْوِهِ وَزَادَ وَشَهِدَ الْعَقَبَةَ فِي السَّبْعِيْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ وَكَانَ يَكْتُبُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيَ وَقَدِ اخْتُلِفَ فِي وَقْتِ وَفَاتِهِ فَقِيلَ اِنَّهُ مَاتَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ وَقِيلَ مَاتَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ سَنَةَ ثَلَاثِيْنَ وَهٰذَا اَثْبَتُ الْاَقَاوِيْلِ بِاَنَّ عُثْمَانَ اَمَرَهُ بِاَنْ يَّجْمَعَ الْقُرْآنَ

✧✧ محمد بن عمر نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور اس میں یہ اضافہ بھی ہے ''اور آپ ستر انصاری صحابہ

رضی اللہ عنہم کے ہمراہ بیعت عقبہ میں بھی شریک ہوئے، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وحی لکھا کرتے تھے۔ آپ کے دورِ وفات میں اختلاف پایا جاتا ہے، کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سن ۲۲ ہجری میں فوت ہوئے اور بعض لوگوں کا موقف یہ ہے کہ آپ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سن ۳۰ ہجری میں فوت ہوئے۔ (امام حاکم کہتے ہیں کہ) دونوں میں سے یہ دوسرا موقف زیادہ مضبوط ہے کیونکہ یہ بات بھی ثابت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی قرآن جمع کرنے کی ذمہ داری لگائی تھی۔

5314۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُّوْنُسَ بْنِ عَبْدٍ وَّمُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا غَنِيُّ السَّدِيُّ قَالَ رَاَيْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ اَبْيَضَ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ لَا يَخْضِبُ

✧✧ غنی السدی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے، ان کے سر اور داڑھی شریف کے بال بالکل سفید تھے، آپ خضاب نہیں لگاتے تھے۔

5315۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ الْقَضَآءِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةٌ عُمَرُ وَعَلِيٌّ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَاُبَيٌّ وَزَيْدٌ وَاَبُوْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ هٰكَذَا حَدَّثَنَا وَفِي اَكْثَرِ الرِّوَايَاتِ وَاَصَحِّهَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بَدَلَ اَبِي مُوْسٰى

✧✧ مسروق کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے قوتِ فیصلہ رکھنے والے ۶ صحابہ تھے۔

۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ

۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ

۴) میرے والد محترم رضی اللہ عنہ

۵) حضرت زید رضی اللہ عنہ

۶) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ

اکثر روایات میں بلکہ صحیح ترین احادیث میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی بجائے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا نام ہے۔

5316۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُظَفَّرٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا مُسْهِرٍ، يَقُوْلُ: اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ سَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدَ الْاَنْصَارِ، فَلَمْ يَمُتْ حَتّٰى قَالُوا: سَيِّدِ الْمُسْلِمِينَ

✧✧ ابومسہر فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا نام ''سیدالانصار'' (انصار کے سردار) رکھا تھا۔

اور وفات سے پہلے لوگ ان کو سید المسلمین کہا کرتے تھے۔

5317۔ اَخْبَرَنَا الشَّیْخُ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ قُتَیْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ قَالَ وَمَاتَ اُبَیٌّ فِی خِلَافَةِ عُمَرَ سَنَةَ اثْنَتَیْنِ وَعِشْرِیْنَ

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سن ۲۲ ہجری میں فوت ہوئے۔

5318۔ اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ یَعْقُوْبَ الثَّقَفِیُّ حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ زَکَرِیَّا حَدَّثَنَا خَلِیْفَةُ بْنُ خَیَّاطٍ قَالَ مَاتَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ فِی خِلَافَةِ عُثْمَانَ سَنَةَ اثْنَتَیْنِ وَثَلَاثِیْنَ الْخِلَافُ ظَاهِرٌ فِی وَقْتِ وَفَاةِ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سن ۳۲ ہجری کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فوت ہوئے۔ (حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے سن وفات میں بہت واضح اختلاف پایا جاتا ہے۔)

5319۔ فَحَدَّثَنِی اَبُوْ بَکْرِ بْنُ بَالَوَیْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِیُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ اُبَیَّ بْنَ کَعْبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِکِ بْنِ النَّجَّارِ مَاتَ فِی خِلَافَةِ عُثْمَانَ وَکَانَ اَبْیَضَ الرَّاْسِ وَاللِّحْیَةِ قُتِلَ سَنَةَ تِسْعٍ وَّعِشْرِیْنَ وَقِیْلَ سَنَةَ اثْنَتَیْنِ وَعِشْرِیْنَ وَقِیْلَ اَنَّهُ مَاتَ فِی خِلَافَةِ عُثْمَانَ سَنَةَ ثَلَاثِیْنَ وَذُکِرَ اَنَّهُ کَانَ یُکْنٰی اَبَا الطُّفَیْلِ وَکَانَتْ لَهُ کُنْیَتَانِ وَکَانَتْ وَفَاتُهُ بِمَدِیْنَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَنْ ظَهَرَ الطَّعْنُ عَلٰی عُثْمَانَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ فرماتے ہیں: ابی بن کعب بن عمرو بن مالک بن نجار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں فوت ہوئے، ان کا سر اور داڑھی سفید تھی۔ سن ۲۹ ہجری میں شہید ہوئے، بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ۳۲ ہجری کو۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ۳۰ ہجری کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں۔ یہ بھی ذکر کیا جاتا ہے کہ ان کی کنیت ''ابوالطفیل'' تھی۔ ان کی دو کنیتیں تھیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت بھڑکنے کے بعد مدینہ شریف میں ان کی وفات ہوئی۔

5320۔ اَخْبَرَنِی اَبُوْ مُحَمَّدِ الْمُزَنِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْحَضْرَمِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَشْکَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ الْکُوْفِیُّ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اَبِی خَالِدٍ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ قَالَ کَانَتْ فِی اُبَیٍّ شَرَاسَةٌ

✧✧ زر بن حبیش فرماتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے مزاج میں کچھ سختی تھی۔

5321۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا السَّرِیُّ بْنُ یَحْیَی التَّمِیْمِیُّ حَدَّثَنَا قُبَیْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَسْلَمَ الْمِنْقَرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ لَمَّا وَقَعَ النَّاسُ فِی اَمْرِ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَبَا الْمُنْذِرِ مَا الْمَخْرَجُ مِنْ هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ کِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ نَبِیِّهٖ مَا اسْتَبَانَ لَکُمْ فَاعْمَلُوْا بِهٖ وَمَا اَشْکَلَ عَلَیْکُمْ فَکِلُوْهُ اِلٰی عَالِمِهٖ

✧✧ عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی ابزیٰ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت ہوئی تو میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوالمنذر! اس معاملہ سے بچنے کی کیا صورت ہے؟ انہوں نے کہا:

ب اللہ اور سنت رسول ﷺ میں سے جو بات تمہیں واضح طور پر سمجھ آ جائے اس پر عمل کرلو، اور جو سمجھ نہ آئے وہ ان لوگوں پر چھوڑ و اس کو سمجھنے والے ہیں۔

5322۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ رَنَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ اَصْحَابِهِ، فَآخَى بَيْنَ اُبَيِّ بْنِ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

✧✧ محمد بن اسحاق کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو ایک دوسرے کا بھائی بھائی بنایا۔ حضرت ابی بن کعب ور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کو ایک دوسرے کا بھائی بھائی بنایا۔

5323۔ اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ الْبَجَلِيُّ، دَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادَةَ، قَالَ: شَهِدْتُ الْمَدِينَةَ فَلَمَّا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ دَّمْتُ فَقُمْتُ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ، فَخَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَشَقَّ الصُّفُوفَ، ثُمَّ تَقَدَّمَ وَخَرَجَ هُ رَجُلٌ آدَمُ خَفِيفُ اللِّحْيَةِ، فَنَظَرَ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ، فَلَمَّا رَآنِي دَفَعَنِي، وَقَامَ مَكَانِي وَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيَّ، فَلَمَّا صَرَفَ الْتَفَتَ اِلَيَّ، فَقَالَ: لَا يَسُوءُكَ وَلَا يَحْزُنْكَ اَشُقَّ عَلَيْكَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ، يَقُولُ: لَا يَقُومُ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ اِلَّا الْمُهَاجِرُونَ وَالْاَنْصَارُ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوا: اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، ا حَدِيثٌ تَفَرَّدَ بِهِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ قَتَادَةَ وَهُوَ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ

✧✧ حضرت قیس بن عبادہ فرماتے ہیں: میں مدینہ شریف میں حاضر ہوا، جب نماز کے لئے اقامت ہوگئی، میں اگلی صف ں آ گیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ صفوں کو چیرتے ہوئے آگے آ گئے، ان کے ہمراہ ایک شخص تھا جس کی داڑھی مین بال کم تھے، انہوں نے آتے ہی لوگوں کی جانب دیکھا، جب ان کی نظر مجھ پر پڑی تو انہوں نے مجھے دھکا دے کر پیچھے کر دیا اور میری جگہ پر خود کھڑے ہو گئے، ان کا یہ عمل مجھے بہت ناگوار گذرا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو وہ میری جانب متوجہ ہو کر بولے: میں نے تمہارے ساتھ جو سلوک کیا ہے وہ تمہیں برا نہیں لگنا چاہئے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان سن رکھا ہے کہ صف اول میں صرف مہاجرین اور انصار کھڑے ہوں۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے؟ تو لوگوں نے بتایا کہ یہ ''حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ'' ہیں۔

✿✿ یہ حدیث قتادہ سے روایت کرنے میں حکم بن عبدالملک منفرد ہیں۔

5324۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَسْلَمَ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزَى، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُنْزِلَتْ عَلَيَّ سُورَةٌ، وَاُمِرْتُ اَنْ اُقْرِئَكَهَا قَالَ: قُلْتُ: اُسَمِّيتُ لَكَ، قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ لِاُبَيٍّ: اَفَرِحْتَ بِذٰلِكَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ؟ قَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِي، وَاللّٰهُ تَعَالَى وَتَبَارَكَ، يَقُولُ: قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی ابزیٰ اپنے والد کے ذریعے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں وہ سورت تمہیں پڑھاؤں، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو میرا نام لے کر بتایا گیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابوالمنذر! کیا تمہیں اس بات سے خوشی ہوئی؟ انہوں نے کہا: مجھے بھلا کیوں نہ خوشی ہوگی، اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنے فضل اور رحمت ملنے پر خوش ہونے کا حکم دیا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا (یونس: 58)

''تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5325۔ حَدَّثَنَا اَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، الْمُقْرِءُ الْإِمَامُ بِمَكَّةَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ الصَّائِغُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِي بَزَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ بْنَ سُلَيْمَانَ، يَقُولُ: قَرَاْتُ عَلٰى اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسْطَنْطِينَ، فَلَمَّا بَلَغْتُ وَالضُّحٰى، قَالَ لِي: كَبِّرْ كَبِّرْ عِنْدَ خَاتِمَةِ كُلِّ سُورَةٍ، حَتّٰى تَخْتِمَ، وَاَخْبَرَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرٍ، اَنَّهُ قَرَاَ عَلٰى مُجَاهِدٍ فَاَمَرَهُ بِذٰلِكَ، وَاَخْبَرَهُ مُجَاهِدٌ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَمَرَهُ بِذٰلِكَ، وَاَخْبَرَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، اَنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ اَمَرَهُ بِذٰلِكَ وَاَخْبَرَهُ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ بِذٰلِكَ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ عکرمہ بن سلیمان کہتے ہیں: میں نے اسماعیل بن عبداللہ بن قسطنطین کے سامنے قرآن پڑھا، جب میں ''والضحیٰ'' پر پہنچا تو انہوں نے مجھے کہا: اللہ اکبر پڑھو، اللہ اکبر پڑھو، یہاں سے آخر تک ہر سورت کے اختتام پر اللہ اکبر پڑھو۔ اور عبداللہ بن کثیر نے بتایا کہ انہوں نے مجاہد کے سامنے قرآن کریم پڑھا تو انہوں نے بھی مجھے یہی ہدایت کی، اور ان کو مجاہد نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو یہی ہدایت کی تھی، اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو بتایا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان کو یہی ہدایت کی تھی اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی ہدایت کی تھی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5326۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنَا سَعِيدُ بْنُ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِي السَّلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبَا الْمُنْذِرِ، اَيُّ آيَةٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ اَعْظَمُ مَعَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا

هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ. قَالَ: فَضَرَبَ صَدْرِي، وَقَالَ: لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ اَبَا الْمُنْذِرِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: اے ابوالمنذر! تمہارے پاس قرآن کی سب سے عظیم آیت کونسی ہے؟ میں نے کہا:

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ

آپ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا سینا تھپکا کر فرمایا، اے ابوالمنذر! تمہیں اس بات کا علم مبارک ہو۔

۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5327- اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجُوْنِيِّ عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ لِاَطْلُبَ الْعِلْمَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا رَجُلٌ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُوْنَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَتَبِعْتُهُ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ فَضَرَبْتُ عَلَيْهِ الْبَابَ فَخَرَجَ فَزَبَرَنِي وَكَهَرَنِي فَاسْتَقْبَلْتُ الْقِبْلَةَ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اِنَّا نَشْكُوْهُمْ اِلَيْكَ نُنْفِقُ نَفَقَاتِنَا وَنُتْعِبُ اَبْدَانَنَا وَنُرْحِلُ مَطَايَانَا ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ فَاِذَا لَقِيْنَاهُمْ كَرِهُوْنَا فَقَالَ لَئِنْ اَخَّرْتَنِي اِلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَاَتَكَلَّمَنَّ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَخَافُ فِيْهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ غَدَوْتُ فَاِذَا الطُّرُقُ غَاصَّةٌ فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ الْيَوْمَ قَالُوْا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ قُلْتُ اَجَلْ قَالُوْا مَاتَ سَيِّدُ الْمُسْلِمِيْنَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ

✧✧ حضرت جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حصول علم کی غرض سے مدینہ منورہ آیا، جب میں مسجد نبوی شریف میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ ایک آدمی بیٹھا ہوا ہے اور کچھ لوگ اس کے اردگرد حلقہ لگائے بیٹھے ہیں۔ میں نے لوگوں سے اس آدمی کے بارے میں دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں۔ (جب وہ مسجد سے نکل کر چلے تو) میں ان کے پیچھے ہولیا۔ وہ اپنے گھر چلے گئے، اور ان کے اندر جانے کے بعد میں نے ان کا دروازہ کھٹکھٹایا، وہ باہر نکلے اور مجھ پر برس پڑے، میں نے قبلہ کی جانب رخ کر کے کہا: اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں ان کی شکایت کرتے ہیں، ہم نے اپنے مال خرچ کئے، ہمارے بدن

5326-صحيح مسلم 'كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب فضل سورة الكهف 'حديث 1384: مستخرج أبي عوانة -مبتدأ فضائل القرآن' باب ذكر الخبر الموجب قراءة البقرة 'حديث 3190: سنن أبي داود 'كتاب الصلاة' باب تفريع أبواب الوتر' باب ما جاء في آية الكرسي' حديث 1261: مصنف عبد الرزاق الصنعاني 'كتاب صلاة العيدين' باب تعليم القرآن وفضله' حديث 5808: الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم -ذكر أبي بن كعب' حديث 1639: السنن الصغير للبيهقي 'كتاب الصلاة' تفريع أبواب سائر صلاة التطوع' باب تخصيص آية الكرسي بالذكر' حديث 744: مسند أحمد بن حنبل 'مسند الأنصار' حديث المشايخ عن أبي بن كعب' حديث 20754: مسند الطيالسي 'أحاديث أبي بن كعب رحمه الله' حديث 546: مسند عبد بن حميد 'حديث أبي بن كعب رضي الله عنه' حديث 179: المعجم الكبير للطبراني -صفة أبي بن كعب وكنيته رضي الله عنه' حديث 527: شعب الإيمان للبيهقي -تخصيص آية الكرسي بالذكر' حديث 2290:

تھک گئے ، ہم نے حصول علم کی خاطر (سفر کر کر کے) اپنی سواریوں کو تھکا ڈالا ، اور جب ان سے ہماری ملاقات ہوئی ، تو انہوں نے ہمیں برا جانا۔ انہوں نے کہا: اگر تم جمعہ تک مجھے مہلت دو تو میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی ایک بات سناؤں گا اور اس سلسلہ میں ، مَیں کسی کی ملامت سے بھی نہیں گھبراؤں گا۔ پھر جب جمعرات کا دن آیا تو میں صبح سویرے اُدھر روانہ ہو گیا میں نے دیکھا کہ گلیاں اور بازار لوگوں سے کھچا کھچ بھرے ہوئے ہیں۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ آج گلیوں میں کیسا ہجوم ہے؟ لوگوں نے کہا: لگتا ہے کہ تم یہاں کے رہنے والے نہیں ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ لوگوں نے بتایا کہ سید المسلمین حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا ہے۔

5328- اَخْبَرَنَا اَبُوْ النَّضْرِ الْفَقِيْهُ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ نَجْدَةَ الْقَرْشِيُّ حَدَّثَنَا قُبَيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي حَبِيْبُ بْنُ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلِيٌّ اَقْضَانَا وَاُبَيٌّ اَقْرَانَا وَاِنَّا لَنَدَعُ بَعْضَ مَا يَقُوْلُ اُبَيٌّ وَاُبَيٌّ يَقُوْلُ اَخَذْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَدَعُهُ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ اچھا فیصلہ کرنے والے ہیں اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ اچھی قراءت کرنے والے ہیں ، اور ہم حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی کہی ہوئی کچھ باتوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ جبکہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے (آیات اور اس کے احکام) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لئے ہیں اور میں ان کو چھوڑ نہیں سکتا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا

(مطلب یہ کہ خود قرآن کریم میں ہے کہ کچھ آیات منسوخ ہیں تو پھر ہر آیت پر عمل کیسے ہو سکتا ہے)

5329- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ ، حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ قَالَا: مَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِرَجُلٍ ، وَهُوَ يَقُوْلُ:

السَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ عُمَرُ ، فَقَالَ: انْصَرِفْ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ، قَالَ لَهُ عُمَرُ: مَنْ اَقْرَاَكَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ؟ قَالَ: اَقْرَاَنِيْهَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ ، فَقَالَ: انْطَلِقُوْا بِنَا اِلَيْهِ ، فَانْطَلَقُوْا اِلَيْهِ ، فَاِذَا هُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى وِسَادَةٍ يُرَجِّلُ رَاْسَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ، فَقَالَ: يَا اَبَا الْمُنْذِرِ ، قَالَ: لَبَّيْكَ ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ هٰذَا اَنَّكَ اَقْرَاْتَهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ ، قَالَ: صَدَقَ ، تَلَقَّيْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ عُمَرُ: اَنْتَ تَلَقَّيْتَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ ، اَنَا تَلَقَّيْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُهُ وَفِي الثَّالِثَةِ وَهُوَ غَضْبَانُ ، نَعَمْ ، وَاللّٰهِ لَقَدْ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ عَلٰى جِبْرِيْلَ وَاَنْزَلَهَا عَلٰى مُحَمَّدٍ ، فَلَمْ يَسْتَاْمِرْ فِيْهَا الْخَطَّابَ ، وَلَا ابْنَهُ ، فَخَرَجَ عُمَرُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ، وَهُوَ

يَقُوْلُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

✧✧ ابوسلمہ اور محمد بن ابراہیم تیمی فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا گزر ایک آدمی کے پاس سے ہوا، وہ یہ آیت پڑھ رہا تھا:

السَّابِقُونَ الْاَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ (التوبة: 100)

اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سن کر وہیں رک گئے۔ جب وہ آدمی فارغ ہوا تو آپ نے اس سے پوچھا: تمہیں یہ آیت کس نے پڑھائی ہے؟ اس نے کہا: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے۔ آپ نے فرمایا: میرے ساتھ چلو، وہ آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل دیئے، آپ ان کو لے کر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس جا پہنچے، اس وقت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تکیے کے ساتھ ٹیک لگائے سر میں کنگی کر رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو سلام کیا، انہوں نے جواب دیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوالمنذر! انہوں نے آپ کی بات پر لبیک کہا۔ آپ نے فرمایا: مجھے اس شخص نے بتایا ہے کہ اس کو یہ آیت تم نے پڑھائی ہے؟ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں۔ میں نے یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لی ہے۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ یہ بات پوچھی اور انہوں نے) تین مرتبہ یہی جواب دیا بلکہ تیسری مرتبہ تو وہ بہت غصے میں آگئے اور فرمایا: ہاں ہاں خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ نے یہ آیت حضرت جبریل امین علیہ السلام پر نازل کی اور انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی۔ اس میں نہ خطاب سے مشورہ کیا اور نہ اس کے بیٹے سے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے اپنے ہاتھوں کو بلند کر کے اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے ہوئے واپس آگئے۔

5330 حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ اَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَتَى عَلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ "اَلَّذِيْنَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ" فَاَتَى اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَسَاَلَهُ اَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ فَقَالَ لَهُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اِنَّمَا ذٰلِكَ الشِّرْكُ اَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ لُقْمَانَ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ"

✧✧ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (تلاوت کرتے کرتے) اس آیت پر پہنچے

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمٰنَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ (الانعام: 82)

''وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی انہیں کے لئے امان ہے اور وہی راہ پر ہیں''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا: ہم سے کون ہے جس نے ظلم نہیں کیا؟ تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیر المومنین! اُس ظلم سے مراد ''شرک'' ہے۔ کیا تم نے حضرت لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحت نہیں سنی؟ (وہ

نصیحت یہ تھی)

يَابُنَيَّ لَاتُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ (لقمان 13)

''اور یاد کرو جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اور وہ نصیحت کرتا تھا اے میرے بیٹے اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا۔ بیشک شرک بڑا ظلم ہے۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

5331۔ اَخْبَرَنِي اَبُو مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو خَلِيفَةَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ الْجُمَحِيُّ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ مَعْمَرِ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: - عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ زُهْرَةَ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكٍ

ذِكْرُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ الزُّهْرِيِّ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف زہری رضی اللہ عنہ کے فضائل

✧✧ ابوعبیدہ معمر بن مثنی نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے'' عبدالرحمٰن بن عوف بن عبدالرحمٰن بن عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک''

5332۔ وَحَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ زُهْرَةَ، وَاُمُّهُ وَاُمُّ اَخِيهِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَوْفٍ الشِّفَاءُ بِنْتُ عَوْفِ بْنِ عَبْدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ زُهْرَةَ بْنِ كِلَابٍ، وَكَانَتْ قَدْ هَاجَرَتْ قَبْلَ الْفَتْحِ، وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اسْمُهُ: عَبْدُ عَمْرٍو، فَسَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ "

✧✧ مصعب بن عبداللہ ان کا نسب یوں بیان کرتے ہیں'' عبدالرحمٰن بن عوف بن عبدالرحمٰن بن حارث بن زہرہ'' ان کی اوران کے بھائی اسود بن عوف کی والدہ'' شفاء بنت عوف بن عبدالحارث بن زہرہ بن کلاب'' ہیں۔ انہوں نے فتح مکہ سے پہلے ہجرت کی تھی۔ حضرت عبدالرحمٰن کا اصلی نام'' عبدعمرو'' تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام'' عبدالرحمٰن'' رکھا۔

5333۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَاتَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ لِتِسْعٍ مِّنْ سِنِي عُثْمَانَ وَصَلَّى عَلَيْهِ عُثْمَانُ وَكَانَ قَدْ بَلَغَ خَمْسًا وَّسَبْعِينَ سَنَةً

✧✧ یعقوب بن ابراہیم بن سعد کہتے ہیں: عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ حضرت عثمان کے دور خلافت کے نویں سال میں فوت ہوئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، وفات کے وقت ان کی عمر 75 سال تھی۔

5334۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ بْنَ قَارِظٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ حِينَ مَاتَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

بْنِ عَوْفٍ أَدْرَكْتُ صَفْوَهَا وَسَبَقْتُ رَنْقَهَا

✧✧ ابراہیم بن قارظ کہتے ہیں: جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا، تو میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کے بارے میں یہ کہتے ہوئے سنا ''(اے عبدالرحمٰن!) تم نے موت کی صفائی کو پالیا ہے اور اس کی تکالیف سے بچ گئے ہو۔

5335 - أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، فَذَكَرَ هٰذَا النَّسَبَ وَزَادَ وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يُكَنَّى أَبَا مُحَمَّدٍ، وَكَانَ اسْمُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَبْدَ الْكَعْبَةِ، فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا اور فرمایا: اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابومحمد'' تھی۔ اور جاہلیت میں ان کا نام ''عبدالکعبہ'' تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام ''عبدالرحمٰن'' رکھا۔

5336 - فَأَخْبَرَنَاهُ الشَّيْخُ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: أَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نُعَيْمٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: كَانَ اسْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَبْدَ عَمْرٍو، فَسَمَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جاہلیت میں میرا نام ''عبدعمرو'' تھا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام ''عبدالرحمٰن'' رکھ دیا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5337 - أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَاضِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، فِيمَا قَرَأَ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ: مَا صَنَعْتَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فِي اسْتِلَامِ الرُّكْنِ؟ يَعْنِي الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: اسْتَلَمْتُ وَتَرَكْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصَبْتَ، قَالَ الْحَاكِمُ: لَسْتُ أَشُكُّ فِي لُقِيِّ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، فَإِنْ كَانَ سَمِعَ مِنْهُ هٰذَا الْحَدِيثَ فَإِنَّهُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن سے کہا: حجر اسود کے استلام کے بارے میں تم نے کیا کیا؟ حضرت عبدالرحمٰن نے کہا: میں نے استلام کیا اور چھوڑ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا۔

۞۞ امام حاکم کہتے ہیں: مجھے اس بارے میں شک نہیں ہے کہ عروہ بن زبیر کی عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی ہے۔ لیکن اگر عروہ بن زبیر نے اُن سے حدیث کا سماع کیا ہے تو یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5338- اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ فِي جَنَازَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ اذْهَبْ بْنُ عَوْفٍ بِبِطْنَتِكَ مِنَ الدُّنْيَا لَمْ تَتَغَضْغَضْ مِنْهَا بِشَيْءٍ

✧✧ حضرت سعد بن ابراہیم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے جنازے میں دیکھا (وہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہہ رہے تھے:) اے ابن عوف تم دنیا سے اپنا تمام اجر وثواب سمیت کر لے گئے ہو، اور اس میں کسی بھی چیز کی تم نے کمی نہیں ہونے دی۔

5339- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ: كَيْفَ صَنَعْتَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ فِي اسْتِلَامِ الْحَجَرِ؟ قَالَ: اسْتَلَمْتُ وَتَرَكْتُ. قَالَ: اَصَبْتَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابومحمد! تم نے حجر اسود کے استلام کے بارے میں کیا کیا؟ انہوں نے جواباً کہا: میں نے استلام کیا اور چھوڑ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابومحمد! تم نے ٹھیک کیا۔

5340- اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ مَاتَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَيُكْنٰى اَبَا مُحَمَّدٍ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثِيْنَ وَهُوَ بْنُ خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ سَنَةً

✧✧ محمد بن عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ۷۵ سال کی عمر میں سن ۳۲ ہجری کو انتقال کیا۔

5341- اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّهُ غُشِيَ عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِي وَجْعِهِ غَشْيَةً فَظَنُّوْا اَنَّهَا قَدْ فَاضَتْ نَفْسُهُ فِيْهَا حَتّٰى قَامُوْا مِنْ عِنْدِهِ وَجَلَّلُوْهُ ثَوْبًا وَخَرَجَتْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ بِنْتُ عُقْبَةَ امْرَاَتُهُ اِلَى الْمَسْجِدِ تَسْتَعِيْنُ فِيْمَا اُمِرَتْ بِهِ مِنَ الصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ فَلَبِثُوْا سَاعَةً وَّهُوَ فِي غَشْيَةٍ ثُمَّ اَفَاقَ فَكَانَ اَوَّلُ مَا تَكَلَّمَ بِهِ اَنْ كَبَّرَ فَكَبَّرَ اَهْلُ الْبَيْتِ وَمَنْ يَّلِيْهِمْ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ غُشِيَ عَلَيَّ آنِفًا فَقَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ صَدَقْتُمْ فَقَالَ اِنَّهُ انْطَلَقَ بِي فِي غَشْيَتِي رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا فِيْهِ شِدَّةٌ وَفَظَاظَةٌ فَقَالَا انْطَلِقْ نُحَاكِمْكَ اِلَى الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ فَقَالَ ارْجِعَاهُ فَاِنَّهُ مِنَ الَّذِيْنَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُمُ السَّعَادَةَ وَالْمَغْفِرَةَ فِي بُطُوْنِ اُمَّهَاتِهِمْ وَاِنَّهُ سَيَتَمَتَّعُ بِهِ بَنُوْهُ اِلٰى مَا شَآءَ اللّٰهُ فَعَاشَ بَعْدَ ذٰلِكَ شَهْرًا ثُمَّ تُوُفِّيَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَقَامَ الْحَجَّ فِيْهَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ پر شدت درد کی وجہ سے غشی طاری ہوگئی، لوگوں نے یہ سمجھا کہ شاید ان کی روح پرواز کر گئی ہے، اس لئے لوگ ان کے اردگرد جمع ہوگئے اور ان پر ایک چادر ڈال دی۔ ان کی بیوی حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا اس مصیبت میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق صبر اور نماز سے مدد حاصل کرنے کے لئے

مسجد میں آ گئیں۔ کچھ دیر تک تو حضرت عبدالرحمٰن پر غشی طاری رہی لیکن بعد میں غشی جاتی رہی، جب غشی ختم ہوئی تو ان کی زبان سے سب سے پہلے یہ لفظ نکلے "تکبیر کہو" تو تمام گھر والوں نے اور جو لوگ اس وقت وہاں موجود تھے سب نے اللہ اکبر کہا۔ پھر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: کیا ابھی مجھ پر غشی طاری ہوئی تھی؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے کہا: جی ہاں تم واقعی سچ بول رہے ہو، ابھی میری غشی کے دوران دو آدمی میرے پاس آئے ان میں سے ایک آدمی بہت سخت تھا۔ ان دونوں نے مجھ سے کہا: چلئے۔ ہم تمہارا فیصلہ ملک العزیز کی بارگاہ سے کرواتے ہیں۔ اور اس ملک العزیز (اللہ تعالیٰ) نے فرمایا: اس کو واپس لے جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے نیک بختی اور مغفرت اس وقت لکھ دی تھی جب ابھی یہ ماں کے پیٹ میں تھے۔ اس کی اولادیں کچھ عرصہ مزید (جتنا اللہ چاہے گا) اس سے فائدہ حاصل کریں گی۔ چنانچہ اس کے بعد پورا ایک مہینہ حضرت عبدالرحمٰن زندہ رہے۔ اس کے بعد ان کی وفات ہوئی، اسی ماہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

5342۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا اَبُوْ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْمَاجِشُوْنَ اَنَا صَالِحُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ اُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ كَاتِبْنِي بِاسْمِكَ الَّذِي كُنْتَ تُكَاتِبُنِيْهِ عَبْدُ عَمْرٍو

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امیہ بن خلف نے کہا: تم مجھ سے اسی نام کے ساتھ خط و کتابت کیا کرو جس نام کے ساتھ پہلے کیا کرتے تھے (یعنی) "عبد عمرو"۔

5343۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيْهُ بِبُخَارَى حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيْبٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ حِيْنَ مَاتَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ يَقُوْلُ وَاجَبَلَاهُ

✧✧ ابراہیم بن سعد اپنے والد سے وہ ان کے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: واجبلاہ۔

5344۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ رُسْتَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ الْاَخْنَسِ قَالَ وُلِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ بَعْدَ الْفِيْلِ بِعَشْرِ سِنِيْنَ وَمَاتَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثِيْنَ وَهُوَ بْنُ خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ سَنَةً وَّكَانَتْ كُنْيَتُهُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ وَدُفِنَ بِالْبَقِيْعِ وَصَلّٰى عَلَيْهِ عُثْمَانُ وَكَانَ رَجُلًا طَوِيْلًا رَقِيْقَ الْبَشَرَةِ يَعْنِي رَقِيْقَ الْجِلْدِ اَبْيَضَ مُشْرَبٍ بِحُمْرَةٍ

✧✧ یعقوب بن عتبہ بن بن مغیرہ بن اخنس فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ عام الفیل کے دس سال بعد پیدا ہوئے۔ اور ۳۲ سن ہجری کو ۷۵ برس کی عمر میں فوت ہوئے۔ ان کی کنیت "ابو محمد" تھی۔ ان کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، ان کا قد لمبا تھا، جلد پتلی تھی، سرخی مال سفید رنگ تھا۔

5345- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ بَلَغَنِي اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جُرِحَ يَوْمَ اُحُدٍ اِحْدٰى وَعِشْرِينَ جَرَاحَةً وَّجُرِحَ فِي رِجْلِهِ فَكَانَ يَعْرُجُ مِنْهَا

✦✦ یعقوب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جنگ احد کے دن حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو اکیس زخم آئے تھے، آپ کے پاؤں میں بھی زخم آیا تھا جس کی وجہ سے آپ لنگڑا کر چلتے تھے۔

5346- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، اَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ، وَثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ مُهَاجِرًا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَآخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کا بھائی بنایا۔

❀❀ یہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5347- اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ بِهَمْدَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بُرْدٍ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ يَوْمَ مَاتَ اِذْهَبْ يَا بْنَ عَوْفٍ فَقَدْ اَدْرَكْتَ صَفْوَهَا وَسَبَقْتَ رَنْقَهَا

✦✦ ابراہیم بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل فرماتے ہیں: جس دن حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اس دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں فرمایا: اے ابن عوف جاؤ، بے شک تم نے اس کی صفائی کو پالیا اور اس کی میل کچیل کو چھوڑ دیا۔

5348- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُو هِشَامٍ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ قَالَ بَلَغَنِي اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اَعْتَقَ ثَلَاثِينَ اَلْفَ بَيْتٍ

✦✦ حضرت جعفر بن برقان کہتے ہیں: مجھے یہ خبر ملی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے تیس ہزار خاندان آزاد کئے۔

5349- اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا اَبُو عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي اَنَا بْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفِ بْنِ زُهَيْرٍ

✧✧ ابوالاسود نے بنی زہرہ بن کلاب بن مرہ میں سے جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہونے والوں میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف بن زہیر رضی اللہ عنہ کا نام ذکر کیا ہے۔

5350۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي سَبْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الشَّرِيْدِ قَالَ تَرَكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَلْفَ بَعِيْرٍ وَّثَلَاثَةَ اٰلَافِ شَاةٍ بِالنَّقِيْعِ وَمِائَةَ فَرَسٍ تَرْعٰى بِالنَّقِيْعِ وَكَانَ يَزْرَعُ بِالْجَرْفِ عَلٰى عِشْرِيْنَ نَاضِحًا وَّكَانَ يَدَّخِرُ قُوْتَ اَهْلِهٖ مِنْ ذٰلِكَ سَنَةً وَاَسْلَمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارَ الْاَرْقَمِ وَقَبْلَ اَنْ يَّدْعُوَ فِيْهَا وَشَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا وَّاُحُدًا وَّالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا وَثَبَتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وَلَّى النَّاسُ

✧✧ حضرت عثمان بن شرید فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ترکہ میں ایک ہزار اونٹ، تین ہزار بکریاں اور ایک سو گھوڑے چھوڑے۔ اور بیس اونٹ ان کی اراضی کو سیراب کرنے کے لئے مقرر تھے۔ آپ وہاں سے پورے سال کی خوراک جمع کر لیتے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے دارارقم میں داخل ہونے سے پہلے اور اس میں ان کو بلائے جانے سے بھی پہلے اسلام لائے۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگ بدر، احد، خندق اور تمام غزوات میں شرکت کی۔ اور جب دوسرے لوگ بھاگ رہے تھے تب یہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ثابت قدم رہے۔

5351۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ كَانَ يُقَالُ لَهٗ حَوَارِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت یعقوب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کا حواری کہا جاتا تھا۔

5352۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ كُنْتُ اَسِيْرُ فِي رَكْبٍ بَيْنَ عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ عُثْمَانُ مَنْ صَاحِبُ الْخَمِيْصَةِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَنَا فَقَالَ عُثْمَانُ هَا يَا مِسْوَرُ مَنْ زَعَمَ اَنَّهٗ خَيْرٌ مِنْ خَالِكَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي الْهِجْرَةِ الْاُوْلٰى فَقَدْ كَذَبَ

✧✧ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک قافلے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے درمیان سفر کر رہا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ جبہ پہنے ہوئے کون ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: میں ہوں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے مسور! جو شخص پہلی ہجرت میں اپنے آپ کو تیرے ماموں عبدالرحمٰن سے بہتر سمجھے، وہ جھوٹا ہے۔

5353۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا اَبُو اُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ

الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اُمِّهِ اُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بُسْرَةَ وَهِيَ تُمَشِّطُ عَائِشَةَ، فَقَالَ: يَا بُسْرَةُ، مَنْ يَخْطُبُ اُمَّ كُلْثُومٍ؟ قَالَتْ: فَسَمِعْتُ رَجُلا اَوْ رَجُلَيْنِ، قَالَ: فَاَيْنَ اَنْتُمْ عَنْ سَيِّدِ الْمُسْلِمِينَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ؟

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام کلثوم بنت عقبہ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ بسرہ کے پاس گئے، اس وقت وہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سر میں کنگھی کر رہی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بسرہ ام کلثوم کو پیغام نکاح کون دے گا؟ آپ فرماتی ہیں۔ میں نے ایک یا دو آدمیوں کے بارے میں سنا ہے (کہ وہ ان کو پیغام دیں گے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سید المسلمین عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو کیوں بھول بیٹھی ہو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5354۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيُّ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنَا اَبُو الْمُعَلَّى الْجَزَرِيُّ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، قَالَ لِاَصْحَابِ الشُّورٰى: هَلْ لَكُمْ اَنْ اَخْتَارَ لَكُمْ وَاَنْقَضِي مِنْهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: اَنَا اَوَّلُ مَنْ رَضِيَ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ لَكَ: اَنْتَ اَمِينٌ فِي اَهْلِ السَّمَاءِ، اَمِينٌ فِي اَهْلِ الْاَرْضِ

✧✧ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اصحاب شوریٰ سے کہا: کیا تمہیں یہ بات منظور ہو گی کہ میں تمہیں مختار بنا کر خود منتقل ہوں جاؤں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس بات پر سب سے پہلے میں راضی ہوا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو تمہارے بارے میں یہ فرماتے سنا ہے "تم آسمان والوں اور زمین والوں کے "امین" ہو"۔

5355۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَرَنْسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ الْاَسَدِيِّ قَالَ كُنْتُ مُحْرِمًا فَرَاَيْتُ ظَبْيًا فَرَمَيْتُهُ فَاَصَبْتُهُ فَمَاتَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَسْاَلُهُ فَوَجَدْتُ اِلٰى جَنْبِهِ رَجُلًا اَبْيَضَ رَقِيقَ الْوَجْهِ فَاِذَا هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَسَاَلْتُ عُمَرَ فَالْتَفَتَ اِلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ تَرٰى شَاةً تَكْفِيهِ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَنِي اَنْ اَذْبَحَ شَاةً فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِهِ قَالَ صَاحِبٌ لِي اِنَّ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَمْ يُحْسِنْ اَنْ يُفْتِيَكَ حَتّٰى سَاَلَ الرَّجُلَ فَسَمِعَ عُمَرُ بَعْضَ كَلَامِهِ فَعَلَاهُ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ ضَرْبًا ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيَّ لِيَضْرِبَنِي فَقُلْتُ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اِنِّي لَمْ اَقُلْ

شَيْئًا إِنَّمَا هُوَ قَالَهُ قَالَ فَتَرَكَنِي ثُمَّ قَالَ أَرَدْتَ أَنْ تَقْتُلَ الْحَرَامَ وَتَتَعَدَّ بِالْفُتْيَا ثُمَّ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ فِي الْإِنْسَانِ عَشَرَةَ أَخْلَاقٍ تِسْعَةٌ حَسَنَةٌ وَوَاحِدٌ سَيِّءٌ وَيُفْسِدُهَا ذَلِكَ السَّيِّءُ ثُمَّ قَالَ إِيَّاكَ وَعَثْرَةَ الشَّبَابِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت قبیصہ بن جابر الاسدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حالتِ احرام میں تھا، میں نے ایک ہرن دیکھا، اس پر تیر چلا دیا اور تیر ٹھیک نشانے پر جا لگا۔ جس کی وجہ سے ہرن ہلاک ہو گیا۔ میرے دل میں اس کی خلش پیدا ہوئی۔ میں یہ مسئلہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پوچھنے آیا۔ میں نے ان کے پہلو میں ایک سفید رنگ کے بزرگ بیٹھے ہوئے دیکھے جن کا چہرا دبلا پتلا تھا، وہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پوچھا تو انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ کا کیا خیال ہے ان کو ایک بکری کفایت کرے گی؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا کہ میں ایک بکری ذبح کر دوں۔ جب ہم ان کے پاس سے اٹھ کر آنے لگے تو میرے ساتھی نے کہا: امیر المومنین نے اچھا نہیں کیا کہ پہلے ایک آدمی سے پوچھا پھر تمہیں فتویٰ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی اس سرگوشی کو سن لیا، آپ نے اس کو ایک درہ لگایا۔ پھر مجھے بھی مارنے لگے تو میں نے کہا: اے امیر المومنین! میں نے تو کچھ نہیں کہا۔ جو کچھ کہا ہے اُسی نے کہا ہے۔ حضرت قبیصہ کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے چھوڑ دیا۔ پھر میں نے سوچا کہ فتویٰ کی پرواہ کیے بغیر حرام چیزوں کو قتل کروں۔ پھر امیر المومنین نے کہا: انسان میں دس خصلتیں ہوں، ان میں سے نو خصلتیں اچھی اور ایک بری ہو تو وہی ایک بری خصلت انسان کو برباد کر دیتی ہے۔ پھر فرمایا: جوانی کی لغزشوں سے بچ کر رہو۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5356- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُخَرِّمِيُّ، حَدَّثَتْنِي أُمُّ بَكْرٍ بِنْتُ الْمِسْوَرِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ بَاعَ أَرْضًا لَهُ بِأَرْبَعِينَ أَلْفِ دِينَارٍ، فَقَسَمَهَا فِي بَنِي زُهْرَةَ، وَفُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ، وَأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِمَالٍ مِنْ ذَلِكَ، فَقَالَتْ: مَنْ بَعَثَ هَذَا الْمَالَ؟ قُلْتُ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، قَالَ: وَقَصَّ الْقِصَّةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحْنُو عَلَيْكُنَّ مِنْ بَعْدِي إِلَّا الصَّابِرُونَ، سَقَى اللَّهُ ابْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام بکر بنت مسور فرماتی ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی زمین چالیس ہزار دینار کے بدلے بیچی اور وہ دینار بنی زہرہ، مسلمان فقراء، مہاجرین اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں تقسیم کر دیئے، ان میں سے ام المومنین حضرت

5356-مسند أحمد بن حنبل 'مسند الأنصار' مسند النساء' حديث أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم' حديث 26009:

عائشہ رضی اللہ عنہا کی جانب بھی کچھ مال بھیجا، انہوں نے دریافت کیا کہ یہ مال کس نے بھیجا ہے؟ میں نے کہا: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے۔ اور (ان کے جائیداد بیچنے اور مال تقسیم کرنے کا پورا قصہ بھی) بیان کر دیا۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد صرف صابر لوگ ہی تم پر مہربانی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ابن عوف رضی اللہ عنہ کو جنت کی نہر سے سیراب کرے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5357 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْرَقِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحُصَيْنِ بْنِ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ لِاَزْوَاجِهِ: اِنَّ الَّذِي يَحْنُو عَلَيْكُمْ بَعْدِي هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ، اللّٰهُمَّ اَسْقِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ فَقَدْ صَحَّ الْحَدِيثُ عَنْ عَائِشَةَ، وَاُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

✧✧ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے فرمایا: میرے بعد جو شخص تم پر مہربانی کرے گا وہ نیک اور سچا انسان ہوگا۔ اے اللہ! عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو جنت کی نہر سے سیراب فرما۔

✿✿ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث صحیح ہے۔

5358 - حَدَّثَنَاهُ اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ، وَاَبُو اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْمُقْرِءُ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ اَبِي مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ: يَا ابْنَ عَوْفٍ، اِنَّكَ مِنَ الْاَغْنِيَاءِ، وَلَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا زَحْفًا، فَاَقْرِضِ اللّٰهَ يُطْلِقْ قَدَمَيْكَ، قَالَ: فَمَا اُقْرِضُ اللّٰهَ، قَالَ: تَتَبَرَّاُ مِمَّا اَنْتَ فِيهِ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِنْ كُلِّهِ اَجْمَعَ، قَالَ: نَعَمْ، فَخَرَجَ ابْنُ عَوْفٍ وَهُوَ يَهُمُّ بِذَلِكَ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَتَانِي جِبْرِيلُ، فَقَالَ: مُرِ ابْنَ عَوْفٍ فَلْيُضِفِ الضَّيْفَ، وَلْيُطْعِمِ الْمِسْكِينَ، وَلْيُعْطِ السَّائِلَ، وَلْيَبْدَاْ بِمَنْ يَعُولُ، فَاِنَّهُ اِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ كَانَ تَزْكِيَةَ مَا هُوَ فِيهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بن عوف رضی اللہ عنہ بے شک تم اغنیاء میں سے ہو، تم جنت میں گھسٹتے ہوئے داخل ہوگے، اس لئے تم اللہ کی راہ میں خرچ کیا کرو، اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے تمہارے قدم کھول دے گا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کتنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم (مال کی) جن آلائشوں میں مبتلا ہو، اس سے نکل آؤ، انہوں نے پوچھا: یا رسول

اللہ ﷺ کیا اپنے تمام مال سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ وہاں سے باہر نکلے تو ان کو یہ حکم بہت بوجھل لگ رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی جانب پیغام بھیجا کہ میرے پاس جبریل امین علیہ السلام آئے اور مجھے کہا: ابن عوف سے کہہ دیں کہ مہمانوں کی مہمان نوازی کیا کرے، مسکینوں کو کھانا کھلایا کرے، مانگنے والوں کو دیا کرے، اور قریبی رشتہ داروں کو مقدم رکھے۔ جب وہ یہ عمل اختیار کرلے گا تو مال و دولت کی جن آلائشوں میں وہ مبتلا ہے، ان سب سے وہ پاک ہو جائے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5359۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِي مِنْ بَعْدِي، قَالَ قُرَيْشٌ: فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: اَنَّ اَبَاهُ وَصَّى لِاُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِحَدِيقَةٍ بِيعَتْ بَعْدَهُ بِاَرْبَعِينَ اَلْفَ دِينَارٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو میرے بعد میرے گھر والوں کے حق میں سب سے زیادہ بہتر ہوگا۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ ان کے والد نے امہات المومنین کے لئے اپنا باغ وصیت کیا۔ وہ باغ ان کی وفات کے بعد چالیس ہزار دینار میں بیچا گیا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ (جو کہ درج ذیل ہے)

5360۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ التِّنِّيسِيُّ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ لِي: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ لِي: اَمْرُكُنَّ مِمَّا يُهِمُّنِي بَعْدِي، وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ اِلَّا الصَّابِرُونَ، ثُمَّ قَالَتْ: فَسَقَى اللّٰهُ اَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَدْ وَصَلَهُنَّ بِمَالٍ، فَبِيعَ بِاَرْبَعِينَ اَلْفًا

✧✧ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، انہوں نے مجھ سے کہا: رسول اللہ ﷺ مجھے کہا کرتے تھے: مجھے اپنے بعد تمہارا معاملہ بہت پریشان کر دیتا ہے اور تمہارے بارے میں صرف صابر لوگ ہی صبر اختیار کریں گے۔ پھر ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے والد کو جنت کی نہر سے سیراب کرے، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ بہت حسن سلوک کیا کرتے تھے اور اپنے مال و دولت کے ساتھ ان کی بہت خدمت کیا کرتے تھے۔ ان کا باغ چالیس ہزار دینار کے عوض بیچا گیا (جو کہ امہات المومنین کی خدمت میں خرچ کیا گیا)

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فضائل

5861- اَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصِيرٍ الْخَلْدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَجَّاجُ بْنُ رُشْدِ بْنِ الْمَهْرِيّ بِمِصْرَ قَالَ اَمْلَا عَلَيَّ مُوسٰى بْنُ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ كَاهِلِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ تَامِرِ بْنِ مَخْزُوْمِ بْنِ صَاهِلَةَ بْنِ كَاهِلِ بنِ الْحَارِثِ بْنِ تَيْمِ بْنِ سَعْدِ بْنِ هُذَيْلِ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ اِلْيَاسِ بْنِ مُضَرَ بْنِ نَزَارٍ

❖❖ احمد بن محمد حجاج بن رشد بن المہری کہتے ہیں کہ موسیٰ بن عون بن عبداللہ بن عون نے (ان کا نسب مجھے یوں) املاء کروایا ''عبداللہ بن مسعود بن کاہل بن حبیب بن تامر بن مخزوم بن صاہلہ بن کاہل بن حارث بن تیم بن سعد بن ہذیل بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار''

5362- فَحَدَّثَنَا بِهٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ الصَّدَائِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ شَمْخِ بْنِ مَخْزُوْمِ بْنِ كَاهِلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ سَعْدِ بْنِ هُذَيْلٍ مِنْ حُلَفَاءِ بَنِي زُهْرَةَ قَدْ خَالَفَهُمَا الْوَاقِدِيُّ فِي هٰذَا النَّسَبِ كَمَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ غَافِلِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ شَمْخِ بْنِ فَارِ بْنِ مَخْزُوْمِ بْنِ صَاهِلَةَ بْنِ كَاهِلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ تَيْمِ بْنِ سَعْدِ بْنِ هُذَيْلِ بْنِ مُدْرِكَةَ وَكَانَ يُكَنّٰى بِابْنِهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ اَبُوْهُ مَسْعُوْدُ بْنُ غَافِلٍ حَالَفَ عَبْدُ الْحَارِثِ بْنِ زُهْرَةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَاَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَبْلَ دُخُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارَ الْاَرْقَمِ وَشَهِدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ عِنْدَ جَمِيعِ اَهْلِ السِّيَرِ بَدْرًا وَّاُحُدًا وَّالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَاجَرَ الْهِجْرَتَيْنِ وَكَانَ صَاحِبَ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسِوَاكُهُ وَسِوَادُهُ وَنَعْلُهُ وَطَهُوْرُهُ وَكَانَ رَجُلًا نَحِيفًا قَصِيرًا شَدِيْدَ الْاُدْمَةِ وَمَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثِيْنَ فَدُفِنَ بِالْبَقِيعِ وَكَانَ يَوْمَ تُوُفِّيَ فِيمَا قِيلَ بْنُ بِضْعٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً

❖❖ محمد بن اسحاق نے (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا نسب بیان کرتے ہوئے) کہا: ''عبداللہ بن مسعود بن حارث بن شمخ بن مخزوم بن کاہل بن حارث بن سعد بن ہذیل'' یہ بنی زہرہ کے حلیفوں میں سے تھے۔

مگر اس نسب کے بارے میں واقدی نے محمد بن اسحاق کی مخالفت کی ہے اور ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔

''عبداللہ بن مسعود بن غافل بن حبیب بن شمخ بن فار بن مخزوم بن صاہلہ بن کاہل بن حارث بن تیم بن سعد بن ہذیل بن مدرکہ''۔ ان کی کنیت ان کے بیٹے (عبدالرحمٰن کی نسبت) سے ''ابوعبدالرحمٰن'' تھی۔ ان کے والد مسعود بن غافل زمانہ جاہلیت

میں عبدالحارث بن زہرہ کے حلیف تھے۔ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دارارقم میں داخل ہونے سے پہلے اسلام لے آئے تھے۔ تمام اہل سیر کے نزدیک آپ نے جنگ بدر، احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی۔ اور دو ہجرتیں بھی کیں۔ اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رازداں تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک شریف ان کے پاس ہوتی تھی، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ سرگوشی فرماتے تھے، یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کفش بردار تھے، آپ کے لئے پانی وضو اپنے پاس رکھتے تھے، آپ چھوٹے قد کے کمزور گندمی رنگ کے آدمی تھے، آپ کا انتقال ۳۲ ہجری کو ہوا، ان کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ وفات کے وقت ان کی عمر (بعض کے قول کے مطابق) ساٹھ سال سے کچھ اوپر تھی۔

5363- اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثِيْنَ حِيْنَ قُتِلَ عُثْمَانُ وَكَانَ اَوْصٰى الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَقَدْ قِيْلَ اَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ صَلّٰى عَلَيْهِ وَدُفِنَ بِالْبَقِيْعِ لَيْلًا وَّهُوَ بْنُ بِضْعٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مدینہ شریف میں ۳۲ ہجری کو فوت ہوئے، جن دنوں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا۔ انہوں نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے لئے وصیت کی تھی اس لئے ان کی وصیت کے مطابق حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے ہی ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کو رات کے وقت جنت البقیع میں دفن کیا گیا، وفات کے وقت ان کی عمر ساٹھ سال سے کچھ زائد تھی۔

5364- اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي هَاشِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنَّاهُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَمْ يُوْلَدْ لَهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کنیت ''ابو عبدالرحمٰن'' رکھی۔ حالانکہ ان کی اولاد نہیں تھی۔ (یا یہ ترجمہ بھی ہوسکتا ہے حالانکہ ابھی عبدالرحمٰن کی تو ان کے ہاں ابھی ولادت بھی نہیں ہوئی تھی)۔

5365- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اُمُّ عَبْدٍ بِنْتُ عَبْدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ زُهْرَةَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی والدہ ام عبد بنت عبد بن حارث بن زہرہ ہیں''۔

5366- سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ مَعِيْنٍ يَقُوْلُ كُنْيَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّنُوْخِيُّ حَدَّثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ الْعَاقِلَانِيُّ عَنْ اَبِي هَاشِمٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ اَنَّ بْنَ مَسْعُوْدٍ كُنِّيَ عَلْقَمَةَ اَبَا شِبْلٍ قَبْلَ اَنْ يُوْلَدَ لَهُ قَالَ فَسُئِلَ فَحَدَّثَ عَلْقَمَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنَّاهُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَبْلَ اَنْ يُّوْلَدَ لَهٗ

✦✦ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوعبدالرحمن'' تھی۔

ابراہیم نخعی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے علقمہ کی کنیت ان کے بیٹے شبل کی پیدائش سے پہلے ''ابوشبل'' رکھی۔

راوی کہتے ہیں: جب ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاں بچے کی پیدائش سے پہلے ہی ان کی کنیت ''ابوعبدالرحمن'' تجویز کردی تھی۔

5367۔ اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ لَطِيْفًا وَّطَفًا وَّكَانَتْ اُمُّهٗ اُمُّ عَبْدٍ بِنْتَ عَبْدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ زُهْرَةَ وَيُقَالُ اَنَّهَا كَانَتْ مِنَ الْقَارَّةِ

✦✦ حضرت ابراہیم کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نرم مزاج اور خوش خو تھے۔ ان کی والدہ ام عبد بنت عبد بن حارث بن زہرہ ہیں۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کا تعلق ''قارہ'' کے ساتھ تھا۔ (قارہ ایک مشہور قبیلے کا نام ہے)

5368۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ اَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنِىْ سَادِسَ سِتَّةٍ مَّا عَلَى الْاَرْضِ مُسْلِمٌ غَيْرُنَا صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرا خیال ہے کہ روئے زمین پر چھٹے درجے پر میں مسلمان ہوا ہوں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5369۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ فِىْ تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِّنْ حُلَفَاءِ بَنِىْ زُهْرَةَ بْنِ كِلَابٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ عُرْوَةُ وَمِمَّنْ هَاجَرَ اِلَى الْحَبَشَةِ الْهِجْرَةَ الْاُوْلٰى قَبْلَ خُرُوْجِ جَعْفَرَ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ

✦✦ عروہ نے بنی زہرہ بن کلاب کے حلیفوں میں سے جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نام ذکر کیا ہے۔ نیز عروہ کہتے ہیں: حبشہ کی جانب پہلی دفعہ ہجرت کرنے والوں میں جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پہلے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی۔

5370۔ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِىُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِىٍّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذُبَابٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَخْبَرَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّكَانَ رَجُلًا آدَمَ عَلَيْهِ مَسْحَةٌ لَطِيْفُ الْجِسْمِ ضَعِيْفُ اللَّحْمِ

✦✦ عبداللہ بن سخبرہ کہتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، آپ کا رنگ گندمی تھا، ان کے جسم پر رگڑ

کا نشان تھا، ان کا جسم دبلا پتلا اور کمزور تھا۔

5371- اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيْفَةَ قَالَ مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَصَلّٰى عَلَيْهِ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ

✧✧ خلف بن خلیفہ کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا انتقال مدینہ شریف میں ہوا اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

5372- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَنْصُوْرٍ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: آخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بھائی بھائی بنایا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5373- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ اَبِي الْعُمَيْسِ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ذُكِرَ مَا اَوْصَى بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّ حَدَثَ بِهِ حَدَثٌ فِي مَرَضِهِ هٰذَا اَنْ يَرْجِعَ وَصِيَّتُهُ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ اِلَى الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَابْنِهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَانَّهُمَا فِي حَلٍّ وَبَلٍّ مِمَّا وَلِّيَا وَقَضَيَا وَلَا تَتَزَوَّجُ بَنَاتُ عَبْدِ اللّٰهِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا وَلَا يَخُصُّ ذٰلِكَ عَنْ زَيْنَبَ

✧✧ عامر بن عبداللہ بن زبیر نے اس وصیت کا تذکرہ کیا جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مرض الموت میں کی تھی وہ وصیت یہ تھی ''ان کی یہ وصیت اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹتی ہے اور پھر زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی طرف اور ان کے بیٹے عبداللہ بن زبیر کی طرف۔ یہ دونوں ولایت اور قضاء کے حوالے سے حلال اور پاک اشیاء کے مالک و مختار ہیں۔ اور عبداللہ کی بیٹیوں کا نکاح ان کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔ اور یہ بات صرف زینب کے ساتھ خاص نہیں ہے۔

5374- اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي اَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -- صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ تَاْتِي عَلَيْهِ السَّنَةُ لَا يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَ ذَاتَ يَوْمٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيْثٍ فَعَلَتْهُ كَآبَةٌ وَجَعَلَ الْعِرْقُ يَتَحَادَرُ عَلٰى جَبْهَتِهِ وَيَقُوْلُ نَحْوَ هٰذَا اَوْ قَرِيْبًا مِنْ هٰذَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمرو بن میمون کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر پورا ایک سال ایسا گزرا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بھی حدیث بیان نہیں کی۔ پھر ایک دن وہ بہت شکستہ دلی کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بیان کرنے لگے ان کی پیشانی پسینے سے بھر گئی۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5375۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ السَّبِيْعِيِّ عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا مُوْسٰى يَقُوْلُ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِيْ مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا حِيْنًا مَا نَرٰى اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا نَرٰى مِنْ دُخُوْلِهٖ وَدُخُوْلِ اُمِّهٖ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اور میرا بھائی یمن سے آئے، ہم کچھ عرصہ وہاں رہے، ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا اور ان کی والدہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آنا جانا دیکھ کر یہ سمجھے کہ شاید یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے کوئی فرد ہیں۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5376۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُوْلُ اِنَّ اَشْبَهَ النَّاسِ هَدْيًا وَسَمْتًا وَدَلًّا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ مِنْ حِيْنَ يَخْرُجُ اِلٰى حِيْنٍ يَّرْجِعُ فَمَا اَدْرِيْ مَا فِيْ بَيْتِهٖ وَلَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوْظُوْنَ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ بْنَ اُمِّ عَبْدٍ مِنْ اَقْرَبِهِمْ وَسِيْلَةً عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ گھر سے نکلنے واپس آنے تک ہدایت، خاموشی اور راہنمائی کرنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مماثلت رکھتے تھے۔ البتہ گھر کی صورتِ حال کو میں نہیں جانتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محفوظ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ جانتے تھے کہ ام عبد کے بیٹے (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) وسیلہ کے لحاظ سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب ہوں گے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5377۔ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيْمَةَ الْمَرْوَزِيُّ اَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ اَنَا عَبْدَانُ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَعْنُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ اِذَا هَدَاَتِ الْعُيُوْنُ سَمِعْتَ لَهٗ دَوِيًّا كَدَوِيِّ النَّحْلِ حَتّٰى يُصْبِحَ

✧✧ عتبہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (رات کے وقت خوف خدا میں) روتے

تھے تو صبح تک (ان کے رونے کی آواز ایسے آتی تھی جیسے) مکھی کے بھنبھنانے کی سی آواز آتی ہے۔

5378- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَنَا جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَرْدَاسٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَخْطِبُنَا كُلَّ خَمِيْسٍ عَلٰى رِجْلَيْهِ فَيَتَكَلَّمُ بِكَلِمَاتٍ وَنَحْنُ نَشْتَهِي اَنْ يَّزِيْدَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مرداس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کو کھڑے ہو کر درس دیا کرتے تھے۔ وہ بہت مختصر درس دیتے تھے حالانکہ ہماری خواہش ہوتی تھی کہ ابھی مزید درس دیں۔

5379- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حَبَّةَ الْعَرَنِيِّ قَالَ قَرَاْتُ فِي كِتَابِ عُمَرَ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ وَالْكُوْفَةِ اَمَّا بَعْدُ فَاَنْتُمْ رَاْسُ الْعَرَبِ وَجُمْجُمَتُهَا وَاَنْتُمْ سَهْمِيَ الَّذِي اَرْمِي بِهِ اِنْ جَآءَ شَيْءٌ مِّنْ هَا هُنَا وَهَا هُنَا وَقَدْ بَعَثْتُ اِلَيْكُمْ عَبْدَ اللّٰهِ وَاخْتَرْتُهُ لَكُمْ وَآثَرْتُكُمْ بِهِ عَلٰى نَفْسِي

✧✧ حضرت حبہ عرنی کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یمن اور کوفہ کی جانب لکھے گئے مکتوب میں یہ لکھا دیکھا ہے "اما بعد، تم لوگ عرب کے لئے سر اور کھوپڑی کی حیثیت رکھتے ہو، تم میرے لئے ایک کمان کی حیثیت رکھتے ہو، اگر ادھر اُدھر سے کوئی دشمن آئے تو میں اسی کمان کے ذریعے درست نشانہ لگا سکتا ہوں۔ میں نے تمہاری جانب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو عامل بنا کر بھیجا ہے، میں نے ہی ان کو تمہارے لئے چنا ہے اور ان کو اپنے اوپر ترجیح دی ہے۔

5380- حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ حَبَّةَ الْعَرَنِيِّ اَنَّ نَاسًا اَتَوا عَلِيًّا فَاَثْنَوْا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَقُوْلُ فِيْهِ مِثْلَ مَا قَالُوْا وَاَفْضَلُ مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ وَاَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ فَقِيْهٌ فِي الدِّيْنِ عَالِمٌ بِالسُّنَّةِ

✧✧ حضرت حبہ عرنی کہتے ہیں: کچھ لوگ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اُن کے بارے میں میرے نظریات بھی تمہاری طرح ہیں۔ وہ ان تمام لوگوں میں سب سے افضل ہیں جنہوں نے قرآن کریم پڑھا ہے۔ وہ اس کے حلال و حرام کو سب سے زیادہ بہتر سمجھنے والے ہیں۔ وہ فقیہ فی الدین اور عالمِ سنت تھے۔

5381- حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَّالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَا اُرٰى رَجُلًا اَعْلَمَ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى اِنْ تَقُلْ ذٰلِكَ فَاِنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ حِيْنَ لَا نَسْمَعُ وَيَدْخُلُ حِيْنَ لَا نَدْخُلُ

✧✧ حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو فرماتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا

جو رسول اللہ ﷺ پر نازل ہونے والے (قرآن کریم) کو ان سے زیادہ جانتا ہو۔ یہ بات سن کر حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا: تم یہ بات کر تو رہے ہو، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس وقت بھی قرآن سن رہے ہوتے تھے جب ہم نہیں سنتے تھے اور وہ اس وقت بھی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر رہتے تھے جب ہم حاضر نہیں ہوتے تھے۔

5382- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ لَوْ تَعْلَمُوْنَ ذُنُوْبِي مَا وَطِيءَ عَقِبِي رَجُلَانِ وَلَحَثَيْتُمْ عَلٰى رَاْسِي التُّرَابَ وَلَوَدِدْتُ اَنَّ اللّٰهَ غَفَرَ لِي ذَنْبًا مِّنْ ذُنُوْبِي وَاَنِّي دُعِيتُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْثَةَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر تم میرے گناہوں کو جان لو تو دو آدمی بھی میرے پیچھے نہ چلیں، اور تم میرے سر پر خاک ڈالو۔ میں تو چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو بخش دے، اور مجھے "عبداللہ بن روثہ" کہہ کر پکارا جائے

5383- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ وَاَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَلَقِيتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ فَاِذَا بِوَاحِدٍ جَآءَ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى جَنْبِي فَقُلْتُ مَنْ ذَا قَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ فَقُلْتُ اِنِّي دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِي فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ اَوَ لَيْسَ عِنْدَكُمْ بْنُ اُمِّ عَبْدٍ صَاحِبِ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادَةِ وَالْمِطْهَرَةِ وَفِيكُمُ الَّذِي اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيكُمْ صَاحِبُ سِرِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَالْاَسَانِيدُ الَّتِي قَبْلَهُ كُلُّهَا صَحِيحَةٌ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهَا وَاِنَّمَا تَرَكْتُ الْكَلَامَ عَلَيْهَا لِاَنَّهَا غَيْرُ مُسْنَدَةٍ وَهٰذَا مُسْنَدٌ

✧✧ حضرت علقمہ فرماتے ہیں: میں ملک شام گیا، وہاں دو رکعتیں پڑھیں، پھر میں نے یہ دعا مانگی "یا اللہ! مجھے کسی نیک آدمی کی صحبت میسر فرما، پھر میری ملاقات کچھ لوگوں سے ہوئی، میں ان کے پاس بیٹھ گیا، ایک آدمی آ کر میرے پہلو میں بیٹھ گیا، میں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: ابوالدرداء، میں نے کہا: میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی ہے کہ مجھے کسی نیک آدمی کی صحبت میسر فرما، تو اس نے مجھے عطا فرما دی ہے۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارا تعلق کن لوگوں سے ہے؟ میں نے کہا: اہل کوفہ سے۔ انہوں نے کہا: کیا تم میں رسول اللہ ﷺ کے کفش بردار، تکیہ اور پانی اٹھانے والے ابن ام معبد موجود نہیں ہیں؟ اور تمہارے اندر وہ شخصیت موجود ہے جن کے بارے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو شیطان سے بچا لیا ہے، تمہارے اندر وہ شخصیت موجود ہے جو رسول اللہ ﷺ کے ایسے رازوں کے جاننے والے ہیں جن کو ان کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں جانتا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا، اور اس سے پہلے جتنی اسانید ذکر کی گئی ہیں وہ تمام صحیح ہیں، لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے ان کو نقل نہیں کیا۔ اُن کے بارے میں میں نے کسی قسم کا کلام اس لئے نہیں کیا کیونکہ وہ مسند نہیں ہیں اور یہ مسند ہے۔

5384- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ قَالاَ: حَدَّثَنَا اَبُو حُذَيْفَةَ، وَثَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو حُذَيْفَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ظَالِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ: فَذَكَرَ اَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَعَلِيًّا، وَطَلْحَةَ، وَالزُّبَيْرَ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، وَسَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ، وَسَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ تَفَرَّدَ بِذِكْرِ ابْنِ مَسْعُودٍ فِيهِ اَبُو حُذَيْفَةَ، وَقَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِاَبِي حُذَيْفَةَ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يَحْتَجَّا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ظَالِمٍ

✧✧ حضرت سعید بن زید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دس (صحابی) جنتی ہیں۔ پھر درج ذیل صحابہ کرام کا نام لیا۔

۱......حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

۲......حضرت عمر رضی اللہ عنہ

۳......حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

۴......حضرت علی رضی اللہ عنہ

۵......حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

۶......حضرت زبیر رضی اللہ عنہ

۷......حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

۸......حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

۹......حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ

۱۰......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

❁❁ اس حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نام صرف حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایات نقل کی ہیں البتہ عبداللہ بن ظالم کی روایات نقل نہیں کی ہیں۔

5385- اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، قَالَ: قُرِءَ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيِّ، وَاَنَا اَسْمَعُ، حَدَّثَنَا اَبُو عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَى شَجَرَةٍ يَجْتَنِي لَهُمْ مِنْهَا، فَهَبَّتِ الرِّيحُ وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهِ فَضَحِكُوا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُمَا اَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ اُحُدٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ معاویہ بن قرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک درخت پر چڑھے ہوئے اپنے ساتھیوں کے لئے پھل توڑ رہے تھے، اس دوران ہوا چلی، جس کی وجہ سے ان کی پنڈلی ننگی ہوگئی، یہ دیکھ صحابہ کرام ہنس پڑے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، یہ میزان میں احد پہاڑ سے بھی زیادہ وزنی ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5386- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الصَّهْبَانِيِّ، عَنْ كُمَيْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ اَصْحَابِهِ، فَمَرَرْنَا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ يُصَلِّي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقِيلَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ غَضًّا كَمَا اُنْزِلَ، فَاَثْنَى عَبْدُ اللّٰهِ عَلٰى رَبِّهِ وَحَمِدَهُ، فَاَحْسَنَ فِي حَمْدِهِ عَلٰى رَبِّهِ، ثُمَّ سَاَلَهُ فَاَجْمَلَ الْمَسْاَلَةَ، وَسَاَلَهُ كَاَحْسَنِ مَسْاَلَةٍ سَاَلَهَا عَبْدٌ رَبَّهُ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ اِيمَانًا لَا يَرْتَدُّ، وَنَعِيمًا لَا يَنْفَدُ، وَمُرَافَقَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَعْلٰى عِلِّيِّينَ فِي جِنَانِكَ جِنَانِ الْخُلْدِ، قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَلْ تُعْطَ، سَلْ تُعْطَ مَرَّتَيْنِ، فَانْطَلَقْتُ لِاُبَشِّرَهُ، فَوَجَدْتُ اَبَا بَكْرٍ قَدْ سَبَقَنِي وَكَانَ سَبَّاقًا بِالْخَيْرِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا، اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور کچھ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، وہ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کون ہے؟ آپ کو بتایا گیا کہ یہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عبداللہ اسی انداز میں قرآن پڑھتا ہے جس انداز میں نازل ہوا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تعریف کی۔ اور ان کی خوب توصیف وثناء کی، پھر ان کے لئے بہت احسن انداز میں دعا مانگی جس انداز میں ایک غلام اپنے آقا سے کوئی چیز مانگتا ہے۔ پھر کہا: اے اللہ میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جس میں ارتداد نہ ہو، اور ایسی نعمتیں مانگتا ہوں جو ختم نہ ہوں۔ اور تیری جنت الفردوس کے اعلیٰ علیین میں تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی سنگت مانگتا ہوں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کہا "تم مانگو، تمہیں دیا جائے گا، تم مانگو تمہیں دیا جائے گا" پھر میں ان کو خوشخبری دینے کے لئے چلا تو دیکھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے پہلے خوشخبری دے چکے تھے، اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نیکیوں میں سب سے آگے بڑھا کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5387- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الْوَرَّاقُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْمُحَارِبِيُّ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَضِيتُ لِأُمَّتِي مَا رَضِيَ لَهَا ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ عِلَّةٌ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، فَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ

وَاَمَّا حَدِيثُ اِسْرَائِيلَ

✧✧ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''میں اپنی امت کے لئے اسی چیز پر راضی ہوں جس چیز پر ام عبد کا بیٹا (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) راضی ہے۔

❀❀ یہ اسناد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس میں کوئی علت موجود ہے۔ انہوں نے درج ذیل اسناد کے ہمراہ حدیث نقل کی ہے۔

فَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ

اور اسرائیل کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

5388- فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنَا اِسْرَائِيلُ، جَمِيعًا، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَضِيتُ لِأُمَّتِي مَا رَضِيَ لَهَا ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ

✧✧ قاسم بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اپنی امت کے لئے اسی چیز پر راضی ہوں جس چیز پر ام عبد کا بیٹا راضی ہے۔

5389- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ

5389-سنن ابن ماجه' المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم' فضل عبد الله بن مسعود رضى الله عنه' حديث 136: الجامع للترمذي' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب مناقب عبد الله بن مسعود رضى الله عنه' حديث 3824: مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الفضائل' ما ذكر في عبد الله بن مسعود رضى الله عنه' حديث 31590: السنن الكبرى للنسائي' كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار - عبد الله بن مسعود رضى الله عنه' حديث 7997: مسند أحمد بن حنبل' مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين -- مسند على بن أبي طالب رضى الله عنه' حديث 559: مسند ابن الجعد - زهير عن عبيد الله بن عمر وغيره' حديث 2167: البحر الزخار مسند البزار - وما روى أبو إسحاق الهمداني' حديث 750: المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه' محمد' حديث 6506:

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ مُسْتَخْلِفًا اَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشُوْرَةٍ، لَاسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو بغیر مشورہ کے تمہارا خلیفہ بناتا تو ابن ام عبد کو بناتا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5390۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَقْرَاَ الْقُرْآنَ غَضًّا كَمَا اُنْزِلَ، فَلْيَقْرَاْهُ عَلٰى قِرَاءَةِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اسی انداز میں قرآن پڑھنا چاہتا ہو جس انداز میں نازل ہوا تو وہ ابن ام معبد کی قراءت پڑھے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5391۔ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسَى الْعَدْلُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ نَحِيْفٌ فَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ مُلِيءَ عِلْمًا كَيْفَ مُلِيءَ عِلْمًا يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک کمزور شخص ان کے پاس آیا، آپ ان کی جانب دیکھنے لگے اور ان کا چہرہ (فرط مسرت سے) چمکنے لگا، پھر فرمایا: یہ شخص علم سے کیسے بھرپور ہے، یہ شخص علم سے کیسے بھرپور ہے۔ (آپ کی مراد) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔

5390–صحیح ابن حبان' كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر الأمر بقراءة القرآن على ما كان يقرؤه عبد الله بن' حديث7175:سنن ابن ماجه' المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم' فضل عبد الله بن مسعود رضي الله عنه' حديث137:السنن الكبرى للنسائي' كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار – عبد الله بن مسعود رضي الله عنه' حديث7986:مسند أحمد بن حنبل' مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين – مسند أبي بكر الصديق رضي الله عنه' حديث39:المعجم الكبير للطبراني –من اسمه عبد الله' عبد الله بن مسعود الهذلي – باب' حديث8297:

5392- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لَهُ اَخْبِرْنَا عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَنْ اَيِّهِمْ قَالَ اَخْبِرْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَلَّمَ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ ثُمَّ انْتَهٰى وَكَفٰى بِهٖ وَذُكِرَ بَاقِي الْحَدِيْثِ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان سے کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے بارے میں کچھ بتائیں۔ آپ نے دریافت کیا: کس کے بارے میں بتاؤں؟ لوگوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے کتاب وسنت کا علم سیکھا اور اسی پر انتہاء کر دی اور یہ ان کو کافی ہو گیا۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5393- اَخْبَرَنِي اَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ الْمِقْدَامِ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ فِي هَذِهِ الْاٰيَةِ: وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ، قَالَ: نَزَلَتْ فِي خَمْسٍ مِنْ قُرَيْشٍ، اَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ فِيهِمْ، فَقَالَتْ قُرَيْشٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ طَرَدْتَ هٰؤُلَاءِ عَنْكَ جَالَسْنَاكَ تُدْنِي هٰؤُلَاءِ دُونَنَا، فَنَزَلَتْ: وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ اِلٰى قَوْلِهِ بِالشَّاكِرِينَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ درج ذیل آیت کے بارے میں کہتے ہیں

: وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ (الانعام: 52)

''اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام اس کی رضا چاہتے'' ۔ (ترجمہ کنز الایمان امام احمد رضا)

یہ آیت پانچ قریشی صحابیوں کے بارے میں نازل ہوئی، میں اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی ان میں سے ہیں۔ قریش نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اگر تم ان کو اپنے آپ سے دور کر دو تو ہم آپ کے پاس بیٹھیں گے۔ آپ ان کو قریب رکھتے ہیں، ہمیں نہیں رکھتے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی:

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَه مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ وَ كَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ بَيْنِنَا اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ (الانعام: 52,53)

''اور دور نہ کرو انہیں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام اس کی رضا چاہتے تم پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور ان پر تمہارے حساب سے کچھ نہیں پھر انہیں تم دور کرو تو یہ کام انصاف سے بعید ہے، اور یونہی ہم نے ان میں ایک کو دوسرے کے لئے فتنہ بنایا کہ مالدار کافر محتاج مسلمانوں کو دیکھ کر کہیں کیا یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا ہم میں سے کیا اللہ خوب نہیں جانتا حق ماننے

والوں کو" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5394۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْعَبْدِيُّ، اَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، اَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ: اقْرَأْ قَالَ: اَقْرَأُ وَعَلَيْكَ اُنْزِلَ، قَالَ: اِنِّي اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي، قَالَ: فَافْتَتَحَ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى بَلَغَ: فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا! فَاسْتَعْبَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَفَّ عَبْدُ اللّٰهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَكَلَّمْ، فَحَمِدَ اللّٰهَ فِي اَوَّلِ كَلَامِهِ، وَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَهِدَ شَهَادَةَ الْحَقِّ، وَقَالَ: رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا، وَرَضِيتُ لَكُمْ مَا رَضِيَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَضِيتُ لَكُمْ مَا رَضِيَ لَكُمْ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ جعفر بن عمرو بن حریث اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: قرآن کی قراءت کرو، (حضرت عبداللہ نے) کہا: قرآن تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے تو میں قراءت کیسے کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں دوسرے سے قرآن سننا چاہتا ہوں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۃ النساء کی تلاوت شروع کی جب وہ اس آیت پر پہنچے

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا (النساء: 41)

"تو کیسی ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں گے" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آبدیدہ ہو گئے، اس مقام پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تلاوت سے روک دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کہا: اب بات کرو، تو انہوں نے اپنی گفتگو سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھا اور حق کی گواہی دی، اور پھر کہا: ہم اللہ تعالیٰ کے ربّ ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر راضی ہیں۔ اور میں تمہارے لئے اس چیز پر راضی ہوں جس چیز پر اللہ اور اس کا رسول راضی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے اس چیز پر راضی ہوں جس چیز پر ام معبد کے بیٹے راضی ہیں۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5395۔ اَخْبَرَنِي اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ كَانَ شَقِيقٌ يَذْكُرُ صَحَابَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَذْكُرْ بْنَ

مَسْعُوْدٍ فَقُلْتُ لَهُ اُرَاكَ لَا تَذْكُرُ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا اُفَضِّلُ عَلَيْهِ اَحَدًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ اعمش کہتے ہیں: حضرت شقیق رحمۃ اللہ علیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر کر رہے تھے لیکن انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر نہ کیا۔ میں نے ان کو کہا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کر رہے (اس کی کیا وجہ ہے؟) انہوں نے کہا: وہ ایسے آدمی ہیں کہ ان سے افضل کوئی بھی نہیں ہے (اس لئے وہ محتاج بیان نہیں ہیں)

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5396- حَدَّثَنَا مَيْمُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَاشِمِيُّ مَوْلَاهُمْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُشْبِهُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هَدْيِهٖ وَدَلِّهٖ وَسَمْتِهٖ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَكَانَ عَلْقَمَةُ يُشْبِهُ بِعَبْدِ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علقمہ کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، ہدایت، راہنمائی اور خاموشی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے۔

ابراہیم کہتے ہیں: اور حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ کے ساتھ مشابہت رکھتے تھے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5397- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ وَابِصَةَ الْاَسَدِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اِنِّيْ بِالْكُوْفَةِ فِيْ دَارِيْ، اِذْ سَمِعْتُ عَلٰى بَابِ الدَّارِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَاَلِجُ، فَقُلْتُ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ فَلِجْ، فَلَمَّا دَخَلَ، فَاِذَا هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَيَّةَ سَاعَةٍ زِيَارَةٌ هٰذِهٖ؟ وَذٰلِكَ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ، قَالَ: طَالَ عَلَيَّ النَّهَارُ، فَتَذَكَّرْتُ مَنْ اَتَحَدَّثُ اِلَيْهِ، قَالَ: فَجَعَلَ يُحَدِّثُنِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُحَدِّثُهٗ، ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنِيْ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: تَكُوْنُ فِتْنَةٌ، النَّائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْمُضْطَجِعِ، وَالْمُضْطَجِعُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَاعِدِ، وَالْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِيْ، وَالْمَاشِيْ خَيْرٌ مِنَ الرَّاكِبِ، قَتْلَاهَا كُلُّهَا فِي النَّارِ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَتٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ: ذٰلِكَ اَيَّامُ الْهَرْجِ، قُلْتُ: وَمَتٰى اَيَّامُ الْهَرْجِ؟ قَالَ: حِيْنَ لَا يَاْمَنُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهٗ، قُلْتُ: فَبِمَ تَاْمُرُنِيْ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ الزَّمَانَ؟ قَالَ:

5396- مصنف ابن أبی شیبة 'كتاب الفضائل' ما ذكر فی عبد الله بن مسعود رضی الله عنه' حديث31602: الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم -ومن ذكر عبد الله بن مسعود رضی الله عنه' حديث230: مشكل الآثار للطحاوی 'باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه' حديث1045: الطبقات الكبرى لابن سعد -طبقات البدريين من المهاجرين' ومن حلفاء بنی زهرة بن كلاب من قبائل العرب - عبد الله بن مسعود بن غافل بن حبيب بن شمخ بن' حديث3027:

اُكْفُفْ نَفْسَكَ وَيَدَكَ، وَادْخُلْ دَارَكَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَرَايَتَ اِنْ دَخَلَ عَلَيَّ دَارِي؟ قَالَ: فَادْخُلْ بَيْتَكَ، قُلْتُ: اَرَايَتَ اِنْ دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِي؟ قَالَ: فَادْخُلْ مَسْجِدَكَ، فَاصْنَعْ هٰكَذَا اَوْ قَبَضَ بِيَمِينِهِ عَلَى الْكُوعِ، وَقُلْ: رَبِّيَ اللّٰهُ حَتّٰى تَمُوتَ عَلٰى ذٰلِكَ

✧✧ عمرو بن وابصہ اسدی کے والد فرماتے ہیں کہ میں کوفہ میں اپنے گھر میں تھا، دروازے پر کسی نے سلام کہہ کر اندر آنے کی اجازت مانگی، میں نے سلام کا جواب دیا اور اندر آنے کی اجازت دے دی۔ جب وہ آدمی اندر داخل ہوا تو وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمن! انتہائی سخت دوپہر میں ملاقات کا یہ کون سا وقت ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے تو دن بہت لمبا محسوس ہو رہا تھا میں نے سوچا کہ کسی آدمی کے پاس جا کر احادیث کا تکرار ہی کر لیا جائے۔ چنانچہ ہم ایک دوسرے کو احادیث بیان کرنے لگے، انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایک وقت میں فتنے عام ہوں گے، اس وقت سوئے ہوئے شخص کا فتنہ لیٹے ہوئے شخص سے کم ہوگا۔ اور لیٹا ہوا شخص بیٹھے ہوئے سے بہتر ہوگا، اور بیٹھا ہوا شخص کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا۔ اور کھڑا ہوا پیدل چلنے والے سے بہتر ہوگا اور پیدل چلنے والا سوار سے بہتر ہوگا۔ پھر فرمایا: سب کے سب لوگ دوزخی ہوں گے۔

میں نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ وقت کب آئے گا؟

آپ نے فرمایا: ہرج کے دنوں میں۔

میں نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہرج کے دن کون سے ہوں گے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے دوست سے محفوظ نہیں ہوگا۔

میں نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو اس وقت کے لئے آپ مجھے کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے سانس اور ہاتھ کو روک کر گھر میں بیٹھ جانا۔

میں نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی شخص گھر میں مجھ پر حملہ آور ہو جائے تو میں کیا کروں؟

فرمایا: تو تم اپنی حویلی کے کسی کمرے میں گھس جانا۔

میں نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر وہ (دہشت گرد) میرے کمرے میں گھس آئے تو میں کیا کروں؟

فرمایا: یوں کر کے (یہ کہتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ الٹے ہاتھ کی کلائی پر رکھ کر) بیٹھ جانا اور ربی اللہ ربی اللہ پکارتے رہنا حتی کہ تمہاری موت واقع ہو جائے۔

ذكر مناقب العباس بن عبد المطلب بن هاشم عم رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وعلى آله أجمعين

رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم رضی اللہ عنہ کے فضائل

5398- حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ قِيْلَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَيُّمَا اَكْبَرُ اَنْتَ اَمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ اَكْبَرُ مِنِّيْ وَاَنَا وُلِدْتُ قَبْلَهٗ

✧✧ مغیرہ بن ابی رزین کہتے ہیں: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: تم بڑے ہو یا نبی اکرم ﷺ بڑے ہیں؟ آپ نے فرمایا: عمر میری زیادہ ہے لیکن مجھ سے بڑے وہ ہیں۔

5399- فَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْخُزَاعِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا جَدِّيْ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ كَانَ الْعَبَّاسُ اَسَنَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ اُتِيَ اِلٰى اُمِّيْ فَقِيْلَ لَهَا وَلَدَتْ آمِنَةُ غُلَامًا فَخَرَجَتْ بِيْ حِيْنَ اَصْبَحَتْ آخِذَةً بِيَدِيْ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلَيْهَا فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَمْصَعُ رِجْلَيْهِ فِيْ عَرْصَتِهٖ وَجَعَلَ النِّسَآءُ يُحَدِّثْنَنِيْ وَيَقُلْنَ قَبِّلْ اَخَاكَ قَالَ وَمَاتَ الْعَبَّاسُ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَهُوَ بْنُ ثَمَانٍ وَّثَمَانِيْنَ سَنَةً

✧✧ حضرت زبیر بن بکار فرماتے ہیں: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ (سے پوچھا گیا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے کتنے بڑے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: کہ وہ) رسول اللہ ﷺ سے تین سال بڑے ہیں۔ میری والدہ محترمہ کے پاس یہ خبر پہنچی کہ حضرت آمنہ کے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے، تو جب صبح ہوئی تو میری والدہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور حضرت آمنہ کے گھر چلی گئیں۔ آج بھی میری نگاہوں میں وہ منظر موجود ہے جب رسول اللہ ﷺ اپنے گھر کے صحن میں تھے اور اپنے پاؤں ہلا رہے تھے۔ اور عورتیں مجھ سے باتیں کرنے لگیں اور کہنے لگیں کہ اپنے بھائی کے ہاتھوں کو چومو۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ ۸۸ سال کی عمر میں سن ۳۴ ہجری میں فوت ہوئے۔

5400- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ رَسْتَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُيُوْخِهٖ اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمُّهٗ نَتِيْلَةُ بِنْتُ خَبَّابِ بْنِ كُلَيْبِ بْنِ مَالِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَامِرِ بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَامِرٍ الْخَزْرَجِيَّةِ وَكَانَ الْعَبَّاسُ يُكَنّٰى اَبَا الْفَضْلِ وَكَانَ الْفَضْلُ اَكْبَرُ مِنْ وُلْدِهٖ وَكَانَ الْعَبَّاسُ اَكْبَرَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ وَشَهِدَ الْعَبَّاسُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتْحَ مَكَّةَ وَحُنَيْنًا وَّالطَّائِفَ وَتَبُوْكَ وَمَكَثَ مَعَهٗ يَوْمَ حُنَيْنٍ فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ حِيْنَ انْكَشَفَ النَّاسُ عَنْهُ قَالَ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْبَيَاضِيُّ اَخْبَرَنِيْ شُعْبَةُ مَوْلٰى بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْعَبَّاسُ مُعْتَدِلُ الْقَنَاةِ وَكَانَ يُخْبِرُنَا عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ مَاتَ وَهُوَ اَعْدَلُ قَنَاةٍ مِّنْهُ وَتُوُفِّيَ الْعَبَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِاَرْبَعَ عَشَرَةَ خَلَتْ مِنْ رَّجَبَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثِيْنَ فِيْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ

بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ بْنُ ثَمَانٍ وَّثَمَانِيْنَ سَنَةً وَدُفِنَ بِالْبَقِيْعِ فِي مَقْبَرَةِ بَنِي هَاشِمٍ

✧✧ محمد بن عمر اپنے شیوخ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف، رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں، ان کی والدہ نتیلہ بنت خباب بن کلیب بن مالک بن عمرو بن عامر بن زید مناۃ بن عامر الخزرجیہ ہیں۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی کنیت "ابوالفضل" تھی۔ حضرت فضل ان کی اولادوں میں سب سے بڑے تھے، اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے تین سال بڑے تھے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ فتح مکہ، غزوہ حنین، غزوہ تبوک اور غزوہ طائف میں شریک ہوئے اور جنگ حنین کے دن جب لوگ آپ سے بھاگ چکے تھے، اس وقت آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کے گھر میں ٹھہرے تھے۔

ابن عباس کے آزادکردہ غلام حضرت شعبہ فرماتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ سیدھے قد والے تھے اور آپ حضرت عبدالمطلب کے بارے میں بتایا کرتے تھے کہ وفات کے وقت بھی ان کا قد بالکل سیدھا تھا (معتدل القناۃ کا مطلب یہ ہے کہ بڑھاپے کی وجہ سے ان کے قد میں جھکاؤ پیدا نہیں ہوا تھا۔ شفیق)

5401- اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ اُمُّ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ نَتِيْلَةُ بِنْتُ خَبَّابِ بْنِ كُلَيْبِ بْنِ مَالِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَامِرِ بْنِ النَّمِرِ بْنِ قَاسِطٍ وُلِدَ الْعَبَّاسُ قَبْلَ الْفِيْلِ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: عباس بن عبدالمطلب کی والدہ نتیلہ بنت خباب بن کلیب بن مالک بن عمرو بن عامر بن نمر بن قاسط ہیں۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ عام الفیل سے تین سال پہلے پیدا ہوئے۔

5402- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنِي اَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَعْتَقَ الْعَبَّاسُ عِنْدَ مَوْتِهِ سَبْعِيْنَ مَمْلُوْكًا

✧✧ حضرت علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کے وقت ۷۰ غلام آزاد کئے

ذِكْرُ اِسْلَامِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاخْتِلَافُ الرِّوَايَاتِ فِي وَقْتِ اِسْلَامِهِ

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا تذکرہ

آپ کے قبول اسلام کے وقت میں روایات مختلف ہیں۔

5403- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي

اَبِی قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ يَقُولُ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِی رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكُنْتُ قَدْ اَسْلَمْتُ وَاَسْلَمَتْ اُمُّ الْفَضْلِ وَاَسْلَمَ الْعَبَّاسُ وَكَانَ يَكْتُمُ اِسْلَامَهُ مَخَافَةَ قَوْمِهِ وَكَانَ اَبُو لَهَبٍ قَدْ تَخَلَّفَ عَنْ بَدْرٍ وَّبَعَثَ مَكَانَهُ الْعَاصَ بْنَ هِشَامٍ وَّكَانَ لَهُ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَالَ لَهُ اكْفِنِي هٰذَا الْغَزْوَ وَاَتْرُكُ لَكَ مَا عَلَيْكَ فَفَعَلَ فَلَمَّا جَاءَ الْخَبَرُ وَكَبَتَ اللّٰهُ اَبَا لَهَبٍ وَّكُنْتُ رَجُلًا ضَعِيفًا اَنْحَتُ هٰذِهِ الْاَقْدَاحَ فِي حُجْرَةٍ فَوَاللّٰهِ اِنِّي لَجَالِسٌ فِي الْحُجْرَةِ اَنْحَتُ اَقْدَاحِي وَعِنْدِي اُمُّ الْفَضْلِ اِذِ الْفَاسِقُ اَبُو لَهَبٍ يَجُرُّ رِجْلَيْهِ اَرَاهُ قَالَ عِنْدَ طَنَبِ الْحُجْرَةِ وَكَانَ ظَهْرُهُ اِلٰى ظَهْرِي فَقَالَ النَّاسُ هٰذَا اَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ فَقَالَ اَبُو لَهَبٍ هَلُمَّ اِلَيَّ يَا بْنَ اَخِي فَجَاءَ اَبُو سُفْيَانَ حَتّٰى جَلَسَ عِنْدَهُ فَجَاءَ النَّاسُ فَقَامُوْا عَلَيْهِمَا فَقَالَ يَا بْنَ اَخِي كَيْفَ كَانَ اَمْرُ النَّاسِ فَقَالَ لَا شَيْءَ فَوَاللّٰهِ اِنْ لَّقِينَاهُمْ فَمَنَحْنَاهُمْ اَكْتَافَنَا يَقْتُلُوْنَنَا كَيْفَ شَاؤُوْا وَيَاْسِرُوْنَنَا كَيْفَ شَاؤُوْا وَاَيْمُ اللّٰهِ مَا لُمْتُ النَّاسَ قَالَ وَلِمَ قَالَ رَاَيْتُ رِجَالًا بِيضًا عَلٰى خَيْلٍ بُلْقٍ لَا وَاللّٰهِ مَا تَلِيقُ شَيْئًا وَّلَا يَقُومُ لَهَا شَيْءٌ قَالَ فَرَفَعْتُ طَنَبَ الْحُجْرَةِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ فَرَفَعَ اَبُو لَهَبٍ يَدَهُ فَضَرَبَ وَجْهِي وَثَاوَرْتُهُ فَاحْتَمَلَنِي فَضَرَبَ بِيَ الْاَرْضَ حَتّٰى بَرَكَ عَلٰى صَدْرِي فَقَامَتْ اُمُّ الْفَضْلِ فَاحْتَجَزَتْ وَرَفَعَتْ عَمُوْدًا مِّنْ عَمَدِ الْحُجْرَةِ فَضَرَبَتْهُ بِهِ فَعَلَقَتْ فِي رَاْسِهِ شَجَّةً مُّنْكَرَةً وَّقَالَتْ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ اِسْتَضْعَفْتَهُ اِنْ رَاَيْتَ سَيِّدَهُ غَائِبًا عَنْهُ فَقَامَ ذَلِيلًا فَوَاللّٰهِ مَا عَاشَ اِلَّا سَبْعَ لَيَالٍ حَتّٰى ضَرَبَهُ اللّٰهُ بِالْعَدَسَةِ فَقَتَلَتْهُ فَلَقَدْ تَرَكَهُ ابْنَاهُ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً مَا يُدْفِنَانِهِ حَتّٰى اَنْتَنَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ لِابْنَيْهِ اَتَسْتَحْيَانِ اِنَّ اَبَاكُمَا قَدْ اَنْتَنَ فِي بَيْتِهِ فَقَالَا اِنَّا نَخْشٰى هٰذِهِ الْقَرْحَةَ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَتَّقِي الْعَدَسَةَ كَمَا تَتَّقِي الطَّاعُوْنَ فَقَالَ رَجُلٌ اِنْطَلِقَا فَاَنَا مَعَكُمَا قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا غَسَلُوْهُ اِلَّا قَذْفًا بِالْمَاءِ عَلَيْهِ مِنْ بَعِيدٍ ثُمَّ احْتَمَلُوْهُ فَقَذَفُوْهُ فِي اَعْلٰى مَكَّةَ اِلٰى جِدَارٍ وَّقَذَفُوْا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ

✧✧ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا غلام تھا، میں اسلام قبول کر چکا تھا، ان کی زوجہ حضرت ام الفضل بھی اسلام لا چکی تھیں اور حضرت عباس بھی مسلمان ہو چکے تھے لیکن یہ لوگ اپنے قوم کے ڈر کی وجہ سے اپنے اسلام کو چھپائے ہوئے تھے۔ اور ابولہب جنگ بدر میں نہیں گیا تھا بلکہ اس نے اپنی جگہ عاص بن ہشام کو بھیجا تھا۔ عاص بن ہشام پر ابولہب کا قرضہ تھا۔ ابولہب نے کہا تھا کہ تو میری طرف سے اس جنگ میں شرکت کر لے، میں تیرا تمام قرضہ معاف کر دوں گا۔ اس نے ایسے ہی کیا۔ لیکن جب جنگ بدر کی رسوا کن خبر آئی اور اللہ تعالیٰ نے ابولہب کو ذلیل کر دیا۔ میں کمزور آدمی تھا، میں اپنے کمرے میں بیٹھ کر ان تیروں کو چھیلا کرتا تھا۔ خدا کی قسم! میں اپنے کمرے بیٹھا تیر چھیل رہا تھا اور ام الفضل میرے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔ اسی دوران ہمارے خیمے کی پچھلی جانب ابولہب پاؤں گھسیٹتا ہوا آ کر بیٹھ گیا، اس کی پشت میری پشت کی جانب تھی، اچانک لوگوں کی آواز آئی "یہ ابوسفیان بن حارث آ گیا" ابولہب نے کہا: اے میرے بھتیجے میرے پاس آؤ، ابوسفیان آ کر ابولہب کے پاس بیٹھ گیا اور کچھ لوگ مزید آ گئے اور ان کے پاس کھڑے ہو گئے، ابوسفیان نے جنگ کے حالات

اور شکست کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا: شکست کی وجہ کچھ بھی نہیں ہے۔ خدا کی قسم! جب اُن سے ہماری مڈبھیڑ ہوئی تو ہم نے اپنے آپ کو ان کے سپرد کر دیا تاکہ وہ جیسے چاہیں ہمیں قتل کریں اور جیسے چاہیں گرفتار کر لیں اور اللہ کی قسم! اس سلسلے میں فوجیوں کو کوئی ملامت نہیں کرتا، اس نے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ ہم نے ابلق گھوڑوں پر سفید رنگ کے لوگوں کو دیکھا ہے وہ نہ تو کسی کو پناہ دیتے ہیں اور نہ ان کے آگے کوئی چیز ٹھہر سکتی ہے۔

(ابورافع) فرماتے ہیں: میں نے خیمے کا پردہ اٹھایا اور کہا: خدا کی قسم! وہ فرشتے تھے۔ ابولہب نے مجھے تھپڑ مار دیا، اور بدلے میں، مَیں نے بھی اُس کو تھپڑ دے مارا، وہ مجھ سے لڑ پڑا اور مجھے زمین پر گرا کر میرے سینے پر سوار ہو گیا، ام الفضل اٹھیں اور خیمے کی ایک لکڑی کھینچ کر اس کے سر پر دے ماری جس کی وجہ سے اس کے سر میں بہت بڑا زخم ہو گیا۔ ام الفضل نے کہا: اے اللہ کے دشمن! تم نے اس کے آقا کو غیر موجود پا کر اس کو کمزور سمجھ لیا تھا، تو ابولہب ذلیل ہو کر وہاں سے اٹھا، خدا کی قسم! اس کے بعد وہ صرف ۷ دن زندہ رہا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے جسم میں پھنسیاں پیدا کر دیں، اور ان پھنسیوں کی وجہ سے وہ مر گیا، اس کے دونوں بیٹوں نے اس کو دو تین دن تک اسی طرح چھوڑے رکھا اور دفن نہیں کیا جس کی وجہ سے اس کے جسم سے بدبُو پھوٹنے لگی، ایک قریشی آدمی نے ان کو کہا: تمہیں حیاء نہیں آتی، تمہارے باپ کی لاش گھر میں پڑی سڑ رہی ہے۔ انہوں نے کہا: ہم اس پیپ والے پھوڑوں سے ڈر رہے ہیں۔ قریش ان پھنسیوں سے اتنا گھبراتے تھے جتنا طاعون سے۔ بالآخر ایک شخص نے کہا: تم اس کو دفن کرنے لے چلو میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں خدا کی قسم! انہوں نے اپنے باپ کو غسل نہیں دیا بلکہ دور سے ہی اس پر پانی ڈال دیا، پھر اس کو اٹھا کر لے گئے مکہ کے بالائی علاقوں میں ایک دیوار کے ساتھ پھینک کر اس کے اوپر پتھر وغیرہ پھینک دیئے۔

5404۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عِلَاثَةَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ اَسْلَمَ وَاَقَامَ عَلٰى سِقَايَتِهٖ وَلَمْ يُهَاجِرْ

✧✧ حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اسلام لائے اور اپنے وطن میں ٹھہرے رہے، اور ہجرت نہیں کی۔

5405۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُسَامَةَ الْحَلَبِيُّ ح وَاَخْبَرَنَا اَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّيَالِسِيُّ ح وَحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ الدُّهْنِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: حَمَلَنِي خَالِي جَدُّ بْنُ قَيْسٍ وَمَا اَقْدِرُ اَنْ اَرْمِيَ بِحَجَرٍ فِي السَّبْعِينَ، رَاكِبًا مِنَ الْاَنْصَارِ الَّذِينَ وَفَدُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ اِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَمُّهُ الْعَبَّاسُ، فَقَالَ: يَا عَمُّ، خُذْ لِي عَلٰى اَخْوَالِكَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ سَلْ لِرَبِّكَ وَلِنَفْسِكَ مَا شِئْتَ، فَقَالَ: اَمَّا الَّذِي اَسْاَلُكُمْ لِنَفْسِي، فَتَمْنَعُونِي مِمَّا تَمْنَعُونَ مِنْهُ اَمْوَالَكُمْ وَاَنْفُسَكُمْ، قَالُوا: فَمَا لَنَا اِذَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ؟ قَالَ: الْجَنَّةُ هٰذِهِ الرِّوَايَاتُ كُلُّهَا بِلَفْظٍ وَاحِدٍ وَفِي حَدِيثِ

مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ وَلَمْ يَسْمَعْهُ اِلَّا مِنْهُ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَيْسَ لِلْعَبَّاسِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِي تَقَدُّمِ اِسْلَامِ الْعَبَّاسِ اَصَحُّ مِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے ماموں جد بن قیس نے مجھے انصار کے ان ستر سواروں میں شامل ہونے پر ابھارا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے، حالانکہ میں ایک پتھر بھی پھینکنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ان کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے چچا! میرے لئے اپنے ماموؤں میں سے کچھ لوگوں کو چن لو، انہوں نے جواباً کہا: اے محمد! اپنے رب کے لئے اور اپنے لئے جو چاہیں آپ طلب فرمالیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو میں اپنے لئے طلب کروں گا اس کو تم روک لوگے جیسا کہ تم نے اس سے اپنے مال اور اپنی جانوں کو روک رکھا ہے۔ لوگوں نے کہا: اگر ہم یہ کام کر گزریں تو ہمیں اس کے بدلے میں کیا ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت۔

❀❀ یہ تمام روایات ایک ہی عبارت کے ساتھ مروی ہیں۔ اور موسیٰ بن عمران کی حدیث کو ان سے صرف انہوں نے ہی سنا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمہما اللہ نے اس کو نقل نہیں کیا اور عباسیہ کے پاس حضرت عباس کے قدیم الاسلام ہونے پر اس سے بڑھ کر کوئی صحیح حدیث موجود نہیں ہے۔

5406۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَبُو عُمَرَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَبَّارِ بْنِ عُمَرَ الْعُطَارِدِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي اَبُو رَافِعٍ قَالَ كُنَّا آلُ الْعَبَّاسِ قَدْ دَخَلَنَا الْإِسْلَامُ وَكُنَّا نَسْتَخْفِي بِاِسْلَامِنَا وَكُنْتُ غُلَامًا لِلْعَبَّاسِ اَنْحَتُ الْاَقْدَاحَ فَلَمَّا سَارَتْ قُرَيْشٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ جَعَلْنَا نَتَوَقَّعُ الْاَخْبَارَ فَقَدِمَ عَلَيْنَا الضَّمَانُ الْخُزَاعِيُّ بِالْخَبَرِ فَوَجَدْنَا فِي اَنْفُسِنَا قُوَّةً وَسَرَّنَا مَا جَاءَ نَا مِنَ الْخَبَرِ مِنْ ظُهُورِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ اِنِّي لَجَالِسٌ فِي صِفَةِ زَمْزَمَ اَنْحَتُ الْاَقْدَاحَ وَعِنْدِي اُمُّ الْفَضْلِ جَالِسَةٌ وَقَدْ سَرَّنَا مَا جَاءَ نَا مِنَ الْخَبَرِ مِنْ ظُهُورِ رَسُولِ اللّٰهِ وَبَلَغَنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَ الْخَبِيثُ اَبُو لَهَبٍ يَجُرُّ رِجْلَيْهِ قَدْ اَكْبَتَهُ اللّٰهُ وَاَخْزَاهُ لَمَّا جَاءَ هُ مِنَ الْخَبَرِ حَتّٰى جَلَسَ عَلٰى طُنُبِ الْحُجْرَةِ وَقَالَ النَّاسُ هٰذَا اَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ قَدْ قَدِمَ وَاجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ لَهُ اَبُو لَهَبٍ هَلُمَّ اِلَيَّ يَا بْنَ اَخِي فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَخْبِرْنِي عَنِ النَّاسِ قَالَ نَعَمْ وَاللّٰهِ مَا هٰؤُلَاءِ اِنْ لَقِينَا الْقَوْمَ فَمَنَحْنَاهُمْ اَكْتَافَنَا يَضَعُونَ السِّلَاحَ فِينَا حَيْثُ شَاؤُوا وَاللّٰهِ مَعَ ذٰلِكَ مَا لُمْتُ النَّاسَ لَقِينَا رِجَالًا بِيضًا عَلٰى خَيْلٍ بُلْقٍ وَاللّٰهِ مَا تُبْقِي شَيْئًا قَالَ فَرَفَعْتُ طُنُبَ الْحُجْرَةِ فَقُلْتُ تِلْكَ وَاللّٰهِ الْمَلَائِكَةُ قَالَ فَرَفَعَ اَبُو لَهَبٍ يَدَهُ فَضَرَبَ وَجْهِي ضَرْبَةً مُنْكَرَةً

وَثَاوَرْتُهُ وَكُنْتُ رَجُلًا ضَعِيفًا فَاحْتَمَلَنِي فَضَرَبَ بِيَ الْاَرْضَ وَبَرَكَ عَلٰى صَدْرِيْ وَضَرَبَنِي وَقَامَتْ اُمُّ الْفَضْلِ اِلَى عُمُوْدٍ مِنْ عَمَدِ الْخَيْمَةِ فَاَخَذَتْهُ وَهِيَ تَقُوْلُ اِسْتَضْعَفْتَهُ اِنْ غَابَ عَنْهُ سَيِّدُهُ وَتَضْرِبُهُ بِالْعُمُوْدِ عَلٰى رَاْسِهِ وَتَدْخُلُهُ شَجَّةً مُنْكَرَةً فَقَامَ يَجُرُّ رِجْلَيْهِ ذَلِيْلًا وَرَمَاهُ اللّٰهُ بِالْعَدَسَةِ فَوَاللّٰهِ مَا مَكَثَ اِلَّا سَبْعًا حَتّٰى مَاتَ فَلَقَدْ تَرَكَهُ ابْنَاهُ فِي بَيْتِهِ ثَلَاثًا مَا يُدْفِنَانِهِ حَتّٰى اَنْتَنَ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَتَّقِي هٰذِهِ الْعَدَسَةَ كَمَا تَتَّقِي الطَّاعُوْنَ حَتّٰى قَالَ لَهُمَا رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَيْحَكُمَا اَلَا تَسْتَحْيَانِ اِنَّ اَبَاكُمَا قَدْ اَنْتَنَ فِي بَيْتِهِ لَا تُدْفِنَانِهِ فَقَالَا اِنَّنَا نَخْشٰى عَدْوٰى هٰذِهِ الْقَرْحَةِ فَقَالَ انْطَلِقَا فَاَنَا اُعِيْنُكُمَا عَلَيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا غَسَلُوْهُ اِلَّا قَذْفًا بِالْمَآءِ مِنْ بَعِيْدٍ مَا يَدْنُوْنَ مِنْهُ ثُمَّ احْتَمَلُوْهُ اِلٰى اَعْلٰى مَكَّةَ فَاَسْنَدُوْهُ اِلٰى جِدَارٍ ثُمَّ رَضَفُوْا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ

✧✧ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا غلام تھا، ہمارے دلوں میں اسلام داخل ہو چکا تھا لیکن ہم لوگ اپنے اسلام کو چھپائے ہوئے تھے۔ میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا غلام تھا میں تیر چھیلا کرتا تھا، پھر جب قریش جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ کی جانب روانہ ہوئے، ہم وہاں کی خبروں کے منتظر رہا کرتے تھے۔ حضرت ضمان خزاعی رضی اللہ عنہ جنگ بدر کی ایک خوش کن خبر لے کر ہمارے پاس آئے تو ہم رسول اللہ ﷺ کے غلبہ کی خبر سن کر بہت خوش ہوئے، خدا کی قسم! میں مکہ میں تھا اور تیر چھیل رہا تھا اور ام الفضل میرے پاس بیٹھی ہوئی تھیں اور ہم رسول اللہ ﷺ کی فتح کی خبر سن کر خوش ہو رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ہمیں اطلاعات مل رہی تھیں۔ ادھر ابولہب خبیث اپنے پاؤں گھسیٹتا ہوا آ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو فتح مصطفیٰ ﷺ کی خبر دے کر ذلیل و رسوا کر دیا ہوا تھا۔ وہ آ کر خیمے کی اس جانب بیٹھ گیا جدھر خیمے کی رسیاں باندھی جاتی ہیں۔ لوگوں نے آواز لگائی ''یہ ابوسفیان آ گیا آ گیا'' لوگ اس کے اردگرد جمع ہو گئے، ابولہب نے اس سے کہا: اے میرے بھتیجے میرے پاس آؤ، وہ آ کر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ ابولہب نے جنگ کے حالات اور شکست کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا: شکست کی وجہ کچھ بھی نہیں ہے۔ خدا کی قسم! جب اُن سے ہماری مڈبھیڑ ہوئی تو ہم نے اپنے کاندھے ان کے سپرد کر دیئے تاکہ وہ جہاں چاہیں اپنا اسلحہ رکھیں اور اللہ کی قسم! اس سلسلے میں فوجیوں کو کوئی ملامت نہیں کی، اس نے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ ہم نے ابلق گھوڑوں پر سفید رنگ کے لوگوں کو دیکھا ہے ان کے آگے کوئی شی نہیں ٹھہر سکتی ہے۔

(ابورافع) فرماتے ہیں: میں نے خیمے کا پردہ اٹھایا اور کہا: خدا کی قسم! وہ فرشتے تھے۔ ابولہب نے مجھے زوردار تھپڑ سے مارا، اور بدلے میں، مَیں نے بھی اُس کو تھپڑ رسید کر دیا، وہ مجھ سے لڑ پڑا اور مجھے زمین پر گرا کر میرے سینے پر سوار ہو گیا، ام الفضل اٹھیں اور خیمے کی ایک لکڑی کھینچ کر اس کے سر پر دے ماری جس کی وجہ سے اس کے سر میں بہت بڑا زخم ہو گیا۔ ام الفضل نے کہا: اے اللہ کے دشمن! تم نے اس کے آقا کو غیر موجود پا کر اس کو کمزور سمجھ لیا تھا، تو ابولہب ذلیل ہو کر وہاں سے اٹھا، خدا کی قسم! اس کے بعد وہ صرف ۷ دن زندہ رہا۔

اللہ تعالیٰ نے اس کے جسم میں پھنسیاں پیدا کر دیں، اور ان پھنسیوں کی وجہ سے وہ مر گیا، اس کے دونوں بیٹوں نے اس کو دو تین دن تک اسی طرح چھوڑے رکھا اور دفن نہیں کیا جس کی وجہ سے اس کے جسم سے بدبو پھوٹنے لگی، ایک قریشی آدمی نے ان کو

کہا: تمہیں حیاء نہیں آتی تمہارے باپ کی لاش گھر میں پڑی سڑ رہی ہے۔ انہوں نے کہا: ہم اس پیپ والے پھوڑوں سے ڈررہے ہیں۔ قریش ان پھنسیوں سے اتنا گھبراتے تھے جتنا طاعون سے۔ بالآخر ایک شخص نے کہا: تم اس کو دفن کرنے لے چلو میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں خدا کی قسم! انہوں نے اپنے باپ کو غسل نہیں دیا بلکہ دور سے ہی اس پر پانی ڈال دیا، پھر اس کو اٹھا کر لے گئے مکہ کے بالائی علاقوں میں ایک دیوار کے ساتھ لٹا کر اس کے اوپر پتھر وغیرہ پھینک دیئے۔

5407- وَاَخْبَرَنِي اَبُوْ اَحْمَدَ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ * كُنْتُ غُلَامًا لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَ الْاِسْلَامُ دَخَلَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ فَاَسْلَمَ الْعَبَّاسُ وَاَسْلَمَتْ اُمُّ الْفَضْلِ وَاَسْلَمْتُ وَكَانَ الْعَبَّاسُ يَهَابُ قَوْمَهُ وَيَكْرَهُ خِلَافَهُمْ وَكَانَ يَكْتُمُ اِسْلَامَهُ وَلَمْ يَزِدْ اَبُوْ اَحْمَدَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ عَلٰى هٰذَا الْمَتْنِ وَاَتٰى بِهٖ مُرْسَلًا هٰذَا الَّذِي انْتَهٰى اِلَيْنَا مِنَ الْاَخْبَارِ الَّتِي تَدُلُّ عَلٰى تَقَدُّمِ اِسْلَامِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَبْلَ بَدْرٍ فَاَسْلَمَ وَاَسْمَعُ الْاٰنَ الَّتِي تَضَادُّهَا

✧✧ عکرمہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو رافع کہتے ہیں: میں عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا غلام تھا ہمارے گھر میں اسلام داخل ہو چکا تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی اسلام لے آئے، ام فضل رضی اللہ عنہا بھی اسلام لے آئیں، اور میں بھی مسلمان ہو چکا تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اپنی قوم سے گھبرا رہے تھے، اور ان کی مخالفت سے ڈرتے تھے۔ اس لئے وہ اپنا اسلام چھپاتے تھے۔

❀❀ ابواحمد نے اس اسناد میں اس متن پر کچھ اضافہ نہیں کیا اور اس کو مرسلاً روایت کیا ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے جنگ بدر سے پہلے قبول اسلام کے متعلق جو احادیث ہم تک پہنچی ہیں وہ یہی ہیں۔ ان کو تسلیم کرلو، اور غور سے سنو، اب ان کی متضاد روایات بیان کی جائیں گی۔

5408- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ الْقَبَّانِيُّ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ السَّرِيُّ، وَصَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّازِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَهُ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، اَنَّ رِجَالًا مِنَ الْاَنْصَارِ اسْتَاْذَنُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: ائْذَنْ لَنَا فَنَتْرُكَ لِابْنِ اُخْتِنَا الْعَبَّاسِ فِدَاءَهُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا تَذَرُونَ دِرْهَمًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کچھ انصاریوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اجازت دیجئے۔ ہم اپنے بھانجے کو اس کا فدیہ معاف کردیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کی قسم! تم ایک درہم بھی نہ چھوڑو گے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5409- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ

ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا جَاءَتْ اَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ اُسَرَاهُمْ، بَعَثَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فِدَاءِ اَبِي الْعَاصِ، وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلَادَةٍ، كَانَتْ خَدِيجَةُ اَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى اَبِي الْعَاصِ حِينَ بَنِي عَلَيْهَا، فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً، وَقَالَ: اِنْ رَاَيْتُمْ اَنْ تُطْلِقُوا لَهَا اَسِيرَهَا وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا فَافْعَلُوا، قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَرَدُّوا عَلَيْهِ الَّذِي لَهَا وَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي كُنْتُ مُسْلِمًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْلَمُ بِاِسْلَامِكَ، فَاِنْ يَكُنْ كَمَا تَقُولُ فَاللّٰهُ يَجْزِيكَ، فَافْدِ نَفْسَكَ وَابْنَيْ اَخَوَيْكَ: نَوْفَلَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَعُقَيْلَ بْنَ اَبِي طَالِبِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَحَلِيفَكَ عُتْبَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَحْدَمٍ اَخَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ فِهْرٍ، فَقَالَ: مَا ذَاكَ عِنْدِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: فَاَيْنَ الْمَالُ الَّذِي دَفَنْتَ اَنْتَ وَاُمُّ الْفَضْلِ، فَقُلْتَ لَهَا: اِنْ اُصِبْتُ فَهٰذَا الْمَالُ لِبَنِي الْفَضْلِ، وَعَبْدِ اللّٰهِ وَقُثَمَ؟ فَقَالَ: وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ، اِنَّ هٰذَا لِشَيْءٍ مَا عَلِمَهُ اَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُ اُمِّ الْفَضْلِ، فَاحْسِبْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا اَصَبْتُمْ مِنِّي عِشْرِينَ اُوقِيَّةً مِنْ مَالٍ كَانَ مَعِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْعَلْ، فَفَدَى الْعَبَّاسُ نَفْسَهُ وَابْنَيْ اَخَوَيْهِ وَحَلِيفَهُ، وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِمَنْ فِي اَيْدِيكُمْ مِنَ الْاَسْرٰى اِنْ يَعْلَمِ اللّٰهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِمَّا اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ فَاَعْطَانِي مَكَانَ الْعِشْرِينَ الْاُوقِيَّةِ فِي الْاِسْلَامِ عِشْرِينَ عَبْدًا كُلُّهُمْ فِي يَدِهِ مَالٌ يَضْرِبُ بِهِ مَعَ مَا اَرْجُو مِنْ مَغْفِرَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب اہل مکہ اپنے قیدیوں کے فدیے دینے آئے تو حضرت زینب بنت رسول اللہ ﷺ نے ابوالعاص کا فدیہ بھیجا اور اس میں وہ ہار بھیجا جو ان کی رخصتی کے وقت ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان کو پہنایا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اس ہار کو دیکھا تو آپ پر بہت شدید رقت طاری ہوگئی، آپ نے فرمایا: اگر تم مناسب سمجھو تو زینب کے قیدی کو چھوڑ دو اور اس کا ہار بھی واپس بھیج دو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سر تسلیم خم کیا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا ہار واپس بھیج دیا۔ اس موقع پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میں تو مسلمان تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے اسلام کو بہتر جانتا ہوں اگر بات اسی طرح ہوئی جیسے تم کہہ رہے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی جزاء دے گا۔ تم اپنا بھی فدیہ دو اور اپنے دونوں بھتیجوں نوفل بن حارث بن عبدالمطلب اور عقیل بن ابی طالب بن عبدالمطلب کا بھی فدیہ دو اور اپنے حلیف عتبہ بن عمرو بن جحدم بنی حارث بن فہر کے بھائی کا بھی فدیہ دو۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ مال کہاں ہے جو تم نے اور ام فضل نے دفن کیا ہے؟ اور تو نے ام الفضل سے کہا تھا کہ اگر میں جنگ میں شہید ہو جاؤں تو یہ فضل کی اولادوں کو اور عبداللہ کو اور قثم کو دینا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم! میں گواہی دیتا ہوں، بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ تو وہ بات تھی جس کو میرے اور ام الفضل کے سوا دوسرا کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری جانب سے بیس اوقیہ جو کہ میرے پاس ہے اس کا حساب کرلیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے ایسا ہی کرلو، چنانچہ حضرت عباس نے رضی اللہ عنہ اپنا، اپنے بھانجوں اور اپنے حلیف کی جانب سے فدیہ ادا کیا۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

يَـاَيُّهَـا الـنَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِي اَيْدِيكُمْ مِنَ الْاَسْرَى اِنْ يَعْلَمِ اللّٰهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِمَّا اُخِذَ مِنْكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (الانفال:70)

''اے غیب کی خبریں بتانے والے جو قیدی تمہارے ہاتھ میں ہیں ان سے فرماؤ اگر اللہ نے تمہارے دل میں بھلائی جانی تو جو تم سے لیا گیا اس سے بہتر تمہیں عطا فرمائے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بیس اوقیہ کے بدلے اسلام میں بیس غلام عطا فرمائے ان میں سے ہر ایک کی ملک میں بہت سارا مال تھا۔ لیکن مجھے خواہش فقط اللہ تعالیٰ کی جانب سے مغفرت کی تھی۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5410۔ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِلُّ الْعَبَّاسَ اِجْلَالَ الْوَلَدِ وَالِدَهُ خَاصَّةً خَصَّ اللّٰهُ الْعَبَّاسَ بِهَا مِنْ بَيْنِ النَّاسِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا احترام ایسے کیا کرتے تھے جیسے کوئی بیٹا اپنے باپ کا احترام کرتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، ان کو یہ تخصیص اس لئے دیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو لوگوں میں سے خاص کیا تھا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5411۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْعَبَّاسُ مِنِّي وَاَنَا مِنْهُ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

5311-صحیح الإسناد ' ولم یخرجاہ الجامع للترمذی' أبواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب' حدیث3776:السنن الکبری للنسائی' کتاب القسامۃ' القود من اللطمۃ' حدیث6768:السنن الکبری للنسائی' کتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المہاجرین والأنصار – العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ' حدیث7907:مسند أحمد بن حنبل –ومن مسند بنی ہاشم' مسند عبد اللہ بن العباس بن عبد المطلب' حدیث2654:

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عباس مجھ سے ہے اور میں عباس سے ہوں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5412۔ اَخْبَرَنِی اَبُو قُتَيْبَةَ سَالِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْآدَمِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَبِيرِ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَنْبَسَةَ الْوَرَّاقُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ اَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا الْفَضْلِ لَكَ مِنَ اللّٰهِ حَتّٰى تَرْضَى

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوالفضل! تجھے اللہ تعالیٰ کی اتنی رحمتیں ملیں گی حتی کہ تو راضی ہو جائے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5413۔ اَخْبَرَنِي اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي فَرْوَةَ، عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ يَوْمًا فِي الْمَسْجِدِ، فَاَقْبَلَ اَبُو جَهْلٍ، فَقَالَ اِنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ اِنْ رَاَيْتُ مُحَمَّدًا سَاجِدًا اَنْ اَطَاَ عَلٰى رَقَبَتِهِ، فَخَرَجْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَاَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ اَبِي جَهْلٍ، فَخَرَجَ غَضْبَانًا حَتّٰى جَاءَ الْمَسْجِدَ، فَعَجَّلَ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ مِنَ الْبَابِ، فَاقْتَحَمَ الْحَائِطَ، فَقُلْتُ: هٰذَا يَوْمُ شَرٍّ، فَاتَّزَرْتُ، ثُمَّ اتَّبَعْتُهُ فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَاُ: اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ، فَلَمَّا بَلَغَ شَاْنَ اَبِي جَهْلٍ: كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغَى اَنْ رَآهُ اسْتَغْنَى، قَالَ اِنْسَانٌ لِاَبِي جَهْلٍ: يَا اَبَا الْحَكَمِ، هٰذَا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اَبُو جَهْلٍ: اَلَا تَرَوْنَ مَا اَرَى، وَاللّٰهِ لَقَدْ سَدَّ اُفُقَ السَّمَاءِ عَلَيَّ، فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ السُّورَةِ سَجَدَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک دن مسجد میں بیٹھا ہوا تھا، ابوجہل آیا اور کہنے لگا: مجھے اللہ کی قسم ہے اگر میں نے محمد کو دیکھ لیا تو اس کی گردن لتاڑوں گا۔ میں فوراً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوجہل کی بات بتائی۔ پھر ابوجہل غصے کے عالم میں مسجد میں آ گیا، وہ اتنی جلدی میں تھا کہ دروازے میں سے گزرنے کی بجائے دیوار پھاند کر اندر آیا، میں نے کہا: آج تو بڑی آزمائش کا دن ہے۔ میں بھی اس کے پیچھے پیچھے آ گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیات پڑھتے ہوئے مسجد میں

تشریف لائے:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِی خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ (العلق:1,2)

''پڑھواپنے ربّ کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کوخون کی پھٹک سے بنایا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اور جب آپ ابوجہل کے متعلق نازل ہونے والی ان آیات پر پہنچے

كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى (العلق:6,7)۔

''ہاں ہاں بے شک آدمی سرکشی کرتا ہے اس پر کہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

ایک آدمی نے ابوجہل کو کہا: اے ابوالحکم! یہ ہیں محمد رسول اللہ ﷺ (اب کرلو جو کچھ دعوے کر رہا تھا) ابوجہل نے کہا: جو کچھ مجھے نظر آ رہا ہے کیا تم وہ سب نہیں دیکھ رہے ہو، خدا کی قسم! آسمان مجھ پر گرنے والا ہے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ اس سورت کے آخر تک پہنچے تو سجدہ کیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5414- حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ فِي آخَرِينَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اَبِي قُرَّةَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِي قَبِيلٍ، عَنْ اَبِي مَيْسَرَةَ، مَوْلَى الْعَبَّاسِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَقَالَ لِي: انْظُرْ فِي السَّمَاءِ، فَنَظَرْتُ، فَقَالَ: هَلْ تَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ شَيْءٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: مَا تَرَى؟ قُلْتُ: الثُّرَيَّا، فَقَالَ: اَمَا اِنَّهُ يَمْلِكُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِعَدَدِهَا مِنْ صُلْبِكَ هٰذَا حَدِيثٌ تَفَرَّدَ بِهِ عُبَيْدُ بْنُ اَبِي قُرَّةَ، عَنِ اللَّيْثِ، وَاِمَامُنَا اَبُو زَكَرِيَّا رَحِمَهُ اللّٰهُ لَوْ لَمْ يَرْضَهُ لَمَّا حَدَّثَ عَنْهُ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ

✧✧ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک رات رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا، آپ ﷺ نے مجھے کہا: آسمان کی جانب دیکھو، میں نے آسمان کی جانب دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں آسمان میں کوئی چیز نظر آ رہی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا چیز نظر آ رہی ہے؟ میں نے کہا: ثریا۔ (یعنی ستارے نظر آ رہے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: تیری نسل میں اس کے برابر تعداد ہوگی۔

✿✿ عبید بن ابی قرہ یہ حدیث لیث سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ اور ہمارے امام ابوزکریا رحمۃ اللہ علیہ اگر اس حدیث پر راضی نہ ہوتے تو ایسی حدیث ہرگز بیان نہ کرتے۔

5415- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زَمَانِ الْقَيْظِ فَنَزَلَ مَنْزِلًا، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ، فَقَامَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَسَتَرَهُ بِكِسَاءٍ مِنْ صُوفٍ، قَالَ سَهْلٌ: فَنَظَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَانِبِ الْكِسَاءِ وَهُوَ رَافِعٌ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، وَهُوَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اسْتُرِ الْعَبَّاسَ وَوَلَدَهُ مِنَ النَّارِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت گرمی کے موسم میں (سفر پر) نکلے، ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرنے کے لئے کھڑے ہوئے، حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے ایک اونی چادر کے ساتھ آپ کے لئے پردہ کر دیا۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے چادر کی جانب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ اپنا چہرا آسمان کی جانب اٹھا کر یہ دعا مانگ رہے تھے ''اے اللہ عباس اور اس کی اولاد کو دوزخ سے بچا''۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5416- أَخْبَرَنِي مُكْرَمُ بْنُ أَحْمَدَ الْقَاضِي بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْفَحَّامُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَارِثَةَ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ صَفْوَانُ بْنُ خَلَفِ بْنِ أُمَيَّةَ الْجُمَحِيُّ، قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا وَهْبٍ، عَلَى مَنْ نَزَلْتَ؟ قَالَ: عَلَى الْعَبَّاسِ، قَالَ: نَزَلْتُ عَلَى أَشَدِّ قُرَيْشٍ لِقُرَيْشٍ حُبًّا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب صفوان بن خلف بن امیہ جمحی آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کس کے پاس ٹھہرے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: عباس رضی اللہ عنہ کے پاس۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس قریشی کے پاس ٹھہرے ہو، جس کے ساتھ قریشی لوگ بہت محبت کرتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5417- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْبَخْتَرِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْخَزَّازُ، حَدَّثَنَا عَمُّ أَبِي زَحْرِ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ جَدِّهِ حُمَيْدِ بْنِ مُنْهِبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَدِّي خُرَيْمَ بْنَ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: هَاجَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْصَرَفَهُ مِنْ تَبُوكَ، فَأَسْلَمْتُ، فَسَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَمْتَدِحَكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ لَا يُفَضْفِضِ اللّٰهُ فَاكَ، قَالَ: فَقَالَ الْعَبَّاسُ: مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِي الظِّلَالِ وَفِي مُسْتَوْدَعٍ حَيْثُ يَخْصِفُ الْوَرَقُ ثُمَّ هَبَطْتَ الْبِلَادَ لَا بَشَرٌ أَنْتَ وَلَا مُضْغَةٌ وَلَا عَلَقٌ بَلْ نُطْفَةٌ تَرْكَبُ السَّفِينَ وَقَدْ أَلْجَمَ نَسْرًا وَأَهْلَهُ الْغَرَقُ تُنْقَلُ مِنْ صَالِبٍ إِلَى رَحِمٍ إِذَا مَضَى عَالَمٌ بَدَا طَبَقٌ حَتَّى احْتَوَى بَيْتَكَ الْمُهَيْمِنُ مِنْ خِنْدِفَ عَلْيَاءَ تَحْتَهَا النُّطُقُ وَأَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ وَضَاءَتْ بِنُورِكَ

الْاُفُقُ فَنَحْنُ فِي ذٰلِكَ الضِّيَاءِ وَفِي النُّورِ وَسُبُلِ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

هٰذَا حَدِيثٌ تَفَرَّدَ بِهِ رُوَاتُهُ الْاَعْرَابُ عَنْ آبَائِهِمْ، وَاَمْثَالُهُمْ مِنَ الرُّوَاةِ لَا يَضَعُونَ

✧✧ خریم بن اوس بن حارثہ بن لام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ تبوک سے واپس لوٹے میں آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اور اسلام لے آیا، میں نے سنا کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے: یارسول اللہ ﷺ میں آپ کی تعریف وثناء کرنا چاہتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (ٹھیک ہے) کہو، اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو کبھی خالی نہ کرے۔ انہوں نے درج ذیل اشعار پڑھے۔

مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِي الظِّلَالِ وَفِي ... مُسْتَوْدَعٍ حَيْثُ يَخْصِفُ الْوَرِقُ

ثُمَّ هَبَطْتَ الْبِلَادُ لَا بَشَرٌ ... اَنْتَ وَلَا مُضْغَةٌ وَلَا عَلَقُ

بَلْ نُطْفَةٌ تَرْكَبُ السَّفِينَ وَقَدْ ... اَلْجَمَ نَسْرًا وَاَهْلَهُ الْغَرَقُ

تُنْقَلُ مِنْ صَالِبٍ اِلٰى رَحِمٍ ... اِذَا مَضٰى عَالَمٌ بَدَا طَبَقُ

حَتّٰى احْتَوَى بَيْتَكَ الْمُهَيْمِنُ مِنْ ... خِنْدِفَ عَلْيَاءَ تَحْتَهَا النُّطُقُ

وَاَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ اَشْرَقَتِ الْاَ ... رْضُ وَضَاءَتْ بِنُوْرِكَ الْاُفُقُ

فَنَحْنُ فِي ذٰلِكَ الضِّيَاءِ وَفِي ... النُّورِ وَسُبُلِ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

○ آپ اس سے پہلے جنت میں تھے اور حضرت حواء رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک میں جہاں پر جسم پر درختوں کے پتے لپیٹے جارہے تھے۔

○ پھر آپ اس وطن میں آئے جہاں آپ نہ بشر تھے، نہ مضغہ (گوشت کی بوٹی) تھے اور نہ علق (خون کی پھٹک) تھے۔

○ بلکہ ایک نطفہ تھے، اور آپ کشتی نوح میں سوار ہوئے اور قوم نوح کے ''نسر'' نامی بت کے گلے میں رسی ڈالی، اور اس کے ماننے والوں کو ڈبویا۔

○ آپ پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوتے رہے زمانہ گزرتا رہا اور صدیاں بیت گئیں۔

○ آپ کی شرافت جو کہ آپ کے فضل وکمال پر شاہد ہے غالب آگئی بڑے بڑے خاندانوں پر، کہ باقی تمام خاندان اس بلند مرتبے کے نیچے ہیں۔

○ جب آپ کی ولادت ہوئی تو زمین روشن ہوگئی اور آسمان چمک اٹھا۔

○ ہم اسی نور اور اسی روشنی میں، اور نیکی کے راستوں میں چلتے ہیں۔

✧✧ اس حدیث کے عرب راوی اپنے آباء سے یہ حدیث روایت کرنے میں منفرد ہیں اور اس قسم کے راویوں کو چھوڑا نہیں جاسکتا۔

5418- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، قَالَ: اَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ الْعَبَّاسُ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَلَزِمْتُ اَنَا، وَاَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَةٍ لَهُ بَيْضَاءَ اَهْدَاهَا لَهُ فَرْوَةُ بْنُ نَعَامَةَ الْجُذَامِيُّ، فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ، فَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ، قَالَ الْعَبَّاسُ: وَاَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُفُّهَا اِرَادَةَ اَنْ لَا تُسْرِعَ، وَاَبُو سُفْيَانَ آخِذٌ بِرِكَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيْ عَبَّاسُ، نَادِ يَا اَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَنَادَيْتُهُمْ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ لَكَاَنَّمَا عَطْفَتُهُمْ حِينَ مَا سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةَ الْبَقَرِ عَلٰى اَوْلَادِهَا، فَقَالُوا: يَا لَبَّيْكَاهُ يَا، لَبَّيْكَاهُ، قَالَ: فَاقْتَتَلُوا هُمْ وَالْكُفَّارُ، وَالدَّعْوَةُ فِي الْاَنْصَارِ يَقُولُونَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، ثُمَّ قَصُرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، فَقَالُوا: يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا اِلٰى قِتَالِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا حِينَ حَمِيَ الْوَطِيسُ، قَالَ: ثُمَّ اَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ فِي وُجُوهِ الْكُفَّارِ، ثُمَّ قَالَ: انْهَزَمُوا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ، فَاِذَا الْقِتَالُ عَلٰى هَيْئَتِهِ فِيمَا اَرٰى وَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَصَيَاتِهِ، فَمَا زِلْتُ اَرٰى حِدَّهُمْ كَلِيلًا وَاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا

✧✧ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں جنگ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا، میں اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ مسلسل رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ رہے، رسول اللہ ﷺ اس دن اپنے بیضاء خچر پر سوار تھے، جو کہ فروہ بن نعامہ جذامی نے آپ ﷺ کو تحفہ دیا تھا۔ جب مسلمانوں اور کافروں کی مڈبھیڑ ہوئی تو کچھ (کمزور اعصاب والے) مسلمان میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے لیکن رسول اللہ ﷺ نے (ان سخت حالات میں بھی) اپنے خچر کو کفار کی جانب ایڑھ لگائی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس دن آپ ﷺ کے خچر کی لگام میرے ہاتھ میں تھی اور میں جان بوجھ کر اس کو روکنے کی کوشش کر رہا تھا تاکہ وہ کفار کی صفوں میں جلدی نہ پہنچ سکے۔ اور ابوسفیان رسول اللہ ﷺ کی رکابیں تھامے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عباس! بیعت رضوان کے شرکاء کو بلاؤ، میں نے ان کو آواز دی، اللہ کی قسم! لگتا تھا کہ جب انہوں نے میری آواز سنی تو کسی چیز نے ان کا منہ پکڑ کر واپس دھکیل دیا ہو جیسے گائے اپنی بچھیا کو واپس لاتی ہے۔ انہوں نے میری آواز پر کہا: ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں۔ راوی کہتے ہیں پھر ان لوگوں نے خوب جم کر لڑائی کی۔ اور انصار کو ان لفظوں میں پکارا گیا تھا "یا گروہ انصار، اے گروہ انصار" پھر یہ بلاوا صرف انصار تک محدود کر دیا گیا۔ ان کو یوں پکارا گیا "اے گروہ انصار، اے گروہ انصار"۔ پھر یہ دعوت صرف بنی حارث بن خزرج تک محدود ہو گئی اور انہوں نے اے بنی حارث بن خزرج، اے بنی حارث بن خزرج" کہہ کر

آوازیں دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے خچر پر سوار حالت میں سر اونچا کر کے ان کی لڑائی کا نظارا کیا تو فرمایا: یہ گھمسان کی جنگ کا وقت ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ نے کچھ کنکریاں پکڑ کر کفار کے چہروں کی جانب پھینکیں پھر فرمایا: وہ شکست کھا گئے محمد ﷺ کے ربّ کی قسم!۔ پھر میں جنگ کا منظر دیکھنے کے لئے گیا اس وقت میرے دیکھنے میں تو جنگ ابھی اپنی اُسی صورت پر قائم تھی، لیکن جب رسول اللہ ﷺ نے کنکریاں ان کی جانب پھینک دیں تو اس کے بعد وہ کمزور ہونا شروع ہو گئے اور بالآخر وہ لوگ میدان جنگ سے بھاگ کھڑے ہوئے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5419۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو سَهْلِ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَهِّزُ اَوْ كَانَ يَعْرِضُ جَيْشًا بِبَقِيعِ الْخَيْلِ فَاطَّلَعَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا الْعَبَّاسُ عَمُّ نَبِيِّكُمْ، اَجْوَدُ قُرَيْشٍ كَفًّا وَاَحْنَاهُ عَلَيْهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ گھوڑوں کے اصطبل میں لشکر کی تیاری کروا رہے تھے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ وہاں آ گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ عباس تمہارے نبی کے چچا ہیں، یہ تمام قریش سے زیادہ سخی ہیں اور ان پر سب سے زیادہ مہربان ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5420۔ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَبُو بَكْرِ بْنُ دَاوُدَ الزَّاهِدُ، قَالَا: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو سَهْلِ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَهِّزُ جَيْشًا، فَنَظَرَ الْعَبَّاسَ، فَقَالَ: هٰذَا الْعَبَّاسُ عَمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدُ قُرَيْشٍ كَفًّا وَاَوْصَلُهَا لَهَا

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ لشکر کی تیاری کے سلسلے میں نکلے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر فرمایا: یہ نبی ﷺ کے چچا ہیں اور تمام قریش سے زیادہ سخی ہیں اور ان کے ساتھ سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں۔

5421۔ اَخْبَرَنِي اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ اَبَا الْعَبَّاسِ، فَنَالَ مِنْهُ فَلَطَمَهُ الْعَبَّاسُ فَاجْتَمَعُوا، فَقَالُوا: وَاللّٰهِ لَنَلْطِمَنَّ الْعَبَّاسَ كَمَا لَطَمَهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ

ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ، فَقَالَ: مَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ عَلَى اللّٰهِ؟ قَالُوا: اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَاِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي، وَاَنَا مِنْهُ لَا تَسُبُّوا اَمْوَاتَنَا فَتُؤْذُوا بِهِ الْاَحْيَاءَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے والد کا تذکرہ کیا اور ان کو برا بھلا کہنے لگ گیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان کو تھپڑ دے مارا، اس پر بہت سارے لوگ جمع ہو گئے اور کہنے لگے: خدا کی قسم! ہم بھی عباس کو اسی طرح تھپڑ ماریں گے جیسے اس نے مارا ہے۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: عباس مجھ سے ہے اور میں عباس سے ہوں، تم مرے ہوؤں کو گالی مت دو کہ اس سے ان کے زندہ رشتہ داروں کو تکلیف ہوتی ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5422۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ قَالَ دَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ عَلٰى مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ وَقَدْ تَحَلَّقَتْ عِنْدَهُ بُطُوْنُ قُرَيْشٍ فَسَاَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ آبَائِهِمْ اِلٰى اَنْ قَالَ فَمَا تَقُوْلُ فِي اَبِيكَ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا الْفَضْلِ كَانَ وَاللّٰهِ عَمَّ نَبِيِّ اللّٰهِ وَقُرَّةَ عَيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ سَيِّدَ الْاَعْمَامِ وَالْاَخْدَانِ جَدَّ الْاَجْدَادِ وَآبَاؤُهُ الْاَجْوَادُ وَاَجْدَادُهُ الْاَنْجَادُ لَهُ عِلْمٌ بِالْاُمُوْرِ قَدْ زَانَهُ حِلْمٌ وَقَدْ عَلَاهُ فَهْمٌ كَانَ يَكْسِبُ حِبَالَهُ كُلُّ مُهَنَّدٍ وَيَكْسِبُ لِرَاْيِهِ كُلُّ مُخَالِفٍ رَعْدِيدٍ تَلَاشَتُ الْاَخْدَانَ عِنْدَ ذِكْرِ فَضِيلَتِهِ وَتَبَاعَدَتِ الْاَنْسَابُ عِنْدَ ذِكْرِ عَشِيرَتِهِ صَاحِبُ الْبَيْتِ وَالسِّقَايَةِ وَالنَّسَبِ وَالْقَرَابَةِ وَلِمَ لَا يَكُوْنُ كَذٰلِكَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ كَذٰلِكَ وَمُدَبِّرُ سِيَاسَتِهِ اَكْرَمُ مِنْ دُبُرٍ وَاَفْهَمُ مَنْ نَّشَاَ مِنْ قُرَيْشٍ وَرَكِبَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عقبہ بن عبدالغافر فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، اس وقت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس قریش کے کچھ خاندان حلقہ لگائے بیٹھے تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کے آباء و اجداد کے بارے میں سوالات کئے، پھر یہ پوچھا کہ تمہاری اپنے والد عباس بن عبدالمطلب کے بارے میں کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے، وہ ابوالفضل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھے، آپ کے سب سے بڑے چچا تھے، اور آپ کے بہت اچھے دوست تھے، بہت بزرگی والے تھے، ان کے آباء و اجداد سخی اور اچھے راہنما تھے، ان کو بہت سے امور کا علم تھا، حوصلہ اور بردباری ان کا زیور تھا، ان کی فہم و فراست بہت بلند تھی، ہر گالی دینے والے کے سامنے حوصلہ رکھتے تھے، اور ہر سخت مخالف کو اپنے رائے کے موافق کر لیتے تھے، جب ان کی فضیلتوں کا تذکرہ ہوتا ہے تو ان کے دوست ان کی کمی محسوس کرتے ہیں، ان کے خاندان کا تذکرہ چلے تو لوگ ان کے گھرانے، ان کے خاندن، ان کے نسب اور قرابت کی دور دراز کے

تعلقات جوڑ کر ان سے نسبت قائم کرتے ہیں۔ ایسا کیوں نہ ہو؟ یہ کیسے نہ ہو؟ ان کی سیاست کی تدبیریں کرنے والا ان کے پچھلے تمام لوگوں سے زیادہ باعزت ہے اور پورے قریش خاندان سے زیادہ سمجھدار ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5423۔ اَخْبَرَنَا اَبُو اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَهْلِ بْنِ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ، اَنَّ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ بَعَثَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ بِثَمَانِينَ اَلْفًا، فَمَا اَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالٌ اَكْثَرُ مِنْهُ لَا قَبْلَهَا، وَلَا بَعْدَهَا، فَاَمَرَ بِهَا، وَنُثِرَتْ عَلَى حَصِيرٍ، وَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيلُ عَلَى الْمَالِ قَائِمًا، فَجَاءَ النَّاسُ وَجَعَلَ يُعْطِيهِمْ، وَمَا كَانَ يَوْمَئِذٍ عَدَدٌ، وَلَا وَزْنٌ، وَمَا كَانَ اِلَّا قَبْضًا، فَجَاءَ الْعَبَّاسُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنِّي اَعْطَيْتُ فِدَائِي وَفِدَاءَ عَقِيلٍ يَوْمَ بَدْرٍ، وَلَمْ يَكُنْ لِعَقِيلٍ مَالٌ اَعْطِنِي مِنْ هٰذَا الْمَالِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْ، فَحَثَى فِي خَمِيصَةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ ذَهَبَ يَنْصَرِفُ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ، فَرَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ارْفَعْ عَلَيَّ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَقُولُ: اَمَا اَحَدُ مَا وَعَدَ اللّٰهُ فَقَدْ اَنْجَزَ لِي وَلَا اَدْرِي الْاُخْرَى قُلْ لِمَنْ فِي اَيْدِيكُمْ مِنَ الْاَسَارَى، اِنْ يَعْلَمِ اللّٰهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِمَّا اُخِذَ مِنْكُمْ، وَيَغْفِرْ لَكُمْ هٰذَا خَيْرٌ مِمَّا اُخِذَ مِنِّي وَلَا اَدْرِي مَا يُصْنَعُ بِالْمَغْفِرَةِ

اَخْبَرَنِيهِ اَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَخْبَرَنَا عَبْدَانُ الْاَهْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَارِثِ الْاَهْوَازِيُّ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوسَى، اَنَّ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ بَعَثَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: علاء بن حضرمی نے بحرین سے اسی ہزار مال بھیجا۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس نہ اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد اتنا مال کبھی کسی نے نہیں بھیجا، رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اور وہ مال چٹائی پر بکھیر دیا گیا، پھر جب اذان ہوئی تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور مال کی جانب جھک کر کھڑے ہو گئے، لوگ آنا شروع ہوئے اور آپ ﷺ نے ان کو مال دینا شروع کیا۔ اس دن مال نہ تو گن کر دیا گیا اور نہ ہی تولا گیا بلکہ آپ لپ بھر بھر کر دیتے رہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میں نے جنگ بدر کے موقع پر اپنا بھی فدیہ دیا تھا اور عقیل بن ابی طالب کا بھی دیا تھا لیکن عقیل کے پاس اس وقت تک اتنا مال نہیں ہے کہ وہ میرا قرضہ ادا کر سکے۔ اس لئے آپ مجھے اس مال میں سے حصہ عطا فرما دیجئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لے لیجئے، انہوں نے اپنے جبہ میں بہت سارا مال بھر لیا، اور چلنے لگے

تو وہ جبہ اٹھا نہ سکے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ یہ گٹھڑی اٹھوا دیجئے یہ منظر دیکھ کر رسول اللہ ﷺ مسکرا دیئے اور فرمایا: میں تو یہ جانتا ہوں کہ میں نے جس جس سے جو وعدہ کیا تھا آج اللہ تعالیٰ نے وہ پورا کر دیا۔ وہ وعدہ یہ تھا

قُلْ لِّمَنْ فِي اَيْدِيكُمْ مِنَ الْاَسَارٰى، اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّا اُخِذَ مِنْكُمْ، وَيَغْفِرْ لَكُمْ (الانفال:70)

''اے غیب کی خبریں بتانے والے جو قیدی تمہارے ہاتھ میں ہیں ان سے فرماؤ اگر اللہ نے تمہارے دل میں بھلائی جانی تو جو تم سے لیا گیا اس سے بہتر تمہیں عطا فرمائے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

(حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) یہ مال تو واقعی اس سے بہتر ہے جو اس نے مجھ سے لیا تھا لیکن اب یہ پتا نہیں ہے کہ مغفرت کے حوالے سے ہمارے ساتھ کیا بنے گا؟

ایک دوسری سند کے ہمراہ بھی حضرت ابوموسیٰ کا بیان ہے کہ علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ نے بحرین سے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں مال بھیجا، اس کے بعد مذکورہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5424۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيِّ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اَقْبَلَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ، وَلَهُ ضَفِيرَتَانِ وَهُوَ اَبْيَضُ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسَّمَ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا اَضْحَكَكَ، اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ؟ فَقَالَ: اَعْجَبَنِي جَمَالُ عَمِّ النَّبِيِّ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: مَا الْجَمَالُ فِي الرِّجَالِ؟ قَالَ: اللِّسَانُ

✧✧ ابوجعفر محمد بن علی بن حسین اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، اس وقت ان کے اوپر ایک جبہ تھا، ان کے سفید بالوں کی دو مینڈھیاں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو دیکھا تو مسکرا دیئے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے، آپ کس وجہ سے مسکرائے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نبی علیہ السلام کے چچا کے حسن و جمال پر مسکرایا ہوں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ مردوں کا حسن و جمال کس چیز میں ہوتا ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: زبان میں۔

5425۔ اَخْبَرَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كَانَ الْعَبَّاسُ بِالْمَدِينَةِ، فَطَلَبَتِ الْاَنْصَارُ ثَوْبًا يَلْبَسُونَهُ، فَلَمْ يَجِدُوا قَمِيصًا يَصْلُحُ عَلَيْهِ اِلَّا قَمِيصَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ، فَكَسَوْهُ اِيَّاهُ، قَالَ جَابِرٌ: وَكَانَ الْعَبَّاسُ اَسِيرَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ، وَاِنَّمَا اُخْرِجَ كَرْهًا، فَحُمِلَ اِلَى الْمَدِينَةِ، فَكَسَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ قَمِيصَهُ، فَلِذٰلِكَ كَفَّنَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَمِيصِهِ مُكَافَاةً لِمَا فَعَلَ بِالْعَبَّاسِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ مدینہ میں تھے، انصار نے ایسا قمیص بہت ڈھونڈا جوان کے جسم پر پورا آئے لیکن سوائے عبداللہ بن ابی (منافق) کے قمیص کے اور کوئی نہ ملا، لوگوں نے وہی قمیص حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو پہنا دیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیدی بنے تھے، ان کو زبردستی جنگ میں لایا گیا تھا، پھر گرفتار کر کے ان کو مدینہ شریف میں لایا گیا اور عبداللہ بن ابی (منافق) نے ان کو اپنا قمیص پہنایا تھا۔ اس کے اسی عمل کا بدلہ دینے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی (منافق) کے کفن کے لئے اپنا قمیص دیا تھا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5426۔ فَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا اُسِرَ الْعَبَّاسُ لَمْ يُوْجَدْ لَهُ قَمِيصٌ يَقْدِرُ عَلَيْهِ اِلَّا قَمِيصَ بْنِ اَبِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو قید کر کے لایا گیا تو عبداللہ بن ابی کے قمیص کے سوا اور کوئی قمیص ان کو پورا نہیں آیا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5427۔ وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ بْنِ عِيسَى الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوسَى الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي، يَقُولُ: دَخَلْتُ عَلٰى اَبِي جَعْفَرٍ الْمَنْصُورِ فَرَاَيْتُ لَهُ جُمَّةً، فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰى حُسْنِهَا، فَقَالَ: كَانَ لِاَبِي مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ جُمَّةٌ، وَحَدَّثَنِي اَنَّ اَبَاهُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ جُمَّةٌ، وَحَدَّثَنِي اَنَّ اَبَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْعَبَّاسِ كَانَتْ لَهُ جُمَّةٌ، وَكَانَ لِلْعَبَّاسِ جُمَّةٌ، وَحَدَّثَنِي اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ جُمَّةٌ، وَكَانَ لِهَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ جُمَّةٌ، فَقُلْتُ لِاَبِي: لَاَعْجَبُ مِنْ حُسْنِهَا، فَقَالَ: ذٰلِكَ نُورُ الْخِلَافَةِ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ اِذْ اَرَادَ اَنْ يَخْلُقَ خَلْقًا لِلْخِلَافَةِ مَسَحَ يَدَهُ عَلٰى نَاصِيَتِهِ، فَلَا تَقَعُ عَلَيْهِ عَيْنُ اَحَدٍ اِلَّا اَحَبَّهُ

رُوَاةُ هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ آخِرِهِمْ، كُلُّهُمْ هَاشِمِيُّونَ مَعْرُوفُونَ بِشَرَفِ الْاَصْلِ

✧✧ یعقوب بن جعفر بن سلیمان رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں اپنے والد جعفر منصور کے پاس گیا انہوں نے ان کی گھنی زلفیں دیکھیں، میں ان کی زلفوں کے حسن کی جانب دیکھنے لگ گیا۔ تو جعفر منصور نے کہا: میرے والد محمد بن علی کی بھی زلفیں تھیں، اور انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ ان کے والد علی بن عبداللہ کی بھی زلفیں تھیں، وہ کہتے ہیں مجھے انہوں نے بتایا کہ میرے والد عباس بن عبدالمطلب کی بھی زلفیں تھیں، اور عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی زلفیں تھیں، اور ہاشم بن عبد مناف کی بھی زلفیں تھیں۔ میں نے اپنے والد سے کہا: یہ بہت خوبصورت ہیں۔ انہوں نے کہا: یہ خلافت کا نور ہے۔ راوی کہتے ہیں: میرے

والد اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کی تخلیق خلافت کے لئے فرماتا ہے تو اس کی پیشانی پر ہاتھ پھیر دیتا ہے، اس وجہ سے اس پر صرف محبت کرنے والے کی ہی نظر پڑتی ہے (اور نگاہ بد سے وہ بچا رہتا ہے)

❀❀ اس حدیث کے تمام راوی ہاشمی ہیں اور نیک خاندان میں مشہور ہیں۔

5428۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْاِسْكَنْدَرَانِيُّ بِمِصْرَ، حَدَّثَنَا اَبُو يَحْيَى الضَّرِيرُ زَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، اَنَّهُ قَالَ لِلْعَبَّاسِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: نَزِيدُ فِي الْمَسْجِدِ، وَدَارُكَ قُرَيْبَةٌ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَاَعْطِنَاهَا نَزِدْهَا فِي الْمَسْجِدِ، وَاَقْطَعُ لَكَ اَوْسَعَ مِنْهَا، قَالَ: لَا اَفْعَلُ، قَالَ: اِذًا اَغْلِبُكَ عَلَيْهَا، قَالَ: لَيْسَ ذَاكَ لَكَ، فَاجْعَلْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ مَنْ يَقْضِي بِالْحَقِّ، قَالَ: وَمَنْ هُوَ؟ قَالَ: حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ، قَالَ: فَجَاءُوا اِلَى حُذَيْفَةَ فَقَصُّوا عَلَيْهِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: عِنْدِي فِي هٰذَا خَبَرٌ، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: اِنَّ دَاوُدَ النَّبِيَّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَرَادَ اَنْ يَزِيدَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَقَدْ كَانَ بَيْتٌ قَرِيبٌ مِنَ الْمَسْجِدِ لِيَتِيمٍ، فَطَلَبَ اِلَيْهِ فَاَبَى فَاَرَادَ دَاوُدُ اَنْ يَاْخُذَهَا مِنْهُ، فَاَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِ اَنْ نَزِّهِ الْبُيُوتَ عَنِ الظُّلْمِ لِبَيْتِي، قَالَ: فَتَرَكَهُ، فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ: فَبَقِيَ شَيْءٌ، قَالَ: لَا، قَالَ: فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا مِيزَابٌ لِلْعَبَّاسِ شَارِعٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله على وسلم لِيَسِيلَ مَاءُ الْمَطَرِ مِنْهُ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ بِيَدِهِ، فَقَلَعَ الْمِيزَابَ، فَقَالَ: هٰذَا الْمِيزَابُ لَا يَسِيلُ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ: وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ اِنَّهُ هُوَ الَّذِي وَضَعَ الْمِيزَابَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ، وَنَزَعْتَهُ اَنْتَ يَا عُمَرُ، فَقَالَ عُمَرُ: ضَعْ رِجْلَيْكَ عَلَى عُنُقِي لِتَرُدَّهُ اِلَى مَا كَانَ هٰذَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ الْعَبَّاسُ، ثُمَّ قَالَ: الْعَبَّاسُ قَدْ اَعْطَيْتُكَ الدَّارَ تَزِيدُهَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَزَادَهَا عُمَرُ فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ قَطَعَ لِلْعَبَّاسِ دَارًا اَوْسَعَ مِنْهَا بِالزَّوْرَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ كَتَبْنَاهُ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ، وَاَبِي عَلِيٍّ الْحَافِظِ عَلَيْهِ وَلَمْ يَكْتُبْهُ اِلَّا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَالشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمْ يَحْتَجَّا بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، وَقَدْ وَجَدْتُ لَهُ شَاهِدًا مِنْ حَدِيثِ اَهْلِ الشَّامِ، حَدَّثَنَاهُ اَبُو اَحْمَدَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ، رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، حَدَّثَنَا اَبُو عُمَيْرَةَ عِيسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ النَّحَّاسِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا اَرَادَ اَنْ يَزِيدَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَتْ مُنَازَعَةٌ عَلَى دَارِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوٍ مِنْهُ

✧✧ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم مسجد کی توسیع کرنا چاہتے ہیں اور تیرا گھر مسجد کے

قریب ہے۔اس لئے آپ اپنا گھر ہمیں دے دیجئے ہم مسجد کی توسیع میں اس کو شامل کرلیں گے اوراس کے بدلے میں آپ کو اس سے بھی زیادہ وسیع گھر دیتے ہیں۔حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے انکار کردیا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: (اگر تم نے رضامندی کے ساتھ یہ مکان ہمیں نہ دیا تو) ہم زبردستی تم سے یہ مکان خالی کروالیں گے۔حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کو یہ حق نہیں پہنچتا۔ یہ لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اوران کو پورا معاملہ سنایا۔انہوں نے کہا: اس سلسلے میں میرے پاس ایک حدیث موجود ہے۔ انہوں نے پوچھا: وہ کیا؟ انہوں نے کہا: حضرت داؤد علیہ السلام نے بیت المقدس کی توسیع کرنا چاہی، اور مسجد کے قریب جو مکان تھا وہ ایک یتیم کا تھا، حضرت داؤد علیہ السلام نے اس سے مکان مانگا لیکن اس نے دینے سے انکار کردیا، حضرت داؤد علیہ السلام اس سے وہ مکان زبردستی چھیننا چاہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ میرے گھر کو دوسروں کے گھروں پر ظلم سے بچایا جائے تو حضرت داؤد علیہ السلام نے وہ ارادہ ترک فرمادیا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا اب بھی کوئی بات باقی رہ گئی ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسجد میں آئے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پرنالے کا رخ مسجد نبوی کی جانب تھا اور بارش کا پانی اس کے ذریعے مسجد میں گرتا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ پرنالہ اکھیڑ ڈالا اور کہا: یہ پرنالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نہیں گرسکتا۔حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود یہ پرنالہ اسی مقام پر رکھا تھا اور اے عمر تم نے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بنایا ہوا پرنالہ) اکھیڑ دیا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ اپنے پاؤں میری گردن پر رکھ کر چڑھ جائیے اور یہ پرنالہ جہاں پر تھا وہیں لگا لیجئے۔حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔پھر فرمایا: میں نے یہ مکان تمہیں دیا تم مسجد نبوی شریف کی توسیع کرلو، تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا مکان مسجد میں شامل کرلیا اوران کو اس کے بدلے مقام زوراء پہ ایک وسیع وعریض مکان دیا۔

۞۞ یہ حدیث ہم نے ابوجعفر اور ابوعلی حافظ کے حوالے سے نقل کی ہے اورانہوں نے اس کو صرف اسی اسناد کے ہمراہ لکھا ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالرحمن بن زید بن اسلم کی روایات نقل نہیں کیں۔

5429۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ اَحْمَدَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَيْرَةَ عِيسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ النَّحَاسِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ الْخُرَسَانِيُّ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَسَانِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّزِيْدَ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَتْ مُنَازَعَةٌ عَلٰى دَارِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوٍ مِّنْهُ

✧ حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی شریف کی توسیع کا پروگرام بنایا تو حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے مکان کے معاملے میں جھگڑا ہوگیا، اس کے بعد سابقہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی۔

5430۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَزِينٍ، عَنْ اَبِي رَزِينٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ

اللّٰـهُ عَـنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِلْعَبَّاسِ: سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَسْتَعْمِلَكَ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَسَاَلَهُ، فَقَالَ: مَا كُنْتُ لاَسْتَعْمِلَكَ عَلٰى غُسَالَةِ ذُنُوبِ النَّاسِ

وَبِـاِسْـنَـادِهِ عَـنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِلْعَبَّاسِ: سَلْ لَنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَابَةَ، فَـقَـالَ: اُعْـطِـيكُـمْ مَـا هُـوَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْهَا السِّقَايَةَ تَرْزَؤُكُمْ، وَلا تَرْزَؤُنَهَا كِلا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُمَا

✧✧ حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درخواست پیش کریں کہ وہ آپ کو صدقات وصولی کا نگران بنا دیں۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کردی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تجھے لوگوں کے گناہوں کے دھوون کا نگران نہیں بنا سکتا۔

اور ایک دوسری اسناد کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے لئے دربانی کی سفارش کردیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں وہ چیز دوں گا جو اس سے بہتر ہے۔ تم پانی پلایا کرو، وہ تمہیں مال دے گا تم اس کو مال نہیں دو گے۔

۞۞ مذکورہ دونوں حدیثیں صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5431۔ حَـدَّثَـنَـا عَـلِـيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ، فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صدقہ کا مال کھولنے سے پہلے، لینے کی درخواست کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دے دی۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5432۔ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْـرَاهِـيـمَ، وَاَبُـو بَـكْـرِ بْـنُ اَبِـي شَيْبَةَ، قَـالُوا: اَنَا جَرِيرٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْـمُـطَّـلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: جَاءَ الْعَبَّاسُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُغْضَبٌ، فَقَالَ: مَا شَاْنُكَ؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ؟ فَقَالَ: مَا لَكَ وَلَهُمْ؟ قَالَ: يَلْقَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِوُجُوهٍ مُشْرِقَةٍ، فَاِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ، قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اسْتَدَرَّ عِرْقٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، قَالَ: فَلَمَّا اَسْفَرَ عَـنْـهُ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لا يَدْخُلُ قَلْبَ امْرِءٍ الْاِيمَانُ حَتّٰى يَحْكُمَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: مَا

بَالُ رِجَالٍ يُؤْذُونَنِي فِي الْعَبَّاسِ عَمِّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيهِ هٰذَا حَدِيثٌ رَوَاهُ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ وَيَزِيدُ، وَاِنْ لَمْ يُخَرِّجَاهُ فَاِنَّهُ اَحَدُ اَرْكَانِ الْحَدِيثِ فِي الْكُوفِيِّينَ

✧✧ حضرت مطلب بن ربیعہ فرماتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ پریشان حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پریشانی کی وجہ پوچھی، انہوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اور قریش کو کیا مسئلہ ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تمہیں اور انہیں کیا مسئلہ ہے؟ انہوں نے کہا: یہ ایک دوسرے کے ساتھ تو بہت خندہ پیشانی سے ملتے ہیں لیکن جب یہ لوگ ہم سے ملتے ہیں تو ان کے انداز درست نہیں ہوتے۔ راوی کہتے ہیں: یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آیا حتی کہ غصہ کی وجہ سے آپ کی پیشانی پر پسینہ آ گیا، جب آپ کی وہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی خاطر تم سے محبت نہ رکھے، پھر فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو عباس کے بارے میں مجھے تکلیف دیتے ہیں۔ کسی آدمی کا چچا اس کے باپ کی طرح ہوتا ہے۔

✿ اس حدیث کو اسماعیل بن ابی خالد نے یزید بن ابی زیاد اور یزید سے روایت کیا ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ یہ بھی کوفیین کی حدیث کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔

5433- حَدَّثَنَاهُ اَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ الزَّاهِدُ بِبَغْدَادَ. حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ قُرَيْشًا اِذَا لَقِيَ بَعْضُهَا بَعْضًا لَقُوهَا بِبِشْرٍ حَسَنٍ، وَاِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِوُجُوهٍ لَا نَعْرِفُهَا، قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِيدًا، وَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْاِيمَانُ حَتّٰى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ قَدْ ذَكَرْتُ فِي مَنَاقِبِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا طَرَفًا فِي فَضَائِلِ اَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبَيَّنْتُ عِلَلَ هٰذَا الْحَدِيثِ بِذِكْرِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ وَمَنْ اَسْقَطَهُ مِنَ الْاِسْنَادِ، فَاَغْنَى ذٰلِكَ عَنْ اِعَادَتِهِ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ

✧✧ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش لوگ جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو بہت گرم جوشی کے ساتھ ملتے ہیں لیکن جب وہ ہم سے ملتے ہیں تو بہت بے رخی سے ملتے ہیں۔ اس بات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت غضبناک ہوئے اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے کسی انسان کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اللہ اور اس کے رسول کی رضا کی خاطر تم سے محبت نہ کرے گا۔

✿ میں نے اس حدیث کا کچھ حصہ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے فضائل کے ابواب میں بیان کر دیا ہے اور مطلب بن ربیعہ کا ذکر کرتے ہوئے اس کی علت بھی بیان کر دی تھی، اور جس نے اس کی اسناد میں ان کو ساقط کر دیا اس کو اس موقع پر اس حدیث کے اعادہ کی حاجت نہیں ہے۔

5434- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ خَيْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَوَارِثُ النَّبِيِّ وَعَمُّهُ

✧✧ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں: وہ اس امت کے سب سے بہترین شخص ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث ہیں اور ان کے چچا ہیں۔

5435- اَخْبَرَنِي اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيُّ بِهَمْدَانَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ اَبَا صَالِحٍ قَالَ اَرْسَلَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاَتَيْتُهُ فَاِذَا هُوَ يُغَدِّي النَّاسَ فَدَعَوْتُهُ فَاَتَاهُ فَقَالَ اَفْلَحَ الْوُجُوهُ يَا اَبَا الْفَضْلِ فَقَالَ وَوَجْهُكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ مَا زِدْتُ عَلَى اَنْ اَتَانِي رَسُولُكَ وَاَنَا اُغَدِّي فَغَدَّيْتُهُمْ ثُمَّ اَقْبَلْتُ

✧✧ ابوصالح ذکوان فرماتے ہیں: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا۔ میں ان کے پاس آیا وہ لوگوں کو ناشتہ کروار ہے تھے، میں نے ان کو دعوت دی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس چلے آئے، اور کہا: اے ابوالفضل! چہرے کامیاب ہو گئے، انہوں نے کہا: اور اے امیر المومنین آپ کا چہرہ؟ انہوں نے کہا: میں نے اس سے زیادہ کوتاہی نہیں کی کہ جب آپ کا قاصد میرے پاس آیا تو میں لوگوں کو ناشتہ کروار ہا تھا، وہاں سے فارغ ہوتے ہی میں آپ کے پاس آ گیا۔

5436- اَخْبَرَنِي اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يَاْكُلُ فَقَالَ اُدْنُ فَكُلْ قَالَ اِنِّي قَدْ اَكَلْتُ قَالَ عِنْدَ مَنْ قَالَ عِنْدَ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَا اَنَّ اَبَاهُ كَانَ سَيِّدَ قُرَيْشٍ

✧✧ حضرت عمرو بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک شخص حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس آیا، اس وقت حضرت حسین کھانا کھا رہے تھے، آپ نے اس کو بھی کھانے میں شامل ہونے کی دعوت دی، اس نے کہا: میں کھا چکا ہوں، آپ نے پوچھا: کس کے پاس؟ اس نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس۔ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں ان کے والد قریش کے سردار ہیں۔

5437- حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَيْرُوتِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ، حَدَّثَنِي سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ، عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْصَانِي اللّٰهُ بِذِي الْقُرْبَى، وَاَمَرَنِي اَنْ اَبْدَاَ بِالْعَبَّاسِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے قرابت داروں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید فرمائی ہے اور حکم دیا ہے کہ آغاز ''عباس'' کروں۔

5438- اَخْبَرَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنِي سَاعِدَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَطَاءٍ الْمَدَنِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ قَالَ: اسْتَسْقَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَامَ الرَّمَادَةِ بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ هٰذَا عَمُّ نَبِيِّكَ الْعَبَّاسُ، نَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِهِ فَاسْقِنَا، فَمَا بَرِحُوا حَتّٰى سَقَاهُمُ اللّٰهُ، قَالَ: فَخَطَبَ عُمَرُ النَّاسَ، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرَى لِلْعَبَّاسِ مَا يَرَى الْوَلَدُ لِوَالِدِهِ، يُعَظِّمُهُ، وَيُفَخِّمُهُ، وَيَبَرُّ قَسَمَهُ، فَاقْتَدُوا اَيُّهَا النَّاسُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَمِّهِ الْعَبَّاسِ، وَاتَّخِذُوهُ وَسِيلَةً اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيمَا نَزَلَ بِكُمْ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قحط کے سال حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا واسطہ اور وسیلہ دے کر بارش کی دعا یوں مانگی

''اے اللہ! یہ تیرے نبی کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ ہیں، ہم تیری بارگاہ میں ان کا واسطہ اور وسیلہ پیش کرتے ہیں تو ان کے صدقے ہم پر رحمت کی برسات نازل فرما۔ (اس دعا کے بعد) ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ برسات نازل ہو گئی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو والد کا احترام دیتے تھے اور ایک والد ہی کی طرح عزت کرتے تھے، ان کی قسم کو پورا کرتے تھے، تو اے لوگو! ان کے چچا کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو اور ان کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی نازل کردہ چیز کے سلسلے میں وسیلہ بنا کر رکھو۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کے فضائل

5439- حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَرْقَمِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ بْنِ اُهَيْبِ بْنِ عَبْدِ مُنَافِ بْنِ زُهْرَةَ اُمُّهُ عَمْرَةُ بِنْتُ الْاَرْقَمِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ وَكَانَ قَدْ عَمِيَ قَبْلَ وَفَاتِهِ تُوُفِّيَ سَنَةَ خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے

''عبداللہ بن ارقم بن عبد یغوث بن اہیب بن عبدمناف بن زہرہ''

ان کی والدہ کا نام ''عمرۃ بنت ارقم بن ہاشم بن عبدمناف'' ہے۔

حضرت عبداللہ بن ارقم وفات سے پہلے نابینا ہو گئے تھے۔ ان کا انتقال سن ۳۵ ہجری کو ہوا۔

5440- اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التَّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ فَذَكَرَ نَسَبَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ قَالَ وَكَانَ كَاتِبًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کا نسب بیان کرنے کے بعد فرمایا: آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے۔

5441۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَيْهَقِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابُ رَجُلٍ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ: اَجِبْ عَنِّي فَكَتَبَ جَوَابَهُ، ثُمَّ قَرَاَهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اَصَبْتَ وَاَحْسَنْتَ، اللّٰهُمَّ وَفِّقْهُ، فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ كَانَ يُشَاوِرُهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کسی آدمی کا خط آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہا: اس کو میری جانب سے جواب لکھ دو، انہوں نے جواب لکھا اور پھر پڑھ کر سنایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا: بالکل ٹھیک ہے، بہت خوب، یا اللہ ان کی رائے کو موافقت عطا فرما۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خلافت سنبھالی تو آپ ان سے مشورہ کیا کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5442۔ اَخْبَرَنِي اَبُو زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَرْقَمِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ عَلَى بَيْتِ الْمَالِ فِي زَمَنِ عُمَرَ وَصَدْرًا مِنْ وِلَايَةِ عُثْمَانَ اِلَى اَنْ تُوُفِّيَ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ

✧✧ زبیر بن بکار کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن ارقم بن عبد یغوث رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور میں اپنی زندگی کے آخری ایام تک بیت المال کے نگران رہے۔ اور ان کو بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بھی حاصل ہے۔

5443۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ. اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

5443-صحيح ابن خزيمة كتاب الإمامة في الصلاة جماع أبواب العذر الذي يجوز فيه ترك إتيان الجماعة باب الرخصة في ترك الجماعة إذا كان المرء حاقنا حديث 1551 صحيح ابن حبان باب الإمامة والجماعة فصل في فضل الجماعة ذكر العذر الخامس وهو وجود المرء حاجة الإنسان في نفسه حديث 2096 موطأ مالك كتاب قصر الصلاة في السفر باب النهي عن الصلاة والإنسان يريد حاجة حديث 383 سنن الدارمي كتاب الصلاة باب النهي عن دفع الأخبثين في الصلاة حديث 1447 سنن أبي داود كتاب الطهارة باب أيصلي الرجل وهو حاقن؟ حديث 81 سنن ابن ماجه كتاب الطهارة وسننها أبواب التيمم باب ما جاء في النهي للحاقن أن يصلي حديث 610 سنن النسائي [illegible] مسند الشافعي [illegible] السنن الكبرى للبيهقي [illegible] حديث 1699 الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم [illegible] المعجم الكبير للطبراني [illegible] ذكر الإمامة العذر في ترك الجماعة حديث 909

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، وَيَاْخُذُ اَحَدُكُمُ الْغَائِطُ، فَلْيَبْدَاْ بِالْغَائِطِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نماز کھڑی ہو جائے اور کوئی شخص قضائے حاجت کے لئے بیٹھا ہو تو اس کو چاہیے کہ پہلے قضائے حاجت کر لے، (نماز بعد میں پڑھ لے)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الْاَنْصَارِيِّ

حضرت عبداللہ بن زید بن عبدربہ انصاری رضی اللہ عنہ (اذان والے) کے فضائل

5444- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا، وَالْعَقَبَةِ، مِنْ بَنِي جُشَمِ بْنِ الْحَارِثِ، وَزَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ، وَهُمَا التَّوْاَمَانِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، وَهُوَ الَّذِي اُرِيَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ، فَجَاءَ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ بِهِ

❖❖ ابن اسحاق نے بنی جشم بن حارث میں سے اور بنی زید بن حارث میں سے بیعت عقبہ اور جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں عبداللہ بن زید بن عبدربہ بن ثعلبہ کا نام بھی ذکر کیا ہے۔ یہ وہی صحابی ہیں جنہوں نے خواب میں اذان دیکھی تھی، انہوں نے آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (کو جاری کرنے) کا حکم دے دیا۔

5445- اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ صَاحِبُ النِّدَاءِ يُكَنَّى اَبَا مُحَمَّدٍ

❖❖ یحییٰ بن بکیر کہتے ہیں: عبداللہ بن زید (اذان والے) کی کنیت ''ابو محمد'' ہے۔

5446- اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ فِيمَنْ شَهِدَ بَدْرًا وَّالْعَقَبَةَ مِنْ بَنِي جُشَمِ بْنِ الْحَارِثِ وَزَيْدُبْنُ الْحَارِثِ وَهُمَا التَّوْاَمَانِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَاَخُوهُ حَارِثُ بْنُ زَيْدٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ هُوَ الَّذِي اَرَى النِّدَاءَ بَالصَّلَاةِ

❖❖ عروہ نے بنی جشم بن زید بن حارث میں سے اور بنی زید بن حارث میں سے بدر میں اور بیعت عقبہ میں شریک ہونے والوں میں ''حضرت عبداللہ بن زید بن عبدربہ بن ثعلبہ بن زید بن حارث بن خزرج'' کا نام بھی ذکر کیا ہے۔ ان کے بھائی حارث بن زید ہیں۔ عبداللہ بن زید وہی ہیں جنہوں نے خواب میں اذان دیکھی تھی۔

5447- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ وَكَانَ يُكَنّٰى اَبَا مُحَمَّدٍ وَشَهِدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ فِي السَّبْعِيْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ فِي رِوَايَةِ جَمِيْعِهِمْ وَشَهِدَ بَدْرًا وَّاُحُدًا وَّالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَعَهُ رَايَةُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ وَهُوَ الَّذِي اُرِيَ الْاَذَانَ الَّذِي تَدَاوَلَهُ فُقَهَاءُ الْاِسْلَامِ بِالْقَبُوْلِ وَلَمْ يُخَرَّجْ فِي الصَّحِيْحَيْنِ لِاخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ فِي اَسَانِيْدِهٖ وَاَمْثَلِ الرِّوَايَاتِ فِيْهِ رِوَايَةُ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَقَدْ تَوَهَّمَ بَعْضُ اَئِمَّتِنَا اَنَّ سَعِيْدًا لَمْ يَلْحَقْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ وَّلَيْسَ كَذٰلِكَ فَاِنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ كَانَ فِيْمَنْ يَّدْخُلُ بَيْنَ عَلِيٍّ وَّبَيْنَ عُثْمَانَ فِي التَّوَسُّطِ وَاِنَّمَا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ فِي اَوَاخِرِ خِلَافَةِ عُثْمَانَ وَحَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مَشْهُوْرٌ رَوَاهُ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ وَمَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ وَّشُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَمْزَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ وَغَيْرُهُمْ وَاَمَّا اَخْبَارُ الْكُوْفِيِّيْنَ فِي هٰذَا الْبَابِ فَمَدَارُهَا عَلٰى حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى فَمِنْهُمْ مَّنْ قَالَ عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَمِنْهُمْ مَّنْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَّاَمَّا وَلَدُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ آبَائِهِمْ عَنْهُ فَاِنَّهَا غَيْرُ مُسْتَقِيْمَةِ الْاَسَانِيْدِ وَقَدْ اَسْنَدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ

✧✧ محمد بن عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے

''عبداللہ بن زید بن عبدربہ بن ثعلبہ بن زید بن حارث''

ان کی کنیت ''ابومحمد'' ہے۔

تمام مورخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ ستر صحابہ کرام کے ہمراہ لیلۃ العقبہ میں بھی شریک ہوئے، جنگ بدر، احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ فتح مکہ کے موقع پر بنی حارث بن خزرج کا علم انہی کے ہاتھ میں تھا، یہ وہی صحابی ہیں جن کو خواب میں وہ اذان سنائی گئی تھی جس اذان کو فقہائے اسلام نے اپنے ہاں رائج کیا۔

✿✿ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل نہیں کیا کیونکہ اس کی اسانید میں ناقلین کا اختلاف ہے۔

ان میں سب سے بہترین روایت حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی ہے۔لیکن ان کے بارے میں ہمارے ائمہ نے یہ وہم کیا ہے کہ حضرت سعید کی حضرت عبداللہ بن زید کے ساتھ ملاقات نہیں ہوئی، حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ تو وہ شخصیت ہیں جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان ثالث بننے والوں میں شامل تھے۔اور حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخری ایام میں ہوا۔

اور زہری نے جو حضرت سعید بن میسب رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے وہ مشہور ہے، اس کو یونس بن یزید نے، معمر بن راشد نے، شعیب بن ابوحمزہ نے اور محمد بن اسحاق اور دیگر محدثین نے روایت کیا ہے۔

اس باب میں کوفیین کی تمام روایات کا مدار عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی حدیث پر ہے۔ کچھ محدثین اس کو یوں بیان کرتے ہیں

"عن معاذ بن جبل او عبدالله بن زيد"

اور کچھ محدثین یوں بیان کرتے ہیں

"عبدالرحمن عن عبدالله بن زيد"

اور عبداللہ بن زید کی ان کے آباء کے حوالے بیان کردہ روایات کی اسانید مضبوط نہیں ہیں کیونکہ عبداللہ بن زید نے خود بھی یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسند کی ہے۔

5448۔ حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ اَبِی بَكْرِ بن عمرو بن حزم، عَنْ اَبِی بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ، الَّذِی اُرِیَ النِّدَاءَ، اَنَّهُ اَتَی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، حَائِطِی هٰذَا صَدَقَةٌ وَهُوَ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، فَجَاءَ اَبَوَاهُ، فَقَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَانَ قِوَامُ عَيْشِنَا، فَرَدَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمَا، ثُمَّ مَاتَا فَوَرِثَهُمَا ابْنُهُمَا بَعْدُ

✧✧ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ (جن کو خواب میں اذان بتائی گئی تھی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے یہ باغ اللہ اور اس کے رسول کے لئے صدقہ میں دیا۔ ان کے والدین نے آکر بتایا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہی باغ ہماری گزراوقات کا واحد ذریعہ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ باغ ان کو واپس کردیا۔ پھر جب وہ دونوں فوت ہوگئے تو ان کے بعد ان کے بیٹے کو وراثت میں دے دیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِی الدَّرْدَاءِ عُوَيْمِرِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابوالدرداء عویمر بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

5449۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَاَبُو الدَّرْدَاءِ عُوَيْمِرُ بْنُ زَيْدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ خُنَاسَةَ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ كَعْبِ بْنِ الْخَزْرَجِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، وَقِيلَ: اِنَّ اسْمَ: اَبِی الدَّرْدَاءِ عَامِرٌ وَلٰكِنَّهُ صُغِّرَ، فَقِيلَ: عُوَيْمِرٌ، وَاُمُّهُ: مُحِبَّةُ بِنْتُ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَطْنَابَةِ بْنِ عَامِرِ بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ كَعْبٍ، وَكَانَ اَبُو الدَّرْدَاءِ فِيمَا ذُكِرَ آخِرَ دَارِهِ اِسْلَامًا لَمْ يَزَلْ مُتَعَلِّقًا بِصَنَمٍ لَهُ، وَقَدْ وَضَعَ عَلَيْهِ مَنْدِيلًا، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

5448–سنن سعيد بن منصور' باب الرجل يصدق بصدقة فترجع إليه بالميراث' حديث246: سنن الدارقطني' كتاب الأحباس' باب وقف المساجد والسقايات' حديث3899: السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الوقف' باب من قال: لا حبس عن فرائض الله عز وجل' حديث11136: معرفة السنن والآثار للبيهقي' كتاب الصلح' رجوع المتصدق في الصدقة غير المحرمة قبل القبض ورجوعها إليه بالميراث' حديث3873: مسند الروياني' حديث عبد الله بن زيد' حديث993:

رَوَاحَةَ يَدْعُوهُ اِلَى الْاِسْلامِ، فَيَأْبَى فَيَجِيئُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ، وَكَانَ لَهُ اَخًا فِى الْجَاهِلِيَّةِ عَنِ الْاِسْلامِ، فَلَمَّا رَآهُ قَدْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ خَالَفَهُ، فَدَخَلَ بَيْتَهُ وَاَعْجَلَ امْرَاَتَهُ وَاَنَّهَا لَتُمَشِّطُ رَاْسَهَا، فَقَالَ: اَيْنَ اَبُو الدَّرْدَاءِ؟ فَقَالَتْ: خَرَجَ اَخُوكَ آنِفًا، فَدَخَلَ بَيْتَهُ الَّذِى كَانَ فِيهِ الصَّنَمُ وَمَعَهُ الْقُدُومُ، فَاَنْزَلَهُ وَجَعَلَ يُقَدِّدُهُ فَلْذًا فَلْذًا وَهُوَ يَرْتَجِزُ سِرًّا مِنْ اَسْمَاءِ الشَّيَاطِينِ كُلِّهَا، اَلا كُلُّ مَا يُدْعَى مَعَ اللّٰهِ بَاطِلٌ، ثُمَّ خَرَجَ، وَسَمِعَتِ امْرَاَتُهُ صَوْتَ الْقُدُومِ وَهُوَ يَضْرِبُ ذٰلِكَ الصَّنَمَ، فَقَالَتْ: اَهْلَكْتَنِي يَا ابْنَ رَوَاحَةَ، فَخَرَجَ عَلٰى ذٰلِكَ فَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ حَتّٰى اَقْبَلَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اِلٰى مَنْزِلِهِ، فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْمَرْاَةَ قَاعِدَةً تَبْكِي شَفَقًا مِنْهُ، فَقَالَ: مَا شَاْنُكِ. قَالَتْ: اَخُوكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ دَخَلَ عَلَيَّ فَصَنَعَ مَا تَرَى، فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا، ثُمَّ فَكَّرَ فِي نَفْسِهِ، فَقَالَ: لَوْ كَانَ عِنْدَ هٰذَا خَيْرٌ لَدَفَعَ عَنْ نَفْسِهِ، فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ابْنُ رَوَاحَةَ، فَاَسْلَمَ، وَقِيلَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلٰى اَبِي الدَّرْدَاءِ وَالنَّاسُ مُنْهَزِمُونَ كُلَّ وَجْهٍ يَوْمَ اُحُدٍ، فَقَالَ: نِعْمَ الْفَارِسُ عُوَيْمِرٌ، غَيْرَ اَنَّهُ يَعْنِي غَيْرَ ثَقِيلٍ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَسَمِعْتُ مَنْ يَذْكُرُ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ لَمْ يَشْهَدْ اُحُدًا، وَقَدْ كَانَ مِنْ جُمْلَةِ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ شَهِدَ مَعَهُ مَشَاهِدَ كَثِيرَةً، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَتُوُفِّيَ اَبُو الدَّرْدَاءِ بِدِمَشْقَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَثَلاثِينَ فِي خِلافَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ محمد بن عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے

''ابوالدرداء عویمر بن زید بن قیس بن خناسہ بن امیہ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج''

یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا نام ''عامر'' تھا لیکن یہ چھوٹے تھے، اس لئے ان عویمر کہا جانے لگا۔

ان کی والدہ ''محبہ بنت واقد بن عمرو بن اطنابہ بن عامر بن زید مناۃ بن مالک بن ثعلبہ بن کعب'' ہیں۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اپنے خاندان میں سب سے آخر میں ایمان لائے۔ یہ ہمیشہ اپنا بت اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے۔ اس کے اوپر ایک رومال ڈال کر رکھتے تھے، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ ان کو اکثر اسلام کی دعوت دیا کرتے تھے لیکن یہ انکار کر دیا کرتے تھے، ایک دن عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے، یہ زمانہ جاہلیت میں انکے بھائی بنے ہوئے تھے جب انہوں نے دیکھا کہ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ گھر سے باہر چلے گئے ہیں تو ان کے گھر میں داخل ہو گئے اور ان کی بیوی کے پاس گئے وہ اس وقت اپنے سر میں کنگھی کر رہی تھی، انہوں نے پوچھا: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کہاں ہے؟ ان کی زوجہ نے کہا: تمہارا بھائی ابھی باہر نکلا ہے، تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کلہاڑا لے کر اس کمرے میں گئے جس میں انہوں نے اپنا بُت رکھا ہوا تھا اس کو نیچے گرایا اور ریزہ ریزہ کر ڈالا اور شیطان کا ایک ایک نام لے کر یوں کہہ رہے تھے ''خبردار ہر وہ چیز جس کی اللہ کے ہمراہ عبادت کی جائے وہ باطل ہے'' جب حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اُس بت کو کلہاڑے سے توڑ رہے تھے تو ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی زوجہ نے کلہاڑے کی آواز سن کر بولی: اے ابن رواحہ تو نے مروا دیا۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ ان کی آواز سن کر باہر تشریف لے آئے۔ اس کے بعد حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اپنے گھر واپس آئے، تو دیکھا کہ ان بیوی خوف کے مارے رو رہی ہے۔ انہوں نے رونے کی وجہ پوچھی تو انہوں

نے بتادیا کہ تمہارا بھائی عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آیا تھا اور دیکھ لو تمہارے بت کا یہ حشر کر کے چلا گیا ہے۔ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو بہت شدید غصہ آیا لیکن انہوں نے کچھ دیر سوچا اور جب سوچا تو یہ نتیجہ نکالا کہ اگر اس کے پاس کوئی بھلائی ہوتی تو یہ اپنے آپ کو بچانہ لیتا، وہ وہیں سے چلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے، حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی ان کے ہمراہ تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔

ان کے قبول اسلام کے بارے میں یہ بھی روایت ہے کہ جنگ احد کے دن جب لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی تھی اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر فرمایا: عویمر کتنا اچھا شہسوار ہے مگر یہ کہ وہ غیر مسافر واقع ہوا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے کچھ لوگوں کو یہ کہتے ہوئے بھی سنا ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ غزوہ احد میں شریک نہیں ہوئے تھے البتہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں شامل ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بہت سارے غزوات میں شریک ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی دور خلافت میں سن ۳۲ ہجری کو دمشق میں فوت ہوئے۔

5450- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا مَطَرٌ حَدَّثَنَا اَبُو اِبْرَاهِيمَ التَّرْجُمَانِيُّ قَالَ رَاَيْتُ شَيْخًا بِدِمَشْقَ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ اِسْحَاقَ الْاَجْرَبُ مَوْلٰى لِبَنِي هِبَارٍ الْقُرَشِيِّ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ عُوَيْمِرَ بْنَ قَيْسِ بْنِ خَنَاسَةَ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَلَ اَقْنَى يَخْضِبُ بِالصُّفْرَةِ وَرَاَيْتُ عَلَيْهِ قَلَنْسُوَةً مُضَرَّبَةً صَغِيْرَةً وَرَاَيْتُ عَلَيْهِ عِمَامَةً قَدْ اَلْقَاهَا عَلٰى كَتِفَيْهِ قَالَ الْعَبَّاسُ فَسَمِعْتُ رَجُلًا كَانَ مَعِيَ يَقُوْلُ لَهُ مُذْ كَمْ رَاَيْتَهُ قَالَ رَاَيْتُهُ مُنْذُ اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ سَنَةٍ قَالَ وَكَانَ عَلَيْهِ جَوْرَبَانِ وَنَعْلَانِ قَالَ وَكَانَ اَتٰى عَلٰى اَبِي اِسْحَاقَ نَحْوٌ مِنْ عِشْرِيْنَ وَمِائَةِ سَنَةٍ

✧✧ بنی ہبار کے آزاد کردہ غلام ابواسحاق اجرب فرماتے ہیں: میں نے صحابی رسول حضرت ابوالدرداء عویمر بن قیس بن خناسہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے ان کی آنکھیں سیاہی مائل سرخ تھیں اور آپ شرم وحیاء کے پیکر تھے، آپ زرد رنگ کا خضاب لگایا کرتے تھے۔ میں نے ان کے سر پر چھوٹے سائز کی ٹوپی دیکھی ہے اور اس کے اوپر عمامہ شریف جس کو انہوں نے اپنے کندھے پر لٹکایا ہوا تھا۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی کو جو میرے ساتھ تھا اس نے ان سے پوچھا: تم نے کتنا عرصہ ان کو دیکھا؟ انہوں نے کہا: میں نے ایک سال سے زیادہ ان کو دیکھا، وہ جورابیں اور جوتے پہن کر رکھتے تھے۔ اور وہ ابواسحاق کے پاس ایک سو بیس سال تک آتے رہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوذر جندب بن جنادہ غفاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

5451۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ جُنْدُبُ بْنُ جُنَادَةَ وَقِيْلَ يَزِيْدُ بْنُ جُنَادَةَ تُوُفِّيَ بِالرَّبَذَةِ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثِيْنَ وَاخْتَلَفُوْا فِيْمَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ فَقِيْلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَقِيْلَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيُّ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نام ''ابوذر جندب بن جنادہ'' بیان کیا ہے۔ بعض مورخین نے ''یزید بن جنادہ'' بیان کیا ہے۔ ۳۲ سن ہجری میں ربذہ میں ان کا انتقال ہوا۔ ان کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی ہے اس بارے میں اختلاف ہے بعض نے کہا ہے کہ ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پڑھائی تھی اور بعض نے کہا ہے کہ ''حضرت جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ نے پڑھائی تھی۔

5452۔ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْاِمَامُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ لِنَفَرٍ عِنْدَهُ اَنَّهُ قَدْ حَضَرَنِي مَا تَرَوْنَ مِنَ الْمَوْتِ وَلَوْ كَانَ لِي ثَوْبٌ يَسَعُنِي كَفَنًا اَوْ لِصَاحِبِيَّ لَمْ اُكَفَّنْ اِلَّا فِي ذٰلِكَ وَاِنِّي اُنْشِدُكُمْ اَنْ لَّا يُكَفِّنَنِي مِنْكُمْ رَجُلٌ كَانَ عَرِيْفًا اَوْ نَقِيْبًا اَوْ اَمِيْرًا اَوْ بَرِيْدًا وَكَانَ الْقَوْمُ اَشْرَافًا كَانَ حَجَرٌ الْمَدَرِيُّ وَمَالِكٌ الْاَشْتَرُ فِي نَفَرٍ فِيْهِمْ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَكُلُّ الْقَوْمِ قَدْ اَصَابَ لِذٰلِكَ مَنْزِلًا اِلَّا الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ اَنَا اُكَفِّنُكَ فِي رِدَائِي هٰذَا وَفِي ثَوْبَيْنِ فِي عَيْبَتِي مِنْ غَزْلِ اُمِّي حَاكَتْهُمَا لِي حَتّٰى اَحْرُمَ فِيْهِمَا فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ كَفَانِي

✧✧ حضرت مجاہد فرماتے ہیں: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ لوگ موجود تھے آپ نے ان سے فرمایا: میری موت کا وقت قریب ہے، اگر میرے پاس یا میرے ساتھی کے پاس اتنا کپڑا موجود ہو کہ وہ کفن کے لئے کفایت کرے تو مجھے اسی کپڑے میں کفن دینا۔ میں تمہیں قسم دیتا ہوں مجھے کوئی نمبردار، چوہدری، یا حاکم، سردار، قاصد یا ایلچی قسم کا آدمی کفن نہ دے، وہ لوگ تمام بڑے صاحب منصب تھے، البتہ حجر المدری اور مالک الاشتر ایک جماعت میں موجود تھے، ان میں ایک آدمی انصار میں سے تھا اور اس پوری قوم میں صرف ایک وہی انصاری ہی ان شرائط کے پیش نظر کفن دینے کا اہل تھا، اس نے کہا: میں آپ کو اپنی اس چادر میں اور دو کپڑے میں جو کہ صندوق میں رکھے ہوئے ہیں جو کہ میری والدہ نے میرے احرام کے لئے خود اپنے ہاتھوں سے کات کر بنائے ہیں، ان میں آپ کو کفن دوں گا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ میرے لئے کافی ہیں۔

5453۔ اَخْبَرَنِي اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ مَعْمَرُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ الْغِفَارِيُّ جُنْدُبُ بْنُ جُنَادَةَ بْنِ سُفْيَانَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ حَرَامٍ قَالَ ابْنُ سَلَامٍ وَيُقَالُ اِسْمُهُ يَزِيْدُ

✧✧ ابوعبیدہ معمر بن مثنیٰ نے ان کا نام یہ بیان کیا ہے "ابوذر غفاری جندب بن جنادہ بن سفیان بن عبید بن حرام۔ ابن سلام کہتے ہیں: ان کا نام "یزید" بھی بیان کیا گیا ہے۔

5454- اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: اَبُو ذَرٍّ جُنْدُبُ بْنُ جُنَادَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَمْرِو بْنِ صُعَيْرِ بْنِ حَرَامِ بْنِ غِفَارٍ، وَاُمُّهُ: رَمْلَةُ بِنْتُ وَقِيعَةَ بْنِ غِفَارٍ، وَاَمَّا مَا ذُكِرَ مِنَ اسْمِهِ: يَزِيدُ فَقَدْ روى أن النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ بِهِ "

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ان کا نام یہ بیان کیا ہے "ابوذر جندب بن جنادہ بن قیس بن عمرو بن صعیر بن حرام بن غفار" ان کی والدہ کا نام "رملہ بنت وقیعہ بن غفار" ہے۔ اور یہ جو روایت ہے کہ ان کا نام "یزید" تھا تو اس کے بارے میں مروی ہے کہ یہ نام رسول اللہ ﷺ نے رکھا تھا۔

5455- حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مِلْحَانَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِاَبِي ذَرٍّ: كَيْفَ بِكَ يَا يَزِيدُ، فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ

✧✧ حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ایک طویل گفتگو مروی ہے اس میں آپ ﷺ نے ان کو "یا یزید" (اے یزید) کہہ کر پکارا تھا۔

5456- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، وَسَعْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ الْقَصِيرُ، حَدَّثَنِي اَبُو حَمْزَةَ، قَالَ: قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاِسْلَامِ اَبِي ذَرٍّ؟ قَالَ: قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: قَالَ اَبُو ذَرٍّ: كُنْتُ رَجُلًا مِنْ غِفَارٍ، فَبَلَغَنَا اَنَّ رَجُلًا خَرَجَ بِمَكَّةَ يَزْعُمُ يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ، فَقُلْتُ لِاَخِي: انْطَلِقْ اِلَى هٰذَا الرَّجُلِ فَكَلِّمْهُ وَائْتِنِي بِخَبَرِهِ، فَانْطَلَقَ، فَلَقِيَهُ، ثُمَّ رَجَعَ، فَقُلْتُ: مَا عِنْدَكَ؟ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَجُلًا يَاْمُرُ بِالْخَيْرِ وَيَنْهَى عَنِ الشَّرِّ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: لَمْ يَشْفِنِي مِنَ الْخَبَرِ، قَالَ: فَاَخَذْتُ جِرَابًا وَعَصًا، ثُمَّ اَقْبَلْتُ اِلَى مَكَّةَ، فَجَعَلْتُ لَا اَعْرِفُهُ، وَلَا اَكْرَهُ اَنْ اَسْاَلَ عَنْهُ، وَاَشْرَبُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ، وَاَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ، قَالَ: فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ، فَقَالَ: كَاَنَّ الرَّجُلَ غَرِيبٌ، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَانْطَلِقْ اِلَى الْمَنْزِلِ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ لَا يَسْاَلُنِي عَنْ شَيْءٍ، وَلَا اُخْبِرُهُ، قَالَ: ثُمَّ لَمَّا اَصْبَحْتُ غَدَوْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ لِاَسْاَلَ عَنْهُ، وَلَيْسَ اَحَدٌ يُخْبِرُنِي عَنْهُ بِشَيْءٍ، فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ، فَقَالَ: اَمَا اِنَّ لِلرَّجُلِ اَنْ يَعْرِفَ مَنْزِلَهُ بَعْدُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: انْطَلِقْ مَعِي، فَقَالَ: مَا اَقْدَمَكَ هٰذِهِ الْبَلْدَةَ؟ قُلْتُ لَهُ: اِنْ كَتَمْتَ عَلَيَّ اَخْبَرْتُكَ؟ قَالَ: فَاِنِّي اَفْعَلُ، قُلْتُ لَهُ: بَلَغَنَا اَنَّهُ خَرَجَ مِنْ هَا هُنَا رَجُلٌ يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ، فَاَرْسَلْتُ اَخِي لِيُكَلِّمَهُ، فَرَجَعَ وَلَمْ يَشْفِنِي مِنَ الْخَبَرِ، فَاَرَدْتُ اَنْ

5456-صحيح البخاري كتاب المناقب، باب قصة زمزم حديث3353:صحيح البخاري كتاب المناقب باب إسلام أبي ذر الغفاري رضي الله عنه حديث3670:البحر الزخار مسند البزار -ابن عباس حديث3305:

اَلْقَاهُ، قَالَ: اَمَّا اِنَّكَ قَدْ رَشَدْتَ، هٰذَا وَجْهِي، فَاتَّبِعْنِي، وَادْخُلْ حَيْثُ اَدْخُلُ، فَاِنِّي اِنْ رَاَيْتُ اَحَدًا اَخَافُهُ عَلَيْكَ قُمْتُ اِلَى الْحَائِطِ كَاَنِّي اُصْلِحُ نَعْلِي وَامْضِ اَنْتَ، قَالَ: فَمَضَى وَمَضَيْتُ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلَ، وَدَخَلْتُ مَعَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَعْرِضْ عَلَيَّ الْاِسْلَامَ، فَعَرَضَ عَلَيَّ الْاِسْلَامَ، فَاَسْلَمْتُ مَكَانِي، قَالَ: فَقَالَ لِي: يَا اَبَا ذَرٍّ، اُكْتُمْ هٰذَا الْاَمْرَ، وَارْجِعْ اِلٰى بَلَدِكَ، فَاِذَا بَلَغَكَ ظُهُوْرُنَا، فَاَقْبِلْ، قَالَ: فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَاَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ، فَجَاءَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَقُرَيْشٌ فِيهِ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، فَقَالُوا: قُوْمُوا اِلٰى هٰذَا الصَّابِءِ، فَقَامُوا فَضُرِبْتُ لِاَمُوْتَ، فَاَدْرَكَنِي الْعَبَّاسُ، فَاَكَبَّ عَلَيَّ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: وَيْلَكُمْ تَقْتُلُوْنَ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ، وَمَتْجَرُكُمْ وَمَمَرُّكُمْ عَلٰى غِفَارٍ، فَاَقْلَعُوا عَنِّي، فَلَمَّا اَصْبَحْتُ الْغَدَ، رَجَعْتُ فَقُلْتُ مِثْلَ مَا قُلْتُ بِالْاَمْسِ، فَقَالُوا قُوْمُوا اِلٰى هٰذَا الصَّابِءِ، فَاَدْرَكَنِي الْعَبَّاسُ، فَاَكَبَّ عَلَيَّ، وَقَالَ: مِثْلَ مَقَالَتِهِ بِالْاَمْسِ، فَكَانَ اَوَّلَ اِسْلَامِ اَبِي ذَرٍّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، فَاَمَّا حَدِيْثٌ مُفَسَّرٌ فِي اِسْلَامِ اَبِي ذَرٍّ حَدِيْثُ الشَّامِيِّيْنَ

✧✧ ابوحمزہ کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ہم سے کہا: کیا میں تمہیں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کا واقعہ سناؤں؟ ہم نے کہا: جی ہاں! انہوں نے کہا: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرا تعلق غفار قبیلے کے ساتھ تھا، ہمیں یہ اطلاع ملی کہ مکہ مکرمہ میں ایک آدمی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ اس آدمی سے جا کر ملو اور اس سے بات چیت کر کے آؤ اور مجھے بتاؤ، میرا بھائی وہاں گیا اور ان سے ملاقات کی، اور واپس لوٹ کر آ گیا، میں نے اس سے پوچھا کہ تم کیا خبر لے کر آئے ہو؟ اس نے کہا: خدا کی قسم! میں نے دیکھا کہ وہ شخص نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس سے کہا: مجھے تیری دی ہوئی خبر سے صحیح طور تشفی نہیں ہوئی، میں نے اپنی تلوار اور عصا اٹھایا اور مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہو گیا، (جب میں مکہ مکرمہ پہنچا تو پریشانی یہ تھی کہ) میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانتا بھی نہ تھا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کسی سے پوچھنا بھی نہیں چاہتا تھا، میں آب زم زم پی کر مسجد میں بیٹھ گیا، (حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گزر میرے پاس سے ہوا

انہوں نے کہا: لگتا ہے تم مسافر ہو؟

میں نے کہا: جی ہاں۔

آپ نے فرمایا: میرے ساتھ گھر چلو

میں ان کے ساتھ ان کے گھر چلا گیا، نہ انہوں نے مجھ سے کچھ پوچھا اور نہ ہی میں نے بتایا۔ جب صبح ہوئی تو میں پھر مسجد میں آ گیا، لیکن اس دن بھی نہ میں نے کسی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پوچھا اور نہ ہی کسی نے مجھے اس بارے میں بتایا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے

آپ نے فرمایا: کیا تمہیں ابھی تک اپنی منزل نہیں ملی؟

میں نے کہا: نہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میرے ساتھ میرے گھر چلو۔

آج حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھ لیا کہ تم کس مقصد کی خاطر اس شہر میں آئے ہو؟

میں نے کہا: اگر آپ میری بات صیغہ راز میں رکھیں تو میں آپ کو بتاتا ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

میں نے ان کو بتایا کہ مجھے پتا چلا ہے کہ اس شہر میں کوئی شخص ہے جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ میں نے اپنے بھائی کو اس معاملے کی خبر لینے بھیجا تھا، وہ آ کر واپس گیا لیکن مجھے اس کی بات سے تسلی نہیں ہوئی چنانچہ میں نے سوچا کہ مجھے خود جا کر ان سے ملاقات کرنی چاہئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بالکل ٹھیک جگہ پر پہنچے ہو، میں چلتا ہوں اور تم میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ، اور جس مکان میں میں داخل ہوں تم بھی اس میں داخل ہو جانا، اگر راستے میں مجھے تمہارے بارے میں کسی سے کوئی خطرہ محسوس ہوا تو میں دیوار کے ساتھ کھڑا ہو کر اپنے جوتے کا تسمہ ٹھیک کرنے لگ جاؤں گا اور تم آگے گزر جانا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ آگے آگے چلتے رہے اور میں ان کے پیچھے پیچھے چلتا رہا، حتی کہ آپ ایک مکان میں داخل ہو گئے اور میں بھی ان کے پیچھے اس مکان میں رسول اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر اسلام پیش فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر اسلام پیش فرمایا، میں نے وہیں پر ہی اسلام قبول کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت فرمائی کہ اے ابوذر رضی اللہ عنہ ابھی اپنے اسلام کو چھپائے رکھنا اور اپنے شہر کو واپس چلے جاؤ، جب تمہیں میرے غلبے کی اطلاع ملے تو چلے آنا۔ میں نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں تو ان مشرکوں کے درمیان چیخ چیخ کر بتاؤں گا۔ پھر وہ مسجد میں آ گئے، اس وقت مسجد میں قریش بھی موجود تھے، انہوں نے کہا: اے گروہ قریش "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ انہوں نے کہا: اس دین بدلنے والے کی جانب اٹھو، پھر وہ لوگ اٹھ کر آئے اور مجھے قتل کرنے کے لئے مارنا شروع کر دیا، حضرت عباس رضی اللہ عنہ آ کر میرے اوپر جھک گئے پھر ان لوگوں کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: تمہارے لئے ہلاکت ہو تم بنی غفار کے آدمی کو مار رہے ہو، حالانکہ تمہاری تمام تر تجارت انہی کے ساتھ ہے اور تمہارے تجارتی قافلوں کا گزر بھی انہی کے قبیلہ سے ہوتا ہے۔ اس لئے اس کو چھوڑ دو۔ جب اگلا دن ہوا تو میں نے پھر اسی طرح مسجد میں آ کر چیخ چیخ کر کلمہ پڑھنا شروع کر دیا۔ انہوں نے پھر مجھے مارا پیٹا، پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آ کر مجھے ان سے بچایا اور پچھلے دن کی طرح ان سے کہا۔ یہ تھا واقعہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے اسلام کے پہلے دن کا۔

🏵🏵 یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کے بارے میں شامیوں کی مفسر حدیث درج ذیل ہے۔

5457- اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيُّ بِدِمَشْقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَائِذٍ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا اَبُو طَرَفَةَ عَبَّادُ بْنُ الرَّيَّانِ اللَّخْمِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ رُوَيْمٍ اللَّخْمِيَّ الْاَشْعَرِيَّ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ لُدَيْنٍ الْاَشْعَرِيّ، وَكَانَ مَعَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا لَيْلَى الْاَشْعَرِيَّ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنِي اَبُو ذَرٍّ، قَالَ: اِنَّ اَوَّلَ مَا دَعَانِي اِلَى الْاِسْلامِ اِنَّا كُنَّا قَوْمًا غُرَبَاءَ فَاَصَابَتْنَا السَّنَةُ فَاحْمَلْتُ اُمِّي وَاَخِي، وَكَانَ اسْمُهُ اُنَيْسًا اِلٰى اَصْهَارٍ لَنَا بِاَعْلٰى نَجْدٍ، فَلَمَّا حَلَلْنَا بِهِمْ اَكْرَمُونَا، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْحَيِّ مَشٰى اِلٰى خَالِي، فَقَالَ: تَعْلَمُ اَنَّ اُنَيْسًا يُخَالِفُكَ اِلٰى اَهْلِكَ، قَالَ: فَخَفِقَ فِي قَلْبِهِ، فَانْصَرَفْتُ فِي رَعِيَّةِ اِبِلِي، فَوَجَدْتُهُ كَئِيبًا حَزِينًا يَبْكِي، فَقُلْتُ: مَا اَبْكَاكَ يَا خَالُ؟ فَاَعْلَمَنِي الْخَبَرَ، فَقُلْتُ: حَجَزَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّا نَخَافُ الْفَاحِشَةَ، وَاِنْ كَانَ الزَّمَانُ قَدْ اَخَلَّ بِنَا، وَلَقَدْ كَدَّرْتَ عَلَيْنَا صَفْوَ مَا ابْتَدَاْتَنَا بِهِ، وَلا سَبِيلَ اِلَى اجْتِمَاعٍ، فَاحْتَمَلْتُ اُمِّي وَاَخِي حَتّٰى نَزَلْنَا بِحَضْرَةِ مَكَّةَ، فَقَالَ اَخِي: اِنِّي رَجُلٌ مُدَافِعٌ عَلَى الْمَاءِ بِشِعْرٍ، وَكَانَ رَجُلا شَاعِرًا، فَقُلْتُ: لا تَفْعَلْ، فَخَرَجَ بِهِ اللَّجَاجُ حَتّٰى دَافَعَ جُرَيْجَ بْنَ الصِّمَّةِ اِلٰى صِرْمَتِهِ، وَايْمُ اللّٰهِ لَجُرَيْجٌ يَوْمَئِذٍ اَشْعَرُ مِنْ اَخِي، فَتَقَاضَيَا اِلٰى خِبَاءَ، فَفَضَّلَتْ اَخِي عَلٰى جُرَيْجٍ، وَذٰلِكَ اَنَّ جُرَيْجًا خَطَبَهَا اِلٰى اَبِيهَا، فَقَالَتْ: شَيْخٌ كَبِيرٌ لا حَاجَةَ لِي فِيهِ، فَحَقَدَتْ عَلَيْهِ، فَضَمَمْنَا صِرْمَتَهُ اِلٰى صِرْمَتِنَا، فَكَانَتْ لَنَا هَجْمَةٌ، قَالَ: ثُمَّ اَتَيْتُ مَكَّةَ فَابْتَدَاْتُ بِالصَّفَا، فَاِذَا عَلَيْهَا رِجَالاتُ قُرَيْشٍ وَلَقَدْ بَلَغَنِي اَنَّ بِهَا صَابِئًا، اَوْ مَجْنُونًا، اَوْ شَاعِرًا، اَوْ سَاحِرًا، فَقُلْتُ: اَيْنَ هٰذَا الَّذِي تَزْعُمُونَهُ؟ فَقَالُوا: هَا هُوَ ذَاكَ حَيْثُ تَرَى، فَانْقَلَبْتُ اِلَيْهِ، فَوَاللّٰهِ مَا جُزْتُ عَنْهُمْ قِيدَ حَجَرٍ حَتّٰى اَكَبُّوا عَلَيَّ كُلَّ عَظْمٍ وَحَجَرٍ وَمَدَرٍ فَضَرَّجُونِي بِدَمِي، وَاَتَيْتُ الْبَيْتَ فَدَخَلْتُ بَيْنَ السُّتُورِ وَالْبِنَاءِ وَصُمْتُ فِيهِ ثَلاثِينَ يَوْمًا، لا آكُلُ وَلا اَشْرَبُ اِلَّا مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ حَتّٰى كَانَتْ لَيْلَةٌ قَمْرَاءُ اِضْحِيَانُ، اَقْبَلَتِ امْرَاَتَانِ مِنْ خُزَاعَةَ طَافَتَا بِالْبَيْتِ ثُمَّ ذَكَرَتَا اِسَافًا وَنَائِلَةَ، وَهُمَا وَثَنَانِ كَانُوا يَعْبُدُونَهُمَا، فَاَخْرَجْتُ رَاْسِي مِنْ تَحْتِ السُّتُورِ، فَقُلْتُ: احْمِلا اَحَدَهُمَا عَلٰى صَاحِبِهِ، فَغَضِبَتَا ثُمَّ قَالَتَا: لَوْ كَانَتْ رِجَالُنَا حُضُورًا مَا تَكَلَّمْتَ بِهٰذَا، ثُمَّ وَلَّتَا، فَخَرَجْتُ اَقْفُو آثَارَهُمَا حَتّٰى لَقِيَتَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا اَنْتُمَا، وَمِنْ اَيْنَ اَنْتُمَا؟ وَمِنْ اَيْنَ جِئْتُمَا؟ وَمَا جَاءَ بِكُمَا؟ فَاَخْبَرَتَاهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ: اَيْنَ تَرَكْتُمَا الصَّابِءَ؟ فَقَالَتَا: تَرَكْنَاهُ بَيْنَ السُّتُورِ وَالْبِنَاءِ، فَقَالَ لَهُمَا: هَلْ قَالَ لَكُمَا شَيْئًا؟ قَالَتَا: نَعَمْ، وَاَقْبَلْتُ حَتّٰى جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عِنْدَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: مَنْ اَنْتَ؟ وَمِمَّنْ اَنْتَ؟ وَمِنْ اَيْنَ اَنْتَ؟ وَمِنْ اَيْنَ جِئْتَ؟ وَمَا جَاءَ بِكَ؟ فَاَنْشَاْتُ اُعْلِمُهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ: مِنْ اَيْنَ كُنْتَ تَاْكُلُ وَتُشْرَبُ؟ فَقُلْتُ: مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ، فَقَالَ: اَمَا اِنَّهُ لَطَعَامُ طُعْمٍ، وَمَعَهُ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ائْذَنْ لِي اَنْ اُعَشِّيَهُ، قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي، وَاَخَذَ اَبُو بَكْرٍ بِيَدِي حَتّٰى وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَابِ اَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ دَخَلَ اَبُو بَكْرٍ بَيْتَهُ، ثُمَّ اَتَى بِزَبِيبٍ مِنْ زَبِيبِ الطَّائِفِ، فَجَعَلَ يُلْقِيهِ لَنَا،

قَبْضًا قَبْضًا، وَنَحْنُ نَأْكُلُ مِنْهُ حَتَّى تَمْلَأْنَا مِنْهُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا ذَرٍّ، فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ، فَقَالَ لِي: إِنَّهُ قَدْ رُفِعَتْ لِي أَرْضٌ، وَهِيَ ذَاتُ مَالٍ، وَلَا أَحْسَبُهَا إِلَّا تِهَامَةَ، فَاخْرُجْ إِلَى قَوْمِكَ فَادْعُهُمْ إِلَى مَا دَخَلْتَ فِيهِ، قَالَ: فَخَرَجْتُ حَتَّى أَتَيْتُ أُمِّي وَأَخِي فَأَعْلَمْتُهُمُ الْخَبَرَ، فَقَالَا: مَا لَنَا رَغْبَةٌ عَنِ الدِّينِ الَّذِي دَخَلْتَ فِيهِ فَأَسْلَمَا، ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى أَتَيْنَا الْمَدِينَةَ فَأَعْلَمْتُ قَوْمِي، فَقَالُوا: إِنَّا قَدْ صَدَّقْنَاكَ، وَلَعَلَّنَا نَلْقَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِينَاهُ، فَقَالَتْ لَهُ غِفَارٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا ذَرٍّ أَعْلَمَنَا مَا أَعْلَمْتَهُ، وَقَدْ أَسْلَمْنَا وَشَهِدْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ تَقَدَّمَتْ أَسْلَمُ، وَخُزَاعَةُ، فَقَالَتَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا قَدْ أَسْلَمْنَا، وَدَخَلْنَا فِيمَا دَخَلَ فِيهِ إِخْوَانُنَا وَحُلَفَاؤُنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ، وَغِفَارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا، ثُمَّ أَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِي، فَقَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ، فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: هَلْ كُنْتَ تَأَلَّهُ فِي جَاهِلِيَّتِكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَقُومُ عِنْدَ الشَّمْسِ، فَلَا أَزَالُ مُصَلِّيًا حَتَّى يُؤْذِيَنِي حَرُّهَا فَأَخِرُّ كَأَنِّي خِفَاءٌ، فَقَالَ لِي: فَأَيْنَ كُنْتَ تَوَجَّهُ؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي إِلَّا حَيْثُ وَجَّهَنِي اللَّهُ حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ

✧✧ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شروع شروع میں میرے اسلام کی طرف مائل ہونے کی وجہ یہ تھی کہ ہم مسافرلوگ تھے ہمارے علاقے میں قحط پڑ گیا میں اپنی والدہ اور اپنے بھائی انیس کو ساتھ لے کر نجد کے بالائی علاقے میں اپنے سسرال چلا گیا، جب ہم ان کے پاس پہنچے تو انہوں ہماری بہت عزت کے اس محلے کے ایک آدمی نے مجھے دیکھا تو وہ میرے ماموں کے پاس گیا اور ان سے کہنے لگا: کیا تم جانتے ہو کہ انیس تمہارا مخالف ہے؟ (حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: ان کے دل میں میرے بارے میں رنجش سی پیدا ہو گئی، میں اونٹوں کے ریوڑ میں چلا گیا، میں نے ان کو شکستہ دل پریشان حال بیٹھے دیکھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اے ماموں آپ کیوں پریشان بیٹھے ہیں؟ انہوں نے سارا ماجرا کہہ سنایا۔ اللہ تعالیٰ بچائے، ہم گناہ سے ڈرتے ہیں۔ زمانے نے ہمیں محتاج کر دیا ہے اور ابتداء میں آپ نے جس انداز میں ہمارا خیال کیا ہے اب اس تعلق میں دراڑ پڑ چکی ہے اس بناء پر لگتا ہے کہ اب اپنا اکٹھے رہنا ممکن نہیں ہے، میں نے اپنی والدہ اور بھائی کو ساتھ لیا اور مکہ کے قریب آ کر ڈیرہ لگا لیا۔ میرا بھائی شاعر تھا اس نے کہا: میں اپنے اشعار کی بدولت پانی پر قبضہ کر سکتا ہوں، میں نے اس کو اس کام سے منع کیا لیکن وہ ضد کر کے چلا گیا اور جریج بن صمہ کے ساتھ اس کے اونٹوں کے گلہ میں جا کر مقابلہ شروع کر دیا۔ خدا کی قسم! جریج میرے بھائی سے بڑا شاعر تھا۔ یہ دونوں خنساء کے پاس آ گئے اور اشعار کا مقابلہ کیا، (خنساء ان میں منصف تھی) اس نے میرے بھائی کو فاتح قرار دیا اور یہ اس لئے کیا کہ جریج نے اس کے باپ سے اس کا رشتہ مانگا تھا لیکن اس نے آگے سے کہا: وہ بہت بوڑھا ہے مجھے اس میں کوئی دلچسپی نہیں ہے، اس وجہ سے اس کے دل میں کینہ پیدا ہو گیا تھا، یہ شرط جیت کر ہم نے اس کا گلہ اپنے گلہ کے ساتھ ملا لیا، اس طرح ہمارے اونٹ سو سے بھی زیادہ ہو گئے۔ آپ فرماتے ہیں: پھر میں مکہ میں آ گیا، سب سے پہلے میں صفا مروہ کی سعی کرنے لگا وہاں میں نے قریش کے بہت سارے قافلے دیکھے، مجھے کسی نے بتایا کہ وہاں پر ایک صابی (اپنے دین سے برگشتہ) شخص ہے،

یا مجنون یا شاعر یا جادوگر موجود ہے۔ میں نے کہا: جس شخص کے بارے میں تم یہ گمان رکھتے ہو، وہ کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ جس شخص کو تم دیکھ رہے ہو، یہی وہ ہے۔ میں پلٹ کر ان کے پاس گیا۔ خدا کی قسم! میں وہاں سے ایک پتھر کی مقدار بھی آگے نہیں بڑھا تھا کہ انہوں نے مجھ پر ہڈیوں، پتھروں اور گندگی کی بوچھاڑ کر دی۔ اور مجھے سر بسر خون سے نہلا دیا، میں بیت اللہ میں آیا اور کعبہ کے پردوں میں چھپ گیا، میں تین دن وہاں آب زم زم کے علاوہ بغیر کچھ کھائے، پیئے روزے کی حالت میں رہا۔ ایک روشن رات میں جب چاند خوب چمک رہا تھا بنی خزاعہ کی دو عورتیں بیت اللہ شریف کا طواف کرنے آئیں، انہوں نے اساف اور نائلہ دو بتوں کا ذکر کیا یہ لوگ ان کی عبادت کیا کرتے تھے۔ میں نے پردوں سے اپنا سر باہر نکالا اور کہا: تم میں سے ایک، دوسری پر چڑھ جاؤ، یہ بات سن کر وہ شدید غضبناک ہو گئیں اور کہنے لگیں: اللہ کی قسم! اگر آج ہمارے ساتھ ہمارے مرد ہوتے تو تم یہ بات نہ کہہ سکتے، پھر وہ چلی گئیں۔ میں ان کے پیچھے پیچھے چل دیا، وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں گئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ کس قبیلے سے تعلق رکھتی ہو؟ کہاں سے آئی ہو؟ اور تمہیں کیا کام ہے؟ انہوں نے سارا قصہ کہہ سنایا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تم نے اس صابی کو کہاں چھوڑا ہے؟ انہوں نے کہا: کعبہ کی عمارت اور پردوں کے درمیان۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا اس نے تم سے بھی کچھ کہا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش ہو گیا اور آپ کو سلام عرض کیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تم کون ہو؟ کس قبیلے سے تعلق ہے؟ کہاں سے آئے ہو؟ اور کس لئے آئے ہو؟ میں نے آپ ﷺ کو سارا ماجرا کہہ سنایا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: اتنے دن تم کہاں سے کھاتے پیتے رہے؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ میں صرف آب زم زم پر گزارا کرتا رہا، آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، آب زم زم کھایا جانے والا طعام ہے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ مجھے اجازت دیجئے میں ان کے لئے کھانے کا انتظام کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ان کو اجازت دے دی۔ پھر رسول اللہ ﷺ وہاں سے پیدل چل نکلے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ تھام لیا اور چلتے چلتے رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دروازے پر جا کر رکے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گھر گئے اور طائف کا درآمد شدہ منقع لے کر آئے، رسول اللہ ﷺ ایک ایک مٹھی بھر کر ہمیں دیتے رہے اور ہم کھاتے رہے۔ حتیٰ کہ ہمارا پیٹ بھر گیا۔

رسول اللہ ﷺ نے مجھے آواز دی، میں نے لبیک کہا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک زمین میرے لئے بلند کی گئی ہے یہ مال و دولت سے بھری ہوئی ہے، میرا خیال ہے کہ یہ سرزمین مکہ ہے، اس لئے تم اپنے گھر والوں کے پاس چلے جاؤ اور جو دین تو نے اختیار کیا ہے ان کو بھی اس کی دعوت دو، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں وہاں سے نکلا اور اپنی والدہ اور بھائی کے پاس آیا اور ان کو ساری کہانی سنائی، انہوں نے کہا: تم جس دین میں داخل ہوئے ہو ہمیں اس دین سے کوئی نفرت نہیں ہے۔ چنانچہ ان دونوں نے بھی اسلام قبول کر لیا، پھر ہم لوگ وہاں سے نکلے اور مدینہ منورہ میں آ گئے، یہاں آ کر ہم نے اپنی قوم کو ساری بات بتائی، انہوں نے کہا: ہم تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ یہ سعادت ہمیں بھی نصیب ہو جائے اور ہم بھی بارگاہ مصطفیٰ میں حاضر ہو جائیں۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ شریف تشریف لائے، تو ہم آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، قبیلہ

غفار نے آپ ﷺ سے کہا: یا رسول اللہ ﷺ ابوذر رضی اللہ عنہ نے ہمیں وہ سب کچھ بتا دیا تھا جو آپ نے بتایا ہے، اور ہم سب مسلمان ہو چکے ہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ پھر قبیلہ اسلم اور خزاعہ کے لوگ بھی حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ ہم بھی مسلمان ہیں اور اسی دین میں داخل ہیں جس میں ہمارے دوسرے بھائی اور ہمارے حلیف داخل ہوئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ اسلم کے بارے میں کہا: اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے، اور غفار کے بارے میں فرمایا: غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آواز دی تو میں نے لبیک کہا۔ آپ نے کہا: کیا تم جاہلیت کے دور میں بھی عبادت کیا کرتے تھے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ میں سورج کے سامنے کھڑا ہو کر عبادت شروع کر دیتا تھا اور میں اس وقت تک عبادت میں مصروف رہتا تھا جب تک دھوپ کی شدت کی وجہ سے میرے پاؤں جلنے نہ لگ جاتے۔ پھر میں سجدے میں گر جاتا۔ انہوں نے مجھ سے کہا: تم اسلام کی جانب کسی طرح مائل ہوئے؟ میں نے کہا: یہ مجھے نہیں پتا بس جدھر اللہ تعالیٰ نے مجھے متوجہ کیا میں ادھر ہی ہو گیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نعمتِ اسلام سے نواز دیا۔

5458- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى اللَّخَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَخِيهِ عَنِ ابْنِ عَائِذٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ كَانَ اَبُو ذَرٍّ يَقُولُ لَقَدْ رَاَيْتُنِي رُبُعَ الْاِسْلَامِ لَمْ يُسْلِمْ قَبْلِي اِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے، میں اپنے آپ کو چوتھے نمبر پر اسلام لانے والا سمجھتا ہوں کیونکہ مجھ سے پہلے صرف رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اسلام لائے تھے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5459- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الرُّومِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ اَبِي زُمَيْلٍ سِمَاكِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ رُبُعَ الْاِسْلَامِ اَسْلَمَ قَبْلِي ثَلَاثَةُ نَفَرٍ وَاَنَا الرَّابِعُ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَرَاَيْتُ الْاِسْتِبْشَارَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت مالک بن مرثد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میں چوتھے نمبر پر اسلام لانے والا ہوں کیونکہ مجھ سے پہلے تین لوگ اسلام لائے تھے اور میں چوتھا ہوں۔ میں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا

(نوٹ: اس حدیث پاک میں فتقاضیا الی خباء کے الفاظ ہیں ان الفاظ کے ہوتے ہوئے حدیث کے اگلے الفاظ کا یہاں پر کوئی مطلب مجھے سمجھ میں نہیں آیا، پھر دیگر کتب میں اسی حدیث کو دیکھا تو یہاں پر ''خباء'' کی بجائے ''خنساء'' کے الفاظ ملے مثلاً تاریخ دمشق، معجم کبیر، معجم الاوسط للطبرانی وغیرہ میں ''خنساء'' کے الفاظ ہیں۔ شفیق)

اور کہا: السلام علیکم یا رسول اللہ ﷺ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔ (میرے اسلام قبول کرنے پر) میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار دیکھے۔

5460۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ، حَدَّثَنَا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُو زُمَيْلٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تُقِلُّ الْغَبْرَاءُ، وَلا تُظِلُّ الْخَضْرَاءُ مِنْ ذِي لَهْجَةٍ اَصْدَقَ، وَلا اَوْفَى مِنْ اَبِي ذَرٍّ شَبِيهِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَنَعْرِفُ ذٰلِكَ لَهُ، قَالَ: نَعَمْ، فَاعْرِفُوهُ لَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَاَبِي الدَّرْدَاءِ اَمَّا حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو،

✧✧ مالک بن مرثد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمین وآسمان نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر زیادہ سچے لہجے والا اور وعدہ وفائی کرنے والا شخص کبھی نہیں دیکھا، یہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام سے مشابہت رکھتے ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم فضیلت سے ابوذر رضی اللہ عنہ کو آگاہ کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے تم اس کو آگاہ کر دو۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

○ یہی حدیث حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت ابوالدرداء سے بھی مروی ہے۔

○ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث درج ذیل ہے۔

5461۔ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، وَاَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو قِلابَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ قَيْسٍ الْبَجَلِيِّ، عَنْ اَبِي حَرْبٍ الدِّيلِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ، وَلا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ عَلٰى رَجُلٍ اَصْدَقَ لَهْجَةً مِنْ اَبِي ذَرٍّ وَاَمَّا حَدِيثُ اَبِي الدَّرْدَاءِ

✧✧ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث درج ذیل ہے۔

5461–سنن ابن ماجه' المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم' فضل أبي ذر' حديث:154' الجامع للترمذي' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب مناقب أبي ذر الغفاري رضي الله عنه' حديث:3817' مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الفضائل' ما جاء في أبي ذر الغفاري رضي الله عنه' حديث:31627' تهذيب الآثار للطبري' القول في علل هذا الخبر' حديث:1509' مسند أحمد بن حنبل –ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما' حديث:6348' البحر الزخار مسند البزار' حديث عبد الله بن عمرو بن العاص' حديث:2172

5462- فَحَدَّثَنَاهُ الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ بِلَالِ بْنِ اَبِي الدَّرْدَاءِ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ، وَلا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِي لَهْجَةٍ اَصْدَقَ مِنْ اَبِي ذَرٍّ

محنة أبى ذر رضى الله عنه

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی آزمائش

5463- قَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَةُ مِنْ اَوْجُهٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ: اَشَدُّ النَّاسِ بَلاءً الْاَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْعُلَمَاءُ، ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ

✧✧ حضرت مصعب بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ آزمائشیں انبیاء کرام علیہم السلام پر آتی ہیں، اس سے کم ''علماء کرام'' پر۔ پھر اسی طرح درجہ بدرجہ۔

5464- اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَقِيهُ، وَاَبُو اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَارِءُ الزَّاهِدُ، قَالا: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا ذَرٍّ، كَيْفَ اَنْتَ اِذَا كُنْتَ فِي حُثَالَةٍ؟ وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَمَا تَاْمُرُنِي؟ قَالَ: اصْبِرْ، اصْبِرْ، اصْبِرْ، خَالِقُوا النَّاسَ بِاَخْلَاقِهِمْ، وَخَالِفُوهُمْ فِي اَعْمَالِهِمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! وہ وقت کیسا ہوگا جب تم گھٹیا لوگوں میں پھنسے ہوگے۔ یہ کہتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے حالات میں آپ میرے لئے کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبر کرنا، صبر کرنا، صبر کرنا۔

5463- سنن الدارمی - ومن كتاب الرقاق' باب : في أشد الناس بلاء' حديث 2736: سنن ابن ماجه' كتاب الفتن' باب الصبر على البلاء' حديث 4021: الجامع للترمذی' أبواب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في الصبر على البلاء' حديث 2380: مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الجنائز' ما قالوا في ثواب الحمى والمرض' حديث 10643: السنن الكبرى للنسائي' كتاب الطب' أى الناس أشد بلاء' حديث 7237: مشكل الآثار للطحاوی' باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث 1832: السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الجنائز' باب ما ينبغي لكل مسلم أن يستشعر ه من الصبر على جميع' حديث 6151: مسند أحمد بن حنبل' مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند باقي العشرة المبشرين بالجنة - مسند أبي إسحاق سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه' حديث 1440: مسند الطيالسي' أحاديث سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه' حديث 209: مسند عبد بن حميد' مسند سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه' حديث 147: البحر الزخار مسند البزار - ومما روى سماك بن حرب' حديث 1024: مسند أبي يعلى الموصلي' مسند سعد بن أبي وقاص' حديث 798:

لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق کے ساتھ پیش آنا اوران کے اعمال میں ان کی مخالفت کرنا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کونقل نہیں کیا۔

5465۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُكْرَمٍ، ابْنِ اَخِي الْحَسَنِ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ بِبَغْدَادَ، اَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَسْكَرِيُّ، حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ مِسْكِينٍ الْاُسْوَارِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْمُنْتَصِرِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ اَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ كَثُرَ لُبْسُ الطَّيَالِسَةِ، وَكَثُرَتِ التِّجَارَةُ، وَكَثُرَ الْمَالُ، وَعَظُمَ رَبُّ الْمَالِ بِمَالِهِ، وَكَثُرَتِ الْفَاحِشَةُ، وَكَانَتْ اِمَارَةُ الصِّبْيَانِ، وَكَثُرَ النِّسَاءُ، وَجَارَ السُّلْطَانُ، وَطُفِّفَ فِي الْمِكْيَالِ وَالْمِيزَانِ، وَيُرَبِّي الرَّجُلُ جِرْوَ كَلْبٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يُرَبِّيَ وَلَدًا لَهُ، وَلَا يُوَقَّرُ كَبِيرٌ، وَلَا يُرْحَمُ صَغِيرٌ، وَيَكْثُرُ اَوْلَادُ الزِّنَا، حَتَّى اَنَّ الرَّجُلَ لَيَغْشَى الْمَرْاَةَ عَلَى قَارِعَةِ الطَّرِيقِ، فَيَقُولُ اَمْثَلُهُمْ فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ: لَوِ اعْتَزَلْتُمَا عَنِ الطَّرِيقِ، وَيَلْبَسُونَ جُلُودَ الضَّاْنِ عَلَى قُلُوبِ الذِّئَابِ، اَمْثَلُهُمْ فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ الْمُدَاهِنُ هٰذَا حَدِيثٌ تَفَرَّدَ بِهِ سَيْفُ بْنُ مِسْكِينٍ، عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ وَالْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ ثِقَةٌ

✧✧ منتصر بن عمارہ بن ابی ذر اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت قریب ہوگی تو ریشمی لباس کی کثرت ہوگی، تجارت بہت بڑھ جائے گی، مال ودولت میں اضافہ ہوگا، دولتمند اپنی دولت پرفخر کریں گے۔ گناہ عام ہو جائیں گے، بچوں کی حکومتیں ہوں گیں، عورتیں بڑھ جائیں گی، بادشاہ ظالم ہوں گے، ناپ تول میں کمی کی جائے گی، آدمی کسی کتے یا شیر کے بچے کو پال لے، یہ اس کے لئے اپنی اولاد کو پالنے سے بہتر ہوگا، بڑوں کا احترام ختم ہو جائے گا، چھوٹوں پر رحم نہیں کیا جائے گا۔ حرامی بچے زیادہ ہوں گے (حالات اس حد تک گندے ہو جائیں گے کہ) آدمی سڑک کنارے عورت سے زنا کرے گا، کوئی شریف آدمی ان کو دیکھے گا تو (اس کی غیرت بھی صرف اتنی ہی ہوگی) وہ کہے گا: تم سڑک سے دور ہٹ کر یہ کام نہیں کر سکتے؟ لوگوں کے دل بھیڑیے کی طرح ہوں گے اوراوپر لباس بھیڑ کی طرح شریفانہ ہوگا یہ لوگ اس دھوکہ دہی کے زمانے کے شریف لوگ ہوں گے۔

❁❁ اس حدیث کو مبارک بن فضالہ سے روایت کرنے میں سیف بن مسکین منفرد ہیں۔ اور مبارک بن فضالہ ثقہ ہیں۔

5466۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ الْاَنْطَاكِيُّ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ اَبِي الْمُحَجَّلِ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ اَبِي عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ، قَالَ: اَتَيْتُ اَبَا ذَرٍّ فَوَجَدْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ مُحْتَبِيًا بِكِسَاءٍ اَسْوَدَ وَحْدَهُ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا ذَرٍّ، مَا هٰذِهِ الْوَحْدَةُ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ جَلِيسِ السُّوءِ، وَالْجَلِيسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ الْوَحْدَةِ، وَاِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنَ السُّكُوتِ، وَالسُّكُوتُ خَيْرٌ مِنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ

✧✧ صدقہ بن ابی عمران بن حطان فرماتے ہیں: میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، وہ مسجد میں اپنی کالی چادر لپیٹے تنہا

بیٹھے تھے، میں نے پوچھا: اے ابوذر! آپ اس طرح اکیلے کیوں بیٹھے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے "برے ساتھی کی سنگت سے تنہائی بہتر ہے، اور تنہائی سے بہتر اچھے دوست کی سنگت ہے اور اچھی بات کرنا خاموشی سے بہتر ہے اور بری بات سے خاموشی بہتر ہے۔

5467۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، حَدَّثَنَا اَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ اَبِي الدَّرْدَاءِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ قِبَلِ الْمَدِينَةِ، فَسَاَلَهُ، فَاَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ مَسِيرٌ اِلَى الرَّبَذَةِ، فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ، لَوْ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ قَطَعَ لِي عُضْوًا اَوْ يَدًا مَا هَجَنْتُهُ بَعْدَمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ رَجُلٍ اَصْدَقَ لَهْجَةً مِّنْ اَبِي ذَرٍّ

✧✧ عبدالرحمن بن غنم فرماتے ہیں: میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، ایک آدمی مدینہ کی جانب سے آیا اور ان سے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: وہ تو ربذہ کی جانب چلے گئے ہیں، اس نے کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اگر میرا ہاتھ یا کوئی عضو کاٹ ڈالے تو مجھے یہ بھی برا نہ لگے جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبانی ان کے بارے میں یہ کلمات سنے ہیں: زمین کے سینے نے اور چشم فلک نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی سچا انسان نہیں دیکھا۔

5468۔ حَدَّثَنَا اَبُو ذَرٍّ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفٍ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اَبُو قِلابَةَ بْنُ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ وَهُوَ صَالِحُ بْنُ رُسْتُمٍ الْخَزَّازُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَتْ اُمُّ ذَرٍّ: وَاللّٰهِ مَا سَيَّرَ عُثْمَانُ اَبَا ذَرٍّ، وَلٰكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِذَا بَلَغَ الْبُنْيَانُ سَلْعًا فَاخْرُجْ مِنْهَا، قَالَ اَبُو ذَرٍّ: فَلَمَّا بَلَغَ الْبُنْيَانُ سَلْعًا وَجَاوَزَ خَرَجَ اَبُو ذَرٍّ اِلَى الشَّامِ، وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ بِطُولِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَالْحَدِيثُ الْمُفَسَّرُ فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيثُ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ جَنْدَلٍ الْغِفَارِيِّ تَرَكْتُهُ لِاَلْفَاظٍ فِيهِ وَلِطُولِهِ اَيْضًا اقْتَصَرْتُ عَلَى الْاِسْنَادَيْنِ الصَّحِيحَيْنِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن صامت فرماتے ہیں: ام ذر نے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو جلاوطن نہیں کیا تھا بلکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا تھا کہ جب عمارت پہاڑ کی دراڑ تک پہنچ جائے تو تم یہاں سے نکل جانا۔ ام ذر فرماتی ہیں: جب عمارت پہاڑ کی دراڑ تک پہنچ گئی اور اس سے آگے تجاوز کر گئی تو وہ یہاں سے شام کی جانب چلے گئے۔ اس کے بعد پوری مفصل حدیث بیان کی۔

✧✧ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس باب میں مفسر حدیث وہ ہے جو اعمش نے ابووائل کے حوالے سے حرام بن جندل غفاری سے روایت کی ہے، میں نے اس کو طوالت اور بعض (غیر مستند) الفاظ کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے اور صرف صحیحین کی اسنادوں پر ہی اکتفا کیا ہے۔

5469 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا خَلِيْفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ مَاتَ اَبُوْ ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثِيْنَ وَصَلّٰى عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّفِيْهَا اَيْضًا مَّاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّصَلَاةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَلَيْهِ لَا تَبْعُدُ فَقَدْ رُوِيَ بِاِسْنَادٍ آخَرَ اَنَّهُ كَانَ فِي الرَّهْطِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ الَّذِيْنَ وَقَفُوْا لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ۳۲ ہجری کو ربذہ میں فوت ہوئے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، اسی روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وہیں وفات ہوئی۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا حضرت ابوذر کے جنازہ کی نماز پڑھانا کوئی بعید نہیں ہے کیونکہ ایک دوسری اسناد کے ہمراہ منقول ہے کہ آپ کوفہ والوں کے اس قافلے کے ہمراہ تھے جنہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی تھی۔

5470 - اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِينِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْاَشْتَرِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اُمِّ ذَرٍّ، قَالَتْ: لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا ذَرٍّ الْوَفَاةُ بَكَيْتُ، فَقَالَ لِي: مَا يُبْكِيكِ؟ فَقُلْتُ: وَمَا لِيَ لَا اَبْكِي وَاَنْتَ تَمُوتُ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ، وَلَيْسَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُكَ كَفَنًا لِي، وَلَا لَكَ وَلَا لَكَ وَلَا بُدَّ مِنْهُ قَالَ: فَاَبْشِرِي، وَلَا تَبْكِي، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: -وَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ لِنَفَرٍ اَنَا فِيهِمْ: لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ تَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَلَيْسَ مِنْ اُولَئِكَ النَّفَرِ اَحَدٌ اِلَّا وَمَاتَ فِي قَرْيَةٍ وَجَمَاعَةٍ فَاَنَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ، وَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ، وَلَا كُذِبْتُ فَابْصِرِي الطَّرِيقَ، فَقُلْتُ: اَنَّى وَقَدْ ذَهَبَ الْحَاجُّ، وَتَقَطَّعَتِ الطَّرِيقُ، فَقَالَ: اذْهَبِي فَتَبَصَّرِي، قَالَ: فَكُنْتُ اَشْتَدُّ اِلَى الْكَثِيبِ، ثُمَّ اَرْجِعُ فَاُمَرِّضُهُ، فَبَيْنَمَا اَنَا وَهُوَ كَذٰلِكَ اِذَا اَنَا بِرِجَالٍ عَلَى حَالِهِمْ كَاَنَّهُمُ الرَّخَمُ تَجِدُ بِهِمْ رَوَاحِلُهُمْ، قَالَ عَلِيٌّ: قُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ: تَجِدُ اَوْ تَخُبُّ، قَالَ: بِالدَّالِ، قَالَتْ: فَاَلَحْتُ بِثَوْبِي، فَاَسْرَعُوا اِلَيَّ حَتّٰى وَقَفُوا عَلَيَّ، فَقَالُوا: مَنْ هُوَ؟ قُلْتُ: اَبُو ذَرٍّ، قَالُوا: صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَفَدَوْهُ بِآبَائِهِمْ وَاُمَّهَاتِهِمْ، وَاَسْرَعُوا اِلَيْهِ حَتّٰى دَخَلُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُمْ: اَبْشِرُوا، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ لِنَفَرٍ اَنَا فِيهِمْ: لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ تَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مَا مِنْ اُولَئِكَ النَّفَرِ رَجُلٌ اِلَّا وَقَدْ هَلَكَ فِي قَرْيَةٍ وَجَمَاعَةٍ، وَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ، اَنْتُمْ تَسْمَعُونَ اَنَّهُ لَوْ كَانَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسَعُنِي كَفَنًا لِي اَوْ لِامْرَاَتِي لَمْ اُكَفَّنْ اِلَّا فِي ثَوْبٍ لِي اَوْ لَهَا، اِنِّي اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ، ثُمَّ اِنِّي اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ، اَنْ لَا يُكَفِّنَنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ كَانَ اَمِيرًا اَوْ عَرِيفًا اَوْ بَرِيدًا اَوْ نَقِيبًا وَلَيْسَ مِنْ اُولَئِكَ النَّفَرِ اِلَّا وَقَدْ قَارَفَ، مَا قَالَ اِلَّا فَتًى مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: اَنَا اُكَفِّنُكَ يَا عَمِّ، اُكَفِّنُكَ فِي رِدَائِي هٰذَا، وَفِي ثَوْبَيْنِ فِي عَيْبَتِي مِنْ غَزْلِ اُمِّي، قَالَ: اَنْتَ فَكَفِّنِّي فَكَفَّنَهُ الْاَنْصَارِيُّ فِي النَّفَرِ الَّذِينَ حَضَرُوهُ، وَقَامُوا عَلَيْهِ،

وَدَفَنُوهُ فِي نَفَرٍ كُلِّهِمْ يَمَانٌ

✧✧ حضرت ام ذر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں رو پڑی، انہوں نے مجھ سے رونے کی وجہ دریافت کی، میں نے کہا: میں کیوں نہ روؤں، تم ایک جنگ بیابان میں فوت ہو رہے ہو، ان حالات میں آپ کے اور میرے پاس اتنا کپڑا بھی نہیں ہے جس سے میں تمہیں کفن دے سکوں، اور تمہاری میت کے لئے کفن تو ضروری ہے۔ انہوں نے کہا: تم خوش ہو جاؤ، اور رونا دھونا بند کرو، کیوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جن مسلمان ماں باپ کے دو یا تین بچے فوت ہو جائیں وہ کبھی دوزخ میں نہیں جائیں گے۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو کچھ لوگوں کے بارے میں (ان لوگوں میں، مَیں بھی موجود تھا) یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے ایک آدمی جنگل بیابان میں فوت ہوگا اور اس کے پاس مسلمانوں کی ایک جماعت پہنچے گی۔ وہ تمام لوگ آبادیوں میں اور فوت ہوئے ہیں، اب صرف میں ہی باقی بچا ہوں، اس لئے وہ شخص میں ہی ہوں، خدا کی قسم! نہ تو میں نے یہ بات جھوٹ کہی ہے اور نہ ہی یہ جھوٹ ہوگا، اس لئے تم راستہ کو تکتی رہو، میں نے کہا: اب قافلہ کہاں سے آئے گا؟ حاجی جا چکے ہیں۔ راستے بند ہو چکے ہیں۔ انہوں نے پھر یہی کہا کہ جاؤ اور دیکھو، میں ایک ٹیلے پر جا کر دور دور تک نظر دوڑاتی، پھر واپس آ کر ان کو دیکھتی، میں اسی کشمکش میں تھی کہ اچانک کچھ لوگ سواریوں پر سوار اپنے زادِ راہ سمیت وہاں پر آ گئے۔

علی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے پوچھا کہ اس روایت میں لفظ "تجد" دال کے ساتھ ہے یا "تخب" خ اور ب کے ساتھ ہے؟ انہوں نے کہا: "تجد" دال کے ساتھ ہے۔

میں نے اپنے کپڑے کے ساتھ اشارہ کیا تو وہ لوگ جلدی سے میرے پاس آ گئے، اور پوچھنے لگے کہ یہ کون ہے؟ میں نے کہا: ابوذر رضی اللہ عنہ۔ انہوں نے کہا: صحابیٔ رسول؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ وہ یہ کہتے ہوئے کہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں ان کے پاس آنا شروع ہو گئے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ان کو کہا: تمہیں خوشخبری ہو کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک جماعت (جس میں، مَیں بھی موجود تھا) کے بارے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے ایک شخص جنگل بیابان میں فوت ہوگا اور ایک مسلمان جماعت اس کے پاس آئے گی، اس جماعت کے تمام لوگ آبادیوں میں فوت ہو چکے ہیں (اب صرف میں ہی باقی بچا ہوں) خدا کی قسم نہ میں جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ ہی میں جھٹلایا جاؤں گا۔ تم سن رہے ہو، اگر میرے پاس کوئی اتنا کپڑا ہوتا جو میرے پاس یا میری بیوی کے پاس کفن کا کپڑا ہوتا تو مجھے اس میں کفن دے دیا جاتا، میں تمہیں بار بار اللہ کی قسم دے کر کہہ رہا ہوں کہ مجھے کوئی چوہدری یا نمبردار، ایلچی یا کوئی صاحب منصب کفن نہ دے، جبکہ اس جماعت میں تمام لوگ اسی طرح کے تھے سوائے ایک انصاری نوجوان کے۔ وہ کہنے لگا: اے چچا! اگر میں آپ کو کفن دوں گا تو اپنی اس چادر میں اور دو کپڑے میرے صندوق میں رکھے ہوئے ہیں جو کہ میری والدہ نے میرے احرام کے لئے خود اپنے ہاتھوں سے کات کر بنائی ہیں ان میں ہی دوں گا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک ہے تم ہی مجھے کفن دو، چنانچہ اس انصاری نے ان کو کفن دیا، یہ انصاری اسی جماعت سے ہی تعلق رکھتا تھا انہی لوگوں نے آپ کی تدفین کی، یہ تمام لوگ یمن سے تعلق رکھنے والے تھے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حبیب بن مسلمہ الفہری رضی اللہ عنہ کے فضائل

5471۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَبِيْبُ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ مَالِكٍ الْاَكْبَرِ بْنِ وَهْبِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ وَائِلَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ شَيْبَانَ بْنِ مَحَارِبِ بْنِ فِهْرٍ كَانَ شَرِيْفًا قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ حَبِيْبُ الرُّوْمِ مِنْ كَثْرَةِ الدُّخُوْلِ عَلَيْهِمْ قَالَ وَفِيْهِ يَقُوْلُ شُرَيْحُ بْنُ الْحَارِثِ

اَلَا كُلُّ مَنْ يُدَّعٰى حَبِيْبًا وَّلَوْ بَدَتْ ۔۔۔ مَرُوْءَتُهُ تَفْدِيْ حَبِيْبَ بَنِيْ فِهْرٍ

هُمَامٌ يَّقُوْدُ الْخَيْلَ حَتّٰى كَاَنَّمَا ۔۔۔ يَطَانَ بِرَضْرَاضِ الْحِصٰى حَاجِمُ الْجَمَرِ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''حبیب بن مسلمہ بن مالک الاکبر بن وہب بن ثعلبہ بن وائلہ بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر'' یہ شریف آدمی تھے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سنی ہیں۔ یہ اکثر روم جایا کرتے تھے جس کی وجہ سے ان کو حبیب الروم کہا جاتا تھا۔ ان کے بارے میں شریح بن حارث نے کہا:

خبردار! ہر وہ شخص جس کو حبیب کے نام سے پکارا جاتا ہے اگرچہ اس کی مروت ظاہر ہو چکی ہے پھر بھی وہ حبیب بن فہر پر فدا ہوتا ہے۔

وہ ایسا راہنما ہے کہ جماعت کو چلاتا ہے گویا کہ وہ کنکریوں کو کوئلوں کی طرح لتاڑتی ہیں جس سے وہ پوری طرح ٹوٹتی بھی نہیں ہیں۔

5472۔ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرٍ الْاِمَامُ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْغَسَّانِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ وَّرَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَارَتِ الرُّوْمُ اِلٰى حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ وَهُوَ بِاَرْمِيْنِيَّةَ فَكَتَبَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ يَسْتَمِدُّهُ فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلٰى عُثْمَانَ بِذٰلِكَ فَكَتَبَ عُثْمَانُ اِلٰى اَمِيْرِ الْعِرَاقِ يَاْمُرُهُ اَنْ يَّمُدَّ حَبِيْبًا فَاَمَدَّهُ بِاَهْلِ الْعِرَاقِ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ سَلْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ الْبَاهِلِيُّ فَسَارُوْا يُرِيْدُوْنَ غِيَاثَ حَبِيْبٍ فَلَمْ يَبْلُغُوْهُمْ حَتّٰى لَقِيَ هُوَ وَاَصْحَابُهُ الْعَدُوَّ فَفَتَحَ اللّٰهُ لَهُمْ فَلَمَّا قَدِمَ سَلْمَانُ وَاَصْحَابُهُ عَلٰى حَبِيْبٍ سَاَلُوْهُمْ اَنْ يُّشْرِكُوْهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَقَالُوْا قَدْ اَمْدَدْنَاكُمْ وَقَالَ اَهْلُ الشَّامِ لَمْ تَشْهَدُوا الْقِتَالَ لَيْسَ لَكُمْ مَعَنَا شَيْءٌ فَاَبٰى حَبِيْبٌ اَنْ يُّشْرِكَهُمْ وَحَوٰى هُوَ وَاَصْحَابُهُ عَلٰى غَنِيْمَتِهِمْ فَتَنَازَعَ اَهْلُ الشَّامِ وَاَهْلُ الْعِرَاقِ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَهُمْ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِرَاقِ

فَاِنْ تَقْتُلُوْا سَلْمَانَ نَقْتُلْ حَبِيْبَكُمْ ۔۔۔ وَاِنْ تَرْحَلُوْا نَحْوَ بْنِ عَفَّانَ نَرْحَلِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الْغَسَّانِيُّ وَسَمِعْتُ اَنَّهَا اَوَّلُ عَدَاوَةٍ وَقَعَتْ بَيْنَ اَهْلِ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ

✧✧ عطیہ بن قیس اور راشد بن سعد فرماتے ہیں: روم حبیب بن مسلمہ کی جانب روانہ ہوا، وہ اس وقت آرمینیہ میں تھے اس نے حضرت معاویہ کی جانب خط لکھ کر ان سے امداد طلب کی، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ذمہ لگا دیا، انہوں نے عراق کے گورنر کو خط لکھ دیا کہ حبیب کی مدد کی جائے۔ چنانچہ اہل عراق کے ساتھ ان کی مدد کر دی گئی اور سلمان بن ربیعہ کو ان کا سپہ سالار بنا دیا گیا، یہ لشکر حبیب کی مدد کے لئے روانہ ہو گیا۔ یہ لوگ ان تک تو نہیں پہنچ پائے تھے بلکہ راستہ میں ہی دشمن کے ساتھ ان کی مڈبھیڑ ہو گئی، اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح سے ہمکنار کیا۔ جب سلمان اور اس کے ساتھی حبیب کے پاس آئے تو انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان کو بھی مال غنیمت سے حصہ دیا جائے۔ ان کا موقف یہ تھا کہ ہم نے تمہاری مدد کی ہے۔ جبکہ اہل شام کا کہنا تھا کہ تم لوگ جنگ میں شریک ہی نہیں ہوئے ہو، اس لئے ہمارے اموال میں تمہارا کوئی حق نہیں ہے۔ حبیب نے ان کو مالِ غنیمت میں شریک کرنے سے انکار کر دیا۔ اور انہوں نے اپنے ہی ساتھیوں میں مال تقسیم کر لیا۔ اس پر اہل شام اور اہل عراق میں اختلافات پیدا ہو گئے اختلافات اس قدر شدت اختیار کر گئے کہ قریب تھا کہ ان میں باہم جنگ شروع ہو جاتی، ایک عراقی نے کہا:

اگر تم نے سلمان کو قتل کیا تو ہم تمہارے حبیب کو قتل کر دیں گے اور اگر تم ابن عفان کی طرف روانہ ہو گے تو ہم بھی ادھر روانہ ہو جائیں گے۔

ابوبکر غسانی کہتے ہیں: میں نے سنا ہے کہ اہل عراق اور اہل شام کے مابین یہ سب سے پہلی دشمنی تھی۔

5473- اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ النَّسَوِیُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زُهَیْرِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِی یَقُوْلُ کُنْیَةُ حَبِیْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

✧✧ احمد بن زہیر بن حرب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوعبدالرحمٰن'' تھی۔

5474- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَکْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ مَکْحُوْلٍ، عَنْ یَزِیْدَ بْنِ حَارِثَةَ، عَنْ حَبِیْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَفَلَ الثُّلُثَ

✧✧ حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوات میں شرکت کی، (کئی مرتبہ) آپ نے تیسرا حصہ غنیمت کے طور پر عطا فرمایا۔

5475- حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِیْهُ بِالرَّیِّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِیُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِی الْیَمَانِ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَحْیٰی اَنَّ اَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِیَّ وَالنَّاسُ کَانُوْا یُسَمُّوْنَ حَبِیْبَ بْنَ مَسْلَمَةَ حَبِیْبُ الرُّوْمِ لِکَثْرَةِ مُجَاهَدَتِهِ الرُّوْمَ

✧✧ عامر بن عبداللہ بن یحییٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور بہت سارے لوگ حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو حبیب الروم کہا کرتے تھے کیونکہ انہوں نے روم کے ساتھ جنگوں میں بہت کثرت سے شرکت کی ہے۔

5476- اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ غَانِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْعَبَدِیُّ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ تُوُفِّیَ

حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ بِاَرْمِينِيَّةَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَاَرْبَعِينَ وَهُوَ بْنُ خَمْسِينَ سَنَةً

✧✧ یحییٰ بن بکیر فرماتے ہیں: حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ پچاس سال کی عمر میں سن ۴۲ ہجری میں ارمینیہ میں فوت ہوئے۔

5477- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْبَزَّارُ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَزْهَرَ بْنُ رِقَّةَ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو اَسْلَمَ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ الرُّعَيْنِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِي كَرِيمَةَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ قَنَاعَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا

✧✧ حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیر بعد ملا کرو، اس سے محبت بڑھتی ہے۔

5478- اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْاِمَامُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو هُبَيْرَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ، وَكَانَ مُجَابَ الدَّعْوَةِ، اَنَّهُ اُمِّرَ عَلٰى جَيْشٍ، فَدَرِبَ الدُّرُوبَ، فَلَمَّا اَتَى الْعَدُوَّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَا يَجْتَمِعُ مَلَأٌ فَيَدْعُو بَعْضُهُمْ، وَيُؤَمِّنُ الْبَعْضُ، اِلَّا اَجَابَهُمُ اللّٰهُ، ثُمَّ اِنَّهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ احْقِنْ دِمَاءَنَا، وَاجْعَلْ اُجُورَنَا اُجُورَ الشُّهَدَاءِ، فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ نَزَلَ الْهُنْبَاطُ اَمِيرُ الْعَدُوِّ، فَدَخَلَ عَلٰى حَبِيبٍ سُرَادِقَهُ

✧✧ حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ مستجاب الدعوات ہیں، (راوی) فرماتے ہیں: ان کو ایک لشکر کا سپہ سالار بنا دیا گیا، انہوں نے جنگ کی تیاری مکمل کر لی اور جب دشمن سے مقابلہ کا وقت آیا تو فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جب دشمن سے مڈبھیڑ ہو جائے اس وقت کچھ لوگ دعا مانگیں، باقی آمین کہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا کو قبول کرتا ہے" اس کے بعد انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور یوں دعا مانگی "اے اللہ! ہمارے خونوں کی حفاظت فرما، ہمیں شہیدوں کا سا اجر و ثواب عطا فرما، کچھ ہی دیر میں دشمن کی فوج کا سپہ سالار وہاں آ پہنچا اور حبیب کے خیمے میں گھس گیا۔

مَنَاقِبُ الْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو الْكِنْدِيِّ وَهُوَ الَّذِي قِيلَ لَهُ بْنُ الْاَسْوَدِ

حضرت مقداد بن عمرو الکندی رضی اللہ عنہ کے فضائل، یہ وہی ہیں جن کو ابن الاسود کہا جاتا ہے۔

5479- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ وَمِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ وَمِنْ حُلَفَائِهِمِ الْمِقْدَادُ بْنُ عَمْرِو بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ زَمْعَةَ بْنِ ثَمَامَةَ بْنِ مَطْرُودِ بْنِ عَمْرِو بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ زُهَيْرِ بْنِ نَمِرِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَالِكٍ

✧✧ ابن اسحاق کہتے ہیں: بنی زہرہ اور ان کے حلفاء میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں

میں ''مقداد بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن زمعہ بن ثمامہ بن مطرود بن عمرو بن ربیعہ بن زہیر بن نمر بن ثعلبہ بن مالک'' بھی ہیں۔

5480۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِن بَنِي زُهْرَةَ وَمِنْ حُلَفَآئِهِمْ اَلْمِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو

✧✧ عروہ سے مروی ہے کہ بنی زہرہ اور ان کے حلیفوں میں سے جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہونے والوں میں ''حضرت مقداد بن عمروؓ'' ہیں۔

5481۔ اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التَّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابٌ الْعُصْفُرِيُّ قَالَ قَالَ بْنُ اِسْحَاقٍ نَسَبُ الْمِقْدَادِ اِلَى الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ بْنِ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ مُنَافِ بْنِ زُهْرَةَ تَبَنَّاهُ وَيُقَالُ اِلَى الْاَسْوَدِ بْنِ اَبِي قَيْسِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ

✧✧ ابن اسحاق کہتے ہیں: حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو اسود بن عبد یغوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ کی جانب منسوب کیا جاتا ہے حالانکہ اسود بن عبد یغوث نے ان کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا تھا۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اسود بن ابی قیس بن عبد مناف کی جانب منسوب کیا جاتا ہے۔

5482۔ فَحَدَّثَنَا بِصِحَّةِ ذٰلِكَ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنْبَاعِ رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ كُنْتُ صَاحِبًا لِلْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَصَابَ فِيهِمْ دَمًا فَهَرَبَ اِلَى كِنْدَةَ فَحَالَفَهُمْ ثُمَّ اَصَابَ مِنْهُمْ دَمًا فَهَرَبَ اِلَى مَكَّةَ فَحَالَفَ الْاَسْوَدُ بْنُ عَبْدِ يَغُوثَ فَلِذٰلِكَ نُسِبَ اِلَيْهِ

✧✧ سعید بن عفیر فرماتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں، میں مقداد بن اسود کا دوست ہوتا تھا، ان سے ایک قتل ہو گیا تھا اس لئے یہ مقام کندہ کی جانب بھاگ گئے اور ان لوگوں کے حلیف بن گئے، پھر وہاں بھی ان سے قتل ہو گیا تو یہ مکہ کی جانب بھاگ گئے اور یہاں اسود بن عبد یغوث کے حلیف بنے، اسی وجہ سے ان کو اسود کی جانب منسوب کیا جاتا ہے۔

5483۔ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْاِمَامُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدُ يُكَنّٰى اَبَا مَعْبَدٍ مَّاتَ سَنَةَ ثَلَاثِيْنَ بَلَغَ نَحْوًا مِّنْ سَبْعِيْنَ سَنَةً وَّكَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ مَاتَ بِالْجُرْفِ فَحُمِلَ عَلٰى رِقَابِ الرِّجَالِ وَصَلّٰى عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَدُفِنَ بِالْبَقِيعِ

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابو معبد'' تھی، ان کا انتقال ستر سال کی عمر میں سن تیس ہجری کو ہوا۔ آپ داڑھی پر زرد خضاب لگایا کرتے تھے۔ ان کا انتقال مقام جرف (جو کہ مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر ہے) پر ہوا، لوگ ان کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر مدینہ شریف لائے، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، اور ان کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

5484۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ الْمِقْدَادُ بْنُ عَمْرِو بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ وَذَكَرَ اِلَى قَضَاعَةَ كَانَ يُكَنَّى اَبَا مَعْبَدٍ وَّكَانَ حَالَفَ الْاَسْوَدَ بْنَ عَبْدِ يَغُوثَ الزُّهْرِيَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَتَبَنَّاهُ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ اُدْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ قِيلَ لَهُ الْمِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو وَهَاجَرَ الْمِقْدَادُ اِلَى اَرْضِ الْحَبَشَةِ الْهِجْرَةَ الثَّانِيَةَ فِي رِوَايَةِ بْنِ اِسْحَاقَ وَشَهِدَ الْمِقْدَادُ بَدْرًا وَّاُحُدًا وَّالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مِنَ الرُّمَاةِ الْمَذْكُورِينَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَمَّتِهِ كَرِيمَةُ بِنْتُ الْمِقْدَادُ اَنَّهَا وَصَفَتْ اَبَاهَا لَهُمْ فَقَالَتْ كَانَ رَجُلًا طِوَالًا آدَمَ اَبْطَنَ كَثِيرَ شَعْرِ الرَّاْسِ يَصْفَرُّ لِحْيَتَهُ وَهِيَ حَسَنَةٌ لَيْسَتْ بِالْعَظِيمَةِ وَلَا بِالْخَفِيفَةِ اَعْيَنَ مَقْرُونَ الْحَاجِبَيْنِ اَقْنَى قَالَتْ وَمَاتَ الْمِقْدَادُ بِالْجُرْفِ عَلَى ثَلَاثَةِ اَمْيَالٍ مِّنَ الْمَدِينَةِ فَحُمِلَ عَلَى رِقَابِ الرِّجَالِ وَدُفِنَ بِالْمَدِينَةِ وَصَلَّى عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَذَلِكَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِينَ كَانَ يَوْمَ مَاتَ بْنُ سَبْعِينَ سَنَةً اَوْ نَحْوُهَا قَالَ بْنُ عَمْرٍ وحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍ وعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ بِالْمُؤَاخَاةِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَ الْمِقْدَادِ وَجَبْرِ بْنِ عَتِيكٍ

✧✧ محمد بن عمر نے ان کا نسب بیان کرتے ہوئے ''مقداد بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن ربیعہ'' سے قضاعہ تک ذکر کیا۔ ان کی کنیت ابومعبد تھی، یہ جاہلیت میں اسود بن عبد یغوث زہری کے حلیف تھے، اسود نے ان کو منہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا، اس لئے ان کو اسود کی جانب منسوب کیا جاتا تھا۔ اوران کو ''مقداد بن اسود'' کہا جاتا تھا۔ جب قرآن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی۔

اُدْعُوْهُمْ لِآبَآئِهِمْ (الاحزاب:5)

''انہیں ان کے باپ ہی کا کہہ کر پکارو''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

تو اس کے بعد ان کو ''مقداد بن عمرو'' کہا جانے لگا حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے ہجرتِ حبشہ دوم میں شرکت کی تھی اور ابن اسحاق کی روایت کے مطابق حضرت مقداد رضی اللہ عنہ جنگ بدر، جنگ احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔

ابن عمر فرماتے ہیں: موسیٰ بن یعقوب کی پھوپھی کریمہ بنت مقداد ان کو ان کے والد کے بارے میں بتایا کرتی تھی کہ ان کا قد لمبا تھا، رنگ گندم گوں تھا، پیٹ موٹا تھا، سر کے بال گھنے تھے، وہ اپنی داڑھی کو مہندی لگایا کرتے تھے، ان کی داڑھی بہت خوبصورت تھی نہ بہت زیادہ گھنی تھی اور نہ بالکل ہلکی تھی، ان کی بھنویں ملی ہوئی تھیں، شرم وحیاء کے پیکر تھے، ان کی پھوپھی فرماتی ہیں: حضرت مقداد مقام جرف میں فوت ہوئے یہ مقام مدینہ منورہ سے تقریباً تین میل کے فاصلے پر ہے۔ لوگ ان کا جنازہ اٹھا کر مدینہ شریف لائے اور یہیں پر ان کو دفن کیا گیا۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، یہ سن ۳۳ ہجری کی بات ہے، وفات کے وقت حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کی عمر تقریباً ستر برس تھی۔

5485۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ قَدِمَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ مَكَّةَ فَقَالَ لَاُحَالِفَنَّ اَعَزَّ اَهْلِهَا

فَحَالَفَ الْاَسْوَدُ بْنُ عَبْدِ يَغُوثَ فَقِيلَ لَهُ مِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ وَاِنَّمَا هُوَ مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْبَهْرَاوِيُّ وَلَيْسَ بِابْنِ الْاَسْوَدِ الْكِنْدِيّ

✧✧ حضرت سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں: حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ مکہ تشریف لائے اور فرمایا: میں مکہ کے سب سے زیادہ باعزت شخص کا حلیف بنوں گا۔ چنانچہ آپ اسود بن عبد یغوث کے حلیف بنے۔ ان کو مقداد بن اسود کہا جاتا ہے، حالانکہ وہ مقداد بن عمرو بہراوی ہیں، یہ اسود کندی کے بیٹے نہیں ہیں۔

5486۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ مُخَارِقٍ، عَنْ طَارِقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ مَشْهَدًا لَاَنْ اَكُونَ صَاحِبَهُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهِ، اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُو عَلَى الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: اِنَّا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا نَقُولُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى لِمُوسَى: اذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا، اِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ وَلٰكِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ يَمِينِكَ، وَعَنْ شِمَالِكَ، وَمِنْ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَمِنْ خَلْفِكَ، فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْرِقُ لِذٰلِكَ وَسَرَّهُ ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: میں حضرت مقداد کی جگہ ایک جنگ میں شریک ہوا، اس کے بدلے میں مال غنیمت لینے کی بجائے مجھے یہ بات زیادہ عزیز ہے کہ میں مقداد کا ساتھی بنوں، کیونکہ ایک مرتبہ وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آئے، اس وقت نبی اکرم ﷺ مشرکوں کے خلاف دعا کر رہے تھے تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ خدا کی قسم! ہم موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی طرح آپ کو یہ نہیں کہیں گے کہ اے موسیٰ آپ اور آپ کا رب جا کر لڑیں ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔ بلکہ ہم تو آپ کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے آپ پر اپنی جان نچھاور کریں گے، میں نے دیکھا کہ یہ بات سن کر رسول اللہ ﷺ کا چہرہ انور چمک اٹھا اور آپ ﷺ بہت خوش ہوئے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5487۔ اَخْبَرَنِي الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحُوطِيُّ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَيْسَرَةَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنِي اَبُو رَاشِدٍ الْحِرَانِيُّ قَالَ رَاَيْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ حَارِسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا عَلَى تَابُوتٍ مِنْ تَوَابِيتِ الصَّيَارِفَةِ بِحِمْصٍ قَدْ اَفْضَلَ عَلَى التَّابُوتِ مِنْ عِظَمِهِ يُرِيدُ الْغَزْوَ فَقُلْتُ لَهُ لَقَدْ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلَيْكَ فَقَالَ اَبَتْ عَلَيْنَا سُورَةُ الْبُحُوثِ اِنْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا قَالَ بَقِيَّةُ سُورَةِ الْبُحُوثِ سُورَةُ التَّوْبَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ ذَكَرْتُ فِي اَوَّلِ مَنَاقِبِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِيثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ اَوَّلُ مَنْ اَظْهَرَ الْاِسْلَامَ سَبْعَةٌ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو بَكْرٍ وَعَمَّارٌ

وَاُمُّهُ سُمَيَّةُ وَصُهَيْبُ وَالْمِقْدَادُ وَبِلَالٌ

✧✧ ابوراشد حرانی فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے محافظ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ مقام حمص میں ایک تجارتی تابوت پر بیٹھے ہوئے تھے بڑھاپے کی وجہ سے تابوت پر سوار ہو گئے اور جہاد میں شرکت کا ارادہ کئے ہوئے تھے۔ میں نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے بڑھاپے کی وجہ سے آپ کے عذر کو قبول کیا ہے (آپ پھر کیوں جہاد پر جا رہے ہیں؟) انہوں نے جواباً کہا: سورۃ توبہ کی اس آیات نے مجھے جہاد پر نکلنے پر مجبور کر دیا ہے۔

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا (التوبة: 41)

''کوچ کرو ہلکی جان سے چاہے بھاری دل سے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

حضرت بقیہ فرماتے ہیں: سورۃ توبہ کو سورت بحوث بھی کہا جاتا ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

○ (امام حاکم فرماتے ہیں) میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث پاک نقل کی ہے کہ سب سے پہلے اسلام ظاہر کرنے والے سات افراد تھے۔ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ، حضرت مقداد رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ۔

5488۔ حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ الْخُطَبِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَبْعَثًا فَلَمَّا رَجَعْتُ، قَالَ لِي: كَيْفَ تَجِدُ نَفْسَكَ؟ قُلْتُ: مَا زِلْتُ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّ مَنْ مَعِي خَوَلًا لِي وَايْمُ اللّٰهِ لَا اَعْمَلُ عَلٰى رَجُلَيْنِ بَعْدَهُمَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک مہم میں بھیجا۔ جب میں لوٹ کر آیا تو آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم اپنے دل کی کیفیت کیسی پاتے ہو؟ میں نے کہا: میں مسلسل جہاد میں شریک رہا حتی کہ مجھے یقین ہو گیا کہ اس وقت میرے ہمراہ صرف میرے غلام باقی بچے ہیں۔ اور خدا کی قسم! میں آج کے بعد کوئی کام نہیں کروں گا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ اَبِي عَبَسِ بْنِ جَبْرٍ الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ ابوعبس بن جبر انصاری خزرجی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5489۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ

اِسْحَاقَ فِيْمَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ اَبُو عَبَسٍ بْنِ جَبْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ بْنِ جَشْمِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ الْحَارِثِ

✧✧ ابن اسحاق نے بنی حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس کی جانب سے جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں حضرت ابوعبس بن جبر بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث کا نام بھی ذکر کیا ہے۔

5490۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عِلَاثَةَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ شَهِدَ بَدْرًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْ عَبَسٍ بْنُ جَبْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ بْنِ جَشْمِ بْنِ حَارِثَةَ

✧✧ حضرت عروہ نے کہا: حضرت ابوعبس بن جبر بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر میں شرکت کی۔

5491۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عِيْسٰى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى يَعْقُوْبَ فِيْمَنْ شَهِدَ بَدْرًا اَبُوْ عَبَسٍ بْنُ جَبْرٍ وَاسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَبْرٍ

✧✧ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے یعقوب پر بدری صحابہ کے نام پڑھے ان میں حضرت ابوعبس بن جبر رضی اللہ عنہ کا نام بھی تھا۔ ان کا نام ''عبدالرحمٰن بن جبر رضی اللہ عنہ'' ہے۔

5492۔ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ اَبُوْ عَبَسٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَبْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ الْاَنْصَارِيُّ مَاتَ فِي سَنَةِ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِيْنَ

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: ابوعبس عبداللہ بن جبر بن عمرو بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سن ۳۳ ہجری میں فوت ہوئے۔

5493۔ وَاَخْبَرَنَا اَبُو اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو يُوْنُسَ اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ مَاتَ اَبُو عَبَسٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَبْرٍ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَهُوَ بْنُ سَبْعِيْنَ سَنَةً

✧✧ ابراہیم بن منذر فرماتے ہیں: ابوعبس حضرت عبدالرحمٰن بن جبر رضی اللہ عنہ ستر سال کی عمر میں سن ۳۴ ہجری میں فوت ہوئے۔

5494۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ رَسْتَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ كَانَ اَبُوْ عَبَسِ بْنِ جَبْرٍ وَّخُنَيْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ مِنْ كِبَارِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَشَهِدَ اَبُو عَبَسٍ بَدْرًا وَّاُحُدًا وَّالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ فِيْمَنْ قَتَلَ كَعْبَ بْنَ الْاَشْرَفِ قَالَ بْنُ عُمَرَ فَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنِ اَبِي عَبَسٍ مِّنْ وُّلْدِ اَبِي

عَبْسٍ بْنِ جَبْرٍ قَالَ مَاتَ اَبُو عَبْسٍ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِيْنَ سَنَةً وَّصَلّٰى عَلَيْهِ عُثْمَانُ وَنَزَلَ فِي قَبْرِهٖ اَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَّقَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَسَلَمَةُ بْنُ سَلَامَةَ بْنِ وَقْشٍ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: ابوعبس بن جبر رضی اللہ عنہ اور خنیس بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کبار صحابہ کرام میں سے تھے۔ حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ جنگ بدر، جنگ احد اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے تھے۔ اور کعب بن اشرف کو مارنے والوں میں بھی یہ شریک تھے۔

❁❁ ابن عمر کہتے ہیں: عبدالحمید بن ابی عبس جو کہ ابوعبس کی اولاد امجاد میں سے ہیں فرماتے ہیں: حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ ستر سال کی عمر میں سن ۳۴ ہجری میں فوت ہوئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی تھی۔ حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ، حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ، حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سلامہ بن وقش رضی اللہ عنہ نے آپ کو لحد میں اتارا تھا۔

5495۔ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ اَبِي عَبْسٍ الْاَنْصَارِيُّ، مِنْ وَلَدِ اَبِي عَبْسٍ، كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوَاتِ، ثُمَّ يَخْرُجُ اِلٰى بَنِي حَارِثَةَ، فَخَرَجَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ مَطِيرَةٍ فَنُوِّرَ لَهُ فِي عَصَاهُ حَتّٰى دَخَلَ دَارَ بَنِي حَارِثَةَ

✧✧ عبدالحمید بن ابی عبس جو کہ حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد میں سے ہیں فرماتے ہیں: حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پانچوں نمازیں پڑھا کرتے تھے، نمازوں سے فارغ ہو کر یہ بنی حارثہ کی جانب چلے جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ تاریک رات میں جب یہ نکلے تو ان کے عصا میں روشنی پیدا کر دی گئی تھی، آپ اسی کی روشنی میں بنی حارثہ کی حویلی میں داخل ہوئے۔

5496۔ اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمَيَّةَ الْقُرَشِيُّ، بِالسَّاقَةِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ النُّعْمَانِ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: دَعَا اَبُو عَبْسِ بْنِ جَبْرٍ الْاَنْصَارِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ لَهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْلَعُوا نِعَالَكُمْ عِنْدَ الطَّعَامِ، فَاِنَّهَا سُنَّةٌ جَمِيلَةٌ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوعبس بن جبر انصاری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھانے کی دعوت کی، اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھانے کے وقت اپنے جوتے اتار لیا کرو کہ یہ اچھا طریقہ ہے۔

5497۔ اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَرَّاحِيُّ الْعَدْلُ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطِيَّةَ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدَةَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ بِسْطَامِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، مَوْلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاذٍ النَّحْوِيُّ الْفَضْلُ بْنُ خَالِدٍ الْبَاهِلِيُّ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: كَانَ اَبْعَدَ رَجُلَيْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دَارًا اَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَاَهْلُهُ بِقُبَاءَ ، وَاَبُو عَبْسِ بْنُ جَبْرٍ ، وَمَسْكَنُهُ فِي بَنِي حَارِثَةَ، وَكَانَا يُصَلِّيَانِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ، ثُمَّ يَأْتِيَانِ قَوْمَهُمَا وَمَا صَلَّوا لِتَعْجِيلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلَاتِهِ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاشانہ اطہر سے سب سے زیادہ دور حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعبس بن جبر رضی اللہ عنہ کا گھر تھا۔ ابولبابہ اپنے اہل خانہ سمیت قباء میں رہتے تھے اور حضرت ابوعبس بن جبر رضی اللہ عنہ کی رہائش بنی حارثہ میں تھی۔ یہ دونوں عصر کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پڑھ کر اپنے گھر آجایا کرتے تھے، چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی نماز پڑھا دیا کرتے تھے اس لئے یہ لوگ عصر کی نماز پڑھ کر آسانی سے اپنے گھر واپس آسکتے تھے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِي طَلْحَةَ زَيْدِ بْنِ سَهْلٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوطلحہ بن سہل انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

5498- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ اَبُو طَلْحَةَ زَيْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ شَهِدَ بَدْرًا وَلَهُ عَقِبٌ وَكَانَ مِنَ الرُّمَاةِ الْمَذْكُورِينَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِيلَ اِنَّهُ كَانَ رَجُلًا آدَمَ مَرْبُوعًا وَمَاتَ بِالْمَدِينَةِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّثَلَاثِينَ وَصَلَّى عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ سَبْعِينَ سَنَةً

✧✧ ابن اسحاق نے ان کا نام ونسب یوں بیان کیا ہے "ابوطلحہ زید بن سہل بن اسود بن حرام بن زید مناۃ بن عدی بن مالک بن نجار" آپ جنگ بدر میں شریک ہوئے، بیعت عقبہ میں شامل تھے، اور جنگ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کئے ہوئے تیراندازوں میں سے بھی ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کا رنگ گندم گوں تھا، مضبوط جسامت کے مالک تھے۔ سن ۳۴ ہجری کو ان کا وصال ہوا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی تھی، وفات کے وقت ان کی عمر شریف ستر سال تھی۔

5499- اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَيْعَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ شَهِدَ بَدْرًا مِّنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ اَبُو طَلْحَةَ وَهُوَ زَيْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ

✧✧ عروہ نے بنی عمرو بن مالک بن نجار میں سے بیعت عقبہ اور جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا نام ذکر کیا ہے ان کا نام "زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ" ہے۔

5500- اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا زِيَادٌ الْبَكَّائِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِي حَدِيثِ

الْحَفْرِ قَالَ كَانَ اَبُو طَلْحَةَ زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ يَحْفُرُ

✧✧ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کنویں کھودا کرتے تھے۔

5501۔ سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ يَّقُوْلُ اَبُو طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيُّ زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ

✧✧ یحییٰ بن معین کہتے ہیں ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا نام ''زید بن سہل رضی اللہ عنہ'' ہے۔

5502۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، قَالَ: قُرِءَ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَاَنَا اَسْمَعُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ وَاصِلٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هٰذَا خَالِي فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُخْرِجْ خَالَهُ، يَعْنِي اَبَا طَلْحَةَ زَوْجَ اُمِّ سُلَيْمٍ،

قَالَ: فِي الْكَرَمِ، قَالَ هٰذَا: سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ الدُّغُولِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْحَافِظَ صَالِحًا جَزْرَةَ، يَقُوْلُ: قَالَ لِي فَضْلُكَ الرَّازِيُّ: اِذَا دَخَلْتَ نَيْسَابُورَ يَسْتَقْبِلُكَ شَيْخٌ حَسَنُ الْوَجْهِ، حَسَنُ الثِّيَابِ، حَسَنُ الرُّكُوبِ، حَسَنُ الْكَلَامِ، فَاعْلَمْ اَنَّهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، فَلْيَكُنْ اَوَّلَ مَا تَسْاَلُ عَنْهُ حَدِيثَ شُعْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ صُبَيْحٍ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ، قَالَ: فَقَضَى اَنَّ اَوَّلَ مَا دَخَلْتُ نَيْسَابُورَ اسْتَقْبَلَنِي رَجُلٌ بِهٰذَا الْوَصْفِ فَسَاَلْتُ عَنْهُ، فَقَالُوا: هٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ الْجَوَابَ، فَتَبِعْتُهُ اِلَى اَنْ نَزَلَ، فَقُلْتُ: يُخْرِجُ الشَّيْخُ اِلَيَّ كُتُبَهُ، فَاَخْرَجَ اَجْزَاءً، وَقَالَ: انْتَظِرْنِي لِخُرُوجِي لِصَلَاةِ الظُّهْرِ، فَلَمَّا خَرَجَ، اَذَّنَ وَاَقَامَ وَصَلَّى وَجَلَسَ فِي مِحْرَابِهِ، فَقَرَاْتُ عَلَيْهِ مَا كَتَبْتُهُ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُ: مَا حَدِيثٌ اَفَادَنِي فَضْلَكَ الرَّازِيُّ عَنِ الشَّيْخِ، فَقَالَ: هَاتِ فَقُلْتُ: حَدَّثَكُمْ سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَذَكَرْتُ الْحَدِيثَ، فَتَبَسَّمَ، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا فَتًى مَنْ يَنْتَخِبُ مِثْلَ هٰذَا الانْتِخَابِ الَّذِي انْتَخَبْتَهُ، وَيَقْرَاُ مِثْلَ مَا قَرَاْتَ، يَعْلَمُ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ عَامِرٍ لَا يُحَدِّثُ بِمِثْلِ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، حَدَّثَكُمْ سَعِيدُ بْنُ وَاصِلٍ، فَقَالَ: نَعَمْ، حَدَّثَنَاهُ سَعِيدُ بْنُ وَاصِلٍ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلیم کے شوہر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: یہ میرے ماموں ہیں تم میں جو چاہے وہ اپنے ماموں کو (سخاوت کے حوالے سے) ان کے مقابلے میں لے آئے۔

✿✿ حافظ صالح جزرہ کہتے ہیں: مجھے فضلک رازی نے کہا: جب تم نیشاپور پہنچو گے تو ایک خوبصورت چہرے والے بزرگ تمہارا استقبال کریں گے، جنہوں نے صاف ستھرے خوبصورت کپڑے پہنے ہوں گے، بہترین سواری پر سوار ہوں گے، گفتگو کا انداز بہت ہی عمدہ ہوگا۔ تو جان لینا کہ وہ محمد بن یحییٰ ذہلی ہیں۔ ان سے سب سے پہلے شعبہ کی یحییٰ بن صبیح سے روایت کردہ یہ حدیث پوچھنا (اس کے بعد انہوں نے وہ حدیث ان کو بتائی) وہ فرماتے ہیں: جب میں نیشاپور میں پہنچا تو سب سے پہلے انہی اوصاف کے حامل ایک بزرگ کے ساتھ میری ملاقات ہوئی، دعا سلام اور ضروری تعارف کے بعد میں ان کے ساتھ چل دیا اور ان

کے گھر پہنچ گئے، میں نے سوچا تھا کہ یہ اپنے تمام رجسٹر میرے حوالے کریں گے لیکن انہوں نے کچھ اجزاء نکال کر مجھے دیئے اور فرمایا: میرے ظہر کی نماز میں آنے کا انتظار کرو، پھر جب وہ ظہر کے لئے تشریف لائے، مؤذن نے اذان دی، اقامت ہوئی، وہ بزرگ نماز پڑھا کر محراب میں بیٹھ گئے، میں نے ان کی دی ہوئی کتاب سے جو کچھ نوٹ کیا تھا وہ ان کو پڑھ کر سنایا، پھر میں نے کہا: وہ حدیث کونسی ہے جو فھلک رازی نے شیخ سے روایت کی ہے؟ انہوں نے کہا: یہ رجسٹر مجھے دو، میں نے کہا: تمہیں وہ حدیث سعید بن عامر نے روایت کی ہے جبکہ ہمیں شعبہ نے روایت کی ہے۔ پھر اس کے بعد میں نے وہ حدیث ان کو سنائی۔ میری حدیث سن کو وہ مسکرائے اور فرمایا: اے نوجوان! جس طرح تو نے اس حدیث کا انتخاب کیا ہے، اور جس طرح تو نے حدیث کی قراءت کی ہے، جو شخص اس طرح انتخابِ حدیث کرتا ہے اور اس طرح قراءت کرتا ہے وہ یہ بھی جانتا ہے کہ سعید بن عامر ایسی حدیث روایت نہیں کرتے۔ میں نے کہا: بالکل درست فرمایا آپ نے۔ تمہیں یہ حدیث سعید بن واصل نے بیان کی ہے نا؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ یہ حدیث ہمیں سعید بن واصل نے بیان کی ہے۔

5503- اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا مَطِينٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ اَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرٍ، وَاَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَصَوْتُ اَبِي طَلْحَةَ فِي الْجَيْشِ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ رَجُلٍ، لَمْ يَكْتُبْهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ، وَرُوَاتُهُ عَنْ آخِرِهِمْ ثِقَاتٌ، وَاِنَّمَا يُعْرَفُ هٰذَا الْمَتْنُ مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ اَنَسٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لشکر میں (صرف اکیلے) ابوطلحہ کی آواز ہزار آدمیوں سے بہتر ہے۔

❀❀ شیخین نے اس حدیث کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا جبکہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں، یہ متن علی بن زید بن جدعان کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث کا ہے۔

5504- حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، وَثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِينِيُّ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَوْتُ اَبِي طَلْحَةَ فِي الْجَيْشِ خَيْرٌ مِنْ فِئَةٍ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لشکر میں (اکیلے) ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی آواز ہزار آدمیوں سے افضل ہے۔

5505- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ

5403- مصنف ابن أبي شيبة 'كتاب الجهاد' رفع الصوت في الحرب' حديث32765: مسند أحمد بن حنبل -ومن مسند بني هاشم' مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه' حديث11883: مسند الحميدي 'أحاديث أنس بن مالك رضي الله عنه' حديث1148: مسند عبد بن حميد 'مسند أنس بن مالك' حديث1386: مسند الحارث 'كتاب المناقب' باب فضل أبي طلحة رضي الله عنه' حديث1010: مسند أبي يعلى الموصلي -علي بن زيد' حديث3873:

يَوْمَ أُحُدٍ: مَنْ قَتَلَ كَافِرًا فَلَهُ سَلَبُهُ، فَقَتَلَ اَبُو طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِينَ رَجُلا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن فرمایا: ''جس نے کسی کافر کو قتل کیا، اس کا سازوسامان اُسی (قتل کرنے والے) کے لئے ہے۔ چنانچہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس دن بیس کافروں کو قتل کیا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔

5506۔ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ صَامَ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِينَ سَنَةً لا يُفْطِرُ اِلَّا يَوْمَ فِطْرٍ اَوْ اَضْحٰى

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد چالیس سال تک مسلسل روزے رکھے، صرف عیدین کا روزہ چھوڑتے تھے (وہ بھی صرف اس لئے کہ اس دن کا روزہ رکھنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔

5507۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ قَالَ لا اَتَاَمَّرُ عَلٰى اثْنَيْنِ وَلَا اَذُمُّهُمَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دوآدمیوں پر امیر نہیں بنایا جاؤں گا اور نہ دو کو میں ذمی بناؤں گا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔

5508۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ وَّثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ انْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا فَقَالَ اسْتَنْفَرَنَا اللّٰهُ وَاَمَرَنَا اللّٰهُ وَاسْتَنْفَرَنَا شُيُوخًا وَّشَبَابًا جَهِّزُوْنِي فَقَالَ بَنُوهُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اِنَّكَ قَدْ غَزَوْتَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَنَحْنُ نَغْزُو عَنْكَ الْاٰنَ فَغَزَا الْبَحْرَ فَمَاتَ

فَطَلَبُوا جَزِيرَةً يُدْفِنُونَهُ فِيهَا فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ إِلَّا بَعْدَ سَبْعَةِ أَيَّامٍ وَمَا تَغَيَّرَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی

انْفِرُوا خِفَافًا وَّثِقَالًا

''کوچ کرو ہلکی جان سے چاہے بھاری دل سے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

پھر کہا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں کوچ کرنے کو کہا ہے اور ہمیں حکم دیا ہے خواہ کوئی بوڑھا ہو یا جوان۔ اس لئے میری تیاری کروا دو، ان کے صاحبزادوں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے! آپ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں غزوات میں شرکت کرتے رہے ہیں، اب آپ کی جانب سے ہم جنگ میں شرکت کر لیتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے سمندری جہاد میں شرکت کی اور اسی میں وفات پا گئے، ان کی تدفین کے لئے سمندر کے اندر ان کے ساتھی کوئی جزیرہ ڈھونڈتے رہے، جزیرہ تک پہنچنے میں ان کو سات دن لگ گئے، لیکن سات دن میں بھی ان کا جسم بالکل تروتازہ تھا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔

5509۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ الْغَزَّالُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ كَانَ يَرْمِي بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ ظَهْرَهُ مِنْ خَلْفِهِ لِيَنْظُرَ أَيْنَ يَقَعُ نَبْلُهُ، فَيَتَطَاوَلُ أَبُو طَلْحَةَ بِصَدْرِهِ يَقِي بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَقُولُ: هٰكَذَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاكَ، نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تیری اندازی کر رہے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے سے ایڑھیاں اٹھا اٹھا کر دیکھتے تھے کہ ان کا تیر کہاں جا کر گرتا ہے۔ اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب آنے والے تیر کو اپنے سینے پر سہتے اور کہتے: اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ نے آپ کے سینے کے دفاع کے لئے میرے سینے کو قبول کیا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے فضائل

5510۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ فِي تَسْمِيَةِ السَّبْعِيْنَ الَّذِيْنَ شَهِدُوْا الْعَقَبَةَ قَالَ وَمِنْ بَنِي سَالِمِ بْنِ عَوْفِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ الْخَزْرَجِ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ اَصْرَمَ بْنِ بَهْزِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ غَنْمِ بْنِ سَالِمٍ نَقِيْبٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ ابن اسحاق، بیعت عقبہ میں شامل ہونے والے ستر صحابہ کرام میں ان کا نام لکھتے ہوئے فرماتے ہیں: بنی سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج میں سے "حضرت عبادہ بن صامت بن قیس بن اصرم بن بہز بن ثعلبہ بن غنم بن سالم" ہیں۔ یہ خطیب بھی تھے، جنگ بدر سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے

5511۔ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبِي يَقُوْلُ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ بَدْرِيٌّ اُحُدِيٌّ عَقَبِيٌّ شَجَرِيٌّ وَهُوَ نَقِيْبٌ

✧✧ حضرت سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بدری صحابی ہیں، جنگ احد میں بھی شریک ہوئے بیعت عقبہ کے شرکاء میں سے بھی ہیں، بیعت رضوان میں بھی شامل تھے اور آپ عظیم الشان خطیب بھی تھے۔

5512۔ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ بَدْرِيٌّ اُحُدِيٌّ شَجَرِيٌّ عَقَبِيٌّ نَقِيْبٌ

✧✧ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بدری (جنگ بدر میں شرکت کرنے والے)، احدی، (جنگ احد میں شرکت کرنے والے) شجری (بیعت رضوان میں شریک ہونے والے)، عقبی (بیعت عقبہ میں شرکت کرنے والے) اور نقیب (خطیب اور مبلغ) ہیں۔

5513۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ الَّذِيْنَ شَهِدُوا الْعَقَبَةَ فَبَايَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمِنْ بَنِي عَوْفٍ ثُمَّ مِنْ بَنِي سَالِمِ بْنِ جَعْفَرٍ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَهُوَ نَقِيْبٌ وَقَدْ شَهِدَ بَدْرًا

✧✧ حضرت عروہ نے عقبہ میں شریک ہو کر رسول اللہ ﷺ کے دست اقدس پر بیعت کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: بنی عوف میں سے، پھر بنی سالم بن جعفر میں سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ نقیب بھی تھے اور جنگ بدر میں بھی شریک ہوئے۔

5514۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ

طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى الصَّدَقَاتِ، فَقَالَ: يَا اَبَا الْوَلِيدِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صدقات کی نگرانی کے لئے بھیجتے وقت ''یا ابالولید'' کہہ کر پکارا تھا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔

5515- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْهَادَانِيُّ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ حَبَّانٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنِ الْمُخْدَجِيِّ قَالَ قِيلَ لِعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ يَا اَبَا الْوَلِيْدِ

✧✧ مخدجی کہتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو ''یا ابالولید'' کہہ کر پکارا جاتا تھا۔

5516- اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْرَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ مَّكْحُوْلٍ قَالَ كَانَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَشَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ يَسْكُنَانِ بِبَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَكَانَ عُبَادَةُ يُكَنّٰى اَبَا الْوَلِيْدِ

✧✧ حضرت مکحول کہتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیت المقدس میں رہا کرتے تھے اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوالولید'' تھی۔

5517- اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنِي يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَخْبَرَنِي سَلَمَةُ عَنْ اَخِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيهِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا فِي الْحَجَّةِ الَّتِي بَايَعْنَا فِيهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَقَبَةِ فَكَانَ نَقِيبُ بَنِي عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ

✧✧ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ہم اس حج پر گئے جس میں ہم نے عقبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی، اس وقت بنی عوف بن حارث کے مبلغ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ تھے۔

5518- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ نَائِلَةَ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ مُعَاوِيَةَ، قَالَ لَهُمْ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ مَا لَكُمْ لَا تَاْتُونِي مَعَ اِخْوَانِكُمْ مِنْ قُرَيْشٍ؟ قَالَ عُبَادَةُ: الْحَاجَةُ، قَالَ: فَهَلَّا عَلَى النَّوَاضِحِ؟ قَالَ: اَمْضَيْنَاهَا يَوْمَ بَدْرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت معاویہ نے ان سے کہا: اے انصاریو!

تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ تم اپنے قریشی بھائیوں کے ساتھ کیوں نہیں آتے ہو؟ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجبوری کی وجہ سے۔ انہوں نے کہا: تم پانی لادنے والے اونٹوں پر سوار ہو کر آجاتے، انہوں نے کہا: وہ تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر میں پیش کر دیئے تھے۔

5519 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثنا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ، ثنا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ، عَنْ يَّعْقُوْبَ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: قَبْرُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِبَيْتِ الْمُقَدَّسِ

✦✦ یعقوب بن عطا فرماتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بیت المقدس میں دفن کیا گیا۔

✦✦ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5520 حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ، بِهَمْدَانَ، ثنا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثنا اَبُوْ مُسْهِرٍ، ثنا عِبَادُ الْخَوَّاصُ، عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَامٍ الْاَسْوَدِ، قَالَ: كُنْتُ اِذَا اَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدَسِ نَزَلْتُ عَلٰى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ابوسلام اسود فرماتے ہیں: میں جب بھی بیت المقدس جاتا ہوں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس ضرور جاتا ہوں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن ان دونوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5521 اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ غَانِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ مَاتَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ بِالشَّامِ فِي اَرْضِ فَلَسْطِيْنَ بِالرَّمْلَةِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَهُوَ بْنُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ سَنَةً

✦✦ یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر فرماتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ شام میں فلسطین کے علاقے رملہ میں ۳۴ ہجری کو فوت ہوئے اس وقت ان کی عمر ۷۲ سال تھی۔

5522 حَدَّثَنِي اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الشَّهِيْدُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَزِيْنٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرَوَيْهِ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ تُوُفِّيَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ بِبَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَدُفِنَ بِهَا سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَهُوَ بْنُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ سَنَةً

✦✦ ہیثم بن عدی فرماتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا انتقال بیت المقدس میں ہوا، وہیں پر ان کی تدفین ہوئی وفات کے وقت ان کی عمر ۷۲ سال تھی۔

5523 حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُبَارَكٍ الْغَوْرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا بَرْدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ قُبَيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ

اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ اَنْكَرَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ اَشْيَاءَ ثُمَّ قَالَ لَهُ لَا اُسَاكِنُكَ بِاَرْضٍ فَرَحَلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ مَا اَقْدَمَكَ اِلَيَّ لَا يَفْتَحُ اللّٰهُ اَرْضًا لَسْتَ فِيْهَا اَنْتَ وَاَمْثَالُكَ فَانْصَرِفْ لَا اِمْرَةَ لِمُعَاوِيَةَ عَلَيْكَ

✧✧ اسحاق بن قبیصہ بن ذؤیب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ کی کئی باتوں کا انکار کیا پھر ان کو کہا: میں تیرے اس ملک میں نہیں رہوں گا، پھر وہ مدینہ منورہ منتقل ہو گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ وہ علاقہ کیوں چھوڑ کر آ گئے ہیں؟ اللہ تعالیٰ اس زمین کو فتح نہیں کرتا جس میں آپ اور آپ جیسے لوگ نہیں رہتے، آپ وہیں لوٹ جائیے، معاویہ کا آپ پر کوئی حکم نافذ نہیں ہے؟

5524- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ وَوَكِيْعٌ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ وَكَانَ قَدْ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ (خود اپنے بارے میں) فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ۶ غزوات میں شرکت کی۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔

5525- اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِىْ اُمَيَّةَ الدَّوْسِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَكَانَ قَدْ تَفَقَّهَ فِىْ دِيْنِ اللّٰهِ

✧✧ جنادہ بن ابی امیہ دوسی فرماتے ہیں: میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضری دے چکا ہوں وہ دین کو خوب گہرائیوں سے جانتے تھے۔

5526- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنْ لَا نَخَافَ فِى اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بات پر بیعت کی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے معاملے میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

یہ حدیث شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے لیکن ان دونوں حضرات نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5527- حَدَّثَنِىْ اَبُوْ عَمْرِو بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِسْحَاقَ الْمِهْرَجَانِيُّ، حَدَّثَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ

الْوَهَّابِ بْنِ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَشَّارٍ، حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ نُسَيٍّ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُغِلَ، فَإِذَا قَدِمَ الرَّجُلُ وَقَدْ اَسْلَمَ عَلٰى يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَهُ اِلٰى رَجُلٍ مِنَّا لِيُعَلِّمَهُ الْقُرْآنَ، فَدَفَعَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلا كَانَ مَعِي فِي الْبَيْتِ، وَكُنْتُ اُقْرِئُهُ الْقُرْآنَ فَرَاَى اَنَّ لِي عَلَيْهِ حَقًّا، فَاَهْدَى اِلَيَّ قَوْسًا مَا رَاَيْتُ اَجْوَدَ مِنْهَا، وَلا اَحْسَنَ مِنْهَا عِطَافًا، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: مَا تَرَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيهَا، فَقَالَ: جَمْرَةٌ بَيْنَ كَتِفَيْكَ تَقَلَّدْتَهَا اَوْ تَعَلَّقْتَهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مصروفیات بہت زیادہ ہوتی تھیں اس لئے جب کوئی شخص آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اسلام قبول کرتا تو آپ علیہ السلام اس کو ہم میں سے کسی ایک کے پاس بھیج دیتے، تاکہ ہم اس کو قرآن پاک سکھائیں، اسی طرح ایک آدمی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس بھیجا، میں اس کو قرآن کریم سکھاتا رہا، اس بناء پر وہ سمجھتا تھا کہ میرا اس پر کوئی حق ہے چنانچہ اس نے مجھے ایک کمان تحفہ میں دی، میں نے اس سے زیادہ اچھی کمان کبھی نہیں دیکھی۔ میں وہ کمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے کر آیا، میں نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں کیا کمال ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو ایک انگارہ ہے جو تم دو کندھوں کے درمیان لٹکائے ہوئے ہو۔

5528۔ اَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْعَقَبِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْمِصِّيصِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: سَيَلِيكُمْ اُمَرَاءُ بَعْدِي يُعَرِّفُوْنَكُمْ مَا تُنْكِرُوْنَ، وَيُنْكِرُوْنَ عَلَيْكُمْ مَا تَعْرِفُوْنَ، فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلا طَاعَةَ لِمَنْ عَصَى اللّٰهَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رَوَاهُ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، وَمُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ بِزِيَادَاتٍ فِيهِ،

✧✧ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جو تمہیں ایسی چیزیں بتائیں گے جن کا تم انکار کرتے ہو اور ایسی چیزوں کا انکار کریں گے جن کو تم خوب پہچانتے ہو، تم میں سے جو شخص ان کو پائے تو اللہ تعالیٰ کے نافرمان کی اطاعت کرنا تم پر واجب نہیں ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اسی حدیث کو زہیر بن معاویہ اور مسلم بن خالد زنجی نے اسماعیل بن عبید بن رفاعہ کے واسطے سے عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے روایت کیا ہے البتہ اس میں کچھ اضافہ ہے۔

زہیر کی روایت کردہ حدیث یہ ہے

5529- اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدٍ، بِنَحْوِهِ

✧✧ زہیر نے اسماعیل بن عبید کے حوالے سے اسی طرح کی حدیث نقل کی ہے۔

وَاَمَّا حَدِيثُ مُسْلِمِ بْنِ خَالِدٍ

اور مسلم بن خالد کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

5530- فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ مَاهَانَ الْخَزَّازُ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، قَامَ قَائِمًا فِي وَسَطِ دَارِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدًا اَبَا الْقَاسِمِ، يَقُولُ: سَيَلِي اُمُورَكُمْ مِنْ بَعْدِي رِجَالٌ يُعَرِّفُونَكُمْ مَا تُنْكِرُونَ، وَيُنْكِرُونَ عَلَيْكُمْ مَا تَعْرِفُونَ، فَلَا طَاعَةَ لِمَنْ عَصَى اللّٰهَ، فَلَا تَعْتَبُوا اَنْفُسَكُمْ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، اِنَّ مُعَاوِيَةَ مِنْ اُولَئِكَ، فَمَا رَاجَعَهُ عُثْمَانُ حَرْفًا، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ بِاِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ فِي وُرُودِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مُتَظَلِّمًا بِمَتْنٍ مُخْتَصَرٍ

✧✧ مسلم بن خالد نے اسماعیل بن عبید بن رفاعہ سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی حویلی کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں نے ابوالقاسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب میرے بعد تمہارے امور کے ایسے لوگ ذمہ دار بن جائیں گے جو تمہیں ایسی باتیں سمجھانے کی کوشش کریں گے جو تم جانتے ہی نہیں ہو اور تم پر ایسی چیزوں کا انکار کریں گے جن کو تم پہچانتے ہو، اس لئے جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے، تم پر اس کی اطاعت لازم نہیں ہے۔ تم اپنے آپ کو (ان کی اطاعت میں) تھکا نہ دینا۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ بیشک معاویہ رضی اللہ عنہ انہیں میں سے ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کے کسی ایک بھی حرف کی پکڑ نہیں کی۔

❁❁ یہی حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح اسناد کے ہمراہ بھی مروی ہے اس میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے گھر میں مظلوم بن کر آنے کا ذکر موجود ہے اور اس کا متن مذکورہ حدیث سے مختصر ہے۔

5531- حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي نَمِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُكَمِّلٍ عَنْ اَزْهَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَقْبَلَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ حَاجًّا مِنَ الشَّامِ فَحَجَّ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَاَتٰى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ مُتَظَلِّمًا وَذَكَرَ

الْحَدِيْثَ

✧✧ ازہر بن عبداللہ فرماتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ شام سے حج کرنے کے لئے مکہ شریف آئے، حج کرلیا، پھر مدینہ شریف آئے، اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

5532- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقٍ كَانَ اَوَّلَ مَنْ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ قَدِمَهَا بَعْدَ اَبِىْ سَلَمَةَ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ

✧✧ ابن اسحاق کہتے ہیں: مہاجرین میں سے سب سے پہلے مدینہ شریف پہنچنے والی شخصیت حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ ہیں اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے پہلے مدینہ شریف آنے والے "حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ" ہیں۔

5533- حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ حُجَيْرِ بْنِ سَلَامَانَ وَذَكَرَ النَّسَبَ اِلٰى مَعْدِ بْنِ عَدْنَانَ وَكَانَ حَلِيْفًا لِلْخَطَّابِ بْنِ نُفَيْلٍ وَلَمَّا حَالَفَهُ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ تَبَنَّاهُ الْخَطَّابُ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ عَامِرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذِكْرُهُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ فَاُلْحِقَ بِاَبِيْهِ وَرَجَعَ اِلٰى نَسَبِهِ قَالَ بْنُ عُمَرَ فَحَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ صَالِحِ بْنُ رُوْمَانَ قَالَ اَسْلَمَ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ قَدِيْمًا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارَ الْاَرْقَمِ وَقَبْلَ اَنْ يَّدْعُوَ فِيْهَا وَهَاجَرَ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ اِلٰى اَرْضِ الْحَبَشَةِ الْهِجْرَتَيْنِ وَمَعَهُ امْرَاَتُهُ لَيْلٰى بِنْتُ اَبِىْ حَثْمَةَ الْعَدَوِيَّةُ اُخْتُ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ وَآخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَيَزِيْدَ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ شُرَيْحِ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ يُكَنّٰى اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَشَهِدَ بَدْرًا وَّاُحُدًا وَّالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُوُفِّىَ بَعْدَ مَا قُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ قَدْ لَزِمَ بَيْتَهُ فَلَمْ يَشْعُرِ النَّاسُ اِلَّا بِجَنَازَتِهِ قَدْ اُخْرِجَتْ

✧✧ محمد بن عمر (عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کا نسب یوں بیان کیا ہے (عامر بن ربیعہ بن مالک بن عامر بن ربیعہ بن حجیر بن سلامان" اس کے بعد ان کا نسب "معد بن عدنان" تک بیان کیا ہے۔ یہ حضرت خطاب بن نفیل کے حلیف تھے۔ پھر جب عامر بن ربیعہ نے ان کو اپنا حلیف بنایا تو خطاب نے ان کو اپنا منہ بولا بیٹا بنالیا، اسی وجہ سے ان کو عامر بن خطاب کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ پھر یہ آیت نازل ہوگئی

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ

''ان کو ان کے باپ کے نام سے پکارو''

تو ان کو ان کے باپ کے نام سے پکارا جانے لگا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجھے محمد صالح بن رومان نے بتایا کہ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دارارقم میں داخل ہونے سے پہلے اور وہاں پر دعوت وتبلیغ کا کام شروع ہونے سے پہلے اسلام لے آئے تھے، حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے حبشہ کی جانب دونوں مرتبہ ہجرت کی، ان ہجرتوں میں ان کی زوجہ محترمہ لیلیٰ بنت ابی حثمہ عدویہ بھی تھیں جو کہ سلیمان بن ابی حثمہ کی بہن تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اور حضرت یزید بن منذر بن شریح انصاری کے درمیان مواخاۃ قائم کی (یعنی ان دونوں کو ایک دوسرے کا بھائی بھائی بنا دیا) حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوعبداللہ'' تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر، احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ان کی وفات ہوئی، یہ گھر میں ہی رہا کرتے تھے کبھی باہر نہیں نکلتے تھے، جب وفات کے بعد ان کا جنازہ باہر نکالا گیا تو لوگوں کو پتا چلا کہ یہ ابھی تک زندہ تھے۔

5534- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ اَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ لَمَّا اَخَذَ النَّاسُ فِي الطَّعْنِ عَلٰى عُثْمَانَ قَامَ اَبِي مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلّٰى وَدَعَا وَقَالَ اللّٰهُمَّ قِنِي مِنَ الْفِتْنَةِ بِمَا وَقَيْتَ بِهِ الصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكَ فَمَا خَرَجَ وَلَا اَصْبَحَ اِلَّا بِجَنَازَتِهِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب لوگوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پر طعن بازی شروع کی تو میرے والد رات کے وقت اٹھے، نماز پڑھی اور یہ دعا مانگی

''اے اللہ! مجھے اس آزمائش سے بچا جس میں تو نے اپنے نیک بندے کو مبتلا فرمایا ہے، اس کے بعد آپ کبھی بھی گھر سے نہیں نکلے، بلکہ جب فوت ہو گئے تو گھر سے ان کا جنازہ نکلا۔

5535- حَدَّثَنِي اَبُوْ زُرْعَةَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعَقَبِيُّ بِمِصْرَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَقِيْلَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَثَلَاثِيْنَ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ الْعَدَوِيُّ

✧✧ سعید بن عفیر فرماتے ہیں: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ ۳۳ ہجری میں فوت ہوئے، بعض مؤرخین نے یہ کہا ہے کہ حضرت عامر بن ربیعہ عدوی رضی اللہ عنہ ۳۲ ہجری کو فوت ہوئے۔

5536- اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ مِمَّنْ هَاجَرَ اِلَى الْحَبَشَةِ الَّذِيْنَ خَرَجُوْا الْمَرَّةَ الْاُوْلٰى قَبْلَ جَعْفَرٍ وَّاَصْحَابِهِ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ شَهِدَ بَدْرًا

✧✧ عروہ کہتے ہیں: بنی عدی بن کعب میں سے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ ہی وہ شخصیت ہیں جو حبشہ کی جانب پہلی ہجرت کے موقع پر حضرت جعفر اور ان کے ساتھیوں سے پہلے نکلے تھے۔ یہ اہل یمن میں سے ہیں، جنگ بدر میں بھی شریک ہوئے۔

5537۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَبَّانَ بْنِ مَلَاعِبٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ كَانَتْ بَدْرٌ صَبِيْحَةَ سِتَّ عَشَرَةَ مِنْ رَمَضَانَ وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ حَدِيْثَيْنِ اِتَّفَقَ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى اَحَدِهِمَا اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا لَهَا

والحديث الثانی

✧✧ عامر بن عبداللہ بن زبیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ بدر ۱۶ رمضان المبارک کی صبح کو ہوئی۔

✿✿ حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے دو حدیثیں حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں ان میں سے اس حدیث پر متفق ہیں

اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا لَهَا

جب تم جنازہ کو دیکھو تو اس کے احترام میں کھڑے ہو جاؤ

اور دوسری حدیث یہ ہے:

5538۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْفَضْلِ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ بِحِمْصَ، حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدَةَ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِجَنَازَةٍ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ: يَا مُحَمَّدُ تَكَلَّمُ هٰذِهِ الْجَنَازَةُ، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ: اَنَا اَشْهَدُ اَنَّهَا تَكَلَّمُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا حَدَّثَكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ حَدِيْثًا، فَقُوْلُوْا: آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ يُعْرَفُ بِالْحَارِثِ بْنِ عُبَيْدَةَ الرَّهَاوِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَدْ كَتَبْنَاهُ فِي آخِرِ نُسْخَةِ لِيُوْنُسَ، عَنْ يَزِيْدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

✧✧ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، وہاں سے ایک جنازہ گزرا، ایک یہودی شخص نے کہا: اے محمد! کیا یہ جنازہ (قبر میں نکیرین کے سوالوں کے جواب میں) گفتگو کرے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، اُس یہودی نے کہا: اے محمد! میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ گفتگو کرے گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے ساتھ کوئی اہل کتاب بات کرے تو تم (اس کا جواب نہ دو بلکہ) کہو "ہم اللہ تعالیٰ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔

✿✿ یہ حدیث حارث بن عبیدہ رہاوی کی زہری سے روایت کے حوالے سے مشہور ہے اور ہم نے اس نسخہ کے آخر میں

یونس کی یزید سے پھر زہری سے روایت کردہ حدیث نقل کی ہے۔ (وہ حدیث درج ذیل ہے)

5539۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بِنَيْسَابُورَ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا عَمِّي، حَدَّثَنَا رَجُلٌ، قَدْ سَمَّاهُ اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَبْرُورٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ سَالِمٌ: اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: حِينَ وُضِعَتْ جِنَازَةُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

✧✧ یونس نے یزید کے حوالے سے زہری سے روایت کیا ہے" سالم کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا جنازہ رکھا گیا، اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ حَوَارِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبْنُ عَمَّتِهِ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ بْنِ خُوَيْلِدِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قُصَيٍّ

رسول اللہ ﷺ کے حواری اور آپ علیہ السلام کے پھوپھی زاد بھائی حضرت زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی کے فضائل

5540۔ فَحَدَّثَنَا بِذِكْرِ هٰذَا النَّسَبِ اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عِلَاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ خَالِدٍ الْحِرَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ

ابن لہیعہ کہتے ہیں کہ ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل بن عروہ بن زبیر نے مجھے حدیث بیان کی ہے۔

5541۔ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَاَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنِي اَبِي رَحِمَهُ اللّٰهُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ قِيلَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جنگ یرموک کے موقع پر حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو "ابوعبداللہ" کے نام سے پکارا گیا تھا۔

5542۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي جَعْفَرٍ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ اُمُّ الزُّبَيْرِ صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاُمُّهَا هَالَةُ بِنْتُ اُهَيْبِ بْنِ عَبْدِ مُنَافِ بْنِ زُهْرَةَ وَاُمُّهَا عَالِيَةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ

✧✧ زبیر بن بکار کہتے ہیں "حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب ہیں، اور حضرت صفیہ کی والدہ "ہالہ بنت اہیب بن عبد مناف بن زہرہ" ہیں۔ اور ہالہ کی والدہ "عالیہ بنت عبدالمطلب بن عبدمناف ہیں"۔

5543- اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ يَقُولُ حَدَّثَنِي اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَسْلَمَ الزُّبَيْرُ وَهُوَ بْنُ سِتَّةَ عَشَرَ سَنَةً وَّقُتِلَ وَهُوَ بْنُ بِضْعٍ وَّسِتِّيْنَ

✧✧ ہشام بن عروہ کہتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سولہ سال کی عمر میں اسلام لے آئے تھے، اور ساٹھ سے کچھ زائد عمر میں ان کو شہید کیا گیا۔

5544- حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ اَنَّ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ بَلَغَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَرْبَعًا وَّسِتِّيْنَ

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما دونوں کی عمر ۶۴ برس تھی۔

5545- حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ قُتِلَ الزُّبَيْرُ وَهُوَ بْنُ سَبْعٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً وَّكَانَ يُكَنّٰى اَبَا الطَّاهِرِ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ۶۷ سال کی عمر میں شہید کیا گیا۔ ان کی کنیت "ابوالطاہر" ہوتی تھی۔

5546- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: فَاَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ، يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ هَا هُنَا اَمَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ "

✧✧ نافع بن جبیر فرماتے ہیں: میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو کہہ رہے تھے "اے عبداللہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں جھنڈا گاڑھنے کا تمہیں حکم دیا ہے۔

5547- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَلْحَانَ وَثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْعَبْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا بُكَيْرٌ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ اَسْلَمَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَهُوَ بْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ وَهَاجَرَ وَهُوَ بْنُ ثَمَانِ عَشْرَةَ سَنَةً وَّكَانَ عَمُّ الزُّبَيْرِ يُعَلِّقُ الزُّبَيْرَ فِي حَصِيْرٍ وَيُدَخِّنُ عَلَيْهِ بِالنَّارِ وَيَقُولُ اِرْجِعْ اِلَى الْكُفْرِ فَيَقُولُ الزُّبَيْرُ لَا اَكْفُرُ اَبَدًا

✧✧ ابوالاسود کہتے ہیں: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ آٹھ سال کی عمر میں اسلام لائے، اٹھارہ سال کی عمر میں ہجرت کی، زبیر کا چچا ان کو ایک چٹائی میں لپیٹ کر لٹکا دیتا تھا اور پھر آگ کی دھونی دیتا تھا اور کہتا تھا کہ تم کفر کی طرف واپس آجاؤ، لیکن حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے: میں کبھی بھی کفر نہیں کروں گا۔

5548- اَخْبَرَنِي مَخْلَدُ بْنُ جَعْفَرِ الْبَاقَرْحِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْاَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اَسْلَمَ الزُّبَيْرُ، وَهَاجَرَ اِلَى اَرْضِ الْحَبَشَةِ

الْهِجْرَتَيْنِ مَعًا وَلَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَكَانَ رَجُلا لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلا بِالْقَصِيرِ، خَفِيفَ اللِّحْيَةِ، اَسْمَرَ اللَّوْنِ، اَشْعَرُ

✧✧ عروہ کہتے ہیں: حضرت زبیر مسلمان ہوئے اور حبشہ کی جانب دونوں ہجرتیں کی ہیں، اور رسول اللہ ﷺ نے جتنی جنگیں لڑی ہیں ان میں سے کسی ایک میں بھی حضرت زبیر پیچھے نہیں رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے درمیان عقد مواخات کیا تھا۔ ان کا قد نہ تو زیادہ لمبا تھا اور نہ ہی زیادہ چھوٹا تھا، ان کی داڑھی گھنی نہیں تھی۔ رنگ گندمی تھا، بال بہت لمبے تھے۔

5549۔ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ تَوَجَّهَ الزُّبَيْرُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَتَبِعَهُ عَمْرُو بْنُ جَرْمُوْزٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ نَحْوَ الْمَدِيْنَةِ فَقَتَلَهُ غِيلَةً بِوَادِي السِّبَاعِ فَبَرَاَ اللّٰهُ عَنْ دَمِهِ عَلِيًّا وَاَصْحَابَهُ وَاِنَّمَا قَتَلَهُ عَمْرُو بْنُ جَرْمُوْزٍ فِي رَجَبَ سَنَةَ سِتٍّ وَّثَلاثِيْنَ وَبَنُو مَجَاشِعَ قَدْ سَيَّرَهُمُ الْعَرَبُ بِاِخْفَاءِ الزُّبَيْرِ وَلِذٰلِكَ يَقُوْلُ جَرِيْرٌ وَّقَدْ لَبِسْتُ بَعْدَ الزُّبَيْرِ مَجَاشِعَ ثِيَابَ الَّتِي حَاضَتْ وَلَمْ تَغْسِلِ الدِّمَا

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: حضرت زبیر مدینہ کی جانب روانہ ہوئے، عمرو بن جرموز بھی ان کے پیچھے پیچھے مدینہ کی جانب چل پڑا، وادی سباع میں اُس نے آپ رضی اللہ عنہ دھوکہ کے ساتھ شہید کر دیا، اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو ان کے خون سے بری کر دیا۔ عمرو بن جرموز نے آپ رضی اللہ عنہ کو ۳۶ سن ہجری کو رجب کے مہینے میں شہید کیا۔ اور عرب میں بنو مجاشع کے بارے میں یہ بات مشہور ہے کہ وہ زبیر کے بارے میں بہت ساری باتیں چھپا گئے ہیں۔ اسی لئے جریر نے کہا:

زبیر (کے قتل) کے بعد مجاشع نے حیض والے کپڑے پہن لئے ہیں جن سے خون نہیں دھویا گیا۔

5550۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسَى حَدَّثَنَا مِسْكِيْنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي شَيْخٌ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنَ الْمُوْصِلِ قَالَ صَحِبْتُ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ فَاَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فِي اَرْضٍ قَفْرٍ فَقَالَ اُسْتُرْنِي فَسَتَرْتُهُ فَحَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ اِلَيْهِ فَرَاَيْتُهُ مُجَدَّعًا بِالسُّيُوْفِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ بِكَ آثَارًا مَّا رَاَيْتُهَا بِاَحَدٍ قَطُّ فَقَالَ وَقَدْ رَاَيْتَ ذَاكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا مِنْهَا جِرَاحَةٌ اِلَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

✧✧ حفص بن خالد فرماتے ہیں: مجھے اس بزرگ نے یہ حدیث بیان کی ہے جو کہ مقام موصل سے ہمارے پاس آئے تھے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے ساتھ کچھ سفر کئے ہیں، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک صحراء میں ان کو غسل کی حاجت ہوگئی، انہوں نے مجھ سے کہا: میرے لئے پردہ کرو، میں نے ان کے لئے کپڑے سے پردہ کیا، وہ غسل کرنے لگ گئے، اچانک میری نگاہ ان کے جسم پر پڑ گئی، میں نے دیکھا کہ ان کا سارا جسم تلواروں کے زخموں کے نشانات سے چھلنی تھا۔ میں نے ان

سے کہا: خدا کی قسم! میں نے آپ کے جسم پر زخموں کے ایسے نشانات دیکھے ہیں جو آج سے پہلے میں نے کبھی کسی کے جسم پر نہیں دیکھے، انہوں نے جواباً کہا: کیا تم نے میرے جسم کے زخموں کے نشانات دیکھ لئے ہیں؟ پھر فرمایا: خدا کی قسم! یہ تمام زخم مجھے رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی میں جنگ کرتے ہوئے آئے ہیں۔

5551۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ كَانَتْ نَفْحَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُخِذَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ الزُّبَيْرُ وَهُوَ بْنُ اِحْدٰى عَشْرَةَ سَنَةً فَخَرَجَ بِالسَّيْفِ مَسْلُوْلًا حَتّٰى وَقَفَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَاْنُكَ فَقَالَ اَرَدْتُّ اَنْ اَضْرِبَ مَنْ اَخَذَكَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِسَيْفِهٖ وَكَانَ اَوَّلَ سَيْفٍ سُلَّ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

✧✧ حضرت عروہ کہتے ہیں کہ شیطان کی جانب سے یہ آواز تھی کہ بے شک محمد ﷺ کو گرفتار کر لیا گیا ہے، یہ آواز حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے سن لی، اس وقت ان کی عمر گیارہ سال تھی، وہ تلوار سونت کر باہر نکلے اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے، نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: کیا بات ہے؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ میں یہ ارادہ لے کر نکلا ہوں کہ جس شخص نے آپ کو پکڑا ہے میں اس کو قتل کر دوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے لئے اور ان کی تلوار کے لئے دعا فرمائی۔ (راوی کہتے ہیں) یہ سب سے پہلی تلوار تھی جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں سونتی گئی۔

5552۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ اَنَا بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ صَخْرٍ عَنْ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ الْبَجَلِيُّ هُوَ عَمَّارُ الدُّهَنِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ اَوَّلُ غَزْوَةٍ فِی الْاِسْلَامِ بَدْرٌ مَّا كَانَ مَعَنَا اِلَّا فَرَسَانِ فَرَسٌ لِلزُّبَيْرِ وَفَرَسٌ لِلْمِقْدَادِ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسلام کا سب سے پہلا غزوہ، غزوۂ بدر تھا، اور اس غزوہ میں ہمارے پاس صرف دو ہی گھوڑے تھے، ایک حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کا اور دوسرا حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا۔

5553۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عِلَاثَةَ، ثَنَا اَبِی الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْرَجًا فِی غَزْوَةٍ غَزَاهَا، وَلَا سَرِيَّةً اِلَّا كُنْتُ فِيْهَا

✧✧ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! رسول اللہ ﷺ جب بھی کسی بڑی یا چھوٹی جنگ میں گئے، میں ہمیشہ آپ ﷺ کے ساتھ رہا۔

5554۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عِبَادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَتْ عَلَى الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ يَوْمَ بَدْرٍ عِمَامَةٌ صَفْرَاءُ مُعْتَجِرٌ بِهَا فَنَزَلَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِمْ عَمَائِمُ صُفْرٌ

✧✧ عباد بن عبد اللہ بن زبیر فرماتے ہیں: جنگ بدر کے دن حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے زرد رنگ کا عمامہ باندھا ہوا تھا۔

اور اس دن فرشتے بھی زرد رنگ کے عمامے پہن کر نازل ہوئے۔

5555- اَخْبَرَنِي مُخَلَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قُسِّمَ مِيرَاثُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَلَى اَرْبَعِينَ اَلْفَ اَلْفِ دِرْهَمٍ

✧✧ سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی چالیس لاکھ درہم میراث تقسیم ہوئی۔

5556- اَخْبَرَنَاهُ اَبُو اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى وَاَبُو الْحَسَنِ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قُسِّمَ مِيرَاثُ الزُّبَيْرِ عَلَى اَرْبَعِينَ اَلْفَ اَلْفِ دِرْهَمٍ

✧✧ شعبی کہتے ہیں: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی میراث چالیس لاکھ درہم تقسیم ہوئی۔

5557- حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَتِيقُ بْنُ الزُّبَيْرِ، حَدَّثَنِي اَبُو يَعْقُوبَ بْنُ الزُّبَيْرِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ لِاَبِيهِ: يَا اَبَتِ حَدِّثْنِي عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اُحَدِّثَ عَنْكَ، فَاِنَّ كُلَّ اَبْنَاءِ الصَّحَابَةِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ، مَا مِنْ اَحَدٍ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصُحْبَةٍ، اِلَّا وَقَدْ صَحِبْتُهُ بِمِثْلِهَا اَوْ اَفْضَلَ مِنْهَا، وَلَقَدْ عَلِمْتَ بِاَنَّ اُمَّكَ اَسْمَاءَ ابْنَةَ اَبِي بَكْرٍ كَانَتْ تَحْتِي، وَاَنَّ خَالَتَكَ عَائِشَةَ بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ، وَلَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ اُمِّي صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَاَنَّ اَخْوَالِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَاَبُو طَالِبٍ، وَعَبَّاسٌ، وَاَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ خَالِي، وَلَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ عَمَّتِي خَدِيجَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ كَانَتْ تَحْتَهُ، وَاَنَّ ابْنَتَهَا فَاطِمَةُ ابْنَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ خَدِيجَةَ اُمَّ اُمِّهَا حَبِيبَةُ بِنْتُ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى، وَلَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ اُمَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمِنَةُ بِنْتُ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ زُهْرَةَ وَلَقَدْ صَحِبْتُهُ بِاَحْسَنِ صُحْبَةٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ قَالَ عَلَيَّ مَا لَمْ اَقُلْ، فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے کہا: اے میرے ابا جان! آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کر دیجئے تاکہ میں بھی آپ کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کیا کروں، کیونکہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے حدیثیں بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں وقت گزارا ہے بلکہ میں نے بہت افضل وقت گزارا ہے۔

میں یہ جانتا ہوں کہ تیری والدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما میرے نکاح میں تھیں۔ اور تیری خالہ عائشہ بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما ہیں۔

میں یہ بھی جانتا ہوں کہ میری والدہ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا ہیں۔ اور میرے ماموں حضرت حمزہ بن عبدالمطلب،

ابوطالب، اور حضرت عباس رضی اللہ عنہم ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماموں زاد بھائی ہیں۔

میں یہ بھی جانتا ہوں کہ میری پھوپھی حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں تھیں۔ اور انہی کی بیٹی حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھیں۔

میں یہ بھی جانتا ہوں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی نانی حبیبہ بنت اسد بن عبدالعزیٰ تھیں۔

میں یہ بھی جانتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ حضرت آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ ہیں۔ اللہ کے فضل سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت اچھی صحبت اختیار کی ہے لیکن اس سب کے ساتھ ساتھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی جانتا ہوں "جس نے مجھ سے منسوب کر کے کوئی ایسی بات کہی جو حقیقت میں، مَیں نے نہیں کہی، وہ اپنا ٹھکانا جہنم بنا لے"

5558- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا، وَاِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ، فَقِيلَ لَهُ: يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، اَتَعْلَمُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهَا لِاَحَدٍ غَيْرِكَ؟ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ مَا اَعْلَمُ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کے کچھ حواری ہوتے ہیں اور میرا حواری "زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ" ہیں۔ ان سے کسی نے پوچھا: اے ابوعبداللہ! کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اور صحابی کے لئے استعمال فرمائے ہوں؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

5558- صحيح البخاری كتاب الجهاد والسير باب فضل الطليعة حديث 2711: صحيح مسلم كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالى عنهم باب من فضائل طلحة حديث 4541: مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الجهاد بيان السنة في توجيه الطليعة حديث 5489: صحيح ابن حبان كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ذكر البيان بأن الزبير بن العوام كان حوارى المصطفى صلى الله حديث 7095: سنن ابن ماجه المقدمة باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فضل الزبير رضى الله عنه حديث 121: الجامع للترمذي أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب حديث 3761: مصنف ابن أبي شيبة كتاب الفضائل ما حفظت في الزبير بن العوام رضى الله عنه حديث 31530: السنن الكبرى للنسائي كتاب السير ذهاب الطليعة وحده حديث 8571: السنن الكبرى للبيهقي كتاب قسم الفيء والغنيمة جماع أبواب تفريق ما أخذ من أربعة أخماس الفيء غير الموجف باب إعطاء الفيء على الديوان ومن يقع به البداية حديث 12233: مسند أحمد بن حنبل مسند العشرة المبشرين بالجنة مسند الخلفاء الراشدين - مسند علي بن أبي طالب رضى الله عنه حديث 670: مسند ابن الجعد - عبد الله بن دينار حديث 2450: مسند عبد بن حميد - من مسند جابر بن عبد الله حديث 1089: مسند أبي يعلى الموصلي مسند علي بن أبي طالب رضى الله عنه حديث 571: المعجم الأوسط للطبراني باب العين باب الميم من اسمه: محمد حديث 5367: المعجم الصغير للطبراني - من اسمه محمد حديث 795: المعجم الكبير للطبراني - صفة الزبير بن العوام رضى الله عنه حديث 227:

5559- اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو غَزِيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ جَدَّتِهَا اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ: مَرَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ بِمَجْلِسٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَسَّانُ يَنْشُدُهُمْ مِنْ شِعْرِهِ وَهُمْ غَيْرُ نُشَاطٍ مِمَّا يَسْمَعُونَ مِنْهُ، فَجَلَسَ مَعَهُمُ الزُّبَيْرُ، فَقَالَ: مَا لِي اَرَاكُمْ غَيْرَ آذِنِينَ مِمَّا تَسْمَعُونَ مِنْهُ شِعْرَ ابْنِ الْفُرَيْعَةِ، فَلَقَدْ كَانَ يَعْرِضُ بِهِ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيُحْسِنُ اسْتِمَاعَهُ، وَيُجْزِلُ عَلَيْهِ ثَوَابَهُ، وَلَا يَشْتَغِلُ عَنْهُ بِشَيْءٍ، فَقَالَ حَسَّانُ: اَقَامَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ وَهَدْيِهِ حَوَارِيُّهُ وَالْقَوْلُ بِالْفِعْلِ يَعْدِلُ اَقَامَ عَلَى مِنْهَاجِهِ وَطَرِيقِهِ يُوَالِي وَلِيَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ اَعْدَلُ هُوَ الْفَارِسُ الْمَشْهُورُ وَالْبَطَلُ الَّذِي يَصُولُ اِذَا مَا كَانَ يَوْمٌ مُحَجَّلٌ وَاِنِ امْرُؤٌ كَانَتْ صَفِيَّةُ اُمَّهُ وَمِنْ اَسَدٍ فِي بَيْتِهَا لَمُرْفَلُ لَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ قُرْبَى قَرِيبَةٍ وَمِنْ نُصْرَةِ الْاِسْلَامِ مَجْدٌ مُؤَثَّلٌ فَكَمْ كُرْبَةٍ ذَبَّ الزُّبَيْرُ بِسَيْفِهِ عَنِ الْمُصْطَفَى وَاللّٰهُ يُعْطِي فَيُجْزِلُ اِذَا كَشَفَتْ عَنْ سَاقِهَا الْحَرْبُ حَشَّهَا بِاَبْيَضَ سَبَّاقٍ اِلَى الْمَوْتِ يَرْفِلُ فَمَا مِثْلُهُ فِيهِمْ وَلَا كَانَ قَبْلَهُ وَلَيْسَ يَكُونُ الدَّهْرَ مَا دَامَ يُذْبَلُ ثَنَاؤُكَ خَيْرٌ مِنْ فَعَالِ مَعَاشِرَ وَفِعْلُكَ يَا ابْنَ الْهَاشِمِيَّةِ اَفْضَلُ

✧✧ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ ان میں بیٹھے اپنے شعر گنگنا رہے تھے۔ لیکن باقی لوگ سامنے بیزار بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت زبیر بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا بات ہے؟ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ ابن فریعہ کے اشعار پر توجہ نہیں دے رہے ہو؟ یہ (حسان) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سخن گوئی کیا کرتے تھے اور آپ علیہ السلام بہت توجہ اور دلچسپی کے ساتھ سنا کرتے تھے، ان کے لئے ثواب کی دعا کیا کرتے تھے، اور شعر سنتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی دوسری چیز کی جانب توجہ نہیں کرتے تھے۔ یہ بات سن کر حضرت حسان نے کہا:

وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت پر قائم ہیں ان کے حمایتی ہیں اور ان کا قول اور فعل ایک جیسا ہے۔

وہ آپ علیہ السلام ہی کے طریقے پر چل رہے ہیں، وہ حق کی طرفداری کرنے والے ہیں اور حق ہی زیادہ انصاف کرنے والا ہے۔

وہ مشہور شہسوار ہیں اور ایسا قائد ہے جو خوشی میں ہوتا ہے تو بہت تیزی سے حملہ کرتا ہے۔

وہ ایسا شخص ہے جس کی ماں صفیہ ہے، اور اس کا تعلق قبیلہ اسد سے ہے، اس کے گھر میں آسودگی ہے۔

اس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت قریبی رشتہ داری ہے اور اسلام کی مدد کے حوالے سے ان کی بزرگی گندھی ہوئی ہے

زبیر نے اپنی تلوار کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی ہی تکلیفوں کا دفاع کیا ہے اور اللہ تعالیٰ جس کو دیتا ہے، بہت نوازتا ہے۔

جب جنگ اپنے عروج پر ہوتی ہے تو یہ بڑے وقار سے چلتے ہوئے جنگ کو موت کی جانب گھسیٹ کر لے جاتے ہیں۔

اس کی مثل نہ کبھی کوئی تھا، نہ اب ہے اور نہ رہتی دنیا تک کوئی ہو سکتا ہے۔

تیری تعریف زمانے کے تمام افعال سے بہتر ہے اور اے ہاشمیہ کے بیٹے تیرا فعل سب سے افضل ہے۔

5560۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مَرْوَانَ قَالَ اَصَابَ عُثْمَانُ رُعَافٌ سَنَةَ الرُّعَافِ حَتّٰى اَوْصٰى وَتَخَلَّفَ عَنِ الْحَجِّ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ اِسْتَخْلَفَ فَقَالَ وَقَالُوْهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ هُوَ فَسَكَتَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ آخَرُ فَقَالَ اسْتَخْلَفَ فَذَكَرَ نَحْوًا مِّمَّا ذُكِرَ الْاَوَّلُ فَقَالَ عُثْمَانُ الزُّبَيْرُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ عُثْمَانُ اَمَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنْ كَانَ لَا خَيْرَهُمْ مَا عَلِمْتُ وَاَحَبَّهُمْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ مروان کہتے ہیں: جس سال نکسیر کی وباء پھیلی اس سال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھی نکسیر آئی، اس کی وجہ سے آپ کی حالت غیر ہوگئی حتی کہ آپ نے وصیت بھی کردی اور آپ اس سال حج پر بھی نہ جاسکے تھے، ہمارے پاس ایک قریشی شخص آیا اور اس نے بتایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس سال حج پر نہیں گئے، اس نے پوچھا: کیا لوگوں میں یہ چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے پوچھا: کس نے بات کی ہے؟ اس بات پر وہ خاموش ہو گئے، پھر ایک اور آدمی ان کے پاس آیا، اس نے بھی پہلے آدمی کی طرح خبر دی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس سے پوچھا: کیا زبیر نے یہ باتیں کی ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ اس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میری معلومات کے مطابق یہ شخص سب سے افضل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ اسی سے پیار کرتے ہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5561۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْعَبْدِيُّ اَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ يَا بُنَيَّ اِنَّ اَبَاكَ مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت عروہ کہتے ہیں: مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بیٹے! تیرے باپ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے زخمی ہونے کے باوجود اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی پیروی کی۔ (اور ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ (آل عمران: 172)

''وہ جو اللہ اور رسول کے بلانے پر حاضر ہوئے بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکا تھا'' (ترجمہ کنزالایمان امام احمد رضا)

یہ حدیث شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے لیکن ان دونوں حضرات نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5562۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ الْجَارُوْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّضْرُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ عُلَاثَةَ الْيَشْكُرِيُّ

قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: سَمِعَتْ اُذُنِى مِنْ فِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَقُوْلُ: طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَاىَ فِي الْجَنَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے یہ الفاظ سنے ہیں ''طلحہ اور زبیر جنت میں میرے پڑوسی ہوں گے''

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5563- اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقَبَةَ الشَّيْبَانِيِّ بِالْكُوْفَةِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقِ بْنِ اَبِى الْعَنْبَسِ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيْمٍ حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نَبِيْحِ الْعَنَزِيِّ عَنْ اَبِى سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ قَالَ لَا تَسُبُّوا حَوَارِىَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ كَفَّارَتَهُمُ الْقَتْلُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواریوں کو برا بھلا مت کہا کرو، کیونکہ ان کو ستانے والا واجب القتل ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔

5564- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِدْرِيْسَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اَرْسَلَنِى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى غَدَاةٍ بَارِدَةٍ، فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ مَعَ بَعْضِ نِسَائِهِ فِى لِحَافِهِ، فَاَدْخَلَنِى فِى اللِّحَافِ فَصِرْنَا ثَلَاثَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ سخت سردیوں کے موسم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح سویرے مجھے بلایا، میں آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوگیا، اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی زوجہ محترمہ کے ہمراہ لحاف میں لیٹے ہوئے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی اسی لحاف میں داخل فرمالیا تو اس لحاف میں ہم تین ہو گئے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5568-الجامع للترمذی' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب مناقب أبی محمد طلحة بن عبيد الله رضی الله عنه' حديث3758: البحر الزخار مسند البزار -وما روى أبو الجنوب عن علی' حديث737: مسند أبی يعلى الموصلی' مسند علی بن أبی طالب رضی الله عنه' حديث492:

5565- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، اَنَا اَبُو نُعَيْمٍ ضِرَارُ بْنُ صُرَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، قَالَ: اسْتَعْدَى عَلَيَّ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ، فَقَالَ: يَا زُبَيْرُ، اسْقِ، ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ، فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ، فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: يَا زُبَيْرُ، اسْقِ، ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَبْلُغَ الْجَدْرَ، ثُمَّ اَرْسِلْ اِلٰى جَارِكَ فَاسْتَوْعَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: اِنِّي لَاَحْسَبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِي خُصُومَتِي: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ الْاٰيَةَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، فَاِنِّي لَا اَعْلَمُ اَحَدًا اَقَامَ هٰذَا الْاِسْنَادَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ يَذْكُرُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَخِيهِ وَهُوَ عَنْهُ ضَيِّقٌ

✧✧ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک انصاری نے مقام حرہ کے پانی کے معاملہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں میری شکایت کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے زبیر! اپنی کھیتی کو سیراب کرنے کے بعد اپنے پڑوسی کی جانب پانی چھوڑ دیا کرو، اس انصاری نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ کا پھوپھی زاد بھائی ہے نا، اس لئے آپ نے اس کے حق میں فیصلہ کیا ہے۔ یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر ناراضگی کے آثار نمایاں ہوئے، پھر آپ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے زبیر! اپنی کھیتی کو سیراب کرو اور پانی کو روک کر رکھو یہاں تک کہ وہ پانی (کھالے کی) دیواروں کے برابر ہو جائے۔ اس کے بعد اپنے پڑوسی کی طرف چھوڑ و۔ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا پورا حق عطا فرمایا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرا خیال ہے کہ یہ آیت میرے اسی جھگڑے کے بارے میں نازل ہوئی تھی

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ (النساء:65)

''تو اے محبوب! تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

ذِكْرُ مَقْتَلِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی شہادت کا تذکرہ

5566- اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا عِثَامُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجَمَلِ دَعَا الزُّبَيْرُ اِبْنَهُ عَبْدَ اللّٰهِ فَاَوْصَى اِلَيْهِ فَقَالَ يَا بُنَيَّ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ لَيُقْتَلَنَّ فِيهِ ظَالِمٌ اَوْ مَظْلُومٌ وَاللّٰهِ لَئِنْ قُتِلْتُ لَاُقْتَلَنَّ مَظْلُومًا وَّاللّٰهِ مَا

فَعَلْتُ وَلَا فَعَلْتُ اُنْظُرْ يَا بُنَيَّ دِيْنِي فَاِنِّي لَا اَدَعُ شَيْئًا اَهَمَّ مِنْهُ وَهُوَ اَلْفُ اَلْفٍ وَّمِائَتَا اَلْفٍ

✧✧ حضرت عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جنگ جمل کے دن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو بلایا اوران کو یہ وصیت کی: اے میرے پیارے بیٹے! آج وہ دن ہے جس میں ظالم قتل کئے جائیں گے یا مظلوم قتل کئے جائیں گے، خدا کی قسم! اگر مجھے قتل کیا گیا تو مظلوماً قتل کیا جاؤں گا۔ خدا کی قسم میں نے کچھ نہیں کیا، کچھ نہیں کیا۔ اے میرے بیٹے میرے قرضوں کا خیال کرنا کیونکہ وہ ۱۲لاکھ ہے۔

5567۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ اَنَا بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَلِّيَ الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْجَمَلِ مُنْهَزِمًا فَاَدْرَكَهُ بْنُ جَرْمُوْزٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ فَقَتَلَهُ

✧✧ ابن شہاب کہتے ہیں: جنگ جمل میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ شکست خوردہ واپس لوٹے، راستے میں بنی تمیم کے ایک شخص ابن جرموز نے ان کو دیکھ لیا، اس نے آپ کو شہید کر دیا۔

5568۔ اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ حَدَّثَنَا جَدِّي حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنِ عِمْرَانَ قَالَ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ السَّلَمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا انْصَرَفَ الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْجَمَلِ جَعَلَ يَقُوْلُ

وَلَقَدْ عَلِمْتُ لَوْ اَنَّ عِلْمِي نَافِعِي اِنَّ الْحَيَاةَ مِنَ الْمَمَاتِ قَرِيْبٌ

ثُمَّ لَمْ يُنْشَبْ اَنَّ قَتَلَهُ بْنُ جَرْمُوْزٍ

✧✧ سعید بن عبدالعزیز سلمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جنگ جمل کے دن واپس لوٹے تو یہ اشعار کہہ رہے تھے۔

میں جانتا ہوں کہ اگر میرا علم میرے لئے نفع بخش ہے تو بے شک زندگی موت کے قریب ہے۔ پھر آپ کو بہت جلدی ابن جرموز نے شہید کر دیا۔

5569۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْرَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْفَضْلَ بْنَ دُكَيْنٍ يَقُوْلُ قُتِلَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فِي رَجَبَ سَنَةَ سِتٍّ وَّثَلَاثِيْنَ

✧✧ فضل بن دکین کہتے ہیں: حضرت طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما ماہ رجب شریف ۳۶ سن ہجری کو شہید ہوئے۔

5570۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُيُوْخِهِ قَالُوْا خَرَجَ الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْجَمَلِ وَذٰلِكَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ لِعَشْرٍ خَلَوْنَ مِنْ جُمَادَى الْاٰخِرَةِ مِنْ هٰذِهِ السَّنَةِ بَعْدَ الْوَقْعَةِ عَلٰى فَرَسٍ يُّقَالُ لَهُ ذُوْ الْخِمَارِ مُنْطَلِقًا نَّحْوَ الْمَدِيْنَةِ فَقُتِلَ بِوَادِي السِّبَاعِ وَدُفِنَ هُنَاكَ وَذُكِرَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قُتِلَ اَبِي يَوْمَ الْجَمَلِ وَقَدْ زَادَ عَلَى السِّتِّيْنَ اَرْبَعَ سِنِيْنَ قَالَ بْنُ عُمَرٍ وَسَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ ثَابِتٍ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ شَهِدَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ بَدْرًا وَّهُوَ بْنُ سَبْعٍ

وَّعِشْرِيْنَ سَنَةً

✦✦ محمد بن عمر اپنے شیوخ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ جنگ جمل کے واقعہ کے بعد جمعرات کے دن، جمادی الآخر کی ۱۱ تاریخ کو اپنے ذوالخمار نامی گھوڑے پر سوار ہو کر مدینہ کی جانب نکل کھڑے ہوئے۔ لیکن وادی سباع میں ان کو شہید کر دیا گیا اور وہیں ان کو دفن کیا گیا۔

✿✿ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میرے والد جنگ جمل کے موقع پر شہید ہوئے، اس وقت ان کی عمر ۶۴ برس ہو چکی تھی۔ ابن عمر کہتے ہیں مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے ۲۷ برس کی عمر میں جنگ بدر میں شرکت کی۔

5571۔ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ قَالَا اَنَا اَبُو مُسْلِمٍ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قَرِيْبٍ الْاَصْمَعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَوْنٍ يَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ الْخِيَارُ قُتِلُوْا قَتْلًا ثُمَّ بَكٰى فَقَالَ اَقْبَلَ الزُّبَيْرُ عَلٰى قَاتِلِهٖ وَقَدْ ظَفَرَ بِهٖ فَقَالَ اُذَكِّرُكَ اللّٰهَ فَكَفَّ عَنْهُ الزُّبَيْرُ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ مِرَارًا فَلَمَّا غُدِرَ بِالزُّبَيْرِ وَضَرَبَهُ قَالَ الزُّبَيْرُ قَاتَلَكَ اللّٰهُ تُذَكِّرُنِي اللّٰهَ ثُمَّ تَنْسَاهُ

✦✦ حضرت عبداللہ بن عون رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کتنے سمجھدار لوگ تھے جو شہید کر دیئے گئے، یہ کہہ کر آپ رونے لگ گئے، پھر فرمایا: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اپنے قاتل کے سامنے آئے اور اس پر غالب بھی آ گئے تھے، لیکن اس دشمن نے کہا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ یہ سن کر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ روک لیا اس نے یہ عمل کئی مرتبہ کیا۔ پھر جب حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے خلاف اس نے بغاوت کی اور ان کو زخمی کر دیا گیا، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ تجھے غارت کرے تم مجھے اللہ کے واسطے دیتے رہے اور خود اللہ تعالیٰ کو بھول گئے۔

5572۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى بْنِ حَمَّادٍ الْبَرْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو السُّكَيْنِ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ زَحْرِ بْنِ حَصِيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّيْ حُمَيْدُ بْنُ مُنْهِبٍ قَالَ حَجَجْتُ فِي السَّنَةِ الَّتِي قُتِلَ فِيْهَا عُثْمَانُ فَصَادَفْتُ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ بِمَكَّةَ فَلَمَّا سَارُوْا اِلَى الْبَصْرَةِ سِرْتُ مَعَهُمْ وَسَارَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَيْهِمْ حَتّٰى الْتَقَوْا وَذٰلِكَ يَوْمُ الْجَمَلِ فَاقْتَتَلُوْا قِتَالًا شَدِيْدًا وَاَخَذَ بِخِطَامِ الْجَمَلِ يَوْمَئِذٍ سَبْعُوْنَ رَجُلًا وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ وَقَالَ فِي آخِرِهٖ وَوَلَّى الزُّبَيْرُ مُنْهَزِمًا فَاَدْرَكَهُ بْنُ جَرْمُوْزٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَمِيْمٍ فَقَتَلَهُ

✦✦ حضرت حمید بن منہب فرماتے ہیں: میں نے اس سال حج کیا جس سال حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا۔ اس موقع پر مکہ مکرمہ میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ میری اچانک ملاقات ہوگئی۔ جب یہ لوگ بصرہ کی جانب روانہ ہوئے تو میں بھی ان کے ہمراہ ہو لیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کی جانب روانہ ہو گئے اور دونوں گروہوں کی جمل کے دن جنگ ہوگئی اور بہت گھمسان کا رن پڑا۔ اس دن ستر آدمی اونٹ کی مہار پکڑے ہوئے تھے۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان

کی اوراس کے آخر میں فرمایا: حضرت زبیر وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے لیکن بنی تمیم کے ایک جرموز نامی ایک شخص نے ان کو وادی سباع میں شہید کر ڈالا۔

5573- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلابُ بِهَمْدَانَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ خَرَّزَاذَ الْاَنْطَاكِيُّ، حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْعَابِدُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي حَازِمٍ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ لِلزُّبَيْرِ: اَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ كُنْتُ اَنَا وَاَنْتَ فِي سَقِيفَةِ قَوْمٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ لَكَ رَسُولُ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتُحِبُّهُ؟ فَقُلْتُ: وَمَا يَمْنَعُنِي؟ قَالَ: اَمَا اِنَّكَ سَتَخْرُجُ عَلَيْهِ وَتُقَاتِلُهُ وَاَنْتَ ظَالِمٌ، قَالَ: فَرَجَعَ الزُّبَيْرُ

✧✧ اسماعیل بن ابی حازم کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تمہیں وہ دن یاد نہیں؟ جب آپ اور میں انصاریوں کے ایک خیمے میں موجود تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر تم سے پوچھا تھا کہ کیا تم اُس (علی) سے محبت کرتے ہو؟ تو آپ نے جواباً کہا تھا: مجھے اس سے کون سی چیز منع کرتی ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: تم اس کے خلاف بغاوت کرو گے اور اس سے جنگ کرو گے اور اس وقت تم حد سے بڑھنے والے ہو گے۔ راوی کہتے ہیں: یہ بات سن کر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ واپس لوٹ گئے۔

5574- اَخْبَرَنِي اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْقَنْطَرِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا اَبُو قِلابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الرَّقَاشِيُّ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ اَبِي حَرْبِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، قَالَ: شَهِدْتُ الزُّبَيْرَ خَرَجَ يُرِيدُ عَلِيًّا، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ اَنْشُدُكَ اللّهَ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: تُقَاتِلُهُ وَاَنْتَ لَهُ ظَالِمٌ، فَقَالَ: لَمْ اَذْكُرْ، ثُمَّ مَضَى الزُّبَيْرُ مُنْصَرِفًا،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، عَنْ اَبِي حَرْبِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ فَقَدْ رَوَى عَنْهُ يَزِيدُ بْنُ صُهَيْبٍ الْفَقِيرُ، وَفَضْلُ بْنُ فَضَالَةَ فِي اِسْنَادٍ وَاحِدٍ

✧✧ ابوحرب بن ابوالاسود دیلی فرماتے ہیں: میں نے زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف بغاوت کی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے "تم اُس (علی) سے لڑو گے اور تم حد سے بڑھنے والے ہو گے" حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے کچھ یاد نہیں آ رہا۔ لیکن پھر وہ واپس لوٹ گئے۔

❀ یہ حدیث ابوحرب بن ابی الاسود دیلی کی سند کے ہمراہ صحیح ہے، اور انہی سے یزید بن صہیب الفقیر اور فضل بن فضالہ نے ایک ہی اسناد کے ہمراہ روایت کی ہے۔

5575- حَدَّثَنَا بِذَلِكَ اَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَطَرٍ الْعَدْلُ الْمَامُونُ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَّارٍ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّهِ بْنُ الْاَجْلَحِ،

حَدَّثَنِی اَبِی، عَنْ یَزِیدَ الْفَقِیرِ، قَالَ مِنْجَابٌ: وَسَمِعْتُ فَضْلَ بْنَ فَضَالَةَ، یُحَدِّثُ بِهِ جَمِیعًا، عَنْ اَبِی حَرْبِ بْنِ اَبِی الْاَسْوَدِ الدِّیلِیِّ، قَالَ: شَهِدْتُ عَلِیًّا وَالزُّبَیْرَ، لما رجع الزبیر علی دابته یشق الصفوف، فعرض له ابنه عبد الله، فقال: ما لك؟ فقال: ذکر لی عَلِیٌّ حَدِیثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: لَتُقَاتِلَنَّهُ وَاَنْتَ ظَالِمٌ لَهُ فَلا اُقَاتِلُهُ، قَالَ: وَلِلْقِتَالِ جِئْتَ؟ اِنَّمَا جِئْتَ لِتُصْلِحَ بَیْنَ النَّاسِ وَیُصْلِحُ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ بِكَ، قَالَ: قَدْ حَلَفْتُ اَنْ لَا اُقَاتِلَ، قَالَ: فَاَعْتِقْ غُلامَكَ جِرْجِسَ وَقِفْ حَتّٰی تُصْلِحَ بَیْنَ النَّاسِ، قَالَ: فَاَعْتَقَ غُلَامَهُ جِرْجِسَ، وَوَقَفَ فَاخْتَلَفَ اَمْرُ النَّاسِ، فَذَهَبَ عَلٰی فَرَسِهِ وَقَدْ رُوِیَ اِقْرَارُ الزُّبَیْرِ لِعَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِذٰلِكَ مِنْ غَیْرِ هٰذِهِ الْوُجُوهِ وَالرِّوَایَاتِ

✧✧ یزید بن صہیب الفقیر اور منجاب دونوں نے فضل بن فضالہ کے حوالے سے ابوحرب بن الاسود دیلی کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے ملا ہوں، جب حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر سوار ہو کر صفوں کو چیرتے ہوئے واپس لوٹے تو ان کا بیٹا عبداللہ ان کے سامنے آیا اور کہنے لگا: آپ کو کیا ہوا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے ایک حدیث یاد کرادی جس کو میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس (علی) سے جنگ کرے گا اور اس جنگ میں تو ظلم کرنے والا ہوگا۔ اس لئے میں اس سے جنگ نہیں کروں گا۔ ان کے بیٹے نے کہا: میں تو جنگ کے لئے آیا ہوں، اور میں آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں تا کہ تم لوگوں کے درمیان صلح کروا دو اور اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھ پر اس معاملہ کی صلح کروائے گا۔ میں تو قسم اٹھا چکا ہوں کہ جنگ نہیں کروں گا۔ انہوں نے کہا: تو تم اپنے غلام جرجس کو آزاد کر دو اور یہیں ٹھہرے رہو حتی کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان صلح کرادے۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے اپنے غلام جرجس کو آزاد کیا اور وہیں ٹھہر گئے، لیکن لوگوں میں اختلاف مزید بڑھ گیا۔ تو آپ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر چلے گئے۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے اقرار ان وجوہ اور روایات کے علاوہ بھی منقول ہے۔

5576- اَخْبَرَنِی اَبُو الْوَلِیدِ الْاِمَامُ، وَاَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ، حَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ بَشِیرٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِیُّ، حَدَّثَنِی جَدِّی، عَنْ اَبِی جَرْوَةَ الْمَازِنِیِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِیًّا، وَالزُّبَیْرَ، وَعَلِیٌّ یَقُوْلُ لَهُ: اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ یَا زُبَیْرُ، اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: اِنَّكَ تُقَاتِلُنِی وَاَنْتَ ظَالِمٌ لِی؟ قَالَ: بَلٰی، وَلٰكِنِّی نَسِیتُ

✧✧ ابوجروہ مازنی کہتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو گفتگو کرتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو کہہ رہے تھے: اے زبیر رضی اللہ عنہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہیں سنا؟ "بے شک تو مجھ سے لڑے گا اور اس لڑائی میں تو مجھ پر ظلم کرنے والا ہوگا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں۔ میں نے سنا تو ہے لیکن میں بھول گیا تھا۔

5577- حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، اَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسٰی، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ یَزِیدَ الْعُرَنِیُّ، حَدَّثَنَا

جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي جَرْوَةَ الْمَازِنِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، وَهُوَ يُنَاشِدُ الزُّبَيْرَ، يَقُوْلُ لَهُ: نَشَدْتُكَ بِاللّٰهِ يَا زُبَيْرُ، اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّكَ تُقَاتِلُنِي وَاَنْتَ لِي ظَالِمٌ، قَالَ: بَلَى، وَلٰكِنْ نَسِيتُ

✧✧ ابوجروہ مازنی کہتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سنا وہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو قسمیں دے دے کر پوچھ رہے تھے کہ اے زبیر میں تجھے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں تم بتاؤ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ بے شک تم مجھ سے لڑو گے اور اس لڑائی میں تم مجھ پر ظلم کرنے والے ہو گے۔ انہوں نے کہا: ہاں۔ میں نے سنا تو ہے لیکن میں یہ بات بھول گیا تھا۔

5578۔ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا مُطَيَّنٌ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَسَدِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذُرَيْحٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَذِيرٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَجَاءَ ابْنُ جُرْمُوزٍ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اَتَقْتُلُ ابْنَ صَفِيَّةَ تَفَخُّرًا؟ ائْذَنُوا لَهُ وَبَشِّرُوهُ بِالنَّارِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ، وَاِنَّ الزُّبَيْرَ حَوَارِيَّ وَابْنُ عَمَّتِي

✧✧ حضرت مسلم بن نذیر فرماتے ہیں: ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے کہ ان کے پاس جرموز نے آ کر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے قتل کی اجازت مانگی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم صفیہ کے بیٹے کو قتل کر کے اس پر فخر کرو گے؟ اس کو اجازت دے دو اور اس کو دوزخ کی خوشخبری دے دو (یعنی حضرت علی نے ان کو سختی سے منع کر دیا اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے قتل کی اجازت نہ دی۔ شفیق) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خبردار ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور زبیر میرا حواری اور میری پھوپھی کا بیٹا ہے۔

5579۔ فَحَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُو كَامِلِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، قَالَ: قِيلَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنَّ قَاتِلَ الزُّبَيْرِ بِالْبَابِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: لِيَهْنِكَ قَاتِلُ ابْنِ صَفِيَّةَ النَّارَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَاِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ

✧✧ حضرت زر بن حبیش فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ زبیر کا قاتل دروازے پر آیا ہوا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے صفیہ کے بیٹے کے قاتل تجھے دوزخ مبارک ہو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ہر نبی کے حواری ہوتے ہیں اور میرا حواری زبیر ہے۔

5580۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ دَارِمٍ الْحَافِظُ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ عَوْنٍ الْمَسْعُودِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْاَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَشَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَلِيٍّ فَاُتِيَ بِرَاْسِ الزُّبَيْرِ وَمَعَهُ قَاتِلُهُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: لِلْآذِنِ بَشِّرْ قَاتِلَ ابْنِ صَفِيَّةَ بِالنَّارِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ، وَاِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ

هٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ صَحِيْحَةٌ، عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ، وَاِنْ لَّمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الْاَسَانِيْدِ

✧✧ زر بن حبیش کہتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، آپ رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا، وہ سر ان کا قاتل خود لے کر آیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اجازت دینے والے سے کہا: صفیہ کے بیٹے کے قاتل کو دوزخ کی خوشخبری دے دو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر نبی کے حواری (مددگار) ہوتے ہیں اور میرا حواری (مددگار) زبیر ہے۔

5581۔ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْفَقِيْهُ بِالرَّيِّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهٖ مُوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَّالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ كَانَ يُقَالُ لَهُمْ عِذَارُ عَامٍ وَّاحِدٍ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ لِاَنَّهُمْ وُلِدُوْا فِيْ عَامٍ وَّاحِدٍ

✧✧ موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کیونکہ ایک ہی سال میں پیدا ہوئے تھے اس لئے ان چاروں کو "عذار عام واحد" (ایک ہی سال میں پیدا ہونے والے) کہا جاتا تھا۔

5582۔ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْجُوَيْنِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ رَجَاءِ بْنِ السَّنْدِيِّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَرِثَتْ عَاتِكَةُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الزُّبَيْرُ وَكَانَتْ زَوْجَتَهُ فَبَلَغَ حِصَّتُهَا مِنَ الْمِيْرَاثِ ثَمَانِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ وَّقَالَتْ تَرْثِيْهِ

غَدَرَ ابْنُ جُرْمُوْزٍ بِفَارِسٍ نَهْمَةٍ — يَوْمَ اللِّقَاءِ وَكَانَ غَيْرَ مُعَرِّدِ
يَا عَمْرُو لَوْ نَبَّهْتَهُ لَوَجَدْتَهُ — لَا طَائِشًا رَعْشَ الْبَنَانِ وَلَا الْيَدِ
ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ اِنْ ظَفِرْتَ بِفَارِسٍ — فِيْمَا مَضٰى مِمَّا يَرُوْحُ وَيَغْتَدِيْ
كَمْ غَمْرَةٍ قَدْ خَاضَهَا لَمْ يُثْنِهٖ عَنْهَا — طِرَادُكَ يَا ابْنَ فَقْعِ الْفَدْفَدِ "

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل الزبیر رضی اللہ عنہا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں، حضرت زبیر کی وراثت تقسیم ہوئی تو ان کی بیوی کے حصے میں ۸۰ ہزار درہم آئے تھے، اپنے شوہر کی وفات ان کی بیوی عاتکہ رضی اللہ عنہا نے یہ مرثیہ کہا تھا

○ ابن جرموز نے ہاتھی کی طرح چنگھاڑنے والے شہسوار کو ملاقات کے دن دھوکہ دیا ہے، حالانکہ وہ بزدلی کے ساتھ بھاگنے والے نہیں تھے۔

○ اے عمرو! اگر تمہیں اس باب کی خبر ہو جائے تو تم اس کو پاؤ گے ایسی حالت میں کہ نہ وہ ٹال مٹول کرنے والے ہیں اور نہ ان پہ

کپکپی طاری ہوئی۔

- تجھے تیری ماں روئے اگر تو زمانہ ماضی میں اس شہسوار کو شہید کرنے میں تو کامیاب ہو ہی گیا ہے صبح وشام کی سازشوں کے ساتھ۔
- کتنے ہی میدانوں میں تو کودا ہے اور تیرا نیزا دو ہرا نہیں ہوا اے جنگلی سانپ کے بچے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ التَّيْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ تیمی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5583- اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو عُلَاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ، وَكَانَ بِالشَّامِ، فَكَلَّمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَهْمِهِ، فَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ، فَقَالَ: وَاَجْرِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَاَجْرُكَ مِنْ يَوْمِ بَدْرٍ

✧✧ حضرت عروہ بن زبیر ان کا نام یوں بیان کیا ہے ''طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ'' آپ شام میں رہا کرتے تھے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے حصہ کے بارے میں کلام کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حصہ عطا فرمایا۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میرا اجر؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: تیرا اجر جنگ بدر کے دن کا اجر ہے۔

5584- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ السَّنْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ الْمُزَنِيُّ اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَى السِّجْزِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ حَازِمِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَسْلَمَتْ اُمُّ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَاُمُّ عُثْمَانَ وَاُمُّ طَلْحَةَ وَاُمُّ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَاُمُّ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَاُمُّ الزُّبَيْرِ وَاَسْلَمَ سَعْدٌ وَاُمُّهُ فِي الْحَيَاةِ

✧✧ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ، حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ حیات میں ہی مسلمان ہو گئیں تھیں۔

5585- اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا جَدِّي، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَدِمَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَمِيمِ بْنِ مُرَّةَ مِنَ الشَّامِ بَعْدَمَا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَدْرٍ، فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَهْمِهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَكَ سَهْمُكَ، قَالَ: وَاَجْرِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: وَلَكَ اَجْرُكَ

✧✧ ابن شہاب کہتے ہیں: حضرت طلحہ بن عبیداللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تمیم بن مرہ رسول اللہ ﷺ کے جنگ بدر سے واپس آنے کے بعد ملک شام سے واپس آ گئے تھے، اور آ کر انہوں نے اپنا جنگ بدر کا حصہ مانگا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کو حصہ عطا فرمایا۔ پھر انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میرا اجر وثواب؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تمہیں اجر بھی ملے گا۔

5586۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، حَدَّثَهُ مَخْرَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَالِبِيُّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: قَالَ لِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَضَرْتُ سُوقَ بُصْرَى، فَاِذَا رَاهِبٌ فِي صَوْمَعَتِهِ، يَقُولُ: سَلُوا اَهْلَ هٰذَا الْمَوْسِمِ، اَفِيهِمْ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْحَرَمِ؟ قَالَ طَلْحَةُ: قُلْتُ: نَعَمْ اَنَا، فَقَالَ: هَلْ ظَهَرَ اَحْمَدُ بَعْدُ؟ قَالَ: قُلْتُ: وَمَنْ اَحْمَدُ؟ قَالَ: ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ هٰذَا شَهْرُهُ الَّذِي يَخْرُجُ فِيهِ، وَهُوَ آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ مَخْرَجُهُ مِنَ الْحَرَمِ، وَمُهَاجَرُهُ اِلَى نَخْلٍ، وَحَرَّةٍ، وَسِبَاخٍ فَاِيَّاكَ اَنْ تُسْبَقَ اِلَيْهِ، قَالَ طَلْحَةُ: فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مَا قَالَ، فَخَرَجْتُ سَرِيعًا حَتّٰى قَدِمْتُ مَكَّةَ، فَقُلْتُ: هَلْ كَانَ مِنْ حَدَثٍ؟ قَالُوا: نَعَمْ، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَمِينُ تَنَبَّاَ، وَقَدْ تَبِعَهُ ابْنُ اَبِي قُحَافَةَ، قَالَ: فَخَرَجْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلٰى اَبِي بَكْرٍ، فَقُلْتُ: اتَّبَعْتَ هٰذَا الرَّجُلَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَانْطَلِقْ اِلَيْهِ، فَادْخُلْ عَلَيْهِ فَاتَّبِعْهُ، فَاِنَّهُ يَدْعُو اِلَى الْحَقِّ، فَاَخْبَرَهُ طَلْحَةُ بِمَا قَالَ الرَّاهِبُ: فَخَرَجَ اَبُو بَكْرٍ بِطَلْحَةَ، فَدَخَلَ بِهِ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ طَلْحَةُ، وَاَخْبَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ الرَّاهِبُ، فَسُرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَسْلَمَ اَبُو بَكْرٍ وَطَلْحَةُ اَخَذَهُمَا نَوْفَلُ بْنُ خُوَيْلِدِ بْنِ الْعَدَوِيَّةِ فَشَدَّهُمَا فِي حَبْلٍ وَاحِدٍ وَلَمْ يَمْنَعْهُمَا بَنُو تَيْمٍ، وَكَانَ نَوْفَلُ بْنُ خُوَيْلِدٍ يُدْعَى اَشَدَّ قُرَيْشٍ، فَلِذٰلِكَ سُمِّيَ اَبُو بَكْرٍ وَطَلْحَةُ: الْقَرِينَيْنِ، وَلَمْ يَشْهَدْ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بَدْرًا، وَذٰلِكَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ وَجَّهَهُ وَسَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَتَجَسَّسَانِ خَبَرَ الْعِيرِ فَانْصَرَفَا، وَقَدْ فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِتَالِ مَنْ لَقِيَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَلَقِيَاهُ فِيمَا بَيْنَ ظَلَلٍ وَسَبَالَةَ عَلَى الْمَحَجَّةِ مُنْصَرِفًا مِنْ بَدْرٍ، وَلٰكِنَّهُ شَهِدَ اُحُدًا وَغَيْرَ ذٰلِكَ مِنَ الْمَشَاهِدِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ مِمَّنْ ثَبَتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ حِينَ وَلَّى النَّاسُ، وَبَايَعَهُ عَلَى الْمَوْتِ، وَرَمٰى مَالِكُ بْنُ زُهَيْرٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ، فَاتَّقٰى طَلْحَةُ بِيَدِهِ وَجْهَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَ خِنْصَرَهُ فَشُلَّتْ، فَقَالَ: حَسِّ حَسِّ حِينَ اَصَابَتْهُ الرَّمِيَّةُ، فَذَكَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ لَدَخَلَ الْجَنَّةَ، وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ اِلَيْهِ وَضُرِبَ طَلْحَةُ يَوْمَئِذٍ فِي رَاْسِهِ الصَّلْبَةَ ضَرَبَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ضَرْبَتَيْنِ، ضَرْبَةٌ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَضَرْبَةٌ وَهُوَ مُعْرِضٌ عَنْهُ، وَكَانَ ضِرَارُ بْنُ الْخَطَّابِ الْفِهْرِيُّ، يَقُولُ: اَنَا وَاللّٰهِ ضَرَبْتُهُ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ طَلْحَةُ يُكَنّٰى اَبَا مُحَمَّدٍ وَاُمُّهُ الصَّعْبَةُ ابْنَةُ عَبْدِاللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ وَقُتِلَ طَلْحَةُ يَوْمَ الْجَمَلِ قَتَلَهُ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَكَانَ لَهُ ابْنٌ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدٌ وَهُوَ الَّذِي يُدْعَى السَّجَّادُ وَبِهِ كَانَ

طَلْحَةُ يُكَنّٰى قُتِلَ مَعَ اَبِيْهِ طَلْحَةَ يَوْمَ الْجَمَلِ وَكَانَ طَلْحَةُ قَدِيْمَ الْاِسْلَامِ

✧✧ ابراہیم بن محمد بن طلحہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے طلحہ بن عبداللہ نے بتایا کہ میں ایک دفعہ بصری کے بازار میں گیا۔ وہاں ایک راہب اپنی عبادت گاہ میں لوگوں سے کہہ رہا تھا: اس موسم میں لوگوں سے پوچھو کہ کیا ان میں کوئی حرم کا باسی ہے؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: جی ہاں، میں ہوں اہل حرم میں سے۔ اس نے پوچھا: کیا احمد نام کا کوئی شخص ظاہر ہوا ہے؟ میں نے کہا: کون احمد؟ اس نے کہا: عبداللہ بن عبدالمطلب کا بیٹا، یہ مہینہ اس کے ظہور کا مہینہ ہے، وہ آخری نبی ہوگا۔ وہ مکہ میں پیدا ہوگا اور نخل، حرہ اور سباح کی جانب ہجرت کرے گا۔ تم اس کی طرف جانے میں کسی کو اپنے سے آگے نہ بڑھنے دینا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس راہب کی بات میرے دل میں گھر کر گئی، میں بہت جلدی وہاں سے نکلا اور مکہ مکرمہ میں آ گیا۔ میں نے پوچھا: کیا کوئی نیا واقعہ پیش آیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ہاں، محمد بن عبداللہ نے نبوت کا دعویٰ کر دیا ہے اور ابوقحافہ کا بیٹا ان کے پیچھے لگ گیا ہے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں وہاں سے نکلا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آ گیا۔ میں نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے اُس آدمی کی پیروی اختیار کر لی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، تم بھی ان کے پاس چلو، ان کی بارگاہ میں حاضر ہو، کیونکہ وہ حق کی طرف بلاتے ہیں۔ حضرت طلحہ نے ان کو راہب کی بات بتائی۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو اپنے ہمراہ لے کر نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو راہب والی بات سنائی، آپ علیہ السلام سن کر خوش ہوئے۔

جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے تو نوفل بن خویلد بن عدویہ نے ان دونوں کو پکڑ کر ایک ہی رسی کے ساتھ باندھ دیا اور بنوتیم ان کا دفاع نہ کر سکے۔ نوفل بن خویلد کو قریش کا سب سے سخت گیر سمجھا جاتا تھا۔ اسی وجہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو قرینین (ساتھی) کہا جاتا تھا۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حضرت سعید بن زید کو قافلے کی جاسوسی کے لئے بھیجا تھا۔ یہ واپس آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنگ بدر سے فارغ ہو کر واپس آ رہے تھے مقام ظلل اور سبالہ کے درمیان مجبہ کے مقام پر ان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ جنگ احد میں اور دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ اور یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو جنگ احد کے دن بھگدڑ کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ثابت قدم رہے تھے، انہوں نے موت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ مالک بن زہیر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب تیر پھینکا، وہ تیر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کی جانب آ رہا تھا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ پر اس کو روکا، اس کی وجہ سے ان کی چھوٹی انگلی شل ہو گئی۔ جب ان کو تیر لگا تو ان کی زبان سے حس حس کے الفاظ نکلے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم بسم اللہ کہتے تھے تو جنت میں داخل ہوتے، لوگ ان کی جانب دیکھ رہے تھے۔

اس دن حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے سر پر زخم لگا تھا جو کہ ایک مشرک نے لگایا تھا۔ ایک مرتبہ اس وقت جب حضرت طلحہ اس کی جانب رخ کئے ہوئے تھے، اور دوسری مرتبہ اس وقت جب آپ اس سے منہ پھیرے ہوئے تھے۔ ضرار بن خطاب فہری کہا کرتے تھے

: خدا کی قسم! اس دن میں نے ان کو مارا تھا۔ ابن عمر کہتے ہیں: حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابو محمد'' تھی، ان کی والدہ صعبہ بنت عبداللہ حضرمی تھیں۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو جنگ جمل میں شہید کیا گیا۔ مروان بن حکم نے ان کو شہید کیا تھا۔ ان کا ایک بیٹا تھا جس کا نام ''محمد'' تھا۔ یہی وہ بیٹا ہے جس کو سجاد کہا جاتا تھا اور انہی کے نام سے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی کنیت تھی۔ وہ بھی اپنے والد کے ہمراہ جنگ جمل میں شہید ہو گئے تھے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ قدیم الاسلام ہیں (یعنی آپ بہت پہلے اسلام لا چکے تھے۔)

5587۔ قَالَ بْنُ عُمَرَ فَحَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى عَنْ جَدَّتِهِ سَعْدِيٌّ بْنتُ عَوْفٍ الْمَرِيَّةُ اُمُّ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَتْ قُتِلَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَفِي يَدِ خَازِنِهِ اَلْفُ اَلْفِ دِرْهَمٍ وَّمِئَتَا اَلْفِ دِرْهَمٍ وَّقُوِّمَتْ اُصُوْلُهُ وَعِقَارُهُ بِثَلَاثِيْنَ اَلْفَ اَلْفِ دِرْهَمٍ وَّكَانَ فِيمَا ذُكِرَ جَوَّادًا بِالْمَالِ وَاللَّبْسِ وَالطَّعَامِ وَقُتِلَ يَوْمَ قُتِلَ وَهُوَ بْنُ اثْنَتَيْنِ وَسِتِّيْنَ سَنَةً قَالَ بْنُ عَمْرٍو وحَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ كَانَ طَلْحَةُ يَوْمَ قُتِلَ بْنُ اَرْبَعٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً

✧✧ یحییٰ بن طلحہ کی والدہ، سعدی بنت عوف المریہ فرماتی ہیں: جب طلحہ بن عبیداللہ شہید ہوئے اس وقت ان کے خازن کے پاس ۱۲ لاکھ دراہم تھے اور ان کے سامان اور جائیداد کی قیمت لگائی گئی تو دس لاکھ درہم تھی۔ آپ مال، لباس اور کھانے کے معاملے میں بہت سخی تھے اور ۶۲ برس کی عمر میں ان کو شہید کیا گیا۔

❀❀ محمد بن زید بن مہاجر کہتے ہیں: حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو ۶۴ برس کی عمر میں شہید کیا گیا۔

5588۔ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْجُنَيْدِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عِمْرَانَ حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ كَانَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَبْيَضَ يَضْرِبُ اِلَى الْحُمْرَةِ مَرْبُوْعًا هُوَ اِلَى الْقِصَرِ اَقْرَبُ رَحْبَ الصَّدْرِ عَرِيْضَ الْمَنْكِبَيْنِ اِذَا الْتَفَتَ اِلْتَفَتَ جَمِيْعًا ضَخْمَ الْقَدَمَيْنِ حَسَنَ الْوَجْهِ دَقِيْقَ الْعِرْنَيْنِ اِذَا مَشَى اَسْرَعَ وَكَانَ لَا يُغَيِّرُ شَعْرَهُ

✧✧ موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں: طلحہ بن عبیداللہ کا رنگ سرخی مائل سفید تھا، خوش طبع تھے، (قد درمیانہ تھا بلکہ) تقریباً چھوٹا ہی قد تھا، سینہ چوڑا تھا، کندھے کشادہ تھے، کسی جانب متوجہ ہوتے تو مکمل طور پر اسی طرف دیکھتے، پاؤں بھرے ہوئے تھے، چہرہ خوبصورت تھا، ناک پتلی تھی، چلنے میں تیزی کرتے تھے، آپ بالوں کو (مہندی وغیرہ کے ساتھ) نہیں رنگتے تھے۔

5589۔ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا عِبَادُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ الْحَبَّابِ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ صَعْصَعَةَ بْنِ الْاَحْنَفِ عَنْ عِكْرَاشٍ قَالَ كُنَّا نُقَاتِلُ عَلِيًّا مَعَ طَلْحَةَ وَمَعَنَا مَرْوَانُ قَالَ فَانْهَزَمْنَا قَالَ فَقَالَ مَرْوَانُ لَا اُدْرِكُ بِثَارِي بَعْدَ الْيَوْمِ مِنْ طَلْحَةَ قَالَ فَرَمَاهُ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ

✧✧ عکراش کہتے ہیں: ہم حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ قتال کر رہے تھے، ہمارے ساتھ مروان بھی

تھا، عکراش کہتے ہیں: ہمیں شکست ہوگئی، تو مروان نے کہا: آج کے بعد مجھے طلحہ رضی اللہ عنہ سے بدلہ لینے کا موقع نہیں ملے گا۔ یہ کہہ کر اس نے تیر مارا جس کی وجہ سے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔

5590۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا اَشْهَلُ بْنُ حَاتِمٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ قَالَ نَافِعٌ طَلْحَةُبْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَتَلَهُ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ

✧✧ حضرت نافع فرماتے ہیں: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو مروان بن حکم نے شہید کیا۔

5591۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ قَالَ رَاَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ حِينَ رُمِيَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ فَوَقَعَ فِي رُكْبَتِهِ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ اِلَى اَنْ مَاتَ

✧✧ قیس بن حازم کہتے ہیں: میں نے مروان بن حکم کو دیکھا ہے، جنگ جمل میں جب اس نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ پر تیر پھینکا تو وہ ان کے گھٹنے پر جا کر لگا، وہ اس درد میں بھی تسبیح پڑھتے رہے حتی کہ وہ شہید ہو گئے۔

5592۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَبُو اُمَيَّةَ الطَّرْسُوسِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَبْسِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمَّادٍ الطَّلْحِيُّ، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِي يَدِهِ سَفَرْجَلَةٌ فَرَمَاهَا اِلَيَّ، اَوْ قَالَ: اَلْقَاهَا اِلَيَّ، وَقَالَ: دُونَكَهَا اَبَا مُحَمَّدٍ، فَاِنَّهَا تُجِمُّ الْفُؤَادَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اس وقت آپ کے ہاتھ میں بہی دانہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ میری جانب پھینکا (راوی کو شک ہے کہ ان کے استاد نے یہاں پر رماہا فرمایا) یا القاہا الی فرمایا۔ اور فرمایا: اس کو استعمال کیا کرو کیونکہ یہ دل کو بہت سکون اور تازگی دیتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5593۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ ظَفَرٍ الْحَافِظُ وَاَنَا سَاَلْتُهُ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى الْمَرْوَزِيُّ حَدَّثَنَا غَالِبُ بْنُ حُلَيْسٍ الْكَلْبِيُّ اَبُو الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْجَمَلِ نَادَى عَلِيٌّ فِي النَّاسِ لَا تَرْمُوا اَحَدًا بِسَهْمٍ وَّلَا تَطْعَنُوا بِرُمْحٍ وَّلَا تَضْرِبُوا بِسَيْفٍ وَّلَا تَطْلُبُوا الْقَوْمَ فَاِنَّ هٰذَا مَقَامٌ مَنْ اَفْلَحَ فِيهِ فَلَحَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَتَوَافَقْنَا ثُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ قَالُوا بِاَجْمَعَ يَا ثَارَاتِ عُثْمَانَ قَالَ وَبْنُ الْحَنَفِيَّةِ اِمَامَنَا بِرَبْوَةٍ مَعَهُ اللِّوَاءُ قَالَ فَنَادَاهُ عَلِيٌّ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا يَعْرِضُ وَجْهَهُ فَقَالَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَقُولُونَ يَا ثَارَاتِ عُثْمَانَ فَمَدَّ عَلِيٌّ يَدَيْهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَكِبَّ قَتَلَةَ عُثْمَانَ الْيَوْمَ بِوُجُوهِهِمْ ثُمَّ اِنَّ الزُّبَيْرَ قَالَ لِلْاَسَاوِرَةِ كَانُوا مَعَهُ قَالَ ارْمُوهُمْ بِرَشْقٍ وَّكَاَنَّهُ اَرَادَ

اَنْ يُّنْشِبَ الْقِتَالَ فَلَمَّا نَظَرَ اَصْحَابُهُ اِلَى الْاِنْتِشَابِ لَمْ يَنْتَظِرُوْا وَحَمَلُوْا فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ وَرَمٰى مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِسَهْمٍ فَشَكَّ سَاقَهُ بِجَنْبِ فَرَسِهِ فَقُبِضَ بِهِ الْفَرَسُ حَتّٰى لَحِقَهُ فَذَبَحَهُ فَالْتَفَتَ مَرْوَانُ اِلٰى اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مَعَهُ فَقَالَ لَقَدْ كَفَيْتُكَ اَحَدُ قَتَلَةِ اَبِيْكَ

✧✧ بن سعید اپنے چچا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ جنگ جمل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو آواز دے کر ہدایت کی: کسی کو تیر نہ مارو، کسی کو نیزہ سے زخمی نہ کرو، کسی کو تلوار کا زخم نہ لگاؤ، نہ کسی کو گرفتار کرو، کیونکہ یہ وہ مقام ہے جو یہاں کامیاب ہوگیا وہ آخرت میں بھی کامیاب ہو جائے گا۔ ہم اس بات پر متفق ہوگئے پھر لوگوں نے بیک زباں ہو کر کہا: ہمیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ چاہئے، راوی کہتے ہیں: ابن الحنفیہ بلند ٹیلے پر ہمارے ساتھ تھے ان کے پاس علم تھا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو نداء دی تو وہ ہماری جانب اس طرح متوجہ ہوئے کہ انہوں نے اپنا چہرہ پھیر رکھا تھا، پھر انہوں نے کہا: اے امیر المومنین! لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ مانگ رہے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ بلند کر کے یوں دعا مانگی'' اے اللہ! آج حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو منہ کے بل گرادے۔ پھر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے شہسوار ساتھیوں سے کہا: سب لوگ یکبارگی تیر اندازی کرو، گویا کہ وہ جنگ چھیڑنا چاہتے تھے، جب ان کے ساتھیوں نے جنگ کے آغاز کو دیکھا تو انتظار کئے بغیر حملہ کر دیا، اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست سے دوچار کیا، مروان بن حکم نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو تیر مارا جو کہ ان کی پنڈلی سے گزر کر ان کے گھوڑے کے پہلو میں پیوست ہوگیا، انہوں نے گھوڑے کو ذبح کر دیا۔ پھر مروان، حضرت ابان بن عثمان کی جانب متوجہ ہوا، وہ اس وقت مروان کے ساتھ تھے، اور بولا: میں نے تیرے باپ کے تمام قاتلوں کے بدلے میں ایک ایسے شخص کو قتل کر دیا ہے جو ان تمام قاتلوں کے بدلے میں کافی ہے۔

5594۔ اَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ، وَاَبُو بَكْرِ بْنُ قُرَيْشٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدَةَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ اِيَاسٍ الضَّبِّيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ عَلِيٍّ يَوْمَ الْجَمَلِ، فَبَعَثَ اِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنِ الْقَنِي فَاَتَاهُ طَلْحَةُ، فَقَالَ: نَشَدْتُكَ اللّٰهَ، هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ يَقُوْلُ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَلِمَ تُقَاتِلُنِي؟ قَالَ: لَمْ اَذْكُرْ، قَالَ: فَانْصَرَفَ طَلْحَةُ

✧✧ رفاعہ بن ایاس ضبی اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم جنگ جمل کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ

5594۔صحیح ابن حبان كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر دعاء المصطفى صلى الله عليه وسلم بالولاية لمن والى عليا' حديث 7041:مصنف ابن أبي شيبة كتاب الفضائل' فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث 31452:السنن الكبرى للنسائي كتاب الخصائص' باب قول النبي صلى الله عليه وسلم " من كنت' حديث 8201:مشكل الآثار للطحاوي باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث 1518:مسند أحمد بن حنبل مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث 631:البحر الزخار مسند البزار -أبو الطفيل' حديث 459:مسند أبي يعلى الموصلي مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث 544:

کے ہمراہ تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ وہ مجھ سے ملیں۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ الفاظ سنے ہیں؟ ''جس کا میں مولیٰ ہوں، علی اس کا مولیٰ ہے، اے اللہ تو اس کی مدد کر جو علی کی مدد کرے اور تو اس کے ساتھ دشمنی کر جو علی کے ساتھ دشمنی کرے'' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو پھر آپ میرے ساتھ کیوں جنگ کر رہے ہیں؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے یاد نہیں رہا تھا۔ پھر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے۔

5595۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُصْعَبٍ اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا خَرَجَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَائِشَةُ لِطَلَبِ دَمِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَرَضُوا مَنْ مَعَهُمْ بِذَاتِ عِرْقٍ فَاسْتَصْغَرُوا عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَاَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَرَدُّوهُمَا قَالَ وَرَاَيْتُهُ وَاَحَبُّ الْمَجَالِسِ اِلَيْهِ اَخْلَاهَا وَهُوَ ضَارِبٌ بِلِحْيَتِهِ عَلٰى زُوْرِهِ فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنِّي اُرَاكَ وَاَحَبُّ الْمَجَالِسِ اِلَيْكَ اَخْلَاهَا وَاَنْتَ ضَارِبٌ بِلِحْيَتِكَ عَلٰى زُوْرِكَ اَنْ تَكْرَهَ هٰذَا الْيَوْمَ فَدَعْهُ فَلَيْسَ يُكْرِهُكَ عَلَيْهِ اَحَدٌ قَالَ يَا عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ لَا تَلُمْنِي كُنَّا يَدًا وَّاحِدَةً عَلٰى مَنْ سِوَانَا فَاَصْبَحُوا الْيَوْمَ جَبَلَيْنِ يَزْحَفُ اَحَدُنَا اِلٰى صَاحِبِهِ وَلٰكِنَّهُ كَانَ مِنِّي فِي اَمْرِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا لَا اَرٰى كَفَّارَتُهُ اِلَّا اَنْ يَّسْفِكَ دَمِي فِي طَلَبِ دَمِهِ قُلْتُ فَمُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ لَمْ تَخْرُجْهُ وَلَكَ وَلَدٌ صِغَارٌ دَعْهُ فَاِنْ كَانَ اَمْرًا خَلْفَكَ فِيَّ تَرَكْتُكَ قَالَ هُوَ اَعْلَمُ اُكْرِهُ اَنْ اَرٰى اَحَدًا لَّهُ فِي هٰذَا الْاَمْرِ نِيَّةٌ فَارَدَّهُ فَكَلَّمْتُ مُحَمَّدَ بْنَ طَلْحَةَ فِي التَّخَلُّفِ فَقَالَ اُكْرِهُ اَنْ اَسْاَلَ الرِّحَالَ عَنْ اَبِي

✧✧ حضرت علقمہ بن وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قصاص کا مطالبہ لے کر نکلے، انہوں نے ذات عرق مقام پر پہنچ کر اپنے ساتھیوں کا جائزہ لیا تو ان میں عروہ بن زبیر اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن ہشام کو کمسن قرار دے کر واپس بھیج دیا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان کو دیکھا ہے وہ خلوت نشینی کو پسند کرتے ہیں۔ ان کی داڑھی سینے تک آتی تھی، میں نے ان سے کہا: اے ابومحمد! میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ (تم خلوت نشینی کو پسند کرتے ہو اور تمہاری داڑھی سینے تک آتی ہے) تم آج کے دن کے ان حالات کو ناپسند کرتے ہو، آپ اس معاملے کو چھوڑ دیں اس پر تمہیں کوئی ملامت نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا: اے علقمہ بن وقاص تم مجھے ملامت نہ کرو، ہم اغیار کے لئے ایک ہاتھ کی طرح ہوتے تھے۔ لیکن آج یہ لوگ دو پہاڑوں کی مانند ہو چکے ہیں جو کبھی ایک دوسرے کے ساتھ مل نہیں سکتے۔ لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کے بارے میں، میں چاہتا ہوں کہ میرا خون حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قصاص کی طلب میں بہہ جائے۔ میں نے محمد بن طلحہ سے کہا: تم اس جنگ میں حصہ مت لو، تمہارے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، تم یہ معاملہ چھوڑ دو، تاکہ تمہارے ترکہ میں یہ بات باقی نہ رہے۔ انہوں نے کہا: وہ میں جانتا ہوں لیکن میں اس بات کو زیادہ ناپسند کرتا ہوں کہ میں کسی ایک کام کی نیت کروں اور پھر اس کو رد کر دوں۔ پھر میں نے محمد بن طلحہ سے لوٹ جانے کے بارے میں بات چیت کی، انہوں نے کہا: مجھے والد گرامی سے جانے کی

اجازت مانگنا اچھا نہیں لگ رہا۔

5596۔ حَدَّثَنَا اَبُو حَفْصٍ اَحْمَدُ بْنُ لَبِيْدٍ الْفَقِيْهُ بِبُخَارِی حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيْبٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اَبُو صَالِحٍ الْحِرَانِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَيُّوْبَ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنَ عِيْسٰى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ طَلْحَةُ سَلَفُ النَّبِيِّ فِي اَرْبَعٍ كَانَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ وَكَانَتْ اُخْتُهَا اُمُّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ عِنْدَ طَلْحَةَ فَوَلَدَتْ لَهُ زَكَرِيَّا وَيُوْسُفَ وَعَائِشَةَ وَكَانَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَكَانَتْ حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ تَحْتَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَوَلَدَتْ لَهُ مُحَمَّدًا وَقُتِلَ يَوْمَ الْجَمَلِ مَعَ اَبِيْهِ وَكَانَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ اَبِي سُفْيَانَ تَحْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ اُخْتُهَا الرَّفَاعَةُ بِنْتُ اَبِي سُفْيَانَ تَحْتَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ بِنْتُ اَبِي اُمَيَّةَ تَحْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ اُخْتُهَا قُرَيْبَةُ بِنْتُ اَبِي اُمَيَّةَ تَحْتَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَوَلَدَتْ لَهُ مَرْيَمَ بِنْتَ طَلْحَةَ

✧✧ سلیمان بن ایوب بن سلیمان بن عیسیٰ بن محمد بن طلحہ اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ چار رشتوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم زلف تھے۔

(۱) ام المومنین حضرت عائشہ بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں تھی اوران کی بہن حضرت ام کلثوم بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما حضرت طلحہ کے نکاح میں تھیں۔ان سے تین بچے زکریا، یوسف اور عائشہ پیدا ہوئے۔

(۲) ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں تھیں اوران کی بہن حضرت حمنہ بنت جحش حضرت طلحہ بن عبیداللہ کے نکاح میں تھیں۔ان سے ان کا ایک بیٹا "محمد" پیدا ہوا جو کہ اپنے والد طلحہ کے ہمراہ جنگ جمل میں شہید ہوا۔

(۳) ام المومنین حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں تھیں اوران کی بہن رفاعہ بنت ابوسفیان حضرت طلحہ بن عبیداللہ کے نکاح میں تھیں۔

(۴) ام المومنین حضرت ام سلمہ بنت ابوامیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں تھیں اوران کی بہن قریبہ بنت ابوامیہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ کے نکاح میں تھیں۔ان سے مریم بنت طلحہ پیدا ہوئیں۔

5597۔ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا الْمَحَارِبِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ اَجْلَسَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ طَلْحَةَ يَوْمَ الْجَمَلِ فَمَسَحَ التُّرَابَ عَنْ رَأْسِهِ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ فَقَالَ وَدِدْتُ اَنِّي مِتُّ قَبْلَ هٰذَا بِثَلَاثِيْنَ سَنَةً

✧✧ حضرت طلحہ بن مصرف فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دن حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو بٹھایا، ان کے سر سے مٹی وغیرہ صاف کی پھر حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: کاش کہ میں آج سے تیس سال پہلے فوت ہو گیا ہوتا۔

5598۔ اَخْبَرَنِي اَبُو عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَاهَانَ الْجَزَّارُ عَلَى الصَّفَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فُضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَوْمَ الْجَمَلِ لَمَّا رَاَى الْقَتْلٰى وَالرُّؤُوسَ تَنْدُرِ يَا حَسَنُ اَيُّ خَيْرٌ يُرْجِي بَعْدَ هٰذَا قَالَ نَهَيْتُكَ عَنْ هٰذَا قَبْلَ اَنْ نَدْخُلَ فِيهِ

✧✧ حضرت ابوبکرہ فرماتے ہیں: جنگ جمل کے تڑپتی ہوئی لاشوں اور پھڑکتے ہوئے سروں کو دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حسن! اس واقعہ کے بعد اب کس بھلائی کی امید کی جاسکتی ہے؟ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تو آپ کو یہاں آنے سے پہلے ہی یہاں نہ آنے کی عرض کی تھی۔

5599- سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عِيسٰى الْحِيرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو الْجَرْشِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنِ يَحْيٰى يَقُولُ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ سَاَلْتُ عَمْرًو بْنَ دِينَارٍ قُلْتُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ بَايَعَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ عَلِيًّا قَالَ اَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّلَمْ اَرَ اَحَدًا قَطُّ اَعْلَمَ مِنْهُ اَنَّهُمَا صَعِدَا اِلَيْهِ فَبَايَعَاهُ وَهُوَ فِي عُلِيَّةٍ ثُمَّ نَزَلَا

✧✧ سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں: میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا: اے ابومحمد! حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی ہے؟ عمرو نے کہا: مجھے حسن بن محمد نے بتایا ہے (اور میں نے ان سے زیادہ صاحب علم کبھی کوئی شخص نہیں دیکھا) کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک بلند جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے وہ دونوں (طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب بلند ہوئے، ان کی بیعت کی اور نیچے اتر آئے۔

5600- اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْاَزْهَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْغُلَابِيُّ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِي سُهَيْلٍ التَّمِيمِيُّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ مَرَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَهُوَ مَقْتُولٌ فَوَقَفَ عَلَيْهِ وَقَالَ هٰذَا وَاللّٰهِ كَمَا قَالَ الشَّاعِرُ

فَتًى كَانَ يُدْنِيهِ الْغِنيُّ مِنْ صَدِيقِهِ ... اِذَا مَا هُوَ اسْتَغْنَى وَيُبْعِدُهُ الْفَقْرُ

كَاَنَّ الثُّرَيَّا عَلَّقَتْ فِي جَبِينِهِ ... وَفِي خَدِّهِ الشِّعْرِيِّ وَفِي الْاٰخِرِ الْبَدْرِ

✧✧ سہیل بن ابی سہیل تمیمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، اس وقت حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ مقتول پڑے ہوئے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے پاس کھڑے ہوئے اور کہنے لگے۔ یہ تو وہی بات ہوئی جیسے شاعر نے کہا ہے

وہ ایسا جوان ہے کہ اس کے دولتمند دوست اس کے قریب رہتے ہیں، جب وہ حالت استغناء میں ہوتے ہیں اور فقر ان کو دور کر دیتا ہے۔

گویا کہ ثریا ان کی پیشانی پر لٹک رہی ہے اس کے ایک رخسار میں شعری ہے اور دوسرے رخسار میں چودھویں رات کا چاند ہے۔

(شعری اس ستارے کو کہتے ہیں جو سخت گرمی میں طلوع ہوتا ہے۔ شفیق)

5601- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُؤَمِّلِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عِيسٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْمَازِنِيُّ عَنْ اَبِي عَامِرٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ ثَوْرِ بْنِ مَجْزَاةَ قَالَ مَرَرْتُ بِطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَوْمَ الْجَمَلِ وَهُوَ صَرِيعٌ فِي آخِرِ رَمَقٍ فَوَقَفْتُ عَلَيْهِ فَرَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ اِنِّي لَاَرٰى وَجْهَ رَجُلٍ كَاَنَّهُ الْقَمَرُ مِمَّنْ اَنْتَ فَقُلْتُ مِنْ اَصْحَابِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ فَقَالَ اُبْسُطْ يَدَكَ اُبَايِعْكَ فَبَسَطْتُ يَدِيَّ وَبَايَعَنِي فَفَاضَتْ نَفْسُهُ فَاَتَيْتُ عَلِيًّا فَاَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ طَلْحَةَ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ صَدَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَى اللّٰهُ اَنْ يَّدْخُلَ طَلْحَةُ الْجَنَّةَ اِلَّا وَبَيْعَتِي فِي عُنُقِهِ

✧✧ حضرت ثور بن مجزاۃ فرماتے ہیں: میں جنگ جمل کے دن حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا، وہ اپنی زندگی کے آخری سانس لے رہے تھے، میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا، انہوں نے کہا: مجھے اس آدمی کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح دکھائی دے رہا ہے، تمہارا تعلق کس گروہ سے ہے؟ میں نے کہا: میں امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے ہوں۔ انہوں نے کہا: اپنا ہاتھ بڑھاؤ، میں تمہاری بیعت کرتا ہوں۔ میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو انہوں نے بیعت کر لی پھر ان کی روح قبض ہو گئی۔ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر ان کو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی بات سنائی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اکبر، اللہ اکبر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میری بیعت کے بغیر طلحہ رضی اللہ عنہ کو جنت میں داخل ہونے سے روک دیا۔

5602- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، قَالَ: كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ، فَنَهَضَ اِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ، فَقَعَدَ طَلْحَةُ تَحْتَهُ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ، قَالَ الزُّبَيْرُ: فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اَوْجَبَ طَلْحَةُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن زبیر بن عوام فرماتے ہیں: جنگ احد کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہیں تھیں، آپ علیہ السلام ایک چٹان پر چڑھنے لگے، لیکن ہمت نہیں ہو رہی تھی اس لئے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ آپ علیہ السلام کے نیچے بیٹھ گئے تاکہ آپ ان کے سہارے سے چٹان پر چڑھ سکیں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر فرمایا: طلحہ رضی اللہ عنہ نے جنت واجب کر لی ہے۔

5603- اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَاَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اَوْجَبَ طَلْحَةُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: طلحہ نے جنت واجب کر لی ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔

5604- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَجَاءَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، اَنَّ طَلْحَةَ نَحَرَ جَزُورًا وَحَفَرَ بِئْرًا يَوْمَ ذِي قَرَدٍ فَاَطْعَمَهُمْ وَسَقَاهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا طَلْحَةُ الْفَيَّاضُ، فَسُمِّيَ طَلْحَةَ الْفَيَّاضَ حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ موسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ذی قرد کے دن اونٹ ذبح کئے، ایک کنواں کھودا، یہ اونٹ لوگوں کو کھلا دیئے اور پانی پلا دیا۔ یہ دیکھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یوں مخاطب کیا ''اے فیاض طلحہ'' اسی دن سے ان کا نام ''طلحہ فیاض'' ہو گیا۔ (ذی قرد مدینہ منورہ کے قریب ایک مقام کا نام ہے اور اس مقام پر سن ۶ ہجری کو جنگ ہوئی تھی، جس دن اس مقام پر جنگ ہوئی، اس دن کو ''یوم ذی قرد'' کہا جاتا ہے۔ شفیق الرحمٰن)

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5605- اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَيُّوبَ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ عِيسَى بْنِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِيهِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ طَلْحَةَ الْخَيْرِ، وَفِي غَزْوَةِ الْعُشَيْرَةِ طَلْحَةَ الْفَيَّاضَ، وَيَوْمَ حُنَيْنٍ طَلْحَةَ الْجَوَّادَ

✧✧ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن میرا نام ''طلحہ الخیر'' رکھا اور غزوہ عشیرہ میں ''طلحہ فیاض'' رکھا اور جنگ حنین کے موقع پر ''طلحہ جواد'' رکھا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ السَّجَّادُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

محمد بن طلحہ بن عبید اللہ سجاد رضی اللہ عنہ کے فضائل

كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الزُّهَّادِ الْمُجْتَهِدِينَ فِي الْعِبَادَةِ وَكَانَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَرَّكُونَ بِهِ وَبِدُعَائِهِ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ لُقِّبَ بِالسَّجَّادِ حَدَّثَنَا بِصِحَّةِ ذٰلِكَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ كَمَا قَدَّمْتُ ذِكْرَهُ

محمد بن طلحہ عبادت گزار نیک لوگوں میں سے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام ان کی ذات سے اور ان کی دعاء سے برکت حاصل کیا کرتے تھے، یہ وہ پہلے شخص ہیں جن کو ''سجاد'' کے لقب سے ملقب کیا گیا۔ اس کے صحیح ہونے کا ثبوت ہمیں ابوعبداللہ الاصفہانی نے دیا ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے بھی اس کا ذکر کر چکے ہیں۔

5606- اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنَا اَبُو شَيْبَةَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، حَدَّثَتْنِي ظِئْرٌ لِمُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، قَالَتْ: لَمَّا وُلِدَ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ اَتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا سَمَّيْتُمُوهُ؟ فَقُلْنَا: مُحَمَّدًا، فَقَالَ: هٰذَا اسْمِي وَكُنْيَتُهُ اَبُو الْقَاسِمِ

✧✧ محمد بن طلحہ کی ایک دایہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ جب محمد بن طلحہ کی ولادت ہوئی تو ہم ان کو لے کر نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: اس کا نام کیا رکھا ہے؟ ہم نے کہا: محمد۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میرا نام ہے اور اس کی کنیت ''ابوالقاسم'' ہے۔

5607- حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ الزُّبَيْرِيَّ يَقُولُ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اُمُّهُ حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ

✧✧ مصعب زبیری کہتے ہیں: محمد بن طلحہ بن عبیداللہ کی والدہ کا نام حمنہ بنت جحش ہے۔

5608- اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا بَشَّارُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْحَاطِبِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ لَمَّا فَرَغْنَا مِنْ قِتَالِ الْجَمَلِ قَامَ عَلِيٌّ وَّالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَّصَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ وَالْاَشْتَرُ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ يَطُوفُونَ فِي الْقَتْلٰى فَاَبْصَرَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَتِيلًا مَكْبُوبًا عَلٰى وَجْهِهٖ فَاَكَبَّهُ عَلٰى قَفَاهُ فَقَالَ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ فَرْخُ قُرَيْشٍ وَاللّٰهِ فَقَالَ لَهُ اَبُوهُ مَا هُوَ يَا بُنَيَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ فَقَالَ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ اِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُهُ لَشَابٌّ صَالِحٌ ثُمَّ قَعَدَ كَئِيبًا حَزِينًا

✧✧ محمد بن حاطب فرماتے ہیں: جب ہم جنگ جمل سے فارغ ہوئے تو حضرت علی، حضرت حسین بن علی، حضرت عمار بن یاسر، حضرت صعصعہ بن صوحان، حضرت اشتر، حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہم مقتولین کا جائزہ لینے کے لئے نکلے۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی نظر ایک مقتول پر پڑی جو کہ منہ کے بل گرے ہوئے تھے، انہوں نے ان کو سیدھا کیا تو بے ساختہ پڑھا ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' خدا کی قسم یہ تو چمنِ قریش کا پھول ہے، ان کے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے پوچھا: کیا ہوا بیٹا! حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ محمد بن طلحہ (شہید ہوئے پڑے ہیں) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' میں اس کو بہت اچھے طریقے سے جانتا ہوں یہ تو بہت نیک جوان تھا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ بہت غمزدہ ہو کر ان کے پاس بیٹھ گئے۔

5609- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ الْحِزَامِيُّ عَنْ اَبِيهِ كَانَ هُوَ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَنَهٰى عَلِيٌّ عَنْ قَتْلِهٖ وَقَالَ مَنْ رَاٰى صَاحِبَ الْبُرْنُسِ الْاَسْوَدِ فَلَا يَقْتُلْهُ يَعْنِي مُحَمَّدًا فَقَالَ مُحَمَّدٌ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَوْمَئِذٍ يَا اُمَّاهُ مَا تَاْمُرِينِي قَالَتْ اَرٰى اَنْ تَكُونَ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ اَنْ

تَكُفَّ يَدَكَ فَكَفَّ يَدَهُ فَقَتَلَهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ يُقَالُ لَهُ طَلْحَةُ بْنُ مُدْلِجٍ مِنْ بَنِي مُنْقِذِ بْنِ طَرِيْفٍ وَيُقَالُ قَتَلَهُ شَدَّادُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْعَبَسِيُّ وَيُقَالُ بَلْ قَتَلَهُ عِصَامُ بْنُ مِسْعَرٍ الْبَصَرِيُّ وَعَلَيْهِ كَثْرَةُ الْحَدِيْثِ وَهُوَ الَّذِيْ يَقُوْلُ فِي قَتْلِهِ

وَاَشْعَثُ قَوَّامٍ بِاٰيَاتِ رَبِّهِ — قَلِيْلُ الْاَذٰى فِيْمَا يَرَى النَّاسُ مُسْلِمٌ

وَلُقِّتُ لَهُ بِالرُّمْحِ مِنْ تَحْتِ بَزِّهِ — فَخَرَّ صَرِيْعًا لِلْيَدَيْنِ وَلِلْفَمِ

شَكَكْتُ اِلَيْهِ بِالسِّنَانِ قَمِيْصَهُ — فَاَدْرَاتُهُ عَنْ ظَهْرِ طِرْفٍ مَشُوْمٍ

اَقَمْتُ لَهُ فِي دَفْعَةِ الْخَيْلِ صُلْبَهُ — بِمِثْلِ قِدَامِ النَّشْرِ حَيَوَانِ كَيْزَمِ

يُذَكِّرُنِيْ حٰمٓ لَمَّا طَعَنْتُهُ — فَهَلَّا تَلَا حٰمٓ قَبْلَ التَّقَدُّمِ

عَلٰى غَيْرِهٖ ذَنْبٌ غَيْرَ اَنَّ لَيْسَ تَابِعًا — عَلِيًّا وَّمَنْ لَا يَتَّبِعِ الْحَقَّ يُظْلَمُ

قَالَ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا رَآهُ صَرِيْعًا صَرَعَهُ هٰذَا الْمَصْرَعُ بِرَاْسِهٖ

✧✧ ضحاک بن عثمان (خود اپنے بارے میں) فرماتے ہیں کہ وہ اور محمد بن طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے قتل سے منع فرمایا، اور فرمایا: جو شخص کسی کے سر پر سیاہ ٹوپی دیکھے تو اس کو قتل نہ کرے (یعنی محمد بن طلحہ کو) اس دن محمد نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اے میری امی جان! آپ کا کیا مشورہ ہے؟ انہوں نے کہا: میں یہ سمجھتی ہوں کہ تم آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں سے اچھے بیٹے کی طرح ہو جاؤ اور اپنا ہاتھ روک لو، چنانچہ انہوں نے اپنا ہاتھ روک لیا، لیکن ان کو بنی اسد بن خزیمہ قبیلہ کے ایک آدمی نے شہید کر ڈالا جس کا نام طلحہ بن مدلج تھا اس کا تعلق بنی منقظ بن طریف سے تھا۔ ایک موقف یہ بھی ہے کہ ان کو شداد بن معاویہ عبسی نے شہید کیا تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کو عصام بن مسعر بصری نے شہید کیا تھا۔ اور اس موقف کی حمایت میں کافی احادیث وارد ہیں، اور انہی کے قتل کے بارے میں شاعر نے یہ درج ذیل اشعار لکھے ہیں۔

○ پراگندہ بالوں والا، اپنے رب کی آیات کا ذمہ دار اور کفیل، لوگ جس کو مسلمان اور قلیل الاذیٰ یعنی لوگوں کو نہ ستانے والا سمجھتے ہیں۔

○ میں نے اس کے ہتھیار کے نیچے سے بجلی کی چمک کی طرح نیزہ مارا تو وہ منہ کے بل زمین پر جا گرا۔

○ گھوڑوں کی باری میں، میں نے اس کی صلب کو قائم رکھا جیسا کہ کیزم جانور کی اگلی جانب خوشبو کا مقام ہوتا ہے۔

○ جب میں نے اس پر وار کیا تو وہ مجھے حم یاد دلاتا رہا، اس نے آنے سے پہلے حم کو کیوں نہیں یاد کیا۔

○ میرا سوائے اس کے اور کوئی گناہ نہیں ہے کہ میں علی کا تابع نہیں ہوں، اور جو حق کی پیروی نہیں کرتا وہ اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے۔

راوی کہتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو مقتول پایا تو کہا: اس بے چارے کو سر کے بل گرا دیا گیا ہے۔

5610۔ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ،

حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، حَدَّثَنِي عَمِّي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: قَالَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَاءَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَاِذَا طَلْحَةُ قَدْ غَلَبَهُ الْبَرْدُ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْثَلُ بَلَلا مِنْهُ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِصَاحِبِكُمْ، فَتَرَكْنَاهُ وَاَقْبَلْنَا عَلَيْهِ، وَاِذَا مِغْفَرٌ قَدْ عَلِقَ بِوَجْنَتَيْهِ، وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَشْرِقِ رَجُلٌ اَنَا اَقْرَبُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا هُوَ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَذَهَبْتُ لانْزِعَ الْمِغْفَرَ، فَقَالَ اَبُو عُبَيْدَةَ: اَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا اَبَا بَكْرٍ، اَلا تَرَكْتَنِي؟ فَتَرَكْتُهُ فَجَذَبَهَا فَانْتَزَعَتْ ثَنِيَّةُ اَبِي عُبَيْدَةَ، قَالَ: فَذَهَبْتُ لانْزِعَ الْحَلْقَةَ الاُخْرَى، فَقَالَ لِي اَبُو عُبَيْدَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَانْتَزَعَ الْحَلْقَةَ الاُخْرَى، فَانْتَزَعَ ثَنِيَّةَ اَبِي عُبَيْدَةَ الاُخْرَى، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا اِنَّ صَاحِبَكُمْ قَدِ اسْتَوْجَبَ اَوْ اَوْجَبَ طَلْحَةَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سب سے پہلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب لوٹا، اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ اچانک ان پر سردی کا غلبہ ہوگیا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بھی زیادہ سردی محسوس فرماتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہا: اپنے ساتھی کا خیال کرو، ہم نے فوراً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے، ہم نے دیکھا کہ ان کے خود کی کڑیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جبڑوں میں گھس چکی تھیں۔ ان کی مشرق جانب ایک آدمی تھا (وہ ان کے اتنے فاصلے پر تھا کہ اس وقت) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب ہوں۔ جب ہم نے ان کو (غور سے) دیکھا تو وہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خود اتارنے کے لئے آگے بڑھا تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: اے ابوبکر! میں تمہیں قسم دے کر کہتا ہوں تم مجھے نہیں چھوڑنا، میں نے (خود اتارنے کا فیصلہ) ترک کردیا، پھر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اپنے دانتوں سے پکڑ کر اس کو کھینچا، اس کی وجہ سے ان کے اگلے دو دانت ٹوٹ گئے۔ (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: میں پھر آگے بڑھا تاکہ وہ خود میں اتاروں، لیکن ابوعبیدہ نے دوبارہ اسی طرح مجھے قسم دے کر روک دیا اور خود اتارنے کے لئے آگے بڑھے، جب دوبارہ زور لگایا تو ان کے سامنے کے دوسرے دو دانت بھی ٹوٹ گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے ساتھی نے جنت واجب کر لی۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں نے ہی اس کو روایت نہیں کیا۔

5611- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ وَعَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ، وَهِيَ تَقُولُ لاُمِّهَا اَسْمَاءَ: اَنَا خَيْرٌ مِنْكِ، وَاَبِي خَيْرٌ مِنْ اَبِيكِ، قَالَ: فَجَعَلَتْ اُمُّهَا تَشْتِمُهَا، وَتَقُولُ: اَنْتِ خَيْرٌ مِنِّي، فَقَالَتْ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ: اَلا اَقْضِي بَيْنَكُمَا؟ قَالَتْ: بَلَى، قَالَتْ: فَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ، اَنْتَ عَتِيقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ، قَالَتْ: فَمِنْ يَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيقًا وَلَمْ يَكُنْ سُمِّيَ قَبْلَ ذٰلِكَ عَتِيقًا، قَالَتْ: ثُمَّ دَخَلَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ: اَنْتَ يَا طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عیسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ فرماتے ہیں: میں اور (میری بہن) عائشہ بنت طلحہ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے۔ عائشہ بنت طلحہ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نواسی ہیں) اپنی والدہ اسماء سے کہہ رہی تھی: میں تم سے بہتر ہوں اور میرے والد تمہارے والد سے بہتر ہیں۔ ان کی والدہ ان کو مار مار کر کہنے لگی: تم مجھ سے بہتر ہو؟ ام المومنین حضرت عائشہ نے فرمایا: کیا تمہارے درمیان میں فیصلہ نہ کردوں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: انت عتیق من النار (یعنی تم جنت سے آزاد ہو) اسی دن سے آپ کا نام عتیق ہوگیا۔ آپ سے پہلے کسی کو بھی اس نام سے نہیں پکارا گیا۔ آپ فرماتی ہیں: پھر حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ حاضرِ بارگاہ ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یوں فرمایا: اے طلحہ تم ان لوگوں میں سے ہو جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهُ

''تو ان میں سے کوئی اپنی منت پوری کر چکا''۔ (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

(ام المومنین کا مقصد یہ تھا کہ (حضرت طلحہ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما) اپنے اپنے مقام دونوں ہی بزرگ اور صاحب عزت وعظمت ہیں)

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5612۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَرَادَ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى شَهِيدٍ يَمْشِي عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ تَفَرَّدَ بِهِ الصَّلْتُ بْنُ دِينَارٍ، وَلَيْسَ مِنْ شَرْطِ هٰذَا الْكِتَابِ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی شہید کو زمین پر زندہ چلتے پھرتے دیکھنا چاہے وہ طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔

5612۔ سنن ابن ماجه' المقدمة' باب فی فضائل أصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم' فضل طلحة بن عبید الله رضی الله عنه' حدیث124: الجامع للترمذی' أبواب المناقب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' باب مناقب أبی محمد طلحة بن عبید الله رضی الله عنه' حدیث3756: مسند الطیالسی' أحادیث النساء' ما أسند جابر بن عبد الله الأنصاری - الأفراد عن جابر' حدیث 1891:

❁❁ یہ حدیث ابونضرہ سے روایت کرنے میں صلت بن دینار منفرد ہیں۔اور یہ حدیث ہماری اس کتاب کے معیار کی نہیں ہے۔

5613۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيُّ اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الطَّنَافِسِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو مَالِكِ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ اَبِي حَبِيبَةَ مَوْلٰى طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ مَعَ عُمَرَ بْنِ طَلْحَةَ بَعْدَ مَا فَرَغَ مِنْ اَصْحَابِ الْجَمَلِ قَالَ فَرَحَّبَ بِهِ وَاَدْنَاهُ قَالَ اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ يَّجْعَلَنِيَ اللّٰهُ وَاَبَاكَ مِنَ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِيْنَ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِي كَيْفَ فُلَانَةُ كَيْفَ فُلَانَةُ قَالَ وَسَاَلَهُ عَنْ اُمَّهَاتِ اَوْلَادِ اَبِيهِ قَالَ ثُمَّ قَالَ لَمْ نَقْبِضْ اَرْضِيكُمْ هٰذِهِ السَّنَةَ اِلَّا مَخَافَةَ اَنْ يَّنْتَهِبَهَا النَّاسُ يَا فُلَانُ اِنْطَلِقْ مَعَهُ اِلٰى بَنِي قُرَيْظَةَ فَمُرْهُ فَلْيُعْطِهِ غَلَّتَهُ هٰذِهِ السَّنَةَ وَيَدْفَعُ اِلَيْهِ اَرْضَهُ فَقَالَ رَجُلَانِ جَالِسَانِ اِلٰى نَاحِيَةٍ اَحَدُهُمَا الْحَارِثُ الْاَعْوَرُ اَللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ ذٰلِكَ اَنْ نَقْتُلَهُمْ وَيَكُوْنُوْا اِخْوَانَنَا فِي الْجَنَّةِ قَالَ قَوْمًا اَبْعَدُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَسْحَقُهَا فَمَنْ هُوَ اِذَا لَمْ اَكُنْ اَنَا وَطَلْحَةُ يَا ابْنَ اَخِي اِذَا كَانَتْ لَكَ حَاجَةٌ فَاْتِنَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوحبیبہ فرماتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ جمل سے فارغ ہو چکے تو میں اور حضرت عمر بن طلحہ ان کے پاس گئے انہوں نے ہمیں خوش آمدید کہا اور اپنے قریب جگہ دی اور فرمایا: میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہارے والد کو ان لوگوں میں شامل فرمائے گا جن کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِيْنَ (الحجر: 47)

''اور ہم نے ان کے سینوں میں جو کچھ کینے تھے سب کھینچ لئے آپس میں بھائی ہیں تختوں پر روبرو بیٹھے''

(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

پھر آپ لوگوں کے احوال کے بارے میں پوچھا اور شہداء کی اولادوں کی ماؤں کے حالات کے بارے میں پوچھا، اس کے بعد فرمایا: ہم اس سال تمہاری زمینوں پر صرف اس لئے قبضہ کر رہے ہیں کہ کہیں لوگ اس پر غاصبانہ قبضہ نہ جمالیں۔ پھر آپ نے ایک آدمی سے فرمایا: تم اس آدمی کے ہمراہ بنی قریظہ کے پاس چلے جاؤ اور ان سے کہو کہ وہ اس سال کا غلہ ہمیں دیں اور ان کی زمینیں ان کے حوالے کر دے۔ اس وقت دو آدمی ایک طرف بیٹھے ہوئے تھے، ان میں سے ایک حارث اعور تھے۔ اللہ تعالیٰ اس بات سے زیادہ عدل کرنے والا ہے کہ ہم ایک قوم کے ساتھ جہاد کریں اور پھر وہ جنت میں ہمارے بھائی بھی ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایسی قوم ہے جو اللہ کی زمین سے دور ہے۔ اگر ان پر میں اور طلحہ توجہ نہیں دیں گے تو اور کون دے گا؟ اے میرے بھائی جب تمہیں کوئی کام ہو تو ہمارے پاس چلے آنا۔

❁❁ یہ صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5614۔ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْبَلْخِيُّ بِبَغْدَادَ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْمَاعِيلَ

مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَيُّوبَ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ عِيسَى بْنِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أُمَّ اَبَانَ بِنْتَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ فَاَبَتْهُ فَقِيلَ لَهَا وَلِمَ قَالَتْ اِنْ دَخَلَ دَخَلَ بِبَاسٍ وَّاِنْ خَرَجَ خَرَجَ بِبَاسٍ قَدْ اَذْهَلَهُ اَمْرُ آخِرَتِهِ عَنْ اَمْرِ دُنْيَاهُ كَاَنَّهُ يَنْظُرُ اِلٰى رَبِّهِ بِعَيْنَيْهِ ثُمَّ خَطَبَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فَاَبَتْهُ فَقِيلَ لَهَا وَلِمَ قَالَتْ لَيْسَ لِزَوْجَتِهِ مِنْهُ اِلَّا شَارَةٌ فِي قَرَامِلِهَا ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِيٌّ فَاَبَتْ قِيلَ لَهَا وَلِمَ قَالَتْ لَيْسَ لِزَوْجَتِهِ مِنْهُ اِلَّا قَضَاءُ حَاجَتِهِ وَيَقُولُ كَيْتَ وَكَيْتَ وَكَانَ وَكَانَ ثُمَّ خَطَبَهَا طَلْحَةُ فَقَالَتْ زَوْجِي حَقًّا قَالُوا وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَتْ اِنِّي عَارِفَةٌ بِخَلَائِقِهِ اِنْ دَخَلَ دَخَلَ ضَاحِكًا وَاِنْ خَرَجَ خَرَجَ بَسَّامًا اِنْ سَاَلْتُ اَعْطَى وَاِنْ سَكَتُّ ابْتَدَاَ وَاِنْ عَمِلْتُ شَكَرَ وَاِنْ اَذْنَبْتُ غَفَرَ فَلَمَّا اَنِ ابْتَنَى بِهَا قَالَ عَلِيٌّ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنْ اَذِنْتَ لِي اَنْ اُكَلِّمَ اُمَّ اَبَانٍ قَالَ كَلِّمْهَا قَالَ فَاَخَذَ بِسَجْفِ الْحَجَلَةِ ثُمَّ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا عَزِيزَةَ نَفْسِهَا قَالَتْ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ خَطَبَكِ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَاَبَيْتِيهِ قَالَتْ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ قَالَ وَخَطَبَكِ الزُّبَيْرُ بْنُ عَمَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَحَدُ حَوَارِيِّهِ فَاَبَيْتِ قَالَتْ وَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ قَالَ وَخَطَبْتُكِ اَنَا وَقَرَابَتِي مِنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبَيْتِ قَالَتْ وَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ تَزَوَّجْتِ اَحْسَنَنَا وَجْهًا وَاَبْذَلَنَا كَفًّا يُعْطِي هٰكَذَا وَهٰكَذَا

✧✧ موسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کی بیٹی ''ام ابان'' کو پیغام نکاح بھیجا، لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے انکار کیوں کیا؟ انہوں نے جواباً کہا: وہ گھر میں آتے ہیں تو غصے میں ہوتے ہیں، باہر جاتے ہیں تو غصے میں ہوتے ہیں، ان کے اوپر دنیا کے معاملات سے زیادہ آخرت کے اعمال کا غلبہ ہو چکا ہے، یوں لگتا ہے کہ وہ اپنے ربّ کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھتے ہیں۔ (میں سمجھتی ہوں کہ ان کے ساتھ میرا گزرا مشکل ہوگا) پھر حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے ان کی جانب پیغام نکاح بھیجا، لیکن انہوں نے ان کے ساتھ نکاح سے بھی انکار کر دیا۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے ان کے ساتھ نکاح کرنے سے انکار کیوں کیا؟ انہوں نے جواب دیا: ان کو اپنی زوجہ کی ضروریات میں خاص توجہ نہیں ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا، لیکن انہوں نے ان سے نکاح کرنے سے بھی انکار کر دیا، ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نکاح کرنے سے انکار کیوں کیا؟ انہوں نے جواب دیا: ان کے ہمراہ نکاح کرنے سے صرف ضروریات ہی پوری ہو سکتی ہیں، کچھ اور بھی وجوہات بتائیں۔ پھر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان طرف پیغام نکاح بھیجا تو انہوں نے (قبول کرتے ہوئے) کہا: وہ میرے لئے مناسب ہیں۔ لوگوں نے پوچھا: اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے کہا: میں ان کی عادتوں کو جانتی ہوں وہ ہنستے گھر آتے ہیں، اور مسکراتے ہوئے روانہ ہوتے ہیں، اگر میں ان سے کچھ مانگوں گی تو وہ دیں گے۔ اگر میں خاموش ہوں گی تو وہ باتیں کریں گے، اگر میں کام کروں گی تو وہ اس کا شکریہ ادا کریں گے اور اگر میں کوئی غلطی کروں گی تو وہ معاف کر دیں گے۔ پھر جب ام ابان کی حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شادی ہوگئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو محمد! آپ مجھے اجازت دیں کہ میں ام ابان سے کچھ بات چیت کرلوں۔ حضرت طلحہ نے اجازت دے دی۔ آپ نے ان کو کمرے کے ایک کونے میں بٹھا

لیا دعا سلام کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیر المومنین نے تمہیں پیغام نکاح بھیجا، آپ نے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا: بالکل ایسے ہی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اور تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے اور ان کے حواری حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا، آپ نے ان کو بھی منع کر دیا۔ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ حضرت علی نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرابت دار ہوں، میں نے پیغام بھیجا تو آپ نے مجھے بھی منع کر دیا، انہوں نے کہا: بالکل ایسے ہی ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم تم نے اس شخص سے شادی کی ہے جو سب سے زیادہ خوبصورت ہے، سب سے زیادہ کھلے ہاتھ والا ہے، جو بلا روک ٹوک عطا کرتا ہے۔

5615- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْحَرْبِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا بْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي سَعْدِى بِنْتُ عَوْفٍ الْمَرِيَّةُ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ طَلْحَةُ فَوَجَدْتُهُ مَغْمُومًا فَقُلْتُ مَالِي اُرَاكَ كَالِحَ الْوَجْهِ اَرَابَكَ مِنْ اَمْرِنَا شَيْءٌ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا رَابَنِي مِنْ اَمْرِكَ شَيْءٌ وَلَنِعْمَ الصَّاحِبَةُ اَنْتِ وَلٰكِنْ مَّالًا اجْتَمَعَ عِنْدِى قَالَتْ فَابْعَثْ اِلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ وَقَوْمِكَ فَاقْسِمْ فِيهِمْ قَالَتْ فَفَعَلَ فَسَأَلْتُ الْخَازِنَ كَمْ قُسِّمَ فَقَالَ اَرْبَعَ مِائَةَ اَلْفٍ وَّكَانَتْ غَلَّتُهُ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ وَكَانَ يُسَمّٰى طَلْحَةُ الْفَيَّاضُ

✧✧ سعدی بنت عوف المریہ کہتی ہیں: میرے پاس حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے، آپ بہت پریشان نظر آ رہے تھے، میں نے کہا: کیا وجہ ہے آج آپ کا چہرہ غمناک کیوں دکھائی دے رہا ہے؟ کیا ہمارے معاملات میں سے کسی میں تمہیں شک واقع ہو رہا ہے؟ انہوں نے کہا: جی نہیں، مجھے تمہارے کسی معاملہ میں شک نہیں ہے۔ اور آپ تو اچھی ساتھی ہو، (اصل بات یہ ہے کہ) میرے پاس کچھ جمع شدہ مال ہے، انہوں نے کہا: تم وہ اپنے گھر والوں اور اپنے خاندان والوں کے لئے بھیج دو اور ان میں تقسیم کرا دو، سعدی بنت عوف المریہ کہتی ہیں: انہوں نے ایسا ہی کیا، بعد میں، میں نے ان کے خازن سے پوچھا کہ جو مال تقسیم کیا گیا، وہ کتنا تھا؟ انہوں نے کہا: چار لاکھ۔ ان کی روزانہ کی آمدن ہزار درہم تھی۔ اور حضرت طلحہ کو ''فیاض'' کے نام سے پکارا جاتا تھا۔

5616- اَخْبَرَنِي اَبُو اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبِي، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى الطَّلْحِيُّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا وَضَعَتِ الْحَرْبُ أوزارها، افتخر رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةُ سَاكِتٌ، وَسِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ اَبُو دُجَانَةَ سَاكِتٌ لَا يَنْطِقُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ رَاَيْتُنِي يَوْمَ اُحُدٍ وَمَا فِي الْاَرْضِ قُرْبِي مَخْلُوقٌ غَيْرَ جِبْرِيلَ عَنْ يَمِينِي، وَطَلْحَةُ عَنْ يَسَارِي، فَقِيلَ فِي ذٰلِكَ شِعْرًا: وَطَلْحَةُ يَوْمَ الشِّعْبِ آسَى مُحَمَّدًا لَدَى سَاعَةٍ ضَاقَتْ عَلَيْهِ وَشُدَّتِ وَقَاهُ بِكَفَّيْهِ الرِّمَاحَ فَقُطِعَتْ اَصَابِعُهُ تَحْتَ الرِّمَاحِ فَشُلَّتِ وَكَانَ اِمَامَ النَّاسِ بَعْدَ مُحَمَّدٍ اَقَرَّ رَحَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى اسْتَقَرَّتِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب جنگ ختم ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فخر کیا، اس وقت حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ خاموش تھے، حضرت ابودجانہ سماک بن حرب رضی اللہ عنہ بھی بالکل خاموش تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جنگ احد میں دیکھا ہے کہ پوری روئے زمین میں اللہ کی مخلوقات میں سے کوئی بھی میرے قریب نہ تھا سوائے حضرت جبریل امین علیہ السلام کے،

کہ وہ میرے دائیں جانب تھے، اور طلحہ میرے بائیں جانب تھے۔ درج ذیل شعر اسی سلسلہ میں ہے۔

اور جنگ احد کے دن حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے انتہائی پریشانی اور سختی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعاون کیا۔

انہوں نے آتے ہوئے تیروں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا اور ان تیروں کی وجہ سے آپ کے ہاتھ کی انگلیاں شل ہوگئیں۔

وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں کے امام ہیں، انہوں نے اسلام کی چکی کو چلائے رکھا حتیٰ کہ وہ مضبوط ہوگئی۔

5617- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ فِي طَلْحَةَ وَمَا حَاشَى اَحَدًا:

اَقَامَ اِذَا سَلَّمَ النَّبِيُّ وَاِذْ ... وَلَّى جَمِيعُ الْعِبَادِ وَانْكَشَفُوا

يَدْفَعُ عَنْ مُهْجَةِ النَّبِيِّ ... وَقَدْ دَنَا اِلَيْهِ الْعَدُوُّ وَارْتَدَفُوا

مُضَمَّخٌ بِالدِّمَاءِ مُهْجَتُهُ ... خَشْيَةَ اَنْ قِيلَ ثَارَهُمْ عَطَفُوا

✧✧ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا:

○ جنگ احد کے موقع پر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے تمام لوگ بھاگ چکے تھے آپ اس نازک وقت میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے۔

○ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرتے رہے حالانکہ دشمن آپ علیہ السلام کے بالکل قریب تھا۔ اور آپ پر چڑھ دوڑا تھا۔

○ ان کے جسم کا اکثر حصہ خون سے لتھڑا ہوا تھا اس بات کے ڈر سے کہ کہیں لوگ یہ باتیں نہ کریں کہ ان کے جذبات ٹھنڈے پڑ گئے ہیں۔

5618- حَدَّثَنَا بِصِحَّةِ مَا قَالَهُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ اَحْمَدَ الْبَلْخِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَيُّوبَ بْنِ عِيسَى بْنِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّهِ عَنْ اُخْتِهِ اُمِّ اِسْحَاقَ بِنْتِ طَلْحَةَ قَالَتْ لَقَدْ سَمِعْتُ اَبِي وَهُوَ يَقُولُ لَقَدْ عُقِرْتُ يَوْمَ اُحُدٍ فِي جَمِيعِ جَسَدِي حَتَّى فِي ذَكَرِي

✧✧ ام اسحاق بنت طلحہ رضی اللہ عنہا اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: (ان کے والد فرماتے ہیں کہ جنگ احد میں میرا تمام جسم حتی کہ آلہ تناسل بھی زخمی ہوگیا تھا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُونِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ وَهْبِ الْجُمَحِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت قدامہ بن مظعون بن حبیب بن وہب الجمحی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5619- اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ وَكَانَ اَبُوْهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَعْمَلَ قُدَامَةَ بْنَ مَظْعُوْنٍ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَهُوَ خَالُ حَفْصَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

✧✧ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ فرماتے ہیں: (ان کے والد جنگ بدر میں شریک ہوئے ہیں) کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بحرین کا گورنر بنایا تھا۔ آپ حضرت حفصہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ماموں ہیں۔

5620- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَسْتَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي قُدَامَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ قُدَامَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُوْنٍ سَنَةَ سِتٍّ وَّثَلَاثِيْنَ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً وَّكَانَ لَا يُغَيِّرُ شَيْبَهُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُوْنٍ وَهَاجَرَ قُدَامَةُ اِلٰى اَرْضِ الْحَبَشَةِ لِلْهِجْرَةِ الثَّانِيَةِ وَكَانَتْ تَحْتَهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ الْخَطَّابِ اُخْتُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَشَهِدَ قُدَامَةُ بَدْرًا وَّاُحُدًا وَّالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ عائشہ بنت قدامہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ نے ۶۸ برس کی عمر میں سن ۳۶ ہجری میں وفات پائی۔ آپ اپنی داڑھی مبارک کو کسی قسم کا خضاب نہیں لگاتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ حضرت قدامہ بن مظعون ہیں، انہوں نے حبشہ کی جانب دوسری ہجرت کی تھی اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت صفیہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا ان کے نکاح میں تھیں، حضرت قدامہ رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر، جنگ احد، جنگ خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

وَاِنَّمَا هُوَ حُذَيْفَةُ بْنُ حُسَيْلٍ وَّحُذَيْفَةُ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے فضائل

یہ حذیفہ بن حسیل ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔

5621- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَخَذَ حُذَيْفَةَ وَاَبَاهُ الْمُشْرِكُوْنَ قَبْلَ بَدْرٍ فَاَرَادُوْا اَنْ يَّقْتُلُوْهُمَا فَاَخَذُوْا عَلَيْهِمَا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيْثَاقَهُ اَنْ لَا يُعِيْنَانِ عَلَيْهِمْ فَحَلَفَا لَهُمْ فَاَرْسَلُوْهُمَا فَاَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَا فَقَالَا اِنَّا قَدْ حَلَفْنَا لَهُمْ فَاِنْ شِئْتَ قَاتَلْنَا مَعَكَ فَقَالَ نَفِي لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِيْنُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ

✧✧ مصعب بن سعد فرماتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ان کے والد کو مشرکوں نے جنگ بدر سے پہلے پکڑ لیا، اور ان کو قتل

کرنے کا ارادہ کیا، لیکن انہوں نے ان سے اس بات پر حلف لیا کہ تم ان کے خلاف کسی کی مدد نہیں کرو گے، انہوں نے ان کو قسم دے دی۔ مشرکوں نے حلف لے کر ان دونوں کو چھوڑ دیا، یہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آئے اور اپنے حلف کی روئے داد سنا کر کہا: اب اگر آپ حکم دیں تو ہم آپ کے ہمراہ جنگ میں شریک ہونے کو تیار ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان کو ان کے عہد کی وجہ سے چھوڑ دو، ہم ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہیں۔

5622۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَلِيمِيُّ، اَنَا اَبُو الْمُوَجِهِ، اَنَا عَبْدَانُ، اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ عُرْوَةُ: اِنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ كَانَ اَحَدَ بَنِي عَبْسٍ، وَكَانَ حَلِيفًا فِي الْاَنْصَارِ، قُتِلَ اَبُوهُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ، اَخْطَاَ الْمُسْلِمُونَ بِهِ يَوْمَئِذٍ فَحَسِبُوهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَطَفِقَ حُذَيْفَةُ، يَقُولُ: اَبِي اَبِي فَلَمْ يَفْهَمُوهُ حَتّٰى قَتَلُوهُ، فَاَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُودِيَ

✧✧ حضرت عروہ فرماتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا تعلق بنی عبس کے ساتھ تھا، اور یہ انصار کے حلیف تھے۔ ان کے والد محترم جنگ احد میں رسول اللہ ﷺ کی معیت میں مسلمانوں کے ہاتھوں شہید ہو گئے تھے۔ اس دن مسلمانوں سے خطا ہو گئی۔ مسلمانوں نے ان کو مشرکین میں سے سمجھا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ پکار پکار کر کہہ رہے تھے: یہ میرے والد ہیں، یہ میرے والد ہیں۔ لیکن کسی کو ان کی بات سمجھ ہی نہیں آئی اور ان کو شہید کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی دیت دلوائی تھی۔

5623۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ حُسَيْلِ بْنِ جَابِرِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرْوَةَ وَجَرْوَةُ هُوَ الْيَمَانُ الَّذِي وَلَدَهُ حُذَيْفَةُ وَاِنَّمَا قِيلَ لَهُ الْيَمَانُ لِاَنَّهُ اَصَابَ فِي قَوْمِهِ دَمًا فَهَرَبَ اِلَى الْمَدِينَةِ فَحَالَفَ بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ فَسَمَّاهُ قَوْمُهُ الْيَمَانُ لِاَنَّهُ حَالَفَ الْيَمَانِيَّةَ شَهِدَ حُذَيْفَةُ وَاَبُوهُ حُسَيْلٌ وَاَخُوهُ صَفْوَانُ اُحُدًا فَاَمَّا اَبُوهُ فَقَتَلَهُ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ وَهُوَ يَحْسِبُهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَتَصَدَّقَ حُذَيْفَةُ بِدِيَتِهِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَاَمَّا حُذَيْفَةُ فَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَاهِدَهُ بَعْدَ بَدْرٍ وَّعَاشَ اِلٰى اَوَّلِ خِلَافَةِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَنَةَ سِتٍّ وَّثَلَاثِينَ وَزَعَمَ بَعْضُهُمْ اَنَّهُ كَانَ بِالْمَدَائِنِ سَنَةَ خَمْسٍ وَّثَلَاثِينَ بَعْدَ مَقْتَلِ عُثْمَانَ بِاَرْبَعِينَ لَيْلَةً

✧✧ محمد بن عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "حذیفہ بن حسیل بن جابر بن ربیعہ بن عمرو بن جروہ" اور جروہ اسی یمان ہی کو کہتے ہیں جن کے ہاں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے، ان کو یمان اس لئے کہتے ہیں کہ ان سے اپنی قوم میں ایک قتل ہو گیا تھا، تو یہ مدینہ منورہ میں چلے آئے اور بنی عبدالاشہل کے ساتھ عہد کر لیا۔ تو ان کی قوم نے ان کا نام یمان رکھ دیا تھا، کیونکہ انہوں نے ایک یمانی آدمی کے ساتھ عہد کیا تھا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ان کے والد حسیل رضی اللہ عنہ اور ان کے بھائی صفوان رضی اللہ عنہ جنگ احد میں شریک ہوئے تھے، اس دن ان کے والد کو کسی مسلمان نے مشرک سمجھ کر شہید کر دیا تھا، (رسول اللہ ﷺ نے ان کے بیٹے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو ان کے والد کی دیت یعنی خون بہا بھی دلوایا تھا لیکن) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ دیت مسلمانوں پر صدقہ کر دی تھی۔ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر کے بعد تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شرکت کی ہے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ی

خلافت کے اوائل (یعنی ۳۶ ہجری) تک زندہ رہے، بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ وہ سن ۳۵ ہجری میں مدائن میں تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے چالیس روز بعد ان کی وفات ہوئی۔

5624۔ اَخْبَرَنَاهُ الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ مَاتَ حُذَيْفَةُ سَنَةَ سِتٍّ وَّثَلَاثِيْنَ وَقِيْلَ اَنَّهُ مَاتَ بَعْدَ عُثْمَانَ بِاَرْبَعِيْنَ يَوْمًا

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ۳۶ ہجری میں فوت ہوئے، اور بعض لوگوں کا موقف یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے چالیس دن بعد ان کی وفات ہوئی۔

5625۔ اَخْبَرَنِى مُخَلَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَاقِرُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ هٰذَا الْقَوْلُ خَطَأٌ وَاَظُنُّ لِصَاحِبِهٖ اِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ لَمْ يَعْرِفِ الْوَقْتَ الَّذِىْ قُتِلَ فِيْهِ عُثْمَانُ وَاِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ لَمْ يُحْسِنْ اَنْ يَّحْسِبَ وَذٰلِكَ اَنَّهُ لَا خِلَافَ بَيْنَ اَهْلِ السِّيَرِ كُلِّهِمْ اَنَّ عُثْمَانَ قُتِلَ فِىْ ذِى الْحِجَّةِ مِنْ سَنَةِ خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَقَالَتْ جَمَاعَةٌ مِّنْهُمْ قُتِلَ لِاثْنَتَىْ عَشَرَ لَيْلَةً بَقِيَتْ مِنْهُ فَاِذَا كَانَ مَقْتَلُ عُثْمَانَ فِىْ ذِى الْحِجَّةِ وَعَاشَ حُذَيْفَةُ بَعْدَ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَذٰلِكَ فِى السَّنَةِ الَّتِىْ بَعْدَهَا

✧✧ محمد بن جریر کہتے ہیں: یہ موقف غلط ہے۔ میں اس موقف رکھنے والے کے بارے میں سمجھتا ہوں کہ یا تو اس کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت کا علم نہیں ہے یا پھر اس کو صحیح حساب نہیں کرنا آتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سیرت نگاروں کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سن ۳۵ ہجری کے ماہ ذوالحجہ میں ہوئی تھی، ان میں سے ایک جماعت کا کہنا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت ۱۸ ذوالحجہ کو ہوئی۔ (تاریخ کوئی بھی ہو بہر حال جب) ان کی شہادت ذوالحجہ میں ہوئی ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد چالیس دن تک حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ زندہ بھی رہے ہیں تو لازمی بات ہے کہ ان کی شہادت کا سال ۳۶ ہجری بنتا ہے۔

5626۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ اَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيٰى قَالَ لَمَّا حَضَرَ حُذَيْفَةَ الْمَوْتُ وَكَانَ قَدْ عَاشَ بَعْدَ عُثْمَانَ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً قَالَ لَنَا اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالطَّاعَةِ لِاَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ

✧✧ بلال بن یحییٰ فرماتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا (آپ اس وقت تک حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہادت کے بعد چالیس دن زندگی گزار چکے تھے) آپ نے ہمیں فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی اور امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اطاعت کی وصیت کرتا ہوں۔

5627۔ اَخْبَرَنَا اَبُو اِسْحَاقَ الْمُزَكِّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِىُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَاحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِىَّ بْنَ حِرَاشٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى حُذَيْفَةَ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ

✧✧ ربعی بن حراش فرماتے ہیں: ایک آدمی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے آپ کو ''ابوعبداللہ'' کی کنیت سے

پکارا۔

5628۔ وَاَخْبَرَنَا اَبُو اِسْحَاقَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَاحِ اَنَا جَرِيرٌ عَنْ اِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ قَالَ لَمَّا اُتِيَ حُذَيْفَةُ بِكَفْنِهِ وَكَانَ مُسْنَدًا اِلٰى بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فَاُتِيَ بِكَفْنٍ جَدِيْدٍ فَقَالَ مَا تَصْنَعُوْنَ بِهٰذَا اِنْ كَانَ صَاحِبُكُمْ صَالِحًا لَيُبَدِّلَنَّ اللّٰهُ لَهُ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ لَيَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِهٖ وَجْهَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✧✧ قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں: جب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا کفن لایا گیا اس وقت وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے، (راوی) کہتے ہیں: وہ کفن بالکل نیا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی کیا ضرورت ہے؟ اگر تمہارا ساتھی نیک ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کو اچھے کفن میں بدل دے گا اور اگر نیک نہ ہوا تو یہی کفن قیامت کے دن منہ پر بھی مارا جا سکتا ہے۔

5629۔ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيُّ بِمَرْوَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَنَا مِسْعَرُ بْنُ كُدَامٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَالِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ اَبِي مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ اُغْمِيَ عَلٰى حُذَيْفَةَ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَيُّ اللَّيْلِ هٰذَا قُلْتُ السَّحَرُ الْاَعْلٰى قَالَ عَائِذٌ بِاللّٰهِ مِنْ جَهَنَّمَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ ابْتَاعُوْا لِي ثَوْبَيْنِ فَكَفِّنُوْنِي فِيْهِمَا وَلَا تَغْلُوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَاحِبَكُمْ اَنْ يَرْضَ عَنْهُ لَبِسَ خَيْرًا مِنْهُمَا وَاِلَّا سَلَبَهُمَا سَلْبًا سَرِيْعًا

✧✧ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ پر رات کے پہلے پہر میں غشی طاری ہوئی، لیکن یہ غشی رات کے پچھلے پہر ختم ہوگئی، جب افاقہ ہوا تو انہوں نے وقت پوچھا، میں نے کہا: سحری کا وقت ہے۔ انہوں نے دو یا تین مرتبہ جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی پھر فرمایا: میرے لئے صرف دو کپڑے خرید کر اس میں مجھے کفن دے دینا۔

5630۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، اَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَتَانِي جِبْرِيْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِاُمِّكَ يَا حُذَيْفَةُ .

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبریل امین علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: بے شک حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ دونوں جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا: اے حذیفہ اللہ تعالیٰ تیری اور تیری والدہ کی مغفرت فرمائے۔

5631۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوْسُفَ الصَّيْرَفِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ وَاِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ قَرَاَ الْقُرْآنَ ثُمَّ وَقَفَ عِنْدَ شُبُهَاتِهٖ فَاَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ وَسُئِلَ عَنْ عَمَّارٍ فَقَالَ مُؤْمِنٌ نَسِيَ وَاِذَا ذُكِرَ ذُكِرَ وَسُئِلَ عَنْ حُذَيْفَةَ فَقَالَ كَانَ اَعْلَمَ النَّاسِ بِالْمُنَافِقِيْنَ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ

✧✧ حضرت قیس فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: انہوں نے قرآن پاک پڑھا ہے، اس کے شبہات کو جانا، اس کے حلال کو حلال جانا اور اس کے حرام کو حرام جانا، پھر ان سے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: وہ مومن ہے بھول گیا ہے، جب یاد کرو تو یاد آتا ہے، پھر آپ سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے ان کے بارے میں فرمایا: وہ منافقین کے بارے میں سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کے فضائل

وَيُكَنَّى اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ كَثُرَ الْاِخْتِلَافُ فِي نَسَبِهِ فَقِيلَ خَبَّابٌ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ

ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے، ان کے نسب کے بارے میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے کچھ لوگوں نے کہا ہے کہ خباب بنی زہرہ کے حلیف تھے۔

5632۔ كَمَا اَخْبَرَنَاهُ اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ الْحِزَامِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ بْنُ جَنْدَلَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدٍ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ وَقِيلَ اَنَّهُ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ

✧✧ عروہ بن زبیر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''خباب بن ارت بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن سعد'' یہ بنی زہرہ کے حلیف تھے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بنی زہرہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

5633۔ كَمَا اَخْبَرَنَاهُ اِبْرَاهِيمُ بْنُ فِرَاسٍ الْفَقِيهُ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ وَقِيلَ مَوْلَى ثَابِتِ بْنِ اُمِّ اَنْمَارٍ

✧✧ زہری کہتے ہیں: حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بنی زہرہ کے آزاد کردہ غلام تھے، اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ثابت ابن ام انمار کے آزاد کردہ غلام تھے۔

5634۔ كَمَا اَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التَّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ مَوْلَى ثَابِتِ بْنِ اُمِّ اَنْمَارٍ وَثَابِتٍ مَوْلَى الْاَخْنَسِ بْنِ شَرِيقٍ الثَّقَفِيِّ وَقِيلَ خَبَّابٌ مَوْلَى عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں: خباب بن ارت، ثابت ابن ام انمار کے آزاد کردہ غلام تھے اور ثابت، اخنس بن شریق ثقفی کے آزاد کردہ تھے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ عتبہ بن غزوان کے آزاد کردہ تھے۔

5635- كَمَا اَخْبَرَنِى اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اَبُو عِيسَى التِّرْمَذِيُّ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَزِيْدَ الصَّدَائِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ مَوْلٰى عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ وَاَصَحُّ هٰذِهِ الْاَقَاوِيلِ قَوْلُ الزُّهْرِيِّ فَاِنَّ الرِّوَايَةَ اِلَيْهِ صَحِيحَةٌ

✧✧ یعقوب بن ابراہیم بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ خباب بن ارت عتبہ بن غزوان کے آزاد کردہ تھے۔

۞۞ امام حاکم کہتے ہیں: مذکورہ تمام روایات میں سے زہری کی روایت درست ہے کیونکہ ان تک روایت کی اسناد صحیح ہے۔

5636- اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُتْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ كَرْدُوسًا يَقُولُ اِنَّ خَبَّابَ بْنَ الْاَرَتِّ اَسْلَمَ سَادِسَ سِتَّةٍ فَكَانَ سُدُسَ الْاِسْلَامِ

✧✧ کردوس کہتے ہیں: حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ چھٹے نمبر پر اسلام لائے، اس طرح آپ اسلام کا چھٹا حصہ ہیں۔

5637- اَخْبَرَنِى اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارٰى اَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ آدَمَ عَنْ وَكِيعِ بْنِ الْجَرَّاحِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ عَنْ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ يُكَنّٰى اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ

✧✧ معدی کرب کہتے ہیں: حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوعبداللہ'' تھی۔

5638- اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ فِى تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَ خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ

✧✧ حضرت عروہ نے شرکائے بدر میں حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کا نام بھی ذکر کیا ہے۔

5639- اَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْهَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَّاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِينِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَخِى الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ مَاتَ خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ سَنَةَ سَبْعٍ وَّثَلَاثِينَ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ قَبَرَهُ عَلِيٌّ بِالْكُوفَةِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَوَّلُ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ بَعْدَ مَرْجِعِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ صِفِّينَ

✧✧ عبید اللہ بن عبداللہ بن حارث بن نوفل فرماتے ہیں: حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ ۳۷ ہجری کو فوت ہوئے، اور اصحاب رسول میں سے یہ پہلے شخص ہیں جن کو کوفہ میں دفن کیا گیا، اور امیر المومنین کے جنگ صفین سے واپس آنے کے بعد سب سے پہلے ان کی نماز جنازہ پڑھائی گئی۔

5640- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْخُرْسَانِيُّ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ حَدَّثَنَا

عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَمْزَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيهِ خَبَّابٍ مَوْلٰى بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ عبداللہ بن خباب، بنی زہرہ کے آزاد کردہ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے تھے۔

5641- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَكِيْمِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ النَّخْعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُدْفِنُوْنَ مَوْتَاهُمْ بِالْكُوْفَةِ حَتّٰى جَآءَ خَبَّابًا لَهُمْ فَلَمَّا ثَقُلَ قَالَ لِي يَا بُنَيَّ اِدْفِنِي بِالظَّهْرِ فَاِنَّكَ لَوْ دَفَنْتَنِي بِالظَّهْرِ قِيلَ دُفِنَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا مَاتَ خَبَّابٌ دُفِنَ بِالظَّهْرِ فَكَانَ اَوَّلَ مَدْفُوْنٍ دُفِنَ بِالظَّهْرِ فَدَفَنَ النَّاسُ مَوْتَاهُمْ بِالظَّهْرِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن خباب بن ارت رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: لوگ اپنے فوت شدگان کو کوفہ میں دفن کیا کرتے تھے۔ جب حضرت خباب رضی اللہ عنہ وہاں آئے، جب ان کا آخری وقت آیا تو انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا: اے میرے پیارے بیٹے مجھے کوفہ سے باہر قبرستان میں دفن کرنا (کوفے کے لوگ اپنے مردوں کو وہاں دفن نہیں کرتے تھے)، کیونکہ اگر تم مجھے وہاں دفن کرو گے تو لوگ یوں کہا کریں گے "ایک صحابی رسول رضی اللہ عنہ کو وہاں پر دفن کیا گیا ہے (اس طرح لوگ اپنے مردوں کو وہاں دفن کرنے لگ جائیں گے)۔ پھر جب حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو ان کو کوفہ سے باہر دفن کیا گیا، وہاں پر دفن ہونے والے یہ پہلے صحابی رسول ہیں، اس کے بعد لوگ اپنے فوت شدگان کو وہاں دفن کرنا شروع ہو گئے۔

5642- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: خَبَّابُ بْنُ الْاَرَتِّ بْنِ جَنْدَلَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدٍ مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ، كَانَ فِيمَا ذُكِرَ اَنَّهُ سُبِيَ بِمَكَّةَ، فَاشْتَرَتْهُ اُمُّ اَنْمَارٍ بِنْتُ سِبَاعٍ الْخُزَاعِيَّةُ، وَآخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَبَّابٍ وَبَيْنَ جَبْرِ بْنِ عَتِيكٍ، وَشَهِدَ خَبَّابٌ بَدْرًا، وَاُحُدًا، وَالْخَنْدَقَ، وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتُوُفِّيَ خَبَّابٌ سَنَةَ سَبْعٍ وَثَلَاثِينَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ سَنَةً

✧✧ محمد بن عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "خباب بن ارت بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن سعد" بنی سعد بن زید سے تعلق رکھتے تھے، ان کو مکہ میں قید کر لیا گیا تھا، پھر ان کو ام انمار سباع الخزاعیہ نے خریدا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ اور حضرت جبر بن عتیک رضی اللہ عنہ کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا تھا۔ حضرت خباب جنگ بدر، احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ سن ۳۷ ہجری میں فوت ہوئے، اور وفات کے وقت ان کی عمر ۷۳ برس تھی۔

5643- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْوَكِيعِيُّ، حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ

اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَشْكُرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ خَبَّابٍ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ تَحْتَ شَجَرَةٍ، وَاضِعٌ يَدَهُ تَحْتَ رَاْسِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلا تَدْعُو اللّٰهَ عَلٰى هٰؤُلاءِ الْقَوْمِ الَّذِينَ قَدْ خَشِينَا اَنْ يَرُدُّونَا عَنْ دِينِنَا، فَصَرَفَ عَنِّي وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، كُلُّ ذٰلِكَ اَقُوْلُ لَهُ فَيَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنِّي، فَجَلَسَ فِي الثَّالِثَةِ، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، اتَّقُوا اللّٰهَ وَاصْبِرُوا، فَوَاللّٰهِ اِنْ كَانَ الرَّجُلُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ قَبْلَكُمْ لَيُوضَعُ الْمِنْشَارُ عَلٰى رَاْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ وَمَا يَرْتَدُّ عَنْ دِينِهِ، اتَّقُوا اللّٰهَ، فَاِنَّ اللّٰهَ فَاتِحٌ لَكُمْ وَصَانِعٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت خباب رضی اللہ عنہ خود اپنے بارے میں فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اس وقت آپ ایک درخت کے نیچے، اپنا ہاتھ اپنے سر کے نیچے رکھ لیٹے ہوئے تھے، میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس قوم کے خلاف بددعا کیوں نہیں فرماتے؟ جن کے بارے میں ہمیں خدشہ ہے کہ وہ ہمیں اپنے دین سے بہکا دیں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے چہرہ دوسری جانب پھیرلیا۔ میں نے دوبارہ یہی عرض کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری بار بھی چہرہ پھیرلیا۔ پھر تیسری مرتبہ میں نے وہی عرض کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری بار بھی چہرہ پھیرلیا، پھر میرے تیسری مرتبہ سوال کرنے پر آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے لوگو! اللہ سے ڈرو، اور صبر اختیار کرو، خدا کی قسم! تم سے پہلے لوگوں پر ایسی مصیبتیں آتی تھیں کہ کسی کے سر پر آرا پھیر کر اس کو دو ٹکڑے کر دیا جاتا لیکن وہ اپنے دین سے نہ پھرتا، تم اللہ سے ڈرو، کیونکہ تمہارا اللہ ہی تمہارے لئے فاتح ہے اور وہی صانع ہے۔

5644- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: كَانَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَاَبُوهُ وَاُمُّهُ اَهْلَ بَيْتِ اِسْلَامٍ، وَكَانَ بَنُو مَخْزُومٍ يُعَذِّبُونَهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَبْرًا يَا آلَ يَاسِرٍ، فَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْجَنَّةُ، قَالَ: وَكَانَ اسْمُ اُمِّ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ سُمَيَّةَ بِنْتَ مُسْلِمِ بْنِ لَخْمٍ

صحيح البخارى كتاب المناقب' باب علامات النبوة فى الإسلام' حديث3436:صحيح البخارى كتاب المناقب' باب ما لقى النبى صلى الله عليه وسلم وأصحابه من المشركين' حديث 3661:صحيح البخارى كتاب الإكراه' باب من اختار الضرب والقتل والهوان على الكفر' حديث6560:صحيح ابن حبان كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما أو مؤخرا' باب ما جاء فى الصبر وثواب الأمراض والأعراض' ذكر الخبر الدال على أن على المرء التصبر عند كل محنة' حديث2949:سنن أبى داود كتاب الجهاد' باب فى الأسير يكره على الكفر' حديث2292:السنن الكبرى للنسائى كتاب العلم' الغضب فى الموعظة والتعليم إذا رأى العالم ما يكره' حديث5722:السنن الكبرى للبيهقى كتاب السير' باب مبتدأ الخلق' حديث16469:مسند أحمد بن حنبل 'أول مسند البصريين' حديث خباب بن الأرت عن النبى صلى الله عليه وسلم' حديث20582:مسند الحميدى 'أحاديث خباب بن الأرت رضى الله عنه' حديث 154:البحر الزخار مسند البزار 'قيس بن أبى حازم' حديث1873:مسند أبى يعلى الموصلى 'حديث خباب بن الأرت' حديث 7054:المعجم الأوسط للطبرانى 'باب الألف' باب من اسمه إبراهيم' حديث2719:المعجم الكبير للطبرانى 'باب الخاء' إسماعيل بن أبى خالد 'حديث3552:شعب الإيمان للبيهقى 'السادس عشر من شعب الإيمان باب فى شح المرء بدينه' حديث1582:

✧✧ حضرت خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہ کر ہم نے جو اجر و ثواب اکٹھا کیا ہے کہیں وہ اس وجہ سے ضائع نہ ہو جائے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہمیں دنیا ملنا شروع ہوگئی ہے۔

✧✧ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے فضائل

5645- سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مُسْلِمٍ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ يَقُوْلُ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرِ بْنِ عَامِرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ الْحُصَيْنِ بْنِ الْوَذِيْمِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَارِثَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ عَنَسِ بْنِ زَيْدٍ

✧✧ حضرت مصعب بن عبداللہ زبیری نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عمار بن یاسر بن عامر بن مالک بن کنانہ بن قیس بن حصین بن وذیم بن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن مالک بن عنس بن زید''

5646- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ: كَانَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَ اَبُوْهُ وَاُمُّهُ اَهْلَ بَيْتِ اِسْلَامٍ وَكَانَ بَنُوْ مَخْزُوْمٍ يُعَذِّبُوْنَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبْرًا يَا آلَ يَاسِرٍ فَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْجَنَّةُ قَالَ: وَكَانَ اِسْمُ اُمِّ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ سُمَيَّةَ بِنْتَ مُسْلِمِ بْنِ لَخْمٍ.

✧✧ ابن اسحاق کہتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور ان کے والدین اسلام کے گھر والے تھے اور بنومخزوم ان کو تکالیف پہنچایا کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو (صبر کی تلقین کرتے ہوئے) فرمایا: اے آلِ یاسر صبر اختیار کرو، کیونکہ تم سے جنت کا وعدہ کیا گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام ''سمیہ بنت مسلم بن لخم'' تھا۔

5647- اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا اَبُو عِيْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى التِّرْمَذِيُّ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِعَمَّارٍ يَا اَبَا الْيَقْظَانِ

✧✧ ابوجعفر محمد بن علی (یعنی امام محمد الباقر) فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو ''ابویقظان'' کہہ کر پکارا۔

5648- اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ زِيَادِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ اَبِيِّ كَعْبِ الْحَارِثِيِّ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَآءَ رَجُلٌ طِوَالٌ اَصْلَعُ فِي مُقَدَّمِ رَاْسِهِ شَعَرَاتٌ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ

✧✧ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے کہ ایک طویل القامت شخص وہاں پر آیا، ان کے ماتھے کے سامنے کے بال جھڑے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہیں۔

5649۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَادَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ انا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَوْمَ صِفِّينَ آدَمَ طِوَالًا بِيَدِهِ الْحَرْبَةُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن سلمہ فرماتے ہیں: میں نے جنگ صفین میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ دراز قد تھے، آپ کے ہاتھ میں نیزہ تھا۔

5650۔ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُرَّةَ عَنْ كُلَيْبِ بْنِ مَنْفَعَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ بِالْكُنَاسَةِ اَسْوَدَ جَعْدًا وَهُوَ يَقْرَأُ هٰذِهِ الْآيَةَ "وَمِنْ آيَاتِهِ اَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَا اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ"

✧✧ کلیب بن منفعہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو (کوفہ کے ایک بازار) کناسہ میں دیکھا، آپ سیاہ رنگ کے گھنگریالے بالوں والے تھے، وہ اس آیت کی تلاوت کر رہے تھے۔

وَمِنْ آيَاتِهِ اَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَا اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ (الروم :20)

''اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ تمہیں پیدا کیا مٹی سے پھر جبھی تم انسان ہو دنیا میں پھیلے ہوئے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

5651۔ اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ انا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَمَةَ يَقُوْلُ رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَوْمَ صِفِّينَ شَيْخًا طِوَالًا اَخَذَ الْحَرْبَةَ بِيَدِهِ وَيَدُهُ تَرْعَدُ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ قَاتَلْتُ بِهٰذِهِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَهٰذِهِ الرَّابِعَةُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰى يَبْلُغُوا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَرٍ لَعَرَفْتُ اَنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن سلمہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو جنگ صفین میں دیکھا ہے، آپ دراز قد تھے، ان کے ہاتھ میں نیزہ تھا لیکن ان کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ انہوں نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے اسی کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تین جنگیں لڑی ہیں اور یہ چوتھی ہے، پھر انہوں نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر وہ ہمیں اتنا ماریں کہ ہمیں مقام ہجر کے کھجوروں کی شاخوں میں لٹکا دیں تب (بھی) میں سمجھوں گا کہ میں حق پر ہوں اور وہ لوگ باطل پر ہیں۔

5652۔ اَخْبَرَنِي اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عِلَاثَةَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْ حُلَفَاءِ بَنِي مَخْزُوْمٍ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ

✧✧ حضرت عروہ نے بنی مخزوم کے حلفاء میں سے جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں ''حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ'' کا نام ذکر کیا ہے

5653- وَاَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ، ثَنَا الْمِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ الرُّعَيْنِيُّ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ قَالَ: هَاجَرَ اَبُو سَلَمَةَ وَاُمُّ سَلَمَةَ، وَخَرَجَ مَعَهُمْ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، وَكَانَ حَلِيفًا لَهُمْ

✧✧ عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں: حضرت ابوسلمہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے ہجرت کی اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کیونکہ ان نے حلیف تھے اس لئے وہ بھی ان کے ہمراہ چلے گئے۔

5654- اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: بَلَغَنَا اَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ قَالَ: كُنْتُ تِرْبًا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَقْرَبَ بِهِ سِنًّا مِنِّي

✧✧ یعقوب بن ابراہیم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم عمر ہوں۔ عمر کے لحاظ سے کوئی شخص بھی مجھ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہیں تھا۔

5655- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ اَوَّلَ مَا قَدِمَهَا، فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ: مَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدٌّ مِنْ اَنْ نَجْعَلَ لَهُ مَكَانًا اِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ قَائِلَتِهِ، اسْتَظَلَّ فِيهِ، وَصَلَّى فِيهِ، فَجَمَعَ عَمَّارٌ حِجَارَةً فَسَوَّى مَسْجِدَ قُبَاءَ فَهُوَ اَوَّلُ مَسْجِدٍ بُنِيَ، وَعَمَّارٌ بَنَاهُ

✧✧ حکم بن عتیبہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع شروع میں مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک مکان بنانا چاہئے، جہاں پر آپ چھاؤں میں بیٹھ سکیں، آرام کر سکیں اور نماز پڑھ سکیں، چنانچہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کچھ پتھر جمع کئے اور مسجد قباء بنائی، یہ سب سے پہلی مسجد ہے، اس کو حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے تعمیر کیا تھا۔

5656- اَخْبَرَنَا اَبُو عَمْرِو بْنُ السَّمَّاكِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَبِي مَعْشَرٍ، ثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: اَوَّلُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا فَصَلَّى فِيهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ

✧✧ قاسم بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: اسلام کی سب سے پہلی مسجد حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے تعمیر کی۔

5657- فَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بَطَّةَ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُخَرِّمِيُّ، عَنِ ابْنِ اَبِي عَوْنٍ، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، فِي تَسْمِيَةِ مَنْ آخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ، قَالُوا: آخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ: "اِنْ لَمْ يَكُنْ حُذَيْفَةُ شَهِدَ بَدْرًا، فَاِنَّ اِسْلَامَهُ كَانَ قَدِيمًا، وَقَالُوا جَمِيعًا: شَهِدَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ بَدْرًا، وَاُحُدًا، وَالْخَنْدَقَ، وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن تیمی اورابن ابی عون اورعاصم بن عمر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار اور مہاجرین میں جوعقد مواخاۃ قائم کیا تھا اس میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا بھائی بنایا۔

عبداللہ بن جعفر کہتے ہیں: حضرت حذیفہ اگرچہ جنگ بدر میں شریک نہیں ہوئے تاہم وہ ایمان بہت پہلے لے آئے تھے۔

باقی تمام مؤرخین کا کہنا ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ جنگ بدر، جنگ احد، جنگ خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شرکت کی۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَاَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلٰى صَخْرَةٍ وَقَدْ اَشْرَفَ يَصِيحُ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، اَمِنَ الْجَنَّةِ تَفِرُّونَ؟ اَنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، اَمِنَ الْجَنَّةِ تَفِرُّونَ؟ اَنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ هَلُمَّ اِلَيَّ، وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰى اُذُنِهِ قَدْ قُطِعَتْ فَهِيَ تُذَبْذِبُ، وَهُوَ يُقَاتِلُ اَشَدَّ الْقِتَالِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو جنگ یمامہ کے موقع پر دیکھا، وہ ایک چٹان پر چڑھ کر پکار پکار کہہ رہے تھے: اے مسلمانو! کیا تم جنت سے بھاگ رہے ہو؟ میں عمار بن یاسر ہوں۔ کیا تم جنت سے بھاگ رہے ہو؟ میں عمار بن یاسر ہوں۔ آؤ میری جانب آؤ۔ اس وقت میں دیکھ رہا تھا کہ ان کا کان کٹ چکا تھا اور وہ ہل رہا تھا، لیکن اس کے باوجود آپ شدید جنگ کر رہے تھے۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ لُؤْلُؤَةَ، مَوْلَاةِ اُمِّ الْحَكَمِ ابْنَةِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَتْ: لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي قُتِلَ فِيهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَالرَّايَةُ يَحْمِلُهَا اَبُو هَاشِمِ بْنُ عُتْبَةَ، وَقَدْ قُتِلَ اَصْحَابُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ حَتّٰى كَانَ الْعَصْرُ، ثُمَّ تَقَدَّمَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَرَاَى اَبَا هَاشِمٍ يُقَدِّمُهُ، وَقَدْ جَنَحَتِ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ وَمَعَ عَمَّارٍ ضَيْحٌ مِنْ لَبَنٍ يَنْتَظِرُ غُرُوبَ الشَّمْسِ اَنْ يُفْطِرَ، فَقَالَ: حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَشَرِبَ الضَّيْحَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: آخِرُ زَادِكَ مِنَ الدُّنْيَا ضَيْحٌ مِنْ لَبَنٍ، قَالَ: ثُمَّ اقْتَرَبَ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ، وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ سَنَةً

✧✧ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت ام حکم کی آزاد کردہ لونڈی لولوۃ کہتی ہیں: جس دن حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے، اس دن علم کو ابوہاشم بن عتبہ اٹھائے ہوئے تھے، اس دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں نے عصر تک قتال کیا (لیکن فتح نہیں ہو رہی تھی) پھر حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے، انہوں نے ابوہاشم کو آگے بڑھتے ہوئے دیکھا، اس وقت سورج غروب ہونے کے بالکل قریب تھا اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس پانی ملا ہوا دودھ تھا، آپ (نے کیونکہ روزہ رکھا ہوا تھا اس لئے آپ) غروب آفتاب کا انتظار کر رہے تھے، راوی کہتے ہیں: جب سورج غروب ہوگیا اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے وہ دودھ پی لیا تو کہنے لگے: میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے یہ سنا ہے کہ تیرا دنیا کا آخری کھانا، پانی ملا ہوا دودھ ہوگا۔ پھر آپ جنگ میں شریک ہوگئے اور شہید ہوگئے، شہادت کے وقت آپ کی عمر ۹۴ برس تھی۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: شَهِدَ

خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَمَلَ وَهُوَ لَا يَسُلُّ سَيْفًا، وَشَهِدَ صِفِّينَ، قَالَ: اَنَا لَا اَضِلُّ اَبَدًا بِقَتْلِ عَمَّارٍ فَانْظُرُ مَنْ يَقْتُلُهُ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، قَالَ: فَلَمَّا قُتِلَ عَمَّارٌ، قَالَ خُزَيْمَةُ: قَدْ حَانَتْ لَهُ الضَّلَالَةُ، ثُمَّ اقْتَرَبَ وَكَانَ الَّذِي قَتَلَ عَمَّارًا اَبُو غَادِيَةَ الْمُزَنِيُّ طَعَنَهُ بِالرُّمْحِ فَسَقَطَ، فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ، وَكَانَ يَوْمَئِذٍ يُقَاتِلُ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ، فَلَمَّا وَقَعَ كَبَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ، فَاحْتَزَّ رَاْسَهُ، فَاَقْبَلَا يَخْتَصِمَانِ كُلٌّ مِنْهُمَا يَقُوْلُ: اَنَا قَتَلْتُهُ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: وَاللّٰهِ اِنْ يَخْتَصِمَانِ اِلَّا فِي النَّارِ، فَقَالَ عَمْرٌو: هُوَ وَاللّٰهِ ذَاكَ، وَاللّٰهِ اِنَّكَ لَتَعْلَمُهُ، وَلَوَدِدْتُ اَنِّي مُتُّ قَبْلَ هٰذَا بِعِشْرِينَ سَنَةً

✧✧ عمارہ بن خزیمہ بن ثابت فرماتے ہیں: حضرت خزیمہ بن ثابت جنگ جمل میں شریک ہوئے ہیں۔لیکن انہوں نے تلوار نہیں سونتی۔ پھر آپ جنگ صفین میں بھی شریک ہوئے، آپ نے کہا: میں عمار کو قتل کرنے کی غلطی کبھی نہیں کروں گا۔تم دیکھنا ان کو کون شہید کرتا ہے۔کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''تمہیں ایک باغی گروہ شہید کرے گا'' راوی کہتے ہیں: جب حضرت عمار کو شہید کر دیا گیا تو حضرت خذیمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس آدمی کی گمراہی کا وقت آ گیا ہے پھر وہ اس کے قریب آئے جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے قاتل کو دیکھا تو وہ ابوغادیہ مزنی تھا، اس نے نیزے کے ساتھ آپ پر نشانہ مارا جس کی وجہ سے آپ گر پڑے تھے، آپ نے لڑائی کی لیکن بالآخر شہید ہو گئے، اس دن آپ ۹۴ برس کے ہونے کے باوجود جہاد کر رہے تھے، جب آپ گر پڑے تو ایک دوسرا آدمی آخر آپ کے جسم اطہر پر جھک گیا اور آپ کا سر مبارک کاٹ لیا، ان دونوں میں لڑائی شروع ہو گئی، ایک کہتا تھا اس کو میں نے قتل کیا ہے اور دوسرا کہتا تھا کہ اس کو میں نے قتل کیا ہے۔حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! یہ دوزخ کے حصول کے لئے لڑ رہے ہیں۔حضرت عمرو نے کہا: اللہ کی قسم ایسا ہی ہے۔خدا کی قسم! تم اس کو جانتے ہو۔کاش کہ میں آج سے بیس سال پہلے ہی فوت ہو چکا ہوتا۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي عَوْنٍ، قَالَ: اَقْبَلَ عَمَّارٌ وَهُوَ ابْنُ اِحْدٰى وَتِسْعِينَ سَنَةً، وَكَانَ اَقْدَمَ فِي الْبِلَادِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ اَقْبَلَ اِلَيْهِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ: عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ، وَعُمَرُ بْنُ الْحَارِثِ الْخَوْلَانِيُّ، وَشَرِيكُ بْنُ سَلَمَةَ فَانْتَهَوْا اِلَيْهِ جَمِيعًا وَهُوَ، يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَوْ ضَرَبْتُمُونَا حَتّٰى تَبْلُغُوا بِنَا سَعَفَاتِ هَجَرَ لَعَلِمْنَا اَنَّا عَلَى الْحَقِّ وَاَنْتُمْ عَلَى الْبَاطِلِ، فَحَمَلُوا عَلَيْهِ جَمِيعًا فَقَتَلُوهُ، وَزَعَمَ بَعْضُ النَّاسِ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الَّذِي قَتَلَهُ، وَيُقَالُ: بَلْ قَتَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْحَارِثِ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: " وَالَّذِي اُجْمِعَ عَلَيْهِ فِي عَمَّارٍ اَنَّهُ قُتِلَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِصِفِّينَ فِي صَفَرٍ سَنَةَ سَبْعٍ وَثَلَاثِينَ، وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَتِسْعِينَ سَنَةً، وَدُفِنَ هُنَاكَ بِصِفِّينَ

✧✧ ابن ابی عون کہتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی عمر ۹۱ برس ہو چکی تھی، ان کی جانب تین آدمی بڑھے، عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ، عمر بن حارث خولانی رضی اللہ عنہ اور شریک بن سلمہ رضی اللہ عنہ۔ یہ تمام لوگ حضرت عمار تک اکٹھے پہنچے، اس وقت حضرت عمار رضی اللہ عنہ کہہ رہے تھے: خدا کی قسم! اگر تم لوگ مجھے اتنا مارو کہ مقام ہجر کے کھجوروں کی شاخوں تک پہنچا دو تب بھی میں سمجھوں گا کہ

میں حق پر ہوں اور تم باطل پر ہو، اس وقت ان سب نے مل کر ان پر حملہ کیا اور ان کو شہید کر دیا، کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے ان کو شہید کیا، اور ایک موقف یہ ہے کہ ان کو عمر بن حارث رضی اللہ عنہ نے شہید کیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس بات پر تو سب کا اتفاق ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی ہمراہی میں جنگ صفین میں ماہ صفر ۳۷ ہجری میں شہید کیا گیا، شہادت کے وقت آپ کی عمر ۹۳ برس تھی، ان کو صفین ہی میں دفن کیا گیا۔

5658۔ حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ كُلْثُومٍ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ كُنْتُ بِوَاسِطِ الْقَصَبِ فِي مَنْزِلِ عَبْدِ الْاَعْلٰى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ الْاٰذِنُ هٰذَا اَبُو غَادِيَةَ الْجُهَنِيُّ يَسْتَاْذِنُ فَقَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰى اُدْخُلُوْهُ فَاَدْخَلَ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ فَاِذَا رَجُلٌ طِوَالٌ ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهُ لَيْسَ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فَلَمَّا قَعَدَ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ مِنْ خِيَارِنَا قَالَ فَوَاللّٰهِ اِنِّي لَفِي مَسْجِدِ قُبَاءَ اِذَا هُوَ يَقُوْلُ وَذَكَرَ كَلِمَةً لَوْ وَجَدْتُ عَلَيْهِ اَعْوَانًا لَوَطِئْتُهُ حَتّٰى اَقْتُلَهُ قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ صِفِّيْنَ اَقْبَلَ يَمْشِي اَوَّلَ الْكَتِيبَةِ رَاجِلًا حَتّٰى كَانَ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ طَعَنَ رَجُلٌ بِالرُّمْحِ فَصَرَعَهُ فَانْكَفَا الْمِغْفَرُ عَنْهُ فَاَضْرِبَهُ فَاِذَا رَاْسُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ يَقُوْلُ مَوْلٰى لَنَا لَمْ اَرَ رَجُلًا اَبْيَنَ ضَلَالَةٍ مِّنْهُ

✧✧ ربیعہ بن کلثوم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: (وہ فرماتے ہیں) میں واسط القصب میں عبدالاعلیٰ بن عبداللہ بن عامر کے گھر تھا، اجازت لینے والے نے کہا: ابوغادیہ جہنی اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے، عبدالاعلیٰ نے کہا: اس کو اندر آنے کی اجازت دے دو، وہ اندر آئے، اس وقت انہوں نے تنگ کپڑے پہنے ہوئے تھے، وہ انتہائی دراز قد آدمی تھا، وہ تو اس امت کا فرد لگتا ہی نہیں تھا، جب اندر آ کر بیٹھ گیا تو کہنے لگا: ہم عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو سب سے معتبر اور نیک جانتے ہیں۔ خدا کی قسم! میں مسجد قباء میں تھا وہ باتیں کر رہا تھا ان میں ایک یہ بھی تھی کہ اللہ کی قسم! اگر کبھی مجھے اس پر غلبہ ملا تو میں اس کو روند ڈالوں گا، حتی کہ ان کو قتل کر ڈالوں گا، پھر جب جنگ صفین شروع ہوئی تو لشکر کی پہلی جماعت پیدل چلتے ہوئے آئی، یہاں تک کہ وہ صفین کے درمیان پہنچ گئے، ایک آدمی نے ان کو نیزہ مارا، جس کی وجہ سے وہ گر گئے، ان کا خود نیچے گرا، جب دیکھا تو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا سر تھا۔ راوی کہتے ہیں: ہمارے آقا کہا کرتے تھے کہ میں نے اُس آدمی سے زیادہ گمراہ کوئی شخص نہیں دیکھا

5659۔ اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِيهِ اَخْبَرَهُ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ دَخَلَ عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ عَلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَقَالَ: قُتِلَ عَمَّارٌ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، فَقَامَ عَمْرٌو فَزِعًا حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: مَا شَاْنُكَ؟ فَقَالَ: قُتِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، فَقَالَ: قُتِلَ عَمَّارٌ، فَمَاذَا؟ قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: اَنَحْنُ قَتَلْنَاهُ؟ اِنَّمَا قَتَلَهُ عَلِيٌّ وَاَصْحَابُهُ جَاءُوا بِهِ حَتّٰى اَلْقَوْهُ بَيْنَ رِمَاحِنَا، اَوْ قَالَ: سُيُوفِنَا صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو شہید کردیا گیا، عمرو بن بن حزم، عمرو بن عاص کے پاس آیا، اور کہا: عمار کو شہید کردیا گیا، اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ''اس کو باغی گروہ شہید کرے گا'' تو حضرت عمرو گھبرا کر اٹھے، اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: خیریت تو ہے؟ انہوں نے کہا: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو شہید کردیا گیا ہے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: عمار کو شہید کردیا گیا؟ کیوں؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''اس کو ایک باغی گروہ شہید کرے گا'' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا ہم نے ان کو شہید کیا ہے؟ ان کو علی اور اس کے ساتھیوں نے مروایا ہے، ان کے ساتھی ان کو ساتھ لے کر آئے اور ہمارے نیزوں کے سامنے ڈال دیا۔

✧✧ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن ان دونوں نے اس حدیث کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

5660۔ اَخْبَرَنَا اَبُو زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ مُسْلِمٍ الْحَلَبِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ، يَقُوْلُ: قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ: شَهِدْنَا صِفِّينَ فَكُنَّا اِذَا تَوَادَعْنَا دَخَلَ هَؤُلَاءِ فِي عَسْكَرِ هَؤُلَاءِ، وَهَؤُلَاءِ فِي عَسْكَرِ هَؤُلَاءِ، فَرَاَيْتُ اَرْبَعَةً يَسِيرُونَ: مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ، وَاَبُو الْاَعْوَرِ السُّلَمِيُّ، وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَابْنُهُ، فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ لِاَبِيهِ عَمْرٍو: قَدْ قَتَلْنَا هٰذَا الرَّجُلَ، وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا قَالَ: قَالَ: اَيُّ الرَّجُلِ؟ قَالَ: عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ اَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ بَنَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ، فَكُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً، وَعَمَّارٌ يَحْمِلُ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ، فَمَرَّ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ وَاَنْتَ مِمَّنْ حَضَرَ، قَالَ: اَمَا اِنَّكَ سَتَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، وَاَنْتَ اَهْلُ الْجَنَّةِ، فَدَخَلَ عَمْرٌو عَلَى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ: قَتَلْنَا هٰذَا الرَّجُلَ، وَقَدْ قَالَ فِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ، فَقَالَ: اسْكُتْ فَوَاللّٰهِ مَا تَزَالُ تَرْحَضُ فِي بَوْلِكَ، اَنَحْنُ قَتَلْنَاهُ اِنَّمَا قَتَلَهُ عَلِيٌّ وَاَصْحَابُهُ جَاءُوا بِهِ حَتَّى اَلْقَوْهُ بَيْنَنَا

✧✧ ابوعبدالرحمٰن سلمی فرماتے ہیں: ہم صفین میں گئے، جب ہم ایک دوسرے سے کوئی وعدہ کرتے تو کچھ لوگ اس لشکر میں شامل ہو جاتا کوئی اس لشکر میں۔ میں نے چار آدمیوں کو جاتے ہوئے دیکھا۔ معاویہ بن ابی سفیان، ابوالاعور سلمی، عمرو بن عاص اور ان کا بیٹا۔ میں نے سنا کہ عبداللہ بن عمرو اپنے والد عمرو سے کہہ رہا تھا: ہم نے اس شخص کو قتل کیا ہے جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد موجود ہے۔ ان کے والد نے پوچھا: کون شخص؟ عبداللہ بن عمرو نے کہا: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ۔ کیا آپ کو یاد نہیں ہے کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کی تعمیر کر رہے تھے، ہم ایک ایک اینٹ اٹھا کر لا رہے تھے جبکہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ دو دو اینٹیں لا رہے تھے اور دو دو اینٹیں اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزر رہے تھے، آپ بھی تو اس وقت موجود تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: تمہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا اور تم جنتی ہو، تب حضرت

عمرو رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا: ہم نے اس شخص کو شہید کر دیا ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا ایک عظیم فرمان ان کی شان کے بارے میں موجود ہے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: خاموش ہو جایئے، خدا کی قسم! تم ہمیشہ اپنے ہی پیشاب میں کپڑے دھوتے رہو گے، کیا ان کو ہم نے قتل کیا ہے؟ ان کو علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے مروایا ہے، کیونکہ انہوں نے ہی ان کو لا کر ہمارے نیزوں کا نشانہ بنوایا۔

5661۔ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ رَجُلَيْنِ اَتَيَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ يَخْتَصِمَانِ فِي دَمِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَسَلَبِهِ، فَقَالَ عَمْرٌو: خَلِّيَا عَنْهُ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اُولِعَتْ قُرَيْشٌ بِعَمَّارٍ، اِنَّ قَاتِلَ عَمَّارٍ وَسَالِبَهُ فِي النَّارِ وَتَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَهُوَ ثِقَةٌ مَامُوْنٌ، عَنْ مُعْتَمِرٍ، عَنْ اَبِيهِ فَاِنْ كَانَ مَحْفُوظًا فَاِنَّهُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاِنَّمَا رَوَاهُ النَّاسُ، عَنْ مُعْتَمِرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ

✧✧ عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں: دو آدمی حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جو کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے خون کے بارے میں اور ان کے ساز و سامان کے حصول کے لئے آپس میں جھگڑ رہے تھے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ موضوع چھوڑ دو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا ہے کہ ''اے اللہ! قریش عمار کے خون کے بہت شوقین ہیں۔ بے شک عمار رضی اللہ عنہ کا قاتل اور ان کا ساز و سامان لینے والا دوزخی ہے۔

❀❀ اس حدیث کو معتمر بن سلیمان سے روایت کرنے میں عبدالرحمن بن مبارک منفرد ہیں۔ اگر وہ محفوظ ہے تو یہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔ کچھ محدثین نے یہی حدیث معتمر کے واسطے سے، لیث سے، اور ان کے واسطے سے مجاہد سے روایت کی ہے۔

5662۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، وَاَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْقَنْطَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ هَانِءِ بْنِ هَانِءٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَاْذَنَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: ائْذَنُوا لَهُ، فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آنے کی اجازت مانگی، اس وقت میں بھی بارگاہ رسالت میں موجود تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان کو اندر آنے کی اجازت عطا فرمائی، جب وہ اندر آ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان الفاظ میں ان کا استقبال کیا۔ طیب ومطیب کو خوش آمدید۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5663۔ اَخْبَرَنَا اَبُو سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّحْوِيُّ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ حَدَّثَنَا قُبَيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنِّي قَدْ بَعَثْتُ اِلَيْكُمْ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ اَمِيْرًا وَّعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ مُعَلِّمًا وَّوَزِيْرًا وَهُمَا مِنَ النُّجَبَآءِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ فَاسْمَعُوْا وَقَدْ جَعَلْتُ بْنَ مَسْعُوْدٍ عَلٰى بَيْتِ مَالِكُمْ فَاسْمَعُوْا فَتَعَلَّمُوْا مِنْهُمَا وَاقْتَدُوْا بِهِمَا وَقَدْ آثَرْتُكُمْ بِعَبْدِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِي صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت حارثہ بن مضرب بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہماری جانب خط لکھا کہ میں تمہاری جانب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو امیر بنا کر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو معلم اور وزیر بنا کر بھیج رہا ہوں یہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نجباء صحابہ میں سے ہیں، دونوں بدری صحابی ہیں۔ تم ان کی اطاعت کرو، میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو تمہارے بیت المال کی ذمہ داری دی ہے، ان کی بھی اطاعت کرنا، ان سے قرآن کی تعلیم بھی حاصل کرو، ان کی اقتداء کرو، میں نے تمہارے لئے اپنے آپ پر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ترجیح دی ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن ان دونوں نے اس حدیث کو نقل نہیں کیا۔

5664۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الصَّيْدَلَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ، وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الدُّهْنِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْنُ سُمَيَّةَ مَا عُرِضَ عَلَيْهِ اَمْرَانِ قَطُّ اِلَّا اَخَذَ بِالْاَرْشَدِ مِنْهُمَا صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ اِنْ كَانَ سَالِمُ بْنُ اَبِي الْجَعْدِ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ مُتَابِعٌ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن سمیہ کو جب بھی دو کاموں میں سے ایک چننے کا موقع ملا تو انہوں نے ان میں سے وہ چنا جس میں ہدایت زیادہ ہے۔

۞۞ اگر سالم بن ابی الجعد کا سماع حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ثابت ہو جائے تو یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

مذکورہ حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

5665۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سِيَاهٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَرْشَدَهُمَا

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو جب بھی دو کاموں میں سے کسی ایک کو چننے کا اختیار دیا گیا تو انہوں نے ہمیشہ زیادہ ہدایت والا کام پسند کیا۔

5666۔ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِعَمَّارٍ وَاَهْلِهِ وَهُمْ يُعَذَّبُوْنَ، فَقَالَ: اَبْشِرُوا آلَ عَمَّارٍ، وَآلَ يَاسِرٍ، فَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْجَنَّةُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور ان کے اہل وعیال کو تکالیف دی جاتی تھیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے آل عمار! اے آلِ یاسر تمہیں خوشخبری ہو کہ تم سے جنت کا وعدہ کرلیا گیا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5667۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، اَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْاَشْتَرِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، قَالَ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَمَّارٍ شَيْءٌ فَشَكَوْتُهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَسُبَّ عَمَّارًا يَسُبَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يُعَادِ عَمَّارًا يُعَادِهِ اللّٰهُ

صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے اور عمار کے درمیان کچھ ناراضگی سی چل رہی تھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس کی شکایت کردی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عمار رضی اللہ عنہ کو گالی دے، اللہ اس کو گالی کا بدلہ دیتا ہے، جو عمار سے دشمنی کرے، اللہ تعالیٰ اس سے دشمنی کرتا ہے۔

✧✧ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5668۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ، وَاَبُو بَكْرِ بْنُ قُرَيْشٍ قَالَا: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ بِصِفِّينَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي قُتِلَ فِيهِ، وَهُوَ يُنَادِي: اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ، وَزُوِّجَتِ الْحُورُ الْعِينُ، الْيَوْمَ نَلْقَى حَبِيبَنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيَّ اَنَّ آخِرَ زَادِكَ مِنَ الدُّنْيَا ضَيْحٌ مِنْ لَبَنٍ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

5665۔سنن ابن ماجه' المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم' فضل عمار بن ياسر' حديث147: الجامع للترمذي' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب مناقب عمار بن ياسر وكنيته أبو اليقظان رضي الله عنه' حديث3814: السنن الكبرى للنسائي' كتاب المناقب' مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار - عمار بن ياسر رضي الله عنه' حديث8005: مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار' حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث24296:

✧✧ ابراہیم بن سعد اپنے والد سے، وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو جنگ صفین جس میں آپ کی شہادت واقع ہوئی یہ ندا دیتے ہوئے سنا'' آج جنت کو سجادیا گیا ہے اور حورعین سے نکاح کرادیا گیا ہے، ہم اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرنے والے ہیں، جنہوں نے مجھے بتایا تھا کہ اس دنیا میں میرا آخری طعام پانی ملا ہوا دودھ ہوگا۔

✧✧ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن ان دونوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5669- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالاَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ، اَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ اُتِيَ بِشَرْبَةٍ مِنْ لَبَنٍ، فَضَحِكَ فَقِيلَ لَهُ: مَا يُضْحِكُكَ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: آخِرُ شَرَابٍ اَشْرَبُهُ حِينَ اَمُوتُ هٰذَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ابوالبختری فرماتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس دودھ لایا گیا تو وہ دودھ کو دیکھ کر مسکرا دیئے، آپ سے مسکرانے کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق میری زندگی کا آخری مشروب جو کہ میں نے مرنے سے پہلے پینا تھا وہ یہی ہے۔

✧✧ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن ان دونوں اس کو نقل نہیں کیا۔

5670- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْاَشْتَرِ، قَالَ: سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ، يَقُولُ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ وَمَعِي عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، فَاَصَبْنَا نَاسًا مِنْهُمْ اَهْلُ بَيْتٍ قَدْ ذَكَرُوا الْاِسْلَامَ، فَقَالَ عَمَّارٌ: اِنَّ هٰؤُلَاءِ قَدْ وَحَّدُوا، فَلَمْ اَلْتَفِتْ اِلٰى قَوْلِهِ، فَاَصَابَهُمْ مَا اَصَابَ النَّاسَ، قَالَ: فَجَعَلَ عَمَّارٌ يَتَوَعَّدُنِي لَوْ قَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ، فَلَمَّا رَآهُ لَا يَنْصُرُهُ وَلَّى وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ، قَالَ: فَدَعَانِي، فَقَالَ: يَا خَالِدُ لَا تَسُبَّ عَمَّارًا، فَاِنَّهُ مَنْ يَسُبَّ عَمَّارًا يَسُبَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَبْغَضْ عَمَّارًا يَبْغَضْهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يُسَفِهْ عَمَّارًا يُسَفِّهْهُ اللّٰهُ، قَالَ خَالِدٌ: اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَوَاللّٰهِ مَا مَنَعَنِي اَنْ اُجِيبَهُ اِلَّا تَسْفِيهِي اِيَّاهُ، قَالَ خَالِدٌ: وَمَا مِنْ شَيْءٍ اَخْوَفَ عِنْدِي مِنْ تَسْفِيهِي عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَوْمَئِذٍ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَهٰكَذَا رَوَاهُ مَسْعُودُ بْنُ سَعْدٍ الْجُعْفِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيِّ،

اَمَّا حَدِيثُ مَسْعُودِ بْنِ سَعْدٍ،

✧✧ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک جنگی مہم پر بھیجا، میرے ہمراہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بھی تھے، اس مہم کے دوران ہم ایک گھر میں پہنچے جو کہ اسلام کا تذکرہ کرتے تھے، حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ لوگ توحید کے

ماننے والے ہیں، لیکن میں نے ان کی بات کی جانب کوئی توجہ نہ دی اوران کے ساتھ بھی وہی معاملہ کیا جو دوسرے لوگوں کے ساتھ کیا۔ حضرت عمار مسلسل مجھے دھمکی دیتے رہے کہ میری رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہوئی تو میں آپ علیہ السلام کی خدمت میں یہ بات عرض کروں گا، پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر پورا واقعہ سنایا، جب انہوں نے دیکھا کہ کوئی خاطر خواہ جواب نہیں ملا تو وہ آبدیدہ ہوکر واپس لوٹ گئے، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پاس بلا کر فرمایا: اے خالد! عمار کو گالی مت دو، کیونکہ جو شخص عمار کو گالی دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو گالی کا بدلہ دیتا ہے اور جو عمار سے بغض رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو بغض کا بدلہ دیتا ہے، جو عمار کو بے وقوف کہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو بے وقوف کہتا ہے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ آپ میرے لئے مغفرت کی دعا کریں۔ خدا کی قسم! ان کا سامنا کرنے سے مجھے یہ بات روکتی ہے کہ میں نے ان کو بے وقوف سمجھا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اُس دن میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو بے وقوف سمجھا اس سے زیادہ مجھے کسی بات کا خوف نہیں ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا، اور اسی حدیث کو مسعود بن سعد جعفی نے اور محمد بن فضیل بن غزوان نے حسن بن عبیداللہ نخعی کے حوالے سے بیان کیا ہے۔ (مسعود بن سعد کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے)

5671- فَاَخْبَرَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِيسَى الدِّهْقَانُ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْجِيزِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ سَعْدٍ،

اس کی ایک سند مذکورہ بالا ہے۔

وَاَمَّا حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ،

(محمد بن فضیل سے مروی حدیث درج ذیل ہے)

5672- فَاَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْاَشْتَرِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَاَصَبْنَاهُمْ، فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ: اِنَّهُمْ قَدِ احْتَجَبُوا مِنَّا بِالتَّوْحِيدِ فَلَمْ اَلْتَفِتْ اِلٰى قَوْلِهِ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ،

✧✧ محمد بن فضیل نے اپنی سند کے ہمراہ بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

قَالَ الْحَاكِمُ: قَدْ قَدَّمْتُ حَدِيثَ اَبِي دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْاَشْتَرِ اَنَّهُ مِنْ اَفْرَادِ اَبِي دَاوُدَ، فَوَجَدَهُ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مَرْزُوقٍ، عَنْ شُعْبَةَ

❁❁ امام حاکم کہتے ہیں: میں نے اس سے پہلے ابوداؤد کی مروی حدیث نقل کی ہے جس کی سند یوں ہے

عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْاَشْتَرِ

اس سے پتا چلتا ہے کہ وہ ابوداؤد کے افراد میں سے ہے، پھر مجھے عمرو بن مرزوق کی شعبہ سے روایت کردہ درج ذیل حدیث

مل گئی۔

5673۔ حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، اَنَا شُعْبَةُ، اَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْاَشْتَرِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، قَالَ: كَانَ وَقَعَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ، فَشَكَوْتُهُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا خَالِدُ، مَنْ يُسَابَّ عَمَّارًا يُسَبَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يُعَادِ عَمَّارًا يُعَادِهِ اللّٰهُ، وَمَنْ يُحَقِّرْ عَمَّارًا يُحَقِّرْهُ اللّٰهُ رَوَاهُ الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، وَخَالَفَ شُعْبَةَ فِي اِسْنَادِهِ فَاِنَّهُ، قَالَ: عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ

✧✧ عمرو بن مرزوق کی مذکورہ اسناد کے ہمراہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ تلخ کلامی ہوگئی تھی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خالد! جس نے عمار کو گالی دی، اللہ تعالیٰ اس کو گالی کا بدلہ دیتا ہے اور جس نے عمار سے دشمنی کی، اللہ تعالیٰ اس کو دشمنی کا بدلہ دیتا ہے جس نے عمار کی تحقیر کی، اس کی اللہ تعالیٰ تحقیر کرتا ہے۔

✿✿ اسی حدیث کو عوام بن حوشب نے سلمہ بن کہیل کے حوالے سے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد میں شعبہ نے مخالفت کی ہے کیونکہ انہوں نے سلمہ کے بعد علقمہ کے واسطے سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

5674۔ اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، قَالَ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ، فَاَغْلَظْتُ لَهُ، فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُونِي اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ خَالِدٌ وَهُوَ يَشْكُوهُ، فَجَعَلَ يُغْلِظُ لَهُ، وَلَا يَزِيدُهُ اِلَّا غِلْظَةً، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ، فَبَكٰى عَمَّارٌ، وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَلَا تَرَاهُ؟ قَالَ: فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ، وَقَالَ: مَنْ عَادَ عَمَّارًا عَادَاهُ اللّٰهُ، وَمَنْ اَبْغَضَ عَمَّارًا اَبْغَضَهُ اللّٰهُ، قَالَ خَالِدٌ: فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ رِضَى عَمَّارٍ فَلَقِيتُهُ فَرَضِيَ

حَدِيثُ الْعَوَّامِ بْنِ الْحَوْشَبِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ لِاتِّفَاقِهِمَا عَلَى الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ وَعَلْقَمَةَ، عَلٰى اَنَّ شُعْبَةَ اَحْفَظُ مِنْهُ، حَيْثُ قَالَ: عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْاَشْتَرِ، وَالْاِسْنَادَانِ صَحِيحَانِ

✧✧ سلمہ بن کہیل، علقمہ کے واسطے سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (حضرت خالد بن ولید فرماتے ہیں کہ) میرے اور حضرت عمار کے درمیان کچھ چپقلش تھی، میں نے اس وجہ سے ان کو کچھ سخت سست کہہ دیا، حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر میری شکایت کردی، پھر حضرت خالد بھی ان کی شکایت کرنے کے لئے بارگاہ

مصطفوی میں پہنچ گئے اور یہاں آ کر بھی انہوں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بارے میں بہت سخت گفتگو کی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموشی کے ساتھ سنتے رہے، حضرت عمار رضی اللہ عنہ رو پڑے، اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ اس کو ملاحظہ نہیں فرما رہے؟ راوی کہتے ہیں: تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا: جس نے عمار رضی اللہ عنہ سے دشمنی کی، اللہ تعالیٰ اس کو دشمنی کا بدلہ دیتا ہے، جس نے عمار رضی اللہ عنہ سے بغض رکھا، اللہ تعالیٰ اس کے بغض بدلہ دیتا ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے بعد مجھے سب سے زیادہ اس بات کی خواہش تھی کہ میں عمار رضی اللہ عنہ کو کسی بھی طرح منا لوں، پھر میں نے عمار رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان کو راضی کر لیا۔

✿✿ عوام بن حوشب کی روایت کردہ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے کیونکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے عوام بن حوشب اور علقمہ کی روایات نقل کی ہیں، مزید برآں یہ کہ شعبہ، حوشب سے زیادہ مضبوط حافظہ رکھتے ہیں۔ جیسا کہ درج ذیل سند منقول ہے۔

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْاَشْتَرِ

✿✿ امام حاکم کہتے ہیں: دونوں اسنادیں ہی صحیح ہیں۔

5675- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنِ الْاَشْتَرِ، قَالَ: ابْتَدَاَنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مِنْ غَيْرِ اَنْ اَسَاَلَهُ، قَالَ: مَا اَتَى عَلَيَّ يَوْمٌ قَطُّ كَانَ اَعْظَمَ عَلَيَّ مِنْ شَاْنِ عَمَّارٍ، لَمَّا كَانَ يَوْمٌ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اُنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهِ وَاَمَّرَنِي عَلَيْهِمْ، وَكَانَ فِي الْقَوْمِ عَمَّارٌ، فَاَصَبْنَا قَوْمًا فِيهِمْ اَهْلُ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَكَلَّمَنِي فِيهِمْ عَمَّارٌ وَنَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، قَالُوا: خَلِّ سَبِيلَهُمْ، قُلْتُ: لَا وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ حَتَّى يَرَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَرَى فِيهِمْ رَاْيَهُ، فَغَضِبَ عَلَيَّ عَمَّارٌ، فَلَمَّا قَدِمْتُ اسْتَاْذَنْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهُوَ يَسْتَخْبِرُنِي وَاَنَا اُحَدِّثُهُ فَاسْتَاْذَنَ عَمَّارٌ، فَاَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ عَمَّارٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَلَمْ تَرَ خَالِدًا فَعَلَ كَذَا وَفَعَلَ كَذَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا مَجْلِسُكَ مَا سَبَّنِي ابْنُ سُمَيَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَمَّارُ اخْرُجْ، فَخَرَجَ عَمَّارٌ وَهُوَ يَبْكِي، وَيَقُولُ: مَا نَصَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خَالِدٍ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اَجَبْتَ الرَّجُلَ، قُلْتُ: مَا مَنَعَنِي اِنْ اَجَبْتُهُ اِلَّا مَحْقَرَةً لَهُ، فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ: اِنَّهُ مَنْ يَبْغَضْ عَمَّارًا يَبْغَضْهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَسُبَّ عَمَّارًا يَسُبَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يُحَقِّرْ عَمَّارًا يُحَقِّرْهُ اللّٰهُ، فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ اَزَلْ اَطْلُبُ اِلَى عَمَّارٍ حَتَّى اسْتَغْفَرَ لِي

✧✧ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے دل میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی قدر و منزلت اس دن سے ہر لمحہ بڑھتی جا رہی ہے، جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ ایک جنگی مہم میں بھیجا اور مجھے ان کا امیر مقرر فرمایا، میری قوم

میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بھی تھے، ہم ایک قوم کے پاس پہنچے جن میں مسلمانوں کا بھی ایک گھر تھا، اس گھرانے کے بارے میں عمار رضی اللہ عنہ نے اور کچھ مسلمانوں نے مجھے کہا کہ ان کو چھوڑ دیا جائے۔ لیکن میں نے کہا: میں اس وقت تک نہیں رکوں گا جب تک کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ دیکھ لیں، اور آپ ان میں اپنا علم نہ دیکھ لیں۔ لیکن حضرت عمار رضی اللہ عنہ مجھ پر برہم ہو گئے۔ پھر جب میں واپس آیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے باتیں پوچھ رہے تھے اور میں آپ علیہ السلام کو احوال بتا رہا تھا، اسی دوران حضرت عمار رضی اللہ عنہ آ گئے اور اندر آنے کی اجازت مانگی، ان کو اجازت دی گئی، وہ اندر آ گئے، اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا کیا خیال ہے اس مہم میں خالد رضی اللہ عنہ نے فلاں معاملہ کیا۔ (حضرت خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر یہ آپ کی مجلس نہ ہوتی تو ابن سمیہ مجھے برا بھلا نہ کہہ سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو باہر جانے کا حکم دے دیا۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ روتے ہوئے یہ کہتے ہوئے وہاں سے نکل آئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد رضی اللہ عنہ کے خلاف میری مدد نہیں فرمائی۔ (عمار رضی اللہ عنہ کے باہر چلے جانے کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم نے اس آدمی کی بات کیوں نہیں مانی؟ میں نے کہا: میں نے تو ان کو حقیر جانتے ہوئے ان کی بات ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر برہم ہوئے اور فرمایا: جو عمار رضی اللہ عنہ سے بغض رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھتا ہے، جو عمار رضی اللہ عنہ کو گالی دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو گالی کا بدلہ دیتا ہے، اور جو عمار رضی اللہ عنہ کو حقیر سمجھتا ہے، اس کو اللہ تعالیٰ حقیر کرتا ہے۔ (حضرت خالد رحمۃ اللہ علیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں وہاں سے نکلا اور مسلسل عمار رضی اللہ عنہ کو ڈھونڈتا رہا حتی کہ (میں نے ان سے ملاقات کی، ان کو منایا اور) انہوں نے میرے لئے مغفرت کی دعا کی۔

5676- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْبَخْتَرِيُّ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَعْوَرُ، عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ، قَالَ: دَخَلْنَا مَعَ اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ عَلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَسْاَلُهُ عَنِ الْفِتَنِ، فَقَالَ: دُورُوا مَعَ كِتَابِ اللّٰهِ حَيْثُ مَا دَارَ، وَانْظُرُوا الْفِئَةَ الَّتِي فِيهَا ابْنُ سُمَيَّةَ فَاتَّبِعُوهَا، فَاِنَّهُ يَدُورُ مَعَ كِتَابِ اللّٰهِ حَيْثُ مَا دَارَ، قَالَ: فَقُلْنَا لَهُ: وَمَنِ ابْنُ سُمَيَّةَ؟ قَالَ عَمَّارٌ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ لَهُ: لَنْ تَمُوتَ حَتّٰى تَقْتُلَكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، تَشْرَبُ شَرْبَةَ ضَيَاحٍ تَكُونُ آخِرَ رِزْقِكَ مِنَ الدُّنْيَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَالٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت حبہ عرنی فرماتے ہیں: ہم حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس فتنوں کے بارے میں پوچھنے کے لئے گئے، انہوں نے فرمایا: کتاب اللہ کے ہمراہ گھومو جیسے وہ گھومے اور اس جماعت کو دیکھو جس میں ابن سمیہ ہیں اور اس گروہ کے ہمراہ ہو جاؤ، کیونکہ ابن سمیہ "کتاب اللہ" کا پیروکار ہے، ہم نے ان سے پوچھا: ابن سمیہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "تم فوت نہیں ہو گے، بلکہ تمہیں ایک باغی گروہ شہید کرے گا تم پانی ملا دودھ پیو گے اور وہ تمہارے لئے دنیا کا آخری مشروب ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح ہے، اس کی سند عالی ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5677- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ لَّا يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ يَوْمَ مَاتَ وَهُوَ يُحِبُّ رَجُلًا اَنْ يَّدْخُلَ النَّارَ اَبَدًا قَالُوْا اِنَّا كُنَّا نَرَاهُ يُحِبُّكَ وَيَسْتَعِيْنُ بِكَ وَيَسْتَعْمِلُكَ فَقَالَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِحُبِّي وَلٰكِنْ كَفٰى بِهٖ وَكُنَّا نَرَاهُ يُحِبُّ رَجُلًا قَالَ وَمَنْ ذَاكَ قَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ قَالُوا فَذَاكَ قَتِيْلُكُمْ يَوْمَ صِفِّيْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ اِنْ كَانَ الْحَسَنُ بْنُ اَبِي الْحَسَنِ سَمِعَهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَاِنَّهُ اَدْرَكَهُ بِالْبَصْرَةِ بَلَا شَكٍّ

✧✧ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں یہ امید رکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری دم تک جس سے محبت کرتے رہے وہ کبھی بھی دوزخ میں نہیں جائے گا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: ہم یہ دیکھا کرتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تم سے محبت بھی کرتے تھے، تم سے معاونت بھی حاصل کرتے تھے اور تمہیں ذمہ داریاں بھی عطا فرمائیں۔ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ میری محبت کو جانتا ہے اور وہ مجھے کافی ہے۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا) لیکن ہم یہ بھی تو دیکھا کرتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک (دوسرے) آدمی سے (بھی تو) بہت محبت کرتے تھے، انہوں نے پوچھا: کون؟ لوگوں نے کہا: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ جو کہ جنگ صفین میں تمہارے ہی ہاتھوں قتل ہوئے۔

❁❁ اگر حسن ابن ابی حسن نے عمرو بن العاص سے سماع کیا ہے (کیونکہ بلا شک وشبہ بصرہ کے اندر ان دونوں کی ملاقات ثابت ہے) تو یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

5678- اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّقَّاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَاَبُو الْوَلِيْدِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَمَةَ يَقُوْلُ رَاَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَوْمَ صِفِّيْنَ شَيْخًا آدَمَ طِوَالًا اَخَذَ الْحِرْبَةَ بِيَدِهٖ وَيَدُهٗ تَرْعَدُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَقَدْ قَاتَلْتُ بِهٰذِهٖ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِرَارٍ وَهٰذِهِ الرَّابِعَةُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰى بَلَغُوا بِنَا سَعَفَاتِ هِجْرٍ لَعَرَفْنَا اَنَّ مَصْلَحَنَا عَلَى الْحَقِّ وَاَنَّهُمْ عَلَى الضَّلَالَةِ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن سلمہ فرماتے ہیں: میں نے جنگ صفین میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی زیارت کی، وہ طویل القامت شخص تھے، عموماً ہاتھ میں نیزہ رکھتے تھے، حالانکہ ان کے ہاتھ کانپ رہے تھے، انہوں نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں اسی نیزے کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تین جنگیں لڑی ہیں اور یہ چوتھی جنگ ہے۔ اور اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر یہ لوگ مجھے مار مار کر ہجر کی کھجوروں کی شاخوں میں جا کر لٹکا دیں تب بھی میں یہی سمجھوں گا کہ ہم لوگ حق پر ہیں اور وہ گمراہی پر ہیں۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔

5679- حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِى طَالِبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَلِيمٍ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ اَبِى سَبْرَةَ الْجُعْفِيِّ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِي اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ لِي مِمَّنْ اَنْتَ فَقُلْتُ مِنْ اَرْضِ الْكُوفَةِ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْعِلْمَ وَالْخَيْرَ فَقَالَ اَلَيْسَ فِيكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ صَاحِبُ طَهُورِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ صَاحِبُ سِرِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ الَّذِي اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ قَالَ قَتَادَةُ وَالْكِتَابَانِ الْاِنْجِيلُ وَالْفُرْقَانُ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ خیثمہ بن ابی سبرہ جعفی فرماتے ہیں: میں مدینہ منورہ میں آیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ مجھے کسی نیک آدمی کی صحبت عطا فرما، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی صحبت میسر آ گئی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارا تعلق کن لوگوں کے ساتھ ہے؟ میں نے کہا: میرا تعلق سرزمین کوفہ سے ہے، میں مدینہ منورہ میں علم اور بھلائی لینے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہارے ہاں مجاب الدعوۃ (جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں) حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پانی اور نعلین شریف اٹھانے والے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز داں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ فرمان جاری ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو شیطان سے پناہ دے رکھی ہے، اور دو کتابوں (انجیل اور قرآن کریم) کا علم رکھنے والے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ موجود نہیں ہیں؟

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5680- اَخْبَرَنِي اَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ، وَهَارُونُ بْنُ اَحْمَدَ الْجُرْجَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سُلَيْمٍ الْحَافِظُ الْاَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِى عَمَّارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مُلِئَ عَمَّارٌ اِيمَانًا اِلَى مُشَاشِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، اِنْ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى يَعْقُوبَ حَفِظَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ، فَاِنَّ اَبَا عَلِيٍّ الْحَافِظَ، اَخْبَرَنِي، قَالَ: وَثنا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا اَبُو مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِى عَمَّارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

5679- الجامع للترمذی' أبواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب مناقب عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حدیث: 3827

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمار رضی اللہ عنہ کے رگ و پے میں ایمان سرایت کئے ہوئے ہے۔

۞۞ اگر محمد بن ابی یعقوب نے عبدالرحمن بن مہدی سے روایت کو یاد کیا ہے تو یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ کیونکہ ابوعلی الحافظ نے اپنی درج ذیل سند کے ہمراہ بھی مجھے روایت سنائی ہے۔

وَثنا مُحَمَّدُ بنُ اِسحَاقَ، حَدَّثَنَا اَبُو مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبدُ الرَّحمَنِ، عَنْ سُفيَانَ، عَنِ الاَعمَشِ، عَنْ اَبِى عَمَّارٍ، عَنْ عَمرِو بْنِ شُرَحبِيلَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ

5681- حَدَّثَنَا اَبُو العَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعقُوبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيمَانَ، حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا فُضَيلُ بْنُ مَرزُوقٍ، عَنْ مَيسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ المِنهَالِ بْنِ عَمرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ: اَلا اُعَلِّمُكَ رُقيَةً رَقَانِى بِهَا جِبرِيلُ؟ قُلتُ: بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: فَعَلَّمَهُ بِسمِ اللّٰهِ اَرقِيكَ، وَاللّٰهُ يَشفِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤذِيكَ، خُذهَا فَلتَهنِكَ **صَحِيحٌ عَلٰى شَرطِ مُسلِمٍ، وَلَم يُخَرِّجَاهُ**

✧✧ محمد بن علی بن حنفیہ فرماتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم علیل تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ دم کرنا سکھاؤں جو دم مجھے حضرت جبریل امین علیہ السلام نے کیا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ دم سکھایا۔

بِسمِ اللّٰهِ اَرقِيكَ، وَاللّٰهُ يَشفِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤذِيكَ، خُذهَا فَلتَهنِكَ

''میں اللہ کے نام سے شروع کر کے تمہیں دم کرتا ہوں، اور اللہ تمہیں ہر اس بیماری سے شفا دے جو تمہیں تکلیف دے''۔ اس کو پکڑ لے اور خوش ہو جا۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔

5682- حَدَّثَنَا الشَّيخُ اَبُو بَكرِ بْنُ اِسحَاقَ اَنَا عَبدُ اللّٰهِ بْنُ اَحمَدَ بْنِ حَنبَلٍ حَدَّثَنَا يَحيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا اِسمَاعِيلُ بْنُ مُجَالِدٍ عَنْ بَيَانٍ عَنْ عُروَةَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الحَارِثِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ رَاَيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ اِلَّا خَمسَةُ اَعبُدٍ وَّامرَاَتَانِ وَاَبُو بَكرٍ **صَحِيحٌ عَلٰى شَرطِ الشَّيخَينِ**

✧✧ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس وقت آپ علیہ السلام کے ساتھ صرف پانچ غلام، دو عورتیں اور ابوبکر تھے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

5683- حَدَّثَنَا عَبدُ البَاقِى بْنُ قَانِعٍ الحَافِظُ، حَدَّثَنَا اَحمَدُ بْنُ القَاسِمِ بْنُ مُسَاوِرٍ الجَوهَرِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ

بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبْجَرَ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، قَالَ: خَطَبَنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، فَاَبْلَغَ وَاَوْجَزَ، فَقُلْنَا: يَا اَبَا الْيَقْظَانِ، لَقَدْ اَبْلَغْتَ وَاَوْجَزْتَ، فَقَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّ طُوْلَ الصَّلَاةِ، وَقِصَرَ الْخُطْبَةِ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ، فَاَطِيْلُوا الصَّلَاةَ، وَاَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ حضرت ابووائل فرماتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ہمیں بہت جامع مانع مختصر خطبہ دیا۔ میں نے کہا: اے ابویقظان! تم نے بہت فصیح و بلیغ خطبہ دیا ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''بے شک نماز کی طوالت اور خطبے کا اختصار انسان کی فقاہت کی نشانی ہے، اس لئے نماز لمبی کیا کرو اور خطبہ مختصر کیا کرو۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

5684- حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ الْحَنَّاطُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ اَنَّ رَجُلًا نَالَ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ اُسْكُتْ مَقْبُوْحًا مَنْبُوْحًا اَتُؤْذِي حَبِيْبَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عمرو بن غالب فرماتے ہیں: ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شکایت کی۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے اس کو جھڑک کر فرمایا: اپنی بکواس بند کر اور خاموش ہو جا، تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حبیبہ کو تکلیف دیتے ہو؟

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5685- اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي نَصْرٍ الْمُزَكِّي بِمَرْوَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّشْتَكِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي قَيْسٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اُنْظُرُوا عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ فَاِنَّهُ يَمُوْتُ عَلَى الْفِطْرَةِ اِلَّا اَنْ تُدْرِكَهُ هَفْوَةٌ مِنْ كِبَرٍ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو دیکھو، وہ فطرت پر فوت ہوگا سوائے اس کے کہ وہ بڑھاپے کی وجہ سے پھسل جائیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

5686- اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْجَرَشِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَنَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا اَعْلَمُ اَحَدًا خَرَجَ فِي الْفِتْنَةِ يُرِيْدُ بِهٖ وَجْهَ

اللّٰهِ تَعَالٰى وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ اِلَّا عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ

✧✧ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: میں ایسے کسی شخص کو نہیں جانتا جو فتنہ کے حالات میں صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کی بھلائی کے ارادے سے نکلا ہو، سوائے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

5687- حَدَّثَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ بَلَالٍ الضَّبِيُّ الشَّهِيْدُ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَزِيْنٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُخَلَّدٍ عَطَآءُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّلَمِيِّ قَالَ شَهِدْنَا صِفِّيْنَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ وَكَّلْنَا رَجُلَيْنِ فَاِذَا كَانَ مِنَ الْقَوْمِ غَفْلَةٌ حَمَلَ عَلَيْهِمْ فَلَا يَرْجِعُ حَتّٰى يَخْضِبَ سَيْفَهُ دَمًا فَقَالَ اَعْذِرُوْنِي فَوَاللّٰهِ مَا رَجَعْتُ حَتّٰى نَبَا عَلٰى سَيْفِي قَالَ وَرَاَيْتُ عَمَّارًا وَهَاشِمُ بْنُ عُتْبَةَ وَهُوَ يَسْعٰى بَيْنَ الصِّفَّيْنِ فَقَالَ عَمَّارُ يَا هَاشِمُ هٰذَا وَاللّٰهِ لَيَخْلِفَنَّ اَمْرَهُ وَلَيَخْذُلَنَّ جُنْدَهُ ثُمَّ قَالَ يَا هَاشِمُ اَلْجَنَّةُ تَحْتَ الْاَبَارِقَةِ الْيَوْمَ اَلْقَى الْاَحِبَّةَ مُحَمَّدًا وَحِزْبَهُ يَا هَاشِمُ اَعْوَرُ وَلَا خَيْرَ فِي اَعْوَرَ لَا يَغْشَى الْبَاْسُ قَالَ فَهَزَّ هَاشِمُ الرَّايَةَ وَقَالَ

اَعْـــوَرُ يَبْـغِـي اَهْـلَـــهُ مَـحُلًا ۔۔۔ قَـدْ عَــالَـجَ الْـحَيَــاةَ حَتّٰى مَلَا

لَا بُـــدَّ اَنْ يَـــفِــــلَ اَوْ يَــــفِلَا ۔۔۔ قَالَ ثُمَّ اَخَذَ فِي وَادٍ مِّنْ اَوْدِيَةِ صِفِّيْنَ

قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَرَاَيْتُ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُوْنَ عَمَّارًا كَاَنَّهُ لَهُمْ عَلَمٌ

✧✧ ابوعبدالرحمن سلمی فرماتے ہیں: ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہمراہی میں جنگ صفین میں حاضر ہوئے، ہم دوآدمیوں کا ٹارگٹ رکھ لیتے تھے، جب قوم پر غفلت طاری ہوتی تو ان پر حملہ کیا جاتا اور ان کو قتل کر کے واپس آتے، انہوں نے کہا: مجھے معذور رکھو، خدا کی قسم! جب تک میرے پاس میری تلوار ہے میں واپس نہیں لوٹوں گا۔ اور میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور ہاشم بن عتبہ کو دیکھا وہ صفین کے درمیان گھس رہے تھے، حضرت عمار رضی اللہ عنہ ان کو کہہ رہے تھے: اے ہاشم! خدا کی قسم! اس کا معاملہ ضرور پیچھے رہے گا اور اس کے لشکر کو شکست ہوگی۔ پھر فرمایا: اے ہاشم! جنت تلواروں کی چمک کے نیچے ہے، آج محمد سے محبت کرنے والے اور ان کی جماعت اُن سے ملے گی، اے ہاشم اعور! اعور میں کوئی بھلائی نہیں ہے جنگ ٹل نہیں سکتی۔ راوی کہتے ہیں: ہاشم نے علم کو حرکت دی اور کہا:

اعور اپنے اہل کو بزرگی دینا چاہتا ہے اس نے اپنی زندگی جہاد میں گزار دی ہے آج مرنا یا مارنا مقدر ہو چکا ہے۔

پھر وہ صفین کی ایک وادی میں اتر گئے، ابوعبدالرحمن کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پیچھے پیچھے یوں جا رہے تھے جیسے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہما ہی ان کی پہچان ہوں۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُدَيْلِ بْنِ وَرْقَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن بدیل بن ورقاء رضی اللہ عنہ کے فضائل

5688- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُدَيْلِ بْنِ وَرْقَاءَ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ جَزَى بْنِ عَامِرِ بْنِ مَازِنِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ رَبِيْعَةَ شَهِدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتْحَ مَكَّةَ وَحُنَيْنًا وَتَبُوْكَ وَقُتِلَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ صِفِّيْنَ

✧✧ محمد بن عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عبداللہ بن بدیل بن ورقاء بن عبدالعزیٰ بن ربیعہ بن جزی بن عامر بن مازن بن عدی بن عمرو بن ربیعہ'' آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فتح مکہ، جنگ حنین اور جنگ تبوک میں شرکت کی۔ اور جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہمراہی میں شہید ہوئے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِي عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوعمرہ انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

5689- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ زِيَادَةَ الْاَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: رَاَيْتُ اَبَا عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيَّ يَوْمَ صِفِّيْنَ وَكَانَ بَدْرِيًّا عَقَبِيًّا اُحُدِيًّا، وَهُوَ صَائِمٌ يَلْتَوِي مِنَ الْعَطَشِ، وَهُوَ يَقُوْلُ لِغُلَامٍ لَهُ: وَيْحَكَ رُشَّنِي فَرَشَّهُ الْغُلَامُ، ثُمَّ رَمٰى بِسَهْمٍ فَنَزَعَ نَزْعًا ضَعِيفًا حَتّٰى رَمٰى بِثَلَاثَةِ اَسْهُمٍ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَلَغَ اَوْ قَصَّرَ كَانَ ذٰلِكَ مِنَ السَّهْمِ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقُتِلَ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ

✧✧ محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں: میں نے ابوعمرہ انصاری رضی اللہ عنہ کو جنگ صفین میں دیکھا، آپ بدری صحابی ہیں۔ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے ہیں۔ جنگ احد میں روزے کی حالت میں شریک ہوئے۔ آپ شدت پیاس کی وجہ سے سیدھے کھڑے نہیں ہو پا رہے تھے انہوں اپنے بیٹے سے کہا: تیرا ستیاناس ہو میرے اوپر پانی ڈالو، اس لڑکے نے آپ پر پانی ڈالا پھر آپ کچھ سیدھا ہو سکے اور تین تیر پھینکے، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے اللہ کی راہ میں ایک تیر پھینکا، اس کو اس تیر کے بدلے قیامت کے دن نور دیا جائے گا'' آپ مغرب سے پہلے ہی شہید ہو گئے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

هُوَ اَخُو سَعِيْدِ بْنِ الْمُبَارِزِ بْنِ شَبَابٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے فضائل

یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی سعید بن مبارز بن شباب رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔

5690- اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُتْبَةَ الشَّيْبَانِیُّ، بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِیُّ، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَظْهَرُ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَيَظْهَرُ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى فَارِسَ، وَيَظْهَرُ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الرُّومِ، وَيَظْهَرُ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْاَعْوَرِ الدَّجَّالِ

✧✧ ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان جزیرہ عرب پر غالب آ جائیں گے، مسلمان فارس پر غالب آ جائیں گے، مسلمان روم پر غالب آ جائیں گے اور مسلمان کانے دجال پر غالب آ جائیں گے۔

5691- حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ الصَّنْعَانِیُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَحْشِیُّ عَنْ اَبِی بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ كَانَ صَاحِبُ لِوَآءِ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ يَوْمَ صِفِّيْنِ هَاشِمُ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ وَهُوَ الَّذِیْ يَقُوْلُ

اَعْوَرُ يَبْغِی اَهْلَهُ مَحَلًّا قَدْ عَالَجَ الْحَيَاةَ حَتّٰى مَلَّا

لَا بُدَّ اَنْ يَّفِلَّ اَوْ يُفَلَّا

✧✧ محمد بن عمرو بن حزم فرماتے ہیں: جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علم بردار حضرت ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص تھے وہی ہیں جو کہہ رہے تھے:

○ اعور اپنے اہل کے لئے بھوک ڈھونڈ رہا ہے اس نے زندگی گزار لی ہے اب بوڑھا ہو چکا ہے ضروری ہے کہ وہ لوٹ آئے یا اسے لوٹا دیا جائے۔

5692- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَادَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا مُوسٰی بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعِ السَّكُوْنِیُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ زُفَرَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كُنْتُ رَسُوْلَ مُعَاوِيَةَ اِلٰى عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فِی وَقْعَةِ صِفِّيْنَ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ مَنْ قُتِلَ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ ذَاكَ الرَّاْسُ يَتْبَعُهُ النَّاسُ لِدِيْنِهِ قَالَتْ وَمَنْ قُلْتُ هَاشِمُ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ الْاَعْوَرُ قَالَتْ ذَاكَ رَجُلٌ مَّا كَادَتْ اَنْ تَزِلَّ دَابَّتُهُ

✧✧ زفر بن حارث کہتے ہیں: جنگ صفین میں، میں حضرت معاویہ کا ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی جانب قاصد تھا۔ ام المومنین نے دریافت فرمایا: کون کون شہید ہوگیا؟ میں نے کہا: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ۔ ام المومنین نے کہا: وہ تو پیشوا تھا لوگ دین میں اس کی اتباع کرتے ہیں۔ انہوں پوچھا: اور کون؟ میں نے کہا: ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص اعور۔ ام المومنین نے کہا: وہ تو ایسا شخص تھا کہ جانور سے گر سکتا تھا۔

5693۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رَسْتَةَ الْاَصْبَهَانِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ وَاَمَّا هَاشِمُ الْاَعْوَرُ فَاِنَّهُ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ اَسْلَمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَكَانَ اَعْوَرَ فُقِئَتْ عَيْنُهُ يَوْمَ الْيَرْمُوْكِ وَهُوَ بْنُ اَخِي سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ شَهِدَ صِفِّيْنَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ يَوْمَئِذٍ عَلَى الرَّجَالَةِ

✧✧ محمد بن عمر کہتے ہیں: ہاشم اعور حضرت عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے، فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے، جنگ یرموک میں ان کی آنکھ ضائع ہوگئی تھی اس لئے وہ اعور (ایک آنکھ سے محروم) تھے۔ یہ حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہمراہی میں شریک ہوئے، اس دن آپ پیادہ فوج میں شامل تھے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

5694۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عِلَاثَةَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا بْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ وَخُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْفَاكِهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ سَاعِدَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ غَيَانِ بْنِ عَامِرِ بْنِ خَطْمَةَ بْنِ جَشْمٍ وَهُوَ ذُو الشَّهَادَتَيْنِ يُكَنَّى اَبَا عَمَّارَةَ صَاحِبَ رَايَةِ خَطْمَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ

✧✧ عروہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "خزیمہ بن ثابت بن فاکہہ بن ثعلبہ بن ساعدہ بن عامر بن غیان بن عامر بن خطمہ بن جشم" آپ ذوشہادتین (اکیلے کی گواہی دو کے برابر) ہیں۔ ان کی کنیت "ابوعمارہ" ہے، فتح مکہ کے موقع پر خطمہ کا جھنڈا ان کے ہاتھ میں تھا۔

5695۔ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْفَاكِهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ سَاعِدَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ غَيَّانَ بْنِ عَامِرِ بْنِ خَطْمَةَ وَهُوَ ذُو الشَّهَادَتَيْنِ، جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ، وَاَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ رَاَى فِي الْمَنَامِ كَاَنَّهُ سَجَدَ عَلَى جَبْهَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاضْطَجَعَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَجَدَ عَلَى جَبْهَتِهِ قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: قُتِلَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِصِفِّينَ بَعْدَ قَتْلِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری ان کا نسب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''خزیمہ بن ثابت بن فاکہہ بن ثعلبہ بن ساعدہ بن عامر بن غیان بن عامر بن خطمہ'' آپ ذوشہادتین (دو کے برابر گواہی والے) ہیں رسول اللہ ﷺ نے ان کی اکیلے کی گواہی دو آدمیوں کے برابر قرار دی تھی۔ اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنا خواب سنایا تھا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی پیشانی پر سجدہ کیا ہے، نبی اکرم ﷺ لیٹ گئے اور انہوں نے حضور ﷺ کی پیشانی پر سجدہ کیا۔

۞۞ ابن اسحاق کہتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حمایت میں لڑتے ہوئے ان کی شہادت ہوئی۔

5696۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التَّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ شَهِدَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ ذُو الشَّهَادَتَيْنِ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صِفِّينَ وَقُتِلَ يَوْمَئِذٍ سَنَةَ سَبْعٍ وَّثَلَاثِينَ مِنَ الْهِجْرَةِ وَكَانَ لِخُزَيْمَةَ اَخَوَانِ يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا دَحْرَجٌ وَلِلْآخَرِ عَبْدُ اللّٰهِ

✧✧ محمد بن اسحاق کہتے ہیں: حضرت خزیمہ بن ثابت ذوشہادتین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہمراہی میں جنگ صفین میں شریک ہوئے اور اسی موقع پر ۳۷ ہجری میں شہید ہو گئے۔ حضرت خزیمہ کے دو بھائی تھے ان میں سے ایک کا نام ''دحرج'' تھا اور دوسرے کا ''عبداللہ''۔

5697۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا اَبُو مَعْشَرٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: كَانَ جَدِّي كَافًّا بِسِلَاحِهِ يَوْمَ الْجَمَلِ، وَيَوْمَ صِفِّينَ حَتّٰى قُتِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، فَلَمَّا قُتِلَ عَمَّارٌ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، قَالَ: فَسَلَّ سَيْفَهُ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ

✧✧ محمد بن عمارہ بن خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے دادا جنگ جمل اور جنگ صفین میں کافی ہتھیار رکھتے تھے حتی کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے۔ جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا، پھر انہوں نے تلوار اٹھائی اور جنگ میں شریک ہو گئے، حتی کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ کے فضائل

5698 حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: " صُهَيْبُ بْنُ سِنَانِ بْنِ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ عَمْرِو بْنِ عَقِيلِ بْنِ عَامِرٍ، وَكَانَ اَبُوهُ سِنَانُ بْنُ مَالِكٍ عَامِلًا لِكِسْرٰى

عَلَى الْأُبُلَّةِ، وَكَانَتْ مَنَازِلُهُمْ بِأَرْضِ الْمَوْصِلِ فِي قَرْيَةٍ عَلَى شَطِّ الْفُرَاتِ، مِمَّا يَلِي الْجَزِيرَةَ وَالْمَوْصِلَ، فَأَغَارَتِ الرُّومُ عَلَى تِلْكَ النَّاحِيَةِ فَسُبِيَ صُهَيْبٌ وَهُوَ غُلَامٌ صَغِيرٌ، قَالَ عَمُّهُ:

(البحر الرجز)

أَنْشُدُ بِاللَّهِ الْغُلَامَ النَّمَرِي ... دَجَّ بِهِ الرُّومَ وَأَهْلِي بِالنَّبِي

- قَالَ: وَالنَّبِيُّ اسْمُ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَ بِهَا أَهْلُهُ -. فَنَشَأَ صُهَيْبٌ بِالرُّومِ فَابْتَاعَتْهُ مِنْهُمْ كَلْبٌ، ثُمَّ قَدِمَتْ بِهِ مَكَّةَ، فَاشْتَرَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُدْعَانَ التَّيْمِيُّ فَأَعْتَقَهُ، فَأَقَامَ مَعَهُ بِمَكَّةَ حَتَّى هَلَكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُدْعَانَ وَبُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ: " لَقِيتُ صُهَيْبَ بْنَ سِنَانٍ عَلَى بَابِ دَارِ الْأَرْقَمِ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا، فَقُلْتُ لَهُ: مَا تُرِيدُ؟ فَقَالَ لِي: مَا تُرِيدُ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ عَلَى مُحَمَّدٍ، فَأَسْمَعَ كَلَامَهُ، قَالَ: وَأَنَا أُرِيدُ ذَلِكَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَعَرَضَ عَلَيْنَا الْإِسْلَامَ فَأَسْلَمْنَا، ثُمَّ مَكَثْنَا يَوْمَنَا عَلَى ذَلِكَ حَتَّى أَمْسَيْنَا، ثُمَّ خَرَجْنَا وَنَحْنُ مُسْتَخْفُونَ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ سُوَيْدٍ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَدِمَ آخِرُ النَّاسِ فِي الْهِجْرَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ عَلِيٌّ وَصُهَيْبُ بْنُ سِنَانٍ، وَذَلِكَ لِلنِّصْفِ مِنْ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبَاءَ لَمْ يَرِمْ بَعْدُ، وَشَهِدَ صُهَيْبٌ بَدْرًا، وَأُحُدًا، وَالْخَنْدَقَ، وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ جَمِيعِهِمْ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي أَبُو حُذَيْفَةَ - رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ صُهَيْبٍ -، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: تُوُفِّيَ صُهَيْبٌ فِي شَوَّالٍ سَنَةَ ثَمَانٍ وَثَلَاثِينَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِينَ سَنَةً بِالْمَدِينَةِ، وَدُفِنَ بِالْبَقِيعِ، وَكَانَ يُكَنَّى أَبَا يَحْيَى

✧✧ محمد بن عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "صہیب بن سنان بن مالک بن عبد عمرو بن عقیل بن عامر" ان کے والد سنان بن مالک ایلہ میں کسریٰ کے گورنر تھے، نہر فرات کے کنارے والی پٹی پر جزیرہ اور موصل کے مقام پر آپ کا خاندان آباد تھا، روم نے اس علاقے پر حملہ کیا تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ قیدی ہوئے، اس وقت آپ چھوٹے بچے تھے۔ ان کے چچا نے یہ اشعار کہے:

انشد باللہ الغلام النمری

دج بہ الروم واھلی بالنبی

راوی کہتے ہیں: اس شعر میں لفظ "نبی" ایک علاقے کا نام ہے جہاں ان کے اہل وعیال رہتے تھے، صہیب رضی اللہ عنہ نے روم میں پرورش پائی، رومیوں سے کلب نے ان کو خریدا اور مکہ میں لے آئی، یہاں پر کلب سے عبداللہ بن جدعان تیمی نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا، پھر حضرت صہیب، انہی کے ہمراہ مکہ میں رہے، جب عبداللہ بن جدعان کی وفات ہوئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجھے عبداللہ بن ابی عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کا یہ بیان سنایا کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صہیب بن سنان کے ساتھ میری ملاقات دارارقم کے دروازے پر ہوئی، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دارارقم ہی میں موجود تھے۔ میں نے ان سے پوچھا: آپ کیا ارادہ لے کر آئے ہیں؟ انہوں نے کہا: تم کیا ارادہ لے کر آئے ہو؟ میں نے کہا: میں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر ان کی گفتگو سننا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا: میرا بھی یہی ارادہ ہے۔ ہم دونوں آپ علیہ السلام کے پاس گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قبول اسلام کی دعوت دی، ہم نے اسلام قبول کر لیا وہ سارا دن ہم وہیں پر رہے، اور شام کے وقت چھپتے چھپاتے وہاں سے نکلے

محمد بن عمارہ بن خزیمہ بن ثابت فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ سب سے آخر میں ہجرت کے مدینہ شریف آئے۔ یہ ۱۵ ربیع الاول کی بات ہے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قباء میں تھے۔ تمام مورخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر، احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی۔

ابن عمر کہتے ہیں: مجھے ابوحذیفہ نے بتایا ہے کہ صہیب اولادوں میں سے کسی نے اپنے والد سے، اور اس نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ حضرت صہیب ماہ شوال میں سن ۳۸ ہجری کو مدینہ شریف میں فوت ہوئے اور ان کو بقیع پاک میں دفن کیا گیا، ان کی کنیت ''ابویحییٰ'' تھی۔

5699۔ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ صُهَيْبٌ يُكَنّٰى اَبَا يَحْيٰى وَهُوَ صُهَيْبُ بْنُ سِنَانٍ النَّمِرِيُّ مِنَ النَّمِرِ بْنِ قَاسِطٍ وَّكَانَ اَصَابَهُ سَبِيٌّ فَوَقَعَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ فَقِيلَ صُهَيْبُ الرُّوْمِ بَلَغَ سَبْعِيْنَ سَنَةً وَّكَانَ يَخْضِبُ بِالْحَنَّآءِ مَاتَ بِالْمَدِينَةِ فِي شَوَّالَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَدُفِنَ بِالْبَقِيعِ

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: صہیب کی کنیت ''ابویحییٰ'' تھی یہ صہیب بن سنان نمری ہیں، نمر بن قاسط کی اولادوں میں سے ہیں۔ یہ قیدی ہو کر ملک روم میں چلے گئے تھے، اسی لئے ان کو صہیب رومی بھی کہا جاتا ہے، ان کی عمر ۷۰ برس تھی، آپ داڑھی شریف کو مہندی لگایا کرتے تھے، آپ ماہ شوال المکرم میں سن ۳۸ ہجری میں مدینہ شریف میں فوت ہوئے اور ان کو بقیع مبارک میں دفن کیا گیا۔

5700۔ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: لَمَّا خَرَجَ صُهَيْبٌ مُهَاجِرًا تَبِعَهُ اَهْلُ مَكَّةَ فَنَثَلَ كِنَانَتَهُ، فَاَخْرَجَ مِنْهَا اَرْبَعِيْنَ سَهْمًا، فَقَالَ: -

قَالَ: وَحَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ نَحْوَهُ، وَنَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللّٰهِ، فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَبَا يَحْيَى رَبِحَ

الْبَيْعُ، قَالَ: وَتَلا عَلَيْهِ الْآيَةَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ عکرمہ کہتے ہیں: جب حضرت صہیب رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے مکہ سے نکلے، تو اہل مکہ نے ان کا پیچھا کیا، انہوں نے اپنا ترکش خالی کر دیا، اس میں سے چالیس تیر نکالے۔ پھر فرمایا: تم مجھ تک پہنچنے کی کوشش کرو گے تو میں تم میں سے ہر ایک کے سینے میں ایک ایک تیر پیوست کر دوں گا، پھر اس کے بعد میں شمشیر زنی کروں گا، تب تم مجھے جانو گے کہ میں (کیسا بہادر اور دلیر) مرد ہوں۔ میں نے مکہ میں اپنے پیچھے دو لونڈیاں چھوڑی ہیں، وہ تمہارے لئے ہیں۔

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی مذکورہ حدیث جیسی حدیث مروی ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِى نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللَّهِ (البقرة:207)

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو فرمایا: ابویحییٰ کو بیع نے نفع دیا ہے پھر یہ آیت پڑھی

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5701۔ اَخْبَرَنِي اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْإِمَامُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاُمَوِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِصُهَيْبٍ: مَا وَجَدْتُ عَلَيْكَ فِي الْإِسْلَامِ اِلَّا ثَلَاثَةَ اَشْيَاءَ: اكْتَنَيْتَ اَبَا يَحْيَى، وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا قَالَ: اِنَّهُ قَالَ: وَاِنَّكَ لا تُمْسِكُ شَيْئًا اِلَّا اَنْفَقْتَهُ، قَالَ: اِنَّهُ قَالَ: وَاِنَّكَ تَدَّعِي اِلَى النَّمِرِ بْنِ قَاسِطٍ، وَاَنْتَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِمَّنْ اَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ صُهَيْبٌ: اَمَّا الْقَوْلُ اِنِّي تَكَنَّيْتُ اَبَا يَحْيَى، فَاِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنَّانِي اَبَا يَحْيَى، وَاَمَّا الْقَوْلُ: اِنِّي لا اَمْسِكُ شَيْئًا اِلَّا اَنْفَقْتُهُ، فَاِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ، وَاَمَّا الْقَوْلُ: اِنِّي اُدْعَى اِلَى النَّمِرِ بْنِ قَاسِطٍ، فَاِنَّ الْعَرَبَ تَسْبِي بَعْضُهَا بَعْضًا فَسَبَانِي طَائِفَةٌ مِنَ الْعَرَبِ بَعْدَ اَنْ عَرَفْتُ اَهْلِي وَمَوْلِدِي، فَبَاعُونِي بِسَوَادِ الْكُوفَةِ، فَاَخَذْتُ لِسَانَهُمْ وَلَوْ كُنْتُ مِنْ رَوْثَةٍ مَا انْتَسَبْتُ اِلَّا اِلَيْهَا، قَالَ: صَدَقْتَ

✧✧ یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں نے اسلام میں تیرے اندر تین خاص چیزیں پائی ہیں۔

نمبر(۱) تم نے اپنی کنیت ''ابویحییٰ'' رکھی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا (مریم:7)

''ہم نے اس سے پہلے یہ نام کسی کا نہیں رکھا'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

نمبر(۲) تمہارے پاس کوئی بھی چیز آتی ہے تو تم اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیتے ہو۔

نمبر(۳) تم اپنے آپ کو نمر بن قاسط کی جانب منسوب کرتے ہو حالانکہ تم ان مہاجرین میں سے ہو جن کے اوپر اللہ تعالیٰ کا

انعام ہوا ہے۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے ان کو جواب دیتے ہوئے فرمایا:

(۱) میری کنیت ابویحییٰ اس لئے ہے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت "ابویحییٰ" رکھی تھی۔

(۲) یہ بات کہ میں کوئی چیز روک کر نہیں رکھتا ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیتا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهُ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ (سبا: 39)

''اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا''

(ترجمہ کنز الایمان امام احمد رضا)

(۳) یہ بات کہ میں اپنے آپ کو نمر بن قاسط کی طرف منسوب کیوں کرتا ہوں، اس کی وجہ یہ ہے کہ عرب کے لوگ ایک دوسرے کو قیدی بنا لیتے تھے، مجھے بھی عرب کے ایک گروہ نے قیدی بنا لیا تھا حالانکہ میں اپنے گھر والوں اور جائے پیدائش کو بھی جانتا ہوں۔ انہوں نے مجھے کوفہ میں بیچ دیا اس لئے میں نے انہی کی زبان سیکھ لی، اگر میں روشہ قبیلے سے ہوتا تو ان کی جانب منسوب ہوتا۔ انہوں نے کہا: تم سچ کہہ رہے ہو۔

5702۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَی، حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ، حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیدِ بْنِ زِیَادِ بْنِ صَیْفِیٍّ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ صُهَیْبِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: مَا جَعَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنِی وَبَیْنَ الْعَدُوِّ، وَمَا كُنْتُ اِلَّا عَنْ یَمِینِهٖ اَوْ اَمَامَهٗ اَوْ عَنْ شِمَالِهٖ صَحِیحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی اپنے اور دشمن کے درمیان نہیں رکھا بلکہ میں ہمیشہ آپ کے دائیں، یا آگے یا بائیں جانب ہوا کرتا تھا۔

5703۔ حَدَّثَنِی اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَیْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِیُّ، حَدَّثَنَا سَعِیدُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْوَاسِطِیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنِی عَبْدُ الْحَمِیدِ بْنُ صَیْفِیٍّ، مِنْ وَلَدِ صُهَیْبٍ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ جَدِّهٖ صُهَیْبٍ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلٰی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْهِجْرَةِ وَهُوَ یَاْكُلُ تَمْرًا، فَاَقْبَلْتُ آكُلُ مِنَ التَّمْرِ وَبِعَیْنِی رَمَدٌ، فَقَالَ: اَتَاْكُلُ التَّمْرَ وَبِكَ رَمَدٌ؟ فَقُلْتُ: اِنَّمَا آكُلُ عَلٰی شِقِّی الصَّحِیحِ لَیْسَ بِهٖ رَمَدٌ، قَالَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَحِیحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا، اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجوریں تناول فرما رہے تھے، میں بھی آپ علیہ السلام کے ہمراہ کھجوریں کھانے لگ گیا، اس وقت میں آشوب چشم کی بیماری میں مبتلا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: تمہیں آشوب چشم ہے اور تم کھجوریں کھا رہے ہو؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس جانب سے کھا رہا ہوں جو جانب درست ہے، یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5704۔ حَدَّثَنِي اَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَطَرٍ الْعَدْلُ الزَّاهِدُ، وَاَنَا سَاَلْتُهُ حَدَّثَنَا اَبُو حَبِيبٍ الْعَبَّاسُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَاضِي، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الطَّلْحِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي اَبُو حُذَيْفَةَ الْحُصَيْنُ بْنُ حُذَيْفَةَ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ صُهَيْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ فِي الْمُهَاجِرِينَ الْاَوَّلِينَ: هُمُ السَّابِقُونَ الشَّافِعُونَ الْمُدِلُّونَ عَلٰى رَبِّهِمْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّهُمْ لَيَاْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلٰى عَوَاتِقِهِمُ السِّلَاحُ فَيَقْرَعُونَ بَابَ الْجَنَّةِ، فَتَقُولُ لَهُمُ الْخَزَنَةُ: مَنْ اَنْتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: نَحْنُ الْمُهَاجِرُونَ، فَتَقُولُ لَهُمُ الْخَزَنَةُ: هَلْ حُوسِبْتُمْ؟ فَيَجْثُونَ عَلٰى رُكَبِهِمْ، وَيَنْثُرُونَ مَا فِي جِعَابِهِمْ، وَيَرْفَعُونَ اَيْدِيَهُمْ اِلَى السَّمَاءِ، فَيَقُولُونَ: اَيْ رَبِّ، وَمَاذَا نُحَاسَبُ؟ فَقَدْ خَرَجْنَا وَتَرَكْنَا الْاَهْلَ وَالْمَالَ وَالْوَلَدَ، فَيُمَثِّلُ اللّٰهُ لَهُمْ اَجْنِحَةً مِنْ ذَهَبٍ مُخَوَّصَةً بِالزَّبَرْجَدِ وَالْيَاقُوتِ، فَيَطِيرُونَ حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ الْاٰيَةَ اِلٰى لُغُوبٍ، قَالَ اَبُو حُذَيْفَةَ: قَالَ حُذَيْفَةُ: قَالَ صَيْفِيٌّ: قَالَ صُهَيْبٌ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَهُمْ بِمَنَازِلِهِمْ فِي الْجَنَّةِ اَعْرَفُ مِنْهُمْ بِمَنَازِلِهِمْ فِي الدُّنْيَا غَرِيبُ الْاِسْنَادِ وَالْمَتْنِ ذَكَرْتُهُ فِي مَنَاقِبِ صُهَيْبٍ لِاَنَّهُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الْاَوَّلِينَ، وَالرَّاوِي لِلْحَدِيثِ اَعْقَابُهُ، وَالْحَدِيثُ لِاَصْحَابِهِ، وَلَمْ نَكْتُبْهُ اِلَّا عَنْ شَيْخِنَا الزَّاهِدِ اَبِي عَمْرٍو رَحِمَهُ اللّٰهُ

✦✦ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اولین (پہلے پہل ہجرت کرنے والوں) کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے: وہ لوگ سبقت لے جانے والے ہیں، شفاعت کرنے والے ہیں، اپنے ربّ پر دلائل ثابت کرنے والے ہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ لوگ قیامت کے دن ایسی حالت میں آئیں گے کہ ان کے کاندھوں پر ہتھیار ہوں گے، وہ جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے، جنت کا دربان ان سے کہے گا: تم کون لوگ ہو؟ وہ کہیں گے: ہم مہاجرین ہیں۔ جنت کا دربان ان سے کہے گا: کیا تمہارا حساب کتاب ہو چکا ہے؟ وہ لوگ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اپنا ترکش جھاڑیں گے، اور اپنے ہاتھ آسمان کی جانب بلند کر کے کہیں گے:

اے میرے رب! ہم کس چیز کا حساب دیں؟ ہم تو اپنے گھر بار، اہل وعیال، مال و دولت سب کچھ تو چھوڑ کر آ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سونے کے پر عطا فرمائے گا، جو کہ زبرجد اور یاقوت کے موتیوں سے سجے ہوں گے، وہ لوگ ان پروں کی مدد سے اڑ کر جنت میں چلے جائیں گے۔ یہی وہ بات ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں کیا ہے۔

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ الَّذِي اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ (الفاطر:34)

اور کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمارا غم دور کیا بے شک ہمارا ربّ بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے، وہ جس نے

ہمیں آرام کی جگہ اتارا اپنے فضل سے ہمیں اس میں نہ کوئی تکلیف پہنچے نہ ہمیں اس میں کوئی تکان لاحق ہو“

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

حضرت صہیب فرماتے ہیں: وہ اپنے جنتی مکانوں کو اپنے اس دنیا کے مکانات سے زیادہ پہچانتے ہیں۔

❁❁ اس حدیث کا متن اور اسناد غریب ہے، اس کو میں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے فضائل کے باب میں ذکر کیا ہے کیونکہ وہ اولین مہاجرین میں سے ہیں۔ راوی حدیث کا حدیث میں ایک گہرا تعلق ہوتا ہے، اور حدیث اصحاب حدیث کی ہوتی ہے۔ اور میں نے اس کو اپنے شیخ زاہد ابوعمر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

5705۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنْبَاعِ رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ صَيْفِيِّ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ لَقَدْ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يُّوْحٰى اِلَيْهِ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں آغازِ وحی سے بھی پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی ہوں۔

5706۔ اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مِيكَالٍ، اَنَا عَبْدَانُ الْاَهْوَازِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَرِيشِ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ حُذَيْفَةَ بْنِ صَيْفِيِّ بْنِ صُهَيْبٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، وَعُمُومَتِي، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ صُهَيْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ سَبِخَةً بَيْنَ ظَهْرَانَىْ حَرَّةٍ، فَاِمَّا اَنْ تَكُونَ هَجَرًا اَوْ تَكُونَ يَثْرِبَ، قَالَ: وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِينَةِ، وَخَرَجَ مَعَهُ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكُنْتُ قَدْ هَمَمْتُ بِالْخُرُوجِ مَعَهُ فَصَدَّنِي فِتْيَانٌ مِنْ قُرَيْشٍ، فَجَعَلْتُ لَيْلَتِي تِلْكَ اَقُومُ وَلَا اَقْعُدُ، فَقَالُوا: قَدْ شَغَلَهُ اللّٰهُ عَنْكُمْ بِبَطْنِهِ وَلَمْ اَكُنْ شَاكِيًا، فَقَامُوا فَلَحِقَنِي مِنْهُمْ نَاسٌ بَعْدَمَا سِرْتُ بَرِيدًا لِيَرُدُّونِي، فَقُلْتُ لَهُمْ: هَلْ لَكُمْ اَنْ اُعْطِيَكُمْ اَوَاقِيَّ مِنْ ذَهَبٍ وَتُخَلُّونَ سَبِيلِي، وَتَفُونَ لِي فَتَبِعْتُهُمْ اِلَى مَكَّةَ؟ فَقُلْتُ لَهُمْ: احْفِرُوا تَحْتَ اُسْكُفَّةِ الْبَابِ فَاِنَّ تَحْتَهَا الْاَوَاقَ، وَاذْهَبُوا اِلَى فُلَانَةَ فَخُذُوا الْحُلَّتَيْنِ، وَخَرَجْتُ حَتّٰى قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَتَحَوَّلَ مِنْهَا يَعْنِي قُبَاءَ، فَلَمَّا رَآنِي، قَالَ: يَا اَبَا يَحْيَى، رَبِحَ الْبَيْعُ ثَلَاثًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا سَبَقَنِي اِلَيْكَ اَحَدٌ، وَمَا اَخْبَرَكَ اِلَّا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تمہارا مقام ہجرت دکھا دیا گیا ہے وہ مقام سبخہ ہے جو کہ حرہ کے دو راستوں کے درمیان ہے۔ اب وہ یا تو یثرب ہے یا ہجر ہے۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی جانب روانہ ہو گئے اور آپ علیہ السلام کے ہمراہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ میں نے بھی ان کے ہمراہ نکلنے کا ارادہ کیا تھا لیکن مکہ

کے کچھ جوانوں نے مجھے اس عمل سے روک دیا، میں وہ رات وہیں ٹھہر گیا، ساری رات میں نے کھڑے ہو کر گزاری ایک لمحے کے لئے بھی بیٹھا نہیں۔وہ سمجھے کہ میرے پیٹ میں کوئی تکلیف ہے۔اور مجھے کوئی شک نہیں تھا، (میں موقع پا کر وہاں سے نکل گیا۔اوران لوگوں نے میرا پیچھا کیا) میں تقریباً ایک برید (بارہ میل کی مسافت) کا سفر کر چکا تھا، تب یہ لوگ بھی مجھ تک پہنچ گئے اور مجھے واپس جانے پر مجبور کرنے لگے، میں نے ان سے کہا: کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ میں تمہیں کچھ مقدار میں سونا دے دوں تو تم میرا راستہ چھوڑ دو؟ اور میرے ساتھ وفا کرو گے؟ (یہ معاہدہ طے کر لینے کے بعد) میں ان کے ساتھ مکہ میں واپس آیا میں نے ان سے کہا: دروازے کی چوکھٹ والے مقام سے زمین کو کھودو، اس کے نیچے سے خزانہ نکال کر فلاں عورت کے پاس لے جاؤ اور اس سے دو قیمتی لباس لے لو، میں یہ مال ان کو دے کر وہاں سے نکلا، اور قباء سے کسی اور جگہ منتقل ہونے سے پہلے پہلے میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے جب مجھے دیکھا تو فرمایا: اے ابو یحییٰ تو نے منافع بخش سودا کیا ہے۔یہ الفاظ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ دہرائے، میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ آپ کی جانب مجھ سے آگے کوئی نہیں بڑھا اور میری خبر آپ کو سوائے جبریل امین علیہ السلام کے اور کسی نے نہیں دی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5707- اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ "وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِى نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ" نَزَلَتْ فِي صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ وَاَبِي ذَرٍّ وَّاَنَّ الَّذِي اَدْرَكَ صُهَيْبًا بِطَرِيْقِ الْمَدِيْنَةِ قُنْفُذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَدْعَانَ قَالَ بْنُ جُرَيْجٍ وَّزَعَمَ عِكْرِمَةُ مَوْلٰى بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ صُهَيْبًا اِفْتَدٰى مِنْ مَّكَّةَ اَهْلَهُ بِمَالِهِ ثُمَّ خَرَجَ مُهَاجِرًا فَاَدْرَكُوْهُ بِالطَّرِيْقِ فَاَخْرَجَ لَهُمْ مَا بَقِيَ مِنْ مَّالِهِ

✧✧ ابن جریج فرماتے ہیں: یہ آیت

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِى نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ

درج ذیل آیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔اور وہ شخص جو صہیب کو مدینہ کے راستے میں ملا وہ قنفذ بن عمرو جدعان تھا۔ابن جریج کہتے ہیں: ابن عباس کے آزاد کردہ غلام عکرمہ کا خیال ہے کہ صہیب نے مکہ میں اپنے رشتہ داروں کو اپنا مال فدیہ کے طور پر دیا پھر وہاں سے ہجرت کر کے نکلے، ان لوگوں نے راستہ میں ان کو گھیر لیا تو جو مال باقی بچا وہ بھی نکال کر ان کے حوالے کر دیا۔

5708- حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ الْعُقَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّمَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي مَرْوَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُغِيثٍ، عَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ، حَدَّثَنِي صُهَيْبُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: كَانَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ لَسْتَ بِاِلٰهٍ اسْتَحْدَثْنَاهُ، وَلَا بِرَبٍّ ابْتَدَعْنَاهُ، وَلَا كَانَ لَنَا قَبْلَكَ اَحَدٌ نَلْجَاُ اِلَيْهِ وَنَذَرُكُ، وَلَا اَعَانَكَ عَلٰى خَلْقِنَا اَحَدٌ فَنُشْرِكُهُ فِيكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، قَالَ كَعْبُ الْاَحْبَارِ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عموماً یہ دعا مانگا کرتے تھے "اے اللہ! تو وہ الٰہ نہیں ہے جو ہم نے خود بنایا ہے، اور نہ ہی تو وہ ربّ ہے جو ہم نے تازہ گھڑ لیا ہے، نہ ہی تجھ سے پہلے ہمارا کوئی خدا جس کی ہم پناہ مانگتے ہوں، اور ہم تجھے چھوڑتے ہوں، اور نہ ہی ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری تخلیق پر کسی نے تیری مدد کی ہے کہ اس سے شرک ثابت ہوتا ہو، تو ہی برکت والا ہے اور بلند ہے۔

حضرت کعب الاحبار فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5709۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ صُهَيْبٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ صُهَيْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَبْغَضُوا صُهَيْبًا صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے "صہیب کے ساتھ بغض مت رکھو"

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5710۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ بِنَيْسَابُورَ، حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنْبَاعِ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ صَيْفِيِّ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ صُهَيْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحِبُّوا صُهَيْبًا حُبَّ الْوَالِدَةِ لِوَلَدِهَا

✧✧ یوسف بن محمد بن یزید بن صیفی بن صہیب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صہیب سے ایسے محبت کرو جیسے کوئی ماں اپنی اولاد سے محبت کرتی ہے۔

5711۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ صُهَيْبٌ يَقُوْلُ لَنَا هَلُمُّوا نُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَغَازِيْنَا فَاَمَّا اَنْ نَقُوْلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا قَالَ الْحَاكِمُ بَيَانُ هٰذَا الْحَدِيْثِ

✧✧ سلیمان بن ابی عبداللہ فرماتے ہیں: حضرت صہیب ہمیں کہا کرتے تھے "آؤ، ہم تمہیں اپنے غزوات کی باتیں بتائیں۔ ہم پوچھتے: کیا آپ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان سنائیں گے تو وہ کہتے نہیں۔

5712۔ مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْخَضِرُ بْنُ اَبَانَ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ

حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَهْرَمَانُ آلِ الزُّبَيْرِ، عَنْ صَيْفِيِّ بْنِ صُهَيْبٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي صُهَيْبٍ: مَا لَكَ لَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يُحَدِّثُ أَصْحَابُكَ؟ قَالَ: أَيْ بُنَيَّ، قَدْ سَمِعْتُ كَمَا سَمِعُوا، وَلَكِنْ يَمْنَعُنِي مِنَ الْحَدِيثِ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَنْ يَعْقِدَ طَرَفَيْ شَعِيرَةٍ وَلَنْ يَعْقِدَهَا

✧✧ صیفی بن صہیب فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: دیگر صحابہ کرام کی طرح آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے جواب دیا: اے میرے پیارے بیٹے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہے، وہ مجھے حدیثیں بیان کرنے سے روکتی ہے، (وہ حدیث یہ ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے جان بوجھ کر میری جانب جھوٹ منسوب کیا اس کو قیامت کے دن اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ ایک بال کے دونوں کناروں پر گرہ لگائے، اور وہ یہ کام نہیں کر سکے گا۔

5713۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْأَدَمِيُّ الْقَارِءُ بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَمَرَ صُهَيْبًا مَوْلَى بَنِي جُدْعَانَ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ

✧✧ حضرت مسور بن مخرمہ فرماتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ قاتلانہ حملے میں زخمی ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت بنی جدعان کے آزاد کردہ غلام صہیب کو نماز پڑھانے کی ذمہ داری عطا فرمائی۔

5714۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسِ بْنِ كَامِلٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَسَّانَ الزِّيَادِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الْكَلْبِيُّ قَالَ صُهَيْبُ بْنُ سِنَانٍ حَلِيفُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُدْعَانَ التَّيْمِيِّ

✧✧ ہشام کلبی کہتے ہیں: صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ عبداللہ بن جدعان تیمی کے حلیف تھے۔

5715۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السُّبَّاقُ أَرْبَعَةٌ: أَنَا سَابِقُ الْعَرَبِ، وَصُهَيْبٌ سَابِقُ الرُّومِ، وَسَلْمَانُ سَابِقُ فَارِسَ، وَبِلَالٌ سَابِقُ الْحَبَشِ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سبقت لے جانے والے چار لوگ ہیں۔

(۱) میں پورے عرب سے سبقت لے گیا ہوں۔

(۲) صہیب روم سے سبقت لے گیا۔

(۳) سلمان، ایران سے سبقت لے گیا۔

(۴) بلال، حبشہ سے سبقت لے گیا۔

اللہ تعالیٰ کالاکھ لاکھ شکر ہے جس نے مجھ حقیر وناچیز کو حدیث پاک کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔الحمد للہ چوتھی جلد کا ترجمہ آج مؤرخہ ۹ر دسمبر ۲۰۱۱ بمطابق ۱۳ محرم الحرام شریف ۱۴۳۲ھ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء مکمل ہوا۔اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں اس کو قبول فرمائے۔قارئین کی خدمت میں التماس ہے کہ راقم کی صحت اور ایمان کی سلامتی کے لئے خصوصی دعا فرمائیں۔اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے گھر کی اور اپنے پیارے حبیب ﷺ کے در کی حاضری نصیب فرمائے۔

والسلام

محمد شفیق الرحمٰن قادری رضوی ابوالعلائی جہانگیری

المستدرك

على الصحيحين

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

المستدرك

على الصحيحين

جلد 5

تصنیف

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ھوالقادر

نام کتاب ــــــ المستدرک (جلد پنجم)

تصنیف ــــــ للامام الحافظ ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم النیسابوری

مترجم ــــــ الشیخ الحافظ ابی الفضیل محمد شفیق الرحمن القادری الرضوی

پروف ریڈنگ ــــــ مزمل ریاض انصاری

کمپوزنگ ــــــ ورڈز میکر

باہتمام ــــــ ملک شبیر حسین

سن اشاعت ــــــ مئی 2013ء

سرورق ــــــ باقو گرافکس

طباعت ــــــ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ــــــ 650/- روپے

شبیر برادرز®

زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

E-mail:shabbirbrother786@gmail.com

شبیر برادرز

اردو بازار لاہور

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

انتساب

اپنے اساتذہ کرام کے نام جن کے جوڑے سیدھے کرنے کی برکت سے اور جن کی مخلصانہ محنتوں کے نتیجے میں، اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ایک گنہ گار اور عاجز شخص کو رسول اللہ ﷺ کے اقوال اپنی قومی زبان میں منتقل کرنے کی سعادت بخشی۔

میرے اساتذہ کرام کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

- حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (شیخ الحدیث وناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ لاہور)
- حضرت علامہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ (شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)
- حضرت علامہ مولانا مفتی محمد رشید نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (چیف جسٹس شریعت کورٹ آزاد کشمیر)
- حضرت علامہ مولانا گل احمد عتیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ (شیخ الحدیث جامعہ رسولیہ شیرازیہ لاہور)
- حضرت علامہ مولانا مفتی محمد یار صاحب دامت برکاتہم العالیہ (امریکہ)
- حضرت علامہ مولانا حافظ عبدالستار سعیدی دامت برکاتہم العالیہ (ناظم تعلیمات وشیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)
- حضرت علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی دامت برکاتہم العالیہ (شیخ الحدیث جامعہ ہجویریہ داتا دربار لاہور)
- جانشین سعدی شیرازی حضرت علامہ مولانا محمد منشاء تابش قصوری دامت برکاتہم العالیہ
- حضرت علامہ مولانا غلام نصیر الدین گولڑوی دامت برکاتہم العالیہ (شیخ الحدیث جامعہ نعیمہ لاہور)
- حضرت مولانا ڈاکٹر فضل حنان سعیدی صاحب دامت برکاتہم العالیہ (شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)
- حضرت علامہ مولانا خادم حسین رضوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ (شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)
- حضرت علامہ مولانا فاروق احمد بندیالوی صاحب
- حضرت علامہ مولانا غلام محمد چشتی صاحب

طالب دعا

محمد شفیق الرحمٰن قادری رضوی

پیش لفظ

المستدرک علی الصحیحین کی چوتھی جلد مارکیٹ میں آنے کے بعد بہت سارے دوستوں نے اس کی فہرست کے کام کو بہت سراہا، اس کے ہمراہ کئی دوستوں نے اس بات پر بہت اصرار کیا کہ علامہ ذہبی کی تحقیق کو بھی اگر اس میں شامل کیا جائے تو یہ کتاب ہر لحاظ سے کامل ہو جائے گی، کئی مرتبہ سوچا کہ سابقہ چار جلدوں میں علامہ ذہبی کی تحقیق شامل نہیں کی، اب پانچویں جلد میں اس کو شامل کرنے کا کیا فائدہ؟ لیکن احباب کی رائے غالب آ گئی اور علامہ ذہبی کی تلخیص کو اس پانچویں جلد میں شامل کر دیا گیا ہے، ہر حدیث کی عربی عبارت کے بعد علامہ ذہبی کی تحقیق شامل کی ہے، اور اس کو عربی زبان میں ہی رکھا ہے، اس کا ترجمہ کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی، کیونکہ اس میں اکثر اصطلاحی الفاظ استعمال ہوئے ہیں، اور اصطلاحی الفاظ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا بلکہ ان کو اسی طرح نقل کیا جاتا ہے، مزید برآں یہ کہ جس شخص کو اس تحقیق کی حاجت ہوگی وہ کم از کم اتنا علم تو رکھتا ہوگا کہ وہ ان اصطلاحی الفاظ کو سمجھ سکے۔

چوتھی جلد کی تخریج کے دوران غلطی سے حدیث نمبر ۴۵۸۴ رہ گئی تھی، کچھ احباب کے توجہ دلانے سے اس پر آگاہی ہوئی اب اُس کو پانچویں جلد کے آخر میں شامل کر لیا گیا ہے۔

چوتھی جلد کے پیش لفظ میں قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست کی گئی تھی، لگتا ہے کسی صاحبِ دل نے بہت ہی دل سے دعا کر دی ہے، الحمد للہ طبیعت میں کافی افاقہ محسوس ہوا ہے، مزید دعاؤں کی درخواست ہے۔

چھٹی جلد پر کام شروع کر دیا ہے، خواہش ہے کہ بہت جلد وہ بھی ارباب ذوق کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں، آپ احباب کی مخلصانہ دعائیں شامل حال رہیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ بہت جلد چھٹی جلد بھی آپ کے ہاتھوں میں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی خدمت کے لئے توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

انسان خطا و نسیان کا مجموعہ ہے، اور اس بات سے انکار نہیں ہے کہ بہت مقامات پر غلطی واقع ہوئی ہوگی، قارئین سے التماس ہے کہ المستدرک کے کام میں کہیں بھی کوئی غلطی پائیں تو مہربانی کر کے ضرور آگاہ فرمائیں، تاکہ اپنے جیتے جی اس کو درست کر سکوں۔ اللہ تعالیٰ پڑھنے والوں اور درستگی کروانے والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

آخر میں ادارہ شبیر برادر کے مالک جناب ملک محمد شبیر صاحب کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں، جو راقم کی سست روی پر بہت صبر کرتے ہیں اور کام جلدی کرنے کا تقاضا بہت احسن انداز میں کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ دین متین کی خدمت کے لئے ان کی سعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اور اس کتاب کے لکھنے والوں، چھاپنے والوں، اور پڑھنے والوں کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین۔

طالب دعا: محمد شفیق الرحمٰن قادری رضوی ابوالعلائی جہانگیری
جامعہ کنز الایمان، گلی نمبر ۲، نواب کالونی، میاں چنوں، ضلع خانیوال۔

فہرست مضامین

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اُوَيْسِ بْنِ عَامِرٍ الْقَرَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُوَيْسٌ رَاهِبُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَلَمْ يَصْحَبْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّمَا ذَكَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَلَّ عَلَى فَضْلِهِ، فَذَكَرْتُهُ فِي جُمْلَةِ مَنِ اسْتُشْهِدَ بِصِفِّيْنَ بَيْنَ يَدَیْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

امت محمدیہ کے راہب حضرت اویس بن عامر قرنی رضی اللہ عنہ کے فضائل

ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل نہیں ہے، لیکن کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے ان کا تذکرہ کیا ہے جو کہ آپ کے فضل وکمال پر دلالت کرتا ہے، اس لئے میں نے جنگ صفین میں حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی معیت میں شہید ہونے والوں کے ضمن میں ان کا بھی ذکر کیا ہے۔

5716 - سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوْبَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ يَقُوْلُ: "قُتِلَ اُوَيْسٌ الْقَرَنِيُّ بَيْنَ يَدَیْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ يَوْمَ صِفِّيْنَ

✧✧ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی معیت میں جنگ صفین میں شہید ہوئے۔

5717 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِیْ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلَى قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ صِفِّيْنَ نَادَى مُنَادٍ مِنْ اَصْحَابِ مُعَاوِيَةَ اَصْحَابَ عَلِيٍّ: اَفِيكُمْ اُوَيْسٌ الْقَرَنِيُّ؟ قَالُوا: نَعَمْ، فَضَرَبَ دَابَّتَهُ حَتّٰى دَخَلَ مَعَهُمْ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: خَيْرُ التَّابِعِيْنَ اُوَيْسٌ الْقَرَنِيُّ

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 5717 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں: جنگ صفین کے دن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے کسی ساتھی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کو پکار کر پوچھا: کیا تمہارے اندر اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو موجود ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ پھر اس شخص نے اپنا گھوڑا دوڑایا اور یہ کہتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں شامل ہو گیا کہ "اویس قرنی رضی اللہ عنہ تابعین میں سب سے افضل ہیں"۔

5718 - اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِیْ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِیُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَيْشِیُّ، حَدَّثَنِیْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِیُّ، عَنْ حَبَّانَ بْنِ عَلِيٍّ الْعَنَزِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنِ

5717: دلائل النبوة للبيهقی - جماع ابواب إخبار النبی صلى الله عليه وسلم بالكوائن بعده

الْاَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ صِفِّيْنَ وَهُوَ يَقُوْلُ: مَنْ يُبَايِعُنِيْ عَلَى الْمَوْتِ؟ اَوْ قَالَ: عَلَى الْقِتَالِ؟ فَبَايَعَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ، قَالَ: فَقَالَ: اَيْنَ التَّمَامُ؟ اَيْنَ الَّذِیْ وُعِدْتُ بِهٖ؟ قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ اَطْمَارُ صُوْفٍ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ، فَبَايَعَهُ عَلَى الْمَوْتِ وَالْقَتْلِ، قَالَ: فَقِيْلَ: هٰذَا اُوَيْسٌ الْقَرَنِيُّ، فَمَا زَالَ يُحَارِبُ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى قُتِلَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْحَاكِمُ: "وَقَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَةُ بِذٰلِكَ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5718 – سنده ضعيف

✧✧ اصبغ بن نباتہ فرماتے ہیں: میں جنگ صفین کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، وہ کہہ رہے تھے: کون کون شخص موت پر میری بیعت کرے گا؟ (راوی کو شک ہے کہ یہاں پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے موت کا لفظ بولا یا قتال کا)۔ ۹۹ آدمیوں نے ان کی بیعت کی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمام کہاں ہے؟ وہ شخص کہاں ہے جس کے بارے میں مجھ سے وعدہ کیا گیا تھا، اس کے بعد منڈے ہوئے سر والا، بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس ایک آدمی ان کے پاس آیا، اس نے موت اور قتل پر ان کی بیعت کی۔ راوی کہتے ہیں۔ وہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ تھے۔ اس دن حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ مسلسل جنگ کرتے رہے حتیٰ کہ شہید ہو گئے۔

✿✿ امام حاکم کہتے ہیں: اس بارے میں امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث موجود ہیں۔

5719 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى، عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: كَانَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا اَتَتْ عَلَيْهِ اَمْدَادُ الْيَمَنِ سَاَلَهُمْ، اَفِيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ حَتّٰى اَتٰى عَلَيْهِ اُوَيْسٌ، فَقَالَ: اَنْتَ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ قَرَنٍ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: كَانَ بِكَ بَرَصٌ، فَبَرَاْتَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اَلَكَ وَالِدَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ عُمَرُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَاَ مِنْهُ، اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ، لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ، لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ، فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ قَالَ: فَاسْتَغْفِرْ لِيْ، فَاسْتَغْفَرَ لَهٗ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: اَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: الْكُوْفَةَ، قَالَ: اَلَا اَكْتُبُ لَكَ اِلٰى عُمَّالِهَا فَيَسْتَوْصُوْا بِكَ خَيْرًا؟ فَقَالَ: لَا، لَاَنْ اَكُوْنَ فِيْ غَبْرَاءِ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيَّ، فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ

5719: صحيح مسلم - كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالى عنهم' باب من فضائل اويس القرنى رضى الله عنه - حديث: 4719 البحر الزخار مسند البزار - ومما روى اسير بن جابر ' حديث: 334 دلائل النبوة للبيهقى -' جماع ابواب إخبار النبى صلى الله عليه وسلم بالكوائن بعده - باب ما جاء فى إخبار النبى صلى الله عليه وسلم بان' حديث: 2653 الطبقات الكبرى لابن سعد - بقية طبقة من روى عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه - اويس القرنى حديث: 7398

اَشْرَافِهِمْ، فَسَالَ عُمَرُ عَنْ اُوَيْسٍ كَيْفَ تَرَكْتَهُ؟ فَقَالَ: تَرَكْتُهُ رَثَّ الْبَيْتِ، قَلِيلَ الْمَتَاعِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: يَاْتِي عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ، ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَاَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ، لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ، لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ، فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَلَمَّا قَدِمَ الرَّجُلُ اَتَى اُوَيْسًا، فَقَالَ: اسْتَغْفِرْ لِي، فَقَالَ: اَنْتَ اَحْدَثُ النَّاسِ بِسَفَرٍ صَالِحٍ، فَاسْتَغْفِرْ لِي، فَقَالَ: لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاسْتَغْفَرَ لَهٗ، قَالَ: فَفَطَنَ لَهُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ عَلَى وَجْهِهٖ، قَالَ اُسَيْرٌ: فَكَسَوْتُهُ بُرْدًا، فَكَانَ اِذَا رَآهُ عَلَيْهِ اِنْسَانٌ، قَالَ: مِنْ اَيْنَ لِاُوَيْسٍ هٰذَا؟ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5719 – علی شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یمن کے امدادی مجاہدین آئے تو امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان سے دریافت کرنے لگے کہ کیا تمہارے درمیان کوئی اویس بن عامر نامی شخص موجود ہے؟ (یہ سلسلہ چلتا رہا حتیٰ کہ آخر کار حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی باری آ گئی) جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے تو ان کا حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ درج ذیل مکالمہ ہوا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ: آپ اویس بن عامر ہیں؟

حضرت اویس رضی اللہ عنہ: جی ہاں۔

حضرت عمر رحمۃ اللہ علیہ رضی اللہ عنہ: کیا آپ مراد قبیلے اور قرن سے تعلق رکھتے ہیں؟

حضرت اویس رضی اللہ عنہ: جی ہاں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: کیا آپ برص کی بیماری میں مبتلا ہوئے تھے، پھر تندرست بھی ہو گئے تھے؟

حضرت اویس رضی اللہ عنہ: جی ہاں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ: کیا آپ نے اپنی والدہ کو پایا؟

حضرت اویس رضی اللہ عنہ: جی ہاں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یمن کی ایک جماعت کے ہمراہ ایک اویس بن عامر نامی شخص تمہارے پاس آئے گا، جس کا تعلق قبیلہ مراد سے ہوگا اور وہ قرن کا باشندہ ہوگا، وہ برص کی بیماری میں مبتلا ہو کر صحت یاب ہو چکا ہوگا، البتہ ایک درہم جتنا، اس کے جسم پر سفید نشان باقی ہوگا، اس کو (اپنی) والدہ کی صحبت میسر آئی ہوگی اور وہ اپنی ماں کا فرمانبردار ہوگا۔ (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا مقام یہ ہوگا کہ) اگر وہ (کسی کام کے لئے) اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھا لے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو ضرور پورا کرے گا۔ اگر ہو سکے تو تم اس سے اپنے لئے دعائے مغفرت کروانا، (پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان سے) مغفرت کی دعا مانگنے کی درخواست کی، انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے دعائے

مغفرت کی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ کہاں جانا چاہتے ہیں؟انہوں نے جواباً کہا: کوفہ۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں وہاں کے گورنر کے نام آپ کے لئے ایک خط نہ لکھ دوں جس کی وجہ سے وہ آپ کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رہنے دیجئے، کیونکہ مجھے غبار آلود اور مٹی میں اٹے ہوئے لوگوں میں رہنا اچھا لگتا ہے۔(راوی کہتے ہیں) اگلے سال سرکاری عمائدین میں سے ایک صاحب حج کرنے کے لئے آیا،تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس سے حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں دریافت کیا،تو اس نے بتایا کہ میں ان کو اس حالت میں چھوڑ کر آیا ہوں کہ وہ ایک چھوٹے سے شکستہ گھر میں رہتے ہیں۔اس کے پاس سامان بہت کم ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہارے پاس یمنی لوگوں کی کسی جماعت کے ہمراہ اویس بن عامر رضی اللہ عنہ آئے گا،اس کا تعلق قبیلہ مراد سے ہوگا اور وہ قرن کا رہنے والا ہوگا۔وہ برص کی بیماری میں مبتلا ہو کر صحت یاب ہو چکا ہوگا،جبکہ ایک درہم جتنی جگہ پر نشان باقی ہوگا،وہ اپنی والدہ کا فرمانبردار اور خدمت گزار ہوگا،(اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایسے مقام کا حامل ہوگا کہ) اگر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر قسم اٹھا لے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا کر دے گا۔اگر ہو سکے تو اس سے اپنے لئے دعائے مغفرت کروا لینا،(راوی کہتے ہیں) وہ صاحب (حج سے واپس لوٹا تو) کوفہ میں حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور ان سے دعائے مغفرت کرنے کی درخواست کی، حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ تو خود ابھی ابھی ایک مبارک سفر سے تشریف لائے ہیں، آپ میرے لئے دعا کریں۔حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تمہاری ملاقات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی تھی؟ اس نے کہا: جی ہاں۔تب کوفہ کے لوگوں کو آپ کے مقام اور مرتبہ کا پتا چلا،تو حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ (کوفہ چھوڑ کر کہیں اور) چلے گئے۔

حضرت اسیر فرماتے ہیں: میں نے ان کی خدمت میں ایک چادر پیش کی تھی (وہ اتنی عمدہ تھی کہ) جو بھی وہ چادر حضرت اویس کے پاس دیکھتا تو وہ یہی دریافت کرتا کہ اویس کے پاس یہ چادر کہاں سے آئی؟

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

5720 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ الضَّبِّيُّ، قَالَا: ثنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: لَمَّا اَقْبَلَ اَهْلُ الْيَمَنِ جَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَسْتَقْرِي الرِّفَاقَ فَيَقُوْلُ: هَلْ فِيكُمْ اَحَدٌ مِنْ قَرَنٍ؟ حَتّٰى اَتٰى عَلَيْهِ قَرَنٌ فَقَالَ: مَنْ اَنْتُمْ؟ قَالُوا: قَرَنٌ، فَرَفَعَ عُمَرُ بِزِمَامٍ اَوْ زِمَامِ اُوَيْسٍ فَنَاوَلَهُ عُمَرُ فَعَرَفَهُ بِالنَّعْتِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: اَنَا اُوَيْسٌ، قَالَ: هَلْ كَانَ لَكَ وَالِدَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: هَلْ بِكَ مِنَ الْبَيَاضِ؟ قَالَ: نَعَمْ، دَعَوْتُ

5720:مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - اول مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حدیث:269

اللّٰهَ تَعَالَى، فَاَذْهَبَهُ عَنِّي اِلَّا مَوْضِعَ الدِّرْهَمِ مِنْ سُرَّتِي لِاَذْكُرَ بِهِ رَبِّي، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اسْتَغْفِرْ لِي، قَالَ: اَنْتَ اَحَقُّ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لِي، اَنْتَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ اُوَيْسٌ الْقَرَنِيُّ، وَلَهُ وَالِدَةٌ، وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَدَعَا رَبَّهُ فَاَذْهَبَهُ عَنْهُ، اِلَّا مَوْضِعَ الدِّرْهَمِ فِي سُرَّتِهِ قَالَ: فَاسْتَغْفَرَ لَهُ، قَالَ: ثُمَّ دَخَلَ فِي اَغْمَارِ النَّاسِ، فَلَمْ يَدْرِ اَيْنَ وَقَعَ؟ قَالَ: ثُمَّ قَدِمَ الْكُوْفَةَ، فَكُنَّا نَجْتَمِعُ فِي حَلْقَةٍ فَنَذْكُرُ اللّٰهَ، وَكَانَ يَجْلِسُ مَعَنَا فَكَانَ اِذْ ذَكَّرَهُمْ وَقَعَ حَدِيْثُهُ مِنْ قُلُوبِنَا مَوْقِعًا لَا يَقَعُ حَدِيْثٌ غَيْرُهُ، فَفَقَدْتُهُ يَوْمًا، فَقُلْتُ لِجَلِيسٍ لَنَا: مَا فَعَلَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ يَقْعُدُ اِلَيْنَا؟ لَعَلَّهُ اشْتَكَى، فَقَالَ رَجُلٌ: مَنْ هُوَ؟ فَقُلْتُ: مَنْ هُوَ؟ قَالَ: ذَاكَ اُوَيْسٌ الْقَرَنِيُّ، فَدَلَلْتُ عَلَى مَنْزِلِهِ، فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، اَيْنَ كُنْتَ؟ وَلِمَ تَرَكْتَنَا؟ فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ لِي رِدَاءٌ فَهُوَ الَّذِي مَنَعَنِي مِنْ اِتْيَانِكُمْ، قَالَ: فَاَلْقَيْتُ اِلَيْهِ رِدَائِي، فَقَذَفَهُ اِلَيَّ، قَالَ: فَتَخَالَيْتُهُ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: لَوْ اَنِّي اَخَذْتُ رِدَاءَكَ هٰذَا فَلَبِسْتُهُ فَرَآهُ عَلَيَّ قَوْمِي، قَالُوا: انْظُرُوا اِلَى هٰذَا الْمُرَائِي لَمْ يَزَلْ فِي الرَّجُلِ حَتّٰى خَدَعَهُ وَاَخَذَ رِدَاءَهُ، فَلَمْ اَزَلْ بِهِ حَتّٰى اَخَذَهُ، فَقُلْتُ: انْطَلِقْ حَتّٰى اَسْمَعَ مَا يَقُوْلُوْنَ، فَلَبِسَهُ فَخَرَجْنَا، فَمَرَّ بِمَجْلِسِ قَوْمِهِ، فَقَالُوا: انْظُرُوا اِلَى هٰذَا الْمُرَائِيِّ لَمْ يَزَلْ بِالرَّجُلِ حَتّٰى خَدَعَهُ وَاَخَذَ رِدَاءَهُ، فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِمْ، فَقُلْتُ: اَلَا تَسْتَحْيُونَ لِمَ تُؤْذُونَهُ؟ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَرَضْتُهُ عَلَيْهِ فَاَبَى اَنْ يَقْبَلَهُ، قَالَ: فَوَفَدَتْ وُفُودٌ مِنْ قَبَائِلِ الْعَرَبِ اِلَى عُمَرَ فَوَفَدَ فِيهِمْ سَيِّدُ قَوْمِهِ، فَقَالَ لَهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: اَفِيكُمْ اَحَدٌ مِنْ قَرَنٍ؟ فَقَالَ لَهُ سَيِّدُهُمْ: نَعَمْ، اَنَا فَقَالَ لَهُ: هَلْ تَعْرِفُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ قَرَنٍ يُقَالُ لَهُ اُوَيْسٌ مِنْ اَمْرِهِ كَذَا وَمِنْ اَمْرِهِ كَذَا؟ فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا تَذْكُرُ مِنْ شَاْنِ ذَاكَ وَمِنْ ذَاكَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ، اَدْرِكْهُ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا: اِنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ اُوَيْسٌ مِنْ قَرَنٍ مِنْ اَمْرِهِ كَذَا وَمِنْ اَمْرِهِ كَذَا فَلَمَّا قَدِمَ الرَّجُلُ لَمْ يَبْدَاْ بِاَحَدٍ قَبْلَهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اسْتَغْفِرْ لِي، فَقَالَ: مَا بَدَا لَكَ؟ قَالَ: اِنَّ عُمَرَ، قَالَ لِي: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: مَا اَنَا بِمُسْتَغْفِرٍ لَكَ حَتّٰى تَجْعَلَ لِي ثَلَاثًا، قَالَ: وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْمَا بَقِيَ، وَلَا تُخْبِرْ بِمَا قَالَ لَكَ عُمَرُ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ، وَنَسِيَ الثَّالِثَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5720 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یمن کے لوگ آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان جماعتوں کی مہمان نوازی کی۔ (جب بھی کوئی جماعت آپ کے پاس آتی تو) آپ ان سے پوچھتے: کیا تمہارے اندر قرن کا رہنے والا کوئی شخص موجود ہے؟ پھر قرن کے رہنے والے کچھ لوگ آپ کے پاس آئے، آپ نے ان سے پوچھا: تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم قرن کے رہنے والے ہیں۔ پھر حضرت اویس رضی اللہ عنہ کے جانور کی لگام ان کی جانب بڑھائی گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ لگام تھام لی اور ان کے اوصاف کی بناء پر ان کو پہچان لیا۔ اور ان کے درمیان درج ذیل مکالمہ ہوا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: آپ کا نام کیا ہے؟

حضرت اویس رضی اللہ عنہ: میرا نام ''اویس'' ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: کیا تم نے اپنی والدہ کی صحبت پائی؟

حضرت اویس رضی اللہ عنہ: جی ہاں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: کیا آپ کے جسم پر کوئی سفید نشان موجود ہے؟

حضرت اویس رضی اللہ عنہ: جی ہاں۔ میں نے دعا مانگی تھی، تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دے دی، مگر ناف کے قریب ایک درہم جتنی جگہ پر سفید نشان اب بھی موجود ہے۔ یہ اس لئے تا کہ میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھوں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: آپ میرے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

حضرت اویس رضی اللہ عنہ: آپ کو چاہئے کہ آپ میرے لئے بخشش کی دعا کریں، کیونکہ آپ تو خود صحابیٔ رسول ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تابعین میں سب سے افضل ایک اویس نامی شخص ہوگا، وہ قرن کا رہنے والا ہوگا، وہ اپنی والدہ کو پائے گا، (اور اس کا فرمانبردار ہوگا) وہ برص کی بیماری میں مبتلا ہوگا، پھر وہ اپنے رب کی بارگاہ میں دعا مانگے گا اور اللہ تعالیٰ اس کو شفا دے گا مگر اس کی ناف پر ایک سفید نشان باقی رہ جائے گا۔

پھر حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔ اس کے بعد وہ لوگوں کی جماعت میں شامل ہو گئے، پھر یہ پتا نہ چلا کہ انہوں نے کہاں پر قیام کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ کوفہ میں آ گئے، ہم لوگ ایک حلقہ ذکر میں شریک ہوا کرتے تھے وہاں پر حضرت اویس رضی اللہ عنہ بھی آتے تھے، جب آپ لوگوں کو وعظ کہتے تو آپ کی بات دل میں ایسے اثر کرتی کہ کسی دوسرے کی بات اس طرح اثر نہیں کرتی تھی۔ ایک دن حضرت اویس رضی اللہ عنہ اس حلقہ ذکر میں نہ آئے، میں نے اپنے ساتھی سے ان کے بارے میں پوچھا: اُس آدمی کو کیا ہوا، جو ہمارے ساتھ بیٹھا کرتا تھا، وہ کہیں بیمار تو نہیں ہو گیا؟ اُس آدمی نے پوچھا: وہ کون ہے؟ میں نے کہا: وہ اویس قرنی ہے۔ میں نے ان کے گھر کا پتا معلوم کیا اور ان کے گھر آ گیا، میں نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، آپ کہاں تھے؟ اور آپ نے ہمیں کیوں چھوڑ دیا؟ انہوں نے کہا: میرے پاس اوڑھنے کے لئے کوئی چادر نہ تھی، بس اسی وجہ سے میں تمہارے حلقہ میں نہیں آ سکا۔ میں اپنی چادر ان کو پیش کی، لیکن انہوں نے وہ چادر مجھے لوٹا دی، میں کچھ دیر تو کھڑا سوچتا رہا، پھر انہوں نے کہا: اگر میں نے تمہاری چادر قبول کر لی اور اس کو اوڑھ کر باہر نکلا اور لوگوں نے اس کو دیکھ لیا تو لوگ کہیں گے: اس ریاکار کو دیکھو یہ ایک آدمی کے پیچھے پڑا رہا حتیٰ کہ اس کو دھوکہ دے کر یہ چادر اس سے ہتھیا لی، لیکن میں بھی اصرار کرتا رہا، بالآخر وہ میری چادر لینے پر راضی ہو گئے، میں نے ان سے کہا: آپ چلئے، میں دیکھتا ہوں کون شخص آپ کو باتیں کرتا ہے۔ انہوں نے چادر اوڑھ لی اور ہم لوگ وہاں سے نکل آئے، انہی کی قوم کی ایک مجلس کے پاس سے ہمارا گزر ہوا تو انہوں نے کہا: اس ریاکار کو دیکھو، یہ ایک آدمی کے پیچھے پڑا رہا حتیٰ کہ دھوکے سے اس کی چادر حاصل کر لی ہے۔ میں ان کے پاس گیا اور ان سے کہا: تمہیں حیاء نہیں آتی، تم اس شخص کو کیوں ستا رہے ہو؟ خدا کی قسم! میں نے یہ چادر خود اپنے طور پر ان کو پیش کی ہے، پھر بھی انہوں نے انکار کر دیا تھا، میں نے زبردستی ان کو اوڑھائی ہے۔ راوی کہتے ہیں: عرب کے قبائل

کے وفود (میں سے ایک وفد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں آیا، ایک وفد میں ان کی قوم کا سردار بھی موجود تھا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: کیا تمہارے اندر کوئی شخص قرن کا رہنے والا بھی موجود ہے؟ ان کے سردار نے کہا: جی ہاں۔ میں قرن کا ہی رہنے والا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو مخصوص نشانیاں بتا کر پوچھا: کیا آپ ان نشانیوں کے حامل کسی اویس نامی شخص کو جانتے ہیں؟ اس نے کہا: اے امیر المومنین! آپ کس شخص کی بات کر رہے ہیں؟ اور یہ شخص کون ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری ماں تجھے روئے دو تین مرتبہ ان سے ملاقات کرلو، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہمیں مخصوص نشانیاں بتا کر) فرمایا: قرن کا رہنے والا ایک اویس نامی شخص ہے جو کہ فلاں فلاں صفات کا حامل ہے۔ جب وہ شخص واپس گیا تو سب سے پہلے حضرت اویس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے کہا: آپ میرے لئے بخشش کی دعا کر دیں۔ حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہیں کیسے پتا چلا (مجھ سے دعا کروانے میں کوئی فضیلت ہے) اس نے بتا دیا کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کے بارے میں یہ یہ باتیں بتائی ہیں۔ حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس وقت تمہارے لئے دعائے مغفرت نہیں کروں گا جب تک تم مجھے تین چیزوں کی گارنٹی نہ دو۔ اس نے پوچھا: وہ تین چیزیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا:

(۱) آج کے بعد تم مجھے تکلیف نہیں دو گے۔

(۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو کچھ تمہیں میرے بارے میں بتایا ہے وہ تم کسی سے نہیں کہو گے۔

(۱) تیسری بات راوی کو بھول گئی ہے۔

5721 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ زِيَادٍ، الْفَقِيهُ بِالدَّامِغَانِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يُونُسَ، ثنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِي اَكْثَرُ مِنْ رَبِيعَةَ، وَمُضَرَ قَالَ هِشَامٌ: فَاَخْبَرَنِي حَوْشَبٌ عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّهُ اُوَيْسٌ الْقَرَنِيُّ قَالَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ: فَقُلْتُ لِرَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ اُوَيْسٌ: بِاَيِّ شَيْءٍ بَلَغَ هٰذَا؟ قَالَ: فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5721 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا ایک امتی ہے، اس کی شفاعت کی برکت سے قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر کی تعداد کے برابر گناہ گاروں کی بخشش کرے گا۔

حضرت حسن سے مروی ہے کہ وہ شخص ''حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ'' ہیں۔

ابوبکر بن عیاش فرماتے ہیں: میں نے ان کی قوم کے ایک آدمی سے پوچھا: حضرت اویس رضی اللہ عنہ، اس مقام تک کس بناء پر پہنچے، تو اس نے کہا:

5721: مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الفضائل' ما ذكر في اويس القرني رضي الله عنه - حديث: 31703 دلائل النبوة للبيهقي جماع ابواب إخبار النبي صلى الله عليه وسلم بالكوائن بعده - حديث: 2656

فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ

''یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے، عطا کرتا ہے''

5722 - اَخْبَرَنِي اَبُو الْعَبَّاسِ قَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، بِمَرْوَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ: " كَانَ لِاُوَيْسٍ الْقَرَنِيِّ رِدَاءٌ اِذَا جَلَسَ مَسَّ الْاَرْضَ، وَكَانَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعْتَذِرُ اِلَيْكَ مِنْ كُلِّ كَبِدٍ جَائِعَةٍ، وَجَسَدٍ عَارٍ، وَلَيْسَ لِي اِلَّا مَا عَلَى ظَهْرِي وَفِي بَطْنِي

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 5722 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چادر ہوتی تھی، جب وہ بیٹھتے تو وہ زمین پر لگتی تھی، اور وہ یوں دعا مانگا کرتے تھے ''اے اللہ میں ہر بھوکے جگر سے اور ننگے بدن سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

5723 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَنَا يَزِيدُ بْنُ يَزِيدَ الْبَكْرِيُّ، قَالَ اُوَيْسٌ الْقَرَنِيُّ: كُنْ فِي اَمْرِ اللّٰهِ كَاَنَّكَ قَتَلْتَ النَّاسَ كُلَّهُمْ

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 5723 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ یزید بن یزید بکری کہتے ہیں کہ حضرت اویس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے معاملے میں ایسے ہو جاؤ، گویا کہ تو نے تمام لوگوں کا قتل کیا ہوا ہے۔

5724 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زِيَادٍ، الْفَقِيهُ الدَّامِغَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، ثنا اَبُو الْاَحْوَصِ، حَدَّثَنِي صَاحِبٌ لَنَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ مُرَادٍ اِلَى اُوَيْسٍ الْقَرَنِيِّ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، قَالَ: وَعَلَيْكُمْ، قَالَ: كَيْفَ اَنْتُمْ يَا اُوَيْسُ؟ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، قَالَ: كَيْفَ الزَّمَانُ عَلَيْكُمْ؟ قَالَ: لَا تَسَالِ الرَّجُلَ اِذَا اَمْسَى لَمْ يَرَ اَنَّهُ يُصْبِحُ، وَاِذَا اَصْبَحَ لَمْ يَرَ اَنَّهُ يُمْسِي يَا اَخَا مُرَادٍ، اِنَّ الْمَوْتَ لَمْ يُبْقِ لِمُؤْمِنٍ فَرَحًا، يَا اَخَا مُرَادٍ، اِنَّ عِرْفَانَ الْمُؤْمِنِ بِحُقُوقِ اللّٰهِ لَمْ تُبْقِ لَهُ فِضَّةً وَلَا ذَهَبًا، يَا اَخَا مُرَادٍ، اِنَّ قِيَامَ الْمُؤْمِنِ بِاَمْرِ اللّٰهِ لَمْ يُبْقِ لَهُ صَدِيقًا، وَاللّٰهِ اِنَّا لَنَامُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ، فَيَتَّخِذُونَنَا اَعْدَاءً، وَيَجِدُونَ عَلَى ذَلِكَ مِنَ الْفَاسِقِينَ اَعْوَانًا حَتّٰى وَاللّٰهِ لَقَدْ يَقْذِفُونَنَا بِالْعَظَائِمِ، وَوَاللّٰهِ لَا يَمْنَعُنِي ذَلِكَ اَنْ اَقُولَ بِالْحَقِّ

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 5724 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ابوالاحوص کہتے ہیں: مجھے میرے ایک ساتھی نے یہ بات بتائی ہے کہ قبیلہ مراد سے ایک آدمی حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، دعا سلام اور حال احوال دریافت کرنے کے بعد اس نے پوچھا: تمہارا زمانہ کیسا تھا؟ انہوں نے کہا: تم لوگوں کے بارے میں سوال مت کرو، انسان شام کرے تو صبح کی کوئی امید نہیں ہوتی اور صبح کرے تو شام کی کوئی امید نہیں، اے مراد کے رہنے والے! موت نے مومن کے لئے کوئی خوشی نہیں چھوڑی، اے مراد قبیلے کے رہنے والے! مومن جو حقوق اللہ کی پہچان رکھتا ہے اس کے لئے سونا اور چاندی کچھ نہیں ہے۔ اے مراد کے رہنے والے! مومن جو اللہ کے احکام کی پاسداری کرتا ہے اس

کی نگاہ میں کسی دوست کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔خدا کی قسم! ہم بھلائی کا حکم دیتے ہیں۔اور برائی سے منع کرتے ہیں۔لیکن لوگ ہمیں اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔اوراس سلسلے میں فاسقوں کو اپنا ساتھی بنا لیتے ہیں۔خدا کی قسم وہ ہم پر بڑے بڑے الزامات لگاتے ہیں لیکن بایں ہمہ میں کلمہ حق بلند کرنے سے باز نہیں آؤں گا۔

5725 – اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِیلُ بْنُ اَحْمَدَ الْجُرْجَانِیُّ، اَنَا اَبُوْ یَعْلَی، ثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا الْوَلِیدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنِیْ عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِیُّ قَالَ: ذَكَرُوا الْحَجَّ، فَقَالُوا لِاُوَیْسٍ الْقَرَنِیِّ: اَمَا حَجَجْتَ؟ قَالَ: لَا، قَالُوا: وَلِمَ؟ قَالَ: فَسَكَتَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: عِنْدِی رَاحِلَةٌ، وَقَالَ آخَرُ: عِنْدِی نَفَقَةٌ، وَقَالَ آخَرُ: عِنْدِی جِهَازٌ، فَقَبِلَهُ مِنْهُمْ وَحَجَّ بِهِ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی) 5725 – سكت عنه الذهبی فی التلخیص

✧✧ حضرت عطاء خراسانی کہتے ہیں: لوگوں کے درمیان حج کے بارے میں گفتگو چل رہی تھی، اسی دوران انہوں نے حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے حج کیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ اس آدمی نے وجہ پوچھی تو حضرت اویس رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا: میرے پاس سواری موجود ہے، ایک دوسرے شخص نے کہا: میرے پاس نفقہ موجود ہے۔ تیسرے نے کہا: باقی خرچہ میں دے سکتا ہوں۔ حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے اس کو قبول کیا اور حج کر لیا۔

5726 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُعَاوِیَةَ السَّیَّارِیُّ شَیْخُ اَهْلِ الْحَقَائِقِ بِخُرَاسَانَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، قَالَ: اَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْمُوَجِّهِ الْفَزَارِیُّ، اَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ، اَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ الشُّمَیْطِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِیهِ اَنَّهُ سَمِعَ اَسْلَمَ الْعِجْلِیَّ یَقُوْلُ: حَدَّثَنِیْ اَبُو الضَّحَّاكِ الْجَرْمِیُّ، عَنْ هَرِمِ بْنِ حَیَّانَ الْعَبْدِیِّ قَالَ: "قَدِمْتُ الْكُوفَةَ فَلَمْ یَكُنْ لِی بِهَا هَمٌّ اِلَّا اُوَیْسٌ الْقَرَنِیُّ اَطْلُبُهُ وَاَسْاَلُ عَنْهُ، حَتّٰی سَقَطْتُ عَلَیْهِ جَالِسًا وَحْدَهُ عَلَی شَاطِئِ الْفُرَاتِ نِصْفَ النَّهَارِ، یَتَوَضَّاُ وَیَغْسِلُ ثَوْبَهُ، فَعَرَفْتُهُ بِالنَّعْتِ، فَاِذَا رَجُلٌ لَحِمٌ، اٰدَمُ، شَدِیدُ الْاُدْمَةِ، اَشْعَرُ، مَحْلُوقُ الرَّاْسِ – یَعْنِی لَیْسَ لَهُ جُمَّةٌ – كَثُّ اللِّحْیَةِ، عَلَیْهِ اِزَارٌ مِنْ صُوفٍ، وَرِدَاءٌ مِنْ صُوفٍ، بِغَیْرِ حِذَاءٍ، كَبِیْرُ الْوَجْهِ، مَهِیبُ الْمَنْظَرِ جِدًّا، فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ، فَرَدَّ عَلَیَّ وَنَظَرَ اِلَیَّ، فَقَالَ: حَیَّاكَ اللّٰهُ مِنْ رَجُلٍ؟ فَمَدَدْتُ یَدِی اِلَیْهِ لِاُصَافِحَهُ، فَاَبَی اَنْ یُصَافِحَنِی، وَقَالَ: وَاَنْتَ فَحَیَّاكَ اللّٰهُ، فَقُلْتُ: رَحِمَكَ اللّٰهُ یَا اُوَیْسُ وَغَفَرَ لَكَ، كَیْفَ اَنْتَ رَحِمَكَ اللّٰهُ؟ ثُمَّ خَنَقَتْنِی الْعَبْرَةُ مِنْ حُبِّی اِیَّاهُ، وَرِقَّتِی لَهُ لِمَا رَاَیْتُ مِنْ حَالِهِ، مَا رَاَیْتُ حَتّٰی بَكَیْتُ وَبَكَی، ثُمَّ قَالَ: وَاَنْتَ فَرَحِمَكَ اللّٰهُ یَا هَرِمُ بْنَ حَیَّانَ كَیْفَ اَنْتَ یَا اَخِی؟ مَنْ دَلَّكَ عَلَیَّ؟ قُلْتُ: اللّٰهُ، قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ رَبِّنَا اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا حِینَ سَمَّانِی وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ رَاَیْتُهُ قَطُّ، وَلَا رَآنِی، ثُمَّ قُلْتُ: مِنْ اَیْنَ عَرَفْتَنِی، وَعَرَفْتَ اسْمِی، وَاسْمَ اَبِی، فَوَاللّٰهِ مَا كُنْتُ رَاَیْتُكَ قَطُّ قَبْلَ هٰذَا الْیَوْمِ، قَالَ: نَبَّاَنِی الْعَلِیمُ الْخَبِیْرُ، عَرَفَتْ رُوحِی رُوحَكَ حَیْثُ كَلَّمَتْ نَفْسِی نَفْسَكَ، اَنَّ الْاَرْوَاحَ لَهَا اَنْفُسٌ كَاَنْفُسِ الْاَحْیَاءِ، اِنَّ الْمُؤْمِنِینَ یَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، وَیَتَحَدَّثُونَ بِرُوحِ اللّٰهِ، وَاِنْ لَمْ یَلْتَقُوا، وَاِنْ لَمْ

يَتَكَلَّمُوا وَيَتَعَارَفُوا، وَإِنْ نَأَتْ بِهِمُ الدِّيَارُ، وَتَفَرَّقَتْ بِهِمُ الْمَنَازِلُ، قَالَ: قُلْتُ، حَدِّثْنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ أَحْفَظُهُ عَنْكَ، قَالَ: إِنِّي لَمْ أُدْرِكْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ تَكُنْ لِي مَعَهُ صُحْبَةٌ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ رِجَالًا قَدْ رَأَوْهُ، وَقَدْ بَلَغَنِي مِنْ حَدِيثِهِ كَمَا بَلَغَكُمْ، وَلَسْتُ أُحِبُّ أَنْ أَفْتَحَ هٰذَا الْبَابَ عَلَى نَفْسِي أَنْ أَكُونَ مُحَدِّثًا أَوْ قَاضِيًا وَمُفْتِيًا، فِي النَّفْسِ شُغْلٌ يَا هَرِمُ بْنُ حَيَّانَ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا أَخِي، اقْرَأْ عَلَيَّ آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ أَسْمَعْهُنَّ مِنْكَ، فَإِنِّي أُحِبُّكَ فِي اللَّهِ حُبًّا شَدِيدًا، وَادْعُ بِدَعَوَاتٍ، وَأَوْصِ بِوَصِيَّةٍ أَحْفَظُهَا عَنْكَ، قَالَ: فَأَخَذَ بِيَدِي عَلَى شَاطِئِ الْفُرَاتِ وَقَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، قَالَ: فَشَهِقَ شَهْقَةً، ثُمَّ بَكَى مَكَانَهُ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَبِّي تَعَالَى ذِكْرُهُ، وَأَحَقُّ الْقَوْلِ قَوْلُهُ، وَأَصْدَقُ الْحَدِيثِ حَدِيثُهُ، وَأَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُهُ: (وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ مَا خَلَقْنَاهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ) (الدخان: 39) حَتَّى بَلَغَ (إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللَّهُ إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ) (الدخان: 42)، ثُمَّ شَهِقَ شَهْقَةً، ثُمَّ سَكَتَ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ، وَأَنَا أَحْسِبُهُ قَدْ غُشِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا هَرِمُ بْنَ حَيَّانَ مَاتَ أَبُوكَ، وَأَوْشَكَ أَنْ تَمُوتَ، وَمَاتَ أَبُو حَيَّانَ، فَإِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ، وَمَاتَ آدَمُ، وَمَاتَتْ حَوَّاءُ يَا ابْنَ حَيَّانَ، وَمَاتَ نُوحٌ وَإِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ، يَا ابْنَ حَيَّانَ، وَمَاتَ مُوسَى نَجِيُّ الرَّحْمَنِ، يَا ابْنَ حَيَّانَ، وَمَاتَ دَاوُدُ خَلِيفَةُ الرَّحْمَنِ، يَا ابْنَ حَيَّانَ، وَمَاتَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ الرَّحْمَنِ، وَمَاتَ أَبُو بَكْرٍ خَلِيفَةُ الْمُسْلِمِينَ، يَا ابْنَ حَيَّانَ، وَمَاتَ أَخِي وَصَفِيِّي وَصَدِيقِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، ثُمَّ قَالَ: وَاعُمَرَاهُ رَحِمَ اللَّهُ عُمَرَ، وَعُمَرُ يَوْمَئِذٍ حَيٌّ، وَذَلِكَ فِي آخِرِ خِلَافَتِهِ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: رَحِمَكَ اللَّهُ، إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَعْدُ حَيٌّ، قَالَ: بَلَى، إِنْ تَفْهَمْ فَقَدْ عَلِمْتَ مَا قُلْتُ أَنَا، وَأَنْتَ فِي الْمَوْتَى، وَكَانَ قَدْ كَانَ، ثُمَّ صَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدَعَا بِدَعَوَاتٍ خِفَافٍ، ثُمَّ قَالَ: هٰذِهِ وَصِيَّتِي إِلَيْكَ يَا هَرِمُ بْنَ حَيَّانَ، كِتَابُ اللَّهِ، وَاللِّقَاءُ بِالصَّالِحِينَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَقَدْ نَعَيْتُ عَلَى نَفْسِي، وَنَعَيْتُكَ فَعَلَيْكَ بِذِكْرِ الْمَوْتِ، فَلَا يُفَارِقَنَّ عَلَيْكَ طَرْفَةً وَأَنْذِرْ قَوْمَكَ إِذَا رَجَعْتَ إِلَيْهِمْ، وَانْصَحْ أَهْلَ مِلَّتِكَ جَمِيعًا، وَاكْدَحْ لِنَفْسِكَ وَإِيَّاكَ إِيَّاكَ أَنْ تُفَارِقَ الْجَمَاعَةَ فَتُفَارِقَ دِينَكَ، وَأَنْتَ لَا تَعْلَمُ فَتَدْخُلَ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّ هٰذَا يَزْعُمُ أَنَّهُ يُحِبُّنِي فِيكَ، وَزَارَنِي مِنْ أَجْلِكَ، اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي وَجْهَهُ فِي الْجَنَّةِ، وَأَدْخِلْهُ عَلَيَّ زَائِرًا فِي دَارِكَ دَارِ السَّلَامِ، وَاحْفَظْهُ مَا دَامَ فِي الدُّنْيَا حَيْثُ مَا كَانَ، وَضُمَّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَرَضِّهِ مِنَ الدُّنْيَا بِالْيَسِيرِ، وَمَا أَعْطَيْتَهُ مِنَ الدُّنْيَا فَيَسِّرْهُ لَهُ، وَاجْعَلْهُ لِمَا تُعْطِيهُ مِنْ نِعْمَتِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ، وَاجْزِهِ خَيْرَ الْجَزَاءِ، اسْتَوْدَعْتُكَ اللَّهَ يَا هَرِمُ بْنَ حَيَّانَ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، ثُمَّ قَالَ لِي: لَا أَرَاكَ بَعْدَ الْيَوْمِ رَحِمَكَ اللَّهُ، فَإِنِّي أَكْرَهُ الشُّهْرَةَ، وَالْوَحْدَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ لِأَنِّي شَدِيدُ الْغَمِّ، كَثِيرُ الْهَمِّ، مَا دُمْتُ مَعَ هَؤُلَاءِ النَّاسِ حَيًّا فِي الدُّنْيَا، وَلَا تَسْأَلْ عَنِّي، وَلَا تَطْلُبْنِي، وَاعْلَمْ أَنَّكَ مِنِّي عَلَى بَالٍ، وَلَمْ أَرَكَ، وَلَمْ تَرَنِي، فَاذْكُرْنِي وَادْعُ لِي، فَإِنِّي سَأَذْكُرُكَ وَأَدْعُو لَكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

تَعَالَى، انْطَلِقْ هَا هُنَا حَتَّى اَخَذَ هَا هُنَا، قَالَ: فَحَرَصْتُ عَلَى اَنْ اَسِيرَ مَعَهُ سَاعَةً فَاَبَى عَلَيَّ، فَفَارَقْتُهُ يَبْكِي وَاَبْكِي، قَالَ: فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ فِي قَفَاهُ حَتَّى دَخَلَ فِي بَعْضِ السِّكَكِ، فَكَمْ طَلَبْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ، وَسَاَلْتُ عَنْهُ، فَمَا وَجَدْتُ اَحَدًا يُخْبِرُنِي عَنْهُ بِشَيْءٍ، فَرَحِمَهُ اللّٰهُ، وَغَفَرَ لَهُ، وَمَا اَتَتْ عَلَيَّ جُمُعَةٌ اِلَّا وَاَنَا اَرَاهُ فِي مَنَامِي مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ اَوْ كَمَا قَالَ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5726 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ہرم بن حیان عبدی کہتے ہیں: میں کوفہ میں گیا، اور وہاں جانے کا میرا واحد یہی مقصد تھا کہ میں حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کروں اور ان سے کچھ باتیں پوچھوں۔ (ان کو ڈھونڈتا رہا) حتیٰ کہ نہر فرات کے کنارے پر دوپہر کے وقت وہ اکیلے بیٹھے اپنے کپڑے دھو رہے تھے اور وضو کر رہے تھے، میں نے ان کی نشانیوں کی وجہ سے ان کو پہچان لیا۔ میں ان کو دیکھا، وہ بھرے ہوئے جسم والے گندم گوں شخص تھے۔ ان کے سر پر کثیر بال تھے لیکن وہ سر منڈوا کر رکھتے تھے، یعنی وہ چٹیا نہیں رکھتے تھے، داڑھی گھنی تھی، اون کا بنا ہوا لباس پہنتے تھے اور اون کی بنی ہوئی ایک چادر بھی ہوتی تھی، موزے نہیں پہنتے تھے، چہرہ بھاری اور رعب دار تھا، میں نے اس کو سلام کیا، انہوں نے میرے سلام کا جواب دیتے ہوئے میری جانب دیکھا، اور مجھے خوش آمدید کہتے ہوئے بولے: تم کون ہو؟ میں نے ان مصافحہ کرنے کے لئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا، لیکن انہوں نے میرے ساتھ مصافحہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اور مجھے دعا دیتے ہوئے اپنی جگہ پر کھڑے رہنے کا کہا۔ میں نے کہا: اے اویس! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، اور اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے، آپ کا کیا حال ہے؟ اس کے بعد اس محبت نے مجھ پر شدید غلبہ کر لیا جو میرے دل میں حضرت اویس رضی اللہ عنہ کے بارے میں موجود تھی، اور جب میں نے ان کی حالت زار دیکھی تو مجھ پر ایک رقت طاری ہوگئی۔ ان کی حالت پر مجھے رونا آ گیا، اور میرے ساتھ ساتھ وہ بھی رو دیئے۔ پھر حضرت اویس رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: اے ہرم بن حیان تمہارا کیا حال ہے؟ اور تمہیں میرے بارے میں کس نے بتایا؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، ہمارا رب پاک ہے، ہمارے رب کا وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے، اس دن سے پہلے نہ تو انہوں نے مجھے دیکھا تھا اور نہ میں نے ان کو دیکھا تو لیکن انہوں نے جب مجھے نام لے کر مخاطب کیا تو میں نے ان سے پوچھا: آپ مجھے کیسے جانتے ہیں اور میرے والد کے نام کا آپ کو کس نے بتایا؟ حالانکہ آج سے پہلے میری آپ کے ساتھ کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا: مجھے علم اور خبر رکھنے والے اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے۔ جب تم نے میرے ساتھ بات کی تو میری روح نے تمہاری روح کو پہچان لیا۔ زندہ انسانوں کی طرح روح میں بھی عقل ہوتی ہے اور یہ بھی ایک دوسرے کو دیکھ کر پہچان لیتی ہیں، آپس میں گفتگو کرتی ہیں، اگرچہ ہمارے جسم ایک دوسرے سے ملاقات اور بات چیت نہ کریں اگرچہ بظاہر ایک دوسرے کو نہ پہچانتے ہوں۔ اگرچہ یہ الگ الگ شہروں میں الگ الگ مقامات پر رہتے ہوں، (پھر بھی جب ملتے ہیں تو ایک دوسرے کو پہچان لیتے ہیں) میں نے کہا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث سنائیے جو میں آپ کے حوالے سے یاد رکھوں۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میری ملاقات نہیں ہوئی اور نہ ہی مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی سعادت ملی، ہاں البتہ میں نے ایسے بہت

سارے لوگوں کی زیارت کی ہے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے۔ اور جیسے تم لوگوں نے ان سے احادیث سن رکھی ہیں اسی طرح میرے پاس بھی کسی صحابی سے سنی ہوئی احادیث موجود ہیں، لیکن میں اپنے آپ کو محدث، قاضی یا مفتی نہیں کہلوانا چاہتا۔ اے حرم بن حیان! دل تو اس طرح کے معاملات کی خواہش کرتا رہتا ہے۔ (ہرم بن حیان) کہتے ہیں: میں نے کہا: آپ میرے بھائی! آپ قرآن کریم کی کوئی آیت ہی پڑھ دیجئے، میں تم سے وہی سن لیتا ہوں۔ کیونکہ میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے بہت زیادہ محبت کرتا ہوں، اور آپ میرے لیا دعا بھی فرمائیں اور مجھے کوئی وصیت بھی فرمائیں۔ وہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے نہر فرات کے کنارے لے گئے اور **اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم** پڑھا، یہ پڑھتے ہوئے آپ سسکیاں لینے لگے اور پھر رو پڑے، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا قول سب سے برحق قول ہے، اس کی بات سب سے سچی بات ہے اور اس کا کلام سب سے اچھا کلام ہے، اس نے ارشاد فرمایا ہے:

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ (سورۃ الدخان، آیت 39.40,41,42)

اور ہم نے نہ بنائے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے کھیل کے طور پر ہم نے انہیں نہ بنایا مگر حق کے ساتھ لیکن ان میں اکثر جانتے نہیں بیشک فیصلہ کا دن ان سب کی میعاد ہے جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ان کی مدد ہوگی مگر جس پر اللہ رحم کرے بیشک وہی عزت والا مہربان ہے

(ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ آیات پڑھنے کے بعد آپ پھر سسکیاں لینے لگے، کچھ دیر بعد خاموش ہو گئے، میں نے ان کو دیکھا تو مجھے لگا کہ شاید آپ بے ہوش ہو چکے ہیں، پھر انہوں نے فرمایا: اے ہرم بن حیان، تیرا والد فوت ہو گیا ہے اور عنقریب تم بھی فوت ہونے والے ہو، ابو حیان فوت ہو گئے ہیں، وہ یا تو جنتی ہیں یا دوزخی ہیں۔ اور اے ابن حیان! حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا رضی اللہ عنہا وفات پا گئے اے ابن حیان! اور حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام وفات پا گئے، اے ابن حیان! حضرت موسیٰ نجی الرحمٰن علیہ السلام اور حضرت داؤد خلیفۃ الرحمٰن علیہ السلام بھی وفات پا گئے، اور محمد رسول اللہ ﷺ بھی وفات پا گئے، اے ابن حیان! خلیفۃ المسلمین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی وفات پا گئے، اس کے بعد وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر افسوس کرتے ہوئے کہنے لگے میرے بھائی اور دوست حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی وفات پا گئے، ہائے عمر رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ تم پر رحمتیں نازل کرے، یہ ان دنوں کی بات ہے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابھی زندہ تھے اور یہ ان کی خلافت کے آخری ایام کا واقعہ ہے۔ میں نے حضرت اویس رضی اللہ عنہ سے کہا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تو ابھی زندہ ہیں۔ اگر تجھ میں ذرا بھی سمجھ ہوئی تو تم جان لوگے کہ میرے کہنے کا کیا مطلب تھا، حقیقت تو یہ ہے کہ تو اور میں بھی مردوں میں شمار ہیں۔ اور یہ سب ہو کر رہے گا۔ پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی ذات پر درود پاک پڑھا، اور اس کے بعد کافی ساری مختصر دعائیں مانگیں۔ پھر فرمایا: اے ابن حیان! میری طرف سے یہ تمہیں وصیت ہے کہ کتاب اللہ

کو مضبوطی سے تھامو، اور صالحین سے ملاقات کرتے رہو، اور نبی اکرم ﷺ پر درود وسلام پڑھتے رہو، میں تمہیں اپنی اور تمہاری موت کی خبر دیتا ہوں، اس لئے تم پر لازم ہے کہ موت کو یاد رکھا کر، ایک لحہ بھر کو بھی اس کو اپنے سے جدا نہ کر اور جب تو لوٹ کر اپنے قبیلے میں جائے تو ان کو ڈرسنا اور اپنی پوری ملت کے لئے نصیحت کر، اور اپنی ذات کے لئے محنت کر، اور جماعت سے الگ ہونے سے اپنے آپ کو بچا (اگر تو جماعت سے الگ ہو گیا تو) دین سے دور ہو جائے گا، اور اس دوری کا تجھے پتہ بھی نہیں چلے گا اور تو قیامت کے دن دوزخ میں داخل ہو جائے گا۔ پھر انہوں نے کہا: اے اللہ! یہ شخص سمجھتا ہے کہ یہ تیری رضا کی خاطر مجھ سے محبت کرتا ہے، اور یہ صرف تیری رضا کی خاطر میری ملاقات کے لئے آیا ہے یا اللہ جنت مجھے اس کے چہرے کی پہچان کرانا، اور وہاں پر اس کی میرے ساتھ ملاقات کروانا، جب تک اس کی زندگی ہے، اس کی حفاظت فرما، اور اس کو اس کی جائید ادعطا فرما، اور اس کو دنیا کی تھوڑی نعمت پر راضی ہونے والا بنا، اے اللہ! تو اس کو دنیا کا جتنا حصہ عطا فرمائے وہ اس کے لئے آسان فرما، اور جب تو اس کو نعمتیں عطا کر چکے تو اس کو اپنی نعمت کا شکر گزار بنا، اور اس کو جزائے خیر عطا فرما، یا اللہ! میں نے ہرم بن حیان کو تیرے سپرد کیا، والسلام علیک ورحمۃ اللہ۔ پھر انہوں نے مجھے کہا: میں آج کے بعد تمہیں نہ دیکھوں۔ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔ دراصل میں شہرت کو ناپسند کرتا ہوں اور میں خلوت وتنہائی کو پسند کرتا ہوں۔ کیونکہ جب تک میں لوگوں کے ساتھ دنیا میں زندہ ہوں، تب تک میں غمگین اور پریشان ہی رہوں گا۔ (آج کے بعد) تم میرے بارے میں کبھی کسی سے مت پوچھنا اور نہ ہی مجھے ڈھونڈنے کی کوشش کرنا۔ میری طرف سے تمہاری یہ ذمہ داری ہے۔ نہ تم مجھے دیکھنا اور نہ میں تمہیں دیکھوں۔ بس تم مجھے یاد کر کے میرے لئے دعا کیا کرنا اور ان شاء اللہ تعالیٰ میں تمہیں یاد کر کے تمہارے لئے دعا کیا کروں گا۔ تم یہاں سے چلے جاؤ، وہ فرماتے ہیں: میں نے خواہش کی کہ کچھ دور تک میں ان کے ہمراہ چلوں لیکن انہوں نے مجھے ساتھ چلنے سے منع کر دیا اور مجھے خود سے جدا کر دیا، جدا ہوتے ہوئے وہ بھی رو دیئے اور میری بھی آنکھیں چھلک پڑیں۔ (ہرم بن حیان) کہتے ہیں: میں ان کو جاتے ہوئے پیچھے سے دیکھتا رہا حتیٰ کہ وہ ایک گلی میں مڑ گئے، اس کے بعد میں نے ان کو بہت ڈھونڈا اور بہت لوگوں سے ان کے بارے میں پوچھا، لیکن مجھے کوئی شخص ایسا نہ ملا جو ان کے بارے میں کچھ بتاتا، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان پر رحم فرمائے۔ اس کے بعد ہر جمعہ کو ایک یا دو مرتبہ خواب میں مجھے آپ کی زیارت ہوتی تھی۔

5727 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا شَرِيكٌ قَالَ: ذَكَرُوا فِي مَجْلِسِهِ اُوَيْسًا الْقَرَنِيَّ، فَقَالَ: قُتِلَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الرَّجَّالَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5727 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ شریک کہتے ہیں: ان کی مجلس میں حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہوا تو انہوں نے کہا: حضرت اویس رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہمراہی میں لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔

5728 – حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنِي اَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ، ثَنَا اَبُو مَكِينٍ قَالَ: " رَاَيْتُ امْرَاَةً فِي مَسْجِدِ اُوَيْسٍ الْقَرَنِيِّ قَالَتْ: كَانَ

يَجْتَمِعُ هُوَ وَاَصْحَابٌ لَهُ فِي مَسْجِدِهِمْ هٰذَا، يُصَلُّونَ وَيَقْرَء ُونَ فِي مَصَاحِفِهِمْ، فَآتِي غَدَاءَ هُمْ وَعَشَاءَ هُمْ هَا هُنَا، حَتّٰى يُصَلُّوا الصَّلَوَاتِ "، قَالَتْ: وَكَانَ ذٰلِكَ دَابُهُمْ مَا شَهِدُوا، حَتّٰى غَزَوَا فَاسْتُشْهِدَ اُوَيْسٌ وَجَمَاعَةٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فِي الرَّجَّالَةِ بَيْنَ يَدَىْ عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5728 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابومکین کہتے ہیں: میں نے ایک خاتون کو حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی مسجد میں دیکھا وہ کہہ رہی تھی: حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ اوران کے ساتھی اس مسجد میں جمع ہوکر نماز ادا کرتے، قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے اور میں ان کے لئے صبح اورشام کا کھانا لاکر یہاں رکھا کرتی تھی، وہ کہتی ہیں: یہ ان کا طریقہ تھا، یہ لوگ حضرت اویس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حمایت میں لڑتے ہوئے شہید ہوگئے۔

5729 – حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالسَّلَامِ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِى الْجَدْعَاءِ، اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِي اَكْثَرُ مِنْ بَنِىْ تَمِيمٍ قَالَ الثَّقَفِيُّ: قَالَ هِشَامٌ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ: اِنَّهٗ اُوَيْسٌ الْقَرَنِيُّ، صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5729 – قال الذهبی فی التلخيص صحيح

✧✧ حضرت عبد اللہ بن ابی جدعاء فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے ایک امتی کی شفاعت کے ساتھ بنی تمیم کی تعداد سے زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے۔

حضرت حسن فرماتے ہیں: رسول اللہ کے وہ امتی حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْاَنْصَارِيِّ، وَكُنْيَتُهٗ اَبُوْ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سہل بن حنیف انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

5730 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، " فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِىْ ضُبَيْعَةَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفِ بْنِ وَاهِبِ بْنِ غَانِمِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ مُجَدَّعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو، وَعَمْرٌو الَّذِى يُقَالُ لَهٗ: بَخْرَجٌ "

✧✧ ابن اسحاق نے بنی ضبیعہ قبیلہ کی جانب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں ''حضرت سہل بن حنیف بن واہب بن غانم بن ثعلبہ بن مجدعہ بن حارث بن عمرو'' کا نام ذکر کیا ہے۔ یہ عمرو وہی ہیں جن کو ''بَخْرَجٌ'' کہا جاتا ہے۔

5731 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ

الْمِصْرِيُّ، ثَنَا اَبِى، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، "فِى تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْاَنْصَارِ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفِ بْنِ وَاهِبِ بْنِ عُكَيْمِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ مُجَدَّعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو، وَزَعَمُوا اَنَّهُ يُقَالُ لَهُ: بَجْدَعٌ "

✧✧ عروہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگ بدر میں انصار کی جانب سے ''حضرت سہل بن حنیف بن واہب بن عکیم بن ثعلبہ بن مجدعہ بن حارث بن عمرو'' (بھی) شریک ہوئے۔ مؤرخین کا خیال ہے کہ انہی کو ''بجدع'' کے نام سے پکارا جاتا تھا۔

5732 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ: سَهْلُ بْنُ حُنَيْفِ بْنِ وَاهِبِ بْنِ عُكَيْمِ بْنِ ثَعْلَبَةَ اَبُوْ ثَابِتٍ مَاتَ بِالْكُوْفَةِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَثَلَاثِينَ، وَصَلَّى عَلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''سہل بن حنیف بن واہب بن عکیم بن ثعلبہ'' ان کی کنیت ''ابوثعلبہ'' ہے، ۳۸ ہجری کو، کوفہ میں ان کا انتقال ہوا۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

5733 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُنَادِى، ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُؤَدِّبُ، ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَتْنَا الرَّبَابُ، جَدَّتِى، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: مَرَرْتُ بِسَيْلٍ فَدَخَلْتُ فَاغْتَسَلْتُ فِيهِ، فَخَرَجْتُ مِنْهُ مَحْمُومًا، فَنَمَى ذَلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مُرُوا اَبَا ثَابِتٍ فَلْيَتَصَدَّقْ

(التعليق - من تلخيص الذهبى) 5733 - سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرا گزر ایک نہر کے قریب سے ہوا، میں نے اس میں نہالیا، جب میں نہا کر نکلا تو مجھے بخار ہو چکا تھا (ان کا جسم بہت خوبصورت تھا کسی نے ان کو دیکھ لیا تو نظر لگ گئی تھی)، اس بات کی خبر رسول اللہ ﷺ کو دی گئی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ابوثابت کو کہو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ دے۔

5734 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَوْنٍ، وَسَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، فِى مُؤَاخَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ مِنْ بَنِى هَاشِمٍ عَلِيُّ بْنُ اَبِى طَالِبٍ، وَسَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَشَهِدَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ بَدْرًا، وَاُحُدًا، وَثَبَتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ حِينَ

5733 (بلفظ: مروا ابا ثابت يتعوذ) سنن ابى داود - كتاب الطب' باب ما جاء فى الرقى - حديث: 3408 السنن الكبرى للنسائى - كتاب عمل اليوم والليلة' ذكر اختلاف الاخبار فى قول القائل : سيدنا وسيدى - حديث: 9733 شرح معانى الآثار للطحاوى - كتاب الكراهة' باب الكى هل هو مكروه ام لا ؟ - حديث: 4769' مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث سهل بن حنيف - حديث: 15697 المعجم الكبير للطبرانى - من اسمه سهل' ما اسند سهل بن حنيف - الرباب عن سهل بن حنيف حديث: 5478

انْكَشَفَ النَّاسُ عَنْهُ، وَبَايَعَهُ عَلَى الْمَوْتِ، وَجَعَلَ يَنْضَحُ يَوْمَئِذٍ بِالنَّبْلِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَبِّلُوا سَهْلًا فَإِنَّهُ سَهْلٌ . قَالَ: وَشَهِدَ اَيْضًا الْخَنْدَقَ، وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَهِدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صِفِّيْنَ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: مَاتَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ بِالْكُوْفَةِ بَعْدَ انْصِرَافِهِمْ مِنْ صِفِّيْنَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَثَلَاثِيْنَ، وَصَلَّى عَلَيْهِ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ عاصم بن عمر کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے مہاجرین اور انصار کو ایک دوسرے کا بھائی بھائی بنایا تو بنی ہاشم میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ تھے۔

○ ابن عمر کہتے ہیں: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر اور جنگ احد میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شرکت کی ہے، اور جنگ احد کے دن جب دوسرے لوگ بھاگ کھڑے ہوئے تھے اس وقت یہ حضور ﷺ کے ہمراہ ثابت قدم رہے تھے۔ انہوں موت پر رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تھی، اور جنگ احد کے دن تیروں کے ساتھ حضور ﷺ کا دفاع کیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سہل کو تیر دو کہ یہ احسن انداز میں تیراندازی کرتا ہے، انہوں نے غزوہ خندق اور دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شراکت کی۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ صفین میں بھی شرکت کی۔

○ ابن عمر اپنی سند کے ہمراہ بیان کرتے ہیں: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ جنگ صفین سے واپس آنے کے بعد ۳۸ ہجری کو کوفہ میں فوت ہوئے، اور امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

5735 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ، اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَّى عَلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، فَكَبَّرَ عَلَيْهِ سِتًّا، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا، فَقَالَ: اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5735 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عبداللہ بن معقل فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس میں ۶ تکبیریں پڑھیں، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہماری جانب متوجہ ہوکر فرمایا: یہ بدری صحابہ میں سے ہیں۔

5736 – حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ

5736: المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه سهل' ما اسند سهل بن حنيف - ابو امامة بن سهل بن حنيف عن ابيه' حديث: 5421 دلائل النبوة للبيهقی - باب ما جاء فی دعاء النبی صلى الله عليه وسلم علی' حديث: 907 معرفة الصحابة لابی نعيم الاصبهانی - باب السين' من اسمه سعيد - سهل بن حنيف بن واهب بن العكيم' حديث: 2905

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، حَدَّثَنِي اَبُوْ اُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ قَالَ: " قَالَ لِي اَبِي: يَا بُنَيَّ، لَقَدْ رَاَيْتُنَا يَوْمَ بَدْرٍ، وَإِنَّ اَحَدَنَا يُشِيرُ بِسَيْفِهِ اِلَى رَاْسِ الْمُشْرِكِ فَيَقَعُ رَاْسُهُ عَنْ جَسَدِهِ قَبْلَ اَنْ يَصِلَ اِلَيْهِ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5736صحيح على شرط البخاری

✧✧ ابوامامہ بن سہل فرماتے ہیں: میرے والد صاحب نے مجھے بتایا کہ جنگ بدر کے دن ہم نے عجیب واقعات دیکھے، ہم مشرک کو قتل کرنے کے لئے اس کی جانب تلوار بڑھاتے تھے، ابھی تلوار اس تک پہنچتی نہ تھی کہ اس کا سر پہلے ہی کٹ جاتا تھا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5737 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمِصْرِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ بِسَيْفِهِ عَلَى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهِيَ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: خُذِيهِ فَلَقَدْ اَحْسَنْتُ بِهِ الْقِتَالَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ كُنْتَ قَدْ اَحْسَنْتَ الْقِتَالَ الْيَوْمَ، فَلَقَدْ اَحْسَنَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ، وَعَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ، وَالْحَارِثُ بْنُ الصِّمَّةِ، وَاَبُوْ دُجَانَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَفِيهِ تَادِيبٌ لِمَنْ يَرَى هُوَ اَفْضَلَ مِنْهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی تلوار لئے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، اُس وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور سے خون دھو رہی تھیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی تلوار حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تھماتے ہوئے فرمایا: اس کو پکڑو میں نے آج اس کے ساتھ بہت خوب جنگ کی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم بہت خوب جنگ کی ہے تو (پھر کیا ہوا) آج سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ، عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ، حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ اور ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے بھی جنگ کے زبردست جوہر دکھائے ہیں۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس میں ان لوگوں کے لئے راہنمائی موجود ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت سہل سے افضل قرار دیتے ہیں۔

(نوٹ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جزوی فضیلت سے ہرگز انکار نہیں ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کسی دوسرے صحابی کو جزوی فضیلت حاصل نہیں ہوسکتی۔)

5738 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمِصْرِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ تَغْسِلُ الدَّمَ، عَنْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ كَمَا

اَمْلَيْتُهُ سَمِعْتُ اَبَا عَلِيِّ الْحَافِظَ يَقُوْلُ: لَمْ نَكْتُبْهُ مَوْصُوْلًا اِلَّا عَنْ اَبِي يَعْقُوْبَ بِاِسْنَادِهِ، وَالْمَشْهُوْرُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا، وَاِنَّمَا يُعْرَفُ هٰذَا الْمَتْنُ مِنْ حَدِيْثِ اَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی تلوار لئے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، اس وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک دھورہی تھیں۔ اس کے بعد سابقہ حدیث کی طرح پوری حدیث بیان کی۔

امام حاکم کہتے ہیں: میں نے اس حدیث کو ابو یعقوب کی اسناد کے ہمراہ موصولاً روایت کیا ہے جبکہ یہ حدیث ابن عیینہ کی عمرو بن دینا پھر عکرمہ کی اسناد کے ہمراہ مرسلاً مشہور ہے۔ اور یہ متن ابومعشر سے پھر ایوب بن ابی امامہ بن سہل سے، پھر ان کے والد سے پھر ان کے دادا کی روایت کے حوالے سے پہچانا جاتا ہے۔

5739 – حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ السَّدُوْسِيُّ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: جَاءَ عَلِيٌّ اِلٰى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَوْمَ اُحُدٍ، فَقَالَ: اَمْسِكِي سَيْفِي هٰذَا فَلَقَدْ اَحْسَنْتُ بِهِ الضَّرْبَ الْيَوْمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ كُنْتَ اَحْسَنْتَ بِهِ الْقِتَالَ فَقَدْ اَحْسَنَهُ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ وَسَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَالْحَارِثُ بْنُ الصِّمَّةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5739 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ احد کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور فرمایا: میری یہ تلوار پکڑو، میں نے آج اس تلوار کے ساتھ بہت خوب لڑائی کی ہے۔ تم ایسا کرو کہ اس کو اچھی طرح دھوڈالو، آج میں نے اس کے ساتھ بہت خوب لڑائی کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم نے اس کے ساتھ بہت اچھی لڑائی کی ہے تو عاصم بن ثابت، سہل بن حنیف اور حارث بن صمہ رضی اللہ عنہم نے بھی بہت خوب لڑائی کی ہے۔

5740 – حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ، اَخْبَرَنِي شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِي اَبُوْ اُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، وَكَانَ مِنْ كِبَارِ الْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ شَهِدُوْا بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ابوامامہ بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں: حضرت سہل بن حنیف، ان کبار صحابہ کرام میں سے تھے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر میں شرکت کی تھی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5741 – اَخْبَرَنِي اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ، ثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ الْمِنْهَالِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، اَنَّ عَامِرَ

بْنَ رَبِيعَةَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ رَأَى سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِالْخَرَّارِ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ، وَلَا جِلْدَ مُخَبَّأَةٍ، فَلُبِطَ سَهْلٌ وَسَقَطَ فَقِيلَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، هَلْ لَكَ فِي سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ؟ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ، وَقَالَ: لِمَ يَقْتُلُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ اَوْ صَاحِبَهُ اَلَا يَدْعُو بِالْبَرَكَةِ، اغْتَسِلْ لَهُ فَاغْتَسَلَ لَهُ عَامِرٌ فَرَاحَ سَهْلٌ، وَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ، وَالْغُسْلُ اَنْ يُؤْتَى بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَيُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْقَدَحِ جَمِيعًا، وَيُهَرِيقُ عَلَى وَجْهِهِ مِنَ الْقَدَحِ، ثُمَّ يَغْسِلُ فِيهِ يَدَهُ الْيُمْنَى وَيَغْتَسِلُ مِنْ فِيهِ فِي الْقَدَحِ، وَيُدْخِلُ يَدَهُ فَيَغْسِلُ ظَهْرَهُ، ثُمَّ يَاْخُذُ بِيَدِهِ الْيَسَارِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَغْسِلُ صَدْرَهُ فِي الْقَدَحِ، ثُمَّ يَغْسِلُ رُكْبَتَهُ الْيُمْنَى فِي الْقَدَحِ، وَاَطْرَافَ اَصَابِعِهِ، وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ بِالرِّجْلِ الْيُسْرَى، وَيُدْخِلُ دَاخِلَ اِزَارِهِ، ثُمَّ يُغَطِّي الْقَدَحَ قَبْلَ اَنْ يَضَعَهُ عَلَى الْاَرْضِ فَيَحْثُو مِنْهُ، وَيَتَمَضْمَضُ وَيُهَرِيقُ عَلَى وَجْهِهِ، ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ، ثُمَّ يُلْقِي الْقَدَحَ مِنْ وَرَائِهِ

قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَى اِخْرَاجِ هٰذَا الْحَدِيثِ مُخْتَصَرًا كَمَا حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو اُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، اَنَّ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ مَرَّ عَلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْاَنْصَارِيِّ، وَهُوَ يَغْتَسِلُ فِي الْخَرَّارِ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ وَلَا جِلْدَ مُخَبَّأَةٍ فَلُبِطَ سَهْلٌ، فَاُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، هَلْ لَكَ فِي سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تَتَّهِمُونَ بِهِ مِنْ اَحَدٍ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، مَرَّ بِهِ عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ وَقَالَ: اَلَا بَرَّكْتَ اغْتَسِلْ لَهُ فَاغْتَسَلَ لَهُ عَامِرٌ فَرَاحَ سَهْلٌ مَعَ الرَّكْبِ قَالَ الْحَاكِمُ: فَاَمَّا الْجَرَّاحُ بْنُ الْمِنْهَالِ فَاِنَّهُ اَبُو الْعَطُوفِ الْجَزَرِيُّ، وَلَيْسَ مِنْ شَرْطِ الصَّحِيحِ، وَاِنَّمَا اَخْرَجْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ لِشَرْحِ الْغُسْلِ كَيْفَ هُوَ وَهُوَ غَرِيبٌ جِدًّا مُسْنَدًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ اَتَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَلَى اَثَرِ حَدِيثِهِ هٰذَا بِاِسْنَادٍ آخَرَ بِزِيَادَاتٍ فِيهِ

✧✧ ابوامامہ بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں: بنی عدی بن کعب سے تعلق رکھنے والے ایک شخص عامر بن ربیعہ نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مدینے میں ایک مقام پر (کسی نہروغیرہ میں) نہاتے ہوئے دیکھ کر کہنے لگے: میں نے آج تک اس جیسا خوبصورت نوجوان کبھی نہیں دیکھا، حضرت سہل وہیں پرلڑکھڑاتے ہوئے زمین پر گر گئے، رسول اللہ ﷺ کو اس بات کی خبر دی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے عامر بن ربیعہ کو بلا کر ان پر اظہار ناراضگی فرمایا، پھر ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی یا ساتھی کو قتل کیوں کرتا ہے؟ وہ اس کے لئے برکت کی دعا کیوں نہیں کرتا۔ اس کے لئے غسل

5741: موطا مالك - كتاب العين' باب الوضوء من العين - حديث 1694' سنن ابن ماجه - كتاب الطب' باب العين - حديث: 3507' صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' كتاب الطب - ذكر الامر لمن راى باخيه شيئا حسنا ان يبرك له فيه' حديث: 6197' السنن الكبرى للنسائي كتاب الطب' العين - حديث: 7365' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' ما اسند سهل بن حنيف - ابو امامة بن سهل بن حنيف عن ابيه' حديث: 5438

کروعامر بن ربیعہ نے ان کے لئے غسل کیا تو حضرت سہل بن حنیف شام کے وقت بالکل ٹھیک ہو چکے تھے۔(نظر اتارنے کے لئے) غسل کا طریقہ یہ ہے کہ ایک ٹب میں پانی لیں اور جس کی نظر لگی ہے وہ اپنے دونوں ہاتھ اس ٹب میں ڈالے اور ٹب کے اندر اپنا چہرہ دھوئے، پھر اس ٹب میں اپنا دایاں ہاتھ دھوئے، پھر اپنا منہ دھوئے، اور اپنے ہاتھ کی پشت کو دھوئے، پھر بایاں ہاتھ پانی میں ڈالے، اس کو دھوئے، پھر اپنا دایاں گھٹنا اور پاؤں کی انگلیوں کے پورے اسی ٹب میں دھوئے، اسی طرح بایاں گھٹنا اور بائیں پاؤں کی انگلیوں کے پورے دھوئے، پھر اپنا سینہ دھوئے، پھر اپنے تہہ بند (یا شلوار یا جو بھی ستر کے لئے پہن رکھا ہے اس) کی اندرونی جانب پانی میں ڈبوئے، پھر وہ ٹب زمین پر رکھنے سے پہلے اس ٹب کو ڈھانپ دے (اکثر روایت میں ہے کہ پھر وہ ٹب متاثر شخص کو تھما دے) وہ اس میں سے ایک دوگھونٹ پانی پئے اور کلی بھی کرے، پھر غسل کرنے والا وہ پانی اپنے چہرے پر متاثرہ آدمی کے چہرے پر ڈالے، پھر اس کو اپنے سر پر انڈیل لے اور وہ ٹب سر کے اوپر سے اپنی پچھلی جانب پھینک دے۔

❀❀ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یہی حدیث مختصراً بیان کی ہے۔(ان کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے)

ابوامامہ بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں: عامر بن ربیعہ، کا حضرت سہل بن حنیف انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزر ہوا، اس وقت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ ایک نہر میں نہا رہے تھے، ان کو دیکھ کر کہا: خدا کی قسم! میں نے آج تک اس جیسا خوبصورت نوجوان نہیں دیکھا، (ان کے یہ بات کہتے ہی) حضرت سہل زمین پر گر گئے، ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لایا گیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نگاہ کرم کیجئے! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں کسی آدمی پر شک ہے؟ (جس نے ان کو نظر لگائی ہے) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے عامر بن ربیعہ کا گزر ہوا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا اور فرمایا: تو نے اس کے لئے برکت کی دعا کیوں نہ کی؟ تو اس کے لئے غسل کر۔ چنانچہ عامر بن ربیعہ نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے لئے غسل کیا۔ (اس غسل کی برکت سے) حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ تندرست ہو کر قافلہ کے ہمراہ روانہ ہو گئے۔

❀❀ امام حاکم کہتے ہیں: جراح بن منہال ''ابوعطوف جزری'' ہیں۔ یہ بخاری شریف کے معیار کے راوی نہیں ہیں۔ میں نے یہ حدیث صرف اس لئے نقل کر دی ہے کہ اس میں غسل کی مفصل کیفیت کا ذکر موجود ہے۔ یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسند ہونے کے حوالے سے بہت غریب ہے۔ حضرت عبداللہ بن وہب ایک دوسری اسناد کے ہمراہ اس حدیث جیسی ایک اور حدیث بیان کی ہے، اس میں کچھ الفاظ کا اضافہ بھی ہے۔ (وہ حدیث درج ذیل ہے)

5742 حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُولُ: اغْتَسَلَ اَبِي سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ فَنَزَعَ جُبَّةً كَانَتْ عَلَيْهِ يَوْمَ حُنَيْنٍ حِينَ هَزَمَ اللّٰهُ الْعَدُوَّ، وَعَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ يَنْظُرُ، قَالَ: وَكَانَ سَهْلٌ رَجُلًا اَبْيَضَ حَسَنَ

الْخَلْقِ، فَقَالَ لَهُ عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ، وَنَظَرَ إِلَيْهِ فَأَعْجَبَهُ حُسْنُهُ حِينَ طَرَحَ جُبَّتَهُ، فَقَالَ: وَلَا جَارِيَةٌ فِي سِتْرِهَا بِأَحْسَنَ جَسَدًا مِنْ جَسَدِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، فَوُعِكَ سَهْلٌ مَكَانَهُ، وَاشْتَدَّ وَعْكُهُ، فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ وُعِكَ، وَأَنَّهُ غَيْرُ رَائِحٍ مَعَكَ، فَأَتَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرُوهُ بِالَّذِي كَانَ مِنْ شَأْنِ عَامِرٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَامَ يَقْتُلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ، أَلَا بَرَّكْتَ، إِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ، تَوَضَّأْ لَهُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يُعْجِبُهُ فَلْيُبَرِّكْ فَإِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ هٰذِهِ الزِّيَادَاتِ فِي الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا مِمَّا لَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5742 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ محمد بن ابی امامہ بن سہل بن حنیف اپنے والد ابوامامہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ کہتے ہیں کہ) میرے والد حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ جنگ حنین کے دن جب اللہ تعالیٰ نے دشمن کو بھگا دیا، اس موقع پر حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے نہانے کے لئے اپنا جبہ اتار دیا، عامر بن ربیعہ ان کو دیکھ رہا تھا۔ حضرت سہل بن حنیف بہت خوبصورت نوجوان تھے، عامر بن ربیعہ ان کو دیکھ کر کہنے لگا: میں نے آج تک ان جیسا حسین نوجوان نہیں دیکھا، بلکہ کسی لڑکی میں بھی میں نے ایسا حسن نہیں دیکھا۔ (ان کے یہ کہتے ہی) حضرت سہل بن حنیف کو شدید بخار ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر دی گئی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے، یہاں پر صحابہ کرام نے ربیعہ بن عامر کے ان کو دیکھنے والی بات سنائی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک اپنے بھائی کو کیوں قتل کرتا ہے؟ ان کو دیکھ کر برکت کی دعا کیوں نہ مانگی؟ بے شک نظر برحق ہے۔ اس کے لئے وضو کرو، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص ایسی چیز دیکھے جو اس کو بہت اچھی لگے، اس کو چاہئے کہ وہ برکت کی دعا مانگے، کیونکہ نظر برحق ہے۔

✿✿ مذکورہ دونوں حدیثوں میں جو اضافہ ہے، وہ امام بخاری اور امام مسلم نے نقل نہیں کیا۔

5743 – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَنَسٍ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ، رَجُلٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، مَوْلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَنْتَ رَسُولِي إِلَى مَكَّةَ فَأَقْرِئْهُمْ مِنِّي السَّلَامَ، وَقُلْ لَهُمْ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمْ بِثَلَاثٍ: لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، وَإِذَا خَلَوْتُمْ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ، وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا، وَلَا تَسْتَنْجُوا بِعَظْمٍ وَلَا بِبَعْرٍ "

5743: سنن الدارمی - كتاب الطهارة، باب النهی عن استقبال القبلة لغائط او بول - حديث: 701، مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين، حديث سهل بن حنيف - حديث: 15701، مصنف عبد الرزاق الصنعانی - كتاب: الايمان والنذور، باب: الايمان - حديث: 15393، مسند الحارث - كتاب الطهارة، باب النهی عن استقبال القبلة - حديث: 64

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5743 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: تم مکہ کی جانب میرے قاصد ہو، تم ان کو میری جانب سے سلام کہنا اور ان کو کہنا کہ اللہ کے رسول تمہیں باتوں کا حکم دیتے ہیں

- اپنے آباؤاجداد کے نام کی قسمیں مت کھایا کرو۔
- جب قضائے حاجت کے لئے بیٹھو تو قبلہ کی جانب رُخ یا پشت مت کرو۔
- ہڈی یا مینگنی کے ساتھ استنجاء نہ کرو۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت خوات بن جبیر انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

5744 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: خَوَّاتُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ امْرِءِ الْقَيْسِ وَهُوَ الْبُرَكُ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ ضَرَبَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ سَهْمَهُ وَاَجْرَهُ

✦✦ عروہ کہتے ہیں: خوات بن جبیر بن نعمان بن امرئ القیس رضی اللہ عنہ، برک بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے جنگ بدر کے مال غنیمت سے حصہ بھی دیا اور جنگ بدر میں شرکت کا اجر و ثواب بھی عطا فرمایا۔

5745 – حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رَجَاءٍ، ثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثَنَا اَبِي قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ، يُحَدِّثُ عَنْ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ

✦✦ حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ''ابوعبداللہ'' کہہ کر پکارا تھا۔

5746 – اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، اَخْبَرَنِي اَبُوْ يُونُسَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: خَوَّاتُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ الْبُرَكِ بْنِ امْرِءِ الْقَيْسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ مَاتَ بِالْمَدِينَةِ سَنَةَ اَرْبَعِينَ، وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعٍ وَسَبْعِينَ سَنَةً

✦✦ ابراہیم بن منذر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''خوات بن جبیر بن نعمان بن امیہ بن برک بن امرئ القیس بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک'' آپ ۷۴ برس کی عمر میں سن ۴۹ ہجری کو مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔

5747 – اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْعَتَكِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بَعَثَ خَوَّاتَ بْنَ جُبَيْرٍ اِلٰى بَنِي قُرَيْظَةَ عَلٰى فَرَسٍ لَهُ، يُقَالُ لَهُ: الْجَنَاحُ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5747 – عبد العزيز بن يحيى ضعيف

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ کو بنی قریظہ کی جانب اپنے ''جناح'' نامی گھوڑے پر بھیجا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5748 – حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ آبَائِهِ، اَنَّ خَوَّاتَ بْنَ جُبَيْرٍ مَاتَ سَنَةَ اَرْبَعِينَ

✦✦ حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چیز زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے نشہ آتا ہو وہ تھوڑی استعمال کرنا بھی حرام ہے۔

۞۞ عبداللہ بن صالح بن اسحاق اپنے آباء کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ سن ۴۰ ہجری میں فوت ہوئے۔

5749 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ خَوَّاتِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: وَاَنْبَاَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي سَبْرَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مِكْنَفٍ، اَنَّ خَوَّاتَ بْنَ جُبَيْرٍ، مِمَّنْ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى بَدْرٍ، فَلَمَّا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ اَصَابَهُ نَصِيلُ حَجَرٍ فَكَسَرَ سَاقَهُ، فَرَدَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِينَةِ وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ وَاَجْرِهِ، فَكَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا، قَالُوا: وَشَهِدَ خَوَّاتُ اُحُدًا، وَالْخَنْدَقَ، وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✦✦ عبداللہ بن مکنف فرماتے ہیں کہ حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ ان صحابہ کرام میں سے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر کے لئے روانہ ہوئے تھے جب یہ لشکر مقام روحاء تک پہنچا تو ان کو ایک پتھر لگا جس کی وجہ سے ان کی ٹانگ ٹوٹ گئی، اس وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مدینہ منورہ کی جانب واپس بھیج دیا۔ لیکن ان کو جنگ بدر کے مال غنیمت کا حصہ بھی دیا اور بدری صحابہ کرام کو ملنے والے اجر و ثواب کا بھی مستحق قرار دیا۔ چنانچہ یہ جنگ بدر کے شرکاء کی مثل قرار پائے۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ خَوَّاتِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ اَهْلِهِ، قَالُوا: مَاتَ خَوَّاتُ بْنُ جُبَيْرٍ بِالْمَدِينَةِ فِي

5748: سنن الدارقطني - كتاب الاشربة وغيرها' حديث: 4082' المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف' من اسمه احمد - حديث: 1632' المعجم الكبير للطبراني - باب الخاء' باب من اسمه خزيمة - خوات بن جبير الانصاري بلدي يكني ابا عبد الله ويقال ابو' حديث: 4039' معرفة الصحابة لابي نعيم الاصبهاني - باب الخاء' باب من اسمه خارجة - ومما اسند' حديث: 2260

سَنَةِ اَرْبَعِينَ، وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعٍ وَسَبْعِينَ سَنَةً، وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الرِّجَالِ

ابن عمر کہتے ہیں: صالح بن خوات بن جبیر اپنے گھر والوں کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ سن ۴۰ ہجری کو ۷۴ برس کی عمر مدینہ شریف میں فوت ہوئے۔ ان کا قد درمیانہ تھا۔

5750 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا شَبَابُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ اَبِيْ خَوَّاتُ بْنُ جُبَيْرٍ مَرِضْتُ فَعَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا بَرَاْتُ قَالَ: صَحَّ جِسْمُكَ يَا خَوَّاتُ، فَلِلّٰهِ تَعَالَى بِمَا وَعَدْتَهُ قُلْتُ: وَمَا وَعَدْتُ اللّٰهَ شَيْئًا، قَالَ: اِنَّهُ لَيْسَ مِنْ مَرِيضٍ يَمْرَضُ اِلَّا نَذَرَ شَيْئًا اَوْ نَوَى فَفِ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا وَعَدْتَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5750 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

صالح بن خوات بن جبیر فرماتے ہیں: میرے والد خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ بیمار ہوگیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے، پھر جب میں تندرست ہوگیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے خوات! تمہارا جسم ٹھیک ہوگیا ہے اب تم اللہ تعالیٰ کے لئے اپنا کیا ہوا وعدہ پورا کرو، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسی قسم کا کوئی وعدہ نہیں کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بھی مریض حالت مرض میں کوئی منت مانے یا اس کی نیت کرے تو اس کو چاہئے کہ تندرست ہونے کے بعد اپنا کیا ہوا وعدہ پورا کرے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَّامٍ الْإِسْرَائِيلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے مناقب

5751 – سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوبَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّورِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ، يَقُوْلُ: كَانَ اسْمُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَّامٍ الْحُصَيْنَ فَسَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ

یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سلام کا نام "حصین" تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام "عبداللہ" رکھ دیا۔

5752 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ، ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرِ بْنِ رُسْتَةَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الشَّاذَكُونِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَّامٍ يُكَنَّى اَبَا يُوسُفَ، وَكَانَ اسْمُهُ قَبْلَ الْاِسْلَامِ الْحُصَيْنَ، فَلَمَّا اَسْلَمَ سَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ وَهُوَ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ مِنْ وَلَدِ يُوسُفَ بْنِ يَعْقُوبَ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَحَلِيفٌ لِلْقَوَاقِلَةِ مِنْ بَنِي عَوْفِ بْنِ الْخَزْرَجِ، وَتُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَّامٍ بِالْمَدِينَةِ فِي اَقَاوِيلَ

5750: المعجم الكبير للطبراني - باب الخاء - خوات بن جبير الانصاري بدري يكنى ابا عبد الله ويقال ابو' حديث: 4038

جَمِيعِهِمْ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَاَرْبَعِينَ فِي خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ "

✧✧ محمد بن عمر کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابو یوسف'' تھی، اسلام لانے سے پہلے ان کا نام ''حصین'' تھا، جب آپ مسلمان ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام ''عبداللہ'' رکھ دیا۔ یہ بنی اسرائیل میں سے ہیں، حضرت یوسف بن یعقوب علیہما السلام کی اولاد امجاد میں سے ہیں۔ بنی عوف بن خزرج کے ایک قبیلہ قواقلہ کے حلیف تھے۔ تمام مورخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا انتقال ۴۳ ہجری میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوا۔

5753 – اَخْبَرَنِيْ خَلَفُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكَرَابِيسِيُّ بِبُخَارَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُرَيْثٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: كَانَ وَلَاءُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَّامٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَاَرْبَعِينَ

قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَى حَدِيْثِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُلْ لِاَحَدٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْاَرْضِ اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ غَيْرَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَّامٍ

✧✧ یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں: عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے تمام حقوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھے، ۴۳ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

✿✿ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے علاوہ کبھی کسی انسان کے لئے یہ نہیں کہا کہ یہ جنتی ہے

5754 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَقِيقٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ خَالِدٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الضَّحَّاكِ، فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ) (الأحقاف: 10) قَالَ: الشَّاهِدُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَّامٍ، وَكَانَ مِنَ الْاَخْيَارِ مِنْ عُلَمَاءِ بَنِي اِسْرَائِيلَ

✧✧ ضحاک' اللہ تعالیٰ کے درج ذیل ارشاد

وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ (الاحقاف:10)

''اور بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے ایک گواہ نے اس کی مانند گواہی دی''۔

5753 (حديث سعد بن ابى وقاص) صحيح البخارى - كتاب المناقب باب مناقب عبد الله بن سلام رضى الله عنه - حديث: 3624 صحيح مسلم - كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالى عنهم' باب من فضائل عبد الله بن سلام رضى الله عنه - حديث: 4640 السنن الكبرى للنسائى - كتاب المناقب' مناقب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والانصار - عبد الله بن سلام رضى الله عنه' حديث: 7983 صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر إثبات الجنة لعبد الله بن سلام - حديث: 7270 مشكل الآثار للطحاوى - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 281 مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند ابى إسحاق سعد بن ابى وقاص رضى الله عنه' حديث: 1414

کے بارے میں فرماتے ہیں: اس آیت میں شاہد سے مراد "حضرت عبداللہ بن سلام" ہیں۔ یہ بنی اسرائیل کے معتبر ترین علماء میں سے تھے۔

5755 – اَخْبَرَنَا الْإِمَامُ اَبُو الْوَلِيدِ حَسَّانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ قُرَيْشٍ قَالَا: ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: ثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِي حَلْقَةٍ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ، فِيهَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ، وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَّامٍ، قَالَ: فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ حَدِيثًا حَسَنًا، فَلَمَّا قَامَ، قَالَ الْقَوْمُ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا، قُلْتُ: وَاللّٰهِ لَاتَّبِعَنَّهُ فَلَاَعْلَمَنَّ مَكَانَ بَيْتِهِ فَتَبِعْتُهُ، فَانْطَلَقَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ، فَاسْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ، فَاَذِنَ لِي، فَقَالَ: مَا حَاجَتُكَ يَا ابْنَ اَخِي؟ قُلْتُ لَهُ: سَمِعْتُ الْقَوْمَ يَقُولُونَ: كَذَا وَكَذَا فَاَعْجَبَنِي اَنْ اَكُونَ مَعَكَ، قَالَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَسَاُحَدِّثُكَ مِمَّا قَالُوا: قَالُوا ذٰلِكَ اِنِّي بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ اَتَانِي رَجُلٌ، فَقَالَ لِي: قُمْ فَاَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَاِذَا اَنَا بِجَوَادٍ عَنْ شِمَالِي فَاَخَذْتُ لِآخُذَ فِيهَا، فَقَالَ لِي: لَا تَاْخُذْ فِيهَا، فَاِنَّهَا طَرِيقُ اَهْلِ الشِّمَالِ، فَاِذَا جَوَادٌ مُنْهَجٌ عَنْ يَمِينِي، فَقَالَ لِي: خُذْ هَا هُنَا فَاِذَا اَنَا بِجَبَلٍ، فَقَالَ لِي: اصْعَدْ، قَالَ: فَجَعَلْتُ اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَصْعَدَ خَرَرْتُ عَلٰى اِسْتِي، قَالَ: حَتّٰى فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِرَارًا، قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ حَتّٰى اَتٰى بِي عَمُودًا رَاْسُهُ فِي السَّمَاءِ وَاَسْفَلُهُ فِي الْاَرْضِ فِي اَعْلَاهُ حَلْقَةٌ، فَقَالَ لِي: اصْعَدْ فَوْقَ هٰذَا، قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ اَصْعَدُ وَرَاْسُهُ فِي السَّمَاءِ، قَالَ: فَاَخَذَ بِيَدِي فَزَجَلَ بِي، فَاِذَا اَنَا مُتَعَلِّقٌ بِالْحَلْقَةِ حَتّٰى اَصْبَحْتُ، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: اَمَا الطَّرِيقُ الَّتِي رَاَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِيَ طَرِيقُ اَهْلِ الشِّمَالِ، وَاَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي عَنْ يَمِينِكَ فَهِيَ طَرِيقُ اَهْلِ الْيَمَنِ، وَاَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِيَ عُرْوَةُ الْاِسْلَامِ، فَلَنْ تَزَالَ مُتَمَسِّكًا بِهَا حَتّٰى تَمُوتَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5755 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ خرشہ بن حر فرماتے ہیں: میں مسجد نبوی کے اندر ایک حلقہ درس میں موجود تھا، اس حلقہ میں ایک حسین و جمیل بزرگ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ اور لوگوں کو بہت خوبصورت انداز میں حدیث سنا رہے تھے۔ جب وہ وہاں سے اٹھ کر گئے، تو لوگ کہنے لگے: جس نے کسی جنتی شخص کو دیکھنا ہو، وہ ان کو دیکھ لے۔ میں نے دل میں سوچا کہ میں ان کے

5755: صحيح البخاری - كتاب المناقب' باب مناقب عبد الله بن سلام رضی الله عنه - حديث: 3625 صحيح مسلم - كتاب فضائل الصحابة رضی الله تعالى عنهم' باب من فضائل عبد الله بن سلام رضی الله عنه - حديث: 4641 صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر شهادة المصطفى صلى الله عليه وسلم بالاستمساك بالعروة الوثقى لعبد - حديث: 7273 سنن ابن ماجه - كتاب تعبير الرؤيا' باب تعبير الرؤيا - حديث: 3918 مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الإيمان والرؤيا' ما قالوا فيه يخبره النبی صلى الله عليه وسلم من الرؤيا - حديث: 29874 مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث عبد الله بن سلام - حديث: 23179 مسند عبد بن حميد - عبد الله بن سلام' حديث: 498

پیچھے پیچھے جاؤں گا اور ان کے گھر کے بارے میں معلوم کر کے آؤں گا۔ یہ سوچ کر میں نے پیچھے چل دیا، وہ چلتے چلتے مدینے کی انتہائی آخر کی آبادی تک پہنچ گئے، پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہو گئے، ان کے اندر جانے کے بعد میں نے (ان کا دروازہ کھٹکھٹایا اور اندر جانے کی) اجازت مانگی، انہوں نے مجھے اجازت دے دی، انہوں نے مجھ سے پوچھا: اے میرے بھتیجے! تمہیں میرے ساتھ کیا کام ہے؟ میں نے کہا: میں نے لوگوں کو آپ کے بارے میں باتیں کرتے ہوئے سنا ہے (کہ آپ جنتی ہیں)، اس وجہ سے میرے دل میں آپ سے ملاقات کا شوق پیدا ہوا۔ انہوں نے کہا: جنتیوں کو تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے، اور میں آپ کو اس کی وجہ بھی بتاؤں گا کہ وہ لوگ ایسی باتیں کیوں کر رہے تھے۔ (واقعہ کچھ یوں ہے کہ) ایک مرتبہ میں سو رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک آنے والا آیا، اس نے آ کر میرا ہاتھ پکڑ کر کہا: اٹھئے، پھر وہ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہمراہ لے گیا، میں نے دیکھا کہ میری بائیں جانب ایک راستہ ہے، میں اُس طرف چلنے لگا تو اس نے مجھے روک دیا اور کہا ادھر مت جائیے، کیونکہ یہ اہل شمال کا راستہ ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ میری دائیں جانب ایک راستہ ہے، اُس آدمی نے مجھے کہا: آپ اِس راستے پر چلئے، میں اُس راستے پر چل پڑا، میں نے دیکھا کہ سامنے ایک پہاڑ ہے،، اُس آدمی نے مجھے کہا: اس پر چڑھ جائیے، میں نے اُس پر چڑھنا چاہا تو گر گیا، میں نے کئی مرتبہ کوشش کی، لیکن ہر بار میں گر جاتا، پھر وہ آدمی گیا اور ایک ستون لے کر آیا جس کا اوپر والا سرا آسمانوں میں تھا اور نیچے والا زمین میں، اُس کے اوپر والے حصے میں ایک کڑی نصب تھی، اُس نے کہا: اِس پر چڑھ جائیے، میں نے کہا: میں اس پر کیسے چڑھوں؟ اس کا سرا تو آسمان پر ہے۔ اُس آدمی مجھے پکڑ کر اوپر کی جانب اچھالا، میں اُس کڑی میں جا کر پھنس گیا۔ پھر میری آنکھ کھل گئی، میں صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور رات والی خواب سنائی، آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو راستہ تم نے اپنے بائیں جانب دیکھا وہ اہل شمال (یعنی دوزخیوں) کا راستہ تھا، اور جو راستہ تم نے اپنی بائیں جانب دیکھا وہ اہل یمن (جنتیوں) کا راستہ ہے، اور جو رسی تم نے دیکھی وہ اسلام کی رسی ہے، تم اپنے آخری وقت تک اس کو تھام کر رکھنا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5756 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفِ بْنِ سُفْيَانَ، ثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، قَالَ: انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ حَتّٰى دَخَلْنَا كَنِيسَةَ الْيَهُودِ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ، اَرُونِي اثْنَیْ عَشَرَ رَجُلًا يَشْهَدُونَ اَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ يَحُطُّ اللّٰهُ عَنْ كُلِّ يَهُودِيٍّ تَحْتَ اَدِيمِ السَّمَاءِ الْغَضَبَ الَّذِي غَضِبَ عَلَيْهِمْ قَالَ: فَاَسْكَتُوا مَا اَجَابَهُ مِنْهُمْ اَحَدٌ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِمْ فَلَمْ

5756: صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة، ذكر عبد الله بن سلام رضى الله عنه - حديث: 7269 مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار، حديث عوف بن مالك الاشجعى الانصارى - حديث: 23374 المعجم الكبير للطبرانى - من اسمه عابس - جبير بن نفير الحضرمى، حديث: 14923

يُجِبْهُ مِنْهُمْ اَحَدٌ، فَقَالَ: اَبَيْتُمْ فَوَاللّٰهِ لَاَنَا الْحَاشِرُ، وَاَنَا الْعَاقِبُ، وَاَنَا النَّبِيُّ الْمُصْطَفَى، آمَنْتُمْ اَوْ كَذَّبْتُمْ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَاَنَا مَعَهُ حَتّٰى كِدْنَا اَنْ نَخْرُجَ، فَاِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِنَا يَقُوْلُ: كَمَا اَنْتَ يَا مُحَمَّدُ، فَقَالَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ: اَىُّ رَجُلٍ تَعْلَمُونِىْ فِيكُمْ يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ؟ قَالُوا: وَاللّٰهِ مَا نَعْلَمُ اَنَّهُ كَانَ فِينَا رَجُلٌ اَعْلَمُ بِكِتَابِ اللّٰهِ مِنْكَ، وَلَا اَفْقَهُ مِنْكَ، وَلَا مِنْ اَبِيكَ قَبْلَكَ، وَلَا مِنْ جَدِّكَ قَبْلَ اَبِيكَ، قَالَ: فَاِنِّى اَشْهَدُ لَهُ بِاللّٰهِ اَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ الَّذِى تَجِدُونَهُ فِي التَّوْرَاةِ، فَقَالُوا: كَذَبْتَ، ثُمَّ رَدُّوا عَلَيْهِ قَوْلَهُ، وَقَالُوا فِيهِ شَرًّا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَبْتُمْ لَنْ يُقْبَلَ قَوْلُكُمْ اَمَّا آنِفًا فَتُثْنُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا اَثْنَيْتُمْ، وَاَمَّا اِذَا آمَنَ فَكَذَّبْتُمُوهُ، وَقُلْتُمْ فِيهِ مَا قُلْتُمْ فَلَنْ يُقْبَلَ قَوْلُكُمْ قَالَ: فَخَرَجْنَا وَنَحْنُ ثَلَاثَةٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَّامٍ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى فِيهِ: (قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ) (الأحقاف: 10) الْآيَةَ

صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ اَىُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَّامٍ فِيكُمْ مُخْتَصَرًا

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5756 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہا تھا، چلتے چلتے ہم دنوں یہودیوں کی عبادت گاہ میں جا پہنچے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے یہودیو! تم مجھے دس آدمی ایسے پیش کر دو جو اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر یہودی سے اپنی ناراضگی ختم فرمادے گا۔ راوی کہتے ہیں، یہ سن کر تمام یہودی خاموش ہو گئے اور کسی نے کوئی جواب نہ دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ یہی بات دہرائی لیکن دوسری مرتبہ بھی کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم انکار کرتے ہو، تم میری بات مانو یا نہ مانو، خدا کی قسم! میں ''حاشر'' ہوں، میں ''عاقب'' ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کا چنا ہوا نبی ہوں۔ پھر ہم دونوں وہاں سے واپس لوٹے، ہم وہاں سے نکلا ہی چاہتے تھے کہ ایک آدمی نے پیچھے آواز دی اور کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، کچھ دیر رکئے، پھر اس نے یہودیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: اے یہودیو! کیا تم اپنے اندر میرا مقام جانتے ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، خدا کی قسم! ہم جانتے ہیں کہ ہمارے اندر تجھ سے زیادہ کتاب اللہ کو جاننے والا کوئی نہیں ہے اور تجھ سے پہلے تمہارا والد اسی مقام پر تھا اور اس سے پہلے تیرا دادا سب سے بڑا عالم تھا، اس آدمی نے کہا: تو سن لو میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کا وہی نبی ہے جس کا تورات میں تم سے وعدہ لیا گیا تھا۔ یہ سن کر وہ لوگ بولے: تم جھوٹ بول رہے ہو، یہ کہہ کر انہوں نے اس کی بات کو رد کر دیا، اور کہنے لگے: اس میں برائی اور فتنہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ جھوٹے ہو، تمہاری بات نہیں مانی جائے گی، کیونکہ ابھی تو تم لوگ اس کی شان کے قصیدے گا رہے تھے اور جب یہ ایمان لے آیا تو تم نے اس کو جھٹلا دیا ہے، اور اس کے بارے میں نازیبا باتیں کرنا شروع کر دی ہیں۔ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم (جب اس عبادت گاہ میں گئے تو ''۲'' تھے، اور جب) واپس آئے تو تین تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، میں اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ (جنہوں نے وہاں پر اسلام قبول کیا تھا) ان کے

بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ (الأحقاف:10)

''تم فرماؤ بھلا دیکھوتو اگر وہ قرآن اللہ کے پاس سے ہو اور تم نے اس کا انکار کیا اور بنی سرائیل کا ایک گواہ''

(ترجمہ کنزالایمان امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ البتہ ان دونوں نے حمید کی انس سے روایت کردہ حدیث نقل کی ہے جس کے الفاظ یوں ہیں:

اَیُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَّامٍ فِيكُمْ

تم میں ''عبداللہ بن سلام'' کون ہے؟

5757 – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، صَاحِبُ الْمَصَاحِفِ، ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ، اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَلَّامٍ، مَرَّ فِي السُّوقِ وَعَلَى رَاْسِهِ حُزْمَةُ حَطَبٍ، فَقَالَ: اَدْفَعُ بِهِ الْكِبْرَ، اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ فِي ذِكْرِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَّامٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5757 – سالم بن إبراهيم واه

حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اپنے سر پر لکڑیوں کا گٹھا اٹھائے ہوئے ایک بازار سے گزر رہے تھے (کسی کے پوچھنے پر) فرمایا: میں اس عمل کے ذریعے اپنے آپ سے تکبر اور غرور کو دور رکھتا ہوں، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے تذکرہ میں نقل نہیں کیا۔

5758 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْاِمَامُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ: لَمَّا حَضَرَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ الْمَوْتُ قِيلَ لَهُ: يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَوْصِنَا، قَالَ: اَجْلِسُونِي، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْعِلْمَ وَالْاِيمَانَ

5758: الجامع للترمذي ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب مناقب عبد الله بن سلام رضى الله عنه حديث: 3820 'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث معاذ بن جبل - حديث: 21555 'صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذكر البيان بان عبد الله بن سلام عاشر من يدخل الجنة - حديث: 7272 'المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم' من اسمه معاذ - يزيد بن عميرة ' حديث: 17057

مَكَانَهُمَا، مَنِ ابْتَغَاهُمَا وَجَدَهُمَا يَقُولُهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَالْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَةِ رَهْطٍ: عُوَيْمِرٍ اَبِي الدَّرْدَاءِ، وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، وَعِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَعِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَّامٍ الَّذِي كَانَ يَهُودِيًّا، ثُمَّ اَسْلَمَ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّهُ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5758 – صحيح

✧✧ یزید بن عمیرہ فرماتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو ان سے کہا گیا: اے ابوعبد الرحمٰن! آپ ہمیں کوئی وصیت فرمادیجئے، انہوں نے فرمایا: مجھے اٹھا کر بٹھاؤ، (لوگوں نے ان کو بٹھا دیا تو) انہوں نے فرمایا: بے شک علم اور ایمان اکٹھے ایک ہی جگہ رہتے ہیں، جو ان کو ڈھونڈتا ہے، پالیتا ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یہ بات تین مرتبہ کہی۔ پھر فرمایا: چار آدمیوں کے پاس علم تلاش کرو،

- حضرت عویمر الدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس۔
- حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس۔
- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس۔
- حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے پاس۔ (یہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ) یہودی تھے، بعد میں مسلمان ہو گئے تھے، میں نے ان کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جنت میں جانے والے دسویں آدمی حضرت عبداللہ بن سلام ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5759 – حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَنْصُورٍ الْقَاضِي، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثنا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِقَصْعَةٍ، فَاَكَلَ مِنْهَا فَفَضَلَ مِنْهَا فَضْلَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَجِيءُ رَجُلٌ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَاْكُلُ هٰذِهِ قَالَ سَعْدٌ: وَكُنْتُ تَرَكْتُ عُمَيْرًا اَخِي يَتَوَضَّاُ، فَقُلْتُ: هُوَ عُمَيْرٌ، فَجَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَّامٍ فَاَكَلَهَا صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5759 – صحيح

✧✧ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک پیالہ پیش کیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کچھ کھایا اور کچھ باقی چھوڑ دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس راستے میں سے ایک جنتی آدمی آکر اس کو کھائے گا،

5759: مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند باقی العشرة المبشرين بالجنة - مسند ابی إسحاق سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه' حديث: 1419 مسند ابی يعلى الموصلی - مسند سعد بن ابی وقاص' حديث: 725 مسند عبد بن حميد - مسند سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه' حديث: 153

حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنی بھائی عمیر کو وضو کرتے ہوئے چھوڑ کر آیا تھا، میرا خیال تھا کہ وہی آئیں گے، لیکن حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اس کو کھالیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ سَلَمَةَ بْنِ سَلَامَةَ بْنِ وَقْشٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سلمہ بن سلامہ بن وقش انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

5760 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَلَمَةُ بْنُ سَلَامَةَ بْنِ وَقْشِ بْنِ زُغْبَةَ بْنِ زَعُورَاءَ بْنِ عَبْدِالْاَشْهَلِ بْنِ جُمَحِ بْنِ جُشَمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ

✧✧ ابن اسحاق نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "سلمہ بن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل بن جمح بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس"۔

5761 – اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُو عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ الْعَقَبَةَ مِنَ الْاَنْصَارِ، ثُمَّ مِنَ الْاَوْسِ، ثُمَّ مِنْ بَنِي عَبْدِالْاَشْهَلِ: سَلَمَةُ بْنُ وَقْشٍ شَهِدَ بَدْرًا

✧✧ حضرت عروہ فرماتے ہیں: انصار کے قبیلہ اوس کے بنی عبدالاشہل خاندان میں سے بیعت عقبہ میں شریک ہونے والوں میں "حضرت سلمہ بن وقش" رضی اللہ عنہ ہیں، آپ جنگ بدر میں بھی شریک ہوئے تھے۔

5762 – حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: "وَسَلَمَةُ بْنُ سَلَامَةَ بْنِ وَقْشٍ وَيُكَنَّى اَبَا عَوْفٍ شَهِدَ الْعَقَبَةَ الْاُولَى وَالْعَقَبَةَ الْاٰخِرَةَ مَعَ السَّبْعِينَ فِي قَوْلِ جَمِيعِهِمْ، وَقَالَ بِاَجْمَعِهِمْ: شَهِدَ سَلَمَةُ بَدْرًا وَاُحُدًا وَالْخَنْدَقَ، وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَاَرْبَعِينَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِينَ سَنَةً وَدُفِنَ بِالْمَدِينَةِ"

✧✧ محمد بن عمر نے فرماتے ہیں: (ان کا نام) "سلمہ بن سلامہ بن وقش" ہے، ان کی کنیت "ابوعوف" ہے، تمام مؤرخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ دونوں مرتبہ بیعت عقبہ میں ستر صحابہ کے ہمراہ شریک ہوئے۔ اور سب کا متفقہ قول ہے کہ آپ غزوہ بدر، احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی ہے، ستر برس کی عمر میں، آپ سن ۴۵ ہجری میں فوت ہوئے، ان کو مدینہ شریف میں دفن کیا گیا۔

5763 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا شَبَابُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: مَاتَ اَبُو عَوْفٍ سَلَمَةُ بْنُ سَلَامَةَ بْنِ وَقْشٍ سَنَةَ خَمْسٍ وَاَرْبَعِينَ، وَدُفِنَ بِالْمَدِينَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ شباب بن خیاط فرماتے ہیں: ابوعوف سلمہ بن سلامہ بن وقش رضی اللہ عنہ کا انتقال ۴۵ ہجری کو ہوا، ان کو مدنہ منورہ میں

دفن کیا گیا۔

5764 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، ثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ سَلَامَةَ بْنِ وَقْشٍ، قَالَ: كَانَ لَنَا جَارٌ مِنْ يَهُودٍ فِي بَنِي عَبْدِالْاَشْهَلِ قَالَ: فَخَرَجَ عَلَيْنَا يَوْمًا مِنْ بَيْتِهِ حَتّٰى وَقَفَ عَلَى بَنِي عَبْدِالْاَشْهَلِ، قَالَ سَلَمَةُ: وَاَنَا يَوْمَئِذٍ حَدَثٌ عَلَيَّ بُرْدَةٌ لِي مُضْطَجِعٌ فِيهَا بِفِنَاءِ اَهْلِي، فَذَكَرَ الْقِيَامَةَ وَالْبَعْثَ وَالْحِسَابَ وَالْمِيزَانَ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ . قَالَ: فَقَالَ ذٰلِكَ فِي اَهْلِ يَثْرِبَ، وَالْقَوْمُ اَصْحَابُ اَوْثَانٍ لَا يَرَوْنَ بَعْثًا كَائِنًا عِنْدَ الْمَوْتِ، فَقَالُوا لَهُ: وَيْحَكَ، اَتَرَى هٰذَا كَائِنًا يَا فُلَانُ؟ اِنَّ النَّاسَ يُبْعَثُونَ بَعْدَ مَوْتِهِمْ اِلٰى جَنَّةٍ وَنَارٍ وَيُجْزَوْنَ فِيهَا بِاَعْمَالِهِمْ، قَالَ: نَعَمْ، وَالَّذِي يَحْلِفُ بِهِ . قَالُوا: يَا فُلَانُ، وَيْحَكَ مَا آيَةُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَبِيٌّ مَبْعُوثٌ مِنْ نَحْوِ هٰذِهِ الْبِلَادِ وَاَشَارَ بِيَدِهِ اِلٰى مَكَّةَ، قَالُوا: وَمَتَى نَرَاهُ؟ قَالَ: فَنَظَرَ اِلَيَّ وَاَنَا اَصْغَرُهُمْ سِنًّا فَقَالَ: اَنْ يَسْتَنْفِدَ هٰذَا الْغُلَامُ عُمْرَهُ يُدْرِكُهُ، قَالَ سَلَمَةُ: فَوَاللّٰهِ مَا ذَهَبَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى بَعَثَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَيٌّ بَيْنَ اَظْهُرِنَا، فَآمَنَّا بِهِ، وَكَفَرَ بَغْيًا وَحَسَدًا، فَقُلْنَا لَهُ: وَيْحَكَ يَا فُلَانُ، اَلَسْتَ الَّذِي قُلْتَ لَنَا فِيهِ مَا قُلْتَ؟ قَالَ: بَلَى، وَلٰكِنَّهُ لَيْسَ بِهِ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5764 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بنی عبدالاشہل میں ایک یہودی ہمارا پڑوسی ہوتا تھا، ایک دن وہ اپنے گھر سے نکلا اور بنی عبدالاشہل کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا، حضرت سلمہ فرماتے ہیں، میں ان دنوں نوجوان تھا، میں چادر اوڑھ کر اپنے صحن میں لیٹا ہوا تھا، اس نے قیامت، قیامت کے بعد اٹھنے، حساب کتاب، میزان جنت اور دوزخ کا ذکر کیا، وہ یہ تمام باتیں اہل یثرب کے ساتھ کر رہا تھا جبکہ وہ قوم بتوں کے پجاری تھے، وہ مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر یقین ہی نہیں رکھتے تھے۔ لوگ اس کی باتیں سن کر کہنے لگے: تو اے فلاں شخص تو ہلاک ہو جائے کیا لوگ مرنے کے بعد جنت یا دوزخ کی طرف بھیجے جائیں گے اور وہاں پر ان کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا؟ اس نے کہا: جی ہاں، مجھے اس ذات کی قسم! جس کے نام کی قسمیں کھائی جاتی ہیں۔ لوگوں نے کہا: تو ہلاک ہو جائے، اس کی کوئی نشانی بتاؤ، اس نے کہا: اُس فلاں علاقے میں ایک نبی مبعوث ہو گا، یہ کہتے ہوئے اس نے مکہ کی جانب اشارہ کیا۔ لوگوں نے پوچھا: ہم اس کو کب دیکھیں گے؟ (حضرت سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: اس نے میری جانب دیکھا میں ان تمام لوگوں میں سب سے چھوٹا تھا، اس نے میری جانب دیکھ کر کہا: اگر یہ لڑکا اپنی پوری زندگی جئے تو یہ ان کی زیارت کر سکتا ہے، حضرت سلمہ فرماتے ہیں: ابھی ایک دن اور رات نہیں گزرے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما دیا۔ آج اللہ تعالیٰ کے وہ رسول ہم میں زندہ و جاوید موجود ہیں، ہم تو آپ علیہ السلام پر ایمان لے آئے ہیں لیکن وہ خود بغض اور حسد کی وجہ سے کفر میں مبتلا ہو گیا۔ ہم نے اس کو کہا: اے فلاں! تو ہلاک

ہو جائے، کیا تو وہی نہیں ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ہمیں ہدایات کی تھیں؟ اس نے کہا: ہاں! میں نے ہدایات تو کی تھیں، لیکن یہ وہ رسول نہیں ہے، جس کے بارے میں، میں نے تمہیں بتایا تھا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5765 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ جَبِيْرَةَ بْنِ مَحْمُوْدِ بْنِ اَبِي جَبِيْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِي عَبْدِالْاَشْهَلِ، عَنْ اَبِيْهِ جَبِيْرَةَ بْنِ مَحْمُوْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ سَلَامَةَ بْنِ وَقْشٍ، صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى وُضُوْءٍ فَاَكَلُوا، ثُمَّ خَرَجُوا فَتَوَضَّاَ سَلَمَةُ، فَقَالَ لَهُ جَبِيْرَةُ: اَلَمْ تَكُنْ عَلَى وُضُوْءٍ؟ قَالَ: بَلَى، وَلَكِنْ " رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَرَجْنَا مِنْ دَعْوَةٍ دُعِيْنَا لَهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى وُضُوْءٍ، فَاَكَلَ، ثُمَّ تَوَضَّاَ فَقُلْتُ لَهُ: اَلَمْ تَكُنْ عَلَى وُضُوْءٍ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بَلَى، وَلَكِنَّ الْاَمْرَ يَحْدُثُ، وَهٰذَا مِمَّا قَدْ حَدَثَ " قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: فَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ جَبِيْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ جَبِيْرَةَ بْنِ مَحْمُوْدٍ، اَنَّ جَدَّهُ سَلَمَةَ كَانَ اٰخِرَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَاةً اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَاِنَّهُ بَقِيَ بَعْدَهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5765 – علی شرط مسلم

✧✧ جبیرہ بن محمود فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے پیارے صحابی حضرت سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ باوضو حالت میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، وہاں انہوں نے کھانا کھایا، پھر جب وہاں سے نکلے تو حضرت سلمہ نے دوبارہ وضو کیا، حضرت جبیرہ نے ان سے کہا: کیا تمہارا وضو پہلے سے نہیں تھا؟ لیکن اصل وجہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، ہم ایک دعوت میں گئے، رسول اللہ ﷺ باوضو وہاں پر گئے تھے، جب کھانا وغیرہ کھا کر فارغ ہوئے تو آپ علیہ السلام نے دوبارہ وضو کیا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کیا آپ کا وضو نہیں تھا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں وضو تو تھا، لیکن کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو وضو کو توڑ دیتی ہیں اور یہ معاملہ بھی انہیں میں سے ہے۔

جبیرہ بن محمود فرماتے ہیں ان کے دادا حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات نبی اکرم ﷺ کے تمام صحابہ میں سب سے آخر میں ہوئی۔ ہاں البتہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان کے بعد زندہ رہے۔

5766 – اَخْبَرَنِي الْاِمَامُ اَبُو الْوَلِيْدِ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي فُدَيْكٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي حَبِيْبَةَ، عَنْ عَوْفِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَوْفِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ سَلَامَةَ بْنِ وَقْشٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ

5765:الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - وسلمة بن سلامة بن وقش بن زغبة بن زعوراء بن عبد' حديث: 1722المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه سهل' سلمة بن سلامة بن وقش الانصاری - حديث: 6200السنن الكبرى للبيهقی - كتاب الطهارة' جماع ابواب الحدث - باب ترك الوضوء مما مست النار' حديث:683معرفة الصحابة لابی نعيم الاصبهانی - باب السين' من اسمه سلمة - سلمة بن سلامة بن وقش الانصاری` حديث:2986

اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ، وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ، وَلِمَوَالِي الْاَنْصَارِ

✧✧ عون بن سلمہ بن عون بن سلمہ بن سلامہ بن وقش اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یوں دعا مانگی

''اے اللہ! انصار کی، ان کی اولادوں کی اوران کے غلاموں کی مغفرت فرما''۔

5767 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ، وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَاَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، وَاللَّفْظُ لَهُ، ثَنَا اَبُو عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: لَقِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ، وَهُوَ يَتَوَجَّهُ اِلٰى بَدْرٍ لَقِيَهُ بِالرَّوْحَاءِ، فَسَاَلَهُ الْقَوْمُ عَنْ خَبَرِ النَّاسِ فَلَمْ يَجِدُوا عِنْدَهُ خَبَرًا، فَقَالُوا لَهُ: سَلِّمْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَوَ فِيكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: الْاَعْرَابِيُّ: فَاِنْ كُنْتَ رَسُولَ اللّٰهِ، فَاَخْبِرْنِي مَا فِي بَطْنِ نَاقَتِي هٰذِهِ؟ فَقَالَ لَهُ سَلَمَةُ بْنُ سَلَامَةَ بْنِ وَقْشٍ، وَكَانَ غُلَامًا حَدَثًا: لَا تَسْاَلْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَا اُخْبِرُكَ نَزَوْتَ عَلَيْهَا فَفِي بَطْنِهَا سَخْلَةٌ مِنْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَحُشْتَ عَلَى الرَّجُلِ يَا سَلَمَةُ، ثُمَّ اَعْرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ، فَلَمْ يُكَلِّمْهُ كَلِمَةً حَتّٰى قَفَلُوا، وَاسْتَقْبَلَهُمُ الْمُسْلِمُونَ بِالرَّوْحَاءِ يُهَنِّئُونَهُمْ، فَقَالَ سَلَمَةُ بْنُ سَلَامَةَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، مَا الَّذِي يُهَنِّئُونَكَ؟ وَاللّٰهِ اِنْ رَاَيْنَا عَجَائِزَ صُلْعًا كَالْبُدْنِ الْمُعَلَّقَةِ فَنَحَرْنَاهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ فِرَاسَةً، وَاِنَّمَا يَعْرِفُهَا الْاَشْرَافُ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَاِنْ كَانَ مُرْسَلًا وَفِيهِ مَنْقَبَةٌ شَرِيفَةٌ لِسَلَمَةَ بْنِ سَلَامَةَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5767 – صحيح مرسل

✧✧ عروہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ جنگ بدر کے لئے سفر میں تھے، اس سفر کے دوران مقام روحاء میں آپ علیہ السلام کی ملاقات ایک دیہاتی کے ساتھ ہوئی، صحابہ کرام نے اس سے اہل مکہ کے حالات پوچھے، لیکن اس کو کچھ خبر نہ تھی، صحابہ کرام نے اس کو مشورہ دیا کہ تم حضور ﷺ کی بارگاہ میں سلام عرض کرلو، اس نے پوچھا: کیا تمہارے اندر رسول اللہ ﷺ موجود ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں۔ اس نے (رسول اللہ ﷺ سے) کہا: اگر آپ نبی ہیں تو بتایئے کہ میری اونٹنی کے

5766: صحيح البخاری - كتاب تفسير القرآن' سورة البقرة - باب قوله : هم الذين يقولون : لا تنفقوا على من' حديث: 4626 صحيح مسلم - كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالىٰ عنهم' باب من فضائل الانصار رضى الله تعالىٰ عنهم - حديث: 4666 صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر دعاء المصطفى صلى الله عليه وسلم بالمغفرة لنساء الانصار - حديث: 7388 الجامع للترمذی ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب فی فضل الانصار وقريش' حديث: 3926 مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الفضائل' فی فضل الانصار - حديث: 31722 السنن الكبرىٰ للنسائی - كتاب المناقب' مناقب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والانصار - ابناء ابناء الانصار رضى الله عنهم' حديث: 8079

پیٹ میں کیا (نر ہے یا مادہ) ہے؟ حضرت سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ نوجوان صحابہ تھے انہوں نے اس دیہاتی سے کہا: تو (میرے نبی کا امتحان لینا چاہتا ہے؟) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مت پوچھ، (ادھر آ) اس بات کا جواب میں تجھے دیتا ہوں۔ اس کو تو نے گابھن کیا اور اس کے پیٹ میں تیرا بچہ ہے۔ (یہ بات سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سلمہ! تو نے اس آدمی کے ساتھ فحش کلامی کی ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی سے منہ پھیر لیا اور اس سے کوئی بات چیت نہ کی۔ قافلہ وہاں سے روانہ ہوا تو مقام روحاء میں مسلمانوں نے ان کا والہانہ استقبال کیا اور ان کو مبارک باد پیش کی۔ حضرت سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ لوگ کس بات کی مبارک بادیاں دے رہے ہیں؟ خدا کی قسم ہم نے تو صرف ان کے بوڑھے لاچار وکمزور لوگوں کو قتل کیا ہے جیسا کہ باندھے ہوئے اونٹوں کو نحر کیا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر قوم میں سمجھداری پائی جاتی ہے، اور اس کو صرف اس کے قوم کے شرفاء ہی جانتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث اگرچہ مرسل ہے لیکن صحیح الاسناد ہے، اس حدیث میں حضرت سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ کے فضائل موجود ہیں۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيِّ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ

5768 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ الْحَرَّانِيِّ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: خَرَجَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيِّ بْنِ الْجَدِّ بْنِ عَجْلَانَ يَوْمَ بَدْرٍ فَرَدَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمٍ مَعَ اَصْحَابِ بَدْرٍ

✧✧ حضرت عروہ کہتے ہیں: حضرت عاصم بن عدی بن جد بن عجلان جنگ بدر کے لئے روانہ ہوئے تھے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو واپس بھیج دیا تھا البتہ بدری صحابہ کے برابر ان کا حصہ رکھا تھا۔

5769 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: وَخَرَجَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيِّ بْنِ الْجَدِّ بْنِ عَجْلَانَ بْنِ ضُبَيْعَةَ وَهُوَ مِنْ بَلِيٍّ حَلِيفٌ لِبَنِي عَبْدِبْنِ زَيْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ عَوْفِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْاَوْسِ اِلٰى بَدْرٍ فَرَدَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ

✧✧ ابن اسحاق کہتے ہیں: عاصم بن عدی بن جد بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ کا تعلق قبیلہ "بلی" سے ہے۔ یہ "بنی عبد بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس" کے حلیف ہیں۔ یہ جنگ بدر کے لئے روانہ ہوئے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو واپس بھیج دیا تھا جبکہ ان کے لئے بدر کا حصہ رکھا تھا۔[1]

5770 – وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَعَاصِمُ بْنُ عَدِيِّ بْنِ الْجَدِّ بْنِ عَجْلَانَ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ ضُبَيْعَةَ بْنِ حَرَامِ بْنِ جُعَلِ بْنِ عَمْرِو بْنِ

[1] (یہ لفظ بلی جو ایک جانور کا نام ہے وہ نہیں ہے بلکہ اس میں لام کے نیچے زیر اور یاء مشدد ہے "بَلِیّ"۔ یہ بنی قضاعہ کے ایک قبیلہ کا نام ہے۔ شفیق)

خُثَيْمِ بْنِ وَدْمِ بْنِ ذِبْيَانَ بْنِ هُمَيمِ بْنِ هَتَمِ بْنِ بَلِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَافِ بْنِ قُضَاعَةَ، وَكَانَ يُكَنَّى اَبَا عَمْرٍو وَيُقَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَبْرَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مِكْنَفٍ، وَثَنَا اَفْلَحُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ الْخُرُوجَ اِلٰى بَدْرٍ خَلَّفَ عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ عَلٰى قُبَاءَ، وَاَهْلِ الْعَالِيَةِ لِشَيْءٍ بَلَغَهُ عَنْهُمْ، فَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمٍ، وَاَجْرِهِ فَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَهَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَشَهِدَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ اُحُدًا وَالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ عَاصِمُ اِلَى الْقِصَرِ مَا هُوَ، وَمَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَاَرْبَعِيْنَ فِي خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ وَمِائَةٌ "

✧✧ محمد بن عمر نے ان کا نصب یوں بیان کیا ہے'' عاصم بن عدی بن جد بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمرو بن خثیم بن ودم بن ذبیان بن ہمیم بن ہتم بن علی بن عمرو بن حاف بن قضاعہ''۔ ان کی کنیت ''ابوعمرو'' تھی، اور بعض مورخین نے ان کی کنیت ''ابوعبداللہ'' بیان کی ہے۔

عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی جانب روانہ ہوئے تو بعض مشتبہ خبریں موصول ہونے کی وجہ سے احتیاطا عاصم بن عدی کو اہل قباء اور اہل عالیہ پر اپنا نائب مقرر فرمایا۔ ان کے لئے بدر کا حصہ بھی اور ثواب بھی رکھا، اس لئے حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ بدری صحابہ میں سے ہیں۔

ابن عمر کہتے ہیں: حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ جنگ احد، جنگ خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ حضرت عاصم کا قد درمیانہ تھا، ۱۱۵ سال کی عمر میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں سن ۴۵ ہجری کو فوت ہوئے۔

5771 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَبَّابٍ، ثَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُثْمَانَ السَّلُوْلِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: اشْتَرَيْتُ اَنَا وَاَخِي مِائَةَ سَهْمٍ مِنْ سِهَامِ حُنَيْنٍ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا عَاصِمُ، مَا ذِئْبَانِ عَادِيَانِ اَصَابَا فَرِيسَةَ غَنَمٍ اَضَاعَهَا رَبُّهَا بِاَفْسَدَ فِيْهَا مِنْ حُبِّ الْمَالِ، وَالشَّرَفِ لَدَيْهِ الْحَدِيْثُ مَشْهُوْرٌ لِعَاصِمٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " هُوَ الَّذِي:

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 5771 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ عاصم بن ابی بداح بن عاصم بن عدی اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے

5771: الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم - وعاصم بن عدى بن الجد بن عجلان بن ضبيعة حليف لهم' حديث: 1716' المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' من بقية من اول اسمه ميم من اسمه موسى - حديث: 8328' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عاصم - عاصم بن عدى الانصارى بدرى' حديث: 14312' معرفة الصحابة لابي نعيم الاصبهاني - باب العين' من اسمه عاصم - عاصم بن عدى الانصارى' حديث: 4809

اور میرے بھائی نے جنگ حنین کے حصص میں سے ایک سو حصص خریدے، یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گئی، آپ ﷺ نے فرمایا: اے عاصم! دو بھوکے بھیڑیے بکریوں کے ریوڑ میں گھس کر اتنا فساد نہیں کرتے جتنا فساد مال اور منصب کی محبت کروا دیتی ہے۔

حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے روایت کردہ مشہور حدیث یہ ہے:

5772 – حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ اَبَا الْبَدَّاحِ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوتَةِ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ يَرْمُونَ مِنَ الْغَدِ، ثُمَّ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّفْرِ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ جَوَّدَهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَزَلَّقَ غَيْرُهُ فِيْهِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5772 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ابو بداح بن عاصم بن عدی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں کے چرواہوں کے لئے یہ رخصت عنایت فرمائی ہے کہ وہ نحر کے دن، پھر اگلے دن، پھر اس سے اگلے دن رمی کر سکتے ہیں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، مالک بن انس نے اس اسناد کو عمدہ قرار دیا ہے جبکہ دیگر محدثین نے اس کو پسند نہیں کیا۔ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5773 – فَسَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوبَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ يَقُوْلُ: فِي حَدِيْثِ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ، يَرْوِيهِ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ اَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَرْعَوْا يَوْمًا قَالَ يَحْيَى: وَهٰذَا خَطَأٌ اِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ مَالِكٌ، قَالَ يَحْيَى: وَكَانَ سُفْيَانُ اِذَا حَدَّثَنَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ: ذَهَبَ عَلَيَّ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ شَيْءٌ قَالَ الْحَاكِمُ: وَقَدْ اَسْنَدَ اَبُو الْبَدَّاحِ بْنُ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اَبِيْهِ

✧✧ ابو بداح بن عاصم بن عدی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غلہ بانوں کے لئے اس بات کی رخصت عنایت فرمائی ہے کہ وہ ایک دن رمی کریں اور ایک دن ناغہ کریں۔

۞۞ یحییٰ کہتے ہیں: یہ غلط ہے، جیسا کہ مالک نے کہا: یحییٰ فرماتے ہیں: سفیان جب ہمیں یہ حدیث بیان کیا کرتے

5772: صحيح ابن خزيمة - كتاب المناسك، جماع ابواب ذكر افعال اختلف الناس في إباحته للمحرم - باب الرخصة للرعاة ان يرموا يوما ويدعوا يوما، حديث: 2775 صحيح ابن حبان - كتاب الحج، باب - ذكر الإباحة للرعاء بمكة، حديث: 3951 الجامع للترمذي ابواب الحج عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في الرخصة للرعاء ان يرموا يوما ويدعوا يوما، حديث: 914 مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الحج، في الرعاء كيف يرمون ؟ - حديث: 17160 مسند الحميدي - حديث ابي البداح عن ابيه رضي الله عنه، حديث: 825 مسند ابي يعلى الموصلي - حديث عاصم بن عدي حديث: 6684

تھے تو کہا کرتے تھے: اس حدیث میں سے کچھ کچھ مجھے بھول گیا ہے۔

امام حاکم کہتے ہیں: ابوبداح بن عاصم بن عدی نے اپنے والد کے حوالے سے اس حدیث کو مسند بھی کیا ہے، جیسا ہے کہ درج ذیل ہے۔

5774 – حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ بِالرِّيِّ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَائِذٍ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ لِاثْنَتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْاَوَّلِ، فَاَقَامَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5774 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ابوبداح بن عاصم بن عدی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بارہ ربیع الاول کو سوموار کے مدینہ منورہ تشریف لائے، اور دس سال مدینہ شریف میں رہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ كَاتِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی اکرم ﷺ کے کاتب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے فضائل

5775 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، فِيمَنْ شَهِدَ الْخَنْدَقَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ بْنِ لَوْذَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِعَوْفِ بْنِ غَنْمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ، وَكَانَ فِيمَنْ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَئِذٍ مَعَ الْمُسْلِمِينَ

✧✧ ابن اسحاق کہتے ہیں: جنگ خندق میں شریک ہونے والوں میں حضرت زید بن ثابت بن ضحاک بن زید بن لوذان بن عمرو بن عبدعوف بن غنم بن مالک بن نجار انصاری رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ جنگ خندق کے دن آپ مسلمانوں کے ہمراہ مٹی اٹھاتے رہے۔

5776 – حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: اَبُو سَعِيدٍ وَيُقَالُ اَبُو خَارِجَةَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ بْنِ زَيْدِ بْنِ لَوْذَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِعَوْفِ بْنِ غَنْمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ الْاَنْصَارِيِّ، تُوُفِّيَ سَنَةَ خَمْسٍ وَاَرْبَعِينَ

✧✧ مصعب بن عبید اللہ زبیری کہتے ہیں: ابوسعید زید بن ثابت بن ضحاک بن زید بن لوذان بن عمرو بن عبدعوف بن مالک بن نجار انصاری رضی اللہ عنہ کا انتقال ۴۵ ہجری کو ہوا۔ بعض مؤرخین نے ان کی کنیت ''ابوخارجہ'' بیان کی ہے۔

5777 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: وَمَاتَ اَبُو سَعِيدٍ زَيْدُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ سَنَةَ خَمْسٍ وَاَرْبَعِينَ

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: ابوسعید زید بن ثابت بن ضحاک ۴۵ ہجری کو فوت ہوئے۔

5778 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ، قَالَ: قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: كَانَتْ وَقْعَةُ بُعَاثَ وَاَنَا ابْنُ سِتِّ سِنِيْنَ، وَكَانَتْ قَبْلَ هِجْرَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ سِنِيْنَ "فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ، وَاَنَا ابْنُ اِحْدَى عَشْرَةَ سَنَةً، وَاُتِيَ بِيْ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: غُلَامٌ مِنَ الْخَزْرَجِ قَدْ قَرَاَ سِتَّ عَشْرَةَ سُورَةً، فَلَمْ اُجَزْ فِي بَدْرٍ، وَلَا اُحُدٍ، وَاُجَزْتُ فِي الْخَنْدَقِ"

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَكَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَكْتُبُ الْكِتَابَيْنِ جَمِيعًا كِتَابَ الْعَرَبِيَّةِ، وَكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّةِ، وَاَوَّلُ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَنْدَقُ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، وَكَانَ فِيْمَنْ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَئِذٍ مَعَ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا اِنَّهُ نِعْمَ الْغُلَامُ وَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ يَوْمَئِذٍ، فَرَقَدَ، فَجَاءَ عُمَارَةُ بْنُ حَزْمٍ، فَاَخَذَ سِلَاحَهُ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا رُقَادٍ نِمْتَ حَتّٰى ذَهَبَ سِلَاحُكَ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَهُ عِلْمٌ بِسِلَاحِ هٰذَا الْغُلَامِ؟، فَقَالَ عُمَارَةُ بْنُ حَزْمٍ: اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذْتُهُ فَرَدَّهُ، فَنَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُرَوَّعَ الْمُؤْمِنُ، وَاَنْ يُؤْخَذَ مَتَاعُهُ لَاعِبًا وَجَدًّا، وَكَانَتْ رَايَةُ بَنِيْ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ فِي تَبُوكَ مَعَ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ فَاَدْرَكَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَهَا مِنْهُ فَدَفَعَهَا اِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فَقَالَ عُمَارَةُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، بَلَغَكَ عَنِّي شَيْءٌ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنَّ الْقُرْآنَ يُقَدَّمُ، وَكَانَ زَيْدٌ اَكْثَرَ اَخْذًا مِنْكَ لِلْقُرْآنِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَمَاتَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَابْنُهُ اِسْمَاعِيلُ صَغِيْرٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ شَيْئًا وَاخْتُلِفَ فِي وَقْتِ وَفَاتِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَالَّذِي عِنْدَنَا اَنَّهُ مَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَاَرْبَعِيْنَ، وَهُوَ ابْنُ سِتٍّ وَخَمْسِيْنَ سَنَةً وَصَلَّى عَلَيْهِ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ

✦✦ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب بعاث کا واقعہ رونما ہوا، اس وقت میری عمر ۶ سال تھی، یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پانچ برس پہلے کی ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے، اس وقت میری عمر ۱۱ سال تھی۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا، لوگوں نے کہا: یہ خزرج سے تعلق رکھنے والا بچہ ہے، اس نے ۱۶ سورتیں یاد کر رکھی ہیں۔ (حضرت زید) کہتے ہیں: مجھے نہ تو جنگ بدر میں شریک ہونے کی اجازت ملی اور نہ ہی جنگ احد میں، البتہ جنگ خندق میں جانے کی اجازت مل گئی۔

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیک وقت دو زبانوں میں لکھا کرتے تھے، عربی اور عبرانی میں۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سب سے پہلے غزوہ خندق میں شرکت کی، اس وقت ان کی عمر ۱۵ سال تھی۔ جنگ خندق کے موقع پر مٹی اٹھانے والوں میں یہ بھی شامل تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا: یہ بچہ بہت اچھا ہے، اُس دن ان پر نیند کا غلبہ ہوگیا تو وہ سوگئے، حضرت عمارہ بن حزم آکر ان کے ہتھیار لے گئے، لیکن کو کچھ پتا نہ

چلا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابورقاد! تم سو گئے تھے اور تمہارے ہتھیار ہتھیا لئے گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس بچے ہتھیاروں کا کسی کو پتا ہے؟ حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میرے پاس ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا: کوئی مومن کسی مومن کو گھبراہٹ میں ڈالے اور یہ کہ اس کا مال ومتاع ہنسی مذاق میں ہتھیا لے۔

حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے ان کا سامان حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا، غزوہ تبوک میں بنی مالک بن نجار کا علم حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، رسول اللہ ﷺ کو پتا چلا تو آپ علیہ السلام نے علم ان سے لے کر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا، حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ کیا میری کوئی شکایت آپ تک پہنچی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں، ایسی بات نہیں ہے۔ بلکہ قرآن کو مقدم کیا جاتا ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تم سے زیادہ اچھے طریقے سے قرآن کو محفوظ کرتا ہے۔

ابن عمر کہتے ہیں: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہوا تو اس وقت ان کے صاحبزادے حضرت اسماعیل بہت چھوٹے تھے، انہوں نے ان سے کسی حدیث کا سماع نہیں کیا، اور ان کی وفات کے بارے میں روایات مختلف ہیں۔

ابن عمر کہتے ہیں: ہماری معلومات کے مطابق ان کی وفات ۵۶ سال کی عمر میں سن ۴۵ ہجری میں ہوئی۔ مروان بن حکم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

5779 – اَخْبَرَنَا بِصِحَّتِهِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَاءِ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: زَيْدُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ بْنِ زَيْدِ بْنِ لَوْذَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِعَوْفِ بْنِ غَنْمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ مَاتَ سَنَةَ اَرْبَعٍ اَوْ خَمْسٍ وَاَرْبَعِينَ

✧✧ علی بن مدینی کہتے ہیں: زید بن ثابت بن ضحاک بن زید بن لوذان بن عمرو بن عبدعوف بن غنم بن مالک بن نجار ۴۴ یا ۴۵ ہجری کو فوت ہوئے۔

5780 – فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: تُوُفِّيَ اَبِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَبْلَ اَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ، وَكَانَ مِنْ رَاْيِي دَفْنُهُ قَبْلَ اَنْ اُصْبِحَ فَجَاءَتِ الْاَنْصَارُ فَقَالَتْ: لَا يُدْفَنُ اِلَّا نَهَارًا لِيَجْتَمِعَ لَهُ النَّاسُ، فَسَمِعَ مَرْوَانُ الْاَصْوَاتَ فَاَقْبَلَ يَمْشِي حَتّٰى دَخَلَ عَلَيَّ، فَقَالَ: عَزِيمَةٌ مِنِّي اَنْ لَا يُدْفَنَ حَتّٰى يُصْبِحَ، فَلَمَّا اَصْبَحْنَا غَسَّلْنَاهُ ثَلَاثًا: الْاُولٰى بِالْمَاءِ، وَالثَّانِيَةُ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ، وَالثَّالِثَةُ بِالْمَاءِ وَالْكَافُورِ، وَكَفَّنَّاهُ فِي ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ: اَحَدُهَا بُرْدٌ كَانَ كَسَاهُ اِيَّاهُ مُعَاوِيَةُ، وَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَصَلَّى عَلَيْهِ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ، وَاَرْسَلَ اِلَيْهِ مَرْوَانُ بِجَزُورٍ، فَنُحِرَتْ وَاَطْعَمَ النَّاسَ وَالنِّسَاءُ بَكَيْنَ ثَلَاثًا

✧✧ ابراہیم بن یحیٰ بن خارجہ بن زید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی وفات غروب

آفتاب سے کچھ دیر پہلے ہوئی تھی اور میری یہ رائے تھی کہ ان کو صبح ہونے سے پہلے پہلے دفن کر دیا جائے، لیکن کچھ انصاری لوگ آ گئے اور کہنے لگے کہ ان کی تدفین دن کے وقت ہونی چاہئے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ جنازہ میں شریک ہو سکیں۔ اس سلسلہ میں آوازیں بلند ہوئیں تو مروان نے ان آوازوں کو سن لیا اور وہ میرے پاس آ گیا اور کہنے لگا: میرا حکم ہے کہ صبح ہونے سے پہلے ان کی تدفین نہ کی جائے۔ جب صبح ہوئی تو ہم نے تین مرتبہ ان کو غسل دیا، ایک دفعہ پانی کے ساتھ، دوسری مرتبہ پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ اور تیسری مرتبہ کافور کے ساتھ۔ ہم نے ان کو تین کپڑوں میں کفن دیا، ان میں ایک کپڑا وہ بھی تھا جو حضرت معاویہ نے ان کو دیا تھا۔ سورج طلوع ہونے کے بعد ان کی نماز جنازہ پڑھائی گئی اور مروان نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مروان نے ان کے لئے کئی اونٹ بھیجے، وہ ذبح کر کے لوگوں کو کھلائے گئے، تین دن تک عورتیں ان پر روتی رہیں۔

5781 – حَدَّثَنَا الْإِمَامُ اَبُو الْوَلِيدِ، وَاَبُو بَكْرِ بْنُ قُرَيْشٍ قَالَا: ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتُحْسِنُ السُّرْيَانِيَّةَ؟ فَقُلْتُ: لَا. قَالَ: فَتَعَلَّمْهَا، فَاِنَّهُ يَاْتِينَا كُتُبٌ فَتَعَلَّمْتُهَا فِي سَبْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا قَالَ الْاَعْمَشُ: كَانَتْ تَاْتِيهُ كُتُبٌ لَا يَشْتَهِي اَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهَا اِلَّا مَنْ يَثِقُ بِهِ صَحِيحٌ، اِنْ كَانَ ثَابِتُ بْنُ عُبَيْدٍ سَمِعَهُ مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5781 – صحيح إن كان ثابت سمعه من زيد

✧✧ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: کیا تم اچھے طریقے سے سریانی زبان جانتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ زبان سیکھ لو، کیونکہ اس زبان میں ہمارے پاس خطوط آتے ہیں، (حضرت زید) فرماتے ہیں: میں نے صرف ۱۷ دن میں سریانی زبان سیکھ لی۔

❁❁ اعمش کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عموماً خطوط آتے تھے اور آپ کی خواہش ہوتی کہ اس کی اطلاع قابل اعتماد لوگوں کے علاوہ کسی کو نہ ہو۔

❁❁ اگر ثابت بن عبید کا سماع زید بن ثابت ہو جائے تو یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5782 – اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ، حَدَّثَنِي خَالِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَدِّي عُتْبَةَ بْنِ الْفَاكِهِ، قَالَ: قُلْتُ لِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَا اَبَا خَارِجَةَ

✧✧ عتبہ بن فاکہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو "ابو خارجہ" کہہ کر پکارا۔

5781: صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذكر زيد بن ثابت الانصاري رضي الله عنه - حديث: 7243 مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 1719

5783 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْقَاضِي، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: شَهِدْتُ جِنَازَةَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فَلَمَّا دُفِنَ فِي قَبْرِهِ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

✧✧ حضرت سعید بن میّب فرماتے ہیں: میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شریک ہوا تھا۔ جب ان کو ان کی قبر میں دفن کیا گیا۔ (اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث بیان کی)

5784 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اَبُو الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، قَالَا: ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْحَمُ اُمَّتِي بِاُمَّتِي اَبُوْ بَكْرٍ، وَاَشَدُّهُمْ فِي اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ، وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَاَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذٌ، اِلَّا اَنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِينًا، وَاِنَّ اَمِينَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ وَاِنَّمَا اتَّفَقَا بِاِسْنَادِهِ هٰذَا عَلَى ذِكْرِ اَبِي عُبَيْدَةَ فَقَطْ، وَقَدْ ذَكَرْتُ عِلَّتَهُ فِي كِتَابِ التَّلْخِيصِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5784 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں، میری امت پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے ''ابوبکر'' ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں سب سے زیادہ سخت گیر ''عمر'' ہے۔ اور سب سے زیادہ سچ بولنے والے اور سب سے زیادہ حیاء والے ''عثمان''۔ سب سے زیادہ قرآن کریم کی قراءتوں کو جاننے والے ''ابی بن کعب'' ہیں۔ وراثت کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھنے والے ''زید بن ثابت'' ہیں۔ اور سب سے زیادہ حلال وحرام کے بارے میں جاننے والے ''معاذ'' ہیں۔ خبردار! ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ''ابوعبیدہ بن جراح''۔

❀❀ یہ اسناد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے، لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ اس اسناد کے ہمراہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے فقط ابوعبیدہ بن جراح کا ذکر کیا ہے۔ میں نے اس کی علت کتاب التلخیص میں ذکر کردی ہے۔

5785 – اَخْبَرَنِي اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ التَّاجِرُ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُثَنَّى الْاَنْصَارِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ اَخَذَ بِرِكَابِ زَيْدِ بْنِ

5784: الجامع للترمذی - ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب مناقب معاذ بن جبل ' حديث: 3806 سنن ابن ماجه - المقدمة' باب فی فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - فضائل زيد بن ثابت' حديث: 153 مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند انس بن مالك رضی الله تعالى عنه - حديث: 13733 مسند الطيالسی - احاديث النساء' وما اسند انس بن مالك الانصاری - ابو قلابة عن انس' حديث: 2196 صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر البيان بان معاذ بن جبل كان من اعلم الصحابة بالحلال - حديث: 7238

ثَابِتٍ، فَقَالَ لَهُ: تَنَحَّ يَا ابْنَ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "، فَقَالَ: اِنَّا هٰكَذَا نَفْعَلُ بِكُبَرَائِنَا وَعُلَمَائِنَا صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ . كَانَ مِنْ حُكْمِ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنْ اَبْدَاَ فِيْهِ بِحَدِيْثِ جَمْعِ الْقُرْآنِ، فَاِنَّهُ لَهُ مَنَاقِبُ كَثِيْرَةٌ لٰكِنَّ الشَّيْخَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدِ اتَّفَقَا عَلٰى اِخْرَاجِهِ فَلِذٰلِكَ تَرَكْتُهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5785 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ابوسلمہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی رکاب تھامی، حضرت زید بن ثابت نے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے آپ ہٹ جائیے، لیکن ابن عباس نے کہا: ہم اپنے بڑوں اور اپنے علماء کا ایسے ہی احترام کیا کرتے ہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے، لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

نوٹ: حضرت زید بن ثابت کے مناقب کا حق تو یہ تھا کہ ان کے مناقب کا آغاز قرآن جمع کرنے کے بارے میں احادیث سے کیا جائے، کیونکہ ان کے اس سلسلہ میں بہت سارے فضائل ہیں۔ لیکن کیونکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے وہ روایات نقل کر دی ہیں، اس لئے میں نے ان کو چھوڑ دیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت یعلی بن منیہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

5786 – حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: وَمِنْ حُلَفَاءِ بَنِيْ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِمَنَافٍ يَعْلَى ابْنُ مُنْيَةَ، وَمُنْيَةُ اُمُّهُ وَهِيَ مُنْيَةُ بِنْتُ غَزْوَانَ بْنِ جَابِرٍ مِنْ بَنِيْ مَازِنٍ، وَاَبُوْهُ اُمَيَّةُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدِ بْنِ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ بَكْرٍ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: بنی نوفل بن عبدمناف کے حلفاء میں سے "یعلیٰ بن منیہ" بھی ہیں۔ اور "منیہ" ان کی والدہ ہیں، ان کا نسب یوں ہے "منیہ بنت غزوان بن جابر" ان کا تعلق بنی مازن سے تھا، ان کے والد "امیہ ابن ابی عبید بن ہمام بن حارث بن بکر" ہیں۔

5787 – سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوْبَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ، يَقُوْلُ: يَعْلَى بْنُ اُمَيَّةَ اُمَيَّةُ اَبُوْهُ، وَمُنْيَةُ اُمُّهُ

✧✧ یحییٰ بن معین نے ان کا نام یوں بیان کیا ہے "یعلیٰ بن امیہ"۔

"امیہ" ان کے والد ہیں اور "منیہ" ان کی والدہ ہیں۔

5788 – حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الشَّيْبَانِيُّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا حَاتِمٍ السُّلَمِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ الْحَجَّاجِ، يَقُوْلُ: اَبُو الْمَرَازِمِ يَعْلَى بْنُ اُمَيَّةَ الثَّقَفِيُّ، لَهُ صُحْبَةٌ – خَالَفَ مُسْلِمٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ

يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ فِي هٰذَا - فَإِنِّي سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوْبَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ يَحْيَى يَقُوْلُ: كُنْيَةُ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ الثَّقَفِيِّ اَبُو الْمَرَازِمِ وَقَدْ رَوَى عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ ثَلَاثَةٌ مِنْ وَلَدِهِ: صَفْوَانُ، وَعُثْمَانُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ "

✧✧ مسلم بن حجاج فرماتے ہیں: ابوالمرازم یعلیٰ بن امیہ ثقفی کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت حاصل ہے۔

امام مسلم نے اس سلسلہ میں یحییٰ بن معین کی مخالفت کی ہے اور کہتے ہیں: حضرت یعلیٰ بن امیہ ثقفی رضی اللہ عنہ کی کنیت "ابوالمرازم" ہے۔

✿✿ حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کے تین صاحبزادوں صفوان، عثمان اور عبدالرحمٰن نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔

5789 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنُ اُمَيَّةَ، اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ، اَنَّ يَعْلَى، قَالَ: كَلَّمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَبِي اُمَيَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، بَايِعْ اَبِي عَلَى الْهِجْرَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُبَايِعُهُ عَلَى الْجِهَادِ فَقَدِ انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ

(التعليق - من تلخيص الذهبى) 5789 - سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ عمرو بن عبدالرحمٰن بن امیہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت یعلیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنے والد امیہ کے بارے میں بات چیت کی، میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میرے باپ کی ہجرت پر بیعت لیجئے، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جہاد پر ان کی بیعت لے لیتا ہوں کیونکہ اب ہجرت کا سلسلہ تو ختم ہو چکا ہے۔

5790 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ: اَوَّلُ مَنْ اَرَّخَ الْكُتُبَ يَعْلَى بْنُ اُمَيَّةَ وَهُوَ بِالْيَمَنِ، فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فِي شَهْرِ رَبِيعِ الْاَوَّلِ، وَاَنَّ النَّاسَ اَرَّخُوا لِاَوَّلِ السَّنَةِ، وَاِنَّمَا اَرَّخَ النَّاسُ لِمَقْدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ عمرو بن دینار کہتے ہیں: سب سے پہلے جس نے تاریخ ڈالی وہ حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ ہیں، آپ یمن میں ہوتے تھے۔

کیونکہ نبی اکرم ﷺ ماہ ربیع الاول میں مدینہ منورہ میں تشریف لائے، اس وقت تک لوگ سال کے آغاز کی تاریخ لکھا

5789: مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث يعلى بن امية - حديث: 17652 مشكل الآثار للطحاوى - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 2187 السنن الكبرى للنسائى - كتاب البيعة' البيعة على الجهاد - حديث: 7527 السنن للنسائى - كتاب البيعة' البيعة على الجهاد - حديث: 4111 صحيح ابن حبان - كتاب السير' باب الهجرة - ذكر الإخبار عن نفى انقطاع الهجرة بعد الفتح' حديث: 4941

کرتے تھے، اور نبی اکرم ﷺ کی مدینہ آمد پر لوگوں نے سن ہجری کا آغاز کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ سَلَمَةَ بْنِ أُمَيَّةَ اَخِي يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ کے بھائی، حضرت سلمہ بن امیہ رضی اللہ عنہ کے حالات

5791 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ اَبِي رَبَاحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ عَمَّيْهِ: يَعْلَى، وَسَلَمَةَ ابْنَيْ اُمَيَّةَ قَالَا: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَمَعَنَا صَاحِبٌ لَنَا فَقَاتَلَهُ رَجُلٌ فَعَضَّ ذِرَاعَهُ فَاجْتَذَبَهَا مِنْ فِيهِ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَاهُ، فَذَهَبَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَمِسُ الْعَقْلَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَنْطَلِقُ اَحَدُكُمْ اِلَى اَخِيهِ فَيَعَضُّهُ كَعَضِيضِ الْفَحْلِ، ثُمَّ يَاْتِي بَعْدَ ذٰلِكَ يَلْتَمِسُ الْعَقْلَ، انْطَلِقْ فَلَا عَقْلَ لَكَ فَاَبْطَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5791 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ امیہ کے بیٹے یعلیٰ اور سلمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوہ تبوک کے لئے روانہ ہوئے، ہمارے ساتھ ہمارا ساتھی بھی تھا۔ ایک آدمی کے ساتھ اس کی مڈبھیڑ ہوگئی، اُس نے دوسرے آدمی کی زرہ کو دانتوں کے ساتھ پکڑ لیا، اُس نے زرہ کھینچی تو اِس کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے، یہ شخص دیت کا مطالبہ لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک آدمی اپنے بھائی کے پاس جاتا ہے جانوروں کی طرح اس کو کاٹتا ہے، پھر ہمارے پاس دیت لینے کے لئے چلا آتا ہے، تو یہاں سے چلا جا، تیرے لئے دیت نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو کالعدم قرار دے دیا۔

5791: فيعضه كعضيض الفحلصحيح البخاري - كتاب الجهاد والسير' باب الاجير - حديث: 2832صحيح مسلم - كتاب القسامة والمحاربين والقصاص والديات' باب الصائل على نفس الإنسان او عضوه - حديث: 3259سنن ابي داود - كتاب الديات' باب في الرجل يقاتل الرجل فيدفعه عن نفسه - حديث: 3991سنن ابن ماجه - كتاب الديات' باب من عض رجلا فنزع يده فندر ثناياه - حديث: 2652السنن للنسائي - كتاب البيوع' ذكر الاختلاف على عطاء في هذا الحديث - حديث: 4709صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' كتاب الرهن - ذكر الخبر المدحض قول من زعم ان هذا الخبر تفرد به' حديث: 6091مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب العقول' باب السن تنزع فيعيدها صاحبها - حديث: 16930السنن الكبرى للنسائي - كتاب القسامة' ذكر الاختلاف على عطاء في هذا الحديث - حديث: 6758شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب السير' باب ما ينهى عن قتله من النساء والولدان في دار الحرب - حديث: 3328سنن الدارقطني - كتاب في الاقضية والاحكام وغير ذلك' في المراة تقتل إذا ارتدت - حديث: 3960مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث يعلى بن امية - حديث: 17648مسند الطيالسي - يعلى بن منية' حديث: 1406مسند الحميدي - احاديث يعلى بن امية رضي الله عنه' حديث: 762مسند الحارث - كتاب الحدود والديات' باب فيمن عض يد إنسان - حديث: 519

ذِكْرُ مَنَاقِبِ مُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کے فضائل

5792 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: وَمِنْ بَنِي جُشَمِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَارِدَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جُشَمٍ مُعَاذٌ، وَمُعَوِّذٌ، وَخَلَّادٌ بَنُو عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ كَعْبٍ شَهِدُوا بَدْرًا، وَمُعَاذٌ قَتَلَ اَبَا جَهْلٍ، وَقَطَعَ عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِي جَهْلٍ يَدَهُ، فَعَاشَ اِلٰى زَمَنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاُمُّهُ هِنْدُ بِنْتُ عَمْرِو بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ حَرَامٍ، وَعَمُّهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ عَقِبِيٌّ بَدْرِيٌّ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری کہتے ہیں: بنی جشم بن خزرج میں سے پھر بنی سلمہ بن سعد بن سارده بن یزید بن جشم میں سے عمرو بن جموح بن زید بن حرام بن کعب کے بیٹے معاذ، معوذ اور خلاد تھے، یہ لوگ جنگ بدر میں شریک ہوئے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کو قتل کیا، اور حضرت عکرمہ بن ابی جہل نے ان کا ہاتھ کاٹ دیا تھا، یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت تک زندہ رہے۔ ان کی والدہ ہند بنت عمر بن ثعلبہ بن حرام ہیں، ان کے چچا حضرت جابر بن عبداللہ انصاری عقبی، بدری صحابی ہیں۔

5793 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: وَمُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ اَصَابَتْهُ نَكْبَةٌ يَوْمَ بَدْرٍ فَبَقِيَ عَلِيلًا اِلٰى عَهْدِ عُثْمَانَ، ثُمَّ تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ سَنَةَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَصَلّٰى عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَدُفِنَ بِالْبَقِيعِ

✧✧ خلیفہ بن خیاط بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کو جنگ بدر میں ایک زخم لگا تھا، اس کی وجہ سے آپ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے تک مسلسل علیل رہے، ۱۴ ہجری کو آپ کا وصال ہوا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

5794 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنِي اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، فِي تَسْمِيَةِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَقَبَةِ مِنْ بَنِي حَرَامِ بْنِ كَعْبٍ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ

✧✧ حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں: بنی حرام بن کعب کی جانب سے بیعت عقبہ میں شریک ہونے والوں میں حضرت معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔

5795 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، وَاَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَا: ثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5795 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معاذ بن عمرو بن جموح کتنا اچھا شخص ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5796 – حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ، وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، وَاللَّفْظُ لَهُ، ثَنَا اَبُو الْمُثَنَّى الْعَبْدِيُّ، قَالَا: ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: بَيْنَمَا اَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ، فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي، وَشِمَالِي، فَاِذَا اَنَا بَيْنَ غُلَامَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ حَدِيْثَةٌ اَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُونَ بَيْنَ اَضْلَعِ مِنْهُمَا، فَغَمَزَنِيْ اَحَدُهُمَا فَقَالَ: يَا عَمَّاهُ، هَلْ تَعْرِفُ اَبَا جَهْلٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، وَمَا حَاجَتُكَ اِلَيْهِ يَا ابْنَ اَخِي؟ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّهُ يَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَاَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سِوَادِي سَوَادَهُ حَتّٰى يَمُوتَ الْاَعْجَلُ مِنَّا فَتَعَجَّبْتُ لِذَلِكَ، فَغَمَزَنِي الْآخَرُ، فَقَالَ لِي مِثْلَهَا، فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ نَظَرْتُ اِلٰى اَبِيْ جَهْلٍ يَدُورُ فِي النَّاسِ، فَقُلْتُ لَهُمَا: اَلَا اِنَّ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي تَسْاَلَانِ عَنْهُ، فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتّٰى قَتَلَاهُ، ثُمَّ انْصَرَفَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَاهُ، فَقَالَ: اَيُّكُمَا قَتَلَهُ؟ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا: اَنَا قَتَلْتُهُ. فَقَالَ: هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا؟ قَالَا: لَا، فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ: كِلَاكُمَا قَتَلَهُ وَقَضَى بِسَلَبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَكَانَ الْآخَرُ مُعَاذَ بْنَ عَفْرَاءَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5796 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جنگ بدر کے

5795: الجامع للترمذی - ابواب المناقب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب مناقب معاذ بن جبل ' حدیث: 3810السنن الكبرى للنسائی - كتاب المناقب' مناقب اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم من المهاجرين والانصار - معاذ بن عمرو بن الجموح رضی الله عنه' حدیث: 7961صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلی الله علیه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر ابی عبيدة بن الجراح رضی الله عنه وقد فعل - حدیث: 7107مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند ابی هريرة رضی الله عنه - حدیث: 9248الادب المفرد للبخاری - باب من اثنى على صاحبه إن كان آمنا به' حدیث: 347

5796: صحيح البخاری - كتاب فرض الخمس' باب من لم يخمس الاسلاب - حدیث: 2989صحيح مسلم - كتاب الجهاد والسير' باب استحقاق القاتل سلب القتيل - حدیث: 3383 صحيح ابن حبان - كتاب السير' باب الغنائم وقسمتها - ذكر خبر اوهم عالما من الناس ان المسلمين إذا اشتركا فی' حدیث: 4917 مصنف ابن ابی شيبة - كتاب المغازی' غزوة بدر الكبرى ومتى كانت وامرها - حدیث: 35992 مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة - مسند عبد الرحمن بن عوف الزهری رضی الله عنه' حدیث: 1627 البحر الزخار مسند البزار - باب ما روى سعد بن إبراهيم عن ابيه ' حدیث: 905مسند ابی يعلى الموصلی - من مسند عبد الرحمن بن عوف' حدیث: 832 المعجم الكبير للطبرانی - بقية الميم' رواية اهل الكوفة - معاذ بن عمرو بن الجموح الانصاری ثم الخزرجی بدری' حدیث: 17198

دن میں مجاہدین کی صف میں موجود تھا، میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا، تو میری نظر دو کمسن انصاری لڑکوں پر پڑی، میرا دل چاہا کہ میں ان کو گود میں اٹھا کر پیار کروں، اتنے میں ان میں سے ایک نے آنکھ کا اشارہ کر کے مجھ سے پوچھا: چچا جی، کیا آپ ابوجہل کو جانتے ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ میں جانتا ہوں، لیکن بیٹا تمہیں اس سے کیا کام ہے؟ اس نے کہا: مجھے پتا چلا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا ہے، میں جب تک اس کو مار نہ ڈالوں تب تک اس کا پیچھا نہیں چھوڑوں گا، پھر دوسرے نے بھی مجھ سے اسی طرح ابوجہل کے بارے میں پوچھا، میں نے فوراً اِدھر اُدھر دیکھا تو مجھے ابوجہل لوگوں میں گھومتا ہوا دکھائی دیا، میں نے ان سے کہا: بچو! وہ دیکھو، جس شخص کے بارے میں تم پوچھ رہے تھے، وہ تمہارا مطلوبہ شخص وہ رہا۔ ان دونوں لڑکوں نے اپنی تلواریں نیام سے نکالیں اور بجلی کی سی تیزی سے اس پر جھپٹ پڑے، اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کو واصل جہنم کر دیا۔ اور آ کر رسول اللہ ﷺ کو ابوجہل کے قتل کی خوشخبری سنائی۔ حضور ﷺ نے پوچھا: تم میں سے کس نے اس کو قتل کیا؟ دونوں نے کہا: اس کو میں نے قتل کیا ہے۔ حضور ﷺ نے پوچھا: تم نے ابھی تک اپنی تلواریں دھوئی تو نہیں ہیں؟ انہوں نے کہا: جی نہیں۔ آپ ﷺ نے ان کی تلواروں کا معاینہ کرنے کے بعد فرمایا: تم دونوں نے ہی اس کو قتل کیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ابوجہل کا ساز و سامان معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا۔ دوسرے کا نام "حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ" ہے۔

فَاَمَّا اَخُوهُ خَلَّادُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ

ان کے بھائی حضرت خلاد بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کے فضائل

5796 – فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، حَدَّثَنِيْ اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنِيْ اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّ خَلَّادَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ، قُتِلَ بِاُحُدٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت عروہ فرماتے ہیں: خلاد بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ جنگ احد میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عُمَيْرِ بْنِ الْحَمَّامِ بْنِ الْجَمُوحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمیر بن حمام بن جموح رضی اللہ عنہ کے فضائل

5797 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنِيْ اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الْحَمَّامِ، مِنْ بَنِيْ سَلِمَةَ، ثُمَّ مِنْ بَنِيْ حَرَامِ بْنِ كَعْبِ بْنِ غَنْمِ بْنِ سَلِمَةَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ عروہ کہتے ہیں: بنی سلمہ سے پھر بنی حرام بن کعب بن غنم بن سلمہ میں سے عمیر بن حمام رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہوئے۔

5798 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، ثَنَا اَبُو النَّضْرِ، ثَنَا

5798: مسند احمد بن حنبل ' مسند انس بن مالك رضى الله تعالى عنه - حديث: 12180 مسند عبد بن حميد - مسند انس بن مالك ' حديث: 1276 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب السير ' باب من تبرع بالتعرض للقتل رجاء إحدى الحسنيين - حديث: 16658

سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ: قُومُوا اِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، قَالَ عُمَيْرُ بْنُ الْحَمَّامِ الْاَنْصَارِيُّ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، عَرْضُهَا السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، بَخٍ بَخٍ، لَا وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَا بُدَّ اَنْ اَكُونَ مِنْ اَهْلِهَا . قَالَ: فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِهَا، فَاَخْرَجَ تُمَيْرَاتٍ فَجَعَلَ يَاْكُلُ، ثُمَّ قَالَ: لَئِنْ حَيِيتُ حَتّٰى آكُلَ تَمَرَاتِي اِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيلَةٌ قَالَ: فَرَمَى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ، ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے دن فرمایا: اس جنت کی طرف بڑھو، جس کی چوڑائی زمین وآسمان کے برابر ہے۔ حضرت عمیر بن حمام رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کیاواقعی) اس کی چوڑائی زمین اورآسمان کے برابر ہے، یہ کہہ کر اپنی سواری کو بٹھا کر (اس سے نیچے اترے اور) عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو لازمی جنتی ہونگا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ خِرَاشِ بْنِ الصِّمَّةِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت خراش بن صمہ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کے فضائل

5799 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي جُشَمَ بْنَ الْخَزْرَجَ خِرَاشَ بْنَ الصِّمَّةِ بْنَ عَمْرِو بْنَ الْجَمُوحَ "

✦✦ ابن اسحاق کہتے ہیں: بنی جشم بن خزرج کی جانب سے حضرت خراش بن صمہ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہوئے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ الْحُبَابِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْجَمُوحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حباب بن منذر بن جموح رضی اللہ عنہ کے فضائل

5800 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، فِيمَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي حَرَامِ بْنِ كَعْبِ الْحُبَابُ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْجَمُوحِ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَرَامٍ"

✦✦ عروہ کہتے ہیں: بنی حرام بن کعب کی جانب سے حباب بن منذر بن جموح بن زید بن حرام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہوئے۔

5801 – حَدَّثَنِي اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْمُزَكِّي، ثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ سَعِيدٍ الْحَافِظُ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ الْاَعْشَى، اَخْبَرَنِي بَسَّامٍ الصَّيْرَفِيُّ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ الْكِنَانِيِّ،

اَخْبَرَنِی حُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْاَنْصَارِیُّ، قَالَ: اَشَرْتُ عَلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ بِخَصْلَتَيْنِ، فَقَبِلَهُمَا مِنِّی خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی غَزَاةِ بَدْرٍ فَعَسْكَرَ خَلْفَ الْمَاءِ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَبِوَحْیٍ فَعَلْتَ اَوْ بِرَاْیٍ؟ قَالَ: بِرَاْیٍ يَا حُبَابُ قُلْتُ: فَاِنَّ الرَّاْیَ اَنْ تَجْعَلَ الْمَاءَ خَلْفَكَ، فَاِنْ لَّجَاْتَ لَجَاْتَ اِلَيْهِ، فَقَبِلَ ذٰلِكَ مِنِّی "

✧✧ حضرت حباب بن منذر انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ بدر کے موقع پر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو مشورے دیئے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو ہی شرف قبولیت عطا فرمایا، ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوا تھا، آپ علیہ السلام نے پانی کے کنوئیں سے پیچھے ہی لشکر کا پڑاؤ ڈال دیا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں پر پڑاؤ ڈالنے کے بارے میں وحی نازل ہوئی ہے یا آپ نے خود اپنی رائے سے یہ فیصلہ کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنی رائے سے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم کنویں سے اگلی جانب پڑاؤ ڈالیں تو بہتر رہے، کہ کچھ پسپائی اختیار کرنا پڑی تو پھر بھی کنواں ہمارے ہاتھ میں رہے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اس مشورے کو قبول فرمایا۔

5802 – فَحَدَّثَنِی اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِیُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ حَبِيْبَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: الرَّاْیُ مَا اَشَارَ اِلَيْهِ الْحُبَابُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا حُبَابُ اَشَرْتَ بِالرَّاْیِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت جبریل امین علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے اور کہا: بہتر تدبیر وہی ہے جو آپ کو حباب نے مشورہ دیا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حباب! تو نے اچھا مشورہ دیا ہے۔

5803 – حَدَّثَنِی اَبُوْ اِسْحَاقَ الْمُزَكِّی، ثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ سَعِيْدٍ الْحَافِظُ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ الضَّبِّیُّ، ثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ الْاَعْشَى، ثَنَا بَسَّامٌ الصَّيْرَفِیُّ، عَنْ اَبِی الطُّفَيْلِ الْكِنَانِیِّ، عَنْ حُبَابِ بْنِ الْمُنْذِرِ، قَالَ: " وَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَی مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَیُّ الْاَمْرَيْنِ اَحَبُّ اِلَيْكَ: تَكُونَ فِی دُنْيَاكَ مَعَ اَصْحَابِكَ، اَوْ تُرَدُّ عَلَی رَبِّكَ فِيْمَا وَعَدَكَ مِنْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ مِنَ الْحُورِ الْعِيْنِ وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ، وَمَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ، وَمَا قَرَّتْ بِهٖ عَيْنُكَ، فَاسْتَشَارَ اَصْحَابَهُ " فَقَالُوا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، تَكُونُ مَعَنَا اَحَبُّ اِلَيْنَا، وَتُخْبِرُنَا بِعَوْرَاتِ عَدُوِّنَا، وَتَدْعُو اللّٰهَ لِيَنْصُرَنَا عَلَيْهِمْ، وَتُخْبِرُنَا مِنْ خَبَرِ السَّمَاءِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكَ لَا تَتَكَلَّمُ يَا حُبَابُ؟ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ حَيْثُ اخْتَارَ لَكَ رَبُّكَ، فَقَبِلَ ذٰلِكَ مِنِّی

✧✧ حباب بن منذر فرماتے ہیں: حضرت جبریل امین علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض

کی: آپ ان دو امور میں سے کس کو زیادہ پسند کرتے ہیں

○ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ دنیا میں رہیں۔

○ اپنے رب کی بارگاہ میں آجائیں جہاں آپ کو وہ تمام نعمتیں میسر ہونگیں جن کا آپ سے وعدہ کیا گیا ہے، یعنی جنت اوراس کی نعمتیں، حورعین، ہمیشہ کی نعمتیں، اور ہر وہ چیز جس کو دل چاہے، اور وہ چیزیں جن سے تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے اس بارے میں اپنے اصحاب سے مشورہ کیا۔ یارسول اللہ ﷺ ہمیں تو یہی زیادہ پسند ہے کہ آپ ہمارے درمیان رہیں، آپ دشمنوں کی خفیہ سازشوں کے بارے میں ہمیں بتادیتے ہیں، فتح کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہمارے لئے دعا کرتے ہیں، اور آپ ہمیں آسمان کی خبریں دیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے (حضرت حباب رضی اللہ عنہ کی جانب دیکھ کرفرمایا) اے حباب! تمہیں کیا بات ہے، تم نے کوئی مشورہ نہیں دیا؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ، آپ وہی اختیار کریں جو آپ کے رب نے آپ کے لئے اختیار کیا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے میرے مشورے کو قبول کرلیا۔

5804 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا اَبُو الْمُثَنَّى، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ، ثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، سَمِعَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ يَزْعُمُ، اَنَّ الَّذِي قَالَ يَوْمَ السَّقِيفَةِ: اَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ يُقَالُ لَهُ الْحُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ "

✧✧ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سقیفہ کے دن جس آدمی نے ''انا جزیلها المحكك'' (یعنی میں وہ شخص ہوں جس کی رائے کا بہت احترام کیا جاتا ہے) کہا تھا، وہ بنی سلمہ سے تعلق رکھنے والے ''حباب بن منذر رضی اللہ عنہ'' ہیں۔

يَلْحَقُ بِفَضَائِلِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

5805 - اَنْبَانَا الشَّيْخُ الْإِمَامُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: مَاتَ الْيَوْمَ حَبْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، وَلَعَلَّ اللّٰهُ يَجْعَلُ فِي ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْهُ خَلَفًا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے فضائل کا تتمہ

✧✧ یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں: جب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس امت کا متبحر عالم فوت ہوگیا، اور ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس کا جانشین بنادے۔

5806 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْجَوْهَرِيُّ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْإِمَامُ، ثَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، ثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: " يُؤْخَذُ الْعِلْمُ عَنْ سِتَّةٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكَانَ عُمَرُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ، وَزَيْدٌ يُشْبِهُ عِلْمُهُمْ بَعْضُهُ بَعْضًا، فَكَانَ يَقْتَبِسُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ ." قَالَ: فَقُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ: وَكَانَ الْاَشْعَرِيُّ اِلٰى هٰؤُلَاءِ ؟ قَالَ: كَانَ اَحَدُ الْفُقَهَاءِ

✧✧ شعبی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے چھ افراد سے علم لیا جاتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، اور زید رضی اللہ عنہ کا علم ایک دوسرے کے علم کے ساتھ مشابہت رکھتا تھا، یہ علم کے معاملے میں ایک دوسرے سے معاونت کیا کرتے تھے، (شیبانی کہتے ہیں) میں نے شعبی سے کہا: اور اشعری کی علمی حیثیت کیا تھی؟ انہوں نے فرمایا: وہ ایک عظیم فقیہہ تھے۔

5807 – حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ، ثَنَا ضَمْرَةُ، قَالَ: قَالَ ابْنُ شَوْذَبٍ: وَسَمِعْتُهُ يَذْكُرُ قَالَ: سَمِعْتُ الصَّلْتَ بْنَ بَهْرَامَ، وَنَحْنُ فِي جِنَازَةٍ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي صَاحِبُ السَّرِيرِ اَنَّهُ، شَهِدَ جِنَازَةَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فَلَمَّا دُفِنَ دَمَّعَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى قَبْرِهِ وَقَالَ: هٰكَذَا ذَهَابُ الْعِلْمِ

✧✧ ابن شوذب کا کہنا ہے کہ ایک جنازے کے دوران میں نے صلت بن بہرام کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اس چارپائی والے (صاحب جنازہ) نے بتایا ہے کہ وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شریک تھے، جب ان کو دفن کر دیا گیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی قبر کے پاس بیٹھ کر بہت روئے اور فرمایا: (زمانے سے) اس طرح علم جائے گا"

5808 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، ثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عُرْوَةَ الدِّمَشْقِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ شَهِدَا جِنَازَةً، فَلَمَّا اَرَادَ زَيْدٌ اَنْ يَرْكَبَ اَخَذَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِرِكَابِهِ فَقَالَ: تَنَحَّ يَا ابْنَ اَخِي، فَقَالَ: هٰكَذَا يُصْنَعُ بِالْعُلَمَاءِ

✧✧ حضرت عمر بن دینار فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ایک جنازے میں شریک تھے، جب حضرت زید سواری پر سوار ہونے لگے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خود اپنے ہاتھ سے رکاب پکڑ کر ان کا پاؤں رکاب میں ڈالا، اور فرمایا: اے میرے بھتیجے! اب سوار ہو جاؤ، پھر فرمایا: علماء کرام کا یوں احترام کرنا چاہیے۔

5809 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، لَمَّا دُفِنَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ حَثَا عَلَيْهِ التُّرَابَ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا يُدْفَنُ الْعِلْمُ

✧✧ علی بن زید بن جدعان فرماتے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو دفن کیا اور ان کی قبر پر مٹی ڈال دی تو فرمایا: یوں علم دفن ہو جائے گا۔

5810 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، اَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، وَاَبُوْ مُسْلِمٍ، اَنَّ حَجَّاجَ بْنَ مِنْهَالٍ حَدَّثَهُمْ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِي عَمَّارٍ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ جَلَسْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي ظِلِّ قَصْرٍ فَقَالَ: هٰكَذَا ذَهَابُ الْعِلْمِ لَقَدْ دُفِنَ الْيَوْمَ عِلْمٌ كَثِيرٌ

✧✧ حضرت عمار بن ابی عمار فرماتے ہیں: جب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ ایک دیوار کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے، اس وقت انہوں نے فرمایا: علم یوں جاتا ہے، آج ہم نے بہت سارا علم دفن کر دیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ الْجُمَحِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت صفوان بن امیہ جمحی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

5811 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْاِمَامُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: وَمَاتَ اَبُوْ اَهْيَبَ صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ بْنِ خَلَفِ بْنِ وَهْبِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ جُمَحٍ، وَكَانَ اِسْلَامُهُ عِنْدَ الْفَتْحِ مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَاَرْبَعِيْنَ

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: ابواہیب صفوان بن امیہ بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جمح فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے، اور ۴۳ ہجری کو ان کا وصال ہوا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ

حضرت عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

5812 – حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِالْعُزَّى بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِالدَّارِ، وَاُمُّهُ بِنْتُ سَعِيدِ بْنِ سُمَيَّةَ، مِنْ بَنِىْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ مِنْ اَهْلِ قُبَاءَ، وَكَانَ اِسْلَامُهُ وَاِسْلَامُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فِى وَقْتٍ وَاحِدٍ، وَتُوُفِّيَ بِمَكَّةَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَاَرْبَعِيْنَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے آپ کا نسب یوں بیان کیا ہے "عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ بن عبدالعزیٰ بن عثمان بن عبدالدار"۔ ان کی والدہ سعید بن سمیہ کی بیٹی ہیں، اہل قباء میں سے بنی عمرو بن عوف سے تعلق رکھتی تھیں۔ حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اکٹھے مسلمان ہوئے تھے۔ آپ کا انتقال ۴۳ ہجری کو مکہ مکرمہ میں ہوا۔

5813 – حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: وَمِنْ بَنِىْ عَبْدِالدَّارِ بْنِ قُصَيٍّ فَذَكَرَ هٰذَا النَّسَبَ، وَاُمُّهُ سَلَامَةُ بِنْتُ سَعِيدٍ مِنْ بَنِىْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ مِنْ اَهْلِ قُبَاءَ، وَكَانَ اِسْلَامُهُ قَبْلَ الْفَتْحِ مَعَ اِسْلَامِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، وَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فِى صَفَرٍ سَنَةَ ثَمَانٍ مِنَ الْهِجْرَةِ، وَمَاتَ بِمَكَّةَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَاَرْبَعِيْنَ حِينَ قَامَ مُعَاوِيَةُ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے بنی عبدالدار بن قصی (میں سے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے) اس کے بعد سابقہ حدیث کے مطابق ان کا نسب بیان کیا اور فرمایا: ان کی والدہ "سلامہ بنت سعید" ہیں۔ اہل قباء میں سے بنی عمرو بن

عوف کے ساتھ ان کا تعلق تھا، یہ فتح مکہ سے پہلے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ، اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اسلام لائے تھے، ہجرت کے دوسرے سال ماہ صفر المظفر میں مدینہ منورہ آئے، حضرت معاویہ کے دور میں ۴۲ ہجری کو مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔

5814 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَبِلَالٌ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ لَمْ يَدْخُلْهَا مَعَهُمْ اَحَدٌ، فَاَخْبَرَنِي بِلَالٌ اَنَّهُ سَاَلَ عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ: اَيْنَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ وَقَدْ رَوَى شَيْبَةُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عَمِّهِ عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ

✧✧ سالم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے، اس وقت آپ علیہ السلام کے ہمراہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ تھے، ان کے علاوہ اور کوئی شخص ان کے ساتھ نہ تھا، مجھے حضرت بلال نے یہ بات بتائی کہ انہوں نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کعبہ کے اندر) کس جگہ پر نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ دو یمانی ستونوں کے درمیان۔

❁❁ شیبہ بن عثمان نے اپنے چچا عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے۔

5815 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، ثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي، ثَنَا اَبُو الْمُطَرِّفِ بْنُ اَبِي الْوَزِيرِ، ثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ الْحَجَبِيِّ، حَدَّثَنِي عَمِّي عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "ثَلَاثٌ يُصْفِينَ لَكَ: وُدُّ اَخِيكَ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيتَهُ، وَتُوَسِّعُ لَهُ فِي الْمَجْلِسِ، وَتَدْعُوهُ بِاَحَبِّ اَسْمَائِهِ اِلَيْهِ اَبُو الْمُطَرِّفِ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي الْوَزِيرِ مِنْ ثِقَاتِ الْبَصْرِيِّينَ وَقُدَمَائِهِمْ، لَا اَعْلَمُ اَنِّي عَلَوْتُ لَهُ فِي حَدِيثٍ غَيْرِ هٰذَا

✧✧ شیبہ بن عثمان حجبی اپنے چچا حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین عادتیں بہت اچھی ہیں۔

- جب تو کسی مسلمان بھائی سے ملے تو اس کو سلام کیا کر، اس سے محبت بڑھے گی۔
- مجلس میں اس کے لئے گنجائش بنایا کر۔
- اُس کو اس نام کے ساتھ پکارا کر جو نام اس کو سب سے زیادہ اچھا لگتا ہے۔

❁❁ ابوالمطرف محمد بن ابی الوزیر پرانے ثقہ بصری راویوں میں سے ہیں۔ میری معلوملت کے مطابق ان کے ذریعے میری یہ سند سب سے ''عالی'' ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

5816 – سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوبَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّورِيَّ، يَقُولُ: يَرْوِي عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ، عَنْ اَبِيهِ، هٰكَذَا يَرْوِيهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، وَهُوَ خَطَاٌ، لَيْسَ يَرْوِي اَبُوهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا عَبْدُ اللّٰهِ الَّذِي رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبُحَيْنَةُ اُمُّهُ

✧✧ عباس بن محمد دوری کہتے ہیں ''عبداللہ بن مالک بن بحینہ'' اپنے والد کے واسطے سے ان کے والد سے روایت کی جاتی ہے، اوراسی طرح ابراہیم بن سعد سے بھی روایت کی جاتی ہے، یہ غلط ہے کیونکہ ان کے والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان نہیں کرتے ہیں۔ صرف عبداللہ ہی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے اور بحینہ ان کی والدہ ہیں۔

5817 – حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: " وَمِنْ حُلَفَائِهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ، وَبُحَيْنَةُ اُمُّهُ، وَهِيَ بُحَيْنَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِمَنَافٍ تَزَوَّجَهَا مَالِكٌ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ اَزْدِ شَنُوءَةَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَبْدِالْمُطَّلِبِ، فَوَلَدَتْ لَهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَالِكٍ، فَكَانَ يُقَالُ لَهُ: ابْنُ بُحَيْنَةَ "لا نَعْرِفُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ مِنَ التَّابِعِينَ رَاوِيًا غَيْرَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ اَبُو مُحَمَّدٍ: اَوَّلُهَا حَدِيثُ السَّهْوِ، وَلَهُ طُرُقٌ كَثِيرَةٌ، وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ جَافَى عَضُدَيْهِ، عَنْ جَنْبَيْهِ وَاحْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْيِ جَمَلٍ، وَقَدْ رَوَى اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْبَاقِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ "

✧✧ مصعب بن عبداللہ کہتے ہیں: ان کے حلفاء میں سے عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ بحینہ ان کی والدہ ہیں۔ یہ بحینہ بنت حارث بن مطلب بن عبدمناف ہے، مالک نے ان کے ساتھ نکاح کیا، مالک ازدشنوۃ قبیلے سے تعلق رکھنے والا شخص تھا اور بنی عبدالمطلب کا حلیف تھا، بحینہ کے پیٹ سے ان کا بیٹا عبداللہ بن مالک پیدا ہوا، اس لئے ان کو ابن بحینہ کہا جاتا تھا، ہم نہیں جانتے کہ تابعین میں سے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج ابومحمد کے علاوہ دوسرے کسی شخص نے ان سے روایت کی ہو، ان کی سب سے پہلی حدیث ''سہو'' کے بارے میں ہے۔ اس کے بہت سارے طرق ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ہوئے سجدہ تو اپنے پہلوؤں اور رانوں کے درمیاں فاصلہ رکھتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام لحی جمل میں پچھنے لگوائے۔ (لحی جمل، مکہ کے راستے میں واقع ایک جگہ کا نام ہے)

✿✿ ابوجعفر محمد بن علی بن حسین الباقر اور محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے عبداللہ بن مالک بحینہ سے حدیث روایت کی ہے۔

حضرت باقر سے روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

اَمَا حَدِيْثُ الْبَاقِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

امام محمد الباقر کی نقل کردہ روایت

5818 - فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْقَطْوَانِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ، قَالَ: " خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى صَلَاةِ الصُّبْحِ وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَاَقَامَ الصَّلَاةَ فَمَرَّ بِيْ وَقَالَ: تُصَلِّي الصُّبْحَ اَرْبَعًا " اَنْبَاَ الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ. اَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا اَبُوْ حُمَةَ، ثَنَا اَبُوْ قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهِ

✧✧ امام محمد الباقر' حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر کے لئے نکلے اس وقت آپ علیہ السلام کے ہمراہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے، نماز کے لئے اقامت ہوچکی تھی، آپ ﷺ میرے پاس سے گزرے، آپ نے مجھے فرمایا: تم فجر کی چار رکعتیں پڑھ رہے ہو؟ (وہ جماعت کی صف میں کھڑے سنتیں پڑھ رہے تھے)

ایک دوسری سند کے ہمراہ بھی جعفر بن محمد سے مذکورہ حدیث جیسی حدیث مروی ہے۔

محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ

محمد بن عبدالرحمٰن کی نقل کردہ روایت

5819 - فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، اَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَ هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ مُنْتَصِبٌ يُصَلِّي بَيْنَ يَدَيَّ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَجْعَلُوا هٰذِهِ الصَّلَاةَ قَبْلَ الظُّهْرِ وَبَعْدَهَا، وَاجْعَلُوا بَيْنَهُمَا فَصْلًا

✧✧ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے، اس وقت وہ نماز فجر کی قبلیہ سنتیں پڑھ رہے تھے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز ظہر سے پہلے اور اس کے بعد کی سنتیں (اس طرح فرضوں کی جگہ پر) مت پڑھو بلکہ ان کے درمیان کچھ فاصلہ رکھو۔[1]

---

[1] (یعنی فجر کے فرائض سے پہلے دو رکعتیں اور ظہر کی نماز میں پہلے اور بعد کی سنتیں اُس جگہ پر مت پڑھو جہاں پر فرض پڑھتے ہو، بلکہ یوں کرو کہ پچھلی صفوں میں سنتیں پڑھیں پھر اگلی صفوں میں آ کر فرائض ادا کریں، ایک ہی جگہ پر سنتیں اور فرض نہ پڑھیں۔ یا سنتوں اور فرضوں کے درمیان کوئی کلام وغیرہ کر کے فاصلہ کرلیا کرو۔ یاد رہے کہ یہ حکم بھی مستحب کی حد تک ہے ورنہ ایک ہی مقام پر نوافل اور فرائض ادا کرنا، ناجائز نہیں ہے۔ شفیق)

ذِكْرُ مَنَاقِبِ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ اَبِى وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت نافع بن عتبہ بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

5820 – حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: نَافِعُ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ اَهْيَبَ بْنِ عَبْدِمَنَافِ بْنِ زُهْرَةَ، وَاُمُّهُ مِنْ كِنَانَةَ، وَاسْمُهَا زَيْنَبُ بِنْتُ جَابِرٍ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے'' نافع بن عتبہ بن مالک بن اہیب بن عبدمناف بن زہرہ'' ان کی والدہ کا نام'' زینب بنت جابر'' ہے ان کا تعلق قبیلہ'' کنانہ'' کے ساتھ ہے۔

5821 – حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: نَافِعُ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، اُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ جَابِرِ بْنِ تَيْمِ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِمَنَاةِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ كِنَانَةَ، وَيُقَالُ اُمُّهُ عَاتِكَةُ بِنْتُ عَوْفٍ اُخْتُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نام'' نافع بن عتبہ بن ابی وقاص'' بتایا ہے، اوران کی والدہ کا نام'' زینب بنت خالد بن عبید بن سوید بن جابر بن تیم بن عامر بن عوف بن حارث بن عبدمناۃ بن عدی کنانہ'' ہے۔ ایک موقف یہ بھی ہے کہ ان کی والدہ کا نام'' عاتکہ بنت عوف'' ہے جو کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔

5822 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْاِمَامُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ، قَالَ: قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ عَلَيْهِمُ الصُّوفُ، فَقُمْتُ فَقُلْتُ: لَاَحُولَنَّ بَيْنَ هَؤُلَاءِ وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قُلْتُ فِي نَفْسِي: هُوَ نَجِيُّ الْقَوْمِ، ثُمَّ اَبَتْ نَفْسِي اِلَّا اَنْ اَقُومَ اِلَيْهِ قَالَ: فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: يَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ، ثُمَّ يَغْزُونَ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ، ثُمَّ يَغْزُونَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ

(التعليق: من تلخيص الذهبی)5822 – موسی بن عبد الملك واه

✧✧ حضرت نافع بن عتبہ فرماتے ہیں: عرب کے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اسلام قبول کرنے کے لئے آئے، انہوں نے اون کے کپڑے پہنے ہوئے تھے، میں یہ سوچ کر کہ ان کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان حائل ہو جاؤں، اٹھ کر کھڑا ہوا، پھر میرے دل میں خیال آیا کہ آپ تو قوم کے نجات دہندہ ہیں۔ (اس لئے آپ کو کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا) لیکن

5822: صحيح مسلم - كتاب الفتن واشراط الساعة' باب ما يكون من فتوحات المسلمين قبل الدجال - حديث: 5270'سنن ابن ماجه - كتاب الفتن' باب الملاحم - حديث: 4089'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الفتن' ما ذكر فی فتنة الدجال - حديث: 36818'صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ' ذكر البيان بان اول فتح يكون للمسلمين بعده فتح جزيرة العرب - حديث: 6781'مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين' حديث نافع بن عتبة بن ابی وقاص - حديث: 18604'مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلی الله عليه' حديث: 433

پھر میرے دل نے مجبور کیا اور میں آپ ﷺ کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے اس وقت سنا، رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے: جزیرہ عرب کے ساتھ جنگ ہو گی اور اللہ تعالیٰ ہمیں فتح و نصرت سے ہمکنار کرے گا، پھر ایران سے جنگ ہو گی، اس میں بھی اللہ پاک ہمیں فتح دے گا، پھر دجال کے ساتھ جنگ ہو گی، اللہ پاک اس پر بھی فتح دے گا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اَزْهَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

5823 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَزْهَرَ بْنِ عَوْفِ بْنِ عَبْدِالْحَارِثِ بْنِ زُهْرَةَ بْنِ كِلَابٍ وَيُكَنَّى اَبَا زُبَيْرٍ، وَاُمُّهُ بُكَيْرَةُ بِنْتُ عَبْدِيَزِيدَ بْنِ هَاشِمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِمَنَافٍ، شَهِدَ حُنَيْنًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ محمد بن عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "عبدالرحمٰن بن ازہر بن عوف بن عبدالحارث بن زہرہ بن کلاب"۔ ان کی کنیت "ابوزبیر" ہے، ان کی والدہ کا نام "بکیرہ بنت عبدیزید بن ہاشم بن مطلب بن عبدمناف" ہے، آپ جنگ حنین میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے۔

5824 – اَخْبَرَنِيْ اَبُو الْحُسَيْنِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَلْخِيُّ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، ثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ، اَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اَزْهَرَ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِيهِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اَزْهَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّمَا مَثَلُ الْعَبْدِ حِينَ يُصِيبُهُ الْوَعْكُ اَوِ الْحُمَّى كَمَثَلِ حَدِيدَةٍ اُدْخِلَتِ النَّارَ فَيَذْهَبُ خَبَثُهَا وَيَبْقَى طِيبُهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5824 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی درد میں مبتلا شخص یا بخار والے آدمی کی مثال لوہے کی سی ہے، جس کو آگ کی بھٹی میں ڈال دیا گیا ہو اور وہ اس کے زنگ اور میل کچیل کو دور کر کے اس کو پاک صاف کر دے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْحَمْرَاءِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن عدی بن حمراء ثقفی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

5825 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ

5824: البحر الزخار مسند البزار - مسند عبد الرحمن بن ازهر عن النبي صلى الله عليه وسلم' حديث: 2920' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' باب ما ينبغي لكل مسلم ان يستشعره من الصبر على جميع - حديث: 6162' البحر الزخار مسند البزار - مسند عبد الرحمن بن ازهر عن النبي صلى الله عليه وسلم' حديث: 2920' مسند الروياني - عبد الرحمن بن ازهر' حديث: 1526

اِسْحَاقَ، قَالَ: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَدِيِّ بْنِ الْحَمْرَاءِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَمْرِو بْنِ اَهَيْبَ بْنِ عِلَاجِ بْنِ عَبْدِالْعُزّٰى، وَاُمُّهُ بِنْتُ شَرِيْقِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اَهَيْبَ، اُخْتُ الْاَخْنَسِ بْنِ شَرِيْقٍ

✧✧ ابن اسحاق نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عبداللہ بن عدی بن حمراء بن ربیعہ بن ابی عمرو بن اہیب بن علاج بن عبدالعزیٰ''۔ اوران کی والدہ ''شریق بن عمرو بن اہیب کی بیٹی اوراخنس بن شریق کی بہن ہیں۔

5826 – حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَدِيِّ بْنِ الْحَمْرَاءِ الثَّقَفِيُّ يُكَنّٰى اَبَا عَمْرٍو

✧✧ خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں: عبداللہ بن عدی بن حمراء ثقفی رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوعمرو'' تھی۔

5827 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خُلِّيَ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْحَمْرَاءِ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ بِالْحَزْوَرَةِ بِمَكَّةَ، وَاللّٰهِ اِنَّكَ لَخَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ، وَاَحَبُّ اَرْضٍ اِلَى اللّٰهِ، وَلَوْلَا اَنِّي اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عدی بن حمراء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں مقام حزورہ پر کھڑے ہوکر (مکہ مکرمہ کومخاطب کرکے) ارشاد فرمایا: (اے سرزمین مکہ) تو پوری روئے زمین سے افضل ہے، اوراللہ پاک کو سب سے زیادہ محبوب ہے، اگر مجھے یہاں سے نکلنے پر مجبور نہ کیا جاتا تو میں کبھی یہاں سے نہ جاتا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْفِهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

5828 – حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: وَاَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَبِيْبُ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ وَهْبِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ وَاثِلَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ سِنَانٍ الْفِهْرِيُّ

وَرُوِيَ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ، وَغَيْرَهُ كَانُوا يُسَمُّونَهُ حَبِيبَ الرُّومِ لِمُجَاهَدَتِهِ لَهُمْ اَنَافَ عَلَى اَرْبَعِينَ سَنَةً، وَلَمْ يَبْلُغِ الْخَمْسِينَ قَدْ كَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، تُوُفِّيَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَاَرْبَعِينَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''ابوعبدالرحمٰن حبیب بن مسلمہ بن مالک بن وہب بن

5827: الجامع للترمذی - ' ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب فی فضل مكة' حديث: 3943' سنن الدارمی - ومن كتاب السير' باب : فی إخراج النبی صلى الله عليه وسلم من مكة - حديث: 2467' سنن ابن ماجه - كتاب المناسك' باب فضل مكة - حديث: 3106' صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب - ذكر البيان بان مكة خير ارض الله ' حديث: 3768' مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين' حديث عبد الله بن عدی بن الحمراء الزهری - حديث: 18362' السنن الكبرى للنسائی - كتاب المناسك' إشعار الهدی - فضل مكة' حديث: 4123' المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمه احمد - حديث: 456

ثعلبہ بن واثلہ بن عمرو بن سنان فہری''۔ یہ بھی روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اور دیگر کئی صحابہ کرام ان کو ''حبیب الروم'' کہا کرتے تھے، کیونکہ انہوں نے اہل روم کے ساتھ بہت زیادہ جہاد کیا ہے۔ان کی عمر چالیس سال سے زیادہ اور پچاس سے کم تھی، ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہے، ۴۲ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

5829 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ الْبَيْرُوتِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ جَارِيَةَ التَّمِيمِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ مَسْلَمَةَ، يَقُولُ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ الثُّلُثَ

✧✧ زیادہ بن جاریہ تمیمی فرماتے ہیں کہ حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ابتداء میں پانچواں اور بعد میں) غنیمت کا تیسرا حصہ تقسیم فرمایا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِي رِفَاعَةَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابورفاعہ عبداللہ بن حارث عدوی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

5830 - حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: لَمَّا افْتَتَحَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ بْنَ حَبِيبٍ سِجِسْتَانَ، وَكَانَ مَعَهُ اَبُو رِفَاعَةَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ مَالِكِ بْنِ تَمِيمِ بْنِ الدُّولِ بْنِ جَبَلِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَبْدِمَنَاةَ بْنِ اُدِّ بْنِ طَابِخَةَ، وَلَهُ صُحْبَةٌ فَسَارَ فِي الْجَيْشِ، فَلَمَّا كَانَ فِي اللَّيْلِ قَامَ يُصَلِّي، ثُمَّ رَقَدَ فِي اٰخِرِ اللَّيْلِ، وَنَسِيَهُ اَصْحَابُهُ، فَاَتَاهُ نَفَرٌ مِنَ الْعَدُوِّ فَذَبَحُوهُ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: جب عبدالرحمٰن بن سمرہ بن حبیب نے بجستان کو فتح کیا، اس وقت ان کے ہمراہ حضرت ابورفاعہ عبداللہ بن حارث بن اسد بن عدی بن مالک بن تمیم بن دؤل بن جبل بن عدی بن عبدمناۃ بن اد بن طابخہ'' بھی تھے، ان کو بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہے، یہ ایک لشکر میں شریک تھے، رات کے وقت لشکر نے ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا، سارا لشکر رات کے وقت سوگیا جبکہ یہ رات کا اکثر حصہ عبادت کرتے رہے، اور رات کے آخری حصے میں سوگئے، ان کے ساتھی، بیدار ہو کر چلے گئے اور ان کو ساتھ لے جانا بھول گئے، دشمن کی ایک جماعت نے ان کو شہید کر دیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عقبہ بن حارث قرشی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

5831 - سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوبَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّورِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ، يَقُولُ: عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِمَنَافٍ اَبُو سِرْوَعَةَ سَمِعَ مِنْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ

✧✧ یحییٰ بن معین نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے" عقبہ بن حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف" ان کی کنیت" ابوسروعہ" ہے، عبداللہ بن عبید اللہ ابن ابی ملیکہ نے ان سے حدیث پاک کا سماع کیا ہے۔

5832 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَاَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَامِرٍ، اَنَّهُ "تَزَوَّجَ اُمَّ يَحْيَى بِنْتَ اَبِي اِهَابٍ، فَجَاءَتْ اَمَةٌ ثُوَيْبَةُ، فَقَالَتْ: اِنِّي قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ "، وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے اُمّ یحییٰ بن ابی اہاب کے ساتھ نکاح کر لیا تھا، یحییٰ کی والدہ ثویبہ نے آ کر ان کو بتایا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اس بات کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کیا، اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

5833 – اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُو عُلَاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي زَعُورَاءَ بْنِ عَبْدِالْاَشْهَلِ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ مُجَدَّعَةَ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ الْحَارِثِ "

✧✧ عروہ کہتے ہیں: بنی زعوراء بن عبدالاشہل کی جانب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں" حضرت محمد بن مسلمہ بن خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث" تھے۔

5834 – اَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، ثنا زِيَادُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْبَكَّائِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، فِي ذِكْرِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا، قَالَ: " وَمِنَ الْاَوْسِ، ثُمَّ مِنْ حُلَفَائِهِمْ مِنْ بَنِي عَبْدِالْاَشْهَلِ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ مُجَدَّعَةَ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ الْاَوْسِ، كَانَ حَلِيفًا لِبَنِي عَبْدِالْاَشْهَلِ تُوُفِّيَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَقِيلَ: سَنَةَ سِتٍّ وَاَرْبَعِينَ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ سَبْعٍ وَسَبْعِينَ سَنَةً، وَكَانَ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ، وَصَلَّى عَلَيْهِ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ "

5834 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ محمد بن اسحاق جنگ بدر کے شرکاء کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: قبیلہ اوس، پھر ان کے حلفاء بنی عبدالاشہل کی جانب سے" محمد بن مسلمہ بن خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن عمرو بن مالک بن اوس" تھے۔ یہ بنی عبدالاشہل کے حلیف تھے، ۴۰ ہجری کو اور بعض مؤرخین کے مطابق ۴۶ ہجری کو ان کا انتقال ہوا۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۷۷ برس تھی، ان کی کنیت" ابوعبدالرحمٰن" تھی، مروان بن حکم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

5835 - اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: مَاتَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِيُّ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَاَرْبَعِينَ

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر کہتے ہیں: محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کی وفات ۴۳ ہجری کو ہوئی۔

5836 - فَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: مَاتَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ سِتٍّ وَاَرْبَعِيْنَ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ سَبْعٍ وَسَبْعِيْنَ سَنَةً وَكَانَ طَوِيلًا اَصْلَعَ

✧✧ ابراہیم بن جعفر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ۴۶ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوا، وفات کے وقت ان کی عمر ۷۷ برس تھی۔ آپ دراز قد تھے، اور ان کے سر کے اگلے حصے کے بال جھڑے ہوئے تھے۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَسْلَمَ بِالْمَدِيْنَةِ عَلَى يَدِ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ قَبْلَ اِسْلَامِ اُسَيْدِ بْنِ الْحُضَيْرِ، وَسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، وَآخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ، وَبَيْنَ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، وَشَهِدَ بَدْرًا وَاُحُدًا، وَكَانَ فِيْمَنْ ثَبَتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ حِينَ وَلَّى النَّاسُ، وَشَهِدَ الْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَا تَبُوكَ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّفَهُ بِالْمَدِيْنَةِ حِينَ خَرَجَ اِلَيْهَا، وَكَانَ فِيْمَنْ قُتِلَ كَعْبُ بْنُ الْاَشْرَفِ

ابن عمر فرماتے ہیں: محمد بن مسلمہ کی کنیت "ابوعبدالرحمٰن" تھی، آپ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ، اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام سے پہلے مدینہ منورہ میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو ایک دوسرے کا بھائی بھائی بنایا۔ آپ نے جنگ بدر، جنگ خندق اور جنگ احد میں شرکت کی۔ اور جنگ احد کے دن جب دوسرے لوگ تتر بتر ہو گئے تھے، عین اس حالت میں محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ثابت قدم رہے۔ غزوہ تبوک کے علاوہ تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی۔ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مدینہ کی ذمہ داری عطا فرمائی تھی۔ کعب بن اشرف کو واصل جہنم کرنے والوں میں یہ بھی شامل تھے۔

5837 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ، بِمِصْرَ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ ضُبَيْعَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ، يَقُوْلُ: اِنِّي لَاَعْرِفُ رَجُلًا لَا تَضُرُّهُ الْفِتْنَةُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ، فَاَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ، فَاِذَا فُسْطَاطٌ مَضْرُوْبٌ، وَاِذَا فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِيُّ فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: لَا اَسْتَقِرُّ بِمِصْرَ مِنْ اَمْصَارِهِمْ حَتّٰى تَنْجَلِيَ هٰذِهِ الْفِتْنَةُ، عَنْ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5837 – صحيح

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس شخص کو جانتا ہوں جس کو کوئی فتنہ نقصان نہیں دے سکتا۔ وہ "حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ" ہیں۔ ہم مدینہ شریف آئے تو وہاں ان کا خیمہ (ایک الگ جگہ پر) نصب تھا اور ان میں محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں ان کے شہروں میں سے کسی شہر میں نہیں ٹھہروں گا حتیٰ کہ مسلمانوں کی جماعت سے یہ فتنہ ختم ہوجائے۔

5838 – حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِي، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ: اِنِّي لَاَعْرِفُ رَجُلًا لَا تَضُرُّهُ الْفِتْنَةُ فَاَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ، فَاِذَا فُسْطَاطٌ مَضْرُوْبٌ، وَاِذَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِيُّ فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ: لَا نَشْتَمِلُ عَلَى شَيْءٍ مِنْ اَمْصَارِهِمْ حَتّٰى يَنْجَلِيَ الْاَمْرُ عَنْ مَا انْجَلَى هٰذِهِ فَضِيلَةٌ كَبِيرَةٌ بِاِسْنَادٍ صَحِيحٍ

✧✧ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ایسے شخص کو جانتا ہوں جس کو فتنہ کوئی نقصان نہیں دے گا۔ ہم مدینہ منورہ آئے، ہم نے خیمے نصب دیکھے، اور ان خیموں میں حضرت محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ سے ہماری ملاقات ہوگئی۔ ہم نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ہم ان شہروں میں سے کسی بھی فتنہ میں شامل نہیں ہیں۔ یہاں تک کہ تمام معاملہ اچھی طرح واضح ہوجائے۔

✿✿ سند صحیح کے ہمراہ یہ بہت بڑی فضیلت ہے۔

5839 – حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِي، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى بْنِ شَيْبَةَ الْاَنْصَارِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ صِرْمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ، عَنْ عَمِّهِ سَهْلِ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ، فَمَرَّتِ ابْنَةُ الضَّحَّاكِ بْنِ خَلِيفَةَ فَجَعَلَ يُطَارِدُهَا بِبَصَرِهِ فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ تَفْعَلُ هٰذَا، وَاَنْتَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا اَلْقَى اللّٰهُ خِطْبَةَ امْرَاَةٍ فِي قَلْبِ رَجُلٍ فَلَا بَاْسَ اَنْ يَنْظُرَ اِلَيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيبٌ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ صِرْمَةَ لَيْسَ مِنْ شَرْطِ هٰذَا الْكِتَابِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)5839 – غريب

✧✧ سہل بن ابی حثمہ فرماتے ہیں: میں حضرت محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، حضرت ضحاک بن خلیفہ

5839:سنن ابن ماجه - كتاب النكاح، باب النظر إلى المراة إذا اراد ان يتزوجها - حديث: 1860، مصنف ابن ابى شيبة - كتاب النكاح، من اراد ان يتزوج المراة من قال : لا باس ان - حديث: 13387، مصنف عبد الرزاق الصنعانى - كتاب النكاح، باب إبراز الجوارى والنظر عند النكاح - حديث: 10036، مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين، باقى حديث محمد بن مسلمة - حديث: 15740، مسند الطيالسى - ومحمد بن مسلمة، حديث: 1267، صحيح ابن حبان - كتاب الحج، باب الهدى - ذكر الإباحة للخاطب المراة ان ينظر إليها قبل العقد، حديث: 4105، المعجم الكبير للطبرانى - باب الميم، ما اسند محمد بن مسلمة - سهل بن ابى حثمة، حديث: 16251

کی صاحبزادی وہاں سے گزری، تو وہ بڑی دلچسپی کے ساتھ ان کو دیکھنے لگے، میں نے ان سے کہا: سبحان اللہ! آپ صحابیٔ رسول ہو کر ایسی حرکت کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی خاتون سے شادی کی بات کسی کے دل میں ڈال دے تو اس کی طرف دیکھنے میں حرج نہیں ہے۔

❀❀ یہ حدیث غریب ہے اور ابراہیم بن صرمہ ہماری اس کتاب کے معیار کے راوی نہیں ہیں۔

5840 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ، وَاَبَا عَبْسِ بْنَ جَبْرٍ، وَعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ قَتَلُوا كَعْبَ بْنَ الْاَشْرَفِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَظَرَ اِلَيْهِمْ: اَفْلَحَتِ الْوُجُوهُ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَى حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ؟ فَاِنَّهُ قَدْ آذَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. بِالسِّيَاقَةِ التَّامَّةِ الَّتِي

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5840 – صحيح

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ، ابوعبس بن جبر رضی اللہ عنہ اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہ نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا، جب نبی اکرم ﷺ نے ان کی جانب دیکھا تو فرمایا: یہ چہرے کامیاب ہو گئے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا، البتہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے عمرو بن دینار کی وہ حدیث نقل کی ہے جس میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے ''کعب بن اشرف کو کون واصل جہنم کرے گا؟ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دی ہے۔ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس مکمل سیاق کے ساتھ حدیث نقل نہیں کی جیسے درج ذیل ہے۔

5841 – حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمُزَكِّي، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ، عَنْ عَبْدِالْمَجِيدِ بْنِ اَبِي عَبْسِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عَبْسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كَانَ كَعْبُ بْنُ الْاَشْرَفِ، يَقُولُ: الشِّعْرَ وَيَخْذُلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَخْرُجُ فِي غَطَفَانَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لِي بِابْنِ الْاَشْرَفِ؟ فَقَدْ آذَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ؟ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْحَارِثِيُّ: اَنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ، اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَهُ؟ فَصَمَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: ائْتِ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَاسْتَشِرْهُ . قَالَ: فَجِئْتُ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: امْضِ عَلَى بَرَكَةِ اللّٰهِ، وَاذْهَبْ مَعَكَ بِابْنِ اَخِي الْحَارِثِ بْنِ اَوْسِ بْنِ مُعَاذٍ، وَبِعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ الْاَشْهَلِيِّ، وَبِاَبِي عَبْسِ بْنِ جَبْرٍ الْحَارِثِيِّ، وَبِاَبِي نَائِلٍ سِلْكَانَ بْنِ قَيْسٍ الْاَشْهَلِيِّ، قَالَ: فَلَقِيتُهُمْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُمْ فَجَاءُونِي كُلُّهُمْ اِلَّا سِلْكَانَ، فَقَالَ: يَا ابْنَ اَخِي اَنْتَ عِنْدِي مُصَدَّقٌ، وَلٰكِنْ لَّا اُحِبُّ اَنْ اَفْعَلَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا حَتّٰى اُشَافِهَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: امْضِ مَعَ اَصْحَابِكَ، قَالَ: فَخَرَجْنَا اِلَيْهِ لَيْلًا حَتّٰى جِئْنَاهُ فِي حِصْنٍ، فَقَالَ عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فِي ذٰلِكَ شِعْرًا شَرَحَ فِي شِعْرٍ قَتْلَهُمْ وَمَذْهَبِهِمْ، فَقَالَ:

(البحر الوافر)

صَرَخْتُ بِهٖ فَلَمْ يَعْرِضْ لِصَوْتِي ... وَوَافَى طَالِعًا مِنْ فَوْقِ جِذْرِ

فَعُدْتُ لَهٗ فَقَالَ: مَنِ الْمُنَادِي ... فَقُلْتُ: اَخُوكَ عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ

وَهٰذِي دِرْعُنَا رَهْنًا فَخُذْهَا ... لِشَهْرَيْنِ وَفِي اَوْ نِصْفِ شَهْرِ

فَقَالَ: مَعَاشِرٌ سَغِبُوا وَجَاعُوا ... وَمَا عُدِمُوا الْغِنَى مِنْ غَيْرِ فَقْرِ

فَاَقْبَلَ نَحْوَنَا يَهْوِي سَرِيعًا ... وَقَالَ لَنَا: لَقَدْ جِئْتُمْ لِاَمْرِ

وَفِي اَيْمَانِنَا بِيضٌ حِدَادٌ ... مُجَرَّبَةٌ بِهَا نَكْوِي وَنَفْرِي

فَقُلْتُ لِصَاحِبِي لَمَّا بَدَانِي ... تُبَادِرُهُ السُّيُوفُ كَذَبْحِ عَيْرِ

وَعَانَقَهُ ابْنُ مَسْلَمَةَ الْمُرَادِيُّ ... يَصِيحُ عَلَيْهِ كَاللَّيْثِ الْهِزْبَرِ

وَشَدَّ بِسَيْفِهٖ صَلْتًا عَلَيْهِ ... فَقَطَّرَهُ اَبُو عَبْسِ بْنُ جَبْرِ

وَكَانَ اللّٰهُ سَادِسَنَا وَلِيًّا ... بِاَنْعَمِ نِعْمَةٍ وَاَعَزِّ نَصْرِ

وَجَاءَ بِرَاْسِهٖ نَفَرٌ كِرَامٌ ... اَتَاهُمْ هُوَدُ مِنْ صِدْقٍ وَبِرِّ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5841 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عبدالحمید بن ابوعبس بن محمد بن ابی عبس اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ کعب بن اشرف نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخانہ اشعار پڑھا کرتا تھا، وہ غطفان میں نکل جاتا تھا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابن اشرف سے میرا دفاع کون کرے گا؟ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دی ہے۔ محمد بن مسلمہ حارثی رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں، اگر آپ چاہیں تو میں اس کو قتل کردوں؟ رسول اللہ ﷺ اس پر خاموش ہوگئے، پھر فرمایا: تم سعد بن معاذ کے پاس چلے جاؤ، اور ان سے مشورہ کرلو، (محمد بن مسلمہ) فرماتے ہیں: میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اور ان سے ساری بات کی، انہوں نے میری خوب حوصلہ افزائی کی اور کہا: تم اپنے ارادے پر قائم رہو، اور اپنے ساتھ حارث بن اوس بن معاذ رضی اللہ عنہ، عباد بن بشر اشہلی رضی اللہ عنہ، ابوعبس بن جبر حارثی رضی اللہ عنہ اور ابونائل سلکان بن قیس اشہلی رضی اللہ عنہ کو بھی شامل کرلو۔ میں ان کے پاس گیا اور ان سے بات چیت کی۔ سلکان کے علاوہ تمام لوگ میرے ساتھ تیار ہوگئے، سلکان نے کہا: میں تمہیں جھوٹا تو نہیں سمجھتا، لیکن میں اس وقت تک اس معاملہ میں تمہارے ساتھ شریک نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں خود رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کرکے اس بات کی تصدیق نہ کرلوں۔ پھر انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ علیہ السلام نے ان کو ان کے ساتھیوں کے ہمراہ جانے کی اجازت دے دی۔

ہم رات کے وقت اس کی جانب نکلے اور اس کے قلعے کے قریب پہنچ گئے، حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر کچھ اشعار کہے ہیں جن میں ابن اشرف کے قتل کی تفصیل موجود ہے۔

○ میں نے چیخ کر اس کو آواز دی لیکن اس نے میری آواز پر کوئی توجہ نہ دی۔

○ میں نے اس کو دوبارہ پکارا تو وہ دیوار کے اوپر چڑھ کر پوچھنے لگا کہ تم کون ہو؟ می نے کہا: تمہارا بھائی ''عباد بن بشر''۔

○ میں نے کہا: تم میری یہ زرہ آدھے مہینے یا دو مہینے کیلئے گروی رکھ لو۔

○ اس نے کہا: لوگ بھوکے اور پیاسے ہیں اور فقر کے بغیر دولت ختم نہیں ہوتی۔ وہ ہماری جانب تیزی سے چلتا ہوا آیا اور کہنے لگا: تم بڑے اہم معاملے میں آئے ہو۔

○ ہمارے ہاتھوں میں تیز تلواریں تھیں، جو کہ آزمائی ہوئی تھیں، ہم اس کے ساتھ زخم لگاتے اور (سر سے پاؤں تک) چیر کر رکھ دیتے ہیں۔

○ جب وہ ہماری طرف آ رہا تھا تب میں نے اپنے ساتھی سے کہا: اس پر بہت پھرتی سے حملہ کرنا، جیسے اونٹوں کو ذبح کیا جاتا ہے۔

○ ابن مسلمہ مرادی اس سے بغلگیر ہوا اور طاقتور شیر کی مانند اس پر جھپٹ پڑا۔

○ اس نے اپنی تلوار سونت کر اس پر حملہ کیا اور ابو عبس بن جبر نے اس کو چیر ڈالا۔

○ نعمت عطا کرنے اور عزت عطا کرنے میں ہم (صرف پانچ افراد تھے) چھٹی اللہ تعالیٰ ذات کریمہ تھی۔

○ باعزت لوگ اس کا سر لے کر آئے اور نیکی اور صداقت کی تخفیف ان کے پاس آ گئی۔

5842 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبِ ابْنِ اَبِي عُمَرَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ، يَقُولُ: بَعَثَنِي عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي خَمْسِينَ فَارِسًا اِلٰى ذِي خَشَبٍ، وَاَمِيْرُنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِيُّ، فَجَاءَ رَجُلٌ فِي عُنُقِهِ مُصْحَفٌ وَفِي يَدِهِ سَيْفٌ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ، فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا يَاْمُرُنَا اَنْ نَضْرِبَ بِهٰذَا عَلَى مَا فِي هٰذَا، فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: اجْلِسْ فَقَدْ ضَرَبْنَا بِهٰذَا عَلٰى مَا فِي هٰذَا قَبْلَ اَنْ تُولَدَ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُهُ حَتّٰى رَجَعَ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5842 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے پچاس شہسواروں کے ہمراہ ذی خشب کی جانب بھیجا، اس موقع پر محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ ہمارے امیر تھے۔ ایک آدمی آیا، اس کے گلے میں قرآن کریم تھا اور اس کے ہاتھ میں تلوار تھی، اور آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ وہ کہنے لگا: بے شک یہ (قرآن کریم) ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم اس کے احکام پر عمل کریں۔ محمد بن مسلمہ نے اس سے کہا: بیٹھ جا، ہم تیرے پیدا ہونے سے بھی پہلے سے اس پر عمل کر رہے ہیں۔

آپ یہ بات مسلسل دہراتے رہے حتیٰ کہ وہ شخص واپس چلا گیا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5843 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي اَبُوْ لَيْلَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ اَحَدُ بَنِي حَارِثَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لِهٰذَا الْخَبِيثِ مَرْحَبٍ؟ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: اَنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ: قُمْ اِلَيْهِ، اللّٰهُمَّ اَعِنْهُ . فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَ جَابِرٌ: فَوَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ حَرْبًا بَيْنَ رَجُلَيْنِ شَهِدْتُهُ مِثْلَهُمَا لَمَّا دَنَا اَحَدُهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ وَقَعَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ، فَجَعَلَ اَحَدُهُمَا يَلُوذُ بِهِ مِنْ صَاحِبِهِ، فَاِذَا اسْتَتَرَ مِنْهَا بِشَيْءٍ وَجَدَ صَاحِبَهُ مَا يَلِيهِ مِنْهَا حَتّٰى يَخْلُصَ اِلَيْهِ، فَمَا زَالَا يَتَحَرَّفَانِهِ بِاَسْيَافِهِمَا، فَضَرَبَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ سَيْفَهُ بِالدَّرَقَةِ، فَوَقَعَ فِيهَا سَيْفُهُ، وَلَمْ يَقْدِرْ مَرْحَبٌ اَنْ يَنْزِعَ سَيْفَهُ فَضَرَبَهُ مُحَمَّدٌ فَقَتَلَهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، عَلٰى اَنَّ الْاَخْبَارَ مُتَوَاتِرَةٌ بِاَسَانِيدَ كَثِيرَةٍ اَنَّ قَاتِلَ مَرْحَبٍ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمِنْهَا:

✦✦ حضرت جابر بن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس مرحب خبیث کا قصہ کون تمام کرے گا؟ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی طرف پیش قدمی کرو، یہ کہتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا دی ''اے اللہ! اس کی مدد فرما''۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اس کی جانب بڑھے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! میں نے ان دونوں جیسی لڑائی کبھی نہیں دیکھی، ان دونوں میں سے کوئی بھی جب دوسرے کے قریب آتا تو ان کے درمیان جھڑپ ہو جاتی، ایک، دوسرے پر حملہ کرتا اور دوسرا اس کے حملے سے اپنا بچاؤ کرتا، کافی دیر تک ان دونوں کی تلواریں آپس میں ٹکراتی رہیں اور چھنچھناہٹ کی آوازیں آتی رہیں، پھر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ڈھال پر ایک زوردار ضرب لگائی جو زرہ کو چیرتی ہوئی اس کے سر کو کاٹ گئی، مرحب اس سے اپنا بچاؤ نہ کر سکا اور محمد بن مسلمہ کے ہاتھوں واصل جہنم ہو گیا۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور کثیر اسناد کے ہمراہ ایسی احادیث حد تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں جن میں یہ تصریح ہے کہ مرحب کو امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔

ان میں سے ایک حدیث درج ذیل ہے۔

5844 – مَا حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِيُّ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، قَالَا: ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ الْقَيْسِيُّ، ثَنَا عَوْفُ بْنُ اَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ مَيْمُونٍ اَبِي عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ بُرَيْدَةَ

الْاَسْلَمِيِّ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِحَضْرَةِ خَيْبَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاُعْطِيَنَّ اللِّوَاءَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ تَطَاوَلَ لَهُ جَمَاعَةٌ مِنْ اَصْحَابِهِ، فَدَعَا عَلِيًّا وَهُوَ اَرْمَدُ، فَتَفَلَ فِي عَيْنَيْهِ، وَاَعْطَاهُ اللِّوَاءَ، وَنَهَضَ مَعَهُ النَّاسُ، فَلَقُوا اَهْلَ خَيْبَرَ فَاِذَا مَرْحَبٌ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ يَرْتَجِزُ وَاِذَا هُوَ يَقُوْلُ:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّي مَرْحَبُ ... شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ

اِذَا السُّيُوفُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ ... اَطْعَنُ اَحْيَانًا، وَحِينًا اَضْرِبُ

فَاخْتَلَفَ هُوَ وَعَلِيٌّ بِضَرْبَتَيْنِ، فَضَرَبَهُ عَلِيٌّ عَلَى رَاْسِهِ حَتّٰى عَضَّ السَّيْفُ بِاَضْرَاسِهِ، وَسَمِعَ اَهْلُ الْعَسْكَرِ صَوْتَ ضَرْبَتِهِ، فَقَتَلَهُ فَمَا اَتَى اٰخِرُ النَّاسِ حَتّٰى فُتِحَ لِاَوَّلِهِمْ هٰذَا بَابٌ كَبِيْرٌ قَدْ خَرَّجْتُهُ فِي الْاَبْوَابِ

✧✧ حضرت میمون ابوعبداللہ بن بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں اپنے پڑاؤ کے دوران فرمایا تھا کہ میں کل ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں، اگلے دن بہت سارے صحابہ کرام اس امتیاز کو حاصل کرنے کے طلبگار تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا، اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھیں آئی ہوئی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن مبارک لگایا، ان کو جھنڈا عطا فرمایا، اور لوگوں کو ان کے ہمراہ روانہ فرمایا۔ ان لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہمراہی میں خیبر پر حملہ کیا، ان کی مڈبھیڑ مرحب سے ہوگئی، وہ یہ رجزیہ اشعار پڑھتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا

○ خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں، میں جنگی ہتھیاروں سے لیس، جنگ کے داؤ پیچ کو جاننے والا سپہ سالار ہوں۔

○ جب تلواروں سے تلواریں ٹکرانا شروع ہو جاتی ہے تو میں کبھی نیزے سے حملہ کرتا ہوں اور کبھی تلوار کا وار کرتا ہوں۔

اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ اور مرحب کے درمیان گھمسان کا رن پڑا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے سر پر ایک کاری ضرب لگائی، جو اس کی زرہ، خود اور سر کو چیرتی ہوئی اس کی داڑھوں کو کاٹ کر اس کے جبڑے تک پہنچ گئی، پورے لشکر نے اس حملے کی آواز سنی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو واصل جہنم کر دیا۔ ابھی پورا لشکر خیبر میں نہیں پہنچا تھا کہ خیبر فتح ہو گیا۔

✿✿ اس موضوع پر بہت ساری احادیث ہیں، ان کو میں نے ان کے متعلقہ ابواب میں درج کر دیا ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَاشِرِ الْعَشَرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سعید بن زید عمرو بن نفیل دسویں رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

(جو عشرہ مبشرہ کے دسویں فرد ہیں)

5845 – اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ

5844: مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی ہاشم' مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ - حدیث: 14869' مسند الحارث - کتاب المغازی' باب ما جاء فی شان خیبر - حدیث: 681' مسند ابی یعلی الموصلی - مسند جابر' حدیث: 1819

الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ زَيْدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ رَبَاحِ بْنِ رَزَاحِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ نُفَيْلٍ، وَالْخَطَّابَ بْنَ نُفَيْلٍ وَالِدُ عُمَرَ اَخَوَانِ لِاَبٍ

✧✧ محمد بن عمر واقدی نے (ان کے صاحبزادے حضرت عبدالملک کے واسطے سے ایک) روایت بیان کی ہے (اس روایت سے حضرت سعید کا نسب یوں سامنے آتا ہے) ''سعید بن زید بن عمرو بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن رباح بن رزاخ بن عدی بن کعب بن لؤی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن نفیل اور عمر کے والد حضرت خطاب بن نفیل دونوں باپ کی طرف سے بھائی ہیں۔(یعنی ان دونوں کے والد ایک ہیں اور مائیں الگ الگ ہیں)

5846 – اَخْبَرَنِي اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَدِمَ مِنَ الشَّامِ بَعْدَمَا "رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَدْرٍ، فَكَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ لَهٗ بِسَهْمِهِ، قَالَ: وَاَجْرِي يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَاَجْرُكَ"

✧✧ حضرت عروہ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے غزوہ بدر سے واپس آنے کے بعد حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل شام سے آئے، اور رسول اللہ ﷺ سے عرض کی، تو آپ ﷺ نے ان کے لئے بدر کے مال غنیمت سے حصہ عطا فرمایا۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ اور میرا ''ثواب''؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو ثواب بھی عطا فرمایا۔

5847 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ رَبَاحِ بْنِ قُرْطِ بْنِ رَزَاحِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكٍ، وَاُمُّهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ بَعْجَةَ مِنْ خُزَاعَةَ

قَدِمَ مِنَ الشَّامِ بَعْدَ قُدُومِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَدْرٍ، فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمِهِ، قَالَ: وَاَجْرِي يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَاَجْرُكَ

✧✧ ابن اسحاق فرماتے ہیں کہ بنی عدی بن کعب بن فہر بن مالک کی جانب سے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں ''حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن رباح بر قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک'' بھی تھے۔ان کی والدہ کا نام ''فاطمہ بنت بعجہ'' ہیں ان کا تعلق قبیلہ خزاعہ کے ساتھ ہے، رسول اللہ ﷺ جنگ بدر سے واپس آئے تو یہ ملک شام سے آئے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے غزوہ بدر کے مال غنیمت سے حصہ عطا کیا تھا، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میرے حصہ کا ثواب؟ آپ ﷺ نے ان کو ثواب بھی عطا فرمایا۔

5848 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزَّاهِدُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السَّلِيمِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ يُكَنّٰى اَبَا الْاَعْوَرِ

✧✧ حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ ''حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ'' کی کنیت ''ابوالاعور'' تھی۔

5849 – اَخْبَرَنِيْ خَلَفُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُرَيْثٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ اٰدَمَ طُوَالًا اَشْعَرَ، وَكَانَ يُكَنّٰى اَبَا الْاَعْوَرِ

✧✧ حضرت عمرو بن علی فرماتے ہیں: حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ گندم گوں، دراز قد اور گھنے بالوں والے تھے، اور ان کی کنیت ''ابوالاعور'' تھی۔

5850 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ، اسْتُصْرِخَ فِي جِنَازَةِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَخَرَجَ اِلَيْهِ وَلَمْ يَشْهَدِ الْجُمُعَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، ثَنَا هُشَيْمٌ فَذَكَرَهُ بِنَحْوِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5850 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جمعہ کے دن حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کے جنازے کا اعلان ہوا، اس وقت وہ (حضرت ابن عمر) مدینے سے باہر تھے، اس دن آپ نے جمعہ چھوڑ دیا اور حضرت سعید کے جنازہ میں شریک ہوئے۔

ایک دوسری اسناد کے ہمراہ بھی مذکورہ حدیث مروی ہے۔

5851 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: "وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ كَانَ اَبُوْهُ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَدْ فَارَقَ دِيْنَ قَوْمِهِ مِنْ قُرَيْشٍ، وَتُوُفِّيَ وَقُرَيْشٌ تَبْنِي الْكَعْبَةَ، وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُوحَى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ سِنِيْنَ، فَرُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: يُبْعَثُ اُمَّةً وَاحِدَةً، وَاَسْلَمَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو قَبْلَ، اَنْ يَدْخُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارَ الْاَرْقَمِ، وَقَبْلَ اَنْ يَدْعُوَ فِيهَا النَّاسَ اِلَى الْاِسْلَامِ. وَشَهِدَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ اُحُدًا وَالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا"

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ زَيْدٍ مِنْ وَلَدِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: تُوُفِّيَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ بِالْعَقِيقِ، فَحُمِلَ عَلٰى رِقَابِ الرِّجَالِ، وَدُفِنَ بِالْمَدِيْنَةِ، وَنَزَلَ فِي حُفْرَتِهِ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ، وَابْنُ عُمَرَ، وَذٰلِكَ سَنَةَ خَمْسِينَ اَوْ اِحْدَى وَخَمْسِينَ، وَكَانَ يَوْمَ مَاتَ لَهُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَاُمُّهُ فَاطِمَةُ

بِنْتُ بَعْجَةَ بْنِ أُمَيَّةَ بْنِ خُوَيْلِدِ بْنِ الْمُعَوِّذِ بْنِ حَيَّانَ بْنِ غُنَيْمٍ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کے والد زید بن عمرو بن نفیل اپنی قوم کا دین چھوڑ چکے تھے۔ جب ان کا انتقال ہوا، اس وقت قریش کعبۃ اللہ کی تعمیر کر رہے تھے، یہ رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہونے سے تقریباً پانچ سال پہلے کا واقعہ ہے، یہ بات بھی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا: وہ بھی اسی امت میں سے اٹھائے جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ کے دار ارقم میں داخل ہونے اور وہاں پر دعوت وتبلیغ کا کام شروع کرنے سے پہلے حضرت سعید بن زید بن عمرو رضی اللہ عنہ اسلام لائے تھے۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے غزوہ احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شرکت کی۔ البتہ جنگ بدر میں آپ شریک نہ ہو سکے تھے۔

ابن عمر کہتے ہیں: سعید بن زید کی اولاد امجاد میں سے ہیں، آپ اپنے والد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ''حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا انتقال مقام ''عقیق'' میں ہوا تھا، لوگ ان کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر مدینہ میں لے کر آئے، اور یہیں دفن کیا۔ حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے آپ کو لحد میں اتارا۔ یہ سن ۵۰ یا ۵۱ ہجری کا واقعہ ہے۔ وفات کے وقت ان کی عمر ستر برس سے زیادہ تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ان کی والدہ کا نام'' فاطمہ بنت بعجہ بن امیہ بن خویلد بن معوذ بن حیان بن غنیم'' تھا۔

5852 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ غَسَّلَ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ بِالشَّجَرَةِ

✧✧ حضرت زید بن عبدالرحمٰن بن سعید بن زید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن زید کو بیری کے پتوں (کو پانی میں ڈال کر اس) کے ساتھ غسل دیا۔

5853 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُصْلِحِ الْفَقِيهُ بِالرِّيِّ، ثَنَا مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، ثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، حَدَّثَنِيْ ابْنُ سَعِيدِ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: بَعَثَ مُعَاوِيَةُ اِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ بِالْمَدِينَةِ لِيُبَايِعَ لِابْنِهِ يَزِيدَ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ غَائِبٌ فَجَعَلَ يَنْتَظِرُهُ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ لِمَرْوَانَ: مَا يَحْبِسُكَ؟ قَالَ: حَتّٰى يَجِيءَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، فَاِنَّهُ كَبِيرُ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، فَاِذَا بَايَعَ بَايَعَ النَّاسُ، قَالَ: فَاَبْطَاَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ حَتّٰى اَخَذَ مَرْوَانُ الْبَيْعَةَ، وَاَمْسَكَ سَعِيدٌ عَنِ الْبَيْعَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5853 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت سعید بن زید کے صاحبزادے فرماتے ہیں: حضرت معاویہ نے مروان بن حکم کو مدینہ میں بھیجا تاکہ ان کے بیٹے یزید کے لئے لوگوں سے بیعت لیں۔ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل وہاں موجود نہیں تھے۔ مروان بن حکم ان کا انتظار کرنے لگا، ملک شام کے ایک باشندے نے مروان سے پوچھا: آپ بیعت لینے سے کیوں رکے ہوئے ہیں؟ اس نے کہا: میں

سعید بن زید کے آنے کا انتظار کر رہا ہوں، وہ اہل مدینہ میں سب سے بزرگ شخصیت ہیں، جب وہ بیعت کر لیں گے تو باقی لوگ بھی آسانی سے بیعت کر لیں گے۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے بہت دیر کر دی، انتظار بسیار کے بعد مروان نے لوگوں سے بیعت لے لی اور سعید بن زید نے اپنے آپ کو اس بیعت سے بچالیا۔

5854 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، ثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِي عَبْدِالْغَفَّارِ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، قَالَتْ: غَسَّلَ سَعْدٌ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ وَحَنَّطَهُ، ثُمَّ اَتَى الْبَيْتَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ قَالَ: اَمَا اِنِّي لَمْ اَغْتَسِلْ مِنْ غُسْلِي اِيَّاهُ، وَلٰكِنِّي اغْتَسَلْتُ مِنَ الْحَرِّ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)5854 - سكت عنه الذهبی فی التلخیص

✧✧ عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو غسل دے کر اور خوشبو وغیرہ لگائی پھر گھر آئے اور غسل کیا پھر فرمایا: میں نے یہ غسل اس لئے نہیں کیا کہ میں میت کو غسل دے کر آیا ہوں، بلکہ مجھے گرمی محسوس ہو رہی تھی، میں نے ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے غسل کیا۔

5855 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنْ نُفَيْلِ بْنِ هِشَامِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ جَدَّهُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ سَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ اَبِيهِ زَيْدٍ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ اَبِي زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ كَانَ كَمَا رَاَيْتَ وَكَمَا بَلَغَكَ، وَلَوْ اَدْرَكَكَ لَآمَنَ بِكَ فَاسْتَغْفِرْ لَهُ، قَالَ: نَعَمْ . فَاسْتَغْفَرَ لَهُ وَقَالَ: فَاِنَّهُ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اُمَّةً وَاحِدَةً فَكَانَ فِيمَا ذَكَرُوا يَطْلُبُ الدِّينَ، وَمَاتَ وَهُوَ فِي طَلَبِهِ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)5855 - سكت عنه الذهبی فی التلخیص

✧✧ نفیل بن ہشام بن سعد بن زید بن عمرو بن نفیل اپنے والد کا، وہ ان کے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ان کے دادا حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے والد زید کے بارے میں پوچھا، عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے والد کے بارے میں اچھی طرح جانتے ہیں، اگر وہ آپ کا زمانہ پاتے تو آپ پر ایمان لاتے، آپ ان کے لئے دعائے مغفرت فرما دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعائے مغفرت کی اور فرمایا: وہ قیامت کے دن اسی امت میں اٹھایا جائے گا۔ یہ ان لوگوں میں شمار ہوگا جو دین کی طلب کرتا رہا اور اسی طلب میں اس کو وفات آئی۔

5856 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحُصَيْنِ حَدَّثَهُ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَسَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ، قَالَا: يَارَسُولَ اللّٰهِ، تَسْتَغْفِرُ لِزَيْدٍ، قَالَ: نَعَمْ فَاسْتَغْفِرَا لَهُ، وَقَالَ: اِنَّهُ يُبْعَثُ اُمَّةً وَاحِدَةً

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ زید کے لئے دعائے

مغفرت فرمائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! تم دونوں بھی اس کے لیے دعائے مغفرت کرو پھر فرمایا: کیونکہ اسے ایک اُمت کی شکل میں اٹھایا جائے گا۔

5857 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، ثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُنِي، وَاَنَّ عُمَرَ لَمُوثِقِي، وَاُمِّي يَعْنِي اُمَّ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ يُرِيدُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ، وَلَوْ اَنَّ اَحَدًا انْفَضَّ، اَوِ ارْفَضَّ لَكَانَ حَقِيقًا بِمَا فَعَلْتُمْ بِعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5857 – علی شرط البخاری ومسلم

✦✦ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل فرماتے ہیں: میں نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور میری والدہ (یعنی سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی والدہ) مجھے اسلام قبول کرنے کی طرف راغب کر رہے تھے، اور جو کچھ تم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا ہے اس پر اگر احد پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا تو اسے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کا حق تھا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5858 - حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ دُحَيْمٍ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ شُرَيْحٍ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ اَظُنُّهُ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَهُ، اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ اَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَالزُّبَيْرُ، وَطَلْحَةُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَسَعْدٌ، وَاَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَهَؤُلَاءِ تِسْعَةٌ، ثُمَّ سَكَتَ فَقَالُوا: نَنْشُدُكَ اللَّهَ اَلَا اَخْبَرْتَنَا مَنِ الْعَاشِرُ، فَقَالَ: نَشَدْتُمُونِي بِاللَّهِ اَبُو الْاَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5858 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس آدمی جنتی ہیں۔

(۱)..........ابوبکر رضی اللہ عنہ (۲)..........عمر رضی اللہ عنہ (۳)..........عثمان رضی اللہ عنہ

5858: الجامع للترمذی ' ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب مناقب عبد الرحمن بن عوف بن عبد عوف الزهری ' حديث: 3765 'السنن الكبرى للنسائی - كتاب المناقب' مناقب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والانصار - ابو عبيدة بن الجراح رضی الله عنه' حديث: 7927 'مسند الحميدی - احاديث سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل العدوی رضی الله' حديث: 82 'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الفضائل' ما ذكر فی ابی بكر الصديق رضی الله عنه - حديث: 31312 'مسند ابی يعلى الموصلی - مسند سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل' حديث: 935 'البحر الزخار مسند البزار - ومما روى عبد الرحمن بن الاخنس ' حديث: 1130 'المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمه احمد - حديث: 876 'صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذكر سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل رضوان الله عليه - حديث: 7103

(۴)............علی رضی اللہ عنہ (۵)............زبیر رضی اللہ عنہ (۶)............طلحہ رضی اللہ عنہ

(۷)............عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ (۸)............سعد رضی اللہ عنہ (۹)............ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ

یہ ۹ ہوئے ہیں، اس کے بعد حضرت سعید بن زید خاموش ہوگئے، لوگوں نے قسم دے کر دریافت کیا: دسویں خوش نصیب کا نام بھی بتا دیجئے۔ حضرت سعید بن زید نے فرمایا: تم نے مجھے قسم دے کر پوچھا ہے تو سن لو "ابوالاعور" جنتی ہے۔

5859 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ: لَقَدْ رَاَيْتُ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَائِمًا مُسْنِدًا ظَهْرَهُ اِلَى الْكَعْبَةِ، يَقُوْلُ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ مَا مِنكُمُ الْيَوْمَ اَحَدٌ عَلَى دِيْنِ اِبْرَاهِيمَ غَيْرِى، وَكَانَ يُحْيِى الْمَوْءُودَةَ، يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَقْتُلَ ابْنَتَهُ: مَهْلًا لَا تَقْتُلْهَا اَنَا اَكْفِيكَ مَئُونَتَهَا، فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا تَرَعْرَعَتْ قَالَ لِاَبِيهَا: اِنْ شِئْتَ دَفَعْتُهَا اِلَيْكَ، وَاِنْ شِئْتَ كَفَيْتُكَ مَئُونَتَهَا صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں: میں نے حضرت زید بن عمرو بن نفیل کو دیکھا کہ وہ کعبۃ اللہ کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے کہہ رہے تھے "اے گروہ قریش! آج تمہارے اندر میرے سوا کوئی بھی دین ابراہیمی پر قائم نہیں ہے، آپ زندہ درگور کی گئی بچیوں کو بچانے کی کوشش کیا کرتے تھے، جب کوئی شخص اپنی نومولود بچی کو زندہ دفن کرنے کا ارادہ کرتا تو آپ فرماتے: تو اس کو قتل مت کر، اس لڑکی کے معاملہ میں، میں تیری معاونت کروں گا۔ پھر وہ اس لڑکی کو اپنی کفالت میں لے لیتے، جب وہ ۷، ۸ برس کی ہوجاتی تو آپ اس کے باپ کو کہتے: اگر تم چاہو تو میں اس کو تمہارے سپرد کر دیتا ہوں، نہیں تو میں اس کی ذمہ داری جاری رکھتا ہوں"

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے فضائل

5860 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِى، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنِي اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، فِي ذِكْرِ مَنْ تَخَلَّفَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَبُوكَ كَعْبُ بْنُ مَالِكِ بْنِ الْقَيْنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ سَوَّادِ بْنِ غَنْمِ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ عروہ بن زبیر فرماتے ہیں: جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک نہ ہوسکے تھے ان میں "حضرت کعب بن مالک بن قین بن کعب بن سواد بن غنم بن سعد" تھے۔

5861 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: " وَكَعْبُ بْنُ مَالِكِ بْنِ اَبِي كَعْبِ بْنِ الْقَيْنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ سَوَّادِ بْنِ غَنْمِ بْنِ كَعْبِ بْنِ

سَلِمَةَ، وَهُوَ شَاعِرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ فِيمَا قِيلَ: يُكَنَّى اَبَا عَبْدِاللّٰهِ، وَشَهِدَ كَعْبٌ اُحُدًا، فَجُرِحَ بِهَا بِضْعَةَ عَشَرَ جُرْحًا وَارْتُثَّ، وَلَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا، وَشَهِدَ الْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَا تَبُوكَ، فَإِنَّهُ تَخَلَّفَ عَنْهَا وَهُوَ اَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تَخَلَّفُوا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، ثُمَّ تِيبَ عَلَيْهِمْ، وَمَاتَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ سَنَةَ خَمْسِينَ فِي اِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ سَبْعٍ وَسَبْعِينَ سَنَةً "

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: ''کعب بن مالک بن ابی کعب بن قین بن کعب بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ''۔ رسول اللہ ﷺ کے شاعر تھے، ان کی کنیت ''ابوعبداللہ'' تھی، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ جنگ احد میں شریک ہوئے تھے اور اس جنگ میں ان کو دس سے زیادہ زخم لگے تھے، لیکن یہ اس میدان سے زندہ واپس آگئے تھے، آپ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے، غزوہ تبوک کے علاوہ باقی تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے، غزوہ تبوک میں آپ شریک نہیں ہوئے تھے اور آپ ان تین صحابہ کرام میں شامل ہیں جو غزوہ تبوک میں شامل نہیں ہوئے تھے، پھر ان کی توبہ قبول کر لی گئی تھی، حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ۷۷ برس کی عمر میں حضرت امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کے دور حکومت میں سن ۵۰ ہجری کو فوت ہوئے۔

5862 - اَخْبَرَنِي اَبُو نُعَيْمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْغِفَارِيُّ بِمَرْوَ، ثنا عَبْدَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْحَافِظُ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِي كِنَانَةَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو، ثنا يَحْيَى بْنُ الْمُثَنَّى الْمَدَنِيُّ، اَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ تِيبَ عَلَيْهِ، وَعَلَى اَصْحَابِهِ اَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ اَوْ سَجْدَتَيْنِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5862 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور ان کے باقی ساتھیوں کی توبہ قبول ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ ۲ رکعت نماز یا دو سجدے (بطور شکرانہ) ادا کریں۔

5863 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكِ بْنِ اَبِي كَعْبِ بْنِ الْقَيْنِ، اَخُو بَنِي سَلِمَةَ، اَنَّ اَخَاهُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ، وَكَانَ مِنْ اَعْلَمِ الْاَنْصَارِ حَدَّثَهُ، اَنَّ اَبَاهُ كَعْبًا حَدَّثَهُ - وَكَانَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ شَهِدَ الْعَقَبَةَ، وَبَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا - قَالَ: " خَرَجْنَا فِي حُجَّاجٍ مِنَ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَنَا الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ: يَا هَؤُلَاءِ، اِنِّي قَدْ رَاَيْتُ رُؤْيَا، وَاللّٰهِ مَا اَدْرِي اَتُوَافِقُونِي عَلَيْهَا اَمْ لَا؟ قَالَ: قُلْنَا: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: قَدْ رَاَيْتُ اَنْ لَا اَدَعَ هٰذِهِ الْبَنِيَّةَ مِنِّي بِظَهْرٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ وَاَظُنُّنِي اَنِّي قَدْ اَخْرَجْتُهُ فِي ذِكْرِ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ ابن اسحاق کہتے ہیں: بنی سلمہ کے بھائی، معبد بن کعب بن مالک بن ابی کعب بن قین نے بتایا ہے کہ ان کے بھائی ''عبید اللہ بن کعب'' ہیں۔ یہ انصار میں سب سے زیادہ علم رکھنے والے تھے، یہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت کعب نے (خود اپنے بارے میں) روایت کی ہے کہ کعب بن مالک بیعت عقبہ میں شریک ہوئے تھے اور وہاں پر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت بھی کی تھی، آپ فرماتے ہیں: ہم لوگ مدینہ منورہ سے حاجیوں کے ہمراہ روانہ ہوئے، حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ نے کہا: اے لوگو! میں نے ایک خواب دیکھا ہے خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ تم لوگ اس معاملہ میں میری موافقت کرو گے یا نہیں، ہم نے پوچھا: وہ خواب کیا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے دیکھا کہ میں اس عمارت (یعنی کعبہ معظمہ) کی جانب پشت نہ کروں۔ (اس کے بعد پوری حدیث بیان کی)

۞۞ امام حاکم کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ کے مناقب میں ذکر کردی ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

5864 – اَخْبَرَنِي اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيُّ بِبُخَارَى، اَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنِي اَبُوْ عُبَيْدَةَ مَعْمَرُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: الْحَكَمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُجَدَّعِ بْنِ حِذْيَمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نُعَيْلَةَ بْنِ مُلَيْكِ بْنِ ضَمْرَةَ بْنِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِمَنَاةَ بْنِ كِنَانَةَ

✧✧ ابوعبیدہ معمر بن مثنیٰ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''حکم بن عمرو بن مجدع بن حذیم بن حارث بن نعیلہ بن ملیک بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ''۔

5865 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: الْحَكَمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُجَدَّعِ بْنِ حِذْيَمِ بْنِ حُلْوَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نُعَيْلَةَ بْنِ مُلَيْكِ بْنِ ضَمْرَةَ، وَاُمُّهُ اُمَامَةُ بِنْتُ مَالِكِ بْنِ الْاَشْهَلِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ غِفَارٍ مَاتَ بِخُرَاسَانَ وَهُوَ وَالٍ عَلَيْهَا سَنَةَ اِحْدَى وَخَمْسِينَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''حکم بن عمرو بن مجدع بن حزیم بن حلوان بن حارث بن نعیلہ بن ملیک ضمرہ''۔ ان کی والدہ ''امامہ بنت مالک بن اشہل بن عبداللہ بن غفار'' تھیں، یہ خراسان کے والی مقرر ہوئے تھے، اور ۵۱ ہجری کو وہیں پر ان کا انتقال ہوا۔

5866 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَالْحَكَمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُجَدَّعِ بْنِ حِذْيَمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نُعَيْلَةَ بْنِ مُلَيْكِ بْنِ ضَمْرَةَ بْنِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِمَنَاةَ بْنِ كِنَانَةَ، وَنُعَيْلَةُ اَخُو غِفَارِ بْنِ مُلَيْكٍ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قُبِضَ، ثُمَّ تَحَوَّلَ اِلَى الْبَصْرَةِ، فَنَزَلَهَا فَوَلَّاهُ زِيَادُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ عَلٰى خُرَاسَانَ حَتّٰى مَاتَ بِهَا سَنَةَ خَمْسِينَ

✧✧ محمد بن عمرو نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "حکم بن عمرو بن مجدع بن جذیم بن حارث بن نعیلہ بن ملیک بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ" اور نعیلہ جو ہیں یہ غفار بن ملیک کے بھائی ہیں، یہ رسول اللہ ﷺ کی حیات میں آپ ﷺ کی صحبت میں رہے، بعد میں یہ بصرہ میں منتقل ہو گئے، اور وہیں قیام پذیر رہے، زیاد بن ابی سفیان نے ان کو خراسان کا عامل مقرر کیا، ۵۰ ہجری کو وہیں پر ان کا انتقال ہوا۔

5867 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ التَّاجِرُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ السَّهْمِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِي حَاجِبٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ اِذْ جَاءَهُ رَسُوْلُ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: اِنَّ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، يَقُوْلُ لَكَ: اِنَّكَ اَحَقُّ مَنْ اَعَانَنَا عَلَى هٰذَا الْاَمْرِ، فَقَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ خَلِيلِي ابْنَ عَمِّكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا كَانَ الْاَمْرُ هٰكَذَا اَوْ مِثْلَ هٰذَا اَنِ اتَّخِذْ سَيْفًا مِنْ خَشَبٍ

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 5867 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابوحاجب بیان کرتے ہیں کہ میں حکم بن عمرو غفاری کے پاس موجود تھا، اس کے پاس حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا سفیر آیا، اس نے کہا: امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ آپ کے لئے فرماتے ہیں: جن لوگوں نے اس (بیعہ والے معاملے میں) ہماری معاونت کی ہے ان میں سے آپ سب سے زیادہ مستحق ہیں۔ انہوں نے کہا: میں نے تمہارے چچازاد بھائی، اپنے خلیل رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے "جب معاملہ اس نوعیت کا ہو تو تم لکڑی (میسر آئے تو اس) کی تلوار بنالینا"۔

5868 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْغِفَارِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ، سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ شَيْبَانَ يَقُوْلُ: الْحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو، وَرَافِعُ بْنُ عَمْرٍو، وَعُلَيَّةُ بْنُ عَمْرٍو صَحِبُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اِنَّ زِيَادًا وَلِيَ الْحُكْمَ عَلَى خُرَاسَانَ، وَكَانَ سَبَبُ وَفَاتِهِ اَنَّهُ دَعَا عَلَى نَفْسِهِ وَهُوَ بِمَرْوَ فِي كِتَابٍ قُرِءَ عَلَيْهِ وَرَدَ عَلَيْهِ مِنْ زِيَادٍ، وَآخَرَ مِنْ مُعَاوِيَةَ فَاسْتُجِيبَتْ دَعْوَتُهُ، وَمَاتَ بِمَرْوَ، وَكَانَ مَاتَ قَبْلَهُ بُرَيْدَةُ الْاَسْلَمِيُّ فَدُفِنَا جَمِيعًا فِي مَقْبَرَةِ حُصَيْنٍ بِمَرْوَ مُقَابِلَ حَمَّامِ اَبِي حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ قَدْ زُرْتُ قَبْرَيْهِمَا

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 5868 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ احمد بن شیبان کہتے ہیں: حکم بن عمرو، رافع بن عمرو اور علیہ بن عمرو رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت کی سعادت حاصل ہے، پھر زیاد نے حکم کو خراسان کا والی بنا دیا، ان کی وفات کا سبب یہ تھا کہ مقام "مرو" میں زیاد کی جانب سے ان کو ایک خط موصول ہوا تھا اور ایک خط حضرت معاویہ کی جانب سے ان کو موصول ہوا، ان کو پڑھ کر انہوں نے اپنی وفات کی خود دعا مانگی تھی، ان کی دعا قبول ہوگئی اور مقام "مرو" میں ہی ان کا انتقال ہوگیا۔ ان سے پہلے اسی دن حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا انتقال

5867: المعجم الكبير للطبرانی - باب من اسمه حمزة' ما اسند الحكم بن عمرو - حديث: 3088

ہوا تھا۔ان دونوں کو حمزہ سکری کے حمام کے بالمقابل حصین قبرستان میں دفن کیا گیا۔(احمد بن شیبان) کہتے ہیں: میں نے ان دونوں کی قبر کی زیارت کی ہے۔

5869 - فَحَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: بَعَثَ زِيَادٌ الْحَكَمَ بْنَ عَمْرٍو الْغِفَارِيَّ عَلَى خُرَاسَانَ فَاَصَابُوا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً، فَكَتَبَ اِلَيْهِ: اَمَا بَعْدُ، فَاِنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ كَتَبَ اَنْ يَصْطَفِيَ لَهُ الْبَيْضَاءَ، وَالصَّفْرَاءَ، وَلَا تَقْسِمُ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً، فَكَتَبَ اِلَيْهِ الْحَكَمُ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّكَ كَتَبْتَ تَذْكُرُ كِتَابَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَاِنِّي وَجَدْتُ كِتَابَ اللّٰهِ قَبْلَ كِتَابِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَاِنِّي اُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَوْ كَانَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضُ رَتْقًا عَلَى عَبْدٍ فَاتَّقَى اللّٰهَ لَجَعَلَ لَهُ مِنْ بَيْنِهِمْ مَخْرَجًا، وَالسَّلَامُ، اَمَرَ الْحَكَمُ مُنَادِيًا فَنَادَى اَنِ اغْدُوا عَلَى فَيْئِكُمْ فَقَسَمَهُ بَيْنَهُمْ، وَاَنَّ مُعَاوِيَةَ لَمَّا فَعَلَ الْحَكَمُ فِي قِسْمَةِ الْفَيْءِ مَا فَعَلَ وَجَّهَ اِلَيْهِ مَنْ قَيَّدَهُ وَحَبَسَهُ، فَمَاتَ فِي قُيُودِهِ وَدُفِنَ فِيْهَا، وَقَالَ: اِنِّي مُخَاصِمٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5869 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حسن روایت کرتے ہیں کہ زیاد نے حضرت حکم بن عمرو غفاری کو خراسان کا والی مقرر کیا۔ان لوگوں کے ہاتھ بہت سارا مال غنیمت لگا۔حضرت معاویہ نے ان کی جانب پیغام بھجوایا کہ پورا مال امیر المومنین کے لئے رکھ لیا جائے اور اس میں سے سونا، چاندی اور کچھ بھی مسلمانوں میں تقسیم نہ کیا جائے۔اس خط کے جواب میں حضرت حکم رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا "امابعد تم نے خط لکھا ہے اور اس میں امیر المومنین کے خط کا تذکرہ کیا ہے، جبکہ میرے پاس امیر المومنین کے خط سے پہلے اللہ تعالیٰ کی کتاب موجود ہے، میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر کسی انسان پر زمین اور آسمان ڈال دیئے جائیں، لیکن وہ آدمی اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی نہ کوئی راہِ نجات بنا دیتا ہے، والسلام۔اس کے بعد حکم بن عمرو نے منادی کو حکم دیا کہ پورے شہر میں اعلان کر دو کہ کل صبح تمام لوگ اپنے مال غنیمت لینے میرے پاس آئیں۔اگلے دن حکم بن عمرو نے پورا مال لوگوں میں تقسیم کر دیا۔حکم بن عمرو کے اس عمل پر ناراض ہو کر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو معزول کر کے گرفتار کروایا اور قید کر دیا۔ان کا انتقال قید میں ہی ہوا۔وہ کہا کرتے تھے "میرا اختلاف فی سبیل اللہ ہے۔

5870 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا حُمَيْدٌ، وَيُوْنُسُ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ زِيَادًا اسْتَعْمَلَ الْحَكَمَ بْنَ عَمْرٍو الْغِفَارِيَّ عَلَى جَيْشٍ فَلَقِيَهُ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فِي دَارِ الْاِمَارَةِ فِيْمَا بَيْنَ النَّاسِ، فَقَالَ لَهُ: اَتَدْرِي فِيْمَ جِئْتُكَ؟ اَمَا تَذْكُرُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَلَغَهُ الَّذِي قَالَ لَهُ اَمِيْرُهُ: قُمْ فَقَعْ فِي النَّارِ، فَقَامَ الرَّجُلُ لِيَقَعَ فِيْهَا فَاَدْرَكَهُ فَاَمْسَكَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ وَقَعَ فِيْهَا لَدَخَلَ النَّارَ، لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ قَالَ الْحَكَمُ: بَلَى، قَالَ عِمْرَانُ: اِنَّمَا اَرَدْتُ اَنْ اُذَكِّرَكَ هٰذَا الْحَدِيْثَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ

يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5870 – صحيح

✧✧ حسن بیان کرتے ہیں کہ زیاد نے حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کا سپہ سالار بنا کر بھیجا، دارالامارۃ میں لوگوں میں ان کی ملاقات عمران بن حصین کے ساتھ ہوگئی، عمران بن حصین نے ان سے کہا: تمہیں پتا ہے کہ میں کیوں آیا ہوں؟ کیا تمہیں یاد نہیں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی نے یہ واقعہ بیان کیا تھا کہ ایک آدمی کو اس کے امیر نے آگ میں کودنے کو کہا تو وہ آگ میں چھلانگ لگانے لگا تو امیر نے اس کو دبوچ لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر وہ آگ میں کود جاتا تو دوزخ میں جاتا، امیر کی ایسی بات نہیں ماننی چاہیے جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہو۔ حکم نے کہا: جی ہاں مجھے یاد ہے۔ تو عمران بن حصین نے کہا: میں تمہیں یہی حدیث یاد دلانے آیا ہوں۔

5871 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْمِهْرَجَانِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْحَاقَ التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ، ثَنَا جَمِيلُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ، ثَنَا اَبُو الْمُعَلَّى، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ الْحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ: يَا طَاعُونُ خُذْنِيْ اِلَيْكَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: لِمَ تَقُوْلُ هٰذَا؟ وَقَدْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ ؟ قَالَ: قَدْ سَمِعْتُ مَا سَمِعْتُمْ، وَلٰكِنِّي اُبَادِرُ سِتًّا: بَيْعَ الْحَكَمِ، وَكَثْرَةَ الشُّرَطِ، وَاِمَارَةَ الصِّبْيَانِ، وَسَفْكَ الدِّمَاءِ، وَقَطِيعَةَ الرَّحِمِ، وَنَشْوًا يَكُوْنُوْنَ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ يَتَّخِذُوْنَ الْقُرْاٰنَ مَزَامِيْرَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5871 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حسن فرماتے ہیں: حکم بن عمرو غفاری نے کہا: اے طاعون! تم میری جان لے لو، ایک آدمی نے ان سے کہا: آپ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "کسی مصیبت سے گھبرا کر موت کی آرزو نہیں کرنی چاہیے، حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بھی وہ فرمان سن رکھا ہے جو تم نے سنا ہے۔ لیکن میں چھ وجوہات کی بناء پر جلد بازی کر رہا ہوں۔

١)......ثالث بک رہے ہیں۔

٢)......شرطیں بڑھ رہی ہیں۔

٣)......بچے حکومتیں کر رہے ہیں۔

٤)......خونریزیوں کی بہتات ہے۔

٥)......رشتہ داریوں کا پاس نہیں رکھا جاتا۔

٦)......اور آخری زمانہ میں کچھ لوگ ہوں گے جو قرآن کو گانا باجا بنا لیں گے۔ (اس فرمان مصطفیٰ کے مطابق وہ زمانہ

5871: المعجم الكبير للطبرانی - باب من اسمه حمزة، ما اسند الحكم بن عمرو - حديث:3092

آچکا ہے)

ذِكْرُ مَنَاقِبِ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ اَخُو الْحَكَمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت حکم رضی اللہ عنہ کے بھائی، حضرت رافع بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

5872 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: وَرَافِعُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُجَدَّعِ بْنِ حِذْيَمِ بْنِ الْحَارِثِ الْغِفَارِيُّ، وَمَاتَ بِالْبَصْرَةِ سَنَةَ خَمْسِينَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "رافع بن عمرو بن مجدع بن جذیم بن حارث غفاری" ۵۰ ہجری کو بصرہ میں آپ کا انتقال ہوا۔

5873 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ السَّدُوسِيُّ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيَكُونُ بَعْدِي قَوْمٌ مِنْ اُمَّتِي يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَخْرُجُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لَا يَعُودُونَ فِيهِ سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّامِتِ: فَلَقِيتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو اَخَا الْحَكَمِ بْنَ عَمْرٍو الْغِفَارِيَّ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ اَبِي ذَرٍّ كَذَا وَكَذَا فَذَكَرْتُ لَهُ الْحَدِيثَ، فَقَالَ: وَمَا اَعْجَبَكَ مِنْ هٰذَا وَاَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5873 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب میرے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن قرآن ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گا، وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر چلّے سے نکل جاتا ہے، پھر یہ لوگ کبھی دین میں لوٹ کر نہیں آئیں گے، ان کی نشانی "سر منڈانا" ہوگی۔

عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حکم بن عمرو غفاری کے بھائی رافع بن عمرو سے ملا اور میں نے ان سے دریافت کیا کہ وہ کون سی حدیث ہے جو تم نے ابوذر غفاری سے سنی ہے؟ پھر میں نے یہ حدیث ان کو سنائی، وہ کہنے لگے: تمہیں اس حدیث سے کیا تعجب ہو رہا ہے، میں نے خود یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5874 – اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا

5873:صحيح مسلم - كتاب الزكاة' باب الخوارج شر الخلق والخليقة - حديث:1840'سنن ابن ماجه - المقدمة' باب في فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب في ذكر الخوارج' حديث: 168'مسند احمد بن حنبل - اول مسند البصريين' حديث رافع بن عمرو المزني - حديث:19875'المعجم الكبير للطبراني - باب الالف' رافع بن عمرو الغفاري - حديث:4332

مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي ابْنُ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ، عَنْ عَمِّهِ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ، قَالَ: كُنْتُ أَرْمِي نَخْلًا لِلْأَنْصَارِ، وَأَنَا غُلَامٌ، فَرَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا غُلَامُ، لِمَ تَرْمِي النَّخْلَ؟ فَقُلْتُ: آكُلُ. قَالَ: فَلَا تَرْمِ النَّخْلَ، وَكُلْ مِمَّا يَسْقُطُ فِي أَسْفَلِهَا، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسِي، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ أَشْبِعْ بَطْنَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5874 – سكت عنه الذهبی فی التلخیص

✧✧ حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے اپنے چچا رافع بن عمرو کا یہ بیان نقل کیا ہے (فرماتے ہیں) بچپن میں، میں انصار کے درختوں پر پتھر مار مار کر پھل گرا کر کھایا کرتا تھا، (ایک دفعہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھ لیا، آپ نے فرمایا: اے بچے! درختوں پر پتھر کیوں مارتے ہو؟ میں نے کہا: پھل کھانے کے لئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: درخت پر پتھر مت پھینک۔ بلکہ جو پھل خود بخود نیچے گر جائے وہ اٹھا کر کھا لیا کر، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیار سے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور یوں دعا دی "یا اللہ! اس کا پیٹ بھر دے"۔ (یہ حکم اُس زمانے کے لئے تھا، جب گرے ہوئے پھل کھانے سے مالک کو اعتراض نہیں تھا، آج کل جب کہ مالک گرے ہوئے پھل بھی بیچتا ہے، اس لئے آج کے زمانے میں گرے ہوئے پھل کھانے کے لئے بھی اجازت درکار ہوگی۔)

5875 – وَأَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْخُزَاعِيُّ، بِمَكَّةَ، ثنا أَبُو يَحْيَى بْنُ أَبِي مَسَرَّةَ، ثنا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، ثنا صَالِحُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ، قَالَ: كُنْتُ أَرْمِي نَخْلًا لِلْأَنْصَارِ فَأَخَذُونِي فَذَهَبُوا بِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: هٰذَا يَرْمِي نَخْلَنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَافِعُ، لِمَ تَرْمِي نَخْلَهُمْ؟ قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، الْجُوعُ. قَالَ: فَكُلْ مَا وَقَعَ أَشْبَعَكَ اللّٰهُ وَأَرْوَاكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5875 – سكت عنه الذهبی فی التلخیص

✧✧ حضرت رافع بن عمر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں انصار کے باغات میں ان کے کھجوروں کے درختوں پر پتھر مار مار کر کھجوریں اتار کر کھایا کرتا تھا (ایک دفعہ) انہوں نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: اے رافع تم ان کی کھجوروں پر پتھر کیوں مارتے ہو؟ میں نے عرض کی: یارسوال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھوک کی وجہ سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ٹوٹ کر خود بخود نیچے گر جائیں وہ کھا لیا کرو۔

5874: الجامع للترمذی -' ابواب البیوع عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - باب ما جاء فی الرخصة فی اکل الثمرة للمار بھا' حدیث: 1246' سنن ابی داود - کتاب الجهاد' باب من قال إنه یاکل مما سقط - حدیث: 2267'مصنف ابن ابی شیبة - کتاب البیوع والاقضية' من رخص فی اکل الثمرة إذا مر بها - حدیث: 19879'مسند احمد بن حنبل - اول مسند البصریین' حدیث رافع بن عمرو المزنی - حدیث: 19872'مسند ابی یعلی الموصلی - مسند حارثة بن وهب' حدیث: 1450'المعجم الكبير للطبرانی - باب الذال' رافع بن عمرو الغفاری - حدیث: 4330'السنن الكبرى للبیهقی - كتاب الضحایا' جماع ابواب ما لا یحل اكله وما یجوز للمضطر من المیتة - باب ما یحل للمضطر من مال الغیر' حدیث: 18286

(یہ اجازت صرف اس علاقے یا اس زمانے کے لئے ہیں جہاں یہ عرف جاری ہو اور لوگ گری ہوئی کھجوروں یا پھلوں کا اٹھا کر کھانے کی اجازت دیتے ہوں۔ آج جب کہ گرے ہوئے پھل بھی کوئی شخص مفت میں دینے کے لئے تیار نہیں ہے تو اب گرے ہوئے پھل بھی اٹھا کر کھانا جائز نہیں ہے۔)

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ قرشی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5876 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: اَبُوْ سَعِيدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ عَبْدِشَمْسٍ، وَاُمُّهُ اَرْوَى بِنْتُ اَبِي الْفَرَعَةِ بْنِ كَعْبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ طَرِيفِ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ خِدَاشِ بْنِ غَنْمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ كِنَانَةَ تُوُفِّيَ بِالْبَصْرَةِ سَنَةَ خَمْسِينَ، وَصَلَّى عَلَيْهِ زِيَادٌ وَمَشَى فِي جِنَازَتِهِ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "ابوسعید عبدالرحمٰن بن سمرہ بن حبیب بن عبدشمس" ان کی والدہ "اروی بنت ابوالفرعہ بن کعب بن عمرو بن طریف بن خزیمہ بن علقمہ بن خداش بن غنم بن مالک بن کنانہ" ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ قرشی رضی اللہ عنہ کا انتقال سن پچاس ہجری کو بصرہ میں ہوا۔ زیاد نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، اور ان کے جنازے کے ساتھ بھی چلا تھا۔

5877 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، ثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ جَوْشَنٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: خَرَجْتُ فِي جِنَازَةِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ وَزِيَادٌ يَمْشِي اَمَامَ الْجِنَازَةِ، فَجَعَلَ رِجَالٌ مِنْ مَوَالِيهِ يَمْشُونَ عَلَى اَعْقَابِهِمْ اَمَامَ الْجِنَازَةِ، وَيَقُوْلُوْنَ: رُوَيْدًا رُوَيْدًا بَارَكَ اللّٰهُ فِيكُمْ، قَالَ: فَلَحِقَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ فِي بَعْضِ طَرِيقِ الْمِرْبَدِ، فَلَمَّا رَاَى اُولَئِكَ، وَمَا يَصْنَعُونَ حَمَلَ عَلَيْهِمْ بِالْغَلَبَةِ وَاَهْوَى اِلَيْهِمْ بِالسَّوْطِ، فَقَالَ: خَلُّوا فَوَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنَّا لَنَكَادُ اَنْ نَرْمُلَ بِهَا رَمَلًا

✧✧ عیینہ بن عبدالرحمٰن بن جوشن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) میں حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شرکت کے لئے نکلا، میں نے دیکھا کہ زیاد جنازے کے آگے آگے چل رہا تھا اور اس کے کچھ حاشیہ بردار بھی زیاد کی اتباع میں جنازے کے آگے چل رہے تھے اور لوگوں کو آہستہ چلنے کی تلقین کر رہے تھے، راوی کہتے ہیں، راستے میں ایک مقام پر ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ شریک ہو گئے، جب انہوں نے ان لوگوں کی اس حرکت کو دیکھا تو کوڑا لے کر ان لوگوں پر پل پڑے، ان کو مارتے ہوئے کہنے لگے: پیچھے ہٹو، اس ذات کی قسم جس نے ابوالقاسم کے چہرے کو رونق بخشی ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنازہ میں شرکت کیا کرتے تھے، ہم بہت تیز چلا کرتے تھے۔

5878 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَا، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِيْ مُوسَى، سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ عَبْدِشَمْسٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5877 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت حسن کہتے ہیں: ہمیں عبدالرحمٰن بن سمرہ بن حبیب بن عبدشمس نے حدیث بیان کی۔ (اس میں انہوں نے ان کا نسب "عبدالرحمٰن بن سمرہ بن حبیب بن عبدشمس" ذکر کیا ہے)

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5879 – حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ، وَهُوَ ابْنُ اَخِي طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَاُمُّهُ عَمِيْرَةُ بِنْتُ جُدْعَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ، وَهُوَ ابْنُ اُخْتِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جُدْعَانَ الْقُرَشِيِّ

✧✧ مصعب بن عبداللہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "عبدالرحمٰن بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ"۔ یہ طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں۔ ان کی والدہ عمیرہ بنت جدعان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ" ہیں، یہ عبداللہ بن جدعان قرشی کے بھانجے ہیں۔

5880 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رَجَاءٍ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ وَهْبٍ الْعَلَّافُ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اَسْلَمْتُ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَبَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت عثمان بن عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں کہ) میں فتح مکہ کے موقع پر ایمان لایا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی۔

5881 – اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ، اَخْبَرَنِيْ اَخِي، قَالَ: اُصِيبَ اَبِيْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَاَمَرَ بِهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَدُفِنَ فِي مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ، ثُمَّ اَمَرَ الْخَيْلَ عَلَى قَبْرِهِ لِئَلَّا يُخْفِيَ اَثَرَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5881 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عثمان بن عبدالرحمٰن بن عثمان اپنے بھائی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں کہ) میرے والد محترم حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ لڑتے لڑتے شہید ہو گئے، عبداللہ بن زبیر کے حکم پر ان کو مسجد حرام میں دفن کیا گیا، اور پھر اوپر سے گھوڑے دوڑائے گئے تاکہ اس کی قبر کے نشانات کو ختم کر دیا جائے۔

5882 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ الْقَارِظِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ عِنْدَهُ طِيبُ الدَّوَاءِ، وَذَكَرُ الضِّفْدَعِ يَكُونُ الدَّوَاءَ، فَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهِ

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 5882 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک طبیب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ذکر کیا کہ ایک دوا ایسی ہے جس میں مینڈک استعمال کیا جاتا ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مینڈک کو مارنے سے منع فرمادیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5883 - حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ بْنِ عَبْدِرَهْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ هَمَّامٍ الثَّقَفِيِّ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِاللّٰهِ، تُوُفِّيَ سَنَةَ خَمْسِينَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ فرماتے ہیں: عثمان بن ابی العاص بن عبدرہمان بن عبداللہ بن ہمام ثقفی کی کنیت ''ابوعبداللہ'' ہے، ان کی وفات پچاس ہجری کو ہوئی۔

5884 - اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الشَّافِعِيُّ، ثَنَا حَامِدُ بْنُ سَهْلٍ الثَّغْرِيُّ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِيهِ، كَانَ فِي جِنَازَةِ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ، قَالَ: فَكُنَّا نَمْشِي مَشْيًا خَفِيفًا، قَالَ: فَرَفَعَ اَبُو بَكْرَةَ سَوْطَهُ، وَقَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَرْمُلُ رَمَلًا

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 5884 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عیینہ بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ وہ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شریک تھے۔ہم آہستہ آہستہ چل رہے تھے، تو حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کوڑا اٹھایا اور فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (جنازے میں) تیز چلا کرتے تھے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ سُفْيَانَ بْنِ عَوْفٍ الْغَامِدِيِّ

حضرت سفیان بن عوف غامدی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5882: سنن ابی داود - كتاب الطب، باب فی الادوية المكروهة - حديث: 3391، السنن للنسائی - كتاب الصيد والذبائح، الضفدع - حديث: 4304، السنن الكبرى للنسائی - باب ما قذفه البحر، الضفدع - حديث: 4730، مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الطب، فی الضفدع يتداوى بلحمه - حديث: 23202، مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه، حديث: 1532، السنن الكبرى للبيهقی - كتاب الصيد والذبائح، باب ما جاء فی الضفدع - حديث: 17675

5885 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: " وَسُفْيَانُ بْنُ عَوْفٍ الْغَامِدِيُّ مِنْ اَهْلِ حِمْصٍ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ لَهُ بَاْسٌ وَنَجْدَةٌ، وَسَخَاءٌ، وَهُوَ الَّذِي اَغَارَ عَلَى هَيْتَ، وَالْاَنْبَارِ فِي اَيَّامِ عَلِيٍّ فَقَتَلَ، وَسَبَى وَكَانَ مِمَّنْ قَتَلَ حَسَّانَ بْنَ حَسَّانَ الْبَكْرِيَّ اَخَا الْحَارِثِ بْنِ حَسَّانَ الْوَافِدَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ، فَخَطَبَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ: اِنَّ اَخَا غَامِدٍ قَدْ اَغَارَ عَلَى هَيْتَ، وَالْاَنْبَارِ، وَكَانَ عَلَى الصَّوَائِفِ فِي اَيَّامِ مُعَاوِيَةَ، وَكَانَ مُعَاوِيَةُ يُعَظِّمُ اَمْرَهُ، وَيَقُوْلُ اِنَّهُ كَانَ يَحْمِلُ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ عَلَى اَلْفِ قَارِحٍ، وَاسْتَعْمَلَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَهُ عَلَى الصَّوَائِفِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ الْفَزَارِيَّ فَقِيْلَ:

(البحر الطويل)

اَقِمْ يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَنَاةً صَلِيبَةً ... كَمَا كَانَ سُفْيَانُ بْنُ عَوْفٍ يُقِيمُهَا

وَسُمْ يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ مَدَايِنَ قَيْصَرٍ ... كَمَا كَانَ سُفْيَانُ بْنُ عَوْفٍ يَسُوْمُهَا

وَسُفْيَانُ قَرْمٌ مِنْ قُرُوْمِ قَبِيلَةٍ ... بِهِ تَيَمٌ، وَمَا فِي النَّاسِ حَيٌّ يَضِيمُهَا

✧✧ مصعب بن عبداللہ فرماتے ہیں: سفیان بن عوف غامدی اہل حمص میں سے ہیں، ان کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت کی سعادت حاصل ہے، آپ بہت طاقتور، بلند قامت اور سخی شخص تھے۔ انہوں نے ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہیت اور انبار پر حملہ کیا تھا۔ ان کو قیدی بنالیا گیا تھا، حارث بن حسان کے بھائی، حسان بن حسان بکری کے قتل میں یہ بھی شریک تھے، جو کہ قیلہ بنت مخرمہ کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور اپنے خطبہ میں فرمایا: بے شک غامدی نے ہیت اور انبار پر حملہ کیا ہے، حضرت امیر معاویہ کے دور حکومت میں وہ صوائف کے عامل تھے، حضرت معاویہ ان کی بہت عزت اور احترام کیا کرتے تھے۔ وہ ان کے بارے میں فرمایا کرتے تھے" (سفیان بن عوف غامدی) ایک ہی مجلس میں ہزار شیروں پر حملہ کر سکتے ہیں۔ ان کے بعد حضرت معاویہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود فزاری رضی اللہ عنہ کو صوائف کا عامل بنایا تھا۔ انہی کے بارے میں کہا گیا ہے۔

○ اے ابن مسعود جنگ کی بنیاد کو مضبوط کر جیسا کہ سفیان بن عوف اس کو مضبوط کیا کرتا تھا۔

○ اور اے ابن مسعود تم قیصر کی بستیوں کو نشان زدہ کرو جیسے سفیان بن عوف انہیں نشان لگاتا تھا۔

○ اور سفیان اپنے قبیلے کے سرداروں کا سردار ہے وہ ایسا صاحب فضیلت ہے کہ کوئی شخص اس کا ہم پلہ نہیں ہے

ذِكْرُ مَنَاقِبِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

5886 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ:

الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِاللّٰهِ، وَلِيَ الْكُوْفَةَ، وَمَاتَ بِهَا سَنَةَ خَمْسِينَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوعبداللہ'' تھی، کوفہ کے گورنر بنے تھے، پچاس ہجری میں کوفہ میں ہی ان کا انتقال ہوا۔

5887 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْهَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَاءِ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ بْنِ اَبِي عَامِرِ بْنِ مَسْعُودِ بْنِ مُعَتِّبِ بْنِ مَالِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ قَيْسِ بْنِ شَيْبَةَ بْنِ بَكْرِ بْنِ هَوَازِنَ بْنِ مَنْصُورِ بْنِ عِكْرِمَةَ بْنِ خَصَفَةَ بْنِ قَيْسٍ

✧✧ علی بن مدینی نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''مغیرہ بن شعبہ بن ابی عامر بن مسعود بن معتب بن مالک بن عمرو بن سعد بن عمرو بن قیس بن شیبہ بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس''۔

5888 – اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ شُجَاعٍ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي رَافِعٍ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ يَزِيدَ الْجَرْمِيُّ – وَكَانَ مِنْ اَخْيَرِ اَهْلِ زَمَانِهِ – عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: كَنَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِي عِيسَى

✧✧ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت ''ابوعیسیٰ'' رکھی۔

5889 – حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: "الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ بْنِ اَبِي عَامِرِ بْنِ مَسْعُودِ بْنِ مُعَتِّبِ بْنِ مَالِكِ بْنِ كَعْبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ عَوْفِ بْنِ ثَقِيفٍ وَاسْمُهُ قُصَيُّ بْنِ مُنَبِّهِ بْنِ بَكْرِ بْنِ هَوَازِنَ بْنِ مَنْصُورِ بْنِ عِكْرِمَةَ بْنِ خَصَفَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ غَيْلَانَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارٍ، وَكَانَ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِاللّٰهِ، وَكَانَ يُقَالُ لَهُ مُغِيرَةُ الرَّاْيِ، وَكَانَ دَاهِيَةً لَا يَجِدُ فِي صَدْرِهِ اَمْرَيْنِ اِلَّا وَجَدَ فِي اَحَدِهِمَا مَخْرَجًا، قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَقَامَ مَعَهُ حَتَّى اعْتَمَرَ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ سِتٍّ مِنَ الْهِجْرَةِ، قَالَ الْمُغِيرَةُ: فَكَانَتْ اَوَّلَ سَفْرَةٍ خَرَجْتُ مَعَهُ فِيهَا، وَكُنْتُ اَكُونُ مَعَ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَاَلْزَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيمَنْ يَلْزَمُهُ، وَشَهِدَ الْمُغِيرَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْمَشَاهِدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدِمَ وَفْدُ ثَقِيفٍ فَاَنْزَلَهُمْ عَلَيْهِمْ وَاَكْرَمَهُمْ، وَبَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ اِلَى الطَّائِفِ فَهَدَمُوا الرَّبَّةَ"

✧✧ محمد بن عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''مغیرہ بن شعبہ بن ابی عامر بن مسعود بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف (ان کا نام قصی ہے) بن منبہ بن بکر بن ہوازن بن منصور بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس بن غیلان بن مضر بن نزار''۔ ان کی کنیت ''ابوعبداللہ'' تھی۔ ان کو مغیرۃ الرائ بھی کہا جاتا تھا۔ آپ بہت سمجھدار اور زیرک تھے۔ ان کو کبھی بھی دو امور میں سے ایک چننا پڑتا تو آپ بہت جلد کسی جانب نکلنے کا فیصلہ کر لیتے تھے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں قیام کیا اور ۶ ہجری کو ذی القعدہ میں عمرہ حدیبیہ کیا۔ حضرت مغیرہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے ہمراہ میرا یہ پہلا سفر تھا، میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مستقل رہنے والوں میں یہ بھی شامل تھے، عمرہ حدیبیہ کے بعد تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی، قبیلہ ثقیف کا ایک وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا بہت اکرام فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور حضرت ابوسفیان بن حرب کو طائف کی جانب بھیجا تھا تو انہوں نے بہت سارے لشکروں کو شکست دی۔

5890 - حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيُّ بِالْكُوْفَةِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْحِيرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ الْحَارِثِ الطَّائِفِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَوْنٍ الثَّقَفِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: " لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى اَهْلِ الْبُحَيْرَةِ، ثُمَّ شَهِدْتُ الْيَمَامَةَ ثُمَّ شَهِدْتُ فُتُوحَ الشَّامِ مَعَ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ شَهِدْتُ الْيَرْمُوكَ فَأُصِيبَتْ عَيْنِي يَوْمَ الْيَرْمُوكِ ثُمَّ شَهِدْتُ الْقَادِسِيَّةَ وَكُنْتُ رَسُوْلَ سَعْدٍ اِلٰى رُسْتُمَ وَوُلِّيتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فُتُوحًا، وَفَتَحْتُ هَمَذَانَ، وَكُنْتُ عَلٰى مَيْسَرَةِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ يَوْمَ نَهَاوَنْدَ، وَكَانَ عُمَرُ قَدْ كَتَبَ: اِنْ هَلَكَ النُّعْمَانُ، فَالْاَمِيْرُ حُذَيْفَةُ، وَاِنْ هَلَكَ حُذَيْفَةُ فَالْاَمِيْرُ الْمُغِيْرَةُ، وَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ وَضَعَ دِيوَانَ الْبَصْرَةِ، وَجَمَعْتُ النَّاسَ لِيُعْطَوْا، وَوُلِّيتُ الْكُوْفَةَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَقُتِلَ عُمَرُ، وَاَنَا عَلَيْهَا، ثُمَّ وُلِّيتُهَا لِمُعَاوِيَةَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5890 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے اہل بحیرہ کی جانب بھیجا، پھر میں جنگ یمامہ میں شریک ہوا، پھر میں شام کی فتوحات میں مسلمانوں کے ہمراہ شریک رہا، پھر میں جنگ یرموک میں شریک ہوا، اس جنگ میں میری آنکھ ضائع ہوگئی، اس کے بعد میں جنگ قادسیہ میں بھی شریک ہوا، میں حضرت سعد کی جانب سے رستم کی طرف سفیر تھا، میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لئے بہت ساری فتوحات کیں۔ ہمدان میں نے ہی فتح کیا۔ جنگ نہاوند میں نعمان بن مقرن کے میسرہ دستے میں شریک تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ تحریر لکھی تھی کہ اگر نعمان شہید ہوگیا تو حذیفہ کو امیر بنایا جائے، اور اگر حذیفہ بھی شہید ہوجائے تو مغیرہ بن شعبہ کو امیر بنایا جائے، بصرہ میں سب سے پہلے وزارتیں میں نے مقرر کیں۔ میں نے اس معاملے میں لوگوں کا فنڈ جمع کرانے کا ذہن بنایا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف سے مجھے کوفہ کا گورنر بھی بنایا گیا، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو اس وقت میں کوفہ کا گورنر تھا، پھر حضرت معاویہ نے بھی مجھے وہاں کا گورنر مقرر کیا تھا۔

5891 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ " لَمَّا اَلْقَى الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ خَاتَمَهُ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّكَ نَزَلْتَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا تُحَدِّثُ اَنْتَ النَّاسَ اَنَّ خَاتَمَكَ فِي قَبْرِهِ " فَنَزَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ رَاَى

مَوْقِعَهُ فَتَنَاوَلَهُ فَدَفَعَهُ اِلَيْهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5891 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنَا مُوسَى الثَّقَفِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: مَاتَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ بِالْكُوفَةِ فِي شَعْبَانَ سَنَةَ خَمْسِينَ، وَهُوَ ابْنُ سَبْعِينَ سَنَةً فِي خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کے موقع پر حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی قبر میں گر گئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ سے فرمایا: لوگ ایسی باتیں نہ کریں کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں اترے ہو اور نہ ہی تو لوگوں کو بتانا کہ تمہاری انگوٹھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں رہ گئی ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ خود قبر میں اترے، انہوں نے انگوٹھی گرنے کی جگہ کو دیکھ لیا اور نکال کر مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دی۔

ابن عمر، حضرت موسیٰ ثقفی کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کوفہ میں پچاس ہجری کو ماہ شعبان المعظم میں ستر برس کی عمر میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں فوت ہوئے۔

5892 – حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ الزَّاهِدُ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَحْطَبَةَ بْنِ مَرْزُوقٍ الطَّلْحِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَافِعٍ الْكَرَابِيسِيُّ الْبَصْرِيُّ، ثَنَا اَبُو عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا اَبُو كَعْبٍ صَاحِبُ الْحَرِيرِ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: "كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ بَابِ الصَّغِيرِ الَّذِي فِي الْمَسْجِدِ – يَعْنِي بَابَ غَيْلَانَ: اَبُو بَكْرَةَ – وَاَخُوهُ نَافِعٌ وَشِبْلُ بْنُ مَعْبَدٍ، فَجَاءَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ يَمْشِي فِي ظِلَالِ الْمَسْجِدِ، وَالْمَسْجِدُ يَوْمَئِذٍ مِنْ قَصَبٍ فَانْتَهَى اِلَى اَبِي بَكْرَةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ اَبُو بَكْرَةَ: اَيُّهَا الْاَمِيرُ مَا اَخْرَجَكَ مِنْ دَارِ الْاِمَارَةِ؟ قَالَ: اَتَحَدَّثُ اِلَيْكُمْ، فَقَالَ لَهُ اَبُو بَكْرَةَ: لَيْسَ لَكَ ذَلِكَ، الْاَمِيرُ يَجْلِسُ فِي دَارِهِ، وَيَبْعَثُ اِلَى مَنْ يَشَاءُ فَتَحَدَّثَ مَعَهُمْ، قَالَ: يَا اَبَا بَكْرَةَ: لَا بَاْسَ بِمَا اَصْنَعُ فَدَخَلَ مِنْ بَابِ الْاَصْغَرِ حَتَّى تَقَدَّمَ اِلَى بَابِ اُمِّ جَمِيلٍ امْرَاَةٍ مِنْ قَيْسٍ، قَالَ: وَبَيْنَ دَارِ اَبِي عَبْدِاللّٰهِ، وَبَيْنَ دَارِ الْمَرْاَةِ طَرِيقٌ فَدَخَلَ عَلَيْهَا، قَالَ اَبُو بَكْرَةَ: لَيْسَ لِي عَلَى هٰذَا صَبْرٌ، فَبَعَثَ اِلَى غُلَامٍ لَهُ فَقَالَ لَهُ: ارْتَقِ مِنْ غُرْفَتِي فَانْظُرْ مِنَ الْكُوَّةِ، فَانْطَلَقَ فَنَظَرَ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ رَجَعَ فَقَالَ: وَجَدْتُهُمَا فِي لِحَافٍ، فَقَالَ لِلْقَوْمِ: قُومُوا مَعِي، فَقَامُوا فَبَدَاَ اَبُو بَكْرَةَ فَنَظَرَ فَاسْتَرْجَعَ، ثُمَّ قَالَ لِاَخِيهِ: انْظُرْ، فَنَظَرَ قَالَ: مَا رَاَيْتَ؟ قَالَ: رَاَيْتُ الزِّنَا، ثُمَّ قَالَ: مَا رَابَكَ؟ انْظُرْ، فَنَظَرَ قَالَ: مَا رَاَيْتَ؟ قَالَ: رَاَيْتُ الزِّنَا مُحْصَنًا. قَالَ: اُشْهِدُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ. قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: فَانْصَرَفَ اِلَى اَهْلِهِ، وَكَتَبَ اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمَا رَاَى، فَاَتَاهُ اَمْرٌ فَظِيعٌ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ بَعَثَ اَبَا مُوسَى الْاَشْعَرِيَّ اَمِيرًا عَلَى الْبَصْرَةِ، فَاَرْسَلَ اَبُو مُوسَى اِلَى الْمُغِيرَةِ اَنْ اَقِمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَنْتَ فِيهَا اَمِيرُ نَفْسِكَ، فَاِذَا كَانَ الْيَوْمُ الرَّابِعُ، فَارْتَحِلْ اَنْتَ وَاَبُو بَكْرَةَ وَشُهُودُهُ، فَيَا طُوبَى لَكَ اِنْ كَانَ مَكْذُوبًا عَلَيْكَ، وَوَيْلٌ لَكَ اِنْ كَانَ مَصْدُوقًا عَلَيْكَ، فَارْتَحَلَ الْقَوْمُ اَبُو بَكْرَةَ وَشُهُودُهُ وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَتَّى قَدِمُوا الْمَدِينَةَ عَلَى اَمِيرِ

الْمُؤْمِنِيْنَ، فَقَالَ: هَاتِ مَا عِنْدَكَ يَا اَبَا بَكْرَةَ، قَالَ: اَشْهَدُ اَنِّي رَاَيْتُ الزِّنَا مُحْصَنًا، ثُمَّ قَدَّمُوا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ اَخَاهُ فَشَهِدَ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنِّي رَاَيْتُ الزِّنَا مُحْصَنًا، ثُمَّ قَدَّمُوا شِبْلَ بْنَ مَعْبَدٍ الْبَجَلِيَّ، فَسَاَلَهُ فَشَهِدَ كَذٰلِكَ، ثُمَّ قَدَّمُوا زِيَادًا، فَقَالَ: مَا رَاَيْتَ؟ فَقَالَ: رَاَيْتُهُمَا فِي لِحَافٍ، وَسَمِعْتُ نَفَسًا عَالِيًا، وَلَا اَدْرِي مَا وَرَاءَ ذٰلِكَ، فَكَبَّرَ عُمَرُ وَفَرِحَ اِذْ نَجَا الْمُغِيْرَةُ وَضَرَبَ الْقَوْمَ اِلَّا زِيَادًا، قَالَ: كَانَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَّى عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ الْبَصْرَةَ فَقَدِمَهَا سَنَةَ سِتَّ عَشْرَةَ وَكَانَتْ وَفَاتُهُ فِي سَنَةِ تِسْعَ عَشْرَةَ، وَكَانَ عُتْبَةُ يَكْرَهُ ذٰلِكَ، وَيَدْعُو اللّٰهَ اَنْ يُخَلِّصَهُ مِنْهَا، فَسَقَطَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فِي الطَّرِيْقِ، فَمَاتَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، ثُمَّ كَانَ مِنْ اَمْرِ الْمُغِيْرَةِ مَا كَانَ "

✧✧ عبدالعزیز بن ابی بکرہ فرماتے ہیں: ہم لوگ مسجد میں بابِ عیلان کے قریب بیٹھے ہوئے تھے، ابوبکرہ، ان کے بھائی نافع، اورشبل بن معبد بھی وہاں موجود تھے، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ مسجد کے سائے میں چلتے ہوئے آئے، ان دنوں مسجد کی چھت گھاس پھوس کی تھی، وہ ابوبکرہ کے پاس پہنچے، ان کو سلام کیا،

ابوبکرہ نے جواب دینے کے بعد پوچھا: اے امیر المومنین! آپ دارالامارۃ سے باہر کیوں آئے؟

انہوں نے کہا: میں تم لوگوں سے کچھ بات چیت کرنا چاہتا تھا۔

ابوبکرہ نے کہا: ایسا کرنا آپ کی شان کے لائق نہیں ہے، بلکہ ہونا یوں چاہئے کہ امیر المومنین اپنے دارالامارۃ میں موجود رہیں اور جس کو چاہیں، اس کو اپنے پاس بلائیں اور اپنے دارالامارۃ میں اس سے بات چیت کریں۔ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جو کر رہا ہوں اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ کہتے ہوئے وہ چھوٹے دروازے سے داخل ہو گئے، اور قبیلہ قیس سے تعلق رکھنے والی خاتون اُمّ جمیل کے دروازے پر پہنچ گئے، ابوعبداللہ اور اس خاتون کے مکان کے درمیان ایک چھوٹی گلی تھی۔ مغیرہ بن شعبہ اس خاتون کے گھر چلے گئے، ابوبکرہ کہنے لگے: مجھ سے اس بات پر صبر نہیں ہو رہا۔ انہوں نے اپنے لڑکے کو بھیجا اور کہا کہ میرے گھر کی کھڑکی میں چڑھ جاؤ اور روشن دان سے دیکھو، وہ لڑکا گیا اور دیکھ کر بہت جلد واپس آ گیا اور آ کر کہنے لگا: میں نے دونوں کو ایک لحاف میں دیکھا ہے، ابوبکرہ نے دوسرے لوگوں سے کہا کہ تم بھی میرے ساتھ چلو، یہ سب لوگ دیکھنے چلے گئے، سب سے پہلے ابوبکرہ نے دیکھا، دیکھ کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا، پھر اپنے بھائی سے کہا: تم بھی دیکھو، انہوں نے دیکھا تو ابوبکرہ نے پوچھا: تم نے کیا دیکھا؟ انہوں نے کہا: میں تو زنا دیکھ رہا ہوں، انہوں نے پھر کہا: شاید تمہیں کوئی شک ہو رہا ہے، دوبارہ دیکھو، انہوں نے دوبارہ دیکھا، ابوبکرہ نے پھر پوچھا: کیا دیکھا؟ انہوں نے کہا: میں زنا دیکھ رہا ہوں۔ ابوبکرہ نے کہا: میں تم سب کو اس پر گواہ بناتا ہوں، انہوں نے کہا: جی ہاں ہم گواہ بنتے ہیں۔ اس کے بعد ابوبکرہ اپنے گھر واپس آ گئے اور پورے واقعہ کے بارے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرف ایک خط لکھا۔ صحابی رسول حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس پر بہت پریشان ہوئے اور آپ نے بہت جلد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو بصرہ کا گورنر بنا کر بھیج دیا۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ کی جانب پیغام بھیجا کہ تم تین دن تک معطل رہو گے اور چوتھے دن تم، ابوبکرہ اور تمام گواہ یہاں سے امیر المومنین کے پاس

چلے جاؤ، کتنا ہی اچھا ہو کہ ان لوگوں کی باتیں تمہارے بارے میں سب جھوٹ ثابت ہوں، اور کتنا ہی برا ہوگا اگر آپ پر لگا ہوا الزام سچا ثابت ہو، وہ لوگ، ابوبکرہ اور تمام گواہ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ وہاں سے چل پڑے اور مدینہ منورہ میں امیر المومنین کے پاس آپہنچے، امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوبکرہ! تمہارے پاس جو معلومات ہیں وہ بیان کرو، ابوبکرہ نے کہا: میں نے شادی شدہ لوگوں کو زنا میں مبتلا دیکھا، پھر انہوں نے ان کے بھائی ابوعبداللہ کو پیش کیا، انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے شادی شدہ کو زنا کرتے ہوئے دیکھا ہے، پھر انہوں نے شبل بن معبد کو پیش کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے بھی پوچھا تو انہوں نے بھی اسی طرح گواہی دی، پھر انہوں نے زیاد کو پیش کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم نے کیا دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے ان دونوں کو ایک ہی لحاف میں دیکھا ہے اور ان کو اونچے اونچے سانس لیتے ہوئے سنا ہے، لیکن لحاف کے اندر کیا ہو رہا تھا مجھے اس کا پتا نہیں ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہا اور خوش ہو گئے کیونکہ حضرت مغیرہ پر الزام ثابت نہیں ہو سکا تھا اور قوم نے زیاد کو ہی برا بھلا کہا۔

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عتبہ بن غزوان کو بصرہ کا گورنر بنایا تھا۔ ۱۶ ہجری کو انہوں نے یہ ذمہ داری سنبھالی لیکن اگلے ہی سال ۱۷ ہجری کو ان کی وفات ہوگئی۔ حضرت عتبہ گورنری کو برا سمجھتے تھے اور اس سے چھٹکارے کی دعا مانگا کرتے تھے، وہ ایک دفعہ کہیں جاتے ہوئے راستے میں سواری سے گر گئے اور فوت ہو گئے، اس کے بعد حضرت مغیرہ کا واقعہ پیش آیا۔

5893 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَيُّوبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: " فُتِحَتْ مِصْرُ سَنَةَ عِشْرِينَ وَفِيهَا كَانَ فَتْحُ الْفُرَاتِ عَنْوَةً، وَقِيلَ: افْتَتَحَهَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، وَكَانَ اسْتَخْلَفَهُ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ، وَتَوَجَّهَ اِلَى عُمَرَ، وَاَمَّرَ عُمَرُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَلَى الْبَصْرَةِ، وَكَتَبَ اِلَيْهِ بَعْدَهُ، فَكَانَ مِنْ اَمْرِهِ وَاَمْرِ اُمِّ جَمِيلٍ الْقَيْسِيَّةِ مَا كَانَ "

✧✧ محمد بن اسحاق کہتے ہیں: مصر سن ۲۹ ہجری کو فتح ہوا، اسی سال فرات جہاد کے ساتھ فتح ہوا۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اس کو فتح کیا تھا، عتبہ بن غزوان نے ان کو وہاں اپنا نائب بنایا تھا، وہ بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بصرہ کا گورنر بنایا۔ اس کے بعد ان کے ساتھ خط و کتابت بھی ہوتی رہی، اس کے بعد ان کا اور ام جمیل کا معاملہ پیش آیا۔

5894 – فَحَدَّثَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي السَّرِيِّ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ الْكَلْبِيِّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: " شَهِدْنَا جِنَازَةَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، فَلَمَّا دُلِّيَ فِي حُفْرَتِهِ وَقَفَ عَلَيْهَا رَجُلٌ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا الْمَرْمُوسُ؟ فَقُلْنَا: اَمِيرُ الْكُوفَةِ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَوَاللّٰهِ مَا لَبِثَ اَنْ قَالَ:

اَرَسْمُ دِيَارٍ بِالْمُغِيرَةِ تُعْرَفُ ... عَلَيْهِ زَوَابِي الْجِنِّ وَالْاِنْسِ تَعْرِفُ

فَاِنْ كُنْتَ قَدْ اَبْقَيْتَ هَامَانَ بَعْدَنَا ... وَفِرْعَوْنَ فَاعْلَمْ اَنَّ ذَا الْعَرْشِ يُنْصِفُ

قَالَ: فَاَقْبَلُوا عَلَيْهِ يَشْتِمُونَهُ فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِى اَىَّ طَرِيْقٍ اَخَذَ، وَكَانَتْ وِلَايَةُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ الْكُوْفَةَ سَبْعَ سِنِيْنَ"

✦✦ عبدالرحمٰن بن سعید الکندی فرماتے ہیں: ہم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شریک تھے، جب ان کو لحد میں اتارا جانے لگا تو ایک آدمی پکار کر بولا: یہ کفن میں لپٹا ہوا شخص کون ہے؟ ہم نے کہا: کوفہ کے امیر حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس نے فوراً یہ اشعار کہے۔

○ کیا شہر مغیرہ بن شعبہ کے نام سے پہچانا جاتا ہے، اس کو تو انسان اور جنات سب جانتے ہیں۔

○ اگر تو نے ہمارے بعد ہامان اور فرعون کو زندہ رکھا تو جان لے کہ عرش کا مالک انصاف ضرور کرے گا۔

راوی کہتے ہیں: لوگ اس کو برا بھلا کہنے لگے، خدا کی قسم مجھے نہیں معلوم کہ وہ کس گلی میں بھاگ گیا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سات سال کوفہ کے گورنر رہے۔

5895 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِىْ شَيْبَةَ، اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْحَمِيدِ، ثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، سَمِعْتُ جَرِيرًا يَقُوْلُ فِى جِنَازَةِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: اسْتَغْفِرُوا لِاَمِيْرِكُمْ، فَاِنَّهُ كَانَ يُحِبُّ الْعَافِيَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)5895 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✦✦ زیاد بن علاقہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ کے جنازے میں جریر نے کہا: اپنے امیر کے لئے بخشش کی دعا کرو کیونکہ وہ عافیت کو بہت پسند کیا کرتے تھے۔

5896 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ، فَنَادَى يَسْتَاْذِنُ اَبُوْ عِيسَى عَلَى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ، فَقَالَ عُمَرُ: وَمَنْ اَبُوْ عِيسَى؟ قَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: اَنَا، فَقَالَ عُمَرُ: وَهَلْ لِعِيسَى مِنْ اَبٍ اَمَا فِى كُنَى الْعَرَبِ مَا تَكْتَنُوْنَ بِهَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ، وَاَبُوْ عَبْدِالرَّحْمَنِ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَشْهَدُ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنِّى بِهَا الْمُغِيْرَةَ، فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ، وَاِنَّا فِى خُلَجٍ مَا نَدْرِى مَا يُفْعَلُ بِنَا، فَكَنَّاهُ بِاَبِىْ عَبْدِاللّٰهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)5896 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✦✦ حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں: ایک آدمی آیا اور اونچی آواز میں کہنے لگا: ابوعیسیٰ، امیر المومنین کے پاس آنے کی اجازت مانگ رہا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ ابوعیسیٰ کون ہے؟ حضرت مغیرہ بن شعبہ نے کہا: میں ہوں جی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی والد تھے؟ اہل عرب جو کنیتیں ابوعبداللہ، ابوعبدالرحمٰن وغیرہ رکھتے ہیں تم ان میں سے کوئی کنیت نہیں رکھ سکتے تھے؟ ایک آدمی نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ مغیرہ کی یہ کنیت خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے رکھی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تو اللہ تعالیٰ نے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرما دیئے ہیں، مجھے اس سلسلے میں بہت الجھن ہو رہی ہے، ہمیں معلوم نہیں ہے کہ ہمارے ساتھ کیا ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی کنیت ''ابوعبداللہ'' رکھ دی۔

5897 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْهَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ رَجَاءٍ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ عَدِيٍّ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، وَابْنِ عَيَّاشٍ وَاِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: اَقَامَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ عَلَى الْكُوْفَةِ عَشَرَ سِنِيْنَ، وَمَاتَ فِي سَنَةِ خَمْسِيْنَ، فَضَمَّ الْكُوْفَةَ مُعَاوِيَةُ اِلٰى زِيَادٍ وَقَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَاتُ، اَنَّ الْمُغِيْرَةَ وَلِيَ الْكُوْفَةَ سَنَةَ اِحْدٰى وَاَرْبَعِيْنَ، وَهَلَكَ سَنَةَ خَمْسِيْنَ "

✧✧ شعبی کہتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کوفہ پر دس سال حکومت کی، پچاس ہجری کو ان کا انتقال ہوا، ان کے بعد حضرت معاویہ نے کوفہ کی ذمہ داری زیاد کو سونپ دی۔

نوٹ: روایات اس سلسلہ میں صحیح ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ۴۱ ہجری کو کوفہ کے گورنر بنے، اور پچاس ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

5898 – فَحَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا مُوسَى بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْصَارِيُّ الْقَاضِيُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ ظَالِمٍ، قَالَ: كَانَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ يَنَالُ فِي خُطْبَتِهِ مِنْ عَلِيٍّ، وَاَقَامَ خُطَبَاءَ يَنَالُوْنَ مِنْهُ، فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ، وَنَالَ مِنْ عَلِيٍّ، وَاِلٰى جَنْبِيْ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْعَدَوِيِّ، قَالَ: فَضَرَبَنِيْ بِيَدِهِ وَقَالَ: اَلَا تَرَى مَا يَقُوْلُ هٰذَا؟ – اَوْ قَالَ هٰؤُلَاءِ – اَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ اَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ حَلَفْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَصَدَقْتُ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَاءٍ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، فَتَزَلْزَلَ الْجَبَلُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اثْبُتْ حِرَاءُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ، اَوْ صِدِّيْقٌ، اَوْ شَهِيدٌ

✧✧ عبداللہ بن ظالم فرماتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اپنے خطبے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ پر سب وشتم کیا کرتے تھے اور ایسے ہی خطیب مقرر کیے تھے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر سب وشتم کرتے تھے، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ وہ خطبے میں حسب معمول حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں نازیبا الفاظ بول رہے تھے، اس وقت میرے پہلو میں حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل

5898: الجامع للترمذی ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب مناقب ابى الاعور ' حديث: 3774 'سنن ابى داود - كتاب السنة' باب فى الخلفاء - حديث: 4052 'سنن ابن ماجه - المقدمة' باب فى فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - فضائل العشرة رضى الله عنهم' حديث: 133 'صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذكر إثبات الجنة لعبد الرحمن بن عوف رضى الله عنه - حديث: 7106 'مصنف ابن ابى شيبة - كتاب الفضائل' ما ذكر فى ابى بكر الصديق رضى الله عنه - حديث: 31308 'السنن الكبرى للنسائى - كتاب المناقب' مناقب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والانصار - ابو بكر وعمر وعثمان وعلى رضى الله عنهم اجمعين' حديث: 7890

عدوی رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے اپنا ہاتھ مجھے مارا اور کہا: کیا تم دیکھ نہیں رہے ہو کہ یہ کیا کہہ رہا ہے؟ اس نے ۹ صحابہ کرام کے بارے میں تو جنتی ہونے کا اقرار کر لیا ہے۔ اگر میں دسویں کے بارے میں قسم کھالوں تو میں اس قسم کھانے میں سچا ہونگا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حراء میں تھا، وہاں میں تھا، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم موجود تھے، پہاڑ ہلنے لگ گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رک جا، کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی ہے، ایک صدیق ہے اور شہید ہے۔

5899 – حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ فِرَاسٍ الْفَقِيهُ بِمَكَّةَ، ثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ التِّنِّيسِيُّ، ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ هِشَامٍ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ وَارِدٍ، مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً، فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى عُنُقِ رَاحِلَتِي، ثُمَّ قَالَ: مَعَكَ مَاءٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، هٰذِهِ سَطِيحَةٌ مِنْ مَاءٍ مَعِي. قَالَ: فَنَزَلَ فَقَضَى الْحَاجَةَ، ثُمَّ اَتَانِي فَقَالَ: اَتُرِيدُ الْحَاجَةَ؟ قُلْتُ: لَا. فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا، وَتَمَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ، وَكَانَتْ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ ضَيِّقَةٍ، فَلَمْ يَقْدِرْ اَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا، فَاَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ، ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، ثُمَّ سِرْنَا فَلَحِقْنَا الْقَوْمَ فَصَلَّى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، فَاَرَدْتُ اَنْ اُوْذِنَهُ بِمَكَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنِي فَصَلَّيْنَا، ثُمَّ قَضَيْنَا الثَّانِيَةَ غَرِيبٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5899 – حذفه الذهبی من التلخيص لضعفه

✧✧ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری سواری کی گردن پر اپنا ہاتھ پھیرا اور پوچھا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ پانی کا یہ ایک مشکیزہ میرے پاس ہے، راوی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے نیچے اترے، قضائے حاجت فرمائی، پھر میرے پاس تشریف لائے، اور پوچھا: کیا تم نے بھی قضائے حاجت کرنی ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ہاتھ دھوئے، تین مرتبہ کلی

5899: صحيح البخاری - كتاب اللباس' باب لبس جبة الصرف فی الغزو - حديث: 5470'صحيح مسلم - كتاب الطهارة' باب المسح على الخفين - حديث: 434'صحيح ابن حبان - كتاب الطهارة' باب المسح على الخفين وغيرهما - ذكر البيان بان هذه اللفظة " ومسح ناصيته " فی هذا' حديث: 1363'موطا مالك - كتاب الطهارة' باب ما جاء فی المسح على الخفين - حديث: 70'سنن ابی داود - كتاب الطهارة' باب المسح على الخفين - حديث: 130'سنن الدارمی - كتاب الطهارة' باب فی المسح على الخفين - حديث: 747'سنن ابن ماجه - كتاب الطهارة وسننها' باب الرجل يستعين على وضوئه فيصب عليه - حديث: 386'السنن الكبرى للنسائی - كتاب الطهارة' صب الخادم على الرجل الماء للوضوء - حديث: 80'السنن للنسائی - سؤر الهرة' صفة الوضوء - غسل الكفين' حديث: 81'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الطهارات' فی المسح على الخفين - حديث: 1839'مصنف عبد الرزاق الصنعانی - باب المسح على الخفين' حديث: 720

کی، تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھایا، تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا، اس وقت آپ ﷺ نے تنگ آستینوں والا جبہ زیب تن کیا ہوا تھا، آپ علیہ السلام نے اس کی آستینیں اوپر چڑھانا چاہیں، لیکن آستینیں تنگ ہونے کی وجہ سے وہ اوپر نہ چڑھ سکیں تو آپ ﷺ نے جبے کے نیچے ہاتھ نکال لئے، پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت تین مرتبہ دھوئے، پھر آپ ﷺ نے سر کا مسح کیا اور موزوں پر بھی مسح کیا، اس کے بعد ہم نے اپنا سفر شروع کر دیا اور اور قافلے کے ساتھ جا ملے، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ جماعت شروع کروا چکے تھے، میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے آنے کی اطلاع دینا چاہتا تھا مگر رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایسا کرنے سے منع کر دیا، چنانچہ ہم لوگ بھی جماعت میں شریک ہو گئے، دوسری رکعت جماعت کے ساتھ پڑھی اور پہلی رکعت جو رہ گئی تھی وہ ہم نے بعد میں پڑھی۔

❀❀ یہ حدیث غریب ہے صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

5900 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَمَّادِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، قَالَ: شَهِدْتُ الْقَادِسِيَّةَ فَانْطَلَقَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَلَمَّا اَتَى ابْنَ رُسْتُمَ عَلَى السَّرِيرِ وَثَبَ، فَجَلَسَ مَعَهُ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَحَيَّرُوا، فَقَالَ لَهُمُ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: مَا الَّذِي تَفْزَعُونَ مِنْ هٰذَا؟ اَنَا اَنَا الْآنَ اَقُومُ، فَاَرْجِعُ اِلٰى مَا كُنْتُ عَلَيْهِ وَيَرْجِعُ صَاحِبُكُمْ اِلٰى مَا كَانَ عَلَيْهِ . قَالُوا: اَخْبِرْنَا مَا جَاءَ بِكُمْ؟ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ: كُنَّا ضُلَّالًا فَبَعَثَ اللّٰهُ فِينَا نَبِيًّا فَهَدَانَا اِلٰى دِينِهِ وَرَزَقَنَا، فَكَانَ فِيمَا رَزَقَنَا حَبَّةٌ يَكُونُ فِي بِلَادِكُمْ هٰذَا، فَلَمَّا اَكَلْنَا مِنْهَا وَاَطْعَمْنَاهَا اَهْلَنَا . قَالُوا: لَا صَبْرَ لَنَا حَتّٰى تُنْزِلُونَا هٰذِهِ الْبِلَادَ، قَالُوا: اِذًا نَقْتُلُكُمْ، قَالُوا: اِنْ قَتَلْتُمُونَا دَخَلْنَا الْجَنَّةَ، وَاِنْ قَتَلْنَاكُمْ دَخَلْتُمُ النَّارَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5900 – حذفه الذهبي من التلخيص لضعفه

✧✧ ابووائل بیان کرتے ہیں کہ ہم جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے، اس میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ابن رستم کے پاس پہنچے، تو وہ تخت شاہی پر بیٹھا ہوا تھا، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک جست لگائی اور ابن رستم کے برابر تخت پر براجمان ہو گئے، لوگ یہ صورت حال دیکھ کر بہت خوف زدہ ہو گئے، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم کس آدمی سے ڈر رہے ہو، یہ دیکھو، یہ میں ہوں، ہاں ہاں، میں ابھی کچھ ہی دیر میں یہاں سے اٹھ جاؤں گا اور اپنے مقام پر پہنچ جاؤں گا اور تمہارا ساتھی اپنے مقام پر۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ تم کس مقصد کی خاطر یہاں آئے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ ہم لوگ گمراہی کی دلدل میں پھنسے ہوئے تھے، اللہ تعالیٰ نے ہماری طرف اپنا رسول بھیجا، اس نے ہمیں اللہ تعالیٰ کے دین کی تبلیغ فرمائی، اللہ پاک نے ہمیں رزق کے نوازا، اس کے عطا کردہ رزق میں سے وہ دانہ گندم بھی ہے جو تمہارے علاقے میں ہوتا ہے، جب ہم نے وہ دانہ کھایا اور اپنے گھر والوں کو کھلایا تو ہمارے گھر والوں نے کہا: ہمیں کھانے کے لئے یہی دانا چاہئے، اس کے بغیر ہم صبر نہیں کر سکتے، آپ ہمیں اُس علاقے میں لے جائیں جہاں پر یہ دانا پایا جاتا ہے، لوگ کہنے لگے: اگر ہم تمہیں قتل کر دیں؟ ان لوگوں نے کہا: اگر تم ہمیں قتل کر دو گے تو ہم جنت میں جائیں گے اور اگر ہم تمہیں قتل کر دیں گے تو تم دوزخ میں جاؤ گے۔

5901 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، وَيَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا حَجَّاجُ الصَّوَّافُ، حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْقَادِسِيَّةِ بُعِثَ بِالْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ إِلَى صَاحِبِ فَارِسَ، فَقَالَ: ابْعَثُوا مَعِي عَشَرَةً فَبَعَثُوا فَشَدَّ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ، ثُمَّ أَخَذَ حَجَفَةً، ثُمَّ انْطَلَقَ حَتَّى أَتَوْهُ، فَقَالَ: أَلْقُوا لِي تُرْسًا، فَجَلَسَ عَلَيْهِ فَقَالَ الْعِلْجُ: إِنَّكُمْ مَعَاشِرَ الْعَرَبِ قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِي حَمَلَكُمْ عَلَى الْمَجِيءِ إِلَيْنَا أَنْتُمْ قَوْمٌ لَا تَجِدُونَ فِي بِلَادِكُمْ مِنَ الطَّعَامِ مَا تَشْبَعُونَ مِنْهُ، فَخُذُوا نُعْطِيكُمْ مِنَ الطَّعَامِ حَاجَتَكُمْ، فَإِنَّا قَوْمٌ مَجُوسٌ، وَإِنَّا نَكْرَهُ قَتْلَكُمْ إِنَّكُمْ تُنَجِّسُونَ عَلَيْنَا أَرْضَنَا، فَقَالَ الْمُغِيرَةُ: وَاللَّهِ مَا ذَاكَ جَاءَ بِنَا، وَلَكِنَّا كُنَّا قَوْمًا نَعْبُدُ الْحِجَارَةَ وَالْأَوْثَانَ، فَإِذَا رَأَيْنَا حَجَرًا أَحْسَنَ مِنْ حَجَرٍ أَلْقَيْنَاهُ وَأَخَذْنَا غَيْرَهُ، وَلَا نَعْرِفُ رَبًّا حَتَّى بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْنَا رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِنَا، فَدَعَانَا إِلَى الْإِسْلَامِ فَاتَّبَعْنَاهُ، وَلَمْ نَجِئْ لِلطَّعَامِ إِنَّا أُمِرْنَا بِقِتَالِ عَدُوِّنَا مِمَّنْ تَرَكَ الْإِسْلَامَ، وَلَمْ نَجِئْ لِلطَّعَامِ وَلَكِنَّا جِئْنَا لِنَقْتُلَ مُقَاتِلَتَكُمْ، وَنَسْبِيَ ذَرَارِيَّكُمْ، وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنَ الطَّعَامِ، فَإِنَّا لَعَمْرِي مَا نَجِدُ مِنَ الطَّعَامِ مَا نَشْبَعُ مِنْهُ، وَرُبَّمَا لَمْ نَجِدْ رِيًّا مِنَ الْمَاءِ أَحْيَانًا، فَجِئْنَا إِلَى أَرْضِكُمْ هَذِهِ فَوَجَدْنَا فِيهَا طَعَامًا كَثِيرًا وَمَاءً كَثِيرًا، فَوَاللَّهِ لَا نَبْرَحُهَا حَتَّى تَكُونَ لَنَا أَوْ لَكُمْ، فَقَالَ الْعِلْجُ بِالْفَارِسِيَّةِ: صَدَقَ. قَالَ: وَأَنْتَ تُفْقَأُ عَيْنُكَ، فَفُقِئَتْ عَيْنُهُ مِنَ الْغَدِ أَصَابَتْهُ نُشَّابَةٌ غَرِيبٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5901 – صحيح

✧✧ ایاس بن معاویہ بن قرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جنگ قادسیہ کے موقع پر حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو فارس کے والی کی جانب بھیجا، انہوں نے کہا: انہوں نے میرے ساتھ ۱۰ آدمی روانہ کئے، انہوں نے تمام رخت سفر باندھ لیا، پھر انہوں نے اپنی ڈھال پکڑی اور چل دیئے، جب یہ لوگ فارس کے والی کے دربار میں پہنچے تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میری ڈھال نیچے رکھو، پھر وہ اس کے اوپر بیٹھ گئے، فارس کے فرمانروا نے کہا: ''علج'' بے شک تم عرب کے رہنے والے ہو، میں اچھی طرح سمجھتا ہوں کہ تم لوگ یہاں کس لئے آئے ہو، (وہ وجہ یہ ہے کہ) تمہیں اپنے علاقے میں پیٹ بھرنے کو کھانا نہیں ملتا، کوئی بات نہیں، ہم تمہاری یہ ضروریات پوری کریں گے۔ ہم مجوسی قوم ہیں، ہم تمہیں قتل کرنا مناسب نہیں سمجھتے، تم تو مجبور ہو کر ہمارے شہر میں آئے ہو، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم، ہم اس وجہ سے تمہارے پاس نہیں آئے ہیں۔ بلکہ (اصل وجہ یہ ہے کہ) ہم وہ لوگ ہیں جو پتھروں اور بتوں کی پوجا کیا کرتے تھے، جب ہمیں کوئی دوسرا پتھر زیادہ اچھا لگتا تو ہم پہلا پتھر پھینک دیتے اور دوسرے کی پوجا شروع کر دیتے تھے، رب کی ہمیں کوئی پہچان نہ تھی، اللہ تعالیٰ نے ہمیں میں سے ایک رسول ہماری جانب بھیجا، اس نے ہمیں اسلام کی دعوت دی، ہم نے ان کی پیروی کی۔ ہم تم سے بھیک مانگنے نہیں آئے ہیں۔ بلکہ ہم تو یہ پیغام لے کر آئے ہیں کہ جو ہمارا دشمن ہماری اسلام کی دعوت کو قبول نہ کرے ہم اس کے ساتھ قتال کریں۔ ہم بھیک مانگنے نہیں آئے ہیں بلکہ اس لئے آئے ہیں کہ تمہارے فوجیوں کے ساتھ جہاد کریں، تمہاری اولادوں کو قیدی

بنائیں۔ اورتم نے یہ جو بات کی ہے کہ ہم بھیک مانگنے آئے ہیں، تو سن! خدا کی قسم، ہمیں اتنا کھانا میسر نہیں ہے کہ ہم اس سے سیر ہو جائیں، بلکہ کئی مرتبہ تو ہم پانی کے ایک گھونٹ کے لئے بھی ترس جاتے ہیں۔ ہم تمہاری سرزمین پر آئے، ہم نے یہاں طعام بھی بہت اور پانی بہت پایا، خدا کی قسم ہم یہ سب کچھ اپنا کئے بغیر یہاں سے نہیں لوٹیں گے۔ اس نے فارسی زبان میں کہا: علج۔ اس کا معنیٰ ہے 'صدق' تو نے سچ کہا۔ اور تیری آنکھ ضائع ہو جائے۔ تو اگلے دن ان کی آنکھ میں ایک تیر لگا جس کی وجہ سے وہ ضائع ہو گئی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِيَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت رکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ کے فضائل

5902 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: مَاتَ رُكَانَةُ بْنُ عَبْدِيَزِيدَ بْنِ هَاشِمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِمَنَافٍ بِالْمَدِيْنَةِ فِي اَوَّلِ اِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ سَنَةَ اَرْبَعِيْنَ

✧✧ حضرت مصعب بن عبداللہ فرماتے ہیں: رکانہ بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف کا انتقال مدینہ منورہ میں ۴۰ ہجری کو حضرت معاویہ کی امارت کے اوائل میں ہوا۔

5903 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ قَيْسٍ قَالَا: ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِيَزِيدَ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ، صَارَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَرَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَقَالَ رُكَانَةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ

✧✧ ابوجعفر محمد بن رکانہ بن عبد یزید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کشتی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پچھاڑ دیا۔ حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے اور مشرکین کے عماموں میں فرق یہ ہے کہ ہم ٹوپی پر عمامہ باندھتے ہیں۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے فضائل

5903: الجامع للترمذي ' ابواب اللباس - باب العمائم على القلانس' حديث: 1752' سنن ابي داود - كتاب اللباس' باب في العمائم - حديث: 3574' مسند ابي يعلى الموصلي - مسند ركانة' حديث: 1382' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه ربيعة' ركانة بن عبد يزيد بن هاشم بن المطلب بن عبد مناف - حديث: 4477' شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل في العمائم " - حديث: 5974

5904 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: "مَاتَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ بْنِ وَائِلِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سَهْمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هُصَيْصِ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبٍ، وَاُمُّهُ النَّابِغَةُ بِنْتُ حَرْمَلَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ كُلْثُومِ بْنِ جَوْشَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ عَنَزَةَ بْنِ اَسَدِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ نِزَارٍ، وَكَانَ قَصِيرًا يَخْضِبُ بِالسَّوَادِ، وَقَدْ قِيلَ: النَّابِغَةُ بِنْتُ حَرْمَلَةَ بْنِ سَبِيَّةَ مِنْ عَنَزَةَ، وَاَخُوهُ مِنْ اُمِّهِ عُرْوَةُ بْنُ اُمَامَةَ الْعَدَوِيُّ، وَكَانَ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْحَبَشَةِ، وَاَخُوهُ هِشَامُ بْنُ الْعَاصِ، قُتِلَ يَوْمَ اَجْنَادِينَ شَهِيدًا، وَقَدْ قِيلَ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ تُوُفِّيَ سَنَةَ اِحْدَى وَخَمْسِينَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ "

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''حضرت عمرو بن العاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی بن غالب' ان کی والدہ ''نابغہ بنت حرملہ بن حارث بن کلثوم بن جوشن بن عمرو بن عبداللہ بن خزیمہ بن عنزہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار'' ہیں۔ آپ کوتاہ قد تھے، کالا خضاب لگایا کرتے تھے۔ بعض مورخین کا کہنا ہے کہ نابغہ بنت حرملہ، سبیہ کی بیٹی ہیں، جو کہ عنزہ کی اولاد میں سے ہیں۔ اور حضرت عمرو بن العاص کا ایک ماں شریکی بھائی جو کہ عروہ بن امامہ عدوی کا بیٹا تھا، آپ حبشہ کی جانب ہجرت کرنے والوں میں سے تھے، ان کے بھائی ہشام بن العاص جنگ اجنادین کے موقع پر شہید ہوئے، اور یہ بھی قول ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا انتقال ۵۱ ہجری کو ہوا۔ واللہ اعلم

5905 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، وَمُوسَى بْنُ الْحَسَنِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مِهْرَانَ الضَّرِيرُ، قَالُوا: ثَنَا عَفَّانُ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " ابْنَا الْعَاصِ مُؤْمِنَانِ: هِشَامٌ، وَعَمْرٌو "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5905 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عاص کے دو بیٹے ہشام اور عمرو مومن ہیں۔

5906 - حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي مَسَرَّةَ الْمَكِّيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، ثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي فِرَاسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، اَنَّ عَمْرًا، لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ، قَالَ لِابْنِهِ عَبْدِاللّٰهِ: اِذَا اَنَا مُتُّ فَاغْسِلْنِي وَكَفِّنِّي وَشُدَّ عَلَيَّ اِزَارِي – اَوْ اَزْرِي – فَاِنِّي مُخَاصِمٌ، فَاِذَا اَنْتَ غَسَّلْتَنِي فَاَسْرِعْ بِيَ الْمَشْيَ، فَاِذَا اَنْتَ وَضَعْتَنِي فِي الْمُصَلَّى، وَذٰلِكَ يَوْمَ عِيدٍ اِمَّا فِطْرٍ اَوْ اَضْحًى فَانْظُرْ فِي اَفْوَاهِ الطُّرُقِ، فَاِذَا لَمْ يَبْقَ اَحَدٌ، وَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَابْدَاْ فَصَلِّ عَلَيَّ، ثُمَّ صَلِّ الْعِيدَ، فَاِذَا وَضَعْتَنِي فِي لَحْدِي فَاَهِيلُوا عَلَيَّ التُّرَابَ، فَاِنَّ شِقِّيَ الْاَيْمَنَ لَيْسَ اَحَقَّ بِالتُّرَابِ مِنْ شِقِّي الْاَيْسَرِ، فَاِذَا سَوَّيْتُمْ عَلَيَّ التُّرَابَ، فَاجْلِسُوا عِنْدَ قَبْرِي نَحْوَ نَحْرِ جَزُورٍ وَتَقْطِيعِهَا اَسْتَاْنِسُ بِكُمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5906 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوفراس بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی

وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے بیٹے عبداللہ سے کہا: جب میری روح پرواز کر جائے تو مجھے غسل دینا، کفن پہنانا، کفن کے بند کی گرہ زور سے لگانا کیونکہ عنقریب مجھ سوالات کئے جائیں گے۔ اور جب مجھے غسل دے چکو تو مجھے جنازہ گاہ میں لے جانے کی جلدی کرنا، جب جنازہ گاہ میں میری میت رکھو تو یہ عید کا دن ہوگا، عید الفطر ہوگی یا عیدالاضحیٰ ہوگی، تم تمام گلیوں اور بازروں اور عیدگاہ کے تمام راستوں کو اچھی طرح دیکھ لینا جب تمہیں یقین ہو جائے کہ سب لوگ پہنچ چکے ہیں اور کوئی شخص پیچھے نہیں رہا، تب عید کی نماز پڑھانا (اس کے بعد میرا جنازہ پڑھانا، اس کے بعد) جب تم مجھے لحد میں اتارو تو مجھ پر مٹی ڈال دینا اور میری دائیں جانب، بائیں جانب سے زیادہ مٹی کی مستحق نہیں ہے۔ جب تم مٹی برابر کر چکو تو اتنی دیر تک میری قبر کے پاس بیٹھے رہنا جتنی دیر اونٹ کو ذبح کر کے اس کا گوشت بنایا جاتا ہے، تمہارے اس عمل سے میرا دل لگا رہے گا۔

5907 – اَخْبَرَنِی اِبْرَاهِیمُ بْنُ عِصْمَةَ الْعَدْلِ، ثَنَا السَّرِیُّ بْنُ خُزَیْمَةَ، ثَنَا مُوسَی بْنُ اِسْمَاعِیلَ، ثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ الرَّاسِبِیُّ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ الْوَفَاةُ، قَالَ: کِیلُوا مَالِی فَکَالُوهُ فَوَجَدُوهُ اثْنَیْنِ وَخَمْسِینَ مُدًّا، فَقَالَ: مَنْ یَاْخُذُهُ بِمَا فِیهِ؟ یَا لَیْتَهُ کَانَ بَعْرًا . قَالَ: وَکَانَ الْمُدُّ سِتَّةَ عَشَرَ اُوقِیَّةً، الْاُوقِیَّةُ مِنْهُ مَکُّوکَانِ وَمَاتَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ یَوْمَ الْفِطْرِ، وَقَدْ بَلَغَ اَرْبَعًا وَتِسْعِینَ سَنَةً، وَصَلَّی عَلَیْهِ ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ، وَدُفِنَ بِالْمُقَطَّمِ فِی سَنَةِ ثَلَاثٍ وَاَرْبَعِینَ، ثُمَّ اسْتَعْمَلَ مُعَاوِیَةُ عَلَی مِصْرَ وَاَعْمَالَهَا اَخَاهُ عُتْبَةَ بْنَ اَبِی سُفْیَانَ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی) 5907 – سکت عنه الذهبی فی التلخیص

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن سہم کی کنیت ''ابوعبداللہ'' تھی، ان کی والدہ ''نابغہ بنت حرملہ سبیہ عنزہ کی اولاد میں سے تھی۔ ان کے دو ماں شریکی بھائی تھے، عمرو بن اثاثہ بن عباد بن عبدالمطلب بن عبدمناف بن قصی اور عقیف بن ابی العاص بن امیہ بن عبدشمس۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت میں اختلاف ہے۔

5909 – فَحَدَّثَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی یَحْیٰی، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، قَالَ: تُوُفِّیَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ یَوْمَ الْفِطْرِ بِمِصْرَ سَنَةَ اثْنَتَیْنِ وَاَرْبَعِینَ، وَهُوَ وَالٍ عَلَیْهَا، وَسَمِعْتُ مَنْ یَذْکُرُ اَنَّهُ تُوُفِّیَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَاَرْبَعِینَ، وَسَمِعْتُ بَعْضَ اَهْلِ الْعِلْمِ یَذْکُرُ اَنَّهُ تُوُفِّیَ سَنَةَ اِحْدَی وَخَمْسِینَ وَاَصَحُّ مَا سَمِعْتُ فِی وَقْتِ وَفَاةِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ:

✧✧ عمرو بن شعیب کہتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا انتقال ۴۲ ہجری کو مصر میں عید الفطر کے دن ہوا۔ اس وقت آپ وہاں کے گورنر تھے۔ اور بعض مؤرخین کا یہ بھی کہنا ہے کہ ان کا انتقال ۴۳ ہجری کو ہوا۔ بعض اہل علم یہ بھی کہتے ہیں ۵۱ ہجری کو آپ کا انتقال ہوا۔

5910 – اِنِّی سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ یَعْقُوبَ، یَقُولُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّورِیَّ، یَقُولُ: سَمِعْتُ یَحْیَی بْنَ مَعِینٍ، یَقُولُ: مَاتَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَاَرْبَعِینَ، وَدُفِنَ بِمِصْرَ

✧✧ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا انتقال ۴۳ ہجری کو ہوا اور ان کو مصر میں دفن کیا گیا۔

5911 – فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، اَخْبَرَنِي اَبُوْ يَحْيٰى، اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ بْنُ وَائِلٍ قَدِمَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَةَ ثَمَانٍ، يُكَنَّى اَبَا عَبْدِاللّٰهِ، وَتُوُفِّيَ بِمِصْرَ يَوْمَ الْفِطْرِ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَاَرْبَعِيْنَ وَهُوَ وَالٍ عَلَيْهَا

✧✧ ابراہیم بن منذر فرماتے ہیں: عمرو بن العاص بن وائل ۸ ہجری کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے اور ۴۲ ہجری کو مصر میں عید کے دن ان کا انتقال ہوا۔ اُس وقت آپ وہاں کے گورنر تھے۔

5912 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ اَبِي حَبِيْبٍ، عَنْ رَاشِدٍ، مَوْلَى حَبِيْبِ بْنِ اَوْسٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، مِنْ فِيْهِ، قَالَ: خَرَجْتُ عَامِدًا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُسْلِمَ، فَلَقِيتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَذٰلِكَ قَبْلَ الْفَتْحِ، وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ مَكَّةَ فَقُلْتُ: اَيْنَ تُرِيدُ يَا اَبَا سُلَيْمَانَ؟ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَقَامَ الْمِيسَمُ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَنَبِيٌّ، اَذْهَبُ وَاللّٰهِ اُسْلِمُ فَحَتّٰى مَتٰى فَقُلْتُ: وَاَنَا وَاللّٰهِ مَا جِئْتُ اِلَّا لِاُسْلِمَ، فَقَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَقَدَّمَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَاَسْلَمَ وَبَايَعَ، ثُمَّ دَنَوْتُ فَبَايَعْتُهُ، ثُمَّ انْصَرَفْتُ

✧✧ حبیب بن اوس کے آزاد کردہ غلام راشد بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے خود اپنے منہ سے یہ بات بتائی ہے کہ میں قبول اسلام کے ارادے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لئے روانہ ہوا، میری ملاقات حضرت خالد بن ولید سے ہوئی 'یہ فتح مکہ سے پہلے کا واقعہ ہے، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی مکہ کی طرف جا رہے تھے، میں نے ان سے پوچھا: اے ابوسلیمان! کہاں جا رہے ہو؟ انہوں نے کہا: حج کے ایام آ گئے ہیں، اور اللہ پاک نے اپنا نبی بھی بھیج دیا ہے، قسم بخدا، اس کا راستہ، امن کا راستہ ہے، میں کب تک اس سے انکار کروں گا۔ میں نے کہا: خدا کی قسم! میرے جانے کا مقصد بھی صرف یہی ہے کہ میں بھی اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ ہم دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے پہلے ملاقات کی اور اسلام قبول کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ان کے بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا، اسلام قبول کیا، بیعت کی اور واپس آ گئے۔

5913 – حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُكْرَمٍ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ، قَالَ: كَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ قَصِيرًا دَحْدَاحًا

✧✧ عبدالرحمٰن بن شماسہ فرماتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کوتاہ قد تھے۔

5914 – حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ الْقَاضِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ عُمَرَ

بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَاَى عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَقَدْ سَوَّدَ شَيْبَهُ، فَهُوَ مِثْلُ جَنَاحِ الْغُرَابِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ؟ فَقَالَ: اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اُحِبُّ اَنْ تَرَى فِيَّ بَقِيَّةً، فَلَمْ يَنْهَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ ذٰلِكَ، وَلَمْ يَعِبْهُ عَلَيْهِ، وَتُوُفِّيَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَسِنُّهُ نَحْوُ مِنْ مِائَةِ سَنَةٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5914 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے سفید بالوں پر سیاہ خضاب لگایا ہوا ہے (اس خضاب کی وجہ سے ان کے بال اتنے سیاہ تھے یوں لگتا تھا) گویا کہ کوے کا پر ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے ابوعبداللہ! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: امیر المومنین! مجھے یہ پسند ہے کہ تم مجھے نوجوان سمجھو۔ حضرت بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کو منع نہیں کیا اور نہ اس وجہ سے ان پر کوئی عیب لگایا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ تقریباً سو سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

5915 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْكَلْبِيِّ، عَنْ عَوَانَةَ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: كَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ يَقُوْلُ: عَجَبًا لِمَنْ نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ، وَعَقْلُهُ مَعَهُ كَيْفَ لَا يَصِفُهُ، فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ، قَالَ لَهُ ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ: فَصِفْ لَنَا الْمَوْتَ وَعَقْلُكَ مَعَكَ. فَقَالَ: يَا بُنَيَّ، الْمَوْتُ اَجَلُّ مِنْ اَنْ يُوصَفَ، وَلٰكِنِّي سَاَصِفُ لَكَ مِنْهُ شَيْئًا اَجِدُنِيْ كَاَنَّ عَلَى عُنُقِي جِبَالُ رَضْوَى، وَاَجِدُنِيْ كَاَنَّ فِي جَوْفِي شَوْكُ السِّلَاحِ، وَاَجِدُنِيْ كَاَنَّ نَفْسِي تَخْرُجُ مِنْ ثَقْبِ اِبْرَةٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5915 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عوانہ بن حکم فرماتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: تعجب ہے اس شخص پر جس پر موت کا عالم طاری ہو، اس کی عقل بھی سلامت ہو اور وہ موت کی کیفیات بیان نہ کر سکے۔ جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو ان کے بیٹے عبداللہ نے ان سے کہا: ابا جان، آپ کی عقل سلامت ہے، آپ ہمیں موت کی کیفیات سے آگاہ کیجئے۔ آپ نے فرمایا: اے بیٹے! موت کی کیفیت بیان نہیں ہو سکتی، البتہ میں اس وقت جو محسوس کر رہا ہوں وہ تمہیں بیان کر دیتا ہوں۔ مجھے یوں لگ رہا ہے رضویٰ پہاڑ میری گردن پر رکھ دیا گیا ہے، اور میرے جسم میں لوہے کی خاردار تار داخل کر دی گئی ہے، اور یوں لگ رہا ہے جیسے میری جان سوئی کے ناکے میں سے نکالی جائے گی۔

5916 – حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، ثَنَا اللَّيْثُ، وَابْنُ لَهِيعَةَ قَالَا: اَنْبَاَ ابْنُ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ التُّجِيبِيِّ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ قَيْسٍ الْبَلَوِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ رِمْثَةَ الْبَلَوِيِّ، اَنَّهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ اِلَى الْبَحْرَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ، وَخَرَجْنَا مَعَهُ فَنَعَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ، فَقَالَ: رَحِمَ اللّٰهُ عَمْرًا قَالَ: فَتَذَاكَرْنَا كُلَّ اِنْسَانٍ اسْمُهُ عَمْرٌو، فَنَعَسَ ثَانِيًا فَاسْتَيْقَظَ، فَقَالَ: رَحِمَ

اللّٰهُ عَمْرًا، ثُمَّ نَعَسَ الثَّالِثَةَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ، فَقَالَ: رَحِمَ اللّٰهُ عَمْرًا فَقُلْنَا: مَنْ عَمْرٌو يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ . قَالُوا: مَا بَالُهُ؟ قَالَ: " ذَكَرْتُهُ اِنِّي كُنْتُ اِذَا نَدَبْتُ النَّاسَ اِلَى الصَّدَقَةِ، فَجَاءَ بِالصَّدَقَةِ فَاَجْزَلَ فَاَقُوْلُ لَهُ: مِنْ اَيْنَ لَكَ هٰذَا؟ فَيَقُوْلُ: مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ، وَصَدَقَ عَمْرٌو اِنَّ لِعَمْرٍو خَيْرًا كَثِيْرًا " قَالَ زُهَيْرٌ: " فَلَمَّا كَانَتِ الْفِتْنَةُ قُلْتُ: اَتَّبِعُ هٰذَا الَّذِي قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ مَا قَالَ فَلَمْ اُفَارِقْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)5916 – صحيح

✧✧ علقمہ بن رمثہ بلوی فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو بحرین کی جانب بھیجا۔ پھر رسول اللہ ﷺ ایک جنگی مہم میں روانہ ہوئے ہم بھی آپ ﷺ کے ہمراہ تھے، اس دوران رسول اللہ ﷺ کو اونگھ آئی، پھر آپ اونگھ سے بیدار ہو گئے پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ عمرو پر رحم فرمائے، راوی کہتے ہیں: ہم نے ہر اس شخص کو یاد کیا جس کا نام عمرو تھا، رسول اللہ ﷺ دوبارہ پھر اونگھ آئی، جب آپ ﷺ اونگھ سے بیدار ہوئے تو پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ عمرو پر رحم فرمائے۔ تیسری مرتبہ پھر آپ ﷺ کو اونگھ آئی، اور جب بیدار ہوئے یہی فرمایا: اللہ تعالیٰ عمرو پر رحم فرمائے۔ ہم نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ کون عمرو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عمرو بن العاص۔ صحابہ کرام نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ ان کو کیا ہوا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے یاد آرہا ہے کہ میں جب بھی لوگوں کو صدقہ کرنے کی ترغیب دلایا کرتا تھا تو عمرو بن العاص بہت دل کھول کر صدقہ کیا کرتا تھا، میں اس سے پوچھتا کہ عمرو یہ سب تمہارے پاس کہاں سے آیا تو وہ کہتا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ واقعی عمرو سچ کہتا تھا، بے شک عمرو کے لئے "خیر کثیر" ہے۔ حضرت زہیر فرماتے ہیں: جب فتنہ کا وقت آیا تو میں نے کہا: میں اس شخص کی پیروی کروں گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے عمل کو پسند کیا ہے، میں اس سے جدا نہیں ہونگا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5917 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَعْقِلٍ النَّسَفِيُّ، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ حَبَّانَ بْنِ اَبِي جَبَلَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: مَا عَدَلَ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِهِ فِي حَرْبِهِ مُنْذُ اَسْلَمْنَا

(التعليق – من تلخيص الذهبى)5917 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سے میں اور خالد بن ولید مسلمان ہوئے ہیں، اس وقت سے رسول اللہ ﷺ نے جنگی معاملات میں کبھی بھی کسی صحابی کو ہمارے برابر قرار نہیں دیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

5918 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: ابْنُ

بَنِي الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِمَنَافٍ قَيْسُ بْنُ مَخْرَمَةَ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِمَنَافٍ، وَأُمُّهُ اَسْمَاءُ بِنْتُ عَامِرٍ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ

✧✧مصعب بن عبداللہ فرماتے ہیں: بنی عبدالمطلب بن عبدمناف کا ایک بیٹا قیس بن مخرمہ بن مطلب بن عبدمناف ہے۔ان کی والدہ ''اسماء بنت عامر انصاریہ ہیں۔

5919 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِمَنَافٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: وُلِدْتُ اَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيلِ فَنَحْنُ لِدَانِ

✧✧ابن اسحاق کہتے ہیں: مطلب بن عبداللہ بن قیس بن مخرمہ بن مطلب بن عبدمناف اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ان کے دادا نے فرمایا: میں اور رسول اللہ ﷺ دونوں عام الفیل میں پیدا ہوئے، لہٰذا ہم دونوں ''ہم عمر'' ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن ہشام بن زہر قرشی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5920 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ، وَاُمُّهُ امْرَاَةٌ مِنْ بَنِي اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ لَيْثِ بْنِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِمَنَاةَ، ذَهَبَتْ بِهِ اُمُّهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَغِيرٌ فَمَسَحَ رَاْسَهُ، وَلَمْ يُبَايِعْهُ

✧✧خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عبداللہ بن ہشام بن زہرہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ''۔ان کی والدہ ''بنی اسد بن خزیمہ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبدمناۃ'' سے تعلق رکھنے والی خاتون تھیں۔بچپن میں ان کی والدہ ان کو نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں لے گئی تھیں، نبی اکرم ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔ان کی بیعت نہیں لی تھی۔

5921 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي مَسَرَّةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي عَقِيلٍ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ، وَقَدْ اَدْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّ اُمَّهُ اَتَتْ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ رَاْسَهُ، وَدَعَا لَهُ، فَكَانَ يُضَحِّي بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ عَنْ جَمِيعِ اَهْلِهِ

✧✧ابوعقیل زہرہ بن معبد، حضرت عبداللہ بن ہشام کے بارے میں فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت پائی ہے، ان کی والدہ ان کو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لائی تھیں، نبی اکرم ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور ان کے لئے دعا بھی فرمائی تھی۔ یہ صحابی پورے گھر کی طرف سے صرف ایک بکری قربانی کیا کرتے تھے۔

5922 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُو الزِّنْبَاعِ رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، ثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ، وَابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَاَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْآنَ يَا عُمَرُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5922 – حذفه الذهبي من التلخيص لضعفه

✧✧ زہرہ بن معبد اپنے دادا عبداللہ بن ہشام کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ (وہ فرماتے ہیں کہ) ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ ﷺ خدا کی قسم! آپ مجھے کائنات کی ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں، سوائے میری جان کے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر اب ٹھیک ہے۔[1]

ذِكْرُ مَنَاقِبِ الْمُنْكَدِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَبِيْ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ

حضرت منکدر بن عبداللہ ابومحمد قرشی کے فضائل

5923 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: الْمُنْكَدِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ بْنِ مُحْرِزِ بْنِ عَبْدِالْعُزَّى بْنِ عَامِرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ مِنْهُ

✧✧ مصعب بن عبداللہ ان کا نسب یوں بیان کرتے ہیں ''منکدر بن عبداللہ بن ہدیر بن محرز بن عبدالعزیٰ بن عامر بن

5922:صحيح البخاری - كتاب الايمان والنذور' باب : كيف كانت يمين النبی صلی الله عليه وسلم - حديث:6269'مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث عبد الله بن هشام جد زهرة بن معبد - حديث: 17732'المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمه احمد - حديث: 317'البحر الزخار مسند البزار - مسند عبد الله بن هشام عن النبی صلی الله عليه وسلم' حديث:2923'شعب الإيمان للبيهقی - الرابع عشر من شعب الإيمان وهو باب فی حب النبی صلی' حديث:1368

[1] (اس حدیث میں سے کچھ الفاظ محذوف ہیں، پوری حدیث بخاری شریف کے حوالے سے درج ذیل ہے، شفیق)

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ عَقِيْلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ هِشَامٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اِلَّا مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَاِنَّهُ الْآنَ، وَاللّٰهِ، لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْآنَ يَا عُمَرُ

زہرہ بن معبد اپنے دادا عبداللہ بن ہشام کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ (وہ فرماتے ہیں کہ) ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ ﷺ خدا کی قسم! آپ مجھے کائنات کی ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں، سوائے میری جان کے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں، اے عمر خدا کی قسم (تم اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتے) جب تک کہ اپنی جان سے بھی زیادہ مجھ سے محبت نہ کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں، تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر، اب (تمہارا ایمان کامل ہوگیا ہے۔)

حارث بن حارثہ بن سعد بن تیم بن مرہ'' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی صحبت بھی پائی ہے اور آپ علیہ السلام سے سماع بھی کیا ہے۔

5924 – اَخْبَرَنِي اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: كَانَ الْمُنْكَدِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ جَاءَ اِلٰى عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَشَكَا اِلَيْهَا الْحَاجَةَ، فَقَالَتْ: اَوَّلُ شَيْءٍ يَاْتِيْنِي اَبْعَثُ بِهِ اِلَيْكَ فَجَاءَهَا عَشَرَةُ اٰلَفِ دِرْهَمٍ، فَبَعَثَتْ بِهَا اِلَيْهِ، فَاَخَذَ مِنْهَا جَارِيَةً فَوَلَدَتْ لَهُ بَنِيْهِ: مُحَمَّدًا، وَاَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَذُكِرُوا كُلُّهُمْ بِالصَّلَاحِ، وَحُمِلَ عَنْهُمُ الْحَدِيْثُ

✧✧ زبیر بن بکار فرماتے ہیں: منکدر بن عبداللہ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور اپنی حاجت کی شکایت کی۔ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے پاس سب سے پہلے جو چیز بھی آئے گی وہ میں تمہاری طرف بھیج دوں گی۔ اُمّ المومنین کے پاس دس ہزار درہم آئے، آپ نے حسبِ وعدہ وہ تمام منکدر بن عبداللہ کی جانب بھیج دیئے، انہوں نے ان دراہم سے ایک لونڈی خریدی، اس لونڈی سے ان کے بیٹے محمد، ابوبکر، اور عمرو پیدا ہوئے سب کے سب نیک متقی ہوئے اور ان سے احادیث بھی مروی ہیں۔

5925 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ، ثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ، ثَنَا حُرَيْثُ بْنُ السَّائِبِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ طَافَ حَوْلَ الْبَيْتِ اُسْبُوْعًا لَا يَلْغُو فِيْهِ كَانَ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ يَعْتِقُهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5925 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ محمد بن منکدر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہفتے میں ایک مرتبہ کعبۃ اللہ شریف کا طواف کرلے، اس میں دنیاوی گفتگو نہ کرے، اس کا ثواب ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

5926 – حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي بِهَمْدَانَ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ الْيَشْكُرِيُّ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ الْعُرَنِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سُوقَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ خَرَجَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، وَقَدْ اَخَّرَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ هُنَيْهَةٌ – اَوْ سَاعَةٌ – وَالنَّاسُ يَنْتَظِرُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا تَنْتَظِرُوْنَ؟ فَقَالُوْا: نَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ. فَقَالَ: اِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا، ثُمَّ قَالَ: اَمَا اِنَّهَا صَلَاةٌ لَمْ يُصَلِّهَا اَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: النُّجُومُ اَمَانٌ لِاَهْلِ السَّمَاءِ، فَاِنْ طُمِسَتِ النُّجُومُ اَتَى السَّمَاءَ مَا يُوْعَدُوْنَ، وَاَنَا اَمَانٌ لِاَصْحَابِي، فَاِذَا قُبِضْتُ اَتَى اَصْحَابِي مَا يُوْعَدُوْنَ، وَاَهْلُ بَيْتِي اَمَانٌ لِاُمَّتِي، فَاِذَا ذَهَبَ اَهْلُ بَيْتِي اَتَى اُمَّتِي مَا يُوْعَدُوْنَ

5925: المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم' من اسمه منكدر - منكدر ابو محمد التيمي ' حديث: 17637' شعب الإيمان للبيهقي - فضيلة الحجر الاسود ' حديث: 3877

✧✧ محمد بن منکدر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز کے لئے اتنی تاخیر سے تشریف لائے کہ رات کا ایک حصہ گزر چکا تھا اور لوگ مسجد میں آپ کی آمد کا انتظار کر رہے تھے، آپ ﷺ نے پوچھا: تم کس چیز کا انتظار کر رہے ہو؟ لوگوں نے کہا: نماز کا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم جب تک نماز کے انتظار میں ہو، گویا کہ نماز میں ہی ہو، پھر فرمایا: یہ نماز (عشاء) ایسی نماز ہے جو تم سے پہلے کسی بھی امت نے نہیں پڑھی، پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک آسمان کی جانب اٹھایا اور فرمایا: ستارے اہل آسمان کے لئے امان ہیں، اگر ستارے ٹوٹ گئے تو آسمان پر قیامت آئے گی، اور میں اپنے صحابہ کے لئے امان ہوں، جب میری روح قبض ہوگئی تو میرے صحابہ کے ساتھ وہ معاملات پیش آئیں گے جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اور میرے اہل بیت میری امت کے لئے امان ہیں، جب میرے اہل بیت اٹھ جائیں گے تو میری امت پر وہ حالات آئیں گے جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِىْ اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

5927 – اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ بِنَيْسَابُورَ، ثَنَا عُلَاثَةُ، ثَنَا اَبِى، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا الْاَسْوَدُ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّ مِنْ تَسْمِيَةِ اَصْحَابِ الْعَقَبَةِ الَّذِينَ بَايَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِىْ غَنْمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ اَبُوْ اَيُّوبَ وَهُوَ خَالِدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ كُلَيْبِ بْنِ ثَعْلَبَةَ

✧✧ عروہ فرماتے ہیں: جن لوگوں نے لیلۃ العقبہ میں نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی تھی ان میں بنی غنم بن مالک بن نجار کی جانب سے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے۔ ان کا نام "خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ" ہے۔

5928 – اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ الْقَطَّانُ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنِىْ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْاَزْرَقِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيعَةَ، وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَا: ثَنَا يَزِيدُ بْنُ اَبِىْ حَبِيبٍ، عَنْ اَبِىْ عِمْرَانَ التُّجِيبِيِّ، قَالَ: غَزَوْنَا الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ، وَمَعَنَا اَبُوْ اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيُّ، فَصَفَفْنَا صَفَّيْنِ مَا رَاَيْتُ صَفَّيْنِ قَطُّ اَطْوَلَ مِنْهُمَا، وَمَاتَ اَبُوْ اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيُّ فِى هٰذِهِ الْغَزَاةِ، وَكَانَ اَوْصَى اَنْ يُدْفَنَ فِى اَصْلِ سُوَرِ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ، وَاَنْ يُقْضَى دَيْنٌ عَلَيْهِ فَفَعَلَ

✧✧ ابوعمران تجیبی بیان کرتے ہیں: ہم قسطنطنیہ کی جنگ میں شریک ہوئے، ہمارے ہمراہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی تھے، ہم نے دو صفیں بنائیں، ہم نے اس سے پہلے اتنی لمبی صفیں کبھی نہیں دیکھی تھیں۔ اسی غزوہ میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ آپ نے وصیت کی تھی کہ مجھے قسطنطنیہ کی دیوار کے ساتھ دفن کیا جائے اور ان کے ذمہ جو قرضہ جات ہیں وہ ادا کر دیئے جائیں۔ ان کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے ایسے ہی کیا گیا۔

5929 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: آخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَبِىْ اَيُّوبَ، وَبَيْنَ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ، وَشَهِدَ اَبُوْ اَيُّوبَ بَدْرًا، واُحُدًا، وَالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتُوُفِّيَ عَامَ غَزَا يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ فِي خِلَافَةِ اَبِيْهِ مُعَاوِيَةَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَخَمْسِينَ، وَقَبْرُهُ بِاَصْلِ حِصْنِ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ بِاَرْضِ الرُّومِ فِيْمَا ذُكِرَ يَتَعَاهَدُونَ قَبْرَهُ، وَيَزُوْرُونَهُ وَيَسْتَسْقُونَ بِهِ اِذَا قَحَطُوا

✦✦ محمد بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کو اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر، احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شرکت کی۔ حضرت معاویہ کی خلافت میں ان کے بیٹے نے ۵۲ ہجری کو قسطنطنیہ پر حملہ کیا، اس جنگ کے دوران آپ شہید ہوئے، آپ کا مزار شریف روم میں قسطنطنیہ کے قلعے کی دیوار کے ساتھ ہے۔ آپ کا مزار شریف مرجع خلائق ہے، لوگ دور دراز سے آپ کی قبر کی زیارت کے لئے آتے ہیں، اور جب بارشیں رک جائیں تو آپ کے مزار اقدس پر حاضر ہو کر دعائیں مانگتے ہیں۔

5930 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، ثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: شَهِدَ اَبُوْ اَيُّوبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا، ثُمَّ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ غَزَاةِ الْمُسْلِمِينَ اِلَّا هُوَ فِيهَا اِلَّا عَامًا وَاحِدًا، فَاِنَّهُ اسْتُعْمِلَ عَلَى الْجَيْشِ رَجُلٌ شَابٌّ فَقَعَدَ ذٰلِكَ الْعَامَ، فَجَعَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَلَهَّفُ وَيَقُوْلُ: مَا عَلَيَّ مَنِ اسْتُعْمِلَ فَمَرِضَ وَعَلَى الْجَيْشِ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ يَعُودُهُ فَقَالَ: مَا حَاجَتُكَ؟ فَقَالَ: حَاجَتِي اِذَا اَنَا مُتُّ فَارْكَبْ، ثُمَّ اسْعَ فِي اَرْضِ الْعَدُوِّ مَا وَجَدْتَ مَسَاغًا، فَاِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا، فَادْفِنِّي ثُمَّ ارْجِعْ . قَالَ: وَكَانَ اَبُوْ اَيُّوبَ يَقُوْلُ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا) (التوبة: 41)، فَلَا اَجِدُنِيْ اِلَّا خَفِيفًا اَوْ ثَقِيلًا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5930 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ محمد بن سیرین کہتے ہیں: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے تھے، اور اس کے بعد بھی مسلمانوں کے کسی غزوے میں پیچھے نہیں رہے، البتہ ایک مرتبہ ایک جنگ میں ایک نوجوان کو امیر مقرر کر دیا گیا تھا، اس جنگ میں آپ شریک نہیں ہوئے تھے لیکن اس کے بعد آپ اس میں شرکت نہ کرنے پر بہت افسوس کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ جس کو امیر لشکر بنایا گیا تھا مجھے اُس کی امارت قبول کرنی چاہئے تھی۔ اس کے بعد آپ بیمار ہو گئے، اور لشکر کی ذمہ داری یزید بن معاویہ پر تھی، وہ ان کی زیارت کرنے کے لئے آیا، اُس نے ان سے پوچھا کہ تمہاری کیا خواہش ہے؟ انہوں نے کہا: جب میں مر جاؤں تو میری لاش کو سواری پر لاد کر دشمن کے علاقے میں جہاں تک لے جا سکو، لے جانا، اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو مجھے دفن کر دینا۔ حضرت ابوایوب فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

انفروا خفافا وثقالا

اور میں اپنے آپ کو خفیف یا ثقلیل دونوں میں سے ایک پاتا ہوں۔

5931 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عِيسَى، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: قُلْتُ لِلْحَكَمِ: مَا شَهِدَ اَبُوْ اَيُّوبَ مِنْ حَرْبِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا؟ قَالَ: شَهِدَ مَعَهُ يَوْمَ حَرُوْرَاءَ

✦✦ حضرت شعبہ فرماتے ہیں: میں نے حکم سے کہا: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی جنگ میں شریک ہوئے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، جنگ حروراء میں انہوں نے شرکت کی تھی۔

5932 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بَكْرٍ الْمُؤَذِّنُ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُوسَى اللَّاحُونِيُّ، ثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلًا عَلَى اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ فِي غُرْفَةٍ. وَكَانَ طَعَامُهُ فِي سَلَّةٍ مِنَ الْمَخْدَعِ، فَكَانَتْ تَجِيءُ مِنَ الْكُوَّةِ السِّنَّوْرُ حَتّٰى تَاْخُذَ الطَّعَامَ مِنَ السَّلَّةِ، فَشَكَا ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ الْغُولُ، فَاِذَا جَاءَتْ فَقُلْ لَهَا عَزَمَ عَلَيْكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَرْجِعِي . قَالَ: فَجَاءَتْ، فَقَالَ لَهَا اَبُوْ اَيُّوبَ: عَزَمَ عَلَيْكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَرْجِعِي فَقَالَتْ: يَا اَبَا اَيُّوبَ، دَعْنِي هٰذِهِ الْمَرَّةَ، فَوَاللّٰهِ لَا اَعُوْدُ فَتَرَكَهَا، فَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ قَالَتْ: ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ قَالَتْ: هَلْ لَكَ اَنْ اُعَلِّمَكَ كَلِمَاتٍ اِذَا قُلْتَهُنَّ لَا يَقْرَبُ بَيْتَكَ شَيْطَانٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، وَذٰلِكَ الْيَوْمَ وَمِنْ غَدٍ، قَالَ: نَعَمْ. قَالَتِ: اقْرَاْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ: (اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) (البقرة: 255)، قَالَ: فَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ: صَدَقَتْ وَهِيَ كَذُوبٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5932 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے گھر ایک کمرے میں ٹھہرے ہوئے تھے، آپ کا کھانا کوٹھڑی کے اندر ایک ٹوکری میں رکھا جاتا تھا، کھڑکی سے بلی اندر آتی اور ٹوکری میں سے کھانا کھاجاتی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ بلی نہیں ہے، بلکہ وہ ایک چڑیل ہے، اب اگر آئے تو اس کو کہنا تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ آئندہ ادھر نہیں آنا، راوی کہتے ہیں: وہ بلی دوبارہ آئی، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ دوبارہ ادھر نہ آنا، اُس نے کہا: اے ابوایوب! اب کی مرتبہ مجھے چھوڑ دو، میں دوبارہ نہیں آؤں گی۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر وہ واقعہ سنایا۔ وہ بلی دومرتبہ آئی تھی اور دونوں مرتبہ اس نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کو اسی طرح کہا تھا اور تیسری مرتبہ اُس نے کہا: کیا آپ چاہتے

5932: "مختصرا" الجامع للترمذی - الذبائح' ابواب فضائل القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب' حديث: 2880' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث ابی ايوب الانصاری - حديث: 22993' مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الدعاء' الغيلان اذا رئيت ما يقول الرجل - حديث: 29139' المعجم الكبير للطبرانی - باب الخاء' باب من اسمه خزيمة - عبد الرحمن بن ابی ليلى حديث: 3910

ہیں کہ میں تمہیں ایسی چیز بتادوں کہ اگرتم وہ پڑھ لوتو اُس دن اور رات کوئی سرکش جن اور شیطان تمہارے گھر کے قریب نہیں آئے گا، انہوں نے کہا: جی ہاں، اُس نے کہا: آیۃ الکرسی یعنی

الله لااله الاهو الحی القیوم

پڑھ لیا کرو، راوی کہتے ہیں، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تھی تو جھوٹی، لیکن بات سچی بتا گئی ہے۔

5933 – وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ اَبَا اَيُّوبَ الْاَنْصَارِیَّ، كَانَ لَهُ مِرْبَدٌ لِلتَّمْرِ فِی حَدِيقَةٍ فِی بَيْتِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوٍ مِنْهُ (ص:520).

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5933 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

❖❖ عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حویلی میں ایک باغیچہ تھا جس میں کھجوریں جمع ہوتی تھیں، اس کے بعد سابقہ پوری حدیث بیان کی۔

5934 – حَدَّثَنَاهُ اَبُو عَلِیٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحَافِظُ، اَنَا عَبْدَانُ الْاَهْوَازِیُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ، ثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِیُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلَى، عَنْ اَخِيهِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلَى، عَنْ اَبِیْ اَيُّوبَ، اَنَّهُ كَانَتْ لَهُ سَهْوَةٌ، فَكَانَتِ الْغُولُ تَجِیءُ، فَتَاْخُذُ مِنْهُ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوٍ مِنْهُ هٰذِهِ الْاَسَانِيدَ اِذَا جَمَعَ بَيْنَهُمَا صَارَتْ حَدِيثًا مَشْهُورًا، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5934 – هذا أجود طرق الحديث

❖❖ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان کا ایک طاقچہ ہوتا تھا، چڑیل آ کر اس میں سے کھجوریں کھا جایا کرتی تھی۔ اس کے بعد سابقہ حدیث کی طرح پوری حدیث بیان کی۔

5935 – اَخْبَرَنِی اَبُو عَبْدِاللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، ثنا اَبُو حَاتِمٍ الرَّازِیُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَنَسٍ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، اَنَّ اَبَا اَيُّوبَ، اَتَى مُعَاوِيَةَ فَذَكَرَ لَهُ حَاجَةً، قَالَ: اَلَسْتَ صَاحِبَ عُثْمَانَ؟ قَالَ: اَمَا اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَخْبَرَنَا اَنَّهُ سَيُصِيبُنَا بَعْدَهُ اَثَرَةٌ قَالَ: وَمَا اَمَرَكُمْ؟ قَالَ: اَمَرَنَا اَنْ نَصْبِرَ حَتّٰى نَرِدَ عَلَيْهِ الْحَوْضَ . قَالَ: فَاصْبِرُوا قَالَ: فَغَضِبَ اَبُو اَيُّوبَ، وَحَلَفَ اَنْ لَا يُكَلِّمَهُ اَبَدًا، ثُمَّ اِنَّ اَبَا اَيُّوبَ اَتَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ لَهُ فَخَرَجَ لَهُ عَنْ بَيْتِهِ كَمَا خَرَجَ اَبُو اَيُّوبَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْتِهِ، وَقَالَ: اِيشْ تُرِيدُ؟ قَالَ: اَرْبَعَةُ غِلْمَةٍ يَكُونُونَ فِی مَحَلِّی،

5935:مسند الحارث - كتاب المناقب' فضل ابی ایوب الانصاری رضی الله عنه - حدیث: 1013 المعجم الكبير للطبرانی - باب الخاء ' باب من اسمه خزيمة - ابن عباس ' حديث:3778

قَالَ: لَكَ عِنْدِى عِشْرُونَ غُلَامًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)5935 – صحيح

✧✧ حضرت مقسم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور اپنی حاجت کا ذکر کیا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھی نہیں ہیں؟ انہوں نے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیش آنے والے معاملات ہمیں پہلے ہی نہیں بتادیئے تھے؟، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں کیا حکم دیا تھا؟ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کہ ہم صبر کریں گے حتیٰ کہ ہم حوض کوثر پر اکٹھے ہوں۔ حضرت معاویہ نے کہا: ٹھیک ہے پھر صبر ہی کرو، اس پر حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا: اور قسم کھالی کہ ان سے کبھی بھی بات نہیں کریں گے۔ پھر اس کے بعد حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گئے اور سارا معاملہ ان کو بتایا، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان کے لئے گھر سے باہر تشریف لائے جس طرح حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ رسول اللہ کے لئے اپنے گھر سے باہر آئے تھے۔ گھر سے باہر آکر انہوں نے پوچھا: آپ کیا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: مجھے قرض خواہوں سے چھٹکارا حاصل کرنے لئے چار غلام درکار ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں آپ کو بیس غلام پیش کرتا ہوں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5936 – وَقَدْ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا حَامِدُ بْنُ اَبِيْ حَامِدٍ الْمُقْرِءُ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ، قَدِمَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ الْبَصْرَةَ فَفَرَّغَ لَهُ بَيْتَهُ، وَقَالَ: لَاَصْنَعَنَّ بِكَ كَمَا صَنَعْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: كَمْ عَلَيْكَ مِنَ الدَّيْنِ؟ قَالَ: عِشْرُوْنَ اَلْفًا، قَالَ: فَاَعْطَاهُ اَرْبَعِيْنَ اَلْفًا وَعِشْرِيْنَ مَمْلُوْكًا، وَقَالَ: لَكَ مَا فِي الْبَيْتِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 5936 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حبیب ابن ابی ثابت فرماتے ہیں کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بصرہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گئے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کے لئے اپنا مکان خالی کروادیا اور کہا: میں آپ کے لئے وہی طرز عمل اپناؤں گا جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنایا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا کہ آپ کے ذمہ کتنا قرضہ ہے؟ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ۲۰ ہزار۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو چالیس ہزار اور بیس غلام پیش کئے۔ اور کہا: اس گھر میں جو کچھ بھی ہے سب آپ کا ہے۔

5937 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مِلْحَانَ، ثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ حُيَيٍّ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ كَانَ فِيْ مَجْلِسٍ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اَلَا يَسْتَطِيْعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَقْرَاَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ؟ قَالَ: فَجَاءَ اِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ اَبَا

5937:مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنى هاشم' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما - حديث: 6441

اَيُّوبَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ اَبُوْ اَيُّوبَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ ایک مجلس میں موجود تھے، آپ فرما رہے تھے: کیا تم میں کوئی شخص ایک تہائی قرآن نہیں پڑھ سکتا، راوی کہتے ہیں: اسی اثناء میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، آپ ﷺ نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی باتیں سن کر فرمایا: ابوایوب سچ کہہ رہا ہے۔[1]

5938 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا شُعْبَةُ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ: "نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اَبِي اَيُّوبَ، وَكَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا بَعَثَ اِلَيْهِ بِفَضْلِهِ، فَيَنْظُرُ اِلَى مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَاْكُلُ مِنْ حَيْثُ مَوْضِعِ يَدِهِ، فَصَنَعَ ذَاتَ يَوْمٍ طَعَامًا فِيهِ ثُومٌ، فَاَرْسَلَ بِهِ اِلَيْهِ، فَرَدَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَرَ اَثَرَ اَصَابِعِكَ، فَقَالَ: اِنَّهُ كَانَ فِيهِ ثُومٌ قَالَ شُعْبَةُ فِي حَدِيثِهِ: "اَحَرَامٌ هُوَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا وَقَالَ حَمَّادٌ فِي حَدِيثِهِ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَعَثْتَ اِلَيَّ بِمَا لَمْ تَاْكُلْ، فَقَالَ: اِنَّكَ لَسْتَ مِثْلِي اِنَّهُ يَاْتِينِي الْمَلَكُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5938 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے گھر ٹھہرے، رسول اللہ ﷺ جب کھانا کھاتے تو بچا ہوا، اُن کی جانب بھیج دیتے، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ اس چیز کو نوٹ کیا کرتے تھے کہ برتن میں رسول اللہ ﷺ نے کہاں کہاں سے کھایا اور کہاں کہاں آپ ﷺ کا ہاتھ مبارک لگا، تو وہ اسی مقام سے کھاتے جہاں رسول اللہ ﷺ کا دست مبارک مس ہوا ہوتا تھا۔ ایک دن انہوں نے کھانا پکایا اور اس میں لہسن بھی ڈال دیا، کھانا پکا کر بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں پیش کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ کھانا واپس بھجوا دیا، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آج کھانے میں آپ کی مبارک انگلیوں کے نشانات نظر نہیں آ رہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا (آج میں

[1] اس روایت میں کچھ الفاظ نقل نہیں ہوئے ہیں۔ امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی مسند میں یہی روایت مکمل طور پر نقل کی ہے جس میں یہ مذکور ہے نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوایوب انصاریؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا: سورۃ اخلاص' ایک تہائی قرآن کے برابر ہے تو نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: ابوایوب نے سچ کہا ہے۔ (شفیق عفی عنہ)

5938: الجامع للترمذی - ابواب الاطعمة - باب ما جاء فی کراهية اکل الثوم والبصل' حدیث: 1776' مسند احمد بن حنبل - اول مسند البصريين' حديث جابر بن سمرة السوائی - حديث: 20403' صحيح ابن حبان - کتاب الهبة' ذکر البيان بان المرء وإن کان خيرا فاضلا إذا اهدی إليه - حديث: 5187' مسند الطيالسی - احاديث ابی ايوب الانصاری رحمه الله' حديث: 584' المعجم الکبير للطبرانی - باب الجيم' باب من اسمه جابر - شعبة بن الحجاج' حديث: 1858' شعب الإيمان للبيهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' اکل اللحم - حديث: 5690

نے کھانا نہیں کھایا بلکہ اسی طرح واپس بھیج دیا کیونکہ) اس میں لہسن تھا۔

❀❀ حضرت شعبہ سے بھی یہ حدیث مروی ہے، اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ حرام ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ اور حماد نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ ذکر کئے ہیں "حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے کھانا کھائے بغیر واپس کیوں بھیج دیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے جیسے نہیں ہو، میرے پاس تو فرشتہ آتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5939 - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الْاِمَامُ، رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمٍ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْيَزَنِيِّ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي اِنِّي اَكْرَهُ اَنْ اَكُونَ فَوْقَكَ، وَتَكُونَ اَسْفَلَ مِنِّي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي اَرْفَقُ بِي اَنْ اَكُونَ فِي السُّفْلَى لِمَا يَغْشَانَا مِنَ النَّاسِ قَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُ جَرَّةً لَنَا انْكَسَرَتْ فَاهْرِيقَ مَاؤُهَا، فَقُمْتُ اَنَا وَاُمُّ اَيُّوبَ بِقَطِيفَةٍ لَنَا مَا لَنَا لِحَافٌ غَيْرَهَا نُنَشِّفُ بِهَا الْمَاءَ فَرَقًا اَنْ يَصِلَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ يُؤْذِيهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 5939 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں جلوہ فرما ہوئے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں، مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ آپ نیچے والے مکان میں ہوں اور میں آپ کے اوپر والے مکان میں رہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن میرے لئے آسانی اسی میں ہے کہ میں نیچے والے مکان میں رہوں کیونکہ میرے پاس لوگوں کا ہجوم رہتا ہے۔ (اور اوپر آنے جانے میں گھر والوں کو پریشانی ہوگی) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہمارا ایک مٹکا تھا، وہ ٹوٹ گیا اور اس کا پانی بہنے لگا، ہمارے پاس ایک ہی چادر تھی، میں نے اور میری بیوی نے اس کے ساتھ پانی کو خشک کیا، اس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی اور لحاف نہیں تھا، بس خیال یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5940 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: اَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ

5939: المعجم الكبير للطبراني - باب الخاء ' باب من اسمه خزيمة - ابو امامة الباهلي ' حديث: 3759 'الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم - ابو ايوب خالد بن زيد' حديث: 1669

الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ: نَزَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا فَنَقَبْتُ فِي عَمَلِهِ كُلِّهِ، فَرَاَيْتُهُ اِذَا زَالَتْ - اَوْ زَاغَتِ - الشَّمْسُ - اَوْ كَمَا قَالَ - اِنْ كَانَ فِي يَدِهِ عَمَلُ الدُّنْيَا رَفَضَهُ، وَاِنْ كَانَ نَائِمًا فَكَاَنَّمَا يُوقَظُ لَهُ، فَيَقُومُ فَيَغْتَسِلُ اَوْ يَتَوَضَّاُ فَيُصَلِّي، ثُمَّ يَرْكَعُ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يُتِمُّهُنَّ وَيُحْسِنُهُنَّ، وَيَتَمَكَّنُ فِيهِنَّ، فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَنْطَلِقَ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَكَثْتَ عِنْدِي شَهْرًا، وَوَدِدْتُ اَنَّكَ مَكَثْتَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَنَقَبْتُ فِي عَمَلِكَ كُلِّهِ، فَرَاَيْتُكَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ اَوْ زَاغَتْ، فَاِنْ كَانَ فِي يَدِكَ عَمَلُ الدُّنْيَا رَفَضْتَهُ، وَاَخَذْتَ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَبْوَابَ السَّمَاءِ يُفَتَّحْنَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ، فَلَا تُرْتَجَنَّ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاَبْوَابُ الْجَنَّةِ حَتّٰى تُصَلّٰى هٰذِهِ الصَّلَاةُ، فَاَحْبَبْتُ اَنْ يَصْعَدَ اِلٰى رَبِّي فِي تِلْكَ السَّاعَاتِ خَيْرٌ، وَاَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي فِي اَوَّلِ عَمَلِ الْعَابِدِيْنَ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)5940 - حذفه الذهبی من التلخيص لضعفه

✧✧ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ میرے گھر کو اپنے قیام سے رونق بخشی، اس دوران میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کو بغور دیکھتا رہا، میں نے دیکھا کہ جب سورج ڈھل جاتا تو اس وقت اگر آپ کسی دنیاوی کام میں مشغول بھی ہوتے تو اس کو چھوڑ دیتے، اور اگر آپ سوئے ہوئے ہوتے تو یوں اٹھ جاتے جیسے کسی نے آپ کو اٹھا دیا ہے، آپ غسل کرتے یا وضو کرتے اور ظہر کی نماز ادا کرتے، اس کے بعد بہت خشوع وخضوع کے ساتھ احسن طریقے سے چار رکعتیں ادا کرتے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر سے جانے کا ارادہ فرمایا: تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے گھر میں صرف ایک مہینہ ہی رہے ہیں، کچھ دیر مزید ٹھہر جائیے نا! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آپ کے افعال پر بہت غور کیا ہے، میں نے دیکھا ہے کہ جب سورج ڈھل جاتا تو آپ اگر کسی دنیاوی معاملہ میں مصروف بھی ہوتے تب بھی آپ اُس کو چھوڑ دیتے اور نماز میں مشغول ہو جاتے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا: بے شک آسمان کے دروازے انہی اوقات میں کھلتے ہیں، اور نماز کی ادائیگی تک کھلے رہتے ہیں، میں یہ چاہتا ہوں کہ ان اوقات میں نیکیاں اللہ پاک کی بارگاہ میں پہنچیں، اور یہ کہ میرا عمل، عبادت گزاروں کے اعمال میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچے۔

5941 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ، ثنا اَبُوْ كُرَيْبٍ، ثنا فِرْدَوْسٌ الْاَشْعَرِيُّ، ثنا مَسْعُوْدُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ خَالِدَ بْنَ زَيْدٍ الَّذِي كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِي دَارِهِ غَزَا اَرْضَ الرُّوْمِ، فَمَرَّ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَجَفَاهُ مُعَاوِيَةُ، ثُمَّ رَجَعَ مِنْ غَزْوَتِهِ فَجَفَاهُ، وَلَمْ يَرْفَعْ بِهِ رَاْسًا، قَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْبَاَنَا اَنَّا سَنَرَى بَعْدَهُ اَثَرَةً، قَالَ مُعَاوِيَةُ فَبِمَ اَمَرَكُمْ؟ قَالَ: اَمَرَنَا اَنْ نَصْبِرَ، قَالَ: فَاصْبِرُوا اِذًا، فَاَتَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِالْبَصْرَةِ، وَقَدْ اَمَّرَهُ عَلِيٌّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا عَلَيْهَا، فَقَالَ: يَا اَبَا اَيُّوْبَ، اِنِّي اُرِيْدُ اَنْ اَخْرُجَ لَكَ مِنْ مَسْكَنِي كَمَا خَرَجْتَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، فَامَرَ اَهْلَهُ فَخَرَجُوا، وَاَعْطَاهُ كُلَّ شَيْءٍ كَانَ فِي الدَّارِ، فَلَمَّا كَانَ وَقْتُ انْطِلَاقِهِ قَالَ: حَاجَتُكَ؟ قَالَ: حَاجَتِي عَطَائِي وَثَمَانِيَةُ اَعْبُدٍ يَعْمَلُوْنَ فِي اَرْضِي، وَكَانَ عَطَاؤُهُ اَرْبَعَةَ اَلْفٍ فَاَضْعَفَهَا لَهُ خَمْسَ مِرَارًا، وَاَعْطَاهُ عِشْرِينَ اَلْفًا وَاَرْبَعِينَ عَبْدًا قَدْ تَقَدَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِاِسْنَادٍ مُتَّصِلٍ صَحِيحٍ، وَاَعَدْتُهُ لِلزِّيَادَاتِ فِيهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5941 – قد تقدم بإسناد صحيح

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوایوب خالد بن زید رضی اللہ عنہ جن کے گھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کیا تھا، یہ روم کی جنگ میں شریک ہوئے، اس دوران ان کا گزر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا، معاویہ نے ان کے ساتھ زیادتی کی، پھر جب یہ واپس آئے تب بھی انہوں نے ان کے ساتھ زیادتی کی، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی بتادیا تھا کہ تم بعد میں کون کون سی آزمائشوں میں مبتلا ہوگے، حضرت معاویہ نے کہا: تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں ایسے حالات میں کیا طرز عمل اپنانے کا حکم دیا تھا؟ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبر کرنے کا حکم دیا تھا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو پھر صبر کرو۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بصرہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو بصرہ کا عامل مقرر کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اے ابوایوب رضی اللہ عنہ جیسے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے گھر خالی کروادیا تھا، میں بھی آپ کے لئے اپنا گھر خالی کروادینا چاہتا ہوں، پھر انہوں نے اپنے گھر والوں کو حکم دیا تو وہ لوگ گھر سے نکل گئے، اور ساز و سامان سمیت پورا گھر ان کے سپرد کردیا۔ پھر جب حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے روانہ ہونے کا وقت آیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا کہ آپ کی کوئی حاجت؟ انہوں نے کہا: میری حاجت میرا قرضہ ہے، اور ۸ غلام میری ضرورت ہیں جو میری زمین میں کام کاج کرتے ہیں۔ ان کا قرضہ ۴ ہزار تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو بیس ہزار عطا فرمائے اور چالیس خُدّام بھی دیئے۔

✿✿ یہ حدیث متصل صحیح اسناد کے ہمراہ پہلے گزر چکی ہے۔ میں نے اس کو دوبارہ اس لئے ذکر کیا ہے کیونکہ اس اسناد کے ہمراہ اس میں کچھ الفاظ کا اضافہ ہے۔

5942 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ مِسْكِينٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ: مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا سَمِعْتُهُ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاتِهِ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي اَخْطَائِي وَذُنُوبِي كُلَّهَا اَنْعِمْنِي وَاَحْيِنِي وَارْزُقْنِي، وَاهْدِنِي لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ، فَاِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا اِلَّا اَنْتَ، وَلَا يَصْرِفُ عَنْ سَيِّئِهَا اِلَّا اَنْتَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5942 – حذفه الذهبي من التلخيص

5942:المعجم الصغير للطبراني - من اسمه عبد الله' حديث: 611'المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' من اسمه عبد الله - حديث:4542' المعجم الكبير للطبراني - باب الخاء ' باب من اسمه خزيمة - عبد الله بن عمر ' حديث: 3777

✧✧ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہے، نماز کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا مانگتے سنا ہے

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي أَخْطَائِي وَذُنُوبِي كُلَّهَا أَنْعِمْنِي وَأَحْيِنِي وَارْزُقْنِي، وَاهْدِنِي لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ، فَإِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَلَا يَصْرِفُ عَنْ سَيِّئِهَا إِلَّا أَنْتَ

''اے اللہ! تو میری تمام خطاؤں اور گناہوں کو بخش دے، تو مجھے نعمت عطا فرما، مجھے زندگی عطا فرما، مجھے رزق عطا فرما، اور مجھے نیک اعمال اور اخلاقِ حسنہ کی توفیق عطا فرما۔ کیونکہ بے شک نیک اعمال اور اچھے اخلاق کی توفیق تو ہی عطا فرمانے والا ہے۔ اور گناہوں سے بچانے والا بھی تو ہی ہے''۔

5943 - أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، أَنَّهُ أَخَذَ مِنْ لِحْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، فَقَالَ: لَا يَكُنْ بِكَ السُّوءُ يَا أَبَا أَيُّوبَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک کے کچھ موئے مبارک لے لئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوایوب! جب تک یہ تمہارے پاس ہیں تجھے کوئی نقصان نہیں ہوسکتا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5944 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْإِمَامُ، أَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْأَسْفَاطِيُّ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، اخْتَلَفَا فِي الْمُحْرِمِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ بِالْمَاءِ مِنْ غَيْرِ جَنَابَةٍ، فَأَرْسَلَانِي إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ فِي بَعْضِ مِيَاهِ مَكَّةَ أَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ . فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ هٰذِهِ فَضِيلَةٌ لِأَبِي أَيُّوبَ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رَجَعَا إِلَيْهِ فِي السُّؤَالِ، وَأَظُنُّ أَنَّ الشَّيْخَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ خَرَّجَاهُ أَوْ أَحَدُهُمَا فِي كِتَابِ الطَّهَارَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5943 – صحيح

5944:صحيح البخاری - كتاب الحج' ابواب المحصر وجزاء الصيد - باب الاغتسال للمحرم' حديث: 1752'صحيح مسلم - كتاب الحج' باب جواز غسل المحرم بدنه وراسه - حديث: 2166'سنن ابی داود - كتاب المناسك' باب المحرم يغتسل - حديث: 1581'السنن للنسائی - كتاب مناسك الحج' غسل المحرم - حديث: 2630'السنن الكبری للنسائی - كتاب المناسك' المواقيت - غسل المحرم' حديث: 3521'موطا مالك - كتاب الحج' باب غسل المحرم - حديث: 705'سنن الدارمی - من كتاب المناسك' باب فی الاغتسال فی الإحرام - حديث: 1789'سنن ابن ماجه - كتاب المناسك' باب المحرم - حديث: 2932'سنن الدارقطنی - كتاب الحج' باب المواقيت - حديث: 2339'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الحج' فی المحرم يغتسل او يغسل راسه - حديث: 15936

✦✦ ابراہیم بن عبداللہ بن حنین فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کا آپس میں اس بات پر اختلاف ہوگیا کہ محرم اگر جنبی نہ ہو تو وہ اپنا سر پانی کے ساتھ دھو سکتا ہے یا نہیں؟ ان دونوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی جانب ایک آدمی بھیجا تاکہ وہ آپ سے اس مسئلہ کا جواب پوچھ کر آئے، ان دنوں حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ مکہ کے کسی کنویں پر موجود تھے۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

(امام حاکم کہتے ہیں) اس حدیث حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی فضیلت نظر آتی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے سوال کے معاملہ میں ان سے رجوع کیا۔ اور میرا خیال ہے کہ شیخین علیہما الرحمۃ دونوں نے یا ان میں سے کسی ایک نے یہ حدیث کتاب الطہارت میں ذکر کی ہے۔[1]

ذِكْرُ مَنَاقِبِ الطُّفَيْلِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَخْبَرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت طفیل بن عبداللہ بن سخبرہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

5945 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، قَالَ: قَالَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَخِي

---

[1] (جی ہاں، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث بخاری شریف میں ذکر کی ہے۔ بخاری شریف کی پوری حدیث درج ذیل ہے:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْعَبَّاسِ، وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، اخْتَلَفَا بِالاَبْوَاءِ فَقَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهُ، وَقَالَ الْمِسْوَرُ: لا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهُ، فَاَرْسَلَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ اِلٰى اَبِي اَيُّوبَ الاَنْصَارِيِّ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ، وَهُوَ يُسْتَرُ بِثَوْبٍ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ، اَرْسَلَنِي اِلَيْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ، اَسْاَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَاْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَوَضَعَ اَبُو اَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ، فَطَاْطَاَهُ حَتّٰى بَدَا لِي رَاْسُهُ، ثُمَّ قَالَ: لِاِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ: اصْبُبْ، فَصَبَّ عَلٰى رَاْسِهِ، ثُمَّ حَرَّكَ رَاْسَهُ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ، وَقَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ (بخاری شریف کتاب جزاء الصید، باب الاغتسال للمحرم حدیث نمبر 1840 شفیق)

اور امام مسلم نے اس حدیث کو باب جواز غسل المحرم بدنہ وراسہ کے تحت ذکر کیا ہے۔ امام مسلم کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَهٰذَا حَدِيثُهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، اَنَّهُمَا اخْتَلَفَا بِالْاَبْوَاءِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ: يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهُ، وَقَالَ الْمِسْوَرُ: لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهُ، فَاَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ اِلٰى اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ اَسْاَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يَسْتَتِرُ بِثَوْبٍ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ، اَرْسَلَنِي اِلَيْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، اَسْاَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَاْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَوَضَعَ اَبُو اَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَاْطَاَهُ، حَتّٰى بَدَا لِي رَاْسُهُ، ثُمَّ قَالَ: لِاِنْسَانٍ يَصُبُّ: اصْبُبْ فَصَبَّ عَلٰى رَاْسِهِ، ثُمَّ حَرَّكَ رَاْسَهُ بِيَدَيْهِ، فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

(مسلم شریف باب جواز غسل المحرم بدنہ وراسہ حدیث نمبر ۱۲۰۵)

عَائِشَةَ لِأُمِّهَا أَنَّهُ رَأَى فِي الْمَنَامِ أَنَّهُ لَقِيَ رَهْطًا مِنَ النَّصَارَى، فَقَالَ: إِنَّكُمُ الْقَوْمُ لَوْلَا أَنَّكُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ الْمَسِيحَ ابْنَ اللَّهِ، فَقَالَ: وَأَنْتُمُ الْقَوْمُ لَوْلَا أَنَّكُمْ تَقُولُونَ: مَا شَاءَ اللَّهُ وَمَا شَاءَ مُحَمَّدٌ. قَالَ: ثُمَّ لَقِيَ نَاسًا مِنَ الْيَهُودِ، فَقَالَ: إِنَّكُمُ الْقَوْمُ لَوْلَا أَنَّكُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ الْعُزَيْرَ ابْنَ اللَّهِ، فَقَالَ: وَأَنْتُمُ الْقَوْمُ لَوْلَا أَنَّكُمْ تَقُولُونَ مَا شَاءَ اللَّهُ، وَمَا شَاءَ مُحَمَّدٌ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَدَّثْتَ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَحَدًا؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ أَخَاكُمْ قَدْ رَأَى مَا بَلَغَكُمْ، فَلَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَمَا شَاءَ مُحَمَّدٌ، وَلَكِنْ قُولُوا: مَا شَاءَ اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ خَالَفَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ

✧✧ ربعی بن حراش کہتے ہیں: حضرت عائشہ ؓ کے ماں شریک بھائی کے بیٹے طفیل بن عبداللہ نے کہا: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میری ملاقات ایک عیسائیوں کی ایک جماعت کے ساتھ ہوئی، میں نے ان سے کہا: تم کتنے اچھے لوگ ہو، اگر تم مسیح عیسیٰ ابن مریم کو خدا کا بیٹا نہ سمجھو، انہوں نے آگے سے جواب دیا: اور تم بھی بہت اچھی قوم ہو اگر تم ''ماشاء اللہ اور ماشاء محمد'' نہ کہو۔ طفیل بن عبداللہ فرماتے ہیں: پھر ان کی ملاقات یہودیوں کی ایک جماعت کے ساتھ ہوئی، میں نے ان سے کہا: تم کتنے اچھے لوگ ہو، اگر تم حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا نہ کہو۔ انہوں نے جواباً کہا: تم کتنے اچھے لوگ ہو اگر تم ''ماشاء اللہ اور ماشاء محمد'' نہ کہو۔ حضرت طفیل رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اپنا خواب بیان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا تم نے یہ بات کسی کو بتائی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ تو حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: جیسا کہ تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے بھائی نے ایک خواب دیکھا ہے، اس لئے تم ''ماشاء اللہ و ماشاء محمد'' نہ کہا کرو، بلکہ صرف ''ماشاء اللہ وحدہ لاشریک'' کہا کرو۔[1]

5946 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، وَأَبُو مُسْلِمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ سَخْبَرَةَ، أَخِي عَائِشَةَ لِأُمِّهَا، فَقَالَ: رَأَيْتُ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً. هَذَا أَوْلَى بِالْمَحْفُوظِ

حماد بن سلمہ نے عبدالملک بن عمیر سے روایت کرتے ہوئے اس میں مخالفت کی ہے، ان کی حدیث درج ذیل ہے۔

---

[1] (یہ جملہ درست نہیں تھا کہ صحابہ کرام ماشاء اللہ اور ماشاء محمد کے درمیان حرف عطف واؤ استعمال کرتے تھے، اس سے کسی انجان کو یہ خدشہ ہوسکتا ہے کہ بولنے والے نے رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے برابر قرار دیا ہے، اس لئے حضور ﷺ نے حکم دیا کہ ان دونوں لفظوں کے درمیان حرف عطف ''ثم'' استعمال کرو۔ جیسا کہ دارمی شریف میں موجود ہے

أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنِ الطُّفَيْلِ - أَخِي عَائِشَةَ - قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ لِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ: نِعْمَ الْقَوْمُ أَنْتُمْ لَوْلَا أَنَّكُمْ تَقُولُونَ: مَا شَاءَ اللَّهُ، وَشَاءَ مُحَمَّدٌ. فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "لَا تَقُولُوا: مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ، وَلَكِنْ، قُولُوا: مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ شَاءَ مُحَمَّدٌ"

(سنن دارمی، حدیث، من کتاب الاستیذان، باب النہی عن ان یقول ماشاء اللہ وشاء محمد۔ حدیث نمبر ۲۷۴۱)

اس حدیث میں بالکل واضح حکم موجود ہے کہ ''ماشاء اللہ ثم شاء محمد'' کہا کرو۔ (شفیق)

مِنَ الْاَوَّلِ

✧✧ حماد بن سلمہ عبدالملک بن عمیر کے واسطے سے ربعی بن حراش کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ماں شریک بھائی طفیل بن عبداللہ بن سخبرہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا۔۔۔۔

پھر اس کے بعد سابقہ حدیث کی مثل حدیث بیان کی ہے، یہ حدیث پہلی کی بہ نسبت زیادہ محفوظ ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ نُبَيْشَةَ الْخَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت نبیشہ خیر رضی اللہ عنہ کے فضائل

5947 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيُّ بِبُخَارَى، ثَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ مَعْمَرِ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: نُبَيْشَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَيْبَانَ بْنِ عَتَّابِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ حُصَيْنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْعُزَّى وَهُوَ نُبَيْشَةُ الْخَيْرِ يُكَنَّى اَبَا طَرِيفٍ نَزَلَ الْبَصْرَةَ

✧✧ ابوعبیدہ معمر بن المثنی نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''نبیشہ بن عبداللہ بن شیبان بن عتاب بن حارث بن حصین بن حارث بن عبدالعزیٰ'' یہ نبیشۃ الخیر ہیں، ان کی کنیت ''ابوطریف'' ہے، آپ بصرہ میں قیام پذیر رہے۔

5948 – اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، ثَنَا عِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمُزَكِّيُّ، ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ رَاشِدٍ النَّبَّالُ اَبُو الْيَمَانِ، حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ عَاصِمٍ، وَكَانَتْ اُمَّ وَلَدِ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ الْهُذَلِيِّ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ نُبَيْشَةَ الْخَيْرِ دَخَلَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ اَسَارَى، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِمَّا اَنْ تَمُنَّ عَلَيْهِمْ، وَاِمَّا اَنْ تُفَادِيَهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَرْتَ بِخَيْرٍ اَنْتَ نُبَيْشَةُ الْخَيْرِ بَعْدَ ذٰلِكَ

✧✧ سنان بن سلمہ بن محبق ہذلی کی اُمّ ولد حضرت اُمّ عاصم فرماتی ہیں: میرے پاس نبیشہ آئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام نبیشۃ الخیر رکھا تھا۔ (اس کا واقعہ یوں ہے کہ آپ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی تھے، انہوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں پر احسان کرتے ہوئے ان کو چھوڑ دیا جائے، یا ان سے فدیہ لیا جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے بہت اچھا مشورہ دیا ہے، آج کے بعد تم ''نبیشۃ الخیر'' (بھلائی افشاء کرنے والے) ہو۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِيْ اَيُّوبَ الْاَزْدِيِّ صَحَابِيٍّ مِنَ الزُّهَّادِ

حضرت ابوایوب ازدی رضی اللہ عنہ کے فضائل، آپ صحابی رسول ہیں اور عبادت گزار ہیں۔

5949 – حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: وَاَبُوْ اَيُّوبَ خَالِدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ كُلَيْبِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِعَوْفٍ مِنْ بَنِيْ تَمِيمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ

النَّجَّارِ شَهِدَ الْعَقَبَةَ، وَبَدْرًا، وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا، وَفُتُوحَ الْعِرَاقِ، وَشَهِدَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صِفِّيْنَ ثُمَّ صَارَ اِلَى الشَّامِ، فَدَخَلَ اَرْضَ الرُّوْمِ غَازِيًا، وَنَزَلَ الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے'' ابوایوب خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ بن عبدعوف'' ان کا تعلق بنی تمیم بن مالک بن نجار سے ہے۔ آپ بیعت عقبہ میں، جنگ بدر میں اور تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ صفین میں بھی شریک ہوئے۔ اس کے بعد ملک شام کی طرف کوچ کر گئے اور سرزمین روم میں مجاہد بن کر داخل ہوئے اور پھر قسطنطنیہ میں قیام فرمایا۔

5950 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، اَنَّ اَبَا اَيُّوبَ الْاَزْدِيَّ مَرَّ عَلَى مُعَاوِيَةَ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ الَّذِي تَقَدَّمَ لِاَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ بِطُوْلِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسَلٌ، فَاِنَّ بَيْنَ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ وَبَيْنَ اَبِي اَيُّوبَ وَمُعَاوِيَةَ مَفَازَةً، وَحَدِيْثُ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ مُتَّصِلٌ مُسْنَدٌ

✧✧ عمارہ بن غزیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوایوب ازدی رضی اللہ عنہ حضرت معاویہؓ کے پاس گئے، اس کے بعد اسی طرح کی مفصل حدیث بیان کی جو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں گزر چکی ہے۔

۞۞ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ عمارہ بن غزیہ اور ابوایوب ومعاویہ کے درمیان کافی وقفہ ہے۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث متصل ہے، مسند ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5951 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: وَجَرِيرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ نَصْرِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ جُشَمِ بْنِ عَوْفِ بْنِ شُلَيْلِ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ سَكَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَالِكِ بْنِ زَيْدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَبْقَرِ بْنِ اَنْمَارٍ، كَانَ قَدْ اَقَامَ فِي الْفِتْنَةِ بِقَرْقِيسَاءَ، ثُمَّ انْتَقَلَ مِنْهَا اِلَى الْكُوْفَةِ، وَبِهَا تُوُفِّيَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَنَةَ اِحْدَى وَخَمْسِيْنَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے'' جریر بن عبداللہ بن مالک بن نصر بن ثعلبہ بن جشم بن عوف بن شلیل بن خزیمہ بن سکن بن علی بن مالک بن زید بن قیس بن عبقر بن انمار'' فتنے کے زمانے میں انہوں نے قرقیساء میں قیام کیا، پھر وہاں سے کوفہ میں منتقل ہو گئے اور ۵۰ ہجری کو وہیں پر ان کا انتقال ہوا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِي مُوسَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ کے فضائل

5952 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ

اِسْحَاقَ، قَالَ: اَبُوْ مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ حَلِيفُ آلِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِشَمْسٍ

✧✧ ابن اسحاق کہتے ہیں: ابوموسیٰ اشعری عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ، آل عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کے حلیف تھے۔

5953 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: اَبُوْ مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسِ بْنِ سُلَيْمِ بْنِ حَضَّارِ بْنِ حُرَيْثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ بَكْرِ بْنِ عَامِرِ بْنِ عُذْرِ بْنِ وَائِلِ بْنِ نَاجِيَةَ بْنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ الْاَشْعَرِيِّ وَهُوَ نَبْتُ بْنُ اُدَدَ بْنِ يَشْجُبَ بْنِ يَعْرُبَ بْنِ قَحْطَانَ، وَاُمُّ اَبِي مُوسَى طَيْبَةُ بِنْتُ وَهْبِ بْنِ عَتِيكٍ، وَقَدْ كَانَتْ اَسْلَمَتْ، وَمَاتَتْ بِالْمَدِينَةِ، وَكَانَ اَبُوْ مُوسَى قَدِمَ مَكَّةَ فَحَالَفَ اَبَا اُحَيْحَةَ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ، وَاَسْلَمَ بِمَكَّةَ، وَهَاجَرَ اِلَى اَرْضِ الْحَبَشَةِ، ثُمَّ قَدِمَ مَعَ اَهْلِ السَّفِينَتَيْنِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام "عبداللہ بن الیس بن سلیم بن حضار بن حریث بن عامر بن بکر بن عامر بن عذر بن وائل بن ناجیہ بن مہاجر بن اشعری اور وہ نبت بن ادد بن یشجب بن یعرب بن قحطان" تھا۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی والدہ طیبہ بنت وہب بن عتیک تھیں۔ انہوں نے بھی اسلام قبول کرلیا تھا اور مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہوا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ مکہ آئے تھے اور ابواحیحہ سعید بن العاص کے حلیف بنے تھے۔ مکہ شریف میں ہی ایمان لائے اور حبشہ کی جانب ہجرت کی۔ پھر دوکشتیوں والوں کے ہمراہ واپس آ گئے، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تھے۔

5954 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: كَانَ اَبُوْ مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ مِمَّنْ هَاجَرَ اِلَى اَرْضِ الْحَبَشَةِ، وَاَقَامَ بِهَا حَتَّى بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّجَاشِيِّ عَمْرَو بْنَ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيَّ فَحَمَلَهُمْ فِي سَفِينَتَيْنِ، فَقَدِمَ بِهِمْ عَلَيْهِ بِخَيْبَرَ بَعْدَ الْحُدَيْبِيَةِ

✧✧ ابن اسحاق کہتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے حبشہ کی جانب ہجرت کی، اور وہیں پر ٹھہرے رہے، حتیٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن امیہ ضمری کو نجاشی کی جانب بھیجا، انہوں نے ان کو دوکشتیوں میں سوار کیا اور ان کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچے جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے بعد خیبر میں تھے۔

5955 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، اَنَّهُ وَصَفَ الْاَشْعَرِيَّ اَبَا مُوسَى، فَقَالَ: رَجُلٌ خَفِيفُ الْجِسْمِ قَصِيرٌ قَطٌّ

✧✧ حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: وہ بہت دبلے پتلے اور کوتاہ قد تھے۔

5956 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْاِمَامُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: مَاتَ اَبُوْ مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَخَمْسِينَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ۶۳ برس کی عمر سن ۵۲ ہجری کو فوت ہوئے۔

5957 - وَسَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوبَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ، يَقُولُ: اسْمُ اَبِيْ مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَيْسٍ

✧✧ یحیٰ بن معین فرماتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام "عبداللہ بن قیس" تھا۔

5958 - حَدَّثَنِي اَبُوْ زُرْعَةَ الرَّازِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَيْرٍ، ثَنَا ابْنُ الْبَرْقِيِّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّنُوخِيِّ، قَالَ: قَدِمَ اَبُوْ مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَكْبَرِ اَهْلِ السَّفِينَةِ وَاَصْغَرِهِمْ قَالَ اَبُوْ عَامِرٍ الْاَشْعَرِيُّ: اَنَا اَكْبَرُ اَهْلِ السَّفِينَةِ، وَابْنِيْ اَصْغَرُهُمْ قَالَ سَعِيدٌ: وَكَانَ فِيهِمْ اَبُوْ عَامِرٍ، وَاَبُوْ مَالِكٍ وَاَبُوْ مُوسَى، وَكَعْبُ بْنُ عَاصِمٍ اَظُنُّهُمْ خَرَجُوا بِالْاَبْوَاءِ

✧✧ سعید بن عبدالعزیز تنوخی فرماتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کشتی کے سواروں میں سے سب سے بڑے اور سب سے چھوٹے آدمی کے لئے دعا فرمائی۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان میں سب سے بڑا میں تھا اور سب سے چھوٹا میرا بیٹا تھا۔ حضرت سعید بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: ان میں ابوعامر، ابومالک، ابوموسیٰ اور کعب بن عاصم بھی تھے، میرا خیال ہے کہ وہ مقام ابواء کی طرف چلے گئے تھے۔

5959 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَحْمَسِيُّ، اَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، اَنَا اَبُوْ غَسَّانَ، ثَنَا عَبَّادٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، يَقُولُ: "الْقَضَاءُ فِي سِتَّةِ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ بِالْمَدِينَةِ، وَثَلَاثَةٌ بِالْكُوفَةِ فَبِالْمَدِينَةِ: عُمَرُ، وَاُبَيٌّ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَبِالْكُوفَةِ: عَلِيٌّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ، وَاَبُوْ مُوسَى " قَالَ الشَّيْبَانِيُّ: فَقُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ: اَبُوْ مُوسَى يُضَافُ اِلَيْهِمْ قَالَ: كَانَ اَحَدَ الْفُقَهَاءِ فَحَدَّثَنِيهِ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَاصِمٍ الشَّهِيدُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ امام شعبی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے چھ افراد میں فیصلہ کرنے کی صلاحیت سب سے زیادہ تھی، ان میں سے تین مدینہ میں ہیں اور تین کوفہ میں۔ جو مدینہ میں ہیں ان کے نام یہ ہے۔

○ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ○ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

○ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

اور جو کوفہ میں ہیں ان کے نام یہ ہیں۔

○ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ○ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ

○ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ

شیبانی کہتے ہیں: میں نے شعبی سے کہا: ابوموسیٰ کی ان میں کیا خصوصیت ہے؟ انہوں نے کہا: وہ فقیہ بھی ہیں۔

5960 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بُدَيْنٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرَوَيْهِ الْهَرَوِيُّ، ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ عَدِيٍّ، ثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: انْتَهَى عِلْمُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِلٰی هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَعَلِيِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَاَبِی الدَّرْدَاءِ، وَاَبِی مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ

قَالَ مَسْرُوقٌ: " الْقُضَاةُ اَرْبَعَةٌ: عُمَرُ، وَعَلِيٌّ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَاَبُوْ مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5960 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ مسروق کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا علم کی انتہاء ان افراد تک ہوتی تھی۔ (یعنی یہ لوگ چوٹی کے علماء تھے)

○ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ۔ ○ حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم رضی اللہ عنہ

○ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔ ○ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔

○ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ۔ ○ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ۔

○ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ۔ ○ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ۔

مسروق کہتے ہیں: ان میں قاضی چار افراد تھے۔

○ حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ ○ حضرت علی رضی اللہ عنہ۔

○ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ۔ ○ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ۔

5961 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِالْحَمِيدِ، ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: خَطَبَنَا اَبُو مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَئِنْ اَطَعْتُمُ اللّٰهَ بَادِيًا وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ ثَانِيًا لَاَحْمِلَنَّكُمْ عَلَى الطَّرِيقَةِ

✧✧ شقیق بن سلمہ کہتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: خدا کی قسم اگر تم ظاہر طور پر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو، اور اس کے بعد عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ کی اطاعت کرو تو میں تمہیں راہ راست پر سمجھوں گا۔

5962 – اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، اَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِی التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ: مَا قَدِمَ الْبَصْرَةَ رَاكِبٌ خَيْرٌ لِاَهْلِهَا مِنْ اَبِی مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 5962 – على شرط مسلم

✧✧ حسن بصری فرماتے ہیں: بصرہ میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بہتر کوئی سوار نہیں آیا۔

5963 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثَنَا حَسَنُ بْنُ عَطِيَّةَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ: اِنَّ عَلِيًّا اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ

يُخَرِّجَاهُ، وَالْغَرَضُ مِنْ اِخْرَاجِهِ بَرَاءَةُ سَاحَةِ اَبِيْ مُوسَى مِنْ نَقْصِ عَلِيٍّ، ثُمَّ رِوَايَةُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْهُ "

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کو درج کرنے کا مقصد یہ ثابت کرنا تھا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کبھی بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں کمی نہیں کی۔ اور یہ بھی کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے حدیث روایت کی ہے۔

5964 – فَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِيُّ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا اَسْوَدَ كَانَ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِالْبَصْرَةِ حَدَّثَ بِاَحَادِيْثَ، عَنْ اَبِيْ مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهُ عَنْهَا فَكَتَبَ اِلَيْهِ الْاَشْعَرِيُّ اِنَّكَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ زَمَانِكَ، وَاِنِّي لَمْ اُحَدِّثْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِشَيْءٍ اِلَّا اَنِّي كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَرَادَ اَنْ يَبُولَ، فَقَامَ اِلٰى دَمِثٍ حَائِطٍ هُنَاكَ، وَقَالَ: اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيلَ كَانَ اِذَا اَصَابَ اَحَدَهُمُ الْبَوْلُ قَرَضَهُ بِالْمِقْرَاضِ، فَاِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَبُولَ فَلْيَرْتَدْ لِبَوْلِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5964 – صحيح

✧✧ ابوالتیاح فرماتے ہیں: بصرہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ ایک سیاہ فام شخص ہوتا تھا، وہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کیا کرتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی جانب ایک خط لکھا جس میں اس شخص کے بارے میں اُن سے وضاحت طلب کی (کہ یہ شخص آپ کے حوالے سے بہت احادیث بیان کرتا ہے آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے جوابی مکتوب میں لکھا: بے شک آپ اپنے زمانے کے لوگوں کو بہتر جانتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے صرف یہی ایک حدیث (اس کو) بیان کی ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کرنے کا ارادہ فرمایا تو آپ وہاں قریب ایک دیوار کے ساتھ نرم ریتلی زمین پر گئے، (اور وہاں پیشاب کیا اور بعد میں) فرمایا: بنی اسرائیل کے کسی فرد کے جسم پر نجاست لگ جاتی تو ان کو اپنا جسم قینچیوں کے ساتھ کاٹنا پڑتا، اس لئے جب تم پیشاب کرنا چاہو تو پیشاب کے لئے (کوئی نرم زمین والی جگہ) تلاش کرو۔

5965 – اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، ثَنَا اَبُوْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ مَسَرَّةَ، ثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، سَمِعَ اَبَا وَائِلٍ، يَقُوْلُ: شَهِدْتُ اَبَا مُوسَى الْاَشْعَرِيَّ، وَعَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ، وَاَبَا مَسْعُوْدٍ

5964: صحيح البخاري - كتاب الوضوء' باب البول عند سباطة قوم - حديث: 222"مختصرا""سنن ابى داود - كتاب الطهارة' باب الرجل يتبوا لبوله - حديث: 3'مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين' حديث ابى موسى الاشعرى - حديث: 19127'مسند الطيالسي - ابو مجلز وغيره عن ابى موسى' حديث: 515

الْبَدْرِيِّ، فَسَمِعْتُ اَبَا مُوسَى، وَاَبَا مَسْعُودٍ يَقُوْلَانِ لِعَمَّارٍ: مَا رَاَيْنَا مِنْكَ فِي الْإِسْلَامِ اَمْرًا اَكْرَهُ اِلَيْنَا مِنْ تَسَارُعِكَ فِي هٰذَا الْاَمْرِ، قَالَ عَمَّارٌ: وَاَنَا مَا رَاَيْتُ مِنْكُمَا مُنْذُ اَسْلَمْتُمَا اَمْرًا اَكْرَهُ اِلَيَّ مِنْ اِبْطَائِكُمَا عَنْهُ، ثُمَّ خَرَجُوا اِلَى الْمَسْجِدِ جَمِيعًا

✧✧ حضرت ابووائل فرماتے ہیں: میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، اور حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا۔ میں نے سنا، حضرت ابوموسیٰ اور حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہما حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے کہہ رہے تھے، تم نے اس معاملہ میں جو جلد بازی کی ہے، ہم نے تمہاری شخصیت میں اس سے زیادہ ناپسندیدہ بات کوئی نہیں دیکھی۔ جواباً حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور جب سے تم مسلمان ہوئے ہو میں نے تم دونوں میں اِس معاملہ میں سُستی سے زیادہ ناپسندیدہ بات کوئی نہیں دیکھی۔ اس کے بعد وہ تمام اصحاب مسجد کی جانب روانہ ہو گئے۔

5966 – حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَقِيهُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا مُحْرِزُ بْنُ هِشَامٍ الْكُوْفِيُّ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ نَافِعٍ الْاَشْعَرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ بْنِ اَبِي مُوسَى، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِي مُوسَى ذَاتَ لَيْلَةٍ وَمَعَهُ عَائِشَةُ، وَاَبُوْ مُوسَى يَقْرَاُ فَقَامَا فَاسْتَمَعَا لِقِرَاءَتِهِ، ثُمَّ مَضَيَا، فَلَمَّا اَصْبَحَ اَبُوْ مُوسَى، وَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَرَرْتُ بِكَ يَا اَبَا مُوسَى الْبَارِحَةَ، وَاَنْتَ تَقْرَاُ فَاسْتَمَعْنَا لِقِرَاءَتِكَ، فَقَالَ اَبُوْ مُوسَى: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، لَوْ عَلِمْتُ بِمَكَانِكَ لَحَبَّرْتُ لَكَ تَحْبِيرًا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5966 – صحيح

✧✧ حضرت ابوبردہ بن ابی موسیٰ فرماتے ہیں: ایک رات کا واقعہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی تلاوت میں مصروف تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین رضی اللہ عنہا ٹھہر کر ان کی تلاوت سننے لگ گئے، اور کچھ دیر کے بعد چلے گئے۔ جب صبح ہوئی اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اے ابوموسیٰ! گزشتہ رات میں تمہارے قریب سے گزرا تھا تم اس وقت تلاوت کر رہے تھے، ہم نے بہت غور سے تمہاری تلاوت سنی، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر مجھے پتا چل جاتا کہ آپ میری تلاوت کو سن رہے ہیں تو میں اس سے بھی زیادہ خوبصورت لہجے میں تلاوت کرتا۔

5967 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا النَّضْرُ بْنُ

5965:صحيح البخاری - كتاب الفتن؛ باب الفتنة التی تموج كموج البحر - حديث: 6707؛مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الجمل وصفين والخوارج؛ فی مسير عائشة وعلی وطلحة والزبير - حديث: 37147

5966:مسند ابی يعلی الموصلی - حديث ابی موسی الاشعری؛ حديث: 7115؛صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلی الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة؛ ذكر قول ابی موسی للمصطفی صلی الله عليه وسلم ان لو - حديث: 7304

شُمَيْلٍ، أَنَا عَوْفٌ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ: أَتَدْرِي مَا قَالَ أَبِي لِأَبِيكَ؟ قُلْتُ: لَا . قَالَ: " قَالَ أَبِي لِأَبِيكَ: هَلْ يَسُرُّكَ أَنَّ إِسْلَامَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِجْرَتَنَا مَعَهُ، وَجِهَادَنَا مَعَهُ، وَعَمَلَنَا مَعَهُ يرد لنا ؟، وَأَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ . قَالَ: أَبُوكَ لِأَبِي: لَا؟ وَاللَّهِ لَقَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا، وَإِنَّا لَنَرْجُو ذَلِكَ . قَالَ: فَقَالَ أَبِي لِأَبِيكَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ انه يرد لى ، وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ بَعْدَ ذَلِكَ نَجَوْنَا مِنْهُ رَأْسًا بِرَأْسٍ قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ أَبَاكَ خَيْرٌ مِنْ أَبِي هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5967 – صحيح

✧✧ حضرت ابو بردہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: تمہیں معلوم ہے کہ میرے والد نے تمہارے والد کو کیا کہا؟ میں نے کہا: جی نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے والد نے تمہارے والد سے کہا ہے کہ کیا تمہیں اس بات سے خوشی ہوتی ہے کہ ہمارا اسلام بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہے، ہماری ہجرت ان کے ساتھ ہے، ہمارا جہاد ان کے ہمراہ ہے، ہمارے تمام اعمال ان کے ہمراہ ہیں، ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں حصہ لیا ہے، کیا ہمارے وہ اعمال (ہمارے نامہ اعمال میں) پکے ہو چکے ہیں اور اب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم جو بھی عمل کرتے ہیں (اگر ان میں کوئی کمی کوتاہی رہ جاتی ہے تو)، ہمارے پہلے اعمال کی بناء پر یہ معاف ہو جائیں گے؟ تمہارے والد نے میرے والد سے کہا: نہیں۔ خدا کی قسم! ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی تو جہاد کیا، نمازیں پڑھیں، روزے رکھے اور بہت نیکیاں کیں۔ اور ہم اس کی امید رکھتے ہیں کہ وہ مقبول ہوں گے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: پھر میرے والد نے تمہارے والد سے کہا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میری رائے یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد والے اعمال کی کمی کوتاہی ہمارے پہلے اعمال کی وجہ سے معاف کر دی جائے گی۔ حضرت ابو بردہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: تمہارے والد میرے والد سے بہتر ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5968 – أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، ثنا مُعَاذُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ أَبَا مُوسَى عَلَى سَرِيَّةِ الْبَحْرِ، فَبَيْنَا هِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي الْبَحْرِ فِي اللَّيْلِ إِذْ نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنْ فَوْقِهِمْ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِقَضَاءٍ قَضَاهُ اللَّهُ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ مَنْ يَعْطَشْ لِلَّهِ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ، فَإِنَّ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَسْقِيَهُ يَوْمَ الْعَطَشِ الْأَكْبَرِ

5967: صحيح البخاري - كتاب المناقب باب هجرة النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه إلى المدينة - حديث: 3722

ا (اس حدیث پاک میں خط کشیدہ الفاظ صرف امام حاکم کے روایت کردہ ہیں، جبکہ بخاری شریف میں اس حدیث میں یرد نہیں ہے بلکہ "برد" ہے، اور فتح الباری میں بیان ہے کہ سعید بن ابی بردہ کی روایت میں "برد" کی بجائے "خلص" کے الفاظ ہیں۔ جس کا معنی ہے ثابت ہونا، ہمیشہ ہونا۔ اس لئے یہاں یہ گمان ہے کہ شاید المستدرک کی کتابت میں کوئی غلطی ہوئی ہے۔ شفیق)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5968 – ابن المؤمل ضعيف

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سمندر کی جہادی مہم میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو سپہ سالار بنا دیا، یہ لوگ کشتی میں تھے اور کشتی سمندر میں سفر کر رہی تھی کہ رات کے وقت کسی نے ندا دی "خبردار! کیا میں تمہیں اس فیصلے کی خبر نہ دوں جو اللہ تعالیٰ نے خود اپنے بارے میں کر رکھا ہے، خبردار! وہ فیصلہ یہ ہے کہ جو شخص گرمی کے ایام میں ایک دن اللہ کی رضا کے لئے پیاس برداشت کرے گا (یعنی روزہ رکھے گا)، اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ اس کو سب سے زیادہ پیاس والے دن پانی پلائے گا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَبِىْ عَمْرٍو الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عقبہ بن عامر ابوعمرو جہنی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5969 – اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْحَنْظَلِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْكَامِلِيُّ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، حَدَّثَنِىْ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ لَهِيعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّ مُعَاوِيَةَ اسْتَعْمَلَ عَلٰى مِصْرَ بَعْدَ وَفَاةِ اَخِيهِ عُتْبَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ، وَذٰلِكَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَاَرْبَعِينَ، فَاَقَامَ الْحَجَّ فِيهَا مُعَاوِيَةُ "

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَحَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، ثَنَا مَعْرُوفُ بْنُ خَرَّبُوذٍ الْمَكِّيُّ، قَالَ: بَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ جَالِسٌ فِى الْمَسْجِدِ، وَنَحْنُ بَيْنَ يَدَيْهِ اِذْ اَقْبَلَ مُعَاوِيَةُ فَجَلَسَ اِلَيْهِ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: " مَا لِىْ اَرَاكَ مُعْرِضًا؟ اَلَسْتَ تَعْلَمُ اَنِّىْ اَحَقُّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنَ ابْنِ عَمِّكَ؟ قَالَ: لِمَ؟ لِاَنَّهُ كَانَ مُسْلِمًا، وَكُنْتُ كَافِرًا، لَا، وَلٰكِنِّىْ ابْنُ عَمِّ عُثْمَانَ ." قَالَ: فَاِنَّ عَمِّىْ خَيْرٌ مِنَ ابْنِ عَمِّكَ . قَالَ: اِنَّ عُثْمَانَ قُتِلَ مَظْلُومًا . قَالَ: – وَعِنْدَهُمَا ابْنُ عُمَرَ – فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاِنَّ هٰذَا وَاللّٰهِ اَحَقُّ بِالْاَمْرِ مِنْكَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: اِنَّ عُمَرَ قَتَلَهُ كَافِرٌ وَعُثْمَانُ قَتَلَهُ مُسْلِمٌ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ذَاكَ وَاللّٰهِ اَدْحَضُ لِحُجَّتِكَ

✧✧ حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی عتبہ بن ابی سفیان کی وفات کے بعد حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کو مصر کا گورنر بنایا تھا۔ یہ بات ۴۴ ہجری کی ہے۔ اسی سال حضرت معاویہ نے حج قائم فرمایا۔

معروف بن خربوذ مکی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور ہم لوگ ان کے اردگرد موجود تھے، حضرت معاویہ آئے اور ان کے پاس بیٹھ گئے، لیکن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے منہ پھیر لیا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے منہ پھیرنے کی وجہ پوچھتے ہوئے کہا: کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے چچازاد بھائی سے زیادہ اس منصب کا میں مستحق ہوں؟ حضرت عبداللہ نے پوچھا: وہ کیسے؟ حضرت معاویہ نے کہا: اس لئے نہیں کہ وہ مسلمان تھے اور میں کافر تھا

بلکہ اس لئے کہ میں حضرت عثمان کے چچا کا بیٹا ہوں۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: پھر بھی میرا چچا تمہارے چچا کے بیٹے سے بہتر ہے۔ انہوں نے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ظلماً شہید کیا گیا حالانکہ اس وقت ان کے پاس حضرت عمر کے دو بیٹے موجود تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: خدا کی قسم! وہ تم سے زیادہ اس منصب کا حقدار ہے۔ حضرت معاویہ نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک کافر نے شہید کیا جبکہ حضرت عثمان کو مسلمان نے شہید کیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: خدا کی قسم! یہی بات تو تمہاری دلیل کو باطل کر دیتی ہے۔

5970 – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، اَخْبَرَنِي اَبُوْ يُونُسَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، قَالَ: عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ يُكَنَّى اَبَا عَمْرٍو، تُوُفِّيَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَخَمْسِينَ

✧✧ ابراہیم بن منذر حزامی فرماتے ہیں حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوعمرو'' تھی۔ ۵۲ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

5971 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا اَبُو النَّضْرِ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنِي هِشَامٌ الْعَابِدُ، حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ نُسَيٍّ، وَكَانَ عَامِلًا لِعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ عَلَى الْاُرْدُنِّ، قَالَ: مَرَرْتُ بِنَاسٍ قَدِ اجْتَمَعُوا عَلَى شَيْخٍ وَهُوَ يُحَدِّثُ، فَفَرَّجُوا عَنِّي، فَاِذَا شَيْخٌ يُحَدِّثُ، يَقُولُ: "يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ ثَلَاثًا عِنْدَكُمْ اَمَانَةٌ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهِنَّ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ فَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ اِنْ قَالَ: صَلَّيْتُ وَلَمْ يُصَلِّ، وَصُمْتُ وَلَمْ يَصُمْ، وَاغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَلَمْ يَغْتَسِلْ ." قَالَ: فَقَالَ مَنْ يَمِينِي: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِيُّ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت عبادہ بن نسی عبدالملک بن مروان کی جانب سے اردن کے گورنر تھے، آپ فرماتے ہیں کہ میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا، وہ لوگ ایک بزرگ کے قریب جمع تھے اور وہ بزرگ ان کو احادیث سنا رہے تھے۔ جب میں ان کے قریب پہنچا تو لوگوں نے میرے لئے جگہ بنا دی، میں نے سنا وہ شیخ کہہ رہے تھے: تین چیزیں تمہارے پاس امانت ہیں، جو ان کی حفاظت کرے گا، وہ مومن ہے اور جو ان کی حفاظت نہیں کرے گا، وہ مومن نہیں ہے۔

- وہ شخص جس نے نماز نہ پڑھی ہو اور وہ کہے کہ میں نے نماز پڑھ لی۔
- وہ شخص جس نے روزہ نہ رکھا ہو اور کہے کہ میں نے روزہ رکھا ہے۔
- وہ شخص جس نے جنابت کا غسل نہ کیا ہو اور کہے کہ میں نے غسل کر لیا ہے۔

عبادہ کہتے ہیں: میرے دائیں جانب سے کسی نے پوچھا: یہ کون بزرگ ہیں؟ تو دوسرے شخص نے جواب دیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ ہیں۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ حُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَهُوَ رَاهِبُ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذِكْرُ مَقْتَلِهِ

حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کے فضائل اوران کی شہادت کا تذکرہ، آپ عبادت گزار صحابی ہیں

5972 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثنا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثنا عَارِمٌ اَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيِّ، حَدَّثَنِي مَوْلَى زِيَادٍ قَالَ: اَرْسَلَنِي زِيَادٌ اِلَى حُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ وَيُقَالُ فِيهِ: ابْنُ الْاَدْبَرِ فَاَبَى اَنْ يَاْتِيَهُ، ثُمَّ اَعَادَنِي الثَّانِيَةَ فَاَبَى اَنْ يَاْتِيَهُ قَالَ: فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ، اِنِّي اُحَذِّرُكَ اَنْ تَرْكَبَ اَعْجَازَ اُمُورٍ هَلَكَ مَنْ رَكِبَ صُدُورَهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبى)5972 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ زیاد کے آزادکردہ غلام بیان کرتے ہیں کہ مجھے زیاد نے حضرت حجر بن عدی کی جانب ان کو بلانے کے لئے بھیجا، ان کو ''ابن ادبر'' کہا جاتا تھا۔ حضرت حجر نے آنے سے انکار کر دیا۔ زیاد نے دوسری مرتبہ بھیجا لیکن انہوں نے اس بار بھی آنے سے منع کر دیا۔ اس نے تیسری مرتبہ یہ کہہ کر بھیجا کہ تم ایسے امور کی دم کے پیچھے پڑنے سے باز آجاؤ جن امور کے سینوں پر سوار ہونے والے بھی ہلاک ہو گئے۔

5973 – حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدُّورِيُّ، ثنا اَبُو كُرَيْبٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عُلَاثَةَ، قَالَ: رَاَيْتُ حُجْرَ بْنَ الْاَدْبَرِ حِينَ اُخْرِجَ بِهِ زِيَادٌ اِلَى مُعَاوِيَةَ، وَرِجْلَاهُ مِنْ جَانِبٍ وَهُوَ عَلَى بَعِيرٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)5973 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ زیاد بن علاثہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت حجر بن ادبر کو دیکھا جب زیاد نے ان کو حضرت معاویہ کی جانب بھیجا۔ (ان کی کیفیت یہ تھی کہ) ان کو اونٹ کے ساتھ ایک جانب باندھا گیا تھا اور ان کے پاؤں ایک جانب لٹک رہے تھے۔

5974 – حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا اِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: " حُجْرُ بْنُ عَدِيٍّ الْكِنْدِيُّ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِالرَّحْمَنِ، كَانَ قَدْ وَفَدَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَهِدَ الْقَادِسِيَّةَ، وَشَهِدَ الْجَمَلَ، وَصِفِّينَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَتَلَهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ بِمَرْجِ عَذْرَاءَ، وَكَانَ لَهُ ابْنَانِ: عَبْدُ اللّٰهِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَتَلَهُمَا مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ صَبْرًا، وَقُتِلَ حُجْرٌ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَخَمْسِينَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)5974 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں حجر بن عدی کندی رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوعبدالرحمٰن'' تھی۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے تھے، جنگ قادسیہ، جنگ جمل اور صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شریک ہوئے تھے۔ معاویہ بن ابوسفیان نے ان کو مقام ''مرج عذراء'' پر شہید کیا، ان کے دو بیٹے تھے، عبداللہ اور عبدالرحمٰن۔ ان دونوں کو مصعب بن عمیر نے باندھ کر شہید کیا تھا۔ حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ ۵۳ ہجری میں شہید ہوئے۔

5975 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثنا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى بْنِ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثنا اَبِي، عَنِ

ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: " لَمَّا كَانَ لَيَالِي بَعْثِ حُجْرٍ اِلٰى مُعَاوِيَةَ جَعَلَ النَّاسُ يَتَحَيَّرُونَ وَيَقُولُونَ: مَا فَعَلَ حُجْرٌ؟ فَاَتَى خَبَرُهُ ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ مُخْتَبِیءٌ فِي السُّوقِ، فَاَطْلَقَ حَبْوَتَهُ وَوَثَبَ، وَانْطَلَقَ فَجَعَلْتُ اَسْمَعُ نَحِيبَهُ، وَهُوَ مُوَلٍّ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)5975 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت نافع فرماتے ہیں: جب حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی جانب بھیجا جا رہا تھا، لوگ بہت حیران تھے اور پوچھتے تھے کہ حجر کا قصور کیا ہے؟ یہ خبر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تک پہنچی، وہ اس وقت بازار میں کسی جگہ روپوش تھے، آپ نے روپوشی ختم کی اور لوگوں کے درمیان آ گئے۔ جب وہ واپس جا رہے تھے تو میں ان کی پھوٹ پھوٹ کر رونے کی آوازیں سن رہا تھا۔

5976 – حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ، ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ، ثنا اَبُو كُرَيْبٍ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، قَالَ: رَاَيْتُ حُجْرَ بْنَ عَدِيٍّ وَهُوَ يَقُولُ: اَلَا اِنِّي عَلٰى بَيْعَتِي لَا اَقِيلُهَا، وَلَا اَسْتَقِيلُهَا سَمَاعَ اللّٰهِ وَالنَّاسِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)5976 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ ابواسحاق کہتے ہیں: میں نے حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے وہ اللہ تعالیٰ اور لوگوں کو گواہ بناتے ہوئے کہہ رہے تھے خبردار! میں اپنی بیعت پر قائم ہوں، نہ میں نے اس کو توڑا ہے اور نہ توڑنے کی خواہش رکھتا ہوں۔

5977 – حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، ثنا الْمُفَضَّلُ بْنُ غَسَّانَ الْغَلَابِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، وَهِشَامٌ، ثنا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ بِشْرِ بْنِ عَبْدِ الْحَضْرَمِيِّ، قَالَ: لَمَّا بَعَثَ زِيَادٌ بِحُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ اِلٰى مُعَاوِيَةَ اَمَرَ مُعَاوِيَةُ بِحَبْسِهِ بِمَكَانٍ يُقَالُ لَهُ: مَرْجُ عَذْرَاءَ، ثُمَّ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِيهِ قَالَ: فَجَعَلُوا يَقُولُونَ: الْقَتْلُ الْقَتْلُ. قَالَ: فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسَدٍ الْبَجَلِيُّ فَقَالَ: " يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اَنْتَ رَاعِينَا وَنَحْنُ رَعِيَّتُكَ، وَاَنْتَ رُكْنُنَا وَنَحْنُ عِمَادُكَ، اِنْ عَاقَبْتَ قُلْنَا: اَصَبْتَ، وَاِنْ عَفَوْتَ قُلْنَا: اَحْسَنْتَ وَالْعَفْوُ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى، وَكُلُّ رَاعٍ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ " قَالَ: فَتَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ قَوْلِهِ

✧✧ بشر بن عبدالحضرمی کہتے ہیں: جب زیاد نے حضرت حجر بن عدی کو حضرت معاویہ کی جانب بھیجا تو معاویہ نے ان کو ایک جگہ پر قید کرنے کا حکم دیا، اس جگہ کو 'مرج عذراء' کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد لوگوں سے ان کے بارے میں مشورہ کیا تو لوگ کہنے لگے کہ ان کو قتل کریں، ان کو قتل کریں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زید بن اسد بجلی اٹھ کر کھڑے ہوئے، اور بولے: اے امیر المومنین! آپ ہمارے حکمران ہیں اور ہم آپ کی رعایا ہیں، آپ ہماری بنیاد ہیں اور ہم آپ کے ستون ہیں۔ اگر آپ سزا دیں گے تو ہم کہیں گے کہ آپ نے صحیح کیا اور اگر آپ معاف کر دیں گے تو ہم کہیں گے کہ آپ نے بہت بڑی نیکی کی ہے اور معاف کرنا ہی تقویٰ کے قریب تر ہے۔ اور ہر ذمہ دار سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں سوال ہوگا۔ راوی کہتے

ہیں: حضرت عبداللہ بن زید بن اسد کے یہ کہتے ہی سب لوگ وہاں سے چلے گئے۔

5978 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْمُقْرِءُ، بِبَغْدَادَ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَرِيدِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْخٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ، ثنا اَبُوْ مِخْنَفٍ، اَنَّ هَدِيَّةَ بْنَ فَيَّاضٍ الْاَعْوَرَ، اَمَرَ بِقَتْلِ حُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ، فَمَشَى اِلَيْهِ بِالسَّيْفِ، فَارْتَعَدَتْ فَرَائِصُهُ فَقَالَ: يَا حُجْرُ، اَلَيْسَ زَعَمْتَ اَنَّكَ لَا تَجْزَعُ مِنَ الْمَوْتِ، فَاِنَّا نَدَعُكَ فَقَالَ: وَمَا لِي لَا اَجْزَعُ، وَاَنَا اَرَى قَبْرًا مَحْفُورًا، وَكَفَنًا مَنْشُورًا، وَسَيْفًا مَشْهُورًا، وَاِنِّي وَاللّٰهِ لَنْ اَقُوْلَ مَا يُسْخِطُ الرَّبَّ قَالَ: فَقَتَلَهُ وَذٰلِكَ فِي شَعْبَانَ سَنَةَ اِحْدَى وَخَمْسِينَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5978 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ابومخنف فرماتے ہیں: ہدیہ بن فیاض اعور کو حکم دیا گیا کہ حجر بن عدی کو قتل کردو، وہ اپنی تلوار لے کر ان کی جانب بڑھا، تو حضرت حجر پر کپکپی طاری ہوگئی، ہدیہ بن فیاض نے کہا: کیا تم یہ دعویٰ نہیں کیا کرتے تھے کہ تم موت سے نہیں گھبراتے ہو؟ تاکہ ہم تجھے چھوڑ دیں۔ حضرت حجر نے کہا: میں کیوں نہ گھبراؤں کہ مجھے کھودی ہوئی قبر نظر آرہی ہے، مجھے بکھرا ہوا کفن دکھائی دے رہا ہے، اور تلوار سونتی ہوئی نظر آرہی ہے۔ اور خدا کی قسم! میں وہ بات ہرگز نہیں کہہ سکتا جو اللہ تبارک وتعالیٰ کو ناراض کردے۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد ہدیہ بن فیاض نے ان کو شہید کردیا۔ یہ واقعہ شعبان کے مہینے میں ۵۱ ہجری کا ہے۔

5979 – حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ الضَّبِّيُّ، ثنا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ حُجْرُ بْنُ عَدِيٍّ: لَا تَغْسِلُوا عَنِّي دَمًا، وَلَا تُطْلِقُوا عَنِّي قَيْدًا، وَادْفِنُونِي فِي ثِيَابِي فَاِنَّا نَلْتَقِي غَدًا بِالْجَادَّةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5979 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ محمد بن سیرین فرماتے ہیں: حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میرا خون نہ دھونا، اور نہ ہی میری بیڑیاں اتارنا اور مجھے میرے انہی کپڑوں میں دفن کرنا، کیونکہ کل ہماری ملاقات اپنے نظریے پر قائم رہتے ہوئے ہوگی۔

5980 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ مَخْلَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكَارِزِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثنا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثنا حَرْمَلَةُ بْنُ قَيْسٍ النَّخَعِيُّ، حَدَّثَنِي اَبُوْ زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، قَالَ: مَا وَفَدَ جَرِيرٌ قَطُّ اِلَّا وَفَدْتُ مَعَهُ، وَمَا دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ اِلَّا دَخَلْتُ مَعَهُ، وَمَا دَخَلْنَا مَعَهُ عَلَيْهِ اِلَّا ذَكَرَ قَتْلَ حُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)5980 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ابوزرعہ بن عمرو بن جریر فرماتے ہیں: جریر جب بھی سفر پر گئے، میں ہمیشہ ان کے ساتھ رہا ہوں۔ اور وہ جب بھی معاویہ کے پاس گئے، میں ہمیشہ ان کے ہمراہ رہا ہوں۔ اور ہم جب بھی حضرت معاویہ کے پاس گئے، حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ کے قتل کا تذکرہ ضرور ہوا۔

5981 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ

الْبَغَوِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ زِيَادًا، اَطَالَ الْخُطْبَةَ، فَقَالَ حُجْرُ بْنُ عَدِيٍّ: الصَّلَاةُ فَمَضَى فِي خُطْبَتِهِ، فَقَالَ لَهُ: الصَّلَاةُ، وَضَرَبَ بِيَدِهِ اِلَى الْحَصَى، وَضَرَبَ النَّاسُ بِاَيْدِيهِمْ اِلَى الْحَصَى، فَنَزَلَ فَصَلَّى، ثُمَّ كَتَبَ فِيهِ اِلَى مُعَاوِيَةَ فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ: اَنْ سَرِّحْ بِهِ اِلَيَّ فَسَرَّحَهُ اِلَيْهِ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. قَالَ: وَاَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ اَنَا؟ اِنِّي لَا اُقِيلُكَ، وَلَا اَسْتَقِيلُكَ، فَاَمَرَ بِقَتْلِهِ، فَلَمَّا انْطَلَقُوا بِهِ طَلَبَ مِنْهُمْ اَنْ يَاْذَنُوا لَهُ، فَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، فَاَذِنُوا لَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: لَا تُطْلِقُوا عَنِّي حَدِيدًا، وَلَا تَغْسِلُوا عَنِّي دَمًا، وَادْفِنُونِي فِي ثِيَابِي فَاِنِّي مُخَاصِمٌ قَالَ: فَقُتِلَ قَالَ هِشَامٌ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ اِذَا سُئِلَ عَنِ الشَّهِيدِ ذَكَرَ حَدِيثَ حُجْرَ

✧✧ محمد بن سیرین فرماتے ہیں: زیاد نے خطبہ لمبا کر دیا تو حضرت حجر بن عدی نے کہا: نماز کا وقت ہو چکا ہے۔ لیکن زیاد نے اپنا خطبہ جاری رکھا، حضرت حجر نے دوبارہ کہا کہ نماز کا وقت ہو چکا ہے اور ساتھ اپنا ہاتھ زمین پر مارا، ساتھ ہی دوسرے لوگوں نے بھی ہاتھ زمین پر مارے۔ زیاد منبر سے نیچے اترا اور نماز پڑھا دی، اور حضرت حجر کے بارے حضرت معاویہ کی جانب خط لکھا، حضرت معاویہ نے جوابی مکتوب میں لکھا کہ ان کو میرے پاس بھیج دو، زیاد نے ان کو حضرت معاویہ کے پاس بھیج دیا، جب حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ کے پاس پہنچے، تو کہا: السلام علیک یا امیر المومنین۔ ساتھ ہی فرمایا: اور امیر المومنین تو میں خود ہوں۔ میں نہ تجھ سے کوئی بات کروں گا اور نہ تیری سنوں گا۔ حضرت معاویہ نے ان کے قتل کا حکم دے دیا۔ جب ان کو قتل کے لئے لے کر جا رہے تھے تو انہوں نے نماز پڑھنے کے لیے کچھ دیر مہلت کا مطالبہ کیا، ان کو مہلت دی گئی، آپ نے دو رکعت نماز پڑھی پھر فرمایا: میری بیڑیاں مجھ سے نہ اتارنا اور نہ ہی میرے جسم سے میرا خون دھونا، مجھے میرے انہی کپڑوں میں کفن دینا، کیونکہ (کل قیامت کے دن میرا تمہارے ساتھ) جھگڑا ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد ان کو قتل کر دیا گیا۔

ہشام کہتے ہیں: محمد بن سیرین سے جب بھی شہید کے بارے میں پوچھا جاتا تو آپ حضرت حجر رضی اللہ عنہ والا واقعہ سنایا کرتے تھے۔

5982 – حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا مَخْشِيُّ بْنُ حُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ، فَقَالَ: اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قَالُوا: يَوْمٌ حَرَامٌ، قَالَ: فَاَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قَالُوا: الْبَلَدُ الْحَرَامُ، قَالَ: فَاَيُّ شَهْرٍ؟ قَالُوا: شَهْرٌ حَرَامٌ، قَالَ: فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا كَحُرْمَةِ شَهْرِكُمْ هٰذَا كَحُرْمَةِ بَلَدِكُمْ هٰذَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

5982: مسند الحارث - كتاب الحج' باب الخطبة فى الحج - حديث: 381' المعجم الكبير للطبرانى - من اسمه الحارث' حريث بن زيد بن ثعلبة الانصارى - حجير ابو مخشى' حديث: 3488

✧✧ مخشی بن حجر بن عدی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے کہا: حرمت والا دن ہے۔ آپ نے پوچھا: یہ شہر کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے کہا: حرمت والا شہر ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے کہا: حرمت والا مہینہ ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر اسی طرح حرام ہیں، جیسے آج کے دن کی حرمت ہے، جیسے اس مہینے کی حرمت ہے، جیسے اس شہر کی حرمت ہے۔ تم میں سے جو لوگ اس وقت یہاں موجود ہیں ان کو چاہئے کہ یہ باتیں ان لوگوں تک بھی پہنچا دیں جو اس وقت یہاں موجود نہیں ہیں۔ تم میرے بعد کفر میں مت لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارتے پھرو۔

5983 – سَمِعْتُ اَبَا عَلِيِّ الْحَافِظَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ قُتَيْبَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ بْنَ يَعْقُوْبَ، يَقُوْلُ: قَدْ اَدْرَكَ حُجْرُ بْنُ عَدِيِّ الْجَاهِلِيَّةَ، وَاَكَلَ الدَّمَ فِيهَا، ثُمَّ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ مِنْهُ، وَشَهِدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْجَمَلَ، وَصِفِّيْنَ، وَقُتِلَ فِي مُوَالَاةِ عَلِيٍّ

✧✧ ابراہیم بن یعقوب فرماتے ہیں کہ حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت بھی پایا، اس زمانے میں خون بھی کھایا، پھر رسول اللہ ﷺ کی صحبت بھی پائی، آپ ﷺ سے دین کے احکام بھی سنے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ جمل اور صفین میں شریک بھی ہوئے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وفاداروں میں شہید ہوئے۔

5984 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَتَّابٍ الْعَبْدِيُّ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ مُعَاوِيَةَ عَلَى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ: يَا مُعَاوِيَةُ، قَتَلْتَ حُجْرًا وَاَصْحَابَهُ، وَفَعَلْتَ الَّذِي فَعَلْتَ وَذَكَرَ الْحِكَايَةَ بِطُوْلِهَا "

✧✧ حضرت سعید بن مسیب، مروان کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (مروان کہتا ہے کہ) میں حضرت معاویہ کے ہمراہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، اُمّ المومنین نے کہا: تو نے حجر بن عدی اور ان کے ساتھیوں کو قتل کیا ہے اور ان کے ساتھ تم نے بہت زیادتی کی ہے، اس کے بعد راوی نے پورا قصہ بیان کیا ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمران بن حصین خزاعی رضی اللہ عنہ کے فضائل

5985 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السَّكَنِ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا هُشَيْمٌ، ثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، قَالَ: قَالَ زِيَادٌ لِعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: يَا اَبَا نُجَيْدٍ

✧✧ معاویہ بن قرہ فرماتے ہیں کہ زیاد نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو "ابونجید" کہہ کر پکارا۔

5986 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَطَّةَ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ خَلَفِ بْنِ عَبْدِنَهِمِ بْنِ حُزْمَةَ بْنِ جَهْمَةَ بْنِ غَاضِرَةَ

وَيُكَنّٰى اَبَا نُجَيْدٍ، اَسْلَمَ قَدِيمًا هُوَ وَاَبُوهُ وَاُخْتُهُ، وَغَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَوَاتٍ، وَلَمْ يَزَلْ فِي بِلَادِ قَوْمِهِ، ثُمَّ تَحَوَّلَ اِلَى الْبَصْرَةِ، فَنَزَلَ بِهَا اِلٰى اَنْ مَاتَ بِهَا، وَوَلَدُهُ بِهَا، وَتُوُفِّيَ عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ بِالْبَصْرَةِ قَبْلَ زِيَادٍ بِسَنَةٍ، وَتُوُفِّيَ زِيَادٌ سَنَةَ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ

✧✧ محمد بن عمر نے ان کانسب یوں بیان کیا ہے''عمران بن حصین بن عبید بن خلف بن عبدنہم بن حزمہ بن جہمہ بن غاضرہ'' ان کی کنیت ''ابونجید'' تھی۔آپ کے والد اور آپ کی بہن بہت پہلے پہل اسلام لائے تھے،اور رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تمام غزوات میں شرکت بھی کی۔آپ مسلسل اپنی قوم کے علاقے میں ہی رہے، پھر بصرہ میں منتقل ہو گئے اور اپنے اہل وعیال سمیت وفات تک وہیں رہے۔حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بصرہ پر زیاد کی حکومت آنے سے ایک سال پہلے ۵۰ ہجری میں فوت ہوئے۔

5987 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: مَاتَ اَبُوْ نُجَيْدٍ عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ بْنِ خَلَفِ بْنِ عَبْدِنَهِمٍ الْخُزَاعِيُّ بِالْبَصْرَةِ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَخَمْسِينَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں کہ ابونجید عمران بن حصین بن خلف بن عبدنہم خزاعی کا انتقال ۵۲ ہجری کو بصرہ میں ہوا۔

5988 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ، ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، قَالَ: انْطَلَقْتُ اِلَى الْبَصْرَةِ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا شَيْخٌ مُسْتَنِدٌ اِلٰى اُسْطُوَانَةٍ يُحَدِّثُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَاْتِي اَقْوَامٌ يُعْطُونَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ اَنْ يُسْاَلُوهَا فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا الشَّيْخُ؟ قَالُوا: عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ عَالٍ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5988 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ہلال بن یساف فرماتے ہیں کہ میں بصرہ گیا اور وہاں کی مسجد میں داخل ہوا تو ایک بزرگ ستون کے ساتھ ٹیک لگائے حدیث شریف بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے بہترین زمانہ میرا ہے،اس کے بعد وہ جو میرے زمانے سے متصل ہے،اس کے بعد وہ جو اس زمانے سے متصل ہے، پھر اس کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو بن مانگے گواہی دیں گے۔میں نے پوچھا کہ یہ بزرگ کون ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ہیں۔

❁❁ یہ حدیث عالی ہے،امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5989 – اَخْبَرَنِي اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، ثنا الْفَضْلُ

بْنُ اِسْحَاقَ الدُّورِيُّ، ثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ زِيَادًا، اَوِ ابْنَ زِيَادٍ بَعَثَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ سَاعِيًا، فَجَاءَ وَلَمْ يَرْجِعْ مَعَهُ دِرْهَمٌ، فَقَالَ لَهُ اَيْنَ الْمَالُ؟ قَالَ: وَلِلْمَالِ اَرْسَلْتَنِي؟ اَخَذْنَاهَا كَمَا كُنَّا نَاْخُذُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَوَضَعْنَاهَا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي كُنَّا نَضَعُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)5989 – صحيح

✧✧ ابراہیم بن عطاء اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ زیاد یا ابن زیاد نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو ٹیکس وصول کرنے کے لئے بھیجا، وہ جب لوٹ کر آئے تو ان کے پاس ایک درہم تک نہ تھا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: مال کہاں ہے؟ انہوں نے کہا: کیا تم نے مجھے مال کے لئے بھیجا تھا؟ ہم نے اسی حساب سے لیا ہے جس حساب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لیا کرتے تھے اور انہی مقامات پر خرچ بھی کر دیا ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم خرچ کیا کرتے تھے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

5990 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا هُشَيْمٌ، اَنَا اَبُوْ بِشْرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، قَالَ: كَانَ عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ مِنْ اَشَدِّ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتِهَادًا فِي الْعِبَادَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)5990 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ معاویہ بن قرہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا شمار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان صحابہ کرام میں ہوتا ہے جو عبادت میں بہت مگن رہا کرتے تھے۔

5991 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ، ثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: مَا قَدِمَ اَحَدُ الْبَصْرَةَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْضُلُ عَلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)5991 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ محمد بن منکدر فرماتے ہیں: بصرہ میں جتنے لوگ آئے ہیں ان میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے زیادہ صاحب فضل کوئی نہیں ہے۔

5992 – حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَى الْكُوْفَةِ، فَمَا اَتَى عَلَيْهِ يَوْمٌ اِلَّا يُنَاشِدُ الشِّعْرَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)5992 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ مطرف بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بصرہ سے کوفہ کی جانب نکلے، آپ ہر دن شعر گنگنایا کرتے تھے۔

5993 – اَخْبَرَنِی اَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِیُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا سَعِیدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُونَ، اَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ اَبِی مَیْمُونَةَ، عَنْ اَبِیهِ، اَنَّ نَاقَةً لِنُجَیْدِ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَمَیَتْ، وَعِمْرَانُ مَرِیضٌ، فَتَاَذَّی بِهَا، فَلَعَنَهَا عِمْرَانُ فَخَرَجَ نُجَیْدٌ وَهُوَ یَسْتَرْجِعُ، وَكَانَتْ نَاقَتُهُ تُعْجِبُهُ فَقِیلَ لَهُ: مَا لَكَ؟ فَقَالَ: لَعَنَ اَبُو نُجَیْدٍ نَاقَتِی، فَمَا لَبِثَ اِلَّا قَلِیلًا حَتّٰی انْدَقَّ عُنُقُهَا

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)5993 – سكت عنه الذهبی فی التلخیص

✧✧ ابراہیم بن عطاء بن ابی میمونہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نجید بن عمران بن حصین کی اونٹنی گر پڑی، اس وقت عمران بن حصین مریض تھے، ان کو اس اونٹنی سے تکلیف پہنچی، تو حضرت عمران نے اونٹنی پر لعنت کی۔ پھر حضرت عمران انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے وہاں سے نکلے، یہ اونٹنی نجید کو بہت پسند تھی۔ ان سے کسی نے پوچھا کہ آپ کیوں پریشان ہیں؟ توانہوں نے کہا: کہ (والد صاحب) ابونجید نے میری اونٹنی پر لعنت کی ہے۔ ابھی زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ اس اونٹنی کی گردن ٹوٹ گئی۔

5994 – اَخْبَرَنِی اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ بْنِ الْفَضْلِ، ثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِیُّ، ثَنَا الْوَلِیدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُونِیُّ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ اَسْلَمَ، ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ، اَنَّهُ قَالَ: " اعْلَمْ یَا مُطَرِّفُ، اَنَّهُ كَانَتْ تُسَلِّمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَیَّ عِنْدَ رَاْسِی، وَعِنْدَ الْبَیْتِ، وَعِنْدَ بَابِ الْحِجْرِ، فَلَمَّا اكْتَوَیْتُ ذَهَبَ ذٰلِكَ، فَلَمَّا بَرِءَ كَلَّمَهُ، قَالَ: اعْلَمْ یَا مُطَرِّفُ اَنَّهُ عَادَ اِلَیَّ الَّذِی كُنْتُ اَفْقِدُ، اكْتُمْ عَلَیَّ یَا مُطَرِّفُ حَتّٰی اَمُوتَ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)5994 – سكت عنه الذهبی فی التلخیص

✧✧ مطرف بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے مطرف! جان لو کہ فرشتے میرے سر کے پاس مجھ پر سلام بھیجتے تھے، بیت اللہ کے پاس بھی اور باب الحجر کے پاس بھی۔ جب مجھے داغ لگا تو یہ معاملہ ختم ہوگیا پھر جب میرا زخم درست ہوگیا تو اے مطرف جان لو کہ وہ سارا معاملہ دوبارہ لوٹ آیا جو ختم ہوگیا تھا۔ اے مطرف میری زندگی میں میرا یہ راز کبھی کسی سے نہ کہنا۔

5995 – اَخْبَرَنِی اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ بُكَیْرٍ الْعَدْلُ، ثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِیُّ، ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا حَاجِبُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ، قَالَ: مَا مَسِسْتُ فَرْجِی بِیَمِینِی مُنْذُ بَایَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5995 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی ہے، اس وقت سے آج تک اپنے دائیں ہاتھ سے کبھی اپنی شرمگاہ کو نہیں چھوا (کیونکہ یہ ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں سے مس ہو چکا تھا)

5996 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمِ بْنِ الْفَضْلِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيُّ، ثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ، ثَنَا رَافِعُ بْنُ سَحْبَانَ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ ثَلَاثًا، فَقَالَ: اِثْمٌ لَزِمَهُ وَحُرِّمَتْ عَلَيْهِ امْرَاَتُهُ، فَانْطَلَقَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِاَبِي مُوسَى يُرِيدُ عَيْبَهُ، فَقَالَ اَبُو مُوسَى: اَكْثَرَ اللّٰهُ فِينَا مِثْلَ اَبِي نُجَيْدٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)5996 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ رافع بن سحبان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اس وقت حضرت عمران رضی اللہ عنہ مسجد میں تھے، اس نے کہا: ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے دی ہیں۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ شخص سخت گنہ گار ہوا ہے، اور اس کی بیوی اس پر حرام ہو چکی ہے۔ وہ شخص چلا گیا اور حضرت ابوموسیٰ کے سامنے ان کی عیب جوئی کرنے لگا تو حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابونجید جیسے لوگوں کی ہم میں کثرت فرمائے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَاَخِيهِ زِيَادِ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَلَهُ اَيْضًا صُحْبَةٌ

حضرت فضالہ بن عبید انصاری اور ان کے بھائی زید بن عبید رضی اللہ عنہما کے فضائل یہ بھی صحابی رسول ہیں۔

5997 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ اَبُو مُحَمَّدٍ: فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ النَّاقِدِ بْنِ صُهَيْبِ بْنِ جَحْجَبَا بْنِ كُلْفَةَ بْنِ عَوْفٍ الْاَنْصَارِيُّ، وَاُمُّهُ ابْنَةُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ اُحَيْحَةَ بْنِ الْجُلَاحِ، مَاتَ بِدِمَشْقَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَخَمْسِينَ، وَفِيهَا مَاتَ اَخُوهُ زِيَادُ بْنُ عُبَيْدٍ، وَيُقَالُ بَعْدَهُ بِسَنَةٍ

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''ابومحمد فضالہ بن عبید بن ناقد بن صہیب بن جحجبا بن کلفہ بن عوف انصاری''۔ ان کی والدہ محمد بن عقبہ بن احیحہ بن جلاح کی بیٹی ہیں۔ آپ کا انتقال ۵۳ ہجری کو دمشق میں ہوا۔ وہیں پر ان کے بھائی زیاد بن عبید کا بھی انتقال ہوا۔ بعض مورخین کا کہنا ہے کہ ان کے بھائی کا انتقال ان سے ایک سال بعد ہوا۔

5998 – فَحَدَّثَنِي اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْبَيْرُوتِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَوْزَجَانِيُّ، قَالَ: " مَاتَ زِيَادُ بْنُ عُبَيْدٍ اَخُو فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِالْكُوفَةِ، وَدُفِنَ بِالثَّوِيِّ، وَكَانَ يُكَنَّى اَبَا الْمُغِيرَةِ، فَرَثَاهُ حَارِثَةُ بْنُ بَدْرٍ فَقَالَ:

صَلَّى الْاِلَهُ عَلَى قَبْرٍ وَطَهَّرَهُ ... عِنْدَ الثَّوِيَّةِ يُسْقَى فَوْقَهُ الْمَوْرُ

زَفَّتْ اِلَيْهِ قُرَيْشٌ نَعْشَ سَيِّدِهَا | فَالْجُودُ وَالْحَزْمُ فِيهِ الْيَوْمَ مَقْبُورُ
اَبَا الْمُغِيْرَةِ وَالدُّنْيَا مُفَجَّعَةٌ | وَاِنَّ مِنْ غُرَّةِ الدُّنْيَا الْمَغْرُورُ
قَدْ كَانَ عِنْدَكَ لِلْمَعْرُوفِ مَعْرِفَةٌ | وَكَانَ عِنْدَكَ لِلنَّكْرَاءِ تَنْكِيرُ
وَكُنْتَ تَغْشَى وَتُعْطِي الْمَالَ مِنْ سَعَةٍ | اِنْ كَانَ بَابُكَ اَضْحَى وَهُوَ مَحْجُورُ
وَالنَّاسُ بَعْدَكَ قَدْ خَفَّتْ حُلُومُهُمْ | كَاَنَّهَا نُسِجَتْ فِيهَا الْعَصَافِيرُ

✧✧ ابراہیم بن یعقوب جوزجانی فرماتے ہیں: فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت زیاد بن عبید رضی اللہ عنہ کا کوفہ میں انتقال ہوا، مقام ثوی میں ان کو دفن کیا گیا۔ ان کی کنیت ابومغیرہ تھی۔ حارثہ بن بدر نے ان کا مرثیہ کہتے ہوئے اشعار کہے جن کا مفہوم یہ ہے۔

- اللہ تعالیٰ مقام ثوی میں اس کی قبر بادنسیم کے ساتھ رحمتوں کی برکھا برسائے اور ان کو خوب پاک کر دے
- قریش اپنے سردار کی میت سنوار کر اس مقام میں لے گئے ہیں، آج جود و کرم کا منبع اُس شہر میں دفن کر دیا گیا۔
- میری مراد ''ابومغیرہ'' ہے۔ اس کی اچانک موت کی خبر دنیا کو ملی، اور یہ بھی دنیا کے دھوکوں میں سے ایک دھوکا ہے۔
- اے ابومغیرہ! تیرے پاس نیکیوں کی پہچان تھی اور تیرے پاس برائی کو کوئی جانتا ہی نہیں تھا۔
- تیرا دروازہ بند بھی ہو، تب بھی تو سب کو جھولیاں بھر بھر کے دیتا ہے۔
- اے ابومغیرہ! تیرے بعد لوگوں کے حوصلے پست ہو گئے ہیں، یوں لگتا ہے جیسے چڑیوں نے گھونسلے بنا لیئے ہوں۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کے فضائل

5999 – حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِىُّ، ثَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِىُّ، ثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ مَعْمَرُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: قَالَ: كَانَ اسْمُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ فِى الْجَاهِلِيَّةِ عَبْدَ الْعُزَّى، فَسَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

✧✧ ابوعبیدہ معمر بن مثنی فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کا نام زمانہ جاہلیت میں ''عبدالعزیٰ'' تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام ''عبدالرحمٰن'' رکھا۔

6000 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِىُّ، حَدَّثَنِىْ مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِىُّ، قَالَ: "كَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِى بَكْرٍ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِاللّٰهِ، وَقِيلَ: اَبَا مُحَمَّدٍ، وَاُمُّهُ اُمُّ عَائِشَةَ اُمُّ رُومَانَ بِنْتُ عَامِرِ بْنِ عُوَيْمِرِ بْنِ عَبْدِشَمْسِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ اَسْلَمَتْ، اُمُّ رُومَانَ وَحَسُنَ اِسْلَامُهَا "وَقَالَ فِيهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَنْظُرَ اِلَى امْرَاَةٍ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ فَلْيَنْظُرْ اِلَى اُمِّ

رُومَانَ تُوُفِّيَتْ أُمُّ رُومَانَ فِي ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ سِتٍّ مِنَ الْهِجْرَةِ "

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کی کنیت ''ابوعبداللہ'' تھی۔ بعض مورخین کا کہنا ہے کہ ان کی کنیت ''ابومحمد'' تھی۔ ان کی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ''ام رومان بنت عامر بن عویمر بن عبد شمس بن عبد مناف ہیں، آپ مسلمان ہو گئی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا تھا کہ جو شخص حورعین کو دیکھنا چاہتا ہو وہ اُم رومان کو دیکھ لے۔ اُمّ رومان ۶ ہجری کو ماہ ذی الحج میں فوت ہوئیں۔

6001 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، اَنَا الْمَعْمَرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ اَبِي شَيْبَةَ، يَقُولُ: كَانَ اسْمُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ عَبْدَ الْعُزَّى، فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَيُكَنَّى اَبَا مُحَمَّدٍ، وَكَانَ شَهِدَ فَتْحَ دِمَشْقَ فَنَفَّلَهُ عُمَرُ لَيْلَى بِنْتَ الْجُودِيِّ حِينَ فَتَحَ دِمَشْقَ، وَكَانَ لَهَا عَاشِقًا

✧✧ معمری کہتے ہیں: ابوبکر ابن ابی شیبہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی بکر رضی اللہ عنہما کا اصل نام ''عبدالعزیٰ'' تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام ''عبدالرحمٰن'' رکھا۔ اوران کی کنیت ''ابومحمد'' تھی۔ آپ فتح دمشق میں شریک تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لیلیٰ بنت جودی غنیمت کے طور پر ان کو عطا فرمائی۔ آپ اُس سے پیار کرتے تھے۔

6002 - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، قَالَا: ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ يَحْيَى الْغَسَّانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، اَنَّهُمْ خَرَجُوا اِلَى الشَّامِ فِي رَكْبٍ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يَمْتَارُونَ، فَاَتَوُا امْرَاَةً يُقَالُ لَهَا: لَيْلَى فَرَاَوْا مِنْ هَيْئَتِهَا وَجَمَالِهَا، فَرَجَعَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ وَهُوَ يُشَبِّبُ بِهَا:

تَذَكَّرْتُ لَيْلَى وَالسَّمَاوَةَ دُونَهَا ... فَمَا لِابْنَةِ الْجُودِيِّ لَيْلَى وَمَالِيَا

وَاِنِّي اُعَاطِي قُبْلَةَ حَارِثِيَّةً ... تَحِلُّ بِبُصْرَى اَوْ تَحِلُّ الْجَوَابِيَا

فَلَمَّا كَانَ زَمَنُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، وَافْتَتَحَ الشَّامَ اَصَابُوهَا فِيمَا اَصَابُوا مِنَ السَّبْيِ، فَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ فِيهَا خَالِدًا، فَكَتَبَ فِي ذَلِكَ اِلَى اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَكَتَبَ اَبُو بَكْرٍ يُعْطُوهَا اِيَّاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 6002 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ عروہ بن زبیر فرماتے ہیں: کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اہل مکہ کے ایک قافلہ کے ہمراہ ملک شام کی طرف جہاد کے لئے گئے، یہ لوگ ایک عورت کے پاس پہنچے جس کو لیلیٰ کے نام سے پکارا جاتا تھا، ان لوگوں نے اس کے حسن و جمال کو دیکھا، حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر واپس آئے تو ان کو اُس کی بہت یاد آیا کرتی تھی۔

○ میں نے ساری رات اس کو یاد کیا، جودی کی بیٹی لیلیٰ کے ساتھ یہ میرا کیسا رشتہ قائم ہو گیا ہے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے زمانے میں شام فتح ہوا اور قیدیوں میں لیلیٰ بھی آئی، حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے حضرت خالد بن ولید سے اس سلسلہ میں بات چیت کی تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی

جانب خط لکھا (اور اجازت مانگی) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جوابی مکتوب میں فرمایا: کہ عبدالرحمٰن کو لیلیٰ عطا کر دو۔

6003 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْهَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَاءِ، اَنْبَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمَدِينِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِي بَكْرٍ، فِي فِتْيَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ هَاجَرُوا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْفَتْحِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6003 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ علی بن زید بن جدعان فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر قریشی جوانوں کی اس جماعت میں تھے جو فتح مکہ سے پہلے ہجرت کر کے مدینہ شریف آ گئے تھے۔

6004 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ لَمْ يَزَلْ عَلَى دِيْنِ قَوْمِهِ فِي الشِّرْكِ حَتّٰى شَهِدَ بَدْرًا مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ، وَدَعَا اِلَى الْبِرَازِ، فَقَامَ اِلَيْهِ اَبُوْهُ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِيُبَارِزَهُ، فَذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ: مَتِّعْنَا بِنَفْسِكَ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما اپنی قوم کے مشرکانہ دین پر قائم تھے، آپ مشرکین کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے، آپ نے جنگ کے لئے مدمقابل کو پکارا، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ لڑنے کے لئے اٹھے، پھر ان کو یاد آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو فرمایا تھا کہ تم اپنی جان کے ساتھ ہمیں فائدہ دو۔

ثُمَّ اِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَسْلَمَ فِي هُدْنَةِ الْحُدَيْبِيَةِ، وَكَانَ يُكَنّٰى اَبَا عَبْدِاللّٰهِ، وَمَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَخَمْسِيْنَ فِي اِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، وَكَانَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَدٌ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ عَتِيْقٍ، وَيُقَالُ لِوَلَدِهِ بَنُو اَبِي عَتِيْقٍ

پھر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ حدیبیہ کے موقع پر مسلمان ہو گئے۔ ان کی کنیت ''ابوعبداللہ'' تھی۔ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کی امارت میں ۵۳ ہجری کو ان کا انتقال ہوا۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا تھا جس کو ''ابوعتیق'' کہا جاتا تھا۔ اور اس کی اولادوں کو ''بنوابی عتیق'' (ابوعتیق کی اولادیں) کہا جاتا تھا۔

6005 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ الْغَزَّالُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ لِاَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَدْ رَاَيْتُكَ يَوْمَ اُحُدٍ فَصَفَحْتُ عَنْكَ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لٰكِنِّي لَوْ رَاَيْتُكَ لَمْ اَصْفَحْ عَنْكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6005 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ایوب فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: ابا جان جنگ احد میں میں نے کئی مرتبہ آپ سے چشم پوشی کی۔ (اور آپ کو اپنے وار سے بچایا) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن اگر میں تجھے دیکھ لیتا تو میں تیرے ساتھ کوئی رعایت نہ کرتا۔

6006 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: مَاتَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ فُجَاءَةً، وَكُنْيَتُهُ اَبُو عَبْدِاللّٰهِ، مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَخَمْسِينَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں: عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کا انتقال اچانک ہوا تھا۔ان کی کنیت ''ابوعبداللہ'' تھی، آپ کا انتقال ۵۳ ہجری کو ہوا۔

6007 – اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ اُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: قَدِمَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَاَتَيْتُهَا اُعَزِّيهَا بِاَخِيهَا عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ: رَحِمَ اللّٰهُ اَخِي اِنَّ اَكْثَرَ مَا اَجِدُ فِي نَفْسِي اَنَّهُ لَمْ يُدْفَنْ حَيْثُ مَاتَ، قَالَتْ: وَكَانَ اَخُوهَا قَدْ تُوُفِّيَ بِالْحَبَشَةِ، فَخَرَجَتْ اِلَيْهِ فِئَةُ قُرَيْشٍ، فَحَمَلُوهُ اِلَى اَعْلَى مَكَّةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6007 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت صفیہ بنت شیبہ فرماتی ہیں: اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آئیں تو میں ان کے پاس ان کے بھائی عبدالرحمٰن ابن ابی بکر رضی اللہ عنہما کی تعزیت کے لئے گئی۔انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میرے بھائی پر رحم کرے مجھے اکثر یہ پریشانی لاحق رہتی ہے کہ میرے بھائی کو وہاں دفن نہیں کیا گیا جہاں ان کی وفات ہوئی۔صفیہ بنت شیبہ فرماتی ہیں: ان کے بھائی کا انتقال حبشہ میں ہوا تھا،لیکن قریشی جوانوں کی ایک جماعت ان کو اٹھا کر مکہ کے بالائی علاقے میں لے آئی۔

6008 – اَخْبَرَنِي اَبُو اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ فَارِسٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: " مَا نَعْلَمُ فِي الْاِسْلَامِ اَرْبَعَةً اَدْرَكُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآبَاءَ مَعَ الْاَبْنَاءِ اِلَّا: اَبُو قُحَافَةَ، وَاَبُو بَكْرٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، وَابْنُهُ اَبُو عَتِيقٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6008 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم ایسے کسی شخص کو نہیں جانتے جس کی چار پشتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ملی ہو،سوائے ان اشخاص کے۔

حضرت ابوقحافہ،حضرت ابوبکر صدیق،حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی بکر اور ان کا بیٹا ابوعتیق محمد بن عبدالرحمٰن ابن ابی بکر رضی اللہ عنہم

6009 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: مَاتَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فُجَاءَةً

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کی وفات اچانک ہوئی تھی۔

6010 – اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِیُّ، ثَنَا جَدِّی، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا مُوسَى بْنُ ثَوْرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: مَا تَعَلَّقَ عَلَى عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اَبِی بَكْرٍ بِكَذْبَةٍ فِی الْاِسْلَامِ

✧✧ حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے اسلام میں کبھی بھی جھوٹ نہیں بولا۔

6011 – حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْاَسَدِیُّ الْحَافِظُ بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِی اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِی سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِی عَلْقَمَةَ، عَنْ اُمِّهِ، اَنَّ امْرَاَةً دَخَلَتْ بَيْتَ عَائِشَةَ فَصَلَّتْ عِنْدَ بَيْتِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِیَ صَحِيحَةٌ فَسَجَدَتْ، فَلَمْ تَرْفَعْ رَاْسَهَا حَتّٰى مَاتَتْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی يُحْيِی وَيُمِيتُ، اِنَّ فِی هٰذِهِ لَعِبْرَةً لِی فِی عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اَبِی بَكْرٍ، رَقَدَ فِی مَقِيلٍ لَهُ قَالَهُ، فَذَهَبُوا يُوقِظُونَهُ فَوَجَدُوهُ قَدْ مَاتَ، فَدَخَلَ نَفْسَ عَائِشَةَ تُهَمَةُ اَنْ يَكُونَ صُنِعَ بِهِ شَرٌّ، وَعَجِّلَ عَلَيْهِ فَدُفِنَ وَهُوَ حَیٌّ فَرَاَتْ اَنَّهُ عِبْرَةٌ لَهَا، وَذَهَبَ مَا كَانَ فِی نَفْسِهَا مِنْ ذٰلِكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6011 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ علقمہ بن ابی علقمہ اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک عورت اُمّ المومنین حضرت عائشہ کے گھر میں آئی، اور اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمرے کے سامنے نماز پڑھی، جب اس نے نماز شروع کی تو بالکل تندرست وتوانا تھی، جب وہ سجدے میں گئی تو پھر سرنہیں اٹھایا، (دیکھا تو) وہ فوت ہوچکی تھی۔ اُمّ المومنین نے کہا: تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جو زندہ رکھتی ہے اور مارتی ہے۔ اس عورت کی موت میں میرے لئے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بہت عبرت ہے، کیونکہ وہ قیلولہ کے لئے لیٹے تھے، جب لوگ ان کو بیدار کرنے کے لئے گئے تو دیکھا کہ وہ فوت ہوچکے تھے، اُمّ المومنین کے دل میں یہ خدشہ رہتا تھا کہ ان کے بھائی کے ساتھ شاید زیادتی ہوئی ہے اور لوگوں نے ان کو دفن کرنے میں عجلت سے کام لیا ہے اور ان کو زندہ ہی دفن کردیا ہے۔ لیکن جب اُمّ المومنین نے اس عورت کی اتنی اچانک موت دیکھی تو ان کے دل سے وہ خدشہ ختم ہوگیا۔ (اور ان کو یقین آ گیا کہ اتنی جلدی بھی موت آسکتی ہے۔)

6012 – اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِیُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِیُّ، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: مَاتَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِی بَكْرٍ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَخَمْسِينَ، وَشَهِدَ الْجَمَلَ مَعَ اُخْتِهِ عَائِشَةَ، وَقَدِمَ عَلَى ابْنِ عَامِرٍ الْبَصْرَةَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما ۵۳ ہجری کو فوت ہوئے، آپ اپنی بہن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ جنگ جمل میں شریک ہوئے تھے اور بصرہ میں ابن عامر کے پاس آئے تھے۔

6013 – اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِیُّ بِنَيْسَابُورَ، ثَنَا اَبُو عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِی، ثَنَا عِيسَى بْنُ

يُونُسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ بِالْحُبْشِيِّ عَلَى بَرِيدٍ مِنْ مَكَّةَ، فَلَمَّا حَجَّتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَتَتْ قَبْرَهُ فَبَكَتْ وَقَالَتْ: "

وَكُنَّا كَنَدْمَانِي جَذِيمَةَ حِقْبَةً ... مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيلَ لَنْ يَتَصَدَّعَا

فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَاَنِّي وَمَالِكًا ... لِطُولِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعَا

ثُمَّ رَدَّتْ اِلَى مَكَّةَ وَقَالَتْ ... اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ شَهِدْتُكَ لَدَفَنْتُكَ حَيْثُ مِتَّ

✧✧ ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی بکرصدیق رضی اللہ عنہ حبشی میں فوت ہوئے، یہ مکہ سے ایک ایک برید کے فاصلے پر ہے۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حج کے لئے آئیں تو اُن کی قبرانور پر بھی گئیں، قبرانور کی زیارت کر کے آپ روپڑیں اور وہاں یہ اشعار کہے:

ہم دونوں آپس میں ایسے دوست کی طرح تھے جو ایک طویل عرصہ ایک دوسرے کے ساتھ رہے ہوں۔ حتیٰ کہ لوگ کہتے تھے کہ یہ کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے۔

○ اور جب ہم جدا ہوئے تو ایسی دوری ہوئی، اتنا عرصہ ساتھ گزارنے کے باوجود لگتا تھا کہ ہم ایک دن بھی ساتھ نہیں رہے۔

○ پھر وہ یہ کہتے ہوئے مکہ کی جانب لوٹ آئی کہ اللہ کی قسم! اگر میں وہاں موجود ہوتی تو جہاں تیری وفات ہوئی ہے، میں تجھے وہیں دفن کرواتی۔

6014 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ الْغَزَّالُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: مَا تَعَلَّقَ عَلَى عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ بِكَذْبَةٍ فِي الْاِسْلَامِ

✧✧ حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے اسلام میں کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

6015 - حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ سَلَمَةَ الْجَارُودِيُّ، ثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: بَعَثَ مُعَاوِيَةُ اِلَى عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِمِائَةِ اَلْفِ دِرْهَمٍ بَعْدَ اَنْ اَبَى الْبَيْعَةَ لِيَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، فَرَدَّهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَاَبَى اَنْ يَاْخُذَهَا وَقَالَ: اَبِيعُ دِينِي بِدُنْيَايَ، وَخَرَجَ اِلَى مَكَّةَ حَتّٰى مَاتَ بِهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6015 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابراہیم بن محمد بن عبدالعزیز بن عمر بن عبدالرحمٰن بن عوف اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے حضرت معاویہ کی بیعت سے انکار کر دیا تھا، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت

عبدالرحمٰن بن ابی بکرصدیق رضی اللہ عنہما کی جانب ایک لاکھ درہم ہدیہ بھیجا۔حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے وہ دراہم قبول کرنے سے انکار کردیا اورواپس بھیج دیئے۔ اورفرمایا: میں دنیا کے بدلے دین کونہیں بیچ سکتا۔ پھرآپ مکہ کی جانب نکل گئے اورراستے میں فوت ہوگئے۔

6016 – اَخْبَرَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِىُّ بِنَيْسَابُورَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَدْلِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ شَرِيكٍ الْاَسَدِىُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، ثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْتِنِىْ بِدَوَاةٍ وَكَتِفٍ اَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ اَبَدًا، ثُمَّ وَلَّانَا قَفَاهُ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: يَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6016 – إسناده صحيح

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: میرے پاس قلم دوات لاؤ، میں تمہیں تحریرلکھ دوں تاکہ تم کبھی بھی گمراہ نہ ہو، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہماری جانب پشت کرلی، کچھ دیربعدآپ نے اپنا چہرہ ہماری طرف کیا اورفرمایا: اللہ تعالیٰ اورمومنین انکارکررہے ہیں سوائے ابوبکر کے۔

6017 – اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْخُزَاعِىُّ، بِمَكَّةَ، ثَنَا اَبُوْ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ مَسَرَّةَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الْاَزْرَقِىُّ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِيهَا، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهُ: اَرْدِفْ اُخْتَكَ عَائِشَةَ، فَاَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ، فَاِذَا هَبَطْتِ الْاَكَمَةَ فَمُرْهَا فَلْتُحْرِمْ، فَاِنَّهَا عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6017 – إسناده قوى

✧✧ حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کوفرمایا: اپنی بہن عائشہ کو اپنے ساتھ بٹھا لواور تنعیم سے اس کو عمرہ کراؤ،اور جب پہاڑی سے نیچے اترو تواس کو کہو کہ احرام باندھ لیں کیونکہ یہ استقبالیہ عمرہ ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن ابی بکرصدیق رضی اللہ عنہما کے فضائل

6018 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِىُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِى، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: وَقُتِلَ يَوْمَ الطَّائِفِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ بَنِىْ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ رُمِىَ بِسَهْمٍ، فَمَاتَ بَعْدَ ذَلِكَ بِخَمْسِينَ يَوْمًا

✧✧ حضرت عروہ فرماتے ہیں: جنگ طائف میں مسلمانوں میں بنی تمیم بن مرہ کی جانب سے عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما شہید ہوئے، ان کوایک تیرلگا تھا،اس کے پچاس دن بعدآپ شہید ہوگئے۔

6019 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَانَ الَّذِي يَخْتَلِفُ بِالطَّعَامِ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ فِي الْغَارِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ غار میں تھے تو حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ ان تک اشیائے خوردونوش پہنچاتے تھے۔

6020 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ زُغْبَةَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ فِي السَّنَةِ الَّتِي مَاتَتْ فِيهَا فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ سعید بن عقبہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد جس سال سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا، اسی سال حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کا انتقال ہوا۔

6021 - اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الشَّهِيدُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى، ثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الدَّغُولِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْكَرِيمِ، ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ عَدِيٍّ، ثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: رُمِيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ بِسَهْمٍ يَوْمَ الطَّائِفِ، فَانْتَقَضَتْ بِهِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْبَعِينَ لَيْلَةً، فَمَاتَ فَدَخَلَ اَبُو بَكْرٍ عَلَى عَائِشَةَ، فَقَالَ: اَيْ بُنَيَّةُ، وَاللّٰهِ لَكَاَنَّمَا اُخِذَ بِاُذُنِ شَاةٍ، فَاُخْرِجَتْ مِنْ دَارِنَا، فَقَالَتِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَبَطَ عَلَى قَلْبِكَ، وَعَزَمَ لَكَ عَلَى رُشْدِكَ، فَخَرَجَ ثُمَّ دَخَلَ، فَقَالَ: اَيْ بُنَيَّةُ، اَتَخَافُونَ اَنْ تَكُونُوا دَفَنْتُمْ عَبْدَ اللّٰهِ وَهُوَ حَيٌّ؟ فَقَالَتْ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ يَا اَبَتِ، فَقَالَ: " اَسْتَعِيذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، اَيْ بُنَيَّةُ اِنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ اِلَّا وَلَهُ لِمَّتَانِ: لِمَّةٌ مِنَ الْمَلَكِ وَلِمَّةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ ." قَالَ: فَقَدِمَ عَلَيْهِ وَفْدُ ثَقِيفٍ، وَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ السَّهْمُ عِنَاهُ فَاَخْرَجَ اِلَيْهِمْ، فَقَالَ: هَلْ يَعْرِفُ هٰذَا السَّهْمَ مِنْكُمْ اَحَدٌ؟ فَقَالَ: سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ اَخُو بَنِي الْعَجْلَانِ هٰذَا سَهْمٌ اَنَا بَرَيْتُهُ وَرِشْتُهُ وَعَقَبْتُهُ، وَاَنَا رَمَيْتُ بِهِ، فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: فَاِنَّ هٰذَا السَّهْمَ الَّذِي قَتَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي بَكْرٍ، فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَكْرَمَهُ بِيَدِكَ، وَلَمْ يُهِنْكَ بِيَدِهِ، فَاِنَّهُ وَاسِعُ الْحِمَى

✧✧ قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ طائف کے محاصرے کے موقع پر حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو تیر لگا تھا، اس کے چالیس دن بعد اس تیر کی وجہ سے ان کا انتقال ہوگا اور یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد کا ہے۔ عبداللہ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا: اے میری پیاری بیٹی! خدا کی قسم، یوں لگتا ہے جیسے کسی بکری کو کان سے پکڑ کر ہمارے گھر سے نکال دیا گیا ہو، ام المومنین نے کہا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے آپ کے دل کو مضبوطی عطا فرمائی ہے اور آپ کو ہدایت پر ثابت قدم رکھا ہے، یہ کہہ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گھر سے باہر چلے گئے، تھوڑی دیر بعد واپس آئے اور فرمایا: کیا تمہیں یہ خدشہ ہے کہ عبداللہ کو زندہ دفن کر دیا گیا ہے؟ اُمّ المومنین نے کہا: ابا

جی! انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: استعیذ باللہ السمیع العلیم من الشیطٰن الرجیم (میں سننے والے اور علم رکھنے والے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں مردود شیطان سے) اے میری پیاری بیٹی ہر شخص کو دوطرح کے خیالات آتے ہیں۔ کچھ خیالات فرشتے کی طرف سے ہوتے ہیں اور کچھ شیطان کی طرف سے۔

راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کے پاس ثقیف کا وفد آیا، ابھی تک وہ تیر ہمارے پاس سنبھال کر رکھا ہوا تھا، حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ نے وہ تیر نکالا اور فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص اس تیر کو پہچانتا ہے؟ بنی عجلان کے بھائی حضرت سعد بن عبید نے کہا: یہ تیر تو میرے ہاتھ کا تیار کیا ہوا ہے، اور یہ پھینکا بھی میں نے ہی تھا۔ تو حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ وہ تیر ہے جس نے عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو شہید کر دیا ہے۔ شکر ہے اس ذات کا جس نے تمہارے ہاتھ سے اُس کو عزت بخشی اور اُس کے ہاتھ سے تمہیں رسوا نہیں کیا۔ بے شک اللہ رب العزت بہت برکت والا ہے۔

6022 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بُرْدَيْ حِبَرَةٍ، كَانَا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، وَلُفَّ فِيْهِمَا، ثُمَّ نُزِعَا عَنْهُ، فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَدْ اَمْسَكَ تِلْكَ الْحُلَّةَ لِنَفْسِهِ حَتّٰى يُكَفَّنَ فِيْهَا اِذَا مَاتَ، ثُمَّ قَالَ بَعْدَ اَنْ اَمْسَكَهَا: مَا كُنْتُ لِاُمْسِكَ لِنَفْسِي شَيْئًا مَنَعَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُكَفَّنَ فِيْهِ، فَتَصَدَّقَ بِهَا عَبْدُ اللّٰهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6022 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو، حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کی دو یمنی چادروں میں کفن دیا گیا، اُس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لپیٹا گیا تھا پھر یہ چادریں اتار لی گئی تھیں۔ حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے یہ چادریں اپنے کفن کے لئے بہت سنبھال سنبھال کر رکھی تھیں۔ پھر ایک مرتبہ فرمانے لگے: جس کپڑے میں کفن لینے سے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو روک دیا تھا، میں اس کو اپنے کفن کے لئے کیوں سنبھال کر رکھوں۔ پھر حضرت عبداللہ نے یہ چادریں صدقہ کر دی تھیں۔

6023 – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيُّ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ، ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ الْاَشْعَثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ جَهْمِ بْنِ عُثْمَانَ السُّلَمِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا بَلَغَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً صَرَفَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَلَاثَةَ اَنْوَاعٍ مِنَ الْبَلَاءِ: الْجُنُوْنَ وَالْجُذَامَ وَالْبَرَصَ، وَاِذَا بَلَغَ خَمْسِيْنَ سَنَةً غَفَرَ لَهٗ ذَنْبَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْهُ وَمَا تَاَخَّرَ، وَكَانَ اَسِيْرَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ، وَالشَّفِيْعَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6023 – حذفه الذهبی من التلخيص لضعفه

✧✧ حضرت عبداللہ بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان چالیس سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس سے تین قسم کی آزمائش ختم فرمادیتا ہے۔ جنون، جذام اور برص۔ اور جب مسلمان کی عمر پچاس سال ہوجاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمادیتا ہے اور وہ زمین میں اللہ تعالیٰ کا قیدی ہوتا ہے اور قیامت کے دن اپنے گھر والوں کے لئے سفارشی بھی ہوگا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِيْ عَتِيقٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

ابوعتیق محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل

6024 – حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ فَارِسٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: مَا نَعْلَمُ فِي الْاِسْلَامِ اَرْبَعَةً اَدْرَكُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآبَاءُ مَعَ الْاَبْنَاءِ اِلَّا اَبُوْ قُحَافَةَ، وَاَبُوْ بَكْرٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، وَاَبُوْ عَتِيقٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ

✧✧ موسیٰ بن عقبہ فرماتے ہیں: ہم ایسے کسی شخص کو نہیں جانتے جس کی چار پشتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیضیاب ہوئی ہوں سوائے ان لوگوں کے۔ حضرت ابوقحافہ۔ حضرت ابوبکر صدیق۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر اور ابوعتیق محمد بن عبدالرحمٰن رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مہاجر بن قنفذ قرشی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6025 – حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: " الْمُهَاجِرُ بْنُ قُنْفُذِ بْنِ عُمَيْرِ بْنِ جُدْعَانَ بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ، وَكَانَ قُنْفُذُ بْنُ عُمَيْرٍ مِنْ اَشْرَافِ قُرَيْشٍ، وَكَانَ يُقَالُ لَهُ: شَارِبُ الذَّهَبِ، اُمُّهُ هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ بَنِيْ غَنْمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ عَبْدِمَنَاةَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ لُبَانَةَ اَتَى الْمُهَاجِرَ اِلَى الْبَصْرَةِ، وَمَاتَ بِهَا "

✧✧ مصعب بن عبداللہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''مہاجر بن قنفذ بن عمیر بن جدعان بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ''۔ حضرت قنفذ کا شمار قریش کے بااعتماد لوگوں میں ہوتا ہے، ان کو ''شارب الذہب'' کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ ان کی والدہ ہند بنت حارث ہے جن کا تعلق بنی غنم بن مالک بن عبدمناۃ بن علی بن لبانہ ہیں۔ آپ مہاجر ہوکر بصرہ کی طرف آگئے تھے اور یہیں بصرہ میں ان کا انتقال ہوا۔

6026 – حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ الْحَافِظُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقَزَّازُ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ طَالِبٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ،

قَالَ: مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَلَمَّا فَرَغَ رَدَّهُ عَلَيَّ وَاعْتَذَرَ اِلَيَّ، وَقَالَ: اِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي اَنْ اَرُدَّ عَلَيْكَ اِلَّا اَنِّي كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاَنَا عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ

✧✧ مہاجر بن قنفذ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا، اس وقت رسول اللہ وضو کر رہے تھے، میں نے آپ علیہ السلام کو سلام کیا، لیکن آپ ﷺ نے اس کا جواب نہیں دیا، پھر آپ جب فارغ ہوئے تو مجھے سلام کا جواب دیا اور تاخیر سے جواب دینے کی وجہ بیان کی اور فرمایا: میں نے جواب دینے میں صرف اس لئے تاخیر کی کہ اللہ تعالیٰ کا نام بغیر طہارت کے لینا مجھے اچھا نہیں لگا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت کعب بن عجرہ انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

6027 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْغِفَارِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْحَافِظُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ زُهَيْرٍ، يَقُوْلُ: كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَبْدِالْحَارِثِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ غَنْمِ بْنِ سَوَادَةَ، وَيُقَالُ لِآبَائِهِ الْقَوَاقِلُ، وَكَانَ اَحْرَمَ مِنَ الشَّامِ حِينَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْحُدَيْبِيَةِ يُرِيدُ الْعُمْرَةَ، فَوَافَقَ قُدُومُهُ خُرُوجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ مَعَهُ، وَكَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ حَلِيفُ بَنِي عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ

✧✧ احمد بن زہیر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے" کعب بن عجرہ بن عدی بن عبدالحارث بن عمرو بن عوف بن غنم بن سوادۃ" ان کے آباء کو قواقل کہا جاتا تھا جب نبی اکرم ﷺ عمرہ حدیبیہ کے لئے نکلے تو یہ شام سے احرام باندھ کر نکلے، رسول اللہ ﷺ کے نکلتے نکلتے یہ آپ ﷺ سے آملے، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بنی عوف بن حارث بن خزرج کے حلیف تھے۔

6028 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، ثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ مَا الَّذِي اَمَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي اِحْرَامِكَ؟ فَقَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْلِقْ، احْلِقْ

✧✧ سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اے محمد! احرام سے متعلق وہ

6026:سنن ابی داود - کتاب الطهارة' باب ایرد السلام وهو یبول - حدیث:16'سنن ابن ماجه - کتاب الطهارة وسننها' باب الرجل یسلم علیه وهو یبول - حدیث: 347'صحیح ابن حبان - کتاب الرقائق' باب قراءة القرآن - ذکر خبر قد یوهم غیر طلبة العلم من مظانه انه مضاد' حدیث: 803'صحیح ابن خزیمة - کتاب الوضوء' جماع ابواب فضول التطهیر والاستحباب من غیر إیجاب - باب استحباب الوضوء لذکر الله' حدیث: 206'السنن للنسائی - کتاب الطهارة' ذکر الفطرة - رد السلام بعد الوضوء' حدیث: 38'شرح معانی الآثار للطحاوی - باب التسمیة علی الوضوء' حدیث: 73'مسند احمد بن حنبل - اول مسند الکوفیین' حدیث المهاجر بن قنفذ - حدیث: 18661'الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - ومن ذکر المهاجر بن قنفذ بن عمیر بن جدعان التیمی' حدیث: 626

کیا بات تھی جس کا حکم تمہیں رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے موقع پر دیا تھا؟ انہوں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ حلق کراؤ، حلق کراؤ۔

6029 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَبِيعَةَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: مَاتَ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَخَمْسِينَ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ خَمْسٍ وَسَبْعِيْنَ سَنَةً

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں ۵۲ ہجری کو فوت ہوئے، اور وفات کے وقت ان کی عمر ۷۵ برس ہو چکی تھی۔

6030 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ، ثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ، ثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ، اِنِّي اُعِيذُكَ بِاللّٰهِ مِنْ اِمَارَةِ السُّفَهَاءِ . قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا اِمَارَةُ السُّفَهَاءِ ؟ قَالَ: اُمَرَاءُ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِي مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ، وَاَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ، فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ، وَلَنْ يَرِدَ عَلَيَّ الْحَوْضَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6030 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں بے وقوفوں کی حکومت سے۔ انہوں نے پوچھا: یارسول اللہ بے وقوفوں کی کیا علامت ہے؟ حضرت کعب نے فرمایا: کچھ امراء میرے بعد ہوں گے، جو ان کے پاس جائے گا وہ ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا، اور ظلم پر ان کی مدد کرے گا، نہ اس کا تعلق مجھ سے ہے اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق۔ اور نہ ہی وہ میرے پاس حوض کوثر پر آ سکے گا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِي قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

6031 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: " اَبُوْ قَتَادَةَ الْحَارِثُ بْنُ رِبْعِيِّ بْنِ بُلْدُمَةَ بْنِ خُنَاسِ بْنِ سِنَانِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ غَنْمِ بْنِ كَعْبِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَسَدِ بْنِ سَارِدَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جُشَمِ بْنِ الْجَرَّاحِ، وَاخْتُلِفَ فِي

6030:صحيح ابن حبان - كتاب الصلاة' باب فضل الصلوات الخمس - ذكر البيان بان الصلاة قربان للعبيد يتقربون بها إلى بارئهم جل' حديث:1743'مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنى هاشم' مسند جابر بن عبد الله رضى الله عنه - حديث:15019'مسند عبد بن حميد - من مسند جابر بن عبد الله' حديث:1139'مسند الحارث - كتاب الإمارة' باب فى الامراء السفهاء ومن يعينهم على ظلمهم - حديث:608

اسْمِهِ فَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، يَقُوْلُ: اسْمُهُ النُّعْمَانُ بْنُ رِبْعِيٍّ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَمْرُو بْنُ رِبْعِيٍّ شَهِدَ اُحُدًا وَالْخَنْدَقَ، وَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْمَشَاهِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

✦✦ محمد بن عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے''ابوقتادہ حارث بن ربعی بن بلدمہ بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن یزید بن جشم بن جراح'' ان کے نام کے بارے میں مؤرخین کا اختلاف ہے۔محمد بن اسحاق کا کہنا ہے کہ ان کا نام''نعمان بن ربعی'' ہے۔بعض دیگر مؤرخین کا موقف ہے کہ ان کا نام عمرو بن ربعی ہے۔آپ جنگ احد،خندق اوراس کے بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے۔

6032 – قَالَ ابْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ، قَالَ: اَدْرَكَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذِی قَرَدٍ فَنَظَرَ اِلَیَّ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُ فِی شِعْرِهِ وَبَشَرِهِ وَقَالَ: اَفْلَحَ وَجْهُكَ . قُلْتُ: وَوَجْهُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: قُتِلَتْ مَسْعَدَةُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ . قَالَ: فَمَا هٰذَا الَّذِی بِوَجْهِكَ؟ قُلْتُ: سَهْمٌ رُمِيتُ بِهٖ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: فَادْنُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ، فَبَصَقَ عَلَيْهِ فَمَا ضَرَبَ عَلَیَّ قَطُّ، وَلَا قَاحَ

✦✦ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ذی قرد کے دن رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھ کر یوں دعا دی''اے اللہ اس کے بالوں میں اوراس کے چہرے میں برکت عطا فرما،اورکہا،اللہ تعالیٰ تیرے چہرے کو کامیاب کرے،میں نے کہا:یارسول اللہ ﷺ اوراللہ تعالیٰ آپ کے چہرے کوبھی کامیاب فرمائے،آپ ﷺ نے پوچھا: کیا مسعدہ شہید ہوگئے؟ میں نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ ﷺ۔آپ ﷺ نے پوچھا: یہ تمہارے چہرے پرکیا ہوا ہے؟ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ یہ تیر کا زخم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے قریب آؤ، میں آپ ﷺ کے قریب ہوا،توحضور ﷺ نے میرے چہرے پر اپنا لعاب دہن مبارک لگایا،اس کے بعد نہ توزخم بہا،اورنہ اس میں درد باقی رہا۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِیْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بِنِ اَبِیْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: تُوُفِّیَ اَبُوْ قَتَادَةَ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِيْنَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَلَمْ اَرَ بَيْنَ اَبِیْ قَتَادَةَ وَاَهْلِ الْبَلَدِ عِنْدَنَا اخْتِلَافًا، اِنَّ اَبَا قَتَادَةَ تُوُفِّیَ بِالْمَدِيْنَةِ وَقَدْ رَوَى اَهْلُ الْكُوْفَةِ، اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ مَاتَ بِالْكُوْفَةِ

✦✦ یحییٰ بن عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ستر برس کی عمر میں سن ۵۴ ہجری میں مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔

محمد بن عمر فرماتے ہیں: کہ ہمارے علماء میں اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا انتقال مدینہ منورہ میں ہوا۔اوراہل کوفہ کا کہنا ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا انتقال کوفہ میں ہوا۔

6033 – اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِیُّ، اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ يُوْنُسَ، اَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: اَبُوْ قَتَادَةَ بْنُ رِبْعِيٍّ اَحَدُ بَنِی سَلَمَةَ، تُوُفِّیَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِيْنَ

✦✦ ابراہیم بن منذر فرماتے ہیں کہ حضرت ابوقتادہ بن ربعی بنی سلمہ کے فرد ہیں،ان کا انتقال ۵۴ ہجری کو مدینہ میں

ہوا۔ وفات کے وقت ان کی عمر ستر برس تھی۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے فضائل

6034 – سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوْبَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيَّ، سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ، يَقُوْلُ: ثَوْبَانُ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هُوَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ

✧✧ حضرت یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان کی کنیت ''ابوعبداللہ'' تھی۔

6035 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: ثَوْبَانُ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَصْلُهُ مِنَ الْيَمَنِ، اَصَابَهُ سَبْيٌ، فَمَنَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُكَنَّى اَبَا عَبْدِاللّٰهِ، مَاتَ بِحِمْصَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی پیدائش یمن میں ہوئی، پھر یہ قیدی ہوکر آپ ﷺ کے پاس آئے، رسول اللہ ﷺ نے ان پر احسان کرتے ہوئے ان کو آزاد کردیا تھا، ان کی کنیت ''ابوعبد اللہ'' تھے۔ اور ۵۴ ہجری کو حمص میں ان کا انتقال ہوا۔

6036 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ الْحَافِظُ، ثَنَا بَكْرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَفْصٍ الْوَصَّابِيُّ، بِحِمْصَ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى صَاحِبُ التَّارِيخِ، قَالَ: وَمِمَّا انْتَهَى اِلَيْنَا مِنْ خَبَرِ حِمْصَ، وَمَنْ نَزَلَهَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمِنْ مَوَالِي قُرَيْشٍ ثَوْبَانُ بْنُ بُجْدُدٍ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِاللّٰهِ رَجُلٌ مِنَ الْاَلْهَانِ اَصَابَهُ السَّبْيُ فَاَعْتَقَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهُ: يَا ثَوْبَانُ اِنْ شِئْتَ اَنْ تَلْحَقَ مَنْ اَنْتَ مِنْهُ فَاَنْتَ مِنْهُمْ، وَاِنْ شِئْتَ اَنْ تَثْبُتَ، وَاَنْتَ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ عَلَى وَلَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ: بَلْ اَثْبُتُ عَلَى وَلَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَمَاتَ بِحِمْصَ فِي اِمَارَةِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ عَلَيْهَا سَنَةَ اَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ

✧✧ ابوبکر احمد بن محمد بن عیسیٰ مؤرخ لکھتے ہیں: ہمارے پاس حمص کی جو آخری اطلاعات موصول ہوئی ہیں، کہ وہاں پر اصحاب رسول میں سے اور قریش کے موالی میں سے سب سے آخر میں حضرت ثوبان بن بجدد رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کی کنیت ''ابوعبداللہ'' تھی، ان کا تعلق الہان قبیلے سے تھا، یہ قیدی ہوکر آئے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان کو آزاد کردیا تھا اور حضرت ثوبان سے فرمایا تھا کہ اے ثوبان! اگر تم اپنے قبیلے میں واپس جانا چاہو تو جاسکتے ہو اور اگر اللہ کے رسول ﷺ کی سرپرستی میں یہیں رہنا چاہتے ہو تو یہاں رہ لو، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی سرپرستی میں رہنا قبول کیا۔ حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ کی امارت میں ۵۴ ہجری کو حمص میں انتقال کیا۔

6037 – اَخْبَرَنِي الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى، اَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، اَنَا اِسْحَاقُ بْنُ

إِسْمَاعِيلَ الطَّالْقَانِيُّ، ثَنَا مَسْعَدَةُ بْنُ الْيَسَعِ، عَنِ الْخَصِيبِ بْنِ جَحْدَبٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُفَيٍّ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا حَلَفْتَ عَلَى مَعْصِيَةٍ فَدَعْهَا، وَاقْذِفْ ضَغَائِنَ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمِكَ، وَإِيَّاكَ وَشُرْبَ الْخَمْرِ، فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يُقَدِّسْ شَارِبَهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6037 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت ثوبان فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: جب تو کسی گناہ پر قسم کھالے تو اس کو چھوڑ دے اور زمانہ جاہلیت کے آپس کے بغض اپنے قدموں کے نیچے پھینک دو، اور شراب نوشی سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ شراب نوش کو پسند نہیں کرتا۔

6038 – حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيمِ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَرِينٍ الْبَاهِلِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الْخَلِيلِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ ثَوْبَانَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الدُّعَاءَ يَرُدُّ الْقَضَاءَ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَزِيدُ فِي الرِّزْقِ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6038 – ابن قرين كذاب

✧✧ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک دعا قضا کو ٹال دیتی ہے، اور بے شک نیک عمل کرنے سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے اور بے شک گناہ کی وجہ سے رزق تنگ ہو جاتا ہے۔

6039 – أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَيُّوبَ، ثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، وَحَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ أَحْمَدَ الْقَاضِي، ثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، قَالَا: ثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ الْحَلَبِيُّ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ، سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ، حَدَّثَنِي أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ، أَنَّ ثَوْبَانَ، مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ، قَالَ: كُنْتُ وَاقِفًا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَهُ حَبْرٌ مِنْ أَحْبَارِ الْيَهُودِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ، فَدَفَعْتُهُ دَفْعَةً كَادَ يُصْرَعُ مِنْهَا، فَقَالَ: لِمَ تَدْفَعُنِي؟ فَقُلْتُ: أَلَا تَقُولُ يَارَسُولَ اللّٰهِ،

6038:سنن ابن ماجه - المقدمة باب في القدر - حديث: 89مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الدعاء ' من قال : الدعاء يرد القدر - حديث: 29262' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار ' ومن حديث ثوبان - حديث: 21848'المعجم الكبير للطبراني - باب الثاء ' باب من اسمه ثعلبة - ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث: 1427

6039:صحيح مسلم - كتاب الحيض' باب بيان صفة مني الرجل - حديث: 499'صحيح ابن خزيمة - كتاب الوضوء ' جماع ابواب غسل الجنابة - باب صفة ماء الرجل الذي يوجب الغسل ' حديث: 232'صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذكر الإخبار عن وصف اول ما ياكل اهل الجنة عند دخولهم - حديث: 7529'السنن الكبرى للنسائي - كتاب عشرة النساء ' كيف تؤنث المراة - حديث: 8796'مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 2232'المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف' من اسمه احمد - حديث: 469'المعجم الكبير للطبراني - باب الثاء ' باب من اسمه ثعلبة - ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث: 1400

فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: اَمَا اِنَّا نَدْعُوهُ بِاسْمِهِ الَّذِي سَمَّاهُ بِهِ اَهْلُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اسْمِي الَّذِي سَمَّانِيْ بِهِ اَهْلِي مُحَمَّدٌ . قَالَ الْيَهُودِيُّ: جِئْتُ اَسْاَلُكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيَنْفَعُكَ اِنْ حَدَّثْتُكَ؟ قَالَ: اَسْمَعُ بِاُذُنِي، فَنَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُودٍ مَعَهُ، فَقَالَ: سَلْ . فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: اَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي الظُّلْمَةِ دُونَ الْحَشْرِ . قَالَ: فَمَنْ اَوَّلُ النَّاسِ اِجَازَةً؟ قَالَ: فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ . قَالَ: فَمَا تُحْفَتُهُمْ يَوْمَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: زِيَادَةُ كَبِدِ النُّونِ . قَالَ: فَمَا غِذَاؤُهُمْ فِي اَثَرِهِ؟ قَالَ: يُنْحَرُ لَهُمْ ثَوْرُ الْجَنَّةِ الَّذِي كَانَ يَاْكُلُ مِنْ اَطْرَافِهَا . قَالَ: فَمَا شَرَابُهُمْ عَلَيْهِ؟ قَالَ: نَهَرٌ يُسَمَّى سَلْسَبِيلًا . قَالَ: صَدَقْتَ وَجِئْتُ اَسْاَلُكَ عَنْ شَيْءٍ لَا يَعْلَمُهُ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ رَجُلٌ اَوْ رَجُلَانِ قَالَ: اَيَنْفَعُكَ اِنْ حَدَّثْتُكَ؟ قَالَ: اَسْمَعُ بِاُذُنِي، قَالَ: جِئْتُ اَسْاَلُكَ عَنِ الْوَلَدِ، قَالَ: مَاءُ الرَّجُلِ اَبْيَضُ، وَمَاءُ الْمَرْاَةِ اَصْفَرُ، فَاِذَا اجْتَمَعَا فَعَلَا مَنِيُّ الرَّجُلِ مَنِيَّ الْمَرْاَةِ اَذْكَرَ بِاِذْنِ اللّٰهِ، وَاِذَا عَلَا مَنِيُّ الْمَرْاَةِ مَنِيَّ الرَّجُلِ اَنَّثَ بِاِذْنِ اللّٰهِ . قَالَ الْيَهُودِيُّ: صَدَقْتَ وَاِنَّكَ لَنَبِيٌّ ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ سَاَلَنِيْ هٰذَا عَنِ الَّذِي سَاَلَنِيْ عَنْهُ، وَلَا عِلْمَ لِي بِشَيْءٍ مِنْهُ حَتّٰى اَتَانِي اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6039 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا تھا ایک یہودی عالم حضور ﷺ کے پاس آیا اور کہا "السلام علیک یا محمد"۔ میں نے اس کو اچانک زوردار دھکا دیا،

اس نے پوچھا: تم نے مجھے دھکا کیوں دیا؟

میں نے کہا: تم "یارسول اللہ ﷺ نہیں کہہ سکتے ؟

یہودی نے کہا: ہم تو ان کو اُسی نام سے پکاریں گے جو نام ان کے گھر والوں نے رکھا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر والوں نے میرا نام "محمد" رکھا ہے۔

یہودی نے کہا: میں آپ سے کچھ پوچھنے کے لئے آیا ہوں،

رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: اگر میں تمہیں کچھ بتاؤں تو تمہیں اس کا کوئی فائدہ ہوگا؟

اُس نے کہا: میں اپنے کانوں سے آپ کی بات سنوں گا۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک لکڑی کے ساتھ اس کو چوبھ ماری اور فرمایا: پوچھو!

یہودی نے کہا: جس دن زمین آسمان ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو اس دن لوگ کہاں ہوں گے؟

حضور ﷺ نے فرمایا: اندھیرے میں ہوں گے لیکن ابھی حشر قائم نہیں ہوا ہوگا۔

اُس نے پوچھا: سب سے پہلے کس کو اجازت ملے گی؟

حضور ﷺ نے فرمایا: فقراء مہاجرین کو۔

اُس نے پوچھا: جس دن وہ جنت میں داخل ہوں گے تو ان کو سب سے پہلے کیا تحفہ دیا جائے گا؟

آپ نے فرمایا: مچھلی۔

اُس نے کہا: اس کے بعد ان کو کھانے کو کیا دیا جائے گا؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کے لئے جنتی بیل ذبح کیا جائے گا جس کے سری پائے وغیرہ دنیا میں کھایا کرتا تھا۔

اُس نے پوچھا: ان کو پینے کیلئے کیا دیا جائے گا؟

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک نہر ہے جس کا نام ''سلسبیل'' ہے۔

اُس یہودی نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ اور میں آپ سے ایک ایسی بات پوچھنے کے لئے آیا ہوں جو نبی کے علاوہ صرف ایک دو آدمی ہی جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں تمہیں اس کا جواب دے دوں تو کیا تمہیں اس کا کوئی فائدہ ہوگا؟ اس نے کہا: میں اپنے کانوں سے اس کو سنوں گا۔

اس نے کہا: میں بیٹے کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں (کہ ایک ہی میاں بیوی سے کبھی بیٹا پیدا ہوتا ہے اور کبھی بیٹی، اس کی وجہ کیا ہے؟)

آپ ﷺ نے فرمایا: مرد کا مادہ سفید رنگ کا ہوتا ہے اور عورت کا مادہ زرد رنگ کا ہوتا ہے تو جب یہ دونوں مادے جمع ہوتے ہیں تو اگر مرد کی منی عورت کی منی پر غالب آجائے تو اللہ کے حکم سے لڑکا پیدا ہوتا ہے اور اگر عورت کی منی مرد کی منی پر غالب آجائے تو اللہ کے حکم سے لڑکی پیدا ہوتی ہے۔

یہودی نے کہا: آپ نے بالکل سچ فرمایا: بے شک آپ واقعی نبی ہیں، پھر وہ شخص چلا گیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے جتنی بھی باتیں پوچھی ہیں، ان سب کے جواب مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتائے جاتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے فضائل

6040 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ بْنَ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيَّ، يَقُولُ: حَكِيمُ بْنُ حِزَامِ بْنِ خُوَيْلِدِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزّٰى بْنِ قُصَيٍّ / 63 يُكَنّٰى اَبَا خَالِدٍ، مَاتَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ، وَهُوَ ابْنُ مِائَةٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً، وُلِدَ قَبْلَ الْفِيلِ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً، وَمَاتَ بِالْمَدِينَةِ

✧✧ ابراہیم بن منذر حزامی نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''حکیم بن حزام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی'' ان کی کنیت ''ابوخالد'' تھی۔ ان کا انتقال ۵۴ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوا۔ ان کی عمر ۱۲۰ برس تھی۔ عام الفیل سے ۱۳ سال پہلے

پیدا ہوئے۔

6041 - سَمِعْتُ اَبَا الْفَضْلِ الْحَسَنَ بْنَ يَعْقُوبَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا اَحْمَدَ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِالْوَهَّابِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ غَنَّامٍ الْعَامِرِيَّ، يَقُوْلُ: وُلِدَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ، دَخَلَتْ اُمُّهُ الْكَعْبَةَ فَمَخَضَتْ فِيْهَا فَوَلَدَتْ فِي الْبَيْتِ

✧✧ علی بن غنام عامری فرماتے ہیں: حکیم بن حزام کعبہ کے اندر پیدا ہوئے، ان کی والدہ کعبہ کے اندر داخل ہوئیں، وہیں ان کو درد زہ ہوئی اور حکیم بن حزام پیدا ہوگئے۔

6042 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ فَارِسٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، قَالَ: مَاتَ اَبُوْ خَالِدٍ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ سَنَةَ سِتِّينَ، وَهُوَ ابْنُ عِشْرِينَ وَمِائَةِ سَنَةً

✧✧ ابراہیم بن منذر حزامی فرماتے ہیں: ابوخالد حکیم بن حزام کا انتقال ۶۰ ہجری کو ہوا، ان کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔

6043 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي الْمُنْذِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ اَبِيْ حَبِيْبَةَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ، يَقُوْلُ: وُلِدْتُ قَبْلَ قُدُومِ اَصْحَابِ الْفِيلِ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً، وَاَنَا اَعْقِلُ حِينَ اَرَادَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ اَنْ يَذْبَحَ ابْنَهُ عَبْدَ اللّٰهِ، وَذٰلِكَ قَبْلَ مولِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ سِنِيْنَ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6043 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: "وَشَهِدَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ مَعَ اَبِيْهِ الْفِجَارِ، وَقُتِلَ اَبُوْهُ حِزَامُ بْنُ خُوَيْلِدٍ فِي الْفِجَارِ الْآخِيرِ، وَكَانَ حَكِيمٌ يُكَنَّى اَبَا خَالِدٍ، وَكَانَ لَهُ مِنَ الْوَلَدِ عَبْدُ اللّٰهِ، وَخَالِدٌ، وَيَحْيٰى، وَهِشَامٌ، وَاُمُّهُمْ زَيْنَبُ بِنْتُ الْعَوَّامِ بْنِ خُوَيْلِدِ بْنِ عَبْدِالْعُزَّى بْنِ قُصَيٍّ وَيُقَالُ بَلْ اُمُّ هِشَامِ بْنِ حَكِيمٍ مُلَيْكَةُ بِنْتُ مَالِكِ بْنِ سَعْدٍ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ فِهْرٍ، وَقَدْ اَدْرَكَ وَلَدُ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ كُلُّهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَسْلَمُوا يَوْمَ الْفَتْحِ، وَصَحِبُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ، فِيمَا ذُكِرَ قَدْ بَلَغَ عِشْرِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ، وَمَرَّ بِهِ مُعَاوِيَةُ عَامَ حَجَّ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ بِلَقُوحٍ يَشْرَبُ مِنْ لَبَنِهَا، وَذٰلِكَ بَعْدَ اَنْ سَاَلَهُ اَيُّ الطَّعَامِ تَاْكُلُ؟ فَقَالَ: اَمَّا مَضْغٌ فَلَا مَضْغَ فِيَّ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ بِاللَّقُوحِ، وَاَرْسَلَ اِلَيْهِ بِصِلَةٍ فَاَبَى اَنْ يَقْبَلَهَا، وَقَالَ: لَمْ آخُذْ مِنْ اَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، وَدَعَانِيْ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ اِلٰى حَقِّي فَاَبَيْتُ عَلَيْهِمَا اَنْ آخُذَهُ"

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: ثَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قِيْلَ لِحَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ مَا الْمَالُ يَا اَبَا خَالِدٍ؟ فَقَالَ: قِلَّةُ الْعِيَالِ

قَالَ: وَقَدِمَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلَهَا، وَبَنَى بِهَا دَارًا، وَمَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ وَهُوَ ابْنُ

مِائَةٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً

✧✧حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اصحاب الفیل کے آنے سے ۱۳ برس پہلے میری پیدائش ہوئی۔ میں ان دنوں سمجھدار تھا جب حضرت عبدالمطلب نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے پانچ سال پہلے کا واقعہ ہے۔

محمد بن عمر فرماتے ہیں: حکیم بن حزام اپنے والد کے ہمراہ ''فجار'' میں شریک ہوئے تھے، ان کے والد حزام بن خویلد دوسری جنگ فجار میں مارے گئے تھے۔ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوخالد'' تھی۔ ان کی اولاد امجاد یہ ہیں'' عبداللہ، خالد، یحییٰ، ہشام۔ ان کی والدہ زینب بنت عوام بن خویلد بن عبدالعزیٰ بن قصی'' ہیں۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ ''ہشام بن حکیم کی والدہ ''ملیکہ بنت مالک بن سعد ہیں، ان کا تعلق بنی حارث بن فہر کے ساتھ تھا، حکیم بن حزام کے تمام بیٹوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہے، فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں نام پایا۔ کہا جاتا ہے کہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی عمر ۱۲۰ برس ہوئی تھی۔ ایک مرتبہ حج کے موقع پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے گزرے تو ان سے پوچھا کہ آپ کھاتے کیا ہیں؟ حضرت حکیم نے فرمایا: مجھ سے کوئی چیز چبائی نہیں جاتی، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک دودھ والی اونٹنی ان کو تحفہ بھیجی تاکہ وہ اس کا دودھ پئیں۔ اور (مال کی بھری ہوئی) ایک ٹوکری بھی بھیجی لیکن حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے ان کا یہ تحفہ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اور فرمایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی سے کوئی چیز بھی قبول نہیں کروں گا۔ مجھے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے میرا حق دینے کے لئے بلوایا تھا، میں نے ان سے اپنا حق لینے سے انکار کر دیا تھا۔

✧✧ابن عمر کہتے ہیں: حضرت حکیم بن حزام سے پوچھا گیا: اے ابوخالد مال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کم بچے ہونا۔

اور محمد بن عمر فرماتے ہیں: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آئے، وہاں قیام کیا۔ ایک مکان بھی بنایا۔ اور ۱۲۰ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں ۵۴ ہجری کو انتقال ہوا۔

6044 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فَذَكَرَ نَسَبَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَزَادَ فِيهِ، وَاُمُّهُ فَاخِتَةُ بِنْتُ زُهَيْرِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى، وَكَانَتْ وَلَدَتْ حَكِيمًا فِي الْكَعْبَةِ وَهِيَ حَامِلٌ، فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ، وَهِيَ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ، فَوَلَدَتْ فِيهَا فَحُمِلَتْ فِي نِطَعٍ، وَغُسِلَ مَا كَانَ تَحْتَهَا مِنَ الثِّيَابِ عِنْدَ حَوْضِ زَمْزَمَ، وَلَمْ يُولَدْ قَبْلَهُ، وَلَا بَعْدَهُ فِي الْكَعْبَةِ اَحَدٌ قَالَ الْحَاكِمُ: وَهَمُّ مُصْعَبٍ فِي الْحَرْفِ الْاَخِيرِ، فَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْاَخْبَارُ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَسَدٍ وَلَدَتْ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ

✧✧مصعب بن عبداللہ نے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کا نسب بیان کرنے کے بعد فرمایا ''ان کی والدہ فاختہ بنت زہیر بن اسد بن عبدالعزیٰ'' ہیں۔ انہوں نے حکیم کو کعبہ میں جنم دیا۔ یہ حاملہ تھیں، کعبہ میں گئیں اور وہیں ان کو درد زہ شروع ہوگئی، اور حکیم کی پیدائش ہوگئی، چمڑے کے ایک قالین پر پیدائش کا عمل ہوا، اور ان کے نیچے جو کپڑے تھے وہ زمزم کے کنویں پر

لا کر دھوئے گئے، نہ ان سے پہلے کوئی کعبہ میں پیدا ہوا نہ ان کے بعد۔

❁❁ امام حاکم کہتے ہیں: مصعب کو اس حدیث کے آخر میں وہم ہوا ہے۔ کیونکہ اس بارے میں روایات حد تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت اسد نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کعبہ کے اندر جنم دیا۔

6045 - اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْإِمَامُ، رَحِمَهُ اللّٰهُ، اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ، لَمْ يَقْبَلْ مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ شَيْئًا حَتّٰى قُبِضَ، وَلَا مِنْ عُمَرَ حَتّٰى قُبِضَ، وَلَا مِنْ عُثْمَانَ، وَلَا مِنْ مُعَاوِيَةَ حَتّٰى مَاتَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6045 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اور نہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کسی سے کبھی کچھ قبول نہیں کیا۔

6046 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، ثنا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: اَعْتَقْتُ اَرْبَعِينَ مُحَرَّرًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لِي فِيهِمْ مِنْ اَجْرٍ؟ فَقَالَ: اَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَبَقَ لَكَ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6046 – على شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت حکیم بن حزام فرماتے ہیں: میں نے زمانہ جاہلیت میں ۴۰ غلام آزاد کئے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا مجھے ان کا ثواب ملے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو ان اعمال پر ایمان لایا ہے جو گزر چکے ہیں۔ (یعنی تجھے ان کا بھی ثواب ملے گا)

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

6047 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْاَسَدِيُّ الْحَافِظُ بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ اَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ، وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا اَسْلَمَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرَاَيْتَ شَيْئًا

6046صحيح البخاری - كتاب الزكاة' باب من تصدق فی الشرك ثم اسلم - حديث: 1380'صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب بيان حكم عمل الكافر إذا اسلم بعده - حديث: 200'صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب ما جاء فی الطاعات وثوابها - ذكر إطلاق اسم الخير على الافعال الصالحة إذا كانت من غير' حديث: 330'مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 3705'السنن الكبرى للبيهقی - كتاب السير' جماع ابواب السير - باب ترك اخذ المشركين بما اصابوا' حديث: 17016'مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث حكيم بن حزام - حديث: 15300'مسند الحميدی - احاديث حكيم بن حزام رضی الله عنه' حديث: 537' المعجم الكبير للطبرانی - باب من اسمه حمزة' وما اسند حكيم بن حزام - عروة بن الزبير عن حكيم بن حزام' حديث: 3015'الادب المفرد للبخاری - باب من وصل رحمه فی الجاهلية ثم اسلم' حديث: 71

كُنْتُ اَصْنَعُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَتَحَنَّثُ بِهِ هَلْ لِي فِيهِ مِنْ اَجْرٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ اَجْرٍ

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 6047 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں ایک سو غلام آزاد کئے، اور ایک سو اونٹ خیرات کئے، جب اسلام لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے جو نیک کام زمانہ جاہلیت میں کئے ہیں، کیا ان کے بدلے میں مجھے ثواب ملے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسلام لائے اور تمہارے لئے ان کا ثواب ہے۔

6048 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِي وَاَلْحَفْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَا اَنْكَرَ مَسْاَلَتَكَ يَا حَكِيمُ، اِنَّمَا هٰذَا الْمَالُ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، وَاِنَّمَا هُوَ ذٰلِكَ اَوْسَاخُ اَيْدِي النَّاسِ، وَيَدُ اللّٰهِ فَوْقَ يَدِ الْمُعْطِي، وَيَدُ الْمُعْطِي فَوْقَ يَدِ السَّائِلِ، وَيَدُ السَّائِلِ اَسْفَلُ الْاَيْدِي هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 6048 - صحيح

✧✧ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا فرمایا، میں نے مزید اصرار کے ساتھ مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دوبارہ عطا کرنے کے بعد) فرمایا: اے حکیم! بے شک یہ مال میٹھا اور سرسبز ہے، یہ لوگوں کے ہاتھوں کی میل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ عطا کرنے والے کے ہاتھ کے اوپر ہوتا ہے اور عطا کرنے والے کا ہاتھ مانگنے والے کے ہاتھ کے اوپر ہوتا ہے اور مانگنے والے کا ہاتھ ان سب کے نیچے ہوتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6049 - حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

6048: صحيح البخاری - كتاب الزكاة' باب الاستعفاف عن المسالة - حديث: 1414'صحيح مسلم - كتاب الزكاة' باب بيان ان اليد العليا خير من اليد السفلى - حديث: 1779'سنن الدارمی - كتاب الصلاة' باب النهی عن المسالة - حديث: 1653'الجامع للترمذی' ابواب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه - باب' حديث: 2446'السنن للنسائی - كتاب الزكاة' اليد العليا - حديث: 2496'السنن الكبرى للنسائی - كتاب الزكاة' باب اليد العليا - حديث: 2282'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الزهد' ما ذكر فی زهد الانبياء وكلامهم عليهم السلام - ما ذكر عن نبينا صلى الله عليه وسلم فی الزهد' حديث: 33715'مصنف عبد الرزاق الصنعانی - كتاب الوصايا' الرجل يعطی ماله كله - حديث: 15852'المعجم الكبير للطبرانی - باب من اسمه حمزة' وما اسند حكيم بن حزام - سعيد بن المسيب عن حكيم بن حزام' حديث: 3011'مسند الحميدی - احاديث حكيم بن حزام رضی الله عنه' حديث: 536'مسند الطيالسی - حكيم بن حزام' حديث: 1399'مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' مسند حكيم بن حزام - حديث: 15056

عُمَرَ، حَدَّثَنِيْ عَابِدُ بْنُ بَحِيرٍ، عَنْ اَبِي الْحُوَيْرِثِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ اُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ يَوْمَ بَدْرٍ، وَقَدْ وَقَعَ بِالْوَادِي بُخَارٌ مِنَ السَّمَاءِ قَدْ سَدَّ الْاُفُقَ، فَاِذَا الْوَادِي يَسِيلُ مَاءً فَوَقَعَ فِي نَفْسِي اَنَّ هٰذَا شَيْءٌ مِنَ السَّمَاءِ اُيِّدَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا كَانَتْ اِلَّا الْهَزِيمَةُ، وَكَانَتِ الْمَلَائِكَةُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6049 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جنگ بدر میں دیکھا وادی کے اندر آسمان سے ایک دھواں سا آیا ہے جس نے پورے آسمان کو گھیر لیا ہوا ہے، اور وادی میں پانی بہنے لگ گیا، میرے دل میں یہ بات آئی کہ یہ کوئی چیز آسمان سے نازل ہوئی ہے جس کے ذریعے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی جارہی ہے۔ اس کے بعد تو شکست مشرکین کا مقدر بن گئی۔ وہ فرشتے تھے۔

6050 – اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا اَبُو صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ، قَالَ: كَانَ مُحَمَّدٌ النَّبِيُّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا تَنَبَّاَ، وَخَرَجَ اِلَى الْمَدِينَةِ خَرَجَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ الْمَوْسِمَ فَوَجَدَ حُلَّةً لِذِي يَزَنَ تُبَاعُ بِخَمْسِينَ دِرْهَمًا، فَاشْتَرَاهَا لِيُهْدِيَهَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمَ بِهَا عَلَيْهِ، وَاَرَادَهُ عَلَى قَبْضِهَا فَاَبَى عَلَيْهِ – قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّا لَا نَقْبَلُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ شَيْئًا، وَلٰكِنْ اَخَذْنَاهَا بِالثَّمَنِ، فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهُ حَتّٰى اَتَى الْمَدِينَةَ، فَلَبِسَهَا فَرَاَيْتُهَا عَلَيْهِ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَلَمْ اَرَ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ فِيهَا يَوْمَئِذٍ، ثُمَّ اَعْطَاهَا اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَرَآهَا حَكِيمٌ عَلَى اُسَامَةَ، فَقَالَ: يَا اُسَامَةُ، اَنْتَ تَلْبَسُ حُلَّةَ ذِي يَزَنَ، قَالَ: نَعَمْ، لَاَنَا خَيْرٌ مِنْ ذِي يَزَنَ، وَلَاَبِي خَيْرٌ مِنْ اَبِيهِ وَلِاُمِّي خَيْرٌ مِنْ اُمِّهِ، قَالَ حَكِيمٌ: فَانْطَلَقْتُ اِلَى مَكَّةَ اُعْجِبُهُمْ بِقَوْلِ اُسَامَةَ وَهٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6050 – صحيح

✧✧ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں، سب لوگوں سے زیادہ مجھے محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت تھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اعلان کیا اور مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کر گئے۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ حج کے لئے آئے، انہوں نے ذی یزن کا ایک بہت خوبصورت جبہ دیکھا جو کہ پچاس درہم کا فروخت ہو رہا تھا، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ دینے کے لئے وہ جبہ خرید لیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ کے طور پر پیش کیا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جبہ قبول کرنے سے انکار کر دیا اور (عبید اللہ فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ اس موقع حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: ہم مشرکین کا کوئی تحفہ قبول نہیں کرتے، البتہ ہم یہ خرید لیتے ہیں۔ (حضرت حکیم) فرماتے ہیں: میں نے وہ جبہ قیمتاً پیش کر دیا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ جبہ خرید لیا، حضرت حکیم

6050:مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' مسند حكيم بن حزام - حديث: 15058'المعجم الكبير للطبرانی - باب من اسمه حمزة' وما اسند حكيم بن حزام - عراك بن مالك عن حكيم بن حزام' حديث:3055

فرماتے ہیں) پھر جب میں ہجرت کر کے مدینہ منورہ آیا تو میں نے حضور ﷺ کو وہ جبہ پہنے ہوئے منبر پر جلوہ فرما دیکھا، اُس دن حضور ﷺ جتنے خوبصورت لگ رہے تھے میں نے ان سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی۔ حضور ﷺ نے یہ جبہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرما دیا تھا۔ حضرت حکیم نے حضرت اسامہ پر یہ جبہ دیکھا تو فرمایا: اے اسامہ! تم ذی یزن کا جبہ پہنے ہوئے ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، اس لئے کہ میں ذی یزن سے بہتر ہوں اور میرا والد اُس کے والد سے بہتر ہے اور میری والدہ اُس کی والدہ سے بہتر ہے۔ حضرت حکیم فرماتے ہیں: پھر میں مکہ کی جانب آیا اور لوگوں کو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی یہ بات بہت خوشی کے ساتھ سنایا کرتا تھا۔

6051 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ اَبِي عُثْمَانَ الطَّيَالِسِيُّ، ثنا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ اَبِي حَاتِمٍ، صَاحِبِ الطَّعَامِ، ثنا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهُ وَالِيًا اِلَى الْيَمَنِ قَالَ: لَا تَمَسَّ الْقُرْآنَ اِلَّا وَاَنْتَ طَاهِرٌ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6051 – صحيح

✦✦ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو یمن کا والی بنا کر بھیجا تو اور یہ ارشاد فرمایا: قرآن کو بغیر طہارت کے مت چھونا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ خَالِدِ بْنِ حِزَامٍ

حضرت خالد بن حزام رضی اللہ عنہ کے فضائل

6052 – حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ، وَحَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، وَحَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي حَبِيبَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، فِيمَنْ هَاجَرَ اِلَى اَرْضِ الْحَبَشَةِ الْهِجْرَةَ الثَّانِيَةَ خَالِدُ بْنُ حِزَامٍ فَنَهَشَتْهُ حَيَّةٌ فِي الطَّرِيقِ فَمَاتَ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ: فَحَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَسَدِيُّ، اَخْبَرَنِي اَبِي، قَالَ: " فِيهِ نَزَلَتْ (وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ) (النساء: 100) "

6051: سنن الدارقطني - كتاب الطهارة' باب في نهي المحدث عن مس القرآن - حديث: 381' المعجم الاوسط للطبراني - باب الباء' من اسمه بكر - حديث: 3379' المعجم الكبير للطبراني - باب من اسمه حمزة' وما اسند حكيم بن حزام - حسان بن بلال المزني عن حكيم بن حزام' حديث: 3065

✧✧ داؤد بن محصن فرماتے ہیں کہ حبشہ کی جانب دوسری ہجرت کرنے والوں میں حضرت خالد بن حزام رضی اللہ عنہ بھی تھے، راستے میں ان کو سانپ نے ڈس لیا تھا تو یہ فوت ہو گئے۔

محمد بن عمر، حضرت مغیرہ بن عبدالرحمٰن اسدی کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ سورۃ النساء کی یہ آیت نمبر ۱۰۰ حضرت خالد بن حزام رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ

''اور جو اپنے گھر سے نکلا اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اسے موت نے آلیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہو گیا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے''

ذِكْرُ مَنَاقِبِ هِشَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے فضائل

6053 – قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَى اِخْرَاجِ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ اَنَّهُمَا، سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: مَرَرْتُ بِهِشَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، وَهُوَ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِي حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ، قَالَ: وَمِنْ رَسْمِ تَرْتِيبِ هٰذَا الْكِتَابِ اَنْ يَكُوْنَ ذِكْرُ خَالِدِ بْنِ حِزَامٍ قَبْلَ حَكِيمٍ، وَاَنْ يَكُوْنَ ذِكْرُ هِشَامِ بْنِ حَكِيمٍ بَعْدَهُمَا لٰكِنِّي جَمَعْتُ بَيْنَهُمْ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ عِنْدَ ذِكْرِ حَكِيمٍ لِيَكُوْنَ اَقْرَبَ اِلٰى فَهْمِ الْمُسْتَفِيْدِ

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ہشام بن حکیم بن حزام کے پاس سے گزرا، اس وقت وہ سورہ بقرہ کی تلاوت کر رہے تھے، یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیاۃ مبارکہ کا ہے۔ اس کے بعد مفصل حدیث بیان کی۔

اس کتاب کی ترتیب کا تقاضا تو یہ تھا کہ خالد بن حزام رضی اللہ عنہ کا تذکرہ حکیم بن حزام سے پہلے ہوتا۔ اور ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ان دونوں کے بعد ہوتا لیکن میں نے اس مقام پر حکیم کے ذکر کے ہمراہ باقیوں کا ذکر بھی جمع کر دیا تا کہ سمجھنے کے قریب تر ہو جائے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الذَّابِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ فِي هِجَاءِ الشِّرْكِ وَالْمُشْرِكِيْنَ

حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

جو کہ مشرکین کی شرکیہ تبرا بازیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا کرتے تھے۔

6054 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: عَاشَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ سِتِّيْنَ سَنَةً، وَكُنْيَتُهٗ اَبُو الْوَلِيدِ وَفِي الْاِسْلَامِ سِتِّيْنَ

سَنَةً، وَهُوَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ شَاعِرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأُمُّ حَسَّانَ الْفُرَيْعَةُ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ خُنَيْسِ بْنِ لَوْذَانَ بْنِ عَبْدِوَدٍّ قِيلَ إِنَّهُ تُوُفِّيَ قَبْلَ الْأَرْبَعِينَ، وَقِيلَ تُوُفِّيَ سَنَةَ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں ۶۰ سال گزارے ہیں، اور ۶۰ سال اسلام میں گزارے ہیں۔ ان کی کنیت ''ابوالولید'' ہے۔ ان کا نسب یوں ہے'' حسان بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شاعر ہیں۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی والدہ'' فریعہ بنت خالد بن خنیس بن لوذان بن عبدود'' ہیں۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ ۴۰ ہجری سے پہلے ان کا انتقال ہو گیا تھا اور کچھ مؤرخین کہتے ہیں کہ ۵۵ ہجری میں فوت ہوئے ہیں۔

6055 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، ثنا أَبِي، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ حَرْمَلَةَ رَاوِيَةِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: أَتَيْتُ حَسَّانَ فَقُلْتُ: يَا أَبَا الْحُسَامِ "

✧✧ حضرت حسان بن ثابت کے راوی حرملہ کہتے ہیں: میں حضرت حسان کے پاس آیا اور ان کو ''اے ابوحسام'' کہہ کر آواز دی۔

6056 حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ، حَدَّثَنِي الثَّبْتُ مِنْ رِجَالِ قَوْمِي، عَنْ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: " وَاللَّهِ إِنِّي لَغُلَامٌ يَفَعَةٌ ابْنُ سَبْعٍ أَوْ ثَمَانِ سِنِينَ أَعْقِلُ مَا سَمِعْتُ إِذْ سَمِعْتُ يَهُودِيًّا، وَهُوَ عَلَى أُطُمَةِ يَثْرِبَ يَصْرُخُ: يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا قَالُوا: وَيْلَكَ مَا لَكَ؟ فَقَالَ: قَدْ طَلَعَ نَجْمُ الَّذِي يُبْعَثُ اللَّيْلَةَ "

✧✧ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! میں ۷ یا ۸ سال کا قریب البلوغ لڑکا تھا، جو کچھ میں سنتا تھا اس کی سمجھ رکھتا تھا۔ ایک یہودی نے یثرب کے ٹیلوں پر چڑھ کر پکار پکار کر یہودیوں کو جمع کیا، جب سب یہودی جمع ہو گئے تو انہوں نے پوچھا: ہمیں یہاں کیوں بلایا ہے تو اس نے کہا: وہ ستارہ طلوع ہو گیا ہے جو صرف نبی کی بعثت پر طلوع ہوتا ہے۔

6057 - حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى إِمْلَاءً، ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ السَّرَّاجُ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْحَدَّادِيُّ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنِي سَلَمَةُ، ثنا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: " عَاشَ جَدُّنَا حَرَامٌ أَبُو الْمُنْذِرِ عِشْرِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ، وَعَاشَ ابْنُهُ الْمُنْذِرُ عِشْرِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ، وَعَاشَ ابْنُهُ ثَابِتٌ عِشْرِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ، وَعَاشَ ابْنُهُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ عِشْرِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ، وَلَمَّا احْتُضِرَ حَسَّانُ أَجَّجَ نَارًا، وَجَمَعَ عَشِيرَتَهُ، ثُمَّ أَنْشَأَ

يَقُولُ:

وَإِنِ امْرُؤٌ أَمْسَى وَأَصْبَحَ سَالِمًا مِنَ النَّاسِ إِلَّا مَا جَنَى لَسَعِيدُ

قَالَ: ثُمَّ عَاشَ بَعْدَ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ نَيِّفًا وَثَمَانِينَ سَنَةً، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ أَجَّجَ نَارًا، وَجَمَعَ عَشِيرَتَهُ، ثُمَّ أَنْشَأَ يَقُولُ:

وَإِنِ امْرُؤٌ نَالَ الْغِنَى، ثُمَّ لَمْ يَنَلْ صَدِيقًا لَهُ مِنْ فَضْلِهِ لَكَفُورُ

ثُمَّ عَاشَ بَعْدَهُ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ نَيِّفًا وَثَمَانِينَ سَنَةً، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ:

وَإِنِ امْرُؤٌ دُنْيَاهُ يَطْلُبُ رَاغِبًا لِمُسْتَمْسِكٍ مِنْهَا بِحَبْلِ غُرُورِ"

✧✧ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پوتے سعید بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: ہمارے دادا حرام ابوالمنذر کی عمر ۱۲۰ سال تھی، ان کے بیٹے منذر کی عمر بھی ۱۲۰ سال تھی، ان کے بیٹے ثابت بھی ۱۲۰ سال کے ہوئے ہیں اور ان کے بیٹے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عمر بھی ۱۲۰ سال ہوئی۔ جب حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے آگ بھڑکائی اور اپنے خاندان کو جمع کر کے یہ اشعار پڑھے۔

○ اگر کسی آدمی کو صبح، شام لوگوں کی جانب سے اس کے جرم سے زیادہ تکلیف نہ پہنچے تو وہ بہت نیک بخت ہے۔

پھر ان کے بعد عبدالرحمٰن بن حسان بن ثابت ۸۰ سے کچھ زیادہ سال زندہ رہے۔ جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے بھی آگ بھڑکائی اور اپنے خاندان کو جمع کر کے یہ اشعار کہے

○ اور اگر کوئی آدمی دولت پائے، لیکن وہ اپنے دوستوں کو اپنی دولت کا فائدہ نہ پہنچائے تو وہ ناشکرا ہے۔

پھر ان کے بعد سعید بن عبدالرحمٰن بن حسان بن ثابت ۸۰ سے کچھ زیادہ سال زندہ رہے اور جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے یہ اشعار کہے۔

○ اور اگر کوئی شخص دنیا کو بہت دلچسپی کے ساتھ طلب کرتا ہے تو دھوکے کی رسی کو تھامے ہوئے ہے۔

6058 – حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُومُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوحِ الْقُدُسِ مَا نَافَحَ أَوْ فَاخَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

6058: الجامع للترمذي ' ابواب الادب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في إنشاد الشعر' حديث: 2847 'سنن ابي داود - كتاب الادب' باب ما جاء في الشعر - حديث: 4382 'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث: 23910 'مسند ابي يعلى الموصلي - مسند عائشة' حديث: 4470 'المعجم الكبير للطبراني - من اسمه الحارث' حريث بن زيد بن ثعلبة الانصاري - حسان بن ثابت الانصاري' حديث: 3498

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت حسان کے لئے منبر لگوایا کرتے تھے جس پر کھڑے ہوکر حضرت حسان رسول اللہ ﷺ کی توصیف وثناء بیان کیا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ ان کو یوں دعائیں دیا کرتے تھے''اے اللہ حسان جو تیرے رسول کی تایید کرتا ہے تو اس روح القدس کے ساتھ اس کی مدد فرما۔

6059 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6058 – صحيح

✧✧ ایک دوسری سند کے ہمراہ بھی اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی رسول اللہ ﷺ کا ایسا ہی فرمان منقول ہے

6060 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، ثَنَا اَبُوْ يَحْيَى بْنُ اَبِي سَبْرَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَوْسِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَكْرَهُ اَنْ يُسَبَّ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ عِنْدَهَا وَتَقُوْلُ: " اَلَيْسَ الَّذِي قَالَ:

فَاِنَّ اَبِيْ وَوَالِدَتِي وَعِرْضِي لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنكُمْ وِقَاءُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6060 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عروہ فرماتے ہیں: اُمّ المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات اچھی نہیں لگتی تھی کہ ان کے سامنے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا جائے۔ وہ کہا کرتی تھیں کیا یہ وہی نہیں ہیں جو کہا کرتے تھے

○ بے شک میرے ماں باپ اور میری عزت سب کچھ حضرت محمد ﷺ کے دفاع کے لئے ہے۔

6061 - اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: رَاَيْتُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ، وَلَهُ نَاصِيَةٌ قَدْ شَدَّهَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6061 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان کی پیشانی پر بالوں کی لٹ ہوتی تھی جس کو وہ دونوں آنکھوں کے درمیان باندھ لیا کرتے تھے۔

6062 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوْفَةِ، ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

6062:صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذكر البيان بان جبريل عليه السلام كان مع حسان بن ثابت - حديث:7253'المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه الحارث' حريث بن زيد بن ثعلبة الانصاری - ما اسند حسان بن ثابت رضی الله عنه' حديث:3507'مسند الرويانی - عدی بن ثابت عن البراء' حديث:381

لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ: اِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ مَعَكَ مَا هَاجَيْتَهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6062 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب تک تم مشرکین کو جواب دیتے رہتے ہو، یہ روح القدس تمہارے ساتھ ہوتے ہیں۔

6063 – اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بِنِ الْفَضْلِ الْمُزَكِّيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اسْتَاْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكَيْفَ بِنَسَبِیْ فِيهِمْ؟ فَقَالَ حَسَّانُ: لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِينِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6063 – علی شرط البخاری ومسلم

قَالَ هِشَامٌ: قَالَ اَبِی: وَذَهَبْتُ اَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ: لَا تَسُبَّ حَسَّانَ اِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا" اِنَّمَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ بِطُولِهِ مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، وَذَكَرَ فِيهِ الْقَصِيدَةَ بِطُولِهَا:

(البحر الطويل)

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَاَجَبْتُ عَنْهُ وَعِنْدَ اللّٰهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ"

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت مانگی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ان کی ہجو کیسے کرو گے؟ کیونکہ خود میرا نسب بھی تو انہیں میں ملتا ہے؟ تو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے عرض کی: حضور ﷺ میں آپ کو اس ہجو سے یوں نکال لوں گا جیسے مکھن سے بال نکالا جاتا ہے۔

ہشام کہتے ہیں: میں اُمّ المومنین کے پاس حسان کی برائی کرنے لگا تو ام المومنین نے مجھے ان کی برائی کرنے سے منع کر دیا اور فرمایا: وہ رسول اللہ ﷺ کا دفاع کیا کرتا تھا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس حدیث کو اس طرح نقل نہیں کیا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے لیث کی خالد بن یزید کی سند کے ہمراہ مفصل حدیث بیان کی ہے اور اس میں مفصل قصیدہ بھی

6063:صحيح البخاری - كتاب المناقب' باب من احب ان لا يسب نسبه - حديث: 3359'مسند ابی يعلی الموصلی - مسند عائشة' حديث: 4261'شرح معانی الآثار للطحاوی - كتاب الكراهة' باب رواية الشعر , هل هی مكروهة ام لا ؟ - حديث: 4638'صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' باب التفاخر - ذكر الإخبار عن إباحة هجاء المسلم المشركين إذا لم يطمع فی' حديث: 5866

6064:مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الادب' الرخصة فی الشعر - حديث: 25517

موجود ہے۔جس قصیدے کا ایک شعر یہ بھی ہے۔

تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برائی کی ہے، میں نے اس کا جواب دیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا بہترین اجر ہے۔

6064 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، ثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ اَبِي الْحَسَنِ، مَوْلَى بَنِي نَوْفَلٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ، وَحَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ اَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَزَلَتْ (طسم) (الشعراء: 1) الشُّعَرَاءِ يَبْكِيَانِ وَهُوَ يَقْرَاُ عَلَيْهِمْ: (وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ) (الشعراء: 224) حَتّٰى بَلَغَ (وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ) (الشعراء: 227) قَالَ: اَنْتُمْ (وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا) (الشعراء: 227) قَالَ: اَنْتُمْ (وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا) (الشعراء: 227) قَالَ: اَنْتُمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6064 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ بنی نوفل کے آزادکردہ غلام ابوالحسن فرماتے ہیں کہ جب سورۃ شعراء نازل ہوئی تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں روتے ہوئے حاضر ہوئے، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیات تلاوت کر رہے تھے:

وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ وَاَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ اِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیت میں وعملوا الصالحات کے الفاظ پر پہنچے تو فرمایا: (اس سے مراد) تم لوگ (ہو)۔ اور جب وذکروا اللہ کثیرا کے الفاظ پر پہنچے تو پھر فرمایا (اس سے مراد) تم لوگ (ہو) پھر جب وانتصروا من بعدماظلموا پر پہنچے تو پھر فرمایا: (اس سے مراد) تم لوگ (ہو)

6065 – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَنَسٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اَبِي صَغِيرَةَ اَبُو يُونُسَ الْقُشَيْرِيُّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ رَفَعَ الْحَدِيثَ. وَعَنْ جَابِرٍ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ فَقِيلَ يَارَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ يَهْجُوكَ فَقَامَ ابْنُ رَوَاحَةَ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، ائْذَنْ لِي فِيهِ، فَقَالَ: اَنْتَ الَّذِي تَقُولُ ثَبَّتَ اللّٰهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ:

فَثَبَّتَ اللّٰهُ مَا اَعْطَاكَ مِنْ حَسَنٍ ۔۔۔ تَثْبِيتَ مُوسَى وَنَصْرًا مِثْلَ مَا نُصِرُوا

قَالَ: وَاَنْتَ يَفْعَلُ اللّٰهُ بِكَ خَيْرًا مِثْلَ ذٰلِكَ

قَالَ: ثُمَّ وَثَبَ كَعْبٌ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، ائْذَنْ لِي فِيهِ قَالَ: اَنْتَ الَّذِي تَقُولُ هَمَّتْ. قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ:

هَمَّتْ سَخِينَةُ اَنْ تُغَالِبَ رَبَّهَا فَلَيُغْلَبَنَّ مُغَالِبُ الْغَلَّابِ

قَالَ: اَمَا اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَنْسَ ذٰلِكَ لَكَ

قَالَ: ثُمَّ قَامَ حَسَّانُ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، ائْذَنْ لِي فِيهِ وَاَخْرَجَ لِسَانًا لَهُ اَسْوَدَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، ائْذَنْ لِي اِنْ شِئْتَ اَفْرَيْتُ بِهِ الْمَزَادَ فَقَالَ: اذْهَبْ اِلَى اَبِي بَكْرٍ لِيُحَدِّثَكَ حَدِيْثَ الْقَوْمِ وَاَيَّامَهُمْ وَاَحْسَابَهُمْ، ثُمَّ اهْجُهُمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ اِنَّمَا اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ بِطُوْلِهِ، وَمِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6065 – صحيح

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب آپ کی برائیاں بیان کرتا ہے۔تو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا جواب دینے کی مجھے اجازت عطا فرمائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم وہی ہو جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''ثبت اللہ'' آپ فرماتے ہیں میں نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

○ اللہ تعالیٰ نے جو بھلائی آپ کو عطا فرمائی ہے، وہ قائم رکھے جیسے موسیٰ علیہ السلام کی بھلائیوں کو قائم رکھا اور اللہ تعالیٰ آپ کی بھی اسی طرح مدد فرمائے جیسے اُن لوگوں کی مدد کی گئی۔

ان کے بعد حضرت کعب کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بھی جواب دینے کی اجازت عنایت فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت عطا فرمائی، تو انہوں نے یہ شعر کہا۔

○ سخینہ اپنے شوہر پر غالب آنا چاہتی ہے، تو مغلوب لوگ، غالبوں پر غالب آ جائیں گے۔

پھر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بھی اس کا جواب دینے کی اجازت دیجئے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ اجازت دیں تو میں ان کی بہت زیادہ مذمت بیان کرسکتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ابوبکر کے پاس چلے جاؤ اور اس سے ان کے حالات وواقعات، ان کے حسب نسب اور خاندانی معاملات کے بارے میں معلومات لے کر آؤ پھر ان کی مذمت بیان کرو، جبریل امین علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں۔ تاہم امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو لیث بن سعد کے واسطے سے خالد بن یزید کی اسناد کے ہمراہ مفصل بیان کیا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ بیان نہیں کیا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ مَخْرَمَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت مخرمہ بن نوفل قرشی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6066 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ

عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: مَخْرَمَةُ بْنُ نَوْفَلِ بْنِ اَهَيْبَ بْنِ عَبْدِمَنَافٍ، وَكَانَ مِنَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے آپ کا نسب یوں بیان کیا ''مخرمہ بن نوفل بن اہیب بن عبدمناف''۔ ان کا شمار ''مولفۃ القلوب'' میں سے ہیں۔

6067 – فَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: اَسْلَمَ مَخْرَمَةُ بْنُ نَوْفَلٍ عِنْدَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَكَانَ عَالِمًا بِنَسَبِ قُرَيْشٍ وَاَحَادِيْثِهَا وَكَانَتْ لَهُ مَعْرِفَةٌ بِاَنْصَابِ الْحَرَمِ، فَوَلَدُ مَخْرَمَةَ صَفْوَانُ، وَبِهِ كَانَ يُكَنَّى، وَهُوَ الْاَكْبَرُ مِنْ وَلَدِهِ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: حضرت مخرمہ بن نوفل رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے موقع اسلام لائے، آپ قریش کے خاندانوں، ان کے نسب اور ان کے واقعات کو بہت اچھی طرح جانتے ہیں۔ حرم کے بتوں کے بارے میں آپ بہت جانتے ہیں۔ مخرمہ کے بیٹے کا نام صفوان ہے اور انہی کے نام سے ان کی کنیت ہے، صفوان ان کے سب سے بڑے بیٹے ہیں۔

6068 – فَسَمِعْتُ اَبَا زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، يَقُوْلُ: مَخْرَمَةُ بْنُ نَوْفَلٍ يُكَنَّى اَبَا الْمِسْوَرِ

✧✧ یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر فرماتے ہیں: مخرمہ بن نوفل کی کنیت ''ابوالمسور'' تھی۔

6069 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ، ثَنَا مَخْلَدُ بْنُ مَالِكٍ، ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، وَعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِي الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِي: يَا اَبَا صَفْوَانَ

✧✧ حضرت مسور بن مخرمہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد کو ''ابوصفوان'' کہہ کر پکارا۔

6070 – وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: شَهِدَ مَخْرَمَةُ بْنُ نَوْفَلٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَاَعْطَاهُ مِنْ غَنَائِمِ حُنَيْنٍ خَمْسِينَ بَعِيرًا، وَمَاتَ مَخْرَمَةُ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ، وَكَانَ يَوْمَ مَاتَ ابْنَ مِائَةٍ وَخَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت مخرمہ بن نوفل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ حنین میں شریک ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جنگ حنین کی غنیمت میں سے پچاس اونٹ عطا فرمائے۔ حضرت مخرمہ ۱۱۵ برس کی عمر میں ۵۴ ہجری کو مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔

6071 – فَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزَّاهِدُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عُقْبَةَ، يَقُوْلُ: تُوُفِّيَ مَخْرَمَةُ بْنُ نَوْفَلٍ الْقُرَشِيُّ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ وَمِائَةٍ، وَكَانَ اَسْلَمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهُوَ مِنَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ

✧✧ حضرت سعید بن عقبہ فرماتے ہیں کہ حضرت مخرمہ بن نوفل قرشی رضی اللہ عنہ ۱۱۵ برس کی عمر میں فوت ہوئے۔ آپ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے تھے۔ آپ موافقۃ القلوب میں سے بھی تھے۔

6072 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ الْمُزَكِّي، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ، وَعِنْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَزْهَرَ: مَنْ لِي لِمَخْرَمَةَ بْنِ نَوْفَلٍ يَنْصِفُنِي مِنْ لِسَانِهِ تَنَقُّصًا؟ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَزْهَرَ: اَنَا اَكْفِيكَهُ، فَبَلَغَ ذَلِكَ مَخْرَمَةَ، فَقَالَ: "جَعَلَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتِيمًا فِي حِجْرِهِ يَزْعُمُ بِقُوتِهِ اَنَّهُ يَكْفِيهِ اِيَّايَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْبَرْصَاءِ اللَّيْثِيُّ: اِنَّهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَزْهَرَ، فَرَفَعَ عَصًا فِي يَدِهِ وَضَرَبَهُ فَشَجَّهُ، وَقَالَ: اَعَدُوَّنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَتَحْسُدُنَا فِي الْاِسْلَامِ، وَتَدْخُلَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الْاَزْهَرِ

✧✧ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے پاس عبدالرحمٰن بن ازہر موجود تھے، حضرت معاویہ نے کہا: مخرمہ بن نوفل میری بہت برائیاں بیان کرتا ہے، کون شخص اس سے میرا دفاع کرے گا۔ عبدالرحمٰن بن ازہر نے کہا: میں تمہارا دفاع کروں گا۔ اس بات کی اطلاع حضرت مخرمہ تک پہنچی تو انہوں نے کہا: عبدالرحمٰن نے مجھے اپنی گود میں یتیم بنایا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ اپنی روزی کے ساتھ میری کفایت کرے گا۔ ابن البرصاء لیثی نے ان سے کہا: وہ عبدالرحمٰن بن ازہر ہے، اُس نے اپنا عصا اٹھا کر اس کے سر پر مارا اور اس کا سر پھوڑ دیا اور کہا: وہ جاہلیت میں ہمارا دشمن تھا اور تم اسلام میں ہم سے حسد کرتے ہو۔ اور میرے اور ابن ازہر کے درمیان پھوٹ ڈالتے ہو۔

6073 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ مَخْرَمَةَ بْنَ نَوْفَلٍ الْوَفَاةُ بَكَتْهُ ابْنَتُهُ فَقَالَتْ: وَاَابَتَاهُ كَانَ هَيِّنًا لَيِّنًا فَاَفَاقَ، فَقَالَ: مَنِ النَّادِبَةُ؟ فَقَالُوا: ابْنَتُكَ، فَقَالَ: تَعَالَيْ، فَجَاءَتْ فَقَالَ: "لَيْسَ هَكَذَا يُنْدَبُ مِثْلِي: قُولِي وَاَابَتَاهُ كَانَ سَهْمًا مُصِيبًا كَانَ اَبًا حَصِينًا"

✧✧ زبیر بن بکار فرماتے ہیں: جب حضرت مخرمہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت آیا تو ان کی بیٹی روتے ہوئے پکارنے لگی، ہائے میرے ابا جان نرم مزاج تھے، انہوں نے پوچھا: یہ کون رو رہا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ آپ کی بیٹی ہے۔ انہوں نے بیٹی کو اپنے پاس بلایا، وہ ان کے قریب آئیں، تو انہوں نے کہا: میرے جیسے شخص کی وفات پر ایسی باتیں کر کے نہیں رویا کرتے بلکہ تم یوں کہو 'ہائے میرے والد، وہ نشانے پر لگنے والے تیر تھے وہ ایک مضبوط قلعہ تھے۔

6074 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْاِمَامُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ، ثَنَا اَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَةٌ فَقَسَمَهَا بَيْنَ اَصْحَابِهِ، فَقَالَ لِي اَبِي: انْطَلِقْ بِنَا اِلَيْهِ، فَاِنَّهُ اَتَتْهُ اَقْبِيَةٌ فَتَكَلَّمَ اَبِي عَلَى الْبَابِ، فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ، فَخَرَجَ وَمَعَهُ قَبَاءٌ فَجَعَلَ يَقُولُ: خَبَّاْتُ لَكَ هٰذَا، خَبَّاْتُ لَكَ هٰذَا

✧✧ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ چادریں آئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چادریں اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تقسیم فرما دیں۔ میرے والد نے مجھے کہا: تم ہمارے ساتھ چلو، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چادریں آئی ہیں۔ ہم وہاں چلے گئے، میرے والد ابھی دروازے پر بات کر رہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آواز پہچان لی، اور خود باہر تشریف لے آئے، آپ باہر آئے تو آپ کے پاس چادر تھی، آپ (میرے والد سے ملتے ہی) فرمانے لگے کہ میں نے یہ چادر تمہارے لئے سنبھال کر رکھی تھی، میں نے یہ چادر تمہارے لئے سنبھال کر رکھی تھی۔

6075 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دُرُسْتَوَيْهِ الْفَارِسِيُّ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ الْفَارِسِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، وَسَعِيدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، وَيَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ الْمِصْرِيُّوْنَ بِمِصْرَ، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: "لَمَّا اَظْهَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْلَامَ اَسْلَمَ اَهْلُ مَكَّةَ كُلُّهُمْ، وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَفْرِضَ الصَّلَاةَ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَقْرَاُ السَّجْدَةَ مَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَسْجُدَ حَتّٰى قَدِمَ رُؤَسَاءُ قُرَيْشٍ الْوَلِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، وَاَبُوْ جَهْلِ بْنُ هِشَامٍ، وَغَيْرُهُمَا وَكَانُوا بِالطَّائِفِ فِي اَرَاضِيهِمْ فَقَالُوا: تَدَعُونَ دِيْنَ آبَائِكُمْ فَكَفَرُوا" قَالَ يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ: وَلَا نَعْلَمُ لِمَخْرَمَةَ بْنِ نَوْفَلٍ حَدِيْثًا مُسْنَدًا غَيْرَ هٰذَا

✧✧ مسور بن مخرمہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کا اعلان کیا تو تمام اہل مکہ نے اسلام کو قبول کر لیا، یہ نماز فرض ہونے سے پہلے کی بات ہے، حالت یہ تھی کہ جب کوئی آیت سجدہ پڑھی جاتی تو (لوگوں کی بھیڑ ہونے کی وجہ سے) سجدہ نہیں ہو پاتا تھا۔ قریش کے سرداران ولید بن مغیرہ، ابوجہل اور دیگر لوگ طائف میں اپنی زمینوں میں تھے جب یہ لوگ واپس آئے (انہوں نے دیکھا کہ سب لوگ مسلمان ہو چکے ہیں) تو انہوں نے لوگوں کا ذہن بنایا کہ ''تم لوگوں نے اپنے آباء واجداد کے دین کو کیوں چھوڑ دیا ہے؟ (ان کی بہت کوششوں کے بعد) وہ لوگ دوبارہ کافر ہو گئے۔

یعقوب بن سفیان کہتے ہیں: مخرمہ بن نوفل کی اس حدیث کے علاوہ کوئی اور مسند حدیث ہمارے علم میں نہیں ہے۔

6074:صحیح البخاری - کتاب الشهادات' باب شهادة الاعمى وامره ونكاحه وإنكاحه ومبايعته وقبوله في التاذين وغيره - حدیث: 2535' صحیح مسلم - کتاب الزکاة' باب إعطاء من سال بفحش وغلظة - حدیث: 1814'الجامع للترمذی' ابواب الادب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب' حدیث: 2815'سنن ابی داود - کتاب اللباس' باب ما جاء فی الاقبية - حدیث: 3528'صحیح ابن حبان - کتاب السير' باب الغنائم وقسمتها - ذکر ما يستحب للإمام استمالة قلوب رعيته عند القسمة بینهم غنائمهم' حدیث: 4893'السنن للنسائی - کتاب الزينة' لبس الاقبية - حدیث: 5253'السنن الکبری للنسائی - کتاب الزينة' لبس الاقبية - حدیث: 9341'شرح معانی الآثار للطحاوی - کتاب الكراهة' باب لبس الحرير - حدیث: 4402'مشکل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حدیث: 2583'مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين حديث المسور بن مخرمة الزهرى - حدیث: 18564'السنن الکبری للبیهقی - کتاب صلاة الخوف' باب ما ورد فی الاقبية المزررة بالذهب - حدیث: 5701'المعجم الاوسط للطبرانی - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حدیث: 5831

ذِكْرُ مَنَاقِبِ سَعِيدِ بْنِ يَرْبُوعِ الْمَخْزُومِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سعید بن یربوع مخزومی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6076 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: سَعِيدُ بْنُ يَرْبُوعِ بْنِ عَنْكَثَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ مَخْزُومٍ وَيُكَنَّى اَبَا هُودٍ اَسْلَمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَشَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا، وَاَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَنَائِمِ حُنَيْنٍ خَمْسِينَ بَعِيرًا

✧✧ محمد بن عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''سعید بن یربوع بن عنکثہ بن عامر بن مخزوم'' ان کی کنیت ''ابوہود'' ہے، آپ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے اور رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگ حنین میں شرکت فرمائی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو حنین کے مال غنیمت سے پچاس اونٹ عطا فرمائے تھے۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ، يَقُوْلُ: جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمًا اِلٰى مَنْزِلِ سَعِيدِ بْنِ يَرْبُوعٍ، فَعَزَّاهُ بِذَهَابِ بَصَرِهِ وَقَالَ: لَا تَدَعِ الْجُمُعَةَ، وَلَا الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيْسَ لِي قَائِدٌ، قَالَ: نَحْنُ نَبْعَثُ اِلَيْكَ بِقَائِدٍ، قَالَ: فَبَعَثَ اِلَيْهِ بِغُلَامٍ مِنَ السَّبْيِ قَالَ: وَتُوُفِّيَ سَعِيدُ بْنُ يَرْبُوعٍ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ، وَكَانَ يَوْمَ تُوُفِّيَ ابْنَ مِائَةٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: میں نے عبداللہ بن جعفر کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت سعید بن یربوع کے گھر تشریف لائے، اوران کی بینائی زائل ہوجانے پر ان کی تعزیت فرمائی۔ اوران کو ہدایت کی کہ جمعہ کی نماز نہیں چھوڑنی۔ انہوں نے کہا: مجھے ساتھ لے جانے والا کوئی نہیں ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم آپ کے لئے آدمی بھیج دیا کریں گے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غلاموں میں سے ایک لڑکا ان کی جانب بھیج دیا۔ حضرت سعید بن یربوع رضی اللہ عنہ ۱۲۰ برس کی عمر میں ۵۴ ہجری کو مدینہ میں فوت ہوئے۔

6077 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: مَاتَ سَعِيدُ بْنُ يَرْبُوعِ بْنِ عَنْكَثَةَ بْنِ عَامِرٍ الْمَخْزُومِيُّ سَنَةَ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ، وَهُوَ ابْنُ مِائَةٍ وَثَمَانَ عَشْرَةَ سَنَةً

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن یربوع بن عنکثہ بن عامر مخزومی رضی اللہ عنہ ۱۱۸ برس کی عمر میں ۵۵ ہجری کو فوت ہوئے۔

قَالَ مُصْعَبٌ: وَكَانَ اسْمُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ صِرْمًا، فَسَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعِيدًا وَاسْمُ اُمِّهِ هِنْدٌ

✦✦ حضرت مصعب فرماتے ہیں: جاہلیت میں ان کا نام ''صرم'' ہوتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام ''سعید'' رکھا۔ ان کی والدہ کا نام ''ہند'' تھا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِى الْيَسَرِ كَعْبِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابو یسر کعب بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

6078 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِى، ثَنَا الْهَيْثَمُ، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، فِيمَنْ بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَقَبَةِ مِنْ بَنِى عَمْرِو بْنِ سَوَادَةَ اَبُو الْيَسَرِ كَعْبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَمْرِو بْنِ تَمِيمِ بْنِ سَوَّادِ بْنِ غَانِمِ بْنِ كَعْبِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ شَهِدَ الْعَقَبَةَ، وَهُوَ الَّذِى اَسَرَ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ

✦✦ عروہ فرماتے ہیں: بنی عمرو بن سوادہ کی جانب سے رسول اللہ ﷺ کی بیعت عقبہ کرنے والوں میں ابو یسر کعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن تمیم بن سواد بن غانم بن کعب بن سلمہ'' ہے۔ آپ بدری صحابی ہیں۔ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے۔ یہ وہی صحابی ہیں جنہوں نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو گرفتار کیا تھا۔

6079 – سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوبَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّورِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ، يَقُولُ: اَبُو الْيَسَرِ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو تُوُفِّيَ سَنَةَ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ بِالْمَدِينَةِ، وَهُوَ آخِرُ اَهْلِ بَدْرٍ وَفَاةً

✦✦ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کہ ابوالیسر کعب بن عمرو رضی اللہ عنہ ۵۵ ہجری کو مدینہ میں فوت ہوئے۔ آپ بدری صحابہ میں سب سے آخر میں فوت ہوئے۔

6080 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: مَاتَ اَبُو الْيَسَرِ كَعْبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَوَّادِ بْنِ غَانِمِ بْنِ كَعْبِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ غَانِمِ بْنِ اَسَدِ بْنِ جُشَمِ بْنِ الْخَزْرَجِ سَنَةَ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ بِالْمَدِينَةِ

✦✦ محمد بن عبداللہ بن نمیر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''ابوالیسر کعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد بن غانم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن غانم بن اس دن جشم بن خزرج''۔ آپ ۵۵ ہجری کو مدینہ میں فوت ہوئے۔

6081 – حَدَّثَنِى اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: اَبُو الْيَسَرِ كَعْبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَوَّادِ بْنِ غَانِمِ بْنِ كَعْبِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ غَانِمِ بْنِ اَسَدِ بْنِ جُشَمِ بْنِ الْخَزْرَجِ

✦✦ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''ابوالیسر کعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد بن غانم بن کعب بن سلمہ بن غانم بن اسد بن جشم بن خزرج''۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ الْاَزْدِيِّ

حضرت عبداللہ بن حوالہ ازدی رضی اللہ عنہ کے فضائل

قَالَ الْوَاقِدِيُّ: مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَتِسْعِيْنَ سَنَةً

✧✧ واقدی کہتے ہیں کہ آپ ۹۳ برس کی عمر میں ۵۸ ہجری میں فوت ہوئے۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ حُوَيْطِبِ بْنِ عَبْدِالْعُزّٰى الْعَامِرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حویطب بن عبدالعزیٰ عامری رضی اللہ عنہ کے فضائل

6082 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: " حُوَيْطِبُ بْنُ عَبْدِالْعُزّٰى الْعَامِرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ابْنِ اَبِي قَيْسِ بْنِ عَبْدِوَدِّ بْنِ نَصْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ حِسْلٍ مِنْ مَسْلَمَةِ الْفَتْحِ، مَاتَ فِي اٰخِرِ اِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ، وَهُوَ ابْنُ عِشْرِينَ وَمِائَةِ سَنَةٍ، اُمُّهُ وَاُمُّ حَبِيْبَةَ، وَاُمُّ اَخِيهِ رُهْمُ بْنُ عَبْدِالْعُزّٰى زَيْنَبُ بِنْتُ عَلْقَمَةَ بْنِ غَزْوَانَ بْنِ يَرْبُوعِ بْنِ مُنْقِذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَعِيصٍ، وَكَانَ حُوَيْطِبُ بَاعَ مِنْ مُعَاوِيَةَ دَارًا بِالْمَدِيْنَةِ بِاَرْبَعِيْنَ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَاسْتَشْرَفَ النَّاسُ لِذٰلِكَ، فَقَالَ: وَمَا اَرْبَعُوْنَ اَلْفَ دِيْنَارٍ لِرَجُلٍ لَهُ اَرْبَعَةٌ مِنَ الْعِيَالِ "

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ’’حویطب بن عبدالعزیٰ عامری بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل‘‘۔ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت کے اواخر میں فوت ہوئے۔ ان کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔ ان کی والدہ، حبیبہ کی والدہ اور ان کے بھائی رہم بن عبدالعزیٰ کی والدہ ’’زینب بنت علقمہ بن غزوان بن یربوع بن منقذ بن عمرو بن معیص‘‘ ہیں۔ حضرت حویطب نے حضرت معاویہ سے مدینہ منورہ میں چالیس ہزار دینار میں ایک مکان خریدا تھا، لوگوں نے اس بات پر اعتراض کیا تو انہوں نے جواب دیا: جس آدمی کے چار بچے ہوں، اس کے لئے چالیس ہزار دینار کی کیا اہمیت ہے۔

6083 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْاِمَامُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ مِهْرَانَ الدَّبَّاغُ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ حُوَيْطِبِ بْنِ عَبْدِالْعُزّٰى، قَالَ: كُنَّا قُعُودًا يَوْمًا بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذْ جَاءَتِ امْرَاَةٌ تَعَوَّذُ بِالْكَعْبَةِ مِنْ زَوْجِهَا، فَجَاءَ زَوْجُهَا فَمَدَّ يَدَهُ اِلَيْهَا، فَيَبِسَتْ يَدُهُ فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ فِي الْاِسْلَامِ وَاِنَّهُ لَاَشَلُّ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6083 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حویطب بن عبدالعزیٰ فرماتے کہ زمانہ جاہلیت میں ایک مرتبہ ہم کعبہ کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک خاتون نے آکر اپنے شوہر سے کعبہ کی پناہ مانگی، اسی اثناء میں اس کا شوہر آ گیا، اور اس پر دست درازی کرنا چاہی، تو اس کا ہاتھ خشک

ہو گیا۔ میں نے اس کا خشک ہاتھ اسلام کے زمانے میں بھی دیکھا ہے۔

6084 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللهِ الاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الاَشْهَلِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ حُوَيْطِبُ بْنُ عَبْدِالْعُزَّى قَدْ عَاشَ عِشْرِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ، سِتِّينَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَسِتِّينَ فِي الاِسْلَامِ، فَلَمَّا وَلِيَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ الْمَدِينَةَ فِي عَامِهِ الاَوَّلِ، دَخَلَ عَلَيْهِ حُوَيْطِبٌ مَعَ مَشَايِخَ جِلَّةٍ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ وَمَخْرَمَةُ بْنُ نَوْفَلٍ، فَتَحَدَّثُوا عِنْدَهُ وَتَفَرَّقُوا، فَدَخَلَ عَلَيْهِ حُوَيْطِبٌ يَوْمًا بَعْدَ ذَلِكَ، فَتَحَدَّثَ عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ: مَا شَانُكَ؟ فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ: تَاَخَّرَ اِسْلَامُكَ اَيُّهَا الشَّيْخُ، حَتّٰى سَبَقَكَ الاَحْدَاثُ، فَقَالَ حُوَيْطِبٌ: وَاللهِ لَقَدْ هَمَمْتُ بِالاِسْلَامِ غَيْرَ مَرَّةٍ، كُلُّ ذَلِكَ يَعُوقُنِي اَبُوكَ عَنْهُ وَيَنْهَانِي، وَيَقُوْلُ: تَضَعُ شَرَفَ قَوْمِكَ، وَدِيْنَ آبَائِكَ، لِدِيْنٍ مُحْدَثٍ، وَتَصِيرُ تَابِعَهُ؟ ! قَالَ: فَاَسْكَتَ مَرْوَانَ وَنَدِمَ عَلَى مَا كَانَ قَالَ لَهُ، ثُمَّ قَالَ حُوَيْطِبٌ: اَمَا كَانَ اَخْبَرَكَ عُثْمَانُ مَا لَقِيَ مِنْ اَبِيكَ، حِينَ اَسْلَمَ، فَازْدَادَ مَرْوَانُ غَمًّا، ثُمَّ قَالَ حُوَيْطِبٌ: مَا كَانَ فِي قُرَيْشٍ اَحَدٌ مِنْ كُبَرَائِهَا، الَّذِينَ بَقُوا عَلَى دِيْنِ قَوْمِهِمْ، اِلٰى اَنْ فُتِحَتْ مَكَّةُ، اَكْرَهَ لِمَا فُتِحَتْ عَلَيْهِ مِنِّي، وَلٰكِنِ الْمَقَادِيرُ، وَلَقَدْ شَهِدْتُ بَدْرًا مَعَ الْمُشْرِكِينَ، فَرَاَيْتُ عِبَرًا، فَرَاَيْتُ الْمَلائِكَةَ تَقْتُلُ وَتَاْسِرُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالاَرْضِ، فَقُلْتُ: هٰذَا رَجُلٌ مَمْنُوعٌ، وَلَمَّا ذُكِرَ مَا رَاَيْتُ اُحُدًا، فَانْهَزَمْنَا رَاجِعِينَ اِلٰى مَكَّةَ، فَاَقَمْنَا بِمَكَّةَ، وَقُرَيْشٌ تُسْلِمُ رَجُلاً رَجُلاً، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحُدَيْبِيَةِ، حَضَرْتُ وَشَهِدْتُ الصُّلْحَ، وَمَشَيْتُ فِيهِ، حَتّٰى تَمَّ، وَكُلُّ ذَلِكَ يَزِيدُ الاِسْلَامَ، وَيَاْبَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا مَا يُرِيدُ، فَلَمَّا كَتَبْنَا صُلْحَ الْحُدَيْبِيَةِ، كُنْتُ آخِرَ شُهُودِهِ، وَقُلْتُ: لَا تَرَى قُرَيْشٌ مِنْ مُحَمَّدٍ اِلَّا مَا يَسُوءُهَا، قَدْ رَضِيتُ اِنْ دَافَعْتُهُ بِالرِّمَاحِ، وَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمْرَةِ الْقَضَاءِ، وَخَرَجَتْ قُرَيْشٌ مِنْ مَكَّةَ، كُنْتُ فِيمَنْ تَخَلَّفَ بِمَكَّةَ، اَنَا وَسُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو، لاَنْ نُخْرِجَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَضَى الْوَقْتُ فَلَمَّا انْقَضَتِ الثَّلَاثُ، اَقْبَلْتُ اَنَا وَسُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقُلْنَا: قَدْ مَضَى شَرْطُكَ، فَاخْرُجْ مِنْ بَلَدِنَا، فَصَاحَ: يَا بِلالُ، لَا تَغِبِ الشَّمْسُ وَاَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِمَكَّةَ، مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا.

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَاَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مَحْمُودٍ، عَنْ اَبِيْهِ، وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ اَبِيْ سَبْرَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَهْمٍ، قَالَ: قَالَ حُوَيْطِبُ بْنُ عَبْدِالْعُزَّى: لَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ خِفْتُ خَوْفًا شَدِيدًا فَخَرَجْتُ مِنْ بَيْتِي، وَفَرَّقْتُ عِيَالِي فِي مَوَاضِعَ يَاْمَنُوْنَ فِيهَا، فَانْتَهَيْتُ اِلٰى حَائِطِ عَوْفٍ، فَكُنْتُ فِيهِ فَاِذَا اَنَا بِاَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ، وَكَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ خُلَّةٌ، وَالْخُلَّةُ اَبَدًا مَانِعَةٌ، فَلَمَّا رَاَيْتُهُ هَرَبْتُ مِنْهُ، فَقَالَ: اَبَا مُحَمَّدٍ فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ. قَالَ: مَا لَكَ؟ قُلْتُ: الْخَوْفُ. قَالَ: لَا خَوْفَ عَلَيْكَ اَنْتَ آمِنٌ بِاَمَانِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اذْهَبْ اِلٰى مَنْزِلِكَ قُلْتُ: هَلْ لِي سَبِيلٌ اِلٰى مَنْزِلِي، وَاللهِ مَا اُرَانِيْ اَصِلُ اِلٰى بَيْتِي حَيًّا حَتّٰى اُلْفَى فَاُقْتَلَ اَوْ يُدْخَلَ عَلَيَّ مَنْزِلِي فَاُقْتَلُ، وَاِنَّ عِيَالِي

لَفِي مَوَاضِعَ شَتَّى. قَالَ: فَاجْمَعْ عِيَالَكَ فِي مَوْضِعٍ، وَأَنَا أَبْلُغُ مَعَكَ إِلَى مَنْزِلِكَ، فَبَلَغَ مَعِي، وَجَعَلَ يُنَادِي عَلَى أَنَّ حُوَيْطِبًا آمِنٌ فَلَا يُهَجْ، ثُمَّ انْصَرَفَ أَبُو ذَرٍّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: أَوَلَيْسَ قَدْ أَمِنَ النَّاسُ كُلُّهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرْتَ بِقَتْلِهِمْ؟ قَالَ: فَاطْمَأْنَنْتُ وَرَدَدْتُ عِيَالِي إِلَى مَنَازِلِهِمْ، وَعَادَ إِلَيَّ أَبُو ذَرٍّ، فَقَالَ لِي: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ حَتَّى مَتَى؟ وَإِلَى مَتَى؟ قَدْ سُبِقْتَ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا، وَفَاتَكَ خَيْرٌ كَثِيرٌ، وَبَقِيَ خَيْرٌ كَثِيرٌ فَأْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَسْلِمْ تَسْلَمْ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَرُّ النَّاسِ، وَأَوْصَلُ النَّاسِ، وَأَحْلَمُ النَّاسِ شَرَفُهُ شَرَفُكَ، وَعِزُّهُ عِزُّكَ قَالَ: قُلْتُ: فَأَنَا أَخْرُجُ مَعَكَ، فَآتِيهِ فَخَرَجْتُ مَعَهُ حَتَّى أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ وَعِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَوَقَفْتُ عَلَى رَأْسِهِ، وَسَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ كَيْفَ يُقَالُ إِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ؟ قَالَ: قُلِ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَقُلْتُهَا، فَقَالَ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ حُوَيْطِبُ. فَقُلْتُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَاكَ. قَالَ: وَسُرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِسْلَامِي، وَاسْتَقْرَضَنِي مَالًا فَأَقْرَضْتُهُ أَرْبَعِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ، وَشَهِدْتُ مَعَهُ حُنَيْنًا وَالطَّائِفَ، وَأَعْطَانِي مِنْ غَنَائِمِ حُنَيْنٍ مِائَةَ بَعِيرٍ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بَاعَ حُوَيْطِبُ بْنُ عَبْدِالْعُزَّى دَارَهُ بِمَكَّةَ مِنْ مُعَاوِيَةَ بِأَرْبَعِينَ أَلْفِ دِينَارٍ فَقِيلَ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ بِأَرْبَعِينَ أَلْفَ دِينَارٍ قَالَ: وَمَا أَرْبَعُونَ أَلْفَ دِينَارٍ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ خَمْسَةٌ مِنَ الْعِيَالِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ: وَهُوَ يَوْمَئِذٍ يُوفِرُ عَلَيْهِ الْقُوتَ كُلَّ شَهْرٍ قَالَ: ثُمَّ قَدِمَ حُوَيْطِبٌ بَعْدَ ذَلِكَ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَهَا، وَلَهُ بِهَا دَارٌ بِالْبَلَاطِ عِنْدَ أَصْحَابِ الْمَصَاحِفِ. قَالَ: وَمَاتَ حُوَيْطِبُ بْنُ عَبْدِالْعُزَّى بِالْمَدِينَةِ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ، وَكَانَ لَهُ يَوْمَ مَاتَ مِائَةٌ وَعِشْرُونَ سَنَةً

✧✧ ابراہیم بن جعفر بن محمود بن محمد بن سلمہ اشہلی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حویطب بن عبدالعزیٰ رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں ۱۲۰ سال گزارے اور ۶۰ سال اسلام میں۔ جب مروان بن حکم کو پہلی مرتبہ مدینہ کا والی بنایا گیا تو حضرت حویطب رضی اللہ عنہ چند جلیل القدر مشائخ ''حکیم بن حزام، اور مخرمہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ان کے پاس آئے۔ اور کچھ گفتگو کی۔ اور چلے گئے۔ اس کے بعد ایک دن حویطب ان کے پاس گئے اور ان سے ہم کلام ہوئے۔ مروان نے ان سے کہا: تمہارا کیا حال ہے؟ انہوں نے ان کو بتایا۔ مروان نے کہا: اے شیخ تم نے بہت تاخیر سے اسلام قبول کیا، بعد والے لوگ آپ سے آگے نکل گئے۔ حویطب نے کہا: خدا کی قسم! میں نے کئی مرتبہ اسلام لانے کا ارادہ کیا، ہر مرتبہ تیرے والد نے مجھے ڈانٹ کر منع کر دیا۔ اور وہ یہ کہتے رہے کہ تم اپنی قوم اور اپنے آباء کے دین کو ایک نئے دین کی وجہ سے چھوڑ دو گے اور اس کے تابع ہو جاؤ گے؟ راوی کہتے ہیں: انہوں نے مروان کو خاموش کرا دیا اور وہ اپنی کہی ہوئی بات پر شرمندہ ہوا۔ پھر حویطب نے کہا: کیا تمہیں حضرت عثمان نے وہ حالات نہیں سنائے کہ جب حضرت عثمان نے اسلام قبول کیا تھا اس وقت تمہارے والد نے ان کے ساتھ کیا

سلوک کیا تھا۔ یہ سن کر مروان اور بھی آزردہ ہو گیا۔ پھر حویطب نے کہا: قریش مکہ کے بڑے بڑے لوگ جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے، فتح مکہ کے موقع پر ان میں سے کوئی بھی مجھ سے زیادہ پریشان نہیں تھا۔ میں جنگ بدر میں مشرکین کے ہمراہ شریک ہوا تھا۔ میں نے ایک بادل سا دیکھا، پھر میں نے ملائکہ کو جنگ کرتے ہوئے دیکھا۔ اور وہ زمین سے آسمان تک حائل تھے۔ میں نے کہا: اس آدمی کا دفاع بہت مضبوط ہے۔ پھر جب وہ معاملات ذکر کئے جن کا جنگ احد میں مشاہدہ کیا تھا، پھر ہم وہاں سے مکہ کی جانب بھاگ نکلے، اور وہیں قیام کیا، قریشی لوگ ایک ایک کر کے حلقہ بگوش اسلام ہونے لگ گئے۔ اور حدیبیہ کے موقع پر بھی حاضر ہوا، میں صلح میں بھی موجود تھا اور صلح مکمل ہونے تک میں بھی شامل تھا، لیکن اسلام دن بدن بڑھتا گیا اور اللہ تعالیٰ نے کفر کو کمزور کر دیا۔ جب صلح حدیبیہ کا معاہدہ لکھی گئی تو ان کے گواہوں میں آخری گواہ میں تھا۔ میں نے کہا: قریش، محمد سے وہی معاملات دیکھیں گے جو ان کے لئے نقصان دہ ہوں گے، وہ لوگ اپنے نیزوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا دفاع کرنے پر راضی ہو چکے ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ عمرہ قضاء کے لئے تشریف لائے اور قریش مکہ ان کے مقابلے کے لئے نکلے تو اس وقت میں اور سہل بن عمرو مکہ میں رہ جانے والوں میں شریک تھے، تاکہ جب وقت گزر جائے تو ہم رسول اللہ ﷺ کو مکہ سے باہر نکال دیں گے۔ جب تین دن پورے ہو گئے تو میں اور سہل بن عمرو رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور کہا: آپ کا وقت پورا ہو چکا ہے، اب آپ ہمارے شہر سے چلے جائیے، تو حضور ﷺ نے حضرت بلال کو زور سے آواز دے کر کہا: اے بلال! جتنے لوگ ہمارے ساتھ عمرہ کے لئے آئے ہیں وہ سب شام ہونے سے پہلے پہلے مکہ سے نکل جائیں۔

محمد بن عمر ایک دوسری سند کے ہمراہ منذر بن جہم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں کہ) فتح مکہ کے موقع پر جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو میں بہت گھبرایا تھا، میں خود مدینہ شریف سے باہر چلا گیا اور اپنے بیوی بچوں کو مختلف محفوظ مقامات پر چھپا دیا، میں چلتے چلتے عوف کے باغ میں پہنچا، وہاں پر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا اور میرا آمنا سامنا ہو گیا۔ ان کے ساتھ میری پہلے سے بہت اچھی دوستی تھی۔ اور دوستی ہمیشہ رکاوٹ بنتی ہے، میں نے جب ان کو دیکھا تو بھاگ نکلا، انہوں نے ''اے ابو محمد'' کہہ کر مجھے آواز دی، میں نے ''لبیک'' کہہ کر جواب دیا۔ انہوں نے کہا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے کہا: مجھے خوف طاری ہے۔ انہوں نے کہا: تمہیں کوئی خوف نہیں ہے، تو اللہ کے حکم سے امان میں ہے۔ یہ سن کر میں ان کی جانب لوٹ کر آ گیا، آ کر سلام کیا۔ انہوں نے کہا: تم اپنے گھر چلے جاؤ، میں نے کہا: کیا میرے لئے اپنے گھر جانے کی کوئی صورت ہے؟ خدا کی قسم! میں نہیں سمجھتا کہ میں زندہ گھر پہنچ سکتا ہوں یا اگر زندہ وسلامت گھر پہنچنے میں کامیاب ہو بھی گیا تو مجھے گھر میں مار دیا جائے گا۔ اور میرے بیوی بچے مختلف مقامات پر بکھرے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا: تم اپنے بیوی بچوں سب کو ایک جگہ پر اکٹھے کرو، میں تجھے تیرے گھر تک پہنچاؤں گا۔ حویطب کہتے ہیں: حضرت ابوذر میرے ساتھ ساتھ چلتے گئے اور راستے میں یہ اعلان کرتے گئے کہ حویطب کو امان دے دی گئی ہے، اس کو کچھ نہ کہا جائے۔ (مجھے میرے گھر پہنچا کر) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ خود رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور حضور ﷺ کو (میرے بارے میں) بتا دیا، آپ ﷺ نے فرمایا: تمام لوگوں کو امان ہے سوائے ان لوگوں کے جن کے قتل کرنے کا ہم نے حکم صادر فرما دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں مطمئن

ہوگیا اور اپنے اہل وعیال کو واپس لا کر گھر چھوڑا، اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس چلا آیا، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: اے ابومحمد! تم کب تک (اسی طرح چھپتے چھپاتے زندگی گزارو گے؟) تم نے ہر موقع ضائع کر دیا ہے، اور بہت ساری بھلائیاں کھو بیٹھے ہو، تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کرلو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ بھلائی کرنے والے ہیں، سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والے ہیں، سب سے زیادہ بردبار اور حوصلے کے پیکر ہیں۔ ان کی شرافت، تیری شرافت ہے اور ان کی عزت، تیری عزت ہے۔ میں نے کہا: ٹھیک ہے میں آپ کے ہمراہ چلوں گا۔ تم مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے جانا۔ پھر میں ان کے ہمراہ بطحاء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: جب اسلام قبول کرتے ہیں تو کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: تم کہو: السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته، میں نے ایسے ہی کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں کہا: وعلیك السلام حویطب۔ میں نے کلمہ شہادت پڑھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شکر ہے اس اللہ تبارک وتعالیٰ کا جس نے تمہیں ہدایت دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے قبول اسلام کو صیغہ راز میں رکھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کچھ مال قرضہ مانگا، میں نے چالیس ہزار دینار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کئے۔ جنگ حنین اور غزوہ طائف میں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ حنین کے مال غنیمت سے ایک سو اونٹ مجھے عطا فرمائے تھے۔

محمد بن عمر ایک اور سند کے ہمراہ فرماتے ہیں کہ حویطب بن عبدالعزیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنا مکہ شریف والا مکان حضرت معاویہ سے چالیس ہزار دینار کے عوض خریدا تھا۔ ان سے لوگوں نے کہا: اے ابومحمد! کیا تم نے یہ گھر واقعی چالیس ہزار دینار میں خریدا ہے؟ انہوں نے کہا: جس آدمی کے پانچ بچے ہوں، اس کے پاس چالیس ہزار دینار کا ہونا کوئی معنیٰ نہیں رکھتا۔ عبدالرحمٰن بن ابی الزناد کہتے ہیں: ان دنوں ہر ماہ ان کے رزق میں اضافہ ہو رہا تھا۔ پھر اس کے بعد حضرت حویطب رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آ گئے، وہیں قیام کیا، اصحاب مصاحف کے نزدیک بلاط میں ان کا ایک گھر تھا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت حویطب بن عبدالعزیٰ رضی اللہ عنہ ۵۴ ہجری کو مدینہ میں فوت ہوئے۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۱۲۰ سال تھی۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ يَزِيدَ بْنِ شَجَرَةَ الرَّهَاوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت یزید بن شجرہ رہاوی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6085 – حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: مَاتَ أَبُو شَجَرَةَ يَزِيدُ بْنُ شَجَرَةَ الرَّهَاوِيُّ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرُّومِ فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوشجرہ یزید بن شجرہ رہاوی رضی اللہ عنہ ۵۸ ہجری کو روم میں فوت ہوئے۔

6086 – حَدَّثَنَا اَبُو الظَّفَرِ اَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ الْكَاتِبُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ، ثنا اَبُو الْيَمَانِ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ حَمْزَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ شَجَرَةَ، بِاَرْضِ الرُّومِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السُّيُوفُ مَفَاتِيحُ الْجَنَّةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 6036 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت یزید بن شجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تلواریں جنت کی چابیاں ہیں۔

6087 – حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِى طَالِبٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، سَمِعَ مُجَاهِدًا، يُحَدِّثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَجَرَةَ الرَّهَاوِىِّ، وَكَانَ مِنْ اُمَرَاءِ الشَّامِ، وَكَانَ مُعَاوِيَةُ يَسْتَعْمِلُهُ عَلَى الْجُيُوشِ، فَخَطَبَنَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: " اَيُّهَا النَّاسُ، اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ لَوْ تَرَوْنَ مَا اَرَى مِنْ اَسْوَدَ وَاَحْمَرَ وَاَخْضَرَ وَاَبْيَضَ، وَفِى الرِّحَالِ مَا فِيهَا اِنَّهَا اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَاَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَاَبْوَابُ النَّارِ، وَزُيِّنَ الْحُورُ وَيَطَّلِعْنَ، فَاِذَا اَقْبَلَ اَحَدُهُمْ بِوَجْهِهِ اِلَى الْقِتَالِ قُلْنَ: اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ، اللّٰهم انْصُرْهُ، وَاِذَا وَلَّى احْتَجَبْنَ مِنْهُ، وَقُلْنَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، فَانْهَكُوا وُجُوهَ الْقَوْمِ فِدَاكُمْ اَبِى وَاُمِّى، فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَقْبَلَ كَانَتْ اَوَّلُ نَفْحَةٍ مِنْ دَمِهِ تَحُطُّ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحُطُّ وَرَقَ الشَّجَرَةِ، وَتَنْزِلُ اِلَيْهِ اثْنَتَانِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ فَتَمْسَحَانِ الْغُبَارَ عَنْ وَجْهِهِ فَيَقُوْلُ لَهُمَا: اَنَا لَكُمَا، وَتَقُوْلَانِ: اِنَّا لَكَ، وَيُكْسَى مِائَةَ حُلَّةٍ لَوْ حُلِّقَتْ بَيْنَ اِصْبَعَىَّ هَاتَيْنِ – يَعْنِى السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى – لَوَسِعَتَاهُ لَيْسَ مِنْ نَسْجِ بَنِى آدَمَ، وَلَكِنْ مِنْ ثِيَابِ الْجَنَّةِ اِنَّكُمْ مَكْتُوبُونَ عِنْدَ اللّٰهِ بِاَسْمَائِكُمْ وَسِيمَائِكُمْ وَحِلَاكُمْ وَنَجْوَاكُمْ وَمَجَالِسِكُمْ، فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قِيلَ: يَا فُلَانُ هٰذَا نُورُكَ، وَيَا فُلَانُ لَا نُوْرَ لَكَ، وَاِنَّ لِجَهَنَّمَ سَاحِلًا كَسَاحِلِ الْبَحْرِ، فِيهِ هَوَامٌّ وَحَيَّاتٌ كَالنَّخْلِ وَعَقَارِبُ كَالْبِغَالِ، فَاِذَا اسْتَغَاثَ اَهْلُ جَهَنَّمَ اَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمْ قِيلَ: اخْرُجُوا اِلَى السَّاحِلِ فَيَخْرُجُونَ، فَيَاْخُذُ الْهَوَامُّ بِشِفَاهِهِمْ وَوُجُوهِهِمْ، وَمَا شَاءَ اللّٰهُ فَيَكْشِفُهُمْ فَيَسْتَغِيثُونَ فِرَارًا مِنْهَا اِلَى النَّارِ، وَيُسَلِّطُ عَلَيْهِمُ الْجَرَبَ فَيَحُكُّ وَاحِدٌ جِلْدَهُ حَتَّى يَبْدُوَ الْعَظْمُ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمْ: يَا فُلَانُ، هَلْ يُؤْذِيكَ هٰذَا؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ فَيَقُوْلُ: ذٰلِكَ بِمَا كُنْتَ تُؤْذِى الْمُؤْمِنِينَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 6087 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ مجاہد، حضرت یزید بن شجرہ رہاوی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ شام کے امراء میں سے تھے، حضرت معاویہ انہیں کولشکر کا سپہ سالار بنایا کرتے تھے، ایک دن انہوں نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر جو نعمتیں کی ہیں ان کو یاد کرو، کاش کہ تم بھی وہ کالے، سرخ، سبز اور سفید سب کچھ دیکھ پاؤ جو میں دیکھتا ہوں۔ اور خیموں میں جو کچھ ہے وہ بھی دیکھ پاؤ کہ جب نماز کے لئے جماعت کھڑی ہوتی ہے تو آسمان کے، جنت کے اور دوزخ کے دروازے کھول دیئے

6086: مصنف ابن ابى شيبة - كتاب فضل الجهاد' ما ذكر فى فضل الجهاد والحث عليه - حديث: 18934

جاتے ہیں، اور حوریں بن سنور کر ظاہر ہوتی ہیں۔ جب کوئی شخص جہاد کے لئے نکلتا ہے تو وہ حوریں کہتی ہیں "یا اللہ! اس کو ثابت قدمی عطا فرما، یا اللہ! اس کی مدد فرما"۔ جب وہ بندہ لوٹ کر آتا ہے تو وہ چھپ جاتی ہیں اور کہتی ہیں "یا اللہ! اس کی مغفرت فرما، یا اللہ اس پر رحم فرما" (پھر حضرت یزید بن شجرہ نے فرمایا: اے لوگو) میرے ماں باپ تم پر قربان ہو جائیں، تم قوم پر حملہ کرو، کیونکہ تمہارے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتے ہی تمہارے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے خشک درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔ دو حوریں اس کے پاس اس کے چہرے سے غبار صاف کرتی ہیں۔ وہ ان کو کہتا ہے: میں تمہارے لئے ہوں، وہ آگے سے کہتی ہیں: اور ہم تیرے لئے ہیں۔ اس کو ایک سو قیمتی جوڑے پہنائے جاتے ہیں (وہ جوڑے اس قدر نرم و نازک ہوتے ہیں کہ) ان سب کو اگر میں دو انگلیوں کے درمیان رکھنا چاہوں تو وہ ان میں سما جائیں گے۔ وہ انسانوں کے بنائے ہوئے کپڑے نہیں ہوں گے بلکہ وہ جنت سے لائے ہوئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہارے نام، تمہاری نشانیاں، تمہاری زیبائش، تمہاری سرگوشیاں اور تمہاری مجالس لکھی ہوئی ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا، تو تمہیں یوں آواز دی جائے گی "اے فلاں شخص! یہ تیرا نور ہے، اور اے فلاں! تیرا کوئی نور نہیں ہے، اور بے شک جہنم کا ایک ساحل ہے جیسے سمندر کا ساحل ہوتا ہے، اس کے اندر درختوں جتنے بڑے کیڑے اور سانپ ہوں گے اور خچر جتنے بڑے سانپ ہوں گے، جب جہنمی لوگ عذاب میں تخفیف کے لئے مدد مانگیں گے تو ان کو کہا جائے گا کہ ساحل کی جانب نکل جاؤ، وہ لوگ ساحل پر آئیں گے، لیکن وہ زہریلے جانور اس کو چہروں اور ہونٹوں سے نوچ لیں گے، پھر وہ اس کو چھوڑیں گے تو وہ ان سے چھوٹ کی آگ کی جانب بھاگنا چاہیں گے، پھر ان پر خارش مسلط کر دی جائے گی، جس سے ان کی جلد جھڑ جائے گی، حتیٰ کہ ان کی ہڈیاں ننگی ہو جائیں گی۔ پھر وہ لوگ ایک دوسرے سے پوچھیں گے: اے فلاں! کیا تمہیں بھی اسی طرح کی تکلیف ہو رہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ وہ کہے گا: یہ اس لئے ہے کہ تو مسلمانوں کو تکلیف دیا کرتا تھا۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ مَسْلَمَةَ بْنِ مَخْلَدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت مسلمہ بن مخلد انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

6088 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: " وَمَسْلَمَةُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ الصَّامِتِ بْنِ نِيَارِ بْنِ لَوْذَانَ بْنِ خَزْرَجٍ يُكَنَّى اَبَا مَعْنٍ، قِيلَ مَاتَ بِمِصْرَ، وَقِيلَ بِالْمَدِينَةِ سَنَةَ سِتِّينَ، شَهِدَ اُحُدًا وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا، وَفِيهِ يَقُولُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ:

هَا اِنَّ ذَا خَالِي اُبَاهِي بِهِ فَلْيُرِنِيْ كُلُّ امْرِءٍ خَالَهُ"

✧✧مصعب بن عبداللہ زبیری کہتے ہیں: "مسلمہ بن مخلد بن صامت بن نیار بن لوذان بن خزرج" کی کنیت "ابومعن" تھی۔ کچھ مؤرخین کا کہنا ہے کہ ان کی وفات مصر میں ہوئی اور کچھ کا کہنا ہے کہ ۶۰ ہجری کو مدینہ میں فوت ہوئے۔ آپ غزوہ احد اور دیگر تمام غزوات میں شریک ہوئے، انہی کے بارے میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار کہے ہیں۔

○یہ میرے ماموں ہیں، میں ان پر فخر کرتا ہوں، کسی کا ایسا ماموں ہو تو مجھے دکھائے۔

6089 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يَقُولُ: صَلَّيْتُ خَلْفَ مَسْلَمَةَ بْنِ مَخْلَدٍ بِمِصْرَ فَقَرَاَ الْبَقَرَةَ، فَمَا اَسْقَطَ مِنْهَا وَاوًا وَلَا اَلِفًا "

✧✧ مجاہد کہتے ہیں: میں مصر میں حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، انہوں نے سورہ بقرہ پڑھی، اس میں کوئی واؤ اور کوئی الف (یعنی کوئی مد وغیرہ) نہیں چھوڑا۔

6090 – اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: وَفِيهَا مَاتَ يَعْنِیْ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَسِتِّينَ اَبُوْ سَعِيدٍ مَسْلَمَةُ بْنُ مَخْلَدٍ الْاَنْصَارِيُّ بِمِصْرَ، وَكَانَ اَمِيرَهَا هُوَ اَوَّلُ مَنْ جُمِعَتْ لَهُ مِصْرُ وَالْمَغْرِبُ مِنَ الْاُمَرَاءِ وَلَهُ رِوَايَةٌ: ذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُلِدَ وَهُوَ ابْنُ عَشَرِ سِنِينَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں: ۶۲ ہجری کو مصر میں حضرت ابوسعید مسلمہ بن مخلد انصاری رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ آپ مصر کے امیر تھے، آپ پہلے شخص ہیں جن کے لئے مصر اور مغربی (ممالک کے) امراء جمع ہوئے تھے، ان کی مرویات بھی موجود ہیں۔ کہتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی اس وقت ان کی عمر ۱۰ سال تھی۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ اَبِیْ اِسْحَاقَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابواسحاق حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے فضائل

6091 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَوْصِلِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الْمَوْصِلِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ، اَنَّهُ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ اَنَا؟ فَقَالَ: اَنْتَ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ اَهْيَبَ بْنِ عَبْدِمَنَافِ بْنِ زُهْرَةَ فَمَنْ قَالَ: غَيْرُ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے، اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کون ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سعد بن مالک بن اہیب بن عبدمناف بن زہرہ ہو۔ جو اس کے علاوہ کچھ کہے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

6092 – حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَلَّاهُ عُمَرُ وَعُثْمَانُ الْكُوفَةَ، اُمُّهُ حَمْنَةُ بِنْتُ اَبِیْ سُفْيَانَ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِشَمْسِ بْنِ عَبْدِمَنَافٍ

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو کوفہ کا والی مقرر فرمایا۔ ان کی والدہ ''حمنہ بنت ابی سفیان بن امیہ بن عبدشمس بن عبدمناف'' ہیں۔

6093 – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ: يَا اَبَا اِسْحَاقَ

✧✧ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو ''ابواسحاق'' کہہ کر پکارا۔

6094 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، ثَنَا مَطَرٌ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَبِي كَامِلٍ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ، وَعُمَيْرٌ، وَعَامِرٌ، وَعُقْبَةُ، اِخْوَةٌ، وَاَبُوْ وَقَّاصٍ مَالِكُ بْنُ اَهْيَبَ بْنِ عَبْدِمَنَافِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ زُهْرَةَ

✧✧ یعقوب بن ابراہیم بن سعد فرماتے ہیں: میں نے سنا ہے کہ سعد بن ابی وقاص، عمیر، عامر اور عقبہ سب بھائی ہیں۔ اور وقاص کے والد ''مالک بن اہیب بن عبد مناف بن حارث بن زہرہ'' ہیں۔

6095 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، ثَنَا نُوحُ بْنُ يَزِيدَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ بَعْدَ حَجَّتِهِ الْاُولَى، وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَثَمَانِيْنَ

✧✧ ابراہیم بن سعد فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے پہلے حج کے بعد حضرت معاویہ کے دور حکومت میں فوت ہوئے، ان کی عمر ۸۳ برس تھی۔

6096 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: مَاتَ اَبُوْ اِسْحَاقَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسَبْعِيْنَ سَنَةً بِالْمَدِيْنَةِ، وَصَلَّى عَلَيْهِ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَهُوَ وَالِيهَا

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں کہ ابواسحاق حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ۷۵ برس کی عمر میں مدینہ میں فوت ہوئے، مروان بن حکم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، وہ اس وقت وہاں کے والی تھے۔

6097 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا اَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كَانَ اَبِي اٰخِرَ الْمُهَاجِرِينَ وَفَاةً

✧✧ عامر بن یحییٰ فرماتے ہیں: میرے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) مہاجرین میں سب سے آخر میں فوت ہوئے۔

6098 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا بَكْرُ بْنُ مِسْمَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، قَالَتْ: كَانَ اَبِي رَجُلًا قَصِيرًا دَحْدَاحًا غَلِيظًا ذَا هَامَةٍ شَثْنَ الْاَصَابِعِ، وَكَانَ يُكَنَّى اَبَا اِسْحَاقَ، مَاتَ فِي قَصْرِهِ بِالْعَقِيقِ عَلَى عَشَرَةِ اَمْيَالٍ مِنَ الْمَدِيْنَةِ، فَحُمِلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ عَلَى رِقَابِ الرِّجَالِ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَتْنَا عُبَيْدَةُ بِنْتُ نَائِلٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، قَالَتْ: مَاتَ اَبِیْ سَنَةَ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ، وَصَلَّى عَلَيْهِ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَهُوَ وَالِي الْمَدِينَةِ

✧✧ عائشہ بنت سعد فرماتی ہیں: میرے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کوتاہ قد تھے، گندھے ہوئے جسم کے مالک تھے، سر پر چوٹی رکھتے تھے، انگلیاں موٹی تھیں۔ ان کی کنیت ''ابواسحاق'' تھی، مدینہ منورہ سے دس میل کے فاصلے پر مقام عقیق میں اپنے محل میں ان کا انتقال ہوا۔ وہاں سے لوگ اپنی گردنوں پر ان کو اٹھا کر مدینہ شہر میں لائے تھے۔

حضرت سعد کی صاحبزادہ عائشہ بیان کرتی ہیں: میرے والد کا انتقال 55 ہجری میں ہوا۔ مروان بن حکم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی وہ (اس وقت) مدینہ منورہ کا گورنر تھا۔

6099 - اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا رِشْدِيْنُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ كَانَ سَعْدٌ يَخْضِبُ بِالسَّوَادِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6099 – سنده واه

✧✧ ابن شہاب حضرت سعید بن میسب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سیاہ رنگ کا خضاب لگایا کرتے تھے۔

6100 - اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِی وَقَّاصٍ، لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ دَعَا بِخَلَقِ جُبَّةٍ لَهُ مِنْ صُوفٍ فَقَالَ: كَفِّنُونِی فِيهَا، فَاِنِّی لَقِيتُ الْمُشْرِكِينَ فِيهَا يَوْمَ بَدْرٍ، وَاِنَّمَا كُنْتُ اَخْبَاُهَا لِهٰذَا الْيَوْمِ

✧✧ ابن شہاب زہری فرماتے ہیں: جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنا پرانا اونی جبہ منگوایا اور فرمایا: مجھے اسی میں کفن دینا، کیونکہ جنگ بدر میں، یہی پہن کر میں نے مشرکین سے جنگ کی تھی، میں نے یہ جبہ آج کے دن کے لئے ہی سنبھال کر رکھا تھا۔

6101 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا اَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، قَالَ: قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيُّ، وَاَخْبَرَنِی ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ، قَالَ: كَانَ سَعْدُ بْنُ اَبِی وَقَّاصٍ اٰخِرَ الْمُهَاجِرِينَ وَفَاةً

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عامر فرماتے ہیں: مہاجرین میں سب سے آخر میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔

6102 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثَنَا اَبِی، ثَنَا نُوحُ بْنُ يَزِيدَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: كَانَ سَعْدُ بْنُ اَبِی وَقَّاصٍ اٰخِرَ الْمُهَاجِرِينَ وَفَاةً

✧✧ ابراہیم بن سعد فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی وفات تمام مہاجرین کے بعد ہوئی۔

6103 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثَنَا اَبِى، ثَنَا نُوحُ بْنُ يَزِيدَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ بَعْدَ حَجَّتِهِ الْاُولٰى، وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَثَمَانِيْنَ سَنَةً قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ: وَاَسْلَمَ سَعْدٌ وَهُوَ ابْنُ تِسْعَ عَشْرَةَ سَنَةً

✧✧ ابراہیم بن سعد فرماتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی انتقال ان کے پہلے حج کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِحکومت میں ہوا۔ ان کی عمر ۸۳ برس تھی، ابوعبداللہ کہتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ۱۹ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا تھا۔

6104 - حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِیُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِیُّ، قَالَ: اُمُّ سَعْدٍ وَاُمُّ اَخَوَيْهِ عُمَيْرٍ، وَعَامِرٍ حَمْنَةُ بِنْتُ اَبِیْ سُفْيَانَ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِشَمْسٍ، وَاسْتُشْهِدَ عُمَيْرٌ بِبَدْرٍ، وَكَانَ عَامِرٌ مِنْ مُهَاجِرِى الْحَبَشَةِ، وَكَانَ يَخْضِبُ بِالسَّوَادِ يَعْنِیْ سَعْدًا

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: حضرت سعد، ان کے بھائی عمیر اور عامر کی والدہ "حمنہ بنت ابوسفیان بن امیہ بن عبد شمس" ہیں۔ حضرت عمیر جنگ بدر میں شہید ہوئے، حضرت عامر رضی اللہ عنہ حبشہ کی جانب ہجرت کرنے والوں میں شامل ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سیاہ خضاب لگایا کرتے تھے۔

6105 - حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِی، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ سَعْدٌ اٰخِرَ الْمُهَاجِرِينَ وَفَاةً قَالَ اَبِی: وَتُوُفِّیَ سَعْدٌ عَلٰى عَشَرَةِ اَمْيَالٍ مِنَ الْمَدِيْنَةِ، فَحُمِلَ عَلٰى رِقَابِ الرِّجَالِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، وَكَانَ مَرْوَانُ يَوْمَئِذٍ وَالِيًا عَلَيْهَا

✧✧ زہری کہتے ہیں کہ مہاجرین میں سب سے آخر میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ میرے والد کا کہنا ہے کہ حضرت سعد مدینہ منورہ سے دس میل کے فاصلے پر ایک مقام پر فوت ہوئے، لوگ اپنے کندھوں پر اٹھا کر ان کو مدینہ میں لائے، ان دنوں مروان بن حکم مدینہ منورہ کا والی تھا۔

6106 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِیُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِیُّ، قَالَ: " وَلَدُ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ: عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ قَتَلَهُ الْمُخْتَارُ بْنُ اَبِیْ عُبَيْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ قَتَلَهُ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ، وَكَانَ مِمَّنْ اُسِرَ مِنْ اَصْحَابِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْاَشْعَثِ، وَاُمُّهُمَا مَارِيَةُ بِنْتُ قَيْسِ بْنِ مَعْدِى كَرِبَ مِنْ كِنْدَةَ، وَعَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، وَاُمُّهُ بَهْرَاءُ، وَصَالِحُ بْنُ سَعْدٍ، وَكَانَ نَزَلَ بِالْحِيرَةِ لِشَیْءٍ وَقَعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيهِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ، وَاُمُّهُ خَوْلَةُ بِنْتُ عُمَيْرِ بْنِ تَغْلِبَ بْنِ وَائِلٍ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، وَاِسْحَاقُ بْنُ سَعْدٍ، وَيَحْيَى بْنُ سَعْدٍ وَعَائِشَةُ بِنْتُ سَعْدٍ "

✧✧مصعب بن عبداللہ زبیری حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کی تفصیل یوں بیان کی

(۱) عمر بن سعد۔

ان کو مختار ابن ابی عبید نے شہید کیا تھا۔

(۲) محمد بن سعد۔

ان کو حجاج بن یوسف نے شہید کروایا، آپ عبدالرحمٰن بن محمد بن اشعث کے ان ساتھیوں میں سے ہیں جن کو قید کر لیا گیا تھا۔ ان دونوں کی والدہ ''ماریہ بنت قیس بن معدی کرب'' ہیں، قبیلہ کندہ سے ان کا تعلق ہے۔

(۳) عامر بن سعد۔ ان کی والدہ بہراء ہیں۔

(۴) صالح بن سعد۔

صالح اور عامر کے درمیان کچھ اختلاف ہوجانے کی وجہ سے صالح بن سعد ''مقامِ حیرہ'' کی طرف ہجرت کر گئے تھے۔ ان کی والدہ ''خولہ بنت عمیر بن تغلب بن وائل'' ہیں۔

(۵) ابراہیم بن سعد۔

(۶) اسحاق بن سعد۔

(۷) عائشہ بنت سعد۔

6107 – حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ بِالرِّيِّ، ثَنَا أَبُو حَاتِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ يُقَالُ لُدَاتُ عَامٍ وَاحِدٍ قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وُلِدُوا فِي عَامٍ وَاحِدٍ

✧✧موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سب ایک ہی سال میں پیدا ہوئے۔ ابراہیم کہتے ہیں: یہ سب لوگ ایک ہی سال میں پیدا ہوئے۔

6108 – حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِاللهِ بْنِ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ، عَنْ بِشْرِ بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّهُ قَالَ: كُنَّا نُجَالِسُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ حَدِيثَ النَّاسِ وَالْجِهَادِ، وَكَانَ يَتَسَاقَطُ فِي ذَلِكَ الْحَدِيثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6108 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧بشیر بن سعید فرماتے ہیں: ہم حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا کرتے تھے اور ہم دنیاوی باتیں

اور جہاد کی باتیں کیا کرتے تھے۔ آپ بھی رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے احادیث بیان کیا کرتے تھے۔

6109 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الشَّهِيدُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَزِينٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِي اَبِي، اَوْ حَدَّثَنِي خَالِي، اَنَّ سَعْدًا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ اَوْ حَدِيثٍ فَاسْتَعْجَمَ، ثُمَّ قَالَ: اِنِّي لَاَكْرَهُ اَنْ اُحَدِّثَكُمْ حَدِيثًا تَزِيدُونَ فِيهِ مِائَةً

✧✧ سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے یا چچا نے بتایا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کسی چیز یا حدیث کے بارے میں پوچھا گیا تو وہ عاجزی کی بنا پر (کچھ دیر) خاموش رہے، پھر بولے: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں تمہیں ایک حدیث بیان کروں اور تم اس میں سو کا اضافہ کرلو۔

6110 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: صَحِبْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ كَذَا وَكَذَا سَنَةً، فَلَمْ اَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6110 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ سائب بن یزید فرماتے ہیں: میں نے بہت سال حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی صحبت اختیار کی ہے، میں نے ان کو کبھی بھی رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے حدیث بیان کرتے نہیں سنا، سوائے ایک حدیث کے۔

6111 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَهُ، عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: اَسْلَمْتُ يَوْمَ اَسْلَمْتُ وَمَا فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلَاةَ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَشَهِدَ مَعَهُ بَدْرًا، وَاُحُدًا، وَثَبَتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَلَّى النَّاسُ، وَشَهِدَ الْخَنْدَقَ، وَالْحُدَيْبِيَةَ، وَخَيْبَرَ، وَفَتْحَ مَكَّةَ، وَكَانَتْ مَعَهُ يَوْمَئِذٍ اِحْدَى رَايَاتِ الْمُهَاجِرِينَ الثَّلَاثَ، وَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَشَاهِدَ كُلَّهَا، وَكَانَ مِنَ الرُّمَاةِ الْمَذْكُورِينَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرضیت نماز سے پہلے میں نے اسلام قبول کرلیا تھا۔

محمد بن عمر کہتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہوئے اور احد میں جب لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی تھی اس وقت یہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ثابت قدم رہے تھے، آپ نے جنگ خندق، غزوہ خیبر، فتح مکہ اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شرکت کی ہے۔ فتح مکہ کے موقع پر مسلمانوں کے تین جھنڈوں میں سے ایک ان کے ہاتھ میں تھا۔ اور آپ رسول اللہ ﷺ کے تیراندازوں میں بھی تھے۔

6112 – فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ نَجَادٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهَا سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ اَنَّهُ قَالَ:

اَلَا اَنْبِءْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنِّی حَمَيْتُ صَحَابَتِی بِصُدُوْرِ نَبْلِی

اَذُوْدُ بِهَا عَدُوَّهُمْ ذِيَادًا بِكُلِّ حُزُوْنَةٍ وَبِكُلِّ سَهْلِ

فَمَا يَعْتَدُّ رَامٍ مِنْ مَعَدٍّ بِسَهْمٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَبْلِی

✧✧ عائشہ بنت سعد اپنے والد حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے اشعار بیان کرتی ہیں جن کا ترجمہ یہ ہے۔

○ خبردار، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتائی ہے کہ میں نے اپنے تیروں کے بھالوں کے ساتھ حق صحابیت ادا کیا ہے۔

○ میں نے تیروں کے ساتھ دشمنوں سے ہر سخت اور نرم زمین میں دفاع کیا ہے۔

○ مجھ سے پہلے کسی تیرانداز نے اتنی خوداعتمادی کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع میں تیراندازی نہیں کی۔

6113 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا خَالِي، فَلْيُرِنِيْ امْرُؤٌ خَالَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6113 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ وہاں آگئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میرا ماموں ہے۔ کوئی شخص مجھے اپنا ماموں دکھائے (جوان جیسا ہو)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6114 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَوَّلُ مَنْ اَهْرَاقَ دَمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6114 – صحيح

✧✧ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں خون بہایا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6115 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ الْعَقِصِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِیْ شَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عُبَيْدَةَ بْنِ مَعْنٍ، ثَنَا اَبِیْ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ خَالِدٍ الْوَالِبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: اَوَّلُ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6115 – صحيح

✦✦ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سب سے پہلے جس نے تیراندازی کی وہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہیں۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6116 – اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنِي هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُنِي وَاَنَا لَثُلُثُ الْاِسْلَامِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6116 – صحيح

✦✦ عامر بن سعد اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں کہ) میرا خیال ہے کہ میں اسلام کا تیسرا حصہ ہوں (یعنی تیسرے نمبر پر اسلام لائے)

قَالَ: وَحَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: مَا اَسْلَمَ اَحَدٌ فِي الْيَوْمِ الَّذِي اَسْلَمْتُ فِيهِ، وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَ لَيَالٍ ثَالِثَ الْاِسْلَامِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✦✦ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس دن میں نے اسلام قبول کیا اس دن اور کسی نے اسلام قبول نہیں کیا۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت کے صرف) سات دن بعد میں نے اسلام قبول کرلیا تھا اور تیسرے نمبر پر اسلام قبول کیا۔

6117 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ، ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ نَائِلٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اَدْخِلْ مِنْ هٰذَا الْبَابِ عَبْدًا يُحِبُّكَ وَتُحِبُّهُ فَدَخَلَ مِنْهُ سَعْدٌ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6117 – صحيح

✦✦ عائشہ بنت سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین دن تک مسجد میں تشریف فرما رہے اور یہ دعا مانگتے رہے " اے اللہ! اس دروازے سے اس کو داخل فرما جو تجھ سے محبت کرتا ہے، تو حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ دروازے سے داخل ہوئے۔

6118 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا، يَقُولُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ

6118:صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذكر دعاء المصطفى صلى الله عليه وسلم لسعد باستجابة دعائه اى - حديث:7100'البحر الزخار مسند البزار - إسماعيل ' حديث:1084

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لَهُ إِذَا دَعَاكَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6118 – صحيح

✦✦ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے یوں دعا مانگی ''اے اللہ! یہ جب بھی تیری دعا مانگے، تو اس کی دعا کو قبول فرما۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6119 – أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْإِمَامُ، أَنْبَأَ يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَنْبَأَ ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ:

أَنَا ابْنُ مُسْتَجَابِ الدُّعَاءِ وَالسَّادِ ... لِلثُّلْمَةِ لِلْمُصْطَفَى مِنَ الْعَرَبِ

يَكْلَأُهَا لِلنَّبِيِّ مُحْتَسِبًا ... خُصَّ بِهَا دُونَ كُلِّ مُحْتَسِبِ

وَاخْتَلَفَ النَّاسُ بَيْنَهُمْ فَأَبَى ... قِتَالَ أَهْلِ التَّوْحِيدِ وَالْكُتُبِ

سَلَّمَهُ اللّٰهُ لَمْ يُصَبْ أَحَدٌ ... مِنْهُمْ بِسَهْمٍ إِذًا وَلَمْ يُصَبِ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

○ میں مستجاب الدعوات شخص کا بیٹا ہوں اور اہل عرب میں سے اس شخص کا بیٹا ہوں جو مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تمام رخنے بند کرنے والا تھا۔

○ وہ ثواب کی نیت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے تھے، اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر اس عمل پر مامور کیا تھا

○ اور لوگوں کا آپس میں اختلاف ہوا، آپ نے اہل توحید اور اہل کتاب سے جہاد کرنے سے منع کیا۔

○ اللہ تعالیٰ ان کو سلامت رکھے، ان میں سے کسی کا تیر ان تک نہیں پہنچا اور نہ آپ نے ان کو تیر مارا

6120 – حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بَلْجٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ، أَنَّ رَجُلًا نَالَ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَدَعَا عَلَيْهِ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فَجَاءَتْهُ نَاقَةٌ أَوْ جَمَلٌ فَقَتَلَهُ، فَأَعْتَقَ سَعْدٌ نَسَمَةً، وَحَلَفَ أَنْ لَا يَدْعُوَ عَلَى أَحَدٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6120 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✦✦ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی، حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے بددعا کر دی، ایک اونٹنی یا اونٹ آیا اور اس کو کچل گیا، اس پر پریشان ہو کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک غلام آزاد کیا اور قسم کھائی کہ آئندہ کبھی بھی کسی کو بددعا نہیں دیں گے۔

6121 - فَحَدَّثَنَا بِشَرْحٍ، هٰذَا الْحَدِيْثِ الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ السَّرِيُّ، ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ بِمَكَّةَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، قَالَ: كُنْتُ بِالْمَدِيْنَةِ فَبَيْنَا اَنَا اَطُوفُ فِي السُّوقِ اِذْ بَلَغْتُ اَحْجَارَ الزَّيْتِ، فَرَاَيْتُ قَوْمًا مُجْتَمِعِيْنَ عَلٰى فَارِسٍ قَدْ رَكِبَ دَابَّةً، وَهُوَ يَشْتِمُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ، وَالنَّاسُ وُقُوفٌ حَوَالَيْهِ اِذْ اَقْبَلَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقَالُوا: رَجُلٌ يَشْتِمُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ، فَتَقَدَّمَ سَعْدٌ فَاَفْرَجُوا لَهُ حَتّٰى وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ: يَا هٰذَا، عَلَامَ تَشْتُمُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ؟ اَلَمْ يَكُنْ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ؟ اَلَمْ يَكُنْ اَوَّلَ مَنْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ اَلَمْ يَكُنْ اَزْهَدَ النَّاسِ؟ اَلَمْ يَكُنْ اَعْلَمَ النَّاسِ؟ وَذَكَرَ حَتّٰى قَالَ: اَلَمْ يَكُنْ خَتَنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ابْنَتِهِ؟ اَلَمْ يَكُنْ صَاحِبَ رَايَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَوَاتِهِ؟ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا يَشْتِمُ وَلِيًّا مِنْ اَوْلِيَائِكَ، فَلَا تُفَرِّقْ هٰذَا الْجَمْعَ حَتّٰى تُرِيَهُمْ قُدْرَتَكَ . قَالَ قَيْسٌ: فَوَاللّٰهِ مَا تَفَرَّقْنَا حَتّٰى سَاخَتْ بِهِ دَابَّتُهُ فَرَمَتْهُ عَلٰى هَامَتِهِ فِي تِلْكَ الْاَحْجَارِ، فَانْفَلَقَ دِمَاغُهُ وَمَاتَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6121 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ قیس بن ابی حازم بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ میں تھا، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں بازار میں جا رہا تھا، میں مقام احجارالزیت پر پہنچا، میں نے دیکھا کہ ایک شخص سواری پر سوار تھا، کافی سارے لوگ اس کے اردگرد جمع تھے، وہ شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالیاں دے رہا تھا، اسی اثناء میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ وہاں تشریف لائے اور وہ بھی وہیں کھڑے ہو گئے، لوگوں سے پوچھا: کیا ہوا؟ لوگوں نے بتایا کہ ایک آدمی حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو گالیاں دے رہا ہے، حضرت سعد آگے بڑھے، لوگوں نے ان کو راستہ دے دیا، حضرت سعد اس آدمی کے قریب آ گئے، اور فرمایا: ارے، تم علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو گالیاں کیوں دے رہو؟ کیا وہ سب سے پہلے مسلمان نہیں ہوئے تھے؟ کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے والے سب سے پہلے شخص نہیں تھے؟، کیا وہ سب سے زیادہ دنیا سے بے رغبت نہیں تھے؟ کیا وہ سب سے زیادہ علم رکھنے والے نہیں تھے؟ اس کے علاوہ بھی حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کافی فضائل گنوائے، حتیٰ کہ یہ بھی کہا: کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد نہیں تھے؟ کیا وہ غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علمبردار نہیں تھے۔ اس کے بعد حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے قبلہ رو ہو کر ہاتھ بلند کر کے یوں دعا مانگی "اے اللہ! یہ شخص تیرے ایک ولی کو گالی دے رہا ہے، یا اللہ! یہ مجمع ختم ہونے سے پہلے تو اپنی قدرت کا کرشمہ دکھا دے (اور لوگ تیرے ولی کو گالی دینے والے کا انجام اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں) حضرت قیس کہتے ہیں: خدا کی قسم! ہم ابھی وہاں سے ہٹے نہیں تھے کہ اس کی سواری بدک گئی، اس سواری نے اس آدمی کو سر کے بل پتھروں میں گرا دیا جس کی وجہ سے اس کی کھوپڑی کھل گئی اور اس کا بھیجا باہر آ گیا اور وہ وہیں پر عبرتناک موت مر گیا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6122 - وَحَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَى الشَّجَرِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ سَدِّدْ رَمْيَتَهُ، وَاَجِبْ دَعْوَتَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ تَفَرَّدَ بِهِ يَحْيَى بْنُ هَانِءِ بْنِ خَالِدٍ الشَّجَرِيُّ وَهُوَ شَيْخٌ ثِقَةٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ"

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6122 – تفرد به الشجرى وهو ثقة

✦✦ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بارے میں یہ دعا مانگی "اے اللہ، اس کا نشانہ درست فرما اور اس کی دعا کو قبول فرما۔

6123 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِيْ، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، ثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ سَعْدٍ فَجَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ بَرْصَاءَ وَهُوَ فِي السُّوقِ، فَقَالَ لَهُ: يَا اَبَا اِسْحَاقَ، اِنِّي كُنْتُ آنِفًا عِنْدَ مَرْوَانَ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ: اِنَّ هٰذَا الْمَالَ مَالُنَا نُعْطِيهُ مِنْ شِئْنَا . قَالَ: فَرَفَعَ سَعْدٌ يَدَهُ وَقَالَ: اَفَاَدْعُو فَوَثَبَ مَرْوَانُ وَهُوَ عَلَى سَرِيرِهِ فَاعْتَنَقَهُ، وَقَالَ: اَنْشُدُكَ يَا اَبَا اِسْحَاقَ اَنْ تَدْعُوَ، فَاِنَّمَا هُوَ مَالُ اللّٰهِ

✦✦ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، حارث بن برصاء نامی ایک شخص بازار سے آیا اور آ کر کہنے لگا: اے ابواسحاق! میں ابھی ابھی مروان کے پاس تھا، میں نے اس کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ یہ مال ہمارا ہے، ہم جس کو چاہیں دے سکتے ہیں۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ بلند کر کے کہا: کیا میں دعا مانگوں؟ تو مروان اپنے تخت سے اچھل کر اٹھا اور ان کو زور سے پکڑ کر بولا: اے ابواسحاق! میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں آپ میرے لئے کوئی بددعا نہ کیجئے، وہ مال اللہ کا ہے۔

6124 - حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: جَاءَ الْحَارِثُ بْنُ الْبَرْصَاءِ وَهُوَ فِي السُّوقِ، فَقَالَ لَهُ: يَا اَبَا اِسْحَاقَ، اِنِّي سَمِعْتُ مَرْوَانَ يَزْعُمُ اَنَّ مَالَ اللّٰهِ مَالُهُ مَنْ شَاءَ اَعْطَاهُ، وَمَنْ شَاءَ مَنَعَهُ، فَقَالَ لَهُ: اَنْتَ سَمِعْتَهُ يَقُوْلُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ سَعِيدٌ: فَاَخَذَ بِيَدِي سَعْدٌ وَبِيَدِ الْحَارِثِ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ، فَقَالَ: يَا مَرْوَانُ، اَنْتَ تَزْعُمُ اَنَّ مَالَ اللّٰهِ مَالُكَ، مَا شِئْتَ اَعْطَيْتَهُ وَمَنْ شِئْتَ مَنَعْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَدْعُو وَرَفَعَ سَعْدٌ يَدَيْهِ، فَوَثَبَ اِلَيْهِ مَرْوَانُ وَقَالَ: اَنْشُدُكَ اللّٰهَ اَنْ تَدْعُوَ هُوَ مَالُ اللّٰهِ مَنْ شَاءَ اَعْطَاهُ وَمَنْ شَاءَ مَنَعَهُ

✦✦ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حارث بن برصاء بازار سے آئے، اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے: اے ابواسحاق! میں نے سنا ہے، مروان کہتا ہے: اللہ کا مال اُس کا مال ہے، وہ جس کو چاہے دے سکتا ہے، اور جس

سے چاہے روک سکتا ہے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیاتم نے خود اس کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت سعد نے میرا اور حارث کا ہاتھ پکڑا اور مروان کے پاس چلے گئے، اس کے پاس جا کر فرمایا: اے مروان! کیاتم یہ سمجھتے ہو کہ اللہ کا مال، تیرا مال ہے؟ اور تو جسے چاہے دے دے اور جس سے چاہے روک لے؟ اُس نے کہا: جی ہاں، میں نے یہ کہا ہے۔ حضرت سعد نے ہاتھ اٹھا کر کہا: کیا میں تیرے لئے بددعا کروں؟ تو مروان اچھل کر آپ کی جانب بڑھا اور کہنے لگا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، آپ میرے لئے بددعا نہ کریں۔ وہ مال اللہ کا ہے، وہ جس کو چاہے عطا کرے اور جس سے چاہے روک لے۔

6125 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ السَّعْدِيُّ، اَنْبَاَ يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اَرِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: لَيْتَ رَجُلًا يَحْرُسُنِيْ مِنْ اَصْحَابِيْ اللَّيْلَةَ .قَالَتْ: فَسَمِعْنَا صَوْتَ السِّلَاحِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ: اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ اَحْرُسُكَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6125 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند نہیں آ رہی تھی، آپ نے فرمایا: کاش کہ اس رات میرے صحابہ میں سے کوئی چوکیداری کرے، ام المومنین فرماتی ہیں: ہم نے ہتھیاروں کی آوازیں سنیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: یہ کون ہے؟ تو آگے سے جواب آیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، میں سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہوں۔ میں آپ کی پہرے داری کرنے کے لئے آیا ہوں، اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے آجانے کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی سکون کی نیند سوئے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خراٹوں کی آواز سنی۔

6125:صحيح البخارى - كتاب الجهاد والسير' باب الحراسة فى الغزو فى سبيل الله - حديث: 2750'صحيح مسلم - كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالى عنهم' باب فى فضل سعد بن ابى وقاص رضى الله عنه - حديث: 4532'الجامع للترمذى ' ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب' حديث: 3773'صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذكر سعد بن ابى وقاص الزهرى رضوان الله عليه وقد فعل - حديث: 7096'السنن الكبرى للنسائى - كتاب المناقب' مناقب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والانصار - سعد بن مالك رضى الله عنه' حديث: 7948'مصنف ابن ابى شيبة - كتاب الفضائل' ما جاء فى سعد بن ابى وقاص رضى الله عنه - حديث: 31513'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار - حديث السيدة عائشة رضى الله عنها' حديث: 24564'سند إسحاق بن راهويه - ما يروى عن عبد الله بن عامر ويحيى بن عبد الرحمن' حديث: 979'مسند ابى يعلى الموصلى - مسند عائشة' حديث: 4729'المعجم الاوسط للطبرانى - باب الالف' من اسمه احمد - حديث:863'الادب المفرد للبخارى - باب التمنى' حديث:909

6126 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيُّ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، قَالَا: ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ خَارِجَةَ، قَالَ: لَمَّا جَاءَ تِ الْفِتْنَةُ الْاُولَى اَشْكَلَتْ عَلَيَّ فَقُلْتُ: " اللّٰهُمَّ اَرِنِي مِنَ الْحَقِّ اَمْرًا اَتَمَسَّكُ بِهِ، فَاُرِيتُ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ، وَكَانَ بَيْنَهُمَا حَائِطٌ غَيْرُ طَوِيلٍ، وَإِذَا اَنَا تَحْتَهُ فَقُلْتُ: لَوْ تَسَلَّقْتُ هٰذَا الْحَائِطَ حَتّٰى اَنْظُرَ إِلَى قَتْلَى اَشْجَعَ فَيُخْبِرُونِي "، قَالَ: " فَاُهْبِطْتُ بِاَرْضٍ ذَاتِ شَجَرٍ، فَإِذَا نَفَرٌ جُلُوسٌ فَقُلْتُ: اَنْتُمُ الشُّهَدَاءُ، قَالُوا: نَحْنُ الْمَلَائِكَةُ، قُلْتُ: فَاَيْنَ الشُّهَدَاءُ؟ قَالُوا: تَقَدَّمْ إِلَى الدَّرَجَاتِ، فَارْتَفَعْتُ دَرَجَةً اللّٰهُ اَعْلَمُ بِهَا مِنَ الْحُسْنِ وَالسَّعَةِ، فَإِذَا اَنَا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِذَا إِبْرَاهِيمُ شَيْخٌ وَهُوَ يَقُولُ لِإِبْرَاهِيمَ: اسْتَغْفِرْ لِاُمَّتِي وَإِبْرَاهِيمُ يَقُولُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثُوا بَعْدَكَ اَهْرَاقُوا دِمَاءَ هُمْ، وَقَتَلُوا إِمَامَهُمْ، فَهَلَّا فَعَلُوا كَمَا فَعَلَ سَعْدٌ خَلِيلِي "، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ رُؤْيَا لَعَلَّ اللّٰهَ يَنْفَعُنِي بِهَا اَذْهَبُ، فَاَنْظُرُ مَكَانَ سَعْدٍ، فَاَكُونُ مَعَهُ، فَاَتَيْتُ سَعْدًا فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، قَالَ: فَمَا اَكْثَرَ بِهَا فَرَحًا، وَقَالَ: لَقَدْ خَابَ مَنْ لَمْ يَكُنْ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلَهُ قُلْتُ: مَعَ اَيِّ الطَّائِفَتَيْنِ اَنْتَ؟ قَالَ: مَا اَنَا مَعَ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا، قَالَ: قُلْتُ: فَمَا تَاْمُرُنِي؟: اَلَكَ غَنَمٌ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَاشْتَرِ شَاءَ، فَكُنْ فِيهَا حَتّٰى تَنْجَلِيَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6126 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حسین بن خارجہ فرماتے ہیں کہ جب پہلا فتنہ آیا تو میں (نظریاتی طور پر) بہت مشکل میں مبتلا ہو گیا، میں نے دعا مانگی کہ یا اللہ! مجھے حق کا وہ راستہ دکھا جس پر میں مضبوطی سے گامزن ہو جاؤں۔ مجھے خواب میں دنیا اور آخرت دکھائی گئی، دونوں کے درمیان ایک چھوٹی سی دیوار ہوتی ہے، اور میں اس کے نیچے ہوتا ہوں، میں سوچتا ہوں کہ کاش کسی طریقے سے میں اس کے اوپر چڑھ جاؤں، اور اشجع کے مقتولوں کو دیکھوں (کہ وہ کس حالت میں ہیں) اور وہ مجھے اپنے حالات بتائیں۔ آپ فرماتے ہیں: پھر مجھے ایک ایسی جگہ اتارا گیا جہاں کافی درخت تھے، وہاں میں نے کچھ لوگوں کو بیٹھے دیکھا، میں نے پوچھا: کیا تم شہداء ہو؟ انہوں نے کہا: ہم فرشتے ہیں۔ میں نے کہا: تو شہداء کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا: اگلے درجات میں جائیے، میں ایک درجہ اوپر چڑھ گیا، اس کے حسن اور وسعت کو اللہ ہی بہتر جانتا ہے، وہاں میں نے حضرت محمد ﷺ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیارت کی۔ حضرت محمد ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا: آپ میری امت کے لئے بخشش کی دعا فرمائیے، ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا فسادات کئے، انہوں نے خون بہائے، انہوں نے اپنے اماموں کو شہید کیا، انہوں نے ایسا کیوں نہیں کیا؟ جیسا میرے دوست سعد نے کیا۔ (اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی) میں نے سوچا کہ میں نے جو خواب دیکھی ہے اللہ تعالیٰ مجھے اس سے فائدہ دے گا۔ میں جاؤں گا اور حضرت سعد کا مکان دیکھوں گا، اور انہی کے پاس رہوں گا۔ چنانچہ میں (صبح اٹھ کر) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان کو رات والا خواب سنایا۔ خواب سن کر وہ بہت خوش ہوئے، اور بولے: وہ شخص خسارے میں ہے جس کے دوست ابراہیم علیہ السلام نہیں ہیں۔ میں نے پوچھا: آپ کس جماعت کے

ساتھ ہیں؟ انہوں نے کہا: میں دونوں جماعتوں میں سے کسی کے ساتھ بھی نہیں ہوں۔ میں نے کہا: آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ انہوں نے کہا: انہوں نے کہا: کیا تیرے پاس کوئی بکری ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے کہا: ایک بکری خرید لو اور اس میں مصروف ہو جاؤ۔

ذِكْرُ الْاَرْقَمِ بْنِ اَبِی الْاَرْقَمِ الْمَخْزُومِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ارقم بن ابی ارقم مخزومی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6127 - اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ سَنَةَ تِسْعٍ وَاَرْبَعِينَ وَاَرْبَعِمِائَةٍ، قَالَ: اَنْبَانِي الْحَاكِمُ الْإِمَامُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَوَيْهِ الْحَافِظُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا اَبُوْ عُلَاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، ثنا اَبِي، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثنا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْ قُرَيْشٍ، ثُمَّ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ الْاَرْقَمِ بْنِ اَبِي الْاَرْقَمِ "وَاسْمُ اَبِي الْاَرْقَمِ عَبْدُ مَنَافِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مَخْزُومٍ، وَهُوَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ، اَسْلَمَ هُوَ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَعُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ، وَكَانَ الْاَرْقَمُ مِنْ اٰخِرِ اَهْلِ بَدْرٍ وَفَاةً

✧✧ عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ قریش سے تعلق رکھنے والے قبیلہ بنی مخزوم کی جانب سے غزوہ بدر میں شریک ہونے والوں میں حضرت ارقم بن ابی ارقم مخزومی رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔ ابوالارقم کے والد کا نام "عبدمناف بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم" ہے۔ آپ بدری صحابی ہیں، آپ، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ اکٹھے مسلمان ہوئے تھے۔ اور حضرت ارقم رضی اللہ عنہ بدری صحابہ کرام میں سب سے آخر میں فوت ہوئے۔

6128 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثنا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: وَقَالَ الْمَخْزُومِيُّونَ: اُمُّ الْاَرْقَمِ بْنِ اَبِي الْاَرْقَمِ تُمَاضِرُ بِنْتُ حِذْيَمٍ مِنْ بَنِي سَهْمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هُصَيْصٍ

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: مخزومیوں کا کہنا ہے کہ ارقم بن ابی ارقم رضی اللہ عنہ کی والدہ "تماضر بنت حذیم" ہیں جو کہ بنی سہم بن عمرو بن ہصیص سے تعلق رکھتی ہیں۔

6129 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ هِنْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ الْاَرْقَمِ بْنِ اَبِي الْاَرْقَمِ الْمَخْزُومِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُثْمَانَ بْنِ الْاَرْقَمِ، حَدَّثَنِي جَدِّي عُثْمَانُ بْنُ الْاَرْقَمِ اَنَّهُ كَانَ، يَقُولُ: اَنَا ابْنُ سُبْعِ الْإِسْلَامِ، اَسْلَمَ اَبِي سَابِعَ سَبْعَةٍ، وَكَانَتْ دَارُهُ عَلَى الصَّفَا وَهِيَ الدَّارُ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِيهَا فِي الْإِسْلَامِ، وَفِيهَا دَعَا النَّاسَ اِلَى الْإِسْلَامِ، فَاَسْلَمَ فِيهَا قَوْمٌ كَثِيرٌ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْاِثْنَيْنِ فِيهَا: اللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِاَحَبِّ الرَّجُلَيْنِ اِلَيْكَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَوْ عَمْرِو بْنِ هِشَامٍ، فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ

الْخَطَّابِ مِنَ الْغَدِ بُكْرَةً، فَأَسْلَمَ فِي دَارِ الْأَرْقَمِ، وَخَرَجُوا مِنْهَا وَكَبَّرُوا وَطَافُوا بِالْبَيْتِ ظَاهِرِينَ، وَدُعِيَتْ دَارُ الْأَرْقَمِ دَارُ الْإِسْلَامِ، وَتَصَدَّقَ بِهَا الْأَرْقَمُ عَلَى وَلَدِهِ، فَقَرَأْتُ نُسْخَةَ صَدَقَةِ الْأَرْقَمِ بِدَارِهِ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا قَضَى الْأَرْقَمُ فِي رَبْعِهِ مَا حَازَ الصَّفَا، أَنَّهَا صَدَقَةٌ بِمَكَانِهَا مِنَ الْحَرَمِ لَا تُبَاعُ، وَلَا تُورَثُ شَهِدَ هِشَامُ بْنُ الْعَاصِ، وَفُلَانٌ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: فَلَمْ تَزَلْ هَذِهِ الدَّارُ صَدَقَةً قَائِمَةً فِيهَا وَلَدُهُ يَسْكُنُونَ وَيُؤَاجِرُونَ وَيَأْخُذُونَ عَلَيْهَا حَتَّى كَانَ زَمَنُ أَبِي جَعْفَرٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6129 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ: فَأَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ الْأَرْقَمِ، قَالَ: "إِنِّي لَأَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي وَقَعَ فِي نَفْسِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّهُ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فِي حَجَّةٍ حَجَّهَا وَنَحْنُ عَلَى ظَهْرِ الدَّارِ، فَيَمُرُّ تَحْتَنَا لَوْ أَشَاءُ أَنْ آخُذَ قَلَنْسُوَتَهُ لَأَخَذْتُهَا، وَأَنَّهُ لَيَنْظُرُ إِلَيْنَا مِنْ حِينِ يَهْبِطُ الْوَادِيَ حَتَّى يَصْعَدَ إِلَى الصَّفَا، فَلَمَّا خَرَجَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ حَسَنٍ بِالْمَدِينَةِ، كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ الْأَرْقَمِ مِمَّنْ بَايَعَهُ، وَلَمْ يَخْرُجْ مَعَهُ فَتَعَلَّقَ عَلَيْهِ أَبُو جَعْفَرٍ بِذَلِكَ فَكَتَبَ إِلَى عَامِلِهِ بِالْمَدِينَةِ أَنْ يَحْبِسَهُ وَيَطْرَحَهُ فِي الْحَدِيدِ، ثُمَّ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يُقَالُ لَهُ شِهَابُ بْنُ عَبْدِرَبٍّ، وَكَتَبَ مَعَهُ إِلَى عَامِلِهِ بِالْمَدِينَةِ أَنْ يَفْعَلَ مَا يَأْمُرُهُ، فَدَخَلَ شِهَابٌ عَلَى عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ الْحَبْسَ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ ابْنُ بِضْعٍ وَثَمَانِينَ سَنَةً، وَقَدْ ضَجِرَ فِي الْحَدِيدِ وَالْحَبْسِ، فَقَالَ: هَلْ لَكَ أَنْ أُخَلِّصَكَ مِمَّا أَنْتَ فِيهِ وَتَبِيعُنِي دَارَ الْأَرْقَمِ؟ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يُرِيدُهَا، وَعَسَى إِنْ بِعْتَهُ إِيَّاهَا أَنْ أُكَلِّمَهُ فِيكَ فَيَعْفُوَ عَنْكَ، قَالَ: إِنَّهَا صَدَقَةٌ وَلَكِنَّ حَقِّي مِنْهَا لَهُ وَمَعِي فِيهَا شُرَكَاءُ إِخْوَتِي وَغَيْرُهُمْ، فَقَالَ: إِنَّمَا عَلَيْكَ نَفْسَكَ أَعْطِنَا حَقَّكَ وَبَرِئْتَ فَأَشْهَدَ لَهُ، وَكَتَبَ عَلَيْهِ كِتَابَ شِرَاءٍ عَلَى سَبْعَةَ عَشَرَ أَلْفَ دِينَارٍ، ثُمَّ تَتَبَّعَ إِخْوَتَهُ فَفَتَنَهُمْ كَثْرَةُ الْمَالِ فَبَاعُوهُ، فَصَارَتْ لِأَبِي جَعْفَرٍ وَلِمَنْ أَقْطَعَهَا، ثُمَّ صَيَّرَهَا الْمَهْدِيُّ لِلْخَيْزُرَانِ أُمِّ مُوسَى وَهَارُونَ فَبَنَتْهَا وَعُرِفَتْ بِهَا، ثُمَّ صَارَتْ لِجَعْفَرِ بْنِ مُوسَى الْهَادِي، ثُمَّ سَكَنَهَا أَصْحَابُ السَّطَوِيِّ وَالْعَدَنِيِّ، ثُمَّ اشْتَرَى عَامَّتَهَا أَوْ أَكْثَرَهَا غَسَّانُ بْنُ عَبَّادٍ وَلَدُ جَعْفَرِ بْنِ مُوسَى، وَأَمَّا دَارُ الْأَرْقَمِ بِالْمَدِينَةِ فِي بَنِي زُرَيْقٍ فَقَطِيعَةٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ هِنْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَضَرَتِ الْأَرْقَمَ بْنَ أَبِي الْأَرْقَمِ الْوَفَاةُ، فَأَوْصَى أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ سَعْدٌ، فَقَالَ مَرْوَانُ: أَتَحْبِسُ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ غَائِبٍ أَرَادَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ؟، فَأَبَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَرْقَمِ ذَلِكَ عَلَى مَرْوَانَ، وَقَامَتْ مَعَهُ بَنُو مَخْزُومٍ وَوَقَعَ بَيْنَهُمْ كَلَامٌ، ثُمَّ جَاءَ سَعْدٌ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَذَلِكَ سَنَةَ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ بِالْمَدِينَةِ وَهَلَكَ الْأَرْقَمُ وَهُوَ ابْنُ بِضْعٍ وَثَمَانِينَ سَنَةً

✧✧ عثمان بن ارقم فرمایا کرتے تھے کہ میں سبع الاسلام (ساتویں نمبر پر اسلام لانے والے شخص) کا بیٹا ہوں، میرے والد ساتویں نمبر پر اسلام لائے تھے، ان کا گھر صفا پر تھا، یہ وہی گھر ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے اسلام کی تبلیغ کا آغاز فرمایا،

اوراس گھر میں بہت سارے لوگ مسلمان ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ نے اس گھر میں پیر کی شب کو یہ دعا فرمائی ''اے اللہ! دو آدمیوں عمر بن خطاب اور عمر بن ہشام میں سے جو تجھے پسند ہے تو اس کے سبب دین اسلام کو عزت بخش'' اگلے ہی دن صبح سویرے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے اور دار ارقم میں اسلام قبول کیا، (آپ رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کے بعد) تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوئے دار ارقم سے باہر آئے اور کھلے عام بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ دار ارقم کو دارالاسلام کا نام دیا گیا۔ حضرت ارقم نے اپنے بیٹے کے نام پر وہ مکان صدقہ کر دیا، میں نے خود دار ارقم میں صدقہ کرنے کی دستاویز پڑھی، اس کی تحریر یوں تھی ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ دستاویز اس بات کا ثبوت ہیں کہ ارقم نے اپنا یہ مکان جو کہ صفا کے بالمقابل ہے یہ حرم کے لئے صدقہ ہے، اس کو نہ وراثت کے طور پر تقسیم کیا جاسکتا ہے اور نہ اس کو بیچا جاسکتا ہے، ہشام بن عاص اور ہشام بن عاص کے فلاں آزاد کردہ غلام اس بات کے گواہ ہیں۔ اس کے بعد ابو جعفر کے زمانے تک یہ گھر صدقہ کے طور پر رہا، اس گھر میں حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کی اولادیں کرایہ دے کر رہتی رہیں۔

محمد بن عمر کہتے ہیں: یحییٰ بن عمران بن عثمان بن ارقم فرماتے ہیں: مجھے آج بھی وہ بات یاد ہے جس کی بناء پر ابو جعفر کے دل میں اس مکان کے بارے میں خیال پیدا ہوا۔ (واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ) جب ابو جعفر حج کے لئے آیا، وہ صفا مروہ کی سعی کر رہا تھا، ہم اپنے مکان کی چھت پر تھے، وہ ہمارے نیچے سے گزرا، (وہ اتنے قریب سے گزرا) کہ اگر ہم اس کی ٹوپی اتارنا چاہتے تو اتار سکتے تھے، وہ جب وادی سے نیچے اترتا تو ہمیں دیکھتا تھا، پھر وہ صفا پر چڑھ جاتا۔ جب محمد بن عبداللہ بن حسن نے مدینہ میں بغاوت کی تو اس موقع پر عبداللہ بن عثمان بن ارقم نے ان کی بیعت کر لی تھی اور محمد بن عبداللہ بن حسن کے ساتھ بغاوت میں ان کا ساتھ نہیں دیا تھا، ابو جعفر نے اس بات کا سخت نوٹس لیا، اس نے مدینہ میں اپنے عامل کی جانب خط لکھا کہ اس کو گرفتار کر کے زنجیروں میں جکڑ دیا جائے، پھر کوفہ کے رہنے والے ایک شہاب بن عبدرب نامی شخص کو بھیجا اور اس کے ساتھ مدینہ کے عامل کے نام ایک مکتوب بھی بھیجا جس میں یہ ہدایت دی گئی تھی کہ شہاب بن عبدرب جو کہے اس پر عمل کیا جائے، چنانچہ شہاب بن عبدرب نے جا کر عبداللہ بن عثمان کو گرفتار کر لیا، عبداللہ بن عثمان اس وقت اسی سال سے زائد عمر کے بزرگ انسان تھے، قید اور زنجیروں کی وجہ سے بہت گھبرا گئے تھے، شہاب نے کہا: اگر تم یہ مکان مجھے بیچ دو تو میں تمہیں اس تکلیف سے نجات دلا سکتا ہوں۔ امیر المومنین یہ مکان لینے کی خواہش رکھتے ہیں۔ اگر آپ یہ بیچ دیں تو میں ان سے درخواست کروں گا کہ وہ تمہیں رہا کر دیں۔ حضرت عبداللہ بن عثمان نے فرمایا: یہ مکان تو صدقہ کا ہے، ہاں البتہ میں اپنا حق ان کو دے سکتا ہوں، لیکن اس مکان میں صرف میں ہی نہیں ہوں بلکہ میرے ہمراہ میرے دیگر بھائی بھی (شریک) ہیں۔ اس نے کہا: آپ اپنے حق کے ذمہ دار ہیں، آپ اپنا حق ہمیں دے دیں، تو تم اس سے بری ہو، شہاب نے اس بات پر گواہ قائم کئے، اور ابو جعفر کی طرف خط لکھ دیا کہ میں نے وہ مکان ۱۷ ہزار دینار کے بدلے میں خرید لیا ہے، اس کے بعد ان کے بھائیوں کو ڈھونڈا، ان کو بہت زیادہ مال و دولت کی لالچ دی، انہوں نے اپنا حصہ بیچ دیا۔ اس طرح وہ مکان ابو جعفر اور اس کے حصہ داروں کا ہو گیا۔ اس کے بعد یہ مکان مہدی نے موسیٰ و ہارون کی والدہ خیزران کو دیا، اس نے اس کی تعمیر نو کی، وہی اس کی پہچان بن گئی، پھر یہ مکان جعفر بن

موسیٰ ہادی کا ہوگیا،اس کے بعد سطوی اور عدنی لوگ اس کے مالک رہے، پھر پھر اس کے اکثر حصص کو جعفر بن موسیٰ کے بیٹے غسان بن عباد نے خریدا۔اور دار ارقم مدینہ بنی زریق میں ہے۔

محمد بن عمر کہتے ہیں: مجھے محمد بن عمران بن ہند اپنے والد کے حوالے سے بتایا ہے کہ ارقم بن ابی ارقم کی وفات کا وقت قریب آیا توانہوں نے وصیت کی کہ ان کی نماز جنازہ حضرت سعد پڑھائیں،مروان نے کہا: کیا تم ایک ایسے آدمی کے انتظار میں جو یہاں سے غائب ہے ایک صحابی رسول کو روک رہے ہو؟ وہ جنازہ پڑھانا چاہتا تھا۔لیکن عبداللہ بن ارقم نے مروان کو اپنے والد کا جنازہ پڑھانے سے منع کر دیا۔اور بنو مخزوم ان کی حمایت میں اٹھ کھڑے ہوئے، ان میں بات بڑھ گئی، اتنی دیر میں حضرت سعد تشریف لے آئے اور ان کی نماز جنازہ پڑھا دی۔ یہ ۵۵ ہجری کا واقعہ ہے۔حضرت ارقم کی عمر اسی سال سے کچھ اوپر تھی۔

6130 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ، عَنْ جَدِّهِ الْاَرْقَمِ، وَكَانَ بَدْرِيًّا، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آوَى فِي دَارِهِ عِنْدَ الصَّفَا حَتّٰى تَكَامَلُوا اَرْبَعِينَ رَجُلًا مُسْلِمِينَ، وَكَانَ اٰخِرَهُمْ اِسْلَامًا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَلَمَّا كَانُوا اَرْبَعِينَ خَرَجُوا اِلَى الْمُشْرِكِينَ، قَالَ الْاَرْقَمُ: فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُوَدِّعَهُ، وَاَرَدْتُ الْخُرُوجَ اِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيْنَ تُرِيدُ؟ قُلْتُ: بَيْتَ الْمَقْدِسِ، قَالَ: وَمَا يُخْرِجُكَ اِلَيْهِ؟ اَفِي تِجَارَةٍ؟ قُلْتُ: لَا، وَلَكِنْ اُصَلِّي فِيهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةٌ هَا هُنَا خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ ثَمَّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6130 – صحيح

✧✧ عثمان بن عبداللہ بن ارقم مخزومی اپنے دادا ارقم کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ بدری صحابی تھے،اور کوہ صفا کے قریب انہی کے گھر میں رسول اللہ ﷺ ٹھہرے تھے اور اسی گھر میں پورے چالیس لوگ مسلمان ہوئے تھے، اور اس گھر میں سب سے آخر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اسلام لائے تھے۔ جب چالیس آدمی پورے ہوگئے تو یہ لوگ مشرکین کی جانب نکلے،حضرت ارقم فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آپ سے الوداع ہونے کے لئے آیا، کیونکہ میں بیت المقدس کی جانب روانگی کا ارادہ کر چکا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ تم کدھر کا ارادہ رکھتے ہو؟ میں نے کہا: بیت المقدس جانا چاہتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: تم وہاں کیوں جانا چاہتے ہو؟ کیا تجارت کے لئے جا رہے ہو؟ میں نے کہا: نہیں یا رسول اللہ ﷺ میں تجارت کے لئے نہیں جا رہا بلکہ میں وہاں نماز پڑھنے کے لئے جا رہا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہاں پر نماز پڑھنا، وہاں کی ہزار نمازوں سے زیادہ ثواب رکھتی ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6131 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ النَّسَوِيّ، ثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِمْرَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ جَدِّهِ عُثْمَانَ بْنِ الْاَرْقَمِ بْنِ اَبِي الْاَرْقَمِ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ: ضَعُوا مَا كَانَ مَعَكُمْ مِنَ الْاَثْقَالِ . فَرَفَعَ اَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ سَيْفَ ابْنِ عَائِذٍ الْمَرْزُبَانِ فَعَرَفَهُ الْاَرْقَمُ بْنُ اَبِي الْاَرْقَمِ فَقَالَ: هَبْهُ لِي يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6131 – صحيح

✧✧ عثمان بن ارقم بن ابی ارقم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ بدر کے موقع پر ارشاد فرمایا: تمہارے پاس جو بوجھ ہے سب اتار دو۔ تو حضرت ابواسید ساعدی نے ابن عائذ مرزبان کی تلوار اتار دی۔ حضرت ارقم بن ابی ارقم رضی اللہ عنہ نے وہ تلوار پہچان لی اور کہنے لگے؟ یارسول اللہ ﷺ یہ تلوار مجھے عطا فرما دیجئے، تو رسول اللہ ﷺ نے وہ تلوار انہی کو عطا فرما دی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6132 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْمُهَلَّبِيّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَرْقَمِ بْنِ اَبِي الْاَرْقَمِ الْمَخْزُومِيِّ، عَنْ اَبِيهِ الْاَرْقَمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الَّذِي يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيُفَرِّقُ بَيْنَهُمْ كَالْجَارِّ قَصَبَهُ فِي النَّارِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6132 – هشام بن زياد واه

✧✧ حضرت عثمان بن ارقم ابن ابی ارقم اپنے والد ارقم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک وہ شخص جو جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہے اور لوگوں کو جدا جدا کرتا ہے، اُس شخص کی طرح ہے جو دوزخ میں اپنا دامن گھسیٹتا ہے۔

كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو اَبُو الْيُسَرِ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت کعب بن عمرو ابوالیسر انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

6133 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ اِسْحَاقَ بْنَ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيَّ، يَقُوْلُ: اَبُو الْيُسَرِ الْاَنْصَارِيُّ اسْمُهُ كَعْبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَمْرِو بْنِ تَمِيمِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ كَعْبِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ، وَشَهِدَ الْعَقَبَةَ، وَهُوَ الَّذِي اَسَرَ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ

✧✧ اسحاق بن ابراہیم حنظلی فرماتے ہیں: ابوالیسر انصاری رضی اللہ عنہ کا نام ''کعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن تمیم بن شداد

6132: المعجم الكبير للطبرانی - باب من اسمه اقرم واحد' الارقم بن ابی الارقم المخزومی بدری - حديث: 904

بن عثمان بن کعب بن سلمہ ہے، آپ بدری صحابی ہیں، اور بیعت عقبہ میں شریک ہوئے، یہی وہ شخص ہیں جنہوں نے حضرت عباس بن عبدالمطلب کو گرفتار کیا تھا۔

6134 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَبُو الْيَسَرِ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو "

✧✧ عروہ کہتے ہیں: انصار میں سے جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں ''ابوالیسر کعب بن عمرو'' بھی تھے۔

6135 - حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: اَبُو الْيَسَرِ اسْمُهُ كَعْبُ بْنُ عَمْرٍو اَخُو بَنِي سَلِمَةَ، مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ بِالْمَدِينَةِ، وَكَانَ رَجُلًا قَصِيرًا دَحْدَاحًا ذَا بَطْنٍ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں ''ابوالیسر کا نام ''کعب بن عمرو'' ہے، آپ بنی سلمہ کے بھائی ہیں۔ ۵۵ ہجری کو مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہوا، آپ کوتاہ قد، گٹھے ہوئے جسم کے مالک تھے، آپ کا پیٹ کچھ بڑا تھا۔

6136 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: اَبُو الْيَسَرِ اسْمُهُ كَعْبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَمْرِو بْنِ غَزِيَّةَ بْنِ سَوَّادٍ، وَشَهِدَ اَبُو الْيَسَرِ الْعَقَبَةَ فِي جَمِيعِ الرِّوَايَاتِ، وَشَهِدَ بَدْرًا وَهُوَ ابْنُ عِشْرِينَ سَنَةً، وَشَهِدَ اُحُدًا، وَالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ رَجُلًا قَصِيرًا دَحْدَاحًا ذَا بَطْنٍ، وَتُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ سَنَةَ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ

✧✧ محمد بن عمر کہتے ہیں: ابوالیسر کا نام ''کعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن غزیہ بن سواد'' ہے۔ تمام مورخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت ابوالیسر بیعت عقبہ میں شریک ہوئے تھے۔ آپ جنگ بدر میں بھی شریک ہوئے، اُس وقت ان کی عمر ۲۰ سال تھی۔ آپ جنگ احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ شریک ہوئے، آپ کوتاہ قد، گٹھے ہوئے جسم والے اور بڑے پیٹ والے تھے، ۵۵ ہجری کو مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہوا۔

6137 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي بُرَيْدَةُ بْنُ سُفْيَانَ الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي الْيَسَرِ كَعْبِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُبَايِعُ النَّاسَ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، ابْسُطْ يَدَكَ حَتّٰى اُبَايِعَكَ، وَاشْتَرِطْ عَلَيَّ، فَاَنْتَ اَعْلَمُ بِالشَّرْطِ قَالَ: اُبَايِعُكَ عَلَى اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتُنَاصِحَ الْمُسْلِمَ، وَتُفَارِقَ الْمُشْرِكَ

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 6137 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ بریدہ بن سفیان اسلمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوالیسر فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی

بارگاہ میں آیا، آپ ﷺ اس وقت لوگوں سے بیعت لے رہے تھے، میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ آپ اپنا ہاتھ بڑھایئے میں آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہوں، اور آپ اس بیعت کے لئے مجھ پر کوئی شرط رکھیں، کیونکہ آپ ہی شرائط کے بارے میں بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس شرط پر تیری بیعت لوں گا کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گا، اور نماز قائم کرے گا، اور زکوۃ دے گا اور مسلمانوں کی خیرخواہی کرے گا، اور مشرکوں سے جدا رہے گا۔

ذِكْرُ مُعَتِّبِ بْنِ الْحَمْرَاءِ الْمَخْزُومِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت معتب بن حمراء مخزومی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6138 - اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُو عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَتِّبُ بْنُ عَوْفِ بْنِ عَامِرِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عَفِيفٍ "" وَهُوَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ مُعَتِّبُ بْنُ الْحَمْرَاءِ وَيُكَنَّى اَبَا عَوْفٍ حَلِيفٌ لِبَنِي مَخْزُومٍ، وَكَانَ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْحَبَشَةِ الْهِجْرَةَ الثَّانِيَةَ، وَقَالُوا: آخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مُعَتِّبِ بْنِ الْحَمْرَاءِ، وَثَعْلَبَةَ بْنِ حَاطِبٍ، وَشَهِدَ مُعَتِّبٌ بَدْرًا، واُحُدًا، وَالْخَنْدَقَ، وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَاتَ سَنَةَ سَبْعٍ وَخَمْسِينَ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ ثَمَانٍ وَسَبْعِينَ سَنَةً "

✧✧ حضرت عروہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں "حضرت معتب بن عوف بن عامر بن فضل بن عفیف" بھی ہیں۔

یہی صحابی ہیں جنہیں "معتب بن حمراء" کہا جاتا ہے، ان کی کنیت ابوعوف ہے، آپ بنی مخزوم کے حلیف ہیں، حبشہ کی جانب دوسری ہجرت کرنے والوں میں شامل ہیں۔ مؤرخین کا کہنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو حضرت ثعلبہ بن حاطب رضی اللہ عنہ کا بھائی بنایا تھا۔ ۷۸ برس کی عمر سن ۵۷ ہجری کو ان کا انتقال ہوا۔

ذِكْرُ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت شداد بن اوس انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

6139 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، ثنا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظُ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، قَالَ: شَدَّادُ بْنُ اَوْسِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ حَرَامٍ يُكَنَّى اَبَا يَعْلَى، وَكَانَ نَزَلَ بِفِلَسْطِينَ، وَمَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسَبْعِينَ

✧✧ ابراہیم بن منذر حزامی کہتے ہیں: "حضرت شداد بن اوس بن ثابت بن منذر بن حرام" کی کنیت "ابویعلیٰ" ہے۔ فلسطین میں اقامت پذیر رہے ہیں۔ ۷۵ برس کی عمر میں سن ۵۸ ہجری کو انتقال ہوا۔

6140 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، ثَنَا

حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَعْوَرُ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ مَعْشَرٍ: وَهَلَكَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَشَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ سَنَةَ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ

✧✧ ابومعشر کہتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، اور حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کا ایک سال میں انتقال ہوا۔

ذِكْرُ اَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ كَثُرَ الْخِلَافُ فِي اسْمِهِ، وَاسْمِ اَبِيهِ

حضرت ابوہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ کے فضائل

آپ کے نام اور آپ کے والد کے نام میں مؤرخین کا اختلاف ہے

6141 - فَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي بَعْضُ اَصْحَابِي، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: " كَانَ اسْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَبْدَ شَمْسِ بْنِ صَخْرٍ، فَسُمِّيتُ فِي الْاِسْلَامِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ، وَاِنَّمَا كَنَّوْنِي بِاَبِي هُرَيْرَةَ لِاَنِّي كُنْتُ اَرْعَى غَنَمًا لِاَهْلِي، فَوَجَدْتُ اَوْلَادَ هِرَّةٍ وَحْشِيَّةٍ فَجَعَلْتُهَا فِي كُمِّي، فَلَمَّا رَجَعْتُ عَنْهُمْ سَمِعُوا اَصْوَاتَ الْهِرِّ مِنْ حِجْرِي، فَقَالُوا: مَا هٰذَا يَا عَبْدُ شَمْسٍ؟ فَقُلْتُ: اَوْلَادُ هِرٍّ وَجَدْتُهَا، قَالُوا: فَاَنْتَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَلَزِمَتْنِي بَعْدُ " قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: وَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَسِيطًا فِي دَوْسٍ حَيْثُ يُحِبُّ اَنْ يَكُونَ مِنْهُمْ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں میرا نام ''عبدشمس بن صخر'' تھا۔ اسلام میں میرا نام ''عبدالرحمٰن'' رکھا گیا۔لوگ مجھے ''ابوہریرہ'' کی کنیت سے پکارتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا، میں نے ایک دفعہ جنگلی بلی کے بچے دیکھے، میں ان کو اٹھا کر اپنی آستین میں ڈال لیا، جب میں لوٹ کر گھر آیا تو لوگوں نے میری گود میں سے بلی کے بچوں کی آوازیں سنیں، تو پوچھنے لگے: اے ''عبدشمس'' یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: یہ بلی کے بچے ہیں، لوگوں نے کہا: تو ''ابوہریرہ'' (بلیوں والا) ہے۔ اس کے بعد یہی کنیت میرے نام کے ساتھ پکی ہوگئی۔

ابن اسحاق کہتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ قبیلہ دوس کے ثالث تھے کیونکہ وہ انہیں میں رہنا چاہتے تھے۔

6142 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَمْزَةَ الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونِي اَبَا هِرٍّ، وَيَدْعُونِي النَّاسُ اَبَا هُرَيْرَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6142 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ''ابوہر'' کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ اور باقی لوگ ''ابوہریرہ'' کہتے تھے۔

6143 - حَدَّثَنِي اَبُوْ سَعِيدٍ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الْعَدْلُ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ السَّدُوسِيُّ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونِیْ اَبَا هِرٍّ، وَيَدْعُونِی النَّاسُ اَبَا هُرَيْرَةَ

✧✧ایک دوسری سند کے ہمراہ منقول ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ مجھے ''ابوہر'' کہہ کر پکارا کرتے تھے۔اور باقی لوگ ''ابوہریرہ'' کہتے تھے۔

6144 - حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَعِيدٍ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الْعَدْلُ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ السَّدُوسِیُّ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِیٍّ، ثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِیِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَاَنْ تُكَنُّونِیْ بِالذَّكَرِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ تُكَنُّونِیْ بِالْاُنْثٰی

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6144 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مونث الفاظ سے پکارے جانے کی بجائے، مذکر الفاظ کے ساتھ پکارا جانا مجھے زیادہ اچھا لگتا ہے

6145 - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْدَهِ الْاَصْبَهَانِیُّ، ثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ مُقَدَّمٍ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنِ الْمُحَرَّرِ بْنِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ اسْمُ اَبِیْ عَبْدَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ غَنْمٍ

✧✧محرر بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے والد کا نام ''عبد عمرو بن عبد غنم'' تھا۔

6146 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِیْ بَعْضُ اَصْحَابِیْ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ اسْمِیْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ عَبْدَ شَمْسِ بْنَ صَخْرٍ، فَسَمَّانِیْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

✧✧حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جاہلیت میں میرا نام ''عبدشمس بن صخر'' تھا، رسول اللہ ﷺ نے میرا نام ''عبدالرحمٰن'' رکھ دیا۔

6147 - وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَی التِّنِّيسِیُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: كَانَ اسْمُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَبْدَ غَانِمٍ

✧سعید بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام ''عبد غانم'' تھا۔

6148 - سَمِعْتُ اَبَا عَلِیٍّ الْحَافِظَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰی، يَقُولُ: سَمِعْتُ اَبَا مُسْهِرٍ، يَقُولُ: اَبُوْ هُرَيْرَةَ اسْمُهُ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ شَمْسٍ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی: وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ، يَقُولُ: ثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ، قَالَ: اسْمُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَبْدُ اللّٰهِ

✧✧ابومسہر کہتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام ''علی بن عبدشمس'' تھا۔ ابوعبیدہ حداد کہتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا

نام ''عبداللہ'' ہے۔

6149 - اَخْبَرَنِى الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، ثَنَا اَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ، ثنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، قَالَ: اسْمُ اَبِي هُرَيْرَةَ عَبْدُ نَهِمِ بْنُ عَامِرٍ

✧✧ یزید بن ابی حبیب کہتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام ''عبدنہم بن عامر'' تھا۔

6150 - اَخْبَرَنِى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ غَانِمٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: " مَاتَ اَبُو هُرَيْرَةَ بِالْعَقِيقِ، وَاسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ: ابْنُ عَبْدِالْعُزَّى "

✧ یحییٰ بن بکیر فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال مقام ''عقیق'' میں ہوا۔ان کا نام ''عبداللہ بن عمرو'' تھا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ عبدالعزیٰ کے بیٹے تھے۔

6151 - اَخْبَرَنِى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: " وَاَبُو هُرَيْرَةَ يُقَالُ: عَبْدُ شَمْسٍ، وَيُقَالُ: عَبْدُ نَهِمٍ، وَيُقَالُ: عَبْدُ غَانِمٍ وَيُقَالُ: سِكِّينٌ "

✧✧ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام ''عبدشمس'' تھا، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ''عبدغانم'' تھا اور کچھ کا کہنا ہے کہ ان کا نام ''سکین'' تھا۔

6152 - فَاَخْبَرَنِى مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، ثنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، ثَنَا ابْنُ عَائِشَةَ، قَالَ: اسْمُ اَبِي هُرَيْرَةَ سِكِّينٌ، فَقَدِ اسْتَقَرَّ هٰذَا الْخِلَافُ فِي اسْمِ اَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى تِسْعَةِ اَوْجُهٍ اَصَحُّهَا عِنْدِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَبْدُ شَمْسٍ، وَفِي الْاِسْلَامِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَكَذٰلِكَ سَنَةَ وَفَاتِهِ مُخْتَلَفٌ فِيهَا

✧✧ ابن عائشہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام ''سکین'' تھا۔ یہاں تک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نام کے بارے میں ۹ اقوال بیان ہوئے ہیں۔(امام حاکم کہتے ہیں) ان سب میں میرے نزدیک معتبر یہ ہے کہ جاہلیت میں آپ کا نام ''عبدشمس'' تھا اور اسلام میں ''عبدالرحمٰن'' تھا۔ اسی طرح آپ کے سن وفات میں بھی اختلاف ہے۔

6153 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، ثنا حَجَّاجُ الْاَعْوَرُ، ثَنَا اَبُو مَعْشَرٍ، قَالَ: هَلَكَ اَبُو هُرَيْرَةَ فِي اِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ، وَمَاتَ فِي تِلْكَ السَّنَةِ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ، وَعَائِشَةُ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ

✧✧ ابومعشر کہتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورحکومت میں ۵۸ ہجری کو فوت ہوئے، اسی سال حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔

6154 - اَخْبَرَنِى اَبُو اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ فَارِسٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ، ثنا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، قَالَ: " مَاتَ اَبُو هُرَيْرَةَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ، وَيُقَالُ:

مَاتَ سَنَةَ تِسْعٍ وَخَمْسِينَ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانٍ وَسَبْعِينَ سَنَةً"

✧✧ضمرہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ۵۸ ہجری کو ہوا۔ اور ایک قول یہ ہے کہ ۷۸ برس کی عمر میں سن ۵۹ ہجری کو آپ کا انتقال ہوا۔

6155 - اَخْبَرَنِیْ قَاضِي الْقُضَاةِ اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُسْتَعِيْنِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: مَاتَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ سَنَةَ سَبْعٍ وَخَمْسِينَ

✧✧ہشام بن عروہ کہتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ۵۷ ہجری کو فوت ہوئے۔

6156 - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الشَّهِيدُ، ثَنَا هَاشِمُ بْنُ مَحْبُوبٍ الشَّامِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: مَاتَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ سَنَةَ خَمْسٍ وَخَمْسِينَ

✧✧ایک دوسری سند کے ہمراہ ہشام بن عروہ کا یہ بیان منقول ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ۵۵ ہجری کو ہوا۔

6157 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: تُوُفِّيَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ سَنَةَ تِسْعٍ وَخَمْسِينَ فِي اٰخِرِ اِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ، وَكَانَ لَهُ يَوْمَ تُوُفِّيَ ثَمَانٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً، وَصَلَّى عَلَيْهِ الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ وَهُوَ اَمِيرُ الْمَدِيْنَةِ، وَمَرْوَانُ يَوْمَئِذٍ مَعْزُولٌ عَنْ عَمَلِ الْمَدِيْنَةِفَحَدَّثَنِیْ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ مِسْحَلٍ، قَالَ: كَتَبَ الْوَلِيدُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ يُخْبِرُهُ بِمَوْتِ اَبِي هُرَيْرَةَ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ انْظُرْ مَنْ تَرَكَ، فَادْفَعْ اِلٰى وَرَثَتِهِ عَشَرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ، وَاَحْسِنْ جِوَارَهُمْ، وَافْعَلْ اِلَيْهِمْ مَعْرُوفًا، فَاِنَّهُ كَانَ مِمَّنْ نَصَرَ عُثْمَانَ، وَكَانَ مَعَهُ فِي الدَّارِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى

✧✧محمد بن عمر کہتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ۵۹ ہجری کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت کے اواخر میں ہوا۔ جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی اس وقت ان کی عمر ۷۸ برس تھی، ولید بن عتبہ ان دنوں مدینہ کا امیر تھا اسی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی تھی، ان دنوں مروان مدینہ سے معزول تھا۔ ولید نے بن عتبہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی جانب خط لکھا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا ہے۔ اس کے جواب میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے خط میں لکھا کہ ان کے وارثوں کو دیکھو (کہ کتنے ہیں؟) ان کے ہر وارث کو دس ہزار درہم دے دو، ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو، ان کی خوب خدمت کرو، کیونکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مدد کی تھی۔ اور ان کے ساتھ ان کے گھر میں موجود رہے۔

6158 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ، حَدَّثَهُ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَسَاَلَهُ عَنْ شَيْءٍ، فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ: عَلَيْكَ بِاَبِي هُرَيْرَةَ، فَاِنَّهُ بَيْنَا اَنَا وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَفُلَانٌ فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ يَوْمٍ نَدْعُو اللّٰهَ

تَعَالَى، وَنَذْكُرُ رَبَّنَا خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَلَسَ اِلَيْنَا، قَالَ: فَجَلَسَ وَسَكَتْنَا، فَقَالَ: عُودُوا لِلَّذِى كُنْتُمْ فِيْهِ . قَالَ زَيْدٌ: فَدَعَوْتُ اَنَا وَصَاحِبِیْ قَبْلَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَمِّنُ عَلَى دُعَائِنَا، قَالَ: ثُمَّ دَعَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اِنِّی اَسَالُكَ مِثْلَ الَّذِى سَالَكَ صَاحِبَایَ هٰذَانِ، وَاَسَالُكَ عِلْمًا لَا يُنْسَى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آمِينَ، فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَنَحْنُ نَسْاَلُ اللّٰهَ عِلْمًا لَا يَنْسَى فَقَالَ: سَبَقَكُمَا بِهَا الدَّوْسِيُّ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6158 – حماد بن شعيب ضعيف

✦✦ محمد بن قیس بن مخرمہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اوران سے کوئی مسئلہ پوچھا۔حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تمہیں ابوہریرہ سے مسائل پوچھنے چاہئیں، کیونکہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں، ابوہریرہ اورفلاں شخص مسجد میں بیٹھے ہوئے ذکرالٰہی اوردعامیں مشغول تھے، اسی اثناء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اورآ کرہمارے پاس بیٹھ گئے، آپ جونہی ہمارے پاس بیٹھے، ہم خاموش ہوگئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنا عمل جاری رکھو، حضرت زید فرماتے ہیں: میں نے اورمیرے دوسرے ساتھی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پہلے دعامانگی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری دعاپر آمین کہتے رہے۔ ہماری دعاکے بعدحضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یوں دعامانگی ''اے اللہ! میں تجھ سے وہی مانگتاہوں جو میرے ساتھیوں نے مانگا، اورمیں تجھ سے ایساعلم مانگتاہوں جوبھولے نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کہا۔ ہم نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بھی اللہ تعالیٰ سے ایساعلم مانگتے ہیں جو نہ بھولے۔تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دعامانگنے میں دوسی (یعنی ابوہریرہ) تم سے آگے نکل گیا ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہےلیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیا۔

6159 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا اَبُو النَّضْرِ، ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ اَبِیْ الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِیْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبُوْ هُرَيْرَةَ وِعَاءُ الْعِلْمِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6159 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✦✦ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ابوہریرہ علم کومحفوظ کرنے والا ہے۔

6160 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا دَعَتْ اَبَا هُرَيْرَةَ، فَقَالَتْ لَهُ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، مَا هٰذِهِ الْاَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنَا اَنَّكَ تُحَدِّثُ بِهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَلْ سَمِعْتَ اِلَّا مَا سَمِعْنَا؟ وَهَلْ رَاَيْتَ اِلَّا مَا رَاَيْنَا؟ قَالَ: يَا اُمَّاهُ، اِنَّهُ كَانَ يَشْغَلُكِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِرْآةُ وَالْمُكْحُلَةُ، وَالتَّصَنُّعُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنِّي وَاللّٰهِ مَا كَانَ يَشْغَلُنِي عَنْهُ شَيْءٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ ".

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6160 – صحیح

✧✧ خالد بن سعد بن عمرو بن سعید بن العاص اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور کہا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! بہت ساری احادیث ہیں جن کے بارے میں ہمیں پتا چلا ہے کہ تم وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کرتے ہو؟ کیا تم نے ہم سے زیادہ سنا ہے؟ کیا تم نے ہم سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال دیکھے ہیں؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اُمّ المومنین! آپ کو تو (کنگا) شیشہ، (تیل) سرمہ اور بناؤ سنگھار کی بھی مصروفیت ہوتی تھی (جس کی وجہ سے ہوسکتا ہے کہ بہت سارے اقوال اور افعال کا آپ کو پتا نہ چلتا ہو لیکن) خدا کی قسم! مجھے کسی قسم کوئی کوئی بھی مصروفیت نہیں ہوتی تھی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6161 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، قَالَ: كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ اَحْفَظِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ ابوصالح فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تمام صحابہ کرام میں سب سے زیادہ حافظہ رکھتے تھے۔

6162 – اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَمَالُ، ثَنَا اَبُوْ رَبِيعَةَ فَهْدُ بْنُ عَوْفٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ فَيْرُوْزَ الدَّانَاجُ، قَالَ: اَنْبَاَنِىْ اَبُوْ رَافِعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: حَفِظْتُ مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَادِيْثَ مَا حَدَّثْتُكُمْ بِهَا، وَلَوْ حَدَّثْتُكُمْ بِحَدِيْثٍ مِنْهَا لَرَجَمْتُمُوْنِىْ بِالْاَحْجَارِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6162 – صحیح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں بہت ساری چیزیں یاد کی ہیں، ان میں سے کچھ تو وہ ہیں جو میں تمہیں بیان کر دیتا ہوں اور کچھ ایسی بھی ہیں کہ اگر وہ میں تمہارے سامنے بیان کر دوں تو تم مجھے رجم کر دو گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6163 – حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، ثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ، ثَنَا عَوْفٌ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِى الْحَسَنِ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ حَدِيْثًا عَنْهُ مِنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَاَنَّ مَرْوَانَ بَعَثَهُ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَاَرَادَ حَدِيْثَهُ، فَقَالَ: ارْوِ كَمَا رَوَيْنَا، فَلَمَّا اَبَى عَلَيْهِ تَغَفَّلَهُ، فَاَقْعَدَ لَهُ كَاتِبًا فَجَعَلَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ وَيَكْتُبُ الْكَاتِبُ حَتّٰى اسْتَفْرَغَ حَدِيْثَهُ اَجْمَعَ، فَقَالَ

مَرْوَانُ: تَعْلَمُ اَنَّا قَدْ كَتَبْنَا حَدِيْثَكَ اَجْمَعَ؟ قَالَ: اَوَ قَدْ فَعَلْتُمْ، وَاِنْ تُطِيْعُنِيْ تَمْحُهُ؟ قَالَ: فَمَحَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6163 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت سعید بن ابی الحسن فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ کسی بھی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احادیث یاد نہیں تھیں۔ مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کی روایت لینا چاہی اور ان سے کہا: جیسے ہم احادیث بیان کرتے ہیں آپ بھی اسی طرح بیان کریں۔ لیکن حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا، اس کے بعد مروان نے ان کو بتائے بغیر ان کی دیث نوٹ کروالیں، اس نے یوں کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ احادیث بیان کیا کرتے تھے اور ایک کاتب (چھپ کر) ان کی احادیث نوٹ کیا کرتا تھا۔ جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے تمام احادیث بیان کر دیں تو مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو پتا ہے؟ ہم نے آپ کی تمام احادیث نوٹ کر لی ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حیران ہو کر پوچھا: کیا واقعی تم نے یہ کام کیا ہے؟ اگر تم میری بات مانو تو اس کو مٹا دو۔ چنانچہ مروان نے وہ احادیث مٹا دیں۔

6164 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ النَّرْسِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ، ثَنَا اَبُو الزُّعَيْزِعَةَ كَاتَبَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ، اَنَّ مَرْوَانَ دَعَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَاَقْعَدَنِيْ خَلْفَ السَّرِيرِ، وَجَعَلَ يَسْاَلُهُ، وَجَعَلْتُ اَكْتُبُ حَتّٰى اِذَا كَانَ عِنْدَ رَاْسِ الْحَوْلِ دَعَا بِهِ، فَاَقْعَدَهُ وَرَاءَ الْحِجَابِ، فَجَعَلَ يَسْاَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَمَا زَادَ وَلَا نَقَصَ وَلَا قَدَّمَ وَلَا اَخَّرَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6164 – صحيح

✧✧ مروان کے کاتب ابوالزعیزعہ کہتا ہے کہ مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بلایا، مجھے چارپائی کے پیچھے بٹھا دیا او خود ان سے سوالات کرنے لگ گیا، میں سن سن کر سب کچھ لکھتا رہا، تقریباً ایک سال کے بعد اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دوبارہ بلوایا، اور اسی طرح مجھے پردے کے پیچھے بٹھا دیا اور خود ان سے سوالات کئے، کسی ایک حدیث میں کوئی کمی زیادتی نہیں تھی، اور کسی قسم کی کوئی تقدیم و تاخیر نہیں تھی۔

6165 – اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيْرَةِ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ: اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اُعِيذُكَ بِاللّٰهِ اَنْ تَكُوْنَ فِيْ شَكٍّ مِمَّا يَجِيءُ بِهِ، وَلٰكِنَّهُ اجْتَرَاَ وَجَبُنَّا

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6165 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے بہت زیادہ احادیث بیان کرتے ہیں۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے کہا: میں اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں،

اس بات سے کہ تو ابو ہریرہ کی بیان کردہ کسی چیز کے بارے میں شک کرے۔ وہ ہمت کر کے احادیث بیان کر لیتے ہیں اور ہم خوف خدا کے مارے خاموش رہتے ہیں۔ (اس لئے ان کی مرویات زیادہ ہیں اور ہماری کم ہیں)

6166 - اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ جَرِيئًا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهُ عَنْ اَشْيَاءَ لَا نَسْاَلُهُ عَنْهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6166 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابی ابن کعب فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں پوچھنے میں بہت حریص ہوتے تھے، جبکہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سوالات نہیں کیا کرتے تھے۔

6167 - اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السَّكَنِ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْجُرَشِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهُ مَرَّ بِاَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ، فَاِنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، انْظُرْ مَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ اِلَيْهِ اَبُو هُرَيْرَةَ حَتّٰى انْطَلَقَ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَقَالَ لَهَا: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، اَنْشُدُكِ اللّٰهَ اَسَمِعْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَاِنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ ؟ فَقَالَتْ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَشْغَلُنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَرْسٌ، وَلَا صَفْقٌ بِالْاَسْوَاقِ، اِنَّمَا كُنْتُ اَطْلُبُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً يُعَلِّمُنِيهَا اَوْ اُكْلَةً يُطْعِمُنِيهَا. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ كُنْتَ اَلْزَمَنَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعْلَمَنَا بِحَدِيثِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6167 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، اُس وقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کر رہے تھے "جو جنازے کے ساتھ چلا، اس کے لئے ایک قیراط (ثواب) ہے، اور اگر وہ اس کی تدفین میں بھی شریک ہوا تو اس کے لئے دو قیراط (ثواب) ہے۔ جو کہ احد پہاڑ سے بھی بڑا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ غور تو کرو تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کیا بیان کر رہے ہو؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اٹھے اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلے آئے، اور عرض کی: اے اُمّ المومنین! میں تمہیں اللہ کی

6167: مصنف عبد الرزاق الصنعانی - كتاب الجنائز' باب فضل اتباع الجنائز - حديث: 6068' مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن عمر رضی الله عنهما - حديث: 4307

قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ''جو شخص جنازہ کے ساتھ چلا اس کے لئے ایک قیراط ہے، اور اگر وہ اس کی تدفین میں بھی شریک ہوا تو اس کے لئے دو قیراط ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جی ہاں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کسی شادی یا بازار کے کام کی وجہ سے میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ سے کبھی غیر حاضر نہیں ہوا۔ میں تو رسول اللہ ﷺ سے ایک ایک کلمہ سیکھنے اور ایک ایک لقمہ کھانے کا طلبگار ہوا کرتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتے تھے، اور تم رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو ہم سے زیادہ جانتے ہو۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6168 - حَدَّثَنِي اَبُوْ زُرْعَةَ الرَّازِيُّ، ثَنَا بَكْرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَفْصٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الصَّيْدَلَانِيُّ، ثَنَا اَبُوْ مَرْوَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ صَالِحِ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا صَالِحُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: الْمِدَادُ فِي ثَوْبِ طَالِبِ الْعِلْمِ مِثْلُ الْخَلُوْقِ فِي ثَوْبِ الْجَارِيَةِ الْبِكْرِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6168 – سنده واه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: طالب علم کے کپڑے پر سیاہی کا دھبہ ایسے ہی ہے جیسے کنواری لڑکی کے کپڑوں پر خوشبو لگی ہو۔

6169 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: حَدَّثْتُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِحَدِيْثٍ فَاَنْكَرَهُ، فَقُلْتُ: اِنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْكَ، قَالَ: اِنْ كُنْتَ سَمِعْتَهُ مِنِّي، فَاِنَّهُ مَكْتُوبٌ عِنْدِي، فَاَخَذَ بِيَدِي اِلٰى بَيْتِهِ، فَاَرَانِيْ كِتَابًا مِنْ كُتُبِهِ مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدَ ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ فَقَالَ: قَدْ اَخْبَرْتُكَ اِنِّي اِنْ كُنْتُ حَدَّثْتُكَ بِهِ فَهُوَ مَكْتُوبٌ عِنْدِي

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6169 – هذا منكر لم يصح

فضل بن حسن بن عمرو بن امیہ ضمری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک حدیث بیان کی، لیکن انہوں نے اس کا انکار کر دیا، میں نے کہا: میں نے یہ حدیث آپ ہی سے تو سنی ہے۔ انہوں نے کہا: اگر تم نے یہ حدیث مجھ سے سنی ہے تو یقیناً یہ میرے پاس لکھی ہوئی ہوگی، وہ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث والی کتاب مجھے دکھائی، اس میں ان کو وہ حدیث مل گئی۔ پھر انہوں نے کہا: میں نے تمہیں کہا تھا نا کہ اگر تم نے یہ حدیث مجھ سے سنی ہے تو یہ میرے پاس لکھی ہوئی ہوگی۔

6170 - اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، ثَنَا اَبِيْ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِينَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: "اِذَا سَمِعْتُ فِي الْحَدِيْثِ:

كَانَ يَقُوْلُ فَهُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم کسی حدیث میں "کان یقول" کے الفاظ سنو تو اس سے مراد "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کی ذات ہوتی ہے۔

6171 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، اَنَّهُ قَعَدَ فِي مَجْلِسٍ فِيْهِ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُهُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْكِرُهُ بَعْضُهُمْ، وَيَعْرِفُهُ الْبَعْضُ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ مِرَارًا، فَعَرَفْتُ يَوْمَئِذٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَحْفَظَ النَّاسِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ محمد بن عمرو بن حزم کے بارے میں مروی ہے کہ وہ ایک مجلس میں بیٹھے تھے اس مجلس میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کر رہے تھے، ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس حدیث کو پہچانتے تھے اور کچھ لوگ نہیں پہچانتے تھے، حتیٰ کہ انہوں نے اسی مجلس میں وہ حدیث کئی مرتبہ سنائی۔ میں نے اس دن یقین ہو گیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث یاد تھیں۔

6172 – حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَ اَبُوْ حَامِدٍ الشَّرْقِيُّ، وَمَكِّيُّ بْنُ عَبْدَانَ، قَالَا: ثَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، ثَنَا اَبِيْ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ يُحَدِّثُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ اَنَسٍ مَالِكِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ، وَاللّٰهِ مَا نَدْرِي، هٰذَا الْيَمَانِيُّ اَعْلَمُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْ اَنْتُمْ؟ تَقَوَّلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ – يَعْنِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ – فَقَالَ طَلْحَةُ: وَاللّٰهِ مَا يُشَكُّ اَنَّهُ سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ نَسْمَعْ وَعَلِمَ مَا لَمْ نَعْلَمْ اِنَّا كُنَّا قَوْمًا اَغْنِيَاءَ لَنَا بُيُوتٌ وَاَهْلُوْنَ، كُنَّا نَاْتِي نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ، ثُمَّ نَرْجِعُ، وَكَانَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِسْكِيْنًا لَا مَالَ لَهُ وَلَا اَهْلَ وَلَا وَلَدَ، اِنَّمَا كَانَتْ يَدُهُ مَعَ يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ يَدُوْرُ مَعَهُ حَيْثُمَا دَارَ، وَلَا يُشَكُّ اَنَّهُ قَدْ عَلِمَ مَا لَمْ نَعْلَمْ وَسَمِعَ مَا لَمْ نَسْمَعْ، وَلَمْ يَتَّهِمْهُ اَحَدٌ مِنَّا اَنَّهُ تَقَوَّلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6172 – على شرط مسلم

✧✧ ابوانس مالک بن ابی عامر فرماتے ہیں: میں طلحہ بن عبداللہ کے پاس موجود تھا، ان کے پاس ایک آدمی آیا، اس نے کہا: اے ابومحمد! خدا کی قسم! میں نہیں جانتا کہ یہ یمانی شخص (یعنی حضرت ابوہریرہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ جانتا ہے یا تم لوگ زیادہ جانتے ہو؟ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ایسی ایسی باتیں کرتا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہی نہیں۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم ہمیں اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ باتیں سنی ہیں جو ہم نے نہیں سنی اور یہ

وہ کچھ جانتے ہیں جو ہم نہیں جانتے، ہم لوگ مالدار تھے، ہمارے اپنے گھربار اور اہل وعیال ہوتے تھے ہم دن میں دو چار مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضری دے کر واپس چلے جاتے تھے، جبکہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مسکین تھے، ان کے پاس کوئی مال و دولت نہیں تھا، نہ ان کے اہل وعیال تھے ان کا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ہوتا تھا، حضور ﷺ جہاں جاتے، یہ آپ ﷺ کے ہمراہ ہوتے، اور اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وہ کچھ جانتے ہیں جو ہم نہیں جانتے اور انہوں نے وہ کچھ سنا ہے جو ہم نے نہیں سنا۔ اور ہم میں سے کوئی شخص بھی ان پر یہ الزام نہیں لگا سکتا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے حوالے کوئی بات ایسی کہی ہو جو درحقیقت نبی اکرم ﷺ نے نہیں کی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6173 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفٍ الْقَاضِيُّ، ثنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَايِنِيُّ، ثنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، ثنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَخْرُجُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيَقْبِضُ عَلٰى رُمَّانَتَيِ الْمِنْبَرِ قَائِمًا وَيَقُوْلُ: حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ رَسُوْلُ اللّٰهِ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَزَالُ يُحَدِّثُ حَتّٰى اِذَا سَمِعَ فَتْحَ بَابِ الْمَقْصُوْرَةِ لِخُرُوْجِ الْاِمَامِ لِلصَّلَاةِ جَلَسَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، قَدْ تَحَرَّيْتُ الِابْتِدَاءَ مِنْ فَضَائِلِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِحِفْظِهٖ لِحَدِيْثِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَهَادَةِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ لَهٗ بِذٰلِكَ، فَاِنَّ كُلَّ مَنْ طَلَبَ حِفْظَ الْحَدِيْثِ مِنْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ وَاِلٰى عَصْرِنَا هٰذَا فَاِنَّهُمْ مَنْ اَتْبَاعِهٖ وَشِيْعَتِهٖ اِنَّ هُوَ اَوَّلُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِاسْمِ الْحِفْظِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6173 – صحيح

✧✧ عاصم بن محمد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں کہ) میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے دن نکلتے اور منبر کے دوستونوں کو پکڑے ہوئے لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں سناتے رہے حتیٰ کہ جب امام کے نکلنے کے لئے دروازہ کھلنے کی آواز سنتے تو بیٹھ جاتے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

(امام حاکم کہتے ہیں) میرا تو یہ خیال تھا آغاز حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے فضائل سے ہونا چاہئے کیونکہ آپ کو رسول اللہ ﷺ کی بہت ساری حدیثیں یاد تھیں۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین نے ان کے بارے میں اس بات کی گواہی بھی دی ہے، کیونکہ اول اسلام سے لے کر آج تک جس نے حدیث شریف کا علم حاصل کیا ہے، وہ حضرت ابوہریرہ کی جماعت میں سے ہے اور انہی کے مذہب پر ہے۔ کیونکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سب سے پہلے حافظ الحدیث ہیں اور یہی اس نام کے سب سے زیادہ حقدار ہیں۔

6174 – وَقَدْ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْعَدْلُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ الْاِمَامَ، يَقُوْلُ: وَذَكَرَ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ: كَانَ مِنْ اَكْثَرِ اَصْحَابِهٖ عَنْهُ رِوَايَةً، فِيْمَا انْتَشَرَ مِنْ رِوَايَتِهٖ وَرِوَايَةِ غَيْرِهٖ

مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ مَخَارِجَ صِحَاحٍ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَقَدْ رَوَى عَنْهُ اَبُوْ اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيُّ مَعَ جَلَالَةِ قَدْرِهِ، وَنُزُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ

✧✧ ابوبکر محمد بن اسحاق نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا اور فرمایا: اکثر صحابہ کرام نے ان سے حدیث پاک کی روایت لی ہے، ان کی جو روایات مشہور ہوئی ہیں۔ اور دیگر صحابہ کرام نے جو روایت بیان کی ہیں۔ جو صحیح احادیث کی بنیاد ہیں۔ ابوبکر کہتے ہیں: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے ان سے حدیث کی روایت لی ہے حالانکہ وہ خود عظیم المرتبت صحابی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں ان کے گھر ٹھہرے تھے۔

6175 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ بِسْطَامٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، فَاِذَا اَبُوْ اَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ: تُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَاَنْتَ صَاحِبُ مَنْزِلَةٍ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَاَنْ اُحَدِّثَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُحَدِّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِمَامُ اَبُوْ بَكْرٍ: فَمِنْ حِرْصِ اَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى الْعِلْمِ رِوَايَتُهُ عَنْ مَنْ كَانَ اَقَلَّ رِوَايَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ حِرْصًا عَلَى الْعِلْمِ، فَقَدْ رَوَى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ

✧✧ اشعث بن ابی شعثاء اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں کہ) میں مدینہ منورہ میں گیا، وہاں پر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث پاک بیان کررہے تھے، میں نے کہا: آپ ابو ہریرہ کے حوالے سے حدیث بیان کررہے ہیں؟ حالانکہ آپ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میزبان ہیں۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث بیان کرنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کرنے سے بھی زیادہ پسند ہے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی علم پر حریص ہونے کی یہ بین دلیل ہے کہ آپ نے ایسے صحابہ کرام سے بھی حدیث روایت کی ہے جن کی اپنی روایات کی تعداد بہت کم ہے۔ مثلاً حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

6176 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ الْبَصْرِيُّ، ثَنَا عُبَيْسُ بْنُ مَرْحُومٍ الْعَطَّارُ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُشْهِرَنَّ اَحَدُكُمْ عَلَى اَخِيهِ السَّيْفَ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنْ حُفَرِ النَّارِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ:

6176: صحيح البخاري - كتاب الفتن، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : " من حمل - حديث: 6679، صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب، باب النهي عن الإشارة بالسلاح إلى مسلم - حديث: 4849، مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب اللقطة، باب ذكر رفع السلاح - حديث: 18009، مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم، مسند ابي هريرة رضي الله عنه - حديث: 8029، صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة، كتاب الرهن - ذكر البعض الآخر من العلة التي من اجلها زجر عن هذا، حديث: 6033

سَمِعْتُهُ مِنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَحِرْصُهُ عَلَى الْعِلْمِ يَبْعَثُهُ عَلَى سَمَاعِ خَبَرٍ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ، وَاِنَّمَا يَتَكَلَّمُ فِي اَبِي هُرَيْرَةَ لِدَفْعِ اَخْبَارِهِ مَنْ قَدْ اَعْمَى اللّٰهُ قُلُوبَهُمْ فَلَا يَفْهَمُونَ مَعَانِي الْاَخْبَارِ، اِمَّا مُعَطِّلٌ جَهْمِيٌّ يَسْمَعُ اَخْبَارَهُ الَّتِي يَرَوْنَهَا خِلَافَ مَذْهَبِهِمُ الَّذِي هُوَ كُفْرٌ، فَيَشْتُمُونَ اَبَا هُرَيْرَةَ، وَيَرْمُونَهُ بِمَا اللّٰهُ تَعَالَى قَدْ نَزَّهَهُ عَنْهُ تَمْوِيهًا عَلَى الرِّعَاءِ وَالسَّفِلِ، اَنَّ اَخْبَارَهُ لَا تَثْبُتُ بِهَا الْحُجَّةُ، وَاِمَّا خَارِجِيٌّ يَرَى السَّيْفَ عَلَى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا يَرَى طَاعَةَ خَلِيفَةٍ، وَلَا اِمَامٍ اِذَا سَمِعَ اَخْبَارَ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ مَذْهَبِهِمُ الَّذِي هُوَ ضَلَالٌ، لَمْ يَجِدْ حِيلَةً فِي دَفْعِ اَخْبَارِهِ بِحُجَّةٍ وَبُرْهَانٍ كَانَ مَفْزَعُهُ الْوَقِيعَةَ فِي اَبِي هُرَيْرَةَ،

اَوْ قَدَرِيٌّ اعْتَزَلَ الْاِسْلَامَ وَاَهْلَهُ وَكَفَّرَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الْاَقْدَارَ الْمَاضِيَةَ الَّتِي قَدَّرَهَا اللّٰهُ تَعَالَى، وَقَضَاهَا قَبْلَ كَسْبِ الْعِبَادِ لَهَا اِذَا نَظَرَ اِلَى اَخْبَارِ اَبِي هُرَيْرَةَ الَّتِي قَدْ رَوَاهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اِثْبَاتِ الْقَدَرِ لَمْ يَجِدْ بِحُجَّةٍ يُرِيدُ صِحَّةَ مَقَالَتِهِ الَّتِي هِيَ كُفْرٌ وَشِرْكٌ، كَانَتْ حُجَّتُهُ عِنْدَ نَفْسِهِ اَنَّ اَخْبَارَ اَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَجُوزُ الِاحْتِجَاجُ بِهَا،

اَوْ جَاهِلٌ يَتَعَاطَى الْفِقْهَ وَيَطْلُبُهُ مِنْ غَيْرِ مَظَانِّهِ اِذَا سَمِعَ اَخْبَارَ اَبِي هُرَيْرَةَ فِيمَا يُخَالِفُ مَذْهَبَ مَنْ قَدِ اجْتَبَى مَذْهَبَهُ، وَاَخْبَارَهُ تَقْلِيدًا بِلَا حُجَّةٍ وَلَا بُرْهَانٍ كَلَّمَ فِي اَبِي هُرَيْرَةَ، وَدَفَعَ اَخْبَارَهُ الَّتِي تُخَالِفُ مَذْهَبَهُ، وَيَحْتَجُّ بِاَخْبَارِهِ عَلَى مُخَالَفَتِهِ اِذَا كَانَتْ اَخْبَارُهُ مُوَافِقَةً لِمَذْهَبِهِ، وَقَدْ اَنْكَرَ بَعْضُ هٰذِهِ الْفِرَقِ عَلَى اَبِي هُرَيْرَةَ اَخْبَارًا لَمْ يَفْهَمُوا مَعْنَاهَا اَنَا ذَاكِرٌ بَعْضَهَا بِمَشِيئَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ذَكَرَ الْاِمَامُ اَبُوْ بَكْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى: فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ حَدِيثَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرِي لَهُ، وَحَدِيثُ اَبِي هُرَيْرَةَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِي هِرَّةٍ، وَمَنْ كَانَ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ، وَمَا يُعَارِضُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ وَبِالْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ ذَكَرَهَا، وَالْكَلَامُ عَلَيْهَا يَطُولُ قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَاَنَا ذَاكِرٌ بِمَشِيئَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي هٰذَا رِوَايَةَ اَكَابِرِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ فَقَدْ رَوَى عَنْهُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَاَبُوْ اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، وَعَائِشَةُ، وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، وَعُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ، وَاَبُوْ مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ، وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، وَالسَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ، وَاَبُوْ رَافِعٍ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُوْ اُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ، وَاَبُوْ الطُّفَيْلِ، وَاَبُوْ نَضْرَةَ الْغِفَارِيُّ، وَاَبُوْ رُهْمٍ الْغِفَارِيُّ، وَشَدَّادُ بْنُ الْهَادِ، وَاَبُوْ حَدْرَدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِيُّ، وَاَبُوْ رَزِينٍ الْعُقَيْلِيُّ، وَوَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ، وَقَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ، وَعَمْرُو بْنُ الْحَمِقِ، وَالْحَجَّاجُ الْاَسْلَمِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُكَيْمٍ، وَالْاَغَرُّ الْجُهَنِيُّ، وَالشَّرِيدُ بْنُ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ، فَقَدْ بَلَغَ عَدَدُ مَنْ رَوَى عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مِنَ الصَّحَابَةِ ثَمَانِيَةً وَعِشْرِينَ رَجُلًا، فَاَمَّا

التَّابِعُونَ فَلَيْسَ فِيهِمْ اَجَلُّ وَلَا اَشْهُرُ وَاَشْرَفُ وَاَعْلَمُ مِنْ اَصْحَابِ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَذِكْرُهُمْ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ يَطُولُ لِكَثْرَتِهِمْ وَاللّٰهُ يَعْصِمُنَا مِنْ مُخَالَفَةِ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّحَابَةِ الْمُنْتَخَبِينَ وَاَئِمَّةِ الدِّينِ مِنَ التَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مِنْ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ فِي اَمْرِ الْحَافِظِ عَلَيْنَا شَرَائِعَ الدِّينِ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی پر تلوار نہ سونتے، کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان اس کے ہاتھ سے تلوار چلا دے اور وہ دوزخ میں جانے کا سبب بن جائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے سہل بن سعد ساعدی کو یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

ابوبکر کہتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طلب حدیث پر حرص ہی ہے کہ جو حدیث انہوں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی وہ اُس صحابی سے لیتے ہیں جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ذات پر ان کی روایت نہ لینے کے لئے وہی شخص اعتراض کرتا ہے جس کا دل اللہ تعالیٰ نے اندھا کر دیا ہے اور وہ حدیث کے مفہوم اور معانی کو نہیں سمجھتا۔ کچھ لوگ معطّلی جہمی ہیں، یہ لوگ جب اپنے کفر مذہب کے خلاف کوئی روایت سنتے ہیں تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور ان پر ایسے ایسے الزامات لگاتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے ان کو پاک رکھا ہے، یہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث قابل حجت نہیں ہیں۔

کچھ خارجی لوگ ہیں جو کہ امت محمدیہ پر تلوار چلانے کو جائز سمجھتے ہیں، خلیفہ کی اطاعت لازم نہیں سمجھتے اور نہ ہی کسی امام کی اطاعت کو ضروری سمجھتے ہیں۔ یہ لوگ جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کوئی بھی حدیث اپنے گمراہ مذہب کے خلاف سنتے ہیں تو ان کی حدیث کا دفاع کرنے کے کسی حیلے پر کوئی دلیل اور برہان نہیں پاتے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں زبان درازی کرتے ہیں۔

کچھ قدری لوگ ہیں، جنہوں نے اسلام اور مسلمانوں کو الگ کر دیا، اور یہ لوگ ان مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں جو گزشتہ تقدیر کی اسی طرح اتباع کرتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے وہ تقدیر بندوں کے کسب سے پہلے بنائی ہے اور ان کا فیصلہ کیا ہے۔ جب وہ لوگ حضرت ابوہریرہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے روایت کردہ احادیث کو دیکھتے ہیں تو ان کو کوئی ایک بھی ایسی دلیل نہیں ملتی جس کی بنیاد پر وہ اپنے کفریہ اور شرکیہ موقف کی تائید کر سکیں۔ وہ اپنے دل میں سوچ لیتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ احادیث قابل حجت نہیں ہے۔

یا کوئی فقہ دانی کا دعویدار جاہل شخص جو فقہ کو اس کے بنیادی اصولوں سے ہٹ کر حاصل کرتا ہے، جب وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کوئی حدیث اس امام کے مذہب کے خلاف پاتا ہے جس کا مذہب اور احادیث بغیر کسی دلیل و حجت کے صرف تقلیدی بنیادوں پر اس نے قبول کیا ہوا ہے، تو وہ شخص حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہرزہ سرائی کرتا ہے۔ اور ان کا مخالف ہونے کے باوجود اگر ان کی مروی کوئی حدیث کے اس کے مذہب کے موافق ہو تو اس سے حجت پکڑتا ہے۔ اور اس گروہ

کے بعض لوگوں نے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ان مرویات کا انکار ہی کر دیا ہے جس کا معنیٰ انہیں سمجھ نہیں آیا۔

اگر اللہ نے چاہا تو میں اس کے فضل و کرم ان میں سے بعض احادیث ذکر کروں گا۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقام پر اُم المومنین سے مروی وہ حدیث نقل کی ہے جس کا ابھی میں ذکر کر آیا ہوں، یوں ہی حضرت ابو ہریرہ سے مروی وہ حدیث جس میں ایک بلی کی وجہ سے عورت کے دوزخ میں جانے کا ذکر ہے۔ اور وہ حدیث جس میں جمعہ کے بعد نماز پڑھنے والے آدمی کا ذکر ہے۔ یونہی اس کے معارض حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی حدیث۔ اور وہ حدیث کہ جس نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھائی اس کا وضو ٹوٹ گیا۔ ان کے بارے میں اگر کلام کیا جائے تو بہت طوالت ہو جائے گی۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں اس باب میں ان اکابر صحابہ کرام کا تذکرہ کروں گا جنہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی ہے۔ (**حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں**)

زید بن ثابت، ابوایوب انصاری، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن زبیر، ابی بن کعب، جابر بن عبداللہ، عائشہ، مسور بن مخرمہ، عقبہ بن حارث، ابوموسیٰ اشعری، انس بن مالک، سائب بن یزید، ابورافع (رسول اللہ کے آزاد کردہ غلام) ابوامامہ بن سہل، ابوالطفیل، ابونضرہ غفاری، ابورہم غفاری، شداد بن ہاد، ابوحدرد عبداللہ بن حدرد اسلمی، ابورزین عقیلی، واثلہ بن اسقع، قبیصہ بن ذویب، عمرو بن حمق، حجاج اسلمی، عبداللہ بن عکیم، الاغر جہنی، شرید بن سوید

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والوں کی تعداد ۲۸ ہے، اور تابعین میں اگر دیکھا جائے تو حضرت ابو ہریرہ کے شاگردوں سے زیادہ کوئی بزرگ نہیں ہے، ان سے زیادہ کوئی باعزت نہیں ہے اور ان سے زیادہ کوئی علم والا نہیں ہے، ان تمام کا ذکر اس مقام پر طوالت کا باعث بن جائے گا کیونکہ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے صحابہ کرام، تابعین اور ان کے بعد والے ائمہ مجتہدین کی مخالفت سے محفوظ فرمائے، اور اللہ پاک ہمیں اس بات سے بچائے کہ ہم اس شخصیت (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) کی مخالفت کریں جنہوں نے دین اور شریعت کو محفوظ کر کے ہم تک پہنچایا ہے۔

6177 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثَنَا اَبِى، ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ جَبْرِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: وَعَدَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْهِنْدِ، فَاِنِ اسْتُشْهِدْتُ كُنْتُ مِنْ خَيْرِ الشُّهَدَاءِ، وَاِنْ رَجَعْتُ فَاَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے غزوہ ہند کا وعدہ لیا۔ اگر میں اس میں شہید ہو گیا تو میں بہترین شہید ہونگا اور اگر میں زندہ و سلامت لوٹ کر واپس آ گیا تو میں آزاد شدہ ابو ہریرہ ہونگا۔

6177: السنن للنسائی - كتاب الجهاد' غزوة الهند - حديث: 3139' السنن الكبرى للنسائی - كتاب الجهاد' غزوة الهند - حديث: 4251' مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند ابی هريرة رضی الله عنه - حديث: 6969' سنن سعيد بن منصور - كتاب الجهاد' باب من قال الجهاد ماض - حديث: 2197

ذِكْرُ اَبِیْ مَحْذُورَةَ الْجُمَحِيِّ وَهُوَ اَحَدُ مُؤَذِّنِی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاخْتُلِفَ فِی اسْمِهِ

ابومحذورہ جمحی رضی اللہ عنہ کے فضائل

آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موذن ہیں، ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔

6178 – فَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِیُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِیُّ، قَالَ: اَبُوْ مَحْذُورَةَ اَوْسُ بْنُ مِعْيَرِ بْنِ وَهْبِ بْنِ دَعْمُوصِ بْنِ سَعْدِ بْنِ جُمَحٍ، وَاُمُّهُ خُزَاعِيَّةٌ، قَالَ اِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِیُّ: "هٰكَذَا قَالَ مُصْعَبٌ الزُّبَيْرِیُّ، وَقَدْ قِيلَ: اسْمُهُ سَمُرَةُ بْنُ مِعْيَرٍ"

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: ''ابومحذورہ اوس بن معیر بن وہب بن دعموص بن سعد بن جمح'' ان کی والدہ ''خزاعیہ'' ہیں۔ ابراہیم حربی کا کہنا ہے کہ مصعب زبیری نے اسی طرح کہا ہے۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ ان کا نام ''سمرہ بن معیر'' ہے۔

6179 – فَحَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِیُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِیُّ، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: اَبُوْ مَحْذُورَةَ اَوْسُ بْنُ مِعْيَرِ بْنِ لَوْذَانَ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ شَبَّابٌ، وَقَالَ اَبُو الْيَقْظَانِ: اَوْسُ بْنُ مِعْيَرٍ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ كَافِرًا، وَاسْمُ اَبِی مَحْذُورَةَ سَلْمَانُ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ شَبَّابٌ: وَيُقَالُ اسْمُهُ سَمُرَةُ بْنُ مِعْيَرٍ

✧✧ خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں: ''ابومحذورہ اوس بن معیر بن لوذان بن ربیعہ''۔ شباب کہتے ہیں: اور ابوالیقظان نے کہا: اوس بن معیر جنگ بدر میں حالت کفر میں مارا گیا تھا، ابومحذورہ کا نام ''سلمان بن سمرہ'' ہے۔ شباب کہتے ہیں: یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کا نام ''سمرہ بن معیر'' ہے۔

6179 – وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِیُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: اَبُوْ مَحْذُورَةَ اسْمُهُ اَوْسُ بْنُ مِعْيَرِ بْنِ لَوْذَانَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عُوَيْجِ بْنِ سَعْدِ بْنِ جُمَحٍ، وَكَانَ لَهُ اَخٌ مِنْ اَبِيهِ وَاُمِّهِ يُقَالُ لَهُ اُنَيْسٌ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ كَافِرًا، وَتُوُفِّیَ اَبُوْ مَحْذُورَةَ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالَى سَنَةَ تِسْعٍ وَخَمْسِينَ، وَلَمْ يُهَاجِرْ وَلَمْ يَزَلْ مُقِيمًا بِمَكَّةَ

✧✧ محمد بن عمران کا نسب فرماتے ہیں: ابومحذورہ کا نام ''اوس بن معیر بن لوذان بن ربیعہ بن عویج بن سعد بن جمح'' ہے۔ ان کا ایک سگا بھائی تھا۔ اس کا نام ''انیس'' تھا۔ جنگ بدر میں حالت کفر میں مارا گیا تھا۔ حضرت ابومحذورہ کا انتقال مکہ میں ۵۹ ہجری کو ہوا۔ انہوں نے ہجرت نہیں کی تھی بلکہ مسلسل مکہ شریف میں ہی قیام پذیر رہے۔

6180 – اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِیُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ الْقُشَيْرِیُّ، قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا سَعِيدِ بْنَ اَبِی مَحْذُورَةَ الْمُؤَذِّنَ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ عَنِ اسْمِ جَدِّهِ فَقَالَ: مِعْيَرُ بْنُ مُحَيْرِيزٍ

✧✧ محمد بن رافع قشیری فرماتے ہیں: میں نے مسجد حرام کے موذن ابوسعید بن ابی محذورہ سے ان کے دادا کا نام پوچھا تو انہوں نے کہا: "معیر بن محیریز" ہے۔

6181 - اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ، ثَنَا اَيُّوبُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ مَجْزَاَةَ، اَنَّ اَبَا مَحْذُورَةَ، كَانَتْ لَهُ قُصَّةٌ فِي مُقَدَّمِ رَاْسِهِ اِذَا قَعَدَ اَرْسَلَهَا فَتَبْلُغُ الْاَرْضَ فَقَالُوا لَهُ: اَلَا تَحْلِقُهَا؟ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَيْهَا بِيَدِهِ، فَلَمْ اَكُنْ لِاَحْلِقَهَا حَتّٰى اَمُوتَ فَلَمْ يَحْلِقْهَا حَتّٰى مَاتَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6181 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ صفیہ بنت مجزاۃ سے مروی ہے کہ ابومحذورہ کے سر کی اگلی جانب بالوں کی ایک چٹیا تھی جب بیٹھتے تو اس کو لٹکا لیتے تو وہ زمین کے ساتھ جالگتی، لوگوں نے ان سے کہا: آپ اس کو کٹوا کیوں نہیں دیتے؟ انہوں نے جواب دیا: ان بالوں پر رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک لگایا تھا، میں پوری زندگی اس کو نہیں کٹواؤں گا۔ پھر انہوں نے کیا بھی ایسا ہی کہ موت تک اس کو نہیں کٹوایا تھا۔

6182 - اَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ الْخُلْدِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ الْمَكِّيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا الْهُذَيْلُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي مَحْذُورَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي عَبْدِالْمُطَّلِبِ السِّقَايَةَ، وَلِبَنِي عَبْدِالدَّارِ الْحِجَابَةَ، وَجَعَلَ الْاَذَانَ لَنَا وَلِمَوَالِينَا

✧✧ ابن ابی محذورہ اپنے والد کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی عبدالمطلب کو آب زم زم کی ذمہ داری دی، بنی عبدالدار کو دربانی کی ذمہ داری دی، اور اذان کی ذمہ داری ہمیں اور ہمارے موالی کو دی۔

6183 - حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، ثَنَا كَامِلُ بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا مَحْذُورَةَ اَنْ يَشْفَعَ الْاَذَانَ، وَيُوتِرَ الْاِقَامَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6183 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابومحذورہ کو حکم دیا کہ اذان کے الفاظ دو دو مرتبہ

6181: المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه سمرة، سمرة بن معير ابو محذورة الجمحی - حديث: 6590

6182: مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار، من مسند القبائل - حديث ابی محذورة، حديث: 26659، المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف، من اسمه احمد - حديث: 763، المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه سمرة، سمرة بن معير ابو محذورة الجمحی - حديث: 6581

6183: سنن الدارقطنی - كتاب الصلاة، باب ذكر الإقامة واختلاف الروايات فيها - حديث: 786

کہواور اقامت کے الفاظ ایک ایک مرتبہ کہو۔

(''اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان لا الہ الا اللہ'' یہ دونوں شہادتیں مل کر ایک ہے، تو اذان میں اس کو دو مرتبہ کہو اور اقامت میں ایک مرتبہ)

6184 - اَخْبَرَنِىْ اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْحَنْظَلِيُّ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، اَنْبَاَ ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ مَحْذُورَةَ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيْزٍ اَخْبَرَهُ: وَكَانَ يَتِيمًا فِى حِجْرِ اَبِىْ مَحْذُورَةَ بْنِ مِعْيَرٍ حَتّٰى جَهَّزَهُ اِلَى الشَّامِ

✧✧ عبداللہ بن محیریز یتیم تھے اور حضرت ابومحذورہ بن معیر نے ان کو اپنی پرورش میں لیا تھا۔ پھر ان کو شام کی جانب بھیج دیا۔

6185 - اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْمُقْرِءُ، ثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَصْحَابَنَا يَقُوْلُوْنَ: عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ، قَالَ: اَذَّنَ مُؤَذِّنُ مُعَاوِيَةَ فَاحْتَمَلَهُ اَبُوْ مَحْذُورَةَ فَاَلْقَاهُ فِى زَمْزَمَ

(التعليق - من تلخيص الذهبى)6185 - سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں: حضرت معاویہ کے موذن نے اذان دے دی، تو حضرت ابومحذورہ نے ان کو اٹھا کر زم زم کے کنویں میں پھینک دیا۔

ذِكْرُ اَبِىْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6186 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِى، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: اسْمُ اَبِىْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ

✧✧ حضرت عروہ کہتے ہیں: حضرت ابواسید ساعدی کا نام ''مالک بن ربیعہ'' ہے۔

6187 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: اَبُوْ اُسَيْدٍ مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ الْبَدَنِ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْخَزْرَجِ بْنِ سَاعِدَةَ

✧✧ ابن اسحاق نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے'' ابواسید مالک بن ربیعہ بن بدن بن عامر بن عمرو بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن خزرج بن ساعدہ''۔

6188 - حَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ

عَلِيّ بْنِ يَزِيدَ الصُّدَائِيُّ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، ثَنَا اَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ بَعْضِ بَنِي سَاعِدَةَ، عَنْ اَبِي اُسَيْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ، وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، ثُمَّ ذَهَبَ بَصَرُهُ بَعْدُ

✧✧ محمد بن اسحاق کہتے ہیں: حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے،اس کے بعدان کی بینائی زائل ہوگئی تھی۔

6189 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا عَارِمٌ اَبُو النُّعْمَانِ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ اَبَا اُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ اُصِيبَ بِبَصَرِهِ قَبْلَ قَتْلِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي مَتَّعَنِي بِبَصَرِي فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ الْفِتْنَةَ فِي عِبَادِهِ كَفَّ بَصَرِي عَنْهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6189 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے،حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ کی بینائی زائل ہوگئی تھی۔آپ کہا کرتے تھے''اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں بینائی سے نوازا،پھر جب اللہ تعالیٰ نے لوگوں کوآ مائش میں ڈالنا چاہاتو میری بصارت ختم کردی۔

6190 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: فِي السَّنَةِ الْجَمَاعَةِ سَنَةَ اَرْبَعِينَ مَاتَ اَبُو اُسَيْدٍ مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَوْفِ بْنِ الْخَزْرَجِ بْنِ سَاعِدَةَ، وَهُوَ اٰخِرُ مَنْ مَاتَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ، وَكَانَ مِمَّنْ اَبْصَرَ الْمَلَائِكَةَ يَوْمَ بَدْرٍ، فَكُفَّ بَصَرُهُ، فَكَانَ اَمِينَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نِسَائِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6190 – هذا خطأ

✧✧ مصعب بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: جماعت کا سال ۴۰ ہجری ہے۔حضرت ابواسید مالک بن ربیعہ بن عامر بن عوف بن خزرج بن ساعدہ'' ہیں۔بدری صحابہ میں سب سے آخر میں یہی فوت ہوئے۔یہ وہی صحابی ہیں جنہوں نے جنگ بدر کے دن ملائکہ کو دیکھا تھا۔ان کی بینائی زائل ہوگئی تھی۔آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے امین ہوا کرتے تھے۔

6191 - اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ غَانِمٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: تُوُفِّيَ اَبُو اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ سَنَةَ سِتِّينَ، وَهُوَ ابْنُ اثْنَتَيْنِ وَتِسْعِينَ سَنَةً

✧✧ یحییٰ بن بکیر فرماتے ہیں: ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ ۶۰ ہجری کو فوت ہوئے،وفات کے وقت ان کی عمر ۹۲ سال تھی۔

6192 - حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِالْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: رَاَيْتُ اَبَا اُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ بَعْدَ اَنْ ذَهَبَ بَصَرُهُ قَصِيرًا دَحْدَاحًا اَبْيَضَ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ، وَرَاَيْتُ رَاْسَهُ كَثِيرَ الشَّعْرِ، وَمَاتَ اَبُو اُسَيْدٍ بِالْمَدِينَةِ سَنَةَ سِتِّينَ وَهُوَ

ابْنُ ثَمَانٍ وَتِسْعِيْنَ سَنَةً، وَهُوَ اٰخِرُ مَنْ مَاتَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6192 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عباس بن سہل بن سعد ساعدی فرماتے ہیں: میں نے ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ کو ان کی بینائی زائل ہو جانے کے بعد دیکھا ہے، آپ کوتاہ قد، گٹھے ہوئے جسم والے تھے، آپ کے سر اور داڑھی شریف کے بال سفید تھے۔ میں نے ان کا سر دیکھا ہے، آپ کے سر پر بہت زیادہ بال تھے۔ حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ سن ۶۰ ہجری میں مدینہ منورہ میں فوت ہوئے، وفات کے وقت ان کی عمر ۹۸ برس تھی۔ بدری صحابہ کرام میں سب سے آخر میں انہی کا انتقال ہوا۔

6193 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، وَاَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ اَبَا اُسَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ، قَدِمَ بِسَبْيٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَصَفُّوا، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ فَاِذَا امْرَاَةٌ تَبْكِي فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ؟ فَقَالَتْ: بِيعَ ابْنِيْ فِي بَنِيْ عَبْسٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ اُسَيْدٍ: لَتَرْكَبَنَّ فَلَتَجِيئَنَّ بِهِ فَرَكِبَ اَبُوْ اُسَيْدٍ فَجَاءَ بِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6193 – مرسل

✧✧ جعفر بن محمد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابواسید انصاری رضی اللہ عنہ بحرین کے قیدیوں کے ہمراہ آئے تھے، ان کو ایک قطار میں کھڑا کیا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا معائنہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو روتے ہوئے دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے رونے کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا: میرے بیٹے کو بنی عبس میں بیچ دیا گیا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابواسید سے فرمایا: تم جاؤ اور اس کے بیٹے کو لے کر آؤ، حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ گئے اور اس عورت کے بیٹے کو لے کر آئے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6194 – حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَنْصُوْرٍ الْقَاضِي اِمْلَاءً، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْبُوْشَنْجِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ حَدَّثَ، اَنَّ فِتْيَةً سَاَلُوا اَبَا اُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ، عَنْ تَخْيِيرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: " خَيْرُ قَبَائِلِ الْاَنْصَارِ: دُوْرُ بَنِي النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنِيْ عَبْدِالْاَشْهَلِ، ثُمَّ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ بَنِيْ سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُوْرِ

6194:صحيح البخاری - كتاب المناقب' باب فضل دور الانصار - حديث:3601'صحيح مسلم - كتاب فضائل الصحابة رضی الله تعالٰی عنهم' باب فی خير دور الانصار رضی الله عنهم - حديث:4671'الجامع للترمذی - ابواب المناقب عن رسول الله صلی الله عليه وسلم - باب ما جاء فی ای دور الانصار خير' حديث:3928'مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث ابی اسيد الساعدی - حديث:15759'مسند الطيالسی - ابو اسيد الساعدی' حديث:1437'المعجم الكبير للطبرانی - باب الميم' ما اسند ابو اسيد - انس بن مالك' حديث:16331'السنن الكبری للنسائی - كتاب المناقب' مناقب اصحاب رسول الله صلی الله عليه وسلم من المهاجرين والانصار - ذكر خير دور الانصار رضی الله عنهم' حديث:8069

الْاَنْصَارِ خَيْرٌ " قَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ: لَوْ كُنْتُ قَابِلًا غَيْرَ الْحَقِّ لَبَدَاْتُ بِفَخِذِی بَنُو سَاعِدَةَ

✧✧ عمارہ بن غزیہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ کچھ جوانوں نے حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ سے انصار کے فضائل کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انصار کے تمام قبائل میں سب سے اچھے "بنی نجار" کے گھرانے ہیں، پھر بنی عبدالاشہل، پھر بنی حارث بن خزرج، پھر بنی ساعدہ۔ اور انصار کے تمام گھرانوں میں خیر ہی خیر ہے۔ حضرت ابواسید فرماتے ہیں: اگر میں حق کے سوا کسی چیز کو قبول کرنے والا ہوتا تو میں بنی ساعدہ کے کسی خاندان سے (انصار کے خاندان شمار کرنا) شروع کرتا۔

ذِكْرُ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت بلال بن حارث المزنی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6195 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ الْمُزَنِيُّ، اَنَّ بِلَالًا الْمُزَنِيَّ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ بِلَالُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ مَازِنِ بْنِ صُبَيْحِ بْنِ خَلَاوَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ ثَوْرِ بْنِ هَدْمَةِ بْنِ لَاطِمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُزَيْنَةَ

✧✧ ابوعبداللہ محمد المزنی فرماتے ہیں کہ حضرت بلال مزنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، ان کا نسب یوں ہے "بلال بن حارث بن مازن بن صبیح بن خلاوہ بن ثعلبہ بن ثور بن ہدمہ بن لاطم بن عمرو بن مزینہ"

6196 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْمَاطِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ هَارُوْنَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: بِلَالُ بْنُ الْحَارِثِ الْمُزَنِيُّ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

✧✧ ہارون بن عبداللہ فرماتے ہیں: بلال بن حارث مزنی کی کنیت "ابوعبدالرحمٰن" تھی۔

6197 - اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: مَاتَ بِلَالُ بْنُ الْحَارِثِ الْمُزَنِيُّ سَنَةَ سِتِّيْنَ

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ ۶۰ ہجری میں فوت ہوئے۔

6198 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: " كَانَ بِلَالُ بْنُ الْحَارِثِ الْمُزَنِيُّ اَحَدَ مَنْ يَحْمِلُ لِوَاءً مِنَ الْاَلْوِيَةِ الثَّلَاثَةِ الَّتِي عَقَدَهَا لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَكَانَ بِلَالٌ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَكَانَ يَسْكُنُ جَبَلَی مُزَيْنَةَ: الْاَشْعَرِ، وَالْاَجْرَدِ، وَيَاْتِي الْمَدِيْنَةَ كَثِيْرًا، وَتُوُفِّيَ سَنَةَ سِتِّيْنَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً "

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر تین جھنڈے دیئے تھے (قبیلہ مزینہ کا جھنڈا انہی کے ہاتھ میں تھا)۔ حضرت بلال کی کنیت "ابوعبدالرحمٰن" تھی۔ آپ

مزینہ کے اشعر اور اجرد نامی دو پہاڑوں میں رہتے تھے، مدینہ منورہ میں اکثر آجایا کرتے تھے، ۸۰ سال کی عمر میں سن ۶۰ ہجری کو ان کا انتقال ہوا۔

6199 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دُرُسْتَوَيْهِ الْفَارِسِيُّ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ الْفَارِسِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ، ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الْحَارِثِ، وَبِلَالِ ابْنَیْ يَحْيَى بْنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيهِمَا، عَنْ جَدِّهِمَا بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ، قَالَ: "اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَهُ الْقَطِيعَةَ، وَكَتَبَ لَهُ: هٰذَا مَا اَعْطٰى مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ، اَعْطَاهُ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ غَوْرِيَّهَا وَجَلْسِيَّهَا، وَالْجَشِيمَةِ، وَذَاتَ النُّصُبِ، وَحَيْثُ يَصْلُحُ الذَّرْعِ مِنْ قُدْسٍ اِنْ كَانَ صَادِقًا "، وَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ

✧✧ حضرت بلال بن حارث مزنی فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال بن حارث کو کچھ زمینیں عطا فرمائیں۔ اور ان کو یہ بات لکھ کر دی کہ یہ وہ زمینیں ہیں جو محمد رسول اللہ ﷺ نے بلال بن حارث کو عطا کی ہیں۔ آپ ﷺ نے ان کو مدینہ کے قرب میں، پہاڑی علاقے کی اور نجد کی زمینیں دیں۔[۱]

6200 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

✧✧ حضرت بلال بن حارث فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (کامل) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔

6201 – اَخْبَرَنِی اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ الْخُطَبِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمُؤَدِّبُ، ثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ الْجَوْهَرِيُّ، اَنْبَاَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، حَدَّثَنِی رَبِيعَةُ بْنُ اَبِی عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَسْخُ الْحَجِّ لَنَا خَاصَّةً، اَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً؟

---

[۱] (نجد کو "جلس" کہا جاتا ہے) (القبلیہ سے مراد مدینہ کے قریب ایک آبادی ہے) (القدس، بیت المقدس)

6201:سنن ابی داود - كتاب المناسك' باب الرجل يهل بالحج ثم يجعلها عمرة - حديث:1556'السنن للنسائی - كتاب مناسك الحج' إباحة فسخ الحج بعمرة لمن لم يسق الهدى - حديث:2771'السنن الكبرى للنسائی - كتاب المناسك' إشعار الهدى - إباحة فسخ الحج بعمرة لمن لم يسق الهدى' حديث:3662'سنن ابن ماجه - كتاب المناسك' باب من قال كان - حديث:2982'سنن الدارمی - من كتاب المناسك' باب فی فسخ الحج - حديث:1845'شرح معانی الآثار للطحاوی - كتاب مناسك الحج' باب من احرم بحجة فطاف لها قبل ان يقف بعرفة - حديث:2496'سنن الدارقطنی - كتاب الحج' باب المواقيت - حديث:2209'السنن الكبرى للبيهقی - جماع ابواب وقت الحج والعمرة' جماع ابواب الإحرام والتلبية - باب من احرم بنسك فاراد ان يفسخه لم ينفسخ ولم ينصرف' حديث:8460

قَالَ: بَلْ لَنَا خَاصَّةً وَبِإِسْنَادِهِ، عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ

✧✧ حارث بن بلال بن حارث مزنی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں کہ) میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ حج صرف ہمارے لئے فسخ ہوا ہے یا یہ حکم تمام لوگوں کے لئے ہے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا: یہ صرف ہمارے لئے ہے۔اسی اسناد کے ہمراہ حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے گواہ کے ساتھ قسم لے کر فیصلہ فرمایا۔

ذِكْرُ صَفْوَانَ بْنِ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت صفوان بن معطل سلمی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6202 - اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ الزَّاهِدُ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثنا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ بْنِ رَحَضَةَ بْنِ خُزَاعِيِّ بْنِ مُحَارِبِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ هِلَالِ بْنِ فَالِجِ بْنِ ذَكْوَانَ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ بَهْثَةَ بْنِ سُلَيْمٍ، وَلَهُ دَارٌ بِالْبَصْرَةِ فِي سِكَّةِ الْمِرْبَدِ، تُوُفِّيَ بِالْجَزِيرَةِ بِنَاحِيَةِ شِمْشَاطٍ وَقَبْرُهُ هُنَاكَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''صفوان بن معطل بن رحضہ بن خزاعی بن محارب بن مرہ بن ھلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم'' بصرہ میں اونٹوں کے گلے والی گلی میں ان کا مکان تھا۔آپ شمشاط کے ایک نواحی جزیرہ میں فوت ہوئے،ان کا مزار پرانوار بھی وہیں پر ہے۔

6203 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ يُكَنَّى اَبَا عَمْرٍو، وَاَسْلَمَ قَبْلَ غَزْوَةِ الْمُرَيْسِيعِ وَشَهِدَهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهَا الْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا، وَكَانَ مَعَ كُرْزِ بْنِ جَابِرٍ الْفِهْرِيِّ فِي طَلَبِ الْعُرَنِيِّينَ الَّذِينَ اَغَارُوا عَلَى لِقَاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْجَدْرِ، وَمَاتَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ بِشَمْشَاطٍ سَنَةَ سِتِّينَ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: صفوان بن معطل کی کنیت ''ابوعمرو'' تھی۔آپ غزوہ مریسیع سے پہلے اسلام لائے اور رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اس غزوہ میں شریک ہوئے، آپ جابر فہری کے ہمراہ ان عرنیوں کو پکڑنے کے لئے گئے تھے جنہوں نے ذی الجدر میں رسول اللہ ﷺ کے صدقے کے اونٹ اغوا کر لئے تھے۔صفوان بن معطل شمشاط میں ۶۰ ہجری کو فوت ہوئے۔

6204 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْقَاضِيْ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْاَسْوَدِ، ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيِّ، اَنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنِّي سَائِلُكَ عَنْ اَمْرٍ اَنْتَ بِهِ عَالِمٌ وَاَنَا بِهِ جَاهِلٌ . قَالَ: مَا هُوَ؟ قَالَ: هَلْ مِنْ سَاعَاتِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنْ سَاعَةٍ تُكْرَهُ فِيهَا الصَّلَاةُ؟ قَالَ: فَاِذَا صَلَّيْتَ

الصُّبْحَ فَدَعِ الصَّلَاةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ لِقَرْنَيْ شَيْطَانٍ، ثُمَّ صَلِّ فَالصَّلَاةُ مُتَقَبَّلَةٌ حَتَّى تَسْتَوِيَ الشَّمْسُ عَلَى رَأْسِكَ كَالرُّمْحِ، فَإِذَا كَانَتْ عَلَى رَأْسِكَ كَالرُّمْحِ فَدَعِ الصَّلَاةَ فَإِنَّهَا السَّاعَةُ الَّتِي تُسْجَرُ فِيهَا جَهَنَّمُ، وَتُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُهَا حَتَّى تَزِيغَ الشَّمْسُ، فَإِذَا زَاغَتْ، فَالصَّلَاةُ مَحْضُورَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ، ثُمَّ دَعِ الصَّلَاةَ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6204 – صحيح

✧✧ حضرت صفوان بن معطل سلمی کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی مسئلہ پوچھا اور کہا: اے اللہ کے نبی ﷺ میں آپ سے ایسی بات پوچھ رہا ہوں جس کے بارے میں آپ جانتے ہیں اور میں اس سے جاہل ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا: یارسول اللہ ﷺ کیا دن اور رات میں کوئی ساعت ایسی ہے جس میں نماز مکروہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم فجر کی نماز پڑھ لو تو سورج طلوع ہونے تک (نفلی) نماز چھوڑ دو، کیونکہ سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے، (جب سورج خوب بلند ہو جائے تو) پھر نماز پڑھ سکتے ہو، یہاں تک کہ سورج سر پر نیزے کی طرح برابر ہو جائے، جب سورج نیزے کی طرح سر پر آجائے تب نماز نہ پڑھو کیونکہ اس وقت دوزخ کو بھڑکایا جاتا ہے، اور اسی وقت جہنم کے دروازے کھولے جاتے ہیں، سورج ڈھلنے تک نماز سے رکے رہو، پھر جب سورج ڈھل جائے تو نماز عصر پڑھنے تک نماز پڑھ سکتے ہو، (پھر جب عصر پڑھ لو تو) غروب آفتاب تک (نفلی) نماز سے رکے رہو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6205 – حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الْعَدْلُ، ثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ السَّدُوسِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، ثنا أَبُو وَهْبٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ الْمُعَطَّلِ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنَادِي أَنْ لَا تَنْتَبِذُوا فِي الْجَرَّةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6205 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت صفوان بن معطل فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا کہ مٹی کے گھڑے میں نبیذ نہ بنائیں۔

6206 – أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: وَقَعَدَ

6204:سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب ما جاء في الساعات التي تكره فيها الصلاة - حديث:1248'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث صفوان بن المعطل السلمي - حديث: 22079'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب الساعات التي تكره فيها صلاة التطوع - باب ذكر الخبر الذي يجمع النهي عن الصلاة في جميع هذه' حديث: 4077'صحيح ابن حبان - كتاب الصلاة' فصل في الاوقات المنهي عنها - ذكر الإخبار عما يجب على المرء من ترك إنشاء الصلاة النافلة' حديث: 1561

صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ فَضَرَبَهُ، وَقَالَ صَفْوَانُ حِينَ ضَرَبَهُ:

(البحر الطويل)

تَلَقَّ ذُبَابَ السَّيْفِ مِنِّي فَإِنَّنِي غُلَامٌ إِذَا هُوجِيتُ لَسْتُ بِشَاعِرِ

وَلَكِنَّنِيْ اَحْمِي حِمَايَ وَاَشْتَفِي مِنَ الْبَاهِتِ الرَّامِي الْبَرَاءَ الطَّوَاهِرِ

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: وَفَرَّ صَفْوَانُ، وَجَاءَ حَسَّانُ يَسْتَعْدِي عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَهَبَ مِنْهُ ضَرْبَةَ صَفْوَانَ اِيَّاهُ، فَوَهَبَهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَوَّضَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِطًا مِنْ نَخْلٍ عَظِيمٍ وَجَارِيَةً رُومِيَّةً تُدْعَى سِيرِينَ فَبَاعَ حَسَّانُ الْحَائِطَ مِنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ فِي وِلَايَتِهِ بِمَالٍ عَظِيمٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6206 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے، حضرت حسان نے ان کو مارا، جب حضرت حسان نے ان کو مارا تو حضرت صفوان نے کچھ اشعار کہے جن کا ترجمہ یہ ہے۔

○ تلوار کی دھار مجھے لگی ہے، بے شک میں بچہ تھا، جب میں ان کے پاس جاتا تھا، اور میں شاعر نہیں ہوں۔

○ لیکن میں نے اپنی حمیٰ کی حفاظت کی ہے اور پاکدامن، باعزت خواتین پر جھوٹی تہمت لگانے والے سے میں نے شفا حاصل کی ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: صفوان چلا گیا، اور حضرت حسن بن ثابت رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مدد طلب کرنے کے لئے آئے (یعنی ان کی شکایت لے کر آئے تاکہ ان کو سزا دی جائے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان سے کہا کہ وہ صفوان نے جو کچھ بھی ان کو کہا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کے لئے ان کو معاف کر دیں۔ حضرت حسان نے معاف کر دیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے عوض میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو کھجوروں کا ایک بہت بڑا باغ دیا اور ایک رومی لونڈی دی جس کا نام ''سیرین'' تھا۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت میں، یہ باغ ان کو بہت بھاری رقم کے عوض بیچ دیا تھا۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6207 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ، ثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ فِرَاسٍ الصَّيْرَفِيُّ، ثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ نَبْهَانَ، حَدَّثَنِيْ سَلَّامٌ اَبُوْ عِيسَى، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ، قَالَ: " خَرَجْنَا حُجَّاجًا، فَلَمَّا كُنَّا بِالْعَرْجِ اِذَا نَحْنُ بِحَيَّةٍ تَضْطَرِبُ، فَلَمْ تَلْبَثْ اَنْ مَاتَتْ فَاَخْرَجَ لَهَا رَجُلٌ مِنَّا

خِرْقَةً مِنْ عَيْبَتِهِ لَهُ، فَلَفَّهَا فِيهَا وَغَيَّبَهَا فِي الْاَرْضِ فَدَفَنَهَا، ثُمَّ قَدِمْنَا مَكَّةَ، فَإِنَّا لَبِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِذْ وَقَفَ عَلَيْنَا شَخْصٌ فَقَالَ: اَيُّكُمْ صَاحِبُ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ؟ فَقُلْنَا: مَا نَعْرِفُ عَمْرَو بْنَ جَابِرٍ . قَالَ: اَيُّكُمْ صَاحِبُ الْجَانِّ؟ قَالُوا: هٰذَا، قَالَ: اَمَا اَنَّهُ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا اَمَا اَنَّهُ قَدْ كَانَ اٰخِرَ التِّسْعَةِ مَوْتًا الَّذِينَ اَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6207 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حج کرنے کے لئے روانہ ہوئے، جب ہم مقام عرج میں پہنچے، تو ہم نے اپنے سامنے ایک بہت بڑا سانپ دیکھا جو تڑپ رہا تھا، کچھ ہی دیر میں وہ مر گیا۔ ہم میں سے ایک آدمی نے اپنی زنبیل سے کپڑے کا ایک ٹکڑا نکالا، اُس سانپ کو اس کپڑے میں لپیٹ کر زمین میں دفن کر دیا، پھر ہم مکہ شریف پہنچے، ہم مسجد حرام کے دروازے پر تھے کہ ایک آدمی ہم سے ملا، اس نے پوچھا: تم میں عمرو بن جابر کا ساتھی کون ہے؟ ہم نے کہا: ہم عمرو بن جابر کو نہیں جانتے، اس نے کہا: سانپ کا ساتھی کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ آدمی ہے۔ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ اس کو جزائے خیر عطا فرمائے، وہ سانپ ان ۹ جنات میں سے آخری تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر قرآن سنا کرتے تھے۔

ذِكْرُ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6208 – اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَمْزَةَ الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: " كَانَ بَدْءُ طَعَامِ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَدَيْ اَصْحَابِهِ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ وَهٰذِهِ اللَّيْلَةَ، قَالَ: فَدَارَ عَلَيَّ، فَصَنَعْتُ طَعَامَ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَهَبْتُ بِهِ اِلَيْهِ " قَالَ سُفْيَانُ بْنُ حَمْزَةَ: وَكَانَ حَمْزَةُ بْنُ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيُّ يُكَنَّى اَبَا مُحَمَّدٍ، مَاتَ سَنَةَ اِحْدَى وَسِتِّينَ وَهُوَ ابْنُ اِحْدَى وَسَبْعِينَ سَنَةً

✧✧ حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شروع شروع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو کھانا مہیا کرنے کے لئے صحابہ کرام نے آپس میں باریاں مقرر کر رکھی تھیں، میری باری آئی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کا کھانا تیار کروا کر لے گیا، حضرت سفیان بن حمزہ فرماتے ہیں: حمزہ بن عمرو اسلمی کی کنیت ''ابومحمد'' تھی۔ آپ ۷۱ برس کی عمر میں ۶۱ ہجری کو فوت ہوئے۔

6209 – حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رُسْتَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ، اَنَّ حَمْزَةَ كَانَ يُكَنَّى اَبَا مُحَمَّدٍ، وَمَاتَ سَنَةَ اِحْدَى وَسِتِّينَ

✧✧ محمد بن حمزہ اسلمی فرماتے ہیں: حضرت حمزہ کی کنیت ''ابومحمد'' تھی۔ اور ان کا انتقال ۶۱ ہجری کو ہوا۔

ذِكْرُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

6210 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ الزَّاهِدُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ قُتِلَ يَوْمَ الْحَرَّةِ

✧✧ عباد بن تمیم کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم ''یوم الحرہ'' میں شہید ہوئے۔

6211 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ مَبْذُولِ بْنِ عَمْرِو بْنِ غُنَيْمِ بْنِ مَازِنِ بْنِ النَّجَّارِ، وَاُمُّهُ عُمَارَةُ وَاسْمُهَا نُسَيْبَةُ بِنْتُ كَعْبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ مَبْذُولٍ، شَهِدَ اُحُدًا، وَالْخَنْدَقَ، وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ عَمُّ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ فِيمَنْ قَتَلَ مُسَيْلَمَةَ الْكَذَّابَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ، وَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ، وَكَانَ اٰخِرَ ذِي الْحِجَّةِ مِنْ سَنَةِ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ فِي اِمَارَةِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ

✧✧ محمد بن عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عبداللہ بن زید بن عاصم بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنیم بن مازن بن نجار''۔ ان کی والدہ ''ام عمارہ'' کا نام ''نسیبہ بنت کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول'' ہیں۔ آپ جنگ احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے ہیں۔ عباد بن تمیم کے چچا ہیں۔ عبداللہ بن زید ان لوگوں میں شامل ہیں جنہوں نے جنگ یمامہ کے دن مسیلمہ کذاب کو قتل کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جنگ حرہ میں شہید ہوئے۔ یہ واقعہ ۶۳ ہجری کو یزید بن معاویہ کی حکومت میں ذی الحجہ کے آخری ایام میں پیش آیا۔

6212 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، ثَنَا اَبُوْ اُوَيْسٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّهُ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6212 – هذا خطأ

✧✧ عباد بن تمیم اپنے چچا ''عبداللہ بن زید'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ جنگ بدر میں شہید ہوئے تھے۔

6213 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ هُوَ خَزْرَجِيٌّ مِنْ بَنِي مَازِنِ بْنِ النَّجَّارِ، وَهُوَ قَاتِلُ مُسَيْلَمَةَ

✧✧ اسحاق بن ابراہیم حنظلی فرماتے ہیں: عبداللہ بن زید بن عاصم خزرجی ہے بنی مازن بن نجار سے ان کا تعلق ہے، مسیلمہ کو واصل جہنم کرنے والوں میں سے ہیں۔

6214 - اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ یُوسُفَ الْمُؤَذِّنُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زُهَیْرِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِی یَقُوْلُ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَیْدٍ یُکَنّٰی اَبَا مُحَمَّدٍ

✧✧ احمد بن زہیر بن حرب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ’’عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ‘‘ کی کنیت ’’ابومحمد‘‘ تھی۔

6215 - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَضْرَمِیُّ، ثَنَا وُهَیْبٌ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ یَحْیٰی، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیمٍ، قَالَ: لَمَّا کَانَ زَمَنُ الْحَرَّةِ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ فَقَالَ: هٰذَا ابْنُ حَنْظَلَةَ یُبَایِعُ النَّاسَ عَلَی الْمَوْتِ، فَقَالَ: لَا اُبَایِعُ عَلٰی هٰذَا اَحَدًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ"

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)6215 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ عباد بن تمیم فرماتے ہیں: حرہ کے زمانے میں ایک آدمی حضرت عبداللہ بن زید کے پاس آیا اور کہنے لگا: یہ ابن حنظلہ ہے، یہ موت پر لوگوں کی بیعت لیتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن زید نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے بعد اس (موت) پر کسی کی بیعت نہیں کروں گا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِکْرُ رَبِیعَةَ بْنِ کَعْبٍ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6216 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِیُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: رَبِیعَةُ بْنُ کَعْبٍ الْاَسْلَمِیُّ اَسْلَمَ، وَصَحِبَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدِیمًا مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ، وَکَانَ یَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ یَزَلْ رَبِیعَةُ بْنُ کَعْبٍ یَلْزَمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَةِ وَیَغْزُو مَعَهُ حَتّٰی قُبِضَ فَخَرَجَ رَبِیعَةُ مِنَ الْمَدِیْنَةِ، فَنَزَلَ بِئْرَ بِلَادِ اَسْلَمَ، وَهِیَ عَلٰی بَرِیدٍ مِنَ الْمَدِیْنَةِ، وَبَقِیَ رَبِیعَةُ اِلٰی اَیَّامِ الْحَرَّةِ فَمَاتَ فِیهَا وَکَانَتِ الْحَرَّةُ فِی ذِی الْحِجَّةِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسِتِّینَ

✧✧ محمد بن عمر کہتے ہیں: ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پرانے صحابی ہیں، اصحاب صفہ میں سے ہیں۔ آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی ظاہری حیات تک حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رہے، جب حضور ﷺ کا انتقال ہوگیا تو آپ اسلم قبیلے کی جانب چلے گئے، یہ علاقہ مدینہ منورہ سے ایک برید کی مسافت پر ہے۔ جنگ حرہ تک حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ زندہ رہے اور حرہ میں شہید ہوئے۔ حرہ کا واقعہ ذی الحجہ ۶۳ ہجری کو پیش آیا۔

6217 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِیُّ، ثَنَا عَفَّانُ، ثَنَا الْمُبَارَکُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیُّ، حَدَّثَنِیْ رَبِیعَةُ بْنُ کَعْبٍ الْاَسْلَمِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: کُنْتُ اَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِی: یَا رَبِیعَةُ اَلَا تَزَوَّجُ؟ فَقُلْتُ: لَا وَاللّٰهِ مَا اُرِیدُ اَنْ اَتَزَوَّجَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6217 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ربیعہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ربیعہ! کیا تم شادی نہیں کرو گے؟ میں نے کہا: نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خدا کی قسم، میرا شادی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

ذِكْرُ مُعَاذِ بْنِ الْحَارِثِ الْقَارِيِّ

حضرت معاذ بن حارث القاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

6218 – اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِیُّ، ثَنَا جَدِّی، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِیُّ، قَالَ: مُعَاذُ بْنُ الْحَارِثِ الْقَارِیُّ مِنْ بَنِی النَّجَّارِ، يُكَنَّى اَبَا الْحَارِثِ بْنِ الْحُبَابِ بْنِ الْاَرْقَمِ بْنِ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ، وَهُوَ مُعَاذٌ الْقَارِیُّ يُكَنَّى اَبَا الْحَارِثِ، قُتِلَ يَوْمَ الْحَرَّةِ فِی ذِی الْحِجَّةِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ ابراہیم بن منذر حزامی ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''ابوالحارث بن حباب بن ارقم بن عوف بن مالک بن نجار'' ہے۔ ان کا تعلق بنی نجار سے ہے۔ ان کی کنیت ''ابوالحارث'' ہے۔ ذی الحجہ سن ۶۳ ہجری کو حرہ کے واقعہ میں شہید ہوئے۔

ذِكْرُ مَعْقِلِ بْنِ سِنَانٍ الْاَشْجَعِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6219 – سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوبَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّورِیَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ، يَقُولُ: مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِیُّ شَهِدَ الْفَتْحَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقُتِلَ يَوْمَ الْحَرَّةِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کہ حضرت معقل بن سنان اشجعی رحمۃ اللہ علیہ فتح مکہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے تھے۔ اور واقعہ حرہ میں سن ۶۳ ہجری کو فوت ہوئے۔

6220 – حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِیُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانِ بْنِ مُظَهِّرِ بْنِ عَرَكِیِّ بْنِ فِتْيَانَ بْنِ سُبَيْعِ بْنِ بَكْرِ بْنِ اَشْجَعَ شَهِدَ الْفَتْحَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ محمد بن عمر کہتے ہیں: ''حضرت معقل بن سنان بن مظہر بن عرکی بن فتیان بن سبیع بن بکر بن اشجع رضی اللہ عنہ'' فتح مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے تھے۔

فَحَدَّثَنِی اَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ زِيَادٍ الْاَشْجَعِیُّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَانَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِیُّ قَدْ

صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَمَلَ لِوَاءَ قَوْمِهِ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَكَانَ شَابًّا طَرِيًّا، وَبَقِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ حَتّٰى بَعَثَهُ الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، وَكَانَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ، فَاجْتَمَعَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ، وَمُسْلِمُ بْنُ عُقْبَةَ الَّذِي يُعْرَفُ بِمُسْرِفٍ – فَقَالَ مَعْقِلٌ لِمُسْرِفٍ – وَقَدْ كَانَ آنَسَهُ وَحَادَثَهُ اِلٰى اَنْ ذَكَرَ مَعْقِلٌ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ – فَقَالَ مَعْقِلٌ: اِنِّي خَرَجْتُ كَرْهًا لِبَيْعَةِ هٰذَا الرَّجُلِ، وَقَدْ كَانَ مِنَ الْقَضَاءِ وَالْقَدَرِ خُرُوجِي اِلَيْهِ هُوَ رَجُلٌ يَشْرَبُ الْخَمْرَ، وَيَزْنِي بِالْحَرَمِ، ثُمَّ نَالَ مِنْهُ، وَذَكَرَ خِصَالًا كَانَتْ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ لِمُسْرِفٍ: اَحْبَبْتُ اَنْ اَصْنَعَ ذٰلِكَ عِنْدَكَ. فَقَالَ مُسْرِفٌ: اَمَّا اَنْ اَذْكُرَ ذٰلِكَ لِاَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمِي هٰذَا فَلَا وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ، وَلٰكِنْ لِلّٰهِ عَلَيَّ عَهْدٌ وَمِيثَاقٌ لَا تُمَكِّنُنِي يَدَايَ مِنْكَ وَلِي عَلَيْكَ مَقْدِرَةٌ اِلَّا ضَرَبْتُ الَّذِي فِيهِ عَيْنَاكَ، فَلَمَّا قَدِمَ مُسْرِفٌ الْمَدِيْنَةَ، وَاَوْقَعَ بِهِمْ اَيَّامَ الْحَرَّةِ، وَكَانَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ يَوْمَئِذٍ صَاحِبَ الْمُهَاجِرِينَ، فَاُتِيَ بِهِ مُسْرِفٌ مَاْسُورًا، فَقَالَ لَهُ: يَا مَعْقِلُ بْنَ سِنَانٍ اَعَطِشْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، اَصْلَحَ اللّٰهُ الْاَمِيرَ. قَالَ: خَوِّضُوا لَهُ مَشْرُبَةً بِلَّوْرٍ. قَالَ: فَخَاضُوهَا لَهُ فَقَالَ: اَشَرِبْتَ وَرَوِيتَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ لَا تَشْتَهِي بَعْدَهَا بِمَا يُفْرَحُ يَا نَوْفَلُ بْنُ مُسَاحِقٍ قُمْ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ، فَقَامَ اِلَيْهِ فَقَتَلَهُ صَبْرًا، وَكَانَتِ الْحَرَّةُ فِي ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ، فَقَالَ شَاعِرُ الْاَنْصَارِ:

اَلَا تِلْكُمُ الْاَنْصَارُ تَنْعِي سُرَاتَهَا   وَاَشْجَعُ تَنْعِي مَعْقِلَ بْنَ سِنَانٍ

ابوعبدالرحمٰن بن عثمان بن زیاد اشجعی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہے، فتح مکہ کے موقع پر اپنی قوم کے علمبردار ہی تھے۔ اور بہت چست وچوبند نوجوان تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد زندہ رہے، پھر جب ولید بن عتبہ بن ابی سفیان مدینہ کے عامل تھے، ان دنوں ولید بن عتبہ نے ان کو بھیجا، معقل بن سنان رضی اللہ عنہ اور اور مسلم بن عقبہ المعروف ''مسرف'' کی ایک دوسرے سے ملاقات ہوئی، ان دونوں کی آپس میں بات چیت شروع ہوئی، دوران گفتگو یزید بن معاویہ کا ذکر چل نکلا، حضرت معقل بن سنان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تو اس آدمی کی بیعت سے نفرت کرتے ہوئے بغاوت کی ہے، اور یہ قدرت کا ہی فیصلہ تھا جو میں نے اس کے خلاف بغاوت کی ہے۔ وہ شخص شرابی ہے، زانی ہے، اس کے بعد یزید کی بہت برائیاں کیں۔ پھر مسرف سے کہا: میں تمہیں سب کچھ کھول کھول کر بیان کر دینا چاہتا ہوں۔ مسرف نے کہا: میں آج کی تمام باتیں امیرالمومنین کے سامنے ذکر کروں گا۔ خدا کی قسم! اللہ کے لئے میرے ذمے یہ عہد ہے کہ جب کبھی مجھے تجھ پر غلبہ حاصل ہوا، اور تم میرے قابو میں آگئے، تو میں تمہارا سر قلم کروا دوں گا۔ جب مسرف مدینہ میں آیا اور حرہ کا واقعہ شروع ہوا، ان دنوں حضرت معقل بن سنان رضی اللہ عنہ مہاجرین کے ہمراہ تھے۔ مسرف ان کو گرفتار کروایا، اور کہنے لگا: اے معقل بن سنان! کیا تجھے پیاس لگی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ امیر کو نیکی کی ہدایت دے۔ مسرف نے حکم دیا کہ اس کو بلور کا پانی پلایا جائے، ان کو بلور کا پانی پلایا گیا، مسرف نے پوچھا: تم نے پانی پی لیا ہے؟ اور پیٹ بھر گیا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ مسرف نے کہا: خدا کی قسم، اب تجھے جو خوشی حاصل ہوگی اس کے بعد تجھے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ (پھر اس نے کہا) اے نوفل بن مساحق اٹھو اور اس کی گردن مار دو، نوفل بن مساحق نے ان کو شہید کر دیا۔

حرہ کا واقعہ ذی الحجہ سن ۶۳ ہجری کو پیش آیا۔

اے انصاریو! تم اپنے قیدیوں کی موت کی خبریں دے رہے ہو اور قبیلہ اشجع حضرت معقل بن سنان کی وفات کی خبر سنا رہا ہے۔

ذِكْرُ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت اشعث بن قیس الکندی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6221 - اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرٍ، اَنْبَاَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَا: مَاتَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بِالْكُوْفَةِ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ بِهَا بَعْدَ صُلْحِ مُعَاوِيَةَ اِيَّاهُ، فَصَلَّى عَلَيْهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: ابو محمد اشعث بن قیس کندی جن کا تعلق بنی حارث سے تھا، کوفہ میں فوت ہوئے، ان دنوں حضرت حسن بن علی کوفہ میں ہی قیام پذیر تھے اور حضرت معاویہ کے ساتھ ان کی صلح ہو چکی تھی۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے حضرت اشعث بن قیس الکندی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

6222 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ، ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: اِذَا غَسَّلْتُمُوْهُ فَلَا تُهَيِّجُوْهُ حَتّٰى تَاْتُوْنِيْ بِهٖ، قَالَ: فَاُتِيَ بِهٖ فَدَعَا بِحَنُوْطٍ فَوَضَّاَ بِهٖ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَرِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَدْرِجُوا

✧✧ حضرت حفص بن جابر فرماتے ہیں: جب حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا، تو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تم ان کو غسل دے لو تو کفن دینے سے پہلے اس کو میرے پاس لانا، چنانچہ ان کو حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے خوشبو منگوا کر ان کے ہاتھ، پاؤں اور چہرے پر ملی۔ پھر فرمایا: اس کو کفن پہنا دو۔

ذِكْرُ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت مسور بن مخرمہ زہری رضی اللہ عنہ کے فضائل

6223 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ اَهَيْبَ بْنِ عَبْدِمَنَافِ بْنِ زُهْرَةَ، اُمُّهُ عَاتِكَةُ بِنْتُ عَوْفٍ اُخْتُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "مسور بن مخرمہ بن نوفل بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ"۔ ان کی والدہ "عاتکہ بنت عوف" ہیں جو کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔

6224 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، ثَنَا اَبِي، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيلِيُّ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَهُ، اَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ بَعْدَ مَقْتَلِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَا، لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى مِنْبَرِهِ، وَاَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6224 – روياه بالمعنی

✧✧ امام زین العابدین فرماتے ہیں: حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت کے بعد جب ہم لوگ یزید بن معاویہ کے پاس سے مدینہ منورہ آئے تو حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے ان سے ملاقات کی اور انہوں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر شریف پر خطبہ دیتے ہوئے سنا ہے میں اس وقت بالغ تھا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6225 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: " مَاتَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ بِمَكَّةَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَسِتِّينَ، وَيُقَالُ: اِنَّهُ مَاتَ بِالْحَجُونِ، اَصَابَهُ حَجَرُ الْمَنْجَنِيقِ، وَهُوَ فِي الْحَجَرِ بِمَكَّةَ فَمَكَثَ خَمْسًا، ثُمَّ مَاتَ، وَصَلَّى عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانٍ وَسِتِّينَ سَنَةً "

✧✧ خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ ۶۴ ہجری کو مکہ میں فوت ہوئے۔ بعض مورخین کا کہنا ہے کہ آپ مقام حجون میں فوت ہوئے، منجنیق کا ایک پتھر ان کو لگا تھا، آپ مکہ میں مقام حجر میں تھے، پانچ دن کے بعد ان کا انتقال ہو گیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۶۸ برس تھی۔

6226 - اَخْبَرَنِي مَخْلَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: وَلِدَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْهِجْرَةِ بِسَنَتَيْنِ، وَتُوُفِّيَ لِهِلَالِ شَهْرِ رَبِيعٍ الْاٰخِرِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَسِتِّينَ وَكَانَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ فِيمَا حَدَّثْتُ عَنْهُ يَقُولُ: مَاتَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ وَهٰذَا غَلَطٌ مِنَ الْقَوْلِ "

✧✧ محمد بن جریر کہتے ہیں: مسور بن مخرمہ ہجرت کے دو سال بعد مکہ میں پیدا ہوئے، اور ۶۴ ہجری کو ماہ ربیع الاول میں فوت ہوئے۔ یحییٰ بن معین کہا کرتے تھے: مسور بن مخرمہ ۷۳ ہجری کو فوت ہوئے۔ (امام حاکم کہتے ہیں) یہ قول غلط ہے۔

6227 - حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا الْفَقِيهُ، ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ زُبَالَةَ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنِي اَخِي الْمِسْوَرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي اُمُّ بَكْرٍ بِنْتُ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ اَبِيهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَطْعَمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرًا فِي طَبَقٍ لَيْسَ بِي مِنْ بَرْنِيِّكُمْ هٰذَا، وَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا ابْنُ اِحْدَى عَشْرَةَ سَنَةً

✧✧ ام بکر بنت مسور بن مخرمہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک تھال میں کھجوریں عطا فرمائیں۔ میرے پاس تمہارے اس مٹی کے برتن جیسا بھی کوئی برتن نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ کا جب انتقال ہوا، اس وقت میری عمر ۱۱ سال تھی۔

6228 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ، ثَنَا اَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَةٌ فَقَسَمَهَا بَيْنَ اَصْحَابِهِ، فَقَالَ لِي اَبِي: انْطَلِقْ بِنَا اِلَيْهِ، فَاِنَّهُ اَتَتْهُ اَقْبِيَةٌ، فَتَكَلَّمَ اَبِي عَلَى الْبَابِ، فَعَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ فَخَرَجَ وَمَعَهُ قَبَاءٌ فَجَعَلَ يَقُوْلُ: خَبَّاْتُ هٰذَا لَكَ، خَبَّاْتُ هٰذَا لَكَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُخَرَّجٌ فِي كِتَابِ مُسْلِمٍ وَاِنَّمَا اَعَدْتُهُ لِيُعْلَمَ اَنَّهُ كَانَ يَاْتِي مَعَ اَبِيْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ حَفِظَ الْمِسْوَرُ خُطَبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قبائیں آئیں، آپ ﷺ نے وہ چادریں اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تقسیم فرما دیں۔ میرے والد نے مجھے کہا: تو ہمارے ساتھ چل، رسول اللہ ﷺ کے پاس چادریں آئی ہیں، حضور ﷺ کے دروازے پر پہنچ کر میرے والد صاحب میرے ساتھ گفتگو کر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان کی آواز پہچان لی، آپ ﷺ چادر لے کر باہر تشریف لائے، اور فرمایا: میں نے یہ چادر آپ کے لئے بچا کر رکھی ہوئی تھی، آپ کے لئے بچا کر رکھی تھی۔

✿✿ یہ حدیث مسلم شریف میں درج ہے۔ میں نے یہ حدیث دوبارہ اس لئے لکھی ہے تاکہ پڑھنے والے کو معلوم ہو جائے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ حضرت مسور رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے خطبے یاد تھے۔

6229 – كَمَا حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ اَهْلَ الشِّرْكِ وَالْاَوْثَانِ كَانُوا يَدْفَعُوْنَ مِنْ هٰذَا الْمَوْضِعِ اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ عَلَى رُءُوْسِ الْجِبَالِ كَاَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِي وُجُوْهِهَا، وَاِنَّا نَدْفَعُ بَعْدَ اَنْ تَغِيبَ، وَكَانُوا يَدْفَعُوْنَ مِنَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مُنْبَسِطَةً هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ قَدْ صَحَّ وَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْتُهُ سَمَاعَ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ

6229: المعجم الكبير للطبراني - باب الميم' من اسمه مسور - محمد بن قيس' حديث: 16862' مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الحج' فی وقت الإفاضة من عرفة - حديث: 18209' السنن الكبرى للبيهقی - جماع ابواب وقت الحج والعمرة' جماع ابواب دخول مكة - باب الدفع من المزدلفة قبل طلوع الشمس' حديث: 8944

مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا كَمَا يَتَوَهَّمُهُ رَعَاعُ اَصْحَابِنَا اَنَّهُ مِمَّنْ لَّهُ رِوَايَةٌ بِلَا سَمَاعٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6229 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عرفات میں خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: اما بعد، بے شک مشرکین اور بتوں کے پجاری لوگ یہاں سے اس وقت روانہ ہوجاتے تھے جب کہ سورج پہاڑوں کے اوپر ایسے ہوتا تھا جیسے آدمی کے سر پر عمامہ ہو۔ جبکہ ہم سورج غروب ہونے کے بعد یہاں سے نکلیں گے۔ اور وہ لوگ مشعر الحرام سے (یعنی مزدلفہ سے) اس وقت روانہ ہوتے تھے جب کہ سورج طلوع ہو چکا ہوتا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور میرے بیان سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع ثابت ہے۔ اور حقیقت حال ویسی نہیں ہے جو ہمارے ساتھیوں نے سمجھ رکھی ہے کہ مسور بن مخرمہ ان لوگوں میں شامل ہیں جو بغیر سماع کے روایت کرتے ہیں۔

ذِكْرُ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ الْاَكْبَرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ضحاک بن قیس اکبر رضی اللہ عنہ کے فضائل

6230 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسِ بْنِ خَالِدِ بْنِ وَهْبِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ وَاثِلَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ سِنَانِ بْنِ مُحَارِبِ بْنِ فِهْرٍ، وَاُمُّهُ اُمَيْمَةُ بِنْتُ رَبِيعَةَ مِنْ كِنَانَةَ، وَهِيَ اَيْضًا اُمُّ اُخْتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اُخْتِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ هُمَا لِاَبٍ وَاُمٍّ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''ضحاک بن قیس بن خالد بن وہب بن ثعلبہ بن عمرو بن سنان بن محارب بن فہر''۔ ان کی والدہ ''امیمہ بنت ربیعہ'' ہیں، ان کا تعلق بنی کنانہ کے ساتھ ہے۔ اور یہی امیمہ، ضحاک کی بہن فاطمہ بنت قیس کی بھی والدہ ہیں۔ یہ ضحاک بن قیس کی سگی بہن ہیں۔

6231 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا شَبَابٌ الْعُصْفُرِيُّ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ الْقَحْذَمِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، وَاَبِي الْيَقْظَانِ وَغَيْرِهِمَا قَالُوا: " قَدِمَ ابْنُ زِيَادٍ الشَّامَ، وَقَدْ بَايَعَ اَهْلَ الشَّامِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ مَا خَلَا اَهْلِ الْجَابِيَةِ، فَبَايَعَ ابْنَ زِيَادٍ، وَمَنْ هُنَاكَ كَانَ مِنْ بَنِي اُمَيَّةَ وَمَوَالِيهِمْ: مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ، وَمِنْ بَعْدِهِ لِخَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، وَذٰلِكَ لِلنِّصْفِ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَسِتِّينَ، ثُمَّ سَارَ اِلَى الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ فَالْتَقَوْا بِمَرْجِ رَاهِطٍ، فَاقْتَتَلُوا عِشْرِينَ يَوْمًا، ثُمَّ كَانَتِ الْهَزِيمَةُ عَلَى الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ وَاَصْحَابِهِ وَذٰلِكَ فِي ذِي الْحِجَّةِ مِنْ سَنَةِ اَرْبَعٍ وَسِتِّينَ فَقُتِلَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ وَنَاسٌ كَثِيرٌ مِنْ قَيْسٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6231 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ولید بن ہشام قحذمی اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے اور ابوالیقظان اور دیگر راوی روایت کرتے ہیں کہ ابن زیاد شام میں آیا، جب اہل شام حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر چکے تھے، صرف اہل جابیہ نے ان کی بیعت نہیں کی تھی۔ ان لوگوں نے ابن زیاد کی بیعت کی۔ وہاں پر بنوامیہ اوران کے موالی کی جانب سے مروان بن حکم موجود تھا۔ (جابیہ کے لوگوں نے مروان کی بیعت کی اور) اس کے بعد خالد بن یزید بن معاویہ کی۔ یہ واقعہ ۶۴ ہجری، ذی القعدہ کے درمیان پیش آیا۔ پھر ان لوگوں نے ضحاک بن قیس کی جانب پیش قدمی کی۔ اور مرج راہط میں دونوں لشکروں کی مڈبھیڑ ہوگئی۔ بیس دن تک ان کے درمیان سخت جنگ ہوتی رہی، اس کے بعد ضحاک بن قیس اوراس کے ساتھیوں کو شکست ہوئی۔ یہ واقعہ ۶۴ ہجری ذی الحجہ میں پیش آیا۔ اس جنگ میں ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ اوران کے بہت سارے ساتھی شہید ہوئے۔

6232 – فَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ الْاَكْبَرُ يُكَنَّى اَبَا اُنَيْسٍ، قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالضَّحَّاكُ غُلَامٌ لَمْ يَبْلُغْ

فَاَخْبَرَنِيْ مَخْلَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: زَعَمَ الْوَاقِدِيُّ: اَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَقُوْلُ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيقُ: اِنَّ الصَّوَابَ قَوْلُ اَبِيْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ جَرِيرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ، فَقَدْ صَحَّتْ لَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِوَايَاتٌ ذُكِرَ فِيْهَا سَمَاعُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: حضرت ضحاک بن قیس اکبر رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوانیس'' تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت حضرت قیس ابھی نابالغ تھے۔

واقدی کہتے ہیں: ضحاک بن قیس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع نہیں کیا۔ (امام حاکم کہتے ہیں) ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کہتے ہیں کہ اس سلسلے میں ابوجعفر محمد بن جریر رحمۃ اللہ علیہ کا قول درست ہے۔ انہوں نے متعدد صحیح روایات نقل کی ہیں جن میں ان کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کا ذکر کیا گیا ہے۔ (ان میں سے ایک حدیث درج ذیل ہے)

6233 – مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، ثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَيْهَقِيُّ، ثَنَا سُنَيْدُ بْنُ دَاوُدَ الْمِصِّيصِيُّ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ، وَهُوَ عَدْلٌ مَرْضِيٌّ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَزَالُ وَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَمِنْهَا:

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6233 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی اپنی سند کے ہمراہ حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ضحاک بن قیس نے مجھے بتایا ہے (ضحاک بن قیس عادل اور معتبر شخصیت ہیں) کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے

سنا ہے کہ ''والی ہمیشہ قریش میں سے ہوگا''۔ (ان میں سے ایک اور حدیث درج ذیل ہے)

6234 – مَا حَدَّثَنَاهُ الشَّيْخُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ اِمْلاءً، ثَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ الْقَاضِيُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حُمَيْدٍ الطَّوِيلُ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ، كَتَبَ اِلٰى قَيْسِ بْنِ الْهَيْثَمِ حَيْثُ مَاتَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّا بَعْدُ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ الدُّخَانِ، يَمُوْتُ مِنْهَا قَلْبُ الرَّجُلِ كَمَا يَمُوْتُ بَدَنُهُ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا، وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ فِيهَا اَقْوَامٌ دِينَهُمْ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا قَلِيلٍ وَاَنَّ يَزِيدَ قَدْ مَاتَ، وَاَنْتُمْ اِخْوَانُنَا وَاَشِقَّاؤُنَا " وَمِنْهَا:

✧✧ حضرت حسن کہتے ہیں: جب یزید بن معاویہ فوت ہوا، تو حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ نے قیس بن ہیثم کی جانب ایک مکتوب لکھا، (جس کی تحریر کچھ اس طرح تھی)

سلام علیک امابعد۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے قریب دھوئیں کی مثل فتنے اٹھیں گے، لوگوں کے دل مردہ ہو جائیں گے جیسے انسان مرجاتا ہے۔ ان حالات میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا تو شام کو کافر ہو چکا ہوگا، اور ایک آدمی شام کے وقت مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا۔ دنیا کے چند سکوں کی خاطر لوگ اپنا دین بیچ دیں گے۔ یزید مر گیا ہے، جبکہ تم لوگ ہمارے سگے بھائیوں کی طرح ہو۔ (ان میں سے ایک اور حدیث بھی درج ذیل ہے)

6235 – مَا اَخْبَرَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، ثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَنْبَاَ سَعِيدُ بْنُ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ الْفِهْرِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: " اِذَا اَتَى الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَقَالُوا: مَرْحَبًا فَمَرْحَبًا بِهِ يَوْمَ يَلْقَى رَبَّهُ، وَاِذَا اَتَى الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَقَالُوا لَهُ: قَحْطًا فَقَحْطًا لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ " وَمِنْهَا:

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6235 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوسعید ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کوئی شخص اپنی قوم میں آتا ہے اور لوگ اس کو خوش آمدید کہتے ہیں تو جس دن وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جائے گا، اس دن وہاں بھی اس کو خوش آمدید کہا جائے گا۔ اور جو شخص اپنی قوم میں آئے اور اس کی قوم اس کی برائی کرے، قیامت کے دن بھی اس کا حشر برا ہی ہوگا۔

(ان میں سے ایک اور حدیث درج ذیل ہے)

6235:المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف'باب من اسمه إبراهيم - حديث:2564'المعجم الكبير للطبرانی - باب الصاد' باب الضاد - ما اسند الضحاك بن قيس' حديث:8019

6236 – مَا حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: كَانَتْ بِالْمَدِينَةِ امْرَاَةٌ تَخْفِضُ النِّسَاءَ يُقَالُ لَهَا اُمُّ عَطِيَّةَ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْفِضِي وَلَا تَنْهَكِي، فَاِنَّهُ اَنْضَرُ لِلْوَجْهِ وَاَحْظَى عِنْدَ الزَّوْجِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6236 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ''ام عطیہ'' نامی ایک عورت رہتی تھی، یہ عورت کا ختنہ کیا کرتی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ہدایت دی کہ ختنہ کیا کرو لیکن زیادہ گہرا نہیں کیا کرو، کیونکہ وہ بظاہر اچھا بھی لگتا ہے اور شوہر کو اس میں لذت بھی زیادہ ملتی ہے۔ (عرب میں عورتوں ختنے کا رواج ہوتا تھا، اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت جاری فرمائی تھی)

ذِكْرُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص بن وائل سہمی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6237 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ بْنُ وَائِلِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سَهْمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هُصَيْصِ بْنِ كَعْبٍ، اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَبْلَ اَبِيهِ، وَكَانَ مِمَّا ذَكَرَ رَجُلًا طُوَالًا اَحْمَرَ عَظِيمَ السَّاقَيْنِ اَبْيَضَ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ، وَكَانَ قَدْ عَمِيَ فِي اٰخِرِ عُمُرِهِ تُوُفِّيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو بِالشَّامِ سَنَةَ خَمْسٍ وَسِتِّينَ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ سَنَةً وَكَانَ يُكَنَّى اَبَا مُحَمَّدٍ

✧✧ محمد بن عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عبداللہ بن عمرو بن عاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب''۔ حضرت عبداللہ بن عمر اپنے والے سے پہلے اسلام لائے تھے، آپ دراز قد تھے، رنگ سرخ تھا، پنڈلیاں بڑی بڑی تھیں، سر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ۶۵ ہجری کو شام میں فوت ہوئے، وفات کے وقت ان کی عمر ۷۲ برس تھی، ان کی کنیت ''ابو محمد'' تھی۔

6238 – فَحَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: وَكَانَتْ وَفَاةُ اَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَاُمُّهُ رَيْطَةُ بِنْتُ مُنَبِّهِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَامِرِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَهْمٍ سَنَةَ خَمْسٍ وَسِتِّينَ، وَكَانَ يَخْضِبُ بِالسَّوَادِ، وَكَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَكْبَرَ مِنَ ابْنِهِ بِاثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: ابو محمد عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ ''ریطہ بنت منبہ بن حجاج بن عمر بن حذیفہ بن سعد بن سہم'' کا انتقال ۶۵ ہجری کو ہوا۔ آپ کالے رنگ کا خضاب لگاتے تھے۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے سے صرف ۱۲ برس بڑے تھے،

6239 - حَدَّثَنِي اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْكَلَاعِيُّ، عَنْ اَبِي عَبْدِاللّٰهِ الْقُرَشِيِّ، قَالَ: دَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَقَدْ سَوَّدَ لِحْيَتَهُ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الشُّوَيْبُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَمْرٍو: اَمَا تَعْرِفُنِي يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ؟ قَالَ: بَلَى اَعْرِفُكَ شَيْخًا، فَاَنْتَ الْيَوْمَ شَابٌّ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الصُّفْرَةُ خِضَابُ الْمُؤْمِنِ، وَالْحُمْرَةُ خِضَابُ الْمُسْلِمِ، وَالسَّوَادُ خِضَابُ الْكَافِرِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6239 – حديث منكر

✧✧ ابوعبداللہ قرشی فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرو کے پاس گئے، عبداللہ بن عمرو نے اپنی داڑھی شریف کو سیاہ خضاب لگا رکھا تھا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کو یوں سلام کیا: السلام علیک ایھا الشویب۔ اے پیارے بوڑھے، تم پر سلامتی ہو۔ حضرت عبداللہ بن عمرو نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا تم نے مجھے پہچانا نہیں ہے؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ میں آپ کو بوڑھے کو پہچانتا ہوں لیکن آج تو آپ جوان ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ زردی مومن کا خضاب ہے اور سرخی مسلمان کا خضاب ہے اور سیاہی کافر کا خضاب ہے۔

6240 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَلَّافِ، بِمِصْرَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ اَبُوْ هَانِئٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ، يَقُوْلُ: " جَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ اِلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، فَقَالُوا: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ "

✧✧ ابوعبدالرحمٰن حبلی فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس تین آدمی آئے اور انہوں نے آپ کو ''ابومحمد'' کہہ کر پکارا۔

6241 - حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، اُمُّهُ رَيْطَةُ بِنْتُ مُنَبِّهِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَامِرِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَهْمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هُصَيْصِ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ، آپ کی والدہ کا نام ''ریطہ بنت منبہ بن حجاج بن عامر بن حذیفہ بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی'' ہے۔

6242 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ: رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، وَرَجُلَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَسَالِمٍ مَوْلَى اَبِي حُذَيْفَةَ، وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ " وَقَالَ: وَخَصَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ بِكَلِمَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6242 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا" چار آدمیوں سے قرآن سیکھو، دو آدمی مہاجرین میں سے ہیں اور دو آدمی انصار میں سے ہیں۔

① عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

② ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام "سالم" رضی اللہ عنہ

③ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

④ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

راوی کہتے ہیں: اور رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے لئے کوئی خاص بات بھی کہی تھی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6243 – اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِیْ، بِمَرْوَ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ اُسَامَةَ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قُدَامَةَ الْجُمَحِیُّ، حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ بِالشَّامِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كَانَتْ اُمُّ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَيْطَةَ بِنْتَ مُنَبِّهِ بْنِ الْحَجَّاجِ تُلْطِفُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَتَاهَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: كَيْفَ اَنْتِ يَا اُمَّ عَبْدِاللّٰهِ؟ قَالَتْ: بِخَيْرٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ رَجُلٌ قَدْ تَرَكَ الدُّنْيَا، قَالَ لَهُ اَبُوْهُ يَوْمَ صِفِّيْنَ: اخْرُجْ فَقَاتِلْ، قَالَ: يَا اَبَتَاهُ اَتَامُرُنِیْ اَنْ اَخْرُجَ فَاُقَاتِلَ، وَقَدْ كَانَ مِنْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ سَمِعْتَ. قَالَ: اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ، اَتَعْلَمُ اَنَّ مَا كَانَ مِنْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْكَ اَنَّهُ اَخَذَ بِيَدِكَ

6242:صحيح البخاری - كتاب المناقب' باب مناقب عبد الله بن مسعود رضی الله عنه - حديث: 3572'صحيح البخاری - كتاب المناقب' باب مناقب معاذ بن جبل رضی الله عنه - حديث: 3618'صحيح البخاری - كتاب المناقب' باب مناقب ابی بن كعب رضی الله عنه - حديث: 3620'صحيح البخاری - كتاب فضائل القرآن' باب القراء من اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم - حديث: 4718'صحيح مسلم - كتاب فضائل الصحابة رضی الله تعالى عنهم' باب من فضائل عبد الله بن مسعود وامه رضی الله تعالى - حديث: 4609'صحيح مسلم - كتاب فضائل الصحابة رضی الله تعالى عنهم' باب من فضائل عبد الله بن مسعود وامه رضی الله تعالى - حديث: 4610' صحيح مسلم - كتاب فضائل الصحابة رضی الله تعالى عنهم' باب من فضائل عبد الله بن مسعود وامه رضی الله تعالى - حديث: 4611'الجامع للترمذی - ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب مناقب عبد الله بن مسعود رضی الله عنه' حديث: 3826'صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب قراءة القرآن - ذكر الامر باخذ القرآن عن رجلين من المهاجرين ورجلين من الانصار' حديث: 736'السنن الكبرى للنسائی - كتاب فضائل القرآن' ذكر الاربعة الذين جمعوا القرآن على عهد رسول الله صلى الله - حديث: 7737'مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما - حديث: 6353'مسند الطيالسی - احاديث النساء' احاديث عبد الله بن عمرو بن العاص - ما روى مسروق' حديث: 2347'المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' باب من اسمه إبراهيم - حديث: 2445'مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 4863

فَوَضَعَهَا فِي يَدِي فَقَالَ: اَطِعْ اَبَاكَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ . قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَاِنِّي آمُرُكَ اَنْ تُقَاتِلَ، قَافكل: فَخَرَجَ يُقَاتِلُ، فَلَمَّا وَضَعَتِ الْحَرْبُ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ:

لَوْ شَهِدَتْ جَمَلَ مَقَامِي وَمَشْهَدِي ۔۔۔ بِصِفِّيْنَ يَوْمًا شَابَ مِنْهَا الذَّوَائِبُ

عَشِيَّةَ جَاءَ اَهْلُ الْعِرَاقِ كَاَنَّهُمْ ۔۔۔ كَتَائِبُ مِنْهُمْ، وَارْجَحَنَّتْ كَتَائِبُ

اِذَا قُلْتُ قَدْ وَلَّوْا سِرَاعًا ثَبَتَتْ لَنَا ۔۔۔ كَتَائِبُ مِنْهُمْ، وَارْجَحَنَّتْ كَتَائِبُ

فَقَالُوا لَنَا: اِنَّا نَرَى اَنْ تُبَايِعُوا ۔۔۔ عَلِيًّا فَقُلْنَا: بَلْ نَرَى اَنْ تُضَارِبُوا

✧✧ عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی والدہ ریطہ بنت منبہ بن حجاج، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت خیال رکھا کرتی تھیں۔ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا حال پوچھا تو وہ بولیں۔ میں ٹھیک ہوں۔ حضرت عبداللہ تارک الدنیا تھے۔ جنگ صفین میں ان کے والد نے ان سے کہا: نکلو اور جنگ کرو، انہوں نے کہا: اے میرے پیارے والد محترم آپ مجھے حکم دے رہے ہیں کہ میں باہر نکلوں اور جنگ کروں۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد آپ نے سن رکھا ہے، انہوں (حضرت عمرو بن عاص) نے کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں ''کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ کی جانب کیا عہد تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرا ہاتھ پکڑ کر میرے ہاتھ کے نیچے رکھا اور فرمایا: اپنے والد عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی اطاعت کرنا۔ عبداللہ نے کہا: جی ہاں۔ ان کے والد نے کہا: پھر میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم جنگ میں شریک ہو جاؤ، چنانچہ حضرت عبداللہ نکلے اور جنگ میں شریک ہو گئے، جب جنگ ختم ہو گئی تو حضرت عبداللہ نے مذکورہ بالا اشعار کہے (جن کا ترجمہ درج ذیل ہے)

○ اگر میں جنگ صفین میں اپنے مقام اور قتل گاہ میں حاضر ہوتا جس دن پیشانی کے بالوں میں بڑھاپے کے آثار نظر آرہے تھے۔

○ جس رات عراق کی فوجیں بہار کے بادلوں کی طرح آئیں، جن کی ہیبت سے لشکر لرزا ٹھے۔

○ جب وہ کم ہوئے تو بھاگ کھڑے ہوئے، جب ان کی ایک جماعت ہمارے سامنے ثابت قدم رہی، اور کچھ لشکر آہستہ آہستہ چل کر روانہ ہو گئے۔

○ وہ ہم سے کہنے لگے: ہم سمجھ رہے ہیں کہ تم لوگ علی کی بیعت کر لو گے، ہم نے کہا: جبکہ ہم تو سمجھ رہے ہیں کہ تم جنگ کرو گے۔

6244 – حَدَّثَنِي الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مِلْحَانَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ لَهُ، فَفَزِعَ النَّاسُ فَخَرَجْتُ وَعَلَيَّ سِلَاحِي، فَنَظَرْتُ اِلٰى سَالِمٍ مَوْلَى اَبِي حُذَيْفَةَ عَلَيْهِ سِلَاحُهُ يَمْشِي وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ،

فَقُلْتُ: لَأَقْتَدِيَنَّ بِهٰذَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ حَتّٰى اَتٰى، فَجَلَسَ عِنْدَ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَلَسْتُ مَعَهُ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، مَا هٰذِهِ الْخِفَّةُ مَا هٰذَا التَّرَفُ اَعَجَزْتُمْ اَنْ تَصْنَعُوا كَمَا صَنَعَ هٰذَانِ الرَّجُلَانِ الْمُؤْمِنَانِ؟ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6244 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، لوگوں میں بہت گھبراہٹ پھیل گئی، میں اپنے ہتھیار پہن کر نکلا، میں نے حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا، وہ اپنے ہتھیار پہنے ہوئے بہت اطمنان کے ساتھ چلتے ہوئے آرہے تھے، میں نے سوچا کہ میں اس نیک آدمی کے پیچھے چلوں گا، (چنانچہ میں اس کے پیچھے ہولیا، چلتے چلتے) وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے پاس جا کر بیٹھ گیا، اس کے ساتھ میں بھی بیٹھ گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصے کے عالم میں باہر تشریف لائے، اور فرمایا: اے لوگو! یہ کیسی خفت ہے؟ یہ کیسی آسودہ حالی ہے؟ کیا تم لوگ ان دو مومن آدمیوں کی طرح نہیں ہو سکتے؟

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6245 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَبُوْ عُتْبَةَ الْحِمْصِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ السَّكُوْنِيُّ، قَالَ: " كُنْتُ مَعَ وَالِدِي بِحُوَارِينَ إِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ، فَلَمَّا رَآهُ النَّاسُ ابْتَدَرُوْهُ، قَالَ: وَكُنْتُ فِيْمَنِ ابْتَدَرَ مَجْلِسَهُ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ؟ قَالُوا: هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ "

✧✧ عمرو بن قیس سکونی فرماتے ہیں: میں اپنے والد کے ہمراہ حوارین میں تھا، ایک آدمی آیا۔ جب لوگوں نے اس کو دیکھا تو اس کی جانب دوڑ پڑے، آپ فرماتے ہیں: میں بھی دوڑ کر اس شخص کی مجلس میں بیٹھ گیا۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے؟ تو لوگوں نے مجھے بتایا کہ یہ ''حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ'' ہیں۔

6246 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَتَاْذَنُ لِيْ فَاَكْتُبُ مَا اَسْمَعُ مِنْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: فِي الرِّضَاءِ وَالْغَضَبِ، قَالَ: نَعَمْ، فَاِنَّهُ لَا يَنْبَغِي اَنْ اَقُوْلَ عِنْدَ الرِّضَاءِ وَالْغَضَبِ اِلَّا حَقًّا صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6246 – صحيح

✧✧ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ مجھے اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ میں آپ سے جو بات بھی سنوں اس کو لکھ لیا کروں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

6246۔سنن الدارمی - باب من رخص فی کتابة العلم' حدیث: 506'سنن ابی داود - کتاب العلم' باب فی کتاب العلم - حدیث: 3179

اجازت عطا فرما دی۔ میں نے کہا: عام حالت کی بھی اور غصے کی حالت کبھی سب لکھ لیا کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں سب لکھ لیا کرو، کیونکہ طبیعت نارمل ہو یا غصے کی کیفیت، ہر حالت میں میری زبان سے حق ہی نکلتا ہے۔

☆☆ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6247 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، اَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنِ الْاَخْنَسِ بْنِ خَلِيفَةَ الضَّبِّيِّ، قَالَ: رَاٰى كَعْبُ الْاَحْبَارِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يُفْتِي النَّاسَ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا: هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِهٖ قَالَ: قُلْ لَهٗ: يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، لَا تَفْتَرِ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكَ بِعَذَابٍ، وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى. قَالَ: فَاَتَاهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهٗ ذٰلِكَ . قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَصَدَّقَ كَعْبٌ، قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى وَلَمْ يَغْضَبْ. قَالَ: فَاَعَادَ عَلَيْهِ كَعْبٌ الرَّجُلَ، فَقَالَ: سَلْهُ عَنِ الْحَشْرِ مَا هُوَ؟ وَعَنْ اَرْوَاحِ الْمُسْلِمِينَ اَيْنَ تَجْتَمِعُ؟ وَاَرْوَاحُ اَهْلِ الشِّرْكِ اَيْنَ تَجْتَمِعُ؟ فَاَتَاهُ فَسَاَلَهٗ، فَقَالَ: اَمَّا اَرْوَاحُ الْمُسْلِمِينَ فَتَجْتَمِعُ بِاَرِيحَاءَ، وَاَمَّا اَرْوَاحُ اَهْلِ الشِّرْكِ فَتَجْتَمِعُ بِصَنْعَاءَ، وَاَمَّا اَوَّلُ الْحَشْرِ، فَاِنَّهَا نَارٌ تَسُوقُ النَّاسَ يَرَوْنَهَا لَيْلًا، وَلَا يَرَوْنَهَا نَهَارًا، فَرَجَعَ رَسُوْلُ كَعْبٍ اِلَيْهِ فَاَخْبَرَهٗ بِالَّذِي قَالَ: فَقَالَ: صَدَقَ هٰذَا عَالِمٌ فَسَلُوْهُ

✧✧ اخنس بن خلیفہ ضبی فرماتے ہیں: حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو لوگوں کو فتویٰ دیتے دیکھا تو پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ ''حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ہیں۔ انہوں نے اپنے ایک ساتھی کو ان کی جانب بھیجا اور کہا: ان کو کہنا: اے عبداللہ بن عمرو! اللہ تعالیٰ کی ذات پر جھوٹ مت بولو، ورنہ تم اللہ تعالیٰ کے عذاب کے مستحق ہو جاؤ گے۔ اور وہ شخص ناکام ہوا جس نے اللہ تعالیٰ کی ذات پر جھوٹ باندھا۔ وہ آدمی ان کے پاس آیا، اور وہ سب کہہ ڈالا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت کعب نے سچ کہا: واقعی وہ شخص ناکام ہوا جس نے اللہ تعالیٰ کی ذات پر جھوٹ بولا۔ اور عبداللہ بن عمرو نے اس کا برا نہیں منایا، حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو دوبارہ ان کے پاس بھیجا، اور کہا: ان سے پوچھو کہ حشر کیا ہے؟ اور مومنین کی ارواح کہاں جمع ہونگی؟ اور مشرکین کی ارواح کہاں جمع کی جائیں گی؟ اس شخص نے ان کے پاس آ کر یہ سوالات پوچھے، انہوں نے جواب دیا: مسلمانوں کی ارواح مقام ''اریحاء'' میں جمع ہونگی، اور مشرکین کی ارواح مقام ''صنعاء'' میں جمع ہونگی، اور حشر کا آغاز یوں ہوگا کہ ایک آگ نمودار ہوگی جو لوگوں کو اپنے آگے آگے ہانکتی لے جائے گی، لوگوں کو ہر طرف رات کی طرح اندھیرا نظر آئے گا، اور دن کی روشنی دکھائی نہیں دے گی۔ حضرت کعب کا نمائندہ ان کے سوالوں کے جواب لے کر ان کے پاس واپس آیا اور تمام جواب سنا دیئے، جوابات سن کر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اس آدمی نے سچ کہا ہے۔ یہ واقعی عالم دین ہے، اس سے مسائل پوچھ لیا کرو۔

ذِكْرُ اَسْمَاءِ بْنِ حَارِثَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت اسماء بن حارثہ انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

6248 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: اَسْمَاءُ بْنُ حَارِثَةَ بْنِ هِنْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ غِيَاثِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَامِرِ بْنِ اَفْصَى مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ

✧✧ محمد بن عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''اسماء بن حارثہ بن ہند بن عبداللہ بن غیاث بن سعد بن عمرو بن عامر بن افصیٰ مولیٰ بنی حارثہ''

6249 – حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ اَبِي مَرْوَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ حَارِثَةَ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ: اَصُمْتَ الْيَوْمَ يَا اَسْمَاءُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَصُمْ قُلْتُ: قَدْ تَغَدَّيْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: صُمْ مَا بَقِيَ وَمُرْ قَوْمَكَ فَلْيَصُومُوا قَالَ اَسْمَاءُ: فَاَخَذْتُ نَعْلِي بِيَدِي فَاَدْخَلْتُ رَحْلِي حَتّٰى وَرَدْتُ عَلَى قَوْمِي فَقُلْتُ: اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَصُومُوا، فَقَالُوا: قَدْ تَغَدَّيْنَا، فَقُلْتُ: اِنَّهُ قَدْ اَمَرَكُمْ اَنْ تَصُومُوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ

✧✧ حضرت اسماء بن حارثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں عاشوراء کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: اے اسماء! کیا تو نے آج روزہ رکھا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ رکھ لو، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ناشتہ کر چکا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دن کا باقی حصہ روزہ رکھ لواور اپنی قوم کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دو، میں نے اپنے جوتے اپنے ہاتھ میں اٹھائے اور اپنے کجاوے میں سوار ہوکر اپنی قوم میں آ گیا، میں نے آ کر کہا: بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم روزہ رکھ لو، لوگوں نے کہا: ہم نے تو ناشتہ کرلیا ہوا ہے، میں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دن کا باقی حصہ روزہ رکھ لو۔

6250 – اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، اَخْبَرَنِي اَبُوْ يُونُسَ، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ: تُوُفِّيَ اَسْمَاءُ بْنُ حَارِثَةَ سَنَةَ سِتٍّ وَسِتِّينَ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً

✧✧ ابراہیم بن منذر حزامی فرماتے ہیں: حضرت اسماء بن حارثہ رضی اللہ عنہ سن ۶۶ ہجری کو فوت ہوئے، وفات کے وقت ان کی عمر ۸۰ برس تھی۔

6251 – اَخْبَرَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ عَبْدِالْوَاحِدِ الْحَافِظُ بِاِسْتِرَابَاذَ، ثَنَا عَبْدَانُ الْاَهْوَزِيُّ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَرِيشِ،

6249: صحیح ابن حبان - کتاب الصوم، باب صوم التطوع - ذکر البیان بان بعض النهار قد یکون صیاما، حدیث: 3678 مسند احمد بن حنبل - مسند المکیین، حدیث هند بن اسماء - حدیث: 15682، المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف، باب من اسمه ابراهیم - حدیث: 2616، المعجم الکبیر للطبرانی - باب من اسمه امیة، اسماء بن حارثة الاسلمی - حدیث: 867

قَالَ اَبُوْ هَمَّامٍ مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ، ثنَا يَزِيدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كُنْتُ اَرَى اَسْمَاءَ وَهِنْدًا ابْنَيْ حَارِثَةَ اِلَّا خَادِمَيْنِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طُولِ لُزُومِهِمَا بَابَهُ وَخِدْمَتِهِمَا اِيَّاهُ وَكَانَا مُحْتَاجَيْنِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6251 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حارثہ کے دوصاحبزادوں یعنی اسماء اور ہند کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خدمت گزار ہی سمجھتا رہا کیونکہ وہ دونوں اکثر اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر موجود ہوتے تھے۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے تھے۔ یہ دونوں غریب لوگ تھے۔

هِنْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْاَسْلَمِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ہند بن حارثہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6252 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: " هِنْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْاَسْلَمِيُّ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَاتَ هِنْدُ بْنُ حَارِثَةَ بِالْمَدِينَةِ فِي خِلَافَةِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَقِيلَ: اِنَّهُمْ ثَمَانِيَةُ اِخْوَةٍ كُلُّهُمْ صَحِبُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدُوا بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ: وَهُمْ اَسْمَاءُ، وَهِنْدٌ، وَخِرَاشٌ، وَذُوَيْبٌ، وَحُمْرَانُ، وَفَضَالَةُ، وَسَلَمَةُ، وَمَالِكٌ بَنُو حَارِثَةَ بْنِ سَعِيدٍ "

✦✦ محمد بن عمر فرماتے ہیں: حضرت ہند بن حارثہ اسلمی رضی اللہ عنہ حدیبیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ حضرت ہند بن حارثہ رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔ مورخین کا کہنا ہے کہ یہ آٹھ بھائی تھے، سب کے سب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ سب لوگ بیعت رضوان میں شریک ہوئے تھے۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

① ...... حضرت اسماء رضی اللہ عنہ ② ...... حضرت ہند رضی اللہ عنہ

③ ...... حضرت خراش رضی اللہ عنہ ④ ...... حضرت ذویب رضی اللہ عنہ

⑤ ...... حضرت حمران رضی اللہ عنہ ⑥ ...... حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ

⑦ ...... حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ ⑧ ...... حضرت مالک۔ یہ تمام حضرت حارثہ بن سعید کے بیٹے تھے۔

6253 – اَخْبَرَنِي اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْاَصَمِّ بِقَنْطَرَةِ بَرَدَانَ، ثنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، ثنَا يَزِيدُ بْنُ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ: مَنْ اَكَلَ وَشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ اَكَلَ فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ قَدْ تَقَدَّمَتِ الرِّوَايَةُ بِاَنَّ اَسْمَاءَ هُوَ الرَّسُوْلُ بِذَلِكَ وَرُوِيَ اَنَّهُ هِنْدٌ "

✦✦ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کے دن اسلم قبیلے کے ایک آدمی کے ہاتھ

پیغام بھیجا کہ جس نے بھی کچھ کھا، پی لیا ہے وہ اپنا روزہ پورا کرے۔ اور جس نے کچھ نہیں کھایا، پیا وہ دن کا باقی حصہ بھی روزے سے گزارے۔ پیچھے یہ روایت گزر چکی ہے جس میں یہ ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ پیغام لے جانے والے ''حضرت اسماء بن حارثہ'' تھے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ وہ ''حضرت ہند بن حارثہ رضی اللہ عنہ'' تھے۔

6254 – اَخْبَرَنَاهُ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ، ثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ، ثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ هِنْدِ بْنِ حَارِثَةَ، عَنْ اَبِيْهِ هِنْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ قَالَ: مُرْ قَوْمَكَ فَلْيَصُومُوا هٰذَا الْيَوْمَ قَالَ: اَرَاَيْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ وَجَدْتُهُمْ قَدْ طَعِمُوا؟ قَالَ: فَلْيُتِمُّوا اٰخِرَ يَوْمِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6254 – صحيح

✧✧ حضرت ہند بن حارثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے عاشوراء کے دن انہیں یہ پیغام دے کر بھیجا کہ جا کر اپنی قوم کو کہہ دو کہ آج کا دن روزہ رکھیں۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! اگر ان لوگوں نے کچھ کھا، پی لیا ہو تو کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کھا، پی بھی لیا ہو، تب بھی وہ دن کے آخری حصے تک روزہ رکھیں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدِ بْنِ الْجَوْنِ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سلیمان بن صرد بن جون خزاعی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6255 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ لُجَهْمٍ، ثَنَا مَصْقَلَةُ، ثَنَا

6253:صحيح البخاري - كتاب الصوم' باب إذا نوى بالنهار صوما - حديث:1835'صحيح البخاري - كتاب الصوم' باب صيام يوم عاشوراء - حديث: 1918'صحيح البخاري - كتاب اخبار الآحاد' باب ما كان يبعث النبي صلى الله عليه وسلم من الامراء - حديث: 6858'صحيح مسلم - كتاب الصيام' باب من اكل في عاشوراء فليكف بقية يومه - حديث: 1983'صحيح ابن خزيمة - كتاب الصيام' جماع ابواب صوم التطوع - باب الامر بصيام بعض يوم عاشوراء إذا لم يعلم المرء بيوم' حديث: 1946'صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' باب صوم التطوع - ذكر الامر بصوم بعض اليوم من عاشوراء لمن غفل عن إنشاء ' حديث:3679'سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب في صيام يوم عاشوراء - حديث:1760'السنن للنسائي - الصيام' إذا لم يجمع من الليل هل يصوم ذلك اليوم من التطوع - حديث:2294'السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' الحث على السحور - إذا لم يجمع من الليل ' حديث:2589'مسند احمد بن حنبل - مسند المدنيين' حديث سلمة بن الاكوع - حديث: 16210'المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' من اسمه سلمة - يزيد بن ابي عبيد مولى سلمة ' حديث:6163'

6254:مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث هند بن اسماء - حديث: 15681'المعجم الكبير للطبراني - باب الهاء ' من اسمه هلال - من اسمه هند' حديث: 18393'شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الصيام' باب صوم يوم عاشوراء - حديث: 2101'مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روى عن قيس بن سعد بن عبادة' حديث: 1890

الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدِ بْنِ الْجَوْنِ بْنِ اَبِي الْجَوْنِ وَهُوَ عَبْدُ الْعُزَّى بْنُ مُنْقِذِ بْنِ رَبِيعَةَ، وَيُكَنَّى اَبَا مُطَرِّفٍ اَسْلَمَ وَصَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ اسْمُهُ يَسَارَ، فَلَمَّا اَسْلَمَ سَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُلَيْمَانَ، وَكَانَتْ لَهُ سِنٌّ عَالِيَةٌ وَشَرَفٌ فِي قَوْمِهِ، وَنَزَلَ الْكُوْفَةَ حِينَ نَزَلَهَا الْمُسْلِمُونَ وَشَهِدَ مَعَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صِفِّينَ، ثُمَّ اَنَّهُ خَرَجَ يَطْلُبُ دَمَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَتَحْتَ رَايَتِهِ اَرْبَعَةُ آلَافِ رَجُلٍ فَقُتِلَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ فِي تِلْكَ الْوَقْعَةِ وَحُمِلَ رَاْسُهُ اِلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، وَكَانَ سُلَيْمَانُ يَوْمَ قُتِلَ ابْنَ ثَلَاثٍ وَتِسْعِينَ سَنَةً

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں کہ سلیمان بن صرد بن جون ابن ابی جون رضی اللہ عنہ، ہی عبدالعزیٰ بن منقذ بن ربیعہ ہیں۔ان کی کنیت ''ابومطرف'' تھی،انہوں نے اسلام قبول کیا،رسول اللہ ﷺ کی صحبت بابرکت حاصل کی۔ان کا نام ''یسار'' تھا۔جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام ''سلیمان'' رکھ دیا۔آپ اپنی قوم بہت زیرک اور معتبر آدمی تھے۔جب مسلمان کوفہ میں گئے تو یہ بھی وہاں گئے۔اور امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ صفین میں شریک ہوئے۔پھر یہ چار ہزار افواج کا لشکر لے کر حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے قتل کا بدلہ لینے کے لئے نکلے،اسی واقعہ میں حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ شہید کردیئے گئے۔ان کا سر مروان کے دربار میں بھیج دیا گیا۔جس دن حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا اس دن ان کی عمر ۹۳ برس تھی۔

6256 – سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيَّ يَقُوْلُ: قَتَلَ الْمُخْتَارُ بْنُ اَبِي عُبَيْدٍ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ هٰذَا بَعْدَ اَنْ قَتَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيَادٍ

✧✧ محمد بن اسحاق کہتے ہیں: میں نے محمد بن اسماعیل بخاری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مختار بن ابی عبید نے حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا۔جبکہ اس سے پہلے حضرت سلیمان بن صرد عبیداللہ بن زیاد کو قتل کر چکے تھے۔

6257 – حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ مَنْصُورٍ الْقَاضِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَجَاءٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمَدِينِيُّ قَالَ: قَتَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيَادٍ

✧✧ علی بن عبداللہ مدینی فرماتے ہیں: حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ نے عبیداللہ بن زیاد کو قتل کیا تھا۔

ذِكْرُ اَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6258 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ اَنَّ اَبَا شُرَيْحٍ كَعْبَ بْنَ عَمْرٍو الْخُزَاعِيَّ مَاتَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَسِتِّينَ، وَاسْمُهُ مُخْتَلَفٌ فِيهِ فَقَدْ قِيلَ خُوَيْلِدُ بْنُ عَمْرٍو

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: ابوشریح کعب بن عمرو خزاعی رضی اللہ عنہ ۶۸ ہجری کو فوت ہوئے،ان کے نام کے

بارے میں اختلاف ہے، بعض مؤرخین نے ان کا نام ''خویلد بن عمرو'' بتایا ہے۔

ذِكْرُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرِ بْنِ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت نعمان بن بشیر بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

6259 – حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ الْجَلَّابُ - رَحِمَهُ اللّٰهُ - ثنا اِمَامُ عَصْرِهٖ بِالْعِرَاقِ اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ خِلَاسِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مَالِكِ الْاَغَرِّ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ الْخَزْرَجِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، وَاُمُّهُ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ اُخْتُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَوُلِدَ لِنُعْمَانَ عَبْدُ اللّٰهِ وَبِهٖ كَانَ يُكَنّٰى اَبَا عَبْدِاللّٰهِ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''نعمان بن بشیر بن سعد بن ثعلبہ بن خلاس بن زید بن مالک الاغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج''۔ ان کی والدہ ''عمرہ بنت رواحہ'' ہیں جو کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کی بہن ہیں۔ حضرت نعمان کے ہاں عبداللہ کی ولادت ہوئی، تو اسی کے نام سے ان کی کنیت ''ابوعبداللہ'' ہے۔

6260 – حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ: جَلَسْنَا عِنْدَهٗ فَذَكَرَ اَوَّلَ مَوْلُودٍ مِنَ الْاَنْصَارِ بَعْدَ قُدُومِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ، فَقَالَ: النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ وُلِدَ بَعْدَ اَنْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ بِسَنَةٍ اَوْ اَقَلَّ مِنْ سَنَةٍ، قَالَ: فَذَكَرُوا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ طَلْحَةَ، فَقَالَ: لَوْ كَانَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ حَامِلًا بِهٖ فَوَلَدَتْ بَعْدَ اَنْ قَدِمَتِ الْمَدِيْنَةَ

✧✧ محمد بن عمرو بن حزم فرماتے ہیں: ہم ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، تو اس بارے میں تذکرہ چلا کہ رسول اللہ ﷺ کے مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد سب سے پہلے کس کی ولادت ہوئی؟ ایک نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے مدینہ منورہ آنے کے ایک ہی سال میں نعمان بن بشیر پیدا ہوئے تھے، اور ایک نے کہا کہ عبداللہ بن ابی طلحہ پیدا ہوئے تھے۔ پہلے آدمی نے کہا: اگر ام سلیم اس وقت عبداللہ بن ابی طلحہ کے ساتھ حاملہ تھیں تو عبداللہ کی پیدائش ام سلیم کے مدینہ منورہ آنے کے بعد ہوئی۔

6261 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا مُسْهِرٍ يَقُوْلُ: قُتِلَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ فِيْمَا بَيْنَ سَلَمِيَّةَ وَحِمْصَ قُتِلَ غِيلَةً

✧✧ ابومسہر فرماتے ہیں: نعمان بن بشیر سلمیہ اور حمص کے درمیان دھوکے سے قتل کر دیئے گئے تھے۔

6262 – فَاَخْبَرَنِيْ قَاضِي الْقُضَاةِ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ الْهَاشِمِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَائِنِيُّ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ دَاوُدَ الثَّقَفِيُّ، وَمَسْلَمَةُ بْنُ مُحَارِبٍ، وَغَيْرُهُمَا قَالُوا: لَمَّا قُتِلَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ بِمَرْجِ رَاهِطٍ وَكَانَ لِلنِّصْفِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَسِتِّيْنَ فِيْ خِلَافَةِ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، فَاَرَادَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ اَنْ يَهْرُبَ مِنْ حِمْصَ وَكَانَ عَامِلًا عَلَيْهَا فَخَافَ وَدَعَا لِابْنِ الزُّبَيْرِ، فَطَلَبَهٗ اَهْلُ حِمْصَ فَقَتَلُوْهُ وَاحْتَزُّوا رَاْسَهٗ وَقَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَاتُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ بِسَمَاعِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

✧✧ یعقوب بن داؤد ثقفی اور مسلمہ بن محارب اور دیگر کئی محدثین بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کو مرج راہط میں شہید کر دیا گیا، یہ واقعہ ۱۵ ذی الحجہ سن ۶۴ ہجری کا مروان بن حکم کے دور کا ہے۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ جو کہ اس وقت حمص کے گورنر تھے، وہ خوف زدہ ہو گئے اور وہ وہاں سے بھاگ کر ابن زبیر کے پاس جانا چاہتے تھے۔ لیکن اہل حمص نے ان کو پکڑ لیا اور شہید کر دیا اور ان کا سر کاٹ کر جدا کر دیا۔ صحیحین میں صحیح روایات موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کیا ہے۔

6263 – حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الْعَدْلُ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَحِبْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ: إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ أَقْوَامٌ خَلَاقَهُمْ فِيهَا بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا يَسِيرٍ قَالَ الْحَسَنُ: وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْنَاهُمْ صُوَرًا بِلَا عُقُولٍ، أَجْسَامًا بِلَا أَحْلَامٍ، فَرَاشَ نَارٍ وَذِبَّانَ طَمَعٍ، يَغْدُونَ بِدِرْهَمَيْنِ وَيَرُوحُونَ بِدِرْهَمَيْنِ يَبِيعُ أَحَدُهُمْ دِينَهُ بِثَمَنِ الْعَنْزِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6263 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی سعادت حاصل ہوئی، ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرب قیامت میں تاریک رات کی مانند فتنے ہوں گے، حالات ایسے ہو جائیں گے کہ انسان صبح کے وقت مومن ہوگا اور شام کے وقت کافر ہو چکا ہوگا، اور شام کے وقت مومن ہوگا تو صبح کے وقت کافر ہو جائے گا۔ لوگ اپنا دین دنیا کے چند سکوں کے عوض بیچ ڈالیں گے۔ حسن بصری فرماتے ہیں: خدا کی قسم ہم نے ان کو دیکھ لیا ہے، ان کی صرف شکلیں ہیں، ان میں عقل نام کی کوئی چیز نہیں ہے، وہ صرف جسم ہیں ان میں سمجھ بوجھ کچھ نہیں ہے۔ کمینے ہیں، لالچی مکھیوں جیسے ہیں، دو دو درہموں کے ساتھ صبح کریں گے اور دو دو درہموں کے ساتھ شام کریں گے، بکری کے ایک بچے کے عوض دین بیچ ڈالیں گے۔

ذِكْرُ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6264 – أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ: أَبُو وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفِ بْنِ أُسَيْدِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدَةَ مَنَاةَ بْنِ يَشْجَعَ بْنِ عَامِرِ بْنِ لَيْثٍ

6263:مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين' حديث النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه وسلم - حديث: 18067'مسند عبد الله بن المبارك - من الفتن' حديث: 249'مسند الطيالسي - النعمان بن بشير' حديث: 832'المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف' باب من اسمه إبراهيم - حديث: 2484

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ کا نام "حارث بن عوف بن اسید بن جابر بن عبدة مناة بن یشجع بن عامر بن لیث" ہے۔

6265 - فَحَدَّثَنِي اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: اَبُوْ وَاقِدٍ الْحَارِثُ بْنُ مَالِكٍ، وَاَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، ثَنَا جَدِّي، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ يَقُوْلُ: اَبُوْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفِ بْنِ اُسَيْدِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَوْثَرَةَ بْنِ عَبْدِمَنَاةَ بْنِ يَشْجُعَ بْنِ عَامِرٍ، وَكَانَ قَدِيمَ الْإِسْلَامِ، وَكَانَ مَعَهُ لِوَاءُ بَنِيْ لَيْثٍ، وَضَمْرَةَ، وَسَعْدِ بْنِ بَكْرٍ يَوْمَ الْفَتْحِ، وَبَقِيَ اَبُوْ وَاقِدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَانًا ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَجَاوَرَ بِهَا سَنَةً وَمَاتَ بِهَا

✧✧ محمد بن عمر نے اپنی سند کے ساتھ ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "ابوواقد لیثی، حارث بن عوف بن اسید بن جابر بن عوثرہ بن عبد مناۃ بن یشجع بن عامر"۔ آپ قدیم الاسلام ہیں، فتح مکہ کے موقع پر بنی لیث، ضمرہ اور بنی سعد بن بکر کا جھنڈا، انہی کے ہاتھ میں تھا۔ حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کافی مدت تک زندہ رہے، پھر یہ مکہ کی جانب چلے گئے تھے اور وفات تک وہیں قیام پذیر رہے۔

6266 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ: عُدْنَا اللَّيْثِيَّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَمَاتَ فَدَفَنَّاهُ بِمَكَّةَ فِي مَقْبَرَةِ الْمُهَاجِرِينَ بِفَخٍّ، وَاِنَّمَا سُمِّيَتْ مَقْبَرَةَ الْمُهَاجِرِينَ لِاَنَّهُ دُفِنَ فِيهَا مَنْ مَاتَ مِمَّنْ كَانَ اَتَى الْمَدِينَةَ، ثُمَّ حَجَّ وَجَاوَرَ، فَمَاتَ بِمَكَّةَ فَكَانَ يُدْفَنُ فِي هٰذِهِ الْمَقْبَرَةِ مِنْهُمْ اَبُوْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهُمَا، وَمَاتَ اَبُوْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ سَنَةَ ثَمَانٍ وَسِتِّينَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَثَمَانِينَ سَنَةً

✧✧ نافع بن سرجس کہتے ہیں: جب حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ مرض الموت میں مبتلا ہوئے، اس وقت ہم لوگ ان کی عیادت کے لئے گئے تھے۔ پھر ان کا انتقال ہوگیا، ہم نے مقام "فخ" میں مہاجرین کے قبرستان میں ان کی تدفین کی۔ کیونکہ جو شخص ہجرت کر کے مدینہ آتا، پھر حج کرتا اور مکہ میں ہی ٹھہر جاتا اور وہیں فوت ہوتا اس کو اسی قبرستان میں دفن کیا جاتا تھا، ان لوگوں میں حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ہیں۔ حضرت ابوواقد کا وصال ۶۸ ہجری کو ہوا، وفات کے وقت ان کی عمر ۸۵ برس تھی۔

6267 - حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْبَكْرِيُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، حَدَّثَنِي عَمِّي مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ، حَدَّثَنِي اَبُوْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَسُّ رُكْبَتِي رُكْبَتَهُ، فَاَتَاهُ آتٍ فَالْتَقَمَ اُذُنَهُ، فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَارَ الدَّمُ اِلٰى اَسَارِيرِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: هٰذَا رَسُوْلُ عَامِرِ بْنِ الطُّفَيْلِ يَتَهَدَّدُنِي وَيَتَهَدَّدُ مَنْ يَاْوِي اِلَيَّ، وَقَدْ كَفَانِيهِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِوَلَدِ اِسْمَاعِيلَ وَبَنِي قَيْلَةَ

يَعْنِي الْأَنْصَارَ

✧✧ حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اتنا قریب ہو کر بیٹھا ہوا تھا کہ میرے گھٹنے، رسول اللہ ﷺ کے گھٹنوں کو چھو رہے تھے، ایک آنے والا آیا، اس نے رسول اللہ ﷺ کے کان مبارک کو زور سے پکڑ کر کچھ کہا۔ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور آپ کی نسوں میں خون ابھر آیا، بعد میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ عامر بن طفیل کا نمائندہ تھا، یہ مجھے اور میرے پاس آنے والوں کو جھڑک رہا تھا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد اور بنی قیلہ (راوی کہتے ہیں:) یعنی انصار کے ساتھ، اس سے میرا دفاع کیا ہے۔

6268 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَمِينَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا وَاقِدِ اللَّيْثِيَّ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ قَوَائِمَ مِنْبَرِى رَوَاتِبُ فِي الْجَنَّةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6268 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے منبر کے پائے جنت میں قائم ہیں۔

ذِكْرُ زَيْدِ بْنِ الْاَرْقَمِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت زید بن ارقم انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

6269 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ بْنِ زَيْدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْاَغَرِّ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ الْخَزْرَجِ، وَكَانَ يُكَنَّى اَبَا عَمْرٍو، وَتُوُفِّيَ بِالْكُوْفَةِ زَمَنَ الْمُخْتَارِ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ سَنَةَ ثَمَانٍ وَسِتِّينَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "زید بن ارقم بن زید بن قیس بن نعمان بن مالک بن الاغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج" ان کی کنیت "ابوعمرو" تھی۔ مختار بن ابی عبید کے زمانے میں، ۶۸ ہجری کو، کوفہ میں وصال پایا۔

6268:صحيح ابن حبان - كتاب الحج، باب - ذكر رجاء نوال الجنان للمرء، حديث: 3809، السنن للنسائى - كتاب المساجد، فضل مسجد النبى صلى الله عليه وسلم والصلاة فيه - حديث: 693، مصنف عبد الرزاق الصنعانى - كتاب الجمعة، باب منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم - حديث: 5085، مصنف ابن ابى شيبة - كتاب الفضائل، باب ما اعطى الله تعالى محمدا صلى الله عليه وسلم - حديث: 31096، السنن الكبرى للنسائى - كتاب المساجد، فضل مسجد النبى صلى الله عليه وسلم والصلاة فيه - حديث: 761، مشكل الآثار للطحاوى - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه، حديث: 2420، السنن الكبرى للبيهقى - جماع ابواب وقت الحج والعمرة، جماع ابواب الهدى - باب منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث: 9667، مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار، مسند النساء - حديث ام سلمة زوج النبى صلى الله عليه وسلم، حديث: 25932، مسند الحميدى - احاديث ام سلمة زوجة النبى صلى الله عليه وسلم، حديث: 285، مسند ابى يعلى الموصلى - مسند ام سلمة زوج النبى صلى الله عليه وسلم، حديث: 6816، المعجم الكبير للطبرانى - من اسمه الحارث، وما اسند ابو واقد الليثى - سعيد بن المسيب عن ابى واقد، حديث: 3221

6270 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: " قُلْتُ لِزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ: يَا اَبَا عَمْرٍو "

✧✧ ابواسحاق کہتے ہیں: میں زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو "ابوعمرو" کہہ کر پکارتا تھا۔

6271 - اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: خَرَجَ النَّاسُ يَسْتَسْقُونَ وَفِيهِمْ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ اِلَّا رَجُلٌ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا اَبَا عَمْرٍو، كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: تِسْعَ عَشْرَةَ، قُلْتُ: فَاَنْتَ كَمْ غَزَوْتَ مَعَهُ؟ قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6271 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابواسحاق کہتے ہیں: لوگ نماز استسقاء کے لئے نکلے، ان میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بھی تھے، میرے اور ان کے درمیان صرف ایک آدمی کا فاصلہ تھا۔ میں نے ان سے کہا: اے ابوعمرو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے غزوات میں شرکت کی؟ انہوں نے کہا: ۱۹۔ میں نے کہا: آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کتنے غزوات میں شریک ہوئے؟ انہوں نے کہا: ۱۷ میں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

6272 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، ثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ، ثَنَا كَامِلٌ اَبُو الْعَلَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ اَبِي ثَابِتٍ يُخْبِرُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلٰى غَدِيرِ خُمٍّ فَاَمَرَ بِدَوْحٍ، فَكُسِحَ فِي يَوْمٍ مَا اَتَى عَلَيْنَا يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ حَرًّا مِنْهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّهُ لَمْ يُبْعَثْ نَبِيٌّ قَطُّ اِلَّا مَا عَاشَ نِصْفَ مَا عَاشَ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ، وَاِنِّي اُوشِكُ اَنْ اُدْعَى فَاُجِيبَ، وَاِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ قَامَ فَاَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ اَوْلَى بِكُمْ مِنْ اَنْفُسِكُمْ؟ قَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، اَلَسْتُ اَوْلَى بِكُمْ مِنْ اَنْفُسِكُمْ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6272 – صحيح

✧✧ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے، اور غدیر خم کے مقام پر پہنچے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پر سائبان لگانے کا حکم دیا، اسی دن سخت گرم ہوائیں چلنا شروع ہوگئیں، ہماری زندگی میں اس سے زیادہ گرم دن کبھی نہیں آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی دنیا میں بھیجا ہے، وہ اپنے سے سابقہ نبی سے آدھی زندگی جیا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ میرا بلاوا آجائے اور میں اس بلاوے کو قبول کرلوں، میں تمہارے اندر وہ چیز چھوڑ کر جارہا ہوں کہ اس (کو مضبوطی سے تھام لینے) کے بعد تم کبھی گمراہ نہیں ہوگے، وہ ہے اللہ تعالیٰ کی

کتاب قرآن پاک۔ پھر رسول اللہ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! کونسی ذات ہے جو تمہاری جانوں سے بڑھ کر تمہاری مالک ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں، تمہاری جانوں کا تم سے زیادہ مالک نہیں ہوں؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولیٰ ہوں، علی بھی اس کا مولیٰ ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کے فضائل

6273 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، وَاَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَا:

6272:المعجم الكبير للطبراني - باب الزاى من اسمه زيد' زيد بن ارقم الانصارى يكنى ابا عامر ويقال ابو انيسة ويقال - يحيى بن جعدة ' حديث: 4849'واخرج الحديث " من كنت مولاه " في 'الجامع للترمذى - الذبائح' ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب مناقب على بن ابى طالب رضى الله عنه ' حديث: 3731'سنن ابن ماجه - المقدمة' باب فى فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - فضل على بن ابى طالب رضى الله عنه' حديث: 120'صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذكر دعاء المصطفى صلى الله عنيه وسلم بالولاية لمن والى عليا - حديث: 7041'المعجم الاوسط للطبرانى - باب الالف' من اسمه احمد - حديث: 349'المعجم الكبير للطبرانى - باب من اسمه حمزة' حذيفة بن اسيد ابو سريحة الغفارى - ابو الطفيل عامر بن واثلة عن حذيفة بن اسيد' حديث: 2978'مصنف ابن ابى شيبة - كتاب الفضائل' فضائل على بن ابى طالب رضى الله عنه - حديث: 31434'الآحاد والمثانى لابن ابى عاصم - واسلم من خزاعة وخزاعة من الازد بريدة الاسلمى' حديث: 2079'السنن الكبرى للنسائى - كتاب المناقب' مناقب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والانصار - فضائل على رضى الله عنه' حديث: 7879'مشكل الآثار للطحاوى - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 1519'مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - مسند على بن ابى طالب رضى الله عنه' حديث: 631'مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - مسند على بن ابى طالب رضى الله عنه' حديث: 934'مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - مسند على بن ابى طالب رضى الله عنه' حديث: 943'مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - مسند على بن ابى طالب رضى الله عنه' حديث: 1277'مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين' حديث البراء بن عازب - حديث: 18140'مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين' حديث زيد بن ارقم - حديث: 18904'مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين' حديث زيد بن ارقم - حديث: 18929'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث بريدة الاسلمى - حديث: 22362'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' احاديث رجال من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم - حديث: 22524'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' احاديث رجال من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم - حديث: 22561'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث ابى ايوب الانصارى - حديث: 22965'البحر الزخار مسند البزار - ابو الطفيل ' حديث: 459'البحر الزخار مسند البزار - ومما روى زيد بن يثيع عن على' حديث: 711'مسند ابى يعلى الموصلى - مسند على بن ابى طالب رضى الله عنه' حديث: 544'مسند ابى يعلى الموصلى - شهر بن حوشب ' حديث: 6290

ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ يَحْيَى الشَّهِيدُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ وَهٰكَذَا رَوَاهُ اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، وَاَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، وَالْوَلِيدُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، اَمَا حَدِيْثُ اَبِيْ دَاوُدَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہوا، اس وقت میری عمر ۱۵ برس تھی۔

❁❁ ابراہیم بن طہمان، ابوداؤد طیالسی، اور ولید بن خالد نے شعبہ سے اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے۔ ابوداؤد کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

6274 – فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا شُعْبَةُ

✧✧ مذکورہ سند کے ساتھ ابوداؤد نے شعبہ سے سابقہ حدیث روایت کی ہے۔

6275 – فَاَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الشَّعِيرِيُّ، ثَنَا مَحْشَرُ بْنُ عِصَامٍ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَنَزِيُّ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْاَعْرَابِيِّ، ثَنَا شُعْبَةُ، اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ هٰكَذَا رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوبَةَ، وَاِدْرِيسُ بْنُ يَزِيدَ الْاَوْدِيُّ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ اَمَا حَدِيْثُ سَعِيدٍ –

✧✧ ولید بن خالد بن اعرابی حضرت شعبہ کے حوالے سے، ابواسحاق کے واسطے سے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہوا تو اس وقت میری عمر ۱۵ برس تھی۔

اسی حدیث کو سعید بن ابی عروبہ اور ادریس بن یزید اودی نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے۔ سعید بن ابی عروبہ کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

6276 – فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزَّاهِدُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوبَةَ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ وَقَدْ خُتِنْتُ قَالَ الْقَاضِي – رَحِمَهُ اللّٰهُ –: اخْتَلَفَ اَبُوْ اِسْحَاقَ، وَاَبُوْ عَلِيٍّ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فِي سِنِّ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَرِوَايَةُ اَبِيْ اِسْحَاقَ اَقْرَبُ اِلَى الصَّوَابِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَهُوَ اَوْلٰى مِنْ سَائِرِ الِاخْتِلَافِ فِي سِنِّهِ "

✧✧ سعید بن ابی عروبہ، ابن اسحاق کے واسطے سے، سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا، اس وقت میری عمر ۱۵ سال تھی، اور میرا ختنہ ہو چکا تھا۔

اسماعیل بن اسحاق قاضی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی عمر کے بارے میں ابواسحاق اور ابوعلی سعید بن جبیر میں اختلاف ہے۔ اور ابواسحاق کی روایت درستگی کے زیادہ قریب ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6277 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: مَاتَ اَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ ابْنُ اِحْدَى وَسَبْعِيْنَ سَنَةً، وَوُلِدَ فِي الشِّعْبِ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ

✧✧ مصعب ن عبداللہ فرماتے ہیں: ابوالعباس حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ۷۱ برس کی عمر میں فوت ہوئے۔ اور ہجرت سے پہلے شعب ابوطالب میں ان کی پیدائش ہوئی۔

6278 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، ثَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ يُكَنَّى اَبَا الْعَبَّاسِ قَالَ عَلِيٌّ: وَحَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي نَوْفَلٍ، قَالَ: "قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: يَا اَبَا الْعَبَّاسِ"

✧✧ قاسم بن محمد بن عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی کنیت "ابوالعباس" تھی۔ ابونوفل فرماتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو "ابوالعباس" کہا کرتا تھا۔

6279 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي يُونُسَ وَهُوَ حَاتِمُ بْنُ اَبِي صَغِيرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَقُمْتُ وَرَاءَهُ، فَاَخَذَنِي فَاَقَامَنِي حِذَاءَهُ، فَلَمَّا اَقْبَلَ عَلَى صَلَاتِهِ انْخَنَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: مَا لَكَ؟ اَجْعَلُكَ حِذَائِي فَتَخْنِسُ قُلْتُ: مَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ اَنْ يُصَلِّي حِذَاءَكَ وَاَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَاَعْجَبَهُ فَدَعَا اللّٰهَ اَنْ يَزِيدَنِي فَهْمًا وَعِلْمًا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6279 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ ابوکریب روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: میں رات کے آخری حصے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے، میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

6279:مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنى هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 2962'الآحاد والمثانى لابن ابى عاصم - ومن ذكر عبد الله بن عباس' حديث: 350'شعب الإيمان للبيهقى - الخامس عشر من شعب الإيمان وهو باب فى تعظيم النبى صلى' حديث: 1487

پکڑ کر مجھے اپنے برابر کھڑا کرلیا، آپ ﷺ نماز میں مشغول ہوگئے تو میں پیچھے کی طرف کھسک گیا، جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو پیچھے کھسکنے کی وجہ پوچھی، تو میں نے کہا: آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، کسی امتی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ آپ کے برابر کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔ نبی اکرم ﷺ کو ان کی یہ بات بہت اچھی لگی، آپ ﷺ نے خوش ہو کر ان کے لئے دعا فرمائی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ میری فہم وفراست میں برکت عطا فرمائے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6280 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السَّدُوسِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَأَبُو سَلَمَةَ قَالَا: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ فَوَضَعَتْ لَهُ وَضُوْئًا، فَقَالَتْ لَهُ مَيْمُونَةُ: وَضَعَ لَكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ وَضُوْئًا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَعَلِّمْهُ التَّأْوِيلَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6280 – صحيح

✧✧ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم ﷺ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر تھے، میں نے حضور ﷺ کے وضو کے لئے پانی رکھا، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کے وضو کے لئے پانی رکھا ہے، نبی اکرم ﷺ خوش ہو کر ان کو یہ دعا دی، ''اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما اور اس کو تاویل کا علم سکھا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6281 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ بِهَمْدَانَ، ثَنَا أَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ الرَّهَاوِيُّ، ثَنَا الْكَوْثَرُ بْنُ حَكِيمٍ أَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَرْأَفَ أُمَّتِي بِهَا أَبُوْ بَكْرٍ، وَإِنَّ أَصْلَبَهَا فِي أَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ، وَإِنَّ أَشَدَّهَا حَيَاءً عُثْمَانُ، وَإِنَّ أَقْرَأَهَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَإِنَّ أَفْرَضَهَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَإِنَّ أَقْضَاهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَإِنَّ أَعْلَمَهَا

6280:صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذكر وصف الفقه والحكمة اللذين دعا المصطفى صلى الله عليه وسلم - حديث: 7164'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الفضائل' ما ذكر في ابن عباس رضی الله عنه - حديث: 31585'الآحاد والمثاني لابن ابی عاصم - ومن ذكر عبد الله بن عباس' حديث: 354مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 2325'سند إسحاق بن راهويه - ما يروى عن ميمونة زوج النبی صلى الله عليه وسلم عن' حديث: 1829'مسند الحارث - كتاب المناقب' باب فضل عبد الله بن عباس وعبد الله بن جعفر وغيرهما - حديث: 993' المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمه احمد - حديث: 1433'المعجم الصغير للطبرانی - من اسمه علی' حديث: 543'المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضی الله عنهما - عمرو بن دينار ' حديث: 10999

بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَإِنَّ اَصْدَقَهَا لَهْجَةً اَبُوْ ذَرٍّ، وَإِنَّ اَمِينَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، وَإِنَّ حَبْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ لِعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6281 – كوثر بن حكيم ساقط

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سب سے نرم دل ابوبکر صدیق ہے، اور اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملہ میں حضرت عمر بن خطاب سب سے زیادہ سخت ہیں۔ سب سے زیادہ حیاء والے عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ سب سے زیادہ اچھی قراءت والے ''ابی بن کعب'' ہیں۔ سب سے زیادہ وراثت کے بارے میں جاننے والے ''زید بن ثابت ہیں۔ سب سے زیادہ اچھا فیصلہ کرنے والے ''علی ابن ابی طالب'' ہیں۔ حلال وحرام کے بارے میں سب سے زیادہ جاننے والے ''معاذ بن جبل'' ہیں۔ سب سے زیادہ سچے لہجے والے ''ابوذر'' ہیں۔ اس امت کے امین ''ابوعبیدہ بن جراح'' ہیں۔ اس امت کے عالم ''عبداللہ بن عباس'' ہیں۔

6282 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَعَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَا: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ جَابِرٍ لُحُومُ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ، فَقَالَ: "اَبَى ذَاكَ الْبَحْرَ – يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ – وَتَلَا (قُلْ لَا اَجِدُ فِي مَا اُوحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا) (الأنعام: 145) "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6282 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ عمرو بن دینار فرماتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس پالتو گدھوں کے گوشت کا ذکر ہوا، تو انہوں نے کہا: بحر (یعنی ابن عباس نے) اس سے منع فرمایا ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت کی۔

قُلْ لَا اَجِدُ فِي مَا اُوحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا) (الأنعام: 145)

''تم یہ فرما دو! جو چیز میری طرف وحی کی گئی ہے میں اس میں حرام نہیں پاتا''۔

6283 – وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُسَمَّى الْبَحْرَ لِكَثْرَةِ عِلْمِهِ

✧✧ مجاہد کہتے ہیں: کثرت علم کی وجہ سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ''بحر'' (یعنی علم کا سمندر) کہا جاتا تھا۔

6284 – وَحَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَبْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

✧✧ محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس امت کے بڑے عالم ہیں۔

قَالَ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: مَا رَاَيْتُ مِثْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَطُّ، وَلَقَدْ مَاتَ يَوْمَ مَاتَ وَهُوَ حَبْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ يَوْمَ مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الْيَوْمَ مَاتَ

رَبَّانِيُّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

✧✧ مجاہد کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جیسی شخصیت کبھی نہیں دیکھی۔ جس دن ان کا انتقال ہوا، وہ اس امت کے عالم تھے۔ جس دن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا انتقال ہوا، اس دن محمد بن علی (یعنی محمد بن حنفیہ) نے کہا: آج اس امت کا ایک عالم ربانی وصال کر گیا۔

6285 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُسَمَّى الْبَحْرَ مِنْ كَثْرَةِ عِلْمِهِ

✧✧ مجاہد کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو کثرت علم کی وجہ سے (علم کا) سمندر کہا جاتا تھا۔

6286 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اَمَرَنِي الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بِتُّ بِآلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً، فَانْطَلَقْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ، فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ فِي الْمَسْجِدِ اَحَدٌ غَيْرُهُ، قَالَ: ثُمَّ مَرَّ بِي، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: فَمَهْ قُلْتُ: اَمَرَنِيْ اَبِيْ اَنْ اَبِيتَ بِكُمُ اللَّيْلَةَ، قَالَ: فَالْحَقْ فَلَمَّا دَخَلَ، قَالَ: افْرِشُوا لِعَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: فَاُتِيتُ بِوِسَادَةٍ مِنْ مُسُوحٍ، قَالَ: وَتَقَدَّمَ اِلَيَّ الْعَبَّاسُ اَنْ لَّا تَنَامَنَّ حَتّٰى تَحْفَظَ صَلَاتَهُ، قَالَ: فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ، قَالَ: ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى فِرَاشِهِ فَرَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ حَتّٰى خَتَمَهَا (اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ)، ثُمَّ قَامَ فَبَالَ، ثُمَّ اسْتَنَّ بِسِوَاكِهِ، ثُمَّ تَوَضَّاَ ثُمَّ دَخَلَ مُصَلَّاهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَيْسَتَا بِقَصِيرَتَيْنِ وَلَا طَوِيلَتَيْنِ، قَالَ: فَصَلّٰى ثُمَّ اَوْتَرَ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ:

وُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي بَصَرِي نُوْرًا، وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُوْرًا، وَاجْعَلْ فِي لِسَانِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ فِي قَلْبِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ عَنْ يَمِينِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ عَنْ شِمَالِي نُوْرًا، وَاجْعَلْ اَمَامِي نُوْرًا، وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِي نُوْرًا، وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُوْرًا، وَاجْعَلْ مِنْ اَسْفَلَ مِنِّي نُوْرًا، وَاجْعَلْ لِي يَوْمَ لِقَائِكَ نُوْرًا، وَاَعْظِمْ لِي نُوْرًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6286 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ علی بن عبداللہ بن عباس اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) کا یہ ارشاد نقل کیا ہے (وہ فرماتے ہیں) مجھے میرے والد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حکم دیا (ان کے حکم کے مطابق) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے پاس رات

6286:مسند ابی یعلی الموصلی - اول مسند ابن عباس، حدیث: 2489،مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان ما اشکل علینا مما قد روی عنه علیه السلام، حدیث: 9،المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه عبد الله، وما اسند عبد الله بن عباس رضی الله عنهما - علی بن عبد الله بن عباس عن ابیه، حدیث: 10459

گزاری، میں مسجد کی جانب گیا، رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی، (نماز پڑھ کر سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے) رسول اللہ ﷺ کے علاوہ دوسرا کوئی شخص مسجد میں باقی نہ بچا تھا۔ پھر حضور ﷺ میرے پاس سے گزرے، آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا: عبداللہ بن عباس۔ آپ ﷺ نے آنے کی وجہ پوچھی، تو میں نے بتایا کہ میرے والد صاحب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں رات آپ کے پاس گزاروں۔ آپ ﷺ مجھے ساتھ لے گئے، جب گھر پہنچے تو حضور ﷺ نے فرمایا: عبداللہ کے لئے اچھا بستر بچھاؤ، مجھے بالوں کی پوشش والا تکیہ دیا گیا۔ حضرت عباس میرے پاس آگئے تاکہ مجھے نیند نہ آئے اور میں نبی اکرم ﷺ کی نماز کی حفاظت کرسکوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور سو گئے، (آپ اتنی گہری نیند سوئے تھے کہ) میں آپ ﷺ کے مبارک خراٹوں کی آواز سنی۔ پھر حضور ﷺ اپنے بستر پر دراز ہو گئے، اپنا سر آسمان کی جانب اٹھالیا اور تین مرتبہ ''سبحان اللہ الملک القدوس'' پڑھا۔ پھر سورہ آل عمران کی آخری آیت ان فی خلق السماوات والارض سے لے کر اختتام سورت تک پڑھا، پھر آپ کھڑے ہوئے اور مسواک کی۔ پھر وضو کیا، پھر مسجد میں تشریف لائے۔ پھر دو رکعت نوافل پڑھے، یہ دونوں رکعتیں نہ بہت چھوٹی تھیں اور نہ زیادہ لمبی تھیں۔ راوی کہتے ہیں، پھر حضور ﷺ نے نماز پڑھی، اس کے بعد وتر پڑھے۔ اور یہ دعا مانگی ''اے اللہ! میری آنکھوں میں نور کردے، میری سماعتوں کو روشن کردے، میری زبان کو نور کردے، میرے دل کو نور سے بھر دے، میرے دائیں نور کردے، میرے بائیں نور کردے، میرے آگے نور کردے اور میرے پیچھے نور کردے۔ اور جس دن میں تیری ملاقات کے لئے آؤں تو اس دن بھی مجھے نور عطا کر۔ اور اس کو میرے لئے بہت بڑا نور کردے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6287 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِیُّ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِیٍّ، حَدَّثَنَا زَيْنَبُ بِنْتُ سُلَيْمَانَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِیْ يَقُوْلُ: قَالَ: بَعَثَ الْعَبَّاسُ ابْنَهُ عَبْدَ اللّٰهِ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَامَ وَرَاءَهُ وَعِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَالْتَفَتَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَتَى جِئْتَ يَا حَبِيبِی؟ قَالَ: مُذْ سَاعَةٍ، قَالَ: هَلْ رَاَيْتَ عِنْدِی اَحَدًا؟ قَالَ: نَعَمْ، رَاَيْتُ رَجُلًا، قَالَ: ذَاكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَلَمْ يَرَهُ خَلْقٌ اِلَّا عَمِیَ اِلَّا اَنْ يَكُونَ نَبِيًّا وَلَكِنْ اَنْ يُجْعَلَ ذَلِكَ فِی اٰخِرِ عُمُرِكَ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ التَّاْوِيلَ وَفَقِّهْهُ فِی الدِّينِ وَاجْعَلْهُ مِنْ اَهْلِ الْاِيمَانِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 6287 - بل منكر

✧✧ حضرت علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا، وہ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سو گئے، اس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک دوسرا شخص بھی بیٹھا ہوا تھا، نبی اکرم ﷺ نے توجہ فرمائی اور پوچھا: اے میرے دوست! تم کب آئے؟ انہوں نے کہا: ابھی کچھ ہی دیر ہوئی ہے۔ آپ ﷺ

نے فرمایا: کیاتم نے میرے پاس کسی کو دیکھا؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں، میں نے ایک آدمی آپ کے پاس دیکھا ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: وہ حضرت جبریل امین علیہ السلام تھے۔ انبیاء کرام کے علاوہ، میرے چچا کے سوا مخلوقات میں سے کسی نے بھی ان کو نہیں دیکھا، مگر یہ کہ تمہاری زندگی کے آخر میں یہ کام کردیا جائے۔ پھر یوں دعا فرمائی ''اے اللہ! اس کو تاویل کا علم سکھا اور اس کو دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما۔ اور اس کو اہل ایمان میں سے بنا۔

6288 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، ثَنَا شَبِيْبُ بْنُ بِشْرٍ، ثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَخْرَجَ **فَإِذَا تَوْرٌ مُغَطًّى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَنَعَ هٰذَا؟ قُلْتُ: اَنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ تَاْوِيلَ الْقُرْآنِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "**

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6288 – شبيب بن بشر فيه لين

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نکلنے کے دروازے سے داخل ہوئے، تو دیکھا کہ کمرے میں ایک برتن ڈھانپا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: یہ کس نے بنایا: میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میں نے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے یوں دعا دی ''اے اللہ! اس کو قرآن کریم کی تاویل کا علم عطا فرما۔

6289 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَوْ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَدْرَكَ اَسْنَانَنَا مَا عَاشَرَهُ مِنَّا اَحَدٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6289 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: اگر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہماری عمر تک پہنچ جائے تب بھی ہم علم وفضل میں ان کے دسویں حصے تک نہیں پہنچ سکتے۔

6290 – اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ: خَطَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَافْتَتَحَ سُوْرَةَ النُّوْرِ، فَجَعَلَ يَقْرَاُ وَيُفَسِّرُ، فَجَعَلْتُ اَقُوْلُ: مَا رَاَيْتُ وَلَا سَمِعْتُ كَلَامَ رَجُلٍ مِثْلَهُ، لَوْ سَمِعَتْهُ فَارِسُ وَالرُّوْمُ لَاَسْلَمَتْ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6290 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت شقیق فرماتے ہیں: حج کے موقع پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خطبہ دیا، انہوں سورۃ النور شروع کی، وہ پڑھتے جاتے تھے اور اس کی تفسیر بیان کرتے جاتے تھے۔ میں کہہ رہا تھا: میں نے کسی شخص کو ان جیسی گفتگو کرتے ہوئے کبھی نہیں سنا۔ اگر ان کی گفتگو کو فارس اور روم والے سن لیں تو مسلمان ہو جائیں۔

6291 – اَخْبَرَنِیْ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنْ

سُفْيَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُسْلِمٍ اَبِىْ الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: نَعَمْ تُرْجُمَانُ الْقُرْآنِ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6291 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کریم کا کتنا اچھا ترجمان ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے نقل نہیں کیا۔

6292 – اَخْبَرَنِىْ بَكْرُ بْنُ اَبِىْ دَارِمٍ الْحَافِظُ بِالْكُوْفَةِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقُرَشِىُّ، ثَنَا عَلِىُّ بْنُ حَكِيْمٍ، ثَنَا مَالِكُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ، قَالَ: حَجَجْتُ اَنَا وَصَاحِبٌ لِىْ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى الْحَجِّ، فَجَعَلَ يَقْرَاُ سُوْرَةَ النُّوْرِ وَيُفَسِّرُهَا، فَقَالَ صَاحِبِىْ: يَا سُبْحَانَ اللّٰهِ، مَاذَا يَخْرُجُ مِنْ رَاْسِ هٰذَا الرَّجُلِ، لَوْ سَمِعَتْ هٰذَا التُّرْكُ لَاَسْلَمَتْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6292 – صحيح

✧✧ حضرت ابووائل فرماتے ہیں: میں اور میرا ساتھی حج کرنے کے لئے گئے، ان دنوں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بھی حج کے لئے آئے ہوئے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سورۃ النور پڑھ کر اس کی تفسیر بیان کر رہے تھے، میرے ساتھی نے کہا: سبحان اللہ! اس آدمی کے منہ سے کیسے پیارے پھول جھڑ رہے ہیں۔ اگر اس کی گفتگو ترکی لوگ سن لیں تو مسلمان ہو جائیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6293 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، ثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ الثُّمَالِىُّ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ مِنَ ابْنِ عَبَّاسٍ مَجْلِسًا لَوْ اَنَّ جَمِيْعَ قُرَيْشٍ فَخَرَتْ بِهٖ لَكَانَ لَهَا فَخْرًا، لَقَدْ رَاَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوْا حَتّٰى ضَاقَ بِهِمُ الطَّرِيْقُ، فَمَا كَانَ اَحَدٌ يَقْدِرُ عَلٰى اَنْ يَجِىْءَ وَلَا يَذْهَبَ، قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَاَخْبَرْتُهُ كَاَنَّهُمْ عَلٰى بَابِهٖ، فَقَالَ لِىْ: ضَعْ لِىْ وَضُوْئًا، قَالَ: فَتَوَضَّاَ وَجَلَسَ، وَقَالَ لِىْ: " اخْرُجْ وَقُلْ لَهُمْ: مَنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَسْاَلَ عَنِ الْقُرْآنِ وَحُرُوْفِهٖ وَمَا اَرَادَ مِنْهُ اَنْ يَدْخُلَ " قَالَ: فَخَرَجْتُ فَاَذَنْتُهُمْ، فَدَخَلُوْا حَتّٰى مَلَئُوا الْبَيْتَ وَالْحُجْرَةَ، قَالَ: فَمَا سَاَلُوْهُ عَنْ شَىْءٍ اِلَّا اَخْبَرَهُمْ عَنْهُ وَزَادَهُمْ مِثْلَ مَا سَاَلُوْا عَنْهُ اَوْ اَكْثَرَ، ثُمَّ قَالَ: اِخْوَانُكُمْ، قَالَ: فَخَرَجُوْا، ثُمَّ قَالَ لِىْ: اخْرُجْ فَقُلْ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَسْاَلَ عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَالْفِقْهِ فَلْيَدْخُلْ فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ لَهُمْ، قَالَ: فَدَخَلُوْا حَتّٰى مَلَئُوا الْبَيْتَ وَالْحُجْرَةَ، فَمَا سَاَلُوْهُ عَنْ شَىْءٍ اِلَّا اَخْبَرَهُمْ بِهٖ وَزَادَهُمْ مِثْلَهُ، ثُمَّ قَالَ: اِخْوَانُكُمْ، قَالَ: فَخَرَجُوْا، ثُمَّ قَالَ لِىْ: " اخْرُجْ فَقُلْ: مَنْ اَرَادَ اَنْ يَسْاَلَ عَنِ الْفَرَائِضِ وَمَا اَشْبَهَهَا فَلْيَدْخُلْ " قَالَ: فَخَرَجْتُ، فَاَذَنْتُهُمْ، فَدَخَلُوْا حَتّٰى مَلَئُوا الْبَيْتَ وَالْحُجْرَةَ، فَمَا سَاَلُوْهُ عَنْ شَىْءٍ اِلَّا اَخْبَرَهُمْ بِهٖ وَزَادَهُمْ مِثْلَهُ، ثُمَّ قَالَ: اِخْوَانُكُمْ، قَالَ: فَخَرَجُوْا، ثُمَّ قَالَ لِىْ: " اخْرُجْ فَقُلْ: مَنْ اَرَادَ اَنْ يَسْاَلَ عَنِ الْعَرَبِيَّةِ وَالشِّعْرِ وَالْغَرِيْبِ مِنَ الْكَلَامِ فَلْيَدْخُلْ " قَالَ: فَدَخَلُوْا حَتّٰى مَلَئُوا الْبَيْتَ وَالْحُجْرَةَ، فَمَا

سَأَلُوهُ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرَهُمْ بِهِ وَزَادَهُمْ مِثْلَهُ، قَالَ أَبُو صَالِحٍ: فَلَوْ أَنَّ قُرَيْشًا كُلَّهَا فَخَرَتْ بِذَلِكَ لَكَانَ فَخْرًا لَهَا، قَالَ: فَمَا رَأَيْتُ مِثْلَ هَذَا لِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6293 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوصالح فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی مجلس دیکھی ہے، اگر اس پر پورا قریش فخر کرے تو واقعی یہ فخر کی بات ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ لوگوں کا اتنا ہجوم ہو جاتا تھا کہ گلیوں اور بازاروں میں جگہ اتنی تنگ پڑ جاتی کہ آمد و رفت بالکل بند ہو جاتی۔ آپ فرماتے ہیں: میں ان سے ملنے کے لئے گیا، میں نے ان کو بتایا کہ عوام ان کے دروازے تک پہنچ چکی ہے، آپ نے مجھے فرمایا: میرے لئے وضو کے پانی کا انتظام کرو، پھر انہوں نے وضو کیا اور بیٹھ گئے۔ اور مجھے فرمایا: جاؤ، لوگوں سے کہہ دو کہ جو کوئی قرآن پاک اور اس کے حروف کے متعلق پوچھنا چاہتا ہو، وہ اندر آ جائے۔ میں نے باہر جا کر یہ اعلان کر دیا تو اتنے لوگ اندر آ گئے کہ ان کا حجرہ اور پورا گھر بھر گیا، پھر جس نے جو بھی سوال کیا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کا شافی جواب دیا۔ بلکہ اس کے سوال سے کہیں زیادہ جواب دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: اب تم اپنے باہر والے بھائیوں کو بھی وقت دو، تو سب لوگ وہاں سے باہر آ گئے، آپ نے پھر مجھے فرمایا: باہر چلے جاؤ، اور اعلان کر دو کہ جو شخص حلال وحرام اور فقہ کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہتا ہے وہ اندر آ جائے۔ میں نے باہر جا کر یہ اعلان کر دیا، پھر اتنے لوگ اندر آئے کہ ان کا حجرہ اور پورا گھر لوگوں سے بھر گیا، ان میں سے جس نے جو بھی سوال کیا، آپ نے اس کے سوال سے بڑھ کر اس کو جواب دیا۔ پھر ان کو فرمایا کہ اپنے باہر والے بھائیوں کو بھی موقع دو، یہ لوگ باہر آ گئے۔ آپ نے پھر مجھے فرمایا: باہر چلے جاؤ اور اعلان کر دو کہ جو شخص وراثت یا اسی سے ملتے جلتے کسی موضوع پر سوال کرنا چاہتا ہو، وہ اندر آ جائے، میں نے باہر جا کر اعلان کر دیا، اب بھی اتنے لوگ اندر آئے کہ ان کا حجرہ اور سارا گھر بھر گیا۔ ان میں سے جس نے جو بھی سوال کیا، آپ نے اس کے سوال سے بڑھ کر اس کو جواب دیا۔ آپ نے پھر فرمایا: اپنے باہر والے بھائیوں کو موقع دو، یہ لوگ باہر چلے گئے، آپ نے پھر مجھے فرمایا: باہر جا کر اعلان کر دو کہ جو کوئی عربی زبان، شعر یا کسی غریب کلام کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہتا ہو، وہ اندر آ جائے، میں نے اعلان کر دیا، تو اتنے لوگ اندر آ گئے کہ آپ کا حجرہ اور پورا گھر لوگوں سے بھر گیا، ان میں سے جس نے جو بھی سوال کیا، آپ نے اس کے سوال سے بڑھ کر اس کو جواب دیا۔ ابوصالح کہتے ہیں: اگر پورا قریش ان پر فخر کرے تو واقعی یہ ان کے لئے فخر کی بات ہے۔ میں نے ان جیسا کوئی انسان نہیں دیکھا۔

6294 – أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ: هَلُمَّ يَا فُلَانُ، فَلْنَطْلُبِ الْعِلْمَ، فَإِنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْيَاءٌ، قَالَ: عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، تَرَى النَّاسَ يَحْتَاجُونَ إِلَيْكَ وَفِي النَّاسِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فِيهِمْ؟ قَالَ: " فَتَرَكْتُ ذَاكَ وَأَقْبَلْتُ أَطْلُبُ، إِنْ

كَانَ الْحَدِيْثُ لَيَبْلُغُنِي عَنِ الرَّجُلِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَآتِيهِ فَاَجْلِسُ بِبَابِهِ فَتَسْفِي الرِّيحُ عَلَى وَجْهِي فَيَخْرُجُ اِلَيَّ فَيَقُوْلُ: يَا ابْنَ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِكَ؟ مَا حَاجَتُكَ؟ " فَاَقُوْلُ: حَدِيْثٌ بَلَغَنِي تَرْوِيهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ: اَلَا اَرْسَلْتَ اِلَيَّ؟ فَاَقُوْلُ: اَنَا اَحَقُّ اَنْ آتِيَكَ، قَالَ: فَبَقِيَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ حَتّٰى اَنَّ النَّاسَ اجْتَمَعُوا عَلَيَّ، فَقَالَ: هٰذَا الْفَتَى كَانَ اَعْقَلَ مِنِّي هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6294 – على شرط البخاري

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ وصال فرما گئے تو میں نے ایک انصاری شخص سے کہا: اے فلاں شخص تم آؤ، ہم علم طلب کر لیں کیونکہ ابھی رسول اللہ ﷺ کے اصحاب زندہ ہیں۔ اس نے کہا: اے ابن عباس رضی اللہ عنہما مجھے تو تم پر حیرانگی ہو رہی ہے، تم دیکھتے ہو کہ لوگ علم میں تمہارے محتاج ہیں، اور لوگوں میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کون ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے وہ سلسلہ چھوڑ دیا ہے اور علم حاصل کرنا شروع کر دیا ہے۔ مجھے پتا چلا کہ فلاں شخص کے پاس ایک حدیث موجود ہے جو کہ اس نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے تو میں جا کر اس کے دروازے کے باہر بیٹھ گیا، ہواؤں نے گرد و غبار اڑا اڑا کر میرے چہرے پر ڈال دیا تھا، اس آدمی نے جب باہر نکل کر مجھے دیکھا تو وہ کہنے لگا: اے رسول اللہ ﷺ کے چچازاد! آپ کس لئے تشریف لائے ہیں؟ آپ کو ہم سے کیا کام ہے؟ میں نے کہا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے پاس رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث ہے جو تم بیان کرتے ہو۔ (میں وہ حدیث سننے کے لئے آیا ہوں) اس آدمی نے کہا: آپ مجھے پیغام بھیج دیتے، میں خود آپ کے پاس چلا آتا، تو میں نے کہا: میرا زیادہ حق بنتا ہے کہ میں چل کر آپ کے پاس آؤں، وہ آدمی ابھی زندہ تھا کہ لوگ میرے پاس جمع ہونے لگ گئے، تو وہ آدمی کہا کرتا تھا: یہ نوجوان مجھ سے زیادہ سمجھدار ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6295 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا اَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ نَاسًا ارْتَدُّوا عَلٰى عَهْدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَحْرَقَهُمْ بِالنَّارِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ اَنَا كُنْتُ قَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ، وَلَمْ اَكُنْ اُحَرِّقُهُمْ، لِاَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

6295:صحيح البخاری - كتاب الجهاد والسير' باب : لا يعذب بعذاب الله - حديث: 2875'الجامع للترمذی - ابواب الحدود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في المرتد' حديث: 1417'صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' ذكر الزجر عن تعذيب شيء من ذوات الارواح بحرق النار - حديث: 5683'سنن ابی داود - كتاب الحدود' باب الحكم فيمن ارتد - حديث: 3808'السنن للنسائی - كتاب تحريم الدم' الحكم في المرتد - حديث: 4013'مصنف عبد الرزاق الصنعانی - كتاب الجهاد' باب القتل بالنار - حديث: 9131'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الجهاد' من نهى عن التحريق - حديث: 32490

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: وَيْحَ ابْنَ عَبَّاسٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6295 – على شرط البخاری

✧✧ حضرت عکرمہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کچھ لوگ مرتد ہو گئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو آگ میں جلوا دیا، اس بات کی خبر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا: اگر ان کی جگہ میں ہوتا تو میں ان کو سادہ طریقے سے قتل کروا دیتا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن رکھا ہے کہ جس نے اپنا دین بدل لیا اس کو قتل کر دو، میں ان کو جلانے سے گریز کرتا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن رکھا ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کے عذاب جیسا عذاب نہ دو۔ اس بات کی اطلاع حضرت علی رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما پر ناراضگی کا اظہار فرمایا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6296 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، وَاَبُوْ دَاوُدَ قَالَا: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَسْاَلُنِيْ مَعَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: اَتَسْاَلُهُ وَلَنَا بَنُوْنَ مِثْلُهُ، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّهُ مِنْ حَيْثُ عَلِمْتُمْ، قَالَ: فَسَاَلَهُمْ عَنْ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنْ نَحْمَدَهُ وَنَسْتَغْفِرَهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا نَدْرِي، فَقَالَ لِي: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، مَا تَقُوْلُ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: هُوَ اَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَاَ السُّوْرَةَ اِلٰى اٰخِرِهَا (اِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا) (النصر: 3) قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: وَاللّٰهِ مَا اَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا مَا تَعْلَمُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6296 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مجھ سے مسائل پوچھا کرتے تھے، حالانکہ کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ اُس سے مسائل پوچھتے ہو، وہ ہمارے

6296:صحیح البخاری - کتاب المناقب' باب علامات النبوة فی الإسلام - حدیث: 3448'صحیح البخاری - کتاب المغازی' باب منزل النبی صلی اللہ علیه وسلم یوم الفتح - حدیث: 4055'صحیح البخاری - کتاب المغازی' باب مرض النبی صلی اللہ علیه وسلم ووفاته - حدیث: 4176'صحیح البخاری - کتاب تفسیر القرآن' باب قوله : ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا' حدیث: 4690'الجامع للترمذی -' ابواب تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم - باب ومن سورة الفتح حدیث: 3369'السنن الکبری للنسائی - کتاب وفاة النبی صلی اللہ علیه وسلم' تاویل قول اللہ تبارک وتعالی - حدیث: 6854'مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد اللہ بن العباس بن عبد المطلب - حدیث: 3026'البحر الزخار مسند البزار - ومما روی سعید بن جبیر ' حدیث: 199'المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه عبد اللہ' ومن مناقب عبد اللہ بن عباس واخباره - حدیث: 10428

بچوں کے برابر ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تمہارے اپنے علم کے لحاظ سے (تمہیں بچہ نظر آتا ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سورۃ اذا جاء نصر اللہ والفتح کے بارے میں پوچھا تو کچھ لوگوں نے کہا: اس میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اس کی حمد بیان کریں اور اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کریں۔ کچھ نے کہا: ہمیں اس کا علم نہیں ہے۔ انہوں نے مجھے کہا: اے ابن عباس! اس سورۃ کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر دلالت کرتی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے انہ کان توابا تک پوری سورت پڑھی۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! اس سورت کے بارے میں، میں وہی جانتا ہوں جو آپ جانتے ہیں۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6297 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ كَامِلٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا دَعَا الْاَشْيَاخَ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِيْ مَعَهُمْ، فَدَعَانَا ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ مَا قَدْ عَلِمْتُمْ، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ، فَفِي اَيِّ الْوِتْرِ تَرَوْنَهَا؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: تَاسِعُهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: سَابِعُهُ وَخَامِسُهُ وَثَالِثُهُ، فَقَالَ: مَا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ لَا تَتَكَلَّمُ؟ قُلْتُ: اِنْ شِئْتَ تَكَلَّمْتُ، قَالَ: مَا دَعَوْتُكَ اِلَّا لِتَكَلَّمَ، فَقَالَ: اَقُوْلُ بِرَاْيِي، فَقَالَ: عَنْ رَاْيِكَ اَسْاَلُكَ، فَقُلْتُ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اَكْثَرَ ذِكْرَ السَّبْعِ فَقَالَ: السَّمَاوَاتِ سَبْعَ، وَالْاَرْضُونَ سَبْعٌ"، وَقَالَ: اِنَّا شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا فَاَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا وَعِنَبًا وَقَضْبًا وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا وَحَدَائِقَ غُلْبًا وَفَاكِهَةً وَاَبًّا، فَالْحَدَائِقُ مُلْتَفٌّ وَكُلُّ مُلْتَفٍّ حَدِيقَةٌ، وَالْاَبُّ مَا اَنْبَتَتِ الْاَرْضُ مِمَّا لَا يَاْكُلُ النَّاسُ "، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَعَجَزْتُمْ اَنْ تَقُوْلُوا مِثْلَ مَا قَالَ هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِي لَمْ تَسْتَوِ شُئُونُ رَاْسِهِ؟ ثُمَّ قَالَ: اِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكَ اَنْ تَكَلَّمَ، فَاِذَا دَعَوْتُكَ مَعَهُمْ فَتَكَلَّمْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6297 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بلایا کرتے تھے تو ان کے ساتھ مجھے بھی بلاتے تھے۔ ایک دن یا رات کا واقعہ ہے کہ آپ نے ہمیں بلایا، اور کہا: جیسا کہ تم جانتے ہو کہ لیلۃ القدر کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کو آخری عشرہ میں تلاش کرو، تم کیا کہتے ہو، یہ کون سی طاق رات میں ہوتی ہے؟ بعض نے کہا: ۲۹ ویں رات کو، بعض نے کہا: ۲۷ ویں رات کو، بعض نے ۲۵ ویں، اور بعض نے ۲۳ ویں کو کہا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے ابن عباس! تمہیں کیا ہے؟ تم بات کیوں نہیں کر رہے؟ میں نے

6297: مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - اول مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث: 86

کہا: اگر آپ چاہیں تو میں بات کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمہیں یہاں پر بات کرنے کے لئے ہی بلایا ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں اپنی رائے کے مطابق گفتگو کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کی رائے ہی تو سننا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سات کا ذکر بہت زیادہ کیا ہے، آسمان سات ہیں، زمینیں سات ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِنَّا شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا فَاَنْبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا وَعِنَبًا وَقَضْبًا وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا وَحَدَائِقَ غُلْبًا وَفَاكِهَةً وَاَبًّا

اس آیت میں حدائق ملتف ہیں، اور ہر ملتف باغ ہے۔ اور ''اب'' سے مراد زمین سے اگنے والی ہر وہ چیز جو انسان نہیں کھاتا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ اس بچے جیسی گفتگو کرنے سے بھی عاجز ہو، یہ بچہ جو ابھی تمہارے کندھوں کے برابر نہیں پہنچتا۔ پھر فرمایا: میں تجھے گفتگو سے منع کیا کرتا تھا لیکن اب میں تمہیں اجازت دیتا ہوں کہ میں جب بھی تمہیں ان کے ساتھ بلاؤں تو تم اپنا اظہار خیال کیا کرو۔

ﷺ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6298 – اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالَى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ الْمُهَاجِرُونَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: ادْعُ اَبْنَاءَ نَا كَمَا تَدْعُو ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: ذَاكُمْ فَتَى الْكُهُولِ، اِنَّ لَهُ لِسَانًا سَئُولًا وَقَلْبًا عَقُوْلًا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6298 – منقطع

✧✧ زہری کہتے ہیں: مہاجرین نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: جیسے آپ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بلاتے ہو ایسے ہمارے بیٹوں کو بھی بلایا کریں۔ آپ نے فرمایا: وہ منجھا ہوا نو جوان ہے، اس کی زبان سوال کرنے والی ہے اور اس کا دل بہت سمجھدار ہے۔

6299 – اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَنْطَرِيُّ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِیْ حُسَيْنٍ، حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عِكْرِمَةَ بْنِ حُيَيٍّ، قَالَ: كُنْتُ اَنَا وَحُيَيُّ بْنُ يَعْلَى، وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، فَآتِي ابْنَ عَبَّاسٍ فَكُنْتُ اَسْاَلُهُ عَنِ النَّسَبِ، وَيَسْاَلُهُ حُيَيٌّ عَنْ اَيَّامِ الْعَرَبِ، وَيَسْاَلُهُ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ الْفُتْيَا فَكَاَنَّمَا نَغْرِفُ مِنْ بَحْرٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6299 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابراہیم بن عکرمہ بن حیی فرماتے ہیں: میں، حیی بن یعلیٰ اور سعید بن جبیر، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جایا کرتے تھے۔ میں ان سے نسب کے بارے میں سوالات کیا کرتا تھا، حیی عرب کے ایام (یعنی عربوں کی تاریخ) کے بارے میں پوچھا کرتا تھا اور سعید بن جبیر ان سے فتویٰ کے بارے میں پوچھا کرتا تھا۔ تو ہم نے ان کو علم کا سمندر پایا۔

6300 – حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ

عَمْرٍو، ثنا زَائِدَةُ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ: يَا ابْنَ شَدَّادٍ، اَلَا تَعْجَبُ، جَاءَنِي الْغُلَامُ وَقَدْ اَخَذْتَ مَضْجَعِي لِلْقَيْلُولَةِ فَقَالَ: هٰذَا رَجُلٌ بِالْبَابِ يَسْتَاْذِنُ، قَالَ: فَقُلْتُ: مَا جَاءَ بِهِ هٰذِهِ السَّاعَةَ اِلَّا حَاجَةٌ، ائْذَنْ لَهُ قَالَ: فَدَخَلَ فَقَالَ: اَلَا تُخْبِرُنِي عَنْ ذَاكَ الرَّجُلِ؟ قُلْتُ: اَيُّ رَجُلٍ؟ قَالَ: عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، قُلْتُ: عَنْ اَيِّ شَاْنِهِ؟ قَالَ: مَتَى يُبْعَثُ؟ قُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، يُبْعَثُ اِذَا بُعِثَ مَنْ فِي الْقُبُورِ، قَالَ: فَقَالَ: اَلَا اَرَاكَ تَقُولُ كَمَا يَقُولُ هٰؤُلَاءِ الْحَمْقَاءُ، فَقُلْتُ: اَخْرِجُوا عَنِّي هٰذَا، فَلَا يَدْخُلَنَّ عَلَيَّ هٰذَا اَوْ لَاَضْرِبَنَّهُ وَهٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6300 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ عبداللہ بن شداد فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے کہا: اے شداد! کیا تمہیں یہ بات اچھی نہیں لگ رہی کہ میرے پاس یہ لڑکا آیا ہے اور میں قیلولہ کے لئے لیٹ چکا تھا، دربان نے بتایا کہ ایک آدمی دروازے پر آیا ہے اور اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے۔ میں نے سوچا کہ اس وقت یہ شخص ضرور کسی ضروری کام سے ہی آیا ہوگا۔ اس کو اندر آنے کی اجازت دے دو، وہ اندر آ گیا، اس نے اندر آ کر مجھ سے پوچھا: آپ مجھے اس آدمی کے بارے میں نہیں بتائیں گے؟ میں نے کہا: کس آدمی کے بارے میں؟ اس نے کہا: علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں۔ میں نے کہا: ان کے بارے میں تم کیا پوچھنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: ان کو کب اٹھایا جائے گا؟ میں نے کہا: سبحان اللہ! جب دیگر اہل قبور کو اٹھایا جائے گا تو ان کو بھی اٹھا لیا جائے گا۔ اس نے کہا: آپ بھی ان بے وقوفوں جیسی بات کر رہے ہیں۔ میں نے کہا: اس کو یہاں سے نکال دو، یہ میرے پاس نہ آئے ورنہ یہ مجھ سے مار کھائے گا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

6301 – اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثنا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثنا ابْنُ نُمَيْرٍ، ثنا ابْنُ اَبِي عُبَيْدَةَ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: " كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِذْ جَاءَهُ كِتَابٌ اَنَّ اَهْلَ الْكُوفَةِ قَدْ قَرَاَ مِنْهُمُ الْقُرْآنَ كَذَا وَكَذَا، فَكَبَّرَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، فَقُلْتُ: اخْتَلَفُوا؟ فَقَالَ: اُفٍّ وَمَا يُدْرِيكَ؟ قَالَ: فَغَضِبَ، فَاَتَيْتُ مَنْزِلِي، قَالَ: فَاَرْسَلَ اِلَيَّ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاعْتَلَلْتُ لَهُ، فَقَالَ: عَزَمْتُ عَلَيْكَ اِلَّا جِئْتَ، فَاَتَيْتُهُ فَقَالَ: كُنْتَ قُلْتَ شَيْئًا، قُلْتُ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لَا اَعُودُ اِلٰى شَيْءٍ بَعْدَهَا، فَقَالَ: عَزَمْتُ عَلَيْكَ اَلَا اَعَدْتَ عَلَيَّ الَّذِي قُلْتَ، قُلْتُ: قُلْتَ: كُتِبَ اِلَيَّ اَنَّهُ قَدْ قَرَاَ الْقُرْآنَ كَذَا وَكَذَا فَقُلْتُ: اخْتَلَفُوا؟ قَالَ: وَمِنْ اَيِّ شَيْءٍ عَرَفْتَ؟ قُلْتُ: قَرَاْتُ (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِي قَلْبِهِ) (البقرة: 204) حَتّٰى انْتَهَتْ اِلٰى (وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ) (البقرة: 205)، فَاِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ لَمْ يَصْبِرْ صَاحِبُ الْقُرْآنِ، ثُمَّ قَرَاْتُ (اِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ) قَالَ: صَدَقْتَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ هٰذَا

حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6301 – على شرط البخاري ومسلم

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ان کے پاس ایک خط آیا جس میں لکھا ہوا تھا کہ اہل کوفہ میں کچھ لوگوں نے قرآن پاک کی آیات الگ طریقے سے پڑھی ہیں۔ انہوں نے اللہ اکبر کہتے ہوئے کہا: اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے، میں نے پوچھا: کیا ان لوگوں کا قرآن کی قراءت کے بارے میں کوئی اختلاف واقع ہوگیا ہے؟ انہوں نے اظہارافسوس کرتے ہوئے کہا: تمہیں کیا معلوم؟ راوی کہتے ہیں: میری بات سن کر ان کو غصہ آگیا، میں اٹھ کر اپنے گھر آگیا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے میری طرف پیغام بھیجا، لیکن میں نے ان سے معذرت کرلی، انہوں نے دوبارہ بہت زیادہ تاکید کے ساتھ مجھے بلوایا، تو میں ان کے پاس آگیا۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا: آپ نے کچھ کہا تھا، میں نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہوں، آئندہ ایسی بات نہیں کروں گا۔ انہوں نے کہا: میں تمہیں قسم دیتا ہوں، جو باتیں تم نے پہلے کہی ہیں وہ دوبارہ مت دہرانا۔ میں نے کہا: تم نے یہ کہا تھا کہ میرے پاس ایک خط آیا ہے جس میں قرآن پر الگ الگ قراءتوں میں پڑھنے کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ میں نے پوچھا تھا کہ کیا لوگوں کا آپس میں اختلاف ہوگیا ہے، تم نے کہا: تمہیں اس بات کا کیا پتا؟ میں نے کہا: میں نے سورہ بقرہ کی آیت ۲۰۴ یوں پڑھی تھی

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلَى مَا فِي قَلْبِه

یہ پڑھتے ہوئے، واللہ لایحب الفساد تک پہنچے، جب کوئی آدمی ایسے قراءت کرے گا قرآن کی قراءت جاننے والا صبر نہیں کرسکتا، پھر میں نے یہ آیت پڑھی

اِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَاد

انہوں نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تم نے سچ کہا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

6302 – وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ الشَّامِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا اَبُوْ قَبِيصَةَ سُكَيْنُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ الْمُجَاشِعِيُّ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: "بَيْنَمَا ابْنُ عَبَّاسٍ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِهِ، فَقَالَ عُمَرُ: اَرَى الْقُرْآنَ قَدْ ظَهَرَ فِي النَّاسِ، فَقُلْتُ: مَا اُحِبُّ ذَاكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: فَاجْتَذَبَ يَدَهُ مِنْ يَدِي، وَقَالَ: "لِمَ قُلْتَ؟ لِاَنَّهُمْ مَتَى يَقْرَءُوا يَتَقَرَّوْا، وَمَتَى مَا يَتَقَرَّوْا اخْتَلَفُوا، وَمَتَى مَا يَخْتَلِفُوا يَضْرِبُ بَعْضُهُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، فَقَالَ: فَجَلَسَ عَنِّي وَتَرَكَنِي"، فَظَلَلْتُ عَنْهُ يَوْمَ لَا يَعْلَمُهُ اِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ اَتَانِي رَسُولُهُ الظُّهْرَ فَقَالَ: اَجِبْ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَاَتَيْتُهُ، فَقَالَ: كَيْفَ قُلْتَ؟ فَاَعَدْتُ مَقَالَتِي، قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنْ كُنْتُ لَاُكَتِّمُهَا النَّاسَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6302 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عبداللہ بن عبید بن عمیر فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ قرآن کریم لوگوں میں پھیل چکا ہے، میں نے کہا: اے امیر المومنین! میں اس کو اچھا نہیں سمجھتا۔ انہوں نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے چھڑا لیا۔ اور فرمایا: تم نے ایسی بات کیوں کہی؟ میں نے کہا: اس لئے کہ جب وہ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں، تو بار بار پڑھتے ہیں، اور جب بار بار پڑھتے ہیں تو ان کا اختلاف ہو جاتا ہے، اور جب ان کا اختلاف ہوتا ہے تو وہ ایک دوسرے سے لڑنے لگ جاتے ہیں۔ یہ سن کر وہ بیٹھ گئے اور مجھے چھوڑ دیا، اس دن مجھے جو تکلیف ہوئی اس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر ان کا ایک قاصد میرے پاس آیا اور پیغام دیا کہ امیر المومنین تمہیں بلا رہے ہیں، میں ان کے پاس آیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے کیا کہا تھا؟ میں نے وہ بات دوبارہ دہرائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بات کو ہمیشہ چھپاتا رہا ہوں۔

6303 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَوْدًا عَلَى بَدْءٍ حِفْظٍ اَوْ مِنَ الْكِتَابِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شَيْبَانَ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحُ، عَنْ شِهَابِ بْنِ خِرَاشٍ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اُهْدِيَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ اَهْدَاهَا لَهُ كِسْرَى، فَرَكِبَهَا بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ، ثُمَّ اَرْدَفَنِي خَلْفَهُ، ثُمَّ سَارَ بِي مَلِيًّا، ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ: يَا غُلَامُ قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ اَمَامَكَ، تَعَرَّفْ اِلَى اللّٰهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ فِي الشِّدَّةِ، وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْاَلِ اللّٰهَ، وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، قَدْ مَضَى الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ، فَلَوْ جَهَدَ النَّاسُ اَنْ يَنْفَعُوكَ بِمَا لَمْ يَقْضِهِ اللّٰهُ لَكَ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ، وَلَوْ جَهَدَ النَّاسُ اَنْ يَضُرُّوكَ بِمَا لَمْ يَكْتُبْهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ، فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَعْمَلَ بِالصَّبْرِ مَعَ الْيَقِينِ فَافْعَلْ، فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَاصْبِرْ، فَاِنَّ فِي الصَّبْرِ عَلَى مَا تَكْرَهُهُ خَيْرًا كَثِيرًا، وَاعْلَمْ اَنَّ مَعَ الصَّبْرِ النَّصْرَ، وَاعْلَمْ اَنَّ مَعَ الْكَرْبِ الْفَرَجَ، وَاعْلَمْ اَنَّ مَعَ الْعُسْرِ الْيُسْرَ هٰذَا حَدِيثٌ كَبِيرٌ عَالٍ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اِلَّا اَنَّ الشَّيْخَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمْ يُخَرِّجَا شِهَابَ بْنَ خِرَاشٍ، وَلَا الْقَدَّاحَ فِي الصَّحِيحَيْنِ، وَقَدْ رُوِيَ الْحَدِيثُ بِاَسَانِيدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ غَيْرَ هٰذَا "

✧✧ عبداللہ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کسریٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک خچر بطور تحفہ بھیجا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بالوں کی بٹی ہوئی رسی کی مدد سے اس پر سوار ہوئے، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی اپنے پیچھے سوار کر لیا، کچھ دور تک چلنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری جانب متوجہ ہوئے اور آواز دی: اے لڑکے! میں نے کہا: لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو (حدود) اللہ کی حفاظت کر، اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے گا، تو اللہ تعالیٰ (کے دین) کی حفاظت کر تو اس (کی مدد) کو اپنے سامنے پائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو آسودگی میں یاد کیا کر، اللہ تعالیٰ تنگی میں تجھے یاد رکھے گا، جب بھی مانگنا ہو، اللہ تعالیٰ سے مانگو، جب بھی مدد چاہو، اللہ تعالیٰ سے چاہو، جو کچھ بھی ہونے والا ہے، (تقدیر کے) قلم نے سب لکھ دیا ہے۔ اگر ساری دنیا مل کر تجھے اس

چیز کا فائدہ دینا چاہے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے نصیب میں نہیں لکھی، تو یہ تجھے کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتی۔ اور ساری دنیا مل کر تجھے اس چیز کا نقصان دینا چاہے جو اللہ تعالیٰ نے تیری قسمت میں نہیں لکھا تو یہ تجھے کچھ بھی نقصان نہیں دے سکتی۔ اگر ہو سکے تو یقین کے ساتھ عمل کر، اگر نہیں کر سکتا تو صبر اختیار کر کیونکہ ناپسندیدہ چیز پر صبر کرنے میں بہت بھلائی موجود ہے۔ اور جان لو کہ صبر کے ساتھ ہی مدد ہے۔ اور جان لو کہ ہر تکلیف کے بعد کشادگی ہوتی ہے۔ اور جان لو کہ ہر تنگی کے بعد آسانی ہوتی ہے۔

❀❀ یہ حدیث کبیر ہے، اور اس کی سند عبدالملک بن عمیر کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے، عالی ہے۔ تاہم شیخین نے اپنی ''صحیحین'' میں ''شہاب بن خراش'' اور ''قداح'' کی روایات نقل نہیں کیں۔

البتہ یہی حدیث اس مذکورہ اسناد کے علاوہ بھی دیگر کئی اسانید کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

6304 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ، ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ، اَنْبَاَ عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ اَمَامَكَ، تَعَرَّفْ اِلَى اللّٰهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ فِي الشِّدَّةِ، وَاعْلَمْ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَمَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ، وَاعْلَمْ اَنَّ الْخَلَائِقَ لَوِ اجْتَمَعُوا عَلَى اَنْ يَعْطُوكَ شَيْئًا لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُعْطِيَكَ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ، وَلَوِ اجْتَمَعُوا اَنْ يَصْرِفُوا عَنْكَ شَيْئًا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يُصِيبَكَ بِهِ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَى ذٰلِكَ، فَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْاَلِ اللّٰهَ، وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَاعْلَمْ اَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ، وَاَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ، وَاَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا، وَاعْلَمْ اَنَّ الْقَلَمَ قَدْ جَرَى بِمَا هُوَ كَائِنٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6304 – عيسى بن محمد القرشي ليس بمعتمد

مذکرہ اسناد کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو (حدود) اللہ کی حفاظت کر، اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے گا، تو اللہ تعالیٰ (کے دین) کی حفاظت کر تو اس (کی مدد) کو اپنے سامنے پائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو آسودگی میں یاد کیا کر، اللہ تعالیٰ تنگی میں تجھے یاد رکھے گا، اور اس بات کا یقین رکھو کہ جو معاملہ تجھے پیش آیا ہے، وہ آنا ہی تھا، وہ ٹل نہیں سکتا تھا۔ اور جو تجھے نہیں مل سکا، وہ ملنا ہی نہیں تھا۔ یہ بھی یقین رکھو کہ اگر ساری دنیا مل کر تجھے اس چیز کا فائدہ دینا چاہے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے نصیب میں نہیں لکھی، تو یہ تجھے کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکتی۔ اور ساری دنیا مل کر تجھے اس چیز کا نقصان دینا چاہے جو اللہ تعالیٰ نے تیری قسمت میں نہیں لکھا تو یہ تجھے کچھ بھی نقصان نہیں دے سکتی۔ جب بھی مانگنا ہو، اللہ سے

6304: مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنى هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 2722' معجم ابى يعلى الموصلى - باب إبراهيم' حديث: 94' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضى الله عنهما - عبيد بن ابى مليكة' حديث: 11038' مسند الشهاب القضاعي - احفظ الله يحفظك' حديث: 694' شعب الإيمان للبيهقي - الثاني عشر من شعب الإيمان باب في الرجاء من الله تعالى' حديث: 1086

مانگواور جب بھی مدد طلب کرنی ہوتو اللہ تعالیٰ سے کرو۔ اور جان لوکہ صبر کے ساتھ ہی مدد ہے۔ اور جان لوکہ ہر تکلیف کے بعد کشادگی ہوتی ہے۔ اور جان لوکہ ہر تنگی کے بعد آسانی ہوتی ہے۔اور جان لوکہ (تقدیر کے) قلم نے وہ سب لکھ دیا ہے جو قیامت تک ہونے والا ہے۔

6305 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ، ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، حَدَّثَنِيْ اَبُو الطُّفَيْلِ، اَنَّهُ رَاَى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ وَعَنْ يَسَارِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَاَنَا اَتْلُوهُمَا فِي ظُهُورِهِمَا اَسْمَعُ كَلَامَهُمَا، فَطَفِقَ مُعَاوِيَةُ يَسْتَلِمُ رُكْنَيِ الْحَجَرِ فَيَقُوْلُ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْتَلِمُ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فَيَقُوْلُ مُعَاوِيَةُ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، فَاِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ مِنْهَا مَهْجُورًا، فَطَفِقَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَذَرُهُ كُلَّمَا وَضَعَ يَدَهُ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الرُّكْنَيْنِ اِلَّا قَالَ لَهُ ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6305 – صحيح

✧✧ ابوالطفیل فرماتے ہیں: انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے دیکھا، آپ کی بائیں جانب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تھے، میں ان کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا، اور ان کی گفتگو کی آواز مجھے آرہی تھی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کے دونوں رکنوں کا استلام کیا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو کہا: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رکنوں کا استلام نہیں کیا کرتے تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: اے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما! یہاں پر کوئی بھی عمل چھوڑنے کے قابل نہیں ہے۔ اس کے بعد جب بھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کسی رکن پر ہاتھ رکھتے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان کی وہ بات دہراتے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6306 – حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَّارٍ، ثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، اَنْبَاَ جَرِيرٌ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِيْ حَفْصَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَلِيكٍ الْعِجْلِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّي اَتُوبُ اِلَيْكَ مِمَّا كُنْتُ اُفْتِي النَّاسَ فِي الصَّرْفِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَهُوَ مِنْ اَجَلِّ مَنَاقِبِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ رَجَعَ عَنْ فَتْوَى لَمْ يَنْقِمْ عَلَيْهِ فِي شَيْءٍ غَيْرَهَا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6306 – صحيح

✧✧ عبداللہ بن ملیک بجلی فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی وفات سے صرف تین دن پہلے ان کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا ہے کہ ''اے اللہ! میں لوگوں کو جو فتوے دیا کرتا تھا، میں اس سے توبہ کرتا ہوں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، اس حدیث میں آپ کی یہ سب سے بڑی فضیلت موجود ہے کہ آپ نے فتویٰ سے رجوع فرمالیا تھا۔ (آپ کی ذات پر اس ایک بات کے علاوہ اور کوئی اعتراض نہیں)

6307 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثَنَا اَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَلا هٰذِهِ الْآيَةَ (اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِنْ نَخِيلٍ وَاَعْنَابٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ لَهُ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ) (البقرة: 266) اِلٰى هَا هُنَا (فَاَصَابَهَا اِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ) (البقرة: 266) فَسَاَلَ عَنْهَا الْقَوْمَ، وَقَالَ: "فِيمَا تَرَوْنَ اُنْزِلَتْ (اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ) (البقرة: 266) ؟ " فَقَالُوا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، فَغَضِبَ عُمَرُ وَقَالَ: "قُولُوا: نَعْلَمُ اَوْ لَا نَعْلَمُ، " فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنْهَا يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: يَا ابْنَ اَخِي قُلْ، وَلَا تَحْقِرْ نَفْسَكَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ضُرِبَتْ مَثَلًا لِعَمَلٍ، فَقَالَ عُمَرُ: لِرَجُلٍ غَنِيٍّ يَعْمَلُ بِالْحَسَنَاتِ، ثُمَّ بَعَثَ اللّٰهُ لَهُ الشَّيْطَانَ يَعْمَلُ بِالْمَعَاصِي حَتّٰى اَغْرَقَ اَعْمَالَهُ كُلَّهَا، وَكَانَتْ لَهُ جَنَّةٌ فَاحْتَرَقَتْ عِنْدَ اَحْوَجِ مَا كَانَ اِلَيْهَا حِينَ كَثُرَ الْوَلَدُ وَبَلَغَ هُوَ الْكِبَرَ، قَالَ: اَتَبْغِي اَحَدُكُمْ اَنْ يُوَافِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ اَفْقَرُ مَا كَانَ اِلٰى عَمَلِهِ فَلَا يُوَافِي لَهُ شَيْءٌ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ آیات پڑھیں

''کیا کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو جس کے نیچے بہتی ہوں اس میں اس شخص کے (مختلف قسم کے) پھل ہوں''۔

یہ آیت یہاں تک ہے:

فَاَصَابَهَا اِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ

پھر لوگوں سے ان آیات کے بارے میں پوچھا: ''ایود احدکم'' والی آیت کا شان نزول کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو غصہ آ گیا اور فرمانے لگے: (مجھے سیدھا جواب دو کہ) تمہیں پتا ہے یا نہیں؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یا امیر المومنین! میرے دل میں ایک بات ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اپنے آپ کو چھوٹا مت سمجھو، تم جو کہنا چاہتے ہو، کہو۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ عمل کی مثال بیان کی گئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایک مالدار شخص کی مثال ہے جو نیک اعمال کرتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتا ہے جو اس سے گناہ کرواتا ہے، حتیٰ کہ اس کے تمام اعمال گناہوں میں ڈبو دیتا ہے، اس شخص کا باغ تھا، لیکن جب اس کی اولاد بڑھی، وہ خود بوڑھا ہو گیا، مسائل میں اضافہ ہوا، جب اس کو اس باغ کی زیادہ ضرورت پڑی، اس وقت وہ جل کر خاکستر ہو گیا۔ کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ قیامت کے دن وہ شخص اپنے اعمال کا اجر پورا وصول کرنا چاہتا ہو، اور اس کو پورا عمل نہ دیا جائے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6308 - حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَكْرٍ الْعَدْلُ، حَدَّثَنَاهُ اِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ

الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: قَالَ لِي مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ: هَلْ سَمِعْتَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَذْكُرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْكَوْثَرِ شَيْئًا، قُلْتُ: نَعَمْ، هُوَ الْخَيْرُ الْكَثِيرُ، قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، قَلْ مَا يَسْقُطُ لِابْنِ عَبَّاسٍ، قُلْتُ: قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: لَمَّا نَزَلَتْ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ، حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ، يَجْرِي عَلَى الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ، شَرَابُهُ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، وَاَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ، فَقَالَ: صَدَقَ وَاللّٰهِ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذَا وَاللّٰهِ الْخَيْرُ الْكَثِيرُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

✧✧ عطاء بن سائب کہتے ہیں: محارب بن فضل بجلی نے مجھ سے پوچھا: کیاتم نے سعید بن جبیر سے، کوثر کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا کوئی ارشاد سن رکھا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب یہ آیت

اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ

''بے شک ہم نے تمہیں خیر کثیر عطا کی''۔

نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ جنت میں بہنے والی ایک نہر ہے، جس کے کنارے سونے کے ہیں، موتیوں اور یاقوت پر بہتی ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے، شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ محارب بن دثار فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! ابن عباس نے بالکل سچ فرمایا: خدا کی قسم! یہی خیر کثیر ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ وَفَاةِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی وفات کا ذکر

6309 - اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ السَّبِيعِيُّ بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا نُعَيْمٍ يَقُولُ: مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ سَنَةَ ثَمَانٍ وَسِتِّينَ

✧✧ ابونعیم فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا وصال مبارک ۶۸ ہجری کو ہوا۔

6310 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْاَسَدِيُّ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا اَشْعَثُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، اَنَّهُ كَبَّرَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَرْبَعًا، وَقَالَ: هَلَكَ رَبَّانِيُّ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

✧✧ اشعث کہتے ہیں: محمد بن حنفیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا جنازہ پڑھایا، اور اس میں چار تکبیریں پڑھیں۔ اور فرمایا: اس امت کا ربانی فوت ہو گیا۔

6311 – حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ الْفَضْلُ، ثَنَا جَدِّي، ثنا سُنَيْدُ بْنُ دَاوُدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنِي أَجْلَحُ بْنُ عَبْدِاللهِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ: شَهِدْتُ جِنَازَةَ عَبْدِاللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِالطَّائِفِ فَرَأَيْتُ طَيْرًا أَبْيَضَ جَاءَ حَتَّى دَخَلَ تَحْتَ الثَّوْبِ فَلَمْ يُزَحْزَحْ بَعْدُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6311 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابوالزبیر فرماتے ہیں: میں طائف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے جنازے میں شریک ہوا، میں نے دیکھا کہ ایک سفید رنگ کا پرندہ آیا اور کپڑے کے نیچے داخل ہوا، پھر باہر نہیں نکلا۔

6312 – وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ إِسْحَاقَ الدُّورِيُّ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: "مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ، فَشَهِدْتُ جِنَازَتَهُ، فَجَاءَ طَيْرٌ لَمْ يُرَ عَلَى خِلْقَتِهِ وَدَخَلَ فِي نَعْشِهِ فَنَظَرْنَا وَتَأَمَّلْنَا هَلْ يَخْرُجُ فَلَمْ يُرَ أَنَّهُ خَرَجَ مِنْ نَعْشِهِ، فَلَمَّا دُفِنَ تُلِيَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ، وَلَا يُدْرَى مَنْ تَلَاهَا (يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي) (الفجر: 28) " قَالَ: وَذَكَرَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، وَعِيسَى بْنُ عَلِيٍّ أَنَّهُ طَيْرٌ أَبْيَضُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6312 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا وصال طائف میں ہوا، میں ان کے جنازہ میں شریک ہوا، (میں نے دیکھا) ایک پرندہ آیا، اس کی شکل وصورت عام پرندوں جیسی نہیں تھی۔ وہ آ کر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے کفن میں داخل ہوگیا، ہم کچھ دیر دیکھتے رہے کہ آیا یہ پرندہ واپس نکلتا ہے یا نہیں؟ لیکن وہ ان کے کفن سے باہر نہ نکلا، جب ان کو دفن کیا گیا تو لحد سے درج ذیل آیات کی تلاوت کی آواز آ رہی تھی لیکن تلاوت کرنے والا کسی کو نظر نہ آیا۔

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي) (الفجر: 28)

(امام حاکم کہتے ہیں) اسماعیل بن علی رحمۃ اللہ علیہ اور عیسیٰ بن علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ سفید رنگ کا پرندہ تھا۔

6313 – أَخْبَرَنِي أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ الْإِمَامُ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللهُ تَعَالَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ الصَّائِغُ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثَنَا هُشَيْمٌ، ثنا أَبُو حَمْزَةَ، ثنا عِمْرَانُ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ: شَهِدْتُ وَفَاةَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ فَوَلِيَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا، وَأَدْخَلَهُ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ وَضَرَبَ عَلَيْهِ الْبِنَاءَ ثَلَاثًا، وَالَّذِي حَفِظْنَا عَنْهُ نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِمِائَةِ حَدِيثٍ

✧✧ عمران بن عطاء فرماتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے جنازے میں طائف میں گیا تھا، محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، اور اس میں چار تکبیریں کہی تھیں۔ اور ان کو قدموں کی جانب سے لحد میں اتارا گیا تھا اور تین

قطاروں میں ان پر اینٹیں برابر کی گئیں۔ ہم نے ان سے جو احادیث یاد کی ہیں، ان کی تعداد ۴۰۰ کے قریب ہے۔

6314 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، قَالَ: قَالَ ابْنُ وَاقِدٍ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: مَاتَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَنَةَ ثَمَانٍ وَسِتِّينَ بِالطَّائِفِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسَبْعِينَ وَكَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت شعبہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے وصال مبارک سن ۶۸ ہجری کو طائف میں ہوا۔ وفات کے وقت ان کی عمر شریف ۷۵ برس تھی۔ آپ اپنی داڑھی پر زرد رنگ کا خضاب لگایا کرتے تھے۔

قَالَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: قَالَ ابْنُ وَاقِدٍ: وَحَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْهَيْثَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: وُلِدْتُ قَبْلَ الْهِجْرَةِ وَنَحْنُ فِي الشِّعْبِ فَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ قَالَ: وَتُوُفِّيَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَنَةَ ثَمَانٍ وَسَبْعِينَ وَهُوَ ابْنُ اِحْدَى وَثَمَانِيْنَ سَنَةً

✧✧ ایک دوسری سند کے ہمراہ حضرت شعبہ کا یہ فرمان منقول ہے (آپ فرماتے ہیں) میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''میں ہجرت سے پہلے شعب ابی طالب میں پیدا ہوا، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا، اس وقت میری عمر ۱۳ برس تھی'' اور جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا انتقال ہوا، اس وقت ان کی عمر ۸۱ برس تھی۔

6315 – اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْهَاشِمِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَذِيمَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ يَزِيدُ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ اَبِي لَهَبٍ يَذْكُرُ السَّحَابَ الَّتِي سَقَتْ قَبْرَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا:

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی قبر پر برسات نازل کرنے والے بادل کا تذکرہ کرتے ہوئے یزید بن عتبہ بن ابی لہب کہتے ہیں:

صَبَّتْ ثَلَاثًا سَمَاءُ اللّٰهِ رَحْمَتَهَا	بِالْمَاءِ مَرَّتْ عَلَى قَبْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَدْ كَانَ يُخْبِرُنَا هٰذَا وَنَعْلَمُهُ	عِلْمَ الْيَقِينِ فَمِنْ وَاعٍ وَمِنْ نَاسِي
اِنَّ السَّمَاءَ يَرْوِى الْقَبْرَ رَحْمَتَهُ	هٰذَا لَعَمْرِي اَمْرٌ فِي يَدِ النَّاسِ
لَوْ كَانَ لِلْقَوْمِ رَاْىٌ يُعْصَمُونَ بِهِ	عِنْدَ الْخُطُوبِ رَمُوكُمْ بِابْنِ عَبَّاسٍ
لِلّٰهِ دِرَايَتُهُ وَاَيُّمَا رَجُلٍ	هَلْ مِثْلُهُ عِنْدَ فَصْلِ الْخُطَبِ فِي النَّاسِ
لَكِنْ رَمُوكُمْ بِشَيْخٍ مِنْ ذَوِي يُمْنٍ	لَمْ يَدْرِ مَا ضَرْبُ اَخْمَاسٍ لِاَسْدَاسٍ

○ اللہ تعالیٰ کے آسمان کے بادل جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی قبر سے گزرے تو تین بار رحمت کی برکھا برسائی۔

○حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہمیں ہرطرح کی خبریں دیتے تھے اور ہمیں ان پر پورا پورا یقین تھا۔لیکن کئی لوگوں نے ان کی باتوں کو یاد رکھا اور کئی ان کو بھول گئے۔

○بے شک آسمان، ان کی قبر کو سیراب کرتا ہے، اور لوگوں نے خود اس کا مشاہدہ کیا ہے۔

○اگر لوگوں کی کوئی اپنی رائے ہوتی جس سے وہ اپنی حفاظت کر سکتے تو وہ تمہیں عبداللہ بن عباس کے سپرد کر دیتے۔

○اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے، اچھی گفتگو میں کون شخص ان کا ہم پلہ ہے۔

○لیکن انہوں نے تمہیں ایسے برکت والے شخص کے پاس بھیجا ہے جو جانتا نہیں ہے کہ پانچ کو چھ سے ضرب دینے سے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔

6316 - حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيْهِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ اَبِيْ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ، اَنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: اِنَّا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ طَلَبْنَا اِلٰى عُمَرَ اَوْ اِلٰى عُثْمَانَ - شَكَّ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ - فَمَشَيْنَا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَبِنَفَرٍ مَعَهُ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَكَلَّمَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَتَكَلَّمُوا، وَذَكَرُوا الْاَنْصَارَ وَمَنَاقِبَهُمْ فَاعْتَلَّ الْوَالِي، قَالَ حَسَّانُ: " وَكَانَ اَمْرًا شَدِيدًا طَلَبْنَاهُ، قَالَ: فَمَا زَالَ يُرَاجِعُهُمْ حَتّٰى قَامُوا وَعَذَّرُوهُ، اِلَّا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ فَاِنَّهُ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ مَا لِلْاَنْصَارِ مِنْ مَنْزِلٍ، لَقَدْ نَصَرُوا وَآوَوْا، وَذَكَرَ مِنْ فَضْلِهِمْ وَقَالَ: اِنَّ هٰذَا لَشَاعِرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُنَافِحَ عَنْهُ، فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بِكَلَامٍ جَامِعٍ يَسُدُّ عَلَيْهِ كُلَّ حَاجَةٍ، فَلَمْ يَجِدْ بُدًّا مِنْ اَنْ قَضَى حَاجَتَنَا، قَالَ: فَخَرَجْنَا وَقَدْ قَضَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَاجَتَنَا بِكَلَامِهِ، فَاَنَا آخِذٌ بِيَدِ عَبْدِاللّٰهِ اُثْنِيَ عَلَيْهِ وَاَدْعُو لَهُ، فَمَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ بِالنَّفَرِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَهُ، فَلَمْ يَبْلُغُوا مَا بَلَغَ، فَقُلْتُ حَيْثُ يَسْمَعُونَ: اِنَّهُ كَانَ اَوْلَا كُمْ بِنَا، قَالُوا: اَجَلْ، فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ: اِنَّهَا وَاللّٰهِ صُبَابَةُ النُّبُوَّةِ وَوَارِثُهُ اَحْمَدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحَقَّكُمْ بِهَا، " قَالَ حَسَّانُ: وَاَنَا اُشِيرُ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ

✧✧حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم گروہ انصار، حضرت عمر رضی اللہ عنہ یا (شاید) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت مطالبہ لے کر گئے (اس میں ابوالزناد راوی کو شک ہے) پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی ایک جماعت کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گئے، اور ان سے بات چیت کی۔ان کے درمیان انصار کا اور ان کے مناقب کا تذکرہ ہوا۔وہاں کا والی مریض تھا، حضرت حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ معاملہ بہت شدید تھا جو ہم نے طلب کیا تھا۔حضرت حسان رضی اللہ عنہ مسلسل اس بات پر لوگوں کو ترغیب دلاتے رہے، حتیٰ کہ لوگ اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سوا کوئی شخص بھی اس کا عذر ثابت نہ کر سکا، انہوں نے کہا: خدا کی قسم! ہم کسی طور بھی انصار کو نیچا نہیں کر سکتے، انہوں نے اہل اسلام کو ٹھکانہ دیا اور ان کی مدد کی، اس کے علاوہ بھی انصار کے بہت سارے فضائل بیان کئے، بے شک حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ رسول

اللہ ﷺ کے شاعر ہیں، وہ رسول اللہ ﷺ کا دفاع کیا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مسلسل انتہائی جامع مانع انداز میں ان کا دفاع کرتے رہے، حتیٰ کہ ہماری حاجت پوری کرنے کے سوا ان کو کوئی چارہ نہ رہا، پھر ہم لوگ وہاں سے نکلے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی گفتگو کی برکت سے ہماری حاجت پوری کر دی تھی۔ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ہاتھ تھامے ہوئے تھا اور ان کی تعریفیں کر رہا تھا اور ان کے لئے دعائیں کر رہا تھا، ہمارا گزر مسجد میں بیٹھی ہوئی ایک جماعت کے پاس سے ہوا جو کہ حضرت حسان کے حمایتی تھے۔ لیکن وہ لوگ وہاں نہیں پہنچے تھے، میں نے ان کو سنا کر کہا: ہماری بہ نسبت ان کا تم پر زیادہ حق ہے۔ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں کہا: بے شک وہ نبوت کا تتمہ ہے، وہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے وارث ہیں۔ وہ تم سے زیادہ حقدار ہیں۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ کہتے ہوئے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی جانب اشارہ کر رہا تھا۔

اِذَا قَـالَ لَـمْ يَتْـرُكْ مَـقَـالًا لِقَـائِلٍ ... بِـمُـلْتَـقِـطَـاتٍ لَا يُرَى بَيْـنَهَـا فَصْلَا

كَـفَـى وَشَـفَـى مَـا فِـي الصُّدُورِ فَلَمْ يَدَعْ ... لِـذِى اِرْبَةٍ فِـى الْـقَـوْلِ جـدًّا وَلَا هَـزْلَا

سَـمَـوْتُ اِلَـى الْـعُـلْيَـا بِغَيْرِ مَشَقَّةٍ ... فَـنِـلْـتُ ذُرَاهَـا لَا دُنِيًّـا وَلَا وَغَلَا

○جب انہوں نے گفتگو کی تو اس میں ایسا تسلسل تھا کہ کسی کہنے والے کے لئے کچھ چھوڑا ہی نہیں۔

○جو کچھ دلوں میں تھا وہ سب بیان کر دیا اور بات چیت کے لئے ارباب رائے کے لئے اعتراض کی کوئی گنجائش نہ چھوڑی۔

○میں بلندی کی طرف چڑھا بغیر مشقت کے، میں نے اس کی انتہاء کو پالیا جو کہ نہ قریب تھی نہ دور۔

6317 - حَـدَّثَـنَـا اَبُـوْ عَبْـدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ بْنِ اِسْحَاقَ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْحَكَمِ بْـنُ عَبْـدِاللّٰـهِ، عَـنْ عِـكْـرِمَةَ، قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَلْبَسُ الْمُطَرَّفَ مِنَ الْخَزِّ الْمَنْصُوبِ الْحَوَافِي بِمُزَالِفَ وَيَاْخُذُهُ بِاَلْفٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6317 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

قَـالَ ابْـنُ عُـمَـرَ: وَحَـدَّثَـنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ بَكْرٍ بِنْتُ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، اَنَّ مِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اعْتَلَّ فَجَاءَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ نِصْفَ النَّهَارِ يَعُوْدُهُ فَقَالَ لَهُ الْمِسْوَرُ: يَا اَبَا عَبَّاسٍ، هٰذَا سَاعَةٌ غَيْرُ هٰذِهٖ، قَالَ: فَقَالَ: اِنَّ اَحَبَّ السَّاعَاتِ اِلَيَّ اَنْ اُوَدِّيَ فِيْهَا الْحَقَّ اِلَيْكَ اَشَقُّهَا عَلَيَّ

قَـالَ ابْـنُ عُـمَـرَ: وَحَـدَّثَـنِـيْ اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ: رَاَيْتُ قَبْرَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَائِمٌ عَلَيْهِ فَاَمَرَ بِهٖ اَنْ يُسَطَّحَ

✧✧ حضرت عکرمہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا، وہ گاؤں میں جاتے تو ریشم کی کڑھائی والا جبہ پہنا کرتے تھے۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اُمِّ بکر فرماتی ہیں: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوگئے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما دوپہر کے وقت ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے، حضرت مسور نے ان سے کہا: یہ وقت تو عیادت کے لئے مناسب نہیں ہے (آپ ٹھہر جاتے اور شام کو تشریف لے آتے) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میری نگاہ میں وہ وقت سب سے زیادہ اہم ہے جس کے اندر میں کوئی حق ادا کرلوں، خواہ اس میں مجھے مشقت ہی کیوں نہ اٹھانی پڑے۔

6318 - اَخْبَرَنِیْ قَاضِی قُضَاةِ الْمُسْلِمِينَ اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ عَلِيٍّ، ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْجُرَيْرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ الْحَارِثِ الْحَرَّانِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدِينِيُّ، ثَنَا سُحَيْمُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ: قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ الْبَصْرَةَ وَمَا فِي الْعَرَبِ مِثْلُهُ جِسْمًا وَعِلْمًا وَثِيَابًا وَجَمَالًا وَكَمَالًا قَالَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: وَوَلَدَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَلِيًّا وَهُوَ سَيِّدُ وَلَدِهِ، وُلِدَ سَنَةَ اَرْبَعِينَ، وَيُقَالُ وُلِدَ عَامَ الْجَمَلِ سَنَةَ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ، وَكَانَ اَجْمَلَ قُرَشِيٍّ عَلَى الْاَرْضِ وَاَوْسَمَهُ، وَاَكْثَرَهُ صَلَاةً، وَكَانَ يُدْعَى السَّجَّادُ، وَفِي عَقِبِهِ الْخِلَافَةُ، وَعَبَّاسًا، وَهُوَ اَكْبَرُ وَلَدِهِ، وَبِهِ كَانَ يُكَنَّى، وَمُحَمَّدٌ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ، وَالْفَضْلُ، وَلُبَابَةُ اُمُّهُمْ زُرْعَةُ بِنْتُ مُسَرِّحِ بْنِ كَرِبَ بْنِ وَلِيعَةَ، وَمُسَرِّحٌ اَحَدُ الْمُلُوكِ الْاَرْبَعَةِ، وَلَا بَقِيَّةَ لِلْعَبَّاسِ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ، وَالْفَضْلُ، وَمُحَمَّدٌ بَنِي عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَاَمَّا لُبَابَةُ بِنْتُ عَبْدِاللّٰهِ فَاِنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فَوَلَدَتْ لَهُ وَلِوَلَدِهَا اَعْقَابٌ، وَاَسْمَاءُ بِنْتُ عَبْدِاللّٰهِ كَانَتْ عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ، فَوَلَدَتْ لَهُ حَسَنًا، وَحُسَيْنًا، وَاُمُّهَا اُمُّ وَلَدٍ

✧✧ ابوبکرہ فرماتے ہیں: ''بصرة'' میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہمارے پاس تشریف لائے، پورے عرب میں ان جیسا جسیم، عالم، اور ان جیسا صاحب جمال وکمال اور خوش لباس شخص کوئی نہیں تھا۔ علی بن محمد فرماتے ہیں: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اولاد امجاد میں سے ''علی'' بھی ہیں۔ یہ ان کی اولاد کے سردار ہیں۔ ۴۰ ہجری میں یہ پیدا ہوئے تھے۔ بعض مؤرخین کا یہ کہنا ہے کہ یہ جنگ جمل والے سال سن ۳۶ ہجری کو پیدا ہوئے۔ یہ بھی روئے زمین پر سب قریشیوں سے خوبصورت تھے۔ نماز کے پابند تھے، ان کو ''سجاد'' کے نام سے پکارا جاتا تھا، ان کے بعد خلافت ان کے خاندان میں رہی، ان کے ایک بیٹے کا نام ''عباس'' تھا، یہ حضرت ابن عباس کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ اور انہی کے نام سے ان کی کنیت ''ابوالعباس'' تھی۔ ان کے ایک بیٹے کا نام ''محمد''۔ ایک کا نام ''فضل'' اور ایک کا نام ''لبابہ'' تھا۔ ان سب کی والدہ ''زرعہ بنت مسرح بن کرب بن ولیعہ'' تھیں۔ اور مسرح چار بادشاہوں میں سے ایک تھے۔ اور عباس کی کوئی اولاد نہ تھی اور عبید اللہ، فضل اور محمد یہ سب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اولادیں ہیں۔ اور لبابہ بنت عبداللہ، علی بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کے نکاح میں تھیں۔ ان کے بطن سے بھی اولاد پیدا ہوئی تھی اور ان کی اولادوں کی بھی اولادیں تھیں۔ اور اسماء بنت عبداللہ، حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن

عباس رضی اللہ عنہما کے نکاح میں تھیں۔ ان کے ہاں حسن اور حسین پیدا ہوئے، ان (اسماء بنت عبداللہ) کی والدہ اُمّ ولد تھیں۔

6319 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيِّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ وَهْبِ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ: لَمَّا كُفَّ بَصَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ: اِنَّكَ اِنْ صَبَرْتَ لِي سَبْعًا لَمْ تُصَلِّ اِلَّا مُسْتَلْقِيًا تُومِءُ اِيمَاءً دَاوَيْتُكَ فَبَرَاْتَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى، " فَاَرْسَلَ اِلٰى عَائِشَةَ وَاَبِي هُرَيْرَةَ وَغَيْرِهِمَا مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلٌّ يَقُولُ: اَرَاَيْتَ اِنْ مُتَّ فِي هٰذَا السَّبْعِ كَيْفَ تَصْنَعُ بِالصَّلَاةِ؟ " فَتَرَكَ عَيْنَهُ وَلَمْ يُدَاوِهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6319 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت مسیب بن رافع فرماتے ہیں: جس زمانے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی بینائی زائل ہوگئی تھی، ان دنوں کی بات ہے کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور کہنے لگا: اگر آپ مجھے سات دن کا موقع دیں اور میری بات مانیں تو میں آپ کا علاج کرسکتا ہوں اور آپ ٹھیک ہوجائیں گے۔ سات دن لیٹ کر اشارے سے نماز پڑھنی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب پیغام بھیجا اور اس بارے میں مسئلہ دریافت کیا۔ سب نے کہا: اگر آپ ان سات ایام میں فوت ہوگئے تو آپ کی نمازوں کا کیا بنے گا؟ چنانچہ انہوں نے اپنی آنکھوں کا علاج چھوڑ دیا اور اس سے دوانہ لی۔

ذِكْرُ مَنَاقِبِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6320 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: " عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِالرَّحْمَنِ، وَيُقَالُ: اَبَا عَمْرٍو مِنْ سَاكِنِي الشَّامِ "

✧✧ خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کی کنیت "ابوعبدالرحمٰن" تھی۔ بعض مؤرخین نے کہا ہے کہ ان کی کنیت "ابوعمرو" تھی، آپ ملک شام کے رہنے والے تھے۔

6321 – فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُظَفَّرٍ الْحَافِظُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ خُزَيْمٍ، ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ: عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ يُكَنَّى اَبَا مُحَمَّدٍ وَكَانَ مَنْزِلُهُ بِحِمْصَ

✧✧ ابوزرعہ فرماتے ہیں: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کی کنیت "ابوعمرو" تھی، ان کا گھر "حمص" میں تھا۔

6322 – حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ الْحَافِظُ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْيَزِيدِيُّ، ثَنَا اَبُوْ حَسَّانَ الزِّيَادِيُّ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ الْكَلْبِيُّ، قَالَ: عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ وَجَّهَ اِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَزَلَتْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لِعَوْفٍ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ اَنْزَلَ الصَّدَقَةَ، قَالَ: وَمَا الصَّدَقَةُ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ اَرْبَعِينَ نَاقَةً نَاقَةٌ، قَالَ: فَاعْتَرِضْنَا، فَخُذْ نَاقَةً، فَاعْتَرَضَهَا اَبُوْ

بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَاَخَذَ نَاقَةً لِرَحْلِهِ، فَقَالَ عَوْفٌ: اِنَّهَا لَرَحْلِي، فَقَالَ لَهُ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنَّهَا لَاَعْظَمُ لِاَجْرِكَ، قَالَ: فَسُقْ حِقَّهَا، فَسَاقَهَا اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحِقَّهَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَهُ بِصَنِيعِ عَوْفٍ وَقَوْلِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْجِعْ اِلَيْهِ فَاَخْبِرْهُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

✧✧ ہشام بن محمد بن سائب کلبی فرماتے ہیں: جب زکوٰۃ کی فرضیت کا حکم نازل ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ان کی جانب بھیجا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کا حکم نازل فرمایا ہے۔ حضرت عوف نے پوچھا: زکوٰۃ کا نصاب کیا ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ۴۰ اونٹوں میں ایک اونٹ۔ حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ معائنہ فرمائیے اور ایک اونٹنی لے جائیے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے معائنہ کیا اور سواری کے لئے ایک اونٹنی لے لی، حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تو میری سواری کے لئے ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے بدلے اللہ تعالیٰ تمہیں بہت اجر عطا فرمائے گا، حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: تو پھر اس کا بچھڑا بھی ساتھ لے جائیے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ اونٹنی اور اس کا بچہ ساتھ لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے، اور حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کے حسن عمل اور حسن اخلاق کے بارے میں حضور ﷺ کو بتایا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: واپس جاؤ اور عوف کو بتا دو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے میں اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیا ہے۔

6323 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ شَهِدَ خَيْبَرَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ، وَكَانَتْ مَعَهُ رَايَةُ اَشْجَعَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، ثُمَّ تَحَوَّلَ عَوْفٌ اِلَى الشَّامِ فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَنَزَلَ حِمْصَ وَبَقِيَ اِلَى اَوَّلِ خِلَافَةِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ، ثُمَّ مَاتَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ، وَكَانَ يُكَنَّى اَبَا عَمْرٍو

✧✧ محمد بن عمرو کہتے ہیں: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ جنگ خیبر میں مسلمانوں کے ہمراہ شریک ہوئے، اور فتح مکہ کے موقع پر قبیلہ اشجع کا علم انہی کے ہاتھ میں تھا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں حضرت عوف رضی اللہ عنہ ملک شام چلے گئے تھے، حمص میں رہائش پذیر رہے، اور عبدالملک بن مروان کی حکومت کے اوائل تک زندہ رہے، ۷۳ ہجری کو آپ کا وصال ہوا۔ آپ کی کنیت ''ابوعمرو'' تھی۔

6324 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، ثَنَا اَبِي، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فِي اٰخِرِ السَّحَرِ وَهُوَ فِي فُسْطَاطِهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ: اَدْخُلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: ادْخُلْ، فَقُلْتُ: كُلِّي، فَقَالَ: كُلُّكَ، ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " سِتٌّ قَبْلَ السَّاعَةِ: اَوَّلُهُنَّ مَوْتُ نَبِيِّكُمْ،

قُلْ: اِحْدَی " قُلْتُ: اِحْدَی، " وَالثَّانِيَةُ فَتحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ قُلِ: اثْنَيْنِ " قُلْتُ: اثْنَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: " وَالثَّالِثَةُ مَوْتَانِ يَاْخُذُكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ قُلْ: ثَلَاثَةٌ " قُلْتُ: ثَلَاثًا، قَالَ: " وَالرَّابِعَةُ يُفِيضُ فِيكُمُ الْمَالُ حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ لَيُعْطٰى مِائَةَ دِينَارٍ فَيَظَلُّ يَتَسَخَّطُهَا قُلْ: اَرْبَعًا " قُلْتُ: اَرْبَعًا " وَالْخَامِسَةُ فِتْنَةٌ تَكُونُ فِيكُمْ، قَلَّمَا يَبْقَى فِيكُمْ بَيْتُ وَبَرٍ وَلَا مَدَرٍ اِلَّا دَخَلَتْهُ قُلْ: خَمْسًا " قُلْتُ: خَمْسًا وَالسَّادِسَةُ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ فَيَجْتَمِعُونَ لَكُمْ قَدْرَ حَمْلِ امْرَاَةٍ، ثُمَّ يَغْدِرُونَ بِكُمْ فَيُقْبِلُونَ فِي ثَمَانِينَ رَايَةٍ كُلُّ رَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6324 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر میں رات کے آخری پہر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ اس وقت اپنے خیمے میں تھے۔ میں نے حضور ﷺ کو سلام کیا اور اندر آنے کی اجازت طلب کی، آپ ﷺ نے اجازت عطا فرمادی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: قیامت سے پہلے چھ واقعات ہوں گے،

(۱) تمہارے نبی کا انتقال ہوگا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کہو: ایک۔ میں نے کہا: ایک۔

(۲) بیت المقدس فتح ہوگا۔

(۳) موتان کی بیماری تمہیں اس طرح پکڑ لے گی جیسے جانوروں کو قعاص نامی بیماری پکڑتی ہے۔

(۴) مال کی حرص اتنی بڑھ جائے گی کہ ایک آدمی سو دینار پا کر بھی خوش نہیں ہوگا۔

(۵) ایک فتنہ ایسا عام ہوگا کہ ہر خاص و عام چھوٹے بڑے گھر میں داخل ہو جائے گا۔

(۶) پھر تمہارے اور بنی اصفر کے درمیان صلح ہو جائے گی، وہ لوگ ایک عورت کے حمل کے دوران کی مقدار تک تمہارے ساتھ رہیں گے۔ پھر وہ تمہارے عہد توڑ دیں گے، پھر یہ لوگ ۸۰ جھنڈے لے کر تم پر حملہ آور ہوں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے ۱۲ ہزار کا لشکر ہوگا۔

6325 – اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ بِنَيْسَابُورَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ، ثَنَا صَالِحٌ السَّهْمِيُّ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ،

6324:صحيح البخاری - كتاب الجزية' باب ما يحذر من الغدر - حديث:3021'سنن ابن ماجه - كتاب الفتن' باب اشراط الساعة - حديث:4040'صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ' ذكر الإخبار عن فتح المسلمين بيت المقدس بعده - حديث:6784'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الفتن' من كره الخروج فی الفتنة وتعوذ عنها - حديث:36696'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث عوف بن مالك الاشجعی الانصاری - حديث:23361'البحر الزخار مسند البزار - من حديث عوف بن مالك الاشجعی' حديث:2373'الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - ومن اشجع اشجع بن ريث بن غطفان بن قيس بن عيلان' حديث:1160'المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمه احمد - حديث:57'المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله' من اسمه عابس - ابو إدريس الخولانی ' حديث:14912

6325:المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله' من اسمه عابس - جبير بن نفير الحضرمی ' حديث:14929

عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَفْتَرِقُ اُمَّتِي عَلَى بِضْعٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، اَعْظَمُهَا فِتْنَةً عَلَى اُمَّتِي قَوْمٌ يَقِيسُونَ الْاُمُورَ بِرَاْيِهِمْ فَيُحِلُّونَ الْحَرَامَ وَيُحَرِّمُونَ الْحَلَالَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6325 – سکت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت ستر سے زائد فرقوں میں بٹ جائے گی۔ میری امت کا سب سے بڑا فتنہ یہ ہوگا کہ لوگ اپنی رائے سے امور میں قیاس کریں گے اور حلال چیزوں کو حرام کردیں گے اور حرام کو حلال کردیں گے۔

ذِكْرُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کے فضائل

6326 – حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: اَوَّلُ مَوْلُودٍ وُلِدَ بَعْدَ الْهِجْرَةِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بْنِ خُوَيْلِدِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزَّى، وَاُمُّهُ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَاُمُّهَا قَيْلَةُ بِنْتُ عَبْدِالْعُزَّى بْنِ عَبْدِاَسَدِ بْنِ نَصْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ حِسْلِ بْنِ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ يُكَنَّى اَبَا بَكْرٍ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: ہجرت کے بعد سب سے پہلے پیدا ہونے والے "حضرت عبداللہ بن زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ رضی اللہ عنہ" ہیں۔ ان کی والدہ "حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما ہیں۔ اور اسماء کی والدہ "قیلہ بنت عبدالعزیٰ بن عبداسد بن نصر بن مالک بن حصل بن عامر بن لؤی" ہیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر بن عوام کی کنیت "ابوبکر" تھی۔

6327 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّيْدَلَانِيُّ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ، عَنْ اُمِّ كُلْثُومٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَبْدَ اللّٰهِ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر کا نام "عبداللہ" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا۔

6328 – اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ بِنَيْسَابُورَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْعَلَّافُ بِمِصْرَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اَبِي عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ التَّارِيخُ مِنَ السَّنَةِ الَّتِي قَدِمَ فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، وَفِيهَا وُلِدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہجری سال کا آغاز اس وقت ہوا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے، اور اسی سال "عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ" پیدا ہوئے۔

6329 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ السَّبِيعِيُّ بِالْكُوفَةِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْجُبَيْرِيُّ، ثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَرِيكٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: سُمِّيتُ بِاسْمِ جَدِّي اَبِي بَكْرٍ، وَكُنِّيتُ بِكُنْيَتِهِ وَكَانَ لِعَبْدِ اللهِ كُنْيَتَانِ: اَبُوْ بَكْرٍ وَاَبُوْ خُبَيْبٍ "

✧✧ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرا نام میرے نانا حضرت ابوبکر کے نام پر رکھا گیا اور انہی کی کنیت پر میری کنیت رکھی گئی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی دو کنیتیں تھیں۔ ''ابوبکر'' اور ''ابوخبیب''۔

6330 - اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: خَرَجَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حِينَ هَاجَرَتْ اِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَامِلٌ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَنَفِسَتْهُ، فَاَتَتْ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُحَنِّكَهُ، فَاَخَذَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ فِي حِجْرِهِ وَاُتِيَ بِتَمْرَةٍ فَمَصَّهَا، ثُمَّ مَضَغَهَا، ثُمَّ وَضَعَهَا فِي فِيهِ فَحَنَّكَهُ بِهَا، فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ بَطْنَهُ رِيقُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: ثُمَّ مَسَحَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ، ثُمَّ جَاءَ بَعْدُ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ اَوِ ابْنُ ثَمَانِ سِنِينَ لِيُبَايِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ الزُّبَيْرُ بِذَلِكَ، فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُ مُقْبِلًا وَبَايَعَهُ، وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ وُلِدَ فِي الْاِسْلَامِ بِالْمَدِينَةِ مَقْدَمَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ: قَدْ اَخَذْنَاهُمْ فَلَا يُولَدُ لَهُمْ بِالْمَدِينَةِ وَلَدٌ ذَكَرٌ، فَكَبَّرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وُلِدَ عَبْدُ اللهِ، وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حِينَ سَمِعَ تَكْبِيرَ اَهْلِ الشَّامِ وَقَدْ قَتَلُوا عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ: الَّذِينَ كَبَّرُوا عَلَى مَوْلِدِهِ خَيْرٌ مِنَ الَّذِينَ كَبَّرُوا عَلَى قَتْلِهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6330 – عبد الله بن محمد بن يحيى بن عروة تركه أبو حاتم

✧✧ ہشام بن عروہ کہتے ہیں: جب حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما نے ہجرت کی، اس وقت آپ حاملہ تھیں، آپ کے پیٹ میں عبداللہ بن زبیر تھے، جب ولادت ہوئی تو حضرت اسماء، حضرت عبداللہ بن زبیر کو گھٹی دلانے کے لئے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے آئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی گود میں لیا، کھجور چبا کر ان کے منہ میں ڈالی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے منہ میں سب سے پہلے جو چیز گئی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب مبارک تھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر اپنا دست مبارک پھیرا اور ان کا نام ''عبداللہ'' رکھا۔ پھر حضرت زبیر کے کہنے پر سات یا آٹھ سال کی عمر میں ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کے لئے پیش کیا گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آتے ہوئے دیکھا تو مسکرا دیئے، اور ان کی بیعت لے لی۔ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں یہ سب سے پہلی پیدائش تھی۔ یہودی کہتے تھے: ہم نے ان پر بندش لگا دی ہے، مسلمانوں کے ہاں اولاد نرینہ پیدا نہیں ہو سکتی۔ پھر جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نعرہ تکبیر بلند کیا۔

جب اہل شام نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تو اس وقت ان لوگوں کی تکبیر کی آواز سنی تو حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: جن لوگوں نے ان کی پیدائش پر نعرہ تکبیر لگایا تھا وہ ان کی شہادت پر نعرہ لگانے والوں سے بہت بہتر تھے

6331 - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْمَكِّيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: ذُكِرَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: كَانَ عَفِيفًا فِي الْإِسْلَامِ، قَانِتًا لِلّٰهِ، اَبُوهُ الزُّبَيْرُ، وَاُمُّهُ اَسْمَاءُ، وَجَدُّهُ اَبُو بَكْرٍ، وَعَمَّتُهُ خَدِيجَةُ، وَجَدَّتُهُ صَفِيَّةُ، وَخَالَتُهُ عَائِشَةُ، وَاللّٰهِ لَاُحَاسِبَنَّ لَهُ نَفْسِي بِشَيْءٍ مُحَاسَبَةً لَمْ اُحَاسِبْهَا لِاَبِي بَكْرٍ وَلَا لِعُمَرَ، وَلَكِنَّهُ عَمَدَ فَآثَرَ عَلَى الْحُمَيْدَاتِ وَالْاُسَامَاتِ وَالتُّوَيْتَاتُ، قَالَ اَبُو عَلِيٍّ الْقَبَّانِيُّ: يُرِيدُ بِالْحُمَيْدَاتِ حُمَيْدَ بْنَ زُهَيْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزَّى، وَتُوَيْتُ بْنُ حَبِيبِ بْنِ اَسَدٍ، وَكَانَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ بْنِ خُوَيْلِدِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزَّى

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 6331 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہوا۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ اسلام میں پاکدامن تھے، عبادت الٰہی میں مشغول رہنے والے تھے، ان کے والد ''حضرت زبیر'' ہیں، اوران کی والدہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما ہیں۔ ان کے دادا حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ان کی پھوپھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ان کی دادی ''حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ان کی خالہ ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔خدا کی قسم! میں نے جب بھی اپنے دل میں ان کے بارے میں کوئی حساب لگایا ہے جوکہ حضرت ابوبکراور عمر رضی اللہ عنہما کے لئے کبھی نہیں لگایا تو میں نے ان کو حمیدات، اسامات اور تویتات پر غالب پایا۔ابوعلی قبانی کہتے ہیں: حمیدات سے مراد ''حمید بن زہیر بن حارث بن اسد بن عبدالعزیٰ'' ہیں۔اور تویتات سے مراد ''تویت بن حبیب بن اسد'' ہیں۔اور حضرت زبیر بن عوام، اسد بن عبدالعزیٰ کے بیٹے خویلد کی اولاد میں سے ہیں۔

6332 - اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرٍ، اَنْبَاَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: مَحَا ابْنُ الزُّبَيْرِ نَفْسَهُ مِنَ الدِّيوَانِ حِينَ قُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کردیا گیا تو حضرت عبداللہ بن زبیر نے حکومتی عہدے سے خود کو الگ کرلیا تھا۔

6333 - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاُمَوِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، حَدَّثَنِي الْبَرِيدُ الَّذِي اَتَى ابْنَ الزُّبَيْرِ بِرَاْسِ الْمُخْتَارِ، فَلَمَّا رَآهُ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: مَا حَدَّثَنِي كَعْبٌ بِحَدِيثٍ اِلَّا وَجَدْتُ مِصْدَاقَهُ، اِلَّا اَنَّهُ

حَدَّثَنِي، اَنَّ رَجُلًا مِنْ ثَقِيفٍ سَيَقْتُلُنِي قَالَ الْاَعْمَشُ: وَمَا يَدْرِي اَنَّ اَبَا مُحَمَّدٍ - خَذَلَهُ اللّٰهُ - خَبَّاَ لَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6333 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✦✦ ہلال بن یساف فرماتے ہیں: جو قاصد مختار کا سر لے کر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا، اس کا بیان ہے کہ انہوں نے جب حضرت عبداللہ بن زبیر کو دیکھا تو حضرت عبداللہ بن زبیر نے اس سے کہا: حضرت کعب نے جو حدیث بھی مجھے سنائی، میں نے اس کا مصداق پا لیا۔ صرف ایک بات ابھی تک پوری نہیں ہوئی، وہ یہ کہ قبیلہ ثقیف کا ایک شخص مجھے قتل کرے گا۔ حضرت اعمش فرماتے ہیں: ان کو کیا معلوم تھا کہ ''ابو محمد'' (اللہ تعالیٰ اس کو رسوا کرے) کو اللہ تعالیٰ نے اسی کام کے لئے رکھا ہوا تھا۔

6334 – اَخْبَرَنِي اَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي الْحَارِثِ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يُوَاصِلُ سَبْعَةَ اَيَّامٍ فَيُصْبِحُ يَوْمَ الثَّالِثِ وَهُوَ اَلْيَثُنَا يَعْنِي بِهِ: كَاَنَّهُ لَيْثٌ

✦✦ ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر سات سات دن مسلسل جنگ میں لڑتے رہے، پورے ہفتے کے بعد بھی وہ ہم سے زیادہ بہادر تھے، یوں لگتا تھا گویا کہ کوئی شیر ہو۔

6335 – وَاَخْبَرَنِي اَبُو الْحُسَيْنِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: " كَانَ لِابْنِ الزُّبَيْرِ مِائَةُ غُلَامٍ يَتَكَلَّمُ كُلُّ غُلَامٍ مِنْهُمْ بِلُغَةٍ اُخْرَى، فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يُكَلِّمُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بِلُغَتِهِ، وَكُنْتَ اِذَا نَظَرْتَ اِلَيْهِ فِي اَمْرِ دُنْيَاهُ قُلْتَ: هٰذَا رَجُلٌ لَمْ يُرِدِ اللّٰهَ طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَاِذَا نَظَرْتَ اِلَيْهِ فِي اَمْرِ اٰخِرَتِهِ، قُلْتَ: هٰذَا رَجُلٌ لَمْ يُرِدِ الدُّنْيَا طَرْفَةَ عَيْنٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6335 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✦✦ عمر بن قیس فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ایک سو غلام تھے، ہر غلام الگ زبان میں بات کرتا تھا اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ہر غلام کے ساتھ اسی کی زبان میں بات کیا کرتے تھے۔ اور اگر تم دنیاوی امور میں ان کی مشغولیت دیکھو تو کہو گے کہ یہ شخص ایک لمحے کے لئے دینی کاموں میں مشغول نہیں ہوتا، اور اگر تم ان کو دینی امور میں مشغول دیکھو تو کہو گے کہ یہ شخص کبھی دنیاوی امور میں مشغول ہوا ہی نہیں۔

6336 – اَخْبَرَنِي اَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ حَاتِمٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: قَالَ لِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ: اِنَّ فِي قَلْبِكَ مِنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: قُلْتُ: مَا رَاَيْتُ مُنَاجِيًا مِثْلَهُ، وَلَا مُصَلِّيًا مِثْلَهُ، وَلَا اَخْشَنَ فِي ذَاتِ اللّٰهِ مِثْلَهُ، وَلَا اَسْخَى نَفْسًا مِنْهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6336 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✦✦ ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مجھ پوچھا: تمہارے دل میں عبداللہ بن زبیر کے بارے

میں کیا رائے ہے؟ میں نے کہا: میں نے ان جیسا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گڑگڑانے والا اور نہ ان جیسا نمازی کسی کو دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے معاملے میں ان سے سخت کسی کو نہیں دیکھا اور طبیعت کے لحاظ سے ان سے زیادہ سخی نہیں دیکھا۔

6337 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرِ بْنِ بَرِّيٍّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ السَّبِيعِيُّ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: اِنِّيْ قَدْ بُعِثْتُ اِلَيْكَ بِسِلْسِلَةٍ مِنْ فِضَّةٍ، وَقَيْدٍ مِنْ ذَهَبٍ، وَجَامِعَةٍ مِنْ فِضَّةٍ، وَحَلَفْتُ لَتَاْتِيَنِّيْ فِيْ ذٰلِكَ، قَالَ: فَاَلْقَى الْكِتَابَ وَقَالَ:

وَلَا اَلِيْنُ لِغَيْرِ الْحَقِّ اُنْمُلَةً حَتّٰى يَلِيْنَ لِضِرْسِ الْمَاضِغِ الْحَجَرُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6337 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ یزید بن معاویہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر کی جانب ایک خط لکھا (جس کی تحریر یہ تھی) میں تمہاری جانب چاندی کی زنجیریں، سونے کی بیڑیاں اور چاندی کا ایک طوق بھیج رہا ہوں، اور میں نے تمہیں گرفتار کرنے کی قسم کھا رکھی ہے۔ راوی کہتے ہیں: انہوں نے وہ خط پھینک دیا اور مذکورہ بالا شعر پڑھا (جس کا ترجمہ درج ذیل ہے)

○ میں ناحق پر اپنا پنجہ نرم نہیں کرتا ہوں۔ جب تک کہ پتھر چبانے والے کی داڑھوں کے لئے پتھر نرم نہیں ہوتا۔

6338 - اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِالْحَمِيْدِ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الذِّمَارِيُّ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَمَّا مَاتَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَثَاقَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ طَاعَةِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، وَاَظْهَرَ شَتْمَهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ يَزِيْدَ، فَاَرْسَلَ اَنْ يُؤْتٰى بِهِ، فَقِيْلَ لِابْنِ الزُّبَيْرِ: يَصْنَعُ لَكَ اَغْلَالًا مِنْ ذَهَبٍ فَتُسْدِلُ عَلَيْهَا الثَّوْبَ، وَتَبَرُّ قَسَمَهُ وَالصُّلْحُ اَجْمَلُ، فَقَالَ: لَا اَبَرَّ اللّٰهُ قَسَمَهُ، ثُمَّ قَالَ:

وَلَا اَلِيْنُ لِغَيْرِ الْحَقِّ اُنْمُلَةً حَتّٰى يَلِيْنَ لِضِرْسِ الْمَاضِغِ الْحَجَرُ

ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ لَضَرْبَةٌ بِسَيْفٍ فِيْ عِزٍّ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ ضَرْبَةٍ بِسَوْطٍ فِيْ ذُلٍّ، ثُمَّ دَعَا اِلٰى نَفْسِهِ، وَاَظْهَرَ الْخِلَافَ لِيَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَوَجَّهَ اِلَيْهِ يَزِيْدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ مُسْلِمَ بْنَ عُقْبَةَ الْمُزَنِيَّ فِيْ جَيْشِ اَهْلِ الشَّامِ، وَاَمَرَهُ بِقِتَالِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، فَاِذَا فَرَغَ مِنْ ذٰلِكَ سَارَ اِلٰى مَكَّةَ، قَالَ: فَدَخَلَ مُسْلِمُ بْنُ عُقْبَةَ الْمَدِيْنَةَ، وَهَرَبَ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ بَقَايَا اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَبَثَ فِيْهَا وَاَسْرَفَ فِي الْقَتْلِ، ثُمَّ خَرَجَ مِنْهَا، فَلَمَّا كَانَ فِيْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ اِلٰى مَكَّةَ مَاتَ وَاسْتَخْلَفَ حُصَيْنَ بْنَ نُمَيْرٍ الْكِنْدِيَّ وَقَالَ لَهُ: يَا بَرْذَعَةَ الْحِمَارِ، احْذَرْ خَدَائِعَ قُرَيْشٍ، وَلَا تُعَامِلْهُمْ اِلَّا بِالنِّفَاقِ، ثُمَّ الْقِطَافِ، فَمَضٰى حُصَيْنٌ حَتّٰى وَرَدَ مَكَّةَ فَقَاتَلَ بِهَا ابْنَ الزُّبَيْرِ اَيَّامًا

✦✦ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب حضرت معاویہ کا وصال ہوا تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

نے یزید بن معاویہ کی بیعت کرنے میں تاخیر کی۔ اوران کو برا بھلا کہنا شروع کردیا، یزید کو اس بات کی اطلاع پہنچ گئی، یزید نے اپنے آدمی بھیجے تاکہ ان کو گرفتار کرکے ان کے پاس لے آئیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: تمہارے لئے سونے کی بیڑیاں بنائی جائیں گیں، وہ پہنا کر اوپر سے کپڑا ڈال دیا جائے گا (تاکہ لوگوں کو پتا نہ چلے کہ تمہیں گرفتار کرلیا گیا ہے) اس طرح یزید کی قسم پوری کی جائے گی، اور صلح کرنا تو بہت اچھی بات ہے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو کبھی پورا نہ کرے۔ اس کے بعد انہوں نے مذکورہ بالا شعر پڑھا (جس کا ترجمہ درج ذیل ہے)

○ میں ناحق پر اپنا پنجہ نرم نہیں کرتا ہوں۔ جب تک کہ پتھر چبانے والے کی داڑھوں کے لئے پتھر نرم نہیں ہوتا۔

پھر فرمایا: اللہ پاک کی قسم! عزت کے ساتھ تلوار اٹھا کر لڑنا میری نگاہ میں ذلالت، کے ساتھ کوڑے کھانے سے بہتر ہے۔

پھر انہوں نے خود اپنے لئے دعا کی اور یزید بن معاویہ کی بیعت کا اعلانیہ انکار کر دیا۔ یزید بن معاویہ نے مسلم بن عقبہ مزنی کو شام کے ایک لشکر کے ہمراہ ان کی جانب بھیجا اوراہل مدینہ کے ساتھ جنگ کرنے کا حکم دیا۔ جب وہ مدینہ کی لڑائی سے فارغ ہوا تو مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوگیا، پھر مسلم بن عقبہ مدینہ میں داخل ہوا۔ جو صحابہ کرام بچے ہوئے تھے وہ اس دن وہاں سے بھاگ گئے۔ مسلم بن عقبہ نے مدینہ میں بہت فساد برپا کیا اور قتل وخون ریزی کی افسوسناک داستان رقم کی۔ پھر وہ مکہ سے چلا گیا۔ ابھی وہ مکہ کے ایک راستہ میں تھا کہ مرگیا۔ اس نے مرتے ہوئے حصین بن نمیر الکندی کو اپنا جانشین بنایا، اوراس کو کہا: اے برذعۃ الحمار! (گدھے کی پیٹھ پرڈالنے والا کپڑا، یہ الفاظ گالی کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں) قریش کے دھوکوں سے بچ کر رہنا، ان کے ساتھ منافقت کا برتاؤ کرنا، پھر ان سے لڑائی کرنا۔ حصین وہاں سے روانہ ہوا اور مکہ میں پہنچا، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کئی دن تک مقابلہ کیا۔

6339 – فَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي مَسْلَمَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يَقُوْلُ: اَرْسَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اِلَى الْحُصَيْنِ بْنِ نُمَيْرٍ يَدْعُوهُ اِلَى الْبِرَازِ فَقَالَ الْحُصَيْنُ: لَا يَمْنَعُنِي مِنْ لِقَائِكَ جُبْنٌ، وَلَسْتُ اَدْرِي لِمَنْ يَكُونُ الظَّفَرُ، فَاِنْ كَانَ لَكَ كُنْتَ قَدْ [illegible] وَرَائِي، وَاِنْ كَانَ لِي كُنْتُ قَدْ اَخْطَاْتُ التَّدْبِيرَ، وَاِنْ طُفْتَ رَجَعْنَا اِلٰى بَاقِي الْحَدِيْثِ، وَضَرَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فُسْطَاطًا فِي الْمَسْجِدِ فَكَانَ فِيهِ نِسَاءٌ يَسْقِينَ الْجَرْحَى وَيُدَاوِيهِنَّ وَيُطْعِمْنَ الْجَائِعَ، وَيَلُمْنَّ النَّهْدَ الْمَجْرُوحَ، فَقَالَ حُصَيْنٌ: مَا يَزَالُ يَخْرُجُ عَلَيْنَا مِنْ ذٰلِكَ الْفُسْطَاطِ اَسَدٌ كَاَنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ عَرِينِهِ، فَمَنْ يَكْفِينِيهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ: اَنَا، فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَضَعَ شَمْعَةً فِي طَرَفِ رُمْحِهِ، ثُمَّ ضَرَبَ فَرَسَهُ، ثُمَّ طَعَنَ الْفُسْطَاطَ فَالْتَهَبَ نَارًا وَالْكَعْبَةُ يَوْمَئِذٍ مُؤَزَّرَةٌ فِي الطَّنَافِسِ، وَعَلَى اَعْلَاهَا الْجَرَّةُ، فَطَارَتِ الرِّيحُ بِاللَّهَبِ عَلَى الْكَعْبَةِ حَتّٰى احْتَرَقَتْ وَاحْتَرَقَ فِيهَا يَوْمَئِذٍ قَرْنَا الْكَبْشِ الَّذِي فُدِيَ بِهِ اِسْحَاقُ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ: وَمَاتَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَهَرَبَ حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ فَلَمَّا مَاتَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ دَعَا مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اِلٰى نَفْسِهِ، فَاَجَابَهُ اَهْلُ حِمْصَ، وَاَهْلُ الْاُرْدُنِّ وَفِلَسْطِينَ، فَوَجَّهَ اِلَيْهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ

الْفِهْرِيَّ فِي مِائَةِ أَلْفٍ، فَالْتَقَوْا بِمَرْجِ رَاهِطٍ وَمَرْوَانُ يَوْمَئِذٍ فِي خَمْسَةِ آلَافٍ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ وَمَوَالِيهِمْ وَأَتْبَاعِهِمْ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، فَقَالَ مَرْوَانُ لِمَوْلًى لَهُ كَرِهٍ: احْمِلْ عَلَى أَيِّ الطَّرَفَيْنِ شِئْتَ، فَقَالَ: كَيْفَ نَحْمِلُ عَلَى هَؤُلَاءِ مَعَ كَثْرَتِهِمْ؟ فَقَالَ: هُمْ بَيْنَ مُكْرَهٍ وَمُسْتَأْجَرٍ، احْمِلْ عَلَيْهِمْ لَا أُمَّ لَكَ، فَيَكْفِيكَ الطِّعَانُ النَّاجِعُ الْجَيِّدُ، وَهُمْ يَكْفُونَكَ بِأَنْفُسِهِمْ، إِنَّمَا هَؤُلَاءِ عَبِيدُ الدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ، فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ فَهَزَمَهُمْ، وَأَقْبَلَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ وَانْصَدَعَ الْجَيْشُ، فَفِي ذَلِكَ يَقُولُ زُفَرُ بْنُ الْحَارِثِ:

لَعَمْرِي لَقَدْ أَبْقَتْ وَقِيعَةُ رَاهِطٍ ... لِمَرْوَانَ صَرْعَى وَاقِعَاتٍ وَسَابِيَا

أَمَضَى سِلَاحِي لَا أَبَا لَكَ إِنَّنِي ... لَدَى الْحَرْبِ لَا يَزْدَادُ إِلَّا تَمَادِيَا

فَقَدْ يَنْبُتُ الْمَرْعَى عَلَى دِمَنِ الثَّرَى ... وَيَبْقَى حُزَرَاتُ النُّفُوسِ كَمَا هِيَا

وَفِيهِ يَقُولُ أَيْضًا:

أَفِي الْحَقِّ أَمَّا بَحْدَلٌ وَابْنُ بَحْدَلٍ ... فَيَحْيَا وَأَمَّا ابْنُ الزُّبَيْرِ فَيُقْتَلُ

كَذَبْتُمْ وَبَيْتِ اللّٰهِ لَا يَقْتُلُونَهُ ... وَلَمَّا يَكُنْ يَوْمٌ أَغَرُّ مُحَجَّلُ

وَلَمَّا يَكُنْ لِلْمَشْرَفِيَّةِ فِيكُمْ ... شُعَاعٌ كَنُورِ الشَّمْسِ حِينَ تَرَجَّلُ

قَالَ: ثُمَّ مَاتَ مَرْوَانُ فَدَعَا عَبْدُ الْمَلِكِ إِلَى نَفْسِهِ وَقَامَ، فَأَجَابَهُ أَهْلُ الشَّامِ، فَخَطَبَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَقَالَ: مَنْ لِابْنِ الزُّبَيْرِ؟ فَقَالَ الْحَجَّاجُ: أَنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَأَسْكَتَهُ، ثُمَّ عَادَ فَأَسْكَتَهُ، ثُمَّ عَادَ فَقَالَ: أَنَا لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَإِنِّي رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي انْتَزَعْتُ جُبَّةً فَلَبِسْتُهَا فَعَقَدَ لَهُ وَوَجَّهَهُ فِي الْجَيْشِ إِلَى مَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالَى، حَتَّى وَرَدَهَا عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَاتَلَهُ بِهَا، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لِأَهْلِ مَكَّةَ: احْفَظُوا هَذَيْنِ الْجَبَلَيْنِ، فَإِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ أَعِزَّةٍ مَا لَمْ يَظْهَرُوا عَلَيْهِمَا، قَالَ: فَلَمْ يَلْبَثُوا أَنْ ظَهَرَ الْحَجَّاجُ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدَاةُ الَّتِي قُتِلَ فِيهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَلَى أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَهِيَ يَوْمَئِذٍ بِنْتُ مِائَةِ سَنَةٍ لَمْ يَسْقُطْ لَهَا سِنٌّ وَلَمْ يَفْسُدْ لَهَا بَصَرٌ وَلَا سَمْعٌ، فَقَالَتْ لِابْنِهَا: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، مَا فَعَلْتَ فِي حَرْبِكَ؟ قَالَ: بَلَغُوا مَكَانَ كَذَا وَكَذَا قَالَ: وَضَحِكَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَقَالَ: إِنَّ فِي الْمَوْتِ لَرَاحَةً فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ، لَعَلَّكَ تَمَنَّيْتَهُ لِي مَا أُحِبُّ أَنْ أَمُوتَ حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى أَحَدِ طَرَفَيْكَ، إِمَّا أَنْ تَظْفَرَ فَتَقَرَّ بِذَلِكَ عَيْنِي، وَإِمَّا أَنْ تُقْتَلَ فَأَحْتَسِبَكَ، قَالَ: ثُمَّ وَدَّعَهَا فَقَالَتْ لَهُ: يَا بُنَيَّ، إِيَّاكَ أَنْ تُعْطِيَ خَصْلَةً مِنْ دِينِكَ مَخَافَةَ الْقَتْلِ، وَخَرَجَ عَنْهَا فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ جَعَلَ مِصْرَاعَيْنِ عَلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ يَتَّقِي أَنْ تُصِيبَ بِالْمَنْجَنِيقِ، وَأَتَى ابْنَ الزُّبَيْرِ آتٍ وَهُوَ جَالِسٌ عِنْدَ زَمْزَمَ، فَقَالَ لَهُ: أَلَا نَفْتَحُ لَكَ الْكَعْبَةَ فَتَصْعَدُ فِيهَا؟ فَنَظَرَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ: مِنْ كُلِّ شَيْءٍ تَحْفَظُ أَخَاكَ إِلَّا مِنْ نَفْسِهِ - يَعْنِي مِنْ أَجَلِهِ - وَهَلْ لِلْكَعْبَةِ حُرْمَةٌ لَيْسَتْ لِهَذَا الْمَكَانِ، وَاللّٰهِ لَوْ وَجَدُوكُمْ مُعَلَّقِينَ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ لَقَتَلُوكُمْ فَقِيلَ لَهُ: أَلَا تُكَلِّمُهُمْ فِي الصُّلْحِ؟ فَقَالَ: أَوَ حِينَ صُلْحٍ

هٰذَا؟ وَاللّٰهِ لَوْ وَجَدُوكُمْ فِي جَوْفِهَا لَذَبَحُوكُمْ جَمِيعًا ثُمَّ اَنْشَاَ يَقُوْلُ:

وَلَسْتُ بِمُبْتَاعِ الْحَيَاةِ بِبَيْعَةٍ وَلَا مُرْتَقٍ مِنْ خَشْيَةِ الْمَوْتِ سُلَّمَا

اُنَافِسُ اَنَّهُ غَيْرُ نَازِحٍ مُلَاقٍ لِمَنَايَا اَيَّ صَرْفٍ تَيَمَّمَا

ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى آلِ الزُّبَيْرِ يَعِظُهُمْ: لِيَكُنْ اَحَدُكُمْ سَيْفُهُ كَمَا يَكُونُ وَجْهُهُ، لَا يَنْكُسْ سَيْفَهُ فَيَدْفَعُ عَنْ نَفْسِهِ بِيَدِهِ كَاَنَّهُ امْرَاَةٌ، وَاللّٰهِ مَا لَقِيتُ زَحْفًا قَطُّ اِلَّا فِي الرَّعِيلِ الْاَوَّلِ، وَلَا اَلِمْتُ جُرْحٌ قَطُّ اِلَّا اَنْ اَلِمَ الدَّوَاءُ قَالَ: فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ وَمَعَهُ سَبْعُونَ، فَاَوَّلُ مَنْ لَقِيَهُ الْاَسْوَدَ فَضَرَبَهُ بِسَيْفِهِ حَتّٰى اَطَنَّ رِجْلَهُ، فَقَالَ لَهُ الْاَسْوَدُ: آهٍ يَا ابْنَ الزَّانِيَةِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ: اَخْسِئْ يَا ابْنَ حَامٍ لَاَسْمَاءُ زَانِيَةٌ، ثُمَّ اَخْرَجَهُمْ مِنَ الْمَسْجِدِ فَانْصَرَفَ، فَاِذَا بِقَوْمٍ قَدْ دَخَلُوا مِنْ بَابِ بَنِيْ سَهْمٍ، فَقَالَ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ فَقِيْلَ: اَهْلُ الْاُرْدُنِ، فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يَقُوْلُ:

لَا عَهْدَ لِي بِغَارَةٍ مِثْلِ السَّيْلِ لَا يَنْجَلِي غُبَارُهَا حَتَّى اللَّيْلِ

قَالَ: فَاَخْرَجَهُمْ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَجَعَ، فَاِذَا بِقَوْمٍ قَدْ دَخَلُوا مِنْ بَابِ بَنِيْ مَخْزُومٍ فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يَقُوْلُ:

لَوْ كَانَ قَرْنِيْ وَاحِدًا لَكَفَيْتُهُ اَوْرَدْتُهُ الْمَوْتَ وَذَكَّيْتُهُ قَالَ: وَعَلَى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ مِنْ اَعْوَانِهِ مَنْ يَرْمِي عَدُوَّهُ بِالْآجُرِّ وَغَيْرِهِ، فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ فَاَصَابَتْهُ آجُرَّةٌ فِي مَفْرِقِهِ حَتّٰى حَلَقَتْ رَاْسَهُ فَوَقَفَ قَائِمًا وَهُوَ يَقُوْلُ:

وَلَسْنَا عَلَى الْاَعْقَابِ تَدْمَى كُلُومُنَا وَلٰكِنْ عَلَى اَقْدَامِنَا تَقْطُرُ الدِّمَاءُ

قَالَ: ثُمَّ وَقَعَ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ مَوْلَيَانِ لَهُ وَهُمَا يَقُوْلَانِ: اَلْعَبْدُ يَحْمِي رَبَّهُ وَيُحْمَى، قَالَ: ثُمَّ سِيرَ اِلَيْهِ فَحَزَّ رَاْسَهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ مسلمہ بن عبداللہ بن عروہ بن زبیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حصین بن نمیر کو پیغام بھیجا اور مبارزطلبی فرمائی (یعنی جنگ میں مقابلے کے لئے بلایا) حصین بن نمیر نے کہا: تمہارے مقابلے میں آنے سے نہ تو میں بزدلی کی وجہ سے رکا ہوا ہوں، اور نہ ہی مجھے یہ پتا ہے کہ کامیابی کس کے حصے میں آئے گی، اگر تم کامیاب رہے تو میں نے اپنے پیچھے والوں کو ضائع کر دیا اور اگر میں کامیاب ہوا تو اس میں آپ کے فیصلے کی غلطی ہوگی۔ اور اگر میں طواف کرلوں تو واپس چلا جاؤں گا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی شریف میں خیمے لگا دیئے، اس میں عورتیں تھیں، جو کہ زخمیوں کو پانی پلاتیں، ان کو پٹی وغیرہ کرتیں اور کھانا کھلاتی تھیں۔ اور زخمیوں کو مرہم لگاتی تھیں۔

حصین بن نمیر نے کہا: ان خیموں سے ہماری طرف ایک بہادر آدمی نکل کر آتا جیسے کوئی شیر اپنی کچھار سے نکل کر آتا ہو، کون شخص اس کا مقابلہ کرے گا؟ شام کے باشندوں میں سے ایک آدمی نے کہا: میں ہوں۔ جب رات ہوئی تو اس نے اپنے

نیزے کے کنارے پر موم لگائی، پھر اپنا گھوڑا دوڑایا اور وہ نیزہ پھینک دیا، اس سے آگ نکلنے لگی، ان دنوں کعبہ معظمہ کے فرش پر چٹائیاں بچھائی ہوتی تھیں اور چھت گھاس پھوس کی ہوتی تھی۔ ہوا کے ساتھ اس آگ کا شعلہ کعبہ معظمہ کی چھت پر آ گرا، جس کی وجہ سے کعبہ کی چھت جل گئی، اس دن کعبے کے اندر رکھے ہوئے مینڈھے کے وہ سینگ بھی جل گئے جو حضرت اسحاق علیہ السلام کے فدیئے میں ذبح کیا گیا تھا۔

محمد بن عمر فرماتے ہیں: جب یزید بن معاویہ مر گیا تو حصین بن نمیر وہاں سے بھاگ گیا۔ یزید بن معاویہ کے مرنے کے بعد مروان بن حکم نے لوگوں سے اپنی بیعت لینا شروع کی۔ حمص، اردن اور فلسطین کے لوگوں نے اس کی بیعت کر لی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ضحاک بن قیس فہری کو ایک لاکھ کی فوج دے کر اس کی جانب روانہ کیا، مرج راہط کے مقام پر مروان کے لشکر کے ساتھ مڈبھیڑ ہو گئی، اس موقع پر مروان بنوامیہ کے پانچ ہزار افراد میں تھا، ان میں ان کے موالی اور نوکر چاکر بھی تھے۔ مروان نے اپنے آزاد کردہ غلام ''کرہ'' سے کہا: دونوں طرفوں میں کسی ایک طرف سے ان پر حملہ کر دے، اس نے کہا: یہ لوگ اتنے زیادہ ہیں، اتنے بڑے لشکر جرار کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس نے کہا: ان میں سے کچھ لوگ مجبور ہیں اور کچھ مالدار ہیں۔ تو ان پر حملہ کر دے تیری ماں نہ رہے۔ نیزہ باز، چراگاہ کے متلاشی اور عمدہ لوگ تجھے کفایت کریں گے اور وہ لوگ اپنے آپ کا بچاؤ کریں گے۔ کیونکہ وہ لوگ سب کے سب دولت کے پجاری ہیں۔ اس نے حملہ کر دیا اور ان کو شکست دے دی، ضحاک بن قیس فہری رضی اللہ عنہ نے مزید پیش قدمی کی۔ اور سامنے والا لشکر بکھر گیا۔ اسی موقع پر زفر بن حارث نے مذکورہ اشعار کہے تھے۔

○ میری عمر کی قسم! مرج راہط کے واقعہ سے مروان کے لئے چھٹن اور قید کے واقعات کی مرگی باقی بچی ہے

○ مجھے میرے ہتھیار دو، تیرا باپ نہ رہے، میں جنگ کے وقت جنگ کی انتہاء کو پہنچتا ہوں

○ گوبر والی تر زمین پر کھیتی اگتی ہے اور لوگوں کی پیٹھ کا درد اسی طرح باقی رہتا ہے۔

حق کے معاملے میں بحدل، یا اس کا بیٹا زندہ رہے گا یا ابن زبیر کو قتل کر دیا جائے گا

تم نے جھوٹ بولا ہے، بیت اللہ شریف کی قسم ہے روشن اور واضح دن میں وہ لوگ اس کو قتل نہیں کریں گے۔

پھر مروان مر گیا تو عبدالملک بن مروان نے اپنے لئے لوگوں سے بیعت لی، اہل شام نے اس کی بیعت کر لی، عبدالملک نے منبر پر چڑھ کر خطبہ دیا اور کہا: عبداللہ بن زبیر کا کام کون تمام کرے گا؟ حجاج نے کہا: اے امیر المومنین! میں۔ عبدالملک نے اس کو چپ کروا دیا، اُس نے اپنی بات پھر دہرائی، عبدالملک نے اس کو پھر خاموش کرا دیا۔ اُس نے پھر دہرائی، عبدالملک نے پھر چپ کرا دیا، اُس نے پھر کہا: اے امیر المومنین! میں نے رات خواب میں دیکھا ہے گویا کہ میں نے ڈھال اتاری ہے اور پھر اس کو پہن لیا ہے، عبدالملک نے یہ ذمہ داری حجاج کو دے دی، اور اس کو ایک لشکر جرار دے کر مکہ مکرمہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کی حفاظت فرمائے) کی طرف روانہ کر دیا۔ حجاج نے لشکر کے ساتھ مکہ پر چڑھائی کر دی، عبداللہ بن زبیر کے ساتھ بہت سخت جنگ ہوئی، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اہل مکہ سے کہا: ان دونوں پہاڑوں کی حفاظت کرو، کیونکہ جب تک وہ لوگ ان دونوں

پہاڑوں کو فتح نہیں کرلیں گے، اس وقت تک یہ مکہ میں داخل نہیں ہوسکتے۔لیکن زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ حجاج اور اس کے ساتھی مسجد الحرام میں داخل ہوگئے، اگلے دن حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو وہاں شہید کردیا گیا، اُس دن حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنی والدہ محترمہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، اس وقت ان کی عمر ۱۰۰ سال ہوچکی تھی، لیکن اس کے باوجود ان کی سماعت اور بصارت بالکل قائم تھی، اور نہ ہی ان کا کوئی دانت ٹوٹا تھا۔ انہوں نے اپنے بیٹے عبداللہ سے جنگ کی صورت حال کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ حجاج کی فوجیں فلاں فلاں مقام تک پہنچ چکی ہیں۔ یہ کہتے ہوئے حضرت عبداللہ بن زبیر ہنس پڑے، اور کہا: بے شک موت میں راحت ہے۔ ان کی والدہ نے کہا: اے بیٹے میں نے یہ آرزو کی ہے کہ اس وقت تک مجھے موت نہ آئے جب تک دو کاموں میں سے ایک نہ دیکھ لوں۔ یا تو تم فتح یاب ہوجاؤ اور میری آنکھیں تمہاری فتح دیکھ کر ٹھنڈی ہوجائیں۔ یا تم قتل کردیئے جاؤ، اور مجھے شہید کی ماں ہونے کا ثواب ملے۔ اس کے بعد ان کی والدہ نے ان کو الوداع کردیا۔ اور رخصت کرتے ہوئے وصیت فرمائی کہ بیٹا! قتل کے خوف کی وجہ سے تمہاری کوئی بھی دینی خصلت میں تبدیلی نہیں آنی چاہیے، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سے مل کر وہاں سے نکلے اور مسجد میں آگئے، حجر اسود کے قریب دو قتل گاہیں بنائی گئی تھیں۔ صرف منجنیق نصب کرنے کی جگہ باقی بچی تھی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ زم زم شریف کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے ان کے پاس آکر کہا: اگر آپ کہیں تو ہم کعبہ کا دروازہ تمہارے لئے کھول دیتے ہیں اور تم اس کے اوپر چڑھ جاؤ، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کی جانب نگاہ اٹھا کر دیکھا اور فرمایا: تم اپنے بھائی کو ہر چیز سے بچاسکتے ہو، لیکن موت سے نہیں بچاسکتے، کیا کعبہ شریف کی کوئی خاص حرمت ہے جو اس (زم زم) کے مقام میں نہیں ہے؟ (جب میں یہاں بیٹھا ہوا محفوظ نہیں ہوں تو یہ لوگ کعبہ کا کتنا لحاظ کریں گے؟) خدا کی قسم! اگر یہ لوگ تمہیں کعبہ کے پردوں میں بھی لپٹا پائیں گے تو تمہیں قتل کرنے سے باز نہیں آئیں گے۔ ان سے کسی نے کہا: آپ صلح کیوں نہیں کرلیتے؟ انہوں نے کہا: یہ صلح کا موقع ہی نہیں ہے۔ خدا کی قسم! اگر یہ لوگ تمہیں کعبہ کے اندر پائیں تب بھی تم سب کو ذبح کردیں گے۔ اس کے بعد انہوں نے مذکوہ اشعار پڑھے (جن کا ترجمہ درج ذیل ہے)

○ میں عار کے بدلے زندگی خریدنے والا نہیں ہوں، اور نہ میں موت کے خوف سے سیڑھی پر چڑھوں گا۔

پھر آپ آل زبیر کی جانب متوجہ ہوئے اور ان کو سمجھانے لگے کہ ہر شخص کی تلوار اس کے سر کی طرح بلند رہنی چاہیے، ایسے نہ ہو کہ تمہاری تلواریں جھکا دی جائیں اور تم عورتوں کی طرح ہاتھوں کے ساتھ اپنا دفاع کرنے پر مجبور ہوجاؤ، خدا کی قسم! میں نے جب بھی کسی جنگ میں شرکت کی ہے، ہمیشہ ہراول دستے میں رہا ہوں۔ اور میں نے زخم بھی سہے ہیں اور زخموں کی دوا بھی کی ہے۔ راوی کہتے ہیں: ابھی یہی باتیں ہورہی تھیں کہ ایک کمانڈر وہاں آگیا اور اس کے ساتھ ستر آدمی مزید بھی تھے، ان میں سب سے آگے ایک حبشی تھا، وہ سب سے پہلے حضرت عبداللہ بن زبیر سے لڑا، آپ نے تلوار کا وار کیا اور اس کی پنڈلیاں کاٹ ڈالیں۔ اس نے بدتمیزی سے حضرت عبداللہ بن زبیر کو ''اے زانیہ کی اولاد'' کہہ کر گالی دی۔ حضرت عبداللہ بن زبیر نے کہا: او سانڈھ کے بچے! حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو گالی مت دے۔ پھر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سب کو مسجد سے نکال دیا،

اور خود دوبارہ مسجد میں آ گئے اور آپ نے کچھ ایسے لوگوں کو دیکھا جو باب بنی سہم سے داخل ہو رہے تھے، آپ نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ آپ کو بتایا گیا کہ یہ اردن کے لوگ ہیں۔ حضرت عبداللہ نے مذکورہ بالا اشعار پڑھتے ہوئے ان پر بھی حملہ کر دیا اور ان کو مسجد سے نکال دیا۔

○ میرے لئے کسی قسم کا کوئی عہد نہیں ہے، میں تو سیل رواں کی طرح ہوں اور یہ غبار رات سے پہلے چھٹنے کا نہیں ہے۔

ان کو بھی مسجد سے نکال دیا، پھر واپس آئے تو کچھ لوگ باب بنی مخزوم سے داخل ہو رہے تھے آپ نے ان پر بھی حملہ کیا، حملہ کرتے ہوئے آپ یہ اشعار پڑھ رہے تھے

○ اگر میرا مد مقابل ایک ایک کر کے آئے تو میں اس کو کافی ہوں اس کو موت کے گھاٹ اتار دوں اور اس کا صفایا کر دوں۔

راوی کہتے ہیں: مسجد کی چھت پر دشمن کی فوج کے وہ لوگ براجمان تھے جو اینٹوں اور پتھروں کے ساتھ حملہ کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ نے ان پر بھی حملہ کر دیا، انہوں نے سنگ باری شروع کر دی، ان میں سے ایک اینٹ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے سر پر لگی جس کی وجہ سے آپ کا سر پھٹ گیا، آپ کھڑے ہو گئے اور کھڑے ہو کر یہ اشعار کہے

○ ہم وہ لوگ نہیں ہیں کہ ہماری ایڑھیوں پر ہمارا خون گرے، بلکہ ہم وہ لوگ ہیں جن کا خون ان کے قدموں پر گرتا ہے۔

پھر آپ زمین پر گر گئے، آپ کے دو غلام آپ پر آ کر جھک گئے اور وہ کہہ رہے تھے ''غلام اپنے آقا کی حفاظت کرتا ہے اور محفوظ ہوتا ہے، پھر لشکر نے آپ پر چڑھائی کر دی گئی اور آپ کا سر قلم کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

6340 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِى طَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، ثَنَا زِيَادُ الْخَصَّاصُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: انْظُرْ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِى بِهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ: فَمَرَّ عَلَيْهِ، قَالَ: فَسَهَا الْغُلَامُ، قَالَ: فَإِذَا ابْنُ عُمَرَ يَنْظُرُ اِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ مَصْلُوبًا، فَقَالَ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ ثَلَاثًا، وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُكَ اِلَّا كُنْتَ صَوَّامًا قَوَّامًا، وَصُولًا لِلرَّحِمِ، اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّى لَا اَرْجُو مَعَ مَسَاوِى مَا اَصَبْتَ اَلَّا يُعَذِّبَكَ اللّٰهُ بَعْدَهَا اَبَدًا، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ: سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ فِي الدُّنْيَا

(التعليق - من تلخيص الذهبى)6340 - سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ مجاہد کہتے ہیں: مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: وہ جگہ دیکھنا جہاں پر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو سولی دی گئی ہے۔ وہ وہاں گئے، انہوں نے کہا: لڑکا بھول گیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو سولی دے دی گئی تھی

6340: مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - مسند ابى بكر الصديق رضى الله عنه' حديث: 27' مسند ابى يعلى الموصلى - مسند ابى بكر الصديق رضى الله عنه' حديث: 17' البحر الزخار مسند البزار - ومما روى ابن عمر ' حديث: 14

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، ان کو دیکھ رہے تھے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کی جانب دیکھ کر تین مرتبہ ان کے لئے دعائے مغفرت کی۔ اور کہا: اللہ کی قسم! تم روزہ دار، شب زندہ دار تھے، صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ خدا کی قسم! میں امید نہیں کرتا ہوں کہ جو تکلیف تم نے اس دنیا میں برداشت کر لی ہے، اس کے بعد آخرت میں تمہیں کوئی عذاب نہیں دیا جائے گا۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے "جو برا عمل کرے اس کو اس کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیا جاتا ہے"۔

6341 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثَنَا صَاعِدُ بْنُ مُسْلِمٍ الْيَشْكُرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ: بَعَثَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ بِرَأْسِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اِلٰى ابْنِ حَازِمٍ بِخُرَاسَانَ فَكَفَّنَهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ قَالَ: فَقَالَ الشَّعْبِيُّ: اَخْطَاَ، لَا يُصَلِّي عَلَى الرَّأْسِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6341 – صاعد بن مسلم اليشكرى واه

❖❖ شعبی کہتے ہیں: عبدالملک بن مروان نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا سر مبارک خراسان میں ابن حازم کے پاس بھیجا، اس نے آپ کے سر کو کفن دیا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی، شعبی کہتے ہیں: اس نے خطا کی ہے۔ سر کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جاتی۔

قَالَ: وَحَدَّثَنَا هِشَامٌ، ثَنَا مُوسَى، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ لَمَّا قُتِلَ نُقِلَتْ خَزَائِنُهُ اِلٰى عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ ثَلَاثَ سِنِيْنَ

ابن ابی نجیح بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو ان کے خزانے تین سال میں عبدالملک بن مروان کی طرف منتقل ہوئے۔

6342 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ، اَنْبَاَ اَبُوْ نَوْفَلِ بْنُ اَبِي عَقْرَبٍ الْعَرِيجِيِّ، قَالَ: صَلَبَ الْحَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَى عَقَبَةِ الْمَدِيْنَةِ لِيُرِيَ ذٰلِكَ قُرَيْشًا، فَاَمَّا اَنْ يُقِرُّوا فَجَعَلُوا يَمُرُّونَ وَلَا يَقِفُونَ عَلَيْهِ، حَتّٰى مَرَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَوَقَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ، قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَقَدْ نَهَيْتُكَ عَنْ ذَا قَالَهَا ثَلَاثًا، لَقَدْ كُنْتَ صَوَّامًا قَوَّامًا تَصِلُ الرَّحِمَ، قَالَ: فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَاسْتَنْزَلَهُ فَرَمَى بِهِ فِي قُبُورِ الْيَهُودِ، وَبَعَثَ اِلٰى اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنْ تَاْتِيَهُ وَقَدْ ذَهَبَ بَصَرُهَا، فَاَبَتْ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا: لَتَجِيئَنَّ اَوْ لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكِ مَنْ يَسْحَبُكِ بِقُرُونِكِ، قَالَتْ: وَاللّٰهِ لَا آتِيكَ حَتّٰى تَبْعَثَ اِلَيَّ مَنْ يَسْحَبُنِيْ بِقُرُونِي، فَاَتَى رَسُوْلُهُ فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ، نَاوِلْنِيْ سَبِيْبَتِي، فَنَاوَلَهُ بَغْلَتَهُ، فَقَامَ وَهُوَ يَتَوَقَّدُ حَتّٰى اَتَاهَا، فَقَالَ لَهَا: كَيْفَ رَاَيْتِ اللّٰهَ صَنَعَ بِعَدُوِّ اللّٰهِ؟ قَالَتْ: رَاَيْتُكَ اَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَاَفْسَدَتْ عَلَيْكَ اٰخِرَتَكَ، وَاَمَّا مَا كُنْتَ تُعَيِّرُهُ بِذَاتِ النِّطَاقَيْنِ، اَجَلْ، لَقَدْ كَانَ لِي

نِطَاقَانِ، نِطَاقٌ أُغَطِّي بِهِ طَعَامَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّمْلِ، وَنِطَاقِي الْآخَرُ لَا بُدَّ لِلنِّسَاءِ مِنْهُ، وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَمُبِيرًا، فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَقَدْ رَاَيْنَاهُ، وَاَمَّا الْمُبِيرُ فَاَنْتَ ذَاكَ، قَالَ: فَخَرَجَ وَقَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَاتُ بِسَمَاعِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُخُولِهِ عَلَيْهِ وَخُرُوجِهِ مِنْ عِنْدِهِ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِ سِنِينَ وَاَنَا ذَاكِرٌ بِمَشِيئَةِ اللّٰهِ تَعَالَى فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ اَخْبَارَهُ الَّتِي تَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ، فَاِنَّ الْمُخَرَّجَ فِي مُسْنَدِهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَيِّفٌ وَسَبْعُونَ حَدِيثًا

✧✧ ابونوفل بن ابی عقرب عریجی بیان کرتے ہیں: حجاج بن یوسف نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مدینہ کو ایک ٹیلے پر سولی لٹکایا ہوا تھا تا کہ قریشی لوگ ان کو دیکھ کر عبرت حاصل کریں۔ اور اس کی بیعت کا اقرار کریں، چنانچہ لوگ وہاں سے گزرنے لگے، کوئی بھی ان کے لاشے کے پاس کھڑا نہیں ہوتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان کے پاس سے گزرے تو وہاں کھڑے ہو گئے، اور یوں گویا ہوئے "السلام علیک اباخبیب" تین مرتبہ یہ الفاظ دہرائے، پھر کہنے لگے: میں نے تمہیں اس بات سے روکا تھا، (یہ الفاظ بھی تین مرتبہ کہے) پھر فرمایا: بے شک تو روزہ دار تھا، شب زندہ دار تھا، تو صلہ رحمی کرنے والا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے یوں کھڑے ہونے اور ان کو سلام کرنے اور ان کی تعریف کرنے کی باتیں حجاج بن یوسف تک پہنچ گئیں۔ حجاج نے ان کا لاشہ سولی سے اتروا کر یہودیوں کے قبرستان میں پھینکوا دیا، پھر حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کو پیغام بھیجا کہ وہ حجاج کے پاس آئیں، اس وقت ان کی بینائی زائل ہو چکی تھی، انہوں نے حجاج کے پاس جانے سے انکار کر دیا، اس نے دوبارہ پیغام بھیجا کہ تم لازمی میرے پاس آؤ، ورنہ میں ایسے آدمی کو تمہارے پاس بھیجوں گا جو تجھے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹے گا۔ حضرت اسماء نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تیرے پاس نہیں آؤں گی، تم اس آدمی کو بھیجو میرے پاس جو میرے بالوں سے پکڑ کر مجھے گھسیٹے، چنانچہ حجاج کا قاصد ان کے پاس آیا او[illegible]ت اسماء کو حجاج کا پیغام دیا۔ حضرت اسماء نے فرمایا: میری سواری مجھے دو، اس نے اپنا خچر ان کو پیش کر دیا، حضرت اسماء اس [illegible] خچر پر سوار ہو کر حجاج کے پاس آئیں۔ حجاج نے ان سے کہا: تم نے دیکھا اللہ تعالیٰ نے اپنے دشمن کا کیسا انجام کیا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے تجھے دیکھا ہے کہ تو نے اس کی دنیا برباد کر دی اور اپنی آخرت تباہ کر لی۔ اور تو مجھے "ذات النطاقتین" کی شر[illegible]دلایا کرتا تھا؟ جی ہاں۔ میرے دو نطاق ہوا کرتے تھے، ایک نطاق میں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا چیونٹیوں سے بچا کر رکھتی تھی، اور دوسرا نطاق وہ تھا جو عورتوں کا عموماً ہوتا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "ثقیف میں ایک کذاب ہوگا اور ایک ہلاکو ہوگا۔ کذاب کو تو ہم نے دیکھ لیا ہے اور ہلاکو تو ہے۔

✿✿ صحیح روایات سے ثابت ہے کہ حضر[illegible]ن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کیا ہے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے جاتے تھے، اس وقت ان [illegible] عمر ۸ سال تھی (امام حاکم کہتے ہیں) اس مقام پر میں ان شاء اللہ وہ احادیث نقل کروں گا جن سے یہ سب کچھ ثابت ہے۔ [illegible]ونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کردہ ان کی احادیث کی تعداد ستر کے قریب ہے۔

6343 – اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیمُ بْنُ عِصْمَةَ بْنِ اِبْرَاهِیمَ الْعَدْلُ، ثَنَا السَّرِیُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا الْهِنْدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ مَاعِزٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ، اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْتَجِمُ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، اذْهَبْ بِهٰذَا الدَّمِ فَاَهْرِقْهُ حَيْثُ لَا يَرَاكَ اَحَدٌ، فَلَمَّا بَرَزْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَدْتُ اِلَى الدَّمِ فَحَسَوْتُهُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا صَنَعْتَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ؟ قَالَ: جَعَلْتُهُ فِي مَكَانٍ ظَنَنْتُ اَنَّهُ خَافٍ عَلَى النَّاسِ، قَالَ: فَلَعَلَّكَ شَرِبْتَهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: وَمَنْ اَمَرَكَ اَنْ تَشْرَبَ الدَّمَ؟ وَيْلٌ لَكَ مِنَ النَّاسِ، وَوَيْلٌ لِلنَّاسِ مِنْكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6343 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ عامر بن عبداللہ بن زبیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) ایک دفعہ وہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، نبی اکرم ﷺ پچھنے لگوا رہے تھے، جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: اے عبداللہ! یہ خون لے جاؤ اور کسی ایسی جگہ پر گرادو جہاں تمہیں کوئی نہ دیکھ رہا ہو، (آپ فرماتے ہیں) جب میں رسول اللہ ﷺ کی نگاہ سے اوجھل ہوا تو میں نے وہ خون پی لیا۔ جب میں لوٹ کر حضور ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے پوچھا: اے عبداللہ! تم نے اس خون کا کیا کیا؟ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میں نے اس کو ایسی جگہ پر ڈال دیا ہے جو لوگوں سے محفوظ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لگتا ہے کہ تم نے وہ خون پی لیا ہے، میں نے کہا: جی ہاں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تمہیں کس نے کہا تھا وہ خون پینے کو؟ تیرے لئے لوگوں سے ہلاکت ہے اور لوگوں کے لئے تجھ سے ہلاکت ہے۔

6344 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرٍ الْهُجَيْمِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ الْقَدَّاحُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ ظَاهِرًا اَوْ نَظَرًا اُعْطِي شَجَرَةً فِي الْجَنَّةِ لَوْ اَنَّ غُرَابًا فَرَّخَ تَحْتَ وَرَقَةٍ مِنْهَا ثُمَّ طَارَ ذٰلِكَ الْفَرْخُ اَدْرَكَهُ الْهَرَمُ قَبْلَ اَنْ يَقْطَعَ تِلْكَ الْوَرَقَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6344 – محمد بن بحر الهجيمي منكر الحديث

✧✧ ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے "جس نے زبانی قرآن پڑھا یا دیکھ کر پڑھا، اس کے لئے جنت میں ایک ایسا درخت لگا دیا جاتا ہے (وہ درخت اس قدر مضبوط ہوگا کہ) اگر کوئی کوا، اس کے

6343:الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم - ومن بني اسد بن عبد العزى بن قصي عبد الله بن' حديث: 540'البحر الزخار مسند البزار - عامر بن عبد الله بن الزبير ' حديث:1948

6344:المعجم الاوسط للطبراني - باب الجيم' من اسمه جعفر - حديث:3432'المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' ومما اسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - عبد الله بن ابي مليكة ' حديث:13698'شعب الإيمان للبيهقي - فصل في إدمان تلاوة القرآن " حديث:1944

کسی پتے کے نیچے بچے نکالے، پھر وہ بچہ جوان ہو کر اڑنے لگ جائے تو اس کو کو بڑھاپا آ جائے گا لیکن اس درخت کا وہ پتا ابھی بھی اپنی شاخ کے ساتھ قائم ہوگا۔

6345 – اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الزُّبَيْرِيُّ، عَنْ اَخِيهِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ ذَكَرْتُ اَوَّلَ التَّرْجَمَةِ بَيْعَتَهُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ وَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعَجُّبَهُ مِنْهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6345 – بل منكر

❖❖ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک دن میں دو مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ (امام حاکم کہتے ہیں) میں نے ان کے حالات کے شروع میں یہ بیان کر دیا ہے کہ ۸ سال کی عمر میں انہوں نے بیعت کی تھی، ان کی بیعت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے بھی تھے اور اس کو پسند بھی کیا تھا۔

6346 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قِيلَ لَهُ: اَيِ ابْنَيِ الزُّبَيْرِ كَانَ اَشْجَعَ؟ قَالَ: مَا مِنْهُمَا اِلَّا شُجَاعٌ كِلَاهُمَا مَشَى اِلَى الْمَوْتِ وَهُوَ يَرَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6346 – في سنده متروك

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی نے پوچھا کہ حضرت زبیر کے دو بیٹوں میں سے زیادہ بہادر کون تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: دونوں ہی بہادر تھے، اور دونوں موت کو سامنے دیکھتے ہوئے بھی اس کی جانب پیش قدمی کرتے تھے۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي اَبُو الْقَاسِمِ بْنُ عَلِيٍّ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: سُئِلَ الْمُهَلَّبُ عَنِ الشُّجْعَانِ، فَقَالَ: ابْنُ الْكَلْبِيَّةِ يَعْنِي مُصْعَبَ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَاَحَدَ بَنِي تَمِيمٍ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ، وَعَبَّادَ بْنَ حُصَيْنٍ الْحَبَطِيَّ فَقِيلَ لَهُ: فَاَيْنَ اَنْتَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَازِمٍ؟ فَقَالَ: اِنَّمَا كُنَّا فِي ذِكْرِ الْاِنْسِ، وَلَمْ نَكُنْ فِي ذِكْرِ الْجِنِّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: " وَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ جُمَادَى الْاُولَى سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ، حَمَلَ عَلَى اَهْلِ الشَّامِ فَرُمِيَ بِآجُرَّةٍ فَاَصَابَتْهُ فِي وَجْهِهِ فَاَرْعَشَ وَدَمِيَ فَسَقَطَ، فَاُخْبِرَ الْحَجَّاجُ فَسَجَدَ، ثُمَّ جَاءَ حَتّٰى وَقَفَ عَلَيْهِ هُوَ وَطَارِقُ بْنُ عَمْرٍو، فَقَالَ طَارِقُ: مَا وَلَدَتِ النِّسَاءُ اَذْكَرَ مِنْ هٰذَا "

ابو القاسم بن علی قرشی فرماتے ہیں: مہلب سے بہادروں کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: ایک تو کلبیہ کا بیٹا ہے یعنی مصعب بن زبیر۔ اور ایک بنی تمیم کا بیٹا ہے اور ایک عباب بن حصین حبطی ہے۔ ان سے کسی نے کہا: عبداللہ بن زبیر

اورعبداللہ بن حازم کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟انہوں نے کہا: ہم انسانوں کے بہادروں کی بات کر رہے ہیں، جنات کی نہیں کر رہے۔

محمد بن عمر کہتے ہیں: ۷۱ہجری ،۱۷ جمادی الاولیٰ منگل کے دن حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما شہید ہوئے۔ انہوں نے اہل شام پر حملہ کیا تھا،ان میں سے کسی نے آپ پر اینٹ پھینکی، جوآپ کے سر پر لگی،جس کی وجہ سے آپ لڑکھڑا گئے،آپ کا خون بہنے لگا،اورآپ زمین پرگر پڑے۔حجاج کوان کی شہادت کے بارے میں خبر دی گئی تواس نے سجدہ ادا کیا،پھر وہ اورطارق بن عمروآ کران کے پاس کھڑے ہوگئے۔طارق نے کہا:اس سے زیادہ اچھی شہرت والا شخص پیدا نہیں ہوا۔

6347 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثنا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَلَى أُطُمٍ، فَكَانَ يُطَاطِءُ لِي فَأَنْظُرُ إِلَى الْقِتَالِ وَأُطَاطِءُ لَهُ فَيَنْظُرُ إِلَى الْقِتَالِ، فَرَأَيْتُ أَبِي يَجُولُ فِي السَّبَخَةِ يَكِرُّ عَلَى هَؤُلَاءِ مَرَّةً، وَيَكِرُّ عَلَى هَؤُلَاءِ مَرَّةً، فَلَمَّا رَجَعَ قُلْتُ: يَا أَبَتِ، قَدْ رَأَيْتُكَ، قَالَ: أَيْ بُنَيَّ وَقَدْ رَأَيْتَنِي؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: قَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ أَبَوَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6347 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جنگ خندق کے موقع پر میں اورعمر بن ابی سلمہ بلندی پر تھے،وہ جھک کر میری جانب دیکھتے تو میں میدان جنگ کی طرف دیکھ رہا ہوتا، میں جھک کی ان کی جانب دیکھتا تو وہ بھی میدان جنگ کی طرف دیکھ رہے ہوتے، میں نے اپنے والد کو دیکھا کہ شور زمین میں مسلسل چکر لگا رہے تھے۔اور پینترا بدل بدل کر دشمن پر حملہ کر رہے تھے۔جب وہاں سے لوٹ کر آئے تو میں نے کہا: اے پیارے ابا جان! میں نے آپ کو دیکھا تھا،انہوں نے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! کیا تو نے واقعی مجھے دیکھا تھا؟ میں نے کہا: جی ہاں۔انہوں نے کہا: آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہا: ''میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہو جائیں''۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

6348 – أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: حِينَ قُتِلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: مَنْ أَنْكَرَ الْبَلَاءَ فَإِنِّي لَا أُنْكِرُهُ، لَقَدْ ذُكِرَ لِي إِنَّمَا قُتِلَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا فِي زَانِيَةٍ كَانَتْ جَارِيَةً هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُ الْبَصْرِيِّينَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ مُسْنَدًا "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6348 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا جانے لگا تو میں

نے ان کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ'' آزمائش کا کون انکار کرتا ہے؟ میں تو اس کا انکار نہیں کرتا، کیونکہ میرے سامنے یہ تذکرہ ہوا ہے کہ حضرت یحیٰی بن زکریا علیہ السلام کو ایک زانیہ عورت جو کہ ان کی پڑوسن تھی کی وجہ سے شہید کیا گیا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ اور بعض بصری راویوں نے اس حدیث کو یحیٰی بن ایوب کے حوالے سے مسنداً ذکر کیا ہے۔

6349 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدٍ، ثَنَا اَبِى، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ: اَتَذْكُرُ يَوْمَ اسْتَقْبَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَاَنْتَ فَحَمَلَنِي وَتَرَكَكَ هٰذَا حَدِيثٌ لِهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6349 – بل إسماعيل واه

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا تمہیں وہ دن یاد ہے جب ہم دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اٹھا لیا تھا اور تمہیں چھوڑ دیا تھا۔

❀❀ یہ حدیث ہشام بن عروہ کی ہے، اس کو شیخین نے نقل نہیں کیا۔

6350 – اَخْبَرَنِى مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بِشْرٍ الْمَرْثَدِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنِى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَدِدْتُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَانِى النِّدَاءَ قِيلَ: وَلِمَ ذَاكَ؟ قَالَ: اِنَّهُمْ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، قَدْ ذَكَرْتُ فِى مَقْتَلِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ جُرْاَةِ الْحَجَّاجِ بْنِ يُوسُفَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى وَعَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَهَاوُنِهِ بِالْحَرَمَيْنِ وَاَهْلِ بَيْتِ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مَا يَكْتَفِى بِهِ الْعَاقِلُ مِنْ مَعْرِفَتِهِ، فَاسْمَعِ الْآنَ اَقَاوِيلَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَالتَّابِعِينَ فِيهِ وَشَهَادَتَهُمْ عَلَى سُوءِ عَقِيدَتِهِ بَعْدَ قَتْلِهِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6350 – غير صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میری ہمیشہ یہ آرزو رہی کہ کاش اذان کی ذمہ داری مجھے سونپ دی جائے۔ آپ سے اس آرزو کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: اس لئے کہ قیامت کے دن موذنوں کی گردنیں سب سے زیادہ بلند ہونگی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

(امام حاکم کہتے ہیں) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے ضمن میں، میں نے حجاج بن یوسف کی اللہ تعالیٰ پر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر جسارت، حرمین شریفین کی بے حرمتی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کے ساتھ بے ادبی

کا تذکرہ کردیا ہے، اور ایک عقل مند کے لئے حجاج بن یوسف کی شخصیت پہچاننے کے سلسلے میں اتنی باتیں کافی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے بعد اب آپ اُس کے خبیث نظریات اور گندے عقائد کے متعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کے اقوال سنیئے۔

6351 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: " اخْتَلَفْتُ اَنَا وَذَرٌّ الْمُرْهِبِيُّ فِي الْحَجَّاجِ، فَقَالَ: مُؤْمِنٌ، وَقُلْتُ: كَافِرٌ وَبَيَانُ صِحَّتِهِ مَا اَطْلَقَ فِيْهِ مُجَاهِدُ بْنُ جَبْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ سلمہ بن کہیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرا اور ''ذر مرہبی'' کا حجاج کے بارے میں اختلاف ہوگیا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ حجاج مومن ہے جبکہ میرا موقف یہ تھا کہ وہ ''کافر'' ہے۔ اور اس موقف کے صحیح ہونے پر دلیل مجاہد بن جبر رضی اللہ عنہ کی گفتگو ہے۔

6352 - فِيْمَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ، يَقُوْلُ: " وَاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ يَقُوْلُ: يَا عَجَبًا مِنْ عَبْدِهُذَيْلٍ، يَزْعُمُ اَنَّهُ يَقْرَاُ قُرْآنًا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا رَجَزٌ مِنْ رَجَزِ الْاَعْرَابِ، وَاللّٰهِ لَوْ اَدْرَكْتُ عَبْدَ هُذَيْلٍ لَضَرَبْتُ عُنُقَهُ هٰذَا بَعْدَ قَتْلِهِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَتَاَسَّفُ عَلَى مَا فَاتَهُ مِنْ قَتْلِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ الْعَبَادِلَةِ وَلَعْنِ مَنْ اَبْغَضَهُمْ وَخَذَلَهُمْ

✧✧ اعمش کہتے ہیں: خدا کی قسم! میں نے حجاج بن یوسف کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے ''بہت تعجب ہے عبد ہذیل پر وہ سمجھتا ہے کہ اس نے اللہ پاک سے قرآن پڑھا ہے۔ خدا کی قسم! وہ (قرآن) تو عرب کی شاعری میں سے ایک شاعری ہے۔ خدا کی قسم! اگر میں عبد ہذیل کو پاؤں تو اس کی گردن مار دوں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے قتل کے بعد اس کو اس بات پر افسوس تھا کہ وہ عبادلہ ثلاثہ میں سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو قتل کیوں نہیں کرسکا، اور جو لوگ اس سے بغض رکھتے تھے اور جنہوں نے اسے رسوا کیا ان پر لعنت کیوں نہیں کرسکا۔

ذِكْرُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے فضائل

6353 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيطَالِبٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَا: شَهِدَ ابْنُ عُمَرَ بَدْرًا

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6353 – هذا خطأ بيقين

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔

6354 – اَخْبَرَنِیْ اَبُو الْحَسَنِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوْفَةِ، ثَنَا اَبُوْ زَيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَرِيفٍ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَهُدْبَةُ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ اَبِیْ سَعْدٍ الْبَقَّالِ، عَنْ اَبِیْ حُصَيْنٍ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ تَرَكْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ تُوُفِّيَ وَمَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا وَتَغَيَّرَ عَمَّا كَانَ عَلَيْهِ اِلَّا عُمَرَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6354 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو ہم میں سے ہر ایک کی کیفیت تبدیل ہوگئی۔ البتہ حضرت عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا معاملہ مختلف تھا۔

6355 – حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بْنِ نُفَيْلٍ الْعَدَوِيُّ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ، وَاُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ مَظْعُوْنِ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ وَهْبِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ جُمَحٍ وَكَانَ يَخْضِبُ بِالصُّفْرَةِ، تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ وَدُفِنَ بِذِی طُوًى، وَيُقَالُ دُفِنَ بِفَخٍّ فِي مَقْبَرَةِ الْمُهَاجِرِينَ، دُفِنَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَسَبْعِيْنَ وَهُوَ يَوْمَ مَاتَ ابْنُ اَرْبَعٍ وَثَمَانِيْنَ سَنَةً

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب بن نفیل عدوی رضی اللہ عنہما کی کنیت ''ابوعبد الرحمٰن'' تھی۔ ان کی والدہ ''زینب بنت مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح'' تھیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما زرد خضاب لگاتے تھے، مکہ مکرمہ میں ان کی وفات ہوئی، اور ''ذی طوی'' میں ان کو دفن کیا گیا۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ ان کو مہاجرین کے قبرستان ''فخ'' میں دفن کیا گیا۔ ۷۴ ہجری کو ان کا وصال ہوا اور وصال کے وقت ان کی عمر ۸۴ برس تھی۔

6356 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، عَنْ عَطِيَّةَ قَالَ: قُلْتُ لِمَوْلًى لِابْنِ عُمَرَ: كَيْفَ كَانَ مَوْتُ ابْنِ عُمَرَ؟ قَالَ: اِنَّهُ اَنْكَرَ عَلَى الْحَجَّاجِ بْنِ يُوْسُفَ اَفَاعِيلَهُ فِي قَتْلِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَقَامَ اِلَيْهِ فَاَسْمَعَهُ، فَقَالَ الْحَجَّاجُ: اسْكُتْ يَا شَيْخًا، قَدْ خَرِفْتَ، فَلَمَّا تَفَرَّقُوا اَمَرَ الْحَجَّاجُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الشَّامِ فَضَرَبَهُ بِحَرْبَتِهِ فِي رِجْلِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ الْحَجَّاجُ يَعُوْدُهُ، فَقَالَ: لَوْ اَعْلَمُ الَّذِی اَصَابَكَ لَضَرَبْتُ عُنُقَهُ، فَقَالَ: اَنْتَ الَّذِی اَصَبْتَنِیْ، قَالَ: كَيْفَ؟ قَالَ: يَوْمَ اَدْخَلْتَ حَرَمَ اللّٰهِ السِّلَاحَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6356 – عطية ضعيف

✧✧ عطیہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام سے پوچھا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا وصال کیسے ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ حجاج بن یوسف نے جو حضرت عبداللہ بن زبیر کو شہید کیا، اس پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کھل کر حجاج کی مخالفت کی تھی، اور اُس کے منہ پر اس کو غلط کہا تھا۔ حجاج نے کہا: او بزرگوار، چپ کر جا، تو پاگل بوڑھا ہو چکا ہے۔ جب لوگ متفرق ہو گئے تو حجاج نے ایک شامی شخص کو حکم دیا، اُس نے حضرت عبداللہ بن عمر کے پاؤں میں تلوار مار کر زخم کر دیا۔ پھر حجاج ان کی عیادت کرنے کے لئے گیا، اور کہنے لگا: اگر مجھے پتا چل جائے کہ کس شخص نے آپ کو زخمی کیا ہے تو میں

اس کی گردن ماردوں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تو نے ہی تو مجھے زخمی کیا ہے، حجاج نے پوچھا: وہ کیسے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جس دن تو نے اللہ تعالیٰ کے حرم میں ہتھیار داخل کیے تھے، (تو نے اسی دن ہمیں زخمی کر دیا تھا)

6357 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا الْقَاضِي اَبُوْ خَلِيفَةَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي سُوَيْدٍ الذِّرَاعُ، ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ، حَدَّثَنِيْ مَكْحُولٌ، قَالَ: بَيْنَا اَنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ اِذْ نَصَبَ الْحَجَّاجُ الْمَنْجَنِيقَ عَلَى الْكَعْبَةِ وَقَتَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ، فَاَنْكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ذٰلِكَ وَتَكَلَّمَ بِمَا سَاءَ سَمَاعُهُ، فَاَمَرَ الْحَجَّاجُ بِقَتْلِهِ، فَضَرَبَهُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ ضَرْبَةً، فَلَمَّا بَلَغَ الْحَجَّاجُ قَصَدَهُ عَائِدًا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: اَنْتَ قَتَلْتَنِي، وَالْآنَ تَجِيئُنِيْ عَائِدًا كَفَى بِاللّٰهِ حَكَمًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی6357 – عمارة ضعيف

✧✧ مکحول کہتے ہیں: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تھا، جبکہ حجاج نے کعبہ معظّمہ کے اوپر منجنیق نصب کر رکھی تھی، حضرت عبداللہ بن زبیر کو شہید کر دیا تھا۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اعلانیہ طور پر بہت کھل کر حجاج کی مخالفت کی تھی، حجاج نے ان کو بھی قتل کرنے کا حکم دے دیا تھا، ایک شامی شخص نے آپ پر ایک وار کیا۔ (جس سے آپ زخمی ہو گئے) جب حجاج کو بتایا گیا تو وہ آپ کی عیادت کرنے چلا آیا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے کہا: تو نے مجھے قتل کروایا ہے اور اب میری عیادت کرنے بھی آ گیا ہے، تیرے اور میرے درمیان اللہ ہی بہتر فیصلہ کرے گا۔

6358 – اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ: قَدِمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْبَصْرَةَ وَاِلٰى فَارِسَ غَازِيًا قَدِمَهَا وَمَاتَ بِمَكَّةَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَسَبْعِيْنَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جہاد کرتے ہوئے بصرہ اور فارس تک گئے تھے۔ آپ کا وصال مبارک ۷۴ ہجری میں مکہ شریف میں ہوا۔

6359 – اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: اَوْصَانِيْ اَبِيْ اَنْ اَدْفِنَهُ خَارِجًا مِنَ الْحَرَمِ، فَلَمْ نَقْدِرْ، فَدَفَنَّاهُ بِالْحَرَمِ بِفَخٍّ فِي مَقْبَرَةِ الْمُهَاجِرِينَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6359 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ سالم کہتے ہیں: میرے والد نے مجھے وصیت کی تھی کہ میں ان کو حرم شریف سے باہر دفن کروں۔ لیکن ہم ایسا نہ کر سکے اور ان کو مقام "فخ" میں مہاجرین کے قبرستان میں دفن کیا۔

6360 – حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ دَارِمٍ الْحَافِظُ بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ اِسْحَاقَ التَّمِيمِيُّ، ثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ النَّهْدِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبُو الْمَلِيحِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: كَفَفْتُ يَدِيْ فَلَمْ اَقْدَمْ، وَالْمُقَاتِلُ عَلَى الْحَقِّ اَفْضَلُ قَالَ الْحَاكِمُ - رَحِمَهُ اللّٰهُ

تَعَالَى -: "شَرْحُ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَبَيَانُهُ فِيْمَا حَدَّثَنَاهُ اَبُو . . . قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: مَا آسَى عَلَى شَيْءٍ إِلَّا أَنِّي لَمْ أُقَاتِلْ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْفِئَةَ الْبَاغِيَةَ

✧✧ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے آپ کو روک لیا ہے، میں آگے نہیں بڑھا، لیکن حق پر جہاد کرنے والا افضل ہے۔

❀❀ امام حاکم کہتے ہیں: اس حدیث کی شرح اور بیان اس حدیث میں ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجھے کبھی کسی بات پر افسوس نہیں ہوا، سوائے اس کے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ باغی گروہ کے ساتھ نہیں لڑا۔

6361 - اَخْبَرَنِيْ قَاضِي الْقُضَاةِ اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ عَلِيٍّ، ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْجُرَيْرِيُّ الْبَجَلِيُّ صَاحِبُ اَبِي الْعَبَّاسِ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيٰى، وَمُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ، ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْخَزَّازُ مَوْلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ الْمَنْصُوْرِ وَصَاحِبُ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ الْاَعْرَابِي، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَائِنِيُّ، حَدَّثَنِيْ غَسَّانُ بْنُ عَبْدِالْحَمِيْدِ قَالَ: مَا كَانَ النَّاسُ يَشْكُوْنَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ بَايَعَ عَلِيًّا عَلٰى اَنْ لَّا يُقَاتِلَ مَعَهُ وَرَضِيَ عَلِيٌّ مِنْهُ بِذٰلِكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6361 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ غسان بن عبدالحمید فرماتے ہیں لوگوں کو اس بات کی شکایت نہیں تھی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت علیؓ کی بیعت اس شرط پر کی تھی کہ وہ لڑائی میں ان کے ساتھ شریک نہیں ہوں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کی اس شرط پر راضی ہو گئے تھے۔

قَالَ اَبُو الْحَسَنِ الْمَدَائِنِيُّ: وَحَدَّثَنِي الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ شُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُوْسَى بْنَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: "يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اِنِّي لَاَحْسَبُهُ عَلَى الْعَهْدِ الَّذِي عَاهَدَهُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَغَيَّرْ، وَاللّٰهِ مَا اسْتَغَرَّتْهُ قُرَيْشٌ فِي فِتْنَتِهَا الْاُوْلَى فَقُلْتُ: هٰذَا يَزْرِي عَلَى اَبِيْهِ"

✧✧ موسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر رحم فرمائے، میں سمجھتا ہوں کہ وہ اسی عہد پر قائم ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے لیا تھا، اور وہ اس عہد پر مکمل طور پر قائم تھے۔ خدا کی قسم! قریش پہلے فتنہ میں ان سے ناراض نہیں ہوئے تھے، میں نے سوچا: یہ اپنے باپ پر عیب لگائے گا۔

6362 - اَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْعَقَبِيُّ بِبَغْدَادَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، ثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ الْاَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ، ثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: عُرِضْتُ اَنَا وَابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ فَاسْتَصْغَرَنَا وَشَهِدْنَا اُحُدًا قَالَ الْحَاكِمُ - رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى -: قَدْ قَدَّمْتُ فِي اَوَّلِ التَّرْجَمَةِ حَدِيْثَ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ بِاِسْنَادِهِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا شَهِدَ بَدْرًا، وَهٰذَا الْاِسْنَادُ اَقْوٰى مِنْهُ، وَقَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى

حَدِيْثُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ عُرِضَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يُجِزْهُ، وَعُرِضَ عَلَيْهِ فِي الْخَنْدَقِ فَاَجَازَهُ وَهُوَ اَوَّلُ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

✧✧ حضرت براء فرماتے ہیں: جنگ بدر کے موقع پر مجھے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا، تو ہم دونوں کو کمسن قرار دے کر واپس بھیج دیا گیا تھا۔ پھر ہم جنگ احد میں شریک ہوئے تھے۔

امام حاکم کہتے ہیں: میں نے اس عنوان کے آغاز میں یزید بن ہارون کی سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ذکر کی تھی کہ ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ جبکہ یہ اسناد اُس سے اقویٰ ہے۔ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عبیداللہ بن عمر کے واسطے سے، نافع کے ذریعے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ۱۴ برس کی عمر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جہاد کے لئے پیش کیا گیا تھا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت نہیں دی تھی۔ پھر جنگ خندق کے موقع پر انہیں پیش کیا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ پہلا غزوہ تھا جس میں انہوں نے شرکت کی۔ واللہ اعلم

6363 - حَدَّثَنِي اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْاَسَدِيُّ، الْحَافِظُ بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دِيزِيلَ، حَدَّثَنِي عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوْبَ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَقُوْلُ: قَالَ لِي ابْنُ شِهَابٍ: لَا تَعْدِلَنَّ عَنْ رَاْيِ ابْنِ عُمَرَ فَاِنَّهُ اَقَامَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتِّينَ سَنَةً فَلَمْ يَخْفَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ اَمْرِ اَصْحَابِهِ

✧✧ مالک بن انس فرماتے ہیں: مجھے ابن شہاب نے کہا: ابن عمر رضی اللہ عنہما کے نظریئے سے نہ ہٹنا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے ۶۰ سال بعد تک وہ زندہ رہے، اس عرصے میں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے حوالے سے وہ کبھی نہیں ڈرے۔

6364 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ فِي زَمَانِهِ اَفْضَلَ مِنْ عُمَرَ فِي زَمَانِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6364 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن فرمایا کرتے تھے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے زمانے میں بہت بہتر تھے لیکن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے زمانے میں اُن سے بھی بہتر ہیں۔

6365 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ اَلْزَمَ لِلْاَمْرِ الْاَوَّلِ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اول نظریے پر قائم رہنے والا شخص میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے زیادہ اچھا کسی کو نہیں دیکھا۔

6366 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا اَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ الْحَجَوَانِيُّ، ثنا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، حَدَّثَنِي اَبُو هِلَالٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَوْ شَهِدْتُ عَلَى اَحَدٍ اَنَّهُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَشَهِدْتُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ

✧✧ حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں: اگر میں کسی کے جنتی ہونے کی گواہی دیتا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے جنتی ہونے کی دیتا۔

6367 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، ثنا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْفَضْلِ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا فَرَضَ عُمَرُ لِاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ثَلَاثَةَ آلَافٍ، وَفَرَضَ لِي اَلْفَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةٍ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا اَبَتِ، لِمَ تَفْرِضُ لِاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ثَلَاثَةَ آلَافٍ، وَتَفْرِضُ لِي اَلْفَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةٍ؟ وَاللّٰهِ مَا شَهِدَ اُسَامَةُ مَشْهَدًا غِبْتُ عَنْهُ وَلَا شَهِدَ اَبُوهُ مَشْهَدًا غَابَ عَنْهُ اَبِي، قَالَ: صَدَقْتَ يَا بُنَيَّ، وَلَكِنِّي اَشْهَدُ لَاَبُوهُ كَانَ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِيكَ، وَلَهُوَ اَحَبُّ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. فَاِنْ تَوَهَّمَ مُتَوَهِّمٌ اَنَّ هٰذِهِ الْفَضِيلَةَ لِاُسَامَةَ فَلْيَعْلَمْ اَنِّي اِنَّمَا خَرَّجْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ لِاَمْرَيْنِ: اَحَدُهُمَا شَهَادَةُ عُمَرَ لِابْنِهِ اَنَّهُ لَمْ يَشْهَدْ اُسَامَةُ مَشْهَدًا اِلَّا شَهِدَهُ، وَهٰذِهِ مِنْ اَجَلِّ فَضَائِلِ ابْنِ عُمَرَ، وَالثَّانِي اَنَّ الشَّيْخَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ خَرَّجَا اَكْثَرَ مَا رُوِيَ مِنْ فَضَائِلِ ابْنِ عُمَرَ عَلَى شَرْطِهِمَا مِنَ الْمَسَانِيدِ، فَاَنَا اَجْتَهِدُ فِي تَحْصِيلِ خَبَرٍ مُسْنَدٍ صَحِيحٍ لَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 6367 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو تین ہزار دراہم مال غنیمت عطا کیا اور مجھے اڑھائی ہزار، میں نے کہا: ابا جی! نہ اسامہ بن زید نے مجھ سے زیادہ غزوات میں شرکت کی ہے اور نہ ہی اس کے والد نے میرے والد سے زیادہ جنگیں لڑی ہیں، پھر آپ نے اسامہ کو مجھ سے زیادہ مال کیوں دیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیٹے تم بالکل سچ کہہ رہے ہو، لیکن میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اُس کے والد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے والد کی بہ نسبت زیادہ پیار کرتے تھے اور خود اسامہ کے ساتھ تجھ سے زیادہ محبت کرتے تھے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

امام حاکم کہتے ہیں اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ یہ فضیلت تو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی ہے پھر اس کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل کے ضمن میں بیان کیوں کیا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ میں نے جو یہ حدیث اس مقام پر ذکر کی ہے اس کی

دو وجہیں ہیں۔

نمبرا۔ اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لئے یہ گواہی موجود ہے کہ حضرت اسامہؓ جس غزوہ میں شریک ہوئے اس میں، میں بھی شریک ہوا ہوں۔

نمبر۲۔ یہ کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل کے بارے میں بہت ساری مسند احادیث نقل کی ہیں جو ان کے معیار کے عین مطابق ہیں۔ اور میں اسی کوشش میں ہوں کہ ایسی مسند صحیح حدیث نقل کروں جس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے چھوڑ دیا ہے۔

6368 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَحْمَدَ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ بْنِ خَالِدٍ، ثنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْقَطْوَانِيُّ، ثنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى الْمَوْتِ مَرَّتَيْنِ، قَالَ: رَاَى عُمَرُ النَّاسَ مُجْتَمِعِيْنَ فَقَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ مَا شَاْنُهُمْ، فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ عَلَى الْمَوْتِ فَبَايَعْتُهُ، ثُمَّ رَجَعْتُ اِلٰى عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهُ فَجَاءَ فَبَايَعَتْهُ بَعْدَمَا بَايَعَ وَهٰذِهِ مِنْ اَجَلِّ فَضَائِلِ ابْنِ عُمَرَ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَمْ يُذْكَرْ اِلَّا بِسُوْءِ الْحِفْظِ فَقَطْ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے موقع پر میں نے دو مرتبہ موت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ اس کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ کچھ لوگ جمع ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: جا کر دیکھو، کیا مسئلہ ہے؟ میں نے جا کر دیکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موت پر لوگوں سے بیعت لے رہے تھے، (میں گیا تو صرف دیکھنے تھا لیکن) میں نے بھی بیعت کر لی، پھر میں واپس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان کو صورتِ حال سے آگاہ کیا، وہ بھی آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ اُن کے بعد میں نے پھر بیعت کی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل میں یہ بات بہت بڑی ہے۔

۞۞ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کے راوی ''عبیداللہ بن عمر عمری رحمۃ اللہ علیہ'' کا تذکرہ سوءِ حفظ کے ساتھ ہی کیا جاتا ہے۔

6369 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ، ثنَا عَبْثَرٌ، ثنَا حُصَيْنٌ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا مِنَّا اَحَدٌ اَدْرَكَ الدُّنْيَا اِلَّا قَدْ مَالَتْ بِهِ وَمَالَ بِهَا اِلَّا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6369 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم میں سے جس کو بھی دنیا ملی، وہ اس کی جانب مائل ہو گیا لیکن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پائے ثبات میں کبھی لغزش نہیں آئی۔

ۚۚ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6370 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَاَبُو النَّضْرِ اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِاللهِ الْعِجْلِيُّ قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي رَوَّادٍ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، قَالَ: دَخَلَ ابْنُ عُمَرَ الْكَعْبَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَهُوَ سَاجِدٌ: قَدْ تَعْلَمُ مَا يَمْنَعُنِي مِنْ مُزَاحَمَةِ قُرَيْشٍ عَلَى هٰذِهِ الدُّنْيَا اِلَّا خَوْفُكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6370 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کعبہ میں داخل ہوئے اور سجدہ ریز ہو کر کہہ رہے تھے ''تو جانتا ہے کہ اس دنیا میں قریش کی مزاحمت سے محض تیرے خوف کی وجہ سے رکا ہوا ہوں''۔

6371 – حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَسَدِيُّ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنِ الْمُنْذِرِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ خَيْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

قَالَ اَبُو عِمْرَانَ: وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ، وَاَبَا هُرَيْرَةَ، وَاَبَا سَعِيدٍ وَغَيْرَهُمْ كَانُوا يَرَوْنَ اَنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقَ عَلَيْهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ ابْنِ عُمَرَ

✧✧ محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس امت کے سب سے بہترین فرد ہیں۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دیکھا ہے۔ ان میں کوئی شخص بھی اس حال پر قائم نہیں رہا جو حال ان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت تھا۔ سوائے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے۔ (کہ یہ ہمیشہ انہی نظریات پر قائم رہے)

6372 – حَدَّثَنِي اَبُو عَبْدِاللهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الشَّهِيدُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنْبَاَ اَبُو حَاتِمِ بْنُ مَحْبُوبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ يَقُولُ: اِنَّ ابْنَ عُمَرَ اَزْهَدُ الْقَوْمِ وَاَصْوَبُ الْقَوْمِ رَاْيًا

✧✧ حضرت علی بن حسین فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پوری قوم میں سب سے زیادہ دنیا سے بے رغبت تھے اور ان کی رائے سب سے زیادہ درست ہوتی تھی۔

6373 – اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنْبَاَ مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ جَابِرٌ: اِذَا سَرَّكُمْ اَنْ تَنْظُرُوا اِلَى اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِينَ لَمْ يُغَيِّرُوا وَلَمْ

يُبَدِّلُوا فَانْظُرُوا اِلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا غَيَّرَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6373 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم کسی ایسے صحابی رسول کو دیکھنا چاہو جو نہ تبدیل ہوا، نہ اپنے نظریات سے پھرا ہو، وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھ لے، ہم میں سے ہر شخص بدل گیا، لیکن آپ نہ بدلے۔

6374 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ الْعَدْلُ، ثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ، ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا اَحْذَرَ اَنْ لَّا يَزِيدَ فِيْهِ وَلَا يُنْقِصَ مِنَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6374 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوجعفر فرماتے ہیں: کوئی بھی صحابی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات سن لیتا تو سب سے زیادہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کا خیال رکھتے تھے کہ اس میں کسی قسم کی کوئی کمی زیادتی نہ ہو۔

6375 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ اَبِىْ عَمْرِو بْنِ حِمَاسٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " تَلَوْتُ هٰذِهِ الْآيَةَ (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) (آل عمران: 92) فَذَكَرْتُ مَا اَعْطَانِى اللّٰهُ تَعَالَى، فَمَا وَجَدْتُ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ جَارِيَتِي رَضِيَّةَ فَقُلْتُ: هِيَ حُرَّةٌ لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَلَوْلَا اَنِّي لَا اَعُودُ فِي شَيْءٍ جَعَلْتُهُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَنَكَحْتُهَا " فَاَنْكَحَهَا نَافِعٌ فَهِيَ اُمُّ وَلَدِهِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے ان آیات کی تلاوت کی:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوْن

''تم لوگ اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے' جب تک اس میں سے خرچ نہیں کرتے' جسے تم پسند کرتے ہو''۔

اس آیت کی تلاوت کے بعد میں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جو کچھ دیا ہے اس میں مجھے سب سے زیادہ محبوب کون سی چیز ہے؟ تو ایک ''رضیہ'' نامی لونڈی مجھے بہت پسند تھی۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے یہ آزاد ہے۔ اور اگر میں نے اپنا طریقہ یہ نہ رکھا ہوتا کہ میں جو کچھ اللہ کی رضا کے لئے دے دیتا ہوں پھر وہ واپس نہیں لیتا ہوں۔ تو میں اس سے نکاح کر لیتا۔ اس کے بعد انہوں نے اس لونڈی کا نکاح حضرت نافع سے کر دیا۔ تو وہ ان کی ''ام ولد'' بنی۔

6376 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اَنَسُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَسَّانَ، ثَنَا خَارِجَةُ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: " لَوْ رَاَيْتَ ابْنَ عُمَرَ يَتْبَعُ آثَارَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقُلْتَ: هٰذَا مَجْنُوْنٌ

✧✧ حضرت نافع فرماتے ہیں: جب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار کی اتباع کرتے ہوئے دیکھتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ ''یہ مجنون'' ہے۔ (یعنی ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے کا جنون کی حد تک شوق ہے)

6377 – اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُصَيْنِ الْقَارِءُ، ثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ، ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ، حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَبْلَ اَبِيْهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6377 – هذا باطل

✧✧ ابن شہاب کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے پہلے اسلام لائے تھے۔

6378 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهُ عَنْ مَسْاَلَةٍ، فَقَالَ: لَا عِلْمَ لِیْ بِهَا، فَلَمَّا اَدْبَرَ الرَّجُلُ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: "نِعْمَ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ، سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَقَالَ: لَا عِلْمَ لِیْ بِهَا"

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک آدمی نے ان سے کوئی مسئلہ پوچھا تو انہوں نے کہا: مجھے اس کا علم نہیں ہے۔ جب وہ آدمی لوٹ کر واپس گیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ابن عمر نے کتنی اچھی بات کہی ہے، اس سے وہ بات پوچھی گئی، جس کا اس کو علم نہیں تھا، تو اس نے آگے سے کہہ دیا ''مجھے اس کا علم نہیں ہے''۔

ذِكْرُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے فضائل

6379 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِیُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: وَرَافِعُ بْنُ خَدِيْجِ بْنِ رَافِعِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُشَمِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ النَّبِيْتُ بْنُ مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ شَهِدَ رَافِعٌ اُحُدًا وَالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ كُلَّهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ رَافِعٌ اَصَابَهُ يَوْمَ اُحُدٍ سَهْمٌ فِیْ تَرْقُوَتِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ شِئْتَ نَزَعْتُ السَّهْمَ، وَتَرَكْتُ الْقُطَيْفَةَ وَشَهِدْتُ لَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَّكَ شَهِيْدٌ فَتَرَكَهَا رَافِعٌ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يُحِسُّ مِنْهُ شَيْئًا دَهْرًا، وَكَانَ اِذَا ضَحِكَ فَاسْتَغْرَبَ بَدَا، فَلَمَّا كَانَ فِیْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ انْتَقَضَ بِهِ ذَلِكَ الْجُرْحُ فَمَاتَ مِنْهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6379 – هذا لا يصح ولا يستقيم معناه

✧✧ محمد بن عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''رافع بن خدیج بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو'' یہ نبیت بن مالک بن اوس ہیں۔ حضرت رافع غزوہ احد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے، جنگ احد میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی ہنسلی میں ایک تیر لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا: اگر تم

چاہو تو میں یہ تیر نکال دیتا ہوں، اور اگر تم چاہو تو اس کو اسی طرح چھوڑ دو اور میں قیامت کے دن تیرے بارے میں یہ گواہی دوں گا کہ یہ شہید ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کی بناء پر انہوں نے اس کو اسی طرح چھوڑ دیا۔ ساری زندگی انہوں نے اس کو نہیں نکالا، جب آپ ہنستے تو وہ ظاہر ہو جاتا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وہ ٹوٹ گیا۔ زخم تازہ ہو گیا اور اسی کی وجہ سے ان کا انتقال ہو گیا۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَرِيرِ مِنْ وَلَدِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: مَاتَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فِي اَوَّلِ سَنَةِ اَرْبَعٍ وَسَبْعِينَ وَهُوَ ابْنُ سِتٍّ وَثَمَانِينَ، وَحَضَرَ ابْنُ عُمَرَ جِنَازَتَهُ، وَكَانَ رَافِعٌ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِاللّٰهِ، وَمَاتَ بِالْمَدِينَةِ

✧✧ بشیر بن یسار فرماتے ہیں: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سن ۷۴ ہجری کے اوائل میں فوت ہوئے، وفات کے وقت ان کی عمر ۸۶ برس تھی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان کے جنازہ میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت رافع رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوعبداللہ'' تھی۔

6380 – اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: تُوُفِّيَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ الْحَارِثِيُّ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِاللّٰهِ بِالْمَدِينَةِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَسَبْعِينَ

✧✧ ابراہیم بن منذر فرماتے ہیں: حضرت رافع بن خدیج حارثی رضی اللہ عنہ ۷۴ ہجری میں مدینہ منورہ میں فوت ہوئے، ان کی کنیت ''ابوعبداللہ'' تھی۔

6381 – اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي بِشْرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ قَائِمًا بَيْنَ قَائِمَتَيْ سَرِيرِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ

✧✧ یوسف بن ماہک فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی چارپائی کے دو پایوں کے درمیان کھڑے دیکھا۔

6382 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ هُرَيْرٍ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَازَهُ يَوْمَ اُحُدٍ وَجَعَلَهُ فِي الرُّمَاةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6382 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ان کو جنگ احد کی اجازت دی تھی اور ان کو تیر اندازوں میں شامل کیا تھا۔

ذِكْرُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے فضائل

6383 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ بْنِ مَصْقَلَةَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ وَاسْمُ الْاَكْوَعِ سِنَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنُ قُشَيْرِ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ سَلَامَانَ بْنِ اَسْلَمَ بْنِ اَفْصَى ذُكِرَ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، وَمَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ تِسْعَ غَزَوَاتٍ يُؤَمِّرُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَسَمِعْتُ اَنَّ سَلَمَةَ كَانَ يُكَنَّى اَبَا اِيَاسٍ قَالَ: وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: تُوُفِّيَ اَبِيْ سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّسَبْعِيْنَ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ (کے والد کا نام) سنان بن عبداللہ بن قشیر بن خزیمہ بن مالک بن سلامان بن اسلم بن افصی'' ہے۔ آپ خود اپنے بارے میں فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ۷ غزوات میں شرکت کی ہے۔ اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کے ہمراہ ۹ غزوات میں شامل ہوا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ہمارا امیر مقرر فرما دیتے تھے۔ محمد بن عمر فرماتے ہیں: میں نے سنا ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوالعباس'' تھی۔ ایاس بن سلمہ فرماتے ہیں: میرے والد حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک ۷۴ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوا۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۸۰ برس تھی۔

6384 – اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا خَلِيْفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ: وَسَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ يُكَنَّى اَبَا سِنَانٍ تُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَسَبْعِيْنَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوسنان'' تھی۔ آپ سن ۷۴ ہجری کو مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔

ذِكْرُ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَالِدِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے والد حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہ کے فضائل

6385 – اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا شَبَّابُ بْنُ خَيَّاطٍ قَالَ: مَالِكُ بْنُ سِنَانِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ الْاَبْجَرِ وَاسْمُهُ خُدْرَةُ بْنُ عَوْفٍ وَهُوَ اَبُوْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ

✧✧ شباب بن خیاط فرماتے ہیں: مالک بن سنان بن ثعلبہ بن عبید بن ابجر رضی اللہ عنہ۔ ان (کے والد) کا نام ''خدرہ بن عوف'' تھا۔ یہی ابوسعید خدری سعد بن مالک ہیں۔

6386 – اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ بِهَمْدَانَ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ

الطَّبَّاعِ، ثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَجَبِيُّ، حَدَّثَتْنِي أُمِّي، مِنْ وَلَدِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أُمِّ عَبْدِالرَّحْمَنِ بِنْتِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهَا أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شُجَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ يَوْمَ أُحُدٍ فَتَلَقَّاهُ أَبِي مَالِكُ بْنُ سِنَانٍ فَلَحَسَ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ بِفَمِهِ، ثُمَّ ازْدَرَدَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَنْ خَالَطَ دَمِي فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6386 – إسناده مظلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ احد کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور زخمی ہوگیا۔ میرے والد حضرت سنان بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنی زبان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خون کو چاٹ کر نگل لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایسے شخص کو دیکھنا ہو جس کے خون میں میرا خون شامل ہے، وہ مالک بن سنان کو دیکھ لے۔

ذِكْرُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے فضائل

6387 – حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ سِنَانِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ الْأَبْجَرِ، وَاسْمُهُ خُدْرَةُ بْنُ عَوْفِ بْنِ الْخَزْرَجِ، وَكَانَ قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ أَخُوهُ لِأُمِّهِ، وَتُوُفِّيَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَسَبْعِينَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "ابوسعید خدری سعد بن مالک بن سنان بن ثعلبہ بن عبید بن ابجر" اوران کا نام "خدرہ بن عوف بن خزرج" ہے۔ قتادہ بن نعمان ان کے ماں شریکی بھائی ہیں۔ حضرت ابوسعید سن ۷۴ ہجری میں فوت ہوئے۔

6388 – حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِاللّٰهِ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ، وَأَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَشَهِدَ أَيْضًا أَبُو سَعِيدٍ الْخَنْدَقَ وَمَا بَعْدَ ذَلِكَ مِنَ الْمَشَاهِدِ "

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بنی مصطلق میں شریک ہوا۔ محمد بن عمر

6386:المعجم الاوسط للطبرانی - باب العین' من اسمه : مقدام - من اسمه مسعدة' حدیث: 9273'المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه زرارة' سعد بن مالک بن سنان بن ثعلبة ابو سعید الخدری - حدیث: 5290'الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - ابو سعید الخدری رضی الله عنه . سعد بن مالک بن' حدیث: 1842

کہتے ہیں: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی عمر اس وقت ۱۵ سال تھی۔ محمد بن عمر کہتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے جنگ خندق اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شرکت کی۔

6389 – اَخْبَرَنِی اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْبُوْشَنْجِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: عُرِضْتُ يَوْمَ اُحُدٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِى ابْنُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، فَجَعَلَ اَبِىْ يَاْخُذُ بِيَدِى فَيَقُوْلُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهُ عَبِلُّ الْعِظَامِ، وَاِنْ كَانَ مُؤَذَّنًا، قَالَ: وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَعِّدُ فِيَّ الْبَصَرَ وَيُصَوِّبُهُ ثُمَّ قَالَ: رُدَّهُ فَرَدَّنِى

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ احد کے موقع پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا، اس وقت میری عمر ۱۳ برس تھی۔ میرے والد صاحب میرا ہاتھ پکڑ کر کہہ رہے تھے: یا رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی ہڈیاں بہت مضبوط ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری جانب نگاہ اٹھا کر دو مرتبہ دیکھا پھر فرمایا: اس کو واپس بھیج دو، تو مجھے واپس بھیج دیا گیا۔

6390 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَصْقَلَةَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِى عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ: مَاتَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَسَبْعِيْنَ

✧✧ محمد بن عمر اپنی سند کے ہمراہ حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ۷۴ ہجری میں فوت ہوئے۔

6391 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الشَّافِعِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: تَحَدَّثُوا فَاِنَّ الْحَدِيْثَ يُذَكِّرُ الْحَدِيْثَ

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 6391 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ تم حدیث بیان کیا کرو، کیونکہ ایک حدیث سے دوسری یاد آجاتی ہے۔

6392 – اَخْبَرَنِى الْاُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِيْدِ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِى الرِّجَالِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ لِى اَبِى: اِنِّى كَبِرْتُ وَذَهَبَ اَصْحَابِىْ وَجَمَاعَتِى فَخُذْ بِيَدِى، قَالَ: فَاتَّكَاَ عَلَيَّ حَتّٰى جَاءَ اِلٰى اَقْصَى الْبَقِيْعِ مَكَانًا لَا يُدْفَنُ فِيْهِ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ، اِذَا اَنَا مُتُّ فَادْفِنِّى هَا هُنَا، وَلَا تَضْرِبْ عَلَيَّ فُسْطَاطًا، وَلَا تَمْشِ مَعِى بِنَارٍ، وَلَا تُبْكِيَنَّ عَلَيَّ نَائِحَةً، وَلَا تُؤْذِنْ بِىْ اَحَدًا، وَاسْلُكْ بِىْ زُقَاقَ عَمْقَةَ، وَلْيَكُنْ مَشْيُكَ خَبَبًا فَهَلَكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْذِنَ النَّاسَ لَمَّا كَانَ نَهَانِىْ فَيَاْتُوْنِىْ فَيَقُوْلُوْنَ: مَتٰى تُخْرِجُوْهُ؟ فَاَقُوْلُ: اِذَا فَرَغْتُ مِنْ جِهَازِهِ اُخْرِجُهُ، قَالَ: فَامْتَلَاَ عَلَى الْبَقِيْعِ النَّاسُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6392 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے کہا: میں بوڑھا ہو چکا ہوں، میری جماعت اور میرے ساتھی تقریباً وفات پا چکے ہیں، تم میرا ہاتھ تھامو، راوی کہتے ہیں: پھر وہ میرے سہارے پر چلتے چلتے بقیع مبارک کے آخری حصے میں ایک مقام جہاں پر لوگ تدفین نہیں کرتے تھے، وہاں آئے اور فرمایا: اے بیٹے! جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے یہاں پر دفن کرنا، میرے مزار پر خیمہ نصب نہ کرنا، میرے جنازے کے ہمراہ آگ لے کر نہ چلنا، اور میرے جنازے پر کسی رونے والی کو رونے کی اجازت نہ دینا، میرے جنازے کی کسی کو اطلاع بھی نہ دینا، اور چھوٹی تنگ گلیوں میں سے گزرنا اور تم تیز تیز چلتے ہوئے جنازہ لے جانا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا انتقال جمعہ کے دن ہوا۔ کیونکہ والد محترم نے اعلان نہ کرنے کی وصیت فرمائی تھی، اس لئے میں نے آپ کی وفات کا اعلان نہ کیا، لوگوں کو خود ہی پتا چل گیا اور لوگ آ آ کر پوچھتے تھے کہ جنازہ کب نکلے گا؟ میں کہہ دیتا: جب جنازہ تیار ہوگا تب نکلے گا۔ آپ فرماتے ہیں: اس کے باوجود پورا بقیع مبارک آپ کے جنازے میں شرکت کے لئے انسانوں سے بھر گیا تھا۔

6393 – اَخْبَرَنِي اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ قَالَ: قُلْنَا لِاَبِي سَعِيدٍ: اِنَّكَ تُحَدِّثُنَا بِاَحَادِيثَ مُعْجِبَةٍ وَاِنَّا نَخَافُ اَنْ نَزِيدَ اَوْ نَنْقُصَ فَلَوْ كَتَبْنَاهَا، قَالَ: لَنْ تَكْتُبُوهُ، وَلَنْ تَجْعَلُوهُ قُرْآنًا، وَلَكِنِ احْفَظُوا عَنَّا كَمَا حَفِظْنَا، ثُمَّ قَالَ مَرَّةً اُخْرَى: خُذُوا عَنَّا كَمَا اَخَذْنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت ابونضرہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہمیں بہت دلچسپ اور عجیب احادیث سناتے ہیں، ہمیں یہ ڈر ہے کہ ان میں کہیں کمی زیادتی نہ ہو جائے، اگر ہم ان کو لکھ لیں تو کیسا ہے؟ انہوں نے لکھنے سے منع فرماتے ہوئے کہا: تم احادیث کو قرآن بنانے کی کوشش مت کرو (یعنی جیسے وہ لکھا ہوا ہے، احادیث کو بھی اسی انداز میں لکھو گے تو قرآن کریم کی برابری ہو جائے گی، اس لئے تم احادیث کو لکھو مت بلکہ) جیسے ہم نے احادیث یاد کی ہیں، تم بھی ہم سے پڑھ کر اسی طرح یاد کر لو، پھر فرمایا: جیسے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث یاد کی ہیں، اسی طرح تم ہم سے یاد کر لو۔

6394 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ بِبَغْدَادَ، ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ الدَّيْرُعَاقُولِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ، ثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَجَبِيُّ، حَدَّثَتْنِي اُمِّي، وَهِيَ مِنْ وَلَدِ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّهَا سَمِعَتْ اُمَّ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ تُحَدِّثُ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ شُجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَبْهَتِهِ، فَاَتَاهُ مَالِكُ بْنُ سِنَانٍ وَهُوَ وَالِدُ اَبِي سَعِيدٍ، فَمَسَحَ الدَّمَ عَنْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ ازْدَرَدَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلَى مَنْ خَالَطَ دَمِي دَمَهُ فَلْيَنْظُرْ اِلَى مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْحَمِيدِ الْحَارِثِيُّ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَقَدْ خَرَّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ احد کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جبڑے مبارک میں زخم آ گیا، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے والد حضرت مالک بن سنان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور سے خون صاف کیا۔ اور اس کو چوس لیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا: جو شخص ایسے آدمی کو دیکھنا چاہتا ہو، جس کے خون کے ساتھ میرا خون مل چکا ہو تو وہ مالک بن سنان رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کی ہے۔

ذِكْرُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

6395 - اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ، ابْنَا اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَا: ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ: "قِيلَ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ: يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ"

✧✧ حضرت وہب بن کیسان فرماتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ''ابوعبداللہ'' کہہ کر پکارا جاتا تھا۔

6396 - حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الزُّهْرِيُّ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ حَرَامِ بْنِ كَعْبِ بْنِ غَنْمِ بْنِ كَعْبِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَسَدِ بْنِ سَارِدَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جُشَمِ بْنِ الْخَزْرَجِ، وَكَانَ يُكَنّٰى اَبَا عَبْدِاللّٰهِ

✧✧ مصعب بن عبداللہ بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اس بن سارده بن یزید بن جشم بن خزرج'' ان کی کنیت ''ابوعبداللہ'' تھی۔

6397 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السَّبِيعِيُّ بِالْكُوفَةِ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ الْحِيرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا نُعَيْمٍ يَقُوْلُ: مَاتَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ سَنَةَ تِسْعٍ وَسَبْعِينَ

✧✧ ابونعیم کہتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی وفات ۷۹ ہجری میں ہوئی۔

6398 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: شَهِدَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْعَقَبَةَ فِي السَّبْعِينَ مِنَ الْاَنْصَارِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا، وَكَانَ مِنْ اَصْغَرِهِمْ يَوْمَئِذٍ، وَاَرَادَ شُهُودَ بَدْرٍ فَخَلَّفَهُ اَبُوهُ عَلَى اَخَوَاتِهِ، وَكُنَّ تِسْعًا، وَخَلَّفَهُ اَيْضًا حِينَ خَرَجَ اِلَى اُحُدٍ وَشَهِدَ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْمَشَاهِدِ

✧✧ محمد بن عمر کہتے ہیں: وہ ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت عقبہ کی تھی، ان میں

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی شریک تھے، اس موقع آپ سب سے چھوٹے تھے۔ آپ جنگ بدر میں بھی شریک ہونا چاہتے تھے لیکن ان کے والد محترم نے ان کو روک دیا تھا، آپ نو بھائی تھے۔ یونہی جنگ احد کے موقع پر بھی ان کے والد صاحب نے ان کو جنگ میں جانے سے روک دیا تھا، البتہ احد کے بعد کے تمام غزوات میں آپ نے شرکت کی ہے۔

6399 – فَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ اَمْتَحُ لِاَصْحَابِي يَوْمَ بَدْرٍ مِنَ الْقَلِيبِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6399 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ محمد بن عبید نے اعمش کے واسطے سے، ابوسفیان کے حوالے سے روایت کیا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ بدر کے موقع پر میں نے کنویں سے اپنے تعلق داروں کو نکالا۔

6400 – فَاَخْبَرَنِي مَخْلَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ: اِنَّ اَهْلَ الْكُوفَةِ رَوَوْا، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ اَمْتَحُ لِاَصْحَابِي يَوْمَ بَدْرٍ مِنَ الْقَلِيبِ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ: هٰذَا غَلَطٌ مِنْ رِوَايَةِ اَهْلِ الْعِرَاقِ فِي جَابِرٍ وَاَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ يُصَيِّرُونَهُمَا فِيمَنْ شَهِدَ بَدْرًا، وَلَمْ يَرْوِ ذٰلِكَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَلَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَلَا اَبُو مَعْشَرٍ، وَلَا اَحَدٌ مِمَّنْ رَوَى السِّيرَةَ

✧✧ محمد بن سعد کہتے ہیں: میں نے محمد بن عمر سے کہا کہ کوفے والے اعمش کے واسطے سے، ابوسفیان کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد بیان کرتے ہیں کہ ''میں جنگ بدر میں، کنویں سے (اس میں پھینکی گئی مشرکوں کی) لاشوں کو باہر نکال رہا تھا''۔ محمد بن عمر نے کہا: حضرت جابر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے بارے میں اہل کوفہ کی یہ روایات غلط ہیں، جن میں وہ ان بزرگوں کو بدری صحابہ میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ جبکہ یہ روایت موسیٰ بن عقبہ، محمد بن اسحاق، ابومعشر اور کسی بھی مورخ نے ذکر نہیں کی۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: مَاتَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَسَبْعِينَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ سَنَةً، وَكَانَ قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ، وَرَاَيْتُ عَلَى سَرِيرِهِ بُرْدًا، وَصَلَّى عَلَيْهِ اَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ وَهُوَ وَالِي الْمَدِينَةِ

✧✧ خارجہ بن حارث فرماتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا انتقال ۹۴ سال کی عمر میں، سن ۷۸ ہجری میں ہوا۔ آخری عمر میں آپ کی بینائی زائل ہوگئی تھی۔ میں نے ان کی چارپائی پر ایک چادر دیکھی ہے۔ حضرت ابان بن عثمان ان دنوں مدینے کے والی تھے، انہوں نے ہی ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

6401 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمُزَكِّي، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَابِسِيُّ، قَالَا: ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْغَسِيلِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ: اَتَانَا جَابِرُ

بْنُ عَبْدِاللّٰهِ مُصَفِّرًا رَأْسَهُ وَلِحْيَتَهُ

✧✧ عاصم بن عمر بن قتادہ فرماتے ہیں: ہمارے پاس حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما تشریف لائے، انہوں نے اپنی داڑھی اور سر کو زرد رنگ کیا ہوا تھا۔

6402 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلُ: دَخَلْتُ عَلَى الْحَجَّاجِ فَمَا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: میں حجاج کے پاس گیا تو میں نے اس کو سلام نہیں کیا تھا۔

6403 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْهَاشِمِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيُّ، ثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ عَبَّادُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اسْتَغْفَرَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ خَمْسَةً وَعِشْرِينَ مَرَّةً هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق - من تلخيص الذهبی)6403 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۵ مرتبہ میرے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6404 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى، ثَنَا مِسْكِيْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْحَرَّانِيُّ ثِقَةٌ، قَالَ: سَمِعْتُ حَجَّاجًا الصَّوَّافَ، يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدَى وَعِشْرِينَ غَزْوَةً، وَشَهِدْتُ مَعَهُ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً، وَكَانَ اٰخِرُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبُوكَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق - من تلخيص الذهبی)6404 - صحيح

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲۱ غزوات لڑے ہیں، میں نے ان میں سے ۱۹ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری غزوہ ''تبوک'' تھا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6403:الجامع للترمذی ' ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب مناقب جابر بن عبد الله رضى الله عنهما' حديث: 3867'السنن الكبرى للنسائی - كتاب المناقب' مناقب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والانصار - فضل جابر بن عبد الله بن عمرو بن حرام رضى الله' حديث: 7979'المعجم الصغير للطبرانی - من اسمه محمد' حديث: 833'المعجم الاوسط للطبرانی - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 6002'مسند الطيالسی - احاديث النساء ' ما اسند جابر بن عبد الله الانصاری - ما روى ابو الزبير عن جابر بن عبد الله' حديث: 1829

ذِكْرُ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6405 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اَبُوْ حَفْصِ بْنُ مَصْقَلَةَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: "وَزَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ اخْتُلِفَ فِي كُنْيَتِهِ، فَكَانَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَزْعُمُونَ اَنَّهُ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَقَالَ غَيْرُهُمْ: كَانَ يُكَنّٰى اَبَا طَلْحَةَ"

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کی کنیت کے بارے میں اختلاف ہے۔ اہل مدینہ کا خیال ہے کہ ان کی کنیت ''ابوعبدالرحمٰن'' تھی اور دیگر لوگوں کا کہنا ہے کہ ان کی کنیت ''ابوطلحہ'' تھی۔

6406 - فَحَدَّثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحِجَازِيُّ الْحَجَبِيُّ قَالَا: مَاتَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَسَبْعِيْنَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَثَمَانِيْنَ سَنَةً

✧✧ زید بن اسلم اور محمد بن حجازی حجبی فرماتے ہیں: حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ کا انتقال ۸۵ سال کی عمر میں، سن ۷۸ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوا۔

6407 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، قَالَ: زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ يُكَنّٰى اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَسَبْعِيْنَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَثَمَانِيْنَ

✧✧ ابراہیم بن منذر حزامی فرماتے ہیں: حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوعبدالرحمٰن'' ہے، آپ ۸۵ سال کی عمر میں سن ۷۸ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوا۔

ذِكْرُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ الطَّيَّارُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب طیار رضی اللہ عنہ کے فضائل

6408 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: وَلَدَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ، وَتُوُفِّيَ سَنَةَ ثَمَانِيْنَ وَهُوَ يَوْمَ تُوُفِّيَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً

✧✧ ابن شہاب کہتے ہیں: حضرت اسماء بنت عمیس نے حضرت عبداللہ بن جعفر ابن ابی طالب کو سرزمین حبشہ میں جنم دیا، حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ۸۰ ہجری کو فوت ہوئے، آپ کی عمر ۸۰ برس تھی۔

6409 - اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ رَاشِدٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ،

6409:المعجم الاوسط للطبرانی - باب العین' باب المیم من اسمه : محمد - حدیث:6379

عَنْ اَبِي مُوسَى، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلنَّاسِ هِجْرَةٌ وَلَكُمْ هِجْرَتَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6409 – صحيح

✧✧ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: عام لوگوں کے لئے ایک ہجرت ہے اور تمہاری دو ہجرتیں ہیں۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6410 – اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ، بَايَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا ابْنَا سَبْعِ سِنِيْنَ، وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَآهُمَا تَبَسَّمَ وَبَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعَهُمَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6410 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عروہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ دونوں نے ۷ سال کی عمر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو مسکرا کر اپنا ہاتھ بیعت کے لئے بڑھا دیا اور ان کی بیعت لے لی۔

6411 – اَخْبَرَنِي اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْقَنْطَرِيُّ، ثَنَا اَبُو قِلَابَةَ، ثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، اَنْبَاَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خَالِدِ بْنِ سَارَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: لَوْ رَاَيْتَنِي وَعُبَيْدَ اللّٰهِ وَقُثَمَ وَنَحْنُ نَلْعَبُ اِذْ مَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ارْفَعُوا هٰذَا اِلَيَّ فَحَمَلَنِي اَمَامَهُ، وَقَالَ لِقُثَمَ: ارْفَعُوا هٰذَا اِلَيَّ فَجَعَلَهُ وَرَاءَهُ، فَدَعَا لَنَا، وَكَانَ عُبَيْدُ اللّٰهِ اَحَبَّ اِلَى عَبَّاسٍ مِنْ قُثَمَ مَا اسْتُحْيِيَ مِنْ عَمِّهِ، قَالَ: قُلْتُ: مَا فَعَلَ قُثَمُ؟ قَالَ: اسْتُشْهِدَ، قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ بِالْخَيْرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6411 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عبیداللہ، قثم اور ہم کھیل رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہمارے قریب سے ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو میری طرف اٹھاؤ، انہوں نے مجھے اٹھا دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قثم کے بارے میں فرمایا: اس کو بھی میرے سامنے اٹھاؤ، چنانچہ ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پچھلی جانب اٹھا دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے

6411:السنن الكبرى للنسائی - كتاب عمل اليوم والليلة' ما يقول إذا مات له ميت - حديث:10478'مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند اهل البيت رضوان الله عليهم اجمعين - حديث عبد الله بن جعفر بن ابی طالب رضی الله عنه' حديث:1711'مسند الحارث - كتاب المناقب' باب فضل عبد الله بن عباس وعبد الله بن جعفر وغيرهما - حديث:994

دعا مانگی، حضرت عباس رضی اللہ عنہ قثم سے زیادہ عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے محبت کرتے تھے، وہ اپنے چچا کے ساتھ بے تکلف تھے، میں نے پوچھا: قثم نے کیا کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ شہید ہوگئے، میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بھلائی کو بہتر جانتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6412 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ عَبْدَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ الْحَجَّاجِ يَقُوْلُ: اَبُوْ جَعْفَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ سَمِعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ عَشَرَ سِنِيْنَ

✧✧ امام مسلم بن حجاج فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث سنی ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر ۲۰ برس تھی۔

6413 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ عَبْدَانَ، وَقَالَ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ: ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ اُسَامَةَ الْحَلَبِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ حَمْلَةَ قَالَ: وَفَدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَاَمَرَ لَهٗ بِاَلْفَىْ اَلْفِ دِرْهَمٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6413 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت علی ابن ابی حملہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن جعفر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے گئے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو دو لاکھ درہم نذرانہ پیش کیا۔

6414 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْغَلَابِيُّ، ثَنَا ابْنُ عَائِشَةَ، قَالَ: دَخَلَ زِيَادُ الْاَعْجَمُ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ فِىْ خَمْسِ دِيَاتٍ فَاَعْطَاهُ فَاَنْشَاَ يَقُوْلُ:

سَاَلْنَاهُ الْجَزِيْلَ فَمَا تَلَكَّا ... وَاَعْطٰى فَوْقَ مُنْيَتِنَا وَزَادَا

وَاَحْسَنَ ثُمَّ اَحْسَنَ ثُمَّ عُدْنَا ... فَاَحْسَنَ ثُمَّ عُدْتُ لَهٗ فَعَادَا

مِرَارًا مَا اَعُوْدُ الدَّهْرَ اِلَّا ... تَبَسَّمَ ضَاحِكًا وَثَنَى الْوِسَادَا

قَدِ اتَّفَقَ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى سَمَاعِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ عَشْرِ سِنِيْنَ، وَاَنَا ذَاكِرٌ بِمَشِيْئَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِىْ هٰذَا الْمَوْضِعِ بَيَانَ مَا اتَّفَقَا عَلَيْهِ بِاَسَانِيْدِهِمَا"

✧✧ ابن عائشہ کہتے ہیں: زیاد الاعجم، حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے پاس ۵ دیتوں کے سلسلہ میں گئے، حضرت عبداللہ بن جعفر نے درج ذیل اشعار پڑھتے ہوئے ان کو پانچ دیتیں دے دیں۔ تو حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے اس وقت یہ اشعار پڑھے۔

ہم نے ان سے بہت بڑی عطا مانگی، انہوں نے ہماری سوچوں سے بڑھ کر عطا کیا۔

○اس نے ہمارے ساتھ بہت ہی خوب حسن سلوک کیا ہے، اور یہ عمل بار بار کیا ہے۔

○بلکہ اگر ساری زندگی میں ان کے پاس جاتا رہوں تو وہ مسکرا کر عطا کرتے رہیں گے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اس بات پر متفق ہیں کہ عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے دس سال کی عمر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کیا ہے۔ (امام حاکم کہتے ہیں) میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی متفق علیہ احادیث ان کی اسانید کے ہمراہ ذکر کروں گا، ان شاء اللہ عزوجل۔

6415 - اَخْبَرَنِیْ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ خَيْثَمَةَ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ الزُّبَيْرِ، ثَنَا اَبِی، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَاَيْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَيْنِ مَصْبُوغَيْنِ بِزَعْفَرَانَ وَرِدَاءً وَعِمَامَةً

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6415 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زعفران کے ساتھ رنگے ہوئے دو کپڑے، اور چادر اور عمامہ پہنے ہوئے دیکھا۔

6416 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْحَجَّامِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6416 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی کمائی اور حجام کے کاروبار سے منع فرمایا ہے۔ (حجام سے مراد وہ شخص ہے حجامہ کا پیشہ کرتا ہے اور حجامہ کا مطلب ہے کسی خون چوسنے والے آلہ کے ساتھ گردن کے قریب دو مخصوص رگوں سے خون چوسنا اس کو اردو میں پچھنے لگوانا کہتے ہیں۔ اس سے مراد ہمارے عرف کے مشہور ہیئر ڈریسر نہیں ہیں، اگرچہ ہیئر ڈریسر کی وہ کمائی جو اس کو داڑھی مونڈنے سے حاصل ہوئی وہ بھی ناجائز ہے۔)

6417 - حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ فَارِسٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ

6415: مسند ابی یعلی الموصلی - مسند عبد الله بن جعفر الهاشمی' حديث: 6639' المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله' ومما اسند عبد الله بن عمر رضی الله عنهما - ما اسند إسماعيل بن عبد الله بن جعفر' حديث: 13614

6417: مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' حديث العباس بن عبد المطلب عن النبی صلى الله عليه وسلم - حديث: 1730' مسند الحميدی - احاديث العباس بن عبد المطلب رضی الله عنه' حديث: 448' البحر الزخار مسند البزار - ومما روى عبد الله بن الحارث' حديث: 1167' المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله' ومما اسند عبد الله بن عمر رضی الله عنهما - محمد بن عبد الله بن جعفر' حديث: 13620' صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الادعية - ذكر الامر بتقرين العفو إلى العافية عند سؤاله الله جل وعلا' حديث: 955

بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، قَالَ: قَالَ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَرْوَانَ، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا فَقَالَ: سَلِ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6417 – سكت عنه الذهبی فی التلخیص

✧✧ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں عافیت مانگا کر۔

6418 – اَخْبَرَنِيْ اَبُو الْوَلِيدِ الْاِمَامُ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ قُرَيْشٍ قَالَا: اَنْبَاَ الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَاَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثَنَا اَصْرَمُ بْنُ حَوْشَبٍ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ وَاصِلٍ الضَّبِّيُّ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ: قُلْنَا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ: حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا رَاَيْتَ مِنْهُ وَلَا تُحَدِّثْنَا عَنْ غَيْرِهِ، وَاِنْ كَانَ ثِقَةً قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا بَيْنَ السُّرَّةِ اِلَى الرُّكْبَةِ عَوْرَةٌ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الصَّدَقَةُ فِي السِّرِّ تُطْفِءُ غَضَبَ الرَّبِّ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: شِرَارُ اُمَّتِي قَوْمٌ وُلِدُوا فِي النَّعِيمِ وَغُذُّوا بِهِ، يَاْكُلُوْنَ مِنَ الطَّعَامِ اَلْوَانًا، وَيَلْبَسُونَ مِنَ الثِّيَابِ اَلْوَانًا، وَيَرْكَبُونَ مِنَ الدَّوَابِّ اَلْوَانًا يَتَشَدَّقُونَ فِي الْكَلَامِ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَتَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: اِنِّي انْتَهَيْتُ اِلٰى قَوْمٍ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ، فَلَمَّا رَاَوْنِي نَكَّسُوا وَاسْتَثْنَوْنِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَدْ فَعَلُوهَا؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُهُمْ حَتّٰى يُحِبَّكُمْ لِحُبِّي، اَتَرْجُونَ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِي فَلَا يَرْجُوهَا بَنُو عَبْدِالْمُطَّلِبِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6418 – أظنه موضوعا

✧✧ ابوجعفر محمد بن علی بن حسین (امام محمد الباقر) فرماتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ بن جعفر ابن ابی طالب سے کہا: آپ ہمیں وہ باتیں سنائیں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں یا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عمل کرتے دیکھا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کسی کی بھی بات ہمیں نہ سنائیں اگرچہ وہ کتنا ہی معتمد علیہ شخص کیوں نہ ہو۔ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ

○ ناف سے لے کر گھٹنے تک عورت (یعنی چھپانے کی جگہ) ہے۔

6418 ما بين السرة إلى الركبة عورة"" المعجم الصغير للطبراني - من اسمه محمد' حديث: 1030'' المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 7905'' صدقة السر تطفء غضب الرب'' مسند الشهاب القضاعي - صدقة السر تطفء غضب الرب' حديث: 95' المعجم الصغير للطبراني - من اسمه محمد' حديث: 1031

○پوشیدہ صدقہ، اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔

○میری امت کے سب سے برے وہ لوگ ہوں گے جو نازونعم میں پیدا ہوئے، اچھی غذا کھائی مختلف انواع کے کھانے کھائے، اعلیٰ قسم کے لباس پہنے، اچھی سواری استعمال کی۔ لیکن گفتگو میں اپنی فصاحت دکھانے کے لئے باچھیں کھولیں گے۔

○میں ایسی قوم کے پاس گیا جو آپس میں بات چیت کر رہے تھے، جب انہوں نے مجھے دیکھا تو خاموش ہو گئے اور میری تعریف کرنے لگے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور انہوں نے ایسا کیوں کیا؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرمیں میری جان ہے، تم میں کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کی تمہارے ساتھ محبت، میری محبت کی وجہ سے نہ ہو۔ کیا تم یہ امید رکھتے ہو کہ تم میری شفاعت کی بناء پر جنت میں چلے جاؤ گے، بنو عبدالمطلب اس چیز کی امید نہیں رکھتے۔

6419 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَاسَةَ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ رَوَاهُ أَكْثَرُ أَصْحَابِ هِشَامٍ عَنْهُ " وَهُوَ مُخَرَّجٌ فِي الصَّحِيحَيْنِ هَكَذَا

✧✧حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کائنات کی عورتوں میں سب سے افضل مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا اور خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہیں

ذِكْرُ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے فضائل

6419:صحيح البخاری - كتاب احاديث الانبياء ' باب وإذ قالت الملائكة يا مريم إن الله اصطفاك وطهرك واصطفاك - حديث: 3265'صحيح البخاری - كتاب المناقب' باب تزويج النبي صلى الله عليه وسلم خديجة وفضلها رضي الله - حديث: 3627'صحيح مسلم - كتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالىٰ عنهم' باب فضائل خديجة ام المؤمنين رضي الله تعالىٰ عنها - حديث: 4563'الجامع للترمذی ' ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب فضل خديجة رضي الله عنها' حديث: 3892'مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الطلاق' باب نساء النبي صلى الله عليه وسلم - حديث: 13544'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الفضائل' ما جاء في فضل خديجة رضي الله عنها - حديث: 31651'الآحاد والمثاني لابن ابی عاصم - خديجة بنت خويلد رضي الله عنه' حديث: 2642'السنن الكبرى للنسائي - كتاب المناقب' مناقب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والانصار - مناقب مريم بنت عمران' حديث: 8083'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب قسم الفيء والغنيمة' جماع ابواب تفريق ما اخذ من اربعة اخماس الفيء غير الموجف - باب إعطاء الفيء على الديوان ومن يقع به البداية' حديث: 12231'مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - مسند علي بن ابی طالب رضي الله عنه' حديث: 630'مسند الحارث - كتاب المناقب' باب فضل مريم و خديجة رضي الله عنهما - حديث: 983'البحر الزخار مسند البزار - عبد الله بن جعفر ' حديث: 437'مسند ابی يعلى الموصلي - مسند علي بن ابی طالب رضي الله عنه' حديث: 499'المعجم الكبير للطبراني - باب الياء ' ذكر ازواج رسول الله صلى الله عليه وسلم منهن - مناقب خديجة رضي الله عنها' حديث: 18924

6420 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، اَنْبَاَ اَبُوْ خَلِيفَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ قَالَ: وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ بْنِ عَبْدِالْعُزَّى بْنِ عَبْدِيَالِيلَ بْنِ نَاشِبِ بْنِ غَيْرَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ لَيْثٍ قَدِ اخْتَلَفُوا فِي كُنْيَتِهِ

✧✧ ابوعبیدہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''واثلہ بن اسقع بن عبدالعزیٰ بن عبدیالیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث''۔ان کی کنیت میں اختلاف ہے۔

6421 - فَحَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ فِرَاسٍ الْفَقِيهُ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالَى، ثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ فَقُلْتُ: يَا اَبَا الْاَسْقَعِ، حَدِّثْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَيْسَ فِيهِ وَهْمٌ وَلَا مَزِيدٌ وَلَا نِسْيَانٌ، فَقَالَ: هَلْ قَرَاَ اَحَدٌ مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا؟ فَقُلْنَا: نَعَمْ، وَمَا نَحْنُ لَهُ بِالْحَافِظِينَ، قَالَ: فَهٰذَا الْقُرْآنُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ لَا تَالُوْنَ حِفْظَهُ، وَاَنْتُمْ تَزْعُمُونَ اَنَّكُمْ تَزِيدُونَ وَتَنْقُصُونَ، فَكَيْفَ بِاَحَادِيْثَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَسَى اَنْ لَّا نَكُوْنَ سَمِعْنَاهَا اِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً حَسْبُكُمْ اِذَا جِئْنَاكُمْ بِالْحَدِيْثِ عَلَى مَعْنَاهُ وَقَدْ قِيلَ: كُنْيَتُهُ اَبُوْ قِرْصَافَةَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6421 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ مکحول فرماتے ہیں: میں حضرت واثلہ بن بن اسقع رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، میں نے گزارش کی کہ اے ابوالاسقع آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، اس میں کسی قسم کا وہم، اضافہ یا بھول چوک نہ ہو۔انہوں نے فرمایا: کیا گزشتہ رات تم میں سے کسی نے قرآن کریم کی تلاوت کی ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔لیکن ہم یہ کام پابندی سے نہیں کر پاتے۔انہوں نے فرمایا: یہ قرآن، تمہارے سامنے لکھا گیا ہے، اس کو یاد کرنے میں تم ذرا بھی سستی نہیں کرتے ہو، اس کے باوجود تم سمجھتے ہو کہ ہم سے اس میں کمی کوتاہی ہوجاتی ہے، تو کیا خیال ہے تمہارا ان احادیث کے بارے میں جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔ایسا بھی ہوتا ہے کہ کئی احادیث ایسی بھی ہیں جو ہم نے صرف ایک بار سنی ہوتی ہیں، اس لئے ہماری طرف سے جب تمہیں کسی حدیث کا مفہوم مل جائے تو تمہارے لئے وہی کافی ہے۔

بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ ان کی کنیت ''ابوقرصافہ'' تھی۔

6422 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي الْفَيْضِ، قَالَ: خَطَبَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ، فَقَالَ: لَا تَصُومُوا رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَمَنْ صَامَهُ فَلْيَقْضِهِ، قَالَ اَبُو الْفَيْضِ: فَلَقِيتُ اَبَا قِرْصَافَةَ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ فَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: لَوْ صُمْتُ ثُمَّ صُمْتُ ثُمَّ صُمْتُ مَا قَضَيْتُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6422 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابوالفیض کہتے ہیں: مسلمہ بن عبدالملک نے خطبہ دیتے ہوئے کہا: سفر کی حالت میں رمضان کا روزہ نہ رکھو، جس نے سفر میں رمضان کا روزہ رکھا وہ اس روزے کی قضا کرے۔ اس کے بعد میری ملاقات ابوقرصافہ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے ہوئی، میں نے ان سے اس بابت پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں اگر میں بار بار بھی ایسا روزہ رکھوں تو اس کی قضا نہیں کروں گا۔

6423 - وَاَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا خَلِيفَةُ قَالَ: وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ يُكَنَّى اَبَا قِرْصَافَةَ، لَهُ دَارٌ بِالْبَصْرَةِ، وَقَدْ قِيلَ كُنْيَتُهُ اَبُو شَدَّادٍ

✧✧ خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوقرصافہ'' تھی۔ بصرہ میں ان کا ایک مکان تھا۔ بعض دیگر مورخین کا کہنا ہے کہ ان کی کنیت ''ابوشداد'' تھی۔

6424 - حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ دُحَيْمٍ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جُنَاحٍ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ قَالَ: " لَقِيتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ فَقُلْتُ: كَيْفَ اَنْتَ يَا اَبَا شَدَّادٍ؟ "

✧✧ یونس بن میسرہ بن حلبس فرماتے ہیں: میں حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے ملا، میں نے ان کو ''ابوشداد'' کہہ کر ان کا حال دریافت کیا۔

6425 - اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: تُوُفِّيَ وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ وَهُوَ ابْنُ مِائَةِ سَنَةٍ وَخَمْسِ سِنِينَ وَذَلِكَ فِي سَنَةِ ثَلَاثٍ وَثَمَانِينَ

✧✧ سعید بن خالد فرماتے ہیں: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ ۱۰۵ سال کی عمر میں سن ۸۳ ہجری میں فوت ہوئے۔

6426 - سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّورِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ يَقُولُ: تُوُفِّيَ وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَثَمَانِينَ وَهُوَ ابْنُ مِائَةِ سَنَةٍ وَخَمْسِ سِنِينَ

✧✧ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کا انتقال سن ۸۳ ہجری کو ہوا، ان کی عمر ۱۰۵ سال تھی۔

6427 - اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَقِيهُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الْمُقَاتِلِيُّ، حَدَّثَتْنِي اَسْمَاءُ بِنْتُ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَتْ: كَانَ اَبِي اِذَا صَلَّى الصُّبْحَ جَلَسَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَرُبَّمَا كَلَّمْتُهُ فِي الْحَاجَةِ فَلَا يُكَلِّمُنِي، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ قَرَاَ قُلْ هُوَ اللَّهُ اَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ قَبْلَ اَنْ يُكَلِّمَ اَحَدًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُ سَنَةٍ

✧✧ سیدہ اسماء بنت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میرے والد محترم نماز فجر سے فارغ ہو کر طلوع آفتاب تک قبلہ رو ہو کر بیٹھ جاتے، کئی دفعہ میں کسی کام کے لئے ان سے بات کرتی تو وہ میرے ساتھ کلام نہ کرتے، میں نے ایک دفعہ پوچھا:

6427: المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم' باب الواو - اسماء بنت واثلة بن الاسقع ' حديث: 18094

یوں خاموش رہنے کی کیا وجہ ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جو شخص نماز فجر پڑھ کر ۱۰۰ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے اور اس دوران کسی سے بات چیت نہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کے ایک سال کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

6428 – حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، ثَنَا اَبِى، ثَنَا سُلَيْمُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ عَمَّارٍ، ثَنَا اَبِى، ثَنَا مَعْرُوفٌ اَبُو الْخَطَّابِ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا اَسْلَمْتُ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِى: اذْهَبْ فَاغْتَسِلْ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاَلْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ وَمَسَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاْسِى

✧✧ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب میں اسلام لایا تو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، حضور ﷺ نے مجھے فرمایا: جاؤ، پانی اور بیری کے ساتھ غسل کرو اور اپنے جسم سے کفر کے بالوں کو دور کر دو، اس وقت رسول اللہ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔

ذِكْرُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِى اَوْفَى الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی اسلمی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6429 – سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ يَعْقُوبَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّورِيَّ يَقُولُ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِى اَوْفَى اَبُو مُعَاوِيَةَ

✧✧ عباس بن محمد دوری فرماتے ہیں: عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ (کی کنیت) ابو معاویہ ہے۔

6430 – حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِى اَوْفَى وَاسْمُ اَبِى اَوْفَى عَلْقَمَةُ بْنُ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِى اُسَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ هَوَازِنَ بْنِ اَسْلَمَ بْنِ اَفْصَى، وَيُكَنَّى عَبْدُ اللّٰهِ اَبَا مُعَاوِيَةَ، وَاَوَّلُ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِى اَوْفَى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَنَا خَيْبَرَ وَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْمَشَاهِدِ، وَلَمْ يَزَلْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِى اَوْفَى بِالْمَدِينَةِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحَوَّلَ اِلَى الْكُوفَةِ، فَنَزَلَهَا حِينَ نَزَلَهَا الْمُسْلِمُونَ وَابْتَنَى بِهَا دَارًا فِى اَسْلَمَ، وَكَانَ قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ، وَتُوُفِّيَ بِالْكُوفَةِ سَنَةَ سِتٍّ وَثَمَانِينَ

✧✧ محمد بن عمر نے آپ کا نسب یوں بیان کیا ہے "عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے والد "ابو اوفی" کا نام "علقمہ بن خالد بن حارث بن ابی اسید بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ہوازن بن اسلم بن افصیٰ" ہے۔ ان کی کنیت "ابو معاویہ" ہے۔ حضرت عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سب سے پہلے غزوہ خیبر میں شرکت کی اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں برابر شریک رہے۔ رسول اللہ ﷺ کے انتقال تک آپ مدینہ منورہ میں رہے، اس کے بعد آپ کوفہ میں شفٹ ہو گئے۔ جب

6428: المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم' باب الواو - معروف ابو الخطاب ' حديث: 18062

مسلمانوں نے وہاں اقامت اختیار کی تو آپ بھی وہاں قیام پذیر ہو گئے، قبیلہ اسلم میں انہوں نے ایک مکان بھی بنایا تھا، آخری عمر میں ان کی بینائی زائل ہو گئی تھی۔ سن ۸۶ ہجری میں کوفہ میں آپ کا انتقال ہوا۔

مَدٍ الْقَبَّانِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ قَالَ: رَاَيْتُ بِيَدِ ابْنِ اَبِي اَوْفَى ضَرْبَةً، قُلْتُ: مَتَى اَصَابَكَ هٰذَا؟ قَالَ: يَوْمَ حُنَيْنٍ قُلْتُ: اَدْرَكْتَ حُنَيْنًا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَقَبْلَ ذٰلِكَ

✧✧ اسماعیل بن ابی خالد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ایک زخم دیکھا تو میں نے پوچھا کہ آپ کو یہ زخم کب لگا؟ انہوں نے کہا: جنگ حنین کے موقع پر۔ میں نے پوچھا: کیا آپ نے جنگ حنین میں شرکت کی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ (جنگ حنین میں بھی) اور اس سے پہلے کی (کی بھی کئی) جنگوں میں شریک ہوا ہوں۔

6434 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفَى: وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَلْفًا وَاَرْبَعمِائَةٍ، وَكَانَتْ اَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِينَ يَوْمَئِذٍ

✧✧ عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا شمار ۱۴۰۰ اصحاب شجرہ میں ہوتا ہے، اس موقع پر مہاجرین کا آٹھواں حصہ اسلام لے آیا تھا۔

6435 – اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَنْبَاَ حَشْرَجُ بْنُ نُبَاتَةَ، اَنْبَاَ سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ، قَالَ: اَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي اَوْفَى صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ مَحْجُوبُ الْبَصَرِ، فَقَالَ لِي: مَنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ: اَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمْهَانَ، قَالَ: فَمَا فَعَلَ وَالِدُكَ؟ قُلْتُ: قَتَلَتْهُ الْاَزَارِقَةُ، قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْاَزَارِقَةَ، حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ كِلَابُ النَّارِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6435 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ سعید بن جمہان بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی آخری عمر میں بینائی زائل ہو گئی تھی، میں ان کی زیارت کے لئے گیا، ان کو سلام کیا، (سلام کے جواب کے بعد) انہوں نے پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے بتایا کہ میں سعید بن جمہان ہوں، انہوں نے پوچھا: تمہارے والد نے کیا کیا؟ میں نے کہا: ان کو ازارقہ نے قتل کر ڈالا، انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو 'ازارقہ' پر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا کہ وہ جہنم کے کتے ہیں۔ (ازارقہ، خوارج کا ایک فرقہ ہے)

ذِكْرُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کے فضائل

6436 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ،

6435: مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين' حديث عبد الله بن ابی اوفی - حديث: 19010

ثَنَا عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ، ثَنَا اَبِى، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ كَانَ اسْمُهُ حُزْنًا فَسَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْلًا

✧✧ عبدالمہیمن بن عباس بن سہل بن سعد الساعدی اپنے والد سے، وہ ان کے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ان (سہل بن سعد) کا اصل نام ''حزن'' تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام ''سہل'' رکھا۔

6437 – حَدَّثَنِى اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، حَدَّثَنِى اَبِى قَالَ: " قُلْتُ لِسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ: يَا اَبَا الْعَبَّاسِ "

✧✧ ابراہیم بن ابن اسحاق حربی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ ''ابوالعباس'' کہہ کر آواز دی۔

6438 – اَخْبَرَنِى عَلِىُّ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ السَّبِيعِىُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا نُعَيْمٍ يَقُوْلُ: مَاتَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ سَنَةَ ثَمَانٍ وَثَمَانِيْنَ

✧✧ ابونعیم فرماتے ہیں: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ ۸۸ ہجری کو فوت ہوئے۔

6439 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِى يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً

✧✧ ابن شہاب فرماتے ہیں: حضرت سہل بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ نے ۱۵ سال کی عمر میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت پائی تھی۔

6440 – حَدَّثَنِى مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، حَدَّثَنِى مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنِى اَبِى، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ: رَاَيْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ يَضْرِبُ عَبَّاسَ بْنَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِى اِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَاطَّلَعَ سَهْلٌ وَهُوَ فِى اِزَارٍ وَرِدَاءٍ لَهُ اَصْفَرَ، فَلَمَّا اَقْبَلَ اَشَارَ الْحَجَّاجُ بِالْكَفِّ عَنِ ابْنِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6440 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

6460:سنن ابى داود - كتاب الديات' باب دية الجنين - حديث: 3982'سنن ابن ماجه - كتاب الديات' باب دية الجنين - حديث: 2637'السنن للنسائى - كتاب البيوع' قتل المراة بالمراة - حديث: 4683'السنن الكبرى للنسائى - كتاب القسامة' قتل المراة بالمراة - حديث: 6732'مصنف عبد الرزاق الصنعانى - كتاب العقول' باب نذر الجنين - حديث: 17681'شرح معانى الآثار للطحاوى - كتاب الجنايات' باب شبه العمد الذى لا قود فيه ما هو ؟ - حديث: 3239'سنن الدارقطنى - كتاب الحدود و الديات وغيره' حديث: 2806'صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' باب الغرة - ذكر خبر قد يوهم عالما من الناس انه مضاد لإخبار ابى' حديث: 6113'مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنى هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 3334'

✧✧ قدامہ بن ابراہیم بن محمد بن حاطب فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی امارت میں، میں نے دیکھا ہے کہ حجاج بن یوسف حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عباس کو مار رہا تھا، حضرت سہل کو اطلاع ملی تو وہ ایک تہبند باندھے ہوئے اور ایک زرد رنگ کی چادر لپیٹے ہوئے وہاں آگئے، جب آپ وہاں پہنچے تو حجاج نے ان کو بیٹے تک پہنچنے سے روک دیا۔

6441 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزَّاهِدُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: " اُحَدِّثُهُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: هٰكَذَا وَهٰكَذَا، وَلَوْ قَدِمْتُ مَا سَمِعُوا اَحَدًا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6441 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سناتا ہوں، اور وہ آگے سے اختلاف کر کے احادیث سناتے ہیں۔ اگر میں آ گیا تو کسی کے منہ سے یہ نہیں سنیں گے کہ "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے"

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6442 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ، ثَنَا اَبُوْ مَوْدُوْدٍ قَالَ: رَاَيْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ اَبْيَضَ لِحْيَتِهِ وَقَدْ حَفَّ شَارِبَهُ

✧✧ ابومودود کہتے ہیں: میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے، ان کی داڑھی مبارک سفید تھی اور ان کی مونچھیں کترواتے تھے۔

6443 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ النَّسَوِيُّ، ثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّهُ حَضَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

✧✧ عبدالمہیمن بن عباس بن سہل بن سعد اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے۔

6444 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ: مَاتَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ، يُكَنّٰى اَبَا الْعَبَّاسِ بِالْمَدِيْنَةِ سَنَةَ اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ وَهُوَ اٰخِرُ مَنْ مَاتَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ ابْنُ مِائَةِ سَنَةٍ

✧✧ ابراہیم بن منذر حزامی فرماتے ہیں: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی کنیت "ابوالعباس" تھی، آپ کا انتقال ۹۱ ہجری کو ہوا۔ مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سب سے آخر میں وفات پانے والے یہی صحابی ہیں، ان کی عمر ۱۰۰ برس تھی

ذِكْرُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6445 - حَدَّثَنِى اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِيُّ، يُكَنَّى اَبَا مُحَمَّدٍ سَنَةَ اِحْدَى وَسَبْعِينَ وَهُوَ ابْنُ اِحْدَى وَثَمَانِيْنَ، وَاسْمُ اَبِىْ حَدْرَدٍ سَلَامَةُ، وَهُوَ مِنْ بَنِىْ رِفَاعَةَ بَطْنٍ مِنْ اَسْلَمَ

مصعب بن عبداللہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی رضی اللہ عنہ کی کنیت "ابومحمد" ہے، ۸۱ برس کی عمر سن ۷۱ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ ابوحدرد کا نام "سلامہ" ہے۔ یہ قبلیہ اسلم کی ایک شاخ رفاعہ سے تعلق رکھتے تھے۔

ذِكْرُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6446 - اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِى الْوَزِيرِ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، ثَنَا اَبِى، عَنْ مَوْلًى لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَشَهِدْتَ بَدْرًا؟ قَالَ: لَا اُمَّ لَكَ، وَاَيْنَ اَغِيبُ عَنْ بَدْرٍ؟

قَالَ الْاَنْصَارِيُّ: خَرَجَ اَنَسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَوَجَّهَ اِلٰى بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ يَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ حَاتِمٍ: فَسَاَلْنَا الْاَنْصَارِيُّ: كَمْ كَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَوْمَ مَاتَ؟ فَقَالَ: ابْنُ مِائَةِ سَنَةٍ وَسَبْعِ سِنِيْنَ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)6446 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے جنگ بدر میں شرکت کی ہے؟ تو انہوں نے جواباً فرمایا: تیری ماں نہ رہے، میں جنگ بدر سے کہاں غائب رہوں گا۔

انصاری کہتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ بدر کے لئے روانہ ہوئے تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے، آپ اس وقت بچے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے۔ ابوحاتم کہتے ہیں: ہم نے انصاری سے پوچھا: وفات کے وقت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی عمر کتنی تھی؟ انہوں نے کہا: ۱۰۷ سال۔

6447 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِى ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: رَاَيْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مَخْتُومًا فِى عُنُقِهِ خَتَمَهُ الْحَجَّاجُ اَرَادَ اَنْ يُذِلَّهُ بِذَلِكَ

اسحاق بن یزید کہتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی گردن میں مہر لگی ہوئی تھی۔ حجاج نے آپ کو

ذلیل کرنے کے لئے آپ کی گردن پر مہر لگا دی تھی۔

6448 – اَخْبَرَنِی عَلِیُّ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السَّبِیعِیُّ، ثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْحِیرِیُّ، ثنا اَبُوْ نُعَیْمٍ، قَالَ: تُوُفِّیَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَتِسْعِیْنَ

✧✧ ابونعیم فرماتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا انتقال ۹۳ ہجری کو ہوا۔

6449 – حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَیْهِ، ثنا اِبْرَاهِیمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِیُّ، حَدَّثَنِیْ مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَیْرِیُّ قَالَ: اَنَسُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ ضَمْضَمِ بْنِ زَیْدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ جُنْدُبِ بْنِ عَامِرِ بْنِ غَنْمِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ النَّجَّارِ، وَاُمُّهٗ اُمُّ سُلَیْمٍ بِنْتُ مِلْحَانَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''انس بن مالک بن نضر بن ضمضم بن زید بن حرم بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار''۔ ان کی والدہ محترمہ ''ام سلیم بنت ملحان'' ہے۔

6450 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْعَبَّادَانِیُّ، ثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَرْبٍ الْمَوْصِلِیُّ، ثَنَا سُفْیَانُ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَاَنَا ابْنُ عَشْرٍ، وَمَاتَ وَاَنَا ابْنُ عِشْرِیْنَ

✧✧ زہری فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ۱۰ سال کی عمر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا تھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو اس وقت میری عمر ۲۰ سال تھی۔

6451 – اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِیهُ بِبُخَارَی، ثَنَا قَیْسُ بْنُ اُنَیْفٍ، ثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیدٍ، ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِیدٍ، عَنْ عَبْدِالْعَزِیزِ بْنِ صُهَیْبٍ، قَالَ: " دَخَلْتُ اَنَا وَثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، فَقَالَ ثَابِتٌ: یَا اَبَا حَمْزَةَ "

✧✧ عبدالعزیز بن صہیب فرماتے ہیں: میں اور ثابت البنانی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، ثابت نے ان کو ''ابوحمزہ'' کہہ کر پکارا۔

6452 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ، اَنْبَاَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِیدِ بْنِ مَزِیدٍ الْبَیْرُوتِیُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَیْبِ بْنِ شَابُورٍ، حَدَّثَنِیْ عُتْبَةُ بْنُ اَبِیْ حَكِیمٍ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ هِلَالٍ، قَالَ: كُنَّا اِذَا اَكْثَرْنَا عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْرَجَ اِلَیْنَا مَحَالًا عِنْدَهٗ، فَقَالَ: هٰذِهٖ سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبْتُهَا وَعَرَضْتُهَا عَلَیْهِ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)6452 – الحدیث منكر

✧✧ معبد بن ہلال فرماتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے جب ہم زیادہ اصرار کرتے تو وہ اپنے پاس موجود رجسٹر ہمارے لئے نکال لیتے اور فرماتے: یہ وہ روایات ہیں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہیں (معبد بن ہلال یا شاید

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) میں نے انہیں نوٹ کیا اور انہیں (نبی اکرم ﷺ یا حضرت انس رضی اللہ عنہ) کے سامنے پیش کیا۔

6453 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِالْحَمِيدِ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ مُوسَى، قَالَ: " لَمَّا دَخَلَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْحَجَّاجِ اَمَرَ بِوَجْءِ عُنُقِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَهْلَ الشَّامِ، اَتَعْرِفُونَ هٰذَا؟ هٰذَا خَادِمُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: اَتَدْرُونَ لِمَ وَجَاْتُ عُنُقَهُ؟ قَالُوا: الْاَمِيرُ اَعْلَمُ، قَالَ: اِنَّهُ كَانَ بَيْنَ الْبَلَاءِ فِي الْفِتْنَةِ الْاُولٰى، وَغَاشَ الصَّدْرَ فِي الْفِتْنَةِ الْاٰخِرَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6453 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت سماک بن موسیٰ فرماتے ہیں: جب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حجاج بن یوسف کے پاس گئے تو اُس نے آپ کی گردن پر زخم لگا دیا، پھر کہنے لگا: اے شام والو! کیا تم اس شخص کو پہچانتے ہو؟ یہ رسول اللہ ﷺ کا خادم ہے، پھر کہنے لگا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے اس کی گردن پر زخم کیوں لگایا ہے؟ لوگوں نے کہا: امیر بہتر جانتے ہیں۔ اس نے کہا: یہ پہلی آزمائش میں تو ثابت قدم رہا لیکن دوسری آزمائش میں یہ شکوک وشبہات میں مبتلا ہوگیا۔

قَالَ جَرِيرٌ: فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ: " كَانَ الْحَجَّاجُ يَطُوفُ بِهِ فِي الْعَسَاكِرِ، فَكَتَبَ اَنَسٌ اِلٰى عَبْدِالْمَلِكِ: اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَتَاكُمْ خَادِمُ مُوسَى اَكُنْتُمْ تُؤْذُونَهُ؟ فَكَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ اِلَى الْحَجَّاجِ: اَنْ دَعْهُ فَلْيَسْكُنْ حَيْثُمَا شَاءَ مِنَ الْبِلَادِ، وَلَا تَعْرِضْ لَهُ وَكَتَبَ اِلٰى اَنَسٍ اَنَّهُ لَيْسَ لِاَحَدٍ عَلَيْكَ سُلْطَانٌ دُونِي "

✧✧ جریر کہتے ہیں: مجھے محمد بن مغیرہ نے بتایا ہے کہ حجاج ان کو لے کر لشکروں میں گھوماتا تھا، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مروان کی جانب ایک مکتوب لکھا کہ اگر تمہارے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خام آجائے تو کیا تم اس کو اذیت دو گے؟ عبدالملک نے حجاج کو خط لکھ کر ہدایت کی کہ انس بن رضی اللہ عنہ مالک کو رہا کر دیا جائے اور یہ جہاں رہنا چاہیں ان کو رہنے دیا جائے، اور اس کا پیچھا چھوڑ دیا جائے، یونہی اس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی جانب بھی ایک خط لکھا کہ میرے سوا تمہیں کوئی بھی کچھ نہیں کہہ سکتا۔

6454 – اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ، وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، قَالَ: كَتَبَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اِلٰى عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اِنِّي قَدْ خَدَمْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ، وَاَنَّ الْحَجَّاجَ يَعُدُّنِي مِنْ حَوَكَةِ الْبَصْرَةِ، فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: اكْتُبْ اِلَى الْحَجَّاجِ يَا غُلَامُ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ: وَيْلَكَ قَدْ خَشِيتُ اَنْ لَّا يَصْلُحَ عَلٰى يَدِكَ اَحَدٌ، فَاِذَا جَاءَكَ كِتَابِي هٰذَا فَقُمْ حَتّٰى تَعْتَذِرَ اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6454 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ اعمش کہتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے عبدالملک بن مروان کی جانب خط لکھا کہ اے امیر المومنین! میں نے دس سال کا عرصہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی ہے، اور حجاج مجھے بصرہ کی نیچ قوموں میں شمار کرتا ہے، عبدالملک نے حجاج

کی جانب خط لکھا (جس کا مضمون یہ تھا) تو ہلاک ہو جائے، مجھے لگتا ہے کہ تیرے ہاتھ پر کبھی کسی کے ساتھ بھلائی نہیں ہو سکتی، میرا یہ مکتوب ملتے ہی، فوراً حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے معذرت کرو۔

6455 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفِ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِي مَيْمُونُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ، ثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ، قَالَ: قَالَ اَنَسٌ: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ خُذْ عَنِّي، فَاِنِّي اَخَذْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَلَنْ تَاْخُذَ عَنْ اَحَدٍ اَوْثَقَ مِنِّي

✧✧ حضرت ثابت البنانی فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابومحمد! مجھ سے (احادیث) لے لو، کیونکہ میں نے یہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لی ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ باتیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے لی ہیں۔ اور تم ایسے کسی آدمی سے احادیث نہیں لے سکتے جو مجھ سے زیادہ با اعتماد ہو۔

6456 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَوْفٍ، قَالَ: " كَانَ اَنَسٌ قَلِيلُ الْحَدِيْثِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ اِذَا حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6456 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ابن عوف فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت کم احادیث روایت کی ہیں۔ آپ جب بھی کوئی حدیث بیان کرتے اس کے ساتھ یہ بھی کہتے ''اوکما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' (یا پھر جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا)

6457 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: قُلْتُ لِمُوسَى بْنِ اَنَسٍ: كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: غَزَا ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ غَزْوَةً، وَثَمَانَ غَزَوَاتٍ يُقِيمُ فِيهَا الْاَشْهُرَ، قُلْتُ: كَمْ غَزَا اَنَسٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: ثَمَانَ غَزَوَاتٍ

✧✧ اسحاق بن عثمان فرماتے ہیں: میں نے موسیٰ بن انس سے پوچھا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کے غزوات کتنے ہیں؟ انہوں نے کہا: ۲۳۔ ان میں سے ۸ غزوات ایسے ہیں جن میں کئی کئی مہینے لگ گئے۔ میں نے پوچھا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کتنے غزوات میں شرکت کی؟ انہوں نے کہا: ۸۔

6458 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا حَجَّاجٌ، اَنْبَا حُمَيْدٌ، اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَ بِحَدِيْثٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا، وَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا كُلُّ مَا نُحَدِّثُكُمْ بِهِ سَمِعْنَاهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَكِنْ كَانَ يُحَدِّثُ بَعْضُنَا بَعْضًا، وَلَا يَتَّهِمُ بَعْضُنَا بَعْضًا

✧✧ حمید کہتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر رہے تھے، ایک آدمی نے کہا: کیا آپ نے یہ بات خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ اس بات پر حضرت انس رضی اللہ عنہ شدید غضبناک ہوئے، اور فرمایا: خدا کی قسم! ہر وہ بات جو ہم تمہیں سنائیں، ضروری نہیں ہے کہ ہم نے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی سنی ہو، بلکہ بسا اوقات یوں بھی ہوتا تھا کہ ہم ایک دوسرے کو حدیث سنایا کرتے تھے۔ اور ہم میں سے کوئی شخص بھی دوسرے پر کوئی تہمت نہیں لگاتا تھا۔

ذِكْرُ مَعْرِفَةِ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ

ان صحابہ کرام کا تذکرہ

وَمَا انْتَهَى إِلَيْنَا مِنْ مَنَاقِبِهِمْ تَأَخَّرَ ذِكْرُهُمْ عَنِ الْمَذْكُورِينَ وَمَعْرِفَةِ وِلَادَتِهِمْ وَأَوْقَاتِ وَفَاتِهِمْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَمِنْهُمْ

جن کے فضائل ومناقب، اور ان کی ولادت ووفات کا تذکرہ ہم تک دیر سے پہنچا۔

حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ

حضرت حمل بن مالک بن نابغہ ہذلی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6459 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ الْعُصْفُرِيُّ، قَالَ: حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ هِنْدِ بْنِ طَابِخَةَ بْنِ لِحْيَانَ بْنِ هُذَيْلٍ الْهُذَلِيُّ لَهُ دَارٌ بِالْبَصْرَةِ

✧✧ خلیفہ بن خیاط عصفری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "حمل بن مالک بن نابغہ بن جابر بن عبید بن ربیعہ بن کعب بن حارث بن کثیر بن ہند بن طابخہ بن لحیان بن ہذیل ہذلی"۔ بصرہ میں ان کا مکان تھا۔

6460 – اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَامَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: اُذَكِّرُ امْرَأً سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْجَنِينِ فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ، فَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، كُنْتُ بَيْنَ جَارِيَتَيْنِ يَعْنِي ضَرَّتَيْنِ فَخَرَجْتُ وَضَرَبَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرَى بِعَمُودِ ظُلَّتِهَا فَقَتَلَتْهَا وَقَتَلَتْ مَا فِي بَطْنِهَا فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ، فَقَالَ عُمَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَوْ لَمْ نَسْمَعْ بِهٰذَا مَا قَضَيْنَا بِغَيْرِهِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: کیا کسی شخص کو یاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین کے بارے میں کیا فیصلہ فرمایا تھا؟ حضرت حمل بن مالک بن نابغہ ہذلی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے

اور کہنے لگے: اے امیر المومنین! دو لونڈیاں حاملہ تھیں، ان میں سے ایک نے اپنی چھتری کی ڈنڈی دوسری کو ماری جس کی وجہ سے وہ عورت بھی مرگئی اور اس کے پیٹ کا بچہ بھی مرگیا، نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ حمل کے بدلے میں ایک غلام یا ایک لونڈی دی جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اکبر! اگر ہم یہ نہ سنتے تو اس کے بغیر کوئی فیصلہ نہ کرسکتے۔

ذِكْرُ عَقِيلِ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ حَقِّ شَرَفِهِ وَنَسَبِهِ اَنْ يَقْرُبَ ذِكْرُهُ مِنْ اِخْوَتِهِ وَعَشِيرَتِهِ، وَاِنَّمَا تَاَخَّرَ لِقِلَّةِ رِوَايَتِهِ وَذِكْرِهِ فِى مَسَانِيدِ الْاَئِمَّةِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

حضرت عقیل ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

ان کے نسب وشرف کا حق تو یہ تھا کہ ان کا تذکرہ ان کے خاندان کے ذکر کے ساتھ کیا جاتا۔ ان کو موخر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کی روایات کم ہیں اور ائمہ کی مسانید میں ان کا تذکرہ بہت قلیل ہے۔

6461 – حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِىُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ، ثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: وَلَدَ اَبُوْ طَالِبٍ عَقِيْلًا، وَجَعْفَرًا، وَعَلِيًّا، كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ اَسَنُّ مِنْ صَاحِبِهِ بِعَشْرِ سِنِيْنَ عَلَى الْوَلَاءِ

✧✧ زبیر بن بکار فرماتے ہیں: ابوطالب کے ہاں عقیل، جعفر اور علی پیدا ہوئے، ان تینوں کے درمیان دس' دس برس کا فرق تھا۔

6462 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِىُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِىُّ، ثَنَا شَبَابٌ الْعُصْفُرِىُّ، ثَنَا خَلِيفَةُ، قَالَ: اَتَى عَقِيْلُ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ الْكُوْفَةَ وَالْبَصْرَةَ وَالشَّامَ، وَمَاتَ فِى خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: حضرت عقیل ابن ابی طالب کوفہ، بصرہ اور شام میں مقیم رہے، اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ان کا انتقال ہوا۔

6463 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْحَسَنِ ابْنِ اَخِى اَبِىْ طَاهِرٍ الْعَقِيْقِىِّ، حَدَّثَنِىْ جَدِّىْ يَحْيَى بْنُ الْحَسَنِ، حَدَّثَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الطَّلْحِىُّ، ثَنَا اَبِىْ، حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ هَانِىءٍ السِّجْزِىُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِىْ ابْنُ اَبِىْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ اَبِى الْحَجَّاجِ، قَالَ: كَانَ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ عَلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا صَنَعَ اللّٰهُ لَهُ وَاَرَادَهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ اَنَّ قُرَيْشًا اَصَابَتْهُمْ اَزْمَةٌ شَدِيدَةٌ، وَكَانَ اَبُوْ طَالِبٍ فِىْ عِيَالٍ كَثِيْرٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمِّهِ الْعَبَّاسِ: وَكَانَ مِنْ اَيْسَرِ بَنِىْ هَاشِمٍ يَا اَبَا الْفَضْلِ اِنَّ اَخَاكَ اَبَا طَالِبٍ كَثِيْرُ الْعِيَالِ، وَقَدْ اَصَابَ النَّاسَ مَا تَرَى مِنْ هٰذِهِ الْاَزْمَةِ، فَانْطَلَقَ بِنَا اِلَيْهِ نُخَفِّفُ عَنْهُ مِنْ عِيَالِهِ آخُذُ مِنْ بَنِيْهِ رَجُلًا، وَتَاْخُذُ اَنْتَ رَجُلًا فَنَكْفُلُهُمَا عَنْهُ فَقَالَ الْعَبَّاسُ: نَعَمْ، فَانْطَلَقَا حَتّٰى اَتَيَا اَبَا طَالِبٍ، فَقَالَا: اِنَّا نُرِيْدُ اَنْ نُخَفِّفَ عَنْكَ مِنْ عِيَالِكَ حَتّٰى تَنْكَشِفَ عَنِ النَّاسِ مَا هُمْ فِيهِ، فَقَالَ لَهُمَا اَبُوْ طَالِبٍ: اِذَا تَرَكْتُمَا لِىْ عَقِيْلًا فَاصْنَعَا مَا شِئْتُمَا، فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فَضَمَّهُ اِلَيْهِ، وَاَخَذَ الْعَبَّاسُ جَعْفَرًا فَضَمَّهُ اِلَيْهِ، فَلَمْ يَزَلْ عَلِىٌّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَتّٰى بَعَثَهُ اللّٰهُ نَبِيًّا فَاتَّبَعَهُ وَصَدَّقَهُ وَاَخَذَ الْعَبَّاسُ جَعْفَرًا، وَلَمْ يَزَلْ جَعْفَرٌ مَعَ الْعَبَّاسِ حَتّٰى اَسْلَمَ، وَاسْتَغْنٰى عَنْهُ

✧✧ مجاہد بن جبر ابی الحجاج فرماتے ہیں: حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ پر اللہ تعالیٰ کے فضائل میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر یہ احسان فرمایا، قریش پر شدید قحط سالی آ گئی، اور ابو طالب کثیر العیال تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ پورے بنی ہاشم میں آسودہ حال تھے، حضور نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوالفضل آپ کے بھائی ابو طالب کے اہل وعیال زیادہ ہیں، اور جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ لوگ بیچارے قحط سالی کا شکار ہیں، آپ ہمارے ساتھ چلئے، ہم ابو طالب کے ساتھ تعاون کرتے ہیں، ان کا ایک بچہ میں اپنی کفالت میں لوں گا اور ایک بچہ آپ اپنی کفالت میں لے لیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حامی بھر لی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ہمراہ لے کر ابو طالب کے گھر تشریف لے گئے، اور ان سے کہا: ہم آپ کے بچوں کے معاملے میں آپ پر آسانی کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ اس وقت لوگ جس پریشانی میں مبتلا ہیں، آپ اس سے نکل سکیں۔ حضرت ابو طالب نے ان سے کہا: آپ لوگ عقیل کو میرے پاس رہنے دو اور باقی بچوں کے بارے میں جو تمہاری مرضی ہو، میں راضی ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو اپنے ذمے لے لیا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ لے لیا۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ مسلسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہی رہے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی بنایا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی کی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو لیا، اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ مسلسل حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس ہی رہے حتیٰ کہ وہ مسلمان ہو گئے، اور ان سے مستغنی ہو گئے۔

6464 – فَحَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِعَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ: يَا اَبَا يَزِيْدَ، اِنِّيْ اُحِبُّكَ حُبَّيْنِ حُبًّا لِقَرَابَتِكَ مِنِّيْ، وَحُبًّا لَمَّا كُنْتُ اَعْلَمُ مِنْ حُبِّ عَمِّيْ اِيَّاكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6464 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ابو اسحاق کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عقیل بن ابی طالب سے فرمایا: اے ابو یزید! میں تم سے دوہری محبت کرتا ہوں، ایک تو اس لئے کہ تم میرے رشتے دار ہو اور دوسری اس لئے کہ میرے چچا جان تم سے محبت کرتے ہیں۔

6465 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْجَرَاحِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ شَاسَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ رُسْتُمٍ، ثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ، عَنْ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ لِعَقِيْلٍ: اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ يَا عَقِيْلُ حُبَّيْنِ حُبًّا لَكَ، وَحُبًّا لِحُبِّ اَبِيْ طَالِبٍ اِيَّاكَ بَيَانُ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ

✧✧ حضرت حذیفہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عقیل سے فرمایا کرتے تھے: اے عقیل! میں تم سے دوہری محبت کرتا ہوں، ایک رشتہ داری کی وجہ سے اور دوسری اس لئے کہ میرے چچا ابو طالب تم سے محبت کرتے ہیں۔ ان دونوں حدیثوں

6464: المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' من اسمه عقيل - من اخبار عقيل' حديث: 14363

کا بیان آئندہ حدیث میں آ رہا ہے،

6466 – حَدَّثَنَاهُ أَبُو عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْوَاحِدِ الزَّاهِدُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَرْقَمَ، ثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: أَشْرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتٍ وَمَعَهُ عَمَّاهُ الْعَبَّاسُ، وَحَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَجَعْفَرٌ وَعُقَيْلٌ هُمْ فِي أَرْضٍ يَعْمَلُونَ فِيهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمَّيْهِ اخْتَارَا مِنْ هَؤُلَاءِ؟ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: اخْتَرْتُ جَعْفَرًا، وَقَالَ الْآخَرُ: اخْتَرْتُ عَلِيًّا، فَقَالَ: خَيَّرْتُكُمَا فَاخْتَرْتُمَا فَاخْتَارَ اللَّهُ لِي عَلِيًّا

✧✧ زید بن حسین اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ گھر سے نکلے، حضرت حمزہ، علی، جعفر اور عقیل یہ لوگ جس جگہ کام کاج کرتے تھے، آپ ﷺ وہاں پہنچے اور آپ ﷺ نے اپنے دونوں چچوں کو فرمایا: ان بچوں میں سے چن لو، ان میں سے ایک نے کہا: میں نے جعفر کو چنا، اور دوسرے نے کہا: میں نے علی کو چنا، میں نے تمہیں اختیار دیا اور تم دونوں نے چن لیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے "علی" کو میرے لئے چنا ہے۔

6467 – حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا أَبُو الْمُثَنَّى مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي سُوَيْدٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، ثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، أَخْبَرَنِي عَقِيلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: جَاءَتْ قُرَيْشٌ إِلَى أَبِي طَالِبٍ، فَقَالُوا: إِنَّ ابْنَ أَخِيكَ يُؤْذِينَا فِي نَادِينَا وَفِي مَجْلِسِنَا فَانْهَهُ عَنْ أَذَانَا، فَقَالَ لِي: يَا عَقِيلُ ائْتِ مُحَمَّدًا، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِ فَأَخْرَجْتُهُ مِنْ جِلْسٍ، قَالَ طَلْحَةُ: نَبْتٌ صَغِيرَةٌ فَجَاءَ فِي الظُّهْرِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ، فَجَعَلَ يَطْلُبُ الْفَيْءَ يَمْشِي فِيهِ مِنْ شِدَّةِ حَرِّ الرَّمْضَاءِ فَأَتَيْنَاهُمْ، فَقَالَ أَبُو طَالِبٍ: إِنَّ بَنِي عَمِّكَ زَعَمُوا أَنَّكَ تُؤْذِيهِمْ فِي نَادِيهِمْ وَفِي مَجْلِسِهِمْ فَانْتَهِ عَنْ ذَلِكَ فَحَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَصَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: مَا تَرَوْنَ هَذِهِ الشَّمْسَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: مَا أَنَا بِأَقْدَرَ عَلَى أَنْ أَدَعَ ذَلِكَ مِنْكُمْ عَلَى أَنْ تُشْعِلُوا مِنْهَا شُعْلَةً، فَقَالَ أَبُو طَالِبٍ: مَا كَذَّبَنَا ابْنُ أَخِي قَطُّ فَارْجِعُوا

✧✧ حضرت عقیل ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قریشی لوگ ابوطالب کے پاس آئے اور کہنے لگے: تمہارا بھتیجا ہماری محفلوں میں، ہماری مجلسوں میں ہمیں تکلیف دیتا ہے، تم اس کو منع کرو، ابوطالب نے مجھے کہا: اے عقیل تم محمد کے پاس جا کر اس کو سمجھا دو، حضرت عقیل فرماتے ہیں: میں محمد ﷺ کو ڈھونڈنے نکلا، اور ایک مجلس میں آپ کو دیکھ لیا، حضرت طلحہ نے کہا: "نبت صغيرة" گرمی کی شدت کی وجہ سے آپ ظہر کی نماز میں تشریف لائے۔ آپ دھوپ سے بچنے کے لئے کوئی سایہ دار جگہ ڈھونڈ رہے تھے، ہم ان کے پاس آ گئے۔ حضرت ابوطالب نے کہا: تیرے چچازاد بھائیوں کا خیال ہے کہ تم ان کی مجالس ومحافل میں ان کو برا بھلا کہتے ہو؟ تم اس کام سے باز آ جاؤ، رسول اللہ ﷺ نے آسمان کی جانب نگاہ اٹھا کر دیکھا اور فرمایا: تم اس سورج کو دیکھ رہے ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم سورج بھی لا کر میرے ہاتھوں پر رکھ دو گے میں تب بھی یہ کام نہیں چھوڑ سکتا۔ حضرت ابوطالب نے کہا: ہم اپنے بھتیجے کو کبھی جھٹلا نہیں سکتے۔ یہ کہہ وہ لوگ واپس چلے گئے۔

6468 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، ثنا اَبِى، ثنا زُهَيْرٌ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ دِيْنَارٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا عَقِيلُ بْنُ اَبِى طَالِبٍ فَتَزَوَّجَ امْرَاَةً مِنْ بَنِى جُشَمِ بْنِ سَعْدٍ فَدَخَلَ بِهَا، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالُوا: بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِيْنَ، قَالَ: "بَلْ قُوْلُوا: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ"

✧✧ حضرت حسن فرماتے ہیں: ہمارے پاس حضرت عقیل ابن ابی طالب آئے اور بنی جشم بن سعد کی ایک عورت سے نکاح کیا، اس کے ساتھ ہمبستری بھی کی۔ پھر جب جانے لگے تو لوگوں نے کہا: تمہارے بیٹے بیٹیاں کثرت سے ہوں۔ آپ نے فرمایا: ایسے نہیں کہتے، بلکہ تم کہو کہ اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے۔

ذِكْرُ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6469 - اَخْبَرَنِى اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: مَعْقِلُ بْنُ يَسَارِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَرَّاقِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ كَعْبِ بْنِ عَبْدِبْنِ ثَوْرِ بْنِ هَدْمَةَ بْنِ لَاطِمِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ اَدِّ بْنِ طَابِخَةَ، يُكَنَّى اَبَا عَلِيٍّ وَلَهُ خُطَّةٌ بِالْبَصْرَةِ مَاتَ مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ فِى اِمْرَةِ ابْنِ زِيَادٍ سَنَةَ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے آپ کا نسب یوں بیان کیا ہے "معقل بن یسار ن عبداللہ بن حراق بن لؤی بن کعب بن عبد بن ثور بن ہدمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اد بن طابخہ" آپ کی کنیت "ابوعلی" ہے۔ بصرہ میں ان کی زمینیں بھی تھیں۔ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ ابن زیاد کی امارت میں سن ۵۸ ہجری کو فوت ہوئے۔

6470 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَا: ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، اَنْبَاَ حَمْزَةُ بْنُ عُمَيْرٍ، ثَنَا اَيُّوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَبُوْ يَحْيَى الْعَلَمُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْمُونٍ الصَّائِغُ، عَنْ اَبِى خَالِدٍ مُحَمَّدِ بْنِ الضَّبِّيِّ، عَنْ اَبِى دَاوُدَ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَمَرَنِى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْضِيَ بَيْنَ قَوْمِي، فَقُلْتُ: مَا اُحْسِنُ الْقَضَاءَ، قَالَ: افْصِلْ بَيْنَهُمْ فَقُلْتُ: مَا اُحْسِنُ الْفَصْلَ، فَقَالَ: اقْضِ بَيْنَهُمْ، فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَعَ الْقَاضِي مَا لَمْ يَحِفْ عَمْدًا

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 6470 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنی قوم کے فیصلے کیا کروں۔ میں نے عرض کیا: مجھ سے فیصلہ صحیح نہیں ہو پاتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان میں فیصلے کیا کرو، میں نے پھر وہی عرض کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: ان میں فیصلے کیا کرو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت قاضی کے ساتھ ہوتی ہے جب تک کہ وہ جان بوجھ کر جانبداری نہ کرے۔

6471 - حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

6471: المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم' ما اسند معقل بن يسار - عبيد الله بن معقل بن يسار ' حديث: 17310

بْنُ رَجَاءٍ، اَنْبَاَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ الْمُزَنِيِّ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اعْمَلُوا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَلَا تُكَذِّبُوا بِشَيْءٍ مِنْهُ، فَمَا اشْتَبَهَ عَلَيْكُمْ مِنْهُ، فَاسْاَلُوا عَنْهُ اَهْلَ الْعِلْمِ يُخْبِرُوكُمْ آمِنُوا بِالتَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيلِ وَآمِنُوا بِالْفُرْقَانِ، فَاِنَّ فِيهِ الْبَيَانَ وَهُوَ الشَّافِعُ وَهُوَ الْمُشَفَّعُ وَالْمَاحِلُ وَالْمُصَدَّقُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 6471 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ عبیداللہ بن معقل بن یسار مزنی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کتاب اللہ پر عمل کرو، اس میں سے کسی چیز کو بھی مت جھٹلاؤ، جس مسئلہ میں شک وشبہ واقع ہو اس کے بارے میں اہل علم سے دریافت کرلو، وہ جو بتائیں اس پر عمل کرو، تورات اور انجیل کو برحق مانو اور قرآن کریم پر ایمان لاؤ کیونکہ اس میں ہر چیز کا واضح بیان موجود ہے، قرآن کریم شافع اور مشفع ہے، قرآن حامی ہے اور تصدیق شدہ ہے۔

6472 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ الْاِمَامُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ قَالَا: اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ شَاوَرَ الْهُرْمُزَانَ فِي اَصْبَهَانَ وَفَارِسَ وَاَذْرَبِيجَانَ، فَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اَصْبَهَانُ الرَّاْسُ

✧✧ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہرمزان سے اصبہان، فارس اور آذربائیجان کے بارے میں مشاورت کی، انہوں نے کہا: اے امیر المومنین! اصبہان، ان سب علاقوں کی بنیاد ہے۔

ذِكْرُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6473 – اَخْبَرَنِي اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بِشْرِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ حَسَّانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيُّ، اَنْبَاَ اَبُوْ خَلِيفَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ مَعْمَرُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلِ بْنِ عَبْدِنَهْمِ بْنِ عَفِيفِ بْنِ سُحَيْمِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ ذُؤَيْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُدِّ بْنِ طَابِخَةَ

✧✧ ابوعبیدہ معمر بن مثنی نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عبداللہ بن مغفل بن عبدنہم بن عفیف بن سحیم بن ربیعہ بن عدی بن ثعلبہ بن ذویب بن سعد بن عدی بن عثمان بن عمرو بن اد بن طابخہ''

6474 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيُّ يُكَنَّى اَبَا سَعِيدٍ وَذَكَرَ هٰذَا النَّسَبَ وَزَادَ فِيهِ، وَاُمُّهُ الْعَتِيلَةُ بِنْتُ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ بْنِ مُزَيْنَةَ وَلَهُ دَارٌ بِالْبَصْرَةِ بِحَضْرَةِ الْجَامِعِ

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: عبداللہ بن مغفل مزنی کی کنیت ''ابوسعید'' ہے۔اس کے بعد سابقہ حدیث کے موافق نسب بیان کیا۔لیکن اِس کی حدیث میں یہ اضافہ بھی ہے ''اوران کی والدہ عقیلہ بنت معاویہ بن قرہ بن مزینہ'' ہیں۔ بصرہ میں جامع مسجد کے سامنے ان کا ایک گھر ہے۔

6475 – اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْقَارِءُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثنا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثنا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: اِذَا اَنَا مُتُّ، فَاجْعَلُوا فِي اٰخِرِ غُسْلِي كَافُورًا، وَكَفِّنُونِي فِي بُرْدَيْنِ وَقَمِيصٍ، فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ بِهِ ذٰلِكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6475 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ جب میری روح قبض ہوجائے، تو مجھے غسل دینے کے بعد کافور مل دینا اور مجھے دو چادروں اور ایک قمیص میں کفن دینا۔کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا تھا۔

ذِكْرُ كَعْبٍ وَبُجَيْرٍ ابْنَيْ زُهَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

زہیر کے بیٹوں حضرت کعب اور بجیر رضی اللہ عنہما کا تذکرہ

6476 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: وَكَعْبُ بْنُ زُهَيْرٍ وَبُجَيْرُ بْنُ زُهَيْرِ بْنِ اَبِي سُلْمَى وَاسْمُ اَبِي سُلْمَى رَبِيعَةُ بْنُ رَبَاحِ بْنِ قُرْطِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ قَتَادَةَ بْنِ حَلَاوَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ ثَوْرِ بْنِ هَدْمَةَ بْنِ لَاطِمِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُدِّ بْنِ طَابِخَةَ وَفَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَا وَصَحِبَاهُ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: کعب بن زہیر اور بجیر بن زہیر بن ابی سلمی، ابوسُلمیٰ کا نام ''ربیعہ بن رباح بن قرط بن حارث بن قتادہ بن حلاوہ بن ثعلبہ بن ثور بن ہدمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اد بن طابخہ'' ہے۔یہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر مشرف باسلام ہوئے اور مقام صحابیت پر فائز ہوئے۔

6477 – اَخْبَرَنِي اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ الْاَسَدِيُّ، بِهَمَدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ ذِي الرُّقَيْبَةِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ زُهَيْرِ بْنِ اَبِي سَلْمَى الْمُزَنِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: خَرَجَ كَعْبٌ وَبُجَيْرٌ ابْنَا زُهَيْرٍ حَتّٰى اَتَيَا اَبْرَقَ الْعَزَّافِ، فَقَالَ بُجَيْرٌ لِكَعْبٍ: اثْبُتْ فِي عَجَلِ هٰذَا الْمَكَانَ حَتّٰى آتِيَ هٰذَا الرَّجُلَ يَعْنِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْمَعَ مَا يَقُولُ . فَثَبَتَ كَعْبٌ وَخَرَجَ بُجَيْرٌ، فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَ عَلَيْهِ الْاِسْلَامَ، فَاَسْلَمَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ كَعْبًا، فَقَالَ:

اَلَا اَبْلِغَا عَنِّي بُجَيْرًا رِسَالَةً　　عَلَى اَيِّ شَيْءٍ وَيْحَ غَيْرِكَ دَلَّكَا

عَلَى خُلُقٍ لَمْ تُلْفِ اُمًّا وَلَا اَبًا　　عَلَيْهِ وَلَمْ تُدْرِكْ عَلَيْهِ اَخًا لَكَا

سَقَاكَ اَبُوْ بَكْرٍ بِكَاسٍ رَوِيَّةٍ وَاَنْهَلَكَ الْمَامُوْنُ مِنْهَا وَعَلَّكَا

فَلَمَّا بَلَغَتِ الْاَبْيَاتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْدَرَ دَمَهُ، فَقَالَ: مَنْ لَقِيَ كَعْبًا فَلْيَقْتُلْهُ فَكَتَبَ بِذَلِكَ بُجَيْرٌ اِلٰى اَخِيهِ يَذْكُرُ لَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَهْدَرَ دَمَهُ وَيَقُوْلُ لَهُ: النَّجَا وَمَا اَرَاكَ تَفْلِتُ، ثُمَّ كَتَبَ اِلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ اعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَاْتِيهِ اَحَدٌ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا قَبِلَ ذَلِكَ، فَاِذَا جَاءَ كَ كِتَابِيْ هٰذَا فَاَسْلِمْ وَاَقْبِلْ فَاَسْلَمَ كَعْبٌ وَقَالَ الْقَصِيدَةَ الَّتِي يَمْدَحُ فِيهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ اَقْبَلَ حَتّٰى اَنَاخَ رَاحِلَتَهُ بِبَابِ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَصْحَابِهِ مَكَانَ الْمَائِدَةِ مِنَ الْقَوْمِ مُتَحَلِّقُونَ مَعَهُ حَلْقَةً دُونَ حَلْقَةٍ يَلْتَفِتُ اِلٰى هٰؤُلَاءِ مَرَّةً، فَيُحَدِّثُهُمْ وَاِلٰى هٰؤُلَاءِ مَرَّةً، فَيُحَدِّثُهُمْ، قَالَ كَعْبٌ فَاَنَخْتُ رَاحِلَتِي بِبَابِ الْمَسْجِدِ، فَعَرَفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصِّفَةِ فَتَخَطَّيْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ اِلَيْهِ فَاَسْلَمْتُ فَقُلْتُ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الْاَمَانُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: وَمَنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ: اَنَا كَعْبُ بْنُ زُهَيْرٍ، قَالَ: اَنْتَ الَّذِي تَقُوْلُ، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: كَيْفَ، قَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ فَاَنْشَدَهُ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ:

سَقَاكَ اَبُوْ بَكْرٍ بِكَاسٍ رَوِيَّةٍ وَاَنْهَلَكَ الْمَامُوْرُ مِنْهَا وَعَلَّكَا

قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا قُلْتُ هٰكَذَا، قَالَ:

وَكَيْفَ قُلْتَ، قَالَ: اِنَّمَا قُلْتُ:

سَقَاكَ اَبُوْ بَكْرٍ بِكَاسٍ رَوِيَّةً وَاَنْهَلَكَ الْمَامُوْنُ مِنْهَا وَعَلَّكَا،

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَامُوْنٌ وَاللّٰهِ ثُمَّ اَنْشَدَهُ الْقَصِيدَةَ كُلَّهَا حَتّٰى اَتَى عَلٰى اٰخِرِهَا وَاَمْلَاهَا عَلَى الْحَجَّاجِ بْنِ ذِي الرُّقَيْبَةِ حَتّٰى اَتَى عَلٰى اٰخِرِهَا وَهِيَ هٰذِهِ الْقَصِيدَةُ:

✧ ✧ حجاج بن ذی رقیبہ بن عبدالرحمٰن بن کعب بن زہیر بن ابی سلمیٰ المزنی اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں کہ زہیر کے دونوں بیٹے کعب اور بجیر نکلے اور ابرق العزاف کے پاس پہنچے، بجیر نے کعب سے کہا: تم اس جگہ ٹھہر کر بکریوں کی نگہ بانی کرو میں اس شخص یعنی رسول کریم ﷺ کے پاس جاتا ہوں اور اس کی تعلیمات سن کر آتا ہوں چنانچہ کعب وہیں ٹھہر گئے اور بجیر آگے چلے گئے، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، آپ ﷺ نے ان کو اسلام کی دعوت دی، انہوں نے اسلام قبول کرلیا۔ اس بات کی خبر کعب تک پہنچی تو اس نے کہا:

○ اے قاصد بجیر کو میرا یہ پیغام دے کہ کس وجہ سے تو نے غیر کا دین اختیار کیا، وہ دین جس پر نہ تو نے اپنے ماں باپ کو دیکھا نہ بہن بھائیوں کو، ابوبکر نے تجھے بہت بری تعلیم دی ہے، جس سے تو ہلاکت میں پڑ گیا ہے۔

جب ان اشعار کی اطلاع رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پہنچی تو آپ ﷺ نے اس کا خون مباح کر دیا اور فرمایا: جو شخص

بھی کعب کو پائے وہ اس کو قتل کر دے، بجیر نے اپنے بھائی کعب کی جانب ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا ''رسول اللہ ﷺ نے تیراخون جائز کر دیا، اور اس کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا کہ اب اپنا بچاؤ کرلو، لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ تم بچ نہیں پاؤ گے۔ اما بعد جو شخص بھی رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر اس بات کی گواہی دے دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، آپ اُس کی گواہی کو قبول کر لیتے ہیں، اس لئے جیسے ہی میرا یہ خط تم تک پہنچے، تم فوراً اسلام قبول کرلو، یہاں چلے آؤ، چنانچہ حضرت کعب نے بھی اسلام قبول کر لیا، اور رسول اللہ ﷺ کی مدح میں ایک قصیدہ بھی لکھا، پھر وہ وہاں سے چلے اور مدینہ منورہ میں آ گئے، مسجد نبوی کے باہر اپنا اونٹ باندھا اور مسجد کے اندر آ گئے، اس وقت رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے درمیان دسترخوان پر بیٹھے تھے، تمام صحابہ کرام حلقہ درحلقہ بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ کبھی ایک حلقہ کی جانب متوجہ کر ان سے گفتگو فرماتے اور کبھی دوسرے حلقہ کی جانب متوجہ ہو کر ان سے گفتگو فرماتے، آپ ﷺ کے اس انداز سے میں سمجھ گیا کہ یہی رسول اللہ ﷺ ہیں، میں کھسکتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے قریب پہنچ گیا، میں اپنا اسلام ظاہر کیا اور عرض کی: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ یا رسول اللہ ﷺ مجھے امان عطا فرمایئے، آپ ﷺ نے پوچھا: تم کون ہو؟ میں نے عرض کی: میں کعب بن زہیر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہی ہو جس نے فلاں فلاں اشعار کہے ہیں؟ پھر حضور ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابوبکر اس نے کون سا شعر کہا ہے؟

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ شعر پڑھ کر سنایا

سَقَاكَ اَبُوْ بَكْرٍ بِكَاْسٍ رَوِيَّةٍ وَانْهَلَكَ الْمَامُورُ مِنْهَا وَعَلَّكَا

کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ میں نے یہ الفاظ تو نہیں کہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر کون سے اشعار کہے ہیں تو نے؟ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: حضور! میں نے تو یہ اشعار کہے ہیں

سَقَاكَ اَبُوْ بَكْرٍ بِكَاْسٍ رَوِيَّةً وَانْهَلَكَ الْمَامُونُ مِنْهَا وَعَلَّكَا،

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تو امان میں ہے۔ اس کے بعد کعب رضی اللہ عنہ نے پورا قصیدہ سنایا، اس کے آخر میں یہ اشعار تھے، یہ قصیدہ حجاج بن ذی رقیبہ کو املاء کروایا، وہ قصیدہ یہ ہے:

بَانَتْ سُعَادُ فَقَلْبِیْ الْيَوْمَ مَتْبُولُ مُتَيَّمٌ اِثْرَهَا لَمْ يُفْدَ مَكْبُولُ

وَمَا سُعَادُ غَدَاةَ الْبَيْنِ اِذْ ظَعَنُوا اَلَّا اَغَنٌّ غَضِيضُ الطَّرْفِ مَكْحُولُ

تَجْلُو عَوَارِضَ ذِی ظَلْمٍ اِذَا ابْتَسَمَتْ كَاَنَّهَا مُنْهَلٌ بِالْكَاْسِ مَعْلُولُ

شَجَّ السُّقَاةُ عَلَيْهِ مَاءَ مَحْنِيَةٍ مِنْ مَاءِ اَبْطَحَ اَضْحَى وَهُوَ مَشْمُولُ

تَنْفِی الرِّيَاحُ الْقَذَى عَنْهُ وَاَفْرَطَهُ مِنْ صَوْبِ سَارِيَةٍ بِيضٍ يَعَالِيلُ

سَقِيًّا لَهَا خُلَّةً لَوْ اَنَّهَا صَدَقَتْ مَوْعُودَهَا وَلَوْ اَنَّ النُّصْحَ مَقْبُولُ

لٰكِنَّهَا خُلَّةٌ قَدْ سِيطَ مِنْ دَمِهَا فَجْعٌ وَوَلْعٌ وَاِخْلَافٌ وَتَبْدِيلُ

فَمَا تَدُومُ عَلٰى حَالٍ تَكُونُ بِهَا كَمَا تَلَوَّنَ فِي اَثْوَابِهَا الْغُولُ

فَلَا تَمَسَّكُ بِالْوَصْلِ الَّذِي زَعَمَتْ اِلَّا كَمَا يُمْسِكُ الْمَاءَ الْغَرَابِيلُ

كَانَتْ مَوَاعِيدُ عُرْقُوبٍ لَهَا مَثَلًا وَمَا مَوَاعِيدُهَا اِلَّا الْاَبَاطِيلُ

فَلَا يَغُرَّنْكَ مَا مَنَّتْ وَمَا وَعَدَتْ اِلَّا الْاَمَانِيَّ وَالْاَحْلَامَ تَضْلِيلُ

اَرْجُو اَوْ آمُلُ اَنْ تَدْنُو مَوَدَّتُهَا وَمَا اِخَالُ لَدَيْنَا مِنْكِ تَنْوِيلُ

اَمْسَتْ سُعَادُ بِاَرْضٍ مَا يُبَلِّغُهَا اِلَّا الْعِتَاقُ النَّجِيبَاتُ الْمَرَاسِيلُ

وَلَنْ تَبَلَّغَهَا اِلَّا عُذَافِرَةٌ فِيهَا عَلَى الْاَيْنِ اِرْقَالٌ وَتَبْغِيلُ

مِنْ كُلِّ نَضَّاخَةِ الذِّفْرَى اِذَا عَرِقَتْ عَرَضْتُهَا طَامِسُ الْاَعْلَامِ مَجْهُولُ

يَمْشِي الْقُرَادُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَزْلِقُهُ مِنْهَا لَبَانٌ وَاَقْرَابٌ زَهَالِيلُ

عَيْرَانَةٌ قُذِفَتْ بِالنَّحْضِ عَنْ عَرَضٍ وَمِرْفَقُهَا عَنْ ضُلُوعِ الزَّوْرِ مَفْتُولُ

كَاَنَّمَا قَابَ عَيْنَيْهَا وَمَذْبَحِهَا مِنْ خَطْمِهَا وَمِنَ اللَّحْيَيْنِ بِرْطِيلُ

تَمُرُّ مِثْلُ عَسِيبِ النَّخْلِ اِذَا خَصَلَ فِي غَارِزٍ لَمْ تَخُونْهُ الْاَحَالِيلُ

قَنْوَاءُ فِي حُرَّتَيْهَا لِلْبَصِيرِ بِهَا عِتْقٌ مُبِينٌ وَفِي الْخَدَّيْنِ تَسْهِيلُ

تَخْذِي عَلٰى يَسَرَاتٍ وَهِيَ لَاحِقَةٌ ذَا وَبَلٍ مَسُّهُنَّ الْاَرْضَ تَحْلِيلُ

حَرْفٌ اَبُوهَا اَخُوهَا مِنْ مُهَجَّنَةٍ وَعَمُّهَا خَالُهَا قَوْدَاءُ شِمْلِيلُ

سَمَرَ الْعَجَايَاتِ يُتْرُكْنَ الْحَصَا زِيَمًا مَا اِنْ تَقِيَّهُنَّ حَدَّ الْاَكْمِ تَنْعِيلُ

يَوْمًا تَظَلُّ حِدَابُ الْاَرْضِ يَرْفَعُهَا مِنَ اللَّوَامِعِ تَخْلِيطٌ وَتَرْجِيلُ

كَانَ اَوْبَ يَدَيْهَا بَعْدَمَا نَجَدَتْ وَقَدْ تَلَفَّعَ بِالْقُورِ الْعَسَاقِيلُ

يَوْمًا يَظَلُّ بِهِ الْحِرْبَاءُ مُصْطَخِدًا كَانَ ضَاحِيَةً بِالشَّمْسِ مَمْلُولُ

اَوْبُ بَدَا نَاكُلٍ سَمْطَاءَ مَعْوَلَةً قَامَتْ تُجَاوِبُهَا سُمْطٌ مَثَاكِيلُ

نُوَاحَةٌ رَخْوَةُ الضَّبْعَيْنِ لَيْسَ لَهَا لَمَّا نَعَى بِكْرَهَا النَّاعُونَ مَعْقُولُ

تَسْعَى الْوُشَاةُ جَنَابَيْهَا وَقِيْلِهِم
اِنَّكَ يَا ابْنَ اَبِیْ سُلْمَی لَمَقْتُولُ

خَلُّوا الطَّرِيْقَ يَدَيْهَا لَا اَبَا لَكُمْ
فَكُلُّ مَا قَدَّرَ الرَّحْمٰنُ مَفْعُولُ

كُلُّ ابْنِ اُنْثٰی وَاِنْ طَالَتْ سَلَامَتُهُ
يَوْمًا عَلٰی آلَةٍ حَدْبَاءَ مَحْمُولُ

اُنْبِئْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْعَدَنِی
وَالْعَفْوُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَاْمُولُ

فَقَدْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ مُعْتَذِرًا
وَالْعُذْرُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَقْبُولُ

مَهْلًا رَسُوْلَ الَّذِی اَعْطَاكَ نَافِلَةَ
الْقُرْآنِ فِيْهَا مَوَاعِيظٌ وَتَفْصِيلُ

لَا تَاْخُذَنِّی بِاَقْوَالِ الْوُشَاةِ وَلَمْ
اُجْرِمْ وَلَوْ كَثُرَتْ عَنِّی الْاَقَاوِيلُ

لَقَدْ اَقُومُ مَقَامًا لَوْ يَقُومُ لَهُ
اَرٰی وَاَسْمَعُ مَا لَوْ يَسْمَعُ الْفِيلُ

لَظَلَّ يُرْعَدُ اِلَّا اَنْ يَكُونَ لَه
عِنْدَ الرَّسُوْلِ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَنْوِيلُ

حَتّٰی وَضَعْتُ يَمِيْنِیْ لَا اُنَازِعُه
فِی كَفِّ ذِی نَقِمَاتٍ قَوْلُهُ الْقِيْلُ

فَكَانَ اَخْوَفَ عِنْدِی اِذَا كَلَّمَهُ
اِذْ قِيْلَ اِنَّكَ مَنْسُوبٌ وَمَسْئُولُ

مِنْ خَادِرٍ شِيكِ الْاَنْيَابِ
طَاعَ لَهُ بِبَطْنِ عَثَّرَ غِيلٌ دُونَهُ غِيلُ

يَغْدُو فَيَلْحُمُ ضِرْغَامَيْنِ عِنْدَهُمَا
لَحْمٌ مِنَ الْقَوْمِ مَنْثُورٌ خَرَادِيلُ

مِنْهُ تَظَلُّ حَمِيْرُ الْوَحْشِ ضَامِرَةً
وَلَا تَمْشِی بِوَادِيهِ الْاَرَاجِيلُ

وَلَا تَزَالُ بِوَادِيهِ اَخَا ثِقَةٍ
مُطَّرِحِ الْبَزِّ وَالدَّرْسَانِ مَاْكُولُ

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ
وَصَارِمٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ مَسْلُولُ

فِی فِتْيَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ قَائِلُهُمْ
بِبَطْنِ مَكَّةَ لَمَّا اَسْلَمُوا زُولُوا

زَالُوا فَمَا زَالَ الْكَاْسُ وَلَا كُشُفٌ
عِنْدَ اللِّقَاءِ وَلَا مَيْلٌ مَعَازِيلُ

شُمُّ الْعَرَانِيْنِ اَبْطَالٌ لُبُوسُهُم
مِنْ نَسْجِ دَاوُدَ فِی الْهَيْجَا سَرَابِيْلُ

بِيضٌ سَوَابِغُ قَدْ شُكَّتْ لَهَا حِلَقٌ
اَنَّهَا حِلَقُ الْقَفْعَاءِ مَجْدُولُ

يَمْشُونَ مَشْیَ الْجَمَالِ الزُّهْرِ يَعْصِمُهُمْ
ضَرْبٌ اِذَا عَرَّدَ السُّودُ التَّنَابِيْلُ

لَا يَفْرَحُونَ اِذَا زَالَتْ رِمَاحُهُمْ
وَمَا وَلَيْسُوا مَجَازِيعًا اِذَا نِيلُوا

مَا يَقَعُ الطَّعْنُ اِلَّا فِی نُحُورِهِم
وَمَا لَهُمْ عَنْ حِيَاضِ الْمَوْتِ تَهْلِيلُ

☆ ''سعاد بچھڑ گئی اور میرا دل آج خستہ حال ہے جو اس کے قدموں کے نشانوں کے پیچھے پھرتا ہے اور ایک ایسے قیدی کی مانند ہے جس کا فدیہ نہ دیا گیا ہو۔

☆ جدائی کی صبح جب ان لوگوں نے کوچ کیا اس وقت سعاد ایک ہرنی کی مانند تھی جس نے نگاہیں جھکائی ہوئی تھیں اور اس کی آنکھیں سرگیں تھیں۔

☆ جب وہ مسکراتی تھی تو چمکدار دانتوں والے رخسار یوں چمکا دیتی تھی جیسے وہ پہلی مرتبہ اور دوسری مرتبہ پلایا گیا مشروب ہو۔

☆ ایک ایسا مشروب جس میں وادی کے کنارے سے آنے والے پانی کو ملا دیا گیا ہو' وہ پانی جو صاف ہو' کھلی وادی کا ہو' صبح کے وقت لیا گیا ہو اور اس پر شمال کی طرف سے آنے والی ہوا گزر چکی ہو۔

☆ ہواؤں نے خس وخاشاک کو اس پانی سے دور کر دیا ہو اور سفید بادل کی بارش نے اس میں سفید بلبلے بنا دیئے ہوں۔

☆ وہ محبوبہ کتنی اچھی ہوتی اگر وہ اپنے وعدے کو پورا کر دیتی یا پھر عذر ہی قبول کر لیتی لیکن وہ تو ایسی محبوبہ ہے کہ اس کے خون میں فرقت کا درد' جھوٹ' وعدہ خلافی اور تبدیلی رچے بسے ہوئے ہیں۔

☆ اسی لئے وہ کسی ایک حالت پر باقی نہیں رہتی ہے اور یوں بدلتی ہے جیسے غول رنگ بدلتا ہے۔

☆ اس نے جو عہد کیا ہوتا ہے اسے مضبوطی سے نہیں تھامتی ہے بلکہ یوں پکڑتی ہے جیسے چھلنی پانی کو پکڑتی ہے۔

☆ عرقوب (عہد شکنی میں ضرب المثل شخص) کے وعدوں کی مانند اس محبوبہ کے وعدے ہوتے ہیں اور اس کے وعدے صرف جھوٹے ہوتے ہیں۔

☆ تو وہ جو مہربانی کرے اور جو وعدہ کرے وہ تمہیں کسی غلط فہمی کا شکار نہ کرے کیونکہ یہ آرزوئیں اور یہ خواب صرف گمراہ کرتے ہیں۔

☆ مجھے یہ امید ہے اور مجھے یہ آس ہے کہ اس کی محبت قریب ہو جائے گی اور مجھے تیری عنایات کی اپنے لئے کوئی پرواہ نہیں ہے۔

☆ سعاد شام کے وقت ایسی جگہ پہنچ گئی جہاں صرف عمدہ نسل کا تیز رفتار اونٹ پہنچا سکتا ہے۔

☆ اس تک صرف کوئی مضبوط اونٹنی ہی پہنچا سکتی ہے جو تھکاوٹ کے باوجود رفتار کم نہیں ہونے دیتی۔

☆ ایسی اونٹنی کہ جب اسے پسینہ آئے تو وہ کان کے پیچھے والے حصے کو پسینے میں شرابور کر دے لیکن اس کا قصد انجانے راستوں اور مٹے ہوئے نشانات کی طرف ہو۔

☆ (اس اونٹنی کا جسم اتنا چکنا ہو) کہ اگر کوئی جوں اس پر چلے تو وہ جسم اسے پھسلا کر گرا دے اس اونٹنی کا سینہ اور پہلو ہموار اور چکنے ہوں۔

☆ اس کی مثال ایک ایسی نیل گائے کی مانند ہو جس سے گوشت کو دور کر دیا گیا ہو اور اس کی کہنیاں اس کی پسلیوں سے دور

ہٹی ہوئی ہوں۔

☆ گویا کہ اس اونٹنی کی لکیر والی جگہ (یعنی ناک اور نیچے والے جبڑے) سے اس کی دو آنکھوں اور اس کے ذبح کی جگہ (یعنی حلق) ایک مستطیل لمبے پتھر کی مانند ہوں۔

☆ وہ اونٹنی کھجور کے تنے جیسی دُم' جو بالوں والی ہے' اسے اپنے تھوڑے دودھ والے پستانوں پر پھیرتی ہے۔

☆ اس کی ناک خمدار ہے اور جو شخص (اونٹنی کی خوبی) سے آگاہ ہو اس کے لئے اس اونٹنی کے دونوں کانوں میں اصیل پن واضح ہوگا اور دونوں رخساروں میں لطافت واضح ہوگی۔

☆ وہ تیز تیز چلتی ہے' ہلکے پاؤں پر اور وہ جا کر مل جاتی ہے (اپنے سے آگے نکلی ہوئی اونٹنیوں سے) اور اس کی خشک ٹانگیں چھوٹے نیزوں کی مانند ہیں جو قسم پوری کرنے کے لئے زمین کو چھوتی ہیں۔

☆ گویا کہ وہ موڑتی ہے اپنے آگے والے دو پاؤں' ان کے پسینہ ہو جانے کے بعد اور اس وقت چھوٹی پہاڑیاں اور سطح مرتفع سراب کی شکل اختیار کر چکی ہوتی ہیں۔

☆ (وہ سفر کرتی رہتی ہے) ایک ایسے دن میں جو گرم ہو اور اس دن میں گرگٹ بھی جلتا ہوا محسوس ہوتا ہو اور اس اونٹنی کے جسم کے دھوپ کے سامنے آنے والے حصے گویا ریت میں بھنی ہوئی روٹی کی مانند ہوتے ہیں

☆ وہ بہت زیادہ نوحہ کرنے والی ہے اور ڈھیلے بازوؤں والی ہے جب اس کے اکلوتے بیٹے کی موت کی خبر کسی نے اسے دی تو اس کے ہوش وحواس رخصت ہو گئے۔

☆ چغل خور اس کے دونوں طرف گھومتے پھرتے ہیں اور اس سے چغلیاں کرتے ہیں' اور وہ یہ کہتے ہیں: اے ابوسلمہ کے بیٹے! تو مارا جائے گا۔

☆ اس کے آگے کا راستہ چھوڑ دو تمہارا باپ نہ رہے' رحمٰن (یعنی اللہ تعالیٰ) نے جو مقدر میں لکھ دیا ہے' وہ ہو کر رہے گا۔

☆ ہر مؤنث کا بیٹا خواہ وہ کتنے ہی طویل عرصے تک سلامت رہے' اسے ایک نہ ایک دن میت کے تختے پر ضرور اٹھایا جاتا ہے۔

☆ مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ کے رسول نے میرے بارے میں وعید سنائی ہے حالانکہ اللہ کے رسول سے معافی کی توقع ہی کی جاسکتی ہے۔

☆ اسی لئے میں عذر پیش کرتے ہوئے اللہ کے رسول کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اور اللہ کے رسول کی بارگاہ میں عذر قبول کیا جاتا ہے۔

☆ اے رسول! آپ میرے بارے میں نرمی سے کام لیجئے وہ رسول جسے اس ذات نے بھیجا ہے' جس نے آپ کو قرآن عطا کیا ہے۔ جس میں وعظ ونصیحت اور تفصیلات ہیں۔

☆ آپ میرے بارے میں چغل خوروں کے اقوال قبول نہ کریں' اگرچہ میرے بارے میں بہت سی باتیں کہی گئی ہیں لیکن

میں نے کوئی گناہ نہیں کیا ہے۔

- میں ایک ایسی جگہ کھڑا ہوں اور وہ کچھ دیکھ اور سن رہا ہوں کہ اگر ہاتھی اسے سن لیتا۔
- تو وہ بھی کانپنے لگتا البتہ اگر اسے رسول کی طرف سے اللہ کے حکم کے تحت معافی مل جاتی تو (اس کا خوف ختم ہو جاتا)
- یہاں تک کہ میں نے اپنا دایاں ہاتھ رکھ دیا ہے (یعنی اسلام قبول کرلیا ہے) اس ذات کی ہتھیلی پر جو (بے دینوں سے) بدلہ لینے والی ہے اور جن کی بات ہی سچی بات ہے۔
- ''آپ میرے نزدیک اس وقت زیادہ بارعب تھے جب میں نے آپ کے ساتھ بات چیت شروع کی اور کہا یہ گیا تھا کہ تمہاری طرف (جرائم) منسوب کئے گئے ہیں اور تم سے حساب لیا جائے گا''۔
- (تو آپ میرے نزدیک) کچھار کے شیر سے زیادہ (بارعب تھے) جو عثر کے مقام پر رہتے ہیں اور ان کے اردگرد درختوں کے جھنڈ ہوتے ہیں۔
- وہ شیر صبح کے وقت اپنے بچوں کو گوشت کھلاتا ہے' اور ان کا گزارہ ہی لوگوں کے گوشت پر ہوتا ہے جو مٹی میں لتھڑا ہوا ہو اور ٹکڑوں کی شکل میں ہو۔ اس شیر سے نیل گائے (جیسے طاقتور جانور بھی) دبکے رہتے ہیں۔ اور پیدل لوگ اس شیر کی وادی سے گزر بھی نہیں سکتے ہیں۔
- اور اس شیر کی وادی میں اپنی بہادری پر نازاں شخص کی حالت یہ ہوتی ہے کہ اس کا اسلحہ ایک طرف پڑا ہوتا ہے' کپڑوں کے ٹکڑے ہو چکے ہوتے ہیں اور وہ خود شیر کی خوراک بن چکا ہوتا ہے۔
- بے شک رسولِ اکرم ﷺ ایک ایسا نور ہیں جن سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی بے نیام ہندی تلوار ہیں۔
- آپ کو قریش کے ایسے نوجوانوں میں مبعوث کیا گیا کہ جب مکہ کے درمیان میں انہوں نے اسلام قبول کیا تو ان میں سے ایک نے یہ کہا: روانہ ہو جاؤ (یعنی مدینہ کی طرف ہجرت کر جاؤ)۔
- تو وہ لوگ روانہ ہو گئے حالانکہ وہ لوگ کمزور یا بے ڈھال یا بے تیغ یا بے ہتھیار نہیں تھے۔
- وہ اونچی ناکوں والے بہادر لوگ تھے اور ان کا لباس حضرت داؤد علیہ السلام کی تیار کی ہوئی زرہیں تھیں جو جنگ میں استعمال ہوتی ہیں۔
- وہ زرہیں سفید' چمکدار اور لمبی تھیں اور ان کے حلقے ایک دوسرے میں یوں پیوست تھے کہ جیسے قفعاء نامی بوٹی کے حلقے ایک دوسرے میں پیوست ہوتے ہیں۔
- وہ سفید' خوبصورت اونٹوں کی طرح (میدانِ جنگ میں) چلتے ہیں اور ان کی شمشیر زنی اس وقت (اپنے ساتھیوں کی) حفاظت کرتی ہے' جب چھوٹے قد کے سفیاہ فام لوگ جنگ سے منہ موڑنے لگتے ہیں۔
- وہ لوگ جب ان کے نیزے کسی قوم پر غالب آ جائیں تو وہ لوگ زیادہ مسرت کا اظہار نہیں کرتے اور اگر وہ خود مغلوب

ہو جائیں تو زیادہ جزع وفزع نہیں کرتے۔

☆ (دشمن کے) نیزے ان کے سینوں پر لگتے ہیں اور یہ لوگ موت کے حوض میں (کودنے سے) ہچکچاتے نہیں ہیں۔

6478 – حَدَّثَنِي الْقَاضِيُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنِي مَعْنُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَوْقَصُ، عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ، قَالَ: اَنْشَدَ كَعْبُ بْنُ زُهَيْرِ بْنِ اَبِي سُلْمَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ:

بَانَتْ سُعَادُ فَقَلْبِيَ الْيَوْمَ مَتْبُولُ مُتَيَّمٌ عِنْدَهَا لَمْ يُفْدَ مَكْبُولُ

✧✧ ابن جدعان کہتے ہیں: حضرت کعب بن زہیر بن ابی سُلمیٰ نے مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے (قصیدہ پڑھا جس کے اشعار میں سے یہ بھی تھا)

بَانَتْ سُعَادُ فَقَلْبِيَ الْيَوْمَ مَتْبُولُ مُتَيَّمٌ عِنْدَهَا لَمْ يُفْدَ مَكْبُول

○ سعاد نے جدائی اختیار کر لی ہے جس کی وجہ سے میرا دل بے چین ہے اس کے بعد نہایت ذلت ہے اور اس قیدی کا فدیہ نہیں دیا جا سکتا۔

6479 – وَحَدَّثَنَا الْقَاضِيُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: اَنْشَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعْبُ بْنُ زُهَيْرٍ بَانَتْ سُعَادُ فِي مَسْجِدِهِ بِالْمَدِينَةِ فَلَمَّا بَلَغَ قَوْلَهُ:

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَسَيْفٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ وَصَارِمٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ مَسْلُولُ

فِي فِتْيَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ قَائِلُهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ لَمَّا اَسْلَمُوا زُولُوا

اَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكُمِّهِ اِلَى الْخَلْقِ لِيَسْمَعُوا مِنْهُ قَالَ: وَقَدْ كَانَ بُجَيْرُ بْنُ زُهَيْرٍ كَتَبَ اِلٰى اَخِيهِ كَعْبِ بْنِ زُهَيْرِ بْنِ اَبِي سُلْمَى يُخَوِّفُهُ وَيَدْعُوهُ اِلَى الْاِسْلَامِ وَقَالَ فِيهَا اَبْيَاتًا:

(البحر الطويل)

مَنْ مُبْلِغٌ كَعْبًا فَهَلْ لَكَ فِي الَّتِي تَلُوْمُ عَلَيْهَا بَاطِلًا وَهِيَ اَحْزَمُ

اِلَى اللّٰهِ لَا الْعُزَّى وَلَا اللَّاتِ وَحْدَهُ فَتَنْجُو اِذَا كَانَ النَّجَاءُ وَتَسْلَمُ

لَدَى يَوْمٌ لَا يَنْجُو وَلَيْسَ بِمُفْلِتٍ مِنَ النَّارِ اِلَّا طَاهِرُ الْقَلْبِ مُسْلِمُ

فَدِيْنُ زُهَيْرٍ وَهُوَ لَا شَيْءَ بَاطِلٌ وَدِيْنُ اَبِي سُلْمَى عَلَيَّ مُحَرَّمُ

هٰذَا حَدِيثٌ لَهُ اَسَانِيدُ قَدْ جَمَعَهَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ فَاَمَّا حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَحَدِيثُ الْحَجَّاجِ بْنِ ذِي الرُّقَيْبَةِ فَاِنَّهُمَا صَحِيحَيْنِ وَقَدْ ذَكَرَهُمَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقُرَشِيُّ فِي

الْمَغَازِی مُخْتَصَرًا

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)6479 – قال الحاکم هذا وحدیث ابن ذی الرقیبة صحیحان

✧✧ موسیٰ بن عقبہ فرماتے ہیں: کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں مسجد نبوی شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قصیدہ پڑھا، جب اس شعر پر پہنچے

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَسَیْفٌ یُسْتَضَاءُ بِهٖ وَصَارِمٌ مِنْ سُیُوفِ اللّٰهِ مَسْلُول

فِی فِتْیَةٍ مِنْ قُرَیْشٍ قَالَ قَائِلُهُم بِبَطْنِ مَكَّةَ لَمَّا اَسْلَمُوا زُوْلُوا

○ بے شک رسول ایک تلوار ہیں، جس کی روشنی پھیل رہی ہے، خدا کی تلواروں میں سے ایک برہنہ تلوار ہے۔

○ بطن مکہ میں قریشی نوجوانوں کی ایک جماعت میں کہنے والے نے کہا، جب وہ اسلام لائے تو محفوظ ہو گئے۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آستین کے ساتھ لوگوں کی جانب اشارہ کیا کہ لوگ یہ سنیں، راوی کہتے ہیں: بجیر بن زہیر رضی اللہ عنہ نے، اپنے بھائی کعب بن زہیر ابن ابی سُلمیٰ رضی اللہ عنہ کی جانب خط لکھ کر ان کو خبردار کر دیا تھا اور ان کو اسلام کی دعوت بھی دے دی تھی، اور اس سلسلہ میں درج ذیل اشعار لکھے تھے:

"کون شخص کعبؓ کو میرا یہ پیغام دے گا کہ کیا تم ایک باطل (دین کو چھوڑنے میں) تاخیر کر رہے ہو؟ حالانکہ اس معاملے میں زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ تم خدائے واحد کی طرف کیوں نہیں آتے؟ (میں) تمہیں عزیٰ یا لات (پر ایمان لانے) کو نہیں کہہ رہا۔ (اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر) تم نجات پا جاؤ گے اور سلامت رہو گے۔ اور جہنم سے صرف صاف دل والا مسلمان ہی نجات پا سکتا ہے۔ جہاں تک (ہمارے والد) زہیر کے دین کا تعلق ہے تو وہ کوئی چیز نہیں اور جھوٹا دین ہے اور جہاں تک (ہمارے دادا) ابو سلمیٰ کے دین کا تعلق ہے تو وہ مجھ پر حرام ہے"۔

✿✿ اس حدیث کی دیگر اسانید بھی ہیں جو کہ ابراہیم بن منذر نے جمع کی ہیں، محمد بن فلیح کی موسیٰ بن عقبہ سے اور حجاج بن ذی الرقیبہ کی احادیث صحیح ہیں۔ محمد بن اسحاق القرشی نے مغازی میں اس کو مختصراً ذکر کیا ہے۔

6480 – كَمَا حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، ح وَاَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، وَعَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ الْخُزَاعِيُّ، وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا: اَنْبَاَ اَبُوْ شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ، ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ النُّفَيْلِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ مُنْصَرَفَهُ مِنَ الطَّائِفِ وَكَتَبَ بُجَيْرُ بْنُ زُهَيْرِ بْنِ اَبِی سُلْمَی اِلَی اَخِيهِ كَعْبِ بْنِ زُهَيْرِ بْنِ اَبِی سُلْمَی يُخْبِرُهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ رِجَالًا بِمَكَّةَ مِمَّنْ كَانَ يَهْجُوهُ وَيُؤْذِيهِ، وَاَنَّهُ مَنْ بَقِيَ مِنْ شُعَرَاءِ قُرَيْشٍ ابْنِ الزِّبَعْرَى وَهُبَيْرَةَ بْنِ اَبِی وَهْبٍ قَدْ هَرَبُوا فِی كُلِّ وَجْهٍ، فَاِنْ كَانَتْ لَكَ فِی نَفْسِكَ حَاجَةٌ فَطِرْ اِلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنَّهُ لَا يَقْتُلُ اَحَدًا جَاءَهُ تَائِبًا، وَاِنْ اَنْتَ لَمْ تَفْعَلْ فَانْجُ بِنَفْسِكَ اِلَی نَجَائِكَ، وَقَدْ كَانَ كَعْبٌ قَالَ: اَبْيَاتًا نَالَ فِيهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رُوِيَتْ عَنْهُ، وَعُرِفَتْ وَكَانَ الَّذِى قَالَ:

قَالَ: وَاِنَّمَا قَالَ كَعْبٌ: الْمَامُونُ لِقَوْلِ قُرَيْشٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ تَقُوْلُهُ فَلَمَّا بَلَغَ كَعْبٌ ذٰلِكَ ضَاقَتْ بِهِ الْاَرْضُ، وَاَشْفَقَ عَلَى نَفْسِهِ وَاَرْجَفَ بِهِ مَنْ كَانَ فِي حَاضِرِهِ مِنْ عَدُوِّهِ، فَقَالُوا: هُوَ مَقْتُولٌ فَلَمَّا لَمْ يَجِدْ مِنْ شَيْءٍ بَدًا قَالَ قَصِيدَتَهُ الَّتِي يَمْدَحُ فِيهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرَ خَوْفَهُ وَاِرْجَافَ الْوُشَاةِ بِهِ مِنْ عِنْدِهِ، ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلَ عَلَى رَجُلٍ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ مَعْرِفَةٌ مِنْ جُهَيْنَةٍ كَمَا ذُكِرَ لِي فَغَدَا بِهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ، فَصَلَّى مَعَ النَّاسِ، ثُمَّ اَشَارَ لَهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْ اِلَيْهِ فَاسْتَامِنْهُ فَذَكَرَ لِي اَنَّهُ قَامَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى وَضَعَ يَدَهُ فِي يَدِهِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْرِفُهُ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ كَعْبَ بْنَ زُهَيْرٍ جَاءَ لِيَسْتَامِنَ مِنْكَ تَائِبًا مُسْلِمًا هَلْ تَقْبَلُ مِنْهُ اِنْ اَنَا جِئْتُكَ بِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنَا كَعْبُ بْنُ زُهَيْرٍ

قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: فَحَدَّثَنِيْ عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، قَالَ: وَثَبَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِيْ وَعَدُوَّ اللّٰهِ اَضْرِبُ عُنُقَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُ عَنْكَ فَاِنَّهُ قَدْ جَاءَ تَائِبًا نَازِعًا فَغَضِبَ كَعْبٌ عَلَى هٰذَا الْحَيِّ مِنَ الْاَنْصَارِ لِمَا صَنَعَ بِهِ صَاحِبُهُمْ وَذٰلِكَ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَتَكَلَّمُ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فِيهِ اِلَّا بِخَيْرٍ، فَقَالَ قَصِيدَتَهُ الَّتِي حِينَ قَدِمَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَانَتْ سُعَادُ فَذَكَرَ الْقَصِيدَةَ اِلٰى اٰخِرِهَا وَزَادَ فِيهَا:

قَالَ عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ: فَلَمَّا قَالَ: اِذَا عَرَّدَ السُّوْدُ التَّنَابِيْلُ، وَاِنَّمَا يُرِيدُ مَعَاشِرَ الْاَنْصَارِ لَمَّا كَانَ صَنَعَ صَاحِبِهِمْ وَخَصَّ الْمُهَاجِرِينَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قُرَيْشٍ بِمَدِيحِهِ غَضِبَتْ عَلَيْهِ الْاَنْصَارُ، فَقَالَ: بَعْدَ اَنْ اَسْلَمَ وَهُوَ يَمْدَحُ الْاَنْصَارَ وَيُذْكَرُ بَلَاءَ هُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَوْضِعَهُمْ مِنَ الْيَمَنِ، فَقَالَ:

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6480 – سكت عنه الذهبی فی التلخیص

✧✧ محمد بن اسحاق کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ طائف سے واپس تشریف لائے۔ اس وقت تک حضرت بجیر بن زہیر بن ابی سلمٰی، اپنے بھائی کعب بن زہیر ابن ابی سلمٰی کو خط لکھ کر اس بات سے باخبر کر چکے تھے کہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی شان میں بے ادبی کیا کرتے تھے اور آپ علیہ السلام کو تکالیف دیا کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان سب کو قتل کروا دیا ہے، اور یہ کہ قریش کے شعراء میں سے ابن زبعری اور ہبیرہ بن ابی وہب نے بھاگ کر جان بچائی ہے، اس لئے اگر تمہارا دل چاہے تو تم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ، جو شخص تائب ہو کر آپ ﷺ کی بارگاہ میں آ جاتا ہے آپ اس کو معاف فرما دیتے ہیں۔ اور اگر تمہاری دل نہیں چاہتا تو اپنے بچاؤ کی خود تدبیر کرو۔ حضرت کعب نے کچھ اشعار لکھے تھے جن میں رسول اللہ ﷺ

کی شان میں بے ادبی پائی جاتی تھی، یہ اشعار لوگوں میں پھیل بھی گئے تھے۔ وہ اشعار یہ تھے:

''خبردار! میری طرف سے بجیر کو یہ پیغام پہنچا دو کہ تم نے جو افسوس کا اظہار کیا ہے کیا یہ ہلاکت کا شکار ہونے کی وجہ سے ہے۔ تم نے مجھے یہ بتایا ہے کہ اگر میں نے ایسا نہ کیا (تو میں ہلاک ہو جاؤں گا) تمہارے افسوس کے علاوہ اور کون سی چیز مخلوق پر زیادتی کر سکتی ہے۔ تم نے (ایک ایسے دین کو اختیار کیا) جس پر تم نے نہ اپنے باپ کو پایا نہ ماں کو پایا۔ اگر تم ایسا نہیں کرتے تو پھر مجھے بھی کوئی افسوس نہیں ہے۔ اور تم جس اضطراب پر مطلع ہوئے ہو اس کے بارے میں بات نہ کرو چونکہ ''مامون'' (یعنی نبی اکرم ﷺ) نے تمہیں سیراب کر دینے والا جام پلا دیا ہے اور اس کے نتیجے میں وہ مامون بھی خراب ہوں گے اور برباد ہو جائیں گے''۔

کعب نے رسول اللہ ﷺ کے لئے ''مامون'' کا لفظ اس لئے استعمال کیا تھا کہ قریش حضور ﷺ کے لئے یہ لفظ بولا کرتے تھے۔

جب کعب کو یہ اطلاعات ملیں تو وہ بہت پریشان ہوئے، ان کو اپنی جان کے لالے پڑ گئے، اور وہ خوف کے مارے تھر تھر کانپنے لگے، لوگوں نے کہا: اب تو بھی مرے گا، جب ان کو اور کوئی راہ سجھائی نہ دی تو رسول اللہ ﷺ کی مدح میں ایک قصیدہ لکھا، اس میں انہوں نے اپنے خوف کا ذکر بھی کیا اور بدخواہوں کی ریشہ دوانیوں کا تذکرہ بھی کیا، پھر وہ وہاں سے روانہ ہوئے مدینہ منورہ چلے آئے، یہاں پر قبیلہ جہینہ کے ایک آدمی کے ساتھ ان کی پرانی علیک سلیک تھی، آپ اس کے پاس پہنچ گئے، اگلے دن نماز فجر میں حضرت کعب مسجد نبوی میں آ گئے، دیگر صحابہ کرام کے ہمراہ نماز فجر پڑھی، اُس آدمی نے اشارہ کر کے بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ ہیں، تم ان کے پاس جا کر امان طلب کر لو، حضرت کعب رسول اللہ ﷺ کے قریب گئے، آپ ﷺ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھاما، اس سے قبل رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کی جان پہچان نہ تھی، کعب نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ کعب بن زہیر تائب ہو کر اسلام قبول کر کے آپ کی بارگاہ میں طلب امان کے لئے آنا چاہتا ہے، اگر میں اس کو اپنے ساتھ لے آؤں تو کیا آپ اسے امان دے دیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں دے دوں گا۔ تو حضرت کعب نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ میں ہی کعب ہوں۔

✦✦ ابن اسحاق کہتے ہیں: عاصم بن عمر بن قتادہ فرماتے ہیں: ایک انصاری صحابی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ مجھے اجازت دیجئے، میں اللہ کے دشمن کا سر قلم کر دوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو، کیونکہ وہ تائب ہو کر آیا ہے۔ اس آدمی کے اس رویئے کی وجہ سے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے دل میں انصار کے اس قبیلے کے بارے میں نفرت پیدا ہو گئی، اس کی وجہ یہ ہے کہ مہاجرین میں سے کسی نے بھی ان کے بارے میں کوئی نفرت والی بات نہیں کی تھی، اس کے بعد انہوں نے وہ پورا قصیدہ پڑھ کر سنایا جو آنے سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی شان میں لکھا تھا، اور اس کے آخر میں ان اشعار کا اضافہ بھی کیا۔

تَرْمِي الْفِجَاجَ بِعَيْنَيْ مُفْرَدٍ لَهِقٍ ... إِذَا تَوَقَّدَتِ الْحُزَّانُ فَالْمِيلُ

ضَخْمٌ مُقَلَّدُهَا فَعْمٌ مُقَيَّدُهَا ... فِي خَلْقِهَا عَنْ بَنَاتِ الْفَحْلِ تَفْضِيلُ

تَهْوِی عَلَی يَسَرَاتٍ وَهِیَ لَاهِيَةٌ ذَوَابِلَ وَقْعُهُنَّ الْاَرْضَ تَحْلِيلُ

وَقَالَ لِلْقَوْمِ حَادِيهِمْ وَقَدْ جَعَلَتْ وِرْقَ الْجَنَادِبِ يَرْكُضْنَ الْحَصَی قِيْلُ

لَمَّا رَاَيْتُ حُدَابَ الْاَرْضِ يَرْفَعُهَا مَعَ اللَّوَامِعِ تَخْلِيطٌ وَتَرْجِيلُ

وَقَالَ كُلُّ صِدِّيْقٍ كُنْتُ آمَلُهُ لَا اُلْفِيَنَّكَ اِنِّی عَنْكَ مَشْغُولُ

اِذَا يُسَاوِرُ قِرْنًا لَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَتْرُكَ الْقِرْنَ اِلَّا وَهُوَ مَفْلُولُ

عاصم بن عمر بن قتادہ فرماتے ہیں: جب حضرت کعب نے کہا:

انما عرد السود التنابيل

اس انصاری صحابی کے نازیبا رویے کی وجہ سے اس سے ان کی مراد انصار تھے۔اوراس قصیدہ میں انہوں نے صرف مہاجرین کی مدح کی تھی۔ اس وجہ سے انصار کو غصہ آیا۔ حضرت کعبؓ اسلام لانے کے بعد انصار کی تعریف کرتے ہوئے اوررسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ان کی آزمائشوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ،یمن میں ان کے مقام کا ذکر کرتے ہوئے درج ذیل اشعار کہتے ہیں:

مَنْ سَرَّهُ كَرَمُ الْحَيَاةِ فَلَا يَزَلْ فِی مَقْنَبٍ مِنْ صَالِحِی الْاَنْصَارِ

وَرِثُوا الْمَكَارِمَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ اِنَّ الْخِيَارَ هُمْ بَنُو الْاَخْيَارِ

الْبَاذِلِينَ نُفُوسَهُمْ لِنَبِيِّهِمْ عِنْدَ الْهِيَاجِ وَوَقْعَةِ الْجَبَّارِ

وَالنَّاظِرِينَ بِاَعْيُنٍ مُحْمَرَّةٍ اَلْجَمْرِ غَيْرَ كَلِيلَةِ الْاَبْصَارِ

الْمُكْرِهِينَ السَّمْهَرِیَّ بِاَذْرُعٍ كَسَوَاقِلِ الْهِنْدِیِّ غَيْرِ قِصَارِ

وَلَهُمْ اِذَا خَبَتِ النُّجُومُ وَغُوِّرَتْ لِلطَّائِفِينَ الطَّارِقِينَ مَقَارِی

الذَّائِدِيْنَ النَّاسَ عَنْ اَدْيَانِهِمْ بِالْمَشْرَفِیِّ وَبِالْقَنَا الْخِطَارِ

حَتّٰی اسْتَقَامُوا وَالرِّمَاحُ تَكُبُّهُمْ فِی كُلِّ مَجْهَلَةٍ وَكُلِّ خِتَارِ

لِلْحَقِّ اِنَّ اللّٰهَ نَاصِرٌ دِيْنَهُ وَنَبِيَّهُ بِالْحَقِّ وَالْاَنْذَارِ

وَالْمُطْعِمِينَ الضَّيْفَ حِينَ يَنُوبُهُمْ مِنْ شَحْمِ كَوْمٍ كَالْهِضَابِ عِشَارِ

وَالْمُقْدِمِينَ اِذَا الْكُمَاةُ تَوَاكَلَتْ وَالضَّارِبِينَ النَّاسَ فِی الْاِعْصَارِ

يَسْعَوْنَ لِلْاَعْدَا بِكُلِّ طِمِرَّةٍ وَاَقَبِّ مُعْتَدِلِ الْبَلِيلِ مَطَارِ

مُتَقَادِمٍ بَلَغَ اَجَشَّ مَهِيلَةٍ كَالسَّيْفِ يَهْدِمُ حَلْقَهُ بِسِوَارِ

دَرِبُوا كَمَا دَرِبَتْ بِبَطْنِ حَفِيَّةٍ غُلْبُ الرِّقَابِ مِنَ الْاَسْوَدِ ضَوَارِي

وَكُهُولِ صِدْقٍ كَالْاُسُودِ مَصَالَتْ وَبِكُلِّ اَغْبَرَ مُدْرِكِ الْاَوْتَارِ

وَبِمُتَرَصَّاتٍ كَالثِّقَافِ ثَوَاهِلَ يَشْفِي الْغَلِيلَ بِهَا مِنَ الْفُجَّارِ

ضَرَبُوا عَلَيْنَا يَوْمَ بَدْرٍ ضَرْبَةً دَانَتْ لِوَقْعَتِهَا جُمُوعُ نِزَارِ

لَا يَشْتَكُونَ الْمَوْتَ اِنْ نَزَلَتْ بِهِمْ حَرْبٌ ذَوَاتُ مَغَاوِرٍ وَاوَارِ

يَتَطَهَّرُونَ كَاَنَّهُ نُسُكٌ لَهُمْ بِدِمَاءِ مَنْ عَلَقُوا مِنَ الْكُفَّارِ

وَاِذَا آتَيْتُهُمْ لِتَطْلُبَ نَصْرَهُمْ اَصْبَحْتَ بَيْنَ مَعَافِرٍ وَغِفَارِ

يَحْمُونَ دِيْنَ اللّٰهِ اِنَّ لِدِيْنِهِ حَقًّا بِكُلِّ مُعَرَّدٍ مِغْوَارِ

لَوْ تَعْلَمُ الْاَقْوَامُ عِلْمِي كُلَّهُ فِيْهِمْ لَصَدَّقَنِي الَّذِيْنَ اُمَارِي

ذِكْرُ قُرَّةَ بْنِ اِيَاسٍ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الْمُزَنِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت قرہ بن ایاس ابومعاویہ المزنی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6481 – اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: قُرَّةُ بْنُ اِيَاسِ بْنِ هِلَالِ بْنِ رَبَابِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ ذُوَيْبِ بْنِ اَوْسِ بْنِ سَوَّارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَارِيَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ دِيْنَارِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَوْسِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍو هُوَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ بْنُ قُرَّةَ وَلَهُ دَارٌ بِالْبَصْرَةِ بِحَضْرَةِ الْعَوْفَةِ قَتَلَتْهُ الْاَزَارِقَةُ مَعَ ابْنِ عُبَيْسٍ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَسِتِّيْنَ

✦✦ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''قرہ بن ایاس بن ہلال بن رباب بن عبید اللہ بن ذویب بن اوس بن سوارہ بن عمرو بن ساریہ بن ثعلبہ بن دینار بن سلیمان بن اوس بن عثمان بن عمرو'' یہی ابومعاویہ بن قرہ ہیں۔ بصرہ میں عوفہ کے سامنے ان کا گھر تھا، ازارقہ نے ان کو ابن عبیس کے ہمراہ ۶۴ ہجری کو قتل کیا۔

6482 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بِشْرٍ الْمَرْثَدِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، ثَنَا عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي لَآخُذَ الشَّاةَ لِاَذْبَحَهَا فَاَرْحَمُهَا، قَالَ: وَالشَّاةُ اِنْ رَحِمْتَهَا رَحِمَكَ اللّٰهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6482 – عدی بن الفضل هالك

✦✦ معاویہ بن قرہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں نے جب بھی کسی بکری کو ذبح کرنے لگتا ہوں، مجھے اس پر رحم آ جاتا ہے اور میں اس کو چھوڑ دیتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم بکری پر رحم کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے گا۔

6483 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْبَزَّازُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ، ثَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ الْمَعْمَرِيُّ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ لَمْ نَكْتُبْهُ اِلَّا عَنْهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6483 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ معاویہ بن قرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عائشہ کی فضیلت دنیا کی تمام عورتوں پر ایسے ہی ہے جیسے ثرید کھانے کی فضیلت تمام کھانوں پر۔

6484 - اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، بِنَيْسَابُورَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ الْمَكِّيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْعَبْدَسِيُّ، ثَنَا فُدَيْكُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَبَّرَ تَكْبِيرَةً عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ رَافِعًا صَوْتَهُ اَعْطَاهُ اللّٰهُ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ كُلِّ قَطْرَةٍ فِي الْبَحْرِ عَشْرَ حَسَنَاتٍ، وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ، وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مَسِيرَةِ مِائَةِ عَامٍ لِلْفَرَسِ الْمُسْرِعِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6484 – هذا منكر جدا

✧✧ ایاس بن معاویہ بن قرہ اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص غروب آفتاب کے وقت ساحل سمندر پر بلند آواز سے اللہ اکبر کہے گا، اللہ تعالیٰ پورے سمندر کے ہر قطرے کے بدلے میں اس کو دس نیکیاں عطا فرمائے گا، اس کے دس گناہ مٹائے گا اور اس کے دس درجات بلند کرے گا۔ ہر درجے سے دوسرے درجے کے درمیان تیز رفتار گھوڑے کی ایک سو سال کی مسافت ہے۔

6483:صحیح البخاری - کتاب احادیث الانبیاء " باب قول الله تعالٰی وضرب الله مثلا للذين آمنوا امراة فرعون - حديث:3246'صحیح مسلم - كتاب فضائل الصحابة رضی الله تعالٰی عنهم' باب فضائل خديجة ام المؤمنين رضی الله تعالٰی عنها - حديث:4564'صحیح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر خبر ثالث يصرح بان ابا طوالة لم يكن المنفرد برواية - حديث:7222'سنن الدارمی - ومن كتاب الاطعمة' باب فی فضل الثريد - حديث:2045'سنن ابن ماجه - كتاب الاطعمة' باب فضل الثريد - حديث:3279'الجامع للترمذی ' ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب من فضل عائشة رضی الله عنها' حديث:3902'السنن للنسائی - كتاب عشرة النساء ' حب الرجل بعض نسائه اكثر من بعض - حديث:3906'السنن الكبرى للنسائی - كتاب المناقب' مناقب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والانصار - فضل عائشة بنت ابی بكر الصديق' حديث:8109'مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنه - حديث:12370'مسند ابی يعلى الموصلی - عبد الله بن عبد الرحمن الانصاری' حديث: 3570'المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمه احمد - حديث:2296'المعجم الكبير للطبرانی - باب الفاء' من اسمه قرة - شعبة بن الحجاج ' حديث:15811

ذِكْرُ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عائذ بن عمرو المزنی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6485 – اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: عَائِذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ هِلَالِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رَوَاحَةَ بْنِ لَبِيبَةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ هَدْمَةَ بْنِ لَاطِمِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍو، يُكَنَّى اَبَا هُبَيْرَةَ مَاتَ فِي اِمْرَةِ ابْنِ زِيَادٍ وَلَهُ بِالْبَصْرَةِ دَارٌ مَشْهُورَةٌ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عائذ بن عمرو بن ہلال بن عبید بن رواحہ بن لبیبہ بن عدی بن عامر بن عبداللہ بن ثعلبہ بن ہدمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو''۔ان کی کنیت ''ابوہبیرہ'' ہے، ابن زیاد کی امارت میں ان کی وفات ہوئی، بصرہ میں ان کا ایک مشہور گھر تھا۔

6486 – حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَا عَبْدَانُ الْاَهْوَازِيُّ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَرِيشِ، ثَنَا حَشْرَجُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَشْرَجٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِی، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ، قَالَ: اَصَابَتْنِیْ رَمْيَةٌ فِی وَجْهِی، وَاَنَا اُقَاتِلُ بَيْنَ يَدَیْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا سَالَتِ الدِّمَاءُ عَلَى وَجْهِی وَلِحْيَتِی وَصَدْرِی تَنَاوَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَتَ الدَّمَ عَنْ وَجْهِی وَصَدْرِی اِلَى ثَنْدُوَتَیَّ، ثُمَّ دَعَا لِی، قَالَ حَشْرَجٌ: فَكَانَ يُخْبِرُنَا بِذَلِكَ عَائِذٌ فِی حَيَاتِهِ، فَلَمَّا هَلَكَ وَغَسَّلْنَاهُ نَظَرْنَا اِلَى مَا كَانَ يَصِفُ لَنَا مِنْ اَثَرِ يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى مُنْتَهَى مَا كَانَ يَقُولُ لَنَا مِنْ صَدْرِهِ، وَاِذَا غُرَّةٌ سَائِلَةٌ كَغُرَّةِ الْفَرَسِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6486 – إسناده فيه مجهولان

✧✧ عائذ بن عمرو المزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ حنین کے موقع پر میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے جنگ میں مصروف تھا،ایک تیر آ کر میرے چہرے پر لگا، جب خون بہتا ہوا میرے چہرے، داڑھی اور سینے کو رنگین کر گیا تو نبی اکرم ﷺ نے خود اپنے دست مبارک سے میرا خون صاف کیا اور میرے لئے دعا فرمائی۔اس حدیث کے راوی حشرج فرماتے ہیں: حضرت عائذ اپنی زندگی میں یہ واقعہ بیان کیا کرتے تھے، جب ان کا انتقال ہوا، ہم نے ان کو غسل دیا تو ان کے بتائے ہوئے واقعہ کے مطابق ہم نے ان کے چہرے، داڑھی اور سینے پر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں کا اثر دیکھا، گھوڑے کی پیشانی پر سفیدی کی طرح ان کے اعضاء پر دستِ رسول کی برکت سے ایک عجیب سی چمک دکھائی دیتی تھی۔

ذِكْرُ اَخِيهِ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت رافع بن عمرو المزنی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6486:المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله' من اسمه عائذ - عبد العزيز بن ابی سعد المزنی ' حديث: 14871'مسند الرويانی - مسند عائذ بن عمرو' حديث: 757

6487 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِي، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَا: ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِيَاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ سُلَيْمٍ الْمُزَنِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْمُزَنِيَّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الصَّخْرَةُ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6487 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت رافع بن عمرو المزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صخرہ اور عجوہ جنتی پھل ہیں۔

ذِكْرُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْمُؤْمِنِ ابْنِ الْمُنَافِقِ

حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابی ابن سلول رضی اللہ عنہ مومن ابن منافق کا تذکرہ

6488 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ بَنِي الْخَزْرَجِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلٍ، قَالَ عُرْوَةُ: وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ مَالِكِ بْنِ سَالِمِ بْنِ غَنْمِ بْنِ عَوْفِ بْنِ الْخَزْرَجِ

✧✧ عروہ کہتے ہیں: انصار کے قبیلے بنی خزرج کی جانب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابی ابن سلول رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت عروہ فرماتے ہیں: یہ ''عبداللہ بن عبداللہ ابن ابی بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن خزرج'' ہیں۔

6489 - حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: اسْتُشْهِدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلٍ يَوْمَ الْيَمَامَةِ سَنَةَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: ۱۲ ہجری کو جنگ یمامہ میں حضرت عبداللہ بن عبداللہ ابن ابی بن سلول رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔

6490 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسٰى، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيِّ ابْنِ سَلُوْلٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْتُلُ اَبِي، قَالَ: لَا تَقْتُلْ اَبَاكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6490 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

6487:سنن ابن ماجه - كتاب الطب' باب الكماة والعجوة - حديث: 3454'مسند احمد بن حنبل - اول مسند البصريين' حديث رافع بن عمرو المزنی - حديث:19870

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عبداللہ ابن اُبی ابن سلول فرماتے ہیں: میں نے عرض کی یارسول اللہ! کیا میں اپنے باپ کو قتل کردوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے باپ کو قتل نہ کرو۔

6491 – اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسَى الْخَازِنُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی السَّرِیِّ الْعَسْقَلَانِیُّ، ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَیِّ ابْنِ سَلُولٍ، اَنَّهُ اسْتَاْذَنَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْتُلَ اَبَاهُ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عبداللہ ابن ابی ابن سلول رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے والد کو قتل کرنے کی اجازت مانگی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو اجازت نہ دی۔

6492 – اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی السَّرِیِّ الْعَسْقَلَانِیُّ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْكُورِیُّ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَیِّ ابْنِ سَلُولٍ، اَنَّهُ اُصِيبَ سِنَّانِ مِنْ اَسْنَانِهٖ يَوْمَ اُحُدٍ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَاَمَرَنِی النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَّخِذَ سِنَّيْنِ مِنْ ذَهَبٍ

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابی ابن سلول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ احد کے موقع پر میرے دودانت ٹوٹ گئے تھے، نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا کہ تم یہ دودانت سونے کے لگوالو۔

6493 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، فِی ذِكْرِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَیِّ ابْنِ سَلُولٍ، قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: وَسَلُولُ امْرَاَةٌ، وَهِیَ اُمُّ اُبَیٍّ وَهُمْ بَنُو الْحُبْلٰی

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6492 – عاصم بن سليمان الكوری كذاب

✧✧ ابن اسحاق نے حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابی ابن سلول رضی اللہ عنہ کے تذکرہ کے دوران بیان کیا ہے کہ "سلول" ایک عورت کا نام ہے، یہ "ابی" کی ماں ہے۔ وہ بنوالحبلیٰ ہیں۔

ذِكْرُ النُّعْمَانِ بْنِ قَوْقَلٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت نعمان بن قوقل انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6494 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: " وَالنُّعْمَانُ بْنُ قَوْقَلٍ، وَقَوْقَلٌ اسْمُهُ مَالِكُ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ دَعْدِ بْنِ فَهْمِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ غَانِمِ بْنِ سَالِمِ بْنِ عَوْفِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ الْخَزْرَجِ، وَالْقَوَاقِلُ: هُمْ رَهْطُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ "

✧✧ ابن اسحاق کہتے ہیں: اور نعمان بن قوقل، قوقل کا نام "مالک بن ثعلبہ بن دعد بن فہم بن ثعلبہ بن غانم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج" ہے۔ اور قواقل، حضرت عبادہ بن صامت کی جماعت ہے۔

6495 – اَخْبَرَنِي اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْاَنْصَارِ نُعْمَانُ بْنُ مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَصْرَمَ، وَهُوَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ قَوْقَلٌ وَقَدْ رَوَى جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ قَوْقَلٍ

✧✧ حضرت عروہ فرماتے ہیں: انصار کی جانب سے جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں ''حضرت نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن اصرم'' بھی ہیں۔ یہی وہ صحابی ہیں جن کو قوقل کہا جاتا ہے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت نعمان بن قوقل رضی اللہ عنہ حدیث روایت کی ہے۔

6496 – اَخْبَرْنَاهُ اَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ تَمِيمٍ الْحَنْظَلِيُّ، ثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ النَّضْرُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ قَوْقَلٍ، اَنَّهُ جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اِذَا صَلَّيْتُ الْمَكْتُوبَةَ، وَصُمْتُ رَمَضَانَ، وَاَحْلَلْتُ الْحَلَالَ، وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ وَلَمْ اَزِدْ عَلَى ذَلِكَ، اَدْخُلُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَزِيدُ عَلَى ذَلِكَ شَيْئًا

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت نعمان بن قوقل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں صرف فرضی نمازیں ادا کروں، رمضان کے روزے رکھوں، حلال کو حلال سمجھوں اور حرام کو حرام سمجھوں، اس سے زیادہ کوئی عمل نہ کروں، کیا اس بناء پر میں جنت میں جاسکتا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس پر کوئی چیز زیادہ نہیں کروں گا۔

ذِكْرُ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6497 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْاَنْصَارِ عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: اَصَابَنِي فِي بَصَرِي بَعْضُ الشَّيْءِ فَبَعَثْتُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثَ.

✧✧ حضرت عروہ نے انصار کی جانب سے جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کا نام بھی شمار کیا ہے، آپ فرماتے ہیں: میری آنکھ میں کوئی چیز لگ گئی تھی، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

6498 – حَدَّثَنَاهُ الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا عَارِمٌ اَبُو النُّعْمَانِ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: " كُنَّا عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: لِابْنِهِ "

✧✧ علی بن زید فرماتے ہیں: ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے، انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا:

ذِكْرُ زِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت زیاد بن لبید انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6499 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْاَنْصَارِ زِيَادُ بْنُ لَبِيدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ سِنَانِ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ بَيَاضَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ زُرَيْقٍ، اُمُّهُ بِنْتُ عَبْدِمُضَرِّبِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَمَاتَ فِي اَوَّلِ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ فِي سَمَاعِي مِنْ تَارِيخِ شَبَّابٍ

✧✧ حضرت عروہ نے انصار کی جانب سے جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں ''زیاد بن لبید بن ثعلبہ بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ بن عامر بن زرین'' کا بھی ذکر کیا ہے۔ ان کی والدہ ''عبدمضرب بن حارث بن زید بن عبید بن عمرو بن عوف'' کی بیٹی ہیں۔ حضرت معاویہ کی خلافت کے اوائل میں ان کا انتقال ہوا۔

6500 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ السَّيْلَحِينِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ اَصْحَابَهُ وَهُوَ، يَقُولُ: قَدْ ذَهَبَ اَوَانُ الْعِلْمِ قُلْتُ: بِاَبِي وَاُمِّي، وَكَيْفَ يَذْهَبُ اَوَانُ الْعِلْمِ وَنَحْنُ نَقْرَاُ الْقُرْآنَ وَنُعَلِّمُهُ اَبْنَاءَ نَا وَيُعَلِّمُهُ اَبْنَاؤُنَا اَبْنَاءَ هُمْ اِلَى اَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ؟ فَقَالَ: ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا ابْنَ لَبِيدٍ، اِنْ كُنْتُ لَاَرَاكَ مِنْ اَفْقَهِ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، اَوَلَيْسَ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِيلَ وَلَا يَنْتَفِعُونَ مِنْهُمَا بِشَيْءٍ؟ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت زیاد بن لبید انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام ہمراہ محوِ گفتگو تھے، آپ فرماتے رہے تھے ''علم کا وقت گزر چکا ہے'' میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، علم کا وقت کیسے گزر گیا ہے؟ حالانکہ ہم خود قرآن پڑھتے ہیں، اپنے بچوں کو اس کی تعلیم دیتے ہیں، اور ہمارے بچے اپنے بچوں کو تعلیم دیں گے، اور یہ سلسلہ قیامت تک چلتا رہے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن لبید! تیری ماں تجھے روئے، میں تو تجھے پورے مدینے میں سب سے زیادہ سمجھدار سمجھتا تھا، کیا یہود و نصاریٰ تورات اور انجیل نہیں پڑھا کرتے تھے؟ لیکن انہیں اس چیز نے کوئی فائدہ نہیں دیا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمارہ بن حزم انصاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6501 - حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ،

فِی تَسْمِیَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْعَقَبَةَ مِنَ الْاَنْصَارِ عُمَارَةُ بْنُ حَزْمِ بْنِ زَیْدِ بْنِ لَوْذَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِعَوْفِ بْنِ غَانِمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ، وَاسْتُشْهِدَ یَوْمَ الْیَمَامَةِ مِنَ الْاَنْصَارِ، ثُمَّ مِنْ بَنِی مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ عُمَارَةُ بْنُ حَزْمٍ

✦✦ حضرت عروہ فرماتے ہیں: انصار میں سے پھر بنی مالک بن نجار کی جانب سے عمارہ بن حزم بن زید بن لوذان بن عمرو بن عبدعوف بن غانم بن مالک بن نجار نے جنگ بدر اور بیعت عقبہ میں شرکت کی۔ اور آپ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

6502 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ ثَنَا الرَّبِیعُ بْنُ سُلَیْمَانَ، ثنا اَسَدُ بْنُ مُوسَی، ثنا ابْنُ لَهِیعَةَ، ثَنَا بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ، عَنْ زِیَادِ بْنِ نُعَیْمٍ الْحَضْرَمِیِّ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ، قَالَ: رَآنِی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا عَلَی قَبْرٍ، قَالَ: انْزِلْ مِنَ الْقَبْرِ لَا تُؤْذِ صَاحِبَ الْقَبْرِ وَلَا یُؤْذِیكَ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)6502 – سكت عنه الذهبی فی التلخیص

✦✦ زیاد بن نعیم حضرمی روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قبر پر بیٹھے دیکھا تو فرمایا: قبر سے نیچے اترو۔ نہ تم صاحب قبر کو تکلیف دو، نہ صاحب قبر تجھے تکلیف دے۔

ذِكْرُ یَزِیدَ بْنِ ثَابِتٍ اَخِی زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6503 – اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ یَعْقُوبَ الثَّقَفِیُّ، ثَنَا مُوسَی بْنُ زَكَرِیَّا التُّسْتَرِیُّ، ثَنَا خَلِیفَةُ بْنُ خَیَّاطٍ، قَالَ: یَزِیدُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ بْنِ زَیْدِ بْنِ لَوْزَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ غَانِمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ، اُمُّهُ وَاُمُّ اَخِیهِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ النَّوَّارُ بِنْتُ مَالِكِ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ النَّجَّارِ، شَهِدَ بَدْرًا وَاسْتُشْهِدَ یَوْمَ الْیَمَامَةِ

✦✦ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "یزید بن ثابت بن ضحاک بن زید بن لوزان بن عمرو بن عوف بن غانم بن مالک بن نجار"۔ ان کی والدہ اور ان کے بھی زید بن ثابت کی والدہ "نوار بنت مالک بن عامر بن عدی بن نجار" ہیں۔ آپ جنگ بدر میں شریک ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

6504 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِیُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِیمٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَمِّهِ یَزِیدَ بْنِ ثَابِتٍ، اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ فَطَلَعَتْ جِنَازَةٌ، فَلَمَّا رَآهَا ثَارَ وَثَارَ اَصْحَابُهُ، فَلَمْ یَزَالُوا قِیَامًا حَتَّی بَعُدَتْ، وَلَا اَحْسَبُهُ اِلَّا یَهُودِیًّا اَوْ یَهُودِیَّةً

6504: السنن للنسائی - كتاب الجنائز' باب الامر بالقیام للجنازة - حدیث: 1903'مصنف ابن ابی شیبة - كتاب الجنائز' من قال یقام للجنازة إذا مرت - حدیث: 11701'السنن الكبری للنسائی - كتاب الجنائز' الامر بالقیام للجنازة - حدیث: 2024'مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفیین' حدیث یزید بن ثابت - حدیث: 19044'المعجم الكبیر للطبرانی - باب الیاء' من اسمه یزید - یزید بن ثابت الانصاری اخو زید بن ثابت بدری' حدیث: 18488

✧✧ خارجہ بن زید بن ثابت اپنے چچا یزید بن ثابت کے بارے میں فرماتے ہیں: کہ وہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کے ہمراہ تھے، کہ ایک جنازہ آ گیا، رسول اللہ ﷺ نے جب جنازہ آتے دیکھا تو آپ اٹھ کر کھڑے ہو گئے، جب تک وہ جنازہ دور تک نہیں چلا گیا، آپ اور سب لوگ کھڑے رہے، (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے کہ وہ کسی یہودی کا جنازہ تھا

6505 – حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْفَقِيهُ بِالرَّيِّ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، اَخْبَرَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَعَ جَنَازَةٍ حَتّٰى وَرَدُوا الْبَقِيعَ، قَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالُوا: هٰذِهِ فُلَانَةُ مَوْلَاةُ بَنِيْ فُلَانٍ فَعَرَفَهَا، فَقَالَ: هَلَّا آذَنْتُمُونِيْ بِهَا، قَالُوا: دَفَنَّاهَا ظُهْرًا، وَكُنْتَ قَائِلًا نَائِمًا فَلَمْ نُحِبَّ اَنْ نُؤْذِنَكَ بِهَا، فَقَامَ وَصَفَّ النَّاسَ خَلْفَهُ وَكَبَّرَ عَلَيْهَا " اَرْبَعًا ثُمَّ قَالَ: لَا يَمُوتُ مِنْكُمْ مَيِّتٌ اِلَّا آذَنْتُمُونِيْ بِهِ، فَاِنَّ صَلَاتِي لَهُمْ رَحْمَةٌ

✧✧ خارجہ بن زید بن ثابت اپنے چچا یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ ایک دن وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک جنازہ میں شریک ہونے کے لئے نکلے، یہ لوگ جنت البقیع تک پہنچے، رسول اللہ ﷺ نے میت کے بارے میں دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ یہ ایک خاتون کا جنازہ ہے جو کہ بنی فلاں کی آزاد کردہ لونڈی ہے، رسول اللہ ﷺ پہچان گئے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں نے مجھے اطلاع کیوں نہیں دی تھی؟ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ہم نے اس کو ظہر کے بعد دفن کیا، اس وقت آپ آرام فرما ہوتے ہیں، ہمیں اچھا نہیں لگا کہ آپ کے آرام میں خلل ڈالا جائے، رسول اللہ ﷺ اس خاتون کی قبر کے پاس کھڑے ہوئے، صحابہ کرام آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوئے، اور آپ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی، پھر فرمایا: کوئی بھی شخص فوت ہو، مجھے ضرور بتایا کرو، کیونکہ میں اس کا جنازہ پڑھوں گا تو یہ اس کے لئے باعث رحمت ہے۔

ذِكْرُ بُسْرِ بْنِ اَبِيْ اَرْطَاةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت بسر بن ابی ارطاۃ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6506 – حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: بُسْرُ بْنُ اَبِيْ اَرْطَاةَ وَاسْمُ اَبِيْ اَرْطَاةَ عُمَيْرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُوَيْمِرِ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ الْحَلْبَسِ

6505: سنن ابن ماجه - كتاب الجنائز' باب ما جاء في الصلاة على القبر - حديث: 1523' السنن للنسائي - كتاب الجنائز' الصلاة على القبر - حديث: 2005' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' الصلاة على القبر - حديث: 2124' مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين' حديث يزيد بن ثابت - حديث: 19043' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الجنائز' من رخص في الاذان بالجنازة - حديث: 11025' صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما او مؤخرا' فصل في الصلاة على الجنازة - ذكر الخبر الدال على ان العلة في صلاة المصطفى صلى الله' حديث: 3142

بْنِ سَيَّارِ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعِيصِ بْنِ عَامِرِ بْنِ لُؤَيِّ

✧✧مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''بسر بن ابی ارطاۃ بن عمیر بن عمرو بن عویمر بن عمران بن الحلبس بن سیار بن نزار بن معیص بن عامر بن لوی''

6507 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: مَاتَ بُسْرُ بْنُ اَبِي اَرْطَاةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ، وَكَانَ قَدْ كَبُرَ سِنُّهُ حَتّٰى خَرِفَ، وَكَانَ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ وَوَلَدُهُ بِالْبَصْرَةِ

✧✧خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: حضرت بسر بن ابی ارطاۃ رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ کی خلافت میں فوت ہوئے، بہت زیادہ عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے ان کی عقل میں کچھ خلل واقع ہوگیا تھا۔ ان کی کنیت ''ابوعبدالرحمٰن'' تھی مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہوا، ان کی اولاد امجاد بصرہ میں قیام پذیر ہیں۔

6508 – حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ فِرَاسٍ الْفَقِيهُ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالَى، ثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي شَيْبَانَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عُبَيْدَةَ بْنِ اَبِي الْمُهَاجِرِ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ، مَوْلَى بُسْرِ بْنِ اَبِي اَرْطَاةَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ اَبِي اَرْطَاةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَدْعُو اللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُورِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ

✧✧حضرت بسر بن ابی ارطاۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا مانگا کرتے تھے ''یا اللہ تمام امور میں ہماری عاقبت بہتر فرما اور ہمیں دنیا کی ذلت اور آخرت کے عذاب سے بچا۔

ذِكْرُ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت مستورد بن شداد فہری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6509 – حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: الْمُسْتَوْرِدُ بْنُ شَدَّادِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حِسْلِ بْنِ الْاَحَبِّ بْنِ حَبِيبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ شَيْبَانَ بْنِ مُحَارِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكٍ مَاتَ بِمِصْرَ فِي وِلَايَةِ مُعَاوِيَةَ

✧✧مصعب بن عبداللہ نے ان کا نسب یوں بیان کی ''مستورد بن شداد بن عمرو بن حسل بن احب بن حبیب بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک''۔ حضرت معاویہ کے دورِ حکومت میں، مصر میں ان کا انتقال ہوا۔

6508: صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق: باب الادعية - ذكر ما يستحب للمرء ان يسال الله جل وعلا العافية في حديث: 953' مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث بسر بن ارطاة - حديث: 17319' المعجم الكبير للطبراني - باب الباء بلال بن الحارث المزني - بسر بن ابي ارطاة القرشي' حديث: 1185' الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم - بسر بن ابي ارطاة' حديث: 787

6510 – اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِیُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِیْدٍ الدَّارِمِیُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَیُّوبَ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِیِّ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا مَثَلُ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا کَمَا یُدْخِلُ رَجُلٌ اِصْبَعَهٗ فَبِمَ یَرْجِعُ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)6510 – سکت عنه الذهبی فی التلخیص

✧✧ ابواسحاق ہمدانی روایت کرتے ہیں، حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص اپنی انگلی (سمندر میں) داخل کرے، پھر دیکھے کہ اس پر کتنا پانی لگا ہے۔ (جو پانی سمندر میں ہے وہ آخرت ہے اور جو انگلی پر لگا ہے وہ دنیا ہے)

ذِکْرُ خُفَافِ بْنِ اِیمَاءَ بْنِ رَحْضَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت خفاف بن ایماء بن رحضہ رضی اللہ عنہما کا تذکرہ

6511 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِیُّ، ثَنَا اَبُوْ خَلِیْفَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِیُّ، ثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الْمُثَنّٰی، قَالَ: خُفَافُ بْنُ اِیمَاءَ بْنِ رَحْضَةَ بْنِ حَرْبَةَ بْنِ خُفَافِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ غِفَارٍ، وَقَدْ اَسْلَمَ اَبُوْهُ اِیمَاءُ بْنُ رَحْضَةَ وَکَانَ مِنْ سَادَاتِ قَوْمِهٖ، وَقَدْ شَهِدَ خُفَافُ بْنُ اِیمَاءَ الْحُدَیْبِیَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

✧✧ معمر بن مثنی نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''خفاف بن ایماء بن رحضہ بن حربہ بن خفاف بن حارثہ بن غفار'' ان کے والد ایماء بن رحضہ بھی اسلام لائے تھے، یہ اپنی قوم کے قائدین میں سے تھے، حضرت خفاف رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حدیبیہ میں شریک ہوئے تھے۔

6512 – اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ عِصْمَةَ الْعَدْلُ، ثَنَا السَّرِیُّ بْنُ خُزَیْمَةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ الْمُقْرِءُ، ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ الْمُغِیْرَةِ، عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَتَیْنَا قَوْمَنَا غِفَارًا فَاَسْلَمَ بَعْضُهُمْ قَبْلَ اَنْ یَقْدَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ، وَکَانَ یَؤُمُّهُمْ اِیمَاءُ بْنُ رَحْضَةَ وَکَانَ سَیِّدَهُمْ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)6512 – سکت عنه الذهبی فی التلخیص

6510:صحیح مسلم - کتاب الجنة وصفة نعیمها واهلها' باب فناء الدنیا وبیان الحشر یوم القیامة - حدیث: 5210'الجامع للترمذی ' ابواب الزهد عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب منه' حدیث: 2301'سنن ابن ماجه - کتاب الزهد' باب مثل الدنیا - حدیث: 4106'صحیح ابن حبان - کتاب الایمان' ذکر البیان بان المرء جائز له ان یحلف فی کلامه إذا - حدیث: 4394'السنن الکبری للنسائی - سورة الرعد' سورة الإخلاص - حدیث: 11371'مسند احمد بن حنبل - مسند الشامیین' حدیث المستورد بن شداد - حدیث: 17696'مسند الحمیدی - حدیث مستورد الفهری رضی الله عنه' حدیث: 826'المعجم الاوسط للطبرانی - باب العین' من اسمه : مطلب - حدیث: 8877

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم اپنے قبیلے غفار میں آئے، ان میں سے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ آنے سے پہلے مشرف باسلام ہوگئے تھے، حضرت ایماء بن رحضہ رضی اللہ عنہ ان کی امامت کروایا کرتے تھے۔ اور وہ ان کے سردار بھی تھے۔

6513 - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي لَيْثٌ، حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ اَبِي اَنَسٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ خُفَافِ بْنِ اِيمَاءَ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ: اللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَرِعْلًا، وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، وَغِفَارًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا، وَاَسْلَمَ سَالَمَهَا اللّٰهُ

✧✧ حضرت خفاف بن ایماء بن رحضہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں یوں دعا مانگی ''اے اللہ بنی لحیان، رعل، ذکوان اور عصیہ پر لعنت فرما، کیونکہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ غفار قبیلے کی مغفرت فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ قبیلہ اسلم کو سلامت رکھے۔

ذِكْرُ اَبِي بَصْرَةَ جَمِيلِ بْنِ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوبصرہ جمیل بن بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6514 - قَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِي بَصْرَةَ، جَمَاعَةٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ زَادَكُمْ صَلَاةً فَصَلُّوهَا فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ اِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ وَهِيَ الْوِتْرُ وَاَنَّهُ اَبُو نُصْرَةَ الْغِفَارِيُّ، قَالَ: اَبُو تَمِيمٍ فَكُنْتُ اَنَا، وَاَبُو ذَرٍّ قَاعِدَيْنِ فَاَخَذَ بِيَدِي اَبُو ذَرٍّ فَانْطَلَقْنَا اِلَى اَبِي بَصْرَةَ فَوَجَدْنَاهُ عِنْدَ الْبَابِ الَّذِي عِنْدَ دَارِ عَمْرٍو، فَقَالَ لَهُ اَبُو ذَرٍّ يَا اَبَا بَصْرَةَ اَنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى زَادَكُمْ صَلَاةً فَصَلُّوهَا فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ اِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ الْوِتْرِ ؟ قَالَ: نَعَمْ

✧✧ کئی صحابہ کرام نے حضرت ابوبصرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ

6513:صحيح مسلم - كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب القنوت في جميع الصلاة إذا نزلت بالمسلمين نازلة - حديث:1130، مسند احمد بن حنبل - مسند المدنيين، حديث خفاف بن إيماء بن رحضة الغفاري - حديث:16277، المعجم الكبير للطبراني - باب الخاء، باب من اسمه خزيمة - خفاف بن إيماء بن رحضة الغفاري وهو خفاف بن إيماء بن، حديث:4057، مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الفضائل، من فضل النبي صلى الله عليه وسلم من الناس بعضهم على - حديث:31843، صحيح ابن حبان - كتاب الصلاة، فصل في القنوت - ذكر الخبر المدحض قول من زعم ان هذه السنة تفرد بها، حديث:2008

6514:شرح معاني الآثار للطحاوي - باب الوتر هل يصلى في السفر على الراحلة ام لا ؟، حديث:1598، مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار، حديث ابي بصرة الغفاري - حديث:23241، مسند الحارث - كتاب الصلاة، باب ما جاء في الوتر - حديث:226، المعجم الكبير للطبراني - باب الجيم، باب من اسمه جابر - جميل بن بصرة ابو بصرة الغفاري، حديث:2127

نے تمہارے لئے ایک اور نماز کا اضافہ کیا ہے، تم وہ نماز عشاء اور فجر کے درمیان پڑھا کرو، اور وہ نماز ہے ''وتر''۔ حضرت ابوبصرہ ''غفاری'' ہیں۔ ابوتمیم کہتے ہیں: میں اور ابوذر رضی اللہ عنہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ابوبصرہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے، دار عمرو کے قریب دروازے پر ہی ہماری ان کے ساتھ ملاقات ہوگئی، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے ابوبصرہ رضی اللہ عنہ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہارے لئے ایک اور نماز کا اضافہ کیا ہے، اس کو تم عشاء اور فجر کی نماز کے درمیان (کسی بھی وقت) پڑھ لیا کرو'' حضرت ابوبصرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں۔

ذِكْرُ ابْنِهِ بَصْرَةَ بْنِ اَبِيْ بَصْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابوبصرہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت بصرہ بن ابی بصرہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6515 - اَخْبَرَنِي الْاُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِيدِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْبَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ بَصْرَةَ بْنِ اَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ، قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً بِكْرًا فَوَجَدْتُهَا حُبْلَى، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا الْوَلَدُ فَعَبْدٌ لَكَ، فَاِذَا وَلَدَتْ فَاجْلِدُوهَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6515 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت بصرہ بن ابی بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک کنواری لڑکی سے شادی کی، لیکن بعد میں پتا چلا کہ وہ تو شادی سے پہلے ہی حاملہ تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لڑکا تمہارا غلام ہوگا، جب یہ عورت بچہ جنے تو اس کو ۱۰۰ کوڑے مارو، اور اس کو اسی مقدار میں مہر دیا جائے جس قدر اس کے ساتھ سلسلہ ازدواج رہا۔

ذِكْرُ اَبِيْ رُهْمٍ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابورہم غفاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6516 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: اَبُو رُهْمٍ اسْمُهُ كُلْثُومُ بْنُ حُصَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مُعَيْسِيرِ بْنِ بَدْرِ بْنِ اَحْمَسَ بْنِ غِفَارٍ، وَيُقَالُ كُلْثُومُ بْنُ حُصَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اسْتَخْلَفَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَدِينَةِ لَمَّا خَرَجَ لِفَتْحِ مَكَّةَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: ابورہم رضی اللہ عنہ کا نام ''کلثوم بن حصین بن عبید بن خالد بن معیسیر بن بدر بن احمس بن غفار'' ہے۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ ان کا نام ''کلثوم بن حصین بن عبید بن خالد'' ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے لئے

6515: سنن ابی داود - كتاب النكاح، باب فى الرجل يتزوج المراة فيجدها حبلى - حديث: 1833، مصنف عبد الرزاق الصنعانى - كتاب النكاح، باب ما رد من النكاح - حديث: 10389، سنن الدارقطنى - كتاب النكاح، باب المهر - حديث: 3158، المعجم الكبير للطبرانى - باب الباء، باب من اسمه بشير - بصرة بن ابى بصرة الغفارى ويقال له نضرة والصواب بصرة، حديث: 1231

روانہ ہوئے تو ان کو مدینہ منورہ میں نائب مقرر فرمایا تھا۔

6517 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اَبُوْ شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ، ثَنَا النُّفَيْلِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ لَفَتْحِ مَكَّةَ اسْتَخْلَفَ اَبَا رُهْمٍ كُلْثُوْمَ بْنَ حُصَيْنٍ الْغِفَارِيَّ عَلَى الْمَدِيْنَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6517 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے لئے روانہ ہوئے تو حضرت ابورہم کلثوم بن حصین غفاری رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا نائب بنایا۔

6518 – اَخْبَرَنِي اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي ابْنُ اَخِي اَبِي رُهْمٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا رُهْمٍ كُلْثُوْمَ بْنَ حُصَيْنٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ فَسِرْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ مَعَهُ وَنَحْنُ بِقُرْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَلْقَى عَلَيْنَا النُّعَاسَ وَجَعَلْتُ اَسْتَيْقِظُ وَقَدْ دَنَتْ رَاحِلَتِي مِنْ رَاحِلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقْتُ اَزْجُرُ رَاحِلَتِي عَنْهُ حَتّٰى غَلَبَتْنِي عَيْنِي فِي بَعْضِ الطَّرِيْقِ وَنَحْنُ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَعَزَّ اَهْلِي عَلَيَّ اَنْ يَتَخَلَّفَ عَنِّي الْمُهَاجِرُوْنَ مِنْ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارُ، وَاَسْلَمُ، وَغِفَارٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6518 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابورہم کے بھتیجے بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابورہم کلثوم بن حصین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی، انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک میں شریک تھا، ایک رات ہم نے سفر کیا، اس رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت زیادہ قریب تھا، آخر شب میں ہمیں نیند آ گئی، میں لوگوں کو اٹھانا شروع ہو گیا، میری سواری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے قریب تھی، میں اپنی سواری کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رکھنے کی کوشش کر رہا تھا، حتیٰ کہ راہ چلتے ہوئے رات کے کسی پہر میں مجھے بھی نیند آ گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے سب سے زیادہ اس بات کی تکلیف ہے کہ قریش کے کچھ مہاجرین اور انصار اور اسلم اور غفار قبیلہ کے کچھ لوگ پیچھے رہ گئے ہیں۔

ذِكْرُ حُذَيْفَةَ بْنِ اُسَيْدٍ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6519 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ

عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: " حُذَيْفَةُ بْنُ اُسَيْدِ بْنِ الْاَغْوَسِ بْنِ وَاقِعَةَ بْنِ حَرَامِ بْنِ غِفَارٍ وَقِيْلَ: ابْنُ اُسَيْدِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الْاَغْوَزِ يُكَنّٰى اَبَا سَرِيْحَةَ تَحَوَّلَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلَى الْكُوْفَةِ وَمَاتَ بِهَا "

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری ان کا نسب یوں بیان کرتے ہیں: حذیفہ بن اسید بن اغوس بن واقعہ بن حرام بن غفار'' بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ آپ ''اسید بن خالد بن اغوز'' کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ''ابوسریحہ'' تھی، آپ مدینہ منورہ سے کوفہ شریف میں منتقل ہو گئے تھے۔ وہیں پر ان کا انتقال ہوا۔

6520 – اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَلِیٍّ الْحَطَبِیُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمُؤَدِّبُ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْعَطَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ اَبِی الطُّفَيْلِ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ الْغِفَارِیِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَجِیْءُ الرِّيْحُ الَّتِیْ يَقْبِضُ اللّٰهُ فِيْهَا نَفْسَ كُلِّ مُؤْمِنٍ، ثُمَّ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَهِیَ الْاٰيَةَ الَّتِیْ ذَكَرَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ كِتَابِهِ الْحَدِيْثَ

✧✧ حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک ایسی ہوا چلے گی، جس کے چلنے سے تمام مومنین فوت ہو جائیں گے، پھر سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہوگا، یہ وہی نشانی ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

6521 – اَخْبَرَنِیْ عَبْدَانُ بْنُ يَزِيْدَ الدَّقِيْقِیُّ، بِهَمْدَانَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ نَصْرِ بْنِ حَاجِبٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شُبْرُمَةَ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَرِّبُ كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ فَيَذْبَحُ اَحَدَهُمَا فَيَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ هٰذَا عَنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَيُقَرِّبُ الْآخَرَ فَيَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ هٰذَا عَنْ اُمَّتِیْ مَنْ شَهِدَ لَكَ بِالتَّوْحِيْدِ وَلِیْ بِالْبَلَاغِ

✧✧ حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے، ایک کو ذبح کرتے ہوئے فرماتے: اے اللہ! یہ محمد اور آلِ محمد کی طرف سے ہے، اور دوسرے کو ذبح کرتے ہوئے فرماتے: یا اللہ! یہ میری امت کی جانب سے ہے، جو تیری توحید کو مانتی ہے۔ اور میرے ذمے تو صرف تیرا پیغام پہنچا دینا ہے۔

ذِكْرُ عَتَّابِ بْنِ اُسَيْدٍ الْاُمَوِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عتاب بن اسید اموی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6522 – حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِیُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِیُّ، قَالَ: عَتَّابُ بْنُ اُسَيْدِ بْنِ اَبِی الْعِيْصِ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِشَمْسِ بْنِ عَبْدِمَنَافٍ، وَاُمُّ عَتَّابِ بْنِ اُسَيْدٍ، وَخَالِدِ بْنِ اُسَيْدٍ زَيْنَبُ بِنْتُ اَبِیْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِشَمْسٍ اسْتَعْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

6521: المعجم الكبير للطبرانی - باب من اسمه حمزة' حذيفة بن اسيد ابو سريحة الغفاری - الشعبی عن حذيفة بن اسيد' حديث: 2991

وَسَلَّمَ عَتَّابًا عَلَى مَكَّةَ، وَمَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَتَّابُ عَامِلُهُ عَلَى مَكَّةَ وَتُوُفِّيَ عَتَّابُ بْنُ اُسَيْدٍ بِمَكَّةَ فِي جُمَادَى الْاُخْرَى سَنَةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عتاب بن اسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبدشمس بن عبدمناف''۔ عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ اور خالد بن اسید کی والدہ ''زینب بنت ابوعمرو بن امیہ بن عبدشمس'' ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عتاب رضی اللہ عنہ کو مکہ کا عامل بنایا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے موقع پر بھی آپ ہی مکہ کے عامل تھے۔ حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ ۱۳ سن ہجری کو ماہ جمادی الاولیٰ میں مکہ میں فوت ہوئے۔

6523 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ، ثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ الْقَاضِيْ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ سَعِيْدٍ، مِنْ بَنِيْ قَيْسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ بْنِ سَالِمٍ الْقَدَّاحُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ قُرْبِهِ مِنْ مَكَّةَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ: اِنَّ بِمَكَّةَ لَاَرْبَعَةَ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ اَرْبَاهُمْ عَنِ الشِّرْكِ وَاَرْغَبُ لَهُمْ فِي الْاِسْلَامِ قِيْلَ: وَمَنْ هُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: عَتَّابُ بْنُ اُسَيْدٍ، وَجُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ، وَحَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ، وَسُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: غزوہ فتح مکہ کے موقع پر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے بالکل قریب پہنچ چکے تھے، فرمایا: مکہ میں چار قریشی آدمی ہیں، ان کو

شرک سے بہت دور اور اسلام بہت قریب تھے، صحابہ کرام نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ	جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ
حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ	سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ

6524 – اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْكَارِزِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ، ثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حَفْصٍ الْعَتَكِيُّ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ اَبِيْ عُثْمَانَ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَقْرَبَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَتَّابَ بْنَ اُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ اِلَى بَيْتِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ مَا اَصَبْتُ فِيْ عَمَلِيْ هٰذَا الَّذِيْ وَلَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا ثَوْبَيْنِ مُعَقَّدَيْنِ فَكَسَوْتُهُمَا كَيْسَانَ مَوْلَايَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6524 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عمرو بن ابی عقرب فرماتے ہیں: عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ بیت اللہ کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے فرمارہے تھے: خدا کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہاں کا عامل بنایا ہے، اس عمل کی بدولت صرف یہ دو کپڑے مجھے ملے ہیں، وہ بھی میں نے اپنے دو غلاموں کو پہننے کے لئے دے دیئے ہیں۔

6525 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ الْاَيْلِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ التَّمَّارُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ اُسَيْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ فِي زَكَاةِ الْكُرُومِ: اَنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا تُخْرَصُ النَّخْلُ، ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا

✧✧ حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انگوروں کے گچھوں کی زکاۃ کی بابت فرمایا: جیسے کھجور کے درخت لگائے جاتے ہیں اسی طرح اس کو بھی لگایا جاتا ہے، پھر جس طرح کھجور کے درخت کی زکاۃ اس کی کھجوروں کے ذریعے دی جاتی ہے اسی طرح انگوروں کی بیل کی زکاۃ انگوروں کے ذریعے دی جائے گی۔

ذِكْرُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت شداد بن ہاد رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6526 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: وَمِنْ حُلَفَاءِ بَنِي هَاشِمٍ مِنْ غَيْرِ اَهْلِ بَدْرٍ شَدَّادُ بْنُ الْهَادِ، وَشَدَّادٌ سَلَفٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ عِنْدَهُ سُلْمَى بِنْتُ عُمَيْسٍ خَلَفَ عَلَيْهَا بَعْدَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ خلیفہ بن خیاط کہتے ہیں: بنی ہاشم کے حلیفوں میں جو کہ بدر میں شریک نہیں ہو سکے، حضرت شداد بن ہاد رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم زلف تھے، ان کی زوجہ کا نام سلمٰی بنت عمیس ہے، وہ پہلے حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، حضرت حمزہ کے بعد حضرت شداد نے ان سے نکاح کیا تھا۔ (اور سلمٰی بنت عمیس، اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہ کی مادرزاد بہن ہیں)

6527 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ اَبِي عَمَّارٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَعْرَابِ آمَنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: اُهَاجِرُ مَعَكَ؟ فَاَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ بِهِ، فَلَمَّا كَانَتْ غَزْوَةُ خَيْبَرَ اَوْ حُنَيْنٍ غَنِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَسَمَ وَقَسَمَ لَهُ، فَاَعْطَى اَصْحَابَهُ مَا قَسَمَ لَهُ، وَكَانَ يَرْعَى ظَهْرَهُمْ، فَلَمَّا جَاءَ دَفَعُوهُ اِلَيْهِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قَالُوا: قَسَمَهُ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَهُ فَجَاءَهُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، مَا عَلَى هٰذَا اتَّبَعْتُكَ، وَلٰكِنِّي اتَّبَعْتُكَ عَلَى اَنْ اُرْمَى هَا هُنَا وَاَشَارَ اِلَى حَلْقِهِ

6525: الجامع للترمذی - ' ابواب الزكاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في الخرص ' حديث: 614 'سنن ابی داود - كتاب الزكاة ' باب في خرص العنب - حديث: 1379 'شرح معانی الآثار للطحاوی - كتاب الزكاة ' باب الخرص - حديث: 1984 'صحيح ابن حبان - كتاب الزكاة ' باب العشر - ذكر الإخبار عما يعمل الخارص في العنب كما يعمله في النخل ' حديث: 3338 'صحيح ابن خزيمة - كتاب الزكاة ' جماع ابواب صدقة الحبوب والثمار - باب السنة في خرص العنب لتؤخذ زكاته زبيبا كما تؤخذ زكاة ' حديث: 2155 'المعجم الاوسط للطبرانی - باب العين ' من اسمه : مقدام - حديث: 9010

بِسَهْمٍ فَامُوتَ وَادْخُلَ الْجَنَّةَ، فَقَالَ: اِنْ تَصْدُقِ اللّٰهَ يَصْدُقْكَ فَلَبِثُوا قَلِيلًا، ثُمَّ دَحَضُوا فِي قِتَالِ الْعَدُوِّ فَاُتِيَ بِهٖ يُحْمَلُ وَقَدْ اَصَابَهُ سَهْمٌ حَيْثُ اَشَارَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَهُوَ هُوَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ فَصَدَقَهُ فَكَفَّنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدَّمَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ، وَكَانَ مِمَّا ظَهَرَ مِنْ صَلَاتِهٖ عَلَيْهِ: اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِي سَبِيلِكَ فَقُتِلَ شَهِيدًا فَاَنَا عَلَيْهِ شَهِيدٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6527 – سکت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت شداد بن الہاد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دیہاتی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کی خواہش کا بھی اظہار کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کے ذمے لگا دیا، جب غزوہ خیبر یا حنین کا موقع آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام میں غنیمتیں تقسیم فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شداد کے لئے ان کے ساتھیوں کو حصہ دیا، آپ ان لوگوں کی بکریاں چرایا کرتے تھے، جب وہ آئے تو ان کے ساتھیوں نے ان کا حصہ ان کے سپرد کیا، انہوں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تمہارے لئے بھیجا ہے، حضرت شداد رضی اللہ عنہ نے وہ حصہ وصول کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں چلے آئے، آ کر عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اس غرض سے تو آپ کی بیعت نہیں کی، پھر وہ (اپنے حلق کی جانب اشارہ کرتے ہوئے) کہنے لگے: لیکن میں نے تو اس لئے بیعت کی تھی تا کہ میرے اس حلق پر تیر لگتا، میں شہید ہوتا اور جنت میں داخل ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ کی بات کو پورا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری بات پوری کرے گا۔ اس کے بعد کوئی زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ وہ دشمن کی فوج میں جا گھسے، لڑائی کے بعد جب ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو ان کے حلق کے اسی مقام پر تیر پیوست تھا جہاں پر انہوں نے اشارہ کیا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا یہ وہی شخص ہے؟ صحابہ کرام نے بتایا کہ جی ہاں یہ وہی شخص ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچ کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کا وعدہ سچ کر دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان کو کفن دیا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے یہ دعا مانگی "اے اللہ! تیرا یہ بندہ تیری راہ میں جہاد کرنے کے لئے نکلا تھا، یہ تیری راہ میں شہید ہو گیا ہے اور میں اس کا گواہ ہوں۔

ذِكْرُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ حِبِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6528 – اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُو عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: اُسَامَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ شَرَاحِيلَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عَبْدِالْعُزّٰى بْنِ يَزِيدَ بْنِ امْرِءِ الْقَيْسِ الْكَلْبِيِّ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَرَسُوْلُهُ وَاَخْبَرَنِي بِهٰذَا النَّسَبِ: اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا شَبَابٌ وَزَادَ فِيهِ، وَاُمُّهُ اُمُّ اَيْمَنَ مَوْلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ بِالْمَدِينَةِ فِي اٰخِرِ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ابْنُ سِتِّينَ سَنَةً، وَكَانَ يُكَنّٰى اَبَا مُحَمَّدٍ

✧✧ حضرت عروہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے''اسامہ بن زید بن حارثہ بن شراحیل بن کعب بن عبدالعزیٰ بن یزید بن امرء القیس کلبی'' اللہ تعالیٰ اوراس کا رسول ان پر اپنی نعمتیں نازل فرمائے۔احمد بن یعقوب نے موسیٰ بن زکریا کے حوالے سے شباب کے واسطے سے مجھے یہ نسب بیان کیا ہے، اوراس میں اس بات کا بھی اضافہ ہے کہ ان کی والدہ رسول اللہ ﷺ کی آزادہ شدہ باندی حضرت اُمّ ایمن تھیں۔حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ ۶۰ برس کی عمر میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت کے اواخر میں مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔ان کی کنیت''ابومحمد'' تھی۔

6529 - اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ، ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَهْدِيِّ الْمَوْصِلِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحَبُّ اَهْلِيْ اِلَيَّ مَنْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْهِ اُسَامَةُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6529 – عمر بن أبی مسلمة ضعيف

✧✧ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: مجھے پورے گھر میں سب سے زیادہ پیار اس شخص کے ساتھ ہے جس پر میں نے اور اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے اور وہ''اسامہ'' ہے۔

6530 - حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السَّكَنِ، ثَنَا عَفَّانُ، وَحَجَّاجٌ، قَالَا: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُسَامَةُ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6530 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: اسامہ مجھے ساری دنیا سے زیادہ عزیز ہے۔

6531 - اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ، قَالَ: بَلَغَتِ النَّخْلَةُ عَلَى عَهْدِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلْفَ دِرْهَمٍ، فَعَمَدَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اِلٰى نَخْلَةٍ فَنَقَرَهَا وَاَخْرَجَ جُمَّارَهَا فَاَطْعَمَهَا اُمَّهُ، فَقَالَ لَهُ: مَا حَمَلَكَ عَلٰى هٰذَا؟ وَاَنْتَ تَرَى النَّخْلَةَ قَدْ بَلَغَتْ اَلْفًا، فَقَالَ: اِنَّ اُمِّيْ سَاَلَتْنِيْهِ وَلَا تَسْاَلُنِيْ شَيْئًا اَقْدِرُ عَلَيْهِ اِلَّا اَعْطَيْتُهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6531 – الحديث فيه إرسال

✧✧ محمد بن سیرین فرماتے ہیں: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کھجور کے درخت کی قیمت ایک ہزار درہم تک پہنچ گئی تھی، حضرت اسامہ بن زید نے ایک درخت اکھاڑا، اس کی گوند نکال کر اپنی والدہ کو کھلائی، حضرت عثمان نے ان سے پوچھا کہ تم نے یہ درخت کیوں اکھیڑا؟ جبکہ تم جانتے بھی ہو کہ اس کی قیمت ایک ہزار درہم تک ہے۔انہوں نے کہا: میری

6529: الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - ومن ذكر موالی بنی هاشم اسامة بن زيد بن حارثة يكنى' حديث: 418

والدہ نے مجھے کہا تھا، اور میری والدہ مجھ سے جو فرمائش کرے اگر وہ چیز میری استطاعت میں ہو تو میں ان کو ضرور دیتا ہوں۔

6532 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْحَضْرَمِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَشْيَاخَنَا، يَقُوْلُوْنَ: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ ابوبکر بن شعیب بن حجاب اپنے شیوخ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی پر یہ عبارت کندہ تھی "حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیارا)۔

6533 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَنْصُوْرٍ الْقَاضِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ يُخَاطَبُ بِالْاَمِيْرِ حَتّٰى مَاتَ يَقُوْلُوْنَ بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6533 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ زہری فرماتے ہیں: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی وفات تک لوگ ان کو "امیر" کہہ کر پکارتے تھے، لوگ کہتے تھے کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "امیر" مقرر فرمایا ہے۔

6534 - اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الطَّحَّانُ، ثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ

✧✧ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میدان عرفات میں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر بیٹھا تھا۔

6535 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا خَالِدٌ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِي عَرِيبٍ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَدَحَنِي فِي وَجْهِي، فَقَالَ: اِنَّهُ حَمَلَنِي اَنْ اَمْدَحَكَ فِي وَجْهِكَ اَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِذَا مُدِحَ الْمُؤْمِنُ فِي وَجْهِهِ رَبَا الْاِيْمَانُ فِي قَلْبِهِ

✧✧ حضرت خلاد بن سائب فرماتے ہیں: میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، انہوں نے میرے منہ پر میری تعریف کی، اور فرمایا: میں تمہاری تعریف تمہارے منہ پر اس لئے کر رہا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب مومن کے سامنے اس کی تعریف کی جائے تو اس کے دل کے اندر ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔

6535: المعجم الكبير للطبراني - باب' حديث: 427

ذِكْرُ اَبِىْ رَافِعٍ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

رسول اللہ ﷺ کے آزادکردہ غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6536 – حَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِىُّ، قَالَ: كَانَ اَبُوْ رَافِعٍ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَلَمَّا اَسْلَمَ الْعَبَّاسُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهَبَهُ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ اسْمُهُ اَسْلَمَ وَيُقَالُ اِبْرَاهِيمُ وَاَسْلَمَ قَبْلَ بَدْرٍ، وَلٰكِنَّهُ كَانَ مُقِيمًا بِمَكَّةَ مَعَ الْعَبَّاسِ، وَمَاتَ بَعْدَ قَتْلِ عُثْمَانَ سَنَةَ خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ

✧✧ ابراہیم بن اسحاق حربی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے آزادکردہ غلام حضرت ابورافع، حضرت عباس بن عبدالمطلب کے غلام تھے، جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو انہوں نے یہ غلام رسول اللہ ﷺ کو تحفہ میں دے دیا، ان کا اصل نام ''اسلم'' ہے۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ ان کا نام ''ابراہیم'' ہے۔ آپ جنگ بدر سے پہلے اسلام لائے تھے، لیکن حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ شریف میں ہی مقیم تھے، حضرت عثمان کی شہادت کے بعد سن ۳۵ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

6537 – اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِىُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ، ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، مَوْلَى عَلِىٍّ، عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى الْيَمَنِ فَعَقَدَلَهُ لِوَاءً فَلَمَّا مَضَى، قَالَ: يَا اَبَا رَافِعٍ، الْحَقْهُ وَلَا تَدْعُهُ مِنْ خَلْفِهِ، وَلْيَقِفْ وَلَا يَلْتَفِتُ حَتّٰى اَجِيئَهُ فَاَتَاهُ فَاَوْصَاهُ بِاَشْيَاءَ، فَقَالَ: يَا عَلِىُّ، لَاَنْ يَهْدِىَ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْكَ رَجُلًا خَيْرٌ لَكَ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ

✧✧ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن کی جانب روانہ فرمایا اور علم بھی ان کو عطا فرمایا، جب آپ روانہ ہوئے تو (مجھے) فرمایا: اے ابورافع! اس کے ساتھ شامل ہو جا اور اس کو چھوڑ کر الگ نہ ہونا، اسی کے ساتھ رہنا، اِدھر اُدھر متوجہ نہیں ہونا یہاں تک کہ میں ان کے پاس آ جاؤں، پھر حضور ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور ان کو بھی کچھ نصیحتیں فرمائیں، پھر فرمایا: اے علی! تمہارے ذریعے اللہ تعالیٰ کسی شخص کو ہدایت عطا فرما دے، یہ تیرے لئے دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

6538 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، حَدَّثَهُ، اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ رَافِعٍ، حَدَّثَهُ، اَنَّ اَبَا رَافِعٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ اَقْبَلَ بِكِتَابٍ مِنْ قُرَيْشٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَلَمَّا اَدَّيْتُ الْكِتَابَ اُلْقِىَ فِىْ قَلْبِىَ الْاِسْلَامُ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّىْ وَاللّٰهِ لَا اَرْجِعُ اِلَيْهِمْ اَبَدًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّىْ لَا اَخِيسُ بِالْعَهْدِ وَلَا اَحِيسُ الْبُرُدَ، وَلٰكِنِ ارْجِعْ اِلَيْهِمْ، فَاِنْ كَانَ فِىْ قَلْبِكَ الَّذِىْ فِىْ قَلْبِكَ الْآنَ فَارْجِعْ قَالَ: فَرَجَعْتُ اِلَيْهِمْ، ثُمَّ اَقْبَلْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمْتُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)6538 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں قریش کا ایک خط لے کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ فرماتے ہیں: جب میں نے وہ خط رسول اللہ ﷺ کے سپرد کر دیا تو میرے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہوگئی، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ، میں کبھی بھی اُن لوگوں کی طرف لوٹ کر نہیں جاؤں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں وعدہ خلافی نہیں کر سکتا اور کسی کے سفیر کو اپنے پاس نہیں روک سکتا، اس لئے تم واپس ان لوگوں میں جاؤ، اگر وہاں جا کر بھی تمہارے جذبات یہی رہے تو لوٹ آنا، آپ فرماتے ہیں: میں اپنی قوم میں لوٹ کر گیا، اس کے بعد دوبارہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوگیا۔[1]

ذِكْرُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6539 - حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: وَسَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ يُكَنّٰى اَبَا عَبْدِاللّٰهِ كَانَ وَلَاؤُهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ .

✧✧ مصعب بن عبداللہ فرماتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوعبداللہ'' ہے۔ ان کی ولاء رسول اللہ ﷺ کے لئے تھی، رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا تھا ''سلمان میرے گھر کا ہی ایک فرد ہے۔

6540 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا شِهَابٌ، قَالَ: مَاتَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ سَنَةَ سَبْعٍ وَثَلَاثِيْنَ

✧✧ شہاب کہتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا انتقال ۳۷ ہجری کو ہوا۔

6541 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، وَاِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، قَالَا: ثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَّ الْخَنْدَقَ عَامَ حَرْبِ الْاَحْزَابِ حَتّٰى بَلَغَ الْمَذَاحِجَ، فَقَطَعَ لِكُلِّ عَشَرَةٍ اَرْبَعِيْنَ ذِرَاعًا فَاحْتَجَّ الْمُهَاجِرُوْنَ سَلْمَانُ مِنَّا، وَقَالَتِ الْاَنْصَارُ: سَلْمَانُ مِنَّا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

[1] (اس حدیث کے الفاظ میں اختلاف ہے، مسند امام احمد بن حنبل میں اس حدیث میں ولا اخیس البرد کی بجائے ولا احبس البرد کے الفاظ ہیں، مسند امام احمد بن حنبل حدیث نمبر ۲۳۸۵۷) اور سنن ابی داؤد میں بھی یہی الفاظ ہیں، سنن ابی داؤد جلد ۲، صفحہ ۸۲، حدیث نمبر ۲۷۵۸) سنن نسائی (حدیث نمبر ۸۶۲۱) میں بھی ''ولا احبس البرد'' کے ہی الفاظ ہیں۔ شرح معانی الآثار (حدیث نمبر ۵۴۴۸) میں بھی یہی الفاظ ہیں۔ اس سے سمجھ میں آتا ہے کہ المستدرک میں کتابت کی کوئی غلطی موجود ہے، اور اصل لفظ ''لا اخیس'' نہیں بلکہ ''لا احبس'' ہے۔ شفیق)

6539:المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه سهل' سلمان الفارسی يكنى ابا عبد الله رضی الله عنه - حديث:5905

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَلْمَانُ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6541 – سنده ضعيف

✧✧ کثیر بن عبداللہ المزنی اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنگ احزاب کے موقع پر خندق کھودنے کے لئے نشان لگایا، یہ نشان مقام مذاج تک پہنچا، پھر آپ ﷺ نے ہر آدمی کو ۴۰ گز خندق کھودنے کا کام سپرد کیا، (اس موقع پر مجھے اپنے ساتھ شامل کرنے کے سلسلہ میں انصار ومہاجرین کا آپس میں اختلاف ہوگیا) مہاجرین کہہ رہے تھے کہ یہ ہم میں سے ہیں اور انصار کہہ رہے تھے کہ ہم میں سے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سلمان میرے گھر کا فرد ہے۔

6542 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَهْدِيِّ الْمَوْصِلِيُّ، ثنا عِمْرَانُ بْنُ خَالِدِ الْخُزَاعِيُّ الْبُنَانِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: دَخَلَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلَى وِسَادَةٍ فَاَلْقَاهَا لَهُ، فَقَالَ سَلْمَانُ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فَقَالَ عُمَرُ: حَدِّثْنَا يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلَى وِسَادَةٍ فَاَلْقَاهَا اِلَيَّ ثُمَّ قَالَ لِي: يَا سَلْمَانُ، مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْخُلُ عَلَى اَخِيهِ الْمُسْلِمِ فَيُلْقِي لَهُ وِسَادَةً اِكْرَامًا لَهُ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، اس وقت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تکیے کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ تکیہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو پیش کر دیا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوعبداللہ! آپ مجھے کوئی حدیث سنائیے، انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، رسول اللہ ﷺ تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے وہ تکیہ مجھے دیا اور فرمایا: اے سلمان! جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے اور میزبان اپنے مہمان کے احترام میں اس کو تکیہ پیش کرے، اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

6543 – حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، ثنا اَبُوْ بَكْرٍ يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ بِبَغْدَادَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اَبِي صَغِيرَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ، اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ كَانَا صَدِيقَيْنِ لِزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ اَتَيَاهُ لِيُكَلِّمَ لَهُمَا سَلْمَانَ اَنْ يُحَدِّثَهُمَا حَدِيثَهُ كَيْفَ كَانَ اِسْلَامُهُ فَاَقْبَلَا مَعَهُ حَتَّى لَقُوا سَلْمَانَ، وَهُوَ بِالْمَدَائِنِ اَمِيرًا عَلَيْهَا، وَاِذَا هُوَ عَلَى كُرْسِيٍّ قَاعِدٍ، وَاِذَا خُوصٌ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُسَفِّهُ، قَالَا: فَسَلَّمْنَا وَقَعَدْنَا، فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ: يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ، اِنَّ هٰذَيْنِ لِي صَدِيقَانِ وَلَهُمَا اَخٌ، وَقَدْ اَحَبَّا اَنْ يَسْمَعَا حَدِيثَكَ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ اِسْلَامِكَ؟ قَالَ: فَقَالَ سَلْمَانُ: كُنْتُ يَتِيمًا مِنْ رَامِ هُرْمُزَ، وَكَانَ ابْنُ

6542: المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمه احمد - حديث: 1592' المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه سهل' ما اسند سلمان - انس بن مالك ' حديث: 5942

دِهْقَانَ رَامَ هُرْمُزَ يَخْتَلِفُ إِلَى مُعَلِّمٍ يُعَلِّمُهُ، فَلَزِمْتُهُ لَأَكُونَ فِي كَنَفِهِ، وَكَانَ لِي أَخٌ أَكْبَرُ مِنِّي وَكَانَ مُسْتَغْنِيًا بِنَفْسِهِ، وَكُنْتُ غُلَامًا قَصِيرًا، وَكَانَ إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ تَفَرَّقَ مَنْ يُحَفِّظُهُمْ، فَإِذَا تَفَرَّقُوا خَرَجَ فَيَضَعُ بِثَوْبِهِ، ثُمَّ صَعِدَ الْجَبَلَ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ غَيْرَ مَرَّةٍ مُتَنَكِّرًا، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّكَ تَفْعَلُ كَذَا وَكَذَا، فَلِمَ لَا تَذْهَبُ بِي مَعَكَ؟ قَالَ: أَنْتَ غُلَامٌ، وَأَخَافُ أَنْ يَظْهَرَ مِنْكَ شَيْءٌ، قَالَ: قُلْتُ: لَا تَخَفْ، قَالَ: فَإِنَّ فِي هَذَا الْجَبَلِ قَوْمًا فِي بِرْطِيلِهِمْ لَهُمْ عِبَادَةٌ، وَلَهُمْ صَلَاحٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَعَالَى، وَيَذْكُرُونَ الْآخِرَةَ، وَيَزْعُمُونَنَا عَبَدَةَ النِّيرَانِ، وَعَبَدَةَ الْأَوْثَانِ، وَأَنَا عَلَى دِينِهِمْ، قَالَ: قُلْتُ فَاذْهَبْ بِي مَعَكَ إِلَيْهِمْ، قَالَ: لَا أَقْدِرُ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى أَسْتَأْمِرَهُمْ، وَأَنَا أَخَافُ أَنْ يَظْهَرَ مِنْكَ شَيْءٌ، فَيَعْلَمَ أَبِي فَيَقْتُلَ الْقَوْمَ فَيَكُونُ هَلَاكُهُمْ عَلَى يَدِي، قَالَ: قُلْتُ: لَنْ يَظْهَرَ مِنِّي ذَلِكَ، فَاسْتَأْمِرْهُمْ، فَأَتَاهُمْ، فَقَالَ: غُلَامٌ عِنْدِي يَتِيمٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَأْتِيَكُمْ وَيَسْمَعَ كَلَامَكُمْ، قَالُوا: إِنْ كُنْتَ تَثِقُ بِهِ، قَالَ: أَرْجُو أَنْ لَا يَجِيءَ مِنْهُ إِلَّا مَا أُحِبُّ، قَالُوا: فَجِيءْ بِهِ، فَقَالَ لِي: لَقَدِ اسْتَأْذَنْتُ فِي أَنْ تَجِيءَ مَعِي، فَإِذَا كَانَتِ السَّاعَةُ الَّتِي رَأَيْتَنِي أَخْرُجُ فِيهَا فَأْتِنِي، وَلَا يَعْلَمْ بِكَ أَحَدٌ، فَإِنَّ أَبِي إِنْ عَلِمَ بِهِمْ قَتَلَهُمْ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَتِ السَّاعَةُ الَّتِي يَخْرُجُ تَبِعْتُهُ فَصَعِدْنَا الْجَبَلَ، فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ، فَإِذَا هُمْ فِي بِرْطِيلِهِمْ قَالَ عَلِيٌّ: وَأُرَاهُ، قَالَ: وَهُمْ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ، قَالَ:، وَكَأَنَّ الرُّوحَ قَدْ خَرَجَ مِنْهُمْ مِنَ الْعِبَادَةِ يَصُومُونَ النَّهَارَ، وَيَقُومُونَ اللَّيْلَ، وَيَأْكُلُونَ عِنْدَ السَّحَرِ، مَا وَجَدُوا، فَقَعَدْنَا إِلَيْهِمْ، فَأَثْنَى الدِّهْقَانُ عَلَى خَيْرٍ، فَتَكَلَّمُوا، فَحَمِدُوا اللَّهَ، وَأَثْنَوْا عَلَيْهِ، وَذَكَرُوا مَنْ مَضَى مِنَ الرُّسُلِ وَالْأَنْبِيَاءِ حَتَّى خَلَصُوا إِلَى ذِكْرِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَقَالُوا: بَعَثَ اللَّهُ تَعَالَى عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَسُولًا وَسَخَّرَ لَهُ مَا كَانَ يَفْعَلُ مِنْ إِحْيَاءِ الْمَوْتَى، وَخَلْقِ الطَّيْرِ، وَإِبْرَاءِ الْأَكْمَهِ، وَالْأَبْرَصِ، وَالْأَعْمَى، فَكَفَرَ بِهِ قَوْمٌ وَتَبِعَهُ قَوْمٌ، وَإِنَّمَا كَانَ عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ ابْتَلَى بِهِ خَلْقَهُ، قَالَ: وَقَالُوا قَبْلَ ذَلِكَ: يَا غُلَامُ، إِنَّ لَكَ لَرَبًّا، وَإِنَّ لَكَ مَعَادًا، وَإِنَّ بَيْنَ يَدَيْكَ جَنَّةً وَنَارًا، إِلَيْهِمَا تَصِيرُونَ، وَإِنَّ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ الَّذِينَ يَعْبُدُونَ النِّيرَانَ أَهْلُ كُفْرٍ وَضَلَالَةٍ لَا يَرْضَى اللَّهُ مَا يَصْنَعُونَ وَلَيْسُوا عَلَى دِينٍ، فَلَمَّا حَضَرَتِ السَّاعَةُ الَّتِي يَنْصَرِفُ فِيهَا الْغُلَامُ انْصَرَفَ وَانْصَرَفْتُ مَعَهُ، ثُمَّ غَدَوْنَا إِلَيْهِمْ فَقَالُوا مِثْلَ ذَلِكَ وَأَحْسَنَ، وَلَزِمْتُهُمْ فَقَالُوا لِي يَا سَلْمَانُ: إِنَّكَ غُلَامٌ، وَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصْنَعَ كَمَا نَصْنَعُ فَصَلِّ وَنَمْ وَكُلْ وَاشْرَبْ، قَالَ: فَاطَّلَعَ الْمَلِكُ عَلَى صَنِيعِ ابْنِهِ فَرَكِبَ فِي الْخَيْلِ حَتَّى أَتَاهُمْ فِي بِرْطِيلِهِمْ، فَقَالَ: يَا هَؤُلَاءِ، قَدْ جَاوَرْتُمُونِي فَأَحْسَنْتُ جِوَارَكُمْ، وَلَمْ تَرَوْا مِنِّي سُوءًا فَعَمَدْتُمْ إِلَى ابْنِي فَأَفْسَدْتُمُوهُ عَلَيَّ قَدْ أَجَّلْتُكُمْ ثَلَاثًا، فَإِنْ قَدَرْتُ عَلَيْكُمْ بَعْدَ ثَلَاثٍ أَحْرَقْتُ عَلَيْكُمْ بِرْطِيلَكُمْ هَذَا، فَالْحَقُوا بِبِلَادِكُمْ، فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ مِنِّي إِلَيْكُمْ سُوءٌ، قَالُوا: نَعَمْ، مَا تَعَمَّدْنَا مُسَاءَتَكَ، وَلَا أَرَدْنَا إِلَّا الْخَيْرَ، فَكَفَّ ابْنُهُ عَنْ إِتْيَانِهِمْ . فَقُلْتُ لَهُ: اتَّقِ اللَّهِ، فَإِنَّكَ تَعْرِفُ أَنَّ هَذَا الدِّينَ دِينُ اللَّهِ، وَأَنَّ أَبَاكَ وَنَحْنُ عَلَى غَيْرِ دِينٍ إِنَّمَا هُمْ عَبَدَةُ النَّارِ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ، فَلَا تَبِعْ آخِرَتَكَ بِدِينِ غَيْرِكَ، قَالَ: يَا سَلْمَانُ، هُوَ كَمَا تَقُولُ: وَإِنَّمَا أَتَخَلَّفُ عَنِ الْقَوْمِ بُقْيًا عَلَيْهِمْ إِنْ تَبِعْتُ الْقَوْمَ طَلَبَنِي أَبِي فِي الْجَبَلِ وَقَدْ

خَرَجَ فِي اِتْيَانِي اِيَّاهُمْ حَتّٰى طَرَدَهُمْ، وَقَدْ اَعْرِفُ اَنَّ الْحَقَّ فِي اَيْدِيهِمْ فَاتَيْتُهُمْ فِي الْيَوْمِ الَّذِي اَرَادُوا اَنْ يَرْتَحِلُوا فِيهِ، فَقَالُوا: يَا سَلْمَانُ: قَدْ كُنَّا نَحْذَرُ مَكَانَ مَا رَاَيْتَ فَاتَّقِ اللّٰهَ تَعَالَى وَاعْلَمْ اَنَّ الدِّينَ مَا اَوْصَيْنَاكَ بِهِ، وَاَنَّ هٰؤُلَاءِ عَبَدَةُ النِّيرَانِ لَا يَعْرِفُونَ اللّٰهَ تَعَالَى وَلَا يَذْكُرُونَهُ، فَلَا يَخْدَعَنَّكَ اَحَدٌ عَنْ دِينِكَ قُلْتُ: مَا اَنَا بِمُفَارِقِكُمْ، قَالُوا: اَنْتَ لَا تَقْدِرُ اَنْ تَكُونَ مَعَنَا نَحْنُ نَصُومُ النَّهَارَ، وَنَقُومُ اللَّيْلَ وَنَاْكُلُ عِنْدَ السَّحَرِ مَا اَصَبْنَا وَاَنْتَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ، قَالَ: فَقُلْتُ: لَا اُفَارِقُكُمْ، قَالُوا: اَنْتَ اَعْلَمُ وَقَدْ اَعْلَمْنَاكَ حَالَنَا، فَاِذَا اَتَيْتَ خُذْ مِقْدَارَ حِمْلٍ يَكُونُ مَعَكَ شَيْءٌ تَاْكُلُهُ، فَاِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ مَا نَسْتَطِيعُ بِحَقٍّ قَالَ: فَفَعَلْتُ وَلَقِينَا اَخِي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَتَيْتُهُمْ يَمْشُونَ وَاَمْشِي مَعَهُمْ فَرَزَقَ اللّٰهُ السَّلَامَةَ حَتّٰى قَدِمْنَا الْمَوْصِلَ فَاَتَيْنَا بِيعَةً بِالْمَوْصِلِ، فَلَمَّا دَخَلُوا احْتَفُّوا بِهِمْ وَقَالُوا: اَيْنَ كُنْتُمْ؟ قَالُوا: كُنَّا فِي بِلَادٍ لَا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ تَعَالَى فِيهَا عَبَدَةُ النِّيرَانِ، وَكُنَّا نَعْبُدُ اللّٰهَ فَطَرَدُونَا، فَقَالُوا: مَا هٰذَا الْغُلَامُ؟ فَطَفِقُوا يُثْنُونَ عَلَيَّ، وَقَالُوا: صَحِبَنَا مِنْ تِلْكَ الْبِلَادِ فَلَمْ نَرَ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا، قَالَ سَلْمَانُ فَوَاللّٰهِ: اِنَّهُمْ لَكَذٰلِكَ اِذَا طَلَعَ عَلَيْهِمْ رَجُلٌ مِنْ كَهْفِ جَبَلٍ، قَالَ: فَجَاءَ حَتّٰى سَلَّمَ وَجَلَسَ فَحَفُّوا بِهِ وَعَظَّمُوهُ اَصْحَابِي الَّذِينَ كُنْتُ مَعَهُمْ وَاَحْدَقُوا بِهِ، فَقَالَ: اَيْنَ كُنْتُمْ؟ فَاَخْبَرُوهُ، فَقَالَ: مَا هٰذَا الْغُلَامُ مَعَكُمْ؟ فَاَثْنَوْا عَلَيَّ خَيْرًا وَاَخْبَرُوهُ بِاتِّبَاعِي اِيَّاهُمْ، وَلَمْ اَرَ مِثْلَ اِعْظَامِهِمْ اِيَّاهُ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ ذَكَرَ مَنْ اَرْسَلَ مِنْ رُسُلِهِ وَاَنْبِيَائِهِ وَمَا لَقُوا، وَمَا صَنَعَ بِهِ وَذَكَرَ "مَوْلِدَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَاَنَّهُ وُلِدَ بِغَيْرِ ذَكَرٍ فَبَعَثَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رَسُولًا، وَاَحْيَا عَلَى يَدَيْهِ الْمَوْتَى، وَاَنَّهُ يَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ، فَيَنْفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْاِنْجِيلَ وَعَلَّمَهُ التَّوْرَاةَ، وَبَعَثَهُ رَسُولًا اِلَى بَنِي اِسْرَائِيلَ فَكَفَرَ بِهِ قَوْمٌ وَآمَنَ بِهِ قَوْمٌ، وَذَكَرَ بَعْضَ مَا لَقِيَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَاَنَّهُ كَانَ عَبْدَ اللّٰهِ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَشَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ يَعِظُهُمْ وَيَقُولُ: اتَّقُوا اللّٰهَ وَالْزَمُوا مَا جَاءَ بِهِ عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَلَا تُخَالِفُوا فَيُخَالِفُ بِكُمْ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ اَرَادَ اَنْ يَاْخُذَ مِنْ هٰذَا شَيْئًا، فَلْيَاْخُذْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَقُومُ فَيَاْخُذُ الْجَرَّةَ مِنَ الْمَاءِ وَالطَّعَامِ فَقَامَ اَصْحَابِي الَّذِينَ جِئْتُ مَعَهُمْ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ وَعَظَّمُوهُ وَقَالَ لَهُمْ: الْزَمُوا هٰذَا الدِّينَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تَفَرَّقُوا وَاسْتَوْصُوا بِهٰذَا الْغُلَامِ خَيْرًا، وَقَالَ لِي: يَا غُلَامُ هٰذَا دِينُ اللّٰهِ الَّذِي تَسْمَعُنِي اَقُولُهُ وَمَا سِوَاهُ الْكُفْرُ، قَالَ: قُلْتُ: مَا اَنَا بِمُفَارِقِكَ، قَالَ: اِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ اَنْ تَكُونَ مَعِي اِنِّي لَا اَخْرُجُ مِنْ كَهْفِي هٰذَا اِلَّا كُلَّ يَوْمِ اَحَدٍ، وَلَا تَقْدِرُ عَلَى الْكَيْنُونَةِ مَعِي، قَالَ: وَاَقْبَلَ عَلَى اَصْحَابِهِ، فَقَالُوا: يَا غُلَامُ، اِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ اَنْ تَكُونَ مَعَهُ، قُلْتُ: مَا اَنَا بِمُفَارِقُكَ، قَالَ لَهُ اَصْحَابُهُ: يَا فُلَانُ، اِنَّ هٰذَا غُلَامٌ وَيُخَافُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لِي: اَنْتَ اَعْلَمُ، قُلْتُ: فَاِنِّي لَا اُفَارِقُكَ، فَبَكَى اَصْحَابِي الْاَوَّلُونَ الَّذِينَ كُنْتُ مَعَهُمْ عِنْدَ فِرَاقِهِمْ اِيَّايَ. فَقَالَ: يَا غُلَامُ، خُذْ مِنْ هٰذَا الطَّعَامِ مَا تَرَى اَنَّهُ يَكْفِيكَ اِلَى الْاَحَدِ الْآخَرِ، وَخُذْ مِنَ الْمَاءِ مَا تَكْتَفِي بِهِ، فَفَعَلْتُ فَمَا رَاَيْتُهُ نَائِمًا وَلَا طَاعِمًا اِلَّا رَاكِعًا وَسَاجِدًا اِلَى الْاَحَدِ الْآخَرِ، فَلَمَّا اَصْبَحْنَا، قَالَ لِي: خُذْ جَرَّتَكَ هٰذِهِ وَانْطَلِقْ فَخَرَجْتُ مَعَهُ اَتْبَعُهُ حَتّٰى

انْتَهَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ، وَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا مِنْ تِلْكَ الْجِبَالِ يَنْتَظِرُونَ خُرُوجَهُ فَقَعَدُوا وَعَادَ فِي حَدِيثِهِ نَحْوَ الْمَرَّةِ الْأُولَى، فَقَالَ: الْزَمُوا هٰذَا الدِّينَ وَلَا تَفَرَّقُوا، وَاذْكُرُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَانَ عَبْدَ اللّٰهِ تَعَالَى أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ ذَكَرَنِي، فَقَالُوا لَهُ: يَا فُلَانُ كَيْفَ وَجَدْتَ هٰذَا الْغُلَامَ؟ فَأَثْنَى عَلَيَّ، وَقَالَ خَيْرًا: فَحَمِدُوا اللّٰهَ تَعَالَى، وَإِذَا خُبْزٌ كَثِيرٌ، وَمَاءٌ كَثِيرٌ فَأَخَذُوا وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَأْخُذُ مَا يَكْتَفِي بِهِ، وَفَعَلْتُ فَتَفَرَّقُوا فِي تِلْكَ الْجِبَالِ وَرَجَعَ إِلَى كَهْفِهِ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَلَبِثْنَا مَا شَاءَ اللّٰهُ يَخْرُجُ فِي كُلِّ يَوْمِ أَحَدٍ، وَيَخْرُجُونَ مَعَهُ وَيَحُفُّونَ بِهِ وَيُوصِيهِمْ بِمَا كَانَ يُوصِيهِمْ بِهِ فَخَرَجَ فِي أَحَدٍ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا حَمِدَ اللّٰهَ تَعَالَى وَوَعَظَهُمْ وَقَالَ: مِثْلَ مَا كَانَ يَقُولُ لَهُمْ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ آخِرَ ذٰلِكَ: يَا هٰؤُلَاءِ إِنَّهُ قَدْ كَبِرَ سِنِّي، وَرَقَّ عَظْمِي، وَقَرُبَ أَجَلِي، وَأَنَّهُ لَا عَهْدَ لِي بِهٰذَا الْبَيْتِ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا، وَلَا بُدَّ مِنْ إِتْيَانِهِ فَاسْتَوْصُوا بِهٰذَا الْغُلَامِ خَيْرًا، فَإِنِّي رَأَيْتُهُ لَا بَأْسَ بِهِ، قَالَ: فَجَزِعَ الْقَوْمُ فَمَا رَأَيْتُ مِثْلَ جَزَعِهِمْ، وَقَالُوا: يَا فُلَانُ، أَنْتَ كَبِيرٌ فَأَنْتَ وَحْدَكَ، وَلَا نَأْمَنُ مِنْ أَنْ يُصِيبَكَ شَيْءٌ يُسَاعِدُكَ أَحْوَجُ مَا كُنَّا إِلَيْكَ، قَالَ: لَا تُرَاجِعُونِي، لَا بُدَّ مِنَ اتِّبَاعِهِ، وَلٰكِنِ اسْتَوْصُوا بِهٰذَا الْغُلَامِ خَيْرًا وَافْعَلُوا وَافْعَلُوا، قَالَ: فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِمُفَارِقِكَ، قَالَ: يَا سَلْمَانُ قَدْ رَأَيْتَ حَالِي وَمَا كُنْتُ عَلَيْهِ وَلَيْسَ هٰذَا كَذٰلِكَ أَنَا أَمْشِي أَصُومُ النَّهَارَ وَأَقُومُ اللَّيْلَ، وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَحْمِلَ مَعِي زَادًا وَلَا غَيْرَهُ وَأَنْتَ لَا تَقْدِرُ عَلَى هٰذَا قُلْتُ مَا أَنَا بِمُفَارِقِكَ، قَالَ: أَنْتَ أَعْلَمُ، قَالَ: فَقَالُوا: يَا فُلَانُ، فَإِنَّا نَخَافُ عَلَى هٰذَا الْغُلَامِ، قَالَ: فَهُوَ أَعْلَمُ قَدْ أَعْلَمْتُهُ الْحَالَ وَقَدْ رَأَى مَا كَانَ قَبْلَ هٰذَا قُلْتُ: لَا أُفَارِقُكَ، قَالَ: فَبَكَوْا وَوَدَّعُوهُ وَقَالَ لَهُمُ: اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا عَلَى مَا أَوْصَيْتُكُمْ بِهِ فَإِنْ أَعِشْ فَعَلَيَّ أَرْجِعُ إِلَيْكُمْ، وَإِنْ مِتُّ فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَخَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ، وَقَالَ لِي: احْمِلْ مَعَكَ مِنْ هٰذَا الْخُبْزِ شَيْئًا تَأْكُلُهُ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالَى وَلَا يَلْتَفِتُ وَلَا يَقِفُ عَلَى شَيْءٍ حَتّٰى إِذَا أَمْسَيْنَا، قَالَ: يَا سَلْمَانُ، صَلِّ أَنْتَ وَنَمْ وَكُلْ وَاشْرَبْ ثُمَّ قَامَ وَهُوَ يُصَلِّي حَتّٰى انْتَهَيْنَا إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَكَانَ لَا يَرْفَعُ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتّٰى أَتَيْنَا إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، وَإِذَا عَلَى الْبَابِ مُقْعَدٌ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، قَدْ تَرَى حَالِي فَتَصَدَّقْ عَلَيَّ بِشَيْءٍ فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَدَخَلْتُ مَعَهُ فَجَعَلَ يَتَتَبَّعُ أَمْكِنَةً مِنَ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهَا، فَقَالَ: يَا سَلْمَانُ إِنِّي لَمْ أَنَمْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا وَلَمْ أَجِدْ طَعْمَ النَّوْمِ، فَإِنْ فَعَلْتَ أَنْ تُوقِظَنِي إِذَا بَلَغَ الظِّلُّ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا نِمْتُ، فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَنَامَ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ وَإِلَّا لَمْ أَنَمْ، قَالَ: قُلْتُ فَإِنِّي أَفْعَلُ، قَالَ: فَإِذَا بَلَغَ الظِّلُّ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَأَيْقِظْنِي إِذَا غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنَامَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: هٰذَا لَمْ يَنَمْ مُذْ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ لَأَدَعَنَّهُ يَنَامُ حَتّٰى يَشْتَفِيَ مِنَ النَّوْمِ، قَالَ: وَكَانَ فِيمَا يَمْشِي وَأَنَا مَعَهُ يُقْبِلُ عَلَيَّ فَيَعِظُنِي وَيُخْبِرُنِي أَنَّ لِي رَبًّا وَأَنَّ بَيْنَ يَدَيَّ جَنَّةً وَنَارًا وَحِسَابًا وَيُعَلِّمُنِي وَيُذَكِّرُنِي نَحْوَ مَا يُذَكِّرُ الْقَوْمَ يَوْمَ الْأَحَدِ حَتّٰى قَالَ فِيمَا يَقُولُ: يَا سَلْمَانُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ سَوْفَ يَبْعَثُ رَسُولًا اسْمُهُ أَحْمَدُ يَخْرُجُ بِتِهَامَةَ – وَكَانَ رَجُلًا أَعْجَمِيًّا لَا يُحْسِنُ الْقَوْلَ – عَلَامَتُهُ أَنَّهُ يَأْكُلُ

الْهَدِيَّةَ وَلَا يَأْكُلُ الصَّدَقَةَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمٌ وَهٰذَا زَمَانُهُ الَّذِي يَخْرُجُ فِيهِ قَدْ تَقَارَبَ فَأَمَّا أَنَا فَإِنِّي شَيْخٌ كَبِيرٌ وَلَا أَحْسَبُنِي أُدْرِكُهُ فَإِنْ أَدْرَكْتَهُ أَنْتَ فَصَدِّقْهُ وَاتَّبِعْهُ، قَالَ: قُلْتُ وَإِنْ أَمَرَنِي بِتَرْكِ دِينِكَ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِ، قَالَ: اتْرُكْهُ فَإِنَّ الْحَقَّ فِيمَا يَأْمُرُ بِهِ وَرِضَى الرَّحْمٰنِ فِيمَا قَالَ: فَلَمْ يَمْضِ إِلَّا يَسِيرًا حَتّٰى اسْتَيْقَظَ فَزِعًا يَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰى، فَقَالَ لِي: يَا سَلْمَانُ، مَضَى الْفَيْءُ مِنْ هٰذَا الْمَكَانِ وَلَمْ أَذْكُرْ أَيْنَ مَا كُنْتَ جَعَلْتَ عَلَى نَفْسِكَ، قَالَ: أَخْبَرْتَنِي أَنَّكَ لَمْ تَنَمْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ ذٰلِكَ فَأَحْبَبْتُ أَنْ تَشْتَفِيَ مِنَ النَّوْمِ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَقَامَ فَخَرَجَ وَتَبِعْتُهُ فَمَرَّ بِالْمُقْعَدِ، فَقَالَ الْمُقْعَدُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ دَخَلْتَ فَسَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي وَخَرَجْتَ فَسَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي فَقَامَ يَنْظُرُ هَلْ يَرَى أَحَدًا فَلَمْ يَرَهُ فَدَنَا مِنْهُ فَقَالَ لَهُ: نَاوِلْنِي يَدَكَ فَنَاوَلَهُ، فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ فَقَامَ كَأَنَّهُ أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ صَحِيحًا لَا عَيْبَ بِهِ فَخَلَا عَنْ بُعْدِهِ، فَانْطَلَقَ ذَاهِبًا فَكَانَ لَا يَلْوِي عَلَى أَحَدٍ وَلَا يَقُومُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لِي الْمُقْعَدُ: يَا غُلَامُ احْمِلْ عَلَيَّ ثِيَابِي حَتّٰى أَنْطَلِقَ فَأَسِيرَ إِلٰى أَهْلِي فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ وَانْطَلَقَ لَا يَلْوِي عَلَيَّ فَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ أَطْلُبُهُ، فَكُلَّمَا سَأَلْتُ عَنْهُ قَالُوا: أَمَامَكَ حَتّٰى لَقِيَنِي رَكْبٌ مِنْ كَلْبٍ، فَسَأَلْتُهُمْ: فَلَمَّا سَمِعُوا الْفَتَى أَنَاخَ رَجُلٌ مِنْهُمْ لِي بَعِيرَهُ فَحَمَلَنِي خَلْفَهُ حَتّٰى أَتَوْا بِلَادَهُمْ فَبَاعُونِي فَاشْتَرَتْنِي امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَجَعَلَتْنِي فِي حَائِطٍ بِهَا وَقَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُخْبِرْتُ بِهِ فَأَخَذْتُ شَيْئًا مِنْ تَمْرِ حَائِطِي فَجَعَلْتُهُ عَلَى شَيْءٍ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ نَاسًا، وَإِذَا أَبُو بَكْرٍ أَقْرَبُ النَّاسِ إِلَيْهِ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَقَالَ مَا هٰذَا؟ قُلْتُ: صَدَقَةٌ، قَالَ لِلْقَوْمِ: كُلُوا، وَلَمْ يَأْكُلْ، ثُمَّ لَبِثْتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ أَخَذْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَجَعَلْتُ عَلَى شَيْءٍ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ نَاسًا، وَإِذَا أَبُو بَكْرٍ أَقْرَبُ الْقَوْمِ مِنْهُ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لِي: مَا هٰذَا؟ قُلْتُ: هَدِيَّةٌ، قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، وَأَكَلَ وَأَكَلَ الْقَوْمُ قُلْتُ: فِي نَفْسِي هٰذِهِ مِنْ آيَاتِهِ كَانَ صَاحِبِي رَجُلًا أَعْجَمِيٌّ لَمْ يُحْسِنْ أَنْ يَقُولَ: تِهَامَةَ، فَقَالَ: تُهْمَةٌ وَقَالَ: اسْمُهُ أَحْمَدُ فَدُرْتُ خَلْفَهُ فَفَطِنَ بِي فَأَرْخَى ثَوْبًا فَإِذَا الْخَاتَمُ فِي نَاحِيَةِ كَتِفِهِ الْأَيْسَرِ فَتَبَيَّنْتُهُ، ثُمَّ دُرْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقُلْتُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ، فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ قُلْتُ مَمْلُوكٌ، قَالَ: فَحَدَّثْتُهُ حَدِيثِي وَحَدِيثَ الرَّجُلِ الَّذِي كُنْتُ مَعَهُ وَمَا أَمَرَنِي بِهِ، قَالَ: لِمَنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ جَعَلَتْنِي فِي حَائِطٍ لَهَا، قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، قَالَ: لَبَّيْكَ، قَالَ: اشْتَرِهِ فَاشْتَرَانِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَعْتَقَنِي فَلَبِثْتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ أَلْبَثَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ فِي دِينِ النَّصَارَى، قَالَ: لَا خَيْرَ فِيهِمْ وَلَا فِي دِينِهِمْ فَدَخَلَنِي أَمْرٌ عَظِيمٌ فَقُلْتُ: فِي نَفْسِي هٰذَا الَّذِي كُنْتُ مَعَهُ وَرَأَيْتُ مَا رَأَيْتُهُ ثُمَّ رَأَيْتُهُ أَخَذَ بِيَدِ الْمُقْعَدِ فَأَقَامَهُ اللّٰهُ عَلَى يَدَيْهِ وَقَالَ: لَا خَيْرَ فِي هٰؤُلَاءِ، وَلَا فِي دِينِهِمْ فَانْصَرَفْتُ وَفِي نَفْسِي مَا شَاءَ اللّٰهُ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ذٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ) (المائدة: 82) إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيَّ بِسَلْمَانَ، فَأَتَى الرَّسُولُ وَأَنَا خَائِفٌ فَجِئْتُ حَتّٰى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ " فَقَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

(ذَلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ، وَرُهْبَانًا، وَاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ) (المائدة: 82) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ يَا سَلْمَانُ اِنَّ اُولٰئِكَ الَّذِينَ كُنْتَ مَعَهُمْ وَصَاحِبُكَ لَمْ يَكُونُوا نَصَارَى، اِنَّمَا كَانُوا مُسْلِمِينَ "فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَهُوَ الَّذِي اَمَرَنِي بِاتِّبَاعِكَ، فَقُلْتُ لَهُ: وَاِنْ اَمَرَنِي بِتَرْكِ دِينِكَ وَمَا اَنْتَ عَلَيْهِ، قَالَ: فَاتْرُكْهُ، فَاِنَّ الْحَقَّ وَمَا يَجِبُ فِيمَا يَاْمُرُكَ بِهِ قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَالٍ فِي ذِكْرِ اِسْلَامِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ، عَنْ سَلْمَانَ مِنْ وَجْهٍ صَحِيحٍ بِغَيْرِ هٰذِهِ السِّيَاقَةِ فَلَمْ اَجِدْ مِنْ اِخْرَاجِهِ بُدًّا لِمَا فِي الرِّوَايَتَيْنِ مِنَ الْخِلَافِ فِي الْمَتْنِ وَالزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6543 – بل مجمع علی ضعفه

✧✧ حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن صوحان رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتاتے ہیں کہ دوکوفی آدمی حضرت زید بن صوحان رضی اللہ عنہ کے دوست تھے، ان تینوں نے طے کیا کہ ہم حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس جا کران سے ان کے قبول اسلام کا واقعہ سن کر آتے ہیں، چنانچہ یہ تینوں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئے، حضرت سلمان ان دنوں مدین کے عامل (گورنر) تھے، آپ کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے، ان کے پاس ایک بکری تھی، آپ اس کو چارا کھلا رہے تھے، راوی کہتے ہیں: ہم ان کو سلام کر کے وہاں بیٹھ گئے، حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے ابوعبداللہ! یہ دونوں افراد میرے دوست ہیں، اوران دونوں کا ایک بھائی بھی ہے، یہ لوگ آپ کی زبانی آپ کے اسلام لانے کا واقعہ سننا چاہتے ہیں۔ حضرت سلمان نے (اپنے اسلام کا واقعہ سنانا شروع کیا) کہنے لگے:

میں رام ہرمز شہر کا رہنے والا ایک یتیم بچہ تھا، رام ہرمز میں ایک کسان کا بیٹا رہتا تھا وہ مختلف معلمین کے پاس جایا کرتا تھا، میں اس کے ساتھ اس کے خیمے میں رہنے لگ گیا، میرا ایک بڑا بھائی بھی تھا، وہ خودمختار تھا لیکن میں چھوٹا بچہ تھا، اس کی عادت تھی کہ جب مجلس ختم ہوتی، اس کے محافظین بھی چلے جاتے، جب وہ چلے جاتے تو وہ وہاں سے اٹھتا، کپڑے بدلتا اور پہاڑ پر چڑھ جاتا، اس نے کئی مرتبہ اسی طرح کیا، میں نے اس کو کہا کہ تم اکیلے اتنی مشقت اٹھاتے ہو، تم مجھے اپنے ساتھ کیوں نہیں لے جاتے؟ اس نے کہا: تم ابھی بہت چھوٹے بچے ہو، مجھے ڈر ہے کہ تم سے ہمارا کوئی راز فاش نہ ہو جائے۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: تم گھبراؤ نہیں۔ اس نے کہا: اس پہاڑ میں کچھ ایسے لوگ رہتے ہیں جن کی اپنی ایک خاص عبادت ہے، وہ نیک لوگ ہیں، اللہ تعالیٰ کو اور آخرت کو بہت یاد کرتے ہیں، وہ ہمیں آگ اور بتوں کے پجاری سمجھتے ہیں، میں ان کا دین قبول کر چکا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: تم مجھے بھی اپنے ہمراہ لے کر جاؤ۔ اس نے کہا: میں اُن سے پوچھے بغیر تمہیں اپنے ہمراہ نہیں لے جا سکتا۔ مجھے ڈر ہے کہ تم سے کوئی عمل ظاہر ہو گیا اور میرے والد کو پتا چل گیا تو وہ ان لوگوں کو نہیں چھوڑے گا اوران کے قتل کا سارا بوجھ میرے کندھوں پر آئے گا۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: میری ذات سے ایسی کوئی بات ظاہر نہیں ہوگی، آپ ان سے مشورہ کر لیجیے۔ وہ ان کے پاس گئے، اوران سے کہا: میرے پاس ایک یتیم لڑکا ہے، وہ آپ کے پاس آنا چاہتا ہے، آپ لوگوں کی گفتگو سننا چاہتا ہے۔ انہوں نے پوچھا: کیا تمہیں اس پر اعتماد ہے؟ اس نے کہا: مجھے امید واثق ہے کہ وہ

وہی کرے گا جو ہم چاہتے ہیں۔ ان لوگوں نے مجھے ساتھ لے جانے کی اجازت دے دی، اس نے آ کر مجھے کہا: میں تجھے اپنے ہمراہ لے جانے کی اجازت لے آیا ہوں۔ جب میرے جانے کا وقت آئے اور تم مجھے دیکھو کہ میں نکل گیا ہوں، تو تم میرے ساتھ چلے آنا، لیکن کسی شخص کو یہ شک نہ ہو کہ تم میرے ساتھ جا رہے ہو، کیونکہ اگر میرے باپ کو پتا چل گیا تو وہ ان سب کو قتل کر ڈالے گا۔ آپ فرماتے ہیں: (اگلے دن) جب وہ گھر سے نکلا تو میں بھی اس کے ساتھ ہولیا، ہم پہاڑ پر چڑھ گئے اور ان لوگوں تک جا پہنچے، یہ لوگ اپنے غار میں موجود تھے، (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ ان لوگوں کی تعداد ۶ یا ۷ تھی) عبادت کر کر کے ان کی حالت یہ ہوگئی تھی (لگتا تھا کہ) ان کے بدن سے روح نکل چکی ہے، یہ لوگ سارا دن روزے سے گزارتے اور رات کو قیام کرتے، سحری کے وقت ان کو جو میسر آتا وہی کھا لیتے ہیں۔ ہم ان لوگوں کے پاس جا کر بیٹھ گئے، کسان (کے بیٹے) نے اپنے راہنما کی تعریف وثناء کی۔ پھر وہ لوگ آپس میں بات چیت کرنے لگے، انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی، سابقہ انبیاء ورسل کی تعریف کی۔ بات چلتے چلتے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک پہنچی، اس سلسلے میں ان کے نظریات یہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا، اور ان کو یہ اختیار دیا کہ وہ مادرزاد اندھوں کو، کوہڑیوں کو شفا دیں، پرندہ بنائیں، مردوں کو زندہ کریں۔ ان کی قوم میں سے کچھ لوگوں نے ان کی تعلیمات کا انکار کیا اور کچھ لوگوں نے ان کی اتباع کی۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے اپنی مخلوق کو آزمایا تھا، اور ان لوگوں نے اس سے پہلے مجھے یہ کہا تھا کہ اے لڑکے! بے شک تمہارا ایک رب ہے، اور تجھے آخرت میں بھی جانا ہے، تیرے سامنے جنت اور دوزخ دونوں ہیں، تم ان کی طرف بڑھ رہے ہو، اور یہ جو لوگ آگ کی پوجا کرتے ہیں، یہ کافر اور گمراہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے عمل سے راضی نہیں ہے، اور نہ یہ سچے دین پر ہیں۔ جب اس لڑکے (کسان کے بیٹے) کے جانے کا وقت ہوا تو وہ اٹھ کر چل دیا، میں بھی اس کے ہمراہ چلا گیا، اگلے دن دوبارہ ہم ان لوگوں کے پاس گئے، اس دن بھی انہوں نے بہت اچھی اور نیک باتیں کیں۔ میں نے ان کی مجلس کو اختیار کر لیا، ان لوگوں نے مجھے کہا: اے سلمان! تم ابھی چھوٹے بچے ہو، تم ہماری طرح (مشقت والی) عبادت نہیں کر پاؤ گے، تم (رات کا کچھ حصہ) عبادت کر لیا کرو اور (باقی وقت) سو جایا کرو، (یونہی) دن میں (روزہ نہیں رکھا کرو بلکہ) کھاتے پیتے رہا کرو۔ راوی کہتے ہیں: (اس لڑکے کے باپ کو) اپنے بیٹے کے عمل کی اطلاع مل گئی، وہ گھوڑے پر سوار ہو کر ان کی عبادت گاہ میں آ گیا، آ کر ان سے کہنے لگا: اے لوگو! تم میرے پڑوس میں آئے اور میں نے تمہارے ساتھ اچھے پڑوسی کا برتاؤ کیا، تم نے کبھی بھی مجھ سے کوئی برا سلوک نہیں دیکھا، لیکن اس کے باوجود تم نے میرے بیٹے کو بگاڑ دیا ہے، اب میں تمہیں تین دن کی مہلت دیتا ہوں، اگر میں نے تمہیں تین دن کے بعد یہاں پر دیکھ لیا تو تمہارا یہ عبادت خانہ جلا ڈالوں گا۔ مہربانی کر کے تم اپنے وطن واپس چلے جاؤ، میں نہیں چاہتا کہ میرے ہاتھ سے تمہارا کوئی نقصان ہو۔ ان لوگوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ ہمارا مقصد تمہیں تکلیف دینا نہ تھا، ہمارا ارادہ تو فقط بھلائی ہی تھا۔ اس کا بیٹا ان لوگوں کے پاس آنے سے رک گیا، میں نے اس سے کہا: اللہ تعالیٰ سے ڈر، تم جو جانتے ہو کہ یہ دین، اللہ تعالیٰ کا دین ہے، تیرا باپ اور ہم لوگ غلط دین پر ہیں۔ ہم لوگ آگ کے پجاری ہیں، اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے، تم غیر کے دین کے بدلے اپنی آخرت مت بیچو، اس نے کہا: اے

سلمان!، تم صحیح کہہ رہے ہو، میں ان لوگوں کی بہتری کے لئے ان سے پیچھے ہٹا ہوں، کیونکہ اگر میں ان کے ساتھ جاؤں، میرا باپ مجھے ڈھونڈتا ہوا پہاڑ میں جا پہنچے گا، تب بہت نقصان ہوگا۔ ایک مرتبہ وہ میری تلاش میں ان کا ٹھکانہ دیکھ آیا ہے۔

میں یہ جان چکا تھا کہ حق انہی لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ جس دن ان لوگوں نے روانہ ہونا تھا، اس دن میں ان کے پاس آیا۔ ان لوگوں نے کہا: اے سلمان! تم نے خود دیکھا ہے کہ ہم نے کس قدر احتیاط کی۔ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور یہ یقین رکھنا کہ دین حق وہی ہے جس کی ہم نے تمہیں وصیت کی ہے، اور یہ لوگ آگ کے پجاری ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچانتے اور نہ ہی یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں، کبھی کوئی شخص تمہیں تمہارے سچے دین سے دھوکے میں نہ ڈالے۔ میں نے کہا: میں تمہارے ساتھ ہی جاؤں گا۔ ان لوگوں نے کہا: تو ہمارے ساتھ نہیں رہ سکتا، ہم سارا دن روزہ رکھتے ہیں اور رات کو قیام کرتے ہیں، ہمیں سحری کے وقت جو میسر ہو کھا لیتے ہیں۔ تم یہ سب نہیں کر پاؤ گے۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: میں تم لوگوں سے الگ نہیں ہوں گا۔ ان لوگوں نے کہا: تم اپنا حال بہتر جانتے ہو، بہر حال ہم نے اپنی صورتِ حال سے تمہیں آگاہ کر دیا ہے۔ لیکن اگر ہمارے ساتھ چلنے کا ارادہ لے کر آؤ تو اپنے کھانے پینے کی کچھ اشیاء جو تم خود اٹھا سکو، اپنے ہمراہ لے کر آنا، کیونکہ ہم جس قدر با مشقت عبادت کر سکتے ہیں، تم وہ مشقت برداشت نہیں کر پاؤ گے۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے ایسے ہی کیا، میرا بھائی مجھ سے ملا، میں نے سارا معاملہ اس کو بتا دیا، اس کے بعد میں ان لوگوں کے پاس آ گیا، یہ روانہ ہو رہے تھے، میں بھی ان کے ہمراہ چل دیا، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم بخیر و عافیت مقام موصل میں پہنچ گئے، جب ہم وہاں پہنچے تو لوگوں نے ہمیں گھیر لیا اور پوچھنے لگے: تم لوگ (اتنے دنوں سے) کہاں تھے؟ انہوں نے کہا: ہم ایسے علاقے میں تھے وہاں کے لوگ اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کرتے، وہاں کے لوگ آگ کے پجاری تھے، ہم وہاں پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے، ان لوگوں نے ہمیں وہاں سے نکال دیا۔ ان لوگوں نے پوچھا کہ یہ بچہ کون ہے؟ ان لوگوں نے میری تعریفیں کرنے کے بعد کہا: یہ بچہ اُسی شہر سے ہمارے ساتھ آیا ہے، ہم نے اس بچے میں اچھائی ہی اچھائی دیکھی ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! ابھی وہ لوگ اسی گفتگو میں تھے کہ پہاڑ کی جانب سے ایک شخص ان کی جانب آیا۔ اس نے آکر ان کو سلام کیا اور بیٹھ گیا، یہ لوگ اس کے اردگرد بیٹھ گئے، میں جن لوگوں کے ہمراہ تھا انہوں نے (بھی) اس آدمی کا بہت احترام کیا اور ان سب لوگوں نے اس آدمی کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اس آدمی نے پوچھا: تم لوگ کہاں تھے؟ انہوں نے تمام صورت حال کہہ سنائی۔ اُس نے پوچھا: تمہارے ساتھ یہ بچہ کون ہے؟ ان لوگوں نے پھر میری کچھ تعریف کی اور میرے ان کے ہمراہ آنے کا ماجرا سنایا۔ جس قدر وہ لوگ اُس آدمی کی عزت کر رہے تھے، میں نے اس طرح کبھی کسی کی عزت ہوتے نہیں دیکھی تھی۔ اس کے بعد اُس آدمی نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی، اس کے بعد سابقہ انبیاء کرام اور رسل عظام، ان کے احوال اور ان پر آنے والی آزمائشوں کا ذکر کیا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے ان کے بارے میں بتایا کہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کو رسول بنایا، ان کے ہاتھ پر مردوں کو زندہ کیا۔ وہ مٹی سے پرندے کی ایک مورت بنا کر اس پر دم کرتے تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن کر اڑ جاتا، اللہ تعالیٰ نے ان پر انجیل نازل فرمائی، ان کو تورات کا علم دیا، ان کو بنی اسرائیل کی جانب رسول بنا کر بھیجا، کچھ

لوگوں نے ان کا انکار کیا اور کچھ ان پر ایمان لائے، اور عیسیٰ علیہ السلام کی بعض آزمائشوں کا بھی ذکر کیا، اور یہ بھی بیان کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان پر انعام فرمایا، انہوں نے اس انعام پر اللہ تعالیٰ کا شکرادا کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا، اللہ تعالیٰ نے ان کو جب اٹھایا تو اس وقت بھی آپ لوگوں کو نصیحت ہی کر رہے تھے، اور فرما رہے تھے: لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور اس چیز کو مضبوطی سے تھام لو جو عیسیٰ علیہ السلام لے کر آئے ہیں۔ تم ان کی مخالفت نہ کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ تمہیں ان کی مخالفت کا بدلہ دے گا۔ پھر اس آدمی نے کہا: جو کوئی یہاں سے کچھ لینا چاہے وہ لے سکتا ہے۔ لوگ ایک ایک کر کے اٹھتے اور پانی کا ایک گھونٹ اور کھانے ایک ایک لقمہ لیتے۔ میں جن لوگوں کے ہمراہ گیا تھا وہ بھی اٹھے اور اس آدمی کی بہت عزت وتوقیر کی، اس کو سلام کیا۔ اس نے ان سے کہا: اس دین پر ہمیشہ قائم رہنا، فرقوں میں بٹنے سے بچنا اور اس بچے کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا۔ پھر اس نے مجھے کہا: اے بچے! تم نے میری زبان سے جو باتیں سنی ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کا دین ہے۔ اور اس کے سوا سب کفر ہے۔

آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: میں آپ سے کبھی بھی الگ نہیں ہونگا۔ اس نے کہا: تم میرے ساتھ نہیں رہ سکتے، میں اس غار سے (پورے ہفتے کے بعد) ہر اتوار کو نکلتا ہوں، تو میرے ساتھ نہیں رہ سکتا، (حضرت سلمان) فرماتے ہیں: پھر وہ میرے ساتھیوں کی جانب متوجہ ہوئے (اور میرے بارے میں ان سے کہا کہ اس بچے کو تم سمجھاؤ) انہوں نے مجھے کہا: اے بچے! تو ان کے ہمراہ نہیں رہ سکتا۔ میں نے کہا: میں ان کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اُس آدمی کے ساتھیوں نے کہا: اے فلاں! یہ بچہ ہے اور اس کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔ اس نے مجھے کہا: تم (اپنے بارے میں) زیادہ جانتے ہو۔ میں نے کہا: میں تو ان کے ساتھ ہی رہوں گا۔ میرے وہ ساتھی جن کے ہمراہ میں آیا تھا وہ یہ سوچ کر رونے لگے کہ میں ان سے جدا ہو جاؤں گا۔ اُس آدمی نے کہا: اے بچے! اس طعام میں سے اتنا لے لو جو تمہیں اگلی اتوار تک کافی ہو۔ اتنا ہی پانی بھی لے لو، میں نے ایسا ہی کیا۔ میں نے اگلے اتوار تک اس کو نہ کھانا کھاتے دیکھا اور نہ سوتے دیکھا، وہ پورا ہفتہ رکوع وسجود ہی میں مشغول رہا۔ جب صبح ہوئی تو اُس نے مجھے کہا: اپنا کھانا پانی لو اور چلو، میں اس کے پیچھے پیچھے چل نکلا، چلتے چلتے ہم ایک چٹان تک پہنچے، جب وہاں پہنچے تو کافی سارے لوگ بھی غار سے نکل کر پہاڑ پر آ کر اس کے نکلنے کا انتظار کر رہے تھے۔ وہ تمام لوگ بیٹھ گئے اور جیسے پہلے اس نے وعظ کیا تھا اُسی طرح دوبارہ وعظ کرتے ہوئے فرمایا: اس دین کو مضبوطی سے تھام لو، جدا جدا مت ہو، اللہ تعالیٰ کو یاد کرو اور جان لو کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اللہ تعالیٰ کے بندے تھے، اللہ تعالیٰ نے ان پر انعام فرمایا، اس کے بعد اُس نے میرا ذکر کیا۔ لوگوں نے ان سے پوچھا: اے فلاں! تجھ کو یہ بچہ کہاں سے ملا؟ اُس نے میری تعریف کی اور میرے بارے میں بہت اچھے الفاظ ارشاد فرمائے۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی، وہاں کافی ساری روٹیاں اور پانی موجود تھا، لوگوں نے اپنی اپنی ضرورت کے مطابق اس میں سے لے لیا، میں نے بھی ایسے ہی کیا۔ اس کے بعد وہ لوگ ان پہاڑوں میں بکھر گئے اور اپنی اپنی غاروں میں واپس چلے گئے، میں اُس کے ہمراہ واپس آ گیا۔ کافی عرصہ ہم نے وہاں گزارا، ہر اتوار کو وہ باہر نکلتا اور لوگ بھی آ جاتے، سب اس کے اردگرد جمع ہو کر بیٹھ جاتے، وہ ان کو حسبِ معمول ان کو نصیحتیں کرتا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ اتوار کے دن وہ نکلا، جب تمام لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد ان کو

نصیحت کرتے ہوئے اپنے طریقے کے مطابق گفتگو فرمائی۔ پھر سب سے آخر میں کہا: اے لوگو! میں بہت بوڑھا ہو چکا ہوں، میری ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں، اور میری موت کا وقت قریب ہے، اور عرصہ دراز سے اس گھر کی ذمہ داری میں نے ابھی تک کسی کو نہیں دی جبکہ یہ ذمہ داری کسی کو دینا بہت ضروری ہے۔ تم اس بچے کے ساتھ تعاون کرنا کیونکہ میں اس کو بے ضرر دیکھ رہا ہوں۔ یہ سن کر لوگ رونے لگ گئے، میں نے آج تک ایسا رونا دھونا کبھی نہیں دیکھا تھا۔ لوگوں نے (ایک دوسرے آدمی کے بارے میں کہا) اے فلاں! تم بوڑھے ہو اور تم اکیلے بھی ہو اور ہم نہیں سمجھتے کہ آج ہمیں جنتی تیری ضرورت ہے تمہیں اس سے زیادہ کبھی کوئی پیش کش کی گئی ہو، اُس آدمی نے کہا: تم مجھے میرے ارادے سے مت ہٹاؤ، اُس آدمی کی اتباع ضروری ہے لیکن تم اس بچے کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرنا تم یہی کرنا، تم یہی کرنا۔ میں نے کہا: میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اُس نے کہا: اے سلمان! تو نے میری حالت دیکھ لی ہے نا؟ میرے تمام معاملات بھی دیکھ لئے ہیں۔ میں سارا دن روزہ رکھتا ہوں اور رات میں قیام کرتا ہوں۔ میں اپنے ہمراہ زادِ راہ بھی نہیں اٹھا سکتا اور تم اس کی طاقت نہیں رکھتے ہو۔ میں نے کہا: میں تمہیں نہیں چھوڑ سکتا۔ اُس نے کہا: ٹھیک ہے تم بہتر جانتے ہو۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں نے کہا: اے فلاں! ہم اس بچے کے بارے میں پریشان ہیں۔ اُس نے کہا: یہ اپنا حال بہتر جانتا ہے، میں نے اس کو تمام صورت حال سے آگاہ کر دیا ہے، اور یہ بچہ اس سے پہلے میرے معاملات دیکھ بھی چکا ہے۔ میں نے کہا: میں اس سے الگ نہیں رہوں گا۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں نے بادیدۂ نم اُس کو الوداع کیا اور اس نے لوگوں سے کہا: لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میں نے تمہیں جو وصیت کی ہے اس پر عمل پیرا رہو، اگر میں زندہ رہا تو دوبارہ آؤں گا اور اگر مر گیا تو بے شک اللہ تعالیٰ حی لا یموت ہے، یہ کہہ کر اس نے سب کو سلام کیا اور وہاں سے نکل پڑا اور میں بھی اس کے ہمراہ چل دیا

اُس نے مجھے کہا: تم اپنے کھانے پینے کے لئے کچھ اشیاء اپنے ساتھ لے لو، (میں نے کھانے پینے کی تھوڑی سی چیزیں اپنے ساتھ رکھیں) اور اس کے ہمراہ چل پڑا۔ ہم (منزل بہ منزل) چلتے رہے، میں اُس کے پیچھے پیچھے تھا، وہ مسلسل اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا تھا، وہ نہ تو کسی جانب توجہ کرتا تھا اور نہ کہیں ٹھہرتا تھا، جب شام ہوتی تو وہ مجھے کہتا: اے سلمان! تم نماز پڑھ کر کھانا وغیرہ کھا پی کر سو جاؤ، اور وہ خود ساری رات نماز میں مشغول رہتا، چلتے چلتے ہم بیت المقدس پہنچ گئے۔ نگاہیں جھکائے، ادب واحترام کے ساتھ ہم مسجد کے دروازے تک پہنچ گئے، دروازے پر ایک اپاہج آدمی بیٹھا ہوا تھا، اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! تم میرے حال کو دیکھ رہے ہو، تم مجھ پر کچھ صدقہ کرو، لیکن وہ اس آدمی کی جانب توجہ کئے بغیر مسجد میں داخل ہو گیا، اُس کے پیچھے پیچھے میں بھی مسجد میں داخل ہو گیا، وہ مسجد میں مختلف مقامات پر نماز پڑھنے لگ گیا، پھر اس نے کہا: اے سلمان! میں بہت عرصے سے سویا نہیں ہوں اور نہ میں نے نیند کا ذائقہ چکھا ہے اگر تم یہ کر سکو کہ جب سایہ فلاں مقام تک پہنچ جائے تو تم مجھے جگا دو گے تو میں سو جاتا ہوں، کیونکہ مجھے اس مسجد میں سونے کا بہت شوق ہے اور اگر تم مجھے نہیں اٹھا سکتے تو میں نہیں سوتا۔ میں نے کہا: ٹھیک ہے جی! میں آپ کو جگا دوں گا۔ یہ کہہ کر وہ اپنے طور پر مطمئن ہو کر سو گیا، میں نے سوچا کہ یہ آدمی بہت عرصے سے سویا نہیں ہے، چند دن میں نے بھی اس کے ساتھ رہ کر اس کو دیکھا ہے، مجھے آج اس کو نہیں اٹھانا چاہئے تاکہ یہ اپنی نیند

پوری کر لے۔ وہ شخص پورے راستے میں مجھے وعظ ونصیحت کرتا رہا اور مجھے بتاتا رہا کہ میرا ایک رب ہے، اور میرے سامنے جنت اور دوزخ ہے، حساب کتاب ہے، وہ آدمی جیسے اتوار کے دن لوگوں کو نصیحتیں کیا کرتا تھا اسی طرح مجھے بھی نصیحتیں کرتا رہا، اس نے مجھے کہا: اے سلمان! بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ عنقریب ایک رسول مبعوث فرمائے گا، اس کا نام ''احمد'' ہوگا، وہ تہمہ سے نکلے گا۔ وہ عجمی شخص تھا، عربی صحیح طور پر نہیں بول پا رہا تھا (تہامہ کو تہمہ کہہ رہا تھا)، اس نے بتایا کہ اس کی نشانی یہ ہوگی کہ وہ ''ہدیہ'' (کی چیز) کھالے گا مگر ''صدقہ'' (کی چیز) نہیں کھائے گا، اس کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی، اور اس نبی کے ظاہر ہونے کا زمانہ بالکل قریب ہے۔ میں بہت بوڑھا ہو چکا ہوں، پتا نہیں میں اس کی صحبت سے فیضیاب ہو پاتا ہوں یا نہیں۔ اگر تو اس کو پائے تو اس کی تصدیق کرنا اور اس کی اتباع کرنا۔ میں نے کہا: اگر وہ مجھے تمہارا دین اور تمہاری تعلیمات چھوڑنے کا حکم دے، (تو کیا تب بھی میں اس کی اتباع کروں؟) اس نے کہا: تم اس کے کہنے پر سب کچھ چھوڑ دینا کیونکہ حق اسی میں ہے جو وہ حکم دے اور اللہ تعالیٰ کی رضا اسی میں ہے جو وہ کہے۔ (حضرت سلمان) فرماتے ہیں: (وہ آدمی جگانے کی ذمہ داری مجھے سونپ کر سو گیا) ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا، اس نے مجھے کہا: اے سلمان! سایہ تو اس جگہ سے آگے گزر گیا ہے اور تم نے مجھے جگایا کیوں نہیں؟ میں نے کہا: تو نے مجھے بتایا تھا کہ تم اتنے عرصے سے سوئے نہیں ہو اور چند روز تیرے ہمراہ رہ کر اس کا نظارہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے بھی کر لیا ہے، میں نے سوچا کہ آج آپ کی نیند پوری ہو جائے، اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی، اٹھ کر کھڑا ہوا اور مسجد سے باہر نکلا، اس کے پیچھے میں بھی مسجد سے باہر آ گیا، دروازے پر وہ اپاہج آدمی ابھی تک بیٹھا ہوا تھا، جب یہ آدمی اس کے قریب سے گزرا تو اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! تم جب اندر گئے، میں نے اس وقت بھی سوال کیا تھا لیکن تو نے مجھے کچھ نہیں دیا اب تم باہر آ رہے ہو، اب پھر میں نے سوال کیا، اب بھی تم نے مجھے کچھ نہیں دیا۔ وہ وہیں رک گیا اور کچھ دیر دیکھتا رہا کہ کوئی شخص اسے دیکھ تو نہیں رہا، (جب اس کو یقین ہو گیا کہ کوئی نہیں دیکھ رہا تو) وہ اس مانگنے والے کے قریب ہوا اور اسے کہا: اپنا ہاتھ میری طرف بڑھائیے، اس نے اپنا ہاتھ بڑھایا، اس نے کہا ''بسم اللہ''۔ یہ لفظ سنتے ہی وہ آدمی یوں اٹھ کر کھڑا ہوا جیسے وہ رسی سے بندھا ہوا، ابھی کھلا ہو، اور اس میں کوئی عیب نہیں تھا، پھر یہ شخص چل دیا، اب بھی یہ نہ کسی کی طرف توجہ کرتا اور نہ کسی کے پاس کھڑا ہوتا، اس اپاہج آدمی نے مجھے کہا: اے بچے! میرے کپڑے اٹھا لو اور مجھے گھر تک چھوڑ آؤ (آپ فرماتے ہیں) میں نے اس کے کپڑے اٹھا لئے اور اس کے ساتھ چل دیا، اس نے پورے راستے میں میری طرف کوئی دھیان نہ دیا (اپاہج کو اس کے گھر تک چھوڑنے کے بعد)، میں اس کی تلاش میں نکلا، میں نے جب بھی کسی سے اس کے بارے میں پوچھا، لوگوں نے بتایا کہ وہ تیرے آگے آگے ابھی گیا ہے، چلتے چلتے قبیلہ کلب کے ایک قافلے سے میری ملاقات ہوئی، میں نے ان سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا، جب انہوں نے میری بات سنی تو ان میں سے ایک آدمی نے اپنا اونٹ میرے لئے بٹھا دیا اور مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیا، یہ لوگ مجھے اپنے شہر لے گئے اور وہاں لے جا کر مجھے بیچ دیا، ایک انصاری خاتون نے مجھے خریدا، اس نے مجھے اپنے باغ میں کام پر لگا دیا، وہاں پر رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، مجھے حضور ﷺ کے آنے کا پتا چلا تو میں اپنے باغ کی

کھجوریں توڑ کر ایک تھال میں رکھ کر آپ ﷺ کی ضیافت کے لئے لے آیا، اسی اثناء میں آپ ﷺ کے قریب کچھ لوگ جمع ہو گئے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ حضور ﷺ کے قریب تھے، میں نے کھجوروں کا تھال حضور ﷺ کے سامنے رکھ دیا، آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: صدقہ۔ حضور ﷺ نے لوگوں سے کہا: تم لوگ کھالو، جبکہ آپ ﷺ نے خود نہ کھایا۔ کچھ دنوں بعد میں نے پھر کچھ کھجوریں ایک برتن میں رکھ کر حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیں۔ اس وقت بھی حضور ﷺ کے پاس کچھ لوگ جمع تھے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس دن بھی رسول اللہ ﷺ کے سب سے زیادہ قریب تھے۔ میں نے کھجوریں حضور ﷺ کے سامنے رکھ دیں، آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: ''ہدیہ'' ہے۔ حضور ﷺ نے بسم اللہ شریف پڑھ کھایا اور باقی لوگوں نے بھی کھایا۔ میں نے سوچا: میرے اس عجمی ساتھی نے جونشانیاں بتائی تھیں جو عجمی ہونے کی وجہ سے صحیح طور پر عربی نہیں بول پا رہا تھا وہ ''تہامہ'' نہیں کہہ پا رہا تھا، ''تہمہ'' کہہ رہا تھا، اس نے یہ بھی بتایا تھا کہ اس کا نام ''احمد'' ہوگا۔ میں حضور ﷺ کے پیچھے کی جانب گھوما، آپ ﷺ نے میرا مقصد سمجھ لیا، اس لئے حضور ﷺ نے اپنا کپڑا ڈھلکا دیا، میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے بائیں کندھے کے ایک جانب مہر نبوت تھی، میں نے اس کو اچھی طرح غور سے دیکھ لیا پھر میں گھوم کر آیا اور حضور ﷺ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا اور میں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ حضور ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم کون ہو؟ (آپ فرماتے ہیں) میں نے کہا: حضور ﷺ میں غلام ہوں۔ (آپ فرماتے ہیں) میں نے اپنی پوری کہانی سنائی اور اُس آدمی کی تمام باتیں بتائیں جس کے ہمراہ میں رہا اور اس نے مجھے جو حکم دیا تھا، سب بتایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تم کس کے غلام ہو؟ میں نے کہا: ایک انصاری خاتون کا غلام ہوں، اس نے مجھے اپنے باغ کی دیکھ بھال کی ذمہ داری دے رکھی ہے۔ حضور ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آواز دی، ابوبکر! حضرت ابوبکر نے جواب دیا: میں حاضر ہوں، حضور ﷺ نے فرمایا: اس کو خرید لو۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے خرید کر آزاد کر دیا، کچھ دنوں بعد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، میں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ آپ نصاریٰ کے دین کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں کوئی بھلائی ہے نہ ان کے دین میں کوئی بھلائی ہے۔ میرے دل میں ایک بہت بڑی بات بیٹھ گئی، میں نے سوچا کہ یہ تو وہی شخص ہے میں جس کے ہمراہ کئی دن رہا ہوں، اور جس کی عبادت کے جلوے میں نے دیکھے ہیں یہ تو وہی شخص ہے، جس نے بسم اللہ پڑھ کر اپاہج کو دم کیا تھا اور وہ ٹھیک ہو گیا تھا، اور فرمایا: ان میں کوئی بھلائی نہیں ہے نہ ان کے دین میں کوئی بھلائی ہے۔ میں وہاں سے واپس گیا تو میرے دل میں خوشی کی ایک عجیب لہر سی دوڑ رہی تھی۔ اسی موقع پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی:

ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ

''یہ اس لئے کہ ان میں عالم اور درویش ہیں اور یہ غرور نہیں کرتے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سلمان کو میرے پاس لاؤ، حضور ﷺ کا قاصد میرے پاس پہنچا، میں دل ہی دل میں بہت ڈر رہا تھا۔ بہر حال میں حاضر خدمت ہو کر آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا، حضور ﷺ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کے بعد یہ آیت

تلاوت فرمائی۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ

''یہ اس لئے کہ ان میں عالم اور درویش ہیں اور یہ غرور نہیں کرتے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر فرمایا: اے سلمان! وہ لوگ جن کے ساتھ تم رہے ہو اور تیرا وہ رہنما ''نصرانی'' نہیں تھے وہ تو مسلمان تھے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، اسی شخص نے مجھے آپ کی اتباع کرنے کا کہا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ اگر وہ مجھے تیرے دین اور تیرے نظریات چھوڑنے کا حکم دے تو کیا میں تب بھی اس کی اتباع کروں؟ تو اس نے کہا: تھا سب کچھ چھوڑ دینا، بس اس کا دامن نہ چھوڑنا، کیونکہ حق اور واجبات اسی میں ہے جو وہ تجھے حکم دے۔

✿✿ امام حاکم کہتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے کے واقعہ کے سلسلے میں یہ حدیث صحیح ہے، اس کی سند عالی ہے۔ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ ابوطفیل عامر بن واثلہ کے حوالے سے بھی حضرت سلمان کی ایک صحیح روایت موجود ہے جو اس اسناد سے ذرا مختلف ہے، دونوں کے متن اور اسناد میں کمی زیادتی کے حوالے سے کیونکہ کافی اختلاف ہے اس لئے میں نے لازمی سمجھا کہ دونوں حدیثوں کو ذکر کر دوں۔ (اس لئے دوسری حدیث درج ذیل ہے)

6544 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ الْجَلَّابُ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْقُدُّوسِ، عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكَتِّبِ، حَدَّثَنِي اَبُو الطُّفَيْلِ، حَدَّثَنِي سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ جَيٍّ وَكَانَ اَهْلُ قَرْيَتِي يَعْبُدُونَ الْخَيْلَ الْبُلْقَ، فَكُنْتُ اَعْرِفُ اَنَّهُمْ لَيْسُوا عَلَى شَيْءٍ فَقِيلَ لِي: اِنَّ الدِّينَ الَّذِي تَطْلُبُ اِنَّمَا هُوَ بِالْمَغْرِبِ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَتَيْتُ الْمَوْصِلَ، فَسَاَلْتُ عَنْ اَفْضَلِ مَنْ فِيهَا فَدُلِلْتُ عَلَى رَجُلٍ فِي صَوْمَعَةٍ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ: اِنِّي رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ جَيٍّ وَجِئْتُ اَنْ اَطْلُبَ الْعَمَلَ، وَاَتَعَلَّمَ الْعِلْمَ فَضُمَّنِي اِلَيْكَ اَخْدُمْكَ، وَاَصْحَبْكَ وَتُعَلِّمُنِي شَيْئًا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ، قَالَ: نَعَمْ، فَصَحِبْتُهُ فَاَجْرَى عَلَيَّ مِثْلَ مَا كَانَ يُجْرَى عَلَيْهِ، وَكَانَ يُجْرَى عَلَيْهِ الْخَلُّ وَالزَّيْتُ وَالْحُبُوبُ، فَلَمْ اَزَلْ مَعَهُ حَتّٰى نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ رَاْسِهِ اَبْكِيهِ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ؟ فَقُلْتُ: اَبْكِي اَنِّي خَرَجْتُ مِنْ بِلَادِي اَطْلُبُ الْخَيْرَ فَرَزَقَنِي اللّٰهُ صُحْبَتَكَ، فَعَلَّمْتَنِي، وَاَحْسَنْتَ صُحْبَتِي، فَنَزَلَ بِكَ الْمَوْتُ، فَلَا اَدْرِي اَيْنَ اَذْهَبُ؟ فَقَالَ: لِي اَخٌ بِالْجَزِيرَةِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا وَهُوَ عَلَى الْحَقِّ، فَاْتِهِ فَاَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ، وَاَخْبِرْهُ اَنِّي اَوْصَيْتُ اِلَيْهِ وَاَوْصَيْتُكَ بِصُحْبَتِهِ، فَلَمَّا اَنْ قُبِضَ الرَّجُلُ خَرَجْتُ فَاَتَيْتُ الرَّجُلَ الَّذِي وَصَفَهُ لِي فَاَخْبَرْتُهُ بِالْخَبَرِ، وَاَقْرَاْتُهُ السَّلَامَ مِنْ صَاحِبِهِ وَاَخْبَرْتُهُ اَنَّهُ هَلَكَ وَاَمَرَنِي بِصُحْبَتِهِ فَضَمَّنِي اِلَيْهِ وَاَجْرَى عَلَيَّ كَمَا كَانَ يَجْرِي عَلَيَّ مَعَ الْآخَرِ فَصَحِبْتُهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ، فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ جَلَسْتُ عِنْدَ رَاْسِهِ اَبْكِي،

فَقَالَ لِي: مَا يُبْكِيكَ قُلْتُ: خَرَجْتُ مِنْ بِلَادِي اَطْلُبُ الْخَيْرَ فَرَزَقَنِي اللّٰهُ صُحْبَةَ فُلَانٍ، فَاَحْسَنَ صُحْبَتِي وَعَلَّمَنِي وَاَوْصَانِي عِنْدَ مَوْتِهِ بِكَ وَقَدْ نَزَلَ بِكَ الْمَوْتُ فَلَا اَدْرِي اَيْنَ اَتَوَجَّهُ، فَقَالَ: تَاْتِي اَخًا لِي عَلَى دَرْبِ الرُّومِ فَهُوَ عَلَى الْحَقِّ، فَاْتِهِ وَاَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ وَاصْحَبْهُ فَاِنَّهُ عَلَى الْحَقِّ، فَلَمَّا قُبِضَ الرَّجُلُ خَرَجْتُ حَتّٰى اَتَيْتُهُ فَاَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِي وَتَوْصِيَةِ الْآخَرِ قَبْلَهُ، قَالَ: فَضَمَّنِي اِلَيْهِ وَاَجْرَى عَلَيَّ كَمَا كَانَ يُجْرِي عَلَيَّ، فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ جَلَسْتُ اَبْكِي عِنْدَ رَاْسِهِ، فَقَالَ لِي: مَا يُبْكِيكَ؟ فَقَصَصْتُ قِصَّتِي قُلْتُ لَهُ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى رَزَقَنِي صُحْبَتَكَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتِي وَقَدْ نَزَلَ بِكَ الْمَوْتُ وَلَا اَدْرِي اَيْنَ اَتَوَجَّهُ، فَقَالَ: لَا دِيْنَ وَمَا بَقِيَ اَحَدٌ اَعْلَمُهُ عَلَى دِيْنِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عليه الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فِي الْاَرْضِ، وَلَكِنْ هٰذَا اَوَانٌ يَخْرُجُ فِيهِ نَبِيٌّ اَوْ قَدْ خَرَجَ بِتِهَامَةَ وَاَنْتَ عَلَى الطَّرِيْقِ لَا يَمُرُّ بِكَ اَحَدٌ اِلَّا سَاَلْتَهُ عَنْهُ، فَاِذَا بَلَغَكَ اَنَّهُ قَدْ خَرَجَ، فَاِنَّهُ النَّبِيُّ الَّذِي بَشَّرَ بِهِ عِيسَى صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمَا وَآيَةُ ذٰلِكَ اَنَّ بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمَ النُّبُوَّةِ، وَاَنَّهُ يَاْكُلُ الْهَدِيَّةَ وَلَا يَاْكُلُ الصَّدَقَةَ، قَالَ: فَكَانَ لَا يَمُرُّ بِي اَحَدٌ اِلَّا سَاَلْتُهُ عَنْهُ فَمَرَّ بِي نَاسٌ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَسَاَلْتُهُمْ فَقَالُوا: نَعَمْ، ظَهَرَ فِينَا رَجُلٌ يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ فَقُلْتُ لِبَعْضِهِمْ: هَلْ لَكُمْ اَنْ اَكُونَ عَبْدًا لِبَعْضِكُمْ عَلَى اَنْ تَحْمِلُونِي عَقِبَهُ وَتُطْعِمُونِي مِنَ الْكِسَرِ، فَاِذَا بَلَغْتُمْ اِلَى بِلَادِكُمْ، فَاِنْ شَاءَ اَنْ يَبِيعَ بَاعَ، وَاِنْ شَاءَ اَنْ يَسْتَعْبِدَ اسْتَعْبَدَ "، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: اَنَا فَصِرْتُ عَبْدًا لَهُ حَتّٰى اَتَى بِي مَكَّةَ فَجَعَلَنِي فِي بُسْتَانٍ لَهُ مَعَ حُبْشَانٍ كَانُوا فِيهِ فَخَرَجْتُ فَسَاَلْتُ فَلَقِيتُ امْرَاَةً مِنْ اَهْلِ بِلَادِي فَسَاَلْتُهَا، فَاِذَا اَهْلُ بَيْتِهَا قَدْ اَسْلَمُوا، قَالَتْ لِي: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ فِي الْحِجْرِ هُوَ وَاَصْحَابُهُ اِذَا صَاحَ عُصْفُورٌ بِمَكَّةَ حَتّٰى اِذَا اَضَاءَ لَهُمُ الْفَجْرُ تَفَرَّقُوا فَانْطَلَقْتُ اِلَى الْبُسْتَانِ فَكُنْتُ اَخْتَلِفُ، فَقَالَ لِي الْحُبْشَانُ: مَا لَكَ، فَقُلْتُ: اَشْتَكِي بَطْنِي، وَاِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِكَ لِئَلَّا يَفْقِدُونِي اِذَا ذَهَبْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَتِ السَّاعَةُ الَّتِي اَخْبَرَتْنِي الْمَرْاَةُ يَجْلِسُ فِيهَا هُوَ وَاَصْحَابُهُ خَرَجْتُ اَمْشِي حَتّٰى رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَحْتَبِي، وَاِذَا اَصْحَابُهُ حَوْلَهُ فَاَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي اُرِيدُ فَاَرْسَلَ حَبْوَتَهُ فَنَظَرْتُ اِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَقُلْتُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ هٰذِهِ وَاحِدَةٌ، ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَلَمَّا اَنْ كَانَتِ اللَّيْلَةُ الْمُقْبِلَةُ لَقَطْتُ تَمْرًا جَيِّدًا، ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتّٰى اَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقُلْتُ: صَدَقَةٌ، فَقَالَ لِلْقَوْمِ: كُلُوا وَلَمْ يَاْكُلْ ثُمَّ لَبِثْتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقُلْتُ: هَدِيَّةٌ فَاَكَلَ مِنْهَا، وَقَالَ لِلْقَوْمِ: كُلُوا فَقُلْتُ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ فَسَاَلَنِي عَنْ اَمْرِي وَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: اذْهَبْ فَاشْتَرِ نَفْسَكَ فَانْطَلَقْتُ اِلَى صَاحِبِي، فَقُلْتُ: بِعْنِي نَفْسِي، فَقَالَ: نَعَمْ، عَلَى اَنْ تُنْبِتَ لِي بِمِائَةِ نَخْلَةٍ، فَمَا غَادَرْتُ مِنْهَا نَخْلَةً اِلَّا نَبَتَتْ، فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرْتُهُ اَنَّ النَّخْلَ قَدْ نَبَتَتْ فَاَعْطَانِي قِطْعَةً مِنْ ذَهَبٍ فَانْطَلَقْتُ بِهَا فَوَضَعْتُهَا فِي كِفَّةِ الْمِيزَانِ وَوَضَعَ فِي الْجَانِبِ الْآخَرِ نَوَاةً، قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا

اسْتَقَلَّتْ قِطْعَةُ الذَّهَبِ مِنَ الْاَرْضِ، قَالَ: وَجِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَاَعْتَقَنِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَالْمَعَانِيْ قَرِيْبَةٌ مِنَ الْاِسْنَادِ الْاَوَّلِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6544 – عبد القدوس ساقط

✧✧ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں قبیلہ ''جی'' سے تعلق رکھنے والا شخص تھا، میرے علاقے کے لوگ جانوروں کی پوجا کرتے تھے، میں سمجھتا تھا کہ یہ لوگ حق پر نہیں ہیں، مجھے کسی نے کہا: تم جو دین ڈھونڈ رہے ہو، وہ مغرب میں ہے، میں وہاں سے نکلا اور مقام موصل جا پہنچا، میں نے دریافت کیا کہ اس علاقے میں سب سے بزرگ ترین شخصیت کون ہے؟ مجھے گرجے میں رہنے والے ایک بزرگ کے بارے میں بتایا گیا، میں اس کے پاس چلا آیا، میں نے اس کو بتایا کہ میں قبیلہ ''جی'' سے تعلق رکھتا ہوں، میں آپ کے پاس حصول علم کی خاطر اور نیک عمل کی تربیت لینے آیا ہوں۔ آپ مجھے اپنی خدمت میں قبول فرمالیجئے، تاکہ میں آپ کی صحبت سے فیضیاب ہوسکوں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو جن علوم ومعارف سے نوازا ہے، اس میں سے کچھ مجھے بھی سکھا دیجئے، انہوں نے حامی بھر لی، اور میں ان کی صحبت میں رہنے لگ گیا۔ جو چیزیں وہ خود استعمال کرتا تھا، اس نے وہ اشیاء مجھے بھی استعمال کروانا شروع کر دیں۔ وہ سرکہ، زیتون کا تیل اور گندم استعمال کرتا تھا، میں اس کی وفات تک اس کی خدمت میں ہی رہا، جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں اس کی چارپائی کے پاس بیٹھ کر رونے لگ گیا، لوگوں نے رونے کی وجہ پوچھی تو میں نے کہا: میں روتا اس لئے ہوں کہ میں اپنے وطن سے خیر کی تلاش میں نکلا تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی صحبت عطا فرمادی، تو نے مجھے بہت علم سکھایا اور میرے ساتھ بہت حسن سلوک کیا ہے، اب تمہاری موت کا وقت قریب ہے، مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ میں کہاں جاؤں؟ اس نے کہا: فلاں مقام پر ایک جزیرہ میں میرا بھائی رہتا ہے اور راہِ حق پر گامزن ہے، تو اس کے پاس چلا جا، اس کو میرا اسلام کہنا اور بتانا کہ میں نے اس کے لئے وصیت کی ہے اور میں نے تجھے بھی وصیت کی ہے کہ تم اس آدمی کو اپنی صحبت بابرکت میں رکھ لو۔ ان کے انتقال کے بعد میں اس آدمی کے پاس گیا، میں نے جا کر اس کو تمام ماجرا سنایا اور اس کے بھائی کا سلام بھی اس تک پہنچایا اور اس کو یہ بھی بتایا کہ تمہارے بھائی کا انتقال ہوگیا ہے اور اس نے مجھے تمہاری صحبت میں رہنے کا حکم دیا ہے۔ اس نے بھی مجھے اپنی صحبت میں قبول کرلیا، اس نے مجھ پر وہ معاملات بھی جاری رکھے جو پہلے بزرگ نے رکھے تھے اور کچھ دیگر امور بھی جاری فرمائے۔ میں اس بزرگ کی صحبت میں بھی کافی عرصہ رہا، پھر ان کی وفات کا وقت بھی قریب آ گیا، میں اس کے سرہانے بیٹھ کر رونے لگ گیا، اس نے میرے رونے کی وجہ پوچھی تو میں نے کہا: میں خیر کی تلاش میں گھر سے نکلا تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے فلاں شخص کی صحبت سے فیضیاب کیا، اس نے مجھے بہت علوم سکھائے پھر اس کا انتقال ہوگیا، اس نے اپنے انتقال کے وقت آپ کی خدمت میں آنے کا حکم دیا تھا، اب آپ کی موت کا وقت بھی قریب ہے، اب مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ میں کہا جاؤں؟ اس نے کہا: روم کے علاقے میں میرا بھائی رہتا ہے، وہ حق پر ہے تم اس کے پاس چلے جاؤ، اس کو میرا اسلام کہنا، تم اس کی صحبت میں رہنا کیونکہ وہ حق پر ہے، جب اس آدمی کا انتقال ہوگیا تو میں وہاں سے نکلا اور اس کے بھائی کے پاس پہنچ گیا، میں نے اس کو اپنی پوری داستان سنائی، اور اس

کے بھائی نے اس کے پاس جانے کی جو وصیت فرمائی تھی وہ بھی بتائی۔ راوی کہتے ہیں: اس نے مجھے اپنے پاس رکھ لیا اور میرے ساتھ وہی نیک معاملہ کیا جو اس پہلے میرے ساتھ ہوتا آرہا تھا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو میں اس کے سرہانے بیٹھ کر رونے لگ گیا، اس نے مجھ سے پوچھا کہ تم کیوں رو رہے ہو؟ میں نے اس کو اپنا پورا قصہ سنایا۔ میں نے اس سے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی صحبت سے نوازا تھا تم نے میرے ساتھ بہت اچھا برتاؤ کیا۔ اب تمہاری موت کا وقت بالکل قریب ہے، اب مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ میں کدھر جاؤں؟ اس نے کہا: اس وقت نہ تو کوئی دین موجود ہے اور نہ ہی پوری روئے زمین پر کوئی ایسا شخص موجود ہے جو عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کا پیروکار ہو، لیکن اب وہ زمانہ بالکل قریب ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا آخری نبی ظاہر ہوگا، یا شاید وہ تہامہ کے علاقے میں ظاہر ہو چکا ہے اور تم جس راستے پر ہو، یہاں سے جو بھی گزرے اس سے اُس نبی کے بارے میں پوچھتے رہنا، اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے کندھوں کے درمیان مہرِ نبوت ہوگی، وہ ہدیہ کی چیز کھالے گا لیکن صدقہ کی چیز نہیں کھائے گا۔ یہ وہی نبی ہے جس کی آمد کی خوشخبری حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی۔ جب تجھے اس نبی کے مبعوث ہونے کی خبر مل جائے (تو تم اس کے پاس جا کر اسلام قبول کر لینا، آپ فرماتے ہیں) چنانچہ میرے پاس سے جو بھی گزرتا، میں اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کے بارے میں ضرور پوچھتا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مکہ کے رہنے والے کچھ لوگ میرے قریب سے گزرے، میں نے حسبِ عادت ان سے بھی پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ہاں ہمارے اندر ایک شخص ظاہر ہوا ہے وہ اپنے آپ کو نبی سمجھتا ہے۔ میں نے ان سے کہا: کیا تمہیں یہ بات منظور ہے کہ تم میں سے کوئی شخص مجھے اپنے ساتھ سوار کر لے، چاہو تو اپنا بچا کھچا کھانا مجھے دے دینا، اس کے بدلے میں، مَیں تمام زندگی اس کی غلامی میں رہوں گا، جب تم اپنے شہر میں پہنچ جاؤ، تو چاہے اپنی غلامی میں رکھ لینا، اور بیچنا چاہو تو بیچ دینا۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا: مجھے منظور ہے۔ میں اس کا غلام بن گیا، اُس نے مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیا اور مجھے مکہ تک لے آیا، وہ مجھے اپنے ہمراہ اپنے باغ میں کام کاج کے لئے لے گیا، وہاں پر پہلے سے حبشی لوگ کام کرتے تھے۔ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکل پڑا، میری ملاقات میرے ہی علاقے کی ایک خاتون کے ساتھ ہوگئی، اتفاق سے اس کے تمام گھر والے اسلام لا چکے تھے، اس نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھی شام ڈھلے ایک غار میں جمع ہو جاتے ہیں، اور صبح طلوع ہوتے ہی اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں، میں یہ معلومات جمع کرنے کے بعد باغ میں واپس چلا گیا۔ میں بار بار اِدھر اُدھر گم چلا جاتا پھر واپس آجاتا، کئی مرتبہ میں نے ایسے ہی کیا، میرے حبشی ساتھیوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم بار بار کہاں غائب ہو جاتے ہو؟ میں نے بتایا کہ میرا پیٹ خراب ہے (اس لئے مجھے بار بار قضائے حاجت کے لئے جانا پڑتا ہے) آپ فرماتے ہیں: میں نے یہ بہانہ اس لئے کیا تھا تا کہ جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کے لئے جاؤں تو ان کو کسی قسم کا کوئی شک نہ ہو۔ اس عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کے جمع ہونے کا جو وقت بتایا تھا جب وہ وقت ہو گیا تو میں وہاں سے چل نکلا اور اس جگہ پہنچ گیا جہاں آپ تشریف لاتے تھے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کر لی، آپ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد حلقہ باندھے بیٹھے تھے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے

سے آیا، لیکن (اس غیب جاننے والے) نبی نے میرے ارادے کو جان لیا، آپ نے اپنی چادر مبارک سرکا دی، میں نے آپ ﷺ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت کو دیکھا۔ دیکھتے ہی میں نے کہا: اللہ اکبر۔ یہ پہلی نشانی بالکل درست ثابت ہوئی ہے، اس کے بعد میں چلا گیا، اگلی رات میں کچھ جید کھجوریں اپنے ساتھ لیں اور رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں آ گیا، میں نے وہ کھجوریں رسول اللہ ﷺ کو پیش کر دیں، آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: یہ صدقہ کی کھجوریں ہیں، آپ ﷺ نے وہ کھجوریں صحابہ کرام کو کھانے کے لئے دے دیں اور خود تناول نہ فرمائیں۔ پھر کچھ دنوں بعد میں دوبارہ کچھ کھجوریں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا، میں نے وہ کھجوریں رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھ دیں، آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: یہ ہدیہ کی کھجوریں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے خود بھی وہ کھجوریں کھائیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی کھانے کے لئے عطا فرمائیں۔ میں نے یہ دیکھتے ہی کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے میرا حال دریافت کیا، میں نے ساری بات آپ ﷺ کو بتائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جا کر اپنے آپ کو خرید لو (یعنی اپنا بدل ادا کر کے خود آزاد کروا لو) میں اپنے مالک کے پاس گیا اور اس سے کہا: تم مجھے، میرے ہاتھ بیچتے ہو؟ اس نے حامی بھر لی۔ لیکن یہ شرط رکھ دی کہ تم میرے لئے کھجور کے ۱۱۰ درخت اگاؤ گے۔ میں نے (رسول اللہ ﷺ کے مشورے سے یہ شرط مان لی، اور آپ کے تعاون سے درخت لگا دیئے، جس دن درخت لگائے) جب اگلا دن ہوا تو تمام درخت مکمل تناور ہو چکے تھے، میں نے آ کر رسول اللہ ﷺ کو درختوں کے مکمل ہو جانے کی اطلاع دی، رسول اللہ ﷺ نے مجھے سونے کا ایک ٹکڑا عطا فرمایا۔ میں لے جا کر اس کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا، اور دوسری جانب کھجور کی ایک گٹھلی رکھ دی، وہ سونا اُس گٹھلی سے بھاری نکلا۔ میں نے آ کر رسول اللہ ﷺ کو اس کے وزن کے بارے میں بتایا۔ (میں نے یہ سونا اپنے آقا کو دیا، اس طرح میری رقم بھی ادا ہو گئی، اُس کا باغ بھی لگ گیا اور) اس نے مجھے آزاد کر دیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور اس کے معانی پہلی اسناد کے معانی کے قریب تر ہیں۔

6545 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، قَالَا: ثَنَا اَبُو الْمُثَنَّى الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ سَلْمَانَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

6545:" الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر""صحيح مسلم - كتاب الزهد والرقائق' حديث: 5368'الجامع للترمذی -' ابواب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء ان الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر' حديث: 2302'سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب مثل الدنيا - حديث: 4111'مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند ابی هريرة رضی الله عنه - حديث: 8103'مسند ابی يعلى الموصلی - شهر بن حوشب ' حديث: 6332'المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' باب من اسمه إبراهيم - حديث: 2839'صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الفقر - ذكر البيان بان الله جل وعلا جعل الدنيا سجنا لمن اطاعه' حديث: 688'مسند الشهاب القضاعی - الدنيا سجن المؤمن ' حديث: 138'" اطول الناس شبعا فی الدنيا""مسند الطيالسی - احاديث النساء' وما اسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - وابو حمزة القصاب' حديث: 2859'المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه سهل' ما اسند سلمان - زيد بن وهب ' حديث: 5961'شعب الإيمان للبيهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الفصل الثانی فی ذم كثرة الاكل - حديث: 5388

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اَطْوَلُ النَّاسِ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا اَكْثَرُهُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيبٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: دنیا، مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے۔ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے بھی سنا ہے کہ "جو لوگ دنیا میں بہت پیٹ بھر کر کھاتے ہیں، قیامت کے دن وہ سب سے زیادہ بھوکے ہوں گے"

✿✿ یہ حدیث غریب ہے، صحیح الاسناد ہے۔ لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6546 – حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ الْحَافِظُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمُؤَدِّبُ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْعَطَّارُ، ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ اَبِي هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، قَرَاْتُ فِي التَّوْرَاةِ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَبَعْدَهُ

✧✧ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے تورات میں پڑھا ہے کہ کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونے سے کھانے میں برکت ہوتی ہے۔

ذِكْرُ اِسْلَامِ زَيْدِ بْنِ سَعْنَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا ذکر

6547 – اَخْبَرَنِي دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْاَبَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمَّا اَرَادَ هُدَى زَيْدِ بْنِ سَعْنَةَ، قَالَ زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ: مَا مِنْ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ شَيْءٌ اِلَّا وَقَدْ عَرَفْتُهَا فِي وَجْهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَظَرْتُ اِلَيْهِ اِلَّا شَيْئَيْنِ لَمْ اَخْبُرْهُمَا مِنْهُ هَلْ يَسْبِقُ حِلْمُهُ جَهْلَهُ، وَلَا يَزِيدُهُ شِدَّةُ الْجَهْلِ عَلَيْهِ اِلَّا حِلْمًا، فَكُنْتُ اَلْطُفُ بِهِ لِئَنْ اُخَالِطَهُ فَاَعْرِفُ حِلْمَهُ مِنْ جَهْلِهِ، قَالَ زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا مِنَ الْحُجُرَاتِ، وَمَعَهُ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَتَاهُ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَتِهِ كَالْبَدَوِيِّ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ بُصْرَى قَرْيَةُ بَنِي فُلَانٍ قَدْ اَسْلَمُوا وَدَخَلُوا فِي الْاِسْلَامِ، وَكُنْتُ حَدَّثْتُهُمْ اِنْ اَسْلَمُوا آتَاهُمُ الرِّزْقُ رَغَدًا وَقَدْ اَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ وَشِدَّةٌ وَقُحُوطٌ مِنَ الْغَيْثِ، فَاَنَا اَخْشَى يَارَسُولَ اللّٰهِ اَنْ يَخْرُجُوا مِنَ الْاِسْلَامِ طَمَعًا كَمَا دَخَلُوا فِيهِ طَمَعًا، فَاِنْ رَاَيْتَ اَنْ تُرْسِلَ اِلَيْهِمْ بِشَيْءٍ تُعِينُهُمْ بِهِ فَعَلْتَ فَنَظَرَ اِلَيَّ رَجُلٌ وَاِلَى جَانِبِهِ اُرَاهُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ مَا بَقِيَ مِنْهُ شَيْءٌ، قَالَ زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ: فَدَنَوْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا مُحَمَّدُ هَلْ لَكَ اَنْ تَبِيعَنِي تَمْرًا مَعْلُومًا مِنْ حَائِطِ بَنِي فُلَانٍ اِلَى اَجَلِ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: لَا يَا يَهُودِيُّ، وَلَكِنْ اَبِيعُكَ تَمْرًا مَعْلُومًا اِلَى اَجَلِ

كَذَا وَكَذَا، وَلَا اُسَمِّي حَائِطَ بَنِي فُلَانٍ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَبَايَعَنِي فَاَطْلَقْتُ هِمْيَانِي فَاَعْطَيْتُهُ ثَمَانِينَ مِثْقَالًا مِنْ ذَهَبٍ فِي تَمْرٍ مَعْلُومٍ اِلَى اَجَلٍ كَذَا وَكَذَا فَاَعْطَاهَا الرَّجُلَ، فَقَالَ: اعْدِلْ عَلَيْهِمْ وَاَعِنْهُمْ بِهَا، فَقَالَ زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ: فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ مَحَلِّ الْاَجَلِ بِيَوْمَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ اَتَيْتُهُ فَاَخَذْتُ بِمَجَامِعِ قَمِيصِهِ وَرِدَائِهِ وَنَظَرْتُ اِلَيْهِ بِوَجْهٍ غَلِيظٍ فَقُلْتُ لَهُ: اَلَا تَقْضِيَنِي يَا مُحَمَّدُ حَقِّي فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُمْ يَا بَنِي عَبْدِالْمُطَّلِبِ سَيِّءَ الْقَضَاءِ مَطْلٌ، وَلَقَدْ كَانَ لِي بِمُخَالَطَتِكُمْ عِلْمٌ وَنَظَرْتُ اِلَى عُمَرَ فَاِذَا عَيْنَاهُ تَدُورَانِ فِي وَجْهِهِ كَالْفَلَكِ الْمُسْتَدِيرِ، ثُمَّ رَمَانِي بِبَصَرِهِ، فَقَالَ: يَا عَدُوَّ اللّٰهِ اَتَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَسْمَعُ وَتَصْنَعُ بِهِ مَا اَرَى فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ لَوْلَا مَا اُحَاذِرُ قُوَّتَهُ لَضَرَبْتُ بِسَيْفِي رَاْسَكَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَى عُمَرَ فِي سُكُونٍ وَتُؤَدَةٍ وَتَبَسَّمَ، ثُمَّ قَالَ: يَا عُمَرُ اَنَا وَهُوَ كُنَّا اَحْوَجَ اِلَى غَيْرِ هٰذَا اَنْ تَاْمُرَنِي بِحُسْنِ الْاَدَاءِ، وَتَاْمُرَهُ بِحُسْنِ التِّبَاعَةِ اذْهَبْ بِهِ يَا عُمَرُ فَاَعْطِهِ حَقَّهُ، وَزِدْهُ عِشْرِينَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ الزِّيَادَةُ يَا عُمَرُ، قَالَ: اَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَزِيدَكَ مَكَانَ مَا نِقِمْتُكَ قُلْتُ: اَتَعْرِفُنِي يَا عُمَرُ؟ قَالَ: لَا، مَنْ اَنْتَ؟ قُلْتُ: زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ، قَالَ: الْحَبْرُ، قُلْتُ: الْحَبْرُ، قَالَ: فَمَا دَعَاكَ اَنْ فَعَلْتَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلْتَ، وَقُلْتَ لَهُ مَا قُلْتَ؟ قُلْتُ لَهُ: يَا عُمَرُ، لَمْ يَكُنْ لَهُ مِنْ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ شَيْءٌ اِلَّا وَقَدْ عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَظَرْتُ اِلَيْهِ اِلَّا اثْنَيْنِ لَمْ اَخْبُرْهُمَا مِنْهُ: هَلْ يَسْبِقُ حِلْمُهُ جَهْلَهُ، وَلَا تَزِيدُهُ شِدَّةُ الْجَهْلِ عَلَيْهِ اِلَّا حِلْمًا فَقَدِ اخْتَبَرْتُهُمَا فَاُشْهِدُكَ يَا عُمَرُ اَنِّي قَدْ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَاُشْهِدُكَ اَنَّ شَطْرَ مَالِي - فَاِنِّي اَكْثَرُهُمْ مَالًا - صَدَقَةٌ عَلَى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَوْ عَلَى بَعْضِهِمْ، فَاِنَّكَ لَا تَسَعُهُمْ قُلْتُ: اَوْ عَلَى بَعْضِهِمْ، فَرَجَعَ زَيْدٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ زَيْدٌ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَآمَنَ بِهِ وَصَدَّقَهُ وَبَايَعَهُ وَشَهِدَ مَعَهُ مَشَاهِدَ كَثِيرَةً، ثُمَّ تُوُفِّيَ زَيْدٌ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ وَرَحِمَ اللّٰهُ زَيْدًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَهُوَ مِنْ غُرَرِ الْحَدِيثِ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِي السَّرِيِّ الْعَسْقَلَانِيُّ ثِقَةٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6547 – ما أنكره وأركه

✧✧ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ کو ہدایت دینے کا ارادہ فرمایا تو حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر نبوت کی تمام نشانیاں دیکھ لیں، البتہ دو باتیں رہ گئی تھیں وہ میں آزما نہیں سکا تھا، ایک تو یہ کہ کیا ان کی بردباری ان کی لاعلمی پر غالب ہے؟ اور شدت جہل ان کے حلم میں اضافہ کرتی ہے؟ چنانچہ میں اس ٹوہ میں رہنے لگا کہ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہونے کا موقع ملا تو ان کا حلم اور جہل آزماؤں گا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک دیہاتی آدمی اپنی سواری پر سوار ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور کہنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں قبیلے کے لوگ اسلام لا چکے ہیں اور میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ اگر وہ لوگ اسلام قبول

کرلیں گے توان کے رزق میں اضافہ ہوجائے گا،لیکن وہ تو بہت زیادہ قحط میں مبتلا ہوگئے ہیں،یارسول اللہ ﷺ مجھے خدشہ ہے کہ اگران کی یہی حالت رہی توان لوگوں نے جیسے کھانے کے لالچ میں اسلام قبول کیا تھا اسی طرح کھانے کی لالچ میں اسلام کو چھوڑ بھی دیں گے۔ اگرآپ کسی طرح ان کی امدادفرماسکتے ہوں تومہربانی فرمایئے،ایک آدمی نے میری جانب دیکھا،میرا خیال ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ سب کچھ توختم ہوچکا ہے، حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے قریب ہوااورعرض کی:اے محمد! کیا آپ مجھے فلاں شخص کے باغ کی کھجوریں فلاں تاریخ تک کے ادھار پردلواسکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا:نہیں، اے یہودی! میں تجھے کھجوریں دلواسکتاہوں البتہ تم کسی مخصوص باغ کی شرط مت لگاؤ، میں نے کہا: ٹھیک ہے جی،آپ ﷺ نے مجھے کھجوریں دلوادیں،میں نے اپناتھیلا کھولا اوراس میں سے ۸۰ مثقال سوناان کھجوروں کے زرضمانت کےطور پرایک مقررہ تاریخ تک کے لئے رکھوادیا،اُس آدمی نے وہ کھجوریں دیں اورساتھ ہی ساتھ کہا: ان پرانصاف کرنا اوران کھجوروں کے ساتھ ان کی مددکرنا۔حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کھجوروں کی معیادختم ہونے میں جب صرف دوتین دن باقی رہ گئے تھے،تب میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا،میں نے آپ کے دامن اورچادرکوزورسے پکڑااور بہت غصیلے انداز میں آپ ﷺ کی جانب دیکھا اورکہا:آپ مجھے میری رقم واپس نہیں کریں گے؟ خداکی قسم! عبدالمطلب کی ساری اولاد ہی ایسی ہے،یہ وقت پربھی ادائیگی نہیں کرتے،ہمیشہ ٹال مٹول سے کام لیتے ہیں، مجھے پتاتھا کہ تمہارالین دین ایساہی ہوتاہے۔ یہ کہتے ہوئے میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جانب دیکھا،آپ رسول اللہ ﷺ کے چہرے کی جانب گول آسمان کی طرح نظریں گھمارہے تھے،اس کے بعدانہوں نے میری جانب دیکھا،اورفرمایا: اے اللہ کے دشمن! تم رسول اللہ ﷺ کووہ باتیں کہہ رہے ہوجومیں نے تمہاری زبان سے ابھی سنی ہیں،اورتو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وہ سلوک کررہاہے جوابھی میری نگاہیں دیکھ رہی ہیں؟ خداکی قسم! اگرمجھے رسول اللہ ﷺ کی قوت کی حفاظت کافکرنہ ہوتا تو میں اپنی تلوارکے ساتھ تیراسرقلم کردیتا۔رسول اللہ ﷺ بڑے اطمنان کے ساتھ حضرت عمر کی جانب دیکھ کرمسکرارہے تھے،پھرفرمایا: اے عمر میں اوروہ شخص دوسرے سلوک کے مستحق تھے۔ چاہیے یہ تھا کہ تم مجھے اچھے انداز میں ادائیگی کا کہتے اوراس کو اچھے انداز میں مطالبہ کرنے کا کہتے۔ اے عمر! اس کو ساتھ لے جاؤ،اوراس کواس کا حق اداکردو،اور۲۰ صاع کھجوریں اس کو اضافی بھی دینا۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق جب اضافی کھجوریں بھی مجھے دے دیں تو) میں نے کہا: اے عمر! یہ اضافی کھجوریں مجھے کیوں دی جارہی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ میں نے جوتمہیں سخت الفاظ بولے ہیں ان کے بدلے تمہیں زیادہ کھجوریں دوں۔ میں نے کہا: اے عمر! کیاتم مجھے پہچانتے ہو؟ انہوں نے کہا:نہیں۔ میں نے کہا: میں ''زید بن سعنہ'' ہوں۔انہوں نے پوچھا:یہودی عالم؟ میں نے کہا: ہاں۔ آپ نے پوچھا: پھرتم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وہ معاملہ کیوں کیا؟ اوروہ باتیں جوتم نے حضور ﷺ کے ساتھ کیں،اس کی وجہ کیاتھی؟ میں نے کہا: اے عمر! میں نبوت کی تمام نشانیاں حضور ﷺ کے چہرہ انور کی زیارت کرتے ہی دیکھ لی تھیں،البتہ دونشانیاں رہ گئی تھیں، میں وہ نہیں دیکھ پایا تھا،ان میں سے ایک یہ کہ اس رسول کاحلم،اس کے جہل پرغالب رہے گا۔نمبر۲،شدت جہل اس

کے حلم میں اضافے کا باعث بنے گی۔ میں تو وہ نشانیاں آزما رہا تھا (اب جبکہ میں تمام نشانیاں دیکھ چکا ہوں تو) اے عمر! میں تجھے گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔ میں تجھے اس بات پر بھی گواہ بناتا ہوں کہ کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بہت مال سے نوازا ہے، اس لئے میرا آدھا مال، رسول اللہ ﷺ کی ساری امت کے لئے صدقہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ یہ مال ساری امت پر صدقہ نہ کریں بلکہ بعض امت پر کریں، کیونکہ ساری امت تک یہ مال پہنچانا آپ کے بس کی بات نہیں ہے۔ میں نے کہا: ٹھیک ہے، میرا آدھا مال بعض امت پر صدقہ ہے۔ اس کے بعد حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آ کر کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔ یوں حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ ایمان لائے، حضور ﷺ کی تصدیق کی۔ آپ کی بیعت کی، اور آپ ﷺ کے ہمراہ بہت سارے غزوات میں بھی شرکت کی۔ غزوہ تبوک میں بہادری کے ساتھ لڑتے ہوئے آپ نے جام شہادت نوش کیا۔ اللہ تعالیٰ حضرت زید بن سعنہ رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا حالانکہ یہ مشہور حدیث ہے، اور اس کی سند میں جو ''محمد بن ابی سری عسقلانی'' نامی راوی ہیں، یہ ثقہ ہیں۔

ذِكْرُ سَفِينَةَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کا ذکر

6548 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوْفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا حَشْرَجُ بْنُ نُبَاتَةَ، قَالَ: سَاَلْتُ سَفِيْنَةَ، عَنِ اسْمِهِ فَقَالَ: اَمَا اِنِّي مُخْبِرُكَ بِاسْمِي كَانَ اسْمِي قَيْسًا فَسَمَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفِيْنَةَ قُلْتُ: لِمَ سَمَّاكَ سَفِيْنَةَ؟ قَالَ: خَرَجَ وَمَعَهُ اَصْحَابُهُ فَثَقُلَ عَلَيْهِمْ مَتَاعُهُمْ، فَقَالَ: ابْسُطْ كِسَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ فَجَعَلَ فِيْهِ مَتَاعَهُمْ، ثُمَّ حَمَلَهُ عَلَيَّ فَقَالَ: احْمِلْ مَا اَنْتَ اِلَّا سَفِيْنَةٌ، فَقَالَ: لَوْ حَمَلْتُ يَوْمَئِذٍ وَقْرَ بَعِيْرٍ اَوْ بَعِيْرَيْنِ اَوْ خَمْسَةٍ اَوْ سِتَّةٍ مَا ثَقُلَ عَلَيَّ " صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6548 – صحيح

✧✧ حشرج بن نباتہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے ان کا نام پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میرا اصلی نام ''قیس'' تھا، رسول اللہ ﷺ نے میرا نام ''سفینہ'' رکھا، میں نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے تمہارا نام سفینہ کیوں رکھا؟ انہوں نے کہا: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ کسی سفر پر نکلے، ان کو ان کا سامان بھاری لگ رہا تھا، حضور ﷺ نے مجھے فرمایا: اپنی چادر بچھاؤ، میں نے اپنی چادر بچھا دی، آپ ﷺ نے ان کا سارا سامان اس چادر میں ڈال کر میرے اوپر لاد دیا

6548: المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سفيان، من اسمه سفينة : سفينة ابو عبد الرحمن مولى رسول الله - سعيد بن جمهان ، حديث: 6312

اور فرمایا: تم یہ اٹھالو، تم تو سفینہ ہو۔ آپ فرماتے ہیں اُس دن ایک یا دو یا پانچ یا چھ یا جتنے بھی اونٹوں کا بوجھ مجھ پر لاد دیا جاتا، وہ مجھے ہرگز بھاری نہ لگتا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6549 - وَحَدَّثَنَا بِذِكْرِ كُنْيَةِ سَفِينَةَ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ، عَنْ اَبِيهِ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي حَفْصٍ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ اَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ، قَالَ: اَعْتَقَتْنِي اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ اَنْ اَخْدُمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَاشَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6549 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

حضرت سفینہ ابو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے آزاد کیا تھا اور میری آزادی کی شرط یہ رکھی تھی میں ساری زندگی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کروں گا۔

6550 - وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، حَدَّثَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، اَنَّ سَفِينَةَ، مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " رَكِبْتُ الْبَحْرَ فَانْكَسَرَتْ سَفِينَتِي الَّتِي كُنْتُ فِيهَا فَرَكِبْتُ لَوْحًا مِنْ اَلْوَاحِهَا فَطَرَحَنِي اللَّوْحُ فِي اَجَمَةٍ فِيهَا الْاَسَدُ فَاَقْبَلَ اِلَيَّ يُرِيدُنِي فَقُلْتُ: يَا اَبَا الْحَارِثِ، اَنَا مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَاْطَاَ رَاْسَهُ، وَاَقْبَلَ اِلَيَّ فَدَفَعَنِي بِمَنْكِبِهِ حَتّٰى اَخْرَجَنِي مِنَ الْاَجَمَةِ، وَوَضَعَنِي عَلَى الطَّرِيقِ وَهَمْهَمَ فَظَنَنْتُ اَنَّهُ يُوَدِّعُنِي فَكَانَ ذٰلِكَ اٰخِرَ عَهْدِي بِهِ " هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6550 – على شرط مسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں سمندر کے سفر پر گیا، میں جس کشتی میں تھا وہ کشتی دوران سفر ٹوٹ گئی، اس کے ایک تختے کے ساتھ لپٹ گیا، اس تختے نے مجھے ایسے ساحل پر جا پھینکا جہاں پر گھنا جنگل تھا، اس میں بہت شیر رہتے تھے، ایک شیر میری جانب بڑھنے لگا، میں نے اس شیر کو مخاطب کر کے کہا: اے ابوالحارث! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں، (میری یہ بات سنتے ہی) اس شیر نے اپنا سر جھکا دیا اور میرے قریب آ گیا، وہ میرے آگے آگے چلتا رہا، حتیٰ کہ اس نے مجھے جنگل پار کروا دیا، ایک راستے پہنچا کر وہ اپنی آواز میں بڑبڑانے لگا میں نے سمجھ لیا کہ اب یہ مجھے الوداع کہہ رہا ہے، اس کے بعد وہ شیر واپس چلا گیا۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6550: المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سفيان' من اسمه سفينة : سفينة ابو عبد الرحمن مولى رسول الله - ما روى محمد بن المنكدر ' حديث: 6306'مسند الروياني - محمد بن المنكدر عن سفينة رضي الله عنه' حديث: 645

ذِكْرُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کا ذکر

6551 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، فِي تَسْمِيَةِ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَقَبَةِ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنَ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ بْنِ الْحَارِثِ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ وَهُوَ نَقِيبٌ وَقَدْ شَهِدَ بَدْرًا

✧✧ حضرت عروہ کہتے ہیں: انصار کی جانب سے بیعت عقبہ میں شریک ہونے والوں میں حضرت حارث بن خزرج بن حارث کی طرف سے حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ تھے، یہ اپنی قوم کے مبلغ بھی تھے، آپ جنگ بدر میں بھی شریک ہوئے ہیں۔

6552 – اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، فِي تَسْمِيَةِ مَنِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ

✧✧ ابن شہاب کہتے ہیں: انصار کی طرف سے بنی حارث بن خزرج کی جانب سے جنگ احد میں شریک ہونے والوں میں حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ تھے۔

6553 – اَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ الْقَاضِي، ثَنَا اَبِي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اُمِّ سَعْدٍ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَاَلْقَى لَهَا ثَوْبَهُ حَتَّى جَلَسَتْ عَلَيْهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا خَلِيفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ هٰذِهِ؟ قَالَ: هٰذِهِ بِنْتُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي وَمِنْكَ، قَالَ: وَمَنْ خَيْرٌ مِنِّي وَمِنْكَ اِلَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: رَجُلٌ قُبِضَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَوَّاَ مَقْعَدَهُ فِي الْجَنَّةِ، وَبَقِيتُ اَنَا وَاَنْتَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6553 – بل إسماعيل ضعفوه

✧✧ ام سعد بنت سعد بن ربیع فرماتی ہیں: وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئیں، آپ نے اپنا کپڑا ان پر ڈال دیا، میں ان کے پاس بیٹھ گئی، پھر ان کے پاس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آ گئے، انہوں نے میرے بارے میں پوچھا: اے خلیفۃ المسلمین! یہ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ اس شخص کی بیٹی ہے جو مجھ سے بھی بہتر ہے اور تجھ سے بھی بہتر ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے جو تجھ سے بھی بہتر ہو اور مجھ سے بھی بہتر ہو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک ایسا آدمی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں وفات پا گیا، وہ تو اپنا ٹھکانا جنت میں بنا چکا، جبکہ تو اور میں ابھی اس دنیا میں موجود ہیں۔ (تو بہتر وہی ہوا، جو جنت میں جا چکا ہے)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ سَعْدِ الْقَرَظِ الْمُؤَذِّنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سعد القرظ موذن رضی اللہ عنہ کا ذکر

6554 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، قَالَا: ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى الْاَسَدِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمَّارِ بْنِ سَعْدِ الْقَرَظِ، مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ جَدِّيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اَمَرَ بِلَالًا اَنْ يُدْخِلَ اِصْبَعَهُ فِيْ اُذُنِهِ وَقَالَ: اِنَّهُ اَرْفَعُ لِصَوْتِكَ، وَاِنَّ اَذَانَ بِلَالٍ كَانَ مَثْنٰى مَثْنٰى، وَاِقَامَتُهُ مُفْرَدَةٌ، وَقَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ مَرَّةً مَرَّةً، وَاِنَّهُ كَانَ يُؤَذِّنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الْفَيْءُ مِثْلَ الشِّرَاكِ، وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلَى الْعِيْدَيْنِ سَلَكَ عَلٰى دَارِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ثُمَّ عَلٰى اَصْحَابِ الْفَسَاطِيْطِ، ثُمَّ يَبْدَاُ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ كَبَّرَ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ، وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ، ثُمَّ انْصَرَفَ مِنَ الطَّرِيْقِ الْاٰخَرِ مِنْ طَرِيْقِ بَنِيْ زُرَيْقٍ فَذَبَحَ اُضْحِيَّةً عِنْدَ طَرَفِ الزُّقَاقِ بِيَدِهِ بِشَفْرَةٍ، ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى دَارِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَدَارِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِالْبَلَاطِ، وَكَانَ يَخْرُجُ اِلَى الْعِيْدَيْنِ مَاشِيًا وَيَرْجِعُ مَاشِيًا، وَكَانَ يُكَبِّرُ بَيْنَ اَضْعَافِ الْخُطْبَةِ وَيُكْثِرُ التَّكْبِيْرَ فِي الْخُطْبَةِ وَيَخْطُبُ عَلٰى عَصًا "، وَاِنَّ بِلَالًا كَانَ اِذَا كَبَّرَ بِالْاَذَانِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ وَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ، ثُمَّ يَنْحَرِفُ عَنِ الْقِبْلَةِ فَيَقُوْلُ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ يَنْحَرِفُ عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ فَيَقُوْلُ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ فَيَقُوْلُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن عبدالرحمٰن بن عمار بن سعد القرظ اپنے والد کے حوالے سے ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اذان دیتے ہوئے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیا کریں کیونکہ اس سے آواز زیادہ بلند ہوتی ہے۔حضرت بلال کی اذان میں تمام جملے دو دو مرتبہ ہوتے تھے اور اقامت کے الفاظ ایک ایک فقرہ ہوتا تھا،قدقامت الصلاۃ ایک ایک مرتبہ کہتے تھے،آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جمعہ کی اذان اس وقت کہتے تھے جب سایہ ایک تسمے کے برابر ہوجاتا تھا۔اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عیدین کے لئے نکلتے تو حضرت سعد بن ابی وقاص کے گھر کی طرف سے ہوتے ہوئے،خیمہ والوں کے پاس سے گزر کر عیدگاہ میں تشریف لے جاتے،وہاں خطبہ سے پہلے نماز پڑھاتے،پھر پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات تکبیریں کہتے اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے ۵ تکبیریں کہتے، پھر خطبہ دیتے،(خطبہ کے بعد دعاوغیرہ سے فارغ ہوکر جب واپس نکلتے تو بنی زریق کا راستہ اختیار کرتے،پھر صحراء کی جانب اپنے ہاتھ سے قربانی کرتے،پھر حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے گھر کی جانب سے ہوتے ہوئے ہموار زمین میں حضرت

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف سے آتے، آپ عیدین میں پیدل ہی عیدگاہ کی جانب تشریف لے جاتے اور پیدل ہی واپس تشریف لاتے، آپ دونوں خطبوں کے درمیان اللہ اکبر کہتے، اور خطبہ کے دوران کثرت سے تکبیر کہتے، آپ عصا مبارک ہاتھ میں لئے خطبہ دیا کرتے تھے۔ اور حضرت بلال جب اذان دیتے تو چہرہ قبلہ کی جانب کرتے، پھر الله اکبر الله اکبر دومرتبہ کہتے، اشهد ان لا اله الا الله دومرتبہ کہتے، اشهد ان محمدا رسول الله دومرتبہ کہتے، یہ کہتے ہوئے آپ کا رخ قبلہ کی جانب ہی ہوتا، پھر قبلہ سے منہ پھیر کر (اپنا چہرہ دائیں جانب کرتے اور) دومرتبہ حی علی الصلاۃ کہتے، پھر اپنے بائیں جانب گھوم جاتے اور دومرتبہ حی علی الفلاح کہتے، پھر چہرہ قبلہ کی جانب کر لیتے اور الله اکبر الله اکبر اور لا اله الا الله کہتے۔

6555 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا ابْنُ شَبِيْبٍ الْمَعْمَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى، ثَنَا بَقِيَّةُ، ثَنَا الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعْدِ الْقَرَظِ، اَنَّ اَبَاهُ، وَعُمُوْمَتَهُ، اَخْبَرُوْهُ، اَنَّ سَعْدَ الْقَرَظِ، كَانَ مُؤَذِّنًا لِاَهْلِ قُبَاءَ فَانْتَقَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاتَّخَذَهُ مُؤَذِّنًا لِمَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6555 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حفص بن عمر بن سعد القرظ روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد اور ان کے چچاؤں نے ان کو بتایا ہے کہ حضرت سعد القرظ اہل قباء کے موذن ہوتے تھے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کو ٹرانسفر کر کے مسجد نبوی شریف کا موذن مقرر کر دیا۔

ذِكْرُ جُنَادَةَ بْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ الْاَزْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت جنادہ بن ابی امیہ ازدی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6556 – اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيْفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: جُنَادَةُ بْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ بْنِ نِزَارِ بْنِ كَعْبِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ كَعْبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ نَصْرٍ الْاَزْدِيُّ تُوُفِّيَ سَنَةَ ثَمَانِيْنَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: حضرت جنادہ بن ابی امیہ بن نزار بن کعب بن حارث بن کعب بن عبداللہ بن مالک بن نصر ازدی رضی اللہ عنہ کا انتقال سن ۸۰ ہجری میں ہوا۔

6557 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْيَزَنِيِّ، عَنْ حُذَافَةَ الْاَزْدِيِّ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفَرٍ مِنَ الْاَزْدِ

6557: شرح معانی الآثار للطحاوی - كتاب الصيام' باب صوم يوم عاشوراء - حديث: 2130' المعجم الكبير للطبرانی - باب الجيم' باب من اسمه جابر - جنادة بن ابی امية الازدی' حديث: 2134

يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَدَعَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى طَعَامٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقُلْنَا: اِنَّا صِيَامٌ، فَقَالَ: صُمْتُمْ اَمْسِ؟ قُلْنَا: لَا، قَالَ: اَفْتَصُومُونَ غَدًا؟ قُلْنَا: لَا، قَالَ: فَاَفْطِرُوا ثُمَّ قَالَ: لَا تَصُومُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُنْفَرِدًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6557 – سكت عنه الذهبی في التلخيص

✦✦ حضرت جنادہ بن ابی امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ازد قبیلے کے ایک وفد کے ہمراہ جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا لگا ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بھی کھانے کی دعوت دی، ہم نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے روزہ رکھا ہوا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟ ہم نے کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا: کیا تم آئندہ کل روزہ رکھو گے؟ ہم نے کہا: جی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم آج کا روزہ بھی توڑ دو، پھر فرمایا: اکیلے جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھا کرو۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ سَوَّادِ بْنِ قَارِبٍ الْاَزْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سواد بن قارب الازدی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6558 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ، اِمْلَاءً ثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْوَقَّاصِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، قَالَ: بَيْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ مَرَّ رَجُلٌ فِي مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتَعْرِفُ هٰذَا الْمَارَّ، قَالَ: لَا، فَمَنْ هُوَ؟ قَالَ: سَوَّادُ بْنُ قَارِبٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ بَيْتٍ فِيْهِمْ شَرَفٌ وَمَوْضِعٌ وَهُوَ الَّذِي اَتَاهُ رَئِيُّهُ بِظُهُوْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عُمَرُ عَلَيَّ بِهِ فَدُعِيَ بِهِ، فَقَالَ: اَنْتَ سَوَّادُ بْنُ قَارِبٍ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَنْتَ الَّذِي اَتَاكَ رَئِيُّكَ بِظُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَنْتَ عَلٰى مَا كُنْتَ عَلَيْهِ مِنْ كَهَانَتِكَ فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيْدًا، وَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا اسْتَقْبَلَنِي بِهٰذَا اَحَدٌ مُنْذُ اَسْلَمْتُ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كُنَّا عَلَيْهِ مِنَ الشِّرْكِ اَعْظَمَ مِمَّا كُنْتَ عَلَيْهِ مِنْ كَهَانَتِكَ، اَخْبِرْنِي بِاِتْيَانِكَ رَئِيُّكَ بِظُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَعَمْ، يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بَيْنَا اَنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ، اِذْ اَتَانِي رَئِيٌّ فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ، وَقَالَ قُمْ يَا سَوَّادُ بْنُ قَارِبٍ فَافْهَمْ وَاعْقِلْ اِنْ كُنْتَ تَعْقِلُ اِنَّهُ قَدْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبٍ يَدْعُوْ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى عِبَادَتِهِ، ثُمَّ اَنْشَا يَقُوْلُ:

عَجِبْتُ لِلْجِنِّ وَتَجْسَاسِهَا ... وَشَدِّهَا الْعِيسَ بِاَحْلَاسِهَا

تَهْوِي اِلٰى مَكَّةَ تَبْغِي الْهُدٰى ... مَا خَيْرُ الْجِنِّ كَاَنْجَاسِهَا

فَــارْحَــلْ اِلَــى الـصَّـفْـوَةِ مِـنْ هَـاشِـمٍ   وَاسْـمُ بِـعَـيْـنَيْكَ اِلَــى رَاْسِهَــا

قَالَ: فَلَمْ اَرْفَعْ بِقَوْلِهِ رَاْسًا وَقُلْتُ دَعْنِي اَنَمْ، فَاِنِّي اَمْسَيْتُ نَاعِسًا فَلَمَّا اَنْ كَانَتِ اللَّيْلَةُ الثَّانِيَةُ اَتَانِي، فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ وَقَالَ اَلَمْ اَقُلْ يَا سَوَادُ بْنَ قَارِبٍ قُمْ فَافْهَمْ وَاعْقِلْ؟ اِنْ كُنْتَ تَعْقِلُ قَدْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبٍ يَدْعُو اِلَى اللّٰهِ وَاِلَى عِبَادَتِهِ ثُمَّ اَنْشَاَ الْجِنِّيُّ، يَقُوْلُ:

عَــجِبْــتُ لِـلْـجِـنِّ وَتَـطْلَابِهَــا   وَشَــدِّهَــا الْـعِيــسَ بِــاَقْتَــابِهَــا

تَهْــوِى اِلٰــى مَـكَّةَ تَبْـغِــى الْهُـدٰى   مَــا صَــادِقُ الْـجِـنِّ كَـكَـذَّابِهَــا

فَــارْحَــلْ اِلَــى الـصَّـفْـوَةِ مِـنْ هَـاشِـمٍ   بَيْــنَ رَوَايَــاهَــا وَحِـجَــابِهَــا،

قَالَ: فَلَمْ اَرْفَعْ رَاْسًا فَلَمَّا اَنْ كَانَتِ اللَّيْلَةُ الثَّالِثَةُ اَتَانِي فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ وَقَالَ: اَلَمْ اَقُلْ لَكَ يَا سَوَادُ بْنَ قَارِبٍ افْهَمْ وَاعْقِلْ اِنْ كُنْتَ تَعْقِلُ اَنَّهُ قَدْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبٍ يَدْعُو اِلَى اللّٰهِ وَاِلَى عِبَادَتِهِ ثُمَّ اَنْشَاَ، يَقُوْلُ:

عَــجِبْــتُ لِـلْـجِـنِّ وَاَخْبَــارِهَــا   وَشَــدِّهَــا الْـعِيــسَ بِــاَكْوَارِهَــا

تَهْــوِى اِلٰــى مَـكَّةَ تَبْـغِــى الْهُـدٰى   مَــا مُـؤْمِـنُـو الْـجِـنِّ كَـكُـفَّـارِهَــا

فَــارْحَــلْ اِلَــى الـصَّـفْـوَةِ مِـنْ هَـاشِـمٍ   لَيْــسَ قُـدَّامُهَــا كَــاَذْنَــابِهَــا

قَالَ: فَوَقَعَ فِي نَفْسِي حُبُّ الْاِسْلَامِ وَرَغِبْتُ فِيهِ، فَلَمَّا اَصْبَحْتُ شَدَدْتُ عَلَى رَاحِلَتِي فَانْطَلَقْتُ مُتَوَجِّهًا اِلٰى مَكَّةَ، فَلَمَّا كُنْتُ بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ اُخْبِرْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ هَاجَرَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَاَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ، فَسَاَلْتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لِي: فِي الْمَسْجِدِ فَانْتَهَيْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَعَقَلْتُ نَاقَتِي وَدَخَلْتُ، وَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ حَوْلَهُ فَقُلْتُ: اسْمَعْ مَقَالَتِي يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اُدْنُهُ فَلَمْ يَزَلْ حَتّٰى صِرْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: هَاتِ فَاَخْبِرْنِي بِاِتْيَانِكَ رَئِيُّكَ، فَقَالَ:

اَتَــانِــي نَـجِــيٌّ بَـعْـدَ هَـدْءٍ وَرَقْـدَةٍ   وَلَـمْ يَكُ فِيْـمَــا قَدْ بَلَوْتُ بِكَــاذِبِ

ثَلَاثُ لَيَــالٍ قَــوْلُـــهُ كُــلَّ لَيْــلَةٍ   اَتَــاكَ رَسُوْلُ الـلّٰـهِ مِنْ لُؤَيِّ بْنِ غَـالِـبِ

فَشَــمَّـرْتُ مِنْ ذَيْـلِـى الْاِزَارَ وَوَسَـطَـت   بِـىَ الـذِّعْـلِـبُ الْـوَجْـنَاءُ بَيْنَ السَّبَـاسِبِ

فَــاَشْـهَــدُ اَنَّ الـلّٰـــهَ لَا رَبَّ غَيْــرُهُ   وَاَنَّكَ مَــاْمُــوْنٌ عَــلَــى كُـلِّ غَــائِـبِ

وَاَنَّكَ اَدْنَــى الْـمُــرْسَلِيْــنَ وَسِيْــلَةً   اِلَــى الـلّٰـــهِ يَــا ابْنَ الْاَكْـرَمِيْنَ الْاَطَـائِـبِ

فَـمُـرْنَـا بِـمَـا يَـاْتِيكَ يَـا خَيْـرَ مَنْ مَشَى   وَاِنْ كَــانَ فِيْـمَــا جَــاءَ شَيْـبُ الذَّوَائِـبِ

وَكُنْ لِي شَفِيعًا يَوْمَ لَا ذِي شَفَاعَةٍ سِوَاكَ بِمُغْنٍ عَنْ سَوَادِ بْنِ قَارِبِ

فَفَرِحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ بِاِسْلَامِي فَرَحًا شَدِيدًا حَتّٰى رُئِيَ فِي وُجُوهِهِمْ قَالَ: فَوَثَبَ عُمَرُ: فَالْتَزَمَهُ وَقَالَ: قَدْ كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَ هٰذَا مِنْكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6558 – الإسناد منقطع

✦✦ محمد بن کعب قرظی فرماتے ہیں: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، ایک آدمی مسجد کے دوسری جانب سے گزرا، ایک آدمی نے کہا: اے امیر المومنین! آپ اس گزرنے والے کو پہچانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ یہ کون ہے؟ اس آدمی نے کہا: یہ سواد بن قارب ہے۔ یہ یمنی باشندہ ہے، یہ اپنے علاقے کے معزز خاندان کا آدمی ہے، اسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی پیشین گوئی کی تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو میرے پاس بلا کر لاؤ، اس آدمی کو بلایا گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تم سواد بن قارب ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی پیشین گوئی کی تھی؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: تم آج تک اسی کہانت پر قائم ہو، جس پر پہلے تھے، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس پر بہت سخت غصہ ہوئے، اس نے کہا: اے امیر المومنین! میں جب سے اسلام لایا ہوں مجھے اس طرح کسی نے سمجھایا ہی نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! تم تو کاہن تھے، ہم اسلام لانے سے پہلے تم سے بھی بڑے گناہ شرک میں مبتلا تھے۔ تم مجھے اپنی اس پیشین گوئی کا واقعہ سناؤ جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دی تھی۔ وہ کہنے لگا: اے امیر المومنین! ایک مرتبہ رات کے وقت میں نیند اور بیداری کی کشمکش میں تھا، ایک ناصح آیا اس نے اپنا پاؤں مجھے مار کر کہا: اے سواد بن قارب اگر تم عقل مند ہو تو خوب جان لو اور سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ کا رسول لؤی بن غالب کے قبیلے میں ظاہر ہو چکا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف اور اس کی عبادت کی طرف دعوت دیتا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے درج ذیل اشعار پڑھے

عَجِبْتُ لِلْجِنِّ وَتَجْسَاسِهَا وَشَدِّهَا الْعِيسَ بِاَحْلَاسِهَا

تَهْوِي اِلَى مَكَّةَ تَبْغِي الْهُدَى مَا خَيْرُ الْجِنِّ كَاَنْجَاسِهَا

فَارْحَلْ اِلَى الصَّفْوَةِ مِنْ هَاشِمٍ وَاسْمُ بِعَيْنَيْكَ اِلَى رَاْسِهَا

میں نے اس کی بات پر کان نہ دھرا، سر اوپر اٹھائے بغیر کہا کہ مجھے میرے حال پر چھوڑ دو، کیونکہ مجھے شام سے ہی بہت نیند آرہی ہے، اگلی رات پھر یہی واقعہ ہوا، وہ آیا، اپنا پاؤں مار کر مجھے جگایا اور کہا: اے سواد! میں نے تمہیں کہا نہیں تھا کہ اٹھ جا اور اگر تجھے کچھ عقل ہے تو خوب سمجھ لے کہ لؤی بن غالب میں اللہ کا رسول ظاہر ہو چکا ہے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کی عبادت کی دعوت دیتا ہے، اس کے بعد اس جن نے وہی کل والے اشعار دوبارہ پڑھے

عَجِبْتُ لِلْجِنِّ وَتَطْلَابِهَا وَشَدِّهَا الْعِيسَ بِاَقْتَابِهَا

تَهْوِي إِلَى مَكَّةَ تَبْغِي الْهُدَى مَا صَادِقُ الْجِنِّ كَكَذَّابِهَا

فَارْحَلْ إِلَى الصَّفْوَةِ مِنْ هَاشِمٍ بَيْنَ رَوَابِيهَا وَحِجَابِهَا،

آپ فرماتے ہیں: میں نے اس مرتبہ اس کو کوئی جواب نہ دیا، وہ تیسری رات پھر آ گیا، پاؤں مار کر مجھے جگایا اور بولا: اے سواد! میں نے تجھے کہا نہیں تھا کہ اگر تجھے کچھ عقل اور سمجھ ہے تو خوب جان لے کہ لؤی بن غالب میں اللہ کا نبی ظاہر ہو چکا ہے وہ اللہ تعالیٰ اور اس کی عبادت کی دعوت دیتا ہے، اس کے بعد اس نے یہ اشعار کہے

عَجِبْتُ لِلْجِنِّ وَأَخْبَارِهَا وَشَدِّهَا الْعِيسَ بِأَكْوَارِهَا

تَهْوِي إِلَى مَكَّةَ تَبْغِي الْهُدَى مَا مُؤْمِنُو الْجِنِّ كَكُفَّارِهَا

فَارْحَلْ إِلَى الصَّفْوَةِ مِنْ هَاشِمٍ لَيْسَ قُدَّامُهَا كَأَذْنَابِهَا،

اس کے بعد میرے دل میں اسلام کی محبت اور دلچسپی پیدا ہوگئی، صبح ہوتے ہی میں نے سواری تیار کی اور مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوگیا، ابھی میں مکہ کے راستے ہی میں تھا کہ مجھے اطلاع ملی کہ نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کر گئے ہیں، چنانچہ میں بھی (مکہ کی بجائے) مدینہ شریف پہنچ گیا، میں نے وہاں پہنچ کر نبی اکرم ﷺ کے بارے میں دریافت کیا تو مجھے بتایا گیا کہ آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما ہیں، میں مسجد میں چلا گیا، میں نے مسجد سے باہر اپنی اونٹنی باندھی اور اندر آ گیا اس وقت رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے ارد گرد بیٹھے تھے۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ میری بات سنیئے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: رسول اللہ ﷺ کے قریب ہو جاؤ، میں قریب ہوتے ہوتے رسول اللہ ﷺ کے بالکل سامنے پہنچ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے نصیحت گر کا واقعہ سناؤ، تب انہوں نے یہ اشعار کہے۔

أَتَانِي نَجِيٌّ بَعْدَ هَدْءٍ وَرَقْدَةٍ وَلَمْ يَكُ فِيمَا قَدْ بَلَوْتُ بِكَاذِبِ

ثَلَاثُ لَيَالٍ قَوْلُهُ كُلَّ لَيْلَةٍ أَتَاكَ رَسُولُ اللَّهِ مِنْ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ

فَشَمَّرْتُ مِنْ ذَيْلِي الْإِزَارَ وَوَسَطَتْ بِيَ الذِّعْلِبُ الْوَجْنَاءُ بَيْنَ السَّبَاسِبِ

فَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ لَا رَبَّ غَيْرُهُ وَأَنَّكَ مَأْمُونٌ عَلَى كُلِّ غَالِبِ

وَأَنَّكَ أَدْنَى الْمُرْسَلِينَ وَسِيلَةً إِلَى اللَّهِ يَا ابْنَ الْأَكْرَمِينَ الْأَطَائِبِ

فَمُرْنَا بِمَا يَأْتِيكَ يَا خَيْرَ مَنْ مَشَى وَإِنْ كَانَ فِيمَا جَاءَ شَيْبُ الذَّوَائِبِ

○ میری آنکھ لگنے کے بعد ایک سرگوشی کرنے والا میرے پاس آیا اور میں نے جو یہ سب کچھ دیکھا تھا اس میں کچھ بھی جھوٹ نہیں تھا۔

○ وہ تین راتیں مسلسل میرے پاس آ کر کہتا رہا کہ تمہارا رسول لؤی بن غالب میں ظاہر ہو چکا ہے۔

○میں نے آنے کی تیاری کر لی اور تیز رفتار اونٹنی دشت و بیابان عبور کرتے ہوئے چلنے لگی۔

○میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک آپ ہر غالب سے محفوظ ہیں۔

○اے باعزت اور شریف لوگوں کے بیٹے، بے شک آپ کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمام رسولوں اعلیٰ ہے۔

○اے کائنات کے بہترین شخص، آپ جو پیغام لائے ہیں وہ ہمیں دیجئے، (ہم اس پر عمل کریں گے) اگرچہ اس میں ہماری زندگیاں صرف ہو جائیں۔

○اور جس دن کسی کی شفاعت نہیں چلے گی، اس دن آپ میری شفاعت کرنا اور سواد بن قارب کو اپنے دامن رحمت میں چھپا لینا۔

میرے اسلام لانے پر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بہت خوش ہوئے، خوشی کے آثار ان سب کے چہروں پر واضح دکھائی دے رہے تھے، حضرت عمر اچھل کر مجھ سے چپک گئے اور کہنے لگے: میں یہ باتیں تمہاری زبان سے سننا چاہتا تھا۔

ذِكْرُ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سلمان بن عامر الضبی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6559 - اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: سَلْمَانُ بْنُ عَامِرِ بْنِ اَوْسِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُجْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ تَيْمِ بْنِ ذُهْلِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بَكْرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ ضَبَّةَ نَزَلَ الْبَصْرَةَ وَلَهُ دَارٌ بِحَضْرَةِ مَسْجِدِ الْجَامِعِ وَبِهَا تُوُفِّيَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "سلمان بن عامر بن بن اوس بن عمرو بن حجر بن عمرو بن حارث بن تیم بن ذہل بن مالک بن بکر بن سعد بن ضبہ"۔ آپ بصرہ میں مقیم رہے، جامع مسجد کے سامنے ان کا ایک گھر بھی تھا، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ان کا انتقال ہوا۔

6560 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، ثَنَا اَبُوْ نَعَامَةَ الْعَدَوِيُّ عَمْرُو بْنُ عِيسَى، ثَنَا بَشِيرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اَبِی كَانَ يَصِلُ الرَّحِمَ، وَيَقْرِی الضَّيْفَ، وَيَفِی بِالذِّمَّةِ، وَلَمْ يُدْرِكِ الْاِسْلَامَ، فَهَلْ لَهُ فِي ذٰلِكَ مِنْ اَجْرٍ؟ قَالَ: لَا، فَلَمَّا وَلَّيْتُ، قَالَ: عَلَيَّ بِالشَّيْخِ، فَقَالَ لِي: يَكُوْنُ ذٰلِكَ فِي عَقِبِكَ، فَلَنْ يَذِلُّوا اَبَدًا، وَلَنْ يُخْزَوْا اَبَدًا، وَلَنْ يَفْتَقِرُوا اَبَدًا

✧✧ حضرت سلمان بن عامر الضبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میرے والد صاحب صلہ رحمی کیا کرتے تھے، مہمان نوازی کرتے تھے ذمہ داریاں ادا کرتے تھے، لیکن انہوں نے اسلام کا زمانہ نہیں پایا، تو کیا ان کو ان کی نیکیوں کا اجر ملے گا؟ حضور ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ میں جب واپس آنے لگا

6560: المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' ابو عثمان النهدي - سلمان بن عامر الضبي رضي الله عنه كان ينزل البصرة وبها' حديث: 6086' الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم - سلمان بن عامر رضي الله عنه' حديث: 1028

تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ بزرگ میرے ذمے ہیں، پھر میرے لئے فرمایا: یہ سب تیرے بعد ہوگا، وہ کبھی بھی ذلیل نہیں ہوں گے، رسوا نہیں ہوں گے، اور کبھی محتاج نہیں ہوں گے۔

ذِكْرُ صَعْصَعَةَ بْنِ نَاجِيَةَ الْمُجَاشِعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت صعصعہ بن ناجیہ مجاشعی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6561 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ الْقَاضِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، ثَنَا مَعْمَرُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: صَعْصَعَةُ بْنُ نَاجِيَةَ بْنِ عِقَالِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ بْنِ مُجَاشِعِ بْنِ دَارِمٍ جَدُّ الْفَرَزْدَقِ بْنِ غَالِبٍ وَفَدَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ معمر بن مثنیٰ فرماتے ہیں: ''صعصعہ بن ناجیہ بن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم'' فرزق بن غالب کے دادا ہیں، یہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے تھے۔

6562 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْحَفِيْدُ، ثنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْغَلَابِيُّ، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِي سَوِيَّةَ الْمِنْقَرِيُّ، ثَنَا عُبَادَةُ بْنُ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنِي الطُّفَيْلُ بْنُ عُمَرَ الرَّبَعِيُّ، عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ نَاجِيَةَ الْمُجَاشِعِيِّ، وَهُوَ جَدُّ الْفَرَزْدَقِ بْنِ غَالِبٍ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَ عَلَيَّ الْاِسْلَامَ، فَاَسْلَمْتُ وَعَلَّمَنِي آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي عَمِلْتُ اَعْمَالًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهَلْ لِي فِيْهَا مِنْ اَجْرٍ، قَالَ: وَمَا عَمِلْتَ فَقُلْتُ: ضَلَّتْ نَاقَتَانِ لِي عُشَرَاوَانِ، فَخَرَجْتُ اَتْبَعُهُمَا عَلَى جَمَلٍ لِي فَرُفِعَ لِي بَيْتَانِ فِي فَضَاءٍ مِنَ الْاَرْضِ فَقَصَدْتُ قَصْدَهُمَا فَوَجَدْتُ فِي اَحَدِهِمَا شَيْخًا كَبِيْرًا فَقُلْتُ: اَحْسَسْتُمْ نَاقَتَيْنِ عُشَرَاوَيْنِ فَاُنَادِيهِمَا، فَقَالَ: مِقْسَمُ بْنُ دَارِمٍ قَدْ اَصَبْنَا نَاقَتَيْكَ وَبِعْنَاهُمَا وَقَدْ نَعَشَ اللّٰهُ بِهِمَا اَهْلَ بَيْتَيْنِ مِنْ قَوْمِكَ مِنَ الْعَرَبِ مِنْ مُضَرَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُخَاطِبُنِي اِذْ نَادَتْهُ امْرَاَةٌ مِنَ الْبَيْتِ الْآخَرِ وَلَدَتْ وَلَدَتْ، قَالَ: وَمَا وَلَدَتْ اِنْ كَانَ غُلَامًا فَقَدْ شَرِكْنَا فِي قَوْمِنَا، وَاِنْ كَانَتْ جَارِيَةً فَادْفِنِيهَا فَقَالَتْ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ: وَمَا هٰذِهِ الْمَوْلُوْدَةُ؟ قَالَ: ابْنَةٌ لِي فَقُلْتُ: اِنِّي اَشْتَرِيهَا مِنْكَ، فَقَالَ: يَا اَخَا بَنِي تَمِيمٍ اَتَبِيعُ ابْنَتَكَ، وَاِنِّي رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ مِنْ مُضَرَ فَقُلْتُ: اِنِّي لَا اَشْتَرِي مِنْكَ رَقَبَتَهَا بَلْ اِنَّمَا اَشْتَرِي مِنْكَ رُوحَهَا اَنْ لَّا تَقْتُلَهَا، قَالَ: بِمَ تَشْتَرِيهَا فَقُلْتُ: بِنَاقَتَيَّ هَاتَيْنِ وَوَلَدِهِمَا، قَالَ: وَتَزِيدُنِي بَعِيرَكَ هٰذَا قُلْتُ: نَعَمْ عَلَى اَنْ تُرْسِلَ مَعِي رَسُوْلًا، فَاِذَا بَلَغْتُ اِلَى اَهْلِي رَدَدْتُ اِلَيْهِ الْبَعِيرَ، فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ فَكَّرْتُ فِي نَفْسِي اَنَّ هٰذِهِ مَكْرُمَةٌ مَا سَبَقَنِي اِلَيْهَا اَحَدٌ مِنَ الْعَرَبِ، وَظَهَرَ الْاِسْلَامُ وَقَدْ اَحْيَيْتُ بِثَلَاثِمِائَةٍ وَسِتِّينَ مِنَ الْمَوْءُوْدَةِ اَشْتَرِي كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ بِنَاقَتَيْنِ عُشَرَاوَيْنِ وَجَمَلٍ فَهَلْ لِي فِي ذٰلِكَ مِنْ اَجْرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَمَّ لَكَ اَجْرُهُ اِذْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ بِالْاِسْلَامِ، قَالَ عَبَّادٌ: وَمِصْدَاقُ قَوْلِ صَعْصَعَةَ قَوْلُ الْفَرَزْدَقِ:

وَجَدِّي الَّذِي مَنَعَ الْوَائِدَاتِ   فَاَحْيَا الْوَئِيدَ فَلَمْ يُوئَدِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6562 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧صعصعہ بن ناجیہ مجاشعی فرزدق بن غالب کے دادا ہیں، آپ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے مجھے اسلام کی دعوت پیش کی، میں نے اسلام قبول کرلیا، آپ ﷺ نے مجھے قرآن کریم کی چند آیات کی تعلیم دی، میں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! میں نے زمانہ جاہلیت میں بہت سارے نیکی کے کام کئے ہیں، کیا مجھے ان پر ثواب ملے گا؟ حضور ﷺ نے پوچھا: تم نے کیا عمل کیا ہے؟ میں نے کہا: میری دو اونٹنیاں گم ہوگئی تھی، میں اپنے اونٹ پر سوار ہوکر ان کو ڈھونڈنے نکلا، میں نے دیکھا کہ میرے سامنے زمین سے اوپر فضا میں دو مکان بنے ہوئے ہیں، میں ان میں گیا، ان میں سے ایک میں ایک بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا میں نے اس سے پوچھا: تم نے دو اونٹنیوں کو کہیں دیکھا ہے؟ مقسم بن دارم نے کہا: تمہاری وہ اونٹنیاں ہمیں ملی تھیں، ہم نے وہ بیچ دی ہیں، اور اللہ تعالیٰ ان دونوں اونٹنیوں کے بدلے تیری قوم اور قبیلے عرب میں سے قبیلہ مضر سے انتقام لے گا، ابھی وہ ہم سے باتیں ہی کر رہا تھا کہ دوسرے گھر سے ایک عورت نے اس کو آواز دی ''پیدا ہوگئی پیدا ہوگئی''۔ اس نے پوچھا: کیا پیدا ہوگئی؟ اگر وہ لڑکا ہے تو اس کو ہماری قوم میں شریک کردو، اور اگر لڑکی ہے تو اس کو زندہ دفن کردو، اس نے کہا: لڑکی ہے، میں نے کہا: یہ نومولود کس کی بچی ہے؟ اس نے کہا: میری بیٹی ہے، میں نے کہا: میں وہ لڑکی تم سے خریدتا ہوں، اس نے کہا: اے بنی تمیم کے آدمی! کیا تم اپنی بیٹی بیچ سکتے ہو؟ میں عرب کا رہنے والا قبیلہ مضر کا آدمی ہوں۔ میں نے کہا: میں تم سے اُس لڑکی کا جسم نہیں خرید رہا بلکہ میں اس کی روح خرید رہا ہوں تاکہ تو اس کو قتل نہ کرے، اُس نے پوچھا: تم کتنے میں خرید رہے ہو؟ میں نے کہا: ان دونوں اونٹنیوں اور ان کے بچوں کے عوض۔ اُس نے کہا: جس اونٹ پر سوار ہوکر آئے ہو، یہ بھی مجھے دے دو، میں نے کہا: ٹھیک ہے، شرط یہ ہے کہ تم اپنے کسی آدمی کو میرے ہمراہ بھیج دو، وہ مجھے میرے گھر تک چھوڑ آئے، جب میں گھر پہنچ جاؤں گا تو یہ اونٹ اس کے حوالے کردوں گا۔ ہم وہاں سے چل دیئے، ابھی ہم راستے ہی میں تھے، میں نے سوچا کہ میں جو کام کرنا چاہتا ہوں، کسی عربی شخص نے آج سے پہلے ایسا کام نہیں کیا، اب اسلام ظاہر ہو چکا ہے، میں ۳۶۰ بچیوں کو خرید کر زندہ درگور ہونے سے بچا چکا ہوں، ان میں سے ہر بچی کی قیمت میں نے دو اونٹنیاں اور ایک اونٹ لگائی، کیا اس نیکی کا مجھے کوئی ثواب ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تیرے لئے اس کا ثواب کامل ہو چکا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تجھے اسلام کی توفیق دی ہے۔

عبادنامی راوی کہتے ہیں: صعصعہ کے قول کا مصداق فرزدق کا یہ قول ہے

وَجَدِّی الَّذِی مَنَعَ الْوَائِدَات فَاَحْيَا الْوَئِيدَ فَلَمْ يُوئَدِ

○اور میرے والد نے بے شمار ایسی بچیوں کو زندہ درگور ہونے سے بچایا ہے جن کو ان کے والدین زندہ دفن کرنا چاہتے تھے۔

6563 – حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِی، ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَرْبٍ اللَّيْثِیُّ، حَدَّثَنِی اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَسْعَدَ، حَدَّثَنِی عِقَالُ بْنُ شَبَّةَ بْنِ عِقَالِ بْنِ صَعْصَعَةَ بْنِ نَاجِيَةَ

الْمُجَاشِعِيِّ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنْ اَبِيهِ صَعْصَعَةَ بْنِ نَاجِيَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ رُبَّمَا فَضَلَتْ لِي الْفَضْلَةُ خَبَّاتُهَا لِلنَّائِبَةِ، وَابْنِ السَّبِيلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمَّكَ وَاَبَاكَ، اُخْتَكَ وَاَخَاكَ، اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ

✧✧ حضرت صعصعہ بن ناجیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اورعرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھار میرا کچھ کھانا بچ جاتا ہے، میں وہ راہ گیروں اور مسافروں کے لئے رکھ لیتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری ماں، تیرا باپ، تیری بہن، تیرا بھائی اس کے مستحق ہیں اس کے بعد سب سے قریبی رشتہ دار اس کے مستحق ہیں۔

ذِكْرُ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ الْمِنقَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت قیس بن عاصم المنقری رضی اللہ عنہ کا ذکر

6564 - اَخْبَرَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، ثنا اَبُو خَلِيفَةَ الْقَاضِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، ثنا اَبُو عُبَيْدَةَ، قَالَ: قَيْسُ بْنُ عَاصِمِ بْنِ سِنَانِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مِنقَرِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ مُقَاعِسِ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ تَمِيمٍ، وَقَدْ وَفَدَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هٰذَا سَيِّدُ اَهْلِ الْوَبَرِ

✧✧ ابوعبیدہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''قیس بن عاصم بن سنان بن خالد بن منقر بن عبید بن مقاعس بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم'' یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا: یہ دیہاتیوں کا سردار ہے۔

6565 - حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْاَسَدِيُّ الْحَافِظُ بِهَمْدَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْغَلَابِيُّ، ثنا الْعَلَاءُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِي سَوِيَّةَ الْمِنْقَرِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ، عَنْ اَبِيهِ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِي سَوِيَّةَ الْمِنْقَرِيِّ، قَالَ: شَهِدْتُ قَيْسَ بْنَ عَاصِمٍ عِنْدَ وَفَاتِهِ وَهُوَ يُوصِي فَجَمَعَ بَنِيهِ وَهُمُ اثْنَانِ وَثَلَاثُونَ ذَكَرًا، فَقَالَ: يَا بَنِيَّ اِذَا اَنَا مُتُّ فَسَوِّدُوا اَكْبَرَكُمْ تَخْلُفُوا آبَاءَكُمْ، وَلَا تُسَوِّدُوا اَصْغَرَكُمْ فَيَزْرِي بِكُمْ ذَاكَ عِنْدَ اَكْفَائِكُمْ وَلَا تُقِيمُوا عَلَيَّ نَائِحَةً، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النِّيَاحَةِ، وَعَلَيْكُمْ بِاِصْلَاحِ الْمَالِ، فَاِنَّهُ مَنْبَهَةٌ لِلْكَرِيمِ وَيُسْتَغْنَى بِهِ عَنِ اللَّئِيمِ، وَلَا تُعْطُوا رِقَابَ الْاِبِلِ فِي غَيْرِ حَقِّهَا، وَلَا تَمْنَعُوهَا مِنْ حَقِّهَا، وَاِيَّاكُمْ وَكُلَّ عِرْقِ سُوءٍ فَمَهْمَا يَسُرُّكُمْ يَوْمًا، فَمَا يَسُوءُكُمْ اَكْبَرُ وَاحْذَرُوا اَبْنَاءَ اَعْدَائِكُمْ، فَاِنَّهُمْ لَكُمْ اَعْدَاءٌ عَلَى مِنْهَاجِ آبَائِهِمْ، وَاِذَا اَنَا مُتُّ فَادْفِنُونِي فِي مَوْضِعٍ لَا يَطَّلِعُ عَلَى

نوٹ: یہی حدیث مجم ابن الاعرابی میں بھی موجود ہے، لیکن اس میں للنائیۃ کی بجائے للنائبۃ کے الفاظ ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ بچی ہوئی چیز مشکل وقت کے لئے اور مسافروں کے لئے سنبھال کر رکھ لیتا ہوں۔

یہی حدیث المعجم الکبیر للطبرانی میں بھی ہے، اس میں بھی للنائبۃ کے الفاظ ہیں۔

معجم الصحابۃ لابن قانع میں بھی یہ حدیث موجود ہے، اس میں ''للنائبۃ'' کی بجائے ''للناس'' کے الفاظ ہیں۔ (شفیق)

هٰذَا الْحَيِّ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ فَإِنَّهَا كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ خَمَاشَاتٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَخَافُ أَنْ يَنْبُشُونِي مِنْ قَبْرِي فَتُفْسِدُوا عَلَيْهِمْ دُنْيَاهُمْ وَيُفْسِدُوا عَلَيْكُمْ اٰخِرَتَكُمْ، ثُمَّ دَعَا بِكِنَانَتِهِ فَأَمَرَ ابْنَهُ الْأَكْبَرَ، وَكَانَ يُسَمَّى عَلِيًّا، فَقَالَ: أَخْرِجْ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِي فَأَخْرَجَهُ، فَقَالَ: اكْسِرْهُ فَكَسَرَهُ، ثُمَّ قَالَ: أَخْرِجْ سَهْمَيْنِ فَأَخْرَجَهُمَا، فَقَالَ: اكْسِرْهُمَا فَكَسَرَهُمَا فَلَمْ يَسْتَطِعْ كَسْرَهُمَا، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ هٰكَذَا أَنْتُمْ فِي الِاجْتِمَاعِ، وَكَذٰلِكَ أَنْتُمْ فِي الْفُرْقَةِ، ثُمَّ أَنْشَأَ، يَقُولُ:

إِنَّمَا الْمَجْدُ مَا بَنَى وَالِدُ الصِّدْ ... قِ وَأَحْيَا فِعَالَهُ الْمَوْلُودُ

وَكَفَى الْمَجْدَ وَالشَّجَاعَةَ وَالْحِلْمَ ... إِذَا زَانَهُ عَفَافٌ وَجُودٌ

وَثَلَاثُونَ يَا بَنِيَّ إِذَا مَا ... عَقَدْتُمْ لِلنَّائِبَاتِ الْعُهُودِ

كَثَلَاثِينَ مِنْ قِدَاحٍ إِذَا مَا ... شَدَّهَا لِلزَّمَانِ عَقْدٌ شَدِيدُ

لَمْ تُكَسَّرْ وَإِنْ تَقَطَّعَتِ الْأَسْهُمُ ... أَوْدَى بِجَمْعِهَا التَّبْدِيدُ

وَذُوو السِّنِّ وَالْمَرُوءَةِ أَوْلَى ... وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ لَهُمْ تَسْوِيدُ

وَعَلَيْكُمْ حِفْظَ الْأَصَاغِرِ حَتَّى ... يَبْلُغَ الْحِنْثَ الْأَصْغَرَ الْمَجْهُودُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6565 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عبدالملک بن ابی سویہ المنقری بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت ان کے پاس گیا، اس وقت وہ اپنے ۳۲ بیٹوں کو اپنے پاس بٹھا کر انہیں وصیت کر رہے تھے، وہ کہہ رہے تھے: اے میرے بیٹو! میرے مرنے کے بعد اپنے سب سے بڑے بھائی کو سردار بنانا، اور اسی کو اپنے باپ دادا کا قائم مقام بنانا، کسی کمسن کو سردار نہ بنالینا، کہ وہ تمہارے لئے بدنامی کا باعث بنے گا۔ میری میت پر رونے والیوں کو مت بلانا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نوحہ سے منع کرتے ہوئے سنا ہے، مال کا خاص خیال رکھنا، کیونکہ یہ سخی کے لئے ذریعہ یادداشت ہے اور اس کے ذریعے کمینوں سے بچا جا سکتا ہے، اونٹوں کی ذمہ داری کسی نااہل کو مت دینا، اور ان کا حق ان کو دینا، برے دوستوں کی صحبت سے بچنا، کیونکہ اگر وہ ایک دن تمہیں خوشی دے گا تو اگلے دن اس سے زیادہ پریشانی دے گا۔ اپنے دشمنوں کی اولادوں سے بھی بچ کر رہنا، کیونکہ اپنے آباء واجداد کی طرح وہ بھی تمہارے دشمن ہی ہوں گے۔ جب میری روح نکل جائے تو مجھے کسی ایسے مقام پر دفن کرنا جہاں سے بکر بن وائل کے اس قبیلے کو اطلاع نہ ہو، کیونکہ زمانہ جاہلیت میں میرے اور ان کے درمیان بہت شدید دشمنی چلتی رہی ہے، مجھے خدشہ ہے کہ وہ میری قبر کھود ڈالیں گے، جس کے نتیجے میں تم ان پر ان کی دنیا تنگ کر دو گے اور وہ لوگ تمہاری آخرت برباد کرنے کا سبب بن جائیں گے۔ پھر انہوں نے اپنا ترکش منگوایا، اور اپنے سب سے بڑے بیٹے علی کو کہا: میرے ترکش میں سے ایک تیر نکالو، اس نے تیر نکالا، انہوں نے کہا: اس کو توڑ دو، اس نے توڑ دیا، پھر انہوں نے کہا: اب ۲ تیر نکالو، اس نے ۲ تیر

نکالے، انہوں نے کہا: ان کو توڑ دو، اس نے توڑ نا چاہے، لیکن نہ توڑ سکا، انہوں نے کہا: اے میرے بیٹو! اگر تم اتفاق سے رہو گے تو تمہارے اندر اس طرح طاقت ہوگی، اور اگر الگ الگ ہو گئے تو اُس (اکیلے تیر کی طرح) کمزور ہو جاؤ گے۔ اس کے بعد انہوں نے درج ذیل اشعار پڑھے:

إِنَّمَا الْمَجْدُ مَا بَنَى وَالِدُ الصِّدْ ... قِ وَأَحْيَا فِعَالَهُ الْمَوْلُودُ

وَكَفَى الْمَجْدَ وَالشَّجَاعَةَ وَالْحِلْم ... إِذَا زَانَهُ عَفَافٌ وَجُودٌ

وَثَلَاثُونَ يَا بَنِيَّ إِذَا مَا ... عَقَدْتُمْ لِنَائِبَاتِ الْعُهُودِ

كَثَلَاثِينَ مِنْ قِدَاحٍ إِذَا مَا ... شَدَّهَا لِلزَّمَانِ عَقْدٌ شَدِيدُ

لَمْ تُكَسَّرْ وَإِنْ تَقَطَّعَتِ الْأَسْهُمِ ... أَوْدَى بِجَمْعِهَا التَّبْدِيدُ

وَذُوو السِّنِّ وَالْمُرُوَّةِ أَوْلَى ... وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ لَهُمْ تَسْوِيدُ

وَعَلَيْكُمْ حِفْظَ الْأَصَاغِرِ حَتَّى ... يَبْلُغَ الْحِنْثَ الْأَصْغَرَ الْمَجْهُودُ"

6566 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِی، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا زِيَادُ الْجَصَّاصُ، عَنِ الْحَسَنِ، حَدَّثَنِیْ قَيْسُ بْنُ عَاصِمٍ الْمِنْقَرِيُّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآنِیْ سَمِعْتُهُ، يَقُوْلُ: هٰذَا سَيِّدُ اَهْلِ الْوَبَرِ فَلَمَّا نَزَلْتُ اَتَيْتُهُ فَجَعَلْتُ اُحَدِّثُهُ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمَالُ الَّذِیْ لَا يَكُوْنُ عَلَيَّ فِيْهِ تَبِعَةٌ مِنْ ضَيْفٍ ضَافَنِیْ وَعِيَالٍ كَثُرُوا؟ فَقَالَ: نِعْمَ الْمَالُ الْاَرْبَعُوْنَ، وَالْاَكْثَرُ السِّتُّوْنَ، وَوَيْلٌ لِاَصْحَابِ الْمِئِينَ اِلَّا مَنْ اَعْطٰى فِی رِسْلِهَا وَنَجْدَتِهَا، وَاَفْقَرَ ظَهْرَهَا، وَاَطْعَمَ الْقَانِعَ، وَالْمُعْتَرَّ قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا اَكْرَمَ هٰذِهِ الْاَخْلَاقَ، وَاَحْسَنَهَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَا تَحِلُّ بِالْوَادِی الَّذِی اَنَا فِيْهِ بِكَثْرَةِ اِبِلِی، قَالَ: فَكَيْفَ تَصْنَعُ؟ قُلْتُ: تَغْدُوا الْاِبِلَ وَتَغْدُوا النَّاسَ فَمَنْ شَاءَ اَخَذَ بِرَاْسِ بَعِيرٍ وَذَهَبَ بِهِ، فَقَالَ: فَمَا تَصْنَعُ بِاَفْقَارِ ظَهْرِهَا؟ قُلْتُ: اِنِّی لَا اُفْقِرُ الصَّغِيرَ وَلَا النَّابَ الْمُدَبَّرَ، قَالَ: فَمَالُكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَمْ مَالُ مَوَالِيكَ قُلْتُ: مَالِی اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ مَالِ مَوَالِی، قَالَ: فَاِنَّ لَكَ مِنْ مَالِكَ مَا اَكَلْتَ، فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ، اَوْ اَعْطَيْتَ فَاَمْضَيْتَ، وَاِلَّا فَلِمَوَالِيكَ فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَوْ بَقِيتُ لَاُفْنِيَنَّ عَدَدَهَا قَالَ الْحَسَنُ: فَفَعَلَ وَاللّٰهِ فَلَمَّا حَضَرَتْ قَيْسُ الْوَفَاةَ اَوْصَى بَنِيْهِ، قَالَ: اِيَّاكُمْ وَالْمَسْاَلَةَ، فَاِنَّهَا اٰخِرُ كَسْبِ الْمَرْءِ اِنَّ اَحَدًا لَمْ يَسْاَلْ اِلَّا تَرَكَ كَسْبَهُ

✧✧ حضرت قیس بن عاصم المنقری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھے دیکھا تو فرمایا: یہ دیہاتیوں کا سردار ہے۔ میں اتر کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے لگ گیا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کونسا مال ہے جس میں میرے اوپر کسی مہمان اور بچوں کی جانب سے تاوان نہ ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: بہترین مال وہ ہے جو چالیس تک ہو، ساٹھ تک ہو تو یہ زیادہ ہے، اور ۱۰۰ والے ہلاکت میں ہیں، سوائے ان لوگوں کے جو آسودگی اور تنگی دونوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اور خود کو مفلس بنا لیتے ہیں۔ اور ان کو بھی دیتے ہیں جو بخشش کے لئے آتے ہیں اور سوال کرتے ہیں اور ان کو بھی دیتے ہیں جو بخشش کے لئے تو آتے ہیں لیکن سوال نہیں کرتے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! یہ کتنے ہی اچھے اخلاق ہیں۔ اے اللہ کے نبی! آپ کبھی اس وادی میں بھی قدم رنجہ فرمائیں جہاں پر میں کثیر اونٹوں کے ساتھ رہتا ہوں، آپ ﷺ نے پوچھا: تو تم کیا کرو گے؟ انہوں نے کہا: اونٹ بھی گن لئے جائیں، اور لوگوں کو بھی گن لیا جائے، ان میں سے جس کا دل چاہے وہ جو اونٹ چاہے لے جا سکتا ہے،

ذِكْرُ عَمْرِو بْنِ الْاَهْتَمِ الْمِنقَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن اہتم منقری رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

6567 – حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْغُسَيْلِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ مَعْمَرِ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: عَمْرُو بْنُ الْاَهْتَمِ بْنِ سُمَيِّ بْنِ سِنَانِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مِنْقَرِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ مُقَاعِسِ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ تَمِيمٍ وَاسْمُ الْاَهْتَمِ سِنَانُ هَتَمَتْ ثَنِيَّتَاهُ يَوْمَ الْكُلَابِ

✧✧ ابوعبیدہ معمر بن مثنیٰ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عمرو بن اہتم بن سمی بن سنان بن خالد بن منقر بن عبید بن مقاعس بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم''۔ اہتم کا نام ''سنان'' ہے۔ کلاب کے دن ان کے سامنے کے دو دانت ٹوٹ گئے تھے۔

6568 – حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدَةَ الْوَبَرِيُّ ح، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْمُزَكِّي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِدْرِيسَ الْمَعْقِلِيُّ، قَالَا: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الْمَوْصِلِيُّ، ثَنَا اَبُوْ سَعْدٍ الْهَيْثَمُ بْنُ مَحْفُوْظٍ، عَنْ اَبِي الْمُقَوِّمِ الْاَنْصَارِيِّ يَحْيَى بْنِ اَبِي يَزِيدَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَلَسَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَيْسُ بْنُ عَاصِمٍ وَالزِّبْرِقَانُ بْنُ بَدْرٍ، وَعَمْرُو بْنُ الْاَهْتَمِ التَّمِيمِيُّوْنَ فَفَخَرَ الزِّبْرِقَانُ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنَا سَيِّدُ تَمِيمٍ، وَالْمُطَاعُ فِيْهِمْ، وَالْمُجَابُ فِيْهِمْ، اَمْنَعُهُمْ مِنَ الظُّلْمِ فَاٰخُذُ لَهُمْ بِحُقُوْقِهِمْ، وَهٰذَا يَعْلَمُ ذَاكَ يَعْنِيْ عَمْرَو بْنَ الْاَهْتَمِ، فَقَالَ: عَمْرُو بْنُ الْاَهْتَمِ: وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهُ لَشَدِيدُ الْعَارِضَةِ، مَانِعٌ لِجَانِبِهِ، مُطَاعٌ فِي نَادِيهِ، قَالَ الزِّبْرِقَانُ: وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، لَقَدْ عَلِمَ مِنِّي غَيْرَ مَا قَالَ، وَمَا مَنَعَهُ اَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ اِلَّا الْحَسَدُ، قَالَ عَمْرٌو: اَنَا اَحْسُدُكَ فَوَاللّٰهِ اِنَّكَ لَئِيمُ الْخَالِ، حَدِيْثُ الْمَالِ، اَحْمَقُ الْمَوَالِدِ، مُضَيَّعٌ فِي الْعَشِيرَةِ، وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ صَدَقْتُ فِيمَا قُلْتُ اَوَّلًا، وَمَا كَذَبْتُ فِيمَا قُلْتُ اٰخِرًا، لٰكِنِّي رَجُلٌ رَضِيتُ فَقُلْتُ اَحْسَنَ مَا عَلِمْتُ، وَغَضِبْتُ فَقُلْتُ اَقْبَحَ مَا وَجَدْتُ، وَوَاللّٰهِ لَقَدْ صَدَقْتُ فِي الْاَمْرَيْنِ جَمِيعًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا وَقَدْ رُوِىَ عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ حَضَرَ هٰذَا الْمَجْلِسَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قیس بن عاصم، زبرقان بن بدر اور عمرو بن اہتم تمیمی رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے، زبرقان نے فخریہ انداز میں کہا: میں تمیم قبیلے کا سردار ہوں، وہ لوگ میری اطاعت اور فرمانبرداری کرتے ہیں، میں ان پر ظلم نہیں ہونے دیتا، ان کو ان کے حقوق دلواتا ہوں، ان باتوں کو یہ عمرو بن اہتم بھی جانتا ہے، عمرو بن اہتم نے کہا: یارسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام ﷺ اللہ کی قسم! یہ بہادر آدمی ہے، اپنی جانب کا دفاع کرنے والا ہے، صرف اس کی اپنی مجلس میں اس کی بات مانی جاتی ہے۔ زبرقان نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! صرف حسد کی وجہ سے اس نے یہ باتیں بولی ہیں۔ عمرو نے کہا: میں تجھ سے حسد کروں گا؟ اللہ کی قسم! تو کمینہ شخص ہے۔ مال کا حریص ہے، جدی پشتی احمق ہے، خاندان میں بدنام ہے۔ خدا کی قسم! میں نے پہلی بات سچ بولی تھی اور بعد والی بھی جھوٹ نہیں کہی۔ لیکن میں نے رضامندی کی کیفیت میں وہ اچھی صفات بیان کردیں جو میں جانتا تھا اور ناراضگی کے عالم میں، میں نے وہ قباحتیں بیان کردیں جو میں نے اس میں پائیں۔ اللہ کی قسم! میں نے دونوں باتیں ہی سچ کہی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بعض بیان بھی جادو کا سا اثر رکھتے ہیں۔ حضرت ابوبکرہ انصاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی مروی ہے کہ اس مجلس میں وہ بھی موجود تھے۔

6569 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ مَنْصُوْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الْفَارِسِيُّ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْقُسَيْطِيُّ، ثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جَوْشَنٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ عَلَيْهِ وَفْدُ بَنِىْ تَمِيْمٍ فِيْهِمْ قَيْسُ بْنُ عَاصِمٍ وَعَمْرُو بْنُ الْاَهْتَمِ وَالزِّبْرِقَانُ بْنُ بَدْرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ الْاَهْتَمِ: مَا تَقُوْلُ فِي الزِّبْرِقَانِ بْنِ بَدْرٍ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مُطَاعٌ فِيْ نَادِيْهِ، شَدِيْدُ الْعَارِضَةِ، مَانِعٌ لِمَا وَرَاءَ ظَهْرِهٖ، فَقَالَ الزِّبْرِقَانُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَيَعْلَمُ مِنِّىْ اَكْثَرَ مِمَّا وَصَفَنِىْ بِهٖ وَلٰكِنَّهٗ حَسَدَنِىْ، فَقَالَ عَمْرٌو: وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهٗ ذَامِرُ الْمُرُوْءَةِ، ضَيِّقُ الْعَطَنِ، لَئِيْمُ الْخَالِ، اَحْمَقُ الْمَوَالِدِ، وَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ اَوَّلًا، وَلَقَدْ صَدَقْتُ اٰخِرًا، وَلٰكِنِّىْ رَضِيْتُ فَقُلْتُ اَحْسَنَ مَا عَلِمْتُ، وَغَضِبْتُ فَقُلْتُ اَقْبَحَ مَا عَلِمْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا وَاِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكَمًا

✧✧ حضرت ابوبکرہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے، بنی تمیم کا ایک وفد نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آیا، ان میں قیس بن عاصم، عمرو بن اہتم اور زبرقان بن بدر بھی تھے، نبی اکرم ﷺ نے عمرو بن اہتم رضی اللہ عنہ سے فرمایا: زبرقان بن بدر کے بارے میں تمہارے کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا: یارسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام ﷺ اس کے قبیلے میں اس کی بات مانی جاتی ہے، بہادر آدمی ہے، اپنے قبیلے کے علاوہ دیگر لوگوں کو کچھ نہیں دیتا۔ زبرقان نے کہا: یارسول اللہ ﷺ اس نے میرے بارے میں جو کچھ بیان کیا ہے، یہ اس سے بھی زیادہ جانتا ہے لیکن حسد کی وجہ سے بیان نہیں کر رہا۔ عمرو نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم! یہ شخص بے مروت ہے، کنجوس ہے، کمینہ ہے، خاندانی احمق ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے پہلے بھی جھوٹ نہیں

کہا تھا اور دوسری بار بھی سچ بولا ہے، لیکن (اصل بات یہ ہے کہ) میں اس کے ساتھ رضامندی کی کیفیت میں تھا میں نے اس کی وہ اچھائیاں بیان کیں جو میں جانتا تھا، اور ناراضگی کے عالم میں، میں نے وہ برائیاں بیان کردی ہیں جو میں جانتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک بیان میں جادو کا سا اثر بھی ہوتا ہے اور بے شک شعر میں بڑی دانائی کی باتیں بھی ہوتی ہیں۔

ذِكْرُ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کے چچا حضرت صعصعہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر

6570 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، اَنْبَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ مَعْمَرُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ: صَعْصَعَةُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُصَيْنِ بْنِ عُمَيْرِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ النَّزَّالِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ مُقَاعِسِ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَعْبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ تَمِيمٍ عَمِّ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ

✧✧ ابوعبیدہ معمر بن مثنی نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "صعصعہ بن معاویہ بن حصین بن عمیر بن عبادہ بن نزال بن مرہ بن عبید بن مقاعس بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم" جو کہ حضرت احنف بن قیس کے چچا ہیں۔

6571 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الشَّهِيدُ، ثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَمِّ الْاَحْنَفِ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَاُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: " (فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ) (الزلزلة: 8) فَقُلْتُ: لَا اُبَالِي اَنْ لَّا اَسْمَعَ غَيْرَهَا حَسْبِيْ حَسْبِيْ "

✧✧ احنف کے چچا حضرت صعصعہ بن قیس فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس گیا، میں نے آپ ﷺ کو یہ آیات پڑھتے ہوئے سنا

(فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ) (الزلزلة: 8)

"تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

میں نے کہا: مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے کہ میں اس آیت کے سوا اور کوئی آیت نہ سنو، بس مجھے یہی آیت کافی ہے، یہی کافی ہے۔

ذِكْرُ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کا ذکر

6572 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: وَالْاَحْنَفُ بْنُ قَيْسِ بْنِ حُصَيْنِ بْنِ النَّزَّالِ بْنِ عُبَيْدَةَ مُخَضْرَمٌ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَوَجَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَاسْمُ الْاَحْنَفِ الضَّحَّاكُ وَيُقَالُ صَخْرُ بْنُ قَيْسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُصَيْنٍ وُلِدَ وَهُوَ اَحْنَفُ فَقَالَتْ اُمُّهُ: وَاللّٰهِ لَوْلَا حُنَفٌ فِي رِجْلِهِ مَا كَانَ فِي الْحَيِّ غُلَامٌ مِثْلَهُ وَكَانَ اَحْلَمَ الْعَرَبِ

✧✧مصعب بن عبداللہ فرماتے ہیں: احنف بن قیس بن حصین بن نزال بن عبیدہ ''مخضرم ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا زمانہ پایا، اور رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے لئے سفر بھی کیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے دعا بھی فرمائی تھی۔ احنف کا اصل نام ''ضحاک'' تھا اور بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ ان کا اصلی نام ''صخر بن قیس بن معاویہ بن حصین'' ہے۔ آپ پیدائشی احنف ہیں۔ ان کی والدہ کہا کرتی تھیں: اللہ کی قسم! اگر اس کے پاؤں میں ''حنف'' (لنگڑاہٹ) نہ ہوتا تو پورے قبیلے میں اس جیسا بچہ کوئی نہ تھا۔ آپ بہت خوبصورت نوجوان تھے۔

6573 - حَدَّثَنَا بِصِحَّةِ مَا ذَكَرَهُ الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ الْاَحْنَفَ بْنَ قَيْسٍ، قَالَ: بَيْنَا اَنَا اَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ لَيْثٍ وَاَخَذَ يَدِي، فَقَالَ: اَلَا اُبَشِّرُكَ قُلْتُ: بَلَى، فَقَالَ: هَلْ تَذْكُرُ اِذْ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قَوْمِكَ بَنِيْ سَعْدٍ فَجَعَلْتُ اَعْرِضُ عَلَيْهِمُ الْاِسْلَامَ وَاَدْعُوهُمْ اِلَيْهِ فَقُلْتُ: اَنْتَ اِنَّكَ تَدْعُوْ اِلَى الْخَيْرِ وَتَاْمُرُ بِالْخَيْرِ فَبَلَّغْتُ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ فَكَانَ الْاَحْنَفُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَمَلِيْ شَيْءٌ اَرْجَى لِيْ مِنْهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6573 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧احنف بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں، میں بیت اللہ شریف کا طواف کر رہا تھا، بنی لیث کے ایک آدمی نے آ کر میرا ہاتھ پکڑا اور کہنے لگا: کیا میں تمہیں ایک خوشخبری نہ دوں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں؟ اس نے کہا: کیا تمہیں یاد ہے جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے تمہاری قوم بنی سعد کی جانب بھیجا تھا اور میں نے جا کر ان کو اسلام کی دعوت پیش کی تھی، اس پر تم نے مجھے کہا: تھا: بے شک تو بھلائی کی جانب بلاتا ہے اور بھلائی کا حکم دیتا ہے، میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچائی تھی، (تمہاری یہ بات سن کر) رسول اللہ ﷺ نے تمہارے لئے مغفرت کی دعا فرمائی تھی۔ چنانچہ حضرت احنف بن قیس فرمایا کرتے تھے: اُس سے بڑھ کر مجھے اپنے کسی عمل پر امید نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْاَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ کا ذکر

6573: مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' احاديث رجال من اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم - حديث: 22579' المعجم الكبير للطبرانی - باب الصاد' من اسمه صخر - الاحنف بن قيس مخضرم واسمه صخر بن قيس بن معاوية بن' حديث: 7116' الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - الاحنف بن قيس رضی الله عنه' حديث: 1105

6574 – اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: الْاَسْوَدُ بْنُ سَرِيعِ بْنِ حِمْيَرِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ النَّزَّالِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ عُبَيْدَةَ لَهُ دَارٌ بِالْبَصْرَةِ بِحَضْرَةِ الْجَامِعِ مِمَّا يَلِي بَنِي تَمِيمٍ تُوُفِّيَ فِي عَهْدِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: اسود بن سریع بن حمیر بن عبادہ بن نزال بن مرہ بن عبیدہ''۔ جامع مسجد کے قریب بنی تمیم کے ساتھ متصل ان کا گھر تھا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورحکومت میں آپ کی وفات ہوئی۔

6575 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَوَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ، قَالَ: قَالَ الْاَسْوَدُ بْنُ سَرِيعٍ: يَارَسُولَ اللّٰهِ اَلَا اُنْشِدُكَ مَحَامِدَ حَمِدْتُ بِهَا رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى، فَقَالَ: اِنَّ رَبَّكَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُحِبُّ الْحَمْدَ وَلَمْ يَسْتَزِدْهُ عَلَى ذٰلِكَ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6575 – صحيح

✧✧ حضرت حسن فرماتے ہیں: حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! کیا میں آپ کو وہ حمدیہ اشعار نہ سناؤں جو میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء میں لکھے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ حمد کو پسند فرماتا ہے، اس سے زیادہ آپ نے کچھ نہیں فرمایا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل کیا۔

6576 – اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، ثَنَا مَعْمَرُ بْنُ بَكَّارٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ التَّمِيمِيِّ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَدْ قُلْتُ شِعْرًا ثَنَيْتُ فِيهِ عَلَى اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَمَدَحْتُكَ، فَقَالَ: اَمَا مَا اَثْنَيْتَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى فَهَاتِهِ وَمَا مَدَحْتَنِي بِهِ فَدَعْهُ فَجَعَلْتُ اُنْشِدُهُ فَدَخَلَ رَجُلٌ طُوَالٌ اَقْنَى، فَقَالَ لِي: اَمْسِكْ فَلَمَّا خَرَجَ، قَالَ: هَاتِ فَجَعَلْتُ، اُنْشِدُهُ فَلَمْ اَلْبَثْ اَنْ عَادَ، فَقَالَ لِي: اَمْسِكْ فَلَمَّا خَرَجَ، قَالَ: هَاتِ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ الَّذِي اِذَا دَخَلَ قُلْتَ اَمْسِكْ وَاِذَا خَرَجَ قُلْتَ هَاتِ؟ قَالَ: هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَلَيْسَ مِنَ الْبَاطِلِ فِي شَيْءٍ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6576 – معمر بن بكار له مناكير

✧✧ حضرت اسود بن سریع تمیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، میں نے کہا: اے اللہ

6575: مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث الاسود بن سريع - حديث: 15311' السنن الكبرى للنسائی - كتاب النعوت' الحب والكراهية - حديث: 7491' المعجم الكبير للطبرانی - باب من اسمه إياس' الاسود بن سريع المجاشعي - حديث: 819' شرح معانی الآثار للطحاوی - كتاب الكراهة' باب رواية الشعر , هل هی مكروهة ام لا ؟ - حديث: 4648' الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - الاسود بن سريع المجاشعي رضی الله عنه' حديث: 1047

کے نبی! میں نے کچھ اشعار کہے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی ہے اور آپ کی بھی مدح کی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ کی حمد کے سلسلے میں جو اشعار لکھے ہیں وہ سناؤ، اور جو میرے بارے میں لکھے ہیں وہ رہنے دو، چنانچہ میں نے اشعار سنانا شروع کئے، ایک طویل القامت قناعت پسند شخص اندر آیا۔ اس کے آتے ہی آپ ﷺ نے مجھے پڑھنے سے روک دیا، جب وہ چلا گیا تو آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: سناؤ، میں نے پھر سنانا شروع کر دیئے، ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ وہ آدمی پھر آ گیا اور آپ ﷺ نے پھر مجھے پڑھنے سے روک دیا، جب وہ چلا گیا تو آپ ﷺ نے مجھے پھر فرمایا کہ پڑھو، میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ یہ شخص کون ہے؟ جب یہ اندر آتا ہے تو آپ مجھے چپ کروا دیتے ہیں اور جب چلا جاتا ہے تو آپ دوبارا سننا شروع فرما دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ عمر بن خطاب ہے اور اس میں باطل کی کوئی چیز نہیں ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ جَارِيَةَ بْنِ قُدَامَةَ التَّمِيمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت جاریہ بن قدامہ تمیمی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6577 – اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا شَبَّابٌ، قَالَ: جَارِيَةُ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ زُهَيْرِ بْنِ حُصَيْنِ بْنِ رَبَاحِ بْنِ سَعْدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ، يُكَنَّى اَبَا الْوَلِيدِ وَاَبَا يَزِيدَ لَهُ دَارٌ بِالْبَصْرَةِ فِي سِكَّةِ الْبَحَّارِيَّةِ

✧✧ شباب نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "جاریہ بن قدامہ بن زہیر بن حصین بن رباح بن سعد بن یحییٰ بن ربیعہ بن کعب"۔ ان کی کنیت "ابوالولید اور ابویزید" ہے۔ بحاریہ محلے میں بصرہ کے اندر ان کا مکان تھا۔

6578 – اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ قَرْقُوْبٍ التَّمَّارُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذٍ الْحَلَبِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِي، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جَارِيَةَ بْنِ قُدَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْ لِي قَوْلًا يَنْفَعُنِيْ وَاَقْلِلْ عَلَيَّ لَعَلِّي اَعِيهِ، فَقَالَ: لَا تَغْضَبْ وَاَعَادَهَا عَلَيَّ مِرَارًا، يَقُوْلُ: لَا تَغْضَبْ

(التعليق – من تلخيص الذهبي 6578 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت جاریہ بن قدامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ مجھے کوئی ایک بات بتا دیجئے جو میرے لئے بہت منافع بخش ہو اور مختصر بھی ہو تاکہ میں اس کو یاد کر لوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: غصہ کرنا چھوڑ دو، یہ بات حضور ﷺ بار بار کہتے رہے، غصہ مت کرو، غصہ مت کرو۔

6578 صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' باب الاستماع المكروه وسوء الظن والغضب والفحش - ذكر الإخبار عما يجب على المرء من ذم النفس عن الخروج' حديث: 5767' مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث جارية بن قدامة - حديث: 15683' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الادب' ما ذكر في الغضب مما يقوله الناس - حديث: 24859' المعجم الكبير للطبراني - باب الجيم' باب من اسمه جابر - جارية بن قدامة السعدي التميمي عم الاحنف بن قيس' حديث: 2061

ذِكْرُ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6579 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، حَدَّثَنِيْ اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: لَمَّا اَتَى النَّاسُ الْحَجَّ سَنَةَ تِسْعٍ قَدِمَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ عَمُّ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَرْجِعَ اِلٰى قَوْمِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي اَخَافُ اَنْ يَقْتُلُوكَ، قَالَ: لَوْ وَجَدُونِيْ نَائِمًا اَيْقَظُونِيْ فَاَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ اِلٰى قَوْمِهِ مُسْلِمًا فَقَدِمَ عِشَاءً فَجَاءَتْهُ ثَقِيفٌ فَدَعَاهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاتَّهَمُوهُ وَعَصَوْهُ وَاَسْمَعُوهُ مَا لَمْ يَكُنْ يَحْتَسِبُ، ثُمَّ خَرَجُوا مِنْ عِنْدِهِ حَتّٰى اِذَا اَسْحَرُوا وَطَلَعَ الْفَجْرُ قَامَ عُرْوَةُ فِي دَارِهِ فَاَذَّنَ بِالصَّلَاةِ وَتَشَهَّدَ فَرَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ عُرْوَةَ مَثَلُ صَاحِبِ يَاسِينَ دَعَا قَوْمَهُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَتَلُوهُ

✧✧ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ۹ ہجری میں جب لوگ حج کے لئے آئے تو اس سال حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے چچا حضرت عروہ بن مسعود ثقفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، پھر انہوں نے اپنی قوم میں واپس جانے کی اجازت مانگی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے خدشہ ہے کہ لوگ تمہیں مار ڈالیں گے، انہوں نے کہا: اگر وہ لوگ مجھے سوتا پائیں گے تو جگالیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو واپس جانے کی اجازت دے دی، چنانچہ وہ مسلمان ہو کر اپنی قوم میں واپس لوٹے، آپ عشاء کے وقت اپنی بستی میں پہنچے، ان کے پاس کچھ لوگ آئے، انہوں نے ان لوگوں کو اسلام کی دعوت پیش کی۔ لیکن ان لوگوں نے ان کو بہت برا بھلا کہا، ان کی بات نہ مانی، اور ان کو وہ وہ باتیں سنائیں، جن کا انہیں وہم و گمان بھی نہ تھا، وہ لوگ واپس چلے گئے، جب سحری کا وقت ہوا، تو حضرت عروہ نے اپنے گھر کے صحن میں کھڑے ہو کر نماز کے لئے اذان دی، کلمہ شہادت پڑھا، قبیلہ ثقیف کے ایک آدمی نے ان کو تیر مارا جس کی وجہ سے آپ شہید ہو گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عروہ کی مثال صاحب یاسین کی سی ہے، انہوں نے بھی اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی جانب دعوت دی اور لوگوں نے ان کو شہید کر دیا۔

ذِكْرُ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت مجاشع بن مسعود سلمی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6580 - اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ وَهْبِ بْنِ عَائِذٍ، يُكَنّٰى اَبَا سُلَيْمَانَ، وَاُمُّهُ وَاُمُّ اَخِيهِ مُجَالِدٍ مُلَيْكَةُ بِنْتُ سُفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ لَبِيدِ بْنِ خُزَيْمَةَ قُتِلَ مُجَاشِعٌ يَوْمَ الْجَمَلِ الْاَصْغَرِ سَنَةَ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ وَدُفِنَ فِي دَارِهِ فِي بَنِي سُلَيْمٍ حَضْرَةَ بَنِي

سَدُوسٍ وَلَهُ بِالْبَصْرَةِ غَيْرُ دَارٍ فَمِنْهَا دَارُهُ بِحَضْرَةِ مَسْجِدِ الْجَامِعِ

✧✧ خلیفہ بن خیاط ان کا نسب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''مجاشع بن مسعود بن ثعلبہ بن وہب بن عائذ'' ان کی کنیت ''ابوسلیمان'' ہے۔ ان کی والدہ اوران کے بھائی کی والدہ ''ملیکہ بنت سفیان بن حارث بن لبید بن خزیمہ'' ہیں۔ حضرت مجاشع رضی اللہ عنہ ۳۶ ہجری کو جنگ جمل اصغر میں شہید ہوئے، بنی سدوس کے سامنے بنی سلیم میں اپنی حویلی میں دفن ہوئے۔ بصرہ میں بھی ان کا ایک گھر تھا جوکہ جامع مسجد بصرہ کے سامنے تھا۔

6581 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِيءٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا اَبُو غَسَّانَ، ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا عَاصِمُ الْاَحْوَلُ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، ثَنَا مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَخِي مُجَالِدٍ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُكَ بِاَخِي مُجَالِدٍ لِتُبَايِعَهُ عَلَى الْهِجْرَةِ، فَقَالَ: ذَهَبَ اَهْلُ الْهِجْرَةِ بِمَا فِيْهَا فَقُلْتُ: فَعَلَى اَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: اُبَايِعُهُ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْاِيْمَانِ وَالْجِهَادِ

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 6581 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فتح مکہ کے بعد میں اپنے بھائی مجالد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لایا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے بھائی مجالد کو آپ کی خدمت میں لایا ہوں تاکہ آپ ہجرت پر اس کی بیعت لے لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہجرت کا ثواب تو مہاجرین لے گئے ہیں۔ میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو آپ کس بات پر اس کی بیعت لیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام، ایمان اور جہاد پر میں اس کی بیعت لوں گا۔

ذِكْرُ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6582 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ خَالِدِ بْنِ غَاضِرَةَ بْنِ عَتَّابِ بْنِ امْرِءِ الْقَيْسِ اُمُّهُ رَمْلَةُ بِنْتُ الْوَقِيعَةِ مِنْ بَنِي حِزَامٍ وَهُوَ اَخُو اَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِاُمِّهِ مِنْ سَاكِنِي الشَّامِ يُكَنَّى اَبَا يَحْيَى

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عمرو بن عبسہ بن عامر بن خالد بن غاضرہ بن عتاب بن امرئ القیس''۔ ان کی والدہ ''رملہ بنت وقیعہ'' ہیں، ان کا تعلق بنی حزام سے ہے، آپ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے ماں شریک بھائی ہیں۔ شام کے رہنے والے ہیں، ان کی کنیت ''ابویحییٰ'' ہے۔

6583 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدٍ الْبَيْرُوتِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

6581: صحيح البخاری - كتاب الجهاد والسير' باب البيعة فی الحرب ان لا يفروا - حديث: 2823' صحيح مسلم - كتاب الإمارة' باب المبايعة بعد فتح مكة على الإسلام والجهاد والخير - حديث: 3555' مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث مجاشع بن مسعود - حديث: 15568' المعجم الكبير للطبرانی - بقية الميم' من اسمه مجاشع - مجاشع بن مسعود السلمی' حديث: 17559

شُعَيْبِ بْنِ شَابُورٍ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَهْرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ الْأَسْوَدَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَعِيرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ فَلَمَّا سَلَّمَ أَخَذَ وَبَرَةً مِنْ جَنْبِ الْبَعِيرِ، فَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِي مِنْ هَذَا الْمَغْنَمِ مِثْلُ هَذِهِ إِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ

✧✧ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت کے اونٹوں کے بارے میں نماز پڑھائی، جب سلام پھیرا تو اونٹ کی اون ہاتھ میں پکڑ کر فرمایا: اس غنیمت میں سے میرے لئے صرف اتنا پانچواں حصہ ہی حلال ہے، اور پانچواں حصہ تم پر لوٹایا جائے گا۔

6584 - أَخْبَرَنِي أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ الْحَلَبِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ مَا بُعِثَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ مُسْتَخْفٍ فَقُلْتُ: أَنْتَ مَا أَنْتَ، قَالَ: أَنَا نَبِيٌّ قُلْتُ: وَمَا نَبِيٌّ؟ قَالَ: رَسُوْلُ اللَّهِ قُلْتُ: آللَّهُ أَرْسَلَكَ، قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: بِمَا أَرْسَلَكَ؟ قَالَ: بِأَنْ يَعْبُدُوا اللَّهَ، وَيُكَسِّرُوا الْأَوْثَانَ، وَيَصِلُوا الْأَرْحَامَ قُلْتُ: نِعِمَّا أَرْسَلَكَ، فَمَنِ اتَّبَعَكَ عَلَى هَذَا؟ قَالَ: حُرٌّ وَعَبْدٌ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ وَبِلَالًا فَكَانَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ، يَقُوْلُ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا رُبُعُ الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمْتُ ثُمَّ قُلْتُ أَتَّبِعُكَ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ، قَالَ: لَا، وَلَكِنِ الْحَقْ بِأَرْضِ قَوْمِكَ فَإِذَا ظَهَرْتَ فَأْتِنِي هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6584 – صحيح

✧✧ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت کے اوائل میں، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں چھپ کر تبلیغ کرتے تھے۔

میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کا تعارف پوچھا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نبی ہوں۔

میں نے پوچھا: نبی کیا ہوتا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا رسول۔

میں نے کہا: کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔

6584:صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب إسلام عمرو بن عبسة - حديث: 1416'صحيح ابن خزيمة - كتاب الوضوء' جماع ابواب غسل التطهير والاستحباب من غير فرض ولا إيجاب - باب ذكر دليل ان النبی صلى الله عليه وسلم قد كان' حديث: 261'السنن للنسائي - كتاب المواقيت' إباحة الصلاة إلى ان يصلى الصبح - حديث: 583

میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو کیا دے کر بھیجا ہے؟
آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں، بتوں کو توڑ دیں، اور رشتہ داروں سے حسن سلوک کریں۔
میں نے کہا: آپ کتنا اچھا پیغام لائے ہیں، آپ کے پیغام پر کتنے لوگ آپ پر ایمان لائے ہیں؟
آپ ﷺ نے فرمایا: ایک آزاد اور ایک غلام یعنی ابوبکر اور بلال۔
حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے "میرا خیال ہے کہ میں چوتھے نمبر پر اسلام لانے والا شخص ہوں۔
پھر میں نے اسلام قبول کرلیا، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ کیا میں آپ کے ہمراہ رہ سکتا ہوں؟
آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ ابھی تم اپنے قبیلے میں چلے جاؤ، جب میں ظاہر ہو جاؤں تو چلے آنا۔
✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ السُّوَائِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت جابر بن سمرہ سوائی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6585 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ السُّوَائِيُّ يُكَنَّى اَبَا خَالِدٍ وَيُقَالُ اَبَا عَبْدِاللّٰهِ مَاتَ فِي وِلَايَةِ بِشْرِ بْنِ مَرْوَانَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: جابر بن سمرہ سوائی، ان کی کنیت "ابوخالد" ہے، بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ ان کی کنیت "ابوعبداللہ" ہے۔ بشر بن مروان کے دور حکومت میں ان کی وفات ہوئی۔

6586 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، ح حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ، قَالَا: ثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، ثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ، يَقُوْلُ: لَا يَزَالُ اَمْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ ظَاهِرًا حَتّٰى يَقُومَ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً وَقَالَ كَلِمَةً خَفِيَتْ عَلَيَّ، وَكَانَ اَبِيْ اَدْنَى اِلَيْهِ مَجْلِسًا مِنِّي فَقُلْتُ: مَا قَالَ؟ قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَقَدْ رَوَى جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ، عَنْ اَبِيهِ حَدِيثًا آخَرَ

✧✧ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس امت کا معاملہ ہمیشہ غالب رہے گا حتیٰ کہ ۱۲ خلیفے قائم ہوں گے، اس کے بعد ایک اور بھی بات کہی، لیکن اس کی آواز مجھ تک نہیں پہنچی، اس مجلس میں میرے والد صاحب رسول اللہ ﷺ کے بہت قریب بیٹھے ہوئے تھے، میں نے ان سے پوچھا کہ

6586: صحيح البخاري - كتاب الاحكام، باب الاستخلاف - حديث: 6817، صحيح مسلم - كتاب الإمارة، باب الناس تبع لقريش - حديث: 3483، صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ، ذكر البيان بان المصطفى صلى الله عليه وسلم اراد بقوله : - حديث: 6771، سنن ابى داود - كتاب المهدى، حديث: 3751، مسند احمد بن حنبل - اول مسند البصريين، حديث جابر بن سمرة السوائى - حديث: 20299

حضور ﷺ نے کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا ''وہ تمام خلیفے قریش سے تعلق رکھتے ہوں گے''۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کے حوالے سے ایک اور حدیث بھی روایت کی ہے۔

6587 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْحَفِيْدِ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الشَّاذَكُونِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ سَمُرَةَ بْنِ عَمْرٍو السُّوَائِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: اِنَّا اَهْلُ بَادِيَةٍ وَمَاشِيَةٍ فَهَلْ نَتَوَضَّاُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ وَاَلْبَانِهَا؟ قَالَ: لَا

✧✧ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ ہم دیہاتی لوگ مویشیوں میں رہتے ہیں، کیا گوشت کھانے یا دودھ پینے سے ہمارا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

ذِكْرُ اَبِيْ جُحَيْفَةَ السُّوَائِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابو جحیفہ سوائی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6588 – اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ، قَالَ: مَاتَ اَبُوْ جُحَيْفَةَ وَهْبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ السُّوَائِيُّ فِي وِلَايَةِ بِشْرِ بْنِ مَرْوَانَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط فرماتے ہیں: حضرت ابو جحیفہ وہب بن عبداللہ سوائی رضی اللہ عنہ بشر بن مروان کے دور حکومت میں فوت ہوئے۔

6589 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، اَنْبَاَ اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَمِّي عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَا يَزَالُ اَمْرُ اُمَّتِي صَالِحًا حَتّٰى يَمْضِيَ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ فَقُلْتُ لِعَمِّي وَكَانَ اَمَامِي مَا قَالَ يَا عَمِّ؟ قَالَ: قَالَ يَا بُنَيَّ: كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

✧✧ عون بن ابی جحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں اپنے چچا کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں موجود تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت کا معاملہ درست رہے گا یہاں تک کہ ۱۲ خلفاء گزر جائیں۔ پھر ایک اور بات بھی بولی لیکن آواز بہت پست تھی جس کی وجہ سے میں سن نہیں سکا، میں نے اپنے چچا سے پوچھا: اے چچا جان! رسول اللہ ﷺ کے مزید کیا فرمایا تھا؟ چچا نے بتایا کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ''تمام خلفاء قریش سے ہوں گے''

ذِكْرُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6587: المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سمرة' سمرة ابو جابر السوائي - حديث: 6946

6590 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دَهْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ هَمَّامِ بْنِ اَبَانَ بْنِ يَسَارِ بْنِ مَالِكٍ يُكَنَّى اَبَا عَبْدِاللّٰهِ مَاتَ سَنَةَ خَمْسِينَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عثمان بن ابی العاص بن کثیر بن دہمان بن عبداللہ بن ہمام بن ابان بن یسار بن مالک''۔ ان کی کنیت ''ابوعبداللہ'' تھی۔ ۵۰ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

6591 - اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا اَبُو هَمَّامٍ الدَّلَّالُ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ السَّائِبِ الطَّائِفِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عِيَاضٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُ اَنْ يَجْعَلَ مَسْجِدَ الطَّائِفِ حَيْثُ كَانَتْ طَاغِيَتُهُمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 6591 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ طائف میں اُس مقام پر مسجد بنائی جائے جہاں پر ان لوگوں کے بت ہوتے تھے۔

ذِكْرُ اَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ الْكِنَانِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابوالطفیل حضرت عامر بن واثلہ کنانی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6592 - حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَحْشِ بْنِ حَيَّانَ بْنِ سَعْدِ بْنِ لَيْثٍ وُلِدَ عَامَ اُحُدٍ وَاَدْرَكَ مِنْ حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانَ سِنِينَ نَزَلَ الْكُوفَةَ، ثُمَّ اَقَامَ بِمَكَّةَ حَتّٰى مَاتَ وَهُوَ اٰخِرُ مَنْ مَاتَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَمِائَةٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 6592 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ مصعب بن عبداللہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عامر بن واثلہ بن عبداللہ بن عمرو بن جحش بن حیان بن سعد بن لیث''۔ آپ جنگ احد والے سال پیدا ہوئے، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ۸ سال پائے، اس کے بعد آپ کوفہ میں منتقل ہو گئے اور وفات تک وہیں رہے، ۱۰۲ ہجری میں ان کا انتقال ہوا اور صحابہ کرام میں سب سے آخر میں ان کا انتقال ہوا۔

6593 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، ثَنَا ثَابِتُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جُمَيْعٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، قَالَ: قَالَ اَبُو الطُّفَيْلِ: اَدْرَكْتُ ثَمَانَ سِنِينَ مِنْ حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

6591: سنن ابى داود - كتاب الصلاة' باب فى بناء المساجد - حديث: 385' سنن ابن ماجه - كتاب المساجد و الجماعات' باب اين يجوز بناء المساجد - حديث: 741' المعجم الكبير للطبرانى - باب من اسمه عمر' ما اسند عثمان بن ابى العاص - محمد بن عبد الله بن عياض ' حديث: 8232' البحر الزخار مسند البزار - من حديث عثمان بن ابى العاص' حديث: 2038

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُلِدْتُ عَامَ أُحُدٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6593 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت ابوالطفیل فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ کے ۸ سال پائے ہیں اور میری پیدائش جنگ احد والے سال ہوئی۔

6594 – أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا شَبَّابٌ الْعُصْفُرِيُّ، قَالَ: "مَاتَ أَبُو الطُّفَيْلِ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ سَنَةَ مِائَةٍ.

✧✧ شباب عصفری کہتے ہیں: حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سن ۱۰۰ ہجری میں فوت ہوئے۔

6595 – أَخْبَرَنِي أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ، ثَنَا أَبُو قِلَابَةَ، ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، أَنْبَأَ جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنِي عَمِّي عُمَارَةُ بْنُ ثَوْبَانَ، أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ أَخْبَرَهُ، قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا أَحْمِلُ عُضْوَ الْبَعِيرِ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعْرَانَةِ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَبَسَطَ لَهَا رِدَاءَهُ فَقُلْتُ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالُوا: أُمُّهُ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6595 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت ابوالطفیل فرماتے ہیں: میں بچہ تھا، میں اونٹ کی گردن پر چڑھ گیا اور رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی، آپ ﷺ جعرانہ میں گوشت تقسیم فرما رہے تھے، اسی اثناء میں ایک عورت آئی، رسول اللہ ﷺ نے اس کے لئے اپنی چادر مبارک بچھا دی، میں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ یہ خوش نصیب خاتون کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میری رضاعی ماں ہے۔

ذِكْرُ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ کا ذکر

6596 – أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ مِنْ بَنِي مُدْلِجِ ابْنِ مُرَّةَ بْنِ عَبْدِمَنَاةَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ كِنَانَةَ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ: كَانَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ يَسْكُنُ قُدَيْدًا مَاتَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "سراقہ بن مالک بن جعشم"۔ ان کا تعلق بنی مدلج بن مرہ بن عبد مناۃ بن علی بن کنانہ کے ساتھ ہے۔ محمد بن عمر کہتے ہیں: حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ قدید میں رہا کرتے تھے، سن ۲۴ ہجری کو ان کا انتقال ہوا۔

6597 – أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَصْبَهَانِيُّ الزَّاهِدُ، ثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهُ: يَا سُرَاقَةُ أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ

النَّارِ فَقُلْتُ: بَلَى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: اَمَّا اَهْلُ النَّارِ فَكُلُّ جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٌ مُسْتَكْبِرٌ، وَاَمَّا اَهْلُ الْجَنَّةِ فَالضُّعَفَاءُ الْمَغْلُوبُونَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6597 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ارشاد فرمایا: اے سراقہ! کیا میں تمہیں جنتیوں اور دوزخیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے کہا: کیوں نہیں یارسول اللہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر متکبر، بدمزاج اور غرور کرنے والا دوزخی ہے جبکہ کمزور اور مغلوب لوگ جنتی ہیں۔

6598 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ الْبَزَّارُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمُقْرِءُ الرَّازِيُّ، ثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِي عُتْبَةَ، عَنْ اِدْرِيسَ الْاَوْدِيِّ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ الزَّرَّادِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ وَقَالَ: دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ هُوَ اَخُو كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6598 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطحاء میں ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: قیامت تک عمرہ حج میں داخل ہے۔ سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ، کعب بن مالک کے بھائی ہیں۔

6599 – حَدَّثَنَا بِصِحَّةِ ذَلِكَ اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِي، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ السَّهْمِيُّ، ثَنَا حَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنِيْ يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَخِيهِ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّالَّةِ تَرِدُ حَوْضَهُ هَلْ لَهُ اَجْرٌ اِنْ اَشْبَعَهَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي كُلِّ كَبِدٍ حَرَّاءَ اَجْرٌ

6597:مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث سراقة بن مالك بن جعشم - حديث: 17274'المعجم الاوسط للطبرانی - باب الباء' من اسمه بكر - حديث: 3231'المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه سراقة' سراقة بن مالك بن جعشم المدلجی كان ينزل فی ناحية المدينة - علی بن رباح عن سراقة بن مالك' حديث: 6444

6598:الجامع للترمذی - ' ابواب الحج عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب منه' حديث: 890'سنن ابی داود - كتاب المناسك' باب فی إفراد الحج - حديث: 1538'سنن الدارمی - من كتاب المناسك' باب من اعتمر فی اشهر الحج - حديث: 1846'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الحج' فی فسخ الحج افعله النبی عليه السلام - حديث: 18793'شرح معانی الآثار للطحاوی - كتاب مناسك الحج' باب ما كان النبی صلى الله عليه وسلم به محرما فی - حديث: 2382'سنن الدارقطنی - كتاب الحج' باب المواقيت - حديث: 2371'مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 2282'مسند الطيالسی - احاديث النساء' وما اسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - مجاهد' حديث: 2753'مسند الحميدی - احاديث جابر بن عبد الله الانصاری رضی الله عنه' حديث: 1231'البحر الزخار مسند البزار - حديث جبير بن مطعم عن النبی صلى الله عليه وسلم' حديث: 2915'المعجم الكبير للطبرانی - باب الجيم' نافع بن جبير بن مطعم - حديث: 1562

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6599 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کہ اگر کسی کا کوئی گمشدہ بھولا بھٹکا جانور ہمارے حوض پر آجائے، اگر ہم اس کو پیٹ بھر کر چارا کھلائیں تو کیا اس میں بھی ہمیں اجر ملے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرتر جگروالے (یعنی ذی روح) کو کھلانے پلانے میں اجر ملتا ہے۔

6600 – وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، ثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَمِّهِ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فِي كُلِّ كَبِدٍ حَرَّاءَ اَجْرٌ

✧✧ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر گرم جگروالی چیز (یعنی ہر جاندار کو کھلانے پلانے) میں اجر ملتا ہے۔

ذِكْرُ ضِرَارِ بْنِ الْاَزْوَرِ الْاَسَدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ضرار بن ازور اسدی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6601 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: ضِرَارُ بْنُ الْاَزْوَرِ وَاسْمُ الْاَزْوَرِ مَالِكُ بْنُ اَوْسِ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ دُوْدَانَ بْنِ اُسَيْدِ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ اِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ سَكَنَ الْكُوْفَةَ وَبِهَا تُوُفِّيَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "ضرار بن ازور" کا اصل نام "مالک بن اوس بن خزیمہ بن ربیعہ بن مالک بن ثعلبہ بن دودان بن اسید بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر" ہے۔ آپ کوفہ میں رہائش پذیر رہے اور یہیں پر آپ کا انتقال ہوا۔

6602 – حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ الْحَافِظُ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السَّدُوسِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمَّارُ، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَثْرَمُ، ثَنَا سَلَّامٌ اَبُو الْمُنْذِرِ الْقَارِئُ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ ضِرَارِ بْنِ الْاَزْوَرِ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: لَهُ اُمْدُدْ يَدَكَ اُبَايِعْكَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَبَايَعْتُهُ ثُمَّ قُلْتُ:

6599:سنن ابن ماجه - كتاب الادب' باب فضل صدقة الماء - حديث: 3684'صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' فصل من البر والإحسان - ذكر إعطاء الله جل وعلا الاجر لمن سقى كل ذات كبد' حديث: 543'شرح معاني الآثار للطحاوی - كتاب الإجارات' باب اللقطة والضوال - حديث: 3998'مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث سراقة بن مالك بن جعشم - حديث: 17270'مسند الحميدی - حديث سراقة بن مالك رضی الله عنه' حديث: 872'المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه سراقة' سراقة بن مالك بن جعشم المدلجی كان ينزل فی ناحية المدينة - كعب بن مالك بن جعشم عن اخيه سراقة' حديث: 6454'الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - سراقة بن مالك رضی الله عنه' حديث: 936

تَــرَكْــتُ الْـقِـدَاحَ وَعَـزْفَ الْقِيَـان وَالْـخَـمْـرَ تَـصْـلِيَةً وَابْتِهَـالَا

وَكَــرِّى الْـمُـحَبَّـرَ فِـى غَـمْـرَةٍ وَجَهْـدِى عَـلَـى الْـمُسْلِمِينَ الْقِتَالَا

وَقَـالَـتْ جَـمِيـلَةُ بَـدَّدْتَـنَـا وَطَـرَحْـتَ اَهْـلَكَ شَتَّـى شِمَـالَا

فَيَـا رَبِّ لَا اُغْبَـنَـنْ صَـفْـقَتِـى فَـقَـدْ بِـعْـتُ اَهْلِـى وَمَـالِـى بِـدَالَا

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا غُبِنَتْ بَيْعَتُكَ يَا ضِرَارُ

✧✧ حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنا ہاتھ آگے بڑھائیے، تاکہ میں اسلام پر آپ کی بیعت کروں۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بڑھایا) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی پھر میں نے درج ذیل اشعار پڑھے۔

تَــرَكْــتُ الْـقِـدَاحَ وَعَـزْفَ الْقِيَـانِ وَالْـخَـمْـرَ تَـصْـلِيَةً وَابْتِهَـالَا

وَكَــرِّى الْـمُـحَبَّـرَ فِـى غَـمْـرَة وَحَـمْلِـى عَـلَـى الْـمُسْلِمِينَ الْقِتَالَا

فَيَـا رَبِّ لَا اُغْبَـنَـنْ بَيْـعَتِـى وَقَـدْ بِـعْـتُ اَهْلِـى وَمَـالِـى ابْتِذَالَا

○ میں نے جوئے کے تیر، گانے باجے کے آلات اور شراب نوشی وغیرہ عاجزی کی بناء پر برکت حاصل کرنے کے لے چھوڑ دیئے ہیں۔

○ نشے کے عالم میں کرایہ پر دینے والا گھوڑا اور مسلمانوں کے خلاف جنگ سب چھوڑ دیئے ہیں۔

○ اور جمیلہ نے کہا: تو نے ہمیں دور کر دیا اور اپنے اہل وعیال کو مختلف مقامات پر بکھیر دیا ہے۔

○ اے میرے رب میرے سودے میں مجھے نقصان نہ ہو، کیونکہ میں نے اپنا گھربار، دھن دولت سب تیری رضا کے لئے چھوڑ دیئے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ضرار تیرے سودے میں تجھے دھوکا نہیں ہوا۔

6603 – حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ ضِرَارِ بْنِ الْاَزْوَرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ بِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَحْلُبُ، فَقَالَ: دَعْ دَاعِيَ اللَّبَنِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6603 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت ضرار بن ازور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے، میں اس وقت دودھ دوہ رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''داعی اللبن'' چھوڑ دیا کرو۔ (داعی اللبن کی تشریح حدیث نمبر ۵۰۴۲ کے تحت جلد نمبر ۴ میں گزر چکی ہے)

ذِكْرُ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ الْاَسَدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت وابصہ بن معبد اسدی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6604 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا شَبَّابُ الْعُصْفُرِيُّ، قَالَ: وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ كَعْبِ بْنِ فَهْدِ بْنِ مُنْقِذِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ دُوْدَانَ بْنِ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ نَزَلَ الْكُوْفَةَ ثُمَّ تَحَوَّلَ اِلَى الْجَزِيرَةِ وَبِهَا مَاتَ

✧✧ شباب عصفری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''وابصہ بن معبد بن قیس بن کعب بن فہد بن منقذ بن حارث بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ'' آپ کوفہ میں قیام پذیر رہے، پھر ایک جزیرہ میں چلے گئے اور وہیں ان کا انتقال ہوا۔

6605 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الرَّقِّيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ الرَّقِّيُّ، ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ مُبَشِّرِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا تَتَّخِذُوا ظُهُورَ الدَّوَابِّ مَنَابِرَ وَشَرُّ هٰذِهِ الدَّوَابِّ الْبَغْلُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6605 – حديث واهي

✧✧ حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانوروں کی پیٹھوں کو منبر مت بناؤ، اور ان جانوروں میں سب سے برا ''خچر'' ہے۔ (منزل پر پہنچ کر جانور کے اوپر ہی نہیں بیٹھے رہنا چاہئے بلکہ اس سے اتر جانا چاہئے)

ذِكْرُ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ الْاَسَدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت خریم بن فاتک اسدی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6606 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا شَبَّابٌ، قَالَ: خُرَيْمُ بْنُ فَاتِكِ بْنِ الْاَخْرَمِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ عَمْرٍو الْاَسَدِيِّ

✧✧ شباب نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''خریم بن فاتک بن اخرم بن شداد بن عمرو اسدی''۔

6607 - حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّكُونِيُّ، بِالْكُوْفَةِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ تَسْنِيمٍ الْحَضْرَمِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلِيفَةَ الْاَسَدِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَاتَ يَوْمٍ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: حَدِّثْنِي بِحَدِيثٍ يُعْجِبُنِي، قَالَ: حَدَّثَنِي خُرَيْمُ بْنُ فَاتِكٍ الْاَسَدِيُّ، قَالَ: خَرَجْتُ فِي اِبِلٍ لِي فَاَصَابَتْهَا بَرْقُ عُرَاقَةَ فَعَلَّقْتُهَا وَتَوَسَّدْتُ ذِرَاعَ بَعِيرٍ مِنْهَا، وَذٰلِكَ حِدْثَانَ خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قُلْتُ: اَعُوذُ بِعَظِيمِ هٰذَا الْوَادِي، قَالَ: وَكَذٰلِكَ كَانُوا يَصْنَعُونَ

فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَإِذَا هَاتِفٌ يَهْتِفُ بِي وَيَقُوْلُ:

وَيْحَكَ عُذْ بِاللّٰهِ ذِي الْجَلَالِ مُنْزِلِ الْحَرَامِ وَالْحَلَالِ

وَوَحِّدِ اللّٰهَ وَلَا تُبَالِ مَا هُوَ ذُو الْحَزْمِ مِنَ الْأَهْوَالِ

إِذْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ عَلَى الْأَمْيَالِ وَفِي سُهُوْلِ الْأَرْضِ وَالْجِبَالِ

وَمَا وَكِيلُ الْحَقِّ فِي سِفَالِ إِلَّا التُّقَى وَصَالِحَ الْأَعْمَالِ

قَالَ: فَقُلْتُ:

يَا أَيُّهَا الدَّاعِي بِمَا يُحِيلُ رُشْدٌ يُرَى عِنْدَكَ أَمْ تَضْلِيلُ

فَقَالَ:

هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ذُو الْخَيْرَاتِ جَاءَ بِيَاسِينَ وَحَامِيمَاتِ

فِي سُوَرٍ بَعْدُ مُفَصَّلَاتِ مُحَرِّمَاتٍ وَمُحَلِّلَاتِ

يَأْمُرُ بِالصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ وَيَزْجُرُ النَّاسَ عَنِ الْهَنَاتِ

قَدْ كُنَّ فِي الْأَيَّامِ مُنْكَرَاتِ

قَالَ: فَقُلْتُ: مَنْ أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، قَالَ: أَنَا مَالِكُ بْنُ مَالِكٍ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَرْضِ أَهْلِ نَجْدَةَ، قَالَ: فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ لِي مَنْ يَكْفِينِي إِبِلِي هٰذِهِ لَأَتَيْتُهُ حَتّٰى أُوْمِنَ بِهِ، فَقَالَ: أَنَا أَكْفِيكَهَا حَتّٰى أُؤَدِّيَهَا إِلَى أَهْلِكَ سَالِمَةً إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى، فَاعْتَقَلْتُ بَعِيرًا مِنْهَا، ثُمَّ أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَوَافَقْتُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُمْ فِي الصَّلَاةِ فَقُلْتُ: يَقْضُونَ صَلَاتَهُمْ ثُمَّ أَدْخُلُ فَإِنِّي لَذَاهِبٌ أُنِيخُ رَاحِلَتِي إِذْ خَرَجَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَقُوْلُ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْخُلْ فَدَخَلْتُ، فَلَمَّا رَآنِي قَالَ: مَا فَعَلَ الشَّيْخُ الَّذِي ضَمِنَ لَكَ أَنْ يُؤَدِّيَ إِبِلَكَ إِلَى أَهْلِكَ سَالِمَةً أَمَا أَنَّهُ قَدْ أَدَّاهَا إِلَى أَهْلِكَ سَالِمَةً قُلْتُ رَحِمَهُ اللّٰهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلْ رَحِمَهُ اللّٰهُ، فَقَالَ: خُرَيْمٌ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحَسُنَ إِسْلَامُهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6607 – لم يصح

✧✧ حسن بن محمد بن علی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیں جو مجھے حیران کردے، انہوں نے کہا: مجھے خریم بن فاتک اسدی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں ایک مرتبہ اپنے اونٹوں کو لے کر نکلا، تیز بارش میں میرے اونٹ پر آسمانی بجلی گری، اور اونٹ گر گیا، میں نے اس کی ایک ٹانگ کے ساتھ ٹیک لگائی، یہ وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہونے کا تھا، پھر میں نے کہا: اعوذ بعظیم ہذا الوادی (یعنی میں اس عظیم وادی کی پناہ مانگتا ہوں) لوگ زمانہ جاہلیت میں ایسے ہی کیا کرتے تھے۔ (میں نے یہ کہا تو) ہاتفِ غیبی نے

آواز دی اور درج ذیل اشعار پڑھے۔

وَيْحَكَ عُذْ بِاللّٰهِ ذِی الْجَلَالِ　　مُنْزِلِ الْحَرَامِ وَالْحَلَالِ

وَوَحِّدِ اللّٰهَ وَلَا تُبَالِ　　مَا هُوَ ذُو الْحَزْمِ مِنَ الْاَهْوَالِ

اِذْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ عَلَى الْاَمْيَالِ　　وَفِی سُهُولِ الْاَرْضِ وَالْجِبَالِ

وَمَا وَكِيلُ الْحَقِّ فِی سِفَالِ　　اِلَّا التُّقَى وَصَالِحَ الْاَعْمَالِ

○تو ہلاک ہو جائے، تو جلال والے اللہ کی پناہ مانگ جو کہ حرام وحلال کو نازل کرنے والا ہے۔

○اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک تسلیم کر اور پہاڑوں کے برابر آنے والی پریشانیوں کی پرواہ نہ کر۔

○ کیونکہ وہ دور دراز علاقوں میں، زمین کی گہرائیوں اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔

○پستیوں میں حق کا وکیل صرف تقویٰ اور اعمال صالحہ ہوتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں: اس کے جواب میں، مَیں نے کہا:

○اے وہ شخص جو نہ ممکن باتیں کرنے والا ہے! تم جس کی طرف بلا رہے ہو وہ تمہارے نزدیک ہدایت ہے یا گمراہی؟

اس نے جواباً کہا:

○یہ اللہ کا رسول ﷺ ہے، بھلائیوں والا ہے، یاسین اور بعض سورتوں کے شروع میں حم کے الفاظ لایا ہے۔

○ان سورتوں میں مفصلات بھی ہیں، حلال چیزوں کے احکام بیان کرنے والی بھی ہیں اور حرام چیزوں کے احکام بیان کرنے والی بھی۔

○وہ نماز اور روزے کا حکم دیتا ہے اور لوگوں کو ان گناہ کے کاموں سے روکتا ہے جو زمانہ جاہلیت میں عام تھے۔

میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے، تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں مالک بن مالک ہوں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے اہل نجدہ کی سرزمین سے بھیجا ہے، آپ فرماتے ہیں: پھر میں نے کہا: اگر کوئی شخص مجھے ایسا مل جاتا جو میرے اونٹوں کی رکھوالی کرتا تو میں اس کے پاس جاتا اور اس پر ایمان لاتا، اس نے کہا: تیرے ان اونٹوں کو میں اپنی ذمہ داری پر تیرے گھر والوں تک پہنچا دوں گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ چنانچہ میں ان میں سے ایک اونٹ پر سوار ہوا اور مدینہ منورہ پہنچ گیا۔ میں جمعہ کے دن وہاں پہنچا، اس وقت لوگ نماز جمعہ ادا کر رہے تھے، میں نے سوچا کہ یہ لوگ نماز پوری کر لیں، مَیں بعد میں اندر جاؤں گا۔ میں اپنا اونٹ بٹھانے کے لئے چلا گیا، اس دوران حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ باہر نکلے اور مجھے کہا: رسول اللہ ﷺ آپ سے فرما رہے ہیں کہ آپ اندر آ جائیں، میں اندر چلا گیا، جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: اس آدمی نے کیا کیا جس نے تیرے اونٹ صحیح سلامت تیرے گھر والوں تک پہنچانے کی ذمہ داری اٹھائی تھی؟ بے شک اس نے وہ اونٹ تیرے گھر والوں تک صحیح سلامت پہنچا دیئے ہیں۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی، اللہ تعالیٰ اُس پر رحمت فرمائے۔

حضرت خریم نے اسی لمحے کلمہ شریف پڑھا اشھد ان لا الہ الا اللہ، اور بہت احسن انداز میں اسلام لائے۔

6608 - وَحَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ السَّكُونِيُّ، ثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْحَضْرَمِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مَعْنٍ السَّعْدِيُّ الْمَسْعُودِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا خُرَيْمُ بْنَ فَاتِكٍ، لَوْلَا خَصْلَتَيْنِ فِيكَ لَكُنْتَ اَنْتَ الرَّجُلُ، فَقَالَ: مَا هُمَا بِاَبِي اَنْتَ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَفْرُ شَعْرِكَ، وَتَسْبِيلُ اِزَارِكَ فَانْطَلَقَ خُرَيْمٌ فَجَزَّ شَعْرَهُ وَقَصَّرَ اِزَارَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6608 – إسناده مظلم

✧✧ حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے خریم بن فاتک! اگر تیرے اندر دو خصلتیں نہ ہوتیں تو تم سب سے کامل مرد ہوتے، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون سی عادتیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری زلفیں بہت دراز ہیں اور تیرا تہہ بند نیچے لٹکتا ہے۔ حضرت خریم نے اسی وقت جا کر بال بھی چھوٹے کروا لئے اور تہہ بند بھی چھوٹا کروالیا۔

ذِكْرُ اُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ الْهُذَلِيِّ وَالِدُ اَبِي الْمَلِيحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

ابوالملیح کے والد حضرت اسامہ بن عمیر ہذلی رضی اللہ عنہما کا ذکر

6609 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا شَبَابٌ الْعُصْفُرِيُّ، قَالَ: اُسَامَةُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْفِ بْنِ يَسَارِ بْنِ نَاجِيَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ طَابِخَةَ بْنِ لِحْيَانَ بْنِ هُذَيْلٍ وَهُوَ اَبُو اَبِي الْمَلِيحِ نَزَلَ الْبَصْرَةَ

✧✧ شباب عصفری ان کا نسب یوں بیان کرتے ہیں ''اسامہ بن عمیر بن عاصم بن عبیداللہ بن حنیف بن یسار بن ناجیہ بن عمرو بن حارث بن طابخہ بن لحیان بن ہذیل''۔ یہ حضرت ابوالملیح رضی اللہ عنہ کے والد ہیں، بصرہ میں قیام پذیر رہے۔

6610 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْهَرِيُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ دَاوُدَ الصَّوَّافُ، بِتُسْتَرَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ الْعُرُوقِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي زَكَرِيَّا الْغَسَّانِيُّ، حَدَّثَنِي مَيْسَرَةُ بْنُ اَبِي الْمَلِيحِ بْنِ اُسَامَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ اُسَامَةَ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَصَلَّى قَرِيبًا مِنْهُ، فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ فَسَمِعَهُ، يَقُولُ: اللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَاِسْرَافِيلَ وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6610 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز فجر ادا کی، آپ،

6610:المعجم الكبير للطبرانی - باب ما جاء فی لبس العمائم والدعاء وغير ذلك' حديث: 521' البحر الزخار مسند البزار - حديث ابی المليح ' حديث: 2043

نبی اکرم ﷺ کے بہت قریب کھڑے تھے، نبی اکرم ﷺ نے دو مختصر رکعتیں پڑھائیں پھر یوں دعا مانگی'' اے اللہ! اے جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور محمد ﷺ کے رب، میں آگ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ یہ دعا حضور ﷺ نے تین مرتبہ مانگی۔

ذِكْرُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ آبِىْ اللَّحْمِ وَذِكْرُ مَوَالِيهِ الَّذِينَ اَسْلَمُوا مَعَهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

آبی اللحم حضرت عبداللہ بن عبدالملک رضی اللہ عنہ اور ان کے ان غلاموں کا ذکر جو ان کے ہمراہ اسلام لائے تھے

6611 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ الْقَاضِيْ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ مَعْمَرُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: آبِىْ اللَّحْمِ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَفَّانَ، وَكَانَ شَرِيفًا شَاعِرًا، وَشَهِدَ فَتْحَ حُنَيْنٍ وَمَعَهُ عُمَيْرٌ مَوْلَاهُ قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ: وَاِنَّمَا سُمِّيَ آبِىَ اللَّحْمِ لِاَنَّهُ كَانَ يَاْبَى اَنْ يَاْكُلَ اللَّحْمَ

✧✧ ابوعبیدہ معمر بن مثنی فرماتے ہیں'' آبی اللحم کا نام عبداللہ بن عبدالملک بن عبداللہ بن عفان'' ہے۔ آپ شریف تھے شاعر تھے، جنگ حنین میں شریک ہوئے تھے، اس موقع پر ان کے ہمراہ ان کا آزاد کردہ غلام ''عمیر'' بھی تھا۔ ابوعبیدہ کہتے ہیں: ان کو آبی اللحم اس لئے کہا جاتا تھا کہ یہ گوشت کھانے سے انکار کیا کرتے تھے، (اور آبی کا معنی ہے'' انکار کرنے والا'')۔

6612 – اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا شَبَّابٌ، فَذَكَرَ هٰذَا النَّسَبَ وَقَالَ قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ كَانَ آبِىْ اللَّحْمِ يَنْزِلُ الصَّفْرَاءَ عَلَى ثَلَاثٍ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَعُمَيْرٌ مَوْلَاهُ كَانَ يَنْزِلُ مَعَهُ

✧✧ شباب نے بھی ان کا مذکورہ بالا نسب بیان کیا ہے، اور پھر فرمایا: محمد بن عمر گوشت کھانے سے انکار کر دیا کرتے تھے، آپ مقام ''صفراء'' میں ٹھہرے تھے، یہ مقام مدینہ منورہ سے تین میل کی مسافت پر واقع ہے، اور ان کا آزاد کردہ غلام ''عمیر'' بھی ان کے ہمراہ مقام صفراء میں ٹھہرا تھا۔

6613 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اَبُوْ مُسْلِمٍ، ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَيْرًا، مَوْلَى آبِىْ اللَّحْمِ، يَقُوْلُ: اَمَرَنِيْ مَوْلَايَ اَنْ اُقَدِّدَ لَهُ لَحْمًا فَجَاءَنِيْ مِسْكِينٌ فَاَطْعَمْتُهُ مِنْهُ فَضَرَبَنِيْ مَوْلَايَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْتُ لَهُ فَدَعَاهُ فَقَالَ: لِمَ ضَرَبْتَهُ؟ فَقَالَ: يُطْعِمُ طَعَامِيْ مِنْ غَيْرِ اَنْ آمُرَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْاَجْرُ بَيْنَكُمَا

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6613 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ آبی اللحم رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ''عمیر'' کہتے ہیں: میرے آقا نے مجھے حکم دیا کہ میں ان کے لئے گوشت بھونوں، میں گوشت بھون رہا تھا کہ ایک مسکین آ گیا، میں نے وہ گوشت مسکین کو کھلا دیا، اس پر میرے آقا نے مجھے بہت مارا، میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور اُس کی شکایت کردی۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کو بلوایا، اوران سے اِن کو مارنے کی وجہ

6613: صحيح مسلم - كتاب الزكاة' باب ما انفق العبد من مال مولاه - حديث: 1765' سنن ابن ماجه - كتاب التجارات' باب ما للعبد ان يعطي ويتصدق - حديث: 2294' السنن للنسائي - كتاب الزكاة' صدقة العبد - حديث: 2502' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الزكاة' صدقة العبد - حديث: 2289' صحيح ابن حبان - كتاب الزكاة' باب صدقة التطوع - ذكر الامر للعبد ان يتصدق من مال السيد على ان الاجر' حديث: 3419' الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم - عمير مولى آبي اللحم حديث: 2351

پوچھی، انہوں نے کہا: اس نے میری اجازت کے بغیر میرا کھانا کسی اور کو کھلا دیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس پر جو ثواب ملے گا وہ تم دونوں کو ملے گا۔

6614 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ، عَنْ عُمَيْرٍ، مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِي رَافِعًا كَفَّيْهِ

✧✧ آبی اللحم رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو احجار زیت کے مقام پر دونوں ہتھیلیاں اُٹھا کر بارش کے نزول کی دعا مانگتے ہوئے دیکھا۔

ذِكْرُ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ الْكِنَانِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن امیہ ضمری کنانی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6615 - حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: عَمْرُو بْنُ اُمَيَّةَ بْنِ خُوَيْلِدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اِيَاسِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ نَاشِرَةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ جَدِّي بْنِ ضَمْرَةَ بْنِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِمَنَاةَ بْنِ كِنَانَةَ

✧✧مصعب بن عبداللہ زبیری ان کا نسب یوں بیان کرتے ہیں ’’عمرو بن امیہ بن خویلد بن عبداللہ بن ایاس بن عبید بن ناشرہ بن کعب بن جدی بن ضمرہ بن بکر بن عبدمناۃ بن کنانہ‘‘۔

6616 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ اَبِيهِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْسَلَ رَاحِلَتِي وَاَتَوَكَّلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ قَيِّدْهَا وَتَوَكَّلْ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6616 – سنده جيد

✧✧ حضرت عمرو بن امیہ الضمری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں اپنی سواری کو کھلا چھوڑ کر اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہوں (کیا یہ ٹھیک ہے؟) حضور ﷺ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ (توکل کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ) سواری کو باندھ دے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کر۔

6614:سنن ابی داود - كتاب الصلاة' تفريع ابواب الجمعة - باب رفع اليدين فی الاستسقاء ' حديث:1000'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث عمير مولى آبی اللحم - حديث:21402'صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الادعية - ذكر البيان بان رفع اليدين فی الدعاء يجب ان لا يجاوز' حديث:878

ذِكْرُ عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّمْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمیر بن سلمہ الضمری رضی اللہ عنہ کا ذکر

6617 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: عُمَيْرُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ مُنْتَابِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ جَدِّي بْنِ ضَمْرَةَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عمیر بن سلمہ بن منتاب بن طلحہ بن جدی بن ضمرہ''۔

6618 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، وَزِيَادُ بْنُ الْخَلِيلِ التُّسْتَرِيُّ، قَالَا: ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّمْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِبَعْضِ نَوَاحِي الرَّوْحَاءِ اِذْ نَحْنُ بِحِمَارٍ مَعْقُورٍ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: دَعُوهُ فَاَتَاهُ صَاحِبُهُ الَّذِي عَقَرَهُ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَهْزٍ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاْنُكُمْ بِهٰذَا الْحِمَارِ، فَاَمَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يَقْسِمَهُ بَيْنَ الرِّفَاقِ، ثُمَّ مَرَّ فَلَمَّا كَانَ بِالْاُثَايَةِ مَرَّ بِظَبْيٍ حَاقِفٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ فِيهِ سَهْمٌ، فَاَمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْسَانًا، فَنَادَى اَنْ لَا يَاْخُذَهُ اِنْسَانٌ فَنَفَذَ النَّاسُ وَتَرَكُوهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6618 – سنده صحيح

✧✧ حضرت عمیر بن سلمہ ضمری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مقام روحاء کے کسی نواحی علاقے میں سفر میں تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت احرام میں تھے۔ ہم نے ایک گدھا دیکھا جس کی کونچیں کٹی ہوئی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو۔ اس کے بعد اُس گدھے کا وہ مالک جس نے اس کی کونچیں کاٹی تھیں وہ بہز قبیلے سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص تھا، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ گدھا آپ کے لئے ہی تو تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس کو اپنے ساتھیوں میں تقسیم کردو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر آگے چل دیئے، جب مقام اثابہ میں پہنچے تو ہم نے ایک درخت کے سائے میں ایک ہرن کو پایا، اس کو تیر لگا ہوا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کہا کہ اعلان کردو کہ کوئی شخص اس کا گوشت نہ کھائے، چنانچہ تمام لوگ اس کو اسی طرح چھوڑ کر آگے گزر گئے۔

6618:السنن للنسائی - كتاب الصيد والذبائح' باب إباحة اكل لحوم حمر الوحش - حديث: 4293'السنن الكبرى للنسائی - كتاب الصيد' إباحة اكل لحوم الحمر الوحش - حديث: 4719'مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث عمير بن سلمة الضمری - حديث: 15178'صحيح ابن حبان - كتاب الهبة' ذكر إباحة قبول المرء الهبة للشیء المشاع بينه وبين غيره - حديث: 5189'

ذِكْرُ اَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوالجعد ضمری رضی اللہ عنہ کا ذکر

6619 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: اَبُو الْجَعْدِ الضَّمْرِيُّ عَمْرُو بْنُ بَكْرِ بْنِ جُنَادَةَ بْنِ مُرَادِ بْنِ كَعْبِ بْنِ ضَمْرَةَ

✧✧مصعب بن عبداللہ فرماتے ہیں: ابوالجعد الضمری (کا نام ونسب) عمرو بن بکر بن جنادہ بن مراد بن کعب بن ضمرہ'' ہے۔

6620 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْجَعْدِ الضَّمْرِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ تَرَكَ جُمُعَةً ثَلَاثًا تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلَى قَلْبِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6620 – حسن

✧✧حضرت ابوالجعد ضمری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے تین جمعے سستی کی بناء پر چھوڑ دیئے، اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔

ذِكْرُ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6621 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ، ثنا اَبُوْ عُبَيْدَةَ، قَالَ: الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ وَهْبِ بْنِ يَعْمَرَ بْنِ عَوْفِ بْنِ كَعْبِ بْنِ سُلْمَى بْنِ لَيْثٍ، وَاُمُّ الصَّعْبِ

6620:سنن ابی داود - كتاب الصلاة' تفريع ابواب الجمعة - باب التشديد فی ترك الجمعة' حديث: 901'سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب فيمن ترك الجمعة من غير عذر - حديث: 1121'سنن الدارمی - كتاب الصلاة' باب فيمن يترك الجمعة من غير عذر - حديث: 1584'صحيح ابن خزيمة - كتاب الجمعة المختصر من المختصر من المسند على الشرط الذی ذكرنا' ابواب الصلاة قبل الجمعة - باب ذكر الدليل على ان الوعيد لتارك الجمعة هو لتاركها من' حديث: 1740'صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب صلاة الجمعة - ذكر طبع الله جل وعلا على قلب التارك إتيان الجمعة على' حديث: 2833'الجامع للترمذی - ابواب الجمعة' باب ما جاء فی ترك الجمعة من غير عذر - حديث: 482'السنن للنسائی - كتاب الجمعة' باب التشديد فی التخلف عن الجمعة - حديث: 1357'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الجمعة' فی تفريط الجمعة وتركها - حديث: 5453'السنن الكبرى للنسائی - كتاب الجمعة' التشديد فی التخلف عن الجمعة - حديث: 1637'مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 2687'مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث ابی الجعد الضمری - حديث: 15227'مسند الشافعی - ومن كتاب إيجاب الجمعة' حديث: 282'مسند ابی يعلى الموصلی - ابو الجعد' حديث: 1563'المعجم الكبير للطبرانی - باب الياء' من اسمه يعيش - من يكنى ابا الجعد' حديث: 18737

زَيْنَبُ بِنْتُ حَرْبِ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِشَمْسِ بْنِ عَبْدِمَنَافٍ اُخْتُ اَبِي سُفْيَانَ، وَاسْمُهَا فَاخِتَةُ بِنْتُ حَرْبٍ وَكَانَ يَنْزِلُ وَدَّانَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6621 – سكت عنه الذهبی فی التلخیص

✧✧ ابوعبیدہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "صعب بن جثامہ بن قیس بن عبداللہ بن وہب بن یعمر بن عوف بن کعب بن سلمی بن لیث"۔ حضرت صعب رضی اللہ عنہ کی والدہ "زینب بنت حرب بن امیہ بن عبدشمس بن عبدمناف" ابوسفیان کی بہن ہیں، ان کا نام "فاختہ بنت حرب" ہے، آپ مقام "ودّان" میں اقامت پذیر رہے۔

6622 – اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْفَقِيهُ، بِالرَّيِّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، اَخْبَرَهُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ اِنَّ خَيْلًا اَغَارَتْ مِنَ اللَّيْلِ، فَاَصَابَتْ مِنْ اَبْنَاءِ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6622 – سكت عنه الذهبی فی التلخیص

✧✧ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: ایک جماعت نے ایک قوم پر شب خون مارا، انہوں نے مشرکوں کے کچھ لڑکوں کو مار ڈالا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کا شمار بھی ان کے اپنے آباء کے ساتھ ہی ہے۔

ذِكْرُ قَبَاثِ بْنِ اَشْيَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت قباث بن اشیم رضی اللہ عنہ کا ذکر

6623 – اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مَنْصُورٍ الْقَاضِي، ثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ رَجَاءٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُؤَمَّلِيُّ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ عِيسَى الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَبَاثُ بْنُ اَشْيَمَ بْنِ عَامِرِ بْنِ الْمُلَوِّحِ بْنِ يَعْمُرَ بْنِ عَوْفِ بْنِ كَعْبِ بْنِ عَامِرِ بْنِ لَيْثٍ الضَّبَابِيِّ

✧✧ ابن شہاب نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "قباث بن اشیم بن عامر بن ملوح بن یعمر بن عوف بن کعب بن

6622: صحيح مسلم - كتاب الجهاد والسير، باب جواز قتل النساء والصبيان في البيات من غير تعمد - حديث: 3370، الجامع للترمذي - ، ابواب السير عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في النهي عن قتل النساء والصبيان، حديث: 1535، سنن ابي داود - كتاب الجهاد، باب في قتل النساء - حديث: 2312، السنن الكبرى للنسائي - كتاب السير، إصابة اولاد المشركين في البيات بغير قصد - حديث: 8353، شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب السير، باب ما ينهى عن قتله من النساء والولدان في دار الحرب - حديث: 3325، مسند احمد بن حنبل - مسند المدنيين، حديث الصعب بن جثامة - حديث: 16129، مسند الحميدي - احاديث الصعب بن جثامة رضي الله عنه، حديث: 757، المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد، صفوان بن المعطل السلمي - باب، حديث: 7277

عامر بن لیث ضبابی''۔

6624 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ مُوسَى، عَنْ اَبِي الْحُوَيْرِثِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ، يَقُوْلُ لِلْقَبَاثِ بْنِ اَشْيَمَ: يَا قَبَاثُ، اَنْتَ اَكْبَرُ اَمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: بَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْبَرُ مِنِّي، وَاَنَا اَسَنُّ مِنْهُ وُلِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيلِ، وَتَنَبَّاَ عَلَى رَاْسِ الْاَرْبَعِينَ مِنَ الْفِيلِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6624 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابوالحویرث بیان کرتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان نے حضرت قباث بن اشیم رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے قباث! تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑے ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے بڑے ہیں؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے بڑے ہیں، جبکہ عمر میری زیادہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل میں پیدا ہوئے اور واقعہ فیل سے چالیس سال بعد اعلان نبوت فرمایا۔

6625 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ زُرَيْقٍ، ثَنَا اَصْبَغُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَصْبَغَ بْنِ اَبَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ جَدِّهِ اَبَانَ، عَنْ اَبِيهِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: كَانَ اِسْلَامُ قَبَاثِ بْنِ اَشْيَمَ اَنَّ رِجَالًا مِنْ قَوْمِهِ وَغَيْرِهِمْ مِنَ الْعَرَبِ اَتَوْهُ فَقَالُوا: اِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَدْ خَرَجَ يَدْعُو اِلَى دِيْنٍ غَيْرِ دِيْنِنَا فَقَامَ قَبَاثٌ حَتّٰى اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ، قَالَ لَهُ: اجْلِسْ يَا قَبَاثُ فَاَوْجَمَ قَبَاثٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتَ الْقَائِلُ لَوْ خَرَجَتْ نِسَاءُ قُرَيْشٍ بِاَمْكُنِهَا رَدَّتْ مُحَمَّدًا وَاَصْحَابَهُ؟ فَقَالَ قَبَاثٌ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا تَحَدَّثَ بِهِ لِسَانِي، وَلَا تَزَمْزَمَتْ بِهِ شَفَتَايَ وَلَا سَمِعَهُ مِنِّي اَحَدٌ، وَمَا هُوَ اِلَّا شَيْءٌ هَجَسَ فِي نَفْسِي اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَاَنَّ مَا جِئْتَ بِهِ لَحَقٌّ

✧✧ سلیمان بیان کرتے ہیں کہ حضرت قباث بن اشیم رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ یوں ہے کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ اور کچھ دیگر عرب لوگ ان کے پاس آئے اور کہنے لگے: محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب نے بغاوت کردی ہے، وہ لوگوں کو ہمارے دین کے خلاف دعوت دیتا ہے، حضرت قباث وہاں سے اٹھے اور سیدھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے آئے، جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بیٹھنے کو کہا، حضرت قباث رضی اللہ عنہ ترش روئی کے ساتھ سر جھکا کر بیٹھ گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہی کہنے والے ہونا کہ اگر قریش کی صرف عورتیں اپنے گھروں سے نکل کر آجائیں تو وہ محمد اور اس کے ساتھیوں کو واپس بھیج سکتی ہیں؟ حضرت قباث نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، یہ باتیں تو ابھی میری زبان سے نکلی ہی نہیں ہیں۔ میرے ہونٹوں پر ابھی ان کا تذکرہ ہی نہیں آیا، اور نہ یہ باتیں ابھی تک مجھ سے کسی نے سنی ہیں، اور یہ بات تو فقط میرے دل میں آئی تھی، پھر وہ کلمہ پڑھتے ہوئے کہنے لگے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لاشریک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور بے

شک جو آپ لائے ہیں وہ برحق ہے۔

6626 – حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ فِرَاسٍ الْفَقِيهُ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالَى، ثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ قَبَاثِ بْنِ اَشْيَمَ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: صَلَاةُ الرَّجُلَيْنِ يَؤُمُّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، اَزْكَى عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ صَلَاةِ اَرْبَعِينَ تَتْرَى، وَصَلَاةُ اَرْبَعَةٍ يَؤُمُّ اَحَدُهُمْ صَاحِبَهُ، اَزْكَى عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ صَلَاةِ ثَمَانِينَ تَتْرَى، وَصَلَاةُ ثَمَانِيَةٍ يَؤُمُّ اَحَدُهُمْ صَاحِبَهُ، اَزْكَى عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَى مِنْ صَلَاةِ مِائَةٍ تَتْرَى

✦✦ حضرت قباث بن اشیم لیثی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو آدمی نماز کے لئے جماعت کریں اس طرح کہ ان میں سے ایک امام بن جائے اور دوسرا مقتدی، یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان چالیس آدمیوں کی نماز سے بہتر ہے جو الگ الگ نماز پڑھ رہے ہوں، اور چار آدمی جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں اس طرح کہ ان میں سے ایک امام بن جائے اور باقی تین مقتدی ہوں، یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ۸۰ لوگوں کے الگ الگ نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔ اور ۸ آدمی جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں، اس طرح کہ ان میں سے ایک امام بن جائے اور باقی ۷ مقتدی ہوں، یہ ان ۱۰۰ آدمیوں سے بہتر ہے جو الگ الگ نماز پڑھ رہے ہوں۔

ذِكْرُ عُمَيْرِ بْنِ قَتَادَةَ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمیر بن قتادہ لیثی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6627 – اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: عُمَيْرُ بْنُ قَتَادَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَامِرِ بْنِ جُنْدُعِ بْنِ لَيْثٍ اللَّيْثِيُّ

✦✦ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "عمیر بن قتادہ بن سعد بن عامر بن جندع بن لیث لیثی"۔

6628 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ، عَنْ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كَانَتْ فِي نَفْسِي مَسْاَلَةٌ قَدْ اَحْزَنَنِي اَنِّي لَمْ اَسْاَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا، وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا يَسْاَلُهُ عَنْهَا فَكُنْتُ اَتَحَيَّنُهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ يَتَوَضَّاُ فَوَافَقْتُهُ عَلَى حَالَتَيْنِ كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اُوَافِقَهُ عَلَيْهِمَا وَجَدْتُهُ فَارِغًا وَطَيِّبَ النَّفْسِ فَقُلْتُ:

6626: المعجم الكبير للطبراني - باب الفاء' من اسمه قباث - قباث بن اشيم الليثي' حديث: 15827' الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم - ذكر قباث بن اشيم الليثي' حديث: 846' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب فضل الجماعة والعذر بتركها - باب ما جاء في فضل صلاة الجماعة' حديث: 4619

6628: الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم - ذكر عمير بن قتادة رضي الله عنه' حديث: 833' معجم ابي يعلى الموصلي - باب الحاء' حديث: 126' المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' من بقية من اول اسمه ميم من اسمه موسى - حديث: 8282' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله'' من اسمه عمير - عمير بن قتادة الليثي ابو عبيد' حديث: 13988

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَتَاْذَنُ لِي اَنْ اَسَالَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ قُلْتُ "يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: السَّمَاحَةُ وَالصَّبْرُ قُلْتُ: فَاَيُّ الْمُؤْمِنِينَ اَفْضَلُ اِيمَانًا؟ قَالَ: اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا قُلْتُ: فَاَيُّ الْمُسْلِمِينَ اَفْضَلُهُمْ اِسْلَامًا؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ قُلْتُ: فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ فَطَاْطَاَ رَاْسَهُ فَصَمَتَ طَوِيلًا حَتّٰى خِفْتُ اَنْ اَكُونَ قَدْ شَقَقْتُ عَلَيْهِ، وَتَمَنَّيْتُ اِنْ لَّمْ اَكُنْ سَاَلْتُهُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ بِالْاَمْسِ، يَقُولُ: اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا لِمَنْ سَاَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ عَلَيْهِمْ فَحُرِّمَ عَلَيْهِمْ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِهِ فَقُلْتُ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَاْسَهُ، فَقَالَ: كَيْفَ قُلْتَ؟ قُلْتُ: اَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ؟ فَقَالَ: كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ اِمَامٍ جَائِرٍ اَبُوْ بَدْرٍ الرَّاوِي، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، اسْمُهُ بَشَّارُ بْنُ الْحَكَمِ شَيْخٌ مِنَ الْبَصْرَةِ وَقَدْ رَوَى عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ غَيْرَ حَدِيْثٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6628 – أورد له الحاكم حديثا ضعيفا يعنی هذا الحديث

✧✧ حضرت عمیر بن قتادہ لیثی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے دل کچھ سوالات تھے اور میں ہر وقت اس پریشانی میں رہتا تھا کہ میں ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ نہیں سکا، اور نہ ہی کسی اور نے وہ باتیں رسول اللہ ﷺ سے پوچھیں کہ میں سن لیتا، میں کسی مناسب وقت کی تاک میں تھا۔ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اس وقت آپ ﷺ وضو کر رہے تھے، مجھے اس حضور ﷺ میں وہ دو کیفیتیں مل گئیں جن کے بارے میں میری خواہش تھی کہ آپ ﷺ ان دو کیفیتوں میں ہوں اور میری ملاقات ہو جائے، ان میں سے ایک بات تو یہ تھی کہ حضور ﷺ فارغ تھے اور دوسری بات یہ تھی کہ آپ ﷺ کا مزاج شریف بہت خوشگوار تھا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ کیا مجھے کچھ سوالات پوچھنے کی اجازت ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تم جو پوچھنا چاہتے ہو، پوچھو۔

میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! ایمان کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: سخاوت اور صبر۔

میں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ کس مومن کا ایمان سب سے افضل ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا اخلاق سب سے افضل ہے۔

میں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ کس مسلمان کا اسلام سب سے افضل ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔

میں نے پوچھا: کون سا جہاد سب سے افضل ہے؟

آپ ﷺ نے اپنا سر جھکا لیا اور بہت دیر تک خاموش رہے، اتنی دیر خاموشی سے مجھے یہ خوف ہونے لگا کہ شاید میں نے رسول اللہ ﷺ کو مشقت میں مبتلا کر دیا ہے، اور میری یہ خواہش ہونے لگی کہ کاش میں نے یہ سوال ہی نہ کیا ہوتا، جبکہ گزشتہ دن میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا تھا کہ مسلمانوں میں سب سے بڑا مجرم وہ شخص ہے جس کے سوال کی وجہ

سے ایسی چیز حرام ہو جائے جو اس کے سوال سے پہلے حلال تھی۔ میں نے کہا: میں اللہ کے غضب سے اور اللہ کے رسول کے غضب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر حضور ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا: تم نے کیا پوچھا تھا؟ میں نے کہا: کون سا جہاد سب سے افضل ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق بولنا۔

❁❁ اس حدیث کے راوی جو ابوبدر ہیں اور عبداللہ بن عبید بن عمیر سے روایت کر رہے ہیں، ان کا نام بشار بن حکم ہے۔ یہ بصرہ میں شیخ الحدیث ہیں۔ انہوں نے ثابت البنانی سے اس حدیث کے علاوہ بھی کئی احادیث روایت کی ہیں۔

ذِكْرُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت شداد بن الہاد لیثی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6629 – اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: شَدَّادُ بْنُ الْهَادِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ نُمَيْرِ بْنِ عُتْوَارَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ لَيْثِ بْنِ بَكْرَةَ، وَاسْمُ الْهَادِ اُسَامَةُ، وَهُوَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ بْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ تَحَوَّلَ اِلَى الْكُوْفَةِ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "شداد بن الہاد بن عمرو بن عبداللہ بن جابر بن نمیر بن عتوارہ بن عامر بن لیث بن بکرہ"۔ ہاد کا اصل نام "اسامہ" ہے۔ یہی عبداللہ بن شداد بن الہاد ہیں۔ آپ کوفہ میں منتقل ہو گئے تھے۔

6630 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ، ثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ، فَذَكَرَ هٰذَا النَّسَبَ وَقَالَ اِنَّمَا سُمِّيَ الْهَادَ لِاَنَّهُ كَانَ يَهْدِى اِلَى الطَّرِيْقِ

✧✧ ابوعبیدہ نے بھی مذکورہ بالا نسب بیان کیا ہے اور اس کے بعد فرمایا: ان کا نام "ہاد" اس لئے رکھا گیا کہ وہ لوگوں کو راستہ بتایا کرتے تھے۔

6631 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ يَعْقُوْبَ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اِحْدَى صَلَاتَيِ النَّهَارِ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَهُوَ حَامِلٌ الْحَسَنَ اَوِ الْحُسَيْنَ فَتَقَدَّمَ فَوَضَعَهُ عِنْدَ قَدَمِهِ الْيُمْنَى، "وَسَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً اَطَالَهَا فَرَفَعْتُ رَاْسِي بَيْنَ النَّاسِ، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ، وَاِذَا الْغُلَامُ رَاكِبٌ ظَهْرَهُ فَقَعَدْتُ فَسَجَدْتُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ نَاسٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ،

6631:السنن للنسائی - كتاب التطبيق' باب هل يجوز ان تكون سجدة اطول من سجدة - حديث: 1134'السنن الكبرى للنسائی - التطبيق' هل يجوز ان تكون سجدة اطول من سجدة - حديث: 716'مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث شداد بن الهاد - حديث: 15743'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الفضائل' ما جاء فی الحسن والحسين رضی الله عنهما - حديث: 31553'المعجم الكبير للطبرانی - باب الشين' شداد بن الهاد الليثی وهو شداد بن اسامة بن الهاد - حديث: 6947

لَقَدْ سَجَدْتَ فِي صَلَاتِكَ هٰذِهٖ سَجْدَةً مَا كُنْتَ تَسْجُدُهَا اَشَیْءٌ اُمِرْتَ بِهٖ اَوْ كَانَ يُوحَى اِلَيْكَ؟ فَقَالَ: كَلَّا لَمْ يَكُنْ وَلٰكِنَّ ابْنِیْ ارْتَحَلَنِی، فَكَرِهْتُ اَنْ اُعَجِّلَهٗ حَتّٰی يَقْضِیَ حَاجَتَهٗ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6631 – إسناده جيد

✧✧ حضرت شداد بن الہاد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ دن کی نمازوں ظہر یا عصر میں سے کسی ایک نماز میں تشریف لائے، آپ نے حضرت حسن یا (شاید) حضرت حسین کو اٹھایا ہوا تھا، آپ آگے تشریف لے گئے، اور اپنی دائیں جانب ان کو کھڑا کرلیا، اس نماز میں رسول اللہ ﷺ نے جب سجدہ کیا تو بہت لمبا کردیا، میں نے سجدے سے سر اٹھا کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ سجدے میں تھے اور وہ بچہ حضور ﷺ کی پشت پر سوار تھا، میں کچھ دیر بیٹھا رہا، پھر سجدے میں چلا گیا، جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ آپ نے آج اس نماز اتنا طویل سجدہ کیا ہے کہ اس سے پہلے آپ نے کبھی اتنا لمبا سجدہ نہیں کیا، آپ کو کوئی خاص حکم دیا گیا ہے؟ یا آپ پر کوئی وحی نازل ہو رہی تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں نہیں۔ میرا یہ بیٹا مجھ پر سوار ہو گیا تھا، مجھے اچھا نہیں لگا کہ اس کی مرضی کے بغیر اس کو نیچے اتاروں۔

ذِكْرُ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ الْبَرْصَاءِ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت حارث بن مالک بن برصاء لیثی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6632 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِیُّ، ثَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ، ثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ، قَالَ: الْحَارِثُ ابْنُ الْبَرْصَاءِ هُوَ الْحَارِثُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عُوَيْذِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِمَنَافِ بْنِ اَشْجَعَ بْنِ عَامِرِ بْنِ لَيْثٍ، وَاُمُّهُ الْبَرْصَاءُ بِنْتُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَبِيعَةَ الْهِلَالِيَّةُ اَقَامَ بِمَكَّةَ ثُمَّ نَزَلَ الْكُوفَةَ

✧✧ ابوعبیدہ فرماتے ہیں: حارث بن برصاء، یہی حارث بن مالک ہیں، ان کا نسب یوں ہے ''حارث بن مالک بن قیس بن عویذ بن بن عبداللہ بن جابر بن عبدمناف بن اشجع بن عامر بن لیث'' ان کی والدہ ''برصاء بنت عبداللہ بن ربیعہ ہلالیہ'' ہیں۔ آپ مکہ میں رہے، پھر کوفہ میں رہائش پذیر ہو گئے تھے۔

6633 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، قَالَا: اَنْبَاَ بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِیُّ، ثَنَا

6633: الجامع للترمذی -' ابواب السير عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء ما قال النبی صلى الله عليه وسلم يوم' حديث: 1578' مصنف ابن ابی شيبة - كتاب المغازی' حديث فتح مكة - حديث: 36229' الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - ذكر الحارث بن مالك بن البرصاء رضی الله عنه' حديث: 831' شرح معانی الآثار للطحاوی - كتاب السير' كتاب وجوه الفیء وخمس الغنائم - كتاب الحجة فی فتح رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة' حديث: 3548' مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 1304' مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين' حديث الحارث بن مالك ابن برصاء - حديث: 18648' مسند الحميدی - حديثا الحارث بن مالك ابن البرصاء رضی الله عنه' حديث: 557' المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه الحارث' الحارث بن مالك بن برصاء الليثی - حديث: 3258' السنن الكبری للبيهقی - كتاب الجزية' جماع ابواب الشرائط التی ياخذها الإمام على اهل الذمة , وما - باب الحربی إذا لجا إلى الحرم وكذلك من وجب عليه حد' حديث: 17471

سُفْيَانُ، ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْبَرْصَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: لَا تُغْزَى مَكَّةَ بَعْدَ هٰذَا الْعَامِ اَبَدًا قَالَ سُفْيَانُ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ زَكَرِيَّا تَفْسِيْرُهُ عَلَى الْكُفْرِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6633 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت حارث بن مالک بن برصاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر ارشاد فرمایا: اس سال کے بعد کبھی بھی مکہ میں جنگ نہیں ہوگی۔ سفیان کہتے ہیں: میں نے اس کی وضاحت زکریا سے سنی ہے، اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوگا کہ مکہ کے رہنے والے سارے کافر ہو جائیں اور پھر ان پر ان کے کفر کی وجہ سے کوئی مسلمان ملک جنگ مسلط کرے۔ ایسا کبھی نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

مالک بن حویرث لیثی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6634 – اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ بْنِ حَشِيْشِ بْنِ عَوْفِ بْنِ جُنْدُعٍ، يُكَنَّى اَبَا سُلَيْمَانَ، وَاَخْبَرَنِيْ بَعْضُ بَنِيْ لَيْثٍ، اَنَّهُ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ بْنِ اَشْيَمَ بْنِ زَبَالَةَ بْنِ حَشِيْشِ بْنِ عَبْدِيَالِيلَ بْنِ نَاشِبِ بْنِ غَيْرَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ لَيْثِ بْنِ بَكْرٍ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "مالک بن حویرث بن حشیش بن عف بن جندع" ان کی کنیت "ابوسلیمان" تھی، اور بنی لیث کے ایک آدمی نے مجھے ان کا نسب یوں بتایا ہے "مالک بن حویرث بن اشیم بن زبالہ بن حشیش بن عبدیالیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث بن بکر"۔

6635 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُثَنَّى، ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَقِيْلٍ الْمُقْرِءُ، ثَنَا سُلَيْمَانُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْقَافْلَانِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ الْجَحْدَرِيِّ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ " اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَاَهُ (فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ اَحَدٌ وَلَا يُوثِقُ) (الفجر: 26) "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6635 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت مالک بن حویرث لیث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سورہ فجر کی آیت نمبر ۲۶ یوں پڑھائی تھی۔

فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ اَحَدٌ وَلَا يُوثِقُ

"تو اس دن اس کے عذاب کی مانند کوئی عذاب نہیں دے گا اور کوئی نہیں جکڑے گا"۔

ذِكْرُ فَضَالَةَ بْنِ وَهْبٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت فضالہ بن وہب لیثی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6636 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: فَضَالَةُ بْنُ وَهْبِ بْنِ بَحْرَةَ بْنِ بُحَيْرَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَامِرِ بْنِ لَيْثٍ، اُمُّهُ ابْنَةُ كَيْسَانَ بْنِ عَامِرٍ الْعُتْوَارِيِّ وَهُوَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ فَضَالَةُ بْنُ وَهْبٍ تَحَوَّلَ اِلَى الْبَصْرَةِ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''فضالہ بن وہب بن بحرہ بن بحیرہ بن مالک بن قیس بن عامر بن لیث''۔ ان کی والدہ کیسان بن عامر عتواری کی بیٹی ہیں۔ ان کی کنیت ''ابوعبداللہ'' ہے، آپ بصرہ میں منتقل ہو گئے تھے۔

6637 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ الْوَاسِطِيُّ، اَنْبَاَ خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ اَبِيْ حَرْبِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ فَضَالَةَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فِيمَ عَلَّمَنِيْ اَنْ قَالَ: حَافِظْ عَلَى الصَّلَوَاتِ فَقُلْتُ: اِنَّ هٰذِهٖ سَاعَاتٌ لِي فِيهَا اَشْغَالٌ فَمُرْنِيْ بِاَمْرٍ جَامِعٍ اِذَا اَنَا فَعَلْتُهُ اَجْزَاَ عَنِّي، قَالَ: فَقَالَ: حَافِظْ عَلَى الْعَصْرَيْنِ قُلْتُ: وَمَا الْعَصْرَانِ؟ قَالَ: صَلَاةٌ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٌ قَبْلَ غُرُوبِهَا

✧✧ عبداللہ بن فضالہ لیثی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں کہ) رسول اللہ ﷺ نے خود مجھے تعلیم دی ہے اور آپ ﷺ کی دی ہوئی تعلیم میں سے یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: نمازوں کی حفاظت کیا کر، میں نے کہا: ان اوقات میں مجھے بہت مصروفیت ہوتی ہے، اس لئے آپ مجھے کوئی ایسا جامع حکم ارشاد فرمادیں کہ میں اس پر عمل کرلوں تو میرے لئے وہی کافی ہو، آپ ﷺ نے فرمایا: عصرین کی حفاظت کرلیا کر، میں نے پوچھا: عصرین کون سی نمازیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سورج طلوع ہونے سے پہلے کی نماز اور سورج غروب ہونے سے پہلے کی نماز۔

ذِكْرُ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَبْدَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت مصعب بن عمیر عبدری رضی اللہ عنہ کا ذکر

6638 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: مُصْعَبٌ الْحَبْرُ هُوَ ابْنُ عُمَيْرِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِمَنَافِ بْنِ عَبْدِالدَّارِ بْنِ قُصَيٍّ هُوَ الْمُقْرِءُ الَّذِي بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْاَنْصَارِ يُقْرِئُهُمُ الْقُرْآنَ بِالْمَدِينَةِ قَبْلَ قُدُومِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

6637: سنن ابی داود - کتاب الصلاة، باب فی المحافظة علی وقت الصلوات - حدیث: 368، صحیح ابن حبان - کتاب الصلاة، باب فضل الصلوات الخمس - ذکر وصف البردین اللذین یرجی دخول الجنة بالصلاة عندهما، حدیث: 1761، الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - ذکر فضالة اللیثی، حدیث: 858، مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه، حدیث: 832، مسند احمد بن حنبل - اول مسند الکوفیین، حدیث فضالة اللیثی - حدیث: 18653، المعجم الکبیر للطبرانی - باب الفاء، من اسمه فضل - فضالة اللیثی، حدیث: 15629، السنن الکبری للبیہقی - کتاب الصلاة، ذکر جماع ابواب الاذان والإقامة - باب من قال: هی الصبح، حدیث: 2029

وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ مَعَهُ خَلْقٌ كَثِيْرٌ وَشَهِدَ بَدْرًا

✧✧مصعب بن عبداللہ فرماتے ہیں: مصعب عالم وہ "ابن عمیر بن عبید بن ہاشم بن عبدمناف بن عبدالدار بن قصی" اور یہ قاری قرآن تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان کو مدینہ منورہ میں بھیجا، آپ وہاں پر رسول اللہ ﷺ کے آنے سے پہلے انصار کو قرآن کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ ان کی تبلیغ کی بناء پر بہت سارے لوگ حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ آپ نے جنگ بدر میں بھی شرکت کی تھی۔

6639 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنْبَاَ اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ اَوَّلَ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مہاجرین میں سب سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے۔

6640 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثَنَا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَخِيهِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا بِقُبَاءَ وَمَعَهُ نَفَرٌ فَقَامَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ عَلَيْهِ بُرْدَةٌ مَا تَكَادُ تُوَارِيهِ وَنَكَسَ الْقَوْمُ فَجَاءَ فَسَلَّمَ فَرَدُّوا عَلَيْهِ، فَقَالَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَاَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ هٰذَا عِنْدَ اَبَوَيْهِ بِمَكَّةَ يُكْرِمَانِهِ يُنَعِّمَانِهِ، وَمَا فَتًى مِنْ فِتْيَانِ قُرَيْشٍ مِثْلُهُ، ثُمَّ خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَنُصْرَةِ رَسُوْلِهِ اَمَا اَنَّهُ لَا يَاْتِي عَلَيْكُمْ اِلَّا كَذَا وَكَذَا حَتّٰى يُفْتَحَ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّومُ، فَيَغْدُو اَحَدُكُمْ فِي حُلَّةٍ وَيَرُوحُ فِي حُلَّةٍ، وَيُغْدَى عَلَيْكُمْ بِقَصْعَةٍ وَيُرَاحُ عَلَيْكُمْ بِقَصْعَةٍ قَالُوا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، نَحْنُ الْيَوْمَ خَيْرٌ اَوْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ، قَالَ: بَلْ اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ اَمَا لَوْ تَعْلَمُونَ مِنَ الدُّنْيَا مَا اَعْلَمُ لَاسْتَرَاحَتْ اَنْفُسُكُمْ مِنْهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6640 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) رسول اللہ ﷺ قباء میں اپنے صحابہ کے ہمراہ تشریف فرما تھے، حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، ان پر ایک چادر تھی، جوان کو پوری طرح چھپا نہیں رہی تھی، لوگوں نے اپنے سر جھکا لئے، انہوں نے آ کر سلام کیا، لوگوں نے ان کے سلام کا جواب دیا، نبی اکرم ﷺ نے ان کے بارے بہت اچھی گفتگو فرمائی اور ان کی تعریف کی، پھر فرمایا: میں نے اس کو اس کے والدین کے ہاں دیکھا ہے وہ اس کی بہت عزت کیا کرتے تھے اور انہوں نے بہت ناز و نعمت میں اسے پالا ہے، پورے قریش میں اس جیسا کوئی نوجوان نہیں تھا۔ پھر یہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے رسول کی مدد کے لئے نکل پڑا، اب یہ تمہارے پاس اس حالت میں آیا ہے، اور عنقریب اللہ تعالیٰ تم

پر فارس اور روم کے خزانے کھول دے گا، پھر تم صبح کے وقت ایک قیمتی لباس پہنو گے اور شام کے وقت دوسرا۔ ناشتہ الگ کھانے سے کرو گے اور شام کے لئے الگ کھانا ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آج بہتر ہیں یا اُن دنوں میں بہتر ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُس دن سے آج بہتر ہو، اگر تم دنیا کے بارے میں وہ کچھ جان لو! جو میں جانتا ہوں تو اس دنیا سے (لاتعلقی اختیار کر کے) تمہارے دلوں کو سکون مل جائے۔

ذِكْرُ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالْاَسَدِ الْمَخْزُومِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6641 – حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: اَبُوْ سَلَمَةَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْاَسَدِ بْنِ هِلَالِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مَخْزُومِ بْنِ يَقْظَةَ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَ مِنْ مُهَاجِرِی الْحَبَشَةِ وَهَاجَرَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَشَهِدَ بَدْرًا وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ عِنْدَهُ فَتُوُفِّیَ اَبُوْ سَلَمَةَ فِی شَوَّالٍ سَنَةَ اَرْبَعٍ مِنَ الْهِجْرَةِ

✦✦ مصعب بن عبداللہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''ابوسلمہ عبداللہ بن اسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم بن یقظہ بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک''۔ انہوں نے حبشہ کی جانب بھی ہجرت کی اور مدینہ منورہ کی ہجرت میں بھی شریک ہوئے، جنگ بدر میں شریک ہوئے۔ (ام المومنین) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آنے سے پہلے) انہی کے نکاح میں تھیں۔ ۴ ہجری کو شوال المکرم میں حضرت ابوسلمہ کا انتقال ہوگیا۔

6642 – حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِیْءٍ، ثَنَا السَّرِیُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَنْبَاَ ثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ، حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالْاَسَدِ، عَنْ اُمِّهِ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ اَبَاهُ اَبَا سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا اَصَابَتْ اَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَقُلْ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيبَتِی" وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ مُخَرَّجٌ فِی الصَّحِيْحَيْنِ وَاِنَّمَا خَرَّجْتُهُ لِاَنِّی لَمْ اَجِدْ لِاَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا مُسْنَدًا غَيْرَ هٰذَا

6642: الجامع للترمذی - ' ابواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب منه' حديث: 3516' سنن ابن ماجه - كتاب الجنائز' باب ما جاء في الصبر على المصيبة - حديث: 1593' مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الجنائز' باب الصبر والبكاء والنياحة - حديث: 6490' الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم - عمر بن ابي سلمة بن عبد الاسد' حديث: 636' السنن الكبرى للنسائي - كتاب عمل اليوم والليلة' ما يقول إذا مات له ميت - حديث: 10476' مسند احمد بن حنبل - مسند المدنيين' حديث ابي سلمة بن عبد الاسد - حديث: 16048' مسند الطيالسي - ابو سلمة' حديث: 1431' مسند ابي يعلى الموصلي - مسند ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم' حديث: 6754' المعجم الكبير للطبراني - باب الياء ' ما اسندت ام حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم - ام سلمة واسمها هند بنت ابي امية بن حذيفة بن المغيرة' حديث: 19394

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6642 – أخرجاه

✦✦ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو مصیبت پہنچے اس کو چاہئے کہ وہ یوں کہے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي

اس کے بعد پوری مفصل حدیث بیان کی۔

❀❀ یہ حدیث صحیحین میں موجود ہے، میں نے اس مقام پر اس کو اس لئے درج کیا ہے کہ مجھے اس حدیث کے علاوہ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی کوئی اور مسند حدیث نہیں ملی۔

ذِكْرُ سُهَيْلِ ابْنِ بَيْضَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کا ذکر

6643 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: سُهَيْلُ ابْنُ بَيْضَاءَ هُوَ سُهَيْلُ بْنُ وَهْبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ هِلَالِ بْنِ اَهْيَبَ بْنِ ضَبَّةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ، وَبَيْضَاءُ اُمُّهُ وَهِيَ اسْمُهَا دَعْدٌ بِنْتُ سَعِيدِ بْنِ سَهْمٍ

✦✦ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ”سہیل بن بیضاء، یہ سہیل بن وہب بن ربیعہ بن ہلال بن اہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک بن نضر“۔ بیضاء ان کی والدہ ہیں۔ اور ان کا اصل نام ”دعد بنت سعید بن سہم“ ہے۔

6644 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، فِي تَسْمِيَةِ مَنْ هَاجَرَ اِلٰى اَرْضِ الْحَبَشَةِ الْهِجْرَةَ الْاُولٰى قَبْلَ خُرُوجِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ سُهَيْلُ ابْنُ بَيْضَاءَ، وَفِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْ قُرَيْشٍ، ثُمَّ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ فِهْرٍ سُهَيْلُ ابْنُ بَيْضَاءَ

✦✦ عروہ بیان کرتے ہیں کہ ہجرتِ حبشہ میں حضرت جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے نکلنے سے پہلے حضرت سہیل بن بیضاء نے ہجرت کی۔ اور قریش میں سے بنی حارث بن فہر کی جانب سے جنگ بدر میں بھی شریک ہوئے۔

6645 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ عَجْلَانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سُهَيْلِ ابْنِ بَيْضَاءَ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6645 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھائی تھی۔ (اس وقت کوئی مجبوری ہوگی جس وجہ سے نماز جنازہ مسجد میں پڑھائی گئی)

6646 - حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الصَّلْتِ، عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ بَيْضَاءَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُهَيْلُ ابْنُ بَيْضَاءَ رَدِيفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلَى نَاقَةٍ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا سُهَيْلُ ابْنَ بَيْضَاءَ " وَرَفَعَ صَوْتَهُ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يُجِيبُهُ سُهَيْلٌ فَسَمِعَ النَّاسُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفُوا اَنَّهُ يُرِيدُهُمْ فَجَلَسَ مَنْ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَحِقَهُ مَنْ كَانَ خَلْفَهُ حَتّٰى اِذَا اجْتَمَعُوا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ وَاَوْجَبَ لَهُ الْجَنَّةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6646 – سنده جيد فيه إرسال

✧✧ حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ سفر میں تھے، اس سفر کے دوران اونٹنی پر سہیل بن بیضاء، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین مرتبہ بلند آواز سے سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کو آواز دی، ہر بار حضرت سہیل نے (لبیک یارسول اللہ کہہ کر) جواب دیا، اس سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سمجھ گئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں آواز دے رہے ہیں، چنانچہ جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے تھے، وہ بیٹھ گئے اور جو پیچھے تھے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک آپہنچے، جب تمام لوگ جمع ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر حرام فرما دیتا ہے اور اس کے لئے جنت واجب کر دیتا ہے۔

ذِكْرُ عِيَاضِ بْنِ زُهَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عیاض بن زہیر رضی اللہ عنہ کا ذکر

6647 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: عِيَاضُ بْنُ زُهَيْرِ بْنِ اَبِي شَدَّادِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ هِلَالِ بْنِ وُهَيْبِ بْنِ ضَبَّةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ فِهْرٍ الْفِهْرِيُّ شَهِدَ بَدْرًا، وَمَاتَ بِالشَّامِ سَنَةَ ثَلَاثِينَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "عیاض بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال بن وہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر الفہری"۔ آپ غزوہ بدر میں شریک ہوئے، اور سن ۳۰ ہجری کو شام میں وفات پائی۔

ذِكْرُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6648 - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سَهْمٍ

✦✦ مصعب بن عبداللہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی بن سعید بن سہم"

6649 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلْقَمَةَ بْنَ مُحْرِزٍ عَلَى بَعْثٍ، فَلَمَّا بَلَغْنَا رَاْسَ مَغْزَانَا اَذِنَ لِطَائِفَةٍ مِنَ الْجَيْشِ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسٍ السَّهْمِيَّ، وَكَانَ مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ وَكَانَتْ فِيهِ دُعَابَةٌ، فَاِنَّهُ كَانَ يَرْحَلُ نَاقَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ لِيُضْحِكَهُ بِذَلِكَ وَكَانَ الرُّومُ قَدْ اَسَرُوهُ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَاَرَادُوهُ عَلَى الْكُفْرِ فَعَصَمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى اَنْجَاهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْهُمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6649 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✦✦ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علقمہ بن محرز رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر میں بھیجا، جب ہم میدان جنگ کے قریب پہنچے تو لشکر کی ایک جماعت کو انہوں نے اجازت دی اور عبداللہ بن حذافہ بن قیس سہمی رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر فرمایا۔ آپ بدری صحابہ میں سے ہیں، اور ان میں خوش طبعی کی عادت تھی بعض اوقات سفروں میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کرنے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو چلایا کرتے تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں روم نے ان کو گرفتار کر لیا تھا، انہوں نے ان کو کفر اختیار کرنے پر بہت مجبور کیا، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو کفر سے محفوظ رکھا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کی قید سے رہائی عطا فرما دی۔

6650 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرِ بْنِ بَرِّيٍّ، ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا قُرَّةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ حَيْوَئِيلَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُنَادِيَ فِي اَهْلِ مِنًى، اَنْ لَّا يَصُومَنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ اَحَدٌ فَاِنَّهَا اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ

✦✦ حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں اہل منیٰ میں یہ اعلان کر دوں کہ "خبردار! ان دنوں میں کوئی شخص روزہ نہ رکھے، کیونکہ یہ دن کھانے پینے کے دن ہیں"۔

6651 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ الْبَزَّارُ، وَالْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَيْهَقِيُّ، قَالَا: ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، اَنْبَاَ هُشَيْمٌ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبِي؟ قَالَ: اَبُوكَ حُذَافَةُ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ قَالَ: لَوْ دَعَوْتَنِي لِحَبَشِيٍّ لَاتَّبَعْتُهُ فَقَالَتْ لَهُ اُمُّهُ: لَقَدْ عَرَّضْتَنِي، فَقَالَ: اِنِّي اَحْبَبْتُ اَنْ اَسْتَرِيحَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6651 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✦✦ حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ نے (ایک موقعہ پر) عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باپ کون ہے؟ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ حذافہ ہے۔ بیٹا صاحبِ فراش کا ہے، اور زانی کے لئے پتھر ہے۔ (سبحان اللہ، غیب پر مطلع نبی ﷺ پر کروڑوں درود و سلام ہوں۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ، وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ)

ذِكْرُ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کا ذکر

6652 - حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: اَبُوْ بُرْدَةَ هَانِءُ بْنُ نِيَارِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدِ بْنِ كِلَابِ بْنِ دَهْمَانَ بْنِ غَانِمِ بْنِ ذِبْيَانَ بْنِ هُمَيْمِ بْنِ كَاهِلِ بْنِ ذُهْلِ بْنِ بَلَى بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْحَافِ بْنِ قُضَاعَةَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "ابو بردہ ہانی بن نیار بن عمرو بن عبید بن کلاب بن دہمان بن غانم بن ذبیان بن ہمیم بن کاہل بن ذہل بن بلی بن عمرو بن حارث بن الحاف بن قضاعہ"

6653 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ

✧✧ حضرت عروہ نے حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کو بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں شمار کیا ہے۔

6654 - حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُتْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، وَاَبُوْ غَسَّانَ قَالَا: ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَقِيتُ خَالِي اَبَا بُرْدَةَ وَمَعَهُ رَايَةٌ فَقُلْتُ: اَيْنَ تُرِيدُ، فَقَالَ: اَرْسَلَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ مِنْ بَعْدِهِ اَضْرِبُ عُنُقَهُ وَآخُذُ مَالَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6654 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنے ماموں حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے ملا، ان کے ہمراہ ایک لشکر بھی تھا، میں نے پوچھا: کدھر کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا: ایک آدمی نے اپنے باپ کے مرنے کے بعد اس کی بیوی سے نکاح کر لیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اس کو قتل کر کے اس کا مال ضبط (بحق سرکار) ضبط کرلوں۔

ذِكْرُ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ کا ذکر

6655 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: فِي ذِكْرِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْعَقَبَةَ عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ بْنِ عَائِشِ بْنِ قَيْسِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ مَالِكٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، ثُمَّ مِنْ بَنِيْ اُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ يُقَالُ اِنَّهُ حَلِيفٌ لِبَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَقِيلَ اِنَّهُ مِنَ

اَنْفُسِهِمْ

✧✧ ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ انصار کے قبیلہ ابی امیہ بن زید کی جانب سے غزوہ بدر اور بیعت عقبہ میں شرکت کرنے والوں میں ''عویم بن ساعدہ بن عائش بن قیس بن نعمان بن زید بن امیہ بن زید بن مالک'' بھی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ بنی عمرو بن عوف کے حلیف تھے، اور بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ وہ اسی قبیلے سے تھے۔

6656 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَالِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اخْتَارَنِي وَاخْتَارَ بِي اَصْحَابًا فَجَعَلَ لِي مِنْهُمْ وُزَرَاءَ وَاَنْصَارًا وَاَصْهَارًا، فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6656 – صحیح

✧✧ حضرت عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میرا انتخاب فرمایا اور میرے لئے صحابہ کرام کو چنا اور ان میں سے میرے وزیر بنائے، میرے مددگار بنائے، میرے رشتہ دار بنائے، جس نے میرے ان تعلق داروں کو گالی دی، اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ قیامت کے دن اس کا نہ کوئی عمل قبول ہوگا نہ اس کے حق میں سفارش قبول کی جائے گی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ اَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِالْمُنْذِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ کا ذکر

6657 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ بَشِيرَ بْنَ عَبْدِالْمُنْذِرِ، وَالْحَارِثَ بْنَ حَاطِبٍ خَرَجَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَا مَعَهُ اِلٰى بَدْرٍ فَرَجَعَهُمَا، وَاَمَّرَ اَبَا لُبَابَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ، وَضَرَبَ لَهُمَا بِسَهْمَيْنِ مَعَ اَصْحَابِ بَدْرٍ

✧✧ عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ حضرت ابولبابہ بشیر بن عبدالمنذر اور حارث بن حاطب دونوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کی حاضری نصیب ہوئی ہے، جنگ بدر میں شرکت کے لئے بھی آئے تھے، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو واپس بھیج دیا تھا اور حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ کی ذمہ داری دی تھی۔ ان دونوں صحابیوں کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے مالِ غنیمت میں سے حصہ بھی رکھا تھا۔

6658 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ الْغَزَّالُ، ثَنَا عَبْدُ

اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ حَفْصَةَ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ اَبِیْ لُبَابَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ: لَمَّا تَابَ اللّٰهُ عَلَی اَبِیْ لُبَابَةَ، قَالَ اَبُوْ لُبَابَةَ: جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّیْ اَهْجُرُ دَارَ قَوْمِی الَّذِیْ اَصَبْتُ بِهَا الذَّنْبَ وَاَنْخَلِعُ مِنْ مَالِیْ كُلِّهٖ صَدَقَةً لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: یَا اَبَا لُبَابَةَ، یُجْزِءُ عَنْكَ الثُّلُثُ قَالَ: فَتَصَدَّقْتُ بِالثُّلُثِ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)6658 – سکت عنه الذهبی فی التلخیص

✧✧ حضرت سائب بن ابولبابہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابولبابہ کے تائب ہونے کا واقعہ کچھ یوں ہے، جب اللہ تعالیٰ نے ان کو توبہ کی توفیق دی، حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ خود اپنی زبانی بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں نے اپنی قوم کا وہ گھر چھوڑ دیا ہے جس میں رہ کر میں گناہوں میں مبتلا ہوا، اور میں اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لئے صدقہ کرنا چاہتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابولبابہ! تیسرا حصہ کافی ہے۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے اپنے مال کا تیسرا حصہ اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لئے صدقہ کر دیا۔

ذِكْرُ اَبِیْ حَبَّةَ الْبَدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوحبہ بدری رضی اللہ عنہ کا ذکر

6659 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ بُكَیْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: وَاَبُوْ حَبَّةَ ثَابِتُ بْنُ النُّعْمَانِ بْنِ اُمَیَّةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْاَوْسِ وَاسْتُشْهِدَ یَوْمَ اُحُدٍ

✧✧ ابن اسحاق نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "ابوحبہ ثابت بن نعمان بن امیہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس"۔ آپ جنگ احد کے موقع پر شہید ہوئے۔

6660 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ الشَّیْبَانِیُّ الْحَافِظُ، ثَنَا یَحْیَی بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یُوْسُفَ، مَوْلَی عُثْمَانَ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، یُخْبِرُ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا حَبَّةَ الْبَدْرِیَّ، یُفْتِی النَّاسَ اَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِمَا رَمَی الرَّجُلُ فِی الْجِمَارِ مِنَ الْحَصَی، قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: صَدَقَ اَبُوْ حَبَّةَ وَكَانَ اَبُوْ حَبَّةَ بَدْرِیًّا

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)6660 – سکت عنه الذهبی فی التلخیص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے سنا کہ حضرت ابوحبہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو فتویٰ دے رہے تھے کہ کسی بھی قسم کے کنکر کے ذریعے جمرات کی رمی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عثمان فرماتے ہیں: میں نے بعد میں اس بات

کا ذکر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے کیا، انہوں نے فرمایا: ابوحبہ نے سچ کہا ہے، حضرت ابوحبہ رضی اللہ عنہ بدری صحابی ہیں۔

6661 – اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَاَبَا حَبَّةَ الْاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَاهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: عُرِجَ بِيْ حَتّٰى مَرَرْتُ بِمُسْتَوًى اَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الْاَقْلَامِ

✧✧ ابن حزم کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوحبہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اتنا بلند کیا گیا کہ میں اس مقام سے گزرا جہاں میں نے قلم چلنے کی آواز سنی۔

ذِكْرُ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت مطلب بن ابی وداعہ سہمی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6662 – حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: الْمُطَّلِبُ بْنُ اَبِيْ وَدَاعَةَ بْنِ صَبِرَةَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَهْمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هُصَيْصِ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكٍ اَسْلَمَ يَوْمَ الْفَتْحِ

✧✧ مصعب بن عبداللہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "مطلب بن ابی وداعہ بن صبرہ بن سعید بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مال"۔ آپ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے۔

6663 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي النَّجْمِ، قَالَ: فَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ، قَالَ الْمُطَّلِبُ: وَلَمْ اَسْجُدْ يَوْمَئِذٍ مَعَهُمْ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ مُشْرِكٌ، قَالَ الْمُطَّلِبُ: فَلَا اَدَعُ اَنْ اَسْجُدَ فِيهَا اَبَدًا

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6663 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سورہ نجم میں سجدہ کرتے دیکھا، آپ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ باقی لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔ مطلب فرماتے ہیں: اُس دن میں نے ان لوگوں کے ہمراہ سجدہ نہیں کیا، کیونکہ اس دن تک آپ اسلام نہیں لائے تھے۔ حضرت مطلب فرماتے ہیں: جب سے میں اسلام لایا ہوں تب سے میں نے سورہ نجم کا سجدہ کبھی نہیں چھوڑا۔

ذِكْرُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6664 – حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ،

قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءِ بْنِ مَعْدِی كَرِبَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُصَيْمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُوَيْجِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زُبَيْدٍ مَاتَ سَنَةَ سِتٍّ وَثَمَانِيْنَ

✧✧مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عبداللہ بن حارث بن جزء بن معدی کرب بن عمرو بن عصیم بن عمرو بن عویج بن عمرو بن زبید''۔ ۸۶ ہجری کو آپ کا وصال مبارک ہوا۔

6665 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، ثَنَا حَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جُزْءٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: سَيَكُوْنُ بَعْدِی سَلَاطِيْنُ الْفِتَنِ عَلَى اَبْوَابِهِمْ كَمَبَارِكِ الْاِبِلِ لَا يُعْطُوْنَ اَحَدًا شَيْئًا اِلَّا اَخَذُوا مِنْ دِيْنِهِ مِثْلَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6665 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص وقال الذهبی فی الميزان قال الحاكم له عن مالك أحاديث موضوعة

✧✧حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد ایسے بادشاہ ہوں گے ان کے دروازوں پر ایسے فتنے ہوں گے جیسے اونٹ باندھنے کی جگہیں ہوتی ہیں، وہ کسی کو کچھ نہیں دیں گے البتہ لوگوں کے دین کو برباد کردیں گے۔

ذِكْرُ عَمْرِو ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ الْمُؤَذِّنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَيُقَالُ عَبْدُ اللّٰهِ

حضرت عمرو بن اُمّ مکتوم مؤذن رضی اللہ عنہ کا ذکر

بعض مؤرخین نے ان کا نام ''عبداللہ ابن اُمّ مکتوم بیان کیا ہے۔

6666 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِی، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّ اسْمَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ

✧✧حضرت عروہ فرماتے ہیں: ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ کا نام ''عمرو بن قیس'' ہے۔

6667 – حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِی رَبَاحٍ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ: طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی حَجَّتِهِ عَلَى نَاقَتِهِ الْجَدْعَاءِ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ آخِذٌ بِخِطَامِهَا يَرْتَجِزُ

✧✧حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے موقع پر اپنی جدعاء نامی اونٹنی پر طواف کیا، اس موقع پر حضرت عبداللہ ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ اس کی لگام پکڑے ہوئے رجز پڑھ رہے تھے۔

6668 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِیُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِیُّ، قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ، اُمُّهُ اُمُّ مَكْتُومٍ وَاسْمُهَا عَاتِكَةُ بِنْتُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَنْكَثَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ

مَخْزُومٍ وَهُوَ عَمْرُو بْنُ قَيْسِ بْنِ زَائِدَةَ بْنِ الْاَصَمِّ بْنِ هَرِمِ بْنِ رَوَاحَةَ بْنِ عَبْدِمَعِيصِ بْنِ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، الْقَوْلُ مَا قَالَهُ مُصْعَبٌ فَقَدْ اَتَيْتُ لَهُ بِالْاِسْمَيْنِ جَمِيعًا

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: عبداللہ ابن اُمّ مکتوم، ان کی والدہ ''ام مکتوم'' ہیں۔ ان کا نام ''عاتکہ بنت عبداللہ بن عنکثہ بن مخزوم'' ہے۔ اوران کانسب یوں ہے ''عمرو بن قیس بن زائدہ بن اصم بن ہرم بن رواحہ بن عبدمعیص بن عمار بن لوی'' ہے۔

امام حاکم کہتے ہیں: معتبر روایت مصعب کی ہے، تاہم میں نے ان کے دونوں نام بیان کردیئے ہیں۔

6669 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنْبَاَ اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَوَّلُ مِنْ قَدِمَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْنَا بَعْدَهُ عَمْرُو ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ الْاَعْمَى

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہجرت کر کے آئے، ان کے بعد حضرت عمرو بن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ (نابینا صحابی) مدینہ شریف تشریف لائے۔

6670 - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ نُصَيْرٍ الْخُلْدِيُّ، رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ، ثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ اَبِی الْبِلَادِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ وَهِيَ تَقْطَعُ لَهُ الْاُتْرُجَّ يَاْكُلُهُ بِعَسَلٍ فَقَالَتْ: مَا زَالَ هٰذَا لَهُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ عَاتَبَ اللّٰهُ فِيهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنَّمَا اَرَادَتْ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نُزُولَ سُورَةِ عَبَسَ وَتَوَلّٰى

✧✧ شعبی کہتے ہیں: میں اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ ان کے پاس موجود تھے، اُمّ المومنین ان کے لئے لیموں کاٹ رہی تھیں اور وہ شہد کے ساتھ کھا رہے تھے، ام المومنین نے فرمایا: جب سے ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو عتاب فرمایا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ کی جانب سے ان کی یونہی خدمت ہوتی ہے، (یعنی یہ گھرانہ اپنے ذاتی انتقام کبھی نہیں لیتا) ام المومنین کا اشارہ سورۃ عبس وتولی کی جانب تھا۔

6671 - حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيُّ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِی طَالِبٍ، قَالَا: ثَنَا اَبُو مُوسَى، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا اَبُو الْبِلَادِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ مَكْفُوفٌ، وَهِيَ تُقَطِّعُ لَهُ الْاُتْرُجَّ، وَتُطْعِمُهُ اِيَّاهُ بِالْعَسَلِ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ؟ فَقَالَتْ: هٰذَا ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ الَّذِي عَاتَبَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِيهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ وَعِنْدَهُ عُتْبَةُ وَشَيْبَةُ فَاَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا، فَنَزَلَتْ عَبَسَ وَتَوَلّٰى اَنْ جَاءَهُ الْاَعْمَى ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ

✧✧ مسلم بن صبیح بیان کرتے ہیں کہ میں اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت اُن کے پاس ایک آدمی سمٹا ہوا بیٹھا تھا، اُمّ المومنین اس کے لئے لیموں کاٹ کاٹ کر دے رہی تھی اور اس کو شہد ملا کر کھلا رہی تھی، میں نے پوچھا: اے اُمّ المومنین! اس کی اتنی خدمت کیوں ہو رہی ہے؟ اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ ہیں، ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ السلام پر عتاب فرمایا، آپ نے فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عتبہ اور شیبہ بیٹھے ہوئے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عتبہ اور شیبہ کی جانب متوجہ رہے، تب سورۃ ''عبس وتولّٰی ان جاء ہ الاعمٰی'' نازل ہوئی، اس میں اعمٰی سے مراد ''ابن اُمّ مکتوم'' ہیں۔

6672 – اَخْبَرَنِى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَحْمَدَ الْخَزَّازُ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، ثَنَا اَبُوْ سِنَانٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِى الْبَخْتَرِيِّ، عَنِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ، فَقَالَ: سُعِّرَتِ النَّارُ لِاَهْلِ النَّارِ، وَجَاءَ تِ الْفِتَنُ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، لَوْ تَعْلَمُونَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا

✧✧ حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے اور فرمایا: دوزخیوں کے لئے دوزخ بھڑکائی جا چکی ہے اور رات کی تاریکیوں کی مثل فتنے آ چکے ہیں، اگر تم وہ باتیں جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنسو اور زیادہ رونے لگ جاؤ۔

6673 – اَخْبَرَنَا اَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الشَّعِيرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَاصِمٍ الْعَدْلُ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، حَدَّثَنِى اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنِّى شَيْخٌ كَبِيرٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ شَاسِعُ الدَّارِ، وَلَيْسَ لِى قَائِدٌ يُلَائِمُنِى وَبَيْنِى وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ شَجَرٌ، وَاَنْهَارٌ فَهَلْ لِى مِنْ عُذْرٍ اَنْ اُصَلِّىَ فِى بَيْتِى، قَالَ: هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاْتِهَا قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى: لَا اَعْلَمُ اَحَدًا، قَالَ: فِى هٰذَا الْاِسْنَادِ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ غَيْرَ اِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ وَقَدْ رَوَاهُ زَائِدَةُ وَشَيْبَانُ النَّحْوِيُّ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَغَيْرُهُمْ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِى رَزِينٍ غَيْرَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ اَمَّا حَدِيثُ زَائِدَةَ

✧✧ حضرت عمرو بن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بوڑھا آدمی ہوں، اور نابینا ہوں، میرا گھر مسجد سے بہت دور ہے، مجھے ساتھ لانے والا کوئی آدمی بھی نہیں ہے، میرے گھر اور مسجد کے راستے میں درخت اور نہریں بھی ہیں، کیا مجھے اجازت ہے کہ میں نماز اپنے گھر ہی میں پڑھ لیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں اذان کی آواز سنائی دیتی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو تم نماز کے لئے مسجد میں آیا کرو۔

❀❀ امام حاکم کہتے ہیں: ابراہیم بن طہمان کے علاوہ میں نے کسی راوی کو اس کی اسناد میں عاصم کے واسطے سے زر

سے روایت کرتے نہیں دیکھا، تاہم اسی حدیث کو شیبان نحوی، حماد بن سلمہ، ابوعوانہ اور دیگر محدثین نے عاصم کے واسطے ابورزین سے روایت کیا ہے، سوائے ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ کے۔

حضرت زائدہ سے مروی حدیث درج ذیل ہے

6674 – فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِىْ رَزِيْنٍ، وَاَمَّا، حَدِيْثُ شَيْبَانَ.

✧✧ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ شیبان کی روایت کردہ حدیث یہ ہے:

6675 – فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا بِشْرٌ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْاَشْيَبُ، ثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِىْ رَزِيْنٍ، وَاَمَّا حَدِيْثُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ

✧✧ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ حماد بن سلمہ کی روایت کردہ حدیث یہ ہے:

6676 – فَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِىْ رَزِيْنٍ

✧✧ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

ذِكْرُ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6677 – اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثنا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: الْحَضْرَمِيُّ اَبُو الْعَلَاءِ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّادِ بْنِ اَكْبَرَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ عَرِيفِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْخَزْرَجِ بْنِ اِيَادِ بْنِ الصَّدَفِ بْنِ حَضْرَمَوْتَ بْنِ كِنْدَةَ مَاتَ الْعَلَاءُ رَاجِعًا مِنَ الْبَحْرَيْنِ سَنَةَ اِحْدَى وَعِشْرِينَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''حضرمی ابوالعلاء عبداللہ بن عباد بن اکبر بن ربیعہ بن مالک بن عریف بن مالک بن خزرج بن ایاد بن صدف بن حضر موت بن کندہ'' حضرت علاء بحرین سے واپسی پر سن ۲۱ ہجری کو انتقال کر گئے۔

6678 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، ثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ اَبِىْ حَمْزَةَ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ الْاَزْدِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ حَيَّانَ الْاَعْرَجِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْخَلِيطَيْنِ يَكُوْنُ اَحَدُهُمَا مُسْلِمًا وَالْآخَرُ مُشْرِكًا اَنْ آخُذَ مِنَ الْمُسْلِمِ الْعُشْرَ، وَمِنَ الْمُشْرِكِ الْجِزْيَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6678 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو آدمیوں کی جانب بھیجا جن کی زمین مشترکہ تھی، ان میں سے ایک مسلمان تھا اور دوسرا مشرک تھا۔ مجھے حکم ملا کہ مسلمان سے عشر لوں اور مشرک سے جزیہ لوں۔

6679 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنِ ابْنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَتَبَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَاَ بِنَفْسِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6679 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ایک مکتوب لکھا تھا، اس کا آغاز اپنے نام سے کیا تھا۔

ذِكْرُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ الْاَسَدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن جحش اسدی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6680 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشِ بْنِ رِبَابِ بْنِ يَعْمَرَ بْنِ صَبِرَةَ بْنِ كَبِيرِ بْنِ غَنْمِ بْنِ دُوْدَانَ بْنِ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَاُمُّهُ اُمَيْمَةُ بِنْتُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ عَمَّةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ ابن اسحاق نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "عبداللہ بن جحش بن رباب بن یعمر بن صبرہ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ"۔ ان کی والدہ "امیمہ بنت عبدالمطلب" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں۔

6681 - حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ فَذَكَرَ هٰذَا النَّسَبَ فِي تَسْمِيَةِ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَزَادَ اَنَّهُ حَلِيفُ بَنِي اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِشَمْسٍ

✧✧ مصعب بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن جحش کا مذکورہ بالا نسب بیان کیا ہے اور ان کو بدری صحابہ میں شمار کیا ہے، اس بات کا اضافہ ہے کہ وہ بنو امیہ بن عبدشمس کے حلیف بھی تھے۔

6682 - اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُو عُلَاثَةَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، فِي تَسْمِيَةِ مَنِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي اُمَيَّةَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشٍ حَلِيفٌ لَهُمْ وَهُوَ مِنْ بَنِي اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ

✧✧ عروہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ احد کے دن بنی امیہ کی جانب سے "عبداللہ بن جحش" شہید ہوئے۔ یہ ان کے حلیف تھے جبکہ ان کا اپنا تعلق بنی اسد بن خزیمہ سے ہے۔

ذِكْرُ ابْنِهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کا ذکر

6683 – اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا شَبَّابٌ، قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَحْشِ بْنِ رِبَابِ بْنِ يَعْمَرَ بْنِ صَبِرَةَ بْنِ كَبِيْرِ بْنِ غَنْمِ بْنِ دُوْدَانَ بْنِ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ اِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ حَلِيفُ بَنِيْ اُمَيَّةَ، وَجَدَّتُهُ اُمُّ اَبِيْهِ اُمَيْمَةُ بِنْتُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ عَمَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَمَّتُهُ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ شباب نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "محمد بن عبداللہ بن جحش بن رباب بن یعمر بن صبرہ بن کبیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر" آپ بنی امیہ کے حلیف تھے۔ میں نے ان کی دادی امیمہ بنت عبدالمطلب جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں، کی زیارت کی ہے۔ اور ان کی پھوپھی حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں۔

6684 – حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، اَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، اَنْبَاَ اَبُوْ كَثِيْرٍ، مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدَانَ بْنِ جَحْشٍ، عَنْ مَوْلَاهُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلَى مَعْمَرٍ، وَهُوَ جَالِسٌ عِنْدَ دَارِهِ فِي السُّوقِ وَفَخِذَاهُ مَكْشُوفَتَانِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَطِّ فَخِذَكَ يَا مَعْمَرُ فَاِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6684 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر حضرت معمر کے پاس سے ہوا، معمر اس وقت اپنے گھر کے قریب بازار میں اپنی رانیں ننگی کئے ہوئے بیٹھے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معمر! اپنی رانوں کو ڈھک لو، کیونکہ رانیں بھی چھپانے کے حکم میں ہیں۔

ذِكْرُ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَبِيْ السَّائِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت یزید بن عبداللہ ابوالسائب رضی اللہ عنہ کا ذکر

6685 – حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: وَيَزِيدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ ثُمَامَةَ بْنِ يَقْظَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَلِيفٌ لِبَنِيْ مُعَيْقِيبٍ، وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّرَهُ عَلَى الْيَمَامَةِ

✧✧ مصعب بن عبداللہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "یزید بن عبداللہ بن سعد بن اسود بن ثمامہ بن یقظان

بن حارث بن عمرو بن معاویہ بن حارث"۔ آپ بنی معیقیب کے حلیف تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کو یمامہ کا عامل بنایا تھا۔

6686 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَا يَاْخُذَنَّ اَحَدُكُمْ مَتَاعَ صَاحِبِهِ لَاعِبًا وَلَا جَادًّا، وَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ عَصَا صَاحِبِهِ فَلْيَرُدَّهَا اِلَيْهِ وَابْنُهُ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى عَنْهُ حَدِيثًا

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6686 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت یزید بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص کسی دوسرے کا سامان کھیل کود کے طور پر نہ لے اور نہ ہی سنجیدگی میں لے بلکہ تمہیں کسی کی لاٹھی بھی ملے تو واپس کر دینی چاہیے۔

ان کے صاحبزادے سائب بن یزید نے نبی اکرم ﷺ کی صحبت بھی پائی ہے اور حضور ﷺ کے حوالے سے حدیث بھی روایت کی ہے۔

6687 - حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: حَجَّ اَبِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَاَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ

✧✧ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد محترم نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ حجۃ الوداع کیا۔ اس وقت میری عمر ۷ برس تھی۔

6688 - اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، اَنْبَاَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ: وَفِيهَا مَاتَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ يَعْنِي سَنَةَ اِحْدَى وَتِسْعِينَ

✧✧ محمد بن عبداللہ بن نمیر فرماتے ہیں: سن ۹۱ ہجری کو حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا۔

6689 - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، ثَنَا اَبُو مَعْشَرٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَجَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ خَطَلٍ مِنْ بَيْنِ اَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَتَلَهُ صَبْرًا ثُمَّ قَالَ: لَا يُقْتَلُ اَحَدٌ مِنْ قُرَيْشٍ بَعْدَ هٰذَا صَبْرًا

✧✧ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ نے عبداللہ بن خطل کو کعبہ کے پردوں سے باہر نکلوایا اور اس کو قتل کروادیا۔ اس کے بعد فرمایا: آج کے بعد کسی قریشی کو نشانہ بنا کر (باندھ کر) قتل نہیں کیا جائے گا۔

ذِكْرُ اَبِىْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کا ذکر

6690 – حَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِىُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِىُّ، قَالَ: اَبُوْ هَاشِمِ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِشَمْسِ بْنِ عَبْدِمَنَافٍ، اُمُّهُ خُنَاسُ بِنْتُ مَالِكِ بْنِ الْمُضَرِّبِ بْنِ حُجْرِ بْنِ عَبْدِبْنِ مَعِيصِ بْنِ عَامِرِ بْنِ لُؤَىٍّ، وَكَانَ اَعْوَرَ فُقِئَتْ عَيْنُهُ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ تُوُفِّىَ اَبُوْ هَاشِمٍ فِى زَمَنِ مُعَاوِيَةَ

✧✧مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے''ابو ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس بن عبدمناف'' ان کی والدہ خناس بنت مالک بن مضرب بن حجر بن عبد بن معیص بن عامر بن لوی'' ہیں۔ جنگ یرموک میں ان کی ایک آنکھ ضائع ہوگئی تھی،حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں ان کا وصال مبارک ہوا۔

6691 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورٍ، حَدَّثَنِىْ خَالِدُ بْنُ دِهْقَانَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَبَلَانَ، عَنْ كُهَيْلِ بْنِ حَرْمَلَةَ، قَالَ: قَدِمَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ دِمَشْقَ، فَنَزَلَ عَلَى اَبِىْ كُلْثُومٍ السَّدُوسِىِّ، فَاَتَيْنَاهُ فَتَذَاكَرْنَا الصَّلَاةَ الْوُسْطٰى فَاخْتَلَفْنَا فِيهِ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اخْتَلَفْتُمْ فِيهَا كَمَا اخْتَلَفْنَا فِيهَا، وَنَحْنُ بِقُبَاءَ عِنْدَ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِينَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ اَبُوْ هَاشِمِ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، فَقَامَ فَدَخَلَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ جَرِيئًا عَلَيْهِ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَيْنَا فَاَخْبَرَنَا اَنَّهَا الْعَصْرُ

✧✧ کہیل بن حرملہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ دمشق تشریف لائے،اور ابوکلثوم سدوسی کے ہاں ٹھہرے، ہم ان کی زیارت کے لئے گئے، وہاں پر''صلوٰۃ الوسطیٰ'' کے بارے میں ان سے گفتگو ہوئی،اس سلسلہ میں ہمارے درمیان اختلاف ہوگیا،حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے بھی ہماری طرح اختلاف شروع کردیا ہے۔ہم قباء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ شریف کے قریب تھے،ہم میں ایک نیک آدمی ابوہاشم بن عتبہ بن ربیعہ تھا، وہ کھڑا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگیا،وہ ایسی ہمت کرلیا کرتے تھے،(انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا) اور واپس آگئے۔ واپس آکر انہوں نے ہمیں بتایا کہ (صلوٰۃ الوسطیٰ سے مراد) نماز عصر ہے۔

6692 – حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمَذَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْمِصْرِىُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِىُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ، قَالَ: دَخَلَ مُعَاوِيَةُ عَلَى اَبِىْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ يَبْكِى، فَقَالَ: يَا خَالُ مَا يُبْكِيكَ؟ اَوَجَعٌ اَوْ حُزْنٌ عَلَى الدُّنْيَا؟ فَقَالَ: كَلَّا وَلٰكِنْ عَهِدَ اِلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا لَمْ آخُذْ بِهِ، قَالَ لِى: يَا اَبَا هَاشِمٍ اِنَّهَا سَتُدْرِكُكَ اَمْوَالٌ يُؤْتَاهَا اَقْوَامٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6692 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت ابووائل فرماتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، اُس وقت وہ رو رہے تھے، حضرت معاویہ نے پوچھا: ماموں جان! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا کوئی درد ہو رہا ہے یا دنیا کا غم ستا رہا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، نہیں۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک وعدہ کیا تھا وہ ابھی تک پورا نہیں ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے ابوہاشم! عنقریب تجھے وہ مال ملے گا جو (عام طور پر صرف ایک فرد کو نہیں بلکہ) قوموں کو دیا جاتا ہے۔

ذِكْرُ اَبِى الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کا ذکر

6693 – حَدَّثَنِى اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، قَالَ: اَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيعِ زَوْجُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ خَالَتِهَا، اُمُّهُ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ اُخْتُ خَدِيْجَةَ وَاسْمُ اَبِى الْعَاصِ مُهَشَّمٌ، وَكَانَ يُلَقَّبُ بِجِرْوِ الْبَطْحَاءِ، وَوَلَدَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِى الْعَاصِ عَلِيَّ بْنَ اَبِى الْعَاصِ وَاُمَامَةَ بِنْتَ اَبِى الْعَاصِ، وَتُوُفِّىَ اَبُو الْعَاصِ سَنَةَ اِحْدَى عَشْرَةَ فِى خِلَافَةِ اَبِى بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ ابراہیم بن اسحاق حربی کہتے ہیں: ابوالعاص بن ربیع، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے شوہر ہیں، اور اپنی زوجہ کی خالہ کے بیٹے ہیں۔ ان کی والدہ "ہالہ بنت خویلد" ہیں جو کہ حضرت "خدیجہ رضی اللہ عنہا" کی بہن ہیں۔ حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کا اصل نام "مہشم" ہے۔ ان کا لقب "جروالبطحاء" تھا۔ حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بطن سے ان کا ایک بیٹا "علی بن ابی العاص" پیدا ہوا، اور ایک لڑکی "امامہ بنت ابی العاص" پیدا ہوئی۔ حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سن ۱۱ ہجری کو فوت ہوئے۔

6694 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ عَلَى اَبِى الْعَاصِ بِالنِّكَاحِ الْاَوَّلِ، وَلَمْ يُحْدِثْ شَيْئًا هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَقَدْ رُوِىَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّهَا عَلَيْهِ بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6694 – غير صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ابوالعاص کے مسلمان ہونے کے بعد) تجدید نکاح کئے بغیر، نکاح اول کی بنیاد پر ہی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ان کے پاس بھیج دیا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجدید نکاح کے بعد حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ابوالعاص کے ہاں بھیجا تھا۔

6695 – حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ اَبِي رُومَانَ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: اَسْلَمَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ زَوْجِهَا اَبِي الْعَاصِ بِسَنَةٍ، ثُمَّ اَسْلَمَ اَبُو الْعَاصِ فَرَدَّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6695 – هذا باطل ولعله أراد هاجرت قبله بسنة

✧✧ عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں (فرماتے ہیں کہ) رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی، حضرت زینب اپنے شوہر ابوالعاص سے ایک سال پہلے اسلام لے آئی تھیں، ایک سال بعد ابوالعاص بھی مسلمان ہو گئے، تو نبی اکرم ﷺ نے تجدید نکاح کر کے ان کو ابوالعاص کے ساتھ بھیج دیا۔

ذِكْرُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن عامر بن کریز رضی اللہ عنہ کا ذکر

6696 – حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ، ثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِشَمْسِ بْنِ عَبْدِمَنَافٍ، وَاُمُّهُ دَجَاجَةُ بِنْتُ اَسْمَاءَ بْنِ الصَّلْتِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ جَارِيَةَ بْنِ هِلَالِ بْنِ حِزَامٍ اسْتَعْمَلَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ عَلَى الْبَصْرَةِ وَعَزَلَ اَبَا مُوسَى الْاَشْعَرِيَّ، فَقَالَ اَبُوْ مُوسَى: قَدْ اَتَاكُمْ فَتًى مِنْ قُرَيْشٍ كَرِيمُ الْاُمَّهَاتِ وَالْعَمَّاتِ وَالْخَالَاتِ، يَقُوْلُ بِالْمَالِ فِيكُمْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا اَوْ كَانَ كَثِيرَ الْمَنَاقِبِ وَهُوَ الَّذِي افْتَتَحَ خُرَاسَانَ وَاَحْرَمَ مِنْ نَيْسَابُورَ شُكْرًا لِلّٰهِ تَعَالَى وَعَمِلَ السِّقَايَاتِ بِعَرَفَةَ

✧✧ زبیر بن بکار نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عبداللہ بن عامر بن کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبدشمس بن عبدمناف'' ان کی والدہ ''دجاجہ بنت اسماء بن صلت بن حبیب بن جاریہ بن ہلال بن حزام'' ہیں۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے بصرہ سے حضرت ابوموسیٰ اشعری کو معزول کر کے ان کو وہاں کا عامل بنایا تھا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے (اپنے معزولی کے حکم کے بعد) فرمایا تھا: اے لوگو! تمہارے پاس قریش کا ایسا جوان آیا ہے، جس کا ننھیال اور ددھیال سب شرفاء ہیں، مال سے ان کو دلچسپی نہیں ہے۔ بہت فضیلتوں کے مالک ہیں۔ یہ وہی شخص ہے جس نے خراسان کو فتح کیا اور نیشاپور سے احرام باندھا، عرفات میں حاجیوں کو پانی پلایا کرتے تھے۔

6697 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ جَدِّي مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6697 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

قَالَ مُصْعَبٌ: وَذُكِرَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ كَرِيزٍ اُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَغِيرٌ، فَقَالَ: هٰذَا شَبَهُنَا وَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْفُلُ عَلَيْهِ، وَيُعَوِّذُهُ فَجَعَلَ عَبْدُ اللّٰهِ يَتَسَوَّغُ رِيقَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ لَمَسْقِيٌّ فَكَانَ لَا يُعَالِجُ اَرْضًا اِلَّا ظَهَرَ لَهُ الْمَاءُ، وَلَهُ النِّبَاحُ الَّذِي يُقَالُ: بِنِبَاحِ عَامِرٍ، وَلَهُ الْجُحْفَةُ وَلَهُ بُسْتَانُ ابْنُ عَامِرٍ بِنَخْلِهِ عَلَى لَيْلَةٍ مِنْ مَكَّةَ، وَلَهُ آبَارٌ فِي الْاَرْضِ كَثِيرَةٌ، وَكَانَ مُعَاوِيَةُ زَوَّجَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرٍ ابْنَتَهُ هِنْدًا فَكَانَتْ هِنْدُ بِنْتُ مُعَاوِيَةَ اَبَرَّ شَيْءٍ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ، وَاَنَّهَا جَاءَتْهُ يَوْمًا بِالْمِرْآةِ وَالْمُشْطِ وَكَانَتْ تَتَوَلَّى خِدْمَتَهُ بِنَفْسِهَا فَنَظَرَ فِي الْمِرْآةِ فَالْتَقَى وَجْهُهُ وَوَجْهُهَا فَرَاَى شَبَابَهَا وَجَمَالَهَا وَرَاَى الشَّيْبَ فِي لِحْيَتِهِ قَدْ اَلْحَقَهُ بِالشُّيُوخِ فَرَفَعَ رَاْسَهُ اِلَيْهَا، فَقَالَ: اِلْحَقِي بِاَبِيكِ، فَانْطَلَقَتْ حَتّٰى دَخَلَتْ عَلَى اَبِيهَا فَاَخْبَرَتْهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: وَهَلْ تُطَلَّقُ الْحُرَّةُ؟ فَقَالَتْ: مَا اَتَى مِنْ قِبَلِي، فَاَخْبَرَتْهُ خَبَرَهَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ: اَكْرَمْتُكَ بِابْنَتِي، ثُمَّ رَدَدْتَهَا عَلَيَّ، فَقَالَ: اُخْبِرُكَ عَنْ ذَاكَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنَّ عَلَيَّ بِفَضْلِهِ وَجَعَلَنِي كَرِيمًا، وَلَا اُحِبُّ اِلَّا كَرِيمًا لَا اُحِبُّ اَنْ يَتَفَضَّلَ عَلَيَّ اَحَدٌ، وَاِنَّ ابْنَتَكَ اَعْجَزَتْنِي بِمُكَافَاتِهَا لِحُسْنِ صُحْبَتِهَا، فَنَظَرْتُ فَاِذَا اَنَا شَيْخٌ وَهِيَ شَابَّةٌ لَا اَزِيدُهَا مَالًا وَلَا شَرَفًا اِلَى شَرَفِهَا، فَرَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّهَا اِلَيْكَ لِتُزَوِّجَهَا فَتًى مِنْ فِتْيَانِكَ. كَاَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ

✧✧ عبداللہ بن عامر بن کریز اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔

اسی اسناد کے ہمراہ مصعب نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن عامر بن کریز رضی اللہ عنہ کو بچپن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو ہمارے ہی جیسا ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن ان کے جسم پر مل کر دعا فرمائی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن مبارک چاٹ لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ پانی کی جگہ ہے۔ چنانچہ وہ کسی بھی جگہ کھدائی کرتے، وہاں سے پانی نکل آتا، ان کی بہت بھاری آواز تھی، (لوگ ان کی آواز کی مثال دیا کرتے تھے) ''نباح عامر'' مشہور تھی۔ ان کا اپنا حوض تھا، مکہ کے راستے میں ان کا ایک کھجوروں کا باغ تھا، ان کے بہت سارے کنویں تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی ہند ان کے نکاح میں دی تھی، ہند بنت معاویہ، حضرت عبداللہ بن عامر کی بہت خدمت کیا کرتی تھیں۔ ایک دن ہند بنت معاویہ ان کے لئے کنگھا، شیشہ لائیں، آپ بذات خود ان کی خدمت کیا کرتی تھیں۔ حضرت عبداللہ بن عامر نے شیشہ میں دیکھا تو شیشے میں انہوں نے ایک ہی نظر میں اپنا اور ہند بنت معاویہ کا چہرہ دیکھا، انہوں نے اس دن ہند کے چہرے پر جوانی دیکھی، ان کا حسن و جمال دیکھا اور اپنی داڑھی میں سفید بال دیکھے جس نے ان کو بوڑھوں میں شامل کر دیا تھا۔ حضرت عبداللہ نے ہند کی جانب دیکھا اور اس سے کہا: تم اپنے والد کے پاس چلی جاؤ، وہ اپنے والد کے پاس چلی گئیں، اور ان کو عبداللہ بن عامر کی ساری بات سنائی۔ حضرت معاویہ نے کہا: کیا حرہ کو طلاق دے دی

گئی ہے؟ انہوں نے کہا: وہ کبھی میرے قریب آئے ہی نہیں۔ پھر سارا ماجرا سنایا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی جانب پیغام بھیجا کہ میں نے اپنی بیٹی تمہارے نکاح میں دے کر تمہاری عزت کی ہے اور تم نے اس کو واپس بھیج دیا؟ انہوں نے کہا: میں تمہیں اس کی حقیقتِ حال سناتا ہوں، (بات دراصل یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بہت فضل کیا، مجھے عزت بخشی، اور میں باعزت ہی کو پسند کرتا ہوں، مجھے اچھا نہیں لگتا کہ کوئی مجھ پر اپنی فضیلت جتائے، تمہاری بیٹی نے اپنے حسنِ صحبت اور اندازِ خدمت سے مجھے عاجز کر دیا۔ میں نے اس کو دیکھا، یہ نوجوان ہے اور میں بوڑھا ہوں، میں اس کی شرافت پر اب مزید شرافت اور مال کا اضافہ نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے سوچا کہ میں اس کو آپ کی طرف واپس بھیج دوں تاکہ آپ اس کے کسی ہم عمر نوجوان کے ساتھ اس کی شادی کر دیں۔ ان کا چہرہ قرآن کریم کے اوراق کی مانند چمکتا تھا۔

ذِكْرُ هِنْدٍ وَهَالَةَ ابْنَيْ اَبِيْ هَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

ابوہالہ کے دو بیٹوں ہند اور ہالہ رضی اللہ عنہما کا ذکر

6698 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: هِنْدُ بْنُ اَبِيْ هَالَةَ بِنْتِ مَالِكٍ اَحَدُ بَنِيْ اُسَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ تَمِيمٍ حَلِيفُ بَنِيْ عَبْدِالدَّارِ وَهُوَ ابْنُ خَدِيْجَةَ

✧✧ ابن اسحاق نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "ہند بن ابی ہالہ بنت مالک"۔ آپ بنو اسید بن عمرو بن تمیم میں سے تھے، بنو عبدالدار کے حلیف تھے، آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے ہیں۔

6699 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا اَبُوْ خَلِيفَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَّامٍ، ثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ، قَالَ: اَبُوْ هَالَةَ زَوْجُ خَدِيْجَةَ، اسْمُهُ هِنْدُ بْنُ النَّبَّاشِ بْنِ زُرَارَةَ وَابْنَاهُ هِنْدٌ وَهَالَةُ شَهِدَ هِنْدٌ اُحُدًا

✧✧ ابوعبیدہ فرماتے ہیں: ابوہالہ حضرت خدیجہ کے شوہر تھے، ان کا نام "نباش بن زرارہ" ہے۔ ان کے دونوں بیٹے ہند اور ہالہ رضی اللہ عنہما جنگ احد میں شریک ہوئے۔

6700 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ، ثَنَا جُمَيْعُ بْنُ عُمَرَ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ، عَنْ اَبِيْ هَالَةَ التَّمِيمِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَاَلْتُ خَالِيْ هِنْدَ بْنَ اَبِيْ هَالَةَ التَّمِيمِيَّ وَكَانَ وَصَّافًا عَنْ حِلْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُ الْحَدِيْثِ بِطُوْلِهِ

✧✧ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میرے ماموں ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ بڑے احسن انداز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سراپا بیان کیا کرتے تھے، میں نے ان سے پوچھا:۔۔۔ اس کے بعد پوری مفصل حدیث بیان کی۔

6701 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ هَالَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاقِدٌ فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَمَّ هَالَةَ اِلَى صَدْرِهِ وَقَالَ ": هَالَةُ هَالَةُ هَالَةُ " كَاَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُرَّ بِهِ لِقَرَابَتِهِ مِنْ خَدِيْجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

✧✧ زید بن ہالہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے، اس وقت حضور ﷺ آرام فرمارہے تھے، (ان کے آنے پر) رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے اور اٹھ کر حضرت ہالہ رضی اللہ عنہ کو اپنے سینے سے لگالیا، اور کہنے لگے: ہالہ، ہالہ، ہالہ۔ آپ ان سے مل کر بہت خوش ہوئے کیونکہ وہ اُمّ المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے قریبی (رشتہ دار) تھے۔

ذِكْرُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن زمعہ بن اسود رضی اللہ عنہ کا ذکر

6702 – حَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِىُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِىُّ، قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزّٰى بْنِ قُصَيٍّ، وَاُمُّهُ قُرَيْبَةُ بِنْتُ اَبِىْ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مَخْزُومٍ، وَاُمُّهَا عَاتِكَةُ بِنْتُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''عبداللہ بن زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی'' ان کی والدہ ''قریبہ بنت امیہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم'' ہیں۔ اور ان (قریبہ) کی والدہ ''عاتکہ بنت عبدالمطلب'' ہیں۔

6703 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِى الزُّهْرِىُّ، حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَسَدٍ، قَالَ: لَمَّا اسْتُعِزَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَا عِنْدَهُ فِى نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ دَعَا بِلَالٌ اِلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ: مُرُوا مَنْ يُصَلِّى بِالنَّاسِ فَخَرَجْتُ فَاِذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِى النَّاسِ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ غَائِبًا فَقُلْتُ: يَا عُمَرُ، قُمْ فَصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَامَ، فَلَمَّا كَبَّرَ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ، وَكَانَ عُمَرُ رَجُلًا جَهِيرًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاَيْنَ اَبُوْ بَكْرٍ يَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُسْلِمُونَ ذٰلِكَ فَبَعَثَ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَاءَ بَعْدَ اَنْ صَلّٰى عُمَرُ تِلْكَ الصَّلَاةَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ عُمَرُ: وَيْحَكَ مَاذَا صَنَعْتَ بِىْ يَا ابْنَ زَمْعَةَ؟ وَاللّٰهِ مَا ظَنَنْتُ حِينَ اَمَرْتَنِىْ اِلَّا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِذٰلِكَ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ مَا صَلَّيْتُ بِالنَّاسِ، قُلْتُ: وَاللّٰهِ مَا اَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ حِينَ لَمْ اَرَ اَبَا بَكْرٍ رَاَيْتُكَ اَحَقَّ مَنْ حَضَرَ بِالصَّلَاةِ بِالنَّاسِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6703 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ عبداللہ بن زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ زیادہ علیل ہوئے، تو میں مسلمانوں کی ایک جماعت کے ہمراہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، حضرت بلال نے اذان دی، حضور ﷺ نے فرمایا: کسی کو کہہ دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے، آپ فرماتے ہیں: میں وہاں سے نکلا، میں نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں میں

موجود تھے جبکہ حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ موجود نہ تھے، میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کی: اے عمر! آپ لوگوں کونماز پڑھادیجئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوگئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز نسبتاً بلند تھی، جب انہوں نے تکبیر تحریمہ کہی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کی آواز سنی، تو پوچھا: ابوبکر کہاں ہے؟ اللہ تعالیٰ اور مسلمان اس بات کو پسند نہیں کرتے (کہ ابوبکر کے ہوتے ہوئے کوئی دوسرا نماز پڑھائے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بلوایا، جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حاضر بارگاہ ہوئے تو اس وقت تک حضرت نماز پڑھا چکے تھے، آپ نے آکر لوگوں کو (دوبارہ) نماز پڑھائی۔ حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا: تو ہلاک ہوجائے، اے ابن زمعہ! تو نے میرے ساتھ یہ کیا کیا؟ خدا کی قسم! جب تم نے مجھے کہا: تو میں یہی سمجھا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نماز پڑھانے کا حکم دیا ہے، اگر مجھے پتا ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم نہیں دیا تو میں نماز نہ پڑھاتا، میں نے کہا: اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم نہیں دیا تھا، لیکن میں نے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نہ دیکھا، اور حاضرین میں مجھے آپ ہی نماز پڑھانے کے زیادہ اہل نظر آئے، تو میں نے آپ کو کہہ دیا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کا ذکر

6704 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: " اَبُوْ اُمَامَةَ صُدَيُّ بْنُ عَجْلَانَ بْنِ وَهْبِ بْنِ عَرِيبِ بْنِ وَهْبِ بْنِ رَبَاحِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ وَهْبِ بْنِ مَعْنِ بْنِ مَالِكِ بْنِ اَعْصَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ قَيْسِ عَيْلَانَ بْنِ مُضَرَ نَزَلَ الشَّامَ، قَالَ خَلِيفَةُ: " نَسَبُهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قَرِيبٍ الْاَصْمَعِيُّ، قَالَ: وَبَاهِلَةُ هِيَ امْرَاَةُ مَعْنِ بْنِ مَالِكِ بْنِ اَعْصَرَ بْنِ سَعْدِ بْنِ قَيْسِ عَيْلَانَ، وَلَدُهَا يُنْسَبُونَ اِلَيْهَا وَهِيَ بَاهِلَةُ بِنْتُ سَعْدِ الْعَشِيرَةِ بْنِ مَالِكِ بْنِ اُدَدَ بْنِ زَيْدِ بْنِ يَشْجُبَ بْنِ يَعْرُبَ بْنِ قَحْطَانَ " قَالَ شَبَّابُ بْنُ خَيَّاطٍ: وَمَاتَ اَبُوْ اُمَامَةَ سَنَةَ سِتٍّ وَثَمَانِينَ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "ابوامامہ صدی بن عجلان بن وہب بن عریب بن وہب بن رباح بن حارث بن وہب بن معن بن مالک بن اعصر بن سعد بن قیس عیلان بن نضر" آپ شام میں قیام پذیر رہے۔ خلیفہ کہتے ہیں: عبدالملک بن قریب اصمعی نے ان کا نسب بیان کرتے ہوئے کہا ہے: "باہلہ "معن بن مالک بن اعصر بن سعد بن قیس عیلان کی بیوی ہے۔ باہلہ کی اولاد اسی کی جانب منسوب ہوتی ہے، یہ "باہلہ بنت سعد العشیرہ بن مالک بن ادد بن زید بن یشجب بن یعرب بن قحطان" ہے۔

شباب بن خیاط کہتے ہیں: حضرت ابوامامہ ۸۶ ہجری کو فوت ہوئے۔

6705 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ عَيَّاشٍ الْعَامِرِيُّ، ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ هُرْمُزَ، عَنْ اَبِي غَالِبٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ اِلَى

قَوْمِي اَدْعُوهُمْ اِلَى اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَاَعْرِضُ عَلَيْهِمْ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ، فَاَتَيْتُهُمْ وَقَدْ سَقَوْا اِبِلَهُمْ، وَاَحْلَبُوهَا، وَشَرِبُوا فَلَمَّا رَاَوْنِي، قَالُوا: مَرْحَبًا بِالصُّدَيِّ بْنِ عَجْلَانَ، ثُمَّ قَالُوا: بَلَغَنَا اَنَّكَ صَبَوْتَ اِلَى هٰذَا الرَّجُلِ قُلْتُ: لَا وَلٰكِنْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهِ، وَبَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْكُمْ اَعْرِضُ عَلَيْكُمُ الْإِسْلَامَ وَشَرَائِعَهُ، فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءُوا بِقَصْعَةٍ دَمٍ فَوَضَعُوهَا، وَاجْتَمَعُوا عَلَيْهَا يَاْكُلُوهَا فَقَالُوا: هَلُمَّ يَا صُدَيُّ، فَقُلْتُ: وَيْحَكُمْ اِنَّمَا اَتَيْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ مَنْ يُحَرِّمُ هٰذَا عَلَيْكُمْ بِمَا اَنْزَلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ، قَالُوا: وَمَا ذَاكَ؟ قُلْتُ: " نَزَلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةُ (حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ) (المائدة: 3) اِلَى قَوْلِهِ (اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ) (المائدة: 3) فَجَعَلْتُ اَدْعُوهُمْ اِلَى الْإِسْلَامِ وَيَاْبَوْنَ فَقُلْتُ لَهُمْ: وَيْحَكُمْ ايْتُونِي بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ، فَاِنِّي شَدِيدُ الْعَطَشِ، قَالُوا: لَا، وَلٰكِنْ نَدَعُكَ تَمُوتُ عَطَشًا، قَالَ: فَاعْتَمَمْتُ وَضَرَبْتُ رَاْسِي فِي الْعِمَامَةِ، وَنِمْتُ فِي الرَّمْضَاءِ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ، فَاَتَانِي آتٍ فِي مَنَامِي بِقَدَحِ زُجَاجٍ لَمْ يَرَ النَّاسُ اَحْسَنَ مِنْهُ وَفِيهِ شَرَابٌ لَمْ يَرَ النَّاسُ اَلَذَّ مِنْهُ فَاَمْكَنَنِي مِنْهَا، فَشَرِبْتُهَا فَحَيْثُ فَرَغْتُ مِنْ شَرَابِي اسْتَيْقَظْتُ وَلَا، وَاللّٰهِ مَا عَطِشْتُ، وَلَا عَرَفْتُ عَطَشًا بَعْدَ تِلْكَ الشَّرْبَةِ فَسَمِعْتُهُمْ يَقُولُونَ: اَتَاكُمْ رَجُلٌ مِنْ سُرَاةِ قَوْمِكُمْ فَلَمْ تَمْجَعُوهُ بِمَذْقَةٍ فَاَتَوْنِي بِمَذِيقَتِهِمْ فَقُلْتُ: لَا حَاجَةَ لِي فِيهَا اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اَطْعَمَنِي وَسَقَانِي فَاَرَيْتُهُمْ بَطْنِي فَاَسْلَمُوا عَنْ آخِرِهِمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6705 – صدقة بن هرمز ضعفه ابن معين

✧✧ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک قوم کی جانب اللہ تعالیٰ کے دین اور شریعت مطہرہ کے احکام کی تبلیغ کے لئے بھیجا، میں ان کے پاس آیا، انہوں نے اپنے اونٹوں کو پانی سے سیراب کیا، ان کا دودھ دوہا اور پیا، جب انہوں نے مجھے دیکھا تو مجھے خوش آمدید کہا، پھر کہنے لگے: ہمیں پتا چلا ہے کہ تم اُس آدمی کے پیچھے لگ کر صابی ہو چکے ہو؟ میں نے کہا: نہیں، بلکہ میں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا ہوں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا دین اور اس کی شریعت کے احکام سکھانے کے لئے بھیجا ہے، اسی دوران وہ لوگ خون کا بھرا ہوا پیالہ لائے، اور اپنے سامنے رکھ لیا، سب لوگ اس پر جمع ہو گئے اور کھانے لگے۔ انہوں نے مجھے بھی صلح ماری، میں نے کہا: تم ہلاک ہو جاؤ، میں ایسی ہستی کی طرف سے تمہارے پاس آیا ہوں جو خون کو حرام قرار دیتے ہیں اور یہ حکم ان کو اس چیز میں ملا ہے جو ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف اتاری گئی ہے۔ انہوں نے کہا: وہ کیا حکم ہے؟ میں نے کہا: ان پر یہ آیت نازل ہوئی ہے:

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ

''تم پر حرام ہے مُردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا اور وہ جو گلا گھونٹنے

6705:الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - ذکر ابی امامة الباهلی الصدی بن عجلان رضی الله عنه' حديث: 1113'المعجم الكبير للطبرانی - باب الصاد' من روی - ابو غالب صاحب المحجن' حديث:7957

سے مرے اور بے دھار کی چیز سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا اور جسے کسی جانور نے سینگ مارا اور جسے کوئی درندہ کھا گیا مگر جنہیں تم ذبح کرلو' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

میں ان کو اسلام کی دعوت دینے لگا، لیکن وہ مسلسل انکار کرتے رہے، میں نے ان سے کہا: تمہارے لئے ہلاکت ہو، تم مجھے کوئی پانی وغیرہ پلاؤ، مجھے بہت سخت پیاس لگی ہے، انہوں نے کہا: جی نہیں۔ بلکہ ہم تمہیں چھوڑ دیتے ہیں تو پیاس سے مرجائے گا۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے عمامہ باندھا اور اپنا پورا سر عمامے میں چھپا کر سخت گرمی میں دھوپ میں سونے کے لئے لیٹ گیا، خواب میں کوئی شخص آیا، اس کے ہاتھ میں شیشے کا پیالہ تھا، کبھی کسی نے اس سے زیادہ خوبصورت پیالہ نہیں دیکھا ہوگا، اس پیالے مین شربت تھا، کبھی کسی نے اس سے زیادہ لذیذ مشروب نہیں چکھا ہوگا، اس نے وہ پیالہ مجھے دیا، میں نے وہ پی لیا، جب میں پینے سے فارغ ہوا تو میری آنکھ کھل گئی، اللہ کی قسم! اب مجھے ذرا بھی پیاس کا احساس نہیں تھا، اور اس کے بعد کبھی بھی مجھے پیاس نہیں لگی۔ میں نے ان کو باتیں کرتے ہوئے سنا وہ کہہ رہے تھے: تمہارے پاس تمہاری قوم کا ایک مسافر آیا ہے اور تم نے تم نے اس کو پینے کے لئے کچھ نہیں دیا، کم از کم اس کو پانی ملا دودھ تو پلا دو، میں نے کہا: مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے، بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے کھلا بھی دیا ہے اور پلا بھی دیا ہے، میں نے ان کو اپنا پیٹ دکھایا۔ یہ دیکھتے ہی سب کے سب مسلمان ہو گئے۔

ذِكْرُ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ الْقُشَيْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ عنہ کا ذکر

6706 - اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثَنَا خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ، قَالَ: مُعَاوِيَةُ بْنُ حَيْدَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُشَيْرِ بْنِ كَعْبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَامِرٍ نَسَبُهُ اِلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْجَارُوْدِ

✧✧ خلیفہ بن خیاط نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''معاویہ بن حیدہ بن معاویہ بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر'' انہوں نے ان کو عبداللہ بن جارود سے منسوب کیا ہے۔

6707 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ دَارِمٍ الْحَافِظُ، بِالْكُوْفَةِ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيْبٍ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنِيْ اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ، ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ اَبَرُّ؟ قَالَ: اُمَّكَ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، لَمْ نَكْتُبْهُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ بَهْزٍ اِلَّا عَنْهُ

✧✧ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری والدہ۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔ میں نے ابن عون کی بہز سے روایت کردہ حدیث فقط ان کے والد حکیم کے حوالے سے ہی بیان کی ہے۔

ذِكْرُ مَالِكِ بْنِ حَيْدَةَ اَخِي مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت مالک بن حیدہ رضی اللہ عنہ کا ذکر

6708 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي قَزَعَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ قَالَ لِاَخِيهِ مَالِكِ بْنِ حَيْدَةَ: انْطَلِقْ بِنَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنَّهُ يَعْرِفُكَ وَلَا يَعْرِفُنِي فَقَدْ حَبَسَ نَاسًا مِنْ جِيرَانِي، فَاَتَيْنَاهُ وَقَالَ مَالِكُ بْنُ حَيْدَةَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي قَدْ اَسْلَمْتُ وَاَسْلَمَ جِيرَانِي، فَخَلِّ عَنْهُمْ فَلَمْ يُجِبْهُ، ثُمَّ عَادَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَقَامَ مُتَسَخِّطًا، فَقَالَ: لَئِنْ فَعَلْتُ ذَاكَ اِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ اَنَّكَ تَدْعُو اِلَى الْاَمْرِ، وَتُخَالِفُ اِلَى غَيْرِهِ فَجَعَلْتُ اَزْجُرُهُ، وَاَنْهَاهُ، فَقَالَ: مَا يَقُوْلُ؟ قَالُوا: اِنَّهُ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: اِنْ فَعَلْتُ ذَاكَ فَاِنَّ ذَاكَ عَلَيَّ مَا عَلَيْهِمْ مِنْهُ شَيْءٌ دَعْ لَهُ جِيرَانِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6708 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حکیم بن معاویہ بن حیدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے بھائی مالک بن حیدہ سے کہا: تم میرے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو، کیونکہ وہ تمہیں پہچانتے ہیں، مجھے نہیں پہچانتے، انہوں نے میرے کچھ پڑوسیوں کو گرفتار کرلیا ہوا ہے۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے آئے، مالک بن حیدہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی اسلام لا چکا ہوں اور میرے پڑوسی بھی مسلمان ہو چکے ہیں، اس لئے آپ ان کو رہا کردیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کوئی جواب نہ دیا، مالک نے دوبارہ کہا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر کوئی جواب نہ دیا، وہ غصے میں بھر کر کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اگر تم اسی طرح کرو گے تو وہ سمجھیں گے کہ تم جس چیز کا دوسروں کو حکم دیتے ہو، خود اسی حکم کی خلاف ورزی کرتے ہو، میں اس کو ڈانٹنے لگ گیا اور اس کو ایسی باتیں کرنے سے روکنے لگ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ فلاں فلاں باتیں کر رہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جو کچھ کر رہا ہوں، اس کا وبال میرے اوپر ہوگا، اس سے ان کا تو کوئی نقصان نہیں ہے، اس کے پڑوسیوں کو چھوڑ دو۔

ذِكْرُ مِخْمَرِ بْنِ حَيْدَةَ اَخُوهُمُ الثَّالِثُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ان کے تیسرے بھائی حضرت مخمر بن حیدہ رضی اللہ عنہ کا ذکر

6709 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، ثَنَا اَبُو الْجُمَاهِرِ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَمِّهِ مِخْمَرِ بْنِ حَيْدَةَ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي اَغِيبُ اَشْهُرًا عَنِ الْمَاءِ، وَمَعِي اَهْلِي اَفَاُصِيبُ مِنْهُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاِنْ غِبْتَ عِشْرِينَ سَنَةً

6709:الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - مخمر بن معاویة رضی الله عنه' حدیث: 1332'المعجم الکبیر للطبرانی - بقیة المیم' من اسمه مخمر - مخمر بن حیدة القشیری' حدیث: 17589

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6709 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✦✦ حضرت تحمر بن حیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میں کئی کئی مہینے پانی والے علاقے سے بہت دور رہتا ہوں جبکہ میری بیوی میرے ہمراہ ہوتی ہے، کیا میں اس سے ہمبستری کرسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ اگرچہ تم ۲۰ سال پانی سے دور رہو۔ (تب بھی ہمبستری کرسکتے ہو اور غسل کے لئے تیمم کرلیا کرو)

تَسْمِيَةُ أَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ، الْأَبْكَارِ وَالثَّيِّبَاتِ، وَذِكْرُ مَنْ كُنَّ وَعَدَدِهِنَّ، وَمَنْ وُلِدَتْ مِنْهُنَّ وَمَنْ دَخَلَ بِهَا مِنْهُنَّ وَمَنْ طُلِّقَتْ مِنْهُنَّ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَمَاتَتْ وَمَنْ طَلَّقَ بَعْدَمَا دَخَلَ بِهَا فَمَاتَتْ وَمَنْ طَلَّقَهَا ثُمَّ رَاجَعَهَا وَمَنْ مَاتَتْ عِنْدَهُ وَمَنْ تَزَوَّجَ مِنْهُنَّ بِالْمَدِيْنَةِ وَبِغَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْبُلْدَانِ وَمَنْ تَزَوَّجَ مِنْ بُطُوْنِ قُرَيْشٍ وَمِنْ حُلَفَاءِ قُرَيْشٍ وَمِنْ سَائِرِ قَبَائِلِ الْعَرَبِ وَمِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَمِنْ سَبَايَا الْعَرَبِ، وَمَنْ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَتَزَوَّجْهَا، وَاَوْقَاتِ تَزْوِيْجِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُنَّ كَيْفَ كَانَ وَمَنْ بَقِيَتْ مِنْهُنَّ عِنْدَهُ حَتّٰى تُوُفِّيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنِ اتَّخَذَ مِنْ سَرَارِي الْعَجَمِ

اس باب میں رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات کا بیان ہوگا۔

(جس کے ضمن میں درج ذیل موضوع زیر بحث آئیں گے)

- قبل اسلام کتنی اور کون کون سی ازواج تھیں اور بعد اسلام کتنی اور کون کون سی تھیں؟
- کنواری کتنی اور کون کون سی تھیں اور دوسری شادی والی کتنی اور کون کون سی تھیں؟
- آپ ﷺ کی ازواج کی کل تعداد کتنی تھی؟
- آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کے اسماء گرامی کیا کیا تھے؟
- کس کس زوجہ کے بطن سے کتنی اولادیں ہوئیں؟
- کن کن ازواج سے مدینہ منورہ میں شادی ہوئی اور کن کن سے دیگر علاقوں میں ہوئی؟
- قریش خاندان سے کتنی ازواج کا تعلق تھا؟
- قریش کے حلیف قبائل سے کتنی ازواج کا تعلق تھا؟
- دیگر عرب سے تعلق رکھنے والی کون کون سی ازواج تھیں؟
- بنی اسرائیل میں سے کون کون تھیں؟
- عرب کنیزوں میں سے کون تھیں؟
- کون کون سی عورتیں ایسی ہیں جن کو پیغام نکاح تو بھیجا تھا مگر نکاح کی نوبت نہیں آئی؟
- ان ازواج کے ساتھ نکاح کے اوقات کیا کیا تھے؟

○ رسول اللہ ﷺ کے ظاہری وصال تک آپ کے ساتھ کون کون رہیں؟

○ عجمی کنیزوں میں سے کون کون تھیں؟

6710 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا اَبُوْ اُمَامَةَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُسَامَةَ الْحَلَبِيُّ، بِحَلَبَ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ اَبِيْ مَنِيعٍ، عَنْ جَدِّهِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ امْرَاَةً عَرَبِيَّاتٍ مُحْصَنَاتٍ تَابَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَلَى ذَلِكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6710 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ زہری کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے عرب کی دس ایسی خواتین سے شادی کی جن کی حضور ﷺ کے ساتھ دوسری شادی تھی۔

۞۞ عبداللہ بن محمد بن عقیل سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔(جیسا کہ درج ذیل ہے)

6711 - اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثنا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، ثنا اَبِي، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ امْرَاَةً قَدْ خَالَفَهُمَا فِي ذَلِكَ قَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ وَغَيْرُهُ مِنَ الْاَئِمَّةِ، اَمَّا قَوْلُ قَتَادَةَ فِيهِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6711 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عبداللہ بن محمد بن عقیل فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے دس عورتوں سے شادی کی۔ اس عدد میں قتادہ اور دیگر ائمہ نے مذکورہ دونوں راویوں کی مخالفت کی ہے۔

قتادہ کا قول یہ ہے

6712 - فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْإِمَامُ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثنا زُهَيْرُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنا سَعِيدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ امْرَاَةً، سِتٌّ مِنْهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ، وَوَاحِدَةٌ مِنْ حُلَفَاءِ قُرَيْشٍ، وَسَبْعَةٌ مِنْ نِسَاءِ الْعَرَبِ، وَوَاحِدَةٌ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ، وَلَمْ يَتَزَوَّجْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ غَيْرَ وَاحِدَةٍ وَقَدْ خَالَفَهُمْ اَبُوعُبَيْدَةَ مَعْمَرُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَقَوْلُهُ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيهِ اَقْرَبُ اِلَى الصَّوَابِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6712 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت قتادہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ۱۵ عورتوں سے شادی کی ہے۔ ان میں سے ۶ کا تعلق قریش سے ہے، ایک قریش کے حلیف قبیلے سے ہے، اور ے خواتین دیگر اہل عرب سے ہیں، اور ایک بنی اسرائیل سے تعلق رکھتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے جاہلیت میں صرف ایک ہی شادی کی تھی۔

ابوعبیدہ معمر بن مثنیٰ نے ان کی مخالفت کی (مصنف کے نزدیک) ان کا قول زیادہ بہتر اور درستگی کے زیادہ قریب ہے۔

6713 - حَدَّثَنَاهُ اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَقِيهُ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثنا اَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامٍ، رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: وَقَدْ ثَبَتَ وَصَحَّ عِنْدَنَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ امْرَاَةً، سَبْعٌ مِنْهُنَّ مِنْ قَبَائِلِ قُرَيْشٍ، وَوَاحِدَةٌ مِنْ حُلَفَاءِ قُرَيْشٍ، وَتِسْعَةٌ مِنْ سَائِرِ قَبَائِلِ الْعَرَبِ، وَوَاحِدَةٌ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ مِنْ بَنِي هَارُونَ بْنِ عِمْرَانَ اَخِي مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ قَالَ اَبُو عُبَيْدَةَ: فَاَوَّلُ مَنْ تَزَوَّجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خَدِيجَةُ، ثُمَّ تَزَوَّجَ بَعْدَ خَدِيجَةَ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ بِمَكَّةَ فِي الْاِسْلَامِ، ثُمَّ تَزَوَّجَ عَائِشَةَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بِسَنَتَيْنِ، ثُمَّ تَزَوَّجَ بِالْمَدِينَةِ بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ مِنَ التَّارِيخِ اُمَّ سَلَمَةَ، ثُمَّ تَزَوَّجَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ اَيْضًا سَنَةَ اثْنَتَيْنِ مِنَ التَّارِيخِ فَهَؤُلَاءِ الْخَمْسَةُ مِنْ قُرَيْشٍ، ثُمَّ تَزَوَّجَ فِي سَنَةِ ثَلَاثٍ مِنَ التَّارِيخِ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، ثُمَّ تَزَوَّجَ فِي سَنَةِ خَمْسٍ مِنَ التَّارِيخِ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ، ثُمَّ تَزَوَّجَ سَنَةَ سِتٍّ مِنَ التَّارِيخِ اُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ اَبِي سُفْيَانَ، ثُمَّ تَزَوَّجَ سَنَةَ سَبْعٍ مِنَ التَّارِيخِ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ، ثُمَّ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ، ثُمَّ تَزَوَّجَ فَاطِمَةَ بِنْتَ شُرَيْحٍ، ثُمَّ تَزَوَّجَ زَيْنَبَ بِنْتَ خُزَيْمَةَ، ثُمَّ تَزَوَّجَ هِنْدَ بِنْتَ يَزِيدَ، ثُمَّ تَزَوَّجَ اَسْمَاءَ بِنْتَ النُّعْمَانِ، ثُمَّ تَزَوَّجَ قُتَيْلَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اُخْتَ الْاَشْعَثِ، ثُمَّ تَزَوَّجَ سَنَاءَ بِنْتَ الصَّلْتِ السُّلَمِيَّةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6713 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابوعبید القاسم بن سلام فرماتے ہیں: یہ بات ثابت ہے اور ہمارے نزدیک صحیح ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ۱۸ عورتوں سے نکاح کیا۔ ان میں سے ۷عورتیں قریش کے قبیلوں سے ہیں، ایک قریش کے حلیف قبیلے سے ہیں، ۷ازواج دیگر اہل عرب سے ہیں، ایک کا تعلق بنی اسرائیل سے ہے، وہ حضرت موسیٰ بن ہارون علیہ السلام کے بھائی حضرت ہارون بن عمران علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔

حضرت ابوعبیدہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے جاہلیت میں سب سے پہلے جس خاتون سے شادی کی وہ ''حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا'' ہیں۔

ان کے بعد زمانہ اسلام میں مکہ مکرمہ میں حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی

ہجرت سے دو سال قبل اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا،

جنگ بدر کے بعد سن ۲ ہجری کو مدینہ منورہ میں اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا۔

اسی سال اُمّ المومنین حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا۔ یہ پانچ خواتین اہل عرب سے تھیں۔

۵ ہجری کو اُمّ المومنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا

۶ ہجری کو حضرت اُمّ حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا

۷ ہجری کو حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا

ان کے بعد حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا

ان کے بعد حضرت فاطمہ بنت شریح رضی اللہ عنہا کے ساتھ کیا

ان کے بعد حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کیا

ان کے بعد حضرت ہند بنت یزید رضی اللہ عنہا کے ساتھ کیا

ان کے بعد حضرت اسماء بنت نعمان رضی اللہ عنہا کے ساتھ کیا

ان کے بعد حضرت قتیلہ بنت قیس رضی اللہ عنہا جو کہ اشعث کی بہن ہیں کے ساتھ نکاح کیا

ان کے بعد حضرت سناء بنت صلت سلمیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا۔

ذِكْرُ الصَّحَابِيَّاتِ مِنْ اَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِنَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ فَاَوَّلُ مَنْ نَبْدَاُ بِهِنَّ الصِّدِّيْقَةُ بِنْتُ الصِّدِّيْقِ عَائِشَةَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں صحابیات اور دیگر صحابیات کا ذکر

سب سے پہلے صدیقہ بنت صدیق اُمّ المومنین حضرت عائشہ بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا کا ذکر

6714 – حَدَّثَنِىْ اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْاَسَدِیُّ الْحَافِظُ بِهَمْدَانَ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنُ دِيزِيلَ، ثنا اَبُوْ مُسْهِرٍ عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ مُسْهِرٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: تَزَوَّجَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَلَهَا سَبْعُ سِنِيْنَ، وَدَخَلَ بِهَا وَلَهَا تِسْعُ سِنِيْنَ، وَقُبِضَ عَنْهَا وَلَهَا ثَمَانِ عَشْرَةَ سَنَةً، وَتُوُفِّيَتْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَمَنَ مُعَاوِيَةَ سَنَةَ سَبْعٍ وَّخَمْسِيْنَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6714 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا، اس وقت اُمّ المومنین کی عمر مبارک ۷ برس تھی، اور جب رخصتی ہوئی تو اس وقت ان کی عمر ۹ سال تھی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہوا، اس وقت اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۱۸ برس تھی۔ ۵۷ سال کی عمر میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں آپ کا وصال ہوا۔

6715 – حَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِیُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِیُّ، حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ: اَنَّ عُرْوَةَ، كَتَبَ اِلَى الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ، وَنَكَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مُتَوَفّٰى خَدِيْجَةَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيَهَا فِى الْمَنَامِ ثَلَاثَ مِرَارٍ يُقَالُ هٰذِهِ امْرَاَتُكَ عَائِشَةُ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ يَوْمَ نَكَحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنْتَ سِتِّ سِنِيْنَ، ثُمَّ بَنَى بِهَا وَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَهِىَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ، وَمَاتَتْ

عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ لَيْلَةَ الثُّلَاثَاءِ بَعْدَ صَلَاةِ الْوِتْرِ، وَدُفِنَتْ مِنْ لَيْلَتِهَا بِالْبَقِيعِ لِخَمْسَ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ وَصَلَّى عَلَيْهَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَانَ مَرْوَانُ غَائِبًا، وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَخْلُفُهُ

✧✧مصعب بن عبداللہ زبیری عبداللہ بن معاویہ کے واسطے سے ہشام بن عروہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت عروہ نے ولید بن عبدالملک بن مروان کو ایک مکتوب لکھا جس کے مندرجات میں سے یہ بھی تھا ''اور رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا۔ رسول اللہ ﷺ کو خواب میں تین مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دکھائی گئیں اور آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ یہ تمہاری بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا ہے۔ جس دن رسول اللہ ﷺ نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اس دن اُن کی عمر ۷ سال تھی، پھر جب رخصتی ہوئی اور آپ مدینہ تشریف لائے، اس وقت اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۹ سال تھی۔ آپ کا وصال منگل کی رات کو نماز وتر کے بعد ہوا، اُسی رات آپ کو ۱۶ رمضان المبارک کو جنت البقیع میں دفن کر دیا گیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی، اس دن مروان وہاں پر موجود نہ تھا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اُس کے نائب ہوا کرتے تھے۔

6716 - حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِاللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: عَائِشَةُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أُمُّهَا أُمُّ رُومَانَ بِنْتُ عَامِرِ بْنِ عُوَيْمِرِ بْنِ عَبْدِشَمْسِ بْنِ عَتَّابِ بْنِ أُذَيْنَةَ بْنِ سُبَيْعِ بْنِ دُهْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ غَنْمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ كِنَانَةَ، تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ سَنَةَ عَشْرٍ مِنَ النُّبُوَّةِ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بِثَلَاثِ سِنِينَ، وَعَرَّسَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ عَلَى رَأْسِ ثَمَانِيَةِ أَشْهُرٍ مِنَ الْهِجْرَةِ، وَكَانَتْ يَوْمَ ابْتَنَى بِهَا بِنْتَ تِسْعِ سِنِينَ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ رَيْطَةَ، عَنْ، عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا سُئِلَتْ مَتَى بَنَى بِكِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: لَمَّا هَاجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ خَلَّفَ وَخَلَّفَ بَنَاتَهُ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ بَعَثَ إِلَيْنَا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَبَعَثَ مَعَهُ أَبَا رَافِعٍ مَوْلَاهُ وَأَعْطَاهُمْ بَعِيرَيْنِ وَخَمْسَ مِائَةِ دِرْهَمٍ أَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ يَشْتَرِيَانِ بِهَا مَا يَحْتَاجَانِ إِلَيْهِ مِنَ الظَّهْرِ، وَبَعَثَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَعَهُمَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُرَيْقِطٍ الدِّيلِيَّ بِبَعِيرَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً وَكَتَبَ إِلَى عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ يَأْمُرُهُ أَنْ يَحْمِلَ أَهْلَهُ أُمَّ رُومَانَ وَأَنَا وَأُخْتِي أَسْمَاءَ امْرَأَةَ الزُّبَيْرِ، فَخَرَجُوا مُصْطَحِبِينَ، فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلَى قُدَيْدٍ اشْتَرَى زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ بِتِلْكَ الْخَمْسِ مِائَةِ دِرْهَمٍ ثَلَاثَةَ أَبْعِرَةٍ، ثُمَّ دَخَلُوا مَكَّةَ جَمِيعًا وَصَادَفُوا طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يُرِيدُ الْهِجْرَةَ بِآلِ أَبِي بَكْرٍ، فَخَرَجْنَا جَمِيعًا وَخَرَجَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَأَبُو رَافِعٍ بِفَاطِمَةَ وَأُمِّ كُلْثُومٍ وَسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ، وَحَمَلَ زَيْدٌ أُمَّ أَيْمَنَ، وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، وَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بِأُمِّ رُومَانَ وَأُخْتَيْهِ، وَخَرَجَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ وَاصْطَحَبْنَا جَمِيعًا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبِيضِ

مِنْ مِنِّي نَفَرَ بَعِيرِي وَأَنَا فِي مِحَفَّةٍ مَعِي فِيهَا أُمِّي، فَجَعَلَتْ أُمِّي تَقُولُ: وَابْنَتَاهُ وَاعَرُوسَاهُ، حَتَّى أُدْرِكَ بَعِيرُنَا وَقَدْ هَبَطَ مِنْ لِفْتَ فَسَلِمَ ثُمَّ إِنَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، فَنَزَلْتُ مَعَ عِيَالِ أَبِي بَكْرٍ، وَنَزَلَ آلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ يَبْنِي الْمَسْجِدَ وَأَبْيَاتًا حَوْلَ الْمَسْجِدِ، فَأَنْزَلَ فِيهَا أَهْلَهُ وَمَكَثْنَا أَيَّامًا فِي مَنْزِلِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَارَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَبْنِيَ بِأَهْلِكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الصَّدَاقُ فَأَعْطَاهُ أَبُو بَكْرٍ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشًّا، فَبَعَثَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَبَنَى بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي هٰذَا الَّذِي أَنَا فِيهِ، وَهُوَ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدُفِنَ فِيهِ، وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ بَابًا فِي الْمَسْجِدِ وِجَاهَ بَابِ عَائِشَةَ، قَالَتْ: وَبَنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوْدَةَ فِي أَحَدِ ثَلَاثِ الْبُيُوتِ الَّتِي إِلَى جَنْبِي وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ عِنْدَهَا قَالَ: وَتُوُفِّيَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَنَةَ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مَيْمُونٍ مَوْلَى عُرْوَةَ، عَنْ حَبِيبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ قَالَ: لَمَّا مَاتَتْ خَدِيجَةُ حَزِنَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِعَائِشَةَ فِي مَهْدٍ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللَّهِ هٰذِهِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ حُزْنِكَ وَإِنَّ فِي هٰذِهِ لَخَلَفًا مِنْ خَدِيجَةَ، ثُمَّ رَدَّهَا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْتَلِفُ إِلَى بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ وَيَقُولُ: يَا أُمَّ رُومَانَ، اسْتَوْصِي بِعَائِشَةَ خَيْرًا وَاحْفَظِينِي فِيهَا فَكَانَ لِعَائِشَةَ بِذَلِكَ مَنْزِلَةٌ عِنْدَ أَهْلِهَا وَلَا يَشْعُرُونَ بِأَمْرِ اللَّهِ فِيهَا، فَأَتَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَا كَانَ يَأْتِيهِمْ وَكَانَ لَا يُخْطِئُهُ يَوْمٌ وَاحِدٌ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَ بَيْتَ أَبِي بَكْرٍ مُنْذُ أَسْلَمَ إِلَى أَنْ هَاجَرَ، فَيَجِدُ عَائِشَةَ مُتَسَتِّرَةً بِبَابِ أَبِي بَكْرٍ تَبْكِي بُكَاءً حَزِينًا، فَسَأَلَهَا فَشَكَتْ أُمَّهَا وَذَكَرَتْ أَنَّهَا تُولَعُ، فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ عَلَى أُمِّ رُومَانَ فَقَالَ: يَا أُمَّ رُومَانَ، أَلَمْ أُوصِكِ بِعَائِشَةَ أَنْ تَحْفَظِينِي فِيهَا؟ فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّهَا بَلَّغَتِ الصِّدِّيقَ عَنَّا وَأَغْضَبَتْهُ عَلَيْنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَإِنْ فَعَلَتْ قَالَتْ أُمُّ رُومَانَ: لَا جَرَمَ لَا سُؤْتُهَا أَبَدًا وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وُلِدَتْ فِي السَّنَةِ الرَّابِعَةِ مِنَ النُّبُوَّةِ وَتَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّنَةِ الْعَاشِرَةِ فِي شَوَّالٍ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ ابْنَةُ سِتِّ سِنِينَ، وَتَزَوَّجَهَا بَعْدَ سَوْدَةَ بِشَهْرٍ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي سَبْرَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ سَالِمٍ سَبَلَانَ، قَالَ: مَاتَتْ عَائِشَةُ لَيْلَةَ السَّابِعَ عَشْرَةَ مِنْ رَمَضَانَ بَعْدَ الْوِتْرِ، فَأَمَرَتْ أَنْ تُدْفَنَ مِنْ لَيْلَتِهَا، وَاجْتَمَعَ الْأَنْصَارُ وَحَضَرُوا فَلَمْ تُرَ لَيْلَةً أَكْثَرَ نَاسًا مِنْهَا، نَزَلَ أَهْلُ الْعَوَالِي، فَدُفِنَتْ بِالْبَقِيعِ

بِالْبَقِيعِ وَابْنُ عُمَرَ، فِي النَّاسِ لَا يُنْكِرُهُ وَكَانَ مَرْوَانُ، اعْتَمَرَ تِلْكَ السَّنَةَ فَاسْتَخْلَفَ أَبَا هُرَيْرَةَ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: عائشہ بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا کی والدہ ''ام رومان بنت عامر بن عویمر بن عبد شمس بن عتاب بن اذینہ بن سبیع بن دہمنا بن حارث بن غنم بن مالک بن کنانہ'' ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے تین سال پہلے نبوت کے ۱۰ ویں سال شوال المکرّم میں ان سے نکاح کیا، اور ہجرت کے ۸ ماہ بعد شوال المکرّم میں ان کی رخصتی عمل میں آئی، اور رخصتی کے وقت ان کی عمر ۹ سال تھی۔

ابن عمر اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آپ کی رخصتی کب ہوئی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ ہجرت کر گئے تو آپ کی صاحبزادیوں کو اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادیوں اور اہل وعیال کو مکہ ہی میں چھوڑ گئے تھے، جب آپ مدینہ منورہ پہنچ گئے تب آپ نے ہماری طرف حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور ان کے ہمراہ اپنے آزاد کردہ غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کو بھی بھیجا، ان لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو اونٹ اور ۵۰۰ درہم دیئے، تاکہ اس سے وہ اپنی ضرورت کی سواری خرید لیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سب مدینہ منورہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے لئے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن اریقط دیلی رضی اللہ عنہ کو دو یا تین اونٹ دے کر بھیجا اور حضرت عبداللہ بن ابی اکبر رضی اللہ عنہما کی جانب خط لکھ کر حکم دیا کہ وہ ان کی بیوی ''ام رومان'' کو، مجھے اور میری بہن اسماء زوجہ زبیر کو ساتھ لے کر مدینہ شریف آجائیں، یہ لوگ صبح سویرے وہاں سے نکل پڑے، مقام قدید میں پہنچ کر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے ان ۵۰۰ درہموں کے تین اونٹ خریدے، پھر سب لوگ مکہ میں آگئے، اِدھر طلحہ بن عبیداللہ بھی ہجرت کے ارادے سے آلِ ابوبکر کے پاس آگئے، چنانچہ ہم سب اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ تیار ہو گئے، حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا اور حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لیا، حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ''ام ایمن'' کو اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو ساتھ لیا، حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے ''ام رومان اور اپنی دونوں بہنوں کو ساتھ لیا۔ اور حضرت طلحہ بن عبیداللہ بھی ساتھ ہی روانہ ہو گئے، جب ہم منی سے مقام بیض میں پہنچے تو میرا اونٹ بھاگ گیا اور میں پالکی میں موجود تھی میرے ساتھ میری والدہ بھی تھی، میری والدہ ''وابنتاہ'' اور ''واعروساہ'' کی آوازیں لگانے لگی، پھر ہمارا اونٹ مل گیا وہ لفت پہاڑی سے نیچے گر گیا تھا لیکن (کسی چوٹ وغیرہ سے) سلامت رہا۔ پھر ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے، میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اہل وعیال کے ہمراہ ٹھہری، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں مسجد اور اس کے ساتھ حجرے تعمیر فرما رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو ان میں ٹھہرایا، ہم تھوڑا عرصہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاں ہی ٹھہرے۔ ایک دفعہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ابھی تک رخصتی نہ لینے کی وجہ دریافت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حق مہر (نہ ہونے) کی وجہ سے میں رخصتی نہیں لے رہا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ۱۲ اوقیہ اور ایک نش (ایک نش نصف اوقیہ کا ہوتا ہے، اس کی مالیت ۵۰۰ درہم ہوتی ہے۔ شفیق) بطور تحفہ دے دیئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سب ہماری طرف (بطور حق مہر) بھیجا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ اِس حجرے میں سلسلہ ازدواج شروع فرمایا۔ یہ وہی حجرہ ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا اور اسی میں آپ کی تدفین بھی ہوئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے سامنے مسجد میں دروازہ رکھا، آپ

فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ میرے پہلو میں جو تین حجرے ہیں، ان میں سے ایک میں حضور ﷺ نے حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ازدواج کیا۔ رسول اللہ ﷺ اکثر انہی (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کے پاس ہوا کرتے تھے۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا وصال رمضان المبارک میں سن ۵۸ ہجری کو ہوا۔

محمد بن عمر اپنی سند کے ہمراہ حبیب جو کہ عروہ کے آزاد کردہ غلام ہیں کا یہ بیان نقل کیا ہے ''جب اُمّ المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو رسول اللہ ﷺ بہت شدید پریشان ہوئے تو حضرت جبریل امین علیہ السلام ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایک پنگھوڑے میں لے کر حاضر ہوئے، اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ یہ آپ کا غم کافی حد تک ختم کردے گی، اس میں (آپ کو) خدیجہ رضی اللہ عنہا جیسا سکون ملے گا، پھر ان کو واپس لے گئے۔ رسول اللہ ﷺ اکثر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے جایا کرتے تھے اور (حضرت عائشہ کی والدہ سے) کہتے: اے اُمّ رومان! عائشہ کا خیال رکھا کرو اور اس کے حوالے سے میری بھی حفاظت کیا کرو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ان کی بہت عزت تھی، اور ان کے بارے میں ان کو اللہ تعالیٰ کے حکم کا کچھ پتا نہ تھا۔ جب سے حضرت ابوبکر نے اسلام قبول کیا اس وقت سے ہجرت تک حضور ﷺ بلاناغہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے جایا کرتے تھے، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے گھر تشریف لائے ہوئے تھے، آپ نے دیکھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دروازے کے پیچھے چھپی ہوئی ہیں، بہت غمگین ہیں اور رو رہی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پریشان اور رونے کا سبب پوچھا تو انہوں نے اپنی والدہ کی شکایت کی، اور بتایا کہ وہ آپ ﷺ سے بہت محبت کرتی ہیں، یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کی آنکھ سے آنسو نکل پڑے، آپ اُمّ رومان کے پاس گئے اور فرمایا: اے اُمّ رومان! میں نے تمہیں تاکید نہیں کی تھی کہ اس کے سلسلے تم میری حفاظت کرنا، انہوں نے بتایا: یارسول اللہ ﷺ اس نے ابوبکر صدیق کو ہماری شکایت کی ہے جس کی وجہ سے وہ ہم سے خفا ہو گئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے کہا: اس نے اگرچہ یہ کیا ہے (لیکن آپ کو نہیں چاہئے تھا کہ اس کو پریشان کرتی) ام رومان نے کہا: آج کے بعد آپ کو پھر کبھی شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبوت کے چوتھے سال پیدا ہوئیں، رسول اللہ ﷺ نے نبوت کے دسویں سال ان سے نکاح کیا، نکاح کے وقت ان کی عمر ۶ سال تھی، حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کے ایک ماہ بعد رسول اللہ ﷺ نے ان سے نکاح کیا۔

✧✧ محمد بن عمر اپنی سند کے ہمراہ سالم بن سبلان کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ۱۷ رمضان کی رات کو وتر کے بعد فوت ہوئیں۔ آپ نے وصیت کی تھی کہ مجھے رات ہی میں دفن کرنا، اکثر انصار جمع ہو گئے تھے، کبھی کسی رات میں اتنے لوگ جمع نہیں ہوئے تھے جتنے اس رات جمع ہوئے تھے، دور دراز کے گاؤں دیہاتوں کے لوگ بھی آ گئے تھے، آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

محمد بن عمر اپنی سند کے ساتھ حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جنت البقیع میں اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا جنازہ پڑھایا، ابن عمر نے اس کو برا نہیں سمجھا، مروان اس سال عمرے پر گیا ہوا تھا، اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر کیا تھا۔

6717 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا اَبُو الْبَخْتَرِيّ عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ الْعَبْدِيّ، ثنا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا وَكَانَتْ تُحَدِّثُ نَفْسَهَا اَنْ تُدْفَنَ فِي بَيْتِهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِىْ بَكْرٍ، فَقَالَتْ: اِنِّى اَحْدَثْتُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَثًا ادْفُنُوْنِىْ مَعَ اَزْوَاجِهِ فَدُفِنَتْ بِالْبَقِيعِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6717 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خود اپنے بارے میں وصیت فرمایا کرتی تھیں کہ انہیں ان کے حجرے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے قریب دفن کیا جائے، آپ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد میں نے فیصلہ کیا کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دیگر ازواج کے ہمراہ جنت البقیع میں دفن ہونا ہے، چنانچہ ان کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6718 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِى اَبِى، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيّ، ثنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِىْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْاَسَدِيّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَحْلِفُ بِاللّٰهِ اَنَّهَا زَوْجَتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6718 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہا کرتے تھے کہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دنیا اور آخرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں۔

❁❁ یہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6719 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، ثنا صَالِحُ بْنُ حَبِيْبِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، ثنا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، حَدَّثَنِى الْحَرِيشُ بْنُ الْحَارِثِ، ثنا ابْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: "تُوُفِّىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَلَيْلَتِي، وَبَيْنَ سَحْرِى وَنَحْرِى، وَدَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ مِنْ اَرَاكٍ رَطْبٌ، فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، اقْضِمْهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ فَدَفَعَهُ اِلَىَّ فَنَاوَلْتُهُ اِيَّاهُ فَرَدَّهُ اِلَىَّ، فَقَضَمْتُهُ وَسَوَّيْتُهُ، فَدَفَعْتُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسَوَّكَ بِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6719 – صحيح

✧✧ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال میری باری کے دن، میرے حجرے میں، میری

رات میں، میرے سینے پر ہوا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما حاضرِ بارگاہ ہوئے، ان کے پاس پیلو کی مسواک تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی طرف دیکھا، میں نے کہا: اے عبدالرحمٰن! اس کو وہاں سے اٹھا لیجئے، انہوں نے وہ مسواک اٹھا کر مجھے دے دی، میں نے چبا کر نرم کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مسواک استعمال فرمائی۔

6720 - اَخْبَـرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثنا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِى وَفِى يَوْمِى وَبَيْنَ سَحْرِى وَنَحْرِى، وَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِىْ بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ رَطْبٌ، فَنَظَرَ اِلَيْهِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّ لَهُ فِيْهِ حَاجَةً، فَاَخَذْتُهُ فَمَضَغْتُهُ وَقَضَمْتُهُ وَطَيَّبْتُهُ، ثُمَّ دَفَعْتُهُ اِلَيْهِ فَاسْتَنَّ كَاَحْسَنِ مَا رَاَيْتُهُ مُسْتَنًّا قَطُّ، ثُمَّ ذَهَبَ يَرْفَعُهُ اِلَيَّ، فَسَقَطَتْ يَدُهُ، فَاَخَذْتُ اَدْعُو لَهُ بِدُعَاءٍ كَانَ يَدْعُو لَهُ بِهِ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَكَانَ هُوَ يَدْعُو بِهِ اِذَا مَرِضَ، فَلَمْ يَدْعُ بِهِ فِي مَرَضِهِ ذَاكَ فَرَفَعَ بَصَرَهُ اِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ: الرَّفِيقُ الْاَعْلَى وَفَاضَتْ نَفْسُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى جَمَعَ بَيْنَ رِيقِى وَرِيقِهِ فِي اٰخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

(التعليق - من تلخيص الذهبى) 6720 - على شرط البخارى ومسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال میرے گھر، میرے دن، میری رات، میرے سینے پر ہوا، حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما وہاں آئے، ان کے پاس ایک تازہ مسواک تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کی جانب دیکھنے لگے، میں سمجھ گئی کہ آپ کا مسواک کرنے کو دل کر رہا ہے، میں نے ان سے مسواک پکڑی، اس کو چبا کر، نرم کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کر دی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مسواک غیر معمولی طور پر بہت زیادہ استعمال فرمائی، میں نے اس سے پہلے آپ کو کبھی ایسے مسواک کرتے نہیں دیکھا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مسواک میری جانب بڑھائی لیکن آپ کا ہاتھ نیچے گر گیا، میں آپ کے لئے وہ دعائیں پڑھنے لگی جو حضرت جبریل امین علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پڑھا کرتے تھے اور جو دعائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیماری کے عالم میں خود اپنے لئے پڑھا کرتے تھے، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیماری میں وہ دعائیں نہیں پڑھیں، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ آسمان کی جانب کیا اور کہا "الرفیق الاعلیٰ"۔ اس کے ساتھ ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پرواز کر گئی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کے آخری دن بھی مجھے آپ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔

6721 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، ثنا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ اَدْخُلُ الْبَيْتَ الَّذِى دُفِنَ مَعَهُمَا عُمَرُ، وَاللّٰهِ مَا دَخَلْتُ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدٌ عَلَيَّ ثِيَابِى حَيَاءً مِنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق - من تلخيص الذهبى) 6721 - سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اس حجرے میں جایا کرتی تھی، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدفون ہیں۔ اللہ کی قسم! حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حیاء کی بناء پر میں کبھی بھی بغیر پردہ کے وہاں نہیں گئی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6722 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، بِمَرْوَ، ثنا اَبُو الْمُوَجِّهِ، ثنا اَبُو عَمَّارٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ: لَقَدْ رَاَيْتُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَاقِفًا فِي حُجْرَتِي هٰذِهِ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاجِيهِ، فَلَمَّا دَخَلَ قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: بِمَنْ شَبَّهْتِيهِ؟ قُلْتُ: بِدِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتِ خَيْرًا كَثِيرًا، ذَاكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَمَا لَبِثْتُ اِلَّا يَسِيرًا حَتّٰى قَالَ: يَا عَائِشَةُ، هٰذَا جِبْرِيلُ يَقْرَاُ عَلَيْكِ السَّلَامَ، قَالَتْ: قُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ جَزَاهُ اللّٰهُ مِنْ دَخِيلٍ خَيْرًا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6722 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے حضرت جبریل امین علیہ السلام کو اپنے اس حجرے میں کھڑے دیکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ سرگوشی میں باتیں کیا کرتے تھے، جب وہ آئے تو میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کون ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں یہ کس آدمی جیسا لگتا ہے؟ میں نے کہا: دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ جیسا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک تم نے خیر کثیر دیکھی ہے، وہ جبریل امین علیہ السلام ہیں۔ پھر تھوڑی ہی دیر کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جبریل تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ میں نے ان الفاظ میں ان کے سلام کا جواب دیا ''وعلیہ السلام جزاہ اللہ من دخیل خیرا'' (وعلیہ السلام، اللہ تعالیٰ یہاں آنے کی ان کو جزائے خیر عطا فرمائے)

6723 – اَخْبَرَنِي اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثنا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ، ثنا مُطَرِّفٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: فَرَضَ عُمَرُ، لِاُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ عَشَرَةَ آلَافٍ، وَزَادَ عَائِشَةَ اَلْفَيْنِ، وَقَالَ: اِنَّهَا حَبِيبَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6723 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے امہات المومنین کے لئے ۱۰۰۰۰ دراہم مقرر کئے تھے اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دو ہزار زائد پیش کیا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری ہیں۔

6724 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، بِمَرْوَ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنْبَاَ اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: " كَانَ عَطَاءُ اَهْلِ بَدْرٍ سِتَّةَ آلَافٍ سِتَّةَ آلَافٍ، وَكَانَ عَطَاءُ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ عَشَرَةَ آلَافٍ عَشَرَةَ آلَافٍ لِكُلِّ امْرَاَةٍ مِنْهُنَّ، غَيْرَ ثَلَاثِ

نِسْوَةٍ: عَائِشَةَ فَإِنَّ عُمَرَ قَالَ: أُفَضِّلُهَا بِأَلْفَيْنِ لِحُبِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا، وَصَفِيَّةَ وَجُوَيْرِيَةَ سَبْعَةَ آلَافٍ سَبْعَةَ آلَافٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ لِإِرْسَالِ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ إِيَّاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6724 – سکت عنه الذهبی فی التلخیص

✧✧ حضرت سعد فرماتے ہیں: بدری صحابہ کو چھ چھ ہزار حصص ملتے تھے اورامہات المومنین میں سے ہرایک کو دس دس ہزار۔ سوائے تین ازواج کے۔

(۱)ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے بارے میں فرمایا کرتے تھے، میں ان کو دوہزار زائد پیش کرتا ہوں کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لاڈلی زوجہ ہیں۔

(۲)ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

(۳)ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا

ان دونوں کو سات سات ہزار پیش کرتے تھے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے مطرف بن طریف کے ارسال کی وجہ سے اس کو نقل نہیں کیا۔

6725 – أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، أَنْبَأَ عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، حَدَّثَنِي ذَكْوَانُ أَبُو عَمْرٍو، مَوْلَى عَائِشَةَ، أَنَّ دُرْجًا قَدِمَ إِلَى عُمَرَ، مِنَ الْعِرَاقِ وَفِيْهِ جَوْهَرٌ، فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: تَدْرُونَ مَا ثَمَنُهُ؟ قَالُوا: لَا، وَلَمْ يَدْرُوا كَيْفَ يَقْسِمُونَهُ، فَقَالَ: تَأْذَنُوْنَ أَنْ أَبْعَثَ بِهِ إِلَى عَائِشَةَ لِحُبِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، فَبَعَثَ بِهِ إِلَيْهَا، فَفَتَحَتْهُ فَقَالَتْ: مَاذَا فُتِحَ عَلَى ابْنِ الْخَطَّابِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اللّٰهُمَّ لَا تُبْقِنِي لِعَطِيَّتِهِ لِقَابِلٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ إِذَا صَحَّ سَمَاعُ ذَكْوَانَ أَبِي عَمْرٍو وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6725 – فيه إرسال

✧✧ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے آزادکردہ غلام ابوعمرو کہتے ہیں: عراق سے ایک تابوت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اس میں ہیرا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تم جانتے ہو کہ اس کی قیمت کیا ہے؟ انہوں نے کہا: جی نہیں۔ اوران کو یہ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اس کو تقسیم کیسے کیا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم لوگ اجازت دو تو میں یہ ہیرا اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھیج دیتا ہوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بہت محبت کرتے تھے۔ سب لوگوں نے متفقہ طور پر اجازت دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ صندوق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیج دیا۔ ام المومنین نے اس کو کھول کر دیکھا تو بے ساختہ بول

انھیں: رسول اللہ ﷺ کے بعد ابن خطاب رضی اللہ عنہ پر فتوحات کا کیسا دروازہ کھلا ہے، اے اللہ! تو مجھے آئندہ ان کے عطیہ کے لئے باقی نہ رکھنا۔

6726 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثنا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثنا الْحُمَيْدِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: جَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَاذِنُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي مَرَضِهَا، فَاَبَتْ اَنْ تَاذَنَ لَهُ، فَقَالَ لَهَا بَنُو اَخِيهَا: ائْذَنِي لَهُ فَاِنَّهُ مِنْ خَيْرِ وَلَدِكِ، قَالَتْ: دَعُونِي مِنْ تَزْكِيَتِهِ، فَلَمْ يَزَالُوا بِهَا حَتّٰى اَذِنَتْ لَهُ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِنَّمَا سُمِّيتِ اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ لِتَسْعَدِي وَاِنَّهُ لَاسْمُكِ قَبْلَ اَنْ تُولَدِي، اِنَّكِ كُنْتِ مِنْ اَحَبِّ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اِلَّا طَيِّبًا، وَمَا بَيْنَكِ وَبَيْنَ اَنْ تَلْقَى الْاَحِبَّةَ اِلَّا اَنْ تُفَارِقَ الرُّوحُ الْجَسَدَ، وَلَقَدْ سَقَطَتْ قِلَادَتُكِ لَيْلَةَ الْاَبْوَاءِ، فَجَعَلَ اللّٰهُ لِلْمُسْلِمِينَ خِيَرَةً فِي ذٰلِكَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى آيَةَ التَّيَمُّمِ وَنَزَلَتْ فِيكِ آيَاتٌ مِنَ الْقُرْآنِ، فَلَيْسَ مَسْجِدٌ مِنْ مَسَاجِدِ الْمُسْلِمِينَ اِلَّا يُتْلَى فِيهِ عُذْرُكِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، فَقَالَتْ: دَعْنِي مِنْ تَزْكِيَتِكَ لِي يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، فَوَدِدْتُ اَنِّي كُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6726 – صحيح

✧✧ ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں: جب اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار ہوئیں تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان کی عیادت کے لئے آئے، اندر آنے کی اجازت مانگی، ام المومنین نے اجازت نہ دی، اُمّ المومنین کے بھتیجوں نے سفارش کی کہ آپ ان کو اجازت دے دیجئے، یہ تو آپ کے خیر خواہ ہیں، اُمّ المومنین نے پھر انکار کیا، وہ لوگ مسلسل سفارش کرتے رہے، بالآخر انہوں نے اجازت دے دی۔ جب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان کے پاس آئے اور کہنے لگے: ''آپ کی سعادت مندی کی بناء پر آپ کا نام ''ام المومنین'' ہے، اور آپ کا یہ نام آپ کی پیدائش سے بھی پہلے کا ہے، رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ آپ سے محبت کرتے تھے، اور رسول اللہ ﷺ آپ ہی سے محبت کرتے تھے، جب تک جسم میں روح ہے، آپ سے محبت کرنے والے آپ سے ملنے آتے رہیں گے، ابواء کی رات آپ کا ہار گم ہو گیا تھا، اللہ تعالیٰ نے وہ بھی امت کے لئے بہتر کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے تیمم کے احکام والی آیت نازل فرمائی۔ آپ کے حق میں قرآن کی آیات نازل ہوئیں۔ مسلمانوں کی ہر مسجد میں دن رات آپ کے عذر کی آیات تلاوت ہوتی رہیں گی۔ اُمّ المومنین نے کہا: اے ابن عباس مجھے میرے حال پر چھوڑ دو، میں چاہتی ہوں، کاش کہ میں نسیا منسیا ہو جاتی (یعنی میرا نام و نشان تک مٹ جائے)

✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6727 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثنا ابْنُ اَبِي عُمَرَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي سَعْدٍ سَعِيدِ بْنِ الْمَرْزُبَانِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: "مَا تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَاهُ جِبْرِيلُ بِصُورَتِي وَقَالَ: هٰذِهِ زَوْجَتُكَ، وَتَزَوَّجَنِي وَاِنِّي لَجَارِيَةٌ عَلَيَّ حَوْفٌ، فَلَمَّا

تَزَوَّجَنِي اَلْقَى اللّٰهُ عَلَيَّ حَيَاءً وَاَنَا صَغِيرَةٌ " قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: الْحَوْفُ سُيُورٌ تَكُونُ فِي وَسَطِهَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6727 – صحيح

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میری شادی سے پہلے حضرت جبریل امین علیہ السلام نے میری تصویر لا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائی اور کہا: یہ آپ کی بیوی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا، میں اس وقت چھوٹی بچی تھی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کرلیا، اللہ تعالیٰ نے مجھ پر حیاء القاء فرمادیا میں اس وقت چھوٹی تھی۔

زہری کہتے ہیں: حوف ایک تسمہ ہے جو کمر پر باندھا جاتا ہے۔ (یہ ازار نما چمڑے کی ایک چیز ہوتی ہے جس کو بچے پہنتے ہیں۔ المنجد)

6728 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي بِمَرْوَ، ثنا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثنا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الطُّفَيْلِ، عَنْ رُمَيْثَةَ اُمِّ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عَتِيقٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَلَّمْنَنِي صَوَاحِبِي اَنْ اُكَلِّمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَاْمُرَ النَّاسَ فَيُهْدُونَ لَهُ حَيْثُ كَانَ، فَاِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَاِنَّا نُحِبُّ الْخَيْرَ كَمَا تُحِبُّهُ عَائِشَةُ، فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُرَاجِعْنِي، فَجَاءَنِي صَوَاحِبِي فَاَخْبَرْتُهُنَّ بِاَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُكَلِّمْنِي، فَقُلْنَ: وَاللّٰهُ لَا تَدَعِيهِ وَمَا هٰذَا حِينَ تَدَعِيهِ قَالَتْ: فَدَارَ فَكَلَّمْتُهُ فَقُلْتُ: اِنَّ صَوَاحِبِي قُلْنَ لِي اَنْ اُكَلِّمَكَ تَاْمُرُ النَّاسَ فَيُهْدُونَ لَكَ حَيْثُ كُنْتَ، فَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ الْمَقَالَةِ الْاُولَى مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا، كُلُّ ذٰلِكَ يَسْكُتُ عَنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: يَا اُمَّ سَلَمَةَ، لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ، فَاِنِّي وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ الْوَحْيُ عَلَيَّ وَاَنَا فِي ثَوْبِ امْرَاَةٍ مِنْ نِسَائِي غَيْرَ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَقُلْتُ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَسُوءَكَ فِي عَائِشَةَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6728 – صحيح

ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میری ساتھیوں (دیگر ازواج) نے مجھے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کروں کہ آپ لوگوں کو حکم دیں کہ وہ جس زوجہ کے گھر ہوں وہ وہیں پر اپنے تحائف بھیجا کریں۔ کیونکہ لوگ تحائف بھیجنے کے لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری آنے کا انتظار کیا کرتے تھے، اور یہ کہ ہم بھی اسی طرح بھلائی چاہتی ہیں، جیسے عائشہ رضی اللہ عنہا چاہتی ہے۔ (میں نے یہ بات کہی تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی، اور مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ میری ساتھی میرے پاس آئیں، میں نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ انہوں نے کہا: تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے لگی رہو، اور بار بار یہ بات کہتی رہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب اگلی مرتبہ ان کی باری پر ان کے گھر تشریف لائے تو انہوں نے کہا: میری سہیلیوں نے کہا ہے کہ میں آپ سے بات کروں کہ آپ لوگوں کو حکم دے دیں کہ میں جہاں ہوں، اپنے تحائف وغیرہ وہیں بھیجا کرو، میں نے

حضور ﷺ کی بارگاہ میں دویا تین مرتبہ یہ بات کہی، لیکن ہر بار حضور ﷺ خاموشی اختیار فرماتے۔ (آخری بار جب میں نے یہی بات کہی تو) حضور ﷺ نے فرمایا: اے اُمّ سلمہ! تم عائشہ کے حوالے سے مجھے ٹینشن مت دیا کرو۔ کیونکہ صرف عائشہ وہ خاتون ہیں جن کے بستر میں بھی مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: عائشہ کے حوالے سے آپ کو تکلیف دینے سے میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں۔

6729 – حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الشَّيْبَانِيُّ، ثنا اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنُ شُعَيْبٍ الْفَقِيهُ النَّسَائِيُّ بِمِصْرَ، ثنا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاُمَوِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِي، حَدَّثَنِيْ اَبُو الْعَنْبَسِ سَعِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: حَدَّثَتْنَا عَائِشَةُ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَتَكَلَّمْتُ اَنَا فَقَالَ: اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُونِيْ زَوْجَتِي فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ؟ قُلْتُ: بَلَى وَاللّٰهِ، قَالَ: فَاَنْتِ زَوْجَتِي فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَبُو الْعَنْبَسِ هٰذَا: سَعِيدُ بْنُ كَثِيرٍ مَدَنِيٌّ ثِقَةٌ وَالْحَدِيثُ صَحِيحٌ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6729 – صحيح

❖❖ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کیا۔ آپ فرماتی ہیں: میں نے کہا: (وہ تو فاطمہ کی فضیلت ہے،) میں کہاں گئی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم دنیا اور آخرت میں میری بیوی ہو؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں راضی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو تم دنیا آخرت میں میری بیوی ہو۔

❀❀ اس حدیث کے راوی ''ابوالعنبس'' (کا اصل نام) سعید بن کثیر ہے، مدنی ہیں، ثقہ ہیں، اور یہ حدیث صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6730 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، ثنا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ، ثنا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ، ثنا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الضَّحَّاكِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَفْوَانَ اَتَى عَائِشَةَ وَآخَرَ مَعَهُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ، لِاَحَدِهِمَا: اَسَمِعْتَ حَدِيثَ حَفْصَةَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: نَعَمْ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ: وَمَا ذَاكَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَتْ: خِلَالٌ لِي تِسْعٌ لَمْ تَكُنْ لِاَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ قَبْلِي اِلَّا مَا آتَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ، وَاللّٰهِ مَا اَقُولُ هٰذَا اِنِّي اَفْخَرُ عَلَى اَحَدٍ مِنْ صَوَاحِبَاتِي، فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ: وَمَا هُنَّ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَتْ: جَاءَ الْمَلَكُ بِصُورَتِي اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنَةُ سَبْعِ سِنِينَ، وَاُهْدِيتُ اِلَيْهِ وَاَنَا ابْنَةُ تِسْعِ سِنِينَ، وَتَزَوَّجَنِي بِكْرًا لَمْ يَكُنْ فِي اَحَدٍ مِنَ النَّاسِ، وَكَانَ يَاْتِيهِ الْوَحْيُ وَاَنَا وَهُوَ فِي لِحَافٍ وَاحِدٍ، وَكُنْتُ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيْهِ، وَنَزَلَ فِيَّ آيَاتٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَادَتِ الْاُمَّةُ تَهْلِكُ فِيهِ، وَرَاَيْتُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَلَمْ يَرَهُ اَحَدٌ مِنْ نِسَائِهِ غَيْرِي، وَقُبِضَ فِي بَيْتِي لَمْ يَلِهِ اَحَدٌ غَيْرُ الْمَلَكِ اِلَّا اَنَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6730 – صحيح

✧✧ عبدالرحمٰن بن ضحاک بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن صفوان اور ایک دوسرا شخص اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان میں سے ایک سے فرمایا: اے فلاں! کیا تم نے حفصہ والی بات سنی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں اے اُمّ المومنین۔ حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے اُمّ المومنین! وہ کون سی بات ہے؟ اُمّ المومنین نے فرمایا: میری نو خاصیتیں ایسی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی خاتون کو نصیب نہیں ہوئیں، سوائے اس فضیلت کے جو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا کو عطا فرمائی ہے۔ اللہ کی قسم! میں اپنی ساتھیوں (دیگر امہات المومنین) پر فخر کرتے ہوئے نہیں کہہ رہی ہوں۔ حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اُمّ المومنین! وہ نو خاصیتیں کون کون سی ہیں؟

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

○ فرشتہ میری تصویر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا۔

○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا، اس وقت میری عمر ۷ برس تھی۔

○ میری رخصتی عمل میں آئی تو اس وقت میری عمر ۹ برس تھی۔

○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں کنواری صرف میں ہوں۔

○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ایک لحاف میں ہوتے تھے اور عین اس حال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوا کرتی تھی۔

○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ مجھ سے محبت کرتے تھے۔

○ میرے حق میں قرآن کریم کی آیات نازل ہوئیں، جبکہ لوگ ہلاک ہونے کے قریب ہو چکے ہیں۔

○ میں نے حضرت جبریل امین علیہ السلام کی زیارت کی ہے۔

○ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال میرے حجرے میں ہوا، اُس وقت ملک الموت کے علاوہ صرف میں ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6731 – اَخْبَرَنِىْ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَ الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: (اِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ) (النور: 23) قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَائِشَةَ خَاصَّةً هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6731 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سورۃ النور کی آیت نمبر ۲۳

اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِى الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

''بیشک وہ جو عیب لگاتے ہیں انجان پارسا ایمان والیوں کو ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لئے بڑا

عذاب ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

بالخصوص سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حق میں نازل ہوئی۔

٭٭ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6732 - اَنْبَاَ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، وَيَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، قَالَا: ثنا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، ثنا خَالِدُ الْحَذَّاءُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِينَ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ خُطْبَةَ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، وَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، وَعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَالْخُلَفَاءِ هَلُمَّ جَرًّا اِلٰى يَوْمِي هٰذَا، فَمَا سَمِعْتُ الْكَلَامَ مِنْ فَمِ مَخْلُوقٍ اَفْخَمَ وَلَا اَحْسَنَ مِنْهُ مِنْ فِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6732 – سکت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور دیگر خلفاء کے آج تک خطبے سنتا آیا ہوں، لیکن جس احسن اور فصیح و بلیغ انداز میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا گفتگو فرمایا کرتی تھیں، میں نے ان میں سے کسی کو بھی ایسی گفتگو کرتے نہیں سنا ہے۔

6733 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثنا اَبُوْ سَعِيدِ بْنِ شَاذَانَ، ثنا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَعْلَمَ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَالْعِلْمِ وَالشِّعْرِ وَالطِّبِّ مِنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6733 – سکت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے کوئی شخص ایسا نہیں دیکھا جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ حلال وحرام، علم، شعر اور طب کو جانتا ہو۔

6734 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثنا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثنا الْحُمَيْدِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَوْ جُمِعَ عِلْمُ النَّاسِ كُلِّهِمْ، ثُمَّ عِلْمُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَانَتْ عَائِشَةُ اَوْسَعَهُمْ عِلْمًا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6734 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ زہری کہتے ہیں: اگر تمام لوگوں کا علم جمع کرلیا جائے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دیگر ازواج مطہرات کا علم جمع کرلیا جائے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا علم ان تمام سے زیادہ وسیع تھا۔

6735 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، ثنا زَائِدَةُ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

✧✧ حضرت موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں: میں نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ فصیح کسی کو نہیں دیکھا۔

6736 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنِي اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، اَنَّهُ قِيلَ لَهُ: هَلْ كَانَتْ عَائِشَةُ تُحْسِنُ الْفَرَائِضَ؟ قَالَ: اِي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدْ رَاَيْتُ مَشْيَخَةَ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُونَهَا عَنِ الْفَرَائِضِ

✧✧ حضرت مسروق کہتے ہیں: ان سے کسی نے پوچھا: کیا اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وراثت کے مسائل صحیح طرح جانتی تھیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے بڑے بڑے کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اُن سے وراثت کے مسائل پوچھتے دیکھا ہے۔

6737 – حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثنا مُسَبِّحُ بْنُ حَاتِمٍ الْعُكْلِيُّ، بِالْبَصْرَةِ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنِي حَمَّادٌ الْاَرْقَطُ، رَجُلٌ صَالِحٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، زَوْجِ خَيْرَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: تَقُولِينَ الشِّعْرَ وَاَنْتِ ابْنَةُ الصِّدِّيقِ وَلَا تُبَالِينَ، وَتَقُولِينَ الطِّبَّ فَمَا عِلْمُكِ فِيهِ؟ فَقَالَتْ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْقَمُ فَتَفِدُ عَلَيْهِ وُفُودُ الْعَرَبِ، فَيَصِفُونَ لَهُ فَاَحْفَظُ ذَلِكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6737 – حذفه الذهبی من التلخيص

✧✧ ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں: میں نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہو کر شعر کہتی ہیں؟ آپ کو کچھ پرواہ نہیں ہے؟ اور آپ کا طب کے متعلق علم کتنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوئے تو عرب کے بہت وفود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے لئے آتے تھے، وہ لوگ اپنے اپنے علم کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علاج بتایا کرتے تھے، میں نے وہ تمام سن کر یاد کر لئے ہیں۔

6738 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثنا ابْنُ اَبِي عُمَرَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا جَاءَتْ هِيَ وَاَبَوَاهَا اَبُو بَكْرٍ وَاُمُّ رُومَانَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا: اِنَّا نُحِبُّ اَنْ تَدْعُوَ لِعَائِشَةَ بِدَعْوَةٍ وَنَحْنُ نَسْمَعُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَائِشَةَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ مَغْفِرَةً وَاجِبَةً ظَاهِرَةً بَاطِنَةً فَعَجِبَ اَبَوَاهَا لِحُسْنِ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا، فَقَالَ: تَعْجَبَانِ هٰذِهِ دَعْوَتِي لِمَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6738 – منكر على جودة إسناده

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں، میرے والد صاحب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور میری والدہ حضرت اُمّ رومان رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گئے، میرے ماں باپ نے عرض کی: ہم چاہتے ہیں کہ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے کوئی دعا فرمائیں، ہم وہ دعا سنیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے یوں دعا فرمائی ''اے اللہ! عائشہ بنت

ابوبکرصدیق کی ظاہری، باطنی، حتمی مغفرت فرما''۔ نبی اکرم ﷺ کی یہ خوبصورت دعا، ان کے والدین کو بہت اچھی لگی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم عائشہ کے لئے میری اس دعا سے حیران کیوں ہو رہے ہو؟ میری یہ دعا ہر اس شخص کے لئے ہے جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور یہ میں اللہ تعالیٰ کا آخری رسول ہوں۔

6739 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، ثنا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِالْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيَّ، يَقُوْلُ: وَجَدْتُ عِنْدِي فِي كِتَابٍ سَمِعْتُهُ مِنَ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ، فَقِيْلَ: لَا نَعْنِيْ اَهْلَكَ، قَالَ: فَاَبُوْ بَكْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا وَبِهٖ يُعْرَفُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي)6739 - غريب جدا

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا: آپ سب سے زیادہ کس سے محبت فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ سے۔ آپ ﷺ سے عرض کی گئی: ہم آپ کی ازواج کے بارے میں نہیں پوچھ رہے، تو حضور ﷺ نے فرمایا: ابوبکر سے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن ان دونوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس کی اسناد شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق صحیح ہے، یہ حدیث اُسی اسناد کے ساتھ معروف ہے۔

6740 - حَدَّثَنِيْهِ عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، ثنا مُسَدَّدُ بْنُ قَطَنٍ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، ثنا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَيْشٍ فِيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيْكَ؟ قَالَ وَمَا تُرِيدُ اِلٰى ذٰلِكَ؟ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُرِيدُ اَنْ اَعْلَمَ ذَاكَ، قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ: اِنَّمَا اَعْنِيْ مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: اَبُوهَا

(التعليق - من تلخيص الذهبي)6740 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک لشکر کا سپہ سالار بنا کر بھیجا، اس لشکر میں حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ بھی تھے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ جب میں اس مہم سے واپس لوٹا تو میں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! آپ سب سے زیادہ کس سے محبت فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ سوال کرنے کا تمہارا مقصد کیا ہے؟ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! میں اپنے علم میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ سے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میں نے مردوں کے بارے میں پوچھا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے والد سے۔

6741 - حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْخَصِيبُ الصُّوفِيُّ، قَالَا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ، ثنا وَكِيعٌ، وَاَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَا: ثنا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ

بْنِ اَبِي حَازِمٍ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَجَعَ مِنْ غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ قَالَ: اِنَّمَا اَقُوْلُ مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ: اَبُوهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6741 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ جب وہ غزوہ ذات السلاسل سے واپس آئے تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سب سے زیادہ کس سے پیار کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ سے۔ میں نے کہا: میں نے مردوں کے حوالے سے پوچھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے والد سے۔

6742 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ، ثنا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، اَنْبَاَ بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ لِي عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ: اَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ لِي: كُلُّ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ عَائِشَةَ، قُلْتُ: اَمَّا اَنْتَ فَقَدْ خَالَفْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَتْ عَائِشَةُ اَحَبَّهُنَّ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6742 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عامر شعبی بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: عائشہ کے علاوہ میں سب امہات المومنین سے محبت کرتا ہوں۔ میں نے کہا: تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کررہے ہو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام ازواج سے زیادہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے محبت کیا کرتے تھے۔

6743 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُوسَى بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ، ثنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَا: ثنا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْمَاجِشُونِ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ مِنْ اَزْوَاجِكَ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: اَمَا اِنَّكِ مِنْهُنَّ قَالَتْ: فَخُيِّلَ لِي اَنَّ ذَاكَ اَنَّهُ لَمْ يَتَزَوَّجْ بِكْرًا غَيْرِي صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6743 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی ازواج میں سے جنت میں کون کون جائے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو بھی انہیں میں سے ہے۔ آپ فرماتی ہیں: اس سے مجھے اندازہ ہوگیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے علاوہ اور کسی کنواری لڑکی سے شادی نہیں کریں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6744 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، قَالَا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اِنِّي رَاَيْتُنِي عَلَى تَلٍّ وَحَوْلِي بَقَرٌ تُنْحَرُ فَقُلْتُ لَهَا: لَئِنْ صَدَقَتْ رُؤْيَاكِ

لَتَكُونَنَّ حَوْلَكَ مَلْحَمَةٌ، قَالَتْ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكَ، بِئْسَ مَا قُلْتَ، فَقُلْتُ لَهَا: فَلَعَلَّهُ اِنْ كَانَ اَمْرًا سَيَسُوءُكِ، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ لَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَفْعَلَ ذٰلِكَ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ ذُكِرَ عِنْدَهَا اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَتَلَ ذَا الثُّدَيَّةِ، فَقَالَتْ لِي: اِذَا اَنْتَ قَدِمْتَ الْكُوفَةَ فَاكْتُبْ لِي نَاسًا مِمَّنْ شَهِدَ ذٰلِكَ مِمَّنْ تَعْرِفُ مِنْ اَهْلِ الْبَلَدِ، فَلَمَّا قَدِمْتُ وَجَدْتُ النَّاسَ اَشْيَاعًا فَكَتَبْتُ لَهَا مِنْ كُلِّ شِيَعٍ عَشَرَةً مِمَّنْ شَهِدَ ذٰلِكَ قَالَ: فَاَتَيْتُهَا بِشَهَادَتِهِمْ فَقَالَتْ: لَعَنَ اللّٰهُ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، فَاِنَّهُ زَعَمَ لِي اَنَّهُ قَتَلَهُ بِمِصْرَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6744 – علی شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت مسروق فرماتے ہیں: اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں ایک ٹیلے پر ہوں اور میرے اردگرد اونٹ نحر کئے جا رہے ہیں۔ میں نے کہا: اگر آپ کا خواب سچا ہوا تو آپ کے اردگرد گھمسان کی جنگ ہوگی۔ اُمّ المومنین نے کہا: تم نے جو تعبیر بتائی ہے، میں اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں۔ میں نے کہا: ہوسکتا ہے کہ کوئی ایسا واقعہ رونما ہو جائے جو آپ کے لئے تکلیف دہ ہو۔ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! میری وجہ سے کوئی فتنہ برپا ہو، اس سے مجھے یہ زیادہ عزیز ہے کہ مجھے آسمان سے زمین پر پھینک دیا جائے۔ کچھ عرصہ بعد اُمّ المومنین کے ہاں اس بات کا تذکرہ ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ''ذوالثدیۃ'' کو قتل کر دیا ہے، تو آپ رضی اللہ عنہا نے مجھے حکم دیا کہ جب تم کوفہ میں آؤ تو شہر کے جتنے لوگ اُس معاملہ میں شریک ہوئے جن کو تم پہچانتے ہو، ان سب کے بارے میں مجھے مطلع کرنا۔ جب میں کوفہ میں آیا، میں نے لوگوں کو جماعت در جماعت پایا، میں نے اُمّ المومنین کی جانب خط لکھا کہ ہر جماعت میں دس آدمی اس میں شریک ہوئے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: میں ان کی گواہی بھی اُمّ المومنین کے پاس لایا، اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو عمرو بن العاص پر، کیونکہ وہ میرے بارے میں گمان رکھتا ہے کہ وہ مجھے مصر میں قتل کرے گا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6745 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، ثنا اَبُو عَاصِمٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ بَعَثَ اِلٰى عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِمِائَةِ اَلْفٍ، فَقَسَمَتْهَا حَتّٰى لَمْ تَتْرُكْ مِنْهَا شَيْئًا، فَقَالَتْ بَرِيرَةُ: اَنْتِ صَائِمَةٌ، فَهَلَّا ابْتَعْتِ لَنَا بِدِرْهَمٍ لَحْمًا؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لَوْ اَنِّي ذُكِّرْتُ لَفَعَلْتُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6745 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی جانب ایک لاکھ دراہم بھیجے، آپ نے وہ تمام کے تمام لوگوں میں تقسیم کر دیئے اور ان میں سے ایک درہم بھی اپنے لئے نہ رکھا، حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آپ تو روزے سے ہیں، آپ ہمارے لئے ہی ایک درہم کا گوشت خرید لیتی، اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا

نے فرمایا: یہ بات اگر مجھے یاد ہوتی تو میں ایسا کر لیتی۔

6746 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، ثنا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثنا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَمِعَتِ الصَّرْخَةَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ لِجَارِيَةٍ: اذْهَبِيْ فَانْظُرِي، فَجَاءَتْ فَقَالَتْ: وَجَبَتْ، فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ كَانَتْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَبَاهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6746 – فيه زمعة بن صالح وما روى له إلا مسلم مقرونا بآخر معه

✧✧ ام المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ پر کوئی چیخ سنی، انہوں نے اپنی لونڈی سے کہا: جاؤ اور دیکھ کر آؤ کیا ہوا؟ لونڈی دیکھ کر آئی تو بولی: جنگ شروع ہوگئی۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ عائشہ سے پیار کرتے تھے، سوائے اس کے والد کے، (یعنی اُن کے والد کے ساتھ اُن سے بھی زیادہ محبت کرتے تھے)

6747 - حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ، ثنا اَبُوْ مُسْلِمٍ الْمُسْتَمْلِيُّ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: قَالَ مُعَاوِيَةُ: يَا زِيَادُ، اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ؟ قَالَ: اَنْتَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، قَالَ: اَعْزِمُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: اَمَّا اِذَا عَزَمْتَ عَلَيَّ فَعَائِشَةُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6747 – حذفه الذهبي من التلخيص

✧✧ سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے زیاد! لوگوں میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ زیاد نے کہا: اے امیر المومنین! آپ ہی ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تجھے قسم دے کر پوچھتا ہوں، زیاد نے کہا: اگر قسم کے ساتھ پوچھتے ہو تو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سب سے زیادہ اہل علم تھیں۔

6748 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَرَشِيُّ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، ثنا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، ثنا الْمُغِيْرَةُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ، اَفْقَهَ النَّاسِ وَاَعْلَمَ النَّاسِ وَاَحْسَنَ النَّاسِ رَاْيًا فِي الْعَامَّةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6748 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت عطاء فرماتے ہیں: اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سب سے زیادہ فقیہ تھیں، سب سے زیادہ علم رکھنے والی تھیں، اور عوام الناس کے بارے میں بھی اچھی رائے رکھتی تھیں۔

ذِكْرُ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

ام المومنین حضرت حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کا ذکر

6749 - حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ

عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بْنِ نُفَيْلِ بْنِ عَبْدِالْعُزَّى بْنِ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُرْطِ بْنِ رَزَاحِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبٍ، وَأُمُّهَا زَيْنَبُ بِنْتُ مَظْعُونِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ وَهْبِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ جُمَحٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ

✧✧ مصعب بن عبید اللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے "حفصہ بنت عمر بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب" ان کی والدہ "زینب بنت مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح" ہیں۔ آپ مہاجرات میں سے ہیں۔

6750 – حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ الْحَلَبِيُّ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: ثُمَّ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَكَانَتْ مِنْ قَبْلِهِ تَحْتَ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ

✧✧ زہری کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے نکاح کیا۔ حضور ﷺ سے پہلے آپ خنیس بن حذافہ سہمی کے نکاح میں تھیں۔

6751 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثنا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السَّدُوسِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: أَيِّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنْ زَوْجِهَا وَعُثْمَانُ مِنْ رُقَيَّةَ، فَمَرَّ عُمَرُ بِعُثْمَانَ فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي حَفْصَةَ؟ فَأَعْرَضَ عَنِّي وَلَمْ يُحِرْ إِلَيَّ شَيْئًا، فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَاهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَخَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ، أَتَزَوَّجُ أَنَا حَفْصَةَ وَأُزَوِّجُ عُثْمَانَ أُمَّ كُلْثُومٍ فَتَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَفْصَةَ، وَزَوَّجَ عُثْمَانُ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6751 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کا شوہر فوت ہو گیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے کہا: کیا آپ کو حفصہ میں کوئی دلچسپی ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھ سے اعراض کیا اور میرے بارے میں کوئی خاطر خواہ جواب نہ دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس سے بھی بہتر حل موجود ہے۔ حفصہ سے میں نکاح کر لیتا ہوں اور عثمان کے ساتھ میں اپنی بیٹی "ام کلثوم" کا نکاح کر دیتا ہوں۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے خود نکاح فرمایا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اپنی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح کر دیا۔

6752 – فَحَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِاللّٰهِ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ

عُمَرَ، اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وُلِدَتْ حَفْصَةُ وَقُرَيْشٌ تَبْنِي الْبَيْتَ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ سِنِينَ

✧✧ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پانچ سال پہلے جب قریش کعبۃ اللہ کی تعمیر کر رہے تھے ان دنوں حفصہ کی پیدائش ہوئی تھی۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي سَبْرَةَ، عَنْ حَسَنِ بْنِ اَبِي حَسَنٍ، قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَفْصَةَ فِي شَعْبَانَ عَلَى رَاْسِ ثَلَاثِينَ شَهْرًا قَبْلَ اُحُدٍ

✧✧ حسن بن ابی حسن فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد سے ۳۰ مہینے پہلے شعبان کے مہینے میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: تُوُفِّيَتْ حَفْصَةُ فِي شَعْبَانَ سَنَةَ خَمْسٍ وَاَرْبَعِينَ، فَصَلَّى عَلَيْهَا مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عَامِلٌ بِالْمَدِينَةِ

✧✧ سالم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سن ۴۵ ہجری کو شعبان المعظم کے مہینے میں فوت ہوئیں، ان دنوں مدینہ منورہ کا عامل مروان تھا، اس لئے اُسی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: رَاَيْتُ مَرْوَانَ حَمَلَ بَيْنَ عَمُودَيْ سَرِيرِ حَفْصَةَ مِنْ عِنْدِ دَارِ آلِ حَزْمٍ اِلَى دَارِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، وَحَمَلَهَا اَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ دَارِ الْمُغِيرَةِ اِلَى قَبْرِهَا

✧✧ علی بن مسلم مقبری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) میں نے مروان کو دیکھا کہ اس نے دارِ آل حزم سے لے کر دارِ مغیرہ تک حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے جنازے کو کندھا دیا اور وہاں سے آگے ان کی قبر مبارک تک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی چارپائی کو کندھا دیا۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ: نَزَلَ فِي قَبْرِ حَفْصَةَ عَبْدُ اللّٰهِ، وَعَاصِمٌ، ابْنَا عُمَرَ، وَسَالِمٌ، وَعَبْدُ اللّٰهِ وَحَمْزَةُ بَنُو عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

✧✧ عبداللہ بن نافع فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دو صاحبزادوں حضرت عبداللہ اور عاصم، اور عبداللہ بن عمر کے تین صاحبزادوں سالم، عبداللہ اور حمزہ رضی اللہ عنہم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو لحد میں اتارا تھا۔

6753 - اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثنا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَنْبَا اَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ زَيْدٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا خَالَاهَا قُدَامَةُ وَعُثْمَانُ ابْنَا مَظْعُونٍ، فَبَكَتْ وَقَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا طَلَّقَنِي عَنْ شِبَعٍ، وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: " قَالَ لِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: رَاجِعْ حَفْصَةَ، فَاِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ، وَاِنَّهَا زَوْجَتُكَ فِي الْجَنَّةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6753 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت قیس بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کو (ایک) طلاق دے دی، اس کے بعد حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے دو ماموں قدامہ بن مظعون اور عثمان بن مظعون ان کے پاس آئے، حضرت حفصہ ان کے پاس بہت روئیں۔ اور کہنے لگی: اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے طلاق نہیں دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: مجھے حضرت جبریل امین علیہ السلام نے کہا ہے: حفصہ رضی اللہ عنہا سے رجوع کرلو کیونکہ وہ نماز وروزہ کی پابند ہے اور وہ جنت میں بھی آپ کی زوجہ ہے۔

6754 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثنا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ، ثنا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقَ حَفْصَةَ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، طَلَّقْتَ حَفْصَةَ وَهِيَ صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ، وَهِيَ زَوْجَتُكَ فِي الْجَنَّةِ، فَرَاجِعْهَا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6754 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی، حضرت جبریل امین علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی ہے، حالانکہ وہ تو نماز وروزہ کی پابند ہے، اور وہ جنت میں بھی آپ کی زوجہ ہے۔ اس لئے آپ ان سے رجوع فرمالیجئے۔

ذِكْرُ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ سَلَمَةَ بِنْتِ أَبِي أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

ام المومنین حضرت اُمّ سلمہ بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6755 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثنا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثنا الْحُمَيْدِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: أُمُّ سَلَمَةَ، أَوَّلُ مُهَاجِرَةٍ مِنَ النِّسَاءِ

✧✧ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں. ام سلمہ رضی اللہ عنہا عورتوں میں سب سے پہلے ہجرت کرنے والی خاتون ہیں۔

6756 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثنا جَدِّي، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: وَمِمَّنْ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ مِنْ مُهَاجِرَةِ أَرْضِ الْحَبَشَةِ الْأُولَى، ثُمَّ هَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ أَبُو سَلَمَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْأَسَدِ وَامْرَأَتُهُ أُمُّ سَلَمَةَ بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ

✧✧ ابن شہاب کہتے ہیں: وہ لوگ جو حبشہ کی جانب پہلی ہجرت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مکہ میں آئے تھے اور پھر مدینہ منورہ کی جانب بھی ہجرت کی تھی، ان میں "ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد" اور ان کی زوجہ "ام سلمہ بنت ابی امیہ" ہیں۔

6757 - حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: كَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ اسْمُهَا رَمْلَةُ وَهِيَ أَوَّلُ ظَعِينَةٍ دَخَلَتِ الْمَدِينَةَ مُهَاجِرَةً، وَكَانَتْ قَبْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَبِي سَلَمَةَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْأَسَدِ بْنِ هِلَالِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مَخْزُومٍ وَهُوَ أَوَّلُ مَا هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَشَهِدَ بَدْرًا، وَتُوُفِّيَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَلَدَتْ لِأَبِي سَلَمَةَ سَلَمَةَ وَعُمَرَ، وَدُرَّةَ، وَزَيْنَبَ، أُمُّهُمْ أُمُّ سَلَمَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَفَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَبِي سَلَمَةَ وَقَدْ رَوَى ابْنُهَا عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: حضرت اُمّ سلمہ ؓ کا اصل نام ''رملہ'' ہے، آپ پہلی مہاجرہ ہیں جو ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئیں۔ آپ رسول اللہ ﷺ سے پہلے ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم'' کے نکاح میں تھیں۔ ابوسلمہ حبشہ کی جانب سب سے پہلے ہجرت کرنے والی شخصیت ہیں اور آپ نے غزوہ بدر میں بھی شرکت کی۔ رسول اللہ ﷺ کے دور میں ہی ان کا انتقال ہو گیا تھا۔ اُمّ سلمہ کے بطن سے ابوسلمہ کے چار بچے سلمہ، عمر، درہ اور زینب پیدا ہوئے۔ ان کی والدہ اُمّ سلمہ ہیں جنہوں نے بعد میں رسول اللہ ﷺ سے نکاح کیا۔ اُمّ سلمہ کے بیٹے عمر بن ابی سلمہ نے رسول اللہ ﷺ کی متعدد احادیث روایت کی ہیں۔

6758 - فَحَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَيِّتَ أَوِ الْمَرِيضَ فَقُولُوا خَيْرًا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: كَيْفَ أَقُولُ؟ قَالَ: قُولِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُ وَأَعْقِبْنِي مِنْهُ عُقْبَى صَالِحَةً فَقُلْتُهَا فَأَعْقَبَنِي اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6758 – على شرط البخاری ومسلم إن لم يكونا أخرجاه

✧✧ ام سلمہ ؓ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میت یا مریض کے پاس جاؤ تو اس کے بارے میں ہمیشہ اچھی بات کہو، کیونکہ تم جو کچھ کہتے ہو، فرشتے اُس پر آمین کہتے ہیں۔ جب حضرت ابوسلمہ ؓ کا انتقال ہوا تو میں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور میں نے پوچھا: اس موقع پر میں کیا دعا مانگو؟ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ دعا مانگو'' اے اللہ! ہماری اور اُس (ابوسلمہ) کی مغفرت فرما، اور مجھے اس کا اچھا بدل عطا فرما''۔ میں نے وہی دعا مانگی، اور اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کی صورت میں واقعی اچھا بدل عطا فرما دیا۔

6759 - أَخْبَرَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، ثنا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثنا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، أَنْبَأَ ثَابِتٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا اَصَابَتْ اَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَقُلْ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي فَاْجُرْنِي فِيهَا " وَكُنْتُ اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَقُوْلَ وَاَبْدِلْنِي بِهَا خَيْرًا مِنْهَا قُلْتُ: وَمَنْ خَيْرٌ مِنْ اَبِيْ سَلَمَةَ فَلَمْ اَزَلْ حَتّٰى قُلْتُهَا، فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا خَطَبَهَا اَبُوْ بَكْرٍ فَرَدَّتْهُ وَخَطَبَهَا عُمَرُ، فَرَدَّتْهُ فَبَعَثَ اِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْطُبَهَا فَقَالَتْ: مَرْحَبًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِرَسُوْلِهِ، اَقْرِءْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُ اَنِّي امْرَاَةٌ مُصْبِيَةٌ غَيْرَى، وَاَنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ مِنْ اَوْلِيَائِي شَاهِدٌ، فَبَعَثَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " اَمَّا قَوْلُكِ: اِنِّي مُصْبِيَةٌ فَاِنَّ اللّٰهَ سَيَكْفِيكِ صِبْيَانَكِ، وَاَمَّا قَوْلُكِ: اِنِّي غَيْرَى فَسَاَدْعُو اللّٰهَ اَنْ يُذْهِبَ غَيْرَتَكِ، وَاَمَّا الْاَوْلِيَاءُ فَلَيْسَ اَحَدٌ مِنْهُمْ شَاهِدٌ وَلَا غَائِبٌ اِلَّا سَيَرْضَانِي " فَقَالَتْ لِابْنِهَا: قُمْ يَا عُمَرُ فَزَوِّجْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَوَّجَهَا اِيَّاهُ وَقَالَ لَهَا: لَا اُنْقِصُكِ مِمَّا اَعْطَيْتُ اُخْتَكِ فُلَانَةَ جَرَّتَيْنِ وَرَحَاتَيْنِ وَوِسَادَةٍ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيهَا وَهِيَ تُرْضِعُ زَيْنَبَ، فَكَانَتْ اِذَا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَتْهَا فَوَضَعَتْهَا فِي حِجْرِهَا تُرْضِعُهَا، قَالَتْ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيِيًّا كَرِيمًا فَيَرْجِعُ، فَفَطِنَ لَهَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَكَانَ اَخَا لَهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَاْتِيَهَا ذَاتَ يَوْمٍ، فَجَاءَ عَمَّارٌ فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَانْتَشَطَ زَيْنَبَ مِنْ حِجْرِهَا، وَقَالَ: دَعِي هٰذِهِ الْمَقْبُوحَةَ الْمَشْقُوحَةَ الَّتِي قَدْ آذَيْتِ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ يُقَلِّبُ بَصَرَهُ فِي الْبَيْتِ وَيَقُوْلُ: اَيْنَ زُنَابُ، مَا لِي لَا اَرَى زُنَابَ؟ فَقَالَتْ: جَاءَ عَمَّارٌ فَذَهَبَ بِهَا فَبَنَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَهْلِهِ، وَقَالَ: اِنْ شِئْتِ اَنْ اُسَبِّعَ لَكِ سَبَّعْتُ لِلنِّسَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ " قَالَ: " ابْنُ عُمَرَ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ: الَّذِي لَمْ يُسَمِّهِ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ سَمَّاهُ غَيْرُهُ سَعِيدَ بْنَ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6759 – صحيح

✧✧ ام سلمہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تمہیں کوئی مصیبت آئے تو یوں دعا مانگو:

''ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اُسی کی جانب ہمیں لوٹ کر جانا ہے، اے اللہ میں اپنی مصیبت کا معاملہ تیری بارگاہ میں پیش کرتا ہوں تو مجھے اس میں اجر عطا فرما''

ام المومنین فرماتی ہیں (اس دعا میں اس سے آگے یہ الفاظ ہیں، یا اللہ! مجھے اس کا اچھا بدل عطا فرما، چنانچہ) میں جب اگلے لفظ بولنے لگتی تو میں سوچتی کہ ابوسلمہ سے بہتر مجھے کونسا شوہر مل سکتا ہے؟ لیکن میں یہ دعا مسلسل مانگتی رہی حتیٰ کہ جب میری عدت پوری ہوگئی تو حضرت ابوبکر ؓ نے مجھے پیغام نکاح بھیجا، میں نے انکار کردیا، پھر حضرت عمر نے پیغام بھیجا، میں نے ان کو بھی انکار کردیا، پھر نبی اکرم ﷺ نے پیغام نکاح دے کر ایک خاتون کو بطور نمائندہ بھیجا، اُمّ المومنین اُمّ سلمہ ؓ نے کہا: اللہ تعالیٰ کے رسول کو خوش آمدید اور رسول اللہ ﷺ کے سفیر کو بھی خوش آمدید۔ (پھر اُس خاتون سے کہا) تم رسول اللہ ﷺ کو

میرا اسلام کہنا اور آپ ﷺ کو بتا دینا کہ مجھ میں بچے پیدا کرنے کی صلاحیت ختم ہو چکی ہے اور میں بہت زیادہ غیرت مند بھی ہوں۔ اور یہ کہ میرے قریبی رشتہ داروں میں کوئی بھی اس وقت میرے پاس نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جواباً پیغام بھیجا کہ بچوں کے معاملہ میں، اللہ تعالیٰ تیرے بچوں کو تیرے لئے سلامت رکھے (میری طرف سے اس بات کی پرواہ نہ کرو) اور جہاں تک غیرت کا معاملہ ہے تو میں دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اس کیفیت میں نرمی عطا فرمائے۔ اور جہاں تک اولیاء کا ہے تو تمہارے جتنے بھی اولیاء ہیں چاہے یہاں حاضر ہیں یا غائب ہیں سب کو راضی کرنا میری ذمہ داری ہے۔ اُمّ المومنین نے اپنے بیٹے سے کہا: اے بیٹے عمر جاؤ اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میرا نکاح کر دو، ان کے بیٹے نے ان کا نکاح رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کر دیا۔ اور ان سے کہا: میں نے جتنا سامان تمہاری فلاں بہن کو دیا تھا اتنا ہی آپ کو بھی دونگا، اس میں کچھ بھی کمی نہیں کروں گا۔ چنانچہ دو مٹکے، دو چکیاں اور ایک تکیہ جس میں لیف بھرا ہوا تھا ان کو جہیز میں دیا۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لاتے تھے۔ ان ایام میں اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی ''زینب'' دودھ پیتی تھی، رسول اللہ ﷺ جب بھی تشریف لاتے تو اُم سلمہ رضی اللہ عنہا اپنی بیٹی زینب کو گود میں لٹا کر دودھ پلانے لگ جاتی تھیں۔ آپ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ بہت نرم مزاج اور حیادار تھے، آپ غصہ کئے بغیر واپس تشریف لے جاتے تھے، عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی بھائی ہیں، وہ معاملہ سمجھ گئے۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جانے کا ارادہ کیا، تو حضرت عمار بن یاسر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان کی گود سے زینب کو چھین لیا اور کہا: اس گندی بچی کو چھوڑ دو تو نے اس کے سبب رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دی ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، آپ نے حجرے کے چاروں طرف نظر دوڑائی اور پوچھا: زناب کہاں ہے؟ کیا بات ہے آج زناب نظر نہیں آ رہی؟ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: عمار آیا تھا وہ اس کو اپنے ساتھ لے گیا، اُس دن رسول اللہ ﷺ نے اپنی اس بیوی کے ساتھ سلسلہ ازدواج شروع کیا۔ اور ان سے فرمایا:

اگر تم چاہو تو میں ساتوں دن تمہارے پاس آیا کروں اور (اس صورت میں دیگر) ازواج کے پاس بھی ساتوں دن جایا کروں گا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ ابن عمر بن ابی سلمہ کہتے ہیں: اس حدیث میں حماد بن سلمہ نے جس راوی کا نام ذکر نہیں کیا ہے، ایک اور محدث نے ان کا نام ذکر کر دیا ہے۔ وہ ''سعید بن عمر بن ابی سلمہ'' ہیں۔

6760 - فَحَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ بِنْتَ اَبِي اُمَيَّةَ، حِينَ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَتْ بِثَوْبِهِ مَانِعَةً لِلْخُرُوجِ مِنْ بَيْتِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ شِئْتِ زِدْتُكِ وَحَاسَبْتُكِ لِلْبِكْرِ سَبْعٌ، وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6760 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت اُمّ سلمہ بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا، تو انہوں نے اپنا کپڑا اپنے اوپر لیا جو کہ ان کو ان کے حجرے سے نکلنے سے مانع تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہاری باری میں اضافہ کر دیتا ہوں، (ویسے میرا طریقہ یہ ہے کہ کنواریوں کو (ایک ہفتے میں) سات باریاں دیتا ہوں، اور ثیبات (جو پہلے کسی شوہر کے پاس رہ چکی ہیں) کو (ہفتے میں) تین دن ملتے ہیں۔

6761 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: " وَاُمُّ سَلَمَةَ اسْمُهَا هِنْدُ بِنْتُ اَبِيْ اُمَيَّةَ وَاسْمُ اَبِيْ اُمَيَّةَ: سُهَيْلُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مَخْزُوْمٍ، وَاُمُّهَا عَاتِكَةُ بِنْتُ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ فِرَاسِ بْنِ غَنْمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ كِنَانَةَ تَزَوَّجَهَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْاَسَدِ بْنِ هِلَالٍ، وَهَاجَرَ بِهَا اِلٰى اَرْضِ الْحَبَشَةِ فِي الْهِجْرَتَيْنِ جَمِيعًا، فَوَلَدَتْ لَهُ هُنَاكَ زَيْنَبَ وَوَلَدَتْ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ سَلَمَةَ وَعُمَرَ وَدُرَّةَ بَنِيْ اَبِيْ سَلَمَةَ "

✧✧ محمد بن عمر بیان کرتے ہیں: ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا نام "ہند بنت ابی امیہ" ہے۔ اور ابوامیہ کا نام "سہیل بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم" ہے۔ ان کی والدہ "عاتکہ بنت عامر بن ربیعہ بن مالک بن خزیمہ بن علقمہ بن فراس بن غنم بن مالک بن کنانہ" ہیں۔ پہلے ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد بن ہلال نے ان سے نکاح کیا تھا۔ اور ان کو ساتھ لے کر حبشہ کی دونوں ہجرتوں میں ہجرت کی، وہاں پر ابوسلمہ کے ہاں زینب پیدا ہوئی، اور اس کے بعد ام سلمہ کے ہاں ابوسلمہ کے تین بیٹے سلمہ، عمر اور درہ پیدا ہوئے۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَرْبُوعٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالْاَسَدِ، قَالَ: خَرَجَ اَبِيْ اِلٰى اُحُدٍ، فَرَمَاهُ اَبُوْ اُسَامَةَ الْجُشَمِيُّ فِي عَضُدِهِ بِسَهْمٍ، فَمَكَثَ شَهْرًا يُدَاوِيْ جُرْحَهُ، ثُمَّ بَرَءَ الْجُرْحُ وَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِيْ اِلٰى قَطَنٍ فِي الْمُحَرَّمِ عَلٰى رَاْسِ خَمْسَةٍ وَثَلَاثِينَ شَهْرًا، فَغَابَ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ لَيْلَةً، ثُمَّ رَجَعَ فَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ لِثَمَانٍ خَلَوْنَ مِنْ صَفَرٍ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَالْجُرْحُ مُنْتَقِضٌ، فَمَاتَ مِنْهَا لِثَمَانٍ خَلَوْنَ مِنْ جُمَادَى الْاٰخِرَةِ سَنَةَ اَرْبَعٍ مِنَ الْهِجْرَةِ فَاعْتَدَّتْ اُمِّيْ وَحَلَّتْ لِعَشْرِ لَيَالٍ بَقِينَ مِنْ شَوَّالٍ سَنَةَ اَرْبَعٍ، وَتَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيَالٍ بَقِينَ مِنْ شَوَّالٍ سَنَةَ اَرْبَعٍ، ثُمَّ اِنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ قَالُوا: دَخَلَتْ اَيِّمُ الْعَرَبِ عَلٰى سَيِّدِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ اَوَّلَ الْعِشَاءِ عَرُوسًا وَقَامَتْ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ تَطْحَنُ، وَهِيَ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

✧✧ عمر بن ابی سلمہ بن عبدالاسد بیان کرتے ہیں کہ میرے والد محترم جنگ احد میں گئے، ابواسامہ جشمی نے ان کے

بازو میں تیر مارا، اس کے بعد ایک مہینہ تک والد صاحب نے اُس زخم کا علاج کروایا، زخم بالکل ٹھیک ہوگیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ۳۵ مہینے بعد محرم الحرام میں ان کو قطن کی جانب بھیجا، آپ ۲۹ راتیں غائب رہے، پھر واپس آگئے، ۴ ہجری ۸ صفر المظفر کو آپ واپس آگئے، ان کا زخم دوبارہ خراب ہوگیا تھا، اُسی زخم کی وجہ سے ۴ ہجری ۸ جمادی الآخر کو وصال فرما گئے۔ پھر میری والدہ نے عدت گزاری۔ ۴ ہجری کے شوال کی ۲۰ تاریخ کو میری والدہ کی عدت پوری ہوگئی۔ سن ۴ ہجری کے شوال کے ابھی دس دن رہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کرلیا۔ پھر اہل مدینہ کہا کرتے تھے عرب کی ''ایک خاتون'' اسلام اور مسلمانوں کے سردار کے پاس رات کے اول حصہ میں دلہن بن کر داخل ہوئی اور رات کے آخری حصہ میں وہ چکی پر دانے پیس رہی تھی۔ یہ اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اَوْصَتْ اُمُّ سَلَمَةَ، اَنْ لَّا يُصَلِّيَ عَلَيْهَا وَالِي الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، فَمَاتَتْ حِينَ دَخَلَتْ سَنَةَ تِسْعٍ وَخَمْسِينَ، وَصَلَّى عَلَيْهَا ابْنُ اَخِيهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ

✧✧ عبداللہ بن نافع اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے وصیت کی کہ مدینہ کا والی ان کی نماز جنازہ نہ پڑھائے، ان دنوں ولید بن عتبہ بن ابی سفیان مدینہ کا والی تھا۔ سن ۵۹ ہجری کے اوائل میں آپ کا انتقال ہوا۔ اور ان کے بھتیجے حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابی امیہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

6762 – اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، ثنا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ الْفِرَاسِيَّةِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِعَائِشَةَ مِنِّي شُعْبَةً مَا نَزَلَهَا اَحَدٌ قَالَ: فَلَمَّا تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّ سَلَمَةَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا فَعَلَتِ الشُّعْبَةُ. فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعُلِمَ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ قَدْ نَزَلَتْ عِنْدَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6762 – حذفه الذهبي من التلخيص

✧✧ زہری کہتے ہیں: ہند بنت حارث فراسیہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عائشہ کا میرے دل میں ایک مقام ہے، اس سے آگے کوئی نہیں بڑھ سکا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا تو کسی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ ﷺ سیدہ عائشہ والے مقام کا کیا بنا؟ رسول اللہ ﷺ نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس مقام پر حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فائز ہوچکی تھیں۔

6763 – اَخْبَرَنِي اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِي بِبَغْدَادَ، ثنا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ مَعْمَرِ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فِي سَنَةِ اثْنَتَيْنِ مِنَ التَّارِيخِ اُمَّ سَلَمَةَ وَاسْمُهَا هِنْدُ بِنْتُ اَبِي اُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ

مَخْزُومٍ، وَاَوَّلُ مَنْ مَاتَ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ وَاٰخِرُ مَنْ مَاتَ مِنْهُنَّ اُمُّ سَلَمَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6763 – كذا قال سنة اثنتين وهو خطأ

✧✧ ابوعبیدہ معمر بن مثنی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے دوسرے سال جنگ بدر سے پہلے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا۔ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا اصل نام "ہند بنت ابی امیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم" ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سب سے پہلے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا اور سب سے آخر میں حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا وصال مبارک ہوا۔

6764 – اَخْبَرَنِیْ اَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّكُونِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا اَبُوْ كُرَيْبٍ، ثنا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، حَدَّثَنِي رَزِينٌ، حَدَّثَتْنِي سَلْمَى قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ، وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ: مَا يُبْكِيكِ؟ قَالَتْ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ يَبْكِي وَعَلٰى رَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ، فَقُلْتُ: مَا لَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6764 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ سلمیٰ فرماتی ہیں: میں اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی، آپ زاروقطار رو رہی تھیں، میں نے رونے کی وجہ پوچھی تو فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے، آپ کا چہرہ انور اور داڑھی مبارک غبار آلود ہے اور آپ رو رہے ہیں، میں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی ابھی میرے نواسے حسین کو شہید کر دیا گیا ہے۔

6765 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، اَنْبَاَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ نَشِيطٍ، قَالَ: سَمِعْتُ شَهْرَ بْنَ حَوْشَبٍ، قَالَ: اَتَيْتُ اُمَّ سَلَمَةَ اُعَزِّيهَا بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ

✧✧ شہر بن حوشب کہتے ہیں: حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت پر میں حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تعزیت کرنے گیا۔

6766 – اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ اَبِي ثَابِتٍ، اَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ اَبِي عَمْرٍو، وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، يُخْبِرُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا لَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ اَخْبَرَتْهُمْ اَنَّهَا ابْنَةُ اَبِي اُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، فَكَذَّبُوهَا وَقَالُوا: مَا اَكْذَبَ الْغَرَائِبَ حَتّٰى اَنْشَاَ نَاسٌ اِلَى الْحَجِّ، فَقِيلَ لَهَا: تَكْتُبِينَ اِلٰى اَهْلِكِ، فَكَتَبَتْ مَعَهُمْ فَرَجَعُوا اِلٰى

6764:الجامع للترمذی - ' ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی بن ابی طالب والحسين' حديث:3787'المعجم الكبير للطبرانی - باب الياء ' ومن نساء اهل البصرة - سلمى عن ام سلمة' حديث:19711

الْمَدِيْنَةِ فَصَدَّقُوهَا وَازْدَادُوا لَهَا كَرَامَةً، قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: فَلَمَّا وَضَعَتْ زَيْنَبَ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6766 – حذفه الذهبي من التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب وہ مدینہ منورہ آئیں، توانہوں نے لوگوں کو بتایا کہ وہ ابی امیہ بن مغیرہ کی بیٹی ہیں، تو لوگوں نے ان کی بات کو تسلیم نہ کیا اور اس بات کو سرار جھوٹ سمجھے، حتیٰ کہ حج کے لئے قافلے جانا شروع ہوگئے، لوگوں نے ان سے کہا: تم اپنے گھر والوں کی طرف خط لکھو، انہوں نے خط لکھ کر ان لوگوں کے حوالے کر دیا، جب حاجیوں کے قافلے واپس آئے تو انہوں نے ان کی تصدیق کی، حاجیوں کی اس تصدیق کے بعد ان لوگوں کے دلوں میں ان کی عزت بہت بڑھ گئی۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: زینب کی پیدائش کے بعد میری شادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی۔

6767 – أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ الْعَفْصِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِالْحَمِيدِ، ثنا خَالِدٌ، وَجَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: كُنَّا قُعُودًا مَعَ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي ابْنٌ لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، أَوْصَتْ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ خَشْيَةَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهَا مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6767 – حذفه الذهبي من التلخيص

✧✧ سعید بن زید کے ایک صاحبزادے روایت کرتے ہیں کہ اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے وصیت کی کہ ان کی نماز جنازہ سعید بن زید پڑھائے، اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کو خدشہ تھا کہ ان کا جنازہ کہیں مروان بن حکم نہ پڑھادے۔

ذِكْرُ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

ام المومنین اُمّ حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا کا ذکر

6768 – حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُسَامَةَ الْحَلَبِيُّ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: فَتَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ، وَكَانَتْ قَبْلَهُ تَحْتَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ الْأَسَدِيِّ أَسَدِ خُزَيْمَةَ، فَمَاتَ عَنْهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ وَكَانَ خَرَجَ بِهَا مِنْ مَكَّةَ مُهَاجِرًا، ثُمَّ افْتُتِنَ وَتَنَصَّرَ، فَمَاتَ وَهُوَ نَصْرَانِيٌّ، وَأَثْبَتَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ لِأُمِّ حَبِيبَةَ وَالْهِجْرَةَ، ثُمَّ تَنَصَّرَ زَوْجُهَا وَمَاتَ وَهُوَ نَصْرَانِيٌّ وَأَبَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ أَنْ تَتَنَصَّرَ، وَأَتَمَّ اللَّهُ تَعَالَى لَهَا الْإِسْلَامَ وَالْهِجْرَةَ حَتَّى قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ فَخَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَزَوَّجَهَا إِيَّاهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ . قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَقَدْ زَعَمُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى النَّجَاشِيِّ فَزَوَّجَهَا إِيَّاهُ وَسَاقَ عَنْهُ أَرْبَعِينَ أُوقِيَّةً

✧✧ زہری کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّ حبیبہ بنت ابی سفیان کے ساتھ نکاح کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آنے سے پہلے حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا، خزیمہ کے شیر عبیداللہ بن جحش الاسدی کے نکاح میں تھیں۔ عبیداللہ بن جحش حبشہ میں

مرگیا تھا، ام حبیبہ اس کے ہمراہ ہجرت پر روانہ ہوئی تھیں، وہاں جا کر یہ فتنہ میں مبتلا ہوگیا اور اس نے عیسائی مذہب اختیار کرلیا اور اسی حالت میں وہ مرگیا، لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کو اسلام اور ہجرت پر استقامت عطا فرمائی، اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عیسائی مذہب اختیار کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اسلام اور ہجرت کو مکمل فرمایا، پھر یہ مدینہ منورہ آ گئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پیغام نکاح بھیجا (انہوں نے قبول کرلیا) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے ساتھ نکاح کروا دیا۔

زہری کہتے ہیں: کچھ مؤرخین کا گمان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کو خط لکھا تھا، تو نجاشی نے ان کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا تھا اور چالیس اوقیہ چاندی بھی ان کو دی تھی۔

6769 – حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ رَحِمَهُ اللّٰهُ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِیُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِیُّ، قَالَ: " اُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ اَبِیْ سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ اسْمُهَا رَمْلَةُ بِنْتُ اَبِیْ سُفْيَانَ، وَيُقَالُ: اسْمُهَا هِنْدٌ وَالْمَشْهُورُ رَمْلَةُ، وَاُمُّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ اَبِی الْعَاصِ بْنِ اُمَيَّةَ، وَيُقَالُ: آمِنَةُ بِنْتُ عَبْدِالْعُزّٰى بْنِ حَرْبَانَ بْنِ عَوْفِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُوَيْجِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ كَعْبٍ وَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ مُعَاوِيَةَ بِسَنَةٍ "

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''ام حبیبہ بنت ابی سفیان بن حرب'' ان کا اصل نام'' رملہ بنت ابی سفیان'' ہے۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ ان کا نام ''ہند'' ہے جبکہ مشہور ''رملہ'' ہے۔ ان کی والدہ ''صفیہ بنت ابی العاص بن امیہ'' ہیں۔ بعض دیگر مؤرخین کے مطابق ان کی والدہ ''آمنہ بنت عبدالعزیٰ بن حربان بن عوف بن عبید بن ویج بن عدی بن کعب'' ہیں۔ حضرت معاویہ سے ایک سال پہلے ان کا انتقال ہوا۔

6770 – فَحَدَّثَنِی اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِیُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مَصْقَلَةَ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَاُمُّ حَبِيبَةَ اسْمُهَا رَمْلَةُ بِنْتُ اَبِیْ سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ، وَاُمُّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ اَبِی الْعَاصِ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِشَمْسٍ، عَمَّةُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ تَزَوَّجَهَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشِ بْنِ رِبَابٍ حَلِيفُ حَرْبِ بْنِ اُمَيَّةَ، فَوَلَدَتْ لَهُ حَبِيبَةَ فَكُنِّيَتْ بِهَا، وَتَزَوَّجَ حَبِيبَةَ دَاوُدُ بْنُ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِیُّ

✧✧ محمد بن عمر کہتے ہیں: اُمّ حبیبہ کا نام ''رملہ بنت ابی سفیان بن حرب'' ہے۔ ان کی والدہ ''صفیہ بنت ابی العاص بن امیہ بن عبدشمس'' ہے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی پھوپھی ہیں، پہلے حرب بن امیہ کے حلیف عبیداللہ بن جحش بن رباب کے نکاح میں تھیں۔ ان کے بطن سے حبیبہ پیدا ہوئیں، اُسی کے نام سے ان کی کنیت ''ام حبیبہ'' ہوئی۔ حبیبہ کے ساتھ داود بن عروہ بن مسعود ثقفی نے شادی کی تھی۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ زُهَيْرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: قَالَتْ اُمُّ حَبِيبَةَ: رَاَيْتُ فِی الْمَنَامِ كَاَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ جَحْشٍ زَوْجِی بِاَسْوَاِ صُورَةٍ وَاَشْوَهِهِ فَفَزِعْتُ، فَقُلْتُ: تَغَيَّرَتْ وَاللّٰهِ حَالُهُ، فَاِذَا هُوَ يَقُولُ حِينَ اَصْبَحَ: يَا اُمَّ حَبِيبَةَ، اِنِّی نَظَرْتُ فِی الدِّينِ فَلَمْ اَرَ دِينًا خَيْرًا مِنَ

النَّصْرَانِيَّةِ وَكُنْتُ قَدْ دِنْتُ بِهَا، ثُمَّ دَخَلْتُ فِي دِيْنِ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى النَّصْرَانِيَّةِ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ مَا خَيْرٌ لَكَ وَاَخْبَرْتُهُ بِالرُّؤْيَا الَّتِي رَأَيْتُ لَهُ، فَلَمْ يَحْفَلْ بِهَا وَاَكَبَّ عَلَى الْخَمْرِ حَتّٰى مَاتَ، فَأَرِي فِي النَّوْمِ كَأَنَّ آتِيًا يَقُوْلُ لِي: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَفَزِعْتُ وَاَوَّلْتُهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَزَوَّجُنِي، قَالَتْ: فَمَا هُوَ إِلَّا أَنِ انْقَضَتْ عِدَّتِي، فَمَا شَعَرْتُ إِلَّا بِرَسُوْلِ النَّجَاشِيِّ عَلَى بَابِي يَسْتَأْذِنُ، فَإِذَا جَارِيَةٌ لَهُ يُقَالُ لَهَا: أَبْرَهَةُ كَانَتْ تَقُوْمُ عَلَى ثِيَابِهِ وَدُهْنِهِ، فَدَخَلَتْ عَلَيَّ فَقَالَتْ: إِنَّ الْمَلِكَ يَقُوْلُ لَكِ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَيَّ أَنْ أُزَوِّجَكِ، فَقُلْتُ: بَشَّرَكِ اللّٰهُ بِخَيْرٍ، وَقَالَتْ: يَقُوْلُ لَكِ الْمَلِكُ: وَكِّلِي مَنْ يُزَوِّجُكِ، فَأَرْسَلَتْ إِلَى خَالِدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ فَوَكَّلَتْهُ وَأَعْطَتْ أَبْرَهَةَ سِوَارَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ وَخَدَمَتَيْنِ كَانَتَا فِي رِجْلَيْهَا وَخَوَاتِيمَ فِضَّةً كَانَتْ فِي أَصَابِعِ رِجْلَيْهَا سُرُوْرًا بِمَا بَشَّرَتْهَا بِهِ، فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ أَمَرَ النَّجَاشِيُّ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَمَنْ هُنَاكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَحَضَرُوْا فَخَطَبَ النَّجَاشِيُّ، فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ السَّلَامِ الْمُؤْمِنِ الْمُهَيْمِنِ الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَقَّ حَمْدِهِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، وَأَنَّهُ الَّذِي بَشَّرَ بِهِ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَيَّ أَنْ أُزَوِّجَهُ أُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ سُفْيَانَ فَأَجَبْتُ إِلَى مَا دَعَا إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَصْدَقْتُهَا أَرْبَعَمِائَةِ دِيْنَارٍ، ثُمَّ سَكَبَ الدَّنَانِيْرَ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ، فَتَكَلَّمَ خَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ أَحْمَدُهُ وَأَسْتَعِيْنُهُ وَأَسْتَنْصِرُهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَرْسَلَهُ بِالْهُدَى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ، أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ أَجَبْتُ إِلَى مَا دَعَا إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَوَّجْتُهُ أُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ فَبَارَكَ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهِ، وَدَفَعَ الدَّنَانِيْرَ إِلَى خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ فَقَبَضَهَا، ثُمَّ أَرَادُوْا أَنْ يَقُوْمُوْا، فَقَالَ: اجْلِسُوْا فَإِنَّ سُنَّةَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِذَا تَزَوَّجُوْا أَنْ يُؤْكَلَ الطَّعَامُ عَلَى التَّزْوِيْجِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَأَكَلُوْا، ثُمَّ تَفَرَّقُوْا، قَالَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ: فَلَمَّا وَصَلَ إِلَيَّ الْمَالُ أَرْسَلْتُ إِلَى أَبْرَهَةَ الَّتِي بَشَّرَتْنِي فَقُلْتُ لَهَا: إِنِّي كُنْتُ أَعْطَيْتُكِ مَا أَعْطَيْتُكِ يَوْمَئِذٍ وَلَا مَالَ بِيَدِي وَهٰذِهِ خَمْسُوْنَ مِثْقَالًا فَخُذِيْهَا فَاسْتَعِيْنِي بِهَا، فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ حُقَّةً فِيْهَا جَمِيْعُ مَا أَعْطَيْتُهَا فَرَدَّتْهُ إِلَيَّ وَقَالَتْ: عَزَمَ عَلَيَّ الْمَلِكُ أَنْ لَا أَرْزَأَكِ شَيْئًا وَأَنَا الَّتِي أَقُوْمُ عَلَى ثِيَابِهِ وَدُهْنِهِ وَقَدِ اتَّبَعْتُ دِيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْلَمْتُ لِلّٰهِ، وَقَدْ أَمَرَ الْمَلِكُ نِسَاءَهُ أَنْ يَبْعَثْنَ إِلَيْكِ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُنَّ مِنَ الْعِطْرِ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ جَاءَتْنِي بِعُوْدٍ وَوَرْسٍ وَعَنْبَرٍ وَزَبَادٍ كَثِيْرٍ، وَقَدِمْتُ بِذٰلِكَ كُلِّهِ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَرَاهُ عَلَيَّ وَعِنْدِي فَلَا يُنْكِرُ، ثُمَّ قَالَتْ أَبْرَهَةُ: فَحَاجَتِي إِلَيْكِ أَنْ تُقْرِئِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي السَّلَامَ وَتُعْلِمِيْهِ أَنِّي قَدِ اتَّبَعْتُ دِيْنَهُ، قَالَتْ: ثُمَّ لَطَفَتْ بِي وَكَانَتْ هِيَ الَّتِي جَهَّزَتْنِي، وَكَانَتْ كُلَّمَا دَخَلَتْ عَلَيَّ تَقُوْلُ: لَا تَنْسَيْ حَاجَتِي إِلَيْكِ، قَالَتْ: فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ كَيْفَ كَانَتِ الْخِطْبَةُ وَمَا فَعَلَتْ بِي أَبْرَهَةُ، فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَاَقْرَاْتُهُ مِنْهَا السَّلَامَ، فَقَالَ: وَعَلَيْهَا السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

✧✧ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا شوہر عبیداللہ بن جحش بہت ڈراؤنی شکل میں ہے، میں اس سے ڈر جاتی ہوں، میں نے کہا: اللہ کی قسم! اس کا حال بدل گیا ہے۔ جب صبح ہوئی تو وہ کہنے لگا: اے اُمّ حبیبہ میں نے دین کے بارے میں رات بہت غور فکر کیا ہے، مجھے نصرانی دین سے بہتر کوئی دین نظر نہیں آرہا، میں پہلے بھی اُسی دین پر تھا، پھر میں نے محمد کے دین کو اپنا لیا، لیکن اب میں دوبارہ نصرانیت کی طرف لوٹ گیا ہوں، میں نے کہا: اللہ کی قسم! اس میں تیرے لئے بہتری نہیں ہے، پھر میں نے اس کو وہ خواب سنایا جو میں نے گزشتہ رات دیکھا تھا، لیکن اس نے اس پر کوئی توجہ نہ دی اور شراب نوشی میں مبتلا ہو گیا، اور اسی عالم میں اس کو موت آگئی۔ اس کے بعد ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی آنے والا آیا ہے اور مجھے ''ام المومنین'' کہہ کر پکارتا ہے، میں گھبرا جاتی ہوں، میں نے اس کی تعبیر یہ سوچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے نکاح کریں گے، آپ فرماتی ہیں: میری عدت گزر گئی، نجاشی کا ایک قاصد میرے دروازے پر آیا اور اس نے اجازت مانگی، نجاشی کی ایک ابرہ نامی لونڈی تھی وہ اس کے کپڑے وغیرہ دھویا کرتی تھی، اس کو تیل وغیرہ لگایا کرتی تھی، وہ میرے پاس آئی اور کہنے لگی: بادشاہ سلامت کہہ رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خط لکھا ہے کہ میں اُن کا نکاح تمہارے ساتھ کردوں، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تجھے اچھی خوشخبری دے۔ اُس لونڈی نے کہا: بادشاہ سلامت کہہ رہے ہیں کہ تم اپنے نکاح کے لئے کسی کو اپنا وکیل بنالو، میں نے خالد بن سعید کی جانب پیغام بھیجا اور اس کو اپنا وکیل بنالیا، میں نے ابرہ کو جو دعا دی تھی اس پر خوش ہو کر اس نے چاندی کے دو کنگن مجھے دیئے، اور اپنے پاؤں میں پہنی ہوئی دو پازیبیں بھی اتار کر مجھے دے دیں اور چاندی کی انگوٹھیاں جو کہ اس نے اپنے پاؤں کی انگلیوں میں پہنی ہوئی تھیں وہ بھی مجھے دے دیں۔ شام کا وقت ہوا تو نجاشی نے حضرت جعفر بن ابی طالب اور دیگر مسلمان جو وہاں موجود تھے، سب کو بلایا، جب یہ سب لوگ آگئے تو نجاشی نے خطبہ دیتے ہوئے کہا

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو ملک ہے، قدوس ہے، سلام ہے، مومن ہے، مہیمن ہے، عزیز ہے، جبار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے وہ تمام تعریفیں ہیں جن کا وہ حق رکھتا ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور یہ وہی ہیں جن کی آمد کی گواہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی۔ اما بعد بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خط لکھا ہے کہ میں اُمّ حبیبہ بنت ابی سفیان کے ساتھ اُن کا نکاح کردوں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر لبیک کہا ہے اور چار سو دینار میں نے اس کا حق مہر رکھا ہے، یہ کہہ کر نجاشی نے لوگوں کے سامنے دینار ڈھیر کر دیئے۔ اس کے بعد خالد بن سعید رضی اللہ عنہ بولے: میں حمد کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی اور اسی سے مدد چاہتا ہوں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں۔ اس رسول کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور حق کے ساتھ بھیجا ہے، وہ اس کو تمام ادیان پر غالب کردے اگرچہ مشرکین کو اچھا نہ لگے۔ اما بعد میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر لبیک کہا ہے، اور میں نے اُمّ حبیبہ بنت ابی سفیان کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو برکت عطا فرمائے۔ نجاشی نے وہ دینار خالد بن سعید کے حوالے کر دیئے، خالد نے وہ تمام دینار

سمیٹ لئے، پھر جب لوگ اٹھنے لگے تو نجاشی نے کہا: رک جاؤ، کیونکہ انبیاء کرام علیہم السلام کا طریقہ ہے کہ جب وہ شادی کرتے ہیں تو شادی کا کھانا کھلایا جاتا ہے، نجاشی نے کھانا منگوایا، سب لوگوں نے کھانا کھایا پھر سب لوگ چلے گئے۔ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب وہ مال میرے پاس پہنچا تو میں نے اس ابرہ نامی لونڈی کو بلوایا جس نے مجھے خوشخبری دی تھی، میں نے اس سے کہا: اُس دن میں نے تمہیں جو دیا تھا، دیا تھا، اس کے علاوہ میرے ہاتھ میں کوئی مال نہ تھا، اب یہ پچاس مثقال سونا ہے تم یہ لے لو اوراس کو اپنے استعمال میں لاؤ، اس نے ایک تھیلی نکالی، اس کے اندر وہ سب کچھ جمع تھا جو میں نے اس کو موقع بہ موقع دیا تھا، اُس نے وہ سب مجھے واپس دیا اور بولی: بادشاہ سلامت نے مجھ سے وعدہ لیا ہے کہ میں تجھے دینے میں کوئی چیز کم نہیں کروں گی اور میں تو اس کے کپڑے دھوتی ہوں، اس کو تیل لگاتی ہوں اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی پیروکار ہوں، اور میں اللہ کی رضا کے لئے اسلام لائی ہوں۔ ابھی تو بادشاہ سلامت نے اپنی بیویوں کو کہا ہے کہ ان کے پاس جو اچھے سے اچھا عطر ہے وہ آپ کو تحفہ دیں۔ اگلے دن وہ بہت سارا عود، ورس، عنبر اور زباد (ایک قسم کی خوشبو ہے جو ایک بلی نما جانور سے حاصل کی جاتی ہے) لے کر آ گئی۔ میں یہ سب کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سب میرے پاس دیکھتے تھے لیکن کبھی بھی ان سے مجھے منع نہیں فرمایا۔ پھر ابرہ نے مجھے کہا: میرا ایک کام کر دینا، اُس شہِ خوباں کی بارگاہ میں میرا سلام عرض کر دینا اور میرے بارے میں بتانا کہ میں نے ان کا دین اختیار کیا ہوا ہے، اور تم میرا یہ کام ہرگز بھولنا نہیں۔ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچ گئے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام نکاح پہنچنے اور اس ابرہ کے تعاون کی پوری داستان سنا دی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ کھل اٹھا۔ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا سلام بھی پیش کیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا یوں جواب دیا:

وعليها السلام ورحمة الله وبركاته

6771 – فَاَخْبَرَنِيْ مَخْلَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَاقَرْحِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الْفَقِيهُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، ثنا اِسْحَاق بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمْرَو بْنَ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيَّ اِلَى النَّجَاشِيِّ يَخْطُبُ عَلَيْهِ اُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ اَبِيْ سُفْيَانَ، وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ فَزَوَّجَهَا اِيَّاهُ وَاَصْدَقَهَا النَّجَاشِيُّ مِنْ عِنْدِهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَمِائَةِ دِيْنَارٍ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ: فَمَا نَرَى عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ وَقَّتَ صَدَاقَ النِّسَاءِ اَرْبَعَمِائَةِ دِيْنَارٍ اِلَّا لِذٰلِكَ

✧✧ حضرت جعفر بن محمد بن علی، اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن امیہ ضمری کو نجاشی کے پاس اُمّ حبیبہ بنت ابوسفیان کے لئے پیغام نکاح دے کر بھیجا۔ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا پہلے عبیداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں، نجاشی نے ان کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کر دیا، اور اپنی طرف سے چار سو دینار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق مہر ادا کیا۔ ابوجعفر کہتے ہیں: عبدالملک بن مروان نے اسی وجہ سے عورتوں کا حق مہر چار سو دینا مقرر کیا تھا۔

6772 – فَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ،

ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، اَنَّهُ سَالَ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمْ اَصْدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْوَاجَهُ، قَالَتْ: كَانَ صَدَاقُهُ لِاَزْوَاجِهِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اُوقِيَّةً وَنِصْفًا فَذَلِكَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ، فَهٰذَا صَدَاقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَزْوَاجِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَعَلَيْهِ الْعَمَلُ وَاِنَّمَا اَصْدَقَ النَّجَاشِيُّ اُمَّ حَبِيْبَةَ اَرْبَعَمِائَةِ دِيْنَارٍ اسْتِعْمَالًا لِاَخْلَاقِ الْمُلُوكِ فِي الْمُبَالَغَةِ فِي الصَّنَائِعِ لِاسْتِعَانَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ فِي ذٰلِكَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6772 – صحيح

✧✧ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کا حق مہر کتنا رکھا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ۱۲ ساڑھے بارہ اوقیہ، اس کی مقدار ۵۰۰ دراہم بنتی ہے۔

6773 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: جَهَّزَ النَّجَاشِيُّ اُمَّ حَبِيْبَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَ بِهَا مَعَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ

✧✧ زہری کہتے ہیں: نجاشی نے اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجنے کے لئے تیار کروایا اور ان کے ہمراہ شرحبیل بن حسنہ کو روانہ فرمایا۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِالْوَاحِدِ بْنِ اَبِي عَوْنٍ، قَالَ: لَمَّا بَلَغَ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ، نِكَاحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ، قَالَ: ذَاكَ الْفَحْلُ لَا يُقْرَعُ اَنْفُهُ

✧✧ عبدالواحد بن ابی عون فرماتے ہیں: جب سفیان بن حرب کو پتا چلا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرلیا ہے، تو کہنے لگا: اس نوجوان کو جھکایا نہیں جاسکتا۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي سَبْرَةَ، عَنْ عَبْدِالْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ: دَعَتْنِي اُمُّ حَبِيْبَةَ، زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهَا فَقَالَتْ: قَدْ كَانَ بَيْنَنَا مَا يَكُونُ بَيْنَ الضَّرَائِرِ فَغَفَرَ اللّٰهُ ذَلِكَ كُلَّهُ وَتَجَاوَزَ وَحَلَّلْتُكِ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ . فَقَالَتْ عَائِشَةُ: سَرَّرْتِنِي سَرَّكِ اللّٰهُ، وَاَرْسَلَتْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ لَهَا مِثْلَ ذَلِكَ . وَتُوُفِّيَتْ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَاَرْبَعِيْنَ فِي اِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

✧✧ عوف بن حارث کہتے ہیں: اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ام المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی وفات کے وقت مجھے اپنے پاس بلوایا، اور کہنے لگی: ہمارے درمیان وہ (خلش) رہی جو عموماً سوتنوں کے درمیان ہوتی ہے، اللہ

تعالیٰ تمام معاف فرمائے، میں نے ان تمام سے درگزر کرلیا ہے اور میں نے وہ تمام معاف کردی ہیں۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تو نے مجھے خوش کیا، اللہ تعالیٰ تجھے خوش کرے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہ سے معافی مانگی۔ اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت میں، سن ۴۴ ہجری میں ہوا۔

ذِكْرُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا ذکر

6774 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: كَانَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشِ بْنِ رَبَابِ بْنِ يَعْمَرَ بْنِ صَبِرَةَ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ غَنْمِ بْنِ دُوْدَانَ بْنِ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ، وَاُمُّهَا اُمَيْمَةُ بِنْتُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِمَنَافٍ، وَكَانَتْ زَيْنَبُ عِنْدَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فَفَارَقَهَا، فَتَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْهَا نَزَلَتْ: (فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا) (الأحزاب: 37) قَالَ: "فَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلَى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ: زَوَّجَنِي اللّٰهُ مِنْ رَسُوْلِهِ وَزَوَّجَكُنَّ آبَاؤُكُنَّ وَاَقَارِبُكُنَّ وَحَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ هِيَ الْمُسْتَحَاضَةُ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَهِيَ اُخْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ"

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''زینب بنت جحش بن رباب بن یعمر بن صبرہ بن مرہ بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ''۔ ان کی والدہ کا نام ''امیمہ بنت عبدالمطلب بن ہاشم بن عمرو بن عبدمناف''۔ پہلے حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، انہوں نے ان کے طلاق دینے (اور عدت گزرنے کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تھا، انہی کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تھی:

فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا

''پھر جب زید کی غرض اس سے نکل گئی تو ہم نے وہ تمہارے نکاح میں دے دی کہ مسلمانوں پر کچھ حرج نہ رہے ان کے لے پالکوں کی بیبیوں میں جب ان سے ان کا کام ختم ہوجائے اور اللہ کا حکم ہوکر رہنا''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

راوی کہتے ہیں: حضرت زینب دیگر امہات المومنین سے فخر یہ کہا کرتی تھی: میرا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خود اللہ تعالیٰ نے کیا ہے، جبکہ تمہارا نکاح تمہارے ماں باپ نے، رشتہ داروں نے کئے ہیں۔ اور حمنہ بنت جحش مستحاضہ تھیں، اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، یہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔

6775 – فَحَدَّثَنَا بِشَرْحِ هٰذِهِ الْقِصَصِ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ

الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَزَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشِ بْنِ رَبَابٍ أُخْتُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ جَحْشٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6775 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا، حضرت عبدالرحمٰن بن جحش رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔

حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ الْجَحْشِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، وَكَانَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ مِمَّنْ هَاجَرَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتِ امْرَاَةً جَمِيلَةً، فَخَطَبَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، فَقَالَتْ: لَا اَرْضَاهُ وَكَانَتْ اَيِّمَ قُرَيْشٍ، قَالَ: فَاِنِّي قَدْ رَضِيتُهُ لَكِ فَتَزَوَّجَهَا زَيْدٌ اَلْحَدِيثَ

✧✧ عمر بن عثمان جحشی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کر کے مدینہ شریف آنے والی خواتین میں حضرت زینب بنت جحش بھی شامل تھیں، آپ بہت حسین وجمیل خاتون تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ کے لئے ان کا رشتہ مانگا تھا، انہوں نے انکار کر دیا، آپ بیوہ تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تو تمہیں اُس کے لئے پسند کر لیا ہے، تب انہوں نے حضرت زید سے نکاح کر لیا۔

(حدیث اس سے آگے بھی ہے)

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ يَطْلُبُهُ، وَكَانَ زَيْدٌ اِنَّمَا يُقَالُ لَهُ: زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَرُبَّمَا فَقَدَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعَةَ فَيَقُولُ: اَيْنَ زَيْدٌ؟ فَجَاءَ مَنْزِلَهُ يَطْلُبُهُ فَلَمْ يَجِدْهُ فَتَقُومُ اِلَيْهِ زَيْنَبُ فَتَقُولُ لَهُ: هُنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ فَوَلَّى فَيُوَلِّي يُهَمْهِمُ بِشَيْءٍ لَا يَكَادُ يُفْهَمُ عَنْهُ اِلَّا سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مُصَرِّفِ الْقُلُوبِ، فَجَاءَ زَيْدٌ اِلَى مَنْزِلِهِ فَاَخْبَرَتْهُ امْرَاَتُهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى مَنْزِلَهُ، فَقَالَ زَيْدٌ: اَلَا قُلْتِ لَهُ: يَدْخُلُ، قَالَتْ: قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَاَبَى قَالَ: فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: شَيْئًا قَالَتْ: سَمِعْتُهُ حِينَ وَلَّى تَكَلَّمَ بِكَلَامٍ لَا اَفْهَمُهُ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مُصَرِّفِ الْقُلُوبِ قَالَ: فَخَرَجَ زَيْدٌ حَتّٰى اَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ بَلَغَنِي اَنَّكَ جِئْتَ مَنْزِلِي فَهَلَّا دَخَلْتَ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يَارَسُولَ اللّٰهِ لَعَلَّ زَيْنَبَ اَعْجَبَتْكَ فَاُفَارِقُهَا، فَيَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ فَمَا اسْتَطَاعَ زَيْدٌ اِلَيْهَا سَبِيلًا بَعْدَ ذٰلِكَ، وَيَاْتِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُخْبِرُهُ فَيَقُولُ: اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ فَيَقُولُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ اِذًا اُفَارِقُهَا، فَيَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْبِسْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ فَفَارَقَهَا زَيْدٌ وَاعْتَزَلَهَا وَحَلَّتْ قَالَ: فَبَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ يَتَحَدَّثُ مَعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِذْ اَخَذَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْمَةٌ، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ وَهُوَ يَتَبَسَّمُ وَهُوَ يَقُولُ: مَنْ يَذْهَبُ اِلَى زَيْنَبَ يُبَشِّرُهَا اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ زَوَّجَنِيهَا مِنَ السَّمَاءِ وَتَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: (وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِی اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ) (الأحزاب: 37) اَلْقِصَّةَ كُلَّهَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: فَاَخَذَنِیْ مَا قَرُبَ وَمَا بَعُدَ لِمَا كَانَ بَلَغَنِیْ مِنْ جَمَالِهَا وَاُخْرٰی هِیَ اَعْظَمُ الْاُمُوْرِ وَاَشْرَفُهَا مَا صَنَعَ اللّٰهُ لَهَا زَوَّجَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ السَّمَاءِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ: هِیَ تَفْخَرُ عَلَيْنَا بِهٰذَا قَالَتْ عَائِشَةُ: فَخَرَجَتْ سَلْمٰی خَادِمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْتَدُّ، فَحَدَّثَتْهَا بِذٰلِكَ فَاَعْطَتْهَا اَوْضَاحًا لَهَا

✧✧ محمد بن یحییٰ بن حبان فرماتے ہیں: حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو عموماً لوگ ''زید بن محمد'' کہتے تھے، کئی مرتبہ ایسا ہوتا کہ اگر حضرت زید رضی اللہ عنہ کچھ دیر کے لئے کہیں چلے جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بار باراُن کے بارے میں پوچھتے۔ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو ڈھونڈتے ہوئے اُن کے گھر تشریف لے گئے، حضرت زید رضی اللہ عنہ گھر پر نہ تھے، حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ وہ فلاں جگہ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے واپس تشریف لے آئے، واپس آتے ہوئے آپ کچھ بول رہے تھے، لیکن آپ کی زبان سے صرف سبحان اللہ العظیم سبحان اللہ مصرف القلوب کے الفاظ پتا چل رہے تھے۔حضرت زید رضی اللہ عنہ گھر آئے تو ان کی زوجہ محترمہ نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر آئے تھے، حضرت زید نے پوچھا: کیا تم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر آنے کا نہیں کہا تھا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، میں نے کہا تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرمادیا تھا۔لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب واپس تشریف لے گئے تو آپ کچھ ارشاد فرمارہے تھے، مجھے اور تو کچھ سمجھ نہیں آیا البتہ اتنے الفاظ مجھے سمجھ میں آئے تھے آپ کہہ رہے تھے ''سبحان اللہ العظیم، سبحان اللہ مصرف القلوب''۔ راوی کہتے ہیں: حضرت زید رضی اللہ عنہ اُسی وقت گھر سے نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے، اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پتا چلا ہے کہ آپ میرے غریب خانے پر تشریف لائے تھے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں، آپ اندر تشریف کیوں نہیں لے گئے؟ شاید کہ آپ کو زینب پسند آگئی ہے، کیا میں اس کو علیحدگی دے دوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نہیں اس کو علیحدگی نہیں دینی بلکہ) اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھو۔ لیکن اس کے بعد حضرت زید نے اپنی بیوی سے قربت نہ کی، اس لئے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اپنی تمام صورت حال کہہ سنائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر بھی یہی فرمایا کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھو، حضرت زید نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کو علیحدگی دے دوں گا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھو، لیکن حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ان کو علیحدگی اختیار کرلی، خود ان سے دور ہوگئے، اور ان کی عدت بھی گزر گئی۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے باتیں کررہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر غشی کی سی کیفیت طاری ہوگئی، جب وہ کیفیت ختم ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر مسکراہٹ تھی، اور آپ فرمارہے تھے ''کون شخص زینب کو یہ خوشخبری سنانے جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اس کا میرے ساتھ نکاح کردیا ہے''۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ (الاحزاب: 37)

''اور اے محبوب یاد کرو جب تم فرماتے تھے اس سے جسے اللہ نے نعمت دی اور تم نے اسے نعمت دی کہ اپنی بی بی اپنے پاس رہنے دے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مجھے تو قریب وبعید ہرطرف سے ان پر رشک آنے لگا، کیونکہ اس کے حسن وجمال کے بارے میں تو پہلے ہی مجھے بہت کچھ معلوم تھا لیکن سب سے بڑی بات یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے خود ان کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آسمانوں پر کردیا تھا۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اس بناء پر زینب ہم پر بہت فخر جتلایا کرتی تھی۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ حضرت سلمیٰ دوڑتی ہوئی گئیں اور جاکر حضرت زینب کو یہ خوشخبری سنائی، یہ خوشخبری سن کر حضرت زینب نے اس کو اپنا زیور تحفہ دے دیا۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي سَبْرَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، قَالَ: اَوْصَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ، اَنْ تُحْمَلَ عَلَى سَرِيرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُجْعَلَ عَلَيْهِ نَعْشٌ وَقِيلَ حُمِلَ عَلَيْهِ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "وَمَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى حَفَّارِينَ يَحْفِرُونَ قَبْرَ زَيْنَبَ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ فَقَالَ: لَوْ اَنِّي ضَرَبْتُ عَلَيْهِمْ فُسْطَاطًا وَكَانَ اَوَّلَ فُسْطَاطٍ ضُرِبَ عَلَى قَبْرٍ بِالْبَقِيعِ "

✧✧ محمد بن ابراہیم تیمی فرماتے ہیں: حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے یہ وصیت کی تھی کہ اُن کی میت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چارپائی پر رکھی جائے اور اُسی چارپائی پر اُن کا جنازہ اٹھایا جائے۔ بعض مؤرخین نے لکھا ہے کہ اُسی چارپائی پر حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کا بھی جنازہ اٹھایا گیا تھا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قبر کھودنے والوں کے پاس گئے، وہ لوگ سخت گرمی کے دن حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی قبر کھود رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس پر روضہ بناؤں گا، چنانچہ وہ پہلی قبر تھی جس پر جنت البقیع میں روضہ بنایا گیا۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي سَبْرَةَ، عَنْ اَبِي مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي سَلِيطٍ، قَالَ: رَاَيْتُ اَبَا اَحْمَدَ بْنَ جَحْشٍ، يَحْمِلُ سَرِيرَ زَيْنَبَ وَهُوَ مَكْفُوفٌ وَهُوَ يَبْكِي، وَاَسْمَعُ عُمَرَ، يَقُولُ: يَا اَبَا اَحْمَدَ، تَنَحَّ عَنِ السَّرِيرِ لَا يُعْنِتْكَ النَّاسُ عَلَى سَرِيرِهَا، فَقَالَ اَبُوْ اَحْمَدَ: هٰذِهِ الَّتِي نِلْنَا بِهَا كُلَّ خَيْرٍ وَاِنَّ هٰذَا يُبَرِّدُ حَرَّ مَا اَجِدُ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: الْزَمْ الْزَمْ

عبداللہ ابن ابی سلیط فرماتے ہیں: میں نے ابواحمد بن جحش کو دیکھا وہ حضرت زینب کے جنازے کو کندھا دیئے ہوئے تھے، اور رو رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے ابواحمد! آپ جنازہ سے ہٹ جائیے، لوگ آپ کو جنازے کی چارپائی پر تھکا دیں گے۔ ابواحمد نے کہا: ہم نے اس خاتون سے ہر بھلائی پائی، اور بے شک یہ اُس چیز کی گرمی کو ختم کرے گی جو گرمی میں پاتا ہوں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ (درمیان سے ہٹ گئے اور) بولے: پکڑلو، پکڑلو۔

قَالَ: وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ الْجَحْشِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: مَا تَرَكَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ، دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا كَانَتْ تَتَصَدَّقُ بِكُلِّ مَا قَدَرَتْ عَلَيْهِ، وَكَانَتْ مَاْوَى الْمَسَاكِينِ، وَتَرَكَتْ مَنْزِلَهَا فَبَاعُوهُ مِنَ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ حِينَ هُدِمَ الْمَسْجِدُ بِخَمْسِينَ اَلْفَ دِرْهَمٍ

✧✧ عمر بن عثمان جحشی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (آپ فرماتے ہیں) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے کوئی درہم اور دینار وغیرہ وراثت نہیں چھوڑی، بلکہ جو چیز ان کے ہاتھ آتی، آپ وہ سب خیرات کر دیا کرتی تھیں۔ آپ مساکین کا ماویٰ وملجا تھیں۔ انہوں نے اپنا ایک مکان چھوڑا تھا، جب مسجد کی توسیع کا کام شروع ہوا تو اس کو ولید بن عبدالملک کے ہاتھوں ۵۰،۰۰۰ پچاس ہزار دراہم کے عوض بیچ دیا گیا۔

قَالَ: وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ الْجَحْشِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: سُئِلَتْ اُمُّ عُكَّاشَةَ بِنْتُ مِحْصَنٍ، كَمْ بَلَغَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ يَوْمَ تُوُفِّيَتْ؟ فَقَالَتْ: قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ لِلْهِجْرَةِ وَهِيَ بِنْتُ بِضْعٍ وَثَلَاثِينَ، وَتُوُفِّيَتْ سَنَةَ عِشْرِينَ قَالَ عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ: كَانَ اَبِي، يَقُولُ: تُوُفِّيَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَهِيَ ابْنَةُ ثَلَاثٍ وَخَمْسِينَ

✧✧ عمر بن عثمان جحشی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت اُمّ عکاشہ بنت محصن سے پوچھا گیا: وفات کے وقت حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی تھی؟ انہوں نے کہا: جب ہم ہجرت کر کے مدینہ شریف آئے تو اس وقت اُن کی عمر تیس برس سے کچھ زائد تھی، اور آپ کا انتقال سن ۲۰ ہجری میں ہوا۔ حضرت عمر بن عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے والد صاحب کہا کرتے تھے: زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا انتقال ۵۳ برس کی عمر میں ہوا۔

6776 - اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْخُرَاسَانِيُّ الْعَدْلُ، بِبَغْدَادَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ الْمَدَنِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَزْوَاجِهِ: اَسْرَعُكُنَّ لُحُوقًا بِي اَطْوَلُكُنَّ يَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكُنَّا اِذَا اجْتَمَعْنَا فِي بَيْتِ اِحْدَانَا بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمُدُّ اَيْدِيَنَا فِي الْجِدَارِ نَتَطَاوَلُ، فَلَمْ نَزَلْ نَفْعَلُ ذٰلِكَ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتِ امْرَاَةً قَصِيرَةً وَلَمْ تَكُنْ اَطْوَلَنَا، فَعَرَفْنَا حِينَئِذٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرَادَ بِطُولِ الْيَدِ الصَّدَقَةَ قَالَ: وَكَانَتْ زَيْنَبُ امْرَاَةً صَنَّاعَةَ الْيَدِ فَكَانَتْ تَدْبُغُ وَتَخْرُزُ وَتَصَدَّقُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6776 – على شرط مسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج سے کہا: تم سب سے پہلے میرے پاس وہ آئے گی جس کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے ہیں۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد ایک دفعہ ہم ایک گھر میں اکٹھی ہوئیں اور ایک دیوار کے ساتھ اپنے ہاتھ ناپنے لگیں، ہم یونہی اپنے ہاتھ ناپا کرتی تھی کہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا، ان کا قد سب سے چھوٹا تھا، یہ ہم میں سے کسی سے بھی لمبی نہیں تھیں، تب ہم سمجھیں کہ ہاتھ لمبے ہونے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد "صدقہ وخیرات کرنا" تھی، راوی کہتے ہیں: حضرت زینب کو دستکاری کے بہت کام آتے تھے، آپ چمڑے کو دباغت دیتی تھی، پودے لگاتی تھی اور جو رقم آتی، اس کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ

کردیا کرتی تھی۔

ﷺ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6777 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: كَانَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ، تَقُوْلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَنَا اَعْظَمُ نِسَائِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، اَنَا خَيْرُهُنَّ مَنْكَحًا وَاَلْزَمُهُنَّ سِتْرًا وَاَقْرَبُهُنَّ رَحِمًا، ثُمَّ تَقُوْلُ: زَوَّجَنِيكَ الرَّحْمَنُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَوْقِ عَرْشِهِ، وَكَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ هُوَ السَّفِيرُ بِذَلِكَ، وَاَنَا ابْنَةُ عَمَّتِكَ وَلَيْسَ لَكَ مِنْ نِسَائِكَ قَرِيبَةٌ غَيْرِي قَدْ ذَكَرْتُ فِي اَوَّلِ التَّرْجَمَةِ اَنَّ اُمَّ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اُمَيْمَةُ بِنْتُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ وَهِيَ عَمَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6777 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عامر فرماتے ہیں: حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کرتی تھی: آپ کی تمام بیویوں سے میرا حق سب سے زیادہ ہے، کیونکہ مقامِ نکاح کے لحاظ سے میں سب سے بہتر ہوں، میں سب سے زیادہ پردے کا اہتمام کرتی ہوں اور آپ کی سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہوں۔ پھر آپ فرماتی: اللہ تعالیٰ نے عرش کے اوپر میرا نکاح پڑھایا، اس چیز کا سفیر حضرت جبریل امین علیہ السلام ہیں۔ میں آپ کی پھوپھی کی بیٹی ہوں۔ اور آپ کی بیویوں میں سے میرے علاوہ اور کوئی بھی آپ کا اتنا قریبی رشتہ دار کوئی نہیں ہے۔ (امام حاکم کہتے ہیں) ہم نے اِن کے ترجمۃ الباب کے آغاز ہی میں ذکر کردیا تھا کہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی والدہ ''امیمہ بنت عبدالمطلب بن ہاشم'' ہیں، اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں۔

ذِكْرُ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

ام المومنین حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کا ذکر

6778 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَوْصِلِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الْمَوْصِلِيُّ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَالَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ، لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَزْوَاجَكَ يَفْخَرْنَ عَلَيَّ يَقُلْنَ: لَمْ يَتَزَوَّجْكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَنْتِ مِلْكُ يَمِينٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَمْ اُعَظِّمْ صَدَاقَكِ، اَلَمْ اُعْتِقْ اَرْبَعِينَ رَقَبَةً مِنْ قَوْمِكِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6778 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ مجاہد کہتے ہیں: حضرت جویریہ بنت الحارث نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: آپ کی ازواج مجھے یہ بات بہت فخریہ بیان کرتی ہیں اور کہتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے نکاح نہیں کیا، تم تو ان کی ''کنیز'' ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں نے تمہارا حق مہر سب سے عظیم نہیں کردیا تھا؟ کیا میں نے تمہاری قوم کے چالیس افراد کو آزاد نہیں کیا؟

6779 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ: لَمَّا اَصَابَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَايَا بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَقَعَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ اَبِي ضِرَارٍ فِي السَّهْمِ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ الشَّمَّاسِ، فَكَاتَبَتْهُ عَلَى نَفْسِهَا وَكَانَتِ امْرَاَةً حُلْوَةً مَلِيحَةً لَا يَكَادُ يَرَاهَا اَحَدٌ اِلَّا اَخَذَتْ بِنَفْسِهِ قَالَ: فَاَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَعِينُ بِهِ عَلَى كِتَابَتِهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبي6779 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

❖❖ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب رسول اللہ ﷺ کے پاس بنی مصطلق کی لونڈیاں مال غنیمت کے طور پر آئیں، تو جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار رضی اللہ عنہا حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئیں، انہوں نے اپنے آپ کو ان سے مکاتب بنوالیا، آپ بہت حسین وجمیل تھیں، جو بھی ان کو ایک نظر دیکھ لیتا وہ دل تھام کر بیٹھ جاتا تھا، آپ اپنی کتابت کے سلسلے میں مدد لینے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئیں۔

6780 – وَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَجُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ اَبِي ضِرَارِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ عَائِذِ بْنِ مَالِكِ بْنِ جَذِيمَةَ بْنِ الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ، تَزَوَّجَهَا مُسَافِعُ بْنُ صَفْوَانَ، فَقُتِلَ يَوْمَ الْمُرَيْسِيعِ

❖❖ محمد بن عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار بن حبیب بن عائذ بن مالک بن جذیمہ بن مصطلق'' ان کا تعلق خزاعہ کے ساتھ تھا، مسافع بن صفوان کے نکاح میں تھیں، جنگ مریسیع میں وہ مارا گیا تھا۔

6781 – فَحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ: اَصَابَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَايَا بَنِي الْمُصْطَلِقِ، فَاَخْرَجَ الْخُمُسَ مِنْهُ، ثُمَّ قَسَمَهُ بَيْنَ النَّاسِ وَاَعْطَى الْفَارِسَ سَهْمَيْنِ وَالرَّاجِلَ سَهْمًا، فَوَقَعَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ اَبِي ضِرَارٍ فِي سَهْمِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ عَمٍّ لَهَا يُقَالُ لَهُ صَفْوَانُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جَذِيمَةَ فَقُتِلَ عَنْهَا، فَكَاتَبَهَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ عَلَى نَفْسِهَا عَلَى تِسْعِ اَوَاقٍ وَكَانَتِ امْرَاَةً حُلْوَةً لَا يَكَادُ يَرَاهَا اَحَدٌ اِلَّا اَخَذَتْ بِنَفْسِهِ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِي اِذْ دَخَلَتْ جُوَيْرِيَةُ تَسْاَلُهُ فِي كِتَابَتِهَا، فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُهَا حَتَّى كَرِهْتُ دُخُولَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَرَفْتُ اَنَّ سَيَرَى فِيهَا مِثْلَ الَّذِي رَاَيْتُ فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللّٰهِ اَنَا جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ سَيِّدِ قَوْمِهِ وَقَدْ اَصَابَنِي مِنَ الْاَمْرِ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَوَقَعْتُ فِي سَهْمِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ، فَكَاتَبَنِي عَلَى تِسْعِ اَوَاقٍ فِي فِكَاكِي، فَقَالَ: اَوَ خَيْرًا مِنْ ذَلِكَ قَالَتْ: مَا هُوَ؟ قَالَ: اُؤَدِّي عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَاَتَزَوَّجُكِ قَالَتْ: نَعَمْ يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: فَقَدْ فَعَلْتُ فَخَرَجَ الْخَبَرُ اِلَى النَّاسِ فَقَالُوا: اَصْهَارُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَرَقُّونَ، فَاَعْتَقُوا مَنْ كَانَ فِي اَيْدِيهِمْ مِنْ سَبْيِ

بَنِی الْمُصْطَلِقِ فَبَلَغَ عِتْقُهُمْ مِائَةَ اَهْلِ بَيْتٍ بِتَزَوُّجِهِ اِيَّاهَا، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَا اَعْلَمُ امْرَاَةً كَانَتْ اَعْظَمَ بَرَكَةً عَلٰى قَوْمِهَا مِنْهَا وَذٰلِكَ مُنْصَرَفَهُ مِنْ غَزْوَةِ الْمُرَيْسِيعِ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنی مصطلق کی لونڈیاں آئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے پانچواں حصہ نکالا، باقی لوگوں میں تقسیم کردیا، اس تقسیم میں طریقہ یہ تھا کہ گھڑسوار کو دوحصے اور پیدل کو ایک حصہ عطا فرمایا۔ جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار، حضرت ثابت بن قیس بن شماس انصاری رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئیں۔ یہ اپنے چچا کے بیٹے صفوان بن مالک بن جذیمہ کے نکاح میں تھیں، وہ قتل ہوگیا تھا، حضرت ثابت بن قیس نے ان کو مکاتب بنالیا تھا اور بدل کتابت ۹ اوقیہ چاندی رکھی۔ یہ بہت خوبصورت اور حسین وجمیل عورت تھی، جو بھی ان کو ایک نظر دیکھ لیتا وہ دل تھام لیتا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس موجود تھے کہ اسی اثناء میں جویریہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے بدل کتابت ادا کروانے کے سلسلے میں مدد لینے آئیں۔ اُمّ المومنین فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! میں نے اس کو جیسے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے دیکھا مجھے بہت ناگوار گزرا، اور مجھ پکا یقین تھا کہ جوحسن وجمال اِس خاتون میں، مَیں نے دیکھا ہے، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس میں دیکھ لیں گے۔ جویریہ کہنے لگی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی قوم کے سردار حارث کی بیٹی جویریہ ہوں۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ آپ جانتے ہیں، میں آزمائش میں ہوں، میں ثابت بن قیس کے حصہ میں آئی ہوں اور اس نے مجھے ۹ اوقیہ چاندی پر مکاتب بنادیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں اس سے بھی اچھی بات نہ بتاؤں؟ اُس نے کہا: وہ کیا بات ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا بدل کتابت میں ادا کردیتا ہوں اور تجھ سے نکاح کرلیتا ہوں، اُس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے منظور ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ایسا کردیا۔ یہ بات لوگوں میں پھیل گئی، لوگ کہنے لگے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار قید ہوگئے ہیں، اس لئے جس جس کے پاس کوئی بنی مصطلق کا قیدی ہے وہ اُسے آزاد کردے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جویریہ کے ساتھ نکاح کرلینے کی برکت سے بنی مصطلق کے سو کے قریب قیدی آزاد ہوگئے، اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں جویرہ سے بڑھ کر ایسی کوئی خاتون نہیں دیکھی جو اپنی قوم کے لئے اس قدر باعث برکت ہو۔ یہ واقعہ جنگ مریسیع سے واپس آنے کے بعد کا ہے۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَحَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی الْاَبْيَضِ مَوْلٰی جُوَيْرِيَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: سَبٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِی الْمُصْطَلِقِ فَوَقَعَتْ جُوَيْرِيَةُ فِی السَّبْیِ، فَجَاءَ اَبُوْهَا فَافْتَدَاهَا، وَاَنْكَحَهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ وَاَمَّا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ فَقَرِيْبٌ مِنْ لَفْظِ الْوَاقِدِیِّ وَالْمَعَانِیْ كُلُّهَا وَاحِدَةٌ "

✧✧ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام عبداللہ بن ابی الابیض بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنی مصطلق کی لونڈیاں آئیں، ان میں جویریہ بھی تھیں، ان کے والد صاحب آئے اور ان کا فدیہ دے دیا، اور بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُس کا نکاح کردیا۔

محمد بن اسحاق کی حدیث کے الفاظ واقدی کی حدیث سے تقریباً ملتے جلتے ہیں۔ جبکہ معانی تمام کے ایک ہی جیسے ہیں۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي الْاَبْيَضِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: تُوُفِّيَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَبِيعِ الْاَوَّلِ سَنَةَ سِتٍّ وَخَمْسِينَ فِي اِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ، وَصَلَّى عَلَيْهَا مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ وَالِي الْمَدِينَةِ

✧✧ عبداللہ بن ابی الابیض اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) ام المومنین حضرت جویریہ بنت حارث کا انتقال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت میں سن ۵۶ ہجری میں ہوا۔ مروان بن حکم ان دنوں مدینہ کا عامل تھا، اُسی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَاَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ جَدَّتِهِ، وَكَانَتْ مَوْلَاةَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنَةُ عِشْرِينَ سَنَةً قَالَتْ: وَتُوُفِّيَتْ جُوَيْرِيَةُ سَنَةَ خَمْسِينَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ ابْنَةُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً، وَصَلَّى عَلَيْهَا مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ

✧✧ ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا، اس وقت میری عمر ۲۰ برس تھی، آپ فرماتی ہیں: اور جویریہ کا انتقال ۵۰ ہجری میں ہوا، ان کی عمر ۶۵ برس تھی، مروان بن حکم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَحَدَّثَنِي حِزَامُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ: رَاَيْتُ قَبْلَ قُدُومِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ لَيَالٍ كَاَنَّ الْقَمَرَ اَقْبَلَ يَسِيرُ مِنْ يَثْرِبَ حَتّٰى وَقَعَ فِي حِجْرِي، فَكَرِهْتُ اَنْ اُخْبِرَ بِهَا اَحَدًا مِنَ النَّاسِ حَتّٰى قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا سُبِينَا رَجَوْتُ الرُّؤْيَا، فَلَمَّا اَعْتَقَنِي وَتَزَوَّجَنِي وَاللّٰهِ مَا كَلَّمْتُهُ فِي قَوْمِي حَتّٰى كَانَ الْمُسْلِمُونَ هُمُ الَّذِينَ اَرْسَلُوهُمْ وَمَا شَعَرْتُ اِلَّا بِجَارِيَةٍ مِنْ بَنَاتِ عَمِّي تُخْبِرُنِي الْخَبَرَ، فَحَمِدْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

✧✧ حضرت جویریہ بنت حارث فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے تین دن پہلے میں نے خواب میں دیکھا جیسے سورج یثرب سے چلا اور میری گود میں آ گیا، میں نے اس بات کا ذکر کسی سے بھی کرنا مناسب نہیں سمجھا، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، جب ہم قیدی ہو کر آئیں تو مجھے اپنا خواب پورا ہونے کی امید لگ گئی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آزاد کروا کر خود مجھ سے شادی کر لی، خدا کی قسم! میں نے اپنی قوم کے کسی شخص کے بارے میں بھی کوئی بات نہیں کی، مسلمانوں نے خود ہی میری قوم کے لوگوں کو آزاد کر دیا، مجھے تو میرے چچا کی ایک بیٹی نے یہ بات بتائی تو مجھے پتا چلا، تب میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

6782 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: " وَجُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ اَبِي ضِرَارِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ عَائِذِ بْنِ مَالِكِ بْنِ جَذِيمَةَ مِنْ خُزَاعَةَ، كَانَتْ عِنْدَ ابْنِ عَمٍّ لَهَا يُقَالُ لَهُ: مُسَافِعُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ ذِي الشُّفْرِ "

✧✧ ابن اسحاق نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے"جویریہ بنت حارث" ان کا اصل نام "برہ بنت حارث بن ابی ضرار بن حبیب بن عائذ بن مالک بن جذیمہ" ہیں ان کا تعلق خزاعہ کے ساتھ ہے۔ آپ پہلے اپنے چچا کے بیٹے مسافع بن صفوان بن ذی الشفر کے نکاح میں تھیں۔

6783 - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ " اَنَّ اسْمَهَا كَانَ بَرَّةَ، وَغَيَّرَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهَا جُوَيْرِيَةَ، وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُقَالَ: خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ" صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ (التعليق - من تلخيص الذهبي)6783 - على شرط مسلم

✧✧ ام المومنین حضرت جویریہ بنت حارث بیان کرتی ہیں کہ ان کا اصل نام "برہ" تھا رسول اللہ ﷺ نے بدل کر میرا نام جویریہ رکھ دیا۔ کیونکہ آپ کو یہ اچھا نہیں لگتا تھا کہ کوئی ہے "میرے پاس سے برہ چلی گئی ہے۔

6784 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثنا اَبُوْ حُذَيْفَةَ، ثنا زُهَيْرٌ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ عَلٰى جُوَيْرِيَةَ الْحِجَابَ، وَكَانَ يَقْسِمُ لَهَا كَمَا يَقْسِمُ لِنِسَائِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "(التعليق - من تلخيص الذهبي)6784 - صحيح

✧✧ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کو پردہ کروایا اور نبی اکرم ﷺ جیسے دیگر امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے لئے باری مقرر کرتے تھے اسی طرح حضرت جویریہ کے لئے بھی کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6785 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ مَهْدِيِّ بْنِ رُسْتُمٍ، ثنا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ، وَسَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، وَاَبُوْ صَالِحٍ، قَالُوْا: ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ عُبَيْدَ بْنَ السَّبَّاقِ، اَخْبَرَهُ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ: هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟ قَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عِنْدَنَا طَعَامٌ اِلَّا عَظْمٌ مِنْ شَاةٍ اَعْطَيْتُهُ مَوْلَاتِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ: قَرِّبِيْهَا فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي)6785 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے، اور فرمایا: کوئی کھانے پینے کی چیز ہے؟ انہوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! یا رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز نہیں ہے، صرف بکری کی ایک ہڈی تھی، وہ بھی صدقہ کی تھی، اس لئے میں نے وہ اپنی خادمہ کو دے دی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم وہی لے آؤ، کیونکہ صدقہ اپنے مقام تک پہنچ چکا ہے۔

ذِكْرُ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

ام المومنین حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کا ذکر

6786 - حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَمَّا افْتَتَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ اصْطَفَى صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ لِنَفْسِهِ، فَخَرَجَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْدِفُهَا وَرَاءَهُ ثُمَّ قَالَ: " رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رِجْلَهُ حَتَّى تَقُومَ عَلَيْهَا فَتَرْكَبَ، فَلَمَّا بَلَغَ سَدَّ الصَّهْبَاءِ عَرَّسَ بِهَا، فَصَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ، وَأَمَرَنِي فَدَعَوْتُ لَهُ مَنْ حَوْلَهُ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُصْعَبٌ: وَهِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ الْخَزْرَجِ بْنِ أَبِي حَبِيبِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ النَّحَّامِ بْنِ يَنْحُومَ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ سِبْطِ مُوسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَأُمُّهَا بَرَّةُ بِنْتُ السَّمَوْأَلِ، هَلَكَتْ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6786 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کیا، تو حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو اپنے لئے منتخب فرمایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے پیچھے بٹھایا اور سفر شروع کر دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں کے سہارے سے اُن کو سواری پر سوار کرایا، جب مقام ''سد الصہباء'' پر پہنچے تو ان کے ساتھ سلسلہ ازدواج قائم فرمایا، آپ نے ایک تھال میں ''حیس'' (ایک نوعیت کا کھانا ہے جو اہل عرب کے ہاں مروج تھا) بنایا۔ اور مجھے حکم دیا کہ میں اردگرد کے لوگوں کو بلا کر لاؤں، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ولیمہ تھا۔ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (ان کا نام) ''صفیہ بنت حیی بن اخطب بن سعید بن ثعلبہ بن عبید بن خزرج بن ابی حبیب بن نضر بن نحام بن ینحوم'' ہے۔ بنی اسرائیل میں سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قبیلے سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کی والدہ ''برہ بنت سموال'' ہیں، حضرت معاویہ کے زمانے میں ہلاک ہوئی۔

6787 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيُّ الْعَدْلُ، ثنا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، أَنْبَأَ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَفِيَّةَ بَاتَ أَبُو أَيُّوبَ عَلَى بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ فَرَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ وَمَعَ أَبِي أَيُّوبَ السَّيْفُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَانَتْ جَارِيَةً حَدِيثَةَ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، وَكُنْتُ قَتَلْتُ أَبَاهَا وَأَخَاهَا وَزَوْجَهَا، فَلَمْ آمَنْهَا عَلَيْكَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهُ: خَيْرًا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6787 – صحيح

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شب زفاف گزاری تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے، جب صبح ہوئی، اورانہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو اللہ اکبر کہا، اس وقت حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک تلوار تھی، انہوں نے کہا: یہ (حضرت صفیہ) نو بیاہتی دوشیزہ کنیز ہے اس کے باپ، بھائی اور شوہر کو میں نے قتل کردیا ہے، مجھے خدشہ تھا کہ کہیں اس کی طرف سے آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچے (اس لئے میں تمام رات دروازے پر احتیاطاً پہرہ دیتا رہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر ان کے لئے کلمات خیر ارشاد فرمائے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6788 – اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السَّبِيعِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، ثنا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثنا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: اَطْعَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ خُبْزًا وَلَحْمًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6788 – بل غلط إنما ذى زينب

✦✦ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کے ولیمے میں گوشت روٹی کھلائی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6789 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ بْنِ مَصْقَلَةَ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ آمِنَةَ بِنْتِ اَبِي قَيْسٍ الْغِفَارِيَّةِ، قَالَتْ: اَنَا اِحْدَى النِّسَاءِ اللَّاتِي زَفَفْنَ صَفِيَّةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ: مَا بَلَغْتُ سَبْعَ عَشْرَةَ، وَجَهْدِي اَنْ بَلَغْتُ سَبْعَ عَشْرَةَ سَنَةً لَيْلَةَ اِذْ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَتُوُفِّيَتْ صَفِيَّةُ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَخَمْسِينَ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ وَقُبِرَتْ بِالْبَقِيعِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6789 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✦✦ حضرت آمنہ بنت ابی قیس غفاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں ان خواتین میں سے ہوں جنہوں نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تیار کیا تھا، میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”جس رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجلہ عروسی میں گئی اس وقت تک میری عمر ابھی ۱۷ سال پوری نہیں ہوئی تھی۔ راوی کہتے ہیں: اُمّ المومنین حضرت صفیہ کا انتقال حضرت معاویہ کے زمانے میں سن ۵۲ ہجری کو ہوا، اور جنت البقیع میں ان کی تدفین ہوئی۔

6790 – اَخْبَرَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِيُّ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْبَصْرِيُّ، ثنا شَاذُّ بْنُ فَيَّاضٍ اَبُوْ

6790:الجامع للترمذي ' ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب في فضل ازواج النبي صلى الله عليه وسلم' حديث: 3907'المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' من بقية من اول اسمه ميم من اسمه موسى - من اسمه : معاذ' حديث:8668'المعجم الكبير للطبراني - باب الياء ' ما اسندت صفية بنت حيي - عبد الله بن صفوان بن امية ' حديث: 20071

عُبَيْدَةَ، ثنا هَاشِمُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ كِنَانَةَ، عَنْ صَفِيَّةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِي، فَقَالَ: يَا بِنْتَ حُيَيٍّ مَا يُبْكِيكِ؟ قُلْتُ: بَلَغَنِي اَنَّ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ يَنَالَانِ مِنِّي وَيَقُولَانِ: نَحْنُ خَيْرٌ مِنْهَا، نَحْنُ بَنَاتُ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَزْوَاجُهُ قَالَ: "اَلَا قُلْتِ: كَيْفَ تَكُونَانِ خَيْرًا مِنِّي وَاَبِي هَارُونُ وَعَمِّي مُوسَى وَزَوْجِي مُحَمَّدٌ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6790 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، اس وقت میں رو رہی تھی، حضور ﷺ نے مجھ سے رونے کا سبب پوچھا، میں نے کہا: مجھے پتا چلا ہے کہ حفصہ اور عائشہ میری وجہ سے پریشان ہیں اور کہتی ہیں کہ ہم اُس سے بہتر ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کی چچازادبھی ہیں اوران کی بیویاں بھی ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا: تم نے یہ کیوں نہیں کہا کہ تم مجھ سے بہتر کیسے ہوسکتی ہو؟ میرا باپ ہارون علیہ السلام ہیں، میرا چچا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور میرے شوہر محمد ﷺ ہیں۔

ذِكْرُ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کا ذکر

6791 – حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَهْلٍ الصُّوفِيُّ، بِمَكَّةَ وَكَتَبَهُ لِي بِخَطِّهِ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ، ثنا اَبُو ثَوْرٍ اِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الْكَلْبِيُّ، ثنا اَبُو قَطَنٍ، قَالَ: قَالَ لِي شُعْبَةُ: قَالَ لِي مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ: حَدَّثَتْنِي زَوْجُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ حَزْنِ بْنِ بُجَيْرِ بْنِ الْهَرِمِ بْنِ رُوَيْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِلَالِ بْنِ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ، وَاُمُّهَا هِنْدُ بِنْتُ عَوْفِ بْنِ زُهَيْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ حَمَاطَةَ بْنِ حَارِثٍ مِنْ حِمْيَرَ

✧✧ حضرت شعبہ کہتے ہیں: مسعر بن کدام نے مجھے بتایا کہ زوجۂ رسول اُمّ المومنین حضرت میمونہ بنت حارث بن حزن بن بجیر بن ہرم بن رویبہ بن عبداللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ'' نے روایت بیان کی ہے۔ ان کی والدہ ''ہند بن عوف بن زہیر بن حارث بن حماطہ بن حارث بن حمیر'' ہیں۔

6792 – حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ حَمَاطَةَ بْنِ حَارِثٍ، وَهِيَ خَالَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَاُخْتُ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ، كَانَتْ تَزَوَّجَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَسْعُودَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُمَيْرٍ الثَّقَفِيَّ، ثُمَّ فَارَقَهَا فَخَلَفَ عَلَيْهَا اَبُو رُهْمِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ اَبِي قَيْسٍ مِنْ بَنِي مَالِكِ بْنِ حِسْلِ بْنِ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فَتَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، زَوَّجَهَا اِيَّاهُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَ يَلِي اَمْرَهَا فَبَنَى بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفٍ عَلَى عَشَرَةِ اَمْيَالٍ مِنْ مَكَّةَ، وَكَانَتْ آخِرَ امْرَاَةٍ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ سَنَةَ سَبْعٍ فِي عُمْرَةِ الْقَضِيَّةِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَتُوُفِّيَتْ مَيْمُونَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَنَةَ اِحْدَى وَسِتِّينَ وَهِيَ

اٰخِرُ مَنْ مَاتَ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهَا يَوْمَ تُوُفِّيَتْ ثَمَانُوْنَ اَوْ اِحْدَى وَثَمَانُوْنَ سَنَةً عَلَى كِبَرِ سِنِّهَا جَلْدَةٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6792 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ محمد بن عمر کہتے ہیں: ''حضرت میمونہ بنت حارث بن حماطہ بن حارث'' یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ ہیں، اور ''حضرت اُمّ الفضل بن حارث رضی اللہ عنہا'' کی بہن ہیں۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں مسعود بن عمیر ثقفی کے ساتھ شادی کی تھی، پھر انہوں نے ان کو طلاق دے دی، پھر ابورہم بن عبدالعزیٰ بن ابی قیس (جن کا تعلق بنی مالک بن حسل بن عامر بن لؤی کے ساتھ تھا) نے ان سے شادی کی، ابورہم کی موت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تھا، حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اس شادی کے محرک تھے، اور وہی اُمّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی جانب سے تمام امور کے ذمہ دار تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ''سرف'' (جوکہ مکہ سے دس میل کی مسافت پر ہے) پر ان کے ساتھ میاں بیوی والے تعلقات قائم فرمائے، جن خواتین کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا، یہ اُن میں سے آخری خاتون ہیں، یہ واقعہ عمرہ قضیہ ۷ ہجری کا ہے۔

محمد بن عمر کہتے ہیں: اُمّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ۶۱ ہجری میں ہوا، اور امہات المومنین میں سب سے آخر میں اِن کا انتقال ہوا۔ وفات کے وقت ان کی عمر ۸۰ یا ۸۱ برس تھی۔ بڑھاپے کے باوجود آپ بہت صابرہ وشاکرہ تھیں۔

6793 – اِسْرَائِيلُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ اسْمُ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بَرَّةُ فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ صَحِيْحٌ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6793 – قال الذهبی صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میری خالہ کا نام ''میمونہ بنت برہ رضی اللہ عنہا'' ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح ہے۔

6794 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي مَيْمُونَةَ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ اسْمُ مَيْمُونَةَ بَرَّةَ فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6794 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا اصل نام ''برہ'' تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر ان کا نام ''میمونہ'' رکھ دیا۔

6795 – اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ الشَّعْرَانِيُّ، ثنا جَدِّي، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَامِ الْقَابِلِ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ مُعْتَمِرًا فِي ذِي الْقَعْدَةَ سَنَةَ سَبْعٍ وَهُوَ الشَّهْرُ الَّذِي صَدَّهُ فِيهِ الْمُشْرِكُونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، حَتّٰى اِذَا بَلَغَ يَاْجَجَ بَعَثَ جَعْفَرَ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ اِلٰى مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ بْنِ حَزْنٍ الْعَامِرِيَّةِ، فَخَطَبَهَا عَلَيْهِ فَجَعَلَتْ اَمْرَهَا اِلَى الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَكَانَتْ اُخْتُهَا اُمُّ الْفَضْلِ تَحْتَهُ فَزَوَّجَهَا الْعَبَّاسُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفٍ بَعْدَ ذٰلِكَ بِحِينٍ، حَتّٰى قَدِمَتْ مَيْمُونَةُ فَبَنٰى بِهَا بِسَرِفٍ وَقَدَّرَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ يَكُونَ مَوْتُ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ بِحِينٍ، فَتُوُفِّيَتْ حَيْثُ بَنٰى بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ ابن شہاب کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ اگلے سال سن ۷ ہجری میں ذی قعدہ کے مہینے میں عمرہ کی نیت سے روانہ ہوئے، یہ وہی مہینہ تھا جس میں مشرکین نے حضور ﷺ کو مسجد حرام میں داخلے سے روک دیا تھا، جب رسول اللہ ﷺ مقام ''یاجج'' میں پہنچے تو آپ ﷺ نے حضرت جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ حضرت میمونہ بنت حارث بن حزن عامریہ'' کے لئے پیغام نکاح بھیجا، انہوں نے اپنا معاملہ اپنے (بہنوئی) حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا۔ اُن کی بہن اُمّ الفضل حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا نکاح رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کر دیا، اس کے بعد کچھ دن رسول اللہ ﷺ نے مقام ''سرف'' میں ٹھہرے، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا وہیں پر آگئیں، نبی اکرم ﷺ نے وہیں'' مقام ''سرف'' میں، ان کے ساتھ شب زفاف گزاری، اللہ تعالیٰ نے حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی وفات ان کی شب عروسی کے فوراً بعد ہی لکھی تھی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پہلی رات کے بعد اُن کا انتقال ہو گیا۔

6796 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَمُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَاَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثًا، فَاَتَاهُ حُوَيْطِبُ بْنُ عَبْدِالْعُزّٰى فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ، فَقَالُوا لَهُ: اِنَّهُ قَدِ انْقَضَى اَجَلُكَ فَاخْرُجْ عَنَّا قَالَ: وَمَا عَلَيْكُمْ لَوْ تَرَكْتُمُونِي فَاَعْرَسْتُ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ فَصَنَعْتُ لَكُمْ طَعَامًا فَحَضَرْتُمُوهُ؟ قَالُوا: لَا حَاجَةَ لَنَا فِي طَعَامِكَ فَاخْرُجْ عَنَّا، فَخَرَجَ بِمَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَتّٰى اَعْرَسَ بِهَا بِسَرِفٍ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَمِمَّا يُتَعَجَّبُ مِنْ قَضَاءِ اللّٰهِ وَقَدَرِهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنٰى بِمَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ بِسَرِفٍ وَرَدَّهَا اِلَى الْمَدِينَةِ عِنْدَ مُنْصَرَفِهِ مِنْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ، وَبَقِيَتْ عِنْدَهُ اِلٰى اَنْ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَتْحِ مَكَّةَ، وَقَدْ اَخْرَجَهَا مَعَهُ اِلٰى اَنْ فَتَحَ الطَّائِفَ، وَانْصَرَفَ رَاجِعًا اِلَى الْمَدِينَةِ فَمَاتَتْ مَيْمُونَةُ بِسَرِفٍ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي بَنٰى بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ تَزْوِيجِهَا "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6796 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اُمّ المومنین حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے

ساتھ شادی کی، اور تین دن مکہ میں قیام فرمایا، تیسرے دن حویطب بن عبدالعزیٰ قریش کے ایک گروہ کے ہمراہ آپ ﷺ کے پاس آیا، ان لوگوں نے حضور ﷺ سے کہا: تمہاری میعاد پوری ہو چکی ہے لہٰذا آپ مکہ سے نکل جائیے، حضور ﷺ نے فرمایا: اگر تم مجھے کچھ مہلت دے دو، میرے نئے نکاح کے کچھ معاملات ابھی باقی ہیں، میں وہ ادا کرلوں، میں تمہارے لئے کھانا تیار کرواتا ہوں، کیا تم آؤ گے؟ انہوں نے کہا: ہمیں تمہارے کھانے کی کوئی حاجت نہیں ہے، بس تم یہاں سے نکل جاؤ، چنانچہ نبی اکرم ﷺ حضرت میمونہ کو ہمراہ لے کر مکہ سے روانہ ہوگئے اور راستے میں مقامِ ''سرف'' میں حضرت میمونہ کے ساتھ شب عروسی گزاری۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا حیران کن فیصلہ یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے مقامِ ''سرف'' میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شب عروسی گزاری، پھر جب آپ عمرۃ القضاء سے واپس لوٹے تو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو مدینہ منورہ بھیج دیا، آپ فتح مکہ تک حضور ﷺ کے ساتھ رہیں، نبی اکرم ﷺ فتح طائف کے لئے ان کو بھی ساتھ لے گئے تھے، پھر وہاں سے لوٹ کر مدینہ شریف کی طرف آ رہے تھے کہ مقامِ ''سرف''، جہاں پر حضور ﷺ نے ان کے ساتھ شب عروسی گزاری تھی، عین اُسی مقام پر ان کا انتقال ہوا۔

6797 – حَدَّثَنَا بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْتُهُ أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، ثَنَا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا فَزَارَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ مَيْمُونَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا، وَبَنَى بِهَا حَلَالًا، بَنَى بِهَا بِسَرِفٍ، وَمَاتَتْ بِسَرِفٍ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي بَنَى فِيهَا، وَكَانَتْ خَالَتِي فَنَزَلْتُ فِي قَبْرِهَا أَنَا وَابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا وَضَعْنَاهَا فِي اللَّحْدِ مَالَ رَأْسُهَا، فَأَخَذْتُ رِدَائِي فَجَمَعْتُهُ فَوَضَعْتُهُ عِنْدَ رَأْسِهَا، فَأَخَذَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَرَمَى بِهِ وَوَضَعَ عِنْدَ رَأْسِهَا كَذَّانَةً قَالَ: وَكَانَتْ حَلَقَتْ فِي الْحَجِّ وَكَانَ رَأْسُهَا مُجَمَّمًا وَبَيْنَ سَرِفٍ وَمَكَّةَ اثْنَا عَشَرَ مِيلًا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدِ انْطَلَقَ هٰذَا الْإِسْنَادُ الصَّحِيحُ بِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا فَأَمَّا أَخْبَارُ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَإِنَّهَا نَاطِقَةٌ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ

✧✧ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے غیر محرم حالت میں نکاح کیا اور غیر محرم حالت میں ہی شب عروسی گزاری، مقامِ ''سرف'' میں ان کے ساتھ شب عروسی گزاری، اور مقامِ ''سرف'' میں جس مقام پر شب عروسی گزاری تھی، اُسی مقام پر ان کا انتقال ہوا۔ آپ رشتے میں میری خالہ لگتی ہیں، ان کو لحد میں، مَیں نے اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اتارا تھا، جب ہم اُن کو لحد میں رکھنے لگے تو اُن کا سر جھک گیا، میں نے اپنی چادر اکٹھی کر کے ان کے سر کے نیچے رکھ دی، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے وہ چادر پکڑ کر باہر پھینک دی اور ان کے سر کے نیچے کچی اینٹ رکھ دی۔ راوی کہتے ہیں: حج کے دوران انہوں نے حلق کروایا تھا اور ان کے سر کے بال بہت گھنے تھے۔ مکہ اور ''سرف'' کے درمیان بارہ میل کی مسافت

ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ البتہ (ایک دوسری) سندِ صحیح کے ہمراہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر احرام حالت میں ان سے شادی کی تھی، جبکہ عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جو روایات بیان کی ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حالتِ احرام میں شادی کی۔

6798 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، قَالَا: اَنْبَاَ بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، اَخْبَرَنِيْ اَبُو الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ عَمْرٌو: قَدْ ذَكَرْتُهُ لِلزُّهْرِيِّ، ثُمَّ قَالَ: يَا عَمْرُو، مَنْ تُرَاهَا؟ قُلْتُ: يَقُولُوْنَ: مَيْمُونَةَ فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: اَخْبَرَنِيْ يَزِيدُ بْنُ الْاَصَمِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ فَقَالَ عَمْرٌو لِابْنِ شِهَابٍ: تَجْعَلُ اَعْرَابِيًّا يَبُولُ عَلَى عَقِبَيْهِ مِثْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: هِيَ خَالَتُهُ، فَقَالَ عَمْرٌو: هِيَ خَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ اَيْضًا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6798 – صحيح على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں نکاح کیا۔ عمرو کہتے ہیں: میں نے اس روایت کا ذکر زہری سے کیا تو، انہوں نے کہا: اے عمرو! تمہارا کیا خیال ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ نکاح کس سے کیا تھا؟ میں نے کہا: لوگ تو یہی کہتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کیا تھا۔ ابن شہاب نے کہا: مجھے یزید بن اصم نے یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ جب نکاح کیا، اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں نہیں تھے۔ عمرو نے شہاب سے کہا: تم اپنی ایڑھیوں پر پیشاب کرنے والے بدّو کو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے برابر قرار دے رہے ہو؟ ابن شہاب نے کہا: وہ اُن کی خالہ ہیں، حضرت عمرو نے کہا: وہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی بھی خالہ ہیں۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6799 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيْ، بِمَرْوَ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، ثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ: ثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْاَصَمِّ، ابْنُ اُخْتِ مَيْمُونَةَ قَالَ: تَلَقَّيْتُ عَائِشَةَ، وَهِيَ مُقْبِلَةٌ مِنْ مَكَّةَ اَنَا وَابْنٌ لِطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ اُخْتِهَا وَقَدْ كُنَّا وَقَعْنَا فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَاَصَبْنَا مِنْهُ، فَبَلَغَهَا ذٰلِكَ، فَاَقْبَلَتْ عَلَى ابْنِ اُخْتِهَا تَلُومُهُ وَتَعْذِلُهُ، وَاَقْبَلَتْ عَلَيَّ فَوَعَظَتْنِي مَوْعِظَةً بَلِيغَةً، ثُمَّ قَالَتْ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى سَاقَكَ حَتّٰى جَعَلَكَ فِي اَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِ، ذَهَبَتْ وَاللّٰهِ مَيْمُونَةُ وَرُمِيَ بِرَسَنِكَ عَلَى غَارِبِكَ، اَمَا اَنَّهَا كَانَتْ مِنْ اَتْقَانَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَوْصَلَنَا لِلرَّحِمِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6799 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے، حضرت زید بن اصم فرماتے ہیں: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مکہ سے واپس آ رہی تھیں، راستے میں ان کے ساتھ میری اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ (جو کہ ان کے بھانجے ہیں) کی ملاقات ہوگئی، ہم لوگ مدینہ کے ایک باغ میں ٹھہرے ہوئے تھے، ہم نے اُس باغ سے کچھ پھل وغیرہ بھی کھائے، اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کی اطلاع مل گئی، آپ اپنے بھانجے سے متوجہ ہوئیں اور ان کو بہت ملامت کی اور بہت سخت سست کہا، اور پھر میری طرف متوجہ ہوئیں اور مجھے بہت بلیغ وعظ و نصیحت کی، پھر فرمایا: کیا تم نہیں جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنے نبی کے گھر والوں میں شامل کیا ہے، اللہ کی قسم! میمونہ چلی گئی اور تجھے خود مختار بنا دیا گیا، کیا وہ ہم میں سب سے زیادہ متقی اور پرہیز گار نہیں تھیں؟ اور ہم سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والی نہیں تھیں؟

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6800 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، مَوْلَى خُزَاعَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اُمِّ دُرَّةَ، عَنْ مَيْمُونَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنْ عِنْدِي فَاَغْلَقْتُ دُوْنَهُ فَجَاءَهُ يَسْتَفْتِحُ فَاَبَيْتُ اَنْ اَفْتَحَ، فَقَالَ: اَقْسَمْتُ اَلَّا فَتَحْتِ لِي فَقُلْتُ لَهُ: تَذْهَبُ اِلٰى اَزْوَاجِكَ فِي لَيْلَتِي فَقَالَ: مَا فَعَلْتُ، وَلٰكِنْ وَجَدْتُ حَقْنًا مِنْ بَوْلٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6800 – حذفه الذهبی من التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک دفعہ رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے نکلے، آپ تشریف لے گئے تو میں نے دروازہ بند کر لیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب واپس آئے تو دروازہ بجایا، میں نے دروازہ کھولنے سے انکار کر دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے دروازہ نہ کھولنے کی قسم کھالی ہے؟ میں نے کہا: آپ میری باری کی رات میں دیگر ازواج کے پاس کیوں تشریف لے گئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تو ایسا کچھ نہیں کیا، میں تو پیشاب کی وجہ سے حقنہ (دوائی) استعمال کرنے گیا تھا۔

6801 – حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الشَّهِيدُ، رَحِمَهُ اللّٰهُ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ، وَاَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الْاَخَوَاتُ مُؤْمِنَاتٌ: مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاُخْتُهَا اُمُّ الْفَضْلِ بِنْتُ الْحَارِثِ، وَاُخْتُهَا سَلْمَى بِنْتُ الْحَارِثِ امْرَاَةُ حَمْزَةَ، وَاَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ اُخْتُهُنَّ لِاُمِّهِنَّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6801 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب بہنیں، مومنات ہیں، میمونہ رضی اللہ عنہا

رسول اللہ ﷺ کی زوجہ ہیں، اور ان کی بہن اُمّ الفضل بنت حارث ہیں، اور ان کی بہن سلمٰی بنت حارث، وہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں، اور اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا ان کی ماں شریک (اخیافی) بہن ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6802 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ الْعَبْدِيُّ، أنبأ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، أنبأ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُوْنَةَ بِسَرِفٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هٰذِهِ مَيْمُوْنَةُ اِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوهَا، وَلَا تُزَلْزِلُوهَا، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهٗ تِسْعُ نِسْوَةٍ كَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَوَاحِدَةٌ لَمْ يَكُنْ يَقْسِمُ لَهَا قَالَ عَطَاءٌ: هِيَ صَفِيَّةُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ عطاء کہتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مقام سرف میں اُمّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازہ میں شریک تھے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ میمونہ رضی اللہ عنہا ہیں جب تم ان کا جنازہ اٹھاؤ تو اس کی چارپائی کو جھٹکا لگنے اور زیادہ حرکت دینے سے بچانا۔ رسول اللہ ﷺ کی ۹ ازواج تھیں، آپ نے ۸ کے لئے باری مقرر کی ہوئی تھی اور ایک خاتون ایسی تھیں جن کے لئے باری مقرر نہیں کی تھی۔ عطا کہتے ہیں: وہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6803 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيْ، بِمَرْوَ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ، ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ بْنِ دِعَامَةَ، قَالَ: " تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ فَرْوَةَ وَهِيَ اُخْتُ اُمِّ الْفَضْلِ امْرَاَةِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ حِيْنَ اعْتَمَرَ بِمَكَّةَ، وَوَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْهَا نَزَلَ: (وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ) (الأحزاب: 50)، ثُمَّ صَدَرَتْ مَعَهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَكَانَتْ قَبْلَهٗ عِنْدَ فَرْوَةَ بْنِ عَبْدِالْعُزّٰى بْنِ اَسَدٍ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمِ بْنِ دُوْدَانَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6803 – حذفه الذهبی من التلخيص

✧✧ حضرت قتادہ بن دعامہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے میمونہ بنت حارث بن فروہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا، آپ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی زوجہ اُمّ الفضل کی بہن ہیں، رسول اللہ ﷺ جب عمرہ کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لائے تو اس وقت انہوں نے خود کو رسول اللہ ﷺ کو ہبہ کر دیا، انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی

وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ

''اور ایمان والی عورت اگر وہ اپنی جان نبی کی نذر کرے اگر نبی اسے نکاح میں لانا چاہے، یہ خاص تمہارے لئے ہے

امّت کے لئے نہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ چلی گئیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکاح سے پہلے وہ ''فروہ بن عبدالعزیٰ بن اسد'' کے نکاح میں تھیں، اس کا تعلق بنی تمیم بن دودان سے ہے۔

ذِكْرُ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ خُزَيْمَةَ الْعَامِرِيَّةِ

ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ عامریہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6805 - اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، ثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: تُوُفِّيَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ خُزَيْمَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِمَنَافِ بْنِ هِلَالِ بْنِ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَهِيَ اُمُّ الْمَسَاكِينِ، كَانَتْ تُسَمَّى بِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تُوُفِّيَتْ بِالْمَدِيْنَةِ بَعْدَ الْهِجْرَةِ فِي حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق - من تلخيص الذهبى)6805 - سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ ابن شہاب کہتے ہیں: زینب بنت خزیمہ بن حارث بن عبداللہ بن عمرو بن عبدمناف بن ہلال بن عامر بن صعصعہ'' کا انتقال ہوگیا، آپ ''ام المساکین'' تھیں، زمانہ جاہلیت میں ان کا یہی نام مشہور تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ ہی میں ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہوگیا تھا۔

6806 - اَخْبَرَنِيْ اَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ، ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: ثُمَّ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ خُزَيْمَةَ، وَهِيَ اُمُّ الْمَسَاكِينِ مِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَكَانَتْ قَبْلَهُ عِنْدَ الطُّفَيْلِ بْنِ الْحَارِثِ، فَتُوُفِّيَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَلْبَثْ عِنْدَهُ اِلَّا يَسِيرًا

(التعليق - من تلخيص الذهبى)6806 - سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت قتادہ فرماتے ہیں: ''پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا، آپ پہلے طفیل بن حارث کے نکاح میں تھیں، ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت بہت کم نصیب ہوئی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں ان کا انتقال ہوگیا تھا۔

ذِكْرُ الْعَالِيَةِ

ام المومنین حضرت عالیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6807 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ الْحَلَبِيُّ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَبِيْ مَنِيعٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: وَتَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَالِيَةَ، امْرَاَةٌ مِنْ بَنِيْ بَكْرِ بْنِ كِلَابٍ

✧✧ زہری کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ''عالیہ رضی اللہ عنہا'' کے ساتھ نکاح کیا، عالیہ کا تعلق بنی بکر بن کلاب کے ساتھ تھا۔

6808 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيْبٍ الْمَعْمَرِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوْسُفَ الرَّقِّيُّ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ زَيْدٍ الطَّائِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةً مِنْ بَنِي غِفَارٍ، فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ وَوَضَعَتْ ثِيَابَهَا رَاَى بِكَشْحِهَا بَيَاضًا، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَسِي ثِيَابَكِ وَالْحَقِي بِاَهْلِكِ وَاَمَرَ لَهَا بِالصَّدَاقِ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِالْكِلَابِيَّةِ، اِنَّمَا هِيَ اَسْمَاءُ بِنْتُ النُّعْمَانِ الْغِفَارِيَّةُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6808 – ابن معين زيد ليس بثقة

✧✧ زید بن کعب بن عجرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی غفار کی ایک خاتون کے ساتھ نکاح کیا، جب رسول اللہ ﷺ حجلہ عروسی میں تشریف لائے، ان کی بغل میں کچھ سفیدی دیکھی، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے کپڑے پہنو اور اپنے گھر چلی جاؤ، ان کا حق مہر ادا کر دیا، یہ خاتون کلابیہ نہیں تھیں، بلکہ یہ اسماء بنت نعمان غفاریہ ہیں۔

ذِكْرُ اَسْمَاءَ بِنْتِ النُّعْمَانَ

حضرت اسماء بنت نعمان رضی اللہ عنہا کا ذکر

6809 – حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ، ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: "ثُمَّ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ اَسْمَاءَ بِنْتَ النُّعْمَانِ الْغِفَارِيَّةَ، وَهِيَ ابْنَةُ النُّعْمَانِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ شَرَاحِيلَ بْنِ النُّعْمَانِ، فَلَمَّا دَخَلَ بِهَا دَعَاهَا فَقَالَتْ: تَعَالَ اَنْتَ، فَطَلَّقَهَا "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6809 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت قتادہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے نے اہل یمن میں سے حضرت اسماء بنت نعمان غفاریہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا، آپ نعمان بن حارث بن شراحیل بن نعمان کی صاحبزادی ہیں، جب نبی اکرم ﷺ (پہلی مرتبہ) ان کے پاس تشریف لے گئے تو وہ بولیں: آپ آگے آ جائیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں طلاق دے دی۔

ذِكْرُ اُمِّ شَرِيكٍ الْاَنْصَارِيَّةِ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ

ام شریک انصاریہ رضی اللہ عنہا کا ذکر ان کا تعلق بنی نجار کے ساتھ تھا

6810 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ، ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: وَتَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّ شَرِيكٍ الْاَنْصَارِيَّةَ مِنْ

بَنِي النَّجَّارِ، وَقَالَ: اِنِّي اُحِبُّ اَنْ اَتَزَوَّجَ فِي الْاَنْصَارِ ثُمَّ قَالَ: اِنِّي اَكْرَهُ غَيْرَتَهُنَّ فَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6810 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اُمّ شریک انصاریہ نجاریہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا تھا، اور فرمایا: میں انصار کی خواتین سے شادی کرنا پسند کرتا ہوں، پھر فرمایا: مجھے ان کے مزاج کی تیزی پسند نہیں ہے، اس لئے ان کے ساتھ دخول نہیں کیا۔

ذِكْرُ سَنَاءَ بِنْتِ اَسْمَاءَ بْنِ الصَّلْتِ السُّلَمِيَّةِ

حضرت سناء بنت اسماء بن صلت سلمیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6811 – اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا اَبُو عُبَيْدَةَ، قَالَ: وَزَعَمَ حَفْصُ بْنُ النَّضْرِ السُّلَمِيُّ، وَعَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ السَّرِيِّ السُّلَمِيُّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ سَنَاءَ بِنْتَ اَسْمَاءَ بْنِ الصَّلْتِ السُّلَمِيَّةَ فَمَاتَتْ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا

✧✧ حفص بن نضر سلمی اور عبدالقاہر بن سری سلمی فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے سناء بنت اسماء بن صلت سلمیہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا، لیکن رخصتی سے پہلے ہی ان کا انتقال ہو گیا تھا۔

ذِكْرُ الْكِلَابِيَّةِ اَوِ الْكِنْدِيَّةِ فَقَدِ اخْتُلِفَ فِي اسْمِهَا كَمَا اخْتُلِفَ فِي قَبِيلَتِهَا وَاٰخِرُ ذٰلِكَ سَمَّتْ نَفْسَهَا الشَّقِيَّةَ وَبِذٰلِكَ عُرِفَتْ اِلٰى اَنْ مَاتَتْ

کلابیہ یا کندیہ کا ذکر، ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے، جیسا کہ ان کے قبیلے کے بارے میں اختلاف ہے، اور آخر میں انہوں نے اپنا نام ''شقیہ'' رکھ لیا تھا، پھر اسی نام سے وہ مشہور ہو گئیں۔

6812 – حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: " وَالْكِلَابِيَّةُ فَقَدِ اخْتُلِفَ فِي اسْمِهَا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هِيَ فَاطِمَةُ بِنْتُ الضَّحَّاكِ بْنِ سُفْيَانَ الْكِلَابِيِّ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: هِيَ عَمْرَةُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رُوَاسِ بْنِ كِلَابِ بْنِ عَامِرٍ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: هِيَ سَبَا بِنْتُ سُفْيَانَ بْنِ عَوْفِ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ كِلَابٍ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: هِيَ الْعَالِيَةُ بِنْتُ ظَبْيَانَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: وَلَمْ تَكُنْ اِلَّا كِلَابِيَّةٌ وَاحِدَةٌ وَاِنَّمَا اخْتُلِفَ فِي اسْمِهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ كُنَّ جَمِيعًا وَلٰكِنْ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ قِصَّةٌ غَيْرُ قِصَّةِ صَاحِبَتِهَا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6812 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ محمد بن عمر بیان کرتے ہیں: کلابیہ کے نام کے بارے میں اختلاف ہے، کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ ان کا نام ''فاطمہ بنت ضحاک بن سفیان کلابی'' ہے۔ بعض لوگوں نے کہا: ان کا نام ''عمرہ بنت زید بن عبید بن رواس بن کلاب بن عامر''

تھا۔ کچھ مؤرخین کا کہنا ہے کہ ان کا نام "سبا بنت سفیان بن عوف بن کعب بن عبید بن ابی بکر بن کلاب" تھا۔ کچھ مؤرخین کا موقف یہ ہے کہ ان کا نام "عالیہ بنت ظبیان" ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ وہ کلابیہ اکیلی ہیں۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے، بعض نے کہا ہے کہ یہ تمام الگ الگ خواتین ہیں اور ان سب کا الگ الگ ایک واقعہ ہے۔

6813 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيُّ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، ح وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الزَّاهِدُ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا يَعْقُوْبُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِلَابِيَّةَ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ وَدَنَا مِنْهَا قَالَتْ: اِنِّي اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ قَالَ: لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمِ الْحَقِي بِاَهْلِكِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6813 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلابیہ سے نکاح فرمایا، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گئے، اور ان کے قریب ہوئے، تو وہ کہنے لگی: میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں (نعوذ باللہ من ذالک)، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں بہت بڑی پناہ مل گئی ہے، تم اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ۔

6814 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَسَدٍ الْحَرَشِيُّ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ: اَيُّ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ؟ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ ابْنَةَ اَبِي الْجَوْنِ لَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ وَدَنَا مِنْهَا قَالَتْ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، قَالَ: لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمِ الْحَقِي بِاَهْلِكِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6814 – حذفه الذهبی من التلخيص

✧✧ اوزاعی کہتے ہیں: میں نے زہری سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی بیوی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پناہ مانگی تھی (نعوذ باللہ من ذالک) انہوں نے کہا: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ "ابی الجون کی بیٹی کے ساتھ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے اور اس کے قریب ہوئے، اس نے کہا "میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں" (نعوذ باللہ من ذالک) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے بہت بڑی پناہ دے دی گئی ہے، تو اپنے ماں باپ کے ہاں چلی جا۔

6815 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، ثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، قَالَ: "وَنَكَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةً مِنْ كِنْدَةَ وَهِيَ الشَّقِيَّةُ الَّتِي سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَرُدَّهَا اِلَى قَوْمِهَا وَاَنْ يُفَارِقَهَا، فَفَعَلَ وَرَدَّهَا مَعَ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ: اَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6815 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عبداللہ بن محمد بن عقیل فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کندہ کی ایک خاتون کے ساتھ نکاح کیا، یہ وہی

''بدنصیب'' ہے، جس نے رسول اللہ ﷺ سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ ان کو طلاق دے کر ان کے میکے بھیج دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو ایک انصاری صحابی (ابواسید ساعدی) کے ہمراہ اس کو ان کے گھر بھیج دیا۔

6816 – حَدَّثَنَا بِشَرْحِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِالْوَاحِدِ بْنِ اَبِيْ عَوْنٍ الدَّوْسِيِّ، قَالَ: قَدِمَ النُّعْمَانُ بْنُ اَبِيْ جَوْنٍ الْكِنْدِيُّ وَكَانَ يَنْزِلُ وَبَنُو اَبِيْهِ نَجْدًا مِمَّا يَلِي الشَّرْبَةَ فَقَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْلِمًا فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَلَا اُزَوِّجُكَ اَجْمَلَ اَيِّمٍ فِي الْعَرَبِ كَانَتْ تَحْتَ ابْنِ عَمٍّ لَهَا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فَتَاَيَّمَتْ وَقَدْ رَغِبَتْ فِيكَ وَخَطَبَتْ اِلَيْكَ، فَتَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اُوْقِيَّةً وَنَشٍّ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَا تَقْصُرْ بِهَا فِي الْمَهْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَصْدَقْتُ اَحَدًا مِنْ نِسَائِي فَوْقَ هٰذَا وَلَا اُصْدِقُ اَحَدًا مِنْ بَنَاتِي فَوْقَ هٰذَا فَقَالَ النُّعْمَانُ بْنُ اَبِيْ جَوْنٍ: فَفِيكَ الْاَسَى، فَقَالَ: فَابْعَثْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلٰى اَهْلِكَ مَنْ يَحْمِلُهُمْ اِلَيْكَ فَاِنِّي خَارِجٌ مَعَ رَسُوْلِكَ فَمُرْسِلٌ اَهْلَكَ مَعَهُ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا اُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فَلَمَّا قَدِمَا عَلَيْهَا جَلَسَتْ فِي بَيْتِهَا وَاَذِنَتْ لَهُ اَنْ يَدْخُلَ فَقَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ: اِنَّ نِسَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرَاهِنَّ الرِّجَالَ، قَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ – وَذٰلِكَ بَعْدَ اَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ فَيَسَّرَ لِي اَمْرِي – قَالَ: حِجَابُ بَيْنِكِ وَبَيْنَ مَنْ تُكَلِّمِينَ مِنَ الرِّجَالِ اِلَّا ذَا مَحْرَمٍ مِنْكِ فَقَبِلَتْ فَقَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ: فَاَقَمْتُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ ثُمَّ تَحَمَّلْتُ مَعَ الظَّعِينَةِ عَلٰى جَمَلٍ فِي مِحَفَّةٍ فَاَقْبَلْتُ بِهَا حَتّٰى قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَاَنْزَلْتُهَا فِي بَنِيْ سَاعِدَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا نِسَاءُ الْحَيِّ فَرَحَّبْنَ بِهَا وَسَهَّلْنَ وَخَرَجْنَ مِنْ عِنْدِهَا فَذَكَرْنَ جَمَالَهَا وَشَاعَ ذٰلِكَ بِالْمَدِيْنَةِ وَتَحَدَّثُوا بِقُدُومِهَا . قَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ: وَرَجَعْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَاَخْبَرْتُهُ وَدَخَلَ عَلَيْهَا دَاخِلٌ مِنَ النِّسَاءِ لِمَا بَلَغَهُنَّ مِنْ جَمَالِهَا وَكَانَتْ مِنْ اَجْمَلِ النِّسَاءِ فَقَالَتْ: اِنَّكِ مِنَ الْمُلُوكِ فَاِنْ كُنْتِ تُرِيدِيْنَ اَنْ تَحْظِي عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعِيذِي مِنْهُ فَاِنَّكِ تَحْظِينَ عِنْدَهُ وَيَرْغَبُ فِيكِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6816 – سنده واه

✧✧ عبدالواحد بن ابی عون دوسی فرماتے ہیں: نعمان بن ابی جون کندی اور اس کے بہن بھائی شربہ کے قریب مقام نجد میں رہتے تھے، نعمان بن ابی جون کندی مسلمان ہو کر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ کیا میں آپ کا نکاح عرب کی سب سے حسین ترین بیوہ خاتون سے نہ کرادوں؟ وہ آپ کے چچازاد بھائی کے نکاح میں تھی، اب اس کے شوہر کا انتقال ہو چکا ہے، اور وہ بیوہ ہو چکی ہے، وہ آپ کی شخصیت میں دلچسپی رکھتی ہے اور اس نے آپ کے لئے پیغام نکاح بھی بھیجا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ نکاح فرمالیا، اور حق مہر ۱۲ اوقیہ اور ایک نش چاندی رکھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ اس کا مہر کم مت رکھئے، حضور ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنی کسی بیوی

کا حق مہر اس سے زیادہ نہیں رکھا، اور نہ ہی اپنی کسی بیٹی کا حق مہر اس سے زیادہ لیا ہے۔ نعمان بن ابی جون نے کہا: ہماری ہمدردیاں تو آپ کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ آپ کسی کو بھیج دیجئے جو ان کو اپنے ساتھ آپ تک لے آئے، میں آپ کے سفیر کو ساتھ لے جاؤں گا اور وہاں جا کر ان کو آپ کے سفیر کے ہمراہ بھیج دوں گا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ کو نعمان کے ساتھ بھیجا، جب یہ دونوں اُن کے پاس پہنچے تو وہ اپنے گھر میں بیٹھی ہوئی تھیں، اور ان کو اندر آنے کی اجازت دی، حضرت ابواسید نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات مردوں سے پردہ کرتی ہیں، یہ بات پردہ کے احکام نازل ہونے کے بعد کی ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیغام بھیجا تھا تو حضور ﷺ نے میرے لئے نرمی فرمادی تھی، نعمان نے کہا: تم جن مردوں کے ساتھ گفتگو کرتی ہو، تمہارے اور ان کے درمیان پردہ ہونا چاہئے، البتہ اگر وہ آپ کا محرم ہو (تو اس کے سامنے آنے میں کوئی حرج نہیں ہے) انہوں نے پردہ کے یہ احکام قبول کر لئے، میں وہاں پر تین دن ٹھہرا، پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کے سفیر کے ہمراہ ایک اونٹ پر ان کو سوار کرادیا، میں ان کو لے کر مدینہ منورہ میں آ گیا، ان کو بنی ساعدہ میں ٹھہرایا، محلے کی خواتین ان کے پاس اکٹھی ہوئیں، ان کو مبارک بادیاں دیں، پھر جب وہ باہر نکلیں تو سب ان کے حسن و جمال کی تعریفیں کر رہی تھیں، مدینہ منورہ میں یہ بات عام ہوگئی اور ان کی مدینہ منورہ میں آمد زباں زدِ عام ہوگئی۔ ابواسید ساعدی فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی طرف آیا، آپ ﷺ اس وقت بنی عمرو بن عوف میں موجود تھے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا۔ اِدھر مدینہ کی خواتین میں ان کے حسن و جمال کا چرچا سن کر ایک عورت اُن کے پاس آئی وہ واقعی سب سے زیادہ حسین و جمیل تھیں، اُس عورت نے کہا: تو بادشاہ زادی ہے، اگر تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہنا چاہتی ہے تو ان سے توبہ کرو، کیونکہ (اس طرح) رسول اللہ ﷺ تیری طرف متوجہ ہوں گے اور تُو صاحبِ نصیب ہوگی۔

قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي عَوْنٍ، قَالَ: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِنْدِيَّةَ فِي شَهْرِ رَبِيعٍ الْاَوَّلِ سَنَةَ تِسْعٍ مِنَ الْهِجْرَةِ

✧✧ ابن ابی عون فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ماہ ربیع الاول سن ۹ ہجری کو کندیہ کے ساتھ نکاح کیا تھا۔

قَالَ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عَبْدِالْمَلِكِ كَتَبَ اِلَيْهِ يَسْاَلُهُ هَلْ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْتَ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ؟ فَقَالَ: مَا تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ وَلَا تَزَوَّجَ كِنْدِيَّةً اِلَّا اُخْتَ بَنِي الْجَوْنِ فَمَلَكَهَا فَلَمَّا اَتَى بِهَا وَقَدِمَتِ الْمَدِينَةَ نَظَرَ اِلَيْهَا فَطَلَّقَهَا وَلَمْ يَبْنِ بِهَا

✧✧ ولید بن عبدالملک نے حضرت عروہ کی طرف خط لکھ کر پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے اشعث بن قیس کی بہن کے ساتھ نکاح کیا تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں، رسول اللہ ﷺ نے اُس سے ہرگز نکاح نہیں کیا اور نہ ہی کسی کندیہ سے نکاح کیا ہے، ہاں البتہ بنی الجون کی بہن آپ کی ملکیت میں آئی تھی، آپ ﷺ نے اس کے ساتھ نکاح کیا تھا لیکن جب وہ حضور ﷺ کے پاس مدینہ منورہ میں آئی، آپ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو اس کو طلاق دے دی تھی، اس کے ساتھ ہمبستری نہیں کی تھی۔

قَالَ: وَذَكَرَ هِشَامُ بْنُ مُحَمَّدٍ، اَنَّ ابْنَ الْغَسِيلِ، حَدَّثَهُ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ اَبِي اُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، وَكَانَ بَدْرِيًّا قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَاءَ بِنْتَ النُّعْمَانِ الْجَوْنِيَّةَ فَاَرْسَلَنِي فَجِئْتُ بِهَا، فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: اَخْضِبِيهَا اَنْتِ وَاَنَا اُمَشِّطُهَا فَفَعَلَتَا ثُمَّ قَالَتْ لَهَا اِحْدَاهُمَا: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ مِنَ الْمَرْاَةِ اِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ اَنْ تَقُولَ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ وَاَغْلَقَ الْبَابَ وَاَرْخَى السِّتْرَ مَدَّ يَدَهُ اِلَيْهَا فَقَالَتْ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكُمِّهِ عَلَى وَجْهِهِ فَاسْتَتَرَ بِهِ وَقَالَ: عُذْتِ بِمُعَاذٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ . قَالَ اَبُو اُسَيْدٍ: ثُمَّ خَرَجَ اِلَيَّ فَقَالَ: يَا اَبَا اُسَيْدٍ اَلْحِقْهَا بِاَهْلِهَا وَمَتِّعْهَا بِرَازِقِيَّيْنِ – يَعْنِي كِرْبَاسَيْنِ – فَكَانَتْ تَقُولُ: ادْعُونِي الشَّقِيَّةَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ هِشَامُ بْنُ مُحَمَّدٍ: فَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُعْفِيُّ اَنَّهَا مَاتَتْ كَمَدًا

✧✧ ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ بدری صحابی ہیں، آپ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسماء بنت نعمان جونیہ کے ساتھ نکاح کیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو لینے کے لئے مجھے بھیجا تھا، میں جا کر ان کو لے آیا، (جب وہ آ گئیں تو) ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میں اس کو خضاب لگاؤں گی اور تو اس کو کنگھی کرنا، پھر ان دونوں نے یہ کام کیا، اس کے بعد ان میں سے ایک (اسماء سے) کہنے لگی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نئی بیوی ان کے پاس جائے تو وہ کہے ''اعوذ باللہ منک''۔ (میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں)۔ جب اسماء، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ میں داخل ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازہ بند کیا، اور پردے لٹکا دیئے، اور اپنا ہاتھ اُس کی جانب بڑھایا تو اس نے کہہ دیا ''اعوذباللّٰہ منك''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آستین کے ساتھ اپنا چہرہ چھپایا، اُس سے پردہ کر لیا اور اس سے فرمایا: تجھے پناہ دے دی گئی ہے، یہ الفاظ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمائے۔ حضرت ابواسید فرماتے ہیں: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، اور فرمایا: اے ابواسید! تم اس کو اس کے گھر والوں تک پہنچا دو، اور اس کو دو رازقین یعنی دو کرباس حق مہر دے دو۔ اسماء بنت نعمان کہا کرتی تھیں: مجھے ''شقیہ'' (بدبخت) کہہ کر پکارا کرو۔ زہیر بن معاویہ جعفی کہتے ہیں: وہ دل کی بیماری کی وجہ سے فوت ہوئی تھیں۔

قَالَ هِشَامُ: وَحَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: خَلَفَ عَلَى اَسْمَاءَ بِنْتِ النُّعْمَانِ الْمُهَاجِرُ بْنُ اَبِي اُمَيَّةَ، فَاَرَادَ عُمَرُ اَنْ يُعَاقِبَهَا فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا ضُرِبَ عَلَيَّ الْحِجَابُ وَلَا سُمِّيتُ بِاُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَكَفَّ عَنْهَا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مہاجر بن ابی امیہ نے حضرت اسماء بنت نعمان پر الزام لگایا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسماء کو سزا دینے کا ارادہ کیا، تو انہوں نے کہا: نہ تو مجھ پر پردہ فرض کیا گیا تھا اور نہ ہی مجھے ''ام المومنین'' کا رتبہ ملا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا۔

ذِكْرُ قُتَيْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اُخْتِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ

اشعث بن قیس کی بہن قتیلہ بنت قیس کا ذکر

6817 – اَخْبَرَنِي مَخْلَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْبَاقَرْحِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: قَالَ اَبُو عُبَيْدَةَ مَعْمَرُ بْنُ الْمُثَنَّى:

ثُمَّ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ عَلَيْهِ وَفْدُ كِنْدَةَ قُتَيْلَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أُخْتَ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ فِي سَنَةِ عَشْرَةٍ، ثُمَّ اشْتَكَى فِي النِّصْفِ مِنْ صَفَرٍ، ثُمَّ قُبِضَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ لِيَوْمَيْنِ مَضَيَا مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْاَوَّلِ، وَلَمْ تَكُنْ قَدِمَتْ عَلَيْهِ وَلَا دَخَلَ بِهَا وَوَقَّتَ بَعْضُهُمْ وَقْتَ تَزْوِيجِهِ اِيَّاهَا، فَزَعَمَ اَنَّهُ تَزَوَّجَهَا قَبْلَ وَفَاتِهِ بِشَهْرٍ، وَزَعَمَ آخَرُونَ اَنَّهُ تَزَوَّجَهَا فِي مَرَضِهِ، وَزَعَمَ آخَرُونَ اَنَّهُ اَوْصَى اَنْ يُخَيِّرَ قُتَيْلَةَ فَاِنْ شَاءَتْ، فَاخْتَارَتِ النِّكَاحَ، فَزَوَّجَهَا عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِي جَهْلٍ بِحَضْرَمَوْتَ، فَبَلَغَ اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اُحَرِّقَ عَلَيْهِمَا، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَا هِيَ مِنْ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا دَخَلَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا ضَرَبَ عَلَيْهَا الْحِجَابَ، وَزَعَمَ بَعْضُهُمْ اَنَّهَا ارْتَدَّتْ

✧✧ ابوعبیدہ معمر بن مثنیٰ فرماتے ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کندہ کا وفد آیا، اس وقت رسول اللہ ﷺ نے اشعث بن قیس کی بہن قتیلہ بنت قیس کے ساتھ نکاح کیا، یہ سن ۱۰ ہجری کی بات ہے، پھر ماہ صفر کے درمیان حضور ﷺ بیمار ہوگئے، اور اسی سال ۱۲ ربیع الاول، سوموار کے دن آپ ﷺ کا وصال مبارک ہوگیا، قتیلہ نہ تو حضور ﷺ کے پاس آئی، اور نہ ہی حضور ﷺ نے اس سے ہمبستری فرمائی۔ بعض محدثین نے ان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے نکاح کا وقت بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ حضور ﷺ نے اپنی وفات سے ایک مہینہ پہلے اس سے نکاح کیا تھا۔ دیگر محدثین کا کہنا ہے کہ حضور ﷺ نے بیماری کی حالت میں اس سے نکاح کیا تھا۔ کچھ محدثین کا یہ موقف ہے کہ حضور ﷺ نے وصیت فرمائی تھی کہ قتیلہ کو اختیار دیا جائے، اگر وہ کسی دوسری جگہ نکاح کرنا چاہے تو اس کو کرنے دیا جائے، چنانچہ حضرت عکرمہ بن ابی جہل نے حضرموت میں اس سے نکاح کیا۔ اس بات کی اطلاع حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا: میرا تو ارادہ ہے کہ ان دونوں کو جلا ڈالوں، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ امہات المومنین میں سے تو نہیں ہے، نہ ہی نبی اکرم ﷺ نے اس سے ہمبستری کی ہے۔ نہ اس پر پردے کے احکام نافذ فرمائے ہیں۔ بعض محدثین تو کہتے ہیں کہ وہ مرتد ہوگئی تھی۔ (العیاذ باللہ)

ذِكْرُ سَرَارِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَوَّلُهُنَّ مَارِيَةُ الْقِبْطِيَّةُ اُمُّ اِبْرَاهِيمَ

رسول اللہ ﷺ کی کنیزوں کا ذکر، سب سے پہلی سیّدہ ماریہ قبطیہ ہیں جو کہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں

6818 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا اَبُو اُسَامَةَ الْحَلَبِيُّ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ اَبِي مَنِيعٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: وَاسْتَسَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَارِيَةَ الْقِبْطِيَّةَ، فَوَلَدَتْ لَهُ اِبْرَاهِيمَ

✧✧ ابن شہاب زہری کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے سیّدہ ماریہ قبطیہ کو کنیز کے طور پر رکھا تھا، ان کے ہاں حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تھی۔

6819 - حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ

عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: "ثُمَّ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَارِيَةَ بِنْتَ شَمْعُوْنَ وَهِيَ الَّتِي اَهْدَاهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُقَوْقِسُ صَاحِبُ الْاِسْكَنْدَرِيَّةِ، وَاَهْدٰى مَعَهَا اُخْتَهَا سِيْرِيْنَ وَخَصِيًّا يُقَالُ لَهُ: مَابُوْرُ، فَوَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِيْرِيْنَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ، وَالْمُقَوْقِسُ مِنَ الْقِبْطِ وَهُمْ نَصَارٰى، وَوَلَدَتْ مَارِيَةُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْرَاهِيْمَ فِي ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ ثَمَانٍ مِنَ الْهِجْرَةِ، وَمَاتَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا"

✧✧ مصعب بن عبیداللہ زبیری فرماتے ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ نے ماریہ بنت شمعون کے ساتھ نکاح کیا، یہ وہی خاتون ہیں جو اسکندریہ کے بادشاہ مقوقس نے رسول اللہ ﷺ کو تحفے کے طور پر دی تھی، اس کے ہمراہ اس کی بہن سیرین اور خصی بھی دی تھی، اس کو ''مابور'' کے نام سے پکارا جاتا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ''سیرین'' حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ہدیہ کردی تھی۔ اور مقوقس قبطی تھا اور نصاریٰ میں سے تھا۔ سیّدہ ماریہ کے بطن سے رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی ولادت ذی الحجہ سن ۸ ہجری کو ہوئی تھی، حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ۱۸ ماہ کی عمر میں مدینہ منورہ میں ہوا۔

6820 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْبَزَّارُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَاهَانَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6820 – حذفه الذهبی من التلخيص

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا، تو حضور ﷺ نے فرمایا: اس کو دودھ پلانے والی جنت میں ہے۔

6821 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْاَبَّارُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةُ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاذٍ سُلَيْمَانُ بْنُ الْاَرْقَمِ الْاَنْصَارِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اُهْدِيَتْ مَارِيَةُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا ابْنُ عَمٍّ لَهَا، قَالَتْ: فَوَقَعَ عَلَيْهَا وَقْعَةً فَاسْتَمَرَّتْ حَامِلًا، قَالَتْ: فَعَزَلَهَا عِنْدَ ابْنِ عَمِّهَا، قَالَتْ: فَقَالَ اَهْلُ الْاِفْكِ وَالزُّوْرِ: مِنْ حَاجَتِهِ اِلَى الْوَلَدِ ادَّعٰى وَلَدَ غَيْرِهِ، وَكَانَتْ اُمُّهُ قَلِيْلَةَ اللَّبَنِ فَابْتَاعَتْ لَهُ ضَائِنَةَ لَبُوْنٍ فَكَانَ يُغَذّٰى بِلَبَنِهَا، فَحَسُنَ عَلَيْهِ لَحْمُهُ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: فَدُخِلَ بِهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: كَيْفَ تَرَيْنَ؟ فَقُلْتُ: مَنْ غُذِّيَ بِلَحْمِ الضَّاْنِ يَحْسُنُ لَحْمُهُ، قَالَ: وَلَا الشَّبَهُ قَالَتْ: فَحَمَلَنِي مَا يَحْمِلُ النِّسَاءَ مِنَ الْغَيْرَةِ اَنْ قُلْتُ: مَا اَرٰى شَبَهًا قَالَتْ: وَبَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فَقَالَ لِعَلِيٍّ: خُذْ هٰذَا السَّيْفَ فَانْطَلِقْ فَاضْرِبْ عُنُقَ ابْنِ عَمِّ مَارِيَةَ حَيْثُ وَجَدْتَهُ، قَالَتْ: فَانْطَلَقَ فَاِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ عَلٰى نَخْلَةٍ يَخْتَرِفُ رُطَبًا قَالَ: فَلَمَّا نَظَرَ اِلٰى عَلِيٍّ وَمَعَهُ السَّيْفُ اسْتَقْبَلَتْهُ رِعْدَةٌ قَالَ: فَسَقَطَتِ الْخِرْقَةُ، فَاِذَا هُوَ لَمْ يَخْلُقِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

لَهُ مَا لِلرِّجَالِ شَيْءٌ مَمْسُوحٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6821 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ماریہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ کے طور پر دی گئی تھیں، ان کے ہمراہ ان کا چچازاد بھائی بھی تھا (ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں: ان کے چچازاد نے ان کے ساتھ ناجائز تعلقات قائم کئے جس کی بناء پر وہ حاملہ ہوگئیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس کے چچازاد کے ساتھ علیحدہ کردیا، آپ فرماتی ہیں: الزام تراشی اور طعن بازی کرنے والوں نے کہا: اس کو اولاد چاہئے تھی تو اس نے کسی دوسرے کے بچے پر اپنا دعویٰ کردیا۔ ان کی والدہ کا دودھ بہت کم آتا تھا، انہوں نے اپنے بیٹے کے لئے دودھ دینے والی ایک بکری خریدی، وہ اس بکری کا دودھ پیا کرتے تھے جس کی بناء پر ان کی صحت بہت اچھی ہوگئی تھی۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک دن ان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان کو پیش کیا گیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیسے دیکھ رہی ہو؟ میں نے عرض کی: جس بچے کی پرورش بکری کے گوشت سے ہوئی ہو، اس کی صحت اچھی ہو ہی جاتی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا مشابہت بھی نہیں ہے۔ آپ فرماتی ہیں: جیسے عورتوں کی غیرت ان کو ابھارتی ہے ایسے ہی میری غیرت نے بھی اس بات پر ابھارا کہ میں کہوں کہ مجھے تو اس میں (آپ کے ساتھ کوئی) مشابہت نظر نہیں آرہی۔ آپ فرماتی ہیں: لوگ جو باتیں بنارہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک وہ باتیں بھی پہنچ گئیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یہ تلوار پکڑو اور ماریہ کا چچازاد تمہیں جہاں بھی ملے اس کو قتل کردو۔ ام المومنین فرماتی ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ چل پڑے، اس کو ایک باغ میں دیکھا وہ کھجور کے درخت پر چڑھ کر کھجوریں اتار رہا تھا، جب اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور کے پاس تلوار بھی دیکھی تو اس پر لرزہ طاری ہوگیا، اس کی دھوتی کھل کر نیچے گرگئی، جب اس کو دیکھا تو اس کے پاس مردوں والی کوئی چیز ہی نہ تھی۔ (یعنی اس کا آلہ تناسل کٹا ہوا تھا)

6822 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُنْفِقُ عَلَى مَارِيَةَ حَتّٰى تُوُفِّيَ، ثُمَّ صَارَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُنْفِقُ عَلَيْهَا حَتّٰى تُوُفِّيَتْ فِي خِلَافَتِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَتُوُفِّيَتْ مَارِيَةُ اُمُّ اِبْرَاهِيمَ ابْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُحَرَّمِ سَنَةَ سِتَّ عَشْرَةَ مِنَ الْهِجْرَةِ، فَرُئِيَ عُمَرُ، يَحْشُرُ النَّاسَ لِشُهُودِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا عُمَرُ وَقَبْرُهَا بِالْبَقِيعِ

✧✧ موسیٰ بن محمد بن ابراہیم تیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام عمر، حضرت ماریہ پر بہت خرچ کرتے رہے، پھر ان کا انتقال ہوگیا تو ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان پر خرچ کرنے لگ گئے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی کے دور خلافت میں حضرت ماریہ کا انتقال ہوگیا۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں: ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماریہ کا انتقال محرم سن ۱۶ ہجری کو ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا گیا کہ وہ لوگوں کو ان کے جنازہ کے لئے جمع کر رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، ان کی قبر جنت البقیع میں ہے۔

6823 – سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بْنَ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ، يَذْكُرُ حَدِيْثَ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ أُمَّ اِبْرَاهِيمَ كَانَتْ تُتَّهَمُ بِرَجُلٍ، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَرْبِ عُنُقِهِ، فَنَظَرُوا فَاِذَا هُوَ مَجْبُوبٌ قُلْتُ لِيَحْيَى: مَنْ حَدَّثَكَ؟ قَالَ: عَفَّانُ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ

✧✧ عباس بن محمد دوری فرماتے ہیں: یحییٰ بن معین نے حضرت ثابت بن انس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بیان کی ''ابراہیم بن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ پر ایک آدمی کے حوالے سے الزام لگایا گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس آدمی کے قتل کا حکم دے دیا تھا۔ جب لوگوں نے اسے دیکھا تو وہ مجبوب (کٹے ہوئے آلہ تناسل والا) تھا۔ (عباس بن محمد دوری کہتے ہیں) میں نے یحییٰ بن معین سے پوچھا: تمہیں یہ بات کس نے بتائی؟ انہوں نے کہا: حماد بن سلمہ نے۔

6824 – حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ الضَّبِّيُّ، وَهِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السَّدُوسِيُّ، قَالُوا، ثَنَا عَفَّانُ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يُتَّهَمُ بِاُمِّ اِبْرَاهِيمَ وَلَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: اذْهَبْ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ فَاَتَاهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاِذَا هُوَ فِي رَكِيٍّ يَتَبَرَّدُ فِيهَا، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: اخْرُجْ، فَنَاوَلَهُ يَدَهُ فَاَخْرَجَهُ فَاِذَا هُوَ مَجْبُوبٌ لَيْسَ لَهُ ذَكَرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6824 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی پر تہمت تھی کہ اس کے ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کے ساتھ ناجائز تعلقات ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جاؤ، اور اس کو قتل کر دو، حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے پاس آئے، وہ اس وقت پانی کے ایک حوض میں نہا رہا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: باہر نکلو، پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر نکالا، جب وہ باہر نکلا تو (پتا چلا کہ) مجبوب تھا (یعنی اس کا آلہ تناسل کٹا ہوا ہے)

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6825 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، أنبأ اِسْرَائِيلُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ اِلَى اِبْرَاهِيمَ ابْنِهِ وَهُوَ يَجُودُ بِنَفْسِهِ، فَاَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِهِ حَتّٰى خَرَجَتْ نَفْسُهُ قَالَ: فَوَضَعَهُ وَبَكَى قَالَ: فَقُلْتُ: تَبْكِي يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنْتَ تَنْهَى عَنِ الْبُكَاءِ قَالَ: اِنِّي لَمْ اَنْهَ عَنِ الْبُكَاءِ وَلٰكِنِّي نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ اَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ، صَوْتٍ عِنْدَ نغمةِ لَهْوٍ وَلَعِبٍ وَمَزَامِيرِ الشَّيْطَانِ، وَصَوْتٍ عِنْدَ مُصِيبَةٍ لَطْمِ وجُوهٍ وَشَقِّ جُيُوبٍ، وَهٰذِهِ رَحْمَةٌ وَمَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ وَلَوْلَا اَنَّهُ وَعْدٌ صَادِقٌ وَقَوْلٌ حَقٌّ وَاَنْ يَلْحَقَ اُولَانَا بِاُخْرَانَا لَحَزِنَّا عَلَيْكَ حُزْنًا اَشَدَّ مِنْ هٰذَا،

وَإِنَّا بِكَ يَا اِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ تَبْكِي الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ، وَلَا نَقُولُ مَا يُسْخِطُ الرَّبَّ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6825 – حذفه الذهبي من التلخيص

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا، میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ان کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، اس وقت ان پر نزع کا عالم طاری تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی گود میں لیا، حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گود سے رکھ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم رو دیئے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیوں رو رہے ہیں؟ آپ تو خود دوسروں کو رونے سے منع فرماتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے رونے سے تو منع نہیں کیا، میں نے تو دو احمق اور فاجروں کی آوازیں نکالنے سے منع کیا ہے۔ ایک وہ آواز جو لہو و لعب کھیل کود اور شیاطین کے باجے سن کر نکالی جاتی ہے اور دوسری وہ آواز جو کسی مصیبت کے وقت گریبان پھاڑ کر اور منہ پر طمانچے مار مار کر نکالی جاتی ہے، یہ رونا تو رحمت ہے، اور جو شخص دوسروں پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔ اور اگر سچا وعدہ اور حق بات پیش نظر نہ ہوتی اور یہ کہ ہم اپنے پہلوں کو پچھلوں کے ساتھ ملاتے ہیں (یہ نہ ہوتا) تو ہم تم پر اس سے بھی زیادہ دکھ کا اظہار کرتے، اور اے ابراہیم ہم تجھ پر غمزدہ ہیں، آنکھیں نم ہیں اور دل پریشان ہے۔ اور ہم ایسی بات نہیں کرتے جو اللہ تعالیٰ کے غضب کا باعث بنے۔

6826 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى، ثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَى خَلْفَ جَنَازَةِ ابْنِهِ اِبْرَاهِيمَ حَافِيًا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6826 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بیٹے ابراہیم کے جنازے میں ننگے پاؤں شریک ہوئے تھے۔

6827 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ مَارِيَةَ اُمَّ وَلَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَتْ بِالْمَدِينَةِ سَنَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ، وَصَلَّى عَلَيْهَا اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَدُفِنَتْ بِالْبَقِيعِ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ "ماریہ" مدینہ منورہ میں سن ۱۷ ہجری کو فوت ہوئیں، امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، ان کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

ذِكْرُ سَلْمَى مَوْلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیز حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6828 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: قَرَاَ عَلَيَّ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَكَ عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِیْ الْمَوَالِی، عَنْ فَائِدٍ، مَوْلَی عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ، عَنْ جَدَّتِهِ سَلْمَی مَوْلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَادِمَتِهِ قَالَتْ: قَلَّمَا كَانَ اِنْسَانٌ يَاْتِی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَشْكُو اِلَيْهِ وَجَعًا اِلَّا قَالَ لَهُ: احْتَجِمْ وَلَا وَجَعًا فِی رِجْلَيْهِ اِلَّا قَالَ لَهُ: اخْضِبْهُمَا بِالْحِنَّاءِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6828 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ رسول اللہ ﷺ کی آزاد کردہ لونڈی اور آپ کی خادمہ حضرت سلمیٰ فرماتی ہیں: بہت شاذ ونادر ہی ایسا ہوا ہوگا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کسی شخص نے آکر اپنے درد کی شکایت کی ہو تو آپ نے اس کو حجامت کا مشورہ نہ دیا ہو، اور جب بھی کسی نے پاؤں میں درد کا بتایا تو حضور ﷺ نے اس کو پاؤں میں مہندی لگانے کا مشورہ دیا۔

ذِكْرُ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ سَعْدٍ مَوْلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ ﷺ کی لونڈی حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا کا ذکر

6829 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَی، اَنْبَاَ اِسْرَائِيْلُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِیْ يَزِيْدَ الضَّبِّیِّ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، مَوْلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَلَدِ الزِّنَا، قَالَ: نَعْلَانِ اُجَاهِدُ بِهِمَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ وَلَدَ الزِّنَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6829 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ رسول اللہ ﷺ کی لونڈی حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ سے حرامی بچے کا حکم پوچھا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: میرے نزدیک وہ دو جوتیاں جنہیں پہن کر میں جہاد کروں، حرامی غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

ذِكْرُ اُمَيْمَةَ مَوْلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ ﷺ کی لونڈی حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6830 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ سِنَانٍ اَبِیْ فَرْوَةَ الرَّهَاوِیِّ، ثَنَا اَبُوْ يَحْيَی الْكَلَاعِیُّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَی اُمَيْمَةَ، مَوْلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كُنْتُ يَوْمًا اُفْرِغُ عَلَی يَدَيْهِ وَهُوَ يَتَوَضَّاُ اِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّی اُرِيْدُ الرُّجُوْعَ اِلَی اَهْلِی فَاَوْصِنِی بِوَصِيَّةٍ اَحْفَظُهَا، فَقَالَ: لَا تُشْرِكَنَّ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ بِالنَّارِ، وَلَا تَعْصِيَنَّ وَالِدَيْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخَلَّی مِنْ اَهْلِكَ وَدُنْيَاكَ فَتَخَلَّ، وَلَا تَتْرُكْ صَلَاةً مُتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا تَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ فَاِنَّهَا رَاْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ، وَلَا تَزْدَدْ فِی تُخُوْمٍ فَاِنَّكَ تَاْتِی يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَی عُنُقِكَ مِقْدَارُ سَبْعِ اَرَضِيْنَ، وَلَا تَفِرَّنَّ يَوْمَ الزَّحْفِ فَاِنَّهُ مَنْ فَرَّ يَوْمَ الزَّحْفِ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللّٰهِ وَمَاْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ، وَاَنْفِقْ عَلَی اَهْلِكَ مِنْ

طَوْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَصَاكَ عَنْهُمْ وَاَخِفْهُمْ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6830 – سنده واه

✧✧ حضرت جبیر بن نفیر فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی کنیز حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، تو انہوں نے فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو وضو کروا رہی تھی، اس دوران ایک آدمی حضور ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ میں اپنے گھر والوں کے پاس واپس جانے کا ارادہ رکھتا ہوں، آپ مجھے کوئی ایسی نصیحت فرمائیں جس کو میں اچھی طرح یاد کرلوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

○ اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اگرچہ تمہیں کاٹ ڈالا جائے اور اگرچہ تمہیں زندہ جلا دیا جائے۔

○ ماں باپ کی نافرمانی کسی صورت میں بھی نہ کرنا، وہ اگر تمہیں گھر خالی کرنے کو کہیں تو کر دو بلکہ اگر تمہیں دنیا چھوڑنے کو کہیں تو دنیا بھی چھوڑ جاؤ۔

○ جان بوجھ کر کبھی بھی نماز نہ چھوڑنا کیونکہ جو شخص جان بوجھ کر نماز چھوڑ دیتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ کا ذمہ بری ہو جاتا ہے۔

○ کبھی بھی شراب مت پینا کیونکہ یہ ہر گناہ کی جڑ ہے۔

○ اپنی زمین کی حدود سے آگے مت بڑھو، اگر تو نے ایسا کیا تو تُو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ تیری گردن میں سات زمینوں کے برابر طوق ہوگا۔

○ کبھی بھی جنگ سے نہیں بھاگنا، کیونکہ جو شخص جنگ سے بھاگتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا مستحق ہو جاتا ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہوتا ہے، اور بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

○ اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا رہ اور ان سے اپنا عصا کبھی نہ ہٹانا اور ان کو اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں خوف دلاتے رہنا۔

ذِكْرُ رَيْحَانَةَ مَوْلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ التَّسَرِّي

رسول اللہ ﷺ کی کنیز ریحانہ کا ذکر

6831 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ الْحَلَبِيُّ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَبِي مَنِيعٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: وَاسْتَسَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْحَانَةَ مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ وَلَحِقَتْ بِاَهْلِهَا

✧✧ زہری کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے بنی قریظہ سے تعلق رکھنے والی ریحانہ کو لونڈی بنایا تھا، اور وہ اپنے گھر والوں کے پاس چلی گئی تھی۔

6832 - قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ مَعْمَرُ بْنُ الْمُثَنَّى: وَكَانَتْ مِنْ سَرَارِى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْحَانَةُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ سَمْعُونَ، مِنْ بَنِى النَّضِيرِ قَالَ بَعْضُهُمْ: مِنْ بَنِىْ قُرَيْظَةَ، وَكَانَتْ تَكُونُ فِى النَّخْلِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقِيلُ عِنْدَهَا اَحْيَانًا، وَكَانَ سَبَاهَا فِى شَوَّالٍ سَنَةَ اَرْبَعٍ . قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ: وَهُنَّ اَرْبَعٌ: مَارِيَةُ الْقِبْطِيَّةُ، وَرَيْحَانَةُ، وَجُمَيْلَةُ اَصَابَهَا فِى السَّبْىِ فَكَادَتْ نِسَاؤُهُ خِفْنَ اَنْ تَغْلِبَهُنَّ عَلَيْهِ، وَكَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ اُخْرَى نَفِيسَةُ وَهَبَتْهَا لَهُ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ، وَقَدْ كَانَ هَجَرَهَا فِى شَاْنِ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَصَفَرَ " فَلَمَّا كَانَ شَهْرُ رَبِيعٍ الْاَوَّلِ الَّذِى قُبِضَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِىَ عَنْ زَيْنَبَ وَدَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ: مَا اَدْرِى مَا اُجْزِيكَ، فَوَهَبَتْهَا لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6832 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابوعبیدہ معمر بن مثنی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی باندیوں میں سے "ریحانہ بنت زید بن سمعون" تھیں، جن کا تعلق بنی نضیر سے تھا اور بعض محدثین کا کہنا ہے کہ ان کا تعلق بنی قریظہ سے تھا۔ آپ باغ میں رہا کرتی تھیں، رسول اللہ ﷺ کبھی کبھار ان کے ہاں قیلولہ فرمایا کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان کو ۴ ہجری کو باندی بنایا تھا۔ ابوعبیدہ فرماتے ہیں: حضور ﷺ کی ۴ باندیاں تھیں۔ (۱) ماریہ قبطیہ (۲) ریحانہ (۳) جمیلہ۔ ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی ازواج کو یہ خدشہ لاحق ہوگیا تھا کہ وہ ان سب پر غالب آجائے گی۔ (۴) رسول اللہ ﷺ کی ایک اور باندی تھی جس کا نام "نفیسہ" تھا، حضرت زینب بنت جحش نے یہ باندی حضور ﷺ کو تحفہ میں دی تھی۔ حضور ﷺ نے حضرت صفیہ بنت حیی کے معاملہ میں، ماہ ذی الحجہ، محرم اور صفر میں ان سے علیحدگی اختیار کرلی تھی، جب ربیع الاول کا وہ مہینہ آیا جس میں رسول اللہ ﷺ کا وصال مبارک ہوا، تو آپ ﷺ حضرت زینب سے راضی ہوگئے اور ان سے ہمبستری بھی کی، حضرت زینب نے کہا: مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ میں آپ کو اس کا کیا بدلہ دوں، پھر انہوں نے یہ باندی حضور ﷺ کو تحفے میں دی۔

ذِكْرُ بَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ فَاطِمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ، ذِكْرُ زَيْنَبَ بِنْتِ خَدِيْجَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهِىَ اَكْبَرُ بَنَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدہ کائنات حضرت فاطمہ کے بعد رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادیوں کا ذکر

حضرت زینب بنت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر، یہ رسول اللہ ﷺ کی سب سے بڑی صاحبزادی ہیں

6833 - حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْعَتَكِىُّ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِىُّ، ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ، حَدَّثَنِى اللَّيْثُ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: كَانَ اَكْبَرُ بَنَاتِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ خَدِيْجَةَ

✧✧ ابن شہاب کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی بیٹیوں میں سب سے بڑی "حضرت زینب بنت خدیجہ رضی اللہ عنہا" ہیں۔

6834 - اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، اَنبأ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الثَّقَفِىُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ

مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْهَاشِمِيَّ، يَقُوْلُ: وُلِدَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَةَ ثَلَاثِيْنَ مِنْ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ، وَمَاتَتْ سَنَةَ ثَمَانٍ مِنَ الْهِجْرَةِ

✧✧ عبیداللہ بن محمد بن سلیمان ہاشمی فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رسول اللہ ﷺ کی ولادت کے تیس سال بعد مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں، ان کا وصال مبارک ۸ ہجری کو ہوا۔

6835 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ زَيْنَبَ، بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: "بَيْنَمَا اَنَا اَتَجَهَّزُ بِمَكَّةَ اِلَى اَبِيْ تَبِعَتْنِيْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ، فَقَالَتْ: يَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ، اَلَمْ يَبْلُغْنِيْ اَنَّكِ تُرِيْدِيْنَ اللُّحُوْقَ بِاَبِيْكِ؟ قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا اَرَدْتُ ذٰلِكَ، فَقَالَتْ: اَيِ ابْنَةَ عَمٍّ، لَا تَفْعَلِيْ اِنْ كَانَتْ لَكِ حَاجَةٌ فِيْ مَتَاعٍ مِمَّا يُرْفَقُ بِكِ فِيْ سَفَرِكِ وَتَبْلُغِيْنَ بِهٖ اِلٰى اَبِيْكِ فَاِنَّ عِنْدِيْ حَاجَتَكِ " قَالَتْ زَيْنَبُ: وَاللّٰهِ مَا اُرَاهَا قَالَتْ ذٰلِكَ اِلَّا لِتَفْعَلَ، قَالَتْ: " وَلٰكِنْ خِفْتُهَا، فَاَنْكَرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اُرِيْدُ ذٰلِكَ، فَتَجَهَّزْتُ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ جَهَازِيْ قَدِمَ حَمُوِيْ كِنَانَةُ بْنُ الرَّبِيْعِ اَخُوْ زَوْجِيْ، فَقَدَّمَ لِيْ بَعِيْرًا فَرَكِبْتُهٗ وَاَخَذَ قَوْسَهٗ وَكِنَانَتَهٗ فَخَرَجَ بِيْ نَهَارًا يَقُوْدُهَا، وَهِيَ فِيْ هَوْدَجٍ لَهَا، فَتَحَدَّثَ بِذٰلِكَ رِجَالُ قُرَيْشٍ، فَخَرَجُوْا فِيْ طَلَبِهَا حَتّٰى اَدْرَكُوْهَا بِذِيْ طُوًى، فَكَانَ اَوَّلُ مَنْ سَبَقَ اِلَيْهَا هَبَّارُ بْنُ الْاَسْوَدِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزّٰى وَنَافِعُ بْنُ عَبْدِقَيْسٍ الْفِهْرِيُّ لَقَرَابَةٍ مِنْ بَنِيْ اَبِيْ عُبَيْدٍ بِاِفْرِيْقِيَّةَ يُرَوِّعُهَا هَبَّارٌ بِالرُّمْحِ وَهِيَ فِيْ هَوْدَجِهَا، وَكَانَتِ الْمَرْاَةُ حَامِلًا فِيْمَا يَزْعُمُوْنَ، فَلَمَّا رِيْعَتْ طَرَحَتْ ذَا بَطْنِهَا، فَبَرَكَ حَمُوْهَا وَنَثَلَ كِنَانَتَهٗ، ثُمَّ قَالَ: لَا يَدْنُوْ مِنِّيْ رَجُلٌ اِلَّا وَضَعْتُ فِيْهِ سَهْمًا، فَتَلَكَّاَ النَّاسُ عَنْهُ، وَاَتٰى اَبُوْ سُفْيَانَ فِيْ جِلَّةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ: اَيُّهَا الرَّجُلُ، كُفَّ عَنَّا نَبْلَكَ حَتّٰى نُكَلِّمَكَ، فَكَفَّ فَاَقْبَلَ اَبُوْ سُفْيَانَ حَتّٰى وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ: اِنَّكَ لَمْ تُصِبْ، خَرَجْتَ بِالْمَرْاَةِ عَلٰى رُءُوْسِ النَّاسِ عَلَانِيَةً وَقَدْ عَرَفْتَ مُصِيْبَتَنَا وَنَكْبَتَنَا وَمَا دَخَلَ عَلَيْنَا مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَظُنُّ النَّاسُ وَقَدْ اُخْرِجَ بِابْنَتِهٖ اِلَيْهِ عَلَانِيَةً عَلٰى رُءُوْسِ النَّاسِ مِنْ بَيْنِ اَظْهُرِنَا اَنَّ ذٰلِكَ عَنْ ذُلٍّ اَصَابَتْنَا عَنْ مُصِيْبَتِنَا الَّتِيْ كَانَتْ، وَاِنَّ ذٰلِكَ ضَعْفٌ بِنَا وَوَهَنٌ، وَلَعَمْرِيْ مَا لَنَا بِحَبْسِهَا عَنْ اَبِيْهَا حَاجَةٌ وَلٰكِنِ ارْجِعْ بِالْمَرْاَةِ، حَتّٰى اِذَا هَدَاَ الصَّوْتُ وَتَحَدَّثَ النَّاسُ اَنَّا قَدْ رَدَدْنَاهَا فَسِرْ بِهَا سِرًّا فَاَلْحِقْهَا بِاَبِيْهَا . قَالَ: فَفَعَلَ، فَرَجَعَ فَاَقَامَتْ لَيَالِيَا حَتّٰى اِذَا هَدَاَ الصَّوْتُ خَرَجَ بِهَا لَيْلًا حَتّٰى سَلَّمَهَا اِلٰى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَصَاحِبِهٖ، فَقَدِمَا بِهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ فِيْهِ اِرْسَالٌ بَيْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ وَزَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَلَوْلَاهُ لَحَكَمْتُ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَقَدْ رُوِيَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ مُخْتَصَرًا "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6835 – حذفه الذهبي من التلخيص

✧✧ حضرت زینب بنت رسول اللہ ﷺ فرماتی ہیں: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں مکہ میں تھی اور اپنے والد محترم کی

خدمت میں جانا چاہتی تھی، میرے پاس ہند بنت عتبہ بن ربیعہ آئی اور کہنے لگی: اے محمد ﷺ کی بیٹی، مجھے پتا چلا ہے کہ تم اپنے والد کے پاس جانا چاہتی ہو؟ آپ فرماتی ہیں: میں نے کہا: نہیں، میرا تو ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ اس نے کہا: اے میرے چچا کی بیٹی! ایسا نہ کرنا، اور اگر (تو نے لازمی جانا ہی ہو تو) تجھے اپنے والد تک پہنچنے میں سفر کے لئے، زادِ راہ میں سے کسی چیز کی ضرورت ہو تو میں تمہیں مہیا کر سکتی ہوں، حضرت زینب فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! وہ واقعی یہ سب کچھ کرنا چاہتی تھی، لیکن میں نے اس کی بات کو ہلکا جانا، اور کہہ دیا کہ میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے، پھر میں نے تیاری کر لی، جب میں تیاری سے فارغ ہوئی تو میرا دیور کنانہ بن ربیع میرے شوہر کا بھائی آیا، اس نے اونٹ بٹھایا، میں اس پر سوار ہو گئی، اُس کا ترکش اور کمان میں نے پکڑ لی۔ ہم دن کے وقت ہی وہاں سے چل دیئے، میں اونٹ کے پالان میں بیٹھ گئی، ہماری روانگی کے بارے میں قریش کے لوگوں کو پتا چل گیا، وہ لوگ ہمارے تعاقب میں نکلے اور مقام ذی طویٰ پر انہوں نے ہمیں آ کر گھیر لیا، ان میں سب سے پہلے جو شخص آگے بڑھا وہ ہبار بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ اور نافع بن عبدقیس فہری تھا کیونکہ یہ افریقہ میں بنی ابی عبید کے قریبی تھے،

حضرت حضرت زینب ہودج میں تشریف فرما تھیں۔ اور ہبار نیزے کے ساتھ ان کو چوبھ مارنے لگا، وہ سمجھ رہے تھے کہ یہ عورت حاملہ ہے۔ ڈر اور گھبراہٹ کی وجہ سے اس کا حمل ضائع ہو گیا۔ میرے دیور نے اونٹ بٹھایا، اور اپنی کمان اُن پر تان کر بولا: جو شخص بھی میرے قریب آئے گا میں اُس کے جسم میں یہ تیر پیوست کر دوں گا۔ لوگ پیچھے ہٹ گئے، پھر ابوسفیان قریش کی ایک جماعت کے ہمراہ آگے بڑھا اور کہنے لگا: اے آدمی، تم اپنا تیر کمان نیچے کرو، ہم تجھ سے بات کرنا چاہتے ہیں، اس نے تیر نیچے کیا تو ابوسفیان اس کے قریب آ گیا اور کہنے لگا: تو نے اچھا نہیں کیا، تو علانیہ طور پر دن دیہاڑے ایک عورت کو لے کر جا رہا ہو جب کہ تم ہماری مصیبت اور آزمائش کو اچھی طرح جانتے ہو، اور محمد ﷺ کی طرف سے ہمیں جس پریشانی کا سامنا ہے تم اس کو بھی جانتے ہو۔ (اگر تم اس لڑکی کو اس طرح لے گئے تو) لوگ کیا سوچیں گے کہ محمد کی بیٹی کو ایک آدمی دن دیہاڑے، لوگوں کی موجودگی میں، ہمارے درمیان سے لے گیا، ایک مصیبت تو پہلے ہی ہمیں پہنچ چکی ہے اوپر سے یہ ذلالت بھی تم ہمارے گلے ڈال دوگے، یہ ہماری کمزوری اور بزدلی سمجھی جائے گی۔ تم ہماری بات کا یقین کرو، ہمیں نہ تو محمد کی کوئی ضرورت ہے، نہ اس کی بیٹی کی۔ تم ابھی اس کو واپس لے آؤ، جب یہ آواز دب جائے گی، اور لوگوں کے ذہنوں میں یہ بات پختہ ہو جائے گی کہ ہم اس لڑکی کو واپس لے آئے ہیں، پھر تم رات کے وقت اس کو لے کر نکلنا اور اس کے باپ کے سپرد کر دینا، راوی کہتے ہیں: انہوں نے ایسے ہی کیا، وہ واپس آ گئے، کچھ دن وہیں ٹھہرے، پھر جب آواز دب گئی تو ایک رات وہ ان کو اپنے ساتھ لے کر نکلے اور جا کر حضرت زید بن حارثہ اور ان کے ساتھی کے سپرد کر دیا، یہ دونوں ان کو رسول اللہ ﷺ تک لے گئے۔

امام حاکم کہتے ہیں: اس حدیث میں عبداللہ بن ابی بکر اور زینب کے درمیان ارسال ہے، اگر اس حدیث میں یہ ارسال نہ ہوتا تو میں کہہ دیتا کہ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ یہی حدیث ایک دوسری سند کے ہمراہ

روایت کی گئی ہے وہ اسناد شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق صحیح ہے، اور وہ حدیث اس سے کافی مختصر ہے۔ (وہ حدیث درج ذیل ہے)

6836 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْحُسَيْنِ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ الْمُقْرِءُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، أنبأ يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ، وَحَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ خَرَجَتِ ابْنَتُهُ زَيْنَبُ مِنْ مَكَّةَ مَعَ كِنَانَةَ اَوِ ابْنِ كِنَانَةَ، فَخَرَجُوا فِي اَثَرِهَا فَاَدْرَكَهَا هَبَّارُ بْنُ الْاَسْوَدِ، فَلَمْ يَزَلْ يَطْعَنُ بَعِيرَهَا بِرُمْحِهِ حَتّٰى صَرَعَهَا وَاَلْقَتْ مَا فِي بَطْنِهَا وَاَهْرَاقَتْ دَمًا، فَحُمِلَتْ فَاشْتَجَرَ فِيهَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو اُمَيَّةَ فَقَالَ بَنُو اُمَيَّةَ: نَحْنُ اَحَقُّ بِهَا، وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ عَمِّهِمْ اَبِي الْعَاصِ فَصَارَتْ عِنْدَ هِنْدِ بِنْتِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَكَانَتْ تَقُولُ لَهَا هِنْدٌ: هٰذَا بِسَبَبِ اَبِيكِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ: اَلَا تَنْطَلِقُ فَتَجِيئُنِي بِزَيْنَبَ؟ قَالَ: بَلٰى يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: فَخُذْ خَاتَمِي فَاَعْطِهَا اِيَّاهُ، فَانْطَلَقَ زَيْدٌ وَتَرَكَ بَعِيرَهُ، فَلَمْ يَزَلْ يَتَلَطَّفُ حَتّٰى لَقِيَ رَاعِيًا فَقَالَ: لِمَنْ تَرْعَى؟ قَالَ: لِاَبِي الْعَاصِ قَالَ: فَلِمَنْ هٰذِهِ الْغَنَمُ؟ قَالَ: لِزَيْنَبَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ فَسَارَ مَعَهُ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ لَهُ: هَلْ لَكَ اَنْ اُعْطِيَكَ شَيْئًا تُعْطِيهَا اِيَّاهُ وَلَا تَذْكُرُهُ لِاَحَدٍ، قَالَ: نَعَمْ، فَاَعْطَاهُ الْخَاتَمَ فَانْطَلَقَ الرَّاعِي فَاَدْخَلَ غَنَمَهُ وَاَعْطَاهَا الْخَاتَمَ فَعَرَفَتْهُ فَقَالَتْ: مَنْ اَعْطَاكَ هٰذَا؟ قَالَ: رَجُلٌ، قَالَتْ: وَاَيْنَ تَرَكْتَهُ؟ قَالَ: بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا قَالَ: فَسَكَتَتْ حَتّٰى اِذَا جَاءَ اللَّيْلُ خَرَجَتْ اِلَيْهِ فَلَمَّا جَاءَتْهُ قَالَ لَهَا: ارْكَبِي، قَالَتْ: لَا وَلٰكِنِ ارْكَبْ اَنْتَ بَيْنَ يَدَيَّ، فَرَكِبَ وَرَكِبَتْ وَرَاءَهُ حَتّٰى اَتَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: هِيَ اَفْضَلُ بَنَاتِي اُصِيبَتْ فِيَّ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ، فَانْطَلَقَ اِلٰى عُرْوَةَ فَقَالَ: مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ تُحَدِّثُ بِهِ تَنْتَقِصُ بِهِ حَقَّ فَاطِمَةَ قَالَ عُرْوَةُ: وَاللّٰهِ اِنِّي لَا اُحِبُّ اَنَّ لِي مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، وَاَنِّي اَنْتَقِصُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَقًّا هُوَ لَهَا وَاَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَكَ اَنْ لَّا اُحَدِّثَ بِهِ اَبَدًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب کنانہ کے ہمراہ یا (شاید) کنانہ کے بیٹے کے ہمراہ وہاں سے نکلیں، وہاں کے لوگ ان کے تعاقب میں نکلے ہبار بن اسود ان تک پہنچ گیا، وہ اپنے نیزے کے ساتھ اونٹنی کو مسلسل چوب مارتا رہا حتیٰ کہ اس کو ہلاک کر دیا حضرت زینب نیچے گر گئیں جس کی وجہ سے ان کا حمل ضائع ہو گیا اور خون بہنے لگ گیا۔ پھر اس کو اٹھایا گیا، اس موقع پر بنو ہاشم اور بنو امیہ میں اختلاف ہو گیا، بنو امیہ کا کہنا تھا کہ ہم اس کے زیادہ حقدار ہیں، کیونکہ یہ ان کے چچا کے بیٹے ابوالعاص کے نکاح میں تھی پھر یہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ کے پاس رہی، ہند کہا کرتی تھی: یہ تیرے باپ کی وجہ سے ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم جا کر زینب کو لا نہیں سکتے؟ انہوں نے کہا: یارسول

اللہ ﷺ کیوں نہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: میری یہ انگوٹھی لے جاؤ، یہ اس کو (نشانی کے طور پر) دینا۔ حضرت زید وہاں سے چل پڑے، اپنا اونٹ وہیں چھوڑ دیا۔ آپ چلتے چلتے ایک چرواہے کے پاس پہنچے، اس سے پوچھا: تم کس کے چرواہے ہو؟ اس نے کہا: ابوالعاص کا، حضرت زید رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ بکریاں کس کی ہیں؟ اس نے بتایا کہ ''زینب بنت محمد'' کی۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کچھ دیر اس کے ساتھ بات چیت کی پھر فرمایا: اگر میں تجھے کوئی چیز دوں تو کیا تم رازداری کے ستھ وہ زینب تک پہنچا سکتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ حضرت زید نے وہ انگوٹھی اُس چرواہے کو دی، چرواہا گھر واپس آیا، بکریاں ریوڑ میں داخل کیں۔ اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو وہ انگوٹھی دے دی۔ حضرت زینب سارا ماجرا سمجھ گئیں، انہوں نے چرواہے سے پوچھا: تمہیں یہ انگوٹھی کس نے دی ہے؟ اُس نے بتایا کہ کسی آدمی نے دی ہے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے پوچھا: تم نے اس کو کہاں چھوڑا ہے؟ اُس نے بتایا کہ فلاں فلاں جگہ پر۔ راوی کہتے ہیں: یہ بات سن کر حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے خاموشی اختیار کر لی، جب رات کا وقت ہوا تو حضرت زینب اُس مقام کی جانب نکل گئیں، جب حضرت زید کے پاس پہنچ گئیں، تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اونٹ بٹھایا اور سوار ہونے کے لئے عرض کی۔ حضرت زینب نے فرمایا: اگلی جانب آپ سوار ہو جایئے، میں آپ کے پیچھے بیٹھوں گی، چنانچہ حضرت زید آگے بیٹھ گئے اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا اُن کے پیچھے سوار ہو گئیں، اور یہ لوگ رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گئے۔ رسول اللہ ﷺ اکثر فرمایا کرتے تھے ''یہ میری سب سے اچھی بیٹی ہے اور میری وجہ سے اس پر بہت آزمائشیں آئیں''۔ حضور ﷺ کے اس ارشاد کی اطلاع حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو وہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، اور کہا: مجھے پتا چلا ہے کہ تم کوئی حدیث بیان کرتے ہو جس میں تم حضرت فاطمہ کی شان کم کرتے ہو؟ حضرت عروہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر مجھے مشرق و مغرب کی دولت بھی مل جائے تب بھی میں حضرت فاطمہ کی شان میں کمی نہیں کر سکتا۔ جو ان کی شان ہے وہ انہی کا حصہ ہے، میں آج کے بعد یہ روایت بیان نہیں کروں گا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6837 – وَقَدْ اَخْبَرَنِيهِ اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ زِيَادٍ الْعَدْلُ، ثَنَا الْإِمَامُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ – فَسَاقَ الْحَدِيْثَ، قَالَ الْإِمَامُ اَبُوْ بَكْرٍ فِي اٰخِرِ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ: اَفْضَلُ بَنَاتِي مَعْنَاهُ: اَىْ مِنْ اَفْضَلِ بَنَاتِي، لِاَنَّ الْاَخْبَارَ ثَابِتَةٌ صَحِيْحَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ – وَكَذٰلِكَ ثَابِتٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ: فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ وَقَدْ اُمْلِيتُ مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ اَنَّ الْعَرَبَ قَدْ تَقُوْلُ اَفْضَلُ: تُرِيدُ مِنْ اَفْضَلَ، وَفِي كُتُبِي مَا فِيهِ الْغَنِيَّةُ وَالْكِفَايَةُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَقَدْ شَفَى الْإِمَامُ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي بَيَانِ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ وَلَا نَزِيدُ عَلَى مَا يَقُوْلُهُ اِذْ هُوَ الْإِمَامُ الْمُقَدَّمُ حَقًّا، لٰكِنْ تَحْتَ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ حَرْفٌ يُؤَدِّي اِلٰى مَعْنًى آخَرَ غَيْرِ مَا قَالَهُ وَهُوَ اَنَّ الْعِلْمَ مُحِيطٌ بِاَنَّ زَيْنَبَ اَكْبَرُ مِنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سِنًّا وُلِدَتْ قَبْلَهَا وَيُمْكِنُ اَنْ يُقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ بِقَوْلِهِ اَفْضَلُ: اَىْ اَكْبَرُ وَاَقْدَمُ اَوْلَادِي وَاللّٰهُ اَعْلَمُ "

✧✧ ابن ابی مریم نے بھی یہی حدیث بیان کی ہے، اس کے آخر میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ "میری یہ بیٹی سب سے افضل ہے" کا مطلب یہ ہے کہ "یہ بیٹی، میری افضل بیٹیوں میں سے ہے"۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے صحیح احادیث کریمہ سے ثابت ہے کہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا اس امت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں۔ اسی طرح نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے، سوائے "مریم بنت عمران" کے۔

اور میرے پاس تمام املاءات موجود ہیں کہ اہل عرب عموماً "افضل" کا لفظ استعمال کرتے ہیں لیکن اس سے ان کی مراد "من افضل" ہوتی ہے، اور میری کتابوں میں اس مسئلے کا وافی وشافی حل موجود ہے، امام ابوبکر یہ الفاظ بیان کرنے میں اکیلے ہیں۔ اور جوانہوں نے بیان کیا، ہم سے زیادہ کچھ بیان نہیں کریں گے کیونکہ وہ امام ہیں، ان کا حق مقدم ہے، لیکن اس جملے کا ایک اور معنیٰ بیان ہوسکتا ہے وہ یہ کہ یہ بات تو معلوم ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے عمر میں بڑی ہیں، حضرت زینب پہلے پیدا ہوئی ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کا یہی مطلب ہو کہ میری اولاد میں سب سے بڑی یعنی سب سے پہلی بیٹی زینب ہے۔ واللہ اعلم۔

6838 – حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِیُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ یَحْیَی بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ حَزْمٍ، قَالَ: تُوُفِّیَتْ زَیْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَنَةَ ثَمَانٍ مِنَ الْهِجْرَةِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن ابی بکر بن حزم فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ۸ ہجری کو ہوا۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ: وَاَخْبَرَنِیْ هِشَامُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْکَلْبِیُّ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: کَانَ اَسَنُّ وَلَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقَاسِمَ، ثُمَّ زَیْنَبَ، فَتَزَوَّجَ زَیْنَبَ اَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِیْعِ، فَوَلَدَتْ لَهُ عَلِیًّا وَاُمَامَةَ وَفِیْهَا یَقُوْلُ اَبُو الْعَاصِ:

ذَکَرْتُ زَیْنَبَ لَمَّا اَوْرَثَتْ اَرَمِیْ ... فَقُلْتُ سُقْیًا لِشَخْصٍ یَسْکُنُ الْحَرَمَا

بِنْتُ الْاَمِیْنِ جَزَاهَا اللّٰهُ صَالِحَةً ... وَکُلُّ بَعْلٍ سَیُثْنِیْ بِالَّذِیْ عَلِمَا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے بچوں میں سب سے بڑے "حضرت قاسم" تھے، پھر زینب رضی اللہ عنہا تھیں، حضرت زینب کا نکاح "ابوالعاص بن ربیع" کے ساتھ ہوا، ان کے ہاں "علی اور امامہ" پیدا ہوئے۔ ابوالعاص نے ان کے بارے میں درج ذیل اشعار کہے

"میں نے زینب کو یاد کیا جب اس کا انتقال ہو گیا' میں نے کہا ایسے شخص کے لئے سیرابی ہے جو حرم میں رہتا ہو۔ زینب ایک امین شخص (یعنی نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی تھی)۔ اللہ تعالیٰ اسے بہترین جزا عطا کرے' ہر شوہر اپنے علم کے مطابق ہی (اپنی بیوی کی) تعریف کرتا ہے"۔

6839 – فَحَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: كَانَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَنَّ بَنَاتِهِ، وَكَانَتْ سَبَبُ وَفَاتِهَا اَنَّهَا لَمَّا خَرَجَتْ مِنْ مَكَّةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْرَكَهَا هَبَّارُ بْنُ الْاَسْوَدِ وَرَجُلٌ آخَرُ فَدَفَعَهَا اَحَدُهُمَا فِيْمَا قِيْلَ، فَسَقَطَتْ عَلٰى صَخْرَةٍ، فَاَسْقَطَتْ حَمْلَهَا اِذْ كَانَتْ حَامِلَةً، فَاَهْرَاقَتِ الدَّمَ، فَلَمْ يَزَلْ بِهَا وَجَعُهَا حَتّٰى مَاتَتْ مِنْهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6839 – حذفه الذهبی من التلخيص

✧✧ مصعب بن عمیر زبیری فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی، حضور کی تمام بیٹیوں میں سے بڑی تھیں۔ ان کی وفات کا سبب یہ تھا کہ جب آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس جانے کے لئے مکہ سے نکلیں تو ہبار بن اسود اور ایک دوسرے آدمی نے ان کو پکڑ لیا، ان میں سے ایک نے ان کے اونٹ کو نیچے گرادیا جس کی وجہ سے آپ بھی گرگئی، آپ اس وقت حاملہ تھیں، نیچے گرنے کی وجہ سے ان کا حمل گر گیا، اور خون جاری ہوگیا، خون مسلسل بہتا رہا اور اسی تکلیف میں ان کا انتقال ہوگیا۔

6840 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ اَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ اُسَارَاهُمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فِدَاءِ اَبِي الْعَاصِ بِقِلَادَةٍ، وَكَانَتْ خَدِيْجَةُ اَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلٰى اَبِي الْعَاصِ حِينَ بَنٰى عَلَيْهَا، فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً وَقَالَ: اِنْ رَاَيْتُمْ اَنْ تُطْلِقُوا لَهَا اَسِيرَهَا، وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِى لَهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6840 – على شرط مسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب اہل مکہ نے اپنے اپنے قیدیوں کو رہا کروانے کے لئے فدیئے بھیجے، تو رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب نے ابوالعاص کی رہائی کے لئے ایک ہار بھیجا، یہ ہار ابوالعاص کے ساتھ نکاح کے موقع پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان کو تحفہ دیا تھا، جب رسول اللہ ﷺ نے وہ ہار دیکھا تو آپ ﷺ پر بہت شدید رقت طاری ہوگئی، آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: اگر تم لوگ مناسب سمجھو تو زینب کے قیدی کو رہا کردو اور اس کا یہ ہار اُس کو واپس کردو۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6841 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ الْبَزَّازُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّمْحِ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَجَارَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةُ اَبِي الْعَاصِ زَوْجَهَا اَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جِوَارَهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6841 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب نے اپنے شوہر ابوالعاص بن ربیع کو پناہ دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جوار (یعنی ان کے پناہ دینے) کی اجازت عطا فرمادی

6842 – فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، أنبأ مُحَمَّدُ بْنُ صَاعِدٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، ثَنَا اَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَصَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا اُسِرَ اَبُو الْعَاصِ قَالَتْ زَيْنَبُ: اِنِّي قَدْ اَجَرْتُ اَبَا الْعَاصِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَارَتْ زَيْنَبُ، اِنَّهُ يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ اَدْنَاهُمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6842 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ابوالعاص قیدی ہوا تو حضرت زینب نے کہا: میں نے ابوالعاص کو پناہ دی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو زینب نے پناہ دی، اس کو ہم نے پناہ دے دی، کیونکہ مسلمانوں کی طرف سے ادنیٰ سے ادنیٰ شخص بھی کسی (کافر) کو پناہ دے سکتا ہے۔

6843 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، أنبأ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَنْبَاَ ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ جُبَيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ الْغِفَارِيِّ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ اِلَيْهَا اَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيعِ اَنْ خُذِي لِي اَمَانًا مِنْ اَبِيكِ، فَخَرَجَتْ فَاَطْلَعَتْ رَاْسَهَا مِنْ بَابِ حُجْرَتِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّبْحِ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَقَالَتْ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنِّي زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنِّي قَدْ اَجَرْتُ اَبَا الْعَاصِ، فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّهُ لَا عِلْمَ لِي بِهٰذَا حَتّٰى سَمِعْتُمُوهُ، اَلَا وَاِنَّهُ يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ اَدْنَاهُمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6843 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی جانب پیغام بھیجا کہ تم اپنے والد سے میرے لئے امان مانگو، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف لائیں، حجرے کے دروازے سے جھانکا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو فجر کی نماز پڑھا رہے تھے، حضرت زینب نے آواز دے کر کہا: اے لوگو! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی زینب ہوں، میں نے ابوالعاص کو پناہ دے دی ہے، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے لوگو! یہ جو آواز تم نے سنی ہے، اس کے بارے میں تم سے پہلے میں بھی کچھ نہیں جانتا تھا لیکن ایک بات یاد رکھو، مسلمان کی طرف سے ادنیٰ سے ادنیٰ شخص بھی (کسی کافر کو) پناہ دے سکتا ہے۔

6844 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، الْفَقِيهُ بِالرَّيِّ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ، ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6844 – على شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ریشم کا لباس زیب تن کئے ہوئے دیکھا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6845 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَرَ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ شَاذَانَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ الصَّلْتِ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: تُوُفِّيَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ بِجَنَازَتِهَا وَخَرَجْنَا مَعَهُ، فَرَاَيْنَاهُ كَئِيبًا حَزِينًا، فَلَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَهَا خَرَجَ مُلْتَمِعَ اللَّوْنِ وَسَاَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اِنَّهَا كَانَتِ امْرَاَةً مِسْقَامَةً فُذَكَرْتُ شِدَّةَ الْمَوْتِ وَضَمَّةَ الْقَبْرِ، فَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُخَفِّفَ عَنْهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6845 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا وصال مبارک ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے جنازے کے ساتھ نکلے، ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے، ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت غمگین اور پریشان دیکھا، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت زینب کی قبر میں اترے، آپ قبر سے باہر تشریف لائے تو آپ کے چہرے کی رنگت بدلی ہوئی تھی، ہم نے اس بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری یہ بیٹی بہت بیمار رہتی تھیں، مجھے موت کی شدت اور قبر کی تنگی یاد آئی، میں نے دعا مانگی کہ اللہ تعالیٰ اس پر آسانی فرمادے۔

6846 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ السَّعْدِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنبا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِیْ دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى زَوْجِهَا اَبِی الْعَاصِ بَعْدَ سَنَتَيْنِ بِنِكَاحِهَا الْاَوَّلِ، وَلَمْ يُحْدِثْ صَدَاقًا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6846 – حذفه الذهبی من التلخيص

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سال کے بعد پہلے نکاح کی بناء پر حضرت زینب کو ان کے شوہر ابوالعاص کے پاس بھیج دیا، نیا حق مہر بھی مقرر نہیں کیا تھا۔

ذِكْرُ رُقَيَّةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6847 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، فِي تَسْمِيَةِ الَّذِينَ خَرَجُوا فِي الْمَرَّةِ الْاُولَى اِلَى هِجْرَةِ الْحَبَشَةِ قَبْلَ خُرُوجِ جَعْفَرٍ وَاَصْحَابِهِ: عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ مَعَ امْرَاَتِهِ رُقَيَّةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ حضرت عروہ بیان کرتے ہیں: حبشہ کی جانب پہلی ہجرت میں حضرت جعفر اوران کے ساتھیوں کے ہجرت کرنے سے پہلے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو ہمراہ لے کر ہجرت کی تھی۔

6848 – سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْهَاشِمِيَّ، يَقُوْلُ: وُلِدَتْ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِينَ مِنْ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ عبداللہ بن محمد بن سلیمان بن جعفر بن سلیمان ہاشمی فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی ولادت کے ۳۳ ویں سال پیدا ہوئیں۔

6849 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي سَلِيطُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَامِرِيُّ، مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي سَعْدٌ، قَالَ: لَمَّا اَرَادَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْخُرُوجَ اِلَى اَرْضِ الْحَبَشَةِ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْرُجْ بِرُقَيَّةَ مَعَكَ قَالَ: اَخَالُ وَاحِدًا مِنْكُمَا يَصْبِرُ عَلَى صَاحِبِهِ، ثُمَّ اَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: ائْتِينِي بِخَبَرِهِمَا فَرَجَعَتْ اَسْمَاءُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْرَجَ حِمَارًا مُوكَفًا، فَحَمَلَهَا عَلَيْهِ وَاَخَذَ بِهَا نَحْوَ الْبَحْرِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا بَكْرٍ، اِنَّهُمَا لَاَوَّلُ مَنْ هَاجَرَ بَعْدَ لُوطٍ وَاِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6849 – حذفه الذهبي من التلخيص

✧✧ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حبشہ کی جانب ہجرت کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا: رقیہ کو بھی اپنے ساتھ لے جاؤ، میں سوچ رہا ہوں کہ تم میں سے کوئی ایک، دوسرے پر صبر کرے گا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کو ان کی خیریت دریافت کرنے کے لئے بھیجا، حضرت اسماء نبی اکرم ﷺ کے پاس جب واپس آئیں تو اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا عرض کی: یارسول اللہ ﷺ انہوں اپنا پالان ڈالا ہوا گدھا نکالا اور حضرت رقیہ کو اس پر سوار کیا، اور دریا کی جانب روانہ ہوگئے،

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! حضرت لوط علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد یہ پہلے ہجرت کرنے والے ہیں۔

6850 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: عَاشَتْ رُقَيَّةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، حَتّٰى تَزَوَّجَهَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَوُلِدَ مِنْ رُقَيَّةَ غُلَامٌ يُسَمّٰى عَبْدَ اللّٰهِ وَمَاتَ وَهُوَ صَغِيْرٌ، وَكَانَ عُثْمَانُ يُكَنّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: وَحَدَّثَنِيْ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ فِتْيَةً مِنَ الْحَبَشَةِ رَاَوْا رُقَيَّةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ هُنَاكَ مَعَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ مِنْ اَحْسَنِ الْبَشَرِ وَكَانُوا يَخْتَلِفُوْنَ اِلَيْهَا فَيَتَحَيَّرُوْنَ عَجَبًا مِنْ حُسْنِهَا اِلٰى اَنْ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ فِي الْمَعْرَكَةِ لَمَّا سَارَ النَّجَاشِيُّ اِلٰى عَدُوِّهِ، قَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ: وَيُقَالُ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُثْمَانَ مَاتَ فِي جُمَادَى الْاُوْلٰى سَنَةَ اَرْبَعٍ وَهُوَ ابْنُ سِتِّ سِنِيْنَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6850 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابن اسحاق کہتے ہیں: حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا زندہ رہیں، حتیٰ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ نکاح کیا، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا سے ایک لڑکا پیدا ہوا، جس کا نام ''عبداللہ'' رکھا، لیکن یہ بچہ بچپن میں ہی انتقال کر گیا تھا، اسی بچے کی نسبت سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابوعبداللہ'' ہوئی۔ ابن اسحاق کہتے ہیں: مجھے ایک اہل علم شخص نے یہ بات بتائی ہے کہ حبشیوں لوگوں نے حضرت رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، وہ اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھیں، آپ بہت حسین و جمیل تھیں، وہ لوگ حضرت رقیہ کے حسن پر بہت حیران ہوتے تھے، جب نجاشی نے اپنے دشمن پر چڑھائی کی تو یہ لوگ اس معرکہ میں مارے گئے تھے۔

ابن اسحاق کہتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ ''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ''عبداللہ'' کا انتقال ۴ ہجری کو جمادی الاولیٰ میں ہوا۔ ان کی عمر ۶ برس تھی۔

6851 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، انبا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: خَلَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَاُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ عَلٰى رُقَيَّةَ فِيْ مَرَضِهَا، وَخَرَجَ اِلٰى بَدْرٍ وَهِيَ وَجِعَةٌ، فَجَاءَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ عَلَى الْعَضْبَاءِ بِالْبِشَارَةِ وَقَدْ مَاتَتْ رُقَيَّةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَسَمِعْنَا الْهَيْعَةَ فَوَاللّٰهِ مَا صَدَّقْنَا بِالْبِشَارَةِ حَتّٰى رَاَيْنَا الْاُسَارٰى

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6851 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا بیمار تھی، نبی اکرم ﷺ غزوہ بدر کے لئے روانہ ہوئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کو ان کی دیکھ بھال کے لئے چھوڑ گئے تھے، پھر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی عضباء اونٹنی پر فتح کی نوید لے کر آئے، حضرت رقیہ کا انتقال ہو گیا تھا، ہم نے دشمن کی ایک زوردار آواز کو سنا اور خدا کی قسم! ہم نے ان کی بشارت کی تصدیق نہیں کی جب تک ہم نے قیدیوں کو نہیں دیکھ لیا

6852 – وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا مَاتَتْ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لا يَدْخُلِ الْقَبْرَ رَجُلٌ قَارَفَ اَهْلَهُ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَدْخُلْ عُثْمَانُ الْقَبْرَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6852 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی قبر میں ایسا کوئی شخص نہ اترے، جس نے گزشتہ رات اپنی بیوی سے ہمبستری کی ہے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قبر میں نہیں اترے تھے۔

☆☆ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6853 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُنَادِي، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اُسَامَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ دَفْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ، وَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ، فَقَالَ: هَلْ مِنْكُمْ رَجُلٌ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ اَهْلَهُ؟ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ: اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6853 – علی شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا) کی تدفین میں شریک تھا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ قبر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جس نے گزشتہ رات اپنی بیوی سے ہمبستری نہ کی ہو، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قبر میں اترنے کے لئے فرمایا۔

☆☆ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6854 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنبأ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الرَّازِيُّ، اِمْلَاءً فِي الْجَامِعِ، حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ الرَّازِيُّ، قَالَا: ثَنَا الْمُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْحَرَّانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِالرَّحِيْمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رُقَيَّةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

6852: صحيح البخاری - كتاب الجنائز' باب قول النبی صلى الله عليه وسلم : " يعذب الميت - حديث: 1238' مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 2099' مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند انس بن مالك رضی الله تعالى عنه - حديث: 12058

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةِ عُثْمَانَ وَبِيَدِهَا مُشْطٌ فَقَالَتْ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِى آنِفًا رَجَّلْتُ رَاْسَهُ، فَقَالَ لِى: كَيْفَ تَجِدِيْنَ اَبَا عَبْدِاللّٰهِ؟ قُلْتُ: بِخَيْرٍ قَالَ: اَكْرِمِيهِ فَاِنَّهُ مِنْ اَشْبَهِ اَصْحَابِىْ بِىْ خُلُقًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَاهِى الْمَتْنِ، فَاِنَّ رُقَيَّةَ مَاتَتْ سَنَةَ ثَلَاثٍ مِنَ الْهِجْرَةِ عِنْدَ فَتْحِ بَدْرٍ، وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّمَا اَسْلَمَ بَعْدَ فَتْحِ خَيْبَرَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَقَدْ كَتَبْنَاهُ بِاِسْنَادٍ آخَرَ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6854 – صحيح منكر المتن

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، ان کے ہاتھ میں کنگھی تھی، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے ابھی گئے ہیں، میں ان کے سر میں کنگھی کررہی تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا تھا کہ تم ''ابوعبداللہ'' کو کیسا پاتی ہو؟ میں نے کہا: سب ٹھیک ہے، اباجان نے مجھے فرمایا: اس کی عزت وتکریم کیا کرو، کیونکہ اخلاق کے لحاظ سے وہ، تمام صحابہ سے زیادہ میرے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن، اس کا متن ''واہی'' ہے۔ کیونکہ حضرت رقیہ فتح بدر کے بعد ۳ ہجری کو وصال فرما گئی تھیں، اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ غزوہ خیبر کے بعد اسلام لائے تھے۔ واللہ اعلم، البتہ میں نے اس کو ایک دوسری سند کے ہمراہ بھی لکھا ہے۔ (وہ روایت درج ذیل ہے)

6855 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْاِسْفَرَائِنِىُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَاءِ، ثَنَا عَبْدُ الْمُنْعِمِ بْنُ اِدْرِيسَ، حَدَّثَنِىْ اَبِى، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رُقَيَّةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيَدِهَا مُشْطٌ، فَقَالَتْ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِى آنِفًا، فَرَجَّلْتُ رَاْسَهُ فَقَالَ لِى: كَيْفَ تَجِدِيْنَ عُثْمَانَ؟ قَالَتْ: فَقُلْتُ: بِخَيْرٍ، قَالَ: اَكْرِمِيهِ، فَاِنَّهُ مِنْ اَشْبَهِ اَصْحَابِىْ بِىْ خُلُقًا قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَلَا اَشُكُّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُتَقَدِّمٍ مِنَ الصَّحَابَةِ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى رُقَيَّةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا لٰكِنِّى قَدْ طَلَبْتُهُ جَهْدِى فَلَمْ اَجِدْهُ فِى الْوَقْتِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6855 – حذفه الذهبی من التلخيص

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، ان کے ہاتھ میں کنگھی تھی، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے ابھی گئے ہیں، میں ان کے سر میں کنگھی کررہی تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا تھا کہ تم ''ابوعبداللہ'' کو کیسا پاتی ہو؟ میں نے کہا: سب ٹھیک ہے، اباجان نے مجھے فرمایا: اس کی عزت وتکریم کیا کرو، کیونکہ اخلاق کے لحاظ سے وہ، تمام صحابہ سے زیادہ میرے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔

❁❁ امام حاکم فرماتے ہیں: مجھے اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث اپنے سے

پہلے اسلام لانے والے کسی ایسے صحابی سے سنی ہوگی جو حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا ہوگا۔ لیکن میں نے اس کو بہت ڈھونڈا اور ابھی تک وہ حدیث نہیں مل سکی۔

6856 - اَخْبَرَنِی اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی نَصْرٍ الْمُزَكِّی، وَالْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيَّانِ بِمَرْوَ قَالَا: أنبأ اَبُو الْمُوَجِّهُ، أنبأ عَبْدَانُ، أنبأ عَبْدُ اللهِ، اَخْبَرَنِی يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَبَلَغَنَا وَاللهُ اَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ يَوْمَ بَدْرٍ لِعُثْمَانَ سَهْمَهُ، وَكَانَ قَدْ تَخَلَّفَ عَلَى امْرَاَتِهِ رُقَيَّةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصَابَتْهَا حَصْبَةٌ، فَجَاءَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ بَشِيرًا بِالْفَتْحِ وَمَعَهُ بَدَنَةٌ، وَعُثْمَانُ عَلَى قَبْرِ رُقَيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا يَدْفِنُهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6856 – حذفه الذهبی من التلخيص

✧✧ ابن شہاب کہتے ہیں: ہمیں روایت یونہی ملی ہے (آگے حقیقتِ حال کو) اللہ ہی بہتر جانتا ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے مال غنیمت میں سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے ڈبل حصہ رکھا تھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنی زوجہ کی خدمت کے لئے گھر رکے تھے۔ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو خسرہ نکل آیا تھا، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ فتح بدر کی نوید لائے، ان کے پاس ایک اونٹ بھی تھا، اس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی تدفین کر رہے تھے۔

ذِكْرُ اُمِّ كُلْثُومِ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا ذکر

6857 - حَدَّثَنِی اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: وَاسْمُ اُمِّ كُلْثُومِ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَيَّةُ، زَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُثْمَانَ بَعْدَ رُقَيَّةَ فِی شَهْرِ رَبِيعِ الْاَوَّلِ، وَدَخَلَتْ عَلَيْهِ فِی جُمَادَى الْاٰخِرَةِ سَنَةَ ثَمَانٍ، وَتُوُفِّيَتْ وَهِيَ عِنْدَ عُثْمَانَ فِی شَعْبَانَ سَنَةَ تِسْعٍ، وَكَانَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةُ الَّتِی هِيَ غَسَّلَتْهَا فِی نِسْوَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا اصل نام ''امیہ'' تھا۔ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد ماہ ربیع الاول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ''ام کلثوم'' کا نکاح کر دیا تھا، ۸ ہجری کو جمادی الاولیٰ میں رخصتی ہوئی۔ حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا وصال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجیت ہی میں ماہ شعبان المعظم سن ۹ ہجری کو ہوا۔ اُمّ عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا نے انصاری خواتین کی موجودگی میں ان کو غسل دیا تھا۔

6858 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْقَاضِی، ثَنَا اَبِی، ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيدٍ الْمُسَاحِقِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: مَاتَتْ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَزَوَّجَ عُثْمَانُ اُمَّ كُلْثُومِ بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6858 – حذفه الذهبى من التلخيص

✧✧ یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُمّ کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ سے نکاح کیا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6859 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُنَادِي، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ مُحَبَّرٍ، ثَنَا جِسْرُ بْنُ فَرْقَدٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا مَاتَتْ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عُمَرُ بِعُثْمَانَ، وَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا، فَاَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَا عُمَرُ اَنْ يَاْتِيَكَ بِصِهْرٍ هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ عُثْمَانَ فَتَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنَةِ عُمَرَ وَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّ كُلْثُومٍ مِنْ عُثْمَانَ، وَقَدْ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ خَطَبَهَا اَبُوْ بَكْرٍ وَخَطَبَهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَلَمْ يُزَوِّجْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ الشَّفِيعِ لِعُثْمَانَ مَا اَنَا اُزَوِّجُ بَنَاتِي وَلٰكِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُزَوِّجُهُنَّ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6859 – حذفه الذهبى من التلخيص

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوگیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور پوچھا: کیا آپ کو میری بیٹی حفصہ میں کوئی دلچسپی ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو کوئی خاطرخواہ جواب نہ دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور ساری بات بتائی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے ایسا داماد عطا کردے جو عثمان سے بھی بہتر ہو، تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سے خود نکاح کرلیا اور اپنی بیٹی ''ام کلثوم'' کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کردیا۔ اس سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے ''ام کلثوم'' کا رشتہ مانگ چکے تھے، لیکن رسول اللہ ﷺ نے ان کو ''ام کلثوم'' کا رشتہ نہیں دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عثمان کے لئے بہترین سفارش یہ ہے کہ اپنی بیٹیوں کا نکاح میں خود نہیں کرتا بلکہ ان کا فیصلہ خود رب ذوالجلال کرتا ہے۔

6860 – اَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَهُوَ مَغْمُومٌ، فَقَالَ: مَا شَاْنُكَ يَا عُثْمَانُ؟ قَالَ: بِاَبِي اَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاُمِّي، هَلْ دَخَلَ عَلَى اَحَدٍ مِنَ النَّاسِ مَا دَخَلَ عَلَيَّ، تُوُفِّيَتْ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَهَا اللّٰهُ، وَانْقَطَعَ الصِّهْرُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ اِلَى اٰخِرِ الْاَبَدِ، فَقَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا عُثْمَانُ وَهٰذَا جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَاْمُرُنِىْ عَنْ اَمْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ اُزَوِّجَكَ اُخْتَهَا اُمَّ كُلْثُوْمٍ عَلَى مِثْلِ صَدَاقِهَا وَعَلَى مِثْلِ عِدَّتِهَا فَزَوَّجَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6860 – حذفه الذهبی من التلخيص

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ملے، حضرت عثمان اس وقت پریشان تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے پریشان کی وجہ پوچھی تو حضرت عثمان نے جواباً عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں، جومصیبت مجھے آئی ہے، کیا ایسی مصیبت کسی کو آسکتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کاوصال ہوگیا ہے (اللہ تعالیٰ اُن پر رحمت نازل فرمائے) یارسول اللہ ﷺ ان کے وصال کی وجہ سے آپ کے داماد ہونے کا رشتہ ٹوٹ گیا ہے جودو جہانوں میں میرے کام آنے کا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان تم یہ بات کہہ رہے ہو اور ادھر جبریل امین علیہ السلام مجھے اللہ تعالیٰ کا حکم دے رہے ہیں کہ میں اُس بہن ''ام کلثوم'' کا نکاح بھی تمہارے ساتھ کردوں، حق مہر بھی اسی کے جتنا ہو اور عدت بھی اسی کی مثل ہو۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنی بیٹی ''ام کلثو'' کا بھی نکاح کردیا۔

6861 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَبُوْ عُتْبَةَ، ثَنَا بَقِيَّةُ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَبِىْ مَنِيعٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ زِيَادٍ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ الْحَرِيرِ هَلْ تَلْبَسُهُ النِّسَاءُ اَمْ لَا؟ فَزَعَمَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ رَاَى عَلَى اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ اِنَّمَا اَخْرَجَاهُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ جَرِيرٍ وَيُوْنُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ مُخْتَصَرًا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6861 – حذفه الذهبی من التلخيص

✧✧ عبیداللہ بن ابی زیاد بیان کرتے ہیں کہ میں نے زہری سے پوچھا: کیا عورتیں ریشم پہن سکتی ہیں یا نہیں؟ توانہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان مجھے سنایا کہ ''انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی ''حضرت اُمّ کلثوم'' کو دھاری دار ریشمی چادر اوڑھے ہوئے دیکھا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

6862 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مِيكَالَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوسَى الْحَافِظُ عَبْدَانُ، ثَنَا اَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ، بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، اَنَّهَا قَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ زَوْجِي خَيْرٌ اَوْ زَوْجُ فَاطِمَةَ؟ قَالَتْ: فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: زَوْجُكِ مِمَّنْ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فَوَلَّتْ فَقَالَ لَهَا: هَلُمِّي مَاذَا قُلْتُ؟ قَالَتْ: قُلْتَ: زَوْجِي مِمَّنْ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، قَالَ: نَعَمْ، وَاَزِيدُكِ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ مَنْزِلَهُ وَلَمْ اَرَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِيْ يَعْلُوْهُ فِي مَنْزِلِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6862 – حذفه الذهبی من التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی ''حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا'' نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میرا شوہر بہتر ہے یا فاطمہ کا؟ آپ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کچھ دیر خاموش رہے، پھر فرمایا: تیرا شوہر ان میں سے ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتے ہیں اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں، حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا واپس چلی گئیں، رسول اللہ ﷺ نے ان کو واپس بلوا کر پوچھا: میں نے ابھی ابھی کیا کہا: میں نے کہا: آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''میرا شوہر ان لوگوں میں سے ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتے ہیں اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ مزید یہ بھی کہ ''میں جنت میں داخل ہوا، میں نے اس کا وہ مقام دیکھا ہے کہ میرے صحابہ میں سے کوئی بھی اس سے اوپر والے مقام پر نہیں تھا۔

ذِكْرُ بَنَاتِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ عَمَّاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَنَاتِ عَمِّهِ وَاَقَارِبِهٖ فَمِنْهُنَّ عَمَّتُهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اُخْتُ حَمْزَةَ، وَاُمُّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ

رسول اللہ ﷺ کی پھوپھیوں، حضرت عبدالمطلب کی بیٹیوں اور حضور ﷺ کے چچا کی بیٹیوں کا ذکر

اور حضور ﷺ کے دیگر اقارب کا ذکر ان میں سے حضور ﷺ کی پھوپھی صفیہ بنت عبدالمطلب حضرت حمزہ کی بہن ہیں اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں۔ رضی اللہ عنہم اجمعین

6863 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عُلَاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: لَمْ يُدْرِكْ اَحَدٌ مِنْ بَنَاتِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ الْاِسْلَامَ اِلَّا صَفِيَّةُ، قَالَ: وَاَسْهَمَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَيْنِ، وَكَانَتْ اُخْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ لِاَبِيهِ وَاُمِّهِ

✧✧ حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں: حضرت عبدالمطلب کی صاحبزادیوں میں سے صرف ''حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا'' نے اسلام کو پایا، حضرت عروہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان کے لئے دُہرا حصہ رکھا تھا، آپ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی حقیقی بہن ہیں۔

6864 – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُظَفَّرٍ الْحَافِظُ، أنبأ اَبُوْ سُفْيَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعُتْبِيُّ بِمِصْرَ، اَخْبَرَنِي اَبِي، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ، قَالَ: تُوُفِّيَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اُمُّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ سَنَةَ عِشْرِينَ وَهِيَ يَوْمَ تُوُفِّيَتْ بِنْتُ ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ، وَصَلَّى عَلَيْهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَدَفَنَهَا بِالْبَقِيعِ

✧✧ سعید بن کثیر بن عفیر فرماتے ہیں: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی والدہ ''حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا'' کا وصال ۲۰ ہجری کو ہوا، ان کی عمر ۷۳ برس تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں ان کو دفن کیا گیا۔

6865 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْفَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَصَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ وَاُمُّهَا هَالَةُ بِنْتُ وُهَيْبِ بْنِ عَبْدِمَنَافِ بْنِ زُهْرَةَ بْنِ كِلَابٍ، وَهِيَ اُخْتُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ لِاُمِّهِ، كَانَ تَزَوَّجَهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ الْحَارِثُ بْنُ حَرْبِ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِشَمْسٍ، فَوَلَدَتْ لَهُ صَفِيًّا، ثُمَّ خَلَفَ عَلَيْهَا الْعَوَّامُ بْنُ خُوَيْلِدِ بْنِ اَسَدٍ، فَوَلَدَتْ لَهُ الزُّبَيْرَ وَالسَّائِبَ وَعَبْدَ الْكَعْبَةِ، وَاَسْلَمَتْ وَبَايَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَاجَرَتْ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، وَعَاشَتْ بَعْدَهُ اِلٰى خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَرَوَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ محمد بن عمر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''صفیہ بنت عبدالمطلب بن ہاشم'' ان کی والدہ ''ہالہ بنت وہیب بن عبدمناف بن زہرہ بن کلاب'' ہیں۔ آپ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی اخیافی (ماں شریک) بہن ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں انہوں نے حارث بن حرب بن امیہ بن عبدشمس'' سے نکاح کیا تھا، ان کے ہاں ''صفی'' (بیٹا) پیدا ہوا، اس کے بعد عوام بن خویلد بن اسید سے ان کا نکاح ہوا، یہاں زبیر، سائب اور عبدالکعبہ (تین بچے) پیدا ہوئے، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اسلام لائیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی، اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی، اس کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت تک زندہ رہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث بھی روایت کی ہیں۔

6866 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ الْاَسَدِيُّ الْحَافِظُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دِيزِيلَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْفَرْوِيُّ، حَدَّثَتْنَا اُمُّ فَرْوَةَ بِنْتُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهَا، عَنْ جَدِّهَا الزُّبَيْرِ، عَنْ اُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ: " اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ اِلَى الْخَنْدَقِ جَعَلَ نِسَاءَهُ فِي اُطُمٍ يُقَالُ لَهُ فَارِعٌ، وَجَعَلَ مَعَهُنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ، فَجَاءَ الْيَهُوْدُ اِلَى الْاُطُمِ يَلْتَمِسُوْنَ غِرَّةَ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَرَقَّى اِنْسَانٌ مِنَ الْاُطُمِ عَلَيْنَا، فَقُلْتُ لَهُ: يَا حَسَّانُ، قُمْ اِلَيْهِ فَاقْتُلْهُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا كَانَ ذٰلِكَ فِيَّ، وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ فِيَّ لَكُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: ارْبِطْ هٰذَا السَّيْفَ عَلَى ذِرَاعِي، فَرَبَطَهُ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَضَرَبْتُ رَاْسَهُ حَتّٰى قَطَعْتُهُ، فَقُلْتُ لَهُ: خُذْ بِاُذُنَيْهِ فَارْمِ بِهِ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا ذٰلِكَ فِيَّ، فَاَخَذْتُ بِرَاْسِهِ فَرَمَيْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ فَتَضَعْضَعُوا وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ: قَدْ عَلِمْنَا اَنَّ مُحَمَّدًا لَمْ يَكُنْ لِيَتْرُكَ اَهْلَهُ خُلُوفًا لَيْسَ مَعَهُنَّ اَحَدٌ " قَالَتْ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ عَلَى الْمُشْرِكِينَ شَدَّ حَسَّانُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَعَنَا فِي الْحِصْنِ، فَاِذَا رَجَعَ رَجَعَ وَرَاءَهُ كَمَا يَرْجِعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ ثَمَّ فَمَرَّ بِنَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَقَدْ اَخَذَ صُفْرَةً وَهُوَ بِعُرْسٍ قَبْلَ ذٰلِكَ بِاَيَّامٍ وَهُوَ يَرْتَجِزُ

مَهْلًا قَلِيلًا يَلْحَقِ الْهَيْجَا جَمَلْ لَا بَأْسَ بِالْمَوْتِ إِذَا حَلَّ الْأَجَلْ
قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: فَمَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَجْمَلَ مِنْهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ هَذَا حَدِيثٌ كَبِيرٌ غَرِيبٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَدْ رُوِيَ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ"

(التعليق - من تلخيص الذهبي)6866 - غريب وقد روى باسناد صحيح

❖❖ حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جنگ خندق کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کو فارع نامی قلعہ میں رکھا تھا۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ان کا نگران مقرر کر دیا، کچھ یہودی نبی اکرم ﷺ کی ازواج کا ''اطم'' ڈھونڈتے ہوئے ادھر آنکلے، ایک انسان نے اوپر چڑھ کر ''اطم'' سے ہماری طرف جھانکا، میں نے کہا: اے حسان! اٹھو اور اس کو قتل کر دو، حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میرے اندر اتنی طاقت نہیں ہے، اگر مجھ میں اتنی ہمت ہوتی تو میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ میں ہوتا، میں نے ان سے کہا: یہ تلوار میرے بازو پر باندھ دو، انہوں نے تلوار میرے بازو پر باندھ دی، میں اٹھی اور اس کے سر پر کاری وار کر کے اس کا سر کاٹ ڈالا، میں نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے کہا: اس سر کو کانوں سے پکڑ کر ان کی طرف پھینک دو، حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے، چنانچہ میں نے خود اس کا سر پکڑ کر یہودیوں پر پھینک دیا، یہ دیکھتے ہی وہ لرزہ براندام ہو گئے اور کہنے لگے: ہم تو یہ سمجھے تھے محمد نے اپنی عورتوں کے پاس کسی کو چھوڑا ہی نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ کی عادت کریمہ تھی کہ جب مشرکین پر چڑھائی کرتے تو حسان رضی اللہ عنہ کو یہ معاملہ بہت سخت محسوس ہوتا تو وہ ہمارے ساتھ قلعہ میں ہوتے، جب رسول اللہ ﷺ واپس آتے تو حسان رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے آتے (دیکھنے والا سمجھتا کہ وہ بھی رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ آئے ہیں) اس کے بعد حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے، ان کے مہندی لگی ہوئی تھی، کیونکہ ابھی نئی نئی شادی ہوئی تھی، وہ درج ذیل رجزیہ اشعار پڑھ رہے تھے

مَهْلًا قَلِيلًا يَلْحَقِ الْهَيْجَا جَمَلْ لَا بَأْسَ بِالْمَوْتِ إِذَا حَلَّ الْأَجَلْ

''تھوڑا ہی وقت ہے جب اونٹ بھڑکتی ہوئی (جنگ تک) پہنچ جائے گا' جب وقت پورا ہو جائے تو پھر موت میں کوئی حرج نہیں ہے''۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اُس دن سعد جس قدر خوبصورت لگ رہے تھے، میں نے اس سے زیادہ خوبصورت کوئی مرد نہیں دیکھا۔

❀❀ یہ حدیث کبیر ہے، اس اسناد کے ہمراہ غریب ہے، جبکہ یہی حدیث صحیح اسناد کے ہمراہ بھی مروی ہے

6867 - حَدَّثَنَاهُ أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ - قَالَ عُرْوَةُ: وَسَمِعْتُهَا تَقُولُ: أَنَا أَوَّلُ امْرَأَةٍ قَتَلَتْ رَجُلًا كُنْتُ فِي فَارِعٍ حِصْنِ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ، وَكَانَ حَسَّانُ مَعَنَا فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ حِينَ خَنْدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ صَفِيَّةُ: " فَمَرَّ بِنَا رَجُلٌ مِنْ يَهُودَ فَجَعَلَ يُطِيفُ بِالْحِصْنِ، فَقُلْتُ لِحَسَّانَ: اِنَّ هٰذَا الْيَهُودِيَّ بِالْحِصْنِ كَمَا تَرَى وَلَا آمَنُهُ اَنْ يَدُلَّ عَلَى عَوْرَاتِنَا، وَقَدْ شُغِلَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ فَقُمْ اِلَيْهِ فَاقْتُلْهُ، فَقَالَ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكِ يَا بِنْتَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، وَاللّٰهِ لَقَدْ عَرَفْتِ مَا اَنَا بِصَاحِبِ هٰذَا ." قَالَتْ صَفِيَّةُ: " فَلَمَّا قَالَ ذٰلِكَ وَلَمْ اَرَ عِنْدَهُ شَيْئًا احْتَجَزْتُ وَاَخَذْتُ عَمُوْدًا مِنَ الْحِصْنِ، ثُمَّ نَزَلْتُ مِنَ الْحِصْنِ اِلَيْهِ فَضَرَبْتُهُ بِالْعَمُوْدِ حَتّٰى قَتَلْتُهُ، ثُمَّ رَجَعْتُ اِلَى الْحِصْنِ، فَقُلْتُ: يَا حَسَّانُ، انْزِلْ فَاسْتَلِبْهُ، فَاِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي اَنْ اَسْلُبَهُ اِلَّا اَنَّهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: مَا لِي بِسَلَبِهِ مِنْ حَاجَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6867 – عروة لم يدرك صفية

✧✧ عروہ فرماتے ہیں: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں وہ سب سے پہلی عورت ہوں جس نے کسی مرد کو قتل کیا، میں حسان بن ثابت کے فارع قلعہ میں تھی، جنگ خندق کے موقع پر حضرت حسان بھی عورتوں اور بچوں کے ہمراہ قلعے میں تھے، حضرت صفیہ فرماتی ہیں: ہمارے پاس سے ایک یہودی شخص گزرا، اور وہ قلعے کے اردگرد گھومنے لگ گیا، میں نے حسان سے کہا: آپ دیکھ رہے ہو، یہ یہودی قلعے کے گرد گھوم رہا ہے، مجھے خدشہ ہے کہ یہ شخص ہم عورتوں کی مخبری کردے گا، جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ میں مصروف ہیں، تم اٹھو اور اس کو قتل کر ڈالو، حضرت حسان نے کہا: اے عبدالمطلب کی بیٹی! اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے، اللہ کی قسم! آپ تو جانتی ہیں کہ میں اتنی جرات نہیں رکھتا ہوں، حضرت صفیہ فرماتی ہیں: جب حسان نے یہ بات کہی اور مجھے اس کے پاس کوئی ہتھیار بھی نظر نہ آیا، میں نے قلعہ کا ایک ستون اٹھا لیا، پھر میں قلعے نیچے اتری اور وہی ستون اس کو دے مارا اور اس یہودی کو قتل کر دیا، پھر میں قلعے میں واپس آئی، میں نے کہا: اے حسان! نیچے اترو اور اس کا ساز و سامان اتار لو، کیونکہ میں عورت ذات ہو کر اُس مرد کا سامان اتاروں، یہ اچھا نہیں لگتا۔ حضرت حسان نے کہا: مجھے اس کے سامان کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن ان دونوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ اَرْوَى بِنْتِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ عَمَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَلَمْ اَجِدْ اِسْلَامَهَا اِلَّا فِي كِتَابِ اَبِي عَبْدِاللّٰهِ الْوَاقِدِيِّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی اروی بنت عبدالمطلب کا ذکر

امام حاکم کہتے ہیں: ان کے اسلام کا تذکرہ مجھے صرف ابوعبداللہ واقدی کی کتاب میں ملا۔

6868 – كَمَا حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَطَّةَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ بُخْتٍ، عَنْ عُمَيْرَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ اُمِّ دُرَّةَ، عَنْ بَرَّةَ بِنْتِ اَبِي تَجْرَاةٍ، قَالَتْ: كَانَتْ قُرَيْشٌ لَا تُنْكِرُ صَلَاةَ الضُّحَى اِنَّمَا تُنْكِرُ الْوَقْتَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا جَاءَ وَقْتُ الْعَصْرِ تَفَرَّقُوا إِلَى الشِّعَابِ فَصَلَّوْا فُرَادَى وَمَثْنَى، فَمَشَى طُلَيْبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَحَاطِبُ بْنُ عَبْدِشَمْسٍ يُصَلُّونَ بِشِعْبِ اَجْنَادٍ بَعْضُهُمْ يَنْظُرُ إِلَى الْبَعْضِ، إِذْ هَجَمَ عَلَيْهِمُ ابْنُ الْاُصَيْدِيِّ وَابْنُ الْقِبْطِيَّةِ، وَكَانَا فَاحِشَيْنِ فَرَمَوْهُمْ بِالْحِجَارَةِ سَاعَةً حَتّٰى خَرَجَا وَانْصَرَفَا وَهُمَا يَشْتَدَّانِ، وَاَتَيَا اَبَا جَهْلٍ وَاَبَا لَهَبٍ وَعُقْبَةَ بْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ، فَذَكَرُوا لَهُمُ الْخَبَرَ، فَانْطَلَقُوا لَهُمْ فِي الصُّبْحِ وَكَانُوا يَخْرُجُونَ فِي غَلَسِ الصُّبْحِ، فَيَتَوَضَّئُونَ وَيُصَلُّونَ، فَبَيْنَمَا هُمْ فِي شِعْبٍ إِذْ هَجَمَ عَلَيْهِمْ اَبُوْ جَهْلٍ وَعُقْبَةُ وَاَبُوْ لَهَبٍ وَعِدَّةٌ مِنْ سُفَهَائِهِمْ، فَبَطَشُوا بِهِمْ، فَنَالُوا مِنْهُمْ وَاَظْهَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامَ وَتَكَلَّمُوا بِهِ وَنَادَوْهُمْ وَذَبُّوا عَنْ اَنْفُسِهِمْ، وَتَعَمَّدَ طُلَيْبُ بْنُ عُمَيْرٍ إِلٰى اَبِيْ جَهْلٍ، فَضَرَبَهُ فَشَجَّهُ، فَاَخَذُوهُ وَاَوْثَقُوهُ، فَقَامَ دُونَهُ اَبُوْ لَهَبٍ حَتّٰى حَلَّهُ، وَكَانَ ابْنَ اَخِيهِ فَقِيلَ لِاَرْوَى بِنْتِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ: اَلَا تَرَيْنَ إِلٰى ابْنِكِ طُلَيْبٍ قَدِ اتَّبَعَ مُحَمَّدًا وَصَارَ عَرَضًا لَهُ، وَكَانَتْ اَرْوَى قَدْ اَسْلَمَتْ، فَقَالَتْ: خَيْرُ اَيَّامِ طُلَيْبٍ يَوْمٌ يَذُبُّ عَنِ ابْنِ خَالِهِ وَقَدْ جَاءَ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَعَالَى فَقَالُوا: وَقَدِ اتَّبَعْتِ مُحَمَّدًا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَخَرَجَ بَعْضُهُمْ إِلٰى اَبِيْ لَهَبٍ فَاَخْبَرَهُ، فَاَقْبَلَ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: عَجَبًا لَكِ وَلِاتِّبَاعِكِ مُحَمَّدًا وَتَرَكْتِ دِيْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، قَالَتْ: قَدْ كَانَ ذٰلِكَ فَقُمْ دُونَ ابْنِ اَخِيكَ فَاعْضُدْهُ وَامْنَعْهُ فَإِنْ ظَهَرَ اَمْرُهُ فَاَنْتَ بِالْخِيَارِ إِنْ شِئْتَ اَنْ تَدْخُلَ مَعَهُ اَوْ تَكُونَ عَلَى دِيْنِكَ، وَإِنْ لَّمْ تَكُنْ كُنْتَ قَدْ اَعْذَرْتَ ابْنَ اَخِيكَ، قَالَ: وَلَنَا طَاقَةٌ بِالْعَرَبِ قَاطِبَةً، ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ: إِنَّهُ جَاءَ بِدِينٍ مُحْدَثٍ، قَالَ: ثُمَّ انْصَرَفَ اَبُوْ لَهَبٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6868 – لم أجد إسلامها إلا عند الواقدي

✧✧ برہ بنت ابی تجراۃ فرماتی ہیں: قریش نماز ظہر کا انکار نہیں کرتے تھے، وہ تو وقت کا انکار کرتے تھے، جب عصر کا وقت آتا تو وہ لوگ گھاٹیوں میں چلے جاتے اور اکیلے اکیلے نماز پڑھ لیتے، چنانچہ طلیب بن عمیر اور حاطب بن عبد شمس اجناد کی گھاٹی میں گئے وہاں نماز پڑھ رہے تھے اور ایک دوسرے کو دیکھ بھی رہے تھے، کہ اچانک ابن الاصیدی اور ابن القبطیہ نے ان پر حملہ کر دیا، یہ دونوں فحاش آدمی تھے، انہوں نے کچھ دیر ان پر سنگباری کی اور پھر ابوجہل اور ابولہب اور عقبہ بن ابی معیط کے پاس واپس چلے گئے، اور ان کو ساری بات سنائی، وہ لوگ صبح سویرے منہ اندھیرے ان کی طرف نکلے، ان لوگوں نے وضو کیا اور نماز پڑھی، ایک دن وہ لوگ اپنی گھاٹی میں تھے کہ ابوجہل، عقبہ، ابولہب اور چند دیگر بے وقوفوں نے ان پر حملہ کر دیا، اور ان کو گرفتار کر لیا، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام نے اپنا اسلام ظاہر کر دیا، ان کو آواز دی اور خود کا دفاع کیا، طلیب بن عمیر نے ابوجہل پر حملہ کیا اور اس کو زخمی کر دیا، اس کو پکڑ کر باندھ لیا، ابولہب اٹھا اور اس نے اس کو کھول دیا، وہ اُس بھتیجا تھا۔ اروی بنت عبدالمطلب سے کہا گیا: تمہارا کیا خیال ہے، تمہارے بیٹے طلیب نے محمد ﷺ کی اتباع کر لی ہے اور وہ محمد کا محافظ بن گیا ہے، حضرت اروی رضی اللہ عنہا اس وقت اسلام لا چکی تھیں، انہوں نے کہا: طلیب کی زندگی کا سب سے قیمتی دن وہی تھا جس دن وہ اپنے ماموں کے بیٹے کا دفاع کر رہا تھا، پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے حق آ گیا، انہوں نے پوچھا: اور کیا تو نے بھی محمد ﷺ کی اتباع کر لی

ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ ایک آدمی وہاں سے ابولہب کے پاس گیا اور اس کو سارے معاملہ کی خبر دی، ابولہب حضرت اروی رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور کہنے لگا: بہت تعجب ہے تجھ پر اور اس بات پر کہ تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کر لی ہے، اور اس بات پر کہ تو نے اپنے آباء و اجداد کا دین چھوڑ دیا ہے، انہوں نے کہا: جی ہاں ایسا ہی ہے۔ تو اٹھ اور اپنے بھتیجے کو پکڑ اور اس کو روک، کیونکہ اگر اس کی بات ظاہر ہوگئی تو تجھے اختیار ہوگا، اگر تم اس کے ساتھ داخل ہونا چاہو تو تب بھی ٹھیک ہے اور اگر تم اپنے دین پر قائم رہنا چاہو تو بھی ٹھیک ہے، اگر چہ تو نے اپنے بھتیجے کا عذر قبول نہیں کیا۔ انہوں نے کہا: اور ہمارے پاس عرب کی جمعیت کی طاقت ہے۔ پھر وہ کہنے لگے: وہ ایک نیا دین لایا ہے، پھر ابولہب واپس آ گیا۔

ذِكْرُ أُمِّ هَانِيْءٍ فَاخِتَةَ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ ابْنَةِ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُخْتِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چچازاد اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بہن

حضرت اُمّ ہانی فاختہ بنت ابی طالب بن عبدالمطلب کا ذکر

6869 – اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، قَالَ: اُمُّ هَانِيْءٍ بِنْتُ اَبِيْ طَالِبٍ اسْمُهَا هِنْدٌ، وَاُمُّهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ اَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ هٰكَذَا ذَكَرَ الْاِمَامُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْمَ اُمِّ هَانِيْءٍ، وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْاَخْبَارُ بِاَنَّ اسْمَهَا فَاخِتَةُ"

✧✧ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: ''ام ہانی بنت ابی طالب'' کا اصل نام ''ہند'' ہے۔ ان کی والدہ ''فاطمہ بنت اسد بن ہاشم'' ہیں۔ امام ابوعبداللہ نے ''حضرت اُمّ ہانی'' کا یہی نام بیان کیا ہے، اس بارے میں روایات حد تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں کہ اُمّ ہانی کا نام ''فاختہ'' ہے۔

6870 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، أنبأ ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، ح وَاَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ، عَنْ فَاخِتَةَ وَهِيَ اُمُّ هَانِيْءٍ ابْنَةُ اَبِيْ طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّى الصُّبْحَ يَوْمَ الْفَتْحِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6870 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت فاختہ (ام ہانی بنت ابی طالب) فرماتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے فتح (مکہ) کی صبح ایک کپڑے میں ۸ رکعت نماز (چاشت) پڑھی، اس کپڑے کے دونوں کناروں کو مخالف کندھوں پر ڈال رکھا تھا۔ (یعنی چادر کا دایاں کنارہ، بائیں کندھے پر اور بایاں کنارہ دائیں کندھے پر ڈالا ہوا تھا)

6871 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَفِيمَا ذُكِرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ اِلَى عَمِّهِ اَبِيْ طَالِبٍ اُمَّ هَانِئٍ قَبْلَ اَنْ يُوحَى اِلَيْهِ، وَخَطَبَهَا مَعَهُ هُبَيْرَةُ بْنُ اَبِيْ وَهْبٍ فَزَوَّجَهَا هُبَيْرَةَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَمُّ، زَوَّجْتَ هُبَيْرَةَ وَتَرَكْتَنِيْ، فَقَالَ: يَا ابْنَ اَخِي اَنَا صَاهَرْتُ اِلَيْهِمْ وَالْكَرِيمُ يُكَافِءُ الْكَرِيمَ، ثُمَّ اَسْلَمَتْ فَفَرَّقَ الْاِسْلَامُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ هُبَيْرَةَ، فَخَطَبَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى نَفْسِهَا فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ اِنِّي كُنْتُ لَاُحِبُّكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَيْفَ فِي الْاِسْلَامِ لَكِنِّي امْرَاَةٌ مُصْبِيَةٌ فَاَكْرَهُ اَنْ يُؤْذُوكَ الْحَدِيْثَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6871 – حذفه الذهبی من التلخيص

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے نزول وحی سے پہلے اپنے چچا ابوطالب سے (ان کی بیٹی) ''ام ہانی'' کا رشتہ مانگا، ساتھ ہی ہبیرہ بن ابی وہب نے بھی ابوطالب سے ان کا رشتہ مانگا، ابوطالب نے ہبیرہ کے ساتھ اُمّ ہانی کا نکاح کردیا، نبی اکرم ﷺ نے ان سے کہا: اے عم! تم نے ہبیرہ کو رشتہ دے دیا اور مجھے چھوڑ دیا؟ ابوطالب نے کہا: اے میرے بھتیجے! میں نے یہ رشتہ ان کے ساتھ قائم کیا ہے، اور کریم، کریم کا کفو ہوتا ہے۔ پھر حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا اسلام لے آئیں، اسلام نے اس کے اور ہبیرہ کے درمیان علیحدگی کروادی، رسول اللہ ﷺ نے اب کی بار ''ام ہانی'' سے نکاح کی بات کی، انہوں نے کہا: اللہ قسم! میں جاہلیت میں بھی آپ کو پسند کرتی تھی، تو اسلام میں آپ کو کیسے ناپسند کرسکتی ہوں، لیکن اصل بات یہ ہے کہ میں بچوں والی عورت ہوں، میں نہیں چاہتی کہ میری وجہ سے آپ کو کوئی تکلیف ہو۔ (اس کے بعد پوری حدیث بیان کی)

6872 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَطَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَذَرْتُ اِلَيْهِ فَعَذَرَنِيْ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّا اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ اُجُورَهُنَّ) (الأحزاب: 50)– اِلَى قَوْلِهِ – (اللَّاتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ) (الأحزاب: 50) قَالَتْ: فَلَمْ اُحِلَّ لَهُ لِاَنِّي لَمْ اُهَاجِرْ مَعَهُ، كُنْتُ مِنَ الطُّلَقَاءِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6872 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے پیغام نکاح بھیجا، میں نے معذرت کرلی، حضور ﷺ نے میری معذرت قبول فرمالی، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْۤ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَ بَنٰتِ عَمِّكَ وَ بَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَ بَنٰتِ خَالِكَ وَ بَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ(الاحزاب:50)

''اے غیب بتانے والے (نبی) ہم نے تمہارے لئے حلال فرمائیں تمہاری وہ بیبیاں جن کو تم مہر دو اور تمہارے ہاتھ کا مال کنیزیں جو اللہ نے تمہیں غنیمت میں دیں، اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور پھپیوں کی بیٹیاں اور ماموں کی بیٹیاں اور خالاؤں

کی بیٹیاں جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

آپ فرماتی ہیں: میں ان کے لئے حلال نہیں تھی کیونکہ میں نے ان کے ہمراہ ہجرت نہیں کی، میں طلاق یافتگان میں سے تھی۔

6873 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، وَاَبُو الْفَضْلِ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، قَالَا: ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنِ عَطَاءٍ، انبأ سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ اَيُّوبَ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ لَا يُصَلِّي الضُّحَى حَتَّى اَدْخَلْنَاهُ عَلَى اُمِّ هَانِئٍ فَقُلْتُ لَهَا: اَخْبِرِي ابْنَ عَبَّاسٍ بِمَا اَخْبَرْتِينَا بِهِ، فَقَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَصَلَّى صَلَاةَ الضُّحَى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَهُوَ يَقُولُ: لَقَدْ قَرَاْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا عَرَفْتُ صَلَاةَ الْاِشْرَاقِ اِلَّا السَّاعَةَ (يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ) (ص: 18)، ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هٰذِهِ صَلَاةُ الْاِشْرَاقِ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ حَدِيثًا آخَرَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6873 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ عبداللہ بن حارث کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما چاشت نہ پڑھتے، یہاں تک کہ ہم ان کو حضرت اُمّ ہانی کے پاس لے جاتے۔ میں نے حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا سے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بھی وہ بتاؤ جو آپ ہمیں بتایا کرتی ہو، حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں داخل ہوئے اور چاشت کی ۸ رکعتیں پڑھیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما وہاں سے نکلے تو یہ فرما رہے تھے ''میں نے پورا قرآن پڑھا ہے میں تو اشراق کی نماز صرف ایک ساعت سمجھتا ہوں، قرآن کریم میں ہے

يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ (ص:18)

''تسبیح کرتے شام کو اور سورج چمکتے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: (اس سے مراد) ''نماز اشراق ہی ہے''۔

حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک اور حدیث بھی مروی ہے۔ (وہ حدیث درج ذیل ہے)

6874 – حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أنبأ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، أنبأ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا قَالَتْ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، يَزْعُمُ ابْنُ اُمِّي عَلِيٌّ اَنَّهُ قَاتِلٌ مَنْ اَجَرْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت اُمّ ہانی بنت ابی طالب بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے عرض کی:

یارسول اللہ ﷺ میرا بھائی علی رضی اللہ عنہ اس آدمی کو قتل کرنا چاہتا ہے جس کو میں نے پناہ دی ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو تم نے پناہ دی، وہ ہماری طرف سے بھی پناہ یافتہ ہے۔

6875 – حَدِيثٌ ثَالِثٌ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ "

حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کردہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی تیسری حدیث

6875 – حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا سَعْدَانُ بْنُ الْوَلِيدِ، بَيَّاعُ السَّابِرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ عِنْدَكِ طَعَامٌ آكُلُهُ؟ وَكَانَ جَائِعًا، فَقُلْتُ إِنَّ عِنْدِي لَكِسَرًا يَابِسَةً، وَإِنِّي لَأَسْتَحْيِي أَنْ أُقَرِّبَهَا إِلَيْكَ، فَقَالَ: هَلُمِّيهَا فَكَسَرْتُهَا وَنَثَرْتُ عَلَيْهَا الْمِلْحَ فَقَالَ: هَلْ مِنْ إِدَامٍ؟ فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللَّهِ، مَا عِنْدِي إِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ: هَلُمِّيهِ فَلَمَّا جِئْتُهُ بِهِ صَبَّهُ عَلَى طَعَامِهِ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ حَمِدَ اللَّهَ تَعَالَى، ثُمَّ قَالَ: نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ يَا أُمَّ هَانِئٍ، لَا يُقْفِرُ بَيْتٌ فِيهِ خَلٌّ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ أُمِّ هَانِئٍ "

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت اُمّ ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتی ہیں) رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: تمہارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے، (نبی اکرم ﷺ کو اس وقت بھوک لگی ہوئی تھی) میں نے کہا: میرے پاس خشک گوشت ہے، اور یہ آپ کو پیش کرتے ہوئے مجھے تو شرم آتی ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: لے آؤ، میں نے اس کو توڑا، اس پر نمک چھڑکا، حضور ﷺ نے پوچھا: کوئی سالن وغیرہ نہیں ہے؟ انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میرے پاس اس وقت سرکہ کے سوا کوئی چیز نہیں ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: وہی لے آؤ، میں نے سرکہ آپ ﷺ کو پیش کردیا، حضور ﷺ نے وہ سرکہ کھانے پر انڈیلا، اس کو کھایا اور اللہ کا شکر ادا کیا، پھر فرمایا: اے اُم ہانی، سرکہ بہت اچھا سالن ہوتا ہے، وہ گھر کبھی برباد نہیں ہوتا جس گھر میں سرکہ موجود ہو۔

حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا سے حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے بھی روایت کی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

6876 – أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الرَّازِيُّ التَّاجِرُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، ثَنَا الْمُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا حَكِيمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ هَانِئٍ وَقِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَشَرِبَ قَائِمًا وَقَدْ رُوِيَ حَدِيثٌ لِوَلَدِ أُمِّ هَانِئٍ عَنْ آبَائِهِمْ عَنْهَا "

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے، ان کے ہاں ایک مشکیزہ لٹک رہا تھا، حضور ﷺ نے کھڑے ہوکر پانی پیا۔ (لٹکتے ہوئے مشکیزے سے بیٹھ کر پانی پینا ممکن نہیں ہے اور شاید اس وقت اس کو اتارنے میں دقت تھی)

ام ہانی کی اولاد امجاد نے اپنے آباء واجداد کے حوالے سے بھی ان کی حدیث روایت کی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

6877 - اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ الْاَسَدِیُّ بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِیْ مُصْعَبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَوَّادٍ، قَالَا: ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ عَتِيقٍ، حَدَّثَنِی سَعِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اُمِّی اُمَّ هَانِیْءٍ بِنْتَ اَبِیْ طَالِبٍ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی فَضَّلَ قُرَيْشًا بِسَبْعِ خِصَالٍ لَمْ يُعْطِهَا اَحَدًا قَبْلَهُمْ وَلَا يُعْطِيهَا اَحَدًا بَعْدَهُمْ، فِيهِمُ النُّبُوَّةُ، وَفِيهِمُ الْحِجَابَةُ، وَفِيهِمُ السِّقَايَةُ، وَنَصَرَهُمْ عَلَى الْفِيلِ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اِلَّا اللّٰهَ، وَعَبَدُوا اللّٰهَ عَشْرَ سِنِينَ لَمْ يَعْبُدْهُ غَيْرُهُمْ، وَنَزَلَتْ فِيهِمْ سُورَةٌ لَمْ يُشْرِكْ فِيهَا غَيْرَهُمْ لِاِيلَافِ قُرَيْشٍ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ هَانِیْءٍ

✧✧ حضرت جعدہ بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میری والدہ حضرت اُمّ ہانی بنت ابی طالب بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے قریش کو ۷ وجوہات کی بناء پر فضیلت دی ہے، وہ چیزیں ان سے پہلے کسی کو عطا نہیں ہوئی، اور نہ ہی ان کے بعد کسی کو نصیب ہوئیں۔

- اس خاندان میں نبوت ہے۔
- (کعبۃ اللہ کی) دربانی کا پیشہ ان کے پاس ہے۔
- آب زم زم کی ذمہ داری ان کے پاس ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے ہاتھیوں کے لشکر کے مقابلے میں ان کی مدد کی۔
- یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کبھی عبادت نہیں کرتے۔
- دس سال تک انہوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جبکہ ان کے سوا اور کوئی بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتا تھا۔
- ان کے بارے میں سورت ''لایلاف قریش'' نازل ہوئی، اس سورت میں دوسرے کسی خاندان کا ذکر نہیں ہے۔

یحییٰ بن جعدہ بن ہبیرہ نے بھی اپنی دادی ''حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا'' سے روایت کی ہے۔

6878 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ الزَّاهِدُ الْعَدْلُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ، ثَنَا ابْنُ نُعَيْمٍ، ثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ الْعَبْدِیِّ وَهُوَ هِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ هَانِیْءٍ، قَالَتْ: اِنْ كُنْتُ لَاَسْمَعُ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی اللَّيْلِ وَاَنَا عَلٰی عَرِيشِ اَهْلِی

✧✧ یحییٰ بن جعدہ بن ہبیرہ اپنی دادی حضرت اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میں رات کے وقت اپنے گھر کی چھت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کی آواز سنا کرتی تھی۔

وَمِنْ نِسَاءِ بَنَاتِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِمَنَافٍ اَرْوٰی بِنْتُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَهِیَ اِحْدٰی عَمَّاتِ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف کی بیٹیوں میں سے حضرت اروی بنت عبدالمطلب بھی ہیں، یہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی ہیں۔

6879 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ بْنِ مَصْقَلَةَ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: كَانَتْ اَرْوَى بِنْتُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَدْ اَسْلَمَتْ. فَحَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ بُخْتٍ، عَنْ عَمِيْرَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ اُمِّ دُرَّةَ، عَنْ بَرَّةَ بِنْتِ اَبِيْ تَجْرَاةٍ، قَالَتْ: كَانَتْ قُرَيْشٌ لَا تُنْكِرُ اَنْ تُصَلِّيَ الضُّحَى اِنَّمَا تُنْكِرُ الْوَقْتَ قُلْتُ: اَلْحَدِيْثُ كَمَا مَرَّ ذِكْرُهُ فَلَا نُعِيدُهَا هُنَا فَتَاَمَّلْ، قَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ رَوَاهُ الْمَدَنِيُّوْنَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ، وَالْوَاقِدِيُّ مُقَدَّمٌ فِي هٰذَا الْعِلْمِ قَدْ حَكَمَ بِهِ وَقَدْ اَنْكَرَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ اَسْلَمَ مِنْ بَنَاتِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ غَيْرُ صَفِيَّةَ اُمِّ الزُّبَيْرِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ "

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: حضرت اروی بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا اسلام لائی تھیں۔

برہ بنت ابی تجراۃ بیان کرتی ہیں کہ قریش نماز چاشت کا انکار نہیں کرتے تھے بلکہ وہ وقت کا انکار کرتے تھے۔ میں نے کہا: اس حدیث کا ذکر پہلے گزر چکا ہے اس لئے اس کو یہاں دوبارہ بیان نہیں کیا۔

امام حاکم کہتے ہیں: اس حدیث کو مدنی راویوں نے اس اسناد کے ہمراہ روایت کیا ہے، جبکہ اس علم میں واقدی مقدم ہیں، انہوں نے اس کو صحیح قرار دیا ہے جبکہ ہشام بن عروہ کا موقف یہ ہے کہ حضرت عبدالمطلب کی بیٹیوں میں سے صرف حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا (جو کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں) اسلام لائیں تھیں۔ ان کے علاوہ اور کوئی بیٹی مسلمان نہیں ہوئی تھی۔

وَمِنْ نِسَاءِ قُرَيْشٍ اللَّاتِي رَوَيْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسِ بْنِ وَهْبِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ عَمْرِو بْنِ شَيْبَانَ بْنِ مُحَارِبِ بْنِ فِهْرٍ

قریش کی وہ خواتین جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے فرامین روایت کئے ہیں ان میں سے "حضرت فاطمہ بنت قیس بن وہب بن ثعلبہ بن وائل بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر"۔

6880 – حَدَّثَنِيْ بِصِحَّةِ هٰذَا النَّسَبِ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری نے یہ حدیث نقل کی ہے۔

6881 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّ امْرَاَةً مِنْ اَهْلِكَ طُلِّقَتْ فَمَرَرْتُ عَلَيْهَا وَهِيَ تَنْتَقِلُ فَعِبْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا، فَقَالُوا: اَمَرَتْنَا فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ،

وَاَخْبَرَتْنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا اَنْ تَنْتَقِلَ حِينَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا اِلَى ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ فَقَالَ مَرْوَانُ: اَجَلْ هِيَ اَمَرَتْهُنَّ بِذَلِكَ قَالَ عُرْوَةُ: فَقُلْتُ: اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَابَتْ ذَلِكَ عَائِشَةُ، اَشَدَّ الْعَيْبِ، وَقَالَتْ: اِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ مَعَ زَوْجِهَا فِي مَكَانٍ وَحْشٍ، فَخِيفَ عَلَى نَاحِيَتِهَا، وَلِذَلِكَ اَرْخَصَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6881 – صحيح

✧✧ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں مروان بن حکم کے پاس گیا، میں نے اس سے کہا: تمہاری ایک رشتہ دار خاتون کو طلاق ہوگئی ہے، میں اس کے پاس گیا، وہ اس وقت منتقل ہو رہی تھی، میں نے اس پر اس کی مذمت کی، لوگوں نے کہا: ہمیں فاطمہ بنت قیس نے یہی حکم دیا ہے اور انہوں نے بتایا ہے کہ جب اس کے شوہر نے اس کو طلاق دے دی تھی تب رسول اللہ ﷺ نے ان کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ ابن اُمّ مکتوم کے پاس چلی جائے۔ مروان نے کہا: جی ہاں، فاطمہ بنت قیس نے اس کو یہی حکم دیا تھا۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! عائشہ نے تو بہت سخت عیب لگایا ہے، اور کہا ہے: فاطمہ اپنے شوہر کے ساتھ ایک ویران سے گھر میں رہتی تھی، اس کو ایسے گھر میں اکیلے چھوڑنا خطرے سے خالی نہ تھا۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے ان کو (ابن اُمّ مکتوم کی طرف منتقل ہونے کی) اجازت دی تھی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6882 – اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ، ثنا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَنْبَا عَطَاءٌ، اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ، اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ، اُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ اَخْبَرَتْهُ وَكَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ – وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ وَقَالَ فِي اٰخِرِهِ – فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا خَطَبَهَا اَبُوْ جَهْمٍ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ، فَاسْتَاْمَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ، وَاَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَاِنِّي اَخَافُ عَلَيْكِ شَقَاشِقَهُ فَاَمَرَنِي بِاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَتَزَوَّجْتُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَقَدْ رَوَى جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6882 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عبدالرحمٰن بن عاصم بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ "فاطمہ بنت قیس (ضحاک بن قیس کی بہن) بنی مخزوم کے ایک آدمی کے عقد میں تھیں، انہوں نے ایک حدیث روایت کی ہے اور اس کے آخر میں یہ بیان کیا ہے کہ جب ان کی عدت ختم ہوگئی تو ابوجہم بن ابی سفیان نے ان کو پیغام نکاح بھیجا، حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے اس سلسلے میں نبی اکرم ﷺ سے مشورہ کیا، آپ نے فرمایا: معاویہ، تو فقیر ہے، اس کے پاس مال نہیں ہے، اور ابوجہم بولتا بہت زیادہ ہے، حضور ﷺ نے مجھے اسامہ بن زید سے شادی کا مشورہ دیا، چنانچہ میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نکاح کرلیا۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے احادیث روایت کی ہیں۔

6883 – حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيِّ الْخُطَبِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسِ بْنِ كَامِلٍ، قَالَا: ثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضَّبِّيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، قَالَتْ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ، فَقَالَ: تَقْعُدُ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي عِنْدَ طُهْرِهَا وَقَدْ رَوَتْ عَائِشَةُ، وَاُمُّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6883 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مستحاضہ (وہ عورت جس کو بے وقت خون آتا رہتا ہے) کے بارے میں مسئلہ پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیض کے ایام میں نماز نہ پڑھے، جب حیض کے ایام گزر جائیں تو غسل کر کے نماز پڑھا کرے۔ (اگرچہ ان ایام میں خون آتا ہو) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اور ام المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے بھی حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے احادیث روایت کی ہیں۔

اَمَّا حَدِيْثُ اُمِّ سَلَمَةَ

✧✧ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

6884 – فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: اِنِّي اُسْتَحَاضُ، قَالَ: لَيْسَ ذَاكَ بِالْحَيْضِ اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ لِتَقْعُدْ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ، ثُمَّ تَسْتَثْفِرُ بِثَوْبٍ وَتُصَلِّي

✧✧ ام المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: مجھے حیض آتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ حیض نہیں ہے وہ تو بیماری کا خون ہے، تم اپنے حیض کے ایام شمار کر کے اتنے دن نماز روزہ نہیں کیا کرو، پھر غسل کر کے کسی کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر (یعنی پیڈ وغیرہ رکھ کر، کپڑے پہن کر) نماز پڑھ لیا کرو۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ عَائِشَةَ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

6885 – فَاَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللهِ بْنِ بَزِيعٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: اِنِّي اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ، اَفَاَدَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ لَيْسَ بِالْحَيْضِ، وَغُسْلٌ وَاحِدٌ اَتَمُّ مِنَ الْوُضُوءِ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا کہ

میں مجھے مسلسل حیض آتا رہتا ہے، میں پاک ہوتی ہی نہیں ہوں، تو کیا میں نماز چھوڑ اکروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ بیماری کا خون ہے، وہ حیض نہیں ہے۔ (نماز کے پورے وقت کے لئے) وضو کی بہ نسبت ایک غسل کافی ہے۔

ذِكْرُ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِاللّٰهِ الْقُرَشِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

شفاء بنت عبداللہ قرشیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6886 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: وَمِنْ نِسَاءِ قُرَيْشٍ اللَّاتِي صَحِبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّفَاءُ بِنْتُ عَبْدِاللّٰهِ وَهِيَ اُمُّ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ الْقُرَشِيِّ وَجَدَّةُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ

✧✧ قریش کی صحابیات میں ''حضرت شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا ہیں، آپ سلیمان بن ابی حثمہ قرشی رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں اور ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کی دادی ہیں۔

6887 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَالشِّفَاءُ بِنْتُ عَبْدِاللّٰهِ اَسْلَمَتْ قَبْلَ الْفَتْحِ، وَبَايَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: اور شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا فتح مکہ سے پہلے اسلام لائیں، اور رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی۔

6888 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، ثَنَا اَبِي، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ الْقُرَشِيَّ، حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ خَرَجَتْ بِهِ نَمْلَةٌ فَدُلَّ اَنَّ الشِّفَاءَ بِنْتَ عَبْدِاللّٰهِ تَرْقِي مِنَ النَّمْلَةِ، فَجَاءَ هَا فَسَاَلَهَا اَنْ تَرْقِيَهُ، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا رَقِيتُ مُنْذُ اَسْلَمْتُ، فَذَهَبَ الْاَنْصَارِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِالَّذِي قَالَتِ الشِّفَاءُ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّفَاءَ فَقَالَ: اعْرِضِي عَلَيَّ فَاَعْرَضَتْهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: اَرْقِيهِ وَعَلِّمِيهَا حَفْصَةَ كَمَا عَلَّمْتِيهَا الْكِتَابَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَقَدْ سَمِعَهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ مِنْ جَدَّتِهِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6888 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ قرشی رحمۃ اللہ علیہ ایک انصاری کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ اُس کو چیونٹی نے کاٹ لیا، کسی نے اس کو بتایا کہ شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا چیونٹی کے کاٹے کا دم کرتی ہے، وہ حضرت شفاء بنت عبداللہ کے پاس آ گئے، اور ان سے دم کرنے کا کہا، (انہوں نے معذرت کرتے ہوئے کہا:) میں جب سے اسلام لائی ہوں، تب سے کبھی بھی دم نہیں کیا۔ وہ انصاری شخص رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا، اور شفاء بنت عبداللہ کی شکایت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے شفاء بنت عبداللہ کو بلوایا (جب وہ آ گئیں تو) آپ ﷺ نے فرمایا: وہ دم میرے سامنے پیش کرو، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو وہ دم

سنایا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اس کو دم کردو (کیونکہ اس دم میں کوئی کفریہ کلمات نہیں تھے) اور یہ دم حفصہ کو بھی سکھا دو۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ ابوبکر بن سلیمان نے اپنے دادا سے حدیث کا سماع کیا ہے۔

6889 – كَمَا حَدَّثَنَاهُ اَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا حَامِدُ بْنُ اَبِي حَامِدٍ الْمُقْرِءُ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، ثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ الضَّحَّاكِ الْكِنْدِيُّ، عَنْ كُرَيْبِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْكِنْدِيِّ، قَالَ: اَخَذَ بِيَدِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ حَتّٰى انْطَلَقَ بِيْ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ اَحَدِ بَنِيْ زُهْرَةَ، يُقَالُ لَهُ: ابْنُ اَبِي حَثْمَةَ وَهُوَ يُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ حَتّٰى فَرَغَ ابْنُ اَبِي حَثْمَةَ مِنْ صَلَاتِهِ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ: الْحَدِيْثَ الَّذِي ذَكَرْتَ عَنْ اُمِّكَ فِي شَاْنِ الرُّقْيَةِ، فَقَالَ: نَعَمْ، حَدَّثَتْنِي اُمِّي، اَنَّهَا كَانَتْ تَرْقِي بِرُقْيَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْاِسْلَامُ قَالَتْ: لَا اَرْقِي حَتّٰى اَسْتَاْمِرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْقِي مَا لَمْ يَكُنْ شِرْكٌ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

✧✧ کریب بن سلیمان الکندی فرماتے ہیں: علی بن حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے میرا ہاتھ پکڑا اور بنی زہرہ سے تعلق رکھنے والے ایک قرشی آدمی کے پاس مجھے لے گئے، اس آدمی کو ابن ابی حثمہ کے نام سے پکارا جاتا ہے، وہ ان کے قریب ہی نماز پڑھ رہے تھے، جب ابن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری جانب متوجہ ہوئے، حضرت علی بن حسین نے ان سے کہا: دم کے بارے میں ایک حدیث، آپ اپنی والدہ کے حوالے سے بیان کرتے ہو، انہوں نے کہا: جی ہاں، وہ حدیث مجھے میری والدہ نے بتائی تھی، (وہ یہ ہے کہ میری والدہ) زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتی تھی، جب اسلام کا زمانہ آ گیا تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے مشورہ کروں گی (اگر حضور ﷺ اجازت دیں گے تو) میں دم کروں گی (ورنہ چھوڑ دوں گی، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے مشورہ کیا تو) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دم کیا کرو، جب تک اس میں شرک کی آمیزش نہ ہو (تب تک دم کرنا جائز ہے)

6890 – حَدَّثَنَا بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهِ اَبُوْ عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَطَرٍ الزَّاهِدُ الْعَدْلُ، اِمْلَاءً سَنَةَ سَبْعٍ وَثَلَاثِينَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ، حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَبُوْ اِسْحَاقَ الْهَرَوِيُّ، حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ الْقُرَشِيُّ الْعَدَوِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِي، عَنْ جَدِّي عُثْمَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اُمِّهِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِاللّٰهِ، اَنَّهَا كَانَتْ تَرْقِي بِرُقًى فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَاَنَّهَا لَمَّا هَاجَرَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ عَلَيْهِ، فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي كُنْتُ اَرْقِي بِرُقًى فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَقَدْ رَاَيْتُ اَنْ اَعْرِضَهَا عَلَيْكَ، فَقَالَ: اعْرِضِيهَا فَعَرَضْتُهَا عَلَيْهِ، وَكَانَتْ مِنْهَا رُقْيَةُ النَّمْلَةِ، فَقَالَ: "ارْقِي بِهَا وَعَلِّمِيهَا حَفْصَةَ: بِسْمِ اللّٰهِ صَلُوبٌ حِينَ يَعُودُ مِنْ اَفْوَاهِهَا وَلَا تَضُرُّ اَحَدًا، اللّٰهُمَّ اكْشِفِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ" قَالَ: تَرْقِي بِهَا عَلٰى عُودِ كَرْمٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَتَضَعُهُ مَكَانًا نَظِيفًا، ثُمَّ تُدَلِّكُهُ عَلٰى حَجَرٍ وَتَطْلِيهِ عَلٰى

النُّوْرَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6890 – سئل ابن معين عن عثمان فلم يعرفه

✧✧ عثمان بن سلیمان اپنے والد کے حوالے سے ان کی والدہ حضرت شفاء بنت عبداللہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ وہ زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتی تھی، جب وہ ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئیں تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اورعرض کی: یارسول اللہ ﷺ میں زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتی تھی، میں وہ دم آپ کو سنانا چاہتی ہوں، حضور ﷺ نے اجازت عطافرمائی، انہوں نے حضور ﷺ کو دم سنایا۔ اس میں چیونٹی کے کاٹے کا بھی دم تھا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ دم کردیا کرواور یہ حفصہ کوبھی سکھادو، وہ دم یہ تھا

بِسْمِ اللّٰهِ صَلُوبٌ حِينَ يَعُودُ مِنْ اَفْوَاهِهَا وَلَا تَضُرُّ اَحَدًا، اللّٰهُمَّ اكْشِفِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ

''اللہ کے نام سے شروع وہ سختی والا ہے، جب وہ مونہوں سے لوٹے، اور کسی کو نقصان نہ دے، اے اللہ، اے انسانوں کے رب، تکلیف دور فرمادے''

راوی کہتے ہیں: یہ دعا سات مرتبہ پڑھ کر انگور کی ٹہنی پر دم کرتی، پھر اس کو ایک پاک صاف جگہ پر رکھ دیتی، پھر اس کو پتھر پر رگڑتی، اوراس کے اوپر قلعی کی لیپ کردیتی۔ (پھر یہ لکڑی کاٹے کے مقام پر لگاتی تو درد فوراً ختم ہوجاتا۔)

6891 – اَخْبَرَنِى مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، اَنْبَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ، قَالَ: قَالَ الْاَصْمَعِيُّ: النَّمْلَةُ هِيَ قُرُوحٌ تَخْرُجُ فِي الْجَنْبِ وَغَيْرِهِ

✧✧ اصمعی کہتے ہیں: (مذکورہ دونوں حدیثوں میں جو چیونٹی کا ذکر ہے اس چیونٹی یعنی) نملہ سے مراد وہ کیڑا ہے جو بغلوں وغیرہ میں پیدا ہوجاتا ہے۔

6892 – اَخْبَرَنِى اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا جَدِّى، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِى اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِى سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِالْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِى سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنِ الشِّفَاءِ ابْنَةِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَتْ: جِئْتُ يَوْمًا حَتّٰى دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهُ وَشَكَوْتُ اِلَيْهِ، فَجَعَلَ يَعْتَذِرُ اِلَيَّ وَجَعَلْتُ اَلُومُهُ، قَالَتْ: " ثُمَّ حَانَتِ الصَّلَاةُ الْاُولٰى فَدَخَلْتُ بَيْتَ ابْنَتِى وَهِيَ عِنْدَ شُرَحْبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ، فَوَجَدْتُ زَوْجَهَا فِى الْبَيْتِ فَجَعَلْتُ اَلُومُهُ وَقُلْتُ: حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَاَنْتَ هَاهُنَا . فَقَالَ: يَا عَمَّةُ لَا تَلُومِينِى كَانَ لِى ثَوْبَانِ اسْتَعَارَ اَحَدُهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: بِاَبِى وَاُمِّى اَنَا اَلُومُهُ وَهٰذَا شَانُهُ، فَقَالَ شُرَحْبِيلُ: اِنَّمَا كَانَ اَحَدُهُمَا دِرْعًا فَرَقَّعْنَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6892 – حذفه الذهبی من التلخيص

✧✧ حضرت شفاء بنت عبداللہ فرماتی ہیں: میں ایک دن نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی، میں نے حضور ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا، اورآپ کی بارگاہ میں (اپنی بیماری کی) شکایت پیش کی، آپ ﷺ میرے لئے عذر بتاتے رہے اور میں

مسلسل شکایت کرتی رہی، آپ فرماتی ہیں: پھر نماز کا وقت ہوگیا، میں اپنی بیٹی کے گھر چلی گئی، وہ اس وقت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی، اس وقت ان کے شوہر گھر میں تھے، میں اس کو ملامت کرنے لگ گئی کہ نماز کا وقت ہوگیا اور تم ابھی گھر میں ہو، اس نے کہا: پھوپھی جان مجھے ملامت مت کیجئے، کیونکہ میرے پاس صرف دو ہی کپڑے ہیں، ان میں سے بھی ایک کپڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ادھار لے لیا ہے، میں نے کہا: میرے ماں باپ قربان ہوجائیں، میں بلاوجہ ان کو شکایت کرتی رہی، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کے پاس کپڑے ہی نہیں تھے (تو وہ جماعت کے لئے کیسے جاتے) حضرت شرحبیل بن حسنہ نے کہا: ان میں سے ایک گھر میں پہننے کی بڑی چادر تھی (جو پھٹی ہوئی تھی اس وجہ سے ہم نے) اسے پیوند لگائے ہوئے تھے۔

ذِكْرُ اُمِّ عَبْدِاللّٰهِ لَيْلَى بِنْتِ اَبِىْ حَثْمَةَ الْقُرَشِيَّةِ الْعَدَوِيَّةِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا

ام عبداللہ حضرت لیلیٰ بنت ابی حثمہ قرشیہ عدویہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6893 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: وَمِمَّنْ هَاجَرَ اِلَى الْحَبَشَةِ عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَمَعَهُ امْرَاَتُهُ لَيْلَى بِنْتُ اَبِىْ حَثْمَةَ بْنِ غَانِمِ بْنِ عَوْفِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُوَيْجِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ

✧✧ ابن اسحاق کہتے ہیں: جن لوگوں نے حبشہ کی جانب ہجرت کی تھی ان میں سے ''عامر بن ربیعہ'' بھی تھے، اور ان کے ہمراہ ان کی زوجہ ''لیلیٰ بنت ابی حثمہ بن غانم بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب'' بھی تھیں۔

6894 – حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: فَحَدَّثَنِىْ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: مَا قَدِمَتِ الْمَدِيْنَةَ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ اَوَّلُ مِنْ لَيْلَى بِنْتِ اَبِىْ حَثْمَةَ مَعَ اَبِىْ، وَهُوَ زَوْجُهَا عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ

✧✧ زہری کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عامر فرماتے ہیں: مہاجرات میں سب سے پہلے مدینہ منورہ آنے والی خاتون حضرت لیلیٰ بنت ابی حثمہ رضی اللہ عنہا ہیں، انہوں نے اپنے والد کے ہمراہ ہجرت کی۔ ان کے شوہر عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

6895 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اُمِّهِ اُمِّ عَبْدِاللّٰهِ بِنْتِ اَبِىْ حَثْمَةَ، قَالَتْ: " وَاللّٰهِ اِنَّا لَنَرْحَلُ اِلٰى اَرْضِ الْحَبَشَةِ، فَقَدْ ذَهَبَ عَامِرٌ فِىْ بَعْضِ حَاجَتِنَا اِذْ اَقْبَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى وَقَفَ عَلَىَّ وَهُوَ عَلٰى شِرْكِهِ، وَكُنَّا نَلْقٰى مِنْهُ الْبَلَاءَ وَالشِّدَّةَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: اِنَّهُ الِانْطِلَاقُ يَا اُمَّ عَبْدِاللّٰهِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ وَاللّٰهِ لَنَخْرُجَنَّ فِىْ اَرْضِ اللّٰهِ آذَيْتُمُوْنَا وَقَهَرْتُمُوْنَا حَتّٰى يَجْعَلَ اللّٰهُ لَنَا مَخْرَجًا، فَقَالَ: صَحِبَكُمُ اللّٰهُ، وَرَاَيْتُ لَهُ رِقَّةً لَمْ اَكُنْ اَرَاهَا، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ اَحْزَنَهُ فِيْمَا اَرٰى خُرُوْجُنَا " قَالَ: فَجَاءَ عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ مِنْ حَاجَتِهِ تِلْكَ فَقُلْتُ: " يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ لَوْ رَاَيْتَ عُمَرَ آنِفًا وَرِقَّتَهُ وَحُزْنَهُ عَلَيْنَا، قَالَ: فَتَطْمَعِىْ فِىْ اِسْلَامِهِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: لَا يُسْلِمُ الَّذِىْ رَاَيْتِ حَتّٰى يُسْلِمَ جَمَلُ

الْخَطَّابِ، قَالَ يَائِسًا مِنْهُ مِمَّا كَانَ يَرَى مِنْ غِلْظَتِهِ وَقَسْوَتِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6895 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ اُمّ عبداللہ بنت ابی حثمہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! ہم سرزمین حبشہ کی جانب روانہ ہوئے، عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اپنے کسی کام سے گئے تھے، کہ اسی دوران حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے، آپ میرے پاس کھڑے ہوگئے، آپ اپنے گھوڑے پر ہی تھے، جبکہ ہمیں ان کی جانب سے بہت سختیوں اور تکالیف کا سامنا تھا، آپ فرمانے لگے: اے اُمّ عبداللہ! اب تو آزاد ہو رہی ہو، میں نے کہا: جی ہاں اللہ کی قسم! ہم اللہ کی زمین میں نکل جائیں گے، تم نے ہمیں بہت تکالیف دی ہیں اور ہم پر ظلم وستم کے بہت پہاڑ توڑے ہیں، بالآخر اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے نکلنے کا راستہ بنا ہی دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارا ساتھ دیا ہے، میں نے اس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو رقت کی جس کیفیت میں دیکھا اس سے پہلے کبھی آپ پر ایسی کیفیت نہیں دیکھی۔ پھر آپ چلے گئے اور ہمارے جانے پر آپ بہت غمگین تھے، راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عامر بن ربیعہ اپنا کام کر کے واپس آگئے، میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! کاش تم آج عمر کی حالت دیکھتے اور ہمارے جانے پر اس کی رقت والی کیفیت دیکھتے، عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم اس کے اسلام قبول کرنے کی لالچ رکھتی ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے (عمر کے اسلام سے مایوس ہوکر) کہا: تم جس شخص کو مسلمان دیکھنا چاہتی ہو، وہ اس وقت تک اسلام نہیں لائے گا جب تک خطاب کے اونٹ اسلام نہیں لے آئیں گے۔ (یہ باتیں انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام سے مایوس ہوکر کہی تھیں کیونکہ وہ اسلام کے بارے میں حضرت عمر کی شدت اور سختی کو دیکھ چکے تھے)

ذِكْرُ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْخَطَّابِ بْنِ نُفَيْلٍ أُخْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت فاطمہ بنت خطاب بن نفیل رضی اللہ عنہما کا ذکر

6896 – حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: وَمِنْهُنَّ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْخَطَّابِ بْنِ نُفَيْلٍ امْرَأَةُ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، وَكَانَتْ قَدْ أَسْلَمَتْ قَبْلَ عُمَرَ، وَكَانَتْ مِنْ أَوَّلِ الْمُبَايِعَاتِ بِمَكَّةَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: ان میں سے فاطمہ بنت خطاب بن نفیل رضی اللہ عنہا بھی ہیں، آپ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کی زوجہ محترمہ ہیں۔ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے اسلام لے آئی تھیں۔ مکہ مکرمہ میں بیعت کرنے والی خواتین میں سب سے پہلی یہی خاتون ہیں۔

6897 – حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثنا أَبُو عُمَرَ أَحْمَدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الْمُسْتَمْلِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُثْمَانَ أَبِي الْعَلَاءِ الْبَصْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: " أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي زُهْرَةَ لَقِيَ عُمَرَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ بِالسَّيْفِ، فَقَالَ: إِلَى أَيْنَ تَعْمَدُ؟ قَالَ:

أُرِيدُ اَنْ اَقْتُلَ مُحَمَّدًا. قَالَ: اَفَلَا اَدُلُّكَ عَلَى الْعَجَبِ يَا عُمَرُ، اِنَّ خَتَنَكَ سَعِيدًا وَاُخْتَكَ قَدْ صَبَوَا وَتَرَكَا دِيْنَهُمَا الَّذِي هُمَا عَلَيْهِ. قَالَ: فَمَشَى عُمَرُ اِلَيْهِمْ ذَامِرًا حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنَ الْبَابِ قَالَ: وَكَانَ عِنْدَهُمَا رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: خَبَّابٌ يُقْرِئُهُمَا سُورَةَ طٰهٰ، فَلَمَّا سَمِعَ خَبَّابٌ بِحِسِّ عُمَرَ دَخَلَ تَحْتَ سَرِيرٍ لَهُمَا، فَدَخَلَ عُمَرُ فَقَالَ: مَا هٰذِهِ الْهَيْنَمَةُ الَّتِي رَاَيْتُهَا عِنْدَكُمَا؟ قَالَا: مَا عَدَا حَدِيثًا تَحَدَّثْنَاهُ بَيْنَنَا، قَالَ: لَعَلَّكُمَا صَبَوْتُمَا وَتَرَكْتُمَا دِيْنَكُمَا الَّذِي اَنْتُمَا عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ خَتَنُهُ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ: يَا عُمَرُ، اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ الْحَقُّ فِي غَيْرِ دِيْنِكَ، فَاَقْبَلَ عَلَى خَتَنِهِ فَوَطِئَهُ وَطْئًا شَدِيدًا قَالَ: فَدَفَعَتْهُ اُخْتُهُ عَنْ زَوْجِهَا، فَضَرَبَ وَجْهَهَا فَاَدْمَى وَجْهَهَا، فَقَالَتْ وَهِيَ غَضْبَى: يَا عُمَرُ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ الْحَقُّ فِي غَيْرِ دِيْنِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، قَالَ: فَلَمَّا يَئِسَ عُمَرُ، قَالَ: اَعْطُونِي هٰذَا الْكِتَابَ الَّذِي عِنْدَكُمْ فَاَقْرَاَهُ، فَقَالَتْ اُخْتُهُ: اِنَّكَ رِجْسٌ وَلَا يَمَسُّهُ اِلَّا الْمُطَهَّرُونَ، قُمْ فَاغْتَسِلْ اَوْ تَوَضَّاْ " اَلْحَدِيثَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6897 – قد سقط منه

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بنی زہرہ کا ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام سے پہلے ان سے ملا حضرت عمر تلوار لٹکائے جا رہے تھے، اُس نے پوچھا: کہاں جا رہے ہو؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: محمد کو قتل کرنے جا رہا ہوں، اُس نے کہا: اے عمر! کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ عجیب بات نہ بتاؤں؟ تمہارا بہنوئی سعید اور تمہاری بہن اپنے آباء کے دین کو چھوڑ کر صابی ہو چکے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُسی وقت غصے کے عالم میں چلتے ہوئے بہن کے گھر آئے، جب وہ ان کے دروازے کے قریب پہنچے، ان لوگوں کے پاس خباب نامی ایک شخص ہوتا تھا، وہ ان دونوں کو سورة طٰہٰ کی تعلیم دے رہا تھا، جب خباب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قدموں کی آہٹ سنی، تو اُن کی چارپائی کے نیچے چھپ گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر آئے اور کہنے لگے: یہ جو تم آہستہ آواز میں پڑھ رہے تھے جو ابھی میں نے تمہارے پاس دیکھا، یہ کیا ہے؟ ان کے بہنوئی حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عمر! تمہارا کیا خیال ہے، اگر حق تیرے دین کے علاوہ کسی دوسرے دین میں ہو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت زید کو مارنا شروع کر دیا، حضرت عمر کی بہن نے اپنے شوہر کا دفاع کرتے ہوئے حضرت عمر کا ہاتھ پکڑنا چاہا تو حضرت عمر نے اُن کے چہرے پر تھپڑ رسید کر دیا، ان کے چہرے پر تھپڑ کا نشان چھپ گیا، ان کی بہن نے جلال میں آ کر کہا: اے عمر! اگر سچائی تمہارے دین کے خلاف میں ہو تو تمہارا کیا خیال ہے؟ میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مایوس ہو گئے، تو فرمایا: تم وہ تحریر مجھے دو جو تمہارے پاس ہے، میں اس کو پڑھنا چاہتا ہوں، ان کی بہن نے کہا: تم پلید ہو، اور اس تحریر کو صرف پاک شخص چھو سکتا ہے، اٹھو غسل کر و یا (کم از کم) وضو کر لو، (اس کے بعد مفصل حدیث بیان کی)

6898 – اَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بُرْدٍ الْاَنْطَاكِيُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحُنَيْنِيُّ، ثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: " لَمَّا

فَتَحَتْ لِي أُخْتِي، قُلْتُ: يَا عَدُوَّةَ نَفْسِهَا أَصَبَوْتِ؟ قَالَتْ وَرَفَعَ شَيْئًا فَقَالَتْ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا كُنْتَ صَانِعًا فَاصْنَعْهُ فَإِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ . قَالَ: فَدَخَلْتُ فَجَلَسْتُ عَلَى السَّرِيرِ فَإِذَا بِصَحِيفَةٍ وَسَطَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ الصَّحِيفَةُ هَاهُنَا؟ فَقَالَتْ: دَعْنَا عَنْكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَنْتَ لَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَلَا تَطْهُرُ وَهٰذَا لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6898 – قد سقط منه وهو واه منقطع

✧✧ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب میری بہن نے دروازہ کھولا تو میں نے (اندر آ کر ان سے) کہا: اے اپنی جان کی دشمن! کیا تم نے اپنا دین چھوڑ دیا ہے؟ پھر حضرت عمر نے ان پر تشدد کرنا شروع کر دیا، پھر ان کی بہن نے کہا: اے ابن خطاب! تم جتنا ظلم کر سکتے ہو کر لو، میں تو مسلمان ہو چکی ہوں، حضرت عمر فرماتے ہیں: میں اندر آیا اور چارپائی پر بیٹھ گیا، میں نے کمرے میں ایک صحیفہ دیکھا، میں نے پوچھا: یہ صحیفہ کیا ہے؟ ان کی بہن نے کہا: اے ابن الخطاب! اس کا خیال چھوڑ دو، تم جنابت کا غسل نہیں کرتے ہو اور نہ ہی طہارت حاصل کرتے ہو، اور اس پاک صحیفے کو صرف پاک شخص ہی چھو سکتا ہے۔

ذِكْرُ أَسْمَاءَ بِنْتِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَهِيَ ابْنَةُ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

حضرت اسماء بنت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہا کا ذکر (یہ فاطمہ بنت خطاب کی صاحبزادی ہیں)

6899 – حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ، ثَنَا أَبِي، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ أَبِي ثِفَالٍ الْمُرِّيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَبَاحَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، يَقُولُ: حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي أَسْمَاءُ بِنْتُ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّا وُضُوءَ لَهُ، وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَيْهِ، وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِي وَلَا يُحِبُّ الْأَنْصَارَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6899 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص فی هذا الموضع

✧✧ حضرت اسماء بنت سعید بن زید بن عمرو رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

○ جس کا وضو نہیں، اس کی نماز نہیں ہوتی،

○ جس نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ پڑھی، اس کا وضو (کامل) نہیں ہے۔

○ اُس شخص کا اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں ہے جس کا مجھ پر ایمان نہیں ہے اور جو انصار سے محبت نہیں کرتا۔

ذِكْرُ أُمِّ نُبَيْهٍ بِنْتِ الْحَجَّاجِ أُمِّ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن عمرو کی والدہ حضرت اُمّ نُبیہ بنت حجاج رضی اللہ عنہا کا ذکر

6899: مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار، مسند النساء - حديث جدة رباح بن عبد الرحمن، حديث: 26561

6900 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قُدَامَةَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ شُعَيْبٍ، اَخُو عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ بِالشَّامِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كَانَتْ اُمُّ نُبَيْهٍ بِنْتُ الْحَجَّاجِ اُمُّ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو امْرَاَةً تُهْدِي لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُلْطِفُهُ، فَاَتَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا زَائِرًا، فَقَالَ: كَيْفَ اَنْتِ يَا اُمَّ عَبْدِاللّٰهِ؟ قَالَتْ: بِخَيْرٍ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّي يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: وَكَيْفَ عَبْدُ اللّٰهِ؟ قَالَتْ: بِخَيْرٍ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّي، وَعَبْدُ اللّٰهِ رَجُلٌ قَدْ تَخَلّٰى مِنَ الدُّنْيَا . قَالَ: كَيْفَ قَالَتْ: حَرَّمَ النَّوْمَ فَلَا يَنَامُ، وَلَا يُفْطِرُ، وَحَرَّمَ اللَّحْمَ فَلَا يَطْعَمُ اللَّحْمَ، وَلَا يُؤَدِّي اِلٰى اَهْلِهِ حَقَّهُمْ. قَالَ: اَيْنَ هُوَ؟ قَالَتْ: خَرَجَ آنِفًا يُوْشِكُ اَنْ يَرْجِعَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِذَا جَاءَ كِ فَاحْبِسِيهِ عَلَيَّ فَلَمْ يَلْبَثْ عَبْدُ اللّٰهِ اَنْ جَاءَ ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا

✧✧ عمر بن شعیب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ اُمّ نبیہ بنت حجاج اُمّ عبداللہ بن عمرو ایسی خاتون تھیں جو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں تحائف بھیجا کرتی تھیں اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرتی تھی، ایک دن رسول اللہ ﷺ ان کے پاس ملاقات کے لئے تشریف لائے، آپ ﷺ نے ان کا حال دریافت فرمایا، انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، میں ٹھیک ہوں، آپ ﷺ نے پوچھا: عبداللہ کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ وہ بھی ٹھیک ہے، (عبداللہ، دنیا سے بالکل الگ تھلگ ہو چکا تھا) آپ ﷺ نے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ اس نے اپنے اوپر نیند کو حرام کیا ہوا ہے، وہ سوتا ہی نہیں ہے، نہ ہی وہ روزے میں ناغہ کرتا ہے، وہ گوشت نہیں کھاتا، اپنے گھر والوں کے حقوق پورے نہیں کرتا۔ حضور ﷺ نے پوچھا: وہ کہاں ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ابھی ابھی باہر کہیں نکلے ہیں، یارسول اللہ ﷺ وہ واپس آنے ہی والے ہوں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب وہ آجائے تو اس کو میرے پاس بھیج دینا۔ لیکن ابھی زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ عبداللہ بھی آگئے، رسول اللہ ﷺ نے اس کو فرمایا: تیری اپنی جان کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے۔

ذِكْرُ سَهْلَةَ بِنْتِ سُهَيْلٍ امْرَاَةِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ

حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا کا ذکر

6901 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: وَمِنْ نِسَاءِ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِشَمْسِ بْنِ عَبْدِوُدِّ بْنِ نَصْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ حِسْلٍ، وَكَانَتْ مِمَّنْ هَاجَرَتْ مَعَ زَوْجِهَا اَبِيْ حُذَيْفَةَ اِلَى اَرْضِ الْحَبَشَةِ، فَوَلَدَتْ لَهُ بِالْحَبَشَةِ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِيْ حُذَيْفَةَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: عامر بن لوئ کی عورتوں میں سے ''سہلہ بنت سہیل بن عمرو بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل'' ہیں، انہوں نے اپنے شوہر ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حبشہ کی جانب ہجرت کی تھی، حبشہ میں ان کے ہاں محمد بن ابی حذیفہ پیدا ہوئے تھے۔

6902 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ سَهْلَةَ، امْرَاَةِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَالِمًا مَوْلَى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَدُخُولَهُ عَلَيْهَا، فَزَعَمَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا اَنْ تُرْضِعَهُ فَاَرْضَعَتْهُ وَهُوَ رَجُلٌ بَعْدَمَا شَهِدَ بَدْرًا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6902 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت سہلہ سے مروی ہے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ ابوحذیفہ کے غلام سالم کا ذکر کیا اور بتایا کہ وہ ان کے پاس آتے جاتے ہیں، وہ سمجھتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کہا تھا کہ وہ سالم کو دودھ پلا دے، توانہوں نے سالم کو دودھ پلایا تھا حالانکہ وہ (بڑی عمر کے) آدمی تھے۔ (یہ واقعہ جنگ بدر کے بعد کا ہے)[1]

6903 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَرَبِيعَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْلَةَ امْرَاَةَ اَبِيْ حُذَيْفَةَ اَنْ تُرْضِعَ سَالِمًا مَوْلَى اَبِيْ حُذَيْفَةَ حَتّٰى تَذْهَبَ غَيْرَةُ اَبِيْ حُذَيْفَةَ فَاَرْضَعَتْهُ وَهُوَ رَجُلٌ قَالَ رَبِيعَةُ: وَكَانَ رُخْصَةً لِسَالِمٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6903 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوحذیفہ کی زوجہ سہلہ کو کہا تھا کہ تم ابوحذیفہ کے غلام سالم کو اپنا دودھ پلا دو (اور اس کو اپنا رضاعی بیٹا بنالو) تا کہ ابوحذیفہ کی غیرت کو نقصان نہ ہو، چنانچہ سہلہ نے سالم کو دودھ پلایا اور اس وقت سالم (بڑی عمر کے) آدمی تھے۔ حضرت ربیعہ فرماتے ہیں: یہ فقط حضرت سالم کے لئے رخصت تھی، (کسی اور کے لئے یہ عمل جائز نہیں ہے)

ذِكْرُ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَاسْمُهَا حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا ذکر ان کا نام حمنہ بنت جحش ہے۔

6904 - حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: وَمِنْ نِسَاءِ قُرَيْشٍ اُمُّ حَبِيْبَةَ، وَاسْمُهَا حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ، اُخْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

[1] (یادر ہے کہ اڑھائی سال کے بعد دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی، اور اگر دودھ پلانا ثابت ہو بھی سہی تو اس کا محمل یہ ہوگا کہ انہوں نے کسی برتن وغیرہ میں دودھ نکال دیا ہوگا اور حضرت سالم نے اُس برتن سے پی لیا ہوگا اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ حکم حضرت سالم کے ساتھ خاص ہو)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِيَ مِنْ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ حَلِيفِ بَنِي عَبْدِشَمْسٍ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: قریش کی خواتین میں سے ''ام حبیبہ'' بھی ہیں، ان کا نام حمنہ بنت جحش ہے، آپ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ اُمّ المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔ آپ بنی عبدشمس کے حلیف اسد بن خزیمہ میں سے ہیں۔

6905 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ، ثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ عَارِمٌ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى فِي الْمَسْجِدِ حَبْلًا مَمْدُودًا بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ: مَا هٰذَا الْحَبْلُ؟ فَقِيلَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ تُصَلِّي فَاِذَا اَعْيَتْ تَعَلَّقَتْ بِالْحَبْلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِتُصَلِّ مَا اَطَاقَتْ فَاِذَا اَعْيَتْ فَلْتَقْعُدْ وَحَدَّثَنِي عَلِيٌّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ، ثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، بِمِثْلِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6905 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں دوستونوں کے درمیان ایک رسی بندھی ہوئی دیکھی اور پوچھا: یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ حمنہ بنت جحش نماز پڑھتی ہے، جب وہ تھک جاتی ہے تو اس رسی کے ساتھ لٹک جاتی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جتنی ہمت ہو اتنی نماز پڑھو اور جب تھک جاؤ تو بیٹھ جاؤ۔

امام حاکم فرماتے ہیں: یہی حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے بھی منقول ہے۔

6906 – اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرِ بْنُ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ، وَعَبْدَانُ بْنُ يَزِيدَ الدَّقَّاقُ، بِهَمْدَانَ قَالَا: ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ الْفَرْوِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ اَخِيهِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ، اَنَّهَا قِيلَ لَهَا: قُتِلَ اَخُوكِ . قَالَتْ: رَحِمَهُ اللّٰهُ، اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ، فَقِيلَ لَهَا: قُتِلَ خَالُكِ حَمْزَةُ. فَقَالَتْ: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ، فَقِيلَ لَهَا: قُتِلَ زَوْجُكِ، قَالَتْ: وَاحُزْنَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِلزَّوْجِ مِنَ الْمَرْاَةِ لَشُعْبَةً مَا هِيَ لِشَيْءٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6906 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بارے میں مروی ہے کہ ان کو بتایا گیا کہ تمہارا بھائی شہید ہو گیا، انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اس پر رحمت نازل فرمائے، انا للہ وانا الیہ راجعون، پھر ان کو بتایا گیا کہ تمہارے ماموں حضرت حمزہ شہید ہو گئے، انہوں نے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون، ان کو بتایا گیا کہ تمہارا شوہر شہید ہو گیا ہے، انہوں نے کہا: واحزناہ، (ہائے افسوس) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت کے دل میں شوہر کے بارے میں ایسی محبت ہوتی ہے جو کسی دوسرے کے لئے ہو ہی

6905: مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند انس بن مالك رضی الله تعالى عنه - حديث: 12689

نہیں سکتی۔

6907 – اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الدَّبَّاسُ، بِمَكَّةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ الصَّائِغُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، اَنَّ عَائِشَةَ، اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ وَهِيَ امْرَاَةُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَهِيَ اُخْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَدَّثَتْهُ اَنَّهَا اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَاسْتَفْتَتْهُ فِي ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ لَكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ فِي مِرْكَنٍ حَتّٰى تَعْلُوَ الْمَاءَ حُمْرَةُ الدَّمِ ثُمَّ تَقُومُ فَتُصَلِّي

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اُمّ حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں، یہ اُمّ المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئیں اورعرض کی کہ ان کوگزشتہ سات سالوں سے مسلسل حیض آرہا ہے،ان کے لئے نماز کا کیا حکم ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ بیماری کی وجہ سے خون آرہا ہے،تم (ہرنماز کے وقت کے لئے) غسل کر کے نماز ادا کرلیا کرو۔اس کے بعدوہ ایک ٹب میں نہایا کرتی تھیں، جب خون کی رنگت پر پانی غالب ہوجاتا توٹب سے باہر آجاتیں اورنماز پڑھ لیتی تھیں۔

ذِكْرُ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِي حُبَيْشٍ وَهِيَ مِنْ بَنِي اَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزّٰى
وَهِيَ خَالَةُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ الْمَكِّيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کا ذکر

آپ بنی اسد بن عبدالعزیٰ میں سے ہیں، آپ عبداللہ بن ابی ملیکہ کی خالہ ہیں۔

6908 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْحَافِظُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُو قِلَابَةَ، ثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، اَنَّ خَالَتَهُ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِي حُبَيْشٍ، اَتَتْ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: اِنِّي اَخَافُ اَنْ اَكُونَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، لَمْ اُصَلِّ مُنْذُ نَحْوٍ مِنْ سَنَتَيْنِ، فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لِتَدَعِ الصَّلَاةَ فِي كُلِّ شَهْرٍ اَيَّامَ قُرُوئِهَا ثُمَّ تَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَاِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6908 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں:ان کی خالہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اورعرض کی: مجھے ڈرلگتا ہے کہ کہیں میں دوزخی نہ ہوجاؤں، میں تقریباً دوسالوں سے نماز نہیں پڑھ سکی، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرمہینے میں اپنے حیض کے دنوں کے برابرنماز کا ناغہ کیا کرواورباقی دنوں میں ہرنماز (کے وقت) کے لئے تازہ وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرو، یہ (حیض نہیں ہے بلکہ یہ) بیماری کی وجہ سے خون آتا ہے۔

ذِكْرُ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُجَلِّلِ الْقُرَشِيَّةِ أُمِّ جَمِيلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

ام جمیل حضرت فاطمہ بنت مجلل قرشیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6909 - حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ بِالطَّابَرَانِ، وَاَبُوْ يَحْيَى الْخَتَنُ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى قَالَا: صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا اَبِى، عَنْ جَدِّى مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ اُمِّهِ اُمِّ جَمِيلٍ، قَالَتْ: اَقْبَلْتُ بِكَ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ بِلَيْلَةٍ اَوْ لَيْلَتَيْنِ طَبَخْتُ لَكَ طَبِيخًا فَفَنِيَ الْحَطَبُ فَخَرَجْتُ اَطْلُبُ الْحَطَبَ فَتَنَاوَلْتُ الْقِدْرَ فَانْكَفَأَتْ عَلَى ذِرَاعِكَ فَقَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَاَتَيْتُ بِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاطِبٍ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ سُمِّيَ بِكَ فَمَسَحَ عَلَى رَاْسِكَ وَدَعَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيكَ وَجَعَلَ يَتْفُلُ عَلَى يَدِكَ وَيَقُوْلُ: اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ، اشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا قَالَتْ: فَمَا قُمْتُ بِكَ مِنْ عِنْدِهِ حَتّٰى بَرِئَتْ يَدُكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6909 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ محمد بن حاطب اپنی والدہ اُمّ جمیل کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتی ہیں) میں تجھے لے کر ہجرت کے لئے روانہ ہوئی، جب میں مدینہ منورہ سے ایک رات یا دوراتوں کے فاصلے پر تھی، میں تیرے لئے کھانا پکا رہی تھی کہ ایندھن ختم ہوگیا، میں لکڑیاں جمع کرنے کے لئے نکلی تو مجھے ایک ہنڈیا ملی، (میں وہ اپنے ساتھ اپنے خیمے میں لے آئی) وہ ہنڈیا تیری ٹانگ پر گری تھی (جس کی وجہ سے زخم ہوگیا تھا) میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے گئی، میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ یہ محمد بن حاطب ہے، یہ پہلا بچہ تھا جس کا یہ نام رکھا گیا تھا، حضور ﷺ نے تیرے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا اور برکت کی دعا فرمائی، پھر تیرے منہ میں اپنا لعاب دہن مبارک ڈالا، اور تیرے ہاتھ پر بھی لعاب دہن مبارک لگایا تھا اور تیرے لئے یہ دعا بھی کی تھی۔

اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ، اشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

''اے اللہ، اے انسانوں کے پالنے والے، شفاء عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفاء کے علاوہ کوئی شفا نہیں ہے الٰہی ایسی شفاء عطا فرما کہ کوئی کمی باقی نہ رہے

آپ فرماتی ہیں: میں ابھی حضور ﷺ کی بارگاہ سے اٹھی نہیں تھی کہ (رسول اللہ ﷺ کے دم کی برکت سے) تیرا بازو ٹھیک ہوگیا تھا۔

ذِكْرُ اُمِّ اَيْمَنَ مَوْلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَاضِنَتِهِ

رسول اللہ ﷺ کی کنیز حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا اور ان کی دایہ کا ذکر

6910 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

عُمَرَ، قَالَ: وَمِنْهُنَّ اُمُّ اَيْمَنَ مَوْلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَاضِنَتُهُ وَاسْمُهَا بَرَكَةُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَّثَهَا خَمْسَةَ اَجْمَالٍ وَقِطْعَةَ غَنَمٍ فَاَعْتَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّ اَيْمَنَ حِيْنَ تَزَوَّجَ خَدِيْجَةَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَيْدُ بْنُ يَزِيْدَ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَوَلَدَتْ لَهُ اَيْمَنَ فَقُتِلَ يَوْمَ خَيْبَرَ شَهِيْدًا، وَكَانَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ لِخَدِيْجَةَ فَوَهَبَتْهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَعْتَقَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَوَّجَهُ اُمَّ اَيْمَنَ بَعْدَ النُّبُوَّةِ فَوَلَدَتْ لَهُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ

محمد بن عمر کہتے ہیں: اورام ایمن رسول اللہ ﷺ کی باندی اور آپ ﷺ کی حاضنہ (بچے کی پرورش کرنے والی دایہ) ان کا نام ''برکت'' ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو پانچ اونٹ اور بکریوں کا ایک ریوڑ عطافرمایا تھا، رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا تو ان کو آزاد کر دیا تھا، اُمّ ایمن نے عبید بن یزید (جن کا تعلق بنی حارث بن خزرج کے ساتھ تھا) کے ساتھ نکاح کیا، ان کے ہاں ایک لڑکی ایمن پیدا ہوئی، جنگ خیبر میں عبید بن یزید شہید ہو گئے، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما حضرت خدیجہ کے غلام تھے، انہوں نے یہ غلام رسول اللہ ﷺ کو تحفے میں دے دیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان کو آزاد کر کے اُمّ ایمن کے ساتھ ان کا نکاح کر دیا، (ام ایمن کے ساتھ نکاح کا یہ واقعہ اعلان نبوت سے پہلے کا ہے) ام ایمن کے ہاں اس نکاح سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

6911 – فَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ شَيْخٍ، مِنْ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِاُمِّ اَيْمَنَ: يَا اُمَّهْ وَكَانَ اِذَا نَظَرَ اِلَيْهَا قَالَ: هٰذِهِ بَقِيَّةُ اَهْلِ بَيْتِي

✧✧ بنی سعد بن بکر کے ایک بزرگ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ حضرت اُمّ ایمن کو ''یاامہ'' کہہ کر پکارا کرتے تھے، اور رسول اللہ ﷺ جب بھی اُمّ ایمن کی طرف دیکھتے تو فرماتے: یہ میرے گھرانے کی بقیہ ہے:

6912 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِيُّ، ثَنَا شَبَابَةُ، ثَنَا اَبُوْ مَالِكٍ النَّخَعِيُّ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ اُمِّ اَيْمَنَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ اِلَى فَخَّارَةٍ مِنْ جَانِبِ الْبَيْتِ فَبَالَ فِيْهَا فَقُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا عَطْشَى فَشَرِبْتُ مِنْ فِي الْفَخَّارَةِ وَاَنَا لَا اَشْعُرُ، فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا اُمَّ اَيْمَنَ قُوْمِي اِلَى تِلْكَ الْفَخَّارَةِ فَاَهْرِيْقِي مَا فِيْهَا قُلْتُ: قَدْ وَاللّٰهِ شَرِبْتُ مَا فِيْهَا. قَالَ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ: اَمَا اِنَّكِ لَا يَفْجَعُ بَطْنُكِ بَعْدَهُ اَبَدًا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6912 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ رات کے وقت بیدار ہوئے، کمرے کے کونے میں رکھے ہوئے ایک پیالے میں پیشاب کیا، رات میں میری آنکھ کھلی، مجھے اس وقت پیاس لگ رہی تھی، میں نے اس پیالے سے پی لیا، مجھے ذرا بھی اندازہ نہ ہوا کہ میں نے پیشاب پی لیا ہے، صبح ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اُمّ ایمن! اٹھو اور فلاں

پیالے میں جو کچھ ہے اس کو انڈیل دو، میں نے کہا: اللہ کی قسم! یارسول اللہ ﷺ میں نے تو اس کو پی لیا ہے، راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ مسکرائے حتیٰ کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہوگئے، آپ ﷺ نے فرمایا: آج کے بعد تجھے پیٹ کی بیماری کبھی نہیں لگے گی۔

6913 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: تُوُفِّيَتْ اُمُّ اَيْمَنَ مَوْلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَاضِنَتُهُ فِي اَوَّلِ خِلَافَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧مصعب بن عبداللہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی باندی اور حاضنہ (بچے کی پرورش کرنے والی دایہ) حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا کا انتقال حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے اوائل میں ہوا۔

6914 – حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رُمَيْحٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، قَالَ: خَاصَمَ ابْنُ اَبِي الْفُرَاتِ مَوْلَى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ الْحَسَنَ بْنَ اُمَيَّةَ وَنَازَعَهُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ اَبِي الْفُرَاتِ فِي كَلَامِهِ: يَا ابْنَ بَرَكَةَ تُرِيدُ اُمَّ اَيْمَنَ فَقَالَ الْحَسَنُ: اشْهَدُوا وَرَفَعَهُ اِلَى اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ قَاضِي الْمَدِينَةِ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ، لِابْنِ اَبِي الْفُرَاتِ: مَا اَرَدْتَ بِقَوْلِكَ لَهُ يَا ابْنَ بَرَكَةَ فَقَالَ: سَمَّيْتُهَا بِاسْمِهَا . قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اِنَّمَا اَرَدْتَ بِهٰذَا التَّصْغِيرَ بِهَا وَحَالُهَا مِنَ الْاِسْلَامِ حَالُهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَهَا: يَا اُمَّهْ وَيَا اُمَّ اَيْمَنَ لَا اَقَالَنِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ اَقَلْتُكَ فَضَرَبَهُ سَبْعِينَ سَوْطًا

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6914 – حذفه الذهبي من التلخيص

✧✧یحییٰ بن محمد بن صاعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، محمد بن صاعد بیان کرتے ہیں کہ اسامہ بن زید کے غلام ابن ابی فرات کا حسن بن امیہ کے ساتھ جھگڑا ہوگیا، ابن ابی فرات نے اپنی گفتگو میں اُسے کہا: اے ابن برکۃ! تو ام ایمن کا ارادہ رکھتا ہے؟ حسن نے اس بات پر گواہ قائم کئے اور اس کا معاملہ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے پاس لے گئے، یہ ان دنوں مدینہ منورہ کے قاضی تھے، وہاں جا کر حسن نے پورا قصہ سنایا۔ ابوبکر نے ابن فرات سے کہا: تو نے اس کو ''یا ابن برکۃ'' کہا، اس سے تیری کیا مراد تھی؟ انہوں نے کہا: میں نے اس کا اصل نام لیا تھا، ابوبکر نے کہا: تو نے تصغیر کے اس لفظ کے ساتھ ان کا نام لیا ہے، حالانکہ وہ مسلمان ہیں، اور رسول اللہ ﷺ ان کو ''یا امہ'' اور یا ام ایمن'' کہا کرتے تھے، اگر میں تیرے قتل کی سزا سنا دوں تو اللہ تعالیٰ اس پر میری پکڑ نہیں فرمائے گا۔ پھر ان کو ستر کوڑوں کی سزا دی گئی۔

ذِكْرُ اَرْوَى بِنْتِ كَرِيزٍ الْقُرَشِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت اروی بنت کریز قرشیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6915 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: اَسْلَمَتْ اَرْوَى بِنْتُ كَرِيزِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِشَمْسٍ وَهَاجَرَتْ اِلَى الْمَدِينَةِ

وَمَاتَتْ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧مصعب بن عبداللہ زبیری بیان کرتے ہیں کہ اروی بنت کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبدشمس اسلام لائیں، اور مدینہ منورہ کی جانب ہجرت بھی کی، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ان کا انتقال ہوا۔

ذِكْرُ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کا ذکر

6916 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَاَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ اُمُّهَا قُتَيْلَةُ بِنْتُ عَبْدِالْعُزّٰى بْنِ اَسْعَدَ بْنِ جَابِرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ حِسْلِ بْنِ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَهِيَ اُخْتُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ لِاَبِيهِ وَاُمِّهِ، اَسْلَمَتْ قَدِيمًا بِمَكَّةَ وَبَايَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فَوَلَدَتْ لَهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَعُرْوَةَ وَعَاصِمًا وَالْمُهَاجِرَ وَخَدِيْجَةَ الْكُبْرَى وَاُمَّ الْحَسَنِ وَعَائِشَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ سَبْعَةً

✧✧محمد بن عمر فرماتے ہیں: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کی والدہ کا نام ''قتیلہ بنت عبدالعزیٰ بن اسعد بن جابر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی'' ہے۔ آپ حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی حقیقی بہن ہیں، مکہ میں بہت پہلے پہل اسلام لے آئی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت بھی کی، زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے ان کا نکاح ہوا، ان کے ہاں ''عبداللہ، عروہ اور عاصم، مہاجر، خدیجۃ الکبریٰ، ام حسن، اور عائشہ بنت زبیر'' سات بچے پیدا ہوئے۔

6917 – اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي، بِمَرْوَ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا اتَّخَذَتْ خِنْجَرًا فِي زَمَنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ فِي الْفِتْنَةِ فَوَضَعَتْهُ تَحْتَ مِرْفَقِهَا فَقِيْلَ لَهَا: مَا تَصْنَعِيْنَ بِهٰذَا؟ قَالَتْ: اِنْ دَخَلَ عَلَيَّ لِصٌّ بَعَجْتُ بَطْنَهُ وَكَانَتْ عَمْيَاءَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 917 – حذفه الذهبي من التلخيص

✧✧حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے کہ حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے فتنہ کے زمانہ انہوں نے ایک خنجر بنوا کر رکھا ہوا تھا، میں نے وہ خنجر ان کی کہنی کے نیچے رکھ دیا، ان سے کسی نے پوچھا: آپ اس خنجر کا کیا کریں گی؟ انہوں نے جواب دیا: اس لئے کہ اگر میرے پاس کوئی چور وغیرہ آ جائے تو میں اس کا پیٹ پھاڑ دوں گی۔ آپ آنکھوں سے معذور تھیں۔

6918 – اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: مَاتَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ بَعْدَ قَتْلِ ابْنِهَا عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِلَيَالٍ، وَكَانَ قَتْلُهُ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ جُمَادَى الْاُوْلَى سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ

✧✧مصعب بن عبداللہ فرماتے ہیں: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما اپنے بیٹے عبداللہ بن زبیر کے قتل کے چند دن بعد انتقال کر گئیں، ان کے بیٹے کا قتل سن ۷۳ ہجری میں ۱۷ جمادی الاولیٰ کو منگل کے دن ہوا۔

ذِكْرُ ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہما کا ذکر

6919 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: " وَضُبَاعَةُ بِنْتُ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ زَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرِو بْنِ ثَعْلَبَةَ فَوَلَدَتْ لَهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَكَرِيمَةَ، وَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ يَوْمَ الْجَمَلِ مَعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ قَتِيلًا فَقَالَ: بِئْسَ ابْنُ الْاُخْتِ "

✧✧مصعب بن عبداللہ زبیری بیان کرتے ہیں: ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب بن ہاشم کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقداد بن عمرو بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے کیا، ان کے ہاں عبداللہ اور کریمہ پیدا ہوئے، اور عبداللہ جنگ جمل میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حمایت میں لڑتے ہوئے شہید ہوئے، ان کی نعش مبارک پڑی ہوئی تھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے پاس سے گزرے تو فرمایا: میرا بھانجا کتنا برا ہے۔

6920 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْدِيِّ بْنِ رُسْتُمٍ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ، ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ الْحَكَمِ، عَنْ اُخْتِهَا ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ، اَنَّهَا دَفَعَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمًا فَنَهَسَ مِنْهُ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6920 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧حضرت ضباعہ بنت زبیر کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بھیجا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ گوشت کھایا، بعد میں بغیر وضو دہرائے نماز پڑھی۔

وَاَمَّا اُخْتُهَا اُمُّ الْحَكَمِ بِنْتِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

ان کی بہن حضرت اُمّ حکم بنت زبیر رضی اللہ عنہما کا ذکر

6921 – فَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَاُمُّ الْحَكَمِ بِنْتُ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ تَزَوَّجَهَا رَبِيعَةُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَوَلَدَتْ لَهُ مُحَمَّدًا وَعَبَّاسًا وَعَبْدَ الشَّمْسِ وَعَبْدَ الْمُطَّلِبِ وَاُمَيَّةَ وَاَرْوَى الْكُبْرٰى

✧✧محمد بن عمر فرماتے ہیں: ''ام حکم بنت زبیر بن عبدالمطلب بن ہاشم رضی اللہ عنہما کی شادی ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب

سے ہوئی، ان کے ہاں محمد، عباس، عبدشمس، عبدالمطلب، امیہ اور اروی کبری پیدا ہوئے۔

6922 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَارِثِيُّ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ اُمِّ الْحَكَمِ بِنْتِ الزُّبَيْرِ، اَنَّهَا نَاوَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفًا مِنْ لَحْمٍ فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ قَدْ وَهِمَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي هٰذَا الِاسْمِ فَقَالَ: اُمُّ حَكِيمٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6922 – روى حماد بن سلمة عن قتادة عن إسحاق بن عبد الله عنها ولم يصح

✧✧ ام حکم بنت زبیر کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو گوشت پیش کیا، حضور ﷺ نے اس میں سے کھایا، پھر بغیر وضو دوبارہ نماز پڑھی۔

اس حدیث میں حماد بن سلمہ کو ان کے نام میں وہم ہوا، انہوں نے ان کا نام "(ام حکم کی بجائے) ام حکیم بیان کیا ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل حدیث سے واضح ہے)

6923 - كَمَا حَدَّثَنَاهُ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ الْعَدْلُ. ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارٍ، مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، عَنْ اُمِّ حَكِيمٍ ابْنَةِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، قَالَتْ: اَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِي عَظْمًا فَجَاءَ بِلَالٌ فَاَذَّنَهُ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 6923 – حذفه الذهبي من التلخيص

✧✧ حماد بن سلمہ، بنی ہاشم کے غلام عمار سے روایت کرتے ہیں کہ ام حکیم بنت عبدالمطلب فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے پاس گوشت کھایا، حضرت بلال نے آ کر اذان دی، حضور ﷺ نے نیا وضو کئے بغیر نماز پڑھائی (جس سے ثابت ہوتا ہے کہ گوشت کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔)

ذِكْرُ اُمَامَةَ بِنْتِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت امامہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کا ذکر

6924 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَاُمَامَةُ بِنْتُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ، وَاُمُّهَا سَلْمَى بِنْتُ عُمَيْسِ بْنِ مَعْدِ بْنِ تَيْمٍ، اُخْتُ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ عَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَتْ عَنْهُ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: اور امامہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب بن ہاشم۔ ان کی والدہ "سلمی بنت عمیس بن معد بن تیم" ہیں۔ آپ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد زندہ رہیں اور آپ ﷺ سے روایت بھی کی ہے۔

6925 - حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمُزَكِّيُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ، ثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، وَهُوَ اَخُو اُمَامَةَ بِنْتِ حَمْزَةَ لِاُمِّهَا، عَنْ اُخْتِهِ اُمَامَةَ بِنْتِ حَمْزَةَ، اَنَّ مَوْلًى لَهَا تُوُفِّيَ وَلَمْ يَتْرُكْ اِلَّا ابْنَةً وَاحِدَةً، فَقَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ لِابْنَتِهِ النِّصْفَ وَلِابْنَةِ حَمْزَةَ النِّصْفَ

✧✧ عبداللہ بن شداد، امامہ بنت حمزہ کے ماں شریکی بھائی (اخیافی بھائی) ہیں، آپ اپنی بہن امامہ بنت حمزہ سے روایت کرتے ہیں کہ امامہ کا آزادکردہ غلام فوت ہوگیا، اور اس کی صرف ایک بیٹی ہی تھی، رسول اللہ ﷺ نے اس کی بیٹی کے لئے آدھا مال اور حمزہ کی بیٹی کے لئے باقی آدھا مال دینے کا فیصلہ فرمایا۔

ذِكْرُ اُمِّ رِمْثَةَ

ام رمثہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

وَقِيلَ رُمَيْثَةُ اُمُّ الْحَكِيمِ الْمُطَّلِبِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَسْلَمَتْ وَبَايَعَتْ، يُرْوَى لَهَا حَدِيْثُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ان کا نام رمیثہ اُمّ حکیم مطلبیہ رضی اللہ عنہا ہے، آپ اسلام بھی لائیں، اور حضور ﷺ کی بیعت بھی کی، وہ حدیث پاک انہی سے مروی ہے، جس میں یہ ہے کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات پر عرش بھی لرز اٹھا تھا۔

ذِكْرُ اُمِّ كُلْثُومٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا ذکر

6926 - حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: اُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ اَبِي مُعَيْطٍ اُمُّهَا اَرْوَى بِنْتُ كَرِيزٍ اَسْلَمَتْ اُمُّ كُلْثُومٍ وَبَايَعَتْ قَبْلَ الْهِجْرَةِ وَهِيَ اَوَّلُ مَنْ هَاجَرَ مِنَ النِّسَاءِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری بیان کرتے ہیں ''ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط''۔ ان کی والدہ اروی بنت کریز ہیں۔ حضرت اُمّ کلثوم اسلام ہجرت سے پہلے اسلام لائی تھیں اور انہوں نے حضور ﷺ کی بیعت بھی کی تھی، رسول اللہ ﷺ کے بعد ہجرت کرنے والی خواتین میں یہ سب سے پہلی خاتون ہیں۔

6927 - حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: "لَا يُعْلَمُ قُرَشِيَّةٌ خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِ اَبَوَيْهَا مُسْلِمَةً مُهَاجِرَةً اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ اِلَّا اُمُّ كُلْثُومٍ بِنْتُ عُقْبَةَ خَرَجَتْ مِنْ مَكَّةَ وَحْدَهَا وَصَاحَبَتْ رَجُلًا مِنْ خُزَاعَةَ حَتّٰى قَدِمَتِ الْمَدِيْنَةَ فِي هُدْنَةِ الْحُدَيْبِيَةِ فَخَرَجَ فِي اَثَرِهَا اَخَوَاهَا الْوَلِيدُ وَعُمَارَةُ فَقَدِمَا وَقْتَ قُدُومِهَا فَقَالَا: يَا مُحَمَّدُ لَنَا بِشَرْطِنَا وَمَا عَاهَدْتَنَا عَلَيْهِ وَفِيهَا نَزَلَتْ: (اِذَا

جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٌ) (الممتحنة: 10) الْآيَةَ، وَلَمْ يَكُنْ لَهَا بِمَكَّةَ زَوْجٌ، فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ تَزَوَّجَهَا زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَقُتِلَ عَنْهَا فَتَزَوَّجَهَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فَوَلَدَتْ لَهُ زَيْنَبَ فَطَلَّقَهَا، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَوَلَدَتْ لَهُ إِبْرَاهِيمَ وَحُمَيْدًا وَمَاتَ عَنْهَا فَتَزَوَّجَهَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَمَاتَتْ عَنْهُ"

✧✧ محمد بن عمر کہتے ہیں: اُمّ کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ اور کوئی قرشی خاتون ایسی نہیں ہے جو اپنے ماں باپ کے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف مہاجر ہو کر نکلی ہو۔ آپ مکہ مکرمہ سے اکیلی تن تنہا نکل پڑی، بنی خزاعہ کا ایک آدمی ان کے ہمراہ ہو گیا، (یہ واقعہ صلح حدیبیہ کے موقعہ پر پیش آیا تھا) وہ لوگ چلتے چلتے مدینہ منورہ میں پہنچے تو ان کے بھائی ولید اور عمارہ بھی ان کے تعاقب میں نکل پڑے، جب حضرت اُمّ کلثوم مدینہ منورہ پہنچی، ساتھ ہی ان کے بھائی بھی مدینہ شریف آ پہنچے، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے محمد! آپ نے ہمارے ساتھ جو معاہدہ اور شرائط طے کی تھیں ان پر عمل کیا جائے

انہی کے بارے میں سورہ ممتحنہ کی یہ آیت نازل ہوئی

يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَ لَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ وَ اٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ وَ لَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَ لْيَسْئَلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (الممتحنه:10)

''اے ایمان والو جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں کفرستان سے اپنے گھر چھوڑ کر آئیں تو ان کا امتحان کرو اللہ ان کے ایمان کا حال بہتر جانتا ہے پھر اگر تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں تو انہیں کافروں کو واپس نہ دو نہ یہ انہیں حلال نہ وہ انہیں حلال اور ان کے کافر شوہروں کو دے دو جو ان کا خرچ ہوا اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان سے نکاح کرلو جب ان کے مہر انہیں دو اور کافرنیوں کے نکاح پر جمے نہ رہو اور مانگ لو جو تمہارا خرچ ہوا اور کافر مانگ لیں جو انہوں نے خرچ کیا یہ اللہ کا حکم ہے وہ تم میں فیصلہ فرماتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

مکہ مکرمہ میں ان کی شادی نہیں ہوئی تھی، جب آپ مدینہ منورہ آئیں تو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کیا، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے ان سے شادی کی، ان کے ہاں ایک لڑکی زینب پیدا ہوئی، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے ان کو طلاق دے دی، ان کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے شادی کی، ان کے ہاں ابراہیم اور حمید پیدا ہوئے، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو اس کے بعد انہوں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے نکاح کیا، انہیں کی زوجیت میں ان کا وصال ہوا۔

ذِكْرُ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

ام خالد بن خالد رضی اللہ عنہا کا ذکر

6928 – حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِیُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِیُّ، قَالَ: وَاُمُّ خَالِدٍ اسْمُهَا اَمَةُ بِنْتُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بْنِ اُمَيَّةَ وَكَانَ خَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ قَدْ هَاجَرَ اِلٰى اَرْضِ الْحَبَشَةِ وَمَعَهُ امْرَاَتُهُ هُمَيْنَةُ بِنْتُ خَلَفٍ فَوَلَدَتْ لَهُ هُنَاكَ اَمَةَ بِنْتَ خَالِدٍ فَلَمْ يَزَلْ بِاَرْضِ الْحَبَشَةِ حَتّٰى قَدِمُوا مَعَ اَهْلِ السَّفِينَتَيْنِ، وَقَدْ بَلَغَتْ اَمَةُ وَعَقَلَتْ وَتَزَوَّجَهَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فَوَلَدَتْ لَهُ عُمَرَ وَخَالِدًا ابْنَیِ الزُّبَيْرِ وَعَاشَتْ وَعَمَّرَتْ وَرَوَتْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧مصعب بن عبداللہ زبیری بیان کرتے ہیں: امّ خالد کا نام ''امہ بنت خالد بن سعید بن العاص بن امیہ'' ہے۔ خالد بن سعید رضی اللہ عنہ سرزمین حبشہ کی جانب ہجرت کر گئے تھے، ان کے ہمراہ ان کی زوجہ ''ہمینہ بنت خلف'' بھی تھی، حبشہ میں ان کے ہاں امہ بنت خالد پیدا ہوئیں، یہ مسلسل حبشہ میں ہی رہے حتیٰ کہ دوکشتیوں والوں کے ہمراہ یہ واپس آ گئے، اس وقت ''امہ'' عاقل بالغ ہو چکی تھی، حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے ان سے شادی کی، ان کے ہاں حضرت زبیر کے دو بیٹے عمر اور خالد پیدا ہوئے، حضرت امہ رضی اللہ عنہا نے لمبی عمر پائی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بھی کی۔

6929 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْدِیٍّ، ثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اُمَّ خَالِدٍ بِنْتَ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

✧✧ام خالد بنت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عذاب قبر سے پناہ مانگتے ہوئے سنا۔

ذِكْرُ فَاطِمَةَ بِنْتِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ

حضرت فاطمہ بنت عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6930 – اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، ثَنَا جَدِّیْ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِیْ اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِیْ اَخِی اَبُوْ بَكْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ عُتْبَةَ "اَنَّ اَبَا حُذَيْفَةَ، ذَهَبَ بِهَا وَبِاُخْتِهَا هِنْدٍ يُبَايِعَانِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اشْتَرَطَ عَلَيْهِنَّ قَالَتْ هِنْدٌ: اَوَ تَعْلَمُ فِی نِسَاءِ قَوْمِكَ مَنْ هٰذِهِ الْهَنَاتِ وَالْعَاهَاتِ شَيْئًا؟ فَقَالَ لَهَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ: اِيهَا فَبَايِعِيهِ فَاِنَّهُ هٰكَذَا يَشْتَرِطُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6930 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧حضرت فاطمہ بنت عتبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ابوحذیفہ ان کو ان کی بہن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرانے لے گیا،

جب رسول اللہ ﷺ نے ان کو اسلام کی شرائط بتائیں تو ہند نے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کی قوم کی خواتین پر اس طرح کی مصیبتوں اور آفتوں میں سے کوئی آتی ہے؟ حضرت ابوحذیفہ نے فرمایا: ادھر آؤ اور ان کی بیعت کرلو، حضور ﷺ کی شرائط یہی ہوتی ہیں۔

ذِكْرُ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَيْسَتْ بِأُخْتِ زَيْنَبَ هٰذِهٖ غَيْرُهَا

حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کا ذکر

یہ حمنہ حضرت زینب کی بہن نہیں ہے، یہ کوئی دوسری حمنہ ہیں۔

6931 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَحَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ كَانَتْ عِنْدَ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ وَقُتِلَ عَنْهَا يَوْمَ اُحُدٍ فَتَزَوَّجَهَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَوَلَدَتْ لَهٗ مُحَمَّدَ بْنَ السَّجَّادِ، وَبِهٖ كَانَ يُكَنّٰى وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ طَلْحَةَ

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: اور حمنہ بنت جحش حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ جنگ احد میں شہید ہوگئے، تو حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے شادی کی۔ ان کے ہاں محمد بن سجاد پیدا ہوئے، انہی کے نام سے ان کی کنیت رکھی گئی اور دوسرا بیٹا عبداللہ بن طلحہ پیدا ہوا۔

6932 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَبُوْ عُتْبَةَ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ حَمْنَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ فَرُبَّ مُتَخَوِّضٍ فِي الدُّنْيَا مِنْ مَالِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لَيْسَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا النَّارُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6932 -- سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک دنیا سرسبز و شاداب اور میٹھی ہے، بہت سارے لوگ اللہ اور اس کے رسول کے مال (کی ادائیگی کئے بغیر) دنیا میں ڈوبے رہتے ہیں، قیامت کے دن ان کے لئے آگ کے سوا اور کچھ نہیں ہوگا۔

ذِكْرُ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا کا ذکر

6933 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: وَاُمُّ قَيْسٍ بِنْتُ مِحْصَنِ بْنِ خَوَّاتٍ اُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ اَسْلَمَتْ قَدِيمًا بِمَكَّةَ وَهَاجَرَتْ اِلَى الْمَدِينَةِ مَعَ اَهْلِ بَيْتِهَا وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَتْ عَنْهُ

حضرت مصعب بن عبداللہ زبیری بیان کرتے ہیں: اورام قیس بنت محصن بن خوات۔ حضرت عکاشہ بن محصن کی بہن ہیں، آپ پہلے پہل مکہ مکرمہ میں ہی اسلام لے آئی تھیں، اوراپنے گھر والوں کے ہمراہ ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلی گئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کے وصال مبارک کے بعد زندہ رہیں اورحضور ﷺ سے روایت بھی کی۔

6934 – اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْحَرَشِيُّ، ثَنَا سَعِيدٌ اَبُوْ غَانِمٍ، مَوْلَى سُلَيْمَانَ بْنِ عَلِيٍّ، ثَنَا نَافِعٌ، اَنَّ اُمَّ قَيْسٍ، حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِهَا آخِذًا بِيَدِهَا فِي سِكَّةِ الْمَدِينَةِ حَتَّى انْتَهَى اِلَى الْبَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَقَالَ: يَا اُمَّ قَيْسٍ قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: اَتَرَيْنَ هٰذِهِ الْمَقْبَرَةَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: يُبْعَثُ مِنْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَقَامَ عُكَّاشَةُ فَقَالَ: وَاَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: وَاَنْتَ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: وَاَنَا. فَقَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ

ام قیس بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کا ہاتھ تھامے مدینہ منورہ کی ایک گلی میں نکلے اور چلتے چلتے بقیع غرقد تک جا پہنچے، (وہاں پہنچ کر) حضور ﷺ نے مجھے آواز دی، اے اُم قیس! میں نے کہا: لبیک وسعدیک یارسول اللہ ﷺ، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ قبرستان دیکھ رہی ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن یہاں سے ستر ہزار افراد ایسے اٹھائے جائیں گے، جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے، وہ بلاحساب جنت میں داخل ہوں گے۔ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ اٹھ کر کھڑے ہوئے اورعرض کی: یارسول اللہ ﷺ اور میں بھی (بغیر حساب کے جنت میں جاؤں گا؟) حضور ﷺ نے فرمایا: (جی ہاں) اورتم بھی (بغیر حساب کے جنت میں جاؤ گے) ایک اورآدمی نے کہا: اور میں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تم پر بازی لے گیا ہے۔

ذِكْرُ جُذَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْاَسَدِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت جذامہ بنت وہب الاسدیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6935 – حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: جُذَامَةُ بِنْتُ جَنْدَلِ بْنِ وَهْبٍ الْاَسَدِيَّةُ اَسْلَمَتْ بِمَكَّةَ قَدِيمًا وَبَايَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَاجَرَتْ اِلَى الْمَدِيْنَةِ مَعَ اَهْلِهَا

مصعب بن عبداللہ زبیری بیان کرتے ہیں: جذامہ بنت جندل بن وہب اسدیہ رضی اللہ عنہا مکہ میں اسلام کے ابتدائی ایام میں اسلام لے آئی تھیں، اوررسول اللہ ﷺ کی بیعت کی۔ اوراپنے گھر والوں کے ہمراہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔

6936 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ. ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْجَحْشِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اَوْعَبَتْ بَنُو غَانِمِ بْنُ دُوْدَانَ فِي الْهِجْرَةِ رِجَالُهُمْ وَنِسَاءُهُمْ حَتَّى غُلِّقَتْ اَبْوَابُهُمْ، فَخَرَجَ مِنَ النِّسَاءِ فِي الْهِجْرَةِ زَيْنَبُ وَاُمُّ حَبِيبَةَ وَحَمْنَةُ بَنَاتُ جَحْشٍ وَآمِنَةُ بِنْتُ

رُقَيْشٍ وَأُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ بُنَانَةَ وَجُذَامَةُ بِنْتُ جَنْدَلٍ وَكَانَتْ جُذَامَةُ بِنْتُ جَنْدَلٍ تَحْتَ أُنَيْسِ بْنِ قَتَادَةَ بْنِ رَبِيعَةَ مِنَ الْأَوْسِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، وَقُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا وَعَاشَتْ جُذَامَةُ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَتْ عَنْهُ وَقَدْ رَوَتْ عَائِشَةُ عَنْ جُذَامَةَ

✧✧ عمرو بن عثمان جحشی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: بنو غانم بن دودان نے ہجرت کے معاملے میں اپنے مردوں اور عورتوں کو روک لیا حتیٰ کہ ان کے دروازوں پر تالے لگا دیئے۔ چنانچہ ہجرت میں جحش کی تین بیٹیاں، زینب، ام حبیبہ اور حمنہ رضی اللہ عنہن نکلیں اور ام حبیبہ بنت بنانہ اور جذامہ بنت جندل رضی اللہ عنہن بھی نکلیں۔ حضرت جذامہ بنت جندل رضی اللہ عنہا، انیس بن قتادہ بن ربیعہ اوسی کے نکاح میں تھیں، انیس جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے اور جنگ احد میں شہادت پائی، حضرت جذامہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد زندہ رہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بھی کی، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی حضرت جذامہ سے روایت کی ہے۔

6937 – حَدَّثَنَاهُ أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، قَالَا: ثنا أَبُو الْأَسْوَدِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ جُذَامَةَ ابْنَةِ وَهْبٍ الْأَسَدِيَّةِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ هَمَّ أَنْ يَنْهَى عَنِ الْغِيَالِ. قَالَ: فَنَظَرْتُ فَإِذَا فَارِسُ وَالرُّومُ يُغِيلُونَ فَلَا يَضُرُّ ذَلِكَ أَوْلَادَهُمْ. قَالَتْ: وَسُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ؟ فَقَالَ: هُوَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَى إِخْرَاجِ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ دُونَ الزِّيَادَةِ فَإِنَّهَا لِيَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6937 – أخرجا أوله

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت جذامہ بنت وہب اسدیہ سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل کی حالت میں بچے کو دودھ پلانے سے منع فرمایا، آپ فرماتے ہیں: میں نے تحقیق کی تو فارس اور روم کو بھی یہ عمل کرتے ہوئے پایا۔ لیکن اس چیز کا ان کی اولاد پر کوئی مضر اثر نہیں پایا۔ آپ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ بھی پوشیدہ درگور کرنا ہی ہے۔

6937:موطا مالك - كتاب الرضاع' باب جامع ما جاء في الرضاعة - حديث: 1284'صحيح مسلم - كتاب النكاح' باب جواز الغيلة - حديث: 2690'الجامع للترمذي ' ابواب الطب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في الغيلة' حديث: 2053'سنن ابي داود - كتاب الطب' باب في الغيل - حديث: 3402'سنن الدارمي - ومن كتاب النكاح' باب في الغيلة - حديث: 2187'سنن ابن ماجه - كتاب النكاح' باب الغيل - حديث: 2007'السنن للنسائي - كتاب النكاح' الغيلة - حديث: 3291'صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب الهدى - ذكر الإخبار عن جواز إرضاع المراة وإتيان.زوجها إياها في حالتها' حديث: 4257'شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب النكاح' باب وطء الحبالى - حديث: 2851'مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 3103'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' مسند النساء - حديث جدامة بنت وهب' حديث: 26457'المعجم الكبير للطبراني - باب الجيم' جدامة بنت وهب الاسدية - حديث: 20391

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے مالک بن انس کی ابی الاسود سے روایت کردہ حدیث نقل کی ہے البتہ اضافہ نقل نہیں کیا۔ کیونکہ وہ اضافہ یحییٰ بن ایوب کی جانب سے ہے۔

ذِكْرُ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت صفیہ بنت شیبہ بن عثمان رضی اللہ عنہما کا ذکر

6938 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ، قَالَتْ: وَاللّٰهِ لَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَدَاةَ حِيْنَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ ثُمَّ خَرَجَ مِنْهَا وَوَقَفَ عَلَى بَابِهَا وَاَنَّ فِي يَدِهِ لَحَمَامَةً مِنْ عِيدَانٍ كَانَتْ فِي الْكَعْبَةِ فَكَسَرَهَا فَخَرَجَ بِهَا حَتّٰى اِذَا كَانَ عَلَى بَابِ الْكَعْبَةِ رَمَى بِهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6938 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ صفیہ بنت شیبہ بن عثمان فرماتی ہیں: اللہ کی قسم! جس دن صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے اور پھر باہر نکلے (یوں لگتا ہے، جیسے) وہ صبح آج بھی میں دیکھ رہا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے دروازے پر کھڑے ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کعبہ میں موجود بتوں میں سے کبوتر کی ایک مورتی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو توڑ کر باہر پھینک دیا۔

ذِكْرُ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِيْ حُبَيْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کا ذکر

6939 – حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ: فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزّٰى تَزَوَّجَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَحْشِ بْنِ رِيَابٍ فَوَلَدَتْ لَهُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ عَاشَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ وَرَاَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَتْ عَنْهُ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری بیان کرتے ہیں: فاطمہ بنت ابی حبیش بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ۔ حضرت عبداللہ بن جحش بن ریاب رضی اللہ عنہ نے ان سے شادی کی، ان کے ہاں محمد بن عبداللہ بن جحش پیدا ہوئے، حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش نے اپنی زندگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بھی کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بھی کی۔

ذِكْرُ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کا ذکر

6940 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ:

وَبُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزَّى بْنِ قُصَيٍّ، وَهِيَ اُخْتُ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ لِاُمِّهِ، وَهُوَ جَدُّ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ، وَاُمُّ عَبْدِالْمَلِكِ عَائِشَةُ بِنْتُ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ اَبِي الْعَاصِ بْنِ اُمَيَّةَ، عَاشَتْ بُسْرَةُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَتْ عَنْهُ الْخَبَرَ فِي الْوُضُوْءِ لِمَنْ مَسَّ الذَّكَرَ مَشْهُوْرٌ

✦✦ مصعب بن عبداللہ نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ''بسرہ بنت صفوان بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی'' آپ عقبہ ابن ابی معیط کی اخیافی بہن (ماں شریکی بہن) ہیں۔ اور عقبہ بن ابی معیط عبدالملک بن مروان کے دادا ہیں۔ عبدالملک بن مروان کی والدہ عائشہ بنت معاویہ بن مغیرہ بن ابی العاص بن امیہ ہیں۔ حضرت بسرہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد زندہ رہیں، اور حضور ﷺ سے روایت بھی کی ہے۔ ''جس نے ذکر کو چھوا، وہ وضو کرے'' (یہ مستحب ہے) یہ حدیث انہی کی روایت کردہ ہے۔

ذِكْرُ بَرَّةَ بِنْتِ اَبِيْ تَجْرَاةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت برہ بنت ابی تجراۃ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6941 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: وَبَرَّةُ بِنْتُ اَبِيْ تَجْرَاةٍ مَوْلَى بَنِيْ عَبْدِالدَّارِ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ مِنَ الْيَمَنِ مِنَ الْاَزْدِ حُلَفَاءُ لِبَنِيْ عَبْدِالدَّارِ وَلَهُ فِيْهِمْ وِلَادَاتٌ وَاَبُوْ تَجْرَاةٍ بْنُ اَبِيْ فُكَيْهَةَ وَاسْمُهُ يَسَارٌ، وَقَدْ رَوَتْ بَرَّةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✦✦ محمد بن عمر فرماتے ہیں: برہ بنت ابی تجراۃ رضی اللہ عنہا بنی عبدالدار کے موالی میں سے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ یمنی ہیں، قبیلہ ازد سے ہمارا تعلق ہے، بنی عبدالدار کے حلیف ہیں، ان کے ہاں ان کے کئی بچوں کی ولادتیں بھی ہوئی ہیں۔

اورابوتجراۃ ابن ابی فکیہ کا نام ''یسار'' ہے۔ حضرت برہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت بھی کی ہے۔

6942 – حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَمْرِيُّ، حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّهِ صَفِيَّةَ، عَنْ بَرَّةَ بِنْتِ اَبِيْ تَجْرَاةَ، قَالَتْ: "اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَرَادَ اللّٰهُ كَرَامَتَهُ وَابْتِدَاءَهُ بِالنُّبُوَّةِ كَانَ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ اَبْعَدَ حَتّٰى لَا يَرٰى بَيْتًا وَيَقْضِيْ اِلَى الشِّعَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ فَلَا يَمُرُّ بِحَجَرٍ وَلَا بِشَجَرَةٍ اِلَّا قَالَتْ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، وَكَانَ يَلْتَفِتُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَخَلْفَهُ فَلَا يَرٰى اَحَدًا"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6942 – لم يصح يعنی هذا الحديث

✦✦ حضرت برہ بن ابی تجراۃ فرماتی ہیں جب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو عزت وتکریم کا تاج پہنایا، اور آپ ﷺ کی نبوت کے ابتدائی ایام تھے، آپ جب قضائے حاجت کے لئے نکلتے تو بہت دور تک چلے جاتے، اتنے دور جاتے کہ جہاں کسی انسان کی نظر نہ پڑتی ہو، آپ پہاڑوں کی گھاٹیوں میں وادیوں کی گہرایوں میں قضائے حاجت فرماتے

تھے، آپ کسی بھی درخت یا پتھر کے قریب سے گزرتے تو ان پتھروں اور درختوں سے آواز آتی

السلام علیک یارسول اللہ۔ آپ اپنے دائیں بائیں اور پیچھے مڑکر دیکھتے تو کوئی انسان نظر نہ آتا (مطلب یہ کہ وہی درخت اور پتھر آپ ﷺ کی ذات اقدس پر سلام پڑھتے تھے۔

ذِكْرُ حَبِيْبَةَ بِنْتِ اَبِيْ تَجْرَاةٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت حبیبہ بنت ابی تجراۃ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6943 - اَخْبَرَنِيْ مَخْلَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيْرٍ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، ثَنَا الْخَلِيْلُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ نُبَيْهٍ، يُحَدِّثُ عَنْ جَدَّتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ حَبِيْبَةَ بِنْتِ اَبِيْ تَجْرَاةٍ، قَالَتْ: كَانَتْ لَنَا صُفَّةٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَتْ: فَاطَّلَعْتُ مِنْ كَوَّةٍ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَشْرَفْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِذَا هُوَ يَسْعٰى وَيَقُوْلُ لِاَصْحَابِهِ: اسْعَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ قَالَتْ: رَاَيْتُهُ فِيْ شِدَّةِ السَّعْيِ يَدُوْرُ الْاِزَارَ حَوْلَ بَطْنِهِ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ وَفَخِذَيْهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6943 – لم يصح

حضرت حبیبہ بنت تجراۃ فرماتی ہیں: زمانہ جاہلیت میں ہمارا ایک چبوترا ہوتا تھا میں نے اس کے روشن دان سے جھانک کر صفا اور مروہ کے درمیان دیکھا تو مجھے رسول اللہ ﷺ دکھائی دیئے، آپ ﷺ اس وقت سعی کر رہے تھے اور اپنے صحابہ کرام سے فرما رہے تھے، سعی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی فرض کی ہے۔ آپ فرماتی ہیں: میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ سعی کی شدت کی وجہ سے آپ نے اپنا ازار اپنے پیٹ کے گرد باندھ لیا تھا حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ کی بغلوں کی اور رانوں کی سفیدی دیکھی۔

6944 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُنَادِي، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَدِّبُ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ الْمَكِّيُّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ، حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ، عَنْ حَبِيْبَةَ بِنْتِ اَبِيْ تَجْرَاةٍ، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلٰى دَارِ اَبِيْ حُسَيْنٍ فِيْ نِسْوَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهُوَ يَسْعٰى يَدُوْرُ بِهِ اِزَارُهُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ وَهُوَ يَقُوْلُ لِاَصْحَابِهِ: اسْعَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ

حبیبہ بنت ابی تجراۃ فرماتی ہیں: میں چند قریشی خواتین کے ہمراہ ابوحسین کی حویلی میں گئی، رسول اللہ ﷺ اس وقت صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے، تیز دوڑنے سبب آپ ﷺ نے اپنا تہہ بند لپیٹے ہوئے تھے، اور آپ صحابہ کرام سے فرمارہے تھے سعی کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی لازم کی ہے۔

ذِكْرُ اُمِّ فَرْوَةَ بِنْتِ اَبِىْ قُحَافَةَ اُخْتِ اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

ابوقحافہ کی بیٹی، حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کی بہن حضرت اُمّ فروہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6945 – حَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِىُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: وَاُمُّ فَرْوَةَ بِنْتُ اَبِىْ قُحَافَةَ اُخْتُ اَبِىْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ عَمَّةُ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا وَاُمُّهَا هِنْدُ بِنْتُ نُفَيْلِ بْنِ بُجَيْرِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ قُصَيٍّ زَوَّجَهَا اَبُوْ بَكْرِ الْاَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ فَوَلَدَتْ لَهُ مُحَمَّدًا وَاِسْحَاقَ وَحُبَابَةَ وَقُرَيْبَةَ

✧✧ مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں: اورام فروہ بنت ابی قحافہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کی بہن اور اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پھوپھی ہیں۔ ان کی والدہ ''ہند بنت نفیل بن بجیر بن عبید بن قصی'' ہیں۔ حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ نے ان کا نکاح حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے کیا، ان کے ہاں محمد، اسحاق، حبابہ اور قریبہ (چار بچے) پیدا ہوئے۔

ذِكْرُ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت امیمہ بنت رُقیقہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6946 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ التَّمِيمِيَّةِ، قَالَتْ: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى النِّسْوَةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقُلْنَا لَهُ: جِئْنَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نُبَايِعُكَ عَلٰى اَنْ لَّا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَلَا نَسْرِقَ، وَلَا نَزْنِىَ، وَلَا نَقْتُلَ اَوْلَادَنَا، وَلَا نَاْتِىَ بِبُهْتَانٍ نَفْتَرِيهِ بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَاَرْجُلِنَا، وَلَا نَعْصِيَكَ فِىْ مَعْرُوْفٍ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ فَقُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَرْحَمُ بِنَا مِنْ اَنْفُسِنَا فَقُلْنَا: بَايِعْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: اذْهَبْنَ قَدْ بَايَعْتُكُنَّ، اِنَّمَا قَوْلِىْ لِامْرَاَةٍ وَاحِدَةٍ كَقَوْلِىْ لِمِائَةِ امْرَاَةٍ وَمَا صَافَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا اَحَدًا

✧✧ حضرت امیمہ بنت رُقیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے مسلمان خواتین کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی، ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ کی خدمت میں اس چیز کی بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوئی ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے، چوری نہیں کریں گی، زنا نہیں کروائیں گی، اپنی اولادوں کو قتل نہیں کریں گی، کسی پاک باز پر بہتان نہیں لگائیں گی، نیکی کے کام میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی (یوں کہو کہ ہم اپنی) استطاعت کے مطابق (ان تمام گناہوں سے بچتی رہیں گی)، ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ہم پر ہم سے بھی زیادہ رحیم ہیں۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ ہماری بیعت لے لیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے اب تم جاؤ، تمہاری بیعت ہوچکی ہے، میرا کسی ایک خاتون کو بات سمجھا دینا ایسا ہی ہے کہ میں نے سو عورتوں کو سمجھا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے کسی کے ساتھ بھی ہاتھ نہیں ملایا۔

6947 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: اُمَيْمَةُ بِنْتُ رُقَيْقَةَ وَرُقَيْقَةُ اُمُّهَا وَاَبُوْهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بِجَادِ بْنِ عُمَيْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ سَعْدِ بْنِ تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ، وَاُمُّهَا رُقَيْقَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدِ بْنِ اَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزّٰى اُخْتُ خَدِيْجَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْتَزَبَتْ اُمَيْمَةُ فَتَزَوَّجَهَا حَبِيْبُ بْنُ كَعْبِ بْنِ عُتَيْرٍ الثَّقَفِيُّ فَوَلَدَتْ لَهُ النَّهْدِيَّةَ، وَعَاشَتْ اُمَيْمَةُ بِنْتُ رُقَيْقَةَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَتْ عَنْهُ فَحَدَّثَنَا بِصِحَّةِ مَا ذَكَرَهُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْوَاقِدِيُّ "

✧✧ محمد بن عمر فرماتے ہیں: امیمہ بنت رُقیقہ رضی اللہ عنہا۔ رُقیقہ، ان کی والدہ ہیں، اوران کے والد کا نام ''عبداللہ بن بجاد بن عمیر بن حارث بن حارثہ بن سعد بن تیم بن مرہ'' ہے۔ ان کی والدہ ''رُقیقہ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ'' ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہیں، ان کے شوہر کے انتقال کے بعد، حبیب بن کعب بن عتیر ثقفی سے ان کی شادی ہوئی، ان کے ہاں ''نہدیہ'' پیدا ہوئیں، حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد زندہ رہیں، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بھی کی۔

مذکورہ حدیث کی صحت کے حوالے سے ابوعبداللہ واقدی کی درج ذیل حدیث مروی ہے۔

6948 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اُمَيْمَةَ، خَالَةِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُهَا تَقُوْلُ: بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ عَلَيْنَا اَنْ لَّا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا قَالَ: ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ

✧✧ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خالہ حضرت امیمہ فرماتی ہیں: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی، آپ نے ہم سے وعدہ لیا کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی۔ اس کے بعد ابن اسحاق کی ابن المنکدر سے روایت کردہ حدیث کے موافق مفصل حدیث بیان کی۔

ذِكْرُ بَرِيرَةَ مَوْلَاةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى حَدِيْثِ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ باندی حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا ذکر

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے یزید بن رومان کی حدیث نقل کی ہے

6949 – عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ بَرِيرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: فِيَّ ثَلَاثٌ مِنَ السُّنَّةِ: تُصُدِّقَ عَلَيَّ بِلَحْمٍ فَاَهْدَيْتُ اِلٰى عَائِشَةَ، الْحَدِيْثَ، وَكَانَتْ عَلَيَّ تِسْعُ اَوَاقٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اِنْ شَاءَ مَوَالِيكِ عَدَدْتُهَا اِلَيْهِمْ، فِي ذِكْرِ الْوَلَاءِ بِطُوْلِهِ "

✧✧ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میرے بارے تین چیزیں سنت قرار پائی ہیں۔ میرے پاس صدقے کا گوشت آتا تھا، میں وہ گوشت اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو تحفے میں بھیج دیتی تھی، میرے پاس ۹ اوقیہ چاندی تھی، ام المومنین نے

مجھے فرمایا: اگر تیرے موالی چاہیں تو ان کو اپنے اوپر گن سکتے ہیں۔ یہ حدیث ولاء کے ذکر میں ہے مفصل حدیث ہے۔

ذِكْرُ لَيْلَى مَوْلَاةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باندی لیلیٰ رضی اللہ عنہا کا ذکر

6950 – اَخْبَرَنِي مَخْلَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ، ثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوقِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، ثَنَا الْمِنْهَالُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ لَيْلَى، مَوْلَاةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ فَدَخَلْتُ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا وَوَجَدْتُ رِيحَ الْمِسْكِ. فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي لَمْ اَرَ شَيْئًا قَالَ: اِنَّ الْاَرْضَ اُمِرَتْ اَنْ تَكْفِيَهُ مِنَّا مَعَاشِرَ الْاَنْبِيَاءِ قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى: قَدْ بَقِيَ عَلَيَّ فِي الصَّحَابِيَّاتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ جَمَاعَةٌ لَمْ اَذْكُرْهُنَّ اِيثَارًا لِلتَّخْفِيفِ وَخَشْيَةَ تَطْوِيلِ الْكِتَابِ، وَاَيْضًا فَاِنِّي تَرْجَمْتُ كِتَابَ الصَّحَابَةِ لِلْفَضَائِلِ وَلَسْتُ اَجِدُ الْفَضَائِلَ بَعْدَ اَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا لِبَعْضِهِنَّ، فَاسْتَخَرْتُ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى وَجَعَلْتُ اٰخِرَ الْكِتَابِ كِتَابَ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6950 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باندی حضرت لیلیٰ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے (بیت الخلاء میں) داخل ہوئے، (جب آپ فارغ ہوکر نکل آئے تو بعد میں) میں وہاں گئی، مجھے وہاں کوئی فضلہ وغیرہ نظر نہیں آیا، البتہ مجھے مشک کی خوشبو آئی، میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تو وہاں کوئی چیز نظر نہیں آئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین کو حکم ہے کہ وہ ہم گروہ انبیاء کے لئے کفایت کرے (یعنی ہمارے فضلات وغیرہ کو سنبھال لیتی ہے)

۞۞ امام حاکم کہتے ہیں: کچھ صحابیات کا ذکر ابھی ہمارے ذمہ باقی ہے، طوالت کے خوف سے اور تخفیف کے لئے ہم نے ان کا ذکر چھوڑ دیا ہے۔ اور میں نے اس کتاب کا عنوان ''کتاب فضائل الصحابۃ'' رکھا تھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے بعد چند صحابیات کا ذکر مجھے ملا، میں نے اللہ تعالیٰ سے طلب خیر کی اور اس کتاب کے آخر میں ''کتاب مناقب الصحابۃ'' شامل کردی۔

ذِكْرُ فَضَائِلِ الْقَبَائِلِ

وَهِيَ تَرَاجِمُ لَمْ يَذْكُرْهَا الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الْكِتَابَيْنِ فَمِنْهَا ذِكْرُ فَضَائِلِ قُرَيْشٍ

قبائل کے فضائل کا ذکر

ان درج ذیل عنوانات پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابواب قائم نہیں کئے۔ان میں سے ایک عنوان یہ ہے

قریش کے فضائل کا ذکر

6951 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِلرَّجُلِ مِنْ قُرَيْشٍ مِنَ الْقُوَّةِ مَا لِلرَّجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ: يَعْنِي نَبْلَ الرَّأْيِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6951 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک قریشی میں دو (غیر) قریشیوں کے برابر قوت ہے۔امام زہری کہتے ہیں (رائے دہی کے لحاظ سے)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6952 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوْفَةِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الزُّهْرِيُّ، ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: يَا عُمَرُ، اجْمَعْ لِي قَوْمَكَ فَجَمَعَهُمْ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ جَمَعْتُهُمْ فَيَدْخُلُوْنَ عَلَيْكَ اَمْ تَخْرُجُ اِلَيْهِمْ؟ فَقَالَ: بَلْ اَخْرُجُ اِلَيْهِمْ فَسَمِعَتْ بِذٰلِكَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْاَنْصَارُ فَقَالُوا: لَقَدْ جَاءَ فِي قُرَيْشٍ وَحْيٌ فَحَضَرَ النَّاظِرُ وَالْمُسْتَمِعُ مَا يُقَالُ لَهُمْ، فَقَامَ بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ، فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ غَيْرُكُمْ؟ قَالُوا: نَعَمْ، فِينَا حُلَفَاؤُنَا وَاَبْنَاءُ اِخْوَانِنَا وَمَوَالِينَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُلَفَاؤُنَا مِنَّا وَمَوَالِينَا مِنَّا ثُمَّ قَالَ: اَلَسْتُمْ تَسْمَعُونَ اَوْلِيَائِي مِنْكُمُ الْمُتَّقُونَ، فَاِنْ كُنْتُمْ اُولٰئِكَ فَذٰلِكَ وَاِلَّا فَابْصُرُوا ثُمَّ ابْصُرُوا لَا يَاْتِيَنَّ النَّاسُ بِالْاَعْمَالِ وَتَاْتُونَ بِالْاَثْقَالِ فَيُعْرَضُ عَنْكُمْ ثُمَّ نَادَى فَرَفَعَ صَوْتَهُ، فَقَالَ: اِنَّ قُرَيْشًا اَهْلُ اَمَانَةٍ مَنْ بَغَاهُمُ الْعَوَاثِرَ كَبَّهُ اللّٰهُ لِمِنْخَرِهِ قَالَهَا ثَلَاثًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6952 – صحيح

✧✧ اسماعیل بن عبید بن رفاعہ بن رافع زرقی اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عمر! اپنی قوم کو میرے پاس جمع کرو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سب کو جمع کیا اور حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میں نے سب کو جمع کر لیا ہے، وہ آپ کے پاس اندر آ جائیں یا آپ خود ان کے پاس تشریف لے جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں خود ان کے پاس جاتا ہوں، یہ بات مہاجرین اور انصار نے سن لی، وہ لوگ کہنے لگے: قریش میں وحی نازل ہوئی، تو دیکھنے والے اور سننے والے سب لوگ (یہ سننے کے لئے) حاضر ہو گئے کہ ان کو کیا حکم دیا جاتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں کوئی غیر شخص تو نہیں ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، ہمارے حلیف، ہمارے بیٹے، ہمارے بھائی اور ہمارے موالی موجود ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے حلیف بھی ہم میں سے ہی ہیں اور ہمارے بھائی بھی ہم میں سے ہی ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے یہ بات نہیں سن رکھی کہ تم میں سے میرا ولی وہ شخص ہے جو پرہیز گار ہے، اگر تمہارے اندر پرہیز گاری ہے تو ٹھیک ہے۔ ورنہ تم بہت غور و فکر کر لو، لوگ اعمال ہرگز نہیں لائیں گے اور تم بوجھ لاتے ہو تو تم سے اعراض کر لیا جاتا ہے، پھر حضور ﷺ نے بلند آواز سے ندا دیتے ہوئے فرمایا" بے شک قریش اہل امانت ہیں، جس نے ان کے خلاف سازش کی، اللہ تعالیٰ اس کو منہ کے بل گرا دے گا۔ یہ بات حضور ﷺ نے تین مرتبہ دہرائی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6953 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيْبٍ الْمَعْمَرِيُّ، ثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ذَكْوَانَ، خَالُ وَلَدِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ بِفِنَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ مَرَّتِ امْرَاَةٌ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: هٰذِهِ ابْنَةُ مُحَمَّدٍ، فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ: اِنَّ مَثَلَ مُحَمَّدٍ فِي بَنِيْ هَاشِمٍ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ فِي وَسَطِ النَّتِينِ، فَانْطَلَقَتِ الْمَرْاَةُ فَاَخْبَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ: مَا بَالُ اَقْوَالٍ تَبْلُغُنِيْ عَنْ اَقْوَامٍ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ السَّمَاوَاتِ، فَاخْتَارَ الْعُلْيَا فَاَسْكَنَهَا مَنْ شَاءَ مِنْ خَلْقِهِ، ثُمَّ خَلَقَ الْخَلْقَ فَاخْتَارَ مِنَ الْخَلْقِ بَنِيْ آدَمَ وَاخْتَارَ مِنْ بَنِيْ آدَمَ الْعَرَبَ، وَاخْتَارَ مِنَ الْعَرَبِ مُضَرَ، وَاخْتَارَ مِنْ مُضَرَ قُرَيْشًا، وَاخْتَارَ مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ، وَاخْتَارَنِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ، فَاَنَا مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ مِنْ خِيَارٍ اِلٰى خِيَارٍ، فَمَنْ اَحَبَّ الْعَرَبَ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ، وَمَنْ اَبْغَضَ الْعَرَبَ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ وَقَدْ قِيْلَ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ،

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے (گھر کے) صحن میں بیٹھے ہوئے تھے، کہ ایک عورت وہاں سے گزری، لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: یہ محمد ﷺ کی بیٹی ہے۔ ابوسفیان نے کہا: بنی ہاشم میں محمد کی مثل ایسے ہے جیسے زیتون کے درخت کے درمیان گل ریحانہ ہو، وہ عورت گئی اور اس نے رسول اللہ ﷺ کو

بتادیا، حضور ﷺ باہر تشریف لائے، آپ ﷺ کے چہرہ انور پر ناراضگی کے آثار تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ لوگوں کے بارے میں ہمیں کئی باتوں کی شکایت ملی ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو پیدا کیا، ان میں سے سب سے اوپر والے کا انتخاب کیا، اور اپنی مخلوقات میں سے جسے چاہا اُس کو اس پر ٹھہرایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا کیا، ان میں سے بنی آدم کو چنا، پھر بنی آدم میں سے عرب کو چنا، اور عرب میں سے ''مضر'' کو چنا، مضر میں سے ''قریش'' کو چنا، قریش میں سے ''بنی ہاشم'' کو چنا، بنی ہاشم میں سے مجھے چنا۔ چنانچہ میں بنی ہاشم میں سے ہوں بہتر سے بہتر میں سے ہوں۔ لہٰذا جس نے عرب سے محبت کی، وہ میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کرے۔ اور جو ان سے بغض رکھے، وہ میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھے۔

❁❁ بعض محدثین نے کہا ہے کہ اس اسناد میں ''محمد بن ذکوان نے عمرو بن دینار کے واسطے سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

6954 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَنَسٍ الْقُرَشِيُّ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَوَانَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ذَكْوَانَ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ: وَلَا اَحْسِبُ مُحَمَّدًا، اِلَّا قَدْ حَدَّثَنِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ بِفِنَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِتَمَامِهِ نَحْوَهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے (گھر کے) صحن میں بیٹھے ہوئے تھے، اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

6955 – حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّي، فِي آخَرِينَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مُوسَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ التَّيْمِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَمِّي عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ بْنِ مُوسَى، يَقُوْلُ: ثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ اَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ: قَالَ لِي اَبِي: يَا بُنَيَّ اِنْ وُلِّيتَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا فَاَكْرِمْ قُرَيْشًا فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ اَهَانَ قُرَيْشًا اَهَانَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6955 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ عمرو بن عثمان بن عفان فرماتے ہیں: میرے والد نے مجھے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! اگر تمہیں لوگوں کے کسی معاملہ کا والی بنایا جائے تو قریش کی عزت کرنا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جس نے قریش کی بے عزتی کی، اسے اللہ تعالیٰ ذلیل کر دے گا''۔

6956 – اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي نَصْرٍ الْمُزَكِّي، بِمَرْوَ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

اَبِىْ سُفْيَانَ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْحَكَمِ اَبِى الْحَجَّاجِ بْنِ يُوسُفَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ اَهَانَهُ اللّٰهُ وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِى، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، وَهُوَ مِنْ غُرَرِ الْحَدِيْثِ فِيْمَا رَوَاهُ الْاَكَابِرُ عَنِ الْاَصَاغِرِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6956 – صحيح

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو قریش کو رسوا کرنے کا سوچے گا اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کر دے گا۔

۞۞ یہی حدیث لیث بن سعد نے یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن الہادی کے واسطے سے ابراہیم بن سعد سے روایت کی ہے، یہ ان شاندار احادیث میں سے ہے جن کو بڑوں نے چھوٹوں سے روایت کیا ہے۔

6957 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، وَاَبُوْ اِسْحَاقَ الْقَارِءُ، وَاَبُو الْحَسَنِ الْعَنَزِيُّ، قَالُوا: ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِى ابْنُ الْهَادِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ اَبِىْ عَقِيلٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ اَهَانَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُوسُفُ بْنُ اَبِىْ عَقِيلٍ هُوَ: ابْنُ الْحَكَمِ بِلَا شَكٍّ وَقَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْوَلَدَ لَا يَجْنِى عَلَى اَبِيْهِ "

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو قریش کو رسوا کرنے کا سوچے گا اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کر دے گا۔

۞۞ اس بات میں شک نہیں ہے کہ اس حدیث کے راوی یوسف بن ابی عقیل "ابن حکم" ہی ہیں۔ اور یہ حدیث بھی رسول اللہ ﷺ کے حوالے صحیح ہے کہ بیٹا اپنے باپ سے جرم کا بدلہ نہیں لے سکتا۔

6958 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْمُقْرِءُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ، ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ، ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ اَبِىْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: " مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ رَحِمِى لَا يَنْفَعُ، بَلَى وَاللّٰهِ اِنَّ رَحِمِى مَوْصُولَةٌ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَاِنِّى اَيُّهَا النَّاسُ فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ، فَاِذَا جِئْتُ قَامَ رِجَالٌ فَقَالَ هٰذَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا فُلَانٌ، وَقَالَ هٰذَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا فُلَانٌ، وَقَالَ هٰذَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا فُلَانٌ، فَاَقُوْلُ قَدْ عَرَفْتُكُمْ وَلٰكِنَّكُمْ اَحْدَثْتُمْ بَعْدِى وَرَجَعْتُمُ الْقَهْقَرَى " هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6958 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر بیان کرتے ہوئے سنا: ان لوگوں کا کیا حشر ہوگا جو کہتے ہیں کہ میری رشتہ داری نفع نہیں دے گی۔ کیوں نہیں، اللہ کی قسم! میری رشتہ داری دنیا اور آخرت میں فائدہ مند ہے۔ اے لوگو! میں حوض کوثر پر تمہارا انتظار کروں گا، جب میں آؤں گا تو لوگ کھڑے ہو جائیں گے، یہ شخص کہے گا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میں ہوں، یہ کہے گا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میں ہوں۔ وہ کہے گا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میں ہوں۔ میں کہوں گا: میں نے تمہیں پہچان لیا ہے، لیکن تم نے میرے بعد بدعتیں ایجاد کر لی تھیں اور تم الٹے پاؤں پھر گئے تھے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6959 – اَخْبَرَنِی الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، فِيْمَا قَرَاْتُهُ عَلَيْهِ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، أنبأ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ الْكَرَابِيسِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْاَرْكُونِ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا خُلَيْدُ بْنُ دَعْلَجٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَانُ اَهْلِ الْاَرْضِ مِنَ الِاخْتِلَافِ الْمُوَالَاةُ لِقُرَيْشٍ، وَقُرَيْشٌ اَهْلُ اللّٰهِ فَاِذَا خَالَفَتْهَا قَبِيْلَةٌ مِنَ الْعَرَبِ صَارَتْ حِزْبَ اِبْلِيسَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6959 – واه وفی إسناده ضعيفان

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل زمین کے لئے اختلافات سے امان یہ ہے کہ امارت قریش کو سونپی جائے، اور قریش اللہ والے ہیں، جب عرب کا کوئی قبیلہ ان کا مخالف بنتا ہے وہ ابلیس کی جماعت بن جاتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6960 – اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوْفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ سَبْرَةَ النَّخَعِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَلْقَى النَّفَرَ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُمْ يَتَحَدَّثُوْنَ فَيَقْطَعُوْنَ حَدِيْثَهُمْ، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَتَحَدَّثُوْنَ فَاِذَا رَاَوُا الرَّجُلَ مِنْ اَهْلِیْ قَطَعُوا حَدِيْثَهُمْ، وَاللّٰهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْاِيمَانُ حَتّٰى يُحِبَّهُمْ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَلِقَرَابَتِیْ هٰذَا حَدِيْثٌ يُعْرَفُ مِنْ حَدِيْثِ يَزِيدَ بْنِ اَبِیْ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْعَبَّاسِ فَاِذَا حَصَلَ هٰذَا الشَّاهِدُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ فُضَيْلٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ حَكَمْنَا لَهُ بِالصِّحَّةِ، وَاَمَّا حَدِيْثُ يَزِيدَ بْنِ اَبِیْ زِيَادٍ "

✧✧ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ قریش سے ملتے تھے، وہ لوگ بات چیت کر رہے ہوتے، ان کو دیکھتے ہی وہ لوگ اپنی بات ختم کر دیتے، اس عمل کا ذکر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: اس قوم کا کیا حشر ہوگا جو آپس میں بات چیت کرتے ہیں، جیسے ہی میرے کسی رشتہ دار کو دیکھتے ہیں تو اپنی بات ختم کر دیتے ہیں، اللہ کی قسم! کسی شخص کے دل میں اس وقت ایمان داخل نہیں ہوسکتا جب تک قریش کے ساتھ اللہ کی رضا کے لئے اور میری رشتہ داری کی بناء پر محبت نہ کرے۔

یہ حدیث یزید بن ابی زیاد عن عبداللہ بن الحارث عن العباس کی سند سے معروف ہے جب اس کا شاہد ہمیں ابن فضیل کی اعمش سے روایت کردہ حدیث میں مل گیا تو ہم نے اس کے صحیح ہونے کا فیصلہ کر دیا۔ یزید بن ابی زیاد کی حدیث درج ذیل ہے۔

6961 - فَحَدَّثْنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اِذَا لَقِيَ قُرَيْشٌ بَعْضُهَا بَعْضًا لَقَوْا بِالْبَشَاشَةِ، وَاِذَا لَقَوْنَا لَقَوْنَا بِوُجُوهٍ لَا نَعْرِفُهَا، قَالَ: فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْاِيمَانُ حَتّٰى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6961 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

یزید ابن ابی زیاد، عبداللہ بن الحارث کے واسطے سے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب قریش لوگ ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو بہت خندہ پیشانی سے ملتے ہیں، لیکن جب وہ ہم سے ملتے ہیں تو ان کے چہروں پر ناگواری کے آثار ہوتے ہیں۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت سخت ناراض ہوئے پھر فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے، کسی آدمی کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوسکتا جب تک وہ اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لئے تم سے محبت نہیں کرے گا۔

6962 -- حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا الْفَيْضُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، ثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِي صَادِقٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْاَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ اَبْرَارُهَا اُمَرَاءُ اَبْرَارِهَا، وَفُجَّارُهَا اُمَرَاءُ فُجَّارِهَا، وَلِكُلٍّ حَقٌّ فَآتُوا كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، وَاِنْ اُمِّرَتْ عَلَيْكُمْ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا فَاسْمَعُوا لَهُ وَاَطِيعُوا مَا لَمْ يُخَيَّرْ اَحَدُكُمْ بَيْنَ اِسْلَامِهِ وَضَرْبِ عُنُقِهِ، فَاِنْ خُيِّرَ بَيْنَ اِسْلَامِهِ وَضَرْبِ عُنُقِهِ، فَلْيُقَدِّمْ عُنُقَهُ فَاِنَّهُ لَا دُنْيَا لَهُ وَلَا آخِرَةَ بَعْدَ اِسْلَامِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6962 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ائمہ، قریش میں سے ہوں گے، ان کے نیک لوگ، نیکوں کے امام ہوں گے، اور ان کے فجار، فاجروں کے امام ہوں گے، ہر ایک کا حق ہے اور ہر حق والے کو اس

کا حق دو، اگر میں کسی سیاہ فام غلام کو تم پر امیر مقرر کر دوں تو تم اس کی بھی اطاعت کرنا اور اس کی اس وقت تک فرمانبرداری کرنا جب تک تمہیں اس کے اسلام اور اس کی گردن مارنے کے درمیان اختیار نہ دیا جائے، اور اس کے اسلام اور اس کی گردن مارنے میں کسی کو اختیار دیا جائے تو وہ اس کی گردن مارنے کو ترجیح دے، کیونکہ نہ تو اس کی دنیا ہے اور نہ اسلام کو چھوڑ کر اس کی کوئی آخرت ہے۔

ذِكْرُ فَضْلِ الْمُهَاجِرِينَ

مہاجرین کے فضائل

6963 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ، ثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثَنَا حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، اَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكَ فِي حِصْنٍ وَمَنَعَةٍ حِصْنِ دَوْسٍ، فَاَبَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا ذَخَرَ لِلْاَنْصَارِ قَالَ: فَهَاجَرَ الطُّفَيْلُ وَهَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَمَرِضَ الرَّجُلُ - قَالَ: فَضَجِرَ اَوْ كَلِمَةً شَبَهَهُ - فَجَاءَ اِلَى قَرْنٍ، فَاَخَذَ مِشْقَصًا، فَقَطَعَ رَوَاجِبَهُ فَمَاتَ، فَرَآهُ الطُّفَيْلُ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ: مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ؟ قَالَ: غَفَرَ لِي بِهِجْرَتِي اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا شَاْنُ يَدَيْكَ؟ قَالَ: قِيلَ لِي: اِنَّا لَنْ نُصْلِحَ مِنْكَ مَا اَفْسَدْتَ مِنْ نَفْسِكَ، قَالَ: فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ وَرَفَعَ يَدَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6963 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: کیا آپ دوس کے قلعہ اور اس کے چوکیداروں پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے فضائل کی بناء پر اس بات سے انکار کر دیا۔ راوی نے فرمایا: طفیل نے ہجرت کی اور اس کے ہمراہ اس کی قوم کے ایک آدمی نے ہجرت کی، وہ آدمی بیمار ہو گیا، اور بہت بے قرار ہوا (اس مقام پر بے قراری کے لئے ''ضجر'' یا اس سے ملتا جلتا کوئی لفظ بولا) پھر وہ ''قرن'' میں چلا گیا اور وہاں پر اس نے چھری کے ساتھ اپنے ہاتھ کاٹ لئے انگلیاں کاٹ لیں، جس کی وجہ سے وہ مر گیا، طفیل نے اس کو خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب میری ہجرت کی برکت سے مجھے بخش دیا ہے، انہوں نے پوچھا: تیرے ہاتھوں کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا: مجھے کہا گیا: جس چیز کو تم نے خود ناقص کر لیا ہے، ہم اس کو ٹھیک نہیں کریں گے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں: اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قصہ سنایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا مانگی ''اے اللہ اس کے ہاتھوں کی بھی بخشش فرما دے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6964 - اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الزَّاهِدِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ

مُوسَى، ثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ) (آل عمران: 110) قَالَ: هُمُ الَّذِينَ هَاجَرُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِينَةِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6964 – صحیح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، اللہ تعالیٰ کے ارشاد

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

''تم بہترین اُمت ہو جسے لوگوں کے لئے نکالا گیا ہے''؟

کے بارے میں فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کی تھی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6965 – اَخْبَرَنِي اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ زِيَادٍ، الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عَمِّي، اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِلْمُهَاجِرِينَ مَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ يَجْلِسُونَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَدْ اَمِنُوا مِنَ الْفَزَعِ قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ اَبُو سَعِيدٍ: وَاللّٰهِ لَوْ حَبَوْتُ بِهَا اَحَدًا لَحَبَوْتُ بِهَا قَوْمِي هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6965 – أحمد بن عبد الرحمن واه

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہاجرین کے لئے سونے کے منبر ہوں گے، قیامت کے دن یہ لوگ گھبراہٹ سے بے خوف ان منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے۔ پھر ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر میں یہ حصہ کسی کے لئے سنبھال کر رکھ سکتا ہوتا تو اپنے قوم کے لئے سنبھال کر رکھ لیتا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ اَهْلِ بَدْرٍ

اہل بدر کا ذکر

6966 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ بْنِ الْقَاسِمِ الْيَمَامِيُّ، ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا اَبُو زُمَيْلٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَتَبَ حَاطِبُ بْنُ اَبِي بَلْتَعَةَ اِلَى اَهْلِ مَكَّةَ فَاَطْلَعَ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ عَلِيًّا وَالزُّبَيْرَ فِي اَثَرِ الْكِتَابِ فَاَدْرَكَا امْرَاَةً عَلَى بَعِيرٍ فَاسْتَخْرَجَاهُ مِنْ قَرْنٍ مِنْ قُرُونِهَا، فَاَتَيَا بِهِ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقُرِءَ عَلَيْهِ فَأَرْسَلَ إِلَى حَاطِبٍ فَقَالَ: يَا حَاطِبُ، إِنَّكَ كَتَبْتُ هٰذَا الْكِتَابَ؟ قَالَ: نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَمَا حَمَلَكَ عَلَى ذٰلِكَ؟ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنِّي وَاللّٰهِ لَنَاصِحٌ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنِّي كُنْتُ غَرِيبًا فِي أَهْلِ مَكَّةَ وَكَانَ أَهْلِي بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَخَشِيتُ عَلَيْهِمْ، فَكَتَبْتُ كِتَابًا لَا يَضُرُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ شَيْئًا، وَعَسَى أَنْ يَكُونَ فِيهِ مَنْفَعَةٌ لِأَهْلِي قَالَ عُمَرُ: فَاخْتَرَطْتُ سَيْفِي وَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، أَمْكِنِّي مِنْهُ فَإِنَّهُ قَدْ كَفَرَ، فَأَضْرِبْ عُنُقَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ هٰذِهِ الْعِصَابَةِ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَإِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا، إِنَّمَا اتَّفَقَا عَلَى حَدِيثِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ عَلِيٍّ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا مَرْثَدٍ وَالزُّبَيْرَ إِلَى رَوْضَةِ خَاخٍ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 6966 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حاطب بن ابی بلتعہ نے اہل مکہ کی جانب خط لکھا، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع عطا فرما دی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو خط کے تعاقب میں بھیجا، ان دونوں نے ایک عورت کو ایک اونٹ پر جاتے ہوئے پایا، اس کی مینڈھیوں میں سے خط نکال لیا، اور لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں یہ خط پڑھ کر سنایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب کو بلوایا اور اس سے فرمایا: اے حاطب! یہ خط تو نے لکھا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، میں اللہ اور اس کے رسول کا خیر خواہ ہوں، لیکن میں اہل مکہ میں اجنبی تھا جبکہ میرے اہل وعیال انہیں لوگوں کے بیچ میں ہیں، مجھے اپنے بچوں کے بارے میں ڈر تھا، اس لئے میں نے ان کی جانب ایک خط لکھ دیا جس کا اللہ اور اس کے رسول کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں تھا، ہاں البتہ میرے اہل وعیال کے لئے اس میں فائدہ ہوسکتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی تلوار نکالی اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے میرے قبضے میں دیجئے، اس نے کفر کیا ہے، میں اس کو قتل کئے دیتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن خطاب! تجھے کیا معلوم، شاید کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کی ان کوتاہیوں سے آگاہ ہونے کی بناء پر ہی ان سے فرمایا تھا: تم جو چاہو عمل کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ البتہ دونوں نے عبداللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث نقل کی ہے جس میں (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کا یہ فرمان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور ابومرثد اور زبیر کو روضہ خاخ کی جانب بھیجا، اس حدیث کے الفاظ بھی کچھ مختلف ہیں۔

6967 – أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي بِهَمْدَانَ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي

اِيَاسٍ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ فُدَيْكٍ الْمَدِيْنِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُصْعَبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَلَّمَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ بِشَيْءٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلًا يَا طَلْحَةُ فَاِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا كَمَا شَهِدْتَ وَخَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِمَوَالِيهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6967 – صحيح

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: طلحہ بن عبید اللہ کی عامر بن فہیرہ کے ساتھ کوئی تلخ کلامی ہوگئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (طلحہ سے) فرمایا: اے طلحہ! اس کو چھوڑ دو، تمہاری طرح یہ بھی غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ اور تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے ماتحتوں کا خیرخواہ ہو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6968 – اَخْبَرَنِيْ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثنا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى اطَّلَعَ عَلَى اَهْلِ بَدْرٍ، فَقَالَ: اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ عَلَى الْيَقِيْنِ اَنَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلَيْهِمْ فَغَفَرَ لَهُمْ، اِنَّمَا اَخْرَجَاهُ عَلَى الظَّنِّ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ تَعَالَى اطَّلَعَ عَلَى اَهْلِ بَدْرٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6968 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو فضیلت بخشی، ان کے بارے میں فرمایا: تم جو چاہو، عمل کرو، میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ان الفاظ (ان اللہ اطلع علیھم فغفرلھم) کے ساتھ نقل نہیں کیا۔ (اس حدیث میں اس بات کو ایسے الفاظ کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اہل بدر کو یہ سعادت یقینی طور پر مل چکی ہے، جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کردہ حدیث میں ''ومایدریک لعل اللہ تعالیٰ اطلع علی اہل بدر'' کے الفاظ ہیں، جن میں بدری صحابہ کرام کی حتمی مغفرت کے یقین کی بجائے، ظن غالب اور امید ظاہر کی گئی ہے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے ''تجھے کیا معلوم، ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مغفرت کردی ہو'')

ذِكْرُ فَضَائِلِ الْاَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

انصار کے فضائل

6969 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ،

عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُنْتُ اِمَامَ النَّبِيِّيْنَ وَخَطِيْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6969 – صحيح

ثُمَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَاً مِنَ الْاَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَكُنْتُ مَعَ الْاَنْصَارِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

✧✧ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں نبیوں کا امام ہوں گا، میں ان کا خطیب ہوں گا، شفاعت کرنے والا میں ہونگا، لیکن مجھے ان میں سے کسی بات پر بھی فخر نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ہوتا، اور انصار جس راستے پر چلیں، میں بھی انہیں کے ساتھ ہوں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6970 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيْ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْهِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ اٰخِرَ خُطْبَةٍ خَطَبَنَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ، اِنَّكُمْ قَدْ اَصْبَحْتُمْ تَزِيْدُوْنَ وَاِنَّ الْاَنْصَارَ قَدِ انْتَهَوْا، وَاِنَّهُمْ عَيْبَتِي الَّتِيْ آوِيْ اِلَيْهَا، فَاَكْرِمُوْا مُحْسِنَهُمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6970 – صحيح

✧✧ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری خطبہ میں ارشاد فرمایا: اے گروہ مہاجرین! تم بڑھتے جا رہے ہو اور انصار ختم ہو چکے ہیں، بے شک وہ انصار میرے مددگار ہیں، تم اپنے محسنوں کی عزت و توقیر کرو اور ان کی خطاؤں کو درگزر کرو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6971 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، ثنا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيْلِ، ثنا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ وَقَدْ عَصَبَ رَاْسَهُ بِخِرْقَةٍ، فَقَالَ: اِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّ الْاَنْصَارُ حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِي النَّاسِ مِثْلَ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ عَمَلًا فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيْئِهِمْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6971 – ذا فی البخاری

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرض میں باہر تشریف لائے، آپ کے سر مبارک پر کپڑا بندھا ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عام لوگ بڑھتے جائیں گے اور انصار کم ہوتے جائیں گے، یہاں تک کہ انصار کی تعداد باقی لوگوں کے مقابلے میں (آٹے میں) نمک کے برابر رہ جائے گے تم میں سے جس کسی کو بھی ان کے کسی معاملہ کا ذمہ دار بنایا جائے تو ان کے احسان کو قبول کرنا اور ان کی خطا کو درگزر کرنا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6972 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: قُرِءَ عَلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ، اَخْبَرَكَ اَبُوْ صَخْرٍ، اَنَّ يَحْيَى بْنَ النَّضْرِ الْاَنْصَارِيَّ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا قَتَادَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ لِلْاَنْصَارِ: اَلَا اِنَّ النَّاسَ دِثَارِي، وَاِنَّ الْاَنْصَارَ شِعَارِي، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْاَنْصَارُ شُعْبَةً لَاتَّبَعْتُ شُعْبَةَ الْاَنْصَارِ، فَمَنْ وَلِيَ اَمْرَ الْاَنْصَارِ فَلْيُحْسِنْ اِلٰى مُحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ، وَمَنْ اَفْزَعَهُمْ فَقَدْ اَفْزَعَ الَّذِي بَيْنَ هٰذَيْنِ - وَاَشَارَ اِلٰى نَفْسِهِ - لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَاً مِنَ الْاَنْصَارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق - من تلخيص الذهبي)6972 - صحيح

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر شریف پر انصار کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: خبردار! بے شک لوگ غیر مشہور ہیں، جبکہ انصاری میری پہچان ہیں۔ اگر تمام لوگ ایک راستے پر چلیں اور انصار ایک راستے میں چلیں تو میں انصار کے راستے پر چلوں گا۔ جس کو ان میں سے کسی کے کسی معاملے کا ذمہ دار بنایا جائے تو وہ ان کے اچھائی کرنے والے کے ساتھ اچھائی کرے اور ان کے خطار کار کو معاف کرے، جس نے ان کو پریشان کیا تو اس نے مجھے پریشان کیا، اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصاریوں میں سے ہوتا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6973 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، وَعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْبُنَانِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي طَلْحَةَ، اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ، فَقَالَ: اَقْرِءْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَاِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق - من تلخيص الذهبي)6973 - صحيح

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض وفات میں ان کے پاس آئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اپنی قوم کو میرا سلام کہنا، کیونکہ وہ لوگ پاک دامن اور صابر ہیں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6974 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ سُوَيْدٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: جَاءَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ الْاَشْهَلِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ قَسَمَ طَعَامًا فَذَكَرَ لَهُ اَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ بَنِي ظَفَرٍ فِيْهِمْ حَاجَةٌ قَالَ: وَجُلُّ اَهْلِ ذٰلِكَ الْبَيْتِ نِسْوَةٌ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرَكْتَنَا يَا اُسَيْدُ حَتّٰى ذَهَبَ مَا فِي اَيْدِيْنَا، فَاِذَا سَمِعْتَ بِشَيْءٍ قَدْ جَاءَنَا فَاذْكُرْ لِي اَهْلَ ذٰلِكَ الْبَيْتِ قَالَ: فَجَاءَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ طَعَامٌ مِنْ خَيْبَرَ شَعِيْرٌ وَتَمْرٌ، قَالَ: فَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ، وَقَسَمَ فِي الْاَنْصَارِ فَاَجْزَلَ، وَقَسَمَ فِي اَهْلِ ذٰلِكَ الْبَيْتِ فَاَجْزَلَ قَالَ: فَقَالَ لَهُ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: مُتَشَكِّرٌ، اَجْزَاكَ اللّٰهُ اَيْ نَبِيَّ اللّٰهِ عَنَّا اَفْضَلَ الْجَزَاءِ – اَوْ قَالَ: خَيْرًا – فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَنْتُمْ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، فَجَزَاكُمُ اللّٰهُ اَطْيَبَ الْجَزَاءِ – وَقَالَ خَيْرًا – فَاِنَّكُمْ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّةٌ صُبُرٌ وَسَتَرَوْنَ بَعْدِي اَثَرَةً فِي الْاَمْرِ وَالْقَسْمِ فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبى)6974 – صحيح

✧✧ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں: حضرت اسید بن حضیر اشہلی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اس وقت تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب طعام تقسیم فرما چکے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کے قبیلے بنی ظفر کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ بہت ضرورت مند ہیں۔ اس گھرانے میں زیادہ عورتیں ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے اسید تم نے ہمیں چھوڑ دیا، اور جو کچھ ہمارے ہاتھ میں تھا سب چلا گیا، (آئندہ سے یوں کرنا کہ) جب بھی تمہیں پتا چلے کہ میرے پاس کوئی چیز آئی ہے تم مجھے اس گھرانے کے بارے میں یاد دلا دیا کرنا۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد خیبر کے جو اور کھجوریں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کھجوریں لوگوں میں تقسیم فرما دیں، اس تقسیم میں انصار کو اور اس گھرانے کو کافی زیادہ حصہ عطا فرمایا۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا: اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری طرف سے بہت اچھی جزاء عطا فرمائے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے گروہ انصار! اللہ تعالیٰ تمہیں بھی جزائے خیر عطا فرمائے، کیونکہ میں نے تمہیں ہمیشہ پاکدامن اور صابر ہی پایا ہے، تم میرے بعد حکومت میں اور تقسیم میں کچھ (نامناسب) معاملات دیکھو گے، تم صبر سے کام لینا، یہاں تک کہ تم مجھے حوض کوثر پر آ ملو گے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6975 – اَخْبَرَنِي الْاُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِيْدِ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي يَزِيْدَ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ الْاَنْصَارَ اشْتَدَّتْ عَلَيْهِمُ السَّوَانِي فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدْعُوَ لَهُمْ اَوْ يَحْفِرَ لَهُمْ نَهَرًا

أُعْطِيتُمْ فَلَمَّا سَمِعُوا مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: ادْعُ اللّٰهَ لَنَا بِالْمَغْفِرَةِ، قَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6975 – صحيح

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دوردراز سے پانی بھر کر لانا انصار کے لئے بہت دشوار تھا، وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے دعا فرمادیں یا ان کے لئے نہر کھدوا دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے بارے میں بتایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم آج مجھ سے جو کچھ بھی مانگو گے، میں تمہیں دوں گا۔ جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد عالی سنا تو کہنے لگے: آپ ہمارے لئے مغفرت کی دعا فرمادیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے یوں دعا مانگی ''اے اللہ انصار کی مغفرت فرما، انصار کی اولادوں کی مغفرت فرما، ان کی اولادوں کی اولادوں کی مغفرت فرما''۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6976 – حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ غِلْمَانًا مِنْ غِلْمَانِ الْاَنْصَارِ وَاِمَاءً وَعَبِيدًا فَقَالَ: وَاللّٰهِ اِنِّي لَاُحِبُّكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6976 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے کچھ بچوں، غلاموں اور لونڈیوں کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6977 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ، الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: " افْتَخَرَ الْحَيَّانِ مِنَ الْاَنْصَارِ الْاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ، فَقَالَتِ الْاَوْسُ: مِنَّا مَنِ اهْتَزَّ لِمَوْتِهِ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ، وَمِنَّا مَنْ حَمَتْهُ الدَّبْرُ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْاَفْلَحِ، وَمِنَّا مَنْ غَسَّلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ حَنْظَلَةُ بْنُ الرَّاهِبِ، وَمِنَّا مَنْ اُجِيزَتْ شَهَادَتُهُ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ، وَقَالَ الْخَزْرَجِيُّوْنَ: مِنَّا اَرْبَعَةٌ جَمَعُوا الْقُرْآنَ لَمْ يَجْمَعْهُ غَيْرُهُمْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْ زَيْدٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6977 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انصار کے دو قبیلوں ''اوس'' اور ''خزرج'' نے فخر کیا۔

اوس نے کہا:

○ہم میں وہ شخصیت ہے جس کی موت پر اللہ تعالیٰ کا عرش بھی ہل گیا تھا، وہ ہیں ''سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ''۔

○اور ہم میں وہ شخصیت بھی ہے جس کا دفاع بھڑوں نے کیا۔ اور وہ ہے حضرت عاصم بن ثابت بن افلح رضی اللہ عنہ۔

○اور ہم میں وہ شخصیت بھی ہے جس کو فرشتوں نے غسل دیا تھا، وہ حضرت حنظلہ بن راہب رضی اللہ عنہ ہیں۔

○ہم میں وہ شخصیت بھی ہے جس کی اکیلے کی گواہی دو کے برابر قرار دی گئی ہے، وہ ہیں ''حضرت خزیمہ بن ثابت''۔

خزرجی لوگ کہنے لگے:

○وہ چاروں صحابی ہم میں سے ہیں جنہوں نے قرآن کریم جمع کیا ہے، ان کے علاوہ اور کوئی شخص اس کام میں شامل نہیں تھا۔ وہ چاروں صحابہ کرام یہ تھے '' حضرت ابی بن کعب، حضرت معاذ بن جبل، حضرت زید بن ثابت اور حضرت ابوزید رضی اللہ عنہم۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن ان دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔

6978 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُهَاجِرُونَ وَالْاَنْصَارُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَالطُّلَقَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ وَالْعُرَفَاءُ مِنْ ثَقِيفٍ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6978 – صحيح

✧✧ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہاجرین اور انصار دنیا اور آخرت میں ایک دوسرے کے دوست اور مددگار ہیں۔ اور قریش کے طلقاء (جن لوگوں کو فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کئے بغیر کوئی چارہ نہ تھا اور مورد احسان بنے۔) اور بنی ثقیف کے آزاد کردہ، دنیا اور آخرت میں ایک دوسرے کے دوست اور مددگار ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ فَضِيلَةِ اَسْلَمَ وَغِفَارٍ وَمُزَيْنَةَ وَغَيْرِهِمْ

قبیلہ اسلم، غفار، مزینہ اور دیگر قبائل کی فضیلت

6979 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَائِذٍ الْاَزْدِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ الْخَيْلَ وَعِنْدَهُ عُيَيْنَةُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِيُّ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا أَعْلَمُ بِالْخَيْلِ مِنْكَ . فَقَالَ عُيَيْنَةُ: وَأَنَا أَعْلَمُ بِالرِّجَالِ مِنْكَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَنْ خَيْرُ الرِّجَالِ؟ قَالَ: رِجَالٌ يَحْمِلُوْنَ سُيُوفَهُمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ وَرِمَاحِهِمْ عَلَى مَنَاسِجِ خُيُولِهِمْ مِنْ رِجَالِ نَجْدٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " كَذَبْتَ بَلْ خَيْرُ الرِّجَالِ رِجَالُ الْيَمَنِ، وَالْإِيمَانُ يَمَانٍ إِلَى لَخْمٍ وَجُذَامٍ، وَمَأْكُولُ حِمْيَرَ خَيْرٌ مِنْ أُكُلِهَا، وَحَضْرَمُوتُ خَيْرٌ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ، وَاللّٰهِ مَا أُبَالِي لَوْ هَلَكَ الْحَارِثَانِ جَمِيعًا، لَعَنَ اللّٰهُ الْمُلُوكَ الْأَرْبَعَةَ: جَمَدًا، وَمِخْوَسًا، وَأَبْضَعَةَ، وَأُخْتَهُمُ الْعَمَرَّدَةَ " ثُمَّ قَالَ: أَمَرَنِي رَبِّي أَنْ أَلْعَنَ قُرَيْشًا مَرَّتَيْنِ فَلَعَنْتُهُمْ، وَأَمَرَنِي أَنْ أُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ فَصَلَّيْتُ عَلَيْهِمْ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ تَمِيمَ بْنَ مُرَّةَ خَمْسًا، وَبَكْرَ بْنَ وَائِلٍ سَبْعًا، وَلَعَنَ اللّٰهُ قَبِيلَتَيْنِ مِنْ قَبَائِلِ بَنِي تَمِيمٍ مُقَاعِسَ وَمُلَادِسَ ثُمَّ قَالَ: عُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، عَبْدُ قَيْسٍ، وَجَعْدَةُ، وَعِصْمَةُ ثُمَّ قَالَ: أَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَمُزَيْنَةُ وَأَحْلَافُهُمْ مِنْ جُهَيْنَةَ خَيْرٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ وَتَمِيمٍ وَغَطَفَانَ وَهَوَازِنَ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَالَ: شَرُّ قَبِيلَتَيْنِ فِي الْعَرَبِ نَجْرَانُ وَبَنُو تَغْلِبَ، وَأَكْثَرُ الْقَبَائِلِ فِي الْجَنَّةِ مَذْحِجٌ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبُ الْمَتْنِ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6979 – صحيح غريب

✧✧ حضرت عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ کے لئے تیار کئے گئے گھوڑوں کا معاینہ فرمارہے تھے، اس وقت آپ ﷺ کے پاس عیینہ بن بدرالفزاری موجود تھے، رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا: گھوڑوں کے بارے میں، تجھ سے زیادہ میں جانتا ہوں، حضرت عیینہ نے کہا: اور میں مردوں کے بارے میں آپ سے زیادہ جانتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بتایئے، سب سے بہتر مرد کون ہے؟ عیینہ نے کہا: نجد کے وہ باشندے وہ جو اپنی تلواریں اپنے کندھوں پر اٹھاتے ہیں، اپنے نیزے اپنے گھوڑوں کی زینوں پر رکھتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے جھوٹ بولا ہے (بہترین مرد نجد کے لوگ نہیں) بلکہ بہترین مرد، یمن کے مرد ہیں۔ اور یمن سے لخم اور جذام تک کے لوگوں کا ایمان قابل قدر ہے، اور وہاں کے کھانوں میں سے بہترین کھانا حمیر کا کھانا ہے، اور حضرموت، بنی الحارث سے اچھے ہیں، اور اللہ کی قسم! مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے کہ تمام حارثین ہلاک ہو جائیں۔ چار بادشاہوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ (وہ چار بادشاہ یہ ہے) جمدا، مخوسا، ابضعہ، ان کی بہن عمردہ۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے دو مرتبہ حکم دیا کہ میں قریش پر لعنت کروں، میں نے ان پر لعنت کی، اور اللہ تعالیٰ نے دو مرتبہ مجھے حکم دیا کہ میں ان کی نماز جنازہ پڑھوں، میں نے دونوں مرتبہ ان کی نماز جنازہ پڑھی، پھر حضور ﷺ نے تمیم بن مرہ پر پانچ مرتبہ اور بکر بن وائل پر سات مرتبہ لعنت فرمائی۔ بنی تمیم کے قبیلوں میں سے مقاعس اور ملادس پر لعنت کی، پھر فرمایا: کچھ لوگ نافرمان ہیں، انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔ وہ عبد قیس، جعدہ اور عصمہ ہیں۔ پھر فرمایا: قیامت کے دن قبیلہ اسلم، غفار اور مزینہ اور جہینہ میں سے ان کے حلیف قبائل، بنی اسد، تمیم اور غطفان اور ہوازن سے بہتر ہوں گے۔ پھر فرمایا: عرب کے قبیلوں میں سب سے برے دو قبیلے ہیں، نجران اور بنو تغلب۔

مذحج کے اکثر قبیلے جنتی ہوں گے۔

✿✿ یہ حدیث غریب المتن اور صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6980 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيُّ الْعَدْلُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَ مَالِكٌ الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْلَمُ، وَغِفَارٌ، وَاَشْجَعُ، وَمُزَيْنَةُ، وَجُهَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي كَعْبٍ مَوَالِي دُونَ النَّاسِ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَاهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6980 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبیلہ اسلم، غفار، اشجع، مزینہ، جہینہ اور بنی کعب میں سے جس کا کوئی مولیٰ نہیں ہے اللہ اور اس کا رسول ان کا مولیٰ ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔

6981 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ رِزْمَةَ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا، وَاَسْلَمَ سَالَمَهَا اللّٰهُ، اَمَا اِنِّي لَمْ اَقُلْهُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَالَهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ، وَلِلزِّيَادَةِ شَاهِدٌ آخَرُ بِاِسْنَادٍ صَحِيحٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6981 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبیلہ غفار، اللہ تعالیٰ اُن کی مغفرت فرمائے، اور قبیلہ اسلم، اللہ تعالیٰ ان کو سلامت رکھے۔ یہ باتیں میں نہیں کہہ رہا، یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اضافے کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ اور اضافے کی ایک دوسری شاہد صحیح حدیث بھی موجود ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

6982 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي مَسَرَّةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَكِيمٍ الْاَسْلَمِيُّ، حَدَّثَنِي اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ فِي الصَّلَاةِ فَيَدْعُو عَلٰى قَبَائِلَ مِنَ الْعَرَبِ فَيَقُولُ: لَعَنَ اللّٰهُ رِعْلًا، وَذَكْوَانَ، وَعُصَيَّةَ الَّتِي عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، وَبَنِي لَحْيَانَ وَيَقُولُ: غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا، وَاَسْلَمَ سَالَمَهَا اللّٰهُ، لَسْتُ اَنَا قُلْتُهُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ بَعْدَ اَنْ يَدْعُوَ عَلٰى مَنْ دَعَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6982 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے ہو کر عرب

کے قبائل کے لئے یوں دعا مانگتے تھے" اے اللہ !قبیلہ رعل، ذکوان اورعصیہ جنہوں نے اللہ اوراس کے رسول کی نافرمانی کی ہے،اور بنی لحیان پرلعنت فرما"۔ اورآپ کہتے:غفار،کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے، اورقبیلہ اسلم کواللہ تعالیٰ سلامت رکھے، یہ باتیں میں نے نہیں کیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ نے کی ہیں۔جس جس قبیلے کے لئے دعامانگنی ہوتی،ان سب کے لئے مانگ کر آپ ﷺ تکبیر کہتے۔

ذِكْرُ فَضِيلَةٍ أُخْرَى لِلْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ لَمْ يُقَدَّرْ ذِكْرُهَا مِنْ فَضَائِلِ الْاَنْصَارِ

اوس اورخزرج کی مزید فضیلتیں جوکہ فضائل انصار کے ضمن میں نہیں آئیں

6983 – اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ مَسَرَّةَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، وَغَيْرِهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، اَنَّ عَامِرَ بْنَ الطُّفَيْلِ لَمْ يَدْخُلِ الْمَدِيْنَةَ اِلَّا بِاَمَانٍ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَامِرُ، اَسْلِمْ تَسْلَمْ قَالَ: نَعَمْ عَلَى اَنَّ لِي الْوَبَرَ وَلَكَ الْمَدَرَ. قَالَ: هٰذَا لَا يَكُونُ اَسْلِمْ تَسْلَمْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَامِرُ، اذْهَبْ حَتّٰى نَنْظُرَ فِي اَمْرِكَ اِلٰى غَدٍ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْاَنْصَارِ فَقَالَ: مَاذَا تَرَوْنَ؟ اِنِّي قَدْ دَعَوْتُ هٰذَا الرَّجُلَ فَاَبَى اَنْ يُسْلِمَ اِلَّا اَنْ يَكُونَ لَهُ الْوَبَرُ وَلِي الْمَدَرُ فَقَالُوا: مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ شِئْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَخَذُوا مِنَّا عِقَالًا اِلَّا اَخَذْنَا مِنْهُمْ عِقَالَيْنِ فَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، فَرَجَعَ عَامِرٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ: اَسْلِمْ تَسْلَمْ يَا عَامِرُ قَالَ: لَيْسَ اِلَّا ذٰلِكَ، فَاَبَى اِلَّا اَنْ يَكُونَ لَهُ الْوَبَرُ وَلِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدَرُ، فَاَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَامِرٌ: اَمَا وَاللّٰهِ لَاَمْلَاَنَّهَا عَلَيْكَ خَيْلًا وَرِجَالًا . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَاْبَى اللّٰهُ ذٰلِكَ عَلَيْكَ وَاَبْنَاءُ قَبِيْلَةِ الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ ثُمَّ وَلّٰى عَامِرٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِ فَرَمَاهُ اللّٰهُ بِالذِّبْحَةِ قَبْلَ اَنْ يَاْتِيَ اَهْلَهُ، فَقَالَ عَامِرٌ حِينَ اَخَذَتْهُ الذِّبْحَةُ: يَا آلَ عَامِرٍ، هٰذِهِ غُدَّةٌ كَغُدَّةِ الْبَكْرِ، فَهَلَكَ سَاعَةَ اَخَذَتْهُ دُونَ اَهْلِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6983 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عامر بن طفیل رسول اللہ ﷺ کی جانب سے امان کے بعد شہر میں داخل ہوا جب وہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: اے عامر!اسلام لے آ،تو سلامتی پائے گا۔ اس نے کہا: جی ہاں،مگراس شرط پر کہ میرے لئے دیہاتی علاقہ ہوگا اورآپ کے لئے شہری علاقہ۔آپ ﷺ نے فرمایا:ایسانہیں ہوگا،تواسلام قبول کرلے،سلامتی پائے گا، پھرنبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عامر! ابھی فی الحال تم چلے جاؤ،کل تک ہم تیرے معاملے میں غورکرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی جانب پیغام بھیجا اوران سے مشورہ کیا کہ میں نے اس آدمی کو دعوت دی تھی،اس نے اسلام لانے کواس شرط کے ساتھ مشروط کردیا ہے کہ اس کے لئے دیہاتی علاقہ ہوگا اور ہمارے

لئے شہری۔ انصار نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ جیسے اللہ تعالیٰ کی مرضی اور جیسے آپ مناسب سمجھیں، انہوں نے کہا: اگر اس نے ہم سے ایک عقال (اونٹ باندھنے کی رسی) لی ہے تو ہم نے بدلے میں دو عقال وصول کی ہیں۔ اس لئے اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ عامر (اگلے دن) دوبارہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آیا، حضور ﷺ نے پھر کہا: اے عامر! اسلام لے آ، سلامتی پا جائے گا۔ اس نے کہا: میری وہی شرائط ہیں، کہ حضور ﷺ کے لئے مدر ہو اور اس کے لئے وبر۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کی شرائط ماننے سے انکار کر دیا، عامر نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ کے پاس انسانوں اور گھوڑوں کی بھیڑ لگا دوں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری اس بات کو تسلیم نہیں کرتا اور نہ ہی قبیلہ اوس اور خزرج کے لوگ اس شرط کو قبول کرتے ہیں۔ عامر پلٹ کر چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! اس سے میری کفایت فرما۔ اس کے اپنے گھر جانے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اس کو حلق کے درد میں مبتلا کر دیا، وہ کہنے لگا: اے آل عامر! میرے گلے میں وہ گلٹی بن گئی ہے جو بکریوں کے گلے میں بیماری کی وجہ سے بنا کرتی ہے، وہ شخص گھر پہنچنے سے پہلے، راستے میں ہی، اسی لمحے وہ ہلاک ہو گیا۔

6984 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، ثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَصْعَدُ ثَنِيَّةَ الْمِرَارِ فَإِنَّهُ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّكُمْ مَغْفُورٌ لَهُ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ قَالَ: وَاِذَا هُوَ اَعْرَابِيٌّ يَنْشُدُ ضَالَّةً لَهُ قُلْنَا لَهُ: تَعَالَ يَسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَاَنْ اَجِدَ ضَالَّتِي اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي صَاحِبُكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6984 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے "جو شخص ثنیۃ المرار پر چڑھے اس کو وہ چیز معاف کر دی جائے گی جو چیز بنی اسرائیل کو معاف کر دی گئی تھی، چنانچہ اس پہاڑی پر سب سے پہلے بنی خزرج کے گھوڑے چڑھے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سب کی مغفرت کر دی گئی ہے سوائے سرخ رنگ کے گھوڑے والے آدمی کے۔ راوی کہتے ہیں: وہ ایک دیہاتی شخص تھا، اپنا گمشدہ اونٹ ڈھونڈتا پھر رہا تھا، ہم نے اس سے کہا: آجا، رسول اللہ ﷺ تیرے لئے مغفرت کی دعا کر دیں، اس نے کہا: میرا گمشدہ اونٹ مجھے مل جائے، تمہارے نبی سے مغفرت کی دعا کروانے سے زیادہ خوشی مجھے اس بات کی ہوگی۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

6985 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا ضَرَّ امْرَاَةً نَزَلَتْ بَيْنَ جَارِيَتَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ اَوْ نَزَلَتْ بَيْنَ اَبَوَيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ

الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6985 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ عورت نقصان میں نہیں ہے جو دو انصاری لونڈیوں کے درمیان یا اپنے ماں باپ کے درمیان اتری۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن ان دونوں نے ہی اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ فَضِيلَةِ بَنِي تَمِيمٍ

بنی تمیم کے فضائل کا ذکر

6986 – اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا مَنْصُورٌ، ثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ الْمَازِنِيُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: " ثَلَاثٌ سَمِعْتُهُنَّ لِبَنِيْ تَمِيمٍ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَبْغَضُ تَمِيمًا بَعْدَهُنَّ اَبَدًا . كَانَ عَلَى عَائِشَةَ نَذْرٌ مُحَرَّرٌ مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيلَ فَسُبِيَ سَبْيٌ مِنْ بَنِي الْعَنْبَرِ فَقَالَ لِعَائِشَةَ: اِنْ سَرَّكِ اَنْ تَفِيَ بِنَذْرِكِ فَاَعْتِقِي مُحَرَّرًا مِنْ هَؤُلَاءِ فَجَعَلَهُمْ مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيلَ وَجِيءَ بِنَعَمٍ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ لِبَنِيْ سَعْدٍ فَلَمَّا رَآهَا رَاعَهُ فَقَالَ: هٰذِهِ، نَعَمُ قَوْمِي فَجَعَلَهُمْ قَوْمَهُ، وَقَالَ: هُمْ اَشَدُّ النَّاسِ قِتَالًا فِي الْمَلَاحِمِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6986 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے بنی تمیم کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے تین باتیں سنی ہیں، جب سے وہ تین باتیں سنی ہیں اس کے بعد کبھی بھی ان کے بارے میں دل میں کوئی بغض نہیں رکھا۔

○ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ذمے ایک منت تھی، حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک شخص آزاد کرنا تھا، بنی العنبر کا ایک آدمی قیدی ہوکر آیا، اس نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اگر آپ اپنی نذر پوری کرنا چاہتی ہیں تو ان لوگوں میں سے کسی کو آزاد کردیں، پھر اس شخص نے ان کو بنی اسماعیل سے ثابت کیا، پھر بنی سعد کے صدقہ کے اونٹوں میں سے کچھ اونٹ لائے گئے، جب انہوں نے ان کو دیکھا تو کہنے لگا: یہ میری قوم کے اونٹ ہیں، ان کو اپنی قوم قرار دیا، اور کہنے لگا: جنگوں میں یہ لوگ سخت قتال کرتے ہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ذِكْرُ فَضَائِلِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلَى سَائِرِ الْاُمَمِ

اس امت کی دیگر تمام امتوں پر فضیلتیں

6987 – اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنْبَاَ

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ) (آل عمران: 110) قَالَ: اَنْتُمْ تُتِمُّونَ سَبْعِينَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَيْرُهَا وَاَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَقَدْ تَابَعَ سَعِيدُ بْنُ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ، بِهٰذَا فِي رِوَايَةٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، وَاَتَى بِزِيَادَةٍ فِي الْمَتْنِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6987 – صحيح

✧✧ بہز بن حکیم بن معاویہ اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس آیت

: (كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ) (آل عمران: 110)

کے بارے میں فرمایا: تم ستر امتوں کو پورا کرنے والے ہو، تم ہی سب سے بہتر ہو اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ عزت والے ہو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اس حدیث کو حکیم بن معاویہ سے روایت کرنے میں سعید بن ایاس نے جریری کی متابعت کی ہے۔ اور متن میں کچھ اضافہ بیان کیا ہے۔

6988 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ح وَاَنْبَاَ اَبُو عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَا: ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتُمْ تُوفُونَ سَبْعِينَ اُمَّةً اَنْتُمْ اَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَفْضَلُهُمْ

✧✧ جریری نے حکیم بن معاویہ کے واسطے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ستر امتوں کو پورا کرو گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تم سب سے زیادہ باعزت اور سب سے زیادہ افضل ہو گے۔

6989 – اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اَبُو الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَيْسَرَةَ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ) (آل عمران: 110) تَجُرُّونَهُمْ بِالسَّلَاسِلِ فَتُدْخِلُونَهُمُ الْاِسْلَامَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6989 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے ارشاد

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاس

(کا مطلب یہ ہے کہ) تم ان کو زنجیروں میں گھسیٹ کر لاؤ گے، اور ان کو اسلام میں داخل کرو گے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

بَابٌ: فِي ذِكْرِ فَضَائِلِ التَّابِعِينَ

تابعین کے فضائل

6990 – اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِیْ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحُسَیْنِ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا حَمْزَةَ، یُحَدِّثُ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ، قَالَ: قَالَتِ الْاَنْصَارُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِكُلِّ نَبِیٍّ اَتْبَاعًا وَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ یَجْعَلَ اَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا لَهُمْ اَنْ یَجْعَلَ اَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ قَالَ: فَنَمَیْتُ ذٰلِكَ اِلٰی عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی، فَقَالَ: قَدْ زَعَمَ ذٰلِكَ زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ "

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)6990 – صحیح

✧✧ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انصار نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نبی کے کچھ پیروکار ہوتے ہیں، ہم نے آپ کی پیروی کی ہے، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہم میں سے ہی ہمارے تابعین ہوں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی، راوی فرماتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کیا تو انہوں نے کہا: زید بن ارقم کا یہ اپنا گمان ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6991 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِیْهُ بِبُخَارٰی، ثَنَا اَبُوْ عِصْمَةَ سَهْلُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الزِّنَادِ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ عَمْرٍو، ثَنَا سُهَیْلُ بْنُ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اُنَاسًا مِنْ اُمَّتِیْ یَاْتُوْنَ بَعْدِیْ یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوِ اشْتَرٰی رُؤْیَتِیْ بِاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَالْحَدِیْثُ الْمُفَسَّرُ الصَّحِیْحُ فِیْ هٰذَا الْبَابِ قَوْلُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ قَدِ اتَّفَقَا عَلٰی اِخْرَاجِهٖ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)6991 – صحیح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد میرے کچھ امتی پیدا ہوں گے، وہ اپنے اہل وعیال اور مال ودولت دے کر بھی میرا دیدار کرنے کو سعادت سمجھیں گے۔

۞۞ یہ صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس باب میں مفسر حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ فرمان ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں، پھر وہ جن کا زمانہ ان لوگوں سے ملا ہوا ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے یہ حدیث نقل کی ہے۔

ذِكْرُ فَضَائِلِ الْاُمَّةِ بَعْدَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ

صحابہ کرام اور تابعین کے بعد دیگر امت کے فضائل

6992 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفِ بْنِ سُفْيَانَ الطَّائِيُّ، بِحِمْصَ، ثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ، ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، ثَنَا اُسَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنِيْ صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ جُمُعَةَ، قَالَ: تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ: فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا اَسْلَمْنَا مَعَكَ وَجَاهَدْنَا مَعَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدَكُمْ يُؤْمِنُوْنَ بِيْ وَلَمْ يَرَوْنِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6992 – صحيح

✧✧ حضرت ابوجمعہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ناشتہ کیا، ہمراہ ساتھ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، ہم نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ہم آپ کے ہاتھ پر اسلام لائے، آپ کے ہمراہ غزوات میں شرکت کی، کیا کوئی لوگ ہم سے بھی زیادہ بہتر ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، تمہارے بعد کچھ لوگ ہوں گے جو مجھ پر بن دیکھے ایمان لائیں گے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6993 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزَّاهِدُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْدِيِّ بْنِ رُسْتُمٍ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حُمَيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَدْرُوْنَ اَيُّ اَهْلِ الْاِيْمَانِ اَفْضَلُ اِيْمَانًا؟ قَالُوا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الْمَلَائِكَةُ؟ قَالَ: هُمْ كَذٰلِكَ وَيَحِقُّ ذٰلِكَ لَهُمْ وَمَا يَمْنَعُهُمْ وَقَدْ اَنْزَلَهُمُ اللّٰهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِي اَنْزَلَهُمْ بِهَا بَلْ غَيْرُهُمْ قَالُوا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْاَنْبِيَاءُ الَّذِيْنَ اَكْرَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالنُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ؟ قَالَ: هُمْ كَذٰلِكَ وَيَحِقُّ لَهُمْ ذٰلِكَ وَمَا يَمْنَعُهُمْ وَقَدْ اَنْزَلَهُمُ اللّٰهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِي اَنْزَلَهُمْ بِهَا بَلْ غَيْرُهُمْ قَالَ: قُلْنَا: فَمَنْ هُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَقْوَامٌ يَاْتُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ فِيْ اَصْلَابِ الرِّجَالِ فَيُؤْمِنُوْنَ بِيْ وَلَمْ يَرَوْنِيْ وَيَجِدُوْنَ الْوَرَقَ الْمُعَلَّقَ فَيَعْمَلُوْنَ بِمَا فِيْهِ فَهٰؤُلَاءِ اَفْضَلُ اَهْلِ الْاِيْمَانِ اِيْمَانًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)6993 – بل محمد بن أبي حميد ضعفوه

✧✧ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اہل ایمان میں سب سے افضل ایمان کس کا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ "فرشتے"۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بالکل، بات اسی طرح ہے، یہ ان کا حق ہے، ان کو اس حق سے کیا چیز روکے گی، جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ مقام خود عطا فرمایا ہے، میری مراد فرشتوں کے علاوہ ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: تو پھر انبیاء کرام علیہم السلام ہیں، کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو نبوت

اور رسالت کے ساتھ سرفراز فرمایا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: بالکل، بات درست ہے، وہ لوگ اسی منصب کے حقدار ہیں، اوران اس سے کیا چیز روکے گی، جبکہ خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو اس مقام پر پہنچایا ہے، میری مراد ان کے علاوہ ہے۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے کہا: یارسول اللہ ﷺ پھر وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ لوگ فی الحال مردوں کی پشتوں میں ہیں، میرے بعد پیدا ہوں گے، وہ مجھے دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لائیں گے۔ وہ (قرآن کریم کا) ایک کاغذ لٹکتا ہوا پائیں گے تو اس پر عمل شروع کر دیں گے، ایمان کے لحاظ سے وہ لوگ سب سے افضل ہوں گے۔

☆☆ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6994 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، بِالرَّيِّ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ، ثَنَا جُمَيْعُ بْنُ ثَوْبٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ، صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طُوبَى لِمَنْ رَآنِيْ وَطُوبَى لِمَنْ رَاَى مَنْ رَآنِيْ وَلِمَنْ رَاَى مَنْ رَاَى مَنْ رَآنِيْ وَآمَنَ بِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ قَدْ رُوِيَ بِاَسَانِيدَ قَرِيبَةٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِمَّا عَلَوْنَا فِي اَسَانِيدَ مِنْهَا وَاَقْرَبُ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ اِلَى الصِّحَّةِ مَا ذَكَرْنَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6994 – جميع بن ثوب واه

✧✧ صحابی رسول حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خوشخبری ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے میرا دیدار کیا، اور خوشخبری ہے ان کے لئے جنہوں نے ان کا دیدار کیا جنہوں نے میرا دیدار کیا، اور خوشخبری ہے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے ان کو دیکھا جنہوں نے میرا دیدار کرنے والوں کا دیدار کیا اور مجھ پر ایمان لے آیا۔

☆☆ یہ دیگر اسانید کے ہمراہ بھی منقول ہے جو کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی سند کے بالکل قریب تر ہیں اور ہماری وہ اسانید ''عالیہ'' بھی ہیں۔ اور یہ روایات صحت کے لحاظ سے ہماری ذکر کردہ حدیث کے بہت قریب ہے۔

فَضْلُ كَافَّةِ الْعَرَبِ

تمام عرب کے فضائل

6995 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْدِيِّ بْنِ رُسْتُمٍ، ثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثَنَا قَابُوسُ بْنُ اَبِيْ ظَبْيَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ سَلْمَانَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا سَلْمَانُ، لَا تَبْغَضْنِيْ فَتُفَارِقَ دِيْنَكَ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ اَبْغَضُكَ وَبِكَ هَدَانِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ: تَبْغَضُ الْعَرَبَ فَتَبْغَضُنِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)6995 – قابوس بن أبی ظبيان تكلم فيه

✧✧ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے سلمان! میرے ساتھ بغض کر کے اپنا دین مت چھوڑ بیٹھنا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ، یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں آپ ﷺ سے بغض کروں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے

آپ ہی کی بدولت ہدایت عطا فرمائی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اہل عرب سے بغض رکھنا، حقیقت میں مجھ سے بغض رکھنے کے مترادف ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6996 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِهْرجَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ زِيَادُ بْنُ سَهْلٍ الْحَارِثِيُّ، ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ مِهْرَانَ الْمِعْوَلِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ اخْتَارَ الْعَرَبَ ثُمَّ اخْتَارَ مِنَ الْعَرَبِ قُرَيْشًا ثُمَّ اخْتَارَ مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ ثُمَّ اخْتَارَنِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ فَاَنَا خَيْرَةٌ مِنْ خَيْرَةٍ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)6996 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا، تو ان میں سے عرب کو چنا، پھر عرب میں سے قریش کو چنا، پھر قریش میں سے بنی ہاشم کو چنا، پھر بنی ہاشم سے اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کیا۔ چنانچہ میں ہر بہترین میں سے بہترین ہوں۔

6997 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَوَانَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ذَكْوَانَ، خَالِ وَلَدِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ، قَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ فَاِنْ كَانَ عَنْ سَالِمٍ فَهُوَ غَرِيبٌ صَحِيْحٌ وَاِنْ كَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَقَدْ سَمِعَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ مِنِ ابْنِ عُمَرَ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)6997 - حذفه الذهبي من التلخيص

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی نبی اکرم ﷺ کا ایسا ہی فرمان نقل کیا ہے۔

حضرت عمرو بن دینار سے مروی روایات صحیح ہیں، اگر یہ سالم سے مروی ہے تو یہ غریب صحیح ہے۔ اور اگر یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مروی ہے تو درست ہے کیونکہ عمرو بن دینار کا عبداللہ بن عمر سے سماع ثابت ہے۔

6998 - حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، اَنْبَاَ اَبُوْ مُسْلِمٍ اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، اَنَّ مَعْقِلَ بْنَ مَالِكٍ، حَدَّثَهُمْ قَالَ: ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حَمَّادٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُبُّ الْعَرَبِ اِيْمَانٌ وَبُغْضُهُمْ نِفَاقٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)6998 - الهيثم بن حماد متروك

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عرب کی محبت ایمان ہے اور ان سے بغض رکھنا منافقت ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

6999 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، وَاَبُوْ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ، فِي آخَرِينَ قَالُوا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَمْرٍو الْحَنَفِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَزِيدَ الْاَشْعَرِيُّ، أنبأ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ: لِاَنِّي عَرَبِيٌّ وَالْقُرْآنَ عَرَبِيٌّ وَكَلَامَ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ "تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری تین خصلتوں کی وجہ سے عرب میں مجھے محفوظ رکھو،

میں عربی ہوں

قرآن کریم عربی ہے

جنتیوں کی زبان عربی ہے۔

۞۞ ابن جریج سے روایت کرنے میں محمد بن فضل نے یحییٰ بن یزید اشعری کی متابعت کی ہے

7000 - حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ بَطَّةَ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَكَرِيَّا، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْفَظُونِي فِي الْعَرَبِ لِثَلَاثِ خِصَالٍ لِاَنِّي عَرَبِيٌّ وَالْقُرْآنَ عَرَبِيٌّ وَلِسَانَ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى: حَدِيثُ يَحْيَى بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَاِنَّمَا ذَكَرْتُ حَدِيثَ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ مُتَابِعًا لَهُ، وَالْمُتَاَمِّلُ بِقَوْلِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامَ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ مُتَهَاوِنٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ شَوَاهِدَهُ تُنْذِرُ بِالْوَعِيدِ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ يَخْتَارُ الْفَارِسِيَّةَ عَلَى الْعَرَبِيَّةِ نُطْقًا وَكِتَابَةً، وَقَدْ رُوِّينَا فِي ذٰلِكَ اَحَادِيثَ فَمِنْهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7000 – أظن الحديث موضوعا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری تین خصلتوں کی وجہ سے عرب میں مجھے محفوظ رکھو،

میں عربی ہوں

قرآن کریم عربی ہے

جنتیوں کی زبان عربی ہے۔

۞۞ امام حاکم کہتے ہیں: یحییٰ بن زید کی ابن جریج کی ہوئی روایت صحیح ہے۔ میں نے محمد بن فضل کی حدیث اُس کی

6999:المعجم الاوسط للطبراني - بـاب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث:5687'المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - عطاء ' حديث:11236

متابعت کے طور پر ذکر کی ہے۔

محمد مصطفیٰ ﷺ کی حدیث ''جنتیوں کی زبان عربی ہوگی'' کو درست ماننے والا اللہ اور اس کے رسول پر تہاون کرنے والا ہے۔ کیونکہ اس کے شواہد رسول اللہ ﷺ کی جانب سے ایسے شخص کی وعید پر مشتمل ہیں جو شخص بولنے اور لکھنے کے لحاظ سے فارسی کو عربی پر ترجیح دیتا ہے۔ اس سلسلہ میں ہم نے چند احادیث نقل کی ہیں، ان میں سے ایک درج ذیل ہے۔

7001 - مَا حَدَّثَنِي اَبُوْ عَمْرٍو سَعِيدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ الْعَلَاءِ الْمُطَّوِّعِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اللَّيْثِ بْنِ الْخَلِيلِ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْجُرَيْرِيُّ، بِبَلْخٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ هَارُونَ، ثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَحْسَنَ مِنْكُمْ اَنْ يَتَكَلَّمَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ بِالْفَارِسِيَّةِ فَإِنَّهُ يُوَرِّثُ النِّفَاقَ وَمِنْهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7001 – عمرو بن هارون كذبه ابن معين وتركه الجماعة

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صحیح طور پر عربی بول سکتا ہو، وہ کوئی دوسری زبان نہ بولے، کیونکہ اس سے نفاق پیدا ہوتا ہے۔

7002 - مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَيْرُوتِيُّ، ثَنَا اَبُوْ فَرْوَةَ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَكَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ زَادَتْ فِي خُبْثِهِ وَنَقَصَتْ مِنْ مُرُوءَتِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7002 – ليس بصحيح وإسناده واه بمرة

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو (بلاضرورت) غیر عربی زبان بولتا ہے، اس کے خبث میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کی مروت میں کمی ہوتی ہے۔

کِتَابُ الْاَحْكَامِ

احکام کا بیان

7003 – اَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْعَقَبِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، ثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ عَلِيًّا فَقَالَ: عَلِّمْهُمُ الشَّرَائِعَ وَاقْضِ بَيْنَهُمْ قَالَ: لَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ فَدَفَعَ فِي صَدْرِهِ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اهْدِهِ لِلْقَضَاءِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7003 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن میں بھیجا اور فرمایا: ان کو دین کی تعلیم دو اور ان کے درمیان فیصلے بھی کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں قضاء کا علم نہیں رکھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے دعا مانگی ”اے اللہ اس کو قضاء کی ہدایت عطا فرما۔ (یعنی اس کو صحیح فیصلے کرنے کی صلاحیت عطا فرما)

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7004 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا عَامِرُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْاَنْبَارِيُّ، ثَنَا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْاَعْلٰى، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِعَمْرٍو: اقْضِ بَيْنَهُمَا فَقَالَ: اَقْضِي بَيْنَهُمَا وَاَنْتَ حَاضِرٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ عَلٰى اَنَّكَ اِنْ اَصَبْتَ فَلَكَ عَشْرُ اُجُورٍ وَاِنِ اجْتَهَدْتَ فَاَخْطَاْتَ فَلَكَ اَجْرٌ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7004 – فرج بن فضالة ضعفوه

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دو آدمی اپنا جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو سے کہا: ان کے درمیان فیصلہ کردو، حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی موجودگی میں، میں کیسے فیصلہ کرسکتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں، اگر تم نے صحیح فیصلہ کیا تو تمہیں دس اجر ملیں گے، اور اگر تجھ سے خطا ہوگئی تب بھی (کم از کم) ایک نیکی تو تمہیں مل ہی جائے گی۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7005 – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِيءٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثنا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، ثنا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ، وَحَدَّثَنِي يَزِيدُ، اَخُو مُطَرِّفٍ، وَحَدَّثَنِي رَجُلَانِ آخَرَانِ نَسِيَ هَمَّامٌ اسْمَهُمَا، اَنَّ مُطَرِّفًا، حَدَّثَهُمْ اَنَّ عِيَاضَ بْنَ حَمَّادٍ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي خُطْبَتِهِ: " اَصْحَابُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُو سُلْطَانٍ مُصَدَّقٌ وَمُقْسِطٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ بِكُلِّ ذِي قُرْبَى وَرَجُلٌ فَقِيرٌ عَفِيفٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7005 – رواه مسلم

حضرت عیاض بن حماد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے دوران ارشاد فرمایا: تین آدمی جنتی ہیں،

- وہ بادشاہ جس کو لوگ سچا کہیں، جو انصاف کرنے والا ہو، جس کے ساتھ عوام موافقت کرے۔
- ایسا رحمدل اور رقیق القلب انسان جو رشتہ داروں کے لئے نرم گوشہ رکھتا ہو۔
- غریب سفید پوش انسان (جو کسی سے سوال نہیں کرتا)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7006 – اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى، ثنا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْمُقْسِطِينَ فِي الدُّنْيَا عَلَى مَنَابِرَ مِنْ لُؤْلُؤٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا اَقْسَطُوا فِي الدُّنْيَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَقَدْ اَخْرَجَاهُ جَمِيعًا "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7006 – قد أخرجاه

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصاف کرنے والے لوگ، دنیا میں انصاف کرنے کی بناء پر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے موتیوں کے منبروں پر ہوں گے۔

7007 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، الْفَقِيهُ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنْبَا عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ، ثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، اَخْبَرَنِي مَرْوَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، مَوْلَى صَفْوَانَ بْنِ حُذَيْفَةَ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَهْلُ الْجَوْرِ وَاَعْوَانُهُمْ فِي النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7007 – منكر

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظالم اور ظالموں معاونین دوزخی ہیں۔

ﷺﷺ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7008 – اَخْبَرَنِی اَبُو النَّضْرِ الْفَقِیهُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّامِیُّ، قَالَا: ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ الْكُوفِیُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَدَوِیُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِیزِ، عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُولُ: حَدَّثَنِی عُبَادَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَادَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اَلَا اَیُّهَا النَّاسُ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ اِمَامٍ حَكَمَ بِغَیْرِ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَذَكَرَ بَاقِیَ الْحَدِیْثِ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)7008 – سنده مظلم

✧✧ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس حکمران کی نماز قبول نہیں کرتا جو قرآن وسنت کے خلاف فیصلے کرتا ہے۔ (اس کے بعد انہوں نے باقی حدیث بھی بیان کی)

ﷺﷺ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7009 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِیعُ بْنُ سُلَیْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِی مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَیْرٍ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ سَعِیدٍ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ اَحَدٍ یُؤَمَّرُ عَلَی عَشَرَةٍ فَصَاعِدًا لَا یُقْسِطُ فِیهِمْ اِلَّا جَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِی الْاَصْفَادِ وَالْاَغْلَالِ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ وَلَسْنَا بِمَعْذُورِینَ فِی تَرْكِ اَحَادِیْثِ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَیْرٍ اَصْلًا"

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)7009 – صحیح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کو دس آدمیوں کا ذمہ دار بنایا گیا، (اگر) وہ ان کے درمیان انصاف نہیں کرے گا، قیامت کے دن اس کو طوق اور ہتھکڑیاں پہنا کر لیا جائے گا

ﷺﷺ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور مخرمہ بن بکیر کی روایت چھوڑنے میں ہمارے پاس کوئی معقول عذر نہیں ہے۔

7010 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِیهُ رَحِمَهُ اللّٰهُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُو دَاوُدَ سُلَیْمَانُ بْنُ الْاَشْعَثِ، وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، قَالَا: ثَنَا عَفَّانُ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِی وَائِلٍ، اَنَّ نَاسًا سَاَلُوا اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ، اَنْ یُكَلِّمَ لَنَا هٰذَا الرَّجُلَ یَعْنِی عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَدْ كَلَّمْنَاهُ مَا دُونَ اَنْ یَفْتَحَ بَابًا اَنْ لَا یَكُونَ اَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ مَا اَقُوْلُ: اُمَرَاؤُكُمْ خِیَارُكُمْ بَعْدَ شَیْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: "یُؤْتَی بِالْوَالِی الَّذِی كَانَ یُطَاعُ فِی مَعْصِیَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَیُؤْمَرُ بِهِ اِلَی النَّارِ فَیُقْذَفُ فِیهَا فَتَنْدَلِقُ بِهِ اَقْتَابُهُ – یَعْنِی اَمْعَاءَهُ – فَیَسْتَدِیرُ فِیهَا كَمَا یَسْتَدِیرُ الْحِمَارُ فِی الرَّحَا فَیَاْتِی عَلَیْهِ اَهْلُ طَاعَتِهِ مِنَ النَّاسِ فَیَقُوْلُوْنَ لَهُ: اَیْ فُلْ اَیْنَ مَا كُنْتَ تَاْمُرُنَا؟ فَیَقُوْلُ: كُنْتُ آمُرُكُمْ بِاَمْرٍ

وَاُخَالِفُكُمْ اِلٰى غَيْرِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7010 – صحيح

✧✧ ابووائل فرماتے ہیں: کچھ لوگوں نے حضرت اسامہ بن زید سے گزارش کی کہ وہ اس آدمی (یعنی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ) سے مذاکرات کریں، حضرت اسامہ نے کہا: ہم نے دروازہ کھلوائے بغیر ہی ان سے مذاکرات کر لئے ہیں، تاکہ وہ سب سے پہلے دروازہ کھولنے والے قرار نہ پائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد سننے کے بعد میرا موقف یہ نہیں ہے کہ تمہارے امراء ہی تم سب سے بہتر ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ (قیامت کے دن) ایسے حکمران کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا جو لوگوں کو اچھے عمل کا حکم دیتا تھا اور وہ خود اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا تھا، اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا اور اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ جہاں پر اس کی انتڑیاں پھٹ جائیں گی اور وہ ان میں ایسے گھومے گا جیسے گدھا چکی میں گھومتا ہے پھر اس کے پاس وہ لوگ آئیں گے جو اس کی اطاعت کیا کرتے تھے، وہ کہیں گے: اے فلاں شخص! وہ اعمال کہاں ہیں جن کا تو ہمیں حکم دیا کرتا تھا، وہ کہے گا: میں تمہیں ایک کام کا حکم دیتا تھا اور خود اس کے خلاف عمل کیا کرتا تھا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7011 – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْفَارِسِيُّ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي الْمَوَالِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٌ: الْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ، وَالزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيُذِلَّ مَا اَعَزَّ اللّٰهُ وَيُعِزَّ مَا اَذَلَّ اللّٰهُ، وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِي مَا حَرَّمَ اللّٰهُ، وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِي هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7011 – الحديث منكر بمرة

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھ آدمی ایسے ہیں جن پر میری لعنت ہے، اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور ہر نبی کی لعنت ہے (اور ہر نبی کی دعا بھی قبول ہوتی ہے)

○ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو جھٹلانے والا

○ کتاب اللہ میں (اپنی طرف سے) اضافہ کرنے والا۔

○ عوام پر زبردستی مسلط ہونے والا ظالم حکمران جو کہ ان لوگوں کو ذلیل کرے جن کو اللہ تعالیٰ نے عزت دی ہے اور ان لوگوں کو عزت دے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ذلیل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال سمجھنے والا۔

میری آل کا بے ادب

میری سنت کا تارک (یعنی جو شخص سنت کو حقیر جانتے ہوئے اس کو چھوڑے)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7012 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنبأ مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ بجُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ: قَاضِيَانِ فِي النَّارِ وَقَاضٍ فِي الْجَنَّةِ. قَاضٍ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضَى بِهِ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ، وَقَاضٍ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ مُتَعَمِّدًا فَهُوَ فِي النَّارِ، وَقَاضٍ قَضَى بِغَيْرِ عِلْمٍ فَهُوَ فِي النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7012 – ابن بكير الغنوی منكر الحديث قال و له شاهد صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں، ان میں سے دو قسم کے قاضی دوزخی ہیں اور ایک جنتی۔

- ○ ایسا قاضی جس نے حقیقتِ حال کو جانا اور اس کے مطابق انصاف پر مبنی فیصلہ کیا۔ یہ قاضی جنتی ہے۔
- ○ ایسا قاضی جو حقیقتِ حال کو جانتا ہے اور جان بوجھ کر غلط فیصلہ کرتا ہے۔ یہ قاضی دوزخی ہے۔
- ○ ایسا قاضی جو بے حقیقتِ حال جانے بغیر فیصلہ کرتا ہے۔ یہ قاضی بھی دوزخی ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے اور وہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ (وہ حدیث درج ذیل ہے)

7013 – اَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوْفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ، وَعَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَاضِيَانِ فِي النَّارِ وَقَاضٍ فِي الْجَنَّةِ. قَاضٍ قَضَى بِالْحَقِّ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ، وَقَاضٍ قَضَى بِجَوْرٍ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَقَاضٍ قَضَى بِجَهْلِهِ فَهُوَ فِي النَّارِ قَالُوا: فَمَا ذَنْبُ هٰذَا الَّذِي يَجْهَلُ قَالَ: ذَنْبُهُ اَنْ لَا يَكُوْنَ قَاضِيًا حَتّٰى يَعْلَمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7013 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو قاضی دوزخی ہیں اور ایک قاضی جنتی ہے۔ ایسا قاضی جو حق کے مطابق فیصلہ کرتا ہے وہ جنتی ہے۔ اور ایسا قاضی جو ناانصافی کرتا ہے، وہ دوزخی ہے اور ایسا قاضی جو جہالت میں فیصلہ کرتا ہے وہ بھی دوزخی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یہ قاضی جو جہالت میں فیصلہ کرتا ہے، اس کا کیا قصور ہے؟ تو

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا گناہ یہ ہے کہ جب اس کو قضاء کا علم ہی نہیں تھا تو وہ قاضی کیوں بنا؟

7014 - اَخْبَرَنِیْ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِیُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا سَعِیدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَی، ثَنَا اِسْرَائِیلُ، عَنْ عَامِرٍ الدُّهْنِیِّ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ اُمِّ مَعْقِلٍ، عَنْ اَبِیهَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ اَحَدٍ یَکُونُ عَلَی شَیْءٍ مِنْ اُمُورِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَلَّتْ اَمْ کَثُرَتْ فَلَا یَعْدِلُ فِیهِمْ اِلَّا کَبَّهُ اللّٰهُ فِی النَّارِ هٰذِهِ اُمُّ مَعْقِلٍ بِنْتُ مَعْقِلِ بْنِ سِنَانٍ الْاَشْجَعِیِّ، وَهُوَ صَحِیحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ "

(التعلیق - من تلخیص الذهبی)7014 - صحیح

✧✧ حضرت اُمّ معقل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو اس امت کے چھوٹے یا بڑے کسی بھی کام کا ذمہ دار بنایا جائے اور وہ اس میں انصاف نہ کرے، اللہ تعالیٰ اس کو اوندھے منہ دوزخ میں ڈالے گا۔

✿✿ یہ اُمّ معقل، حضرت معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں۔ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7015 - حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِینَارٍ الْعَدْلُ، ثَنَا السَّرِیُّ بْنُ خُزَیْمَةَ، ثَنَا مُوسَی بْنُ اِسْمَاعِیلَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَنْبَاَ عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ، عَنْ یَزِیدَ بْنِ شَرِیکٍ، اَنَّ الضَّحَّاکَ بْنَ قَیْسٍ بَعَثَ مَعَهُ بِکِسْوَةٍ اِلَی مَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ فَقَالَ مَرْوَانُ لِلْبَوَّابِ: انْظُرْ مَنْ بِالْبَابِ؟ قَالَ: اَبُو هُرَیْرَةَ، فَاَذِنَ لَهُ فَقَالَ: یَا اَبَا هُرَیْرَةَ، حَدِّثْنَا شَیْئًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ: لَیُوشِکُ رَجُلٌ اَنْ یَتَمَنَّی اَنَّهُ خَرَّ مِنَ الثُّرَیَّا وَلَمْ یَلِ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَیْئًا صَحِیحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ "

(التعلیق - من تلخیص الذهبی)7015 - صحیح

✧✧ یزید بن شریک کہتے ہیں: حضرت ضحاک بن قیس نے ان کو ایک جوڑا دے کر مروان بن حکم کے پاس بھیجا، مروان نے دربان سے کہا: دیکھو، دروازے پر کون ہے؟ اس نے کہا: ابوہریرہ، مروان نے اجازت دے دی، اور کہا: اے ابوہریرہ! ہمیں کوئی ایسی بات سنائیے جو آپ نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آدمی یہ تمنا کرے گا "مجھے آسمان سے زمین پر گرادیا جاتا لیکن مجھے لوگوں کے کسی کام کا ذمہ دار نہ بنایا جاتا"۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7016 - حَدَّثَنَا الْاُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِیدِ، وَاَبُو بَکْرِ بْنُ قُرَیْشٍ، قَالَا: ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْیَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی بَکْرٍ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِی اَبِی، عَنْ عَبَّادِ بْنِ اَبِی عَلِیٍّ، عَنْ اَبِی حَازِمٍ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيْلٌ لِلْاُمَرَاءِ وَوَيْلٌ لِلْعُرَفَاءِ وَوَيْلٌ لِلْاُمَنَاءِ لَيَتَمَنَّيَنَّ اَقْوَامٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَّ ذَوَائِبَهُمْ كَانَتْ مُعَلَّقَةً بِالثُّرَيَّا يُدَلْدَلُوْنَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَاَنَّهُمْ لَمْ يَلُوا عَمَلًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7016 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہلاکت ہے امراء کے لئے، ہلاکت ہے نجومیوں کے لئے، ہلاکت ہے امانت رکھنے والوں کے لئے،

7017 – اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْخُزَاعِیُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی، ثَنَا اَبُوْ يَحْيَی بْنُ اَبِیْ مَسَرَّةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ اَيُّوْبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ جَعْفَرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِیْ سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا ذَرٍّ، اِنِّیْ اَرَاكَ ضَعِيْفًا فَلَا تَاَمَّرَنَّ عَلٰی اثْنَيْنِ وَلَا تُوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7017 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے ابوذر! میں تجھے ضعیف دیکھ رہا ہوں، تجھے دوآدمیوں کا بھی ذمہ دار نہ بنایا جائے اور نہ ہی تجھے کسی یتیم کے مال کا ولی بنایا جائے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7018 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ، ثَنَا يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَخْنَسِيِّ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا فَكَاَنَّمَا ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7018 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس کو قاضی بنادیا گیا، گویا کہ اس بغیر چھری کے ذبح کردیا گیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7019 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ يَحْيَی بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيْدَ الْحَضْرَمِيِّ، اَنَّ اَبَا ذَرٍّ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمِّرْنِیْ . فَقَالَ: اِنَّكَ ضَعِيْفٌ وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ وَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْیٌ وَنَدَامَةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَقَدْ قِيْلَ: عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7019 – صحيح

✦✦ حارث بن یزید حضرمی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے امیر بنادیجئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کمزور ہو، اورامارت ایک امانت ہوتی ہے، اور (اگراس کا حق پورا ادا نہ کیا جائے تو) قیامت کے دن یہ رسوائی اور ندامت کا باعث ہوگی۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اس حدیث کی ایک اورسند بھی بیان کی گئی ہے اس کے مطابق یحیٰی بن سعید کے ذریعے سعید بن مسیّب کے واسطے سے حضرت ابوذر تک پہنچتی ہے۔

7020 – اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيْهُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِیُّ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَمِّرْنِی. قَالَ: الْإِمَارَةُ اَمَانَةٌ وَهِیَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْیٌ وَنَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِحَقٍّ وَاَدَّى بِالْحَقِّ عَلَيْهِ فِيْهَا

✦✦ یحیٰی بن سعید، سعید بن مسیّب کے واسطے سے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں (آپ فرماتے ہیں) میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے امیر بنادیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امارت، امانت ہوتی ہے (اوراگراس کو صحیح طور پر ادا نہ کیا گیا تو) یہ قیامت کے دن رسوائی اور ندامت کا باعث ہوگی۔ البتہ جوشخص میرٹ پر قاضی مقرر ہوا اوراس نے حق کے مطابق فیصلہ کیا (وہ اس ہلاکت سے بچ جائے گا)

7021 – اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُثَنّٰى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، ثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ عَبْدِالْاَعْلَى، عَنْ بِلَالِ بْنِ اَبِیْ مُوسَى، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ الْحَجَّاجَ اَرَادَ اَنْ يَجْعَلَهٗ عَلٰى قَضَاءِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ اَنَسٌ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ طَلَبَ الْقَضَاءَ وَاسْتَعَانَ عَلَيْهِ وُكِلَ اِلَيْهِ وَمَنْ لَّمْ يَطْلُبْهُ وَلَمْ يَسْتَعِنْ عَلَيْهِ وُكِّلَ بِهٖ مَلَكٌ يُسَدِّدُهٗ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7021 – صحيح

✦✦ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حجاج نے ان کو بصرہ کا قاضی بنانا چاہا، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے قضاء کی طلب کی اوراس پر کسی مدد مانگی، وہ اسی کے سپرد کردی جائے گی، اور جس نے اس کو طلب نہیں کیا اور نہ اس پر کسی سے مدد مانگی اس پر ایک فرشتہ مقرر کردیا جاتا ہے جو فیصلوں میں اس کی مدد کرتا ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7022 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ حَبِيبٍ، حَدَّثَهُمْ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَتُنْتَقَضُ عُرَى الْاِسْلَامِ عُرْوَةً عُرْوَةً فَكُلَّمَا انْتَقَضَتْ عُرْوَةٌ تَشَبَّثَتْ بِالَّتِي تَلِيهَا وَاَوَّلُ نَقْضِهَا الْحُكْمُ وَاٰخِرُهَا الصَّلَاةُ قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى: "عَبْدُ الْعَزِيزِ هٰذَا هُوَ: ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ صُهَيْبٍ، وَاِسْمَاعِيلُ هُوَ: ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُهَاجِرِ، وَالْاِسْنَادُ كُلُّهُ صَحِيحٌ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

✧✧ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کی رسی ایک ایک کر کے ٹوٹتی جائے گی، جب کبھی ایک رسی ٹوٹے گی، اس کا سارا بوجھ اس کے ساتھ والی پر آ جائے گا۔ سب سے پہلی رسی عدلیہ کی ٹوٹے گی اور سب سے آخری نماز۔ (یعنی اسلام اس وقت کمزور ہونا شروع ہو جائے گا جب جج کرپٹ ہو جائیں گے اور اسلام کی رسی کا آخری دھاگہ نماز ہے جب لوگ اس سے بھی لاپرواہ ہو جائیں گے تو ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں رہے گا)

❀❀ امام حاکم کہتے ہیں: یہ عبدالعزیز، عبید اللہ بن حمزہ بن صہیب کا بیٹا ہے اور اسماعیل جو ہے، وہ عبداللہ بن مہاجر کا بیٹا ہے۔ پوری اسناد صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7023 – اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنْبَاَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ قَيْسٍ الرَّحَبِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْ عِصَابَةٍ وَفِي تِلْكَ الْعِصَابَةِ مَنْ هُوَ اَرْضَى لِلّٰهِ مِنْهُ فَقَدْ خَانَ اللّٰهَ وَخَانَ رَسُولَهُ وَخَانَ الْمُؤْمِنِينَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7023 – حذفه الذهبي من التلخيص

✧✧ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ایسے شخص کو کسی جماعت کا امیر بنایا کہ اس جماعت میں اس سے بھی زیادہ اہلیت کا حامل شخص موجود ہو، اس نے اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کے ساتھ خیانت کی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7024 – اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَرَّانِيُّ، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا مُوسَى بْنُ اَعْيَنَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: قَالَ لِي اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ بَعَثَنِي اِلَى الشَّامِ: يَا يَزِيدُ، اِنَّ لَكَ قَرَابَةً عَسَيْتَ اَنْ تُؤْثِرَهُمْ بِالْاِمَارَةِ ذٰلِكَ اَكْثَرُ مَا اَخَافُ عَلَيْكَ، فَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِينَ شَيْئًا فَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اَحَدًا مُحَابَاةً فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا حَتّٰى يُدْخِلَهُ جَهَنَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ"

✧✧ حضرت یزید بن ابی سفیان فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب مجھے شام کی جانب بھیجا تو فرمایا: اے یزید! بے شک تیری رشتہ داریاں ہیں، ہوسکتا ہے کہ تم ان کو امارت میں ترجیح دو، اس چیز کا مجھے تم پر بہت خوف ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس کو مسلمانوں کے کسی کام کا ذمہ دار بنایا جائے، وہ محض اپنے تعلقات کی بناء پر کسی (نااہل) کو ان کا امیر بنا دے، اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ اس کے فرائض ونوافل قبول نہیں کرتا اور اس کو دوزخ میں داخل کرے گا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7025 – اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَاهَانَ الْبَزَّارُ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَی الصَّفَا، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ حَنَشٍ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْيَمَنِ فَقُلْتُ: تَبْعَثُنِيْ اِلٰی قَوْمٍ ذَوِي اَسْنَانٍ وَاَنَا حَدَثُ السِّنِّ. قَالَ: اِذَا جَلَسَ اِلَيْكَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِ لِاَحَدِهِمَا حَتّٰی تَسْمَعَ مِنَ الْاٰخَرِ كَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْاَوَّلِ قَالَ عَلِيٌّ: فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7025 – صحيح

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کا عامل بنا کر بھیجا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے ادھیڑ عمر کے لوگوں کا عامل بنا کر بھیج رہے ہیں جبکہ میں تو ابھی زیادہ عمر والا نہیں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تیرے پاس دو آدمی اپنا جھگڑا لے کر آئیں تو صرف ایک پارٹی کی بات سن کر فیصلہ نہیں کر دینا بلکہ جس طرح پہلے کی بات سنی ہے اسی طرح دوسرے کی بھی پوری بات سن کر پھر فیصلہ کرنا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں آج تک قاضی ہوں۔

7026 – اَخْبَرَنَا اَزْهَرُ بْنُ حَمْدُوْنَ الْمُنَادِي، بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ، ثَنَا اَبُو الْعَوَّامِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰی، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِيْ مَا لَمْ يَجُرْ فَاِذَا جَارَ تَبَرَّاَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ اَبُو الْعَوَّامِ هٰذَا: عِمْرَانُ بْنُ دَاوُدَ الْقَطَّانُ وَالْاِسْنَادُ صَحِيْحٌ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7026 – صحيح

✧✧ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہوتا ہے جب تک کہ وہ ناانصافی نہ کرے، جب وہ ناانصافی کرتا ہے تب اللہ تعالیٰ اس سے اپنا ذمہ ختم کر دیتا ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کے ایک راوی جو ابوالعوام ہیں، ان کا نام ''عمران بن داؤد'' ہے۔

7027 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ اَبُو عُتْبَةَ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ اَبِي مَرْيَمَ، صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِينَ شَيْئًا فَاحْتَجَبَ دُونَ خَلَّتِهِمْ وَحَاجَتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ وَفَاقَتِهِمْ احْتَجَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دُونَ خَلَّتِهِ وَفَاقَتِهِ وَحَاجَتِهِ وَفَقْرِهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَاِسْنَادُهُ شَامِيٌّ صَحِيحٌ وَلَهُ شَاهِدٌ بِاِسْنَادِ الْبَصْرِيِّينَ صَحِيحٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7027 – صحيح

✧✧ رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابومریم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو مسلمانوں کے کسی کام کا ذمہ دار بنایا جائے اور وہ ان کی رشتہ داریوں، ان کی ضروریات اور ان کے فقر وفاقہ کا خیال نہ رکھے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی دوستی، اس کی ضروریات اور اس کے فقر وفاقہ کا کوئی لحاظ نہیں کرے گا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس کی اسناد شامی ہے، صحیح ہے۔ بصریین کی اسناد کے ہمراہ اس کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے۔ (وہ حدیث درج ذیل ہے)

7028 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُثَنَّى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ اَبِي حَسَنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: قُلْتُ لِمُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ اَغْلَقَ بَابَهُ دُونَ ذَوِي الْحَاجَةِ وَالْخَلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ اَغْلَقَ اللّٰهُ بَابَ السَّمَاءِ دُونَ خَلَّتِهِ وَحَاجَتِهِ وَفَقْرِهِ وَمَسْكَنَتِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7028 – صحيح

✧✧ عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے ضرورت مندوں، دوستوں اور مسکینوں پر اپنا دروازہ بند کرلیا، اللہ تعالیٰ اس کی دوستی، اس کی ضروریات اس کے فقر اور مسکنت سے آسمان کے دروازے بند کرلیتا ہے۔

7029 – اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَخْبَرَنِي مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ اَبَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيهِ عَمْرِو بْنِ الزُّبَيْرِ خُصُومَةٌ

7028: الجامع للترمذی - ' ابواب الاحكام عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فی إمام الرعية ' حديث: '1290 سنن ابی داود - كتاب الخراج والإمارة والفیء ' باب فيما يلزم الإمام من امر الرعية والحجبة عنه - حديث: '2574 الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - ابو مريم الازدی رضی الله عنه ' حديث: 2044

فَدَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ عَلَى سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَعَمْرُو بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ فَقَالَ سَعِيدٌ، لِعَبْدِ اللّٰهِ: " هَاهُنَا . قَالَ: لَا، قَضَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْخَصْمَيْنِ يَقْعُدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَاكِمِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7029 – صحيح

✧✧مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن زبیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ان کے والد عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور ان کے بھائی عمرو بن زبیر رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی ناراضگی تھی، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت سعید بن العاص کے پاس گئے، اس وقت عمرو بن زبیر ان کے پاس چارپائی پر بیٹھے ہوئے تھے، حضرت سعید نے عبداللہ سے کہا: یہاں (بیٹھ جائیے) عبداللہ نے انکار کر دیا، اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ کار بھی ہے کہ فریقین حاکم کے سامنے بیٹھا کرتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7030 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: مَنْ عُرِضَ لَهُ قَضَاءٌ فَلْيَقْضِ بِمَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ، فَاِنْ جَاءَهُ اَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنْ جَاءَهُ اَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ نَبِيُّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْضِ بِمَا قَالَهُ الصَّالِحُوْنَ، فَاِنْ جَاءَهُ اَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ نَبِيُّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ الصَّالِحُونَ فَلْيَجْتَهِدْ رَاْيَهُ فَاِنْ لَمْ يُحْسِنْ فَلْيُقِرَّ وَلَا يَسْتَحِي هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَالْقَاسِمُ هُوَ: ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7030 – صحيح

✧✧حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس سے فیصلہ کروایا جائے اس کو چاہئے کہ قرآن پاک کے مطابق فیصلہ کرے، اگر قرآن کریم میں اس کا فیصلہ نہ ملے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کیئے ہوئے فیصلوں کے مطابق فیصلہ کر دے، اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلوں میں بھی اس کا حل نہ ملے تو صالحین کے اقوال کی روشنی میں فیصلہ کرے، اور اگر صالحین کے اقوال میں بھی اس کا حل نہ ملے تو اپنی رائے سے اجتہاد کرے، اگر صحیح طرح اجتہاد بھی نہ کر سکے تو کسی قسم کی شرم و حیاء کیئے بغیر اقرار کر لے (کہ میں یہ فیصلہ نہیں کر سکتا)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور قاسم، عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود کے بیٹے ہیں۔

7031 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنِ عَطَاءٍ، اَنْبَا

سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ اَبِي مُوسَى: اَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا اَوْ دَابَّةً اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَجَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ خَالَفَ هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ فِي مَتْنِ هٰذَا الْحَدِيثِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7031 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں: دو آدمیوں کے درمیان ایک اونٹ یا کسی اور جانور کے بارے میں جھگڑا ہوگیا دونوں اس کے دعویدار تھے، اس کا فیصلہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا، ان میں سے کسی کے پاس بھی گواہ نہیں تھا، نبی اکرم ﷺ نے اس اونٹ میں دونوں کو برابر کے حصہ دار قرار دے دیا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔ ہمام بن یحییٰ بن سعید بن ابی عروبہ نے اس حدیث کا متن کچھ مختلف بیان کیا ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

7032 – اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، ح وَاَخْبَرَنِي اَبُو الْوَلِيدِ، وَاَبُو بَكْرِ بْنُ قُرَيْشٍ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي مُوسَى: اَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا فَاَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَاهِدَيْنِ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَهٰذَا الْحَدِيثُ اَيْضًا صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7032 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں: دو آدمیوں کے درمیان ایک اونٹ کے بارے میں جھگڑا ہوگیا، دونوں نے گواہ پیش کر دیئے، نبی اکرم ﷺ نے وہ اونٹ دونوں میں برابر برابر تقسیم کر دیا۔

❁❁ یہ حدیث بھی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7033 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مَوْلَى اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَتَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَدَارَانِ فِي مَوَارِيثَ بَيْنَهُمَا لَيْسَ لَهُمَا بَيِّنَةٌ فَاَمَرَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْتَسِمَا وَيَتَوَخَّيَا ثُمَّ يَسْتَهِمَا وَلْيَحْلِلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَمَوْلَى اُمِّ سَلَمَةَ هُوَ: عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي رَافِعٍ الْمُخَرَّجُ لَهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7033 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ دو آدمی نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آئے، ان کے درمیان وراثت کا کوئی جھگڑا تھا لیکن کسی کے پاس بھی گواہ نہیں تھے، نبی اکرم ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ وہ آپس میں بھائی بندی کے

طور پر تقسیم کرلیں، اپنے اپنے حصے نکال لیں اور دونوں میں سے ہر ایک، اپنے بھائی کے لئے اس کا حصہ حلال کردے۔

۞ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام ''عبید اللہ بن ابی رافع'' ہیں، ان کی مرویات، بخاری اور مسلم میں موجود ہیں۔

7034 – حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ، بِبُخَارَى، ثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، قَالَا: ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي رَافِعٍ، مَوْلَى اُمِّ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي مِيرَاثٍ بَيْنَهُمَا وَلَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ وَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهِ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ حَقِّي هٰذَا الَّذِي طَلَبْتُهُ مِنْ فُلَانٍ. قَالَ: لَا وَلٰكِنِ اذْهَبَا فَتَوَخَّيَا ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ اقْتَسِمَا ثُمَّ لِيُحَلِّلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7034 – على شرط مسلم

✧✧ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمی آئے، وراثت کے سلسلے میں ان کے درمیان جھگڑا تھا، لیکن کسی کے پاس بھی گواہ نہیں تھے، ہر ایک کا موقف یہ تھا کہ یہ میرا حق ہے اور یہ میں نے فلاں سے لیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں چلے جاؤ، برادرانہ طور پر حصے بناؤ، تقسیم کرلو اور تم سے ہر ایک اپنے بھائی کو اس کا حصہ حلال کردے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7035 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِي يَحْيَى، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا ادَّعَى عِنْدَ رَجُلٍ حَقًّا فَاخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ الْبَيِّنَةَ، فَقَالَ: مَا عِنْدِي بَيِّنَةٌ فَقَالَ لِلْآخَرِ: احْلِفْ فَحَلَفَ فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا لَهُ عِنْدِي شَيْءٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ هُوَ عِنْدَكَ ادْفَعْ اِلَيْهِ حَقَّهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَهَادَتُكَ بِاَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَفَّارَةٌ لِيَمِينِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7035 – صحيح

✧✧ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک آدمی نے کسی شخص پر اپنے حق کا دعویٰ کردیا، وہ اپنا جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے گواہ طلب کئے، اس نے کہا: میرے پاس تو کوئی گواہ نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے سے فرمایا: تم قسم کھاؤ، اس نے قسم کھالی اور کہا: اللہ کی قسم! اس کا میرے ذمے کسی قسم کا کوئی حق نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا حق تیرے پاس ہی ہے، تو اس کا حق اس کو ادا کردے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے

فرمایا: تیرا یہ گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، یہ تیری قسم کا کفارہ ہے۔

☆☆ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7036 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَاضِيْ، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، وَاَبُوْ حُذَيْفَةَ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا رَاَيْتَ اُمَّتِي تَهَابُ فَلَا تَقُوْلُ لِلظَّالِمِ يَا ظَالِمُ فَقَدْ تُوُدِّعَ مِنْهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق - من تلخيص الذهبي)7036 - صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم دیکھو کہ میری امت ظالم کو ''ظالم'' کہنے سے ڈر رہی ہے تو (سمجھ لو کہ دعاؤں کی قبولیت) ان سے رخصت ہوگئی ہے۔

☆☆ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7037 - اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، ثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ النَّهْدِيُّ، ثَنَا الْاَجْلَحُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْخَلِيلِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، اَنَّ عَلِيًّا، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَارْتَفَعَ اِلَيْهِ ثَلَاثَةٌ يَتَنَازَعُونَ وَلَدًا كُلُّ وَاحِدٍ يَزْعُمُ اَنَّهُ ابْنُهُ قَالَ: فَخَلَا بِاثْنَيْنِ فَقَالَ: اَتَطِيبَانِ نَفْسًا لِهٰذَا الْبَاقِي؟ قَالَا: لَا، وَخَلَا بِاثْنَيْنِ فَقَالَ لَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ. فَقَالَا: لَا، فَقَالَ: اَرَاكُمْ شُرَكَاءَ مُتَشَاكِسُونَ وَاَنَا مُقْرِعٌ بَيْنَكُمْ فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَجَعَلَهُ لِاَحَدِهِمْ وَاَغْرَمَهُ ثُلُثَي الدِّيَةِ لِلْبَاقِينَ . قَالَ: فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَدْ اَعْرَضَ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْاَجْلَحِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْكِنْدِيِّ وَلَيْسَ فِي رِوَايَاتِهِ بِالْمَتْرُوكِ فَاِنَّ الَّذِي يُنْقَمُ عَلَيْهِ بِهِ مَذْهَبُهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي)7037 - الأجلح ليس بالمتروك

✧✧ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن کی جانب (قاضی بنا کر) بھیجا، آپ کی خدمت میں تین آدمیوں کا جھگڑا پیش کیا گیا، ایک بچے کے بارے میں تینوں کا دعویٰ تھا کہ وہ اس کا بیٹا ہے، آپ نے ان میں سے دو آدمیوں کو الگ کر کے پوچھا: کیا تم اس تیسرے آدمی کو سچا سمجھتے ہو؟ انہوں نے کہا: جی نہیں۔ آپ نے پھر (ان میں سے ایک آدمی لیا اور اس کے ساتھ تیسرے آدمی کو الگ کیا) ان سے بھی اسی طرح پوچھا، انہوں نے بھی انکار کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم تینوں بد کردار شریک ہو، میں تمہارے درمیان قرعہ اندازی کروں گا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کی، جس کے نام قرعہ نکلا، بچہ اس کو دے دیا اور باقی دو دعویداروں کو اس سے دو تہائی دیت دلوائی۔ حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں: اس بات کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کیا گیا، آپ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس فیصلے پر خوش ہو کر) مسکرائے، اتنا مسکرائے کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔

❁❁ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اجلح بن عبداللہ کندی کی روایت نقل نہیں کی ہیں۔ حالانکہ ان کی روایات میں کوئی متروک راوی نہیں ہے۔

7038 – حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمُزَكِّي، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ يُوسُفَ، مَوْلَى الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: كَانَتْ جَارِيَةٌ لِزَمْعَةَ يَطَؤُهَا وَكَانَتْ تَظُنُّ بِرَجُلٍ آخَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقَعُ عَلَيْهَا فَمَاتَ زَمْعَةُ وَهِيَ حَامِلٌ فَوَلَدَتْ غُلَامًا يُشْبِهُ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ يُظَنُّ بِهِ فَذَكَرَتْ سَوْدَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَمَّا الْمِيرَاثُ فَلَهُ وَاَمَّا اَنْتِ فَاحْتَجِبِي مِنْهُ فَاِنَّهُ لَيْسَ لَكِ بِاَخٍ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7038 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زمعہ کی ایک لونڈی تھی، جس سے آپ وطی کیا کرتے تھے، اس لونڈی کے بارے میں گمان کیا جاتا تھا کہ کسی اور آدمی نے بھی اس سے وطی کی ہے، زمعہ کا وصال ہوا تو اس وقت وہ حاملہ تھی، اس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا، اس کی شباہت اُس آدمی جیسی تھی جس کے بارے میں گمان کیا جاتا تھا کہ اُس نے اس لونڈی کے ساتھ وطی کی ہے، حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ بچہ (زمعہ کا) وارث ہے۔ تم اس شخص سے پردہ کرو کیونکہ وہ تمہارا بھائی نہیں ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7039 – اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَا عَبْدَانُ، اَنْبَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ اُسَامَةَ، اَنَّ اَبَا مَيْمُونَةَ سُلَيْمَانَ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ رَجُلَ صِدْقٍ قَالَ: بَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عِنْدَ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَارِسِيَّةٌ مَعَهَا ابْنٌ لَهَا وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فَقَالَتْ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ ثُمَّ رَطَنَتْ فَقَالَتْ بِالْفَارِسِيَّةِ زَوْجِي يُرِيدُ اَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي قَالَ: فَجَاءَ زَوْجُهَا فَقَالَ: مَنْ يُجَافِنِي؟ فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: اِنِّي لَا اَقُولُ فِي هٰذَا اِلَّا اَنِّي سَمِعْتُ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَهُ فَقَالَتْ: فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي اِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ اَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَهُوَ يَسْقِينِي مِنْ بِئْرِ اَبِي عُتْبَةَ وَقَدْ نَفَعَنِي فَقَالَ: اسْتَهِمَا عَلَيْهِ فَقَالَ زَوْجُهَا: مَنْ يُجَافِنِي فِي وَلَدِي يَارَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا غُلَامُ هٰذَا اَبُوكَ وَهٰذِهِ اُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ اَيِّهِمَا شِئْتَ فَاَخَذَ الْغُلَامُ بِيَدِ اُمِّهِ فَانْطَلَقَتْ بِهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7039 – صحيح

✧✧ ابومیمونہ سلیمان اہل مدینہ میں سے ایک سچا آدمی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اُن کے پاس ایک ایرانی عورت آئی، اس کے پاس اس کا ایک بچہ بھی تھا، اُس کا شوہر اس کو

طلاق دے چکا تھا، عورت نے کہا: یااباہریرہ، اس کے بعد اس نے عجمی زبان میں بات کرنا شروع کی (کہنے لگی) میرا شوہر میرا بیٹا لے جانا چاہتا ہے، ابومیمونہ کہتے ہیں: پھر اس کا شوہر آگیا اور کہنے لگا: مجھے (میرے بچے سے) کون جدا کرے گا؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں موجود تھا، آپ کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں، میرا شوہر میرے بیٹے کو لے جانا چاہتا ہے جبکہ ابوعتبہ کے کنویں سے میرا یہی بیٹا مجھے پانی بھر کر لا کر دیتا ہے اور دیگر بہت سارے کام بھی کرتا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرعہ اندازی کرلو، اس کے شوہر نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بیٹے کو مجھ سے کون جدا کرسکتا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لڑکے! یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہے، تو جس کے ساتھ جانا چاہتا ہے، اس کا ہاتھ تھام لے۔ اس لڑکے نے ماں کا ہاتھ تھام لیا، چنانچہ وہ عورت لڑکا لے گئی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7040 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّخْلَةِ وَالنَّخْلَتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فَيَخْتَلِفُونَ فِي حُقُوْقِ ذٰلِكَ فَقَضٰى اَنَّ لِكُلِّ نَخْلَةٍ مُبْلَغَ جَرِيدِهَا حَرِيمًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 7040 - صحيح

✧✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک باغ، دو باغ اور تین باغوں کا فیصلہ کیا۔ تین آدمی اپنے اپنے حقوق کے بارے میں جھگڑ رہے تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ جس درخت باغ کے درخت کی شاخیں جہاں تک پہنچیں وہاں تک اسی باغ کی حدود ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7041 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، أنبأ سُفْيَانُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، يَبْلُغُ بِهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَرِيمُ قَلِيبِ الْعَادِيَةِ خَمْسُونَ ذِرَاعًا وَحَرِيمُ قَلِيبِ النَّادِي خَمْسَةٌ وَعِشْرُونَ ذِرَاعًا وَصَلَهُ وَاَسْنَدَهُ عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَرِيمُ الْبِئْرِ الْعَادِيَةِ خَمْسُونَ ذِرَاعًا وَحَرِيمُ الْبِئْرِ النَّادِيِّ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ ذِرَاعًا

✧✧ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چلتے ہوئے کنویں کی حدود پچاس ذراع ہے، اور نئے کنویں کی حدود پچیس ذراع ہے۔

7042 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ الْعَدْلُ، ثَنَا الْمُسَيِّبُ بْنُ زُهَيْرٍ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُرَاتِ التَّمِيمِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَارِبَ بْنَ دِثَارٍ، يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهُ

سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: شَاهِدُ الزُّوْرِ لَا تَزُوْلُ قَدَمَاهُ حَتّٰى يُوْجِبَ اللّٰهُ لَهُمَا النَّارَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7042 – صحيح

✧✧ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جھوٹا گواہ، (اگر) جھوٹی گواہی پر قائم رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں داخل کرتا ہے۔

7043 – اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوْفَةِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الزُّهْرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ، ثَنَا سَيَّارٌ اَبُو الْحَكَمِ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تَسْلِيمَ الْخَاصَّةِ وَفُشُوَّ التِّجَارَةِ حَتّٰى تُعِيْنَ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ وَقَطْعَ الْاَرْحَامِ وَظُهُوْرَ شَهَادَةِ الزُّوْرِ وَكِتْمَانَ شَهَادَةِ الْحَقِّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7043 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرب قیامت میں مخصوص لوگوں کو سلام کیا جائے گا، تجارت عام ہو جائے گی، حتیٰ کہ تجارت میں بیوی اپنے شوہر کی معاونت کرے گی، رشتہ داریوں کا احترام اٹھ جائے گا، جھوٹی گواہیوں کا دوردورہ ہوگا، سچی گواہی چھپائی جائے گی۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7044 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِينَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا كَانَ شَيْءٌ اَبْغَضَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَذِبِ وَمَا جَرَّبَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحَدٍ وَاِنْ قَلَّ فَيَخْرُجَ لَهُ مِنْ نَفْسِهِ حَتّٰى يُجَدِّدَ لَهُ تَوْبَةً هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7044 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ غصہ جھوٹ پر آتا تھا، اور اگر کسی کا تھوڑا سا جھوٹ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ثابت ہو جاتا، جب تک وہ توبہ نہ کر لیتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل سے اُس بات نہ جاتی۔

7042: مسند ابی یعلی الموصلی - مسند عبد اللہ بن عمر' حدیث: 5539' مسند الحارث - کتاب الاحکام' باب عظة الشاهد - حدیث: 458' السنن الکبری للبیهقی - کتاب آداب القاضی' باب وعظ القاضی الشهود , وتخویفهم وتعریفهم عند الریبة , بما - حدیث: 18955

7045 - حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، وَاَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَنِيُّ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ الْبَصْرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مَسْمُولٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، عَنْ طَاوسٍ الْيَمَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَشْهَدُ بِشَهَادَةٍ، فَقَالَ لِي: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، لَا تَشْهَدُ اِلَّا عَلَى مَا يُضِيءُ لَكَ كَضِيَاءِ هٰذَا الشَّمْسِ وَاَوْمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ اِلَى الشَّمْسِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7045 – واه

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا گیا جو گواہی دیا کرتا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن عباس! کسی کام کی گواہی اس وقت تک نہ دو (سورج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) جب تک وہ کام تمہاری نگاہ میں اس کی سورج کی اس روشنی کی طرح واضح نہ ہو جائے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7046 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفِ بْنِ شَجَرَةَ الْقَاضِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الصُّوفِيُّ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: دَعْ مَا يَرِيبُكَ اِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَانِيْنَةٌ وَاِنَّ الْكَذِبَ رِيبَةٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7046 – سنده قوی

✧✧ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شکوک وشبہات والی چیز کو چھوڑ دو اور یقین والی چیز کو اپنا لو، اس لئے کہ سچائی میں اطمینان ہے اور جھوٹ میں ذہنی پریشانی ہے۔

7047 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَنَسٍ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ زَائِدِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ جَدِّهِ مَمْطُورٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِثْمُ؟ قَالَ: اِذَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7047 – صحيح

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گناہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کام تیرے دل میں کھٹکے، اس کو چھوڑ دو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7048 - اَخْبَرَنِي اَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَلْخِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، ثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَطَاءٍ،

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلٰی صَاحِبِ قَرْيَةٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7048 – لم يصححه المؤلف وهو حديث منكر علی نظافة سنده

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیہاتی کی گواہی شہری کے خلاف جائز نہیں ہے۔

7049 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِیْ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِیُّ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ ذِی الظِّنَّةِ وَلَا ذِی الْحِنَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7049 – علی شرط البخاری

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تہمتیں لگانے والے کی گواہی اور محبت رکھنے والے کی گواہی (اُس کے محبوب کے حق میں) جائز نہیں ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے نقل نہیں کیا۔

7050 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی، اَنْبَاَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِی شَهَادَةِ الصِّبْيَانِ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ) (البقرة: 282) قَالَ: لَيْسَ الصِّبْيَانُ مِمَّنْ يُرْضٰی هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7050 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بچوں کی گواہی کے سلسلے میں فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ

''جن کی گواہی پر تم راضی ہو''۔

اور بچوں کی گواہی پر کوئی بھی راضی نہیں ہوتا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7051 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ قَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِیُّ بِمَرْوَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰی بْنِ حَاتِمٍ، ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ، اَنْبَاَ اَبُوْ حَمْزَةَ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ الصَّائِغُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ مُسْلِمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَعَانَ عَلٰی خُصُوْمَةٍ بِغَيْرِ حَقٍّ كَانَ فِی سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰی يَنْزِعَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7051 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی جھگڑے میں ناحق

معاونت کی، وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہتا ہے، جب تک کہ وہ معاونت ختم نہ کر دے (اور توبہ کرے)

7052 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ الْخُلْدِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا عَارِمٌ اَبُو النُّعْمَانِ، ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي، يُحَدِّثُ عَنْ حَنَشٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَنْ اَعَانَ بَاطِلًا لِيُدْحِضَ بِبَاطِلِهِ حَقًّا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7052 – حنش الرحبی ضعيف

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس نے باطل کی معاونت کی تا کہ وہ باطل کے ساتھ حق کو مات دے دے، اس سے اللہ تعالیٰ کا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذمہ ختم ہو گیا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7053 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ عَلَى وَلَدِ الزِّنَا مِنْ وِزْرِ اَبَوَيْهِ شَيْءٌ (وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرَى) (الانعام: 164) هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ صَحَّ ضِدُّهُ بِاِسْنَادَيْنِ صَحِيْحَيْنِ اَمَّا الْاِسْنَادُ الْاَوَّلُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7053 – صحيح وصح ضده

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حرامی بچے پر اس کے ماں باپ کے گناہ کا کوئی بوجھ نہیں ہے۔ (قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے)

7054 – فَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْقَاضِيُّ، ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، ثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَلَدِ الزِّنَا، قَالَ: هُوَ شَرُّ الثَّلَاثَةِ وَاَمَّا الْاِسْنَادُ الثَّانِي

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حرامی بچے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تین لوگوں کے گناہ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ (دوسری اسناد درج ذیل ہے)

7055 – فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيْهُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ (خود زنا کرنے والا مرد اور زنا کرنے والی عورت ان) تینوں میں سب سے برا ہوتا ہے۔

7056 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ عَطَاءٍ، ثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: " افْتَخَرَتِ الْاَوْسُ وَالْخَزْرَجُ فَقَالَتِ الْاَوْسُ: مِنَّا مَنْ اُجِيزَتْ شَهَادَتُهُ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7056 – على شرط البخاری ومسلم

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اوس اورخزرج قبیلے کے لوگ ایک دوسرے پر فخر جتانے لگے، اوس نے کہا: ہم میں حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں، جن کی اکیلے کی گواہی دو کے برابر قرار دی گئی۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7057 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْرُوقٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ الْفُرَاتِ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ الْيَمِينَ عَلٰى طَالِبِ الْحَقِّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7057 – لا أعرف محمدا وأخشى أن لا يكون الحديث باطلا

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حق کا مطالبہ کرنے والے کی قسم کو رد کر دیا (کیونکہ وہ مدعی تھا اور مدعی سے قسم نہیں لی جاتی بلکہ اس کے ذمے گواہ پیش کرنا ہوتا ہے)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7058 - اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ. عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ شَاهِدُهُ حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ عَوْنٍ وَبِهِ يُعْرَفُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7058 – منكر

❖❖ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صلح مسلمانوں میں جائز ہے۔

اس حدیث کی شاہد حضرت عمرو بن عوف کی مروی حدیث ہے اور انہی کے حوالے سے یہ حدیث معروف ہے۔

7059 - حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ حَبِيبٍ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْنٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ اِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا وَاِنَّ الْمُسْلِمِينَ عَلٰى

7059:سنن ابن ماجه - كتاب الاحكام' باب الصلح - حديث:2350'السنن الكبرى للبيهقی - كتاب الصلح' باب صلح المعاوضة - حديث:10617

شُرُوطِهِمْ اِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7059 – واه

✧✧ کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عون اپنے والد سے، وہ ان کے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں صلح جائز ہے، سوائے اس صلح کے جس میں کسی حلال کو حرام کیا گیا ہو، یا کسی حرام کو حلال کیا گیا ہو، اور بے شک مسلمان اپنی شرائط پر قائم رہتا ہے، سوائے ایسی شرط کے، جس میں کسی حلال کو حرام کیا گیا ہو۔

7060 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ حَيَّانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ اَبُوْ اِسْحَاقَ الْكَرَابِيسِيُّ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَرَ عَلَى مُعَاذٍ مَالَهُ وَبَاعَهُ بِدَيْنٍ كَانَ عَلَيْهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7060 – صحيح

✧✧ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو ان کے مال میں تصرف سے روک دیا اور ان کے ذمے جتنا قرضہ تھا اس کے بدلے ان کا مال بیچ دیا۔

7061 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، ثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ رَجُلًا كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَاعُ وَكَانَ فِي عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ فَاَتَى اَهْلُهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ احْجُرْ عَلَى فُلَانٍ فَاِنَّهُ يَبْتَاعُ وَفِي عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ فَدَعَاهُ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ عَنِ الْبَيْعِ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّي لَا اَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ. فَقَالَ: اِنْ كُنْتَ غَيْرَ تَارِكِ الْبَيْعِ فَقُلْ هَا وَلَا خِلَابَةَ وَهٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7061 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی تجارت کیا کرتا تھا، اس کو سودا کرنے کا صحیح طریقہ نہیں آتا تھا، اس کے گھر والے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے نبی! فلاں شخص کے تصرفات پر پابندی لگا دیں، کیونکہ وہ خرید و فروخت کرتا ہے اور اس کی سودے بازی میں کمزوری پائی جاتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کو بلایا اور خرید فروخت سے منع کر دیا۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ میں تجارت سے رک نہیں سکتا، حضور ﷺ نے فرمایا: اگر تم اس سے نہیں رہ سکتے تو سودے کے موقع پر کہہ دیا کرو" کوئی دھوکہ نہیں چلے گا"۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7062 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَتَّابٍ الْعَبْدِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ،

عَنْ عَبْدِالرَّحْمنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، قَالَ: رَاَيْتُ شَيْخًا بِالْاِسْكَنْدَرِيَّةِ يُقَالُ لَهُ سَرَقٌ، فَاَتَيْتُهُ وَسَاَلْتُهُ فَقَالَ لِي: سَمَّانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ اَكُنْ لِاَدَعَ ذٰلِكَ اَبَدًا فَقُلْتُ: لِمَ سَمَّاكَ؟ قَالَ: قَدِمَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ بِبَعِيرَيْنِ فَابْتَعْتُهُمَا مِنْهُ ثُمَّ دَخَلْتُ بَيْتِي وَخَرَجْتُ مِنْ خَلْفٍ فَبِعْتُهُمَا فَقَضَيْتُ بِهِمَا حَاجَتِي وَغِبْتُ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّ الْعِرَاقِيَّ قَدْ خَرَجَ فَاِذَا الْعِرَاقِيُّ مُقِيمٌ فَاَخَذَنِي فَذَهَبَ بِي اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ: قَضَيْتُ بِثَمَنِهِمَا حَاجَتِي يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: اقْضِهِ قُلْتُ: لَيْسَ عِنْدِي. قَالَ: اَنْتَ سَرَقٌ اذْهَبْ يَا عِرَاقِيُّ فَبِعْهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَ حَقَّكَ قَالَ: فَجَعَلَ النَّاسُ يَسُومُونَهُ بِي وَيَلْتَفِتُ اِلَيْهِمْ فَيَقُوْلُ: مَاذَا تُرِيدُونَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نُرِيدُ اَنْ نَفْدِيَهُ مِنْكَ. فَقَالَ: وَاللّٰهِ اِنِّي مِنْكُمْ اَحَقُّ وَاَحْوَجُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اذْهَبْ فَقَدْ اَعْتَقْتُكَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ عبدالرحمٰن بن بیلمانی فرماتے ہیں: میں نے اسکندریہ میں ایک بزرگ کو دیکھا لوگ اس کو''سرق'' کے نام سے پکارتے تھے، میں اس کے پاس آیا اوراس کے اس نام کی وجہ پوچھی، اس نے بتایا کہ میرایہ نام رسول اللہ ﷺ نے رکھا ہے،اور میں یہ نام کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا۔میں نے پوچھا: حضور ﷺ نے تمہارا یہ نام کیوں رکھا؟ اس نے کہا: ایک دیہاتی شخص دواونٹ لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، میں نے اس سے دونوں اونٹ خرید لئے، پھر میں اپنے گھر داخل ہوا،اورگھر کی پچھلی جانب سے نکل گیااور جاکر وہ اونٹ بیچ ڈالے، اس کی رقم سے میں نے اپنی ضرورت پوری کی، اورغائب ہوگیا، جب مجھے یہ غالب گمان ہوا کہ اب وہ عراقی شخص چلاگیا ہوگا،(تو میں آگیا) لیکن عراقی ابھی وہیں تھا۔ اس نے مجھے پکڑلیا اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے گیا اورساراقصہ سنایا، حضور ﷺ نے مجھ سے وجہ پوچھی، میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میں نے اس رقم کے ساتھ اپنی ضرورت پوری کی ہے،آپ ﷺ نے فرمایا: اس کواس کی رقم اداکرو، میں نے کہا: میرے پاس تو کچھ نہیں ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: تم''سرق''ہو،اے عراقی تم اس کو لے جاؤ،اس کو بیچ کراپنا حق وصول کرلو، لوگ میرابھاؤلگانے لگ گئے اوروہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوگیا،اور کہنے لگا: تم کیا چاہتے ہو؟ لوگوں نے کہا: ہم تجھے اس کی طرف سے فدیہ دیناچاہتے ہیں، اس نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں، تم سے زیادہ میں اس چیز کا حاجت مند ہوں۔ جا میں نے تجھے آزادکردیا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کونقل نہیں کیا۔

7063 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ الزَّاهِدُ، وَاَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ قَالَا: ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7063 – صحيح

✧✧ بہز بن حکیم اپنے والد سے،وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک آدمی کوتہمت لگنے کی بناء

پر قید کروادیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7064 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، أنبأ عَمَّارُ بْنُ هَارُونَ، وَاَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ خُثَيْمٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ جَدِّي عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ يَوْمًا وَلَيْلَةً اسْتِظْهَارًا وَاحْتِيَاطًا

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7064 – إبراهيم بن خثيم متروك

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو تہمت لگنے کی وجہ سے ایک دن اور ایک رات کے لئے احتیاطاً قید کروایا۔

7065 – اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْقَنْطَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ وَبْرِ بْنِ اَبِي دُلَيْلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَيْمُونَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوْبَتَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7065 – صحيح

✧✧ عمرو بن شرید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غنی کا قضائے دین سے ٹال مٹول کرنا قرض خواہ کے لئے اس کی عزت اچھالنا اور اس کو قید کروانا جائز کر دیتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7066 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَا: ثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَشَاهِدُهُ الْحَدِيْثُ الْمَشْهُورُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَحَدِيْثُ ثَوْبَانَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7066 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے پر اور لینے والے پر لعنت فرمائی۔

اَمَّا حَدِيْثُ اَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث درج ذیل ہے

7067 – فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ فِي الْحُكْمِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7067 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (فیصلہ کروانے کے لئے) رشوت دینے والے اور لینے والے پر لعنت فرمائی۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ ثَوْبَانَ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی حدیث

7068 – فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَاهَانَ الْخَرَّازُ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالَى، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ، عَنْ ثَوْبَانَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ وَالرَّائِشَ الَّذِي يَمْشِي بَيْنَهُمَا اِنَّمَا ذَكَرْتُ عُمَرَ بْنَ اَبِيْ سَلَمَةَ وَلَيْثَ بْنَ اَبِيْ سُلَيْمٍ فِي الشَّوَاهِدِ لَا فِي الْاُصُوْلِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7068 – ذكر عمر وليث فی الشواهد

✧✧ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے اور ان دونوں کے درمیان رشوت کا معاملہ طے کروانے والے پر لعنت فرمائی۔

✿✿ میں عمر بن ابی سلمہ اور لیث بن ابی سلیم کی روایات کو شواہد میں ذکر کیا ہے، اصول میں نہیں کیا۔

7069 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ دَارِمٍ الْحَافِظُ، بِالْكُوْفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ اِسْحَاقَ التَّمِيْمِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مُسْلِمٍ، ثَنَا سَعْدَانُ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ وُلِّيَ عَلَى عَشَرَةٍ فَحَكَمَ بَيْنَهُمْ بِمَا اَحَبُّوا اَوْ كَرِهُوا جِيءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولَةً يَدَاهُ اِلَى عُنُقِهِ فَاِنْ حَكَمَ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَمْ يَرْتَشِ فِي حُكْمِهِ وَلَمْ يَحِفْ فَكَّ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ لَا غُلَّ اِلَّا غُلُّهُ وَاِنْ حَكَمَ بِغَيْرِ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَارْتَشَى فِي حُكْمِهِ وَحَابَى شُدَّتْ يَسَارُهُ اِلَى يَمِيْنِهِ وَرُمِيَ بِهِ فِي جَهَنَّمَ فَلَمْ يَبْلُغْ قَعْرَهَا خَمْسَمِائَةِ عَامٍ سَعْدَانُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْبَجَلِيُّ كُوْفِيٌّ قَلِيْلُ الْحَدِيْثِ وَلَمْ يُخَرِّجَا عَنْهُ "

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو دس آدمیوں کا ذمہ دار بنایا گیا، اس نے ان کے درمیان ایسا فیصلہ کیا جو ان کو پسند تھا، یا ان کو ناپسند تھا، اس کو قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ اس کی گدی پر بندھے ہوں گے۔ اگر اس نے اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق فیصلہ کیا ہوگا، اور رشوت نہ لی ہوگی، اور کسی قسم کا کوئی ظلم نہ کرے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو قید سے آزاد رکھے گا جس دن اُس کے طوق کے سوا کسی کا طوق نہیں ہوگا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کے احکام کے خلاف فیصلہ کیا ہوگا اور فیصلے میں رشوت لی ہوگی، کسی کی طرف داری کی ہوگی۔ اس کا بایاں ہاتھ اس کے دائیں ہاتھ کے ساتھ باندھا ہوگا اور اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ پانچ سو سال تک وہ جہنم میں نیچے

طرف گرتا رہے گا لیکن اتنے عرصے میں بھی وہ اس کی تہہ تک نہیں پہنچ پائے گا۔

❁❁ سعدان بن ولید بجلی، کوفی ہیں، ان کی مرویات بہت کم ہیں، اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل نہیں کیا۔

7070 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيُّ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، ثَنَا مَرْحُوْمُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ الْعَطَّارُ، ثَنَا سَهْلُ بْنُ عَطِيَّةَ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ بِلَالِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ بِالطَّفِّ فَجَاءَ الرِّعْلُ فَشَكَا اِلَيْهِ اَنَّ اَهْلَ الطَّفِّ لَا يُؤَدُّوْنَ الزَّكَاةَ فَبَعَثَ بِلَالٌ رَجُلًا يَسْاَلُ عَمَّا يَقُوْلُوْنَ فَوَجَدَ الرَّجُلَ يُطْعَنُ فِيْ نَسَبِهٖ فَرَجَعَ اِلٰى بِلَالٍ فَاَخْبَرَهُ فَكَبَّرَ بِلَالٌ، وَقَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَعٰى بِالنَّاسِ فَهُوَ بِغَيْرِ رِشْدَةٍ وَفِيْهِ شَيْءٌ مِنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ عَنْ بِلَالِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ لَهٗ اَسَانِيْدُ هٰذَا اَمْثَلُهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7070 – ما صححه ولم يصح

✧✧ سہل بن عطیہ فرماتے ہیں: میں (مقام) طف میں بلال بن ابی بردہ، ان کے پاس رعل آیا اور شکایت کی کہ طف والے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے، حضرت بلال نے ایک آدمی کو ان کا موقف جاننے کے لئے بھیجا، انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا، اس کے نسب میں لوگ طعن کرتے تھے، وہ آدمی کی جانب لوٹ کر آیا اور ان کو اطلاع دی، حضرت بلال نے اللہ اکبر کہا، میرے والد نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے "جو لوگوں کی غیبت کرتا ہے، وہ ناحق عمل کرتا ہے یا وہ برائی خود اسی میں پائی جاتی ہے"

❁❁ یہ حدیث بلال بن ابی بردہ سے مروی ہے اس کی کئی اسانید ہیں، اور یہ بھی اسی کی مثل ہے۔

7071 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَاَ غَسَّانُ بْنُ مَالِكٍ، ثَنَا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ عَلَّاقِ بْنِ اَبِيْ مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَرْضٰى سُلْطَانًا بِسَخَطِ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجَ مِنْ دِيْنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تَفَرَّدَ بِهٖ عَلَّاقُ بْنُ اَبِيْ مُسْلِمٍ وَالرُّوَاةُ اِلَيْهِ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ اٰخِرُ كِتَابِ الْاَحْكَامِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7071 – تفرد به علاق والرواة إليه ثقات

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بادشاہ کو راضی کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا وہ اللہ تعالیٰ کے دین سے (باہر) نکل جاتا ہے۔

❁❁ یہ حدیث روایت کرنے میں علاق بن ابی مسلم منفرد ہیں۔ اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

كِتَابُ الْاَطْعِمَةِ

کھانے کا بیان

7072 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَاْذَنْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فِيْ مَشْرُبَةٍ وَاِنَّهُ لَمُضْطَجِعٌ عَلٰى خَصَفَةٍ وَاَنَّ بَعْضَهُ لَعَلَى التُّرَابِ وَتَحْتَ رَاْسِهِ وِسَادَةٌ مَحْشُوَّةٌ لِيفًا وَاَنَّ فَوْقَ رَاْسِهِ لَاَهَابٌ عَطِيْنٌ وَفِيْ نَاحِيَةِ الْمَشْرُبَةِ قَرَظٌ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسْتُ فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ وَصَفْوَتُهُ وَخِيَرَتُهُ مِنْ خَلْقِهِ وَكِسْرَى وَقَيْصَرُ عَلٰى سُرُرِ الذَّهَبِ وَفُرُشِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيبَاجِ . فَقَالَ: يَا عُمَرُ اِنَّ اُولٰئِكَ قَدْ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ وَهِيَ وَشِيكَةُ الِانْقِطَاعِ وَاِنَّا قَوْمٌ قَدْ اُخِّرَتْ لَنَا طَيِّبَاتُنَا فِيْ اٰخِرَتِنَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7072 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت لے کر بالاخانے میں آپ کے پاس پہنچا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خصف (کھال کی بنی ہوئی چٹائی) پر لیٹے ہوئے تھے، آپ کے جسم مبارک کا کچھ حصہ زمین پر لگ رہا تھا، آپ کے سر کے نیچے ایک تکیہ تھا جس میں لیف بھرا ہوا تھا، آپ کے سر پر دباغت دی ہوئی کھال تھی، اور چشمے کی ایک جانب اس درخت کے پتے پڑے ہوئے تھے جس کے ساتھ کھال کو رنگا جاتا ہے۔ میں نے آپ کو سلام کیا اور آپ کے قریب بیٹھ گیا، میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ اللہ کے نبی ہیں، اللہ کی مخلوقات میں بزرگ تر ہیں، چنے ہوئے ہیں۔ قیصر اور کسریٰ سونے کے تخت اور ریشم کے بچھونوں پر ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! ان کو آسائش کی چیزیں جلدی دے دی گئی ہیں، اور وہ سب بہت جلد ختم ہونے والا ہے جب کہ ہمارے لئے ہماری آسائش کی چیزیں آخرت کے لئے ذخیرہ کر کے رکھی گئی ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7072:صحيح البخاری - كتاب تفسير القرآن' سورة البقرة - باب تبتغي مرضاة ازواجك' حديث: 4632'صحيح مسلم - كتاب الطلاق' باب في الإيلاء - حديث: 2782'سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب ضجاع آل محمد صلى الله عليه وسلم - حديث: 4151

7073 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنْبَاَ اِسْرَائِيلُ، عَنْ هِلَالٍ الْوَزَّانِ، عَنْ اَبِي بِشْرٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِي سُنَّةٍ وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا فِي اُمَّتِكَ الْيَوْمَ كَثِيرٌ قَالَ: وَسَيَكُونُ فِي قُرُونٍ بَعْدِي هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7073 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے لقمہ حلال کھایا اور سنت کے مطابق عمل کیا اور لوگ اس کے شر سے محفوظ ہیں، وہ جنتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے لوگ تو آپ کی امت میں بہت سارے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور میرے بعد بھی ایسے لوگ بہت زیادہ ہوں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7074 – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى بَعْضِ اَزْوَاجِهِ وَعِنْدَهَا عُكَّةٌ مِنْ عَسَلٍ فَيَلْعَقُ مِنْهَا لَعْقًا فَيَجْلِسُ عِنْدَهَا فَاَرَابَهُمْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِحَفْصَةَ وَلِبَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا لَهُ: اِنَّمَا نَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْمَغَافِيرِ. فَقَالَ: اِنَّهَا عَسَلٌ الْعُقَّةُ عِنْدَ فُلَانَةَ وَلَسْتُ بِعَائِدٍ فِيهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7074 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ محترمہ کے پاس تشریف لے جاتے، ان

7073:الجامع للترمذی - ابواب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه - باب' حديث:2504'المعجم الاوسط للطبرانی - باب الحاء' من اسمه حفص - حديث:3601'شعب الإيمان للبيهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فی طيب المطعم والملبس واجتناب الحرام واتقاء الشبهات - حديث:5496

7074:صحيح البخاری - كتاب تفسير القرآن' سورة البقرة - باب يا ايها النبی لم تحرم ما احل الله لك تبتغی' حديث:4631'صحيح البخاری - كتاب الطلاق' باب لم تحرم ما احل الله لك - حديث:4969'صحيح البخاری - كتاب الطلاق' باب لم تحرم ما احل الله لك - حديث:4970'صحيح مسلم - كتاب الطلاق' باب وجوب الكفارة على من حرم امراته - حديث:2772'صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب الهدی - ذكر ما يستحب للمرء ان لا يحرم عليه امراته من غير حديث:4244' سنن ابی داود - كتاب الاشربة' باب فی شراب العسل - حديث:3245'السنن للنسائی - كتاب الطلاق' تاويل هذه الآية على وجه آخر - حديث:3384'السنن الكبرى للنسائی - كتاب الايمان والنذور' تحريم ما احل الله - حديث:4602'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار - حديث السيدة عائشة رضی الله عنها' حديث:25314'مسند ابی يعلى الموصلی - مسند عائشة' حديث:4769

کے پاس شہد کا ایک ڈبہ تھا، حضور ﷺ اس میں سے شہد استعمال کرتے تھے اور ان کے پاس بیٹھ جاتے، یہ چیز (دیگر ازواج) کو ناگوار گزرتی تھی، اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُمّ المومنین حضرت حفصہ اور دیگر ازواج سے مشورہ کیا، اور ہم نے حضور ﷺ سے کہا: ہمیں آپ سے مغافیر (ایک درخت کا گوند ہے) کی بدبو آرہی ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: میں نے تو ابھی فلاں زوجہ کے پاس شہد استعمال کیا تھا، اب میں ان کے پاس نہیں جاؤں گا۔

7075 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْمُحْرِمِ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا ابْنُ صَالِحٍ الْوَزَّانُ، ثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَنْبَاَ ثَابِتٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ قَدَحٌ فَلَمْ اَدَعْ شَيْئًا مِنَ الشَّرَابِ اِلَّا قَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ الْعَسَلَ وَاللَّبَنَ وَالنَّبِيذَ وَالْمَاءَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7075 – علي شرط مسلم

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت اُمّ سلیم کے پاس ایک پیالہ ہوتا تھا، میں نے اس میں حضور ﷺ کو شہد، دودھ، نبیذ، پانی اور ہر طرح کے مشروبات پلائے ہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7076 – اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيْ، بِمَرْوَ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا بِسْطَامُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ، يَقُوْلُ: قَالَ اَبِيْ: لَقَدْ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الْاَسْوَدَانِ قَالَ: وَهَلْ تَدْرِيْ مَا الْاَسْوَدَانِ؟ قَالَ: لَا . قَالَ: الْمَاءُ وَالتَّمْرُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7076 – صحيح

✧✧ معاویہ بن قرہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے بتایا ہے: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوات میں شرکت

7075: صحيح مسلم - كتاب الاشربة' باب إباحة النبيذ الذى لم يشتد ولم يصر مسكرا - حديث:3841'صحيح ابن حبان - كتاب الاشربة' باب آداب الشرب - ذكر الإباحة للمرء شرب الاشربة وإن كان فيها نبيذ' حديث:5471'مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند انس بن مالك رضى الله تعالى عنه - حديث:13344'مسند الطيالسي - احاديث النساء' وما اسند انس بن مالك الانصارى - ثابت البناني عن انس بن مالك' حديث:2129'مسند عبد بن حميد - مسند انس بن مالك' حديث:1309'مسند ابى يعلى الموصلي - ثابت البناني عن انس' حديث: 3407'الشمائل المحمدية للترمذى - باب ما جاء فى قدح رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث:192'السنن الكبرى للبيهقى - كتاب السرقة' كتاب الاشربة والحد فيها - باب ما جاء فى صفة نبيذهم الذى كانوا يشربونه' حديث:16197

7076: مسند احمد بن حنبل - مسند المدنيين' حديث قرة المزنى - حديث:15953'مسند الرويانى - حديث معاوية بن قرة المزنى عن ابيه' حديث:921'المعجم الكبير للطبرانى - باب الفاء' من اسمه قرة - بسطام بن مسلم العوذى' حديث:15802

کی ہے ہمارے پاس کھانے کے لئے دو سیاہ چیزوں کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا تھا، راوی کہتے ہیں: تمہیں پتا ہے کہ ''سیاہ چیزیں'' کیا ہیں؟'' انہوں نے کہا: جی نہیں۔ راوی نے کہا: پانی اور کھجور۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7077 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي، ثنا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اِنْ كَانَ لَيَاْتِي عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرِ وَنِصْفَ الشَّهْرِ وَمَا يُوقَدُ فِي بُيُوتِهِمْ نَارٌ لِمُصْبَاحٍ وَلَا لِغَيْرِهِ قُلْتُ لَهَا: مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ؟ قَالَتْ: التَّمْرُ وَالْمَاءُ هٰذَا حَدِيثٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7077 – على شرط مسلم

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں پر آدھا آدھا اور پورا پورا مہینہ گزر جاتا تھا، ان کے پاس (کھانا پکانے اور) چراغ جلانے تک کے لئے آگ نہ ہوتی تھی۔ (قاسم بن محمد کہتے ہیں) میں نے پوچھا: آپ لوگ کھاتے پیتے کیا تھے؟ اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کھجور اور پانی۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7078 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَحْمَدَ الْفَقِيهُ، بِبُخَارَى، ثنا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظُ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْاَزْرَقُ، ثنا مِسْعَرٌ، عَنْ هِلَالٍ الْوَزَّانِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا اَكَلَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ اَكْلَتَيْنِ اِلَّا اَحَدُهُمَا تَمْرٌ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7078 – صحيح

حضرت عروہ روایت کرتے ہیں کہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دو وقت کے کھانے میں ایک وقت کھجور ضرور ہوتی تھی۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7079 - اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثنا مُسَدَّدٌ، ثنا عَبْدُ الْاَعْلَى، اَنْبَاَ سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: جَاوَرْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، سَنَتَيْنِ فَقَالَ: يَا ابْنَ شَقِيقٍ اَتَرَى هٰذِهِ الْحَجَرَ لَحَجَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَيْتَنَا عِنْدَهَا وَمَا لِاَحَدٍ مِنْ طَعَامٍ يَمْلَاُ بَطْنَهُ حَتّٰى اَنَّ اَحَدَنَا لَيَاْخُذُ الْحَجَرَ فَيَشُدُّهُ عَلَى اَخْمَصِهِ بِالْحَبْلِ اَوْ بِالْعُقْلَةِ مِنَ الْعُقَلِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ رَاَيْتُنِي وَقَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا تَمْرًا فَاَصَابَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنَّا سَبْعُ تَمَرَاتٍ وَكَانَ فِي سَبْعِي حَشَفَةٌ فَمَا يَسُرُّنِي تَمْرَةٌ جَيِّدَةٌ بِهَا قَالَ: قُلْتُ: لِمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: لِاَنَّهَا شَدَّتْ لِي مِنْ مَضَاغِي فَجَعَلْتُ اَعْلُكُهَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7079 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں: میں دو سال تک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس رہا، ایک آپ نے فرمایا: اے ابن شقیق! تم اس پتھر کو دیکھ رہے ہو؟ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پتھر ہے، تو نے یہ پتھر ہمارے پاس دیکھا ہے، ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں ہوتا تھا جس سے پیٹ بھرا جاسکے، ہم پتھر لے کر کسی رسی یا کپڑے کے ساتھ اپنے پیٹ پر باندھ لیا کرتے تھے، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، مجھے آج تک یاد ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان کھجوریں تقسیم کیں، ہر شخص کو سات سات کھجوریں ملیں، اور مجھے ساتویں کھجور کی جگہ حشفہ (کھجور کا بچا ہوا دھانسا) ملا، اس کے ملنے پر میں اتنا خوش ہوا، اس کے ملنے پر مجھے جو خوشی ہوئی، وہ عمدہ کھجور ملنے پر نہیں ہوئی تھی۔ (عبداللہ بن شقیق) کہتے ہیں: میں نے پوچھا: اے ابوہریرہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اس لئے کہ اس کا چبانا مجھے دشوار ہو رہا تھا تو میں اس کو آہستہ آہستہ چباتا رہا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7080 – اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ عِیسَى، ثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِیُّ، ثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ، ثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ حُمَیْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: کَانَتْ تَاْتِی عَلَیْنَا اَرْبَعُونَ لَیْلَةً وَمَا یُوقَدُ فِی بَیْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِصْبَاحٌ وَلَا غَیْرُهُ قَالَ: قُلْنَا: اَیْ اُمَّاهُ، فَبِمَ کُنْتُمْ تَعِیشُونَ؟ قَالَتْ: بِالْاَسْوَدَیْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7080 – صحيح

✧✧ حضرت عروہ روایت کرتے ہیں کہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: (کبھی کبھی) ہم پر چالیس دن گزر جاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں چراغ تک جلانے کے لئے کچھ نہیں ہوتا تھا۔ (حضرت عروہ) کہتے ہیں: میں نے عرض کی: اے امی جان! تو آپ زندہ کیسے رہتے تھے؟ انہوں نے کہا: دو سیاہ چیزوں یعنی کھجور اور پانی کے ساتھ۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7081 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِیعُ بْنُ سُلَیْمَانَ، ثَنَا الْخَصِیبُ بْنُ نَاصِحٍ، ثَنَا طَلْحَةُ بْنُ زَیْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسَمِّی التَّمْرَ وَاللَّبَنَ الْاَطْیَبَانِ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7081 – طلحة بن زيد ضعيف

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور اور دودھ کو "اطیبان" (دو عمدہ کھانے) کہا کرتے تھے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7082 - حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، ثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، ثَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ الرُّمَّانِيُّ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: قَرَاْتُ فِي التَّوْرَاةِ: الْوُضُوءُ قَبْلَ الطَّعَامِ بَرَكَةُ الطَّعَامِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: الْوُضُوءُ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَ الطَّعَامِ بَرَكَةُ الطَّعَامِ تَفَرَّدَ بِهٖ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ وَانْفِرَادُهُ عَلَى عُلُوِّ مَحِلِّهِ اَكْثَرُ مِنْ اَنْ يُمْكِنَ تَرْكُهَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ "

✧✧ حضرت سلمان فرماتے ہیں: میں نے توراۃ میں پڑھا ہے کہ کھانے سے پہلے وضوکرنا (یعنی ہاتھ دھونا) کھانے میں برکت (کا باعث) ہے۔ میں نے یہ بات نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی: حضور ﷺ نے فرمایا: کھانے سے پہلے اور بعد میں وضوکرنا (یعنی ہاتھ دھونا) کھانے میں برکت (کا باعث) ہے۔

❀❀ یہ حدیث ابوہاشم سے روایت کرنے میں قیس بن ربیع منفرد ہیں۔ ان کے منفرد ہونے کی وجہ سے ان کی روایات اس کتاب میں نہ لکھیں، اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے (کہ ان کے مقام ومرتبہ کالحاظ کرتے ہوئے ان کی روایت کتاب میں درج کی جائے)

7083 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ سَلَمَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَا وَرَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَّا وَرَجُلٌ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ اَحْسِبُ فَبَعَثَهُمَا وَجْهًا فَقَالَ: اِنَّكُمَا عِلْجَانِ فَعَالِجَا عَنْ دِيْنِكُمَا، ثُمَّ دَخَلَ الْمَخْرَجَ ثُمَّ خَرَجَ فَاَخَذَ حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَتَمَسَّحَ بِهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَرَاَ الْقُرْآنَ فَرَآنَا اَنْكَرْنَا ذٰلِكَ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: " كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي الْخَلَاءَ فَيَقْضِي الْحَاجَةَ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَاْكُلُ مَعَنَا الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ وَيَقْرَاُ الْقُرْآنَ وَلَا يَحْجُبُهُ - وَرُبَّمَا قَالَ: وَلَا يَحْجِزُهُ - عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ سِوَى الْجَنَابَةِ - اَوِ اِلَّا الْجَنَابَةَ - هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 7083 - صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن ابی سلمہ فرماتے ہیں: میں، ہمارے قبیلے کے دو آدمی اور ایک آدمی بنی اسد سے تعلق رکھنے والا ہم لوگ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو کسی علاقے کی جانب بھیجا، اور فرمایا: تم دونوں معالج ہو، ان کے دین کا علاج کرو، پھر آپ بیت الخلاء میں جاکر (قضائے حاجت کے بعد) واپس باہر آئے، آپ نے پانی کا ایک چلوبھرا، وہ ہاتھوں پر ملا، پھر آئے اور قرآن کریم کی تلاوت کرنے لگ گئے، یہ بات ہمیں بہت عجیب سی لگی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے، قضائے حاجت فرماتے، پھر نکل کرآتے اور ہمارے ساتھ روٹی کھاتے، گوشت کھاتے، اور قرآن کریم کی تلاوت کرتے، اور اس پر غلاف بھی نہ ہوتا، بعض روایات میں ہے کہ جنابت کے علاوہ اور کوئی چیز حضور ﷺ کو تلاوت سے نہ روکتی تھی۔ (قرآن کریم کو چھوئے بغیر زبانی طور پر تلاوت کرنا ہو تو بغیر وضو کی جاسکتی ہے)

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7084 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ قَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، بِمَرْوَ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَيْسَانَ، ثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَتَوْا بَيْتَ اَبِي اَيُّوبَ فَلَمَّا اَكَلُوا وَشَبِعُوا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُبْزٌ وَلَحْمٌ وَتَمْرٌ وَبُسْرٌ وَرُطَبٌ اِذَا اَصَبْتُمْ مِثْلَ هٰذَا فَضَرَبْتُمْ بِاَيْدِيكُمْ فَكُلُوا بِسْمِ اللّٰهِ وَبَرَكَةِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7084 – صحيح

✦ ✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے، جب یہ لوگ پیٹ بھر کر کھانا کھا چکے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روٹی، گوشت، کھجور، بسر اور رطب کھجوریں جب تمہیں ملیں تو بسم اللہ و برکۃ اللہ کہہ کر کھانا شروع کیا کرو۔ (مطلب یہ کہ کھانے کی اشیاء کتنی بھی ہوں تم کبھی بھی بسم اللہ پڑھے بغیر نہ کھانا)

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7085 – اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالسَّلَامِ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو السَّكْسَكِيِّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ، قَالَ: قَالَ اَبِي لِاُمِّي: لَوْ صَنَعْتِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَصَنَعَتْ ثَرِيدَةً تُقَلِّلُ فَانْطَلَقَ اَبِي فَدَعَاهُ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: كُلُوا بِسْمِ اللّٰهِ فَاَخَذُوا مِنْ نَحْوِهَا فَلَمَّا طَعِمُوا دَعَا لَهُمْ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَبَارِكْ لَهُمْ وَارْزُقْهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7085 – صحيح

✦ ✦ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے والد نے میری والدہ سے کہا: اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانا تیار کرو (تو کتنی ہی اچھی بات ہے) انہوں نے تھوڑا سا ثرید (ایک خاص قسم کا کھانا) تیار کر لیا، میرے والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر لے آئے، اس پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا: بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ۔ سب نے اسی طرح کھایا، جب سب لوگ کھا چکے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے یوں دعا فرمائی ''اے اللہ! ان کی مغفرت فرما، ان پر رحم فرما، ان کے لئے برکت فرما، ان کو رزق عطا فرما''۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7086 – اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنْبَاَ اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ. عَنْ اَبِي قُرَّةَ الْكِنْدِيِّ، عَنْ سَلْمَانَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَنَعْتُ طَعَامًا فَاَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قُلْتُ: هَدِيَّةٌ فَوَضَعَ يَدَهُ وَقَالَ لِاَصْحَابِهِ: كُلُوا بِسْمِ

اللّٰهِ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ "

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)7086 – صحیح

✧✧ حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں کھانا تیار کروا کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، میں نے آپ کے سامنے کھانا رکھ دیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی: ہدیہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور صحابہ کرام سے فرمایا: بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرو۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7087 – حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْهَمْدَانِیِّ، ثَنَا عَفَّانُ، ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِیُّ، عَنْ بُدَیْلِ بْنِ مَیْسَرَةَ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ، عَنْ اُمِّ کُلْثُومٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ طَعَامًا فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَاِنْ نَسِیَ فِی اَوَّلِهِ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فِی اَوَّلِهِ وَاٰخِرِهِ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ "

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)7087 – صحیح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک کھانا کھانے لگو تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لیا کرو، اور اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جاؤ، (تو جب یاد آئے) بسم اللہ فی اولہ وآخرہ پڑھ لیا کرو۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7088 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْاَصْبَهَانِیُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ، ثَنَا سُفْیَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ خَیْثَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ حُذَیْفَةَ، عَنْ حُذَیْفَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اُتِیَ بِطَعَامٍ فَجَاءَ اَعْرَابِیٌّ کَاَنَّمَا یُطْرَدُ فَتَنَاوَلَ فَاَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ جَارِیَةٌ فَکَاَنَّمَا تُطْرَدُ فَاَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهَا ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الشَّیْطَانَ لَمَّا اَعْیَیْتُمُوْهُ جَاءَ الْاَعْرَابِیُّ وَالْجَارِیَةُ لِیَسْتَحِلَّ بِهِمَا الطَّعَامَ اِذَا لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ بِسْمِ اللّٰهِ کُلُوا قَالَ الْحَاکِمُ: اَبُوْ حُذَیْفَةَ هٰذَا اسْمُهُ سَلَمَةُ بْنُ صُهَیْبٍ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَائِشَةَ وَالْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ "

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)7088 – صحیح

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کھانا پیش کیا گیا، ایک دیہاتی آیا، لگتا تھا کہ کہیں سے جلاوطن ہو کر آیا ہے، اس نے کھانے میں ہاتھ ڈال دیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک لڑکی آئی وہ بھی کوئی جلاوطن ہی لگتی تھی، اس نے بھی ہاتھ ڈالا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا، پھر فرمایا: جب تم نے شیطان کو اندھا کر دیا تو دیہاتی اور لڑکی آ گئی تاکہ وہ ان کے سبب سے اپنے لئے طعام حلال کر لے، اگر کھانا شروع کرتے وقت اس پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے تو (جب یاد آئے تب) بسم اللہ پڑھ کر اس کو کھا لیا کرو۔

امام حاکم کہتے ہیں: اس ابوحذیفہ کا نام ''سلمہ بن صہیب'' ہے۔ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے، یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7089 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ، حَدَّثَنِي الْمُثَنّٰى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْخُزَاعِيُّ، وَصَحِبْتُهُ اِلٰى وَاسِطٍ فَكَانَ يُسَمِّي فِي اَوَّلِ طَعَامِهِ وَاٰخِرِهِ فَسَاَلْتُهُ: رَاَيْتُ قَوْلَكَ فِي اٰخِرِ لُقْمَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ فِي اَوَّلِهِ وَاٰخِرِهِ قَالَ: اُخْبِرُكَ عَنْ ذَاكَ اَنَّ جَدِّي اُمَيَّةَ بْنَ مَخْشِيٍّ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَاْكُلُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فَلَمْ يُسَمِّ اللّٰهَ حَتّٰى كَانَ فِي اٰخِرِ طَعَامِهِ فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلِهِ وَاٰخِرِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَاْكُلُ مَعَهُ حَتّٰى سَمّٰى فَمَا بَقِيَ فِي بَطْنِهِ شَيْءٌ اِلَّا قَاءَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7089 - صحيح

جابر بن صبح فرماتے ہیں: مثنیٰ بن عبدالرحمٰن خزاعی نے مجھے حدیث بیان کی ہے، میں واسط میں ان کی صحبت میں تھا، وہ کھانے کے شروع میں بھی بسم اللہ پڑھتے تھے اور آخر میں بھی پڑھتے تھے، میں نے ان سے پوچھا کہ میں نے آپ کو آخری لقمہ کے ساتھ ''بسم اللہ فی اولی وآخرہ'' پڑھتے دیکھا ہے، (اس کی وجہ کیا ہے؟) انہوں نے کہا: میں تمہیں اس کی وجہ بتاتا ہوں، (بات یہ ہے کہ) میرا دادا ''امیہ بن مخشی'' صحابی رسول ہیں، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''ایک آدمی کھانا کھا رہا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ رہے تھے، اس نے شروع میں بسم اللہ نہ پڑھی، اور کھانے کے آخر میں ''بسم اللہ اولہ وآخرہ'' پڑھ لیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی، شیطان مسلسل اس کے ہمراہ کھانا کھاتا رہا، اس نے تمام کھانے کی قے کر دی۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7090 - حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ يَهُودِيَّةً اَهْدَتْ شَاةً اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِيطًا فَلَمَّا بَسَطَ الْقَوْمُ اَيْدِيَهُمْ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُفُّوا اَيْدِيَكُمْ فَاِنَّ عُضْوًا مِنْ اَعْضَائِهَا يُخْبِرُنِي اَنَّهَا مَسْمُومَةٌ قَالَ: فَاَرْسَلَ اِلٰى صَاحِبَتِهَا فَقَالَ: اَسَمَمْتِ طَعَامَكِ هٰذَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ اَحْبَبْتُ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا اَنْ اُرِيحَ النَّاسَ مِنْكَ وَاِنْ كُنْتَ صَادِقًا عَلِمْتُ اَنَّ اللّٰهَ سَيُطْلِعُكَ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوا فَاَكَلْنَا فَلَمْ يَضُرَّ اَحَدًا مِنَّا شَيْءٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7090 - صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک یہودی خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھنی ہوئی بکری تحفہ دی، جب صحابہ کرام اس کو کھانے لگے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اپنے ہاتھ کو روک لو، کیونکہ بکری کے ایک عضو نے مجھے بتایا ہے کہ اس میں زہر ملی ہوئی ہے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو بلوایا اور فرمایا: کیا تو نے اس کھانے میں زہر ملایا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ میں چاہتی تھی کہ اگر تم جھوٹے ہو تو لوگوں کی تم سے جان چھوٹ جائے گی اور اگر تم سچے ہو تو میں جانتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اطلاع دے دے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کا نام لے کر اس کو کھالو۔ چنانچہ ہم نے اللہ کا نام لے کر اس کو کھالیا، کسی کو کچھ بھی نقصان نہیں ہوا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7091 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، ثَنَا ابْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ، ثَنَا اَبُوْ اَيُّوبَ الْاَفْرِيقِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ جَارِيَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ، حَدَّثَتْنِىْ حَفْصَةُ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْعَلُ يَمِينَهُ لِطَعَامِهِ وَشَرَابِهِ وَثِيَابِهِ وَيَجْعَلُ يَسَارَهُ لِمَا سِوَى ذٰلِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7091 – فى سنده مجهول

✧✧ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دایاں ہاتھ کھانے، پینے اور کپڑے پہننے کے لئے مقرر کیا ہوا تھا اور دیگر کاموں کے لئے بایاں ہاتھ۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7092 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ الْعَدْلُ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَا: ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا اِذَا اَكَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لَا نَبْدَاُ حَتّٰى يَكُونَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ يَبْدَاُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7092 – صحيح

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کھانا کھاتے تو جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع نہ کرتے، ہم کھانے کا آغاز نہ کرتے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7093 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ اَصْحَابِهِ اِذْ اَقْبَلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُودُ بَعِيرًا عَلَيْهِ غِرَارَتَانِ مُحْتَجِزٌ بِعِقَالٍ

نَاقَتِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مَعَكَ؟ قَالَ: دَقِيْقٌ وَسَمْنٌ وَعَسَلٌ فَقَالَ: اَنِخْ فَاَنَاخَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْمَةٍ عَظِيمَةٍ فَجَعَلَ فِيهَا مِنْ ذَاكَ الدَّقِيقِ وَالسَّمْنِ وَالْعَسَلِ ثُمَّ أَنْضَجَهُ فَاَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكَلُوا ثُمَّ قَالَ لَهُمْ: كُلُوا فَاِنَّ هٰذَا يُشْبِهُ خَبِيصَ اَهْلِ فَارِسَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7093 – صحيح

✧✧ محمد بن حمزہ بن عبداللہ بن سلام اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اپنے صحابہ کرام میں موجود تھے، کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اونٹ چلاتے ہوئے وہاں پہنچے، ان پر دو بورے ڈالے ہوئے تھے، اونٹ کی لگام کو اپنی کمر سے باندھے ہوئے تھے، نبی اکرم ﷺ نے ان سے پوچھا: تمہارے پاس کیا ہے؟ انہوں نے کہا: آٹا، گھی اور شہد ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اونٹ کو بٹھاؤ، انہوں نے اونٹ کو بٹھایا، نبی اکرم ﷺ نے بڑا سا تھال منگوایا، اس میں کچھ آٹا، گھی اور شہد ڈالا، پھر ان کو پکالیا، اس میں سے نبی اکرم ﷺ نے بھی کھایا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی کھایا، حضور ﷺ نے ان کو کہا: کھاؤ، کیونکہ یہ اہل فارس کے خبیص (کھانے سے ملتا جلتا ہے)

7094 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الْمَكِّيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ وَافِدَ بَنِي الْمُنْتَفِقِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمْنَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نُصَادِفْهُ فِي مَنْزِلِهِ وَصَادَفْنَا عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاَمَرَتْ لَنَا بِحَرِيرَةٍ فَصَنَعَتْ لَنَا وَاُتِينَا بِقِنَاعٍ – وَالْقِنَاعُ الطَّبَقُ فِيهِ تَمْرٌ – ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلْ اَصَبْتُمْ شَيْئًا اَوْ آمُرُ لَكُمْ بِشَيْءٍ؟ فَقُلْنَا: نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ: فَبَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ قَالَ: فَرَفَعَ الرَّاعِي غَنَمَهُ اِلَى الْمُرَاحِ وَمَعَهُ سَخْلَةٌ يَنْفِرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا وَلَدَتْ يَا فُلَانُ ؟ قَالَ: بَهْمَةً . قَالَ: فَاذْبَحْ لَنَا مَكَانَهَا شَاةً ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ: لَا تَحْسَبَنَّ وَلَمْ يَقُلْ لَا يُحْسَبَنَّ اَنَّا مِنْ اَجْلِكُمْ ذَبَحْنَاهَا لَنَا غَنَمٌ مِائَةٍ وَلَا نُرِيدُ اَنْ تَزِيدَ فَاِذَا وَلَّدَ الرَّاعِي بَهْمَةً ذَبَحْنَا مَكَانَهَا شَاةً قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِي امْرَاَةً فَذَكَرَ مِنْ طُولِ لِسَانِهَا وَبَذَائِهَا . فَقَالَ: طَلِّقْهَا فَقُلْتُ: اِنَّ لِي مِنْهَا وَلَدًا . قَالَ: فَمُرْهَا – يَقُوْلُ عِظْهَا – فَاِنْ يَكُ فِيهَا خَيْرٌ فَسَتَفْعَلُ وَلَا تَضْرِبْ ظَعِينَتَكَ كَضَرْبِكَ اُمَيَّتَكَ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ . قَالَ: اَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلِ الْاَصَابِعَ وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُونَ صَائِمًا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7094 – صحيح

✧✧ لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں بنی منتفق کے وفد کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، رسول اللہ ﷺ ہمیں گھر میں نہ ملے، البتہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا موجود تھیں، آپ نے ہمارے لئے حریرہ (دودھ گھی اور آٹے

سے بنا ہوا کھانا) بنوایا، اور کھجوروں والے تھال میں ڈال کر ہمیں عطا کیا، پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، آپ ﷺ نے ہم نے پوچھا: تمہیں (کھانے کے لئے) کوئی چیز مل گئی ہے یا میں تمہارے لئے کچھ تیار کرواؤں؟ ہم نے کہا: یارسول اللہ ﷺ ہمیں مل گیا ہے۔ (لقیط بن صبرہ) فرماتے ہیں: ہم لوگ ابھی رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک چرواہا اپنی بکریوں کو غلہ کی جانب لے جا رہا تھا، اس کے پاس ایک بکری کا بچہ بھی تھا جو کہ ادھر اُدھر اچھل رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: اے فلاں، اس نے کیا جنا؟ اس نے کہا: بچہ، آپ ﷺ نے فرمایا: تم ہمارے لئے اس کی بجائے کوئی بکری ذبح کرلو، پھر وہ شخص ہمارے پاس آیا اور اس نے کہا: لاتحسبن۔ (اس نے "لاتحسبن" نہیں کہا) یہ نہ سمجھنا کہ میں نے خاص طور پر یہ آپ کے لئے ذبح کی ہے۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ، ہمارے پاس ۱۰۰ بکریاں ہیں اور ہم اس سے بڑھانا نہیں چاہتے۔ (اس لئے جو زائد ہے وہ میں نے ذبح کر کے آپ کو پیش کر دی ہے) چرواہا بھیڑ کے بچے کو پالنے کے لئے لے گیا اور ہم نے اس کی بجائے بکری ذبح کرلی۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ، میری ایک بیوی ہے، پھر اس کی زبان درازی، اور بد خلقی کا ذکر کیا، حضور ﷺ نے فرمایا: اس کو طلاق دے دے۔ میں نے کہا: اس سے میری اولاد بھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو کہو: رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: اس کو نصیحت کرو، اگر اس میں کوئی بھلائی ہوئی تو وہ سدھر جائے گی اور تم اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح مت مارا کرو۔

آپ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے وضو کے بارے میں کچھ بتائیے، آپ ﷺ نے فرمایا: وضو اچھے طریقے سے کرو، انگلیوں کے درمیاں خلال کرو، ناک جھاڑنے میں مبالغہ کرو، سوائے اس کے کہ تم روزے سے ہو (یعنی اگر روزہ رکھا ہوا ہو تو ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ نہ کرو۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7095 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا اَبُو هِلَالٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَعَلْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَارَةً فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَاطَّلَعَ فِي جَوْفِهَا فَقَالَ: حَسِبْتُهُ لَحْمًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ اِنْ كَانَ اِسْحَاقُ بْنُ اَبِي طَلْحَةَ سَمِعَ مِنْ جَابِرٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَفِيْهِ الْبَيَانُ الْوَاضِحُ لِمَحَبَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْمَ. وَشَاهِدُهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7095 – صحيح

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے لئے مٹی کی ہنڈیا میں کھانا بنایا، پھر میں وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا، آپ ﷺ نے اس کے درمیان جھانک کر دیکھا، پھر فرمایا: اس کے گوشت لئے میں کافی ہوں۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ (لیکن یہ حکم اس صورت میں ہے کہ) اگر اسحاق بن ابی طلحہ کا جابر سے سماع ثابت ہو جائے۔ اور اس میں واضح بیان موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ

گوشت پسند کرتے تھے۔اس کی شاہد حدیث درج ذیل ہے۔

7096– مَا حَدَّثَنِيهِ اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مَيْمُونٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَا: ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: – لَمَّا قُتِلَ اَبِي تَرَكَ عَلَيَّ دَيْنًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ وَذَكَرَ فِيهِ – قُلْتُ لِامْرَاَتِي: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيئُنَا الْيَوْمَ نِصْفَ النَّهَارِ فَلَا تُؤْذِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُكَلِّمِيهِ قَالَ: فَدَخَلَ وَفَرَشْتُ لَهُ فِرَاشًا وَوِسَادَةً فَوَضَعَ رَاْسَهُ وَنَامَ فَقُلْتُ لِمَوْلًى لِي: اذْبَحْ هٰذِهِ الْعَنَاقَ وَهِيَ دَاجِنٌ سَمِينَةٌ وَالْوَحَا وَالْعَجَلَ افْرُغْ قَبْلَ اَنْ يَسْتَيْقِظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَكَ فَلَمْ نَزَلْ فِيهَا حَتّٰى فَرَغْنَا وَهُوَ نَائِمٌ فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَيْقَظَ يَدْعُو بِالطَّهُورِ وَاِنِّي اَخَافُ اِذَا فَرَغَ اَنْ يَقُومَ فَلَا يَفْرُغَنَّ مِنْ وُضُوئِهِ حَتّٰى نَضَعَ الْعَنَاقَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا قَامَ قَالَ: يَا جَابِرُ ائْتِنِي بِطَهُورٍ فَلَمْ يَفْرُغْ مِنْ طُهُورِهِ حَتّٰى وَضَعْتُ الْعَنَاقَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَنَظَرَ اِلَيَّ فَقَالَ: كَاَنَّكَ عَمِلْتَ حَيْسًا بِلَحْمٍ ادْعُ لِي اَبَا بَكْرٍ ثُمَّ دَعَا حَوَارِيَّهُ الَّذِينَ مَعَهُ فَدَخَلُوا فَضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ كُلُوا فَاَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا وَفَضَلَ مِنْهَا لَحْمٌ كَثِيرٌ وَذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيثِ . هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7096 – صحيح

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب میرے والد محترم شہید ہوئے تو انہوں نے مجھ پر بہت سارا قرضہ چھوڑا، اس کے بعد انہوں نے طویل حدیث بیان کی، اس میں یہ بھی ذکر کیا کہ میں نے اپنی بیوی سے کہا: آج دوپہر کے وقت رسول اللہ ﷺ ہمارے غریب خانہ پر تشریف لا رہے ہیں، تم رسول اللہ ﷺ کو تکلیف نہ دینا اور نہ ہی آپ ﷺ سے زیادہ باتیں کرنا۔ ان کی زوجہ نے حضور ﷺ کے لئے بستر بچھادیا اور تکیہ بھی رکھ دیا۔ حضور ﷺ تشریف لائے اور تکیے پر سر رکھ کر سو گئے۔ میں نے اپنے غلام سے کہا: اس عناق (بکری کا بچہ جو ابھی ایک سال کا نہیں ہوا) کو ذبح کرلو، یہ موٹی تازی بکری تھی۔ اور یہ سب کام انتہائی تیزی کے ساتھ کرو اور رسول اللہ ﷺ کے بیدار ہونے سے پہلے سب کاموں سے فارغ ہو جاؤ، میں بھی تمہارے ساتھ کام کرواتا ہوں۔ ہم مسلسل کام کرتے رہے، اور حضور ﷺ کے بیدار ہونے سے پہلے فارغ ہو گئے، میں نے اس سے کہا: رسول اللہ ﷺ جب بیدار ہوتے ہیں تو پانی طلب فرماتے ہیں، اور مجھ خدشہ ہے کہ حضور ﷺ وضو سے فارغ ہو کر تشریف نہ لے جائیں، اس لئے آپ ﷺ کے وضو سے فارغ ہونے سے پہلے ہمیں تھال دسترخوان پر رکھ دینا چاہئے۔ جب رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو آواز دی: اے جابر! پانی لاؤ، آپ ﷺ ابھی وضو سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ میں نے وہ تھال پیش کر دیا۔ آپ ﷺ نے میری جانب دیکھا اور فرمایا: لگتا ہے تم نے گوشت میں حیس (خاص قسم کا کھانا) بنایا ہے۔ ابوبکر کو بلا کر لاؤ، پھر آپ ﷺ نے ان کے ان ساتھیوں کو بھی بلا لیا اور اکثر ان کے ہمراہ ہوتے ہیں۔ یہ سب لوگ آگئے، رسول

اللہ ﷺ نے ہاتھ بڑھایا اور فرمایا: بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرو۔ ان سب لوگوں نے پیٹ بھر کر کھایا (اس کے باوجود) بہت سارا گوشت بچ گیا تھا۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7097 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي فَهْمٍ اَرَى اسْمَهُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَطْيَبُ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ وَقَدْ رَوَاهُ رَقَبَةُ بْنُ مَصْقَلَةَ عَنْ هٰذَا الْفَهْمِيِّ وَلَمْ يَنْسِبْهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7097 – صحيح

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پشت کا گوشت سب سے اچھا ہوتا ہے۔

یہ حدیث کو رقبہ بن مصقلہ نے بھی اس فہمی آدمی سے روایت کیا ہے اور اس کی جانب منسوب نہیں کیا۔

7098 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّكُونِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُصْعَبٍ النَّخَعِيُّ، قَالَا: ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِالْحَمِيدِ، ثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَصْقَلَةَ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِي فَهْمٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَطْيَبُ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ قَدْ صَحَّ الْخَبَرُ بِالْاِسْنَادَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

رقبہ بن مصقلہ بنی فہم کے ایک آدمی کے واسطے سے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے اچھا گوشت پشت کا ہوتا ہے۔

مذکورہ حدیث دونوں سندوں کے ہمراہ صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7099 – اَخْبَرَنِي اَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، ثَنَا اَبُو عَبْدِالرَّحْمَنِ اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ النَّسَائِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ، قَالَا: ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، ثَنَا اَبِي، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ، قَالَ: اَمَرَنِي اَبِي بِحَرِيرَةٍ فَصَنَعْتُ ثُمَّ اَمَرَنِي فَحَمَلْتُهَا اِلَى

7097-سنن ابن ماجه - كتاب الاطعمة' باب اطايب اللحم - حديث: 3306'السنن الكبرى للنسائى - كتاب الوليمة' لحم الظهر - حديث: 6457'مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند اهل البيت رضوان الله عليهم اجمعين - حديث عبد الله بن جعفر بن ابى طالب رضى الله عنه' حديث: 1696'مسند الطيالسى - وما اسند عن عبد الله بن جعفر' حديث: 1017'مسند الحميدى - احاديث عبد الله بن جعفر رضى الله عنه' حديث: 523'البحر الزخار مسند البزار - شيخ من فهم يقال له محمد بن عبد الرحمن' حديث: 1994'المعجم الكبير للطبرانى - من اسمه عبد الله' ومما اسند عبد الله بن عمر رضى الله عنهما - شيخ من فهم حديث: 13642'شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' اكل اللحم - حديث: 5622

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا جَابِرُ اَلَحْمٌ هٰذَا؟ قُلْتُ: لَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّهَا حَرِيرَةٌ اَمَرَنِىْ بِهَا اَبِىْ فَصَنَعْتُ ثُمَّ اَمَرَنِىْ فَحَمَلْتُهَا اِلَيْكَ ثُمَّ رَجَعْتُ اِلٰى اَبِىْ فَقَالَ: هَلْ رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ . قَالَ: فَمَا قَالَ لَكَ؟ قُلْتُ: قَالَ: اَلَحْمٌ هٰذَا يَا جَابِرُ؟ قَالَ اَبِى: عَسٰى اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَهَى اللَّحْمَ فَقَامَ اِلٰى دَاجِنٍ لَهُ فَذَبَحَهَا وَشَوَاهَا ثُمَّ اَمَرَنِىْ بِحَمْلِهَا اِلَيْهِ فَقَالَ: حَمَلْتُهَا اِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَزَى اللّٰهُ الْاَنْصَارَ عَنَّا خَيْرًا وَلَا سِيَّمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَسَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7099 – صحيح

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے ''حریرہ'' تیار کرنے کا حکم دیا، میں نے حریرہ بنا دیا۔ پھر اپنے والد کے حکم کے مطابق میں وہ حریرہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لے گیا، نبی اکرم ﷺ اس وقت گھر میں ہی تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر، یہ کیا ہے؟ کیا یہ گوشت ہے؟ میں نے کہا: جی نہیں یا رسول اللہ ﷺ، یہ حریرہ ہے، والد صاحب کے حکم سے میں نے یہ بنایا ہے، پھر انہوں نے حکم دیا تو میں یہ آپ کی خدمت میں لے آیا ہوں۔ (میں وہ ''حریرہ'' رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرنے کے بعد) وہاں سے اپنے والد کے پاس واپس آ گیا، میرے والد نے پوچھا: کیا تمہاری رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہو گئی؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ والد صاحب نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے تمہیں کیا کہا؟ میں نے بتایا کہ حضور ﷺ نے مجھ سے پوچھا: اے جابر کیا یہ گوشت ہے؟ میرے والد نے یہ سن کر کہا: لگتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو گوشت کی خواہش ہو رہی ہے۔ والد صاحب نے بکری ذبح کی، اس کو بھونا اور مجھے حکم دیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کر آؤ، آپ فرماتے ہیں: میں نے وہ بکری اٹھائی اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے (بکری قبول کرنے کے بعد) فرمایا: اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے انصار کو جزائے خیر عطا فرمائے، بالخصوص عبداللہ بن عمرو بن حرام کو اور سعد بن عبادہ کو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7100 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيُّ الْعَدْلُ، بِبَغْدَادَ، ثنا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسًا، يَقُوْلُ: اَنْفَجْتُ اَرْنَبًا بِالْبَقِيعِ فَاشْتَدَّ فِي اَثَرِهَا فَكُنْتُ فِيمَنِ اشْتَدَّ فَسَبَقْتُهُمْ اِلَيْهَا فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَاَمَرَ بِهَا فَذُبِحَتْ ثُمَّ شُوِيَتْ فَاَعْجَزَ عَجُزَهَا فَاَرْسَلَ بِهِ مَعِى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هٰذَا؟ قُلْتُ: عَجُزُ اَرْنَبٍ بَعَثَ بِهَا اَبُوْ طَلْحَةَ اِلَيْكَ فَقَبِلَهُ مِنِّى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7100 – صحيح

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بقیع میں ایک خرگوش کو دیکھا اس کو بھڑکا کر باہر نکالا، اور اس کے پیچھے

تیزی سے دوڑ پڑا، اس کے پیچھے بھاگنے والوں میں، میں بھی تھا۔ میں سب سے آگے بڑھ کر اس کو پکڑ لیا، اس کو لے کر ابوطلحہ کے پاس آ گیا، انہوں نے حکم دیا تو اس کو ذبح کر کے بھونا گیا، اس کی عجز کاٹ دی گئی۔ پھر وہ مجھے دے کر نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بھیجا گیا، نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: خرگوش کی پشت کا گوشت ہے، ابوطلحہ نے آپ کے لئے بھیجی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے وہ مجھ سے قبول کر لی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7101 - حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنِیْ سَعِيدُ بْنُ اَبِیْ هِلَالٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِیْ غَطَفَانَ، عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ، قَالَ: كُنْتُ اَشْوِی لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَ الشَّاةِ فَيَاْكُلُ مِنْهُ ثُمَّ يَخْرُجُ اِلَى الصَّلَاةِ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7101 - علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابورافع کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے لئے بکری کا سینہ بھون رہا تھا، حضور ﷺ اس میں سے تناول فرماتے اور (نیا وضو کئے بغیر) نماز کے لئے چلے جاتے۔

7102 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ فِی فَوَائِدِ ابْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ، اَخْبَرَنِیْ اَبِی، وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ، اَنَّ اَبَا غَطَفَانَ الْمُرِّیَّ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ، قَالَ: كُنْتُ اَشْوِی لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَ الشَّاةِ وَقَدْ تَوَضَّاَ لِلصَّلَاةِ فَيَاْكُلُ مِنْهُ ثُمَّ يَخْرُجُ اِلَى الصَّلَاةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابورافع فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے لئے بکری کا سینہ بھونتا، آپ نماز کے لئے وضو کر چکے ہوتے، آپ ﷺ اس میں سے کھاتے اور (تازہ وضو کئے بغیر) نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے، لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7103 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِیُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ، قَالَ: رَآنِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا آخُذُ اللَّحْمَ مِنَ الْعَظْمِ بِيَدِی فَقَالَ لِی: يَا صَفْوَانُ قُلْتُ: لَبَّيْكَ. قَالَ: قَرِّبِ اللَّحْمَ مِنْ فِيكَ فَاِنَّهُ اَهْنَاُ وَاَمْرَاُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7103 - صحيح

7103:مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' مسند صفوان بن امية الجمحی - حديث:15044'المعجم الكبير للطبرانی - باب الصاد' ما اسند صهيب - ما اسند صفوان بن امية' حديث:7165'السنن الكبری للبيهقی - كتاب الصداق' جماع ابواب الوليمة - باب كيف ياكل اللحم' حديث:13677

✧✧ صفوان بن امیہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا، میں ہاتھ کے ساتھ ہڈی سے گوشت توڑ توڑ کر کھا رہا تھا، حضور ﷺ نے فرمایا: اے صفوان! میں نے کہا: لبیک یارسول اللہ ﷺ، آپ ﷺ نے فرمایا: بوٹی اپنے منہ سے توڑ کر کھاؤ۔ کیونکہ اس بوٹی لذیذ لگتی ہے، اور کھانا صحیح فائدہ دیتا ہے

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7104 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْحَسَنُ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، اَنْبَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَاْكُلِ الشَّرِيطَةَ فَإِنَّهَا ذَبِيحَةُ الشَّيْطَانِ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: وَالشَّرِيطَةُ اَنْ يَخْرُجَ الرُّوحُ مِنْهُ بِشَرْطٍ مِنْ غَيْرِ قَطْعِ الْحُلْقُومِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7104 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شریطہ مت کھاؤ، کیونکہ یہ شیطان کا ذبیحہ ہے۔ ابن مبارک کہتے ہیں، شریطہ یہ ہے کہ جانور کا حلقوم کاٹے بغیر کسی اور طریقے سے اس کی جان نکل جائے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7105 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنْبَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ اِلٰى اَوْلِيَائِهِمْ فَيَقُولُونَ مَا ذُبِحَ لِلّٰهِ فَلَا تَاْكُلُوهُ وَمَا ذَبَحْتُمْ اَنْتُمْ فَكُلُوهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: (وَلَا تَاْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) (الأنعام: 121) هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7105 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: شیاطین اپنے ساتھیوں کو تلقین کرتے ہیں کہ جو چیز اللہ کے نام پر ذبح کی گئی ہو، وہ مت کھاؤ اور جو چیز تم خود مارو، اس کو کھالیا کرو۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

وَلَا تَاْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

''وہ جانور نہ کھاؤ، جس پر ذبح کے وقت اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو''

7106 - اَخْبَرَنَا اَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ، ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، ثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، فَلَقِيتُ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ فَحَدَّثَنِي عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَرَادَتْ نَاقَتُهُ اَنْ تَمُوتَ فَذَبَحَهَا بِوَتَدٍ فَقُلْتُ لَهُ: حَدِيدٌ؟ قَالَ: لَا بَلْ خَشَبٌ، فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ بِاَكْلِهَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

وَالْاِسْنَادُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَاِنَّمَا لَمْ اَحْكُمْ بِالصِّحَّةِ عَلٰى شَرْطِهِمَا لِاَنَّ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَرْسَلَهُ فِي الْمُوَطَّأِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7106 – صحيح غريب

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کی اونٹنی مرنے لگی تو اس نے اس کو وتد کے ساتھ ذبح کر دیا۔ میں نے اس سے پوچھا: وہ وتد لوہے کا تھا؟ اس نے کہا: نہیں۔ لکڑی کا تھا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو کھا لو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور یہ اسناد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ میں نے اس حدیث کے صحیح ہونے کا حکم نہیں لگایا کیونکہ مالک بن انس نے اس میں موطا میں زید بن اسلم سے ارسال کیا ہے۔

7107 – اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ شُعْبَةُ، ح وَقَالَ: اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ حَاضِرَ بْنَ مُهَاجِرٍ الْبَاهِلِیَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ ذِئْبًا نَيَّبَ فِي شَاةٍ فَذَبَحُوهَا بِمَرْوَةٍ فَرَخَّصَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَكْلِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7107 – صحيح

✧✧ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک بھیڑیئے نے ایک بکری پر حملہ کر کے اس کو زخمی کر دیا، ان لوگوں نے اس بکری کو مروہ میں ذبح کر دیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کی اجازت عطا فرما دی۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7108 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا السَّرِیُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، وَالْحَسَنُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، ح وَاَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِیِّ الْخُطَبِیُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِی، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، قَالُوا: ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ بْنِ سَالِمٍ، ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَكَاةُ الْجَنِيْنِ ذَكَاةُ اُمِّهِ تَابَعَهُ مِنَ الثِّقَاتِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی زِيَادٍ الْقَدَّاحُ الْمَكِّیُّ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنین کا ذبح، اس کی ماں کا ذبح ہے۔ (یعنی ماں کو ذبح کر لیا تو اس کے پیٹ کا بچہ بھی ذبح ہی سمجھا جائے گا۔ جنین پیٹ کے بچے کو کہتے ہیں)

۞۞ اس حدیث کو ابوالزبیر سے روایت کرنے میں ثقہ راویوں میں سے عبیداللہ بن ابی زیادہ قداح مکی نے زہیر کی متابعت کی ہے۔

7109 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَبِی، وَمُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالُوا:

حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ عَتَّابُ بْنُ بَشِيرٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي زِيَادٍ الْقَدَّاحُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ذَكَاةُ الْجَنِيْنِ ذَكَاةُ اُمِّهِ اَخْبَرَنِيْهِ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، فَذَكَرَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. وَاِنَّمَا يُعْرَفُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى، وَحَمَّادِ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، وَقَدْ رُوِيَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7109 - علی شرط مسلم

✧✧ عبیداللہ ابن ابی زیاد القداح، ابوالزبیر کے واسطے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنین کا ذبح، اس کی ماں کا ذبح ہے۔

حسین بن علی تمیمی بیان کرتے ہیں کہ محمد بن اسحاق نے محمد بن یحییٰ کے واسطے سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی سے روایت کی ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ یہ حدیث ابن ابی لیلیٰ اور حماد بن شعیب کے واسطے سے ابوالزبیر سے معروف ہے۔ جبکہ صحیح اسناد کے ساتھ یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

7110 - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ الْاُمَوِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِي، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَكَاةُ الْجَنِيْنِ ذَكَاةُ اُمِّهِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنین کا ذبح، اس کی ماں کا ذبح ہے۔

7111 - فَحَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَكَاةُ الْجَنِيْنِ اِذَا اُشْعِرَ ذَكَاةُ اُمِّهِ وَلٰكِنَّهُ يُذْبَحُ حَتّٰى يَنْصَابَّ مَا فِيْهِ مِنَ الدَّمِ هٰذَا بَابٌ كَبِيْرٌ مَدَارُهُ عَلٰى طُرُقِ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ لِذٰلِكَ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَرُبَّمَا تَوَهَّمَ مُتَوَهِّمٌ اَنَّ حَدِيْثَ اَبِي اَيُّوبَ صَحِيْحٌ وَلَيْسَ

7110:الجامع للترمذی - ' ابواب الاطعمة - باب ما جاء فی ذكاة الجنين' حديث: 1435'سنن ابی داود - كتاب الضحايا' باب ما جاء فی ذكاة الجنين - حديث: 2460'سنن الدارقطنی - كتاب الاشربة وغيرها' باب الصيد والذبائح والاطعمة وغير ذلك - حديث:4163'مصنف عبد الرزاق الصنعانی - كتاب المناسك' باب الجنين - حديث:8380'سنن الدارمی - من كتاب الاضاحی' باب فی ذكاة الجنين ذكاة امه - حديث:1961'صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' كتاب الذبائح - ذكر البيان بان الجنين إذا ذكيت امه حل اكله' حديث:5973'السنن الكبرى للبيهقی - كتاب الضحايا' جماع ابواب ما يحل ويحرم من الحيوانات - باب ذكاة ما فی بطن الذبيحة' حديث:18121'مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند ابی سعيد الخدری رضی الله عنه - حديث:11130

كَذٰلِكَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7111 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنین کا ذبح، اس کی ماں کا ذبح ہے، لیکن بہتر ہے کہ اس کو بھی ذبح کر دیا جائے، تا کہ اس کے جسم میں جو خون ہے، وہ بھی نکل جائے۔

❀❀ یہ بہت عظیم باب ہے، اس کا مدار عطیہ کے ابوسعید کے طرق پر ہے۔ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ بعض لوگوں کو یہ وہم ہے کہ ابوایوب کی حدیث صحیح ہے لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔

7112 – فَقَدْ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيِّ الْحَافِظُ، اَبَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ نَصْرٍ الرَّازِيُّ، فِي آخَرِينَ قَالُوا: ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَهْمِ الرَّازِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ شَيْبَةَ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ لَيْلَى، عَنْ اَخِيهِ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلَى، عَنْ اَبِيْ اَيُّوبَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَكَاةُ الْجَنِيْنِ ذَكَاةُ اُمِّهِ وَحَدِيثُ اَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ، تَفَرَّدَ بِهِ عَلَّانُ وَفِيهِ زِيَادٌ وَهُوَ كَثِيرُ الْغَلَطِ لَا تَقُومُ بِهِ الْحُجَّةُ، وَمَنْ تَاَمَّلَ هٰذَا الْبَابَ مِنْ اَهْلِ الصَّنْعَةِ قَضَى فِي الْعَجَبِ اَنَّ الشَّيْخَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمْ يُخَرِّجَاهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7112 – ليس بصحيح

✧✧ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنین کا ذبح، اس کی ماں کا ذبح ہے۔

❀❀ ابوودّاک کی ابوسعید سے روایت کردہ حدیث میں "علان" منفرد ہیں۔ اس کی اسناد میں "زیاد" ہیں، روایت حدیث میں ان سے اکثر غلطی سرزد ہوتی ہے، ان کی روایت کو دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اصول حدیث کا ماہر جب اس باب میں غور و فکر کرے گا تو وہ حیرانگی کے عالم میں یہی کہے گا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو نقل نہیں کیا۔

7113 – اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَرِيكٍ الْمَكِّيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَاْكُلُوْنَ اَشْيَاءَ وَيَتْرُكُوْنَ اَشْيَاءَ تَقَذُّرًا فَبَعَثَ اللّٰهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْزَلَ كِتَابَهُ وَاَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ فَمَا اَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ وَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: (قُلْ لَا اَجِدُ فِي مَا اُوحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ) (الأنعام: 145) الْآيَةَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7113 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں لوگ کئی چیزیں کھا لیتے تھے اور کئی چیزیں (بلا وجہ

صرف) نفرت کی بناء پر چھوڑ دیتے تھے، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو بھیجا، اپنی کتاب نازل فرمائی، اس میں کچھ چیزوں کو حلال کیا اور کچھ کو حرام، چنانچہ جس چیز کو کتاب اللہ نے حلال قرار دیا، وہ حلال ہے، اور جن چیزوں کو حرام قرار دیا، وہ حرام ہیں۔ اور جن کے بارے میں خاموشی ہے وہ معاف ہیں۔ اس کے بعد یہ آیت نازل فرمائی۔

(قُلْ لَا اَجِدُ فِی مَا اُوحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ) (الأنعام: 145)

''تم فرماؤ میں نہیں پاتا اس میں جو میری طرف وحی ہوئی کسی کھانے والے پر کوئی کھانا حرام''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7114 - حَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ عِیسَی، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَرَشِیُّ، ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ، ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِی هِنْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ اَبِی ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ حَدَّ حُدُودًا فَلَا تَعْتَدُوهَا وَفَرَضَ لَكُمْ فَرَائِضَ فَلَا تُضَیِّعُوهَا وَحَرَّمَ اَشْیَاءَ فَلَا تَنْتَهِكُوهَا وَتَرَكَ اَشْیَاءَ مِنْ غَیْرِ نِسْیَانٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَكِنْ رَحْمَةٌ مِنْهُ لَكُمْ فَاقْبَلُوهَا وَلَا تَبْحَثُوا فِیهَا

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)7114 – سکت عنه الذهبی فی التلخیص

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے کچھ حدود مقرر کی ہیں، ان سے آگے مت بڑھو، اور کچھ چیزیں تم پر فرض کی ہیں، ان کو ضائع مت کرو، کچھ چیزوں کو حرام کیا ہے، ان کی حرمت سے مت کھیلو، اور کچھ چیزوں کو وضاحت کئے بغیر چھوڑ دیا ہے، یہ اللہ تعالیٰ نے بھول کر نہیں کیا بلکہ اپنی رحمت سے ایسا کیا ہے، اس لئے ان چیزوں کو قبول کرلیا کرو، ان کے بارے میں بحث مت کیا کرو۔

7115 - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِیُّ، ثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ، ثَنَا سَیْفُ بْنُ هَارُونَ الْبُرْجُمِیُّ، عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ، عَنْ اَبِی عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَا فَقَالَ: الْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ فِی كِتَابِهِ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِی كِتَابِهِ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عُفِیَ عَنْهُ هٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحٌ مُفَسَّرٌ فِی الْبَابِ، وَسَیْفُ بْنُ هَارُونَ لَمْ یُخَرِّجَاهُ "

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)7115 – سیف لم یخرجاه

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گھی، پنیر اور فراء (وہ پوستین جس کا اندرونی حصہ لومڑی بلی وغیرہ جانوروں کی کھال سے تیار کیا جاتا ہے) کے بارے میں پوچھا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: حلال وہ چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے، اور حرام وہ چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام قرار دے دیا ہے۔ اور جس چیز کے بارے میں خاموشی ہے، وہ معاف ہے۔ (چاہو تو استعمال کرلو اور چاہو تو نہ کرو)

یہ حدیث صحیح ہے اور اس باب میں مفسر ہے۔ سیف بن ہارون کی روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل نہیں کی۔

7116 - حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ الثُّفْلُ فَسَمِعْتُ اَبَا مُحَمَّدٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ، يَقُوْلُ: الثُّفْلُ هُوَ الثَّرِيدُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ثفل کو پسند کرتے تھے۔ محمد بن اسحاق کہتے ہیں: ثفل "ثرید" کو کہتے ہیں۔

7117 - وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثَنَا الْحَضْرَمِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ، اَنْبَاَ الْمُبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ اَحَبُّ الطَّعَامِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّرِيدَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ سَعِيدٍ هٰذَا اَخُو سُفْيَانَ وَالْمُبَارَكَ ابْنَا سَعِيدٌ " فَاَمَّا قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ فَاِنَّهُ مُخَرَّجٌ فِي الصَّحِيْحَيْنِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7117 – صحيح

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانوں میں سب سے زیادہ "ثرید" پسند تھا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کے راوی عمر بن سعید، سفیان اور مبارک کے بھائی ہیں، اور یہ دونوں بھی سعید کے بیٹے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد "عائشہ کی فضیلت دیگر عورتوں پر ایسے ہی ہے جیسے ثرید کی فضیلت دوسرے کھانوں پر" بخاری اور مسلم میں موجود ہے۔

7118 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، قَالَا: ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: دُعِينَا اِلٰى طَعَامٍ وَمِنْ ثَمَّ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ ثُمَّ مِقْسَمٌ ثُمَّ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ فَقَالَ لَهُمْ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ حِينَ وَضَعُوا الْجَفْنَةَ: اَكُلُّكُمْ قَدْ سَمِعَ مَا يُقَالُ فِي الطَّعَامِ؟ قَالَ مِقْسَمٌ: حَدِّثْهُمْ. قَالَ: اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِي وَسَطِ الطَّعَامِ فَكُلُوا مِنْ حَافَّاتِهِ وَلَا تَاْكُلُوا مِنْ وَسَطِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7118 – صحيح

عطاء بن السائب فرماتے ہیں: ہمیں ایک دعوت پر بلایا گیا، وہاں پر سعید بن جبیر تھے، مقسم تھے، فلاں، فلاں بھی تھے۔ جب کھانے کا تھال سامنے رکھا تو سعید بن جبیر نے ان سے کہا: کیا تم سب نے سنا ہے کہ کھاتے وقت کیا پڑھتے ہیں؟ مقسم نے کہا: آپ ان کو بتا دیجئے، انہوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشادفرمایا: برکت کھانے کے درمیان نازل ہوتی ہے، اسلئے کھانے کے اطراف سے کھاؤ، درمیان سے مت کھاؤ۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7119 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُونُسَ التِّنِّيسِيُّ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ اَبِي مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ، وَكَانَ مِنْ اَهْلِ الصُّفَا قَالَ: اَقَمْنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَكَانَ مَنْ يَخْرُجُ اِلَى الْمَسْجِدِ يَاْخُذُ بِيَدِ الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ بِقَدْرِ طَاقَةٍ وَيُطْعِمُهُمْ قَالَ: فَكُنْتُ فِيمَنْ اَخْطَاهُ ذٰلِكَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيهَا قَالَ: فَاَبْصَرْتُ اَبَا بَكْرٍ عِنْدَ الْعَتَمَةِ فَاَتَيْتُهُ فَاسْتَقْرَاْتُهُ مِنْ سُورَةِ سَبَاٍ فَبَلَغَ مَنْزِلَهُ وَرَجَوْتُ اَنْ يَدْعُوَنِي اِلَى الطَّعَامِ فَقَرَاَ عَلَيَّ حَتّٰى بَلَغَ بَابَ الْمَنْزِلِ، ثُمَّ وَقَفَ عَلَى الْبَابِ حَتّٰى قَرَاَ عَلَيَّ الْبَقِيَّةَ ثُمَّ دَخَلَ وَتَرَكَنِي، ثُمَّ تَعَرَّضْتُ لِعُمَرَ فَصَنَعْتُ بِهِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَذَكَرَ اَنَّهُ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ اَبُو بَكْرٍ، فَلَمَّا اَصْبَحْتُ غَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِلْجَارِيَةِ: هَلْ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ رَغِيفٌ وَكُتْلَةٌ مِنْ سَمْنٍ فَدَعَا بِهَا ثُمَّ فَتَّ الْخُبْزَ بِيَدِهِ ثُمَّ اَخَذَ تِلْكَ الْكُتْلَةَ مِنَ السَّمْنِ فَلَتَّ تِلْكَ الْخُبْزَةَ ثُمَّ جَمَعَهُ بِيَدِهِ حَتّٰى صَيَّرَهُ ثَرِيدَةً ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ ادْعُ لِي عَشَرَةً اَنْتَ عَاشِرُهُمْ فَدَعَوْتُ عَشَرَةً اَنَا عَاشِرُهُمْ ثُمَّ قَالَ: اجْلِسُوا وَوَضَعْتُ الْقَصْعَةَ ثُمَّ قَالَ: كُلُوا بِسْمِ اللّٰهِ كُلُوا مِنْ جَوَانِبِهَا وَلَا تَاْكُلُوا مِنْ فَوْقِهَا فَاِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ مِنْ فَوْقِهَا فَاَكَلْنَا حَتّٰى صَدَرْنَا فَكَاَنَّمَا خَطَطْنَا فِيهِ بِاَصَابِعِنَا ثُمَّ اَخَذَ مِنْهَا وَاَصْلَحَ مِنْهَا وَرَدَّهَا ثُمَّ قَالَ: ادْعُ لِي عَشَرَةً وَذَكَرَ اَنَّهُ دَعَا بَعْدَ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ عَشَرَةً عَشَرَةً وَقَالَ: قَدْ فَضَلُوا فَضْلًا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7119 - خالد وثقه بعضهم وقال النسائی ليس بثقة

✧✧ حضرت واثلہ بن اسقع اہل صفا میں سے ہیں، آپ فرماتے ہیں: ہم پر تین دن بہت سخت گزرے، (اس وقت یہ سلسلہ عام تھا کہ) جو صحابی نماز پڑھ کر مسجد سے نکلتا، وہ اپنی حیثیت کے مطابق ایک، یا دو یا تین (یا زیادہ) کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے جاتا اور کھانا کھلا دیتا۔ آپ فرماتے ہیں: میں ان لوگوں میں سے ہوں کہ تین دن کوئی بھی میرا ہاتھ پکڑ کر ساتھ نہیں لے کر گیا۔ میں نے عشاء کی نماز میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا، میں ان کے پاس آ گیا، میں یہ چاہتا تھا کہ آپ مجھے کھانے کی پیشکش کر دیں (اسی بہانے سے) میں نے ان کو سورت سبا سکھانے کو کہا، آپ نے سورۃ سبا سنانا شروع کی اور سناتے سناتے اپنے گھر تک پہنچ گئے، گھر کے دروازے پر رک کر انہوں نے سورت پوری کی اور اندر تشریف لے گئے۔ اور مجھے اسی طرح چھوڑ دیا، میں پھر حضرت عمر کے پیچھے لگ گیا، انہوں نے بھی حضرت ابوبکر کی طرح ہی کیا۔ (رات بھوکے ہی گزاری) صبح کے وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور رات کا ماجرا سنایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈی سے پوچھا: کچھ کھانے کے لئے ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ روٹی اور ایک پیالہ گھی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ منگوائی، پھر اپنے ہاتھ سے روٹی کا چورا کیا، اور گھی کا پیالہ لے کر اس میں روٹی کو خوب مل دیا پھر اپنے ہاتھ سے اس کو جمع کیا، اور اس کو ثرید بنا دیا۔ پھر فرمایا: جاؤ،

اپنے سمیت دس صحابہ کو بلالاؤ، میں نے اپنے سمیت دس آدمیوں کو بلایا، حضور ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ، میں نے وہ تھال رکھ دیا، حضور ﷺ نے فرمایا: بسم اللہ پڑھ کر اس کے کناروں سے کھاؤ، اوپر سے نہیں کھانا کیونکہ برکت اوپر سے نازل ہوتی ہے۔ پھر راوی نے بتایا کہ اس کے بعد پھر حضور ﷺ نے دومرتبہ دس دس آدمیوں کو بلایا، (سب نے پیٹ بھر کر کھایا اس کے باوجود) کافی سارا کھانا بچ گیا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7120 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، ثَنَا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ الَّتِي اَكَلَ بِهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7120 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو کھانا کھاتے ہوئے دیکھا ہے، حضور ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو ان تینوں انگلیوں کو چاٹتے جن کے ساتھ کھانا کھایا ہوتا۔

7121 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي، بِمَرْوٍ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، انبا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَكَلَ لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7121 – صحيح

✧✧ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب کھانا کھالیتے اپنی تینوں انگلیاں چاٹ لیتے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7122 – اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةَ الْمَكِّيُّ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ اَهْلَهُ الْوَعْكُ اَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصُنِعَ ثُمَّ يَاْمُرُهُ فَيَحْسُو مِنْهُ وَكَانَ يَقُولُ: اِنَّهُ

7121:صحيح مسلم - كتاب الاشربة' باب استحباب لعق الاصابع والقصعة - حديث:3882'صحيح ابن حبان - كتاب الاطعمة' باب آداب الاكل - ذكر ما يستحب للمرء ان يكون اكله باصابعه الثلاث' حديث:5327'سنن الدارمي - ومن كتاب الاطعمة' باب الاكل بثلاث اصابع - حديث:2011'سنن ابي داود - كتاب الاطعمة' باب في المنديل - حديث:3368'مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الاطعمة' في لعق الاصابع - حديث:23934'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصداق' جماع ابواب الوليمة - باب الاكل بثلاث اصابع ولعقها' حديث:13666'مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' بقية حديث كعب بن مالك الانصاري - حديث:15487'المعجم الكبير للطبراني - باب الفاء ' ما اسند كعب بن مالك - سعد بن إبراهيم ' حديث:15939

لَيَرْبُو عَنْ فُؤَادِ السَّقِيمِ - اَوْ يَسْرُو عَنْ فُؤَادِ السَّقِيمِ - كَمَا تَسْرُو اِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ عَنْ وَجْهِهَا بِالْمَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7122 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو جب کھانسی آتی تو آپ شوربا بنانے کا حکم دیتے، جب وہ بنالیا جاتا تو آپ اسے پینے کا حکم دیتے اورخود بھی پیتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے

یہ بیمار کے دل کو بہت سکون دیتا ہے۔جیسے تم پانی کے ساتھ اپنے چہرے سے میل کو صاف کرلیتی ہو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7123 – اَخْبَرَنِی الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ، ثنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنِی اَبِی، حَدَّثَنِی اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارَ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ عَلَى ظُهُورِهِمْ يَقُولُونَ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا عَلَى الْاِسْلَامِ مَا بَقِينَا اَبَدَا

وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِيبُهُمْ وَيَقُولُ: اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرَ الْاٰخِرَةِ فَبَارِكْ فِي الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ فَيُجَاءُ بِالصَّحْفَةِ فِيهَا مِلْءُ كَفٍّ مِنْ شَعِيرٍ مَحْشُوشٍ قَدْ صُنِعَ بِاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ فَتُوضَعُ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ وَهُمْ جِيَاعٌ وَلَهَا بَشِعَةٌ فِي الْحَلْقِ وَلَهَا رِيحٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7123 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے مہاجرین اورانصار کو دیکھا ہے وہ مدینہ منورہ کے اردگرد خندق کھودرہے تھے،اوراپنی پشت پر لادلادکرمٹی منتقل کررہے تھے۔اورساتھ یہ اشعاربھی پڑھ رہے تھے۔

''ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے تمام زندگی کے لئے اسلام پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی ہے،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو یوں جواب دے رہے تھے۔

اے اللہ کوئی بھلائی نہیں سوائے آخرت کی بھلائی کے۔ یا اللہ انصاراورمہاجرین کو برکت عطافرما۔آپ کے پاس ایک تھال لایاجاتا،اس میں مٹھی بھرخشک جو ہوتے جس کو باسی چربی میں پکایا گیا ہوتا،وہ تمام لوگوں کے سامنے رکھ دیا جاتا،وہ سب لوگ بھوکے ہوتے، بے مزہ ہونے کی وجہ سے وہ حلق میں پھنستا اورعجیب سی بوآرہی ہوتی تھی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اسکواس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7124 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِی قُرَّةُ بْنُ

عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا ثَرَدَتْ غَطَّتْهُ حَتّٰی یَذْهَبَ فَوْرُهُ وَتَقُوْلُ: اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اِنَّهُ اَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ فِی الشَّوَاهِدِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَاهِدٌ مُفَسَّرٌ مِنْ حَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ الْعَزْرَمِیِّ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7124 – علی شرط مسلم

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں: جو وہ ثرید بناتی تو اس کا جوش ختم ہونے تک اس کو ڈھانپ کر رکھ دیتی تھی، آپ فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''اس میں برکت زیادہ ہے''۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق شواہد میں صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ محمد بن عبیداللہ غزرمی کی اسناد کے ہمراہ ایک مفسر حدیث بھی موجود ہے جو کہ اس کی شاہد ہے۔

7125 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ، الْفَقِیْهُ الْبُخَارِیُّ بِنَیْسَابُوْرَ، ثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَزْرَمِیِّ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَبْرِدُوا الطَّعَامَ الْحَارَّ فَاِنَّ الطَّعَامَ الْحَارَّ غَیْرُ ذِیْ بَرَكَةٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھانے کو ٹھنڈا کر لیا کرو، اس لئے کہ (بہت زیادہ) گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔

7126 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِیْمٍ الْقَنْطَرِیُّ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، اَنْبَا ابْنُ جُرَیْجٍ، اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: لَا یَمْسَحُ اَحَدُكُمْ یَدَهُ بِالْمِنْدِیْلِ حَتّٰی یَلْعَقَ یَدَهُ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا یَدْرِیْ فِیْ اَیِّ طَعَامِهِ یُبَارَكُ لَهُ وَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَرْصُدُ لِلنَّاسِ – اَوِ الْاِنْسَانِ – عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی عِنْدَ طَعَامِهِ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّیَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7126 – علی شرط مسلم

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ہاتھوں کو رومال کے ساتھ صاف کرنے سے پہلے چاٹ لیا کرو، کیونکہ انسان کو نہیں پتا کہ کھانے کے کون سے حصے میں برکت ہے اور شیطان تو انسان کے لئے ہر وقت ہر چیز میں حتیٰ کہ کھانے کے وقت بھی گھات میں رہتا ہے۔

7127 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِیَّا یَحْیَی بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِیُّ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ الْمَاوَرْدِیُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ، ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ الْوَلِیْدِ، ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الشَّیْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ فَاحْذَرُوْهُ

عَلَى أَنْفُسِكُمْ مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ رِيحٌ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الْأَلْفَاظِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7127 – بل موضوع

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان حساس ہے (بہت جلد محسوس کرنے والا) لحاس (چاٹنے والا) ہے، اس لئے خود کو اس سے بچایا کرو، جس شخص کے ہاتھ پر رات کے وقت (کھانے کی کسی چیز کی) خوشبو رہ گئی ہو اور اسے کوئی نقصان پہنچ جائے (کیڑا وغیرہ کاٹ جائے) تو وہ اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔ (کیونکہ اس کا ذمہ دار وہ خود ہے)

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7128 – حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، قَالَا: ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُسْلِمٍ الْكُوفِيِّ الْأَعْوَرِ الْمُلَائِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْدِفُ خَلْفَهُ، وَيَضَعُ طَعَامَهُ فِي الْأَرْضِ، وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوكِ، وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7128 – مسلم ترك

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے پیچھے کسی نہ کسی کو بٹھایا کرتے تھے (اکیلے سفر نہیں کرتے تھے) کھانا زمین پر بیٹھ کر کھاتے تھے، غلاموں کی دعوت قبول کرتے تھے۔ گدھے پر سواری کر لیا کرتے تھے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7129 – حَدَّثَنِي أَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ، بِالْكُوفَةِ حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ الْحَسَنِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ السَّكُونِيِّ. ثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَكَلْتُمْ فَاخْلَعُوا نِعَالَكُمْ فَإِنَّهُ أَرْوَحُ لِأَبْدَانِكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7129 – أحسبه موضوعا وإسناده مظلم

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کھانا کھانے لگو تو اپنے جوتے اتار لیا کرو کیونکہ اس سے بدن کو راحت ملتی ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7130 – حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْأَصْبَهَانِيُّ، إِمْلَاءً، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَهْدِيِّ بْنِ رُسْتُمٍ

الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاتَيْنِ وِقِرَاءَ تَيْنِ وَاَكْلَتَيْنِ وَلِبْسَتَيْنِ. نَهَانِيْ اَنْ اُصَلِّيَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَاَنْ آكُلَ وَاَنَا مُنْبَطِحٌ عَلٰى بَطْنِي، وَنَهَانِيْ اَنْ اَلْبَسَ الصَّمَّاءَ وَاَحْتَبِيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ بَيْنَ فَرْجِيْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَاتِرٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7130 – عمر واه

✧✧ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دونمازوں سے، دوقراء توں سے، دوکھانوں سے اوردولباسوں سے منع فرمایا۔

○ نماز فجر کے بعد سورج بلند ہونے تک۔ اورعصر کے بعد مغرب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

○ پیٹ کے بل لیٹے ہوئے کھانے سے منع کیا

○ صماء پہننے سے منع فرمایااورایک کپڑے میں یوں لپٹنا کہ شرمگاہ اورآسمان کے درمیان کوئی حجاب نہ رہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کواس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7131 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْفَقِيهُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَعِيدٍ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ: قُرِّبَتْ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرًا فَجَعَلُوا يَقْرُنُوْنَ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِقْرَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7131 – صحيح

✧✧ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام سعید بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوریں پیش کی گئیں، صحابہ کرام ان کوجمع کرنے لگ گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کواس عمل سے منع فرمادیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کواس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7132 – اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيْرَةِ السَّعْدِيُّ، ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: " كُنْتُ فِي الصُّفَّةِ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا بِتَمْرٍ عَجْوَةٍ فَسُكِبَ اِلَيْنَا فَكُنَّا نَقْرُنُ الِاثْنَتَيْنِ مِنَ الْجُوْعِ فَكُنَّا اِذْ قَرَنَ اَحَدُنَا قَالَ لِاَصْحَابِهِ: اِنِّيْ قَدْ قَرَنْتُ فَاقْرِنُوا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7132 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں صفہ میں تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف عجوہ کھجوریں بھیجیں، (لانے

والے نے) ساری کھجوریں ڈھیری کردیں، ہم بھوک کی وجہ سے دو دو کھجوریں اکٹھی کر کر کے کھانے لگے، جب ہم کھجوریں جمع کر لیتے تو ہم اپنے ساتھی کو کہتے: میں نے جمع کر لی ہے، تم بھی کر لو۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7133 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْعَجْوَةُ وَالصَّخْرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ هٰكَذَا حَدَّثَنَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7133 – صحيح

✧✧ رافع بن عمرو مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عجوہ (کھجور) اور صخرہ (صخرۂ بیت المقدس، جس کو صخرۃ اللہ بھی کہا جاتا ہے) دونوں جنت سے آئے ہیں۔

7134 – وَقَدْ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا مُشْمَعِلُ بْنُ اِيَاسٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَلْعَجْوَةُ وَالصَّخْرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ هٰكَذَا حَدَّثَنَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7134 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت رافع بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عجوہ اور صخرہ جنتی (پھل) ہیں۔

7135 – وَقَدْ اَخْبَرَنَاهُ اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا مُشْمَعِلُ بْنُ اِيَاسٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَلْعَجْوَةُ وَالصَّخْرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ فَاِنَّ مُشْمَعِلَ هٰذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ اِيَاسٍ شَيْخٌ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ قَلِيلُ الْحَدِيثِ "

✧✧ حضرت رافع بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عجوہ اور صخرہ جنتی (پھل) ہیں۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ اس حدیث کے راوی مشمعل ہیں، یہ عمرو بن ایاس ہیں، اہل بصرہ کے شیخ ہیں اور ان کی مرویات بہت کم ہیں۔

7136 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَزْرَقُ، ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْكُلُ الرُّطَبَ وَيُلْقِي النَّوَى عَلَى الْقِنْعِ وَالْقِنْعُ: الطَّبَقُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7136 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رطب (تازہ پختہ کھجوریں) کھایا کرتے تھے اور کچی کھجوریں ''قنع'' میں ڈال دیا کرتے تھے۔ اور قنع کا مطلب ہے ''بڑا تھال''۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7137 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَعَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَا: ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَطِيَّةَ، ثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْخُذُ الرُّطَبَ بِيَمِينِهِ وَالْبِطِّيخَ بِيَسَارِهِ فَيَاْكُلُ الرُّطَبَ بِالْبِطِّيخِ وَكَانَ اَحَبَّ الْفَاكِهَةِ اِلَيْهِ هٰذَا حَدِيْثٌ تَفَرَّدَ بِهِ يُوْسُفُ بْنُ عَطِيَّةَ وَلَمْ يَحْتَجَّا بِهِ وَاِنَّمَا يُعْرَفُ هٰذَا الْمَتْنُ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7137 – تفرد به يوسف

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رطب (کھجوریں) اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑ لیتے اور تربوز اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑ لیتے۔ پھر رطب اور تربوز اکٹھے تناول فرماتے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پھل سب سے زیادہ پسند تھے۔

✿✿ اس حدیث روایت کرنے میں یوسف بن عطیہ منفرد ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ یہی متن چند الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

7138 – حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدٌ التَّيْمِيُّ، وَاَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ، وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالُوا، ثَنَا اَبُوْ زُكَيْرٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ، يَذْكُرُ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُوا الْبَلَحَ بِالتَّمْرِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا اَكَلَهُ ابْنُ آدَمَ غَضِبَ وَقَالَ بَقِيَ ابْنُ آدَمَ حَتّٰى اَكَلَ الْجَدِيدَ بِالْخَلَقِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7138 – حديث منكر

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچی کھجوروں کو پکی کھجور کے ساتھ کھایا کرو کیونکہ جب اس کو انسان کھاتا ہے تو شیطان کو بہت غصہ آتا ہے، اور وہ کہتا ہے: انسان اس وقت تک باقی رہے گا جب تک نئی جنس کو پرانی کے ساتھ ملا کر کھاتا رہے گا۔

7139 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ جَابِرٍ، يُحَدِّثُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا وَعَى ابْنُ آدَمَ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ حَسْبُ الْمُسْلِمِ اُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ فَاِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ وَثُلُثٌ لِنَفْسِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7139 – صحيح

✧✧ حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن آدم پیٹ سے زیادہ برے کسی برتن کو نہیں بھرتا۔ مسلمان کو تین لقمے کافی ہیں جو اس کی پشت کو سیدھا رکھیں، اگر مجبوراً اس سے زیادہ کھانا پڑے تو (پیٹ کا) ایک تہائی حصہ کھانے کے لئے، ایک تہائی پانی کے لئے اور ایک تہائی سانس لینے کے لئے رکھو۔

7140 – اَخْبَرَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِیُ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، ثَنَا اَبُوْ رَبِيعَةَ فَهْدُ بْنُ عَوْفٍ، ثَنَا فَضْلُ بْنُ اَبِی الْفَضْلِ الْاَزْدِیُّ، اَخْبَرَنِی عُمَرُ بْنُ مُوسَى، اَخْبَرَنِی عَلِیُّ بْنُ الْاَقْمَرِ، عَنْ اَبِی جُحَيْفَةَ، قَالَ: اَكَلْتُ ثَرِيدَةً مِنْ خُبْزِ بُرٍّ وَلَحْمٍ سَمِينٍ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَتَجَشَّأُ فَقَالَ: مَا هٰذَا كُفَّ مِنْ جُشَائِكَ فَاِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ فِی الدُّنْيَا شِبَعًا اَكْثَرُهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ جُوعًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7140 – فهد بن عوف قال المدينی كذاب وعمر هالك

✧✧ حضرت ابو جحیفہ فرماتے ہیں: میں نے گندم کی روٹی، چربی والے گوشت سے بنا ہوا ثرید کھایا، پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا، مجھے ڈکار آنے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اپنے ڈکاروں کو روکو، کیونکہ جو شخص دنیا میں سب سے زیادہ پیٹ بھر کر کھاتا ہے وہ قیامت میں اتنا ہی زیادہ بھوکا ہوگا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7141 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اِسْرَائِيلَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ جَعْدَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: وَرَاَى رَجُلًا مُشْبَعًا فَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُومِءُ بِيَدِهِ اِلٰى بَطْنِهِ وَيَقُوْلُ: لَوْ كَانَ هٰذَا فِی غَيْرِ هٰذَا كَانَ خَيْرًا لَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7141 – صحيح

✧✧ حضرت جعدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جس نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا ہوا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ کے ساتھ اس کے پیٹ کی طرف اشارہ کر کے فرمانے لگے: اگر یہ (کھانا) اس پیٹ کے علاوہ کسی

7139: الجامع للترمذی -' ابواب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فی كراهية كثرة الاكل' حديث: 2359' سنن ابن ماجه - كتاب الاطعمة' باب الاقتصاد فی الاكل - حديث: 3347' صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الفقر - ذكر الإخبار عما يجب على المرء من ترك الفضول فی قوته' حديث: 675' السنن الكبرى للنسائی - كتاب الوليمة' ذكر القدر الذی يستحب للإنسان من الاكل - حديث: 6562' مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث المقدام بن معدی كرب الكندی ابی كريمة - حديث: 16876' المعجم الكبير للطبرانی - بقية الميم' ما اسند المقداد بن الاسود - يحيى بن جابر الطائی' حديث: 17439

اور (پیٹ) میں ہوتا تو اس کے حق میں یہ زیادہ بہتر ہوتا۔ (مطلب یہ تھوڑا کھاتا اور جو بچتا اس کو کوئی دوسرا کھالیتا)

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7142 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْتَدِمُوا بِالزَّيْتِ وَادَّهِنُوا بِهِ فَاِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7142 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زیتون کے ساتھ سالن بنایا کرو اور اس کی مالش کیا کرو، کیونکہ یہ "شجرۃ مبارکۃ" میں سے ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7143 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْكَبِيرِ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْكَبِيرِ، حَدَّثَنِيْ عَمِّي عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَعْبٍ فِيْهِ لَبَنٌ وَشَيْءٌ مِنْ عَسَلٍ فَقَالَ: اُدْمَانِ فِي اِنَاءٍ لَا آكُلُهُ وَلَا اُحَرِّمُهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7143 – بل منكر واه

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک پیالہ لایا گیا، اس میں دودھ اور تھوڑا سا شہد تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک برتن میں دو سالن ہیں۔ میں ان کو نہیں کھاؤں گا اور نہ ہی ان کو حرام قرار دیتا ہوں۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7144 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ، عَنْ اَبِي عَلِيٍّ الْجُهَنِيِّ وَهُوَ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَفْلَحَ مَنْ هُدِيَ اِلَى الْاِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَقَنِعَ بِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7144 – صحيح

✧✧ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص کامیاب ہے جس کو اسلام کی ہدایت دی گئی، اور اس کی روزی پوری پوری ہو، اور وہ اس پر قناعت کرے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7145 - اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ يَحْيَى اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ السَّمَرْقَنْدِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ،

ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْزُوقٍ الْبَاهِلِيُّ، ثنا بِشْرُ بْنُ الْمُبَارَكِ الرَّاسِبِيُّ، قَالَ: ذَهَبْتُ مَعَ جَدِّي فِي وَلِيمَةٍ فِيهَا غَالِبُ الْقَطَّانُ قَالَ: فَجِيءَ بِالْخِوَانِ فَوُضِعَ فَمَسَكَ الْقَوْمُ اَيْدِيَهُمْ فَسَمِعْتُ غَالِبًا الْقَطَّانَ يَقُولُ: مَا لَهُمْ لَا يَاكُلُونَ؟ قَالُوا: يَنْتَظِرُونَ الْاُدُمَ . فَقَالَ غَالِبٌ: حَدَّثَتْنَا كَرِيمَةُ بِنْتُ هَمَّامٍ الطَّائِيَّةُ، عَنْ عَائِشَةَ، اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَكْرِمُوا الْخُبْزَ وَاِنَّ كَرَامَةَ الْخُبْزِ اَنْ لَّا يُنْتَظَرَ بِهِ فَاَكَلَهُ وَاَكَلْنَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7145 – صحيح

✧✧ بشر بن مبارک راسبی بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے دادا کے ہمراہ ایک ولیمے میں تھا، اس ولیمے میں غالب القطان بھی موجود تھے، بشر کہتے ہیں: دسترخوان لاکر بچھایا گیا، لوگوں نے اپنے ہاتھ روک لئے، غالب القطان نے کہا: کیا بات ہے؟ تم لوگ کھانا کیوں نہیں کھا رہے؟ لوگوں نے کہا: ہم سالن کا انتظار کر رہے ہیں۔ حضرت غالب القطان نے فرمایا: کریمہ بنت ہمام طائیہ نے ہمیں بتایا ہے کہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ ﷞ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روٹی کا احترام کیا کرو، اور روٹی کا احترام یہ ہے کہ جب یہ آجائے تو پھر کسی اور چیز کا انتظار نہ کیا جائے۔ یہ کہہ کر غالب القطان (روکھی روٹی) کھانے لگ گئے، ہم نے بھی (اکیلی روٹیاں ہی) کھالیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری ﷫ اور امام مسلم ﷫ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7146 – اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَطَّارُ، بِبَغْدَادَ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَذِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا وَصَاحِبٌ لِي عَلَى سَلْمَانَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَرَّبَ اِلَيْنَا خُبْزًا وَمِلْحًا فَقَالَ: لَوْلَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ التَّكَلُّفِ لَتَكَلَّفْتُ لَكُمْ فَقَالَ صَاحِبِي: لَوْ كَانَ فِي مِلْحِنَا سَعْتَرٌ فَبَعَثَ بِمِطْهَرَتِهِ اِلَى الْبَقَّالِ فَرَهَنَهَا فَجَاءَ بِسَعْتَرٍ فَاَلْقَاهُ فِيهِ فَلَمَّا اَكَلْنَا قَالَ صَاحِبِي: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي قَنَّعَنَا بِمَا رَزَقَنَا، فَقَالَ سَلْمَانُ: لَوْ قَنِعْتَ بِمَا رُزِقْتَ لَمْ تَكُنْ مِطْهَرَتِي مَرْهُونَةً عِنْدَ الْبَقَّالِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَاهِدٌ بِمِثْلِ هٰذَا الْاِسْنَادِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7146 – صحيح

✧✧ حضرت شقیق فرماتے ہیں: میں اور میرا ایک دوست ہم لوگ حضرت سلمان ﷜ کے پاس گئے، انہوں نے ہمیں روٹی اور نمک پیش کیا اور فرمایا: اگر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تکلف سے منع نہ کیا ہوتا تو میں آپ کے لئے تکلف کرتا۔ میرے دوست نے کہا: اگر ہمارے نمک میں پہاڑی پودینہ بھی ہوتا (تو بہت اچھا ہوتا) حضرت سلمان نے اپنا لوٹا سبزی فروش کے پاس بھیجا، وہ اس کے پاس رہن رکھوایا اور پہاڑی پودینہ منگوا کر ان کے نمک میں ڈالا، جب ہم نے کھالیا تو میرے دوست نے کہا: تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے ہمیں اس پر قناعت بخشی جو اس نے ہمیں دیا ہے۔ حضرت سلمان ﷜ نے فرمایا: اگر تم اللہ کے دیئے پر قناعت کرتے تو آج میرا لوٹا سبزی فروش کے پاس گروی نہ ہوتا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جس کی اسناد مذکورہ اسناد کی طرح ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

7147 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّمَّاسِ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْعَبْدِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَكَلَّفَ لِلضَّيْفِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7147 – سنده لين

✧✧ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مہمان کے لئے تکلف کرنے سے منع فرمایا۔

7148 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اَغْبَطَ النَّاسِ عِنْدِي لَمُؤْمِنٌ خَفِيفُ الْحَاذِ ذُو حَظٍّ مِنَ الصَّلَاةِ اَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَاَطَاعَهُ فِي السِّرِّ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ نَفَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِصْبَعِهِ وَقَالَ: عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهُ وَقَلَّتْ بَوَاكِيهِ وَقَلَّ تُرَاثُهُ هٰذَا اِسْنَادٌ لِلشَّامِيِّينَ صَحِيحٌ عِنْدَهُمْ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7148 – إلى الضعف هو

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے سب سے زیادہ پیارا وہ مومن لگتا ہے جو مختصر سامان رکھتا ہو، نمازیں کثرت سے پڑھتا ہو، اللہ تعالیٰ کی عبادت احسن انداز میں کرتا ہو، تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا اطاعت گزار ہو، لوگوں میں نظریں جھکا کر رکھنے والا ہو، لوگ انگلیوں کے ساتھ اس کی جانب اشارے نہ کرتے ہوں (یعنی وہ مشہور و معروف نہ ہو) اس کا رزق پورا پورا ہو، اور وہ اس پر صبر کرے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی ہلاتے ہوئے فرمایا: اس کی موت جلدی آجائے، اور اس پر رونے والیاں کم ہوں، اور اس کی وراثت تھوڑی ہو۔

۞۞ یہ اسناد شامیین کی ہے ان کے نزدیک صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7149 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي مَسَرَّةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، ثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7149 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص کامیاب ہے جو مسلمان ہوا،

اس کو گزارے لائق رزق ملا، اور اللہ تعالیٰ نے اس کو جو کچھ عطا کیا اس پر اس کو قناعت کرنے کی توفیق دی۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7150 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بِنِ جَعْفَرٍ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَبْلَ الْاِسْلَامِ يَجُبُّوْنَ اَسْنِمَةَ الْاِبِلِ وَيَقْطَعُوْنَ اَلْيَاتَ الْغَنَمِ فَيَاْكُلُوْنَهَا وَيَحْمِلُوْنَ مِنْهَا الْوَدَكَ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيِّتٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَقَدْ قِيلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7150 - صحيح

✧✧ ابوواقد لیثی فرماتے ہیں: اسلام سے پہلے، زمانہ جاہلیت میں لوگ اونٹوں کی کوہانیں کاٹ لیتے تھے، اور بکریوں کی رانوں کا گوشت کاٹ کر کھا لیتے تھے اور ان کی چربی سنبھال لیتے تھے، جب نبی اکرم ﷺ نے تشریف لائے تو انہوں نے آپ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا: جو گوشت زندہ جانور سے کاٹ لیا گیا ہو وہ گوشت مردار ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اس حدیث کی سند زید بن اسلم کے بعد عطاء بن یسار کے واسطے سے بھی ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ تک پہنچتی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

7151 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْحَكَمِ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، ثَنَا مِسْوَرُ بْنُ الصَّلْتِ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ جَبَّاتِ اَسْنِمَةِ الْاِبِلِ وَاَلْيَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ: مَا قُطِعَ مِنْ حَيٍّ فَهُوَ مَيِّتٌ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ مُرْسَلًا، وَقِيلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے اونٹوں کی کوہانیں اور بکریوں کی رانیں کاٹنے کے بارے میں پوچھا گیا تو حضور ﷺ نے فرمایا: زندہ جانور سے جو حصہ کاٹ لیا جاتا ہے وہ مردار ہے۔

۞۞ عبدالرحمٰن بن مہدی نے اس حدیث کو سلیمان بن بلال کے واسطے سے زید بن اسلم سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ زید بن اسلم نے اس حدیث کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

7152 - حَدَّثَنَاهُ اَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْحِيرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ الْبُرْدِيُّ، ثَنَا مَعْنُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيِّتٌ

✧✧ زید بن اسلم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زندہ جانور سے گوشت کا جو ٹکڑا کاٹ لیا گیا ہو، وہ مردار ہے۔

7153 - اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ السَّائِبِ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ذَكَاةُ كُلِّ مَسْكٍ دِبَاغُهُ فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّا نُسَافِرُ مَعَ هٰذِهِ الْاَعَاجِمِ وَمَعَهُمْ قُدُوْرٌ يَطْبُخُوْنَ فِيْهَا الْمَيْتَةَ وَلَحْمَ الْخَنَازِيْرِ، فَقَالَ: مَا كَانَ مِنْ فَخَّارٍ فَاغْلُوْا فِيْهَا الْمَاءَ ثُمَّ اغْسِلُوْهَا وَمَا كَانَ مِنَ النُّحَاسِ فَاغْسِلُوْهُ فَالْمَاءُ طَهُوْرٌ لِكُلِّ شَيْءٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7153 - صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر کھال کی صفائی یہ ہے کہ اس کو دباغت دے دی جائے، میں نے عرض کی: ہم ان عجمیوں کے ساتھ سفر کرتے رہتے ہیں، ان کے ساتھ ہانڈیاں ہوتی ہیں، یہ ان میں مردار اور خنزیر کا گوشت پکاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں جو پکی مٹی کے بنے ہوئے برتن ہوں، اس میں پانی ابال کر اس کو دھولیا کرو، اور جو برتن تانبے کے بنے ہوئے ہیں ان کو سادہ طریقے سے دھولیا کرو، پانی ہر چیز کے لئے پاک کنندہ ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7154 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، ثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ حِيْنَ نَزَلَ الْحِجْرَ: مَنْ عَمِلَ مِنْ هٰذَا الْمَاءِ طَعَامًا فَلْيُلْقِهِ قَالَ: فَمِنْهُمْ مَنْ عَجَنَ الْعَجِيْنَ وَمِنْهُمْ مَنْ حَاسَ الْحَيْسَ فَالْقَوْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7154 - وعلى شرط واحد منهما

✧✧ حضرت سبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب صحابہ کرام (مقام) حجر میں اترے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: جس نے اس پانی سے کھانا بنایا ہے وہ اس کو گرادے، (حضرت سبرہ) فرماتے ہیں: ان میں سے بعض لوگوں نے اس پانی کے ساتھ آٹا گوندھا تھا، اور کچھ لوگوں نے ''حیس'' بنایا تھا۔ ان سب نے سب کچھ گرادیا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7155 - حَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، وَاِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَا: ثَنَا عَفَّانُ، ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَاتَتْ بَغْلٌ عِنْدَ رَجُلٍ

فَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِيهِ فَزَعَمَ جَابِرٌ عَنْ سَمُرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِصَاحِبِهَا: اَمَا لَكَ مَا يُغْنِيكَ عَنْهَا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: اذْهَبْ فَكُلْهَا صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7155 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی کا خچر مر گیا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسئلہ پوچھنے کے لئے آیا۔ جابر بن سمرہ کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خچر کے مالک سے کہا: کیا تیرے پاس اور کوئی چیز نہیں ہے جو تجھے اس سے بے نیاز کر دے؟ اس نے کہا: جی نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جا، تو اس کو کھا لے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7156 – حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، ثنا الْاَوْزَاعِيُّ، ثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضٍ مَخْمَصَةٍ فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ؟ قَالَ: اِذَا لَمْ تَصْطَبِحُوا وَلَمْ تَغْتَبِقُوا وَلَمْ تَحْتَفِئُوا فَشَاْنُكُمْ بِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7156 – فيه انقطاع

✧✧ ابو واقد لیثی فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ بنجر علاقے میں رہتے ہیں، کیا ہمارے لئے کوئی مردار جائز نہیں ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہیں نہ صبح کو کچھ کھانے کو میسر ہو، نہ شام کے وقت کچھ میسر ہو، اور کھیتوں میں بھی کوئی چیز نہ ہو تو تمہیں اجازت ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7157 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اِمْلَاءً، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، وَاَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ السَّمَرْقَنْدِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، اَنْبَاَ خَارِجَةُ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا رَوَيْتَ اَهْلَكَ مِنَ اللَّبَنِ غَبُوقًا فَاجْتَنِبْ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ مَيْتَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ اَصْلٌ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7157 – صحيح

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے گھر والوں کو اونٹنی کے دودھ سے سیراب کر لو تو اللہ تعالیٰ نے جس مردار کے کھانے منع کیا ہے، اس سے بچ کر رہو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کی اصل بھی موجود ہے اور وہ ایسی اسناد کے ہمراہ مروی ہے جو کہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

7158 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، أنبأ اَبُو الْمُثَنّٰی، ثَنَا اَبِی، عَنْ اَبِيْهِ، ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، قَالَ: قَرَاْتُ عِنْدَ الْحَسَنِ كِتَابَ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، اِلٰی بَنِيْهِ وَفِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُجْزِءُ مِنَ الضَّرُوْرَةِ – اَوِ الضَّارُوْرَةِ – غَبُوْقٌ اَوْ صَبُوْحٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7158 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ ابن عون کہتے ہیں: میں نے حسن کے پاس حضرت سمرہ بن جندب کا وہ خط پڑھا جوانہوں نے اپنے بیٹوں کے نام لکھا تھا، اس میں یہ بھی تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح یا شام کا کھانا میسر ہوتو تم ضرورتمند کے زمرے میں نہیں آتے۔

7159 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيْبٍ الْمَعْمَرِيُّ، ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، ثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ اَبِی بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مَرْيَمَ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ، عَنْ اُمِّ عَبْدِاللّٰهِ اُخْتِ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّهَا بَعَثَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَذٰلِكَ فِی طُوْلِ النَّهَارِ وَشِدَّةِ الْحَرِّ فَرَدَّ اِلَيْهَا الرَّسُوْلُ: اَنّٰی لَكِ هٰذَا اللَّبَنُ؟ قَالَتْ: مِنْ شَاةٍ لِی. قَالَ: اَنّٰی لَكِ هٰذِهِ الشَّاةُ؟ قَالَتِ: اشْتَرَيْتُهَا مِنْ مَالِی، فَشَرِبَ فَلَمَّا اَنْ كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَتْ اُمُّ عَبْدِاللّٰهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَعَثْتُ اِلَيْكَ بِذٰلِكَ اللَّبَنِ مُرْثِيَةً لَكَ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَطُوْلِ النَّهَارِ فَرَدَدْتَهَا اِلَیَّ مَعَ الرَّسُوْلِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِذٰلِكَ اُمِرَتِ الرُّسُلُ اَلَّا تَاْكُلَ اِلَّا طَيِّبًا وَلَا تَعْمَلَ اِلَّا صَالِحًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7159 – ابن أبى مريم واه

✧✧ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کی بہن اُمّ عبداللہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں دودھ کا پیالہ نذر بھیجا اس دن حضور ﷺ نے روزہ رکھا ہوا تھا، وہ دن بھی بہت لمبا تھا اور گرمی بھی بہت شدید تھی، رسول اللہ ﷺ نے واپس بھیجا اور پوچھا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا؟ انہوں نے بتایا کہ میری اپنی بکری کا ہے۔ آپ ﷺ نے پچھوایا کہ وہ بکری تم نے کہاں سے لی؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے اپنے مال سے خریدی تھی۔ تب رسول اللہ ﷺ نے وہ دودھ پی لیا۔ اگلے دن اُمّ عبداللہ، رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آئیں تو عرض کی: یارسول اللہ ﷺ کل کا دن بہت لمبا تھا اور گرمی بھی بہت سخت تھی (آپ روزے سے بھی تھے) اس لئے میں نے آپ کی ہمدردی کے طور پر آپ کی خدمت میں دودھ کا نذرانہ پیش کیا تھا، لیکن آپ نے وہ واپس بھیج دیا، حضور ﷺ نے فرمایا: رسولوں کو یہی حکم دیا جاتا ہے کہ وہ صرف حلال چیز کھائیں اور صرف نیک عمل کریں۔

✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7160 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنِیْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمْ عَلَى اَخِيهِ فَاَطْعَمَهُ طَعَامًا فَلْيَاْكُلْ مِنْهُ وَلَا يَسْاَلْهُ عَنْهُ وَإِنْ سَقَاهُ شَرَابًا فَلْيَشْرَبْ مِنْهُ وَلَا يَسْاَلْهُ عَنْهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَحْدَهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7160 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے کسی بھائی کے پاس جاؤ، وہ اس کو کھانا پیش کرے تو اس کو چاہئے کہ اس میں سے کھالے اور اس سے (تفصیل) نہ پوچھے (کہ یہ کھانا حلال کمائی سے بنایا گیا ہے یا حرام سے) اور جو مشروب پیش کرے وہ پی لے اور اس سے کوئی تحقیق نہ کرے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔اس کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

7161 – حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، أنبأ بِشْرُ بْنُ مُوسَى ثنا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رِوَايَةً قَالَ: إِذَا دَخَلْتَ عَلَى اَخِيكَ الْمُسْلِمِ فَاَطْعَمَكَ طَعَامًا فَكُلْ وَلَا تَسْاَلْهُ وَإِذَا سَقَاكَ شَرَابًا فَاشْرَبْهُ وَلَا تَسْاَلْهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7161 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم اپنے کسی مسلمان بھائی کے پاس جاؤ، وہ تمہیں کھانے کو کچھ پیش کرے تو کھالو اور اس سے کوئی تحقیق نہ کرو، اور تمہیں پینے کے لئے کچھ پیش کریں تو پی لو اور کوئی سوال مت کرو۔

7162 – اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُو زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعَاذَكَ اللّٰهُ مِنْ اُمَرَاءَ يَكُونُونَ بَعْدِي قَالَ: وَمَا هُمْ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ وَاَعَانَهُمْ عَلَى جَوْرِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَا يَرِدَ عَلَيَّ الْحَوْضَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7162 – صحيح

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد آنے والے امراء سے اللہ تعالیٰ تجھے بچائے، حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ان کے پاس جا کر ان کی تصدیق کرے، اور ظلم پر ان کی مدد کرے، وہ میرے طریقے پر نہیں ہے اور نہ ہی وہ میرے حوض کوثر پر آسکے گا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

وَشَاهِدُهُ حَدِيثُ جَابِرٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی (درج ذیل) حدیث اس حدیث کی شاہد ہے

7163 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أنبأ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنبأ مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَعَاذَكَ اللّٰهُ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ مِنْ إِمَارَةِ السُّفَهَاءِ قَالَ: وَمَا إِمَارَةُ السُّفَهَاءِ؟ قَالَ: "أُمَرَاءُ يَكُونُونَ بَعْدِي لَا يَقْتَدُونَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَأُولَئِكَ لَيْسُوا مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَا يَرِدُونَ عَلَى حَوْضِي، وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ عَلَى كَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَأُولَئِكَ مِنِّي وَاَنَا مِنْهُمْ وَسَيَرِدُونَ عَلَى حَوْضِي. يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ اِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ، النَّارُ اَوْلَى بِهِ. يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ، الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِءُ الْخَطِيئَةَ وَالصَّلَاةُ قُرْبَانٌ – اَوْ قَالَ: بُرْهَانٌ –" وَقَدْ رُوِيَ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا"

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7163 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے کعب بن عجرہ! اللہ تعالیٰ تجھے بے وقوفوں کی امارت سے بچائے۔ انہوں نے پوچھا: بے وقوفوں کی امارت کیا ہے؟ فرمایا: میرے بعد کچھ امراء ہوں گے، میری ہدایت کو نہیں اپنائیں گے، نہ میری سنت پر عمل کریں گے، جس نے ان کے جھوٹ کو سچ کہا، اور ظلم پر ان کی مدد کی، وہ مجھ سے نہیں، میں ان سے نہیں، نہ ہی وہ لوگ میرے حوض کوثر پر آئیں گے۔ اور جس نے ان کے جھوٹ کو سچ نہ کہا، ظلم پر ان کی معاونت نہ کی، وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں، وہ میرے حوض کوثر پر آئیں گے۔ اے کعب بن عجرہ وہ گوشت جنت میں نہیں جا سکتا، جس کی پرورش حرام سے ہوئی ہو، اس کو تو آگ ہی مناسب ہے۔ اے کعب بن عجرہ روزہ ڈھال ہے، اور صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے، اور نماز قربان ہے یا (شاید فرمایا) برہان ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ "لحم نبت من سحت" حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہیں۔

اَمَّا حَدِيثُ اَبِي بَكْرٍ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث (درج ذیل ہے)

7164 – فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَمْرِو بْنِ السَّمَّاكِ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، ثَنَا قُرَّةُ بْنُ حَبِيبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَسْلَمَ الْكُوفِيِّ، عَنْ مُرَّةَ الطَّيِّبِ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَبَتَ لَحْمُهُ مِنَ السُّحْتِ فَالنَّارُ اَوْلَى بِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7164 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا گوشت حرام سے پلا ہوگا، وہ دوزخ کے زیادہ لائق ہے۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ عُمَرَ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث درج ذیل ہے

7165 - فَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دَرَسْتَوَيْهِ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ، اَنْبَاَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ نَبَتَ لَحْمُهُ مِنَ السُّحْتِ فَالَى النَّارِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7165 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس کا گوشت حرام سے پلا، وہ دوزخ کا مستحق ہے۔

7166 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ الْمُجَوِّزُ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنِيْ وَقَّاصُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ، اَخِي بَنِيْ فِهْمٍ اَخْبَرَهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَكَلَ بِمُسْلِمٍ اُكْلَةً اَطْعَمَهُ اللّٰهُ بِهَا اُكْلَةً مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ اَقَامَ بِمُسْلِمٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ اَقَامَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ، وَمَنِ اكْتَسَى بِمُسْلِمٍ ثَوْبًا كَسَاهُ اللّٰهُ ثَوْبًا مِنْ نَارٍ يَوْمِ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7166 – صحيح

✧✧ بنی فہم کے بھائی مستورد بن شداد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مسلمان کی بدخواہی کر کے ایک لقمہ بھی کھایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے برابر دوزخ کی آگ (کے کھانوں میں) سے کھلائے گا۔ اور جس نے کسی کو ریا کاری اور دکھلاوے کے مقام پر کھڑا کیا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بھی اس کو ریاء اور دکھلاوے کے مقام پر کھڑا کرے گا۔ (یعنی جس نے کسی مالدار کی اس لئے تعریف کی کہ یہ خوش ہو کر مجھے نوازے گا۔ تو اس نے اس مال دار کو ریاء کاری جگہ کھڑا کر دیا۔) اور جس نے کسی مسلمان کو تکلیف دے کر کپڑا پہنا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی مثل اس کو دوزخ کی آگ کا لباس پہنائے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7167 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، ثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: اُحَرِّجُ مَالَ الضَّعِيفَيْنِ الْيَتِيمِ وَالْمَرْاَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ

صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7167 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر فرمایا کرتے تھے: میں دوکمزوروں (یتیم اورعورت) کے مال کی ذمہ داری کو بہت اہم سمجھتا ہوں۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7168 – اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِیلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِیُّ، ثَنَا جَدِّی، ثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ حَمْزَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیزِ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نِیَارٍ الْاَسْلَمِیِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ: اَهْدَتْ اُمُّ سُنْبُلَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَبَنًا فَدَخَلَتْ عَلَیَّ بِهٖ فَلَمْ تَجِدْهُ فَقُلْتُ لَهَا: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَاْكُلَ طَعَامَ الْاَعْرَابِ، فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ: یَا اُمَّ سُنْبُلَةَ مَا هٰذَا مَعَكِ؟ فَقَالَتْ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَبَنٌ اَهْدَیْتُهُ لَكَ. قَالَ: اسْكُبِیْ یَا اُمَّ سُنْبُلَةَ فَنَاوِلَ اَبَا بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ: اسْكُبِیْ یَا اُمَّ سُنْبُلَةَ فَتَنَاوَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ قَالَتْ: فَقُلْتُ: یَا بَرْدَهَا عَلَی الْكَبِدِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ حَدَّثْتَنَا اَنَّكَ نَهَیْتَ عَنْ طَعَامِ الْاَعْرَابِ. فَقَالَ: یَا عَائِشُ اِنَّهُمْ لَیْسُوا بِاَعْرَابٍ هُمْ اَهْلُ بَادِیَتِنَا وَنَحْنُ اَهْلُ حَاضِرَتِهِمْ وَاِذَا دُعُوا اَجَابُوا فَلَیْسُوا بِاَعْرَابٍ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7168 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اُمّ سنبلہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ ہدیہ دیا، (قصہ یوں ہے کہ) وہ دودھ لے کر میرے پاس آئیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں موجود نہ تھے، میں نے اُمّ سنبلہ سے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دیہاتیوں کے کھانے کھانے سے منع فرمایا ہے، (کچھ ہی دیر میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُمّ سنبلہ! یہ تیرے پاس کیا ہے؟ اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دودھ ہے، میں آپ کے لئے ہدیہ کے طور پر لائی ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُمّ سنبلہ! اس کو انڈیل دو، یہ دودھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تھام لیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: اے اُمّ سنبلہ اس کو انڈیل دو، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دودھ لیا اور پیا، اُمّ سلمہ کہتی ہیں: میں نے کہا: دل ٹھنڈا ہو گیا۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے تو ہمیں دیہاتیوں کے کھانے کھانے سے منع کیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! یہ لوگ دیہاتی نہیں ہیں، یہ ہمارے قرب وجوار کے لوگ ہیں اور ہم ان کے شہری ہیں۔ ان کو جب بھی بلایا جاتا ہے، یہ آتے ہیں۔ اس لئے یہ دیہاتی نہیں ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7169 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی، ثَنَا حُسَامُ بْنُ الصِّدِّیْقِ، ثَنَا

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ غَيْلَانَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ قَيْسٍ التُّجِيبِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَصْحَبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَاْكُلْ طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7169 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دوستی صرف مومن کے ساتھ کرو، اور تمہارا کھانا کسی پرہیز گار کے پیٹ میں جانا چاہئے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7170 – اَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، اَخْبَرَنِي اَبِي، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُوسَى النَّحْوِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ اَنْ يُؤْكَلَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7170 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقابلہ بازی (سے حاصل شدہ مال سے بنایا ہوا) کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے۔ (یعنی شرط لگا کر مقابلہ کیا، اور شرط جیت کر جو مال حاصل ہوا، اس سے پکایا ہوا کھانا نہیں کھانا چاہئے، کیونکہ شرط لگانا حرام ہے)

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7171 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: " نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَطْعَمَيْنِ: الْجُلُوسُ عَلَى مَائِدَةٍ يُشْرَبُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ اَوْ يَاْكُلُ الرَّجُلُ وَهُوَ مُنْبَطِحٌ عَلَى بَطْنِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7171 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت سالم اپنے والد کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو جگہوں پر کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(۱) ایسے دستر خوان پر بیٹھ کر کھانا جس پر شراب پی جاتی ہو۔

(۲) پیٹ کے بل لیٹ کر کھانے سے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7172 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْخَوْلَانِيُّ، بِمِصْرَ، ثَنَا اِدْرِيسُ بْنُ

يَحْيَى الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنِي رَجَاءُ بْنُ اَبِي عَطَاءٍ، عَنْ وَاهِبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْكَعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَطْعَمَ اَخَاهُ خُبْزًا حَتّٰى يُشْبِعَهُ وَسَقَاهُ مَاءً حَتّٰى يَرْوِيَهُ بَعَدَهُ اللّٰهُ عَنِ النَّارِ سَبْعَ خَنَادِقَ بُعْدُ مَا بَيْنَ خَنْدَقَيْنِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7172 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کو پیٹ بھر کر روٹی کھلائی اور پیٹ بھر کر پانی پلایا، اللہ تعالیٰ اس کے دوزخ سے سات خندقیں دور کر دے گا، دو خندقوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7173 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَنَفِيِّ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي حُمَيْدٍ، عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْكَفَّارَاتُ اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَاِفْشَاءُ السَّلَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7173 – عبيد الله بن أبی حميد قال أحمد تركوا حديثه

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گناہوں کو مٹانے والی یہ چیزیں ہیں۔ کھانا کھلانا، سلام عام کرنا، اور رات کے اس پہر میں عبادت کرنا جس وقت لوگ سو رہے ہوتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7174 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، أنبأ هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي مَيْمُوْنَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْبِئْنِي عَنْ اَمْرٍ اِذَا اَخَذْتُ بِهِ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: اَفْشِ السَّلَامَ وَاَطْعِمِ الطَّعَامَ وَصِلِ الْاَرْحَامَ وَقُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ وَادْخُلِ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7174 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے کہ اگر میں اس پر پابندی سے عمل کر لوں تو جنت میں چلا جاؤں، حضور ﷺ نے فرمایا: سلام کو عام کر، کھانا کھلا، صلہ رحمی کر، رات کو عبادت کر جس وقت لوگ سو رہے ہوتے ہیں، تو سلامتی کے ساتھ جنت میں جائے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7175 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، أنبأ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، أنبأ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اِنَّ اَبَا السَّمْحِ، حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا الْهَيْثَمِ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِیْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اَيُّمَا رَجُلٍ كَسَبَ مَالًا مِنْ حَلَالٍ فَاَطْعَمَ نَفْسَهُ وَكَسَاهَا فَمَنْ دُونَهُ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ لَهُ زَكَاةٌ

اَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ صَدَقَةٌ فَلْيَقُلْ فِی دُعَائِهِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ فَاِنَّهَا لَهُ زَكَاةٌ

وَقَالَ: لَا يَشْبَعُ مُؤْمِنٌ يسمَعُ خَيْرًا حَتّٰى يَكُونَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7175 – صحيح

❖❖ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حلال کمائی کر کے اس میں سے خود کھالے، اور پہن لے وہ بھی اس کے لئے صدقہ کی حیثیت رکھتی ہے، اگرچہ وہ دوسروں کو نہ دے۔

جس مسلمان کے پاس صدقہ دینے کے لئے کوئی چیز نہ ہو، اس کو چاہئے کہ وہ یہ درود شریف پڑھ لیا کرے اس کے لئے یہی صدقہ ہے۔ (درود شریف یہ ہے)

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ

اور فرمایا: مومن نیکی کی بات سننے سے سیر نہیں ہوتا حتیٰ کہ وہ جنت میں پہنچ جاتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7176 - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِیْ، قَالَا: ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ اُسَامَةَ، ثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثَنَا فَضْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثَنَا عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَنِی الْجَهْدُ فَاَرْسَلَ اِلٰى نِسَائِهِ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُنَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا رَجُلٌ يُضِيفُ هٰذَا اللَّيْلَةَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ: اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَهَبَ اِلٰى اَهْلِهِ فَقَالَ لِامْرَاَتِهِ: ضَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَدَّخِرُ مِنْهُ شَيْئًا قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا عِنْدِی اِلَّا قُوتُ الصِّبْيَةِ قَالَ: فَاِذَا اَرَادَ الصِّبْيَةُ الْعَشَاءِ فَنَوِّمِيهِمْ وَتَعَالَیْ فَاَطْفِئِی السِّرَاجَ وَنَطْوِی بُطُونَنَا اللَّيْلَةَ فَفَعَلَتْ ثُمَّ غَدَا الرَّجُلُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ – اَیْ: لَقَدْ ضَحِكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ – مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةَ" وَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (وَيُؤْثِرُونَ عَلَى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ) (الحشر: 9) هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7176 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بہت سخت بھوک لگی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی جانب پیغام بھیجا تو پتا چلا کہ ان کے ہاں بھی کھانے کی کوئی چیز نہیں ہے. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہے کوئی شخص جو آج رات اس مہمان کی مہمان نوازی کرے اللہ تعالیٰ اُس پر رحمت کرے گا۔ ایک انصاری صحابی اٹھ کر کھڑا ہوا اور کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ خدمت کروں گا۔ وہ اس کو اپنے گھر لے گئے، اپنی بیوی سے کہا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان ہیں، ہم اس سے کوئی چیز بھی بچا کر نہیں رکھیں گے۔ بیوی نے کہا: اللہ کی قسم! بچوں کی غذا کے علاوہ گھر میں کچھ بھی نہیں ہے، جب بچوں کے شام کے کھانے کا وقت ہو گا تو ہم انہیں سُلا دیں گے تم اٹھ کر چراغ گل کر دینا، ہم آج رات صبر کریں گے۔ ان کی زوجہ نے ایسا ہی کیا، اگلی صبح وہ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو یہ شخص اور اس کی بیوی بہت اچھے لگے، اللہ تعالیٰ (اپنی شان کے لائق) ان پر مسکرایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی

وَيُؤْثِرُونَ عَلَى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (الحشر: ۹)

''اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں، اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

✿✿ یہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7177 – حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِیٍٔ، ثَنَا السَّرِیُّ بْنُ خُزَیْمَةَ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضَاءٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِی، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِیِّ، عَنْ اَبِیْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اشْتَرٰی اَحَدُكُمْ لَحْمًا فَاَكْثِرْ مَرَقَهُ فَاِنْ لَّمْ یُصِبْ اَحَدُكُمْ لَحْمًا اَصَابَ مَرَقًا وَهُوَ اَحَدُ اللَّحْمَیْنِ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7177 – محمد بن فضاء الأزدي ضعفه ابن معين

✧✧ علقمہ بن عبداللہ مزنی اپنے والد کے حوالے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص گوشت خریدے تو (پکاتے وقت) اس میں شوربا زیادہ کرے، کیونکہ کسی کو بوٹی ملے نہ ملے، شوربا تو مل ہی جائے گا۔ اور گوشت کا شوربا بھی ایک قسم کا گوشت ہی ہوتا ہے۔

7178 – اَخْبَرَنَا عَبْدَانُ بْنُ زَیْدِ بْنِ یَعْقُوْبَ الدَّقَّاقُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ الْحُسَیْنِ بْنِ دِیزِیلَ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ الْعَسْقَلَانِیُّ، ثَنَا شَیْبَانُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَیْرٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَاعَةٍ لَا یَخْرُجُ فِیْهِ وَلَا یَلْقَاهُ فِیْهَا اَحَدٌ فَاَتَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ یَا اَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ: خَرَجْتُ لِلِقَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّظَرِ فِیْ وَجْهِهِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ جَاءَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ: مَا جَاءَ بِكَ یَا عُمَرُ؟ قَالَ: الْجُوْعُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: وَاَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذَاكَ فَانْطَلَقُوْا اِلٰی مَنْزِلِ اَبِی الْهَیْثَمِ بْنِ التَّیِّهَانِ

الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ النَّخْلِ وَالشَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ اَحَدٌ مِنْ خَدَمٍ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَقَالُوا لِامْرَاَتِهِ: اَيْنَ صَاحِبُكِ؟ فَقَالَتِ: انْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ، فَلَمْ يَلْبَثُوا اَنْ جَاءَ اَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَاءَ فَالْتَزَمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُفَدِّيهِ بِاَبِيهِ وَاُمِّهِ فَانْطَلَقَ بِهِمْ اِلٰى حَدِيقَةٍ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ اِلٰى نَخْلَةٍ فَجَاءَ بِقِنْوٍ فَوَضَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفَلَا انْتَقَيْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهِ؟ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اَرَدْتُ اَنْ تُخَيَّرُوا مِنْ بُسْرِهِ وَرُطَبِهِ فَاَكَلُوا وَشَرِبُوا مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا وَاللّٰهِ النَّعِيمُ الَّذِي اَنْتُمْ عَنْهُ مَسْئُولُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَرُطَبٌ طَيِّبٌ وَمَاءٌ بَارِدٌ فَانْطَلَقَ اَبُو الْهَيْثَمِ لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَذْبَحَنَّ ذَاتَ دَرٍّ فَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا اَوْ جَدْيًا فَاَتَاهُمْ بِهِ فَاَكَلُوا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكَ خَادِمٌ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَاِذَا اَتَانِي سَبْيٌ فَاْتِنَا فَاُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَاْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَاَتَاهُ اَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ خَادِمٌ فَقَالَ لَهُ: اخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ اخْتَرْ لِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَاِنِّي رَاَيْتُهُ يُصَلِّي وَاسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا فَانْطَلَقَ اَبُو الْهَيْثَمِ بِالْخَادِمِ اِلٰى امْرَاَتِهِ فَاَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهُ: مَا اَنْتَ بِبَالِغٍ مَا قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنْ تُعْتِقَهُ فَقَالَ: هُوَ عَتِيقٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا خَلِيفَةً اِلَّا وَلَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَا تَاْلُوهُ خَبَالًا مَنْ يوق بِطَانَةَ السُّوءِ فَقَدْ وُقِيَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَقَدْ رَوَاهُ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَتَمَّ وَاَطْوَلَ مِنْ حَدِيثِ اَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7178 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ کا ذکر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت میں گھر سے نکلے کہ عموماً اس وقت آپ باہر نہیں نکلا کرتے تھے، اور نہ ہی اس وقت میں آپ سے کوئی ملاقات کے لئے جاتا تھا، اسی وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے ابوبکر! تم کیوں آئے ہو؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات، ان کی زیارت اور سلام کے لئے آیا ہوں، ابھی زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آ گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے عمر! تم کس لئے آئے ہو؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھوک بہت لگی ہے۔ (حضرت ابوہریرہ) فرماتے ہیں: بھوک تو مجھے بھی لگی ہوئی تھی، یہ سب لوگ حضرت ابوہیثم بن تیہان انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے، اس صحابی کے بہت باغات اور کافی بکریاں تھیں، ان کا کوئی خادم نہیں تھا، یہ لوگ گھر گئے تو ابوہیثم گھر میں موجود نہ تھے، ان لوگوں نے ان کی زوجہ سے کہا: تمہارے شوہر کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا: پانی بھرنے گئے ہیں، ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ ابوہیثم مشکیزہ اٹھائے آ گئے، انہوں نے مشکیزہ رکھا اور آ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بغلگیر ہو گئے، اور کہنے لگے:

یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں، پھر وہ ان سب کو ایک باغ میں لے گئے، ان کیلئے چادر بچھائی اور خود ایک درخت کی طرف چلے گئے، اور کھجوروں کا ایک گچھہ توڑ کر لائے اور ان کو پیش کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ہمارے لئے صرف تازہ کھجوریں ہی چن کر کیوں نہ لے آئے؟ انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میرا ارادہ تھا کہ آپ اپنی مرضی سے جو چاہیں، لے لیں۔ ان سب نے کھجوریں کھائیں اور وہ پانی پیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! یہی نعمتیں ہیں، جن کے بارے میں قیامت کے دن تم سے پوچھا جائے گا، ٹھنڈا سایہ، عمدہ تازہ کھجوریں، ٹھنڈا پانی۔ حضرت ابوہیثم ان لوگوں کے لئے کھانا بنوانے گئے، رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: کوئی دودھ والی بکری ذبح مت کرنا، چنانچہ ابوہیثم نے ان کے لئے عناق (بکری کا بچہ جس کی عمر ابھی ایک سال نہ ہوئی ہو) یا جدی (بکری کا بچہ جو ایک سال کا ہو چکا ہو) ذبح کر کے (بھون کر) ان کے پاس لے آئے، ان لوگوں نے اس کو کھایا، رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تمہارے پاس کوئی خادم ہے؟ ابوہیثم رضی اللہ عنہ نے کہا: جی نہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اب جب میرے پاس قیدی آئیں گے تو تم میرے پاس آجانا (میں تمہیں خادم دے دوں گا) رسول اللہ ﷺ کے پاس دو قیدی آئے، ان کے ساتھ کوئی تیسرا نہیں تھا۔ ابوہیثم، حضور ﷺ کے پاس آئے اور خادم مانگا، حضور ﷺ نے فرمایا: ان دونوں میں سے جو چاہو لے لو، انہوں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ آپ خود ہی میرے لئے چن دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے، تم یہ غلام لے جاؤ کیونکہ میں نے اس کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور اس کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرنا۔ حضرت ابوہیثم خادم کو لے کر اپنی بیوی کی طرف لوٹے، گھر پہنچ کر بیوی کو سارا ماجرا سنایا اور رسول اللہ ﷺ کی ہدایت بھی سنائی۔ ان کی زوجہ نے ان سے کہا: تم وہ بات سمجھ ہی نہیں سکے جو رسول اللہ ﷺ نے تمہیں کہی ہے، جب تک تم اس کو آزاد نہیں کر دیتے تب تک تم حضور ﷺ کے فرمان کی حقیقی فرمانبرداری کو پہنچ ہی نہیں سکتے۔ ابوہیثم نے اس کو آزاد کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس نبی یا خلیفہ کو بھیجا ہے اس کے دو ساتھی ہوتے ہیں، ایک ساتھی اس کو بھلائی کا حکم دیتا اور برائی سے روکتا ہے اور دوسرا اس کو نقصان پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتا اور جو برے راز داں سے بچ گیا، وہ واقعی بچ گیا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔
اس حدیث کو یونس بن عبید اور عبداللہ بن کیسان نے عکرمہ کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، ان کی روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی بہ نسبت زیادہ طویل اور تام ہے۔

7178 - وَرَوَاهُ بَكَّارُ السِّيرِينِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَخْرُجُ فِيهَا وَخَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ: مَا اَخْرَجَكَ يَا اَبَا بَكْرٍ؟ قَالَ: الْجُوعُ - الْحَدِيثَ رَوَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 7178 - على شرط البخاری ومسلم

✧✧ نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایسے وقت میں گھر سے نکلے کہ عام طور

پر اس وقت آپ باہر نہیں نکلا کرتے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی نکلے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے ابوبکر! تم اس وقت کیوں آئے ہوں۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھوک لگی ہے۔

7178 - ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي الْأَحْوَصِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: كُنَّا نَعُدُّ الْإِمَّعَةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ الرَّجُلُ يُدْعَى إِلَى الطَّعَامِ فَيَذْهَبُ بِآخَرَ مَعَهُ لَمْ يُدْعَ وَهُوَ الْيَوْمَ فِيكُمُ الْمُحْقِبُ دِينَهُ الرِّجَالَ صَحِيحٌ رُوَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: ہم جاہلیت میں بن بلائے دعوت پر چلے جایا کرتے تھے، ایک آدمی کو دعوت پر بلایا جاتا تو وہ ایک اور آدمی کو بھی اپنے ساتھ لے جاتا جس کو دعوت نہیں دی گئی ہوتی۔ اور وہ عادت آج بھی تم میں موجود ہے، جیسے کوئی شخص اپنا دین کسی دوسرے کے پیچھے سوار کرا دے۔

7178 - شُعْبَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، هَذَا صَحِيحٌ أَيْضًا"

ابراہیم ہجری نے یہ حدیث ابوالاحوص سے روایت کی ہے، یہ حدیث بھی صحیح ہے۔

7178 - مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ نُعَيْمُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: أَيُّمَا ضَيْفٍ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا فَلَهُ أَنْ يَأْخُذَ بِقَدْرِ قِرَاهُ وَلَا حَرَجَ عَلَيْهِ صَحِيحٌ أَمَّا حَدِيثُ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مہمان کسی قوم کے پاس جائے، اور وہ لوگ مہمان کو نہ پوچھیں تو وہ اپنی ضرورت کے مطابق میزبان کی ہنڈیا سے اس کی اجازت کے بغیر لے سکتا ہے۔ اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح ہے۔ یونس بن عبید کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

7179 - فَأَخْبَرَنِيهِ عَمَّارُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي الْجُودِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيُّمَا مُسْلِمٍ ضَافَ قَوْمًا فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرُهُ حَتَّى يَأْخُذَ بِقِرَى لَيْلَتِهِ مِنْ زَرْعِهِ وَمَالِهِ

(التعليق -- من تلخيص الذهبي)7179 - صحيح

✧✧ مقدام بن ابی کریمہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان کسی قوم کے پاس مہمان جائے، اور مہمان ان کی ضیافت سے محروم رہ جائے، تو ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اُس مہمان کی مدد کرے۔ یہاں تک کہ مہمان اسی رات ان کی ہنڈیا سے، ان کی فصل سے اور اس کے مال سے بقدر ضرورت لے سکتا ہے۔

7180 - أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَنْبَأَ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا

اَتَيْتَ عَلَى رَاعٍ فَنَادِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاِنْ اَجَابَكَ وَاِلَّا فَاشْرَبْ مِنْ غَيْرِ اَنْ تُفْسِدَ، وَاِذَا اَتَيْتَ عَلَى حَائِطِ بُسْتَانٍ فَنَادِ صَاحِبَ الْبُسْتَانِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاِنْ اَجَابَكَ وَاِلَّا فَكُلْ مِنْ غَيْرِ اَنْ تُفْسِدَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7180 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی کنویں پر آؤ تو اس کے مالک کو تین آوازیں ضرور دو، اگر وہ جواب دے تو ٹھیک ہے ورنہ اس کی اجازت کے بغیر وہاں سے پی سکتے ہو، لیکن اس کا بقیہ پانی خراب نہ ہونے دینا۔ اور جب تم کسی باغ میں جاؤ، باغ کے مالک کو تین مرتبہ آواز دو، اگر وہ تمہیں جواب دے دے تو ٹھیک ہے، ورنہ تم (اجازت کے بغیر) کھا سکتے ہو، لیکن کچھ بھی خراب نہ کیا جائے۔

🟊🟊 یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7181 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْهِ اِسْحَاقَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَمِّهِ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عُمَيْرٍ، مَوْلٰى آبِي اللَّحْمِ وَكَانَ عُمَيْرٌ مَوْلًى لِبَنِيْ غِفَارَةَ قَالَ: اَقْبَلْتُ مَعَ سَادَاتِيْ نُرِيْدُ الْهِجْرَةَ حَتّٰى دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ تَرَكُوْنِيْ فِيْ ظُهُوْرِهِمْ وَدَخَلُوا الْمَدِيْنَةَ فَاَصَابَتْنِيْ مَجَاعَةٌ شَدِيْدَةٌ فَقَالَ لِيْ بَعْضُ مَنْ مَرَّ بِيْ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ: لَوْ دَخَلْتَ بَعْضَ حَوَائِطِ الْمَدِيْنَةِ فَاَصَبْتَ مِنْ تَمْرِهَا فَدَخَلْتُ حَائِطًا فَاَتَيْتُ نَخْلَةً فَقَطَعْتُ مِنْهَا قِنْوَيْنِ فَاِذَا صَاحِبُ الْحَائِطِ فَخَرَجَ بِيْ حَتّٰى اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَنِيْ عَنْ اَمْرِيْ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: اَيُّهُمَا اَفْضَلُ؟ فَاَشَرْتُ اِلٰى اَحَدِهِمَا فَاَمَرَنِيْ بِاَخْذِهِ وَاَمَرَ صَاحِبَ الْحَائِطِ بِاَخْذِ الْآخَرِ وَخَلّٰى سَبِيْلِيْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7181 – صحيح

✧✧ آبی اللحم کے غلام حضرت عمیر رضی اللہ عنہ بنی غفارہ کے غلام تھے، آپ فرماتے ہیں: میں اپنے آقاؤں کے ہمراہ ہجرت کر کے آ رہے تھے، ہم لوگ مدینہ منورہ کے قریب پہنچ چکے تھے، کہ ان لوگوں نے مجھے اپنے پیچھے چھوڑ دیا اور خود مدینہ شریف پہنچ گئے، مجھے بہت سخت بھوک لگ گئی، مدینہ کے کوئی لگ میرے پاس سے گزرے تو انہوں نے مجھے کہا: اگر تم مدینے کے کسی باغ میں چلے جاؤ تو تمہیں کھانے کے لئے کھجوریں مل سکتی ہیں۔ میں ایک باغ میں چلا گیا، ایک درخت پر چڑھا اور دو گچھے توڑ

7188:سنن ابن ماجه - كتاب اللباس' باب البس ما شئت - حديث:3603'مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما - حديث:6531'مسند الطيالسی - احاديث النساء ' احاديث عبد الله بن عمرو بن العاص - شعيب بن محمد عن عبد الله بن عمرو' حديث:2361'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب اللباس والزينة' من قال : البس ما شئت ما اخطاك سرف - حديث:24356'شعب الإيمان للبيهقی - الثالث والثلاثون من شعب الإيمان وهو باب فی تعديد نعم الله حديث:4381

لئے، اچانک باغ کا مالک آ گیا، وہ مجھے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچ گیا، حضور ﷺ نے مجھ سے کھجوریں توڑنے کی وجہ پوچھی تو میں نے سارا ماجرا کہہ سنایا، حضور ﷺ نے فرمایا: ان دونوں گچھوں میں سے اچھا کون سا ہے؟ میں نے ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کر دیا، حضور ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ وہ گچھہ میں لے لوں، اور باغ کے مالک کو کہا کہ دوسرا تم لے لو، اور اس کا پیچھا چھوڑ دو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7182 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِيُّ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ شُرَحْبِيلَ، قَالَ: اَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ فَاَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ حَائِطًا مِنْ حِيطَانِهَا، فَاَخَذْتُ سُنْبُلًا فَفَرَكْتُهُ فَاَكَلْتُ مِنْهُ وَجَعَلْتُ مِنْهُ فِي ثَوْبِىْ فَجَاءَ صَاحِبُ الْحَائِطِ فَضَرَبَنِي وَاَخَذَ ثَوْبِىْ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا عَلَّمْتَهُ اِذَا كَانَ جَاهِلًا وَلَا اَطْعَمْتَهُ اِذَا كَانَ سَاغِبًا اَوْ جَائِعًا قَالَ: فَرَدَّ عَلَيَّ الثَّوْبَ وَاَمَرَ لِي بِنِصْفِ وَسْقٍ اَوْ وَسْقٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7182 – صحيح

✧ حضرت عباد بن شرحبیل فرماتے ہیں: ہمیں بہت سخت بھوک لگی، میں مدینہ میں آیا، اور مدینے کے ایک باغ میں چلا گیا، وہاں سے (کھجوروں کا ایک) خوشہ لیا، اس کو چیرا، اور اس میں سے کچھ کھا لیا اور کچھ اپنے کپڑے میں ڈال لیا، اچانک باغ کا مالک آ گیا، اس نے پکڑ کر مجھے مارا، اور میرا کپڑا بھی چھین لیا، میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، حضور ﷺ نے فرمایا: جب وہ جاہل تھا تو تم نے اس کو بتایا کیوں نہیں؟ اور جب وہ بھوکا تھا تو تم نے اسے کھلایا کیوں نہیں؟

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7183 – اَخْبَرَنَا السَّيَّارِيُّ، ثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَتَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِىْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ فَرَاَى شَيْئًا لَمْ يَكُنْ رَآهَا قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ حِصْنِهِ عَلَى النَّخِيلِ فَقَالَ: لَوْ اَنَّكُمْ اِذَا جِئْتُمْ عِيدَكُمْ هٰذَا مَكَثْتُمْ حَتّٰى تَسْمَعُوا مِنْ قَوْلِي قَالُوا: نَعَمْ بِآبَائِنَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاُمَّهَاتِنَا. قَالَ: فَلَمَّا حَضَرُوا الْجُمُعَةَ صَلَّى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ يَنْصَرِفُ اِلٰى بَيْتِهِ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ ثُمَّ اسْتَوَى فَاسْتَقْبَلَ النَّاسَ بِوَجْهِهِ فَتَبِعَتْ لَهُ الْاَنْصَارُ اَوْ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ حَتّٰى وَفَى بِهِمْ اِلَيْهِ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالُوا: لَبَّيْكَ اَىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ: كُنْتُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذْ لَا تَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ تَحْمِلُوْنَ الْكَلَّ وَتَفْعَلُوْنَ فِي اَمْوَالِكُمُ الْمَعْرُوفَ وَتَفْعَلُوْنَ اِلَى ابْنِ السَّبِيلِ حَتّٰى اِذَا مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ بِالْاِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَيْكُمْ بِنَبِيِّهِ اِذَا اَنْتُمْ تُحَصِّنُوْنَ اَمْوَالَكُمْ وَفِيمَا يَاْكُلُ ابْنُ آدَمَ اَجْرٌ وَفِيمَا يَاْكُلُ السَّبُعُ اَوِ الطَّيْرُ اَجْرٌ فَرَجَعَ الْقَوْمُ فَمَا مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلَّا هَدَمَ مِنْ حَدِيقَتِهِ ثَلَاثِينَ بَابًا هٰذَا حَدِيْثٌ

صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَفِيهِ النَّهْيُ الْوَاضِحُ عَنْ تَحْصِينِ الْحِيطَانِ وَالنَّخِيلِ وَغَيْرِهَا مِنْ أَنْوَاعِ الثِّمَارِ عَنِ الْمُحْتَاجِينَ وَالْجَائِعِينَ أَنْ يَأْكُلُوا مِنْهَا وَقَدْ خَرَّجَ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ حَائِطَ أَخِيهِ فَلْيَأْكُلْ مِنْهُ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدھ کے دن بنی عمرو بن عوف میں تشریف لائے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں کھجوروں کے باغ کے اطراف میں دیوار دیکھی جو اس سے پہلے نہیں دیکھی تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ایسا ہو کہ جب تمہارا عید کا دن آئے تو تم اس کو روک لو، یہاں تک کہ تم میری آواز سن لو، انہوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، ہمیں منظور ہے۔ راوی کہتے ہیں: جب وہ لوگ جمعہ کے لئے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جمعہ پڑھایا پھر مسجد میں دو رکعتیں مزید ادا فرمائیں، حالانکہ اس سے پہلے معمول یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد گھر تشریف لے جایا کرتے تھے، پھر لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب متوجہ ہونے لگے، انصار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلے، یا جو لوگ بھی وہاں موجود تھے (سب چل پڑے) یہاں تک کہ سب لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو آواز دی، انصار نے کہا: لبیک یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاہلیت میں تھے، جب تم اللہ کی عبادت نہیں کرتے تھے، اس وقت بھی تم غریبوں کی مدد کیا کرتے تھے، اپنا مال نیک راستے میں خرچ کرتے تھے، اور تم مسافروں کے ساتھ حسن سلوک کرتے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا، تمہیں اسلام کی دولت سے نوازا، تمہیں اپنا نبی عطا فرمایا۔ اب تم اپنے مالوں کے اطراف میں دیواریں بنانے لگ گئے ہو، ہر وہ چیز جس سے انسان نے کھایا تمہارے لئے اجر ہے، جو چیزیں درندے یا پرندے کھا جاتے ہیں، اس میں بھی اجر ہے۔ لوگ واپس گئے، ہر شخص نے اپنے باغ کے تیس تیس دروازے گرا دیئے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث میں واضح حکم ہے کہ بھوکوں اور غریبوں سے اپنی کھجوریں، اور دیگر پھل بچانے کے لئے باغات کے گرد چار دیواری نہ کی جائے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ "جب تم اپنے بھائی کے باغ میں جاؤ، تو اس میں سے کھا سکتے ہو، اور ساتھ لے جانے کی اجازت نہیں ہے۔

7184 - أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مَسْمُولٍ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُخَوَّلٍ النَّهْدِيُّ، سَمِعَ أَبَاهُ، يَقُولُ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ الْإِبِلُ نَلْقَاهَا وَبِهَا اللَّبَنُ وَهِيَ مُصَرَّاةٌ وَنَحْنُ مُحْتَاجُونَ فَقَالَ: نَادِ صَاحِبَ الْإِبِلِ ثَلَاثًا فَإِنْ جَاءَ وَإِلَّا فَاحْلُبْ وَاحْتَلِبْ وَاحْلِلْ ثُمَّ صُرَّ وَبَقِّ اللَّبَنَ لِدَوَاعِيهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7184 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ قاسم بن مخول نہدی بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اونٹوں سے ہماری ملاقات ہوتی ہے، ان میں دودھ بھی ہوتا ہے، اونٹنی دودھ والی بھی ہوتی ہے، جبکہ ہمیں ضرورت بھی ہوتی ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: اونٹ کے مالک کو تین آوازیں دے دیا کرو، اگر وہ آجائے تو ٹھیک ہے ورنہ تم دودھ دوہ کر پی لیا کرو، اور کچھ دودھ تھنوں میں چھوڑ دیا کرو۔

7185 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ، ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ سَعْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا بَايَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ قَامَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ جَلِيلَةٌ كَاَنَّهَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا كَلٌّ عَلَى آبَائِنَا وَاَبْنَائِنَا وَاَزْوَاجِنَا فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ؟ قَالَ: الرُّطَبُ تَاْكُلِيهِ وَتُهْدِيهِ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 7185 - علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے عورتوں کی بیعت لی تو ایک دراز قد خاتون اٹھ کر کھڑی ہوئیں، یوں لگتا تھا گویا کہ وہ قبیلہ مضر کی کوئی خاتون ہیں۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ہم خواتین کا سارا دارومدار اپنے آباء، اپنے بیٹوں اور شوہروں پر ہوتا ہے، ان کے اموال سے ہمارے لئے کیا کیا چیزیں جائز ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تازہ کھجوریں کھا بھی سکتی ہو اور ہدیہ بھی کر سکتی ہو۔

اس حدیث کو سفیان ثوری نے یونس بن عبید سے روایت کیا ہے

7186 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، ثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، قَالَ: قَالَتِ امْرَاَةٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كَلٌّ عَلَى اَبْنَائِنَا وَاِخْوَانِنَا فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ؟ قَالَ: الرُّطَبُ مَا تَاْكُلِينَ وَتُهْدِينَ حَدِيْثُ عَبْدِالسَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک عورت نے کہا: یارسول اللہ ﷺ ہمارا دارومدار اپنے باپ، بیٹوں اور بھائیوں پر ہوتا ہے، ان کے مال میں سے ہمارے لئے کیا جائز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رطب کھجوریں جو تم خود بھی کھا سکتی ہو اور کسی کو ہدیہ بھی دے سکتی ہو۔

۞۞ عبدالسلام بن حرب کی روایت کردہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7187 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ الْبُرِّيُّ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيُدْخِلُ بِلُقْمَةِ الْخُبْزِ وَقَبْضَةِ التَّمْرِ وَمِثْلِهِ مِمَّا يَنْفَعُ الْمِسْكِينَ ثَلَاثَةً الْجَنَّةَ: الْآمِرُ بِهِ وَالزَّوْجَةُ الْمُصْلِحَةُ وَالْخَادِمُ الَّذِي يُنَاوِلُ الْمِسْكِينَ " وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى لَمْ يَنْسَ خَدَمَنَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7187 – سويد بن عبد العزيز متروك

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ صرف ایک لقمے کے بدلے میں، صرف ایک مٹھی کھجوروں کے بدلے میں اور اسی طرح کی کوئی چیز جو مسکینوں کے لئے نفع بخش ہو، کے بدلے میں تین آدمیوں کو جنت عطا کر دیتا ہے۔ اس کام کا حکم دینے والے کو، اس بیوی کو جو یہ تیار کرتی ہے، اور اس خادم کو جو یہ طعام وغیرہ مساکین تک پہنچاتا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس اللہ کا شکر ہے جو ہماری خدمات کو بھولتا نہیں ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7188 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ، ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُوا وَاشْرَبُوا وَتَصَدَّقُوا فِى غَيْرِ سَرَفٍ وَلَا مَخِيلَةٍ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ اَنْ يَرٰى اَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلٰى عَبْدِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7188 – صحيح

✧✧ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھاؤ، پیو، اور صدقہ بھی کرو، لیکن فضول خرچی نہ کرو، اور نہ ریاء کاری کرو، بے شک اللہ تعالیٰ اس چیز کو پسند کرتا ہے کہ اس کے بندے پر نعمت کا نشان نظر آئے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7189 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، أنبأ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ سَوَادَةَ، اَنَّ سُفْيَانُ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اَرْسَلَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ مِنْ خَضِرَةٍ فِيْهِ بَصَلٌ اَوْ كُرَّاثٌ فَلَمْ يَرَ فِيْهِ اَثَرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبٰى اَنْ يَاْكُلَهُ فَقَالَ لَهُ: مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَاْكُلَهُ؟ قَالَ: لَمْ اَرَ اَثَرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْتَحْيِى مِنْ مَلَائِكَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَيْسَ بِمُحَرَّمٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7189 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جانب کچھ سبزیات بھیجیں، ان میں پیاز یا کراث (ایک بدبودار قسم کی ترکاری، جس کی بعض قسمیں پیاز اور بعض لہسن کے مشابہ ہوتی ہیں اور بعض کے سرے نہیں ہوتے، المنجد) موجود تھے۔ ان کو ان سبزیات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی نشانی نظر نہیں آئی، اس لئے انہوں نے اس کے

کھانے سے انکار کردیا، دینے والے نے پوچھا کہ آپ نے اس کو کھایا کیوں نہیں؟ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس لئے کہ مجھے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے دست مبارک) کی خوشبو نہیں آئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تو فرشتوں سے حیاء کی وجہ سے نہیں کھایا، تاہم یہ حرام نہیں ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7190 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، قَالَا: ثَنَا عَمْرُو بْنُ حَكَّامٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْمُتَوَكِّلِ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَهْدَى مَلِكُ الْهِنْدِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَرَّةً فِيهَا زَنْجَبِيلٌ فَاَطْعَمَ اَصْحَابَهُ قِطْعَةً قِطْعَةً وَاَطْعَمَنِيْ مِنْهَا قِطْعَةً قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى: لَمْ اُخَرِّجْ مِنْ اَوَّلِ هٰذَا الْكِتَابِ اِلٰى هُنَا لِعَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ الْقُرَشِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى حَرْفًا وَاحِدًا وَلَمْ اَحْفَظْ فِي اَكْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّنْجَبِيلَ سِوَاهُ فَخَرَّجْتُهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7190 – هذا مما ضعفوا به عمرا تركه أحمد

✦✦ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہندوستان کے بادشاہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک مٹکا بھیجا جس میں سونٹھ تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ایک ایک ٹکڑا اپنے صحابہ کرام کو کھلایا اور ایک ٹکڑا مجھے بھی کھلایا۔

✿✿ امام حاکم کہتے ہیں: میں نے کتاب کے شروع سے لے کر ابھی تک علی بن زید بن جدعان قرشی کا روایت کردہ کوئی ایک حرف بھی نقل نہیں کیا۔ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سونٹھ کھانے کے حوالے سے ان کے علاوہ اور کسی راوی کی کوئی روایت بھی مجھے نہیں ملی، اس لئے اب میں نے ان کی یہ روایت نقل کر دی ہے۔

7191 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا عَامِرٌ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، قَالَ: شَهِدْتُ وَلِيمَةً فِي مَنْزِلِ عَبْدِالْاَعْلٰى وَمَعَنَا اَبُوْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا اَنْ فَرَغْنَا مِنَ الطَّعَامِ قَامَ فَقَالَ: مَا اُرِيدُ اَنْ اَكُونَ خَطِيبًا وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ فَرَاغِهِ مِنَ الطَّعَامِ يَقُوْلُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشَاهِدُهُ اَصَحُّ وَاَشْهَرُ رُوَاةً مِنْهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7191 – صحيح

✦✦ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے سے فارغ ہو کر یوں دعا مانگی:

الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ

اللہ تعالیٰ کا بہت بہت شکر ہے، اس میں برکت ڈالی گئی ہے، نہ اس کو چھوڑا جا سکتا ہے اور نہ اس سے بے نیاز رہا جا سکتا ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جو کہ اس سے زیادہ صحیح ہے اور اس کے راوی اس سے زیادہ مشہور ہیں۔ (وہ روایت درج ذیل ہے)

7192 - اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيٰى، ثَنَا ثَوْرٌ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنَ يَدَيْهِ يَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7192 – صحيح

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (کھانے کے بعد) جب دسترخوان اٹھالیا جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا

''تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں، ایسی حمد جو زیادہ ہو، پاکیزہ ہو، اس میں برکت موجود ہو، اُس کو رخصت نہ کیا گیا ہو اور ہمارا پروردگار اس سے بے نیاز نہ ہو''۔

7193 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ لَنَا شَاةٌ فَخَشِيْنَا اَنْ تَمُوْتَ فَقَتَلْنَاهَا وَقَسَّمْنَاهَا اِلَّا كَتِفَهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7193 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہماری ایک بکری تھی، ہمیں اس کے مرجانے کا خدشہ ہوا تو ہم نے اس کو ذبح کرلیا اور اس کا گوشت تقسیم کردیا، سوائے کندھے کے گوشت کے، (وہ گھر میں اپنے کھانے کے لئے رکھ لیا)

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7194 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَيَّانَ الْقَاضِيْ، ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مَعْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ، يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، قَالَ: كُنْتُ اَنَا وَحَنْظَلَةُ بِالْبَقِيْعِ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَحَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ، بِالْبَقِيْعِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ مَثَلُ الصَّائِمِ الصَّابِرِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7194 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والا، ایسے ہی ہے جیسے روزہ رکھ کر صبر کرنے والا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7195 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ

سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ حُرَّةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ اَبِيْ حُرَّةَ، عَنْ سَلْمَانَ الْاَغَرِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ لِلطَّاعِمِ الشَّاكِرِ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ الصَّائِمِ الصَّابِرِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7195 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والا، روزہ دار صابر کی طرح ہے۔

7196 – اَخْبَرَنِيْ اَزْهَرُ بْنُ حَمْدُونِ الْمُنَادِي، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَدِّبُ، ثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِ مَجْذُومٍ فَوَضَعَهَا مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ ثُمَّ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7196 – صحيح

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک موقعہ پر) ایک مجذوم (برص کی بیماری والے) کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ہمراہ تھال میں اس کا ہاتھ ڈالا اور یہ دعا پڑھی "بسم اللہ ثقة باللہ وتوکلا علیہ"۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7197 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا اَبُو حَفْصٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ، ثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ غَمَرٌ فَعَرَضَ لَهُ عَارِضٌ فَلَا يَلُومَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ هٰذِهِ الْاَسَانِيدُ كُلُّهَا صَحِيحَةٌ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کو سوتے وقت جس کے ہاتھ میں کھانے کی کوئی چیز لگی ہوئی ہو، اس کی وجہ سے اس کو کوئی نقصان پہنچ جائے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔

۞۞ یہ تمام اسانید صحیح ہیں، لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7198 – حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، ثَنَا اَبِيْ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْوَلِيدِ الْمَدَنِيُّ، ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ فَاحْذَرُوهُ عَلَى اَنْفُسِكُمْ مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ غَمَرٌ فَاَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک شیطان حساس ہے لحاس (چاٹنے

والا) ہے، خود کو اس سے بچا کر رکھو، جس شخص کے ہاتھوں میں سوتے وقت کھانے کی کوئی آلائش موجود ہو اور اس کو رات میں کوئی نقصان پہنچ جائے تو اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔ (کیونکہ اپنے نقصان کا وہ خود ذمہ دار ہے)

7199 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْقَنْطَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ حُصَيْنٍ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخَيْرِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَكَلَ فَمَا لَاكَ بِلِسَانِهِ فَلْيَبْلَعْ وَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَّا فَلَا حَرَجَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ اٰخِرُ كِتَابِ الْاَطْعِمَةِ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7199 - صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھاتے وقت جو چیز زبان کے ساتھ ہو، اس نگل لیں اور جو دانتوں میں پھنس جائے اس کو گرا دو، جس نے ایسا کیا، اس نے اچھا کیا اور جس نے ایسا نہ کیا، اس کو بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

کِتَابُ الْاَشْرِبَةِ

پینے کے احکام

7200 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ اِمْلاءً وَقِرَاءَةً، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شَيْبَانَ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوَ الْبَارِدَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ فَاِنَّهُ لَيْسَ عِنْدَ الْيَمَانِيِّيْنَ عَنْ مَعْمَرٍ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7200 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشروبات میں ٹھنڈا اور میٹھا مشروب سب سے زیادہ پسند تھا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یمانیین کے نزدیک اس سند میں ''معمر'' کا ذکر نہیں ہے۔

وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ

ہشام بن عروہ کے ان کے والد سے مروی حدیث، مذکورہ حدیث کی شاہد ہے

7201 - حَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رَجَاءٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوَ الْبَارِدَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7201 – عبد الله بن محمد بن يحيی هالك

✧✧ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشروبات میں ٹھنڈا اور میٹھا مشروب سب سے زیادہ پسند تھا۔

7202 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا خَلَفُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ صَيْفِيِّ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَا اِنَّ سَيِّدَ الْاَشْرِبَةِ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ الْمَاءُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ

يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7202 – صحيح

✧✧ عبدالحمید بن صیفی بن صہیب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار دنیا اور آخرت میں تمام مشروبات کا سردار "پانی" ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7203 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفٍ الْقَاضِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِيُّ، ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، ثَنَا اَبُوْ زَبْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ، ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَبٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنْ يُقَالَ لَهُ: اَلَمْ اُصِحَّ لَكَ جِسْمَكَ وَاَرْوِكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7203 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے جو حساب لیا جائے گا وہ یہ ہوگا کہ (بندے سے کہا جائے گا) کیا ہم نے تیرے جسم کو صحت نہیں دی تھی؟ اور تجھے ٹھنڈا پانی عطا نہیں کیا تھا؟

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7204 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسْتَسْقَى لَهُ الْمَاءُ الْعَذْبُ مِنْ بُيُوتِ السُّقْيَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7204 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے کنویں والے گھروں سے ٹھنڈا پانی لایا جاتا تھا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7205 – حَدَّثَنَا اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ النَّحْوِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، ثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا اَبُوْ عِصَامٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَاءِ ثَلَاثًا وَيَقُوْلُ: هُوَ اَرْوَى وَاَبْرَاُ وَاَمْرَاُ قَالَ اَنَسٌ: وَاَنَا اَتَنَفَّسُ

7205: صحيح مسلم - كتاب الاشربة' باب كراهة التنفس في نفس الإناء - حديث: 3875' الجامع للترمذي - ' ابواب الاشربة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في التنفس في الإناء' حديث: 1854

فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ وَاِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَاءِ ثَلَاثًا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7205 – صحيح

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی پینے کے دوران تین سانس لیا کرتے تھے، اور فرماتے تھے "اس طریقہ کار سے پینے سے زیادہ سیرابی ہوتی ہے، زیادہ شفاء ملتی ہے، اور زیادہ مفید ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں بھی پانی پینے کے دوران تین سانس لیتا ہوں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس زیادتی کے ساتھ نقل نہیں کیا۔ تاہم انہوں نے حضرت ثمامہ کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث نقل کی ہے کہ "(حضور صلی اللہ علیہ وسلم) پانی پینے کے دوران تین سانس لیا کرتے تھے۔

7206 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ وَاَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَقَدِ اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّنَفُّسِ فِي الْاِنَاءِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7206 – على شرط البخاری

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا اور اس مشکیزے کے منہ کے ساتھ منہ لگا کر پینے سے بھی منع فرمایا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ جبکہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے یحییٰ بن ابی کثیر کی عبداللہ ابن ابی قتادہ کے حوالے سے ان کے والد سے "برتن میں سانس لینے سے ممانعت" والی حدیث نقل کی ہے۔

7207 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنْبَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّوْسِيِّ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَتَنَفَّسْ اَحَدُكُمْ فِي الْاِنَاءِ اِذَا كَانَ يَشْرَبُ مِنْهُ وَلٰكِنْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَتَنَفَّسَ فَلْيُؤَخِّرْهُ عَنْهُ ثُمَّ يَتَنَفَّسُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7207 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص کوئی چیز بھی پیتے وقت برتن میں سانس نہ لے، جب سانس لینا ہو تو برتن منہ سے ہٹا کر سانس لے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7207 – اَبَانُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ،

عَنْ اَبِيْهِ، مَرْفُوعًا: اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَشْرَبْ بِنَفَسٍ وَاحِدٍ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ "

✧✧ حضرت عبداللہ ابن ابی قتادہ اپنے والد سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ ''جب کوئی چیز پیوتو ایک ہی سانس میں پیو''

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

7208 - اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْبَرْتِيُّ قَالَا: ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، فِيمَا قَرَاَ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ اَيُّوبَ بْنِ حَبِيبٍ، مَوْلٰى بَنِي زُهْرَةَ، عَنْ اَبِي الْمُثَنَّى الْجُهَنِيِّ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَدَخَلَ اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ: سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ؟ قَالَ: نَعَمْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اِنِّي لَا اَرْتَوِي بِنَفَسٍ وَاحِدٍ. قَالَ: اَمِطِ الْاِنَاءَ عَنْ فِيكَ ثُمَّ تَنَفَّسْ، قَالَ: فَاِنْ رَاَيْتُ قَذًى؟ قَالَ: اَهْرِقْهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7208 – صحيح

✧✧ ابوالمثنیٰ جہنی فرماتے ہیں: میں مروان بن حکم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے، مروان نے ان سے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کی چیز میں پھونکنے سے منع کیا ہے؟ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔ ایک آدمی بولا: میں ایک سانس میں سیر نہیں ہو پاتا۔ آپ نے فرمایا: برتن اپنے منہ سے ہٹا کر سانس لے سکتے ہو۔ اس نے کہا: اگر ہمیں اس میں کوئی ناپسندیدہ چیز دکھائی دے تو؟ انہوں نے فرمایا: تو تم وہ پانی گرادو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7209 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هِلَالٍ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، اَنْبَاَ الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي اَبُو نَهِيكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ اَخْطَبَ قَالَ: اسْتَسْقَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَكَانَتْ فِيهِ شَعْرَةٌ فَاَخَذْتُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ جَمِّلْهُ قَالَ: فَرَاَيْتُهُ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ سَنَةً وَمَا فِي رَاْسِهِ طَاقَةً بَيْضَاءَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7209 – صحيح

✧✧ حضرت عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب فرمایا، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی لایا، اس میں ایک بال تھا، میں نے وہ بال نکال دیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یوں دعا دی'' اے اللہ! اس کو حسین کردے''۔ (ابونہیک) فرماتے ہیں: میں ان کو دیکھا ہے، ان کی عمر ۹۴ سال ہوگئی تھی، اور ان کے سر ایک بال بھی سفید نہیں تھا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7210 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَنُوبٍ مِنْ مَاءٍ فَكَرَعَ فِيهِ وَهُوَ قَائِمٌ فَشَرِبَ مِنْهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7210 – علی بن عاصم واه

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پانی کا بھرا ہوا ایک ڈول پیش کیا گیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے ایک گھونٹ بھرا، اس وقت آپ کھڑے ہوئے تھے، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پی لیا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7211 - اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ لِاَنَّ ذٰلِكَ يُنْتِنُهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7211 – علی شرط مسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کے منہ سے منہ لگا کر پینے سے منع کیا، کیونکہ اس سے مشکیزہ بدبودار ہوسکتا ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7212 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ وَاَنَّ رَجُلًا بَعْدَمَا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ بِاللَّيْلِ اِلَى سِقَاءٍ فَاخْتَنَثَهُ فَخَرَجَتْ عَلَيْهِ مِنْهُ حَيَّةٌ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7212 – علی شرط البخاری

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کے ساتھ منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منع کرنے کے بعد کا واقعہ ہے کہ ایک آدمی رات کو اٹھا اور اس نے مشکیزے کو منہ لگا کر پانی پیا، تو اس مشکیزے سے سانپ نکل آیا تھا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7213 - اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ، اَنْبَاَ اَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نَهَى اَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ قَالَ اَيُّوبُ: فَاُنْبِئْتُ اَنَّ رَجُلًا شَرِبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ فَخَرَجَتْ حَيَّةٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7213 – على شرط البخاري

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کے منہ سے منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا ہے۔ ایوب کہتے ہیں: مجھے پتا چلا ہے کہ ایک آدمی نے مشکیزے کے منہ سے منہ لگا کر پیا تھا، اس میں سے سانپ نکل آیا تھا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7214 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِالْكَرِيمِ اَبُوْ هِشَامٍ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيهِ عَقِيلٍ، عَنْ وَهْبٍ، قَالَ: هٰذَا مَا سَاَلْتُ عَنْهُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ، وَاَخْبَرَنِي اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ. اَوْكِئُوا الْاَسْقِيَةَ وَغَلِّقُوا الْاَبْوَابَ اِذَا رَقَدْتُمْ بِاللَّيْلِ وَخَمِّرُوا الشَّرَابَ وَالطَّعَامَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْتِي فَاِنْ لَمْ يَجِدِ الْبَابَ مُغْلَقًا دَخَلَهُ وَاِنْ لَمْ يَجِدِ السِّقَى مُوكَئًا شَرِبَ مِنْهُ وَاِنْ وَجَدَ الْبَابَ مُغْلَقًا وَالسِّقَاءَ مُوكَئًا لَمْ يَحِلَّ وِكَاءً وَلَمْ يَفْتَحْ بَابًا مُغْلَقًا وَاِنْ لَمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ لِاِنَائِهِ مَا يُخَمِّرُهُ بِهِ فَلْيَعْرِضْ عَلَيْهِ عُودًا صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7214 – صحيح

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے "رات کو جب سونے لگو تو مشکیزے کا منہ بند کر دیا کرو، دروازے بند کر دیا کرو اور کھانے پینے کی اشیاء ڈھانپ دیا کرو، کیونکہ شیطان آتا ہے، اگر دروازہ بند نہ ہو تو وہ اندر آ جاتا ہے اور اگر مشکیزے کا منہ بند نہ ہو تو وہ اس سے پی لیتا ہے اور اگر دروازہ بند ہو اور مشکیزے کا منہ بندھا ہوا ہو تو وہ مشکیزے کا منہ نہیں کھول سکتا اور بند دروازہ نہیں کھول سکتا۔ اگر تمہیں برتن ڈھانپنے کے لئے اور کچھ نہ ملے تو (کم از کم) کوئی لکڑی ہی اس کے اوپر رکھ دو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7215 – حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ الْحَافِظُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعِيدٍ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، ثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، حَدَّثَنِي الْحُرَيْشِيُّ بْنُ الْحُرَيْثِ، حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: كُنَّا نَصَعُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَوَانٍ مُخَمَّرَةً اِنَاءٌ لِطَهُوْرِهِ وَاِنَاءٌ لِسِوَاكِهِ وَاِنَاءٌ لِشَرَابِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7215 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تین برتن ڈھانپ کر رکھتے تھے۔ ایک برتن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے لئے، ایک برتن آپ کی مسواک کے لئے اور ایک برتن آپ کے پانی پینے کے لئے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7216 - حَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ، اَنَّ خَالِدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُسَيْنٍ، حَدَّثَهُ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ، وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهُ فِي الْآخِرَةِ، وَمَنْ شَرِبَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ بِهَا فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ قَالَ: لِبَاسُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَشَرَابُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَآنِيَةُ اَهْلِ الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7216 – صحيح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا میں ریشم پہنا، وہ آخرت میں نہیں پہنے گا، اور جس نے دنیا میں شراب پی، وہ آخرت میں نہیں پیئے گا، اور جس نے دنیا میں سونے چاندی کے برتنوں میں کھایا پیا، وہ آخرت میں ان میں نہیں کھائے پیئے گا۔ پھر فرمایا: (یہ سب) جنتیوں کا لباس، جنتیوں کے مشروبات اور جنتیوں کے برتن'' (ہے)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7217 - حَدَّثَنَا اَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ. بِبَغْدَادَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الْحَارِثِيُّ. حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي اَبِي. عَنْ قَتَادَةَ. عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ دَعَا بِمَاءٍ عِنْدَ امْرَاَةٍ، فَقَالَتْ. مَا عِنْدِي مَاءٌ اِلَّا فِي قِرْبَةٍ لِي مَيْتَةٍ. قَالَ اَلَيْسَ قَدْ دَبَغْتِيهَا؟ قَالَتْ. بَلَى. قَالَ. فَاِنَّ ذَكَاتَهَا دِبَاغُهَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7217 – صحيح

حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے موقع پر ایک خاتون سے پانی مانگا، اس نے کہا: میرے پاس پانی نہیں ہے، ہاں ایک مشکیزے میں ہے اور وہ مشکیزہ مردار کی کھال کا بنا ہوا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اس کو دباغت نہیں دی (یعنی اس کو رنگا نہیں؟) اس نے کہا: جی ہاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دباغت کے عمل سے وہ پاک ہو جاتی ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7218 - اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السَّبِيعِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنْبَاَ شَيْبَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ هُوَ الْخَمْرُ يَعْنِي إِذَا انْتُبِذَا جَمِيعًا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7218 – علی شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منقع اور کھجور شراب ہے۔ یعنی جب کہ ان کا رس نچوڑ کر ان کو جوش دیا جائے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7219 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الشَّافِعِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ كُلْثُومِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ كُلْثُومِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: " نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ فِي قَبِيلَتَيْنِ مِنْ قَبَائِلِ الْاَنْصَارِ شَرِبُوا حَتّٰى إِذَا ثَمِلُوا عَبَثَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ فَلَمَّا صَحَوْا جَعَلَ الرَّجُلُ يَرَى الْاَثَرَ بِوَجْهِهِ وَبِرَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ فَيَقُولُ: فَعَلَ بِي هٰذَا اَخِي فُلَانٌ وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ بِي رَءُوفًا رَحِيمًا مَا فَعَلَ هٰذَا بِي قَالَ: وَكَانُوا اِخْوَةً لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ضَغَائِنُ فَوَقَعَتْ فِي قُلُوبِهِمُ الضَّغَائِنُ "، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ) (المائدة: 90)– اِلٰى قَوْلِهِ – (فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُونَ) (المائدة: 91) " فَقَالَ نَاسٌ مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ: هِيَ رِجْسٌ وَهِيَ فِي بَطْنِ فُلَانٍ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَفُلَانٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ "، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا) (المائدة: 93)– حَتّٰى بَلَغَ – (وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ) (آل عمران: 134)

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7219 – علی شرط مسلم

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: شراب کی حرمت دو انصار کے دو قبیلوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ انہوں نے شراب پی، جب ان کو نشہ چڑھ گیا تو ایک دوسرے پر بے ہودہ گفتگو کرنے لگے، جب ان کا نشہ اترا تو انہوں نے اپنے چہرے، اپنے سر اور داڑھیوں کو دیکھا، ان میں اس کا اثر موجود تھا، وہ ایک دوسرے پر الزام دیتے ہوئے کہنے لگے: یہ فلاں آدمی نے میرے ساتھ کیا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر اس کو میرے ساتھ کوئی ہمدردی ہوتی تو میرے ساتھ ایسا نہ کرتا۔ وہ لوگ پہلے بھائیوں کی طرح رہتے تھے، ان کے دل میں کسی قسم کی کوئی میل نہیں تھی، لیکن اس شراب کی وجہ سے ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے بارے میں میل آ گئی، تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ(المائده:90,91)

''اے ایمان والو شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ شیطان

یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوا دے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے ''(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کچھ لوگوں نے کہا: یہ تو ناپاک ہے اور فلاں آدمی جنگ بدر میں قتل ہوا ہے، اس کے پیٹ میں یہ ناپاک چیز موجود تھی، فلاں آدمی جنگ احد میں قتل ہوا ہے اس کے پیٹ میں بھی یہ موجود تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی۔

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اَحْسَنُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ

''جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ان پر کچھ گناہ نہیں جو کچھ انہوں نے چکھا جب کہ ڈریں اور ایمان رکھیں اور نیکیاں کریں پھر ڈریں اور ایمان رکھیں پھر ڈریں اور نیک رہیں اور اللہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

7220 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ، ثَنَا سُفْيَانُ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْبُوْشَنْجِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، ثَنَا وَكِيعٌ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِىْ عَبْدِالرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: " دَعَانَا رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ قَبْلَ اَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ فَتَقَدَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَصَلَّى بِهِمُ الْمَغْرِبَ فَقَرَاَ: قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ فِيهَا " فَنَزَلَتْ: (لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَاَنْتُمْ سُكَارَى) (النساء: 43) هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدِ اخْتُلِفَ فِيْهِ عَلَى عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ مِنْ ثَلَاثَةِ اَوْجُهٍ هٰذَا اَوَّلُهَا وَاَصَحُّهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7220 – صحيح

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شراب کی حرمت کا حکم نازل ہونے سے پہلے (کا واقعہ ہے کہ) ایک انصاری صحابی نے ہماری دعوت کی، (کھانا کھانے اور شراب پینے کے بعد) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نماز مغرب کی امامت کروائی، سورہ کافرون کی قراءت کی اور الفاظ آگے پیچھے ہوگئے، اس موقع یہ آیت نازل ہوئی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ

''اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ عطاء بن سائب تک یہ اسناد تین طریقوں سے پہنچی ہے، یہ مذکورہ سند ان میں سے پہلی ہے اور یہی سب سے زیادہ صحیح بھی ہے۔

دوسری اسناد یہ ہے

7221 – حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْبُوْشَنْجِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ " اَنَّهُ

كَانَ هُوَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَرَجُلٌ آخَرُ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ فَصَلَّى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَرَأَ. قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَخَلَطَ فِيهَا فَنَزَلَتْ (لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى) (النساء. 43) "

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے، حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اور ایک تیسرے آدمی نے شراب پی ہوئی تھی، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان کو نماز پڑھائی، نماز میں سورہ کافرون کی تلاوت کی، دوران تلاوت آپ بھول گئے. تب یہ آیت نازل ہوئی

يَاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوا مَا تَقُوْلُوْنَ(النساء:43)

''اے ایمان والونشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

تیسری اسناد یہ ہے

7222 - حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْبُوْشَنْجِيُّ، ثَنا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ، اَنْبَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمَنِ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ صَنَعَ طَعَامًا قَالَ: " فَدَعَا نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَرَاَ (قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ) (الكافرون: 2) وَنَحْنُ عَابِدُونَ مَا عَبَدْتُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَاَنْتُمْ سُكَارَى حَتّٰى تَعْلَمُوا مَا تَقُوْلُوْنَ) (النساء: 43) هٰذِهِ الْاَسَانِيدُ كُلُّهَا صَحِيحَةٌ وَالْحُكْمُ لِحَدِيثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ فَاِنَّهُ اَحْفَظُ مِنْ كُلِّ مَنْ رَوَاهُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ

✧✧ ابوعبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کھانا پکایا اور کچھ صحابہ کرام کو دعوت پہ بلایا، ان میں حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی تھے (کھانے سے فراغت کے بعد شراب نوشی کے بعد نماز پڑھنے لگے تو نماز کے دوران سورت کافروں کی تلاوت کی اور بھولنے کی وجہ سے الفاظ یوں ادا ہوئے)

قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ) (الكافرون: 2) وَنَحْنُ عَابِدُونَ مَا عَبَدْتُمْ

''فرمادیجئے اے کافو. میں اس کی عبادت نہیں کرتا جس کی تم کرتے ہو اور ہم اس کی عبادت کرتے ہیں جس کی تم کرتے ہو''

تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

يَاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوا مَا تَقُوْلُوْنَ(النساء:43)

''اے ایمان والونشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

۞۞ یہ تمام اسانید صحیح ہیں۔ اور یہ حکم سفیان ثوری کی حدیث کے بارے میں ہے۔ کیونکہ عطاء بن سائب کے شاگردوں میں یہ سب سے زیادہ مضبوط حافظے والے ہیں۔

7223 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوْفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنْبَاَ اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيْ مَيْسَرَةَ، عَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: "كَانَ مُنَادِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: (لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَاَنْتُمْ سُكَارَى) (النساء 43) هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7223 – صحيح

✧✧ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی جب نماز پڑھنے لگتا تو یہ اعلان کرتا ''اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ''

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7224 - اَخْبَرَنِي اَبُوْ يَحْيَى اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّمَرْقَنْدِيُّ، بِبُخَارَى، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْاِمَامُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ حَمَّادٍ، عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ ثَنَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ فَنَزَلَتْ: (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَاَنْتُمْ سُكَارَى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ) (النساء 43) اِلَى اٰخِرِ الْاٰيَةِ، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ فَتَلَاهَا عَلَيْهِ فَكَاَنَّهَا لَمْ تُوَافِقْ مِنْ عُمَرَ الَّذِي اَرَادَ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ فَنَزَلَتْ: (يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا) (البقرة: 219)، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ فَتَلَاهَا عَلَيْهِ فَكَاَنَّهَا لَمْ تُوَافِقْ مِنْ عُمَرَ الَّذِي اَرَادَ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ فَنَزَلَتْ. (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ) (المائدة 90) حَتّٰى انْتَهَى اِلَى قَوْلِهِ: (فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ) (المائدة 91) فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ فَتَلَاهَا عَلَيْهِ فَقَالَ عُمَرُ: انْتَهَيْنَا يَا رَبِّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7224 – هذا صحيح

✧✧ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دعا مانگی ''اے اللہ! ہمیں شراب سے بچا'' اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ (النساء 43)

''اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک اتنا ہوش نہ ہو کہ جو کہو اسے سمجھو''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو یہ آیت پڑھ کر سنائی۔ لیکن لگتا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جس

ارادے سے دعا مانگی تھی وہ ابھی پورا نہیں ہوا تھا، انہوں نے پھر دعا مانگی ''اے اللہ! ہمیں شراب سے دور فرما دے'' تب یہ آیت نازل ہوئی

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّ مَنٰفِعُ لِلنَّاسِ وَ اِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا

(البقرہ:219)

''تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ دنیوی نفع بھی اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور یہ آیت پڑھ کر سنائی، لیکن ابھی بھی لگتا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ارادے کے مطابق حکم نازل نہیں ہوا تھا، انہوں نے پھر دعا مانگی ''اے اللہ ہمیں شراب سے دور فرما'' تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (المائدہ:90)

''اے ایمان والو شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ''۔

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور یہ آیات پڑھ کر ان کو سنائیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ہمارے رب، ہم اس سے رک گئے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7225 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ مُوسَى، ثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: "لَمَّا نَزَلَتْ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ قَالُوا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اِخْوَانُنَا الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يَشْرَبُونَهَا؟ قَالَ: فَنَزَلَتْ: (لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوا) (المائدة: 93) اَلْآيَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7225 - صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو کچھ لوگ کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے جو بھائی شراب نوشی کے زمانے میں فوت ہوئے ان کا کیا بنے گا؟ تو یہ آیت نازل ہوئی

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اَحْسَنُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ

''جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ان پر کچھ گناہ نہیں جو کچھ انہوں نے چکھا جب کہ ڈریں اور ایمان رکھیں اور نیکیاں کریں پھر ڈریں اور ایمان رکھیں پھر ڈریں اور نیک رہیں اور اللہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7226 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَوْفِيُّ، ثَنَا اَبِى سَعْدِ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ قَالَتِ الْيَهُودُ: اَلَيْسَ اِخْوَانُكُمُ الَّذِينَ مَاتُوا كَانُوا يَشْرَبُونَهَا؟ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا) (المائدة: 93)، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قِيلَ لِي اَنْتَ مِنْهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلَى حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ مُخْتَصَرًا هٰذَا الْمَعْنَى "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7226 – صحيح

✦✦ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو یہودی کہنے لگے: تمہارے کئی بھائی جو فوت ہو گئے ہیں، کیا وہ شراب نہیں پیتے تھے؟ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ اَحْسَنُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ

''جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ان پر کچھ گناہ نہیں جو کچھ انہوں نے چکھا جب کہ ڈریں اور ایمان رکھیں اور نیکیاں کریں پھر ڈریں اور ایمان رکھیں پھر ڈریں اور نیک رہیں اور اللہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے کہا گیا ہے تم بھی ان میں سے ہو (یعنی محسنین میں سے)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ تاہم دونوں نے شعبہ کی اسی سے ملتی جلتی مختصر حدیث نقل کی ہے جو انہوں نے ابواسحاق کے واسطے سے براء سے روایت کی ہے۔

7227 – اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ الْخُلْدِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بِشْرٍ الْمَرْثَدِيُّ، ثَنَا اَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُبَارَكِيُّ، ثَنَا اَبُو شِهَابٍ الْحَنَّاطُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيُّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ مَشَى اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُهُمْ اِلَى بَعْضٍ وَقَالُوا: حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَجُعِلَتْ عِدْلًا لِلشِّرْكِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7227 – على شرط البخارى ومسلم

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو صحابہ کرام ایک دوسرے کے پاس جا کر کہنے لگے: شراب حرام کر دی گئی ہے اور اس کا گناہ شرک کے برابر قرار دیا گیا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7228 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ الْخَوْلَانِيُّ، اَنَّهُ كَانَ لَهُ عَمٌّ يَبِيعُ الْخَمْرَ وَكَانَ يَتَصَدَّقُ بِثَمَنِهِ فَنَهَيْتُهُ عَنْهَا فَلَمْ يَنْتَهِ فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَسَاَلْتُهُ عَنِ الْخَمْرِ وَثَمَنِهَا فَقَالَ: هِيَ حَرَامٌ وَثَمَنُهَا حَرَامٌ، ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ لَوْ كَانَ كِتَابٌ بَعْدَ كِتَابِكُمْ اَوْ نَبِيٌّ بَعْدَ نَبِيِّكُمْ لَاُنْزِلَ فِيكُمْ كَمَا اُنْزِلَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، وَلٰكِنْ اُخِرَ ذٰلِكَ مِنْ اَمْرِكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَعَمْرِي لَهُوَ اَشَدُّ عَلَيْكُمْ

قَالَ: ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، فَسَاَلْتُهُ عَنْ ثَمَنِ الْخَمْرِ فَقَالَ: سَاُخْبِرُكَ عَنِ الْخَمْرِ اِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَبَيْنَمَا هُوَ مُحْتَبٍ حَلَّ حَبْوَتَهُ ثُمَّ قَالَ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنَ الْخَمْرِ شَيْءٌ فَلْيُؤْذِنِّي بِهِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَاْتُونَهُ فَيَقُولُ اَحَدُهُمْ عِنْدِي رَاوِيَةُ خَمْرٍ، وَيَقُولُ الْآخَرُ عِنْدِي رَاوِيَةٌ، وَيَقُولُ الْآخَرُ عِنْدِي زِقٌّ اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَكُونَ عِنْدَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْمَعُوهُ بِبَقِيعِ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ آذِنُونِي فَفَعَلُوا ثُمَّ آذَنُوهُ قَالَ: فَقُمْتُ فَمَشَيْتُ وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلَيَّ فَلَحِقَنَا اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَخَذَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَنِي عَنْ يَسَارِهِ وَجَعَلَ اَبَا بَكْرٍ مَكَانِي ثُمَّ لَحِقَنَا عُمَرُ فَاَخَذَنِي وَجَعَلَنِي عَنْ يَسَارِهِ فَمَشَى بَيْنَهُمَا حَتّٰى اِذَا وَقَفَ عَلَى الْخَمْرِ قَالَ لِلنَّاسِ: اَتَعْرِفُونَ هٰذِهِ؟ قَالُوا: نَعَمْ يَارَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْخَمْرُ. قَالَ: صَدَقْتُمْ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَعَنَ الْخَمْرَ وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ اِلَيْهِ وَبَايِعَهَا وَمُشْتَرِيَهَا وَآكِلَ ثَمَنِهَا ثُمَّ دَعَا بِسِكِّينٍ فَقَالَ. اشْحَذُوهَا فَفَعَلُوا ثُمَّ اَخَذَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرِقُ بِهَا الزِّقَاقَ فَقَالَ النَّاسُ: اِنَّ فِي هٰذِهِ الزِّقَاقِ لَمَنْفَعَةً فَقَالَ: اَجَلْ وَلٰكِنْ اِنَّمَا اَفْعَلُ غَضَبًا لِلّٰهِ لِمَا فِيهَا مِنْ سَخَطِهِ فَقَالَ عُمَرُ: اَنَا اَكْفِيكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ. لَا وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلٰى بَعْضٍ فِي الْحَدِيثِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

✧✧ عبدالرحمن بن شریح خولانی بیان کرتے ہیں کہ ان کا چچا شراب بیچا کرتا تھا، اور اس کے منافع میں سے کچھ رقم صدقہ بھی کیا کرتا تھا، میں نے اس کو اس کام سے منع کیا لیکن وہ باز نہ آیا، میں مدینہ منورہ آیا اور حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ سے ملا، میں ان سے شراب اور اس کی کمائی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: شراب بھی حرام ہے اور اس کی کمائی بھی حرام ہے۔ پھر فرمایا: اے محمد ﷺ کے امتیو! اگر تمہاری کتاب کے بعد کوئی کتاب ہوتی یا تمہارے نبی کے بعد کوئی نبی ہوتا تو تمہارے اندر بھی اسی طرح احکام نازل ہوتے جیسے تم سے پہلے لوگوں میں نازل ہوئے، لیکن تمہارا معاملہ قیامت تک کے لئے موخر کر دیا گیا ہے (اب قیامت تک نہ کوئی اور کتاب نازل ہوگی اور نہ کوئی نبی آئے گا)، اور یہ تمہارے اوپر زیادہ سخت ہے۔

آپ فرماتے ہیں: پھر میں حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور ان سے شراب کی کمائی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں مسجد میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا، آپ چادر لپیٹے بیٹھے تھے، آپ نے

چادر کو کھولا، پھر فرمایا: جس کسی کے پاس تھوڑی سی بھی شراب ہو وہ مجھے اطلاع دے، لوگ آ آ کر بتانے لگے، کوئی کہتا: میرے پاس شراب کا ایک مٹکا ہے، دوسرا کہتا: میرے پاس بھی مٹکا ہے، کوئی کہتا: میرے پاس اتنی شراب ہے، الغرض جس کے پاس جو تھا، اس نے آ کر بتا دیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب اپنی اپنی شراب بقیع میں فلاں جگہ پر جمع کرو اور پھر مجھے بتاؤ، سب نے ایک جگہ پر شراب جمع کی اور آ کر رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی۔ راوی کہتے ہیں: میں اٹھ کر چلدیا اور رسول اللہ ﷺ میرے ساتھ ٹیک لگائے چل پڑے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ہمراہ ہو لیئے، رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے بائیں جانب کر لیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو میری جگہ کر لیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ آ گئے، انہوں نے مجھے پکڑ کر اپنے بائیں جانب کر لیا اور خود میرے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان ہو گئے، ہم چلتے چلتے اُس (جمع شدہ) شراب کے پاس جا پہنچے، حضور ﷺ نے فرمایا: تم اس چیز کو پہچانتے ہو؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ، یہ شراب ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تم سچ کہہ رہے ہو، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے شراب پر، اس کے بنانے والے پر، اس کے بنوانے والے پر، اس کے پینے والے پر، اس کے پلانے والے پر، اس کے اٹھانے والے پر، جس کی طرف اٹھائی گئی اس پر، اس کے بیچنے والے پر، اس کے خریدنے والے پر اور اس کی کمائی کھانے والے پر۔ پھر حضور ﷺ نے چھری منگوائی اور فرمایا: اس کو چیر ڈالو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو چیر دیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے پکڑ کر شراب کے برتن توڑ ڈالے، لوگوں نے کہا: یہ برتن تو کام کے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، لیکن میں نے اللہ کی رضامندی کے لئے غصے میں ایسا کیا ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ آپ کی طرف سے یہ کام میں کر دیتا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث میں بعض راویوں نے دیگر بعض کی بہ نسبت الفاظ زیادہ بیان کیئے ہیں۔

7229 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ مَالِكُ بْنُ حُسَيْنٍ الزِّيَادِيُّ، اَنَّ مَالِكَ بْنَ سَعْدٍ التُّجِيبِيَّ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: "اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْخَمْرَ وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ اِلَيْهِ وَشَارِبَهَا وَبَايِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَسَاقِيَهَا وَمُسْقَاهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7229 - صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت جبریل امین علیہ السلام آئے اور کہا: اے محمد ﷺ! اللہ تعالیٰ نے شراب پر، اس کے بنانے والے پر، اس کے بنوانے والے پر، اس کے لانے والے پر، منگوانے والے پر، پینے والے پر، پلانے والے پر، بیچنے والے پر اور خریدنے والے پر لعنت کی ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7230 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَهْلٍ زِيَادُ بْنُ الْقَطَّانِ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَقَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ فِي هٰذَا الْبَابِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7230 – غريب من حديث شعبة

✦✦ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے دنیا میں شراب نوشی کی، وہ آخرت میں شراب سے محروم رہے گا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح ہے اور شعبہ کی اسناد کے ہمراہ یہ غریب ہے۔ جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب میں عبیداللہ بن عمرو بن جریج کی نافع سے روایت کردہ حدیث نقل کی ہے

7231 - اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7231 – صحيح

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: شراب سے بچو، کیونکہ یہ ہر گناہ کی چابی ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7232 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَسَكِرَ مِنْهَا لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ اِنْ شَرِبَ مِنْهَا حَتّٰى يَسْكَرَ مِنْهَا لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ اِنْ شَرِبَهَا فَسَكِرَ مِنْهَا لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ اِنْ شَرِبَهَا الرَّابِعَةَ فَسَكِرَ مِنْهَا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُسْقِيَهُ مِنْ عَيْنِ الْخَبَالِ قِيْلَ: وَمَا عَيْنُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: صَدِيْدُ اَهْلِ النَّارِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7232 – صحيح

✦✦ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے شراب کا نشہ کیا، چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی، اگر دوبارہ وہ شراب کا نشہ کرے تو پھر چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی، پھر اگر

شراب کا نشہ کرے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی، اگر پھر چوتھی مرتبہ بھی شراب کا نشہ کرے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اس کو عین الخبال سے پلائے۔ پوچھا گیا کہ ''عین الخبال'' کیا ہے؟ تو فرمایا: دوزخیوں کی پیپ۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7233 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَنْبَاَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ، حَدَّثَهُ اَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ سَكَرًا مَرَّةً وَاحِدَةً فَكَاَنَّمَا كَانَتْ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا فَسُلِبَهَا، وَمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ سَكَرًا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى اَنْ يُسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ قِيلَ: وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: عُصَارَةُ اَهْلِ جَهَنَّمَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7233 – سمعه ابن وهب عنه وهو غريب جدا

✧ ✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے شراب کے نشے کی وجہ سے ایک نماز چھوڑی، گویا کہ اس کے پاس دنیا ومافیہا سب کچھ تھا جو اس سے چھین لیا گیا ہے۔ اور جس نے شراب کے نشے کی بناء پر چار نمازیں چھوڑ دیں اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ وہ اس کو ''طینۃ الخبال'' پلائے۔ پوچھا گیا: ''طینۃ الخبال'' کیا ہے؟ فرمایا: دوزخیوں کا پسینہ۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7234 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: قَرَاْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ، عَنْ اَبِي جَرِيرٍ، اَنَّ اَبَا بُرْدَةَ، حَدَّثَهُ عَنْ حَدِيثِ اَبِي مُوسَى، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ وَمَنْ مَاتَ مُدْمِنَ الْخَمْرِ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ نَهْرِ الْغُوطَةِ " قِيلَ: وَمَا نَهْرُ الْغُوطَةِ؟ قَالَ: نَهْرٌ يَخْرُجُ مِنْ فُرُوجِ الْمُومِسَاتِ يُؤْذِي اَهْلَ النَّارِ رِيحُ فُرُوجِهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7234 – صحيح

✧ ✧ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی جنت میں نہیں جائیں گے۔ شراب نوشی کرنے والا، قطع رحمی کرنے والا، جادوگر کی تصدیق کرنے والا۔ اور جو شخص شراب نوشی کی حالت میں (توبہ کئے بغیر) مرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو ''نہر غوطہ'' سے پلائے گا۔ پوچھا گیا: ''نہر غوطہ'' کیا چیز ہے؟ فرمایا: ایک نہر ہے جو زنا کار عورتوں کی شرمگاہوں سے نکلتی ہے، ان کی شرمگاہوں کی بدبو دوزخیوں کو بھی تکلیف دیتی ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7235 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي اَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ الْاَعْرَجِ، اَنَّهُ سَمِعَ سَالِمًا، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ " ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: عَاقٌّ وَالِدَيْهِ وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ وَمَنَّانٌ بِمَا اَعْطَى هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7235 – صحيح

✧✧ حضرت سالم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان پر نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

- ماں باپ کا نافرمان۔
- شراب نوشی کرنے والا۔
- کچھ دے کر احسان جتانے والا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7236 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَنْبَاَ الدَّرَاوَرْدِيُّ، حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ، وَعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَنَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسُوا بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا اَعْظَمَ الْكَبَائِرِ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ فِيهَا عِلْمٌ يَنْتَهُونَ اِلَيْهِ فَاَرْسَلُونِي اِلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَسْاَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَنِي اَنَّ اَعْظَمَ الْكَبَائِرِ شُرْبُ الْخَمْرِ فَاَتَيْتُهُمْ فَاَخْبَرْتُهُمْ فَاَنْكَرُوا ذٰلِكَ وَوَثَبُوا اِلَيْهِ جَمِيعًا حَتّٰى اَتَوْهُ فِي دَارِهِ فَاَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ مَلِكًا مِنْ مُلُوكِ بَنِي اِسْرَائِيلَ اَخَذَ رَجُلًا فَخَيَّرَهُ بَيْنَ اَنْ يَشْرَبَ الْخَمْرَ اَوْ يَقْتُلَ نَفْسًا اَوْ يَزْنِيَ اَوْ يَاْكُلَ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ اَوْ يَقْتُلُوهُ اِنْ اَبَى فَاخْتَارَ اَنْ يَشْرَبَ الْخَمْرَ وَاَنَّهُ لَمَّا شَرِبَهَا لَمْ يَمْتَنِعْ مِنْ شَيْءٍ اَرَادُوهُ مِنْهُ وَاَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا مُجِيبًا: مَا مِنْ اَحَدٍ يَشْرَبُهَا فَيَقْبَلَ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةً اَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَلَا يَمُوتُ وَفِي مَثَانَتِهِ مِنْهَا شَيْءٌ اِلَّا حُرِّمَتْ عَلَيْهِ بِهَا الْجَنَّةُ، فَاِنْ مَاتَ فِي اَرْبَعِينَ لَيْلَةً مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7236 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ظاہری وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور کچھ دیگر صحابہ کرام بیٹھے تھے اور اس موضوع پر بات کر رہے تھے کہ کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا کونسا ہے۔ ان کے پاس اتنا علم نہ تھا کہ وہ کسی نتیجے تک پہنچ سکتے، انہوں نے اس بابت دریافت کرنے کے لئے مجھے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا، انہوں نے بتایا کہ سب سے بڑا گناہ ''شراب نوشی'' ہے۔ میں واپس ان کے پاس آیا اور بتایا

(کہ سب سے بڑا گناہ شراب نوشی ہے) وہ لوگ یہ بات نہ مانے اور سب لوگ بھاگتے ہوئے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے گھر آ گئے، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل کے ایک باشاہ نے ایک آدمی کو پکڑا اور اس کا اختیار دیا کہ شراب پئے یا قتل کرے، یا زنا کرے، یا خنزیر کا گوشت کھائے، ورنہ وہ اس کو قتل کروا دے گا۔ اس آدمی نے شراب کو اختیار کیا، جب اس نے شراب پی لی تو پھر وہ کسی بھی گناہ سے نہ بچ سکا جس میں وہ لوگ اس کو پھنسانا چاہتے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: جو شخص شراب پیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن کی عبادت قبول نہیں کرتا، اور مرتے وقت جس کے پیٹ میں شراب ہوگی، اس پر جنت حرام ہے۔ اور اگر وہ (شراب پینے کے بعد) چالیس دن کے اندر اندر مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7237 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ مُسْلِمٍ، اَنَّ اَبَا مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيَّ حَجَّ فَدَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَتْ تَسْاَلُهُ عَنِ الشَّامِ وَعَنْ بَرْدِهَا فَجَعَلَ يُخْبِرُهَا فَقَالَتْ: كَيْفَ يَصْبِرُونَ عَلَى بَرْدِهَا؟ قَالَ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ اِنَّهُمْ يَشْرَبُونَ شَرَابًا لَهُمْ يُقَالُ لَهُ الطِّلَا . قَالَتْ: صَدَقَ اللهُ وَبَلَّغَ حُبِّي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اِنَّ نَاسًا مِنْ اُمَّتِي يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7237 - علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ محمد بن عبداللہ بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ ابو مسلم خولانی حج پر گئے اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، ام المومنین ان سے شام کے حالات اور وہاں کے موسم کے بارے میں پوچھنے لگ گئیں، اور وہ اُمّ المومنین کو وہاں کے حالات بتاتے رہے، اُمّ المومنین نے کہا: وہ لوگ وہاں کی سردی کیسے برداشت کرتے ہیں؟ ابو مسلم خولانی نے کہا: اے اُمّ المومنین! وہ لوگ طلاء نامی شراب پیتے ہیں۔ ام المومنین نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا: میرے محبوب نے ہم تک پہنچایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو شراب کا نام بدل کر اسے پئیں گے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7238 - اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنْبَاَ يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ السَّعْدِيُّ، ثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ اَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مَرْيَمَ بِنْتِ طَارِقٍ امْرَاَةٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَتْ: كُنْتُ فِي نِسْوَةٍ مِنَ النِّسَاءِ الْمُهَاجِرَاتِ حَجَجْنَا فَدَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ، اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَجَعَلَ النِّسَاءُ يَسْاَلْنَهَا عَنِ الظُّرُوفِ. فَقَالَتْ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اِنَّكُنَّ لَتَذْكُرْنَ ظُرُوفًا مَا كَانَ كَثِيرٌ مِنْهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّقِينَ اللهَ وَاجْتَنِبْنَ مَا يُسْكِرُكُنَّ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ

مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَإِنْ اَسْكَرَ مَاءُ حِبِّهَا فَلْتَجْتَنِبَنَّهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7238 – صحيح

✧✧ مریم بنت طارق فرماتی ہیں: میں ہجرت کرنے والی خواتین کے ہمراہ حج کرنے گئی، ہم اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں، عورتیں ان سے برتنوں وغیرہ کے بارے میں پوچھنے لگ گئیں، اُمّ المومنین نے فرمایا: اے خواتین! تم ایسے برتنوں کا ذکر کررہی ہو، جن میں سے اکثر ایسے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہیں تھے۔ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہو اور نشہ آور چیز سے بچو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے" ہر نشہ آور چیز حرام ہے، اگر تمہیں تمہارے مٹکے کا پانی نشہ دے تو اس سے بھی بچو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7239 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، ثَنَا اَبِى، وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، قَالَا: ثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِى حَبِيْبٍ، اَنَّ خَالِدَ بْنَ كَثِيْرٍ الْهَمْدَانِيَّ، حَدَّثَهُ اَنَّ السَّرِيَّ بْنَ اِسْمَاعِيلَ الْكُوْفِيَّ، حَدَّثَهُ اَنَّ الشَّعْبِيَّ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَمِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا وَمِنَ الزَّبِيْبِ خَمْرًا وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا وَاَنَا اَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ اٰخِرُ كِتَابِ الْاَشْرِبَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7239 – السرى تركوه

✧✧ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گندم کی بھی شراب ہوتی ہے، جو کی شراب ہوتی ہے، منقع کی شراب بنتی ہے، کھجوروں کی شراب بنتی ہے اور شہد کی بھی شراب بنتی ہے۔ میں تمہیں ہر نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ

نیکی اور بھلائی کے احکام

7240 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دَرَسْتَوَيْهِ الْفَارِسِيُّ، ثَنَا اَبُوْ يُوسُفَ يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ الْحَلَبِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ، قَالَ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَوَّلِ مَا بُعِثَ وَهُوَ بِمَكَّةَ وَهُوَ حِينَئِذٍ مُسْتَخْفٍ فَقُلْتُ: مَا اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا نَبِيٌّ قُلْتُ: وَمَا النَّبِيُّ؟ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ قُلْتُ: بِمَا اَرْسَلَكَ؟ قَالَ: بِاَنْ يُعْبَدَ اللّٰهُ وَتُكْسَرَ الْاَوْثَانُ وَتُوصَلَ الْاَرْحَامُ بِالْبِرِّ وَالصِّلَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7240 - علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے اعلان نبوت کے بالکل اوائل میں جب آپ مکہ مکرمہ میں تھے، میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، ان دنوں آپ ﷺ خفیہ تبلیغ فرماتے تھے، میں نے حضور ﷺ سے پوچھا: آپ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نبی ہوں، میں نے کہا: نبی کیا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا رسول ہوتا ہے، میں نے پوچھا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو کیا پیغام دے کر بھیجا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ اللہ کی عبادت کی جائے، بتوں کو توڑ دیا جائے، رشتہ داروں کے ساتھ نیکی اور صلہ رحمی کا سلوک کیا جائے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7241 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ الشَّجَرِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِي، عَنْ عَبْدِبْنِ يَحْيٰى، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ خَرَجَ وَابْنُ خَالَتِهِ مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ حَتّٰى قَدِمَا مَكَّةَ فَلَمَّا هَبَطَا مِنَ الثَّنِيَّةِ رَاَيَا رَجُلًا تَحْتَ شَجَرَةٍ - قَالَ: وَهٰذَا قَبْلَ خُرُوجِ السِّتَّةِ الْاَنْصَارِيِّينَ - قَالَ: فَلَمَّا رَاَيْنَاهُ كَلَّمْنَاهُ فَقُلْنَا: نَاْتِي هٰذَا الرَّجُلَ نَسْتَوْدِعُهُ حَتّٰى نَطُوفَ بِالْبَيْتِ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ تَسْلِيمَ الْجَاهِلِيَّةِ فَرَدَّ عَلَيْنَا بِسَلَامِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ، وَقَدْ سَمِعْنَا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَرْنَا فَقُلْنَا: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: انْزِلُوا فَنَزَلْنَا فَقُلْنَا: اَيْنَ الرَّجُلُ الَّذِي يَدَّعِي وَيَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ؟ فَقَالَ: اَنَا فَقُلْتُ: فَاعْرِضْ عَلَيَّ فَعَرَضَ عَلَيْنَا الْاِسْلَامَ وَقَالَ: مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ وَالْجِبَالَ؟ قُلْنَا: خَلَقَهُنَّ اللّٰهُ. قَالَ:

فَمَنْ خَلَقَكُمْ؟ قُلْنَا: اللّٰهُ. قَالَ: فَمَنْ عَمِلَ هٰذِهِ الْاَصْنَامَ الَّتِي تَعْبُدُونَهَا؟ قُلْنَا: نَحْنُ. قَالَ: فَالْخَالِقُ اَحَقُّ بِالْعِبَادَةِ اَمِ الْمَخْلُوْقِ فَاَنْتُمْ اَحَقُّ اَنْ تَعْبُدَكُمْ وَاَنْتُمْ عَمِلْتُمُوهَا وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَعْبُدُوهُ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْتُمُوهُ وَاَنَا اَدْعُو اِلٰى عِبَادَةِ اللّٰهِ وَشَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ وَصِلَةِ الرَّحِمِ وَتَرْكِ الْعُدْوَانِ بِغَصْبِ النَّاسِ قُلْنَا: لَا وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ الَّذِي تَدْعُو اِلَيْهِ بَاطِلًا لَكَانَ مِنْ مَعَالِي الْاُمُوْرِ وَمَحَاسِنِ الْاَخْلَاقِ فَاَمْسِكْ رَاحِلَتَنَا حَتّٰى نَاْتِيَ بِالْبَيْتِ فَجَلَسَ عِنْدَهُ مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ قَالَ: فَجِئْتُ الْبَيْتَ فَطُفْتُ وَاَخْرَجْتُ سَبْعَةَ اَقْدَاحٍ فَجَعَلْتُ لَهُ مِنْهَا قَدَحًا فَاسْتَقْبَلْتُ الْبَيْتَ فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مَا يَدْعُو اِلَيْهِ مُحَمَّدٌ حَقًّا فَاَخْرِجْ قَدَحَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَضَرَبْتُ بِهَا فَخَرَجَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَصَحَّتْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيَّ وَقَالُوا: مَجْنُوْنٌ رَجُلٌ صَبَاَ. قُلْتُ: بَلْ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ، ثُمَّ جِئْتُ اِلٰى اَعْلٰى مَكَّةَ فَلَمَّا رَآنِي مُعَاذٌ قَالَ: لَقَدْ جَاءَ رِفَاعَةُ بِوَجْهٍ مَا ذَهَبَ بِمِثْلِهِ فَجِئْتُ وَآمَنْتُ وَعَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْرَةَ يُوْسُفَ، وَاقْرَاْ بِسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ثُمَّ خَرَجْنَا رَاجِعِيْنَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا كُنَّا بِالْعَقِيْقِ قَالَ مُعَاذٌ: اِنِّي لَمْ اَطْرُقْ اَهْلِي لَيْلًا قَطُّ فَبِتْ بِنَا حَتّٰى نُصْبِحَ فَقُلْتُ: اَبِيْتُ وَمَعِي مَا مَعِي مِنَ الْخَبَرِ مَا كُنْتُ لِاَفْعَلَ، وَكَانَ رِفَاعَةُ اِذَا خَرَجَ سَفَرًا ثُمَّ قَدِمَ عَرَضَ قَوْمُهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7241 – يحيی الشجری صاحب مناکير

✧✧ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے ہیں۔ آپ اوران کے خالہ زاد بھائی معاذ بن عفراء نکلے اور مکہ مکرمہ میں آ گئے، جب یہ لوگ ثنیہ پہاڑی سے نیچے اترے تو انہوں نے ایک آدمی کو درخت کے نیچے دیکھا، راوی کہتے ہیں: یہ واقعہ ۶ انصاریوں کے نکلنے سے پہلے کا ہے، آپ فرماتے ہیں: جب ہم نے اس آدمی کو دیکھا تو ہم نے (آپس میں) گفتگو کی اور ہم نے فیصلہ کیا کہ ہم اس آدمی کے پاس جاتے ہیں اوراپنا سامان اس کے پاس رکھوا کر بیت اللہ کا طواف کر آتے ہیں، ہم اس کے پاس گئے، جاہلیت کے رواج کے مطابق اس کو سلام کیا، اس نے اسلام کے طریقے کے مطابق ہمیں سلام کا جواب دیا، ہم نبی کے بارے میں سن تو چکے تھے لیکن ابھی تک تسلیم نہیں کیا تھا۔ ہم نے اس سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ اس نے کہا: نیچے اتر آؤ (تسلی سے بات کرتے ہیں) ہم نے پوچھا: وہ آدمی کہاں ہے جو نبوت کا دعویدار ہے، اور جو عجیب عجیب باتیں کرتا ہے؟ اُس نے کہا: وہ میں ہی ہوں۔ میں نے کہا: آپ مجھ پر اسلام پیش کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر اسلام پیش کیا اور فرمایا: زمین، آسمان اور پہاڑوں کو کس نے بنایا ہے؟ ہم نے کہا: اللہ تعالیٰ نے۔ اُس نے پوچھا: تمہیں کس نے پیدا کیا ہے؟ ہم نے کہا: اللہ تعالیٰ نے۔ اُس نے کہا: یہ بت کس نے بنائے ہیں جن کی تم عبادت کرتے ہو؟ ہم نے کہا: ہم نے خود ہی بنائے ہیں۔ اُس نے کہا: پیدا کرنے والا عبادت کا زیادہ حقدار ہے یا پیدا ہونے والا؟ تب تو تم اس بات کے زیادہ حقدار ہو کہ تمہاری عبادت کی جائے کیونکہ تم بتوں کے پیدا کرنے والے ہو، اور جس چیز کو تم نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے اس کی بہ نسبت اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ تم اُس کی عبادت کرو۔ میں تمہیں اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ تم

صرف اللہ کی عبادت کرو، اور گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، اور یہ بھی گواہی دو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ صلہ رحمی کرو، لوگوں کے ساتھ غصہ کی وجہ سے دشمنی چھوڑ دو۔ ہم نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! اگر تمہاری دعوت باطل بھی ہوئی تو (کوئی بات نہیں) اس طرح حسن سلوک سے پیش آنا بڑے اخلاق کی بات ہے۔ آپ ہماری سواری کا خیال کریں، ہم طواف کر کے آتے ہیں، معاذ بن عفراء اس کے پاس بیٹھ گئے اور میں نے جا کر بیت اللہ کا طواف کیا۔ میں نے ۷ تیر نکالے، ان میں سے ایک تیر میں نے اُس لئے مقرر کر دیا، پھر میں بیت اللہ کی جانب متوجہ ہوا، اور دعا مانگی "اے اللہ! محمد جس چیز کی طرف بلاتا ہے، اگر وہ حق ہے تو ساتوں مرتبہ اُسی کا تیر نکلے، پھر میں نے سات مرتبہ پانسہ ڈالا، ہر مرتبہ اسی کا تیر نکلا، میں نے چیخ کر کہا:

اشهد ان لااله الا الله وان محمد عبده ورسوله

میری یہ بات سن کر لوگ میرے ارد گرد جمع ہو گئے اور کہنے لگے: یہ مجنون آدمی ہے، اپنے دین سے منحرف ہو گیا ہے، میں نے کہا: (مجنون نہیں ہے) بلکہ یہ مومن شخص ہے۔ پھر میں مکہ کے بالائی علاقے میں آ گیا، جب معاذ نے مجھے دیکھا تو کہنے لگے: رفاعہ چہرے کی وہ نورانیت لے کر آ رہا ہے جو جاتے وقت اس کے چہرے پر نہیں تھی۔ میں آیا، اور اسلام قبول کیا، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سورہ یوسف، اور اقراء بسم ربك الذی خلق پڑھائی۔ پھر ہم لوگ مدینہ کی جانب واپسی کے لئے نکلے، جب ہم مقام عقیق میں پہنچے تو معاذ نے کہا: میں کبھی بھی رات کے وقت اپنے گھر نہیں گیا، اس لئے تم رات میرے ساتھ یہیں گزارو، میں نے کہا: میرے پاس ایک ایسی خبر ہے کہ میں رات اس طرح گزار ہی نہیں سکتا، حضرت رفاعہ کی عادت تھی کہ جب سفر سے واپس آتے تو ان کا قبیلہ ان کا استقبال کیا کرتا تھا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7242 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ مَلَّاسٍ النُّمَيْرِيُّ، ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، وَثَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، وَمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالُوا: ثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبَرُّ؟ قَالَ: اُمَّكَ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: اُمَّكَ قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: اَبَاكَ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ عَلٰى شَرْطِهِمَا فِي حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ جَدِّهِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَبَرُّ؟ قَالَ: اُمَّكَ قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: اُمَّكَ قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: اُمَّكَ قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى: ثُمَّ وَجَدْنَا لِهٰذَا الْحَدِيثِ شواهدَ فَمِنْهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7242 – صحيح

✧✧ بہز بن حکیم اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں (فرماتے ہیں کہ) میں نے پوچھا: یارسول

اللہ ﷺ میری خدمت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: تیری ماں۔ میں نے پوچھا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ماں۔ میں نے پوچھا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ۔ میں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو زیادہ قریبی رشتہ دار ہو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔ حکیم بن معاویہ نے اپنے والد سے، انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے (اور یہ روایت شیخین کے معیار کے مطابق صحیح ہے) فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میں کس کی خدمت کروں؟ فرمایا: اپنی ماں کی۔ میں نے پوچھا: پھر کس کی؟ فرمایا: اپنی ماں کی۔ میں نے پوچھا: پھر کس کی؟ اپنی ماں کی۔ میں نے پوچھا: پھر کس کی: فرمایا: اپنے باپ کی، پھر جو زیادہ قریبی رشتہ دار ہو۔

امام حاکم کہتے ہیں: اس حدیث کے ہمیں شواہد بھی مل گئے۔ ان میں سے ایک درج ذیل ہے

7243 – مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ خِدَاشِ بْنِ سَلَامَةَ، رَجُلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُوصِي امْرَاً بِاُمِّهِ اُوصِي امْرَاً بِاُمِّهِ وَاُوصِي امْرَاً بِاَبِيْهِ وَاُوصِي امْرَاً بِمَوْلَاهُ الَّذِي يَلِيهِ وَاِنْ كَانَ عَلَيْهِ فِيْهِ اَذًى يُؤْذِيهِ وَمِنْهَا "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7243 – له شواهد

✧✧ خداش بن سلامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں آدمی کو اس کی ماں کی خدمت کی تاکید کرتا ہوں، میں آدمی کو اس کی ماں کی خدمت کی تاکید کرتا ہوں، میں آدمی کو اس کے باپ کی خدمت کی تاکید کرتا ہوں، میں آدمی کو اس کے غلام کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کرتا ہوں، اگرچہ اس کو ان معاملات میں تکلیف ہی اٹھانی پڑے۔

دوسری شاہد حدیث یہ ہے

7244 – مَا حَدَّثَنِيْ اَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكُونِيِّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ غَنَّامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِي، ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، ثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ اَبِيْ عُتْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ اَعْظَمُ حَقًّا عَلَى الْمَرْاَةِ؟ قَالَ: زَوْجُهَا قُلْتُ: فَاَيُّ النَّاسِ اَعْظَمُ حَقًّا عَلَى الرَّجُلِ؟ قَالَ: اُمُّهُ وَمِنْهَا "

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں عرض کی: یارسول اللہ ﷺ عورت پر کس کی خدمت کرنے کا سب سے زیادہ حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے شوہر کی۔ میں نے پوچھا: مرد پر سب سے زیادہ کس کی خدمت کرنے کا حق ہے؟ فرمایا: اپنی ماں کی۔

تیسری شاہد حدیث یہ ہے

7245 – مَا اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ، اَنْبَاَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، اَنْبَاَ

الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ، عَنْ أَبِي رِمْثَةَ، قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: بَرَّ أُمَّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ وَمِنْهَا"

✧✧ حضرت ابورمثہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اپنی ماں کے ساتھ، اپنے باپ کے ساتھ، اپنی بہن کے ساتھ، اپنے بھائی کے ساتھ حسن سلوک کر (اور رشتہ داری کے قرب کے مراتب کا لحاظ کرتے ہوئے) جو زیادہ قریبی ہو، وہ زیادہ حسن سلوک کا مستحق ہے۔

چوتھی شاہد حدیث یہ ہے

7246 – مَا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُوصِيكُمْ بِالْأَقْرَبِ فَالْأَقْرَبِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ أَحَدُ أَئِمَّةِ أَهْلِ الشَّامِ إِنَّمَا نَقَمَ عَلَيْهِ سُوءُ الْحِفْظِ فَقَطْ. وَمِنْهَا"

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7246 – إنما نقم على إسماعيل سوء الحفظ فقط

✧✧ مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ جو زیادہ قریبی رشتہ دار ہو، اس کے ساتھ اتنا زیادہ حسن سلوک کرو۔

❁❁ اسماعیل بن عیاش اہل شام کے ائمہ میں سے ہیں، ان کے اوپر سوء حفظ کا الزام ہے۔

پانچویں شاہد حدیث یہ ہے

7247 – مَا أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّغَانِيُّ، بِمَكَّةَ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَنْبَأَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنْبَأَ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نِمْتُ فَرَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَسَمِعْتُ صَوْتَ قَارِءٍ يَقْرَأُ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانَ" فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَلِكَ الْبِرُّ وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِأُمِّهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهَذِهِ السِّيَاقَةِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُهُ قَالُوا فِيهِ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ النَّوْمَ وَلَا بِرَّ أُمِّهِ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7247 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سویا تو میں نے خود کو خواب میں جنت میں دیکھا، میں نے ایک قاری کی آواز سنی، میں نے پوچھا: وہ کون ہے؟ فرشتوں نے بتایا کہ وہ "حارثہ بن نعمان" ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خدمت کا یہی صلہ ملا کرتا ہے، وہ اپنی ماں کی بہت خدمت کیا کرتا تھا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ

نقل نہیں کیا۔

❁❁ ابن عیینہ اور دیگر محدثین نے یہی حدیث روایت کی ہے، انہوں نے یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنت میں داخل ہوئے، اس میں انہوں نے یہ خواب کا ذکر نہیں کی اور نہ ہی ماں کی خدمت کا ذکر ہے۔

7248 - حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ الْمُجَوِّزُ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ، اَنَّ جَاهِمَةَ، اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّيْ اَرَدْتُ اَنْ اَغْزُوَ وَجِئْتُ اَسْتَشِيْرُكَ فَقَالَ: اَلَكَ وَالِدَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: اذْهَبْ فَالْزَمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلَيْهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7248 - صحيح

✧✧ حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میں جہاد میں جانا چاہتا ہوں، میں آپ کے پاس اس بابت مشورہ لینے کے لئے آیا ہوں، حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تیری والدہ حیات ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جا، جا کر ان کی خدمت میں لگ جا، کیونکہ جنت ماں کے قدموں میں ملتی ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7249 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رِضَا الرَّبِّ فِيْ رِضَا الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7249 - على شرط مسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رضا، والد کی رضا میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی، والد کی ناراضگی میں ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7250 - اَخْبَرَنِيْ اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَنْطَرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْقَاضِيْ، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، وَاَبُوْ حُذَيْفَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّيْ جِئْتُ اُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَتَرَكْتُ اَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ، قَالَ: فَارْجِعْ

اِلَيْهِمَا فَاَضْحِكْهُمَا كَمَا اَبْكَيْتَهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7250 – صحیح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کی: میں آپ کے پاس ہجرت پر بیعت کرنے کے لئے آیا ہوں اور میں اپنے ماں باپ کو روتے ہوئے چھوڑ کر آ گیا ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو واپس لوٹ جا، اور جیسے تو نے ان کو رلایا ہے اسی طرح ان کو خوش کر۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7251 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ بِشْرُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمَنِ، قَالَ: تَزَوَّجَ رَجُلٌ فَكَرِهَتْ اُمُّهُ ذٰلِكَ فَجَاءَ يَسْاَلُ اَبَا الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ: طَلِّقِ الْمَرْاَةَ وَاَطِعْ اُمَّكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الْوَالِدَةُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاَضِعْ ذٰلِكَ اَوِ احْفَظْهُ رَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، مُفَسَّرًا بِالشَّرْحِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7251 – صحیح

✧✧ ابوعبدالرحمٰن فرماتے ہیں: ایک آدمی کی شادی ہوئی، لیکن اس کی والدہ کو یہ شادی پسند نہ تھی، وہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس مسئلہ پوچھنے کے لئے گیا، حضرت ابوالدرداء نے فرمایا: اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور اپنی ماں کی فرمانبرداری کر کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "والدہ جنت کا درمیانی دروازہ ہے، چاہے تو اس کو ضائع کر لے اور چاہے تو اس کی حفاظت کر لے"

❀❀ شعبہ نے عطاء بن سائب سے یہ حدیث تفصیل کے ساتھ روایت کی ہے۔

7252 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمَنِ، اَنَّ رَجُلًا اَمَرَهُ اَبَوَاهُ اَوْ اَحَدُهُمَا اَنْ يُطَلِّقَ امْرَاَتَهُ فَجَعَلَ اَلْفَ مُحَرَّرٍ اَوْ مِائَةَ مُحَرَّرٍ وَمَا لَهُ هَدْيًا اِنْ فَعَلَ فَاَتَى اَبَا الدَّرْدَاءِ ، فَذَكَرَ اَنَّهُ صَلَّى الضُّحٰى ثُمَّ سَاَلَهُ فَقَالَ: اَوْفِ بِنَذْرِكَ وَبَرَّ وَالِدَيْكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَى الْبَابِ اَوِ اتْرُكْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7252 – صحیح

✧✧ ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں: ایک آدمی کو اس کے ماں باپ نے یا ان میں سے کسی ایک نے حکم دیا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے، اور کہا کہ اگر وہ اس کو طلاق دے گا تو اس کو ایک ہزار یا ایک سو غلام اور بہت سارا مال ہدیہ دیا جائے گا۔ وہ شخص حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس مسئلہ پوچھنے کے لئے آیا، انہوں نے کہا: انہوں نے چاشت کی نماز پڑھ کر ان سے مسئلہ پوچھا: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی قسم کو پورا کر اور اپنے ماں باپ کی بات مان۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے

ہوئے سنا ہے کہ ''والد جنت کا درمیانی دروازہ ہے چاہے تو اس کی حفاظت کر لے یا چھوڑ دے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7253 - اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنِي خَالِي الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كَانَتْ تَحْتِي امْرَاَةٌ تُعْجِبُنِي وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا فَقَالَ لِي: طَلِّقْهَا فَاَبَيْتُ فَاَتَى عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ امْرَاَةً قَدْ كَرِهْتُهَا فَاَمَرْتُهُ اَنْ يُطَلِّقَهَا فَاَبَى فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلِّقِ امْرَاَتَكَ وَاَطِعْ اَبَاكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَطَلَّقْتُهَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7253 - علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک عورت میرے نکاح میں تھی، مجھے اس سے بہت پیار تھا، جبکہ میرے والد محترم حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو بہت ناپسند کرتے تھے، والد صاحب نے مجھے فرمایا: تو اس کو طلاق دے دے۔ میں نے انکار کر دیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن عمر کے پاس ایک عورت ہے (جو کہ اس کی بیوی ہے) وہ مجھے اچھی نہیں لگتی، میں نے اُسے طلاق دینے کو کہا تو عبداللہ نے انکار کر دیا۔ (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور اپنے والد کی اطاعت کر۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: میں نے اس کو طلاق دے دی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7254 - حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اِسْحَاقَ الْحُلْوَانِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ هَانِئٍ، مَوْلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، اَنَّ عَلِيًّا، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا هَانِئُ مَاذَا يَقُولُ النَّاسُ؟ قَالَ: يَزْعُمُونَ اَنَّ عِنْدَكَ عِلْمًا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُظْهِرُهُ، قَالَ: دُونَ النَّاسِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: اَرِنِي السَّيْفَ فَاَعْطَيْتُهُ السَّيْفَ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ صَحِيفَةً فِيهَا كِتَابٌ، قَالَ: هٰذَا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَمَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ الْعَاقَّ لِوَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مُنْتَقِصَ مَنَارِ الْاَرْضِ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7254 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت ہانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ہانی! لوگ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: لوگ سمجھتے ہیں کہ آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیا ہوا علم ہے جس کو آپ ظاہر نہیں کرتے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبھی لوگ کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے میری تلوار دو،

میں نے ان کو تلوار دی، آپ نے اس میں سے ایک صحیفہ نکالا جس کے اندر کوئی تحریر موجود تھی۔ پھر فرمایا: یہ ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اس شخص پر جو ذبح کے وقت جانور پر غیر اللہ کا نام لے، اور جو اپنے موالی کو چھوڑ کر دوسروں کو والی بنائے، اور اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ماں باپ کے نافرمان پر اور اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اس پر جو زمین کی حدود کو توڑے۔

7255 – اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ بِالرَّيِّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُهُ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ: اِنِّي جِئْتُ اُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَتَرَكْتُ اَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ، فَقَالَ: ارْجِعْ اِلَيْهِمَا فَاَضْحِكْهُمَا كَمَا اَبْكَيْتَهُمَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں ہجرت پر بیعت کرنے کے لئے آیا اور کہا: میں آپ کی خدمت میں ہجرت پر بیعت کرنے کے لئے آیا ہوں۔ اور اپنے ماں باپ کو روتا ہوا چھوڑ آیا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تو واپس چلا جا، اور جیسے ان کو رلایا ہے ویسے ہی ان کو ہنسا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7256 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ، قَالَا: ثَنَا السَّرِيُّ، عَنْ خُزَيْمَةَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْضَرُوا الْمِنْبَرَ فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقَى دَرَجَةً قَالَ: آمِينَ، فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ قَالَ: آمِينَ فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ قَالَ: آمِينَ، فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا: يَارَسُولَ اللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ قَالَ: "اِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَرَضَ لِي فَقَالَ: بُعْدًا لِمَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ قُلْتُ: آمِينَ، فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّانِيَةَ قَالَ: بُعْدًا لِمَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ قُلْتُ: آمِينَ، فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّالِثَةَ قَالَ: بُعْدًا لِمَنْ اَدْرَكَ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ عِنْدَهُ اَوْ اَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قُلْتُ: آمِينَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7256 – صحيح

✧✧ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: منبر کے پاس جمع ہو جاؤ، ہم لوگ جمع ہو گئے، جب رسول اللہ ﷺ منبر کی ایک سیڑھی پر چڑھے تو کہا: آمین۔ جب دوسری سیڑھی پر چڑھے تو کہا: آمین۔ اور جب تیسری سیڑھی پر چڑھے پھر کہا: آمین۔ جب آپ ﷺ منبر شریف سے نیچے اترے تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ہم نے آج آپ سے ایسی بات سنی ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں سنی، (اس کی کیا وجہ ہے؟) حضور ﷺ نے فرمایا: بے شک جبریل امین علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے کہا: اللہ کرے کہ (جنت سے) دور رہے ایسا شخص جو رمضان کا مہینہ پائے اور اپنی

مغفرت نہ کرواسکے، میں نے کہا: آمین۔ جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل نے کہا: اللہ کرے کہ (وہ شخص جنت سے) دور رہے جس کے پاس آپ کا نام لیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے، میں نے کہا: آمین۔ جب میں تیسری سیڑھی پر چڑھا جو جبریل نے کہا: اللہ کرے کہ وہ شخص (جنت سے) دور رہے جس نے اپنے ماں باپ دونوں کو یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کے عالم میں پایا اور وہ ان کو جنت میں داخل نہ کرواسکیں۔ (یعنی یہ شخص ان کی خدمت کر کے جنت کا مستحق نہ ہوا) میں نے کہا: آمین۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7257 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ طُوبَى لَهُ زَادَ اللّٰهُ فِي عُمْرِهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7257 – صحيح

✧✧ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کیا اس کو خوشخبری ہو، اللہ تعالیٰ اُس کی عمر لمبی فرمائے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7258 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الصَّرَّافُ، قَالَا: ثَنَا سُوَيْدٌ اَبُو حَاتِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عِفُّوا عَنْ نِسَاءِ النَّاسِ تَعِفَّ نِسَاؤُكُمْ وَبَرُّوا آبَاءَكُمْ تَبَرَّكُمْ اَبْنَاؤُكُمْ وَمَنْ اَتَاهُ اَخُوهُ مُتَنَصِّلًا فَلْيَقْبَلْ ذٰلِكَ مِنْهُ مُحِقًّا كَانَ اَوْ مُبْطِلًا فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ لَمْ يَرِدْ عَلَيَّ الْحَوْضَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7258 – بل سويد ضعيف

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی عورتوں کو پاکدامن رکھو، (بدلے میں) تمہاری عورتوں کو پاکدامن رکھا جائے گا، تم اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرو، تمہاری اولادیں تمہارے ساتھ حسن سلوک کریں گی، جس شخص کے پاس اس کا بھائی لاچار ہو کر آئے، اس کو چاہئے کہ اپنے بھائی کی بات کو مانے خواہ حق پر ہو یا ناحق ہو۔ اگر وہ ایسا نہیں کرے گا تو میرے حوض کوثر پر مجھ سے نہیں مل سکے گا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7259 – حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْاَسَدِيُّ الْحَافِظُ، وَعَبْدَانُ بْنُ يَزِيدَ الدَّقَّاقُ الْهَمْدَانِيَّانِ، بِهَمْدَانَ قَالَا: ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دِيزِيلَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ قُتَيْبَةَ الرِّفَاعِيُّ، ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَرُّوا آبَاءَ كُمْ تَبَرَّكُمْ اَبْنَاؤُكُمْ وَعِفُّوا عَنْ نِسَاءِ النَّاسِ تَعِفَّ نِسَاؤُكُمْ وَمَنْ تُنُصِّلَ اِلَيْهِ فَلَمْ يَقْبَلْ لَمْ يَرِدْ عَلَيَّ الْحَوْضَ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرو، تمہارے اولادیں تمہاری خدمت کریں گی، لوگوں کی عورتوں کو پاکدامن رکھو، تمہاری عورتوں کو پاکدامن رکھا جائے گا اور جس شخص کے پاس کوئی شخص معذرت کرتے ہوئے آیا، لیکن اس نے قبول نہ کیا۔ وہ میرے پاس میرے حوض پر نہیں آئے گا۔

7260 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بِنِ دِيْنَارٍ الْعَدْلُ، وَاَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُفِيْدُ، قَالَا: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِيْلِ بْنِ سُلَيْمَانَ، ح وَاَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيْمٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَخْبَرَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اُسَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عُبَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا اُسَيْدٍ مَالِكَ بْنَ رَبِيْعَةَ السَّاعِدِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ سَلَمَةَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ اَبَوَيَّ شَيْءٌ اَبَرُّهُمَا بِهٖ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمَا؟ قَالَ: نَعَمْ، الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَاِنْفَاذُ عُهُوْدِهِمَا وَاِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّذِيْ لَا رَحِمَ لَكَ اِلَّا مِنْ قِبَلِهِمَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7260 – صحيح)

✧✧ ابواسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں موجود تھے کہ بنی سلمہ کا ایک آدمی آیا اور عرض کرنے لگا: یارسول اللہ ﷺ کیا ماں باپ کی وفات کے بعد بھی کسی طریقے سے میں ان کی خدمت کرسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ ان کی نماز جنازہ پڑھو، ان کے لئے مغفرت کی دعا کرو، ان کے کئے ہوئے وعدوں کو پورا کرو، اور ان کے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7261 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الزَّاهِدُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ جُنَيْدٍ، ثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا كَثِيْرًا فَهَلْ لِيْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: اَلَكَ وَالِدَانِ؟ قَالَ: لَا . قَالَ: فَلَكَ خَالَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَبَرَّهَا اِذًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7261 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ ﷺ میں نے بہت گناہ کئے ہیں، کیا میرے لئے توبہ کی کوئی صورت ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تیرے ماں باپ

حیات ہیں؟ اس نے کہا: نہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تیری خالہ ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جا اپنی خالہ کی خدمت کر۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس نقل نہیں کیا۔

7262 – اَخْبَرَنِی عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: قَدِمَتِ امْرَاَةٌ مِنْ اَهْلِ دُومَةِ الْجَنْدَلِ عَلَیَّ جَاءَ تْ تَبْتَغِی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهِ حَدَاثَةَ ذٰلِكَ تَسْاَلُهُ عَنْ شَیْءٍ دَخَلَتْ فِیهِ مِنْ اَمْرِ السَّحَرَةِ لَمْ تَعْمَلْ بِهِ . قَالَتْ عَائِشَةُ لِعُرْوَةَ: "یَا ابْنَ اُخْتِی فَرَاَیْتُهَا تَبْكِی حِینَ لَمْ تَجِدْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَیَشْفِیهَا حَتّٰی اِنِّی لَاَرْحَمُهَا وَهِیَ تَقُوْلُ: اِنِّی لَاَخَافُ اَنْ اَكُونَ قَدْ هَلَكْتُ كَانَ لِی زَوْجٌ فَغَابَ عَنِّی فَدَخَلَتْ عَلَیَّ عَجُوزٌ فَشَكَوْتُ اِلَیْهَا فَقَالَتْ: اِنْ فَعَلْتِ مَا آمُرُكِ فَلَعَلَّهُ یَاْتِیكِ فَلَمَّا اَنْ كَانَ اللَّیْلُ جَاءَ تْنِی بِكَلْبَیْنِ اَسْوَدَیْنِ فَرَكِبْتُ اَحَدَهُمَا وَرَكِبَتِ الْآخَرَ فَلَمْ یَكُنْ مُكْثِی حَتّٰی وَقَفْنَا بِبَابِلَ فَاِذَا اَنَا بِرَجُلَیْنِ مُعَلَّقَیْنِ بِاَرْجُلِهِمَا فَقَالَا: مَا جَاءَ بِكِ؟ فَقُلْتُ: اَتَعَلَّمُ السِّحْرَ . فَقَالَا: اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرِی وَارْجِعِی فَاَبَیْتُ وَقُلْتُ: لَا، قَالَا: فَاذْهَبِی اِلٰی ذٰلِكَ التَّنُّورِ فَبُولِی فِیهِ فَذَهَبْتُ وَفَزِعْتُ فَلَمْ اَفْعَلْ فَرَجَعْتُ اِلَیْهِمَا فَقَالَا لِی: فَعَلْتِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ . قَالَا: هَلْ رَاَیْتِ شَیْئًا؟ فَقُلْتُ: لَمْ اَرَ شَیْئًا. فَقَالَا: لَمْ تَفْعَلِی ارْجِعِی اِلٰی بِلَادِكِ وَلَا تَكْفُرِی فَاَبَیْتُ فَقَالَا: اذْهَبِی اِلٰی ذٰلِكَ التَّنُّورِ فَبُولِی فِیهِ فَذَهَبْتُ فَاقْشَعَرَّ جِلْدِی وَخِفْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ اِلَیْهِمَا فَقَالَا: مَا رَاَیْتِ؟ فَقُلْتُ: لَمْ اَرَ شَیْئًا . فَقَالَا: كَذَبْتِ لَمْ تَفْعَلِی ارْجِعِی اِلٰی بِلَادِكِ وَلَا تَكْفُرِی فَاِنَّكِ عَلٰی رَاْسِ اَمْرِكِ فَاَبَیْتُ فَقَالَا: اذْهَبِی اِلٰی ذٰلِكَ التَّنُّورِ فَبُولِی فِیهِ فَذَهَبْتُ فَبُلْتُ فِیهِ فَرَاَیْتُ فَارِسًا مُتَقَنِّعًا بِحَدِیدٍ خَرَجَ مِنِّی حَتّٰی ذَهَبَ فِی السَّمَاءِ فَغَابَ عَنِّی حَتّٰی مَا اُرَاهُ فَاَتَیْتُهُمَا فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ، فَقَالَا: فَمَا رَاَیْتِ؟ قُلْتُ: رَاَیْتُ فَارِسًا مُتَقَنِّعًا بِحَدِیدٍ خَرَجَ مِنِّی فَذَهَبَ فِی السَّمَاءِ فَغَابَ عَنِّی حَتّٰی مَا اَرٰی شَیْئًا. قَالَا: صَدَقْتِ ذٰلِكَ اِیمَانُكِ خَرَجَ مِنْكِ اذْهَبِی، فَقُلْتُ لِلْمَرْاَةِ: وَاللّٰهِ مَا اَعْلَمُ شَیْئًا وَمَا قَالَا لِی شَیْئًا فَقَالَا: بَلٰی اِنْ تُرِیدِینَ شَیْئًا اِلَّا كَانَ خُذِی هٰذَا الْقَمْحَ فَابْذُرِی فَبَذَرْتُ فَقُلْتُ: اطْلُعِی فَطَلَعَتْ وَقُلْتُ: اَحْقِلِی فَحَقَلَتْ ثُمَّ قُلْتُ: اَفْرِخِی فَاَفْرَخَتْ ثُمَّ قُلْتُ: اِیبَسِی فَیَبِسَتْ ثُمَّ قُلْتُ: اطْحَنِی فَطَحَنَتْ ثُمَّ قُلْتُ: اخْبِزِی فَخَبَزَتْ، فَلَمَّا رَاَیْتُ اَنِّی لَا اُرِیدُ شَیْئًا اِلَّا كَانَ سَقَطَ فِی یَدِی وَنَدِمْتُ، وَاللّٰهِ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِینَ مَا فَعَلْتُ شَیْئًا قَطُّ وَلَا اَفْعَلُهُ اَبَدًا، فَسَاَلَتْ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَاثَةَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ یَوْمَئِذٍ مُتَوَافِرُونَ فَمَا دَرَوْا مَا یَقُوْلُوْنَ لَهَا وَكُلُّهُمْ هَابَ وَخَافَ اَنْ یُفْتِیَهَا بِمَا لَا یَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهُمْ قَالُوا: لَوْ كَانَ اَبَوَاكِ حَیَّیْنِ اَوْ اَحَدُهُمَا لَكَانَا یَكْفِیَانِكِ هٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ وَالْغَرَضُ فِی اِخْرَاجِهِ فِی هٰذَا الْمَوْضِعِ اِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ حِدْثَانُ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْاَبَوَیْنِ یَكْفِیَانِهَا

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)7262 – صحیح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کا واقعہ ہے کہ دومۃ الجندل کی ایک خاتون حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لئے میرے پاس آئی، اس پر جادو کے کچھ اثرات تھے اور وہ اسی بارے میں آپ سے پوچھنے آئی تھی، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عروہ سے کہا: اے میرے بھانجے! جب اس کو معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو حیات نہیں ہیں جہاں سے اس کو شفا ملنا تھی، اس وقت اس کے رونے کی کیفیت کو میں نے دیکھا ہے، مجھے اس پر بہت رحم آرہا تھا، وہ کہہ رہی تھی: مجھے خدشہ ہے کہ میں ہلاک ہوگئی ہوں، میرا شوہر کافی عرصہ سے غائب تھا، ایک بوڑھی خاتون میرے پاس آئی تو میں نے اس کو اپنی پریشانی بتائی، اس نے کہا: اگر تم میری بات مانو گی تو تیرا شوہر واپس آجائے گا۔ (اس وقت تو وہ خاتون چلی گئی) اور رات کے وقت دوبارہ آ گئی وہ اپنے ساتھ کالے رنگ کے دو کتے لے کر آئی، ایک پر میں سوار ہوگئی اور دوسرے پر وہ۔ یہ کتے چلتے چلتے بابل میں پہنچ گئے، وہاں دو آدمی الٹے لٹکائے ہوئے تھے، وہ پوچھنے لگے: تم کیا کرنے آئی ہو؟ میں نے کہا: جادو سیکھنے کے لئے، انہوں نے کہا: ہم تو آزمائش ہیں، تم کفر مت کرو، اور واپس چلی جاؤ، میں نہ مانی، انہوں نے کہا: ٹھیک ہے، اُس تنور کے پاس جاؤ اور اس میں پیشاب کر کے آؤ، میں وہاں گئی، مجھے ڈر لگنے لگا، میں گھبرا کر واپس آ گئی، انہوں نے پوچھا: تو نے پیشاب کر دیا؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے پوچھا: تجھے کوئی چیز دکھائی دی ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے کہا: تو نے پیشاب ہی نہیں کیا۔ تو واپس اپنے وطن چلی جا اور کفر مت کر۔ لیکن میں پھر نہ مانی، انہوں نے پھر کہا: کہ اُس تنور میں پیشاب کر کے آؤ، میں پھر گئی، لیکن خوف کی وجہ سے میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے، (اب بھی میں پیشاب کئے بغیر) واپس چلی گئی۔ انہوں نے پوچھا: تو نے کچھ دیکھا؟ میں نے کہا: میں نے تو کچھ نہیں دیکھا، انہوں نے کہا: تو جھوٹ بول رہی ہے، تو نے پیشاب نہیں کیا، تو اپنے وطن واپس چلی جا اور کفر مت کر۔ یہ تیرے بس کی بات نہیں ہے۔ میں پھر نہ مانی، انہوں نے کہا: جا اُس تنور میں پیشاب کر کے آ، میں گئی اور اس کنویں میں پیشاب کر دیا۔ میں نے دیکھا کہ لوہے میں لپٹا ہوا ایک گھڑ سوار شخص میرے اندر سے نکلا اور آسمانوں کی جانب پرواز کر گیا اور میری نگاہوں سے اوجھل ہوگیا، میں لوٹ کر ان لوگوں کے پاس آئی، اور ان کو بتایا کہ میں نے پیشاب کر دیا ہے، انہوں نے پوچھا: تو پھر تو نے کیا دیکھا؟ میں نے کہا: میں نے لوہے میں ڈوبا ہوا، ایک گھڑ سوار دیکھا ہے، جو میرے اندر سے نکلا ہے اور آسمانوں کی طرف جا کر غائب ہوگیا، انہوں نے کہا: اب تو سچ کہہ رہی ہے۔ وہ تیرا ایمان تھا جو تجھ سے روانہ ہوگیا، اب تو چلی جا، میں نے اس عورت سے کہا: اللہ کی قسم! مجھے کسی چیز کا پتا نہیں چلا اور نہ ہی انہوں نے مجھے کچھ بتایا ہے۔ ان لوگوں نے کہا: کیوں نہیں؟ اب تو جو چاہے گی، وہی ہوگا، (تجربے کے طور پر) یہ گندم کا دانہ لے اور اس کو کاشت کر دے، میں نے اس کو کاشت کیا اور اس کو کہا: اُگ۔ تو وہ اگ آیا، میں نے کہا: بالی نکال، اس نے بالی نکال لیا، میں نے کہا: بڑا ہو جا، وہ بڑا ہو گیا، میں نے کہا: پھل نکال، اس نے پھل نکال لئے، میں نے کہا: پھل بڑھا، اس نے پھل بڑھا دیئے، میں نے کہا: پک جا، وہ پک گئے، میں نے کہا: آٹا بن جا، وہ آٹا بن گیا، میں نے کہا: روٹی بن جا، تو وہ روٹی بن گئی، پھر جب میں نے دیکھا کہ میں جس چیز کا ارادہ کرتی ہوں وہ ہو جاتی ہے، تو میں بہت نادم ہوئی۔ اللہ کی قسم! اے اُمّ المومنین! میں نے اس میں سے کچھ بھی نہیں کیا اور نہ کبھی کروں گی، میں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے

رسول اللہ ﷺ کی وفات کے واقعہ کے بارے میں پوچھا، اس وقت صحابہ کرام کی تعداد بہت زیادہ تھی، لیکن کسی کو سمجھ نہ آئی کہ وہ میرے معاملے میں کیا فتویٰ دیں۔ اور وہ لوگ بغیر علم کے فتویٰ دینے سے بہت گھبراتے تھے، البتہ انہوں نے یہ کہا کہ اگر تیرے ماں باپ یا ان دونوں میں سے کوئی ایک زندہ ہوتا تو تیرا مسئلہ حل ہو جاتا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس نقل نہیں کیا۔

(امام حاکم کہتے ہیں) اس حدیث کو اس مقام پر ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت صحابہ کرام کا اس بات پر اجماع تھا کہ اس خاتون کو اس کے ماں باپ کافی تھے۔

7263 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، الْعَدْلُ – رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَىٰ – وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِيُّ، قَالَا: ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ، ثَنَا بَكَّارُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: كُلُّ الذُّنُوبِ يُؤَخِّرُ اللّٰهُ مَا شَاءَ مِنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ اِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُعَجِّلُهُ لِصَاحِبِهِ فِي الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7263 – بكار بن عبد العزيز ضعيف

✧✧ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر گناہ (کی سزا کو) قیامت تک کے لئے موخر کیا جا سکتا ہے لیکن ماں باپ کے نافرمان کی سزا اس کے مرنے سے پہلے ہی شروع ہو جاتی ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7264 – حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: " كَانُوا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يُرَخِّصُوا لِاَنْسَابِهِمْ وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ فَنَزَلَتْ: (لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ) (البقرة: 272)– حَتّٰى بَلَغَ – (وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهِ عَلِيمٌ) (البقرة: 273) فَرُخِّصَ لَهُمْ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7264 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کو اپنے غیر مسلم رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک ناگوار گزرتا تھا، تب یہ آیت نازل ہوئی

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ(البقرہ:272)

''انہیں راہ دینا تمہارے ذمہ لازم نہیں ہاں اللہ راہ دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور تم جو اچھی چیز دو تو تمہارا ہی بھلا ہے اور تمہیں خرچ کرنا مناسب نہیں مگر اللہ کی مرضی چاہنے کے لئے اور جو مال دو تمہیں پورا ملے گا اور نقصان نہ دیئے

جاؤ گے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

چنانچہ اس آیت کی وجہ سے ان کو (اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کی) رخصت دے دی گئی۔

7265 - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اَنَا الرَّحْمٰنُ وَهِيَ الرَّحِمُ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ رُوِيَ بِاَسَانِيدَ وَاضِحَةٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، وَعَائِشَةَ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7265 – علی شرط مسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں رحمٰن ہوں، اور اس سے مراد ''رحم'' ہے۔ جس نے اس کو ملایا، میں اس کو ملاؤں گا، اور جس نے اسے توڑا، میں اُسے توڑ دوں گا۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمہما اللہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اسی حدیث کو واضح اسانید کے ہمراہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، سعید بن زید بن عمرو بن نفیل، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا گیا ہے۔

اَمَّا حَدِيثُ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث درج ذیل ہے

7266 - فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، اَنْبَاَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، وَاَخْبَرَنِي اَبُو مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجِعَانِيُّ، قَالَا: ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ، ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي الْحُسَيْنِ، ثَنَا نَوْفَلُ بْنُ مُسَاحِقٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الرَّحِمُ شَجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7266 – صحيح

سعید بن زید بن عمرو بن نفیل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''رحم'' اللہ تعالیٰ کا ''شجنہ'' (ٹہنی) ہے، جس نے اس کو ملایا، اللہ تعالیٰ اس کو ملائے گا اور جس نے اس کو توڑا، اللہ تعالیٰ اُس کو توڑے گا۔

اَمَّا حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث درج ذیل ہے

7267 - فَحَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَ هِشَامُ

الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنُ اَبِى كَثِيرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ، اَنَّ اَبَاهُ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَهُوَ مَرِيضٌ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: وَصَلَتْكَ رَحِمٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اَنَا الرَّحْمَنُ وَهِيَ الرَّحِمُ شَقَقْتُ لَهَا اسْمًا مِنَ اسْمِي فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ وَمَنْ بَتَّهَا اَبُتُّهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7267 – صحيح

✧✧ ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد محترم حضرت عبدالرحمن بن عوف کی عیادت کرنے کے لئے گئے، تو عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں ''رحمن'' ہوں، اور یہ ''رحم'' (رشتہ داریاں) ہیں۔ میں نے اسی سے اپنا نام نکالا ہے، لہٰذا جس نے اس (رشتہ داری) کو ملایا میں اس سے ملوں گا اور جس نے اس (رشتہ داری) کو توڑا میں اس کو (خود سے) دور کردوں گا۔

7268 – وَاَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَا مَعْمَرٌ، اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، اَنَّ رَدَّادَ اللَّيْثِيَّ، اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: اَنَا الرَّحْمَنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِي فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ هٰذَا اَبُوْ رَدَّادٍ اللَّيْثِيُّ قَدْ اَضَافَ فِيهِ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ، وَمُحَمَّدَ بْنَ اَبِي عَتِيقٍ، وَشُعَيْبَ بْنَ اَبِي حَمْزَةَ، وَسُفْيَانَ بْنَ حُسَيْنٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7268 – صحيح

✧✧ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں ''رحمن'' ہوں، میں نے ''رحم'' کو پیدا کیا، اور اپنے نام سے اُس کا نام رکھا، لہٰذا جس نے اس کو ملایا، میں اس سے ملوں گا، اور جس نے اس کو توڑا، میں اس کو (اپنی رحمت سے) دور کردوں گا۔

✿✿ یہ ابوردادلیثی ہیں، انہوں نے اس اسناد میں سفیان بن عیینہ کا، محمد بن ابی عتیق کا، شعیب بن ابی حمزہ کا اور سفیان بن حسین کا اضافہ کیا ہے

اَمَّا حَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ

ابن عیینہ سے مروی حدیث

7269 – فَحَدَّثَنَاهُ الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ. وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، قَالَا: ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: اشْتَكَى اَبُو الرَّدَّادِ فَجَاءَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَائِدًا فَقَالَ: خَيْرُهُمْ وَاَوْصَلُهُمْ مَا عَلِمْتُ اَبَا مُحَمَّدٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اَنَا اللّٰهُ وَاَنَا الرَّحْمَنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِي فَمَنْ وَصَلَهَا

وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي)7269 - صحيح

✧✧ حضرت ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ ابوالرداد بیمار ہوگئے، حضرت عبدالرحمٰن ان کی عیادت کے لئے آئے، ابوالرداد نے کہا: اے ابومحمد! سب سے بہتر اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا کون ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''میں اللہ ہوں اور میں رحمٰن ہوں، میں نے اُس (رحم یعنی رشتہ داری) کے لئے اپنے نام سے نام رکھا، لہٰذا جس نے اس کو ملایا، میں اس سے ملوں گا، اور جس نے اس کو کاٹا، میں اس کو (جنت کے راستے سے) کاٹوں گا۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عَتِيقٍ

محمد بن ابی عتیق رضی اللہ عنہ کی حدیث

7270 - فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، وَالْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَا: ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِیْ اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِیْ اَخِیْ اَبُوْ بَكْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، اَنَّ اَبَا رَدَّادٍ اللَّيْثِیَّ، اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: " قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: اَنَا الرَّحْمَنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِی فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا اَبَتُّهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي)7270 - صحيح

✧✧ حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں: ابورداد لیثی سے مروی ہے، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں رحمٰن ہوں، میں نے ''رحم'' کو پیدا کیا ہے، اور اس کے لئے اپنے نام سے نام رکھا ہے، جس نے اس کو ملایا، میں اس سے ملوں گا اور جس نے اس کو توڑا، میں اس کو (اپنی رحمت سے) الگ کردوں گا۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ شُعَيْبِ بْنِ اَبِیْ حَمْزَةَ

شعیب ابن ابی حمزہ سے مروی حدیث

7271 - فَاَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ النَّحْوِیُّ، بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ. ثَنَا شُعَيْبٌ، ح وَثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، وَاللَّفْظُ لَهُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِیٍّ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ، اَنَّ اَبَا الرَّدَّادِ اللَّيْثِیَّ، اَخْبَرَهُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، يَذْكُرُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: " قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: اَنَا الرَّحْمَنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِی فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7271 – صحيح

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں ''رحمٰن'' ہوں، میں نے ''رحم'' (رشتہ داری) کو پیدا کیا اور اپنے نام سے اس کا نام رکھا، لہٰذا جس نے اس کو ملایا، میں اس کو ملاؤں گا اور جس نے اس کو توڑا، میں اس کو توڑوں گا۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ

حضرت سفیان بن حسین سے مروی حدیث

7272 – فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَ سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، قَالَ: عَادَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، اَبَا الرَّدَّادِ اللَّيْثِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: اَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا شُعْبَةً مِنِ اسْمِي فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ رَجَعْتُ اِلٰى ذِكْرِ الصَّحَابَةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7272 – صحيح

✧✧ سفیان بن حسین اپنی سند کے ہمراہ حضرت ابوردادلیثی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں ''رحمٰن'' ہوں، میں نے ''رحم'' کو پیدا کیا، اور اپنے نام سے اس کا نام رکھا، لہٰذا جس نے اس کو ملایا، میں اُس کو ملاؤں گا اور جس نے اس کو توڑا، میں اس کو توڑوں گا۔

اب ہم ذکر صحابہ کی جانب لوٹ کر آتے ہیں۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث

7273 – فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ، ثَنَا اَبُوْ عِصْمَةَ سَهْلُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي مُزَرِّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرَّحِمُ شَجْنَةٌ مِنَ اللّٰهِ – اَرَادَ شَجْنَةً مِنَ اسْمِ اللّٰهِ الِاسْمُ الَّذِي هُوَ الرَّحْمٰنُ – مَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7273 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''رحم'' اللہ تعالیٰ کے نام ''رحمٰن'' کی ایک شاخ ہے جس نے اس کو ملایا، اللہ تعالیٰ اس کو ملائے گا اور جس نے اس کو توڑا، اللہ تعالیٰ اس کو توڑے گا۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث

7274 – فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، وَاَبُو الْحَسَنِ الْعَنَزِيُّ، قَالَا: ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي قَابُوسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ارْحَمُوا اَهْلَ الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ اَهْلُ السَّمَاءِ الرَّحِمُ شَجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى: وَهٰذِهِ الْاَحَادِيثُ كُلُّهَا صَحِيحَةٌ وَاِنَّمَا اسْتَقْصَيْتُ فِي اَسَانِيدِهَا بِذِكْرِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لِئَلَّا يَتَوَهَّمَ مُتَوَهِّمٌ اَنَّ الشَّيْخَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمْ يُهْمِلَا الْاَحَادِيثَ الصَّحِيحَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7274 – صحيح

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحم کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے، تم زمین والوں پر رحم کرو، تم پر آسمان والا رحم کرے گا۔ رحم، رحمٰن کی ایک شاخ ہے، جس نے اس کو ملایا، اللہ تعالیٰ اُس کو ملاتا ہے اور جس نے اس کو توڑا، اللہ تعالیٰ اُس کو توڑتا ہے۔

امام حاکم کہتے ہیں: یہ تمام احادیث صحیح ہیں، میں نے بہت محنت اور کوشش کرکے صحابہ کرام کے اسمائے گرامی کے ساتھ اس کی سند بیان کی ہے تاکہ یہ ثابت ہو جائے کہ شیخین رحمہما اللہ نے واقعہ بہت ساری صحیح احادیث کو چھوڑا ہے۔

7275 – اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَاضِي، ثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ، وَاَبُو حُذَيْفَةَ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ حَمْرَاءَ فِي

7274: الجامع للترمذی - ابواب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في رحمة المسلمين حديث 1896 مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الادب ما ذكر في الرحمة من الثواب - حديث 24835 مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما - حديث: 6322 مسند عبد الله بن المبارك - من الفتن حديث: 273 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب السير باب ما على الوالي من امر الجيش - حديث: 16648 مسند الحميدي - احاديث عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنه حديث: 574 المعجم الاوسط للطبراني - باب العين من اسمه مقدام - حديث: 9188

7275: صحيح ابن حبان - كتاب السير باب الغنائم وقسمتها - ذكر الإخبار عما يجب على المسلمين استعماله عند فتوح الدنيا عليهم حديث: 4878 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الزينة اتخاذ القباب الحمر - حديث: 9494 مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه - حديث: 3688 مسند الطيالسي - ما اسند عبد الله بن مسعود رضي الله عنه حديث: 331 البحر الزخار مسند البزار - سماك بن حرب حديث: 1768 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجمعة باب ما يستدل به على ان عدد الاربعين له تاثير فيما - حديث: 5237

نَحْوٍ مِنْ اَرْبَعِيْنَ رَجُلًا فَقَالَ: اِنَّهُ مَفْتُوحٌ لَكُمْ وَاَنْتُمْ مَنْصُوْرُوْنَ مُصِيبُوْنَ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَامُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ وَمَثَلُ الَّذِى يُعِيْنُ قَوْمَهُ عَلٰى غَيْرِ الْحَقِّ كَمَثَلِ الْبَعِيْرِ يَتَرَدّٰى فَهُوَ يَمُدُّ بِذَنَبِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7275 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت چالیس صحابہ کرام کے ہمراہ چمڑے کے سرخ رنگ کے خیمے میں موجود تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تمہیں فتوحات نصیب ہونگی، تم مدد کئے جاؤ گے، (بہت مال ودولت) پاؤ گے، جو شخص وہ زمانہ پائے، اس کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے، اور بھلائی کا حکم کرے، برائی سے منع کرے، صلہ رحمی کرے، اور جو شخص ظلم کے معاملے میں اپنی قوم سے تعاون کرتا ہے وہ اس اونٹ کی طرح ہے جو گر پڑے، تو اس کو دم سے پکڑ کر کھینچا جاتا ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7276 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْمُبَارَكِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مَسْمُوْلٍ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُخَوَّلٍ النَّهْدِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، سَمِعَ اَبَاهُ، يَقُوْلُ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِي . قَالَ: اَقِمِ الصَّلَاةَ وَاَدِّ الزَّكَاةَ وَصُمْ رَمَضَانَ وَحُجَّ الْبَيْتَ وَاعْتَمِرْ وَبَرَّ وَالِدَيْكَ وَصِلْ رَحِمَكَ وَاَقْرِ الضَّيْفَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَزُلْ مَعَ الْحَقِّ حَيْثُ زَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ بِشُيُوْخِ الْيَمَنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7276 – ابن مسمول ضعيف

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی وصیت فرمائیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز قائم کرو، زکاۃ ادا کرو، رمضان المبارک کے روزے رکھو، بیت اللہ کا حج اور عمرہ کرو، اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرو، صلہ رحمی کرو، اور مہمانوں کی خدمت کرو، بھلائی کا حکم دو، برائی سے منع کرو، ہمیشہ اہل حق کا ساتھ دو۔

۞۞ اس کی سند میں یمن کے شیوخ کے اسمائے گرامی موجود ہیں، اور یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7277 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْحَارِثِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ عَوْفٍ، وَاَبُو الْحَسَنِ بْنِ يَعْقُوْبَ الْعَدْلِ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَاَ عَوْفُ بْنُ اَبِي جَمِيْلَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَّامٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَفَلَ النَّاسُ اِلَيْهِ وَقِيْلَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِاَنْظُرَ اِلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَبَنْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ

كَذَّابٍ فَكَانَ اَوَّلُ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ اَنْ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جب آپ کا دیدار کرلیتا ہوں تو میرے دل کو قرار آ جاتا ہے، میری آنکھیں ٹھنڈی ہوجاتی ہیں، آپ مجھے ہر چیز کے بارے میں بتایئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز پانی سے بنائی گئی ہے۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: مجھے کوئی ایسا کام بتادیجئے کہ اگر میں اس پر عمل کروں تو جنت میں جاؤں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سلام کو عام کرو، کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو، رات کے جس پہر میں لوگ سو رہے ہوتے ہیں، اس وقت عبادت کیا کرو، پھر تم سلامتی کے ساتھ جنت میں چلے جاؤ گے۔

۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7278 – اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي مَيْمُوْنَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اِذَا رَاَيْتُكَ طَابَتْ نَفْسِي وَقَرَّتْ عَيْنِي فَاَنْبِئْنِي عَنْ كُلِّ شَيْءٍ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ خُلِقَ مِنْ مَاءٍ قَالَ: قُلْتُ: اَنْبِئْنِي عَنْ اَمْرٍ اِذَا عَمِلْتُ بِهِ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ: اَفْشِ السَّلَامَ وَاَطْعِمِ الطَّعَامَ وَصِلِ الْاَرْحَامَ وَقُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ ثُمَّ ادْخُلِ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7278 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تورات میں لکھا ہوا ہے" جو شخص اپنی عمر لمبی اور رزق وسیع کرنا چاہتا ہے، اس کو چاہئے کہ وہ رشتہ داروں سے تعلقات قائم رکھے۔

۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ البتہ دونوں نے یونس کی زہری کے واسطے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث نقل کی ہے۔

7279 – حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ فِرَاسٍ الْفَقِيْهُ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ مَنْ سَرَّهُ اَنْ تَطُوْلَ حَيَاتُهُ وَيُزَادَ فِي رِزْقِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ

7277: الجامع للترمذي - ابواب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه - باب' حديث: 2469' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب ما جاء في قيام الليل - حديث: 1330' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الادب' ما قالوا في البر وصلة الرحم - حديث: 24867' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب صلاة التطوع - باب الترغيب في قيام الليل' حديث: 4315' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث عبد الله بن سلام - حديث: 23176' مسند عبد بن حميد - عبد الله بن سلام' حديث: 497' المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 5514' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' ومما اسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - زرارة بن اوفى ' حديث: 13805'

صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ إِنَّمَا اتَّفَقَا عَلَى حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7279 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تورات میں لکھا ہوا ہے'' جو شخص اپنی عمر میں اضافہ اور رزق میں فراخی چاہتا ہے، اس کو صلہ رحمی کرنی چاہیے۔

7280 – فَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْعَشْرِيُّ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي مَهْدِيُّ بْنُ أَبِي مَهْدِيٍّ الْمَكِّيُّ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ الصَّنْعَانِيُّ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَمُدَّ اللّٰهُ فِي عُمْرِهِ وَيُوَسِّعَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيَدْفَعَ عَنْهُ مِيتَةَ السُّوءِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7280 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ کرے، اور اس کے رزق میں وسعت کرے اور اس کو بری موت سے بچائے، اس کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور صلہ رحمی کیا کرے۔

7281 – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الصَّرَارِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَجَلِهِ وَيُوَسَّعَ عَلَيْهِ فِي رِزْقِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ مَوْقُوفٌ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7281 – موقوف

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص موت میں آسانی اور رزق میں وسعت چاہتا ہے، اس کو صلہ رحمی کرنی چاہیے۔ (یہ حدیث موقوف ہے)

7282 – أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ الْبَصْرِيُّ، ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الرَّمْلِيُّ وَهُوَ ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ، ثَنَا أَبُو خَالِدٍ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ الْأَحْمَرُ، حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ لَيُعَمِّرُ بِالْقَوْمِ الزَّمَانَ وَيُكْثِرُ لَهُمُ الْأَمْوَالَ وَمَا نَظَرَ إِلَيْهِمْ مُنْذُ خَلَقَهُمْ بُغْضًا لَهُمْ قَالُوا: كَيْفَ ذٰلِكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِصِلَتِهِمْ لِأَرْحَامِهِمْ قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى: عِمْرَانُ الرَّمْلِيُّ مِنْ زُهَّادِ الْمُسْلِمِينَ وَعُبَّادِهِمْ كَانَ حَفِظَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي

7280:المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمه إسحاق - حديث:3082

7281:مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلی الله عليه' حديث: 2608'مسند ابی يعلی الموصلی - شهر بن حوشب ' حديث:6483' المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمه احمد - حديث:249

خَالِدِ الْاَحْمَرِ فَاِنَّهُ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

(التعليق - من تلخيص الذهبي)7282 - تفرد به عمران بن موسى الرملي وإن كان حفظه فهو صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کی عمر بڑھا دیتا ہے، ان کے مال میں اضافہ فرما دیتا ہے حالانکہ ان سے اس قدر ناراض ہوتا ہے کہ ان کی پیدائش کے دن سے ان کی جانب نظر نہیں فرماتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، وہ (اللہ تعالیٰ کی اتنی ناراضگی کے باوجود ان پر اتنی رحمت) کس بناء پر؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس لئے کہ وہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں۔

❁❁ امام حاکم کہتے ہیں: عمران رملی بہت عبادت گزار اور دنیا سے بے نیاز بزرگ تھے، انہوں نے یہ حدیث ابوخالد الاحمر سے یاد کی ہے۔ یہ حدیث غریب صحیح ہے۔

7283 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِيْ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَمَتَّ اِلَيْهِ بِرَحِمٍ بَعِيدَةٍ، فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اعْرِفُوا اَنْسَابَكُمْ تَصِلُوا اَرْحَامَكُمْ فَاِنَّهُ لَا قُرْبَ لِرَحِمٍ اِذَا قُطِعَتْ وَاِنْ كَانَتْ قَرِيبَةً وَلَا بُعْدَ لَهَا اِذَا وُصِلَتْ وَاِنْ كَانَتْ بَعِيدَةً هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي)7283 - على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا، ان کے پاس ایک آدمی آیا، اس نے ان کے ساتھ بہت دور دراز کی رشتہ داری ثابت کی۔ اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے نسب پہچانو، اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرو، اس لئے کہ جب رشتہ داری ختم ہو جائے تو کوئی رشتہ قریب کا نہیں رہتا، اگرچہ وہ بہت قریبی ہو، اور جب رشتہ داری میں میل ملاقات ہوتی رہے تو اس میں کوئی دوری نہیں ہوتی اگرچہ رشتہ داری بہت دور کی ہو۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7284 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عِيسَى الثَّقَفِيِّ، عَنْ يَزِيدَ، مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعَلَّمُوا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَكُمْ فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ مَنْسَاَةٌ فِي الْاَثَرِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

7283: مسند الطيالسي - احاديث النساء، وما اسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - وسعيد الاموي، حديث: 2870، السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الشهادات، باب وجوه العلم بالشهادة - حديث: 19154، شعب الإيمان للبيهقي - السادس والخمسون من شعب الإيمان : وهو باب في صلة الارحام - حديث: 7689

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7284 - صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے نسب سیکھو، تاکہ تم اس کی بناء پر اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کر سکو، صلہ رحمی کی وجہ سے گھر والوں میں محبت پیدا ہوتی ہے، مال میں اضافہ ہوتا ہے، اور اچھی یادگار رہوتی ہے

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7285 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَقِيتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَرْتُهُ فَاَخَذْتُ بِيَدِهِ وَبَدَرَنِي فَاَخَذَ بِيَدِي فَقَالَ: يَا عُقْبَةُ، اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَفْضَلِ اَخْلَاقِ اَهْلِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ. تَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ وَتُعْطِي مَنْ حَرَمَكَ وَتَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ اَلَا وَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُمَدَّ فِي عُمْرِهِ وَيُبْسَطَ فِي رِزْقِهِ فَلْيَصِلْ ذَا رَحِمِهِ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7285 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، میں نے آگے بڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک تھام لیا، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھام لیا، اور فرمایا: اے عقبہ! کیا میں تمہیں دنیا اور آخرت میں سب سے اچھے اخلاق کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (پھر فرمایا) جو تجھ سے قطع تعلقی کرے، تو اس سے مل، جو تجھے محروم رکھے، تو اس کو دے، جو تجھ پر ظلم کرے، تو اس کو معاف کر۔ خبردار! جو شخص چاہتا ہو کہ اس کی عمر میں اضافہ ہو جائے اور اس کے رزق میں برکت ہو اس کو چاہئے کہ رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرے۔

7286 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ الْبَزَّازُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي مُزَرِّدٍ، حَدَّثَنِي عَمِّي اَبُو الْحُبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا فَرَغَ مِنَ الْخَلْقِ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ: مَهْ، فَقَالَتْ: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ. فَقَالَ: اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ " اقْرَءُوا اِنْ شِئْتُمْ (فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوا اَرْحَامَكُمْ) (محمد: 22) اِلَي قَوْلِهِ: (اَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ) (النساء: 82) اِلخ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7286 - ذا فی البخاری

7286 صحيح البخاری - كتاب تفسير القرآن' سورة القرة - باب وتقطعوا ارحامكم' حديث: 4555 مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند ابی هريرة رضی الله عنه - حديث: 8183 شعب الإيمان للبيهقی - ' السادس والخمسون من شعب الإيمان وهو باب فی صلة الارحام - حديث: 7678

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ مخلوقات کی تخلیق سے فارغ ہوا تو رحم نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کا دامن قدرت تھام لیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کو چھوڑ، اس نے کہا: یہ اس آدمی کے کھڑا ہونے کی جگہ ہے جو قطع رحمی سے تیری پناہ مانگے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ میں اس سے ملوں جو تجھ سے ملے اور اس سے قطع تعلق کروں جو تجھے توڑے۔ اگر چاہو تو قرآن کریم کی یہ آیت پڑھ کر دیکھ لو،

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَ اَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا (محمد 22,23,24)

''تو کیا تمہارے یہ چھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو یہ ہیں وہ لوگ جن پر اللہ نے لعنت کی اور انہیں حق سے بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں تو کیا وہ قرآن کو سوچتے نہیں یا بعضے دلوں پر ان کے قفل لگے ہیں (ترجمہ کنز الایمان امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7287 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ، اَنْبَاَ شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ مُوسَى الْفَقِيهُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِالْجَبَّارِ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ الرَّحِمَ شَجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ تَقُوْلُ: يَا رَبِّ اِنِّيْ قُطِعْتُ اِنِّيْ اُسِيءَ اِلَيَّ يَا رَبِّ فَيُجِيبُهَا رَبُّهَا فَيَقُوْلُ: اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7287 – صحيح

✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''رحم'' رحمٰن کی ایک شاخ ہے، وہ کہتا ہے: یا اللہ! مجھے کاٹا گیا ہے، مجھے تکلیف دی گئی ہے، اللہ تعالیٰ اس کو جواب دیتا ہے: کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے کہ میں اس سے ملوں جو تجھے ملائے اور میں اُس سے تعلق ختم کر دوں جو تجھے توڑے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7288 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِيْ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا حِبَّانُ، وَحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، قَالَا: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَجِيءُ الرَّحِمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ حُجْنَةٌ كَحُجْنَةِ الْمِغْزَلِ، فَيَتَكَلَّمُ

7288: مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما - حدیث: 6613' مصنف ابن ابی شیبة - کتاب الادب' ما قالوا فی البر وصلة الرحم - حدیث: 24871'

بِلِسَانٍ طَلْقٍ ذَلْقٍ فَيَصِلُ مَنْ وَصَلَهَا وَيَقْطَعُ مَنْ قَطَعَهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7288 – صحيح

✦✦ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ''رحم'' آئے گا اور تکلے کے سرے پر مڑے ہوئے لوہے کی طرح اس میں گھاؤ ہوگا اور یہ فصیح و بلیغ زبان میں گفتگو کرے گا، چنانچہ جس نے اس کو ملایا ہوگا، اس کو ملا دیا جائے گا اور جس نے اس کو کاٹا ہوگا اس کو کاٹ دیا جائے گا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7289 – اَخْبَرَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِيْ، حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ سَهْلِ بْنِ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، ثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جَوْشَنٍ الْغَطَفَانِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ ذَنْبٍ اَجْدَرَ اَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7289 – حذفه الذهبی من التلخيص

✦✦ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بغاوت اور قطع رحمی کے علاوہ اور کوئی گناہ ایسا نہیں ہے جس کے مرتکب کے لئے اخروی عذاب کے ساتھ ساتھ دنیاوی سزا بھی رکھی گئی ہو۔

❁❁ شعبہ نے اس حدیث کو عیینہ بن عبدالرحمن سے روایت کیا ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

7290 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، ثَنَا عَبْدَانُ الْاَهْوَازِيُّ، ثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سَهْلٍ، ثَنَا عِيْسَى، عَنْ يُوْنُسَ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ الثَّقَفِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرَى وَاَجْدَرَ اَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِصَاحِبِهِ فِيْهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ وَالْبَغْيِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7290 – حذفه الذهبی من التلخيص

✦✦ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بغاوت اور قطع رحمی کے علاوہ اور کوئی گناہ ایسا نہیں ہے جس کے مرتکب کے لئے اخروی عذاب کے ساتھ ساتھ دنیاوی سزا بھی رکھی گئی ہو۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7289 'الجامع للترمذی -' ابواب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه - باب' حديث: 2495 'سنن ابی داود - كتاب الادب' باب فی النهی عن البغی - حديث: 4277 'سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب البغی - حديث: 4209 'مسند احمد بن حنبل - اول مسند البصريين' حديث ابی بكرة نفيع بن الحارث بن كلدة - حديث: 19899 'مسند عبد الله بن المبارك حديث: 15 'مسند الطيالسی - ابو بكرة' حديث: 911 'البحر الزخار مسند البزار - بقية حديث ابی بكرة' حديث: 3101 'مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 5236

رَةٍ مِنْ قَطِيعَةِ الرَّحِمِ وَالْبَغْيِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7290 – حذفه الذهبي من التلخيص

7291 – حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى، ثنا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَحِلُّ الْهِجْرَةُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَإِنِ الْتَقَيَا فَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ فَرَدَّ عَلَيْهِ الْآخَرُ السَّلَامَ اشْتَرَكَا فِي الْأَجْرِ وَإِنْ أَبَى الْآخَرُ أَنْ يَرُدَّ السَّلَامَ بَرِءَ هٰذَا مِنَ الْإِثْمِ وَبَاءَ بِهِ الْآخَرُ – وَأَحْسِبُهُ قَالَ – وَإِنْ مَاتَا وَهُمَا مُتَهَاجِرَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7291 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین دن سے زیادہ قطع تعلقی جائز نہیں ہے۔ اگر (روٹھے ہوئے) دونوں افراد کا آمنا سامنا ہو، اور ان میں سے ایک فرد سلام میں پہل کرے اور دوسرا جواب دے، تو دونوں کو برابر ثواب ملے گا، اور اگر سامنے والا اسلام کا جواب نہ دے تو یہ پہل کرنے والا گناہ سے بری ہو گیا اور دوسرا گنہ گار ٹھہرا۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ اس کے بعد یہ بھی فرمایا کہ: اگر وہ دونوں ناراضگی کے عالم میں فوت ہو جائیں تو وہ دونوں جنت میں جمع نہیں ہو سکتے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7292 – أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَيُّوبَ، ثَنَا أَبُو يَحْيَى بْنُ أَبِي مَسَرَّةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُقْرِءِ، ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ، أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ أَبِي أَنَسٍ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي خِرَاشٍ السُّلَمِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7292 – صحيح

✧✧ حضرت ابوخراش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے بھائی سے ایک سال تک قطع تعلقی رکھی، گویا کہ اس نے اُس کو قتل کر دیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7293 – أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ سُفْيَانَ، بِنَسَا، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

7292: سنن ابی داود - کتاب الادب' باب فیمن یهجر اخاه المسلم - حدیث: 4290' مسند احمد بن حنبل - مسند الشامیین' حدیث ابی خراش السلمی عن النبی صلی اللہ علیه وسلم - حدیث: 17630' المعجم الکبیر للطبرانی - باب الیاء' من اسمه یعیش - من یکنی ابا خراش' حدیث: 18614' الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - ابو خراش رضی اللہ عنه' حدیث: 2404

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَيِّدُكُمْ يَا بَنِيْ عُبَيْدٍ؟ قَالُوا: الْجَدُّ بْنُ قَيْسٍ عَلَى اَنَّ فِيْهِ بُخْلًا قَالَ: وَاَيُّ دَاءٍ اَدْوَى مِنَ الْبُخْلِ بَلْ سَيِّدُكُمْ وَابْنُ سَيِّدِكُمْ بِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُورٍ هٰذَا الْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَسَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْوَرَّاقُ ثِقَةٌ مَاْمُوْنٌ، وَقَدْ كَتَبْنَاهُ مِنْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ"

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنی عبید! تمہارا سردار کون ہے؟ انہوں نے کہا: جد بن قیس ہے اور اس میں بخل کی عادت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخل سے بڑی بیماری اور کون سی ہے؟ تمہارا سردار اور تمہارے سردار کا بیٹا ''بشر بن البراء بن معرور'' ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7294 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، اَنْبَاَ جَعْفَرُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَمِّهِ عُمَارَةَ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: "رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعِرَّانَةِ فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ فَلَمَّا دَنَتْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَسَطَ لَهَا رِدَاءَهُ فَجَلَسَتْ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذِهِ؟ قَالُوا: هٰذِهِ اُمُّهُ الَّتِيْ اَرْضَعَتْهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7294 – حذفه الذهبی من التلخيص

✧✧ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جعرانہ میں دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک خاتون آئی، میں ان دنوں چھوٹا بچہ تھا، وہ خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے چادر بچھادی، اور وہ اس پر تشریف فرما ہوئی، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7295 – اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيْمٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَخْبَرَنَا عَبْدَانُ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَاَ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنِيْ شُرَحْبِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

7294: سنن ابی داود - كتاب الادب' ابواب النوم - باب فی بر الوالدين' حديث: 4499'مسند ابی يعلى الموصلی - مسند ابی الطفيل' حديث: 864'البحر الزخار مسند البزار - حديث ابی الطفيل عامر بن واثلة الكنانی' حديث: 2411'المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' باب من اسمه ابراهيم - حديث: 2469'الادب المفرد للبخاری - باب حسن العهد' حديث: 1336'صحيح ابن حبان - كتاب الرضاع' ذكر ما يستحب للمرء إكرام من ارضعته فی صباه - حديث: 4292

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7295 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے اچھا وہ شخص ہے جو اپنے دوستوں کے حق میں اچھا ہو، اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے اچھا پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے حق میں اچھا ہو۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7296 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنْبَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنْبَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مِهْرَانَ، اَنْبَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ، يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَمَا بَعْدَهَا فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُخْرِجَهُ – زَادَ ابْنُ وَهْبٍ فِي حَدِيثِهِ – وَجَائِزَتُهُ اَنْ يُتْحِفَهُ فِي الْيَوْمِ اَفْضَلَ مَا يَجِدُ وَقَالَ: "يَثْوِي: يُقِيمُ عِنْدَهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. وَقَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَةُ فِيهِ اَيْضًا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَاَظُنُّهُمَا قَدْ خَرَّجَاهُ، وَالَّذِي عِنْدِي اَنَّ الشَّيْخَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَهْمَلَا حَدِيثَ اَبِي شُرَيْحٍ لِرِوَايَةِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7296 – وصح من طريق أبی هريرة وأظن أخرجاه

✧✧ ابوشریح الکعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی ذات پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو، وہ اپنے مہمان کی عزت کرے، ایک دن، رات تو انعام کے طور پر خدمت کرے، تین دن رات مہمانی ہے اور اس کے بعد صدقہ ہے۔ اور مہمان کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کرنا چاہئے کہ مہمان تنگ آ کر خود ہی گھر سے چلا جائے

ابن وہب نے اپنی حدیث میں یہ بھی اضافہ کیا ہے کہ ''جائزہ'' کا مطلب یہ ہے کہ ایک دن اس کے لئے اپنی استطاعت کے مطابق اچھے سے اچھا کھانا کھلائے۔

7295: الجامع للترمذی - ابواب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فی حق الجوار' حديث: 1916' سنن الدارمی - ومن كتاب السير' باب فی حسن الصحابة - حديث: 2399' صحيح ابن خزيمة - كتاب المناسك' باب حسن الصحابة فی السفر - حديث: 2363' صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب الجار - ذكر البيان بان خير الجيران عند الله من كان خيرا لجاره' حديث: 519' سنن سعيد بن منصور - كتاب الجهاد' باب ما جاء فی خير الجيوش - حديث: 2210' مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما - حديث: 6394' مسند عبد بن حميد - مسند عبد الله بن عمرو رضی الله عنه' حديث: 343' مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 2341' مسند الشهاب القضاعی - خير الاصحاب عند الله خيرهم لصاحبه' حديث: 1139' المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله' ومما اسند عبد الله بن عمر رضی الله عنهما - ابو عبد الرحمن الحبلی

ﷺ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اس موضوع پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث بھی صحیح ہے۔اور میرا خیال ہے کہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل کیا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ابوشریح والی حدیث کو اس لئے چھوڑا ہے کہ اس کو عبدالرحمٰن بن اسحاق نے سعید المقبری کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔(جیسا کہ درج ذیل ہے)

7297 – كَمَا اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُفَضَّلٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ اِلٰى اٰخِرِهِ قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى: "فَسَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عِيسَى يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ يَقُوْلُ: مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ حَفِظَ فِي هٰذِهِ الْاِسْنَادِ مِنْ عَدَدٍ مِثْلِ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اِسْحَاقَ " وَقَدْ تَابَعَ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ، فِي رِوَايَتِهِ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔اس کے بعد آخر تک حدیث بیان کی۔

ﷺ امام حاکم کہتے ہیں: علی بن عیسیٰ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر محمد بن اسحاق فرماتے ہیں: حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے اس اسناد میں متعدد راویوں کا ذکر کیا ہے مثلاً عبدالرحمٰن بن اسحاق۔اور اس حدیث کو روایت کرنے میں عبدالحمید بن جعفر نے مالک بن انس کی متابعت کی ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

7298 – حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا شُرَيْحٍ، يَقُوْلُ: سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَاَبْصَرَتْهُ عَيْنِيْ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ مِثْلَ حَدِيْثِ مَالِكٍ سَوَاءً فَاَمَّا الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاِنَّهُمَا لَمْ يَحْتَجَّا وَلَا وَاحِدٌ مِنْهُمَا بِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اِسْحَاقَ

✧✧ ابوشریح کہتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے تب میرے کانوں نے سنا ہے، میری آنکھوں نے

7297: صحيح البخاري - كتاب الادب' باب : من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره - حديث: 5680'صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب الحث على إكرام الجار والضيف - حديث: 92'صحيح ابن حبان - كتاب الاطعمة' باب الضيافة - ذكر الزجر عن ان يثوى الضيف عند من يضيفه حتى يحرجه' حديث: 5363'موطا مالك - كتاب صفة النبى صلى الله عليه وسلم' باب جامع ما جاء فى الطعام والشراب - حديث: 1676'سنن الدارمي - ومن كتاب الاطعمة' باب فى الضيافة - حديث: 2012' مسند احمد بن حنبل - مسند المدنيين' حديث ابى شريح الخزاعي - حديث: 16077'مسند الطيالسي - احاديث النساء' ما اسند ابو هريرة - وما روى ابو سلمة بن عبد الرحمن ' حديث: 2456'المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : مطلب - حديث: 8825'المعجم الكبير للطبراني - باب الخاء ' باب من اسمه خزيمة - عبد الله بن يزيد الخطمي ' حديث: 3775

دیکھا ہے اورمیرے دل نے یاد کیا ہے۔اس کے بعد بالکل حضرت مالک بن انس کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے اور نہ ان میں سے ایک نے اس حدیث کو عبدالرحمن بن اسحاق کے واسطے سے نقل نہیں کیا۔

7299 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قَالُوا: وَمَا ذَاكَ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: جَارٌ لَا يَاْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ قَالُوا: فَمَا بَوَائِقُهُ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: شَرُّهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7299 – علی شرط البخاری ومسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں ہے، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہے، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا شخص جس کے بوائق سے اس کے پڑوسی پریشان ہوں، صحابہ کرام نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوائق کا کیا مطلب؟ فرمایا: شرارتیں۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7300 – وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ، عَلٰى اَثَرِهِ قَالَ: وَحَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ الْكِنْدِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ مَنْ لَا يَاْمَنُ جَارُهُ غَوَائِلَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7300 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص (کامل) مومن نہیں ہے، جس کی بری عادتوں سے اس کے پڑوسی پریشان ہوں۔

7301 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الزُّهْرِيُّ، ثَنَا يَعْلٰى، وَمُحَمَّدٌ، ابْنَا عُبَيْدٍ، ثَنَا اَبَانُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَجَلِيِّ، عَنْ مُرَّةَ

7299:صحيح البخاری - كتاب الادب' باب إثم من لا يامن جاره بوايقه - حديث: 5677'مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند ابی هريرة رضی الله عنه - حديث: 7696'مسند الطيالسی - ابو شريح' حديث: 1422'المعجم الكبير للطبرانی - باب الهاء' ابو سعيد هو سعيد بن ابی سعيد المقبری - حديث:18339

7301:مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه - حديث: 3566'المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله' عبد الله بن مسعود الهذلی - باب' حديث:8855

الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَرْزَاقَكُمْ وَاِنَّ اللّٰهَ يُعْطِي الْمَالَ مَنْ يُحِبُّ وَمَنْ لَّا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِي الْاِيمَانَ اِلَّا مَنْ يُحِبُّ فَمَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ الْاِيمَانَ فَقَدْ اَحَبَّهُ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰى يُسْلِمَ قَلْبُهُ وَلَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰى يَأْمَنَ جَارُهُ بَوَائِقَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7301 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جس طرح تمہارے رزق تقسیم کردیئے ہیں اسی طرح تمہارے اخلاق بھی بانٹ دیئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ دنیا کا مال ہر شخص کو دے دیتا ہے خواہ اللہ تعالیٰ اُس سے محبت کرتا ہو یا نہ کرتا ہو، جبکہ ایمان صرف ان لوگوں کو عطا کرتا ہے جن سے وہ محبت کرتا ہے۔ لہٰذا جس کو اس نے ایمان کی دولت سے نوازا ہے، اس سے وہ محبت بھی کرتا ہے، اور اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے، بندہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک اس کا دل مسلمان نہ ہو، اور بندہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک اس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

(خرد نے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل   دل ونگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں)

7302 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَبُو بَكْرَةَ الْقَاضِيُّ، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى الْقَاضِيُّ، اَنْبَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا اِلَيْهِ جَارَهُ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ جَارِي يُؤْذِينِي . فَقَالَ: اَخْرِجْ مَتَاعَكَ فَضَعْهُ عَلَى الطَّرِيقِ فَاَخْرَجَ مَتَاعَهُ فَوَضَعَهُ عَلَى الطَّرِيقِ فَجَعَلَ كُلُّ مَنْ مَرَّ عَلَيْهِ قَالَ: مَا شَاْنُكَ؟ قَالَ: اِنِّي شَكَوْتُ جَارِي اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنِي اَنْ اُخْرِجَ مَتَاعِي فَاَضَعَهُ عَلَى الطَّرِيقِ فَجَعَلُوا يَقُولُونَ: اللّٰهُمَّ الْعَنْهُ اللّٰهُمَّ اخْزِهِ، قَالَ: فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَاَتَاهُ فَقَالَ: ارْجِعْ فَوَاللّٰهِ لَا اُوْذِيكَ اَبَدًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَاهِدٌ آخَرُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7302 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کی۔ اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا پڑوسی مجھے بہت ستاتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنا سامان نکال کر باہر گلی میں رکھ دو، اس نے سارا سامان نکال کر راستے میں رکھ دیا، جو شخص بھی وہاں سے گزرتا، وہ (اس طرح سامان گلی میں رکھنے کی وجہ) پوچھتا، تو وہ کہتا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنے پڑوسی کی شکایت کی تھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں گھر کا سامان نکال کر باہر رکھ دوں، تو میں نے سامان نکال کر باہر رکھ دیا ہے۔ لوگ اس (کے پڑوسی) کے بارے میں کہنے لگ گئے ''اے اللہ اس پر لعنت

کر، اے اللہ اس کو رسوا کر۔ اُس (پڑوسی) تک اس بات کی خبر پہنچ گئی، وہ وہاں آیا اور کہنے لگا: تم اپنا سامان واپس گھر لے جاؤ، اللہ کی قسم! میں آئندہ سے تمہیں کبھی تنگ نہیں کروں گا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کی ایک اور بھی شاہد حدیث موجود ہے وہ بھی امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

7303 – اَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ اَبِيْ عُمَرَ الْاَزْدِيِّ، عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو جَارَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اطْرَحْ مَتَاعَكَ فِي الطَّرِيْقِ قَالَ: فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّونَ بِهِ فَيَلْعَنُونَهُ، فَجَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ قَالَ: وَمَا لَقِيتَهُ مِنْهُمْ؟ قَالَ: يَلْعَنُوْنِي قَالَ: فَقَدْ لَعَنَكَ اللّٰهُ قَبْلَ النَّاسِ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاِنِّي لَا اَعُوْدُ، قَالَ: فَجَاءَ الَّذِي شَكَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اَمِنْتَ اَوْ قَدْ لَعَنْتَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7303 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنے پڑوسی کی شکایت لے کر آیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے گھر کا سامان نکال کر گلی میں رکھ دو، (اس نے ایسا ہی کیا) اب لوگ وہاں سے گزرتے اور اس (پڑوسی) پر لعنتیں بھیجتے، وہ آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ مجھ پر لعنتیں بھیجتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (انہوں نے تو بعد میں تجھ پر لعنت کی ہے،) ان سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تجھ پر لعنت کی ہے، اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آیندہ سے ایسی حرکت نہیں کروں گا۔ راوی کہتے ہیں: جس نے شکایت کی تھی، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو امن میں ہوگیا ہے یا (شاید یہ) فرمایا کہ تو نے بھی لعنت کی ہے۔

7304 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى، مَوْلَى جَعْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ فُلَانَةَ تُصَلِّي اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ وَفِي لِسَانِهَا شَيْءٌ يُؤْذِي جِيرَانَهَا سَلِيطَةٌ، قَالَ: لَا خَيْرَ فِيْهَا هِيَ فِي النَّارِ وَقِيلَ لَهُ: اِنَّ فُلَانَةَ تُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَتَصَدَّقُ بِالْاَثْوَارِ وَلَيْسَ لَهَا شَيْءٌ غَيْرُهُ وَلَا تُؤْذِي اَحَدًا قَالَ: هِيَ فِي الْجَنَّةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7304 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں عورت رات کو قیام

7304: صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' باب الغيبة - ذكر الإخبار عما يجب على المرء من ترك الوقيعة في المسلمين' حديث: 5843' مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنى هاشم' مسند ابى هريرة رضى الله عنه - حديث: 9483' سند إسحاق بن راهويه - ما يروى عن ابى يحيى مولى جعدة ' حديث: 246

کرتی ہے اوردن کوروزہ رکھتی ہے، جبکہ وہ گفتگو سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف دیتی ہے، بہت زبان دراز ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے، وہ دوزخی ہے۔ یونہیں ایک دوسری عورت کے بارے میں عرض کی گئی: یارسول اللہ ﷺ فلاں عورت صرف فرضی نمازیں پڑھتی ہے، صرف رمضان کے روزے رکھتی ہے اور پنیر کے ٹکڑے صدقہ کرتی ہے، اس کے علاوہ اس کی کوئی خاص عبادت نہیں ہے۔ اوروہ اپنی زبان سے کسی کو تکلیف نہیں دیتی، حضور ﷺ نے فرمایا: وہ جنتی ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7305 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الرَّقِّيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ اَعْيَنَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي يَحْيٰى، مَوْلٰى جَعْدَةَ بِنْتِ هُبَيْرَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ فُلَانَةَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ وَتُؤْذِي جِيرَانَهَا بِلِسَانِهَا فَقَالَ: لَا خَيْرَ فِيهَا هِيَ فِي النَّارِ، قِيلَ: فَاِنَّ فُلَانَةَ تُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَتَصَدَّقُ بِاَثْوَارٍ مِنْ اَقِطٍ وَلَا تُؤْذِي اَحَدًا بِلِسَانِهَا قَالَ: هِيَ فِي الْجَنَّةِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ فلاں عورت دن بھر روزہ رکھتی ہے ساری ساری رات عبادت کرتی ہے، لیکن اپنی زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف دیتی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے، وہ دوزخی ہے۔ اورآپ سے عرض کی گئی: یارسول اللہ ﷺ فلاں عورت صرف فرضی نمازیں پڑھتی ہے، صرف رمضان کے روزے رکھتی ہے اور پنیر کے ٹکڑے، صدقہ کرتی ہے، لیکن وہ اپنی زبان کے ساتھ کسی کو تکلیف نہیں دیتی، حضور ﷺ نے فرمایا: وہ جنتی ہے۔

7306 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَيَّاشٍ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ جَمِيلٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِالْحَارِثِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِي الدُّنْيَا الْجَارُ الصَّالِحُ وَالْمَنْزِلُ الْوَاسِعُ وَالْمَرْكَبُ الْهَنِيءُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ فَاِنَّ جَمِيلَ مَوْلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ رَوٰى عَنْهُ حَبِيبُ بْنُ ثَابِتٍ غَيْرَ حَدِيثٍ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي)7306 - صحيح

✧✧ نافع بن عبدالحارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: نیک پڑوسی، کھلا مکان اورآرام دہ سواری بھی ایک مسلمان کے لئے دنیامیں سعادت کی بات ہے

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، عبداللہ بن الحارث کے غلام جمیل سے حبیب بن ثابت نے اس کے علاوہ بھی کئی

7306:الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم - نافع بن الحارث الخزاعي رضي الله عنه، حديث: 2063'مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه، حديث: 2328'مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين، نافع بن عبد الحارث - حديث: 15105'مسند عبد بن حميد - نافع بن عبد الحارث، حديث: 387'مسند الروياني - نافع بن عبد الحارث، حديث: 1493

احادیث روایت کی ہے

7307 حدثنا يحيى بن منصور القاضي، ثنا احمد بن سلمة، ثنا محمد بن المثنى، ثنا ابو احمد الزبيري، ثنا سفيان، عن عبد الملك بن ابى بشير، عن عبد الله بن ابى مساور، قال: سمعت ابن عباس، وهو يبخل ابن الزبير ويقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ليس المؤمن الذى يبيت وجاره الى جنبه جائع هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه، وشاهده حديث عمر مع سعد لما بنى القصر الذى "

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 7307 - صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص (کامل) مومن نہیں ہے جو اس حال میں رات گزارے کہ اس کے پہلو میں اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس کی شاہد وہ حدیث ہے جس میں حضرت سعد کے محل بنانے کا اور حضرت عمر کی گفتگو کا ذکر ہے۔ (وہ حدیث درج ذیل ہے)

7308 - اخبرناه احمد بن جعفر القطيعي، ثنا عبد الله بن احمد بن حنبل، حدثني ابى، ثنا عبد الرحمن، عن سفيان، عن ابيه، عن عباية بن رفاعة، قال: بلغ عمر ان سعدا لما بنى القصر قال: انقطع الصوت فبعث اليه محمد بن مسلمة - الحديث وقال في اخره - قال عمر رضى الله عنه: انى كرهت ان آمر لك فيكون لك البارد ولي الحار وحولي اهل المدينة قد قتلهم الجوع، وقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: لا يشبع الرجل دون جاره

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 7308 - سنده جيد

✧✧ حضرت عبایہ بن رفاعہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ جب حضرت سعد نے محل بنوایا تو فرمایا: آواز ختم ہوگئی ہے۔ پھر ان کی جانب محمد بن مسلمہ کو بھیجا۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان کی، اس کے آخر میں ہے "حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ بات اچھی نہ لگی کہ میں تجھے حکم دوں اور تیرے لیے ٹھنڈا ہو اور میرے لئے گرم۔ اور میرے اردگرد مدینہ والے ہیں، وہ بھوک سے مر رہے ہیں، اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آدمی اپنے پڑوسی کے بغیر شکم سیر نہیں ہوسکتا۔

7309 - اخبرنا احمد بن يعقوب الثقفي، ثنا موسى بن هارون، ثنا ابو الربيع الزهراني، ثنا جعفر بن

7307: مسند ابى يعلى الموصلي - اول مسند ابن عباس' حديث: 2636' مسند عبد بن حميد - مسند ابن عباس رضى الله عنه' حديث: 695' شرح معاني الآثار للطحاوي - باب التسمية على الوضوء' حديث: 75' مصنف ابن ابى شيبة - كتاب الإيمان والرؤيا' باب - حديث: 29748' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضى الله عنهما - عبيد الله بن المساور' حديث: 12530

سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ بَابَنُوسَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ لِي جَارَيْنِ بِاَيِّهِمَا اَبْدَاُ؟ قَالَ: بِاَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا هٰكَذَا يَرْوِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، وَالصَّحِيحُ رِوَايَةُ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللّٰهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ لِي جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِي؟ قَالَ: اِلٰى اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ فَاِنَّ طَلْحَةَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ مِمَّنِ اتَّفَقَا عَلٰى اِخْرَاجِهِ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7309 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے دو پڑوسی ہیں، میں ان میں سے کس سے (حسن سلوک کا) آغاز کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا دروازہ تمہارے دروازے کے زیادہ قریب ہے۔

❀❀ یہ حدیث اسی طرح جعفر بن سلیمان کے واسطے سے ابوعمران جونی سے بھی مروی ہے۔ جبکہ شعبہ نے ابوعمران جونی، پھر طلحہ بن عبداللہ جو کہ بنی تیم اللہ کا ایک شخص تھا، کے واسطے سے اُمّ المومنین حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے، آپ فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے دو پڑوسی ہیں، میں ان میں سے کس کی جانب تحفہ بھیجا کروں؟ فرمایا: جس کا دروازہ تمہارے دروازے کے زیادہ قریب ہے۔

❀❀ یہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے، طلحہ بن عبداللہ بن عوف ان راویوں میں سے ہیں جن کی مرویات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کی ہیں اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کی ہیں۔

7310 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، اَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ اَبِي هِشَامٍ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَنْ تُؤْمِنُوا حَتّٰى تَحَابُّوا اَفَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا تَحَابُّوا عَلَيْهِ؟ قَالُوا: بَلٰى يَارَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ: اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ تَحَابُّوا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تَرَاحَمُوا قَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ كُلُّنَا رَحِيمٌ. قَالَ: اِنَّهُ لَيْسَ بِرَحْمَةِ اَحَدِكُمْ وَلٰكِنْ رَحْمَةُ الْعَامَّةِ رَحْمَةُ الْعَامَّةِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7310 – صحيح

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک تم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ محبت نہ کرو، کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں، جس سے تمہیں آپس میں محبت ہو جائے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: کیوں نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم آپس میں سلام کو عام کرو، تمہارے درمیان محبت پیدا ہو جائے گی، اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم اس وقت تک

7310: السنن الكبرى للنسائی - كتاب القضاء ' حكم الحاكم فی داره - حديث: 5786'

جنت میں نہیں جاسکتے جب تک تم آپس میں ایک دوسرے پر رحم نہیں کرو گے، صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ہم توسب ہی رحیم ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا: کسی ایک پر رحم کرنا، رحم نہیں ہے، رحمت وہ ہے جوسب لوگوں کے لئے عام ہو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7311 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، اَنْبَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي اَبُو هَانِيءٍ حُمَيْدُ بْنُ هَانِيءٍ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ الْغِفَارِيُّ، اَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَيُصِيبُ اُمَّتِي دَاءُ الْاُمَمِ فَقَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ، وَمَا دَاءُ الْاُمَمِ؟ قَالَ: الْاَشَرُ وَالْبَطَرُ وَالتَّكَاثُرُ وَالتَّنَاجُشُ فِي الدُّنْيَا وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ حَتّٰى يَكُونَ الْبَغْيُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7311 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سابقہ امتوں والی بیماریاں ہونگی، صحابہ کرام نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ سابقہ امتوں والی بیماریاں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اکڑ، اترانا، مال جمع کرنا، دنیا میں زیادہ دلچسپی، ایک دوسرے کے ساتھ چھپی ہوئی دشمنی رکھنا، ایک دوسرے کے ساتھ حسد کرنا، بغاوت کرنا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7312 – اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي بَلْجٍ يَحْيَى بْنِ اَبِي سُلَيْمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ مَيْمُونٍ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَجِدَ طَعْمَ الْاِيمَانِ فَلْيُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ اِلَّا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7312 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایمان کی حلاوت محسوس کرنا چاہتا ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ فقط اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر محبت کرے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7313 – حَدَّثَنَا الْاُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِيدِ، وَاَبُو بَكْرِ بْنُ قُرَيْشٍ، قَالَا: ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَيْعِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالُوا: ثَنَا رَوْحُ بْنُ عَطَاءٍ، ثَنَا سَيَّارٌ اَبُو

7312: مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 3201' مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند ابی هريرة رضی الله عنه - حديث: 10521' مسند الطيالسی - احاديث النساء' ما اسند ابو هريرة - وعمرو بن ميمون' حديث: 2606' مسند ابن الجعد - ابو بلج يحيى بن ابی سليم الواسطی' حديث: 1387' سند إسحاق بن راهويه - ما يروى حديث: 211

الْحَكَمِ، اَنَّهُ شَهِدَ خَالِدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ الْقَسْرِيَّ، وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ وَهُوَ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ جَدِّيْ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا يَزِيدَ بْنَ اَسَدٍ، اَتُحِبُّ الْجَنَّةَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ . قَالَ: فَاَحِبَّ لِاَخِيْكَ الْمُسْلِمِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَيَزِيْدُ بْنُ اَسَدِ بْنِ كُرْزٍ صَحَابِيٌّ سَكَنَ الْبَصْرَةَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7313 – صحيح

✧✧ خالد بن عبداللہ قسری اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے یزید بن اسد! کیا تم جنت سے محبت کرتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو تم اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی چیز پسند کرو جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور یزید بن اس بن کرز صحابی رسول ہیں، بصرہ میں رہا کرتے تھے۔

7314 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا حَامِدُ بْنُ اَبِيْ حَامِدٍ الْمُقْرِءُ، وَاَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْخَرَّازُ، قَالَا: ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِيْ اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، قَالَ: دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَاِذَا فَتًى بَرَّاقُ الثَّنَايَا وَاِذَا النَّاسُ مَعَهُ اِذَا اخْتَلَفُوا فِيْ شَيْءٍ اَسْنَدُوا اِلَيْهِ وَصَدَرُوا عَنْ رَاْيِهِ فَسَاَلْتُ عَنْهُ فَقِيْلَ: هٰذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ هَجَّرْتُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِيْ وَوَجَدْتُهُ يُصَلِّيْ قَالَ: فَانْتَظَرْتُهُ حَتّٰى قَضٰى صَلَاتَهُ ثُمَّ جِئْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ: وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ فِي اللّٰهِ فَقَالَ: آللّٰهُ؟ فَقُلْتُ: آللّٰهُ؟ فَقَالَ: آللّٰهُ فَقُلْتُ: آللّٰهُ قَالَ: فَاَخَذَ بِحُبْوَةِ رِدَائِيْ وَجَذَبَنِيْ اِلَيْهِ وَقَالَ: اَبْشِرْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: " قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ جَمَعَ اَبُوْ اِدْرِيسَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ بَيْنَ مُعَاذٍ وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فِيْ هٰذَا الْمَتْنِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7314 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابوادریس خولانی بیان کرتے ہیں: میں جامع مسجد دمشق میں داخل ہوا، میں نے ایک نوجوان کو دیکھا، اس کے دانت انتہائی چمکدار تھے، کچھ لوگ بھی اس کے پاس موجود تھے، لوگوں میں جب کسی بات میں اختلاف ہوتا تو سب اپنا معاملہ اُس نوجوان کے سپرد کر دیتے اور اس کی رائے کو تسلیم کرتے۔ میں نے اس کے بارے میں دریافت کیا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں، اگلے دن میں تہجد کے وقت اٹھ کر مسجد میں گیا لیکن اس دن بھی وہ مجھ سے پہلے وہاں پر موجود تھے اور نماز پڑھ رہے تھے، آپ فرماتے ہیں: میں ان کا انتظار کرنے لگا: جب انہوں نے نماز مکمل کر لی تو میں ان کے

سامنے کی جانب سے ان کے پاس آیا، میں نے ان کو سلام کیا اور کہا: اللہ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تم سے محبت کرتا ہوں، اس نے کہا: کیا تم اللہ کی قسم کھا کر یہ بات کہتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں، انہوں نے پھر پوچھا: کیا تم اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں، انہوں نے میری چادر کا پلّو پکڑ کر مجھے اپنے ساتھ چپکا لیا اور فرمایا: تجھے خوشخبری ہو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں ان دو آدمیوں سے محبت کرتا ہوں، جو میری خوشی کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، اور میری خوشی کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں اور میری خوشی کی خاطر ایک دوسرے سے ملنے کے لئے جاتے ہیں۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7315 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، اَخْبَرَنِي اَبِي، حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ، عَنِ ابْنِ حَلْبَسٍ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ عَائِذِ اللّٰهِ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ: اِنَّ هٰذَا حَدَّثَنِي بِحَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ سَمِعْتَهُ؟ يَعْنِي مُعَاذًا، قَالَ: مَا كَانَ يُحَدِّثُكَ اِلَّا حَقًّا، فَاَخْبَرْتُهُ قَالَ: قَدْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فِي الْمُتَحَابِّينَ فِي اللّٰهِ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّ عَرْشِهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ، وَمَا هُوَ اَفْضَلُ مِنْهُ . قُلْتُ: اِيْ رَحِمَكَ اللّٰهُ وَمَا هُوَ اَفْضَلُ مِنْهُ: قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْثُرُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَوَاصِلِينَ فِيَّ، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ وَلَا اَدْرِي بِاَيَّتِهِمَا بَدَاَ. قُلْتُ: مَنْ اَنْتَ رَحِمَكَ اللّٰهُ؟ قَالَ: اَنَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، وَهٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7315 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ ابو ادریس عائذ اللہ فرماتے ہیں: ایک آدمی میرے قریب سے گزرا، میں اس کے لئے کھڑا ہو گیا، میں نے کہا: اس شخص نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث سنائی ہے، کیا تم نے وہ سنی ہے؟ اس نے کہا: وہ جو کچھ بھی تمہیں سناتا تھا سب حق ہوتا تھا، میں نے ان کو بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث اس سے سنی ہے (وہ حدیث یہ ہے) ''جو لوگ اللہ کی رضا کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جب اس کو اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ دوسرا کوئی سایہ نہ ہوگا''۔ اور ایک حدیث اس سے بھی زیادہ فضیلت والی سنی ہے، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت فرمائے، اس سے بھی زیادہ فضیلت والی بات کیا ہے؟ اس نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ''وہ دو آدمی میری محبت کے حقدار ہیں جو میری رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، اور میری محبت کے حقدار ہیں وہ لوگ جو میری رضا کی خاطر ایک دوسرے سے ملتے ہیں، اور میری محبت کے حقدار ہیں وہ لوگ جو میری رضا کے لئے ایک دوسرے سے ملنے جاتے ہیں، اور میری محبت کے حقدار ہیں وہ لوگ جو مجھے خوش کرنے کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: مجھے یہ یاد نہیں ہے کہ ان جملوں میں سے

کس سے آپ ﷺ نے گفتگو کا آغاز فرمایا تھا۔ میں نے پوچھا: اللہ تعالیٰ تم پر رحمت فرمائے، تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: میں عبادہ بن صامت ہوں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7316 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِيُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، قَالَ: جَلَسْتُ مَجْلِسًا فِيهِ عِشْرُونَ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا فِيهِمْ شَابٌّ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ السِّنِّ اَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ اَغَرُّ الثَّنَايَا، فَاِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ اَوْ قَالُوا قَوْلًا انْتَهَوْا اِلٰى قَوْلِهِ، فَاِذَا هُوَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جِئْتُ فَاِذَا هُوَ يُصَلِّي عِنْدَ سَارِيَةٍ، فَحَذَفَ صَلَاتَهُ ثُمَّ احْتَبَى فَسَكَتَ، فَقُلْتُ: اِنِّي لَاُحِبُّكَ مِنْ جَلَالِ اللّٰهِ، فَقَالَ: آللّٰهُ، فَقُلْتُ: آللّٰهُ، فَقَالَ: "فَاِنَّ الْمُتَحَابِّينَ فِي اللّٰهِ – قَالَ: اَحْسِبُ اَنَّهُ قَالَ – فِي ظِلِّ اللّٰهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ"، ثُمَّ قَالَ – لَيْسَ فِي بَقِيَّتِهِ شَكٌّ –: يُوضَعُ لَهُمْ كَرَاسِيُّ مِنْ نُورٍ يَغْبِطُهُمْ بِمَجْلِسِهِمْ مِنَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّبِيُّونَ وَالصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، فَقَالَ: لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا سَمِعْتُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ قَالَ: حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَصَادِقِينَ فِيَّ، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَوَاصِلِينَ فِيَّ شَكَّ شُعْبَةُ فِي الْمُتَوَاصِلِينَ وَالْمُتَزَاوِرِينَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ رَوَاهُ عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ (ص:188)،

✧✧ ابوادریس خولانی فرماتے ہیں: میں ایک مجلس میں بیٹھا تھا، اس مجلس میں بیس کے قریب اصحاب رسول موجود تھے، ان میں ایک نوجوان حسین وجمیل شخص بھی موجود تھا، جس کے دانت بھی خوبصورت اور چمکیلے تھے، آنکھیں بڑی بڑی اور کالی تھیں، سامنے کے دانت چمکدار تھے۔ جب ان لوگوں کا کسی سلسلہ میں اختلاف ہوتا یا کوئی بات کرتے تو اس کی انتہاء اسی نوجوان کی بات پر ہوتی، وہ نوجوان حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ تھے، جب اگلا دن ہوا تو میں وہاں آیا، وہ مجھ سے بھی پہلے وہاں پر ایک ستون کے قریب محو نماز تھے، انہوں نے نماز مختصر کی، اور چادر لپیٹ کر خاموش ہو کر بیٹھ گئے، میں نے ان سے کہا: میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تم سے محبت کرتا ہوں، انہوں نے کہا: کیا تم اللہ کی قسم کھا کر یہ کہتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں، میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ انہوں نے کہا: جو لوگ اللہ کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے اس موقع پر یہ لفظ کہے تھے) وہ لوگ قیامت کے دن اللہ کے (عرش کے) سائے میں ہوں گے جبکہ اس کے (عرش کے) سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔ (اس کے آگے جو حدیث بیان کی ہے اس میں ان کو کوئی شک نہیں ہے وہ یہ ہے) ان کے لئے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی، اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں ان کو جو مقام ملے گا اس پر نبی، صدیقین

اور شہداء بھی رشک کریں گے۔ پھر میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو حدیث سنائی۔ انہوں نے کہا: میں تمہیں صرف وہ چیز سنا رہا ہوں جو میں نے زبان مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ میری رضا کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں، وہ میری محبت کے حقدار ہو گئے، اور جو لوگ میری خوشی کے لئے ایک دوسرے پر مال خرچ کرتے ہیں وہ میری محبت کے حقدار ہو گئے، اور جو لوگ میری رضا کے لئے ایک دوسرے کو تحائف دیتے ہیں، وہ میری محبت کے حقدار ہو گئے، اور جو لوگ مجھے خوش کرنے کے لئے ایک دوسرے سے ملنے جاتے ہیں، وہ میری محبت کے حقدار ہو گئے، اور جو لوگ میری رضا کی خاطر ایک دوسرے سے ملتے ہیں، وہ میری محبت کے حقدار ہو گئے، حضرت شعبہ کو متواصلین اور متزاورین کے الفاظ میں شک ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اسی حدیث کو عطاء خراسانی نے بھی ابوادریس خولانی سے روایت کیا ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

7317 - حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ، ثنا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ يَقُوْلُ: دَخَلْتُ مَسْجِدَ حِمْصَ فَجَلَسْتُ فِي حَلْقَةٍ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِيهِمْ فَتًى شَابٌّ اِذَا تَكَلَّمَ اَنْصَتَ لَهُ الْقَوْمُ، وَاِذَا حَدَّثَ رَجُلًا مِنْهُمْ اَنْصَتَ لَهُ، فَتَفَرَّقُوا وَلَمْ اَعْلَمْ مَنْ ذَلِكَ الْفَتَى، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7316 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ عطاء خراسانی کہتے ہیں: میں نے ابوادریس خولانی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے "میں حمص کی مسجد میں داخل ہوا، میں ایک حلقے میں بیٹھا، اس حلقے میں سب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کر رہے تھے، ان میں ایک نوجوان بھی موجود تھا، جب وہ بولتا تو سب خاموش ہو جاتے، اور اگر مجلس میں سے کوئی اور شخص بولتا تو اس کو اُس نوجوان کی خاطر خاموش کروا دیا جاتا، یہ حلقہ ختم ہو گیا لیکن مجھے ابھی تک یہ پتا نہ چل سکا تھا کہ وہ نوجوان کون ہے، اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث بیان کی ہے۔

7318 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الضَّبِّيُّ، بِاَصْبَهَانَ، ثَنَا اَبُوْ بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالَ: سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ خَيْثَمَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَيْسُوا بِاَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الشُّهَدَاءُ وَالنَّبِيُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِقُرْبِهِمْ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى وَمَجْلِسِهِمْ مِنْهُ فَجَثَا اَعْرَابِيٌّ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، صِفْهُمْ لَنَا وَحَلِّهِمْ لَنَا. قَالَ: قَوْمٌ مِنْ اَفْنَاءِ النَّاسِ مِنْ نُزَّاعِ الْقَبَائِلِ تَصَادَقُوا فِي اللّٰهِ وَتَحَابُّوا فِيهِ، يَضَعُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ يَخَافُ النَّاسُ وَلَا يَخَافُوْنَ، هُمْ اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7318 – صحيح

✦✦ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے بھی ہیں، جو نہ تو نبی ہیں اور نہ ہی شہید ہیں، لیکن قیامت کے دن ان کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جو قرب کا مقام ملے گا، اس پر نبی اور شہید رشک کریں گے۔ ایک دیہاتی شخص اپنے گھٹنوں اور پاؤں کی انگلیوں کے بل دوزانوں ہو کر کہنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ ان لوگوں کی نشانیاں بھی ہمیں بتا دیجئے، اور اور ان کا حلیہ بھی ہمیں بتا دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ قبائل کے جھگڑوں میں اللہ کی رضا پر راضی رہنے والے ہوں گے، وہ اللہ کی رضا کی خاطر ایک دوسرے کو تحائف دیں گے، اللہ کی رضا کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کریں گے، قیامت کے دن ان کے لئے نور کے منبر بچھائے گا، لوگ اس دن خوفزدہ ہوں گے لیکن یہ لوگ نہیں گھبرائیں گے، یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے وہ دوست ہوں گے جن کو نہ اس دنیا میں کوئی خوف ہے اور نہ وہ قیامت میں پریشان ہوں گے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کو نقل نہیں کیا۔

7319 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ بِبَغْدَادَ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ، ثنا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثنا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، حَدَّثَنِيْ مُوسَى بْنُ وَرْدَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَرْءُ عَلَى دِيْنِ خَلِيْلِهِ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ وَقَدْ رَوَى عَنْ اَبِي الْحُبَابِ سَعِيْدُ بْنُ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، اس لئے دوست بناتے وقت اس کے دینی معاملات دیکھ لینے چاہئیں۔

یہی حدیث ابوحباب سعید بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

7320 – حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى اللَّخْمِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ، ثنا صَدَقَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَرْءُ عَلَى دِيْنِ خَلِيْلِهِ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ حَدِيْثُ اَبِي الْحُبَابِ صَحِيْحٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7320 – صحيح إن شاء الله

✦✦ حضرت سعید بن یسار سے مروی ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی

7319: الجامع للترمذی - ابواب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب' حديث: 2357 'سنن ابی داود - كتاب الادب' باب من يؤمر ان يجالس - حديث: 4214 'مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند ابی هريرة رضی الله عنه - حديث: 7842 'مسند الطيالسی - احاديث النساء' ما اسند ابو هريرة - موسى بن وردان' حديث: 2685 'مسند إسحاق بن راهويه - ما يروى' حديث: 299 'مسند عبد بن حميد - من مسند ابی هريرة رضی الله عنه' حديث: 1434

اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، اس لئے دوست بنانے سے پہلے اس کے دینی معاملات پر غور کر لینا چاہئے۔

ابوالحباب کی حدیث صحیح ہے، لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7321 – اَخْبَرَنِیْ عَبْدَانُ بْنُ يَزِيدَ الدَّقَّاقُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ الضَّبِّيُّ، ثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ رَجُلٌ: اِنِّي لَاُحِبُّهُ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَاَعْلَمْتَهُ؟ قَالَ: لَا . قَالَ: فَاَعْلِمْهُ . قَالَ: فَلَقِيتُ الرَّجُلَ فَاَعْلَمْتُهُ. فَقَالَ: اَحَبَّكَ اللّٰهُ الَّذِي اَحْبَبْتَنِي لَهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَشَاهِدُهُ حَدِيثُ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7321 – صحيح

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک آدمی گزرا، ایک شخص نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اُس سے محبت کرتا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو نے اُس کو اس بات سے آگاہ کیا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس کو بتادے، وہ فرماتے ہیں: میں اُس آدمی سے ملا، اور اس کو بتادیا (کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں) اُس نے کہا: اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ محبت فرمائے جس کی رضا کی خاطر تم مجھ سے محبت کرتے ہو۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس کی شاہد حدیث حضرت مقدام بن معدی کرب کی روایت کردہ درج ذیل حدیث ہے۔

7322 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَحَبَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُعْلِمْهُ اِيَّاهُ

حضرت مقداد بن معدی کرب فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی کو اپنے بھائی سے محبت ہو جائے تو اسے چاہئے کہ اپنے بھائی کو آگاہ کر دے۔

7323 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، ثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، ثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَحَابَّ رَجُلَانِ فِي اللّٰهِ تَعَالَى اِلَّا كَانَ اَفْضَلُهُمَا اَشَدَّ حُبًّا لِصَاحِبِهِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7323 – صحيح

7321: صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب الصحبة والمجالسة - ذكر الخبر المدحض قول من زعم ان هذا الخبر لا اصل' حديث: 572' سنن ابی داود - كتاب الادب' ابواب النوم - باب إخبار الرجل الرجل بمحبته إياه' حديث: 4481' السنن الكبرى للنسائی - كتاب عمل اليوم والليلة' ما يقول لاخيه إذا قال : إني لاحبك - حديث: 9669' مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند انس بن مالك رضی الله تعالى عنه - حديث: 12211' مسند ابی يعلى الموصلی - ثابت البنانی عن انس' حديث: 3346

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دو شخص ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، ان میں جو زیادہ محبت کرتا ہے وہ دوسرے سے افضل ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7324 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ السُّكَّرِيُّ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ الْعُرَنِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ تِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَنَا فُلَانَةُ بِنْتُ فُلَانٍ، قَالَ: قَدْ عَرَفْتُكِ، فَمَا حَاجَتُكِ؟ قَالَتْ: حَاجَتِي اَنَّ ابْنَ عَمِّي فُلَانًا الْعَابِدَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ عَرَفْتُهُ قَالَتْ: يَخْطُبُنِيْ فَاَخْبِرْنِيْ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ فَاِنْ كَانَ شَيْءٌ اُطِيقُهُ تَزَوَّجْتُهُ وَاِنْ لَّمْ اُطِقْهُ لَا اَتَزَوَّجُ، قَالَ: مِنْ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ اِنْ سَالَ دَمًا وَقَيْحًا وَصَدِيدًا فَلَحَسَتْهُ بِلِسَانِهَا مَا اَدَّتْ حَقَّهُ، وَلَوْ كَانَ يَنْبَغِي لِبَشَرٍ اَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَاَمَرْتُ الزَّوْجَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا لِمَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهَا قَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَتَزَوَّجُ مَا بَقِيتُ فِي الدُّنْيَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7324 – بل سليمان هو اليماني ضعفوه

✦✦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئی، اور کہنے لگی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں فلانہ بنت فلاں ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تجھے پہچانتا ہوں، تم کس لئے آئی ہو؟ اس نے کہا: میرا کام یہ ہے کہ میرے چچا کا فلاں بیٹا عبادت گزار ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اسے بھی جانتا ہوں، اس خاتون نے کہا: اُس نے مجھے پیغام نکاح بھیجا ہے، آپ مجھے بتایئے کہ بیوی پر اپنے شوہر کے کیا حقوق ہیں؟ اگر وہ میرے بس میں ہوئے تو میں نکاح کروں گی ورنہ نہیں کروں گی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوی پر شوہر کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اگر شوہر کے جسم سے خون اور پیپ بہہ رہی ہو اور بیوی اپنی زبان کے ساتھ اسے چاٹے، تب بھی وہ اس کا حق ادا نہیں کر پائی۔ اُس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں ساری زندگی شادی نہیں کروں گی۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7325 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْدِيِّ بْنِ رُسْتُمٍ الْاَصْفَهَانِيُّ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ اَتَى الشَّامَ فَرَاَى النَّصَارٰى يَسْجُدُوْنَ لِاَسَاقِفَتِهِمْ وَقِسِّيسِيهِمْ وَبَطَارِقَتِهِمْ، وَرَاَى الْيَهُوْدَ يَسْجُدُوْنَ لِاَحْبَارِهِمْ وَرُهْبَانِهِمْ وَرُبَّانِيهِمْ وَعُلَمَائِهِمْ وَفُقَهَائِهِمْ، فَقَالَ: لِاَيِّ شَيْءٍ تَفْعَلُوْنَ هٰذَا؟ قَالُوْا: هٰذِهِ تَحِيَّةُ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. قُلْتُ: فَنَحْنُ اَحَقُّ اَنْ نَصْنَعَ بِنَبِيِّنَا، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُمْ كَذَبُوْا عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ كَمَا حَرَّفُوْا كِتَابَهُمْ، لَوْ اَمَرْتُ اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا مِنْ

عَظِيمِ حَقِّهِ عَلَيْهَا، وَلَا تَجِدُ امْرَاَةٌ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ حَتّٰى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا وَلَوْ سَاَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلَى ظَهْرِ قَتَبٍ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7325 – علی شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ ملک شام میں گئے تو انہوں نے دیکھا وہاں پر نصاریٰ اپنے اساقفہ، قسیسین اور بطارق کو سجدے کرتے ہیں، اور یہودیوں کو دیکھا کہ وہ اپنے احبار، رہبان، ربانیین، علماء اور فقہاء کو سجدے کرتے ہیں، آپ نے پوچھا کہ وہ لوگ ان کو سجدے کیوں کرتے ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ انبیاء کی عبادت کا طریقہ ہے میں نے کہا: تب تو ہم زیادہ حق رکھتے ہیں کہ ہم اپنے نبی کے ساتھ ایسا کریں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہوں نے اپنے نبیوں کے بارے میں جھوٹ بولا ہے جیسا کہ انہوں نے ان کی کتابوں میں تحریف کی ہے۔ اگر میں کسی غیر اللہ کو سجدہ کرنے کی اجازت دیتا تو بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کیونکہ اُس پر شوہر کا بہت زیادہ حق ہے۔ اور کوئی عورت عبادت کی حلاوت نہیں پا سکتی جب تک کہ وہ اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے، اگرچہ شوہر اپنی بیوی کی خواہش اِس حال میں کرے جب کہ وہ عورت کجاوہ میں بیٹھی ہو۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7326 – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْخَطَّابِ، ثنا حِبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حِبَّانَ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا اَزْدَادُ بِهِ يَقِينًا. قَالَ: فَقَالَ: اَدْعُ تِلْكَ الشَّجَرَةَ. فَدَعَا بِهَا فَجَاءَ تْ حَتّٰى سَلَّمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ لَهَا: ارْجِعِي، فَرَجَعَتْ، قَالَ: ثُمَّ اَذِنَ لَهُ فَقَبَّلَ رَاْسَهُ وَرِجْلَيْهِ، وَقَالَ: لَوْ كُنْتُ آمِرُ اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7326 – بل واه

✦✦ حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اور کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسی چیز سکھایئے جس کے ساتھ میرے یقین میں اضافہ ہو جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس درخت کو میرے پاس بلاؤ، اس نے بلایا تو وہ درخت چل کر بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو گیا اور آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھنے لگ گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: واپس چلا جا، تو وہ واپس چلا گیا، راوی کہتے ہیں: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کو اجازت دی تو اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور پاؤں کو بوسہ دیا۔ اور فرمایا: اگر میں کسی کو غیر خدا کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7327 – حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، ثنا اَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَنَسٍ الْقُرَشِيُّ

اَبُوْ عَاصِمٍ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِلنِّسَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7327 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو عورتوں (یعنی اپنی بیویوں) کے حق میں اچھا ہو۔

۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7328 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ الضَّبِّيُّ، ثَنَا مُسَاوِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْحِمْيَرِيُّ، عَنْ اُمِّهِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7328 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوعورت اس حال میں فوت ہو کہ اس کا شوہر اس پر راضی ہو، وہ عورت جنتی ہے۔

۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7329 – اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوْفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ، ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ

7328:الجامع للترمذی -' - باب ما جاء فی حق الزوج علی المراۃ' حدیث: 1117'سنن ابن ماجه - کتاب النکاح' باب حق الزوج علی المراۃ - حدیث: 1850'مصنف ابن ابی شیبة - کتاب النکاح' ما حق الزوج علی امراته ؟ - حدیث: 13123'مسند عبد بن حمید - حدیث ام سلمة رضی الله عنها' حدیث: 1545'مسند ابی یعلی الموصلی - مسند ام سلمة زوج النبی صلی الله علیه وسلم' حدیث: 6749'المعجم الکبیر للطبرانی - باب الیاء ' ومن نساء اهل البصرة - ام مساور الحمیری ' حدیث: 19713

7329:صحیح البخاری - کتاب النکاح' باب صوم المراۃ باذن زوجها تطوعا - حدیث: 4899'صحیح مسلم - کتاب الزکاۃ' باب ما انفق 'العبد من مال مولاہ - حدیث: 1766'الجامع للترمذی - ' ابواب الصوم عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب ما جاء فی کراهیة صوم المراۃ إلا بإذن زوجها' حدیث: 747'سنن الدارمی - کتاب الصلاۃ' باب النهی عن صوم المراۃ تطوعا إلا بإذن زوجها - حدیث: 1721'سنن ابی داود - کتاب الصوم' باب المراۃ تصوم بغیر إذن زوجها - حدیث: 2115'سنن ابن ماجه - کتاب الصیام' باب فی المراۃ تصوم بغیر إذن زوجها - حدیث: 1757'صحیح ابن حبان - کتاب الصوم' باب الصوم المنهی عنه - ذکر الزجر عن ان تصوم المراۃ إلا بإذن زوجها إن کان' حدیث: 3631'صحیح ابن خزیمة - کتاب الصیام' جماع ابواب صوم التطوع - باب النهی عن صوم المراۃ تطوعا بغیر إذن زوجها إذا کان' حدیث: 2014'مسند ابی یعلی الموصلی - الاعرج ' حدیث: 6141'مسند الحمیدی - احادیث ابی هریرة رضی الله عنه' حدیث: 979'مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند ابی هریرة رضی الله عنه - حدیث: 8005'مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه' حدیث: 1725'السنن الکبری للنسائی - کتاب الصیام' سرد الصیام - صوم المراۃ بغیر إذن زوجها ' حدیث: 2857'مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب الصیام' باب صیام المراۃ بغیر إذن زوجها - حدیث: 7630'

عُقْبَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِی عُثْمَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَصُومُ الْمَرْاَةُ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7329 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب شوہر گھر میں ہو تو عورت اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7330 – اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ بِالرَّيِّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْدَهِ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اثْنَانِ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمَا رُءُوسَهُمَا: عَبْدٌ آبِقٌ مِنْ مَوَالِيهِ حَتّٰى يَرْجِعَ، وَامْرَاَةٌ عَصَتْ زَوْجَهَا حَتّٰى تَرْجِعَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7330 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دوشخص ایسے ہیں کہ ان کی عبادات ان کے سر سے اوپر بھی نہیں جاتیں،

○ اپنے آقا سے بھاگنے والا غلام، جب تک کہ وہ واپس نہ آجائے۔

○ شوہر کی نافرمان بیوی، جب تک کہ وہ فرمانبرداری کی طرف واپس نہ آجائے۔

7331 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَيَّاشٍ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ، عَنْ اَبِی اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَبْصَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةً مَعَهَا صَبِيَّتَانِ قَدْ حَمَلَتْ اِحْدَاهُمَا وَهِیَ تَقُودُ الْاُخْرَى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالِدَاتٌ حَامِلَاتٌ رَحِيمَاتٌ لَوْلَا مَا يَاْتِينَ اِلَى اَزْوَاجِهِنَّ لَدَخَلَ مُصَلِّيَاتُهُنَّ الْجَنَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَقَدْ اَعْضَلَهُ شُعْبَةُ، عَنِ الْاَعْمَشِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7331 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم نے ایک عورت کو دیکھا، اس کے پاس دو بچے تھے، ایک کو اس نے گود میں اٹھایا ہوا تھا اور دوسرے کو ساتھ ساتھ چلا رہی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مائیں، بردبار اور رحمدل ہوتی ہیں، اگر ان میں

7330: المعجم الصغير للطبرانی - من اسمه سهل' حديث: 479' المعجم الاوسط للطبرانی - باب السين' من اسمه سهل - حديث: 3713

شوہر کی نافرمانی نہ ہوتو سب عبادت گزار عورتیں جنت میں جائیں۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔ جبکہ شعبہ نے اس کو اعمش سے روایت کرنے میں متصل رکھا ہے۔

7332 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ، ثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَا: ثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، قَالَ: ذُكِرَ لِي عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا وَلَدَانِ فَاَعْطَاهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ. فَاَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً تَمْرَةً، ثُمَّ اِنَّ اَحَدَ الصَّبِيَّيْنِ بَكَى فَشَقَقْتُهَا فَاَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا النِّصْفَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالِدَاتٌ حَامِلَاتٌ رَحِيمَاتٌ بِاَوْلَادِهِنَّ لَوْلَا مَا يَصْنَعْنَ بِاَزْوَاجِهِنَّ دَخَلَ مُصَلِّيَاتُهُنَّ الْجَنَّةَ

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئی، اس کے ہمراہ اس کے دو بچے بھی تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو تین کھجوریں عطا فرمائیں، اس خاتون نے دونوں بچوں کو ایک ایک کھجور دے دی، پھر ایک بچہ رویا تو اس نے تیسری کھجور بھی توڑ کر آدھی آدھی دونوں بچوں میں تقسیم کر دی (اور خود کچھ نہ کھایا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ عورتیں بچوں کو جنم دینے والیاں ہیں، ان کو اٹھانے والیاں ہیں، اپنی اولاد پر رحم کرنے والیاں ہیں، اگر ان میں شوہروں کی نافرمانی کا عنصر نہ ہوتو ان میں سے عبادت گزار عورتیں سیدھی جنت میں جائیں۔

7333 – اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّحْوِيُّ بِبَغْدَادَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَا اِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَاَنَّكَ اِنْ تُرِدْ اِقَامَتَهَا تَكْسِرْهَا فَدَارِهَا تَعِشْ بِهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7333 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہوئی ہے تم اگر اس کو سیدھا کرنے چلو گے تو توڑ بیٹھو گے، اس لئے اس ٹیڑھی کے ساتھ ہی گزارا کر لینا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ تین مرتبہ دہرائے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں

7333: صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب الهدى - ذكر الامر بالمداراة للرجل مع امراته إذ لا حيلة له فيها' حديث: 4239 'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الطلاق' فی مداراة النساء - حديث: 15697 'مسند احمد بن حنبل - اول مسند البصريين' ومن حديث سمرة بن جندب - حديث: 19649 'المعجم الاوسط للطبرانی - باب العين' من بقية من اول اسمه ميم من اسمه موسى - من اسمه : معاذ' حديث: 8652

کیا۔

7334 - وَشَاهِدُهُ حَدِيثُ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَرْاَةُ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ اَعْوَجَ وَاِنَّكَ اِنْ اَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا، وَاِنْ تَرَكْتَهَا تَعِشْ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ وَهٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7334 - على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے، تم اگر اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کروگے تو اس کو توڑ بیٹھوگے، اس لئے اس ٹیڑھی کے ساتھ ہی گزارا کرلینا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7335 - حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُو قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى امْرَاَةٍ لَا تَشْكُرُ لِزَوْجِهَا وَهِيَ لَا تَسْتَغْنِي عَنْهُ وَقَدْ قِيلَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، مُتَّصِلًا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ اُس عورت پر نگاہ رحمت نہیں کرتا، جو اپنے شوہر کی شکرگزار نہیں ہے، کیونکہ عورت کا شوہر کے بغیر گزارا ہی نہیں ہے۔

7336 - حَدَّثَنَاهُ اَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَجَلِيُّ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبَحْرَانِيُّ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى امْرَاَةٍ لَا تَشْكُرُ لِزَوْجِهَا وَهِيَ لَا تَسْتَغْنِي عَنْ زَوْجِهَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ اِنْ حَفِظَهُ الْعَبَّاسُ، فَاِنِّي سَمِعْتُ اَبَا عَلِيٍّ يَقُولُ: الْمَحْفُوظُ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ "

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشافرمایا: اللہ تعالیٰ اس عورت کی طرف نگاہ رحمت نہیں فرماتا جو عورت اپنے شوہر کی شکرگزار نہیں ہوتی، کیونکہ عورت اپنے شوہر کے بغیر گزارا نہیں کرسکتی۔

✿✿ اگر حضرت عباس تک یہ اسناد محفوظ ہے تو یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ میں نے ابوعلی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ یہ حدیث شعبہ کی روایت کے لحاظ سے محفوظ ہے۔

7337 - مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا اَبُو مُوسَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهُ قَالَ: لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى امْرَاَةٍ لَا تَشْكُرُ لِزَوْجِهَا وَهِيَ لَا تَسْتَغْنِي عَنْهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اُس عورت کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا جو عورت اپنے شوہر کا شکریہ ادا نہیں کرتی، کیونکہ وہ شوہر سے بے نیاز ہو ہی نہیں سکتی۔

7338 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ غَنَّامِ بْنِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، ثنا اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ اَبِي عُتْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: يَارَسُولَ اللّٰهِ مَنْ اَعْظَمُ النَّاسِ حَقًّا عَلَى الْمَرْاَةِ؟ قَالَ: زَوْجُهَا قُلْتُ: مَنْ اَعْظَمُ النَّاسِ حَقًّا عَلَى الرَّجُلِ؟ قَالَ اُمُّهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7338 – حذفه الذهبي من التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ عورت پر سب سے زیادہ کس کا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے شوہر کا۔ میں نے پوچھا: مرد پر سب سے زیادہ کس کا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اُس کی ماں کا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7339 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا اَسَدُ بْنُ مُوسَى، ثنا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِشَيْءٍ يَقُولُ: اذْهَبُوا بِهِ اِلَى فُلَانَةَ فَاِنَّهَا كَانَتْ صَدِيقَةَ خَدِيجَةَ، اذْهَبُوا بِهِ اِلَى فُلَانَةَ فَاِنَّهَا كَانَتْ تُحِبُّ خَدِيجَةَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7339 – صحيح

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس جب کوئی چیز لائی جاتی تو آپ فرماتے: یہ فلاں خاتون کو دے آؤ، کیونکہ وہ خدیجہ کی سہیلی تھی۔ یہ فلاں خاتون کو دے آؤ، وہ خدیجہ سے بہت محبت کرتی تھی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7340 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7340 – على شرط مسلم

7339:الادب المفرد للبخاری - باب قول المعروف، حديث:235،صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة، ذكر خبر ثان يصرح بصحة ما ذكرناه - حديث:7117،الآحاد والمثانى لابن ابى عاصم - خديجة بنت خويلد رضى الله عنه، حديث:2652،المعجم الكبير للطبرانى - باب الياء، ذكر ازواج رسول الله صلى الله عليه وسلم منهن - مناقب خديجة رضى الله عنها، حديث:18940

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بکری ذبح کرتے تو حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو اہتمام کے ساتھ گوشت بھجواتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7341 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِیُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِیُّ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا عَوْنٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا بَنُو اِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ، وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰى زَوْجَهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7341 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت خراب نہ ہوتا، اور اگر حضرت حواء نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے شوہر سے خیانت نہ کرتی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7342 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِیُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَوْدِیُّ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمَكِّیِّ، عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: تَضَيَّفْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَامَ فِی بَعْضِ اللَّيْلِ فَتَنَاوَلَ امْرَاَتَهٗ فَضَرَبَهَا ثُمَّ نَادَانِیْ: يَا اَشْعَثُ. قُلْتُ: لَبَّيْكَ، قَالَ: احْفَظْ عَنِّیْ ثَلَاثًا حَفِظْتُهُنَّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسْاَلِ الرَّجُلَ فِيْمَ يَضْرِبُ امْرَاَتَهٗ، وَلَا تَسْاَلْهُ عَمَّنْ يَعْتَمِدُ مِنْ اِخْوَانِهٖ وَلَا يَعْتَمِدُهُمْ، وَلَا تَنَمْ اِلَّا عَلٰى وِتْرٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7342 – صحيح

✧✧ حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا مہمان بنا، آپ نے ایک رات اپنی بیوی کو مارنا شروع کر دیا، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے آواز دی، اے اشعث! میں نے کہا: لبیک، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری تین باتیں ہمیشہ یاد رکھنا، یہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کی ہیں،

7341:صحيح البخاری - كتاب احاديث الانبياء ' باب خلق آدم صلوات الله عليه وذريته - حديث:3167'صحيح البخاری - كتاب احاديث الانبياء ' باب قول الله تعالى : وواعدنا موسى ثلاثين ليلة واتممناها بعشر - حديث:3234'صحيح مسلم - كتاب الرضاع' باب لولا حواء لم تخن انثى زوجها الدهر - حديث:2751'صحيح مسلم - كتاب الرضاع' باب لولا حواء لم تخن انثى زوجها الدهر - حديث:2752'صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب الهدى - ذكر بعض السبب الذى من اجله تخون النساء ازواجهن' حديث:4230'مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند ابی هريرة رضی الله عنه - حديث:7846'سند إسحاق بن راهويه - ما يروى عن خلاس بن عمرو ' حديث:88'مسند الحارث - كتاب النكاح' باب فی قوله : "لولا بنو إسرائيل ولولا حواء - حديث 492

○ کبھی مرد سے یہ نہیں پوچھنا کہ تم نے اپنی بیوی کو کیوں مارا؟

○ کبھی یہ نہیں پوچھنا کہ کس بھائی پر اعتماد ہے اور کس پر نہیں۔

○ وتر پڑھے بغیر کبھی نہ سونا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7343 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيُّ الْعَدْلُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ النَّحْوِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ التَّيْمِيُّ، قَالَ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْعَرَبِ كَانَ يَغْشَى اَبَا بَكْرٍ يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ، فَقَالَ لَهُ اَبُوْ بَكْرٍ: يَا عُفَيْرُ، مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْوُدِّ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: الْوُدُّ يَتَوَارَثُ وَالْبُغْضُ يَتَوَارَثُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَقَدْ رَوَاهُ يُوْسُفُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7343 – فی الخبر انقطاع

✧✧ محمد بن طلحہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک عربی شخص اکثر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ساتھ رہتا تھا، اس کو "عفیر" کے نام سے پکارا جاتا تھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اے عفیر! تو نے محبت کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کون سا فرمان سن رکھا ہے؟ اس نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "محبت بھی موروثی چیز ہے اور بغض بھی موروثی چیز ہے"۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اسی حدیث کو یوسف بن عطیہ نے ابوبکر بن عبداللہ ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے بھی بیان کیا ہے۔

7344 – حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمُزَكِّيْ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُلَيْكِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، قَالَ: لَقِيَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَجُلًا مِنَ الْعَرَبِ يُقَالُ لَهُ: عُفَيْرٌ، فَقَالَ لَهُ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْوُدِّ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْوُدَّ وَالْعَدَاوَةَ يَتَوَارَثَانِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7344 – يوسف بن عطية هالك

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ملاقات ایک عفیر نامی عربی شخص سے ہوئی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے محبت کے حوالے سے کیا سن رکھا ہے؟ اس نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "محبت اور عداوت دونوں موروثی چیزیں ہیں"۔

7343: الآحاد والمثاني لابن ابی عاصم - عفیر رضی الله عنه' حديث: 2416' مسند الشهاب القضاعي - الود يتوارث ' حديث: 209

7345 - اَخْبَرَنِي اَزْهَرُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَمْدُونِ الْحَرَمِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يَذْكُرُ، عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اَدُلُّكَ عَلَى الصَّدَقَةِ اَوْ مِنْ اَعْظَمِ الصَّدَقَةِ ابْنَتُكَ مَرْدُودَةٌ عَلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7345 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑے صدقے کے بارے میں تمہاری رہنمائی نہ کروں، (تیرے لئے سب سے بڑا صدقہ) تیری وہ بیٹی ہے جو (شادی کے بعد شوہر کے فوت ہوجانے یا طلاق دینے کی وجہ سے) واپس تیرے پاس آگئی ہو، تیرے سوا اس کا کوئی سہارا نہ ہو۔

۞۞ یہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7346 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَبْهَانَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كُنَّ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَصَبَرَ عَلَى لَاْوَائِهِنَّ وَضَرَّائِهِنَّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ اِيَّاهُنَّ، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: وَابْنَتَانِ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَاِنِ ابْنَتَانِ قَالَ رَجُلٌ: يَارَسُولَ اللّٰهِ، وَوَاحِدَةٌ؟ قَالَ: وَوَاحِدَةٌ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7346 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس کے ہاں تین بیٹیاں ہوں، اور وہ ان کے خرچہ وغیرہ پر صبر اختیار کرے، اللہ تعالیٰ ان بیٹیوں پر رحم کرنے کی بناء پر اس آدمی کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ راوی کہتے ہیں: ایک آدمی نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کی دو بیٹیاں ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ بھی جنتی ہے، ایک آدمی نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک والا؟ فرمایا: اور ایک والا بھی جنتی ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7345 سنن ابن ماجه - كتاب الادب' باب بر الوالد - حديث: 3665'مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث سراقة بن مالك بن جعشم - حديث 17275' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سراقة' سراقة بن مالك بن جعشم المدلجي كان ينزل في ناحية المدينة - علي بن رباح عن سراقة بن مالك' حديث: 6446'الادب المفرد للبخاري - باب فضل من عال ابنته المردودة' حديث: 81

7346: مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند ابي هريرة رضي الله عنه - حديث: 8238'مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الادب' في العطف على البنات - حديث: 24918'المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 6310

7347 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدُ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا، يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهِ وَصَبِيٌّ بَيْنَ ظَهْرَانَي الطَّرِيْقِ، فَلَمَّا رَاَتْ اُمُّهُ الدَّوَابَّ خَشِيَتْ عَلَى ابْنِهَا اَنْ يُوطَاَ، فَسَعَتْ وَالِهَةً فَقَالَتْ: ابْنِي ابْنِي فَاحْتَمَلَتِ ابْنَهَا، فَقَالَ الْقَوْمُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا كَانَتْ هٰذِهِ لِتُلْقِيَ ابْنَهَا فِي النَّارِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا وَاللّٰهِ لَا يُلْقِي اللّٰهُ حَبِيْبَهُ فِي النَّارِ قَالَ: فَخَصَمَهُمْ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7347 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ صحابہ کے پاس سے گزرے، ایک بچہ گزرگاہ میں موجود تھا، جب اس کی ماں نے سواریوں کو آتے دیکھا تو اس کے کچلے جانے کا خوف اس کو دامن گیر ہوا، وہ میرا بیٹا، میرا بیٹا پکارتی ہوئی بے ساختہ دوڑی اور آ کر اپنے بچے کو گود میں اٹھا لیا، لوگوں نے کہا: اے اللہ کے نبی! یہ اپنے بچے کسی بھی طور آگ میں ڈالنا گوارا نہیں کرسکتی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اپنے دوست کو کبھی بھی آگ میں نہیں ڈالے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر ان سے بحث کی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7348 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ يُوْسُفَ، الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ، اَنْبَاَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، اَنْبَاَ اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وُلِدَتْ لَهُ اُنْثٰى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يَنْهَهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ - يَعْنِي الذَّكَرَ - عَلَيْهَا، اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7348 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ہاں دو بیٹیاں پیدا ہوئیں، اس نے ان کو زندہ دفن نہ کیا، ان کو برا نہ جانا، اور نہ ہی بیٹوں کو ان پر ترجیح دی، اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7347: مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه - حدیث: 11809' مسند ابی یعلی الموصلی - حمید الطویل ' حدیث: 3645

7348: سنن ابی داود - كتاب الادب' ابواب النوم - باب فی فضل من عال یتیما' حدیث: 4501' مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حدیث: 1904' مصنف ابن ابی شیبة - كتاب الادب' فی العطف علی البنات - حدیث: 24913

7349 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَكْرٍ الْعَدْلُ ابْنُ ابْنَةِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ فَضَالَةَ، ثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ تِ امْرَاَةٌ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَسْاَلُ وَمَعَهَا صِبْيَانٌ فَاَعْطَتْهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ، فَاَعْطَتْ كُلَّ صَبِيٍّ تَمْرَةً تَمْرَةً، وَاَمْسَكَتْ لِنَفْسِهَا تَمْرَةً، فَاَكَلَ الصِّبْيَانُ التَّمْرَتَيْنِ، فَعَمَدَتْ اِلَى التَّمْرَةِ فَشَقَّتْهَا نِصْفَيْنِ فَاَعْطَتْ كُلَّ صَبِيٍّ لَهَا نِصْفَ تَمْرَةٍ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُ فَقَالَ: وَمَا يُعْجِبُكَ مِنْهَا لَقَدْ رَحِمَهَا اللّٰهُ بِرَحْمَتِهَا صَبِيَّهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7349 – صحیح

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک عورت اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں کوئی مسئلہ پوچھنے کے لئے آئی، اس کے ہمراہ اس کے دو بچے بھی تھے، اُمّ المومنین نے اس کو تین کھجوریں عطا کیں، اس نے دونوں بچوں کو ایک ایک کھجور دے دی، اور ایک کھجور اپنے لئے رکھ لی، دونوں بچوں نے اپنی اپنی کھجوریں کھا لیں، اس عورت نے تیسری کھجور بھی توڑ کر دونوں کو آدھی آدھی دے دی (اور خود کچھ نہ کھایا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ام المومنین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ واقعہ سنایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چیز تجھے اس عورت کی اچھی لگی ہے، اللہ تعالیٰ اس کے اپنے بچوں پر رحم کرنے کی وجہ سے اس عورت پر رحم کرے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7350 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوْفَةِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ الرَّاسِبِيُّ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تُدْرِكَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ اَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ – وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى – وَبَابَانِ مُعَجَّلَانِ عُقُوْبَتُهُمَا فِي الدُّنْيَا الْبَغْيُ وَالْعُقُوْقُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7350 – صحیح

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے دو بیٹیوں کی کفالت کی حتیٰ کہ ان کی شادی کر دی، میں اور وہ جنت میں یوں داخل ہوں گے (یہ فرماتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی درمیانی اور شہادت کی

7349:الادب المفرد للبخاری - باب الوالدات رحیمات' حدیث:89'المعجم الکبیر للطبرانی - باب الصاد' من روی - سالم بن ابی الجعد ' حدیث:7870

7350:صحیح مسلم - کتاب البر والصلة والآداب' باب فضل الإحسان إلى البنات - حدیث:4872'الجامع للترمذی ' ابواب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في النفقة على البنات والاخوات' حدیث:1886'مصنف ابن ابی شیبة - کتاب الادب' في العطف على البنات - حدیث:24917

انگلی ملا کر اشارہ فرمایا) اور دو گناہ ایسے ہیں جن کی سزا دنیا میں بھی ملتی ہے۔ اور وہ ہے ''بغاوت اور ماں باپ کی نافرمانی''۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7351 – اَخْبَرَنَا اَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحِيرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ بْنِ حَبِيبٍ، ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، ثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْمَدِينَةِ فَمَرَّ عَلَيْهِ شَيْخٌ يُقَالُ لَهُ شُرَحْبِيلُ اَبُو سَعْدٍ، فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ: مِنْ اَيْنَ جِئْتَ يَا اَبَا سَعْدٍ؟ قَالَ: مِنْ عِنْدَ اَمِيرِ الْمَدِينَةِ حَدَّثْتُهُ بِحَدِيثٍ قَالَ: فَحَدِّثْ بِهِ الْقَوْمَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُدْرِكُ لَهُ ابْنَتَانِ فَيُحْسِنُ اِلَيْهِمَا مَا صَحِبَتَاهُ اَوْ صَحِبَهُمَا اِلَّا اَدْخَلَتَاهُ الْجَنَّةَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

فطر بن خلیفہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ میں امام زید رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ان کے پاس سے شرحبیل ابوسعد نامی ایک بزرگ کا گزر ہوا، حضرت زید نے ان سے پوچھا: اے ابوسعد تم کہاں سے آ رہے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ میں امیر مدینہ کے پاس سے آ رہا ہوں، میں نے ان کو ایک حدیث سنائی ہے، انہوں نے کہا: تو وہ حدیث آپ دیگر لوگوں کو بھی سنا دیجئے، انہوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کی دو بیٹیاں ہوں، وہ ان کی اچھی کفالت کرے، ان کے ساتھ حسن سلوک کرے، وہ لڑکیاں اس کو جنت میں لے جائیں گی۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7352 – وَقَدْ حَدَّثَنَاهُ اَبُو عَبْدِاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، وَاَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْحَفِيدُ، قَالَا: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ، ثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ، ثَنَا فِطْرٌ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ " هٰذَا وَهْمٌ فَاِنَّ شُرَحْبِيلَ هٰذَا هُوَ: اَبُو سَعْدٍ شُرَحْبِيلُ بْنُ سَعْدٍ شَيْخٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ"

7351: مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حدیث: 3321

7352: الجامع للترمذی - ابواب البر والصلة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب ما جاء فی رحمة الصبیان' حدیث: 1891'الادب المفرد للبخاری - باب فضل الکبیر' حدیث: 366'سنن ابی داود - کتاب الادب' باب فی الرحمة - حدیث: 4313'مصنف ابن ابی شیبة - کتاب الادب' ما ذکر فی الرحمة من الثواب - حدیث: 24838'معرفة السنن والآثار للبیهقی - کتاب المکاتب' باب المکاتب - احادیث للشافعی لم یذکرها فی الکتاب' حدیث: 6349'مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما - حدیث: 6568'مسند الحمیدی - احادیث عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنه' حدیث: 569'مسند عبد بن حمید - مسند ابن عباس رضی الله عنه' حدیث: 586'مسند الحارث - کتاب الادب' باب توقیر الکبیر ورحمة الصغیر - حدیث: 785'البحر الزخار مسند البزار - حدیث عبادة بن الصامت' حدیث: 2357'مسند ابی یعلی الموصلی - ابو عمران الجونی' حدیث: 4130'المعجم الکبیر للطبرانی - باب الصاد' ما اسند ابو امامة - ابو عبد الرحیم خالد بن ابی یزید' حدیث: 7776

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7351 – شرحبيل بن سعد واه

✧✧ شرحبیل بن مسلم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بھی رسول اللہ ﷺ کا مذکورہ فرمان نقل کیا ہے، امام حاکم کہتے ہیں: یہ غلطی ہے، کیونکہ یہ شرحبیل ''ابوسعید شرحبیل بن سعد'' ہیں، اہل مدینہ کے شیوخ میں سے ہیں۔

7353 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ صَخْرٍ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيَعْرِفْ حَقَّ كَبِيْرِنَا فَلَيْسَ مِنَّا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " اٰخِرُ كِتَابِ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7353 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ہمارے بچوں پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑوں کا احترام نہیں کرتا، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

☆☆☆

المستدرک للحاکم کی جلد چہارم کی تصحیح کے دوران بشری تقاضے کے تحت کوتاہی کی وجہ سے ایک حدیث شائع ہونے سے رہ گئی تھی۔ اسے یہاں نقل کیا جا رہا ہے۔

4584 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعُمَرِيُّ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ دَارِمٍ الْحَافِظُ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعَبَسِیُّ، قَالَا: ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسٰی، ثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْاَسَدِیِّ، عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اِنِّیْ عَبْدُ اللهِ، وَاَخُوْ رَسُوْلِهٖ، وَاَنَا الصِّدِّيْقُ الْاَكْبَرُ لَا يَقُوْلُهَا بَعْدِیْ اِلَّا كَاذِبٌ، صَلَّيْتُ قَبْلَ النَّاسِ بِسَبْعِ سِنِيْنَ قَبْلَ اَنْ يَّعْبُدَهٗ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 4584 – حديث باطل فتدبره

✧✧ حضرت عباد بن عبداللہ اسدی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کے رسول ﷺ کا بھائی ہوں۔ اور میں ''صدیق اکبر'' ہوں۔ یہ لقب میرے علاوہ جس کے لئے بھی بولا جائے گا جھوٹ ہوگا۔ اس

4584: سنن ابن ماجه - المقدمة' باب فی فضائل اصحاب رسول الله صلی الله عليه وسلم - فضل علی بن ابی طالب رضی الله عنه' حديث: 119'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الفضائل' فضائل علی بن ابی طالب رضی الله عنه - حديث: 31441'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الفضائل' فضائل علی بن ابی طالب رضی الله عنه - حديث: 31446'الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - ومن ذكر علی بن ابی طالب' حديث: 177'السنن الكبری للنسائی - كتاب الخصائص' ذكر اختلاف الناقلين لهذا الخبر عن شعبة - حديث: 8125'السنن الكبری للنسائی - كتاب الخصائص' ذكر الاخوة - حديث: 8183

المستدرك

على الصحيحين

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

المستدرك

على الصحيحين

جلد 6

تصنيف

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبير برادرز

اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ھو القادر

نام کتاب ———— المستدرک (جلد ششم)

تصنیف ———— للامام الحافظ ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم النیسابوری

مترجم ———— الشیخ الحافظ ابی الفضل محمد شفیق الرحمن القادری الرضوی

پروف ریڈنگ ———— مزمل ریاض انصاری

کمپوزنگ ———— ورڈ زمیکر

باہتمام ———— ملک شبیر حسین

سن اشاعت ———— دسمبر 2013ء

سرورق ———— باھو گرافکس

طباعت ———— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ———— روپے

شبیر برادرز
40، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کردی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

انتساب

امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا **ابو البلال محمد الیاس قادری ضیائی** صاحب دامت برکاتہم العالیہ

کی خدمت میں بصد عجز و نیاز پیش کرتا ہوں۔

حضرت امیر اہل سنت کا وجودِ مسعود مسلمانانِ عالم کے لئے بالعموم اور اہل سنت کے لئے بالخصوص ایک عظیم نعمت ہے۔اس فقیر نے سات سال تک دعوتِ اسلامی کے عالمی مرکز فیضانِ مدینہ' کراچی میں درسِ نظامی کی تدریس کی خدمت سرانجام دی' تو حضرت امیر اہل سنت کے فیوض و برکات زیادہ قریب سے حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ان کے ہاں ہمیشہ شفقت ہی شفقت ملی،ان کی زبان سے ہمیشہ دعا ہی ملی ،یوں تو آپ نے اپنے مریدین، متعلقین،متوسلین کو زندگی کے تقریباً ہر شعبہ میں دینی کام کرنے کا ایک مشن عطا کیا ہے،اعمال صالحہ سے محبت اور دینی کتب بالخصوص قرآن وحدیث کے مطالعہ کا شوق آپ کے اکثر مریدوں میں پایا جاتا ہے، آپ کی صحبت بابرکت اور آپ سے ادنیٰ سی نسبت کا کم از کم اتنا اثر ضرور دیکھا گیا ہے کہ آپ سے تعلق رکھنے والے ہر شخص کے عقائد ونظریات انتہائی پختہ اور مضبوط ہوتے ہیں،ان کو کسی مشکک کی تشکیک سے زائل نہیں کیا جا سکتا۔آپ نے جس شعبہ میں بھی دینی کام شروع کیا ،اللہ تعالیٰ نے آپ کو کامیابی سے نوازا، بالخصوص آپ کے قائم کردہ شعبہ جامعات کے تحت طلباء وطالبات کے لئے عالم کورسز کروائے جا رہے ہیں، ان جامعات میں کلاسیں بھری ہوتی ہیں، بلکہ بسا اوقات ایک ہی درجے میں طلباء کی تعداد بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے اس درجے کے کئی کئی سیکشن بنانے پڑتے ہیں، طلباء میں تعلیم اور مطالعہ کا ذوق قابل ستائش ہوتا ہے اوران شعبوں میں جس انداز سے ہر لمحہ ترقی اور جدت لائی جا رہی ہے، دنیا بھر کے ممالک میں اسلام کا پیغام پہنچانے کے ساتھ ساتھ مختلف ممالک میں عالم کورس کے لئے جامعات قائم کی جا رہی ہیں ،نیز المدینۃ العلمیہ کے تحت نصابی وغیر نصابی کتب پر جس طرح تحقیقی کام کروایا جا رہا ہے، یہ مسلک حق اہل سنت وجماعت کے روشن مستقبل کی نوید ہے۔بندہ دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت علامہ مولانا ابو البلال محمد الیاس قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کو دشمنوں اور حاسدین کے شر سے محفوظ فرمائے ، درازئ عمر بالخیر عطا فرمائے، ان کا سایہ اہل سنت کے سروں پر تا دیر قائم ودائم فرمائے،آپ کے شروع کئے ہوئے تمام دینی کاموں میں دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔آپ کی قائم کردہ تمام مجالس بالخصوص مرکزی مجلس شوریٰ کے اراکین اور نگران کو اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔ اور دین کا کام کرنے والے ہر مسلمان کو دنیا اور آخرت کی بھلائیوں سے نوازے ،ایمان کی سلامتی اور اسلام پر خاتمہ نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نیاز مند

محمد شفیق الرحمٰن قادری رضوی

حدیثِ دل

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اس کے حبیب پاک ﷺ کی رحمت سے المستدرک علی الصحیحین کی تمام احادیث کا ترجمہ مکمل ہو گیا ہے۔ ترجمہ کی چھٹی جلد آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اس جلد میں کتاب الطب، کتاب الاضاحی، کتاب الذبائح، کتاب التوبہ والانابۃ، کتاب الادب، کتاب الایمان والنذور، کتاب النذور، کتاب الرقاق، کتاب الفرائض، کتاب الحدود، کتاب تعبیر الرؤیا، کتاب الطب، کتاب الرقی والتمائم، کتاب الفتن والملاحم اور کتاب الاہوال کے عنوانات کے تحت احادیث جمع کی گئی ہیں۔ سابقہ جلد کے اسلوب کو مدنظر رکھتے ہوئے اِس میں بھی امام ذہبی کی تعلیقات ہر حدیث کے ساتھ شامل کر دی گئی ہیں۔ اور ہر حدیث میں موجود مفہوم کے موافق عنوان بنا کر اس کو فہرست میں شامل کیا گیا ہے۔ اور فہرست کے عنوانات صفحہ نمبر کی بجائے حدیث نمبر کے موافق دیئے گئے ہیں۔

المستدرک پر ترجمہ کا کام اگرچہ مکمل ہو چکا ہے لیکن درج ذیل امور ابھی تک تشنۂ تحریر ہیں۔

- تفصیلی فہرست صرف چوتھی، پانچویں اور چھٹی جلد میں ہے جبکہ ابتدائی تین جلدوں میں مفصل فہرست نہیں دی گئی تھی
- المستدرک پر امام ذہبی کی تعلیقات جو کہ پانچویں اور چھٹی جلد میں موجود ہے، شروع کی چار جلدوں میں نہیں ہیں۔
- رجال الحاکم۔
- امام حاکم کے سوانح حیات۔
- کچھ کلام مترجم کے بارے میں۔

ان تمام چیزوں کو اگر اسی کتاب میں شامل کیا جاتا تو اس کی ضخامت بہت بڑھ جاتی۔ اس لئے سوچا یہ ہے کہ ان تمام امور کو الگ جلد میں جمع کر دیا جائے۔

حضرت العلامہ مولانا ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر دامت برکاتہم العالیہ کا تہ دل سے شکر گزار ہوں جنہوں نے اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ لمحات نکال کر المستدرک کی احادیث کی تخریج فرمائی۔

اور بہت ممنون ہوں جناب ملک شبیر صاحب کا جن کے خدمت حدیث کے جذبے کی بدولت دیگر کتب کے ہمراہ آج المستدرک کا بھی مکمل ترجمہ چھپ کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی زندگی میں صحت میں، رزق میں اور اشاعتِ دین کے جذبہ میں برکت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

محمد شفیق الرحمٰن قادری رضوی

جامعہ کنز الایمان، الفریڈ ٹاؤن، میاں چنوں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	حدیث نمبر

لباس کا بیان

قربانی کا بیان

ذبیحہ کا بیان

نذر اور قسم کا بیان

طب کا بیان

دم اور تعویذات کا بیان

فتنوں اور جنگوں کا بیان

قیامت اور محشر کے حالات کا بیان

كِتَابُ اللِّبَاسِ

لباس کے متعلق روایات

7354 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْقَاضِي، وَحَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ نَصْرٍ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَا: اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ بِاَرْبَعٍ: اَنْ لَا يَطُوْفَ اَحَدٌ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا، وَلَا يَدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَلَا يَحُجَّ مُشْرِكٌ بَعْدَ عَامِهِ هٰذَا، وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَاَجَلُهُ اِلٰى مُدَّتِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشَاهِدُ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7354 – صحيح

✧✧ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حج اکبر کے موقع پر چار چیزوں کا اعلان کرنے کے لئے بھیجا۔

○ کوئی شخص برہنہ حالت میں بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا۔

○ جنت میں مسلمان کے سوا کوئی نہیں جا سکتا۔

○ اس سال کے بعد کبھی کوئی مشرک حج نہیں کرے گا۔

○ جس شخص (یا قبیلے) کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی معاہدہ ہے، وہ سب ایک معینہ مدت تک ہے (اس مدت کے گزرنے کے بعد تمام معاہدے کالعدم سمجھے جائیں گے)۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

حديث: 7354

سنن الدارمی - كتاب الصلاة باب : النهی عن دخول المشرك المسجد الحرام - حديث:1450 الجامع للترمذی - ابواب الحج عن رسول الله صلی الله عليه وسلم - باب ما جاء فی كراهية الطواف عريانا حديث:832 السنن الكبرى للنسائی - سورة الانعام قوله تعالى : فسيحوا فی الارض اربعة اشهر - حديث:10772 شرح معانی الآثار للطحاوی - كتاب مناسك الحج باب المتمتع الذی لا يجد هديا ولا يصوم فی العشر - حديث:2639 مسند الحميدی - احاديث علی بن ابی طالب رضی الله عنه حديث:48

مروی (درج ذیل) حدیث، مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

7355 – حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، وَسَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَا: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مُحَرَّرِ بْنِ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ بَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى اَهْلِ مَكَّةَ بِبَرَاءَةٍ فَقِيلَ: مَا كُنْتُمْ تُنَادُونَ؟ فَقَالَ: كُنَّا نُنَادِي اَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ، وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَاَجَلُهُ وَمُدَّةُ عَهْدِهِ اِلَى اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِذَا مَضَتِ الْاَرْبَعَةُ الْاَشْهُرِ فَاِنَّ اللّٰهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ، وَلَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ فَكُنْتُ اُنَادِي حَتَّى صَحِلَ صَوْتِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7355 – صحيح

❖ ❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اعلان براءت کے لئے اہل مکہ کی جانب بھیجا، اس وقت میں بھی ان کے ہمراہ تھا، ان سے پوچھا گیا: تم نے کیا اعلان کیا تھا؟ انہوں نے کہا: ہمارا اعلان یہ تھا:

○ جنت میں صرف مومن شخص ہی جائے گا۔

○ کوئی شخص برہنہ حالت میں طواف نہیں کرے گا۔

○ جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی معاہدہ ہے وہ محدود مدت کے لئے ہے، اور اس کی مدت چار ماہ ہے۔ جب یہ مدت پوری ہو جائے گی، تو (تمام معاہدے کالعدم ہو جائیں گے اور) اللہ اور اس کا رسول مشرکوں سے بری ہیں۔

○ اس سال کے بعد کبھی کوئی مشرک حج نہیں کرے گا۔

میں یہ اعلان مسلسل کرتا رہا حتیٰ کہ میری آواز بیٹھ گئی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7356 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا اَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثَنَا النَّضْرُ اَبُو عُمَرَ الْخَزَّازُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ اَبُو طَالِبٍ يُعَالِجُ زَمْزَمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ يَنْقُلُ الْحِجَارَةَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِزَارَهُ فَتَعَرَّى وَاتَّقَى بِهِ الْحَجَرَ فَغُشِيَ عَلَيْهِ فَقِيلَ لِاَبِي طَالِبٍ اَدْرِكِ ابْنَكَ فَقَدْ غُشِيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا اَفَاقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَشْيَتِهِ سَاَلَهُ اَبُو طَالِبٍ عَنْ غَشْيَتِهِ فَقَالَ: اَتَانِي آتٍ عَلَيْهِ ثِيَابٌ بِيضٌ فَقَالَ لِي اسْتَتِرْ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَكَانَ ذٰلِكَ اَوَّلَ مَا رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النُّبُوَّةِ اَنْ قِيلَ لَهُ اسْتَتِرْ فَمَا رُؤِيَتْ عَوْرَتُهُ مِنْ يَوْمَئِذٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشَاهِدُهُ حَدِيثُ اَبِي الطُّفَيْلِ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)7356 – النضر أبو عمر الخزاز ضعفوه

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطالب زمزم کنویں کی مرمت کر رہے تھے۔ان دنوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر بہت کم تھی، آپ کنویں سے پتھر اٹھا اٹھا کر باہر نکال رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دامن سمیٹ کر اس میں پتھر ڈال لئے، جس کی وجہ سے آپ کا ستر مبارک ظاہر ہوگیا، (ستر ظاہر ہوتے ہی) آپ بے ہوش ہوگئے، حضرت ابوطالب کو اطلاع دی گئی کہ آپ کا بیٹا بے ہوش ہوگیا ہے، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے غشی ختم ہوئی تو حضرت ابوطالب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بے ہوشی کا سبب پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ سفید کپڑوں میں ملبوس کوئی شخص ان کے پاس آیا اور اس نے مجھے کہا: اپنا ستر ڈھانپو۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کی جو علامات دیکھی ہیں ان میں سب سے پہلی علامت یہی تھی کہ آپ کو کہا گیا ''اپنا ستر ڈھانپو''۔ چنانچہ اس دن کے بعد کبھی بھی آپ کا ستر ظاہر نہیں ہوا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔حضرت ابوالطفیل سے مروی درج ذیل حدیث اس کی شاہد ہے۔

7357 – اَخْبَـرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: لَمَّا بُنِيَ الْبَيْتُ كَانَ النَّاسُ يَنْقُلُوْنَ الْحِجَارَةَ وَالنَّبِـيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَهُمْ فَاَخَذَ الثَّوْبَ وَوَضَعَهُ عَلٰى عَاتِقِهِ فَنُودِيَ: لَا تَكْشِفْ عَوْرَتَكَ فَاَلْقَى الْحَجَرَ وَلَبِسَ ثَوْبَهُ

وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)7357 – صحیح

✧✧ ابوالطفیل فرماتے ہیں: جب بیت اللہ کی تعمیر ہو رہی تھی، لوگ پتھر اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ہمراہ پتھر لا رہے تھے، آپ نے اپنا دامن سمیٹ کر اپنے کندھے پر رکھ لیا (تاکہ ان کے اوپر پتھر باآسانی لے جائے جاسکیں)، اسی وقت (ہاتف غیبی سے) آواز آئی ''اپنا ستر مت ظاہر ہونے دو'' (یہ آواز سنتے ہی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھر پھینک دیئے اور کپڑے پہن لئے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7358 – حَـدَّثَـنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ مَلَّاسٍ النُّمَيْرِيُّ، ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَا: ثَنَا بَهْزُ بْنُ حَـكِيـمٍ، عَـنْ اَبِيـهِ، عَـنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عَوْرَاتُنَا مَا نَاْتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ؟ قَالَ: احْـفَـظْ عَـوْرَتَكَ اِلَّا مِـنْ زَوْجَتِكَ اَوْ مَـا مَلَكَتْ يَمِينُكَ قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ قَوْمٌ بَعْضُهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ قَالَ: اِنِ اسْـتَـطَعْتَ اَنْ لَا يَرَاهَا اَحَدٌ فَلَا يَرَيَنَّهَا قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ خَالِيًا؟ قَالَ: فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُسْتَحْيَى مِنْهُ وَوَضَعَ يَدَهُ

عَلٰى فَرْجِه

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7358 – صحيح

✧✧ بہز بن حکیم اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں: آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ ہم کس سے پردہ کریں اور کس سے نہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ستر کی حفاظت کر، سوائے اپنی بیوی کے اور اپنی لونڈی کے۔ میں نے کہا: اگر کچھ لوگ اوپر کے مقام پر اور دوسرے لوگ نیچے کے مقام پر رہتے ہوں، تو پردے کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس حد تک ممکن ہو، ان پر نظر پڑنے سے خود کو بچاؤ اور عورتیں بھی نہ دیکھیں۔ میں نے کہا: اگر انسان خالی جگہ پر ہو جہاں اس کو کوئی بھی دیکھنے والا نہ ہو، تو ستر کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ تو اس کو دیکھ رہا ہے) اللہ تعالیٰ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ اس سے حیاء کیا جائے۔ (کچھ اور نہیں تو کم از کم) اپنی شرمگاہ پر ہاتھ ہی رکھ لے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7359 – حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِی، وَعَلِیُّ بْنُ الصَّقْرِ السُّكَّرِیُّ، قَالَا: ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّهْرِیُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَلِیِّ الرَّافِعِیُّ، حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَوْرَةُ الرَّجُلِ عَلَى الرَّجُلِ كَعَوْرَةِ الْمَرْاَةِ عَلَى الرَّجُلِ، وَعَوْرَةُ الْمَرْاَةِ عَلَى الْمَرْاَةِ كَعَوْرَةِ الْمَرْاَةِ عَلَى الرَّجُلِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7359 – الرافعی ضعفوه

✧✧ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مرد کو مرد سے اپنی شرمگاہ چھپانا اتنا ہی ضروری ہے جتنا عورت سے چھپانا ضروری ہے۔ اور عورت کو عورت سے اپنی شرمگاہ چھپانا بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا مرد سے چھپانا ضروری ہے۔

حدیث: 7358

الجامع للترمذی' ابواب الادب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فی حفظ العورة' حديث: 2764' سنن ابی داود - كتاب الحمام' باب ما جاء فی التعری - حديث: 3519' سنن ابن ماجه - كتاب النكاح' باب التستر عند الجماع - حديث: 1916' مصنف عبد الرزاق الصنعانی - باب ستر الرجل إذا اغتسل' حديث: 1066' السنن الكبرى للنسائی - كتاب عشرة النساء' نظر المراة إلى عورة زوجها - حديث: 8696' مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 1182' مسند احمد بن حنبل - اول مسند البصريين' حديث بهز بن حكيم - حديث: 19594' المعجم الكبير للطبرانی - باب الميم' من اسمه محمود - باب' حديث: 16743

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7360 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَوْصِلِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ جَرْهَدَ، عَنْ جَدِّهِ جَرْهَدَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَهُ وَقَدِ انْكَشَفَ فَخِذُهُ فِي الْمَسْجِدِ وَعَلَيْهِ بُرْدَةٌ فَقَالَ: اِنَّ الْفَخِذَ مِنَ الْعَوْرَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7360 – صحيح

✧✧ حضرت جرہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا، اس وقت میں مسجد میں اپنی ران ننگی کئے ہوئے بیٹھا تھا، حالانکہ میں نے بڑی چادر اوڑھ رکھی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ران بھی ستر کا حصہ ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ محمد بن جحش سے مروی درج ذیل حدیث، مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

7361 – حَدَّثَنَا الْاُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِيدِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، ثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ، اَنَّهُ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ عَلٰى مَعْمَرٍ وَفَخِذَاهُ مَكْشُوفَتَانِ فَقَالَ: يَا مَعْمَرُ، غَطِّ فَخِذَيْكَ فَاِنَّ الْفَخِذَيْنِ عَوْرَةٌ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7361 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ محمد بن جحش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر حضرت معمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا، معمر اپنی رانیں ننگی کئے بیٹھے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معمر! اپنی رانیں ڈھک لو، کیونکہ رانیں بھی ستر میں شامل ہیں۔

حدیث: 7360

الجامع للترمذی ' ابواب الادب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب ما جاء ان الفخذ عورة ' حدیث: 2790 'سنن ابی داود - کتاب الحمام ' باب النهی عن التعری - حدیث: 3516 'سنن الدارمی - ومن کتاب الاستئذان ' باب : فی ان الفخذ عورة - حدیث: 2606 'صحیح ابن حبان - کتاب الصلاة ' باب شروط الصلاة - ذکر الامر بتغطیة فخذه إذ الفخذ عورة ' حدیث: 1731 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی - باب ستر الرجل إذا اغتسل ' حدیث: 1075 'مصنف ابن ابی شیبة - کتاب الادب ' ما یکره ان یظهر من جسد الرجل - حدیث: 26150 'شرح معانی الآثار للطحاوی - باب الفخذ هل هو من العورة ام لا ؟ ' حدیث: 1738 'سنن الدارقطنی - کتاب الحیض ' باب فی بیان العورة والفخذ منها - حدیث: 750 'مسند احمد بن حنبل - مسند المکیین ' حدیث جرهد الاسلمی - حدیث: 15646 'مسند الطیالسی - وجرهد الاسلمی ' حدیث: 1257 'مسند الحمیدی - حدیثنا جرهد الاسلمی رضی الله عنه ' حدیث: 828 'المعجم الکبیر للطبرانی - باب الجیم ' باب من اسمه جابر - جرهد الاسلمی ' حدیث: 2097

اسی مفہوم کی حدیث حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

اَمَّا حَدِيْثُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث درج ذیل ہے۔

7362 – فَاَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي، بِمَرْوَ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُبْرِزْ فَخِذَيْكَ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7362 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی ران ننگی مت کرو، اور نہ ہی کسی دوسرے زندہ یا مردہ شخص کی ران کی جانب نگاہ کرو۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث درج ذیل ہے۔

7363 – فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا اِسْرَائِيلُ، اَنْبَاَ اَبُوْ يَحْيَى، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ فَرَاَى فَخِذَهُ مَكْشُوفَةً فَقَالَ: غَطِّ فَخِذَكَ فَاِنَّ فَخِذَ الرَّجُلِ مِنْ عَوْرَتِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7363 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا کہ وہ رانیں ننگی کئے ہوئے بیٹھا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی رانیں ڈھک لو کیونکہ انسان کی ران بھی اس کی ستر میں شامل ہے۔

7364 – اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَكِيمِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْاَحْوَصِ، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ

حدیث: 7362

سنن ابی داود - کتاب الجنائز' باب فی ستر المیت عند غسلہ - حدیث:2748'سنن ابی داود - کتاب الحمام' باب النہی عن التعری - حدیث:3517'سنن ابن ماجہ - کتاب الجنائز' باب ما جاء فی غسل المیت - حدیث:1455'سنن الدارقطنی - کتاب الحیض' باب فی بیان العورة والفخذ منہا - حدیث:752'مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرین بالجنة' حدیث:1219'البحر الزخار مسند البزار - ومما روی الاعمش' حدیث: 626'مسند ابی یعلی الموصلی - مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ' حدیث:315

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا قَشِفُ الْهَيْئَةِ قَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: مِنْ اَيِّ الْمَالِ؟ قُلْتُ: مِنْ كُلِّ الْمَالِ مِنَ الْاِبِلِ وَالرَّقِيقِ وَالْخَيْلِ وَالْغَنَمِ، قَالَ: فَاِذَا آتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ عَلَيْكَ ثُمَّ قَالَ: تُنْتِجُ اِبِلُ قَوْمِكَ صِحَاحَ آذَانِهَا فَتَعْمَدُ اِلَى الْمُوْسٰى فَتَقْطَعُ آذَانَهَا فَتَقُوْلُ هٰذِهِ بَحِيرَةٌ وَّتَشُقُّهَا اَوْ تَشُقُّ جُلُوْدَهَا وَتَقُوْلُ هٰذِهِ صُرُمٌ فَتُحَرِّمُهَا عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَاِنَّ مَا اَعْطَاكَ اللّٰهُ لَكَ حِلٌّ مُوْسَى اللّٰهِ اَحَدُّ – وَرُبَّمَا قَالَ – سَاعِدُ اللّٰهِ اَشَدُّ مِنْ سَاعِدِكَ وَمُوْسَى اللّٰهِ اَحَدُّ مِنْ مُوْسَاكَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا نَزَلْتُ بِهٖ فَلَمْ يُكْرِمْنِيْ وَلَمْ يَقْرِنِيْ ثُمَّ نَزَلَ بِيْ اُجْزِيهِ كَمَا صَنَعَ اَوْ اُقْرِيهِ؟ قَالَ: اَقْرِه

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7364 – صحيح

✧✧ حضرت ابوالاحوص اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت میری حالت ناگفتہ بہ تھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تیرے پاس مال ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کس قسم کا مال ہے؟ میں نے کہا: اونٹ، گھوڑے، بھیڑ، بکریاں، غلام، خدام ہر طرح کا مال ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ تمہیں مال سے نوازے تو اس کا اثر تمہاری شخصیت پر نظر بھی آنا چاہئے۔ پھر فرمایا: تمہاری قوم میں صحیح سلامت کانوں والا اونٹ کا بچہ پیدا ہوتا ہے، اس کا مالک استرے کے ساتھ اس کے کان کاٹ ڈالتا ہے، اور کہتا ہے ''یہ بحیرہ ہے''۔ اور اس کی کھال چیر کر کہتا ہے ''یہ صرم ہے'' یہ کہہ کر از خود اپنے اوپر اور اپنے اہل وعیال پر اس کو حرام قرار دے لیتا ہے، میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تجھے جو چیز عطا فرمائی ہے وہ تیرے لئے حلال ہے، اور اللہ کا استرا تیرے استرے سے زیادہ تیز ہے، اور اللہ تعالیٰ کی کلائی، تیری کلائی سے زیادہ مضبوط ہے، اور اللہ تعالیٰ کا استرا تیرے استرے سے زیادہ تیز ہے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے کہ میں کسی آدمی کا مہمان بنوں اور وہ نہ تو میری عزت کرے اور نہ میری مہمان نوازی کرے، ایسا شخص جب میرا مہمان بنے تو کیا میں اس کے سلوک کا اسی انداز میں بدلہ دے سکتا ہوں؟ یا میں اس کی مہمان نوازی کروں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: تم اس کی مہمان نوازی کرو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7365 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَتَّابٍ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ كَتَبَ

حديث: 7365

صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب تحريم الكبر وبيانه - حديث: 156' صحيح ابن حبان - كتاب الزينة والتطييب' ذكر ما يستحب للمرء تحسين ثيابه وعمله إذا قصد به غير - حديث: 5544' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 4841' مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث ابي ريحانة - حديث: 16894

الْحَاكِمُ بِخَطِّهِ: هَاهُنَا يُخَرَّجُ بِطُولِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7365 – سكت عنه الذهبي في التلخيص من هذا الموضع

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور وہ خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے خود اپنے ہاتھ سے لکھا ہے۔ اور اس کو تفصیل سے لکھا ہے۔

7366 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا اَبُوْ بَحْرٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُثْمَانَ الْبَكْرَاوِيُّ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي رَجُلٌ حُبِّبَ اِلَيَّ الْجَمَالُ وَاُعْطِيتُ مِنْهُ مَا تَرَى حَتَّى مَا اُحِبُّ اَنْ يَفُوقَنِيْ اَحَدٌ بِشِرَاكِ نَعْلِي اَوْ شِسْعِ نَعْلِي اَفَمِنَ الْكِبْرِ هٰذَا؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ مِنَ الْكِبْرِ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے خوبصورتی پسند ہے اور اس کا ایک حصہ مجھے ملا بھی ہے، جیسا کہ آپ خود بھی دیکھ رہے ہیں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ بات قطعاً اچھی نہیں لگتی کہ کوئی دوسرا میرے جوتوں یا جوتوں کے تسموں کے معاملے میں مجھ سے آگے نکلے، کیا یہ تکبر ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، (یہ تکبر نہیں ہے) بلکہ تکبر یہ ہے کہ انسان تکبر کے باعث حق کو قبول کرنے سے انکار کر دے، دوسرے لوگوں کو خود سے حقیر جانے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7367 – فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقَطِيعِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، قَالَا: ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كُنْتُ لَا اُحْجَبُ – اَوْ قَالَ: كُنْتُ لَا اُحْبَسُ – عَنْ ثَلَاثٍ: عَنِ النَّجْوَى وَعَنْ كَذَا وَكَذَا . قَالَ: فَاَتَيْتُهُ وَعِنْدَهُ مَالِكُ بْنُ مُرَارَةَ الرَّهَاوِيُّ فَاَدْرَكْتُ مِنْ آخِرِ حَدِيثِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اُعْطِيتُ مِنَ الْجَمَالِ مَا تَرَى وَمَا اُحِبُّ اَنَّ اَحَدًا يَفُوقُنِيْ بِشِرَاكِ نَعْلِي اَفَذَاكَ مِنَ الْبَغْيِ؟ قَالَ: " لَيْسَ ذٰلِكَ مِنَ الْبَغْيِ، وَلٰكِنَّ الْبَغْيَ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ – اَوْ قَالَ: سَفَّهَ الْحَقَّ – وَغَمَطَ النَّاسَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7367 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں تین چیزوں سے رک نہیں پاتا تھا۔ سرگوشی سے، اور فلاں فلاں چیز

سے۔آپ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا،اس وقت آپ ﷺ کے پاس مالک بن مرارہ رہاوی رضی اللہ عنہ موجود تھے، میں نے ان کی گفتگو کے آخری جملے سنے ہیں، وہ کہہ رہے تھے: یارسول اللہ ﷺ مجھے خوبصورتی کا ایک حصہ دیا گیا ہے جیسا کہ آپ خود بھی دیکھ رہے ہیں، اور مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ کوئی شخص میرے جوتے کے تسمے کے معاملے میں بھی مجھ سے آگے نکلے ،حضور ﷺ کیا یہ گناہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ گناہ نہیں ہے۔ بلکہ تکبر کی وجہ سے حق کو ماننے سے انکار کرنا اور لوگوں کو حقیر جاننا گناہ ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7368 – اَخْبَرَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِي، بِبَغْدَادَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْمَدَايِنِيُّ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ بْنِ الْقَاسِمِ الْيَمَامِيُّ، ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنِي اَبُوْ زُمَيْلٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الدُّؤَلِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا خَرَجَتِ الْحَرُورِيَّةُ اجْتَمَعُوا فِي دَارٍ وَهُمْ سِتَّةُ آلَافٍ، فَاَتَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَبْرِدْ بِالصَّلَاةِ لَعَلِّي آتِي هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَاُكَلِّمَهُمْ قَالَ: اِنِّي اَخَافُ عَلَيْكَ قَالَ: كَلَّا، قَالَ: فَخَرَجْتُ اِلَيْهِمْ وَلَبِسْتُ اَحْسَنَ مَا يَكُوْنُ مِنْ حُلَلِ الْيَمَنِ – قَالَ اَبُوْ زُمَيْلٍ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ جَمِيلًا جَهِيرًا – قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " فَاَتَيْتُهُمْ وَهُمْ مُجْتَمِعُونَ فِي دَارٍ وَهُمْ قَائِلُوْنَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ . قَالُوْا: مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَمَا هٰذِهِ الْحُلَّةُ؟ قُلْتُ: مَا تَعِيبُوْنَ عَلَيَّ لَقَدْ رَاَيْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْحُلَلِ ، وَقَرَاْتُ (قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللّٰهِ الَّتِي اَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ) (الأعراف: 32) ثُمَّ ذَكَرَ مُنَاظَرَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ الْمَشْهُوْرَةَ مَعَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7368 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب حروریہ نے بغاوت کی ،تو وہ لوگ ایک حویلی میں جمع ہو گئے ،ان کی تعداد ۶ ہزار تھی ، میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے امیر المومنین ! آپ نماز ذرا لیٹ پڑھایئے گا، میں ان لوگوں کے پاس جا کر مذاکرات کر کے آتا ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تمہاری جان کا خطرہ ہے۔انہوں نے کہا: آپ مت گھبرایئے ،آپ فرماتے ہیں: میں یمن کا انتہائی خوبصورت اور دیدہ زیب جبہ زیب تن کر کے ان کے پاس آ گیا۔ ابوزمیل کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بہت خوبصورت حسین وجمیل جوان تھے۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں ان لوگوں کے پاس آیا، وہ لوگ ایک حویلی میں جمع تھے، اور وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ میں نے ان کو سلام کیا، انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور پوچھا: اے ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ جبہ کہاں سے آیا؟ میں نے کہا: تم مجھے اس کی وجہ سے عیب لگاتے ہو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس سے بھی زیادہ بلکہ سب سے بہترین جبہ پہنے ہوئے دیکھا ہے۔ پھر میں نے یہ آیت پڑھی ،

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ(الاعراف:32)

''تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی اور پاک رزق،تم فرماؤ کہ وہ ایمان والوں کے لئے ہے دنیا میں، اور قیامت میں تو خاص انہیں کی ہے ہم یونہی مفصّل آیتیں بیان کرتے ہیں علم والوں کے لئے'' (ترجمہ کنزالایمان امام احمد رضا)

پھر اس کے بعد وہ مناظرہ ذکر کیا جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور ان لوگوں کے مابین ہوا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7369 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَخَرَجَ رَجُلٌ فِي ثَوْبَيْنِ مُنْخَرِقَيْنِ يُرِيدُ اَنْ يَسُوقَ بِدفالإبِلِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَهُ ثَوْبَانِ غَيْرُ هٰذَا؟ قِيلَ: اِنَّ فِي عَيْبَتِهِ ثَوْبَيْنِ جَدِيدَيْنِ. قَالَ: اِيتُونِي بِعَيْبَتِهِ فَفَتَحَهَا فَاِذَا فِيهَا ثَوْبَانِ فَقَالَ لِلرَّجُلِ: خُذْ هٰذَيْنِ فَالْبَسْهُمَا وَاَلْقِ الْمُنْخَرِقَيْنِ فَفَعَلَ ثُمَّ سَاقَ بِالْاِبِلِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَثَرِهِ كَالْمُتَعَجِّبِ مِنْ بُخْلِهِ عَلٰى نَفْسِهِ بِالثَّوْبَيْنِ فَقَالَ لَهُ: ضَرَبَ اللّٰهُ عُنُقَكَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ: فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَقُتِلَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، فَقَدِ احْتَجَّ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ بِهِشَامِ بْنِ سَعْدٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ اِلَّا اَنَّ الْحَدِيثَ عِنْدَ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ میں تھے ،ایک آدمی دو پھٹے پرانے کپڑوں میں ملبوس وہاں آیا، وہ اونٹ چرا رہا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس کے پاس صرف یہی دو کپڑے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ اس کے تھیلے میں دو نئے کپڑے موجود ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا تھیلا میرے پاس لاؤ، (اس کا تھیلا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کھولا تو اس میں واقعی دو کپڑے موجود تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی سے کہا: یہ کپڑے لو، ان کو پہن لو اور پھٹے ہوئے کپڑے پھینک دو، اس نے ایسا ہی کیا، اور اپنے اونٹ ہانکتا ہوا چلا گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پیچھے سے دیکھ رہے تھے اور اس بات پر بہت تعجب کر رہے تھے کہ یہ شخص کس قدر کنجوس ہے ،صرف ۲ کپڑے پہن کر پھر رہا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کی گردن مارے ، وہ شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب متوجہ ہوا اور کہا: اللہ کی راہ میں ۔ چنانچہ وہ شخص جنگ یمامہ میں شہید ہوا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مقام پر ہشام بن سعد کی روایت نقل کی ہے۔ اور مالک بن انس کی سند کے مطابق یہ حدیث زید بن اسلم کے واسطے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ جیسا کہ درج ذیل ہے۔

7370 – حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ: قَالَ: اَخْبَرَنِي

مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

✧✧ مذکورہ اسناد کے ہمراہ بھی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سابقہ حدیث مروی ہے۔

7371 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ قَاسِمُ بْنُ السَّيَّارِيِّ، بِمَرْوَ، اَنْبَاَ اَبُوْ الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَاَ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ بِشْرٍ التَّغْلِبِيِّ، قَالَ: كَانَ اَبِيْ جَلِيسًا لِاَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِدِمَشْقَ وَبِهَا رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ، وَكَانَ مُتَوَحِّدًا قَلَّمَا يُجَالِسُ النَّاسَ اِنَّمَا هُوَ فِي صَلَاةٍ فَاِذَا انْصَرَفَ فَاِنَّمَا هُوَ تَكْبِيرٌ وَتَسْبِيحٌ وَتَهْلِيْلٌ حَتّٰى يَاْتِيَ اَهْلَهُ فَمَرَّ بِنَا يَوْمًا وَنَحْنُ عِنْدَ اَبِي الدَّرْدَاءِ فَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ الدَّرْدَاءِ: كَلِمَةٌ تَنْفَعُنَا وَلَا تَضُرُّكَ، فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّكُمْ قَادِمُونَ عَلٰى اِخْوَانِكُمْ فَاَحْسِنُوا لِبَاسَكُمْ وَاَصْلِحُوا رِحَالَكُمْ حَتّٰى تَكُوْنُوا كَاَنَّكُمْ شَامَةٌ فِي النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ الَّذِي لَمْ يُسَمِّهِ الرَّهَاوِيُّ وَهُوَ سَهْلُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ مِنْ زُهَّادِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7371 – صحيح

✧✧ حضرت قیس بن بشر تغلبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے والد محترم دمشق میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے دوست تھے، وہاں پر ایک انصاری صحابی بھی رہتے تھے، ان کو ''ابن الحنظلیہ'' کے نام سے پکارا جاتا تھا، وہ اکیلے رہنا پسند کرتے تھے، لوگوں کی مجلس میں بہت کم بیٹھتے تھے، ان کی عادت تھی کہ نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تو گھر واپس جانے تک مسلسل تکبیر وتہلیل اور تسبیح میں مصروف رہتے۔ ایک مرتبہ وہ ہمارے پاس سے گزرے، ہم حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو سلام کیا، حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے (سلام کا جواب دینے کے بعد) فرمایا: ایک ایسی بات ہے جو ہمارے لئے فائدہ مند ہے اور تمہارے لئے ذرا بھی نقصان دہ نہیں ہے، پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ''بے شک تم اپنے بھائیوں کے پاس جاؤ گے، تم اپنے لباس اچھے رکھنا، اپنی سواریوں کا خیال کرنا، حتیٰ کہ تم لوگوں میں تل کی مانند ہو جاؤ، (یعنی جس طرح تل، جسم پر واضح ہوتا ہے، اسی طرح تم بھی انسانوں میں اتنے صاف ستھرے رہو کہ تم سب سے الگ تھلگ اور واضح نظر آؤ۔) بے شک اللہ تعالیٰ فحاشی کو پسند نہیں کرتا اور نہ ہی فحاشی پسند کرنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور ابن الحنظلیہ کا نام رہاوی

حدیث: 7371

سنن ابی داود - كتاب اللباس' باب ما جاء في إسبال الإزار - حديث:3584' مصنف ابن ابی شيبة - كتاب فضل الجهاد' ما ذكر في فضل الجهاد والحث عليه - حديث:19128' المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه سهل' سهل ابن الحنظلية الانصاری - حديث:5484' مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث سهل بن الحنظلية - حديث:17311' المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه سهل' سهل ابن الحنظلية الانصاری - حديث:5484

نے ان کا نام ذکر نہیں کیا۔ ان کا نام ''سہل بن الحنظلیہ'' ہے۔ عبادت گزار صحابہ کرام میں سے ہیں۔

7372 – اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوْبَ، ثَنَا اَبُوْ يَحْيَى بْنُ اَبِیْ مَسَرَّةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ مَرْحُومٍ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ دَعَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنْ حُلَلِ الْاِيمَانِ يَلْبَسُ اَيَّهَا شَاءَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7372 – صحيح

✧✧ حضرت سہل بن معاذ بن انس جہنی اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص استطاعت کے باوجود، محض اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی کے طور پر فاخرانہ لباس ترک کرتا ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو تمام مخلوقات کے سامنے بلائے گا، اور ایمان کے لباس اس کے سامنے رکھ کر اس کو فرمائے گا کہ ان میں سے جو چاہے، پہن لے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7373 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِیُّ، ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: يَقُوْلُوْنَ فِيَّ التِّيهُ وَقَدْ رَكِبْتُ الْحِمَارَ وَاعْتَقَلْتُ الشَّاةَ وَلَبِسْتُ الشَّمْلَةَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْكِبْرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7373 – صحيح

✧✧ حضرت نافع بن جبیر بن مطعم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: (وہ فرماتے ہیں) لوگ کہتے ہیں: میرے اندر غرور ہے، حالانکہ میں گدھے پر سوار ہوتا ہوں، بکری کا دودھ دوہتا ہوں، اور کھلی چوڑی چادر پہنتا ہوں اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''جس نے ایسا کیا، اس میں ذرا بھی تکبر نہیں ہے''۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حدیث: 7372

الجامع للترمذی ' ابواب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه - باب ' حديث:2464

حدیث: 7373

الجامع للترمذی ' ابواب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فی الكبر ' حديث:1973 'البحر الزخار مسند البزار - حديث جبير بن مطعم عن النبی صلى الله عليه وسلم ' حديث:2914

7374 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ التِّنِّيسِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، اَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ سَالِمٍ اللَّخْمِيُّ، عَنْ اَبِي سَلَّامٍ الْاَسْوَدِ، قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ اَنَّهُ يُحَدِّثُ عَنْ ثَوْبَانَ حَدِيثَ اَبِي الْاَحْوَصِ، قَالَ: فَبَعَثَ اِلَيْهِ فَحُمِلَ عَلَى الْبَرِيدِ قَالَ: فَلَمَّا انْتَهَى اِلَيْهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ سَلَّمَ وَقَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ شَقَّ عَلَى رِجْلِي مَرْكَبِي مِنَ الْبَرِيدِ قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ كَالْمُتَوَجِّعِ: مَا اَرَدْنَا الْمَشَقَّةَ عَلَيْكَ يَا اَبَا سَلَّامٍ، وَلَكِنْ بَلَغَنِي حَدِيثٌ تُحَدِّثُهُ، عَنْ ثَوْبَانَ، عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَوْضِ فَاَحْبَبْتُ اَنْ تُشَافِهَنِي بِهِ مُشَافَهَةً. قَالَ اَبُوْ سَلَّامٍ: سَمِعْتُ ثَوْبَانَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَوْضِي مَا بَيْنَ عَدَنَ اِلَى عُمَانَ الْبَلْقَاءِ مَاؤُهُ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَاَكْوَابُهُ عَدَدُ النُّجُومِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَاْ بَعْدَهَا اَبَدًا اَوَّلُ النَّاسِ وُرُودًا عَلَيْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الشُّعْثُ رُءُوسًا الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِينَ لَا يَنْكِحُونَ الْمُنَعَّمَاتِ وَلَا تُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَكِنِّي قَدْ نَكَحْتُ الْمُنَعَّمَاتِ فَاطِمَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْمَلِكِ وَفُتِحَتْ لِيَ السُّدَدُ لَا جَرَمَ اَنِّي لَا اَغْسِلُ رَاْسِي حَتَّى يَشْعَثَ وَلَا ثَوْبِيَ الَّذِي يَلِي جَسَدِي حَتَّى يَتَّسِخَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7374 – صحيح

✧✧ ابوسلام الاسود کہتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو (میرے بارے میں) یہ اطلاع ملی کہ میں حضرت ثوبان کے واسطے سے ابوالاحوص کی حدیث بیان کرتا ہوں، حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے آدمی بھیجے، وہ ان کو حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس لے آئے، انہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو سلام کرنے کے بعد کہا: اے امیر المومنین! سفر کی وجہ سے میرے پاؤں میں زخم ہوگیا ہے، حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا: ہمارا ارادہ آپ کو تکلیف دینے کا نہ تھا، اصل بات یہ ہے کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ تم حضرت ثوبان کے حوالے سے، حوض کوثر کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فرمان روایت کرتے ہو، مجھے یہ خواہش ہوئی کہ میں وہ فرمان مصطفوی تم سے بالمشافہ سنو، (اس لئے تمہیں یہاں لانے کی تکلیف دی گئی ہے) ابوسلام نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرا حوض (مقام) عدن (یہ ساحلی پٹی کا علاقہ ہے، جہاں پر یمن کا ساحل ختم ہوتا ہے اور ہند کا ساحل شروع ہوتا ہے) سے لے کر عمان البلقاء (اس سے مراد یمن یا شام کی بستی ہے اور البلقاء، سے مراد بعض مورخین کے نزدیک فلسطین کا ایک شہر ہے) تک ہے۔ اس (حوض) کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے، اس کے پیالوں کی تعداد ستاروں کے برابر ہے، جو شخص اس کا ایک گھونٹ پی لے گا، اس کو کبھی پیاس نہیں لگے گی، اس حوض پر سب سے پہلے فقراء مہاجرین آئیں گے، جو پراگندہ بالوں والے، بوسیدہ کپڑوں والے ہوں گے، مالدار خواتین سے وہ نکاح نہیں کرتے اور نہ ان کے لئے مسدود راہیں کھلتی ہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن میں نے تو مالدار خاتون فاطمہ بنت عبدالملک سے نکاح کیا ہے اور میرے لئے مسدود راہیں کھول

دی جاتی ہیں، اب میں اپنا سر نہیں دھویا کرونگا، تاکہ میرے بال پراگندہ ہوجائیں اور نہ میں اپنے جسم پر پہنے ہوئے کپڑے تبدیل کیا کروں گا تاکہ یہ بوسیدہ ہوجائیں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7375 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِی الْمُهَلَّبِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الثِّيَابِ الْبَيَاضِ فَلْيَلْبَسْهُ اَحْيَاؤُكُمْ وَكَفِّنُوا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ فَاِنَّهُ مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ اَوْ قَالَ: مِنْ خَيْرِ لِبَاسِكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ لِابْنِ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، وَاِسْمَاعِيْلَ ابْنِ عُلَيَّةَ اَرْسَلَاهُ، عَنْ اَيُّوْبَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7375 – علی شرط البخاری

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر سفید کپڑے لازم ہیں، زندہ لوگ بھی سفید کپڑے پہنیں اور اپنے فوت شدگان کو کفن بھی سفید کپڑوں میں ہی دیا کرو، کیونکہ کپڑوں میں، سفید کپڑا سب سے بہتر ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو ابن سفیان بن عیینہ کے واسطے سے نقل نہیں کیا۔ اور اسماعیل بن علیہ نے اس کو ایوب سے روایت کرنے میں ارسال سے کام لیا ہے۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ

ابن عیینہ کی حدیث درج ذیل ہے

7376 – فَاَخْبَرَنَاهُ الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، اَنْبَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَا سُفْيَانُ

حديث: 7376

الجامع للترمذی - ابواب الادب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فی لبس البياض' حديث: 2805' السنن الصغرى - كتاب الزينة' الامر بلبس البيض من الثياب - حديث: 5252' مصنف عبد الرزاق الصنعانی - كتاب الجنائز' باب الكفن - حديث: 5998' مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الجنائز' من قال ليكون الكفن ابيض ورخص فی غيره - حديث: 10935' السنن الكبرى للنسائی - كتاب الجنائز' ای الكفن خير - حديث: 2000' مسند احمد بن حنبل - اول مسند البصريين' ومن حديث سمرة بن جندب - حديث: 19660' مسند الطيالسی - وما اسند عن سمرة بن جندب' حديث: 925' المعجم الاوسط للطبرانی - باب العين' من اسمه علی - حديث: 4013' المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه سمرة' ما اسند سمرة بن جندب - ميمون بن ابی شبيب عن سمرة' حديث: 6603' الشمائل المحمدية للترمذی - باب ما جاء فی لباس رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث: 68

بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْبَيَاضِ لِيَلْبَسْهَا اَحْيَاؤُكُمْ وَكَفِّنُوا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم پر سفید کپڑے لازم ہیں، زندہ لوگ بھی سفید کپڑے پہنیں اوراپنے فوت شدگان کوکفن بھی سفید کپڑوں میں ہی دیا کرو۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ اِسْمَاعِيْلَ ابْنِ عُلَيَّةَ

اسماعیل بن علیہ کی حدیث درج ذیل ہے۔

7377 – فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِىُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ سَهْلٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْبَيَاضِ لِيَلْبَسْهَا اَحْيَاؤُكُمْ وَكَفِّنُوا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ فَاِنَّهَا مِنْ خِيَارِ ثِيَابِكُمْ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزِيَادَةِ اَلْفَاظٍ فِيْهِ

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم پر سفید کپڑے لازم ہیں، زندہ لوگ بھی سفید کپڑے پہنیں اوراپنے فوت شدگان کوکفن بھی سفید کپڑوں میں ہی دیا کرو، کیونکہ کپڑوں میں، سفید کپڑا سب سے بہتر ہے۔

❀❀ اسی مفہوم کی ایک اورحدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اورحضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے لیکن اس میں کچھ الفاظ کا اضافہ ہے۔

اَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث درج ذیل ہے

7378 – فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، اَنْبَا الشَّافِعِىُّ، رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنْبَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضُ فَالْبَسُوهَا اَحْيَاءَ كُمْ وَكَفِّنُوا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ وَاِنَّ مِنْ خَيْرِ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدَ اِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَاَمَّا حَدِيْثُ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ فَقَدْ قَدَّمْتُ الْخِلَافَ فِيْهِ عَلٰى حَدِيْثِ اَبِىْ قِلَابَةَ وَلَهُ اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7378 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بہترین کپڑا سفید ہے، زندہ لوگ بھی

سفید کپڑے پہنیں اور اپنے فوت شدگان کو کفن بھی سفید کپڑوں میں ہی دیا کرو۔ بہترین سرمہ ''اثمد'' ہے۔ یہ بینائی کو تیز کرتا ہے اور بال گھنے کرتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے بارے میں اختلاف کو میں نے ابوقلابہ والی حدیث سے پہلے بیان کیا ہے۔ اس کی اسناد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7379 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، وَقَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، ثَنَا حَبِيبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِيْ شَبِيبٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7379 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو، کیونکہ یہ صاف ستھرے ہوتے ہیں، اور اسی میں اپنے فوت شدگان کو کفن دیا کرو۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7380 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، وَبَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، قَالَا: ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِيْ حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰى رَجُلًا ثَائِرَ الرَّاْسِ فَقَالَ: اَمَّا يَجِدُ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهٖ شَعْرَهُ؟ وَرَاٰى رَجُلًا وَسِخَ الثِّيَابِ فَقَالَ: اَمَّا يَجِدُ هٰذَا مَا يُنَقِّي بِهٖ ثِيَابَهُ؟

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7380 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو اس کے بالوں کو درست کردے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا، اس کے کپڑے بہت بوسیدہ میلے کچیلے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس آدمی کو کوئی ایسی چیز نہیں ملتی جس کے ساتھ یہ اپنے کپڑوں کو دھولے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7381 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِيُّ، ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، اَنْبَاَ

يُونُسُ بْنُ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ الْاَحْمَسِيَّةِ، قَالَتْ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدَةٌ قَدِ الْتَفَعَ بِهِ تَحْتَ اِبْطِهِ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى عَضَلَةِ عَضُدِهِ تَرْتَجُّ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ فَاسْمَعُوا لَهُ وَاَطِيعُوا مَا اَقَامَ لَكُمْ كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 7381 – صحيح

✧✧ حضرت ام حصین احمسیہ فرماتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا، آپ کے اوپر ایک بڑی چادر تھی، جس کو آپ نے اپنی بغل کے نیچے سے لپیٹا ہوا تھا، اور میں دیکھ رہا تھا کہ آپ کے بازو کا پٹھا حرکت کر رہا تھا، میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، تم پر اگر کوئی حبشی غلام بھی امیر بنا دیا جائے تو تم اس کی بات کو بھی غور سے سنو اور جب تک وہ تمہیں کتاب اللہ کے موافق حکم دے تب تک اس کی فرمانبرداری لازمی کرو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7382 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَا، اَنْبَاَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، اَنْبَاَ سَعِيْدُ بْنُ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِى السَّلِيْلِ، عَنْ اَبِىْ تَمِيمَةَ الْهُجَيْمِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ الْهُجَيْمِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَقِيتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَعَلَيْهِ اِزَارٌ مِنْ قُطْنٍ مُنْتَشِرِ الْحَاشِيَةِ قُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا مُحَمَّدُ اَوْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ: عَلَيْكَ السَّلَامُ، تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ عَلَيْكَ السَّلَامُ، تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ عَلَيْكَ السَّلَامُ، تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ، سَلَامٌ عَلَيْكُمْ، سَلَامٌ عَلَيْكُمْ اَىْ هٰكَذَا فَقُلْ قَالَ: فَسَاَلْتُهُ عَنِ الْاِزَارِ فَاَقْنَعَ ظَهْرَهُ وَاَخَذَ بِمُعْظَمِ سَاقِهِ فَقَالَ: هَاهُنَا فَاِنْ اَبَيْتَ فَهَاهُنَا فَوْقَ الْكَعْبَيْنِ، فَاِنْ اَبَيْتَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 7382 – صحيح

✧✧ حضرت جابر بن سلیم ہجیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مدینے کے ایک راستے میں، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میری ملاقات ہوگئی، آپ کے اوپر کاٹن کی ایک چادر تھی، جس کی کناریاں کھلی ہوئی تھیں، میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا، (اور سلام کرنے کے لئے یہ الفاظ استعمال کئے) ''علیک السلام یا محمد، (یا) علیک السلام یارسول اللہ'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''علیک السلام'' مُردوں کا سلام ہے۔'' علیک السلام'' تو مُردوں کا سلام ہے۔ ''علیک السلام'' تو مُردوں کا سلام ہے، تمہیں ''سلام علیکم'' کہنا چاہئے، ''سلام علیکم'' کہنا چاہئے۔ ''سلام علیکم'' کہنا چاہئے، جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے پھر آپ سے ازار کے بارے میں پوچھا تو آپ نے نیچے کی جانب جھک کر اپنی پنڈلی کی بڑی ہڈی کو پکڑ کر کہا: یہاں تک ازار ہونا چاہئے، نہیں تو ٹخنوں کے اوپر تک ہو، اور اس سے بھی نیچے تک کیا، تو یہ تکبر کی بات ہے اور اللہ تعالیٰ متکبرین کو پسند نہیں کرتا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7383 – اَخْبَرَنِی یَحْیَی بْنُ مَنْصُورٍ الْقَاضِی، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ، اَنْبَاَ الْمُحَارِبِیُّ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی لَیْلَةٍ اِضْحِیَانٍ وَعَلَیْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَیْهِ وَاِلَی الْقَمَرِ فَلَهُوَ اَحْسَنُ فِی عَیْنِی مِنَ الْقَمَرِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ "

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)7383 – صحیح

✧✧ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات دیکھا، اس رات مطلع بالکل صاف تھا، آپ سرخ رنگ کی چادر اوڑھے ہوئے تھے، میں کبھی آپ کو دیکھتا اور کبھی چاند کو دیکھتا، (میں اس نتیجے تک پہنچا کہ) چاند سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حسین تھے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7384 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِیُّ، ثَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ الْعَلَّافُ، بِمِصْرَ، ثَنَا سَعِیدُ بْنُ اَبِی مَرْیَمَ، اَنْبَاَ یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ، حَدَّثَنِی مُوْسَی بْنُ جُبَیْرٍ، اَنَّ عَبَّاسَ بْنَ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، حَدَّثَهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ یَزِیدَ بْنِ مُعَاوِیَةَ، عَنْ دِحْیَةَ بْنِ خَلِیْفَةَ الْکَلْبِیِّ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِینَ بَعَثَهُ اِلٰی هِرَقْلَ فَلَمَّا رَجَعَ اَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُبْطِیَّةً فَقَالَ: اجْعَلْ صَدِیْعَهَا قَمِیصًا وَاَعْطِ صَاحِبَتَکَ صَدِیْعًا تَخْتَمِرُ بِهِ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ: مُرْهَا تَجْعَلُ تَحْتَهَا شَیْئًا لِئَلَّا یَصِفَ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ "

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)7384 – فیه انقطاع

✧✧ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہرقل بادشاہ کی جانب بھیجا، جب وہ واپس آئے تو

حدیث: 7383

الجامع للترمذی' ابواب الادب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب ما جاء فی الرخصة فی لبس الحمرة للرجال' حدیث: 2806'سنن الدارمی - باب فی حسن النبی صلی الله علیه وسلم' حدیث: 59'السنن الکبری للنسائی - کتاب الزینة' لبس الحلل - حدیث: 9319'مسند ابی یعلی الموصلی - حدیث جابر بن سمرة السوائی' حدیث: 7308'المعجم الکبیر للطبرانی - باب الجیم' باب من اسمه جابر - ابو إسحاق السبیعی' حدیث:1814'الشمائل المحمدیة للترمذی - باب ما جاء فی خلق رسول الله صلی الله علیه وسلم' حدیث:9

حدیث: 7384

سنن ابی داود - کتاب اللباس' باب فی لبس القباطی للنساء - حدیث: 3607'السنن الکبری للبیهقی - کتاب الصلاة' جماع ابواب لبس المصلی - باب الترغیب فی ان تکثف ثیابها' حدیث: 3034'المعجم الکبیر للطبرانی - باب الخاء' باب الدال - دحیة بن خلیفة الکلبی' حدیث:4083

رسول اللہ ﷺ نے انہیں کتان کا بنا ہوا ایک کپڑا عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا: اس میں سے آدھے کا قمیص سلوا لو اور آدھا اپنی بیوی کو دے دو، وہ دوپٹا بنا لے، جب وہ چادریں لے کر واپس آئے تو حضور ﷺ نے فرمایا: اپنی بیوی سے کہنا کہ اس کی نچلی جانب کوئی دوسرا کپڑا لگا لے تاکہ باہر سے جسم نظر نہ آئے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7385 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِيكُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِاَصْحَابِهِ الْحُلَلَ بِاَلْفِ دِرْهَمٍ وبألفٍ وَمِائَتَيْ دِرْهَمٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7385 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے لئے اور آپ ﷺ کے صحابہ کے لئے ہزار درہم اور بارہ سو درہموں کے جبے بنوایا کرتے تھے۔

7386 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِيْنَارٍ الطَّحَّانُ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِيُّ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ مَلِكَ ذِي يَزَنَ اَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً اشْتُرِيَتْ بِثَلَاثَةٍ وَثَلَاثِينَ بَعِيرًا وَنَاقَةٍ فَلَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7386 – صحيح

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ذی یزن کے بادشاہ نے نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں ایک جبہ تحفہ بھیجا، جو کہ ۳۳ اونٹوں اور اونٹنیوں، کے عوض خریدا گیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ اس کو زیب تن کیا تھا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7387 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، وَاَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كَانَتْ الْاَنْبِيَاءُ يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ

حدیث: 7386

سنن ابی داود - کتاب اللباس' باب فی لبس الصوف والشعر - حدیث: 3534' مسند احمد بن حنبل - مسند انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ - حدیث: 13087' مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' حدیث: 3685' مسند ابی یعلی الموصلی - ثابت البنانی عن انس' حدیث: 3322' المعجم الاوسط للطبرانی - باب العین' من اسمہ : مقدام - حدیث: 9031

يَلْبَسُوا الصُّوفَ وَيَحْتَلِبُوا الْغَنَمَ وَيَرْكَبُوا الْحُمُرَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7387 – على شرط البخاري ومسلم

✦✦ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: انبیاء کرام علیہم السلام اون کا لباس پہننا پسند کرتے تھے، اور بکریوں کا دودھ دوہتے تھے، اور گدھے پر سواری کرتے تھے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7388 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسَى، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصَابَتْنَا السَّمَاءُ فَكَاَنَّ رِيحَنَا رِيحُ الضَّاْنِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7388 – على شرط البخاري ومسلم

✦✦ حضرت ابوبردہ ابن ابی موسیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوا کرتے تھے، جب کبھی برسات ہوتی تو ہمارے کپڑوں سے بھیڑ بکریوں جیسی بدبو آتی تھی۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7389 – قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى: وَفِيمَا كَتَبَ اِلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّزَّازُ، بِخَطِّ يَدِهِ يَذْكُرُ اَنَّ سَعْدَ بْنَ نَصْرٍ الْمُخَرِّمِيَّ، يُحَدِّثُهُمْ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسِبْتُ اَنَّ رِيحَنَا رِيحُ الضَّاْنِ

حدیث: 7388

صحيح ابن حبان - كتاب الطهارة' باب غسل الجمعة - ذكر العلة التي من اجلها امر القوم بالاغتسال يوم الجمعة' حديث: 1251'سنن ابي داود - كتاب اللباس' باب في لبس الصوف والشعر - حديث: 3533'الجامع للترمذي -' ابواب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه - باب' حديث: 2462'سنن ابن ماجه - كتاب اللباس' باب لبس الصوف - حديث: 3560'مصنف ابن ابي شيبة - كتاب اللباس والزينة' في لبس الصوف والاكسية وغيرها - حديث: 24384'مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين' حديث ابي موسى الاشعري - حديث: 19233'مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين' حديث ابي موسى الاشعري - حديث: 19233'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب الصلاة بالنجاسة وموضع الصلاة من مسجد وغيره - باب ما يصلى عليه وفيه من صوف او شعر' حديث: 3896'مسند الطيالسي - ابو مجلز وغيره عن ابي موسى' حديث: 521'البحر الزخار مسند البزار - اول حديث ابي موسى' حديث: 2682'مسند ابي يعلى الموصلي - حديث ابي موسى الاشعري' حديث: 7103'المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف' من اسمه احمد - حديث:1975

مِمَّا لِبَاسُنَا الصُّوفُ وَطَعَامُنَا الْاَسْوَدَانِ الْمَاءُ وَالتَّمْرُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7389 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✦✦ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، ہمارے کپڑوں سے بھیڑ بکریوں کی سی بو آتی تھی، اس کی وجہ یہ تھی کہ ہم (جانوروں کی) اون کے کپڑے پہنتے تھے اور ہماری غذا ''پانی اور کھجوریں'' تھیں۔

7390 – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ، اَخْبَرَنِي اَبِي، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَجَّلٌ مِنْ شَعَرٍ اَسْوَدَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى: الدَّلِيلُ عَلَى اَنَّ الْمِرْطَ لَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7390 – صحيح

✦✦ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کالی اون کی منقش چادر تھی۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ امام حاکم کہتے ہیں: وہ منقش چادر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی نہیں تھی، اس بات کی دلیل درج ذیل حدیث ہے۔

7391 – مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّلَمِيُّ، قَالَا: ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي عِيَاضٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَاَنَّ بَعْضَ مِرْطِي عَلَيْهِ

حدیث: 7390

صحيح مسلم - كتاب اللباس والزينة' باب التواضع في اللباس - حديث:3974' الجامع للترمذي ' ابواب الادب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في الثوب الاسود' حديث:2809' سنن ابي داود - كتاب اللباس' باب في لبس الصوف والشعر - حديث: 3531' مستخرج ابي عوانة - مبتدا كتاب اللباس' بيان الترغيب في لبس ثياب الحبر - حديث:6898' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الفضائل' فضائل علي بن ابي طالب رضي الله عنه - حديث:31463' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث:24759' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب الصلاة بالنجاسة وموضع الصلاة من مسجد وغيره - باب ما يصلي عليه وفيه من صوف او شعر' حديث: 3894' مسند اسحاق بن راهويه - ما يروى عن صفية بنت شيبة ومسيكة وغيرهما ' حديث:1137

وَهٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7391 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے اور میری چادر آپ ﷺ کے اوپر ہوتی تھی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری ؒ اور امام مسلم ؒ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7392 – اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَكِيمِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حِبَّانَ الدُّورِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ الْقَزْوِينِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ، قَالَتْ: اُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ فَقَالَ لِاَصْحَابِهِ: مَنْ تَرَوْنَ اَحَقَّ بِهٰذِهِ الْخَمِيصَةِ؟ فَسَكَتُوا فَدَعَا اُمَّ خَالِدٍ فَاَلْبَسَهَا اِيَّاهَا ثُمَّ قَالَ: اَبْلِي يَا بُنَيَّةُ وَاَخْلِقِي اَبْلِي وَاَخْلِقِي اَبْلِي وَاَخْلِقِي قَالَ: وَكَانَ فِيهَا عَلَمٌ اَحْمَرُ فَاَقْبَلَ يَقُولُ: يَا اُمَّ خَالِدٍ سَنَا وَالسَّنَا بِالْحَبَشِيَّةِ: الْحَسَنُ،

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7392 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ ام خالد بنت خالد فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ کپڑے لائے گئے، ان میں سیاہ کنارے والا ایک جبہ بھی تھا، آپ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ اس جبے کا سب سے زیادہ کون حقدار ہے؟ سب لوگ خاموش رہے، آپ ﷺ نے ام خالد کو بلایا، اور وہ جبہ اس کو عطا کر دیا، پھر فرمایا: اے بیٹی، اس کو پرانا کردو، اس کو بوسیدہ کردو، اس کو پہن پہن کر بوسیدہ کردو۔ راوی کہتے ہیں: اس میں سرخ رنگ کے نقش تھے۔ حضور ﷺ کہنے لگے: اے ام خالد! ''سنا''۔ حبشی زبان میں ''سنا'' کا مطلب ''بہت خوب'' ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری ؒ اور امام مسلم ؒ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7393 – اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ قُرَيْشٍ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا صَنَعَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةً مِنْ صُوفٍ سَوْدَاءَ فَلَبِسَهَا فَلَمَّا عَرِقَ وَجَدَ رِيحَ الصُّوفِ فَخَلَعَهَا وَكَانَ يُعْجِبُهُ الرِّيحُ الطَّيِّبُ

حدیث: 7392

صحيح البخاری - كتاب الجهاد والسير' باب من تكلم بالفارسية والرطانة - حديث:2923' سنن ابی داود - كتاب اللباس' باب فيما يدعى لمن لبس ثوبا جديدا - حديث:3524' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' مسند النساء - حديث ام خالد بنت خالد بن سعيد بن العاص' حديث: 26477' مسند الحميدی - احاديث ام خالد بنت خالد بن سعيد بن العاص رضی الله حديث: 331' المعجم الكبير للطبرانی - باب الخاء' باب من اسمه خزيمة - خالد بن سعيد بن العاص رضی الله عنه' حديث:4008

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7393 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اون کا کالے رنگ کا جبہ بنایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہنا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسینہ مبارک آیا تو آپ کو اون کی بدبو محسوس ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اتار دیا، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عمدہ خوشبو اچھی لگتی تھی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7394 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَنْبَاَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو، مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ اَتَيَاهُ فَسَاَلَاهُ عَنِ الْغُسْلِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ اَوَاجِبٌ هُوَ؟ فَقَالَ لَهُمَا ابْنُ عَبَّاسٍ: مَنِ اغْتَسَلَ فَهُوَ اَحْسَنُ وَاَطْهَرُ وَسَاُخْبِرُكُمْ لِمَاذَا بَدَاَ الْغُسْلُ كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجِيْنَ يَلْبَسُوْنَ الصُّوفَ وَيَسْقُوْنَ النَّخْلَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ وَكَانَ الْمَسْجِدُ ضَيِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ وَمِنْبَرُهُ قَصِيْرٌ اِنَّمَا هُوَ دَرَجَاتٌ فَخَطَبَ النَّاسَ فَعَرِقَ فِي الصُّوفِ فَثَارَتْ اَرْوَاحُهُمْ رِيحَ الْعَرَقِ وَالصُّوفِ حَتّٰى كَانَ يُؤْذِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى بَلَغَتْ اَرْوَاحُهُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ اِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوا وَلْيَمَسَّ اَحَدُكُمْ اَطْيَبَ مَا يَجِدُ مِنْ طِيبِهِ اَوْ دُهْنِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7394 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ: دو عراقی شخص ان کے پاس آئے، اور ان سے جمعہ کے غسل کے بارے میں دریافت کیا کہ یہ غسل واجب ہے یا نہیں؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جس نے غسل کیا اور اس نے صفائی حاصل کی، اس نے بہت اچھا کام کیا۔ (اور جس نے غسل نہ کیا، اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہے، پھر فرمایا) میں تمہیں بتاتا ہوں کہ جمعہ کا غسل کیسے شروع ہوا۔ اصل بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ غریب ہوتے تھے، اون کے کپڑے پہنتے تھے، اپنی پیٹھ پر کھجوریں لادتے تھے، مسجد تنگ تھی، اس کی چھت بہت نیچی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر شریف چھوٹا سا تھا، اس کی چند سیڑھیاں تھیں، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سخت گرمی کے دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے لئے تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کا خطبہ دیا، لوگوں کو پسینہ آرہا تھا، پسینے اور اون کی بدبو سے ان کی طبیعتیں خراب ہو رہی تھیں، حتیٰ کہ لوگوں کو ایک دوسرے سے تکلیف ہونے لگی، بلکہ یہ بدبو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک بھی پہنچ گئی، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ گر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! جب یہ دن آئے تو غسل کرلیا کرو، جس کے پاس کوئی خوشبو یا تیل

وغیرہ ہو، وہ لگا لیا کرے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7395 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُصْعَبٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مَصْبُوغَانِ بِالزَّعْفَرَانِ رِدَاءٌ وَّعِمَامَةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7395 – ليس على شرط أي أحد منهما

اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمامہ پہنا اور چادر اوڑھ رکھی تھی۔ دونوں زعفران سے رنگے ہوئے تھے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7396 – أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، أَنْبَأَ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، أَنْبَأَ الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَأَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ فَجَعَلَا يَعْثُرَانِ وَيَقُوْمَانِ فَنَزَلَ فَأَخَذَهُمَا فَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَأَيْتُ هٰذَيْنِ فَلَمْ أَصْبِرْ ثُمَّ أَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ

حديث: 7395

مسند ابی يعلى الموصلی - مسند عبد الله بن جعفر الهاشمی' حديث: 6639' المعجم الصغير للطبرانی - من اسمه عبد الله' حديث: 653' المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله' ومما اسند عبد الله بن عمر رضی الله عنهما - ما اسند إسماعيل بن عبد الله بن جعفر' حديث: 13614

حديث: 7396

الجامع للترمذی - ' ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب' حديث: 3790' سنن ابی داود - كتاب الصلاة' تفريع ابواب الجمعة - باب الإمام يقطع الخطبة للامر يحدث' حديث: 948' سنن ابن ماجه - كتاب اللباس' باب لبس الاحمر للرجال - حديث: 3598' صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' باب ذوی الارحام - ذكر الخبر المدحض قول من زعم ان ابن البنت لا يكون' حديث: 6130' صحيح ابن خزيمة - كتاب الجمعة' جماع ابواب الاذان والخطبة فی الجمعة - باب نزول الإمام عن المنبر' حديث: 1689' السنن الصغرى - كتاب الجمعة' باب نزول الإمام عن المنبر قبل فراغه من الخطبة - حديث: 1403' السنن الكبرى للنسائی - كتاب صلاة العيدين' نزول الإمام عن المنبر قبل فراغه من الخطبة - حديث: 1771' مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الفضائل' ما جاء فی الحسن والحسين رضی الله عنهما - حديث: 31551' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث بريدة الاسلمی - حديث: 22412

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ. وَالْبَیَانُ الشَّافِی فِیْهِ فِی الْحَدِیْثِ الَّذِی

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7396 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں: (وہ فرماتے ہیں) رسول اللہ ﷺ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے۔ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما تشریف لائے ،انہوں نے سرخ رنگ کا لباس زیب تن کیا ہوا تھا ، یہ دونوں شہزادے ،کبھی گرتے کبھی اٹھ جاتے ،رسول اللہ ﷺ منبر شریف سے نیچے اترے اور دونوں شہزادوں کو اپنے سامنے بٹھالیا، اورفرمایا: اللہ اوراس کے رسول نے بالکل سچ فرمایا ہے کہ ''بے شک تمہارا مال اورتمہاری اولاد آزمائش ہیں''میں نے ان دونوں کو دیکھا تو مجھ سے رہانہیں گیا۔اس کے بعد آپ ﷺ نے دوبارہ خطبہ شروع فرمادیا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کونقل نہیں کیا۔اوراس بارے میں شافی بیان درج ذیل حدیث میں موجود ہے۔

7397 – حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَکَمِ، ثَنَا اَبِیْ، وَشُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ، قَالَا: ثَنَا اللَّیْثُ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ یَزِیْدَ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ ہِلَالٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ: دَخَلْتُ یَوْمًا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیَّ ثَوْبَانِ مُعَصْفَرَانِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَا هٰذَانِ الثَّوْبَانِ؟ قَالَ: صَبَغَتْهُمَا لِیْ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَقْسَمْتُ عَلَیْكَ لَمَا رَجَعْتَ اِلٰی اُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ فَاَمَرْتَهَا اَنْ تُوْقِدَ لَهَا التَّنُّوْرَ ثُمَّ تَطْرَحُهُمَا فِیْهِ فَرَجَعْتُ اِلَیْهَا فَفَعَلْتُ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ وَقَدِ اتَّفَقَ الشَّیْخَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنَ النَّهْیِ عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ لِلرَّجُلِ عَلٰی حَدِیْثِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَفِیْهِ نَهَانِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَقُوْلُ نَهَاکُمْ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7397 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، میں نے زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے ،رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: یہ کیسے کپڑے ہیں؟ میں نے کہا: یہ ام عبداللہ نے میرے لئے بنائے ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ جب تم ام عبداللہ کے پاس واپس جاؤ تو اس سے کہنا کہ وہ تنور میں آگ جلائے اور یہ کپڑے اس میں ڈال دے۔ میں وہاں سے واپس آیا اورحضور ﷺ کے حکم کے مطابق وہ کپڑے جلا ڈالے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی وہ حدیث شریف نقل کی ہے جس سے یہ ثابت ہے کہ مرد کو زرد رنگ کے کپڑے پہننا منع ہے۔وہ حدیث یہ ہے'' حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے منع کیا ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ تمہیں منع کیا

ہے۔

7398 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّ خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ، اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنُ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهِ ثِيَابُ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7398 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا، اور فرمایا: یہ کفار کے کپڑے ہیں، یہ مت پہنا کرو۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7399 – اَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْعُقْبِىُّ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِىُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِىُّ، ثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَبِىْ يَحْيَى الْقَتَّاتِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَّعَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7399 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا، اس نے سرخ رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے، اُس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7400 – اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِى، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِىْ اُسَامَةَ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا

حديث: **7398**

صحيح مسلم - كتاب اللباس والزينة' باب النهى عن لبس الرجل الثوب المعصفر - حديث: 3965'مستخرج ابى عوانة - مبتدا كتاب اللباس' بيان النهى - حديث: 6881'السنن الصغرى - كتاب الزينة' ذكر النهى عن لبس المعصفر - حديث: 5245'السنن الكبرى للنسائى - كتاب الزينة' النهى عن لبس المعصفر - حديث: 9326'شرح معانى الآثار للطحاوى - كتاب الكراهة' باب لبس الحرير - حديث: 4433'مسند احمد بن حنبل - ' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما - حديث: 6340'مسند الطيالسى - احاديث النساء ' احاديث عبد الله بن عمرو بن العاص - الافراد عن عبد الله بن عمرو' حديث: 2379'البحر الزخار مسند البزار - حديث عبد الله بن عمرو بن العاص' حديث: 2080

سَعِيدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا اَرْكَبُ الْاُرْجُوَانَ وَلَا اَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَلَا اَلْبَسُ الْقَمِيصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيْرِ وَاَوْمَا الْحَسَنُ اِلٰى جَيْبِ قَمِيصِهِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا وَطِيبُ الرَّجُلِ رِيحٌ لَا لَوْنَ لَهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيحَ لَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ فَاِنَّ مَشَائِخَنَا وَاِنِ اخْتَلَفُوا فِی سَمَاعِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فَاِنَّ اَكْثَرَهُمْ عَلٰى اَنَّهُ سَمِعَ مِنْهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7400 – صحيح

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سرخ رنگ اور زرد رنگ کے کپڑے نہیں پہنتا اور ایسا قمیص بھی نہیں پہنتا جس میں ریشم کی سلائی کی گئی ہو۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی قمیص کے گریبان کی جانب اشارہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار مرد کی خوشبو، ایسی خوشبو ہونی چاہئے جس میں رنگ نہ ہو، اور عورت کی خوشبو وہ ہے جس میں رنگ ہو، خوشبو نہ ہو۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ ہمارے اساتذہ کا اگرچہ اس بارے میں اختلاف ہے کہ حسن نے عمران بن حصین سے احادیث سنی ہیں یا نہیں لیکن اکثر محدثین کی رائے یہ ہے کہ حسن نے عمران بن حصین سے سماع کیا ہے۔

7401 – اَخْبَرَنِی اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرَيْشٍ، اَنْبَاَ الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ، ثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَكَّائِیُّ، ثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیُّ، اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: مَا اَشْبَهَتِ النَّاسُ الْيَوْمَ فِی الْمَسْجِدِ وَكَثْرَةِ الطَّيَالِسَةِ اِلَّا بِيَهُوْدَ خَيْبَرَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَمَعْنَاهُ الطَّيَالِسَةُ الْمُصَبَّغَةُ فَاِنَّهَا لِبَاسُ الْيَهُوْدِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7401 – صحيح

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آج لوگ مسجد میں طیالسی چادریں کثرت سے استعمال کرنے میں خیبر کے یہودیوں کے ساتھ بہت ملتے جلتے ہیں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ رنگی ہوئی چادریں۔ کیونکہ یہ یہودیوں کا لباس ہے۔

7402 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَغَيْرُهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَلْبَسَنَّ حَرِيْرًا وَلَا ذَهَبًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7402 – صحيح

✦✦ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے، وہ ریشم اور سونا ہرگز نہ پہنے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7403 – وَحَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا عُشَّانَةَ الْمَعَافِرِیَّ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِیَّ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ اَهْلَهُ الْحِلْيَةَ وَيَقُوْلُ: اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيْرَهَا فَلَا تَلْبَسْنَهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7403 – لم يخرجا لأبی عشانة

✦✦ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کو سونے چاندی کے زیورات پہننے سے منع کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: اگر تم جنت کے زیور اور وہاں کا ریشم پہننا چاہتی ہو تو دنیا میں اس کو چھوڑ دو۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7404 – حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِیُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِیُّ، قَالَا: ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَ مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ دَاوُدَ السَّرَّاجِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِی الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِی الْاٰخِرَةِ وَاِنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ لَبِسَهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَلَمْ يَلْبَسْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّهٰذِهِ اللَّفْظَةُ تُعَلِّلُ الْاَحَادِيْثَ الْمُخْتَصَرَةَ اَنَّ مَنْ لَبِسَهَا لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7404 – صحيح

✦✦ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔ وہ اگر جنت میں چلا بھی گیا تو دوسرے جنتی ریشمی لباس پہنیں گے لیکن یہ محروم رہے گا۔

حدیث: 7402

المعجم الاوسط للطبرانی - باب الباء ' من اسمه بكر - حديث:3242 'المعجم الكبير للطبرانی - باب الصاد' ما اسند ابو امامة - عروة بن رويم اللخمی ' حديث:7629 'مسند الرويانی - القاسم ابو عبد الرحمن عن ابی امامة' حديث:1193 'مسند الحارث - كتاب اللباس والزينة' باب ما جاء فی الذهب والحرير - حديث:575 'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث ابی امامة الباهلی الصدی بن عجلان بن عمرو ويقال : - حديث:21687

۞۞ یہ حدیث صحیح ہے، اور یہ عبارت ان مختصر احادیث کو معلل نہیں کرتی جن میں یہ الفاظ ہیں ''جس نے ریشم پہنا وہ جنت میں نہیں جائے گا''

7405 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُصْمَتِ اِذَا كَانَ حَرِيْرًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7405 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کپڑا پہننے سے منع فرمایا جس کا تانا اور بانا دونوں ریشم کے ہوں۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7406 – اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ اَبُوْ تُمَيْلَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ ثَوْبٌ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَمِيصِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7406 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قمیص سے زیادہ پسند کوئی لباس نہ تھا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7407 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَمَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ

حديث: 7406

الجامع للترمذي ' ابواب اللباس - باب ما جاء في القمص ' حديث:1730 'سنن ابن ماجه - كتاب اللباس ' باب لبس القميص - حديث:3573 'السنن الكبرى للنسائي - كتاب الزينة ' لبس القميص - حديث:9346 'مسند احمد بن حنبل - ' مسند النساء - حديث ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ' حديث: 26135 'مسند اسحاق بن راهويه - ما يروى عن رجال اهل البصرة مثل بريدة وسفينة ومسة الازدية ' حديث:1682 'مسند عبد بن حميد - حديث ام سلمة رضى الله عنها ' حديث: 1544 'مسند ابى يعلى الموصلي - مسند ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ' حديث:6856 'المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف من اسمه احمد - حديث:1095 'المعجم الكبير للطبراني - باب الياء ' الزيادات في حديث ام سلمة - ام ابن بريدة ' حديث:19835 'الشمائل المحمدية للترمذي - باب ما جاء في لباس رسول الله صلى الله عليه وسلم ' حديث:55

فَاَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَى مِنَّا رَجُلٌ سَرَاوِيلَ وَوَزَّانٌ يَزِنُ بِالْاَجْرِ فَقَالَ لِلْوَزَّانِ: زِنْ وَاَرْجِحْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7407 – صحيح

✧✧ حضرت سوید بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اور مخرمہ عبدی نے ہجر سے کپڑا خریدا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے، ایک آدمی نے ہم سے ایک شلوار خریدی، اس وقت وزن کرنے والے اجرت پر وزن کرتے تھے، جب وزان (وزن کرنے والا) وزن کرنے لگا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وزن کرو، اور کپڑا کچھ زیادہ رکھو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7408 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ عِمَامَةً اَوْ قَمِيصًا اَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7408 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیا کپڑے خریدتے تو اسی وقت تعین فرمادیتے کہ اس سے عمامہ یا قمیص یا چادر بنوائیں گے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے "اے اللہ تیرے لئے حمد ہے، تو نے مجھے یہ پہنایا ہے، میں تیری بارگاہ میں اس کی بھلائی مانگتا ہوں، اور جس مقصد کے لئے اس کو بنایا گیا ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں، اور میں اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، جس مقصد کے لئے اس کو بنایا گیا ہے، اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7409 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ مَرْحُومٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى اَطْعَمَنِىْ هٰذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّى وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى كَسَانِىْ هٰذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّى وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7409 – أبو مرحوم ضعيف

✧✧ حضرت سہل بن معاذ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے

کھانا کھایا اور یوں دعا مانگی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی اَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِنِّی وَلَا قُوَّةٍ

''تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، جس نے یہ مجھے کھلایا اور یہ مجھے عطا فرمایا حالانکہ اس کی میرے اندر نہ طاقت ہے نہ ہمت''

اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اور جس نے کپڑا پہنا اور یوں دعا مانگی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی کَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِنِّی وَلَا قُوَّةٍ

''تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، جس نے یہ مجھے پہنایا اور یہ مجھے عطا فرمایا حالانکہ اس کی میرے اندر طاقت ہے نہ ہمت''

اس کے بھی سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7410 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلِیمٍ الْمَرْوَزِیُّ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَاَ یَحْیَى بْنُ اَیُّوبَ، اَنَّ عُبَیْدَ اللّٰهِ بْنَ زَحْرٍ، حَدَّثَهُ عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَیْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِی اُمَامَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَا بِقَمِیصٍ لَهُ جَدِیدٍ فَلَبِسَهُ فَلَا اَحْسِبُ بَلَغَ تَرَاقِیَهُ حَتّٰى قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی کَسَانِیْ مَا اُوَارِی بِهٖ عَوْرَتِی وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِی حَیَاتِی ثُمَّ قَالَ: اَتَدْرُونَ لِمَ قُلْتُ هٰذَا؟ رَاَیْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِثِیَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَهَا قَالَ: فَلَا اَحْسِبُهَا بَلَغَتْ تَرَاقِیَهُ حَتّٰى قَالَ مِثْلَ مَا قُلْتُ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِیدًا ثُمَّ یَقُولُ مِثْلَ مَا قُلْتُ ثُمَّ تَعَمَّدَ اِلٰى سَمَلٍ مِنْ اَخْلَاقِهِ الَّذِی وَضَعَ فَیَکْسُوهُ اِنْسَانًا مِسْکِینًا مُسْلِمًا فَقِیرًا لَا یَکْسُوهُ اِلَّا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا کَانَ فِی جِوَارِ اللّٰهِ وَفِی ضَمَانِ اللّٰهِ مَا دَامَ عَلَیْهِ مِنْهَا سِلْكٌ وَاحِدٌ حَیًّا وَمَیِّتًا

هٰذَا حَدِیثٌ لَمْ یَحْتَجَّ الشَّیْخَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِاِسْنَادِهٖ، وَلَمْ اَذْکُرْ اَیْضًا فِی هٰذَا الْکِتَابِ مِثْلَ هٰذَا عَلٰى اَنَّهُ حَدِیثٌ تَفَرَّدَ بِهٖ اِمَامُ خُرَاسَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ اَئِمَّةِ اَهْلِ الشَّامِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِینَ فَآثَرْتُ اِخْرَاجَهُ لِیَرْغَبَ الْمُسْلِمُونَ فِی اسْتِعْمَالِهٖ "

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)7410 – سکت عنه الذهبی فی التلخیص

حضرت ابوامامہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نئی قمیص منگوا کر پہنی، آپ نے وہ قمیص ابھی صحیح طرح پہنی بھی نہیں تھی کہ یہ دعا مانگی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی کَسَانِیْ مَا اُوَارِی بِهٖ عَوْرَتِی وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِی حَیَاتِی

''تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھے وہ لباس پہنایا جس کے ساتھ میں نے اپنے ستر کو ڈھانپا، اور اس

کے ساتھ میں نے اپنی زندگی کو خوبصورت کیا''

یہ دعا مانگنے کے بعد آپ نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ میں نے یہ دعا کیوں پڑھی؟ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے نئے کپڑے منگوا کر پہنے، ابھی وہ کندھوں سے نیچے نہیں ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے وہی دعا مانگی جو میں نے مانگی ہے، پھر حضور ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جب بھی کوئی مسلمان نیا کپڑے پہنے اور اسی طرح دعا مانگے جیسے میں نے مانگی ہے اور جو پرانے کپڑے اتارے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کسی غریب مسکین کو دے دے، جب تک اس کپڑے کا ایک دھاگہ بھی اس کے استعمال میں ہے تب تک دینے والا اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے ذمہ کرم میں ہے۔ خواہ وہ زندہ ہو یا فوت ہو گیا ہو۔

✿✿ یہ حدیث کی اسناد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل نہیں کی۔ اور میں نے بھی اپنی اس کتاب میں ایسی احادیث نقل نہیں کی ہیں۔ علاوہ ازیں امام خراسان عبداللہ بن مبارک اس حدیث کو اہل شام کے ائمہ سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ اس لئے میں نے ان کی پیروی میں یہ حدیث نقل کر دی ہے تاکہ مسلمان اس کے استعمال میں دلچسپی کا مظاہرہ کریں۔

7411 - حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيّ، ثنَا اَبُوْ خَلِيْفَةَ الْقَاضِي، ثنَا اَبُوْ الْوَلِيدِ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ بْنِ اُسَامَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اعْتَمُّوا تَزْدَادُوا حُلْمًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمامہ باندھا کرو، اس سے تمہارے رعب میں اضافہ ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7412 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: رَاَيْتُ رَجُلًا يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَلٰى صُوْرَةِ دِحْيَةَ بْنِ خَلِيْفَةَ الْكَلْبِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى دَابَّةٍ يُنَاجِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى رَاْسِهِ عِمَامَةٌ قَدْ اَسْدَلَهَا عَلَيْهِ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَاِنَّ ذٰلِكَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَمَرَنِيْ اَنْ اَخْرُجَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7412 - صحیح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے جنگ خندق کے موقع پر دحیہ بن خلیفہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل کا ایک

آدمی دیکھا، وہ سواری پر سوار تھا اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کوئی رازداری کی بات کر رہا تھا، اس کے سر پر عمامہ تھا، جو کہ اس نے حضور ﷺ پر ڈھلکایا ہوا تھا، میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جبریل امین علیہ السلام تھے، مجھے بنی قریظہ کی جانب جانے کا مشورہ دے رہے تھے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7413 – وَقَدْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِيُّ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ اَخِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بِرْذَوْنٍ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ قَدْ اَرْخَى طَرَفَهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: رَاَيْتِهِ ذَاكَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک آدمی ترکی گھوڑے پر سوار ہو کر نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آیا، اس کے سر پر عمامہ تھا، اس نے اپنے عمامے کا شملہ دونوں کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا، میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے جس کو دیکھا، وہ حضرت جبریل امین علیہ السلام تھے۔

7414 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، اَنْبَاَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، اَنْبَاَ شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ كُلْثُومٍ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعُوْدُهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَوَجَدْنَاهُ نَائِمًا قَدْ غَطَّى وَجْهَهُ بِبُرْدٍ عَدَنِيٍّ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ يُحَرِّمُوْنَ شُحُومَ الْغَنَمِ وَيَاْكُلُوْنَ اَثْمَانَهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7414 – صحيح

✧✧ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے مرض کے زمانے میں ہم آپ ﷺ کی عیادت کے لئے آپ کے پاس گئے، حضور ﷺ اس وقت آرام فرما رہے تھے، اور عدنی چادر کے ساتھ چہرے کو ڈھانپا ہوا تھا، (جب ہم وہاں پہنچے تو) حضور ﷺ نے اپنے چہرے سے کپڑا اٹھایا، پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ لعنت کرے یہودیوں پر، وہ جانوروں کی چربی (کھانے) کو حرام سمجھتے ہیں لیکن اس کو بیچ کر اس کی رقم کھا لیتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7415 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ يَزِيدَ اللَّخْمِيُّ، بِتِنِّيسَ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، اَخْبَرَنِي سُهَيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمَرْاَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ وَالرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْاَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7415 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت کی ہے جو مردوں جیسے کپڑے پہنتی ہیں اور ایسے مردوں پر بھی لعنت کی، جو عورتوں جیسے کپڑے پہنتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7416 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ الْغِفَارِيُّ، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ تَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوبِهِنَّ) (النور: 31) اَخَذَ النِّسَاءُ اُزُرَهُنَّ فَشَقَّقْنَهَا مِنْ قِبَلِ الْحَوَاشِي فَاخْتَمَرْنَ بِهَا . هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7416 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں: جب یہ آیت

وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوبِهِنَّ (النور: 31)

''اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں'' (ترجمہ کنزالایمان امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

نازل ہوئی تو عورتوں نے اپنی ازار کی چادریں پھاڑ کر، (ان میں سے کچھ کپڑا لے کر) اس کے ساتھ پردہ شروع کر دیا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7417 – اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، ثَنَا

حديث: 7415

صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' باب الكذب - ذكر لعن المصطفى صلى الله عليه وسلم المتشبهين من النساء بالرجال' حديث: 5830'سنن ابى داود - كتاب اللباس' باب فى لباس النساء - حديث: 3593' سنن ابن ماجه - كتاب النكاح' باب فى المخنثين - حديث: 1899'مصنف ابن ابى شيبة - كتاب الادب' ما ذكر فى التخنيث - حديث: 25950'السنن الكبرى للنسائى - كتاب عشرة النساء' لعن المترجلات من النساء - حديث: 8973'مسند احمد بن حنبل - مسند ابى هريرة رضى الله عنه - حديث: 8123'المعجم الاوسط للطبرانى - باب الالف' من اسمه احمد - حديث: 992

حديث: 7417

سنن ابى داود - كتاب اللباس' باب فى الاختمار - حديث: 3606'مسند احمد بن حنبل - ' مسند النساء' - حديث ام سلمة زوج النبى صلى الله عليه وسلم' حديث: 25974'مصنف عبد الرزاق الصنعانى - كتاب الصلاة' باب فى كم تصلى المراة من الثياب - حديث: 4896'مسند الطيالسى - احاديث النساء' ما روت ام سلمة عن النبى صلى الله عليه وسلم - حديث: 1704'مسند اسحاق بن راهويه - ما يروى عن اهل الكوفة الشعبى' حديث: 1706'مسند ابى يعلى الموصلى - مسند ام سلمة زوج النبى صلى الله عليه وسلم' حديث: 6813'المعجم الكبير للطبرانى - باب الياء' ما اسندت ام سلمة - وهب مولى ابى احمد' حديث: 19567

سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ وَهْبٍ، مَوْلَى اَبِي اَحْمَدَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَهِيَ تَخْتَمِرُ فَقَالَ: لَيَّةً لَا لَيَّتَيْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7417 – صحيح

✧✧ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے، وہ اس وقت پردہ کئے ہوئے تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس دوپٹے کو اپنے سر کے گرد صرف ایک مرتبہ لپیٹو، دو مرتبہ نہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7418 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ بْنَ الرَّبِيعِ، يُحَدِّثُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ " اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ عَشَرَةَ خِصَالٍ: الصُّفْرَةُ يَعْنِي الْخَلُوقَ، وَتَغْيِيرُ الشَّيْبِ، وَجَرُّ الْاِزَارِ، وَالتَّخَتُّمُ بِالذَّهَبِ، وَعَقْدُ التَّمَائِمِ، وَالرُّقَى اِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَالضَّرْبُ بِالْكِعَابِ، وَالتَّبَرُّجُ بِالزِّينَةِ لِغَيْرِ مَحِلِّهَا، وَعَزْلُ الْمَاءِ لِغَيْرِ حِلِّهِ، وَفَسَادُ الصَّبِيِّ غَيْرُ مُحَرِّمِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7418 – صحيح

✧✧حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دس باتوں کو ناپسند کرتے تھے۔

○صفرہ یعنی خلوق (ایک قسم کی خوشبو ہے، جس کا جزءِ اعظم زعفران ہوتا ہے)

○بڑھاپے کو بدلنا۔ (یعنی کالا خضاب لگانا)

○تہہ بند ٹخنوں کے نیچے تک لٹکانا۔

○سونے کی انگوٹھی پہننا۔

○ کفر اور جادو وغیرہ کے) تعویذات باندھنا۔

○قرآن کریم کی آیات کے علاوہ کوئی اور دم کرنا۔

○نرد کے ساتھ کھیلنا۔

○نامناسب مقام پر اپنی زینت ظاہر کرنا۔

○اپنا پانی ناجائز جگہ بہانا۔

○اور دودھ پیتے بچے کو خراب کرنا (یعنی دودھ پلانے والی عورت کے ساتھ وطی کرنا، کیونکہ اگر حمل قرار پا جائے تو دودھ

خراب ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے بچہ بیمار ہو جاتا ہے)

مذکورہ تمام چیزیں اگرچہ حرام نہیں ہیں، تاہم حضور ﷺ ان کو پسند نہیں فرماتے تھے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7419 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ، ثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ شمر بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا خُرَيْمُ لَوْلَا خَلَّتَانِ فِيكَ كُنْتَ اَنْتَ الرَّجُلَ فَقَالَ: مَا هُمَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اِسْبَالُكَ اِزَارَكَ وَاِرْخَاؤُكَ شَعْرَكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7419 – صحيح

✦✦ حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارے اندر دو باتیں نہ ہوں تو تم بہت اچھے آدمی ہو، انہوں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ وہ کون سی دو باتیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنا تہہ بند ٹخنوں سے نیچے تک لٹکا لیتے ہو اور تم بال بہت بڑھاتے ہو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7420 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، ثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ زِيَادٍ سَبَلَانُ، ثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ، عَنْ مُسْلِمٍ الْمُلَائِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ قَمِيصًا وَكَانَ فَوْقَ الْكَعْبَيْنِ وَكَانَ كُمُّهُ مَعَ الْاَصَابِعِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7420 – مسلم الملائی تالف

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے قمیص پہنا، وہ ٹخنوں سے اوپر تھا اور اس کی آستینیں انگلیوں تک پہنچتی تھیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7421 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا اَسَدُ بْنُ مُوسَى، ثنا اَبُو عَقِيلٍ

حدیث: 7419

مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين' حديث خريم بن فاتك - حديث:18539' المعجم الكبير للطبراني - باب الخاء' باب من اسمه خزيمة - خريم بن فاتك الاسدي يكنى ابا عبد الله' حديث:4045' الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم - ذكر خريم بن فاتك' حديث:948

يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، ثنَا أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَبِسَ عُمَرُ، قَمِيصًا جَدِيدًا ثُمَّ قَالَ: مُدَّ كُمِّي يَا بُنَيَّ وَالزَقْ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِي وَاقْطَعْ مَا فَضَلَ عَنْهُمَا، قَالَ: فَقَطَعْتُ مِنَ الْكُمَّيْنِ فَصَارَ فُمُّ الْكُمَّيْنِ بَعْضُهُ فَوْقَ بَعْضٍ فَقُلْتُ: لَوْ سَوَّيْتَهُ بِالْمِقَصِّ. قَالَ: دَعْهُ يَا بُنَيَّ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَمَا زَالَ الْقَمِيصُ عَلٰى أَبِي حَتّٰى تَقَطَّعَ وَمَا كُنَّا نُصَلِّي حَتّٰى رَأَيْتُ بَعْضَ الْخُيُوطِ تَتَسَاقَطُ عَلٰى قَدَمَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7421 – أبو عقيل ضعفوه

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نئی قمیص پہنی ، پھر فرمایا: اے بیٹے میری آستین کو کھینچ کر میری انگلیوں تک کردو، اور جو اس سے زائد ہو اس کو کاٹ ڈالو، حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: میں نے ان کی دونوں آستینوں کا تھوڑا تھوڑا حصہ کاٹ دیا، اس طرح دونوں آستینیں چھوٹی بڑی ہوگئیں، میں نے کہا: اگر اس کو قینچی سے کاٹ دیا جائے تو اچھا ہو جائے گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بیٹے! رہنے دے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: پرانی ہونے تک وہ قمیص میرے والد محترم مسلسل پہنتے رہے، اور جب ہم نماز پڑھتے تو ہم اس کے دھاگے آپ کے قدموں پر گرتے ہوئے دیکھا کرتے تھے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7422 – حَدَّثَنَا أَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، أَنْبَأَ عَبْدَانُ الْأَهْوَازِيُّ، ثنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ رُشَيْدٍ، إِمَامُ الْجَامِعِ بِالْبَصْرَةِ، ثنَا أَبُوْ أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ الزُّبَيْرِيُّ، ثنَا خَالِدُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ حُصَيْنٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَاءَ سَائِلٌ فَسَأَلَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: وَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. وَتُصَلِّي الْخَمْسَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: وَتَصُومُ رَمَضَانَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أَمَا إِنَّ لَكَ عَلَيْنَا حَقًّا يَا غُلَامُ اكْسُهُ ثَوْبًا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا لَمْ يَزَلْ فِي سِتْرِ اللّٰهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خَيْطٌ أَوْ سِلْكٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ آخِرُ كِتَابِ اللِّبَاسِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7422 – خالد بن طهمان ضعيف

✧✧ حضرت حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں موجود تھا، ایک سائل آیا، اس نے کوئی سوال پوچھا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے پوچھا: کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی

حدیث: 7422

الجامع للترمذی ' ابواب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه - باب ' حديث: 2468 ' المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله ' وما اسند عبد الله بن عباس رضی الله عنهما - حصين ' حديث: 12384

عبادت کے لائق نہیں ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے پوچھا: کیا تم یہ بھی گواہی دیتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے پوچھا: کیا تم پانچ وقت کی نماز پابندی سے ادا کرتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے پوچھا: کیا تم ماہ رمضان کے روزے رکھتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: بے شک تمہارا ہم پر حق ہے، اے لڑکے، اس کو لباس پہناؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے کسی مسلمان کو کپڑا پہنایا، جب تک اس کے جسم پر اس کپڑے کا ایک دھاگہ بھی رہے گا، اللہ تعالیٰ اُس کے پہنانے والے کی پردہ پوشی کرتا رہے گا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

كِتَابُ الطِّبِّ

طب کے متعلق روایات

7423 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، وَاَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، قَالَا: ثنا اَبُوْ قِلَابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، ثَنَا اَبُوْ زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ دَاءٍ اِلَّا وَقَدْ اَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً وَفِي اَلْبَانِ الْبَقَرِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَقَدْ رَوَاهُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ، وَطَارِقُ بْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7423 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو بیماری پیدا کی ہے، اس کا علاج بھی پیدا کیا ہے، گائے کے دودھ میں ہر بیماری کا علاج موجود ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اسی حدیث کو ابوعبدالرحمٰن سلمی نے اور طارق بن شہاب نے بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اَمَّا حَدِيثُ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ

ابوعبدالرحمٰن سلمی کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے

7424 – فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ اَحْمَدَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ، اَنْبَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ، حَدَّثَنِي جَدِّي

حدیث: 7423

صحيح ابن حبان 'كتاب الطب - ذكر الإخبار عن إنزال الله لكل داء دواء يتداوى به' حديث: 6154 'سنن ابن ماجه - كتاب الطب' باب ما انزل الله داء - حديث: 3436 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الاشربة' باب البان البقر - حديث: 16554 'مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الطب' من رخص في الدواء والطب - حديث: 22916 'السنن الكبرى للنسائي - كتاب الاشربة المحظورة' لبن البقر - حديث: 6657 'شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الكراهة' باب الكي هل هو مكروه ام لا ؟ - حديث: 4754 'مسند الطيالسي - ما اسند عبد الله بن مسعود رضي الله عنه' حديث: 362 'مسند ابن الجعد - قيس بن الربيع الاسدي' حديث: 1674

اَحْـمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، ثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْـهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ دَاءٍ اِلَّا وَقَدْ اَنْزَلَ مَعَهُ شِفَاءً عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7424 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ ابوعبدالرحمٰن، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ''اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے ساتھ اس کا علاج بھی نازل کیا ہے، جو جانتا ہے، اس کو معلوم ہے اور جو جاہل ہے، اس کو کچھ پتہ نہیں۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ

طارق بن شہاب کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے

7425 – فَـاَخْبَـرَنَـاهُ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ، الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَا، اَنْبَاَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، اَنْبَـاَ الْمَسْعُودِىُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ الْجَدَلِيِّ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْـهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يُنْزِلْ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً اِلَّا الْهَرَمَ فَعَلَيْكُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا تَرُمُّ مِنْ كُلِّ شَجَرٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7425 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ طارق بن شہاب، روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ''اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے ساتھ اس کا علاج بھی نازل فرمایا ہے سوائے موت کے۔تم گائے کا دودھ پیا کرو، کیونکہ یہ ہر قسم کے درخت کے پتے کھاتی ہے۔

7426 – حَـدَّثَـنَـا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْهَاشِمِىُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِى، ثَنَا عُبَيْـدُ الـلّٰـهِ بْـنُ مُـوْسَـى، اَنْبَـاَ اِسْرَائِيلُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا: قَدْ اَخَـذْتُ السُّـنَـنَ عَـنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشِّعْرَ وَالْعَرَبِيَّةَ عَنِ الْعَرَبِ، فَعَنْ مَنْ اَخَذْتِ الطِّبَّ؟ قَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَجُلًا مِسْقَامًا وَكَانَ اَطِبَّاءُ الْعَرَبِ يَاْتُونَهُ فَاَتَعَلَّمُ مِنْهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7426 – صحيح على شرط البخارى ومسلم

✧✧ حضرت عروہ فرماتے ہیں: میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی: آپ نے شریعت کا علم، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا ہے، شعر اور عربی ادب، اہل عرب سے سیکھا ہے، آپ نے طب کا علم کس سے حاصل کیا ہے؟ ام المومنین نے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری عمر میں بیمار ہو گئے تھے، اور عرب کے بڑے بڑے طبیب آپ کے پاس آیا کرتے تھے، میں نے (ان کی باتیں سن سن کر) ان سے طب کا علم حاصل کر لیا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7427 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيِّ الْحَافِظُ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ، ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنِیْ عِيْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: سَمِعْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ، يُحَدِّثُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَتَدَاوٰى؟ قَالَ: تَعَلَّمَنَّ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يُنْزِلْ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهُ دَوَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ قَالُوْا: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: الْهَرَمُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 7427 - صحيح

حضرت صفوان بن عسال المرادی فرماتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم علاج کروالیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کا علاج نازل کیا ہے، سوائے ایک بیماری کے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون سی بیماری ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بڑھاپا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7428 - اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا جَدِّی، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اِذَا قَامَ فِي رَمَضَانَ رَاٰى شَجَرَةً نَابِتَةً بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ: مَا اسْمُكِ؟ فَتَقُوْلُ: كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ: لِاَيِّ شَيْءٍ اَنْتِ؟ فَتَقُوْلُ: لِكَذَا وَكَذَا فَاِنْ كَانَتْ لِدَوَاءٍ كُتِبَ وَاِنْ كَانَتْ لِغَرْسٍ غُرِسَتْ، فَبَيْنَمَا هُوَ يُصَلِّي ذَاتَ يَوْمٍ اِذَا شَجَرَةٌ نَابِتَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لَهَا: مَا اسْمُكِ؟ قَالَتِ: الْخَرْنُوْبُ قَالَ: لِاَيِّ شَيْءٍ اَنْتِ؟ قَالَتْ: لِخَرَابِ اَهْلِ هٰذَا الْبَيْتِ. فَقَالَ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: اللّٰهُمَّ غُمَّ عَلَى الْجِنِّ مَوْتِي حَتّٰى يَعْلَمَ الْاِنْسُ اَنَّ الْجِنَّ لَا تَعْلَمُ الْغَيْبَ. قَالَ: فَنَحَتَهَا عَصًا فَتَوَكَّاَ عَلَيْهَا حَوْلًا مَيِّتًا وَالْجِنُّ تَعْمَلُ فَاَكَلَتْهَا الْاَرَضَةُ فَسَقَطَ، فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْاِنْسُ اَنَّ الْجِنَّ لَا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ " قَالَ: فَشَكَرَتِ الْجِنُّ الْاَرَضَةَ فَكَانَتْ تَاْتِيْهَا بِالْمَاءِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ، يَقْرَؤُهَا هٰكَذَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. وَهُوَ غَرِيْبٌ بِمَرَّةٍ مِنْ رِوَايَةِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ فَاِنِّي لَا اَجِدُ عَنْهُ غَيْرَ رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْوَاحِدِ وَقَدْ رَوَاهُ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فَاَوْقَفَهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 7428 - صحيح غريب بمرة

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت سلیمان علیہ السلام رمضان میں قیام کرتے، تو اپنے سامنے کوئی درخت اگتا ہوا دیکھتے، آپ اُس سے پوچھتے کہ تیرا نام کیا ہے؟ وہ اپنا نام

بتادیتا، آپ پوچھتے کہ تمہارا فائدہ کیا ہے؟ وہ اپنے فوائد بتادیتا، اگر وہ کسی دوائی کے کام آتا تو لکھ لیا جاتا، اگر وہ بونے کا ہوتا تو اسے بودیا جاتا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے' آپ نماز پڑھ رہے تھے، آپ کے سامنے ایک درخت اُگا، آپ نے اس کا نام پوچھا، اس نے بتایا کہ میرا نام ''خرنوب'' ہے، آپ نے پوچھا: تمہارا فائدہ کیا ہے؟ اس نے کہا: میں جس گھر میں اگتا ہوں، وہ گھر برباد ہوجاتا ہے، حضرت سلیمان علیہ السلام نے دعا مانگی ''یا اللہ! جنات سے میری موت کو پوشیدہ رکھنا، تاکہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ جنات غیب نہیں جانتے۔ راوی کہتے ہیں: حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنا عصا زمین پر گاڑا اور اس پر ٹیک لگالی، اسی دوران آپ کی روح پرواز کرگئی اور پورا ایک سال آپ اسی کیفیت میں اس پر ٹیک لگا کر کھڑے رہے، اور جنات مسلسل کام کرتے رہے، جب زمین نے اس عصا کو کھالیا، تو عصا گرگیا، (اس وجہ سے حضرت سلیمان علیہ السلام بھی گر گئے) جب آپ گرے تو تمام انسانوں پر یہ بات واضح ہوگئی کہ جنات کو غیب کا علم نہیں ہے (کیونکہ اگر ان کو غیب کا علم ہوتا تو حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات سے بے خبر نہ رہتے) راوی کہتے ہیں: جنات نے زمین کا شکریہ ادا کیا، اور شکرانے کے طور پر اس پر پانی لے کر آئے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ حدیث اسی طرح روایت کیا کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7429 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا اَبُوْ الْجَوَّابِ، ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَبَّاسِ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: " كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اِذَا صَلَّى الصَّلَاةَ طَلَعَتْ بَيْنَ عَيْنَيْهِ شَجَرَةٌ فَيَقُوْلُ لَهَا: مَا اَنْتِ وَلِاَيِّ شَيْءٍ طَلَعْتِ؟ فَتَقُوْلُ: اَنَا شَجَرَةُ كَذَا وَكَذَا طَلَعْتُ لِدَاءِ كَذَا وَكَذَا، فَلَمَّا صَلَّى ذَاتَ يَوْمِ الْغَدَاةَ طَلَعَتْ بَيْنَ عَيْنَيْهِ شَجَرَةٌ فَقَالَ لَهَا: مَا اَنْتِ وَلِاَيِّ شَيْءٍ طَلَعْتِ؟ قَالَتْ: اَنَا الْخَرْنُوْبُ طَلَعْتُ لِخَرَابِ هٰذَا الْمَسْجِدِ، فَعَلِمَ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَنَّ اَجَلَهُ قَدِ اقْتَرَبَ وَاَنَّ بَيْتَ الْمَقْدِسِ لَا يُخَرَّبُ وَهُوَ حَيٌّ فَدَعَا اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يُغْمِيَ عَلَى الشَّيْطَانِ مَوْتَهُ، وَكَانَتِ الْجِنُّ تَزْعُمُ اَنَّ الشَّيَاطِيْنَ يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ فَمَاتَ عَلٰى عَصَاهُ فَاَكَلَتْهَا الْاَرَضَةُ فَسَقَطَ فَحَقَّ عَلَى الشَّيَاطِيْنِ اَنْ تَاْتِيَ الْاَرَضَةَ بِالْمَاءِ حَيْثُ كَانَتْ تُبْنِيْ عَلَيْهَا شُكْرًا بِمَا صَنَعَتْ بِعَصَا سُلَيْمَانَ "

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام جب نماز پڑھتے تو آپ کے سامنے ایک درخت نمودار ہوتا، آپ اس سے اس کا نام اور فائدہ پوچھتے، وہ اپنا نام بھی بتاتا اور جس کام میں وہ استعمال ہوتا ہے وہ مقصد بھی بتاتا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ کے سامنے ایک درخت نمودار ہوا، آپ نے اس سے اس کا نام اور فائدہ پوچھا، اس نے بتایا کہ میرا نام ''خرنوب'' ہے، اور میں اس مسجد کو برباد کرنے کے لئے آیا ہوں، حضرت

حدیث: 7431

المعجم الكبير للطبراني - باب من اسمه حمزة' وما اسند حكيم بن حزام - عروة بن الزبير عن حكيم بن حزام' حديث: 3021

سلیمان علیہ السلام سمجھ گئے کہ اب ان کی وفات کا دن قریب ہے کیونکہ میری حیات میں بیت المقدس اجڑ نہیں سکتا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ جنات سے ان کی موت کو مخفی رکھا جائے، جنات یہ سمجھتے تھے کہ وہ غیب جانتے ہیں۔ چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام عصا کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے انتقال کر گئے، جب زمین نے عصا کو کھالیا اور سلیمان علیہ السلام زمین پر گر گئے، (تب جنات کو پتہ چلا کہ سلیمان علیہ السلام تو وفات پاچکے ہیں، اس سے ثابت ہوگیا کہ جنات غیب کا علم نہیں رکھتے) جنات نے اپنے اوپر زمین کا یہ حق سمجھا کہ وہ زمین پر پانی لائیں۔ کیونکہ وہ سلیمان علیہ السلام کا عصا کھانے پر زمین کا شکریہ ادا کرنا چاہتے تھے۔

7430 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِسِيُّ، ثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، وَاَخْبَرَنِىْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا اِسْحَاقُ، وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَا: ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْجَوْهَرِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ اَبُوْ خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّنِّيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُوْ الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ اَبُوْ حَمْزَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، وَاَخْبَرَنِىْ اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، حَدَّثَنِىْ اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، اَنْبَاَ اِسْرَائِيْلُ، ثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، اَخُوْ خَطَّابٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، ثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، ثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ، ثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ الْاَدَمِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ الْمَسْعُوْدِيُّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، وَاَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، قَالُوْا: وَاللَّفْظُ لَهُمْ ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِىْ زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اُسَامَةَ بْنَ شَرِيْكٍ الْعَامِرِيَّ، يَقُوْلُ: شَهِدْتُ الْاَعَارِيْبَ يَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عَلَيْنَا حَرَجٌ فِىْ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ: عِبَادَ اللّٰهِ وَضَعَ اللّٰهُ الْحَرَجَ اِلَّا مَنِ اقْتَرَضَ مِنْ عِرْضِ اَخِيْهِ شَيْئًا فَذٰلِكَ الَّذِىْ حَرَجٌ وَّهَلَكٌ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَتَدَاوَى؟ قَالَ: تَدَاوَوْا عِبَادَ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يُنْزِلْ دَاءً اِلَّا وَقَدْ اَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً اِلَّا هٰذَا الْهَرَمَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا خَيْرُ مَا اُعْطِىَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ؟ قَالَ: خُلُقٌ حَسَنٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ اَسَانِيْدُهُ صَحِيْحَةٌ كُلُّهَا عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَالْعِلَّةُ عِنْدَهُمْ فِيْهِ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ شَرِيْكٍ لَيْسَ لَهُ رَاوٍ غَيْرُ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، وَقَدْ ثَبَتَ فِىْ اَوَّلِ هٰذَا الْكِتَابِ بِالْحُجَجِ وَالْبَرَاهِيْنِ وَالشَّوَاهِدِ عَنْهُمَا اَنَّ هٰذَا لَيْسَ بِعِلَّةٍ وَقَدْ بَقِىَ مِنْ طُرُقِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ اَكْثَرُ مِمَّا ذَكَرْتُهُ اِذْ لَمْ تَكُنِ الرِّوَايَةُ عَلٰى شَرْطِهِمَا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7430 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت اسامہ بن شریک عامری فرماتے ہیں: میں اس بات کا گواہ ہوں کہ دیہاتی لوگ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کرتے تھے کہ کیا ہمیں فلاں فلاں کام میں کوئی حرج ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو، اللہ تعالیٰ نے حرج ختم کردیا ہے، سوائے اس شخص کے جو اپنے بھائی کی عزت کے ساتھ کھیلے، یہ حرج ہے، اور یہ باعث ہلاکت ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ کیا ہم علاج کرواسکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو، علاج کرواؤ، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے موت کے سوا ہر بیماری کا علاج نازل کیا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ مسلمان کو جو کچھ عطا کیا گیا اس میں سب سے اچھی چیز کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھے اخلاق۔

❀❀ اس حدیث کی تمام اسانید امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہیں لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور محدثین کے نزدیک اس میں علت یہ ہے کہ اسامہ بن شریک کا زیاد بن علاقہ کے علاوہ دوسرا کوئی راوی نہیں ہے۔ جبکہ اس کتاب کے آغاز میں دلائل اور براہین کے ساتھ ثابت ہو چکا ہے کہ یہ علت نہیں ہے۔ اس حدیث کے زیاد بن علاقہ کے حوالے سے اور بہت سارے طرق ہیں جن کو صحیحین کے معیار پر نہ ہونے کی وجہ سے میں نے یہاں ذکر نہیں کیا۔

7431 – حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْخَرَّازُ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا صَالِحُ بْنُ الْاَخْضَرِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اَدْوِيَةً نَتَدَاوَى بِهَا وَرُقًى نَسْتَرْقِي بِهَا اَتَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ؟ قَالَ: اِنَّهَا مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ رَوَاهُ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيدَ، وَعُمَرُ بْنُ الْحَارِثِ، بِاِسْنَادٍ آخَرَ وَهُوَ الْمَحْفُوظُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7431 – صحيح

✧✧ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ہم جو دوائی لیتے ہیں، یا دم کرواتے ہیں، کیا یہ تقدیر کو بدل دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کا تعلق بھی تقدیر سے ہی ہے (یعنی دوائی لینا یا دم کروانا بھی تقدیر میں لکھا ہو تو انسان لیتا ہے)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اسی حدیث کو یونس بن یزید اور عمر بن حارث نے دوسری اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے، وہ محفوظ ہے۔

7432 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَيُوْنُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ اَبَا خُزَامَةَ بْنَ يَعْمَرَ اَحَدَ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَهُ، اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ دَوَاءً نَتَدَاوَى بِهِ وَرُقًى نَسْتَرْقِي بِهَا هَلْ يَرُدُّ ذٰلِكَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7432 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا کیا خیال ہے؟ کہ ہم جو دوا لیتے ہیں یا دم کرواتے ہیں، کیا یہ اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی تقدیر کو بدل دیتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بھی تقدیر سے ہی ہے۔

7433 – اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّاجِرُ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِیُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الَّذِیْ اَنْزَلَ الدَّاءَ اَنْزَلَ الشِّفَاءَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7433 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو بیماری پیدا کی ہے اس کا علاج بھی پیدا کیا ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7434 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ: لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَاِنْ اَصَابَ الدَّاءَ الدَّوَاءُ بَرِءَ بِاِذْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7434 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر بیماری کا علاج ہے، اگر دوائی بیماری کے موافق آجائے تو اللہ کے حکم سے بیمار صحتیاب ہوجاتا ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7435 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِیٍّ الْحُسَيْنُ، وَاَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ الْحَافِظُ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ

حديث: **7434**

صحيح مسلم - كتاب السلام' باب لكل داء دواء واستحباب التداوی - حديث:4179'صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' كتاب الطب - ذكر الإخبار بأن العلة التی خلقها الله جل وعلا إذا عولجت' حديث: 6155'السنن الكبری للنسائی - كتاب الطب' الأمر بالدواء - حديث:7312'شرح معانی الآثار للطحاوی - كتاب الكراهة' باب الكی هل هو مكروه أم لا ؟ حديث:4740'مسند أحمد بن حنبل - ' مسند جابر بن عبد الله رضی الله عنه - حديث:14332'مسند أبی يعلی الموصلی مسند جابر' حديث:1983

اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ، حِفْظًا، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " عَلَيْكُمْ بِالشِّفَائَيْنِ: الْعَسَلُ وَالْقُرْآنُ

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ اَوْقَفَهُ وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ سُفْيَانَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7435 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوشفاء دینے والی چیزوں کو لازم پکڑ لو، شہد اور قرآن کریم۔

۞۞ یہ اسناد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور وکیع بن جراح نے اس کو حضرت سفیان سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

7436 – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسَى الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: " الشِّفَاءُ شِفَاءَانِ: قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ وَشُرْبُ الْعَسَلِ "

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دو چیزوں میں شفاء ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت کرنے میں اور شہد استعمال کرنے میں۔

7437 – وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ خَيْثَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ، قَالَا: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: " عَلَيْكُمْ بِالشِّفَائَيْنِ: الْقُرْآنِ وَالْعَسَلِ "

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم دوشفاء دینے والی چیزوں کو لازمی اختیار کرو، قرآن اور شہد۔

7438 – حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ عَائِشَةَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا حُمَّ اَحَدُكُمْ فَلْيَشُنَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ الْبَارِدَ ثَلَاثَ لَيَالٍ مِنَ السَّحَرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاِنَّمَا اتَّفَقَا عَلَى الْاَسَانِيْدِ فِي اَنَّ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَطْفِئُوْهَا بِالْمَاءِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7438 – على شرط مسلم

حدیث: 7435

سنن ابن ماجه - كتاب الطب' باب العسل - حديث:3450' مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الطب' ما قالوا فی العسل ! - حديث:23182' شعب الإيمان للبيهقی - فصل فی الاستشفاء بالقرآن' حديث:2472

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی کو بخار چڑھے تو اس کو تین راتیں سحری کے وقت پانی کے چھینٹے مارو۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان اسانید کو بیان کیا ہے جس میں یہ ہے کہ "بخار دوزخ کی گرمی ہے، اس کو پانی کے ساتھ ٹھنڈا کرو"۔

7439 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْهَمْدَانِيُّ، وَهِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السِّيرَافِيُّ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ، قَالَ: كُنْتُ أَجْلِسُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، بِمَكَّةَ فَفَقَدَنِي أَيَّامًا فَلَمَّا جِئْتُ قَالَ: مَا حَبَسَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: حُمِّمْتُ فَقَالَ: أَبْرِدْهَا عَنْكَ بِمَاءِ زَمْزَمَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوهَا بِمَاءِ زَمْزَمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7439 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابو جمرہ ضبعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں مکہ مکرمہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا کرتا تھا، انہوں نے کئی دن مجھے اپنی مجلس سے مفقود پایا، جب میں آیا تو انہوں نے اتنے دن غیر حاضری کی وجہ پوچھی، میں نے بتایا کہ مجھے بخار ہوگیا تھا۔ آپ نے فرمایا: زمزم کے پانی کے ساتھ اپنے بخار کو ٹھنڈا کرلیا کرو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے "بخار، دوزخ کی تپش ہے اس کو زمزم کے پانی کے ساتھ ٹھنڈا کرلیا کرو"۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح لیکن انہوں نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7440 - أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، بِمِصْرَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَنْبَأَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَرُّوخٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ عُقْبَةَ الزُّرَقِيِّ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا ذَاتَ يَوْمٍ وَعِنْدَهَا شُبْرُمٌ تَدُقُّهُ فَقَالَ: مَا تَصْنَعِينَ بِهٰذَا؟ فَقَالَتْ: يَشْرَبُهُ فُلَانٌ فَقَالَ: لَوْ أَنَّ شَيْئًا يَدْفَعُ الْمَوْتَ أَوْ يَنْفَعُ مِنَ الْمَوْتِ نَفَعَ السَّنَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَلَهُ شَاهِدٌ مِنْ حَدِيثِ الْبَصْرِيِّينَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7440 – صحيح

✧✧ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے، ان کے پاس شبرم تھے اور وہ ان کو کوٹ رہی تھی (شبرم، چنے سے ملتا جلتا دانہ ہوتا ہے بخار والے کو یہ پیس کر کھلایا جاتا ہے یا ابال کر اس کا پانی

پلایا جاتا ہے)۔آپ ﷺ نے پوچھا: تم یہ کیا کررہی ہو؟ انہوں نے کہا: فلاں شخص کو یہ پلانی ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی چیز موت کو روک سکتی یا موت کے معاملے میں کوئی فائدہ دے سکتی ہے،وہ ''سنا'' ہے۔(یعنی سنا مکی)

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ بصریین کی حضرت اسماء بنت عمیس سے روایت کردہ درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

7441 – حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْإِسْفِرَايِينِيُّ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ رَجَاءٍ السِّنْدِيُّ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِيْ عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهَا: بِمَاذَا تَسْتَمْشِينَ؟ قَالَتْ: كُنْتُ اَسْتَمْشِي بِالشُّبْرُمِ قَالَ: حَارٌّ حَارٌّ قَالَتْ: ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ اَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيْهِ الشِّفَاءُ مِنَ الْمَوْتِ لَكَانَ السَّنَا

✧✧ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: تو کس چیز سے جلاب لیتی ہو؟ میں نے کہا: میں شبرم کے ساتھ جلاب لیتی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: گرم ہے گرم۔آپ فرماتی ہیں: پھر میں نے سنا کے ساتھ جلاب لیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی چیز میں موت کی شفاء ہوتی تو ''سنا'' میں ہوتی۔

7442 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ بَكْرٍ السَّكْسَكِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِيْ عَبْلَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اُبَيِّ ابْنِ اُمِّ حِزَامٍ، وَكَانَ قَدْ صَلَّى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاتَيْنِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: عَلَيْكُمْ بِالسَّنَا وَالسَّنُوتِ فَاِنَّ فِيهِمَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا السَّامُ؟ قَالَ: الْمَوْتُ قَالَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِيْ عَبْلَةَ: " وَالسَّنُّوتُ: الشِّبِتُّ " قَالَ عَمْرُو بْنُ بَكْرٍ، وَغَيْرُهُ يَقُوْلُ: " السَّنُّوتُ هُوَ الْعَسَلُ الَّذِي يَكُوْنُ فِي الزِّقِّ وَهُوَ قَوْلُ الشَّاعِرِ:

هُمُ السَّمْنُ بِالسَّنُّوتِ لَا خَيْرَ فِيهِمَا ... وَهُمْ يَمْنَعُونَ الْجَارَ اَنْ يَتَجَرَّدَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7442 – عمرو بن بكر اتهمه ابن حبان

✧✧ ابوابی بن ام حزام نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ دونمازیں پڑھی ہیں، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم سنا اور سنوت کو لازم پکڑو، کیونکہ اس میں سام کے سوا ہر چیز کا علاج ہے۔آپ ﷺ سے عرض کی گئی: یارسول اللہ ﷺ ''سام'' کس کو کہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: موت۔ ابراہیم بن ابی عبلہ فرماتے ہیں:

حدیث 7442

سنن ابن ماجه - كتاب الطب' باب السنا والسنوت - حديث:3455'

سنوت سے مراد ''زیرہ''۔ اور دیگر کئی محدثین کا موقف یہ ہے کہ سنوت اس شہد کو کہتے ہیں جو گھی والے مشکیزے میں ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایک شاعر نے کہا ہے۔

وہ گھی کے ساتھ سنوت کی طرح ہیں ان دونوں میں خیر نہیں ہے وہ تو پڑوسی کو خالی نہیں ہونے دیتے۔

(بعض نے کہا ہے کہ سنوت ''کلونجی'' کو کہتے ہیں)

7443 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِی، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِیُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی رَزِینٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ مَیْمُونٍ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَدَاوَی مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِیِّ وَالزَّیْتِ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ " وَقَدْ رَوَاهُ قَتَادَةُ، عَنْ مَیْمُونٍ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ

(التعلیق - من تلخیص الذهبی)7443 - صحیح

✧✧ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ''ذات الجنب'' (یعنی نمونیا) کا علاج ''قسط البحری'' (یعنی عود ہندی) اور زیتون کے تیل کے ساتھ کریں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اسی حدیث کو قتادہ نے میمون ابوعبداللہ سے روایت کیا ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے۔)

7444 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، ثَنَا یَحْیَی بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِی اَبِی، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْعَتُ: الزَّیْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ قَالَ قَتَادَةُ: یَلُدُّ بِهٖ مِنَ الْجَانِبِ الَّذِی یَشْتَكِی وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَیْمُونٍ، عَنْ اَبِیْهِ

(التعلیق - من تلخیص الذهبی)7444 - سکت عنه الذهبی فی التلخیص

✧✧ ابوعبداللہ، زید بن ارقم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذات الجنب (نمونیا) کے لئے زیتون کے تیل اور ورس (زرد رنگ کی گھاس نما ایک بوٹی) کی بہت تعریف کرتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت قتادہ کہتے ہیں: جو جانب متاثر ہو، منہ کی اس جانب سے دوا پلائی جائے۔

اس حدیث کو عبدالرحمن بن میمون نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔

7445 - اَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِیُّ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِیُّ، ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ

حدیث: 7443

الجامع للترمذی - ابواب الطب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب ما جاء فی دواء ذات الجنب' حدیث: 2056' مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفیین' حدیث زید بن ارقم - حدیث: 18892' مسند الطیالسی - ما اسند زید بن ارقم' حدیث: 714

اِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَعَتَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَرْسًا وَزَيْتًا وَقُسْطًا

✧✧ عبدالرحمٰن بن میمون اپنے والد کے حوالے سے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذات الجنب کے لئے ہمیں ورس (زرد رنگ کی گھاس نما ایک بوٹی)، زیتون کے تیل اور قسط (عود ہندی) کی بہت تاکید فرمائی۔

7446 – اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، بِمَكَّةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَوَّلُ مَا اشْتَكَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ فَاشْتَدَّ وَجَعُهُ حَتَّى اُغْمِيَ عَلَيْهِ قَالَ: فَتَشَاوَرَ نِسَاءٌ فِي لَدِّهِ فَلَدُّوهُ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ: مَا هٰذَا فِعْلُ نِسَاءٍ جِئْنَ مِنْ هَاهُنَا وَاَشَارَ اِلَى اَرْضِ الْحَبَشَةِ وَكَانَتْ فِيهَا اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ فَقَالُوا: كُنَّا نَتَّهِمُ بِكَ ذَاتَ الْجَنْبِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ: اِنَّ ذَلِكَ لَدَاءٌ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَقْذِفَنِي بِهِ لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْبَيْتِ اَحَدٌ اِلَّا لُدَّ اِلَّا عَمَّ رَسُولِ اللّٰهِ يَعْنِي عَبَّاسًا قَالَ: فَلَقَدِ الْتَدَّتْ مَيْمُونَةُ، يَوْمَئِذٍ وَاِنَّهَا لَصَائِمَةٌ بِعَزِيمَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7446 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر بیمار ہوئے، آپ کی تکلیف میں اسقدر تیزی آئی کہ آپ بے ہوش ہوگئے، گھر کی خواتین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو "لد" (منہ کے کنارے سے دوا پلانے) کے بارے میں مشورہ کیا۔ (دوا پلانے کا یہ ایک خاص طریقہ ہوتا تھا) مشورے کے بعد انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منہ کے ایک کنارے سے دوا پلا دی۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو افاقہ ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرزمین حبشہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اُس علاقے سے آنے والی عورتوں نے یہ کیا ہے، ان خواتین میں حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سمجھ رہے تھے کہ آپ کو "ذات الجنب" ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو بیماری ہے، اللہ تعالیٰ مجھے اس میں مبتلا نہیں کرے گا، اس وقت گھر میں جتنے لوگ ہیں سب کو منہ کے کنارے سے دوا پلائی جائے، سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے۔ اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی بناء پر ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے بھی منہ کے کنارے سے دوا پی حالانکہ وہ اس دن روزے سے تھیں۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7447 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ، قَالَ: ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ،

اَخْبَرَنِی اَبِیْ، اَنَّ عَائِشَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: یَا ابْنَ اُخْتِی لَقَدْ رَاَیْتُ مِنْ تَعْظِیمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَمِّهِ اَمْرًا عَجِیبًا وَذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَاْخُذُهُ الْخَاصِرَةُ فَتَشْتَدُّ بِهِ وَكُنَّا نَقُوْلُ: اَخَذَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِرْقُ الْكُلْیَةِ وَلَا نَهْتَدِی اَنْ نَقُوْلَ: الْخَاصِرَةُ اَخَذَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَاشْتَدَّتْ بِهِ حَتّٰی اُغْمِیَ عَلَیْهِ وَخِفْنَا عَلَیْهِ وَفَزِعَ النَّاسُ اِلَیْهِ فَظَنَنَّا اَنَّ بِهِ ذَاتَ الْجَنْبِ فَلَدَدْنَاهُ ثُمَّ سُرِّیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَفَاقَ فَعَرَفَ اَنَّهُ قَدْ لُدَّ، وَوَجَدَ اَثَرَ ذٰلِكَ اللَّدِّ فَقَالَ: اَظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ سَلَّطَهَا عَلَیَّ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُسَلِّطَهَا عَلَیَّ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهِ لَا یَبْقَی فِی الْبَیْتِ اَحَدٌ اِلَّا لُدَّ اِلَّا عَمِّی قَالَ: فَرَاَیْتُهُمْ یَلُدُّوْنَهُمْ رَجُلًا رَجُلًا قَالَتْ عَائِشَةُ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا: وَمَنْ فِی الْبَیْتِ یَوْمَئِذٍ فَنَذْكُرُ فَضْلَهُمْ فَلُدَّ الرِّجَالُ اَجْمَعُونَ وَبَلَغَ اللَّدُوْدُ اَزْوَاجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلُدِدْنَ امْرَاَةً امْرَاَةً حَتّٰی بَلَغَ اللَّدُوْدُ امْرَاَةً مِنَّا قَالَ اَبُوْ الزِّنَادِ: وَلَا اَعْلَمُهَا اِلَّا مَیْمُوْنَةَ قَالَ: " وَقَالَ النَّاسُ: اُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ: اِنِّی وَاللّٰهِ لَصَائِمَةٌ فَقُلْنَا: بِئْسَ وَاللّٰهِ مَا ظَنَنْتُ اَنْ نَتْرُكَكِ وَقَدْ اَقْسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَدَدْنَاهَا .

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

(التعلیق - من تلخیص الذهبی)7447 - صحیح

✧✧ حضرت عروہ فرماتے ہیں: ام المومنین حضرت عائشہ ﷝ نے کہا: اے میرے بھانجے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے چچا کی تعظیم کرنے کا ایک عجیب منظر دیکھا ہے، واقعہ کچھ یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو عموماً پہلو میں درد ہو جایا کرتا تھا، ایک دفعہ آپ اس درد میں مبتلا ہوئے، اور اس میں بہت شدت آ گئی، ہم یہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کو ہڈیوں کا درد ہے اور ہمیں یہ سمجھ نہ آیا کہ رسول اللہ ﷺ کو پہلو کا درد ہے، ایک دن اس میں بہت شدت آ گئی۔ حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ بے ہوش ہو گئے، ہمیں آپ ﷺ کی ذات پر بہت خوف طاری ہو گیا، ہم سمجھے کہ آپ ﷺ کو ذات الجنب (نمونیا) ہو گیا ہے۔ ہم نے آپ ﷺ کو ''لد'' (منہ کے ایک کنارے دوائی پلانا) کر دیا پھر حضور ﷺ کی طبیعت کچھ ٹھیک ہو گئی، اور بے ہوشی میں افاقہ ہوا، آپ کو پتہ چل گیا کہ آپ کو ''لد'' کیا گیا ہے اور اس ''لد'' کا اثر بھی حضور ﷺ نے محسوس کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ سمجھ رہے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وہ چیز مسلط کر دی ہے جو وہ مجھ پر کبھی مسلط کرے گا ہی نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اس گھر میں جو بھی ہے ان سب کو ''لد'' کیا جائے گا سوائے میرے چچا کے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا ایک ایک کر کے سب کو ''لد'' کیا گیا، ام المومنین حضرت عائشہ ﷝ فرماتی ہیں: اُس دن جتنے بھی لوگ گھر میں موجود تھے، ہم ان کی فضیلت بیان کرتے ہیں، تمام لوگوں نے بھی ''لد'' کیا اور یہ ''لدود'' امہات المومنین تک بھی پہنچا، ہر ہر خاتون کو بھی ''لد'' کیا گیا۔ یہاں تک کہ وہ ''لدود'' ہم میں سے بھی ایک عورت تک پہنچا۔ ابوالزناد کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ وہ میمونہ ﷝ ہی ہیں۔ راوی کہتے ہیں: کچھ لوگوں نے کہا: ام سلمہ تو رہ ہی گئی، ام سلمہ ﷝ نے کہا: اللہ کی قسم! میں روزے سے ہوں۔ ہم نے کہا: اللہ کی قسم! یہ تو بری بات ہے، ہم آپ کو ''لد'' کیے بغیر نہیں چھوڑیں گے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات

کی قسم دی ہے۔ چنانچہ ہم نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو بھی ''لد'' کیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7448 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَطَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7448 - على شرط البخاری ومسلم

✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناک میں دوائی چڑھائی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7449 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ الْمُزَكِّي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنِي اَبِیْ، ثَنَا الْمُشْمَعِلُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَجْوَةُ وَالصَّخْرَةُ وَالشَّجَرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7449 - صحيح

✧ حضرت رافع بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عجوہ کھجور، اور صخرہ پتھر (یہ وہ پتھر ہے جو بیت المقدس میں ہے اور ہوا میں معلق ہے، اب اس کے نیچے دیواریں بنادی گئی ہیں) جنتی ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7450 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ وَاقِدِ بْنِ الْقَاسِمِ الْقَيْسِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَبْدِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ مِنْ اَهْلِ هَجَرَ قَدِمُوا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُمْ قُعُوْدٌ عِنْدَهُ اِذْ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لَهُمْ: تَمْرَةٌ تَدْعُوْنَهَا كَذَا وَتَمْرَةٌ تَدْعُوْنَهَا كَذَا حَتّٰى عَدَّ اَلْوَانَ تَمَرَاتِهِمْ اَجْمَعَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ كُنْتُ وُلِدْتُ فِي جَوْفِ هَجَرَ مَا كُنْتُ بِاَعْلَمَ مِنْكَ السَّاعَةَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ: اِنَّ اَرْضَكُمْ رُفِعَتْ لِي مُنْذُ قَعَدْتُمْ اِلَيَّ فَنَظَرْتُ مِنْ اَدْنَاهَا اِلٰى اَقْصَاهَا فَخَيْرُ تَمَرَاتِكُمُ الْبَرْنِيُّ يُذْهِبُ الدَّاءَ وَلَا دَاءَ فِيهِ

حديث: 7448

سنن ابی داود - كتاب الطب باب فی السعوط - حديث:3387

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَلَهُ شَاهِدٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7450 – الحديث منكر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اہل ہجر کا ایک وفد عبدالقیس کی نمائندگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا، وہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بتایا کہ فلاں رنگ کی کھجور کو تم فلاں نام سے پکارتے ہو، فلاں رنگ کی کھجور کو فلاں نام دیتے ہو، حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد رنگوں کی کھجوروں کے مختلف نام شمار کئے، لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں۔ کاش کہ میں بھی ہجر علاقے میں پیدا ہوا ہوتا، میں آپ سے زیادہ قیامت کا علم نہیں رکھتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب سے تم یہاں بیٹھے ہو، تب سے تمہاری زمین میرے سامنے کردی گئی ہے، اور میں اس کو مکمل طور پر دیکھ رہا ہوں، تمہارے ہاں سب سے اچھی کھجور "برنی" ہے۔ وہ بیماریاں ختم کردیتی ہے، اور اس کا کوئی نقصان بھی نہیں ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

7451 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُوَيْدٍ السَّامِرِيُّ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ رَبَاحٍ الْبَصْرِيُّ، عَنْ اَبِى الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ تَمَرَاتِكُمُ الْبَرْنِيُّ يُخْرِجُ الدَّاءَ وَلَا دَاءَ فِيْهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7451 – أخرجناه شاهدا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری کھجوروں میں سب سے اچھی "برنی" کھجور ہے، یہ بیماری کو ختم کردیتی ہے اور اس میں کوئی نقصان نہیں ہے۔

7452 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، وَاَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ مُوْسَى، الْعَدْلُ قَالَا: اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، ثَنَا الْمُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَيُّوْبَ بِنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِنِ صَعْصَعَةَ، عَنْ يَعْقُوْبَ بِنِ اَبِىْ يَعْقُوْبَ، عَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ الْاَنْصَارِيَّةِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَكَانَتْ اِحْدَى خَالَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَاقِهٌ مِنْ مَرَضٍ وَفِى الْبَيْتِ عِذْقٌ مُعَلَّقٌ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَاوَلَ مِنْهُ وَاَقْبَلَ عَلِيٌّ يَتَنَاوَلُ مِنْهُ فَقَالَ: دَعْهُ فَاِنَّهُ لَا يُوَافِقُكَ اِنَّكَ نَاقِهٌ فَقُمْتُ اِلٰى شَعِيْرٍ وَسَلْقٍ فَطُبِخَتْ فَجِئْتُ بِهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ كُلْ مِنْ هٰذَا فَهُوَ اَوْفَقُ لَكَ رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ، وَقَالَ: عَنْ اُمِّ مُبَشِّرٍ الْاَنْصَارِيَّةِ،

✧✧ ام منذر انصاریہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خالہ ہیں، آپ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے، آپ کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ مرض کی وجہ سے بہت کمزور ہو چکے تھے۔ گھر میں انگوروں کا ایک گچھہ لٹکا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اس میں سے کچھ لیا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اس میں سے لینے کے لئے کھڑے ہوئے ،لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو رہنے دو، کیونکہ یہ تجھے موافق نہیں آئے گا، تم کمزور ہو چکے ہو۔ میں اٹھی اور جو اور چقندر پکا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! اس کو کھاؤ، یہ تیرے موافق ہے۔

✿✿ اس حدیث کو زید بن حباب نے فلیح بن سلیمان کے حوالے سے بیان کیا ہے اور انہوں نے اس خاتون کا نام ''ام مبشر'' بیان کیا ہے۔

7453 - اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، اَنْبَاَ اِسْحَاقُ، اَنْبَاَ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِي فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَدَنِيُّ، اَخْبَرَنِي اَيُّوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ، اَخْبَرَنِي يَعْقُوْبُ بْنُ اَبِي يَعْقُوْبَ، عَنْ اُمِّ مُبَشِّرٍ الْاَنْصَارِيَّةِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَكَانَتْ بَعْضَ خَالَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ نَاقِهٌ مِنْ مَرَضٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7452 – صحيح

✧✧ ام مبشر انصاریہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خالہ ہیں' آپ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے ،حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ بیماری کی وجہ سے بہت کمزور ہو چکے تھے۔ اس کے بعد سابقہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7454 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ بْنِ بَرَكَةَ الْمَكِّيُّ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ اَهْلَهُ الْوَعْكُ اَمَرَ بِالْحِسَاءِ فَصُنِعَ ثُمَّ اَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ وَيَقُوْلُ: اِنَّهُ لَيَرْبُوْ فُؤَادَ الْحَزِيْنِ وَيَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ كَمَا تَسْرُوْا اِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو کوئی درد ہوتا تو آپ حساء (ایک قسم

حدیث: 7454

سنن ابن ماجه - كتاب الطب' باب التلبينة - حديث: 3443' الجامع للترمذي ' ابواب الطب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء ما يطعم المريض' حديث: 2013' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الطب' الدواء بالتلبينة - حديث: 7325' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث: 23508

کا کھانا ہے جو آٹے اور پانی سے بنایا جاتا ہے) بنانے کا حکم دیتے، جب یہ تیار ہو جاتا تو آپ ان کو کھانے کا حکم دیتے، وہ لوگ کھا لیتے، آپ ﷺ فرماتے: یہ پریشان کے دل کو فرحت بخشتا ہے اور بیمار کے دل کو سکون دیتا ہے۔ جیسا کہ تم عورتیں، پانی کے ساتھ اپنے چہرے کی میل کو دور کرتی ہو۔

7455 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَيْمَنَ الْمَكِّيَّ، يَقُوْلُ: حَدَّثَتْنِيْ فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ، عَنْ اُمِّ كُلْثُومٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْبَغِيضِ النَّافِعِ التَّلْبِينَةِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ اِنَّهُ لَيَغْسِلُ بَطْنَ اَحَدِكُمْ كَمَا يَغْسِلُ الْوَسَخَ عَنْ وَجْهِهِ بِالْمَاءِ قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَكَى اَحَدٌ مِنْ اَهْلِهِ لَمْ تَزَلِ الْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ حَتَّى يَقْضِيَ عَلَى اَحَدِ طَرَفَيْهِ اِمَّا مَوْتٌ اَوْ حَيَاةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ فَقَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِمُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ، وَاحْتَجَّ الْبُخَارِيُّ بِاَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ الْمَكِّيِّ ثُمَّ لَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 7455 - صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس کھانے کو لازم پکڑو جو مریض کو اچھا نہیں لگتا لیکن اس کا نفع بہت ہے، وہ ''تلبینہ'' (یعنی حریرہ) ہے (تلبینہ، اس کھانے کو کہتے ہیں جو دودھ چھلنی میں باقی ماندہ بھوسہ اور شہد سے رقیق کھانا تیار کیا جاتا ہے) اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے، وہ تمہارے پیٹ کو ایسے صاف کر دیتی ہے جیسے پانی تمہارے چہرے کی میل کو صاف کر دیتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی عادت کریمہ تھی کہ جب بھی آپ کے گھر والوں میں کسی کو درد وغیرہ ہوتا تو مسلسل ہنڈیا چولہے پر رہتی حتیٰ کہ کوئی ایک فیصلہ ہو جاتا موت یا شفاء۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن سائب کی روایات نقل کی ہیں اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایمن بن نابل مکی کی روایات نقل کی ہیں لیکن دونوں نے، اس حدیث کو نقل نہیں کیا۔

7456 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الزُّهْرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدٌ، وَيَعْلٰى، ابْنَا عُبَيْدٍ قَالَا: ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ عِنْدَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا صَبِيٌّ يَقْطُرُ مِنْخَرَاهُ دَمًا فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا شَاْنُ هٰذَا الصَّبِيِّ؟ قَالَتْ: بِهِ الْعُذْرَةُ، فَقَالَ: وَيْحَكُنَّ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ لَا تَقْتُلْنَ اَوْلَادَكُنَّ وَاَيُّ امْرَاَةٍ يُصِيبُهَا عُذْرَةٌ اَوْ وَجَعٌ بِرَاْسِهِ فَلْتَاْخُذْ قُسْطًا هِنْدِيًّا قَالَ: وَاَمَرَ عَائِشَةَ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ فَبَرَاَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ . وَقَدْ اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ اَيْضًا حَدِيْثَ الزُّهْرِيِّ، عَنْ

عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ، بِنَحْوِ هٰذَا مُخْتَصَرًا .

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7456 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک بچہ تھا، اس کے ناک سے خون آ رہا تھا، اسی اثناء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کا حال پوچھا، ام المومنین نے کہا: اس کو عذرہ بیماری ہے (عذرہ، حلق کی بیماری ہے، اسے تالوگرنا بھی کہا جاتا ہے)۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عورتو! تم ہلاک ہو جاؤ، تم اپنی اولادوں کو قتل نہ کرو، جس عورت کو عذرہ کی بیماری ہو یا اس کے سر میں درد ہو اس کو چاہئے کہ قسط ہندی (ایک خاص قسم کی خوشبو ہے) استعمال کرے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین کو اسی کا حکم دیا، ام المومنین نے اس پر عمل کیا، تو وہ بچہ ٹھیک ہو گیا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے زہری کے واسطے سے، عبید اللہ بن عبد اللہ کے واسطے سے حضرت ام قیس بنت محصن سے یہ حدیث مختصر روایت کی ہے۔

7457 – أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ، ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، ثَنَا نَصْرُ بْنُ أَبِي الْأَشْعَثِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الزُّبَيْرِ، يَذْكُرُ عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِصَبِيٍّ لَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: افْقَأْ مِنْهُ الْعُذْرَةَ، فَقَالَ: تُحَرِّقُوا حُلُوقَ أَوْلَادِكُمْ خُذِي قُسْطًا هِنْدِيًّا وَوَرْسًا فَاسْعِطِيهِ إِيَّاهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7457 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک خاتون اپنا بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئی، اور کہنے لگی: اس کا تالوگر گیا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی اولادوں کے حلق کو جلاؤ، یہ قسط ہندی (ایک خاص خوشبو) اور ورس (ایک قسم کی گھاس ہے جو تل کی مانند ہوتی ہے) لے لو، اور اس کے ساتھ اس بچے کو نسوار دو۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7458 – حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ حَاتِمٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، ثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، ثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ، حَدَّثَنِي أَيُّوبُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، ثَنَا ابْنُ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ جَدَّتِهِ سَلْمٰى، قَالَتْ: مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَشْكُو إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا فِي رِجْلَيْهِ إِلَّا قَالَ: اخْضِبْهُمَا بِالْحِنَّاءِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. وَقَدِ احْتَجَّ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهِ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي الْمَوَالِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7458 – صحيح

✧✧ حضرت سلمیٰ فرماتی ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جس نے بھی پاؤں کے درد کی شکایت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پاؤں میں مہندی لگانے کا مشورہ دیا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالرحمٰن بن ابی الموال سے مروی حدیث نقل کی ہے۔

7459 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبِ الْمَعْمَرِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ سِيرِينَ، حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شِفَاءُ عِرْقِ النَّسَا اَلْيَةُ شَاةٍ عَرَبِيَّةٍ تُذَابُ ثُمَّ تُجَزَّاُ ثَلَاثَةَ اَجْزَاءٍ فَتُشْرَبُ فِي ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَقَدْ رَوَاهُ الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، بِزِيَادَةٍ فِي الْمَتْنِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7459 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرق النساء کا علاج عربی دنبے کی (چکتی) کی چربی پگھلاؤ، اس کے تین حصے کرو، اوراس کو تین دن میں (نہار منہ) پیو۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کو معتمر بن سلیمان کے واسطے سے ہشام بن حسان سے روایت کیا ہے اوراس کے متن میں کچھ الفاظ کا اضافہ ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے۔)

7460 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اَبُو الْمُثَنَّى الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَسَّانَ، يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ وَصَفَ مِنْ عِرْقِ النَّسَا اَلْيَةَ شَاةٍ عَرَبِيٍّ لَيْسَتْ بِصَغِيرَةٍ وَلَا بِكَبِيرَةٍ تُذَابُ ثُمَّ تُقَسَّمُ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَجْزَاءٍ فَتُشْرَبُ كُلَّ يَوْمٍ جُزْءٌ عَلٰى رِيقِ النَّفْسِ قَالَ اَنَسٌ: وَقَدْ وَصَفْتُ ذٰلِكَ لِثَلَاثِ مِائَةٍ كُلُّهُمْ يُعَافِيهِ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ رَوَاهُ حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرق النساء، کا علاج بیان فرمایا، کہ ایک عربی دنبے کی چکتی کی چربی لو جو نہ بہت بڑی ہو، نہ بہت چھوٹی ہو، اس کو پگھلاؤ، پھر اس کے تین حصے کرلو، مریض کو روزانہ ایک حصہ نہار منہ پلاؤ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے تین سو لوگوں کو یہ نسخہ بتایا سب کو اللہ تعالیٰ نے شفاء دے دی۔ حبیب بن

حدیث: 7459

سنن ابن ماجه - كتاب الطب' باب دواء عرق النسا - حديث:3461' مسند احمد بن حنبل' مسند انس بن مالك رضي الله تعالى - حديث:13067' المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف' من اسمه احمد - حديث:2099

شہید نے حضرت انس بن سیرین کے واسطے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے۔

7461 – حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبَحْرَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْخَالِقِ بْنُ اَبِي الْمُخَارِقِ الْاَنْصَارِيُّ، ثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِرْقَ النَّسَا فَقَالَ: تُؤْخَذُ اَلْيَةُ كَبْشٍ عَرَبِيٍّ وَلَيْسَتْ بِالصَّغِيرَةِ وَلَا بِالْكَبِيرَةِ فَتُذَابُ فَتُشْرَبُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: لَقَدْ وَصَفْتُهُ لِاَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِ مِائَةٍ كُلُّهُمْ يَبْرَءُوْنَ مِنْهُ

هٰذِهِ الْاَسَانِيدُ كُلُّهَا صَحِيحَةٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ "وَقَدْ اَعْضَلَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، فَقَالَ: عَنْ اَخِيهِ مَعْبَدٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنَ الْاَنْصَارِ، عَنْ اَبِيهِ، وَالْقَوْلُ عِنْدَنَا فِيهِ قَوْلُ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَالْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7461 – صحيح

✧✧ حبیب بن شہید نے حضرت انس بن سیرین کے واسطے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرق النساء کا تذکرہ ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عربی مینڈھے کی چکتی لو، جو نہ بہت زیادہ بڑی ہو اور نہ زیادہ چھوٹی ہو، اس کو پگھلا لو، اور تین دن تک مریض کو پلاؤ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے یہ نسخہ ۳۰۰ سے زائد مریضوں کو بتایا، اللہ کے حکم سے سب ٹھیک ہوگئے،

۞۞ یہ تمام اسانید امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ حماد بن سلمہ نے انس بن سیرین کے حوالے سے یہ حدیث معضلاً بیان کی ہے۔ یوں بیان کیا "عن اخيه معبد عن رجل من الانصار عن ابيه" اس سلسلے میں ہمارے نزدیک معتمر بن سلیمان اور ولید بن مسلم کا قول معتبر ہے۔

7462 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْحَنْظَلِيُّ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهُ يُنْبِتُ الشَّعْرَ وَيَجْلُو الْبَصَرَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7462 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اثمد سرمہ لازمی استعمال کیا کرو، کیونکہ یہ

حدیث: 7462

سنن ابن ماجه - كتاب الطب' باب الكحل بالإثمد - حديث:3493' الشمائل المحمدية للترمذي - باب ما جاء في كحل رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث:54

بالوں کو اگاتا ہے اور بینائی کو تیز کرتا ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7463 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْفَقِيْهُ بِالرَّيِّ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْاَزْرَقُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصِّيصِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ اَبِيْ حَسَنٍ، حَدَّثَتْنِيْ مَرْيَمُ بِنْتُ اِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ، صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَظُنُّهَا زَيْنَبَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ: عِنْدَكِ ذَرِيْرَةٌ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَدَعَا بِهَا وَوَضَعَهَا عَلٰى بَثْرَةٍ بَيْنَ اُصْبُعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ رِجْلِهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ مُطْفِءَ الْكَبِيْرِ وَمُكَبِّرَ الصَّغِيْرِ اَطْفِهَا عَنِّيْ فَطُفِئَتْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبي)7463 - صحيح

مریم بن ایاس بن البکیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے صحابی ہیں، انہوں نے ایک ام المومنین کے حوالے سے روایت کیا ہے، میرا خیال ہے کہ وہ ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا ہیں۔ (روایت کرتی ہیں کہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے، اور ان سے پوچھا: کیا تمہارے پاس ذریرہ (ایک خاص قسم کی خوشبو) ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ منگوائی، اور اپنے پاؤں کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان پھنسی پر رکھی، پھر یوں دعا مانگی"

اَللّٰهُمَّ مُطْفِءَ الْكَبِيْرِ وَمُكَبِّرَ الصَّغِيْرِ اَطْفِهَا عَنِّيْ فَطُفِئَتْ

"اے اللہ! اے بڑے کو ختم کرنے والے اور چھوٹے کو بڑا کرنے والے، اس کو مجھ سے ختم کر دے" تو فوراً آرام آ گیا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7464 - اَخْبَرَنَا دَعْلَجُ بْنُ اَحْمَدَ السِّجْزِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْبَصْرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ اَحَدُكُمْ يَحْمِيْ سَقِيْمَهُ الْمَاءَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشُيُوْخُ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَبَيَانُهُ فِيْمَا اَمَرَ بِهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "

حدیث: 7464

الجامع للترمذی ' ابواب الطب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في الحمية ' حديث: 2010 'صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق ' باب الفقر - ذكر البيان بان الله جل وعلا إذا احب عبده ' حديث: 670 'الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم - وقتادة بن النعمان ' حديث: 1723 'المعجم الكبير للطبراني - باب الفاء ' من اسمه قتادة - محمود بن لبيد ' حديث: 15768

(التعلیق – من تلخیص الذهبی) 7464 – صحیح

✧✧ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو دنیا سے یوں بچاتا ہے جیسے تم اپنے کسی بیمار کو پانی سے بچاتے ہو۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کے شیوخ اور اس کا بیان درج ذیل اس حدیث میں ہے جس میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا حکم موجود ہے۔

7465 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: مَرِضْتُ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَرَضًا شَدِيْدًا فَدَعَا لِي عُمَرُ طَبِيْبًا فَحَمَانِيْ حَتّٰى كُنْتُ اَمُصُّ النَّوَاةَ مِنْ شِدَّةِ الْحِمْيَةِ وَقَدْ فَسَّرَهُ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ فِي رِوَايَتِهِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ "

(التعلیق – من تلخیص الذهبی) 7465 – صحیح

✧✧ حضرت زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں شدید بیمار ہو گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طبیب کو بلایا، اس نے مجھے سخت پرہیز بتا دیا حتیٰ کہ اس پرہیز میں، مجھے صرف کھجور کی گٹھلی چوسنے کی اجازت تھی۔

❁❁ مطلب کے آزاد کردہ غلام عمرو بن ابی عمرو نے جو حدیث عاصم بن عمرو بن قتادہ سے روایت کی ہے اس میں اس کی تفسیر بیان کی ہے۔

7465 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى الْحِيرِيُّ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْبَزَلِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ النَّضْرِ الْحَرَشِيُّ، قَالَا: ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو، عَنْ عَاصِمِ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَحْمِي عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الدُّنْيَا وَهُوَ يُحِبُّهُ كَمَا تَحْمُوْنَ مَرِيْضَكُمُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ تَخَافُوْنَ عَلَيْهِ كَذَا قَالَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَفِي حَدِيْثِ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ

وَالْاِسْنَادَانِ عِنْدِيْ صَحِيْحَانِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ "

(التعلیق – من تلخیص الذهبی) 7465 – صحیح

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کو دنیا سے بچاتا ہے، حالانکہ بندہ اس کو کھانا چاہتا ہے، جیسا کہ تم اپنے مریض کو اس کی طبیعت کی خرابی کے خوف سے کھانے پینے کی چیزوں سے بچاتے ہو۔

❁❁ حضرت ابوسعید سے اسی طرح حدیث مروی ہے۔ اور عمارہ بن غزیہ کی قتادہ بن نعمان سے مروی حدیث میں بھی

یہی مفہوم ہے۔ اور ہمارے نزدیک یہ دونوں اسنادیں میرے نزدیک صحیح ہیں۔

7466 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَهُ اَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنَ قَتَادَةَ، حَدَّثَهُ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ: لَا اَبْرَحُ حَتَّى يَحْتَجِمَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ فِيْهِ شِفَاءً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7466 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ عاصم بن عمر بن قتادہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مقنع (بن سنان تابعی) کی عیادت کی پھر فرمایا: میں اس وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک تو پچھنے نہیں لگوائے گا، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس میں شفاء ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7467 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُوْدٍ الْمَحْبُوْبِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ اَبِي الْحُرِّ، عَنْ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ اَعْرَابِيٌّ مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ مِنْ بَنِيْ اُمِّ قِرْفَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا حَجَّامٌ يَحْجُمُهُ بِمَحَاجِمَ لَهُ مِنْ قُرُوْنٍ يَشْرِطُ بِشَفْرَةٍ، فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ تَدَعُ هٰذَا يَقْطَعُ عَلَيْكَ جِلْدَكَ؟ قَالَ: هٰذَا الْحَجْمُ وَهُوَ خَيْرُ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْعَتَكِيُّ، وَزُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُعْفِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7467 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی ام قرفہ میں سے بنی فزارہ کا ایک دیہاتی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا، ایک حجام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں پچھنے لگا رہا تھا، وہ چھری کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں نشتر لگا رہا تھا، اس نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ یہ کس قسم کا علاج کروا رہے ہیں؟ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اس کو یہ اجازت کیوں دے رکھی ہے کہ یہ آپ کی جلد کاٹ رہا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حجامت ہے، اور تمہارے علاجوں میں، یہ طریقہ علاج سب سے بہتر ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث شعبہ بن حجاج عتکی اور زہیر بن معاویہ جعفی نے عبدالملک بن عمیر سے روایت کیا ہے۔

اَمَّا حَدِيْثُ شُعْبَةَ

شعبہ کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

7468 – فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ اَبِي الْحُرِّ، يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحَجْمُ وَاَمَّا حَدِيْثُ زُهَيْرٍ

✧✧ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین طریقہ علاج، حجامت (پچھنے لگوانا) ہے۔

زہیر سے روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے

7469 – فَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، قَالَ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ: ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، حَدَّثَنِيْ حُصَيْنُ بْنُ الْحُرِّ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

✧✧ زہیر نے عبدالملک بن عمیر کے واسطے سے حصین بن حر کے حوالے سے سمرہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی جیسا فرمان نقل کیا ہے۔

وَقَدْ رَوَاهُ دَاوُدُ بْنُ نُصَيْرٍ الطَّائِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْاَخْرَمُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ نُصَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ اَبِي الْحُرِّ، عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ اَعْرَابِيٌّ مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ مِنْ بَنِيْ اُمِّ قِرْفَةَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِذَا حَجَّامٌ يَحْجُمُهُ بِمَحَاجِمَ لَهُ مِنْ قُرُوْنٍ يَشْرِطُ بِشَفْرَةٍ فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ تَدَعُ هٰذَا يَقْطَعُ عَلَيْكَ جِلْدَكَ؟ قَالَ: هٰذَا الْحَجْمُ قَالَ: وَمَا الْحَجْمُ؟ قَالَ: خَيْرُ مَا تَدَاوَى بِهِ النَّاسُ

✧✧ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بنی ام قرفہ میں سے بنی فزارہ کا ایک دیہاتی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، تو ایک حجام اپنے اوزار کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھنے لگا رہا تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں چھری کے ساتھ نشتر لگا رہا تھا، اس نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیا ہے؟ آپ نے اس کو یہ اجازت کیوں دے رکھی ہے؟ یہ آپ کی جلد کو کاٹ رہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حجامت ہے۔ اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجامت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ جو علاج کرواتے ہیں ،ان میں سب سے اچھا طریقہ علاج حجامت (پچھنے لگوانا) ہے۔

7470 – اَخْبَرَنَا نُصَيْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَطَّابٍ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَرْبٍ، ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، ثَنَا اَبُو الْحَكَمِ الْبَجَلِيُّ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِيْ نُعْمٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَحْتَجِمُ، فَقَالَ لِيْ: يَا اَبَا الْحَكَمِ،

حديث: 7468

مسند الطيالسي - وما اسند عن سمرة بن جندب' حديث:921' تهذيب الآثار للطبري - ذكر ذلك' حديث:2472

احْتَجِمْ قَالَ: فَقُلْتُ: مَا احْتَجَمْتُ قَطُّ . اَخْبَرَنِی اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَخْبَرَهُ اَنَّ الْحَجْمَ اَفْضَلُ مَا تَدَاوَى بِهِ النَّاسُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7470 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابوالحکم بجلی عبدالرحمٰن بن ابی نعم فرماتے ہیں: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حجامت کروار ہے تھے، انہوں نے مجھے کہا: اے ابوالحکم! پچھنے لگواؤ گے؟ میں نے کہا: میں نے تو کبھی بھی پچھنے نہیں لگوائے، انہوں نے کہا: ابوالقاسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام نے ان کو بتایا ہے کہ لوگ جو علاج کراتے ہیں ان میں سب سے اچھا طریقہ علاج ''حجامت'' (پچھنے لگوانا) ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7471 – اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، اَنْبَاَ اَبُو اِسْمَاعِيْلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، ثَنَا اُسَيْدُ بْنُ زَيْدٍ الْحَمَّالُ، ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوَوْنَ بِهِ شِفَاءٌ فَشَرْطَةُ مُحْجِمٍ اَوْ شَرْبَةُ عَسَلٍ اَوْ كَيَّةٌ تُصِيبُ وَمَا اُحِبُّهُ اِذَا اكْتَوَى هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7471 – أسيد بن زيد الحمال متروك

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے طریقہ علاج میں اگر کسی میں شفاء ہے تو وہ پچھنے لگانے والے کا نشتر ہے یا شہد پینا ہے یا (آگ سے) داغ لگوانا ہے۔ اور میں خود داغ لگوانے کو پسند نہیں کرتا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7472 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْعَتَكِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَنَسٍ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوطُ وَاللَّدُودُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشْيُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

حدیث: 7471

صحیح البخاری - کتاب الطب باب الدواء بالعسل - حدیث: 5367 صحیح مسلم - کتاب السلام باب لکل داء دواء واستحباب التداوی - حدیث: 4181 شرح معانی الآثار للطحاوی - کتاب الکراهة باب الکی هل هو مکروه ام لا ؟ - حدیث: 4721 تهذیب الآثار للطبری - ذکر ذلک حدیث: 2477

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)7472 – عباد بن منصور ضعفوہ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم جو دوائی لیتے ہو اس میں سب سے اچھی دوا، سعوط (ناک میں دواٹپکانا) اورلدود (منہ کے ایک کنارے سے دواپلانا) اورمشی (جلاب لینا) ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیا۔

7473 – اَخْبَرَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِي، ثنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مَرَرْتُ بِمَلَأٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ اِلَّا قَالُوا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ يَا مُحَمَّدُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)7473 – صحیح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: معراج کی رات میں فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے بھی گزرا، سب نے یہی کہا: اے محمد! آپ حجامت ضرور کرواتے رہنا۔ (یعنی پچھنے لگواتے رہنا)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیا۔

7474 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ، فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا طَيْبَةَ اَنْ يَحْجُمَهَا قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: وَكَانَ اَخُوهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ اَوْ غُلَامًا لَهُ لَمْ يَحْتَلِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)7474 – علی شرط مسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگوانے کی اجازت مانگی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطیبہ کوحکم دیا کہ وہ عائشہ کو پچھنے لگائیں۔ راوی کہتے ہیں: میراخیال ہے کہ ابوطیبہ، ام المومنین کا رضاعی بھائی تھا یاان کا (رشتہ دارکوئی) نابالغ لڑکا تھا۔

حدیث: **7473**

سنن ابن ماجه - كتاب الطب' باب الحجامة - حديث:3475' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الطب' في الحجامة من قال : هي خير ما تداوى به - حديث:23176' تهذيب الآثار للطبري - ذكر خبر آخر من اخبار عباد بن منصور' حديث:2454' مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث:3216' مسند عبد بن حميد - مسند ابن عباس رضي الله عنه' حديث:574' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - عطاء' حديث:11162

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7475 – اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ كَانَ لَهُ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7475 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ۱۷ تاریخ کو پچھنے لگوائے گا، اس کو ہر بیماری سے شفاء مل جائے گی۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7476 – اَخْبَرَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِي، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ مَا تَحْتَجِمُونَ فِيهِ يَوْمَ سَبْعَةَ عَشَرَ وَيَوْمَ تِسْعَةَ عَشَرَ وَيَوْمَ اِحْدَى وَعِشْرِينَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7476 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ۱۷، ۱۹ اور ۲۱ تاریخ کو پچھنے لگوانا زیادہ بہتر ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7477 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ، ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، وَجَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَا: ثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ عَلَى الْاَخْدَعَيْنِ، وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدَى وَعِشْرِينَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7477 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گردن کی پچھلی جانب دائیں بائیں دو رگوں پر پچھنے لگوایا کرتے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۷، ۱۹ یا ۲۱ تاریخ کو پچھنے لگواتے تھے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7478 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ السُّلَمِيُّ، وَاَخْبَرَنِى الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، فِيمَا قَرَاْتُ عَلَيْهِ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ اَنْبَاَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنِى اَبُوْ مُوسٰى عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَيَّاطُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ اَبِىْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَحْجَمَةُ الَّتِى فِى وَسَطِ الرَّاْسِ مِنَ الْجُنُونِ وَالْجُذَامِ وَالنُّعَاسِ وَالْاَضْرَاسِ وَكَانَ يُسَمِّيهَا مُنْقِذَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7478 – عيسى فى الضعفاء لابن حبان و ابن عدى

✦✦ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سر میں پچھنے لگوانا جنون جذام ،نعاس (حواس کی سستی)اور داڑھوں کے درد کے لئے بہت مفید ہے۔ آپ کو اس مُنقِذہ (نجات دہندہ) کہتے تھے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7479 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الزَّاهِدُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ الرَّازِيُّ، وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، وَزَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، قَالُوْا: ثَنَا اَبُوْ الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ، ثَنَا غَزَالُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ نَافِعٌ: قَالَ لِى ابْنُ عُمَرَ: اَبْغِنِى حَجَّامًا لَا يَكُوْنُ غُلَامًا صَغِيرًا وَلَا شَيْخًا كَبِيرًا فَاِنَّ الدَّمَ قَدْ تَبَيَّغَ بِى وَاِنِّى سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الْحِجَامَةُ تَزِيدُ فِى الْعَقْلِ وَتَزِيدُ فِى الْحِفْظِ فَعَلٰى اسْمِ اللّٰهِ يَوْمَ الْخَمِيسِ لَا تَحْتَجِمُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَا يَوْمَ السَّبْتِ وَلَا يَوْمَ الْاَحَدِ وَاحْتَجِمُوا يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالثُّلَاثَاءِ وَمَا نَزَلَ جُذَامٌ وَّلَا بَرَصٌ اِلَّا فِى لَيْلَةِ الْاَرْبِعَاءِ

رُوَاةُ هٰذَا الْحَدِيْثِ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ اِلَّا غَزَالَ بْنَ مُحَمَّدٍ فَاِنَّهُ مَجْهُوْلٌ لَا اَعْرِفُهُ بِعَدَالَةٍ وَلَا جَرْحٍ . وَقَدْ صَحَّ الْحَدِيْثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ قَوْلِهِ مِنْ غَيْرِ مُسْنَدٍ وَلَا مُتَّصِلٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7479 – غزال بن محمد مجهول

✦✦ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے فرمایا: میرے لئے کوئی حجام ڈھونڈ کر لاؤ، جو نہ بہت چھوٹا ہو اور نہ بہت بوڑھا ہو، کیونکہ میرا بلڈ پریشر ہائی ہو رہا ہے، اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حجامہ، عقل کو تیز کرتا ہے اور حافظہ مضبوط کرتا ہے، اللہ کے نام پر جمعرات کے دن پچھنے لگواؤ، جمعہ، ہفتہ اور اتوار کو پچھنے مت لگواؤ، سوموار اور منگل کو لگواؤ، اور جذام اور برص بدھ کی رات میں پیدا ہوتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ سوائے غزال بن محمد کے، کہ یہ مجہول ہیں اور مجھے اس کی عدالت اور جرح پر کوئی اطلاع نہیں ہے۔ یہی حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے اپنے قول سے صحیح ثابت ہے۔ وہ نہ مسند ہے نہ متصل۔

7480 – حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ الْاَهْوَازِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامِ الدَّسْتُوَائِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِىْ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ: يَا نَافِعُ، اذْهَبْ فَأْتِنِيْ بِحَجَّامٍ وَلَا تَأْتِنِيْ بِشَيْخٍ كَبِيرٍ وَلَا غُلَامٍ صَغِيرٍ وَقَالَ: احْتَجِمُوا يَوْمَ السَّبْتِ وَاحْتَجِمُوا يَوْمَ الْاَحَدِ وَالِاثْنَيْنِ وَالثُّلَاثَاءِ وَلَا تَحْتَجِمُوا يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ

وَقَدْ اَسْنَدَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُوْمِيُّ، عَنْ نَافِعٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7480 – عبد الله بن هشام الدستوائى متروك

✧✧ حضرت نافع فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے فرمایا: اے نافع! جاؤ، اورکوئی حجام میرے پاس لاؤ، کوئی بہت بوڑھا بھی نہیں لانا اور بہت چھوٹا بچہ بھی نہیں لانا، اور فرمایا: ہفتے کے دن پچھنے لگواؤ، اتوار کے دن لگواؤ، سوموار کے دن اور منگل کے دن بھی لگواسکتے ہو۔اور بدھ کے دن پچھنے مت لگواؤ۔

❁❁ اس حدیث کو عطاف بن خالد مخزومی نے حضرت نافع سے مسند بھی کیا ہے۔(جیسا کہ درج ذیل ہے)

7481 – حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ النَّضْرِ الْفَقِيهُ، وَاَبُوْ الْحَسَنِ الْعَنَزِيُّ، قَالَا: ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ، ثَنَا عَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَهُ: يَا نَافِعُ تَبَيَّغَ بِي الدَّمُ فَأْتِنِيْ بِحَجَّامٍ لَا يَكُوْنُ شَيْخًا كَبِيرًا وَلَا غُلَامًا صَغِيرًا فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيقِ اَمْثَلُ وَفِيهَا شِفَاءٌ وَبَرَكَةٌ، وَهِيَ تَزِيدُ فِي الْعَقْلِ وَتَزِيدُ فِي الْحِفْظِ وَتَزِيدُ الْحَافِظَ حِفْظًا فَمَنْ كَانَ مُحْتَجِمًا عَلٰى اسْمِ اللّٰهِ فَلْيَحْتَجِمْ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْاَحَدِ، وَاحْتَجِمُوا يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الثُّلَاثَاءِ فَاِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِي صَرَفَ اللّٰهُ عَنْ اَيُّوْبَ فِيهِ الْبَلَاءَ، وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ، فَاِنَّهُ الَّذِي ابْتَلَى اللّٰهُ اَيُّوْبَ فِيهِ بِالْبَلَاءِ وَمَا يَبْدُو جُذَامٌ وَلَا بَرَصٌ اِلَّا فِي يَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ اَوْ فِي لَيْلَةِ الْاَرْبِعَاءِ

✧✧ نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے کہا: اے نافع۔مرا بلڈ پریشر بہت ہائی ہورہا ہے۔ اس لئے کسی حجام کو بلا کر لاؤ، وہ بہت بوڑھا بھی نہ ہواور بالکل بچہ بھی نہ ہو، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نہار منہ پچھنے لگوانا کم تکلیف دہ ہے، اوراس میں شفاء بھی ہے، برکت بھی ہے۔ یہ عقل کو بڑھاتی ہے اور حافظہ مضبوط کرتی ہے، اس لئے جو اللہ کے نام پر پچھنے لگوانا چاہے، اس کو چاہئے کہ جمعرات کے دن پچھنے لگوائے، اور جمعہ کے دن، ہفتہ کے دن اور اتوار کے دن پچھنے لگوانے سے گریز کرنا چاہئے، سوموار کو اور منگل کو پچھنے لگواؤ، کیونکہ یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کی تکلیف دور فرمائی تھی، بدھ کے دن بھی پچھنے لگوانے سے بچو، کیونکہ اس دن حضرت ایوب علیہ السلام بیماری میں مبتلا ہوئے تھے۔اور جذام اور برص بدھ کے دن یا بدھ کی رات کو پیدا ہوتا ہے۔

7482 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ الْقَاسِمِ الْاَسَدِيُّ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صُبَيْحٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاسْتَعِينُوا بِالْحِجَامَةِ لَا تَبَيَّغَ دَمُ اَحَدِكُمْ فَيَقْتُلَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7482 – صحيح

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب گرمی بہت سخت ہو جائے تو حجامت (پچھنے لگوانے) سے مدد لو تا کہ ہائی بلڈ پریشر کہیں تمہیں مار نہ ڈالے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7483 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَفِيدُ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْمُرَجَّا بْنِ رَجَاءٍ الْيَشْكُرِيُّ، حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ يُخِفُّ الظَّهْرَ وَيَجْلُو الْبَصَرَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7483 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پچھنے لگوانے والا شخص کتنا اچھا ہے، کہ وہ پشت کو ہلکا کرتا ہے اور بینائی کو تیز کرتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7484 – حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُزَكِّي، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ الْحَافِظُ، وَعَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، قَالُوْا: ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْرَفْ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ

حديث: 7483

الجامع للترمذی ' ابواب الطب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فی الحجامة ' حديث: 2029 'سنن ابن ماجه - كتاب الطب ' باب الحجامة - حديث: 3476 'المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله ' وما اسند عبد الله بن عباس رضی الله عنهما - عكرمة عن ابن عباس ' حديث: 11684

حديث: 7484

سنن ابی داود - كتاب الديات ' باب فيمن تطبب بغير علم فاعنت - حديث: 3992 'سنن ابن ماجه - كتاب الطب ' باب من تطبب - حديث: 3464 'السنن الصغرى - كتاب البيوع ' صفة شبه العمد وعلى من دية الاجنة - حديث: 4773 'السنن الكبرى للنسائی - كتاب القسامة ' صفة شبه العمد - حديث: 6820 'سنن الدارقطنی - كتاب الحدود والديات وغيره ' حديث: 2997

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7484 – صحيح

✧✧ عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو خود کو طبیب بنا لے لیکن وہ طب کو جانتا نہ ہو، تو (کسی کے بھی نقصان کا) وہ ذمہ دار ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7485 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، قَالَ: كُنَّا نَرْقِىْ فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِىْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: اعْرِضُوْا عَلَىَّ رُقَاكُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ تَكُنْ شِرْكًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7485 – صحيح

✧✧ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم جاہلیت میں جھاڑ پھونک کرواتے تھے، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آپ کا اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اپنے دم وغیرہ مجھے سناؤ، اور یاد رکھو جس دم میں کوئی شرک وغیرہ نہ ہو، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7486 – اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَلْخِيُّ، ثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عَطِيَّةَ السُّلَمِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الزُّبَيْدِيُّ، ثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِىْ بَيْتِهَا جَارِيَةً فِىْ وَجْهِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ: اسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7486 – قد أخرجه البخاری

✧✧ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے میرے حجرے میں ایک بچی دیکھی، اس کے چہرے پر چھائیاں تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو دم کرواؤ، کیونکہ اس کو نظر لگی ہوئی ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7487 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنِى الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو، اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَادَ الْمَرِيضَ جَلَسَ عِنْدَ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ سَبْعَ مَرَّاتٍ: اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اَنْ يَشْفِيَكَ فَإِنْ كَانَ فِي اَجَلِهِ تَاْخِيرٌ عُوفِيَ مِنْ وَجَعِهِ ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. وَلَمْ يُتَابِعْ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ بَيْنَ سَعِيدٍ، وَابْنِ عَبَّاسٍ اَحَدٌ اِنَّمَا رَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ عَنِ الْمِنْهَالِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ بَيْنَهُمَا سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7487 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تو اس کے سر کے قریب بیٹھ جاتے تو سات مرتبہ یہ دم کرتے۔

اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اَنْ يَشْفِيَكَ

''میں عرش عظیم کے رب، اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا مانگتا ہوں کہ وہ تجھے شفاء عطا فرمائے''

اگر اس کی موت کا وقت نہ آیا ہوتا تو اس کو اس تکلیف سے فوراً آرام آ جاتا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری علیہ الرحمہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

سعید اور ابن عباس سے روایت کرنے میں کسی نے بھی عمرو بن حارث کی پیروی نہیں کی۔ تاہم اس حدیث کو حجاج بن ارطاۃ نے منہال کے ذریعے عبداللہ بن الحارث سے اس کو روایت کیا ہے اور انہوں نے ان دونوں کے درمیان سعید بن جبیر کا نام نہیں لیا۔

7488 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَ الْحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَادَ مَرِيضًا فَقَالَ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اَنْ يَشْفِيَكَ سَبْعًا عُوفِيَ اِنْ لَمْ يَكُنْ حَضَرَ اَجَلُهُ وَقَدْ رَوَاهُ اَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ، وَمَيْسَرَةُ بْنُ حَبِيبٍ النَّهْدِيُّ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ

حدیث: 7487

الجامع للترمذی - ' ابواب الطب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب' حديث: 2060'سنن ابی داود - كتاب الجنائز' باب الدعاء للمريض عند العيادة - حديث: 2716'صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما او مؤخرا' باب المريض وما يتعلق به - ذكر ما يدعو المرء به لاخيه المسلم إذا كان عليلا ورجى' حديث: 3027'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الطب' فی المريض ما يرقى به وما يعوذ به ! - حديث: 23067'السنن الكبرى للنسائی - كتاب عمل اليوم والليلة' موضع مجلس الإنسان من المريض عند الدعاء له - حديث: 10451'مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 2079'مسند عبد بن حميد - مسند ابن عباس رضی الله عنه' حديث: 719'مسند ابی يعلى الموصلی - اول مسند ابن عباس' حديث: 2373'المعجم الصغير للطبرانی - من اسمه احمد' حديث: 35'المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضی الله عنهما - سعيد بن جبير ' حديث: 12063

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مریض کی عیادت کی اور اس کے پاس سات مرتبہ یہ دعا مانگی

اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اَنْ يَشْفِيَكَ سَبْعًا

اگر اس کی موت نہ آئی ہوئی ہوگی تو اس کو شفاء مل جائے گی۔

۞۞ اس حدیث کو ابوخالد الدالانی اور میسرہ بن حبیب النہدی نے منہال بن عمرو کے ذریعے سعید بن جبیر کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

اَمَّا حَدِيثُ خَالِدٍ

حضرت خالد کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے

7489 – فَاَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمِنْهَالَ بْنَ عَمْرٍو، يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَعُودُ مَرِيضًا لَمْ يَحْضُرْ اَجَلُهُ فَيَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اَنْ يَشْفِيَكَ، اِلَّا عُوفِيَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مسلمان جب کسی مریض کی عیادت کے لئے جائے، تو وہ اس کے پاس بیٹھ کر سات مرتبہ یہ دعا پڑھ دے۔

اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اَنْ يَشْفِيَكَ سَبْعًا

اگر اس کی موت نہ آئی ہوئی ہوگی تو اس کو شفاء مل جائے گی۔

وَاَمَّا حَدِيثُ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ

میسرہ بن حبیب کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے

7490 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَيْسَرَةَ النَّهْدِيِّ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دَخَلَ عَلٰى مَرِيضٍ لَمْ يَحْضُرْ اَجَلُهُ فَقَالَ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اَنْ يَشْفِيَكَ اِلَّا عُوفِيَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مریض کے پاس عیادت

کے لئے جائے، اس کے پاس بیٹھ کر یہ دعا مانگے۔

اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اَنْ يَشْفِيَكَ سَبْعًا

اگر موت نہ آئی ہوئی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کو شفاء مل جائے گی۔

7491 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا اَبُوْ النَّضْرِ، وَاَبُوْ زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ، قَالَا: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَيِّ فَاكْتَوَيْنَا فَمَا اَفْلَحْنَا وَلَا اَنْجَحْنَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7491 – صحيح

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''آگ سے داغ لگوانے'' سے منع فرمایا۔ ہم نے پھر بھی آگ سے داغ لگوا کر علاج کروایا تو ہم نے نہ فلاح پائی، نہ ہم کامیاب ہوئے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7492 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ السَّوَّاقُ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: اَصَابَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ مَرَضٌ شَدِيدٌ فَوُصِفَ لَهُ الْكَيُّ فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْرَضَ عَنْهُمْ ثُمَّ اَتَوْهُ فَاَعْرَضَ عَنْهُمْ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ – اَوْ فِي الرَّابِعَةِ –: اِنْ شِئْتُمْ فَارْضِفُوهُ رَضْفًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7492 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک انصاری شخص کو بہت سخت مرض لاحق ہوئی، اس کے لئے کسی نے ''کی (آگ سے داغ لگوانے کا علاج)'' تجویز کیا، وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آگئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منہ پھیر لیا، وہ لوگ دوبارہ آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر منہ پھیر لیا، جب وہ لوگ تیسری یا شاید چوتھی مرتبہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اس کو چھوڑ دو۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7493 – حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَبْحَابِيُّ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، ثَنَا هَمَّامٌ، ثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، اَنَّهُ قَالَ: لَمْ تُسَلِّمْ عَلَيَّ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنِّي اَثَرُ النَّارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7493 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ملائکہ نے اس وقت تک مجھ پر سلام نہیں کیا جب تک مجھ سے دوزخ کا اثر ختم نہیں ہوگیا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7494 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، اَنْبَاَ يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرِضَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ طَبِيبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7494 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیمار ہوگئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جانب ایک طبیب بھیجا، اس نے آپ کی ایک رگ کاٹ دی پھر اس پر آگ سے داغ لگایا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7495 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ سَعْدَ بْنَ زُرَارَةَ وَبِهِ الشَّوْكَةُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ: بِئْسَ الْمَيِّتُ هٰذَا، الْيَهُوْدُ يَقُوْلُوْنَ لَوْلَا دَفَعَ عَنْهُ وَلَا اَمْلِكُ لَهُ وَلَا اَمْلِكُ لِنَفْسِي شَيْئًا وَلَا يَلُومَنَّ فِي اَبِيْ اُمَامَةَ فَاَمَرَ بِهِ فَكُوِيَ فَمَاتَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ اِذَا كَانَ اَبُوْ اُمَامَةَ عِنْدَهُمَا مِنَ الصَّحَابَةِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7495 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد بن زرارہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، ان کو کانٹا لگا ہوا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس پہنچے تو فرمایا: یہ کتنی بری میت ہے۔ یہودی کہتے ہیں: اس سے بیماری دور کیوں نہیں ہوئی؟ بات یہ ہے کہ میں اس کی شفاء کا مالک نہیں ہو، بلکہ میں تو اپنی ذات پر ملکیت نہیں رکھتا ہوں۔ اور ابوامامہ کے بارے میں کوئی شخص مجھے ملامت نہ کرے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے "کی (یعنی آگ سے داغ لگانے کا) حکم دیا۔ لیکن وہ جانبر نہ ہو سکے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ جب کہ شیخین کے نزدیک ابوامامہ صحابہ میں سے ہیں۔

7496 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زُرَارَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ، وَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِنَّا بِهٖ شَبِيْهٌ يُحَدِّثُ اَنَّ سَعْدَ بْنَ زُرَارَةَ اَخَذَهُ وَجَعٌ وَّتُسَمِّيهِ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ الذَّبْحَ فَكَوَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَيِّتُ سُوْءٍ لِيَهُوْدُ لَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَا دَفَعَ عَنْ صَاحِبِهٖ وَلَا اَمْلِكُ لَهٗ وَلَا شَيْئًا لِنَفْسِي

وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7496 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ محمد بن عبدالرحمٰن بن زرارہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سعد بن زرارہ کو تکلیف شروع ہوگئی، اہل مدینہ اس درد کو "ذبح" کہتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو داغ لگوایا، لیکن وہ فوت ہوگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کتنی بری میت ہے۔ یہودی ہمیں طعنہ دیتے ہیں کہ ہم اپنے ساتھی کی بیماری دور نہیں کر سکے، حالانکہ اصل بات یہ ہے کہ ہم اس کی شفاء کے مالک نہیں ہیں بلکہ ہم تو خود اپنی ذات کے مالک نہیں ہیں۔ (بے شک اگر اللہ نہ چاہے تو کوئی کسی کے نفع نقصان کا مالک نہیں ہوسکتا۔)

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7497 – اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْفَقِيْهُ بِالرَّيِّ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ، اَنْبَاَ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ، ثَنَا وُهَيْبٌ، ثَنَا اَبُوْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ الْعَيْنِ فَاِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْعَيْنُ حَقٌّ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7497 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نظر بد سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو، کیونکہ نظر برحق ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ جبکہ ان دونوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث نقل کی ہے کہ "نظر برحق ہے"۔

7498 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ دُرَيْدٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ

حدیث: 7497

سنن ابن ماجه - كتاب الطب' باب العين - حديث:3506' المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث:6053

اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْعَيْنُ حَقٌّ تَسْتَنْزِلُ الْحَالِقَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7498 – صحيح

✧ ✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نظر برحق ہے۔ یہ بہت تیز اثر کرتی ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7499 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا اَبُوْ الْجَوَّابِ، ثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسَى، عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ هِنْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا رَاَى اَحَدُكُمْ مِنْ نَفْسِهِ وَاَخِيْهِ مَا يُعْجِبُهُ فَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ فَاِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِذِكْرِ الْبَرَكَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7499 – صحيح

✧ ✧ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے آپ میں، یا اپنے بھائی میں کوئی اچھی چیز دیکھے تو اس کو چاہیے کہ برکت کی دعا مانگے، کیونکہ نظر برحق ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو برکت کے ذکر کے ساتھ نقل نہیں کیا۔

7500 – اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى الْحِيْرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو النَّضْرُ الْجُرَشِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ بْنِ مَلِيْحٍ، ثَنَا اَبِيْ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسَى، عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ هِنْدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، قَالَ: خَرَجَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَمَعَهُ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ يُرِيْدَانِ الْغُسْلَ فَانْتَهَيَا اِلٰى غَدِيْرٍ فَخَرَجَ سَهْلٌ يُرِيْدُ الْخَمْرَ – قَالَ وَكِيْعٌ: يَعْنِيْ بِهِ السِّتْرَ – حَتّٰى اِذَا رَاَى اَنَّهُ قَدْ نَزَعَ جُبَّةً عَلَيْهِ مِنْ صُوْفٍ فَوَضَعَهَا ثُمَّ دَخَلَ الْمَاءَ قَالَ: فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ فَاَصَبْتُهُ بِعَيْنِيْ فَسَمِعْتُ لَهُ قَرْقَفَةً فِي الْمَاءِ فَاَتَيْتُهُ فَنَادَيْتُهُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُجِبْنِيْ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَجَاءَ يَمْشِيْ فَخَاضَ الْمَاءَ حَتّٰى كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ سَاقَيْهِ فَضَرَبَ صَدْرَهُ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنْهُ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا فَقَامَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا رَاَى اَحَدُكُمْ مِنْ نَفْسِهِ اَوْ مَالِهِ اَوْ اَخِيْهِ مَا يُحِبُّ فَلْيُبَرِّكْ فَاِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7500 – صحيح

✧ ✧ حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ فرماتے ہیں: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ، حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ

نہانے کے لئے باہر گئے، یہ دونوں ایک حوض پر پہنچے، حضرت سہل نے پردہ کرکے اپنے اوپر سے اون کا جبہ اتار کر قریب رکھ دیا اور پانی میں گھس گئے۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے ان کو دیکھا، ان کو میری نظر لگ گئی، میں نے پانی میں اس کی کپکپی کی آواز سنی، میں اس کے پاس آیا، تین مرتبہ اس کو آواز دی لیکن اس نے مجھے کوئی جواب نہ دیا، میں بھاگتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو واقعہ سنایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم فوراً میرے ساتھ چلتے ہوئے وہاں تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی میں غوطہ لگایا، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیوں کی سفیدی کو دیکھ رہا تھا، (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو باہر نکالا) اس کے سینے کو ملا اور یہ دعا مانگی

اللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنْهُ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا

''اے اللہ اس سے اس کی گرمی اور سردی اور اس کے درد کو دور فرما دے۔ یہ دعا مانگتے ہی وہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ تب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے آپ میں یا اپنے مال میں یا اپنے بھائی میں کوئی بھی پسندیدہ چیز دیکھے اس کو چاہئے کہ فوراً برکت کی دعا مانگے، کیونکہ نظر برحق ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7501 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ حَيْوَةُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْمَعَافِرِيِّ، عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ، اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ عَلَّقَ تَمِيمَةً فَلَا اَتَمَّ اللّٰهُ لَهُ وَمَنْ عَلَّقَ وَدَعَةً فَلَا وَدَعَ اللّٰهُ لَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7501 – صحيح

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے تمیمہ (بتوں کی چھوٹی چھوٹی مورتیاں، جو زمانہ جاہلیت کے اپنی حفاظت کے لئے پہنتے تھے) لٹکایا، اللہ تعالیٰ اس (کے مقصد) کو پورا نہ کرے۔ اور جس نے ''گھونگا'' (ایک قسم کے دریائی کیڑے کو خول جو ہڈی کی مانند سیپی یا سنکھ کی قسم سے ہے) لٹکایا اللہ تعالیٰ اس کو نہ چھوڑے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7502 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْفَقِيهُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، انبا اَبُو عَامِرٍ

حديث: 7501

صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' كتاب الطب - ذكر الزجر عن تعليق التمائم التى فيها الشرك بالله جل وعلا' حديث:6178' شرح معانى الآثار للطحاوى - كتاب الكراهة' باب الكى هل هو مكروه ام لا ؟ - حديث:4751' مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث عقبة بن عامر الجهنى عن النبى صلى الله عليه وسلم - حديث:17095' مسند ابى يعلى الموصلى - مسند عقبة بن عامر الجهنى' حديث:1718' مسند الرويانى - مشرح بن هاعان عن عقبة' حديث:217' مسند الشاميين للطبرانى - ما انتهى إلينا من مسند إبراهيم بن ابى عبلة' ما روى ابن ثوبان عن الشاميين - ابن ثوبان ، عن ابى سعيد' حديث:229

صَالِحُ بْنُ رُسْتُمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي عَضُدِي حَلْقَةٌ صُفْرٌ فَقَالَ: مَا هٰذِهِ؟ فَقُلْتُ: مِنَ الْوَاهِنَةِ. فَقَالَ: انْبِذْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7502g – صحيح

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اس وقت میرے بازو پر زرد رنگ کا ایک دھاگہ بندھا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: یہ میں نے کمزوری کی وجہ سے باندھا ہوا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو پھینک دو۔ (یہ کیونکہ زمانہ جاہلیت کی رسموں کے مطابق باندھا گیا تھا اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اتروادیا)

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7503 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، اَنْبَاَ ابْنُ اَبِي لَيْلَى، عَنْ اَخِيهِ عِيْسَى، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى اَبِي مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَكِيمٍ، وَبِهِ جَمْرٌ فَقُلْتُ: اَلَا تُعَلِّقُ شَيْئًا. فَقَالَ: الْمَوْتُ اَقْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ اِلَيْهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7503 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابن ابی لیلیٰ کے بھائی عیسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابومعبد جہنی کے پاس گیا، ان کا نام عبداللہ بن حکیم ہے۔ ان کے پاس انگارے رکھے ہوئے تھے۔ میں نے کہا: کوئی چیز لٹکا کیوں نہیں لیتے؟ انہوں نے کہا: اس سے موت زیادہ قریب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''جس نے کوئی چیز لٹکائی، وہ اسی کے سپرد کردیا جاتا ہے۔ (یہ اس صورت میں ہے کہ لٹکائی جانے والی چیز خلاف شرع ہو اور اسی کو موثر حقیقی سمجھ لیا جائے)

7504 – حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ اَبِي الضُّحَى، عَنْ اُمِّ نَاجِيَةَ، قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ اَعُوْذُهَا مِنْ جَمْرَةٍ ظَهَرَتْ بِوَجْهِهَا وَهِيَ مُعَلَّقَةٌ بِحِرْزٍ فَاِنِّي لَجَالِسَةٌ دَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ، فَلَمَّا نَظَرَ اِلَى الْحِرْزِ اَتَى جِذْعًا مُعَارِضًا فِي الْبَيْتِ فَوَضَعَ عَلَيْهِ رِدَاءَهُ، ثُمَّ حَصَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَاَتَاهَا فَاَخَذَ بِالْحِرْزِ فَجَذَبَهَا حَتَّى كَادَ وَجْهُهَا اَنْ يَقَعَ فِي الْاَرْضِ فَانْقَطَعَ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ فَقَالَ: لَقَدْ اَصْبَحَ آلُ عَبْدِ اللّٰهِ اَغْنِيَاءَ عَنِ الشِّرْكِ، ثُمَّ خَرَجَ فَرَمَى بِهَا خَلْفَ الْجِدَارِ ثُمَّ قَالَ: يَا زَيْنَبُ اَعِنْدِي تُعَلِّقِينَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: نَهَى عَنِ الرُّقَى وَالتَّمَائِمِ وَالتِّوَلَةِ فَقَالَتْ اُمُّ نَاجِيَةَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَّا الرُّقَى وَالتَّمَائِمُ فَقَدْ عَرَفْنَا فَمَا التِّوَلَةُ؟ قَالَ: التِّوَلَةُ مَا يُهَيِّجُ النِّسَاءَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7504 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ام ناجیہ فرماتی ہیں: میں عبداللہ کی بیوی حضرت زینب کے پاس گئی ، ان کے چہرے پر حمرہ تھا (یہ ایک وبائی بیماری ہے ، جس کی وجہ سے بخار آتا ہے اور بدن پر سرخ رنگ کے دانے پڑ جاتے ہیں ، یعنی خسرہ) ، میں اس کی عیادت کرنے گئی تھی۔ انہوں نے تمیمہ باندھا ہوا تھا ، میں وہاں بیٹھی ہوئی تھی کہ عبداللہ بھی وہاں پر آ گئے ، گھر میں کھجور کا ایک تنا رکھا ہوا تھا ، جب انہوں نے تمیمہ دیکھا تو اس کے پاس آئے ، اس کے اوپر اپنی چادر ڈال دی۔ پھر اپنی آستینیں اوپر چڑھا کر اس کے پاس آئے ، پھر انہوں نے اس تمیمہ کو پکڑ کر اس طرح کھینچا کہ زینب کا چہرہ زمین کے ساتھ جا لگے گا ، پھر وہ تمیمہ ٹوٹ گیا ، اور حضرت عبداللہ گھر سے نکل گئے۔ اور فرمایا: عبداللہ کی آل کو شرک کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ پھر وہ باہر گئے اور اس کو دیوار کے پیچھے پھینک دیا۔ اور فرمایا: اے زینب تم میرے پاس ہو کر تمیمہ پہنتی ہو؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (شرکیہ) دم سے تمیمات سے اور تولیہ سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔ ام ناجیہ نے کہا: اے ابوعبدالرحمن دم اور تمیمات کو تو ہم جانتے ہیں ، یہ تولیہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا تولیہ اس چیز کو کہتے ہیں جو عورتوں کو لڑائی فساد پر برانگیختہ کرتا ہے۔ (یہ اس دم کی بات ہے جو زمانہ جاہلیت کی رسومات پر اور شرک پر مشتمل ہوتے تھے)

7505 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى ، ثَنَا اِسْرَائِيلُ ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ الْاَسَدِيِّ ، قَالَ : دَخَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى امْرَاَةٍ فَرَاَى عَلَيْهَا حِرْزًا مِنَ الْحُمْرَةِ فَقَطَعَهُ قَطْعًا عَنِيفًا ثُمَّ قَالَ : اِنَّ آلَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الشِّرْكِ اَغْنِيَاءُ وَقَالَ : كَانَ مِمَّا حَفِظْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ وَالتَّوْلِيَةَ مِنَ الشِّرْكِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7505 – صحيح

✧✧ قیس بن سکن اسدی فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک خاتون کے پاس گئے ، اس نے خسرہ کی وجہ سے تمیمہ پہنا ہوا تھا ، آپ نے اس کو بہت سختی کے ساتھ توڑ دیا پھر فرمایا: بے شک عبداللہ کی اولاد شرک سے بے نیاز ہیں۔ اور فرمایا: ہم نے جو باتیں رسول اللہ ﷺ سے یاد کی ہوئی ہیں ان میں ایک بات یہ بھی ہے کہ "(شرکیہ دم ، تمیمات اور تولیہ (ایسا عمل کرنا جس سے عورت اپنے شوہر کے خلاف بھڑک اٹھے) ، شرک میں سے ہے"۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7506 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ ، ثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ ، اَخْبَرَنِي طَلْحَةُ بْنُ اَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : لَيْسَتِ التَّمِيمَةُ مَا تَعَلَّقَ بِهِ بَعْدَ الْبَلَاءِ اِنَّمَا التَّمِيمَةُ مَا تَعَلَّقَ بِهِ قَبْلَ الْبَلَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7506 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تمیم وہ نہیں ہے جو بیماری کے بعد لٹکایا جائے بلکہ تعویذ وہ ہے جو بیماری سے پہلے لٹکایا جائے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7507 – وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَيْسَتِ التَّمِيْمَةُ مَا تَعَلَّقَ بِهِ بَعْدَ الْبَلَاءِ، اِنَّمَا التَّمِيْمَةُ مَا تَعَلَّقَ بِهِ قَبْلَ الْبَلَاءِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَعَلَّ مُتَوَهِّمًا يَتَوَهَّمُ اَنَّهَا مِنَ الْمَوْقُوْفَاتِ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَلَيْسَ كَذٰلِكَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَ التَّمَائِمَ فِىْ اَخْبَارٍ كَثِيْرَةٍ فَاِذَا فَسَّرَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا التَّمِيْمَةَ فَاِنَّهُ حَدِيْثٌ مُسْنَدٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7507 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تمیمہ وہ نہیں ہے جو بیماری کے بعد لٹکایا جاتا ہے بلکہ تمیم وہ ہے جو بیماری سے پہلے لٹکایا جاتا ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔
اور شاید کہ کسی کے دل میں یہ وہم پیدا ہو کہ یہ روایات تو عائشہ رضی اللہ عنہا تک موقوف ہیں۔تو اس کو یہ وہم نہیں کرنا چاہئے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ساری احادیث میں تمیمات کا تذکرہ کیا ہے۔اور جب ام المومنین نے تمیمہ کی تفسیر بیان کردی تو وہ حدیث بھی مسند ہی ہوگی۔

7508 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بُكَيْرًا، حَدَّثَهُ اَنَّ اُمَّهُ، حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا اَرْسَلَتْ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِاَخِيْهِ مَخْرَمَةَ، وَكَانَتْ تُدَاوِىْ مِنْ قَرْحَةٍ تَكُوْنُ بِالصِّبْيَانِ، فَلَمَّا دَاوَتْهُ عَائِشَةُ وَفَرَغَتْ مِنْهُ رَاَتْ فِىْ رِجْلَيْهِ خَلْخَالَيْنِ جَدِيْدَيْنِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: اَظَنَنْتُمْ اَنَّ هٰذَيْنِ الْخَلْخَالَيْنِ يَدْفَعَانِ عَنْهُ شَيْئًا كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَوْ رَاَيْتُهُمَا مَا تَدَاوٰى عِنْدِىْ وَمَا مَسَّ عِنْدِىْ لَعَمْرِىْ لَخَلْخَالَانِ مِنْ فِضَّةٍ اَطْهَرُ مِنْ هٰذَيْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7508 – حذفه الذهبى من التلخيص

✧✧ حضرت بکیر کی والدہ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے اپنے بھائی مخرمہ کو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا،

ام المومنین بچوں کے پھوڑوں کا علاج کیا کرتی تھیں۔ جب ام المومنین نے اس کو دوا دی، اور اس سے فارغ ہوگئیں تو اس بچے کے پاؤں میں لوہے کی دو پازیبیں دیکھیں، ام المومنین نے فرمایا: کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ پازیبیں اس کی اس بیماری کو دور کر دیں گی؟ جو اللہ تعالیٰ نے اس کے نصیب میں لکھ دی ہے۔ اگر میں پہلے اس کو دیکھ لیتی تو نہ میرے پاس آتا اور نہ میں اس کو دوا دیتی۔ مجھے قسم ہے، چاندی کی پازیبیں ان لوہے کی پازیبوں سے بہتر ہوتی ہیں۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7509 - اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، قَالَ: اشْتَكَى رَجُلٌ بَطْنَهُ مِنَ الصَّفَرِ فَنُعِتَ لَهُ السَّكَرُ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَ كُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7509 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت شقیق فرماتے ہیں: ایک آدمی کو صفراء کی وجہ سے پیٹ کی بیماری لاحق ہوگئی۔ اس کے لئے شراب تجویز کی گئی۔ اس بات کا تذکرہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حرام چیز میں تمہارے لئے شفاء نہیں رکھی۔

7510 - وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ وَهْبٍ، اَنَّ عَبْدَ رَبِّهِ بْنَ سَعِيدٍ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ نَافِعًا، يَقُوْلُ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ، اِذَا دَعَا طَبِيبًا يُعَالِجُ بَعْضَ اَصْحَابِهِ اشْتَرَطَ عَلَيْهِ اَنْ لَا يُدَاوِيَ بِشَيْءٍ مِمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7510 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت نافع فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی طبیب کو اپنے کسی ساتھی کے لئے علاج کے لئے بلاتے تو اس پر یہ پابندی لگاتے کہ کسی حرام چیز کے ساتھ علاج نہیں کرنا۔

7511 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ حِصْنٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَتِ امْرَاَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ اَنَّ بِهَا طَيْفًا مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَبَرَّاَكِ وَاِنْ شِئْتِ فَلَا حِسَابَ وَلَا عَذَابَ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَدَعْنِي اِذًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7511 - على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئی اور بتایا کہ اس کو شیطانی خیالات بہت آتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیتا ہوں، تم ٹھیک ہو جاؤ گی، اور اگر چاہو (اس

کو اسی طرح رہنے دو،)تم سے نہ حساب لیا جائے گا اور نہ تمہیں عذاب ہوگا۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ ٹھیک ہے، اس کو رہنے دیجئے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7512 – حَدَّثَنِي طَاهِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْبَيْهَقِيُّ، ثَنَا خَالِي الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلَانِ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ يَلْتَمِسَانِ الشِّفَاءَ لِأَبٍ لَهُمَا حُبِسَ بَوْلُهُ فَدَلَّهُ الْقَوْمُ عَلَى فَضَالَةَ فَجَاءَ الرَّجُلَانِ وَمَعَهُمَا فَضَالَةُ فَذُكِرَ الَّذِي يَأْتِيهِمَا فَقَالَ فَضَالَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " مَنِ اشْتَكَى مِنْكُمْ شَيْئًا أَوِ اشْتَكَى أَخٌ لَهُ فَلْيَقُلْ: رَبَّنَا الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَانَا يَا رَبَّ الطَّيِّبِينَ أَنْزِلْ شِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ وَرَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ عَلَى هَذَا الْوَجَعِ فَيَبْرَأُ

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7512 – صحيح

✧✧ حضرت فضالہ بن عبید فرماتے ہیں: اہل عراق سے دو آدمی اپنے والد کے لئے شفاء تلاش کرتے ہوئے آئے، اس کا پیشاب رک گیا تھا، کسی شخص نے ان کو حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ کا بتایا دیا۔ وہ دونوں آدمی حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔ حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی بھی قسم کی بیماری ہو یا اس کا کوئی بھائی بیمار ہو اس کو چاہئے کہ یوں دعا مانگے۔

رَبَّنَا الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَانَا يَا رَبَّ الطَّيِّبِينَ أَنْزِلْ شِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ وَرَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ عَلَى هَذَا الْوَجَعِ فَيَبْرَأُ

"اے میرے رب، وہ جو آسمانوں میں ہے، تیرا نام پاکیزہ ہے، تیرا حکم زمین اور آسمان میں چلتا ہے، جیسا کہ تیری رحمت آسمانوں اور زمینوں میں ہے، ہمارے گناہ اور ہماری خطائیں معاف فرما، اے طیبین کے رب، اس درد پر اپنی شفاء میں سے شفاء نازل فرما، اور اپنی رحمتوں میں سے رحمت نازل فرما"

وہ شخص ٹھیک ہو جائے گا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7513 – حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا إِمَامُ الْمُسْلِمِينَ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْحَرَشِيُّ، ثَنَا سَهْلُ بْنُ أَسْلَمَ الْعَدَوِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنِ الرَّجُلَيْنِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، أَنَّهُ جَاءَ فِي رَكْبٍ عَشَرَةٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَبَايَعَ تِسْعَةً وَاَمْسَكَ عَنْ بَيْعَةِ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَقَالُوا: مَا شَانُ هٰذَا الرَّجُلِ لَا تُبَايِعُهُ؟ فَقَالَ: اِنَّ فِي عَضُدِهِ تَمِيمَةً فَقَطَعَ الرَّجُلُ التَّمِيمَةَ، فَبَايَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: مَنْ عَلَّقَ فَقَدْ اَشْرَكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7513 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ دس آدمیوں کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ۹ کی بیعت لے لی اور ایک کو روک دیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اس آدمی کو کیا ہوا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس کی بیعت کیوں نہیں لے رہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس لئے کہ اس کے بازو پر تمیمہ باندھا ہوا ہے۔ اس شخص نے وہ تمیمہ کاٹ کر اتار دیا، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بیعت لی، پھر فرمایا: جس نے تمیمہ باندھا، اس نے شرک کیا۔ (لہٰذا کسی عیسائی، اور غیر مسلم سے کبھی بھی تعویز نہیں لینا چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں دے گا بلکہ اس کا دیا ہوا تعویذ تمیمہ ہی ہوگا جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے)

7514 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِیُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ الْجُرَيْرِیُّ، عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِیْ وَبَيْنَ صَلَاتِی وَقِرَاءَ تِی فَقَالَ: اِنَّ ذٰلِكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خَنْزَبٌ فَاِذَا اَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَنْ يَسَارِكَ قَالَ: فَفَعَلْتُ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ عَنِّی

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7514 – صحيح

✧✧ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیطان میری نماز اور قراءت میں مجھے تنگ کرتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شیطان ہے، اس کو "خنزب" کہا جاتا ہے، جب تم اس کو محسوس کرو، تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ کر اپنے بائیں جانب تھوک دیا کرو۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے اس حکم پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری تکلیف ختم فرمادی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حدیث: 7514

صحیح مسلم - کتاب السلام' باب التعوذ من شیطان الوسوسة فی الصلاة - حدیث:4178' مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب الصلاة' باب الاستعاذة فی الصلاة - حدیث:2490' مصنف ابن ابی شیبة - کتاب الطب' فی الرجل یفزع من الشیء - حدیث:23094' مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله علیه السلام فی' حدیث:323' مسند احمد بن حنبل - مسند الشامیین' حدیث عثمان بن ابی العاص عن النبی صلی الله علیه وسلم - حدیث:17593' مسند عبد بن حمید - عثمان بن ابی العاص' حدیث:382' المعجم الکبیر للطبرانی - باب من اسمه عمر' ما اسند عثمان بن ابی العاص - یزید بن عبد الله بن الشخیر' حدیث:8241

7515 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثَنَا أَبُو مَطَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ، ثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، قَالَ: "إِذَا اشْتَكَيْتَ فَضَعْ يَدَكَ حَيْثُ تَشْتَكِي ثُمَّ قُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ مِنْ وَجَعِي هٰذَا ثُمَّ ارْفَعْ يَدَكَ ثُمَّ أَعِدْ ذٰلِكَ وِتْرًا" قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ بِذٰلِكَ .

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7515 – صحيح

✧✧ حضرت ثابت البنانی فرماتے ہیں: جب تمہیں درد ہوتو درد کے مقام پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا مانگو

قُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ مِنْ وَجَعِي هٰذَا

''اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں، میں جو یہ درد محسوس کر رہا ہوں، اس سے اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں''۔

یہ دعا مانگ کر ہاتھ اٹھالے، پھر دوبارہ ہاتھ رکھ کر یہی عمل دہرائے، طاق عدد میں یہ عمل کرے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسی طرح بتایا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7516 – أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ الْحَافِظُ حَدَّثَنِي أَبِي، ثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَارِثَةَ، عَنْ عَمْرَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَصَابَهَا مَرَضٌ وَأَنَّ بَعْضَ بَنِي أَخِيهَا ذَكَرُوا شَكْوَاهَا لِرَجُلٍ مِنَ الزُّطِّ يَتَطَبَّبُ وَأَنَّهُ قَالَ لَهُمْ: إِنَّهُمْ لَيَذْكُرُونَ امْرَأَةً مَسْحُورَةً سَحَرَتْهَا جَارِيَةٌ فِي حِجْرِهَا صَبِيٌّ، فِي حِجْرِ الْجَارِيَةِ الْآنَ صَبِيٌّ قَدْ بَالَ فِي حِجْرِهَا فَقَالَ: ائْتُونِي بِهَا . فَأُتِيَ بِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ: سَحَرْتِينِي؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَتْ: لِمَ؟ قَالَتْ: أَرَدْتُ أَنْ أُعْتَقَ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَدْ أَعْتَقَتْهَا عَنْ دُبُرٍ مِنْهَا فَقَالَتْ: إِنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ أَنْ لَا تُعْتَقِينَ أَبَدًا انْظُرُوا شَرَّ الْبُيُوتِ مَلَكَةً فَبِيعُوهَا مِنْهُمْ ثُمَّ اشْتَرُوا بِثَمَنِهَا رَقَبَةً فَأَعْتِقُوهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ آخِرُ كِتَابِ الطِّبِّ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7516 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

حدیث: 7516

مسند الشافعی - ومن كتاب اختلاف مالك والشافعی رضی الله عنهما' حديث:1032' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار - حديث السيدة عائشة رضی الله عنها' حديث: 23599' سنن الدارقطنی - كتاب المكاتب' حديث:3738' مصنف عبد الرزاق الصنعانی - كتاب المدبر' باب بيع المدبر - حديث:16100' الادب المفرد للبخاری - باب بيع الخادم من الاعراب' حديث:163

✦✦ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مروی ہے کہ ان کو کوئی بیماری لاحق ہوئی ، اوران کے بھتیجے نے ان کی بیماری کا ذکر جاٹ قوم کے ایک طبیب سے کیا، اس طبیب نے ان سے کہا: تم لوگ جس عورت کا ذکر کررہے ہو، وہ تو سحرزدہ ہے، اس پرایک عورت نے جادو کررکھا ہے اوراس جادوکرنے والی عورت کی نشانی یہ ہے کہ اس کی گود میں ایک دودھ پیتا بچہ ہے، ابھی اس وقت وہ بچہ اس عورت کی گود میں ہے اور بچے نے اس کی گود میں پیشاب کردیا ہوا ہے، اس شخص نے کہا: اس خاتون کو میرے پاس لے کرآؤ، اس عورت کو ان کے پاس لایا گیا ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: کیا تو نے مجھ پر جادو کیا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ ام المومنین نے پوچھا: کیوں کیا؟ اس نے کہا: میں آزاد ہونا چاہتی ہوں ، حالانکہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو کہہ دیا ہوا تھا کہ میری وفات کے بعد تم آزاد ہو، ام المومنین نے کہا: اللہ کی طرف سے اب مجھ پر لازم ہے کہ تم کبھی بھی آزاد نہ ہو، سب سے ظالم گھرانے میں اس کو بیچ دو اوراس کے بدلے میں جو رقم ملے ، اس سے ایک لونڈی خرید کر اُس کو آزاد کردو۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

كِتَابُ الْاَضَاحِيِّ

قربانی کے متعلق روایات

7517 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ الْقُرَشِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ عُقْبَةَ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنِيْ خَيْرُ بْنُ نُعَيْمٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ) (الفجر: 1) عَشْرُ الْاُضْحِيَّةِ وَالْوِتْرُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّفْعُ يَوْمُ النَّحْرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 7517 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ وَالشَّفْعِ وَالْوِتْرِ

کے بارے میں فرمایا: اس میں دس راتوں سے مراد ذی الحج کی پہلی دس راتیں ہیں اور ''وتر'' سے مراد عرفہ کا دن ہے اور ''شفع'' سے مراد قربانی کا دن ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7518 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ وَبَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ قَالَا: ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرِ بْنِ دِرْهَمٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مُسْلِمٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، يَقُوْلُ: قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَاَى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ فَاَرَادَ اَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَاْخُذْ مِنْ ظُفْرِهِ وَلَا مِنْ شَعْرِهِ حَتّٰى يُضَحِّيَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

حدیث: 7517

السنن الکبری للنسائی - کتاب المناسک' إشعار الهدی - یوم الحج الا کبر' حدیث:3973' مسند احمد بن حنبل - ' مسند جابر بن عبد الله رضی الله عنه - حدیث:14249' شعب الإیمان للبیهقی - تخصیص ایام العشر من ذی الحجة بالاجتهاد بالعمل فیهن قال الله' حدیث:3577

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7518 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے" جب عید الاضحی کا چاند طلوع ہو جائے، تو جو شخص قربانی کرنے کی نیت رکھتا ہو، اس کو چاہئے کہ قربانی کرنے تک اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7519 – اَخْبَرَنَا عَبْدَانُ بْنُ يَزِيدَ الدَّقَاقُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ، ثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اِذَا دَخَلَ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا تَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِكَ وَلَا مِنْ اَظْفَارِكَ حَتَّى تُذْبَحُ اُضْحِيَّتَكَ

هٰذَا شَاهِدٌ صَحِيْحٌ لِحَدِيْثِ مَالِكٍ وَاِنْ كَانَ مَوْقُوفًا "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7519 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب ذی الحجہ کا مہینہ شروع ہو جائے تو قربانی کرنے سے پہلے اپنے بال یا ناخن نہ کاٹو۔

۞۞ یہ حدیث اگرچہ موقوف ہے لیکن حضرت مالک کی حدیث کی شاہد ہے۔

7520 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَجْلَانَ عَنْ اَخْذِ الشَّعْرِ فِي الْاَيَّامِ الْعَشْرِ فَقَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، مَرَّ بِامْرَاَةٍ تَاْخُذُ مِنْ شَعْرِ ابْنِهَا فِي اَيَّامِ الْعَشْرِ فَقَالَ: لَوْ اَخَّرْتِيهِ اِلَى يَوْمِ النَّحْرِ كَانَ اَحْسَنَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7520 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ولید بن مسلم بیان کرتے ہیں: میں محمد بن عجلان سے ذی الحج کے عشرے میں بال کاٹنے کے بارے میں مسئلہ پوچھا تو انہوں نے کہا: مجھے حضرت نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بتایا ہے کہ وہ ایک عورت کے پاس سے گزرے، وہ عورت ذی الحج کے پہلے عشرے میں اپنے بیٹے کے بال کٹوا رہی تھی، آپ نے اس کو کہا: اگر تم دس ذی الحج تک یہ کام ملتوی کر دو تو بہت اچھی بات ہے۔

7521 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ الْاَدَمِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَاهَانَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْعَتِيكِ فَحَدَّثَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ اَنَّ يَحْيَى

حديث: 7519

صحيح مسلم - كتاب الاضاحي ' باب نهي من دخل عليه عشر ذي الحجة وهو مريد التضحية - حديث: 3747' صحيح ابن حبان ' كتاب الاضحية - ذكر خبر شان يصرح بالشرط الذي تقدم ذكرنا له ' حديث: 6002' سنن الدارمي - من كتاب الاضاحي ' باب ما يستدل من حديث النبي صلى الله عليه وسلم ان - حديث: 1930' السنن الصغرى - ' كتاب الضحايا - حديث: 4312'. سنن ابن ماجه - كتاب الاضاحي ' باب من اراد ان يضحي - حديث: 3147

بْنَ يَعْمَرَ يَقُوْلُ: مَنِ اشْتَرَى اُضْحِيَّةً فِي الْعَشْرِ فَلَا يَاْخُذْ مِنْ شَعْرِهِ وَاَظْفَارِهِ قَالَ سَعِيدٌ: نَعَمْ فَقُلْتُ: عَنْ مَنْ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ؟ قَالَ: عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7521 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ شعبہ بیان کرتے ہیں کہ قتادہ نے انہیں بتایا ہے کہ عتیک سے ایک آدمی آیا اور اس نے سعید بن مسیّب کو بتایا کہ حضرت یحییٰ بن یعمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص ذی الحج میں قربانی خریدے، وہ اپنے بال اور ناخن نہ کٹوائے۔ سعید نے کہا: جی ہاں۔ میں نے کہا: اے ابومحمد! تم یہ بات کس کے حوالے سے بیان کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے حوالے سے۔

7522 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْظَمُ الْاَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ وَقَدِمَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ اَوْ سِتٌّ فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَاُ بِهَا فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا – قَالَ كَلِمَةً خَفِيفَةً لَمْ اَفْهَمْهَا فَسَاَلْتُ مَنْ يَلِيْهِ فَقَالَ – قَالَ: مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7522 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن قرط فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے مقرب ترین دن قربانی کا دن ہے، اس کے بعد "قربانی سے اگلا دن" ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانچ یا چھ اونٹ آئے، وہ ایک دوسرے کے اوپر گر رہے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے اس کو ذبح کریں۔ جب وہ ذبح ہوگئے اور ان کے جسموں کی حرکت ختم ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آہستگی کے ساتھ کوئی بات بولی، جس کو میں سمجھ نہیں سکا، میں نے ساتھ والے آدمی سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ "اب جو چاہے ان کا گوشت کاٹ لے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7523 – حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، ثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظُ، ثَنَا

حدیث: 7522

سنن ابی داود - كتاب المناسك' باب فی الهدی إذا عطب قبل ان يبلغ - حديث:1515' صحيح ابن خزيمة - كتاب المناسك جماع ابواب ذكر افعال اختلف الناس فی إباحته للمحرم - باب فضل يوم النحر' حديث:2674' صحيح ابن حبان' باب العيدين - ذكر البيان بان من افضل الايام يوم النحر' حديث:2858' الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - عبد الله بن قرط حديث:2125' السنن الكبرى للنسائی - كتاب المناسك' إشعار الهدی - فضل يوم النحر' حديث:3970' مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:1127

اَبُوْ سَلَمَةَ يَحْيَى بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمَدِينِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنِي اَبُو الْمُثَنّٰى سُلَيْمَانُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تُقُرِّبَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى يَوْمَ النَّحْرِ بِشَيْءٍ هُوَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاَنَّهَا لَتَاْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاَنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ فَيَطِيبُوا بِهَا نَفْسًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7523 – سليمان واه

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربانی کے دن خون بہانے سے بڑھ کر کوئی عمل ایسا نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب کا باعث ہو، قیامت کے دن قربانی کا جانور اپنے کھروں، بالوں اور سینگوں سمیت آئے گا، جانور کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اس کی قربانی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول کر لی جاتی ہے۔اس لئے خوشدلی کے ساتھ قربانی کیا کرو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7524 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا النَّضْرُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْبَجَلِيُّ، ثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ الثُّمَالِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَا فَاطِمَةُ قُوْمِي اِلٰى اُضْحِيَّتِكِ فَاشْهَدِيهَا فَاِنَّهُ يُغْفَرُ لَكِ عِنْدَ اَوَّلِ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ دَمِهَا كُلُّ ذَنْبٍ عَمِلْتِيهِ وَقُوْلِي: اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ " قَالَ عِمْرَانُ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا لَكَ وَلِاَهْلِ بَيْتِكَ خَاصَّةً فَاَهْلُ ذَاكَ اَنْتُمْ اَمْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً؟ قَالَ: لَا بَلْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ عَطِيَّةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الَّذِي

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7524 – بل أبو حمزة ضعيف جدا

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! اپنی قربانی (کے جانور)

حدیث: 7524

المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' باب من اسمه إبراهيم - حديث:2559' المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله' من اسمه عفيف - سعيد بن جبير' حديث:15412' السنن الكبرى للبيهقی - جماع ابواب وقت الحج والعمرة' جماع ابواب الهدی - باب ما يستحب من ذبح صاحب النسيكة نسيكته بيده' حديث:9607' السنن الصغير للبيهقی - بقية كتاب المناسك' باب الضحايا - حديث:1404' معرفة السنن والآثار للبيهقی - كتاب الصيد' ذبائح اهل الكتاب - حديث:5861' مسند الرويانی - سعيد بن جبير' حديث:138' شعب الإيمان للبيهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' باب فی القرابين والامانة - حديث:7070

کے پاس کھڑی ہو جاؤ اور اس کو قربان ہوتے ہوئے دیکھو، کیونکہ اس کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتے ہی تیری زندگی کے تمام گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔ اور قربانی کے وقت یہ دعا مانگو

اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ

''تم فرماؤ بے شک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو رب سارے جہان کا اس کا کوئی شریک نہیں مجھے یہی حکم ہوا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں'' (ترجمہ کنز الایمان)

عمران کہتے ہیں: میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ یہ عمل صرف آپ کے خاندان کے لئے خاص ہے یا عام مسلمانوں کو بھی اس کی اجازت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان کو اس کی اجازت ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7525 – حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيُّ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: قُوْمِي اِلٰى اُضْحِيَّتِكِ فَاشْهَدِيهَا فَاِنَّ لَكِ بِاَوَّلِ قَطْرَةٍ تَقْطُرُ مِنْ دَمِهَا يُغْفَرُ لَكِ مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوبِكِ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا لَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ خَاصَّةً اَوْ لَنَا وَلِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً؟ قَالَ: بَلْ لَنَا وَلِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7525 – عطية واه

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ کائنات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اٹھو، اپنا جانور قربان ہوتے ہوئے دیکھو، کیونکہ اس کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے تیرے سابقہ تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یارسول اللہ ﷺ کیا یہ حکم صرف ہمارے گھرانے کے لئے ہے یا باقی تمام مسلمانوں کے لئے بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حکم تمام مسلمانوں کے لئے ہے۔

7526 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بُرْدٍ الْاَنْطَاكِيُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحُنَيْنِيُّ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا جِبْرِيلُ كَيْفَ رَاَيْتَ عِيدَنَا؟ فَقَالَ: لَقَدْ تَبَاهَى بِهِ اَهْلُ السَّمَاءِ. اعْلَمْ يَا مُحَمَّدُ اَنَّ الْجَذَعَ مِنَ الضَّاْنِ خَيْرٌ مِنَ السَّيِّدِ مِنَ الْمَعْزِ، وَاَنَّ الْجَذَعَ مِنَ الضَّاْنِ خَيْرٌ مِنَ السَّيِّدِ مِنَ الْبَقَرِ، وَاَنَّ الْجَذَعَ مِنَ الضَّاْنِ خَيْرٌ مِنَ السَّيِّدِ مِنَ الْاِبِلِ، وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ ذِبْحًا خَيْرًا مِنْهُ فَدَى بِهِ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7526 – إسحاق هالك

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت جبریل امین علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے جبریل تم نے ہماری عید کیسی دیکھی؟ جبریل امین علیہ السلام نے بتایا کہ آسمان والے اس پر خوشی منا رہے ہیں، اے محمد! جان لیجئے، دنبہ چھوٹا بھی ہو، وہ بڑے بکرے سے بہتر ہے۔ دنبہ چھوٹا بھی ہو، وہ بڑے بکرے سے بہتر ہے۔ دنبہ چھوٹا بھی ہو، وہ بڑے بکرے سے بہتر ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس سے بہتر کوئی قربانی ہوتی تو ابراہیم علیہ السلام کو فدیے کے طور پر وہی دی جاتی۔

ⓘⓘ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7527 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ: اِنَّا نَكْرَهُ النَّقْصَ فِي الْقُرُوْنِ وَالْاُذُنِ. فَقَالَ لَهُ الْبَرَاءُ: اكْرَهْ لِنَفْسِكَ مَا شِئْتَ وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلَى النَّاسِ. قَالَ الْبَرَاءُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اَرْبَعٌ لَا يَجْزِي فِي الضَّحَايَا: الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا، وَالْمَكْسُوْرَةُ بَعْضُ قَوَائِمِهَا بَيِّنٌ كَسْرُهَا، وَالْمَرِيضَةُ بَيِّنٌ مَرَضُهَا، وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لَا تُنْقِي"

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نے ان سے کہا: ہم ایسے جانور کو پسند نہیں کرتے جس کے سینگوں یا کانوں میں کوئی نقص ہو، حضرت براء رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تم اپنے لئے جو چاہو ناپسند کرو لیکن اس کو لوگوں پر حرام مت کرو، حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار جانور ایسے ہیں جن کی قربانی جائز نہیں ہے۔

- اندھا، جس کا اندھا پن بہت واضح ہو۔
- جس کی کوئی ٹانگ ٹوٹی ہو اور واضح نظر آئے۔

حدیث: 7527

الجامع للترمذی' ابواب الاضاحی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب ما لا یجوز من الاضاحی' حدیث: 1456 'سنن ابی داود - کتاب الضحایا' باب ما یکره من الضحایا - حدیث: 2435 'سنن الدارمی - من کتاب الاضاحی' باب ما لا یجوز فی الاضاحی - حدیث: 1931 'سنن ابن ماجه - کتاب الاضاحی' باب ما یکره - حدیث: 3142 'موطا مالك - کتاب الضحایا' باب ما ینهی عنه من الضحایا - حدیث: 1027 'صحیح ابن خزیمة - کتاب المناسك' جماع ابواب ذکر افعال اختلف الناس فی إباحته للمحرم - باب ذکر العیوب التی تکون فی الانعام فلا تجزء هدیا ولا' حدیث: 2717 'صحیح ابن حبان' کتاب الاضحیة - ذکر الزجر عن ان یضحی المرء باربعة انواع من الضحایا' حدیث: 6003 'السنن الصغری - کتاب الصید والذبائح' ما نهی عنه من الاضاحی العوراء - حدیث: 4317 'السنن الکبری للنسائی - کتاب الضحایا' ما ینهی عنه من الاضاحی : العوراء - حدیث: 432 / 'شرح معانی الآثار للطحاوی - کتاب الصید والذبائح والاضاحی' باب العیوب التی لا یجوز الهدایا والضحایا إذا کانت بها - حدیث: 4079

○ بیمار، جس کی بیماری بہت واضح ہو۔
○ ایسا لاغر جانور جس کی ہڈیوں سے گودا ختم ہو گیا ہو۔

7528 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ عُقْبَةُ، ثَنَا الرَّبِيعُ، ثَنَا اَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ الرَّبِيعُ فِي كِتَابِهِ بِالْاِسْنَادَيْنِ قَالَ: ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدِيثُ اَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، اِنَّمَا اَخْرَجَ مُسْلِمٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى حَدِيثَ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزٍ، عَنِ الْبَرَاءِ، وَهُوَ فِيمَا اُخِذَ عَلَى مُسْلِمٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ لِاخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ فِيهِ وَاَصَحُّهُ حَدِيثُ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7527 – أيوب بن سويد ضعفه أحمد

❖❖ ابوسلمہ نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا ہی ارشاد نقل کیا ہے۔

ربیع نے دو اسنادوں کے ہمراہ اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ "ہمیں اوزاعی نے ابوسلمہ کے واسطے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت بیان کی ہے۔ اور یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ تاہم امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے سلیمان بن عبدالرحمن کے حوالے سے حضرت عبید بن فیروز سے پھر حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث نقل کی ہے۔ اس روایت کی بناء پر امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ پر گرفت بھی ہوئی ہے کیونکہ اس میں ناقلین کا اختلاف ہے، اور اس معاملہ میں سب سے صحیح حدیث وہ ہے جو یحییٰ بن ابی کثیر نے حضرت ابوسلمہ سے روایت کی ہے۔

7529 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَسَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ، حَدَّثَهُمْ عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا اَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمِرْتُ بِيَوْمِ الْاَضْحَى عِيدًا جَعَلَهُ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَ الرَّجُلُ: فَاِنْ لَمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِيحَةً اُنْثَى اَوْ شَاةَ اَهْلِي اَوْ مَنِيحَتَهُمْ اَذْبَحُهَا قَالَ: لَا، وَلَكِنْ قَلِّمْ اَظْفَارَكَ، وَقُصَّ شَارِبَكَ، وَاحْلِقْ عَانَتَكَ فَذَاكَ تَمَامُ اُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7529 – هذا حديث صحيح

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں قربانی کے دن کو عید بناؤں، اللہ تعالیٰ نے یہ دن اس امت کے لئے عید بنا دیا ہے۔ اس آدمی نے کہا: اگر میرے پاس منیحہ (ایسی اونٹنی جو کسی سے فائدہ اٹھانے کے لئے لی گئی ہو) یا گھر والوں کی بکری یا گھر والوں کی منیحہ

کے علاوہ میرے پاس کوئی جانور نہ ہو، تو کیا میں اس کو ذبح کرلوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ لیکن (قربانی کے دن) اپنے ناخن کاٹ لے، اپنی مونچھیں پست کروالے، اور بال کاٹ لے، تجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے اسی عمل کی بدولت قربانی کا ثواب مل جائے گا۔

٭٭ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7530 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْخُرَاسَانِيِّ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبِ بْنِ حَيَّانَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ شُعْبَةُ، وَسَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ جُرَيَّ بْنَ كُلَيْبٍ، رَجُلًا مِنْهُمْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ يُضَحَّى بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ قَالَ قَتَادَةُ: وَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: الْعَضْبُ النِّصْفُ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7530 – صحيح

✧✧ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایسا جانور قربان کرنے سے منع فرمایا ہے جس کے کان یا سینگ کٹے ہوئے ہوں۔ قتادہ کہتے ہیں: میں نے یہ بات حضرت سعید بن میب رضی اللہ عنہ کو بتائی تو انہوں نے بتایا کہ اعضب، اس جانور کو کہتے ہیں جس کا آدھا یا اس سے زیادہ سینگ کٹا ہوا ہو۔

٭٭ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7531 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، ثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُضَحَّى بِالْمُقَابَلَةِ وَالْمُدَابَرَةِ اَوْ شَرْقَاءَ اَوْ خَرْقَاءَ اَوْ جَدْعَاءَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7531 – صحيح

✧✧ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

مقابلہ (جس کا کان اگلی جانب سے کٹا ہوا ہو)

مدابرہ (جس کا کان پچھلی جانب سے کٹا ہوا ہو)

شرقاء (جس کے کان پھٹے ہوئے ہوں)

خرقاء (جس کے کانوں میں سوراخ ہے)

حدیث: 7531

الجامع للترمذی ' ابواب الاضاحی عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما يكره من الاضاحی ' حديث: 1457 ' سنن الدارمی - من كتاب الاضاحی ' باب ما لا يجوز فی الاضاحی - حديث: 1934

جدعاء (جس کا کان، ناک یا ہونٹ کٹے ہوئے ہوں)

جانور کی قربانی کرنے سے منع کیا ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7532 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، اَنْبَاَ اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَلَا يُضَحَّى بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ: " الْمُقَابَلَةُ: مَا قُطِعَ طَرَفُ اُذُنِهَا، وَالْمُدَابَرَةُ: مَا قُطِعَ مِنْ جَانِبِ الْاُذُنِ، وَالشَّرْقَاءُ: الْمَشْقُوقَةُ، وَالْخَرْقَاءُ: الْمَثْقُوبَةُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اَسَانِيدُهُ كُلُّهَا وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَاَظُنُّهُ لِزِيَادَةٍ ذَكَرَهَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَلَى اَنَّهُمَا لَمْ يَحْتَجَّا بِقَيْسٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِيُّ، ثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ مُظَفَّرُ بْنُ مُدْرِكٍ، ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، ثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنْ شُرَيْحٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ بِنَحْوِهِ. قَالَ قَيْسٌ: قُلْتُ لِاَبِي اِسْحَاقَ: سَمِعْتَهُ مِنْ شُرَيْحٍ؟ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ اَشْوَعَ، عَنْهُ

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ آنکھ اور کان کا اچھی طرح مشاہدہ کرلیں۔ اور ہم مقابلہ، مدابرہ، شرقاء، اور خرقاء جانور کی قربانی نہ کریں۔ ابواسحاق کہتے ہیں:

مقابلہ ایسے جانور کو کہتے ہیں، جس کا کان کٹا ہوا ہو۔

مدابرہ اس کو کہتے ہیں جس کے کان کا ایک حصہ کٹا ہوا ہو۔

شرقاء، اس جانور کو کہتے ہیں جس کے کان پھٹے ہوئے ہوں۔

اور خرقاء اس جانور کو کہتے ہیں جس کے کان میں سوراخ ہو۔

اس حدیث کی تمام اسانید صحیح ہیں لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ میرا خیال ہے کہ اس میں قیس بن الربیع کے واسطے سے ابواسحاق سے روایت موجود ہے اور شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے قیس کی روایات نقل نہیں کیں۔ ان کی روایت کردہ حدیث کی سند یوں ہے

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِيُّ، ثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ مُظَفَّرُ بْنُ مُدْرِكٍ، ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، ثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنْ شُرَيْحٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اس سند کے بعد پوری حدیث روایت کی ہے۔ قیس کہتے ہیں: میں نے ابواسحاق سے کہا: کیا تم نے یہ حدیث شریح سے خود سنی ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے ابن اشوع نے شریح کے حوالے سے یہ حدیث سنائی ہے۔

7533 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَتَّابٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ ....، اَنْبَاَ وَهْبُ بْنُ جُرَيْجٍ، ثَنَا اَبِي، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عَلِيًّا، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْبَقَرَةِ؟ فَقَالَ: عَنْ

سَبْعَةٍ، قَالَ: مَكْسُورَةُ الْقَرْنِ؟ قَالَ: لَا تَضُرُّكَ، قَالَ: الْعَرْجَاءُ؟ قَالَ: إِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسَكَ، قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَشُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ

✧✧ حجیہ بن عدی سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گائے کے بارے میں پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گائے سات آدمیوں کی جانب سے قربان کی جاسکتی ہے، اس نے پوچھا:

جس کا سینگ ٹوٹا ہو؟

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی قربانی کرنے میں تجھے کوئی حرج نہیں ہے۔

اس نے پوچھا: عرجاء (لنگڑا جانور)؟

آپ نے فرمایا: جب وہ اپنے قدموں پر چل کر قربان گاہ تک پہنچ جائے تو جائز ہے۔

اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم آنکھ اور کان کا اچھی طرح معاینہ کرلیا کریں۔

❀❀ سفیان ثوری اور شعبہ نے اس کو سلمہ بن کہیل کے واسطے سے حجیہ بن عدی سے روایت کیا ہے۔

7534 – اَمَّا حَدِيثُ سُفْيَانَ، قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ عَلِيًّا، عَنِ الْبَقَرَةِ قَالَ: عَنْ سَبْعَةٍ، فَقَالَ: مَكْسُورَةُ الْقَرْنِ؟ قَالَ: لَا بَاسَ، قَالَ: الْعَرْجَاءُ؟ قَالَ: إِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسَكَ، وَقَالَ: اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ

✧✧ حضرت سفیان کی حدیث یہ ہے کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے گائے کی قربان کے بارے میں پوچھا

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گائے، سات لوگوں کی جانب سے قربان کی جاسکتی ہے۔

اس نے پوچھا: جس کا سینگ ٹوٹا ہو؟

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

حدیث: 7534

الجامع للترمذی ' ابواب الاضاحی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب ما یکره من الاضاحی ' حدیث: 1457 'سنن ابن ماجه - کتاب الاضاحی ' باب ما یکره - حدیث: 3141 'السنن الصغری - کتاب الصید والذبائح ' المقابلة : وهی ما قطع طرف اذنها - حدیث: 4320 'السنن الکبری للنسائی - کتاب الضحایا ' المقابلة وهی ما قطع طرف اذنها - حدیث: 4330 'شرح معانی الآثار للطحاوی - کتاب الصید والذبائح والاضاحی ' باب العیوب التی لا یجوز الهدایا والضحایا إذا کانت بها - حدیث: 4086 'سنن ابی داود - کتاب الضحایا ' باب ما یکره من الضحایا - حدیث: 2437 'سنن الدارمی - من کتاب الاضاحی ' باب ما لا یجوز فی الاضاحی - حدیث: 1933 'صحیح ابن خزیمة - کتاب المناسك ' جماع ابواب ذکر افعال اختلف الناس فی إباحته للمحرم - باب النهی عن ذبح ذات النقص فی العیون والآذان فی الهدی ' حدیث: 2719 'صحیح ابن حبان ' کتاب الاضحیة - ذکر الزجر عن ان یضحی المرء باربعة انواع من الضحایا ' حدیث: 6004

اس نے پوچھا: عرجاء (لنگڑا جانور)؟

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ اپنے قدموں پر چل کر قربان گاہ تک پہنچ جائے تو کوئی حرج نہیں۔

فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم آنکھ اور کان کا اچھی طرح معاینہ کرلیا کریں۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ شُعْبَةَ

شعبہ کی روایت کردہ حدیث

7535 - فَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثَنَا اَبُوْ الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، وَاَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، قَالَا: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حُجَيَّةَ بْنَ عَدِيٍّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، وَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْبَقَرَةِ فَقَالَ: عَنْ سَبْعَةٍ، قَالَ: وَسَاَلَهُ عَنْ مَكْسُورَةِ الْقَرْنِ؟ قَالَ: لَا تَضُرُّكَ. قَالَ: وَسَاَلَهُ عَنِ الْعَرْجِ؟ قَالَ: اِذَا بَلَغَ الْمَنْسَكَ، وَقَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذْنَ هٰذِهِ الْاَسَانِيدُ كُلُّهَا صَحِيْحَةٌ وَّلَمْ يَحْتَجَّا بِحُجَيَّةَ ابْنِ عَدِيٍّ وَهُوَ مِنْ كِبَارِ اَصْحَابِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7535 – صحيح

✧✧ جحیہ بن عدی فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے گائے کی قربانی کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ایک گائے سات آدمیوں کی جانب سے قربان کی جاسکتی ہے، پھر اس شخص نے ایسے جانور کے بارے میں پوچھا جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو؟ آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ پھر اس نے عرجاء (لنگڑے جانور) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: اگر وہ اپنے قدموں پر چل کر قربان گاہ تک جاسکتا ہو تو جائز ہے۔ اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم آنکھ اور کان کا اچھی طرح معاینہ کرلیا کریں۔

✿✿ یہ تمام اسانید صحیح ہیں لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے جحیہ بن عدی کی روایات نقل نہیں کیں۔ حالانکہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قریبی ساتھیوں میں سے ہیں۔

7536 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ الْبُرِّيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا عِيسَى بْنُ يُوْنُسَ، ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنِي اَبُوْ حُمَيْدٍ الرُّعَيْنِيُّ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الْمِصْرِيُّ، قَالَ: اَتَيْتُ عُتْبَةَ بْنَ عَبْدٍ السُّلَمِيَّ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا الْوَلِيدِ اِنِّي خَرَجْتُ اَلْتَمِسُ الضَّحَايَا فَلَمْ اَجِدْ شَيْئًا يُعْجِبُنِي غَيْرَ ثَرْمَاءَ فَكَرِهْتُهَا فَمَا تَقُوْلُ؟ قَالَ: اَفَلَا جِئْتَنِي بِهَا فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ تَجُوْزُ عَنْكَ وَلَا تَجُوْزُ عَنِّي؟ قَالَ: نَعَمْ اِنَّكَ تَشُكُّ وَلَا اَشُكُّ اِنَّمَا نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُصْفَرَّةِ وَالْمُسْتَاْصَلَةِ وَالنَّحْفَاءِ وَالْمُشَيَّعَةِ وَالْكَسْرَاءِ وَالْمُصْفَرَّةُ الَّتِي تُسْتَاْصَلُ اُذُنُهَا حَتّٰى يَبْدُوَ صِمَاخُهَا، وَالْمُسْتَاْصَلَةُ الَّتِي اُخِذَ قَرْنُهَا، وَالنَّحْفَاءُ الَّتِي تُنْحَفُ عَيْنُهَا، وَالْمُشَيَّعَةُ الَّتِي لَا تَتْبَعُ الْغَنَمَ عَجَفًا وَضَعْفًا، وَالْكَسْرَاءُ الْكَسِيرُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7536 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ یزید بن خالد مصری فرماتے ہیں: میں عتبہ بن عبد سلمی کے پاس گیا اور کہا: اے ابوالولید میں قربانی کا جانور لینے نکلا ہوں، لیکن مجھے کوئی جانور پسند نہیں آیا، ایک ثرماء (ٹوٹے ہوئے دانت والا) جانور ملا ہے' وہ مجھے پسند نہیں ہے۔ آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے کہا: کیا تم اس کو میرے پاس نہیں لا سکتے؟ میں نے کہا: سبحان اللہ وہ آپ کے لئے جائز اور میرے لئے ناجائز ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں تم شک کر رہے ہو اور مجھے کوئی شک نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مصفرہ، مستاصلہ، بخفاء، مشیعہ اور کسراء سے منع فرمایا ہے۔

○ مصفرہ اس جانور کو کہتے ہیں جس کا کان جڑ سے کٹ گیا ہو اور اس کا سوراخ نظر آ رہا ہو۔

○ مستاصلہ اس جانور کو کہتے ہیں، جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہے۔

○ بخفاء ایسے جانور کو کہتے ہیں جس کی آنکھیں بھینگی ہوں۔

○ مشیعہ ایسے جانور کو کہتے ہیں جو لاغری اور لنگڑے پن کی وجہ سے ریوڑ کے ساتھ نہ چل سکتا ہو۔

○ اور کسراء اس جانور کو کہتے ہیں، جس کی ٹانگ ٹوٹی ہوئی ہو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7537 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَجُوْزُ فِي النَّذْرِ الْعَوْرَاءُ وَالْعَجْفَاءُ وَالْجَرْبَاءُ وَالْمُصْطَلِمَةُ اَطْبَاؤُهَا كُلُّهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7537 – على بن عاصم ضعفوه

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نذر میں عوراء (اندھا جانور، عجفاء (کمزور جانور)، جرباء (خارش زدہ) اور جس کے سارے تھن کٹے ہوئے ہوں، جائز نہیں ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7538 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، اَنْبَا مُوْسَى بْنُ إِسْحَاقَ الْاَنْصَارِيُّ، اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كُنَّا نُؤَمَّرُ عَلَيْنَا فِي الْمَغَازِي اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا بِفَارِسَ فَغَلَتْ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ الْمَسَانُّ فَكُنَّا نَاْخُذُ الْمُسِنَّةَ بِالْجَذَعَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ، فَقَامَ فِيْنَا رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ فَقَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَنَا مِثْلُ هٰذَا الْيَوْمِ فَكُنَّا نَاْخُذُ الْمُسِنَّةَ بِالْجَذَعَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْجَذَعَ يُوْفِي مِمَّا يُوْفِي مِنْهُ

الثَّنِيُّ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، وَسَمَّى الصَّحَابِيَّ فِيهِ مُجَاشِعَ بْنَ مَسْعُودٍ السُّلَمِيَّ

✧✧ عاصم بن کلیب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں کہ) جہاد میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کو ہمارا امیر بنایا جاتا تھا۔ہم ایران میں ہوتے تھے ،قربانی کے موقع پر بڑی عمر والے جانور خریدنا ہمارے لئے دشوار ہو گیا تھا ہمیں دو یا تین جذعوں (کم عمر والے جانور) کے بدلے ایک مسنہ (زیادہ عمر والا جانور) لینا پڑتا تھا ، مزینہ کا ایک آدمی کہنے لگا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے ، آج کی طرح اس وقت بھی ہمیں پریشانی ہوئی ،تو ہم نے اس وقت بھی دو یا تین جذعوں (کم عمر والے جانور) کے بدلے ایک مسنہ (زیادہ عمر والا جانور) لیا تھا ،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہاں دو دانت کا جانور جائز ہے وہاں ایک جذع (دنبے یا چھترے کا چھ ماہ کا بچہ) بھی جائز ہے۔

❀❀ اس حدیث کو ثوری نے عاصم بن کلیب سے روایت کیا ہے اور اس میں صحابی کا نام ''مجاشع بن مسعود سلمی'' بتایا ہے۔

7539 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا اَبُو حُذَيْفَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُودٍ السُّلَمِيِّ، فِي غَزَاةٍ فَغَلَتِ الضَّحَايَا فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّ الْجَذَعَ يُوفِي مِمَّا يُوفِي مِنْهُ الثَّنِيُّ رَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، وَلَمْ يُسَمِّ الصَّحَابِيَّ

✧✧ عاصم بن کلیب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں کہ) ہم حضرت مجاشع بن مسعود سلمی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک جہاد میں تھے ، وہاں قربانی کے جانوروں کا ریٹ بہت بڑھ گیا ،انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دو دانت کے جانور کی جگہ جذع (دنبے یا چھترے کا چھ ماہ کا بچہ) بھی کفایت کرے گا۔

❀❀ اس حدیث کو شعبہ نے عاصم بن کلیب کے واسطے سے روایت کیا ہے لیکن انہوں نے صحابی کا نام ذکر نہیں کیا۔

7540 – حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا اَبِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ مُزَيْنَةَ اَوْ جُهَيْنَةَ قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ قَبْلَ الْاَضْحَى بِيَوْمٍ اَوْ يَوْمَيْنِ اَعْطُوا جَذَعَيْنِ وَاَخَذُوا ثَنِيًّا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْجَذَعَةَ تُجْزِءُ مِمَّا تُجْزِءُ مِنْهُ الثَّنِيَّةُ

هٰذَا حَدِيثٌ مُخْتَلَفٌ فِيهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ وَهُوَ مِمَّا لَمْ يُخَرِّجَاهُ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَدْ

حديث: 7539

سنن ابی داود - كتاب الضحايا' باب ما يجوز من السن فی الضحايا - حديث:2432'سنن ابن ماجه - كتاب الاضاحی' باب ما تجزء من الاضاحی - حديث: 3138'المعجم الكبير للطبرانی - بقية الميم' من اسمه مجاشع - مجاشع بن مسعود السلمی' حديث: 17557'السنن الكبرى للبيهقی - جماع ابواب وقت الحج والعمرة' جماع ابواب الهدی - باب جواز الجذع من الضان' حديث: 9551

اشْتَرَطْتُ لِنَفْسِی الِاحْتِجَاجَ بِهِ، وَالْحَدِيْثُ عِنْدِی صَحِيْحٌ بَعْدَ اَنْ اَجْمَعُوا عَلٰی ذِكْرِ الصَّحَابِيِّ فِيْهِ ثُمَّ سَمَّاهُ اِمَامُ الصَّنْعَةِ سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدِ الثَّوْرِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ "

✧✧ شعبہ، عاصم بن کلیب کے واسطے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، کہ مزینہ یا جہینہ کا ایک آدمی بیان کرتا ہے کہ قربانی سے ایک یا دودن پہلے صحابہ کرام دوجذعے (کم عمر والے جانور) دے کر اس کے بدلے میں دودانت کا جانور لے لیتے ،تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جذعہ (بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ) وہاں کفایت کر جاتا ہے جہاں دودانت کا جانور کفایت کرتا ہے۔

۞۞ اس حدیث میں عاصم بن کلیب پر اختلاف ہے ،اس کو شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے نقل نہیں کیا۔اور میری شرائط کے مطابق یہ حدیث لائق حجت ہے۔ اور یہ حدیث میرے نزدیک صحیح ہے کیونکہ اس حدیث میں جس راوی کا نام مجہول تھا اس کے نام پر راویوں کا اجماع ہو چکا ہے اور فن حدیث کے امام حضرت سفیان بن سعید ثوری نے اپنی روایت میں ان کا نام بھی ذکر کیا ہے۔

7541 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلْمَانَ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَاَنْ اُضَحِّیَ بِجَذَعٍ مِنَ الضَّاْنِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُضَحِّیَ بِمُسِنَّةٍ مِنَ الْمَعْزِ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقُرَشِیُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ، وَسَمَّى الصَّحَابِيَّةَ اُمَّ سَلَمَةَ

✧✧ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک ام المومنین نے کہا: بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ قربان کرنا میں زیادہ پسند کرتی ہوں بہ نسبت ایک سالہ بکری ذبح کرنے کے۔

۞۞ محمد بن اسحاق قرشی نے یہ حدیث یزید بن عبداللہ بن قسط کے حوالے سے بیان کی ہے اور صحابیہ کا نام ''ام سلمہ'' بیان کیا ہے۔

7542 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اَبُوْ الْمُثَنَّى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: لَاَنْ اُضَحِّیَ بِجَذَعٍ مِنَ الضَّاْنِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُضَحِّیَ بِمُسِنَّةٍ مِنَ الْمَعْزِ وَقَدْ اُسْنِدَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ "

✧✧ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ، ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ قربان کرنا مجھے زیادہ پسند ہے بہ نسبت بکری کا ایک سالہ بچہ قربان کرنے کے۔

۞۞ اس حدیث کی اسناد حضرت ابو ہریرہ تک بھی پہنچتی ہے۔(جیسا کہ درج ذیل ہے)

7543 – حَدَّثَنَاهُ الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرٍ، اَنْبَاَ عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ الْبَزَّارُ، ثَنَا اَبُوْ الْجَمَاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّنُوخِیُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِیُّ، عَنْ اَبِیْ ثِفَالٍ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ

اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَمُ عَفْرَاءَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ دَمِ سَوْدَاوَيْنِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7543 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عفراء (سفید رنگ کے جانور) کا خون مجھے کالے رنگ کے دو جانوروں سے زیادہ پسند ہے۔

7544 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عُبَيْدَةَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْفَرَائِضِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْحُنَيْنِيُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِي ثِفَالٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْجَذَعُ مِنَ الضَّاْنِ خَيْرٌ مِنَ السَّيِّدِ مِنَ الْمَعْزِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7544 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ بکری کے بڑے بچے سے بہتر ہے۔

7545 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا قَزَعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ، حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ جُنَادَةَ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْحَارِثِ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَذَعٍ مِنَ الضَّاْنِ مَهْزُوْلٍ خَسِيْسٍ وَجَذَعٍ مِنَ الْمَعْزِ سَمِيْنٍ يَسِيْرٍ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرُهُمَا اَفَاُضَحِّي بِهِ؟ فَقَالَ: ضَحِّ بِهِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَغْنَى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7545 – قزعة بن سويد ضعيف

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بھیڑ کا ایک چھ ماہ کا بچہ لے کر آیا، جو کہ چھوٹا اور کمزور تھا اور ایک بکری کا چھ ماہ کا بچہ لایا، یہ موٹا تازہ تھا۔ اور کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے وہ (بکری کا بچہ) اچھا ہے، کیا میں اس کو قربان کردوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کردو' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7546 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ الْاَشْهَلِيُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ

حديث: **7543**

مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب المناسك' باب فضل الضحايا والهدى - حديث:7908' مسند احمد بن حنبل - مسند ابى هريرة رضى الله عنه - حديث:9220' مسند الحارث - كتاب الاضاحى والعقيقة والوليمة' حديث:397' السنن الصغير للبيهقى - بقية كتاب المناسك' باب ما يضحى به - حديث:1411' السنن الكبرى للبيهقى - كتاب الضحايا' باب ما يستحب ان يضحى به من الغنم - حديث:17759

عَائِشَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلٰی سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ بِقَطِيعٍ مِنْ غَنَمٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ اَصْحَابِهٖ فَبَقِیَ مِنْهَا تَيْسٌ فَضَحّٰی بِهٖ فِی عُمْرَتِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7546 – إبراهيم مختلف فی عدالته

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس بکریوں کا ریوڑ بھیجا، انہوں نے وہ ریوڑ اپنے ساتھیوں میں تقسیم کردیا، ان میں سے ایک بکرا بچ گیا، انہوں نے وہ اپنے عمرہ میں قربان کردیا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7547 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِیُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ، وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحّٰی بِكَبْشَيْنِ سَمِينَيْنِ عَظِيمَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ مَوْجُوئَيْنِ فَذَبَحَ اَحَدَهُمَا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ عَنْ مُحَمَّدٍ وَاُمَّتِهٖ مَنْ شَهِدَ لَكَ بِالتَّوْحِيدِ وَشَهِدَ لِی بِالْبَلَاغِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7547 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو موٹے، تازے، کالے کھروں والے، سینگوں والے خصی مینڈھے قربان کئے۔ قربانی کے بعد یہ دعا مانگی

اَللّٰهُمَّ عَنْ مُحَمَّدٍ وَاُمَّتِهٖ مَنْ شَهِدَ لَكَ بِالتَّوْحِيدِ

''اے اللہ، یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور اس کی امت کی طرف سے قبول فرما جنہوں نے تیرے لئے توحید کی گواہی دی اور میرے بارے میں یہ گواہی دی کہ میں نے تیرا پیغام ان تک پہنچا دیا ہے۔

7548 – حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِیْءٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ، الْعَدْلُ قَالَا: ثَنَا السَّرِیُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيدٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِيلٍ يَمْشِی فِی سَوَادٍ وَيَاْكُلُ فِی سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِی سَوَادٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7548 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والا مینڈھا ذبح کیا، جو کہ سیاہی میں چلتا تھا، سیاہی میں کھاتا تھا اور سیاہی میں دیکھتا تھا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7549 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِي الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَبَحَ كَبْشًا اَقْرَنَ بِالْمُصَلَّى ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّي وَعَنْ مَنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِي

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7549 – صحيح

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدگاہ میں سینگوں والا مینڈھا ذبح کیا۔ پھر یوں دعا مانگی

اللّٰهُمَّ عَنْ مُحَمَّدٍ وَاُمَّتِهِ مَنْ شَهِدَ لَكَ بِالتَّوْحِيدِ

''یا اللہ! یہ میری طرف سے ہے اور میرے ان امتیوں کی طرف سے ہے جو قربانی کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7550 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ بَيَانٍ الْبَجَلِيِّ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ اَبِي سَرِيحَةَ، قَالَ: " حَمَلَنِيْ اَهْلِي عَلَى الْجَفَاءِ بَعْدَمَا عَلِمْتُ السُّنَّةَ كُنَّا نُضَحِّي بِالشَّاةِ وَالشَّاتَيْنِ عَنْ اَهْلِ الْبَيْتِ فَقَالَ اَهْلِي: اِنَّ جِيرَانَنَا يَزْعُمُونَ اِنَّمَا بِنَا الْبُخْلُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7550 – صحيح

ابوسریحہ فرماتے ہیں: میرے گھر والوں نے مجھے جفاء پر ابھارا، حالانکہ ہم سنت کو جانتے ہیں۔ ہم ایک یا دو بکریاں پورے گھر والوں کی طرف سے قربان کیا کرتے تھے، ہمارے گھر والوں نے کہا: ہمارے پڑوسی سمجھتے ہیں کہ ہم کنجوس ہیں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7551 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ اَبِي نَصْرٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، رَضِيَ

حديث: **7548**

الجامع للترمذی - ابواب الاضاحی عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء ما يستحب من الاضاحی' حديث:1455 'سنن ابی داود - كتاب الضحايا' باب ما يستحب من الضحايا - حديث:2429سنن ابن ماجه - كتاب الاضاحی' باب ما يستحب من الاضاحی - حديث:3126'صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' كتاب الاضحية - ذكر البيان بان ذبح الكبشين ليس بعدد لا يجوز استعمال ما' حديث: 5986' السنن الصغرى - كتاب الصيد والذبائح' الكبش - حديث:4338'السنن الكبرى للنسائی - كتاب الضحايا' الكبش - حديث:4348

اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ الضَّحِيَّةِ الْكَبْشُ الْاَقْرَنُ وَخَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 7551 – صحيح

✧✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قربانی کے لئے بہترین جانور سینگوں والامینڈھا ہے۔اور بہترین کفن حلہ (بڑی چادر) ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیا۔

7552 – اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ الرَّازِيُّ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ سَعْدٍ الزُّرَقِيِّ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ اِلٰى شِرَاءِ الضَّحَايَا، فَاَشَارَ اِلٰى كَبْشٍ اَدْغَمَ الرَّاْسِ لَيْسَ بِاَرْفَعِ الْكِبَاشِ فَقَالَ: كَاَنَّهُ الْكَبْشُ الَّذِىْ ضَحّٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 7552 – صحيح

✧✧ میسرہ بن حلبس فرماتے ہیں: میں سعد زرقی کے ہمراہ باہر نکلا، اس کو قربانی کے جانور خریدنے کا کافی تجربہ تھا، اس نے ایک مینڈھا خریدنے کا مشورہ دیا، اس کا سر سیاہی مائل تھا' باقی مینڈھوں سے وہ زیادہ اونچا نہیں تھا۔اس نے کہا: یہ مینڈھا اُس مینڈھے جیسا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربان کیا تھا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیا۔

7553 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ، وَيَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرٍو، مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَعَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِىْ سَلِمَةَ، حَدَّثَنَا اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، اَخْبَرَهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى لِلنَّاسِ يَوْمَ النَّحْرِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ خُطْبَتِهٖ وَصَلَاتِهٖ ضَحّٰى بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ هُوَ بِنَفْسِهٖ وَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّىْ وَعَنْ مَنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِىْ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قربانی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑھائی ،جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ اورنماز سے فارغ ہوئے تو ایک مینڈھا قربان کیا اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بذات خود ذبح کیا۔اورذبح کرتے ہوئے یہ دعا پڑھی

بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّىْ وَعَنْ مَنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِىْ

''اللہ کے نام سے شروع ،اللہ سب سے بڑا ہے ،یا اللہ یہ قربانی میری طرف سے اورمیرے ہر اس امتی کی جانب سے

قبول فرما جو قربانی کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا''

7554 – وَحَدَّثَنَا اَبُوْ الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَكْرٍ الْعَدْلُ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَنْبَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُضْحِيَّتَهُ ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّي وَعَنْ اُمَّتِي

✧✧ ابن ابی رافع اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کا جانور ذبح کرنے کے بعد یوں دعا مانگی

''یا اللہ یہ قربانی میری طرف سے اور میری امت کی طرف سے قبول فرما''

7555 – وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، حَدَّثَنِي اَبُوْ عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ، وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَتْ بِهِ اُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَغِيرٌ فَمَسَحَ رَاْسَهُ وَدَعَا لَهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّي بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ عَنْ جَمِيعِ اَهْلِهِ

هٰذِهِ الْاَحَادِيثُ كُلُّهَا صَحِيحَةُ الْاَسَانِيدِ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْاُضْحِيَّةِ بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ عَنِ الْجَمَاعَةِ الَّتِي لَا يُحْصَى عَدَدُهُمْ خِلَافَ مَنْ يَتَوَهَّمُ اَنَّهَا لَا تُجْزِءُ اِلَّا عَنِ الْوَاحِدِ، وَقَدْ رُوِيَتْ اَخْبَارٌ فِي الْاُضْحِيَّةِ عَنِ الْاَمْوَاتِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7555 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں، ان کی والدہ زینب بنت حمید ان کو بچپن میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لائی تھیں، حضور ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ بھی پھیرا تھا اور ان کے لئے دعا بھی فرمائی تھی۔ آپ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ پورے گھر والوں کی طرف سے ایک ہی بکری قربانی کیا کرتے تھے۔

❀❀ ان تمام احادیث کی اسنادیں صحیح ہیں، ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ متعدد لوگوں کی جانب سے ایک بکری قربان کی جاسکتی ہے۔ اس حدیث کے راویوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، اور جو لوگ اس موقف کے قائل ہیں کہ ایک بکری صرف ایک شخص ہی کی جانب سے ہوسکتی ہے ان کی تعداد بہت کم ہے۔ اور فوت شدگان کی طرف سے قربانی کرنے کے حوالے سے بھی احادیث موجود ہیں۔

7556 – فَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى الْاَسَدِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ، ثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ اَبِي الْحَسْنَاءِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ حَنَشٍ، قَالَ: ضَحَّى عَلِيٌّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِكَبْشَيْنِ كَبْشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبْشٍ عَنْ نَفْسِهِ وَقَالَ: اَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُضَحِّيَ عَنْهُ فَاَنَا اُضَحِّي اَبَدًا "

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاَبُوْ الْحَسْنَاءِ هٰذَا هُوَ: الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ النَّخَعِيُّ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7556 – صحيح

✧✧ حضرت حنش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دومینڈھے قربان کئے، ایک مینڈھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اور ایک مینڈھا اپنی جانب سے۔ اور فرمایا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی کیا کروں تو میں ہمیشہ (یعنی زندگی بھر) ایسا کرتا رہوں گا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ یہ ابوالحسناء، حسن بن حکم نخعی ہیں۔

7557 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، حَدَّثَنِيْ اَبُو الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ ثَوْبَانَ، مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُضْحِيَّتَهُ فِي السَّفَرِ ثُمَّ قَالَ: يَا ثَوْبَانُ، اَصْلِحْ لَحْمَهَا فَلَمْ اَزَلْ اُطْعِمُهُ مِنْهَا حَتّٰى قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7557 – صحيح

✧✧ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں بھی قربانی کا جانور ذبح کیا۔ پھر فرمایا: اے ثوبان۔ اس کا گوشت سنبھال لو۔ ہم مدینہ منورہ واپس آنے تک اس کا گوشت کھاتے رہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7558 – اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى الْحِيرِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَحَرْنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ سَبْعِيْنَ بَدَنَةً الْبَدَنَةُ عَنْ عَشَرَةٍ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَشْتَرِكِ الْبَقَرُ فِي الْهَدْيِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رُوِيَ الْبَدَنَةُ عَنْ عَشَرَةٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَيْضًا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7558 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حدیبیہ کے موقع پر ہم نے ستر اونٹ قربان کئے، ایک اونٹ دس آدمیوں کی طرف

حدیث: 7556

الجامع للترمذی - ابواب الاضاحی عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فی الاضحية عن الميت' حديث: 1454'سنن ابی داود - كتاب الضحايا' باب الاضحية عن الميت - حديث: 2423'مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' - مسند علی بن ابی طالب رضی الله عنه' حديث: 830'مسند ابی يعلى الموصلی - مسند علی بن ابی طالب رضی الله عنه' حديث:438

سے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قربانی کے لئے گائے میں شراکت ہو سکتی ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔ ایک اونٹ دس آدمیوں کی طرف سے قربان کرنے کے متعلق ایک حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

7559 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هِلَالٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ النَّحْرُ فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ عَنْ سَبْعَةٍ، وَفِي الْجَزُوْرِ عَنْ عَشَرَةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7559 – على شرط البخاري

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سفر میں تھے، قربانی کا دن آ گیا، ہم نے ایک گائے سات آدمیوں کی طرف سے ذبح کی۔ اور ایک اونٹ دس آدمیوں کی طرف سے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمہما اللہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7560 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَتَّابٍ الْعَبْدِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُوْ الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي، ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ بُزُرْجٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيْهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعِيْدَيْنِ اَنْ نَلْبَسَ اَجْوَدَ مَا نَجِدُ، وَاَنْ نَتَطَيَّبَ بِاَجْوَدِ مَا نَجِدُ، وَاَنْ نُضَحِّيَ بِاَسْمَنِ مَا نَجِدُ، الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُوْرُ عَنْ عَشَرَةٍ، وَاَنْ نُظْهِرَ التَّكْبِيرَ وَعَلَيْنَا السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ لَوْلَا جَهَالَةُ اِسْحَاقَ بْنِ بُزُرْجٍ لَحَكَمْتُ لِلْحَدِيْثِ بِالصِّحَّةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7560 – لولا جهالة إسحاق لحكمت بصحته

✧✧ حضرت زید بن حسن بن علی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم عید کے دن نئے کپڑے پہنیں، اور بہترین خوشبو لگائیں، اور موٹا تازہ جانور ذبح کریں، گائے سات آدمیوں کی طرف سے اور اونٹ دس آدمیوں کی طرف سے۔ بلند آواز سے تکبیر کہیں، اور سکون اور وقار کے ساتھ چلیں۔

❀❀ اگر اس حدیث میں اسحاق بن بزرج کی جہالت نہ ہوتی تو میں اس حدیث کو صحیح قرار دے دیتا۔

7561 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَبُوْ عُتْبَةَ اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ زُفَرَ الْجُهَنِيِّ، حَدَّثَنِي اَبُوْ الْاَسْوَدِ السُّلَمِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كُنْتُ سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرِهِ فَاَدْرَكَنَا الْاَضْحَى فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا دِرْهَمًا فَاشْتَرَيْنَا اُضْحِيَّةً بِسَبْعَةِ دَرَاهِمَ وَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَقَدْ غَلِيْنَا بِهَا فَقَالَ: اِنَّ اَفْضَلَ الضَّحَايَا اَغْلَاهَا وَاَسْمَنُهَا قَالَ: ثُمَّ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ رَجُلٌ بِرِجْلٍ وَرَجُلٌ بِرِجْلٍ، وَرَجُلٌ بِيَدٍ

وَرَجُلٌ بِيَدٍ، وَرَجُلٌ بِقَرْنٍ وَرَجُلٌ بِقَرْنٍ، وَذَبَحَ السَّابِعُ وَكَبَّرُوا عَلَيْهَا جَمِيعًا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7561 – عثمان بن زفر ثقة

✧✧ابوالاسود سلمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک سفر میں، میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا، ہم کل سات لوگ تھے، سفر میں ہی قربانی کا دن آ گیا، حضور ﷺ کے حکم پر ہم نے ایک ایک درہم جمع کر کے سات درہموں کی ایک گائے خریدی۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ یہ گائے ہمیں بہت مہنگی ملی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہترین قربانی وہی ہے جو مہنگی ہو اور فربہ ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے حکم پر ایک نے اس گائے کا پچھلا پاؤں پکڑ لیا، ایک نے دوسرا پچھلا پاؤں پکڑ لیا ، ایک نے اگلا ایک پاؤں پکڑا، ایک نے اگلا دوسرا پاؤں پکڑا، ایک نے ایک سینگ پکڑا، ایک نے دوسرا سینگ پکڑا اور ساتویں نے اس کو ذبح کیا، اور تکبیر تمام نے مل کر پڑھی۔

7562 – حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، ثَنَا زِيَادُ بْنُ مِخْرَاقٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي لَاَرْحَمُ الشَّاةَ اَنْ اَذْبَحَهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ رَحِمْتَهَا رَحِمَكَ اللّٰهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7562 – صحيح

✧✧حضرت معاویہ بن قرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ مجھے بکری ذبح کرتے ہوئے اس پر بہت رحم آتا ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: اگر تو اس پر رحم کرے گا تو اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7563 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الشَّهِيدِ، رَحِمَهُ اللّٰهُ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ الْعَائِشِيُّ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا اَضْجَعَ شَاةً يُرِيدُ اَنْ يَذْبَحَهَا وَهُوَ يَحُدُّ شَفْرَتَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتُرِيدُ اَنْ

حديث: 7562

مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' بقية حديث معاوية بن قرة - حديث:15316' البحر الزخار مسند البزار - مسند قرة بن إياس المزني عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 2815' مسند الروياني - حديث معاوية بن قرة المزني عن ابيه' حديث:923' الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم - ذكر قرة بن إياس بن رباب المزني رضي الله عنه' حديث: 998' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الادب' ما ذكر في الرحمة من الثواب - حديث: 24840' المعجم الصغير للطبراني - من اسمه بشر' حديث:302' المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف' باب من اسمه إبراهيم - حديث:2793' المعجم الكبير للطبراني - باب الفاء' من اسمه قرة - عبد الله بن المختار' حديث:15795

تُمِيتَهَا مَوْتَاتٍ هَلَّا حَدَدْتَ شَفْرَتَكَ قَبْلَ اَنْ تُضْجِعَهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7563 – علی شرط البخاری

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک آدمی نے ذبح کرنے کے لئے بکری کولٹایا ہوا تھا اور اپنی چھری تیز کررہا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس کو کئی بار مارنا چاہتے ہو؟ تم نے اس کولٹانے سے پہلے اپنی چھری کو تیز کیوں نہیں کرلیا؟

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7564 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (وَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ لَيُوحُونَ اِلٰى اَوْلِيَائِهِمْ) (الأنعام: 121) قَالَ: يَقُوْلُوْنَ مَا ذُبِحَ فَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَلَا تَاْكُلُوْهُ وَمَا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْهُ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلَا تَاْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) (الأنعام: 121)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7564 – علی شرط مسلم

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سورۃ الانعام کی آیت نمبر ۱۲۱

وَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ لَيُوحُونَ اِلٰى اَوْلِيَائِهِمْ

''اور بے شک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑیں اور اگر تم ان کا کہنا مانو تو اس وقت تم مشرک ہو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

کے بارے میں فرمایا: وہ لوگ کہتے تھے کہ جس جانور کو ذبح کرتے ہوئے اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے اس کو مت کھایا کرو، اور جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، اس کو کھالیا کرو۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

وَلَا تَاْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ (الانعام: 121)

''اور اُسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا اور وہ بے شک حکم عدولی ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7565 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوْبَ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا وَقَالَ مَرَّةً: مَنْ وَجَدَ سَعَةً فَلَمْ يَذْبَحْ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7565 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جواستطاعت کے باوجود قربانی نہ کرے، وہ ہماری عیدگاہ کے قریب مت آئے۔ اورایک موقع پر فرمایا: جو وسعت کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیا۔

7566 – فَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ وَجَدَ سَعَةً فَلَمْ يُضَحِّ مَعَنَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا اَوْقَفَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اِلَّا اَنَّ الزِّيَادَةَ مِنَ الثِّقَةِ مَقْبُولَةٌ وَّاَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ فَوْقَ الثِّقَةِ "

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جوشخص وسعت پاتاہو، لیکن ہمارے ساتھ قربانی نہ کرے، وہ ہماری عیدگاہ کے قریب بھی نہ آئے۔

❀❀ عبداللہ بن وہب نے اس کوموقوف رکھا ہے، تاہم ثقہ کی زیادتی قبول ہوتی ہے، اورابوعبدالرحمٰن مقری کا مرتبہ تو ثقہ سے بھی بلند ہے۔

7567 – اَخْبَرَنِی الْاُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِيدِ، وَاَبُوبَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَا: ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی بَكْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنِی اَبِی، ثَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ السَّهْمِیُّ، اَنَّ زُرَارَةَ بْنَ كَرِيمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو، حَدَّثَهُ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عَمْرٍو، حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَاءَ فَرَّعَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يُفَرِّعْ، وَمَنْ شَاءَ عَتَرَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَعْتِرْ، وَفِی الْغَنَمِ اُضْحِيَّتُهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7567 – صحيح

✧✧ حارث بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوفرع کرنا چاہے، وہ فرع کرلے اورجوعتر کرنا چاہے وہ عتر کرلے۔ اوربکریوں میں ان کی قربانی کرے(زمانہ جاہلیت میں لوگ نذرمانتے تھے کہ اگران کافلاں کام ہوجائے یا ان کی بکریاں فلاں تعدادتک پہنچ جائیں تووہ ہردس کے بدلے میں ایک بکری ذبح کریں گے، اس کا نام وہ عتیرہ رکھتے تھے۔ ابتدائے اسلام میں یہ سلسلہ جاری تھا لیکن بعدمیں اس کومنسوخ کردیاگیا۔ خطابی کہتے ہیں: عتیرہ اس بکری کوکہتے ہیں جوزمانہ

حدیث: 7566

سنن ابن ماجه - كتاب الاضاحی' باب الاضاحی - حديث: 3121'سنن الدارقطنی - كتاب الاشربة وغيرها' باب الصيد والذبائح والاطعمة وغير ذلك - حديث: 4169' مسند احمد بن حنبل - مسند ابی هريرة رضی الله عنه - حديث: 8088' السنن الكبری للبيهقی - كتاب الضحايا' حديث: 17683

جاہلیت میں لوگ بتوں کے نام پر ذبح کیا کرتے تھے۔ اور جب کسی کے اونٹوں کی تعداد ایک سو تک پہنچ جاتی تو وہ ایک گائے بت کے نام پر ذبح کرتا اس کو "فرع" کہتے تھے۔ ابتدائے اسلام میں یہ جائز تھا، بعد میں اسے بھی منسوخ کر دیا گیا۔)

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7568 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَ سَعِيدُ بْنُ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَهْلَ الْمَدِينَةِ، لَا تَاْكُلُوا لَحْمَ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا وَخَدَمًا، فَقَالَ: كُلُوا وَاَطْعِمُوا وَاحْبِسُوا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7568 – صحيح

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے مدینہ والو! قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ مت کھایا کرو، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں فریاد کی کہ ان کے بچے، نوکر اور خدام بھی ہیں۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کھانے، پینے کے ساتھ ساتھ سنبھال کر رکھنے کی بھی اجازت دے دی۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7569 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي نَمِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، وَعَمِّهِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُوا الْاَضَاحِيَّ وَادَّخِرُوا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ آخِرُ كِتَابِ الْاَضَاحِي

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7569 – على شرط البخاری ومسلم

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربانی کو کھاؤ اور اس کو ذخیرہ بھی کر سکتے ہو۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حدیث: **7567**

مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث الحارث بن عمرو - حديث:15690' مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 897' المعجم الاوسط للطبرانی - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث:6036' المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه الحارث' الحارث بن عمرو السهمی - حديث:3274

حدیث: **7569**

شرح معانی الآثار للطحاوی - كتاب الصيد والذبائح والاضاحی' باب اكل لحوم الاضاحی بعد ثلاثة ايام - حديث:4138' مسند احمد بن حنبل - مسند ابی سعيد الخدری رضی الله عنه - حديث:11238' مسند ابی يعلى الموصلی - من مسند ابی سعيد الخدری' حديث:1200

كِتَابُ الذَّبَائِحِ

ذبیحہ کے متعلق روایات

7570 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ زِيَادُ بْنُ الْخَلِيْلِ التُّسْتَرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَجُلًا اَضْجَعَ شَاةً يُرِيدُ اَنْ يَذْبَحَهَا وَهُوَ يَحُدُّ شَفْرَتَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتُرِيدُ اَنْ تُمِيتَهَا مَوْتَاتٍ؟ هَلْ حَدَدْتَ شَفْرَتَكَ قَبْلَ اَنْ تُضْجِعَهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7570 – حذفه الذهبی من التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک آدمی نے بکری کو ذبح کرنے کے لئے لٹایا ہوا تھا اور چھری تیز کر رہا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس کو کئی موتیں مارنا چاہتے ہو؟ تم نے اس کو لٹانے سے پہلے چھری تیز کیوں نہیں کر لی؟

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7571 – حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الْعَدْلُ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِي ظَبْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: (اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ) قَالَ: قِيَامًا عَلٰى ثَلَاثِ قَوَائِمَ مَعْقُولَةً بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُمَّ مِنْكَ وَاِلَيْكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7571 – على شرط البخاری ومسلم

حديث: 7570

المعجم الاوسط للطبرانی - باب الراء' من اسمه روح - حديث:3674'المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضی الله عنهما - عكرمة عن ابن عباس' حديث: 11706'السنن الكبرى للبيهقی - كتاب الضحايا' باب الذكاة بالحديد وبما يكون اخف على المذكی وما يستحب من - حديث:17805

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے:

اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ

''تو ان پر اللہ کا نام لو ایک پاؤں بندھے تین پاؤں سے کھڑے''

آپ فرماتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ جانور کا ایک پاؤں باندھ دو، اور وہ تین پاؤں پر کھڑا رہے، اور یہ تکبیر پڑھو،

بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُمَّ مِنْكَ وَاِلَيْكَ

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7572 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْقَنْطَرِيُّ، ثَنَا اَبُو قِلَابَةَ، ثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، اَنْبَاَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، وَعِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي رَجُلٍ ذَبَحَ وَنَسِيَ اَنْ يُسَمِّيَ قَالَ: يَاْكُلُ وَفِي الْمَجُوسِيِّ يَذْبَحُ وَيُسَمِّي قَالَ: لَا تَاْكُلْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7572 - علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص (مسلمان) ذبح کرتے وقت تکبیر پڑھنا بھول جائے، اس کا ذبیحہ کھاسکتے ہیں۔ اور مجوسی تکبیر پڑھ کر بھی ذبح کرے تب بھی نہ کھاؤ۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7573 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ نَجْدِ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هَارُونَ بْنِ اَبِي وَكِيعٍ وَهُوَ هَارُونُ بْنُ عَنْتَرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلَا تَاْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) (الأنعام: 121) قَالَ: " خَاصَمَهُمُ الْمُشْرِكُونَ فَقَالُوا: مَا قَتَلْنَا اَكَلُوا وَمَا قَتَلَ اللّٰهُ لَمْ يَاْكُلُوا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7573 - صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مشرکین، مسلمانوں سے جھگڑتے تھے، وہ کہتے تھے: جو جانور یہ خود مارتے ہیں، اس کو کھالیتے ہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ مارتا ہے، اس کو نہیں کھاتے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَلَا تَاْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ(الأنعام 121)

''اور اُسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7574 - اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا

عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ صُهَيْبًا، مَوْلَى ابْنِ عَامِرٍ يُخْبِرُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ اِنْسَانٍ يَقْتُلُ عُصْفُورًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا اِلَّا سَاَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: حَقُّهَا اَنْ يَذْبَحَهَا فَيَاْكُلَهَا وَلَا يَقْطَعَ رَاْسَهَا فَيَرْمِيَ بِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7574 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی چڑیا یا اس سے بھی چھوٹے جاندار کو ناحق قتل کیا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں پوچھے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو چڑیا کو برحق قتل کرنے کی کیا صورت ہوسکتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو ذبح کر کے کھاؤ، اور اس کا سر الگ کر کے پھینک مت دو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7575 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يَقُولُ: مَرَرْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَاِذَا فِتْيَةٌ قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا قَالَ: فَغَضِبَ وَقَالَ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ فَتَفَرَّقُوا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُمَثِّلُ بِالْحَيَوَانِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7575 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مدینہ شریف کی ایک گلی میں سے گزر رہا تھا، وہاں کچھ بچے ایک مرغی کو زمین میں گاڑ کر اس کو پتھر مار رہے تھے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بہت ناراض ہوئے، اور پوچھا: یہ کام کس نے کیا؟ وہ سب بچے وہاں سے بھاگ گئے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت ہے جو جانور کا مثلہ کرے۔ (مثلہ کا مطلب ہے شکل بگاڑنا)

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7576 – اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، ثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ، ثَنَا اَبُوْ خَلَفٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيسَى الْخَزَّازُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ: اِيَّاكَ وَاللَّبُونَ اذْبَحْ لَنَا عَنَاقًا فَاَمَرَ اَبُو الْهَيْثَمِ امْرَاَتَهُ فَعَجَنَتْ لَهُمْ عَجِينًا وَقَطَعَ اَبُو الْهَيْثَمِ اللَّحْمَ وَطَبَخَ وَشَوَى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7576 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہیثم بن تیہان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: دودھ دار جانور کو ذبح مت کرو، ہمارے لئے عناق (ایسی بکری جو دودھ نہ دیتی ہو) کو ذبح کرو۔ چنانچہ حضرت ابوالہیثم نے اپنی بیوی کو کہا، اس نے ان کے لئے آٹا گوندھا، اور ابوہیثم نے گوشت بنا کر دیا، ان کی بیوی نے روٹیاں پکائیں اور گوشت بھونا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7577 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهَى عَنْ ذَبْحِ ذَوَاتِ الدَّرِّ وَعَنِ السَّوْمِ بِالسِّلْعَةِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7577 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ دینے والا جانور ذبح کرنے سے اور سورج طلوع ہونے سے پہلے سودا بیچنے سے منع فرمایا۔

7578 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِيْ حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ كَبْشَةَ السَّلُوْلِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَرْبَعُوْنَ خَصْلَةً اَعْلَاهُنَّ مِنْحَةُ الْعَنْزِ لَا يَعْمَلُ عَبْدٌ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ

"هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7578 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چالیس عادتیں (اچھی) ہیں، ان میں سب سے اعلیٰ۔ بکری کو منیحہ کرنا ہے (منیحہ وہ دودھ والی بکری یا اونٹنی ہے جس کو ایک معین مدت تک دودھ کیلئے مستعار لیا جاتا ہے اور پھر مالک کو واپس کر دی جاتی ہے) انسان ان میں سے کوئی کام بھی ثواب کی نیت سے کرے اور جو اس سے وعدہ کیا گیا ہے اس کی تصدیق کے طور پر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7579 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَاهَانَ الْخَزَّازُ، بِمَكَّةَ عَلَى الصَّفَا، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ

حدیث: 7577

سنن ابن ماجه - كتاب التجارات' باب السوم - حديث:2203' مسند ابی يعلى الموصلی - مسند علی بن ابی طالب رضی الله عنه' حديث:518

الْعَزِيزِ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ مَرُّوا بِامْرَاَةٍ فَذَبَحَتْ لَهُمْ شَاةً وَاتَّخَذَتْ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا رَجَعَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّا اتَّخَذْنَا لَكُمْ طَعَامًا فَادْخُلُوا فَكُلُوا، فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ وَكَانُوا لَا يَبْدَءُونَ حَتَّى يَبْدَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ لُقْمَةً فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُسِيغَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذِهِ شَاةٌ ذُبِحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ اَهْلِهَا فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّا لَا نَحْتَشِمُ مِنْ آلِ مُعَاذٍ وَلَا يَحْتَشِمُونَ مِنَّا، اِنَّا نَاْخُذُ مِنْهُمْ وَيَاْخُذُونَ مِنَّا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7579 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے ہمراہ ایک عورت کے پاس سے گزرے، اس عورت نے ان کے لئے بکری ذبح کی اور کھانا تیار کیا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے تو اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ہم نے آپ لوگوں کے لئے کھانا تیار کیا ہے، آپ اندر تشریف لائیں اور کھانا تناول فرمالیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اندر تشریف لے گئے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عادت تھی کہ جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم شروع نہ کرتے اس وقت تک یہ لوگ کھانے کا آغاز نہ کرتے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے ایک لقمہ لیا، لیکن آپ اس کو نگل نہ سکے۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بکری کو اس کے مالک کی اجازت کے بغیر ذبح کیا گیا ہے۔ وہ عورت کہنے لگی: اے اللہ کے نبی! ہم آل معاذ سے تکلف نہیں کرتے اور نہ ہی وہ لوگ ہم سے تکلف برتتے ہیں۔ ہم ان کی چیزیں بلا اجازت لے لیتے ہیں اور وہ ہماری چیزیں بلا اجازت لے لیتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7580 – اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمْ ذَبَحُوا يَوْمَ خَيْبَرَ الْحُمُرَ وَالْبِغَالَ وَالْخَيْلَ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ وَالْبِغَالِ وَلَمْ يَنْهَهُمْ عَنِ الْخَيْلِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7580 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان لوگوں نے جنگ خیبر کے موقع پر گدھے، خچر اور گھوڑے ذبح کئے تھے۔ لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گدھے اور خچر ذبح کرنے سے منع فرمادیا تھا، لیکن گھوڑے سے منع نہیں فرمایا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7581 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِى طَالِبٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَاَ

دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ، اَنَّهُ اَصَابَ اَرْنَبَيْنِ فَلَمْ يَجِدْ حَدِيدَةً يُذَكِّيهِمَا فَذَبَحَهُمَا بِمَرْوَةٍ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اصْطَدْتُ اَرْنَبَيْنِ فَلَمْ اَجِدْ حَدِيدَةً اُذَكِّيهِمَا فَذَكَّيْتُهُمَا بِمَرْوَةٍ اَفَآكُلُ؟ قَالَ: نَعَمْ كُلْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ مَعَ الِاخْتِلَافِ فِيهِ عَلَى الشَّعْبِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7581 – علی شرط مسلم

✧✧ محمد بن صفوان فرماتے ہیں: انہوں نے دوخرگوش شکار کئے ،ان کوذبح کرنے کے لئے ان کے پاس کوئی چھری نہیں تھی ،اس لئے انہوں نے۔مروہ(ایک سفید پتھر ہے جس کے ساتھ چھریاں بنائی جاتی ہیں،اس کی دھار بہت تیز ہوتی ہے) کے ساتھ ذبح کردیا۔پھروہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آئے اورعرض کی: یارسول اللہ ﷺ میں نے دوخرگوش شکار کئے، ان کوذبح کرنے کے لئے میرے پاس کوئی چھری نہیں تھی ،اس لئے میں نے ان کو۔مروہ(پتھر) کے ساتھ ذبح کرلیا۔کیا میں اس کوکھاسکتاہوں؟حضور ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔(کھاسکتے ہو)

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کونقل نہیں کیا۔اس کی اسناد میں امام شعبی پراختلاف ہے۔

7582 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ الْوَهَّابِ، اَنْبَاَ خَالِدٌ، عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ نُبَيْشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمِنْ رَجَبٍ فَمَا تَاْمُرُنَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْبَحُوا لِلّٰهِ فِي اَيِّ شَهْرٍ مَا كَانَ وَبَرُّوا لِلّٰهِ وَاَطْعِمُوا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7582 – صحيح

✧✧ حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ ہم زمانہ جاہلیت میں، رجب کے مہینے میں بتوں کے نام پر جانورذبح کیا کرتے تھے ،اب آپ رجب کے بارے میں ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ کے لئے جس مہینہ میں چاہو ذبح کرو،اللہ کے لئے اس کوصدقہ بھی کرسکتے ہواوراس کوکھلابھی سکتے ہو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیا۔

7583 – اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكٍ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ فِي الْفَرَعِ فِي كُلِّ خَمْسَةٍ وَاحِدَةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7583 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرع (جو عرب والے اونٹوں کی تعداد ۱۰۰ تک پہنچنے پر ہر دس کے بدلے ایک ذبح کیا کرتے تھے) کے بارے میں فرمایا: ہر پانچ کے بدلے ایک۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7584 – اَخْبَرَنِيْ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ الْحِزَامِيُّ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَرَعِ، فَقَالَ: الْفَرَعُ حَقٌّ وَّاِنْ تَرَكْتَهُ حَتّٰى يَكُوْنَ ابْنَ مَخَاضٍ اَوِ ابْنَ لَبُوْنٍ فَتَحْمِلَ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ تُعْطِيَهُ اَرْمَلَةً خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذْبَحَهُ يَلْصَقَ لَحْمُهُ بِوَبَرِهِ وَتُولِهُ نَاقَتَكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7584 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "فرع" (اونٹنی جب پہلا بچہ جنتی تو عرب والے اس کو اپنے بتوں کے نام پر ذبح کر دیا کرتے تھے، بعض لوگوں کے نزدیک اس کو "فرع" کہتے ہیں) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "فرع" حق ہے اگر تو اس کو چھوڑ دے، تاکہ وہ ایک یا دو سال کا ہو جائے، تو اس کو اللہ کے لئے اٹھا رکھے، یا تو وہ کسی محتاج مسکین خاتون کو دے دے تو یہ تیرے حق میں اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تو اس کو ذبح کرے اور اس کا گوشت اس کی اون کے ساتھ ملا لے، اور اس کی ماں کو پریشان کر دے۔

7585 – وَاَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ ابْنَ اَبِيْ عَمَّارٍ، اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فِي الْفَرَعَةِ: هِيَ حَقٌّ وَّلَا يَذْبَحُهَا وَهِيَ غُرَّةٌ مِنَ الْغُرَّاةِ يَلْصَقُ فِي يَدِكَ، وَلٰكِنْ اَمْكِنْهَا مِنَ اللَّبَنِ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ مِنْ خِيَارِ الْمَالِ فَاذْبَحْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَالْحَدِيْثُ الْمُسْنَدُ قَبْلَ هٰذَا صَحِيْحٌ عَلٰى مَا اشْتَرَطْتُ لِهٰذَا الْكِتَابِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7585 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرع کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ حق ہے۔ اس کو ذبح نہیں کیا جائے گا۔ یہ ایک قسم کی خوبصورتی ہے جو کہ تیرے ہاتھ میں ہے۔ لیکن اس کو دودھ پلاتا رہ حتیٰ کہ وہ تیرے بہترین مال میں سے ہو جائے پھر اس کو ذبح کر۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس سے پہلے والی

حدیث مسند ہے اور ہماری اس کتاب کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

7586 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، وَاِسْحَاقُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَرْبِيُّ، قَالَا: ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ زُرَارَةَ بْنِ كَرِيمٍ السَّهْمِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ جَدِّهِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو السَّهْمِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: اسْتَغْفِرْ لِي. قَالَ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ قُلْتُ لَهُ ذٰلِكَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَرَى فِي الْعَتَائِرِ وَالْفَرَائِعِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَاءَ عَتَرَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَعْتِرْ، وَمَنْ شَاءَ فَرَّعَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يُفَرِّعْ وَفِي الشَّاةِ اُضْحِيَّتُهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، فَاِنَّ الْحَارِثَ بْنَ عَمْرٍو السَّهْمِيَّ صَحَابِيٌّ مَشْهُوْرٌ، وَوَلَدُهُ بِالْبَصْرَةِ مَشْهُوْرُوْنَ وَقَدْ حَدَّثَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيِّ بْنِ قُتَيْبَةَ، وَغَيْرُهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ زُرَارَةَ، قَدْ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى سَعِيْدٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7586 – صحيح على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حارث بن عمرو سہمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے مغفرت کی دعا فرمایئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے مغفرت کی دعا فرمادی۔ میں نے ایک یا دومرتبہ مزید حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی دعا کروائی، اسی اثناء میں ایک شخص بولا، کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عتیرہ اور فرع کے بارے میں آپ کی کیارائے ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چاہے، عتیرہ ذبح کرلے اور جو چاہے، نہ کرے، جو چاہے، فرع ذبح کرلے اور جو چاہے نہ کرے اور بکری میں تمہاری قربانی ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ حارث بن عمرو سہمی رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں، ان کی اولادیں بصرہ میں مشہور ہیں۔ اور عبدالرحمٰن بن مہدی بن قتیبہ اور دیگر محدثین نے یحییٰ بن زرارہ سے حدیث روایت کی ہے۔ جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے سعید زہری کے واسطے سے حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ کوئی فرع ہے اور نہ کوئی عتیرہ (اس حکم سے فرع اور عتیرہ کے احکام منسوخ ہوگئے۔)

7587 – اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ وَيُحْلَقُ رَاْسُهُ وَيُسَمَّى يَوْمَ السَّابِعِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7587 – صحيح

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچے کا عقیقہ لازمی کرو، اس کی جانب سے ساتویں دن جانور ذبح کیا جائے (یعنی عقیقہ کیا جائے) اس کا سر مونڈا جائے اور ساتویں دن ہی اس کا نام رکھا جائے۔

7588 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ يَوْمَ السَّابِعِ وَسَمَّاهُمَا وَاَمَرَ اَنْ يُمَاطَ عَنْ رُءُوسِهِمَا الْاَذَى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو هٰذَا هُوَ: الْيَافِعِيُّ وَاِنَّمَا جَمَعْتُ بَيْنَ الرَّبِيعِ وَابْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7588 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا عقیقہ ساتویں دن کیا، ساتویں دن ہی ان کے نام رکھے اور اسی دن ان کے سر کے بال صاف کرنے کا حکم دیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ اور یہ محمد بن عمرو ''یافعی'' ہیں۔ اور میں نے ربیع اور ابن عبدالحکم کو جمع کر دیا ہے۔

7589 – حَدَّثَنَا اَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَّاءُ، ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُسَيْنِ بِشَاةٍ وَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ احْلِقِي رَاْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزِنَةِ شَعْرِهِ فَوَزَنَّاهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7589 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے عقیقہ میں ایک بکری ذبح

حدیث: 7587

الجامع للترمذی ' ابواب الاضاحی عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب من العقيقة ' حديث: 1482 ' سنن ابی داود - [illegible] الضحايا ' باب فی العقيقة - حديث: 2469 ' سنن الدارمی - من كتاب الاضاحی ' باب السنة فی العقيقة - [illegible] ' سنن ابن ماجه - كتاب الذبائح ' باب العقيقة - حديث: 3163 ' السنن الصغرى - كتاب العقيقة ' متى يعق ؟ - [illegible] مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الرد على ابی حنيفة ' مسالة فی العقيقة - حديث: 35627 ' السنن الكبرى للنسائی [illegible] يعق - حديث: 4416 ' مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible] احمد بن حنبل - اول مسند البصريين ' ومن حديث سمرة بن جندب - حديث: 19639 ' المعجم الاوسط للطبرانی [illegible] من اسمه عبد الله - حديث: 4534 '

کی۔اورفرمایا: اے فاطمہ!اس کا سرمنڈوادو، اوراس کے بالوں کے وزن کے برابرصدقہ کرو، ان کے بالوں کا وزن ایک درہم ہوا تھا۔

7590 - اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا اَبُوْ عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمْشَاذٍ، ثَنَا سَوَّارُ اَبُوْ حَمْزَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا كَبْشَيْنِ اثْنَيْنِ مِثْلَيْنِ مُتَكَافِئَيْنِ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7590 - سوار أبو حمزة ضعيف

✧✧ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسن اورحضرت حسین میں سے ہرایک کے عقیقے میں دودومینڈھے ذبح کئے، دونوں کے مینڈھے ایک دوسرے سے بالکل ملتے جلتے تھے۔

7591 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيدَ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اُمِّ كُرْزٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلٰى مَكِنَاتِهَا

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7591 - صحيح

✧✧ حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پرندوں کوان کے گھونسلوں میں رہنے دو۔

وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَّلَا يَضُرُّكَ ذُكْرَانًا كُنَّ اَوْ اِنَاثًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ اور میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا ہے کہ لڑکے کی جانب سے دوبکریاں اورلڑکی کی جانب سے ایک بکری ذبح کی جائے۔اس میں کوئی فرق نہیں ہے کہ وہ نر ہو یا مادہ۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیا۔

7592 - اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا جَدِّی، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ الْحِزَامِيُّ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ: لَا اُحِبُّ الْعُقُوقَ مَنْ وُلِدَ لَهُ مِنْكُمْ مَوْلُوْدٌ فَاَحِبُّ اَنْ يُنْسِكَ عَنْهُ فَلْيَفْعَلْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7592 - صحيح

✧✧ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عقیقہ کے

بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نافرمانی پسند نہیں کرتا، جس کے ہاں بچہ پیدا ہو، مجھے یہ پسند ہے کہ اس کی جانب سے جانور ذبح کیا جائے، لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7593 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةً فَاَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَاَمِيطُوا عَنْهُ الْاَذَى قَالَ جَرِيرٌ: سُئِلَ الْحَسَنُ، عَنِ الْاَذَى؟ فَقَالَ: هُوَ الشَّعْرُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7593 - صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لڑکے کا عقیقہ کیا جائے، اس کی جانب سے جانور ذبح کیا جائے اور اس سے اذی صاف کر دی جائے۔ حضرت جریر فرماتے ہیں: حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے اذی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اس سے مراد سر کے بال ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7594 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ هِلَالٍ، اَنْبَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ ذَبَحْنَا عَنْهُ شَاةً وَحَلَقْنَا رَاْسَهُ وَلَطَّخْنَا رَاْسَهُ بِدَمِهَا، فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ كُنَّا اِذَا وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ ذَبَحْنَا عَنْهُ شَاةً وَحَلَقْنَا رَاْسَهُ وَلَطَّخْنَا رَاْسَهُ بِزَعْفَرَانٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7594 - صحيح على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں ہم یوں کرتے تھے کہ جس کے ہاں لڑکا پیدا ہوتا تو ہم اس کی جانب سے ایک بکری ذبح کرتے، اس کا سر مونڈتے، بچے کے سر پر اُس بکری کے خون کی لیپ کر دیتے، جب اسلام آیا، تو ہم لڑکے کی جانب سے ایک بکری ذبح کرتے، اس کا سر مونڈتے اور اس کے سر پر زعفران کی مالش کرتے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7595 - اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنْبَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اُمِّ كُرْزٍ، وَاَبِي كُرْزٍ، قَالَا: نَذَرَتِ امْرَاَةٌ مِنْ آلِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ اِنْ وَلَدَتِ امْرَاَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ نَحَرْنَا جَزُورًا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا: لَا بَلِ السُّنَّةُ اَفْضَلُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ، وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ تُقْطَعُ جُدُولًا وَلَا يُكْسَرُ لَهَا عَظْمٌ فَيَاْكُلُ وَيُطْعِمُ وَيَتَصَدَّقُ، وَلْيَكُنْ ذَاكَ يَوْمَ السَّابِعِ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فَفِي اَرْبَعَةَ عَشَرَ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فَفِي اِحْدَى وَعِشْرِينَ
هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7595 – صحيح

✧✧ حضرت ام کریز اورابوکریز فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی اولاد میں سے ایک عورت نے نذر مانی کہ اگرعبدالرحمٰن کی بیوی کو بچہ پیدا ہو،تو ہم اونٹ ذبح کریں گے۔ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:نہیں۔بلکہ سنت یہ ہے کہ لڑکے کی طرف سے دوبکریاں ذبح کی جائیں اورلڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کی جائے۔اس کے اعضاء الگ الگ کرلئے جائیں لیکن اس کی ہڈیاں نہ توڑی جائیں۔اس کا گوشت خودبھی کھاؤ، (دوستوں،عزیزوں اوررشتہ داروں کوبھی) کھلاؤ اوراللہ کی راہ میں صدقہ بھی کرو۔یہ تمام کام ساتویں دن ہونے چاہئیں، اگرساتویں دن نہ کرسکوتو چودھویں دن۔اگر چودھویں دن بھی نہ کرسکوتو اکیسویں دن۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیا۔

7596 – حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَبُشِّرْتُ بِهِ وَاَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: وَدِدْتُ لَكُمْ مَكَانَهُ قَصْعَةً مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ قُلْتَ ذَاكَ اِنَّهُمْ لَمَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ مَحْزَنَةٌ وَاِنَّهُمْ لَثَمَرَةُ الْقُلُوبِ وَقُرَّةُ الْعَيْنِ هٰذَا
حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7596 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت اشعث بن قیس فرماتے ہیں: میرے ہاں بچہ پیدا ہوا، مجھے اس کی خوشخبری سنائی گئی، میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں چاہتا ہوں (کہ خوشی کے اس موقع پر میں آپ کی خدمت میں) گوشت روٹی کا تھال بھرکرپیش کروں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:تونے یہ بات کہہ تودی ہے لیکن یہ اولاد، کنجوسی، بزدلی اور پریشانی کاباعث ہوتی ہے اور یہ اولاددلوں کا چین اورآنکھوں کی ٹھنڈک ہوتی ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کونقل نہیں کیا۔

7597 – حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِىْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ: مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيِّتٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7597 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوواقد لیثی فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: زندہ جانور کے جسم سے گوشت کا جو ٹکڑا کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے۔ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7598 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ جِبَابِ اَسْنِمَةِ الْاِبِلِ وَاَلْيَاتِ الْغَنَمِ وَقَالَ: مَا قُطِعَ مِنْ حَيٍّ فَهُوَ مَيِّتٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7598 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اونٹوں کی کوہان اور دنبے کی چکتی کاٹنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: زندہ جانور کے جسم سے گوشت کا جو ٹکڑا کاٹ لیا گیا، وہ مردار ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7599 – اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ وَمَرَرْنَا بِشَجَرَةٍ فِيْهَا فَرْخَا حُمَّرَةٍ فَاَخَذْنَاهُمَا قَالَ: فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَصِيحُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ فَجَعَ هٰذِهٖ بِفَرْخَيْهَا؟ قَالَ: فَقُلْنَا: نَحْنُ. قَالَ: فَرُدُّوْهُمَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

حديث: 7597

الجامع للترمذی ' ابواب الاطعمة - باب ما قطع من الحی فهو میت ' حدیث: 1439 'سنن ابی داود - كتاب الصيد ' باب فی صید قطع منه قطعة - حدیث: 2490 'سنن الدارمی - ومن كتاب الصيد ' باب فی الصيد يبين منه العضو - حدیث: 1997 'مشكل الآثار للطحاوی - باب بیان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه ' حدیث: 1355 'سنن الدارقطنی - كتاب الاشربة وغيرها ' باب الصيد والذبائح والاطعمة وغير ذلك - حدیث: 4215 'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار ' حديث ابی واقد الليثی - حدیث: 21359 'مسند ابی یعلی الموصلی - مسند ابی واقد الليثی ' حدیث: 1419 'المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه الحارث ' وما اسند ابو واقد الليثی - عطاء بن يسار عن ابی واقد ' حدیث: 3229

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)7599 – صحیح

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک سفر میں، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ ہمارا گزر ایک درخت کے قریب سے ہوا، اس پر فاختہ کے دو بچے بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے ان کو پکڑ لیا، فاختہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور اپنی زبان میں بولنے لگی۔ (اس کی بات سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اس فاختہ کے بچے کس نے اٹھا کر اس کو پریشان کیا ہے؟ ہم نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ہم نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ بچے وہاں واپس رکھ کر آؤ۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7600 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مُرِّيِّ بْنِ قَطَرِيٍّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا نَصِيْدُ الصَّيْدَ فَلَا نَجِدُ سِكِّيْنًا اِلَّا الظِّرَارَ وَشِقَّةَ الْعَصَا فَقَالَ: اَمِرَّ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ آخِرُ كِتَابِ الذَّبَائِحِ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)7600 – سکت عنه الذهبی فی التلخیص

✧✧ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم شکار کرتے ہیں، (کئی مرتبہ) ہمارے پاس چھری نہیں ہوتی، صرف۔ دھاری دار پتھر یا، بانس کا چھلکا ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس چیز کے ساتھ بھی ہو، خون بہانا ضروری ہے۔ اور اللہ کا نام لینا ضروری ہے۔

❀❀ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حدیث: **7600**

صحیح ابن حبان - کتاب البر والإحسان' باب ما جاء فی الطاعات وثوابها - ذکر القصد الذی کان لأهل الجاهلية فی استعمالهم الخیر فی انسابهم' حدیث: 333' مسند احمد بن حنبل - اول مسند الکوفیین' حدیث عدی بن حاتم الطائی - حدیث: 17924' مسند ابن الجعد - شعبة' حدیث: 480

كِتَابُ التَّوْبَةِ وَالْإِنَابَةِ

توبہ اور رجوع الی اللہ کے متعلق روایات

7601 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا هَارُونُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عِمْرَانَ اَبِي الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَتْ قُرَيْشٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْعُ لَنَا اَنْ يَجْعَلَ لَنَا الصَّفَا ذَهَبًا وَنُؤْمِنُ بِكَ. قَالَ: اَتَفْعَلُونَ؟ قَالُوا: نَعَمْ. فَدَعَا فَاَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقْرَاُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ: اِنْ شِئْتَ اَصْبَحَ الصَّفَا ذَهَبًا فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَذَّبْتُهُ عَذَابًا لَا اُعَذِّبُهُ اَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ، وَاِنْ شِئْتَ فَتَحْتُ لَهُمْ بَابَ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ. قَالَ: بَلْ بَابُ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7601 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قریش نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی: آپ ہمارے لئے دعا کریں کہ صفا پہاڑ ہمارے لئے سونا بن جائے، تب ہم آپ پر ایمان لائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم واقعی ایمان لے آؤ گے۔ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی۔ فوراً حضرت جبریل امین علیہ السلام حاضر بارگاہ ہو گئے اور عرض کی: اللہ تعالیٰ آپ کو سلام ارشاد فرماتا ہے اور فرماتا ہے، اگر آپ کی خواہش ہے تو ہم کوہ صفا سونے کا بنا دیتے ہیں، لیکن اگر اس کے باوجود کسی نے انکار کیا تو پھر میں ان کو ایسا عذاب دوں گا جو ساری کائنات میں کبھی کسی کو نہیں دیا ہوگا۔ اور اگر آپ چاہیں تو میں ان کے لئے توبہ اور رحمت کے دروازے کھول دیتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے یا اللہ۔ ان کے لئے توبہ اور رحمت کے دروازے کھول دے۔

حديث: 7601

مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 2107' مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلی الله عليه' حديث: 4006' المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضی الله عنهما - عمران السلمی ابو الحكم ' حديث: 12524' السنن الكبری للبيهقی - كتاب السير' باب مبتدا الفرض علی النبی صلی الله عليه وسلم ثم علی - حديث: 16480

🌸🌸 یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7602 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ، ثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ أَنْ يَطُولَ عُمْرُهُ وَيَرْزُقَهُ اللّٰهُ الْإِنَابَةَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7602 – صحيح

✦✦ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان کی سعادت مندی میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی عمر زیادہ ہو، اور اللہ تعالیٰ اس کو توبہ کی توفیق دے۔

🌸🌸 یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7603 – أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، أَنْبَأَ أَبُو الْمُوَجِّهِ، أَنْبَأَ عَبْدَانُ، أَنْبَأَ عَبْدُ اللّٰهِ، أَنْبَأَ هِشَامُ بْنُ الْغَازِ، عَنْ حِبَّانَ بْنِ أَبِي النَّضْرِ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي فَلْيَظُنَّ بِي مَا شَاءَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7603 – صحيح وعلى شرط مسلم

✦✦ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوں، اب اس کا جو دل چاہے میرے بارے میں گمان رکھ لے۔

🌸🌸 یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7604 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ، وَثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ، قَالَا: ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ، عَنْ شُتَيْرِ بْنِ نَهَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِاللّٰهِ تَعَالَى مِنْ عِبَادَةِ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

حديث: **7603**

صحيح البخارى - كتاب التوحيد' باب قول الله تعالى : ويحذركم الله نفسه - حديث: 6992'صحيح مسلم - كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار' باب الحث على ذكر الله تعالى - حديث: 4939'سنن الدارمى - ومن كتاب الرقاق' باب : فى حسن الظن بالله - حديث: 2687'سنن ابن ماجه - كتاب الادب' باب فضل العمل - حديث: 3820'السنن الكبرى للنسائى - كتاب النعوت' قوله تعالى : تعلم ما فى نفسى ولا اعلم ما فى - حديث: 7476'مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين حديث واثلة بن الاسقع - حديث:16673'

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 7604 - علی شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بارے میں حسن ظن رکھنا بھی عبادت ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7605 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْخُزَاعِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اَبُوْ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ مَسَرَّةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، اَنَّ اَبَا ذَرٍّ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِى عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَّهُ قَالَ: الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اَوْ اَزِيدُ، وَالسَّيِّئَةُ وَاحِدَةٌ اَوْ اَغْفِرُهَا، وَلَوْ لَقِيتَنِىْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا مَا لَمْ تُشْرِكْ بِىْ لَقِيتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 7605 - صحيح

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: نیکی کو دس گنا یا اس سے بھی زیادہ بڑھا دیا جاتا ہے اور گناہ صرف ایک ہی رکھا جاتا ہے یا اسے بھی معاف کر دیا جاتا ہے۔ اگر تو زمین بھر گناہ لے کر مجھ سے ملے گا، تیرے نامہ اعمال میں شرک کا گناہ نہ ہو، تو میں تجھ سے زمین بھر مغفرت کے ساتھ ملوں گا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7606 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ فِرَاسٍ الْمَكِّيُّ الْفَقِيهُ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ مُسْهِرٍ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِىْ اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

حدیث: 7604

الجامع للترمذی ' ابواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ' حديث: 3617 'سنن ابی داود - كتاب الادب ' باب في حسن الظن - حديث: 4362 'صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق ' باب حسن الظن بالله تعالى - ذكر البيان بان حسن الظن للمرء المسلم من حسن العبادة ' حديث: 632 'مسند احمد بن حنبل - مسند ابی هريرة رضی الله عنه - حديث: 7772 'مسند عبد بن حميد - من مسند ابی هريرة رضی الله عنه ' حديث: 1428

حدیث: 7606

صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب ' باب تحريم الظلم - حديث: 4780 'سنن ابن ماجه - كتاب الزهد ' باب ذكر التوبة - حديث: 4255 'الجامع للترمذی - ' ابواب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه - باب ' حديث: 2479 'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الدعاء ' فی مسالة العبد لربه وانه لا يخيبه - حديث: 28956

اَنَّـهُ قَـالَ: يَـا عِبَادِي اِنَّكُمُ الَّذِينَ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا الَّذِي اَغْفِرُ الذُّنُوبَ وَلَا اُبَالِي فَاسْتَغْفِرُونِي اَغْفِرْ لَـكُـمْ، يَـا عِبَـادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُ فَاسْتَطْعِمُوا فِيَّ اُطْعِمْكُمْ، يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُ فَـاسْتَـكْسُـوْنِي اَكْسُكُمْ، يَا عِبَادِي لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلٰى اَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ مِنْكُمْ لَـمْ يَـزِدْ ذٰلِكَ فِـي مُلْكِي شَيْئًا، يَا عِبَادِي لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ مِـنْـكُـمْ لَمْ يُنْقِصْ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا، يَا عِبَادِي لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمُ اجْتَمَعُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِـدٍ فَسَـاَلُـوْنِـي وَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ مَا سَاَلَ لَمْ يُنْقِصْ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْبَحْرُ اِنْ يُغْمَسْ فِيهِ الْمِخْيَطُ غَمْسَةً وَاحِدَةً، يَا عِبَادِي اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اَحْفَظُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ تَعَالٰى وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7606 – هو فى مسلم

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندو! تم دن رات گناہ کرتے ہو، اور میں وہ ہوں جو گناہ معاف کرتا ہوں، اور مجھے اس کی کوئی پرواہ بھی نہیں ہے، اس لئے اے بندو، مجھ سے مغفرت طلب کرو، میں تمہیں بخش دوں گا۔

اے میرے بندو، تم سب بھوکے ہو، سوائے اس کے کہ جس کو میں کھلا دو، اس لئے مجھ سے کھانا طلب کرو، میں تمہیں کھانا دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب کے سب ننگے ہو، سوائے اس کے کہ جس کو میں پہناؤں، اس لئے مجھ سے لباس طلب کرو، میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو، اگر تمہارے سب اگلے اور پچھلے، اور تمام انسان اور تمام جنات سب متقی اور پرہیزگار بن جائیں تو اس سے میرے ملک میں ایک ذرہ بھی اضافہ نہیں ہوگا، اور اے میرے بندو، اگر تمہارے اگلے اور پچھلے، تمہارے انسان اور تمام جنات، سب فاسق وفاجر ہو جائیں تو اس کی وجہ سے میرے ملک میں کچھ بھی نقصان واقع نہیں ہوگا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے، پچھلے، تمام انسان اور تمام جنات ایک جگہ پر جمع ہو جائیں، اور مجھ سے مانگیں، اور میں ہر ایک کو اس کی خواہش کے مطابق نواز دوں، تو میرے خزانے میں اتنی بھی کمی نہیں آئے گی کہ سوئی کو سمندر میں ڈبو کر نکالے تو اس کے کنارے پر جتنا پانی لگا ہوتا ہے۔ اس لئے جو بھلائی پائے، وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے، اور جو بھلائی کے علاوہ کچھ پائے وہ اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7607 – حَـدَّثَـنِـي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ الـزَّهْـرَانِيُّ، ثَنَا بَشَّارُ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ، بَالَ

قَائِمًا فَانْتَضَحَ مِنْ بَوْلِهِ عَلٰى سَاقَيْهِ وَقَدَمَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: إِنَّهُ أَصَابَ مِنْ بَوْلِكَ قَدَمَيْكَ وَسَاقَيْكَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى دَارِ قَوْمٍ فَاسْتَوْهَبَهُمْ طَهُورًا فَأَخْرَجُوا إِلَيْهِ فَتَوَضَّأَ وَغَسَلَ سَاقَيْهِ وَقَدَمَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الرَّجُلِ فَقَالَ: مَاذَا قُلْتَ؟ فَقَالَ: أَمَّا الْآنَ فَقَدْ فَعَلْتَ، فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا دَوَاءُ هٰذَا، وَدَوَاءُ الذُّنُوبِ أَنْ تَسْتَغْفِرَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا وَإِنْ كَانَ مَوْقُوفًا فَإِنَّ إِسْنَادَهُ صَحِيحٌ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَهٰذَا مَوْضِعُهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7607 – صحيح

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر پیشاب کیا، ان کے پیشاب کے قطرے ان کی پنڈلی اور پاؤں پر ٹپک رہے تھے، ایک آدمی نے ان سے کہا: آپ کے پیشاب کے قطرے آپ کی ٹانگ اور پاؤں پر پڑ رہے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو کوئی جواب نہ دیا اور کسی آدمی کے گھر سے پانی مانگا، انہوں نے ان کو پانی دیا، آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا، اپنی پنڈلیاں اور پاؤں دھوئے، پھر اس آدمی کے پاس آئے اور اس سے پوچھا: تم کیا کہہ رہے تھے؟ اس نے بتایا کہ ابھی تم نے جو حرکت کی ہے میں اسی کے بارے میں آپ کو آگاہ کر رہا تھا، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس عمل کا یہ حل ہے، اور گناہوں کا علاج یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کی جائے۔

یہ حدیث اگرچہ موقوف ہے لیکن اس کی اسناد صحیح ہے جو کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

7608 – أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنْبَأَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَنْبَأَ هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، قَالَ: كَانَ قَاصٌّ بِالْمَدِينَةِ يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ: يَا رَبِّ أَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْ لِي فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ: عَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ فَغَفَرَ لَهُ، ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا آخَرَ فَقَالَ: يَا رَبِّ أَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ لِي فَقَالَ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ: عَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ، ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ

حديث: 7608

صحيح البخاری - كتاب التوحيد' باب قول الله تعالى : يريدون ان يبدلوا كلام الله - حديث: 7091'صحيح مسلم - كتاب التوبة' باب قبول التوبة من الذنوب وإن تكررت الذنوب والتوبة - حديث: 5060'صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب التوبة - ذكر الخبر الدال على ان توبة المرء بعد مواقعته الذنب في' حديث:623'السنن الكبرى للنسائي - كتاب عمل اليوم والليلة' ما يقول إذا اذنب ذنبا بعد ذنب - حديث:9882'مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:3141'مسند احمد بن حنبل - مسند ابی هريرة رضی الله عنه - حديث:9069'مسند ابی يعلى الموصلي - شهر بن حوشب' حديث:6400

ذَنْبًا فَقَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: اَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ قَدْ غَفَرْتُ لَكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7608 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں ایک قصہ گو شخص رہتا تھا، اس کا نام "عبدالرحمٰن ابن ابی عمرۃ" تھا۔ وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے، پھر کہتا ہے: اے میرے رب! میں گناہ کر بیٹھا ہوں، تو مجھے معاف کر دے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے، جو اس کو بخش بھی سکتا ہے اور مؤاخذہ بھی کر سکتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیتا ہے، وہ کچھ عرصہ اپنی توبہ پر قائم رہتا ہے، لیکن پھر گناہ کا ارتکاب کر لیتا ہے، (لیکن پھر نادم ہو کر) اللہ تعالیٰ سے عرض کرتا ہے: اے میرے رب میں گناہ کر بیٹھا ہوں، مجھے معاف کر دے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا بندہ یہ یقین رکھتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو اس کو بخش بھی سکتا ہے اور پکڑ بھی سکتا ہے، میں نے اپنے بندے کو بخش دیا ہے، یہ جو چاہے عمل کرے۔ وہ بندہ پھر گناہ کرتا ہے، (لیکن نادم ہو کر پھر) اپنے رب کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے: اے میرے رب، میرے گناہ کو بخش دے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے گناہ کیا اور اس کو یہ پتہ ہے کہ اس کا ایک رب ہے، جو کہ گناہوں کو بخش بھی سکتا ہے اور گناہ پر بندے کی پکڑ بھی کر سکتا ہے، تو جو چاہے عمل کر لے، میں نے تجھے بخش دیا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7609 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو اَحْمَدُ بْنُ الْمُبَارَكِ، ثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا جَابِرُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْمَكِّيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ اَبِي طُوَالَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهُ رَبًّا اِنْ شَاءَ اَنْ يَغْفِرَهُ لَهُ غَفَرَهُ لَهُ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَغْفِرَ لَهُ

"هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7609 – لا واللہ ومن جابر حتی یکون حجة بل هو نكرة وحديثه منكر والعمری هو الزاهد أحد الثقات

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص گناہ کر بیٹھے، پھر اس کو یہ یقین ہو کہ اس کا رب اگر چاہے تو اس کو بخش سکتا ہے اور اگر چاہے تو اس کو عذاب بھی دے سکتا ہے، اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ اس بندے کو معاف کر دے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7610 – اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِىُّ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلِ بْنِ خَرَشَةَ بْنِ يَزِيْدَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُسَافِرُ رَجُلٌ فِى اَرْضٍ تَنُوفَةٍ فَقَالَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ اَفْلَتَتْ رَاحِلَتُهُ فَعَلَا شَرَفًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ثُمَّ عَلَا شَرَفًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِهَا تَجُرُّ خِطَامَهَا فَمَا هُوَ بِاَشَدَّ فَرَحًا بِهَا مِنَ اللّٰهِ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ اِذَا تَابَ اِلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7610 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کوئی بندہ بے آب جنگل میں سفر کرتا ہے، وہ ایک درخت کے نیچے آرام کرنے کے لئے سوتا ہے، اس کے ہمراہ اس کی سواری اورکھانا پینا بھی ہوتا ہے، لیکن جب وہ سوکر بیدار ہوتا ہے تو اس کی سواری بھاگ چکی ہوتی ہے، وہ اس کے ڈھونڈنے کے لئے کبھی بلندی پر چڑھتا ہے لیکن اس کو کچھ دکھائی نہیں دیتا، پھر دوسری بلندی پر چڑھتا ہے لیکن اس کو وہاں پر بھی کچھ دکھائی نہیں دیتا، پھر اچانک اس کی نظر پڑتی ہے تو وہ دیکھتا ہے کہ اس کی سواری اپنی لگام گھسیٹتی ہوئی آرہی ہوتی ہے، اس وقت اس کو جوخوشی حاصل ہوتی ہے وہ کم ہوتی ہے، لیکن بندہ جب اپنے رب کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔اورحضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

7611 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ قَانِعِ بْنِ اَبِىْ عَزْرَةَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، وَاَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَا: ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ، ثَنَا اِيَادٌ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ تَقُوْلُوْنَ بِفَرَحِ رَجُلٍ انْفَلَتَ رَاحِلَتُهُ تَجُرُّ زِمَامَهَا بِاَرْضٍ قَفْرٍ لَيْسَ بِهَا طَعَامٌ وَّلَا شَرَابٌ وَّعَلَيْهَا لَهُ طَعَامٌ وَّشَرَابٌ فَطَلَبَهَا حَتّٰى شَقَّ عَلَيْهِ ثُمَّ مَرَّتْ بِحَوْلِ شَجَرَةٍ فَتَعَلَّقَ زِمَامُهَا فَوَجَدَهَا مُعَلَّقَةً بِهٖ؟ قُلْنَا: شَدِيْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ اللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنَ الرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهٖ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7611 – على شرط مسلم

حديث: **7610**

صحيح مسلم - كتاب التوبة' باب في الحض على التوبة والفرح بها - حديث:5037'سنن الدارمي - ومن كتاب الرقاق' باب: لله افرح بتوبة العبد - حديث:2684'مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين' حديث النعمان بن بشير عن النبى صلى الله عليه وسلم - حديث:18071'مسند الطيالسي - النعمان بن بشير' حديث: 823'البحر الزخار مسند البزار - مسند النعمان بن بشير عن النبى صلى الله عليه وسلم' حديث:2756

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو جو چٹیل میدان میں ہو، جہاں پر کھانے پینے کی کوئی چیز نہ ہو، اس کا کھانا پینا سب اس کی سواری پر ہو اور وہ سواری یہ سب کچھ لے کر بھاگ گئی ہو۔ وہ آدمی اپنی سواری کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک ہار گیا ہو، لیکن اس کی سواری ایک درخت کے قریب سے گزر رہی ہو، اور اس کی لگام اس درخت میں اٹک گئی ہو، تو اس آدمی کو اپنی سواری اس درخت کے ساتھ بندھی ہوئی مل جائے۔ ہم نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو تو بہت زیادہ خوشی ہوگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! جب بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اُس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے۔

7612 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شَيْبَانَ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِي عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ اَبِي: اَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: النَّدَمُ تَوْبَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، اَنَا سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: النَّدَمُ تَوْبَةٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7612 – صحيح

✧✧ عبداللہ بن مغفل فرماتے ہیں: میں اور میرے والد محترم، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے پوچھا: کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنا ہے کہ ''ندامت، توبہ ہی ہے''؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''شرمندگی، توبہ ہے۔''

7613 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، يَقُوْلُ: اَخْبَرَنَاهُ زِيَادُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ – قَالَ: مَا كَانَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَسْتَحِي اَنْ يُحَدِّثَ بِحَدِيْثٍ وَاَنَا جَالِسٌ زِيَادٌ يَقُوْلُهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ اَبِي عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ اَبِي: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: النَّدَمُ تَوْبَةٌ قَالَ: نَعَمْ، اَنَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: النَّدَمُ تَوْبَةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ اللَّفْظَةِ اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ الْاِفْكِ، وَقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَاِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوبِي اِلَيْهِ فَاِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

حدیث: 7612

صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب التوبة - ذكر الخبر المصرح بصحة ما اسند للناس خبر ابي سعيد الذي' حديث:613' سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب ذكر التوبة - حديث:4250' شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الكراهة' باب الرجل يقول استغفر الله واتوب إليه - حديث:4618' مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:1262' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الشهادات' باب شهادة القاذف - حديث:19131

✧✧ عبداللہ بن مغفل فرماتے ہیں: میں اور میرے والد محترم، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے پوچھا: کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنا ہے کہ ''ندامت، توبہ ہی ہے''؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''شرمندگی، توبہ ہے۔''

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے حدیث افک بیان کی ہے اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ ''اگر تو پاک دامن ہے تو بہت جلد اللہ تعالیٰ تیری صفائی بیان کر دے گا، اور اگر تجھ سے گناہ کا ارتکاب ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کر اور معافی مانگ۔ کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کی توبہ کو قبول فرما لیتا ہے۔

7614 – اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوْبَ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ النَّضْرِ الْفَقِيهُ، وَاَبُوْ الْحَسَنِ الْعَنَزِيُّ، قَالَا: ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ السَّهْمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، قَالَ: قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: اَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: النَّدَمُ تَوْبَةٌ قَالَ: نَعَمْ

وَهٰذَا حَدِيْثٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7614 – هذا من مناكير يحيى بن أيوب

✧✧ حضرت حمید الطّویل فرماتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا تو نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن رکھا ہے کہ ''ندامت، توبہ ہے'' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7615 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ بَعْدَ اَنْ رَجَمَ الْاَسْلَمِيَّ فَقَالَ: اجْتَنِبُوا هٰذِهِ الْقَاذُورَةَ الَّتِي نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا فَمَنْ اَلَمَّ فَلْيَسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰهِ وَلْيَتُبْ اِلَى اللّٰهِ فَاِنَّهُ مَنْ يُبْدِلَنَا صَفْحَتَهُ نُقِمْ عَلَيْهِ كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7615 – على شرط البخاري ومسلم

: اس برائی سے بچو جس سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے، جس سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ اس کے جس گناہ کو اللہ تعالیٰ نے چھپایا ہوا ہے وہ خود بھی اپنے اس گناہ کو چھپائے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے اپنی کتاب میں لکھا ہوا بھی تبدیل فرما دیتا ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7616 – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ، اَنَّ اَبَا السُّمَيْطِ سَعِيدَ بْنَ اَبِي سَعِيدٍ الْمَهْرِيَّ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اَرَادَ سَفَرًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَوْصِنِي. قَالَ: اعْبُدِ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي . قَالَ: اِذَا اَسَاْتَ فَاَحْسِنْ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي. قَالَ: اسْتَقِمْ وَلْتُحَسِّنْ خُلُقَكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7616 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سفر کا ارادہ رکھتے تھے، انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی وصیت فرمایئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ، انہوں نے کہا: حضور مزید بھی ارشاد فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی گناہ کر بیٹھو تو فوراً کوئی نیکی کرو۔ انہوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزید ارشاد فرمایئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ثابت قدمی اختیار کرو اور اپنے اخلاق اچھے رکھو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7617 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ، الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا زِيَادُ بْنُ الْحُبَابِ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ وَّخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7617 – علی بن مسعدة لين

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان سے خطا تو ہو ہی جاتی ہے۔ لیکن ان خطا کاروں میں اچھے وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کر لیتے ہیں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حديث: 7617

الجامع للترمذی ' ابواب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه - باب ' حديث: 2483 'سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب ذكر التوبة - حديث: 4249 'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب ذكر رحمة الله ' ما ذكر فی سعة رحمة الله تعالى - حديث: 33551 'مسند احمد بن حنبل - ' مسند انس بن مالك رضی الله تعالى عنه - حديث: 12820 'مسند عبد بن حميد - مسند انس بن مالك' حديث: 1200 'مسند ابی يعلى الموصلی - قتادة ' حديث: 2852 'مسند الرويانی - مسند انس بن مالك' حديث: 1352 'شعب الإيمان للبيهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' وهو باب فی معالجة كل ذنب بالتوبة - حديث: 6845

7618 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ الزَّاهِدُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ الرَّازِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَاْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَهُ ذَنْبٌ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا قَالَ: ثُمَّ دَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ اِلَى الْاَرْضِ فَاَخَذَ عُودًا صَغِيرًا ثُمَّ قَالَ: وَذٰلِكَ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَا لِلرِّجَالِ اِلَّا مِثْلُ هٰذَا الْعُودِ وَبِذٰلِكَ سَمَّاهُ اللّٰهُ سَيِّدًا وَحَصُوْرًا وَنَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7618 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ہر انسان کے ذمہ گناہ ہوں گے، سوائے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ زمین کی جانب بڑھایا اور ایک چھوٹی سی لکڑی پکڑی پھر فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے ساتھ مردوں والی چیز صرف اس لکڑی جتنی تھی، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں کہا ہے کہ وہ

سَيِّدًا وَحَصُوْرًا وَنَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ

''اور سردار، اور ہمیشہ کے لئے عورتوں سے بچنے والا اور نبی ہمارے خاصوں میں سے''۔ ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7619 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَدِّهِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: " مَا هَمَمْتُ بِمَا كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَهُمُّونَ بِهِ اِلَّا مَرَّتَيْنِ مِنَ الدَّهْرِ كِلَاهُمَا يَعْصِمُنِي اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهُمَا. قُلْتُ لَيْلَةً لِفَتًى كَانَ مَعِي مِنْ قُرَيْشٍ فِي اَعْلٰى مَكَّةَ فِي اَغْنَامٍ لِاَهْلِهَا تَرْعَى: اَبْصِرْ لِي غَنَمِي حَتّٰى اَسْمُرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ بِمَكَّةَ كَمَا تَسْمُرُ الْفِتْيَانُ قَالَ: نَعَمْ فَخَرَجْتُ فَلَمَّا جِئْتُ اَدْنَى دَارٍ مِنْ دُوْرِ مَكَّةَ سَمِعْتُ غِنَاءً وَصَوْتَ دُفُوْفٍ وَزَمْرٍ فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالُوْا: فُلَانٌ تَزَوَّجَ فُلَانَةَ لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً فَلَهَوْتُ بِذٰلِكَ الْغِنَاءِ وَالصَّوْتِ حَتّٰى غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ فَمَا اَيْقَظَنِي اِلَّا مَسُّ الشَّمْسِ فَرَجَعْتُ فَسَمِعْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقِيلَ لِي مِثْلَ مَا قِيلَ لِي فَلَهَوْتُ بِمَا سَمِعْتُ وَغَلَبَتْنِي عَيْنِي فَمَا اَيْقَظَنِي اِلَّا مَسُّ الشَّمْسِ ثُمَّ رَجَعْتُ اِلٰى صَاحِبِي فَقَالَ: مَا فَعَلْتَ؟ فَقُلْتُ: مَا فَعَلْتُ شَيْئًا " قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَوَاللّٰهِ مَا هَمَمْتُ بَعْدَهَا اَبَدًا بِسُوْءٍ مِمَّا يَعْمَلُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ حَتّٰى اَكْرَمَنِي اللّٰهُ تَعَالٰى بِنُبُوَّتِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7619 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس طرح جاہلیت کے لوگ جذباتی ہوجایا کرتے تھے، اس طرح دومرتبہ میرے ساتھ ہوا۔ لیکن ہر مرتبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بچالیا۔

۱) ایک رات ایک قریشی نوجوان مکہ کے بالائی علاقے میں بکریاں چرارہا تھا، میں نے اس سے کہا: آج رات تو میری بکریوں کا خیال کرنا، میں مکہ میں لڑکوں کے ساتھ گپ شپ کرنے جارہا ہوں، اس نے کہا: ٹھیک ہے۔ میں بکریاں اس کے سپرد کرکے وہاں سے نکل آیا، جب میں مکہ کی آبادی کے قریب پہنچا تو مجھے گانے باجے اوردف اور مزامیر کی آوازیں سنائی دیں، میں نے کسی سے پوچھا کہ یہ آوازیں کیسی ہیں؟ اس نے بتایا کہ یہ شادی ہورہی ہے۔ یہ آواز سنتے ہی مجھ پر نیند کا غلبہ ہوگیا اور میں سوگیا۔ ساری رات وہیں سویا رہا، دن کے وقت دھوپ کی گرمی پڑی تو میری آنکھ کھلی، میں وہیں سے اٹھ کر اپنے اس ساتھی کے پاس واپس چلا گیا۔

۲) دوسری مرتبہ پھر ایسا ہی ہوا، لیکن اس بار بھی مجھے نیند آگئی اور میں سوگیا اور صبح کے وقت میری آنکھ کھلی، میں اپنے ساتھی کے پاس لوٹ گیا۔ اس نے مجھ سے پوچھا: کہ رات تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا: میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس کے بعد میں نے کبھی بھی اہل جاہلیت کی رسومات میں سے کسی کا ارادہ بھی نہیں کیا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نبوت کی عزت عطا فرمادی۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7620 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِيْ اُسَامَةَ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (الَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَائِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ) (النجم: 32) قَالَ: هُوَ الرَّجُلُ يُصِيبُ الْفَاحِشَةَ يُلِمُّ بِهَا ثُمَّ يَتُوبُ مِنْهَا قَالَ: " يَقُوْلُ:

(البحر الرجز)

اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمَّا وَاَيُّ عَبْدٍ لَكَ لَا اَلَمَّا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7620 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

الَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبَائِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ

''وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں مگر اتنا کہ گناہ کے پاس گئے اور رک گئے'' (ترجمہ کنزالایمان امام

احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی آدمی گناہ میں مبتلا ہوا، لیکن پھر اس سے توبہ کر لی۔

کسی شاعر نے کہا ہے۔

اے اللہ! اگر تو بخشنے پہ آئے بڑے جم غفیر کو بخش دے، تیرا وہ کون سا بندہ ہے جو گناہ میں مبتلا نہیں ہوا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7621 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، ثنا اَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو الْعَقَدِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ الْمَكِّيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ (الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ) (النجم: 32) فَمَا اللَّمَمُ؟ قَالَ: كُلُّ شَيْءٍ مَا لَمْ يَدْخُلِ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ فَإِذَا دَخَلَ فَذَلِكَ الزِّنَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي)7621 - صحيح

✧✧ حضرت سعید بن میناء فرماتے ہیں: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا، میں نے کہا: اے ابوہریرہ

الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ

اس آیت میں "لمم" سے مراد کیا چیز ہے؟

انہوں نے فرمایا: سرمہ دانی میں سرچو داخل ہونے سے پہلے پہلے جتنے عمل ہوتے ہیں سب کو "لمم" کہتے ہیں اور جب داخل ہو جاتا ہے، اس کو "زنا" کہتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7622 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ دَرَّاجًا، حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ اَنَّكُمْ لَا تُخْطِئُونَ لَاَتَى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُخْطِئُونَ يَغْفِرُ لَهُمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَشَاهِدُهُ حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

(التعليق - من تلخيص الذهبي)7622 - صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم گناہ کرنے چھوڑ دو تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لائے گا جو گناہ کرے گی، اور اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کے بخشے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

7623 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّمَّاكِ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا اَبُوْ عَبَّادٍ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ، وَيَحْيَى بْنُ كَثِيْرِ بْنِ دِرْهَمٍ، قَالَا: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِىْ بَلَجٍ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ سُلَيْمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ اَنَّ الْعِبَادَ لَمْ يُذْنِبُوا لَخَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ خَلْقًا يُذْنِبُوْنَ ثُمَّ يَغْفِرُ لَهُمْ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7623 – أخرجه شاهدا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر بندے گناہ نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم پیدا کرے گا جو گناہ کریں گے، اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو بخشے گا۔ کیونکہ وہ غفور ورحیم ہے۔

7624 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ هَمَّامٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُجِيبٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ابْنَ آدَمَ اِنْ دَنَوْتَ مِنِّى شِبْرًا دَنَوْتُ مِنْكَ ذِرَاعًا، وَاِنْ دَنَوْتَ مِنِّى ذِرَاعًا دَنَوْتُ مِنْكَ بَاعًا، ابْنَ آدَمَ اِنْ حَدَّثْتَ نَفْسَكَ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ تَعْمَلْهَا كَتَبْتُهَا لَكَ حَسَنَةً وَاِنْ عَمِلْتَهَا كَتَبْتُهَا لَكَ عَشْرًا، وَاِنْ هَمَمْتَ بِسَيِّئَةٍ فَحَجَزَكَ عَنْهَا هَيْبَتِى كَتَبْتُهَا لَكَ حَسَنَةً وَاِنْ عَمِلْتَهَا كَتَبْتُهَا سَيِّئَةً وَاحِدَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7624 – صحيح

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اے ابن آدم! اگر تو ایک بالشت میرے قریب آئے گا، میں ایک ذراع تیرے قریب آؤں گا۔ اور اگر تو ایک ذراع میرے قریب آئے گا تو میں ایک باع (دونوں بازوؤں کے پھیلانے کی مقدار جو کہ تقریباً ۶ فٹ ہوتی ہے) تیرے قریب آؤں گا۔ اے ابن آدم! اگر تیرے دل میں نیکی کا ارادہ آئے، میں تیرے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھ دوں گا اگرچہ تو اس ارادے پر عمل نہ کر سکے۔ اور اگر تو عمل بھی کر لے تو میں تیرے لئے دس نیکیوں کا ثواب لکھوں گا۔ اور اگر تو گناہ کا ارادہ کرے، لیکن میرے خوف کی وجہ سے تو اس پر عمل نہ کر سکے تو میں اس کے بدلے میں بھی تیرے لئے نیکی لکھوں گا اور اگر تو اس گناہ کے ارادے پر عمل بھی کر لے تو میں صرف ایک گناہ لکھوں گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7625 - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، الْعَدْلُ، ثَنَا اَبِىْ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَا جَرِيْرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى فِى نَفْسِهِ ذَكَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِى نَفْسِهِ، وَمَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ فِى مَلَأٍ ذَكَرَهُ اللّٰهُ فِى مَلَأٍ هُمْ

اَكْثَرُ مِنَ الْمَلَإِ الَّذِينَ ذَكَرَهُ فِيهِمْ وَاَطْيَبُ، وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَى اللّٰهِ شِبْرًا تَقَرَّبَ اللّٰهُ مِنْهُ ذِرَاعًا، وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنَ اللّٰهِ ذِرَاعًا تَقَرَّبَ اللّٰهُ مِنْهُ بَاعًا، وَمَنْ اَتَى اللّٰهَ مَشْيًا اَتَاهُ هَرْوَلَةً، وَمَنْ اَتَى اللّٰهَ هَرْوَلَةً اَتَاهُ اللّٰهُ سَعْيًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، وَاَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا هُوَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَبِيبٍ السُّلَمِيُّ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7625 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کو اپنے دل میں یاد کرتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس کو (اپنی شایان شان) اپنے دل میں یاد کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو محفل میں یاد کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو اس سے زیادہ اچھی اور پاکیزہ محفل میں یاد کرتا ہے، اور جو ایک بالشت اللہ تعالیٰ کے قریب جاتا ہے، اللہ تعالیٰ ایک ہاتھ اس کے قریب آتا ہے، اور جو ایک ہاتھ اللہ تعالیٰ کے قریب جاتا ہے، اللہ تعالیٰ ایک باع (دونوں بازوؤں کے پھیلانے کی مقدار جو کہ تقریباً ۶ فٹ ہوتی ہے) اس کے قریب آتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی جانب چل کر جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جانب دوڑ کر آتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑ کر جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی جانب اس سے بھی زیادہ تیز دوڑ کر آتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ اور اس کی سند میں جو ابوعبدالرحمٰن ہیں، یہ عبداللہ بن حبیب سلمی ہیں۔

7626 – حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، الْعَدْلُ الصَّيْدَلَانِيُّ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتَدْخُلُنَّ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبَى وَشَرَدَ عَلَى اللّٰهِ كَشَرَادِ الْبَعِيرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ الْعَوْفِيِّ، عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ اُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبَى قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَنْ اَبَى؟ قَالَ: مَنْ عَصَانِي فَقَدْ اَبَى وَقَدْ رُوِيَ الْمَتْنُ الْاَوَّلُ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7626 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری تمام امت جنت میں جائے گی سوائے اس شخص کے جس نے انکار کیا اور بدکے ہوئے اونٹ کی مانند اپنے اللہ سے بدک گیا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ تاہم امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ ''میرا ہر امتی جنت میں جائے گا سوائے اس کے جس نے انکار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکار کس نے کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس

نے میری نافرمانی کی، اس نے میرا انکار کیا۔ اور سابقہ متن حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

7627 - اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ، اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: مَرَّ اَبُو اُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ عَلَى خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، فَسَاَلَهُ عَنْ اَلْيَنِ كَلِمَةٍ سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُلُّكُمْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ شَرَدَ عَلَى اللّٰهِ شِرَادَ الْبَعِيرِ عَلٰى اَهْلِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7627 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ علی بن خالد بیان کرتے ہیں: حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کا گزر حضرت خالد بن یزید بن معاویہ کے پاس سے ہوا، خالد نے ابوامامہ سے پوچھا: تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے آسان کلمہ کون سا سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''تم سب لوگ جنت میں جاؤ گے سوائے اس شخص کے جو اپنے اللہ کی اس طرح نافرمانی کرتا ہے جیسے کوئی اونٹ اپنے مالک کی نافرمانی کرتا ہے''۔

7628 – اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ، ثَنَا اَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ مِائَةَ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ مِلْءُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، فَقَسَمَ مِنْهَا رَحْمَةً بَيْنَ الْخَلَائِقِ بِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلٰى وَلَدِهَا وَبِهَا يَشْرَبُ الْوَحْشُ وَالطَّيْرُ الْمَاءَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قَصَرَهَا عَلَى الْمُتَّقِينَ وَزَادَهُمْ تِسْعًا وَتِسْعِينَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ مُخْتَصَرًا مِثْلَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هُرَيْرَةَ "

✧✧ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب زمین اور آسمان پیدا کئے اس وقت سو رحمتیں بھی پیدا کیں، ہر رحمت زمین و آسمان سے بڑی ہے، ان سو میں سے ایک رحمت اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات میں تقسیم فرما دی، اسی رحمت کے باعث ماں اپنی اولاد پر رحم کرتی ہے، اسی کے باعث وحشی جانور اور پرندے پانی پیتے ہیں، اسی کے باعث مخلوقات ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے۔ قیامت کے دن یہ ساری رحمت صرف متقی لوگوں کے لئے خاص کر دی جائے گی، اور رحمت کے باقی ۹۹ حصے بھی ان کو دے دیئے جائیں گے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔ تاہم انہوں نے سلیمان

حدیث: 7628

صحیح مسلم - کتاب التوبة' باب فی سعة رحمة اللہ تعالی وانها سبقت غضبه - حدیث:5053'صحیح ابن حبان - کتاب التاریخ' ذکر الإخبار عن خلق اللہ جل وعلا عدد الرحمة التی یرحم - حدیث:6237'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حدیث سلمان الفارسی - حدیث:23113'البحر الزخار مسند البزار - حدیث سلمان' حدیث:2187

تیمی کے واسطے سے ،ابوعثمان کے حوالے سے حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کی مختصرا روایت نقل کی ہے۔اوررہ روایت بالکل اسی جیسی ہے جوزہری نے سعید کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے۔

7629 - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، قَالَا: ثَنَا بَكَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ السِّيرِينِيُّ، ثَنَا عَوْفُ بْنُ اَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ، قَسَمَ رَحْمَةً بَيْنَ اَهْلِ الدُّنْيَا وَسِعَتْهُمْ اِلٰى آجَالِهِمْ وَاَخَّرَ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً لِاَوْلِيَائِهِ، وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَابِضٌ تِلْكَ الرَّحْمَةَ الَّتِي قَسَمَهَا بَيْنَ اَهْلِ الدُّنْيَا اِلَى التِّسْعِ وَالتِّسْعِينَ فَيُكْمِلُهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ لِاَوْلِيَائِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

✧✧ محمد بن سیرین روایت کرتے ہیں ،حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کی ۱۰۰رحمتیں ہیں، ان میں سے ایک رحمت اس نے دنیاوالوں میں تقسیم کردی ہے، وہ رحمت ان کی وفات تک ان کوشامل ہے۔اور۹۹رحمتیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں کے لئے سنبھال کررکھی ہیں۔اور جورحمت اللہ تعالیٰ نے دنیاوالوں میں تقسیم کی ہوئی ہے،اس کوبھی وہ واپس لے لے گااور قیامت کے دن اپنے دوستوں کو پوری ۱۰۰رحمتیں عطاکرے گا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کونقل نہیں کیا۔

7630 - اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْوَاسِطِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ السَّمَّاكُ، قَالَا: ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَ سَعِيدُ بْنُ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْحِيرِيِّ، ثَنَا جُنْدُبٌ، قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَاَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ عَقَلَهَا فَصَلّٰى خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى رَاحِلَتَهُ فَاَطْلَقَ عِقَالَهَا ثُمَّ رَكِبَهَا ثُمَّ نَادٰى: اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تُشْرِكْ فِي رَحْمَتِنَا اَحَدًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَقُولُونَ هُوَ اَضَلُّ اَمْ بَعِيرُهُ، اَلَمْ تَسْمَعُوا مَا قَالَ؟ قَالُوا: بَلٰى . قَالَ: لَقَدْ حَظَرَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَاسِعَةً اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَاَنْزَلَ رَحْمَةً يُعَاطِفُ بِهَا الْخَلَائِقُ جِنُّهَا وَاِنْسُهَا وَبَهَائِمُهَا وَعِنْدَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ رَحْمَةً

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7630 – صحيح

✧✧ حضرت جندب فرماتے ہیں: ایک دیہاتی شخص آیا،اس نے اپنی سواری بٹھائی ،اس کو باندھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیراتووہ اپنی سواری کے پاس آیا،اس کی رسی کھولی اوراس پر سوار ہوگیا، پھر ندادی: اے اللہ! تومجھ پراورمحمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت فرمااور ہماری رحمت میں کسی دوسرے کوشامل نہ فرما۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات سن کرصحابہ کرام سے فرمایا: تمہاراکیا خیال ہے؟ یہ شخص زیادہ گمراہ ہے یااس کا اونٹ؟ تم نے سنانہیں ہے،اس نے دعا

مانگتے ہوئے کیا کہا؟ صحابہ کرام نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ ﷺ ہم نے سنا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت کو روکنا چاہا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک سو رحمتیں پیدا فرمائی ہیں، ان میں سے ایک رحمت دنیا میں اتاری ہے جس کے باعث انسان، جنات، جانور اور تمام مخلوقات ایک دوسرے پر رحمت کرتے ہیں، جبکہ ۹۹ رحمتیں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7631 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ يُوْنُسَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْحَمْ مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكَ مَنْ فِي السَّمَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 7631 - صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اہل زمین پر رحم کرو، تم پر آسمان والا رحم کرے گا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7632 - اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عِصْمَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، الْعَدْلُ، ثَنَا اَبِیْ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ خَلِيْلِی وَصَفِيِّی صَاحِبُ هٰذِهِ الْحُجْرَةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا نُزِعَتِ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاَبُوْ عُثْمَانَ هٰذَا هُوَ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ وَلَيْسَ بِالنَّهْدِيِّ وَلَوْ كَانَ النَّهْدِيَّ لَحَكَمْتُ بِصِحَّتِهِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 7632 - صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے دوست، اس حجرے میں رہنے والے نے فرمایا ہے: رحمت صرف بدبخت شخص سے الگ کی جاتی ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس کی سند میں جو

حديث: 7631

مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الادب' ما ذكر فی الرحمة من الثواب - حديث: 24843' مسند الطيالسی - ما اسند عبد الله بن مسعود رضی الله عنه' حديث: 329' مسند ابی يعلى الموصلی - مسند عبد الله بن مسعود' حديث: 4930' المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمه احمد - حديث: 1395' المعجم الصغير للطبرانی - باب من اسمه إسحاق' حديث: 282' المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله' طرق حديث عبد الله بن مسعود ليلة الجن مع رسول الله - باب' حديث: 10081

ابوعثمان ہیں، یہ مغیرہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، یہ نہدی نہیں ہیں۔ اور یہ نہدی ہوتے تو میں فیصلہ کر دیتا کہ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

7633 - اَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا اَبِيْ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ كَرْدَمِ بْنِ اَرْطُبَاقَ بْنِ غَنْمِ بْنِ عَوْنٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا وَقَدْ خَلَقَ لَهُ مَا يَغْلِبُهُ وَخَلَقَ رَحْمَتَهُ تَغْلِبُ غَضَبَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7633 – هذا منكر

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو چیز بھی پیدا فرمائی ہے اس کے لئے کوئی دوسری چیز بھی پیدا فرمائی ہے جو اس پہلی پر غالب آ جائے۔ اور اللہ تعالیٰ نے رحمت پیدا فرمائی، یہ اللہ تعالیٰ کے غضب پر غالب آ جاتی ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7634 - اَخْبَرَنَا الْحَاكِمُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَوَيْهِ الْحَافِظُ، اَنْبَاَ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَجَلِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، ثَنَا شُعْبَةُ، اَخْبَرَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - قَالَ شُعْبَةُ: ذَكَرَ اَحَدُهُمَا - عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَعَلَ يَدُسُّ فِي فَمِ فِرْعَوْنَ الطِّينَ خَشْيَةَ اَنْ يَقُوْلَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَاهِدٌ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7634 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبریل امین علیہ السلام فرعون کے منہ میں مٹی ٹھونس رہے تھے کہ کہیں یہ لا الہ الا اللہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مستحق نہ ہو جائے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ حضرت علی بن زید سے مروی درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

7635 - اَخْبَرَنَاهُ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوْبَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا " اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ رَاَيْتَنِيْ وَاَنَا آخِذٌ مِنْ حَالِ الْبَحْرِ فَاَدُسُّهُ فِي فِيْ فِرْعَوْنَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7635 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت علی بن زید، یوسف بن مہران کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: کاش کہ آپ اس وقت مجھے دیکھتے جب فرعون دریا میں غرق ہو رہا تھا، میں اس کے منہ میں اس وقت مٹی ٹھونس رہا تھا۔

7636 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ: اللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَسِيْرًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ؟ قَالَ: يَنْظُرُ فِي كِتَابِهِ وَيَتَجَاوَزُ لَهُ عَنْهُ، اِنَّهُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَا عَائِشَةُ يَوْمَئِذٍ هَلَكَ، وَكُلُّ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ تَشُوكُهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7636 – على شرط مسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی نماز کے وقت یہ دعا مانگی" اے اللہ! میرا حساب آسانی سے لینا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آسان حساب کس کو کہتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نامہ اعمال کو دیکھا تو جائے لیکن اس کے مندرجات پر بحث نہ ہو، کیونکہ اے عائشہ اس دن جس کے اعمال کی تفتیش شروع ہوگئی وہ مارا جائے گا۔ اور مومن کو جو بھی تکلیف آتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے گناہ مٹاتا ہے۔ حتیٰ کہ جو مومن کو جو کانٹا بھی چبھتا ہے اس کے بدلے بھی گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس اسناد کے ہمراہ اس کو نقل نہیں کیا۔

7637 – اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْمُقْرِئُ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ هَرِمٍ الْقُرَشِيُّ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ هَرِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: " خَرَجَ مِنْ عِنْدِيْ خَلِيْلِيْ جِبْرِيْلُ آنِفًا فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنَّ لِلّٰهِ عَبْدًا مِنْ عَبِيْدِهِ عَبَدَ اللّٰهَ تَعَالٰى خَمْسَ مِائَةِ سَنَةٍ عَلٰى رَاْسِ جَبَلٍ فِي الْبَحْرِ عَرْضُهُ وَطُوْلُهُ ثَلَاثُوْنَ ذِرَاعًا فِي ثَلَاثِيْنَ ذِرَاعًا وَالْبَحْرُ مُحِيطٌ بِهِ اَرْبَعَةَ آلَافِ فَرْسَخٍ مِنْ كُلِّ نَاحِيَةٍ وَاَخْرَجَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ عَيْنًا عَذْبَةً بِعَرْضِ الْاُصْبُعِ تَبِضُّ بِمَاءٍ عَذْبٍ فَتَسْتَنْقِعُ فِي اَسْفَلِ الْجَبَلِ وَشَجَرَةَ رُمَّانٍ تُخْرِجُ لَهُ كُلَّ

لَيْلَةٍ رُمَّانَةً فَتُغَذِّيهِ يَوْمَهُ، فَإِذَا اَمْسٰى نَزَلَ فَاَصَابَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَخَذَ تِلْكَ الرُّمَّانَةَ فَاَكَلَهَا ثُمَّ قَامَ لِصَلَاتِهِ، فَسَاَلَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ وَقْتِ الْاَجَلِ اَنْ يَقْبِضَهُ سَاجِدًا وَاَنْ لَا يَجْعَلَ لِلْاَرْضِ وَلَا لِشَيْءٍ يُفْسِدُهُ عَلَيْهِ سَبِيلًا حَتّٰى بَعَثَهُ وَهُوَ سَاجِدٌ قَالَ: فَفَعَلَ فَنَحْنُ نَمُرُّ عَلَيْهِ اِذَا هَبَطْنَا وَاِذَا عَرَجْنَا فَنَجِدُ لَهُ فِي الْعِلْمِ اَنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُوقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ: اَدْخِلُوا عَبْدِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي، فَيَقُوْلُ: رَبِّ بَلْ بِعَمَلِي، فَيَقُوْلُ الرَّبُّ: اَدْخِلُوا عَبْدِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ، بَلْ بِعَمَلِي، فَيَقُوْلُ الرَّبُّ: اَدْخِلُوا عَبْدِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي، فَيَقُوْلُ: رَبِّ بَلْ بِعَمَلِي، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمَلَائِكَةِ: قَايِسُوا عَبْدِي بِنِعْمَتِي عَلَيْهِ وَبِعَمَلِهِ فَتُوجَدُ نِعْمَةُ الْبَصَرِ قَدْ اَحَاطَتْ بِعِبَادَةِ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ وَبَقِيَتْ نِعْمَةُ الْجَسَدِ فَضْلًا عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ: اَدْخِلُوا عَبْدِي النَّارَ قَالَ: فَيُجَرُّ اِلَى النَّارِ فَيُنَادِي: رَبِّ بِرَحْمَتِكَ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُ: رُدُّوهُ فَيُوقَفُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَقُوْلُ: يَا عَبْدِي، مَنْ خَلَقَكَ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا؟ فَيَقُوْلُ: اَنْتَ يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: كَانَ ذٰلِكَ مِنْ قِبَلِكَ اَوْ بِرَحْمَتِي؟ فَيَقُوْلُ: بَلْ بِرَحْمَتِكَ. فَيَقُوْلُ: مَنْ قَوَّاكَ لِعِبَادَةِ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ؟ فَيَقُوْلُ: اَنْتَ يَا رَبِّ، فَيَقُوْلُ: مَنْ اَنْزَلَكَ فِي جَبَلٍ وَسَطَ اللُّجَّةِ وَاَخْرَجَ لَكَ الْمَاءَ الْعَذْبَ مِنَ الْمَاءِ الْمَالِحِ وَاَخْرَجَ لَكَ كُلَّ لَيْلَةٍ رُمَّانَةً وَاِنَّمَا تَخْرُجُ مَرَّةً فِي السَّنَةِ، وَسَاَلْتَنِي اَنْ اَقْبِضَكَ سَاجِدًا فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ بِكَ؟ فَيَقُوْلُ: اَنْتَ يَا رَبِّ، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: فَذٰلِكَ بِرَحْمَتِي وَبِرَحْمَتِي اُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ، اَدْخِلُوا عَبْدِي الْجَنَّةَ فَنِعْمَ الْعَبْدُ كُنْتَ يَا عَبْدِي فَيُدْخِلُهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، قَالَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِنَّمَا الْاَشْيَاءُ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَا مُحَمَّدُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، فَاِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ هَرِمٍ الْعَابِدَ مِنْ زُهَّادِ اَهْلِ الشَّامِ، وَاللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ لَا يَرْوِي عَنِ الْمَجْهُولِينَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7637 – لا واللّٰه وسليمان بن هرم غير معتمد

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے ،اورفرمایا: ابھی ابھی میرے پاس سے میرے دوست جبریل امین علیہ السلام تشریف لے کر گئے ہیں، انہوں نے مجھے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندہ ایسا ہے جس نے پانچ سو سال تک ایک پہاڑ کی چوٹی پر عبادت کی ہے، وہ پہاڑ تیس ذراع مربع ہے۔ اوراس پہاڑ کو چاروں طرف سے چار ہزار فرسخ دریا نے اپنے گھیرے میں لیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس بندے کے لئے ایک انگلی کی مقدار مقام سے پانی کا چشمہ جاری فرمایا، تھوڑا تھوڑا میٹھا پانی رستا رہتا تھا، پھر وہ پہاڑ کی نچلی جانب سے صاف ستھرا ہو کر نکلتا۔ وہاں انار کا ایک درخت تھا، ہر رات اس کو ایک انار لگتا، جس سے اس کو ایک دن کی غذا مل جاتی۔ جب شام ہوتی تو وہ وضو کرنے کے لئے نیچے اترتا، اوراس انار کو کھالیتا۔ اوردوبارہ عبادت میں مصروف ہوجاتا، اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ یا اللہ اس کو سجدے کی حالت میں موت عطا کرنا۔ اورزمین یا کوئی بھی چیز اس کو نقصان نہ پہنچائے، اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ملک الموت کو بھیجا تو وہ آدمی اس وقت سجدے میں تھا۔ سجدے کے عالم

میں اس کی روح کو قبض کیا گیا، (حضرت جبریل امین علیہ السلام فرماتے ہیں) ہم آتے جاتے اس کو دیکھتے تھے، ہمیں یہ علم تھا کہ اس کو قیامت کے دن اٹھایا جائے گا اور اس کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس بندے کے بارے میں فرمائے گا: میرے بندے کو میری رحمت کی بناء پر جنت میں داخل کردو، وہ بندہ کہے گا: اے میرے رب، میرے اعمال کی بناء پر مجھے جنت میں بھیجا جائے، اللہ تعالیٰ پھر فرمائے گا: میرے بندے کو میری رحمت سے جنت میں بھیج دو، وہ کہے گا: (رحمت نہیں) بلکہ مجھے میرے اعمال صالحہ کی بناء پر جنت میں بھیجا جائے، اللہ تعالیٰ پھر فرمائے گا: میرے بندے کو میری رحمت سے جنت میں بھیج دو، وہ کہے گا: اے میرے رب، میرے عمل کی بناء پر مجھے جنت میں بھیج دو۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس بندے کے اعمال اور اس پر جو میری نعمتیں ہیں ان کا موازنہ کیا جائے، صرف آنکھوں کی نعمت ہی اس کے پانچ سو سال کی عبادت سے زائد ہوگی، اور باقی پورا جسم تو اس کی عبادت سے کہیں زائد ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے کو دوزخ میں ڈال دیا جائے، چنانچہ اس بندے کو دوزخ کی جانب گھسیٹا جائے گا تو پکار پکار کر کہے گا: اے میرے رب مجھے اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمادے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس کو چھوڑ دو، اس کو دوبارہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندے! تو کچھ بھی نہ تھا، تجھے پیدا کس نے کیا ہے؟ وہ کہے گا: اے میرے رب تو نے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا وہ تیری طرف سے ہوا یا میری رحمت سے؟ وہ کہے گا: یا اللہ محض تیری رحمت سے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: پانچ سو سال تجھے عبادت کی طاقت کس نے بخشی؟ وہ کہے گا: اے میرے پروردگار تو نے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تجھے پہاڑ کے درمیان غار کے اندر کس نے اتارا؟ اور کھاری پانی میں سے تیرے لئے میٹھا پانی کس نے نکالا تھا؟ اور ہر رات تیرے لئے انار کون مہیا کرتا تھا؟ اور تو پورے سال میں ایک مرتبہ باہر نکلتا تھا اور تو نے مجھ سے دعا مانگی تھی کہ میں تجھے سجدے کی حالت میں موت دوں، یہ سب تیرے لئے کس نے کیا؟ وہ کہے گا: اے میرے رب، سب تو نے ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: وہ سب میری رحمت کی بناء تھا، اور اپنی رحمت ہی سے تجھے میں جنت میں داخل کروں گا۔ (پھر فرشتوں سے فرمائے گا:) میرے بندے کو جنت میں داخل کردو۔ اے میرے بندے تو کتنا ہی اچھا بندہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ حضرت جبریل امین علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی سے ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا، ''سلیمان بن ہرم'' اہل شام کے عبادگزار لوگوں میں سے ہیں۔ اور لیث بن سعد مجہول راویوں کی روایات نقل نہیں کرتے۔

7638 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ الزَّاهِدُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اللَّيْثِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شُرَيْحٍ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْنُسَ الْيَمَامِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ شُعْبَةَ بْنِ يَزِيْدَ، حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةً كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَلْفَ حَسَنَةٍ وَاَرْبَعًا وَعِشْرِيْنَ حَسَنَةً" قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِذًا لَا يَهْلِكُ مِنَّا اَحَدٌ . قَالَ: بَلٰى اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَجِيْءُ بِالْحَسَنَاتِ

لَوْ وُضِعَتْ عَلَى جَبَلٍ اَثْقَلَتْهُ ثُمَّ تَجِيءُ النِّعَمُ فَتَذْهَبُ بِتِلْكَ ثُمَّ يَتَطَاوَلُ الرَّبُّ بَعْدَ ذٰلِكَ بِرَحْمَتِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ شَاهِدٌ لِحَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ هَرِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7638 – صحيح

✧✧ اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ انصاری اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: جس نے ''لا الہ الا اللہ'' کہا، وہ جنتی ہے اور اس کے لئے جنت ثابت ہو چکی ہے۔ اور جس نے سبحان اللہ وبحمدہ ۱۰۰ مرتبہ پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ۲۴۰۱۰ نیکیاں لکھے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: تب تو ہم میں سے کوئی بھی ہلاک نہیں ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں، تم میں سے کوئی آدمی اتنی نیکیاں لے کر آئے گا کہ اگر وہ پہاڑ پر رکھی جائیں تو اس کو بھی بھاری لگیں، پھر وہ سب نیکیاں نعمتوں کے بدلے میں پوری ہو جائیں گی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے لوگوں پر کرم فرمائے گا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ یہ حدیث سلیمان بن ہرم کی حدیث کی شاہد ہے۔

7639 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ، ثَنَا اَبُوْ الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَاَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ الْغَسَّانِيُّ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7639 – صحيح

✧✧ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: عقلمند وہ ہے جس نے اپنے آپ کو نیک کیا اور موت کے بعد کے لئے اچھے عمل کئے۔ اور عاجز وہ شخص ہے جو نفسانی خواہشات کی پیروی میں لگا رہا اور اللہ تعالیٰ پر امیدیں لگائے رہا۔

حدیث: **7639**

الجامع للترمذی ' ابواب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه - باب ' حديث: 2441 ' سنن ابن ماجه - كتاب الزهد ' باب ذكر الموت والاستعداد له - حديث: 4258 ' مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين ' حديث شداد بن اوس - حديث: 16820 ' مسند الطيالسي - وشداد بن اوس عن النبي صلى الله عليه وسلم ' حديث: 1203 ' البحر الزخار مسند البزار - مسند شداد بن اوس عن النبي صلى الله عليه وسلم ' حديث: 2945 ' المعجم الصغير للطبراني - من اسمه محمد ' حديث: 864 ' المعجم الكبير للطبراني - باب الشين ' ما اسند شداد - عبد الرحمن بن غنم الاشعري عن شداد بن اوس ' حديث: 6979

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7640 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفٍ الْقَاضِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُؤْمِنُ مُكَفَّر

" هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7640 – صحيح

حضرت عامر بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کے گناہوں کا کفارہ ادا ہو چکا ہوتا ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7641 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الذُّهْلِيُّ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَكَمَ، يُحَدِّثُ عَنِ الْغِطْرِيفِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّوحِ الْاَمِينِ قَالَ: قَالَ: " قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: يُؤْتَى بِحَسَنَاتِ الْعَبْدِ وَسَيِّئَاتِهِ فَيُقَصُّ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ فَاِنْ بَقِيَتْ حَسَنَةٌ وَسَّعَ اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ " قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلٰى يَزْدَادَ فَحَدَّثَنَا بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ، قُلْتُ لَهُ: فَاِنْ ذَهَبَتِ الْحَسَنَةُ؟ قَالَ: (اُولٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوا) (الأحقاف: 16)-- وَقَرَاَ اِلٰى قَوْلِهِ – (يُوعَدُونَ) (الأحقاف: 16) قُلْتُ لَهُ: فَرَاَيْتُ قَوْلَهُ عَزَّ وَجَلَّ (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ) (السجدة: 17) اَعْيُنٍ وَقَالَ: الْعَبْدُ يَعْمَلُ سِرًّا اَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تَعْلَمُ بِهِ النَّاسُ فَاَسَرَّ اللّٰهُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قُرَّةَ عَيْنٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ لِلْيَمَانِيِّينَ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَالْحَكَمُ الَّذِي يَرْوِي عَنْهُ الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ هُوَ: الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ الْعَدَنِيُّ، وَالْغِطْرِيفُ هُوَ: اَبُوْ هَارُوْنَ الْغِطْرِيفُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْيَمَانِيُّ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7641 – صحيح

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بندے کی نیکیاں اور برائیاں لائی جائیں گی، پھر ان کا موازنہ کیا جائے گا، اگر نیکیاں بڑھ گئیں، تو اللہ اس کو جنت میں وسیع مقام عطا فرمائے گا (راوی کہتے ہیں) میں حضرت یزداد کے پاس گیا تو انہوں نے بھی ایسی ہی حدیث بیان کی۔ میں نے ان سے کہا: اگر نیکیاں پوری ہو جائیں تو کیا ہوگا؟ انہوں نے یہ آیت پڑھی

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ نَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ

''یہ ہیں وہ جن کی نیکیاں ہم قبول فرمائیں گے اور ان کی تقصیروں سے درگذر فرمائیں گے جنت والوں میں سچا وعدہ جو انہیں دیا جاتا تھا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

میں نے کہا: مجھے اللہ تعالیٰ یہ ارشاد بھی نظر آتا ہے

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ (السجدہ: 17)

''تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے صلہ ان کے کاموں کا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اور فرمایا: بندہ جو کام پوشیدہ کرتا ہے، اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم ہے۔ اس کو لوگ نہیں جانتے، اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے قیامت کے دن اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور وہ حکم جن سے معتمر بن سلیمان روایت کرتے ہیں، وہ حکم بن ابان عدنی ہیں۔ اور غطریف، ابو ہارون غطریف بن عبیداللہ یمانی ہیں۔

7642 – حَدَّثَنَا بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْتُهُ اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، ثنا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، ثنا الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ، حَدَّثَنِي اَبُوْ هَارُوْنَ الْغِطْرِيفُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، اَنَّ اَبَا الشَّعْثَاءِ، حَدَّثَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ اَنَّ الرُّوحَ الْاَمِينَ حَدَّثَهُ: اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَضَى اَنْ يُؤْتٰى بِعَمَلِ الْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَسَنَاتِهِ وَسَيِّئَاتِهِ فَيَقُصُّ بَعْضَهَا بِبَعْضٍ، فَاِنْ بَقِيَتْ لَهُ حَسَنَةٌ وَّاحِدَةٌ وَّسَّعَ اللّٰهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مَا شَاءَ قَالَ الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ: فَاَتَيْتُ اَبَا سَلَمَةَ، يَزْدَادَ فَقُلْتُ لَهُ: فَاِنْ ذَهَبَتِ الْحَسَنَةُ وَلَمْ يَبْقَ شَيْءٌ؟ فَقَالَ: (اُولٰٓئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوا) (الاحقاف: 16) – اِلٰى قَوْلِهٖ – (الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ) (الاحقاف: 16)

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت جبریل امین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ فرمادیا ہے کہ قیامت کے دن بندے کی نیکیاں اور برائیاں لائی جائیں گی، پھر ان کا موازنہ کیا جائے گا، اگر ایک بھی نیکی بڑھ گئی، تو اللہ اس کو جنت میں وسیع مقام عطا فرمائے گا (حکم بن ابان کہتے ہیں) میں ابوسلمہ حضرت یزداد کے پاس گیا (تو انہوں نے بھی ایسی ہی حدیث بیان کی) میں نے ان سے کہا: اگر نیکیاں پوری ہو جائیں اور کوئی نیکی اضافی نہ بچے تو کیا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا:

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ نَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ

''یہ ہیں وہ جن کی نیکیاں ہم قبول فرمائیں گے اور ان کی تقصیروں سے درگذر فرمائیں گے جنت والوں میں سچا وعدہ جو انہیں دیا جاتا تھا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

7643 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ، ثنا اَبُو الْمُوَجِّهِ، ثنا عَبْدَانُ، قَالَ: فَاَخْبَرَنِي الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، عَنْ

اَبِي الْعَنْبَسِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَتَمَنَّيَنَّ اَقْوَامٌ لَوْ اَكْثَرُوا مِنَ السَّيِّئَاتِ قَالُوْا: بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الَّذِينَ بَدَّلَ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ

اَبُو الْعَنْبَسِ هٰذَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، وَاِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7643 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگ تمنا کریں گے کہ کاش ان کے گناہ زیادہ ہوتے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ وہ کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جن لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں تبدیل فرمادے گا۔

۞۞ یہ ابوالعنبس سعید بن کثیر ہیں، اوراس کی اسناد صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7644 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، ثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عَمَّارَةَ بْنِ اَبِي حَفْصَةَ، ثَنَا شَدَّادُ بْنُ سَعِيدٍ اَبُو طَلْحَةَ الرَّاسِبِيُّ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِي مُوسَى، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَجِيئَنَّ اَقْوَامٌ مِنْ اُمَّتِي بِمِثْلِ الْجِبَالِ ذُنُوبًا فَيَغْفِرُهَا اللّٰهُ لَهُمْ وَيَضَعُهَا عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَقَدْ رَوَاهُ الْحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ، عَنْ اَبِي طَلْحَةَ بِزِيَادَاتٍ فِي مَتْنِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7644 – شداد بن سعيد الراسبى له مناكير

✧✧ حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ پہاڑوں کے برابر گناہ لے کر آئیں گے، اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے گا اوران کے وہ گناہ یہودیوں اور عیسائیوں پر ڈال دے گا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ حجاج بن نصیر نے ابوطلحہ سے روایت کی ہے اوراس کے متن میں کچھ الفاظ کا اضافہ بھی ہے۔

7645 – حَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ، ثَنَا اَبُو مُسْلِمٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، قَالَا: ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ، ثَنَا شَدَّادُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " تُحْشَرُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَصْنَافٍ: صِنْفٌ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، وَصِنْفٌ يُحَاسَبُونَ حِسَابًا يَسِيرًا، وَصِنْفٌ يَجِيئُونَ عَلٰى ظُهُورِهِمْ اَمْثَالُ الْجِبَالِ الرَّاسِيَاتِ، فَيَسْاَلُ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ فَيَقُولُ: مَا هٰؤُلَاءِ؟ فَيَقُولُونَ: هٰؤُلَاءِ عَبِيدٌ مِنْ عِبَادِكَ فَيَقُولُ: حُطُّوهَا عَنْهُمْ وَاجْعَلُوهَا عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَاَدْخِلُوهُمْ بِرَحْمَتِي الْجَنَّةَ "

✧✧ حضرت ابوبردہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت کا تین قسموں میں حشر ہوگا۔ کچھ لوگ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ کچھ لوگوں کا بہت آسان حساب لیا جائے گا اور وہ جنت میں چلے جائیں گے۔ کچھ لوگ آئیں گے ان کی پشتوں پر مضبوط پہاڑوں کے برابر گناہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا۔ حالانکہ وہ ان کے حال کو خود جانتا ہے، اللہ تعالیٰ پوچھے گا: یہ کون ہے؟ فرشتے عرض کریں گے: یہ تیرے بندوں میں سے ایک بندہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس کے سارے گناہ ہٹا کر یہود ونصاریٰ پر ڈال دو، اور اس کو میری رحمت سے جنت میں بھیج دو۔

7646 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِیُّ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی الدُّنْيَا الْقُرَشِیُّ، حَدَّثَنِی الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا عَلِمَ اللّٰهُ مِنْ عَبْدٍ نَدَامَةً عَلٰى ذَنْبٍ اِلَّا غَفَرَ لَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّسْتَغْفِرَهٗ مِنْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7646 – بل هشام بن زياد متروك

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جب اپنے گناہ پر نادم ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے معافی مانگنے سے پہلے ہی اس کو معاف فرما دیتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7647 – اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِیُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا الْخَضِرُ بْنُ اَبَانَ الْهَاشِمِیُّ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ السُّدِّیِّ، عَنْ اَبِی الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِی قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ: (لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ) (الروم: 41) قَالَ: يَتُوْبُوْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7647 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان

(لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ) (الروم: 41)

کے بارے میں فرماتے ہیں: اس کا مطلب ہے "توبہ کرنا"۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7648 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی الدُّنْيَا، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا هَمَّامٌ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَا: ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَصَبْتُ حَدًّا، قَالَ: فَلَمْ يَسْاَلْهُ عَنْهُ وَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلّٰى

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ. قَالَ: اَصَلَّيْتَ مَعَنَا الصَّلَاةَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: قَدْ غُفِرَ لَكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7648 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اورعرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر حد لازم ہوگئی ہے، راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کوئی بات نہ پوچھی، اورنماز کے لئے اقامت ہوگئی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تواس آدمی نے پھرکہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ایسا گناہ کیا ہے جس کی وجہ سے مجھ پر حدلازم ہوچکی ہے، اس لئے آپ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق مجھ پر حدنافذ فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیاتم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرے گناہ بخش دیئے گئے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کونقل نہیں کیا۔

7649 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، ثنا صَدَقَةُ بْنُ الْمُثَنّٰى، ثنا رَبَاحُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ، قَالَ: بَيْنَا اَنَا وَاقِفٌ فِي السُّوْقِ فِيْ اِمَارَةِ زِيَادٍ اِذْ ضَرَبْتُ بِاِحْدٰى يَدَيَّ عَلَى الْاُخْرٰى تَعَجُّبًا، فَقَالَ رَجُلٌ، مِنَ الْاَنْصَارِ قَدْ كَانَتْ لِوَالِدِهِ صُحْبَةٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِمَّا تَعْجَبُ يَا اَبَا بُرْدَةَ؟ قُلْتُ: اَعْجَبُ مِنْ قَوْمٍ دِيْنُهُمْ وَاحِدٌ وَنَبِيُّهُمْ وَاحِدٌ وَدَعْوَتُهُمْ وَاحِدَةٌ وَحَجُّهُمْ وَاحِدٌ وَغَزْوُهُمْ وَاحِدٌ يَسْتَحِلُّ بَعْضُهُمْ قَتْلَ بَعْضٍ، قَالَ: فَلَا تَعْجَبْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ وَالِدِيْ، اَخْبَرَنِيْ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اُمَّتِيْ اُمَّةٌ مَرْحُوْمَةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا فِي الْاٰخِرَةِ حِسَابٌ وَلَا عَذَابٌ، اِنَّمَا عَذَابُهَا فِي الْقَتْلِ وَالزَّلَازِلِ وَالْفِتَنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7649 – صحيح

✧✧ حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زیاد کے دورحکومت میں مَیں ایک بازار میں کھڑا ہوا تھا، میں نے تعجب کی وجہ سے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا، ایک انصاری شخص (اس کے والدمحترم صحابی رسول ہیں) نے کہا: اے ابوبردہ! تم کس بات پر تعجب کررہے ہو؟ میں نے کہا: مجھے اس قوم پر تعجب ہورہا ہے، جن کا دین ایک ہے، جن کا نبی ایک ہے، جن کی دعوت ایک ہے، جن کا حج ایک ہے، جن کا جہاد ایک ہے، اور یہ سب ایک دوسرے کوقتل کرنا جائز سمجھتے ہیں، اس نے کہا: آپ تعجب نہ کریں، کیونکہ میں نے اپنے والدمحترم کی زبانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن رکھا ہے کہ "میری امت، امتِ مرحومہ ہے۔ آخرت میں نہ ان کا کوئی حساب لیاجائے گا اورنہ ان پر کوئی عذاب ہوگا۔ ان کا عذاب قتل، زلزلے اور فتنے ہیں (جو کہ دنیا میں

میں ان پر آجائیں گے)

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7650 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِىْ حُصَيْنٍ، عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَاُتِىَ بِرُءُوْسِ خَوَارِجَ، فَكُلَّمَا مَرُّوا عَلَيْهِ بِرَاْسٍ قَالَ: اِلَى النَّارِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ: اَوَلَا تَدْرِىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: عَذَابُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ جُعِلَ بِاَيْدِيْهَا فِىْ دُنْيَاهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، اِنَّمَا اَخْرَجَ مُسْلِمٌ وَّحْدَهُ حَدِيْثَ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِىْ مُوْسَى: اُمَّتِىْ اُمَّةٌ مَرْحُوْمَةٌ"

(التعليق - من تلخيص الذهبي)7650 - على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زیاد کے پاس خوارج کے سر لائے گئے، وہ جس سر کے پاس سے گزرتا، کہتا: یہ دوزخی ہے۔ حضرت عبداللہ بن یزید نے اس سے کہا: کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نہیں سن رکھا "اس امت کا عذاب ان کو ان کے اپنے ہاتھوں سے دنیا ہی میں دے دیا جاتا ہے"۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ تاہم امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے طلحہ بن یحییٰ کے واسطے سے ابو بردہ کے حوالے سے ابوموسیٰ کی یہ حدیث نقل کی ہے "امتی امۃ مرحومۃ" میری امت وہ امت ہے جس پر رحم کیا گیا ہے۔

7651 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِىُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ مُوْسَى، اَنْبَاَ شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَعْدٍ، مَوْلٰى طَلْحَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَقَدْ سَمِعْتُ مِنْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى عَدَّ سَبْعًا، وَلٰكِنِّىْ سَمِعْتُهُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: " كَانَ الْكِفْلُ مِنْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ لَا يَتَوَرَّعُ عَنْ ذَنْبٍ عَمِلَهُ، فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَاَعْطَاهَا سِتِّيْنَ دِيْنَارًا عَلٰى اَنْ يَطَاَهَا، فَلَمَّا قَعَدَ مِنْهَا مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهِ اَرْعَدَتْ فَبَكَتْ، فَقَالَ:

حديث:7651

الجامع للترمذي ' ابواب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه - باب ' حديث:2480'صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب ما جاء في الطاعات وثوابها - ذكر الخبر الدال على ان ترك المرء بعض المحظورات لله جل' حديث:388'مصنف ابن ابي شيبة - كتاب ذكر رحمة الله' ما ذكر في سعة رحمة الله تعالى - حديث:33544'مسند احمد بن حنبل ' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث: 4608'مسند ابي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن عمر' حديث: 5593'شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' وهو باب في معالجة كل ذنب بالتوبة' حديث:6827

مَا يُبْكِيكِ أُكْرِهْتِ؟ قَالَتْ: لَا، وَلَكِنْ هٰذَا عَمَلٌ لَمْ اَعْمَلْهُ قَطُّ وَاِنَّمَا حَمَلَنِيْ عَلَيْهِ الْحَاجَةُ، قَالَ: فَتَفْعَلِينَ هٰذَا وَلَمْ تَفْعَلِيهِ قَطُّ " قَالَ: " ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ: اذْهَبِيْ وَالدَّنَانِيرُ لَكِ ." قَالَ: ثُمَّ قَالَ: " وَاللّٰهِ لَا يَعْصِي الْكِفْلُ رَبَّهُ اَبَدًا، فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ وَاَصْبَحَ مَكْتُوبًا عَلٰى بَابِهِ: قَدْ غُفِرَ لِلْكِفْلِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7651 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے دوچار مرتبہ نہیں بلکہ سات سے بھی زیادہ بار سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بنی اسرائل میں کفل نام کا ایک آدمی تھا، اس نے کبھی کوئی گناہ نہیں چھوڑا تھا۔ اس کے پاس ایک عورت آئی، اس نے اس کے ساتھ زنا کرنے کے لئے اس کو ساٹھ دینار دیئے، جب وہ اس عورت کے ساتھ زنا کرنے کے لئے اس طرح بیٹھ گیا جیسے مرد بیٹھ کر عورت کے ساتھ ہمبستری کرتا ہے، اس وقت عورت کے جسم میں لرزہ طاری ہوگیا اور وہ رونے لگی، اس آدمی نے پوچھا تم روکیوں رہی ہو؟ میں تیرے ساتھ یہ کام زبردستی تو نہیں کر رہا ہوں، اس نے کہا: یہ بات نہیں ہے، اصل بات یہ ہے کہ میں نے زندگی میں یہ گناہ کبھی نہیں کیا، اب ایک مجبوری کی وجہ سے میں یہ کام کروا رہی ہوں۔ اس نے کہا: تم نے اس سے پہلے کبھی یہ گناہ نہیں کیا اور اب مجبوری کی وجہ سے کروانے آئی ہو؟ یہ کہہ کر اس نے اس عورت کو چھوڑ دیا اور کہا: جا تو چلی جا، اور یہ دینار بھی لے جا۔ پھر اس نے کہا: اللہ کی قسم! آج کے بعد کفل کبھی اپنے رب کی نافرمانی نہیں کرے گا۔ اسی رات اس کا انتقال ہوگیا، صبح کے وقت اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا۔ کفل کو بخش دیا گیا ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7652 – اَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْعَقَبِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ حَيَّانَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا) (يوسف: 24) قَالَ: " جَلَسَ مِنْهَا مَجْلِسَ الرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهِ فَنُودِيَ: يَا ابْنَ يَعْقُوبَ، اَتَزْنِيْ فَتَكُوْنَ كَالطَّائِرِ يُنْتَفُ رِيشُهُ فَيَطِيرُ وَلَا رِيشَ لَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7652 – صحيح

✧✧ حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ وَهَمَّ بِهَا) (يوسف: 24)

کے بارے میں فرماتے ہیں: حضرت یوسف علیہ السلام زلیخا کے ساتھ وطی کے لئے تیار ہو چکے تھے کہ اچانک ایک آواز آئی "اے ابن یعقوب! کیا تم زنا کرو گے؟ وہ ایسے پرندے کی طرح ہو گئے جس کے پر اکھیڑ دیئے گئے ہوں اور وہ بغیر پروں کے اڑنے کی کوشش کر رہا ہو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7653 - اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَكِيمِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا خَلَفُ بْنُ مُوسَى بْنِ خَلَفٍ، ثَنَا اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعِظُ اَصْحَابَهُ فَاِذَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَمُرُّونَ، فَجَاءَ اَحَدُهُمْ فَجَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَضَى الثَّانِي قَلِيلًا ثُمَّ جَلَسَ، وَاَمَّا الثَّالِثُ فَمَضَى عَلٰى وَجْهِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَّا هٰذَا الَّذِي جَاءَ فَجَلَسَ اِلَيْنَا فَاِنَّهُ تَابَ فَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَاَمَّا الَّذِي مَضَى قَلِيلًا ثُمَّ جَلَسَ فَاِنَّهُ اسْتَحْيَى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ، وَاَمَّا الَّذِي مَضَى عَلٰى وَجْهِهِ فَاِنَّهُ اسْتَغْنَى فَاسْتَغْنَى اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7653 – صحيح

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وعظ و نصیحت فرما رہے تھے کہ وہاں سے تین آدمیوں کا گزر ہوا، ان میں سے ایک آدمی آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا، دوسرا تھوڑا سا آگے گیا اور بیٹھ گیا اور تیسرا چلا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شخص ہمارے پاس آ کر بیٹھ گیا ہے، اس نے توبہ کر لی اور اللہ تعالیٰ نے اس کی توبہ کو قبول فرما لیا ہے، اور جو آدمی تھوڑا آگے گیا پھر بیٹھا، اس نے اللہ تعالیٰ سے حیاء کیا، اللہ تعالیٰ نے اس سے حیاء کیا۔ اور وہ جو سیدھا چلا گیا، وہ اللہ تعالیٰ سے بے نیاز ہوا، اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہو گیا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7654 - اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبَّادٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ الْقِرْقِسَائِيُّ، ثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ، وَالْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَعْرَابِيٍّ اَسِيرٍ فَقَالَ: اَتُوبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا اَتُوبُ اِلٰى مُحَمَّدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَرَفَ الْحَقَّ لِاَهْلِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7654 – ابن مصعب ضعيف

✧✧ حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک دیہاتی قیدی لایا گیا، اس نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں، لیکن میں محمد کی بارگاہ میں توبہ نہیں کرتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے حق والے کا حق پہچان لیا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7655 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ الْبَيْرُوتِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

اَنَّ فَتًى مِنْ اَبْنَاءِ الْمُهَاجِرِينَ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اسْتَغْفِرْ لِي، فَتَشَاغَلَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَدَّدَ ذٰلِكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا رَاٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَغْفِرُ لَهُ، قَالَ الْفَتٰى بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، فَاِنَّ رَسُوْلَكَ لَمْ يَسْتَغْفِرْ لِي. فَلَمَّا انْصَرَفَ الْفَتٰى نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلَّا اسْتَغْفَرْتَ لِلْفَتٰى فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَهُ، فَالْحَقْهُ حَتّٰى تُعْلِمَهُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَهُ وَقُلْ لَهُ: يَسْتَغْفِرُ لَكَ . فَاَحْضَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَثَرِهِ حَتّٰى لَحِقَهُ، فَلَمَّا لَحِقَهُ قَالَ: يَا فَتٰى، اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرَ لَكَ فَاسْتَغْفِرْ لِي فَقَالَ الْفَتٰى: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْتَغْفِرُكَ لِرَسُوْلِكَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْتَغْفِرُكَ لِرَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ كَمَا غَفَرْتَ لِي اِنَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مہاجرین میں سے ایک نوجوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، میرے لئے مغفرت کی دعا فرمادیجئے ، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کام میں مصروف رہے۔ اس نوجوان نے تین مرتبہ یہ عرض کی ، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کام میں بہت ہی مصروف تھے اس لئے دعا نہ فرماسکے۔ جب اس نوجوان نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم توجہ نہیں فرمارہے تو وہ نوجوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے اللہ! میری مغفرت فرما، اے اللہ! میری مغفرت فرما، اے اللہ! میری مغفرت فرما، کیونکہ تیرے رسول نے میرے لئے مغفرت کی دعا نہیں کی۔ جب وہ نوجوان چلا گیا تو حضرت جبریل امین علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اس نوجوان کے لئے مغفرت کی دعا کیوں نہیں فرمائی؟ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی ہے۔ آپ اُس کے پاس جائیے اور اس کو بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی ہے اور اس سے یہ بھی کہیے کہ وہ آپ کے لئے مغفرت کی دعا کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے اس کے پاس پہنچے ، اور اس سے فرمایا: اے نوجوان! اللہ تعالیٰ نے تیری مغفرت فرمادی ہے ، تو میرے لئے بھی مغفرت کی دعا کر۔ اس نوجوان نے کہا: اے اللہ! جیسے تو نے میری مغفرت کی ہے اسی طرح میں تیری بارگاہ میں تیرے رسول اور تیرے نبی کے لئے مغفرت مانگتا ہوں۔ اے اللہ بے شک تو وسیع مغفرت والا ہے اور تو ہر رحم کرنے والے سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔

7656 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ الدِّمَشْقِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ سَابُورَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ،

هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبُ الْاِسْنَادِ وَالْمَتْنِ وَرُوَاةُ هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ آخِرِهِمْ ثِقَاتٌ، غَيْرَ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِي مُسْلِمٍ مَجْهُولٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7655 – غریب

✧✧ عطا ابن ابی رباح سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اس کے بعد انہوں نے سابقہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔ یہ حدیث غریب الاسناد والمتن ہے تاہم اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ سوائے محمد بن ابی مسلم کے کہ یہ مجہول ہے۔ واللہ اعلم

7657 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْجَهْمِ بْنِ هَارُوْنَ النَّمَرِیُّ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ، عَنْ سُمَيْرِ بْنِ نَهَارٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ: لَوْ اَنَّ عِبَادِی اَطَاعُوْنِیْ لَاَسْقَيْتُهُمُ الْمَطَرَ بِاللَّيْلِ، وَلَاَطْلَعْتُ عَلَيْهِمُ الشَّمْسَ بِالنَّهَارِ، وَلَمَا اَسْمَعْتُهُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ "

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُسْنُ الظَّنِّ بِاللّٰهِ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَدِّدُوا اِيمَانَكُمْ . قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَكَيْفَ نُجَدِّدُ اِيمَانَنَا؟ قَالَ: اَكْثِرُوا مِنْ قَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7657 – صدقة ضعفوه

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا رب فرماتا ہے" اگر بندے میری اطاعت کریں، تو میں رات کے وقت ان پر بارش برساؤں اور دن میں ان پر سورج طلوع کروں، اور کڑک کی ذرا بھی آواز ان تک نہ پہنچنے دوں"۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے بارے میں حسن ظن رکھنا بھی عبادت ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اپنے ایمان کی تجدید کرتے رہا کرو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اپنے ایمان کی تجدید کیسے کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لا الٰہ الا اللہ کثرت سے پڑھا کرو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7658 – اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِیُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِیُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِی اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيبٍ، عَنْ اَبِی الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَحَدُنَا يُذْنِبُ، قَالَ: يُكْتَبُ عَلَيْهِ قَالَ: ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ مِنْهُ وَيَتُوبُ؟ قَالَ: يُغْفَرُ لَهُ وَيُتَابُ عَلَيْهِ قَالَ: فَيَعُودُ فَيُذْنِبُ؟ قَالَ: يُكْتَبُ عَلَيْهِ، وَلَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7658 – صحيح

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی شخص گناہ کرے تو؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لکھ لیا جاتا ہے۔ اس نے کہا: وہ آدمی اس سے توبہ کر لے تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی توبہ قبول کر لی جاتی ہے اور اس کو بخش دیا جاتا ہے، اس نے کہا: اگر وہ پھر گناہ کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لکھ لیا جاتا ہے، (یہ لکھنے اور معاف کرنے سے) اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا، بندہ اکتا جاتا ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7659 – حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ السَّدُوسِيُّ، ثنا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَغْفِرُ لِعَبْدِهِ أَوْ يَقْبَلُ تَوْبَةَ عَبْدِهِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7659 – صحيح

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موت کی کیفیت طاری ہونے سے پہلے پہلے اگر بندہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے اور اس کو بخش دیتا ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7660 – حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ هَارُونَ الْفَقِيهُ إِمْلَاءً، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى بْنِ شَيْخِ بْنِ عَمِيرَةَ الْأَسَدِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحِ بْنِ مُسْلِمٍ الْعِجْلِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ سَلْمَانَ: أَنَّ أَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ لِعَبْدِهِ مَا لَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا الْحِجَابُ؟ قَالَ: أَنْ تَمُوتَ النَّفْسُ مُشْرِكَةً

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7660 – صحيح

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حجاب اٹھنے سے پہلے اگر توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7661 – أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، أَنْبَأَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، أَنْبَأَ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ تَابَ إِلَى اللَّهِ

قَبْلَ اَنْ يَمُوتَ بِيَوْمٍ قَبِلَ اللّٰهُ مِنْهُ قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ رَجُلًا آخَرَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَنْتَ سَمِعْتَ ذَلِكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ تَابَ اِلَى اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ يَمُوتَ بِنِصْفِ يَوْمٍ قَبِلَ اللّٰهُ مِنْهُ فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ رَجُلًا آخَرَ، فَقَالَ: اَنْتَ سَمِعْتَ ذَلِكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ تَابَ اِلَى اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ يَمُوتَ بِضَحْوَةٍ قَبِلَ اللّٰهُ مِنْهُ قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ رَجُلًا آخَرَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَنْتَ سَمِعْتَ ذَلِكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ تَابَ اِلَى اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ يُغَرْغِرَ قَبِلَ اللّٰهُ مِنْهُ هَكَذَا رَوَاهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ

✧ ✧ ایک صحابی رسول فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مرنے سے صرف ایک دن پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کر لے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔ عبدالرحمٰن بن بیلمانی فرماتے ہیں: میں نے یہی حدیث ایک دوسرے صحابی رسول کو سنائی، اس نے پوچھا: کیا تو نے یہ حدیث سنی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص مرنے سے صرف آدھا دن پہلے توبہ کر لے، اللہ تعالیٰ اس کی بھی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔ عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: پھر میں نے یہ حدیث ایک اور صحابی کو سنائی، اس نے بھی پوچھا: کیا تو نے یہ حدیث سنی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص موت سے صرف ایک ضحوہ (مخصوص وقت)۔ پہلے توبہ کر لے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے، آپ فرماتے ہیں: میں نے یہی حدیث ایک اور صحابی کو سنائی، اس نے کہا: تو نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے سانس اکھڑنے سے پہلے توبہ کر لی، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

✿✿ عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے زید بن اسلم سے اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے۔

7662 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا مِنْ اِنْسَانٍ يَتُوبُ قَبْلَ اَنْ يَمُوتَ بِيَوْمٍ اِلَّا قَبِلَ اللّٰهُ تَوْبَتَهُ فَاَخْبَرْتُ بِذَلِكَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ هِشَامٍ سَوَاءً

✧ ✧ عبدالرحمٰن بن بیلمانی ایک صحابی رسول سے روایت کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو شخص موت سے ایک دن پہلے توبہ کر لے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے۔ عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: میں نے یہی حدیث ایک اور صحابی کو سنائی تو انہوں نے بھی اس کی تائید فرمائی۔

7663 - فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ بْنِ قُتَيْبَةَ الْكَشِّيُّ، مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ عَمْرٍو الْكَشِّيُّ، ثَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، قَالَ: كَتَبْتُ اِلٰى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، اَسْاَلُهُ عَنْ حَدِيْثٍ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ اَبِيْهِ، فَكَتَبَ اِلَيَّ اَنَّ اَبَاهُ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ جَلَسَ اِلٰى نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اَحَدُهُمْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ تَابَ اِلَى اللّٰهِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ آخَرُ: اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَاَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ، قَالَ آخَرُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ تَابَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ، قَالَ آخَرُ: اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَاَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ، قَالَ آخَرُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ تَابَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ مَوْتِهِ بِيَوْمٍ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ، قَالَ آخَرُ: اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَاَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ، قَالَ آخَرُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ تَابَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَاعَةٍ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ آخَرُ: اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَاَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ، فَقَالَ آخَرُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ تَابَ اِلَى اللّٰهِ قَبْلَ الْغَرْغَرَةِ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاِنْ كَانَ اَحْفَظَ مِنَ الدَّرَاوَرْدِيِّ، وَهِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، فَاِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ سَمَاعَهُ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ وَلَا زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اِنَّمَا ذَكَرَ اِجَازَةً وَمُكَاتَبَةً، فَالْقَوْلُ فِيْهِ قَوْلُ مَنْ قَالَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَفَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الْمَدَنِيُّ فَبَيَّنَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ الصَّحَابِيَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَبِصِحَّةِ ذٰلِكَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7663 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت سفیان ثوری فرماتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن بیلمانی کی جانب ایک خط لکھ کران سے پوچھا کہ وہ مجھے وہ حدیث بتائیں جوانہوں نے اپنے والد سے لی ہے۔انہوں نے مجھے جوابی مکتوب میں یہ حدیث لکھ کربھیجی، کہ ان کے والد بیان کرتے ہیں کہ وہ صحابہ کرام کی ایک جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے، ان میں سے ایک نے کہا:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص موت سے ایک سال پہلے توبہ کرلے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے۔

دوسرے نے کہا: کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟

اس نے کہا: جی ہاں، میں نے سنا ہے۔

اس دوسرے صحابی نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص موت سے ایک مہینہ پہلے توبہ

کرلے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے۔

ایک اور صحابی نے کہا: تم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی ہے؟

اس نے کہا: جی ہاں میں نے یہی بات سنی ہے۔

اس تیسرے صحابی نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص موت سے ایک دن پہلے توبہ کرلے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرمالیتا ہے۔

چوتھے نے کہا:

تو نے رسول اللہ ﷺ سے یہی بات سنی ہے؟

اس نے کہا: جی ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنی ہے ''جو شخص موت سے ایک لمحہ پہلے توبہ کرلے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔

پانچویں نے اس سے کہا: کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سنا ہے؟

اس نے کہا: جی ہاں، میں نے یہی سنا ہے۔

اس نے کہا: جو شخص موت کی ہچکی آنے سے پہلے پہلے توبہ کرلے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے۔

✿✿ سفیان بن سعید رضی اللہ عنہ اگرچہ دراوردی اور ہشام بن سعد سے زیادہ حافظے والے ہیں، کیونکہ اس حدیث میں بن بیلمانی سے ان کے سماع کا کہیں کوئی ذکر موجود نہیں ہے۔ اور نہ ہی زید بن اسلم کے سماع کا ذکر ہے۔ اس میں صرف اجازت اور کتابت کا تذکرہ ہے۔ اس سلسلے میں معتبر بات اس راوی کی ہے جس نے زید بن اسلم کے واسطے سے ابن بیلمانی کے واسطے سے ایک صحابی رسول سے روایت کی ہے۔ اور عبداللہ بن نافع مدنی اس روایت میں بے قصور ہیں کیونکہ انہوں نے ہشام بن سعد کے واسطے سے بیان کر دیا ہے کہ وہ صحابی حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ہیں۔

7664 - حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْاَسَدِيُّ الْحَافِظُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا عُمَيْرُ بْنُ مِدْرَاسٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَابَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ تِيبَ عَلَيْهِ حَتَّى قَالَ: بِشَهْرٍ حَتَّى قَالَ: بِجُمُعَةٍ حَتَّى قَالَ: بِيَوْمٍ حَتَّى قَالَ: بِسَاعَةٍ حَتَّى قَالَ: بِفُوَاقٍ، فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ اَوَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّئَاتِ حَتَّى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّي تُبْتُ الْاٰنَ) (النساء: 18)؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اِنَّمَا اُحَدِّثُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق - من تلخيص الذهبي)7664 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ زید بن اسلم، عبدالرحمٰن بن بیلمانی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے موت سے ایک سال پہلے توبہ کرلی، اس کی توبہ قبول ہے، حتیٰ کہ ایک مہینے کا کہا، پھر ایک

ہفتے کا کہا، پھر ایک دن کا کہا، پھر ایک ساعت کا کہا پھر ایک فواق (اونٹنی کو ایک بار دوہنے کے بعد دوسری بار دوہنے کے درمیان جو وقفہ ہوتا ہے یا تھن سے دودھ نکالنے کے لئے مٹھی بھینچنے سے مٹھی کھولنے تک کا وقت) کا کہا۔ میں نے کہا: سبحان اللہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا:

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ حَتّٰى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا (النساء: 18)

''اور وہ توبہ ان کی نہیں جو گناہوں میں لگے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو موت آئے تو کہے اب میں نے توبہ کی اور نہ اُن کی جو کافر مریں اُن کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

تو حضرت عبداللہ نے فرمایا: میں نے تجھے وہ حدیث سنائی ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

7665 - اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْعَدْلُ، اَنْبَاَ السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، اَنْبَاَ عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ، ثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: " الصَّلَاةُ الْمَكْتُوْبَةُ اِلَى الصَّلَاةِ الَّتِيْ بَعْدَهَا كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا - قَالَ: ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ - اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَنَكْثُ الصَّفْقَةِ، وَتَرْكُ السُّنَّةِ اَمَّا نَكْثُ الصَّفْقَةِ فَالْاِمَامُ تُعْطِيْهِ بَيْعَتَكَ ثُمَّ تُقْبِلُ عَلَيْهِ تُقَاتِلُهُ بِسَيْفِكَ، وَاَمَّا تَرْكُ السُّنَّةِ فَالْخُرُوْجُ مِنَ الْجَمَاعَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7665 – صحيح

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک فرضی نماز اگلی فرضی نماز تک کے درمیان کے گناہوں کے لئے کفارہ ہے۔ راوی کہتے ہیں اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: سوائے تین گناہوں کے۔

○ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا۔

○ کیا ہوا سودا توڑنا۔

○ سنت کو ترک کرنا۔

سودا توڑنے کا مطلب یہ ہے کہ جس امام کی تم نے بیعت کی ہو، اس کے خلاف بغاوت کرنا۔ اور ترک سنت کا مطلب ہے جماعت سے الگ ہونا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7666 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السَّدُوْسِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ حَدَّثَهُ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ الْمُصَلُّوْنَ مَنْ يُقِيْمُ

الصَّلَاةَ الْخَمْسَ الَّتِي كُتِبْنَ عَلَيْهِ، وَيَصُومُ رَمَضَانَ يَحْتَسِبُ صَوْمَهُ يَرَى أَنَّهُ عَلَيْهِ حَقٌّ، وَيُعْطِي زَكَاةَ مَالِهِ يَحْتَسِبُهَا، وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ الَّتِي نَهَى اللَّهُ عَنْهَا ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا الْكَبَائِرُ؟ فَقَالَ: " هِيَ تِسْعٌ: الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَقَتْلُ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ بِغَيْرِ حَقٍّ، وَفِرَارٌ يَوْمَ الزَّحْفِ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَةِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ الْمُسْلِمَيْنِ، وَاسْتِحْلَالُ الْبَيْتِ الْحَرَامِ قِبْلَتِكُمْ أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا " ثُمَّ قَالَ: لَا يَمُوتُ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ هٰذِهِ الْكَبَائِرَ وَيُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ إِلَّا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَارٍ أَبْوَابُهَا مَصَارِيعُ مِنْ ذَهَبٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7666 – صحيح

✦✦ عبید بن عمیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ''خبردار، اللہ کے دوست نمازی ہیں۔ جو شخص پانچ وقت کی فرضی نماز ادا کرتا ہے، رمضان کے روزے رکھتا ہے، ثواب کی نیت سے اپنے مال کی زکاۃ دیتا ہے، اوران تمام کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے جن سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ پھر ایک آدمی نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ کبیرہ گناہ کون کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کبیرہ گناہ ۹ ہیں۔

- اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا۔
- کسی مومن کو ناحق قتل کرنا۔
- جنگ سے بھاگنا۔
- یتیم کا مال کھانا۔
- سود کھانا۔
- پاکدامن خاتون پر زنا کی تہمت لگانا۔
- مسلمان ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔
- بیت الحرام جو کہ تمہارا ہمیشہ زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی قبلہ ہے اس کو حلال جاننا۔

پھر فرمایا: جو شخص ان کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے، نماز پڑھتا ہے، زکاۃ دیتا ہے، وہ مرنے کے بعد نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایسے گھر میں ہوگا جس کے دروازوں کے تختے سونے کے ہیں۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7667 – أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، أَنْبَأَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، أَنْبَأَ الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَلِجُ النَّارَ أَحَدٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ

فِي الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي مَنْخَرَيْ مُسْلِمٍ اَبَدًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7667 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا وہ اس وقت تک دوزخ میں نہیں ڈالا جائے گا جب تک دودھ تھنوں میں واپس نہ چلا جائے۔ اور کسی مسلمان کے حلق میں اللہ کی راہ کی غبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہیں ہوسکتا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7668 – اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يُصِيبَ الْاَرْضَ مِنْ دُمُوعِهِ لَمْ يُعَذِّبْهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7668 – صحيح

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھ سے اللہ کے خوف سے آنسو نکل کر زمین تک آ گئے، اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن عذاب نہیں دے گا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7669 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَا مِنْ عَمَلِ يَوْمٍ اِلَّا وَهُوَ يُخْتَمُ عَلَيْهِ وَلَا لَيْلَةٍ اِلَّا وَهُوَ يُخْتَمُ عَلَيْهَا حَتّٰى اِذَا حِيلَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْعَمَلِ قَالَ الْحَفَظَةُ: يَا رَبَّنَا هٰذَا عَمَلُ عَبْدِكَ قَبْلَ اَنْ يُحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَمَلِ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7669 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہر دن کے اور ہر رات کے عمل پر مہر لگا دی جاتی ہے حتیٰ کہ جب بندے اور اس کے اعمال کے درمیان (کسی مجبوری کی بناء پر) رکاوٹ آ جاتی ہے تو اس کے محافظ فرشتے کہتے ہیں: اے ہمارے رب تیرے بندے کے یہ اعمال اس وقت کے ہیں جب کہ ابھی اس کے اور اس کے اعمال کے درمیان رکاوٹ نہیں تھی۔ اور تو اس کو بہتر جانتا ہے۔

قَالَ عَمْرٌو: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنَّ اَوَّلَ مَنْ يَعْلَمُ بِمَوْتِ الْعَبْدِ الْحَافِظُ لِاَنَّهُ يَعْرُجُ بِعَمَلِهِ وَيَنْزِلُ بِرِزْقِهِ فَاِذَا لَمْ يَخْرُجْ رِزْقٌ عَلِمَ اَنَّهُ مَيِّتٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر جہنی فرماتے ہیں: بندے کی موت کا سب سے پہلے علم اس کے محافظ فرشتے کو ہوتا ہے، کیونکہ وہی عمل لے کر آسمانوں پر جاتا ہے اور رزق لے کر نازل ہوتا ہے، جب اس کا رزق نہیں لاتا تو اس کو علم ہو جاتا ہے کہ اب یہ مرجائے گا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7670 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ الْحَافِظُ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيُّ، ثنا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: الْتَقَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَيُّ آيَةٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ اَرْجَى عِنْدَكَ؟ قَالَ: (قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ اَسْرَفُوا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ) (الزمر: 53) " فَقَالَ: " لٰكِنْ قَوْلُ اِبْرَاهِيمَ بِقَوْلِهِ: (اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي) (البقرة: 260)

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبي)7670 - فيه انقطاع

✧✧ محمد بن المنکدر فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کی آپس میں ملاقات ہوئی، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا: تمہارے نزدیک قرآن کی کون سی آیت ہے جو بخشش کی سب سے زیادہ امید دلاتی ہے؟ انہوں نے کہا: یہ آیت۔

(قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ اَسْرَفُوا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ) (الزمر: 53)

پھر فرمایا: لیکن ابراہیم علیہ السلام کا قول جیسا کہ قرآن کریم میں موجود ہے

(اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي) (البقرة: 260)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7671 - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، ثنا مُسَدَّدُ بْنُ قَطَنٍ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ زُرْعَةَ، عَنْ اَبِيْ صَادِقٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ سَبْعَةٌ مُغْلَقَةٌ وَبَابٌ مَفْتُوحٌ لِلتَّوْبَةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 7671 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت کے ۸ دروازے ہیں، ان میں سے سات بند ہیں اور ایک دروازہ توبہ کے لئے کھلا ہوا ہے، اور وہ سورج اِس (مغرب کی) جانب سے طلوع ہونے تک کھلا رہے گا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7672 – اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، ثَنَا اَبِیْ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ السَّرْحِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِیْ سَعِيدٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَ: وَعِزَّتِكَ يَا رَبِّ لَا اَبْرَحُ اُغْوِی عِبَادَكَ مَا دَامَتْ اَرْوَاحُهُمْ فِی اَجْسَادِهِمْ، فَقَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی: وَعِزَّتِی وَجَلَالِی لَا اَزَالُ اَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِی

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 7672 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان نے کہا: اے میرے رب! مجھے تیری عزت کی قسم ہے، میں تیرے بندوں کو اس وقت تک گمراہ کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا جب تک ان کے جسم میں روح ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: مجھے میری عزت اور جلال کی قسم ہے یہ جب تک مجھ سے توبہ کرتے رہیں گے، میں ان کو معاف کرتا رہوں گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7673 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِیُّ الْحَافِظُ، ثنا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ الشَّهِيدُ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ الْعَبْسِیُّ، ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَغَرُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "كُلُّ شَیْءٍ يَتَكَلَّمُ بِهٖ ابْنُ آدَمَ فَاِنَّهٗ مَكْتُوْبٌ عَلَيْهِ فَاِذَا اَخْطَاَ خَطِيْئَةً فَاَحَبَّ اَنْ يَتُوْبَ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلْيَاْتِ رَفِيْقَهٗ فَلْيَمْدُدْ يَدَيْهِ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَتُوْبُ اِلَيْكَ مِنْهَا لَا اَرْجِعُ اِلَيْهَا اَبَدًا، فَاِنَّهٗ يُغْفَرُ لَهٗ مَا لَمْ يَرْجِعْ فِی عَمَلِهٖ ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 7673 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ چیز جو انسان اپنی زبان سے نکالتا ہے وہ اس کے لئے لکھ دی جاتی ہے، جب وہ کوئی غلطی کرتا ہے، پھر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرنا چاہتا ہے پھر وہ اپنے دوست

کے پاس آ کر، اپنے ہاتھ بلند کر کے یوں دعا مانگتا ہے "اے اللہ! میں اُس گناہ سے تیری طرف لوٹ کر آتا ہوں، اب میں کبھی بھی اس گناہ کی جانب نہیں بڑھوں گا" اللہ تعالیٰ اس کا گناہ معاف فرما دیتا ہے، اگر وہ اس گناہ کو دوبارہ نہ دہرائے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7674 - اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ الْحَلِيمِ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ عُبَادَةُ يَعْنِي ابْنَ قُرْطٍ: اِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ الْيَوْمَ اَعْمَالًا هِيَ اَدَقُّ فِي اَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ اِنْ كُنَّا لَنَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُوبِقَاتِ قَالَ: فَقُلْتُ لِاَبِي قَتَادَةَ: فَكَيْفَ لَوْ اَدْرَكَ زَمَانَنَا هٰذَا؟ قَالَ: هُوَ ذَا كَذٰلِكَ اَقُولُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7674 – صحيح

حضرت عبادہ یعنی ابن قرط فرماتے ہیں: کچھ اعمال ایسے ہیں جو تمہاری نگاہ میں بال سے بھی چھوٹے معلوم ہوتے ہیں، جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم لوگ ان اعمال کو باعث ہلاکت سمجھتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے ابوقتادہ سے کہا: اگر وہ ہمارے اس زمانے کو پاتے تو وہ کیا کہتے؟ انہوں نے فرمایا: وہ بھی وہی کہتے جو میں کہہ رہا ہوں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7675 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ، ثَنَا اَبُو الْمُغِيرَةِ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَتْنِي اُمُّ الشَّعْثَاءِ، عَنْ اُمِّ عِصْمَةَ الْعَوْصِيَّةِ، وَكَانَتْ قَدْ اَدْرَكَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعْمَلُ ذَنْبًا اِلَّا وَقَفَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِاِحْصَاءِ ذُنُوبِهِ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ فَاِنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ مِنْ ذَنْبِهِ ذٰلِكَ فِي شَيْءٍ مِنْ تِلْكَ السَّاعَاتِ لَمْ يُوقِفْهُ عَلَيْهِ وَلَمْ يُعَذَّبْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7675 – صحيح

ام عصمہ العویصیہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیہ ہیں، آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان جب کوئی گناہ کرتا ہے تو گناہ لکھنے والا فرشتہ تین گھنٹے انتظار کرتا ہے، اگر بندہ ان لمحات میں اس گناہ سے توبہ کر لے، تو وہ گناہ نہیں لکھا جائے گا اور اس کو اس گناہ کی وجہ سے قیامت کے دن عذاب بھی نہیں دیا جائے گا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7676 - اَخْبَرَنِي بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ: مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ اَنِّى ذُو قُدْرَةٍ عَلٰى مَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ غَفَرْتُ لَهُ وَلَا اُبَالِى مَا لَمْ يُشْرِكْ بِىْ شَيْئًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7676 – العدنى واه

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میں سے جو شخص یہ جانتا ہے کہ میں گناہ بخشنے کی قدرت رکھتا ہوں، میں اس کو بخش دوں گا اور مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے، بس وہ آدمی شرک نہ کرتا ہو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7677 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَكْثَرَ الِاسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَمِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7677 – الحكم بن مصعب فيه جهالة

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کثرت سے استغفار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ عطا فرما دیتا ہے، ہر تنگی سے اس کو نکال لیتا ہے، اور اس کو ایسے مقام سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7678 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ بِالرَّيِّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْاَزْرَقُ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصِّيصِيُّ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَصَابَ فِي الدُّنْيَا ذَنْبًا فَعُوقِبَ بِهِ فَاللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ

حديث: 7678

الجامع للترمذی ' ابواب الإيمان عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء لا يزني الزاني وهو مؤمن ' حديث:2617 'سنن ابن ماجه - كتاب الحدود ' باب " الحد كفارة " - حديث:2600 'مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه ' حديث:1814 'سنن الدارقطني - كتاب الحدود والديات وغيره ' حديث:3065 'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب السرقة ' جماع ابواب صفة السوط - باب : الحدود كفارات ' حديث:16358 'مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة ' مسند علی بن ابی طالب رضی الله عنه ' حديث:764

يُثَنِّيَ عُقُوْبَتَهُ عَلٰى عَبْدِهٖ، وَاِنْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فِي الدُّنْيَا فَسَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاللّٰهُ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَعُوْدَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ
آخِرُ كِتَابِ التَّوْبَةِ وَالْاِنَابَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7678 – سكت عنه الذهبي هنا ويأتي برقم 8165 وقال الذهبي هناك: على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس نے کوئی گناہ کیا، اوراس کو اس کی سزا دنیا ہی میں دے دی گئی، اللہ تعالیٰ کی شان عدل سے یہ امید ہے کہ اپنے بندے کو ایک گناہ کی دومرتبہ سزا نہیں دے گا (اور آخرت میں اس کو بخش دے گا) اور اگر اس کو دنیا میں اس گناہ کی سزا نہ دی گئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ کی پردہ پوشی فرمادی، تو اللہ تعالیٰ کی شان کریمی سے' امید ہے کہ جس گناہ کو معاف کر چکا ہے اس کو دوبارہ نہیں کھولے گا۔

كِتَابُ الْاَدَبِ

ادب کے بارے میں روایات

7679 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْاُمَوِيُّ، ثَنَا اَبُوْ الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانِ الْقَزَّازُ، ثَنَا عَامِرُ بْنُ صَالِحِ بْنِ رُسْتُمِ الْخَزَّازُ، ثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسَى بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَّلَدَهُ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7679 – بل مرسل ضعيف

✧✧ ایوب بن موسیٰ بن عمرو بن سعید بن العاص اپنے والد سے ،وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی باپ نے اپنی اولاد کو اچھے آداب سکھانے سے زیادہ اچھا تحفہ کبھی نہیں دیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7680 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عِيْسَى السَّبِيْعِيُّ، بِالْكُوْفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، ثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، ثَنَا نَاصِحٌ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللّٰهِ لَاَنْ يُؤَدِّبَ اَحَدُكُمْ وَلَدَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَتَصَدَّقَ كُلَّ يَوْمٍ بِنِصْفِ صَاعٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7680 – ناصح أبو عبد الله هالك

✧✧ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی اولاد کو اچھے آداب سکھاؤ، اللہ کی قسم! یہ اس کے لئے روزانہ نصف صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔

7681 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي، بِمِصْرَ، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسَى، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

حديث: 7679

الجامع للترمذی ' ابواب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فی ادب الولد ' حديث:1924 'مسند عبد بن حميد - حديث سعيد بن العاص الاموی رضی الله عنه ' حديث:363 'مسند الشهاب القضاعی - ما نحل والد ولده افضل من ادب حسن ' حديث:1195 'شعب الإيمان للبيهقی - السابع عشر من شعب الإيمان وهو باب فی طلب العلم حديث:1618

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَـمَّـا خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ وَنَفَخَ فِيْهِ الرُّوحَ عَطَسَ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ يَا آدَمُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7681 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، اوران میں روح پھونکی تو آپ کو چھینک آئی، آپ نے اذنِ الٰہی سے کہا: الحمد للہ۔ پھر "الحمد للہ" کہا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیا۔

7682 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ الضَّبِّيُّ، وَهِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السَّدُوسِيُّ، قَالَا: ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ اَبُوْ سَلَمَةَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: "لَمَّا نُفِخَ فِي آدَمَ الرُّوحُ فَبَلَغَ الْخَيَاشِيمَ عَطَسَ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَاِنْ كَانَ مَوْقُوفًا فَاِنَّ اِسْنَادَهُ صَحِيْحٌ بِمَرَّةٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7682 – صحيح على شرط مسلم

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدم علیہ السلام میں روح پھونکی گئی، وہ روح آپ کے ناک تک پہنچی تو آپ کو چھینک آئی، آپ نے "الحمد للہ رب العالمین" کہا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے کہا" یرحمک اللہ" (یعنی اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے)

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیا۔ یہ سند اگرچہ موقوف ہے لیکن مرہ کے واسطے سے اس کی سند صحیح ہے۔

7683 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْحَنْظَلِيُّ، بِقَنْطَرَةِ بَرْدَانَ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اللّٰـهَ تَعَالٰى يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مَنْ سَمِعَ اَنْ يُشَمِّتَهُ يَقُولُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَثَاءَبَ فَقَالَ: هَاهَا يَضْحَكُ مِنْهُ الشَّيْطَانُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7683 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جماہی کو

ناپسند کرتا ہے، جب کسی کو چھینک آئے تو وہ ''الحمد للہ'' کہے۔ اور جو اس کو سنے، اس پر حق ہے کہ اس کو یوں جواب دے ''یرحمک اللہ''۔ جماہی شیطان کی جانب سے ہوتی ہے اور جب کسی کو جماہی آئے تو وہ اس کو حتی الامکان روکنے کی کوشش کرے۔ اس لئے کہ جب کسی کو جماہی آتی ہے تو شیطان خوش ہوتا ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7684 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ عَلٰى وَجْهِهٖ وَلْيُخْفِضْ صَوْتَهٗ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7684 – صحيح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی کو چھینک آئے تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ کے آگے رکھے اور اپنی آواز کو کم سے کم رکھنے کی کوشش کرے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7685 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اَبُوْ الْمُثَنّٰى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ اَفْلَحَ، عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ اَرْبَعُ خِلَالٍ: يُجِيْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ، وَيَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ، وَيُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ، وَيُشَيِّعُهٗ اِذَا مَاتَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7685 – على شرط البخاری ومسلم

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چار قسم کے حقوق ہیں۔

- جب وہ بلائے تو اس کی بات سنے۔
- جب بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے۔
- جب چھینک آئے تو اس کی چھینک کا جواب دے۔
- جب فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7686 - اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ قُرْقُوْبِ التَّمَّارُ، بِهَمَدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِیْ اِيَاسٍ، ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِیِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ الْعُطَاسَ فَإِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مَنْ سَمِعَهُ اَنْ يَقُوْلَ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَهٰذِهِ تَرْجَمَةٌ لَمْ يُحِلْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبُخَارِيُّ بِحَدِيْثٍ مِنْهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7686 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے، جب کسی کو چھینک آئے تو سننے والے پر حق ہے کہ وہ ''یرحمک اللہ'' کہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔اس موضوع پر امام بخاری نے ایک بھی حدیث بیان نہیں کی۔

7687 – وَقَدْ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الْعُطَاسُ مِنَ اللّٰهِ وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَقٌّ عَلٰى مَنْ سَمِعَهُ اَنْ يَقُوْلَ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ "

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے، جب کسی کو چھینک آئے تو سننے والے پر حق ہے کہ وہ ''یرحمک اللہ'' کہے۔

7688 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ اَنْ يَجْلِسُوا بِاَفْنِيَةِ الصُّعُدَاتِ قَالُوْا: اِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ ذَاكَ وَلَا نُطِيْقُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ: اَمَّا لَا فَاَدُّوا حَقَّهَا قَالُوْا: وَمَا حَقُّهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: رَدُّ التَّحِيَّةِ، وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ اِذَا حَمِدَ اللّٰهَ، وَغَضُّ الْبَصَرِ وَاِرْشَادُ السَّبِيْلِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7688 – صحيح

حدیث: **7688**

صحیح ابن حبان - کتاب البر والإحسان' باب الجلوس علی الطریق - ذکر خبر ثان یصرح بصحة ما ذکرناه' حدیث:597'مسند ابی یعلی الموصلی - شهر بن حوشب' حدیث:6466'الادب المفرد للبخاری - باب' حدیث: 1053'شعب الإیمان للبیهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' الثالث والخمسون من شعب الإیمان - حدیث:7338

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوکوں، چوراہوں میں بیٹھنے سے منع فرمایا۔ صحابہ کرام نے کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم یہ عمل نہیں چھوڑ سکتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اس کے بغیر نہیں رہ سکتے تو پھر اس کا حق ادا کرو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دو، اور چھینکنے والا ''الحمدللہ'' کہے تو اس کو ''یرحمک اللہ'' کہہ کر جواب دو۔ آنکھوں کو جھکا کر رکھو، اور کوئی راستہ پوچھے تو اس کو راستہ بتلاؤ۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7689 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَلَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَشْرَفُ مِنَ الْاٰخَرِ فَعَطَسَ الشَّرِيفُ فَلَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَمْ يُشَمِّتْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ عَطَسَ الْاٰخَرُ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمَّتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الشَّرِيفُ: عَطَسْتُ فَلَمْ تُشَمِّتْنِي وَعَطَسَ هٰذَا فَشَمَّتَّهُ قَالَ: اِنَّكَ نَسِيتَ اللّٰهَ فَنَسِيتُكَ وَاِنَّ هٰذَا ذَكَرَ اللّٰهَ فَذَكَرْتُهُ

صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7689 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے، ایک امیر اور دوسرا غریب تھا۔ امیر آدمی کو چھینک آئی، اس نے الحمدللہ نہ پڑھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جواب نہیں دیا۔ پھر دوسرے کو چھینک آئی، اس نے الحمدللہ کہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ''یرحمک اللہ'' کہا۔ امیر شخص کہنے لگا: مجھے چھینک آئی تو آپ نے مجھے ''یرحمک اللہ'' نہیں کہا اور اِس کو آئی تو آپ نے اس کو ''یرحمک اللہ'' کہہ دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا، میں نے تجھے بھلا دیا، اِس نے اللہ تعالیٰ کو یاد رکھا، میں نے اس کو یاد رکھا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7690 - حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ بْنِ اَبِي مُوسَى، قَالَ: شَهِدْتُ اَبَا مُوسَى، وَهُوَ فِي بَيْتِ اُمِّ الْفَضْلِ فَعَطَسْتُ فَشَمَّتَّهَا وَعَطَسْتُ فَلَمْ يُشَمِّتْنِي، فَلَمَّا جِئْتُ اِلَى اُمِّي اَخْبَرْتُهَا فَلَمَّا جَاءَ هَا اَبُوْ مُوسَى قَالَتْ لَهُ: عَطَسَ عِنْدَكَ ابْنِي فَلَمْ تُشَمِّتْهُ وَعَطَسَتِ امْرَاَةٌ فَشَمَّتَّهَا فَقَالَ: اِنَّ ابْنَكِ عَطَسَ فَلَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَمْ اُشَمِّتْهُ، وَاِنَّهَا عَطَسَتْ فَحَمِدَتِ اللّٰهَ فَشَمَّتُّهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوهُ وَاِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوهُ قَالَتْ: اَحْسَنْتَ اَحْسَنْتَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7690 – صحيح

ابوبردہ بن ابی موسیٰ فرماتے ہیں: میں ابوموسیٰ کے پاس گیا، وہ اس وقت حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے۔ ام الفضل رضی اللہ عنہا کو چھینک آئی، ابوموسیٰ نے ان کو "یرحمک اللہ" کہہ دیا، پھر مجھے چھینک آئی تو انہوں نے مجھے "یرحمک اللہ" نہ کہا۔ ابوبردہ کہتے ہیں: میں اپنی والدہ کے پاس واپس آیا اور ان کو ساری بات سنائی، جب ابوموسیٰ گھر آئے تو میری والدہ نے ان سے کہا: تیرے پاس میرے بیٹے کو چھینک آئی، لیکن تو نے اسے "یرحمک اللہ" نہیں کہا۔ جبکہ تیری بیوی کو چھینک آئی تو، تو نے "یرحمک اللہ" کہہ دیا۔ ابوموسیٰ نے کہا: تیرے بیٹے کو چھینک آئی تھی، لیکن اس نے "الحمدللہ" نہیں کہا۔ اس لئے میں نے "یرحمک اللہ" بھی نہیں کہا۔ اور اُس کو چھینک آئی تو اس نے "الحمدللہ" کہا، تو میں بھی نے "یرحمک اللہ" کہہ دیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کسی کو چھینک آئے اور وہ "الحمدللہ" کہے، تو تم اس کو جواب میں "یرحمک اللہ" کہو۔ اور اگر وہ "الحمدللہ" نہ کہے تو تم بھی جواب میں "یرحمک اللہ" نہ کہو۔ ابوبردہ کی والدہ نے کہا: تم نے ٹھیک کیا، تم نے ٹھیک کیا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7691 – اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ، ثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْحَارِثِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقَطِيعِيُّ، قَالَا: ثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ، ثَنَا الْحَضْرَمِيُّ بْنُ لَاحِقٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ رَجُلًا عَطَسَ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَاَنَا اَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُنَا اَنْ يَقُوْلَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ غَرِيبٌ فِي تَرْجَمَةِ شُيُوْخِ نَافِعٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْبَابِ حَدِيْثَانِ تَفَرَّدَ بِرِوَايَتِهِمَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ آبَائِهِ، اَمَّا الْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ مِنْهُمَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7691 – صحيح غريب

حضرت نافع فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی کو چھینک آئی، اس نے کہا: الحمدللہ والسلام علی رسول اللہ" حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں بھی "الحمدللہ والسلام علی رسول اللہ" کو مانتا ہوں، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ سکھایا تھا کہ جب کسی کو چھینک آئے تو ہم کہیں "الحمدللہ علی کل حال"۔

یہ حدیث نافع کے شیوخ کے ترجمہ میں صحیح الاسناد ہے، غریب المتن ہے۔ اس موضوع پر امیرالمومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے دو حدیثیں مروی ہیں، ان دونوں حدیثوں کو محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اپنے آباء سے روایت کرنے

میں منفرد ہیں۔ان میں سے پہلی حدیث یہ ہے۔

7692 – فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْبَصْرِيُّ، بِمِصْرَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ اَخِيهِ عِيْسَى، عَنْ اَبِيْهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "الْعَاطِسُ يَقُوْلُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَيَقُوْلُ الَّذِى يُشَمِّتُهُ: يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ وَيَرُدُّ عَلَيْهِ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ هٰذَا مِنْ اَوْهَامِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلَى الْفَقِيهِ الْاَنْصَارِيِّ الْقَاضِى رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَوْلَا مَا ظَهَرَ مِنْ هٰذِهِ الْاَوْهَامِ لَمَا نَسَبَهُ اَئِمَّةُ الْحَدِيْثِ اِلٰى سُوْءِ الْحِفْظِ وَبَيَانُ مَا ذَكَرْتُهُ

✧✧ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: چھینکنے والا ''الحمد للہ علی کل حال'' کہے ،اوراس کوجواب دینے والا ''یرحمک اللہ'' کہے،اور چھینکنے والا اس کے جواب میں ''یہدیکم اللہ ویصلح بالکم'' کہے۔

❁❁ یہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فقیہہ انصاری قاضی رحمۃ اللہ علیہ کے اوہام میں سے ہے، اگران کے اوہام میں سے ایسی باتیں ظاہر نہ ہوتیں' ائمہ حدیث ان کوسوء حفظ کی جانب منسوب نہ کرتے۔

7693 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا اَبُوْ الْمُثَنّٰى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى، حَدَّثَنِيْ اَخِي، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُوْلُوا لَهُ: يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ: يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ فَاَمَّا اللَّفْظَةُ الَّتِى اخْتَارَهَا فُقَهَاءُ اَهْلِ الْكُوفَةِ لِلْعَاطِسِ فِى الْجَوَابِ فِى هٰذِهِ التَّحِيَّةِ

✧✧ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب کسی کو چھینک آئے تو وہ کہے'' الحمدللہ علی کل حال'' اور سننے والے جواباً کہیں ''یرحمکم اللہ'' وہ شخص ان کے جواب میں کہے''یہدیکم اللہ ویصلح بالکم''۔

❁❁ فقہائے اہل کوفہ نے چھینکنے والے کا جواب دینے کے لئے ،یہ الفاظ بیان کئے ہیں۔

7694 – فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفٍ الْقَاضِي، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ هَارُوْنَ الْفَقِيهُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمَكِّيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ الرَّازِيُّ، قَالَا: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ، ثَنَا اَبْيَضُ بْنُ اَبَانَ الْقُرَشِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلْيُقَلْ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ لَمْ يَرْفَعْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ غَيْرُ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ تَفَرَّدَ بِرِوَايَتِهِ عَنْهُ جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ وَاَبْيَضُ بْنُ اَبَانَ الْقُرَشِيُّ، وَالصَّحِيحُ فِيهِ رِوَايَةُ الْاِمَامِ الْحَافِظِ الْمُتْقِنِ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی کو چھینک آئے، وہ "الحمدللہ رب العالمین" کہے، اور سننے والا "یرحمک اللہ" کہے۔ چھینکنے والا کہے "یغفر اللہ لنا ولکم"۔

✿✿ اس حدیث کو عبدالرحمن کے ذریعے عبداللہ بن مسعود کے واسطے سے صرف عطاء بن سائب نے مرفوعاً روایت کیا ہے، عطاء بن السائب سے روایت کرنے میں جعفر بن سلیمان الضبعی اور ابیض بن ابان قرشی منفرد ہیں۔ اور اس سلسلے میں صحیح وہ روایت ہے جو حافظ متقن سفیان بن سعید الثوری نے عطاء بن السائب سے نقل کی ہے۔

7695 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبَّاسٍ الرَّمْلِيُّ، ثنا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثنا سُفْيَانُ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَاضِي، ثنا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثنا سُفْيَانُ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِيُّ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، ثنا سُفْيَانُ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثنا اَبُوْ حُذَيْفَةَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: "اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيُقَلْ لَهُ: يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ فَاِذَا قِيلَ لَهُ: يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ هٰذَا الْمَحْفُوظُ مِنْ كَلَامِ عَبْدِ اللّٰهِ اِذَا لَمْ يُسْنِدْهُ مَنْ يُعْتَمَدُ رِوَايَتُهُ

✧✧ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: جب کسی کو چھینک آئے تو وہ "الحمدللہ" کہے، اور سننے والا "یرحمک اللہ" کہے۔ جب سننے والا "یرحمکم اللہ" کہہ دے تو چھینکنے والا کہے "یغفر اللہ لنا ولکم"۔

✿✿ اس کلام کو جب تک کوئی معتمد علیہ راوی مسند نہیں کر دے گا، عبداللہ کا یہ کلام "محفوظ" رہے گا۔

وَاَمَّا حَدِيثُ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ النَّخَعِيِّ فِي هٰذَا الْبَابِ

اس موضوع پر سالم بن عبید اللہ نخعی کی روایت درج ذیل ہے

7696 – فَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثنا اَسِيْدُ بْنُ عَاصِمٍ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْيَانَ، وَاَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَاتِمٍ الْحِيرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّنْعَانِيُّ، بِصَنْعَاءَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جُعْشُمٍ الصَّنْعَانِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاللَّفْظُ لَهُ، اَنْبَا اَبُوْ الْمُثَنَّى،

حدیث: 7696

الجامع للترمذی ' ابواب الادب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء كيف يشمت العاطس ' حديث:2735 ' سنن ابى داود - كتاب الادب ' باب ما جاء فى تشميت العاطس - حديث:4397 ' صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان ' فصل فى تشميت العاطس - ذكر ما يجيب به العاطس من يشمته بما وصفناه ' حديث: 600 ' السنن الكبرى للنسائى - كتاب عمل اليوم والليلة ' ما يقول العاطس إذا شمت - حديث:9709 ' شرح معانى الآثار للطحاوى - كتاب الكراهة ' باب العاطس يشمت , كيف ينبغى ان يرد على من يشمته - حديث:4655 ' مشكل الآثار للطحاوى - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه ' حديث:3376 ' مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار ' حديث سالم بن عبيد - حديث:23243 ' المعجم الكبير للطبرانى - من اسمه سالم ' سالم بن عبيد الاشجعى - حديث:6241

ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُوْرٌ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ رَجُلٍ، آخَرَ قَالَ: كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ، فِي سَفَرٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ ثُمَّ سَاَلَهُ فَقَالَ: لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: مَا اُحِبُّ اَنْ تَذْكُرَ اُمِّي فَقَالَ سَالِمٌ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ فَعَطَسَ رَجُلٌ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ ثُمَّ قَالَ: "اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَوِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَلْيُقَلْ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِي وَلَكُمْ" وَقَدْ تَابَعَ زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ، عَلٰى رِوَايَتِهِ عَنْ مَنْصُوْرٍ،

✧✧ ہلال بن یساف ایک آدمی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: (وہ فرماتے ہیں کہ) ہم سالم بن عبید کے ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ ایک آدمی کو چھینک آ گئی۔ اس نے کہا: السلام علیکم" سالم بن عبید نے کہا"السلام علیک وعلیٰ امک" پھر اس سے پوچھا، اور کہا: شاید کہ تمہیں اس بات سے کوئی پریشانی ہوئی ہے؟ اس نے کہا: تم نے میری ماں کا ذکر کیا، یہ مجھے اچھا نہیں لگا۔ حضرت سالم نے کہا: ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے، ایک آدمی کو چھینک آ گئی، اس نے کہا"السلام علیکم"۔ نبی اکرم ﷺ نے جواباً فرمایا:"السلام علیک وعلیٰ امک" پھر فرمایا: جب کسی کو چھینک آئے تو اس کو چاہئے کہ وہ"الحمد للہ رب العالمین، یا الحمد للہ علی کل حال" کہے، اور سننے والا"یرحمک اللہ" کہے، اور چھینکنے والا"یغفر اللہ لنا ولکم" کہے۔

✿✿ اس حدیث کو منصور سے روایت کرنے میں زائد بن قدامہ نے سفیان الثوری کی متابعت کی ہے۔

7697 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنَ النَّخَعِ قَالَ: كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ، فِي سَفَرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ مِثْلَ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ رَوَاهُ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَلَى الْوَهْمِ فَاَسْقَطَ الرَّجُلَ الْمَجْهُوْلَ النَّخَعِيَّ بَيْنَ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، وَسَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ

✧✧ زائدہ نے منصور سے روایت کیا ہے کہ ہلال بن یساف نے نخع کے ایک آدمی کا یہ بیان نقل کیا ہے (وہ کہتا ہے) ہم سالم بن عبید کے ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ اس کے بعد انہوں نے ثوری کی حدیث کی مثل پوری حدیث بیان کی۔ اور اس حدیث کو جریر نے منصور سے غیر یقینی انداز میں نقل کیا ہے اور ہلال بن یساف اور سالم بن عبید کے درمیان مجہول آدمی کا نام چھوڑ دیا ہے۔ جیسا کہ درج ذیل ہے۔

7698 - حَدَّثَنَا الْاُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِيْدِ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمٍ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَا: اَنْبَاَ جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ، فِي سَفَرٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ سَالِمٌ: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَلْيَقُلْ مَنْ عِنْدَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَلْيَرُدَّ عَلَيْهِمْ: يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ" الْوَهْمُ فِي رِوَايَةِ جَرِيْرٍ هٰذِهِ ظَاهِرٌ فَاِنَّ هِلَالَ بْنَ يَسَافٍ لَمْ يُدْرِكْ سَالِمَ

بْنَ عُبَيْدٍ وَلَمْ يَرَهُ وَبَيْنَهُمَا رَجُلٌ مَجْهُولٌ، فَامَّا اللَّفْظُ الَّذِى وَقَعَ لِبَعْضِ الْفُقَهَاءِ الَّذِى لا يُمَيِّزُ بَيْنَ صَحِيحِ الْاَخْبَارِ وَسَقِيمِهَا فِي اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَاطِسُ اَنْ يَقُولَ لِلْمُشَمِّتِ: يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ فَيُوهَمُ اَنَّ هٰذَا التَّشْمِيتَ لِاَهْلِ الْكِتَابِ دُونَ الْمُسْلِمِينَ "

✧✧ جریر نے منصور سے روایت کیا ہے کہ ہلال بن یساف فرماتے ہیں: ہم حضرت سالم بن عبید کے ہمراہ ایک سفر میں تھے، ایک آدمی کو چھینک آ گئی، اس نے کہا: السلام علیکم۔ حضرت سالم نے جواباً کہا ''السلام علیک وعلیٰ امک'' پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کسی کو چھینک آئے تو وہ ''الحمدللہ'' کہے، اور جو اس کے قریب لوگ ہوں، وہ ''یرحمک اللہ'' کہیں۔ اور چھینکنے والا کہے ''یغفر اللہ لنا ولکم''

✿✿ جریر کی روایت میں وہم بالکل واضح ہے کیونکہ ہلال بن یساف نے حضرت سالم بن عبید کا زمانہ نہیں پایا اور نہ ہلال بن یساف نے ان کو دیکھا ہے۔ اور ان دونوں کے درمیان ایک مجہول روای ہے۔ بعض فقہاء کی روایات میں کچھ ایسے الفاظ وارد ہیں، کہ نبی اکرم ﷺ نے چھینکنے والے کے لئے حکم فرمایا ہے کہ وہ ''یہدیکم اللہ ویصلح بالکم'' کہے۔ یہ الفاظ اخبار صحیحہ اور سقیمہ میں کوئی امتیاز نہیں کرتے۔ اس سے ایک وہم یہ بھی ہوتا ہے کہ یہ الفاظ ''یہدیکم اللہ ویصلح بالکم'' اہل کتاب کی چھینک کا جواب ہے، مسلمان کا نہیں۔ (کیونکہ مسلمان تو پہلے سے ہدایت یافتہ ہوتا ہے)

7699 - فَاَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِي غَرَزَةَ، ثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ، وَقَبِيصَةُ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا حَكِيمُ بْنُ الدَّيْلَمِ، ثَنَا اَبُو بُرْدَةَ، ثَنَا اَبُو مُوسَى، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ الْيَهُودُ يَتَعَاطَسُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُونَ اَنْ يَقُولَ لَهُمْ: يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ، وَكَانَ يَقُولُ لَهُمْ: يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ هٰذَا حَدِيثٌ مُتَّصِلُ الْاِسْنَادِ، وَهٰذَا الْخَبَرُ لَيْسَ بِخِلَافِ الْاَخْبَارِ الْمَاثُورَةِ الصَّحِيحَةِ الْمُتَّفَقِ عَلَيْهَا فِي الْجَامِعَيْنِ الصَّحِيحَيْنِ لِلْاِمَامَيْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ وَمُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ لِاَنَّ مِنَ السُّنَنِ الصَّحِيحَةِ اَنْ يَقُولَ الْمُسْلِمُ لِاَخِيهِ الْعَاطِسِ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَيُجِيبُهُ بِاَنْ يَقُولَ: يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ يَدُلُّ مَا اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقَالَ لِلْمُسْلِمِ اِذَا عَطَسَ: يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ، فَالْمُحْتَجُّ بِذٰلِكَ لَيْسَ بِمُتَمَيِّزٍ بَيْنَ الْعَاطِسِ وَالْمُشَمِّتِ، وَقَدْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ وَلِلْمُسْلِمِينَ بِالْهِدَايَةِ فِي اَخْبَارٍ كَثِيرَةٍ يَطُولُ شَرْحُهَا فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ، وَقَدْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِيلَهُ وَصَفِيَّهُ وَخَتَنَهُ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْ يَسْاَلَ اللّٰهَ الْهِدَايَةَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7699 – سکت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوموسیٰ فرماتے ہیں: یہودی لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر چھینکا کرتے تھے، اس امید پر کہ رسول اللہ ﷺ ان کے لئے ''یرحمکم اللہ'' کہیں۔ جبکہ نبی اکرم ﷺ ان کے لئے کہتے ''یھدیکم اللہ ویصلح بالکم''۔

✿✿ یہ حدیث متصل الاسناد ہے، اور یہ حدیث احادیث ماثورہ صحیحہ متفق علیہا جو کہ بخاری و مسلم میں موجود ہیں ان کے

خلاف نہیں ہے کیونکہ سنن صحیحہ میں سے یہ بھی ہے کہ مسلمان اپنے چھینکنے والے بھائی سے کہے "یرحمک اللہ" اور وہ جواب میں کہے "یہدیکم اللہ ویصلح بالکم" یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کا حکم یہ ہے کہ جب مسلمان کو چھینک آئے تو "یرحمکم اللہ" کہا جائے۔ اس حدیث سے دلیل پکڑنے والا عاطس (چھینکنے والے) اور مشمت (چھینکنے والے کا جواب دینے والے) کے درمیان فرق نہیں کر سکا۔ کیونکہ بہت ساری احادیث سے ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خود اپنے لئے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت کی دعا مانگی ہے، اس مقام پر اگر ان احادیث مبارکہ کی تشریح کی جائے تو بات بہت طویل ہو جائے گی۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے خلیل، اپنے صفی، اپنے داماد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی دعا مانگیں۔

7700 - كَمَا اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، بِمَرْوَ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثنا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، اَنْبَاَ شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ، سَلِ اللّٰهَ الْهُدَى وَالسَّدَادَ وَاذْكُرْ بِالْهُدَى هِدَايَتَكَ الطَّرِيقَ وَبِالسَّدَادِ تَسْدِيدَكَ السَّهْمَ، ثُمَّ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَدَهُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ سَيِّدَ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ بِمِثْلِ مَا اَمَرَ بِهِ اَبَاهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا " حَدِيثُ يَزِيدَ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ فِي دُعَاءِ الْقُنُوتِ الَّذِي عَلَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ اَشْهَرُ مِنْ اَنْ يُذْكَرَ اِسْنَادُهُ وَطُرُقُهُ، رَجَعْنَا اِلَى الْاَخْبَارِ الصَّحِيحَةِ فِي الْاَدَابِ مِمَّا لَمْ يُخَرِّجْهَا الْاِمَامَانِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7700 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ سے ہدایت اور سداد (درستگی) کا سوال کیا کرو اور ہدایت سے مراد سیدھا راستہ ہے اور سداد سے مراد تیروں کو درست کرنا ہے، پھر نبی اکرم ﷺ نے ان کے صاحبزادے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما جو کہ جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں) کو بھی وہی حکم دیا جو ان کے والد محترم کو دیا تھا۔

❁❁ یزید ابن ابی مریم کی ابوالجوزاء کے واسطے سے حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کردہ حدیث اس دعائے قنوت کے بارے میں ہے جو کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو سکھائی تھی، وہ دعا ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے۔ اللّٰھم اھدنی فیمن ھدیت ۔ یہ حدیث اس قدر مشہور ہے کہ اس کی اسناد ذکر کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ اور ہم آداب کے موضوع پر اب ان احادیث کی جانب لوٹتے ہیں جن کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل نہیں کیا۔

7701 - حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ اِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرَى وَهُوَ مُضْطَجِعٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7701 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی آدمی لیٹے ہوئے اپنا ایک پاؤں، دوسرے پر رکھے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7702 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِیُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِیُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِی اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِی اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهَى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7702 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمال الصماء سے منع فرمایا۔ اور اشتمال الصماء یہ ہے کہ آدمی اپنی پشت کے بل لیٹا ہوا ہو اور وہ اسی حالت میں اپنا ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے۔

7703 – حَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ الْبَزَّارُ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِیُّ، ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلٰى اَلْيَةِ يَدِهٖ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَقَالَ: تَقْعُدُ قَعْدَةَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7703 – صحيح

✧✧ عمرو بن الشرید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے، وہ اس وقت اس طرح لیٹے ہوئے تھے کہ انہوں نے اپنی پشت کے پیچھے اپنی ہتھیلیوں سے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان لوگوں کی طرح بیٹھے ہوئے ہو جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7704 – حَدَّثَنِی عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ الْبَزَّارُ، ثَنَا اَبُو الْجَمَاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ التَّنُوخِیُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7704 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے اچھی محفل وہ ہے جس میں گنجائش زیادہ ہو۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7705 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي الْمَوَالِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ، اَنَّ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُوذِنَ بِجَنَازَةٍ فِي قَوْمِهِ فَجَاءَ وَقَدْ اَخَذَ النَّاسُ مَجَالِسَهُمْ فَلَمَّا رَاَوْهُ نَشَزُوا اِلَيْهِ فَجَلَسَ فِي نَاحِيَةٍ وَقَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ الْمَجَالِسِ اَوْسَعُهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7705 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک قوم میں جنازے کا اعلان کیا گیا، پھر جنازہ آ گیا، لوگ اپنی اپنی محفلیں جما کر بیٹھے ہوئے تھے۔ جب انہوں نے جنازہ دیکھا تو وہاں سے ہٹ گئے اور سڑک کے ایک کنارے پر بیٹھ گئے۔ اور کہنے لگے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بہترین مجلس وہ ہے، جس میں زیادہ وسعت ہو۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7706 – حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا مُصَادِفُ بْنُ زِيَادٍ الْمَدِينِيُّ، قَالَ: وَاَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ، يَقُولُ: لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، بِالْمَدِينَةِ فِي شَبَابِهِ وَجَمَالِهِ وَغَضَارَتِهِ، قَالَ: فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ قَدِمْتُ عَلَيْهِ فَاسْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ فَاَذِنَ لِي فَجَعَلْتُ اُحِدُّ النَّظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ لِي: يَا ابْنَ كَعْبٍ مَا لِي اَرَاكَ تُحِدُّ النَّظَرَ؟ قُلْتُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لِمَا اَرَى مِنْ تَغَيُّرِ لَوْنِكَ وَنُحُولِ جِسْمِكَ وَنَفَارِ شَعْرِكَ، فَقَالَ: يَا ابْنَ كَعْبٍ فَكَيْفَ لَوْ رَاَيْتَنِي بَعْدَ ثَلَاثٍ فِي قَبْرِي وَقَدِ انْتَزَعَ النَّمْلُ مُقْلَتِي وَسَالَتَا عَلٰى خَدِّي وَابْتَدَرَ مَنْخَرَايَ وَفَمِي صَدِيدًا لَكُنْتَ لِي اَشَدَّ اِنْكَارًا دَعْ ذَاكَ اَعِدْ عَلَيَّ حَدِيثَ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شَرَفًا وَاِنَّ اَشْرَفَ الْمَجَالِسِ مَا اسْتُقْبِلَ بِهِ الْقِبْلَةَ، وَاِنَّكُمْ تُجَالِسُونَ بَيْنَكُمْ بِالْاَمَانَةِ وَاقْتُلُوا الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ وَاِنْ كُنْتُمْ فِي صَلَاتِكُمْ وَلَا تَسْتُرُوا جُدُرَكُمْ، وَلَا يَنْظُرْ اَحَدٌ مِنْكُمْ فِي كِتَابِ اَخِيهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ، وَلَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ مِنْكُمْ وَرَاءَ نَائِمٍ وَلَا مُحْدِثٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7706 – بطل الحديث

✧✧ محمد بن کعب القرظی فرماتے ہیں: میں حضرت عمر بن عبدالعزیز سے مدینہ منورہ میں ملا، وہ اس وقت خوبصورت نوجوان تھے۔ آپ فرماتے ہیں: جب ان کو خلیفہ بنایا گیا تو میں ان کے پاس گیا، میں نے ان کے پاس جانے کی اجازت مانگی، مجھے اجازت مل گئی، میں ان کو بہت گھور کر دیکھنے لگ گیا، انہوں نے پوچھا: اے ابن کعب! کیا وجہ ہے؟ تم مجھے اس طرح گھور گھور کر کیوں دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: اس لئے کہ اے امیر المومنین! میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کا رنگ بدل چکا ہے، آپ کا

جسم کمزور ہو چکا ہے، اور آپ کے بال بکھرے ہوئے ہیں، انہوں نے کہا: اے ابن کعب ! اس وقت کیفیت کیا ہو گی، جب تم مجھے تین دن کے بعد قبر میں دیکھو گے، چیونٹیاں میری آنکھوں کی پتلیوں کو نکال چکی ہوں گی، اور وہ میرے رخساروں پر بہہ چکی ہوں گی، اور میرا حلق اور منہ پیپ سے بھر گیا ہو گا، تب تو تم اس سے بھی زیادہ مجھ سے نفرت کرو گے۔ تم وہ بات چھوڑ دو، تم مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہوئی حدیث سناؤ، میں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کا ایک ادب ہوتا ہے، اور بیٹھنے کا ادب یہ ہے کہ قبلہ کی جانب رخ کر کے بیٹھا جائے، اور تم اپنے درمیان امانت کے ساتھ بیٹھو۔ اور سانپ اور بچھو کو مار ڈالو، اگرچہ تم نماز پڑھ رہے ہو، اپنی دیواروں پر پردے مت لٹکاؤ، کوئی شخص اپنے بھائی کا خط اس کی اجازت کے بغیر نہ پڑھے۔ کوئی شخص سوئے ہوئے آدمی کے پیچھے اور بے وضو کے پیچھے نماز نہ پڑھے۔

قَالَ: وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى؟ فَقَالَ: مَنْ اَدْخَلَ عَلٰى مُؤْمِنٍ سُرُوْرًا اِمَّا اَنْ اَطْعَمَهُ مِنْ جُوْعٍ وَاِمَّا قَضٰى عَنْهُ دَيْنًا وَاِمَّا يُنَفِّسُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرَبَ الْاٰخِرَةِ، وَمَنْ اَنْظَرَ مُوْسِرًا اَوْ تَجَاوَزَ عَنْ مُعْسِرٍ ظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ، وَمَنْ مَشٰى مَعَ اَخِيْهِ فِيْ نَاحِيَةِ الْقَرْيَةِ لِتَثْبُتِ حَاجَتِهِ ثَبَّتَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدَمَهُ يَوْمَ تَزُوْلُ الْاَقْدَامُ، وَلَاَنْ يَمْشِيَ اَحَدُكُمْ مَعَ اَخِيْهِ فِيْ قَضَاءِ حَاجَتِهِ اَفْضَلُ مِنْ اَنْ يَعْتَكِفَ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا شَهْرَيْنِ - وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ - اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشِرَارِكُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: الَّذِيْ يَنْزِلُ وَحْدَهُ وَيَمْنَعُ رِفْدَهُ وَيَجْلِدُ عَبْدَهُ وَلِهٰذَا الْحَدِيْثِ اِسْنَادٌ آخَرُ بِزِيَادَةِ اَحْرُفٍ فِيْهِ

✧✧ آپ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ سب سے افضل عمل کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا: کسی مومن کو خوشی دینا، چاہے کھانا کھلا کر اس کی بھوک ختم کرے، یا اس کی جانب سے اس کا قرضہ ادا کر کے، یا اس کی کوئی دنیاوی پریشانی دور کرے، اللہ تعالیٰ اس کی آخرت کی پریشانی دور کرے گا۔ جو شخص کسی فراخ دست کو مہلت دے گا یا تنگ دست کا قرضہ معاف کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اس دن سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہو گا۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے ہمراہ چل کر شہر کے کنارے تک جائے گا، اللہ تعالیٰ اس دن اس کو ثابت قدم رکھے گا جس دن لوگوں کے قدم پھسل رہے ہوں گے۔ اور یہ کہ کسی مسلمان کے کام کے لئے اس کے ساتھ جانا میری اس مسجد میں دو ماہ کے اعتکاف سے بہتر ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے شریر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اکیلا رہتا ہو، اپنے عطیات کو روکتا ہو اور اپنے غلام کو مارتا ہو۔ اس حدیث کی اور اسناد بھی ہے اور اس میں کچھ الفاظ کا اضافہ ہے۔

7707 - سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخَلِيْلَ بْنَ اَحْمَدَ الْقَاضِيَ، فِيْ دَارِ الْاَمِيْرِ السَّدِيْدِ اَبِيْ صَالِحٍ مَنْصُوْرِ بْنِ نُوْحٍ بِحَضْرَتِهِ يَصِيْحُ بِرِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ

بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَيْشِيُّ، ثنا اَبُو الْمِقْدَامِ هِشَامُ بْنُ زِيَادٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ، قَالَ: شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَهُوَ اَمِيرٌ عَلَيْنَا بِالْمَدِينَةِ لِلْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ شَابٌّ غَلِيظٌ مُمْتَلِءُ الْجِسْمِ، فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ اَتَيْتُهُ بِخُنَاصِرَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَقَدْ قَاسَى مَا قَاسَى، فَاِذَا هُوَ قَدْ تَغَيَّرَتْ حَالَتُهُ عَمَّا كَانَ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ: وَمَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ اَخِيهِ بِغَيْرِ اِذْنِهِ فَكَاَنَّمَا يَنْظُرُ فِي النَّارِ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَكُونَ اَقْوَى النَّاسِ فَلْيَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَكُونَ اَكْرَمَ النَّاسِ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَكُونَ اَغْنَى النَّاسِ فَلْيَكُنْ بِمَا فِي يَدِ اللّٰهِ اَوْثَقَ مِمَّا فِي يَدِهِ وَقَالَ: اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِنْ هٰذَا؟ قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: مَنْ لَا يُقِيلُ عَثْرَةً وَلَا يَقْبَلُ مَعْذِرَةً وَلَا يَغْفِرُ ذَنْبًا اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِنْ هٰذَا؟ قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ: " مَنْ لَا يُرْجَى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ اِنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ قَامَ فِي بَنِي اِسْرَائِيلَ فَقَالَ: يَا بَنِي اِسْرَائِيلَ لَا تَتَكَلَّمُوا بِالْحِكْمَةِ عِنْدَ الْجَاهِلِ فَتَظْلِمُوهَا وَلَا تَمْنَعُوهَا اَهْلَهَا فَتَظْلِمُوهُمْ وَلَا تَظْلِمُوا ظَالِمًا وَلَا تُكَافِئُوا ظَالِمًا فَيَبْطُلُ فَضْلُكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ، يَا بَنِي اِسْرَائِيلَ الْاَمْرُ ثَلَاثٌ: اَمْرٌ تَبَيَّنَ غَيُّهُ فَاجْتَنِبُوهُ، وَاَمْرٌ اخْتُلِفَ فِيهِ فَرُدُّوهُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ قَدِ اتَّفَقَ هِشَامُ بْنُ زِيَادٍ النَّصْرِيُّ وَمُصَادِفُ بْنُ زِيَادٍ الْمَدِينِيُّ عَلٰى رِوَايَةٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ. وَلَمْ اَسْتَجِزْ اِخْلَاءَ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْهُ فَقَدْ جَمَعَ آدَابًا كَثِيرَةً

✧✧ محمد بن کعب قرظی فرماتے ہیں: میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ ولید بن عبدالملک کی جانب سے مدینہ منورہ پر ہمارے عامل تھے۔ آپ طاقتور، اور مضبوط جسم والے نوجوان تھے، ان کے خلیفہ بننے کے بعد میں ان کے پاس خناصرہ (جو کہ سرزمین حمص کے قریب ہے) میں آیا۔ میں ان کے پاس پہنچا، یہ میرے بارے بہت ساری قیاس آرائیاں کر چکے تھے۔ ان کی حالت پہلے سے بہت تبدیل ہو چکی تھی، اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔ اس میں ان الفاظ کا اضافہ فرمایا: جس نے اپنے بھائی کے خط کی طرف اس کی اجازت کے بغیر دیکھا، گویا کہ اس نے دوزخ کو دیکھا ہے، اور جو شخص سب سے زیادہ طاقتور بننا چاہتا ہے، اس کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کرے، اور جو سب سے زیادہ باعزت ہونا چاہتا ہے، اس کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے۔ اور جو شخص سب سے زیادہ غنی ہونا چاہتا ہے، اس کو چاہئے کہ جو کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے اس پر زیادہ بھروسہ کرے، اور جو کچھ اس کے اپنے ہاتھ میں ہے اس پر کم بھروسہ کرے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے شریر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو فسخ بیع (کے مطالبے پر بیع فسخ) نہیں کرتا۔ اور جو معذرت قبول نہیں کرتا۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ شریر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے بھلائی کی امید نہ کی جاتی ہو اور جس کے شر سے امن نہ ہو۔ بے شک حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام بنی اسرائیل میں کھڑے ہوئے، اور فرمایا: اے بنی اسرائیل! جاہل کے پاس حکمت کی بات مت کرو۔ ورنہ تم ظلم کرو گے،

اوراہل لوگوں سے حکمت کی بات روک کر نہ رکھو ورنہ تم ظلم کرو گے، ظالم پر ظلم مت کرو، اور نہ ظلم کا بدلہ ظلم سے دو، ورنہ تمہارے رب کے ہاں تمہاری قدرومنزلت گر جائے گی، اے بنی اسرائیل اصل باتیں تین ہیں۔ ایک وہ معاملہ جس کی کھوٹ واضح ہو، اس سے بچ کر رہو۔ ایک وہ معاملہ جس میں اختلاف ہو، اس کو اللہ کے سپرد کرو۔

❁❁ یہ حدیث صحیح ہے۔ ہشام بن زیاد نصری اور مصادف بن زیاد المدنی نے محمد بن کعب قرظی سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ واللہ اعلم۔ مجھے اچھا نہیں لگا کہ اس مقام کو اس سے خالی رکھوں اس لئے میں نے بہت سارے آداب جمع کر دیئے ہیں۔

7708 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ الْبَيْرُوتِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ قَيْسٍ الْغِفَارِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَقَالَ: يَا فُلَانُ انْطَلِقْ مَعَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ انْطَلِقْ مَعَ فُلَانٍ حَتَّى بَقِيتُ فِي خَمْسَةٍ اَنَا خَامِسُهُمْ فَقَالَ: قُومُوا مَعِي فَفَعَلْنَا فَدَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَذَلِكَ قَبْلَ اَنْ يَنْزِلَ الْحِجَابُ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ اَطْعِمِينَا فَقَرَّبَتْ حَشِيشَةً ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ اَطْعِمِينَا فَقَرَّبَتْ حَيْسًا مِثْلَ الْقَطَاةِ، ثُمَّ قَالَ: يَا عَائِشَةُ اسْقِينَا فَجَاءَتْ بِعُسٍّ، ثُمَّ قَالَ: اِنْ شِئْتُمْ نِمْتُمْ عِنْدَنَا وَاِنْ شِئْتُمُ انْجَلَيْتُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَنِمْتُمْ فِيهِ فَقَالَ: فَنِمْنَا فِي الْمَسْجِدِ فَاَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ اللَّيْلِ فَاَصَابَنِي نَائِمًا عَلَى بَطْنِي فَرَكَضَنِي بِرِجْلِهِ وَقَالَ: مَا لَكَ وَهَذِهِ النَّوْمَةِ هَذِهِ نَوْمَةٌ يَكْرَهُهَا اللّٰهُ اَوْ يُبْغِضُهَا هَذَا حَدِيثٌ مُخْتَلَفٌ فِي اِسْنَادِهِ عَلَى يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ وَآخِرُهُ اَنَّ الصَّوَابَ قَيْسُ بْنُ طِخْفَةَ الْغِفَارِيُّ " وَشَاهِدُهُ حَدِيثُ اَبِي هُرَيْرَةَ

✦✦ قیس غفاری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ مغرب کے بعد ہم لوگ صفہ میں تھے کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، اور کچھ اصحاب صفہ کو کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ (کھانا کھانے کے لئے) بھیج دیا، ہم پانچ لوگ بچ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: تم لوگ میرے ساتھ چلو، ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چل دیئے، ہم ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، یہ واقعہ پردے کے احکام نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا ہمیں کچھ کھلاؤ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حشیشہ (مخصوص کھانا' جو آٹے کو پکا کر اس میں گوشت یا کھجوریں وغیرہ ڈال کر بنایا جاتا ہے) پیش کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا ہمیں کچھ کھلاؤ، ام المومنین رضی اللہ عنہا نے ایک کبوتر جتنا حیس (ایک قسم کا کھانا جو گھی ستو اور جو سے تیار کیا جاتا ہے) پیش کر دیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا ہمیں کچھ پلاؤ، ام المومنین نے ایک پیالے میں پانی پیش کیا، یہ پینے کے بعد۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: اب تم سونا چاہو تو یہاں سو جاؤ، اور مسجد میں جانا چاہو تو وہاں جا کر سو جاؤ، راوی کہتے ہیں: ہم لوگ مسجد میں آ کر سو گئے، رات کے آخری حصے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، میں پیٹ کے بل الٹا سویا ہوا تھا' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پاؤں کی ٹھوکر مار کر جگایا اور فرمایا: تم اس طرح کیوں سوئے ہوئے

ہو؟ اس انداز میں سونا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔

❁❁ اس حدیث کی اسناد میں یحیٰ بن ابی کثیر پر اختلاف ہے۔ اور نتیجہ یہ ہے کہ قیس بن طخفہ غفاری درست ہیں۔ اور اس کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے جس کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

7709 – حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلٰى بَطْنِهٖ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ: اِنَّهَا ضِجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7709 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسے آدمی کے پاس سے ہوا جو کہ پیٹ کے بل سویا ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں کی ٹھوکر مار کر اس کو جگایا اور فرمایا: اس انداز میں لیٹنا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7710 – حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِیٍّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ عِيَاضٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ بَيْنَ الشَّمْسِ وَالظِّلِّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7710 – صحيح

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوپ اور چھاؤں کے درمیان میں بیٹھنے سے منع فرمایا۔

❁❁ یہ صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7711 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ دَارِمٍ الْحَافِظُ، بِالْكُوْفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ اِسْحَاقَ التَّمِيْمِیُّ، ثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ، ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَآنِی النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا قَاعِدٌ فِی الشَّمْسِ فَقَالَ: تَحَوَّلْ اِلَى الظِّلِّ فَاِنَّهٗ مُبَارَكٌ

حدیث: 7709

الجامع للترمذی ' ابواب الادب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فی كراهية الاضطجاع على البطن ' حديث:2763 'صحيح ابن حبان - كتاب الزينة والتطييب ' باب آداب النوم - ذكر الزجر عن نوم الإنسان على بطنه إذ الله جل وعلا ' حديث:5626 'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الادب ' فی الرجل ينبطح على وجهه - حديث:26137 'مسند احمد بن حنبل ' مسند ابی هريرة رضی الله عنه - حديث: 7681 'شعب الإيمان للبيهقی - فصل فی النوم الذی هو نعمة من نعم الله تعالى فی ' حديث:4525

✧✧ قیس بن ابی حازم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے دیکھا، میں دھوپ میں بیٹھا ہوا تھا۔آپ ﷺ نے فرمایا: سائے میں چلے جاؤ، کیونکہ وہ برکت والا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7712 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ، بِمِصْرَ، ثَنَا اَبُو دَاوُدَ، وَحَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِي وَهُوَ قَاعِدٌ فِي الشَّمْسِ، فَقَالَ: تَحَوَّلْ اِلَى الظِّلِّ فَاِنَّهُ مُبَارَكٌ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَاِنْ اَرْسَلَهُ شُعْبَةُ فَاِنَّ مِنْجَابَ بْنَ الْحَارِثِ وَعَلِيَّ بْنَ مُسْهِرٍ ثِقَتَانِ "

✧✧ قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے میرے والد محترم کو دیکھا ،وہ دھوپ میں بیٹھے ہوئے تھے ، آپ ﷺ نے فرمایا: چھاؤں میں ہو جاؤ، کیونک وہ برکت والی ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اگرچہ شعبہ نے اس میں ارسال کیا ہے۔کیونکہ منجاب بن حارث اور علی بن مسہر ثقہ راوی ہیں۔

7713 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ الْبَزَّارُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا حَامِدُ بْنُ سَهْلٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، مَوْلَى اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ، قَالَ: كُنَّا فِي بَيْتٍ فِي شَهَادَةٍ فَدَخَلَ عَلَيْنَا اَبُو بَكْرَةَ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ عَنْ مَجْلِسِهِ فَقَالَ اَبُو بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَقْعُدُ فِيهِ وَلَا تَمْسَحْ يَدَكَ بِثَوْبِ مَنْ لَا تَمْلِكُ قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى حَدِيثِ الْقِيَامِ وَلَمْ يُخَرِّجَا حَدِيثَ الثَّوْبِ وَهُوَ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7713 - صحيح

✧✧ حضرت سعید بن ابی الحسن فرماتے ہیں: ہم ایک گھر میں گواہی دینے کے لئے موجود تھے ،حضرت ابوبکرہ ہمارے پاس آئے ، مجلس میں سے ایک آدمی ان کی جانب اٹھا، حضرت ابوبکرہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی ، دوسرے کو اٹھا کر اس کی جگہ خود نہ بیٹھے ، اور اپنا ہاتھ اس کپڑے کے ساتھ صاف نہ کریں جو تمہارا نہیں ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے قیام والی بات نقل کی ہے ،اور کپڑے والی بات نقل نہیں کی۔

7714 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ حَاتِمٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثَنَا اَبُو تُمَيْلَةَ، حَدَّثَنِي اَبُو الْمُنِيبِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَتَكِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: " نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَجْلِسَيْنِ وَمَلْبَسَيْنِ: فَاَمَّا

الْـمَـجْلِسَـانِ بَيْـنَ الـظِّـلِّ وَالشَّـمْـسِ وَالْمَجْلِسُ الْاٰخَرُ اَنْ تَحْتَبِىَ فِى ثَوْبٍ يُفْضِى اِلٰى عَوْرَتِكَ، وَالْمَلْبَسَانِ اَحَدُهُمَا اَنْ تُصَلِّىَ فِى ثَوْبٍ وَلَا تُوَشَّحُ بِهِ وَالْاٰخَرُ اَنْ تُصَلِّىَ فِى سَرَاوِيلَ لَيْسَ عَلَيْكَ رِدَاءٌ "

✧✧ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو مجلسوں سے اور ملبوسات سے منع فرمایا۔

دو مجلسیں یہ ہیں۔

○ دھوپ اور چھاؤں کے درمیان بیٹھنا۔

○ ایک چادر میں یوں لپٹ کر بیٹھنا کہ اپنی شرمگاہ پر نظر پڑتی ہو۔

اور دو ملبوسات یہ ہیں۔

○ ایک کپڑے میں یوں نماز پڑھنا کہ کپڑا اپہنا ہوا نہ ہو۔

○ قمیص یا کوئی چادر اوڑھے بغیر صرف شلوار پہن کر نماز پڑھنا۔

7715 – حَـدَّثَـنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا اِسْـرَائِـيلُ، عَـنْ مَيْسَـرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِـىَ الـلّٰـهُ عَـنْهَا قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَشْبَهَ سَمْتًا وَدَلًّا وَهَدْيًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ بِـنْـتِ رَسُوْلِ الـلّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى قِيَامِهَا وَقُعُودِهَا قَالَتْ: وَكَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَـلَيْـهِ وَسَـلَّمَ قَامَ اِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِى مَجْلِسِهِ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَقَبَّلَتْهُ وَاَجْلَسَتْهُ فِى مَجْلِسِهَا

فَـلَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَتْ فَاطِمَةُ، فَاَكَبَّتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَتْ رَاْسَهَا فَبَكَتْ ثُمَّ اَكَبَّتْ عَـلَيْهِ وَرَفَعَتْ رَاْسَهَا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ: اِنِّى كُنْتُ اَظُنُّ اَنَّ هٰذِهِ مِنْ اَعْقَلِ نِسَائِنَا فَاِذَا هِىَ مِنَ النِّسَاءِ فَلَمَّا تُوُفِّىَ قُـلْتُ لَهَا: رَاَيْتُكِ حِينَ اَكْبَبْتِ عَلَى النَّبِيِّ فَرَفَعْتِ رَاْسَكِ فَبَكَيْتِ ثُمَّ اَكْبَبْتِ عَلَيْهِ فَرَفَعْتِ رَاْسَكِ فَضَحِكْتِ مَا حَـمَـلَكِ عَلٰى ذٰلِكَ؟ قَالَتْ: اِنِّى اِذًا لَبَذِرَةٌ اَخْبَرَنِى اَنَّهُ مَيِّتٌ مِنْ وَجَعِهِ هٰذَا فَبَكَيْتُ، ثُمَّ اَخْبَرَنِى اَنِّى اَسْرَعُ اَهْلِ بَيْتِهِ لُحُوقًا بِهِ فَذَاكَ حِينَ ضَحِكْتُ

هٰـذَا حَـدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ الشَّعْبِيِّ،

حدیث: 7715

الجامع للترمذی' ابواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فى فضل فاطمة رضى الله عنها' حديث:3887'سنن ابى داود - كتاب الادب' ابواب النوم - باب ما جاء فى القيام' حديث: 4561' السنن الكبرى للنسائى - كتاب المناقب' مناقب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والانصار - مناقب فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم رضى الله حديث:8098

عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7715 – علي شرط البخاری ومسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے گفتگو، سمجھانے کے انداز اور گفتار میں، فاطمہ سے زیادہ کسی کی حضور ﷺ کے ساتھ مشابہت نہیں دیکھی، اٹھنا، بیٹھنا سب حضور ﷺ جیسا تھا۔ آپ فرماتی ہیں: جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے پاس آتیں تو حضور ﷺ ان کے استقبال کے لئے اٹھ کر کھڑے ہوجاتے، ان کی پیشانی پر بوسہ دیتے اور ان کو اپنے ساتھ بٹھاتے۔ اور جب نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے، تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے استقبال کے لئے کھڑی ہوجاتیں، حضور ﷺ کی پیشانی پر بوسہ دیتیں، اور حضور ﷺ کو اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔

جب نبی اکرم ﷺ مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو سیدہ کائنات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اور حضور ﷺ کے اوپر جھک گئیں، کچھ دیر بعد سر اوپر اٹھایا اور آپ رو پڑیں، اس کے بعد دوبارہ آپ، حضور ﷺ پر جھک گئیں، کچھ دیر بعد سر اوپر اٹھایا اور آپ مسکرا پڑیں، میں نے سوچا: میں تو ان کو سب سے زیادہ عقلمند سمجھتی تھی، لیکن یہ بھی دوسری عورتوں کی طرح نکلی، جب حضور ﷺ کا انتقال ہوگیا تو (بعد میں) میں نے ان سے پوچھا: میں نے تمہیں دیکھا تھا، تم حضور ﷺ پر جھکی، پھر تم نے سر اوپر اٹھایا اور رو پڑی، پھر حضور ﷺ پر جھکی، پھر سر اٹھایا اور مسکرا دی، اس کی وجہ کیا تھی؟ سیدہ کائنات حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے (حضور ﷺ کی صحت کی) نذر مانی ہوئی تھی۔ حضور ﷺ نے مجھے بتایا کہ اس درد میں میری وفات ہوجائے گی، اس لئے میں رو پڑی تھی، پھر حضور ﷺ نے مجھے بتایا کہ پورے گھر میں سب سے پہلے میں اپنے ابا سے ملوں گی، یہ سن کر میں خوش ہوگئی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے شعبی کے ذریعے، مسروق کے واسطے سے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث روایت کی ہے۔

7716 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، بِالرَّيِّ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنَّى الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثَنَا ثُمَامَةُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلَاثًا لِتُعْقَلَ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7716 – أخرجه البخاری سوی قوله لتعقل عنه

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب (کوئی خاص) بات کرتے تو ایک ایک کلمہ تین تین مرتبہ دہراتے، تاکہ لوگ اچھی طرح سمجھ لیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7717 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ، ثَنَا هُشَيْمٌ، اَنْبَاَ مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنِ ابْنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ كَتَبَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَاَ بِنَفْسِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7717 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابن العلاء بن الحضرمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی جانب ایک خط لکھا، اس کا آغاز اپنی ذات سے کیا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7718 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، ثَنَا اَبِيْ، وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، قَالَا: اَنْبَاَ اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ، فَقَالَ: اَتُحْصِي اَسْمَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ كَانَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ، يَعُدُّهَا؟ قَالَ: " نَعَمْ، هِيَ سِتٌّ: مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ وَخَاتَمٌ وَّحَاشِرٌ وَّعَاقِبٌ وَّمَاحٍ، فَاَمَّا حَاشِرٌ فَيُبْعَثُ مَعَ السَّاعَةِ (نَذِيْرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ) (سبأ: 46) ، وَاَمَّا عَاقِبٌ فَاِنَّهُ عُقْبُ الْاَنْبِيَاءِ ، وَاَمَّا مَاحٍ فَاِنَّ اللّٰهَ مَاحٍ بِهٖ سَيِّئَاتِ مَنِ اتَّبَعَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7718 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ نافع بن جبیر کے بارے میں مروی ہے کہ وہ عبدالملک بن مروان کے پاس گئے، عبدالملک بن مروان نے کہا: کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ کے وہ اسمائے گرامی یاد ہیں جو جبیر بن مطعم کو یاد ہوا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ وہ ۶ اسماء ہیں۔ محمد، احمد، خاتم، حاشر، عاقب، اور ماحی۔ حضور ﷺ کے نام نامی ''حاشر'' کا ظہور قیامت کے دن ہوگا حضور ﷺ کو قیامت میں اٹھایا جائے گا۔ قران کریم میں ہے

نَذِيْرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ (سبأ: 46)

اور عاقب کا مطلب ہے کہ آپ ﷺ تمام انبیاء کے بعد تشریف لائے۔ اور ماحی کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کے طفیل ان کے متبعین کے گناہوں کو مٹا دے گا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7719 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، وَعَلِيُّ بْنُ الصَّقْرِ السُّكَّرِيُّ، قَالُوْا: ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ زِيَادٍ سَبَلَانَ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ،

بِالْمَدِينَةِ، وَاَخُوهُ عَبْدُ اللّٰهِ بِمَكَّةَ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَاَرْبَعِينَ وَمِائَةٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7719 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ نام ''عبداللہ، اورعبدالرحمٰن'' پسند ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کونقل نہیں کیا۔

7720 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7720 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ''عبداللہ اورعبدالرحمٰن'' نام پسند ہیں۔

7721 – اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ الْحَافِظُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِی طَالِبٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَئِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَاَنْهَيَنَّ اَنْ يُسَمّٰى رَبَاحٌ وَاَفْلَحُ وَنَجِيحٌ وَيَسَارٌ، وَاِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

حديث: 7720

صحیح مسلم - کتاب الآداب' باب النهی عن التكنی بابی القاسم وبيان ما يستحب من الاسماء - حديث:4069'الجامع للترمذی' ابواب الادب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء ما يستحب من الاسماء ' حديث:2833'سنن ابی داود - كتاب الادب' باب فی تغيير الاسماء - حديث:4319'سنن الدارمی - ومن كتاب الاستئذان' باب : ما يستحب من الاسماء - حديث:2649'سنن ابن ماجه - كتاب الادب' باب ما يستحب من الاسماء - حديث:3726'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الادب' ما تستحب من الاسماء - حديث:25378'مسند احمد بن حنبل ' مسند عبد الله بن عمر رضی الله عنهما - حديث:4635'السنن الكبرى للبيهقی - كتاب الضحايا' جماع ابواب العقيقة - باب ما يستحب ان يسمى به' حديث:17958'المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله' ومما اسند عبد الله بن عمر رضی الله عنهما - نافع' حديث:13150

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ . وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا رَوَاهُ عَنِ الثَّوْرِيِّ يَذْكُرُ عُمَرَ فِي اِسْنَادِهِ غَيْرَ اَبِي اَحْمَدَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7721 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو ان شاء اللہ، رباح، افلح، نجیح اور یسار نام رکھنے منع کردوں گا، اور اگر میں زندہ رہا تو ان شاء اللہ یہودیوں کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور میں نہیں جانتا کہ ابواحمد کے سوا کسی دوسرے راوی نے یہ حدیث ثوری سے روایت کرتے ہوئے درمیان میں عمر کا نام لیا ہو۔

7722 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَيَّاشٍ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا سُفْيَانُ، وَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، وَحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا اَبُو حُذَيْفَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَئِنْ عِشْتُ لَاَنْهَيَنَّ اَنْ يُسَمّٰى بَرَكَةُ وَنَافِعٌ وَّيَسَارٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ " رَوَاهُ الْمُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ فِي حَدِيْثِهِ وَلَا اَدْرِي قَالَ: رَافِعًا اَمْ لَا "

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو میں ''برکۃ، نافع، اور یسار'' نام رکھنے سے منع کردوں گا۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال مبارک ہوگیا اور آپ نے ان ناموں سے منع نہیں فرمایا۔

❁❁ اس حدیث کو مومل بن اسماعیل نے بھی روایت کیا ہے لیکن مجھے یہ علم نہیں ہے کہ انہوں نے ''رافعا'' کہا ہے یا نہیں۔

7723 – اَخْبَرَنَا اَبُو الزَّيَّادِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنْبَاَ بِشْرُ بْنُ مُوسٰى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، اَنْبَاَ اَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اَخْنَعَ الْاَسْمَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ تَسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ شَاهَانْ شَاهْ قَالَ سُفْيَانُ: " اِنَّ الْعَجَمَ اِذَا عَظَّمُوا مَلِكَهُمْ

حديث: 7723

صحيح البخارى - كتاب الادب باب ابغض الاسماء إلى الله - حديث: 5860 صحيح مسلم - كتاب الآداب باب تحريم التسمي بملك الاملاك - حديث: 4088 الجامع للترمذى - ابواب الادب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما يكره من الاسماء حديث: 2837 صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة فصل - ذكر الزجر عن ان يسمى المرء نفسه إذا كان فى شيء حديث: 5916 سنن ابى داود - كتاب الادب باب فى تغيير الاسم القبيح - حديث: 4331 مشكل الآثار للطحاوى - باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه حديث: 913 مسند احمد بن حنبل - مسند ابى هريرة رضى الله عنه - حديث: 7168 مسند الحميدى - باب جامع عن ابى هريرة حديث: 1074 الادب المفرد للبخارى - باب ابغض الاسماء إلى الله عز وجل حديث: 846

يَقُوْلُوْنَ شَاهَانْ شَاهُ: اِنَّكَ مَلِكُ الْمُلُوْكِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ لِاَنَّ جَمَاعَةً مِنْ اَصْحَابِ سُفْيَانَ رَوَوْهُ عَنْهُ بِاِسْنَادِهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7723 – قد أخرجاه

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو سب سے ناپسندیدہ نام ''ملک الاملاک، شہنشاہ'' ہے۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں: عجم کی عادت ہے کہ جب وہ اپنے بادشاہوں کی عظمت بیان کرتے ہیں تو ان کو شہنشاہ کہتے ہیں۔ کہتے ہیں: تو ''ملک الملوک'' ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔ کیونکہ سفیان کے شاگردوں کی ایک جماعت نے اس کو ابوالزناد سے اپنی اسناد کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے۔

7724 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ، ثَنَا عَوْفٌ، عَنْ خِلَاسٍ، وَمُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ قَتَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ تَسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ لَا مَلِكَ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7724 – على شرط البخاری ومسلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کا غضب اس شخص پر بہت شدید ہے، جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کیا، اور اللہ تعالیٰ کا غضب اس پر بھی بہت سخت ہے جس نے اپنا نام ''ملک الاملاک'' رکھا، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ملک (یعنی بادشاہ) نہیں ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7725 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِىُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَرْوَانَ الزَّهْرَانِىُّ، ثَنَا عِصَامُ بْنُ بَشِيْرٍ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، قَالَ: اَوْفَدَنِىْ قَوْمِىْ بَنُوْ الْحَارِثِ بْنِ كَعْبٍ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَتَيْتُهُ قَالَ لِىْ: مَرْحَبًا، مَا اسْمُكَ؟ قُلْتُ: كَثِيْرٌ، قَالَ: بَلْ اَنْتَ بَشِيْرٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7725 – صحيح

✧✧ عصام بن بشیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میری قوم بنی الحارث بن کعب نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مجھے بھیجا، جب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مرحبا کہا اور میرا نام پوچھا، میں نے کہا: میرا

نام ''کثیر'' ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلکہ تم ''بشیر'' ہو۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

✿✿ ✧ ✧ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7726 – اَخْبَـرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْـنُ سَعِيدٍ، عَـنْ زَكَـرِيَّـا بْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيعِ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ يَقُوْلُ: لَا يُقْتَلَنَّ قُرَشِيٌّ بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ صَبْرًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ: وَلَمْ يُدْرِكْ اَحَدٌ مِنْ عُصَاةِ قُرَيْشٍ الْاِسْلَامَ غَيْرَ اَبِیْ قَالَ: وَكَانَ اسْمُهُ الْعَاصِ فَسَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطِيعًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7726 – صحيح

عبداللہ بن مطیع بن الاسود اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''آج کے بعد قیامت تک کسی قریشی کو قتل کے لئے بند نہیں کیا جائے گا'' آپ فرماتے ہیں: منکرین قریش میں سے میرے باپ کے سوا کسی نے اسلام نہیں پایا۔ ان کا نام ''العاص'' تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام ''مطیع'' رکھ دیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7727 – حَـدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السَّدُوسِيُّ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِیءٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْـنُ الْـحَـارِثِ بْنِ اَبْزَى الْمَكِّيُّ، حَدَّثَتْنِیْ رَيْطَةُ بِنْتُ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِيْهَا، اَنَّهُ شَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا، فَقَالَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: غُرَابٌ، قَالَ: اسْمُكَ مُسْلِمٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7727 – صحيح

✧ ✧ ریطہ بنت مسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جنگ حنین میں شریک تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ان کا نام پوچھا، انہوں نے کہا: میرا نام ''غراب'' ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا نام ''مسلم'' ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7728 – اَخْبَـرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِی، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِیْ اِيَاسٍ، ثَنَا شُـعْبَةُ، وَاَخْبَـرَنِـیْ اَبُـوْ عُمَرَ بْنُ مَطَرٍ، الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَخْتَرِیُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، ثَنَا اَبِیْ، ثَنَا شُـعْبَةُ، قَـالَ: سَـمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ، يُحَدِّثُ عَنْ خَيْثَمَةَ: اَنَّ جَدَّهُ سَمَّى اَبَاهُ عُزَيْزًا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ

صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7728 – صحيح

✧✧ حضرت خیثمہ فرماتے ہیں: ان کے والد نے ان کا نام''عزیز'' رکھا تھا، رسول اللہ ﷺ کو ان کا نام بتایا گیا تو آپ ﷺ نے ان کا نام''عبدالرحمٰن'' رکھ دیا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7729 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثنا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا بَشِيرُ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ عَمِّهِ اُسَامَةَ بْنِ اَخْدَرِيٍّ، اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي شَقِرَةَ يُقَالُ لَهُ: اَصْرَمُ كَانَ فِي النَّفَرِ الَّذِينَ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ بِغُلَامٍ لَهُ حَبَشِيٍّ اشْتَرَاهُ بِتِلْكَ الْبِلَادِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي اشْتَرَيْتُ هٰذَا فَاَحْبَبْتُ اَنْ تُسَمِّيَهُ وَتَدْعُوَ لَهُ بِالْبَرَكَةِ. قَالَ: مَا اسْمُكَ قَالَ: اَصْرَمُ، قَالَ: اَنْتَ زُرْعَةُ فَمَا تُرِيدُ؟ قَالَ: اسْمَ هٰذَا الْغُلَامِ. قَالَ: فَهُوَ عَاصِمٌ وَّقَبَضَ كَفَّهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7729 – صحيح

✧✧ حضرت اسامہ بن اخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بنی شقرہ کا ایک آدمی جس کا نام''اصرم'' تھا، وہ ان لوگوں میں شامل تھا جو نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آئے، اس نے حضور ﷺ کی خدمت میں اپنا ایک غلام بھی پیش کیا جو اس نے اس علاقے سے خریدا تھا، اس نے بتایا: یا رسول اللہ ﷺ میں نے یہ خریدا ہے، میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کا نام بھی رکھیں اور اس کے لئے برکت کی دعا بھی فرمائیں، حضور ﷺ نے اس سے پوچھا: تیرا نام کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: اصرم۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تم''زرعہ'' ہو، تمہارا کیا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا: اس بچے کا نام۔ حضور ﷺ نے فرمایا: وہ''عاصم'' ہے، اور حضور ﷺ نے اس کا ہاتھ بھی پکڑا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7730 – اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ قُرَيْشٍ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، ثنا اَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا حَمَلُ بْنُ بَشِيرِ بْنِ اَبِي حَدْرَدٍ، حَدَّثَنِي عَمِّي، عَنْ اَبِي حَدْرَدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ يَسُوقُ اِبِلَنَا هٰذِهِ؟ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: اَنَا . فَقَالَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ، قَالَ: اجْلِسْ ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ: اَنَا. فَقَالَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ، قَالَ: اجْلِسْ ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ: اَنَا. فَقَالَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: نَاجِيَةُ قَالَ: اَنْتَ لَهَا فَسُقْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7730 – صحيح

✧✧ حضرت ابوحدرد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہمارے یہ اونٹ کون چرائے گا؟ ایک آدمی نے کہا: میں چراؤں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تیرانام کیا ہے؟ اس نے اپنا نام بتایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ، پھر ایک اورآدمی اٹھا، اس نے کہا: میں چراؤں گا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام پوچھا، اس نے اپنا نام بتایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بھی بٹھادیا، پھر ایک اورآدمی اٹھ کر کھڑاہوااوراس نے خود کو پیش کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام پوچھا، اس نے اپنا نام ''ناجیہ'' بتایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ چرانے کی ذمہ داری اس کے سپرد فرمادی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7731 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَرَشِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: كَانَ اسْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَبْدَ عَمْرٍو فَسَمَّانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 7731 - على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جاہلیت میں میرانام ''عبدعمرو'' تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرانام ''عبدالرحمٰن'' رکھ دیا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7732 - حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا اَبُو مُسْلِمٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، ثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: شِهَابٌ، قَالَ: اَنْتَ هِشَامٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. وَاِذَا الرَّجُلُ هِشَامُ بْنُ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيُّ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 7732 - صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے اس کا نام پوچھا، اس نے اپنا نام ''شہاب'' بتایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تم شہاب نہیں بلکہ) تم ہشام ہو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ جس آدمی سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نام پوچھا تھا وہ ''ہشام بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ'' ہیں۔

7733 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، ثَنَا اَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ رَاشِدٍ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، قَالَ: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا اسْمُكَ؟ قُلْتُ: شِهَابٌ، قَالَ: بَلْ اَنْتَ هِشَامٌ

✧✧ ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام پوچھا، میں نے اپنا نام ''شہاب'' بتایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تم شہاب نہیں ہو) بلکہ تم ہشام ہو۔

7734 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، ثَنَا اَبِيْ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمَّى ابْنَهُ الْاَكْبَرَ بِاسْمِ عَمِّهِ حَمْزَةَ وَسَمَّى حُسَيْنًا بِعَمِّهِ جَعْفَرٍ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: اِنِّي قَدْ اُمِرْتُ اَنْ اُغَيِّرَ اسْمَ هٰذَيْنِ فَقَالَ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ فَسَمَّاهُمَا حَسَنًا وَحُسَيْنًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے اپنے بڑے بیٹے کا نام اپنے چچا حمزہ کے نام پر ''حمزہ'' رکھا تھا اور حضرت حسین کا نام اپنے چچا جعفر کے نام پر ''جعفر'' رکھا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ان دونوں کے نام تبدیل کردوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے نام تبدیل کر کے حسن اور حسین رکھ دیئے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7735 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، وَمَنْصُوْرٍ، وَسُلَيْمَانَ، وَحُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالُوْا. سَمِعْنَا سَالِمَ بْنَ اَبِي الْجَعْدِ، يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: وُلِدَ لِلْاَنْصَارِ وَلَدٌ فَاَرَادُوا اَنْ يُسَمُّوْهُ مُحَمَّدًا فَاَتَوْا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَحْسَنَتِ الْاَنْصَارُ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي فَاِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَقَدِ اتَّفَقَا فِيْهِ عَلٰى حَدِيْثِ جَرِيْرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ بِغَيْرِ هٰذِهِ السِّيَاقَةِ، وَقَدْ جَمَعَ بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ، وَاَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ بَيْنَ الْاَرْبَعَةِ كَمَا جَمَعَ بَيْنَهُمُ النَّضْرُ بْنُ الشُّمَيْلِ "

(ص: 309)

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: انصار کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا، ان لوگوں کا ارادہ تھا کہ اس بچے کا نام ''محمد'' رکھیں، وہ لوگ اس بچے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے آئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار نے بہت اچھا کیا۔ تم میرے نام پر نام تو رکھ لیا کرو، لیکن میری کنیت پر کوئی کنیت نہ رکھے۔ کیونکہ تقسیم کرنے والا صرف مجھے بنا کر بھیجا گیا ہے، اور میں ہی تمہارے درمیان (رزق اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں) تقسیم کرتا ہوں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ امام

بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے جریر کی منصور کے واسطے سے روایت کردہ حدیث نقل کی ہے، اس کی اسناد اور ہے۔ بشر بن عمر زہرانی اور ابوالولید الطیالسی نے شعبہ سے روایت کرنے میں سلیمان، حصین، منصور اور قتادہ چاروں کو جمع کیا ہے جیسا کہ نضر بن شمیل نے چاروں کو جمع کیا ہے۔ جیسا کہ درج ذیل ہے۔

7736 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيُّ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا اَبُوْ الْوَلِيْدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، وَحُصَيْنٍ، وَمَنْصُوْرٍ، وَقَتَادَةَ، سَمِعُوا سَالِمَ بْنَ اَبِي الْجَعْدِ، يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7735 – على شرط البخاری ومسلم

مذکورہ حدیث میں ابوالولید نے شعبہ کے واسطے سے روایت کی ہے، اور شعبہ کے بعد سلیمان، حصین، منصور اور قتادہ سے روایت کی ہے۔ ان سب نے سالم بن ابی الجعد کے واسطے سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سابقہ فرمان جیسا فرمان نقل کیا ہے۔

7737 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، وَاَبُوْ غَسَّانَ قَالَا: ثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ، حَدَّثَنِي مُنْذِرٌ الثَّوْرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبِي، يَقُوْلُ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ اَنْ وُلِدَ لِي بَعْدَكَ وَلَدٌ اُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ وَاُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فَكَانَتْ هٰذِهِ رُخْصَةً لِي

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَعَلَّ مُتَوَهِّمًا يَتَوَهَّمُ اَنَّ الشَّيْخَيْنِ لَمْ يُخَرِّجَاهُ عَنْ فِطْرٍ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ فَاِنَّهُمَا قَدْ قَرَنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخَرَ فِي اِسْنَادٍ وَاحِدٍ. قَدْ ذَكَرَ بَعْضُ اَئِمَّتِنَا فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ بَابًا كَبِيْرًا فِي اِبَاحَةِ دُعَاءِ امْرَاَتِهِ بِاسْمِهَا خِلَافَ قَوْلِ الْعَامَّةِ اَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ وَاَوْرَدَ فِيْهِ اَخْبَارًا كَثِيْرَةً فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشَةُ وَيَا عَائِشُ وَيَا اُمَّ سَلَمَةَ وَتَرَكْتُهَا لِاتِّفَاقِهِمَا عَلٰى اَكْثَرِهَا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7737 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ محمد بن حنفیہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں کہ) میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا کیا خیال ہے؟ اگر آپ کے بعد میرے ہاں بچہ پیدا ہو، میں آپ کے نام پر اس کا نام، اور آپ کی کنیت پر اس کی کنیت رکھ سکتا ہوں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ رخصت فقط میرے لئے تھی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ شاید کہ کسی کو یہ وہم ہو کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے فطر کی روایات نقل نہیں کی۔ یہ وہم درست نہیں ہے۔ کیونکہ شیخین نے ایک اسناد میں ان دونوں کو جمع کیا ہے۔ ہمارے بعض ائمہ نے اس مقام پر اپنی بیوی کو اس کا نام لے کر پکارنے کے جواز

میں ایک باب ذکر کیا ہے اور اس باب میں بہت ساری وہ احادیث ذکر کی ہیں جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ''یا عائشہ'' کہہ کر پکارا ہے۔ جبکہ عام لوگوں کا قول ہے کہ بیوی کو اس کا نام لے کر نہیں پکارنا چاہئے۔

7738 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَلَا تُكَنِّينِي؟ قَالَ: اكْتَنِي بِابْنِكِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ تُكَنَّى اُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7738 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میری کنیت کیوں نہیں رکھتے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے بیٹے عبداللہ بن زبیر کے نام سے کنیت رکھ لو، چنانچہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی کنیت ''ام عبداللہ'' رکھوائی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7739 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لِصُهَيْبٍ: اِنَّكَ لَرَجُلٌ لَوْلَا خِصَالٌ ثَلَاثَةٌ، قَالَ: وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: اكْتَنَيْتَ وَلَيْسَ لَكَ وَلَدٌ، وَانْتَمَيْتَ اِلَى الْعَرَبِ وَاَنْتَ رَجُلٌ مِنَ الرُّومِ، وَفِيكَ سَرَفٌ فِي الطَّعَامِ. قَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اَمَّا قَوْلُكَ: اكْتَنَيْتَ وَلَيْسَ لَكَ وَلَدٌ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنَّانِي اَبَا يَحْيَى، وَاَمَّا قَوْلُكَ: انْتَمَيْتَ اِلَى الْعَرَبِ وَاَنْتَ رَجُلٌ مِنَ الرُّومِ فَاِنِّي رَجُلٌ مِنَ النَّمِرِ بْنِ قَاسِطٍ اسْتُبِيتُ مِنَ الْمَوْصِلِ بَعْدَ اَنْ كُنْتُ غُلَامًا قَدْ عَرَفْتُ اَهْلِي وَنَسَبِي، وَاَمَّا قَوْلُكَ: فِيكَ سَرَفٌ فِي الطَّعَامِ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّ خَيْرَكُمْ مَنْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7739 – صحيح

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے حضرت صہیب رومی سے فرمایا: اگر تمہارے اندر تین عادتیں نہ ہوں تو تم بہت اچھے آدمی ہو، حضرت صہیب نے پوچھا: وہ کون سی عادتیں ہیں؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

○ تم نے کنیت رکھی ہوئی ہے جبکہ تیری تو کوئی اولاد نہیں ہے۔

○ تم اپنے آپ کو عربی کہلاتے ہو جبکہ تم روم کے باشندے ہو۔

○ اور تم کھانے میں اسراف کرتے ہو۔

حضرت صہیب نے کہا: اے امیر المومنین! آپ نے فرمایا ہے کہ میں نے کنیت رکھی ہوئی ہے اور میری کوئی اولاد نہیں ہے اس کا جواب یہ ہے کہ میری کنیت ''ابویحیی'' خود رسول اللہ ﷺ نے رکھی تھی۔

آپ نے فرمایا کہ میں رومی ہوں اور عربی کیوں کہلاتا ہوں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ میرا تعلق نمر بن قاسط سے ہے، موصل سے مجھے قید کرلیا گیا تھا، اس وقت میں بچہ تھا، لیکن میں اپنے خاندان اور نسب کو پہچانتا ہوں۔

○ آپ نے فرمایا کہ میں طعام میں اسراف کرتا ہوں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو کھانا کھلائے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7740 - حَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِي، بِبَغْدَادَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْمِنْهَالِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْبَكْرَاوِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا حَاصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّائِفَ تَدَلَّيْتُ بِبَكْرَةٍ، قَالَ: كَيْفَ صَنَعْتَ؟ قُلْتُ: تَدَلَّيْتُ بِبَكْرَةٍ. فَقَالَ: اَنْتَ اَبُو بَكْرَةَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7740 – صحيح

✧ عبدالعزیز بن ابی بکرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ نے طائف کا محاصرہ کیا تو میں صبح سویرے (طائف کے قلعہ سے اتر کر) حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، نے حضور ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا: میں صبح سویرے قلعہ سے نکل آیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا ''تم ابوبکرہ'' ہو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7741 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، ثَنَا اَبُو غَسَّانَ، ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ وَلَدِكَ اَكْبَرُ؟ قُلْتُ: شُرَيْحٌ، قَالَ: فَاَنْتَ اَبُو شُرَيْحٍ تَفَرَّدَ بِهِ قَيْسٌ، عَنِ الْمِقْدَامِ وَاَنَا ذَاكِرٌ بَعْدَهُ حَدِيثًا تَفَرَّدَ بِهِ مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ وَلَيْسَا مِنْ شَرْطِ هٰذَا الْكِتَابِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7741 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ مقدام بن شریح اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تیرا کونسا بیٹا بڑا ہے؟ میں نے بتایا: شریح۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو ''ابوشریح'' ہے۔

۞۞ اس حدیث کو مقدام سے روایت کرنے میں قیس منفرد ہیں۔ اور میں اس کے بعد وہ حدیث بیان کر رہا ہوں جس کو روایت کرنے میں مجالد بن سعید منفرد ہیں۔ اور یہ دونوں ہی ہماری اس کتاب کے معیار کے راوی نہیں ہیں۔

7742 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلٰى عُمَرَ، فَقَالَ: مَا اسْمُكَ؟ قُلْتُ: مَسْرُوْقٌ، قَالَ: ابْنُ مَنْ؟ قُلْتُ: ابْنُ الْاَجْدَعِ، قَالَ: اَنْتَ مَسْرُوْقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْاَجْدَعَ شَيْطَانٌ قَالَ: وَكَانَ اسْمُهُ فِي الدِّيْوَانِ مَسْرُوْقَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7742 – قيس ومجالد ليسا من شروط كتابنا

✧✧ مسروق کہتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرا نام پوچھا، میں نے کہا: میرا نام ''مسروق'' ہے۔ آپ نے پوچھا: کس کا بیٹا؟ میں نے بتایا: ابن الاجدع کا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو مسروق بن عبدالرحمٰن ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا ہے کہ ''اجدع'' شیطان ہے۔ راوی کہتے ہیں: حکومتی معاملات میں ان کا نام ''مسروق بن عبدالرحمٰن'' تھا۔

7743 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: يَا لَبَّيْكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7743 – عدى بن الفضل تركوه

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو یوں پکارا ''یارسول اللہ ﷺ''۔ حضور ﷺ نے اس کو ''یالبیک'' کہہ کر جواب دیا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7744 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيْهُ بِبُخَارٰى، ثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ، ثَنَا شَيْبَانُ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، ثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ اَنْ يَطَاَ اَحَدٌ عَقِبَهُ وَلٰكِنْ يَمِيْنٌ وَّشِمَالٌ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ کوئی شخص آپ کے بالکل پیچھے چلے، آپ دائیں یا بائیں چلنے کو پسند کرتے تھے۔

7745 – وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ نَصْرٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ، حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ

الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ حَدِيْثُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ

صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7745 – على شرط مسلم

✧✧ سلمان بن مغیرہ نے ثابت سے، انہوں نے عمرو بن شعیب سے، انہوں نے ان کے والد سے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سابقہ فرمان جیسا فرمان نقل کیا ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7746 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرِ بْنِ بَرِّيٍّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْاُمَوِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْ بَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ وَعُمَرُ عَنْ شِمَالِهِ آخِذًا بِاَيْدِيهِمَا، فَقَالَ: هٰكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7746 – سعيد بن مسلمة ضعفوه

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے، اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم اسی طرح قیامت میں اٹھائے جائیں گے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7747 – حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَنْصُوْرٍ الْقَاضِي، ثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو اَحْمَدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الْمُسْتَمْلِيُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَمْشِيَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْاَتَيْنِ

صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو دو عورتوں کے درمیان چلنے سے منع فرمایا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حدیث: 7746

الجامع للترمذی ' ابواب المناقب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب ' حدیث:3687 ' سنن ابن ماجه - المقدمة ' باب فی فضائل اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم - فضل ابی بکر الصدیق رضی الله عنه ' حدیث:98

7748 – مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْبُنَانِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ يَمْشِيَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْبَعِيرَيْنِ يَقُودُهُمَا

صَحِيحُ الْاِسْنَادِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7748 – محمد بن ثابت ضعفه النسائی

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو اونٹوں کو چلاتے ہوئے ان کے درمیان چلنے سے منع فرمایا ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7749 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَتَّابٍ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، ثَنَا شُبَيْلُ بْنُ عَزْرَةَ، قَالَ: انْطَلَقْنَا بِقَتَادَةَ نَقُودُهُ اِلٰى اَنَسٍ، وَنَحْنُ غِلْمَةٌ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ: مَا اَحْسَنَ هٰذَا، ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلَامٍ يُرَغِّبُهُمْ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ قَالَ: فَحَدَّثَنَا يَوْمَئِذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الْعَطَّارِ اِنْ لَمْ يُعْطِكَ مِنْ عِطْرِهِ – اَوْ قَالَ: اِنْ لَمْ تُصِبْ مِنْ عِطْرِهِ – اَصَابَكَ مِنْ رِيحِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7749 – صحيح

✦✦ شبیل بن عزرہ فرماتے ہیں: ہم حضرت قتادہ کو لے کر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اس وقت ہم بچے تھے، ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے، آپ نے فرمایا: یہ کتنا اچھا ہے، پھر طلب علم کی ترغیب دلاتے ہوئے گفتگو شروع فرمائی، اس دن انہوں نے یہ بات بھی بتائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک دوست کی مثال عطار جیسی ہے، کہ اگر وہ تمہیں عطر نہیں دے گا تو اس کے عطر کی خوشبو تو بہرحال تمہیں پہنچ ہی جائے گی۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7750 – حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ الْخُلْدِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْعَلَّافُ، بِمِصْرَ، ثنا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشٰى كَاَنَّهُ يَتَوَكَّاُ قَالَ ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشٰى كَاَنَّهُ يَتَوَكَّاُ قَالَ ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ: وَاَخْبَرَنَا غَيْرُ ابْنِ اَيُّوبَ بِالْحَدِيْثِ فَقَالَ: كَاَنَّهُ يَتَكَفَّاُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7750 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت انس ن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پیدل چلتے تو جھک کر چلتے ،ابن ابی مریم نے ''یحیی بن ایوب کے واسطے سے حمید الطّویل سے روایت کیا ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چلا کرتے تھے تو جھک کر چلتے۔ ابن ابی مریم نے یحییٰ بن ایوب کے علاوہ دیگر محدثین سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اس روایت میں الفاظ ''یتوکا'' کی بجائے ''یتکفا'' ہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7751 - حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا قُرَيْشُ بْنُ اَنَسٍ، ثَنَا اَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهَى اَنْ يُقَدَّ السَّيْرُ بَيْنَ اُصْبُعَيْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 7751 – صحيح

✧✧ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز دو انگلیوں کے درمیان رکھ کر کاٹنے سے منع فرمایا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7752 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مَشَيْنَا قُدَّامَهُ وَتَرَكْنَا خَلْفَهُ لِلْمَلَائِكَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 7752 – قال الذهبى صحيح

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے کاشانہ اقدس سے نکلتے تو ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کافی آگے چلتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے فرشتوں کے لئے کچھ خلاء چھوڑ دیتے تھے۔

7753 - حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَمْشُوا بَيْنَ يَدَيَّ وَلَا خَلْفِي فَاِنَّ هٰذَا مَقَامُ الْمَلَائِكَةِ قَالَ جَابِرٌ: جِئْتُ اَسْعَى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّي شَرَارَةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 7753 – صحيح

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میرے آگے اور پیچھے مت چلا کرو، کیونکہ یہ جگہ فرشتوں کے لئے ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک شرارے کی طرح تیزی سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7754 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الذُّهْلِيُّ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ، قَالَ: رَاٰى حُذَيْفَةُ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنْسَانًا قَاعِدًا وَسْطَ حَلْقَةٍ فَقَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ حَلْقَةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7754 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابومجلز بیان کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا وہ حلقے کے درمیان بیٹھا ہوا تھا، انہوں نے دیکھ کر کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت فرمائی جو حلقہ کے درمیان بیٹھتا ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7755 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، ثَنَا اَبُوْ جَبِيرَةَ بْنُ الضَّحَّاكِ، قَالَ: فِينَا نَزَلَتْ فِي بَنِيْ سَلِمَةَ (وَلَا تَنَابَزُوا بِالْاَلْقَابِ) (الحجرات: 11) قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مِنَّا رَجُلٌ اِلَّا وَلَهُ اسْمَانِ اَوْ ثَلَاثَةٌ قَالَ: فَكَانَ يُدْعَى الرَّجُلُ فَيَقُوْلُوْنَ مَهْ مَهْ اِنَّهُ يَغْضَبُ مِنْ هٰذَا فَنَزَلَتْ: (وَلَا تَنَابَزُوا بِالْاَلْقَابِ) (الحجرات: 11)

صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7755 – صحيح

✧✧ ابوجبیرہ بن ضحاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ آیت

وَلَا تَنَابَزُوا بِالْاَلْقَابِ(الحجرات: 11)

''اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

بنی سلمہ میں ہمارے بارے میں نازل ہوئی، آپ فرماتے ہیں: واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو ہم میں سے ہر شخص کے دو، دو، تین، تین نام تھے، کسی آدمی کو 'مہ مہ' کہہ کر پکارا جاتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے ناراض ہوئے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی۔

وَلَا تَنَابَزُوا بِالْاَلْقَابِ(الحجرات: 11)

''اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7756 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسَى، اَنْبَا اُنَيْسُ بْنُ اَبِيْ يَحْيَى، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَهُوَ مُعَصَّبُ الرَّأْسِ قَالَ: فَاتَّبَعْتُهُ حَتَّى صَعِدَ الْمِنْبَرَ قَالَ: فَقَالَ: اِنِّي السَّاعَةَ لَقَائِمٌ عَلَى الْحَوْضِ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا فَاخْتَارَ الْاٰخِرَةَ فَلَمْ يَفْطِنْ فِي الْقَوْمِ لِذَلِكَ اَحَدٌ اِلَّا اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي بَلْ نَفْدِيكَ بِاَنْفُسِنَا وَاَوْلَادِنَا وَاَمْوَالِنَا وَمَوَالِينَا، قَالَ: ثُمَّ هَبَطَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَمَا رُؤِيَ حَتَّى السَّاعَةِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَالْغَرَضُ فِي اِخْرَاجِهِ فِي هٰذَا الْكِتَابِ اِبَاحَةُ قَوْلِ النَّاسِ بَعْضِهِمْ لِبَعْضٍ نَفْسِي وَمَالِي لَكَ الْفِدَاءُ اَوْ جَعَلْتُ فِدَاكَ اَوْ فَدَيْتُكَ وَمَا يُشْبِهُهُ. وَشَاهِدُ هٰذَا الْحَدِيثِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7756 – علی شرط البخاری ومسلم

✦✦ -حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرض وفات کے دوران اپنے کاشانہ اقدس سے باہر تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سرمبارک پر پٹی بندھی ہوئی تھی، میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چلا آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر شریف پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: میں اس وقت حوض کوثر پر کھڑا ہوا ہوں، پھر فرمایا: اللہ کے ایک بندے پر دنیا اور اس کی زینت پیش کی گئی، اس نے آخرت کو اختیار کرلیا ہے، اس بات کی گہرائی کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی بھی نہ سمجھ سکا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں، ہم آپ پر اپنی جانیں، اپنی اولادیں، اپنے غلام اور اپنا مال فدا کرنے کو تیار ہیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر شریف سے نیچے تشریف لے آئے، اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہری جلوہ قیامت تک کے لئے نگاہوں سے اوجھل ہوگیا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ اس حدیث کو اس کتاب میں درج کرنے کا مقصد یہ ثابت کرنا تھا کہ کسی کو نفسی و مالی لک الفداء (میری جان اور میرا مال آپ پر قربان ہو) کہنا یا ''جعلت فداک'' یا ''فدیتک'' کہنا، یا اس جیسے دیگر جملے کہنا جائز ہے۔ اس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

7757 – مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ حَاتِمٍ الْبَاشَانِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي بُرَيْدَةَ، يَقُولُ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ وَاَبُو مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ يَقْرَاُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: اَنَا بُرَيْدَةُ جَعَلْتُ لَكَ الْفِدَاءَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، قَالَ: لَقَدْ اُعْطِيَ هٰذَا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ

حدیث: 7756

صحیح البخاری - کتاب الصلاۃ' ابواب استقبال القبلۃ - باب الخوخۃ والممر فی المسجد' حدیث:456'صحیح مسلم - کتاب فضائل الصحابۃ رضی اللہ تعالی عنہم' باب من فضائل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ - حدیث:4494'صحیح ابن حبان - کتاب التاریخ' ذکر وصف الخطبۃ التی خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - حدیث:6697'سنن الدارمی - باب فی وفاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم' حدیث:80'الجامع للترمذی' ابواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - باب حدیث:3678'مسند احمد بن حنبل' مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ - حدیث:11659

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ وَمِنْ ذٰلِكَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7757 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں مسجد میں موجود تھا، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی تلاوت کر رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا: اے اللہ کے نبی میں آپ پر قربان ہو جاؤں، میں بریدہ ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو آل داؤد کی مزامیر میں سے حصہ ملا ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7758 – مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ الضَّبِّيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الطَّنَافِسِيُّ، ثنا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نَحْنُ حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوْسًا اِذْ ذَكَرَ الْفِتْنَةَ اَوْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا رَاَيْتَ النَّاسَ قَدْ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَخَفَّتْ اَمَانَاتُهُمْ وَكَانُوْا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَنَامِلِهِ، فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ: كَيْفَ اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ؟ قَالَ: الْزَمْ بَيْتَكَ وَامْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ اَمْرِ نَفْسِكَ وَدَعْ عَنْكَ اَمْرَ الْعَامَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7758 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد حلقہ بنا کر بیٹھے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا ذکر کیا یا شاید آپ کے پاس کسی نے فتنہ کا ذکر کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم دیکھو کہ لوگ وعدہ کی پاسداری نہیں کرتے، اور امانتوں کو ہلکا جانتے ہیں، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو انگلیوں میں ڈال کر اشارہ کر کے فرمایا: اور لوگ یوں ہو جائیں گے۔ میں اٹھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آیا اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے، ان حالات میں، مجھے کیا کرنا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں بیٹھے رہنا، اپنی زبان کو روک کر رکھنا، جو چیز جانتے ہو، اس پر عمل کر لینا، جس چیز کو برا جانتے ہو، اس کو چھوڑ دینا، تم پر اپنا معاملہ سنبھال لینا اور دیگر لوگوں کا معاملہ چھوڑ دینا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7759 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرِو بْنُ السَّمَّاكِ، ثنا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، اَنْبَاَ خَالِدُ الْحَذَّاءُ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ: فَخَذَفَ رَجُلٌ عِنْدَهُ فَقَالَ: اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَخْذِفُ وَاللّٰهِ لَا اُكَلِّمُكَ اَبَدًا

قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِ حَدِيْثِ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ فِي النَّهْيِ عَنِ الْخَذْفِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، وَهُوَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ "

✧✧ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں پھینکنے سے منع فرمایا۔ راوی کہتے ہیں۔ ایک آدمی ان کے ہاں کنکریاں پھینک رہا تھا' آپ نے فرمایا: میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سنا رہا ہوں اور تم کنکریاں پھینک رہے ہو، اللہ کی قسم! میں کبھی بھی تجھ سے کلام نہیں کروں گا۔

❁❁ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عقبہ بن صہبان کے واسطے سے عبداللہ بن مغفل سے روایت کی ہے جس میں انگلیوں سے کنکریاں مارنے سے منع کیا گیا ہے۔لیکن شیخین نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور اس کی مثل حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

7760 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثَنَا حَبِيبُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: خَذَفَ رَجُلٌ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: لَا تَخْذِفْ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْخَذْفِ ثُمَّ رَآهُ ابْنُ عُمَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ: اَنْبَاْتُكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْخَذْفِ، ثُمَّ خَذَفْتَ وَاللّٰهِ لَا اُكَلِّمُكَ اَبَدًا

✧✧ حضرت عمرو بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس کسی نے ''خذف'' (یعنی اس نے اپنی انگلیوں کے ساتھ کنکری ماری) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسامت کرو۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خذف (کنکریاں مارنے) سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔ اس کے بعد ایک مرتبہ پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس آدمی کو خذف (کنکریاں مارتے) ہوئے دیکھا، آپ نے فرمایا: میں نے تجھے بتایا بھی تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل سے منع کیا ہے اس کے باوجود تو نے یہ عمل کیا ہے اب میں تجھ سے کبھی بھی بات نہیں کروں گا۔

7761 – حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، ثَنَا اَبُوْ يُوْنُسَ حَاتِمُ بْنُ اَبِي صَغِيرَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ، عَنْ اُمِّ هَانِئٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ قَوْلَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: (وَتَاْتُوْنَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنْكَرَ) (العنكبوت: 29) مَا كَانَ ذٰلِكَ الْمُنْكَرُ الَّذِي كَانُوا يَاْتُوْنَهُ؟ قَالَ: كَانُوا يَسْخَرُوْنَ بِاَهْلِ الطَّرِيقِ وَيَخْذِفُوْنَهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7761 – صحيح

✧✧ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،

وَتَاْتُوْنَ فِي نَادِيكُمُ الْمُنْكَرَ (العنكبوت:29)

میں کون سے گناہ کی بات کی گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لوگ راہگیروں سے مذاق کرتے تھے اور ان کو کنکریاں مارا

کرتے تھے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7762 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ وَنَهِيقَ الْحَمِيرِ مِنَ اللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَاِنَّهَا تَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَاَقِلُّوا الْخُرُوجَ اِذَا حَدَثَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَبُثُّ فِي لَيْلِهِ مِنْ خَلْقِهِ مَا شَاءَ ، وَاَجِيفُوا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا اُجِيفَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَاَوْكِئُوا الْاَسْقِيَةَ وَغَطُّوا الْجِرَارَ وَاَكْفِئُوا الْاٰنِيَةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7762 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم رات کے وقت کتے کے بھونکنے کی یا گدھے کے چیخنے کی آواز سنو تو "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" پڑھو، کیونکہ یہ مخلوق وہ کچھ دیکھتی ہے جو تم نہیں دیکھ سکتے ، اور رات کے وقت گھر سے کم نکلا کرو، کیونکہ رات کے وقت اللہ تعالیٰ اپنی بہت ساری مخلوق کو پھیلا دیتا ہے، اللہ کا نام لے کر اپنے دروازے بند کر دیا کرو، کیونکہ شیطان ،وہ دروازہ نہیں کھول سکتا جس کو اللہ کا نام لے کر بند کیا گیا ہو، مشکیزے کا منہ باندھ دیا کرو، اور مٹکے کو ڈھانپ دیا کرو، اور برتنوں کو الٹا کر دیا کرو۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7763 - اَخْبَرَنِي اَبُوْ عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْجَزَّارُ، ثَنَا عَلِيٌّ الصَّفَّارُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثَنَا حَجَّاجٌ، ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: احْبِسُوا صِبْيَانَكُمْ حِينَ تَذْهَبُ فَوْعَةُ الْعِشَاءِ فَاِنَّهَا سَاعَةٌ يَخْتَرِقُ فِيهَا الشَّيَاطِينُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7763 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شام کے بعد اپنے بچوں کو باہر نکلنے سے روکا کرو، کیونکہ اس وقت میں شیاطین نکلتے ہیں۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7764 - اَخْبَرَنِي اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَنْطَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِيَّاكَ وَالسَّمَرَ بَعْدَ هَدْاَةِ اللَّيْلِ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ مَا يَاْتِي اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7764 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات گئے تک قصے کہانیاں سنانے سے بچو، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کون کون سی مخلوق کو لاتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7765 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْخُزَاعِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اَبُوْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ مَسَرَّةَ، اَنْبَاَ نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ، اَنَّ نَافِعًا، حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تَبِيتَنَّ النَّارُ فِي بُيُوتِكُمْ فَاِنَّهَا عَدُوٌّ فَمَا كَانَ ابْنُ عُمَرَ، يَرْقُدُ حَتّٰى لَا يَدَعَ فِي الْبَيْتِ نَارًا اِلَّا اَطْفَاهَا وَكَانَ آخِرَ اَهْلِ الْبَيْتِ رُقَادًا كَانَ يُصَلِّي، فَاِذَا فَرَغَ لَمْ يَنَمْ حَتّٰى يُطْفِءَ السِّرَاجَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7765 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آگ کو اپنے گھر میں رات مت گزارنے دو کیونکہ یہ تمہاری دشمن ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی عادت تھی کہ سونے سے پہلے گھر میں آگ بجھا دیا کرتے تھے۔ آپ اپنے گھر میں سب سے آخر میں سویا کرتے تھے، آپ نماز میں مشغول ہوتے تھے، جب نماز سے فارغ ہوتے تو سونے سے پہلے چراغ گل کر دیا کرتے تھے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7766 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ، الْعَدْلُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، اَنْبَاَ عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَّادُ، ثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَتْ فَارَةٌ فَاَخَذَتْ تَجُرُّ الْفَتِيلَةَ فَذَهَبَتِ الْجَارِيَةُ تَزْجُرُهَا، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعِيهَا فَجَاءَتْ بِهَا فَاَلْقَتْهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا فَاَحْرَقَتْ مِنْهَا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوا سُرُجَكُمْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هٰذِهِ عَلٰى هٰذَا فَيُحْرِقُكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7766 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک چوہیا آئی اور چراغ کی بتی لے گئی، گھر کی لونڈی نے اس

چوہیا کو مارنا شروع کردیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو، لونڈی وہ چٹائی رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آئی (یہ وہ چٹائی تھی جس پر حضور ﷺ بیٹھا کرتے تھے) اس میں ایک درہم کے برابر جگہ جل چکی تھی، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب سونے لگو تو چراغ گل کر دیا کرو، کیونکہ شیطان اس طرح کی حرکت کر کے تمہیں جلا سکتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7767 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيُّ، الْعَدْلُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ مِهْرَانَ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُفْيَانَ الْمَدِينِيُّ، حَدَّثَنِيْ بِلَالُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ: اللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7767 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ بلال بن یحییٰ بن طلحہ بن عبیداللہ اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا مانگتے

اللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ

''یا اللہ اس کو ہمارے لئے امن، ایمان، سلامتی اور اسلام والا بنا، میرا اور تیرا رب اللہ ہے''

7768 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَمْطَرَتِ السَّمَاءُ حَسَرَ ثَوْبَهُ عَنْ ظَهْرِهِ حَتّٰى يُصِيبَهُ الْمَطَرُ، فَقِيلَ لَهُ: لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا؟ قَالَ: اِنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7768 – ذا في مسلم

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بارش برستی تو رسول اللہ ﷺ اپنی کمر مبارک سے کپڑا ہٹا دیتے تاکہ پشت مبارک پر بارش کے قطرے پڑیں۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: یارسول اللہ ﷺ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ آپ ﷺ

حدیث: 7767

الجامع للترمذي' ابواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما يقول عند رؤية الهلال' حديث:3456'سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب ما يقال عند رؤية الهلال - حديث:1689'مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند ابي محمد طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه' حديث:1363'مسند عبد بن حميد - مسند طلحة بن عبيد الله بن عثمان بن عمرو بن كعب' حديث:104'البحر الزخار مسند البزار - بقية ما روى يحيى بن طلحة' حديث:848'مسند ابي يعلى الموصلي - مسند طلحة بن عبيد الله' حديث:634

فرماتے: اس لئے کہ یہ اپنے رب کی بارگاہ سے ابھی ابھی آئی ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7769 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا شَرِيكُ بْنُ بَكْرٍ، ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي ثَابِتٌ الزُّرَقِيُّ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَخَذَتِ النَّاسُ رِيحٌ بِطَرِيقِ مَكَّةَ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَاجٌّ فَاشْتَدَّتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِمَنْ حَوْلَهُ: مَا الرِّيحُ؟ لَمْ يُرْجِعُوا اِلَيْهِ شَيْئًا فَبَلَغَنِي الَّذِي سَاَلَ عَنْهُ عُمَرُ فَاسْتَحْثَثْتُ رَاحِلَتِي حَتّٰى اَدْرَكْتُهُ فَقُلْتُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اُخْبِرْتُ اَنَّكَ سَاَلْتَ عَنِ الرِّيحِ وَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الرِّيحُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ تَعَالٰى تَاْتِي بِالرَّحْمَةِ وَتَاْتِي بِالْعَذَابِ فَلَا تَسُبُّوهَا سَلُوا اللّٰهَ خَيْرَهَا وَاسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7769 – صحيح

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مکہ کے راستے میں، لوگوں پر آندھی آگئی، اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سفر حج پر تھے، آندھی بہت سخت ہوگئی، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ آندھی کیسی ہے؟ لیکن کسی نے بھی کوئی خاطر خواہ جواب نہ دیا، (حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں) حضرت عمر نے آندھی کے بارے میں جو بات پوچھی تھی، اس کی اطلاع مجھ تک بھی پہنچی، میں نے اپنی سواری کو تیز کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گیا، میں نے ان سے کہا: اے امیر المومنین! مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ نے "ریح" (ہوا) کے بارے میں پوچھا ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "ریح (ہوا) اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی لے کر آتی ہے اور یہ عذاب بھی لاتی ہے۔ اس لئے اس کو گالی مت دو، بلکہ اس کی بھلائی مانگو اور اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7770 – اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، ثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، رَفَعَهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنَّهُ كَانَ اِذَا اشْتَدَّتِ الرِّيحُ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ لَقْحًا لَا عَقِيمًا

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7770 – على شرط البخاري ومسلم

✦✦ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جب ہوا بہت تیز چلتی (یعنی جب آندھی آتی) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے

اَللّٰهُمَّ لَقْحًا لَا عَقِيمًا

اے اللہ، اسے ہمارے لئے فائدہ مند بنا، نقصان دہ نہ بنا۔

❀❀ یہ اسناد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7771 – حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا عَفَّانُ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ: لَقَدْ أَخْلَفَكَ اللّٰهُ – وَرُبَّمَا قَالَ حَمَّادٌ: أَعْقَبَكَ اللّٰهُ – مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءَ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ الْأَوَّلِ قَالَ: فَتَمَعَّرَ وَجْهُهُ تَمَعُّرًا مَا كُنْتُ أُرَاهُ إِلَّا عِنْدَ نُزُولِ الْوَحْيِ وَإِذَا رَأَى مَخِيلَةَ الرَّعْدِ وَالْبَرْقِ حَتَّى يَعْلَمَ أَرَحْمَةٌ هِيَ أَمْ عَذَابٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7771 – علی شرط مسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اکثر یاد کیا کرتے تھے میں نے کہا: قریش کی ایک بوڑھی خاتون کے وفات پانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک خوبصورت دوشیزہ سے نوازا ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر ناراضگی کے آثار نمودار ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت نزول وحی کے وقت ہوا کرتی تھی، یا اس وقت ہوتی تھی جب رعد و باراں ہوتی، جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم نہ ہو جاتا کہ یہ رعد اور برسات رحمت کی ہے یا عذاب کی ہے اس وقت تک آپ کی کیفیت بدستور وہی رہتی۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7772 – حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا عَفَّانُ، ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، ثَنَا أَبُو مَطَرٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ وَالصَّوَاعِقَ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7772 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بادلوں کی گرج اور کڑک سنتے تو یہ دعا مانگتے

اللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ

''اے اللہ! تو ہمیں اپنے غضب کے ساتھ ہلاک نہ فرمائی، اور نہ تو ہمیں اپنے عذاب کے ساتھ ہلاک فرما۔ اس سے پہلے ہی ہمیں عافیت عطا فرما۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7773 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: تَعَشَّيْنَا مَعَ اَبِي قَتَادَةَ، فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا فَانْقَضَّ نَجْمٌ فَاَتْبَعْنَا اَبْصَارَنَا فَنَهَانَا، وَقَالَ: لَا تُتْبِعُوا اَبْصَارَكُمْ فَاِنَّا كُنَّا نُنْهَى عَنْ ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7773 - علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابن سیرین کہتے ہیں: ہم نے اپنے گھر کی چھت پر حضرت ابوقتادہ کے ہمراہ رات کا کھانا کھایا، ایک ستارہ ٹوٹا، ہم اس کو دیکھنے لگے، حضرت ابوقتادہ نے ہمیں اس کی جانب دیکھنے سے منع فرمادیا اور فرمایا: تم اس کو مت دیکھو، کیونکہ ہمیں اس سے منع کیا گیا ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7774 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي اَبُو هَانِئٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَاَصْحَابُهُ مَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَتَاْذَنُ لِي فِي اَنْ اَتَقَدَّمَ اِلَيْكَ عَلٰى طِيبَةِ نَفْسٍ؟ قَالَ: نَعَمْ فَاقْتَرَبَ مُعَاذٌ اِلَيْهِ فَسَارَا جَمِيعًا، فَقَالَ مُعَاذٌ: بِاَبِي اَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَنْ يَجْعَلَ يَوْمَنَا قَبْلَ يَوْمِكَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ شَيْءٌ وَلَا نَرَى شَيْئًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَاَيُّ الْاَعْمَالِ نَعْمَلُهَا بَعْدَكَ؟ فَصَمَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَ الشَّيْءُ الْجِهَادُ، وَالَّذِي بِالنَّاسِ اَمْلَكُ مِنْ ذٰلِكَ فَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ قَالَ: نِعْمَ الشَّيْءُ الصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ فَذَكَرَ مُعَاذٌ كُلَّ خَيْرٍ يَعْمَلُهُ ابْنُ آدَمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَعَادَ بِالنَّاسِ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: فَمَاذَا بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي عَادَ بِالنَّاسِ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: فَاَشَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى فِيهِ قَالَ: الصَّمْتُ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ قَالَ: وَهَلْ نُؤَاخَذُ بِمَا تَكَلَّمَتْ بِهِ اَلْسِنَتُنَا؟ قَالَ: فَضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخِذَ مُعَاذٍ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ - اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُولَ لَهُ مِنْ ذٰلِكَ - وَهَلْ يُكَبُّ النَّاسَ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ فِي جَهَنَّمَ اِلَّا مَا نَطَقَتْ بِهِ اَلْسِنَتُهُمْ فَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَسْكُتْ عَنْ شَرٍّ، قُولُوا خَيْرًا تَغْنَمُوا وَاسْكُتُوا عَنْ شَرٍّ تَسْلَمُوا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَالْغَرَضُ فِي اِخْرَاجِهِ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ اِبَاحَةُ دُعَاءِ الْمُتَعَلِّمِ لِعَالِمِهِ الَّذِي يَقْتَبِسُ مِنْهُ اَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ مَنِيَّتَهُ قَبْلَ عَالِمِهِ، فَاِنِّي قَدَّمْتُ قَبْلَ هٰذَا اَخْبَارًا صَحِيحَةً فِي اِبَاحَةِ قَوْلِ النَّاسِ: جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاكَ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7774 - علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوکر اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ باہر نکلے، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ دل کی خوشی سے مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں آپ کے قریب آجاؤں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ حضرت معاذ نبی اکرم ﷺ کے قریب آگئے، پورا راستہ حضرت معاذ، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ چلے، اس دوران حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں، کاش اللہ تعالیٰ ہمارا (وفات کا) دن آپ کے (وفات کے) دن سے پہلے کردے (یعنی کاش ایسا ہوجائے کہ آپ سے پہلے ہمیں وفات ملے)۔ یارسول اللہ کچھ چیزیں ایسی ہیں جو آپ دیکھ رہے ہیں اور وہ ہماری نگاہوں سے اوجھل ہیں، یارسول اللہ ﷺ ہم آپ کے بعد کیا عمل کریں؟ حضور ﷺ کچھ دیر خاموش رہے، (حضرت معاذ نے) عرض کی: جہاد فی سبیل اللہ' حضور ﷺ نے فرمایا: جہاد بہت اچھی چیز ہے، لیکن لوگوں کو جس چیز کی زیادہ ضرورت ہے وہ اس سے بھی اہم ہے (حضرت معاذ نے کہا:) روزہ اور صدقہ، آپ ﷺ نے فرمایا: روزہ اور صدقہ بھی بہت اچھی چیز ہے۔ اس کے بعد حضرت معاذ نے ان تمام نیک اعمال کا ذکر کیا جو انسان کرتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس سے بھی اچھی چیز کی لوگوں کی عادت بناؤ۔ حضرت معاذ نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ ان تمام چیزوں سے بھی اہم چیز کون سی ہے؟ حضور ﷺ نے ان کے منہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: خاموشی بہتر ہے، ہاں بولنا ہو تو اچھی بات بولو، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ ہماری زبانیں جو کچھ بولتی ہیں، کیا اس پر ہمارا مواخذہ ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے معاذ کی ران پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے معاذ تیری ماں تجھے روئے، یا (شاید اس موقع پر ان کے لئے کوئی اور الفاظ بولے پھر فرمایا) لوگوں کو اوندھے منہ دوزخ میں جو ڈالا جائے گا، وہ ان کی زبانوں کی گفتگو کی وجہ سے ہوگا۔ اس لئے جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اچھی بات کرے اور بری بات سے خاموشی اختیار کرے، اچھی بات کہو، تم فائدے میں رہوگے، اور بری بات سے خاموش رہو، تم شر سے بچے رہوگے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کو اس مقام پر درج کرنے کی وجہ یہ ثابت کرنا ہے کہ اگر طالب علم یہ دعا مانگے کہ اللہ تعالیٰ میرے استاد سے پہلے مجھے وفات عطا کرے تو یہ جائز ہے۔

7775 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَنْهَى اَنْ يُبَاشِرَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَالْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7775 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک بستر میں برہنہ لیٹے ، اور ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک بستر میں برہنہ لیٹے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7776 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، ثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُبَاشِرَ الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ وَالرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَالَ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى: وَاَنَا اَرَى فِيْهِ التَّعْزِيرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى مِنْ اَجَلِّ بَيْتِ الصَّحَابَةِ مِنَ الْاَنْصَارِ وَمُفْتٍ وَفَقِيهٌ بِالْكُوفَةِ اِذْ رَاَى فِيْهِ التَّعْزِيرَ فَفِيْهِ قُدْوَةٌ

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو عورت کے ساتھ اور مرد کو مرد کے ساتھ ایک بستر میں برہنہ لیٹنے سے منع فرمایا۔ ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں "میرا خیال ہے کہ اس میں تعزیر ہے"۔ (یعنی اگر کوئی شخص اس عمل میں مبتلا پایا جائے تو اس کو تعزیراً سزا دی جانی چاہئے) اور محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بزرگ انصاری صحابہ میں سے ہیں، کوفہ کے فقیہہ اور مفتی ہیں۔ اگر انہوں نے اس میں تعزیر سمجھی ہے تو ان کے اس قول کی پیروی کرنی چاہئے۔

7777 – وَقَدْ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُبَاشِرُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَلَا الْمَرْاَةُ الْمَرْاَةَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ فَقَدْ اَجْمَعَا عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 7777 – على شرط البخارى

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد، مرد کے ساتھ اور عورت، عورت کے ساتھ ایک بستر میں برہنہ نہ لیٹے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ اور ان دونوں نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

7778 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ ابْنُ الْجِعَابِيِّ الْقَاضِي، ثَنَا اَبُوْ شُعَيْبٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، وَعَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّقُوا بَيْتًا يُقَالُ لَهُ الْحَمَّامُ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّرَنَ وَيَنْفَعُ الْمَرِيضَ، قَالَ: فَمَنْ دَخَلَهُ فَلْيَسْتَتِرْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 7778 – على شرط مسلم

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اس گھر سے بچو، جس کو حمام کہا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں نہانے سے میل اچھی طرح اتر جاتی ہے اوراس میں مریض کو بھی فائدہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو وہاں جانا چاہے، وہ اپنے ستر کو کھلنے سے بچائے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7779 – حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيُّ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيْلَتَهُ الْحَمَّامَ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ اِلَّا بِمِئْزَرٍ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلٰى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7779 – علی شرط مسلم

✦✦ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ اپنی بیوی کو حمام میں نہ لے جائے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ حمام میں ستر پوشی کئے بغیر داخل نہ ہو، اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے، جس پر شراب پی جاتی ہو۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7780 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ، قَالَ: دَخَلَ نِسْوَةٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ عَلٰى عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكُوْرَةِ الَّتِي تَدْخُلُ نِسَاؤُهَا الْحَمَّامَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ وَضَعَتْ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا فَقَدْ هَتَكَتْ سِتْرَهَا فِيْمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7780 – علی شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت ابوالملیح فرماتے ہیں: کچھ شامی خواتین، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں، ام المومنین رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا: شاید کہ تم اس علاقے سے تعلق رکھنے والی خواتین ہو جو کہ حمام میں جایا کرتی ہیں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو عورت اپنے شوہر کے علاوہ کسی گھر میں اپنے کپڑے اتارتی ہے وہ اپنے اور اپنے اللہ کے درمیان پردے کو فاش کر لیتی ہے۔ اس حدیث کو شعبہ نے منصور سے روایت کیا ہے۔

7781 – اَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ، ثَنَا

شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ، قَالَ: دَخَلَ نِسْوَةٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ عَلٰى عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ: اَنْتُنَّ اللَّاتِي تَدْخُلْنَ الْحَمَّامَاتِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنِ امْرَاَةٍ تَضَعُ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِهَا اِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ فِيمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، مِثْلُ هٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ ابوالملیح فرماتے ہیں: کچھ شامی خواتین، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں، ام المومنین نے فرمایا: تم وہی عورتیں ہو جو حمام میں جا کر نہاتی ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت اپنے گھر کے علاوہ کسی جگہ پر اپنے کپڑے اتارتی ہے، وہ اپنے اللہ کی بارگاہ میں اپنی عزت برباد کر لیتی ہے۔

✿✿ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی جیسا فرمان منقول ہے۔

7782 – حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ اَبِي السَّمْحِ، عَنِ السَّائِبِ، اَنَّ نِسَاءً دَخَلْنَ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَتْهُنَّ مَنْ اَنْتُنَّ؟ قُلْنَ: مِنْ اَهْلِ حِمْصٍ قَالَتْ: مِنْ اَصْحَابِ الْحَمَّامَاتِ؟ قُلْنَ: وَبِهَا بَاْسٌ؟ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ نَزَعَتْ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِهَا خَرَقَ اللّٰهُ عَنْهَا سِتْرَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7782 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت سائب فرماتے ہیں: کچھ خواتین، ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں، ام المومنین نے ان سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ انہوں نے بتایا کہ ہمارا تعلق حمص سے ہے۔ ام المومنین نے فرمایا: وہ عورتیں جو حمام میں جا کر نہاتی ہیں؟ انہوں نے کہا: کیا حمام میں جانے میں کوئی حرج ہے؟ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو عورت اپنے گھر سے باہر اپنے کپڑے اتارتی ہے، اللہ تعالیٰ اس کی پردہ دری فرما دیتا ہے۔

7783 – اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، ثَنَا اَبُو صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ شُرَحْبِيلَ الْقُرَشِيِّ، مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ الْخَطْمِيَّ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ اِلَّا بِمِئْزَرٍ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ مِنْ نِسَائِكُمْ فَلَا تَدْخُلِ الْحَمَّامَاتِ فَرُفِعَ الْحَدِيْثُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَكَتَبَ اِلٰى اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنْ سَلْ مُحَمَّدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاكْتُبْ بِمَا قَالَ . فَفَعَلَ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، اَنْ تُمْنَعَ النِّسَاءُ الْحَمَّامَاتِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَيَعْقُوبُ بْنُ

اِبْرَاهِيمَ، هٰذَا الَّذِي رَوَى عَنْهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ هُوَ اَبُو يُوسُفَ يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ شُرَحْبِيلَ الْقُرَشِيِّ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7783 – صحيح

✧✧ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے'' جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت کرے، اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ اپنے پڑوسی کا احترام کرے، اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے، وہ حمام میں ستر ڈھانپے بغیر حمام میں داخل نہ ہو، اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ حمام میں داخل نہ ہو۔

❁❁ یہ حدیث حضرت عمر بن عبدالعزیز تک پہنچی تو انہوں نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کی جانب خط لکھا کہ وہ محمد بن ثابت سے اس حدیث کے بارے میں پوچھیں، اور وہ جو جواب دیں، اس کی تفصیل مجھے لکھنا، انہوں نے اس حدیث کی تحقیق کر کے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو جوابی مکتوب لکھا۔ چنانچہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے عورتوں کو حمام میں جانے سے منع فرما دیا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور یہ جو یعقوب بن ابراہیم ہیں، یہ وہی ہیں جن سے لیث بن سعد روایت کرتے ہیں، یہ ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم ہیں، یہ عبدالرحمٰن بن جبیر سے اور وہ محمد بن ثابت بن شرحبیل قرشی سے روایت کرتے ہیں۔

7784 – اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، ثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي اُسَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ اَبِي سَوِيَّةَ، اَنَّهُ سَمِعَ سُبَيْعَةَ الْاَسْلَمِيَّةَ، تَقُولُ: دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ نِسْوَةٌ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: مِمَّنْ اَنْتُنَّ؟ فَقُلْنَ: مِنْ اَهْلِ حِمْصٍ. فَقَالَتْ: صَوَاحِبُ الْحَمَّامَاتِ. فَقُلْنَ: نَعَمْ. قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْحَمَّامُ حَرَامٌ عَلَى نِسَاءِ اُمَّتِي

فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ: فَلِي بَنَاتٌ اُمَشِّطُهُنَّ بِهٰذَا الشَّرَابِ، قَالَتْ: بِاَيِّ الشَّرَابِ؟ فَقَالَتِ: الْخَمْرُ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: اَفَكُنْتِ طَيِّبَةَ النَّفْسِ اَنْ تَمْتَشِطِي بِدَمِ خِنْزِيرٍ؟ قَالَتْ: لَا. قَالَتْ: فَاِنَّهُ مِثْلُهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7784 – صحيح

✧✧ حضرت سبیعہ اسلمیہ فرماتی ہیں: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس شام کی کچھ خواتین آئیں، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے بتایا کہ ہمارا تعلق ''حمص'' سے ہے۔ ام المومنین نے فرمایا: تم وہ ہو جو حمام میں جایا کرتی ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حمام میں جانا میری امت کی عورتوں پر حرام کیا ہے۔ ان میں سے ایک عورت نے کہا: میری بیٹیاں ہیں۔ میں اس مشروب کے ساتھ ان کے بالوں کو کنگی کرتی ہوں، ام المومنین رضی اللہ عنہا نے پوچھا: کون سا مشروب؟ اس نے کہا: شراب۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تمہارا دل چاہے گا کہ تم خنزیر کے خون کے ساتھ اپنی بیٹی کے بالوں کو کنگھی کرو؟ اس نے کہا: جی نہیں۔ ام المومنین نے فرمایا: تو شراب میں اور خنزیر کے خون میں کوئی فرق نہیں ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7785 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَا: ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُولًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7785 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے نیام تلوار پکڑنے سے منع فرمایا۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7786 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ، ثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ يَتَعَاطَوْنَ سَيْفًا مَسْلُولًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا اَوَلَيْسَ قَدْ نَهَيْتُ عَنْ هٰذَا اِذَا سَلَّ اَحَدُكُمْ سَيْفًا يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَاَرَادَ اَنْ يُنَاوِلَهُ اَخَاهُ فَلْيُغْمِدْهُ ثُمَّ يُنَاوِلْهُ اِيَّاهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7786 – صحيح

✧✧ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے انہوں نے بغیر نیام کے تلواریں پکڑی ہوئی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اس شخص پر جو ایسا کرے، کیا میں نے تمہیں اس

حدیث: 7785

الجامع للترمذی ' ابواب الفتن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في النهي عن تعاطي السيف مسلولا ' حديث:2140 سنن ابي داود - كتاب الجهاد ' باب في النهي ان يتعاطى السيف مسلولا - حديث:2235 ' صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة ' كتاب الرهن - ذكر الزجر عن ان يشير المسلم إلى اخيه بالسلاح ' حديث: 6031 ' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الادب ' ما نهي عنه الرجل من إظهار السلاح في المسجد وتعاطي السيف - حديث: 25048 ' مسند احمد بن حنبل - ' مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه - حديث:13942 ' مسند الطيالسي - احاديث النساء ' ما اسند جابر بن عبد الله الانصاري - ما روى ابو الزبير عن جابر بن عبد الله ' حديث:1855

سے منع نہیں کیا تھا، کہ جب کوئی شخص تلوار ننگی کر کے اس کو دیکھ رہا ہو، اور وہ اپنی تلوار اپنے بھائی کو دینا چاہے تو اس کو چاہئے کہ اس کو ڈھانپ کر اس کو تھمائے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7787 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَلَمٍ الصَّفَّارُ، بِبَغْدَادَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، ثنا اَبِيْ، قَالَ: سَمِعْتُ مَنْصُوْرَ بْنَ زَاذَانَ، يُحَدِّثُ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِيْ شَبِيْبٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، اَنَّ اَبَاهُ دَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْدُمُهُ قَالَ: فَاَتٰى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ فَضَرَبَنِيْ بِرِجْلِهِ فَقَالَ: اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. وَكَانَ الْقَصْدُ فِيْ ذِكْرِهِ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ اَنَّ الْوَالِدَ لَهُ مُبَاحٌ اَنْ يُخْدِمَ وَلَدَهُ ثُمَّ لِلْمَوْهُوْبِ لَهُ الْخِدْمَةُ اَنْ يَسْتَخْدِمَ مِنْهُ ثُمَّ يُعْرَفُ مِنْ فَضْلِ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ خَدَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَارَ مِنْهُ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ ثُمَّ لَمْ يُفَارِقْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ اِلٰى اَنِ اسْتُشْهِدَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَوْمَ صِفِّيْنَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7787 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت قیس بن سعد بن عبادہ سے مروی ہے کہ ان کے والد نے ان کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا، آپ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے، میں دو رکعتیں پڑھ چکا تھا، حضور ﷺ نے اپنا پاؤں مجھے مارا، اور فرمایا: کیا میں جنت کے دروازوں پر تیری راہنمائی نہ کروں؟ میں نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ، آپ ﷺ نے فرمایا: لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کو اس مقام پر ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ والد کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ اپنے بیٹے سے خدمت لے سکتا ہے، پھر جس کو تحفہ دیا گیا ہے، اس کے لئے بھی جائز ہے کہ وہ اس سے اپنی خدمت بھی کروا سکتا ہے۔ پھر اس میں حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کی یہ فضیلت بھی ثابت ہو رہی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت کی ہے۔ حتیٰ کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے محافظ بن کر رہے۔ پھر یہ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تنگی اور کشادگی میں مسلسل رہے، اور جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حمایت میں لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔

7788 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوْفَةِ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، ثنا اَبُوْ نُعَيْمٍ، وَاَبُوْ غَسَّانَ، قَالَا: ثنا شَرِيْكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ الْغُلَامُ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَعُودُهُ فَقَالَ: يَا غُلَامُ اَسْلِمْ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَنْظُرُ اِلٰى اَبِيهِ فَقَالَ لَهُ اَبُوهُ: قُلْ مَا يَقُولُ لَكَ مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَسْلَمَ فَمَاتَ . فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ: صَلُّوا عَلَيْهِ وَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7788 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک یہودی لڑکا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ وہ لڑکا بیمار ہوگیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، اور فرمایا: اے لڑکے، اسلام قبول کر لے اور لا الہ الا اللہ پڑھ لے، لڑکا اپنے باپ کی جانب دیکھنے لگ گیا، اس کے باپ نے کہا: بیٹا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ تمہیں کہہ رہے ہیں، وہ پڑھ لو، اس نے ''لا الہ الا اللہ'' پڑھا اور فوت ہوگیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: اس کی نماز جنازہ پڑھو، اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

7789 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي، بِمَرْوَ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ، ثَنَا بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ بَشِيرٌ يُبَشِّرُهُ بِظَفَرِ خَيْلٍ لَهُ وَرَاْسُهُ فِي حِجْرِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَامَ فَخَرَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى سَاجِدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ اَنْشَاَ يَسْاَلُ الرَّسُولَ فَحَدَّثَهُ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَهُ مِنْ اَمْرِ الْعَدُوِّ وَكَانَتْ تَلِيهِمْ امْرَاَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلَكَتِ الرِّجَالُ حِينَ اَطَاعَتِ النِّسَاءَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. وَشَاهِدُهُ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7789 – صحيح

✧✧ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے آکر ان کی جماعت کے فتحیاب ہونے کی خوشخبری سنائی، اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود میں سر رکھ کر لیٹے ہوئے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فوراً اٹھ کر کھڑے ہوئے، اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سربسجود ہوگئے، جب آپ نے سجدے سے سر اٹھایا تو اس خوشخبری سنانے والے سے تفصیلات سننے لگے اور وہ دشمن کے معاملات کی تفصیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا رہا تھا، اس میں اس نے یہ بھی بتایا کہ دشمنوں کی جانب سے ان کی سربراہ ایک عورت تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرد ہلاک ہوجاتے ہیں جب وہ عورتوں کی اطاعت کرتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7790 – اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: عَصَمَنِي اللّٰهُ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَلَغَهُ اَنَّ مَلِكَ ذِي يَزَنٍ تُوُفِّيَ فَوَلَّوْا اَمْرَهُمُ امْرَاَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ تَمْلِكُهُمُ امْرَاَة

"هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7790 - علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک چیز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن رکھی تھی اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے بچالیا، واقعہ یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ ذی یزن کا بادشاہ فوت ہوگیا ہے اورانہوں نے امورسلطنت ایک عورت کے سپرد کردیئے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتی جس کی حکمران عورت ہو۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7791 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ اَصْحَابُهُ وَضَنَّ كُلُّ رَجُلٍ بِمَجْلِسِهِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِدَاءَهُ فَاَلْقَاهُ اِلَيْهِ فَتَلَقَّاهُ بِنَحْرِهِ وَوَجْهِهِ فَقَبَّلَهُ وَوَضَعَهُ عَلٰى عَيْنَيْهِ وَقَالَ: اَكْرَمَكَ اللّٰهُ كَمَا اَكْرَمْتَنِيْ، ثُمَّ وَضَعَهُ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَاِذَا اَتَاهُ كَرِيْمُ قَوْمٍ فَلْيُكْرِمْهُ هٰذَا

حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 7791 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے ،اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ،اور ہر شخص مجلس میں اپنی جگہ پر جم کر بیٹھا ہوا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر اس کی طرف پھینکی ،انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک کو چوم کر سینے اور آنکھوں سے لگایا، پھر عرض کی: جیسے آپ نے مجھے عزت بخشی ہے ،اللہ تعالیٰ آپ کو بھی عزت بخشے، پھر حضرت جریر نے وہ چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں پر ڈال دی ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ اوراس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے ،جب اس کے پاس کسی قوم کا باعزت شخص آئے ،اس کو چاہئے کہ وہ اس کو عزت دے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7792 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اَبُو الْمُثَنّٰى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِيْ تَمِيْمَةَ، عَنْ رَدِيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ عَثَرَتْ بِهِ دَابَّتُهُ، فَقَالَ: تَعِسَ الشَّيْطَانُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا تَقُلْ تَعِسَ الشَّيْطَانُ فَاِنَّكَ اِنْ قُلْتَ: تَعِسَ الشَّيْطَانُ تَعَاظَمَ وَقَالَ:

بِقُوَّتِي صَرَعْتُهُ، وَإِذَا قِيلَ: بِسْمِ اللّٰهِ خَنَسَ حَتَّى يَصِيرَ مِثْلَ الذُّبَابِ

" هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَرَدِيفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِى لَمْ يُسَمِّهِ يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ خَالِدٍ سَمَّاهُ غَيْرُهُ: أُسَامَةَ بْنَ مَالِكٍ وَالِدَ اَبِى الْمَلِيحِ بْنِ أُسَامَةَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7792 – صحيح

✧✧ ابوتمیمہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ردیف (پیچھے سواری کرنے والے) کے بارے میں مروی ہے کہ ان کا گھوڑا پھسل گیا انہوں نے کہا: شیطان نے پھسلا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ مت کہو شیطان نے پھسلایا ہے کیونکہ اگر تم یہ کہوگے کہ اس کو شیطان نے پھسلایا ہے، تو اس سے شیطان بڑا ہو جاتا ہے۔ اور کہتا ہے: میں نے اپنی قوت کے ساتھ اس کو پچھاڑ دیا ہے۔ اور جب "بسم اللہ" پڑھ لی جائے تو وہ سکڑ کر مکھی کی مثل ہو جاتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ یزید بن زریع نے خالد سے روایت کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے جس ردیف کا نام ذکر نہیں کیا تھا، دیگر محدثین نے ان کا نام "اسامہ بن مالک" ذکر کیا ہے، وہ ابوالملیح بن اسامہ کے والد ہیں۔

7793 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، ثنا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حُمْرَانَ، ثنا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِىْ تَمِيمَةَ، عَنْ اَبِى الْمَلِيحِ بْنِ أُسَامَةَ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ رَدِيفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَثَرَ بَعِيرُنَا فَقُلْتُ: تَعِسَ الشَّيْطَانُ، فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا تَقُلْ تَعِسَ الشَّيْطَانُ، فَإِنَّهُ يَسْتَعْظِمُ حَتَّى يَكُوْنَ مِثْلَ الْبَيْتِ وَيَقْوَى، وَلَكِنْ قُلْ بِسْمِ اللّٰهِ، فَإِذَا قُلْتَ: بِسْمِ اللّٰهِ تَصَاغَرَ حَتَّى يَصِيرَ مِثْلَ الذُّبَابِ "

✧✧ ابوتمیمہ روایت کرتے ہیں کہ ابوالملیح بن اسامہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا، ہمارا اونٹ گر گیا، میں نے کہا: اس کو شیطان نے گرایا ہے، نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: یہ مت کہو کہ "اس کو شیطان نے گرایا ہے" کیونکہ اس سے وہ بڑا ہو جاتا ہے، اور وہ ایک مکان کی طرح ہو جاتا ہے اور طاقتور ہو جاتا ہے، تم کہو "بسم اللہ" کیونکہ جب تم بسم اللہ کہوگے تو یہ چھوٹا ہوتے ہوتے مکھی جتنا ہو جائے گا۔

7794 – اَخْبَرَنَا الْاُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِيدِ، وَاَبُوْ عَمْرٍو الْحِيرِيُّ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ قُرَيْشٍ، قَالُوْا: ثنا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثنا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِى عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عُمَرَ الْاَيْلِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَشَى لَمْ يَلْتَفِتْ قَالَ

حديث: 7793

سنن ابی داود - كتاب الادب' باب لا يقال خبثت نفسی - حديث: 4351' السنن الكبرى للنسائی - كتاب عمل اليوم والليلة' ما يقول إذا عثرت به دابته - حديث: 10006' مسند احمد بن حنبل - اول مسند البصريين' حديث رديف النبی صلى الله عليه وسلم - حديث: 20102' شعب الإيمان للبيهقی - فصل' حديث: 4949

الْحَاكِمُ: لَا اَعْلَمُ اَحَدًا رَوَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ غَيْرَ عَبْدِ الْجَبَّارِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7794 – عبد الجبار بن عمر تالف

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چلتے تو ادھر اُدھر نہیں دیکھا کرتے تھے۔

✿✿ امام حاکم کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ یہ حدیث محمد بن منکدر سے عبدالجبار کے علاوہ کسی نے روایت کی ہو۔

7795 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْبُخَارِيُّ، ثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَافِظِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُسَمُّوْنَ اَوْلَادَكُمْ مُحَمَّدًا ثُمَّ تَلْعَنُوْنَهُمْ تَفَرَّدَ الْحَكَمُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ ثَابِتٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7795 – الحكم بن عطية وثقه بعضهم وهو لين

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بچوں کا نام "محمد" رکھتے ہو، پھر ان پر لعنت بھی کرتے ہو۔ (ایسامت کیا کرو، جب نام اتنا اچھا رکھتے ہو تو اس نام کا احترام بھی کرو)

عطیہ کے واسطے سے ثابت سے یہ حدیث روایت کرنے میں امام حاکم منفرد ہیں۔

7796 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَطَسَ غَطَّى وَجْهَهُ بِيَدِهِ اَوْ بِثَوْبِهِ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7796 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھینک آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کپڑے یا ہاتھ کے ساتھ اپنا چہرہ ڈھانپ لیتے اور اپنی آواز کو پست رکھتے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7797 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ مِسْعَرٌ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلَى، عَنْ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: نَوْمُ اَوَّلِ النَّهَارِ خُرْقٌ، وَاَوْسَطِهِ خُلُقٌ، وَآخِرِهِ حُمْقٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7797 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دن کے اول میں سونا عقلمندی ہے، درمیان میں سونا مناسب ہے اور دن کے آخری وقت میں سونا بے وقوفی ہے۔

7798 – اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْفَقِيْهُ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ

بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ فِي سَفَرٍ فَقَدِمَ فَتَعَجَّلَ اِلٰى اَهْلِهِ لَيْلًا فَاِذَا شَيْءٌ نَائِمٌ مَعَ امْرَاَتِهِ فَاَخَذَ السَّيْفَ فَقَالَتِ امْرَاَتُهُ هٰذِهِ فُلَانَةُ مَشَّطَتْنِي فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7798 – ذا مرسل

✧✧ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ ایک سفر سے واپس آئے، رات کو اچانک (بن بتائے) اپنے گھر آ گئے، انہوں اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو لیٹے ہوئے پایا، اس کو مارنے کے لئے انہوں نے تلوار نکال لی، ان کی زوجہ کہنے لگی: یہ فلاں خاتون ہے، یہ مجھے کنگھی کرنے آئی تھی۔ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ماجرا سنایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے وقت سفر سے عورتوں کے پاس مت آیا کرو۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمۃ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7799 – حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، وَاَبُو الْحَسَنِ الْعَنَزِيُّ، قَالَا: ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ اَبِي السَّمْحِ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا حَلِيمَ اِلَّا ذُو عَثْرَةٍ، وَلَا حَكِيمَ اِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ آخِرُ كِتَابِ الْاَدَبِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7799 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حقیقت سے آگاہی کے بغیر کوئی حلیم نہیں ہوسکتا اور تجربے کے بغیر کوئی حکیم نہیں ہوسکتا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حدیث: 7799

صحیح ابن حبان - کتاب الإیمان' باب فرض الإیمان - ذکر خبر یدل علی صحة ما تاولنا لهذه الاخبار' حدیث: 193' الجامع للترمذی' ابواب البر والصلة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب ما جاء فی التجارب' حدیث: 2006' مسند احمد بن حنبل - ' مسند ابی سعید الخدری رضی الله عنه - حدیث: 10844' مسند الشهاب القضاعی - لا حلیم إلا ذو عثرة' حدیث: 777' شعب الإیمان للبیهقی - فصل فی فضل العقل الذی هو من النعم العظام التی کرم' حدیث: 4456

كِتَابُ الْاَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ

قسم اور نذر کے متعلق روایات

7800 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانِ الْقَزَّازُ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ، ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ، اَنَّهُ اَتَى عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَهُوَ فِي إِزَارٍ جَرْدٍ، فَطَافَ خَلْفَ الْبَيْتِ قَدِ التَبَبَ بِهِ وَهُوَ اَعْمَى يُقَادُ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قُلْتُ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ. قَالَ: اَخُو بَنِيْ حَارِثَةَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، وَخَتَنُ جُهَيْنَةَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: هَلْ سَمِعْتَ اَبَاكَ يُحَدِّثُ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهُ يُحَدِّثُ بِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لَا اَدْرِي، قَالَ: سَمِعْتَ اَبَاكَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ اِمْرِءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينٍ كَاذِبَةٍ كَانَتْ نُكْتَةً سَوْدَاءَ فِي قَلْبِهِ لَا يُغَيِّرُهَا شَيْءٌ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ " اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ، وَمَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، بِلَفْظِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7800 – صحيح

✧✧ عبداللہ بن ثعلبہ بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عبدالرحمن بن کعب بن مالک کے پاس آئے، اس وقت وہ صرف تہبند باندھے ہوئے تھے، عبداللہ بن ثعلبہ نے گھر کی پچھلی جانب کا چکر لگایا، تو عبدالرحمن بن کعب بن مالک وہاں بیٹھے ہوئے تھے، آپ نابینا تھے، ان کو کوئی دوسرا شخص لے کر آتا تھا۔ میں نے ان کو سلام کیا

انہوں نے پوچھا: یہ کون ہے؟

میں نے کہا: عبداللہ بن ثعلبہ۔

انہوں نے کہا: بنی حارثہ کا بھائی؟

میں نے کہا: جی ہاں۔

انہوں نے کہا: اور جہینہ کا داماد؟

میں نے کہا: جی ہاں۔

انہوں نے کہا: تم نے اپنے والد کو رسول اللہ ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟

میں نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔

انہوں نے کہا: میں نے تمہارے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیا لیا، اس کی وجہ سے اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگ جائے گا، جو کہ قیامت تک مٹ نہیں سکے گا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اعمش اور منصور کی حدیث ابووائل کے واسطے سے عبداللہ سے انہی الفاظ کے ہمراہ نقل کی ہے۔

7801 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ عِيَاضًا اَبَا خَالِدٍ، يَقُوْلُ: رَاَيْتُ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ عِنْدَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، فَقَالَ مَعْقِلٌ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 7801 - صحيح

✧✧ ابوخالد عیاض فرماتے ہیں: میں نے دو آدمیوں کو حضرت معقل بن یسار کے پاس جھگڑتے ہوئے دیکھا۔ حضرت معقل نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے کسی کا مال ہتھیانے کے لئے جھوٹی قسم کھائی، وہ جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوگا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7802 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اِدْرِيسَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِينَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ مَصْبُورَةٍ كَاذِبَةٍ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 7802 - على شرط البخاری ومسلم

حديث: 7801

السنن الكبرى للنسائي - كتاب القضاء ' من اقتطع مال امرء مسلم بيمينه - حديث:5835 'مسند احمد بن حنبل - اول مسند البصريين ' حديث معقل بن يسار - حديث:19827 'مسند الطيالسي - وما اسند عن معقل بن يسار ' حديث:964 'مسند عبد بن حميد - معقل بن يسار رضي الله عنه ' حديث:405 'مسند الروياني - حديث معقل بن يسار ' حديث:1284 'المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم ' ما اسند معقل بن يسار - عياض ابو خالد البجلي ' حديث:17324

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے جھوٹی قسم اٹھائی اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7803 – حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا اَبُوْ سَعِیدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْقُهُنْدُزِیُّ، ثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی، وَعَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، قَالَا: ثَنَا سَعِیدُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا اِسْمَاعِیلُ بْنُ اُمَیَّةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءِ بْنِ اَبِی الْخُوَارِ، عَنْ عُبَیْدِ بْنِ جُرَیْجٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْبَرْصَاءِ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْحَجِّ بَیْنَ الْجَمْرَتَیْنِ وَهُوَ یَقُوْلُ: مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ اَخِیهِ الْمُسْلِمِ بِیَمِینٍ فَاجِرَةٍ فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، لِیُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا

هٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّیَاقَةِ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)7803 – صحیح

✧✧ حضرت حارث بن برصاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے حج کے موقع پر دو جمروں کے درمیان تھے، وہاں پر آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے جھوٹی قسم کھا کر اپنے مسلمان بھائی کا مال ہتھیالیا، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔ اور جو لوگ میری یہ بات سن رہے ہیں، ان کو چاہیے کہ وہ یہ بات ان لوگوں تک پہنچادیں جو آج یہاں موجود نہیں ہیں۔ یہ بات حضور ﷺ نے دو یا تین مرتبہ کہی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7804 – حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِیمُ بْنُ اِسْمَاعِیلَ الْقَارِءُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِیدٍ الدَّارِمِیُّ، ثَنَا سَعِیدُ بْنُ اَبِی مَرْیَمَ، اَنْبَا نَافِعُ بْنُ یَزِیدَ الْمِصْرِیُّ، حَدَّثَنِی اَبُوْ سُفْیَانَ بْنُ جَابِرِ بْنِ عَتِیكٍ، عَنْ اَبِیهِ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَنِ اقْتَطَعَ مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِیَمِینِهٖ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ وَاَدْخَلَهُ النَّارَ قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَاِنْ كَانَ شَیْئًا یَسِیرًا؟ قَالَ: وَاِنْ كَانَ سِوَاكًا، وَاِنْ كَانَ سِوَاكًا

هٰذَا حَدِیثٌ صَحِیحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّیَاقَةِ"

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)7804 – صحیح

✧✧ حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم کھا کر ہتھیالیا، اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دیتا ہے اور اس کو دوزخ میں داخل فرمائے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7805 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِیلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِیهُ بِالرَّیِّ، ثَنَا سَعِیدُ بْنُ یَزِیدَ، عَنْ عَطِیَّةَ، ثَنَا وَكِیعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْجَنَدِیُّ، عَنْ كُرْدُوسٍ الثَّعْلَبِیِّ، عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَیْسٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ، قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ فَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ اَجْذَمُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7805 – صحيح

✧✧ حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیا لے گا، وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس حال میں پیش کیا جائے گا کہ وہ کوہڑی ہوگا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس زیادتی کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7806 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، اَنَّهُ خَاصَمَ رَجُلًا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَرْضٍ فَجَعَلَ الْيَمِينَ عَلٰى اَحَدِهِمَا، فَقَالَ الْاٰخَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنْ حَلَفَ دَفَعْتُ اِلَيْهِ اَرْضِي. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتْرُكْهُ فَاِنَّهُ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينِ صَبْرٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ مُجْتَمِعٌ عَلَيْهِ غَضَبًا عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ اَوْ عَاقَبَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7806 – صحيح

✧✧ حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی اپنا زمین کا ایک جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے آیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک فریق سے کہا کہ تم قسم کھاؤ، دوسرے نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر یہ شخص قسم دے دے، تو میں اپنی زمین اس کو دے دوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو، (اور تم اس کو زمین ویسے ہی دے دو، کیونکہ) جو شخص قسم کے ذریعے کسی مسلمان بھائی کا مال اس سے لیتا ہے، قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر بہت زیادہ ناراض ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دے، یا اس کو سزا دے دے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7807 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، اَنْبَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: كَانَ بَيْنَ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، وَبَيْنَ ابْنَةِ اَرْوَى خُصُومَةٌ، فَقَالَ مَرْوَانُ: اَصْلِحُوا بَيْنَ هٰذَيْنِ، فَقُلْنَا لَهُ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى قُلْنَا اَنْصَفَ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ، فَقَالَ: اَتُرَوْنِي اَنْتَقِصُهَا مِنْ حَقِّهَا شَيْئًا، وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنِ اقْتَطَعَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ طُوِّقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِينَ، وَمَنِ اقْتَطَعَ مَالًا بِيَمِينِهِ فَلَا بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّیَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7807 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سعید بن زید اور اروی کی بیٹی کے درمیان کوئی جھگڑا تھا، مروان نے کہا: ان دونوں کے درمیان صلح کروادو، ہم نے ان میں مذاکرات کرانے کی کوشش کی۔ اور ہم نے کہا: آدھا حق اس عورت کو دے دو، سعید بن زید نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے کہ میں اس کے حق میں کچھ کمی کر دوں گا؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے ایک بالشت زمین ناحق لی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سات زمینیں طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈال دے گا۔ اور جس نے قسم کھا کر کسی کا حق مارا، اس میں برکت نہیں ہوگی۔ اور جو شخص کسی قوم کی اجازت کے بغیر ان کا حکمران بن جائے، اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7808 – اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَیْنِ الْقَاضِی، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ اُسَامَةَ، ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْاَنْصَارِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَیْسٍ الْجُهَنِیِّ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنْ اَکْبَرِ الْکَبَائِرِ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللّٰهِ یَمِیْنَ صَبْرٍ فَاَدْخَلَ فِیْهَا مِثْلَ جَنَاحِ الْبَعُوْضَةِ اِلَّا جَعَلَهَا اللّٰهُ نُکْتَةً فِیْ قَلْبِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7808 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بڑے کبیرہ گناہوں میں سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، اور جھوٹی قسم اٹھانا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی سچی قسم اٹھائے اور اس میں مچھر کے پر کے برابر جھوٹ شامل کر دے، اللہ تعالیٰ اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگا دے گا، جو کہ قیامت تک ختم نہیں ہوگا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7809 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، قَالَا: ثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنِیْ اَبُو التَّیَّاحِ، عَنْ اَبِی الْعَالِیَةِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: کُنَّا نَعُدُّ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَیْسَ لَهٗ کَفَّارَةٌ الْیَمِیْنَ الْغَمُوْسَ قِیْلَ: وَمَا الْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ؟ قَالَ: الرَّجُلُ یَقْتَطِعُ بِیَمِیْنِهٖ مَالَ الرَّجُلِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ فَقَدِ اتَّفَقَا عَلٰی سَنَدِ قَوْلِ الصَّحَابِیِّ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7809 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم اس قسم کو بھی گناہ سمجھتے تھے جس پر کفارہ نہیں ہے یعنی یمین غموس۔ آپ سے کسی نے پوچھا: یمین غموس کیا ہوتی ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی اپنی قسم کی وجہ سے کسی شخص کا مال ہتھیا لے۔(ایسی قسم کو''یمین غموس'' کہتے ہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔اور شیخین ۔قول صحابی کے سند ہونے پر متفق ہیں۔

7810 – حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَ هَاشِمُ بْنُ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِسْطَاسٍ، مَوْلٰى كَثِيْرِ بْنِ الصَّلْتِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِنْبَرِى هٰذَا عَلٰى يَمِيْنٍ آثِمَةٍ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ – اَوْ قَالَ: اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ – وَلَوْ عَلٰى سِوَاكٍ اَخْضَرَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7810 – صحيح

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے اس منبر پر جھوٹی قسم کھائی، وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ بنالے۔اگر چہ وہ سبز مسواک کے بارے میں قسم کھائے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7811 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِسْطَاسٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السَّلَمِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِنْبَرِى هٰذَا عَلٰى يَمِيْنٍ آثِمَةٍ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مرد یا عورت اس منبر کے پاس جھوٹی قسم کھائے، وہ دوزخ کا مستحق ہو گیا۔

7812 – حَدَّثَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَنْطَرِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَزِيْدَ الضَّمْرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، يَقُوْلُ: اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحْلِفُ عَبْدٌ وَّلَا اَمَةٌ عِنْدَ هٰذَا الْمِنْبَرِ عَلٰى يَمِيْنٍ آثِمَةٍ وَلَوْ عَلٰى سِوَاكٍ رَطْبٍ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ فَاِنَّ الْحَسَنَ بْنَ يَزِيْدَ هٰذَا هُوَ اَبُوْ يُوْنُسَ الْقَوِيُّ الْعَابِدُ وَلَمْ

يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7812 - صحيح

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو مرد یا عورت اس منبر کے پاس جھوٹی قسم کھائے، چاہے ایک تر مسواک کی ہی ہو، اس کے لئے دوزخ واجب ہو جاتی ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ یہ حسن بن یزید" ابو یونس "قوی ہے، عابد ہیں۔

7813 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، اَنْبَاَ اِسْرَائِيلُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِی اَنْ اُحَدِّثَ عَنْ دِيكٍ رِجْلَاهُ فِی الْاَرْضِ وَعُنُقُهُ مَثْنِيَّةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ وَهُوَ يَقُوْلُ: سُبْحَانَكَ مَا اَعْظَمَ رَبَّنَا " قَالَ: فَيَرُدُّ عَلَيْهِ مَا يَعْلَمُ ذٰلِكَ مَنْ حَلَفَ بِیْ كَاذِبًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7813 - صحيح

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اجازت دی ہے کہ میں اس مرغ کے بارے میں بیان کروں جس کے پاؤں زمین میں ہیں اور اس کی گردن عرش کے نیچے مڑی ہوئی ہے، وہ کہتا ہے" سبحانک ما اعظم ربنا" (تیری ذات پاک ہے، اے ہمارے رب تیری شان کتنی عظیم ہے)۔ اللہ تعالیٰ اس کو جواب میں ارشاد فرماتا ہے" جس نے میری جھوٹی قسم کھائی وہ اس کو کیا جانے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7814 - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، ثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَتَكِيُّ، ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيُّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، قَالَ: سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَجُلًا يَحْلِفُ بِالْكَعْبَةِ فَقَالَ: لَا تَحْلِفْ بِالْكَعْبَةِ فَاِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ اَوْ اَشْرَكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)7814 - على شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو کعبہ کی قسم کھاتے ہوئے سنا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کعبہ کی قسم مت کھاؤ، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے اللہ کے سوا کسی چیز کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا (شاید یہ فرمایا) اس نے شرک کیا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7815 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّبِيعِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ قُتَيْلَةَ بِنْتِ صَيْفِيٍّ، امْرَاَةٍ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَتْ: اِنَّ حَبْرًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّكُمْ تُشْرِكُونَ تَقُولُونَ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ وَتَقُولُونَ وَالْكَعْبَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُولُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شِئْتَ وَقُولُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7815 – صحيح

✦✦ جہینہ کی ایک خاتون قتیلہ بنت صیفی بیان کرتی ہیں کہ ایک یہودی عالم نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: تم لوگ شرک کرتے ہو، تم کہتے ہو "ماشاء اللہ وشئت" اور تم لوگ کعبہ کی قسمیں کھاتے ہو، تب رسول اللہ ﷺ نے (اپنے صحابہ کرام کو ہدایت کرتے ہوئے) فرمایا: یوں کہا کرو "ما شاء اللہ ثم شئت" (یعنی ماشاء اللہ اور شئت کے درمیان حرف عطف واؤ نہ لگاؤ بلکہ "ثم" لگاؤ) اور (والکعبہ کہہ کر کعبہ کی قسم مت کھایا کرو بلکہ) "ورب الکعبہ" کہہ کر کعبہ کے رب کی قسم کھایا کرو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7816 - اَخْبَرَنَا اَبُو سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّحْوِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الطَّائِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَةِ وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ زَوْجَةَ امْرِءٍ وَلَا مَمْلُوكِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7816 – صحيح

✦✦ حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جس نے امانت کی قسم کھائی۔ اور جس نے اپنے دوست کی بیوی کے ساتھ ناجائز تعلقات رکھے، اور جس نے دوست کی لونڈی کے ساتھ ناجائز تعلقات رکھے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7817 - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا عُبَيْسُ بْنُ مَيْمُونٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ فَهُوَ كَمَا حَلَفَ اِنْ قَالَ هُوَ يَهُودِيٌّ فَهُوَ يَهُودِيٌّ، وَاِنْ قَالَ هُوَ نَصْرَانِيٌّ فَهُوَ نَصْرَانِيٌّ، وَاِنْ قَالَ هُوَ بَرِيءٌ مِنَ الْاِسْلَامِ فَهُوَ بَرِيءٌ مِنَ الْاِسْلَامِ، وَمَنِ ادَّعَى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

فَإِنَّهُ مِنْ جُثَا جَهَنَّمَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى؟ قَالَ: وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7817 – الخبر منكر

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی مشروط قسم کھائی، وہ اسی طرح ہے جیسے اس نے قسم کھائی، اگراس نے کہا: میں یہودی ہوں، تو وہ یہودی ہی ہوگیا۔ اوراگراس نے کہا کہ میں نصرانی ہوں تو وہ نصرانی ہی ہوگیا، اوراگراس نے کہا کہ میں اسلام سے بری ہوتو وہ واقعی اسلام سے لاتعلق ہوگیا، اورجس نے زمانہ جاہلیت کی طرح کوئی دعویٰ کیا تو وہ جہنم کا ایندھن ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ وہ روزہ رکھتا ہواور نمازیں پڑھتا ہو؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگرچہ وہ روزے رکھتا ہواور نمازیں پڑھتا ہو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7818 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ قَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هِلَالٍ الْجَوْزَجَانِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ، اَنْبَاَ الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَ اَنَا بَرِيْءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ اِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا.

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7818 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ، اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کہا کہ میں اسلام سے بری ہوں، وہ اگر جھوٹ کہہ رہا ہے تو اپنے قول کے مطابق ہے اوراگروہ سچ کہہ رہا ہے تو اسلام کی طرف سلامتی کے ساتھ ہرگز نہیں لوٹے گا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7819 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوْفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، وَاَبُوْ غَسَّانَ، قَالَا: ثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا

حديث: 7818

سنن ابی داود - كتاب الايمان والنذور باب ما جاء في الحلف بالبراءة وبملة غير الإسلام - حديث:2852 سنن ابن ماجه - كتاب الكفارات باب من حلف بملة غير الإسلام - حديث:2097 السنن الصغرى - كتاب الايمان والنذور الحلف بالبراءة من الإسلام - حديث:3732 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الايمان والنذور الحلف بالبراءة من الإسلام - حديث:4578 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الايمان باب من حلف بغير الله , ثم حنث - حديث:18457 مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار حديث بريدة الأسلمي - حديث:22427

افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اَتَاهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا: اِنَّهُ قَدْ لَحِقَ بِكَ نَاسٌ مِنْ مَوَالِيْنَا وَاَرِقَّائِنَا لَيْسَ لَهُمْ رَغْبَةٌ فِي الدِّيْنِ اِلَّا فِرَارًا مِنْ مَوَاشِيْنَا وَزَرْعِنَا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللّٰهِ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَتُقِيْمُنَّ الصَّلَاةَ وَلَتُؤْتُنَّ الزَّكَاةَ اَوْ لَاَبْعَثَنَّ عَلَيْكُمْ رَجُلًا فَيَضْرِبُ اَعْنَاقَكُمْ عَلَى الدِّيْنِ ثُمَّ قَالَ: اَنَا اَوْ خَاصِفُ النَّعْلِ قَالَ عَلِيٌّ: وَاَنَا اَخْصِفُ نَعْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7819 – علی شرط مسلم

ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ يَلِجُ النَّارَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قریشی لوگ آئے ، اور کہنے لگے: ہمارے ساتھ ہمارے کچھ غلام اور خدام ہیں ،ان کو دین اسلام میں کوئی دلچسپی نہیں ہے ، وہ صرف ہمارے مویشیوں اور زراعت کی ذمہ داریوں سے جان چھڑانا چاہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے گروہ ،قریش، اللہ کی قسم! تمہیں ہرصورت میں نماز قائم کرنا ہوگی اور زکاۃ دینا ہوگی ورنہ میں تم پر ایسا آدمی مسلط کروں گا جو دین کے معاملہ میں تمہاری گردنیں مار دے گا۔ پھر فرمایا: میں یا جوتے سینے والا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے میں سی رہا تھا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے مجھ پر جھوٹ بولا ،وہ دوزخ میں جائے گا۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7820 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، الْعَدْلُ الزَّاهِدُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ ، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ زَيْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ مَعَ اَصْحَابِهٖ يُحَدِّثُهُمْ اِذْ قَامَ فَدَخَلَ فَقَامَ زَيْدٌ فَجَلَسَ فِيْ مَجْلِسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ مُرَّ بِلَحْمٍ هَدِيَّةٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ الْقَوْمُ لِزَيْدٍ وَكَانَ اَحْدَثَهُمْ سِنًّا: يَا اَبَا سَعِيْدٍ، لَوْ قُمْتَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْرَاْتَهُ مِنَّا السَّلَامَ وَتَقُوْلُ لَهُ: يَقُوْلُ لَكَ اَصْحَابُكَ: اِنْ رَاَيْتَ اَنْ تَبْعَثَ اِلَيْنَا مِنْ هٰذَا اللَّحْمِ. فَقَالَ: ارْجِعْ اِلَيْهِمْ فَقَدْ اَكَلُوْا لَحْمًا بَعْدَكَ فَجَاءَ زَيْدٌ فَقَالَ: قَدْ بَلَّغْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ارْجِعْ اِلَيْهِمْ فَقَدْ اَكَلُوْا لَحْمًا بَعْدَكَ فَقَالَ الْقَوْمُ: مَا اَكَلْنَا لَحْمًا . وَاِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ حَدَثٌ فَانْطَلِقُوْا بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْاَلَهُ مَا هٰذَا، فَجَاءُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرْسَلْنَا اِلَيْكَ فِي اللَّحْمِ الَّذِيْ جَاءَكَ فَزَعَمَ زَيْدٌ اَنَّهُمْ قَدْ اَكَلُوْا لَحْمًا فَوَاللّٰهِ مَا اَكَلْنَا لَحْمًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى خَضِرَةِ لَحْمِ زَيْدٍ فِيْ اَسْنَانِكُمْ

فَقَالُوْا: اَیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاسْتَغْفِرْ لَنَا، قَالَ: فَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7820 – إسماعيل بن قيس بن سعد بن زيد بن ثابت ضعفوه

✧✧ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے ہمراہ تشریف فرما تھے، اچانک آپ اٹھ کر گھر تشریف لے گئے، حضرت زید اپنی جگہ سے اٹھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ کے قریب بیٹھ گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنانے لگ گئے، اسی اثناء میں ایک آدمی گوشت لے کر گزرا، وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ دینے جارہا تھا، حضرت زید رضی اللہ عنہ عمر میں سب سے چھوٹے تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے کہا: تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، ہمارا اسلام عرض کرنے کے بعد کہنا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے ساتھی کہہ رہے ہیں کہ اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس گوشت میں سے کچھ ہمیں بھی عطا فرما دیجئے۔ (حضرت زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے اور صحابہ کرام کا پیغام پہنچایا،) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان کے پاس واپس چلے جاؤ، انہوں نے تیری غیر موجودگی میں گوشت کھالیا ہے، حضرت زید رضی اللہ عنہ واپس آ گئے اور آ کر بتایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: تم ان کے پاس چلے جاؤ، انہوں تمہاری غیر موجودگی میں گوشت کھالیا ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: ہم نے تو کوئی گوشت نہیں کھایا، یہ تو انوکھی بات ہوگئی ہے، تم ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں چلو، ہم اس معاملہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود بات کرتے ہیں۔ یہ سب لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے اس کو آپ کی خدمت میں وہ گوشت لینے کے لئے بھیجا تھا جو آپ کے پاس تحفہ آیا تھا، یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم نے ان کی غیر موجودگی میں گوشت کھایا ہے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ کی قسم! ہم نے گوشت نہیں کھایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو اب بھی تمہارے دانتوں میں زید کے گوشت کی باقیات دیکھ رہا ہوں۔ وہ لوگ کہنے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمارے لئے بخشش کی دعا فرما دیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے مغفرت کی دعا فرمائی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7821 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِیُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی، اَنْبَاَ اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰی، عَنْ جَدَّتِهِ، عَنْ اَبِيْهَا سُوَيْدِ بْنِ حَنْظَلَةَ، قَالَ: خَرَجْنَا نُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ فَاَخَذَهُ عَدُوٌّ لَهُ فَتَحَرَّجَ الْقَوْمُ اَنْ يَحْلِفُوا وَحَلَفْتُ اَنَّهُ اَخِی فَخَلّٰی سَبِيْلَهُ، فَاَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ اَنَّ الْقَوْمَ تَحَرَّجُوا وَحَلَفْتُ اَنَا اَنَّهُ اَخِی، فَقَالَ: صَدَقْتَ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7821 – صحيح

✧✧ حضرت سوید بن حنظلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے نکلے، ہمارے ہمراہ حضرت

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بھی تھے، ان کو ان کے ایک دشمن نے پکڑ لیا، لوگ قسم کھانے سے گھبرا رہے تھے، لیکن میں نے قسم کھالی کہ وہ میرا بھائی ہے، اس طرح قسم کھا کر میں نے ان کو ان سے چھڑا لیا، پھر ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے، اور اس واقعہ کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ باقی لوگ ان کے بارے میں قسم کھانے سے گریزاں تھے البتہ میں نے قسم کھالی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے سچی قسم کھائی ہے، کیونکہ مسلمان واقعی مسلمان کا بھائی ہوتا ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7822 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ طَلَّقَ مَا لَا يَمْلِكُ فَلَا طَلَاقَ لَهُ، وَمَنْ اَعْتَقَ مَا لَا يَمْلِكُ فَلَا عَتَاقَ لَهُ، وَمَنْ نَذَرَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ فَلَا نَذْرَ لَهُ، وَمَنْ حَلَفَ عَلٰى مَعْصِيَةٍ فَلَا يَمِينَ لَهُ، وَمَنْ حَلَفَ عَلٰى قَطِيعَةِ رَحِمٍ فَلَا يَمِينَ لَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. وَعِنْدَ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ فِيهِ اِسْنَادٌ آخَرُ "

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایسی عورت کو طلاق دی جو اس کے نکاح میں نہیں ہے، اس کی طلاق فضول ہے۔ جس نے ایسے شخص کو آزاد کیا جو اس کی ملکیت میں نہیں ہے، اس کا آزاد کرنا فضول ہے، اور جس نے نافرمانی پر قسم کھائی، اس کی قسم فضول ہے۔ اور جس نے قطع رحمی کی قسم کھائی، اس کی قسم بھی فضو ل ہے

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7823 – حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُثَنّٰى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا حَبِيبُ بْنُ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ اَخَوَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ بَيْنَهُمَا مِيرَاثٌ فَسَاَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ فَقَالَ: لَئِنْ عُدْتَ سَاَلْتَنِي الْقِسْمَةَ لَا اُكَلِّمُكَ اَبَدًا وَكُلُّ مَالِي فِي رِتَاجِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنَّ الْكَعْبَةَ لَغَنِيَّةٌ عَنْ مَالِكَ، كَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَكَلِّمْ اَخَاكَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَمِينَ عَلَيْكَ وَلَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ الرَّبِّ وَلَا فِي قَطِيعَةِ الرَّحِمِ وَلَا فِيمَا لَا تَمْلِكُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7823 – صحيح

✧✧ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دو انصاری صحابیوں کے درمیان وراثت کا کوئی مسئلہ تھا، ان میں سے ایک نے دوسرے سے وراثت تقسیم کرنے کا مطالبہ کیا، دوسرے نے کہا: اگر تو نے دوبارہ مجھ سے تقسیم کا مطالبہ کیا تو میں ساری

زندگی تجھ سے بات نہیں کروں گا، میرا پورا مال کعبہ کی ضروریات کے لئے ہے۔ (یہ کیس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کعبہ شریف کو تیرے مال کی کوئی ضرورت نہیں ہے، تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کر لے اور اپنے بھائی کے ساتھ بات کر لے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے "تیرے ذمے کوئی قسم نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی مانی ہوئی نذر شرعاً نذر نہیں ہے، قطع رحمی کی مانی ہوئی نذر، شرعی نذر نہیں ہے، اور نہ ہی اس چیز کی نذر جائز ہے جس کے تم مالک نہیں ہو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7824 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَبُو الْبَخْتَرِيِّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، ثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ تَمِيمٍ الطَّائِيِّ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فَاَعْطِنِي . قَالَ: اَكْتُبُ لَكَ بِدِرْعٍ وَمِغْفَرٍ فَتُعْطَاهُمَا، فَتَسَخَّطَ الرَّجُلُ فَحَلَفَ عَدِيٌّ اَنْ لَا يُعْطِيَهُمَا اِيَّاهُ فَقَالَ الرَّجُلُ: كُنْتُ اَرْجُو اَنْ تُعْطِيَنِي وَصِيفًا فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَهُمَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ وَصِيفَيْنِ فَقَالَ الرَّجُلُ: فَاكْتُبْ لِي بِهِمَا، فَقَالَ عَدِيٌّ: اَمَا اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِذَا حَلَفَ اَحَدُكُمْ عَلٰى يَمِينٍ فَرَاَى خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَاْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مَا كَتَبْتُ لَكَ بِهِمَا قَالَ: فَكَتَبَ لَهُ بِهِمَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 7824 - صحيح

✧✧ حضرت تمیم طائی فرماتے ہیں: ایک آدمی حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں نے شادی کر لی ہے، آپ مجھے کچھ عطا فرمائیے، حضرت عدی بن حاتم نے کہا: میں تیرے لئے ایک زرہ اور ایک خود لکھ دیتا ہوں، ان کے حکم کے مطابق ان کو زرہ اور خود دے دیا گیا، وہ شخص ناراض ہو گیا (کہ اتنی کم عطا کیوں دی) حضرت عدی رضی اللہ عنہ کو بھی غصہ آ گیا اور انہوں نے قسم کھالی کہ اب تجھے ان میں سے کچھ بھی نہیں دونگا، اس آدمی نے کہا: میں تو یہ امید لے کر آیا تھا کہ آپ مجھے ایک خادم دو گے، حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے یہ زرہ اور خود، دو خادموں سے بھی زیادہ پسند ہے، وہ آدمی راضی ہو گیا اور کہنے لگا: ٹھیک ہے، آپ مجھے وہی دو چیزیں دے دیجئے، تب حضرت عدی رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کوئی قسم کھائے، پھر اس کو اسے بھی زیادہ بھلائی کی بات سمجھ میں آئے تو اس کو چاہئے کہ زیادہ بھلائی والے کام پر عمل کرے (اور قسم ٹوٹنے کا کفارہ ادا کر دے) اس کے بعد حضرت عدی نے وہ زرہ اور خود ان کے لئے لکھ دیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7825 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَائِذٍ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ اِبِلًا فَفَرَّقَهَا فَقَالَ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ احْمِلْنِي. قَالَ: لَا فَقَالَ لَهٗ ثَلَاثًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا اَفْعَلُ قَالَ: وَبَقِيَ اَرْبَعٌ غُرٌّ الذُّرٰى فَقَالَ: يَا اَبَا مُوْسٰى خُذْهُنَّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اَسْتَحِي سَاَلْتُكَ فَمَنَعْتَنِيْ وَحَلَفْتُ فَاَشْفَقْتُ اَنْ يَكُوْنَ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي اِذَا حَلَفْتُ فَرَاَيْتُ اَنَّ غَيْرَ ذٰلِكَ اَفْضَلُ كَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَاَتَيْتُ الَّذِي هُوَ اَفْضَلُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7825 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مال غنیمت کے طور پر اونٹ عطا فرمائے تھے، اور اس نے وہ تقسیم کر دیئے ہیں، حضرت ابوموسیٰ اشعری نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجھے بھی عطا فرما دیجئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرما دیا، حضرت ابوموسیٰ نے تین مرتبہ عرض کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مرتبہ منع فرما دیا۔ راوی کہتے ہیں: چار بچے باقی بچ گئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوموسیٰ! یہ لے لو، حضرت ابوموسیٰ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب تو مجھے حیاء آ رہی ہے، میں نے پہلے آپ سے مانگا تو آپ نے منع فرما دیا تھا اس لئے میں نے قسم کھا لی، مجھے یہ ڈر تھا کہ شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے بارے میں کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میں کوئی قسم کھا لیتا ہوں، لیکن دیکھتا ہوں کہ اس کے خلاف کام کرنا زیادہ افضل ہے تو میں افضل کام کر لیتا ہوں اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7826 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْاِمَامِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمٍ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ الْاَشْعَثِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ لَا يَحْنَثُ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَفَّارَةَ الْيَمِيْنِ، فَقَالَ: لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا اِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنٍ ثُمَّ اَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7826 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی قسم کھا لیتے تو اس کو اس وقت تک نہ توڑتے جب تک اللہ تعالیٰ اُس قسم کا کفارہ نازل نہ فرما دیتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے کہ جب میں کوئی قسم کھا لیتا ہوں، پھر اس کے غیر میں بھلائی دیکھتا ہوں تو قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں اور وہ کام کرتا ہوں جو افضل ہوتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7827 – اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْقَارِءُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا يَحْيٰى بْنُ صَالِحٍ

الْوُحَاظِیُّ، ثنا مُعَاوِیَةُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِی کَثِیْرٍ، عَنْ عِکْرِمَةَ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اسْتَلَجَّ فِی اَهْلِهِ بِیَمِینٍ فَهُوَ اَعْظَمُ اِثْمًا

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الْبُخَارِیِّ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7827 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قسم کھائے، پھر اس کے خلاف میں بھلائی دیکھے، اس کے باوجود قسم توڑ کر کفارہ نہ دے تو زیادہ گنہ گار ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7828 – وَقَدْ اَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقُطَیْعِیُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِی اَبِی، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اسْتَلَجَّ اَحَدُکُمْ بِالْیَمِینِ فِی اَهْلِهِ فَاِنَّهُ آثِمٌ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْکَفَّارَةِ الَّتِی اُمِرَ بِهَا

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7828 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص قسم کھائے، پھر اس کے خلاف میں بھلائی پائے، اس کے باوجود قسم توڑ کر کفارہ نہ دے تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گنہ گار ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7829 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِیُّ، ثَنَا یَعْلَی بْنُ عُبَیْدٍ، ثَنَا اَبُوْ سَعْدٍ الْبَقَّالُ، عَنْ عِکْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ اُخْتِی حَلَفَتْ اَنْ تَمْشِیَ اِلَی الْبَیْتِ وَاِنَّهُ یَشُقُّ عَلَیْهَا الْمَشْیُ، قَالَ: مُرْهَا فَتَرْکَبْ اِذَا لَمْ تَسْتَطِعْ اَنْ تَمْشِیَ فَمَا اَغْنَی اللّٰهَ اَنْ یَشُقَّ عَلٰی اُخْتِكَ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7829 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اور کہنے لگا: میری بہن نے قسم کھائی ہے کہ وہ بیت اللہ شریف تک پیدل چل کر جائے گی، لیکن وہ اتنا پیدل نہیں چل سکتی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب وہ چل نہیں سکتی ہے تو اس کو کہہ دو کہ سوار ہو کر چلی جائے، اللہ تعالیٰ تیری بہن کو مشقت میں ڈالنے سے بے نیاز ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7830 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلِیمٍ، ثَنَا اَبُو الْمُوَجِّهِ، ثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَی، عَنْ

شَرِيكٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، فِي الرَّجُلِ يَحْلِفُ بِالْمَشْيِ فَيَعْجِزُ فَيَرْكَبُ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَحُجُّ مِنْ قَابِلٍ فَيَرْكَبُ مَا مَشٰى وَيَمْشِي مَا رَكِبَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7830 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابواسحاق کہتے ہیں: ایک آدمی نے پیدل چل کر حج کرنے کی قسم کھائی تھی، وہ چلتے چلتے تھک گیا تو سوار ہو گیا، اس کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: تو آئندہ سال حج کرنے کے لئے جا، اور گزشتہ سال جتنا سفر پیدل کیا تھا، اتنا سوار ہو کر، کر لے اور جتنا سفر سوار ہو کر کیا تھا، اتنا پیدل کر لے۔

قَالَ شَرِيكٌ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ اُخْتِي جَعَلَتْ عَلَيْهَا الْمَشْيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ اُخْتِكَ شَيْئًا قُلْ لَهَا فَلْتَحُجَّ رَاكِبَةً وَلْتُكَفِّرْ يَمِينَهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور کہنے لگا: میری بہن نے قسم کھائی ہے کہ وہ بیت اللہ شریف تک پیدل چل کر جائے گی، (وہ کیا کرے؟) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تیری بہن کو مشقت میں نہیں ڈالنا چاہتا، اس کو کہہ دو کہ سوار ہو کر حج کو جائے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7831 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دَرَسْتَوَيْهِ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الرِّجَالِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اُهْدِيَ لِي لَحْمٌ فَاَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُهْدِيَ مِنْهُ لِزَيْنَبَ فَاَهْدَيْتُ لَهَا فَرَدَّتْهُ، فَقَالَ: زِيدِيهَا فَزِدْتُهَا فَرَدَّتْهُ، فَقَالَ: اَقْسَمْتُ عَلَيْكِ اَلَا زِدْتِيهَا فَزِدْتُهَا فَرَدَّتْهُ فَدَخَلَتْنِي غَيْرَةٌ، فَقُلْتُ: لَقَدْ اَهَانَتْكَ، فَقَالَ: اَنْتِ وَهِيَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ اَنْ يُهِينَنِي مِنْكُنَّ اَحَدٌ، اُقْسِمُ لَا اَدْخُلُ عَلَيْكُنَّ شَهْرًا فَغَابَ عَنَّا تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْنَا مَسَاءَ الثَّلَاثِينَ فَقَالَتْ: كُنْتُ حَلَفْتُ اَنْ لَا تَدْخُلَ شَهْرًا، فَقَالَ: شَهْرٌ هٰكَذَا وَشَهْرٌ هٰكَذَا وَفَرَّقَ بَيْنَ كَفَّيْهِ وَاَمْسَكَ فِي الثَّالِثَةِ الْاِبْهَامَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَفِيهِ الْبَيَانُ اَنَّ اَقْسَمْتُ عَلٰى كَذَا يَمِينٌ وَّقَسَمٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7831 – علی شرط البخاری

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس گوشت ہدیہ آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اس میں سے تھوڑا سا گوشت زینب کی طرف بھیج دو، میں نے اس میں سے کچھ گوشت حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی جانب بھیج دیا، لیکن انہوں نے وہ گوشت واپس کر دیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اس میں تھوڑا گوشت اور بھی ڈال دو، میں نے کچھ گوشت اور بھی

ساتھ ملایا، اور پھر بھیج دیا، لیکن انہوں نے پھر واپس کر دیا، حضور ﷺ نے مجھے فرمایا: اگر تو نے اس میں اضافہ نہ کیا تو میں تجھے قسم دیتا ہوں۔ میں نے مزید گوشت اس میں شامل کر کے تیسری بار پھر بھیج دیا، لیکن انہوں نے پھر واپس کر دیا، اب مجھے بہت غیرت آئی، میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ اس نے آپ کی بے ادبی کی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تم اور وہ، اللہ تعالیٰ پر اس سے زیادہ آسان ہیں کہ تم میں سے کوئی میری بے ادبی کی مرتکب ہو۔ میں قسم کھاتا ہوں کہ پورا مہینہ میں تمہارے پاس نہیں آؤں گا۔ حضور ﷺ پورے ۲۹ دن ہم سے غائب رہے، پھر تیسویں دن کو شام کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے، حضرت زینب نے کہا: آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ آپ پورا مہینہ ہمارے پاس نہیں آئیں گے، حضور ﷺ نے فرمایا: مہینہ ایسے ہوتا ہے، مہینہ ایسے ہوتا ہے، یہ کہتے ہوئے حضور ﷺ نے اپنی ہتھیلیاں پھیلا دیں اور تیسری مرتبہ کہتے ہوئے آپ ﷺ نے انگوٹھا بند کر لیا۔ (ایک مرتبہ دونوں ہتھیلیاں کھولیں، ایک ہاتھ میں پانچ انگلیاں ہوتی ہیں تو دونوں ہاتھوں سے دس دنوں کا اشارہ کیا، دوسری مرتبہ پھر وہی اشارہ کیا تو بیس دن کا اشارہ ہو گیا اور تیسری مرتبہ دونوں ہتھیلیاں کھولیں لیکن اب کی بار ایک ہاتھ کا انگوٹھا بند کر لیا، جس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ مہینہ ۲۹ دنوں کا ہے۔)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس میں اس چیز کا بیان موجود ہے کہ ''اقسمت علی کذا'' کہنا یمین ہے اور قسم ہے۔

7832 – وَحَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَنْبَاَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ كَثِيْرَ بْنَ فَرْقَدٍ، حَدَّثَهُ اَنَّ نَافِعًا، حَدَّثَهُمْ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ ثُمَّ قَالَ: اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَاِنَّ لَهُ ثُنْيَاهُ
هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ هٰكَذَا

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7832 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی قسم کھائی، پھر ساتھ ہی ''ان شاء اللہ'' کہہ دیا تو اس کے لئے اس قسم میں (قسم پوری نہ کرنے کی) گنجائش موجود ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7833 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنِ ابْنِ زِيَادٍ، ثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِذَا حَلَفَ الرَّجُلُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَلَهُ اَنْ يَسْتَثْنِيَ وَلَوْ اِلٰى سَنَةٍ وَاِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ هٰذَا: (وَاذْكُرْ رَبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ) (الكهف: 24)، قَالَ: اِذَا ذَكَرَ اسْتَثْنٰى قَالَ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ: وَكَانَ الْاَعْمَشُ يَاْخُذُ بِهَا
هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7833 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب کوئی قسم کھائے وہ پورے سال تک اس میں سے کسی چیز کا استثناء کرسکتا ہے۔ اور (سورۃ کہف کی آیت نمبر ۲۴)

وَاذْكُرْ رَبَّكَ اِذَا نَسِيتَ (الكهف: 24)

اسی سلسلہ میں نازل ہوئی ہے، آپ فرماتے ہیں، قسم کھانے والے کو جب بھی یاد آئے، وہ اسی وقت استثناء کرسکتا ہے۔
حضرت علی بن مسہر فرماتے ہیں: حضرت اعمش کا عمل اسی پر تھا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7834 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ السَّكَنِ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَوْنٍ، ثَنَا هُشَيْمٌ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَمِيْنُكَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ بِهٖ صَاحِبُكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7834 – صحيح إن شاء الله

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیری قسم وہی ہے جس پر تیرا ساتھی تیری تصدیق کردے۔

7835 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا بَشَّارُ بْنُ كِدَامٍ السُّلَمِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَلِفُ حِنْثٌ اَوْ نَدَمٌ قَالَ الْحَاكِمُ: قَدْ كُنْتُ اَحْسَبُ بُرْهَةً مِنْ دَهْرِىْ بَشَّارٌ هٰذَا اَخُو مِسْعَرٍ فَلَمْ اَقِفْ عَلَيْهِ، وَهٰذَا الْكَلَامُ صَحِيْحٌ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7835 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم، یا تو ٹوٹ جاتی ہے یا شرمندگی

حدیث: 7834

صحیح مسلم - کتاب الایمان' باب یمین الحالف علی نیۃ المستحلف - حدیث: 3206' مستخرج ابی عوانۃ - مبتدا کتاب الوصایا' مبتدا ابواب فی الایمان - باب ذکر الخبر الدال علی ان من وجبت علیہ یمین لاحد' حدیث: 4839' سنن الدارمی - ومن کتاب النذور والایمان' باب الرجل یحلف علی الشیء وهو یوری علی یمینہ - حدیث: 2310' سنن ابی داود - کتاب الایمان والنذور' باب المعاریض فی الیمین - حدیث: 2849' سنن ابن ماجہ - کتاب الکفارات' باب من وری فی یمینہ - حدیث: 2118' الجامع للترمذی ' ابواب الاحکام عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - باب ما جاء ان الیمین علی ما یصدقہ صاحبہ' حدیث: 1311' مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ' حدیث: 1613' سنن الدارقطنی - کتاب الوصایا' خبر الواحد یوجب العمل - حدیث: 3781' مسند احمد بن حنبل ' مسند ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ - حدیث: 6960

کا باعث بنتی ہے۔

امام حاکم کہتے ہیں: میں ایک زمانے تک یہی سمجھتا رہا کہ یہ بشار، مسعر کا بھائی ہے، لیکن مجھے اس پر صحیح واقفیت نہیں مل سکی۔ اور یہ کلام حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق صحیح ہے۔

7836 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْبُخَارِیُّ، ثنا سَهْلُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، ثنا اَبُوْ ضَمْرَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِنَّمَا الْيَمِينُ مَاْثَمَةٌ اَوْ مَنْدَمَةٌ آخِرُ كِتَابِ الْاَيْمَانِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7836 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قسم یا تو گناہ کا باعث بن جاتی ہے یا شرمندگی کا۔

حدیث: 7836

صحیح ابن حبان - کتاب الایمان' ذکر الزجر عن ان یکثر المرء من الحلف فی اسبابه - حدیث:4420'سنن ابن ماجه - کتاب الکفارات' باب الیمین حنث او ندم - حدیث:2100'مصنف ابن ابی شیبة - کتاب الایمان والنذور والکفارات' فی النهی عن الحلف - حدیث: 14172'السنن الکبری للبیهقی - کتاب الایمان' باب من کره الایمان بالله إلا فیما کان لله طاعة - حدیث: 18461'مسند ابی یعلی الموصلی - مسند عبد الله بن عمر' حدیث: 5460'المعجم الاوسط للطبرانی - باب العین' من بقیة من اول اسمه میم من اسمه موسی - حدیث:8589'المعجم الصغیر للطبرانی - من اسمه موسی' حدیث: 1079'مسند الشهاب القضاعی - الحلف حنث او ندم' حدیث:250

کِتَابُ النُّذُوْرِ

نذر کے متعلق روایات

7837 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ جُنَيْدٍ، ثَنَا الْمُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْحَرَّانِيُّ، ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، سَاَلَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي كَعْبٍ يُقَالُ لَهُ مَسْعُوْدُ بْنُ عَمْرٍو: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اِنَّ ابْنِي كَانَ بِاَرْضِ فَارِسَ فِيْمَنْ كَانَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَاِنَّهُ وَقَعَ بِالْبَصْرَةِ طَاعُوْنٌ شَدِيْدٌ، فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ نَذَرْتُ اِنِ اللّٰهُ جَاءَ بِابْنِي اَنْ اَمْشِيَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَجَاءَ مَرِيْضًا فَمَاتَ، فَمَا تَرٰى؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اَوَلَمْ تُنْهَوْا عَنِ النَّذْرِ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: النَّذْرُ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُهُ فَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيْلِ اَوْفِ بِنَذْرِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7837 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ بنی کعب کے مسعود بن عمرو نامی ایک آدمی ان سے کہنے لگا: اے ابوعبدالرحمٰن! میرا ایک بیٹا سرزمین فارس میں تھا، وہ عمر بن عبیداللہ کے ساتھیوں میں شامل تھا، اور بصرہ میں طاعون کی وباء پھیل گئی ہے، جب مجھے یہ اطلاع ملی تو میں نے نذر مانی تھی کہ یا اللہ اگر میرا بیٹا گھر آ جائے تو میں کعبہ تک پیدل چل کر جاؤں گا، میرا بیٹا گھر تو آ گیا، لیکن بیمار ہو کر آیا اور اسی بیماری میں وہ فوت بھی ہو گیا، آپ اس سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا تمہیں نذر ماننے سے منع نہیں کیا گیا تھا؟ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نذر نہ تو کسی

حدیث: 7837

صحیح البخاری - کتاب القدر' باب إلقاء النذر العبد إلى القدر - حدیث: 6245' صحیح مسلم - کتاب النذر' باب النہی عن النذر وانہ لا یرد شیئا - حدیث: 3178' صحیح ابن حبان - کتاب النذور' ذکر خبر ثان یصرح بذکر العلة التی ذکرناہا قبل - حدیث: 4441' سنن الدارمی - ومن کتاب النذور والأیمان' باب النہی عن النذر - حدیث: 2302' سنن ابی داود - کتاب الایمان والنذور' باب النہی عن النذور - حدیث: 2876' السنن الصغری - کتاب الایمان والنذور' النہی عن النذر - حدیث: 3762' مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب : الایمان والنذور' باب : لا نذر فی معصیة اللہ - حدیث: 15318' مصنف ابن ابی شیبة - کتاب الایمان والنذور والکفارات' من نہی عن النذر وکرہہ - حدیث: 13989' السنن الکبری للنسائی - کتاب النذور' النذر لا یقدم شیئا ولا یؤخرہ - حدیث: 4610' مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عنہ علیہ السلام فی النذر انہ' حدیث: 707

چیز کو پہلے لے آتی ہے اور نہ کسی چیز میں تاخیر کر سکتی ہے، اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ بخیل کا مال نکلواتا ہے۔ تم اپنی نذر پوری کرو۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7838 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو اَحْمَدُ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَاَبُوْ سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، قَالَا: ثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي عَمْرٍو، مَوْلَى ابْنِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَرِّبُ مِنَ ابْنِ آدَمَ شَيْئًا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدَّرَهُ لَهُ وَلٰكِنَّ النَّذْرَ يُوَافِقُ الْقَدَرَ فَيُسْتَخْرَجُ بِذٰلِكَ مِنَ الْبَخِيلِ مَا لَمْ يَكُنِ الْبَخِيلُ يُرِيدُ اَنْ يُخْرِجَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7838 – علی شرط مسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نذر انسان کے لئے ایسی کوئی چیز پہلے نہیں لے آتی جس کو اللہ تعالیٰ نے دیر سے لکھا ہوتا ہے، بلکہ نذر خود تقدیر کے مطابق ہوتی ہے (یعنی انسان نذر بھی تبھی مانتا ہے جب وہ تقدیر میں لکھی ہو) اس کے ذریعے بخیل سے وہ مال نکلوایا جاتا ہے جو وہ عام حالات میں نکالنا نہیں چاہتا۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7839 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَحْيَى بْنُ الْمُقْرِءُ الْإِمَامُ، بِمَكَّةَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، وَحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، قَالَا: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا نَذَرَ اَنْ يُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَسَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلِّ هَاهُنَا – يَعْنِي فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ – فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّمَا نَذَرْتُ اَنْ اُصَلِّيَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَقَالَ: صَلِّ هَاهُنَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7839 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نذر مانی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہاں پر یعنی مسجد الحرام میں نماز پڑھ لو، اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے تو بیت المقدس میں نماز پڑھنے کی نذر مانی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: تم یہیں پر نماز پڑھ لو۔ (تمہاری نذر اسی سے ادا ہو جائے گی)

یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7840 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى الْقَاضِي، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، وَاَبُوْ حُذَيْفَةَ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7840 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کی مانی ہوئی نذر، شرعی نذر نہیں ہے۔ اور نذر کا کفارہ، قسم والا ہی کفارہ ہے۔

7841 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ، الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عُمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ وَقَدْ اَعْضَلَهُ مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ "

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: گناہ میں نذر نہیں ہے، اور اس کا کفارہ قسم والا ہے۔

❀❀ معمر نے یحییٰ بن ابی کثیر سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ لیکن وہ معضل ہے۔

7842 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ، مِنْ بَنِيْ حَنِيْفَةَ، عَنْ عُمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يُسَمِّهِ مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ بِلَا شَكٍّ فَاِنَّهُ اَرَادَ اَنْ يَقُوْلَ: مِنْ بَنِيْ حَنْظَلَةَ، فَقَالَ: مِنْ بَنِيْ حَنِيْفَةَ، فَاَمَّا قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ قَدِ اتَّفَقَ عَلَيْهِ الشَّيْخَانِ، وَمَدَارُ الْحَدِيْثِ الْاٰخَرِ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيِّ وَلَيْسَ بِصَحِيْحٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7843 – صحيح

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: معصیت میں کوئی نذر نہیں ہے۔

❀❀ معمر نے یحییٰ سے روایت کرتے ہوئے جس راوی کا نام نہیں لیا تھا وہ ''محمد بن زبیر'' ہیں، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ وہ بنی حظلہ کہنا چاہتے تھے، لیکن بنی حنیفہ کہہ دیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ ''لانذر فی معصیۃ'' اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ذکر کیا ہے اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ذکر کیا ہے۔ دوسری حدیث کا مدار محمد بن زبیر حنظلی پر ہے، لیکن وہ صحیح نہیں ہے۔

حدیث: 7842

صحيح مسلم - كتاب النذر' باب لا وفاء لنذر فی معصية الله - حديث:3184' السنن الصغرى - كتاب الايمان والنذور' النذر فيما لا يملك - حديث:3773' السنن الكبرى للنسائی - كتاب النذور' النذر فيما لا يملك - حديث:4619' سنن ابن ماجه - كتاب الكفارات' باب النذر فی المعصية - حديث:2121

7843 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی الْوَزِیرِ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِیُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ، عَنْ کَثِیرِ بْنِ شِنْظِیرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً اِلَّا اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ وَنَهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ قَالَ: وَقَالَ: اِنَّ مِنَ الْمُثْلَةِ اَنْ یَخْرِمَ الرَّجُلُ اَنْفَهُ، وَاِنَّ مِنَ الْمُثْلَةِ اَنْ یَنْذُرَ اَنْ یَحُجَّ مَاشِیًا فَمَنْ نَذَرَ اَنْ یَحُجَّ مَاشِیًا فَلْیُهْدِ هَدْیًا وَلْیَرْکَبْ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ آخِرُ کِتَابِ النُّذُوْرِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7843 – صحيح

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جب بھی خطبہ دیا، صدقہ کرنے کا حکم لازمی دیا اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا۔ (حضرت عمران بن حصین) فرماتے ہیں: مثلہ کا مطلب یہ ہے کہ آدمی ناک کو (یا جسم کے کسی بھی حصے کو) کاٹ لے اور یہ بھی مثلہ ہی ہے کہ آدمی پیدل چل کر حج کو جانے کی نذر مان لے۔ جس نے پیدل چل کر حج کو جانے کی نذر مانی ہو اس کو چاہیے کہ سوار ہو کر جائے اور ایک جانور قربان کر دے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

کِتَابُ الرِّقَاقِ

دل کو نرم کرنے والی روایات

7844 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ الْمِصْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُمْرَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجَمَلِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَوْصِنِي، قَالَ: اَخْلِصْ دِينَكَ يَكْفِكَ الْعَمَلُ الْقَلِيلُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7844 – غير صحيح

✧✧ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو یمن کا عامل بنا کر بھیجا تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے کوئی نصیحت فرما دیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے دین کو خالص کرلو، (اگر اخلاص کے ساتھ عمل کرو گے تو) تجھے تھوڑا عمل بھی کافی ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7845 - حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوٍ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ

حديث: 7845

صحيح البخاري - كتاب الرقاق باب : لا عيش إلا عيش الآخرة - حديث:6058 الجامع للترمذي ابواب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب : الصحة والفراغ نعمتان مغبون فيهما كثير من الناس حديث: 2281 سنن الدارمي - ومن كتاب الرقاق باب : ما جاء في الصحة والفراغ - حديث: 2661 سنن ابن ماجه - كتاب الزهد باب الحكمة - حديث: 4168 مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الزهد ما ذكر في زهد الانبياء وكلامهم عليهم السلام - ما ذكر عن نبينا صلى الله عليه وسلم في الزهد حديث:33689 السنن الكبرى للنسائي - سورة الرعد سورة الإخلاص - حديث: 11374 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز باب من بلغ ستين سنة فقد اعذر الله إليه في العمر - حديث: 6142 مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث:3104 مسند عبد بن حميد - مسند ابن عباس رضي الله عنه حديث: 685 المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - سعيد بن ابي هند عن ابن عباس حديث:10593

اِبْرَاهِيمَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ اَبِی هِنْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7845 – ذا فی البخاری

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دونعمتیں ایسی ہیں، جن کے بارے میں بہت سارے لوگ دھوکے میں ہیں۔ وہ نعمتیں، صحت اور فراغت ہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7846 – اَخْبَرَنِی الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِیُّ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی هِنْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ: "اغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ: شَبَابَكَ قَبْلَ هِرَمِكَ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، وَغِنَاءَ كَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7846 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو

- جوانی کو بڑھاپے سے پہلے۔
- صحت کو بیماری سے پہلے۔
- امیری کو فقیری سے پہلے۔
- فراغت کو مصروفیت سے پہلے۔
- زندگی کو موت سے پہلے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7847 – حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا السَّرِیُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِیُّ سَعْدَوَيْهِ، ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ اَبِی مَالِكٍ، ثَنَا اَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِی الْحُلَيْفَةِ فَرَاَی شَاةً شَائِلَةً بِرِجْلِهَا فَقَالَ: اَتَرَوْنَ هٰذِهِ الشَّاةَ هَيِّنَةً عَلٰى صَاحِبِهَا؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهِ، لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ عَلٰى صَاحِبِهَا، وَلَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7847 – زكريا بن منظور ضعفوه

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی الحلیفہ سے گزر رہے تھے، آپ نے راستے میں ایک بکری مری ہوئی دیکھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے، یہ بکری اپنے مالک کی نگاہ میں حقیر ہے یا نہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: جی ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جتنی یہ بکری اپنے مالک کے لئے حقیر ہے، اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ساری دنیا اس سے بھی زیادہ حقیر ہے، اگر اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس دنیا کی حیثیت مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ دیتا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7848 – حَدَّثَنِی اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشِ بْنِ عَجْلَانَ الْمُهَلَّبِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَحْمُومٌ فَوَضَعْتُ يَدِی مِنْ فَوْقِ الْقَطِيفَةِ فَوَجَدْتُ حَرَارَةَ الْحُمَّى فَقُلْتُ: مَا اَشَدَّ حُمَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ: اِنَّا كَذٰلِكَ مَعْشَرَ الْاَنْبِيَاءِ ، يُضَاعَفُ عَلَيْنَا الْوَجَعُ لِيُضَاعَفَ لَنَا الْاَجْرُ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، اَيُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: الْاَنْبِيَاءُ قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ الصَّالِحُونَ، اِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُبْتَلٰى بِالْفَقْرِ حَتّٰى مَا يَجِدُ اِلَّا الْعَبَاءَ فَيَحْوِيهَا وَيَلْبَسُهَا، وَاِنْ كَانَ اَحَدُهُمْ لَيُبْتَلٰى بِالْقَمْلِ حَتّٰى يَقْتُلَهُ الْقَمْلُ، وَكَانَ ذٰلِكَ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ الْعَطَاءِ اِلَيْكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7848 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے، میں نے اپنا ہاتھ آپ کے اوپر اوڑھی ہوئی مخملی چادر کے اوپر رکھا، مجھے اس کے اوپر سے حرارت محسوس ہوئی، میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو تو بہت سخت بخار ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم انبیاء پر اس طرح کی تکالیف دوگنی آتی ہیں، اوران

حدیث: 7848

سنن ابن ماجه - كتاب الفتن' باب الصبر على البلاء - حديث:4022'مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه' حديث:1837'السنن الكبرى للبيهقی - كتاب الجنائز' باب ما ينبغی لكل مسلم ان يستشعره من الصبر على جميع - حديث:6150'مسند احمد بن حنبل - مسند ابی سعيد الخدری رضی الله عنه - حديث:11687'مسند عبد بن حميد - من مسند ابی سعيد الخدری' حديث: 961'مسند ابی يعلى الموصلی - من مسند ابی سعيد الخدری' حديث:1009'المعجم الاوسط للطبرانی - باب العين' من اسمه : مقدام - حديث:9222'الادب المفرد للبخاری - باب هل يكون قول المريض : إنی وجع ' حديث:528

پر ہمیں اجر بھی دگنا ملتا ہے، میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ کس شخص پر سب سے زیادہ آزمائش آتی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: نبیوں پر۔ میں نے پوچھا: ان کے بعد؟ آپ ﷺ نے فرمایا: صالحین پر۔ کسی آدمی کو فقر میں اس طرح آزمایا جاتا ہے کہ اس کے پاس صرف ایک ہی چادر ہوتی ہے، وہ اسی کو لپیٹ کر لباس کے طور پر پہنتا ہے، کسی کو جوؤں کے ساتھ آزمایا گیا، حتیٰ کہ جوؤں نے اس کو مار ڈالا۔ اور ان لوگوں کو نعمتوں سے زیادہ یہ آزمائشیں اچھی لگتی تھیں۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7849 – اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْقَارِءُ، قَالَا: ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ، ثَنَا اَبُو اِسْمَاعِيلَ السَّكُونِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اُدَيٍّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَلَا اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مِثْلُ الذُّبَابِ تَمُورُ فِي جَوِّهَا، فَاللّٰهَ اللّٰهَ فِي اِخْوَانِكُمْ مِنْ اَهْلِ الْقُبُورِ فَاِنَّ اَعْمَالَكُمْ تُعْرَضُ عَلَيْهِمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7849 – فيه مجهولان

✧✧ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار! دنیا صرف اتنی ہی باقی بچی ہے جتنی ایک مکھی فضا میں اڑتی ہے۔ اپنے قبر والے بھائیوں کو یاد رکھو کیونکہ تمہارے اعمال ان پر پیش کئے جائیں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7850 – اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي الدُّنْيَا، حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنِي بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ قَلْبَ ابْنِ آدَمَ مِثْلُ الْعُصْفُورِ يَتَقَلَّبُ فِي الْيَوْمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7850 – فيه انقطاع

✧✧ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کا دل چڑیا کی طرح ہے، جو ایک دن میں سات مرتبہ بدلتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7851 – اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي، بِمَرْوَ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، ثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثَنَا اَبُو عَقِيلٍ الثَّقَفِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ، ثَنَا بُكَيْرُ بْنُ فَيْرُوزَ، يَقُولُ: سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ فَقَدْ بَلَغَ الْمَنْزِلَ، اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ

اللّٰهِ غَالِيَةٌ آلا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7851 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو فکر ہے وہ ساری رات سفر کرتا ہے اور جو ساری رات سفر کرتا ہے وہ منزل تک پہنچ جاتا ہے، خبردار! اللہ تعالیٰ کا سودا بہت مہنگا ہے، اللہ تعالیٰ کا سودا بہت مہنگا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7852 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ الْعَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ فَقَدْ بَلَغَ الْمَنْزِلَ، آلا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ آلا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7852 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو فکر ہے وہ ساری رات سفر کرتا ہے اور جو ساری رات سفر کرتا ہے وہ منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے، خبردار! اللہ تعالیٰ کا سودا بہت مہنگا ہے، خبردار! اللہ تعالیٰ کا سودا بہت مہنگا ہے، خبردار! اللہ تعالیٰ کا سودا جنت ہے۔ پیچھے آنے والی آگئی، موت اپنے اندر تمام تکالیف لئے آگئی ہے۔

7853 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بُكَيْرٍ، الْعَدْلُ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضَرَّ بِآخِرَتِهِ وَمَنْ اَحَبَّ آخِرَتَهُ اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَآثِرُوا مَا يَبْقَى عَلٰى مَا يَفْنَى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7853 – فيه انقطاع

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا چاہتا ہے، وہ اپنی آخرت خراب کرلیتا ہے اور جو آخرت چاہتا ہے وہ اپنی دنیا خراب کرلیتا ہے۔ اس لئے جو چیز باقی رہنے والی ہے، اس کو فنا ہونے والی چیز پر ترجیح دو۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7854 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا اَبُوْ الْمُثَنّٰى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَجُلٌ: يَا

رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَرَاَيْتَ هٰذِهِ الْاَمْرَاضَ الَّتِي تُصِيبُنَا مَاذَا لَنَا بِهَا؟ قَالَ: كَفَّارَاتٌ فَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ قَلَّتْ؟ قَالَ: شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا؟ قَالَ: فَدَعَا اُبَيٌّ، عَلٰى نَفْسِهِ اَنْ لَا يُفَارِقَهُ الْوَعَكُ حَتّٰى يَمُوتَ بَعْدَ اَنْ لَا يَشْغَلَهُ عَنْ حَجٍّ وَلَا عُمْرَةٍ وَلَا جِهَادٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فِي جَمَاعَةٍ قَالَ: فَمَا مَسَّ رَجُلٌ جِلْدَهُ بَعْدَهَا اِلَّا وَجَدَ حَرَّهَا حَتّٰى مَاتَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7854 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ، یہ بیماریاں جو ہمیں آتی ہیں ،کیا ان میں ہمیں کوئی فائدہ بھی ہوتا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے گناہوں کا کفارہ ہیں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ اگرچہ تکلیف تھوڑی سی ہو؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ایک کانٹا بھی کفارہ ہے بلکہ اس سے بھی ہلکی تکلیف آئے، وہ بھی کفارہ ہے۔ اس وقت حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے دعا مانگی کہ مرتے دم تک اس کی تکلیف ختم نہ ہو، لیکن ان کی وجہ سے میں حج، عمرہ، نماز باجماعت اور جہاد فی سبیل اللہ سے محروم نہ ہو جاؤں۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد جب بھی کسی نے آپ کے جسم کو ہاتھ لگایا، آپ کو بخار ہوتا تھا۔ وفات تک آپ کا یہی عالم رہا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7855 – اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنِي رِشْدِينُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، اَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ اَبِي حَبِيبٍ، اَنَّ اَبَا الْخَيْرِ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَيْسَ مِنْ عَمَلِ يَوْمٍ اِلَّا وَهُوَ يُخْتَمُ فَاِذَا مَرِضَ الْمُؤْمِنُ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبَّنَا عَبْدُكَ فُلَانٌ قَدْ حَبَسْتَهُ، فَيَقُولُ الرَّبُّ تَعَالَى: اخْتِمُوا لَهُ عَلٰى مِثْلِ عَمَلِهِ حَتّٰى يَبْرَاَ اَوْ يَمُوتَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7855 – رشدين واه

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر دن کے عمل پر مہر کر دی جاتی ہے۔ جب بندہ مومن بیمار ہوتا ہے تو فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب فلاں بندے کو تو نے (بیماری کی بناء پر نیک اعمال سے) روک رکھا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، جب تک یہ تندرست نہیں ہوتا یا اس کو موت نہیں آتی اس وقت تک تم اس کے نامہ اعمال میں وہ نیکیاں برابر لکھتے رہو، جو یہ صحت کے عالم میں کرتا تھا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7856 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَاجِيَةَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ

الْقَوَارِيرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنِي اَسْلَمُ الْكُوفِيُّ، عَنْ مُرَّةَ الطَّيِّبِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَدَعَا بِشَرَابٍ فَاُتِيَ بِمَاءٍ وَعَسَلٍ فَلَمَّا اَدْنَاهُ مِنْ فِيهِ بَكَى وَبَكَى حَتَّى اَبْكَى اَصْحَابَهُ فَسَكَتُوا وَمَا سَكَتَ، ثُمَّ عَادَ فَبَكَى حَتَّى ظَنُّوا اَنَّهُمْ لَنْ يَقْدِرُوا عَلٰى مَسْاَلَتِهِ، قَالَ: ثُمَّ مَسَحَ عَيْنَيْهِ فَقَالُوا: يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَبْكَاكَ؟ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهُ يَدْفَعُ عَنْ نَفْسِهِ شَيْئًا وَلَمْ اَرَ مَعَهُ اَحَدًا فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الَّذِي تَدْفَعُ عَنْ نَفْسِكَ؟ قَالَ: هٰذِهِ الدُّنْيَا مُثِّلَتْ لِي فَقُلْتُ لَهَا اِلَيْكِ عَنِّي ثُمَّ رَجَعَتْ فَقَالَتْ اِنْ اَفْلَتَّ مِنِّي فَلَنْ يَنْفَلِتَ مِنِّي مَنْ بَعْدَكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7856 – عبد الصمد ترکه البخاری وغيره

✧✧ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے، آپ نے مشروب منگوایا، آپ کو پانی اور شہد پیش کیا گیا، جب انہوں نے پینے کے لئے اس کو اپنے منہ کے قریب کیا تو رونے لگے، آپ اس قدر زار وقطار روئے کہ (آپ کی اس کیفیت نے) سب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی رلا دیا، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین رو رو کر چپ ہو گئے، لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چپ نہ ہوئے، صحابہ کرام جان گئے کہ وہ اس کیفیت میں ان سے رونے کی وجہ نہیں پوچھ سکیں گے۔ (اس لئے وہ آپ کے خاموش ہونے کا انتظار کرتے رہے) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب اپنے آنسو صاف کئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ، آپ آج اس قدر کیوں روئے ہیں؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا، میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنے آپ سے کسی چیز کو ہٹا رہے تھے، حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دوسرا کوئی بھی نہیں تھا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیا چیز ہے جس کو آپ خود سے دور ہٹا رہے ہیں؟ (یہ مجھے تو دکھائی نہیں دے رہی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دنیا میرے سامنے ایک شکل میں دکھائی گئی ہے، میں نے اس سے کہا: مجھ سے دور رہ، وہ پھر لوٹ کر آئی، اور کہنے لگی: آپ مجھ سے بچ بھی گئے تو آپ کے بعد والے مجھ سے کسی صورت بھی نہیں بچ سکیں گے

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7857 – حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَحْمِي اَحَدُكُمْ مَرِيضَهُ الْمَاءَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7857 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبت، کرتا ہے، تو اس کو دنیا سے اس طرح بچاتا ہے جیسے تم اپنے مریض کو پانی سے بچاتے ہو۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7858 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ، ثَنَا هِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى حَصِيرٍ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوِ اتَّخَذْتَ فِرَاشًا أَوْثَرَ مِنْ هَذَا، فَقَالَ: مَا لِي وَلِلدُّنْيَا وَمَا لِلدُّنْيَا وَمَا لِي، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مَثَلِي وَمَثَلُ الدُّنْيَا إِلَّا كَرَاكِبٍ سَارَ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ فَاسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَشَاهِدُهُ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7858 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر آرام فرما رہے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں چٹائی کے نشانات تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کوئی آرام دہ بچھونا بنوا لیجئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیں دنیا سے اور دنیا کو ہم سے کیا تعلق؟ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میری اور دنیا کی مثال یوں ہے جیسے، کوئی مسافر سخت گرمی کے دن سفر کر رہا ہو، اور دن کے وقت کسی سایہ دار درخت کے نیچے آرام کرتا ہو پھر اس درخت کو چھوڑ کر آگے سفر شروع کر دے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کی شاہد وہ حدیث ہے جس کو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

7859 – أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ حَبِيبٍ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، أَنْبَأَ الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا لِي وَلِلدُّنْيَا إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رَاكِبٍ قَالَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ فَرَاحَ وَتَرَكَهَا

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا دنیا سے کیا تعلق؟ میری اور دنیا کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی مسافر سخت گرم موسم میں دوپہر کے وقت کسی سایہ دار درخت کے نیچے ٹھہرے اور پھر اس کو چھوڑ کر آگے چلا جائے۔

7860 – حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، وَأَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ بُنْدَارٍ الزَّاهِدُ قَالَا: أَنْبَأَ أَبُو

الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَمْرٍو السَّكْسَكِيُّ، ثَنَا اَبِیْ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِیْ رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ طَلَبَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ كَانَتِ السَّمَاءُ ظِلَالَهُ وَالْاَرْضُ فِرَاشَهُ لَمْ يَهْتَمَّ بِشَيْءٍ مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا، فَهُوَ لَا يَزْرَعُ الزَّرْعَ وَهُوَ يَاْكُلُ الْخُبْزَ، وَهُوَ لَا يَغْرِسُ الشَّجَرَ وَيَاْكُلُ الثِّمَارَ تَوَكُّلًا عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَطَلَبًا لِمَرْضَاتِهِ فَضَمَّنَ اللّٰهُ السَّمَاوَاتِ السَّبْعَ وَالْاَرَضِينَ السَّبْعَ رِزْقَهُ فَهُمْ يَتْعَبُوْنَ فِيهِ وَيَاْتُونَ بِهِ حَلَالًا وَيَسْتَوْفِي هُوَ رِزْقَهُ بِغَيْرِ حِسَابٍ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰى اَتَاهُ الْيَقِيْنُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ لِلشَّامِيِّينَ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7860 – بل منكر أو موضوع

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے وہ طلب کرے جو اس کے پاس ہے، تو آسمان اس کا سائبان ہوگا، اورزمین اس کا بچھونا ہوگی، وہ دنیا کے کسی کام کو اہمیت نہیں دے گا، وہ کھیتی نہیں اگاتا لیکن روٹی کھاتا ہے، وہ درخت نہیں اگاتا، لیکن پھل کھاتا ہے، وہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کرتا ہے، اور اس کی رضا کا طالب ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کے ذمے اس کا رزق لگا دیتا ہے، یہ آسمان اور زمین اس کے رزق کے لئے کوشش کرتے ہیں اور اس کو حلال رزق پہنچاتے ہیں، وہ آدمی اپنا رزق پورا وصول کرتا ہے، اور جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوگا تو اس کے رزق کا کوئی حساب نہیں لیا جائے گا۔

❀❀ یہ حدیث شامیین کی صحیح الاسناد حدیث ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7861 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْقُطَيْعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِیْ، ثَنَا اَبُو الْمُغِيرَةِ، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، اَنَّ اَبَا مَالِكٍ الْاَشْعَرِيَّ، لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْاَشْعَرِيِّينَ لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: حُلْوَةُ الدُّنْيَا مُرَّةُ الْاٰخِرَةِ، وَمُرَّةُ الدُّنْيَا حُلْوَةُ الْاٰخِرَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7861 – صحيح

✧✧ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے فرمایا:

حدیث: 7861

مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث ابى مالك الاشعرى - حديث: 22319' المعجم الكبير للطبرانى - من اسمه الحارث' الحارث ابو مالك الاشعرى - شريح بن عبيد الحضرمى عن ابى مالك' حديث: 3357' شعب الإيمان للبيهقى - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل فيما يقول العاطس فى جواب التشميت - الحادى والسبعون من شعب الإيمان وهو باب فى الزهد وقصر الامل' حديث: 9926

اے اشعریو! جولوگ اس وقت موجود ہیں، وہ میری بات کو ان لوگوں تک پہنچا دینا جو اس وقت موجود نہیں ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دنیا کی مٹھاس، آخرت کی کڑواہٹ ہے۔ اور دنیا کی ترشی آخرت کی حلاوت ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7862 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَشِّرْ هٰذِهِ الْاُمَّةَ بِالسَّنَاءِ وَالرِّفْعَةِ وَالنُّصْرَةِ وَالتَّمْكِيْنِ فِي الْاَرْضِ، وَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ عَمَلَ الْاٰخِرَةِ لِلدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ نَصِيبٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7862 – صحيح

✧✧ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت کو بارشوں سے سیرابی، دین کی سربلندی، کامیابی اور زمین پر حکومت کی خوشخبری سنا دو۔ اور جس نے آخرت والا عمل حصول دنیا کی خاطر کیا، اس کو آخرت میں کوئی حصہ نہیں ملے گا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7863 – حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرْكَانِيُّ، حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُودِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (فَمَنْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْاِسْلَامِ) (الأنعام: 125) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ النُّوْرَ اِذَا دَخَلَ الصَّدْرَ انْفَسَحَ فَقِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ يُعْرَفُ؟ قَالَ: نَعَمْ، التَّجَافِي عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ، وَالْاِنَابَةُ اِلٰى دَارِ الْخُلُوْدِ، وَالِاسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7863 – عدى بن الفضل ساقط

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی

فَمَنْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْاِسْلَامِ)

''اور اللہ جسے راہ دکھانا چاہے، اس کا سینہ اسلام کے لئے کھول دے''(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب سینے میں نور داخل ہوتا ہے تو سینہ کشادہ ہو جاتا ہے، عرض کی گئی: یارسول اللہ ﷺ اس کو پہچاننے کے لئے کوئی نشانی بھی ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، دھوکے کے گھر سے بچ کر رہنا، اور ہمیشہ کے گھر کی امید رکھنا اور موت آنے سے پہلے اس کی تیاری کر کے رکھنا۔

7864 - اَخْبَرَنِی اِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، الْعَدْلُ، ثَنَا اَبِی، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اَرْبَعٌ لَا يُصِبْنَ اِلَّا بِعَجَبٍ: الصَّمْتُ وَهُوَ اَوَّلُ الْعِبَادَةِ، وَالتَّوَاضُعُ، وَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَقِلَّةُ الشَّيْءِ "

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں پسندیدہ ہیں۔

○خاموشی، یہ سب سے پہلی عبادت ہے۔

○عاجزی۔

○اللہ تعالیٰ کی یاد۔

○اشیاء کی قلت۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7864 - فَهْدُ بْنُ عَوْفٍ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَصْقَلَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ، عَنْ اَبِی جُحَيْفَةَ، قَالَ: اَكَلْتُ لَحْمًا كَثِيرًا وَثَرِيدًا ثُمَّ جِئْتُ فَقَعَدْتُ حِيَالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَتَجَشَّاُ فَقَالَ: اَقْصِرْ مِنْ جُشَائِكَ، فَاِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا اَكْثَرُهُمْ جُوعًا فِي الْاٰخِرَةِ صَحِيحٌ "

✦✦ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے بہت سارا گوشت اور ثرید کھالیا، پھر میں آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا، اور مجھے ڈکار آنے لگے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے ڈکاروں پر کنٹرول کرو، کیونکہ جو شخص اس دنیا میں جتنا پیٹ بھر کر کھائے گا، قیامت کے دن اتنا ہی بھوکا ہوگا۔

7865 - اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرَوَيْهِ الْبَزَّازُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْاَشْيَبُ، ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصَمُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلْمُنَافِقِ يَا سَيِّدُ فَقَدْ اَغْضَبَ رَبَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7865 – عقبة بن الأصم ضعيف

✦✦ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص کسی منافق کو 'یاسید' کہہ کر بلاتا ہے، وہ اپنے رب کو ناراض کرتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7866 - حَدَّثَنِی اَحْمَدُ بْنُ اَبِی عُثْمَانَ الزَّاهِدُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِی طَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنِی اَبِی، ثَنَا حُرَيْثُ بْنُ السَّائِبِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ اَبَانَ، عَنْ عُثْمَانَ

بْنِ عَفَّانَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِيمَا سِوَى هٰذِهِ الْخِصَالِ: بَيْتٌ يَسْتُرُهُ، وَثَوْبٌ يُوَارِي عَوْرَتَهُ، وَجِلْفٌ مِنَ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7866 – صحيح

✦✦ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان چیزوں کے علاوہ انسان کا کوئی حق نہیں ہے

○ایک گھر جو اس کے سر کو چھپائے۔

○ کپڑا جو اس کے ستر کو چھپائے۔

○روٹی اور پانی کے لئے برتن۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7867 – حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَلَدِيُّ، ثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، ثَنَا شُرَيْحُ بْنُ يُونُسَ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ، حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشَةُ، اِنْ اَرَدْتِ اللُّحُوقَ بِي فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ لَا تَسْتَخْلِقِي ثَوْبًا حَتَّى تُرَقِّعِيهِ، وَاِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْاَغْنِيَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✦✦ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے عائشہ! اگر تم میرے ساتھ ملنا چاہتی ہو تو تجھے دنیا سے اتنا ہی کافی ہے جتنا مسافر کے لئے زادِ راہ، کپڑے کو جب تک پیوند نہ لگ جائیں، تب تک ان کو پرانے نہیں سمجھنا اور دولت مندوں کی مجلس سے خود کو بچا کر رکھو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7868 – اَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْعَقَبِيُّ، ثَنَا اَبُو قِلَابَةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ نَاصِحٍ، ثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُحَارِبِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا طَارِقُ، اسْتَعِدَّ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُولِ الْمَوْتِ صَحِيْحٌ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7868 – صحيح

✦✦ حضرت طارق بن عبداللہ المحاربی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے طارق! موت آنے سے پہلے موت کی تیاری کر کے رکھو۔

7869 – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الشِّخِّيرِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَقِلُّوا الدُّخُولَ عَلَى

الْاَغْنِيَاءِ فَاِنَّهُ قَمِنٌ اَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعَمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7869 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن شخیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: دولت والوں کے پاس کم جایا کرو، کیونکہ یہ اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کوحقیر نہ جانو گے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7870 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِي عُثْمَانَ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَهْبٍ، اَنْبَا سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَتِ الدَّارُ الدُّنْيَا لِمَنْ تَزَوَّدَ مِنْهَا لِآخِرَتِهِ حَتّٰى يُرْضِيَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَبِئْسَتِ الدَّارُ لِمَنْ صَدَّتْهُ عَنْ آخِرَتِهِ وَقَصَّرَتْ بِهِ عَنْ رِضَاءِ رَبِّهِ، وَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ قَبَّحَ اللّٰهُ الدُّنْيَا قَالَتِ الدُّنْيَا قَبَّحَ اللّٰهُ اَعْصَانَا لِرَبِّهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7870 – بل منكر

✧✧ حضرت طارق فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: اس شخص کے لئے دنیا کا گھر کتنا اچھا ہے جو دنیا کے ذریعے اپنی آخرت کے لئے سامان تیار کرلیتا ہے حتیٰ کہ وہ اپنے رب کو راضی کرلیتا ہے، اور یہ گھر اس آدمی کے لئے کتنا برا ہے جس کو یہ گھر آخرت سے روک لیتا ہے اور وہ اپنے رب تعالیٰ کو راضی کرنے سے قاصر رہتا ہے، اور جب بندہ کہتا ہے ''اللہ تعالیٰ دنیا کو برباد کرے'' تو دنیا کہتی ہے ''اللہ تعالیٰ برباد کرے اس شخص کو جو اپنے رب کا نافرمان ہے''۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7871 – حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ، ثَنَا عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا مَرِضَ اَوْحَى اللّٰهُ اِلَى مَلَائِكَتِهِ: يَا مَلَائِكَتِي اَنَا قَيَّدْتُ عَبْدِي بِقَيْدٍ مِنْ قُيُوْدِي فَاِنْ اَقْبِضْهُ اَغْفِرْ لَهُ وَاِنْ اُعَافِهِ فَحِيْنَئِذٍ يَقْعُدُ وَلَا ذَنْبَ لَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7871 – عفير بن معدان واه

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: جب بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کی جانب وحی کرتا ہے کہ ''اے میرے فرشتو! میں نے اپنے بندے کو ایک قید میں بند کیا، اگر اس کو اسی حالت میں موت دوں گا تو اس کے گناہوں کو بخش دوں گا اور اگر اس کو شفاء دوں گا تب بھی یہ گناہوں سے پاک ہوگا''۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7872 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَاتَ عَلٰى شَىْءٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7872 – على شرط مسلم

✦✦ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ جس حالت میں فوت ہوگا، اسی حالت میں قیامت کے دن اٹھایا جائے گا۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7873 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْاٰدَمِیُّ الْقَارِءُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نَاصِحٍ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو الْقُرَشِیُّ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ، عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَظَ رَجُلًا فَقَالَ: ازْهَدْ فِی الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَازْهَدْ فِيمَا فِی اَيْدِی النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاس

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7873 – خالد بن عمرو القرشي وضاع

✦✦ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کو نصیحت فرما رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں بے رغبتی اختیار کر، اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا، اور ان چیزوں سے بے رغبتی اختیار کر جو لوگوں کے پاس ہے، لوگ بھی تجھ سے محبت کریں گے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7874 – اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عِصْمَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، الْعَدْلُ، ثَنَا اَبِیْ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَاعِزٍ الْعَامِرِیِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِیِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِیْ بِاَمْرٍ اَعْتَصِمُ بِهِ، قَالَ: قُلْ رَبِّیَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا اَكْثَرُ مَا اَخَافُ عَلَیَّ؟ قَالَ: فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ ثُمَّ قَالَ:

هٰذَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حدیث: **7873**

سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب الزهد في الدنيا - حديث:4100' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' رواية الكوفيين عن ابي حازم - سفيان الثوري' حديث:5836' مسند الشهاب القضاعي - ازهد في الدنيا يحبك الله' حديث:602

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7874 – صحيح

✦✦ حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ مجھے کوئی ایسی بات ارشاد فرمادیجئے، جس کو میں مضبوطی سے تھام لوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کہو، میرا رب اللہ ہے، پھر اس پر ثابت قدم ہو جاؤ۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ مجھے سب سے زیادہ کس چیز کی احتیاط کرنی چاہئے، آپ فرماتے ہیں: حضور ﷺ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا: اس کی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7875 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: النَّظْرَةُ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ اِبْلِيسَ مَسْمُومَةٌ فَمَنْ تَرَكَهَا مِنْ خَوْفِ اللّٰهِ اَثَابَهُ جَلَّ وَعَزَّ اِيمَانًا يَجِدُ حَلَاوَتَهُ فِي قَلْبِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✦✦ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نظر (یعنی بدنگاہی)، شیطان کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ جس نے اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے اس (بدنگاہی) کو چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ اس کے ایمان کو ایسی تازگی دے گا کہ وہ اس کی حلاوت اپنے دل میں محسوس کرے گا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7876 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ، ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اَرْبَعٌ اِذَا كَانَ فِيكَ لَا يَضُرُّكَ مَا فَاتَكَ مِنَ الدُّنْيَا: حِفْظُ اَمَانَةٍ، وَصِدْقُ حَدِيْثٍ، وَحُسْنُ خَلِيقَةٍ، وَعِفَّةُ طُعْمَةٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7876 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں ایسی ہیں کہ اگر وہ تیری ذات میں موجود ہوں تو ساری دنیا بھی تجھے نہ ملے تب بھی تجھے کوئی نقصان نہیں ہے۔

- امانت کی حفاظت۔
- سچ بولنا۔
- حسن اخلاق۔
- رزق حلال۔

7877 – حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْجُمَحِيُّ، بِمَكَّةَ فِي مَنْزِلِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ،

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ اَنَّ رَجُلًا عَمِلَ عَمَلًا فِي صَخْرَةٍ لَا بَابَ لَهَا وَلَا كُوَّةٌ لَخَرَجَ عَمَلُهُ اِلَى النَّاسِ كَائِنًا مَا كَانَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7877 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی آدمی ایسے بند غار میں نیک عمل کرے جس کا نہ کوئی دروازہ ہو، نہ کوئی روشن دان، تب بھی اس کا عمل دنیا والوں تک پہنچ جاتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7878 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقِ بْنِ السَّمَّاكِ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ، ثَنَا الْحَكِيْمُ بْنُ نَافِعٍ، ثَنَا عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ لَيُجَرِّبُ اَحَدَكُمْ بِالْبَلَاءِ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِ كَمَا يُجَرِّبُ اَحَدُكُمْ ذَهَبَهُ بِالنَّارِ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَخْرُجُ كَالذَّهَبِ الْاِبْرِيزِ فَذٰلِكَ الَّذِي نَجَّاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ السَّيِّئَاتِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَخْرُجُ كَالذَّهَبِ دُوْنَ ذٰلِكَ فَذٰلِكَ الَّذِي يَشُكُّ بَعْضَ الشَّكِّ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَخْرُجُ كَالذَّهَبِ الْاَسْوَدِ فَذٰلِكَ الَّذِي قَدِ افْتُتِنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7878 – صحيح

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں مصیبت کے ساتھ جانچتا ہے، حالانکہ وہ تمہیں اچھی طرح جانتا ہے، جیسا کہ تم سونے کو آگ کے ساتھ جانچتے ہو، کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آزمائش سے اس طرح نکل آتے ہیں جیسے خالص سونا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے گناہوں سے بچا کر رکھا، اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو سونے کی طرح نکلتے ہیں مگر اس سے ذرا کم، یہ وہ لوگ ہیں جو شکوک وشبہات میں مبتلا ہوئے، کچھ لوگ کالے سونے کی طرح نکلتے ہیں، یہ وہ شخص ہے جو فتنے میں مبتلا ہوگیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7879 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي الدُّنْيَا الْقُرَشِيُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ كَعْبٍ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ فِي جَسَدِهِ وَمَالِهِ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7879 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کے جسم اور مال میں مسلسل آزمائش رہتی ہے، حتیٰ کہ جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7880 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اَنْتُمْ اَكْثَرُ صَلَاةً وَاَكْثَرُ صِيَامًا مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُمْ كَانُوا خَيْرًا مِنْكُمْ قَالُوْا: وَبِمَ؟ قَالَ: كَانُوا اَزْهَدَ مِنْكُمْ فِى الدُّنْيَا وَاَرْغَبَ مِنْكُمْ فِى الْاٰخِرَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7880 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے زیادہ نمازیں پڑھی ہیں، ان سے زیادہ روزے رکھے ہیں، لیکن اس کے باوجود وہ لوگ تم سے بہتر ہیں۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا: وہ لوگ تم سے زیادہ دنیا سے بے رغبت تھے اور آخرت میں تم سے زیادہ دلچسپی رکھتے تھے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7881 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ النَّضْرِ، الْفَقِيْهُ، وَاَبُوْ الْحَسَنِ الْعَنَزِىُّ، قَالَا: ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِىُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِىْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ حَبِيْبٍ، اَنَّ عَلِىَّ بْنَ رَبَاحٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ: وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ قَوْمًا قَطُّ اَرْغَبَ فِيْمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزْهَدُ فِيْهِ مِنْكُمْ، تَرْغَبُوْنَ فِى الدُّنْيَا وَكَانَ يَزْهَدُ فِيْهَا، وَاللّٰهِ مَا مَرَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مِنَ الدَّهْرِ اِلَّا وَالَّذِىْ عَلَيْهِ اَكْثَرُ مِنَ الَّذِىْ لَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِىِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 7881 – صحيح

✧✧ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے ایسی قوم کبھی نہیں دیکھی، جو کہ اُس چیز میں اتنی ہی زیادہ دلچسپی رکھتی ہے، جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جتنے زیادہ بے رغبتی رکھتے تھے۔ تم لوگ دنیا کا بہت شوق رکھتے ہو جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِس کی کوئی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مسلسل تین دن کبھی بھی ایسے نہیں گزرے، جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسائل، آپ کے وسائل سے زیادہ نہ ہوں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7882 – اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِىُّ، ثَنَا جَدِّىْ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ، ثَنَا يَحْيٰى

بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جُنَادَةَ الْمَعَافِرِيُّ، اَنَّ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ، حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَسَنَتُهُ فَاِذَا خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا فَارَقَ السِّجْنَ وَالسَّنَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7882 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا، مومن کے لئے قید خانہ ہے، اور قحط ہے، جب وہ دنیا سے نکلتا ہے تو قید سے اور قحط سے نکلتا ہے۔

7883 – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنِي اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَطَّانُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَطِيَّةَ وَكَانَ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكُوْنُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ عُبَّادٌ جُهَّالٌ وَقُرَّاءُ فَسَقَةٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7883 – يوسف بن عطية هالك

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں جاہل عبادت گزار اور فاسق قاری ہوں گے۔

7884 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ، ثَنَا الْمُغِيرَةُ، ثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، ثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ كُلَّ قَلْبٍ حَزِينٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7884 – منقطع

✧✧ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قلبِ پریشان سے محبت کرتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7885 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بُنْدَارٍ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ يُوسُفَ السَّلِيطِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ النَّسَوِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، ثَنَا هَاشِمُ بْنُ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَثْعَمِيُّ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيرَ الْمُتَعَالِ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَبْدَاَ وَالْمُنْتَهَى، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ بَغَى وَعَتَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلَا، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّينِ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّينَ بِالشُّبُهَاتِ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَصُدُّهُ الرُّعْبُ عَنِ الْحَقِّ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُودُهُ، بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ فِي اِسْنَادِهِ اَحَدٌ مَنْسُوبٌ اِلٰى نَوْعٍ مِنَ الْجَرْحِ وَاِذَا كَانَ هٰكَذَا فَاِنَّهُ صَحِيْحٌ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7885 – إسناده مظلم

✧✧ حضرت اسماء بنت عمیس خثعمیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ بندہ کس قدر برا ہے، جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے اور تکبر کرتا ہے، اور کبیر ومتعال (اللہ تعالیٰ) کو بھول جاتا ہے۔

وہ بندہ کس قدر برا ہے جو بھولتا ہے اور لہو ولعب میں مبتلا ہو جاتا ہے اور ابتداء وانتہاء کو بھول جاتا ہے۔

وہ بندہ کس قدر برا ہے جو بغاوت اور نافرمانی کرتا ہے اور قبر اور آزمائش کو بھول جاتا ہے۔

وہ بندہ کس قدر برا ہے جو دنیا کو دین کے ساتھ خلط ملط کر دیتا ہے۔

وہ بندہ کس قدر برا ہے جو دین میں شبہات پیدا کرتا ہے۔

وہ بندہ کس قدر برا ہے جس کو رعب، حق سے دور رکھتا ہے۔

وہ بندہ کس قدر برا ہے جو لالچ کے پیچھے چلتا ہے۔

وہ بندہ کس قدر برا ہے، جس کی خواہشات اس کو گمراہ کئے رکھتی ہیں۔

❁❁ اس حدیث کی اسناد میں کوئی بھی راوی ایسا نہیں ہے جس پر کسی قسم کی کوئی جرح کی گئی ہو۔ اس لئے یہ حدیث صحیح ہے لیکن اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل نہیں کیا۔

7886 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ قَالَا: ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي جَمِيلٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتُنْتَقُنَّ كَمَا تُنْتَقَى التَّمْرُ مِنَ الْجَفْنَةِ فَلَيَذْهَبَنَّ خِيَارُكُمْ وَلَيَبْقَيَنَّ شِرَارُكُمْ فَمُوتُوا اِنِ اسْتَطَعْتُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. وَاَبُو جَمِيلٍ هُوَ الطَّائِيُّ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7886 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں چنا جائے گا جیسے کھجوروں کو ٹوکری سے کھجوروں کو چنا جاتا ہے، اچھے لوگوں کو اٹھا لیا جائے گا اور شریر لوگ بچ جائیں گے۔ اس لئے ہو سکے تو مر جانا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس کی سند میں ابوجمیل "طائی" ہیں۔

7887 – حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، ثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُوسَى بْنِ خَلَفٍ الرَّسْعَنِيُّ، ثَنَا اَبُو فَرْوَةَ يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّهَاوِيُّ، ثَنَا اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ

الْخُدْرِيِّ، عَنْ بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بِلَالُ، الْقَ اللّٰهَ فَقِيرًا وَلَا تَلْقَهُ غَنِيًّا قَالَ: قُلْتُ: وَكَيْفَ لِي بِذَلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: إِذَا رُزِقْتَ فَلَا تَخْبَأْ، وَإِذَا سُئِلْتَ فَلَا تَمْنَعْ قَالَ: قُلْتُ: وَكَيْفَ لِي بِذَلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: هُوَ ذَاكَ وَإِلَّا فَالنَّارُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7887 – واه

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے بلال! اللہ تعالیٰ سے فقیری کی حالت میں ملنا، دولتمندی کی حالت میں نہ ملنا۔ حضرت بلال فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیسے ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تجھے رزق ملے تو جمع کر کے مت رکھنا اور جب تجھ سے کوئی مانگے تو انکار مت کرنا۔ میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگرتو ایسے کرے گا تو ٹھیک ہے ورنہ تو دوزخ میں جائے گا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7888 – أَخْبَرَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ السِّجْزِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَبَّارُ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَذَقْنُهُ عَلَى رَحْلِهِ مُتَخَشِّعًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7888 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے موقع پر مکہ میں داخل ہوئے تو عاجزی کی وجہ سے آپ اس قدر جھکے ہوئے تھے کہ آپ کی ٹھوڑی مبارک کجاوے کے ساتھ لگ رہی تھی۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7889 – حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخُلْدِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَطَّارِ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ بِشْرٍ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَصْبَحَ وَالدُّنْيَا أَكْبَرُ هَمِّهِ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ، وَمَنْ لَمْ يَتَّقِ اللّٰهَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ، وَمَنْ لَمْ يَهْتَمَّ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً فَلَيْسَ مِنْهُمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7889 – أحسب الخبر موضوعا

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس شخص نے صبح کی اور اس کی سب سے بڑی امید دنیا ہوئی، اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا نہیں ہے اس کا بھی اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق

نہیں ہے اور جو عامۃ المسلمین کو اہمیت نہیں دیتا، وہ ان (مسلمانوں) میں سے نہیں ہے۔

7890 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِیْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ جَعْدَةَ الْجُشَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِيَدِهِ اِلٰى بَطْنِ رَجُلٍ سَمِينٍ وَيَقُوْلُ: لَوْ كَانَ هٰذَا فِي غَيْرِ هٰذَا كَانَ خَيْرًا لَكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7890 – صحيح

✧✧ حضرت جعدہ جشمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ساتھ ایک موٹے آدمی کے پیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: جو کچھ اس (کے پیٹ) میں ہے یہ اگر کسی اور (کے پیٹ) میں ہوتا تو یہ تیرے حق میں زیادہ بہتر ہوتا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7891 - اَخْبَرَنِی اِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، الْعَدْلُ، ثَنَا اَبِیْ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ، عَنْ اَشْيَاخِهِ، قَالَ: دَخَلَ سَعْدٌ عَلٰى سَلْمَانَ يَعُوْدُهُ، قَالَ: فَبَكٰى، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: مَا يُبْكِيكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ؟ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ وَتَرِدُ عَلَيْهِ الْحَوْضَ وَتَلْقٰى اَصْحَابَكَ، قَالَ: فَقَالَ سَلْمَانُ: اَمَا اِنِّي لَا اَبْكِي جَزَعًا مِنَ الْمَوْتِ وَلَا حِرْصًا عَلَى الدُّنْيَا وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيْنَا عَهْدًا حَيًّا وَمَيِّتًا، قَالَ: لِتَكُنْ بُلْغَةُ اَحَدِكُمْ مِنَ الدُّنْيَا مِثْلَ زَادِ الرَّاكِبِ وَحَوْلِي هٰذِهِ الْاَسَاوِدَةُ، قَالَ: فَاِنَّمَا حَوْلَهُ اِجَّانَةٌ وَّجَفْنَةٌ وَّمَطْهَرَةٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7891 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسفیان اپنے اساتذہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ حضرت سلمان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ رو پڑے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ کیوں رہے ہیں؟ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے خوش اس دنیا سے گئے ہیں، تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کوثر پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملو گے، تم اپنے ساتھیوں سے ملو گے، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں موت کے خوف سے نہیں رو رہا، اور نہ دنیا کی حرص میں رو رہا ہوں، بلکہ (میرے رونے کی وجہ یہ ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہوا وعدہ وفا نہیں کر سکا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں بھی اور اپنے بعد کے لئے بھی ہم سے یہ عہد لیا تھا کہ ہمارے پاس دنیا صرف اتنی ہونی چاہئے جتنا مسافر کا سامان ہوتا ہے، اور میرے اردگرد تم یہ تکیے دیکھو، اس وقت ان کے اردگرد، کپڑے دھونے کا ٹب، پانی پینے کا ایک بڑا پیالہ اور ایک لوٹا تھا۔

فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، اَعْهِدَ اِلَيْنَا بِعَهْدٍ نَاْخُذُ بِهِ بَعْدَكَ؟ قَالَ: فَقَالَ: يَا سَعْدُ، اذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ هَمِّكَ اِذَا هَمَمْتَ، وَعِنْدَ يَدِكَ اِذَا قَسَمْتَ، وَعِنْدَ حُكْمِكَ اِذَا حَكَمْتَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✦✦ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ ہمیں بھی کوئی وصیت فرمادیں، کہ آپ کے بعد ہم اس پر عمل پیرا ہوں، حضرت سلمان نے فرمایا: اے سعد! جب تو کوئی ارادہ کرے، تو اپنے ارادے میں خدا کو یاد رکھ، جب تو تقسیم کرے تو اپنے ہاتھ پر خدا کو یاد رکھ اور جب تو فیصلہ کرے تو اپنے فیصلے میں خدا کو یاد رکھ۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7892 – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دَرَسْتَوَيْهِ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَوْسٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَمِيلَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اَكْثَرَ اَحَدٌ مِنَ الرِّبَا اِلَّا كَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهِ اِلَى قُلٍّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی 7892 – صحيح

✦✦ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص سود کھاتا ہے، اس کا انجام "قل" ہوتا ہے (یعنی بالآخر وہ تنگدست ہو جاتا ہے)

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7893 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بُرْدٍ الْاَنْطَاكِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ الطَّبَّاعِ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَيْمُوْنٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ مِسْكِيْنٍ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَانَ عَلَى مُسْلِمٍ كَلِمَةً يَشِيْنُهُ بِهَا بِغَيْرِ حَقٍّ اَشَانَهُ اللّٰهُ بِهَا فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7893 – سنده مظلم

✦✦ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مسلمان کو ناحق عیب لگایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے بدلے میں اس کو دوزخ میں ڈالے گا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7894 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ اَبِي تَمِيْمٍ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ اَنَّكُمْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ

تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7894 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✦✦ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل توکل کرلو، تو اللہ تعالیٰ تمہیں یوں رزق دے گا جس طرح وہ پرندوں کو رزق دیتا ہے، جو صبح خالی پیٹ جاتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر واپس آتے ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7895 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْقَارِئُ، حَدَّثَنِيْ خَالِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْاَشْرَسِ السُّلَمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ حَسَّانَ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَشِّرْ اُمَّتِيْ بِالسَّنَاءِ وَالرِّفْعَةِ وَالتَّمْكِيْنِ فِي الْبِلَادِ مَا لَمْ يَطْلُبُوا الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْاٰخِرَةِ، فَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْاٰخِرَةِ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✦✦ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کو بارشوں سے سیرابی، دین کی سربلندی اور زمین میں حکومت کی خوشخبری دو، جب تک کہ وہ آخرت کے عمل کے بدلے دنیا طلب نہیں کریں گے، جس نے آخرت والے کسی عمل کے بدلے دنیا طلب کی، اس کو آخرت میں کوئی حصہ نہیں ملے گا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7896 – اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَلْخِيُّ التَّاجِرُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَاِنَّ فِتْنَةَ اُمَّتِي الْمَالُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7896 – صحيح

✦✦ حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر امت کا ایک فتنہ ہوتا ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہوگا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7897 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنُ الْجُنَيْدِ، ثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ

جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضَرَّ بِآخِرَتِهِ، وَمَنْ اَحَبَّ آخِرَتَهُ اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ، فَآثِرُوا مَا يَبْقَى عَلَى مَا يَفْنَى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7897 – صحيح

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جودنیا سے محبت کرتا ہے وہ اپنی آخرت کو برباد کرلیتا ہے، اس لئے جوچیز باقی رہنے والی ہے اس کوترجیح دوفنا ہونے والی چیز پر۔

✿✿ یہ حدیث صحیح ہے۔

7898 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا حَامِدُ بْنُ مَحْمُوْدٍ الْمُقْرِءُ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَذَاكَرُوا الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّمَا الدُّنْيَا بَلَاغٌ لِلْاٰخِرَةِ فِيْهَا الْعَمَلُ وَفِيْهَا الصَّلَاةُ وَفِيْهَا الزَّكَاةُ، وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ: الْاٰخِرَةُ فِيْهَا الْجَنَّةُ، وَقَالُوا مَا شَاءَ اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا كَمَا يَمْشِىْ اَحَدُكُمْ اِلَى الْيَمِّ فَاَدْخَلَ اِصْبَعَهُ فِيْهِ فَمَا خَرَجَ مِنْهُ فَهِيَ الدُّنْيَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7898 – صحيح

✧✧ حضرت مستورد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے، آپ کے ہاں دنیااورآخرت کا تذکرہ ہوا، کچھ نے کہا: دنیا، حصول آخرت کا ذریعہ ہے، عمل اسی میں ہے، نماز اورزکاۃ اسی میں ہے، دوسرے لوگوں کا موقف یہ تھا کہ آخرت میں جنت ہے، اوربھی بہت ساری باتیں کیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا کی نسبت آخرت کے ساتھ ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص سمندر میں اپنی انگلی ڈبوکر نکالے تواس پر جتنا پانی لگے گا، وہ دنیا ہے اور جوسمندر میں ہے وہ آخرت ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیا۔

7899 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ، بِمَرْوَ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِىْ اُسَامَةَ، ثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثَنَا اَبُوْ عَقِيْلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَقِيْلٍ الثَّقَفِيُّ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ، وَعَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الرَّجُلَ لَا يَكُوْنُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتَّى يَدَعَ مَا لَا بَاْسَ بِهِ حَذَرًا لِمَا بِهِ بَاْسٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7899 – صحيح

✧✧ حضرت عطیہ بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ اس وقت تک متقی نہیں ہوسکتا جب تک وہ حرج والے کاموں سے بچنے کے لئے ان کاموں کو بھی نہیں چھوڑ دیتا جن میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7900 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7900 – ابن زياد هو الأفريقي ضعيف

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا تحفہ موت ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7901 – اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ الْجُرَيْرِيُّ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، اَخْبَرَنِي اَبُو قِلَابَةَ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شَيْبَةَ، اَخْبَرَهُ اَنَّ اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الصَّالِحِينَ يُشَدَّدُ عَلَيْهِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7901 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک لوگوں پر سختیاں آیا کرتی ہیں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7902 – حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ الْحَافِظُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ بِشْرٍ، ثَنَا مُقَاتِلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ اَصْبَحَ وَهَمُّهُ غَيْرُ اللّٰهِ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ، وَمَنْ لَمْ يَهْتَمَّ لِلْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7902 – إسحاق ومقاتل ليسا بثقتين ولا صادقين

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے صبح کی اور اس کی امید غیر اللہ ہو، اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس کی کوئی وقعت نہیں، اور جو مسلمانوں کو اہمیت نہیں دیتا وہ ان (مسلمانوں) میں سے نہیں

ہے۔

7903 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اَخِيهِ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هٰكَذَا الْاِخْلَاصُ – يُشِيرُ بِاِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْاِبْهَامَ – وَهٰذَا الدُّعَاءُ – فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ – وَهٰذَا الْاِبْتِهَالُ – فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا –

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7903 – ذا منكر بمرة

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی انگلی کیساتھ اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اخلاص اس طرح ہوتا ہے اور اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھا کر کہا: دعایوں مانگتے ہیں، پھر ہاتھ پھیلا کر کہا: اور عاجزی یہ ہے، یہ فرماتے ہوئے ہاتھ مزید پھیلا لئے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7904 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السِّمْسَارُ الْوَرَّاقُ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَيْشِيُّ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَعَلَ الدُّنْيَا كُلَّهَا قَلِيلًا، وَمَا بَقِيَ مِنْهَا اِلَّا الْقَلِيلُ مِنَ الْقَلِيلِ، وَمَثَلُ مَا بَقِيَ مِنْهَا كَالثَّغْبِ – يَعْنِي الْغَدِيرَ – شُرِبَ صَفْوُهُ وَبَقِيَ كَدَرُهُ

صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7904 – صحيح

✦✦ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا کو قلیل قرار دیا ہے اور اس میں جتنی دنیا باقی ہے وہ اس قلیل میں سے قلیل باقی بچی ہے۔ اور جو باقی بچی ہے اس کی مثال حوض کی طرح ہے، جس کا صاف پانی پی لیا گیا ہے، اور گدلا پانی بچ گیا ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7905 – اَخْبَرَنِي اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْفَقِيهُ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ تَعْلَمُونَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَدْرُوْنَ تَنْجُونَ اَوْ لَا تَنْجُونَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7905 – صحيح

✦✦ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کچھ میں جانتا ہوں، اگر تم یہ سب جان لوتو تم زیادہ روؤ اور کم ہنسو، اور تم پہاڑوں میں نکل جاؤ، اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے پھرو اور تمہیں کچھ علم نہیں ہوگا کہ تمہیں نجات ملے گی یا نہیں۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

7906 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا يَنْتَظِرُ اَحَدُكُمْ اِلَّا غِنًى مُطْغِيًا، اَوْ فَقْرًا مُنْسِيًا، اَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا، اَوْ هَرَمًا مُفَنِّدًا، اَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا، اَوِ الدَّجَّالَ وَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ، اَوِ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ اَدْهَى وَاَمَرُّ قَالَ الْحَاكِمُ: اِنْ كَانَ مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ سَمِعَ مِنَ الْمَقْبُرِيِّ فَالْحَدِيثُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7906 – إن كان معمر سمع من المقبرى فهو صحيح على شرط البخارى ومسلم

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایسی دولتمندی کا انتظار کر رہے ہو جس میں سرکشی ہو، یا ایسے فقر کا انتظار کر رہے ہو جو (خدا کی یاد) بھلانے والا ہو، یا ایسی بیماری کا انتظار کر رہے ہو جو تباہی لائے، یا ایسے بڑھاپے کا جس میں تمہاری عقل میں خلل آجاتا ہے، یا ناگہانی موت کا، یا دجال کا۔ اور دجال غائب شر ہے اس کا انتظار کیا جاتا ہے یا قیامت کا اور قیامت نہایت کڑی اور سخت کڑوی ہے۔

❁❁ امام حاکم کہتے ہیں: اگر معمر بن راشد نے مقبری سے سماع کیا ہے تو یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7907 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ قَلْبٍ اِلَّا بَيْنَ اُصْبُعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ اِنْ شَاءَ اَقَامَهُ وَاِنْ شَاءَ اَزَاغَهُ

وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قُلُوبَنَا عَلٰى دِينِكَ، وَالْمِيزَانُ بِيَدِ الرَّحْمٰنِ يَرْفَعُ اَقْوَامًا وَيَضَعُ آخَرِينَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7907 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✦✦ حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دل اللہ

تعالیٰ کی دوانگلیوں کے درمیان ہوتا ہے، وہ چاہے تو اس کو قائم رکھے اور چاہے تو اس کو ٹیڑھا کر دے۔ اور رسول اللہ ﷺ یوں دعا مانگا کرتے تھے۔

اللّٰهُمَّ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قُلُوبَنَا عَلٰى دِينِك

''اے اللہ! اے دلوں کے پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنے دین پر قائم رکھ'' اور میزان اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے قیامت تک وہ کچھ لوگوں کو بلند کرتا ہے اور کچھ کو نیچا کرتا ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7908 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ الْكُوفِيُّ، بِمِصْرَ، ثَنَا حَبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ، اطْلُبُوا الْمَعْرُوفَ مِنْ رُحَمَاءِ اُمَّتِي تَعِيشُوا فِي اَكْنَافِهِمْ، وَلَا تَطْلُبُوهُ مِنَ الْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ فَاِنَّ اللَّعْنَةَ تَنْزِلُ عَلَيْهِمْ يَا عَلِيُّ، اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ الْمَعْرُوفَ، وَخَلَقَ لَهُ اَهْلًا فَحَبَّبَهُ اِلَيْهِمْ وَحَبَّبَ اِلَيْهِمْ فِعَالَهُ وَوَجَّهَ اِلَيْهِمْ طُلَّابَهُ كَمَا وَجَّهَ الْمَاءَ فِي الْاَرْضِ الْجَرِيبَةِ لِتُحْيِيَ بِهِ وَيَحْيٰى بِهَا اَهْلُهَا يَا عَلِيُّ، اِنَّ اَهْلَ الْمَعْرُوفِ فِي الدُّنْيَا هُمْ اَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الْاٰخِرَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✦✦ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی میری امت کے ان رحیم لوگوں سے بھلائی طلب کرو، جو دور دراز علاقوں میں رہتے ہیں، جن کے دل سخت ہو چکے ہیں ان سے بھلائی مت مانگو کیونکہ سخت دل والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت برستی ہے۔ اے علی! اللہ تعالیٰ نے نیکی پیدا کی اور اس کے لئے کچھ لوگ بھی پیدا کئے، اور ان کے دل میں نیکیوں کی محبت بھی ڈال دی گئی ہے اور ان کی جانب ان کے طلب گاروں کو متوجہ بھی کر دیا گیا ہے جیسے اس نے پانی کو قحط زدہ زمین کی طرف متوجہ کر دیا تاکہ اس کے ساتھ وہ زمین کو زندہ کرے اور اس زمین کے ساتھ اس کے رہنے والوں کو زندگی عطا کرے۔ اے علی! جو لوگ دنیا میں بھلائی والے ہیں وہ آخرت میں بھی بھلائی والے ہی ہوں گے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7909 – حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَتَّابٍ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ مِهْرَانَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7909 – على شرط مسلم

✦✦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لذتوں کو روکنے والی چیز موت کو کثرت سے

یاد کیا کرو۔

یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7910 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنُ الْخُرَاسَانِيِّ، الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ الزِّبْرِقَانِ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سَعْدِ بْنِ الْاَخْرَمِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوا فِي الدُّنْيَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7910 – صحيح

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی پیشہ اختیار مت کرو ورنہ تم دنیا میں رغبت کروگے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7911 – حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ الْقَارِءُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا اَبُوْ اَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي مَالِكٍ الدِّمَشْقِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اَحْيِنِي مِسْكِينًا وَتَوَفَّنِي مِسْكِينًا وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ، وَاِنَّ اَشْقَى الْاَشْقِيَاءِ مَنِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ فَقْرُ الدُّنْيَا وَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7911 – صحيح

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا مانگی

اللّٰهُمَّ اَحْيِنِي مِسْكِينًا وَتَوَفَّنِي مِسْكِينًا وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ

حدیث: 7909

صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما او مؤخرا' فصل في ذكر الموت - ذكر الامر للمرء بالإكثار من ذكر منغص اللذات' حديث: 3044' الجامع للترمذي' ابواب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في ذكر الموت' حديث: 2284' سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب ذكر الموت والاستعداد له - حديث: 4256' السنن الصغرى - كتاب الجنائز' كثرة ذكر الموت - حديث: 1810' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الزهد' ما ذكر في زهد الانبياء وكلامهم عليهم السلام - ما ذكر عن نبينا صلى الله عليه وسلم في الزهد' حديث: 33659' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' كثرة ذكر الموت - حديث: 1930' مسند احمد بن حنبل' مسند ابي هريرة رضي الله عنه - حديث: 7741' المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' من بقية من اول اسمه ميم من اسمه موسى - من اسمه : معاذ' حديث: 8726

''اے اللہ مجھے مسکین زندہ رکھ، مسکینی حالت میں وفات دے، اور مساکین کی جماعت کے ساتھ مجھے قیامت میں اٹھا''
سب سے بدنصیب شخص وہ ہے جو دنیا میں غریب رہے اور آخرت میں عذاب میں گرفتا ہو۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7912 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدٍ الْبَيْرُوتِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورَ، ثَنَا عُتْبَةُ بْنُ اَبِي حَكِيمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَارِثَةَ، عَنْ اَبِي اُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ، قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ، عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ) (المائدة: 105) فَقَالَ اَبُو ثَعْلَبَةَ: لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْهَا خَبِيرًا، اَنَا سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلًا فَقَالَ: يَا اَبَا ثَعْلَبَةَ، مُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، فَاِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَرَاَيْتَ اَمْرًا لَا بُدَّ لَكَ مِنْ طَلَبِهِ فَعَلَيْكَ نَفْسَكَ وَدَعْهُمْ وَعَوَامَّهُمْ، فَاِنَّ وَرَاءَ كُمْ اَيَّامَ الصَّبْرِ صَبْرٌ فِيهِنَّ كَقَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ اَجْرُ خَمْسِينَ يَعْمَلُ مِثْلَ عَمَلِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7912 – صحيح

✧✧ ابوامیہ شعبانی کہتے ہیں: میں نے ابوثعلبہ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا:

يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ(المائده: 105)

''اے ایمان والوتم اپنی فکر رکھوتمہارا کچھ نہ بگاڑے گا جو گمراہ ہوا جب کہ تم راہ پر ہوتم سب کی رجوع اللہ ہی کی طرف ہے پھر وہ تمہیں بتادے گا جوتم کرتے تھے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

ابوثعلبہ نے کہا: نیکی کا حکم دو، اور برائی سے منع کرو، جب تم دیکھو کہ بخل کی اطاعت کی جاتی ہے، خواہشات کی پیروی کی جاتی ہے، دنیا کو ترجیح دی جاتی ہے اور تو ایسا معاملہ دیکھے جس کی طلب کرنا تیرے لئے ضروری ہو تو تم اپنی فکر کرنا اور لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دینا، اس لئے کہ تمہارے پیچھے صبر کے ایام ہیں، ان ایام میں صبر کرنا ایسے ہی ہے جیسے انگارہ ہاتھ میں لینا، ان ایام میں جو نیک عمل کرے گا اس کو پچاس عاملین کے برابر ثواب ملے گا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7913 - حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَبِي عِيسَى الْهِلَالِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ، ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَاُ: اَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ قَالَ: " يَقُولُ ابْنُ آدَمَ: مَالِي مَالِي، وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7913 – صحيح

✦✦ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ

پڑھ رہے تھے، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ کہتا ہے ''میرا مال، میرا مال'' حالانکہ تیرا مال صرف وہی ہے جو تو نے پہن کر بوسیدہ کردیا، جو کھا کر ہضم کرلیا، یا صدقہ کر کے اپنے لئے ذخیرہ کرلیا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7914 – اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِی، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ اُسَامَةَ، ثَنَا اَبُوْ النَّضْرِ، ثنا جَرِيْرُ بْنُ عُثْمَانَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ بِشْرِ بْنِ جَحَّاشٍ الْقُرَشِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَزَقَ فِیْ كَفِّهِ ثُمَّ وَضَعَ عَلَيْهَا اِصْبَعَهُ، ثُمَّ قَالَ: " يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: يَا ابْنَ آدَمَ، تُعْجِزُنِیْ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ مِثْلِ هٰذَا حَتّٰى اِذَا سَوَّيْتُكَ وَعَدَلْتُكَ مَشَيْتَ وَجَمَعْتَ وَمَنَعْتَ، حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ قُلْتَ: اَتَصَدَّقُ وَاَنّٰى اَوَانُ الصَّدَقَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7914 – صحيح

✦✦ بشر بن جحاش قرشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلی پر لعاب دہن مبارک رکھا پھر اس پر اپنی انگلی مبارک رکھ کر فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو مجھے عاجز کرتا ہے؟ حالانکہ میں نے تجھے ایسی چیز سے پیدا کیا ہے، جب میں نے تجھے ٹھیک ٹھیک بنادیا، تو چلنے کے قابل ہوا، تو نے مال جمع کرنا شروع کیا اور مانگنے والوں کو تو منع کرتا رہا، حتیٰ کہ جب تیری موت کا وقت قریب آ گیا تو تو صدقہ دینے کے لئے تیار ہو گیا، یہ صدقہ کا وقت نہیں ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7915 – حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِیُّ، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اِبْرَاهِيْمُ الْعَبْدِیُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبَانَ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ الصَّبَّاحِ بْنِ مُحَارِبٍ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِیِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَقُلْنَا: يَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنَّا لَنَسْتَحْيِیْ، قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ مَنِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا حَوٰى، وَالْبَطْنَ وَمَا وَعٰى، وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى، وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا، وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7915 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیاء کرو جیسے حیاء کرنے کا حق ہے، ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہم اللہ تعالیٰ سے حیاء تو کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیاء وہ نہیں ہے بلکہ حیاء یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے کماحقہ حیاء کرتا ہے اس کو چاہئے کہ سر اور اس کے خیالات کی حفاظت کرے، پیٹ اور جو کچھ اس میں ہے اس کی حفاظت کرے، موت اور آزمائشوں کو یاد کرے۔ اور جو آخرت چاہتا ہے، وہ دنیا کی زینت چھوڑ دیتا ہے، جس نے ایسا کرلیا، وہ اللہ تعالیٰ سے کماحقہ حیاء کرتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7916 – حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ بُنْدَارٍ الزَّاهِدُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ بَكْرٍ الْبَالِسِيُّ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَتَحَلَّقُونَ فِي مَسَاجِدِهِمْ وَلَيْسَ هِمَّتُهُمْ اِلَّا الدُّنْيَا لَيْسَ لِلّٰهِ فِيهِمْ حَاجَةٌ فَلَا تُجَالِسُوهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7916 – صحيح

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ مسجدوں میں حلقے بنا کر بیٹھیں گے لیکن ان کا مقصد دنیا کے سوا کچھ نہیں ہوگا، اللہ تعالیٰ سے ان کو کوئی کام نہیں ہوگا، ان کی مجلسوں میں مت بیٹھنا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7917 – اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحُسَيْنِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا النُّفَيْلِيُّ، ثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، ثَنَا بَشِيرُ بْنُ زَاذَانَ، عَنْ سَيَّارٍ اَبِي الْحَكَمِ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَلَا يَزْدَادُ النَّاسُ عَلَى الدُّنْيَا اِلَّا حِرْصًا وَلَا يَزْدَادُونَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا بُعْدًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7917 – هذا منكر

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت قریب ہے، اور لوگوں میں دنیا کی حرص بڑھتی جارہی ہے، اور اللہ تعالیٰ سے ان کی دوری بڑھتی جارہی ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7918 – اَخْبَرَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ الْخَلَدِيُّ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ، ثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ

اِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، ثَنَا كُلْثُومُ بْنُ جَبْرٍ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: "لَمَّا بُعِثَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَتْ اِبْلِيسَ جُنُودُهُ فَقَالُوْا: قَدْ بُعِثَ نَبِيُّ اللّٰهِ وَخَرَجَتْ اُمَّتُهُ، فَقَالَ اِبْلِيسُ: اَيُحِبُّونَ الدُّنْيَا؟ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: لَئِنْ كَانُوا يُحِبُّونَهَا مَا اُبَالِي اَنْ لَا يَعْبُدُوا الْاَوْثَانَ اِنَّهُمْ لَنْ يَنْفَلِتُوا مِنِّي وَاَنَا اَغْدُو عَلَيْهِمْ وَاَرُوحُ بِثَلَاثٍ: اَخْذِ الْمَالِ مِنْ غَيْرِ حَقِّهِ، وَاِنْفَاقِهِ فِي غَيْرِ حَقِّهِ، وَاِمْسَاكِهِ عَنْ حَقِّهِ، وَالشَّرُّ كُلُّهُ لِهٰذَا تَبَعٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7918 – كلثوم بن جبر ضعيف

✧✧ حضرت سلیمان بن حبیب المحاربی سے مروی ہے کہ حضرت ابوامامہ باہلی فرماتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا تو شیطان کے پاس اس کے چیلے آئے اور کہنے لگے: اللہ کے نبی نے اعلان نبوت کر دیا ہے اور ان کی امت بھی پیدا ہوگئی ہے، شیطان نے کہا: کیا وہ لوگ دنیا سے محبت کرتے ہیں؟ شیطان کے شاگردوں نے کہا: جی ہاں۔ شیطان نے کہا: اگر واقعی وہ دنیا سے محبت کرتے ہیں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے، کہ بتوں کی عبادت نہیں کریں گے، یہ لوگ مجھ سے بچ نہیں سکتے۔ میں ان پر تین چیزوں کے ساتھ صبح اور شام کروں گا۔ یہ ناحق مال لیں گے، اس کو ناحق راہ میں خرچ کریں گے، اور اس کو حق کے راستے سے روک کر رکھیں گے۔ تمام برائیاں انہی تین چیزوں کے تابع ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7919 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الزَّاهِدُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، ثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ، قَالَ: التَّقْوَى وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَسُئِلَ عَنْ اَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ؟ فَقَالَ: "الْاَجْوَفَانِ: الْفَمُ وَالْفَرْجُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7919 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ وہ کونسی چیز ہے جس کی بناء پر زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تقویٰ اور حسن اخلاق۔ اور آپ ﷺ سے اس چیز کے بارے میں بھی پوچھا گیا جس کی بناء پر زیادہ لوگ دوزخ میں جائیں گے آپ ﷺ نے فرمایا: منہ اور شرمگاہ۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7920 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، ثَنَا قَيْسُ بْنُ اُنَيْفٍ، ثَنَا قُتَيْبَةُ، ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ سِمَاكٌ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: قَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِدُ مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ مِنَ الدَّقَلِ وَهُوَ جَائِعٌ
هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7920 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت نعمان فرماتے ہیں: کئی مرتبہ حضور ﷺ بھوکے ہوتے، اور آپ کو اتنی مقدار میں ردی کھجور بھی میسر نہ ہوتی جس سے آپ پیٹ بھر سکیں۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7921 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْمُذَكِّرُ الرَّازِيُّ، ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ، ثَنَا عِيْسَى بْنُ صُبَيْحٍ، حَدَّثَنَا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، قَالَ مَرَّةً: عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَقَالَ مَرَّةً: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: جَاءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، عِشْ مَا شِئْتَ فَاِنَّكَ مَيِّتٌ، وَاَحْبِبْ مَنْ اَحْبَبْتَ فَاِنَّكَ مُفَارِقُهُ، وَاعْمَلْ مَا شِئْتَ فَاِنَّكَ مَجْزِيٌّ بِهِ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ شَرَفُ الْمُؤْمِنِ قِيَامُ اللَّيْلِ وَعِزُّهُ اسْتِغْنَاؤُهُ عَنِ النَّاسِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاِنَّمَا يُعْرَفُ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ زَافِرٍ، عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ، عَنْ شَيْخٍ ثِقَةٍ الشَّكُّ وَتِلْكَ الرِّوَايَةُ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِلَا شَكٍّ فِيْهِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7921 – صحيح

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: اے محمد! تم جتنا جی سکتے ہو جی لو، ایک دن آپ کو وفات آنی ہے، اور جس سے محبت کرنی ہے کرلو، ایک دن جدا ہونا ہے، اور جو عمل کرنا ہے کرلو، ایک دن اس کا بدلہ ملنا ہے، پھر عرض کی: اے محمد! مومن کا شرف رات کی عبادت میں ہے اور اس کی عزت لوگوں سے بے نیاز رہنے میں ہے۔

7922 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُنَادِي، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَدِّبُ، ثَنَا سَلَّامُ بْنُ اَبِيْ مُطِيعٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حديث: 7922

سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب الورع والتقوى - حديث: 4217' الجامع للترمذي ' ابواب تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب : ومن سورة الحجرات' حديث: 3275' سنن الدارقطني - كتاب النكاح' باب المهر - حديث: 3328' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب النكاح' جماع ابواب اجتماع الولاة - باب اعتبار اليسار في الكفاءة ' حديث: 12872' مسند احمد بن حنبل - اول مسند البصريين' ومن حديث سمرة بن جندب - حديث: 19657' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سمرة' ما اسند سمرة بن جندب - باب' حديث: 6753' مسند الشهاب القضاعي - الحسب المال' حديث: 21

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7922 – صحيح

✦✦ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حسب ''مال'' ہے، اور کرم تقویٰ ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7923 – حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ بُنْدَارٍ الزَّاهِدُ، ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عَوْنٍ النَّسَوِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ اَبُوْ تُمَيْلَةَ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِذَا اَبْغَضَ الْمُسْلِمُوْنَ عُلَمَاءَ هُمْ وَاَظْهَرُوا عِمَارَةَ اَسْوَاقِهِمْ وَتَنَاكَحُوا عَلَى جَمْعِ الدَّرَاهِمِ رَمَاهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِاَرْبَعِ خِصَالٍ: بِالْقَحْطِ مِنَ الزَّمَانِ، وَالْجَوْرِ مِنَ السُّلْطَانِ، وَالْخِيَانَةِ مِنْ وُلَاةِ الْاَحْكَامِ، وَالصَّوْلَةِ مِنَ الْعَدُوِّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ اِنْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ سَمِعَ مِنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7923 – بل منكر منقطع

✦✦ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان اپنے علماء سے بغض رکھنے لگ جائیں، اور اپنے بازاروں کی عمارتیں بلند کرلیں، مال جمع کرنے کے لئے نکاح کریں، تو اللہ تعالیٰ ان میں چار چیزیں مسلط کردے گا۔

- زمانے کا قحط۔
- بادشاہ کا ظلم
- حکومتی لوگوں کی خیانت۔
- دشمن کا رعب۔

7924 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ، عَنْ اَبِيْهِ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّهَا النَّاسُ، اِنَّ اَحَدَكُمْ لَنْ يَمُوْتَ حَتّٰى يَسْتَكْمِلَ رِزْقَهُ، فَلَا تَسْتَبْطِئُوا الرِّزْقَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اَيُّهَا النَّاسُ وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ خُذُوْا مَا حَلَّ وَدَعُوْا مَا حُرِّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7924 – صحيح

✦✦ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! کوئی شخص اس وقت تک

مرے گا نہیں جب تک وہ اپنا رزق پورا نہیں کھالے گا۔اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو،اور اے لوگو! طلب میں اچھائی رکھو، حلال لو، اور حرام کو چھوڑ دو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7925 - اَخْبَرَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيُّ، ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ نُوحِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ خَشِنًا وَلَبِسَ خَشِنًا، لَبِسَ الصُّوفَ وَاحْتَذَى الْمَخْصُوفَ قِيلَ لِلْحَسَنِ: مَا الْخَشِنُ؟ قَالَ: غَلِيظُ الشَّعِيرِ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِيغُهُ اِلَّا بِجَرْعَةٍ مِنْ مَاءٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7925 – لم يصح

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ بے ذائقہ کھانا کھایا، کھردرا لباس پہنا، اون کا لباس پہنا اور چمڑے کے جوتے پہنے۔حضرت حسن سے پوچھا گیا کہ "خشن" کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: گاڑھے ستو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پانی کا گھونٹ پیے بغیر نگل نہیں سکتے تھے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7926 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، ثَنَا سَلَّامُ بْنُ اَبِي مُطِيعٍ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَقُولُ رَبُّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي اَمْلَاْ قَلْبَكَ غِنًى وَاَمْلَاْ يَدَيْكَ رِزْقًا، يَا ابْنَ آدَمَ لَا تَبَاعَدْ مِنِّي فَاَمْلَاْ قَلْبَكَ فَقْرًا وَاَمْلَاْ يَدَيْكَ شُغْلًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7926 – صحيح

✦✦ حضرت معقبل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا رب تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے "اے ابن آدم! تو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا، میں تیرا دل غنی سے بھر دوں گا اور تیرے ہاتھ رزق سے بھر دوں گا۔اے ابن آدم تو مجھ سے دور نہ رہے، ورنہ میں تیرا دل فقر سے بھر دوں گا، اور تیرے ہاتھ مصروفیت سے بھر دوں گا"۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7927 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْخُزَاعِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالَى، ثَنَا اَبُو يَحْيَى بْنُ اَبِي مَسَرَّةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ، ثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ بِمِصْرَ: مَا اَبْعَدَ هَدْيَكُمْ مِنْ هَدْيِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اَمَّا هُوَ فَكَانَ اَزْهَدَ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا، وَاَمَّا اَنْتُمْ فَاَرْغَبُ النَّاسِ فِيهَا
هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7927 – صحيح

✧✧ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے مصر میں لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ہدایت وہی ہے جو تمہارے نبی نے تمہیں دی ہے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے بے نیاز تھے، جب کہ تم لوگ دنیا کے بہت دلدادہ ہو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7928 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ الزَّاهِدُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اللَّيْثِ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ السَّوَّاقُ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حُمَيْدٍ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِيْ وَاَوْجِزْ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكَ بِالْإِيَاسِ مِمَّا فِيْ اَيْدِي النَّاسِ، وَاِيَّاكَ وَالطَّمَعَ فَاِنَّهُ الْفَقْرُ الْحَاضِرُ، وَصَلِّ صَلَاتَكَ وَاَنْتَ مُوَدِّعٌ، وَاِيَّاكَ وَمَا تَعْتَذِرُ مِنْهُ
هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7928 – صحيح

✧✧ اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی مختصر نصیحت فرما دیجئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا: جو کچھ لوگوں کے ہاتھ میں ہے اس سے مایوس ہوجا، طمع سے بچ کر رہ، کیونکہ اس سے فوراً فقر آتا ہے، نماز اس طرح ادا کر جیسے یہ نماز تیری زندگی کی آخری نماز ہے، اور تو جس چیز کی معذرت کرتا ہے پھر اس سے بچ کر رہ۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7929 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَكْرٍ، الْعَدْلُ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرٍ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ، اَتَرَى كَثْرَةَ الْمَالِ هُوَ الْغِنَى؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: وَتَرَى اَنَّ قِلَّةَ الْمَالِ هُوَ الْفَقْرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: لَيْسَ كَذٰلِكَ اِنَّمَا الْغِنَى غِنَى الْقَلْبِ وَالْفَقْرُ فَقْرُ الْقَلْبِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7929 – على شرط البخاری

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تمہارا کیا خیال ہے؟ کثرتِ مال غنی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور تم قلتِ مال کو فقر سمجھتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسی

بات نہیں ہے، دولتمندی، دل کی دولتمندی ہے اور فقر بھی دل کا فقر ہے۔ مطلب امیر وہ ہے جس کا دل امیر ہو، اور غریب وہ ہے جس کا دل غریب ہو۔

ثُمَّ سَاَلَنِی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَقَالَ: فَكَيْفَ تَرَاهُ؟ قُلْتُ: اِذَا سَاَلَ اُعْطِیَ وَاِذَا حَضَرَ دَخَلَ، قَالَ: ثُمَّ سَاَلَنِی عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ، فَقَالَ: هَلْ تَعْرِفُ فُلَانًا؟ قُلْتُ: لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ: فَمَا زَالَ يُحَلِّيهِ وَيَنْعَتُهُ حَتّٰی عَرَفْتُهُ. قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ: فَكَيْفَ تَرَاهُ؟ قُلْتُ: رَجُلٌ مِسْكِينٌ مِنْ اَهْلِ الْمَسْجِدِ. قَالَ: هُوَ خَيْرٌ مِنْ طِلَاعِ الْاَرْضِ مِثْلَ الْاٰخَرِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَفَلَا يُعْطٰی مِنْ بَعْضِ مَا يُعْطَی الْاٰخَرُ. قَالَ: اِنْ يُعْطَ فَهُوَ اَهْلُهُ وَاِنْ يُصْرَفْ عَنْهُ فَقَدْ اُعْطِیَ حَسَنَةً

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰی شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، اِنَّمَا خَرَّجَاهُ مِنْ طَرِيقِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ اَبِی ذَرٍّ مُخْتَصَرًا "

✧✧ پھر حضور ﷺ نے مجھ سے قریش کے ایک آدمی کے بارے میں فرمایا: تم اس کو کیسا سمجھتے ہو؟ میں نے کہا: وہ جس سے کچھ مانگتا ہے، اس کو وہ ملتا ہے، وہ جہاں موجود ہوتا ہے اس کو اندر بلایا جاتا ہے، پھر آپ ﷺ نے مجھ سے اہل صفہ میں سے ایک آدمی کے بارے میں فرمایا: کیا تم فلاں کو جانتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں یارسول اللہ ﷺ! حضور ﷺ اس کی نشانیاں بتاتے رہے، حتیٰ کہ میں نے اس کو پہچان لیا، میں نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ ﷺ میں اس کو پہچانتا ہوں، حضور ﷺ نے فرمایا: تم اس کو کیسا سمجھتے ہو؟ میں نے کہا: وہ مسجد میں رہنے والا ایک مسکین شخص ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: اُس قریشی جیسے لوگوں سے پوری زمین بھر جائے، وہ سب ملکر بھی اِس آدمی جیسے نہیں ہو سکتے، میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ کیا وہ بعض چیزیں اِس کو نہیں دی گئیں جو دوسرے کو دی گئی ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اگر اس کو وہ نعمتیں دی گئی ہیں تو وہ ان کا اہل ہے، اور اگر اس کو کچھ نعمتیں نہیں دی گئیں تو اس کو اس کے بدلے میں نیکیاں دی گئی ہیں۔

بخا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اعمش، پھر زید بن وہب پھر ابوذر سے مختصراً روایت کیا ہے۔

7930 – اَخْبَرَنَا عَبْدَانُ بْنُ يَزِيدَ الدَّقَّاقُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا اَبُو مُسْهِرٍ، حَدَّثَنِی صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنِی عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنِی عُرْوَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَطِيَّةَ، حَدَّثَنِی اَبِی، اَنَّ اَبَاهُ، اَخْبَرَهُ قَالَ: قَدِمْتُ عَلٰی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی اُنَاسٍ مِنْ بَنِی سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ وَكُنْتُ اَصْغَرَ الْقَوْمِ فَخَلَّفُونِی فِی رِحَالِهِمْ ثُمَّ اَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰی مِنْ حَوَائِجِهِمْ ثُمَّ قَالَ: هَلْ بَقِیَ مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ؟ قَالُوا: نَعَمْ غُلَامٌ مَعَنَا خَلَّفْنَاهُ فِی رِحَالِنَا، فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَبْعَثُوا اِلَیَّ، فَاَتَوْنِی فَقَالُوا: اَجِبْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهُ، فَلَمَّا رَآنِی قَالَ: مَا اَغْنَاكَ اللّٰهُ فَلَا تَسْاَلِ النَّاسَ شَيْئًا، فَاِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا هِیَ الْمُنْطِيَةُ وَاِنَّ الْيَدَ السُّفْلٰی هِیَ الْمُنْطَاةُ، وَاِنَّ مَالَ اللّٰهِ تَعَالٰی لَمَسْئُولٌ وَّمُنْطًی قَالَ: فَكَلَّمَنِی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلُغَتِنَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7930 – صحيح

✦✦ حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم بنی سعد بن بکر میں تھے۔ میں لوگوں میں سب سے چھوٹا تھا،، اس لئے انہوں نے اپنے کجاوے میں مجھے سب سے پیچھے بٹھایا، جب یہ قافلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچا، سب لوگ طبعی ضروریات سے فارغ ہوگئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم میں سے کوئی شخص پیچھے تو نہیں رہا، لوگوں نے بتایا کہ جی ہاں ہمارے ساتھ ایک بچہ بھی ہے، وہ ہمارے کجاوے میں موجود ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ اُس بچے کو بھی میرے پاس لاؤ، یہ لوگ میرے پاس آئے اور بتایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلا رہے ہیں، میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تجھے خوب غنی کر دیا ہے، تو لوگوں سے کبھی کچھ نہ مانگنا، کیونکہ اوپر والا ہاتھ دینے والا اور نیچے والا ہاتھ لینے والا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے مال کا سوال بھی کیا جاتا ہے اور وہ عطا بھی ہوتا ہے، آپ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ ہماری زبان میں بات کی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7931 – اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ نُجَيْدٍ السُّلَمِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، ثنا الْمُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بُخْتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌ عَلٰى حُبِّ اثْنَتَيْنِ: طُوْلِ الْحَيَاةِ وَكَثْرَةِ الْمَالِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7931 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے آدمی کا دل دو چیزوں کی محبت میں ہمیشہ جوان رہتا ہے، لمبی عمر، اور مال کی کثرت۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7932 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ، اَنْبَاَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِىْ طِمْرَيْنِ تَنْبُوْ عَنْهُ اَعْيُنُ النَّاسِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ اَظُنُّ مُسْلِمًا اَخْرَجَهُ مِنْ حَدِيْثِ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7932 – صحيح

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت سارے پراگندہ حال، غبار آلود بالوں

والے، بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس، لوگوں کی آنکھوں سے بہت دور رہنے والے ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر کوئی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا کر دیتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور میرا خیال ہے کہ امام مسلم نے اس کو حفص بن عبداللہ بن انس کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

7933 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَنْبَاَ نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ اِلَى مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ بِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ يَا مُعَاذُ؟ قَالَ: يُبْكِينِي شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ، قَالَ: وَمَا سَمِعْتُهُ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اِنَّ الْيَسِيرَ مِنَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ، وَاِنَّ مَنْ عَادَى وَلِيَّ اللّٰهِ فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ تَعَالٰى بِالْمُحَارَبَةِ، وَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْاَتْقِيَاءَ الْاَخْفِيَاءَ الَّذِينَ اِنْ غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوا وَاِنْ حَضَرُوا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُعْرَفُوا قُلُوبُهُمْ مَصَابِيحُ الْهُدَى يَخْرُجُونَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)7933 – صحيح

✦✦ حضرت زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسجد نبوی شریف کی جانب نکلے، تو انہوں نے دیکھا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک کے قریب بیٹھے رو رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اے معاذ تم کیوں رو رہے ہو؟ حضرت معاذ نے کہا: مجھے ایک بات یاد آ رہی ہے، وہ میں نے اس صاحبِ مزار سے سنی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کون سی بات ہے؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تھوڑی سی ریاکاری بھی شرک ہے۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ کے کسی ولی کے ساتھ دشمنی کی، اس نے اللہ کے ساتھ اعلان جنگ کر دیا ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ ان چھپے ہوئے متقی لوگوں کو پسند کرتا ہے جو کسی محفل سے غائب ہوں تو ان کی کمی کوئی محسوس نہیں کرتا، اور اگر کہیں موجود ہوں تو لوگ ان کو پہچانتے نہیں ہیں، ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں، وہ غبار آلود اندھیرے والے مقامات پر ملتے ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7934 - اَخْبَرَنِي اَبُوْ النَّضْرِ الْفَقِيهُ، وَاَبُوْ عَمْرِو بْنُ صَابِرٍ الْبُخَارِيُّ، قَالَا: ثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظُ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا اَبُوْ عَقِيلٍ يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا كَفَاهُ اللّٰهُ مَا هَمَّهُ مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَمَنْ تَشَاعَبَتْ بِهِ الْهُمُومُ لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِي اَيِّ اَوْدِيَةِ الدُّنْيَا هَلَكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7934 – يحيی بن المتوكل ضعفوه

✦✦ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے ساری خواہشات کو ایک خواہش پر قربان کردیا، اللہ تعالیٰ اس کے دنیاوی اور اخروی تمام کاموں میں اس کی کفایت کرے گا، اور جس کی خواہشات پھیلی رہیں، اللہ تعالیٰ کوئی پرواہ نہیں کرتا کہ وہ دنیا کی کون سی وادی میں ہلاک ہورہا ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7935 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِی الدُّنْيَا الْقُرَشِیُّ، حَدَّثَنِی سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ قَلْبَ ابْنِ آدَمَ مِثْلُ الْعُصْفُورِ يَتَقَلَّبُ فِی الْيَوْمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7935 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص فی هذا الموضع وقد سبق برقم 7850 وقال هناك: فيه انقطاع

✦✦ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ابن آدم کا دل چڑیا کی طرح ہے جوکہ ایک دن میں سات مرتبہ بدلتا ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7936 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَی بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَی، ثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ الْأَزْدِیُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ اَبِی السَّمْحِ، عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشِّرْكُ الْخَفِیُّ اَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ لِمَكَانِ الرَّجُلِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7936 – صحيح

✦✦ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: شرک خفی یہ ہے کہ آدمی کسی انسان کو راضی کرنے کے لئے عمل کرے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7937 – حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ، اَخْبَرَنِیْ يَحْيَی بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنِیْ عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، حَدَّثَنِیْ يَعْلَی بْنُ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ

عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الرِّيَاءَ الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 7937 – صحيح

✧✧ یعلیٰ بن شداد بن اوس اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ریاء کو چھوٹا شرک قرار دیا کرتے تھے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7938 – وَقَدْ حَدَّثَنَا بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهِ اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، الْفَقِيهُ بِالرَّيِّ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ، ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ، ثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَنْمٍ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ صَلّٰى وَهُوَ يُرَائِي فَقَدْ اَشْرَكَ، وَمَنْ صَامَ وَهُوَ يُرَائِي فَقَدْ اَشْرَكَ، وَمَنْ تَصَدَّقَ وَهُوَ يُرَائِي فَقَدْ اَشْرَكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 7938 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے دکھاوے کے لئے نماز پڑھی، اس نے شرک کیا، اور جس نے دکھاوے کے لئے روزہ رکھا، اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے لئے زکوٰۃ دی اس نے شرک کیا۔

7939 – اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: "يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اِنِّي اَقِفُ الْمَوَاقِفَ اَبْتَغِي وَجْهَ اللّٰهِ وَاُحِبُّ اَنْ يُرَى مَوْطِنِي، قَالَ: فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلَتْ (فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا) (الكهف: 110) "

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 7939 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت طاؤس فرماتے ہیں: ایک آدمی نے کہا: اے اللہ تعالیٰ کے نبی! میں کئی جگہوں پر کھڑا ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا طلب کرتا ہوں اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی خواہش ہوتی ہے کہ میرا مقام بھی ظاہر ہو، راوی کہتے ہیں: ابھی رسول اللہ ﷺ نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا تھا کہ یہ آیت نازل ہوگئی۔

فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا (الكهف: 110)

''تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

7940 – حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ،

ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي مُصَلَّاهُ وَهُوَ يَبْكِي، فَقُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا الَّذِي اَبْكَاكَ؟ قَالَ: حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: بَيْنَمَا اَنَا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ رَاَيْتُ بِوَجْهِهِ اَمْرًا سَاءَنِي، فَقُلْتُ: بِاَبِي وَاُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الَّذِي اَرٰى بِوَجْهِكَ؟ قَالَ: اَمْرٌ اَتَخَوَّفُهُ عَلٰى اُمَّتِي مِنْ بَعْدِي قُلْتُ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: الشِّرْكُ وَشَهْوَةٌ خَفِيَّةٌ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَتُشْرِكُ اُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ؟ قَالَ: يَا شَدَّادُ، اَمَا اِنَّهُمْ لَا يَعْبُدُونَ شَمْسًا وَلَا قَمَرًا وَلَا وَثَنًا وَلَا حَجَرًا وَلٰكِنْ يُرَاءُونَ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، الرِّيَاءُ شِرْكٌ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: فَمَا الشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ؟ قَالَ: يُصْبِحُ اَحَدُكُمْ صَائِمًا فَتَعْرِضُ لَهُ شَهْوَةٌ مِنْ شَهَوَاتِ الدُّنْيَا فَيُفْطِرُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7940 – عبد الواحد بن زيد متروك

✧✧ حضرت عبادہ بن نسی فرماتے ہیں: میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی جائے نماز پر گیا، آپ وہاں رو رہے تھے، میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن ! آپ روکیوں رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ کا ایک ارشاد یاد آرہاہے، میں نے پوچھا: وہ کیا؟ انہوں نے بتایا کہ ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں موجود تھا، میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر کچھ ناپسندیدگی کے آثار دیکھے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، میں آپ کے چہرہ انور پر کچھ پریشانی کے آثار دیکھ رہاہوں، حضور ﷺ کیا وجہ ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے بعد میری امت پر ایک معاملہ ہوگا مجھے اس کا خدشہ ہورہاہے، میں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: شرک اور چھپی ہوئی شہوت۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ ! کیا آپ کے بعد آپ کی امت کے شرک میں مبتلا ہونے کے خدشات موجود ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے شداد! یہ لوگ چاند اور سورج کی عبادت نہیں کریں گے، کسی بت اور پتھر کی پوجا نہیں کریں گے، بلکہ یہ لوگ اپنے اعمال لوگوں کو دکھائیں گے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ریاء کاری شرک ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ چھپی ہوئی شہوت کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ صبح کے وقت روزہ تو رکھ لیں گے لیکن پھر ان پر دنیاوی شہوات کا غلبہ ہوجائے گا تو وہ روزہ توڑ لیں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7941 – اَخْبَرَنِي اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، ثنا مُوسٰى بْنُ دَاوُدَ الضَّبِّيُّ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زُرِ الْقُبُورَ تَذْكُرْ بِهَا الْآخِرَةَ، وَاغْسِلِ الْمَوْتٰى فَاِنَّ مُعَالَجَةَ جَسَدٍ خَاوٍ مَوْعِظَةٌ بَلِيغَةٌ، وَصَلِّ عَلَى الْجَنَائِزِ لَعَلَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُكَ فَاِنَّ الْحَزِينَ فِي ظِلِّ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7941 – صحیح

✦✦ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: قبروں کی زیارت کے لئے جایا کرو، کیونکہ اس سے آخرت کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ اور مردوں کو غسل دیا کرو کیونکہ مرے ہوئے جسم کو نہلانا اور اس کو صاف ستھرا کرنا بہت زبردست نصیحت ہے۔ نماز جنازہ میں شرکت کیا کرو، شاید کہ اس سے تیرے دل پر کوئی غم وارد ہو کیونکہ غمگین دل والا شخص قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے میں ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7942 – حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيْرِ بْنِ سَعْدٍ الْمَرْثَدِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَحِيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ هَانِئًا، مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: رَاَيْتُ عُثْمَانَ، وَاقِفًا عَلٰى قَبْرٍ يَبْكِيْ حَتّٰى بَلَّ لِحْيَتَهُ فَقِيْلَ لَهُ: تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَلَا تَبْكِيْ وَتَبْكِيْ مِنْ هٰذَا؟ قَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الْقَبْرُ اَوَّلُ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَاِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ اَيْسَرُ مِنْهُ وَاِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ اَشَدُّ مِنْهُ

وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا رَاَيْتُ مَنْظَرًا اِلَّا وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7942 – صحیح

✦✦ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت ہانی فرماتے ہیں: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ایک قبر کے پاس کھڑے روتے ہوئے دیکھا، آپ اس قدر روئے کہ آپ کی داڑھی مبارک تر ہوگئی، آپ سے عرض کی گئی: آپ کے پاس جنت اور دوزخ کا ذکر کیا جاتا ہے، اس کے ذکر پر آپ اتنا نہیں روتے، اور اس قبر کے پاس کھڑے ہو کر آپ اتنا رو رہے ہیں، اس کی وجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قبر آخرت کی منازل میں سے پہلی منزل ہے اگر اس سے نجات مل گئی تو اس کے بعد والی ساری منزلیں اِس سے آسان ہیں۔ اور اگر اس سے ہی بچت نہ ہوئی تو اس کے بعد والی تو اس سے بھی زیادہ سخت ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میں نے قبر سے زیادہ ہیبت ناک

حدیث: 7942

الجامع للترمذی ' ابواب الزهد عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب ' حدیث: 2285 ' سنن ابن ماجه - کتاب الزهد ' باب ذکر القبر والبلی - حدیث: 4265 ' السنن الکبری للبیهقی - کتاب الجنائز ' جماع ابواب التکبیر علی الجنائز ومن اولی بادخاله القبر - باب ما یقال بعد الدفن ' حدیث: 6660 ' مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرین بالجنة ' - مسند عثمان بن عفان رضی الله عنه ' حدیث: 449 ' البحر الزخار مسند البزار - هانی مولی عثمان ' حدیث: 416 ' مسند الشهاب القضاعی - القبر اول منزل من منازل الآخرة ' حدیث: 238

منظر کوئی نہیں دیکھا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7943 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَزِيدَ الْقَارِءُ الْاٰدَمِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نَاصِحِ النَّحْوِيُّ، ثنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ الْقُرْقُسَائِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ، عَنْ زِيَادِ بْنِ حَارِثَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا اِلَى الْقِصَاصِ مِنْ نَفْسِهِ فِي خَدْشَةٍ خَدَشَهَا اَعْرَابِيًّا لَمْ يَتَعَمَّدْهُ، فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْكَ جَبَّارًا وَلَا مُتَكَبِّرًا، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَعْرَابِيَّ فَقَالَ: اقْتَصَّ مِنِّي فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ: قَدْ اَحْلَلْتُكَ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي وَمَا كُنْتُ لِاَفْعَلَ ذٰلِكَ اَبَدًا وَلَوْ اَتَيْتَ عَلٰى نَفْسِي، فَدَعَا لَهُ بِخَيْرٍ

قَالَ الْحَاكِمُ: تَفَرَّدَ بِهِ اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ ثِقَةٌ

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 7943 - قال ابن عدى أحمد بن عبيد صدوق له مناكير ومحمد ضعيف

✦✦ حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی کو غیر ارادی طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خراش آ گئی حضرت جبریل امین علیہ السلام تشریف لے آئے اور عرض کی: اے محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ کو جبار اور متکبر بنا کر نہیں بھیجا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دیہاتی کو بلوایا اور فرمایا: تم مجھ سے قصاص لے لو، دیہاتی نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں، میں نے آپ کو معاف کیا، اور میں یہ کام کبھی بھی نہیں کرسکتا، اگرچہ آپ مجھے کتنا بھی اصرار کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے خیر کی دعا فرمائی۔

❀❀ احمد بن عبید اس حدیث کو محمد بن مصعب سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ محمد بن مصعب ثقہ ہے۔

7944 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثنَا عَفَّانُ، ثنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّي اُحِبُّكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهَ قَالَ: اللّٰهَ، قَالَ: فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا فَاِنَّ الْفَقْرَ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُحِبُّنَا مِنَ السَّيْلِ مِنْ اَعْلَى الْاَكَمَةِ اِلٰى اَسْفَلِهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 7944 - على شرط البخاري ومسلم

✦✦ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے اور عرض کی: اے اہل بیت! میں تم سے محبت کرتا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا: تم اللہ کی قسم کھا کر یہ بات کہتے ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر فقر سے بچاؤ کے لئے ڈھال تیار کر کے رکھو کیونکہ جو ہم سے محبت کرتا ہے اس کی

جانب فقر اتنی تیزی سے آتا ہے کہ اتنی تیزی سے تو پہاڑ کی چوٹی سے سیلاب بھی اس کی گہرائی کی طرف نہیں آتا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7945 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثَنَا اَبُوْ الْمُغِيرَةِ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ اَبُوْ سَلَمَةَ الْكِنَانِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الطَّائِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمِقْدَامَ بْنَ مَعْدِى كَرِبَ الْكِنْدِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مَلَا آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنِهِ حَسْبُ ابْنِ آدَمَ ثَلَاثُ اُكُلَاتٍ يُقِمْنَ صُلْبَهُ، فَاِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَّثُلُثٌ شَرَابٌ وَّثُلُثٌ لِنَفْسِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق -- من تلخيص الذهبی)7945 – صحيح

✦✦ حضرت مقداد بن معدی کرب الکندی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی نے اپنے پیٹ سے زیادہ برا برتن کبھی نہیں بھرا، انسان کو صرف تین لقمے کافی ہیں جو اس کی پشت کو سیدھا رکھیں، اگر زیادہ ہی کھانا ہو تو پیٹ کا ایک تہائی حصہ کھانا کھاؤ، ایک تہائی میں پانی ڈالو، اور ایک تہائی سانس لینے کے لئے رکھو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7946 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الزَّاهِدُ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، اِمْلَاءً مِنْ اَصْلِهِ الْعَتِيقِ وَاَنَا سَاَلْتُهُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَدِينِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ اَزْهَرُ بْنُ سِنَانٍ اَبُوْ خَالِدٍ، مَوْلًى لِقُرَيْشٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ وَاسِعٍ الْاَزْدِيَّ، يَقُوْلُ: دَخَلْتُ عَلٰى بِلَالِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ بْنِ اَبِي مُوْسَى، فَقُلْتُ: يَا بِلَالُ، اِنَّ اَبَاكَ، حَدَّثَنِي عَنْ جَدِّكَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: فِي جَهَنَّمَ وَادٍ فِي الْوَادِي بِئْرٌ يُقَالُ لَهُ هَبْ هَبْ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُسْكِنَهَا كُلَّ جَبَّارٍ فَاتَّقِ اللّٰهَ لَا تَسْكُنْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7946 – صحيح

✦✦ محمد بن واسع ازدی فرماتے ہیں: میں حضرت بلال بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ کے پاس گیا، میں نے کہا: اے بلال! تیرے والد نے مجھے تیرے دادا کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنایا تھا کہ "جہنم میں ایک وادی ہے، اس وادی میں ایک کنواں ہے، اس کا نام "ہب ہب" ہے۔ اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس میں ہر جبار کو ڈالے گا۔ تو اللہ سے ڈرتے رہنا اور اس کنویں کا باسی نہیں بننا"۔

حديث: 7946

سنن الدارمی - ومن كتاب الرقاق' باب : فی اودية جهنم - حديث:2767' مصنف ابن ابی شيبة - كتاب ذكر النار' ما ذكر فيما اعد لاهل النار وشدته - حديث:33494' مسند ابی يعلى الموصلی - حديث ابی موسى الاشعری' حديث:7087' المعجم الاوسط للطبرانی - باب الخاء' من اسمه خلف - حديث:3630

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7947 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ نَصْرٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الرِّيَاحِيُّ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحِبُّوا الْفُقَرَاءَ وَجَالِسُوْهُمْ وَاَحِبَّ الْعَرَبَ مِنْ قَلْبِكَ وَلْتَرُدَّ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ قَلْبِكَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ اِنْ كَانَ عُمَرُ الرِّيَاحِيُّ سَمِعَ مِنْ حَجَّاجِ بْنِ الْاَسْوَدِ

آخِرُ كِتَابِ الرِّقَاقِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7947 – صحيح

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فقراء سے محبت کرو، ان کے ساتھ بیٹھا کرو، دل کی گہرائیوں سے عرب کے ساتھ محبت کرو، جس چیز کو تم دلی طور پر (نقصان دہ) سمجھتے ہو، اس کو لوگوں سے دور رکھو۔

❁❁ اگر عمر الریاحی نے حجاج بن اسود سے سماع کیا ہے تو یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

كِتَابُ الْفَرَائِضِ

وراثت کے متعلق روایات

7948 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسَى الْاَسَدِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبِي الْعَطَّافِ، مَوْلٰى بَنِيْ سَهْمٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهُ فَاِنَّهُ نِصْفُ الْعِلْمِ وَاِنَّهُ يُنْسٰى وَهُوَ اَوَّلُ مَا يُنْزَعُ مِنْ اُمَّتِي

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7948 – حفص بن عمر واه بمرة

✦✦ حضرت اعرج فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوہریرہ! علم وراثت سیکھو اور سکھاؤ، کیونکہ یہ آدھا علم ہے، اور اسے بھلا دیا جائے گا' اور میری امت سے سب سے پہلے اسی علم کو اٹھایا جائے گا تو سب سے پہلے علم وراثت اٹھایا جائے گا۔

7949 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعَمَ الْمَعَافِرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ التَّنُوخِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اَلْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ فَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ: آيَةٌ مُحْكَمَةٌ، اَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ، اَوْ فَرِيضَةٌ عَادِلَةٌ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7949 – الحديثان ضعيفان

✦✦ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم تین ہیں، ان کے علاوہ جو کچھ بھی ہے وہ فضول ہے۔

○ آیات محکمات کا علم۔

حدیث: 7948

سنن ابن ماجه - كتاب الفرائض' باب الحث على تعليم الفرائض - حديث: 2716'سنن الدارمي - باب الاقتداء بالعلماء' حديث: 228'سنن الدارقطني - كتاب الفرائض والسير وغير ذلك' حديث: 3559'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الفرائض' باب الحث على تعليم الفرائض - حديث: 11383'المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 5397'

○سنت قائمہ کا علم۔

○فریضہ عادلہ کا علم۔(انصاف کے مطابق وراثت تقسیم کرنے کا علم)

7950 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، اَنْبَاَ عَوْفُ بْنُ اَبِيْ جَمِيلَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَابِرٍ الْهَجَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ، وَتَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ، فَاِنِّي امْرُؤٌ مَقْبُوضٌ وَّاِنَّ الْعِلْمَ سَيُقْبَضُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتّٰى يَخْتَلِفَ الِاثْنَانِ فِي الْفَرِيضَةِ لَا يَجِدَانِ مَنْ يَقْضِي بِهَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ. وَلَهُ عِلَّةٌ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ بِشْرِ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ هَوْذَةَ بْنِ خَلِيْفَةَ، عَنْ عَوْفٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7950 – صحيح

✦✦ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قرآن سیکھواورلوگوں کوسکھاؤ، علم وراثت سیکھواوردوسروں کوسکھاؤ، کیونکہ میں عنقریب جانے والا ہوں، اورعلم اٹھالیا جائے گا، فتنے ظہور پذیر ہوں گے حتیٰ کہ دوآدمی وراثت کے معاملے میں جھگڑیں گے توان کوکوئی آدمی ایسانہیں ملے گاجوان میں فیصلہ کردے۔

7951 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ، ثَنَا عَوْفٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَابِرٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ فَاِنِّي امْرُؤٌ مَقْبُوضٌ، وَاِنَّ الْعِلْمَ سَيُقْبَضُ حَتّٰى يَخْتَلِفَ الِاثْنَانِ فِي الْفَرِيضَةِ فَلَا يَجِدَانِ اَحَدًا يَّفْصِلُ بَيْنَهُمَا قَالَ الْحَاكِمُ: وَاِذَا اخْتَلَفَا فَالْحُكْمُ لِلنَّضْرِ بْنِ شُمَيْلٍ

✦✦ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: علم وراثت سیکھواورلوگوں کوبھی سکھاؤ، کیونکہ میں تو فوت ہوجاؤں گااورعلم اٹھالیا جائے گا، حتیٰ کہ دوآدمی وراثت کے بارے میں جھگڑیں گے، ان کوکوئی آدمی ایسانہیں ملے گاجوان کے درمیان صحیح فیصلہ کرے۔

❁❁ حدیث نمبر ۷۹۵۰ میں نضر بن شمیل نے عوف بن ابی جمیلہ کے واسطے سے سلیمان بن جابر ہجری سے روایت کی ہے جبکہ حدیث نمبر ۷۹۵۱ میں ہوذہ بن خلیفہ نے عوف کے واسطے سے روایت کی ہے، اوراس میں عوف اورسلیمان بن جابر کے درمیان ایک مجہول راوی کا ذکر بھی موجود ہے اوراس اختلاف میں نضر بن شمیل کی روایت معتبر ہے۔

7952 – حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ الرَّاسِبِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ: اِذَا لَهَوْتُمْ فَالْهَوْا بِالرَّمْيِ، وَاِذَا تَحَدَّثْتُمْ فَتَحَدَّثُوا بِالْفَرَائِضِ هٰذَا وَاِنْ كَانَ مَوْقُوْفًا فَاِنَّهُ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَيُؤَيِّدُهُ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْتَدُوا

بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِى اَبِى بَكْرٍ وَعُمَرَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7952 – صحيح

✦✦ حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی جانب ایک خط لکھا جس میں حکم دیا کہ کھیلنا ہو تو تیر اندازی کھیلو، اور گفتگو کرنی ہو تو وراثت کے بارے میں گفتگو کیا کرو۔

❁❁ یہ حدیث اگرچہ موقوف ہے لیکن یہ صحیح الاسناد ہے اور اس کی تائید رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان کرتا ہے ''میرے بعد ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء کرنا''۔

7953 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ، وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِى عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: " مَنْ قَرَاَ مِنْكُمُ الْقُرْآنَ فَلْيَتَعَلَّمِ الْفَرَائِضَ فَاِنْ لَقِيَهُ اَعْرَابِىٌّ قَالَ: يَا مُهَاجِرُ، اَتَقْرَاُ الْقُرْآنَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيَقُولُ: وَاَنَا اَقْرَاُ الْقُرْآنَ، فَيَقُولُ الْاَعْرَابِىُّ: اَتَفْرِضُ يَا مُهَاجِرُ؟ فَاِنْ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: زِيَادَةُ خَيْرٍ، وَاِنْ قَالَ: لَا، حَسِبْتُهُ قَالَ: فَمَا فَضْلُكَ عَلَىَّ يَا مُهَاجِرُ " قَالَ الْحَاكِمُ:

هٰذَا مَوْقُوفٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ شَاهِدٌ لِلْمُرْسَلِ الَّذِى قَدَّمْنَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7953 – على شرط البخاري ومسلم

✦✦ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم میں سے جس نے قرآن پڑھ لیا ہے اس کو چاہئے کہ وہ علم وراثت سیکھے، اگر اس سے کوئی دیہاتی ملے تو وہ دیہاتی کہے ''اے مہاجر کیا تم نے قرآن پڑھ لیا ہے''؟ وہ کہے: جی ہاں۔ دیہاتی کہے ''قرآن تو میں نے بھی پڑھا ہوا ہے''۔ پھر دیہاتی کہے: اے مہاجر! کیا تم نے وراثت کا علم سیکھا ہوا ہے، اگر وہ ''ہاں'' کہے، تو یہ بہت ہی زیادہ بھلائی کی بات ہے، اور اگر کہے کہ '' میں نہیں جانتا'' تو راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ وہ کہے گا: اے مہاجر تمہیں مجھ پر کیا فضیلت حاصل ہے؟

❁❁ امام حاکم کہتے ہیں: یہ حدیث موقوف ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے۔ اور یہ حدیث اس مرسل حدیث کی شاہد ہے جو اس سے پہلے ہم نے ذکر کی ہے۔

7954 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ، الْفَقِيهُ ثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّىُّ، ثَنَا اَبِى، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّىُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قُتِلَ اَبُوهُمَا مَعَكَ يَوْمَ اُحُدٍ شَهِيدًا وَاِنَّ عَمَّهُمَا اَخَذَ مَالَهُمَا فَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا، فَقَالَ: يَقْضِى اللّٰهُ فِى ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ، فَاَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَمِّهِمَا فَقَالَ: اَعْطِ ابْنَتَىْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ وَاُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِىَ فَهُوَ لَكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7954 – صحيح

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک خاتون حضرت سعد بن ربیع کے پاس آئی اور کہنے لگی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، یہ دولڑکیاں ،سعد بن ربیع کی بیٹیاں ہیں، ان کا والد آپ کے ہمراہ احد میں لڑتا ہوا شہید ہوگیا ہے، اوران کے چچا نے ان کا سارا مال ہڑپ کرلیا ہے اوران کے لئے کچھ نہیں چھوڑا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس معاملے میں اللہ تعالیٰ خود فیصلہ فرمائے گا۔ تب آیتِ میراث نازل ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لڑکیوں کے چچا کی جانب پیغام بھیجا اورفرمایا: سعد کی دونوں بیٹیوں کو دوتہائی دے دو، ان کی ماں کو آٹھواں حصہ دے دو اور جو باقی بچے وہ تم خود رکھ لو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7955 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: " اِذَا تُوُفِّيَ الرَّجُلُ اَوِ الْمَرْاَةُ وَتَرَكَ ابْنَةً وَاحِدَةً كَانَ لَهَا النِّصْفُ، فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ كَانَ لَهُنَّ الثُّلُثَانِ، وَاِنْ كَانَ مَعَهُنَّ ذَكَرٌ فَلَا فَرِيضَةَ لِاَحَدٍ مِنْهُمْ وَيُبْدَاُ بِاَحَدٍ اَنْ يَشْرَكُهُنَّ بِفَرِيضَةٍ فَيُعْطَى فَرِيضَتَهُ فَمَا بَقِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ لِلْوَلَدِ بَيْنَهُمْ (لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ) (النساء: 11) فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِنَاثِ كَانَ لَهُنَّ الثُّلُثَانِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ قَالَ الْحَاكِمُ: اَقَاوِيلُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حُجَّةٌ عِنْدَ كَافَّةِ الصَّحَابَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7955 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی مرد یاعورت فوت ہوجائے اورایک لڑکی وارث چھوڑے ، اس کو کل مال کا نصف دیا جائے گا، اگر دو یا دو سے زیادہ ہوں تو دوثلث دیا جائے۔ اوراگر ان کے ہمراہ کوئی لڑکا ہو، توان میں سے کسی کے لئے بھی مقرر حصہ نہیں ہے، پھر اگر اس کے ورثاء میں کوئی ذوی الفروض (جن کے حصے مقرر ہیں، تفصیل ہماری کتاب رفیق الوراثت شرح سراجی مطبوعہ شبیر برادرز لاہور میں ملاحظہ فرمائیں) ہوتو اس کو اس کا حصہ دے دیا جائے گا اور جو باقی بچے گا وہ تمام اولاد میں اس طرح تقسیم کیا جائے گا کہ لڑکوں کو لڑکیوں سے دگنا ملے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7956 – فَقَدْ اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الْوَزِيرِ التَّاجِرُ، ثَنَا اَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا الْاَنْصَارِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَخَذَ بِرِكَابِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالَ لَهُ: تَنَحَّ يَا ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنَّا هٰكَذَا نَفْعَلُ بِكُبَرَائِنَا وَعُلَمَائِنَا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی سواری کی لگام

تھامی، حضرت زید نے کہا: اے رسول اللہ ﷺ کے چچازاد آپ ہٹ جایئے، لیکن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم اپنے بڑوں اور علماء کا احترام اسی طرح کرتے ہیں۔

7957 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، الْفَقِيهُ اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَاَ مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِلاثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ

✦✦ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو اور دو سے زیادہ پر جماعت کا اطلاق ہوتا ہے۔

7958 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ الْاَوْدِيِّ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، قَالَ: اَتَيْتُ اَبَا مُوْسَى وَسَلْمَانَ بْنَ رَبِيعَةَ فِي ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَاُخْتٍ لِاَبٍ وَاُمٍّ، فَقَالَا: لِلابْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ النِّصْفُ، وَقَالَا: ائْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ، فَاِنَّهُ سَيُتَابِعُنَا، فَاَتَيْتُهُ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: لَقَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ وَلَكِنِّي " اَقْضِي بِمَا قَضَى بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلابْنَةِ النِّصْفُ وَلابْنَةِ الابْنِ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ فَلِلْاُخْتِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7958 – علی شرط البخاری ومسلم

✦✦ ہزیل بن شرحبیل فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوموسیٰ اور سلمان بن ربیعہ سے وراثت کا ایک مسئلہ پوچھا جس میں ایک بیٹی، ایک پوتی، ایک بہن تھی۔ ان دونوں نے یہ فتویٰ دیا کہ آدھا مال بیٹی کے لئے اور آدھا مال بہن کے لئے ہے۔ یہ فتویٰ دینے کے بعد دونوں نے مجھے یہ فرمایا: کہ تم حضرت عبداللہ بن مسعود سے بھی یہ مسئلہ پوچھ لینا، امید ہے کہ وہ بھی ہمارے فتویٰ کی تائید کریں گے، میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور صورت مسئلہ ان کے سامنے بیان کی، انہوں نے فرمایا: اگر میں نے بھی ان کے موافق فتویٰ دے دیا تب تو میں گمراہ ہوں گا اور میں ہدایت والوں میں سے نہیں ہوں گا، میں تو رسول اللہ ﷺ کے کئے ہوئے فیصلے کے مطابق ہی فتویٰ دونگا۔ بیٹی کو نصف، پوتی کو چھٹا حصہ اور باقی ماندہ بہن کو دیا جائے گا۔

حديث: 7957

سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب الاثنان جماعة - حديث:968 'مصنف ابن ابي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وابواب متفرقة ' في الجماعة كم هي ؟ - حديث: 8671 'شرح معاني الآثار للطحاوي - باب الرجل يصلي بالرجلين ' حديث:1172 'سنن الدارقطني - كتاب الصلاة ' باب الاثنان جماعة - حديث:936 'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة ' جماع ابواب فضل الجماعة والعذر بتركها - باب الاثنين فما فوقهما جماعة ' حديث:4655 'مسند عبد بن حميد - تتمة حديث ابي موسى ' حديث: 567 'مسند ابي يعلى الموصلي - حديث ابي موسى الاشعري ' حديث:7063 'مسند الروياني - هزيل بن شرحبيل ' حديث:574

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7959 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ ابْنُ اَبِى الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: مِيرَاثُ الْاِخْوَةِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ اَنَّهُمْ لَا يَرِثُوْنَ مَعَ الْوَلَدِ الذَّكَرِ وَلَا مَعَ وَلَدِ الْاِبْنِ وَلَا مَعَ الْاَبِ شَيْئًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدِ اتَّفَقَا عَلٰى غَيْرِ حَدِيْثٍ مِثْلِ هٰذَا مِنْ فَتْوٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7959 – علی شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سگے بہن بھائیوں کی وراثت کا حکم یہ ہے کہ مرنے والے کی اولاد میں اگر کوئی لڑکا موجود ہو یا اس کا باپ موجود ہو تو بھائیوں کو کچھ نہیں ملتا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اور حدیث بیان کی ہے جس میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ فتویٰ موجود ہے۔

7960 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِى، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِىُّ، ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، ثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ، عَنْ شُعْبَةَ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: اِنَّ الْاَخَوَيْنِ لَا يَرُدَّانِ الْاُمَّ عَنِ الثُّلُثِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (فَاِنْ كَانَ لَهٗ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ) (النساء: 11) فَالْاَخَوَانِ بِلِسَانِ قَوْمِكَ لَيْسَا بِاِخْوَةٍ فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ: لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَرُدَّ مَا كَانَ قَبْلِىْ وَمَضٰى فِى الْاَمْصَارِ تَوَارَثَ بِهِ النَّاسُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7960 – صحيح

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، اور کہا: دو بھائی، ماں کو ثلث سے محروم نہیں کر سکتے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

فَاِنْ كَانَ لَهٗ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ

''اگر اس کے بھائی ہوں تو اس کی ماں کے لئے چھٹا حصہ ہے'' تو کیا دو بھائیوں پر تمہاری زبان میں اخوۃ کا اطلاق نہیں ہوتا؟ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں وہ فیصلہ نہیں بدل سکتا جو مجھ سے پہلے بھی ہوتا رہا اور تمام علاقوں میں لوگ اسی کے موافق وراثت تقسیم کرتے ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7961 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِی عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِی الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: الْاِخْوَةُ فِی كَلَامِ الْعَرَبِ اَخَوَانِ فَصَاعِدًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7961 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ کلام عرب میں ''اخوۃ'' کا لفظ دو بھائیوں پر بھی بولا جاتا ہے اور دو سے زیادہ پر بھی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7962 - حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، وَاَبُو يَحْيَى اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّمَرْقَنْدِیُّ، قَالَا: ثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْاِمَامُ، ثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِیُّ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، ثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِی قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفْرَضُ اُمَّتِی زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7962 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں علم وراثت کو سب سے زیادہ جاننے والا ''زید بن ثابت رضی اللہ عنہ'' ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7963 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِی، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِی اِيَاسٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: " اُتِیَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِی امْرَاَةٍ وَاَبَوَيْنِ: فَجَعَلَ لِلْمَرْاَةِ الرُّبُعَ، وَلِلْاُمِّ ثُلُثَ مَا بَقِیَ، وَلِلْاَبِ مَا بَقِیَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7963 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک وراثت کا مسئلہ پوچھا گیا جس میں ایک بیوی اور ماں باپ وارث تھے۔ آپ نے بیوی کو چوتھا حصہ، ماں کو تیسرا اور جو باقی بچا وہ باپ کو دیا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7964 - حَدَّثَنِی اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ

عَمْرٍو، ثنا زَائِدَةُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِيهِ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كَانَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِيُرَانِيْ اُفَضِّلُ اُمًّا عَلٰى جَدٍّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7964 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ بات نہیں دکھائی کہ میں ماں کو دادا پر ترجیح دوں۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7965 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَوْصَى عِنْدَ الْمَوْتِ، فَقَالَ: الْكَلَالَةَ مَا قُلْتَ؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَمَا قُلْتَ؟ قَالَ: مَنْ لَا وَلَدَ لَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَهُوَ فِي الْاَصْلِ مُسْنَدٌ فَاِنَّ فِي خُطْبَتِهِ وَمَا رَاجَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ مَا رَاجَعْتُهُ فِيهِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7965 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے موت کے وقت وصیت فرمائی اور اس کے دوران پوچھا کہ "تم کلالہ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟" میں نے کہا: جس کی کوئی اولاد نہیں ہوتی۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

یہ حدیث اصل میں مسند ہے کیونکہ اس کے خطبہ میں ہے کہ میں نے بہت ساری چیزوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رجوع کیا۔

7966 – اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ، ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثنا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْكَلَالَةُ؟ قَالَ: " اَمَا سَمِعْتَ الْاٰيَةَ الَّتِي نَزَلَتْ فِي الصَّيْفِ (يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ) (النساء: 176) وَالْكَلَالَةُ مَنْ لَمْ يَتْرُكْ وَلَدًا وَلَا وَالِدًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7966 – الحمانی ضعيف

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "کلالہ" کس کو کہتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے وہ آیت نہیں سنی جو گرمیوں میں نازل ہوئی تھی۔

يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ

''تم فرمادو کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتویٰ دیتا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اور کلالہ اس کو کہتے ہیں: جس نے نہ اولاد چھوڑی ہو اور نہ باپ۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7967 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيُّ، الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ، ثنا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، ثنا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاَنْتُمْ تَقْرَاُونَهَا (مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا اَوْ دَيْنٍ) (النساء: 12) وَاَنَّ اَعْيَانَ بَنِي الْاُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَّاتِ، وَالْاِخْوَةُ مِنَ الْاُمِّ وَالْاِخْوَةُ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ اَقْرَبُ مِنَ الْاِخْوَةِ مِنَ الْاَبِ

هٰذَا حَدِيثٌ رَوَاهُ النَّاسُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، وَالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَى الطَّرِيقِ لِذَلِكَ لَمْ يُخْرِجْهُ الشَّيْخَانِ، وَقَدْ صَحَّتْ هٰذِهِ الْفَتْوَى عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

(التعليق - من تلخيص الذهبي)7967 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

✦✦ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ وصیت کے نفاذ سے پہلے قرضہ جات ادا کئے جائیں۔ اور تم یہ آیت بھی پڑھتے ہو

مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا اَوْ دَيْنٍ

اور جب حقیقی بھائی موجود ہوں تو باپ شریکی اور ماں شریکی بھائی محروم ہوتے ہیں، اور باپ شریکی بھائیوں کی بہ نسبت ماں زیادہ قریبی ہے۔

✿✿ اس حدیث کو محدثین نے ابواسحاق سے اور حارث بن عبداللہ سے اسی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور یہ فتویٰ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صحیح ثابت ہے۔

7968 - كَمَا حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: مِيرَاثُ الْاِخْوَةِ مِنَ الْاَبِ اِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ اَحَدٌ مِنْ بَنِي الْاُمِّ وَالْاَبِ كَمِيرَاثِ الْاِخْوَةِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ سَوَاءٌ ذَكَرُهُمْ كَذَكَرِهِمْ وَاِنَاثُهُمْ كَاِنَاثِهِمْ، وَاِذَا اجْتَمَعَ الْاِخْوَةُ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ وَالْاِخْوَةُ مِنَ الْاَبِ وَكَانَ فِي بَنِي الْاَبِ وَالْاُمِّ ذَكَرٌ فَلَا مِيرَاثَ مَعَهُ لِاَحَدٍ مِنَ الْاِخْوَةِ مِنَ الْاَبِ

(التعليق - من تلخيص الذهبي)7968 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

✦✦ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب علاتی بھائیوں کے ساتھ کوئی عینی بھائی نہ ہو تو ان کے درمیان

وراثت اُسی طرح تقسیم کی جائے گی جیسے عینی بہن بھائیوں کے درمیان ہوتی ہے یعنی ان کے مذکر اُن کے مذکروں کی طرح اور ان کے مونث اُن کے مؤنثوں کی طرح ہیں۔ اور جب عینی اور علاتی سب جمع ہوں اور عینی بھائیوں میں کم از کم کوئی ایک مذکر ہو تو علاتیوں کو کچھ نہیں ملتا۔

7969 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، ثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ بْنُ يَعْلَى الثَّقَفِيُّ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فِي الْمُشْتَرَكَةِ قَالَ: هَبُوا اَنَّ اَبَاهُمْ كَانَ حِمَارًا مَا زَادَهُمُ الْاَبُ اِلَّا قُرْبًا وَاَشْرَكَ بَيْنَهُمْ فِي الثُّلُثِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَشَرَحَهُ بِالْحَدِيْثِ الَّذِی "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7969 – صحيح

✦✦ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مشترکہ (وہ عورت جس کے ورثاء میں شوہر، ماں، عینی بہن بھائی اور اخیافی بھی ہوں) کے بارے میں فرماتے ہیں: فرض کرو، ان کا والد حمار تھا، ان کے باپ نے ان میں قرب بڑھایا اور ان کو ثلث میں شریک کر دیا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7970 – حَدَّثَنَاهُ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوْبَ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، اَنْبَاَ اَبِیْ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُمَرَ، وَعَلِيٍّ، وَعَبْدِ اللّٰهِ، وَزَيْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فِي اُمٍّ وَزَوْجٍ وَاِخْوَةٍ لِاَبٍ وَاُمٍّ وَاِخْوَةٍ لِاُمٍّ: اَنَّ الْاِخْوَةَ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ شُرَكَاءُ لِلْاِخْوَةِ مِنَ الْاُمِّ فِي ثُلُثِهِمْ، وَذٰلِكَ اَنَّهُمْ قَالُوا هُمْ بَنُو اُمٍّ كُلُّهُمْ وَلَمْ يَزِدْهُمُ الْاَبُ اِلَّا قُرْبًا فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ

✦✦ شعبی فرماتے ہیں: حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عبداللہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہم سے وراثت کا ایک مسئلہ پوچھا گیا جس میں ایک ماں، شوہر، کچھ عینی بہن بھائی اور کچھ اخیافی بہن بھائی وارث تھے۔ ان سب بزرگوں نے فتویٰ دیا کہ عینی بہن بھائی، اخیافی بہن بھائیوں کے ساتھ ثلث میں شریک ہوں گے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ سب ماں کے بیٹے ہیں، ان کے والد نے ان کے لئے قرب کے سوا کسی چیز میں اضافہ نہیں کیا، اس لئے وہ سب ثلث میں شریک ہوں گے۔

7971 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَحْيَى اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّمَرْقَنْدِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْاِمَامُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَمَحْمُوْدُ بْنُ آدَمَ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: شَيْءٌ لَا تَجِدُوْنَهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا فِي قَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجِدُوْنَهُ فِي النَّاسِ كُلِّهِمْ لِلابْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ النِّصْفُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 7971 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک چیز ایسی ہے جو تمہیں نہ کتاب اللہ میں ملے گی؟ اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی فیصلے میں ملے گی لیکن تم دیکھوگے کہ سب لوگ اس کو اپناتے ہیں، وہ یہ کہ آدھا حصہ بیٹی کے لئے اور آدھا حصہ بہن کے لئے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7972 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَحْيَى السَّمَرْقَنْدِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، اَنَّهُ قَالَ: كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ، يَقُوْلُ فِي ابْنَةٍ وَاُخْتٍ: الْمَالُ لِلابْنَةِ فَقُلْتُ: اِنَّ مُعَاذًا، قَضَى فِينَا بِالْيَمَنِ لِلابْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ النِّصْفُ قَالَ: فَاَنْتَ رَسُوْلِي اِلَى الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ – وَكَانَ قَاضِيَهُ عَلَى الْكُوفَةِ – فَمُرْهُ فَلْيَاْخُذْ بِذَلِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7972 – صحيح

✧✧ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بیٹی اور بہن کے بارے میں یہ فتویٰ دیا کرتے تھے کہ سارا مال بیٹی کو دیا جائے گا. میں نے کہا: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یمن میں ہمارے درمیان یہ فیصلہ کیا تھا کہ آدھا مال بیٹی کو اور آدھا بہن کو دیا جائے گا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میرے قاصد بن کر ولید بن عتبہ کے پاس جاؤ (وہ ان دنوں کوفہ کے قاضی تھے) ان کو کہنا کہ معاذ کے فتوے پر عمل کرے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7973 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبِ بْنِ حَيَّانَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحِقُوا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ فَمَا بَقِيَ فَلِاَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ فَاِنَّ عَلِيَّ بْنَ عَاصِمٍ صَدُوقٌ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ اَرْسَلَهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7973 بل أجمعوا على ضعفه يعني على بن عاصم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: اولاً مال اصحاب فرائض میں تقسیم کرو، جو ان سے باقی بچے وہ اس مرد کو دو جو میت کیا سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔علی بن عاصم صدوق ہیں، اور اس کو سفیان ثوری نے، سفیان بن عیینہ نے، ابن جریج نے اور معمر بن راشد نے عبداللہ بن طاؤس سے روایت کیا ہے اور اس میں ارسال کیا ہے۔

سفیان ثوری کی روایت کردہ حدیث کی اسناددرج ذیل ہے

7974 – اَمَّا حَدِيْثُ الثَّوْرِيِّ فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِى طَالِبٍ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ

ابن عیینہ کی روایت کردہ حدیث کی اسناددرج ذیل ہے

7975 – وَاَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ يَحْيَى السَّمَرْقَنْدِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

بن جریج کی روایت کردہ حدیث کی اسناددرج ذیل ہے

7976 – وَاَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ يَحْيَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

معمر کی روایت کردہ حدیث کی اسناددرج ذیل ہے

7977 – وَاَمَّا حَدِيْثُ مَعْمَرٍ

فَاَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ السَّيَّارِيُّ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجَّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، كُلُّهُمْ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحِقُوا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ فَمَا اَبْقَتِ الْفَرَائِضُ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ

✧✧ مذکورہ اسانید کے ہمراہ تمام نے حضرت عبداللہ بن طاوس کے حوالے سے ان کے والد سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مال اولاً اصحاب فرائض کو دو، جو مال ان سے بچ جائے وہ اس مردکو دوجو میت کا سب سے قریبی رشتہ دار ہے۔

7978 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ قَالَا: ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، وَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، اَنْبَاَ الشَّافِعِيُّ، اَنْبَاَ سُفْيَانُ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اَبُوْ مُسْلِمٍ، ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، قَالَ: جَاءَتِ الْجَدَّةُ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: اِنَّ لِىْ حَقًّا اِنَّ ابْنَ ابْنٍ اَوِ ابْنَ ابْنَةٍ لِىْ مَاتَ، قَالَ: مَا عَلِمْتُ لَكِ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ حَقًّا وَلَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ شَيْئًا وَسَاَسْاَلُ النَّاسَ، فَسَاَلَهُمْ فَشَهِدَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهَا السُّدُسَ قَالَ: مَنْ سَمِعَ ذٰلِكَ مَعَكَ؟ فَشَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، فَاَعْطَاهَا اَبُوْ بَكْرٍ السُّدُسَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7978 – علی شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت قبیصہ بن ذویب فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی وفات ظاہری کے بعد کا واقعہ ہے کہ ایک دادی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور کہنے لگی: میرا حق ہے، میرا پوتا یا (شاید کہا کہ میرا) نواسا فوت ہوا ہے۔ آپ اس کی وراثت مجھے عطا کیجئے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے کتاب اللہ میں تیرا حق کہیں نہیں ملا اور نہ میں نے اس سلسلے میں نبی اکرم ﷺ کا کوئی ارشاد سنا ہے۔ تاہم میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کروں گا، پھر انہوں نے صحابہ کرام سے اس بارے میں مشاورت کی، حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے دادی کو چھٹا حصہ عطا فرمایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرے ساتھ اور کس کس نے یہ بات سنی ہے؟ تو محمد بن مسلمہ نے بھی اسی بات کی گواہی دی، چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو چھٹا حصہ عطا فرمایا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7979 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَحْيَى السَّمَرْقَنْدِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْإِمَامُ، ثَنَا إِسْحَاقُ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: جَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَجُلٌ فَقَالَ: رَجُلٌ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ بِنْتَهُ وَاُخْتَهُ لِاَبِيهِ وَاُمِّهِ، فَقَالَ: لِابْنَتِهِ النِّصْفُ وَلَيْسَ لِاُخْتِهِ شَيْءٌ قَالَ الرَّجُلُ: فَاِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَضَى بِغَيْرِ ذٰلِكَ، جَعَلَ لِلابْنَةِ النِّصْفَ وَلِلْاُخْتِ النِّصْفَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ؟ فَلَمْ اَدْرِ مَا وَجْهُ هٰذَا حَتّٰى لَقِيتُ ابْنَ طَاوُسٍ، فَذَكَرْتُ لَهُ حَدِيثَ الزُّهْرِيِّ، فَقَالَ: اَخْبَرَنِي اَبِي، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (اِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَّلَهُ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ) (النساء: 176) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُلْتُمْ اَنْتُمْ لَهَا النِّصْفُ وَاِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7979 – علی شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس نے کہا: ایک آدمی فوت ہوگیا، اس نے ایک بیٹی اور ایک سگی بہن چھوڑی، (ان میں وراثت کیسے تقسیم کی جائے گی؟) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بیٹی کا آدھا اور بہن کے لئے کچھ نہیں۔ اس آدمی نے کہا: لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تو اس سے مختلف فیصلہ کیا تھا، انہوں نے بیٹی کو آدھا دیا اور بہن کو بھی آدھا دیا تھا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ تعالیٰ؟ میں اس کی وجہ نہ سمجھ سکا، پھر میں ابن طاؤس سے ملا، اور ان کو زہری کی حدیث سنائی، انہوں نے بتایا کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَّلَهُ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ

''اگر کسی مرد کا انتقال ہو جو بے اولاد ہے اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا ہے'' (ترجمہ کنز الایمان

،امام احمد رضا)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تو بہن کو نصف اس صورت میں دے رہا ہے کہ اولاد نہ ہو اور تم کہتے ہو کہ اولاد ہونے کی صورت میں بھی اس کو نصف ملے گا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7980 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ، اَنْبَاَ اَبُوْ مَعْمَرٍ، ثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: مَنْ عِنْدَهُ فِي الْجَدِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: عِنْدِي، قَالَ: مَا عِنْدَكَ؟ قُلْتُ: اَعْطَاهُ السُّدُسَ قَالَ: مَعَ مَنْ؟ قُلْتُ: لَا اَدْرِي، قَالَ: لَا دَرَيْتَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7980 – على شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کسی شخص کے پاس دادا کی وراثت سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی فیصلے کی خبر ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ میرے پاس ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کیا؟ میں نے کہا: یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دادا کو چھٹا حصہ عطا فرمایا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7981 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ، ثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَعَلَهُ اَبًا يَعْنِي الْجَدَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7981 – على شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دادا کو باپ قرار دیا۔ (اور باپ ہی کی طرح دادا کو وراثت دی)

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7982 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا اسْتَشَارَهُمْ فِي مِيرَاثِ الْجَدِّ وَالْاِخْوَةِ قَالَ زَيْدٌ: وَكَانَ رَاْيِي اَنَّ الْاِخْوَةَ اَوْلٰى بِالْمِيرَاثِ مِنَ الْجَدِّ، وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرَى يَوْمَئِذٍ اَنَّ الْجَدَّ اَوْلٰى بِمِيرَاثِ ابْنِ اَبِيْهِ مِنْ اِخْوَتِهِ قَالَ زَيْدٌ: فَحَاوَرْتُ اَنَا عُمَرَ فَضَرَبْتُ لِعُمَرَ فِي ذٰلِكَ مَثَلًا وَضَرَبَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لِعُمَرَ مَثَلًا يَوْمَئِذٍ السَّيْلَ

يَضْرِبَانِهِ وَيَصْرِفَانِهِ عَلٰى نَحْوِ تَصْرِيفِ زَيْدٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7982 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنے والد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دادا اور بھائیوں کی وراثت کے سلسلے میں مشورہ کیا تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا: میری رائے یہ ہے کہ بھائی، دادا کی بہ نسبت وراثت کا زیادہ حقدار ہے، جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا موقف یہ تھا کہ دادا اپنے پوتے کی وراثت کا میت کے بھائیوں سے زیادہ مستحق ہے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بحث کی، اور اس سلسلہ میں ان کو ایک مثال سنائی۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی اس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مثال دی، اور حضرت زید کے قوانین کے مطابق ضربیں اور تقسیمیں بیان کیں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7983 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَمِّهِ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: ثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ، حَدَّثَهُ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ طُعِنَ قَالَ: اِنِّي رَاَيْتُ فِي الْجَدِّ رَاْيًا فَاِنْ رَاَيْتُمْ اَنْ تَتَّبِعُوهُ، فَقَالَ عُثْمَانُ: اِنْ نَتَّبِعْ رَاْيَكَ فَهُوَ رَشَدٌ وَّاِنْ نَتَّبِعْ رَاْيَ الشَّيْخِ قَبْلَكَ فَنِعْمَ ذُو الرَّاْيِ كَانَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7983 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ مروان بن حکم کا بیان ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ قاتلانہ حملے سے زخمی تھے، اس دوران آپ نے فرمایا: میں دادا کی وراثت کے بارے میں ایک رائے رکھتا ہوں، اگر تم اس کو درست سمجھو تو اس کو اپنا لینا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم آپ کی رائے کی پیروی کریں گے تو یہ بے شک ہدایت ہوگی لیکن اگر ہم اس شیخ کی رائے پر عمل کریں گے جو تم سے پہلے تھے (تو زیادہ بہتر ہوگا کیونکہ) وہ سب سے اچھی رائے دینے والے تھے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7984 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِنَّ مِنْ قَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْجَدَّتَيْنِ مِنَ الْمِيرَاثِ السُّدُسَ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7984 – على شرط البخاري ومسلم

❖❖ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو دادیوں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ یہ تھا کہ آپ نے ایک سدس ان دونوں میں برابر تقسیم فرمایا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7985 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدِيْنِيُّ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، ثَنَا اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ: اَوَّلُ مَنْ اَعَالَ الْفَرَائِضَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ قَدَّمَ مَنْ قَدَّمَ اللّٰهُ وَاَخَّرَ مَنْ اَخَّرَ اللّٰهُ مَا عَالَتْ فَرِيضَةٌ فَقِيلَ لَهٗ: وَاَيُّهَا قَدَّمَ اللّٰهُ وَاَيُّهَا اَخَّرَ؟ فَقَالَ: كُلُّ فَرِيضَةٍ لَمْ يُهْبِطْهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ فَرِيضَةٍ اِلَّا اِلٰى فَرِيضَةٍ، فَهٰذَا مَا قَدَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَكُلُّ فَرِيضَةٍ اِذَا زَالَتْ عَنْ فَرْضِهَا لَمْ يَكُنْ لَهَا اِلَّا مَا بَقِيَ فَتِلْكَ الَّتِي اَخَّرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كَالزَّوْجِ وَالزَّوْجَةِ وَالْاُمِّ، وَالَّذِي اَخَّرَ كَالْاَخَوَاتِ وَالْبَنَاتِ فَاِذَا اجْتَمَعَ مَنْ قَدَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ اَخَّرَ بُدِءَ بِمَنْ قَدَّمَ فَاُعْطِيَ حَقَّهٗ كَامِلًا فَاِنْ بَقِيَ شَيْءٌ كَانَ لِمَنْ اَخَّرَ، وَاِنْ لَمْ يَبْقَ شَيْءٌ فَلَا شَيْءَ لَهٗ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7985 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

❖❖ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: فرائض میں سب سے پہلے عول حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا، اللہ کی قسم! اگر قرآن کے مقدم کردہ کو مقدم رکھتے اور قرآن کے موخر کردہ کو موخر رکھتے تو کسی فرضی حصہ میں عول کی ضرورت نہ پڑتی، آپ سے پوچھا گیا: کونسے فرائض کو اللہ نے مقدم رکھا ہے اور کونسے فرائض کو موخر رکھا ہے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اگر کسی فرضی حصے کو اتارتا ہے تو کسی فریضہ ہی کی جانب اتارتا ہے، یہ ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے مقدم کیا ہے، اور ہر وہ فرضی حصہ جب اپنے فرض سے زائل ہوتا ہے تو ایسی صورت میں اس کو صرف باقی ماندہ ہی ملے گا، یہ وہ فرائض ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے موخر کیا ہے جیسا کہ شوہر، بیوی اور ماں۔ اور جن کو موخر کیا ہے، وہ جیسے بہنیں اور بیٹیاں، جب اللہ تعالیٰ کے مقدم کردہ اور موخر کردہ سب جمع ہوں تو ان میں مقدمین سے ابتداء کی جائے، اگر ان سے کچھ بچ جائے تو وہ موخرین کے لئے ہوگا۔ اور اگر کچھ بھی نہ بچے تو یہ محروم رہیں گے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7986 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَبُوْ عُتْبَةَ اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ الْحِمْصِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رُوْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَصْرِيِّ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " تَحُوزُ الْمَرْاَةُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيثَ: عَتِيقِهَا وَلَقِيطِهَا

وَالْوَلَدِ الَّذِى لَاعَنَتْ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عورت وراثت کے تین حصے جمع کرلیتی ہے، اپنے آزاد کردہ کا، اپنے لقیط کا اور ایسے بچے کا (جس کے بارے میں بچے کی ماں کے شوہر نے اپنا نسب ہونے کا انکار کیا ہو، اس پر لعان کیا گیا ہو، اس عورت کا شوہر اس بچے کی وراثت سے محروم ہو جاتا ہے جبکہ اس کی ماں اس کی وارث بنتی ہے)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7987 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اِسْحَاقُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، وَاَبُوْ يَحْيَى السَّمَرْقَنْدِيُّ، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْإِمَامُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فِي مِيْرَاثِ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ: مِيْرَاثُهُ كُلُّهُ لِاُمِّهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ رُوَاتُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَّهُوَ مُرْسَلٌ وَّلَهُ شَاهِدٌ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7987 – مرسل

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ملاعنہ کے بچے کی وراثت کے بارے میں فرمایا: اس کی تمام میراث اس کی ماں کے لئے ہے۔

✿✿ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ یہ مرسل ہے۔ اور اس کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے۔

7988 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَحْيَى، وَحْدَهُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ [illegible] بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي وَلَدِ الْمُلَاعَنَةِ: عَصَبَتُهُ اُمُّهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7988 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ایک شامی آدمی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاعنہ کے بچے کے بارے میں فرمایا: اس کا عصبہ اس کی ''ماں'' ہے۔

7989 - وَاَنْبَاَ اَبُوْ يَحْيَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ بُكَيْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اخْتُصِمَ اِلَى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي وَلَدِ الْمُلَاعَنَةِ فَاَعْطَى مِيْرَاثَهُ اُمَّهُ وَجَعَلَهَا عَصَبَتَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ هٰذَا هُوَ الصَّغَانِيُّ بِلَا شَكٍّ فِيْهِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)7989 – صحيح

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس ملاعنہ کے بچے کا جھگڑا لایا گیا ،آپ نے اس کی ماں کو اس کا عصبہ قرار دے کر اس کی پوری میراث اس کی ماں کو عطا فرمائی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس کی سند میں جو محمد بن اسحاق ہیں یہ بلاشک وشبہ صغانی ہیں۔

7990 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ عَوْدًا عَلٰى بَدْءٍ ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا الشَّافِعِيُّ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِىْ يُوْسُفَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْوَلَاءُ لُحْمَةٌ كَلُحْمَةِ النَّسَبِ لَا تُبَاعُ وَلَا تُوهَبُ

"هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولاء نسبی رشتہ کی مانند ایک رشتہ دار ہے، اسے نہ بیچا جاسکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7991 – وَقَدْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْوَلَاءُ لُحْمَةٌ مِنَ النَّسَبِ لَا تُبَاعُ وَلَا تُوهَبُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7991 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✦✦ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولاء نسبی رشتہ داری کی طرح ایک رشتہ داری ہے، اسے نہ بیچا جاسکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے۔

7992 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسَى، الْعَدْلُ قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَاَ عَمْرُو بْنُ حُصَيْنٍ الْعُقَيْلِيُّ، ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا سَالِمُ بْنُ اَبِى الذَّيَّالِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا مُسَاعَاةَ فِى الْاِسْلَامِ مَنْ سَاعَى فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَقَدْ اَلْحَقَهُ بِعَصَبَتِهِ، وَمَنِ ادَّعَى وَلَدًا مِنْ غَيْرِ رِشْدَةٍ لَمْ يَرِثْ وَلَمْ يُوْرَثْ

"هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَشَاهِدُهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 7992 – لعله موضوع

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام میں زنا کی ہرگز اجازت نہیں ہے، جس نے زمانہ جاہلیت میں کوئی زنا کیا ہے اس (سے پیدا ہونے والے بچے) کو اس کے عصبات کے ساتھ شامل کر دیا ہے اور جس نے بچے کے حرامی ہونے کا دعویٰ کیا، وہ اس بچے کا وارث نہیں بن سکتا اور نہ ہی وہ بچہ اس کا وارث بنے گا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کونقل نہیں کیا۔

7993 – مَا اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ السُّلَمِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ ادَّعَى وَلَدًا مِنْ اَمَةٍ لَا يَمْلِكُهَا اَوْ مِنْ حُرَّةٍ عَاهَرَ بِهَا فَاِنَّهُ لَا يَلْحَقُ بِهِ وَلَا يَرِثُ وَهُوَ وَلَدُ زِنًا لِاَهْلِ اُمِّهِ مَنْ كَانُوا

✧✧ عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے لونڈی سے بچے کا دعویٰ کیا جس لونڈی کا وہ مالک نہیں ہے، یا کسی آزادعورت سے، جس سے اس نے زنا کیا، وہ بچہ اس کے نسب میں سے قرارنہیں دیا جائے گا، وہ زنا کی اولاد ہے، وہ ماں کی طرف منسوب ہوگا (ماں اس کی وارث بنے گی اوروہ ماں کا وارث بنے گا)، وہ جوبھی ہو۔

7994 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، قَالَا: ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اَعْيَانَ بَنِي الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)7994 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ماں شریکی بہن بھائی (فرضی حصے کی) وراثت پاتے ہیں، باپ شریک نہیں۔

7995 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبَّادٍ، ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قُتِلَ اَبُوْهُمَا مَعَكَ يَوْمَ اُحُدٍ شَهِيدًا وَاِنَّ عَمَّهُمَا اَخَذَ مَالَهُمَا فَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا، فَقَالَ: يَقْضِي اللّٰهُ فِي ذَلِكَ قَالَ: فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى عَمِّهِمَا فَقَالَ: اَعْطِ ابْنَتَيْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ وَاُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت سعد بن ربیع کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یہ دونوں لڑکیاں، سعد بن ربیع کی بیٹیاں ہیں، ان کا باپ آپ کے ہمراہ جہاد کرتا ہوا جنگ احد میں شہید ہوگیا تھا، ان کے چچا نے ان کا سارا مال لے لیا ہے اوران بچیوں کو کچھ بھی نہیں دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس موقع پر میراث کی آیات نازل ہوئیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان

لڑکیوں کے چچا کی جانب پیغام بھیجا اور فرمایا کہ سعد کی دونوں بیٹیوں کو دوتہائی اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ دے دو، اور جو باقی بچے وہ خود رکھ لو۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7996 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ اَيُّوْبَ الْاِمَامُ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِمَارٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَرَكَ عَمَّتَهُ وَخَالَتَهُ لَا وَارِثَ لَهُ غَيْرُهُمَا، قَالَ: فَرَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ رَجُلٌ تَرَكَ عَمَّتَهُ وَخَالَتَهُ لَا وَارِثَ لَهُ غَيْرُهُمَا ثُمَّ قَالَ: اَيْنَ السَّائِلُ؟ قَالَ: هَا اَنَا ذَا، قَالَ: لَا مِيرَاثَ لَهُمَا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ فَاِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ الْمَدِينِيَّ وَاِنْ شَهِدَ عَلَيْهِ ابْنُهُ عَلِيٌّ بِسُوءِ الْحِفْظِ فَلَيْسَ مِمَّنْ يُتْرَكُ حَدِيْثُهُ وَلَهُ شَاهِدٌ: "

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمار کی طرف متوجہ ہوئے، آپ سے ایک آدمی ملا، کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی نے ایک پھوپھی اور ایک خالہ چھوڑی ہے ان کے علاوہ اس کا کوئی وارث نہیں ہے۔ (وراثت کا کیا حکم ہے؟) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی جانب چہرہ اٹھایا اور دعا مانگی "اے اللہ! ایک آدمی نے پھوپھی اور خالہ چھوڑی ہے ان دو کے علاوہ اس کا کوئی وارث نہیں ہے (اس کی وراثت کیسے بٹے گی؟) پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: وہ سائل کہاں ہے؟ اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہاں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو وراثت نہیں ملے گی۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ عبداللہ بن جعفر المدینی کے خلاف اگرچہ اس کے بیٹے علی نے سوء حفظ کی گواہی دی ہے لیکن یہ ان محدثین میں سے نہیں ہیں جن کی احادیث کو چھوڑا جاسکتا ہو، اس کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے۔

7997 – كَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ هَارُوْنَ الْعَوْدِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الشَّاذَكُوْنِيُّ، ثنا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ شَرِيْكِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ، اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ مِيرَاثِ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ فَسَكَتَ فَنَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: حَدَّثَنِيْ جِبْرِيْلُ اَنَّ لَا مِيرَاثَ لَهُمَا

حضرت حارث بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھوپھی اور خالہ کی وراثت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ خاموش رہے، پھر حضرت جبریل امین علیہ السلام حاضر بارگاہ ہوئے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جبریل امین نے کہا ہے کہ ان کو وراثت نہیں ملے گی۔

7998 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ دَارِمٍ الْحَافِظُ، بِالْكُوْفَةِ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ اِسْحَاقَ التَّمِيْمِيُّ، ثنا اَبُوْ نُعَيْمٍ ضِرَارُ بْنُ صُرَدَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ اِلٰى قُبَاءَ وَعَلَى الْحِمَارِ اِكَافٌ، فَقَالَ: اَسْتَخِيْرُ

اللّٰهَ تَعَالٰى فِي مِيرَاثِ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ اَنْ لَا مِيرَاثَ لَهُمَا

فَقَدْ صَحَّ حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهٰذِهِ الشَّوَاهِدِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قباء کی جانب روانہ ہوئے، گدھے کے اوپر پالان ڈال کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے تھے، آپ نے کہا: میں پھوپھی اور خالہ کی میراث کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے مشورہ کروں گا، اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب وحی فرمائی کہ ان کے لئے وراثت نہیں ہے۔

ان شواہد کے ساتھ عبداللہ بن جعفر کی حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

7999 – اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثَنَا اَبُو عُبَيْدٍ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنِي عُلْوَانُ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ اَعُودُهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَدِدْتُ اَنِّي سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مِيرَاثِ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ فَاِنَّ فِي نَفْسِي مِنْهَا حَاجَةً

✦✦ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مرض الموت میں ان کی عیادت کے لئے گیا، میں نے ان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے "میری بہت خواہش تھی کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پھوپھی اور خالہ کی میراث کے بارے میں پوچھتا، کیونکہ مجھے ذاتی طور پر اس مسئلے کی بہت ضرورت تھی۔

8000 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: لَا تَرِثُ الْعَمَّةُ اُخْتُ الْاَبِ لِلْاَبِ وَالْاُمِّ وَلَا الْخَالَةُ وَلَا مَنْ هُوَ اَبْعَدُ نَسَبًا مِنَ الْمُتَوَفّٰى

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8000 – على شرط البخاري ومسلم

✦✦ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھوپھی (جو کہ باپ کی سگی بہن ہو) اور خالہ وراثت نہیں پائے گی اور نہ ہی وہ جو میت کا اس سے بھی دور کی رشتہ دار ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8001 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَفَّانَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ: هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ اَيْنَ ابْنُ مَسْعُودٍ اِنَّمَا كَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَتَوَارَثُونَ دُونَ الْاَعْرَابِ فَنَزَلَتْ (وَاُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ) (الأحزاب: 6)

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8001 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہائے دوری، ہائے دوری، ابن مسعود کہاں ہے؟ مہاجرین ایک دوسرے کی وراثت پاتے تھے، جبکہ دوسرے لوگ نہیں پاتے تھے، تب یہ آیت نازل ہوئی

وَاُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8002 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا الشَّيْخُ الشَّهِيدُ الْاِمَامُ ابْنُ الْاِمَامِ اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ، عَنِ الْمِقْدَامِ الْكِنْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَا مَوْلٰى مَنْ لَا مَوْلٰى لَهُ اَرِثُ مَالَهُ وَاَفُكُّ عَانِيَهُ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَرِثُ مَالَهُ وَيَفُكُّ عَانِيَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8002 – علی بن أبی طلحة قال أحمد له أشياء منكرات لم يخرج له البخاری

✧✧ حضرت مقدام الکندی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس کا مولیٰ ہوں جس کا کوئی مولیٰ نہیں ہے، میں اس کے مال کی وراثت بھی لوں گا اور اس کے قرضہ جات بھی ادا کروں گا۔ اور ماموں اس کا وارث ہوتا ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو، وہ اس کی وراثت بھی پائے گا اور اس کے قرضہ جات بھی ادا کرے گا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8003 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئٍ، وَعَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوا الْجَارِيَةَ مَعَ خَالَتِهَا فَاِنَّ الْخَالَةَ اُمٌّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8003 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لڑکی کو اس کی خالہ کے ساتھ رہنے دو کیونکہ خالہ بھی ماں ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8004 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّيْبَانِيُّ، وَاَبُوْ يَحْيَى السَّمَرْقَنْدِيُّ، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْاِمَامُ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ مَخْلَدُ بْنُ زَيْدٍ الْجَزَرِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مَوْلٰى مَنْ لَا مَوْلٰى لَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8004 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کا رسول اس کا مولیٰ ہیں جس کا کوئی مولیٰ نہیں ہے اور ماموں اس کا وارث ہوتا ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8005 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ الْفَدَكِيُّ، ثَنَا ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِيْنَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: (وَاُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ) (الأحزاب: 6) قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ آخَى بَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَرَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَمْ نَشُكَّ اَنَّا نَتَوَارَثُ لَوْ هَلَكَ كَعْبٌ وَلَيْسَ لَهُ مَنْ يَرِثُهُ، فَظَنَنْتُ اَنِّيْ اَرِثُهُ وَلَوْ هَلَكْتُ كَذٰلِكَ يَرِثُنِيْ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (وَاُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ) (الأحزاب: 6)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8005 – صحيح

✧✧ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ آیت

وَاُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ(الاحزاب:6)

ہمارے حق میں نازل ہوئی، آپ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کو ایک دوسرے کا بھائی بھائی بنایا تھا، ہمیں یہ یقین تھا کہ اگر کعب مر گیا تو ہم اس کے وارث بنیں گے کیونکہ اس کا اور کوئی وارث نہیں ہے، لیکن ساتھ ساتھ مجھے

حدیث: 8004

الجامع للترمذی' ابواب الفرائض عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فی میراث الخال' حدیث:2081' سنن الدارمی - ومن کتاب الفرائض' باب : فی میراث ذوی الارحام - حدیث:2925' مستخرج ابی عوانة - ابواب المواریث' باب ذکر الخبر المورث الخال إذا لم یکن للمیت وارث - حدیث:4556' السنن الکبری للنسائی - کتاب الفرائض' ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر عائشة فی توریث الخال - حدیث:6166' مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب الولاء' باب میراث ذی القرابة - حدیث:15667' شرح معانی الآثار للطحاوی - کتاب الفرائض' باب مواریث ذوی الارحام - حدیث:4927' سنن الدارقطنی - کتاب الفرائض والسیر وغیر ذلک' حدیث:3604' السنن الکبری للبیہقی - کتاب الفرائض' باب من قال بتوریث ذوی الارحام - حدیث:11424' مسند اسحاق بن راهویه - ما یروی عن عطاء بن ابی رباح' حدیث:1098

یہ بھی خدشہ تھا کہ اگر میں مر گیا تو اسی طرح کعب میرا بھی وارث بنے گا۔ پھر یہ آیت نازل ہوگئی،

وَاُولُو الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8006 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، ثنا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثنا مُسَدَّدٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي حَكِيمٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اُتِيَ فِي مِيرَاثِ يَهُودِيٍّ وَلَهُ وَارِثٌ مُسْلِمٌ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْاِسْلَامُ يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8006 – صحيح

✧✧ حضرت معاذ بن جبل کے بارے میں مروی ہے کہ ان کے پاس یہودی کی وراثت کا مسئلہ لایا گیا، اس یہودی کا ایک مسلمان وارث تھا، آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "اسلام فائدہ تو دیتا ہے، نقصان نہیں دیتا"۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8007 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ النَّصْرَانِيَّ اِلَّا اَنْ يَكُونَ عَبْدَهُ اَوْ اَمَتَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو هٰذَا هُوَ الْيَافِعِيُّ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ صَدُوقُ الْحَدِيثِ صَحِيحٌ فَاِنَّ الْاَصْلَ فِيهِ حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ الَّذِي "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8007 – صحيح

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان، نصرانی کا وارث نہیں بنے گا، سوائے اس کے کہ وہ نصرانی، مسلمان کا غلام یا لونڈی ہو۔

❁❁ یہ محمد بن عمرو "یافعی" ہیں، اہل مصر سے ہیں، صدوق الحدیث ہیں، یہ حدیث صحیح ہے۔ اس میں عمرو بن شعیب کی روایت کردہ درج ذیل حدیث اصل ہے۔

8008 – حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي الْخَلِيلُ بْنُ مُرَّةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8008 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا۔

8009 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، وَاَبُوْ يَحْيَى اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّمَرْقَنْدِيُّ قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْإِمَامُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ اُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تُوُفِّيَتْ هِيَ وَابْنُهَا زَيْدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي يَوْمٍ فَلَمْ يُدْرَ اَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلُ فَلَمْ تَرِثْهُ وَلَمْ يَرِثْهَا، وَاَنَّ اَهْلَ صِفِّينَ لَمْ يَتَوَارَثُوا، وَاَنَّ اَهْلَ الْحَرَّةِ لَمْ يَتَوَارَثُوا

هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَّفِيْهِ فَوَائِدُ مِنْهَا اَنَّ اُمَّ كُلْثُومٍ وَلَدَتْ لِعُمَرَ ابْنًا فَاَمَّا الْفَائِدَةُ الْاُخْرَى فَلَهُ شَاهِدٌ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8009 - صحيح

✧✧ جعفر بن محمد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما اور ان کے بیٹے زید بن عمر بن خطاب کا ایک ہی دن انتقال ہوا تھا اور یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ ان میں سے پہلے کس کا انتقال ہوا، تو ان میں سے کسی کو بھی دوسرے کا وارث نہیں قرار دیا گیا۔ اور جنگ صفین میں مارے جانے والوں کو بھی ایک دوسرے کا وارث نہیں بنایا گیا تھا اور اہل حرہ کو بھی ایک دوسرے کا وارث نہیں بنایا گیا تھا۔

۞۞ اس حدیث کی اسناد صحیح ہے، اور اس سے کئی فوائد ملے، ان میں سے ایک یہ بھی کہ ام کلثوم کے پیٹ سے حضرت عمر کا ایک بیٹا پیدا ہوا تھا، اور دوسرے فائدہ کے لئے اس کی شاہد حدیث بھی موجود ہے۔

8010 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَاَبُوْ يَحْيَى، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ لَا يُوَرِّثُ الْمَيِّتَ مِنَ الْمَيِّتِ اِذَا لَمْ يُعْرَفْ اَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلَ صَاحِبِهِ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8010 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ جن فوت شدگان کے بارے میں یہ علم نہ ہو کہ ان میں سے کون پہلے اور کون بعد میں فوت ہوا ہے، آپ رضی اللہ عنہ ان میں سے کسی کو دوسرے کا وارث قرار نہیں دیا کرتے تھے۔

8011 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ حَاتِمٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، اَنْبَاَ الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ) (النساء: 33) قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يُحَالِفُ الرَّجُلَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا نَسَبٌ لِيَرِثَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَنَسَخَ اللّٰهُ ذٰلِكَ بِالْاَنْفَالِ: (وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ) (الأحزاب: 6)

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8011 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ آیت

وَالَّذِينَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ (النساء: 33)

''اور وہ جن سے تمہارا حلف بندھ چکا، انہیں اُن کا حصہ دو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اس آیت کے نزول کے بعد ایک آدمی دوسرے کا رشتہ دار نہیں ہوتا تھا لیکن یہ ایک دوسرے کے وارث بننے کے لئے آپس میں قسم اٹھا لیتے تھے، اس عمل کو اللہ تعالیٰ نے

وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِىْ كِتٰبِ اللهِ

''اور رشتہ والے اللہ کی کتاب میں ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اس آیت کے ساتھ منسوخ کیا۔

8012 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ يَحْيَى السَّمَرْقَنْدِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْإِمَامُ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: ثَنَا اَبُوْ حَسَّانَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ، اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: وُرِّثَ مَالُ رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَتَهُ وَاُخْتَهُ فَجُعِلَ لِابْنَتِهِ النِّصْفُ وَلِاُخْتِهِ النِّصْفُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8012 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے منبر شریف پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں یوں ہوتا تھا کہ جس آدمی نے اپنے ورثاء میں ایک بیٹی اور ایک بہن چھوڑی ہو تو دونوں کو آدھا آدھا مال دیا جاتا تھا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8013 – اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْخَيَّاطُ، بِقَنْطَرَةِ بُرْدَانَ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، اَنْبَاَ ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِلْتَمِسُوا لَهُ وَارِثًا فَلَمْ يُوْجَدْ اِلَّا مَوْلًى لَهُ هُوَ الَّذِى اَعْتَقَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَعْطُوْهُ اِيَّاهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ اِلَّا اَنَّ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ، وَسُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ رَوَيَاهُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَوْسَجَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی فوت ہو گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے ورثاء تلاش کرو، اس کا کوئی وارث نہ ملا، صرف وہ آزاد شدہ غلام ملا جس کو اس نے آزاد کیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مال اسی

کو دے دو۔

البتہ حماد بن سلمہ، سفیان بن عیینہ نے اس کو عمرو بن دینار کے واسطے سے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام عوسجہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

حماد بن سلمہ کی روایت کردہ حدیث کی اسناد درج ذیل ہے

8014 - اَمَّا حَدِيْثُ حَمَّادٍ " فَاَخْبَرْنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8013 – علی شرط البخاری ومسلم

ابن عیینہ کی روایت کردہ حدیث کی اسناد درج ذیل ہے

8015 – وَاَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ

فَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، اَنْبَاَ بِشْرُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَوْسَجَةُ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: مَاتَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَتْرُكْ وَارِثًا وَلَا قَرَابَةً اِلَّا عَبْدًا اَعْتَقَهُ فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِيرَاثَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8015 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام عوسجہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک آدمی فوت ہوا، اس کا نہ کوئی وارث تھا اور نہ کوئی رشتہ دار، صرف ایک غلام جس کو اس نے آزاد کیا

حدیث: 8013

الجامع للترمذی - ابواب الفرائض عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب فی ميراث المولى الاسفل حديث:2083 سنن ابی داود - كتاب الفرائض باب فی ميراث ذوی الارحام - حديث:2533 سنن ابن ماجه - كتاب الفرائض باب من لا وارث له - حديث:2738 مصنف عبد الرزاق الصنعانی - كتاب الولاء باب ميراث المولى مولاه - حديث:15659 سنن سعيد بن منصور - باب من اسلم على الميراث قبل ان يقسم حديث:192 السنن الكبرى للنسائی - كتاب الفرائض إذا مات المعتق وبقی المعتق - حديث:6219 شرح معانی الآثار للطحاوی - كتاب الفرائض باب مواريث ذوی الارحام - حديث:4945 مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه حديث:3263 السنن الكبرى للبيهقی - كتاب الفرائض جماع ابواب المواريث - باب ما جاء فی المولى من اسفل حديث:11596 مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بنی هاشم مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث:1877 مسند الحميدی - فی الحج حديث:507 مسند ابی يعلى الموصلی - اول مسند ابن عباس حديث:2343 المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه عبد الله وما اسند عبد الله بن عباس رضی الله عنهما - عوسجة مولى ابن عباس حديث:12000

وہ تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کی وراثت اُس آزاد شدہ غلام کو دے دی۔

8016 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقُطَيْعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اخْتَصَمُوا اِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي وَلَدِ الْمُلاعَنَةِ، فَجَاءَ عَصَبَةُ اَبِيهِ يَطْلُبُونَ مِيرَاثَهُ فَقَالَ: اِنَّ اَبَاهُ قَدْ كَانَ تَبَرَّاَ مِنْهُ فَاَعْطَى اُمَّهُ الْمِيرَاثَ وَجَعَلَهَا عَصَبَةً وَلَمْ يُعْطِهِمْ شَيْئًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَاِنْ كَانَ مَوْقُوفًا عَلَى حُكْمِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَاِنَّهُ غَرِيبٌ مِنْ فَتَاوَاهُ وَاَحْكَامِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8016 – صحيح غريب

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ملاعنہ کے بچے کا فیصلہ آیا، اس کے باپ کے رشتہ دار اس کی وراثت لینے کے لئے آ گئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے باپ نے تو اس بچے سے براءت کا اظہار کر دیا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس بچے کی ماں کو اس کی وراثت دی، اور اس کی ماں کو ہی اس بچے کا عصبہ بنایا اور بچے کے باپ کے رشتہ داروں کو کچھ نہیں دیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ یہ حدیث اگرچہ امیر المومنین کے حکم تک موقوف ہے لیکن یہ ان کے فتاویٰ اور احکام کے حوالے سے غریب ہے۔

8017 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ: اِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى اُمِّي بِصَدَقَةٍ فَمَاتَتْ فَرَجَعَتِ الصَّدَقَةُ اِلَيَّ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَجَبَ اَجْرُكِ وَرَجَعَ اِلَيْكِ صَدَقَتُكِ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَغَيْرُهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ

✧✧ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی: میں نے اپنی والدہ پر کوئی چیز صدقہ کی تھی، میری والدہ فوت ہوگئی اور میرا دیا ہوا وہ صدقہ میری طرف واپس لوٹ آیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو ثواب کی حقدار بھی ہوگئی ہے اور تیرا صدقہ بھی تیرے پاس واپس آ گیا ہے۔

❀❀ سفیان ثوری اور دیگر محدثین نے اس حدیث کو عبداللہ بن عطاء کے واسطے سے ابن بریدہ کے ذریعے ان کے والد بریدہ سے روایت کیا ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

8018 – اَخْبَرَنَاهُ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، ثَنَا ابْنُ اَبِي لَيْلَى، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اَتَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: اِنَّ اُمِّي تُوُفِّيَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرَيْنِ فَقَالَ: صُومِي عَنْهَا فَقَالَتْ: اِنَّ عَلَيْهَا حَجَّةً، قَالَ: فَحُجِّي عَنْهَا قَالَتْ: فَاِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ، فَقَالَ: قَدْ آجَرَكِ اللّٰهُ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيرَاثُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8018 - صحيح

✧✧ ثوری روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عطاء نے عبداللہ بن بریدہ کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اورعرض کی: میری والدہ فوت ہوگئی ہے، اس کے ذمے دو مہینے کے روزے تھے، حضور ﷺ نے فرمایا: اس کی طرف سے تم روزے رکھ لو۔ اس نے بتایا کہ میری والدہ کے ذمے حج بھی تھا، حضور ﷺ نے فرمایا: تو اس کی طرف سے حج بھی کرلے، اس نے بتایا: میں نے ایک لونڈی اس کو صدقہ میں دے تھی، حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تجھے ثواب بھی دے دیا ہے اور وہ لونڈی میراث کے طور پر تجھے واپس بھی کردی ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8019 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِلَالٍ، عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ، وَهُوَ الَّذِىْ اُرِىَ النِّدَاءَ اَنَّهٗ تَصَدَّقَ عَلٰى اَبَوَيْهِ ثُمَّ تُوُفِّيَا فَرَدَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ مِيْرَاثًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ اِنْ كَانَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ سَمِعَهٗ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8019 - على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ صحابی ہیں جنہوں نے اذان والا خواب دیکھا تھا، انہوں نے اپنے والدین پر کوئی چیز صدقہ کی، پھر ان کے والدین فوت ہوگئے، رسول اللہ ﷺ نے اس کا وہ صدقہ بطور وراثت اس کو لوٹا دیا۔

❀❀ اگر ابوبکر بن عمرو بن حزم نے عبداللہ بن زید سے سماع کیا ہے تو یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8020 - حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا الْحُمَيْدِىُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ، ابْنَىْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ جَاءَ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ حَائِطِىْ هٰذَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ، فَجَاءَ اَبَوَاهُ فَقَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ قِوَامُ عَيْشِنَا، فَرَدَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا، ثُمَّ مَاتَا فَوَرِثَهُ ابْنُهُمَا بَعْدَهُمَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ كَذٰلِكَ وَاَصَحُّ مَا رُوِىَ فِىْ طُرُقِ هٰذَا الْحَدِيْثِ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8020 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابوبکر بن حزم روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا یہ باغ اللہ اوراس کے رسول کے لئے صدقہ ہے، ان کے والدین آئے اورعرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری گزربسر کا واحد ذریعہ وہ باغ ہی تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ باغ ان کے والدین کو واپس کردیا، پھران کے والدین کا انتقال ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ باغ وراثت میں ان کے بیٹے کو دے دیا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کے طرق میں جتنی بھی مرویات ہیں، ان میں سب سے زیادہ صحیح درج ذیل حدیث ہے۔

8021 – مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّهُ تَصَدَّقَ بِحَائِطٍ لَهُ فَاَتَى اَبَوَاهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّهَا كَانَتْ قِيَمَ وُجُوهِنَا وَلَمْ يَكُنْ لَنَا شَيْءٌ غَيْرُهُ، فَدَعَا عَبْدَ اللّٰهِ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَدْ قَبِلَ صَدَقَتَكَ وَرَدَّهَا عَلَى اَبَوَيْكَ قَالَ بَشِيرٌ: فَتَوَارَثْنَاهَا بَعْدَ ذٰلِكَ

وَهٰذَا الْحَدِيثُ وَاِنْ كَانَ اِسْنَادُهُ صَحِيحًا عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ فَاِنِّي لَا اَرَى بَشِيرَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِيَّ سَمِعَ مِنْ جَدِّهِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ، وَاِنَّمَا تَرَكَ الشَّيْخَانِ حَدِيثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ فِي الْاَذَانِ وَالرُّؤْيَا الَّتِي قَصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ لِتَقَدُّمِ مَوْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، فَقَدْ قِيلَ اِنَّهُ اسْتُشْهِدَ بِاُحُدٍ، وَقِيلَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِيَسِيرٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ "

✧✧ محمد بن عبداللہ بن زید کے بیٹے بشیر اپنے دادا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنا باغ صدقہ کردیا، ان کے والدین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوگئے اورعرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری گزراوقات فقط اسی باغ سے ہی ہوتی ہے، اس کے علاوہ ہمارا روزی کا کوئی آسرا نہیں ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ کو بلایا اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تیرا صدقہ قبول کرلیا ہے اور وہ باغ تیرے والدین کی طرف لوٹا دیا ہے، بشیر کہتے ہیں کہ اس کے بعد وہ باغ ہمیں وراثت میں ملا۔

۞۞ اس حدیث کی اسناد اگرچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے، لیکن بشیر بن محمد انصاری نے اپنے دادا عبداللہ بن زید سے سماع نہیں کیا۔ اسی اسناد کے ہمراہ عبداللہ بن زید کی اذان کے بارے میں اور وہ خواب جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تھا منقول ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس لئے چھوڑا تھا کہ عبداللہ بن زید کی وفات پہلے ہے۔ بعض مورخین کا کہنا ہے کہ آپ جنگ احد میں شہید ہوئے اور بعض کا موقف یہ ہے کہ ان کی شہادت احد کے چند دنوں بعد ہوئی۔ واللہ اعلم۔

8022 – اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي نَصْرٍ الْمُزَكِّي، بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِيُّ، ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ

سَوَّارٍ، ثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ وَرِثَ وَصُلِّيَ عَلَيْهِ لَا اَعْرِفُ اَحَدًا رَفَعَهُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ غَيْرَ الْمُغِيرَةِ وَقَدْ اَوْقَفَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ وَغَيْرُهُ، وَقَدْ كَتَبْنَاهُ مِنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ مَوْقُوفًا "

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بچہ پیدائش کے بعد اگر صرف ایک مرتبہ رو لے تو وہ وارث بھی بنے گا اور اس کا جنازہ بھی پڑھا جائے گا۔

❀❀ امام حاکم کہتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ مغیرہ کے علاوہ کسی دوسرے محدث نے اس کو ابوالزبیر سے مرفوعاً روایت کیا ہو۔ جب کہ ابن جریج اور دیگر کئی محدثین نے اس کو موقوف رکھا ہے۔ اور ہم نے اس کو سفیان ثوری کی اسناد کے ہمراہ ابوالزبیر سے موقوفاً بیان کیا ہے۔ جیسا کہ درج ذیل ہے۔

8023 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ النَّسَائِيُّ بِمِصْرَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدَانَ الْبَجَلِيُّ بِالْكُوفَةِ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْكِنْدِيِّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْاَزْرَقُ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ وَرِثَ وَصُلِّيَ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ اَجِدُهُ مِنْ حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ مَوْقُوفًا فَكُنْتُ اَحْكُمُ بِهِ آخِرَ كِتَابِ الْفَرَائِضِ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8023 - على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بچہ روئے تو وہ وراثت بھی پائے گا اور اس کا جنازہ بھی پڑھا جائے گا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ میں نے اس کو ثوری کی ابوالزبیر سے روایت میں موقوف پایا تو اس پر موقوف ہونے کا حکم لگا دیا۔

حدیث: 8023

صحیح ابن حبان ' کتاب الفرائض - ذکر الإخبار بان من استہل من الصبیان عند الولادۃ ورثوا ' حدیث: 6124' سنن الدارمی - ومن کتاب الفرائض' باب : میراث الصبی - حدیث: 3072' سنن ابن ماجہ - کتاب الجنائز' باب ما جاء فی الصلاۃ علی الطفل - حدیث: 1503' مصنف ابن ابی شیبۃ - کتاب الجنائز' من قال لا یصلی علیہ حتی یستہل صارخا - حدیث: 11402' السنن الکبری للنسائی - کتاب الفرائض' توریث المولود إذا استہل - حدیث: 6172' شرح معانی الآثار للطحاوی - کتاب الجنائز' باب الطفل یموت ، ایصلی علیہ ام لا ؟ - حدیث: 1862' السنن الکبری للبیہقی - کتاب الجنائز' جماع ابواب عدد الکفن - باب السقط یغسل ویکفن ویصلی علیہ إن استہل او عرفت لہ' حدیث: 6399

كِتَابُ الْحُدُوْدِ

اسلامی سزاؤں کے متعلق روایات

8024 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ الدَّقَّاقُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، ثَنَا اَبُوْ الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، اَنْبَاَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: وُجِدَ فِي قَائِمِ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابَانِ: اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عُتُوًّا رَجُلٌ ضَرَبَ غَيْرَ ضَارِبِهِ، وَرَجُلٌ قَتَلَ غَيْرَ قَاتِلِهِ، وَرَجُلٌ تَوَلَّى غَيْرَ اَهْلِ نِعْمَتِهِ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ كَفَرَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ الَّذِي

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8024 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضے میں دو خط لکھے ہوئے ملے۔

○ سب سے زیادہ نافرمان، وہ شخص ہے جس نے ناحق کسی کو مارا۔

○ سب سے زیادہ نافرمان، وہ شخص ہے جس نے کسی کو ناحق قتل کیا۔

○ سب سے زیادہ نافرمان، وہ شخص ہے جس نے کسی نااہل کو نعمت سپرد کر دی۔

جس نے ایسا کیا، اس نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کیا، اس کے فرائض ونوافل کچھ قبول نہیں کئے جائیں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ ابوشریح عدوی کی روایت کردہ حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

8025 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ

حديث: 8024

سنن الدارقطني - كتاب الحدود والديات وغيره' حديث:2846 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب النفقات' جماع ابواب تحريم القتل ومن يجب عليه القصاص ومن لا قصاص - باب إيجاب القصاص على القاتل دون غيره' حديث:14810 تهذيب الآثار للطبري - ذكر من وافق عليا رحمة الله عليه في روايته عن رسول' حديث:1582

الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ اَعْتَى النَّاسِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مَنْ قَتَلَ غَيْرَ قَاتِلِهِ اَوْ طَلَبَ بِدَمٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ، وَمَنْ بَصَّرَ عَيْنَيْهِ فِي النَّوْمِ مَا لَمْ تُبْصِرْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " اِلَّا اَنَّ يُوْنُسَ بْنَ يَزِيْدَ، رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادٍ آخَرَ

✧✧ ابوشریح العدوی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کا سب سے زیادہ سرکش وہ شخص ہے جس نے ناحق قتل کیا، یا زمانہ جاہلیت کا بدلہ اہل اسلام سے طلب کیا، اور وہ شخص جو خواب میں خود کو نابینا دیکھے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ تاہم یونس بن یزید نے اس حدیث کو زہری سے ایک دوسری اسناد کے ہمراہ نقل کیا ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

8026 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَنْبَاَ يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8025 - صحيح

✧✧ یونس نے زہری کے واسطے سے بیان کیا ہے کہ مسلم بن یزید نے ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ کا مذکورہ حدیث کے موافق ارشاد بیان کیا ہے۔

8027 - اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيٰى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، ثنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَا: ثنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، ثنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا اَصْبَحَ اِبْلِيْسُ بَثَّ جُنُوْدَهُ فَيَقُوْلُ: مَنْ اَضَلَّ الْيَوْمَ مُسْلِمًا اَلْبَسْتُهُ التَّاجَ، فَيَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ: لَمْ اَزَلْ بِهِ حَتّٰى عَقَّ وَالِدَهُ، فَقَالَ: يُوْشِكُ اَنْ يَبَرَّهُ، وَيَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ: لَمْ اَزَلْ بِهِ حَتّٰى طَلَّقَ امْرَاَتَهُ، فَيَقُوْلُ: يُوْشِكُ اَنْ يَتَزَوَّجَ، وَيَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ: لَمْ اَزَلْ بِهِ حَتّٰى اَشْرَكَ فَيَقُوْلُ: اَنْتَ اَنْتَ، وَيَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ: لَمْ اَزَلْ بِهِ حَتّٰى قَتَلَ، فَيَقُوْلُ: اَنْتَ اَنْتَ وَيُلْبِسُهُ التَّاجَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8027 - صحيح

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب صبح ہوتی ہے تو شیطان اپنے چیلوں کو یہ کہہ کر روانہ کرتا ہے کہ آج جو کسی مسلمان کو گمراہ کرے گا میں اس کو تاج پہناؤں گا، (شام کو جب یہ سب واپس آتے ہیں تو) ایک شیطان کہتا ہے، میں نے ایک مسلمان پر بہت محنت کی اور بالآخر اس کو باپ کا نافرمان بنا دیا، شیطان کہتا ہے: ممکن ہے کہ وہ بعد میں ان کا فرمانبردار بن جائے۔ (تو نے کوئی بہت بڑا کام نہیں کیا) ایک اور شیطان کہتا ہے: میں ایک مسلمان نے

پیچھے لگا رہا حتیٰ کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے، شیطان کہتا ہے: وہ دوبارہ شادی کروالے گا (تو نے بھی کوئی بہت بڑا کام نہیں کیا) پھر ایک شیطان آتا ہے، وہ کہتا ہے: میں ایک مسلمان کے پیچھے لگا رہا حتیٰ کہ میں نے اس کو شرک میں مبتلا کر دیا ہے، شیطان کہتا ہے تو نے بھی اچھا کام کیا ہے، پھر ایک اور شیطان کہتا ہے: میں ایک مسلمان کے پیچھے لگا اور اس سے قتل کروادیا، شیطان کہتا ہے: واہ واہ تو نے سب سے اچھا کام کیا ہے، اور وعدے کے مطابق وہ تاج اس کو پہنا دیتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8028 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ: اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ تَعَالٰى تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ: زِنًا بَعْدَ اِحْصَانٍ، اَوِ ارْتِدَادٍ بَعْدَ اِسْلَامٍ، اَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ يُقْتَلُ بِهٖ فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ، فَبِمَ تَقْتُلُوْنِيْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8028 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابوامامہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس دن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا گھیراؤ کیا گیا، آپ اپنے گھر کی دیوار پر چڑھ کر بولے: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا تھا کہ کسی مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں ہے سوائے تین جرموں کے۔

○ شادی شدہ شخص زنا کرے۔

○ کوئی مسلمان (معاذ اللہ) مرتد ہو جائے۔

○ یا کوئی کسی کو ناحق قتل کرے۔

حدیث: 8028

الجامع للترمذی ' ابواب الفتن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء لا يحل دم امرء مسلم إلا باحدى ثلاث ' حديث: 2135 'سنن ابی داود - كتاب الديات ' باب الإمام يامر بالعفو فی الدم - حديث: 3924 'سنن ابن ماجه - كتاب الحدود ' باب لا يحل دم امرء مسلم - حديث: 2530 'السنن الصغرى - كتاب تحريم الدم ' ذكر ما يحل به دم المسلم - حديث: 3974 'الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - ومن ذكر ذی النورين ' حديث: 147 'السنن الكبرى للنسائی - كتاب الصيام ' كتاب الاعتكاف - ذكر ما يحل به دم المسلم ' حديث: 3363 'مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه ' حديث: 1556 'السنن الكبرى للبيهقی - كتاب النفقات ' جماع ابواب تحريم القتل ومن يجب عليه القصاص ومن لا قصاص - باب تحريم القتل من السنة ' حديث: 14761 'مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة - مسند عثمان بن عفان رضی الله عنه ' حديث: 447

اللہ کی قسم! میں نے زمانہ اسلام سے پہلے اور نہ زمانہ اسلام میں کبھی زنا نہیں کیا اور میں نے جب سے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اس کے بعد سے آج تک کبھی بھی اسلام سے پھرا نہیں ہوں۔ اور نہ ہی میں نے کسی کو ناحق قتل کیا ہے، پھر تم مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے ہو؟

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8029 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْكِنَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزَالُ الْمَرْءُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَاِنَّمَا يُعَدُّ فِي اَفْرَادِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الذُّهْلِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْكِنَانِيِّ وَلَهُ اِسْنَادٌ آخَرُ صَحِيْحٌ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8029 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ ہمیشہ اپنے دین میں ہی رہتا ہے جب تک کہ وہ ناحق قتل کا مرتکب نہ ہو۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اور اس کو محمد بن یحییٰ ذہلی کے متفردات میں شمار کیا جاتا ہے جو کہ انہوں نے محمد بن یحییٰ کنانی سے روایت کی ہے۔ اور اس حدیث کی اور دوسری صحیح اسناد بھی ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

8030 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، ثَنَا اَبُوْ النَّضْرِ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يَزَالَ الْمَرْءُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8030 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ مسلسل اپنے دین کی گنجائش میں رہتا ہے جب تک کہ وہ ناحق قتل کا ارتکاب نہ کرے۔

8031 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ اَبِي عَوْنٍ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ، وَكَانَ قَلِيلَ الْحَدِيثِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ اَنْ

يَغْفِرَهُ اِلَّا رَجُلٌ يَمُوتُ كَافِرًا اَوِ الرَّجُلُ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8031 – صحيح

✦✦ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما آپ کی روایت کردہ احادیث کی تعداد بہت کم ہے) آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر گناہ بخش دے گا، سوائے اس شخص کے جس کی موت کفر پر ہوئی، اور جو شخص جان بوجھ کر کسی مسلمان کو قتل کرے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8032 – اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَلْخِيِّ، التَّاجِرُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا صَدَقَةُ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ دِهْقَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ زَكَرِيَّا، قَالَ: سَمِعْتُ اُمَّ الدَّرْدَاءِ، تَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَغْفِرَهُ اِلَّا رَجُلٌ يَمُوتُ مُشْرِكًا اَوْ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8032 – صحيح

✦✦ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر گناہ کو معاف فرما دے گا سوائے اس شخص کے جس کی موت شرک پر ہوئی اور جس نے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کیا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8033 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقُطَيْعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ الْاَشْجَعِيِّ، قَالَ: اَلَا اِنَّمَا هُوَ اَرْبَعٌ فَمَا اَنَا الْيَوْمَ بِاَشْيَحَ مِنْ يَوْمِ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ، وَلَا تَسْرِقُوْا، وَلَا تَزْنُوْا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8033 – على شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت سلمہ بن قیس اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ، کسی کو ناحق قتل نہ کرو، چوری نہ کرو، زنا نہ کرو۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8034 – اَنْبَانَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ بِبَغْدَادَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اَبِيْ مَعْشَرٍ، ثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِذٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَلَمْ يَتَنَدَّ بِدَمٍ حَرَامٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ وَقَدْ قِيلَ عَنْ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ جَرِيْرٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8034 – صحيح

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اور اس نے کسی کو ناحق قتل نہ کیا ہو، وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

8035 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَ الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْوَلِيدِ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَمْ يَتَنَدَّ بِدَمٍ حَرَامٍ دَخَلَ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ وَقَدْ رُوِيَ فِي هٰذَا الْبَابِ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ حَدِيْثٌ لَمْ اَرَ مِنْ اِخْرَاجِهٖ بُدًّا وَقَدْ عَلَوْتُ فِيْهِ اَيْضًا "

✧✧ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حالت میں مرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اور اس نے کسی کو ناحق قتل نہ کیا ہو، وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں چلا جائے۔

❀❀ اس موضوع پر عطیہ عوفی سے ایک حدیث مروی ہے، میں اس کو نقل کرنا ضروری سمجھتا ہوں، اور اس کی اسناد بھی عالی ہے۔

8036 – اَخْبَرْنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، اَنْبَاَ عُبَيْدُ بْنُ حَاتِمٍ الْحَافِظُ الْمَعْرُوفُ بِالْعِجْلِ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَغَوِيُّ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ – اَصْلُهُ مِنَ الْكُوفَةِ وَانْتَقَلَ اِلَى الْمَوْصِلِ –، ثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيُّ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُتِلَ قَتِيلٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ خَطِيبًا فَقَالَ: مَا تَدْرُوْنَ مَنْ قَتَلَ هٰذَا الْقَتِيلَ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ؟ ثَلَاثًا قَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا عَلِمْنَا لَهٗ قَاتِلًا. فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوِ اجْتَمَعَ عَلٰى قَتْلِ مُؤْمِنٍ اَهْلُ السَّمَاءِ وَاَهْلُ الْاَرْضِ وَرَضُوا بِهٖ لَاَدْخَلَهُمُ اللّٰهُ جَمِيعًا جَهَنَّمَ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَا يُبْغِضُنَا اَهْلَ الْبَيْتِ اَحَدٌ اِلَّا اَكَبَّهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8036 – خبر واه

✧✧ عطیہ عوفی سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مدینہ منورہ میں ایک قتل ہوا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر شریف پر چڑھ کر خطبہ دیا اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اس کو کس نے قتل کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: تینوں بار لوگوں نے کہا: ہمیں اس کے قاتل کا پتہ نہیں ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر آسمان اور زمین کی تمام مخلوقات کسی ایک مومن کو قتل کریں اور اس پر راضی ہوں تو اللہ تعالیٰ ان تمام مخلوقات کو دوزخ میں ڈال دے گا۔ اور فرمایا: جو شخص ہمارے اہل بیت سے بغض رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اوندھے منہ دوزخ میں ڈال دے گا۔

8037 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الزُّهْرِيُّ، ثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّدِّيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَفْتِكُ الْمُؤْمِنُ، الْإِيمَانُ قَيْدُ الْفَتْكِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8037 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کسی کو اچانک حملہ کر کے قتل نہیں کرتا۔ ایمان اچانک حملے سے روکتا ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8038 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَتَّابٍ الْعَبْدِيُّ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ مُعَاوِيَةَ، عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ: يَا مُعَاوِيَةُ، قَتَلْتَ حُجْرًا وَاَصْحَابَهُ وَفَعَلْتَ الَّذِي فَعَلْتَ اَمَا تَخْشَى اَنْ اَخْبَاَ لَكَ رَجُلًا فَيَقْتُلَكَ؟ قَالَ: لَا اِنِّي فِي بَيْتِ اَمَانٍ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الْإِيمَانُ قَيْدُ الْفَتْكِ، لَا يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8038 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ مروان بن حکم کا بیان ہے کہ میں حضرت معاویہ کے ہمراہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے معاویہ! تم نے حجر اور ان کے ساتھیوں کو شہید کر دیا اور تم نے کیا کیا کچھ نہیں کیا، تجھے اس بات سے ذرا خوف نہیں آیا کہ ایک آدمی کو میں نے تمہارے سے لئے سنبھال کر رکھا ہوا ہے، وہ تجھے قتل کر دیگا؟ حضرت معاویہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''ایمان اچانک حملہ کر کے قتل کرنے سے روکتا ہے، مومن اچانک حملہ نہیں کرتا۔

8039 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، اَنْبَاَ اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ، قَالَ: دَخَلَ عَمَّارٌ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَوْمَ

الْجَمَلِ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا أُمَّاهُ . قَالَتْ: لَسْتُ لَكَ بِأُمٍّ. قَالَ: بَلَى اِنَّكِ أُمِّي وَإِنْ كَرِهْتِ . قَالَتْ: مَنْ ذَا الَّذِي اَسْمَعُ صَوْتَهُ مَعَكَ؟ قَالَ: الْاَشْتَرُ . قَالَتْ: يَا اَشْتَرُ اَنْتَ الَّذِي اَرَدْتَ اَنْ تَقْتُلَ ابْنَ أُخْتِي؟ قَالَ: لَقَدْ حَرَصْتُ عَلَى قَتْلِهِ وَحَرَصَ عَلَى قَتْلِي فَلَمْ يَقْدِرْ فَقَالَتْ: اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ قَتَلْتَهُ مَا اَفْلَحْتَ، فَاَمَّا اَنْتَ يَا عَمَّارُ فَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يُقْتَلُ اِلَّا اَحَدُ ثَلَاثَةٍ: رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلًا فَقُتِلَ بِهِ، وَرَجُلٌ زَنَى بَعْدَ مَا اُحْصِنَ، وَرَجُلٌ ارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8039 – صحيح

✧✧ عمرو بن غالب بیان کرتے ہیں کہ جنگ جمل کے موقع پر حضرت عمار رضی اللہ عنہ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور یوں سلام کیا ''السلام علیک یاماہ'' (اے امی جان آپ پر سلامتی ہو) ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں تیری ماں نہیں ہوں۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں نہیں، آپ میری ماں ہیں اگرچہ آپ کو یہ اچھا نہ لگے، ام المومنین نے فرمایا: تیرے ساتھ جس کی آواز آرہی ہے، وہ کون ہے؟ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: اشتر ہے۔ ام المومنین نے فرمایا: اے اشتر! تو وہی ہے نا جو میرے بھانجے کو قتل کرنا چاہتا تھا؟ اشتر نے کہا: میں اس کو قتل کرنا چاہتا تھا اور وہ مجھے قتل کرنا چاہتا تھا، لیکن وہ یہ نہ کر سکا۔ ام المومنین نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر تو اس کو قتل کرتا تو کبھی فلاح نہ پاتا، اور اے عمار! تم۔۔۔۔تم تو جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تین لوگوں کے سوا کسی کو بھی قتل کرنا جائز نہیں ہے۔ وہ تین آدمی یہ ہیں۔

○ جس نے کسی کو ناحق قتل کیا ہو، بدلے میں اس کو قتل کیا جائے گا۔

○ شادی شدہ شخص زنا کرے تو اس کو قتل کر دیا جائے۔

○ جو شخص اسلام کو چھوڑ کر کوئی دوسرا دین اختیار کر لے، اس کو قتل کر دیا جائے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8040 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَهْدِيِّ بْنِ رُسْتُمَ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: ثَنَا عَامِرُ بْنُ شَدَّادٍ، قَالَ: كُنْتُ اُبْطِنُ شَيْئًا بِالْكَذَّابِ اَدْخَلَ عَلَيْهِ بِسَيْفِي فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: جِئْتَنِيْ وَاللّٰهِ وَلَقَدْ قَامَ جِبْرِيْلُ عَنْ هٰذَا الْكُرْسِيِّ فَاَهْوَيْتُ اِلَى قَائِمِ سَيْفِي فَقُلْتُ: مَا اَنْتَظِرُ اَنْ اَمْشِيَ بَيْنَ رَاْسِهِ وَجَسَدِهِ حَتّٰى ذَكَرْتُ حَدِيْثًا حَدَّثَنَاهُ عَمْرُو بْنُ الْحَمِقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا اطْمَاَنَّ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ ثُمَّ قَتَلَهُ بَعْدَمَا اطْمَاَنَّ اِلَيْهِ نُصِبَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِوَاءُ غَدْرٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8040 – صحيح

✧✧ عامر بن شداد بیان کرتے ہیں کہ میں کذاب کے بارے میں یہ خواہش رکھتا تھا کہ کسی طرح میں اس کے پاس تلوار لے کر پہنچ جاؤں، ایک دن میں اس مقصد میں کامیاب ہوگیا، اس نے کہا: تم میرے پاس آئے ہو اور تمہارے آتے ہی یہ جبریل اپنی کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوگئے ہیں، میں نے اپنی تلوار کا دستہ تھاما اور کہا: میں اس کے سر کو تن سے جدا کرنا ہی چاہتا تھا کہ مجھے عمرو بن الحمق کی سنائی ہوئی حدیث یاد آ گئی، انہوں نے بتایا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی بندہ کو کسی پر اعتماد ہو جائے پھر اس پر اعتماد ہونے کے بعد اس کو قتل کر ڈالے، قیامت کے دن اس کو غداروں میں اٹھایا جائے گا۔ (اس لئے میں نے اس کو قتل کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8041 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفٍ الْقَاضِي، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَاضِي، ثَنَا اَبُو خَلِيفَةَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ اِلَّا بِاِحْدَى ثَلَاثٍ: قَتَلَ فَيُقْتَلَ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ " اَوْ قَالَ: الْخَارِجُ مِنَ الْجَمَاعَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8041 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اہل قبلہ میں سے کسی کا بھی قتل جائز نہیں ہے سوائے تین صورتوں کے

- ناحق قتل کیا ہو، تو بدلے میں اس کو قتل کیا جائے گا۔
- شادی شدہ زنا کرے تو اس کو قتل کیا جائے گا۔
- جماعت کو چھوڑنے والا (یعنی جو شخص اسلام چھوڑ کر کوئی اور دین اختیار کر لے)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

8042 – وَقَدْ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِصَامٍ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَحَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دَاوُدَ الْعَلَوِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْحَافِظُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِي يَعْمُرَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ: " لَا يَحِلُّ دَمُ اَحَدٍ مِنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ اِلَّا بِاِحْدَى ثَلَاثٍ: رَجُلٌ قَتَلَ فَيُقْتَلَ بِهِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ "

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ اہل قبلہ میں سے کسی کو قتل کرنا جائز نہیں ہے سوائے تین صورتوں کے۔

○ناحق قتل کیا ہو، تو بدلے میں اس کو قتل کیا جائے گا۔

○شادی شدہ زنا کرے تو اس کو قتل کیا جائے گا۔

○جماعت کو چھوڑنے والا (یعنی جو شخص اسلام چھوڑ کر کوئی اور دین اختیار کرلے)

8043 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَاضِي، ثَنَا اَبُو حُذَيْفَةَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✧✧ مذکورہ اسناد کے ہمراہ بھی ام المومنین رضی اللہ عنہا سے سابقہ حدیث کی مثل روایت منقول ہے۔

8044 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السَّكَنِ، بِوَاسِطَ، ثَنَا اَبُو مَنْصُوْرٍ الْحَارِثُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، ثَنَا اِسْرَائِيلُ، ثَنَا عُثْمَانُ الشَّحَّامُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ اُمُّ وَلَدٍ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَيْنِ، وَكَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْهَاهَا وَلَا تَنْتَهِي وَيَزْجُرُهَا وَلَا تَنْزَجِرُ، فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ذَكَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا صَبَرَ اَنْ قَامَ اِلَى مِغْوَلٍ فَوَضَعَهَا فِي بَطْنِهَا ثُمَّ اتَّكَاَ عَلَيْهَا حَتَّى اَنْفَذَهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَشْهَدُ اَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8044 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کی ام ولد تھی، اس سے اس کے ہیرے جیسے دو بچے تھے، وہ عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتی تھی، وہ آدمی اس کو منع کرتا تھا لیکن وہ باز نہ آتی تھی، وہ اس کو اس پر ڈانٹتا تھا لیکن اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا تھا، ایک رات اُس عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کوئی گستاخی کی، اُس آدمی سے برداشت نہ ہو سکا، اس نے نوک دار تکلہ پکڑ کر اس کے پیٹ پر رکھا اور اندر تک اتار دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اس عورت کا خون رائیگاں گیا ہے (اور قصاص میں اس کے شوہر کو قتل نہیں کیا جائے گا)

حدیث: **8044**

سنن ابی داود - كتاب الحدود' باب الحكم فيمن سب النبي صلى الله عليه وسلم - حديث:3816'السنن الصغرى - كتاب تحريم الدم' الحكم فيمن سب النبي صلى الله عليه وسلم - حديث:4023'السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' كتاب الاعتكاف - الحكم فيمن سب النبي صلى الله عليه وسلم' حديث:3411'سنن الدارقطني - كتاب الحدود والديات وغيره' حديث:2796'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب النكاح' جماع ابواب ما خص به رسول الله صلى الله عليه وسلم - 37 باب استباحة قتل من سبه او هجاه امراة' حديث:12502'المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - عكرمة عن ابن عباس' حديث:11773

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8045 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْعُطَارِدِيُّ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ اَبِي بَرْزَةَ، قَالَ: تَغَيَّظَ اَبُوْ بَكْرٍ، عَلٰى رَجُلٍ فَقُلْتُ: مَنْ هُوَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لِمَ؟ قُلْتُ: لِاَضْرِبَ عُنُقَهُ اِنْ اَمَرْتَنِيْ بِذٰلِكَ، قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَوَ كُنْتَ فَاعِلًا؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ لَاَذْهَبَ عِظَمُ كَلِمَتِي الَّتِي قُلْتُ غَضَبَهُ، ثُمَّ قَالَ: مَا كَانَ لِاَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8045 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ ابو برزہ فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک آدمی پر سخت ناراض ہوئے، میں نے پوچھا: اے امیر المومنین! یہ کون ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو؟ میں نے کہا: تاکہ اگر آپ کی اجازت ہو تو میں اس کی گردن ماردوں۔ راوی فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو واقعی ایسا کرے گا؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میری بات سے ان کا غصہ جاتا رہا، پھر فرمایا: (میرے یہ جذبات) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کے لئے نہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8046 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّصْرَ آبَادِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِنَّائِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، ثَنَا اَبِيْ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا السَّوَّارِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قُدَامَةَ بْنِ عَنَزَةَ الْقَاضِي، يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَغْلَظَ رَجُلٌ لِاَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ: يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلَا اَقْتُلُهُ؟ فَقَالَ: لَيْسَ هٰذَا اِلَّا لِمَنْ شَتَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8046 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بہت برا بھلا کہہ رہا تھا، میں نے عرض کی: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ، کیا میں اس کو قتل نہ کردوں؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قتل کرنا تو اس شخص کی سزا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرے۔

﴿گستاخ رسول کی ایک ہی سزا سرتن سے جدا، سرتن سے جدا﴾

8047 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَمْرٍو، مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8047 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو قوم لوط کے عمل میں مبتلا پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔

قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، وَرَبِيعَةَ، يَقُوْلَانِ: مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَعَلَيْهِ الرَّجْمُ أُحْصِنَ اَوْ لَمْ يُحْصِنْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَاهِدٌ "

✧✧ سلیمان بن بلال کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید اور ربیعہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جس نے قوم لوط والا عمل کیا، وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ، اس کو رجم کر دو۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ تاہم اس کی ایک شاہد حدیث موجود ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

8048 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ، الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، اَنْبَاَ اَبُوْ عِصْمَةَ سَهْلُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَارْجُمُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8048 – عبد الرحمن بن عبد الله بن عمر العمرى ساقط

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قوم لوط والا عمل کیا، فاعل اور مفعول دونوں کو رجم کر دو۔

8049 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُخَرِّمِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ، وَمَنْ

حديث: **8047**

الجامع للترمذی 'ابواب الحدود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في حد اللوطي' حديث: 1415 'سنن ابی داود - كتاب الحدود' باب فيمن عمل عمل قوم لوط - حديث: 3890 'سنن ابن ماجه - كتاب الحدود' باب من عمل عمل قوم لوط - حديث: 2557 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الطلاق' باب من عمل عمل قوم لوط - حديث: 13055 'مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 3230 'سنن الدارقطني - كتاب الحدود والديات وغيره' حديث: 2832 'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب القسامة' كتاب الحدود - باب ما جاء في حد اللوطي' حديث: 15829 'معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الحدود' حد اللواط - حديث: 5322 'مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 2652

وَجَدْتُمُوهُ يَأْتِي بَهِيمَةً فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيمَةَ مَعَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلِلزِّيَادَةِ فِي ذِكْرِ الْبَهِيمَةِ شَاهِدٌ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8049 - صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس کو قوم لوط کے عمل میں مبتلا پاؤ، تو فاعل اورمفعول دونوں کوقتل کردو۔اورجس کوکسی جانور کے ساتھ بدفعلی کرتے پاؤ تواس آدمی کوبھی قتل کردواوراس جانورکوبھی قتل کردو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیا۔اور بہیمہ کے ذکر کے سلسلے میں اس کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے۔(جوکہ درج ذیل ہے)

8050 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ فِي الَّذِي يَأْتِي الْبَهِيمَةَ: اقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8050 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جانور کے ساتھ بدفعلی کرنے والے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاعل اورمفعول دونوں کوقتل کردو۔

8051 - فَحَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، ثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي رَزِينٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَنْ اَتَى بَهِيمَةً فَلَيْسَ عَلَيْهِ حَدٌّ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8051 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس نے جانور کے ساتھ بدفعلی کی اس کے لئے کوئی حدنہیں ہے (بلکہ اس کی سزاتعزیری ہے۔)

8052 - حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اَبُو الْمُثَنَّى الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ تُخُومَ الْاَرْضِ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ كَمَّهَ الْاَعْمَى عَنِ السَّبِيلِ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَبَّ وَالِدَيْهِ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ قَالَ: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ فِيهِ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ وَقَعَ عَلَى بَهِيمَةٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8052 – صحيح

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جس نے جانور ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام پکارا، اور اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو زمین کی سرحدوں کو بدلتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو نابینا کو راستے سے بھٹکا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو اپنے ماں باپ کو گالی دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی اس شخص پر لعنت ہے جو اپنے آقا کے علاوہ کسی کو آقا بناتا ہے، اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اس شخص پر جو قوم لوط جیسا عمل کرتا ہے۔

ایک دوسری سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمان منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اس شخص پر جو کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کرتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8053 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَبُوْ عُتْبَةَ اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ، ثَنَا هَارُوْنُ التَّيْمِيُّ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللّٰهُ سَبْعَةً مِنْ خَلْقِهِ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ: مَلْعُوْنٌ مَلْعُوْنٌ مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ، مَلْعُوْنٌ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَابْنَتِهَا، مَلْعُوْنٌ مَنْ سَبَّ شَيْئًا مِنْ وَالِدَيْهِ، مَلْعُوْنٌ مَنْ اَتٰى شَيْئًا مِنَ الْبَهَائِمِ، مَلْعُوْنٌ مَنْ غَيَّرَ حُدُوْدَ الْاَرْضِ، مَلْعُوْنٌ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ، مَلْعُوْنٌ مَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8053 – هارون بن هارون التيمی ضعفوه

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سات افراد پر لعنت کی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک پر تین تین مرتبہ لعنت فرمائی۔ پھر فرمایا:

○ ملعون ہے، ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جو قوم لوط کا سا عمل کرے۔
○ ملعون ہے وہ شخص جو کسی عورت اور اس کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرے۔
○ ملعون ہے وہ شخص جو اپنے ماں باپ کو ذرا بھی برا بھلا کہے۔
○ ملعون ہے وہ شخص جو کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کرے۔
○ ملعون ہے وہ شخص جو زمین کی حدود کو تبدیل کرے۔
○ ملعون ہے وہ شخص جو ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لے۔
○ ملعون ہے وہ شخص جو اپنے آقا کو چھوڑ کر غیر کو آقا بنائے۔

8054 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، الْعَدْلُ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ، ثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبَةَ، حَدَّثَنِىْ دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وَقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8054 – غير صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ذی محرم کے ساتھ زنا کرے، اس کو قتل کر دو۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8055 – اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثنا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيفٍ الْحَارِثِيُّ، ثَنَا اَبُو الْجَهْمِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: " اِنِّي لَاَطُوفُ عَلٰى اِبِلٍ لِي ضَلَّتْ فَاَنَا اَجُولُ فِي اَبْيَاتٍ فَاِذَا اَنَا بِرَاكِبٍ وَفَوَارِسَ فَجَعَلَ اَهْلُ الْمَاءِ يَلُوذُونَ بِمَنْزِلِي وَاَطَافُوا بِفِنَائِي وَاسْتَخْرَجُوا مِنْهُ رَجُلًا فَمَا كَلَّمُوهُ حَتّٰى ضَرَبُوا عُنُقَهُ، فَلَمَّا ذَهَبُوا سَاَلْتُ عَنْهُ فَقَالُوْا: عَرَّسَ بِامْرَاَةِ اَبِيهِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8055 – صحيح

✧✧ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میرا اونٹ گم ہو گیا، میں اس کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے کئی گھروں میں گیا۔ میں نے کچھ اونٹ اور گھڑ سوار دیکھے، تو پانی والے لوگ میرے گھر کی پناہ لینے لگے اور میرے گھر کے صحن میں جمع ہونے لگ گئے ان گھڑ سواروں نے ان میں سے ایک آدمی کو نکالا، اس کے ساتھ کسی قسم کی کوئی بات چیت کئے بغیر اس کو قتل کر ڈالا، جب وہ جانے لگے تو میں نے ان سے اس قتل کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ اس نے اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ نکاح کیا ہے۔

8056 – حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَبِي اُنَيْسَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: لَقِيتُ عَمِّي، وَمَعَهُ الرَّايَةُ فَقُلْتُ لَهُ: اَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةَ اَبِيهِ، فَاَمَرَنِي اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهُ وَآخُذَ مَالَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8056 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ یزید بن براء اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں اپنے چچا سے ملا، اس وقت ان کے پاس علم جہاد تھا، میں نے پوچھا: تم کہاں جا رہے ہو؟ انہوں نے فرمایا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی جانب بھیجا ہے، اس نے اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ نکاح کیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کو قتل کر دوں اور اس کا مال ضبط کر لوں۔

8057 – حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِي عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8057 – صحيح

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خوف قوم لوط کے عمل کا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8058 - حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ اَبِي وَاقِدٍ، عَنْ اِسْحَاقَ، مَوْلَى زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَفِظَ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَرِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَاَبُوْ وَاقِدٍ هُوَ صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8058 – صحيح

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے دو جبڑوں کے درمیان والی چیز اور دو ٹانگوں کے درمیان والی چیز کی حفاظت کر لی وہ جنت میں جائے گا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور اس کی سند میں جو ابو واقد ہے یہ ''صالح بن محمد'' ہیں۔

8059 - حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَرِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8059 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ نے دو جبڑوں کے درمیان والی چیز اور دو ٹانگوں کے درمیان والی چیز کے شر سے بچا لیا، وہ جنت میں جائے گا۔

8060 - حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: ذُكِرَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَجُلٌ يَاْتِي امْرَاَةَ اَبِيهِ فَقَالَ: لَوْ اَدْرَكْتُهُ لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَنَا اَغْيَرُ مِنْ سَعْدٍ وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّي، وَمَا مِنْ اَحَدٍ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ، مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ الْمُرْسَلِينَ، وَمَا اَحَدٌ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ، مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ الْجَنَّةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ فَاِنَّ اَبَا عَوَانَةَ سَمَّى مَوْلَى الْمُغِيرَةِ هٰذَا فِي رِوَايَتِهِ وَاَتَى بِالْمَتْنِ عَلٰى وَجْهِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8060 – صحيح

✧✧ حضرت مغیرہ فرماتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں ایک ایسے آدمی کا ذکر ہوا جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کیا تھا، آپ نے فرمایا: اگر میں اس کو پاؤں تو تلوار کے ساتھ اس کو قتل کر دوں، حضرت مغیرہ کہتے ہیں: میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سعد سے زیادہ غیرت والا ہوں، اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت والا ہے، اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معذرت سے زیادہ پسندیدہ کوئی چیز نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسی کام کے لئے رسولوں کو مبعوث فرمایا، اور اللہ تعالیٰ کو مدح سے زیادہ کوئی چیز عزیز نہیں ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ

فرمایا ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ابوعوانہ نے اس اسناد میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام کا نام ذکر کیا ہے۔

8061 - كَمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثنا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ وَرَّادٍ، كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَاَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَاَةِ اَبِيهِ لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ فَوَاللّٰهِ لَاَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللّٰهُ اَغْيَرُ مِنِّي، وَمِنْ اَجْلِ غَيْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَلَا شَخْصَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلَا شَخْصَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْعُذْرُ، مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ الْجَنَّةَ

حضرت مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں کسی آدمی کو اس کے باپ کی بیوی کے ساتھ دیکھ لوں تو تلوار کے ساتھ اس کی گردن اڑا دوں، حضرت سعد کی یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گئی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سعد کی غیرت سے تعجب کرتے ہو؟ میں اس سے بھی زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت والا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی غیرت کی وجہ سے ظاہری باطنی فحاشی حرام کی گئی، اور کوئی آدمی اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت والا نہیں ہے اور معافی مانگنے والے سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو کوئی شخص پسند نہیں ہے۔اسی وجہ سے اس نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔

8062 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا شَدَّادُ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اِيَاسٍ اَبُو مَسْعُودٍ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا شَبَابَ قُرَيْشٍ، لَا تَزْنُوا اَلَا مَنْ حَفِظَ فَرْجَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8062 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قریشی جوانو! زنا مت کرو۔ خبردار! جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی، وہ جنتی ہے۔

یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8063 - حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، ثَنَا الْمُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْحَرَّانِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ اَعْيَنَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَقِيلٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اَبِي مُوسَى، قَالَ: كُنْتُ اَنَا وَاَبُو الدَّرْدَاءِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ حَفِظَ مَا بَيْنَ فُقْمَيْهِ وَرِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

✧✧ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں موجود تھے، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جس نے اپنے جبڑوں کے درمیان والی اور اپنی ٹانگوں کے درمیان والی چیز کی حفاظت کر لی، وہ جنت میں جائے گا۔

8064 - حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ، ثنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ، بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: عَنْ عَقِيلٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8063 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

مذکورہ اسناد کے ہمراہ بھی سابقہ حدیث مروی ہے۔

8065 - وَحَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَاَ اَبُوْ الرَّبِيعِ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَكَّلَ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَهُ بِالْجَنَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8065 – ذا فی البخاری

✧✧ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مجھے اپنے جبڑوں کے درمیان والی چیز اور اپنی ٹانگوں کے درمیان والی چیز کی ضمانت دے، میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8066 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، ثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ زُهَيْرٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اضْمَنُوا لِي سِتًّا مِنْ اَنْفُسِكُمْ اَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ: اصْدُقُوا اِذَا حَدَّثْتُمْ، وَاَوْفُوا اِذَا وَعَدْتُمْ، وَاَدُّوا اِذَا اؤْتُمِنْتُمْ، وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ، وَغُضُّوا اَبْصَارَكُمْ، وَكُفُّوا اَيْدِيَكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ اَنَسٍ الَّذِي

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8066 – فيه إرسال

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مجھے اپنی طرف سے ۶ چیزوں کی ضمانت دے دو، میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں،

○ بولو، تو سچ بولو۔

○ وعدہ کرو، تو پورا کرو۔

○تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو، وہ صاحب امانت کو ادا کرو۔

○اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔

○اپنی نگاہوں کو جھکا کر رکھو۔

○اپنے ہاتھوں کو (ظلم سے) روک کر رکھو۔

٭٭ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔اور سعد بن سنان نے جو انس سے روایت کی ہے وہ اس مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

8067 – حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، ثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: تَقَبَّلُوا لِي بِسِتٍّ اَتَقَبَّلُ لَكُمُ الْجَنَّةَ قَالُوْا: وَمَا هِيَ؟ قَالَ: اِذَا حَدَّثَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَكْذِبْ، وَاِذَا وَعَدَ فَلَا يُخْلِفْ، وَاِذَا اُؤْتُمِنَ فَلَا يَخُنْ، وَغُضُّوا اَبْصَارَكُمْ، وَكُفُّوا اَيْدِيَكُمْ، وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ

✧✧ سعد بن سنان بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میرے لئے ۶ چیزوں کو قبول کرلو، میں تمہارے لئے جنت کو قبول کرتا ہوں۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ چھ چیزیں کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

○جب کوئی بات کرے تو جھوٹ نہ بولے۔

○جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی نہ کرے۔

○جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت نہ کرے۔

○اپنی نگاہوں کو جھکا کر رکھو۔

○اپنے ہاتھوں کو (ظلم سے) روک کر رکھو۔

○اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔

8068 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَاضِي، ثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، قَالَ: قَالَ لِي اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَكَانَ يَقْرَاُ سُورَةَ الْاَحْزَابِ قَالَ: قُلْتُ: ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ آيَةً. قَالَ: قَطُّ. قُلْتُ: قَطُّ. قَالَ: " لَقَدْ رَاَيْتُهَا وَاِنَّهَا لَتَعْدِلُ الْبَقَرَةَ وَلَقَدْ قَرَاْنَا فِيمَا قَرَاْنَا فِيهَا: الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ اِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ نَكَالًا مِنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8068 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت زر فرماتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سورہ احزاب پڑھ رہے تھے، میں نے کہا: اس کی ۷۳ آیات ہیں، انہوں نے فرمایا: صرف؟ میں نے کہا: صرف۔ آپ نے فرمایا: میں نے دیکھا ہے، یہ سورت تو سورہ بقرہ کے برابر ہے، اور ہم اس کی آیات جو پڑھا کرتے تھے ان میں یہ بھی تھی

الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ نَكَالًا مِنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

''شادی شدہ مرد اور شادی شدہ عورت جب زنا کریں تو ان دونوں کو لازمی طور پر رجم کردو، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے''

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8069 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَاشَانِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، اَنْبَاَ الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، ثَنَا يَزِيدُ النَّحْوِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: " مَنْ كَفَرَ بِالرَّجْمِ فَقَدْ كَفَرَ بِالْقُرْآنِ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: يَا اَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَ كُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ فَكَانَ الرَّجْمُ مِمَّا اَخْفَوْا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8069 – صحيح

✧✧ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جس نے رجم کا انکار کیا، اس نے لاشعوری طور پر قرآن کریم کا انکار کیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

يَا اَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَ كُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ

''اے کتاب والو، بے شک تمہارے پاس ہمارے یہ رسول تشریف لائے کہ تم پر ظاہر فرماتے ہیں بہت سی وہ چیزیں جو تم نے کتاب میں چھپا ڈالی تھیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اور رجم بھی ان چیزوں میں سے ہے جن کو وہ لوگ چھپاتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8070 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، اَنَّ خَالَتَهُ، اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: لَقَدْ اَقْرَاَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةَ الرَّجْمِ: الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ اِذَا زَنَيَا

حديث: 8059

الجامع للترمذی - ابواب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فی حفظ اللسان حديث: 2391 صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة باب ما يكره من الكلام وما لا يكره - ذكر البيان بان من عصم من فتنة فمه حديث: 5781 مسند ابی يعلى الموصلی - ابو حازم حديث: 6069

فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ بِمَا قَضَيَا مِنَ اللَّذَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8070 – صحيح

✧✧ ابوامامہ بن سہل بن حنیف اپنی خالہ کا بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتی ہیں) رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آیت رجم پڑھائی، وہ یہ تھی

الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ اِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ بِمَا قَضَيَا مِنَ اللَّذَّةِ

8071 – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ، قَالَ: كَانَ ابْنُ الْعَاصِ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَكْتُبَانِ الْمَصَاحِفَ فَمَرَّا عَلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ، فَقَالَ زَيْدٌ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ اِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ فَقَالَ عَمْرٌو: " لَمَّا نَزَلَتْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: اَكْتُبُهَا؟ فَكَأَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ " فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو: اَلَا تَرَى اَنَّ الشَّيْخَ اِذَا زَنٰى وَقَدْ اُحْصِنَ جُلِدَ وَرُجِمَ، وَاِذَا لَمْ يُحْصَنْ جُلِدَ، وَاَنَّ الثَّيِّبَ اِذَا زَنٰى وَقَدْ اُحْصِنَ رُجِمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8071 – صحيح

✧✧ کثیر بن صلت فرماتے ہیں: حضرت ابن العاص رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مصاحف لکھا کرتے تھے، یہ دونوں اس آیت تک پہنچے تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ

الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ اِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوهُمَا الْبَتَّةَ

''شادی شدہ مرد اور شادی شدہ عورت جب زنا کریں تو ان کو لازمی رجم کردو''

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی تو میں نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، میں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ کیا میں اس آیت کو لکھ لوں؟ مجھے یوں لگا کہ حضور ﷺ کو میرا یہ سوال کرنا اچھا نہیں لگا، حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: تم یہ دیکھتے نہیں کہ جب بوڑھا آدمی محصن (شادی شدہ) ہو اور وہ زنا کرے تو اس کو کوڑے بھی مارے جاتے ہیں اور اسے رجم بھی کیا جائے گا، اور اگر وہ شادی شدہ نہ ہو تو اس کو صرف کوڑے مارے جائیں گے، اور نوجوان جب زنا کرے اور وہ محصن (شادی شدہ) بھی ہو تو اس کو رجم کیا جائے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8072 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ اِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوْهُمَا الْبَتَّةَ

✧✧ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ اِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوْهُمَا الْبَتَّةَ

شادی شدہ مرد اور عورت زنا کریں تو ان کو لازمی رجم کردو۔

8073 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جُنْدُبِ الْخَيْرِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَاِنَّ كَانَ الشَّيْخَانِ تَرَكَا حَدِيْثَ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ فَاِنَّهُ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ وَلَهُ شَاهِدٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا جَمِيْعًا فِي ضِدِّ هٰذَا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8073 – صحيح غريب

✧✧ حضرت جندب الخیر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جادوگر کی سزا یہ ہے کہ تلوار کے ساتھ اس کی گردن اڑادی جائے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسماعیل بن مسلم کی روایت چھوڑی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ غریب صحیح ہے۔ اور اس مفہوم کی متضاد مفہوم والی ایک حدیث اس کی شاہد ہے اور وہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار پر پوری بھی ہے (وہ حدیث درج ذیل ہے)

8074 – حَدَّثَنَا الْاُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِيْدِ، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبُوْشَنْجِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عُقْبَةَ الْمُحَلِّمِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، قَالَ: " كَانَ رَجُلٌ يَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَحَرَهُ رَجُلٌ فَعَقَدَ لَهُ عُقَدًا فَوَضَعَهُ وَطَرَحَهُ فِي بِئْرِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَاَتَاهُ مَلَكَانِ يَعُوْدَانِهِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِهِ وَقَعَدَ الْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا: اَتَدْرِي مَا وَجَعُهُ؟ قَالَ: فُلَانٌ الَّذِي كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهِ عَقَدَ لَهُ عُقَدًا فَاَلْقَاهُ فِي بِئْرِ فُلَانٍ الْاَنْصَارِيِّ، فَلَوْ اَرْسَلَ اِلَيْهِ رَجُلًا فَاَخَذَ مِنْهُ الْعُقَدَ فَوَجَدَ الْمَاءَ قَدِ اصْفَرَّ " قَالَ: وَاَخَذَ الْعُقَدَ فَحَلَّهَا فِيْهَا قَالَ: فَكَانَ الرَّجُلُ بَعْدُ يَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَذْكُرْ لَهُ شَيْئًا مِنْهُ وَلَمْ يُعَاتِبْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

حديث: 8073

الجامع للترمذی ' ابواب الحدود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في حد الساحر ' حديث: 1419 ' سنن الدارقطني - كتاب الحدود والديات وغيره ' حديث: 2803

✧✧ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتا تھا، اس آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا، اس نے (کسی دھاگے میں) گرہیں لگا کر ایک انصاری کے کنوئیں میں پھینکا ہوا تھا، دو فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے لئے آئے، ان میں سے ایک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے کی طرف اور دوسرا قدموں کی جانب کھڑا ہو گیا۔ ان میں سے ایک نے کہا: تمہیں پتا ہے کہ ان کے درد کی وجہ کیا ہے؟ اس نے کہا: فلاں شخص جو اکثر ان کے پاس آتا ہے اس نے (کسی دھاگے میں) گرہیں لگا کر فلاں انصاری کے کنویں میں پھینکا ہوا ہے۔ اگر کسی آدمی کو بھیج دیا جائے اور وہ گرہیں کھول دے، وہ پانی کا رنگ بدلا ہوا پائے گا، راوی کہتے ہیں: وہ گرہیں کھول دیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جادو کا اثر ختم ہو گیا، راوی کہتے ہیں: اس کے بعد بھی وہ آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتا تھا۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اس کی اس حرکت کا ذکر نہیں کیا اور نہ اس پر اس کو کوئی سزا دی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8075 - اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی الْوَزِیرِ، التَّاجِرُ اَنْبَاَ اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیسَ الْحَنْظَلِیُّ، بِالرِّیِّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ، ثَنَا اَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ اَمِیرًا مِنْ اُمَرَاءِ الْكُوفَةِ دَعَا سَاحِرًا یَّلْعَبُ بَیْنَ یَدَیِ النَّاسِ، فَبَلَغَ جُنْدُبًا، فَاَقْبَلَ بِسَیْفِهٖ وَاشْتَمَلَ عَلَیْهِ فَلَمَّا رَآهُ ضَرَبَهُ بِسَیْفِهٖ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ، فَقَالَ: اَیُّهَا النَّاسُ، لَنْ تُرَاعُوا اِنَّمَا اَرَدْتُ السَّاحِرَ، فَاَخَذَهُ الْاَمِیرُ فَحَبَسَهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ سَلْمَانَ، فَقَالَ: بِئْسَ مَا صَنَعَا لَمْ یَكُنْ یَنْبَغِی لِهٰذَا وَهُوَ اِمَامٌ یُؤْتَمُّ بِهٖ یَدْعُو سَاحِرًا یَّلْعَبُ بَیْنَ یَدَیْهِ، وَلَا یَنْبَغِی لِهٰذَا اَنْ یُعَاتِبَ اَمِیرَهُ بِالسَّیْفِ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)8075 – سکت عنه الذهبی فی التلخیص

✧✧ حضرت حسن فرماتے ہیں: کوفہ کے امراء میں سے ایک امیر نے ایک جادوگر کو بلایا، وہ لوگوں کے سامنے (جادو کے کھیل) کھیلا کرتا تھا، اس بات کی خبر حضرت جندب تک پہنچ گئی، آپ اپنی تلوار لے کر آئے، اور اس جادوگر کو مار دیا، لوگوں میں بھگدڑ مچ گئی، آپ نے فرمایا: اے لوگو! تم مت گھبراؤ، میں تو اس جادوگر کو مارنا چاہتا ہوں۔ اُس امیر نے ان کو گرفتار کروا لیا، اس بات کی اطلاع سلمان تک پہنچی، آپ نے فرمایا: تم دونوں نے ہی غلطی کی ہے۔ اس امیر کے پیچھے لوگ نمازیں پڑھتے ہیں، اس کی پیروی کرتے ہیں، اس کو نہیں چاہئے تھا کہ یہ کسی جادوگر کو بلاتا اور وہ لوگوں کے سامنے کرتب کرتا۔ اور اِس کو بھی ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا کہ اس نے اپنے امیر پر تلوار اٹھائی۔

8076 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوبَ الْحَافِظُ، ثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیرٍ، ثَنَا اَبِی، قَالَ: سَمِعْتُ یَعْلَی بْنَ حَكِیمٍ، یُحَدِّثُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ: وَیْحَكَ لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ اَوْ لَمَسْتَ اَوْ غَمَزْتَ اَوْ نَظَرْتَ قَالَ: لَا، قَالَ: اَفَعَلْتَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ اَمَرَ بِرَجْمِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ رَوَاهُ الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، بِزِيَادَاتِ اَلْفَاظٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8076 – ذا فی البخاری

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تو ہلاک ہو جائے، ہوسکتا ہے تو نے صرف بوسہ لیا ہو، یا صرف چھوا ہو، یا صرف چٹکی کاٹی ہو، یا صرف دیکھا ہو۔ انہوں نے کہا: نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے (زنا) کیا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے رجم کا حکم دیا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اسی حدیث کو حکم بن ابان نے عکرمہ سے روایت کیا ہے اور اس روایت میں الفاظ کچھ زائد ہیں۔

8077 – كَمَا حَدَّثَنَاهُ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ مَاعِزًا، جَاءَ اِلٰى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَقَالَ: اِنِّي اَصَبْتُ فَاحِشَةً فَمَا تَاْمُرُنِي؟ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: اذْهَبْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَغْفِرُ لَكَ، فَاَتٰى مَاعِزٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامَهُ – اَوْ قَالَ: قَوْلَهُ – ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ كَانَ مَعَهُ: اَبِصَاحِبِكُمْ مَسٌّ؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَنَظَرْتُ اِلَى الْقَوْمِ لِاُشِيْرَ عَلَيْهِمْ فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيَّ مِنْهُمْ اَحَدٌ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّكَ قَبَّلْتَهَا قَالَ: لَا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَسَسْتَهَا قَالَ: لَا، قَالَ: فَفَعَلْتَ بِهَا وَلَمْ تُكَنِّ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَارْجُمُوْهُ قَالَ: فَبَيْنَا هُوَ يُرْجَمُ اِذْ رَمَاهُ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَهُ مَاعِزٌ يَسْتَشِيْرُهُ رَمَاهُ بِعَظْمٍ فَخَرَّ مَاعِزٌ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ مَاعِزٌ: قَاتَلَكَ اللّٰهُ اِذْ رَاَيْتَنِي ثُمَّ اَنْتَ الْاٰنَ تَرْجُمُنِي

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8077 – حفص بن عمران العدنی ضعفوه

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ ایک صحابی کے پاس گئے اور کہنے لگے: مجھ سے زنا سرزد ہو گیا ہے، تم مجھے کوئی مشورہ دو کہ میں کیا کروں؟ اس صحابی نے ان سے کہا: تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جاؤ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرے لئے بخشش کی دعا فرما دیں گے۔ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا قصہ سنایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی گفتگو اچھی نہ لگی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ایک ساتھی سے فرمایا: کیا تمہارے اس ساتھی کو جنون کی بیماری ہے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں لوگوں کی طرف دیکھنے لگ گیا تاکہ میں ان کی جانب کوئی اشارہ کروں لیکن میری طرف کسی نے منہ اٹھا کر نہیں دیکھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ہوسکتا ہے کہ تو نے صرف بوسہ لیا ہو، اس نے کہا: جی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہوسکتا ہے کہ تو نے اس کو صرف چھوا ہو، اس نے کہا: جی نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو نے اس کے ساتھ (زنا) کیا ہے اور یہ کہنے میں آپ نے مبہم لفظ نہیں بولا۔ اس نے کہا: جی ہاں۔ تب

حضور ﷺ نے ان کے رجم کا حکم دے دیا۔ جب ان کو رجم کیا جا رہا تھا، تو ان میں وہ آدمی بھی تھا جس سے حضرت ماعز نے مشورہ لیا تھا، اُس آدمی نے ان کو ایک بہت بڑی ہڈی ماری جس کی وجہ سے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ زمین پر گر گئے، حضرت ماعز اس کی جانب متوجہ ہو کر بولے: اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کرے، تو نے ہی مجھے مشورہ دیا تھا اب تو ہی مجھے مار رہا ہے۔

8078 – حَدَّثَنَا اَبُوْ النَّضْرِ الْفَقِيهُ، وَاَبُوْ الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، قَالَا: ثَنَا مُعَاذُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ الْاَسْلَمِيُّ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي زَنَيْتُ وَاِنِّي اُرِيدُ اَنْ تُطَهِّرَنِي، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْجِعْ فَرَجَعَ حَتّٰى اَتَاهُ الثَّالِثَةَ، فَاَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمَهُ فَسَاَلَهُمْ فَاَحْسَنُوا عَلَيْهِ الثَّنَاءَ، فَقَالَ: كَيْفَ عَقْلُهُ؟ هَلْ بِهِ جُنُوْنٌ؟ قَالُوْا: لَا وَاللّٰهِ، وَاَحْسَنُوا عَلَيْهِ الثَّنَاءَ فِي عَقْلِهِ وَدِينِهِ، وَاَتَاهُ الرَّابِعَةَ فَسَاَلَهُمْ عَنْهُ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَاَمَرَهُمْ فَحَفَرُوا لَهُ حُفْرَةً اِلٰى صَدْرِهِ ثُمَّ رَجَمُوهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، فَقَدِ احْتَجَّ بِبَشِيرِ بْنِ مُهَاجِرٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8078 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (آپ فرماتے ہیں کہ) میں ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، حضرت ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ مجھ سے زنا کا ارتکاب ہو گیا ہے، میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک وصاف فرما دیں، نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم واپس چلے جاؤ، وہ واپس چلے گئے، (وہ پھر دوبارہ آئے، حضور ﷺ نے دوسری مرتبہ بھی ان کو واپس بھیج دیا، وہ چلے گئے، لیکن حضرت ماعز رضی اللہ عنہ تیسری مرتبہ) پھر آ گئے، تب رسول اللہ ﷺ ان کے قبیلے میں تشریف لائے اور لوگوں سے اُس کے بارے میں دریافت کیا، سب لوگوں نے ان کے بارے اچھے بیان دیئے، آپ ﷺ نے پوچھا: اس کی عقل کیسی ہے؟ کیا اس میں کوئی پاگل پن تو نہیں ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ نہیں، اس میں کوئی جنون وغیرہ بھی نہیں ہے، اور اس کی عقل اور اس کے دینی معاملات کے بارے میں لوگوں نے ان کی تعریف کی، حضور ﷺ چار مرتبہ اس قبیلے میں گئے اور حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کے بارے میں لوگوں سے پوچھا، ہر بار لوگوں نے ان کی تعریف ہی کی۔ تب حضور ﷺ نے حکم دیا، لوگوں نے ایک گڑھا کھودا، حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو سینے تک اس میں دبا کر پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا گیا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بشیر بن مہاجر کی روایات نقل کی ہیں۔

8079 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ

اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اِنِّي اَصَبْتُ فَاحِشَةً فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَارًا فَسَالَ قَوْمَهُ: اَبِهِ بَاْسٌ؟ فَقَالُوْا: مَا بِهِ بَاْسٌ اِلَّا اَنَّهُ اَتَى اَمْرًا لَا يَرَى اَنْ يُخْرِجَهُ مِنْهُ اِلَّا اَنْ يُقَامَ عَلَيْهِ الْحَدُّ، قَالَ: فَاَمَرَنَا فَانْطَلَقْنَا بِهِ اِلٰى بَقِيعِ الْغَرْقَدِ، قَالَ: فَلَمْ نَحْفِرْ لَهُ وَلَمْ نُوثِّقْهُ فَرَمَيْنَاهُ بِخَزَفٍ وَعِظَامٍ وَجَنْدَلٍ فَاسْتَكَنَّ، فَسَعَى فَاشْتَدَدْنَا خَلْفَهُ فَاَتَى الْحَرَّةَ فَانْتَصَبَ لَنَا فَرَمَيْنَاهُ بِحَلَامِيذِهَا حَتّٰى سَكَنَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَشِيِّ خَطِيبًا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ، فَقَالَ: اَمَّا بَعْدُ، فَمَا بَالُ اَقْوَامٍ اِذَا غَزَوْنَا فَتَخَلَّفَ اَحَدُهُمْ فِي عِيَالِنَا لَهُ نَبِيبٌ كَنَبِيبِ التَّيْسِ اَمَا اِنِّي عَلَيَّ لَا اُوتٰى بِاَحَدٍ مِنْهُمْ فَعَلَ ذٰلِكَ اِلَّا نَكَّلْتُ بِهِ قَالَ: فَلَمْ يَسُبَّهُ وَلَمْ يَسْتَغْفِرْ لَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8079 – علی شرط النسائی ومسلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ماعز رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے اورعرض کی: مجھ سے زنا سرزد ہوگیا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کئی مرتبہ واپس بھیجا، پھران کے قبیلے سے ان کے بارے میں پوچھا کہ کیا اس کو کوئی ذہنی بیماری ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اس کو کسی قسم کی کوئی بیماری نہیں ہے، بات صرف اتنی ہے کہ اس سے عمل ایسا سرزد ہوگیا ہے کہ یہ سمجھتا ہے کہ جب تک اس پر حد قائم نہیں ہوگی تب تک یہ اس کے گناہ سے نکل نہیں پائے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا، ہم ان کو بقیع غرقد میں لے گئے، آپ فرماتے ہیں: ہم نے نہ توان کے لئے گڑھا کھودا اورنہ ان کو باندھا، ہم نے ان کو ہڈیاں اورلکڑیاں، اینٹیں وغیرہ مارنا شروع کیں، وہ کچھ دیر تو برداشت کرتے رہے پھر آپ دوڑ پڑے، ہم بھی ان کے پیچھے دوڑے، آپ حرہ میں پہنچ کر ہمارے سامنے کھڑے ہوگئے۔ ہم نے ان کو بڑے بڑے پتھر مارے جس کی وجہ سے وہ ہلاک ہوگئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کے وقت خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد آپ نے فرمایا: اس قوم کا کیا حال ہوگا جب ہم جہاد میں گئے، ایک شخص کو اپنے عیال میں چھوڑ گئے، وہ اس طرح بول رہا تھا جیسے شہوت کے وقت بکرا بولتا ہے، خبردار! میرے پاس ایسا کوئی بھی شخص لایا جائے گا تو میں اس کو ایسی ہی عبرتناک سزا دوں گا۔ راوی فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو برا بھلا نہیں کہا، اورنہ ہی ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔

(نوٹ۔ اس حدیث میں لفظ "حلامیذ ہا" آیا ہے، جب کہ دیگر کتب احادیث میں "جلامید" آیا ہے، صحیح "جلامید" ہی ہے، المستدرک کے اس نسخہ میں شاید کاتب کی غلطی کی وجہ سے یہ لفظ چھپ گیا ہے۔ شفیق)

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8080 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنِ ابْنِ الْهَزَّالِ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا هَزَّالُ لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ قَالَ شُعْبَةُ: قَالَ يَحْيَى: فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ يَزِيْدُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ هَزَّالٍ، فَقَالَ يَزِيْدُ: هٰذَا الْحَقُّ حَقٌّ وَهُوَ حَدِيْثُ جَدِّي

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ اَبُوْ دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8080 – صحيح

✧✧ ابن ہزال اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ہزال اگر تم اپنے کپڑے کے ساتھ اپنی ستر پوشی کرو تو یہ تیرے لئے بہتر ہے۔ شعبہ کہتے ہیں: یحیٰی نے مجھے بتایا کہ میں نے یہ حدیث ایسی مجلس میں بیان کی جس میں یزید بن نعیم بن ہزال موجود تھے، انہوں نے کہا: اے یزید! یہ بے شک حق ہے، حق ہے، یہ میرے دادا کی حدیث ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس زیادتی کے ہمراہ صرف ابوداؤد نے شعبہ سے روایت کی ہے۔

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8078 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

8081 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ الْكِنْدِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مَاعِزًا حِيْنَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَالْمَوْتِ فَرَّ، فَقَالَ: هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8081 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے عرض کی گئی: جب پتھروں کے زخم جب حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کی برداشت سے باہر ہو گئے اور ان کو موت کے آثار دکھائی دینے لگے تو آپ بھاگ کھڑے ہوئے، حضور ﷺ نے فرمایا: جب وہ بھاگ گئے تھے تو تم نے ان کو چھوڑ کیوں نہیں دیا؟

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8082 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْقَاضِي، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي زَنَيْتُ فَاَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى جَاءَ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، قَالَ: اذْهَبُوْا بِهٖ فَارْجُمُوْهُ فَلَمَّا مَسَّتْهُ الْحِجَارَةُ جَزِعَ فَاشْتَدَّ، قَالَ: فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُنَيْسٍ مِنْ بَادِيَتِهٖ فَرَمَاهُ بِوَظِيْفِ حِمَارٍ فَصَرَعَهُ، وَرَمَاهُ النَّاسُ حَتّٰى قَتَلُوْهُ، فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرَارُهُ، فَقَالَ: هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ لَعَلَّهُ يَتُوْبُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8082 – صحيح

✧✧ یزید بن نعیم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے، اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ مجھ سے زنا سرزد ہو گیا ہے، آپ میرے بارے میں کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمائیں۔ حضور ﷺ نے ان سے اعراض فرما لیا، وہ چار مرتبہ آئے اور یہی عرض کی: تب حضور ﷺ نے فرمایا: اس کو لے جاؤ اور رجم کر دو۔ پتھروں کے زخموں کی تاب نہ لا کر آپ بھاگ کھڑے ہوئے، حضرت عبداللہ بن انیس ان کے پیچھے بھاگے، اور ان کو گدھے کی ایک ہڈی ماری جس کی وجہ سے وہ گر گئے، لوگوں نے ان کو مارنا شروع کیا حتیٰ کہ آپ ہلاک ہو گئے، نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں ان کے بھاگنے کا ذکر ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہیں دیا، شاید کہ وہ توبہ کر لیتا اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8083 – حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا بَشِيرُ بْنُ مُهَاجِرٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اَتَتِ امْرَاَةٌ مِنْ غَامِدٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: قَدْ فَجَرْتُ، فَقَالَ: اذْهَبِي فَذَهَبَتْ، ثُمَّ رَجَعَتْ فَقَالَتْ: لَعَلَّكَ تُرِيدُ اَنْ تَصْنَعَ بِي كَمَا صَنَعْتَ بِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ وَاللّٰهِ اِنِّي لَحُبْلَى، فَقَالَ: اذْهَبِي حَتَّى تَلِدِينَ ثُمَّ جَاءَتْ بِهِ فِي خِرْقَةٍ، فَقَالَتْ: قَدْ وَلَدْتُ فَطَهِّرْنِي، قَالَ: اذْهَبِي حَتَّى تَفْطِمِيهِ فَذَهَبَتْ ثُمَّ جَاءَتْ بِهِ فِي يَدِهِ كِسْرَةُ خُبْزٍ، فَقَالَتْ: قَدْ فَطَمْتُهُ فَاَمَرَ بِرَجْمِهَا وَقَدْ رَوَاهُ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْمُونٍ الصَّائِغُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8083 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ قبیلہ غامد کی ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آئی، اور کہنے لگی کہ میں گناہ کی مرتکب ہوئی ہوں، حضور ﷺ نے اس کو واپس بھیج دیا، وہ چلی گئی، اور (کچھ دنوں بعد) دوبارہ آئی اور کہنے لگی: آپ کو میرے ساتھ وہی سلوک کرنا چاہئے جو آپ نے ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا تھا، اللہ کی قسم! میں حاملہ ہوں، حضور ﷺ نے فرمایا: تو واپس چلی جا اور بچہ پیدا ہونے کے بعد آنا، (وہ چلی گئی اور بچہ پیدا ہونے کے بعد) دوبارہ آئی، اور ایک کپڑے میں بچے کو بھی لپیٹ کر ساتھ لائی اور کہنے لگی: میرا بچہ پیدا ہو گیا ہے اب آپ مجھے پاک فرما دیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی واپس چلی جاؤ، اس کو دودھ پلاؤ، وہ چلی گئی، اور پھر آئی تو اس بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا، اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ میں نے اس کو دودھ پلا دیا ہے، تب حضور ﷺ نے اس کے رجم کا حکم دیا۔

❁❁ اس حدیث کو ابراہیم بن میمون الصائغ نے ابوالزبیر کے واسطے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

8084 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّنِّيِّ بِمَرْوَ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ اَبُو حَمْزَةَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ الصَّائِغُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: اِنِّي قَدْ زَنَيْتُ فَاَقِمْ فِيَّ الْحَدَّ، فَقَالَ: انْطَلِقِي فَضَعِي مَا فِي بَطْنِكِ فَلَمَّا وَضَعَتْ مَا فِي بَطْنِهَا اَتَتْهُ فَقَالَتْ: اِنِّي زَنَيْتُ فَاَقِمْ فِيَّ الْحَدَّ، فَقَالَ: انْطَلِقِي حَتَّى تَفْطِمِي وَلَدَكِ فَلَمَّا فَطَمَتْ وَلَدَهَا جَاءَ تْ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي زَنَيْتُ فَاَقِمْ فِيَّ الْحَدَّ، فَقَالَ: هَاتِي مَنْ يَكْفُلُ وَلَدَكِ فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: اَنَا اَكْفُلُ وَلَدَهَا، فَرَجَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رَوَى مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ فِي الْمُوَطَّأ حَدِيْثَ الْمَرْجُومَةِ بِاِسْنَادٍ اَخْشَى عَلَيْهِ الْاِرْسَالَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8084 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابراہیم الصائغ سے مروی ہے کہ ابوالزبیر نے حضرت جابر کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آئی اور کہنے لگی: میں نے زنا کروایا ہے، آپ میرے اوپر حد قائم فرما دیجئے، حضور ﷺ نے فرمایا: تو واپس چلی جا اور جو کچھ تیرے پیٹ میں ہے اس کو پیدا کر، جب اس کا بچہ پیدا ہو گیا تو وہ دوبارہ آئی اور کہنے لگی: میں نے زنا کروایا ہے، آپ مجھ پر حد نافذ فرما دیجئے، حضور ﷺ نے فرمایا: تو واپس جا اور اس کو دودھ پلا، وہ واپس چلی گئی، جب بچے کے دودھ پینے کا زمانہ گزر گیا تو وہ پھر آئی اور کہنے لگی: یارسول اللہ ﷺ! میں نے زنا کروایا ہے، آپ میرے اوپر حد نافذ فرما دیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسا آدمی پیش کرو جو اس بچے کی ذمہ داری اٹھائے، ایک آدمی نے کہا: اس کے بچے کی ذمہ داری میں اٹھاتا ہوں۔ تب حضور ﷺ نے اس کو رجم کروا دیا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8085 – حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ طَلْحَةَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّهَا زَنَتْ وَهِيَ حُبْلٰى، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبِي حَتَّى تَضَعِي فَذَهَبَتْ فَلَمَّا وَضَعَتْ جَاءَ تْهُ، فَقَالَ: اذْهَبِي حَتَّى تُرْضِعِيهِ فَلَمَّا اَرْضَعَتْهُ جَاءَ تْهُ، فَقَالَ: اذْهَبِي حَتَّى تَسْتَوْدِعِيهِ فَلَمَّا اسْتَوْدَعَتْهُ جَاءَ تْهُ فَاَقَامَ عَلَيْهَا الْحَدَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ اِنْ كَانَ يَزِيدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ الْحَكَمُ فِي حَدِيْثِ الْمَدَنِيِّيْنَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8085 – على شرط البخاری ومسلم إن كان يزيد التيمی أدرك النبی صلى الله عليه وسلم

✧✧ یعقوب بن یزید بن طلحہ تیمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی، اور کہنے لگی: میں نے زنا کروایا ہے، اور میں اس زنا کی وجہ سے حاملہ بھی ہوں، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا:

تو بچہ پیدا ہونے تک واپس چلی جا، وہ واپس چلی گئی، جب بچہ پیدا ہو گیا تو وہ دوبارہ آئی، حضور ﷺ نے اس کو یہ کہہ کر پھر واپس بھیج دیا کہ تم جا کر اس کو دودھ پلاؤ، جب وہ دودھ پلا چکی تو پھر آ گئی، حضور ﷺ نے اب کی بار اس کو یہ کہہ کر واپس بھیج دیا کہ اس کو کسی کے سپرد کر کے آؤ، وہ گئی اور بچہ کسی کے سپرد کر کے پھر آ گئی۔ اب حضور ﷺ نے اس پر حد قائم فرمادی۔

۞۞ اگر یزید بن طلحہ تیمی نے نبی اکرم ﷺ کی صحبت پائی ہے تو یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ مالک بن انس مدنیین کی حدیث میں حکم ہوتے ہیں۔

8086 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي، ثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ، ثَنَا مُوسَى بْنُ اَعْيَنَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: " مَا رَاَيْتُ رَجُلًا قَطُّ اَشَدَّ رَمْيَةً مِنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُتِيَ بِامْرَاَةٍ مِنْ هَمْدَانَ يُقَالُ لَهَا شُرَاحَةُ، فَجَلَدَهَا مِائَةً ثُمَّ اَمَرَ بِرَجْمِهَا فَاَخَذَ عَلِيٌّ آجُرَّةً فَرَمَاهَا بِهَا فَمَا اَخْطَاَ اَصْلَ اُذُنِهَا مِنْهَا فَصَرَعَهَا فَرَجَمَهَا النَّاسُ حَتَّى قَتَلُوهَا ثُمَّ قَالَ: جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى وَرَجَمْتُهَا بِالسُّنَّةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يَذْكُرُ اَنَّهُ شَهِدَ رَجْمَ شُرَاحَةَ وَيَقُولُ اِنَّهُ لَا يَحْفَظُ عَنْ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرَ ذٰلِكَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8086 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے زیادہ نشانہ باز کسی کو نہیں دیکھا، آپ کے پاس ہمدان کی ایک شراحہ نامی عورت کو پیش کیا گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو سو کوڑے مارے، پھر اس کو رجم کرنے کا حکم دے دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک اینٹ اس کو ماری، وہ اس کے کانوں کی جڑ میں جا کر لگی، جس کی وجہ سے وہ نیچے گر گئی، پھر لوگوں نے اس پر پتھروں کی برسات کر دی۔ حتیٰ کہ وہ مر گئی، پھر آپ نے فرمایا: میں نے اس کو کتاب اللہ کے حکم کے مطابق کوڑے مارے ہیں اور حدیث پاک کے مطابق اس کو رجم کیا ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور شعبی بتاتے ہیں کہ شراحہ کے رجم میں، مَیں بھی شریک تھا، اور فرماتے ہیں: امیر المومنین کی اس حدیث کے علاوہ (رجم کے بارے) کوئی حدیث یاد نہیں ہے۔

8087 – حَدَّثَنَاهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ الضَّبِّيُّ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ وَسُئِلَ: هَلْ رَاَيْتَ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُهُ اَبْيَضَ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ، قِيلَ: فَهَلْ تَذْكُرُ عَنْهُ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ اَذْكُرُ اَنَّهُ جَلَدَ شُرَاحَةَ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَرَجَمَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَاِنْ كَانَ فِي الْاِسْنَادِ الْاَوَّلِ الْخِلَافُ فِي سَمَاعِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

بْنِ مَسْعُودٍ مِنْ اَبِيْهِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8087 – صحيح

✧✧ اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں: شعبی سے پوچھا گیا: کیا آپ نے امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے ان کی زیارت کی ہے، آپ کے سر اور داڑھی مبارک کے بال مبارک سفید تھے۔ آپ سے پوچھا گیا: کیا آپ کو ان کی کوئی بات یاد ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ مجھے یاد ہے، انہوں نے شراحہ کو جمعرات کے دن کوڑے مارے تھے اور جمعہ کے دن اس کو رجم کیا تھا۔ اور آپ نے اس موقع پر یہ فرمایا تھا کہ "میں نے اس کو کتاب اللہ کے موافق کوڑے مارے ہیں اور حدیث پاک کے مطابق اس کو رجم کیا ہے"۔

❁❁ یہ اسناد صحیح ہے اگرچہ اس اسناد کے شروع میں اس بارے میں اختلاف ہے کہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود نے اپنے والد سے سماع کیا ہے یا نہیں؟

8088 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُودِيٍّ وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ زَنَيَا وَقَدْ اُحْصِنَا فَسَاَلُوهُ اَنْ يَحْكُمَ فِيهِمَا فَحَكَمَ فِيهِمَا بِالرَّجْمِ فَرَجَمَهُمَا فِي قُبُلِ الْمَسْجِدِ فِي بَنِي غَنْمٍ، فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ قَامَ اِلٰى صَاحِبَتِهِ فَحَنَى عَلَيْهَا لِيَقِيَهَا مَسَّ الْحِجَارَةِ وَكَانَ مِمَّا صَنَعَ اللّٰهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيَامَهُ اِلَيْهَا لِيَقِيَهَا الْحِجَارَةَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَعَلَّ مُتَوَهِّمًا مِنْ غَيْرِ اَهْلِ الصَّنْعَةِ يَتَوَهَّمَ اَنَّ اِسْمَاعِيلَ الشَّيْبَانِيَّ هٰذَا مَجْهُولٌ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ فَقَدْ رَوَى عَنْهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ الْاَثْرَمُ "

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو زنا کے کیس میں پیش کیا گیا، یہ دونوں شادی شدہ بھی تھے، لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ ان کا فیصلہ فرمائیے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے رجم کا حکم دیا، ان دونوں کو مسجد کے سامنے بنی غنم میں رجم کیا گیا، جب ان کو پتھروں کی تکلیف ہوئی تو وہ یہودی اپنی محبوبہ کے پاس آیا اور اس کو پتھروں کی بوچھاڑ سے بچانے کے لئے اس کے اوپر جھک گیا، اور یہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر ان کا زانی ہونا ثابت کرنے کے لئے کیا تھا کہ وہ پتھروں سے بچانے کے لئے اپنی محبوبہ پر جھک گیا۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم نے اس کو نقل نہیں کیا۔ شاید کہ کوئی فن حدیث کا ناواقف اس وہم میں مبتلا ہو جائے کہ یہ اسماعیل شیبانی مجہول ہے۔ حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ عمرو بن دینار الاثرم نے بھی ان سے روایت کی ہے۔

8089 – كَمَا حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ الشَّيْبَانِيِّ، قَالَ: بِعْتُ مَا فِي رُءُوسِ نَخْلِي مِائَةَ وَسْقٍ اِنْ زَادَ فَلَهُمْ

وَاِنْ نَقَصَ فَعَلَيْهِمْ، فَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8089 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ عمرو بن دینار روایت کرتے ہیں کہ اسماعیل شیبانی نے فرمایا: میں نے کھجوروں کے اوپر موجود ۱۰۰ اوسق پھلوں کو بیچا شرط یہ رکھی کہ بیان کردہ مقدار سے کم یا زیادہ ہونے کی ذمہ داری ان کی اپنی ہے، میں نے اس کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درختوں پر موجود پھل کسی کو ہبہ کرنے کی اجازت عطا فرمائی ہے۔

8090 – اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِی، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِیْ اِيَاسٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ اَتٰى جَارِيَةَ امْرَاَتِهِ قَالَ: اِنْ كَانَتْ حَلَّلَتْهَا لَهُ جُلِدَ مِائَةً، وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ اَحَلَّتْهَا لَهُ رَجَمْتُهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8090 – صحيح

✧✧ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی اپنی بیوی کی لونڈی کے ساتھ زنا کا مرتکب ہوا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں فرمایا: اگر اس کی بیوی نے اس کو اس کے لئے حلال کیا تھا تو اس کو سو کوڑے مارے جائیں، اور اگر اس نے اس کو اس کے لئے حلال نہیں کیا تھا تو میں اس کو رجم کروں گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8091 – اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِی، بِمَرْوَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ اَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ يُخَالِفْ دِيْنَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاقْتُلُوْهُ، وَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ فَلَا سَبِيْلَ لَنَا اِلَيْهِ اِلَّا بِحَقِّهِ اِذَا اَصَابَ اَنْ يُقَامَ عَلَيْهِ مَا هُوَ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8091 – العدنی هالك

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان اپنے دین کی مخالفت کرے، اس کو قتل کر دو، اور جب بندہ کہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُه

توہم اس کو کچھ نہیں کہہ سکتے، البتہ اگر کوئی ایسا جرم کرے گا کہ جس کی بناء پر وہ حد کا مستحق ہوا (تو اس صورت میں اس کی مجوزہ حد اس پر نافذ کی جا سکتی ہے)

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8092 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِي غَرْزَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، ثَنَا اَبِي عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ وَلَحِقَ بِالشِّرْكِ ثُمَّ نَدِمَ فَاَرْسَلَ اِلَى قَوْمِهِ اَنْ سَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: فَنَزَلَتْ (كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ اِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا اَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَّجَاءَ هُمُ الْبَيِّنَاتُ) (آل عمران: 86)- اِلَى قَوْلِهِ - (اِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَاَصْلَحُوا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ) (آل عمران: 89) قَالَ: فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ قَوْمُهُ فَاَسْلَمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي)8092 - صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک انصاری شخص اسلام لے آیا، پھر وہ مرتد ہو کر مشرکین سے جا ملا، اس کے بعد پھر نادم ہو گیا اور اس نے اپنی قوم کی جانب پیغام بھیجا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے بارے میں دریافت کریں کہ میری توبہ کی کوئی گنجائش ہے یا نہیں؟ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی

كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ اِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا اَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَّجَاءَ هُمُ الْبَيِّنَاتُ

"کیونکر اللہ اس قوم کی ہدایت چاہے جو ایمان لا کر کافر ہو گئے اور گواہی دے چکے تھے کہ رسول سچا ہے اور انہیں کھلی نشانیاں آ چکی تھیں" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8093 - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، وَاَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ قَالَا: اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَرْبٍ، ثَنَا اَبُو هَمَّامٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَبَّبٍ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، ثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، عَنِ الْفُرَاتِ بْنِ حَيَّانَ، وَكَانَ عَيْنًا لِاَبِي سُفْيَانَ وَحَلِيفًا، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ بِقَتْلِهِ فَمَرَّ عَلَى حَلْقَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ: اِنِّي مُسْلِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْكُمْ رِجَالًا نَكِلُهُمْ اِلَى اِيمَانِهِمْ مِنْهُمُ الْفُرَاتُ بْنُ حَيَّانَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي)8093 - صحيح

✧✧ حارثہ بن مضرب سے مروی ہے کہ فرات بن حیان ابوسفیان کا گارڈ تھا اور حلیف تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے

قتل کے احکام جاری فرمادیئے ہوئے تھے ، یہ انصاریوں کے ایک حلقہ کے پاس سے گزرا،اس نے ان کو بتایا کہ میں مسلمان ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جن کو ہم نے ان کے ایمان کے سپرد کر دیا ہوا ہے، ان میں سے ''فرات بن حیان'' بھی ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8094 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِیُّ، ثَنَا سَعِیدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَی، اَنْبَاَ عَلِیُّ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: " كَانَتْ قُرَیْظَةُ وَالنَّضِیرُ وَكَانَ مِنْ اَشْرَافِ قُرَیْظَةَ فَكَانَ اِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ قُرَیْظَةَ رَجُلًا مِنَ النَّضِیرِ قُتِلَ بِهِ، وَاِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِیرِ رَجُلًا مِنْ قُرَیْظَةَ، قَالُوْا: ادْفَعُوهُ اِلَیْنَا نَقْتُلْهُ، فَقَالُوْا: بَیْنَنَا وَبَیْنَكُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَوْهُ فَنَزَلَتْ: (وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ) (المائدة: 42) النَّفْسُ بِالنَّفْسِ، ثُمَّ نَزَلَتْ (اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِیَّةِ یَبْغُونَ) (المائدة: 50)

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)8094 – صحیح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قریظہ اور نضیر دو قبیلے تھے ، اور ایک شخص قریظہ کے امیر لوگوں میں سے تھا، قانون یہ تھا کہ جب قریظہ کا کوئی آدمی نضیر کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تو بدلے میں قریظہ کے آدمی کو بھی قتل کیا جاتا۔ اور جب نضیر کا کوئی آدمی ،قریظہ کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تو یہ لوگ کہتے: ہمارا بندہ ہمارے حوالے کردو، ہم اس کو خود قتل کر دیں گے۔ ان لوگوں نے اس اختلاف میں رسول اللہ ﷺ کو اپنا ثالث مان لیا، پھر یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ گئے، تب یہ آیت نازل ہوئی،

وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ

''اور اگر ان میں فیصلہ فرماؤ تو انصاف سے فیصلہ کرو بے شک انصاف والے اللہ کو پسند ہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ) (اس کے بعد قصاص کے احکام بیان ہوئے، پھر) افحکم الجاھلیة یبغون والی آیت نازل ہوئی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8095 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّقَّاقُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبِ بْنِ حَیَّانَ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ، ثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِیزِ بْنِ رُفَیْعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ اِلَّا فِی ثَلَاثِ خِصَالٍ: زَانٍ مُحْصَنٍ فَیُرْجَمُ، وَالرَّجُلُ یَقْتُلُ مُتَعَمِّدًا فَیُقْتَلُ بِهِ وَیُصْلَبُ، اَوْ یُنْفَی مِنَ الْاَرْضِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)8095 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کا خون جائز نہیں ہے سوائے تین جرموں کے۔

○ شادی شدہ شخص زنا کرے تو اس کو رجم کر دیا جائے۔

○ کوئی شخص جان بوجھ کر کسی کو قتل کر دے تو بدلے میں اس کو قتل کر کے سولی پر لٹکا دیا جائے، یا اسے شہر بدر کر دیا جائے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری ؒ اور امام مسلم ؒ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین ؒ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8096 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السَّدُوسِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سَمَلَ اَعْيُنَ الْعُرَنِيِّينَ لِاَنَّهُمْ سَمَلُوا اَعْيُنَ الرِّعَاءِ

✧✧ حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے قبیلہ عرینہ کے دہشت گردوں کی آنکھوں میں سلائیاں اس لئے پھروائیں تھیں کہ انہوں نے اونٹوں کے چرواہوں کے ساتھ یہ بہیمانہ سلوک کیا تھا۔

8097 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ النَّضْرِ الْجَارُوْدِيُّ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ نَحْوَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)8096 – ذا فی مسلم

مذکورہ اسناد کے ہمراہ بھی سابقہ حدیث مروی ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری ؒ اور امام مسلم ؒ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8098 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ،

حدیث: 8098

الجامع للترمذی ' ابواب الدیات عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب ما جاء فی الرجل یقتل عبده ' حدیث:1372 'سنن ابی داود - کتاب الدیات ' باب من قتل عبده او مثل به ایقاد منه - حدیث:3935 'سنن ابن ماجه - کتاب الدیات ' باب هل یقتل الحر بالعبد - حدیث:2659 'سنن الدارمی - ومن کتاب الدیات ' باب فی القود بین العبد وسیده - حدیث:2319 'السنن الصغری - کتاب البیوع ' القود من السید للمولی - حدیث:4682 'مصنف ابن ابی شیبة - کتاب الدیات ' الرجل یقتل عبده - حدیث:26953 'السنن الکبری للنسائی - کتاب القسامة ' القود من السید للمولی - حدیث:6729 'مسند احمد بن حنبل - اول مسند البصریین ' ومن حدیث سمرة بن جندب - حدیث:19659 'مسند الطیالسی - وما اسند عن سمرة بن جندب ' حدیث:936 'المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه سمرة ' ما اسند سمرة بن جندب - باب ' حدیث:6657

اَنْبَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ، وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَلَهُ شَاهِدٌ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8098 – على شرط البخاری

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے اپنے غلام کو قتل کیا، ہم اس کو قتل کردیں گے، اور جس نے اپنے غلام کے جسم کا کوئی حصہ کاٹا، ہم اس کے جسم کا حصہ کاٹ دیں گے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث سابقہ حدیث کی شاہد ہے جیسا کہ درج ذیل ہے۔

8099 – اَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ الْحَافِظُ، بِبَغْدَادَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْمُنْذِرِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَا: ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ، مُؤَذِّنُ مَسْجِدِ الْبَصْرَةِ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ، وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ قَالَ الْحَاكِمُ: اَنَا اَخْشَى اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ الْهَيْثَمِ اَرَادَ الْاِسْنَادَ الْاَوَّلَ كَمَا رَوَاهُ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے اپنے غلام کو قتل کیا، ہم اس کو قتل کردیں گے اور جس نے اپنے غلام کے جسم کا کوئی حصہ کاٹا ہم اس کے جسم کا وہی حصہ کاٹ دیں گے۔

✿✿ امام حاکم کہتے ہیں: مجھے خدشہ ہے کہ عثمان بن ہیثم نے پہلی اسناد کا ہی ارادہ کیا ہے، جیسا کہ اس کو یزید بن ہارون نے روایت کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

8100 – فَحَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَخْصَى عَبْدَهُ اَخْصَيْنَاهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8100 – صحيح

✧✧ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے اپنے غلام کو خصی کیا، ہم اس کو خصی کردیں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8101 – اَخْبَرَنَا اَبُو النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، الْفَقِيْهُ وَاَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْقَارِءُ، قَالَا:

ثنا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عِيسَى الْقُرَشِيِّ ثُمَّ الْاَسَدِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَتْ جَارِيَةٌ اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَتْ: اِنَّ سَيِّدِي اتَّهَمَنِي فَاَقْعَدَنِي عَلَى النَّارِ حَتَّى احْتَرَقَ فَرْجِي، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هَلْ رَاَى ذٰلِكَ عَلَيْكِ؟ قَالَتْ: لَا، قَالَ: فَاعْتَرَفْتِ لَهُ بِشَيْءٍ؟ قَالَتْ: لَا، قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: عَلَيَّ بِهِ، فَلَمَّا رَاَى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الرَّجُلَ، قَالَ: اَتُعَذِّبُ بِعَذَابِ اللّٰهِ؟ قَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اتَّهَمْتُهَا فِي نَفْسِهَا، قَالَ: رَاَيْتَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا؟ قَالَ الرَّجُلُ: لَا، قَالَ: فَاعْتَرَفَتْ لَكَ بِذٰلِكَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ اَسْمَعْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يُقَادُ مَمْلُوكٌ مِنْ مَالِكِهِ وَلَا وَلَدٌ مِنْ وَالِدِهِ لَاَقَدْتُهَا مِنْكَ، فَبَرَّزَهُ وَضَرَبَهُ مِائَةَ سَوْطٍ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبِي فَاَنْتِ حُرَّةٌ لِوَجْهِ اللّٰهِ وَاَنْتِ مَوْلَاةُ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ قَالَ اَبُو صَالِحٍ: قَالَ اللَّيْثُ: هٰذَا مَعْمُولٌ بِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَلَهُ شَاهِدَانِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8101 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک لونڈی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی: میرے آقا نے مجھ پر تہمت لگائی ہے اور مجھے آگ پر بٹھادیا، جس کی وجہ سے میری شرمگاہ جل گئی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا اس نے تیرا کوئی گناہ دیکھا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: کیا تو نے اس کے سامنے خود کسی گناہ کا اقرار کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو میرے پاس لے کر آؤ، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھا تو فرمایا: کیا تم اللہ کے عذاب جیسا عذاب دیتے ہو؟ اس نے کہا: اے امیر المومنین! مجھے اس کی ذات پر شک ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تو نے اس میں کوئی گناہ دیکھا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا اس نے خود اقرار کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نہ سن رکھا ہوتا کہ "مملوک کو اس کے مالک سے اور اولاد کو اس کے والد سے قصاص نہیں دلوایا جائے گا" تو میں اس لونڈی کو قصاص ضرور دلواتا، پھر آپ نے اس کو ۱۰۰ کوڑے مارے، اور لونڈی سے فرمایا: تو جا، تو اللہ کی رضا کے لئے آزاد ہے، اور تو اللہ اور اس کے رسول کی باندی ہے۔

✿✿ ابوصالح کہتے ہیں: لیث نے کہا: یہ حدیث معمول بہا نہیں ہے۔ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کی درج ذیل دو شاہد حدیثیں موجود ہیں۔

8102 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُو جَعْفَرٍ بْنُ دُحَيْمٍ، ثَنا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِي غَرَزَةَ، ثَنا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنا اَبُو شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ حَمْزَةَ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَثَّلَ بِعَبْدِهِ فَهُوَ حُرٌّ وَهُوَ مَوْلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8102 – حمزة هو النصيبی يضع الحديث

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے غلام کا مثلہ کیا، اس کا غلام آزاد ہے، اور اس کے بعد وہ اللہ اور اس کے رسول کا غلام ہو جائے گا۔

8103 – وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرِ بْنُ دُحَيْمٍ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ الْيَرْبُوعِيُّ، ثَنَا عَبْثَرُ بْنُ قَاسِمٍ، ثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ، قَالَ: كُنَّا نُزُوْلًا فِي دَارِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ، وَمَعَنَا شَيْخٌ حَدِيدٌ جَاهِلٌ فَلَا اَدْرِي مَا قَالَتْ وَلِيدَةُ سُوَيْدٍ فَلَطَمَهَا فَغَضِبَ مِنْ ذٰلِكَ غَضَبًا مَا غَضِبَ مِثْلَهُ قَطُّ، قَالَ: عَجَزَ عَلَيْكَ اِلَّا حُرُّ وَجْهِهَا، لَقَدْ رَاَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مِنْ بَنِي مُقَرِّنٍ مَا لَنَا اِلَّا خَادِمٌ وَّاحِدٌ فَلَطَمَهَا اَصْغَرُنَا فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُعْتِقَهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8103 – صحيح

✧✧ ہلال بن یساف فرماتے ہیں: ہم سوید بن مقرن کے گھر میں موجود تھے، ہمارے ساتھ ایک گرم مزاج جاہل بوڑھا بھی تھا، سوید کی لونڈی نے اس بوڑھے کو کچھ کہا تو اس نے لونڈی کو تھپڑ مار دیا، سوید اس پر بہت سخت ناراض ہوئے، وہ اس سے پہلے کبھی کسی پر اتنے ناراض نہیں ہوئے تھے، انہوں نے فرمایا: تمہیں مارنے کے لئے اس کے چہرے کے علاوہ کوئی جگہ نہیں ملی؟ بنی مقرن میں، مَیں ساتواں شخص تھا (یعنی ہم سات بھائی تھے)، ہمارے پاس صرف ایک خادم تھا۔ اس کو ہمارے سب سے چھوٹے نے تھپڑ مار دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اس کو آزاد کر دیں۔

8104 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْجَمَاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُقَادُ وَلَدٌ مِنْ وَالِدِهِ، وَلَا تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8104 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اولاد کو اس کے باپ سے قصاص نہیں دلوایا جائے گا اور حدود مسجد میں قائم نہیں کی جائیں گی۔

8105 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، وَاَبُوْ جَعْفَرٍ الْحَضْرَمِيُّ، قَالُوا: اَنْبَاَ اَبُوْ كُرَيْبٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ، ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ عُمَرَ، ضَرَبَ وَغَرَّبَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8105 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوڑے مارنا اور جلاوطن کرنا ثابت ہے، اور حضرت

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی کوڑے مارنا اور جلاوطن کرنا ثابت ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی ثابت ہے۔

٭٭ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8106 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْاَزْدِيُّ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا زَائِدَةُ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: خَطَبَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلٰى اَرِقَّائِكُمْ مَنْ اُحْصِنَ مِنْهُنَّ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ، فَاِنَّ اَمَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَاَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَجْلِدَهَا، فَاَتَيْتُهَا فَاِذَا هِيَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيتُ اِنْ اَنَا جَلَدْتُهَا اَنْ اَقْتُلَهَا وَاَنْ تَمُوتَ، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: اَحْسَنْتَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8106 – على شرط مسلم

✧✧ ابوعبدالرحمٰن سلمی فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! اپنے غلاموں پر حدود قائم کرو، جو شادی شدہ ہو، اس پر بھی اور جو شادی شدہ نہ ہو، اس پر بھی، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لونڈی سے زنا سرزد ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کو کوڑے ماروں، میں اس کے پاس آیا تو وہ حیض میں مبتلا تھی، مجھے خدشہ ہوا کہ اگر میں اس کو کوڑے ماروں گا تو وہ مرجائے گی، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو اس کی کیفیت بتائی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اچھا کیا۔

٭٭ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8107 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، حَدَّثَهُ قَالَ – بَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اِذْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ –: فَحَدَّثَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ، اَنَّ اَبَاهُ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا بُرْدَةَ الْاَنْصَارِيَّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرَةِ اَسْوَاطٍ اِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8107 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت ابوبردہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (تعزیر کے طور پر) دس سے زیادہ کوڑے نہ مارے جائیں، کیونکہ دس سے زیادہ صرف حدود اللہ میں مارے جاتے ہیں۔

٭٭ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8108 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ دَارِمٍ الْحَافِظُ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُوسَى التَّمِيمِيُّ، ثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هَارُوْنَ بْنِ عَنْتَرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ زَارَ عَمَّةً لَهُ فَدَعَتْ لَهُ بِطَعَامٍ فَاَبْطَاَتِ الْجَارِيَةُ فَقَاوقلَتْ: اَلَا تَسْتَعْجِلِي يَا زَانِيَةُ، فَقَالَ عَمْرٌو: سُبْحَانَ اللّٰهِ لَقَدْ قُلْتِ اَمْرًا عَظِيمًا هَلِ اطَّلَعْتِ عَنْهَا عَلٰى زِنًى؟ قَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ، فَقَالَ عَمْرٌو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنِّى سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَيُّمَا عَبْدٍ اَوِ امْرَاَةٍ قَالَ اَوْ قَالَتْ لِوَلِيدَتِهَا يَا زَانِيَةُ وَلَمْ تَطَّلِعْ مِنْهَا عَلٰى زِنَاءٍ جَلَدَتْهَا وَلِيدَتُهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِاَنَّهُ لَا حَدَّ لَهُنَّ فِي الدُّنْيَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " اِنَّمَا اتَّفَقَا فِي هٰذَا الْبَابِ عَلٰى حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِى نُعْمٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ بِالزِّنَا اُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8108 – بل عبد الملك بن هارون متروك باتفاق حتى قيل فيه دجال

✧✧ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ اپنی پھوپھی کی زیارت کے لئے گئے، انہوں نے ان کے لئے کھانا منگوایا، لونڈی نے کھانا لانے میں دیر کردی، عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی پھوپھی نے لونڈی کو کہا: اے زانیہ! تم جلدی نہیں کرسکتی؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ، تو نے بہت بڑی بات کہہ دی ہے، کیا تجھے پتا ہے کہ اس نے زنا کروایا ہے؟ پھوپھی جان نے کہا: نہیں۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جس مرد یا عورت نے اپنی لونڈی کو "زانیہ" کہا اور اس کو معلوم نہیں ہے کہ اس نے زنا کروایا ہے، قیامت کے دن اس کی لونڈی اس کو کوڑے مارے گی، کیونکہ دنیا میں اس جرم کی حد (متعین سزا) نہیں ہے"۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ تاہم اس موضوع پر امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ "جس نے اپنے مملوک پر زنا کی تہمت لگائی، قیامت کے دن اس پر حد لگائی جائے گی۔

8109 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسَى، ثنا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، ثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ، حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ زَنٰى بِامْرَاَةٍ سَمَّاهَا وَاَنْكَرَتْ فَحَدَّهُ وَتَرَكَهَا

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشَاهِدُهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8109 – صحيح

✧✧ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں نے فلاں عورت کے ساتھ زنا کیا ہے، (اس عورت سے پوچھا گیا تو) اس نے انکار کر دیا، چنانچہ اُس

آدمی کو حد لگادی گئی اور عورت کو چھوڑ دیا گیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔اس کی شاہد حدیث درج ذیل ہے۔

8110 – مَا حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُوْنَ الْبُرْدِيُّ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ فَيَّاضٍ الْاَنْبَارِيُّ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا " اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي بَكْرِ بْنِ لَيْثٍ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَرَّ اَنَّهُ زَنَى بِامْرَاَةٍ اَرْبَعَ مِرَارٍ فَجُلِدَ مِائَةً وَكَانَ بِكْرًا ثُمَّ سَاَلَهُ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمَرْاَةِ فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ: كَذَبَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَجَلَدَهُ حَدَّ الْفِرْيَةِ ثَمَانِينَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8110 – القاسم بن فياض ضعيف

✧✧ حضرت سعید بن میسّب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بنی بکر بن لیث کا ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا، اور چار مرتبہ اقرار کیا کہ اس نے ایک عورت کے ساتھ نکاح کیا ہے، اس کو سو کوڑے مارے گئے، کیونکہ یہ شخص کنوارا تھا، پھر اس سے عورت کے خلاف گواہ مانگے گئے، (وہ گواہ پیش نہ کرسکا، پھر عورت سے پوچھا گیا تو) عورت نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، اللہ کی قسم! یہ شخص جھوٹ بول رہا ہے۔ چنانچہ اس کو کذب بیانی کی سزا کے طور پر ۸۰ کوڑے مارے گئے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8111 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ، قَذَفَ امْرَاَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكِ بْنِ سَمْحَاءَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْبَيِّنَةُ اَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

حدیث: **8111**

صحيح البخاری - كتاب الشهادات' باب إذا ادعى او قذف - حديث: 2547'صحيح البخاری - كتاب تفسير القرآن' سورة البقرة - باب ويدرا عنها العذاب ان تشهد اربع شهادات بالله إنه لمن' حديث: 4477'سنن ابی داود - كتاب الطلاق' ابواب تفريع ابواب الطلاق - باب فی اللعان' حديث: 1934'مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 2493'سنن الدارقطنی - كتاب النكاح' باب المهر - حديث: 3247'السنن الكبرى للبيهقی - كتاب اللعان' باب الزوج يقذف امراته - حديث: 14270'معرفة السنن والآثار للبيهقی - كتاب اللعان' وقف الزوجين عند الخامسة وتذكيرهما الله عز وجل - حديث:4804

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8111 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہلال بن امیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شکایت کی کہ اس کی بیوی کے ساتھ شریک بن سحماء نے زنا کیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گواہ پیش کرو، ورنہ تیری پیٹھ پر کوڑے مارے جائیں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8112 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اَبُوْ الْمُثَنَّى، ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ خَالِهِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْخَمْرِ: اِنْ شَرِبَهَا فَاجْلِدُوْهُ، فَاِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْهُ، فَاِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَشُرَحْبِيلَ بْنِ اَوْسٍ وَهٰؤُلَاءِ مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8112 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے متعلق فرمایا: اگر کوئی شخص اسے پیئے تو اس کو کوڑے مارو، اگر دوبارہ پیئے، پھر کوڑے مارو، تیسری مرتبہ پیئے، تو پھر بھی کوڑے مارو، اور اگر پھر بھی باز نہ آئے تو اس کو قتل کردو۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس موضوع پر حضرت جریر بن عبداللہ البجلی، عبداللہ بن عمر، اور شرحبیل بن اوس رضی اللہ عنہم سے بھی احایث مروی ہیں اور یہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں۔

اَمَّا حَدِيْثُ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث درج ذیل ہے

8113 – فَاَخْبَرَنَاهُ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ، فَاِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْهُ، فَاِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8113 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص اسے پیئے تو اس کو کوڑے مارو، اگر دوبارہ پیئے، پھر کوڑے مارو، تیسری مرتبہ پیئے، تو پھر بھی کوڑے مارو، اور اگر پھر بھی باز نہ آئے تو اس کو قتل کردو۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث درج ذیل ہے

8114 - فَحَدَّثَنَاهُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عِصْمَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، ثنا اَبِیْ، ثنا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ جَرِيْرٌ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ نُعْمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ، فَاِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوْهُ، فَاِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوْهُ، فَاِنْ شَرِبَ فَاقْتُلُوْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8114 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص اسے پیئے تو اس کو کوڑے مارو، اگر دوبارہ پیئے، پھر کوڑے مارو، تیسری مرتبہ پیئے، تو پھر بھی کوڑے مارو، اور اگر پھر بھی باز نہ آئے تو اس کو قتل کردو۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث درج ذیل ہے

8115 - فَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ، الْعَدْلُ، ثنا يَحْيَى بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَاَ سَعِيْدٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ، ثُمَّ اِذَا شَرِبَ فَاجْلِدُوْهُ، ثُمَّ اِذَا شَرِبَ فَاجْلِدُوْهُ، ثُمَّ اِذَا شَرِبَ فِی الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ

وَهٰذَا الْاِسْنَادُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8115 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص اسے پیئے تو اس کو کوڑے مارو، اگر دوبارہ پیئے، پھر کوڑے مارو، تیسری مرتبہ پیئے، تو پھر بھی کوڑے مارو، اور اگر پھر بھی باز نہ آئے تو اس کو قتل کردو۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8116 - فَحَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِیُّ، ثنا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبُوْشَنْجِیُّ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ، ثُمَّ اِذَا شَرِبَ فَاجْلِدُوْهُ، ثُمَّ اِذَا شَرِبَ فَاجْلِدُوْهُ، ثُمَّ اِذَا شَرِبَ فِی الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ قَالَ مَعْمَرٌ: فَحَدَّثْتُ بِهِ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ فَقَالَ: قَدْ تُرِكَ ذٰلِكَ بَعْدُ، اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنِ النُّعَيْمَانِ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ اُتِیَ بِهِ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ اُتِیَ بِهِ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ اُتِیَ بِهِ فِی الرَّابِعَةِ فَجَلَدَهُ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ

فَاَمَّا حَدِيْثُ مُعَاوِيَةَ:

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص اسے پیئے تو اس کو کوڑے مارو، اگر دوبارہ پیئے، پھر کوڑے مارو، تیسری مرتبہ پیئے، تو پھر بھی کوڑے مارو، اور اگر پھر بھی باز نہ آئے تو اس کو قتل کر دو۔

۞۞ معمر کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث محمد بن المنکدر کو سنائی تو انہوں نے فرمایا: بعد میں اس حدیث پر عمل چھوڑ دیا گیا تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں نعیمان کے بیٹے کو لایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کوڑے مروائے، اس نے پھر شراب پی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پھر کوڑے لگوائے، اس نے پھر پی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر کوڑے لگوائے، اس نے پھر پی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس کو کوڑے لگوائے۔ کوڑوں سے زائد کچھ نہیں کیا گیا۔

معاویہ کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے

8117 – فَحَدَّثَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ، الْعَدْلُ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَاَ سَعِيدٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ ذَكْوَانَ اَبِىْ صَالِحٍ وَاَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ شَرِبُوا الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوْهُمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8117 – صحيح

✧✧ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگ شراب پئیں تو ان کو کوڑے مارو، اگر پھر پئیں تو پھر کوڑے مارو، اگر پھر پئیں تو پھر کوڑے مارو، اگر چوتھی مرتبہ بھی پئیں تو ان کو قتل کر دو۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ

شرید بن سوید کی روایت کردہ حدیث

8118 – فَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمُ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ، ثُمَّ إِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْهُ، فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8118 – على شرط مسلم

✧✧ عمرو بن شرید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب کوئی شراب پیئے تو اس کو کوڑے مارو، دوبارہ پیئے تو پھر مارو، تیسری بار پیئے تو پھر مارو، چوتھی بار پیئے تو قتل کر دو۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی روایت کردہ حدیث

8119 – فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَ مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْخَمْرِ: اِذَا شَرِبُوْهَا فَاجْلِدُوْهُمْ، ثُمَّ اِذَا شَرِبُوْهَا فَاجْلِدُوْهُمْ، ثُمَّ اِذَا شَرِبُوْهَا فَاجْلِدُوْهُمْ، ثُمَّ اِذَا شَرِبُوْهَا فَاقْتُلُوْهُمْ عِنْدَ الرَّابِعَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8119 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے متعلق فرمایا: جب کوئی شراب پئے تو اس کو کوڑے مارو، دوبارہ پئے تو پھر مارو، تیسری بار پئے تو پھر مارو، چوتھی بار پئے تو قتل کر دو۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ شُرَحْبِيلَ بْنِ اَوْسٍ

حضرت شرحبیل بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث

8120 – اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا خَلَفُ بْنُ سَالِمٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الْعِرَاقِيُّ، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ، ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ كَبْشَةَ، يَخْطُبُ بِالشَّامِ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ فِي الْخَمْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْخَمْرِ: اِنْ شَرِبَهَا فَاجْلِدُوْهُ، فَاِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْهُ، ثُمَّ اِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْهُ، ثُمَّ اِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ فَسَمِعْتُ اَبَا عَلِيٍّ الْحَافِظَ، يُحَدِّثُنَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ فِي آخِرِهِ: هٰذَا الصَّحَابِيُّ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ هُوَ شُرَحْبِيلُ بْنُ اَوْسٍ

✧✧ یزید ابن ابی کبشہ نے شام میں خطبہ دیتے ہوئے بتایا کہ میں نے کسی صحابی رسول کو عبدالملک بن مروان کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شراب کے متعلق یہ ارشاد سنا ہے کہ" جب کوئی شراب پئے تو اس کو کوڑے مارو، دوبارہ پئے تو پھر مارو، تیسری بار پئے تو پھر مارو، چوتھی بار پئے تو قتل کر دو"۔

۞۞ ابوعلی الحافظ نے ہمیں یہی حدیث سنائی اور اس کے آخر میں یہ بھی بتایا کہ اس صحابی کا تعلق شام سے ہے، اور وہ حضرت شرحبیل بن اوس رضی اللہ عنہ ہیں۔

8121 – فَحَدَّثَنَا بِصِحَّةِ مَا ذَكَرَهُ اَبُوْ عَلِيٍّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بُرْدٍ الْاَنْطَاكِيُّ، ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ الْبَهْرَانِيُّ، ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِي الْحَسَنِ نِمْرَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ اَوْسٍ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا

شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ، ثُمَّ إِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ، ثُمَّ إِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ، ثُمَّ إِنْ شَرِبَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8121 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ شرحبیل بن اوس رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں، آپ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شراب پئے تو اس کو کوڑے مارو، دوبارہ پئے تو پھر مارو، تیسری بار پئے تو پھر مارو، چوتھی بار پئے تو قتل کر دو۔

رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت نضر رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث

8122 – وَأَمَّا حَدِيثُ النَّضْرِ، مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ، فَإِنْ عَادَ فَاجْلِدُوهُ، فَإِنْ عَادَ فَاجْلِدُوهُ، فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُ

✧✧ رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت نضر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شراب پئے تو اس کو کوڑے مارو، دوبارہ پئے تو پھر مارو، تیسری بار پئے تو پھر مارو، چوتھی بار پئے تو قتل کر دو۔

8123 – حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ، وَقَالَ: فَضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النُّعَيْمَانَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ

✧✧ محمد بن المنکدر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم ﷺ کا سابقہ فرمان جیسا فرمان بیان کیا ہے۔ اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے نعیمان کو چار مرتبہ کوڑے مارے۔

8124 – أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْقَنْطَرِيُّ، بِهَا ثَنَا أَبُو قِلَابَةَ، ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ رُكَانَةَ، أَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوَقِّتْ فِي الْخَمْرِ حَدًّا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: شَرِبَ رَجُلٌ فَسَكِرَ فَثَمِلَ فِي الْفَجِّ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا حَاذَى بِدَارِ الْعَبَّاسِ انْفَلَتَ فَدَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ فَالْتَزَمَهُ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ وَقَالَ: أَفَعَلَهَا؟ وَلَمْ يَأْمُرْ فِيهِ بِشَيْءٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8124 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ شراب کی حد نافذ کرنے کی کوئی کیفیت مقرر نہیں فرمائی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک آدمی نے شراب پی، اور اس کو نشہ چڑھ گیا، اور وہ گلیوں میں جھومتا پھر رہا تھا، ہم اس کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی طرف چل پڑے، جب وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کے برابر پہنچا تو بھاگ کر نکلا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر گھس کر آپ کے پاس بیٹھ گیا، اس بات کی خبر رسول اللہ ﷺ تک پہنچائی گئی، یہ سن کر حضور ﷺ مسکرا دیئے اور فرمایا: کیا اس نے واقعی ایسا کیا؟ حضور ﷺ نے اس آدمی پر کوئی حد نافذ نہیں فرمائی۔

٭٭ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8125 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: جِيءَ بِالنُّعَيْمَانِ اَوْ بِابْنِ النُّعَيْمَانِ شَارِبًا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ اَنْ يَضْرِبَهُ قَالَ: وَكُنْتُ اَنَا فِيمَنْ ضَرَبَهُ فَضَرَبْنَاهُ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيدِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَقَدْ تَابَعَ عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَلٰى وَصْلِهِ بِذِكْرِ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8125 – صحيح

✧✧ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نعیمان یا اس کے بیٹے نے شراب پی تھی، اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا، جو لوگ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ نے ان کو حکم دیا کہ اس کو ماریں۔ آپ فرماتے ہیں: اس کو مارنے والوں میں مَیں بھی شامل تھا۔ ہم نے اس کو جوتیوں اور کھجور کی شاخوں کے ساتھ مارا۔

٭٭ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور عبدالوارث بن سعید نے ،عبدالوہاب ثقفی نے سند کو متصل کرنے میں عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی متابعت کی ہے۔

8126 – حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْقَاضِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، ثَنَا اَيُّوْبُ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: جِيءَ بِالنُّعَيْمَانِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فِي الْبَيْتِ فَضَرَبُوْهُ بِالْاَيْدِي وَالنِّعَالِ وَكُنْتُ فِيمَنْ ضَرَبَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8126 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نعیمان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب گھر والوں کو حکم دیا کہ اس کو ماریں، تو ان لوگوں نے ہاتھوں کے ساتھ اور جوتوں کے ساتھ ان کو مارا۔ ان کو مارنے والوں میں مَیں بھی شامل تھا۔

8127 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: كَانَ يُؤْتٰى بِالشَّارِبِ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي اِمْرَةِ اَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ اِمْرَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَنَقُوْمُ اِلَيْهِ فَنَضْرِبُهُ بِاَيْدِينَا وَنِعَالِنَا وَاَرْدِيَتِنَا، حَتّٰى كَانَ صَدْرًا مِنْ اِمَارَةِ عُمَرَ فَجَلَدَ فِيهَا اَرْبَعِينَ، حَتّٰى اِذَا عَاثُوا فِيهَا وَفَسَقُوا جَلَدَ فِيهَا ثَمَانِينَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8127 – ذا فی البخاری

✧✧ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اور حضرت عمر کی خلافت کے ابتدائی دور میں کسی شراب خور کو لایا جاتا تو ہم اس کو ہاتھوں، جوتوں اور چادروں کے ساتھ مارتے، حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے اوائل میں اس کی سزا چالیس کوڑے مقرر کر دی گئی۔ اور جب ان میں شراب نوشی عام ہو گئی اور فسق بڑھ گیا تو آپ نے اس کی سزا ۸۰ کوڑے کر دی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8128 – اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَیْنِ الْقَاضِی، بِمَرْوَ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِیْ اُسَامَةَ، ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، وَیَحْیَی بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِشَارِبٍ فَقَالَ: قُوْمُوا اِلَیْهِ فَاضْرِبُوْهُ فَقَامُوا اِلَیْهِ فَخَفَقُوْهُ بِنِعَالِهِمْ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8128 – صحيح

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شراب خور کو لایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو مارو۔ لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے جوتوں کے ساتھ اس کو مارنے لگے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8129 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ، عَنْ اَبِی الْوَدَّاكِ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَا اَشْرَبُ نَبِیْذَ الْجَرِّ بَعْدَ اِذْ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَشْوَانَ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا شَرِبْتُ خَمْرًا لٰكِنِّیْ شَرِبْتُ نَبِیْذَ زَبِیْبٍ وَتَمْرٍ فِیْ دُبَّاءَ، فَاَمَرَ بِهٖ فَنُهِزَ بِالْاَیْدِیْ وَخُفِقَ بِالنِّعَالِ، وَنَهٰی عَنِ الزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ وَعَنِ الدُّبَّاءِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8129 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نشئی کو لایا گیا، اس نے کہا: یا رسول اللہ میں نے شراب نہیں پی بلکہ میں نے دباء (شراب پینے کے لئے استعمال ہونے والا برتن) میں زبیب اور کھجور کا جوس پیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا، اس کو ہاتھوں کے ساتھ مارا گیا، اس پر جوتے برسائے گئے، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیب اور کھجور کے جوس سے بھی منع کر دیا اور دباء نامی برتن کے استعمال پر بھی پابندی لگا دی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8130 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، ثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَیْبَةَ الْقَاضِی، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِیْسَی الْقَاضِی، اَنْبَا اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَزْهَرَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَیْتُ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَهُوَ يَتَخَلَّلُ النَّاسَ يَسْأَلُ عَنْ مَنْزِلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، فَأُتِيَ بِسَكْرَانَ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ أَنْ يَضْرِبُوْهُ بِمَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ قَالَ: وَحَثَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ فِي وَجْهِهِ قَالَ: ثُمَّ أُتِيَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِسَكْرَانَ قَالَ: فَتَوَخَّى الَّذِينَ كَانَ مَنْ ضَرَبَهُمْ يَوْمَئِذٍ فَضَرَبَ أَرْبَعِينَ وَضَرَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَرْبَعِينَ "

✧✧ عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے جنگ حنین کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپ لوگوں کے درمیان موجود تھے، اور خالد بن ولید کا ٹھکانہ پوچھ رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جو کہ نشے میں دھت تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ اس کے آس پاس ہیں، ان کے ہاتھ میں جو بھی ہے، اس کے ساتھ اس کی پٹائی کر دیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے منہ پر مٹی ڈال دی، راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھی ایک شرابی شخص کو لایا گیا، راوی کہتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے مشورہ لیا جنہوں نے اس دن شرابی کی پٹائی لگائی تھی (ان سے مشورہ کے بعد) آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو چالیس کوڑے لگوائے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی شرابی کو چالیس کوڑے لگائے۔

8131 - قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ وَبَرَةَ الْكَلْبِيِّ، قَالَ: أَرْسَلَنِي خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ مَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَعَلِيٌّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مُتَّكِءٌ مَعَهُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ: " إِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ: إِنَّ النَّاسَ قَدِ انْهَمَكُوْا فِي الْخَمْرِ وَتَحَاقَرُوا الْعُقُوْبَةَ، فَقَالَ عُمَرُ: هُمْ هٰؤُلَاءِ عِنْدَكَ فَسَلْهُمْ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: نَرَاهُ إِذَا سَكِرَ هَذَى وَإِذَا هَذَى افْتَرَى وَعَلَى الْمُفْتَرِي ثَمَانُونَ، فَقَالَ عُمَرُ: أَبْلِغْ صَاحِبَكَ مَا قَالَ: فَجَلَدَ خَالِدٌ ثَمَانِينَ وَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِينَ، وَكَانَ عُمَرُ إِذَا أُتِيَ بِالرَّجُلِ الْقَوِيِّ الْمُنْهَمِكِ فِي الشَّرَابِ جَلَدَهُ ثَمَانِينَ وَإِذَا أُتِيَ بِالرَّجُلِ الضَّعِيفِ الَّتِي كَانَتْ مِنْهُ الزَّلَّةُ جَلَدَ أَرْبَعِينَ ثُمَّ جَلَدَ عُثْمَانُ ثَمَانِينَ وَأَرْبَعِينَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8131 – صحيح

✧✧ وبرہ کلبی بیان کرتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جانب بھیجا، میں آپ کے پاس آیا، آپ اس وقت مسجد میں تھے اور آپ کے ہمراہ حضرت عثمان بن عفان، حضرت علی، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے، سب مسجد میں تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ میں نے کہا: مجھے حضرت خالد بن ولید نے آپ کی جانب بھیجا ہے، وہ آپ کو سلام کہہ رہے تھے، اور فرما رہے تھے، لوگ شراب میں بہت ڈوب چکے ہیں، اور ان لوگوں نے سزاؤں کو بہت حقیر سمجھا ہوا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ سب لوگ یہاں موجود ہیں، آپ اس بابت ان سے پوچھ لیجئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال یہ ہے کہ جب آدمی کو نشہ چڑھتا ہے، تو وہ بکواسات کرتا ہے، اور جب بکواسات کرتا ہے

تو جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ بولنے والے کی سزا ۸۰ کوڑے ہیں، اس لئے اس کے ۸۰ کوڑے ہونے چاہئیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے ساتھی کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ بات پہنچا دو، چنانچہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ۸۰ کوڑے لگوائے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ۸۰ کوڑے لگوائے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اگر کوئی صحتمند نشئی لایا جاتا تو آپ اس کو ۸۰ کوڑے لگواتے اور اگر کوئی کمزور لاغر نشئی لایا جاتا تو آپ اس کو ۴۰ کوڑے لگواتے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح ۸۰ اور ۴۰ کوڑوں کی سزا کو جاری رکھا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8132 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ فُلَيْحٍ اَبُو الْمُغِيْرَةِ الْخُزَاعِيُّ، ثَنَا ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ الدِّيْلِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِنَّ الشُّرَّابَ كَانُوا يُضْرَبُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَيْدِي وَالنِّعَالِ وَالْعَصَا حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانُوا فِي خِلَافَةِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكْثَرَ مِنْهُمْ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَوْ فَرَضْنَا لَهُمْ حَدًّا فَتَوَخَّى نَحْوًا مِمَّا كَانُوا يُضْرَبُوْنَ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَجْلِدُهُمْ اَرْبَعِيْنَ حَتّٰى تُوُفِّيَ، ثُمَّ قَامَ مِنْ بَعْدِهِ عُمَرُ فَجَلَدَهُمْ كَذٰلِكَ اَرْبَعِيْنَ، حَتّٰى اُتِيَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ وَقَدْ كَانَ شَرِبَ فَاَمَرَ بِهٖ اَنْ يُجْلَدَ، فَقَالَ: لِمَ تَجْلِدُنِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: فِي اَيِّ كِتَابِ اللّٰهِ تَجِدُ اَنِّي لَا اَجْلِدُكَ؟ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ فِي كِتَابِهٖ (لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوا) (المائدة: 93) الْاٰيَةَ فَاَنَا مِنَ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ، ثُمَّ اتَّقَوْا وَآمَنُوا، ثُمَّ اتَّقَوْا وَاَحْسَنُوا، شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ وَالْخَنْدَقَ وَالْمَشَاهِدَ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَلَا تَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ مَا يَقُوْلُ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ اُنْزِلَتْ عُذْرًا لِلْمَاضِيْنَ وَحُجَّةً عَلَى الْبَاقِيْنَ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، يَقُوْلُ: (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ) (المائدة: 90) ثُمَّ قَرَاَ حَتّٰى اَنْفَذَ الْاٰيَةَ الْاُخْرٰى (لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَاَحْسَنُوا) (المائدة: 93) فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ نَهٰى اَنْ يُشْرَبَ الْخَمْرُ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: صَدَقْتَ فَمَاذَا تَرَوْنَ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: نَرٰى اَنَّهُ اِذَا شَرِبَ سَكِرَ، وَاِذَا سَكِرَ هَذٰى، وَاِذَا هَذٰى افْتَرٰى، وَعَلَى الْمُفْتَرِي ثَمَانُوْنَ جَلْدَةً فَاَمَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجُلِدَ ثَمَانِيْنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8132 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں شراب خوروں کو ہاتھوں، جوتوں اور ڈنڈوں سے مار پڑتی تھی، رسول اللہ ﷺ کے ظاہری وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں، رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے زیادہ لوگ اس فعل میں مبتلا ہونے لگے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر ان کے لئے کوئی حد مقرر کر دی جائے (تو شاید اس جرم میں کمی واقع ہو جائے) چنانچہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں شراب نوشوں کو کوڑے مارا کرتے تھے، ان سے مشورہ کیا گیا (تو یہ بات سامنے آئی کہ) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کو ۴۰ کوڑے مارا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شراب خوروں کو ۴۰ کوڑے ہی مارا کرتے تھے، آپ کے دور خلافت میں مہاجرین اولین میں سے ایک شخص کو شراب نوشی کے الزام میں آپ کے پاس لایا گیا، آپ نے اس کو کوڑوں کی سزا سنا دی، اس صحابی نے اعتراض کر دیا کہ تم نے مجھے کوڑے کیوں مارے؟ جب کہ فیصلہ کرنے کے لئے آپ کے اور میرے درمیان اللہ کی کتاب موجود ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کتاب اللہ کے کس حصہ میں یہ بات پاتے ہو کہ میں تجھے کوڑے نہ ماروں؟ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

لَيۡسَ عَلَى الَّذِيۡنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيۡمَا طَعِمُوۡۤا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّآمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحۡسَنُوا (المائدہ: 93)

"جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ان پر کوئی گناہ نہیں جو کچھ انہوں نے چکھا جبکہ ڈریں اور ایمان رکھیں اور نیکیاں کریں پھر ڈریں اور ایمان رکھیں، پھر ڈریں اور نیک رہیں" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اور میں انہی لوگوں میں سے ہوں جو ایمان لائے، نیک عمل کئے، پھر پرہیزگاری اختیار کی، اور ایمان لائے، پھر پرہیزگاری اختیار کی اور ایمان لائے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگ بدر، حدیبیہ جنگ خندق اور دیگر کئی غزوات میں شرکت کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے قریب دیگر صحابہ کرام سے) فرمایا: یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں تم لوگ اس کا جواب نہیں دے سکتے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بولے: یہ آیات تو سابقہ گناہوں کی معافی کے لئے نازل ہوئی ہیں، اور یہ آیات بعد والے گناہوں کے خلاف تو دلیل ہیں، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے

يَا اَيُّهَا الَّذِيۡنَ آمَنُوۡۤا اِنَّمَا الۡخَمۡرُ وَالۡمَيۡسِرُ وَالۡاَنۡصَابُ وَالۡاَزۡلَامُ رِجۡسٌ مِّنۡ عَمَلِ الشَّيۡطَانِ (المائدۃ: 90)

"اے ایمان والو، شراب، جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں، شیطانی کام، تو ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

یہ آیت ختم کرنے کے بعد آپ نے دوسری آیت پڑھی

لَيۡسَ عَلَى الَّذِيۡنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيۡمَا طَعِمُوۡۤا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّآمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحۡسَنُوا

"جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ان پر کوئی گناہ نہیں جو کچھ انہوں نے چکھا جبکہ ڈریں اور ایمان رکھیں اور نیکیاں کریں

پھر ڈریں اور ایمان رکھیں، پھر ڈریں اور نیک رہیں'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

اللہ تعالیٰ نے شراب نوشی سے منع فرمایا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا۔ (پھر دوسرے لوگوں سے مخاطب ہوکر فرمایا) تمہارا کیا خیال ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارا یہ خیال ہے کہ بندہ جب شراب پیتا ہے تو اسے نشہ آتا ہے، اور جب نشہ آتا ہے تو ہذیان بکتا ہے، اور جب ہذیان (اول فول) بکتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ بولنے والے کی سزا ۸۰ کوڑے ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ۸۰ کوڑے لگوائے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8133 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ بَغِيًّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَرَّ بِهَا رَجُلٌ فَبَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا وَلَاعَبَهَا فَقَالَتْ: مَهْ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى ذَهَبَ بِالشِّرْكِ وَجَاءَ بِالْإِسْلَامِ، فَتَرَكَهَا وَوَلَّى فَجَعَلَ يَلْتَفِتُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا حَتَّى أَصَابَ وَجْهُهُ الْحَائِطَ، قَالَ: فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: أَنْتَ عَبْدٌ أَرَادَ اللَّهُ بِكَ خَيْرًا، إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَجَّلَ لَهُ عُقُوبَةَ ذَنْبِهِ، وَإِذَا أَرَادَ شَرًّا أَمْسَكَ عَلَيْهِ الْعُقُوبَةَ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُوَافِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ عَيْرٌ"

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي)8133 - صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زمانہ جاہلیت میں ایک طوائفہ تھی، اس کے پاس سے ایک مرد گزرا، اس مرد نے اپنا ہاتھ اس عورت کی جانب بڑھایا، عورت نے کہا: رک جا، اللہ تعالیٰ نے شرک کو ختم کر دیا ہے اور اسلام لے آیا ہے، اس آدمی نے اس کو چھوڑ دیا اور واپس آ گیا، وہ اس عورت کی طرف دیکھتا ہوا جا رہا تھا کہ اس کا منہ دیوار سے ٹکرا گیا۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور سارا ماجرا سنایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم وہ آدمی ہو، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا ارادہ فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ جب اپنے بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے گناہ کی سزا جلد ہی دے دیتا ہے، اور جب بندے کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کی سزا میں تاخیر کرتا ہے حتیٰ کہ قیامت کے دن اس کو اس گناہ کی سزا دے گا، اور اس وقت تک اس کا گناہ بہت بڑا ہو چکا ہوگا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8134 - حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ شَاذَانُ، ثَنَا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ الْبَجَلِيُّ، عَنْ بَيَانَ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي شَهْمٍ، قَالَ: كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فَمَرَّتْ بِي جَارِيَةٌ فَأَخَذْتُ بِكَشْحِهَا، ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُبَايِعُ النَّاسَ، فَقَالَ لِي: أَلَسْتَ صَاحِبَ الْجُبَيْذَةِ بِالْأَمْسِ؟ قُلْتُ: لَا أَعُودُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَبَايَعَنِي

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8134 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوشہم فرماتے ہیں: میں مدینہ منورہ میں تھا، میرے پاس سے ایک لڑکی گزری، میں نے اس کو پہلو سے پکڑلیا (لیکن فوراً اس کو چھوڑ دیا، اگلے دن) میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت حضور ﷺ صحابہ کرام سے بیعت لے رہے تھے، آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا کل تو نے ایک لڑکی کو نہیں چھیڑا تھا؟ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! آج کے بعد میں یہ گناہ کبھی نہیں کروں گا۔ حضور ﷺ نے ان کی بیعت لے لی۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8135 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: اَتٰى رَجُلٌ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ وَلِحْيَتِهِ تَقْطُرُ خَمْرًا؟ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ التَّجَسُّسِ اِنْ يَظْهَرْ لَنَا نَاْخُذْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8135 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک آدمی آیا، اور کہنے لگا: آپ کو ولید بن عقبہ کی کوئی پرواہ ہے؟ اس کی داڑھی سے شراب کے قطرے ٹپک رہے ہوتے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جاسوسی کرنے سے منع فرمایا ہے، ہاں اگر کوئی گناہ ہمارے سامنے آجائے تو ہم اس کا مواخذہ ضرور کرتے ہیں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8136 – اَخْبَرَنِي اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ مُصْعَبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، اَنَّهُ حَرَسَ لَيْلَةً مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْمَدِينَةِ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَمْشُونَ شَبَّ لَهُمْ سِرَاجٌ فِي بَيْتٍ فَانْطَلَقُوا يَؤُمُّونَهُ حَتّٰى اِذَا دَنَوْا مِنْهُ اِذَا بَابٌ مُجَافٌ عَلٰى قَوْمٍ لَهُمْ فِيهِ اَصْوَاتٌ مُرْتَفِعَةٌ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَخَذَ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: اَتَدْرِي بَيْتُ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: هٰذَا بَيْتُ رَبِيعَةَ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَهُمُ الْاٰنَ شَرْبٌ فَمَا تَرٰى؟ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: " اَرٰى قَدْ اَتَيْنَا مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ، نَهَانَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: (وَلَا تَجَسَّسُوا) (الحجرات: 12) فَقَدْ تَجَسَّسْنَا فَانْصَرَفَ عُمَرُ

عَنْهُمْ وَتَرَكَهُمْ

"هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8136 – صحيح

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے ایک رات مدینہ منورہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ چوکیدار کے طور پر گزاری، (آپ فرماتے ہیں) ہم لوگ چل رہے تھے کہ ہمیں ایک گھر میں چراغ کی روشنی دکھائی دی، ہم لوگ اسی کی جانب چل دیئے، جب ہم اس گھر کے قریب پہنچے تو دروازہ کھلا ہوا تھا، گھر میں لوگ بھی موجود تھے، اور بہت آوازیں بلند ہو رہی تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن کا ہاتھ تھاما اور بولے: تمہیں معلوم ہے کہ یہ گھر کس کا ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن نے کہا: نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ یہ گھر ربیعہ بن امیہ بن خلف کا ہے، اور یہ لوگ اس وقت شراب کے نشے میں بدمست ہیں۔ تمہارا کیا خیال ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کی ہے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے

لَا تَجَسَّسُوْا (الحجرات: 12)

''جاسوسی مت کرو''

اللہ تعالیٰ نے تو ہمیں جاسوسی کرنے سے منع فرمایا ہے، اور ہم نے جاسوسی کی ہے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو اسی طرح چھوڑ کر واپس تشریف لے گئے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8137 – حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ فِرَاسٍ، الْفَقِيْهُ الْمَالِكِيُّ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثنا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الرَّمْلِيُّ، ثنا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ، ثنا ضَمْضَمُ بْنُ زُرْعَةَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، وَكَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ، وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ، وَاَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْاَمِيْرَ اِذَا ابْتَغَى الرِّيْبَةَ فِي النَّاسِ اَفْسَدَهُمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8137 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امیر جب لوگوں میں شک ڈھونڈتا ہے تو وہ لوگوں کو خراب کر لیتا ہے۔

8138 – اَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيْمِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَنْبَاَ زُهَيْرُ بْنُ هُنَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَصْرِيِّ، عَنْ زُفَرَ بْنِ وَثِيْمَةَ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَنَاشَدُوا الْاَشْعَارَ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِيْهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8138 – حذفه الذهبی من التلخيص

✦✦ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں اشعار مت پڑھو اور مسجد میں حدود بھی قائم نہ کرو۔

8139 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى الْحِيرِيُّ، ثنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، ثنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّوَاسِيُّ، ثنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْطَعْ فِي اَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ مِجَنِّ جَحْفَةٍ اَوْ تُرْسٍ وَكِلَاهُمَا يَوْمَئِذٍ ذُو ثَمَنٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8139 – على شرط البخاري ومسلم

✦✦ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جحفہ یا ترس نامی) ڈھال سے کم قیمت کی چوری میں کبھی ہاتھ کاٹنے کا حکم نہیں دیا، حالانکہ ان دنوں یہ دونوں ہی قیمتی تھیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8140 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، ثنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ اِنْ يَسْرِقْ بَيْضَةً قُطِعَتْ يَدُهُ، وَاِنْ يَسْرِقْ حَبْلًا قُطِعَتْ يَدُهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8140 – على شرط البخاري ومسلم

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے چور پر، اگر وہ ایک انڈہ بھی چوری کرے تو اس کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔ اگر ایک رسی بھی چوری کرے تو اس کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8141 – حَدَّثَنَا اِحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفٍ الْقَاضِي، ثنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ، ثنَا اَبُوْ عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنَا الْمُخْتَارُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ عُبَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي بَيْضَةٍ قِيمَتُهَا عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8141 – المختار قال النسائي وغيره ليس بثقة

✦✦ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انڈے (جس کی قیمت ۲۰ درہم تھی) کی چوری کے بدلے میں چور کے ہاتھ کٹوا دیئے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8142 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوَّمُ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ اَيْمَنَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8142 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ڈھال کی قیمت ۱۰ درہموں کے برابر تھی

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور ایمن کی روایت کردہ حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

8143 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، الْعَدْلُ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ الْهَيْثَمِ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي اللَّيْثِ، ثَنَا الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَيْمَنَ، قَالَ: لَمْ يُقْطَعِ الْيَدُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَثَمَنُهُ يَوْمَئِذٍ دِيْنَارٌ سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الرَّبِيْعَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ، يَقُوْلُ: اَيْمَنُ هٰذَا هُوَ ابْنُ امْرَاَةِ كَعْبٍ وَلَيْسَ بِابْنِ اُمِّ اَيْمَنَ وَلَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَاكِمُ: وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ قَوْلِ الْاِمَامِ الشَّافِعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

✧✧ حضرت ایمن فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ڈھال کی قیمت سے کم کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹے جاتے تھے، اور اس کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۞۞ امام شافعی فرماتے ہیں: یہ ایمن، کعب کی بیوی کا بیٹا ہے، ام ایمن کا بیٹا نہیں ہے، اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بھی نہیں کی۔ امام حاکم کہتے ہیں: امام شافعی کے قول کی صحت کی دلیل درج ذیل حدیث ہے۔

8144 – مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَمُجَاهِدٍ، عَنْ اَيْمَنَ – قَالَ: وَكَانَ اَيْمَنُ رَجُلًا يُذْكَرُ مِنْهُ خَيْرٌ – قَالَ: تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي اَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ، وَكَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ يَوْمَئِذٍ دِيْنَارًا فَاَيْمَنُ ابْنُ اُمِّ اَيْمَنَ الصَّحَابِيُّ اَخُو اُسَامَةَ لِاُمِّهِ اَجَلُّ وَاَنْبَلُ اَنْ يُنْسَبَ اِلَى الْجَهَالَةِ فَيُقَالُ كَانَ رَجُلٌ يُذْكَرُ مِنْهُ خَيْرٌ، اِنَّمَا يُقَالُ مِثْلُ هٰذِهِ اللَّفْظِ لِمَجْهُوْلٍ لَا يُعْرَفُ بِالصِّحَّةِ عَلٰى اَنَّ جَرِيْرًا قَدْ اَوْقَفَهُ عَلٰى اَيْمَنَ هٰذَا وَلَمْ يُسْنِدْهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8144 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ مجاہد نے ایمن سے روایت کیا ہے (اور ایمن ایسا آدمی ہے جس کے بارے میں محدثین اچھی رائے رکھتے ہیں) آپ فرماتے ہیں: ایک ڈھال کی قیمت سے کم کی چوری میں بھی چور کے ہاتھ کاٹے جائیں گے، ان دنوں ایک ڈھال کی

قیمت ایک دینار تھی۔

ام ایمن کے بیٹے جو ایمن ہیں، یہ صحابی رسول ہیں، حضرت اسامہ کے ماں شریکی بھائی ہیں، آپ اسامہ سے عمر میں بھی بڑے ہیں اور شرافت ونجابت میں بھی بڑے ہیں، ان کو جہالت کی طرف منسوب کرنا مناسب نہیں ہے۔ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ ایسا آدمی ہے جس کے بارے میں اچھی گفتگو ہوتی ہے، اور اس طرح کے الفاظ ایسے مجہول کے لئے بولے جاتے ہیں جو صحت کے ساتھ معروف نہ ہو، علاوہ ازیں جریر نے اس حدیث کو ایمن پر موقوف کیا ہے اور اس کو مسند نہیں کیا۔

8145 - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ قَدْ سَرَقَتْ فَعَاذَتْ بِرَبِيبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةَ لَقَطَعْتُ يَدَهَا فَقَطَعَهَا

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک عورت لائی گئی، اس نے چوری کی تھی، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردہ (حضرت سلمہ بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ) کی پناہ مانگی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔ پھر اس کے ہاتھ کٹوا دیئے۔

8146 - فَاَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاِسْفَرَائِينِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْبَرَاءِ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: كَانَ رَبِيبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَمَةَ بْنَ اَبِي سَلَمَةَ وَاِنَّمَا عَاذَتِ الْمَخْزُومِيَّةُ الَّتِي سَرَقَتْ بِاَحَدِهِمَا قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلَى اِخْرَاجِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ الْمَخْزُومِيَّةَ اِنَّمَا عَاذَتْ بِاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ الصَّحِيحُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8145 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت علی بن المدینی فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب (لے پالک) حضرت سلمہ بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ تھے، اور جس مخزومیہ نے پناہ مانگی تھی، اس نے ان میں سے کسی ایک (سلمہ یا ابو سلمہ) کی چوری کی تھی۔

❁❁ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے زہری سے، انہوں نے حضرت عروہ کے حوالے سے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ مخزومیہ خاتون نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی پناہ چاہی تھی، اور یہی صحیح ہے۔

8147 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ شَدَّادِ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ اُمِّهِ عَائِشَةَ بِنْتِ مَسْعُودِ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ اَبِيهَا مَسْعُودٍ، قَالَ: لَمَّا سَرَقَتْ تِلْكَ الْمَرْاَةُ الْقَطِيفَةَ مِنْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْظَمْنَا ذَلِكَ وَكَانَتِ امْرَاَةً مِنْ قُرَيْشٍ، فَجِئْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْنَاهُ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، نَحْنُ نَفْدِيهَا بِاَرْبَعِينَ اُوقِيَّةً، قَالَ: تَطَهَّرُ خَيْرٌ لَهَا فَلَمَّا سَمِعْنَا مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَيْنَا اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ

فَقُلْنَا: اشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی شَأْنِ هٰذِهِ الْمَرْاَةِ نَحْنُ نَفْدِيهَا بِاَرْبَعِينَ اُوقِيَّةً، فَلَمَّا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِدَّ النَّاسِ فِی ذٰلِكَ قَامَ خَطِيبًا، فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، مَا اِكْثَارُكُمْ فِی حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَقَعَ عَلٰی اَمَةٍ مِنْ اِمَاءِ اللّٰهِ، وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ نَزَلَتْ بِالَّذِی بِهِ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ لَقَطَعَ مُحَمَّدٌ يَدَهَا قَالَ: فَاَيِسَ النَّاسُ وَقَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ: فَحَدَّثَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی بَكْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ كَانَ يَرْحَمُهَا وَيَصِلُهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8147 – صحيح

✧✧ حضرت مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اس عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے مخملی چادر چوری کی تو ہم نے اس معاملہ کو بہت سنگین جانا، وہ عورت قریشی تھی، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اس عورت کی طرف سے ۴۰ اوقیہ ہرجانہ پیش کرتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو سزا ہونے دو، یہی اس کے حق میں بہتر ہے، جب ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سنی تو ہم حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم نے کہا: آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس عورت کے سلسلے میں ہماری سفارش فرما دیں، اس کی جانب سے ہم ۴۰ اوقیہ فدیہ پیش کر دیتے ہیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاملے میں صحابہ کرام کی گرمجوشیاں دیکھیں تو آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی ایک بندی پر لگنے والی حد کو روکنے کی بہت کوشش کر رہے ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر فاطمہ بنت محمد سے بھی اس عورت جیسا عمل سرزد ہوتا تو محمد اس کے بھی ہاتھ کاٹ دیتا، راوی فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس گفتگو کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی امیدیں ٹوٹ گئیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا۔

❀❀ محمد بن اسحاق کہتے ہیں: مجھے عبداللہ ابن ابی بکر نے بتایا ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا بہت خیال رکھا کرتے تھے اور اس کے ساتھ بہت حسن سلوک فرمایا کرتے تھے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

8148 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِیُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِیُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَنَسٍ الْقُرَشِیُّ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ الشَّيْبَانِیُّ، ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ سَرَقَ حُلَّةً لَهُ، ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَبْهُ لِی، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنَا بِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَالْحَدِيْثُ الْمُفَسَّرُ فِيهِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8148 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک ایسے آدمی کو لائے جس نے ان کا جبہ چوری کر لیا تھا، پھر انہوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یہ میری طرف سے اس کو ہبہ کر دیجئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے یہی کام اس کو میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہیں کر لیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس موضوع پر تفصیلی حدیث درج ذیل ہے۔

8149 – مَا اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَفِيدُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ طَلْحَةَ الْقَنَّادُ، ثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ اُخْتِ صَفْوَانَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ، قَالَ: كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ وَعَلَيَّ خَمِيصَةٌ لِي ثَمَنُ ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَاخْتَلَسَهَا مِنِّي، فَاُخِذَ الرَّجُلُ فَجِيءَ بِهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهِ اَنْ يُقْطَعَ، فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: اَتَقْطَعُهُ مِنْ اَجْلِ ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا؟ اَنَا اَبِيعُهُ وَاُنْسِيهِ ثَمَنَهَا، قَالَ: فَهَلَّا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِي بِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8149 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں مسجد میں سویا ہوا تھا، میں نے اپنے اوپر ایک چادر اوڑھ رکھی تھی، اس کی قیمت ۳۰ درہم تھی، ایک آدمی آیا اور اس نے مجھ سے وہ چادر چھین لی، وہ آدمی پکڑا گیا، اور اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دیا گیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا، (یہ حکم سن کر) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اور میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا صرف ۳۰ درہموں کے بدلے میں اس کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں گے؟ (مجھے یہ گوارا نہیں ہے) میں یہ چادر اس کو بیچتا ہوں اور اس کے ثمن اس کو معاف کرتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی کام تم نے اس کو میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہیں کر لیا۔

8150 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، اَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِسَارِقٍ قَدْ سَرَقَ شَمْلَةً، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا سَرَقَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اِخَالُهُ سَرَقَ فَقَالَ السَّارِقُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبُوا بِهِ فَاقْطَعُوهُ ثُمَّ احْسِمُوهُ ثُمَّ ايْتُونِي بِهِ فَقُطِعَ ثُمَّ اُتِيَ بِهِ، فَقَالَ: تُبْ اِلَى اللّٰهِ فَقَالَ: تُبْتُ اِلَى اللّٰهِ، فَقَالَ: تَابَ اللّٰهُ عَلَيْكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8150 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ایک چور لایا گیا، جس نے ایک چادر چوری کی تھی، لوگوں نے گواہی دی کہ یارسول اللہ ﷺ اس آدمی نے چوری کی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے نہیں لگتا کہ اس نے چوری کی ہوگی، چور نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ ﷺ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو لے جاؤ، اس کے ہاتھ کاٹ دو، پھر اس کو آگ سے داغ لگاؤ (یعنی اس کی مرہم پٹی بھی کروتا کہ اس کے خون کا بہاؤ رک جائے) پھر اس کو میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ اس کے ہاتھ کاٹ دیئے گئے، پھر اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس پیش کیا گیا، حضور ﷺ نے اس کو فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو، اس نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں، حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تیری توبہ قبول فرمائے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8151 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ تَرَى فِي حَرِيسَةِ الْجَبَلِ؟ قَالَ: هِيَ مِثْلُهَا وَالنَّكَالُ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْمَاشِيَةِ قَطْعٌ اِلَّا مَا آوَاهُ الْمَرَاحُ فَبَلَغَ فِي الْمِجَنِّ فَفِيْهِ الْقَطْعُ، وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَجَلَدَاتٌ نَكَالٌ

قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ تَرَى فِي الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ؟ قَالَ: هُوَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَطْعٌ اِلَّا مَا آوَاهُ الْجَرِينُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ الْقَطْعُ، وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ غَرَامَةُ مِثْلِهِ وَجَلَدَاتٌ نَكَالٌ هٰذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اِذَا كَانَ الرَّاوِی، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ثِقَةٌ فَهُوَ كَاَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ "

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مزینہ کا ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آیا، اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ پہاڑوں پر اگائے گئے درختوں کی چوری کے بارے میں آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: چوری کے برابر تاوان دینا ہوگا اور عبرت کے لئے کچھ سزا بھی۔ اور پہاڑوں پر چرنے والے جانوروں کی چوری کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان جانوروں کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، البتہ اگر وہ جانور گلے میں ہوں جہاں ان کی حفاظت کی جاتی ہے، وہاں سے چوری کیا گیا تو اگر اس کی قیمت ڈھال کے برابر پہنچتی ہے تو ہاتھ کاٹا جائے گا اور اگر اس کی قیمت ڈھال تک نہ پہنچتی ہو تو اس میں اس کا دگنا جرمانہ ہے اور عبرت کے طور پر کچھ کوڑے بھی مارے جائیں گے۔

اس نے کہا: یارسول اللہ ﷺ لٹکے ہوئے پھل کو چوری کرلیا گیا اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: وہ اور اس جیسے دوسرے پھل جو لٹکے ہوئے ہوں، ان کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے البتہ وہ کہ جس کو کسی مقام پر حفاظت کے لئے رکھا گیا ہو اور اس کی قیمت ڈھال تک پہنچتی ہو تب ہاتھ کاٹے جائیں گے۔ اور جس کی

قیمت ڈھال تک نہ پہنچے، اس میں اس کے برابر جرمانہ ہے اور چند کوڑے بطور عبرت مارے جائیں گے۔

اس سنت میں عمرو بن شعیب، اپنے دادا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے میں منفرد ہیں، اور جب یہ روایت عمرو بن شعیب سے ہو تو اس سند کی طاقت اُس سند کے برابر ہوتی ہے جو ایوب کے ذریعے بواسطہ نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تک پہنچے۔

8152 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ الْخُزَاعِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي مَسَرَّةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرَةِ اَسْوَاطٍ فِيمَا دُونَ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8152 – على شرط البخاری ومسلم

حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حد نہ لگتی ہو تو سزا کے طور پر دس سے زیادہ کوڑے نہ مارے جائیں۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8153 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْحَرْبِيِّ، ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَاطِبٍ، اَنَّ رَجُلًا سَرَقَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اقْتُلُوْهُ . فَقَالُوْا: اِنَّمَا سَرَقَ . قَالَ: فَاقْطَعُوْهُ . ثُمَّ سَرَقَ اَيْضًا فَقُطِعَ، ثُمَّ سَرَقَ عَلٰى عَهْدِ اَبِي بَكْرٍ فَقُطِعَ، ثُمَّ سَرَقَ فَقُطِعَ حَتّٰى قُطِعَتْ قَوَائِمُهُ ثُمَّ سَرَقَ الْخَامِسَةَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَ بِهٰذَا حِينَ اَمَرَ بِقَتْلِهِ، اذْهَبُوا بِهِ فَاقْتُلُوْهُ، فَدُفِعَ اِلٰى فِتْيَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فِيهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ: اَمِّرُوْنِي عَلَيْكُمْ، فَاَمَّرُوْهُ فَكَانَ اِذَا ضَرَبَهُ ضَرَبُوْهُ حَتّٰى قَتَلُوْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8153 – بل منكر

حارث بن حاطب فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک آدمی نے چوری کر لی، اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو قتل کر دو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے صرف

چوری کی ہے، حضور ﷺ نے فرمایا: تو اس کے ہاتھ کاٹ دو۔ اس نے پھر چوری کی، پھر اس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں بھی چوری کی، پھر اس کا پاؤں کاٹ دیا گیا، وہ چوریاں کرنے سے باز نہ آیا، اور سزا پاتا رہا، حتیٰ کہ جب اس نے پانچویں مرتبہ چوری کی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اس بدبخت کو زیادہ جانتے تھے، تبھی تو آپ ﷺ نے اس کے قتل کا حکم دیا تھا، (پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا) اس کو لے جاؤ اور قتل کر دو، اس کو قریش کی ایک جماعت کے سپرد کر دیا گیا، اس جماعت میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بھی تھے، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنی جماعت سے کہا: تم مجھے اپنا امیر بنالو، ان لوگوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو اپنا امیر بنالیا، پھر حضرت عبداللہ نے اس کو مارنا شروع کیا تو لوگ بھی مارنے لگ گئے، اس کو اتنا مارا کہ وہ مر گیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8154 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بِمِصْرَ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ الضَّبِّيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ الْاٰبِقِ اِذَا سَرَقَ قَطْعٌ وَّلَا عَلَى الذِّمِّيِّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَقَدْ تَفَرَّدَ بِسَنَدِهٖ مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ وَهُوَ اَحَدُ الثِّقَاتِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8154 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بھاگا ہوا غلام چوری کرے یا ذمی چوری کرے تو ان کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ یہ سند بیان کرنے میں موسیٰ بن داؤد منفرد ہیں، اور یہ ثقہ راوی ہیں۔

8155 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى الْجَابِرَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا مَاجِدَةَ، يَقُوْلُ: كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: اِنِّيْ لَا اَذْكُرُ اَوَّلَ رَجُلٍ قَطَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِسَارِقٍ فَاَمَرَ بِقَطْعِهٖ فَكَاَنَّمَا اُسِفَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّكَ كَرِهْتَ قَطْعَهُ، قَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِيْ، لَا تَكُوْنُوْا اَعْوَانًا لِلشَّيْطَانِ عَلٰى اَخِيْكُمْ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِلْاِمَامِ اِذَا انْتَهٰى اِلَيْهِ حَدٌّ اِلَّا اَنْ يُقِيمَهُ، اِنَّ اللّٰهَ عَفُوٌّ يُحِبُّ الْعَفْوَ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8155 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابو ماجدہ فرماتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، آپ نے فرمایا: میں اس آدمی کا نام نہیں بتاؤں گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے جس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا تھا، وہ ایک چور تھا، اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر افسردگی کے آثار تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لگتا ہے آپ کو اس کے ہاتھ کاٹنا، ناگوار گزر رہا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اور کیا؟ مجھے اس سے کیا چیز منع کرے گی؟ تم اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے بھائی مت بنو، امام کا تو فرض منصبی یہ ہے کہ جب کسی کے لئے حد ثابت ہو جائے تو وہ اس پر حد نافذ کرے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے، بخشنے کو ہی پسند کرتا ہے، اس لئے لوگوں کو چاہیے کہ معاف کر دیا کریں اور درگزر سے کام لیں۔ کیا تمہیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری بخشش کرے، اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا، مہربان ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8156 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعَافَوُا الْحُدُوْدَ بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِيْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8156 – صحيح

✧✧ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپس میں حدود کو معاف کر دیا کرو، کیونکہ میرے پاس جس کا قصور حد تک ثابت ہو جائے گا تو اس کو حد لازمی لگے گی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8157 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اَحْمَدُ بْنُ بِشْرٍ الْمَرْثَدِيُّ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُوْنَ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْ اَمْرِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8157 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نفاذ حدود میں کوئی سفارش قبول کرلی، اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم میں اس کی مخالف کی۔

8158 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ

اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْدَ اَنْ رَجَمَ الْاَسْلَمِيَّ، فَقَالَ: اجْتَنِبُوا هٰذِهِ الْقَاذُورَةَ الَّتِي نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا، فَمَنْ اَلَمَّ فَلْيَسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰهِ وَلْيَتُبْ اِلَى اللّٰهِ، فَاِنَّهُ مَنْ يُبْدُ لَنَا صَفْحَتَهُ نُقِمْ عَلَيْهِ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8158 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ کو رجم کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: اس گندگی سے بچو جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے، اور جو اس میں مبتلا ہو جائے، اس کو چاہیے کہ وہ اس چیز کو چھپانے کی کوشش کرے جس کو اللہ تعالیٰ نے چھپایا ہوا ہے، اور اس کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرے، کیونکہ جس کا عمل ہمارے پاس ظاہر ہو جاتا ہے، اس پر کتاب اللہ کے مطابق حد لگانا ضروری ہو جاتا ہے۔

8159 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَتَرَ اَخَاهُ فِي الدُّنْيَا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَمَنْ نَفَّسَ عَنْ اَخِيهِ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيهِ
هٰذَا الْاِسْنَادُ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8159 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے بھائی کی دنیا میں پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کے گناہوں کو چھپائے گا، اور جس نے اپنے بھائی سے دنیا کی کوئی تکلیف دور کی، اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی تکالیف دور فرمائے گا۔ اور جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں مشغول رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی مدد میں مشغول رہتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8160 – اَخْبَرَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ حَيَّانُ بْنُ هِلَالٍ، ثَنَا وُهَيْبٌ، ثَنَا سُهَيْلٌ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا اِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَهٰذَا يُصَحِّحُ حَدِيثَ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا اِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَذَاكَ اَنَّ اَسْبَاطَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيَّ، رَوَاهُ عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8160 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ، دنیا میں کسی بندے کا گناہ چھپائے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہ چھپائے گا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو بندہ دنیا میں کسی کے گناہ کو چھپاتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہوں کو چھپاتا ہے۔

اسباط بن محمد القرشی نے اس حدیث کو اعمش کے واسطے اپنے ایک ساتھی کے حوالے سے ابوصالح سے روایت کیا ہے۔

اور حماد بن زید نے محمد بن واسع کے ذریعے ایک آدمی کے واسطے سے ابوصالح سے روایت کیا ہے۔

8161 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ شَيْبَةُ الْخُضَرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " ثَلَاثٌ اَحْلِفُ عَلَيْهِنَّ وَالرَّابِعُ لَوْ حَلَفْتُ عَلَيْهِ لَرَجَوْتُ اَنْ لَا آثَمَ: لَا يَجْعَلُ اللّٰهُ عَبْدًا لَهُ سَهْمٌ فِي الْإِسْلَامِ كَمَنْ لَا سَهْمَ لَهُ، وَلَا يَتَوَلَّى اللّٰهَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا فَيُوَلِّيَهُ غَيْرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُحِبُّ رَجُلٌ قَوْمًا اِلَّا كَانَ مَعَهُمْ اَوْ مِنْهُمْ، وَالرَّابِعَةُ لَوْ حَلَفْتُ عَلَيْهَا لَرَجَوْتُ اَنْ لَا آثَمَ، لَا يَسْتُرُ اللّٰهُ عَلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا اِلَّا سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الْآخِرَةِ " قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَقَالَ عُمَرُ: اِذَا سَمِعْتُمْ مِثْلَ هٰذَا! الْحَدِيْثِ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْفَظُوْهُ وَاحْتَفِظُوا بِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8161 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین چیزوں پر میں قسم کھا سکتا ہوں، اور ایک چوتھی چیز بھی ہے، وہ ایسی ہے کہ اگر میں اس پر قسم کھاؤں تو مجھے امید ہے کہ میں گنہ گار نہیں ہوں گا۔

○ جس آدمی کا اسلام میں کوئی حصہ ہے، اللہ تعالیٰ اسے اس آدمی کے برابر نہیں رکھے گا جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔

○ ایسا نہیں ہو سکتا کہ بندہ دنیا میں اللہ تعالیٰ سے دوستی رکھے اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کسی اور سے دوستی رکھے۔

○ جو بندہ جس قوم سے محبت رکھے گا، وہ ان کے ساتھ ہی ہوگا۔

○ چوتھی بات پر اگر میں قسم کھاؤں تو مجھے یقین ہے کہ اس میں مَیں گنہ گار نہیں ہوں گا، وہ چوتھی بات یہ ہے کہ جو بندہ دنیا میں لوگوں کی پردہ پوشی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گناہوں کی پردہ پوشی کرے گا۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے یہ حدیث حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا: جب تم عروہ کی بیان کردہ حدیث سنو جو انہوں نے ام

المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہوتو اس کو یاد کرلیا کرو اور اس کو یاد رکھا بھی کرو۔

8162 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَشِيْطٍ، عَنْ كَعْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ كَثِيْرٍ، مَوْلٰى عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ رَاٰى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنِ اسْتَحْيٰى مَوْءُوْدَةً مِنْ قَبْرِهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8162 – صحيح

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی کا گناہ دیکھا اور اس کی پردہ پوشی کی، وہ ایسا ہی ہے جیسے اس نے کسی زندہ درگور کی ہوئی لڑکی کو قبر سے نکال کر اسے زندگی بخش دی ہو۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8163 – اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زِيَادٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِدْرَءُوا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَاِنْ وَجَدْتُمْ لِمُسْلِمٍ مَخْرَجًا فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُ، فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ يُخْطِءَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يُخْطِءَ بِالْعُقُوْبَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جہاں تک ممکن ہو، مسلمان کو حد کے نفاذ سے بچاؤ، اگر تمہیں مسلمان کو بچانے کا کوئی راستہ ملے تو اس کو موقع ضرور دو، کیونکہ امام کا معافی دینے میں خطا کرنا، سزا دینے میں خطا کرنے سے بہتر ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8163 – خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا بَشِيْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، حَدَّثَنِي ابْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: كُنَّا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ نَتَحَدَّثُ لَوْ اَنَّ مَاعِزًا اَوْ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ لَمْ يَجِيْئَا فِي الرَّابِعَةِ لَمْ يَطْلُبْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَحِيْحٌ "

✧✧ حضرت ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں بات کیا کرتے ہیں کہ اگر ماعز اور یہ عورت چوتھی مرتبہ نہ آتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو طلب نہ فرماتے (اور یہ لوگ حد سے بچ جاتے)

8164 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ بَنُوْ اُبَيْرِقٍ رَهْطًا مِنْ بَنِي ظَفَرٍ وَكَانُوْا ثَلَاثَةً بَشِيْرٌ وَبِشْرٌ وَمُبَشِّرٌ، وَكَانَ بَشِيْرٌ يُكْنٰى اَبَا طُعْمَةَ وَكَانَ شَاعِرًا وَكَانَ مُنَافِقًا وَكَانَ يَقُوْلُ الشِّعْرَ يَهْجُوْ بِهِ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَقُوْلُ: قَالَهُ

فُلَانٌ، فَإِذَا بَلَغَهُمْ ذٰلِكَ، قَالُوْا: كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ مَا قَالَهُ إِلَّا هُوَ، فَقَالَ:

(البحر الكامل)

أَوَكُلَّمَا قَالَ الرِّجَالُ قَصِيدَةً ضَمُّوا إِلَيَّ بِأَنَّ أُبَيْرِقَ قَالَهَا

مُتَخَطِّمِينَ كَأَنَّنِي أَخْشَاهُمْ جَدَعَ الْإِلٰهُ أُنُوفَهُمْ فَأَبَانَهَا

وَكَانُوا أَهْلَ فَقْرٍ وَحَاجَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ وَكَانَ عَمِّي رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ رَجُلًا مُوْسِرًا أَدْرَكَهُ الْإِسْلَامُ فَوَاللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى أَنَّ فِي إِسْلَامِهِ شَيْئًا، وَكَانَ إِذَا كَانَ لَهُ يَسَارٌ فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الضَّافِطَةُ مِنَ السَّدَمِ تَحْمِلُ الدَّرْمَكَ ابْتَاعَ لِنَفْسِهِ مَا يَحِلُّ بِهِ، فَأَمَّا الْعِيَالُ فَكَانَ يُقِيتُهُمُ الشَّعِيرَ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ - وَهُمُ الْأَنْبَاطُ - تَحْمِلُ دَرْمَكًا فَابْتَاعَ رِفَاعَةُ حِمْلَيْنِ مِنْ شَعِيرٍ فَجَعَلَهُمَا فِي عُلِّيَّةٍ لَهُ وَكَانَ فِي عُلِّيَّتِهِ دِرْعَانِ لَهُ وَمَا يُصْلِحُهُمَا مِنْ آلَتِهِمَا، فَطَرَقَهُ بَشِيرٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَرَقَ الْعُلِّيَّةَ مِنْ ظَهْرِهَا فَأَخَذَ الطَّعَامَ ثُمَّ أَخَذَ السِّلَاحَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ عَمِّي بَعَثَ إِلَيَّ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ: أُغِيرَ عَلَيْنَا هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فَذُهِبَ بِطَعَامِنَا وَسِلَاحِنَا، فَقَالَ بَشِيرٌ وَّإِخْوَتُهُ: وَاللّٰهِ مَا صَاحِبُ مَتَاعِكُمْ إِلَّا لَبِيدُ بْنُ سَهْلٍ - لِرَجُلٍ مِنَّا كَانَ ذَا حَسَبٍ وَصَلَاحٍ - فَلَمَّا بَلَغَهُ، قَالَ: أُصْلِتُ وَاللّٰهِ بِالسَّيْفِ، ثُمَّ قَالَ: أَيْ بَنِي الْأُبَيْرِقِ وَأَنَا أَسْرِقُ، فَوَاللّٰهِ لَيُخَالِطَنَّكُمْ هٰذَا السَّيْفُ أَوْ لَتُبَيِّنُنَّ مَنْ صَاحِبُ هٰذِهِ السَّرِقَةِ، فَقَالُوا: انْصَرِفْ عَنَّا فَوَاللّٰهِ إِنَّكَ لَبَرِيءٌ مِنْ هٰذِهِ السَّرِقَةِ، فَقَالَ: كَلَّا وَقَدْ زَعَمْتُمْ، ثُمَّ سَأَلْنَا فِي الدَّارِ وَتَجَسَّسْنَا حَتَّى قِيلَ لَنَا: وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَوْقَدَ بَنُو أُبَيْرِقٍ اللَّيْلَةَ وَمَا نَرَاهُ إِلَّا عَلٰى طَعَامِكُمْ، فَمَا زِلْنَا حَتَّى كِدْنَا نَسْتَيْقِنُ أَنَّهُمْ أَصْحَابُهُ، فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهُ فِيهِمْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَّا أَهْلَ جَفَاءٍ وَسَفَهٍ غَدَوْا عَلٰى عَمِّي فَخَرَقُوا عُلِّيَّةً لَهُ مِنْ ظَهْرِهَا فَغَدَوْا عَلٰى طَعَامٍ وَسِلَاحٍ، فَأَمَّا الطَّعَامُ فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ وَأَمَّا السِّلَاحُ فَلْيَرُدُّهُ عَلَيْنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَأَنْظُرُ فِي ذٰلِكَ وَكَانَ لَهُمْ ابْنُ عَمٍّ يُقَالُ لَهُ أُسَيْرُ بْنُ عُرْوَةَ فَجَمَعَ رِجَالَ قَوْمِهِ ثُمَّ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ رِفَاعَةَ بْنَ زَيْدٍ وَابْنَ أَخِيهِ قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ قَدْ عَمَدَا إِلٰى أَهْلِ بَيْتٍ مِنَّا أَهْلَ حَسَبٍ وَشَرَفٍ وَصَلَاحٍ يَأْبِنُونَهُمْ بِالْقَبِيحِ وَيَأْبِنُونَهُمْ بِالسَّرِقَةِ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ وَلَا شَهَادَةٍ، فَوَضَعَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِسَانِهِ مَا شَاءَ ثُمَّ انْصَرَفَ، وَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمْتُهُ فَجَبَهَنِي جَبْهًا شَدِيدًا وَقَالَ: بِئْسَ مَا صَنَعْتَ وَبِئْسَ مَا مَشَيْتَ فِيهِ، عَمَدْتَ إِلٰى أَهْلِ بَيْتٍ مِنْكُمْ أَهْلِ حَسَبٍ وَصَلَاحٍ تَرْمِيهِمْ بِالسَّرِقَةِ وَتَأْبِنُهُمْ فِيهَا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ وَلَا تَثَبُّتٍ فَسَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْرَهُ، فَانْصَرَفْتُ عَنْهُ وَلَوَدِدْتُ أَنِّي خَرَجْتُ مِنْ مَالِي وَلَمْ أُكَلِّمْهُ، فَلَمَّا أَنْ رَجَعْتُ إِلَى الدَّارِ أَرْسَلَ إِلَيَّ عَمِّي: يَا ابْنَ أَخِي مَا صَنَعْتَ؟ فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي خَرَجْتُ مِنْ مَالِي وَلَمْ أُكَلِّمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ وَايْمُ اللّٰهِ لَا أَعُودُ إِلَيْهِ أَبَدًا، فَقَالَ: اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ، فَنَزَلَ الْقُرْآنُ (إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللّٰهُ وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِنِينَ

خَصِيمًا) (النساء: 105) اَیْ طُعْمَةَ بْنِ اُبَيْرِقٍ، فَقَرَاَ حَتَّى بَلَغَ (ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا) (النساء: 112) اَیْ لَبِيْدَ بْنَ سَهْلٍ (وَلَوْلَا فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ لَهَمَّتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ اَنْ يُضِلُّوكَ) (النساء: 113) يَعْنِي اُسَيْرَ بْنَ عُرْوَةَ وَاَصْحَابَهُ، ثُمَّ قَالَ: (لَا خَيْرَ فِي كَثِيْرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ) (النساء: 114)- اِلَى قَوْلِهِ - (وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ) (النساء: 48) اَیًّا كَانَ ذَنْبُهُ دُوْنَ الشِّرْكِ، فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ هَرَبَ فَلَحِقَ بِمَكَّةَ وَبَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الدِّرْعَيْنِ وَاَدَاتِهِمَا فَرَدَّهُمَا عَلٰى رِفَاعَةَ. قَالَ قَتَادَةُ: فَلَمَّا جِئْتُهُ بِهِمَا وَمَا مَعَهُمَا، قَالَ: يَا ابْنَ اَخِي هُمَا فِي سَبِيْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَرَجَوْتُ اَنَّ عَمِّي حَسُنَ اِسْلَامُهُ وَكَانَ ظَنِّي بِهِ غَيْرَ ذٰلِكَ، وَخَرَجَ ابْنُ اُبَيْرِقٍ حَتَّى نَزَلَ عَلٰى سَلَامَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ سَهْلٍ اُخْتِ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَكَانَتْ عِنْدَ طَلْحَةَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ بِمَكَّةَ، فَوَقَعَ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ يَشْتُمُهُمْ فَرَمَاهُ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ بِاَبْيَاتٍ، فَقَالَ:

(البحر الطويل)

اَيَا سَارِقَ الدِّرْعَيْنِ اِنْ كُنْتَ ذَاكِرًا ... بِذِي كَرَمٍ بَيْنَ الرِّجَالِ اُوَادِعُهْ
وَقَدْ اَنْزَلَتْهُ بِنْتُ سَعْدٍ فَاَصْبَحَتْ ... يُنَازِعُهَا جِلْدَ اسْتِهِ وَتُنَازِعُهْ
فَهَلَّا اُسَيْرًا جِئْتَ جَارَكَ رَاغِبًا ... اِلَيْهِ وَلَمْ تَعْمِدْ لَهُ فَتُدَافِعُهْ
ظَنَنْتُمْ بِاَنْ يَخْفَى الَّذِي قَدْ فَعَلْتُمْ ... وَفِيكُمْ نَبِيٌّ عِنْدَهُ الْوَحْيُ وَاضِعُهْ
فَلَوْلَا رِجَالٌ مِنْكُمْ تَشْتُمُونَهُمْ ... بِذَاكَ لَقَدْ حَلَّتْ عَلَيْهِ طَوَالِعُهْ
فَاِنْ تَذْكُرُوا كَعْبًا اِلٰى مَا نَسَبْتُمْ ... فَهَلْ مِنْ اَدِيمٍ لَيْسَ فِيهِ اَكَارِعُهْ
وَجَدْتَهُمْ يَرْجُونَكُمْ قَدْ عَلِمْتُمْ ... كَمَا الْغَيْثُ يُرْجِيهِ السَّمِينُ وَتَابِعُهْ

فَلَمَّا بَلَغَهَا شِعْرُ حَسَّانَ اَخَذَتْ رَحْلَ اُبَيْرِقٍ فَوَضَعَتْهُ عَلٰى رَاْسِهَا حَتَّى قَذَفَتْهُ بِالْاَبْطَحِ، ثُمَّ حَلَقَتْ وَسَلَقَتْ وَخَرَقَتْ وَخَلَفَتْ اِنْ بِتَّ فِي بَيْتِي لَيْلَةً سَوْدَاءَ اَهْدَيْتَ لِي شِعْرَ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مَا كُنْتَ لِتَنْزِلَ عَلٰى بِخَيْرٍ، فَلَمَّا اَخْرَجَتْهُ لَحِقَ بِالطَّائِفِ فَدَخَلَ بَيْتًا لَيْسَ فِيهِ اَحَدٌ فَوَقَعَ عَلَيْهِ فَقَتَلَهُ، فَجَعَلَتْ قُرَيْشٌ تَقُوْلُ: وَاللهِ لَا يُفَارِقُ مُحَمَّدًا اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِهِ فِيهِ خَيْرٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8164 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنوابیرق، بنی ظفر کی ایک شاخ ہے، یہ تین بھائی تھے، بشیر بشر اور مبشر۔ بشیر کی کنیت ابوطعمہ تھی، وہ شاعر تھا، منافق تھا، یہ اپنی شاعری میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سب وشتم کیا کرتا تھا، اور یہ اشعار کسی اور کے نام منسوب کردیا کرتا تھا، جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کی حرکتوں کا پتا چلتا تو وہ سمجھ جاتے کہ یہ اشعار اس نے خود ہی

لکھے ہیں، یہ ہمیں جھوٹ بتا رہا ہے
پھر اس نے کہا:
جب کبھی بھی کوئی شخص قصیدہ کہتا ہے تو مجھے مغلوب کرنے کے لئے وہ میری طرف منسوب کر کے کہتا ہے کہ یہ قصیدہ ابن ابیرق نے کہا ہے۔ میں ان سے ڈرتا نہیں ہوں، اللہ کرے کہ ان کے ناک کان کٹ کر الگ ہو جائیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم زمانہ جاہلیت میں اور اسلام میں بہت غریب ہوتے تھے، اور میرے چچا رفاعہ بن زید مالدار شخص تھے، انہوں نے اسلام کا زمانہ بھی پایا ہے، اللہ کی قسم! میں ان کے اسلام میں کوئی شک نہیں کرتا، ان کی عادت تھی کہ جب بھی ان کے پاس دولت آتی، ان کے پاس ضرورت مند مسافر آتے، وہ آٹا بیچ کر اپنی ضرورت کی اشیاء خریدتے، اور وہ بچوں کا گزارا جو پر کرواتے تھے۔ چنانچہ کچھ مسافر آٹا بیچنے کے لئے ان کے پاس آئے، رفاعہ نے جو کے دو بورے ان سے خرید لئے، اور وہ بالا خانے میں رکھوا دیئے، اس بالا خانے میں دو زرہیں اور ان سے متعلقہ سامان موجود تھا، بشیر نے رات کے وقت مکان کی پشت کی جانب سے بالا خانے کی دیوار پھاڑی، اور غلہ اور اسلحہ لے گیا، صبح ہوئی تو میرے چچا نے میری جانب پیغام بھیج کر مجھے بلوایا، میں ان کے پاس گیا، انہوں نے بتایا کہ گزشتہ رات واردات ہوئی اور ہمارا طعام اور ہتھیار چوری ہو گئے ہیں، بشیر اور اس کے ساتھیوں نے کہا: اللہ کی قسم! تمہارا یہ سامان لبید بن سہل نے چرایا ہے، وہ شخص ہم میں حسب ونسب والا اور باعزت تھا، جب اس تک یہ بات پہنچی تو اس نے تلوار سونت کر کہا: اللہ کی قسم! اے بنی الابیرق کیا میں چوری کروں گا؟ اللہ کی قسم! میں تم پر یہ تلوار چلاؤں گا یا تم بتاؤ گے کہ یہ چوری کس نے کی ہے؟ انہوں نے کہا: ہماری جان چھوڑو، اللہ کی قسم! تو اس چوری سے بری ہے، اس نے کہا: ہرگز نہیں، تم تو مجھے چور سمجھتے ہو، پھر ہم نے اس گھر کا پوچھا اور تفتیش شروع کر دی، تفتیش کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ بنو ابیرق نے گزشتہ رات آگ روشن کی تھی، اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ صرف تمہارا غلہ چوری کرنے کے لئے ہی جلائی گئی ہوگی۔، ہم نے تفتیش کا سلسلہ جاری رکھا، حتیٰ کہ ہمیں یقین ہو گیا کہ یہی لوگ چور ہیں، پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا، اور آپ سے ان کے متعلق بات کی، میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر والے مظلوم اور بھولے بھالے ہیں، کچھ لوگ میرے چچا پر چڑھ دوڑے، ان کا بالا خانہ پشت کی جانب سے پھاڑا، اور ان کا طعام اور ہتھیار وغیرہ چرا لئے، ہمیں طعام کی کوئی زیادہ ضرورت نہیں ہے، لیکن آپ ہمیں ہمارا اسلحہ واپس دلا دیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس پر غور کرتا ہوں۔ ان کا ایک چچازاد بھائی تھا، اس کو اسیر بن عروہ کہا جاتا تھا، وہ اپنے قبیلے کے لوگوں کو جمع کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لے آیا، اور کہنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفاعہ بن یزید اور اس کے بھتیجے، قتادہ بن نعمان نے ہم باعزت شریف سادہ لوح لوگوں کو ذلیل ورسوا کر دیا ہے۔ انہوں نے ہم پر بہت برے الزامات لگائے ہیں، انہوں نے ہم پر چوری کا بھی الزام لگایا ہے، حالانکہ ان کے پاس کوئی گواہ نہیں ہے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُن لوگوں کی بہت برائی کی، اور پھر واپس چلا گیا، پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اور آپ سے اس موضوع پر بات چیت کی، آپ نے مجھے بہت سختی سے جھنجوڑا اور فرمایا: تم نے جو کچھ بھی کیا ہے، اچھا نہیں کیا، تو نے اپنے قبیلے کے عزت دار، شریف اور سادہ لوح لوگوں

پر چوری کا الزام لگایا ہے، اور بغیر ثبوت کے، بغیر گواہوں کے ان کو ذلیل کیا ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ سے جو باتیں سنیں، وہ باتیں مجھے ذرا بھی اچھی نہیں لگیں، میں وہاں سے واپس آ گیا اور میرا ارادہ بن رہا تھا کہ میں اپنے مال کے قضیے سے ہی نکل جاؤں گا اور حضور ﷺ سے کلام نہیں کروں گا۔ جب میں اپنی حویلی میں واپس آیا تو میرے چچا نے میری جانب پیغام بھجوایا کہ اے بھتیجے! تونے کیا کیا؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ میں اپنے مال کے قضیے سے نکل جاؤں گا اور اس سلسلے میں اب رسول اللہ ﷺ سے کوئی کلام نہیں کروں گا، اور اللہ کی قسم! میں اس معاملے میں دوبارہ حضور ﷺ کی خدمت میں نہیں جاؤں گا، انہوں نے فرمایا: اللہ ہی سے مدد لی جاتی ہے۔ اس وقت قرآن کریم کی یہ آیت نازل ہوئی

اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا اَرَاكَ اللّٰهُ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَائِنِيْنَ خَصِيْمًا (النساء: 105)

''اے محبوب بے شک ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اتاری کہ تم لوگوں میں جس طرح تمہیں اللہ دکھائے اور دغا والوں کی طرف سے نہ جھگڑو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اس میں خائن سے مراد طعمہ بن ابیرق ہے۔ حضور ﷺ نے یہ آیت پڑھی حتیٰ کہ آپ

ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْئًا

''پھر اسے کسی بے گناہ پر تھوپ دے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

تک پہنچے، اس میں بری سے مراد لبید بن سہل ہے۔ پھر فرمایا:

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ

''اے محبوب اگر اللہ کا فضل ورحمت تم پر نہ ہوتا تو ان میں کے کچھ لوگ یہ چاہتے کہ تمہیں دھوکا دے دیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اس سے مراد اسیر بن عروہ اور اس کے ساتھی ہیں، پھر فرمایا:

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوَاهُمْ (النساء: 114) - اِلٰى قَوْلِهٖ - (وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ

''ان کے اکثر مشوروں میں کچھ بھلائی نہیں مگر جو حکم دے خیرات یا اچھی بات یا لوگوں میں صلح کرنے کا اور جو اللہ کی رضا چاہنے کو ایسا کرے اسے عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی، اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یعنی شرک سے کمتر کوئی بھی گناہ ہو، اللہ تعالیٰ معاف فرما دے گا۔ جب قرآن کریم کی یہ آیات نازل ہوئیں تو وہ بھاگ کر مکہ چلا گیا، اور رسول اللہ ﷺ نے دونوں زرہیں اور ان کا سامان میری جانب بھیج دیا، میں نے وہ رفاعہ کو واپس کر دیا۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں: جب میں ان کی دونوں زرہیں اور ان کا سامان لے کر ان کے پاس گیا تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے!

یہ دونوں میں نے اللہ کی راہ میں وقف کیں، مجھے امید ہوگئی کہ میرا چچا مشرف باسلام ہو جائے گا، اس سے پہلے ان کے بارے میں میرا گمان کچھ اور تھا۔ ابن ابیرق وہاں سے نکلا اور بنی عمرو بن عوف کی بہن سلامہ بنت سعد بن سہل کے پاس پہنچ گیا، سلامہ، طلحہ بن ابی طلحہ کے نکاح میں، مکہ میں تھیں، یہ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بہت بکواس کرتا ہوا آیا اور صحابہ کرام کو بھی برا بھلا کہنے لگا۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے اشعار میں اس کی بکواسات کا جواب دیا۔

جب حضرت حسان کے اشعار سلامہ تک پہنچے تو اس نے ابیرق کا کجاوہ پکڑا، اس کو اپنے سر پر رکھا اور اٹھا کر نالے میں پھینک دیا، اس کا سر مونڈ دیا، اس کو برا بھلا کہا، اس کے کپڑے پھاڑ ڈالے اور یہ قسم کھائی کہ تیری وجہ سے حسان نے میرے بارے میں یہ اشعار کہے ہیں تو نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا اگر تو نے میرے گھر میں رات گزاری تو تیری خیر نہیں ہوگی، جب سلامہ نے اس کو اپنے گھر سے نکال دیا تو وہ طائف میں چلا گیا، وہاں جا کر ایک خالی گھر میں گھس گیا، وہ مکان اس کے اوپر گر گیا اور وہ نیچے دب کر مر گیا، اس کے بعد قریش کہا کرتے تھے "اللہ کی قسم! محمد کے جس صحابی میں بھلائی ہوتی ہے وہ کبھی محمد کو نہیں چھوڑتا۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8165 – اَخْبَرَنِىْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْفَقِيهُ بِالرِّيِّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِىْ جُحَيْفَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فِي الدُّنْيَا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَرْجِعَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ وَسَتَرَهُ، وَمَنْ اَذْنَبَ ذَنْبًا فِي الدُّنْيَا فَعُوقِبَ عَلَيْهِ فَاللّٰهُ اَعْدَلُ مِنْ اَنْ يُثَنِّيَ عُقُوبَتَهُ عَلٰى عَبْدٍ مَرَّتَيْنِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ بِزِيَادَةِ اَلْفَاظٍ وَتِلَاوَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ فِيهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8165 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا میں کوئی گناہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرما دی، اور اس کو معاف کر دیا، تو اللہ تعالیٰ کی شان کریمی سے یہ قوی امید ہے کہ جس گناہ کو ایک مرتبہ چھپا چکا ہے اور معاف کر چکا ہے، اس کو دوبارہ نہیں کھولے گا۔

اور جس نے دنیا میں کوئی گناہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے دنیا ہی میں اس کو اس گناہ کی سزا دے دی تو اللہ تعالیٰ کی شان عدل سے یہ قوی امید ہے کہ وہ اپنے بندے کو ایک گناہ کی دو مرتبہ سزا نہیں دے گا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کی ایک شاہد حدیث بھی موجود ہے، اس میں چند الفاظ زائد ہیں، اور اس میں قرآن کریم کی آیات بھی موجود ہیں

8166 – حَدَّثَنَاهُ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَزْهَرَ بْنِ رَاشِدٍ الْكَاهِلِيِّ، عَنْ اَبِىْ سُخَيْلَةَ، قَالَ: قَالَ لَنَا اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ

طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَلا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلِ آيَةٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، اَخْبَرَنِي نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَا اَصَابَكُمْ) (الشورى: 30) مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ فَاللّٰهُ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يُثَنِّيَ عَلَيْهِمُ الْعُقُوبَةَ وَمَا عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ فِي الدُّنْيَا فَاللّٰهُ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَعُودَ فِي عَفْوِهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8166 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابوخیلہ فرماتے ہیں: امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی آیت نہ بتاؤں جو قرآن کریم میں سے سب سے افضل ہے؟ مجھے اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا (وہ آیت یہ ہے)

مَا اَصَابَكُمْ) (الشورى: 30) مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ

''اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرمادیتا ہے''
(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

جب مصیت انسان کے اپنے ہاتھوں سے آتی ہے، تو اللہ تعالیٰ کی شان عدل سے یہی امید ہے کہ وہ اپنے بندے کو ایک گناہ کی دومرتبہ سزا نہیں دے گا، اور جو گناہ اس نے دنیا میں معاف کردیا ہے، اللہ تعالیٰ کی شان کریمی سے یہی امید ہے کہ وہ دی ہوئی معافی واپس نہیں لے گا۔

8167 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ، حَدَّثَهُ اَنَّ ابْنَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِيهِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَيُّمَا عَبْدٍ اَصَابَ شَيْئًا مِمَّا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ اُقِيمَ عَلَيْهِ حَدُّهُ كُفِّرَ عَنْهُ ذٰلِكَ الذَّنْبُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8167 – صحيح

✧✧ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی جرم کی پاداش میں بندے پر جب حد نافذ کردی جاتی ہے تو وہ حد اس کے گناہ کے لئے کفارہ بن جاتی ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8168 – اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، اَنْبَاَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، اَنْبَاَ الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اُتِيَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمُبْتَلَاةٍ قَدْ فَجَرَتْ فَاَمَرَ بِرَجْمِهَا، فَمَرَّ بِهَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَعَهَا الصِّبْيَانُ يَتْبَعُونَهَا، فَقَالَ: مَا هٰذِهِ؟ قَالُوا: اَمَرَ بِهَا عُمَرُ اَنْ تُرْجَمَ، قَالَ: فَرَدَّهَا وَذَهَبَ مَعَهَا اِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ: اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ، وَعَنِ الْمُبْتَلَى حَتَّى يُفِيقَ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَرَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنِ الْاَعْمَشِ بِزِيَادَةِ اَلْفَاظٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8168 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک زانیہ عورت کو پیش کیا گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے رجم کرنے کا حکم دیا، وہاں سے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا، وہاں پر اس عورت کے چھوٹے چھوٹے بچے رو رہے تھے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے رجم کا حکم دیا ہے، حضرت علی نے اس عورت کو واپس کیا، اور اس کے ہمراہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے، اور فرمایا: کیا آپ جانتے نہیں کہ مجنون سے قلم اٹھالیا گیا ہے جب تک کہ اس کی عقل ٹھیک نہ ہو جائے پاگل سے بھی قلم اٹھالیا گیا ہے حتیٰ کہ اس کو افاقہ ہو جائے (اور اس کی عقل ٹھیک ہو جائے) اور سوئے ہوئے سے بھی قلم اٹھالیا گیا ہے حتیٰ کہ وہ بیدار ہو جائے، اور بچے سے بھی قلم اٹھالیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اسی حدیث کو شعبہ نے اعمش سے روایت کیا ہے اور ان کی روایت میں کچھ الفاظ زائد ہیں۔

8169 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي، قَالَا: ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِي اُسَامَةَ، ثَنَا اَبُو النَّضْرِ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اُتِيَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِامْرَاَةٍ مَجْنُونَةٍ حُبْلٰى فَاَرَادَ اَنْ يَرْجُمَهَا، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: " اَوَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْقَلَمَ قَدْ رُفِعَ عَنْ ثَلَاثٍ: عَنِ الْمَجْنُونِ حَتّٰى يَعْقِلَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَحْتَلِمَ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ فَخَلّٰى عَنْهَا وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْنَدًا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8169 – صحيح فيه إرسال

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مجنونہ عورت کو زنا کے کیس میں پیش کیا گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو رجم کرنے کا ارادہ رکھتے تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم یہ نہیں جانتے کہ تین قسم کے لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے

○ مجنون سے، جب تک کہ اس کی عقل درست نہ ہو جائے۔

○ بچے سے، جب تک کہ وہ بالغ نہ ہو جائے۔ ○ سوئے ہوئے سے، جب تک کہ وہ بیدار نہ ہو جائے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8170 – اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتّٰى يَعْقِلَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَشِبَّ "

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے۔

○سوئے ہوئے سے، جب تک کہ وہ بیدار نہ ہو جائے۔ ○پاگل سے، جب تک کہ اس کی عقل ٹھیک نہ ہو جائے۔

○بچے سے، جب تک کہ وہ بالغ نہ ہو جائے۔

8171 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا هَاشِمُ بْنُ مَرْثَدٍ الطَّبَرَانِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ، ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنْ اَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَاَدْلَجَ فَتَقَطَّعَ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّهُ رُفِعَ الْقَلَمُعَنْ ثَلَاثٍ: عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتَّى يَصِحَّ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8171 – عكرمة ضعفوه

✧✧ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے یہ لوگ ساری رات سفر کرتے رہے قافلے کے لوگ ادھر ادھر بکھر گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین لوگوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے۔

○سوئے ہوئے سے، جب تک اٹھ نہ جائے۔ ○فاتر العقل سے، جب تک تندرست نہ ہو جائے۔

○بچے سے، جب تک بالغ نہ ہو جائے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8172 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا اَبُو وَهْبٍ، اَنْبَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، رَجُلٍ مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَرَّدُوْهُ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَلَمْ يَرَوُا الْمَوَاسِيَ جَرَتْ عَلَى شَعْرِهِ – يَعْنِي عَانَتَهُ – فَتَرَكُوْهُ مِنَ الْقَتْلِ

حدیث: 8170

الجامع للترمذی - ابواب الحدود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فيمن لا يجب عليه الحد' حديث: 1381' سنن ابی داود - كتاب الحدود' باب في المجنون يسرق او يصيب حدا - حديث: 3845' صحيح ابن حبان - كتاب الإيمان' باب التكليف - ذكر خبر ثان يصرح بصحة ما ذكرناه' حديث: 143' صحيح ابن خزيمة - جماع ابواب المواضع التي تجوز الصلاة عليها' جماع ابواب صلاة الفريضة عند العلة تحدث - باب ذكر الخبر الدال على ان امر الصبيان بالصلاة قبل البلوغ' حديث: 946' سنن سعيد بن منصور - كتاب الطلاق' باب ما جاء في الإيلاء - باب المراة تلد لستة اشهر' حديث: 1933' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الرجم' المجنونة تصيب الحد - حديث: 7105' شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الصيام' باب صوم يوم عاشوراء - حديث: 2105' سنن الدارقطني - كتاب الحدود والديات وغيره' حديث: 2862' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع ابواب صلاة الإمام قاعدا بقيام - باب من تجب عليه الصلاة' حديث: 4730' مسند احمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' - مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه' حديث: 924

هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيبٌ صَحِيْحٌ وَّلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاِنَّمَا يُعْرَفُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8172 – صحيح غريب

✧✧ عطیہ کہتے ہیں: بنی قریظہ کے ایک آدمی نے بیان کیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قریظہ کے دن مجھے ننگا کر دیا، انہوں نے دیکھا کہ میری بغلوں کے بالوں پر ابھی استرا نہیں لگا تھا (یعنی میں ابھی نابالغ تھا) تو انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔

❀❀ یہ حدیث غریب صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور یہ حدیث عبدالملک بن عمیر کے واسطے سے عطیہ قرظی کی سند سے مشہور ہے۔

8173 – كَمَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ بِشْرُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ، اَنْبَاَ اَبُوْ مُسْلِمٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، جَمِيْعًا عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيَّ. يَقُوْلُ: كُنْتُ غُلَامًا يَوْمَ حُكِمَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي بَنِيْ قُرَيْظَةَ اَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلُهُمْ وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ فَشَكُّوا فِيَّ فَلَمْ يَجِدُوْنِيْ اَنْبَتَ الشَّعْرِ فَهَا اَنَا ذَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ آخِرُ كِتَابِ الْحُدُوْدِ "

✧✧ عبدالملک بن عمیر فرماتے ہیں: عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب سعد بن معاذ کو حکم ملا کہ بنی قریظہ کے جنگجوؤں کو قتل کر دو، اور ان کے بچوں کو گرفتار کر لو، ان دنوں میں چھوٹا بچہ تھا، حضرت سعد کے ساتھیوں کو میرے بارے میں شک ہوا، انہوں نے (میرے کپڑے اتروا کر دیکھا تو) میرے زیرِ ناف بال نہیں اگے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ میں آج زندہ و جاوید تمہارے سامنے بیٹھا ہوں۔

حديث: 8173

الجامع للترمذی ' ابواب السير عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فى النزول على الحكم ' حديث:1551 ' سنن ابى داود - كتاب الحدود ' باب فى الغلام يصيب الحد - حديث:3847 ' سنن ابن ماجه - كتاب الحدود ' باب من لا يجب عليه الحد - حديث:2538 ' سنن الدارمى - ومن كتاب السير ' باب : حد الصبى متى يقتل - حديث:2424 ' صحيح ابن حبان - كتاب السير ' باب التقليد والجرس للدواب - ذكر الامر بقتل من انبت فى دار الحرب والإغضاء على من ' حديث:4854 ' السنن الصغرى - كتاب قطع السارق ' حد البلوغ - حديث:4919 ' السنن المأثورة للشافعى - كتاب الزكاة ' باب الجهاد - حديث:613 ' مصنف عبد الرزاق الصنعانى - كتاب اللقطة ' ذكر لا قطع على من لم يحتلم - حديث:18071 ' سنن سعيد بن منصور - كتاب الجهاد ' باب جامع الشهادة - حديث:2774 ' مصنف ابن ابى شيبة - كتاب الجهاد ' من ينهى عن قتله فى دار الحرب - حديث:32471 ' الآحاد والمثانى لابن ابى عاصم - عطية القرظى رضى الله عنه . حديث:1925 ' السنن الكبرى للنسائى - كتاب الطلاق ' من يقع طلاقه من الازواج - حديث:5460 ' السنن الكبرى للبيهقى - كتاب الحجر ' باب البلوغ بالإنبات - حديث:10582 ' مسند احمد بن حنبل - اول مسند الكوفيين ' حديث عطية القرظى - حديث:18421 ' مسند الطيالسى - عطية القرظى ' حديث:1366 ' مسند الحميدى - حديث عطية القرظى رضى الله عنه ' حديث:858 ' المعجم الاوسط للطبرانى - باب الالف ' من اسمه احمد - حديث:1352

كِتَابُ تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا

خوابوں کی تعبیروں کا بیان

8174 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "فِي آخِرِ الزَّمَانِ لَا تَكَادُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَاَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا، وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: فَالرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ بُشْرَى مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَالرُّؤْيَا يُحَدِّثُ بِهَا الرَّجُلُ نَفْسَهُ، وَالرُّؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَاِذَا رَاَى اَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ، وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ" قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: يُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ، الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ
هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8174 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں (بھی بعض) مومنوں کے خواب سچے ہوں گے، اور سب سے زیادہ سچا خواب اس کا ہوگا جو سب سے زیادہ سچ بولنے والا ہوگا، اور خواب تین طرح کے ہوتے ہیں۔

۱۔ اچھا خواب، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کے لئے خوشخبری ہوتا ہے۔

۲۔ ایسا خواب کہ انسان خود اپنے آپ سے گفتگو کر رہا ہوتا ہے (یعنی انسان کی سوچیں متشکل ہو کر دکھائی دیتی ہیں)

حدیث: **8174**

صحيح البخاری - كتاب التعبير' باب القيد فی المنام - حديث:6632'صحيح مسلم - كتاب الرؤيا' حديث:4296'صحيح ابن حبان - 'كتاب الرؤيا - ذكر البيان بان اصدق الناس رؤيا من كان اصدق حديثا فی حديث: 6132'سنن الدارمی' - ومن كتاب الرؤيا' باب اصدق الناس رؤيا اصدقهم حديثا - حديث: 2117'سنن ابی داود - كتاب الادب' باب ما جاء فی الرؤيا - حديث: 4386'الجامع للترمذی' ابواب الرؤيا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ان رؤيا المؤمن جزء من ستة واربعين جزءا من النبوة' حديث:2248'معرفة السنن والآثار للبيهقی - كتاب المكاتب' باب المكاتب - احاديث للشافعی لم يذكرها فی الكتاب' حديث: 6365'مسند احمد بن حنبل' - مسند ابی هريرة رضی الله عنه - حديث:7472'المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمه احمد - حديث:963

۳۔ایسا خواب جو شیطان کی جانب سے انسان کو پریشان کرنے کے لئے دکھایا جاتا ہے۔

جب کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے ، وہ کسی کے سامنے بیان نہیں کرنا چاہئے ،اور بیدار ہو کر نماز پڑھ کر دعا مانگنی چاہئے ۔اور مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ،خواب میں قید دیکھنے کو میں اچھا سمجھتا ہوں اور ہتھکڑی یا طوق کو اچھا نہیں سمجھتا ، خواب میں خود کو قید دیکھنا دین میں ثابت قدمی کی نشانی ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8175 – شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ وَكِيعِ بْنِ عُدُسٍ ، عَنْ عَمِّهِ اَبِي رَزِينٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ، وَهِيَ عَلَى رَجُلِ طَائِرٍ مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا، فَإِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِالزِّيَادَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8175 – صحيح

✧✧ حضرت ابورزین فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے، اور یہ بندے کے اوپر پرواز کرتا رہتا ہے جب تک کہ اس نے اپنا خواب کسی کے سامنے بیان نہ کیا ہو، اور جب بندہ اپنا خواب کسی کے سامنے بیان کر دیتا ہے تو وہ گر پڑتا ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اضافے کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

8176 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مِهْرَانَ الْخَزَّازُ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ، يُحَدِّثُ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ زُفَرَ بْنِ صَعْصَعَةَ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ يَقُولُ: هَلْ رَاَى اَحَدٌ مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا؟ اَلَا اِنَّهُ لَا يَبْقَى بَعْدِي مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8176 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر سے فارغ ہوتے تو پوچھتے: آج رات کسی نے خواب دیکھا ہے؟ خبردار! میرے بعد نبوت کے امور میں سے صرف اچھے خواب ہی باقی رہ گئے ہیں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8177 – حَدَّثَنَا اَبُو نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ صَفْوَانَ الْبُخَارِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ الْبُخَارِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الرُّؤْيَا تَقَعُ عَلٰى مَا تُعَبَّرُ، وَمَثَلُ ذٰلِكَ مَثَلُ رَجُلٍ رَفَعَ رِجْلَهُ فَهُوَ يَنْتَظِرُ مَتٰى يَضَعُهَا، فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ رُؤْيَا فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اِلَّا نَاصِحًا اَوْ عَالِمًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 8177 – صحيح

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خواب اسی طرح وقوع پذیر ہوجاتا ہے، جیسے اس کی تعبیر بیان کی جائے، اور اس کی مثال ایسے دی، کہ ایک آدمی اپنا پاؤں اٹھاتا ہے، تو وہ اس انتظار میں ہوتا ہے کہ وہ اپنے اس پاؤں کو کب رکھے گا۔ جب کوئی خواب دیکھے تو وہ اپنا خواب اپنے کسی خیر خواہ کو یا کسی عالم دین کو سنائے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8178 – حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، ثَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ، عَنْ اَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ قَالَ: فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: لٰكِنِ الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: رُؤْيَا الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ هِيَ جُزْءٌ مِنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 8178 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسالت اور نبوت ختم ہوچکی ہے، اب میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی آئے گا۔ راوی کہتے ہیں: لوگ یہ بات سن کر بہت پریشان ہوگئے، (ان کی کیفیت دیکھ کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن مبشرات چلتے رہیں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبشرات سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان جو خواب دیکھتا ہے، یہ نبوت کے اجزاء میں چھیالیسواں حصہ ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8179 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ بَيَانَ الْمُقْرِءُ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، قَالَ: نُبِّئْتُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا) (يونس: 64) قَالَ: هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُؤْمِنُ اَوْ تُرٰى لَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ اَبِي الدَّرْدَاءِ الَّذِيْ

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 8179 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

''انہیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد وہ نیک خواب ہیں جو بندہ مومن دیکھتا ہے، یا اسے دکھائے جاتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

8180 – حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا) (يونس: 64) فَقَالَ: مَا سَاَلَنِي اَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا سَاَلَنِي عَنْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ اُنْزِلَتْ، هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرَى لَهُ

✧✧ عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد

لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: اس آیت کے بارے میں جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ہے تب سے آج تک تیرے علاوہ اور کسی نے مجھ سے اس آیت کے بارے میں نہیں پوچھا، میں نے اس آیت کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے، تیرے سوا کسی نے مجھ سے اس کے بارے میں نہیں پوچھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد وہ نیک خواب ہیں جو بندہ مومن دیکھتا ہے، یا اسے دکھائے جاتے ہیں۔

8181 – اَخْبَرَنِي اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثَنَا اَبُو عِيسَى مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، ثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِذَا رَاَى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَاِنَّمَا هِيَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِمَا رَاَى، وَاِذَا رَاَى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَاِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِاَحَدٍ فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8181 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی بندہ ایسا خواب دیکھے جو اسے بہت اچھا لگے، تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے اور جو کچھ دیکھا ہے وہ (کسی اہل کے

سامنے) بیان کرنا چاہئے ، اور جب کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے ، یہ شیطان کی طرف سے ہے ، اس کو چاہئے کہ اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے ، اور وہ اپنا یہ خواب کسی کے سامنے بیان نہ کرے ، اس کا نقصان ہوگا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8182 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ النَّضْرِ الْفَقِيهُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَا: ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ اَعْرَابِيًّا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي حَلَمْتُ اَنَّ رَاْسِي قُطِعَ وَاَنَا اَتْبَعُهُ، فَزَجَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: لَا تُخْبِرْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي الْمَنَامِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8182 – علی شرط البخاری ومسلم

❖❖ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دیہاتی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور میں اس کے پیچھے پیچھے جا رہا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ڈانٹا اور فرمایا: خواب میں شیطان جو تیرے ساتھ کھیلتا رہا ہے، وہ ہمیں مت بتا۔

وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اِذَا رَاَى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

❖❖ اسی اسناد کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی منقول ہے کہ جب کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ اپنے بائیں جانب تھوک دے اور کروٹ بدل کر لیٹ جائے۔

یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8183 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مِهْرَانَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ السَّرْحِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا السَّمْحِ، حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْاَسْحَارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " .

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8183 – صحيح

❖❖ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سحری کے وقت جو خواب آئے وہ اکثر سچا ہوتا ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8184 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ

عُقْبَةَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى بْنِ عَامِرٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَذَبَ فِي حُلْمِهِ كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَقْدَ شَعِيرَةٍ

✧✧ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے خواب کے بارے میں جھوٹ بولا، اس کو قیامت کے دن اس کو بال کی گرہ کھولنے پر مجبور کیا جائے گا۔

8185 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَذَبَ فِي حُلْمِهِ كُلِّفَ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے خواب بیان کرنے میں جھوٹ سے کام لیا اس کو قیامت کے دن اس بات کا مکلف کیا جائے گا کہ وہ دو بالوں کو گرہ لگائے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8186 - اَخْبَرَنِي اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبِي، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي اِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي قَالَ اَبِي: فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَقُلْتُ: قَدْ رَاَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَشَبَّهْتُهُ بِهِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اِنَّهُ كَانَ يُشْبِهُهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8186 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے خواب میں مجھے دیکھا، اس نے واقعی مجھے ہی دیکھا، کیونکہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کرسکتا۔ میرے والد کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سنائی، اورکہا: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، پھر میں نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا، میں نے کہا: حسن بن علی رضی اللہ عنہما، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بالکل ملتے جلتے ہیں، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بولے: جی ہاں، وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت مشابہت رکھتے ہیں۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس سند کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

8187 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَرَقَةَ، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: إِنَّهُ كَانَ صَدَّقَكَ وَلَكِنَّهُ مَاتَ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَاَيْتُهُ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بِيضٌ وَّلَوْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8187 – عثمان هو الوقاص متروك

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ سے ورقہ بن نوفل کے بارے پوچھا گیا، توام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ وہ آپ کو سچا نبی مانتے تھے، لیکن وہ آپ کے اعلان نبوت سے پہلے وفات پا گئے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ان کو خواب میں دیکھا ہے، وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے، اگر وہ دوزخی ہوتے تو ان پر یہ لباس نہ ہوتا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8188 – اَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ: "اِنِّي رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عِنْدَ رَاْسِي وَمِيكَائِيلَ عِنْدَ رِجْلَيَّ، يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: اضْرِبْ لَهُ مَثَلًا، فَقَالَ: اسْمَعْ سَمِعَ اُذُنُكَ وَاعْقِلْ عَقِلَ قَلْبُكَ، مَثَلُكَ وَمَثَلُ اُمَّتِكَ كَمَثَلِ مَلِكٍ اتَّخَذَ دَارًا ثُمَّ بَنَى فِيهَا بَيْتًا ثُمَّ جَعَلَ فِيهَا مَاْدُبَةً، ثُمَّ بَعَثَ رَسُوْلًا يَدْعُو النَّاسَ اِلٰى طَعَامِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ اَجَابَ الرَّسُوْلَ وَمِنْهُمْ مَنْ تَرَكَهُ، فَاللّٰهُ هُوَ الْمَلِكُ، وَالدَّارُ الْإِسْلَامُ، وَالْبَيْتُ الْجَنَّةُ، وَاَنْتَ يَا مُحَمَّدُ رَسُوْلٌ مَنْ اَجَابَكَ دَخَلَ الْجَنَّةَ اَكَلَ مَا فِيهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8188 – صحيح

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، اور فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ جبریل امین علیہ السلام میرے سر کی طرف کھڑے ہیں، حضرت میکائیل علیہ السلام میرے قدموں کی جانب کھڑے ہیں، ان میں سے ایک، دوسرے سے کہہ رہا ہے: اس کی کوئی مثال بیان کرو، اس نے کہا: غور سے سنو اور دل سے سمجھو، اس کی مثال اور اس کی امت کی مثال ایسے ہے، جیسے کسی بادشاہ نے ایک محل تعمیر کروایا، پھر اس میں ایک کمرہ بنایا، پھر اس میں دسترخوان تیار کروایا، پھر اس نے ایک قاصد بھیجا تا کہ وہ لوگوں کو کھانے کی دعوت دے کر آئے، کچھ لوگوں نے اس کی دعوت کو قبول کر لیا اور کچھ لوگوں نے انکار کر دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ بادشاہ ہے، اور ''محل'' اسلام ہے، ''کمرہ'' جنت ہے، اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ تعالیٰ کی جانب سے قاصد ہیں، جس نے آپ کی بات مان لی وہ جنت میں جائے گا اور وہاں کی نعمتیں کھائے گا۔

ﷺ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8189 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى الْوَزِيرِ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ الرَّازِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، ثَنَا الْاَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِى بَكْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ رُؤْيَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ: اَنَا رَاَيْتُ كَاَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْ بَكْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ بِاَبِى بَكْرٍ، وَوُزِنَ عُمَرُ بِاَبِى بَكْرٍ فَرَجَحَ اَبُوْ بَكْرٍ، وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ، ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ، فَرَاَيْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِى وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8189 – صحيح

✧✧ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) سے پوچھا: تم میں سے کس نے خواب دیکھا؟ ایک آدمی نے کہا: میں نے دیکھا ہے کہ جیسے کوئی ترازو آسمان سے نازل ہوا، اس میں آپ کا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا باہم وزن کیا گیا، آپ، ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بھاری رہے، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا باہم وزن کیا گیا، اس مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھاری رہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ باہم وزن کیا گیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھاری رہے، اس کے بعد ترازو اٹھالیا گیا، (یہ خواب سنانے کے بعد) میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر غم کے آثار دیکھے

ﷺ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8190 - حَدَّثَنِى عَلِىُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِىُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا اَبُوْ الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْجَيْشَانِىُّ، ثَنَا مَسْعَدَةُ بْنُ الْيَسَعِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادَةَ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِى حَلْقَةِ الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ، فَقَالُوْا: هٰذَا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، فَصَلَّى فَخَرَجَ فَاتَّبَعْتُهُ فَقُلْتُ: اِنَّ الْقَوْمَ قَالُوا كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: مَا يَنْبَغِى لِاَحَدٍ اَنْ يَكْذِبَ اَوْ يَقُوْلَ مَا لَا يَعْلَمُ وَسَاُحَدِّثُكَ لِمَ ذَا، اِنِّى رَاَيْتُ رُؤْيَا فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَاَيْتُ كَاَنِّى فِى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فَذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا وَفِى وَسَطِ الرَّوْضَةِ عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ، فَاَتَانِى رَجُلٌ فَقَالَ لِى: اصْعَدْ، فَقُلْتُ: لَا اَسْتَطِيعُ اَنْ اَصْعَدَ، قَالَ: فَاَتَى بِى مُنْصَبًا مِنْ خَلْفِى، فَقَالَ: بِىْ اصْعَدْ، فَقُلْتُ: لَا اَسْتَطِيعُ اَنْ اَصْعَدَ، فَصَعَّدَنِى مَعَ ثِيَابِى فَلَمَّا انْتَهَيْتُ اِلَى اَعْلَى الْعَمُودِ اِذَا فِيهِ عُرْوَةٌ فَاَدْخَلْتُ يَدِى فِى الْعُرْوَةِ فَلَقَدْ اَصْبَحْتُ وَاِنَّ الْحَلْقَةَ لَفِى يَدِى، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا الرَّوْضَةُ فَرَوْضَةُ الْاِسْلَامِ، وَاَمَّا الْعَمُودُ فَعَمُودُ الْاِسْلَامِ، وَاَمَّا الْعُرْوَةُ فَاَخَذْتَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى فَلَا تَزَالُ ثَابِتًا عَلَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوتَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَوْ كَانَ الرَّجُلُ مِنْهُ مُسَمًّى لَصَحَّ عَلٰى شَرْطِهِمَا "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8190 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں ایک حلقے میں بیٹھا ہوا تھا، ایک آدمی مسجد میں آیا، لوگ کہنے لگے: یہ جنتی شخص ہے، اس نے نماز پڑھی اور مسجد سے نکل گیا، میں اس کے پیچھے پیچھے گیا، میں نے اس سے کہا: لوگ آپ کے بارے میں ایسی ایسی باتیں کررہے ہیں، اس نے کہا: جھوٹ نہیں بولنا چاہئے اور ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس کے بارے میں یقین نہیں ہے، اس کی وجہ میں تجھے بتاتا ہوں، (بات دراصل یہ ہے کہ) میں نے ایک دفعہ خواب دیکھا، اور وہ خواب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا، (خواب یہ تھا) میں نے دیکھا کہ میں ایک سرسبز باغ میں موجود ہوں، پھر اس کے سبزہ اور اس کی وسعت کا ذکر کیا، اور باغ کے درمیان لوہے کا ایک ستون ہے، میرے پاس ایک آدمی آیا، اور کہنے لگا: اس پر چڑھ جا، میں نے کہا: میں اس پر نہیں چڑھ سکتا، اس نے چڑھنے کے لئے میرے پیچھے کوئی چیز رکھ دی، پھر کہا: چڑھو، میں نے کہا: میں نہیں چڑھ سکتا، اس نے میرے کپڑوں سے پکڑ کر مجھے اوپر چڑھا دیا، جب میں اس ستون کی بلندی پر پہنچا تو وہاں ایک رسی تھی، میں نے اپنا ہاتھ اس رسی میں ڈال دیا، جب صبح ہوئی تو میرے ہاتھ پر رسی کے نشانات موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باغ سے مراد ''اسلام'' ہے۔ اور ستون 'اسلام کا ستون' ہے۔ اور رسی سے مراد ''عروۃ الوثقیٰ'' ہے۔ تو نے اس کو تھام لیا ہے، اس لئے تو ساری زندگی اسلام پر قائم رہے گا اور تیرا خاتمہ بھی اسلام پر ہی ہوگا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8191 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عِيْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى التِّرْمِذِيُّ، ثَنَا سَهْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَصْرِيُّ، ثَنَا مَسْعَدَةُ بْنُ الْيَسَعِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، قَالَ: اجْتَمَعَ نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ عِنْدَ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ: وَاللّٰهِ لَا يُعَذِّبُنِي اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّمَا بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنْ لَا اُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا اَسْرِقَ وَلَا اَقْتُلَ وَلَدِي وَلَا آتِيَ بِبُهْتَانٍ اَفْتَرِيْهِ بَيْنَ يَدَيَّ وَرِجْلَيَّ وَلَا اَعْصِيَهُ فِي مَعْرُوْفٍ وَقَدْ وَفَّيْتُ، قَالَ: فَرَجَعَتْ اِلٰى بَيْتِهَا فَاُتِيَتْ فِي مَنَامِهَا فَقِيْلَ لَهَا: اَنْتِ الْمُتَاَلِّيَةُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْ لَا يُعَذِّبَكِ، فَكَيْفَ بِقَوْلِكِ فِيْمَا لَا يَعْنِيْكِ وَمَنْعِكِ مَا لَا يُغْنِيْكِ؟ قَالَ: فَرَجَعَتْ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ لَهَا: اِنِّي اُتِيْتُ فِي مَنَامِي فَقِيْلَ لِي كَذَا وَكَذَا وَاِنِّي اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8191 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب فرماتے ہیں: مومنین کی عورتیں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جمع تھیں، ان میں سے ایک خاتون نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ مجھے کبھی بھی عذاب نہیں دے گا، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اس چیز کی بیعت کی ہے کہ میں کبھی شرک نہیں کروں گی، کبھی چوری نہیں کروں گی، اپنی اولاد کو قتل نہیں کروں گی، اور میں زنا کا ارتکاب نہیں کروں گی، اور نیکی کے کام میں نافرمانی نہیں کروں گی'' اور میں اپنے اس عہد پر قائم ہوں، وہ خاتون جب واپس اپنے گھر گئی تو اس نے خواب میں دیکھا کہ کسی نے اس کو کہا کہ ''تو نے اللہ تعالیٰ پر قسم ڈال دی ہے کہ وہ تجھے عذاب نہیں دے

گا۔تو نے جو غیر ضروری باتیں کی ہیں، اور ایسی چیز روک کر رکھی ہے جو تجھے کوئی فائدہ نہیں دے گی، (اس کا حساب کون دے گا؟) راوی کہتے ہیں: وہ عورت دوبارہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور اپنا خواب سنا کر بولی: میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتی ہوں اور اس کی طرف رجوع لاتی ہوں۔

8192 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَحْبُوْبِ بْنِ فُضَيْلٍ، التَّاجِرُ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُوْ عِيْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ سَوْرَةَ الْحَافِظُ بِتِرْمِذَ، ثَنَا سَهْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْجَارُوْدِيُّ، ثَنَا مَسْعَدَةُ بْنُ الْيَسَعِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: " رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ ثَلَاثَةَ اَقْمَارٍ سَقَطْنَ فِي حُجْرَتِي فَقَصَصْتُ رُؤْيَايَ عَلٰى اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمَّا دُفِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذَا اَحَدُ اَقْمَارِكِ وَهُوَ خَيْرُهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8192 - صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ تین چاند آ کر میری گود میں گرے ہیں، میں نے اپنا خواب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سنایا، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے حجرے میں دفن کیا گیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تیرے تین چاندوں میں سے ایک یہ ہے، اور یہ تینوں میں سب سے اچھا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8193 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنِّي رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ غَنَمًا سَوْدَاءَ يَتْبَعُهَا غَنَمٌ عُفْرٌ يَا اَبَا بَكْرٍ اعْبُرْهَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هِيَ الْعَرَبُ تَتْبَعُكَ ثُمَّ تَتْبَعُهَا الْعَجَمُ حَتّٰى تَغْمُرَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰكَذَا عَبَرَهَا الْمَلَكُ بِسَحَرَ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8193 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک سیاہ رنگ کی بھیڑ ہے، اس کے پیچھے ایک مٹیالے رنگ کی بھیڑ لگی ہوئی ہے، اے ابوبکر رضی اللہ عنہ تم اس خواب کی تعبیر بیان کرو، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ عرب ہیں جو کہ آپ کے پیچھے چل رہے ہیں، پھر اہل عجم ہیں جو اہل عرب کے پیچھے چل رہے ہیں، حتیٰ کہ یہ ان کو مکمل طور پر ڈھانپ لے گا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سحری کے وقت فرشتے نے بھی یہی تعبیر بیان کی تھی۔

8194 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْحُسَيْنِ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْبَزَّازُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ،

ثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَاَيْتُ غَنَمًا كَثِيرَةً سَوْدَاءَ دَخَلَتْ فِيهَا غَنَمٌ كَثِيرَةٌ بِيضٌ قَالُوا: فَمَا اَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْعَجَمُ يَشْرَكُونَكُمْ فِي دِينِكُمْ وَاَنْسَابِكُمْ قَالُوا: الْعَجَمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنَ الْعَجَمِ وَاَسْعَدُهُمْ بِهِ النَّاسُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8194 – على شرط البخاری

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے بہت ساری کالی بھیڑیں دیکھی ہیں، جن میں بہت ساری سفید بھیڑیں داخل ہوگئی ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اس کی کیا تعبیر سمجھی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل عجم تمہارے ساتھ تمہارے دین اور تمہارے نسبوں میں شریک ہوجائیں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجم کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ایسے لوگ ہیں کہ اگر ایمان ثریا کے ساتھ لٹک رہا ہوتو کچھ عجمی لوگ وہاں سے بھی ایمان اتار لائیں گے، اور یہ لوگوں کی خوش بختی ہوگی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8195 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُوسَى بْنُ اِسْحَاقَ الْخَطْمِيُّ، ثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: " الْفَتَيَانِ اللَّذَانِ اَتَيَا يُوسُفَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فِي الرُّؤْيَا اِنَّمَا كَانَا تَكَاذَبَا فَلَمَّا اَوَّلَ رُؤْيَاهُمَا قَالَ: اِنَّا كُنَّا نَلْعَبُ، قَالَ يُوسُفُ: قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8195 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دونو جوان حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس خوابوں کی تعبیر پوچھنے آئے، دونوں ہی جھوٹ بول رہے تھے، جب حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کے بیان کردہ خوابوں کی تعبیر بیان کردی تو وہ کہنے لگے: ہم تو مزاق کررہے تھے، حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا: تم نے جس جس خواب کی تعبیر پوچھی ہے ان کے بارے میں تعبیر کے موافق فیصلہ ہوچکا ہے (اگرچہ تم نے وہ جھوٹ ہی بیان کیا تھا)

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8196 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّفَّارُ، الْعَدْلُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادٍ، عَنْ طَلْحَةَ، ثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ شَيْبَانُ الْيَهُودِيُّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، هَلْ تَعْرِفُ النُّجُومَ الَّتِي

رَآهَا يُوسُفُ يَسْجُدُونَ لَهُ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَخْبَرَهُ بِمَا سَاَلَهُ الْيَهُوْدِيُّ، فَلَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَهُوْدِيَّ فَقَالَ: يَا يَهُوْدِيُّ لِلّٰهِ عَلَيْكَ اِنْ اَنَا اَخْبَرْتُكَ لَتُسْلِمَنَّ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " النُّجُومُ حَدَثَانُ وَالطَّارِقُ وَالذَّيَّالُ وَقَابِسُ وَالْعُودَانِ وَالْفَلِيقُ وَالنُّصْحُ وَالْقَرُوحُ وَذُو الْكَنَفَانِ وَذُو الْفَرْعِ وَالْوَثَّابُ رَآهَا يُوسُفُ مُحِيطَةً بِاَكْنَافِ السَّمَاءِ سَاجِدَةً لَهُ فَقَصَّهَا عَلٰى اَبِيْهِ، فَقَالَ لَهُ اَبُوهُ: اِنَّ هٰذَا اَمْرٌ فَلْيُشَتَّتْ وَسَيَجْمَعُهُ اللّٰهُ اِنْ شَاءَ بَعْدُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8196 – سکت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک یہودی نوجوان ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے محمد! کیا آپ کو ان ستاروں کا پتا ہے جن کو حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب میں اپنی جانب سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے ،(وہ یہودی چلا گیا اس کے بعد) حضرت جبریل امین علیہ السلام تشریف لائے ، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہودی کے سوال کا جواب بتایا، اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس یہودی سے ملے اور فرمایا: اے یہودی تجھے اللہ کی قسم ہے! اگر میں تیرے سوال کا جواب دے دوں تو کیا تو مسلمان ہو جائے گا؟ اس نے کہا: جی بالکل ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان ستاروں کے نام یہ ہیں۔

حدثان، طارق ، ذیان ، قابس ،عودان ،فلیق ، نصح ،قروح ، ذولکنفان ، ذوالفرع ، وثاب۔

یوسف علیہ السلام نے ان کو دیکھا کہ یہ آسمان کے کناروں کو گھیرے ہوئے ہیں اور ان کی جانب سجدہ ریز ہیں، یوسف علیہ السلام نے اپنا یہ خواب اپنے والد کو سنایا، ان کے والد محترم نے فرمایا: یہ ایک امر واقعی ہے ، یہ لوگ بکھر جائیں گے ،لیکن اس کے بعد اللہ تعالیٰ ان کو دوبارہ اکٹھے کر دے گا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8197 – فَحَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ ، الْفَقِيهُ، وَاَبُو الْحَسَنِ الْعَنَزِيُّ، قَالَا: ثَنَا مُعَاذُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنِّي رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا، قَالَ: كَانَتْ رُؤْيَا الْاَنْبِيَاءِ وَحْيٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8197 – سکت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سورہ یوسف کی اس آیت

اِنِّي رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا

کے بارے میں فرمایا: انبیاء کرام علیہم السلام کا خواب بھی وحی ہوتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8198 - اَخبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عِيسَى التِّرمِذِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ بَيْنَ رُؤْيَا يُوسُفَ وَتَاوِيلِهَا اَرْبَعُونَ سَنَةً

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8198 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یوسف علیہ السلام کے خواب اور اس کی تعبیر کے پورا ہونے میں چالیس سال کا دورانیہ تھا۔

8199 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي، بِهَمْدَانَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَاهَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الْحَمَّالُ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَغْرَاءَ الدَّوْسِيُّ، ثَنَا الْاَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَوْدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: لَقِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا اَبَا الْحَسَنِ، الرَّجُلُ يَرَى الرُّؤْيَا فَمِنْهَا مَا تَصْدُقُ وَمِنْهَا مَا تَكْذِبُ، قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ وَلَا اَمَةٍ يَنَامُ فَيَمْتَلِءُ نَوْمًا اِلَّا عُرِجَ بِرُوحِهِ اِلَى الْعَرْشِ فَالَّذِي لَا يَسْتَيْقِظُ دُونَ الْعَرْشِ فَتِلْكَ الرُّؤْيَا الَّتِي تَصْدُقُ وَالَّذِي يَسْتَيْقِظُ دُونَ الْعَرْشِ فَتِلْكَ الرُّؤْيَا الَّتِي تَكْذِبُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8199 – حديث منكر

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ملے اور کہا: اے ابوالحسن! انسان خواب دیکھتا ہے، ان میں کچھ سچے ہوتے اور کچھ جھوٹے ہوتے ہیں، حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی بھی مرد یا عورت جب نیند میں پوری طرح مستغرق ہوجاتا ہے، تو اس کی روح کو آسمانوں کی طرف لے جایا جاتا ہے، جو روح عرش تک پہنچنے سے پہلے بیدار نہیں ہوتیں، وہ خواب سچے ہوتے ہیں، اور جو روح عرش تک پہنچنے سے پہلے ہی بیدار ہوجاتی ہے وہ خواب جھوٹا ہوتا ہے۔

8200 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الذُّهْلِيُّ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَوْفٍ، ثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: هَلْ رَاَى اَحَدٌ مِنْكُمْ رُؤْيَا؟ قَالَ: فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ، وَاِنَّهُ قَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ: "اِنَّهُ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اثْنَانِ مَلَكَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِي وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِي عِنْدَ رَاْسِي: اضْرِبْ مَثَلَ هٰذَا وَمَثَلَ اُمَّتِهِ، فَقَالَ: اِنَّ مَثَلَهُ وَمَثَلَ اُمَّتِهِ كَمَثَلِ قَوْمٍ سَفْرٍ انْتَهَوْا اِلٰى رَاْسِ مَفَازَةٍ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ مِنَ الزَّادِ مَا يَقْطَعُونَ بِهِ الْمَفَازَةَ وَلَا مَا يَرْجِعُونَ بِهِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ اَتَاهُمْ رَجُلٌ مُرَجَّلٌ فِي حُلَّةٍ حِبَرَةٍ، فَقَالَ: اَرَاَيْتُمْ اِنْ وَرَدْتُ بِكُمْ رِيَاضًا مُعْشِبَةً وَحِيَاضًا رُوَاءً اَتَتَّبِعُونِي؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، فَانْطَلَقَ بِهِمْ فَاَوْرَدَهُمْ رِيَاضًا مُعْشِبَةً وَحِيَاضًا رُوَاءً فَاَكَلُوا وَشَرِبُوا وَسَمِنُوا، فَقَالَ لَهُمْ: اَلَمْ اَلْقَكُمْ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَقُلْتُ لَكُمْ: اِنْ

وَرَدْتُ بِكُمْ رِيَاضًا مُعْشِبَةً وَحِيَاضًا رُوَاءً أَتَتَّبِعُونِي، فَقَالُوْا: بَلَى، فَقَالَ: إِنَّ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ رِيَاضًا أَعْشَبَ مِنْ هٰذَا وَحِيَاضًا أَرْوَى مِنْ هٰذِهِ فَاتَّبِعُونِي، فَقَالَتْ طَائِفَةٌ: صَدَقَ وَاللّٰهِ لَنَتَّبِعَنَّ، وَقَالَتْ طَائِفَةٌ: قَدْ رَضِينَا بِهٰذَا نُقِيمُ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8200 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پوچھا کرتے تھے کہ کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے، جس نے کوئی خواب دیکھا ہوتا وہ حضور ﷺ کو اپنا خواب سناتا۔ ایک دفعہ خود حضور ﷺ نے اپنا خواب صحابہ کرام کو سنایا: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گزشتہ رات میرے پاس دو فرشتے آئے، ایک میرے سر کی جانب اور دوسرا قدموں کی جانب کھڑا ہو گیا، ایک نے دوسرے سے کہا: اس کی اور اس کی امت کی کوئی مثال بیان کریں، اس نے کہا: اس کی اور اس کی امت کی مثال یوں ہے جیسے کچھ مسافر اپنی منزل کے بالکل قریب ایک جنگل کے آغاز میں ہوں۔ ان کے پاس اتنا زادِ راہ نہ ہو، جس سے وہ اس جنگل کو عبور کر سکیں، اور نہ ہی وہ وہاں سے واپس جا سکتے ہوں، وہ ابھی اسی مخمصے میں ہوں کہ ان کے پاس ایک آدمی آئے، وہ قیمتی جبہ زیب تن کئے ہوئے، بالوں میں کنگھی کئے ہوئے ہو، وہ ان سے کہے: اگر میں تمہیں، پھلدار باغ، اور بھرے ہوئے چشموں تک پہنچا دوں، کیا تم میرے پیچھے چلو گے؟ وہ لوگ کہیں: جی بالکل۔ وہ ان کو ساتھ لے کر چل پڑے، اور ان کو پھلدار باغات اور پانی سے بھرے حوضوں تک پہنچا دے، وہ وہاں سے خوب سیر ہو کر کھائیں اور پئیں، وہ آدمی ان سے کہے: کیا تم سے میری ملاقات تمہاری کسمپرسی کے عالم میں نہیں ہوئی؟ اور میں نے تمہیں کہا تھا: اگر میں تمہیں پھلدار باغات تک اور پانی سے بھرے چشموں تک لے جاؤں تو کیا تم میرے ساتھ چلو گے؟ تم نے کہا تھا: جی بالکل چلیں گے۔ اس نے کہا: تمہارے اگلے زمانے میں اس سے بھی زیادہ پھلدار باغات ہیں، اور اس سے بھی زیادہ پانی سے بھرے ہوئے چشمے ہیں، اس لئے تم میرے پیچھے چلو، تب ایک جماعت نے کہا: اللہ کی قسم! یہ سچ کہہ رہا ہے، ہم ضرور ضرور اس کے پیچھے چلیں گے، اور ایک جماعت نے کہا: ہم تو انہیں باغات پر راضی ہیں، ہم تو یہیں رہیں گے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8201 – حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى الْأَسَدِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْيَبُ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ عَمَّارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "رَأَيْتُ النَّبِيَّ

حدیث: 8201

مسند احمد بن حنبل - ومن مسند بني هاشم ' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث:2106 'مسند عبد بن حميد - مسند ابن عباس رضي الله عنه ' حديث: 711 ' المعجم الكبير للطبراني - باب الحاء حسن بن علي بن ابي طالب رضي الله عنه ' وما اسند الحسن بن علي رضي الله عنهما - الحسين بن علي بن ابي طالب رضي الله عنه ' حديث: 2754 ' فضائل الصحابة لاحمد بن حنبل - فضائل الحسن ' حديث:1332 ' دلائل النبوة للبيهقي - جماع ابواب غزوة تبوك ' جماع ابواب إخبار النبي صلى الله عليه وسلم بالكوائن بعده - باب ما روي في إخباره بقتل ابن ابنته ابي عبد الله ' حديث:2801

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ نِصْفَ النَّهَارِ، اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَعَهُ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهِ، لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْمَ "، قَالَ: فَاُحْصِيَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ فَوَجَدُوهُ قُتِلَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِيَوْمٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8201 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، دوپہر کا وقت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زلف عنبریں غبار آلود ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شیشی ہے، اس میں خون ہے۔ میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے۔ میں سارا دن اس خواب کی وجہ سے بہت پریشان رہا، میں نے جب معلومات جمع کیں تو پتہ چلا کہ ایک دن قبل حضرت حسین اور ان کے ساتھیوں کو شہید کر دیا گیا ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8202 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْقَطَوَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ، اَخْبَرَنِي هَاشِمُ بْنُ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ، قَالَ: اَخْبَرَتْنِي اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اضْطَجَعَ ذَاتَ لَيْلَةٍ لِلنَّوْمِ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ حَائِرٌ، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَرَقَدَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ حَائِرٌ، دُونَ مَا رَاَيْتُ بِهِ الْمَرَّةَ الْاُولٰى، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَاسْتَيْقَظَ وَفِي يَدِهِ تُرْبَةٌ حَمْرَاءُ يُقَبِّلُهَا، فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ التُّرْبَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: " اَخْبَرَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَنَّ هٰذَا يُقْتَلُ بِاَرْضِ الْعِرَاقِ – لِلْحُسَيْنِ – فَقُلْتُ لِجِبْرِيلَ: اَرِنِي تُرْبَةَ الْاَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا فَهٰذِهِ تُرْبَتُهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8202 – مر هذا علی شرط البخاری ومسلم

حدیث: **8202**

مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' مسند النساء - حدیث ام سلمة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم' حدیث:25976' مسند اسحاق بن راهویہ - ما یروی عن اهل الكوفة الشعبی' حدیث: 1701' مسند عبد بن حمید - حدیث ام سلمة رضی اللہ عنها' حدیث:1537' المعجم الكبير للطبرانی - باب الحاء حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ' وما اسند الحسن بن علی رضی اللہ عنهما - الحسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ' حدیث: 2753' الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - ومن ذكر الحسین بن علی رضی اللہ عنهما' حدیث: 404' مصنف ابن ابی شیبة - كتاب الفتن' من كره الخروج فی الفتنة وتعوذ عنها - حدیث:36680

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے کے لئے لیٹے، کچھ دیر بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر بیٹھ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت پریشان تھے، پھر آپ لیٹ کر سو گئے، کچھ دیر بعد پھر اٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اب بھی پریشان تھے، لیکن اب کی بار پہلے سے کچھ کم پریشان تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر لیٹ گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں سرخ رنگ کی مٹی تھی، آپ اس کو بار بار چوم رہے تھے، میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ مٹی کہاں سے آئی؟ (اور آپ اس کو یوں بار بار کیوں چوم رہے ہیں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جبریل امین علیہ السلام نے بتایا ہے کہ یہ عراق کا وہ مقام ہے جہاں پر حسین کو شہید کیا جائے گا، میں نے جبریل امین علیہ السلام سے کہا: جس جگہ حسین کو شہید کیا جائے گا، مجھے اس زمین کی مٹی دکھاؤ، یہ مٹی اسی کربلا کی ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8203 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ، اَنْبَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ الدَّيْرَعَاقُولِيُّ، ثنا اَبُو الْيَمَانِ، اَنْبَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَمْزَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَهَمَّنِي شَاْنُهُمَا، فَاُوحِيَ اِلَيَّ اَنْ اَنْفُخَهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَتَطَايَرَا، فَاَوَّلْتُهُمَا كَاذِبَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِي، فَقَالَ: لَاَحَدُهُمَا مُسَيْلِمَةُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ، وَالْعَدَنِيُّ صَاحِبُ عَنْسَاءَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 8203 - على شرط البخاري ومسلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا ہے جیسے میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ہوں، مجھے یہ بات بہت عجیب لگ رہی تھی، پھر میری طرف وحی کی گئی کہ میں ان کو پھونک ماروں، میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے، میں نے اس کی تعبیر یہ نکالی ہے کہ یہ دو کذاب ہوں گے جو میرے بعد نبوت کا دعویٰ کریں گے۔ آپ نے فرمایا: ان میں سے ایک مسیلمہ ہے "یمامہ والا"۔ اور دوسرا عدنی ہے "عنساء والا"۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8204 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثنا اَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ اَعْظَمَ الْفِرْيَةِ اَنْ يَفْتَرِيَ الرَّجُلُ عَلٰى عَيْنَيْهِ، يَقُوْلُ: رَاَيْتُ وَلَمْ يَرَ، اَوْ يَفْتَرِي عَلٰى

حديث: 8204

صحيح البخاري - كتاب المناقب' باب نسبة اليمن إلى إسماعيل - حديث: 3338' صحيح ابن حبان - ذكر البيان بأن الكذب على المصطفى صلى الله عليه وسلم من' حديث: 32' مسند احمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث واثلة بن الاسقع من الشاميين - حديث: 15720' المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم' باب الواو - ربيعة بن يزيد' حديث: 18031

وَالِدَيْهِ، أَوْ يَقُوْلُ: سَمِعَنِي وَلَمْ يَسْمَعْنِي

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8204 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ انسان اپنی آنکھوں کے بارے میں جھوٹ بولے، وہ ایسا خواب بیان کرے جو اس نے دیکھا ہی نہیں۔ یا اپنے ماں باپ کے خلاف جھوٹ بولے۔ یا وہ (کوئی بات یا حدیث بیان کرتے ہوئے) کہے کہ یہ میں نے سنی ہے، حالانکہ اس نے وہ بات (اس آدمی سے خود) نہ سنی ہو (جس کے حوالے سے وہ بیان کر رہا ہے)

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

كِتَابُ الطِّبِّ

طب کا بیان

8205 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ الضَّبِّيُّ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَادِ، ثَنَا سُفْيَانُ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً اِلَّا وَاَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً، عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ، وَجَهِلَهُ مِنْ جَهِلَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، وَالْاَصْلُ فِي هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثُ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ الَّذِي عَلَّلَاهُ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، بِاَنَّهُمَا لَمْ يَجِدَا لَهُ رَاوِيًا عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ غَيْرَ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي)8205 - صحيح

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو بیماری پیدا کی ہے، اس کا علاج بھی پیدا فرمایا ہے، جس نے علاج جان لیا وہ جانتا ہے اور جو اس سے انجان رہا، وہ اس کے علاج سے جاہل ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اس باب میں اصل اسامہ بن شریک کی وہ حدیث ہے جسے شیخین نے معلل قرار دیا ہے، دلیل یہ دی کہ اسامہ بن شریک سے یہ حدیث زیاد بن علاقہ کے سوا اور کسی نے روایت نہیں کی۔

8206 - حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، ثَنَا مِسْعَرٌ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ

حديث: 8205

مسند احمد بن حنبل - مسند عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه - حديث:3472 مسند الحميدى - احاديث عبد الله بن مسعود رضى الله عنه حديث:88 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الضحايا جماع ابواب كسب الحجام - باب ما جاء في إباحة التداوى حديث:18192 مسند ابى يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن مسعود حديث: 5058 المعجم الاوسط للطبراني - باب الالف باب من اسمه إبراهيم - حديث:2583 المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله طرق حديث عبد الله بن مسعود ليلة الجن مع رسول الله - باب حديث:10135

اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، قَالُوْا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ، ثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا مِسْعَرٌ، وَاَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْبَزَّارُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْقُرَشِيُّ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، ثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَعْرَابُ يَسْاَلُوْنَهُ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْنَا حَرَجٌ فِي كَذَا؟، عَلَيْنَا حَرَجٌ فِي كَذَا؟، لِاَشْيَاءَ لَيْسَ بِهَا بَاْسٌ، فَقَالَ: عِبَادَ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ الْحَرَجَ اِلَّا مَنِ اقْتَرَفَ مِنْ عِرْضِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ ظُلْمًا، فَذَلِكَ الَّذِي حَرِجَ وَهَلَكَ، فَقَالُوْا: نَتَدَاوَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، تَدَاوَوْا عِبَادَ اللّٰهِ، فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَمْ يَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً، غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُوَ؟ قَالَ: الْهَرَمُ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا خَيْرُ مَا اُعْطِيَ الْاِنْسَانُ؟ قَالَ: خُلُقٌ حَسَنٌ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، فَقَدْ رَوَاهُ عَشَرَةٌ مِنْ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَثِقَاتِهِمْ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، فَمِنْهُمْ مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ كَمَا تَقَدَّمَ ذِكْرِي لَهُ، وَمِنْهُمْ مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ الْبَجَلِيُّ " (ص:442):

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8206 – صحيح

✧✧ زیاد بن علاقہ بیان کرتے ہیں کہ اسامہ بن شریک فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں موجود ہوتا تھا، دیہاتی لوگ حضور ﷺ سے مسائل پوچھا کرتے تھے، اور ایسی ایسی چیزیں جن میں کوئی حرج نہیں، ان کے بارے میں کہتے تھے کہ یارسول اللہ ﷺ ہمیں فلاں حکم پر عمل کرنے میں دشواری ہے، فلاں عمل کرنے میں دشواری ہے، حضور ﷺ فرماتے: اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے دشواری والے کام معاف کردیئے ہیں، سوائے اس کے کہ جس نے کسی مسلمان کی عزت کو اچھالا ہو، یہ حرج ہے اور یہ باعث ہلاکت ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ کیا ہم دوا لے لیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی بالکل، اللہ کے بندو! دوا لیا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کا علاج رکھا ہے، سوائے ایک بیماری کے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ وہ کون سی بیماری ہے جس کا کوئی علاج نہیں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بڑھاپا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ انسان کو جو کچھ بھی ملا ہے، اس میں سب سے اچھی چیز کیا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اچھے اخلاق۔

✧✧ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ اس حدیث کو تقریباً ۱۰ ثقہ ائمہ مسلمین نے زیاد بن علاقہ سے روایت کیا ہے، ان میں مسعر بن کدام، ہے (ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے) اور ان میں مالک بن مغول بجلی بھی ہیں۔

8207 – حَدَّثَنِي اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الْخَنَاجِرِ، بِطَرَابُلُسَ وَكَانَ ثِقَةً مَاْمُوْنًا، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ الْقُرْقُسَانِيُّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، وَمِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمُلَائِيُّ:

✧✧ محمد بن مصعب قرقسانی نے مالک بن مغول کے واسطے سے زیاد بن علاقہ سے روایت کیا ہے۔

عمرو بن قیس الملائی نے بھی زیاد سے روایت کیا ہے

8208 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ، ابْنَا اَبِي شَيْبَةَ، قَالَا: ثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ وَمِنْهُمْ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ بھی یہ حدیث منقول ہے۔

8209 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ، بِمِصْرَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُؤَدِّبُ، ثَنَا اَبُوْ الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، وَاَخْبَرَنِي اَبُوْ عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الزَّاهِدُ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَخْتَرِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، وَمِنْهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ الْاِيَادِيُّ (ص:443):

✧✧ مختلف اسناد کے ہمراہ شعبہ نے بھی زیادہ بن علاقہ سے وہ حدیث نقل کی ہے۔

محمد بن جحادہ ایادی نے بھی اس حدیث کو زیاد بن علاقہ سے روایت کیا ہے

8210 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَ سَهْلُ بْنُ اَحْمَدَ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَبِيرِ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ الْحَجَابِ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ، ثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، وَمِنْهُمْ اَبُوْ حَمْزَةَ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ السُّكَّرِيُّ:

✧✧ محمد بن جحادہ نے بھی زیاد بن علاقہ کے واسطے سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

ابوحمزہ محمد بن میمون سکری نے بھی روایت کی ہے

8211 – اَنْبَاَ اَبُوْ الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّنِّيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُوْ الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ اَبُوْ حَمْزَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ. وَمِنْهُمْ اَبُوْ عَوَانَةَ الْوَضَّاحُ:

✧✧ ابوحمزہ نے زیادہ بن علاقہ سے مذکورہ حدیث نقل کی ہے۔

ابوعوانہ الوضاح سے بھی یہ حدیث مروی ہے

8212 – اَخْبَرَنِي اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، وَاَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، وَمِنْهُمْ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ الْهِلَالِيُّ:

✧✧ ابوعوانہ نے زیاد بن علاقہ کے واسطے سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

سفیان بن عیینہ ہلالی نے بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

8213 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، وَاَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ. قَالُوْا: ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى

ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، وَمِنْهُمْ عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الْاَوْدِيُّ:

✧✧ سفیان نے زیادہ بن علاقہ سے اسی حدیث کو روایت کیا ہے۔

عثمان بن حکیم اودی کی روایت کردہ حدیث

8214 - حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الْمُذَكِّرُ، ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ الْإِمَامُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ، ثَنَا اُسَامَةُ بْنُ شَرِيكٍ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا عَلٰى رُءُوسِنَا الطَّيْرُ، لَا يَتَكَلَّمُ مِنَّا مُتَكَلِّمٌ إِذْ جَاءَهُ نَاسٌ مِنَ الْاَعْرَابِ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْتِنَا فِي كَذَا، اَفْتِنَا فِي كَذَا، فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ مِنَ الْاَعْرَابِ وَضَعَ اللّٰهُ الْحَرَجَ إِلَّا مَنِ اقْتَرَضَ لِاَخِيهِ عِرْضًا فَذَلِكَ الَّذِي حَرِجَ وَهَلَكَ قَالُوْا: اَفَنَتَدَاوَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً إِلَّا اَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ قَالُوْا: وَمَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْهَرَمُ قَالُوْا: فَمَنْ اَحَبُّ عِبَادِ اللّٰهِ إِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ: اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَمِنْهُمْ شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، وَمِنْهُمْ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُعْفِيُّ.

✧✧ عثمان بن حکیم نے زیاد بن علاقہ سے روایت کیا ہے کہ اسامہ بن شریک فرماتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں یوں بیٹھے ہوتے تھے جیسا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں، سب خاموش بیٹھے رہتے، کوئی بھی بات نہ کرتا، جب کوئی دیہاتی آپ ﷺ کے پاس آتا، اپنی مشکلات اور پریشانیاں بیان کرتا اور آپ ﷺ سے مختلف معاملات میں شرعی راہنمائی لیتا تو حضور ﷺ فرماتے: اللہ تعالیٰ نے دشوار کام معاف فرما دیئے ہیں سوائے اس شخص کے، کہ جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کی عزت اچھالی ہو، ایسا شخص حرج میں پڑا اور ہلاک ہو گیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ کیا ہم دوائی لے لیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی کوئی بیماری پیدا نہیں کی، جس کا علاج نہ ہو، سوائے ایک بیماری کے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ وہ بیماری کون سی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بڑھاپا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اللہ کے بندوں میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ کون پسند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

زہیر بن معاویہ جعفی کی روایت کردہ مذکورہ حدیث

8215 - اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، اَنْبَاَ إِسْمَاعِيلُ [illegible] قُتَيْبَةَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ اَبُوْ خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ، وَمِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ اَبِي قَيْسٍ الرَّازِيُّ (ص 444):

✧✧ زہیر بن معاویہ نے زیاد بن علاقہ کے واسطے سے اسامہ بن شریک سے [illegible] حدیث روایت کی ہے۔

حضرت عمرو بن ابی قیس رازی رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث

8216 - اَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّارُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يُوسُفَ الْقَزْوِينِيُّ،

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سَابِقٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي قَيْسٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ وَمِنْهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ بَشِيرٍ الْاَسْلَمِيُّ وَهُوَ مِنْ اَعَزِّ الثِّقَاتِ: حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّصْرِ ...، ثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الدَّوْرِيُّ، ثَنَا اَبُو يَعْلَى الْبَصْرِيُّ، ثَنَا اَبُو عَاصِمٍ

عمرو بن ابی قیس نے سماک بن حرب سے یہی حدیث روایت کی ہے۔

محمد بن بشر بن بشیر کی روایت کردہ حدیث

8217 - قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى: وَقَدْ اُخْبِرْتُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَيْفٍ الْحَرَّانِيِّ، عَنْ اَبِي عَاصِمٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ بَشِيرٍ الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، وَمِنْهُمْ اِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ السَّبِيعِيُّ:

محمد بن بشر بن بشیر اسلمی نے زیاد بن علاقہ کے واسطے سے مذکورہ حدیث بیان کی ہے۔

اسرائیل بن یونس سبیعی کی روایت کردہ حدیث

8218 - اَخْبَرَنَاهُ اَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرْبِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، ثَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

اسرائیل نے ابواسحاق سے روایت کی ہے، اس کے بعد سابقہ حدیث بیان کی۔

قَالَ الْحَاكِمُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَدْ ذَكَرْتُ مِنْ طُرُقِ هٰذَا الْحَدِيثِ اَقَلَّ مِنَ النِّصْفِ، فَاِنِّي تَتَبَّعْتُ مَنِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَى الْحُجَّةِ بِهِ فِي الصَّحِيحَيْنِ، وَبَقِيَ فِي كِتَابِي اَكْثَرُ مِنَ النِّصْفِ لِيَتَاَمَّلَ طَالِبُ هٰذَا الْعِلْمِ وَيَتْرُكُ مِثْلَ هٰذَا الْحَدِيثِ عَلَى اِشْهَادِهِ وَكَثْرَةِ رُوَاتِهِ، بِاَنْ لَا يُوجَدَ لَهُ عَنِ الصَّحَابِيِّ اِلَّا تَابِعِيٌّ وَاحِدٌ مَقْبُولٌ ثِقَةٌ قَالَ لِي اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ رَحِمَهُ اللّٰهُ: لِمَ اَسْقَطَا حَدِيثَ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ مِنَ الْكِتَابَيْنِ؟ قُلْتُ: لِاَنَّهُمَا لَمْ يَجِدَا لِاُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ رَاوِيًا غَيْرَ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ " فَحَدَّثَنِي اَبُو الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَتَبَهُ لِي بِخَطِّهِ، قَالَ: قَدْ اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ اَبِي عَوَانَةَ، عَنْ بَيَانَ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ مِرْدَاسٍ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ اَسْلَافًا الْحَدِيثَ وَلَيْسَ لِمِرْدَاسٍ رَاوٍ غَيْرُ قَيْسٍ، وَقَدْ اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ حَدِيثَيْنِ عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَيْسَ لِعَبْدِ اللّٰهِ رَاوٍ غَيْرُ زُهْرَةَ، وَقَدِ اتَّفَقَا جَمِيعًا عَلَى اِخْرَاجِ حَدِيثِ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلَى عَمَلٍ وَلَيْسَ لِعَدِيِّ بْنِ عُمَيْرَةَ رَاوٍ غَيْرُ قَيْسٍ، وَقَدِ اتَّفَقَا جَمِيعًا عَلَى حَدِيثِ مَجْزَاَةَ بْنِ زَاهِرٍ الْاَسْلَمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهْيِ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ، وَلَيْسَ لِزَاهِرٍ رَاوٍ غَيْرُ مَجْزَاَةَ، وَاَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ حَدِيثَ الْحَسَنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ وَلَيْسَ لِعَمْرٍو رَاوٍ غَيْرُ الْحَسَنِ، وَاَخْرَجَ اَيْضًا حَدِيثَ الزُّهْرِيِّ وَاَخْرَجَا جَمِيعًا حَدِيثَ الْحَسَنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ وَلَيْسَ لَهُ رَاوٍ

غَيرِ الْحَسَنِ ، وَحَدِيثُ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ أَصَحُّ وَأَشْهُرُ وَأَكْثَرُ رُوَاةً مِنْ هٰذِهِ الْأَحَادِيثِ ، قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: وَقَدْ رَوَى عَمْرُو بْنُ الْأَرْقَمِ، وَمُجَاهِدٌ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ، وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " أَمَّا حَدِيثُ جَابِرٍ (ص. 445):

امام حاکم کہتے ہیں: میں نے اسناد کے جو طرق بیان کئے ہیں، یہ نصف سے بھی کم ہیں، کیونکہ میں نے صرف ان راویوں کی روایات جمع کی ہیں جن کی روایات سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتابوں میں دلیل لاتے ہیں، اور آدھی سے زیادہ اسانید لکھنے سے رہ گئی ہیں، اس فن کے طالب علم کو غور کرنا چاہئے کہ کیا ایسی حدیث جس کے شواہد بھی موجود ہوں، جس کے راوی بکثرت موجود ہوں ایسی حدیث کو یہ کہہ کر ترک کیا جا سکتا ہے؟ کہ "اس میں صحابی سے روایت کرنے والا صرف ایک تابعی ہے" وہ مقبول ہے، ثقہ ہے۔ ابوالحسن علی بن عمر الحافظ نے مجھ سے پوچھا: کیا وجہ ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسامہ بن شریک کی یہ حدیث اپنی اپنی کتاب میں درج نہیں کی؟ میں نے کہا: اس لئے کہ ان کو اسامہ بن شریک سے روایت لینے والا تابعی زیاد بن علاقہ کے سوا کوئی نہیں ملا۔

جبکہ ابوالحسن نے مجھے بتایا انہوں نے اپنے ہاتھ سے اس کو لکھا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یحییٰ بن حماد سے، انہوں نے ابوعوانہ سے، انہوں نے بیان بن بشر سے، انہوں نے قیس بن ابی حازم سے، اور انہوں نے مرداس اسلمی سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صالحین، گزشتہ بزرگوں سے آگے نکل جائیں گے۔ (اس کے بعد پوری حدیث بیان کی) اس حدیث میں مرداس سے روایت لینے والا تابعی، قیس کے علاوہ دوسرا کوئی بھی نہیں ہے۔

یونہی امام بخاری نے زہرہ بن معبد کے واسطے سے، ان کے دادا عبداللہ بن ہشام بن زہرہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو حدیثیں روایت کی ہیں، اس میں عبداللہ سے روایت لینے والا، تابعی زہرہ کے سوا دوسرا کوئی نہیں ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے قیس بن ابی حازم کے واسطے سے عدی بن عمیرہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث "من استعملناه علی عمل" (ہم جس کے سپرد کوئی کام کردیں) روایت کی ہے، اس میں عدی بن عمیرہ سے روایت کرنے والا تابعی قیس کے علاوہ دوسرا کوئی نہیں ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے مجزاۃ بن زاہر اسلمی کے واسطے سے، ان کے والد کے حوالے سے وہ حدیث بیان کی ہے جس میں یہ ذکر ہے کہ "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے" اس حدیث میں زاہر سے روایت کرنے والا، ان کے بیٹے مجزاۃ کے علاوہ دوسرا کوئی نہیں ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حسن کے واسطے سے عمرو بن تغلب سے حدیث روایت کی ہے، اس میں عمرو سے روایت لینے والا، حسن کے علاوہ دوسرا کوئی راوی نہیں ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے حسن کے واسطے سے عمرو بن تغلب کی روایت نقل کی ہے، اس میں بھی حسن

کے علاوہ عمرو سے روایت لینے والا دوسرا کوئی راوی نہیں ہے۔

جب کہ زیادہ بن علاقہ کی اسامہ بن شریک سے روایت کردہ حدیث تو اصح ہے، اشہر ہے، اور ان مذکورہ احادیث سے زیادہ اُس کے راوی ہیں۔

ابوالحسن کہتے ہیں: عمرو بن الارقم اور مجاہد نے بھی اسامہ بن شریک سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ اور یہ حدیث جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث

8219 – فَحَدَّثَنَاهُ الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ، فَاِذَا اُصِيْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَاَ بِاِذْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ " وَاَمَّا حَدِيْثُ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ:

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر بیماری کا علاج ہے، جب کسی بھی بیماری کو اس کی دوامل جاتی ہے تو اللہ کے حکم سے وہ بیماری دور ہو جاتی ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث

8220 – فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِىُّ، ثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثَنَا شَبِيْبُ بْنُ شَيْبَةَ، ثَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِىْ رَبَاحٍ، ثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىُّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً – اَوْ لَمْ يَخْلُقْ دَاءً – اِلَّا اَنْزَلَ – اَوْ خَلَقَ – لَهُ دَوَاءً عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ، وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ اِلَّا السَّامَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا السَّامُ؟ قَالَ: الْمَوْتُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8220 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ''سام'' کے علاوہ جس بیماری کو پیدا کیا ہے، اس کا علاج بھی پیدا کیا ہے، جو جانتا ہے، اسی کو پتا ہے، جو نہیں جانتا، اس کو کیا پتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ''سام'' کیا ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موت۔

8221 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِىُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَخِىْ يَشْتَكِىْ بَطْنَهُ، فَقَالَ: اسْقِهِ الْعَسَلَ فَقَالَ: قَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ: صَدَقَ اللّٰهُ

وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيكَ فَذَهَبَ فَسَقَاهُ فَبَرَأَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8221 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بھائی کے پیٹ میں مروڑ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو شہد پلاؤ، اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اس کو شہد پلایا ہے اس سے اس کی بیماری اور بڑھ گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین یا چار مرتبہ شہد پلانے کا ہی کہا، تیسری یا چوتھی بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ کہا اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے، اس کے بعد اس کے بھائی کا پیٹ ٹھیک ہو گیا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8222 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ مُوْسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " كَانَ سُلَيْمَانُ نَبِيُّ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، اِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ رَاَى شَجَرَةً نَابِتَةً بَيْنَ يَدَيْهِ، فَيَقُوْلُ: مَا اسْمُكِ؟ فَتَقُوْلُ: كَذَا، فَيَقُوْلُ: لِاَيِّ شَيْءٍ اَنْتِ؟ فَتَقُوْلُ: لِكَذَا وَكَذَا، فَاِنْ كَانَتْ لِدَوَاءٍ كُتِبَ، وَاِنْ كَانَتْ لِغَرْسٍ غُرِسَتْ، فَبَيْنَمَا هُوَ يُصَلِّي يَوْمًا اِذْ رَاَى شَجَرَةً نَابِتَةً بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لَهَا: مَا اسْمُكِ؟ قَالَتْ: الْخَرْنُوْبُ، قَالَ: لِاَيِّ شَيْءٍ اَنْتِ؟ قَالَتْ: لِخَرَابِ هٰذَا الْبَيْتِ، قَالَ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اللّٰهُمَّ عَمِّ عَلَى الْجِنِّ مَوْتِي حَتّٰى يَعْلَمَ الْاِنْسُ اَنَّ الْجِنَّ لَا تَعْلَمُ الْغَيْبَ، قَالَ: فَنَحَتَهَا عَصًا فَتَوَكَّاَ عَلَيْهَا، قَالَ: فَاَكَلَتْهَا الْاَرَضَةُ فَسَقَطَ فَخَرَّ فَوَجَدُوْهُ مَيِّتًا حَوْلًا، فَتَبَيَّنَتِ الْاِنْسُ اَنَّ الْجِنَّ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا حَوْلًا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرَؤُهَا هٰكَذَا، فَشَكَرَتِ الْجِنُّ الْاَرَضَةَ فَكَانَتْ تَاْتِيهَا بِالْمَاءِ حَيْثُ كَانَتْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8222 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو کوئی ایک بُوٹی آپ کے سامنے اُگتی، آپ اس سے اس کا نام پوچھتے، وہ اپنا نام بتاتی، آپ اس سے پوچھتے کہ تو کس کام آتی ہے؟ وہ اپنے فوائد بتاتی، اگر وہ کسی دوا میں کام آنے کی ہوتی تو آپ اس کا نسخہ لکھ لیتے اور اگر وہ کاشت کرنے کی ہوتی تو اس کو کاشت کر دیتے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے، آپ نے اپنے سامنے ایک بوٹی اُگتی ہوئی دیکھی، آپ نے اس سے نام پوچھا، اس نے بتایا کہ میرا نام ''خرنوب'' ہے۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ تو کس لئے بنائی گئی ہے؟ اس نے بتایا کہ مجھے گھر اجاڑنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے، حضرت سلیمان علیہ السلام نے دعا مانگی کہ یا اللہ! جنات سے میری موت کو پوشیدہ رکھنا، تاکہ انسانوں کو یقین ہو جائے کہ جنات غیب نہیں جانتے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے

ایک عصا تیار کروایا اور اس کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے، (اسی کیفیت میں آپ کی روح پرواز کر گئی، اور آپ برابر ٹیک لگا کر کھڑے رہے) زمین نے اس عصا کو کھالیا، تب وہ عصا گر گیا، اور سلیمان علیہ السلام گر گئے، تب جنات کو پتا چلا کہ آپ تو گزشتہ ایک سال سے وفات پا چکے ہیں، اس سے انسانوں کو یقین ہو گیا کہ اگر جنات غیب جانتے ہوتے تو یہ پورا سال اس قدر مشقت میں نہ رہتے۔ حضرت عبداللہ بن عباس اسی طرح سنایا کرتے تھے، جنات نے زمین کا شکریہ اس انداز میں ادا کیا کہ زمین میں ہر جگہ پر انہوں پانی پہنچا دیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8223 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اَبُوْ مُسْلِمٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلُ، ثَنَا صَالِحُ بْنُ اَبِي الْاَخْضَرِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رُقًى كُنَّا نَسْتَرْقِي بِهَا وَاَدْوِيَةٌ كُنَّا نَتَدَاوَى بِهَا، هَلْ تُرَدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8223 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم جو دم کرواتے ہیں اور جو دوائیں لیتے ہیں، کیا ان کی وجہ سے تقدیر بدل جاتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، بلکہ یہ بھی تقدیر ہی میں لکھا ہوتا ہے۔

8224 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، اَنْبَاَ اِسْرَائِيْلُ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ فَاِنَّهَا تَرُمُّ مِنْ كُلِّ شَجَرٍ، وَهُوَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8224 - صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گائے کا دودھ پیا کرو، کیونکہ یہ ہر طرح کے درخت سے چر لیتی ہے اور یہ ہر بیماری کی شفاء ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8225 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِالشِّفَائَيْنِ الْعَسَلِ وَالْقُرْآنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعلیق - من تلخیص الذهبی)8225 - علی شرط البخاری ومسلم

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو چیزیں باعث شفاء ہیں ان کو لازمی استعمال کیا کرو، شہد اور قرآن کریم۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8226 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَرْبٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ يَسَارٍ الْخَيَّاطُ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَائِشَةَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا حُمَّ اَحَدُكُمْ فَلْيُشِنَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ الْبَارِدَ مِنَ السَّحَرِ ثَلَاثَ لَيَالٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعلیق - من تلخیص الذهبی)8226 - علی شرط مسلم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی کو بخار ہو تو اس کو چاہیے کہ تین دن سحری کے وقت اس کے جسم پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں۔

یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

سابقہ حدیث کی شاہد حدیث

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی کو بخار چڑھے تو اس پر تین دن سحری کے وقت ٹھنڈا پانی ڈالا جائے۔

اس کی ایک شاہد حدیث یہ بھی ہے۔

8227 - مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا حَامِدُ بْنُ اَبِيْ حَامِدٍ الْمُقْرِءُ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، ثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ الضَّحَّاكِ الْكِنْدِيُّ، عَنْ كُرَيْبِ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ اُمِّهِ امْرَاَةِ الزُّبَيْرِ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حُمَّ الزُّبَيْرُ يَاْمُرُنَا اَنْ نُبَرِّدَ الْمَاءَ، ثُمَّ نُحْدِرُهُ عَلَيْهِ

کریب بن سلیم کی والدہ، حضرت زبیر کی زوجہ بیان کرتی ہیں کہ جب کبھی زبیر کو بخار ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیتے کہ ہم اس کو پانی کے ساتھ ٹھنڈا کریں، اور پھر اس کو کوئی چادر اوڑھا دیتے۔

8228 - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، ثَنَا عَفَّانُ، ثَنَا هَمَّامٌ، ثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ، قَالَ: كُنْتُ اَدْفَعُ الزِّحَامَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: فَاحْتَبَسْتُ عَنْهُ اَيَّامًا، فَقَالَ: مَا حَبَسَكَ؟ قُلْتُ: الْحُمّٰى، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8228 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابوحمزہ فرماتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس سے لوگوں کی بھیڑ ختم کیا کرتا تھا، پھر کئی دن میں آپ کی خدمت میں نہ جاسکا، جب کئی دنوں کے بعد میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے اتنے دن غیر حاضر رہنے کی وجہ پوچھی، میں نے بتایا کہ مجھے بخار تھا، آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے کہ بخار جہنم کی گرمی ہوتی ہے، اس کو پانی کے ساتھ ٹھنڈا کر دیا کرو۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8229 – اَخْبَرَنِی اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْوَزِيرِ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ الْحُمَّى قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ، فَاَبْرِدُوهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8229 – صحيح

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بخار دوزخ کا ٹکڑا ہے، اس کو پانی کے ساتھ ٹھنڈا کر دیا کرو۔

قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حُمَّ دَعَا بِقِرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ فَاَفْرَغَهَا عَلٰى قَرْنِهِ فَاغْتَسَلَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ "

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بخار ہوتا تو آپ پانی کا مشکیزہ منگواتے اور اپنے سر پر بہالیتے اور غسل کر لیتے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس زیادتی کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

8230 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَمَةَ الرَّازِيُّ، ثَنَا سَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنِ اُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِالْهِلِيلَجِ الْاَسْوَدِ فَاشْرَبُوْهُ، فَاِنَّهُ شَجَرَةٌ مِنْ شَجَرِ الْجَنَّةِ، طَعْمُهُ مُرٌّ وَّهُوَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8230 – قال أحمد وغيره سيف كذاب

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سیاہ ہلیلج (ایک کانٹے دار درخت ہے) استعمال کیا کرو، کیونکہ یہ جنتی درخت ہے، اس کا ذائقہ کڑوا ہے لیکن ہر بیماری کا علاج ہے۔

8231 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ حُذَيْفَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ عَمَّتِهِ فَاطِمَةَ، قَالَتْ: عُدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ، فَاِذَا سِقَاءٌ مُعَلَّقٌ، وَمَاؤُهُ يَقْطُرُ عَلَيْهِ مِنْ شِدَّةِ مَا يَجِدُ مِنْ حَرِّ الْحُمَّى، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ

اللّٰهِ لَوْ دَعَوْتَ اللّٰهَ فَاَذْهَبَهُ عَنْكَ، فَقَالَ: اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ بَلَاءً اَلْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُوْنَهُمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8231 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ابوعبیدہ بن حذیفہ کی پھوپھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں کچھ عورتوں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی عیادت کے لئے گئی، آپ کے قریب ایک مشکیزہ لٹک رہا تھا، اور اس کا پانی آپ ﷺ پر ٹپک رہا تھا، بخار کی وجہ سے آپ ﷺ کو بہت سخت گرمائش محسوس ہو رہی تھی، میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سختی کو آپ سے ختم فرمادے، آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ سخت آزمائش انبیاء کرام علیہم السلام کی ہوتی ہے، اس سے کم آزمائش ان لوگوں کی ہوتی ہے جوان کے قریب ہوتے ہیں۔

8232 – حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا سَيْفُ بْنُ مِسْكِيْنٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُوْدِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: عَلَيْكُمْ بِاَلْبَانِ الْبَقَرِ وَسُمْنَانِهَا، وَاِيَّاكُمْ وَلُحُوْمَهَا فَاِنَّ اَلْبَانَهَا وَسُمْنَانُهَا دَوَاءٌ وَّشِفَاءٌ وَّلُحُوْمُهَا دَاءٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8232 – سيف وهاه ابن حبان

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: گائے کا دودھ پیا کرو، ان کا گھی بھی کھایا کرو، اور اس کا گوشت کھانے سے بچو، کیونکہ اس کے دودھ اور گھی میں شفاء ہے، اور اس کے گوشت میں بیماری ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8233 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَفْصِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَاَلَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمَاذَا تَسْتَمْشِيْنَ؟ قُلْتُ: بِالشُّبْرُمِ، قَالَ: حَارٌّ حَارٌّ قَالَتْ: ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَاءِ، قَالَ: لَوْ كَانَ فِي شَيْءٍ شِفَاءٌ مِنَ الْمَوْتِ لَكَانَ فِي السَّنَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8233 – صحيح

✧✧ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم کس چیز سے جلاب لیتی ہو؟ میں نے کہا: شبرم (چنے کی طرح دانے) سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (یہ تو بہت) گرم (بہت) گرم (ہوتا ہے)۔ انہوں نے کہا: اس کے بعد میں نے سناء سے جلاب لینا شروع کر دیئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی چیز میں موت سے شفاء ہوتی تو وہ سناء

میں ہوتی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8234 - اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِی، ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحُسَیْنِ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ مَیْمُوْنٍ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: تَدَاوَوْا مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِیِّ، وَالزَّیْتِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ "

(التعلیق - من تلخیص الذهبی)8234 - صحیح

✦✦ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذات الجنب بیماری کے لئے قسط بحری (سمندری عود ہندی) اور زیتون سے علاج کرو۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8235 - اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِیُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَیْلِیُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَیْرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ حِیْنَ قَالُوْا: خَشِیْنَا اَنَّ الَّذِیْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ذَا الْجَنْبِ، قَالَ: اِنَّهَا مِنَ الشَّیْطَانِ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُسَلِّطَهُ عَلَیَّ

هٰذَا حَدِیْثٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ، وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا ضِدُّ هٰذِهِ الرِّوَایَةِ بِاِسْنَادٍ وَاهٍ "

(التعلیق - من تلخیص الذهبی)8235 - علی شرط مسلم

✦✦ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب لوگ یہ باتیں کرنے لگے کہ ہمیں خدشہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذات الجنب کی بیماری ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بیماری تو شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ مجھ پر شیطان مسلط نہیں فرمائے گا۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کی متضاد حدیث مروی ہے اور اس کی اسناد "واہی" ہے۔

8236 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَیْهِ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسَى الْاَسَدِیُّ، ثَنَا اَبُوْ زَكَرِیَّا یَحْیَى بْنُ اِسْحَاقَ، ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ، عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ

(التعلیق - من تلخیص الذهبی)8236 - لم یصح

✦✦ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ذات الجنب کی وجہ سے ہوا۔

8237 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَدِينِيِّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْخَاصِرَةَ عِرْقُ الْكُلْيَةِ، اِذَا تَحَرَّكَ آذَى صَاحِبَهَا، فَدَاوُوهَا بِالْمَاءِ الْمُحْرَقِ وَالْعَسَلِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8237 – صحيح

✦✦ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خاصرہ (کے درد کی اصل یہ ہے کہ) یہ گردے کی ایک رگ ہے، جب یہ حرکت کرتی ہے تو انسان کو تکلیف دیتی ہے، ابلے ہوئے پانی اور شہد کے ساتھ اس کا علاج کریں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8238 – حَدَّثَنَا اَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ هَانِءٍ الْعَدْلُ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ، وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8238 – على شرط البخاري ومسلم

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے، اور پچھنے لگانے والے کو اس کی اجرت بھی دی، اور ناک میں دواڈلوائی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

8239 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ ابْنِي هٰذَا بِهِ الْعُذْرَةُ، قَالَ: لَا تَحْرِقْنَ حُلُوقَ اَوْلَادِكُنَّ، عَلَيْكُنَّ بِقُسْطٍ هِنْدِيٍّ وَوَرْسٍ فَاَسْعِطْنَهُ اِيَّاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8239 – حماد ويحيى ضعيفان

✦✦ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک خاتون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئی، اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اس

کوحلق میں درد ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی اولادوں کے حلق کومت جلاؤ،تم قسط ہندی اورورس کواستعمال کرو اوراسی کی دوناک میں ڈلواؤ۔

8240 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّمَّاكِ بِبَغْدَادَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْحَارِثِيُّ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَحْرَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْعَتُ الزَّيْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ قَالَ قَتَادَةُ: يُلَدُّ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِيْ يَشْتَكِيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ عَالِي الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8240 – صحيح

✧✧ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ذات الجنب کی بیماری کے لئے زیتون اورورس کی بہت تعریف فرمائی۔حضرت قتادہ فرماتے ہیں: جس جانب دردہو،اسی جانب ''لد'' کرو۔(منہ کے ایک کنارے سے دواپلانے کولد کہتے ہیں)۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیا۔

8241 - حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ النَّضْرِ الْحَرَشِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَائِشَةَ، وَعِنْدَهَا امْرَاَةٌ مَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا يَسِيْلُ مَنْخِرَاهُ دَمًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا شَاْنُ هٰذَا؟ قَالُوْا: بِهِ الْعُذْرَةُ، قَالَ: وَيْلَكُنَّ لَا تَقْتُلْنَ اَوْلَادَكُنَّ، اَيَّةُ امْرَاَةٍ يَاْتِيْ وَلَدَهَا الْعُذْرَةُ فَلْتَاْخُذْ قِسْطًا هِنْدِيًّا فَلْتَحُكَّهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ تُسْعِطُهُ اِيَّاهُ ثُمَّ اَمَرَ عَائِشَةَ فَفَعَلَتْهُ بِالصَّبِيِّ فَبَرَاَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8241 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے ،اس وقت ام المومنین کے پاس ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی ،اس کے پاس ایک بچہ تھا،اس کے ناک سے خون بہہ رہاتھا، نبی اکرم ﷺ نے پوچھا:اس بچے کوکیاہوا؟ لوگوں نے بتایا کہ اس بچے کے حلق میں درد ہے ،آپ ﷺ نے فرمایا:تم ہلاک ہوجاؤ،تم اپنے بچوں کو قتل مت کرو،کسی بھی عورت کے بچے کے حلق میں دردہو،اس کو چاہئے کہ قسط ہندی لے کر پانی میں بھگولیں،اس کے ڈراپ ناک میں ڈالیں، پھرآپ ﷺ نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ سب کرنے کا حکم دیا،ام المومنین نے ایسا کیا،تووہ بچہ تندرست ہوگیا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کونقل نہیں کیا۔

8242 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا الْمُشْمَعِلُّ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ الْمُزَنِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْمُزَنِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَصِيفٌ، يَقُوْلُ: الشَّجَرَةُ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

✧✧ حضرت رافع بن عمرو المزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں غلام تھا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "شجرہ اور عجوہ کھجور جنتی ہیں"۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8243 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْجُعْفِيُّ، ثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا طَالِبُ بْنُ حُجَيْرٍ، حَدَّثَنِي هُوْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ جَدِّهِ مَزِيْدَةَ، قَالَ: لَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَخْرَجُوا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرًا مِنْ تَمَرَاتِهِمْ، فَجَعَلُوا يَاْكُلُوْنَهُ فَسَمَّى تِلْكَ التَّمَرَاتِ بِاَسْمَائِهِمْ، فَقَالُوْا: مَا نَحْنُ بِاَعْلَمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَسْمَائِهَا مِنْكَ، ثُمَّ قَالَ لِرَجُلٍ: اَطْعَمَنَا مِنْ بَقِيَّةِ الْمُقَرَّبِينَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا الْبَرْنِيُّ وَهُوَ خَيْرُ تُمُوْرِكُمْ، وَهُوَ دَوَاءٌ لَا دَاءَ فِيْهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8243 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت مزیدہ فرماتے ہیں: جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تو لوگوں نے اپنی کھجوروں میں کچھ کھجوریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ پیش کیں، یہ لوگ وہاں کھجوریں کھانے لگ گئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کھجوروں کے نام بھی بتائے۔ انہوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ سے زیادہ ان کھجوروں کے نام نہیں جانتے ہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے کہا: اس نے ہمیں مقربین کی بچی ہوئی کھجوریں کھلائی ہیں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کھجور برنی ہے، اور یہ کھجور تمہارے ہاں بہت اچھی ہے۔ اور یہ اس بیماری سے بھی شفاء دے دیتی ہے جس کا کوئی علاج نہ ہو۔

8244 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَطَّارُ بِبَغْدَادَ، قَالَا: ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَدِّبُ، ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ اَبِي يَعْقُوْبَ، عَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ الْعَدَوِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَهُوَ نَاقِهٌ، قَالَتْ: وَلَنَا دَوَالِي مُعَلَّقَةٌ، قَالَتْ: فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَ، وَقَامَ عَلِيٌّ فَاَكَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلًا يَا عَلِيُّ فَاِنَّكَ نَاقِهٌ فَجَلَسَ عَلِيٌّ، ثُمَّ صَنَعْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ هٰذَا اَصِبِ الْاٰنَ يَا عَلِيُّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8244 – صحيح

✧✧ ام منذر عدویہ بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، آپ کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ بیماری کی وجہ سے) بہت کمزور ہو چکے تھے، آپ فرماتی ہیں: ہمارے ڈول لٹکے ہوئے تھے۔ آپ فرماتی ہیں: حضور ﷺ اٹھ کر کھڑے ہوئے، اور (ان میں سے کچھ) کھالیا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ان میں سے کھانے کے ارادے سے اٹھ کر کھڑے ہونے لگے تو، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! تم اس کو رہنے دو، کیونکہ تم ابھی کمزور ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے، پھر میں نے ان کے لئے چقندر اور جو کا کھانا تیار کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! اس میں سے کھالو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8245 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ اُمِّ كُلْثُومٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " عَلَيْكُمْ بِالْبَغِيضِ النَّافِعِ: التَّلْبِينَةِ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ اِنَّهَا لَتَغْسِلُ بَطْنَ اَحَدِكُمْ كَمَا يَغْسِلُ الْوَسَخَ عَنْ وَجْهِهِ بِالْمَاءِ " قَالَتْ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَكَى اَحَدٌ مِنْ اَهْلِهِ لَمْ تَزَلِ الْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ حَتَّى يَاْتِيَ عَلَى اَحَدِ طَرَفَيْهِ اِمَّا مَوْتٌ اَوْ حَيَاةٌ

هٰذَا حَدِيثٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8245 – على شرط البخاری

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم وہ چیز استعمال کیا کرو جو کھانے میں بہت بری ہے لیکن اس کا فائدہ بہت زیادہ ہے، وہ ہے "تلبینہ" (یعنی بھوسی)۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، یہ پیٹ کو اس طرح صاف کر دیتی ہے جیسے پانی کے ساتھ چہرے کی میل ختم کی جاتی ہے، آپ فرماتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کے گھر والوں میں کوئی بیمار ہوتا، تو ہنڈیا مسلسل چولہے پر رہتی (بھوسی پکتی رہتی)، جب تک کہ وہ بیمار آر یا پار نہ ہو جاتا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8246 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنْبَا غَسَّانُ بْنُ مَالِكٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِي الْمَوَالِ، حَدَّثَنِي اَيُّوبُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ جَدَّتِهِ سَلْمَى خَادِمَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: مَا كَانَ رَجُلٌ يَشْتَكِي اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا فِي رَاْسِهِ اِلَّا قَالَ: احْتَجِمْ وَلَا وَجَعًا فِي رِجْلَيْهِ اِلَّا قَالَ: اخْضِبْهُمَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

✦✦ رسول اللہ ﷺ کی خادمہ حضرت سلمی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کے پاس جو بھی سر درد کی شکایت لے کر آتا، آپ ﷺ اس کو پچھنے لگوانے کا مشورہ دیتے، اور جو پاؤں کے درد کی شکایت لے کر آتا، آپ اس کو پاؤں میں مہندی لگانے کا مشورہ دیتے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8247 - اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ یَعْقُوْبَ الثَّقَفِیُّ، ثَنَا یُوسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ الْقَاضِی، ثَنَا اَبُوْ الرَّبِیعِ الزَّهْرَانِیُّ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِیرِینَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَ لَهُمْ فِی عِرْقِ النَّسَاءِ اَنْ یَاْخُذُوا اَلْیَةَ كَبْشٍ لَیْسَ بِعَظِیمٍ وَلَا صَغِیرٍ فَیُذَابُ، ثُمَّ یُجَزَّاُ عَلٰی ثَلَاثَةِ اَجْزَاءٍ فَیَشْرَبُ كُلَّ یَوْمٍ جُزْءًا

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخْرِجَاهُ "

(التعلیق - من تلخیص الذهبی) 8247 - علی شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے عرق النساء کے لئے یہ نسخہ بتایا کہ ایک درمیانے سائز کے دنبے کی چکتی لے کر اس کو پگھلا لیا جائے، اس کے تین حصے کر لئے جائیں، روزانہ ایک حصہ پیا جائے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8248 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسَی الْقَاضِی، ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ، وَابْنُ كَثِیرٍ، قَالَا: ثَنَا سُفْیَانُ، عَنِ ابْنِ خُثَیْمٍ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ خَیْرَ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ فَاِنَّهُ یَجْلُو الْبَصَرَ وَیُنْبِتُ الشَّعْرَ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخْرِجَاهُ "

(التعلیق - من تلخیص الذهبی) 8248 - صحیح

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین سرمہ اثمد ہے۔ یہ بینائی کو تیز کرتا ہے اور بالوں کو بھی اگاتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8249 - اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مَاهَانَ الْجَزَّارُ بِمَكَّةَ عَلَی الصَّفَاءِ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی، ثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیزِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ، ثَنَا اِسْرَائِیلُ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَكْتَحِلُ بِالْاِثْمِدِ ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ یَنَامَ كُلَّ لَیْلَةٍ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخْرِجَاهُ. وَعَبَّادٌ لَمْ یُتَكَلَّمْ فِیهِ بِحُجَّةٍ "

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ روزانہ رات کو سونے سے پہلے اثمد سرمے کی تین تین

سلائیاں لگایا کرتے تھے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8250 - حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، اَنْبَاَ صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا عَمْرُو بْنُ النُّعْمَانِ، ثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَجَبِيُّ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: خَرَجَ فِي عُنُقِي خُرَّاجٌ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: افْتَحِيهِ فَلَا تَدَعِيهِ يَاْكُلُ اللَّحْمَ وَيَمُصُّ الدَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8250 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میری گردن میں ایک پھوڑا نکل آیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں میرا یہ مسئلہ بتایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو کھول دو، اور اس کو چھوڑنا نہیں ہے، یہ گوشت کھالیتا ہے اور خون چوس لیتا ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8250 - عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ، مَرْفُوعًا: اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ اَحَدُكُمْ يَحْمِي سَقِيمَهُ الْمَاءَ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8250 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

حضرت قتادہ بن نعمان مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو دنیا سے اس طرح بچاتا ہے جیسے تم اپنے بیمار کو پانی سے بچاتے ہو۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8251 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْفَارِسِيُّ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَرِضْتُ فَحَمَانِيْ اَهْلِي كُلَّ شَيْءٍ، حَتَّى الْمَاءَ فَعَطِشْتُ لَيْلَةً وَلَيْسَ عِنْدِي اَحَدٌ، فَدَنَوْتُ مِنْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ فَشَرِبْتُ مِنْهَا شَرْبَةً، وَقُمْتُ وَاَنَا صَحِيحَةٌ، فَجَعَلْتُ اَعْرِفُ صِحَّةَ تِلْكَ الشَّرْبَةِ فِي جَسَدِي قَالَ: وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ: لَا تَحْمُوا الْمَرِيضَ شَيْئًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8251 – صحيح

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں بیمار ہوگئی، میرے گھر والوں نے ہر چیز سے میرا پرہیز کروا دیا، حتیٰ کہ میرا پانی بھی بند کردیا، ایک رات مجھے بہت سخت پیاس لگی، اس وقت میرے پاس بھی کوئی نہیں تھا، میں لٹکے ہوئے

مشکیزے کے قریب ہوئی اور اس سے پانی پی لیا، پانی پی کر میں کھڑی ہوئی تو میں بالکل تندرست تھی، میں یہی سمجھتی ہوں کہ اسی پانی نے میرے جسم کو ٹھیک کر دیا۔ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں، اپنے مریض سے کسی چیز کا پرہیز مت کروایا کرو۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8252 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَاَ اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، وَاَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ، اَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ، اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَادَ الْمُقَنَّعَ، ثُمَّ قَالَ: لَا اَخْرُجُ حَتّٰى يَحْتَجِمَ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّ فِيْهِ شِفَاءً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8252 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ عاصم بن عمر بن قتادہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے مقنع کی عیادت کی پھر فرمایا: میں اس وقت تک یہاں سے جاؤں گا نہیں جب تک کہ وہ پچھنے نہیں لگوائیں گے۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس میں شفاء ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8253 – حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَنْطَرِيُّ بِبَغْدَادَ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ نُجَيْدٍ السُّلَمِيُّ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ مُسْلِمٍ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا مَرَرْتُ بِمَلَاٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا اَمَرُوْنِيْ بِالْحِجَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8253 – غير صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ملائکہ کے جس بھی گروہ کے پاس سے گزرا، انہوں نے مجھے پچھنے لگوانے کا کہا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8254 – حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ، وَتِسْعَ عَشْرَةَ، وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ۱۷، ۱۹ اور ۲۱ تاریخ کو پچھنے لگوایا کرتے تھے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8255 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، أَنْبَأَ عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ السَّدُوسِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ الطَّائِيُّ، ثَنَا أَبُوْ عَلِيٍّ عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ: يَا نَافِعُ إِنَّهُ قَدْ تَبَيَّغَ بِي الدَّمُ فَالْتَمِسْ لِي حَجَّامًا وَاجْعَلْهُ رَفِيقًا إِنِ اسْتَطَعْتَ، وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا كَبِيرًا، وَلَا صَبِيًّا صَغِيرًا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: الْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيقِ أَمْثَلُ، وَفِيهِ بَرَكَةٌ وَّشِفَاءٌ يَزِيدُ فِي الْعَقْلِ وَيَزِيدُ الْحَافِظَ حِفْظًا، وَاحْتَجِمُوا عَلَى بَرَكَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَوْمَ الْخَمِيسِ، وَاجْتَنِبُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ، وَاحْتَجِمُوا يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالثُّلَاثَاءِ فَإِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِي عَافَى اللّٰهُ فِيهِ أَيُّوبَ مِنَ الْبَلَاءِ، وَلَيْسَ يَبْدُو بَرَصٌ وَّلَا جُذَامٌ إِلَّا يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَلَيْلَةَ الْأَرْبِعَاءِ، وَإِنَّمَا ابْتُلِيَ أَيُّوبُ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ رُوَاةُ هٰذَا الْحَدِيثِ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ، غَيْرَ عُثْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ هٰذَا فَإِنِّي لَا أَعْرِفُهُ بِعَدَالَةٍ وَّلَا جَرْحٍ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8255 – هو واه

✧✧ حضرت نافع فرماتے ہیں: مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے نافع! میرا بلڈ پریشر ہائی ہورہا ہے، تم کوئی پچھنے لگانے والا ڈھونڈ کر لاؤ، اپنے جاننے والوں میں مل جائے تو بہتر ہے، بہت زیادہ بوڑھا آدمی بھی نہ ہو اور بالکل بچہ بھی نہ ہو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نہار منہ پچھنے لگوانا زیادہ بہتر ہے، اور اس میں برکت بھی ہے، شفاء بھی ہے، اس سے عقل بھی بڑھتی ہے، حافظہ تیز ہوتا ہے۔ جمعہ، ہفتہ اور اتوار کے دن پچھنے مت لگواؤ، سوموار اور منگل کے دن لگواؤ، انہیں دنوں میں اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کو بیماری سے شفا دی تھی، برص اور جزام بدھ کے دن اور بدھ کی رات میں پیدا ہوتے ہیں حضرت ایوب علیہ السلام کی بیماری بھی بدھ کے دن ہی شروع ہوئی تھی۔

✿✿ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں، سوائے عثمان بن جعفر کے۔ اس کی عدالت اور جرح کے بارے میں مجھے علم نہیں ہے۔

8256 – حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، أَنْبَأَ أَبُوْ مُسْلِمٍ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَيَوْمَ السَّبْتِ فَرَأَى وَضَحًا فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8256 – سليمان بن أرقم متروك

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بدھ یا ہفتے کو پچھنے لگوائے، پھر برص کے آثار دیکھے تو وہ اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے۔

8257 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ الْعَدْلُ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ اَبَا هِنْدٍ، حَجَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجٍّ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ، وَقَالَ: اِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوَوْنَ بِهِ مِنْ خَيْرٍ فَالْحِجَامَةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8257 – علی شرط مسلم

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابوہند نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے درد کے لئے ''وج'' نامی دوا کے ساتھ پچھنے لگوائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہارے طریقہ علاج میں کوئی بہترین طریقہ ہے تو وہ پچھنے لگانا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8258 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَ الدَّوَاءُ الْحِجَامَةُ تُذْهِبُ الدَّمَ وَتَجْلُو الْبَصَرَ، وَتُخِفُّ الصُّلْبَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8258 – غير صحيح

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پچھنے لگانا بہترین علاج ہے، یہ گندہ خون نکال دیتا ہے، بینائی تیز کرتا ہے اور پشت کو ہلکا پھلکا کر دیتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8259 - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِيْءٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رَجَاءٍ الْاِسْفَرَايِنِيُّ، قَالَا: ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنِيْ خَالِي الْوَلِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيْهِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ رُوَاتُهُ كُلُّهُمْ مَدَنِيُّوْنَ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَعِنْدَنَا فِيْهِ حَدِيْثُ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ الَّذِيْ تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيْدِ الْيَشْكُرِيُّ عَنْهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8259 – صحيح

✦✦ ولید بن عبدالرحمٰن بن عوف اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بیماروں کو کھانے اور پینے پر مجبور نہ کرو، کیونکہ ان کو اللہ تعالیٰ کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔

ﷺﷺ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔اس کے تمام راوی مدنی ہیں،اس سلسلے میں ہمارے پاس مالک کی نافع سے روایت کردہ وہ حدیث ہے،جس کو محمد بن محمد بن الولید الیشکری روایت کرنے میں منفرد ہیں۔

8260 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا يُوْنُسُ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيثِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخرِجَاهُ، الدَّوَاءُ الْخَبِيْثُ هُوَ الْخَمْرُ بِعَيْنِهٖ بِلَا شَكٍّ فِيْهِ وَقَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰی حَدِيْثِ الثَّوْرِيِّ، وَشُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَ كُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ وَاَخْرَجَ مُسْلِمٌ وَّحْدَهٗ حَدِيْثَ شُعْبَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهَا دَاءٌ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8260 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام دوا سے منع فرمایا۔

ﷺﷺ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حرام دوا سے مراد شراب ہے،جس میں کوئی شک نہ ہو۔امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ثوری اور شعبہ کی منصور کے واسطے سے ابووائل کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو چیز تم پر حرام کی ہے اس میں تمہارے لئے شفا نہیں رکھی۔اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے شعبہ کے واسطے سے سماک بن حرب کے ذریعے علقمہ بن وائل کے حوالے سے ان کے والد سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:حرام چیز دواء نہیں ہے بلکہ وہ تو خود بیماری ہوتی ہے۔

8261 - اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْعَدْلُ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ السَّدُوسِيُّ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ، قَالَ: ذَكَرَ طَبِيبٌ الدَّوَاءَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الضِّفْدَعَ يَكُوْنُ فِی الدَّوَاءِ، فَنَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهٖ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخرِجَاهُ قَدْ اَدَّتِ الضَّرُوْرَةُ اِلٰی اِخْرَاجِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ، وَلَمْ يَمْضِ فِيمَا تَقَدَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8261 – صحيح

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان التیمی فرماتے ہیں: ایک طبیب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی دوا کا ذکر کیا،اس میں اس نے یہ بھی بتایا کہ دوا میں مینڈک بھی استعمال ہوتا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مینڈک مارنے سے منع فرمادیا۔

ﷺﷺ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ہم لیث بن ابی سلیم کی حدیث یہاں ذکر کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اس سے پہلے ان کی کوئی حدیث نہیں گزری۔

8262 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ حُجْرٍ السَّامِيُّ، ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَفِي رَاْسِهِ عِرْقٌ مِنَ الْجُذَامِ تَنْعَرُ، فَاِذَا هَاجَ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الزُّكَامَ فَلَا تَدَاوَوْا لَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8262 – كأنه موضوع

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر شخص کے سر میں جزام کی ایک رگ ہے جس میں خون جوش مارتا رہتا ہے، جب اس کا جوش حد سے زیادہ بڑھنے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر زکام مسلط فرما دیتا ہے، اس لئے زکام کی دوامت لیا کرو۔

8263 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ الْقَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ بِمَرْوَ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ صَيْفِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ صُهَيْبًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ تَمْرٌ وَّخُبْزٌ، فَقَالَ: اُدْنُ فَكُلْ فَاَخَذْتُ آكُلُ مِنَ التَّمْرِ، فَقَالَ: تَاْكُلُ تَمْرًا وَبِكَ رَمَدٌ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اَمْضُغُ مِنَ النَّاحِيَةِ الْاُخْرٰى، فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8263 – صحيح

✧✧ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ کے سامنے روٹی اور کھجور رکھی ہوئی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آؤ، کھاؤ، میں کھجوریں کھانے لگ گیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیری آنکھیں آئی ہوئی ہیں اور تم کھجوریں کھا رہے ہو؟ میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں دوسری جانب سے چبا رہا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر مسکرا دیئے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8264 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوبَ، اَنْبَاَ عَمَّارُ بْنُ هَارُوْنَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الطَّحَّانُ، ثَنَا مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ فِي الشَّمْسِ فَاِنَّهَا تُبْلِي الثَّوْبَ، وَتُنْتِنُ الرِّيحَ، وَتُظْهِرُ الدَّاءَ الدَّفِينَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8264 – ذا من وضع الطحان

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دھوپ میں بیٹھنے سے گریز کرو، کیونکہ یہ کپڑے پرانے کر دیتی ہے، بدبو پیدا کرتی ہے، اور دفین کی بیماری (یہ ایک پوشیدہ بیماری ہے جس کے ظاہر ہونے سے

تکلیف بڑھ جاتی ہے) پیدا کرتی ہے۔

8265 – وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمَّادِ بْنِ عِمْرَانَ بْنِ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ، ثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ سَفَرْجَلَةٌ فَاَلْقَاهَا اِلَيَّ، وَقَالَ: دُوْنَكَهَا اَبَا مُحَمَّدٍ فَاِنَّهَا تُجِمُّ الْفُؤَادَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8265 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کے ہاتھ میں بہی دانہ تھا، آپ نے وہ میری طرف پھینکا اور فرمایا: اس کو استعمال کیا کرو، کیونکہ یہ دل کو فرحت بخشتا ہے۔

كِتَابُ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمِ

دم اور تعویذات کے احکام

8266 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، وَالشَّيْخُ اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ قَالَا: اَنْبَاَ بِشْرُ بْنُ مُوْسَى الْاَسَدِيُّ، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اشْتَكَى الْاِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ اَوْ كَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِصْبَعِهٖ هٰكَذَا – وَوَضَعَ سَبَّابَتَهُ بِالْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا: بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8266 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب کسی شخص کو کوئی تکلیف ہوتی، یا کوئی زخم لگ جاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی زمین پر رکھتے، پھر اس کو اٹھا کر درج ذیل دعا پڑھ کر دم کرتے

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا

"اللہ کے نام سے شروع، ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے کسی کی قوت سے، ہمارے بیمار کو اللہ کے حکم سے شفاء ملے گی"

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمۃ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حدیث: 8266

صحيح البخارى - كتاب الطب' باب رقية النبى صلى الله عليه وسلم - حديث: 5421'صحيح مسلم - كتاب السلام' باب استحباب الرقية من العين والنملة والحمة والنظرة - حديث:4164'صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما او مؤخرا' باب المريض وما يتعلق به - ذكر البيان بان المصطفى صلى الله عليه وسلم ' حديث:3025'سنن ابن ماجه - كتاب الطب' باب ما عوذ به النبى صلى الله عليه وسلم - حديث:3519'مصنف ابن ابى شيبة - كتاب الطب' فى المريض ما يرقى به وما يعوذ به ! - حديث:23064'السنن الكبرى للنسائى - كتاب الطب' النفث فى الرقية - حديث:7306'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار - حديث السيدة عائشة رضى الله عنها' حديث:24092''مسند الحميدى - احاديث عائشة ام المؤمنين رضى الله عنها عن رسول الله صلى' حديث:247'مسند ابى يعلى الموصلى - مسند عائشة' حديث:4409

8267 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْيَانَ. حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادٍ يُحَدِّثُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8267 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر بد کا دم کرنے کی مجھے اجازت عطا فرمائی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8268 – اَخْبَرَنِي اَبُوْ الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ يُوْسُفَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ، اَنَّهُ سَمِعَ جُنَادَةَ بْنَ اَبِي اُمَيَّةَ الْكِنْدِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَتَاهُ وَهُوَ يُوْعَكُ، فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ، مِنْ كُلِّ حَسَدٍ وَحَاسِدٍ وَكُلِّ غَمٍّ، وَاسْمُ اللّٰهِ يَشْفِيْكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

حديث: 8267

صحيح البخاری - كتاب الطب' باب رقية العين - حديث:5414'صحيح مسلم - كتاب السلام' باب استحباب الرقية من العين والنملة والحمة والنظرة - حديث:4165'صحيح ابن حبان - 'كتاب الطب - ذكر الامر بالاسترقاء من العين لمن اصابته حديث:6195'سنن ابن ماجه - كتاب الطب' باب من استرقى من العين - حديث:3510'السنن الكبرى للنسائی - كتاب الطب' رقية العين - حديث:7292'شرح معانی الآثار للطحاوی - كتاب الكراهة' باب الكي هل هو مكروه ام لا ؟ - حديث:4761'مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 2434'السنن الكبرى للبيهقی - كتاب الضحايا' جماع ابواب كسب الحجام - باب إباحة الرقية بكتاب الله عز وجل وبما يعرف من ذكر' حديث:18215'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار - حديث السيدة عائشة رضی الله عنها' حديث:23819'مسند اسحاق بن راهويه - ما يروى ' حديث:1415

حديث: 8268

صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الادعية - ذكر الإخبار عما يستعمله' حديث: 957'سنن ابن ماجه - كتاب الطب' باب ما يعوذ به من الحمى - حديث:3525'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الطب' فی المريض ما يرقى به وما يعوذ به ! - حديث:23068'السنن الكبرى للنسائی - كتاب عمل اليوم والليلة' ذكر ما كان جبريل يعوذ به النبی صلى الله عليه وسلم - حديث:10418'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث عبادة بن الصامت - حديث:22168'مسند عبد بن حميد - مسند عبادة بن الصامت رضی الله عنه' حديث:188'البحر الزخار مسند البزار - حديث عبادة بن الصامت' حديث:2328

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8268 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار تھے، حضرت جبریل امین علیہ السلام ان کے پاس آئے اورانہوں نے درج ذیل دعا پڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دم کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ، مِنْ كُلِّ حَسَدٍ وَحَاسِدٍ وَكُلِّ غَمٍّ، وَاسْمُ اللّٰهِ يَشْفِيكَ

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8269 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، عَنْ اَبِي جَنَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، حَدَّثَنِي اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ اَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ لِي اَخًا وَبِهِ وَجَعٌ، قَالَ: وَمَا وَجَعُهُ؟ قَالَ: بِهِ لَمَمٌ، قَالَ: فَأْتِنِي بِهِ فَاَتَاهُ بِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ "فَعَوَّذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَاَرْبَعِ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، وَهَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ: (وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ) (البقرة: 163)، وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ، وَآيَةٍ مِنْ آلِ عِمْرَانَ: (شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ) (آل عمران: 18)، وَآيَةٍ مِنَ الْاَعْرَافِ: (اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ)، وَآخِرِ سُورَةِ الْمُؤْمِنِينَ: (فَتَعَالَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ) (المؤمنون: 116)، وَآيَةٍ مِنْ سُورَةِ الْجِنِّ: (وَاَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا) (الجن: 3)، وَعَشْرِ آيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الصَّافَّاتِ، وَثَلَاثِ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ، وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ، فَقَامَ الرَّجُلُ كَاَنَّهُ لَمْ يَشْكُ شَيْئًا قَطُّ

قَدِ احْتَجَّ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِرُوَاةِ هٰذَا الْحَدِيثِ كُلِّهِمْ عَنْ آخِرِهِمْ غَيْرَ اَبِي جَنَابٍ الْكَلْبِيِّ، وَالْحَدِيثُ مَحْفُوظٌ صَحِيحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8269 – الحديث منكر

✧✧ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا، ایک دیہاتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے نبی! میرے بھائی کو بہت شدید درد ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کس چیز کا درد ہے؟ اس نے بتایا کہ اس کو تھوڑی سی دیوانگی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو میرے پاس لے کر آؤ، میں اپنے بھائی کو لے کر آیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لٹا دیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سورہ فاتحہ، سورہ بقرہ کی آخری ۴ آیتیں، اور درج ذیل دو آیتیں

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ)

آیت الکرسی، اور سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۱۸ جو کہ

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

سے شروع ہوتی ہے، اور سورہ اعراف کی یہ آیت

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِى خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْض

اورسورہ مومنون کی آخری آیات

فَتَعَالَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقّ

سورہ جن کی آیت نمبر۳

وَاَنَّهُ تَعَالٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا

سورہ صافات کی شروع کی ۱۰ آیات، سورہ حشر کی آخری تین آیات، سورہ اخلاص، سورۃ الناس اورسورۃ الفلق ۔ پڑھ کر دم کیا۔ وہ شخص فوراً ہی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور وہ اس طرح ٹھیک ہو گیا جیسے اس کو کوئی تکلیف آئی ہی نہیں تھی۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے تمام راویوں کی روایات نقل کی ہیں۔ سوائے ابوجناب کلبی کے اور یہ حدیث محفوظ ہے، صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8270 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي الرَّبَابُ، قَالَتْ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ، يَقُوْلُ: مَرَرْنَا بِسَيْلٍ فَدَخَلْتُ فَاغْتَسَلْتُ فِيهِ، فَخَرَجْتُ مَحْمُومًا، فَنُمِيَ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مُرُوا اَبَا ثَابِتٍ يَتَعَوَّذُ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي وَالرُّقَى صَالِحَةٌ؟ فَقَالَ: لَا رُقَى اِلَّا فِي نَفْسٍ اَوْ حُمَةٍ اَوْ لَدْغَةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبى)8270 - صحيح

حضرت سہل بن حنیف فرماتے ہیں: ہم سیلاب کے پانی کے پاس سے گزرے، میں نے اس میں گھس کر نہا لیا، جب میں نہا کر نکلا تو مجھے بخار ہو چکا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی اطلاع دی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوثابت کو کہو کہ تعویذ لے لے، میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دم نہ کروالوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ دم تو سانس کی بیماری یا بخار یا کاٹے کا ہوتا ہے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8271 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ بِشْرُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ، اَنْبَاَ شَرِيكٌ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ، عَنْ عَامِرٍ عَنْ اَنَسٍ، رَفَعَهُ، قَالَ: لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ، اَوْ حُمَّى، اَوْ دَمٍ لَا يَرْقَاُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبى)8271 - سكت عنه الذهبى فى التلخيص

حضرت عامر بن انس رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ دم نظر بد کا ہوتا ہے، یا بخار کا، یا ایسے خون کا جو تھمتا نہ ہو۔

یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8272 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ يُوْسُفُ بْنُ عَطِيَّةَ، قَالَ: جَلَسْتُ اِلَى يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَصَابَهُ رَمَدٌ، اَوْ اَحَدًا مِنْ اَهْلِهِ وَاَصْحَابِهِ، دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِبَصَرِيْ، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّيْ، وَاَرِنِيْ فِي الْعَدُوِّ ثَارِيْ، وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8272 – فيه ضعيفان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یا آپ کے گھر والوں میں سے کسی کی آنکھ آتی تو آپ ان لفظوں کے ساتھ دعا مانگتے،

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِبَصَرِيْ، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّيْ، وَاَرِنِيْ فِي الْعَدُوِّ ثَارِيْ، وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ

''اے اللہ مجھے میری بصارت کا نفع دے، اور اس کو میرا وارث بنا، اور میرے دشمن میں میرا انتقام دکھا، اور جو مجھ پر ظلم کرے، اس کے خلاف میری مدد فرما''

8273 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْجُعْفِيُّ، ثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ، ثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ حَبَّةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: "مَنْ قَالَ عِنْدَ عَطْسَةٍ يَسْمَعُهَا: الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، لَمْ يَجِدْ وَجَعَ الضِّرْسِ، وَلَا وَجَعَ الْاُذُنِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8273 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے چھینک آنے پر ''الحمد للہ علیٰ کل حال'' کہا۔ وہ کبھی بھی داڑھوں اور کان کے درد میں مبتلا نہیں ہوگا۔

8274 – حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ هَانِئٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، وَالْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْاَوْجَاعِ وَمِنَ الْحُمّٰى اَنْ يَقُوْلَ: بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ، نَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمَنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درد اور بخار کے لئے ہمیں یہ دم سکھایا کرتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ، نَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمَنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ

''اس اللہ کے نام سے شروع جو کبیر ہے، ہم عظمت والے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، ہر اس زخم سے جس سے خون پھوٹ پھوٹ کر نکلتا ہے، عرق سے اور دوزخ کی آگ کے شر سے''

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8275 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، وَاَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، وَاَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ، عَنْ حَفْصَةَ، اَنَّ امْرَاَةً مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهَا: الشِّفَاءُ، كَانَتْ تَرْقِي مِنَ النَّمْلَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمِيهَا حَفْصَةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8275 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: قریش کی ایک شفاء نامی خاتون، چیونٹی کے کاٹے کا دم کرتی تھی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کہا: یہ دم حفصہ کو بھی سکھا دو۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8276 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مِلْحَانَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، ثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارِيَةً بِوَجْهِهَا سَفْعَةٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِهَا نَظْرَةٌ فَاسْتَرْقُوْا لَهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8276 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک لڑکی دیکھی اس کے چہرے پر چھائیاں اور مہاسے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو نظر لگی ہے، اس کو دم کرواؤ۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8277 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوْفَةِ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ الزُّهْرِيُّ، ثَنَا مُحَاضِرُ بْنُ الْمُوَرِّعِ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ، وَكَانَ يَرْقِي مِنَ الْحَيَّةِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى، وَاَنَا اَرْقِي مِنَ الْحَيَّةِ، قَالَ: قُصَّهَا عَلَيَّ فَقَصَّهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهٰذِهِ هٰذِهِ مَوَاثِيقُ قَالَ: وَجَاءَ خَالِيْ مِنَ الْاَنْصَارِ وَكَانَ يَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى وَاَنَا اَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ، قَالَ: مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8277 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انصار کا عمرو بن حزم نامی شخص سانپ کے کاٹے کا دم کیا کرتا تھا، اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے تو دم کرنے سے منع فرمایا ہے، جبکہ میں سانپ کے کاٹے کا دم کرتا ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم وہ دم مجھے سناؤ، اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دم سنایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دم کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، یہ تو عہد ہے۔

انصار میں سے میرے ماموں آئے، وہ بچھو کے کاٹے کا دم کرتے تھے، انہوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے دم کرنے سے منع فرمایا ہے جب کہ میں تو بچھو کے کاٹے کا دم کرتا ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو جس قدر فائدہ پہنچا سکتا ہو، وہ پہنچائے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8278 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ، ثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا عَاصِمُ ابْنُ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ بِالْمَوْسِمِ فَرَاَيْتُ جَمِيعَهُمْ فَاَعْجَبَنِي كَثْرَتُهُمْ وَهَيْبَتُهُمْ قَدْ مَلَاُوا السَّهْلَ وَالْجَبَلَ، فَقِيلَ: اَیْ مُحَمَّدُ رَضِيتَ؟ فَاَقُوْلُ: نَعَمْ اَیْ رَبِّ، فَقَالَ: اِنَّ لَكَ مَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعِينَ اَلْفًا يَّدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، وَهُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ " فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهٗ فَقَامَ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: سَبَقَكَ اِلَيْهَا عُكَّاشَةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ مِنْ اَوْجُهٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، وَلَيْسَ فِيهِ نَهْيٌ عَنِ الرُّقٰى، لَمْ يُؤْثِرِ التَّوَكُّلُ عَلَيْهِ وَالدَّلِيلُ عَلٰى ذٰلِكَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8278 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج کے مقام پر ساری امتیں میرے سامنے پیش کی گئیں، میں نے سب کو دیکھا، ان کی کثرت اور ہیبت مجھے اچھی لگی، ان سے میدان اور پہاڑ سب بھرے ہوئے تھے، مجھ سے کہا گیا: اے محمد! کیا تم راضی ہو؟ میں نے کہا: جی اے میرے رب میں راضی ہوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان تمام کے ساتھ ساتھ مزید ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے، یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ تو (جادو والا) دم کرواتے ہیں، اور نہ (زخم ٹھیک کروانے کے لئے آگ سے) داغ لگواتے ہیں، اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ حضرت عکاشہ بن محصن نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کردے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے

دعا فرما دی۔ پھر ایک اور آدمی اٹھ کر کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ میرے لئے بھی دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کر دے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تم سے آگے نکل گیا ہے۔

❁❁ یہ حدیث متعدد وجوہ سے صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس حدیث میں دم کروانے سے ممانعت نہیں ہے، بلکہ اس میں یہ ہے کہ "اور نہ ہی یہ ہے کہ توکل، دم کے منافی ہے" اور اس پر دلیل درج ذیل حدیث ہے۔

8279 – مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ، قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَنْبَاَ، وَقَالَ عَلِيٌّ: ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، ثَنَا ابْنُ اَبِیْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ الْعَقَّارِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَمْ يَتَوَكَّلْ مَنِ اسْتَرْقَى اَوِ اكْتَوَى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8279 – صحيح

✧✧ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے دم کروایا یا، داغ لگوایا، اس نے توکل نہیں کیا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8280 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، اَنْبَاَ شَيْبَانُ الْاَيْلِيُّ، ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " مَنْ قَالَ حِيْنَ يُمْسِي: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تَضُرَّهُ حَيَّةٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ " قَالَ: وَكَانَ اِذَا لُدِغَ مِنْ اَهْلِهِ اِنْسَانٌ قَالَ مَا قَالَ الْكَلِمَاتِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8280 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے شام کے وقت تین مرتبہ یہ دعا پڑھی

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

اس کو اس رات سانپ کچھ نقصان نہیں دے گا، آپ فرماتے ہیں: جب حضور ﷺ کے گھر والوں میں سے کسی کو سانپ کاٹتا تو آپ یہی دعا پڑھ کر دم کرتے۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

8281 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، وَاَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيْعِيُّ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ

حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِی اَبِیْ، ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمَدِیْنِیِّ، ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ قَیْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ اَبِیْهِ، اَنَّهُ لَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَقَاهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ بِیَدِهِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ "

(التعلیق – من تلخیص الذهبی) 8281 – صحیح

✧✧ قیس بن طلق اپنے والد کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں موجود تھے، ان کو ایک بچھو نے کاٹ لیا، نبی اکرم ﷺ نے دم کر کے ان پر اپنا دست مبارک پھیرا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8282 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِیُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ، ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ بْنُ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّالَانِیُّ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِی، ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحُسَیْنِ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " مَنْ عَادَ مَرِیضًا لَمْ یَحْضُرْ اَجَلُهُ، فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ: اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَشْفِیَكَ وَیُعَافِیَكَ، اِلَّا عَافَاهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ بَعْدَ اَنِ اتَّفَقَا عَلٰی حَدِیْثِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو بِاِسْنَادِهِ، كَانَ یُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی) 8282 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی مریض کی عیادت کو جائے، وہ اس مریض کے پاس سات مرتبہ یہ دعا پڑھ کر دم کر دے۔

اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَشْفِیَكَ وَیُعَافِیَكَ

اگر اس کی موت نہ لکھی ہوئی ہوگی تو اس کو اس مرض سے شفا مل جائے گی۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ تاہم دونوں نے منہال بن عمرو کی اسناد کے ہمراہ یہ بیان کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ حضرت حسن اور حسین کو تعویذ پہنایا کرتے تھے۔

8283 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِیُّ، ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی، اَنْبَاَ اِسْرَائِیْلُ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: اِنَّ صَاحِبًا لَنَا مَرِیْضٌ فَوُصِفَ لَنَا الْكَیُّ اَفَنَكْوِیْهِ؟ فَسَكَتَ ثُمَّ عَادَ، ثُمَّ قَالَ فِی الثَّالِثَةِ: اكْوُوْهُ اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ فَارْضِفُوْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8283 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آئے، اور کہنے لگے: ہمارا ایک ساتھی بیمار ہو گیا ہے، ان کے علاج کے لئے داغ لگانا تجویز ہوا ہے، کیا ہم اس کو داغ لگا لیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے، اس نے پھر سوال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر خاموش رہے، اس نے تیسری مرتبہ سوال کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تمہاری مرضی ہے) اگر تم داغ لگانا چاہو تو لگا لو اور نہ لگانا چاہو تو رہنے دو۔

ﷺ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8284 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَيِّ فَاكْتَوَيْنَا، فَمَا أَفْلَحْنَا وَلَا أَنْجَحْنَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8284 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں داغ لگوانے سے منع فرمایا تھا، لیکن اس کے باوجود کئی لوگوں نے داغ لگوایا، لیکن نہ ان کو شفاء ملی نہ ان کو اس کا کوئی فائدہ ہوا۔

ﷺ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8285 – حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، أَنْبَأَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْأَزْدِيُّ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رُمِيَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فِي أَكْحَلِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَبِيبًا فَكَوَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8285 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے بازو پر تیر لگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے ایک طبیب بھیجا، اس نے حضرت ابی بن کعب کو داغ لگایا۔

8286 – حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَى أَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْكَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8286 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کو ایک کانٹا لگنے کی وجہ سے داغ

لگایا۔

8287 – حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، ثنا اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: " رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي اَكْحَلِهِ فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ بِمِشْقَصٍ، قَالَ: ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8287 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بازو میں تیر لگا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ساتھ تیز دھار تیر کے ہمراہ ان کی وہ رگ کاٹ دی، لیکن اس پر ورم آ گیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری مرتبہ پھر وہ رگ کاٹی۔ (اس کے بعد ان کو آرام آ گیا)

یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8288 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، ثنا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي، ثنا عُمَرُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثنا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَوَانِي اَبُو طَلْحَةَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا فَمَا نُهِيتُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8288 – صحيح

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابوطلحہ نے مجھے داغ لگایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس موجود تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع نہیں فرمایا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8289 – اَخْبَرَنِي اَبُو عَمْرٍو اِسْمَاعِيلُ بْنُ نُجَيْدٍ السُّلَمِيُّ، وَاَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ، قَالَا: اَنْبَاَ اَبُو مُسْلِمٍ، ثنا اَبُو عَاصِمٍ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَلَّقَ وَدَعَةً فَلَا وَدَعَ اللّٰهُ لَهُ، وَمَنْ عَلَّقَ تَمِيمَةً فَلَا تَمَّمَ اللّٰهُ لَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8289 – صحيح

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے گلے میں کوڑی ڈالی، اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف دور نہ کرے اور جس نے (کفریہ یا شرکیہ اعمال پر مشتمل، یا بتوں کی مورتیوں والا) تمیمہ لٹکایا، اللہ تعالیٰ اس کی مراد پوری نہ کرے۔

8290 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ، ثنا جَدِّي اَحْمَدُ بْنُ اَبِي

شُعَيْبٍ، ثنا مُوسَى بْنُ اَعْيَنَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْكُوفِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ زَيْنَبَ، امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهَا اَصَابَهَا حُمْرَةٌ فِي وَجْهِهَا، فَدَخَلَتْ عَلَيْهَا عَجُوزٌ فَرَقَتْهَا فِي خَيْطٍ فَعَلَّقَتْهُ عَلَيْهَا، فَدَخَلَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَآهُ عَلَيْهَا، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَتْ: اسْتَرْقَيْتُ مِنَ الْحُمْرَةِ، فَمَدَّ يَدَهُ فَقَطَعَهَا، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ آلَ عَبْدِ اللّٰهِ لَاَغْنِيَاءُ عَنِ الشِّرْكِ، قَالَتْ: ثُمَّ قَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا: اِنَّ الرُّقَى وَالتَّمَائِمَ وَالتَّوْلِيَةَ شِرْكٌ قَالَ: فَقُلْتُ: مَا التَّوْلِيَةُ؟ قَالَ: التَّوْلِيَةُ هُوَ الَّذِي يُهَيِّجُ الرِّجَالَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8290 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، حضرت عبداللہ کی زوجہ حضرت زینب کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ ان کے چہرے پر خسرے کے دانے تھے۔ ایک بوڑھی عورت ان کے پاس آئی، اس نے ایک دھاگہ دم کر کے ان کو پہنا دیا، حضرت عبداللہ بن مسعود گھر تشریف لائے اور اس کو دھاگا بندھا ہوا دیکھا، تو ان سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے خسرے کا دم کروایا ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ ان کی جانب بڑھایا اور اسے پکڑ کر توڑ ڈالا، پھر فرمایا: عبداللہ کی آل کو شرک کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ان کی زوجہ فرماتی ہیں: پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہمیں سنایا ''(جاہلیت کی رسومات کے مطابق) دم کروانا، تمیمہ لٹکانا اور تولیہ، سب شرک ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تولیہ کیا ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے ذریعے لوگوں کو (لڑائی یا برائی پر) برانگیختہ کیا جاتا ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری علیہ الرحمہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8291 – اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَاَ اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنِي طَلْحَةُ بْنُ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا قَالَتْ: التَّمَائِمُ مَا عُلِّقَ قَبْلَ نُزُولِ الْبَلَاءِ، وَمَا عُلِّقَ بَعْدَهُ فَلَيْسَ بِتَمِيمَةٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8291 – صحيح

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: تمیمہ اس کو کہتے ہیں جو مصیبت نازل ہونے سے پہلے احتیاطاً پہنا جاتا ہے (اور یہ امید رکھی جائے کہ اگر اللہ کی طرف سے کوئی آزمائش آئی بھی سہی تو یہ تمیمہ اس کو روک لے گا) اور جو اس کے بعد پہنا جائے وہ تمیمہ نہیں ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8292 – حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَیْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا اَبُوْ مُسْلِمِ بْنُ اَبِیْ شُعَیْبٍ الْحَرَّانِیُّ، ثَنَا مِسْكِیْنُ بْنُ بُكَیْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِیْ رَجَاءٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النُّشْرَةِ، فَقَالَ: ذَكَرُوا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا مِنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَّاَبُوْ رَجَاءٍ هُوَ مَطَرٌ الْوَرَّاقُ، وَلَمْ یُخْرِجَاهُ "

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)8292 – صحیح

✧✧ حضرت حسن فرماتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منتر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں اس کا ذکر ہوا تھا کہ یہ شیطان کا عمل ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور ابورجاء، مطر الوراق ہے۔

كِتَابُ الْفِتَنِ وَالْمَلَاحِمِ

فتنوں آزمائشوں کا بیان

8293 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفٍ الْقَاضِي بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ السُّلَمِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ ذِي عَصْوَانَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ السَّكْسَكِيِّ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقُوفٌ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مُدَّةُ رَجَاءِ اُمَّتِكَ؟ قَالَ: فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى سَاَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ سَاَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَاَلَنِي عَنْهُ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِي، رَجَاءُ اُمَّتِي مِائَةُ سَنَةٍ قَالَ: فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَهَلْ لِتِلْكَ مِنْ اَمَارَةٍ اَوْ آيَةٍ اَوْ عَلَامَةٍ، قَالَ: نَعَمْ الْقَذْفُ وَالْخَسْفُ وَالرَّجْفُ، وَاِرْسَالُ الشَّيَاطِيْنِ الْمُلْجَمَةِ عَنِ النَّاسِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8293 – إسناده مظلم

✧✧ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ وقوف کئے ہوئے تھے، ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، کہنے لگا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی امت کی امید کتنی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی، اس نے تین مرتبہ پوچھا، آپ ہر مرتبہ خاموش رہے، پھر وہ آدمی چلا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تو نے مجھ سے ایسا سوال کیا ہے کہ میرے کسی امتی نے یہ سوال مجھ سے نہیں پوچھا، میری امت کی امید سو سال ہے۔ اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی کوئی علامت، کوئی نشانی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، قذف (پتھر پھینکنا)، خسف (گہن لگنا)، اور رجف (پہلا نفخہ)۔ اور شیاطین کو لگام میں ڈال کر انسانوں سے ہٹایا جائے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8294 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، اَنْبَاَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَرُوْمَةَ الْاَصْبَهَانِيُّ، اَنْبَاَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَ: "اِنِّي لَاَعْلَمُ اَهْلَ دِيْنَيْنِ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّارِ: قَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ: اِنْ كَانَ اَوَّلُنَا ضُلَّالًا مَا بَالُ خَمْسِ صَلَوَاتٍ

فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ، اِنَّمَا هُوَ صَلَاتَانِ الْعَصْرُ وَالْفَجْرُ، وَقَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ: اِنَّمَا الْاِيمَانُ كَلَامٌ وَّاِنْ زَنَى وَاِنْ قَتَلَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8294 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امت محمدیہ کی ۲ دوزخی جماعتوں کو میں جانتا ہوں۔

○ایک وہ قوم جو کہتے ہیں: ہم سے پہلے لوگ گمراہ تھے، دن میں پانچ نمازوں کی کیا ضرورت ہے۔ نمازیں صرف دو ہی ہیں، نماز عصر اور نماز فجر۔

○دوسری وہ قوم جو کہتے ہیں: زبان سے کلمہ پڑھ لیا تو بندہ صاحب ایمان ہے اگرچہ وہ زنا کرے اور اگرچہ وہ قتل کرے

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8295 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، ثَنَا اَبُوْ اَيُّوْبَ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ الرَّبْعِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ بِشْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيَّ يُحَدِّثُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيَّ، يَقُوْلُ: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ، فَقَالَ لِي: "يَا عَوْفُ اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: مَوْتِي، ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ مَوْتَانٌ يَاْخُذُ فِيكُمْ كَعُقَاصِ الْغَنَمِ، ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ فِيكُمْ حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا، ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقَى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ، ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ فَيَغْدِرُوْنَ فَيَاْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا " قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: فَذَاكَرْنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ شَيْخًا مِنْ شُيُوخِ اَهْلِ الْمَدِينَةِ . قَوْلُهُ: ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَقَالَ الشَّيْخُ: اَخْبَرَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ بِهٰذِهِ السِّتَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُ: بَدَلَ فَتْحِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ عِمْرَانُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8295 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عوف بن مالک اشجعی فرماتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت چمڑے کے ایک خیمے میں موجود تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عوف، قیامت سے پہلے ۶ چیزیں شمار کر لینا۔

(۱) میری وفات۔

(۲) بیت المقدس کی فتح۔

(۳) کثیر اموات ہوں گی جیسا کہ بھیڑ بکریوں میں کوئی وباء آ جائے، جس سے وہ موت سے بچ نہ سکیں۔

(۴) تم میں مال بہت عام ہو جائے گا، حتیٰ کہ کسی کو ۱۰۰ دینار ملیں گے تو وہ اس پر بھی راضی نہیں ہوگا۔

(۵) پھر ایک ایسا فتنہ اٹھے گا جو عرب کے ہر گھر میں پہنچ جائے گا۔

(٦) تمہارے اور بنی الاصفر کے درمیان مصالحت ہوگی ،لیکن وہ لوگ غداری کریں گے یہ ۸۰ جھنڈوں کے نیچے (ہر جھنڈے کے نیچے) بارہ ہزار کے لشکر کے ساتھ تم پر چڑھائی کریں گے۔ ولید بن مسلم کہتے ہیں: ہم نے اہل مدینہ کے ایک بزرگ کے پاس یہ حدیث سنائی ،تو انہوں نے اپنی اسناد کے ہمراہ ہمیں اسی سے ملتا جلتا حضور ﷺ کا فرمان سنایا تاہم اس میں بیت المقدس کے فتح ہونے کی بجائے اس کے تعمیر ہونے کا ذکر تھا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

8296 - اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِیُّ، ثَنَا نُعَیْمُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَرْوَزِیُّ، بِمِصْرَ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَی، ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ اَبِی الْمُسَاوِرِ، عَنْ عِکْرِمَةَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عُمَیْرَةَ، قَالَ: قَدِمْتُ مِنَ الشَّامِ اِلَی الْمَدِیْنَةِ فِی طَلَبِ الْعِلْمِ، فَسَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: الْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰهِ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَغْبِطُهُمُ الشُّهَدَاءُ فَاَقَمْتُ مَعَهُ فَذَکَرْتُ لَهُ الشَّامَ وَاَهْلَهَا وَاَشْعَارَهَا، فَتَجَهَّزَ اِلَی الشَّامِ فَخَرَجْتُ مَعَهُ، فَسَمِعْتُهُ یَقُوْلُ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَقَدْ صَحِبْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ اَضَلُّ مِنْ حِمَارِ اَهْلِهِ، فَاَصَابَ ابْنَهُ الطَّاعُوْنُ وَامْرَاَتَهُ فَمَاتَا جَمِیْعًا، فَحَفَرَ لَهُمَا قَبْرًا وَاحِدًا فَدَفَنَا، ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰی مُعَاذٍ وَهُوَ ثَقِیْلٌ فَبَکَیْنَا حَوْلَهُ، فَقَالَ: "اِنْ کُنْتُمْ تَبْکُوْنَ عَلَی الْعِلْمِ فَهٰذَا کِتَابُ اللّٰهِ بَیْنَ اَظْهُرِکُمْ فَاتَّبِعُوْهُ، فَاِنْ اَشْکَلَ عَلَیْکُمْ شَیْءٌ مِنْ تَفْسِیْرِهٖ فَعَلَیْکُمْ بِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ: عُوَیْمِرٍ اَبِی الدَّرْدَاءِ، وَابْنِ اُمِّ عَبْدٍ، وَسَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ، وَاِیَّاکُمْ وَزَلَّةَ الْعَالِمِ، وَجِدَالَ الْمُنَافِقِ "فَاَقَمْتُ شَهْرًا ثُمَّ خَرَجْتُ اِلَی الْعِرَاقِ فَاَتَیْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: نِعْمَ الْحَیُّ اَهْلُ الشَّامِ لَوْلَا اَنَّهُمْ یَشْهَدُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ بِالنَّجَاةِ، قُلْتُ: صَدَقَ مُعَاذٌ، قَالَ: وَمَا قَالَ؟ قُلْتُ: اَوْصَانِیْ بِكَ وَبِعُوَیْمِرٍ، اَبِی الدَّرْدَاءِ، وَسَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ، وَقَالَ: وَاِیَّاکُمْ وَزَلَّةَ الْعَالِمِ وَجِدَالَ الْمُنَافِقِ، ثُمَّ تَنَحَّیْتُ، فَقَالَ لِیْ: یَا ابْنَ اَخِی اِنَّمَا کَانَتْ زَلَّةً مِنِّی، فَاَقَمْتُ عِنْدَهُ شَهْرًا ثُمَّ اَتَیْتُ سَلْمَانَ الْفَارِسِیَّ فَسَمِعْتُهُ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْاَرْوَاحَ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ، وَمَا تَنَاکَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ فَاَقَمْتُ عِنْدَهُ شَهْرًا یُقَسِّمُ اللَّیْلَ وَیُقَسِّمُ النَّهَارَ بَیْنَهُ وَبَیْنَ خَادِمِهٖ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت حارث بن عمیرہ فرماتے ہیں: میں طلب علم کے لئے شام سے مدینہ شریف آیا، میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد بیان کرتے ہوئے سنا کہ ’’جو لوگ اللہ کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں قیامت کے دن ان کے لئے نور کے منبر بچھائے جائیں گے ،ان پر شہید بھی رشک کریں گے۔

میں حضرت معاذ کے پاس ٹھہرا، ان کو ملک شام، وہاں کے باشندوں اوران کی تہذیب وتمدن کے بارے میں بتایا۔ انہوں نے ملک شام جانے کی تیاری کر لی، اور میں بھی ان کے ہمراہ چل دیا، وہ حضرت عمرو بن العاص کو یہ کہہ رہے تھے: تو نے نبی اکرم ﷺ کی صحبت اختیار کی ہے اور تو گدھے سے زیادہ گمراہ ہے، ان کے بیٹے اور بیوی کو طاعون کی شکایت ہوگئی، وہ دونوں اسی بیماری میں فوت ہوئے۔ انہوں نے دونوں کے لئے ایک ہی قبر کھودی اوران دونوں کو وہاں دفنا دیا، پھر ہم حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹ کر آ گئے، وہ بہت بوجھل بدن بیٹھے ہوئے تھے اور ہم لوگ آپ کے اردگرد جمع ہو کر رونے لگے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اس بات پر روتے ہو کہ کوئی صاحب علم چلا گیا ہے، تو کوئی بات نہیں، آج بھی اللہ تعالیٰ کی کتاب تمہارے پاس موجود ہے اس کی اتباع کر لو کامیاب ہو جاؤ گے۔ اوراگر تمہیں اس کی تشریحات پر عمل کرنا مشکل لگے، تو تم اس کے ماہرین کے پاس جانا۔ ابوالدرداء، بن ام معبد اور سلمان فارسی۔

عالم کے پھسلنے سے خود کو بچاؤ، اور منافق کے ساتھ بحث وتکرار سے بچو۔ پھر میں تھوڑا سا ہٹ گیا، آپ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! عالم کے پھسلنے سے مراد خود میرا پھسلنا تھا۔ پھر میں پورا مہینہ ان کے پاس رہا۔ پھر میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس آ گیا، میں نے ان کو یہ فرماتے ہوئے سنا'' تمام روحیں گروہ درگروہ اکٹھی رہا کرتی تھیں، جو ایک دوسرے کو (عالم ارواح میں) جانتی تھیں، وہ ایک دوسرے سے محبت کرتی ہیں، جو نہیں جانتی تھیں، وہ اختلاف کرتی ہیں''۔ میں ان کے پاس بھی پورا مہینہ رہا، انہوں نے دن اور رات کو اپنے اوراپنے خادم کے درمیان تقسیم کر رکھا تھا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8297 - فَحَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدٍ الْبَيْرُوتِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ، اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، كَانَ يَقُولُ: عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، خَرَابُ يَثْرِبَ، وَخَرَابُ يَثْرِبَ، حُضُورُ الْمَلْحَمَةِ، وَحُضُورُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ، وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ، خُرُوجُ الدَّجَّالِ قَالَ: ثُمَّ ضَرَبَ مُعَاذٌ عَلٰى مَنْكِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ كَمَا اَنَّكَ جَالِسٌ

هٰذَا الْحَدِيثُ وَاِنْ كَانَ مَوْقُوفًا فَاِنَّ اِسْنَادَهُ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الرِّجَالِ، وَهُوَ اللَّائِقُ بِالْمُسْنَدِ الَّذِي تَقَدَّمَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8297 – صحيح موقوف

✧✧ حضرت معاذ بن جبل فرمایا کرتے تھے کہ بیت المقدس کی تعمیر، یثرب کی بربادی ہے، اور یثرب کی بربادی، جنگوں کے وقت ہے، اور جنگوں کا رونما ہونا قسطنطنیہ کی فتح کے وقت ہوگا اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کے ظہور کے وقت ہے۔ پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا کندھا تھپکایا اور فرمایا: اللہ کی قسم! جیسے تم میرے سامنے واقعتاً بیٹھے ہوئے ہو، اسی طرح ان امور کے رونما ہونے میں بھی کوئی شک نہیں ہے۔

۞۞ یہ حدیث اگرچہ موقوف ہے،لیکن اس کی اسنادر جال کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔ اور یہ اس مسند حدیث کے موافق ہے جس کا ذکر ابھی گزرا ہے۔

8298 – حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُوْ الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْمِصِّيصِيُّ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ ذِي مِخْمَرٍ – رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ اَخِي النَّجَاشِيِّ – اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: " تُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا آمِنًا حَتَّى تَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِهِمْ، فَتُنْصَرُوْنَ وَتَغْنَمُونَ وَتَنْصَرِفُونَ، حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِي تُلُولٍ فَيَقُوْلُ قَائِلٌ مِنَ الرُّومِ: غَلَبَ الصَّلِيبُ، وَيَقُوْلُ قَائِلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ: بَلِ اللّٰهُ غَلَبَ فَيَتَدَاوَلَانِهَا بَيْنَهُمْ، فَيَثُورُ الْمُسْلِمُ اِلٰى صَلِيبِهِمْ وَهُمْ مِنْهُمْ غَيْرُ بَعِيدٍ فَيَدُقُّهُ، وَيَثُورُ الرُّومُ اِلٰى كَاسِرِ صَلِيبِهِمْ فَيَقْتُلُوْنَهُ، وَيَثُورُ الْمُسْلِمُونَ اِلٰى اَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتَتِلُوْنَ فَيُكْرِمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تِلْكَ الْعِصَابَةَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِالشَّهَادَةِ، فَيَقُوْلُ الرُّومُ لِصَاحِبِ الرُّومِ: كَفَيْنَاكَ جَدَّ الْعَرَبِ فَيَغْدِرُوْنَ فَيَجْتَمِعُونَ لِلْمَلْحَمَةِ فَيَاْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةٍ تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8298 – صحيح

✦✦ نجاشی کے بھتیجے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ روم سے امن کی صلح کرو گے ،ورتم ان کے ساتھ مل کر دشمن سے جنگ لڑو گے ،تم فتحیاب ہو جاؤ گے ، مال غنیمت جمع کرو گے ، اور واپس لوٹو گے ، راستے میں ٹیلوں والے ایک مقام پر پڑاؤ ڈالو گے ، اس دوران ایک رومی شخص بآواز بلند کہے گا: صلیب غالب آ گئی ، اس کے جواب میں ایک مسلمان کہے گا: (صلیب غالب نہیں آئی) بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات غالب آئی ہے ، ان کے درمیان تکرار شروع ہو جائے گی، مسلمان صلیب کے بالکل قریب ہوں گے ، وہ ان کی صلیب پر حملہ کر کے اس کو توڑ دیں گے ، رومی لوگ اس صلیب کے توڑنے والے پر حملہ کریں گے اور اس کو قتل کر دیں گے ، مسلمان اپنے اسلحہ کو سنبھال لیں گے ، ان کی جنگ چھڑ جائے گی، اس جنگ میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی اس جماعت کو شہادت عطا فرمائے گا۔ رومی لوگ روم کے بادشاہ سے کہیں گے : تیرے لئے جدالعرب (قیذار بن اسماعیل) کافی ہے پھر یہ لوگ غداری کریں گے ، جنگ کے لئے جمع ہو جائیں گے ، اور یہ لوگ ۸۰ جھنڈوں کے سائے میں تم پر حملہ آور ہوں گے ، ہر جھنڈے کے نیچے ، بارہ ہزار کا لشکر جرار ہو گا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8299 – وَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ، قَالَ: قَامَ مَكْحُولٌ وَابْنُ اَبِي زَكَرِيَّا اِلٰى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ وَقُمْتُ مَعَهُمَا، فَقَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، قَالَ: انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى ذِي مِخْمَرٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: سَتُصَالِحُكُمُ الرُّوْمُ صُلْحًا آمِنًا، ثُمَّ تَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا، فَتُنْصَرُوْنَ وَتَسْلَمُونَ وَتَفْتَحُونَ، ثُمَّ تُنْصَرُوْنَ بِمَرْجٍ فَيَرْفَعُ لَهُمْ رَجُلٌ مِنَ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيبَ، فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَقُوْمُ اِلَيْهِمْ فَيَدُقُّ الصَّلِيبُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَغْضَبُ الرُّوْمُ فَيَجْتَمِعُوْنَ لِلْمَلْحَمَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَهُوَ اَوْلٰى مِنَ الْاَوَّلِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8299 – صحيح

✧✧ حسان بن عطیہ فرماتے ہیں: مکحول اور ابن ابی زکریا، خالد بن معدان کے پاس گئے، میں بھی ان کے ساتھ تھا، انہوں نے بتایا کہ خالد نے جبیر بن نفیر کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی ذی مخمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم عنقریب روم سے امن کے لئے صلح کرلو گے، پھر تم مل کر دشمن سے جنگ کرو گے، تمہاری مدد کی جائے گی، تم فتحیاب ہو جاؤ گے، پھر تم مرج میں پڑاؤ ڈالو گے، ایک نصرانی شخص صلیب بلند کرے گا، اس کو دیکھ کر ایک مسلمان غصے میں بھڑک اٹھے گا، اور اس کی صلیب پکڑ کر توڑ دے گا، صلیب ٹوٹنے پر روم غصے میں آ جائیں گے، پھر یہ سب تمہارے خلاف جنگ کے لئے جمع ہو جائیں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور یہ اسناد، پہلی اسناد سے بہتر ہے۔

8300 – اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرَقِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْإِمَامُ، ثنا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بِشْرٍ الْغَنَوِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَتُفْتَحَنَّ الْقُسْطَنْطِينِيَّةُ، وَلَنِعْمَ الْاَمِيرُ اَمِيرُهَا، وَلَنِعْمَ الْجَيْشُ ذٰلِكَ الْجَيْشُ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: فَدَعَانِيْ مَسْلَمَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ فَسَاَلَنِيْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، فَحَدَّثْتُهُ فَغَزَا الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

حديث: 8299

سنن ابی داود - کتاب الجهاد' باب فی صلح العدو - حدیث: 2401'سنن ابن ماجه - کتاب الفتن' باب الملاحم - حدیث: 4087'مصنف ابن ابی شيبة - کتاب فضل الجهاد' ما ذكر فی فضل الجهاد والحث عليه - حدیث: 19054'صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ' ذكر الإخبار عن وصف مصالحة المسلمين الروم - حديث: 6816'الآحاد والمثاني لابن ابی عاصم ذو مخبر رضی الله عنه' حدیث: 2339'مسند احمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث ذی مخبر الحبشي - حدیث: 16528'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجزية' جماع ابواب الشرائط التي ياخذها الإمام على اهل الذمة , وما - باب مهادنة الائمة بعد رسول رب العزة إذا نزلت بالمسلمين نازلة' حديث: 17500'المعجم الكبير للطبراني - باب الذال' ذو مخمر ويقال مخبر بن اخی النجاشی - حدیث: 4110

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8300 – صحيح

✧✧ عبداللہ بن بشر الغنوی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم قسطنطنیہ کو فتح کرلو گے، اس کا امیر کیا ہی اچھا امیر ہوگا اور وہ لشکر کیا ہی اچھا لشکر ہوگا۔ عبید اللہ کہتے ہیں: مسلمہ بن عبدالملک نے مجھے بلوایا اور اس حدیث کے بارے میں مجھ سے پوچھا، تو میں نے ان کو یہ حدیث سنائی، تب اس نے قسطنطنیہ پر حملہ کیا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8301 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا هَاشِمُ بْنُ مَرْثَدٍ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ اَبِیْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قَبِيلٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلُ: تَذَاكَرْنَا فَتْحَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَالرُّومِيَّةِ، فَدَعَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو بِصُنْدُوقٍ فَفَتَحَهُ، فَقَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكْتُبُ، فَقَالَ رَجُلٌ: اَيُّ الْمَدِينَتَيْنِ تُفْتَحُ قَبْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَدِينَةُ هِرَقْلَ يُرِيدُ مَدِينَةَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8301 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہمارے درمیان قسطنطنیہ اور روم کی فتح کی باتیں ہو رہی تھیں، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اپنا صندوق منگوایا، اس کو کھولا، پھر فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوتے تھے، اور آپ ﷺ کی باتیں لکھ لیا کرتے تھے، ایک آدمی نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ دونوں میں سے پہلے کون سا شہر فتح ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہرقل کا شہر۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8302 – اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِیْ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: اَعَاذَكَ اللّٰهُ يَا كَعْبُ مِنْ اِمَارَةِ السُّفَهَاءِ قَالَ: وَمَا اِمَارَةُ السُّفَهَاءِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: " اُمَرَاءُ يَكُوْنُونَ بَعْدِی، لَا يَهْدُونَ بِهَدْيِي، وَلَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي، فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ، وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ، فَاُولَئِكَ لَيْسُوا مِنِّي، وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَا يَرِدُوْنَ عَلٰى حَوْضِي، وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَاُولَئِكَ مِنِّي وَاَنَا مِنْهُمْ، وَسَيَرِدُونَ عَلَيَّ حَوْضِي. يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ، الصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِءُ الْخَطِيئَةَ، وَالصَّلَاةُ قُرْبَانٌ – اَوْ قَالَ: بُرْهَانٌ – . يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ، لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ اَبَدًا، النَّارُ اَوْلٰى بِهِ. يَا كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ، النَّاسُ غَادِيَانِ فَمُبْتَاعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا – اَوْ قَالَ: فَمُوبِقُهَا –

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8302 – صحيح

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے کعب! اللہ تعالیٰ تجھے بے وقوفوں کی امارت سے بچائے، انہوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے وقوفوں کی امارت کا کیا مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ میری ہدایت کو قبول نہیں کریں گے، میری سنت پر عمل پیرا نہیں ہوں گے، جس نے ان کے جھوٹ کو سچ کہا اور ان کے ظالمانہ رویے پر ان کی مدد کی، وہ مجھ سے نہیں ہیں اور میں ان سے نہیں ہوں، یہ لوگ میرے حوض پر نہیں آسکیں گے، اور جس نے ان کے جھوٹ کو سچ نہ کہا، جس نے ان کے ظالمانہ رویے پر ان کی مدد نہ کی، وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، یہ لوگ میرے حوض کوثر پر آئیں گے۔ اے کعب بن عجرہ، روزہ ڈھال ہے، اور صدقہ گناہوں کو مٹاتا ہے، اور نماز قربان ہے، یا (شاید فرمایا) نماز برہان ہے۔ لوگ صبح کرتے ہیں، کوئی اپنے نفس کو بیچ دیتا ہے اور آزاد کر لیتا ہے اور کوئی اس کو ہلاکت میں ڈال لیتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8303 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ، اِذْ مَرَرْتُ فَسَمِعَ صَوْتِي، فَقَالَ: يَا عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ، ادْخُلْ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَكُلِّي اَمْ بَعْضِي؟ فَقَالَ: بَلْ كُلُّكَ قَالَ: فَدَخَلْتُ، فَقَالَ: يَا عَوْفُ، اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فَقُلْتُ: مَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَوْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَبَكَى عَوْفٌ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قُلْ: اِحْدَى " قُلْتُ: اِحْدَى، ثُمَّ قَالَ: " وَفَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، قُلِ: اثْنَيْنِ " قُلْتُ: اثْنَيْنِ، قَالَ: " وَمَوْتٌ يَكُوْنُ فِي اُمَّتِي كَعُقَاصِ الْغَنَمِ، قُلْ: ثَلَاثٌ " قُلْتُ: ثَلَاثٌ، قَالَ: " وَتُفْتَحُ لَهُمُ الدُّنْيَا حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ الْمِائَةَ فَيَسْخَطَهَا، قُلْ: اَرْبَعٌ "، قُلْتُ: اَرْبَعٌ، " وَفِتْنَةٌ لَا يَبْقَى اَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ اِلَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ بَيْتَهُ، قُلْ: خَمْسٌ " قُلْتُ: خَمْسٌ، وَهُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ يَاْتُونَكُمْ عَلٰى ثَمَانِينَ غَايَةً، كُلُّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا، ثُمَّ يَغْدِرُوْنَ بِكُمْ حَتَّى حَمْلِ امْرَاَةٍ قَالَ: فَلَمَّا كَانَ عَامُ عَمْوَاسَ زَعَمُوا اَنَّ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِي: اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فَقَدْ كَانَ مِنْهُنَّ الثَّلَاثُ وَبَقِيَ الثَّلَاثُ، فَقَالَ مُعَاذٌ: اِنَّ لِهٰذَا مُدَّةً وَلٰكِنْ خَمْسٌ اَظَلَّتْكُمْ مَنْ اَدْرَكَ مِنْهُنَّ شَيْئًا ثُمَّ اسْتَطَاعَ اَنْ يَمُوتَ فَلْيَمُتْ: اَنْ يَظْهَرَ التَّلَاعُنُ عَلَى الْمَنَابِرِ، وَيُعْطَى مَالُ اللّٰهِ عَلَى الْكَذِبِ وَالْبُهْتَانِ وَسَفْكِ الدِّمَاءِ بِغَيْرِ حَقٍّ، وَتُقْطَعُ الْاَرْحَامُ، وَيُصْبِحُ الْعَبْدُ لَا يَدْرِي اَضَالٌّ هُوَ اَمْ مُهْتَدٍ "

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8303 – علی شرط البخاری ومسلم

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چمڑے کے بنے ہوئے ،ایک خیمے میں تھے ،جب میں وہاں سے گزرا،حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آواز سن کر فرمایا: اے عوف بن مالک ،اندر آ جاؤ، میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مکمل طور پر اندر آ جاؤں ،یا تھوڑا سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مکمل طور پر اندر آ جاؤ۔ آپ فرماتے ہیں: میں خیمے میں داخل ہوگیا،حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عوف! قیامت سے پہلے چھ واقعات رونما ہوں گے ، میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ،وہ کون کون سے واقعات ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۱) اللہ کے رسول کی وفات۔

یہ سن کر حضرت عوف رضی اللہ عنہ رو پڑے ، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو''ایک''۔ میں نے کہا''ایک''۔

(۲) پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیت المقدس فتح ہوگا۔ کہو: دو، میں نے کہا''دو''۔

(۳) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں اموات اتنی کثیر ہوں گی جیسے بھیڑ بکریوں میں وباء پھیلنے سے جانور مرتے ہیں، پھر فرمایا: کہو''تین''، میں نے کہا''تین''۔

(۴) پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا کی دولت کھول دی جائے گی ،حتیٰ کہ کسی کو سو درہم بھی ملیں گے تو ان ۱۰۰ پر بھی راضی نہیں ہوگا۔ کہو''چار''، میں نے کہا''چار''

(۵) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک ایسا فتنہ رونما ہوگا جو ہر مسلمان کے گھر میں پہنچ جائے گا۔ کہو''پانچ''، میں نے کہا ''پانچ''۔

(۶) پھر فرمایا: تمہارے اور بنی اصفر کے درمیان مصالحت ہوگی ،وہ ۸۰ جھنڈوں کے ساتھ تمہاری حمایت میں آئیں گے ، ہر جھنڈے کے تحت ۱۲ ہزار کا لشکر ہوگا، پھر وہ تمہارے ساتھ غداری کریں گے حتیٰ کہ عورت کے حمل میں بھی غدار ہی پیدا ہوگا، راوی کہتے ہیں: جب عمواس کا طاعون آیا، تو لوگ یہ سمجھے کہ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہا تھا کہ قیامت سے پہلے چھ واقعات گن لینا ،ان میں سے تین تو رونما ہو چکے ہیں اور تین باقی رہتے ہیں، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی ایک مدت ہے۔ لیکن ان میں سے پانچ تو تم پر سایہ فگن ہیں، جو ان میں سے ایک بھی پائے ، وہ اگر مر سکے تو مر جائے ، منبروں پر ایک دوسرے پر لعن طعن عام ہو جائے گا، اور اللہ کا مال جھوٹ اور بہتان لگا کر حاصل کیا جائے گا، ناحق قتل ہوں گے ، رشتہ داریاں مٹ جائیں گی ، بندہ صبح کرے گا تو اس کو پتا نہیں ہوگا کہ وہ ہدایت یافتہ ہے یا گمراہ ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

8304 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ الدِّهْقَانُ، بِمَرْوَ، اَنْبَاَ اَبُو نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ السَّدُوسِي، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ هُبَيْرَةَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا اَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا ذَرٍّ، كَيْفَ تَصْنَعُ اِذَا جَاعَ النَّاسُ حَتّٰى لَا تَسْتَطِيعَ اَنْ تَقُومَ مِنْ مَسْجِدِكَ اِلٰى فِرَاشِكَ، وَلَا مِنْ فِرَاشِكَ اِلٰى مَسْجِدِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: تَعِفُّ ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ تَصْنَعُ اِذَا مَاتَ النَّاسُ حَتّٰى يَكُونَ الْبَيْتُ بِالْوَصِيفِ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: تَصْبِرُ ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ تَصْنَعُ اِذَا اَقْبَلَ النَّاسُ حَتّٰى يَغْزُوَ اَصْحَابُ الرُّتَبِ بِالدِّمَاءِ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: تَاْتِي مَنْ اَنْتَ مِنْهُ قُلْتُ: فَاِنْ اُتِيَ عَلَيَّ؟ قَالَ: اِنْ خِفْتَ اَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَاَلْقِ طَائِفَةً مِنْ رِدَائِكَ عَلٰى وَجْهِكَ يَبُوءُ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِهِ، فَيَكُونُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ قُلْتُ: اَفَلَا اَحْمِلُ السِّلَاحَ؟ قَالَ: اِذًا تُشَارِكُهُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَدْ اَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ مِنْ حَدِيثِ هَمَّامٍ، عَنْ اَبِي عِمْرَانَ، وَقَدْ زَادَ فِي اِسْنَادِهِ بَيْنَ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ الْمُشَعَّثَ بْنَ طَرِيفٍ بِزِيَادَةٍ فِي الْمَتْنِ، وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ اَثْبَتُ مِنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8304 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا، جب لوگ اس قدر بھوک میں مبتلا ہوں گے کہ تم جائے نماز سے اٹھ کر اپنی چارپائی تک نہیں پہنچ سکو گے اور نہ چارپائی سے جائے نماز تک نہیں پہنچ سکو گے، میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: بچ کر رہنا، پھر فرمایا: تم اس وقت کیا کرو گے جب لوگ مر جائیں گے اور قبریں بھی غلام آباد کریں گے۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: صبر کرنا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس وقت کیا کرو گے جب بڑے بڑے رتبے والے لوگ آگ خون کی ہولی کھیلیں گے، میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنوں کے پاس چلے جانا، میں نے کہا: اگر مجھ پر کوئی حملہ آور ہو جائے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہیں خوف ہو، کہ تلوار کی شعاع تیرا خون بہا دے گی، تو اپنے چہرے پر کافی ساری چادریں ڈال لینا، (پھر بھی اگر وہ تجھے قتل کرے گا تو) تیرے اور اپنے گناہ کا ذمہ دار وہ خود ہوگا، وہ دوزخی ہو جائے گا۔ میں نے کہا: کیا میں ہتھیار نہ اٹھاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (اگر تم نے بھی ہتھیار اٹھا لیا) تب تم میں اور اس میں فرق کیا رہ جائے گا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے، اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ہمام کے واسطے سے ابوعمران سے روایت کیا ہے، اور اس کی سند میں ابوعمران الجونی اور عبداللہ بن صامت کے درمیان مشعث بن طریف کا اضافہ کیا ہے اور اس کے متن میں بھی کچھ الفاظ زائد ہیں۔ اور حماد بن زید، حماد بن سلمہ سے زیادہ معتبر ہیں۔

8305 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ السَّدُوسِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ هُبَيْرَةَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثَنَا اَبُوْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنِ الْمُشَعَّثِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: كَيْفَ اَنْتَ اِذَا اَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ، تَاْتِي مَسْجِدَكَ فَلَا تَسْتَطِيعُ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى فِرَاشِكَ، وَتَاْتِي فِرَاشَكَ فَلَا تَسْتَطِيعُ اَنْ تَنْهَضَ اِلٰى مَسْجِدِكَ قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ – اَوْ مَا خَارَ اللّٰهُ لِی وَرَسُوْلُهُ، قَالَ: عَلَيْكَ بِالْعِفَّةِ ثُمَّ قَالَ: يَا اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: كَيْفَ اَنْتَ اِذَا رَاَيْتَ اَحْجَارَ الزَّيْتِ قَدْ غُرِّقَتْ بِالدَّمِ؟ قُلْتُ: مَا خَارَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، قَالَ: "تَلْحَقُ بِمَنْ اَنْتَ مِنْهُ – اَوْ قَالَ: عَلَيْكَ بِمَنْ اَنْتَ مِنْهُ – " قُلْتُ: اَفَلَا آخُذُ سَيْفِي فَاَضَعُهُ عَلٰى عَاتِقِي؟ قَالَ: شَارَكْتَ اِذًا قُلْتُ: فَمَا تَاْمُرُنِي؟ قَالَ: تَلْزَمُ بَيْتَكَ قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِي؟ قَالَ: فَاِنْ خَشِيتَ اَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَاَلْقِ رِدَاءَكَ عَلٰى وَجْهِكَ يَبُوءُ بِاِثْمِهِ وَاِثْمِكَ

✧✧ حضرت عبداللہ بن صامت روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے ابوذر! میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس وقت کیا کروگے جب لوگ بھوکے ہوں گے؟ تم نماز پڑھوگے لیکن (کمزوری کی وجہ سے) واپس اپنے بستر پر جانے کی ہمت نہ ہوگی، اورتم بستر پر ہوگے تو نماز کی جگہ تک آنے کی طاقت نہ ہوگی۔ میں نے کہا: اللہ اوراس کا رسول بہتر جانتے ہیں، یا جواللہ اوراس کا رسول میرے لئے منتخب فرمادیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خودکو بچاکر رکھنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھرفرمایا: اے ابوذر! میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس وقت کیا کروگے، جب تم احجار الزیت (مدینہ منورہ میں ایک مقام) میں خون ہی خون دیکھوگے؟ میں نے کہا: جواللہ اوراس کا رسول حکم دے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان سے جاملنا، جن سے تم تعلق رکھتے ہو۔ میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں اپنی تلوار پکڑکر اپنے کندھے پر نہ رکھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تب تو تم ان جیسے ہوجاؤگے۔ اوراگرتمہیں خدشہ ہوکہ تلوار کی دھارتمہاراخون بہادے گی، تواپنی چادراپنے منہ پرڈال لینا اورتیرے قتل کا ذمہ دار وہی ہوگا جوتجھے قتل کرے گا۔

8306 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَنْ يُعْجِزَ اللّٰهَ هٰذِهِ الْاُمَّةُ مِنْ نِصْفِ يَوْمٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8306 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت کو آدھے دن سے زیادہ دیرعاجز نہیں کرے گا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

8307 – مَا اَخْبَرَنَا اَبُوْ النَّضْرِ الْفَقِيهُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ الْعَسْقَلَانِيُّ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، اَنْبَاَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَنْ يُعْجِزَنِىْ عِنْدَ رَبِّىْ اَنْ يُؤَجِّلَ اُمَّتِىْ نِصْفَ يَوْمٍ قِيلَ: وَمَا نِصْفُ يَوْمٍ؟ قَالَ: خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

✧✧ حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے میرے رب کی بارگاہ میں ایسا عاجز ہرگز نہیں کیا جائے گا کہ میری امت آدھا دن تک پریشان رہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم آدھا دن کی مقدار کتنی ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ سو سال۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8308 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَرُومَةَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يَاْتِى عَلَيْكُمْ زَمَانٌ لَا يَنْجُو فِيهِ اِلَّا مَنْ دَعَا دُعَاءَ الْغَرَقِ

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8308 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم پر ایک زمانہ آئے گا کہ وہی نجات یافتہ ہوگا، جو اس طرح دعا مانگے گا جیسے کوئی غرق ہونے والا دعا مانگتا ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8309 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، اَنَّ ابْنَ زُغْبٍ الْإِيَادِيَّ حَدَّثَهُ، قَالَ: نَزَلَتْ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ الْاَزْدِيِّ، فَقَالَ لِى وَاِنَّهُ لَنَازِلٌ عَلَيَّ فِي بَيْتِي: لَا اُمَّ لَكَ اَمَا يَكْفِى ابْنَ حَوَالَةَ مِائَةٌ يَجْرِى عَلَيْهِ فِي كُلِّ عَامٍ، ثُمَّ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ عَلٰى اَقْدَامِنَا لِنَغْنَمَ، فَرَجَعْنَا وَلَمْ نَغْنَمْ، وَعُرِفَ الْجَهْدُ فِي وُجُوهِنَا، فَقَامَ فِينَا خَطِيبًا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ اِلَيَّ فَاَضْعُفَ عَنْهُمْ، وَلَا تَكِلْهُمْ اِلٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوا عَنْهَا، وَلَا تَكِلْهُمْ اِلَى النَّاسِ فَيَسْتَاْثِرُوا عَلَيْهِمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8309 – صحيح

✧✧ ابن زغب ایادی فرماتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن حوالہ الازدی کے پاس گیا، انہوں نے مجھے کہا: میں آپ کے پاس آنا ہی چاہتا تھا، تیری ماں نہ رہے، کیا ابن حوالہ کو وہ ۱۰۰ (دراہم) کافی نہیں ہیں جو ہر سال ان کو جاری کئے جاتے ہیں، پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مدینہ کے اردگرد بھیجا تاکہ ہم کوئی غنیمت لے کر آئیں، ہم بغیر کوئی غنیمت لیے واپس آگئے، اور ہمارے چہروں سے تھکاوٹ کے آثار واضح دکھائی دے رہے تھے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور اس میں یوں دعا مانگی

اللّٰهُمَّ لَا تَكِلْهُمْ اِلَيَّ فَاَضْعُفَ عَنْهُمْ، وَلَا تَكِلْهُمْ اِلٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَعْجِزُوا عَنْهَا، وَلَا تَكِلْهُمْ اِلَى النَّاسِ فَيَسْتَاْثِرُوا عَلَيْهِم

''اے اللہ! ان کو میرے آسرے پر نہ چھوڑنا کہ میں ان کا بوجھ نہ اٹھا سکوں، اور ان کو ان کے آسرے پر بھی نہ چھوڑنا کہ یہ اس سے بھی عاجز آجائیں گے، اور ان کو لوگوں کے آسرے پر بھی نہ چھوڑنا کہ لوگ ان پر غالب آجائیں گے۔

ثُمَّ قَالَ: لَتَفْتَحُنَّ الشَّامَ وَفَارِسَ – اَوِ الرُّومَ وَفَارِسَ – حَتّٰى يَكُونَ لِاَحَدِكُمْ مِنَ الْاِبِلِ كَذَا وَكَذَا وَمِنَ الْبَقَرِ كَذَا وَكَذَا، حَتّٰى يُعْطَى اَحَدُكُمْ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَسْخَطَهَا ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَاْسِي – اَوْ عَلٰى هَامَتِي –، فَقَالَ: يَا ابْنَ حَوَالَةَ، اِذَا رَاَيْتَ الْخِلَافَةَ قَدْ نَزَلَتِ الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ فَقَدْ دَنَتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَايَا وَالْاُمُورُ الْعِظَامُ، السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ لِلنَّاسِ مِنْ يَدِي هٰذِهِ مِنْ رَاْسِكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زُغْبٍ الْاِيَادِيُّ مَعْرُوفٌ فِي تَابِعِي اَهْلِ مِصْرَ "

✧✧ پھر فرمایا: تم ضرور ضرور شام اور فارس کو یا (شاید فرمایا) روم اور فارس کو فتح کرلو گے، حتیٰ کہ تم میں سے ہر ایک کے پاس اتنے اتنے اونٹ اور اتنی اتنی گائیں ہوں گی، حتیٰ کہ کسی کو ایک سو دینار دیئے جائیں گے تو وہ اس (کے کم ہونے پر) ناراض ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھ کر فرمایا: اے ابن حوالہ! جب تم دیکھو کہ خلافت اس پاک سرزمین سے جاچکی ہے، تو سمجھ لینا کہ زلزلے، مصیبتیں اور بڑے بڑے واقعات عنقریب ہونے والے ہیں، اس وقت قیامت لوگوں کے اس سے بھی زیادہ قریب ہوگی جتنا یہ ہاتھ اس سر کے قریب ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ عبدالرحمٰن بن زغب الایادی معروف تابعی ہیں، اہل مصر میں سے ہیں۔

8310 – اَخْبَرَنِي اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْقَنْطَرِيُّ، ثَنَا اَبُو قِلَابَةَ، ثَنَا اَبُو عَاصِمٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِي عَرِيبٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ وَاَقْنَاءٌ مُعَلَّقَةٌ، وَقِنْوٌ مِنْهَا حَشَفٌ، وَمَعَهُ عَصًا فَطَعَنَ

بِالْعَصَا فِي الْقِنْوِ، وَقَالَ: لَوْ شَاءَ رَبُّ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِاَطْيَبَ مِنْهَا، اِنَّ صَاحِبَ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ يَاْكُلُ الْحَشَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ يَا اَهْلَ الْمَدِينَةِ لَتَدَعُنَّهَا مُذَلَّلَةً اَرْبَعِينَ عَامًا لِلْعَوَافِي قُلْنَا: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَدْرُونَ مَا الْعَوَافِي؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: الطَّيْرُ وَالسِّبَاعُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8310 – صحيح

✧✧ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، کھجوروں کے گچھے، لٹک رہے تھے، ان میں سے ایک گچھ ردی کھجوروں کا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں عصا مبارک تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گچھے میں اپنا عصا مارا، اور فرمایا: یہ گچھ جس نے صدقہ دیا ہے، وہ اگر چاہتا تو اس سے اچھا بھی دے سکتا تھا، اس کا مالک قیامت کے دن ردی کھجوریں ہی کھائے گا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے مدینے والو! تو اس کو چالیس سال تک عوافی کے لئے کھلا چھوڑ دو گے۔ ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں پتا ہے کہ عوافی کس کو کہتے ہیں؟ صحابہ کرام نے کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پرندوں اور درندوں کو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8311 – اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي بِمَرْوَ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَرْتِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يُوسُفَ بْنِ حِمَاسٍ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَتُتْرَكَنَّ الْمَدِينَةُ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ تَاْكُلُهَا الطَّيْرُ وَالسِّبَاعُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، فَلْيَعْلَمْ طَالِبُ هٰذَا الْعِلْمِ اَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ صَاحِبُ سِرِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْاَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ اَسْاَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ اَقَعَ فِيهِ، وَقَدْ يَخْفَى عَلَيَّ اِلَّا عَلِمَ مَجْلِسٍ مِنَ الْعِلْمِ لِبَعْضِ عِلَّةٍ ذٰلِكَ الْجِنْسِ، وَقَدْ خَفِيَ عَلٰى حُذَيْفَةَ الَّذِي يُخْرِجُ اَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ وَعَلِمَهُ غَيْرُهُ " وَقَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى حَدِيثِ شُعْبَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ: اَخْبَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا وَقَدْ سَاَلْتُهُ عَنْهُ، اِلَّا اَنِّي لَمْ اَسْاَلْهُ مَا يُخْرِجُ اَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8311 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ جس حالت پر پہلے تھا اس سے بھی اچھی حالت میں چھوڑا جائے گا، اس کو پرندے اور درندے کھائیں گے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اس علم کے طلبگار کو جان لینا چاہئے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدان تھے، آپ فرمایا کرتے تھے: لوگ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے لیکن میں اکثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شر کے بارے میں پوچھا کرتا تھا، تاکہ مجھے اس کا پتا چل جائے اور میں اس میں مبتلا ہونے سے بچ جاؤں، بعض اوقات علم کی کسی مجلس میں ہونے والی علم کی باتیں بعض وجوہات کی بناء پر رہ بھی جاتی تھیں اور حضرت حذیفہ کو وہ خبر نہ ملی جس میں یہ تھا کہ اہل مدینہ کو مدینہ سے نکال دیا جائے گا۔ لیکن دوسرے بہت سارے لوگوں کو یہ حدیث معلوم تھی۔

❁❁ امام بخاری رضی اللہ عنہ اور امام مسلم رضی اللہ عنہ نے شعبہ سے، انہوں نے عدی بن ثابت سے، انہوں نے عبداللہ بن یزید سے، انہوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وہ سب کچھ بتادیا تھا جو قیامت تک ہونے والا ہے، اور یہ سب کچھ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا، صرف ایک بات نہیں پوچھی تھی کہ اہل مدینہ کو مدینہ سے کیوں نکالا جائے گا؟

8312 - حَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِي، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: تُقَاتِلُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهُمُ اللّٰهُ، ثُمَّ تُقَاتِلُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهُمُ اللّٰهُ، ثُمَّ تُقَاتِلُونَ فَارِسَ فَيَفْتَحُهُمُ اللّٰهُ، ثُمَّ تُقَاتِلُونَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي)8312 - على شرط مسلم

✧✧ حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جزیرہ عرب سے جنگ کرو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں فتح عطا کرے گا پھر تمہاری روم سے جنگ ہوگی، اللہ تعالیٰ تمہیں ان پر بھی فتح عطا کرے گا، پھر فارس سے تمہاری جنگ ہوگی، اللہ تعالیٰ ان پر بھی تمہیں فتح دے گا، پھر تم دجال سے لڑو گے، اللہ تعالیٰ تمہیں اس پر بھی فتح دے گا۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8313 - حَدَّثَنِي الْاُسْتَاذُ اَبُو الْوَلِيدِ، ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُطَيْبٍ السَّكُونِيِّ، عَنْ

حديث: 8313

الجامع للترمذی - ' ابواب الفتن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في علامات خروج الدجال' حديث:2216'سنن ابن ماجه - كتاب الفتن' باب الملاحم - حديث:4090'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث معاذ بن جبل - حديث:21501'المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم' من اسمه معاذ - ابو بحرية ' حديث:17004'المسند للشاشي - ما روى معاذ بن جبل ابو عبد الرحمن الانصاري عن رسول' عبد الرحمن بن عائذ الازدي عنه - حديث:1320

اَبِیْ بَحْرِيَّةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمَلْحَمَةُ الْعُظْمٰى، وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةِ، وَخُرُوْجُ الدَّجَّالِ فِیْ سَبْعَةِ اَشْهُرٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8313 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنگ عظیم، فتح قسطنطنیہ اور دجال کا خروج ۷ مہینوں میں ہوگا۔

8314 – اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ وَابِصَةَ الْاَسَدِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: اِنِّیْ لَبِالْكُوْفَةِ فِیْ دَارِیْ، اِذْ سَمِعْتُ عَلٰى بَابِ الدَّارِ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلِجُ؟ فَقُلْتُ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ فَلِجْ، فَلَمَّا دَخَلَ اِذَا هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهٖ لِلزِّيَارَةِ – وَذٰلِكَ فِیْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ – قَالَ: طَالَ عَلَيَّ النَّهَارُ، فَتَذَكَّرْتُ مَنْ اَتَحَدَّثُ اِلَيْهِ فَجَعَلَ يُحَدِّثُنِیْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُحَدِّثُهٗ، قَالَ: ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنِیْ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: تَكُوْنُ فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْمُضْطَجِعِ، وَالْمُضْطَجِعُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَاعِدِ، وَالْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِیْ، وَالْمَاشِیْ خَيْرٌ مِنَ الرَّاكِبِ، وَالرَّاكِبُ خَيْرٌ مِنَ الْمُجْرِیْ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَتٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ: ذٰلِكَ اَيَّامَ الْهَرْجِ حِيْنَ لَا يَاْمَنُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهٗ قُلْتُ: فَبِمَ تَاْمُرُنِیْ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ الزَّمَانَ؟ قَالَ: اُكْفُفْ نَفْسَكَ وَيَدَكَ وَادْخُلْ دَارَكَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ دَخَلَ عَلَيَّ دَارِیْ؟ قَالَ: فَادْخُلْ بَيْتَكَ قَالَ: قُلْتُ: اَفَرَاَيْتَ اِنْ دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِیْ؟ قَالَ: فَادْخُلْ مَسْجِدَكَ وَاصْنَعْ هٰكَذَا – وَقَبَضَ بِيَمِيْنِهٖ عَلَى الْكُوْعِ – وَقُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ حَتّٰى تَمُوْتَ عَلٰى ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8314 – صحيح

✧✧ حضرت وابصہ اسدی فرماتے ہیں: میں کوفے میں اپنے گھر میں موجود تھا، دروازے پر کسی نے سلام کہہ کر اندر آنے کی اجازت مانگی، میں نے سلام کا جواب دیتے ہوئے اندر آنے کی اجازت دے دی، جب وہ اندر آئے تو وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے، میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! ملاقات کے لئے آنے کا یہ کونسا وقت ہے؟ (وہ سخت دوپہر کے وقت تشریف لائے تھے) انہوں نے کہا: دن ہی نہیں گزر رہا تھا، میں نے سوچا کہ میں کس سے بات چیت کروں، جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سنائے اور میں اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سناؤں۔ حضرت وابصہ فرماتے ہیں: پھر انہوں نے یہ حدیث سنانا شروع کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (قرب قیامت فتنے اٹھیں گے) ان میں سونے والے کی آزمائش لیٹے ہوئے سے زیادہ ہوگی، اور لیٹا ہوا شخص بیٹھے ہوئے سے بہتر ہوگا، اور بیٹھا ہوا، کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا، کھڑا ہوا، پیدل چلنے

والے سے بہتر ہوگا، اور پیدل چلنے والا ، سوار سے بہتر ہوگا، اور سوار کرایہ لینے والے سے بہتر ہوگا، میں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ وہ وقت کب آئے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جنگ کا زمانہ ہوگا، یہ اس وقت ہوگا جب دوست بھی قابل اعتماد نہیں ہوں گیں، میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ ایسے حالات میں آپ کا میرے لئے کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے آپ کو سنبھالنا اور اپنے گھر میں گھس کر بیٹھ جانا، میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ اگر وہ دہشت گرد میرے گھر میں بھی گھس آئے تو میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے گھر کے کسی کمرے میں چھپ جانا، میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ اگر وہ بھی میرے کمرے میں آنے میں کامیاب ہوجائے تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے جائے نماز پر بیٹھ کر (حضور ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے سر پر رکھ کر فرمایا) یوں کر لینا، اور ''ربی اللہ، ربی اللہ'' پکارتے رہنا حتیٰ کہ تمہیں اسی حالت میں موت آجائے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8315 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ مِحْجَنِ بْنِ الْاَدْرَعِ، قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ، ثُمَّ عَارَضَنِيْ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ صَعِدَ عَلٰى اُحُدٍ وَصَعِدْتُ مَعَهُ، فَاَقْبَلَ بِوَجْهِهِ نَحْوَ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهَا قَوْلًا، ثُمَّ قَالَ: وَيْلَ اُمِّكَ - اَوْ وَيْحَ اُمِّهَا - قَرْيَةً يَدَعُهَا اَهْلُهَا اَيْنَعَ مَا يَكُوْنُ، يَاْكُلُهَا عَافِيَةُ الطَّيْرِ وَالسِّبَاعِ، يَاْكُلُ ثَمَرَهَا وَلَا يَدْخُلُهَا الدَّجَّالُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، كُلَّمَا اَرَادَ دُخُولَهَا تَلَقَّاهُ بِكُلِّ نَقْبٍ مِنْ نِقَابِهَا مَلَكٌ مُصْلِتٌ يَمْنَعُهُ عَنْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 8315 - صحيح

✧✧ محجن بن ادرع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی کام سے بھیجا، پھر مدینے کے کسی راستے میں ہی حضور ﷺ مجھ سے آملے، پھر حضور ﷺ احد پہاڑ پر تشریف لے گئے، میں بھی آپ ﷺ کے ہمراہ احد پر گیا، حضور ﷺ نے مدینہ منورہ کی جانب متوجہ ہوکر کچھ کہا، پھر فرمایا: تیری ماں کے لئے ہلاکت ہو (یہ لفظ اہل عرب پیار سے بولا کرتے تھے) یہ ایسی بستی ہے کہ اس کے رہنے والے اس کو چھوڑ جائیں گے، پکے پکائے پھل اُسی طرح درختوں پر چھوڑ جائیں گے ان کو درندے اور پرندے کھائیں گے اور اس شہر میں دجال داخل نہیں ہوسکے گا ان شاء اللہ۔ وہ جس جانب سے بھی مدینہ میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا ایک فرشتہ اس پر مسلط کیا جائے گا اور وہ اس پر تلوار سونت لے گا اور اس کو مدینہ میں داخل ہونے سے روک دے گا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8316 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّحْوِيُّ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ مِهْرَانَ، ثَنَا شَاذَانُ الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ فِي هٰذِهِ الْاٰيَةِ: (وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُونَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ) (السجدة: 21) قَالَ: مُصِيبَاتُ الدُّنْيَا الرُّومُ وَالْبَطْشَةُ اَوِ الدُّخَانُ، قَالَ: ثُمَّ انْقَطَعَ شَيْءٌ، فَقَالَ: هُوَ الدَّجَّالُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، سَاَلْتُ اَبَا عَلِيٍّ الْحَافِظَ، عَنْ عَزْرَةَ هٰذَا فَقَالَ: عَزْرَةُ بْنُ يَحْيَى، وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَزْرَةَ بْنِ تَمِيمٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8316 – صحيح

✧✧ حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں:

وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُونَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ

اس آیت میں دنیا کی مصیبتیں ،روم (کا مغلوب ہونا) اور بطشہ (جنگ ،یعنی جنگ بدر) اور دخان (دھواں جو قرب قیامت نمودار ہوگا) مراد ہیں، آپ فرماتے ہیں: پھر کچھ دیر خاموشی کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد '' دجال'' ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے ابوعلی الحافظ سے سے پوچھا کہ یہ عزرہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا کہ عزرہ بن یحییٰ ہیں۔ اسی حدیث کو شعبہ نے قتادہ سے ،انہوں نے عزرہ بن تمیم سے روایت کیا ہے۔

8317 – اَخْبَرَنِي اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ اَبِي عِمْرَانَ الصُّوفِيُّ، ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيِّ، حَدَّثَنِي وَاثِلَةُ بْنُ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَالدَّجَّالُ، وَالدُّخَانُ، وَنُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، فَيَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ، وَالدَّابَّةُ، وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنَ تَسُوقُ النَّاسَ اِلَى الْمَحْشَرِ، تَحْشُرُ الذَّرَّ وَالنَّمْلَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8317 – صحيح

✧✧ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک دس نشانیاں پوری نہ ہو جائیں، مشرق کی جانب زمین میں دھنسنا، مغرب کی جانب زمین میں دھنسنا، جزیرہ عرب میں زمین میں دھنسنا، دجال، دخان (یعنی دھواں)، نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام، یاجوج وماجوج، دابہ (زمین سے نمودار ہونے والا جانور)، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، اور عدن کی گہرائی سے ایک آگ نکلے گی، جو کہ لوگوں کو محشر کے میدان کی طرف ہانک کر لے جائے گی، چیونٹیوں اور حشرات الارض کو بھی جمع کر لے گی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8318 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ شَبِيْبٍ، عَنْ غَرْقَدَةَ، عَنِ الْمُسْتَظِلِّ بْنِ الْحُصَيْنِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: " قَدْ عَلِمْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ مَتٰى تَهْلِكُ الْعَرَبُ: اِذَا وَلِيَ اَمْرَهُمْ مَنْ لَمْ يَصْحَبِ الرَّسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يُعَالِجْ اَمْرَ الْجَاهِلِيَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8318 – صحيح

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رب کعبہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ عرب والے کب ہلاک ہوں گے، اس وقت جب ان کے امور کا والی ایسا شخص بن جائے گا جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میسر نہیں آئی ہوگی اور وہ جاہلیت کے امور سے بچے گا نہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8319 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ السَّعْدِيُّ، ثَنَا عَوْنُ بْنُ عُمَارَةَ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى، عَنْ جَدِّهٖ ثُمَامَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْاٰيَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8319 – أحسبه موضوعا

✧✧ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (قیامت کی بعض) نشانیاں دو سالوں کے بعد (ہی رونما ہونا شروع) ہو جائینگی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8320 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلِيْمٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الشَّذُوْرِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ هُبَيْرَةَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ: كَيْفَ اَنْتَ وَفِتْنَةٌ خَيْرُ اَهْلِهَا فِيْهَا كُلُّ غَنِيٍّ خَفِيٍّ؟ قَالَ: قُلْتُ: وَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا عَطَاءُ اَحَدِنَا نَائِمٍ نَطْرَحُ هَاهُنَا وَهَاهُنَا، وَنَرْمِيْ كُلَّ مَرْمًى، قَالَ: اَفَلَا تَكُوْنُ كَابْنِ اللَّبُوْنِ لَا رَكُوْبَةٌ فَتُرْكَبَ، وَلَا حَلُوْبَةٌ فَتُحْلَبَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8320 – صحيح

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کیسے ہو گے جب وہ فتنہ اٹھے گا، جس میں ہر مالدار اور غریب شخص مبتلا ہو جائے گا۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: اللہ کی قسم! وہ فتنہ یہ ہوگا کہ کسی سوئے ہوئے کی عطا ہم ادھر اُدھر پھینک دیتے ہیں، بلکہ

جہاں دل چاہے پھینک دیتے ہیں، انہوں نے فرمایا: کیا وہ اونٹ کے ایک سالہ بچے جیسا نہیں ہوتا کہ نہ تو وہ سواری ہے کہ اس پر سوار ہوسکیں اور نہ وہ دودھ والی ہوتی ہے کہ اس کو دوہا جا سکے۔

٭٭ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8321 - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، ثنا مُسَدَّدُ بْنُ قَطَنٍ الْقُشَيْرِيُّ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، ثنا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ، قَالَ: دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ اَبِي رَبِيعَةَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ وَاَنَا مَعَهُمَا عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَسَاَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِ وَكَانَ ذٰلِكَ فِي اَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يَعُوذُ عَائِذٌ بِالْحَرَمِ، فَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بِجَيْشٍ فَاِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِهِمْ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ يَخْرُجُ كَارِهًا؟ قَالَ: يُخْسَفُ بِهِ مَعَهُمْ، وَلٰكِنَّهُ يُبْعَثُ عَلٰى نِيَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَعُوذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8321 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ عبید اللہ بن قبطیہ فرماتے ہیں: حارث بن ابی ربیعہ اور عبد اللہ بن صفوان اور میں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، اور ان سے اس لشکر کے بارے میں پوچھا جس کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، یہ واقعہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے زمانے کا ہے۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی پناہ لینے والا حرم شریف کی پناہ لے گا، اس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا، جب وہ ہموار زمین تک پہنچیں گے تو ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جس کو زبردستی اس لشکر میں شامل کر کے لایا جائے گا اس کا کیا حال ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ بھی ان کے ساتھ ہی دھنسا دیا جائے گا، البتہ قیامت کے دن اس کو اس کی نیت کے مطابق اٹھایا جائے گا، پھر ام المومنین نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص بیت اللہ شریف کی پناہ لے گا۔

٭٭ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8322 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ شَيْبَانَ الرَّمْلِيُّ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ، سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَفْوَانَ، يَقُولُ: حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُونَهُ، حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِاَوْسَطِهِمْ، فَيُنَادُوا اَوَّلُهُمْ آخِرُهُمْ، فَيُخْسَفُ بِهِمْ خَسْفًا لَا يَنْجُو اِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اَشْهَدُ عَلَيْكَ مَا كَذَبْتَ عَلٰى جَدِّكَ، وَاَشْهَدُ عَلٰى جَدِّكَ اَنَّهُ مَا كَذَبَ عَلٰى حَفْصَةَ، وَاَشْهَدُ عَلٰى

حَفْصَةَ اَنَّهَا لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8322 – صحيح

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بیت اللہ محفوظ رکھا جائے گا، ایک لشکر اس پر چڑھائی کے لئے آئے گا، جب وہ ہموار زمین پر ہوگا تو اس کا درمیان والا حصہ زمین دھنسا دیا جائے گا، وہ اپنے اگلوں اور پچھلوں کو آوازیں دیں گے، لیکن ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، سوائے ایک آدمی کے، کہ وہ ان کے بارے میں باقی لشکر والوں کو بتائے گا۔ ایک آدمی اس سے کہے گا: میں تجھ پر گواہی دیتا ہوں، کہ تو نے اپنے دادا پر جھوٹ نہیں بولا، میں تیرے دادا کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے حضرت حفصہ کے بارے میں جھوٹ نہیں بولا، میں حضرت حفصہ کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جھوٹ نہیں بولا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8323 – حَدَّثَنِي اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ وَاَنَا سَاَلْتُهُ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ النَّخَعِيُّ، ثَنَا اَبِيْ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ الْاَغَرِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَنْتَهِي الْبُعُوثُ عَنْ غَزْوِ بَيْتِ اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰى يُخْسَفَ بِجَيْشٍ مِنْهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيبٌ صَحِيْحٌ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، لَا اَعْلَمُ اَحَدًا حَدَّثَ بِهِ غَيْرَ عُمَرَ بْنِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ يَرْوِيهِ عَنْهُ الْاِمَامُ اَبُوْ حَاتِمٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8323 – قال الذهبی صحيح غريب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیت اللہ کے جہاد سے لشکر ختم نہیں ہوں گے حتیٰ کہ ان میں سے ایک لشکر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

یہ حدیث غریب ہے، صحیح ہے، اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل نہیں کیا۔ امام حاکم کہتے ہیں: مجھے نہیں پتا کہ اس حدیث کو عمر بن حفص بن غیاث کے علاوہ کسی نے روایت کیا ہو، ان سے امام ابوحاتم روایت کرتے ہیں۔

8324 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزِيدٍ الْبَيْرُوتِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورَ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، اَنَّهُ سَمِعَ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ الْكِنْدِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا يَبْقَى عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ مِنْ بَيْتِ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيزٍ، اَوْ بِذُلِّ ذَلِيلٍ، يُعِزُّهُمُ اللّٰهُ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ اَهْلِهَا، اَوْ يُذِلُّهُمْ فَلَا يَدِينُوا لَهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8324 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت مقداد بن اسود الکندی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روئے زمین پر کوئی کچا اور کوئی پکا مکان ایسا نہیں بچے گا، جس میں اللہ تعالیٰ اسلام کو داخل نہیں کر دے گا، عزت والے کو عزت کے ساتھ اسلام ملے گا اور ذلیل کو ذلت کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو عزت دے گا، اور ان کو عزت والا بنا دے گا، یا ان کو ذلیل کرے گا، تو وہ اس دین کو نہیں اپنائیں گے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8325 – اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ حَرِيْزِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَفْتَرِقُ اُمَّتِي عَلٰى بِضْعٍ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً، اَعْظَمُهَا فِرْقَةً قَوْمٌ يَقِيْسُوْنَ الْاُمُوْرَ بِرَاْيِهِمْ فَيُحَرِّمُوْنَ الْحَلَالَ وَيُحَلِّلُوْنَ الْحَرَامَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

✧✧ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت عنقریب ستر سے کچھ زائد فرقوں میں بٹ جائے گی، ان میں سب سے گمراہ تر فرقہ وہ ہوگا جو کہ بہت سارے امور کو اپنی رائے پر قیاس کریں گے، حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دیں گے۔ (حالانکہ قرآن حدیث میں ان کو حرام قرار نہیں دیا گیا ہوگا)

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8326 – اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا اَبُوْ الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَيَبْلُغَنَّ هٰذَا الْاَمْرُ مَبْلَغَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَلَا يَتْرُكُ اللّٰهُ بَيْتَ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ هٰذَا الدِّيْنَ بِعِزِّ عَزِيْزٍ، اَوْ بِذُلِّ ذَلِيْلٍ، يُعِزُّ بِعِزِّ اللّٰهِ فِي الْاِسْلَامِ، وَيُذِلُّ بِهِ فِي الْكُفْرِ وَكَانَ تَمِيْمٌ الدَّارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: قَدْ عَرَفْتُ ذٰلِكَ فِي اَهْلِ بَيْتِي لَقَدْ اَصَابَ مَنْ اَسْلَمَ مِنْهُمُ الْخَيْرَ وَالشَّرَفَ وَالْعِزَّ، وَلَقَدْ اَصَابَ مَنْ كَانَ كَافِرًا الذُّلَّ وَالصَّغَارَ وَالْجِزْيَةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8326 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت تمیم الداری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دین کا معاملہ رات اور دن کے مقام تک جا پہنچے گا، اور اللہ تعالیٰ ہر کچے اور پکے مکان میں اسلام داخل فرمائے گا، عزت والے کی عزت کے ساتھ اور ذلیل کی ذلت کے

ساتھ، اس کو اللہ تعالیٰ کی عزت کے ساتھ اسلام میں عزت ملے گی، اور کفر میں اس کو ذلت ملے گی۔

اور تمیم الداری رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: میں نے اس بات کو اپنے گھر والوں میں پہچانا ہے، میرے گھر والوں میں سے جو مسلمان ہو گیا، اس کو بھلائی ملی، اس کو مرتبہ ملا، اس کو عزت بھی ملی، اور جو کافر ہوا، وہ ذلیل ہوا، رسوا ہوا، اور ٹیکس ادا کرنے والا بنا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8327 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَرُوْمَةَ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِنَّكُمْ فِيْ زَمَانِ الْقَائِلُ فِيْهِ بِالْحَقِّ خَيْرٌ مِنَ الصَّامِتِ، وَالْقَائِمُ فِيْهِ خَيْرٌ مِنَ الْقَاعِدِ، وَاِنَّ بَعْدَكُمْ زَمَانًا الصَّامِتُ فِيْهِ خَيْرٌ مِنَ النَّاطِقِ، وَالْقَاعِدُ فِيْهِ خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، كَيْفَ يَكُوْنُ اَمْرٌ مَنْ اَخَذَ بِهِ الْيَوْمَ كَانَ هُدًى، وَمَنْ اَخَذَ بِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ كَانَ ضَلَالَةً؟ قَالَ: " قَدْ فَعَلْتُمُوْهُ اعْتَبِرُوْا ذٰلِكَ بِرَجُلَيْنِ مَرَّا بِقَوْمٍ يَعْمَلُوْنَ بِالْمَعَاصِيْ فَاَنْكَرَا كِلَاهُمَا، وَصَمَتَ اَحَدُكُمَا فَسَلِمَ وَتَكَلَّمَ الْاٰخَرُ، فَقَالَ: اِنَّكُمْ تَفْعَلُوْنَ وَتَفْعَلُوْنَ، فَاَخَذُوْهُ وَذَهَبُوْا بِهِ اِلٰى ذِيْ سُلْطَانِهِمْ، فَلَمْ يَزَلْ - اَوْ لَمْ يَزَالُوْا - بِهِ حَتّٰى اَخَذَ بِاَخْذِهِ، وَعَمِلَ بِعَمَلِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8327 - علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم ایسے زمانے میں ہو کہ اس میں حق بات کرنے والا خاموش رہنے والے سے بہتر ہے، اور اس زمانے میں کھڑا ہوا، بیٹھے ہوئے سے بہتر ہے، اور تمہارے بعد ایک زمانہ آئے گا، جس میں خاموش رہنے والا، بولنے والے سے بہتر ہوگا اور بیٹھا ہوا، کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا۔ (طارق بن شہاب) کہتے ہیں: ایک آدمی اٹھ کر کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے ابو عبدالرحمٰن! آپ کیا دیکھتے ہیں؟ آج کے دن لوگ جس پر عمل پیرا ہیں، کیا یہ لوگ ہدایت پر ہیں یا بعد میں آنے والے لوگ گمراہ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: تم نے جو کچھ کیا ہے، اس حوالے سے دو آدمیوں سے عبرت حاصل کرو، جو ایک قوم کے پاس سے گزرے، وہ لوگ گناہوں میں مبتلا تھے، ان گناہوں کو ناپسند دونوں نے ہی کیا لیکن ان میں سے ایک نے خاموشی اختیار کی اور دوسرا اس برائی کے خلاف بول پڑا، وہ لوگ اس بولنے والے کو پکڑ کر اپنے بادشاہ کے پاس لے گئے، انہوں نے اس آدمی کو اس وقت تک قید رکھا حتیٰ کہ وہ بھی ان کی طرح کے عمل میں مبتلا ہو گیا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8328 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ، ثَنَا اَبُو الْعَوَّامِ الْقَطَّانُ، ثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُبَايَعُ لِرَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، كَعِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ، فَيَأْتِيهِ عَصَبُ الْعِرَاقِ، وَأَبْدَالُ الشَّامِ، فَيَأْتِيهِمْ جَيْشٌ مِنَ الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ، ثُمَّ يَسِيرُ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ فَيَهْزِمُهُمُ اللّٰهُ قَالَ: " وَكَانَ يُقَالُ: إِنَّ الْخَائِبَ يَوْمَئِذٍ مَنْ خَابَ مِنْ غَنِيمَةِ كَلْبٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8328 – أبو العوام عمران ضعفه غير واحد وكان خارجيا

✧✧ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان میرے ایک امتی کی بیعت کی جائے گی اور بیعت کرنے والوں کی تعداد بدری صحابہ کرام کے برابر ہوگی، اس کے پاس عراق کے چیدہ چیدہ لوگ اور شام کے ابدال آئیں گے، اور ان کے پاس شام کا ایک لشکر آئے گا، جب یہ لشکر مکہ کی ہموار زمین میں ہوگا تو ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، پھر ایک قریشی آدمی ان کی جانب آئے گا، اس کے ننھیال قبیلہ کلب سے ہوں گے، اللہ اس کے ہاتھ پر ان کو شکست دے گا۔ اور کہا جائے گا۔ اس موقع پر وہ شخص خسارہ اٹھانے والا ہوگا جو قبیلہ کلب کے مال غنیمت سے محروم رہا ہوگا۔

8329 – حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مَرْفُوعًا: الْمَحْرُومُ مَنْ حُرِمَ غَنِيمَةَ كَلْبٍ وَلَوْ عِقَالًا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَتُبَاعَنَّ نِسَاءُهُمْ عَلَى دَرَجِ دِمَشْقَ، حَتَّى تُرَدَّ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْرٍ يُوجَدُ بِسَاقِهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8329 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ محروم وہ شخص ہے جو کلب کے مال غنیمت سے محروم رہا، اگرچہ ایک رسی ہی ہو، اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، دمشق کے راستے میں ان کی عورتوں کی بیعت لی جائے گی، حتیٰ کہ ان کی پنڈلی پر لگے ہوئے زخم کی بناء پر بعض عورتوں کو واپس بھیج دیا جائے گا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8330 – حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ الْحَارِثِ الْعَقَبِيُّ بِبَغْدَادَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، ثَنَا أَبُو عَامِرٍ صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ قُرْطٍ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا حَلْقَةٌ كَأَنَّمَا قُطِعَتْ رُءُوسُهُمْ، وَإِذَا فِيهِمْ رَجُلٌ يُحَدِّثُ، فَإِذَا حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ كَيْمَا أَعْرِفَهُ فَأَتَّقِيَهُ، وَعَلِمْتُ أَنَّ الْخَيْرَ لَا يَفُوتُنِي، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ الَّذِي نَحْنُ فِيهِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: يَا حُذَيْفَةُ، تَعَلَّمْ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالَى وَاعْمَلْ بِمَا فِيهِ فَأَعَدْتُ قَوْلِي عَلَيْهِ، فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ: فِتْنَةٌ وَاخْتِلَافٌ

قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: يَا حُذَيْفَةُ، تَعَلَّمْ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاعْمَلْ بِمَا فِيْهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: فِتَنٌ عَلٰى اَبْوَابِهَا دُعَاةٌ اِلَى النَّارِ، فَلَاَنْ تَمُوْتَ وَاَنْتَ عَاضٌّ عَلٰى جِذْلِ شَجَرَةٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ تَتَّبِعَ اَحَدًا مِنْهُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8330 – صحيح

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن بن قرط فرماتے ہیں: میں مسجد میں داخل ہوا، مسجد میں حلقہ لگا ہوا تھا اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ وہاں پر درس حدیث دے رہے تھے (اور لوگوں کے انہماک کا عالم یہ تھا، لگتا تھا) گویا کہ ان کے سر کاٹ دیئے گئے ہیں، حضرت حذیفہ فرما رہے تھے: لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شر کے بارے میں پوچھا کرتا تھا، تاکہ میں اس کو پہچان لوں اور اس میں مبتلا ہونے سے بچ سکوں، اور مجھے اس بات کا یقین تھا کہ خیر تو مجھ سے فوت ہو ہی نہیں سکتا، آپ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم جس خیر میں ہیں، کیا اس کے بعد کوئی شر آئے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حذیفہ تم کتاب اللہ کو پڑھو اور جو کچھ اس میں ہے، اس پر عمل کرو، میں نے اپنی بات پھر دہرائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی جواب دیا، میں نے تیسری مرتبہ وہی بات کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فتنہ ہوگا اور اختلافات ہوں گے، میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس فتنہ کے بعد پھر کوئی خیر بھی آئے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حذیفہ تم کتاب اللہ پڑھو اور جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کرو، میں نے دوبارہ عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس شر کے بعد کوئی خیر بھی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فتنے اٹھیں گے ان کے دروازوں پر دوزخ کی طرف بلانے والے کھڑے ہوں گے، ان حالات میں اگر تم کسی درخت کے تنے کو کاٹتے ہوئے مرجاؤ، یہ کسی کی پیروی کرنے سے بہتر ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8331 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ غِيَاثٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ سَرْجِسَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: " اَيُّهَا النَّاسُ، اَظَلَّتْكُمْ فِتَنٌ كَاَنَّهَا قِطَعُ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، اَيُّهَا النَّاسُ فِيْهَا – اَوْ قَالَ: مِنْهَا – صَاحِبُ شَاءٍ يَاْكُلُ مِنْ رَاْسِ غَنَمِهِ، وَرَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ الدَّرْبِ آخِذٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ يَاْكُلُ مِنْ سَيْفِهِ

مَوْقُوْفٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8331 – صحيح موقوف

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! تمہارے اوپر فتنے سایہ فگن ہیں، جیسا کہ اندھیری رات کا کوئی لمحہ، اے لوگو! اس وقت بکریوں والا، اپنی بکری کے سر سے کھائے گا اور ایک آدمی دروازے کے پیچھے اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہوگا اور اپنی تلوار سے کھائے گا۔

❀❀ یہ حدیث موقوف ہے، صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8332 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: خَرَجْتُ إِلَى الْكُوفَةِ زَمَنَ فُتِحَتْ تُسْتَرُ لِأَجْلِبَ مِنْهَا بِغَالًا، فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا صَدْعٌ مِنَ الرِّجَالِ تَعْرِفُ إِذَا رَأَيْتَهُمْ أَنَّهُمْ مِنْ رِجَالِ الْحِجَازِ، قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: فَحَدَّقَنِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ، وَقَالُوا: مَا تَعْرِفُ هَذَا؟ هَذَا حُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَقَالَ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ هَذَا الْخَيْرَ الَّذِي أَعْطَانَا اللَّهُ يَكُونُ بَعْدَهُ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْ ذَلِكَ؟ قَالَ: السَّيْفُ قُلْتُ: وَهَلْ لِلسَّيْفِ مِنْ بَقِيَّةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ هُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ قَالَ: جَمَاعَةٌ عَلَى فُرْقَةٍ، فَإِنْ كَانَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةٌ ضَرَبَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ، فَاسْمَعْ وَأَطِعْ وَإِلَّا فَمُتْ عَاضًّا بِجِذْلِ شَجَرَةٍ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: يَخْرُجُ الدَّجَّالُ وَمَعَهُ نَهْرٌ وَنَارٌ، فَمَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ أَجَرَهُ وَحَطَّ وِزْرَهُ، وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ وَجَبَ وِزْرُهُ وَحُطَّ أَجْرُهُ قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ إِنَّمَا هِيَ قِيَامُ السَّاعَةِ

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8332 – صحيح

✧✧ سبیع بن خالد فرماتے ہیں: تستر فتح ہونے کے زمانے میں، میں کوفہ کی جانب روانہ ہوا، مقصد تھا کہ وہاں سے کچھ خچر لے کر آؤں، میں مسجد میں داخل ہوا، وہاں ہلکا پھلکا (چھریرے بدن والا) شخص موجود تھا، دیکھنے میں حجازی معلوم ہوتا تھا، میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے آنکھوں کے اشاروں سے مجھ سے پوچھا کہ تم اس آدمی کو پہچانتے نہیں ہو؟ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدان حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے شر کے بارے میں پوچھا کرتا تھا، آپ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے اس وقت ہمیں جو خیر عطا فرمائی ہے، کیا اس کے بعد کوئی شر بھی آئے گا؟ جیسا کہ اس خیر سے پہلے شر تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شر سے بچاؤ کا طریقہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تلوار۔ میں نے کہا: تلوار کے بعد بھی کچھ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے کہا: پھر کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر مصالحت ہوگی، اس کے بعد دھواں ہوگا، میں نے کہا: پھر کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال ظاہر ہوگا، اس کے ساتھ ایک نہر اور ایک آگ ہوگی، جو اس کی آگ میں جائے گا، وہ اجر کا مستحق ہوگا اور اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، اور جو اس کی نہر میں جائے گا، وہ گناہ کا مستحق ہو جائے گا اور اس کی نیکیاں ضائع ہو جائیں گی۔ میں نے پوچھا: پھر کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے بعد قیامت قائم ہو جائے گی۔

ﷺ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8333 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَرُومَةَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ لِلْفِتْنَةِ وَقَفَاتٍ وَتَعَبَاتٍ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَمُوتَ فِي وَقَفَاتِهَا فَلْيَفْعَلْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبى)8333 - على شرط البخارى ومسلم

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فتنے میں وقفہ ہوگا، اور ٹھہراؤ ہوگا، جو کوئی اس کے وقفے میں مر سکے، اس کو مرجانا چاہئے۔

ﷺ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8334 - اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَكِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الشَّذُورِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ هُبَيْرَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ، ثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ مُرَّةَ الْبَهْزِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُفْتَحُ عَلَى الْاَرْضِ فِتَنٌ كَصَيَاصِيِّ الْبَقَرِ فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ، فَقَالَ: هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْحَقِّ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاَخَذْتُ بِمَجَامِعِ ثَوْبِهِ، فَقُلْتُ: هٰذَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: هٰذَا ، قَالَ: فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبى)8334 - سعيد بن هبيرة اتهمه ابن حبان

✧✧ حضرت مرہ بہزی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمین پر گائے کے سینگ کی مانند فتنے برپا ہوں گے، ایک آدمی سر چھپائے ہوئے وہاں سے گزرا، آپ ﷺ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: یہ شخص اس دن حق پر ہوگا، میں اٹھ کر اس کی جانب بڑھا، میں نے اس کی چادر پکڑ لی، اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ یہ آدمی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ آپ فرماتے ہیں: وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

ﷺ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8335 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السَّكَنِ، ثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، اَنْبَاَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، اَخْبَرَنِي جَدِّي اَبُوْ اُمِّي اَبُوْ حَبِيبَةَ، اَنَّهُ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَحْصُورٌ فِيهَا، وَاَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَسْتَاْذِنُ عُثْمَانَ فِي الْكَلَامِ فَاَذِنَ لَهُ، فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَاَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: " سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي فِتْنَةً وَاخْتِلَافًا - اَوْ قَالَ: اخْتِلَافًا وَفِتْنَةً - " فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِمَا تَاْمُرُنَا؟ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْاَمِيرِ وَاَصْحَابِهِ وَهُوَ يُشِيرُ بِذٰلِكَ اِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8335 – صحيح

✧✧ ابوحبیبہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی حویلی میں گئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اس وقت محاصرہ ہو چکا تھا، انہوں نے سنا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے گفتگو کی اجازت مانگی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت عطا فرمائی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میرے بعد فتنے اور اختلافات دیکھو گے۔ ایک آدمی نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حالات میں آپ کا ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے امیر اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ رہنا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا اشارہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی جانب تھا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8336 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ الْجُذَامِيَّ حَدَّثَهُ، اَنَّ سُحَيْمًا حَدَّثَهُ، عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ: قُرِّبَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرٌ وَرُطَبٌ، فَاَكَلُوا مِنْهُ حَتَّى لَمْ يُبْقُوا شَيْئًا اِلَّا نَوَاةً وَمَا لَا خَيْرَ فِيهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَدْرُونَ مَا هٰذَا؟ تَذْهَبُونَ الْخَيْرُ فَالْخَيْرُ، حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْكُمْ اِلَّا مِثْلُ هٰذَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8336 – صحيح

وَشَاهِدُهُ الصَّحِيحُ حَدِيثُ اَبِي حُمَيْدٍ الطَّائِيِّ الَّذِي:

✧✧ حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں خشک اور تر کھجوریں پیش کی گئیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کھا کر وہ سب ختم کر دیں، سوائے ایک گٹھلی کے اور سوائے اس چیز کے جو کسی کام کی نہیں تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ یہ کیا چیز ہے؟ تم میں اچھے لوگ ایک ایک کر کے جاتے رہیں گے حتیٰ کہ تم میں سے صرف اس گٹھلی کی مانند لوگ رہ جائیں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ابوحمید الطائی کی روایت کردہ درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے

8337 – حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، وَالْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، قَالُوا: ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتُنْتَقَيَنَّ كَمَا يُنْتَقَى التَّمْرُ مِنَ الْجَفْنَةِ فَلَيَذْهَبَنَّ خِيَارُكُمْ وَلَيَبْقَيَنَّ شِرَارُكُمْ، فَمُوتُوا اِنِ

اسْتَطَعْتُمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ " وَلَهُ رِوَايَةٌ أُخْرَى عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8337 – صحيح

✧✧ ابوحمید فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے" تمہاری صفائی ہوگی جیسا کہ کھجور کو شراب کشید کرنے والے برتن سے بچایا جاتا ہے، تم میں سے اچھے لوگ چلے جائیں گے اور شریر لوگ رہ جائیں گے۔ اس وقت اگر تم مر سکو، تو مر جانا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8338 – أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِمْرَانَ الْأَنْصَارِيُّ، ثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى الزُّرَقِيُّ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ، مَوْلَى مُسَافِعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَتُنْتَقَيُنَّ كَمَا يُنْتَقَى التَّمْرُ مِنَ الْجَفْنَةِ، فَلَيَذْهَبَنَّ خِيَارُكُمْ وَلَيَبْقَيَنَّ شِرَارُكُمْ، حَتَّى لَا يَبْقَى إِلَّا مَنْ لَا يَعْبَأُ اللّٰهُ بِهِمْ، فَمُوتُوا إِنِ اسْتَطَعْتُمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

✧✧ مسافع کے آزاد کردہ غلام ابوحمید بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری صفائی ہوگی، کھجور کو شراب کشید کرنے والے برتن سے بچایا جاتا ہے، تم میں سے اچھے لوگ چلے جائیں گے اور شریر لوگ بچ جائیں گے حتیٰ کہ صرف وہی لوگ بچیں گے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کی کچھ بھی پرواہ نہیں ہوگی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8339 – وَلَهُ رِوَايَةٌ أُخْرَى عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتُنْتَقَيُنَّ كَمَا يُنْتَقَى التَّمْرُ مِنَ الْجَفْنَةِ فَلَيَذْهَبَنَّ خِيَارُكُمْ وَلَيَبْقَيَنَّ شِرَارُكُمْ، حَتَّى لَا يَبْقَى إِلَّا مَنْ لَا يَعْبَأُ اللّٰهُ بِهِمْ فَمُوتُوا إِنِ اسْتَطَعْتُمْ

✧✧ ابوحمید روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری صفائی ہوگی جیسا کہ کھجور کو شراب کشید کرنے والے برتن سے بچا کر رکھا جاتا ہے، تم میں سے اچھے لوگ چلے جائیں گے اور شریر لوگ باقی بچ جائیں گے، حتیٰ کہ صرف ایسے لوگ بچ جائیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرے گا۔ اس وقت مر سکو تو مر جانا۔

8340 – حَدَّثَنَا أَبُو عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَاهَانَ الْجَزَّارُ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى الصَّفَا إِمْلَاءً، ثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ الصَّائِغُ الْمَكِّيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَكِّيُّ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يُوشِكُ اَنْ يَاْتِيَ زَمَانٌ يُغَرْبَلُ النَّاسُ فِيْهِ غَرْبَلَةً، وَيَبْقَى حُثَالَةٌ مِنَ النَّاسِ، قَدْ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ وَاخْتَلَفُوا وَكَانُوا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ، قَالُوْا: فَكَيْفَ تَاْمُرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: تَاْخُذُوْنَ مَا تَعْرِفُونَ وَتَدَعُونَ مَا تُنْكِرُوْنَ، وَتُقْبِلُوْنَ عَلٰى اَمْرِ خَاصَّتِكُمْ، وَتَدَعُوْنَ اَمْرَ عَامَّتِكُمْ قَالَ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ: " حُثَالَةُ النَّاسِ. رَدَاءَتُهُمْ، وَمَعْنَى قَوْلِهِ: مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ اِذْ لَمْ يَفُوا بِهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8340 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایسا زمانہ آئے گا، اس میں لوگ قتل کر دیئے جائیں گے، اور سطحی سے لوگ باقی بچیں گے، ان کے وعدے اور امانتیں نا قابل اعتماد ہوں گی اور ان کا آپس میں اختلاف شروع ہو جائے گا اور وہ اس طرح ہو جائیں گے۔ یہ فرماتے ہوئے حضور ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ ایسے حالات کے لئے آپ ہمیں کیا مشورہ دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو لینا جس کو تم اچھی طرح پہچانتے ہو اور جس کو نہیں جانتے، اس کو چھوڑ دینا، اور تم اپنے خاص لوگوں کی بات کو قبول کرو گے، اور عوام الناس کے امور کو چھوڑ دو گے، سعید بن منصور فرماتے ہیں: حثالۃ الناس، حقیر و رذیل لوگوں کو کہتے ہیں۔ اور (مرجت عہودہم) کا مطلب یہ ہے کہ وہ وعدہ نہیں نبھائیں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8341 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو الْبَزَّارُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقَاشِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، ثَنَا هَمَّامٌ، ثَنَا قَتَادَةُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَاْخُذَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ شَرِيطَتَهُ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَيَبْقَى عَجَاجٌ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا، وَلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، اِنْ كَانَ الْحَسَنُ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو."

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8341 – على شرط البخاری ومسلم إن كان الحسن عن عبد الله متصلا

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک اللہ تعالیٰ زمین والوں سے اپنی شرط پوری نہ کروا لے گا، چیخنے، چلانے والے لوگ باقی بچ جائیں گے، یہ نیکی نہیں جانتے ہوں گے، اور گناہ کو گناہ نہیں سمجھتے ہوں گے۔

✿✿ اگر حسن نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے تو یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق

صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8342 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْاَصْفَهَانِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ عَمَّارٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يَكُوْنُ اُمَرَاءُ يُعَذِّبُوْنَكُمْ وَيُعَذِّبُهُمُ اللّٰهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8342 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہارے حکمران ایسے ہوں گے جو تمہیں تکلیف دیں گے، اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دے گا۔

8343 - وَعَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَا تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ لَا يَرَوْنَ لَكُمْ حَقًّا اِلَّا اِذَا شَاءُوْا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8343 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اس وقت تک بھلائی پر قائم رہو گے جب تک تم پر ایسے حکمران نہیں آئیں گے جو اپنی مرضی سے، جب دل میں آئے تمہارا حق تمہیں دیں گے۔ (اور جب چاہیں روک لیں)

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8344 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا اَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ، شَيْخٌ مِنْ اَهْلِ قُبَاءَ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَافِعٍ، مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ يُوشِكُ اَنْ تَرَى قَوْمًا يَغْدُونَ فِي سَخَطِ اللّٰهِ، وَيَرُوحُونَ فِي لَعْنَتِهِ فِي اَيْدِيهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8344 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو عنقریب تو ایسی قوم دیکھے گا جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں صبح کرے گی اور اللہ کی لعنت میں شام کرے گی، ان کے ہاتھوں میں گائے کی دموں کی مثل (کوڑے) ہوں گے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8345 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ قَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُوْ الْمُوَجِّهِ، اَنْبَا عَبْدَانُ، اَنْبَا عَبْدُ اللّٰهِ،

اَنْبَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ، عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ اَبِىْ زُهَيْرٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ فِىْ خُطْبَتِهِ: "يَا اَيُّهَا النَّاسُ، تُوشِكُوْنَ اَنْ تَعْرِفُوا اَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ - اَوْ قَالَ: خِيَارَكُمْ مِنْ شِرَارِكُمْ - " فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ: بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِالثَّنَاءِ الْحَسَنِ وَالثَّنَاءِ السَّيِّءِ، اَنْتُمْ شُهُوْدُ بَعْضِكُمْ عَلٰى بَعْضٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبى) 8345 - صحيح

✧✧ ابوزہیر ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک خطبے میں ارشادفرمایا: اے لوگو! قریب ہے کہ تم جنتی اوردوزخی لوگوں کو پہچان لوگے ، یا (شاید یہ فرمایا کہ) تم اچھے اور برے میں تمیز کرلوگے۔ ایک آدمی نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کیسے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تعریف اور مذمت سے ،تم خودایک دوسرے پر گواہ ہو۔(یعنی جس کے بارے میں لوگ اچھا کہیں وہ اچھا ہوگا اور جس کولوگ برا کہیں وہ براہوگا)

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیا۔

8346 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوفٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ الْقِتْبَانِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عِيْسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيَكُوْنُ فِىْ آخِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ رِجَالٌ يَرْكَبُوْنَ عَلَى الْمَيَاثِرِ حَتّٰى يَاْتُوا اَبْوَابَ مَسَاجِدِهِمْ، نِسَاؤُهُمْ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْعِجَافِ، الْعَنُوهُنَّ فَاِنَّهُنَّ مَلْعُوْنَاتٌ، لَوْ كَانَتْ وَرَاءَكُمْ اُمَّةٌ مِنَ الْاُمَمِ لَخَدَمَهُمْ كَمَا خَدَمَكُمْ نِسَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ فَقُلْتُ لِاَبِىْ: وَمَا الْمَيَاثِرُ؟ قَالَ: سُرُوْجًا عِظَامًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اس امت کے آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو بڑی بڑی زین (والے گھوڑوں) پرسوار ہوکر، مسجدوں کے دروازوں پر آئیں گے، ان کی عورتیں کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی۔ ان کے سربختی اونٹوں کی کوہانوں کی مثل اٹھے ہوئے ہوں گے، ان پر لعنت کرو، کیونکہ وہ ملعونہ عورتیں ہوں گی ، اگرتمہارے بعد کوئی امت ہوئی تو وہ ان کی ایسے ہی خدمت کریں گے جیسے تم سے پہلی امتوں کی عورتیں تمہاری خدمت کرتی ہیں۔ میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ''میاثر'' کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بڑی بڑی زینیں۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کونقل نہیں کیا۔

8347 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُجَيْرٍ، ثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ، عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ مَعَهُمْ اَسْيَاطٌ، كَاَنَّهَا اَذْنَابُ الْبَقَرِ، يَغْدُونَ فِي سَخَطِ اللّٰهِ، وَيَرُوحُونَ فِي غَضَبِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8347 – صحيح

❖❖ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں اس امت میں کچھ لوگ ہوں گے، ان کے پاس گائے کی دم کی مثل کوڑے ہوں گے، وہ اللہ کی ناراضگی میں صبح کریں گے اور اس کے غضب میں شام کریں گے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8348 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَرُومَةَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ ذَكَرَ الْفِتْنَةَ، فَقَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ وَمَعَهُ دِينُهُ فَيَرْجِعُ وَمَا مَعَهُ شَيْءٌ مِنْهُ يَاتِي الرَّجُلَ لَا يَمْلِكُ لَه وَلَا لِنَفْسِهِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا، فَيُقْسِمُ لَهُ بِاللّٰهِ اِنَّكَ لَذَيْتَ وَذَيْتَ فَيَرْجِعُ مَا خَلَّى مِنْ حَاجَتِهِ بِشَيْءٍ، وَقَدْ اَسْخَطَ اللّٰهَ عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8348 – على شرط البخاری ومسلم

❖❖ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فتنے کا ذکر کیا اور فرمایا: آدمی اپنے گھر سے نکلے گا، اس وقت اس کے ساتھ اس کا دین ہوگا، لیکن جب وہ لوٹ کر آئے گا تو اس کے پاس کچھ بھی دین نہیں ہوگا، وہ ایک ایسے آدمی کے پاس جائے گا جو کسی قسم کے نفع ونقصان کا مالک نہیں ہوگا، وہ اس کے پاس جا کر قسمیں کھا کھا کر اس کی تعریفیں کرے گا، اور وہ وہاں سے اپنی ضرورت کی چیز لے کر لوٹے گا، اور اس کے اس طرزِ عمل پر اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8349 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ الْعُرَنِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، لَا تَنْقَضِي هٰذِهِ الدُّنْيَا حَتّٰى يَقَعَ بِهِمُ الْخَسْفُ وَالْمَسْخُ وَالْقَذْفُ قَالُوا: وَمَتٰى ذٰلِكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي؟ قَالَ: اِذَا رَاَيْتَ النِّسَاءَ قَدْ رَكِبْنَ السُّرُوجَ، وَكَثُرَتِ الْقَيْنَاتُ، وَشُهِدَ شَهَادَاتُ الزُّورِ، وَشَرِبَ الْمُسْلِمُونَ فِي آنِيَةِ اَهْلِ الشِّرْكِ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ، وَاسْتَغْنَى الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ، وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ فَاسْتَذْفِرُوا وَاسْتَعِدُّوا وَقَالَ: هٰكَذَا بِيَدِهِ وَسَتَرَ وَجْهَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8349 – سليمان هو اليمامی ضعفوه والخبر منكر

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم، جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے، یہ دنیا ختم نہیں ہوگی حتیٰ کہ ان میں دھنسنا اور شکلیں تبدیل ہونا اور تہمتیں لگانے جیسے واقعات رونما ہوں گے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا نبی اللہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں! یہ کب ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم دیکھو کہ عورتیں سواریاں چلا رہی ہیں، اور گانے والیوں کی کثرت ہوگی، جھوٹی گواہیاں عام ہوں گی، مسلمان مشرکوں کے برتنوں یعنی سونے اور چاندی کے برتنوں میں مشروبات پئیں گے، مرد، مردوں سے اپنی لذت پوری کریں گے اور عورت، عورت سے اپنا کام چلائے گی، ان کو خود سے دور رکھنا، اور ان سے بچنے کے لئے تیار رہنا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرا چھپاتے ہوئے فرمایا: یوں۔

8350 – اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: " جُعِلَتْ فِي هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَمْسُ فِتَنٍ: فِتْنَةٌ عَامَّةٌ، ثُمَّ فِتْنَةٌ خَاصَّةٌ، ثُمَّ فِتْنَةٌ عَامَّةٌ، ثُمَّ فِتْنَةٌ خَاصَّةٌ، ثُمَّ تَاْتِي الْفِتْنَةُ الْعَمْيَاءُ الصَّمَّاءُ الْمُطْبِقَةُ الَّتِي تَصِيرُ النَّاسُ فِيهَا كَالْاَنْعَامِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8350 – صحيح

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس امت میں پانچ فتنے آئیں گے ایک فتنہ عام ہوگا، پھر ایک فتنہ خاص ہوگا، پھر ایک فتنہ عام ہوگا، پھر ایک فتنہ خاص ہوگا پھر ایک اندھا، بہرا اور گونگا فتنہ آئے گا اور اس فتنے میں لوگ جانوروں جیسے ہو جائیں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8351 – حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، قَالَ: عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ اَبِي ثَوْرٍ، قَالَ: دَفَعْتُ اِلَى حُذَيْفَةَ، وَابْنِ مَسْعُودٍ وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرُوا الْفِتْنَةَ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: مَا كُنْتُ اَرَى تَرْتَدَّ عَلَى عَقِبَيْهَا لَمْ يُهَرَاقْ فِيهَا مِحْجَمَةٌ مِنْ دَمٍ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُصْبِحُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُصْبِحُ كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا، يُقَاتِلُ فِي الْفِتْنَةِ الْيَوْمَ وَيَقْتُلُهُ اللّٰهُ غَدًا، يَنْكُسُ قَبْلَهُ فَتَعْلُوا اسْتُهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: صَدَقْتَ هٰكَذَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، وَاَبُو ثَوْرٍ هٰذَا مِنْ كِبَارِ التَّابِعِينَ، وَاَبُو الْبَخْتَرِيِّ قَدْ اَدْرَكَ حُذَيْفَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8351 – صحيح

✧✧ ابوثور کہتے ہیں: میں حذیفہ اور ابن مسعود کی جانب گیا، وہ دونوں مسجد میں بیٹھے آپس میں احادیث سنا رہے تھے،

پھرانہوں نے فتنوں کا ذکر کیا۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہیں دیکھتا کہ تو اپنی ایڑھیوں کے بل پلٹ جائے گا اس میں خون کا ایک قطرہ بھی نہیں بہے گا۔آدمی صبح ایمان کی حالت میں کرے گا اور شام کو کافر ہو چکا ہوگا، یا صبح کو کافر ہوگا اور شام کو مومن ہو چکا ہوگا، وہ فتنے میں قتال کرے گا، کل اللہ تعالیٰ اسے قتل کر دے گا۔اس کا دل الٹا ہو جائے گا،اس کی سرین بلند ہو جائے گی۔حضرت حذیفہ نے کہا: تم نے سچ کہا،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فتنوں کے بارے میں ایسے ہی بتایا ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔اور یہ ابو ثور کبار تابعین میں سے ہیں، اور ابوالبختری نے حضرت حذیفہ کو پایا ہے۔

8352 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَرْوَمَةَ، ثنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثنَا سُفْيَانُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، قَالَ: اَخْبَرَنِیْ شَيْخٌ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَاْتِی عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُخَيَّرُ فِيْهِ الرَّجُلُ بَيْنَ الْعَجْزِ وَالْفُجُوْرِ، فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ الزَّمَانَ فَلْيَخْتَرِ الْعَجْزَ عَلَى الْفُجُوْرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ " وَاِنَّ الشَّيْخَ الَّذِیْ لَمْ يُسَمِّ سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ هُوَ سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ خَيْرَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8352 – صحيح

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی کو عجز اور گناہ کے درمیان اختیار دیا جائے گا۔جو وہ زمانہ پائے اس کو چاہئے کہ گناہ پر عجز کو ترجیح دے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔اور سفیان ثوری نے اپنے جس استاد کا نام ذکر نہیں کیا اور داؤد ابن ابی ہند سے روایت کی ہے، وہ سعید بن ابی خیرہ ہیں۔جیسا کہ درج ذیل حدیث کی سند سے واضح ہے۔

8353 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِیُّ، ثنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مَيْمُوْنٍ، ثنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، اَنْبَاَ عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ خَيْرَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيَاْتِیْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُخَيَّرُ فِيْهِ الرَّجُلُ بَيْنَ الْعَجْزِ وَالْفُجُوْرِ، فَمَنْ اَدْرَكَ مِنْكُمْ ذٰلِكَ الزَّمَانَ فَلْيَخْتَرِ الْعَجْزَ عَلَى الْفُجُوْرِ

✧✧ داؤد ابن ابی ہند ،سعید بن ابی خیرہ کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا، کہ آدمی کو عجز اور گناہ میں سے کوئی ایک چیز اختیار کرنے کو کہا جائے گا، جو شخص وہ زمانہ پائے ،اس کو چاہئے کہ وہ گناہ پر عجز کو ترجیح دے۔

8354 - اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِیُّ، ثنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِیُّ، ثنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

صَالِحٍ، اَخْبَرَنِیْ مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِیْ اَبُوْ الزَّاهِرِیَّةِ، عَنْ کَثِیْرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَیَغْشِیَنَّ اُمَّتِی مِنْ بَعْدِی فِتَنٌ کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ، یُصْبِحُ الرَّجُلُ فِیْهَا مُؤْمِنًا وَیُمْسِی کَافِرًا، وَیُمْسِی مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ کَافِرًا، یَبِیعُ اَقْوَامٌ دِینَهُمْ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْیَا قَلِیْلٍ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخْرِجَاهُ وَشَاهِدُهُ الْحَدِیْثُ الَّذِی یُعَرِّفُ هٰذَا الْمَتْنَ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)8354 – صحیح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد میری امت کو فتنے ایسے ڈھانپ لیں گے جیسے تاریک رات کا اندھیرا ہر کسی کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے، اس فتنے میں بندہ صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو چکا ہوگا یا شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو چکا ہوگا، لوگ دنیا کی تھوڑی سی دولت کے عوض اپنا دین بیچ دیں گے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے، اس کا متن یہی ہے۔

8355 – حَدَّثَنَا الشَّیْخُ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، وَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَابْنُ لَهِیعَةَ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَبِی حَبِیبٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ فِتَنٌ کَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ، یُصْبِحُ الرَّجُلُ فِیْهَا مُؤْمِنًا وَیُمْسِی کَافِرًا، وَیُمْسِی مُؤْمِنًا وَیُصْبِحُ کَافِرًا، یَبِیعُ اَقْوَامٌ دِینَهُمْ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْیَا قَلِیْلٍ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)8355 – سکت عنه الذهبی فی التلخیص

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے تاریک رات کے اندھیرے کی مانند فتنے ہوں گے، ان میں بندہ صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو چکا ہوگا، اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا۔ لوگ دنیا کی تھوڑی سی دولت کے بدلے اپنا دین بیچ دیں گے۔

8356 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ السَّیَّارِیُّ بِمَرْوَ، اَنْبَا اَبُوْ الْمُوَجِّهِ، اَنْبَا عَبْدَانُ، اَنْبَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَا سَعِیدُ بْنُ اِیَاسٍ الْجُرَیْرِیُّ، عَنْ اَبِی نَضْرَةَ، عَنْ اَبِی فِرَاسٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَلَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا کُنَّا نَعْرِفُکُمْ اِذْ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَاِذْ یَنْزِلُ الْوَحْیُ، وَاِذْ یُنَبِّئُنَا مِنْ اَخْبَارِکُمْ، اَلَا وَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدِ انْطَلَقَ وَرُفِعَ الْوَحْیُ، وَاِنَّمَا نَعْرِفُکُمْ بِمَا اَقُوْلُ لَکُمْ، اَلَا وَمَنْ یُظْهِرُ مِنْکُمْ خَیْرًا ظَنَنَّا بِهِ خَیْرًا وَاَحْبَبْنَاهُ عَلَیْهِ، وَمَنْ یُظْهِرُ مِنْکُمْ شَرًّا ظَنَنَّا بِهِ شَرًّا وَاَبْغَضْنَاهُ عَلَیْهِ سَرَائِرُکُمْ فِیْمَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ رَبِّکُمْ، اَلَا وَقَدْ اَتٰی عَلَیَّ زَمَانٌ وَّاَنَا اَحْسَبُ مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ یُرِیدُ بِهِ اللّٰهَ تَعَالٰی وَمَا عِنْدَهُ، وَلَقَدْ خُیِّلَ اِلَیَّ بِآخِرِهِ اَنَّ قَوْمًا یَقْرَاُوْنَهُ یُرِیْدُوْنَ مَا عِنْدَ النَّاسِ، اَلَا فَاَرِیدُوا مَا عِنْدَ اللّٰهِ بِقِرَاءَتِکُمْ وَبِعَمَلِکُمْ، اَلَا وَاِنِّی وَاللّٰهِ مَا اَبْعَثُ عُمَّالِی

لِيَضْرِبُوا أَبْشَارَكُمْ وَيَأْخُذُوا أَمْوَالَكُمْ، وَلَكِنِّي أَبْعَثُهُمْ لِيُعَلِّمُوكُمْ دِينَكُمْ وَسُنَنَكُمْ، وَيَعْدِلُوا بَيْنَكُمْ وَيَقْسِمُوا فِيكُمْ فَيْئَكُمْ، أَلَا مَنْ فُعِلَ بِهِ شَيْءٌ مِنْ ذَلِكَ فَلْيُرَافِعْهُ إِلَيَّ، وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَأُقِصَّنَّهُ مِنْهُ فَوَثَبَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانَ عَلَى رَعِيَّةٍ، فَأَدَّبَ بَعْضَ رَعِيَّتِهِ إِنَّكَ لَمُقِصُّهُ مِنْهُ، قَالَ: وَمَا لِي لَا أُقِصُّهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ مِنْ نَفْسِهِ، أَلَا لَا تَضْرِبُوهُمْ فَتُذِلُّوهُمْ، وَلَا تَمْنَعُوهُمْ حَقَّهُمْ فَتُكَفِّرُوهُمْ، وَلَا تُجَمِّرُوهُمْ فَتَفْتِنُوهُمْ، وَلَا تُنْزِلُوهُمُ الْغِيَاضَ فَتُضَيِّعُوهُمْ

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8356 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! ہم تمہیں پہچانتے تھے جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود تھے ، جب وحی کا نزول ہوتا تھا ، جب اچھے لوگ ہم میں موجود تھے ، سن لو، خبردار! اللہ کے نبی جا چکے ہیں ، وحی کا سلسلہ بند ہو چکا ہے ، اب ہم تمہیں اسی بنیاد پر پہچانیں گے جو میں تمہیں کہوں گا۔ جس سے خیر ظاہر ہوگا ، ہم اس کے بارے میں خیر کا گمان کریں گے ، اور جس سے شر سرزد ہوگا ، اس کو ہم شریر ہی سمجھیں گے ، اور اس سے نفرت کریں گے۔ تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان جو راز ہیں ، وہ اللہ کے سپرد کریں گے۔ خبردار! مجھ پر ایسا زمانہ آ چکا ہے کہ جو قرآن کریم پڑھتا ہے ، میں سمجھتا ہوں کہ اس کی نیت اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی ہے اور ثواب کی ہے۔ جب کہ مجھے یہ سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ کچھ لوگ قرآن کریم پڑھتے ہیں اور اس سے دنیا چاہتے ہیں ، اپنی قراءت اور اپنے علم سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی بارگاہ سے ثواب کی امید کرو۔ اللہ کی قسم! میں اپنے ملازمین کو اس لئے نہیں بھیجتا کہ وہ تمہیں مار پیٹ کر تمہارا مال لیں ، بلکہ میں ان کو اس لئے بھیجتا ہوں تا کہ وہ تمہیں تمہارا دین اور سنتیں سکھائیں اور تمہارے درمیان انصاف کریں ، اور تمہاری غنیمتیں تمہارے درمیان تقسیم کریں ، خبردار! جس کے ساتھ کسی قسم کی بھی زیادتی ہو ، وہ اپنے ساتھ ہونے والی زیادتی کی اطلاع مجھ تک پہنچائے ، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں عمر کی جان ہے ، میں اس کو قصاص دلواؤں گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے ، آپ نے قصاص کے لئے خود کو پیش فرما دیا تھا ، خبردار! ان کو مار کر انہیں ذلیل مت کرنا ، اور ان کا حق ان سے روک کر ان کو بدظن مت کرنا ، اور ان پر جبر کر کے ان کو آزمائش میں مت ڈالنا ، اور ان کا مرتبہ کم کر کے ان کو ضائع بھی مت کرنا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8357 – أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ بِمَرْوَ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثنا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، أَنْبَأَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ مُوتُوا إِنِ اسْتَطَعْتُمْ

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8357 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرب کے لئے اس شر سے ہلاکت ہے جو بالکل قریب آن پہنچا ہے۔ اگر اس میں مرسکو تو مرجانا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8358 – اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِیُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: ثَارَتِ الْفِتْنَةُ وَاَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةُ آلَافٍ، لَمْ يَخِفَّ فِيهَا مِنْهُمْ اِلَّا اَرْبَعُونَ رَجُلًا، وَقَفَ مَعَ عَلِيٍّ مِائَتَانِ وَبِضْعَةٌ وَّاَرْبَعُونَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ بَدْرٍ، فِيهِمْ اَبُو اَيُّوبَ، وَسَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ، وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ

✧✧ ابن سیرین فرماتے ہیں: فتنے پھیل چکے ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی تعداد دس ہزار ہے، ان میں سے صرف چالیس آدمی ہیں جو اس وقت موجود نہیں ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک سو چالیس کے لگ بھگ بدری صحابہ کھڑے ہیں، ان میں ابوایوب، سہل بن حنیف اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم ہیں۔

8359 – حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِیُّ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِیُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِی مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ الدِّمَشْقِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِی اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَا يَزْدَادُ الْاَمْرُ اِلَّا شِدَّةً وَلَا الْمَالُ اِلَّا اِفَاضَةً، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰی شِرَارٍ مِنْ خَلْقِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8359 – صحيح

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر معاملہ سخت سے سخت ہی ہوتا جائے گا، اور مال بڑھتا ہی جائے گا، اور قیامت شریر ترین لوگوں پر قائم ہوگی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8360 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، ثَنَا اَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْاَشْعَثِ السِّجِسْتَانِیُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، ثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ، عَنْ اَبِی كَبْشَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا مُوسَى الْاَشْعَرِیَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ بَيْنَ اَيْدِيكُمْ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِی كَافِرًا، وَيُمْسِی مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِی، وَالْمَاشِی فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِی اِلَيْهَا قَالُوا: فَمَا تَاْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: كُونُوا اَحْلَاسَ بُيُوتِكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ " وَهٰكَذَا رَوَاهُ أَبُوْ بَكْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8360 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تاریک رات کے اندھیروں کی طرح فتنے برپا ہوں گے، ان میں بندہ صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہو چکا ہوگا، اور شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر ہو جائے گا، ان میں بیٹھنے والا، کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا، کھڑا ہوا، پیدل چلنے والے سے بہتر ہوگا، پیدل چلنے والا، اس کی جانب بھاگنے والے سے بہتر ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حالات میں آپ کا ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے گھروں میں بیٹھ جانا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کو اسی طرح ابوبکرہ انصاری اور سعد بن مالک رضی اللہ عنہما نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے

أَمَّا حَدِيْثُ أَبِیْ بَكْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ

ابوبکرہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث درج ذیل ہے

8361 – فَأَخْبَرْنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، ثنا أَبُوْ دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا أَبُوْ دَاوُدَ، ثنا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، جَمِيْعٌ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِیْ بَكْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا إِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتَنٌ، ثُمَّ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِيْ، وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ إِلَيْهَا، فَإِذَا نَزَلَتْ فَمَنْ كَانَ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ وَمَنْ كَانَ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ؟ قَالَ: فَلْيَأْخُذْ حَجَرًا فَلْيَدُقَّ بِهِ عَلٰى حَدِّ سَيْفِهِ ثُمَّ لِيَنْجُ إِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاةَ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ أُكْرِهْتُ حَتّٰى يُنْطَلَقَ بِيْ إِلٰى أَحَدِ الصَّفَّيْنِ – أَوْ إِلٰى أَحَدِ الْفِئَتَيْنِ – فَيَرْمِيْنِيْ رَجُلٌ بِسَهْمٍ أَوْ يَضْرِبُنِيْ بِسَيْفٍ فَيَقْتُلُنِيْ. قَالَ: يَبُوْءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِكَ فَيَكُوْنُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ قَالَهَا ثَلَاثًا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8361 – صحيح

✧✧ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! عنقریب تم فتنے میں مبتلا ہو جاؤ گے، پھر ایک ایسا فتنہ برپا ہوگا کہ اس میں بیٹھا ہوا، کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا، کھڑا ہوا، پیدل چلنے والے سے بہتر ہوگا، پیدل چلنے والا اس کی طرف بھاگنے والے سے بہتر ہوگا، جب وہ فتنہ برپا ہو، تو جس کے پاس کوئی اونٹ ہو، وہ اپنے اونٹ کے پاس چلا جائے، جس کے پاس بکری ہو، وہ بکری کے پاس چلا جائے، جس کے پاس زمین ہو، وہ اپنی زمین کے ساتھ چپک جائے

ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ اگر کسی کے پاس اونٹ ، بکری اور زمین نہ ہوتو وہ کیا کرے؟ آپ ﷺ نے وہ ایک پتھر پکڑ کر اپنی تلوار کی دھار تیز کرے اور ہمت ہوتو اس فتنے سے نجات پالے۔ پھر فرمایا: اے اللہ! میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا۔ یہ الفاظ تین مرتبہ فرمائے۔ ایک آدمی نے کہا: یارسول اللہ ﷺ ، اگر مجھے کسی ایک صف میں شامل ہونے کے لئے مجبور کیا جائے ، اور وہاں پر کوئی آدمی مجھے تیر یا تلوار مار کر قتل کر دے تب کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا اور اس کا گناہ اسی کے ذمہ ہے اور وہ شخص دوزخی ہوگا۔ یہ بات بھی آپ ﷺ نے تین مرتبہ دہرائی۔

اَمَّا حَدِيْثُ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث

8362 - فَاَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، وَالسَّاعِي خَيْرٌ مِنَ الرَّاكِبِ، وَالرَّاكِبُ خَيْرٌ مِنَ الْمُوضِعِ

وَهٰذَا الْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، قَدْ صَارَ هٰذَا بَابٌ كَبِيْرٌ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، وَاِنَّمَا اَخْرَجَهُ اَبُوْ دَاوُدَ اَحَدُ اَئِمَّةِ هٰذَا الْعِلْمِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8362 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایک فتنہ ہوگا، جس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے سے بہتر ہوگا، کھڑا ہوا، پیدل چلنے والے سے بہتر ہوگا اور پیدل چلنے والا بھاگنے والے سے بہتر ہوگا اور بھاگنے والا سوار سے بہتر ہوگا اور سوار، تیز رفتار اونٹ چلانے والے سے بہتر ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

یہ باب بہت بڑا ہوگیا ہے، اس کو ابوداؤد جو کہ فن حدیث کے بہت بڑے امام ہیں انہوں نے روایت کیا ہے۔

8363 - حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ زَيْدِ بْنِ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْجَنَدِيُّ، عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزْدَادُ الْاَمْرُ اِلَّا شِدَّةً، وَلَا الدِّيْنُ اِلَّا اِدْبَارًا، وَلَا النَّاسُ اِلَّا شُحًّا، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ، وَلَا مَهْدِيَّ اِلَّا عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ صَامِتُ بْنُ مُعَاذٍ: عَدَلْتُ اِلَى الْجَنَدِ مَسِيْرَةَ يَوْمَيْنِ مِنْ صَنْعَاءَ، فَدَخَلْتُ عَلٰى مُحَدِّثٍ لَهُمْ فَطَلَبْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَوَجَدْتُهُ عِنْدَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَنَدِيِّ، عَنْ اَبَانَ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، وَقَدْ رُوِيَ بَعْضُ هٰذَا الْمَتْنِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ

صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✧✧ محمد بن ادریس الشافعی رضی اللہ عنہ نے محمد بن خالد الجندی سے، انہوں نے ابان بن صالح سے، انہوں نے حسن سے، انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فتنوں کا معاملہ بہت سخت ہو جائے گا اور دین پیچھے کی طرف جائے گا، لوگوں میں بخل بڑھے گا، اور قیامت سب سے شریر ترین لوگوں پر قائم ہوگی، اور مہدی سے مراد خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں۔

صامت بن معاذ فرماتے ہیں: میں نے صنعاء سے جند تک دو دن کی مسافت کر کے ان کے محدث کی خدمت میں حاضر ہوا، اور ان سے یہ حدیث طلب کی ان کی روایت کردہ حدیث سند یوں تھی۔ محمد بن خالد الجندی نے، ابا بن ابن ابی عیاش سے، انہوں نے حسن سے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی حدیث روایت کی ہے۔ اس حدیث کا کچھ متن عبدالعزیز بن صہیب کے واسطے سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

قَالَ: اَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

عبدالعزیز کی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث

8364 - فَحَدَّثَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ، رَحِمَهُ اللّٰهُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْإِمَامُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ، ثَنَا مُبَارَكٌ اَبُوْ سُحَيْمٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: لَنْ يَزْدَادَ الزَّمَانُ اِلَّا شِدَّةً، وَلَا يَزْدَادُ النَّاسُ اِلَّا شُحًّا، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ فَذَكَرْتُ مَا انْتَهٰى اِلَيَّ مِنْ عِلَّةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعَجُّبًا لَا مُحْتَجًّا بِهِ فِي الْمُسْتَدْرَكِ عَلَى الشَّيْخَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَاِنَّ اَوْلٰى مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ذِكْرُهُ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8364 – صحيح

✧✧ عبدالعزیز بن صہیب روایت کرتے ہیں، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمانے میں شدت بڑھے گی، لوگوں میں بخل بڑھے گا، اور قیامت سب سے شریر لوگوں پر قائم ہوگی۔

❁❁ امام حاکم کہتے ہیں: اس حدیث کی جو علت مجھ تک پہنچی ہے وہ تعجب کرتے ہوئے میں نے یہاں ذکر کر دی ہے، دلیل کے طور پر نہیں کی۔ کیونکہ اس مقام پر اس کی بجائے درج ذیل حدیث ذکر ہونی چاہیے۔

حَدِيْثُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، وَشُعبَةَ، وَزَائِدَةَ، وَغَيْرِهِمْ مِنْ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: لَا تَذْهَبُ الْاَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي، وَاسْمُ اَبِيْهِ اسْمَ اَبِي، فَيَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا

✧✧ سفیان ثوری، شعبہ، زائدہ، اور دیگر ائمہ مسلمین نے عاصم بن بہدلہ سے، انہوں نے زر بن حبیش سے، انہوں نے

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دن اور رات ختم نہیں ہوں گے حتیٰ کہ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی ایسا حکمران بنے گا، اس کا نام، میرے نام جیسا ہوگا، اور اس کے باپ کا نام بھی وہی ہوگا جو میرے باپ کا نام ہے، وہ روئے زمین پر انصاف ہی انصاف کردے گا، جیسا کہ اس کے آنے سے پہلے وہ ظلم وستم سے بھری تھی۔

8365 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَرُومَةَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَجْتَمِعُونَ فِي الْمَسَاجِدِ لَيْسَ فِيهِمْ مُؤْمِنٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي)8365 - على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ مسجدوں میں جمع ہوں گے لیکن ان میں ایک بھی صاحب ایمان نہیں ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8366 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَامِرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنِي زَائِدَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ يُحَدِّثُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ حِمَازٍ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا رَجَعْنَا تَعَجَّلَ النَّاسُ فَدَخَلُوا الْمَدِينَةَ، فَسَاَلَ عَنْهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُخْبِرَ اَنَّهُمْ تَعَجَّلُوا اِلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: يُوشِكُ اَنْ يَدَعُوهَا اَحْسَنَ مَا كَانَتْ، لَيْتَ شِعْرِي مَتٰى تَخْرُجُ نَارٌ مِنْ جَبَلِ الْوَرَّاقِ فَتُضِيءُ لَهَا اَعْنَاقُ الْبُخْتِ بِالْبُصْرٰى سُرُوجًا كَضَوْءِ النَّهَارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "، وَشَاهِدُهُ حَدِيْثُ رَافِعٍ السُّلَمِيِّ الَّذِي

(التعليق - من تلخيص الذهبي)8366 - صحيح

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، جب ہم سفر سے واپس آئے تو لوگوں نے جلد بازی کی اور مدینہ میں داخل ہوگئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں دریافت فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ وہ جلدی مدینے میں داخل ہوگئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قریب ہے کہ اس کو وہ پکارے جو اس سے بہتر ہے، کاش کہ میں وہ حالات دیکھ سکوں جب جبل الوراق سے آگ نکلے گی، اور بصریٰ میں بختی اونٹوں کی کوہانیں اس طرح چمکیں گی جیسے دن کی روشنی میں کوئی چیز چمکتی ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8367 - اَخْبَرَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَوْفِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ، اَنْبَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، عَنْ رَافِعِ بْنِ بِشْرٍ السُّلَمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "تَخْرُجُ نَارٌ مِنْ حَبْسِ سَيْلٍ تَسِيرُ بِسَيْرٍ بَطِيئَةٍ، تَكْمُنُ بِاللَّيْلِ وَتَسِيرُ بِالنَّهَارِ، تَغْدُو وَتَرُوحُ، يُقَالُ: غَدَتِ النَّارُ اَيُّهَا النَّاسُ فَاغْدُوا، قَالَتِ النَّارُ اَيُّهَا النَّاسُ فَقِيلُوا، رَاحَتِ النَّارُ اَيُّهَا النَّاسُ فَرُوحُوا، مَنْ اَدْرَكَتْهُ اَكَلَتْهُ " وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِكْرِ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ: خُرُوجَ النَّارِ مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ، عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيُّ، وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَبُوْ ذَرٍّ الْغِفَارِيُّ. وَقَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8367 – رافع بن بشر السلمی مجهول

✧✧ حضرت رافع بن بشر سلمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (مقام) حبس سیل سے آگ نکلے گی ، یہ بہت تیزی سے چلے گی ، رات کو چھپ جایا کرے گی اور دن میں چلے گی ، صبح شام چلے گی ، لوگ یوں باتیں کریں گے: آگ نے صبح کر لی ہے لوگو اب تم بھی صبح کرلو ، آگ قیلولہ کر رہی ہے ، اے لوگو ، تم بھی قیلولہ کرلو ، آگ نے شام کرلی ہے اے لوگو تم بھی شام کرلو ، جس کو آگ پائے گی اس کو کھالے گی ، نبی اکرم ﷺ سے قیامت کی نشانیوں میں آگ کا ارض حجاز سے نکلنا بھی مروی ہے ۔ اس کو عاصم بن عدی انصاری ، ابو ہریرہ اور ابو ذر غاری رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے ۔ ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے ۔

اَمَّا حَدِيْثُ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ

عاصم بن عدی کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے ۔

8368 - فَحَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْاَسْفَاطِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، حَدَّثَنَا عَبَايَةُ بْنُ بَكْرِ بْنِ اَبِي لَيْلَى الْمُزَنِيُّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ قَالَ: سَاَلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِدْثَانَ مَا قَدِمَ، فَقَالَ: اَيْنَ حَبْسُ سَيْلٍ؟ قُلْنَا: لَا نَدْرِي، فَمَرَّ بِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ، فَقُلْتُ: مِنْ اَيْنَ جِئْتَ؟ فَقَالَ: مِنْ حَبْسِ سَيْلٍ، فَدَعَوْتُ بِنَعْلَيَّ، فَانْحَدَرْتُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَاَلْتَنَا عَنْ حَبْسِ سَيْلٍ، وَاِنَّهُ لَمْ يَكُنْ لَنَا بِهِ عِلْمٌ، وَاِنَّهُ مَرَّ بِي هٰذَا الرَّجُلُ فَسَاَلْتُهُ، فَزَعَمَ اَنَّ بِهِ اَهْلَهُ، فَسَاَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَيْنَ اَهْلُكَ؟ قَالَ: بِحَبْسِ سَيْلٍ، فَقَالَ: اَخْرِجْ اَهْلَكَ فَاِنَّهُ يُوشِكُ اَنْ تَخْرُجَ مِنْهُ نَارٌ تُضِيءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرَى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8368 – منكر

✧✧ ابوالبداح بن عاصم انصاری رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: دو واقعے کب رونما ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبس سیل کہاں ہے؟ ہم نے کہا: ہم نہیں جانتے، اسی اثناء میں بنی سلیم کا ایک آدمی وہاں سے گزرا، میں نے اس سے پوچھا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا: جبس سیل سے۔ میں نے اپنے جوتے منگوائے، اور (ان کو پہن کر) جلدی جلدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ہم سے ''جبس سیل'' کے بارے میں پوچھا تھا، ہمیں اس وقت اس کے بارے میں کچھ علم نہ تھا، ایک آدمی میرے پاس سے گزرا، میں نے اس سے پوچھ لیا ہے، شاید اس کے گھر والے وہیں رہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: تیرے گھر والے کہاں رہتے ہیں؟ اس نے کہا: جبس سیل میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے گھر والوں کو وہاں سے (کسی اور جگہ) منتقل کردے، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہاں سے آگ نمودار ہو اور وہ آگ بصری میں اونٹوں کی گردنوں کو روشن کردے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث

8369 - فَاَخْبَرْنَاهُ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ رِشْدِينَ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ بِاَرْضِ الْحِجَازِ تُضِیءُ مِنْهَا اَعْنَاقُ الْاِبِلِ بِبُصْرٰى

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8369 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ ارض حجاز سے ایک آگ نمودار ہوگی، اس سے بصری میں اونٹوں کی گردنیں روشن ہوجائیں گی۔

8370 - اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الصَّنْعَانِیُّ بِمَكَّةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: قِيلَ لِسَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ: اَلَا تُقَاتِلُ فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِ الشُّوْرٰى، وَاَنْتَ اَحَقُّ بِهٰذَا الْاَمْرِ مِنْ غَيْرِكَ، قَالَ: لَا اُقَاتِلُ حَتّٰى يَاْتُوْنِیْ بِسَيْفٍ لَهُ عَيْنَانِ وَلِسَانٌ وَّشَفَتَانِ يَعْرِفُ الْكَافِرَ مِنَ الْمُؤْمِنِ، قَدْ جَاهَدْتُ وَاَنَا اَعْرِفُ الْجِهَادَ، وَلَا اَنْجَعُ بِنَفْسِی اِنْ كَانَ رَجُلًا خَيْرًا مِنِّی
هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8370 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابن سیرین فرماتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: تم جنگ کیوں نہیں کرتے ہو، حالانکہ تم

تو رسول اللہ ﷺ کے مشیروں میں سے ہو؟ اور دوسروں سے زیادہ اس معاملے کے تم حقدار ہو، آپ نے فرمایا: میں اس وقت تک جنگ نہیں کروں گا، حتیٰ کہ میرے پاس وہ لوگ ایسی تلوار لائیں، جس کی دو آنکھیں ہو، ایک زبان ہو، دو ہونٹ ہوں، جو کافر اور مومن کی پہچان کرے، میں نے جہاد کئے ہیں، اور میں جہاد کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں، اور میں خود کو نہیں بچا سکوں گا اگر میرے مد مقابل مجھ سے اچھا انسان ہوا۔ (تو میں کیا کروں گا)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8371 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَزَالُ الْاُمَّةُ عَلٰى شَرِيعَةٍ مَا لَمْ تَظْهَرْ فِيهِمْ ثَلَاثٌ: مَا لَمْ يُقْبَضْ مِنْهُمُ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرْ فِيهِمْ وَلَدُ الْخَبَثِ، وَيَظْهَرْ فِيهِمُ السَّقَّارُوْنَ" قَالُوْا: وَمَا السَّقَّارُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بَشَرٌ يَكُوْنُوْنَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ تَكُوْنُ تَحِيَّتُهُمْ بَيْنَهُمْ اِذَا تَلَاقَوْا التَّلَاعُنُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8371 – منكر

✧✧ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ امت اس وقت تک شریعت پر قائم رہے گی جب تک ان میں تین چیزیں ظاہر نہ ہو جائیں

○ جب تک ان سے علم نہ اٹھ جائے۔

○ جب تک ان میں خبیث لوگوں کی کثرت نہ ہو جائے۔

○ جب تک ان میں سقارون ظاہر نہ ہو جائیں۔

لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ سقارون کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ انسان ہی ہیں، یہ آخری زمانے میں ہوں گے، جب یہ ایک دوسرے سے ملیں گے تو سلام کی بجائے اپنے دشمن پر لعنت بھیجیں گے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8372 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْعُوْدِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِىْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُمَّتِىْ اُمَّةٌ مَرْحُوْمَةٌ لَا عَذَابَ عَلَيْهَا فِى الْاٰخِرَةِ، جَعَلَ اللّٰهُ عَذَابَهَا فِى الدُّنْيَا الْقَتْلَ وَالزَّلَازِلَ وَالْفِتَنَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8372 – صحيح

✧✧ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت، امتِ مرحومہ ہے، اس پر آخرت میں عذاب نہیں ہوگا، اللہ تعالیٰ نے ان کا عذاب دنیا ہی میں رکھ دیا ہے، فتنے، زلزلے اور قتل وغارت گری، یہ سب ان کا عذاب ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8373 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، قَالَا: ثَنَا مُوْسَى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبَّادٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ الْقُرْقُسَائِيُّ، ثَنَا عُمَارَةُ الْمِعْوَلِيُّ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَكْثُرُ الصَّوَاعِقُ عِنْدَ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ، فَيُصْبِحُ الْقَوْمُ فَيَقُوْلُوْنَ مِنْ صُعِقَ الْبَارِحَةَ، فَيَقُوْلُوْنَ صُعِقَ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے قریب گرج چمک بہت بڑھ جائے گی، لوگ صبح کریں گے اور پوچھیں گے: گزشتہ رات کس پر بجلی گری؟ لوگ بتائیں گے کہ فلاں فلاں لوگوں پر گری ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8374 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَرُوْمَةَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيْلَ: يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، مَا تَاْمُرُنَا اِذَا اقْتَتَلَ الْمُصَلُّوْنَ؟ قَالَ: " آمُرُكَ اَنْ تَنْظُرَ اَقْصَى بَيْتٍ مِنْ دَارِكَ فَتَلِجُ فِيْهِ، فَاِنْ دَخَلَ عَلَيْكَ فَتَقُوْلُ: هَا بُؤْ بِاِثْمِي وَاِثْمِكَ، فَتَكُوْنُ كَابْنِ آدَمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبي)8374 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: اے ابوعبداللہ! جب نمازیں پڑھنے والے آپس میں لڑ پڑیں تو اس وقت آپ کا ہمارے لئے کیا مشورہ ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اپنے گھر کے آخری کمرے میں گھس جانا، اگر وہ (دہشت گرد) وہاں بھی داخل ہوجائے تو تم کہنا: میرے اور اپنے گناہ کے تم ذمہ دار ہوجاؤ، اور تم آدم علیہ السلام کے (مقتول) بیٹے کی طرح ہوجاؤ۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8375 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، اَنْبَاَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ سَعِيْدُ بْنُ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صُحَارٍ الْعَبْدِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُخْسَفَ بِقَبَائِلَ مِنَ الْعَرَبِ، فَيُقَالُ: مَنْ بَقِيَ مِنْ

بَنِيْ فُلَانٍ " قَالَ: فَعَرَفْتُ حِينَ قَالَ قَبَائِلَ أَنَّهَا الْعَرَبُ، لِأَنَّ الْعَجَمَ تُنْسَبُ إِلَى قُرَاهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8375 – صحيح

✧✧ عبدالرحمٰن بن صحار العبدی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم ہونے سے پہلے عرب کے کئی قبیلے زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے۔ لوگ یوں باتیں کریں گے "بنی فلاں میں سے کون زندہ بچا ہے؟"۔ صحار العبدی فرماتے ہیں: جب آپ ﷺ نے قبائل کا ذکر کیا تو میں سمجھ گیا کہ وہ عرب ہی کے قبیلے ہوں گے۔ کیونکہ عجمی لوگ تو اپنے علاقوں کی طرف منسوب ہوتے ہیں، (یہ لوگ اپنی نسبت قبیلوں کی طرف نہیں کرتے)

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8376 – حَدَّثَنَا أَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيُّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي أُمَّتِي خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ

إِنْ كَانَ أَبُوْ الزُّبَيْرِ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، فَإِنَّهُ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8376 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں خسف (زمین میں دھنسنا) بھی ہوگا، مسخ (چہرے بگڑنا) بھی ہوگا اور قذف (پتھر برسنا) بھی ہوگا۔

❁❁ اگر ابوالزبیر نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے تو یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے، لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8377 – أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ أَرُوْمَةَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَأَبْجَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: " كَأَنِّي بِرَاكِبٍ قَدْ نَزَلَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ، حَالَ بَيْنَ الْيَتَامَى وَالْأَرَامِلِ، وَبَيْنَ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى آبَائِهِمْ، فَقَالَ: الْمَالُ لَنَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8377 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (میں نے خواب میں دیکھا) گویا کہ میں ایک سواری پر ہوں جو کہ تمہارے سامنے اتر چکی ہے، اور وہ یتیموں اور غریبوں کے درمیان اور جو اللہ تعالیٰ نے ان کے آباء کو غنیمتیں دی ہیں ان میں حائل ہو چکی ہے، پھر فرمایا: مال ہمارا ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8378 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّاجِرُ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، ثَنَا بَشِيرُ بْنُ سَلْمَانَ، عَنْ سَيَّارٍ اَبِی الْحَكَمِ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جُلُوسًا، فَجَاءَ آذِنُهُ، فَقَالَ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَدَخَلْنَا الْمَسْجِدَ فَرَاَى النَّاسَ رُكُوعًا فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ، فَكَبَّرَ وَرَكَعَ وَمَشَى، وَفَعَلْنَا مِثْلَ مَا فَعَلَ، قَالَ: فَمَرَّ رَجُلٌ مُسْرِعٌ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَقَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ وَبَلَّغَ رَسُوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا صَلَّيْنَا رَجَعَ فَوَلَجَ اَهْلَهُ، وَجَلَسْنَا فِي مَكَانِهِ نَنْتَظِرُهُ حَتَّى يَخْرُجَ، فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ: اَيُّكُمْ يَسْاَلُهُ؟ قَالَ طَارِقٌ: اَنَا اَسْاَلُهُ، فَسَاَلَهُ طَارِقٌ، فَقَالَ: سَلَّمَ عَلَيْكَ الرَّجُلُ فَرَدَدْتَ عَلَيْهِ صَدَقَ اللّٰهُ وَبَلَّغَ رَسُوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تَسْلِيمَ الْخَاصَّةِ، وَفُشُوَّ التِّجَارَةِ حَتَّى تُعِينَ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ، وَحَتَّى يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِمَالِهِ اِلَى اَطْرَافِ الْاَرْضِ فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ: لَمْ اَرْبَحْ شَيْئًا"

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8378 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ طارق بن شہاب فرماتے ہیں: ہم لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ کا مؤذن آیا اور کہنے لگا: جماعت کھڑی ہو چکی ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے، ان کے ہمراہ ہم بھی کھڑے ہو گئے، ہم لوگ مسجد میں داخل ہوئے، آپ نے دیکھا کہ لوگ تو رکوع میں جا چکے ہیں، آپ نے مسجد میں داخل ہوتے ہی اللہ اکبر کہا، اور رکوع کیا اور چل پڑے، ہم نے ان کی پیروی میں اسی طرح کیا، ایک آدمی تیز چلتا ہوا، ان کے پاس سے گزرا اور اس نے آپ کا نام لے کر آپ کو سلام کیا، آپ نے کہا "اللہ تعالیٰ نے سچ کہا اور اس کے رسول نے لوگوں تک پہنچا دیا"۔ جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو واپس آ گئے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے گھر تشریف لے گئے، ہم اپنی جگہوں پر بیٹھ کر آپ کے واپس آنے کا انتظار کرنے لگ گئے، لوگ آپس میں کہنے لگے کہ تم میں سے کون شخص عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال کرے گا؟ طارق فرماتے ہیں: میں نے کہا: میں پوچھوں گا، (جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ واپس تشریف لائے تو) طارق نے ہی ان سے سوال کیا' ایک آدمی نے آپ کو سلام کیا، آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور کہا: اللہ نے سچ کہا اور اس کے رسول نے پہنچا دیا ہے۔ (اس کی کیا وجہ ہے؟) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب قیامت قریب ہو گی لوگ صرف جان پہچان والوں کو سلام کیا کریں گے، تجارت عام ہو جائے گی حتیٰ کہ تجارتی معاملات میں عورتیں اپنے شوہروں کی معاونت کریں گی، بندہ اپنا مال لے کر پوری دنیا گھومے گا، لوٹ کر واپس آئے گا تو کہے گا: (اس سفر میں) مجھے کوئی منافع نہیں ہوا۔

8379 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثنا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، اَنْبَاَ شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلَى بْنِ الْحَكَمِ، رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ الْبُرْجُمِيِّ، قَالَ:

دَخَلْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ يَوْمًا الْمَسْجِدَ، فَإِذَا الْقَوْمُ رُكُوعٌ، فَمَرَّ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: إِنَّهُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ طُرُقًا، وَحَتّٰى يُسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ بِالْمَعْرِفَةِ، وَحَتّٰى تَتْجَرَ الْمَرْاَةُ وَزَوْجُهَا، وَحَتّٰى تَغْلُو الْخَيْلُ وَالنِّسَاءُ، ثُمَّ تَرْخُصَ فَلَا تَغْلُو اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَقَدْ اَسْنَدَ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ بَشِيْرُ بْنُ سَلْمَانَ فِي رِوَايَتِهِ، ثُمَّ صَارَ الْحَدِيْثُ بِرِوَايَةِ شُعْبَةَ

هٰذِهِ صَحِيْحًا وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8379 – موقوف

✧✧ حضرت خارجہ بن صلت برجمی بیان کرتے ہیں: ایک دن میں حضرت عبداللہ کے ہمراہ مسجد میں داخل ہوا، اس وقت جماعت رکوع میں جا چکی تھی، ایک آدمی ان کے پاس سے گزرا، اس نے سلام کیا، عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کے سلام کا یوں جواب دیا "اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا ہے، اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا ہے" بعد میں میں نے ان سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: قیامت سے پہلے مسجدوں کو راستہ بنالیا جائے گا، اور لوگ صرف جان پہچان والوں کو سلام کریں گے، میاں بیوی دونوں تجارت کریں گے، عورتیں اور گھوڑے مہنگے ہو جائیں گے۔ پھر اتنے سستے ہو جائیں گے کہ قیامت تک مہنگے نہیں ہوں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ بشیر بن سلیمان نے اپنی روایت میں ان کلمات کو مسند کیا ہے۔ اس طرح یہ حدیث شعبہ کی روایت سے صحیح قرار پاتی ہے

8380 – اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " خَيْرُ النَّاسِ فِي الْفِتَنِ رَجُلٌ آخِذٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ – اَوْ قَالَ: بِرَسَنِ فَرَسِهِ – خَلْفَ اَعْدَاءِ اللّٰهِ يُخِيفُهُمْ وَيُخِيفُونَهُ، اَوْ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي بَادِيَتِهِ يُؤَدِّي حَقَّ اللّٰهِ تَعَالٰى الَّذِي عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8380 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فتنے کے زمانے میں سب سے بہترین شخص وہ ہوگا جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر اللہ کے دشمنوں کے پیچھے ہوگا، وہ ان کو ڈرا رہا ہوگا اور وہ اس کو ڈرا رہے ہوں گے۔ یا وہ آدمی جو الگ تھلگ ہو کر جنگل میں اپنے اللہ کا حق ادا کر رہا ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8381 – اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَنْطَرِيُّ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ

جَعْفَرٍ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِی سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّی كُنْتُ اَظُنُّ حِينَ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی: (هُوَ الَّذِی اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰی وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَی الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ) (التوبة: 33) اَنَّ ذٰلِكَ يَكُوْنُ تَامًّا، فَقَالَ: اِنَّهُ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيحًا طَيِّبًا، فَيُتَوَفّٰی مَنْ كَانَ فِی قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ خَيْرٍ، فَيَبْقٰی مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ فَيَرْجِعُونَ اِلٰی دِيْنِ آبَائِهِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8381 – علی شرط مسلم

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دن اور راتیں ختم نہیں ہوں گی حتیٰ کہ لات اور عزیٰ کی عبادت کی جائے گی۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی

هُوَ الَّذِی اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰی وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَی الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ

”وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کردے، پڑے برا مانیں مشرک“ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

میں تو سمجھی تھی کہ دین مکمل ہو چکا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے بعد جو اللہ چاہے گا وہ ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہوا بھیجے گا، وہ سونگھتے ہی وہ تمام لوگ مرجائیں گے، جن کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا، پھر صرف وہی لوگ باقی بچیں گے جن میں کوئی خیر نہیں ہوگی، یہ لوگ اپنے آباء کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8382 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْاَصْفَهَانِیُّ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: وَدِدْتُ اَنَّ اَهْلِی حِينَ تَعَشَّوْا عَشَاءَهُمْ، وَاغْتَبَقُوا غَبُوقَهُمْ اَصْبَحُوا مَوْتٰی عَلٰی فُرُشِهِمْ. قِيلَ: يَا اَبَا فُلَانٍ، اَلَسْتَ عَلٰی غِنًی؟ قَالَ: بَلٰی، وَلٰكِنِّی سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ، يَقُوْلُ: "يُوشِكُ يَا ابْنَ اَخِی اِنْ عِشْتَ اِلٰی قَرِيبٍ اَنْ تَرَی الرَّجُلَ يُغْبَطُ بِخِفَّةِ الْحَالِ كَمَا يُغْبَطُ الْيَوْمَ اَبُو الْعَشَرَةِ الرِّجَالِ، وَيُوشِكُ اِنْ عِشْتَ اِلٰی قَرِيبٍ اَنْ تَرَی الرَّجُلَ الَّذِی لَا يَعْرِفُهُ السُّلْطَانُ وَلَا يُدْنِيهِ، وَلَا يُكْرِمُهُ يُغْبَطُ كَمَا يُغْبَطُ الْيَوْمَ الَّذِی يَعْرِفُهُ السُّلْطَانُ وَيُدْنِيهِ وَيُكْرِمُهُ، وَيُوشِكُ يَا ابْنَ اَخِی اِنْ عِشْتَ اِلٰی قَرِيبٍ اَنْ يَمُرَّ بِالْجَنَازَةِ فِی السُّوقِ فَيَرْفَعُ الرَّجُلُ رَاْسَهُ فَيَقُوْلُ: يَا لَيْتَنِی عَلٰی اَعْوَادِهَا ."

قَالَ: قُلْتُ: تَدْرِی مَا بِهِمْ؟ قَالَ: عَلٰی مَا كَانَ، قُلْتُ: اِنَّ ذٰلِكَ بَيْنَ يَدَیْ اَمْرٍ عَظِيمٍ، قَالَ: اَجَلْ عَظِيمٌ عَظِيمٌ

عَظِيمٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8382 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں چاہتا ہوں جب میرے گھر والے ،رات کا کھانا کھا چکیں، اور رات کے مشروبات پی کر اپنے بستروں پر مردہ ہو جائیں، آپ سے کہا گیا: اے ابوفلاں! کیا تم مالدار نہیں ہو؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں، لیکن میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "اے میرے بھتیجے !اگر تو زندہ رہا تو بہت جلد دیکھے گا کہ آدمی خفتِ حال پر بھی حسد کیا جائے گا جیسا کہ آج ایسے آدمی پر حسد ہوتا ہے جو ۱۰ آدمیوں کا باپ ہو، اور اگر تو زندہ رہا تو بہت جلد دیکھے گا کہ ایک ایسا آدمی ،جس کو بادشاہ جانتا پہچانتا نہیں تھا اور نہ وہ بادشاہ کے قریب تھا، اور نہ بادشاہ اس کی عزت کرتا ہے، اس پر بھی ایسے ہی حسد ہوگا جیسے آج اس شخص پر حسد کیا جاتا ہے جس کو بادشاہ پہچانتا ہے، اس کو اپنے قریب رکھتا ہے اور اس کی عزت کرتا ہے۔ راے میرے بھتیجے اگر تو زندہ رہا تو بہت جلد دیکھے گا کہ بازار میں کوئی جنازہ گزرے گا، ایک آدمی اپنا سر اٹھا کر کہے گا: کاش کہ اس کی چارپائی پر میں ہوتا۔ عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: آپ جانتے ہیں کہ ان کی حالت کیا ہوگی؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ اپنی سابقہ حالت پر ہوں گے۔ میں نے کہا: یہ تو بہت بڑا واقعہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں بہت بڑا، بہت بڑا، بہت بڑا ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8383 – حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مِهْرَانَ، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ الدِّمَشْقِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ، قَالَا: ثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْحَلَبِيُّ، ثَنَا اَرْطَاةُ بْنُ الْمُنْذِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ ضَمْرَةَ بْنَ حَبِيْبٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ نُفَيْلٍ السَّكُوْنِيَّ، يَقُوْلُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، هَلْ اُتِيتَ بِطَعَامٍ مِنَ السَّمَاءِ؟ فَقَالَ: اُتِيتُ بِطَعَامٍ مُسْخِنَةٍ ، قَالَ: فَهَلْ كَانَ فِيْهِ فَضْلٌ عَنْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: فَمَا فُعِلَ بِهِ؟ قَالَ: رُفِعَ حَتّٰى اِلَى السَّمَاءِ وَهُوَ يُوْحِي اِلَيَّ اَنِّيْ غَيْرُ لَابِثٍ فِيْكُمْ اِلَّا قَلِيْلًا، وَلَسْتُمْ لَابِثِيْنَ بَعْدِيْ اِلَّا قَلِيْلًا، بَلْ تَلْبَثُوْنَ حَتّٰى تَقُوْلُوْا حَتّٰى مَتٰى، ثُمَّ تَاْتُوْنَ اَفْنَادًا، وَيُفْنِيْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَبَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مُوْتَانٌ شَدِيْدٌ وَبَعْدَهُ سَنَوَاتُ الزَّلَازِلِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8383 – الخبر من غرائب الصحاح

✧✧ سلمہ بن نفیل سکونی رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہے، آپ فرماتے ہیں: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے نبی! کیا آپ کے پاس آسمانوں سے کھانا آتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: میرے پاس گرم کھانا ہے، اس نے کہا: اس میں سے آپ کے پاس کچھ بچا ہوا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ اس نے کہا: اس کا کیا بنا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو آسمان کی جانب اٹھالیا گیا ہے، اور میری طرف وحی کی گئی ہے کہ میں تمہارے اندر زیادہ عرصہ نہیں ٹھہروں گا، اور میرے بعد تم بھی زیادہ عرصہ نہیں رہو گے، بلکہ تم رہو گے اور کہو گے: ہم کب تک اسی طرح زندہ ہی رہیں گے، پھر تم گروہ در گروہ آؤ گے۔ اور تم ایک دوسرے کو قتل کرو گے، اور قیامت سے پہلے مہلک وبائی امراض پھیلیں گی اور اس کے بعد کئی سال زلزلے آئیں گے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8384 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا رَيْحَانُ بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ عَلٰى اُمَّتِي حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْهَا بِالْمُشْرِكِيْنَ، وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْهَا الْاَوْثَانَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8384 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت پر اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ اس کے کئی قبیلے مشرکین سے جاملیں گے، اور کئی قبیلے بتوں کی عبادت بھی کریں گے۔

8385 -- اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَبْدٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: اِيَّاكَ وَالْفِتَنَ لَا يَشْخَصُ لَهَا اَحَدٌ، فَوَاللّٰهِ مَا شَخَصَ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا نَسَفَتْهُ كَمَا يَنْسِفُ السَّيْلُ الدِّمَنَ، اِنَّهَا مُشْبِهَةٌ مُقْبِلَةً، حَتّٰى يَقُوْلَ الْجَاهِلُ هٰذِهِ تُشْبِهُ مُقْبِلَةً، وَتَتَبَيَّنَ مُدْبِرَةً، فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا، فَاجْتَمِعُوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَاكْسِرُوْا سُيُوْفَكُمْ، وَقَطِّعُوْا اَوْتَارَكُمْ، وَغَطُّوْا وُجُوْهَكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8385 – صحيح

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان فتنوں سے بچو، جن کو کوئی بھی پہچان نہیں سکے گا، اللہ کی قسم، جو بھی ان کو پہچانے گا، یہ اس کو یوں گرادے گا جیسے سیلاب، کھڑے ہوئے پانی پر آئی ہوئی سبزی کو بہا کر لے جاتا ہے، بے شک وہ آتے ہوئے واضح نہیں ہوگا اور واپس جاتے ہوئے بالکل واضح ہوگا، حتیٰ کہ جو شخص اس کو نہیں جانتا، وہ بھی کہے گا کہ "وہ آتے ہوئے غیر واضح ہے اور جاتے ہوئے بالکل واضح ہے جب تم اس کو دیکھو، تو اپنے گھروں میں جمع ہو جاؤ، اور اپنی تلواروں کو توڑ دو، اور اپنے کمان کے چلے کو کاٹ ڈالو، اور اپنے چہروں کو ڈھانپ لو"

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8386 - أَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: ثَارَتِ الْفِتْنَةُ الْاُوْلٰى فَلَمْ يَبْقَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا اَحَدٌ، ثُمَّ كَانَتِ الْفِتْنَةُ الثَّانِيَةُ فَلَمْ يَبْقَ مِمَّنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ اَحَدٌ، وَاَظُنُّ لَوْ كَانَتْ فِتْنَةٌ ثَالِثَةٌ لَمْ تُرْفَعْ وَفِي النَّاسِ طَبَاخٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8386 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پہلا فتنہ آئے گا اور بدری صحابہ میں سے ایک بھی باقی نہیں بچے گا، پھر دوسرا فتنہ آئے گا، اور حدیبیہ کے شرکاء میں سے کوئی بھی زندہ نہیں ہوگا، اور میرا گمان ہے کہ اگر تیسرا فتنہ برپا ہوا تو لوگوں میں کسی قسم کی طاقت اور قوت نہیں رہنے دے گا۔

8387 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ شُرَيْحٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَعَافِرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: " سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ اَسْلَمُ النَّاسِ فِيْهَا - اَوْ قَالَ: لَخَيْرُ النَّاسِ فِيْهَا - الْجُنْدُ الْغَرْبِيُّ فَلِذٰلِكَ قَدِمْتُ مِصْرَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8387 – صحيح

✧✧ حضرت عمرو بن الحمق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایک فتنہ آئے گا، اس میں سب سے زیادہ سلامتی والا ''الجند الغربی'' (مغرب کی جانب سے آنے والا لشکر) ہوگا۔ میں اسی لئے مصر میں چلا گیا ہوں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8388 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، اَنْبَاَ اِسْرَائِيْلُ، وَالْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّيْنُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8388 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دین مسلسل قائم رہے گا۔ مسلمان اس پر جہاد کرتے رہیں گے حتی کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8389 - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ، ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الرَّبِيْعِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ " وَقَدْ رَوَاهُ ثَوْبَانُ، وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8389 - صحیح

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت تک میری امت کا ایک گروہ حق پر قائم رہے گا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔اس حدیث کو ثوبان اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

أَمَّا حَدِيثُ ثَوْبَانَ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث

8390 - فَحَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِدْرِيسَ، ثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، ثَنَا أَبُو قِلَابَةَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الْجَرْمِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ، أَنَّ ثَوْبَانَ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " إِنَّ رَبِّي زَوَى لِيَ الْأَرْضَ حَتَّى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَأَعْطَانِي الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ، وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زَوَى لِي مِنْهَا، وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُذِيقَ بَعْضَهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِيهَا، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً لَمْ يُرَدَّ إِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَلَا أُظْهِرُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَيَسْتَبِيحَهُمْ بِعَامَّةٍ، وَلَوِ اجْتَمَعَ مَنْ بِأَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ هُوَ يُهْلِكُ بَعْضًا هُوَ يَسْبِي بَعْضًا، وَإِنِّي لَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي إِلَّا الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ، وَلَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ، وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ، وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ "، وَأَنَّهُ قَالَ: كُلُّ مَا يُوجَدُ فِي مِائَةِ سَنَةٍ، وَسَيَخْرُجُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَلَكِنْ لَا تَزَالُ فِي أُمَّتِي طَائِفَةٌ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ، قَالَ: وَزَعَمَ أَنَّهُ لَا يَنْزِعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ ثَمَرِهَا شَيْئًا إِلَّا أَخْلَفَ اللّٰهُ مَكَانَهَا مِثْلَهَا، وَأَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ رَجُلٌ بِأَعْظَمَ أَجْرًا مِنْ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ، ثُمَّ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، ثُمَّ دِينَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، قَالَ: وَزَعَمَ " أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَظَّمَ شَأْنَ الْمَسْأَلَةِ، وَأَنَّهُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ جَاءَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَحْمِلُونَ أَوْثَانَهُمْ عَلَى ظُهُورِهِمْ، فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ: مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا لَمْ تُرْسِلْ إِلَيْنَا رَسُولًا، وَلَمْ يَأْتِنَا أَمْرٌ وَلَوْ أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا لَكُنَّا أَطْوَعَ عِبَادِكَ لَكَ، فَيَقُولُ لَهُمْ رَبُّهُمْ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ أَتُطِيعُونِي؟

قَالَ: فَيَقُولُونَ: نَعَمْ. قَالَ: فَيَأْخُذُ مَوَاثِيقَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ، فَيَأْمُرُهُمْ اَنْ يَعْمِدُوا لِجَهَنَّمَ فَيَدْخُلُونَهَا، قَالَ: فَيَنْطَلِقُونَ حَتّٰى اِذَا جَاءُ وهَا رَاَوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَزَفِيرًا، فَهَابُوا فَرَجَعُوا اِلٰى رَبِّهِمْ، فَقَالُوا: رَبَّنَا فَرِقْنَا مِنْهَا، فَيَقُولُ: اَلَمْ تُعْطُونِيْ مَوَاثِيقَكُمْ لَتُطِيعُونِي، اعْمِدُوا لَهَا فَادْخُلُوا، فَيَنْطَلِقُونَ حَتّٰى اِذَا رَاَوْهَا فَرِقُوا فَرَجَعُوا، فَقَالُوا: رَبَّنَا لَا نَسْتَطِيعُ اَنْ نَدْخُلَهَا، قَالَ: فَيَقُولُ: ادْخُلُوهَا دَاخِرِينَ " قَالَ: فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ دَخَلُوهَا اَوَّلَ مَرَّةٍ كَانَتْ عَلَيْهِمْ بَرْدًا وَسَلَامًا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، وَاِنَّمَا اَخْرَجَ مُسْلِمٌ حَدِيثَ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ مُخْتَصَرًا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8390 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ثوبان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے اللہ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا، میں نے اس کے مشرق اور مغرب کو بہم دیکھا، اللہ تعالیٰ نے سرخ اور سفید دو خزانے عطا فرمائے ہیں، اور جہاں جہاں تک میرے لئے زمین سمیٹی گئی، وہاں وہاں تک میری امت کی حکومت پہنچے گی، میں نے اپنے رب سے دعا مانگی ''میری امت کو قحط سے ہلاک نہ فرمائے'' میری اس دعا کو قبول کر لیا گیا، میں نے دعا مانگی ''میری امت پر ان کا دشمن غالب نہ آئے'' اللہ تعالیٰ نے یہ بھی عطا فرما دیا، میں نے دعا مانگی ''یہ ایک دوسرے کو قتل نہ کریں'' مجھے اس سے منع فرما دیا گیا، اور فرمایا: اے محمد! میں جب کوئی فیصلہ کر لیتا ہوں پھر اس کو لوٹایا نہیں جا سکتا، میں نے آپ کو یہ دے دیا کہ میں قحط کے ساتھ آپ کی امت کو ہلاک نہیں کروں گا، اور یہ بھی دے دیا کہ ان کے دشمن کو ان پر غالب نہیں ہونے دوں گا، تاکہ وہ ان کا قتل عام نہ کرے، اور اگر ساری دنیا کے لوگ جمع ہو جائیں اور سب ایک دوسرے کو ہلاک کرنے لگ جائیں، اور ایک دوسرے کو گرفتار کرنے لگ جائیں، اور مجھے اپنی امت پر یہ فکر ہے کہ ان کو گمراہ حکمران ملیں گے، اور قیامت قائم ہونے سے پہلے میری امت کے کچھ قبیلے مشرکوں سے جا ملیں گے، اور میری امت کے کچھ قبیلے بتوں کی پوجا کریں گے، اور میری امت جب تلوار رکھ دے گی تو قیامت تک ان سے تلوار اٹھائی نہیں جائے گی، اور آپ نے آنے والے سو سال تک کی تمام باتیں بیان کر دیں۔ پھر فرمایا: میری امت میں تیس کذاب پیدا ہوں گے، سب خود کو نبی سمجھیں گے، حالانکہ میں خاتم الانبیاء ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ لیکن میری امت میں مسلسل ایک گروہ رہے گا جو کہ حق پر جہاد کرے گا اور غالب رہے گا، ان کو برا بھلا کہنے والا ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے گا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے، اور فرمایا: کوئی جنتی شخص جنت سے کوئی پھل کھائے گا تو اللہ تعالیٰ اسی جیسا پھل وہاں پر دوبارہ اگا دے گا۔ اور فرمایا: بندے کو اپنے عیال پر خرچ کرنے کا ثواب ہر صدقے سے زیادہ ملے گا، پھر وہ دینار جو جہاد کے لئے پالے گئے گھوڑے پر خرچ کیا، پھر وہ دینار جو مجاہدین پر خرچ کیا گیا، آپ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے اس مسئلہ کو بہت عظیم جانا، اور قیامت کے دن بتوں کے پجاری اپنے بتوں کو اپنی پشت پر لاد کر لائیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا: تم ان کی عبادت کیوں کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! تو نے ہماری جانب کوئی رسول بھیجا ہی نہیں، اور نہ ہی ہمارے پاس کوئی امر

آیا۔ اور تو ہماری جانب کوئی رسول بھیجتا تو ہم سب سے بڑے تیرے عبادت گزار ہوتے، اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: تمہارا کیا خیال ہے، اگر میں تمہیں حکم دیتا تو تم میری بات مان لیتے؟ وہ کہیں گے: جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ اس بات پر ان سے پکا وعدہ لے گا، پھر ان کو دوزخ میں جانے کا حکم ہوگا، وہ دوزخ کی جانب چل پڑیں گے، جب وہ دوزخ کے قریب آئیں گے اور اس میں بھڑکتا ہوا عذاب دیکھیں گے تو واپس آ جائیں گے اور کہیں گے: یا اللہ! اس میں داخل ہونے کی ہم میں ہمت نہیں ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم اس میں ذلیل و رسوا ہو کر داخل ہو جاؤ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ لوگ پہلی مرتبہ ہی داخل ہو جاتے تو وہ آگ ان پر سلامتی والی ہو جاتی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم امام مسلم معاذ بن ہشام کی مختصر روایت نقل کی ہے جو کہ معاذ نے قتادہ سے، انہوں نے ابوقلابہ سے، انہوں نے اسماء الرجبی سے اور انہوں نے حضرت ثوبان سے روایت کی ہے

وَاَمَّا حَدِيثُ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث

8391 - فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ الْعَدْلُ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، وَحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، قَالَا: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِي يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلٰى مَنْ نَاوَاهُمْ، حَتّٰى يُقَاتِلَ آخِرُهُمُ الدَّجَّالَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 8391 - علی شرط مسلم

✧✧ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں ہمیشہ ایک ایسا گروہ رہے گا جو حق پر جہاد کرتا رہے گا اور اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا، حتیٰ کہ اس گروہ کی آخری جماعت دجال سے لڑے گی۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8392 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ اَبَانَ بْنِ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْحَنْظَلِيِّ، قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي اَنْ يُؤْخَذَ الرَّجُلُ مِنْكُمُ الْبَرِيءُ فَيُؤْشَرُ كَمَا تُؤْشَرُ الْجَزُورُ، وَيُشَاطُ لَحْمُهُ كَمَا يُشَاطُ لَحْمُهَا، وَيُقَالُ عَاصٍ وَلَيْسَ بِعَاصٍ قَالَ: فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ تَحْتَ الْمِنْبَرِ: وَمَتٰى ذٰلِكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ وَبِمَا تَشْتَدُّ الْبَلِيَّةُ وَتَظْهَرُ الْحَمِيَّةُ وَتُسْبَى الذُّرِّيَّةُ وَتَدُقُّهُمُ الْفِتَنُ كَمَا تَدُقُّ الرَّحَا ثُفْلَهَا، وَكَمَا تَدُقُّ النَّارُ الْحَطَبَ؟ قَالَ: وَمَتٰى ذٰلِكَ يَا عَلِيُّ؟ قَالَ: اِذَا تَفَقَّهَ الْمُتَفَقِّهُ لِغَيْرِ

الدِّينِ، وَتَعَلَّمَ الْمُتَعَلِّمُ لِغَيْرِ الْعَمَلِ، وَالْتُمِسَتِ الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْآخِرَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8392 – أبان قال أحمد تركوا حديثه

✧✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا: میں اپنے بعد سب سے زیادہ جس چیز کی فکر کرتا ہوں، وہ یہ ہے کہ کسی بے قصور شخص کو پکڑ لیا جائے گا اور اس کو اونٹ کی طرح ذبح کیا جائے گا۔ اور اونٹ کی طرح اس کا گوشت پکایا جائے گا اس کو مجرم قرار دیا جائے گا حالانکہ وہ مجرم نہیں ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ خطبہ سن رہے تھے، آپ نے فرمایا: اے امیر المومنین! یہ حالات کب ہوں گے؟ اور آزمائشیں سخت کیوں ہوں گی؟ غیرت غالب کیوں ہوگی؟ اور بچوں کو قیدی کیوں بنایا جائے گا؟ اور فتنے ان کو یوں پیس کر رکھ دیں گے جیسے چکی اپنے نچلے پاٹ کو کچل دیتی ہے۔ اور جیسے آگ لکڑیوں کو بھسم کر دیتی ہے۔ امیر المومنین نے کہا: اے علی! یہ واقعات کب ہوں گے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب علمائے دین، کے تحصیل علم کا مقصد دین نہیں ہوگا، اور طالب علم کے تحصیل علم کا مقصد عمل نہیں ہوگا، اور آخرت والے عمل کے ذریعے دنیا کمائی جائے گی۔

قَالَ اَبَانُ: وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ، عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَخَافُ عَلَيْكُمُ الْهَرْجَ قَالُوْا: وَمَا الْهَرْجُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْقَتْلُ قَالُوْا: وَاَكْثَرُ مِمَّا يُقْتَلُ الْيَوْمَ اِنَّا لَنَقْتُلُ فِي الْيَوْمِ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ قَتْلَ الْمُشْرِكِيْنَ، وَلٰكِنْ قَتْلَ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَالُوْا: وَفِيْنَا كِتَابُ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَفِيْكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوْا: وَمَعَنَا عُقُوْلُنَا؟ قَالَ: اِنَّهُ يُنْتَزَعُ عُقُوْلُ عَامَّةِ ذٰلِكَ الزَّمَانِ، وَيُخَلَّفُ هَبَاءٌ مِنَ النَّاسِ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ وَلَيْسُوْا عَلٰى شَيْءٍ

✧✧ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تم پر ہرج کا فکر ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہرج کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قتل۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج ہم اتنے اتنے مشرکوں کو روزانہ قتل کرتے ہیں، کیا اس وقت اس سے بھی زیادہ قتل ہوگا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں مشرکین کے قتل کی بات نہیں کر رہا، تم خود ایک دوسرے کو قتل کرو گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کتاب اللہ موجود ہے، (پھر ہم ایک دوسرے کو قتل کیوں کریں گے؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک تم میں کتاب اللہ موجود ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اور ہمارے اندر عقل بھی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس زمانے میں عام لوگوں کی عقلیں سلب کر لی جائیں گی، اور ناسمجھ لوگ باقی رہ جائیں گے، وہ اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھیں گے لیکن حقیقت میں وہ کچھ بھی نہیں ہوں گے۔

8393 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفٍ الْقَاضِي، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ، ثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ، ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ جَرِيْرٍ، عَنْ حَيَّةَ بِنْتِ اَبِيْ حَيَّةَ، قَالَتْ: " دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ بِالظَّهِيْرَةِ قُلْتُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، مَا حَاجَتُكَ؟ قَالَ: اَقْبَلْتُ وَصَاحِبٌ لِيْ فِيْ بُغَاءِ اِبِلٍ لَنَا، فَدَخَلْتُ اَسْتَظِلُّ بِالظِّلِّ، وَاَشْرَبُ مِنَ الشَّرَابِ . فَقُمْتُ اِلٰى ضَيْحَةٍ حَامِضَةٍ وَلَبِيْنَةٍ حَامِضَةٍ

فَسَقَيْتُهُ، وَقُلْتُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا اَبُوْ بَكْرٍ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِى سَمِعْتِ بِهٖ، قَالَ: فَذَكَرْتُ خَثْعَمًا، وَغَزْوَ بَعْضِنَا بَعْضًا فِى الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَا جَاءَ اللّٰهُ مِنَ الْاِلْفَةِ وَاَطْنَابِ الْفَسَاطِيطِ - هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ - قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، حَتّٰى مَتٰى اَمْرُ النَّاسِ هٰكَذَا؟ قَالَ: مَا اسْتَقَامَتِ الْاَئِمَّةُ، قَالَتْ: قُلْتُ: وَمَا الْاَئِمَّةُ؟ قَالَ: اَلَمْ تَرَىْ اِلَى الْحُوٰى يَكُوْنُ فِيْهِ السَّيِّدُ يَتَّبِعُوْنَهٗ وَيُطِيْعُوْنَهٗ مَا اسْتَقَامَ اُولٰئِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8393 – صحيح

✧✧ حیبہ بنت ابی حیبہ بیان کرتی ہیں: دوپہر کے وقت ایک آدمی میرے پاس آیا، میں نے اس سے کہا: اے اللہ کے بندے! تجھے کیا کام ہے؟ اس نے کہا: میں اور میرا ساتھی، ہم اپنے اونٹ ڈھونڈنے نکلے ہیں، میں کچھ دیر سایہ میں بیٹھنے اور پانی پینے کے لئے آیا ہوں، میں نے دودھ کی بنی ہوئی کچی لسی اور لذیذ دودھ ان کو پلایا پھر میں نے پوچھا: اے اللہ کے بندے! تم کون ہو؟ اس نے کہا: تم نے جس رسول کے بارے میں سن رکھا ہے، میں اس کا ساتھی ابوبکر ہوں، آپ فرماتے: پھر میں نے زمانہ جاہلیت کی آپس کی جنگوں اور خاک وخون کے واقعات کا تذکرہ کیا، اور پھر اللہ تعالیٰ نے جو آپس میں محبت ڈال دی ہے اس کا ذکر کیا اور خیمے گاڑنے کے واقعات دہرائے، پھر انہوں نے اس طرح اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں، حضرت حیبہ فرماتی ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! لوگ اس طرح کب رہیں گے؟ انہوں نے فرمایا: جب تک ائمہ میں استقامت رہے گی، آپ فرماتی ہیں: میں نے کہا: ائمہ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا: تم گھاس پھوس کے ان مکانوں کو نہیں دیکھتے، ان میں ان کا سردار بھی ہوتا ہے اور جب تک ان کا امام قائم ہوتا ہے وہ اسی کی پیروی کرتے ہیں اور اسی کے پیچھے چلتے ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8394 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَلِيْمِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْمُوْنِ الصَّائِغُ، اَنْبَاَ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الشَّذُوْرِىُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ هُبَيْرَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ، عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَارِجَةَ، قَالَ: لَمَّا كَانَتِ الْفِتْنَةُ الْاُوْلٰى اَشْكَلَتْ عَلَىَّ، فَقُلْتُ: اَللّٰهُمَّ اَرِنِىْ اَمْرًا مِنْ اَمْرِ الْحَقِّ اَتَمَسَّكُ بِهٖ، قَالَ: فَاُرِيْتُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ وَبَيْنَهُمَا حَائِطٌ غَيْرُ طَوِيْلٍ، وَاِذَا اَنَا بِجَائِزٍ، فَقُلْتُ: لَوْ تَشَبَّثْتُ بِهٰذَا الْجَائِزِ لَعَلِّىْ اَهْبِطُ اِلٰى قَتْلٰى اَشْجَعَ لِيُخْبِرُوْنِىْ، قَالَ: فَهَبَطْتُ بِاَرْضٍ ذَاتِ شَجَرٍ، وَاِذَا اَنَا بِنَفَرٍ جُلُوْسٌ، فَقُلْتُ: اَنْتُمُ الشُّهَدَاءُ؟ قَالُوْا: لَا، نَحْنُ الْمَلَائِكَةُ، قُلْتُ: فَاَيْنَ الشُّهَدَاءُ؟ قَالُوْا: تَقَدَّمْ اِلَى الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَقَدَّمْتُ فَاِذَا اَنَا بِدَرَجَةِ اللّٰهُ اَعْلَمُ مَا هِىَ فِى السَّعَةِ وَالْحُسْنِ، فَاِذَا اَنَا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِبْرَاهِيْمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَقُوْلُ لِاِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ:

اسْتَغْفِرْ لِأُمَّتِي، فَقَالَ لَهُ اِبْرَاهِيمُ: اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثُوا بَعْدَكَ، اَرَاقُوا دِمَاءَ هُمْ، وَقَتَلُوا اِمَامَهُمْ، اَلَا فَعَلُوا كَمَا فَعَلَ خَلِيلِي سَعْدٌ، قُلْتُ: اُرَانِي قَدْ اُرِيتُ اَذْهَبُ اِلَى سَعْدٍ فَانْظُرُ مَعَ مَنْ هُوَ فَاكُونُ مَعَهُ، فَاَتَيْتُهُ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الرُّؤْيَا فَمَا اَكْثَرَ بِهَا فَرَحًا، وَقَالَ: قَدْ شَقِيَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ اِبْرَاهِيمُ خَلِيلًا ، قُلْتُ: فِي اَيِّ الطَّائِفَتَيْنِ اَنْتَ؟ قَالَ: لَسْتُ مَعَ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ، قُلْتُ: فَكَيْفَ تَاْمُرُنِي؟ قَالَ: اَلَكَ مَاشِيَةٌ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَاشْتَرِ مَاشِيَةً وَاعْتَزِلْ فِيهَا حَتَّى تَنْجَلِيَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8394 – صحیح

✧✧ حسین بن خارجہ بیان کرتے ہیں کہ جب پہلا فتنہ ہوا تو مجھ پر بہت مشکل بنی، میں نے دعا مانگی ''یا اللہ! مجھے حق راستہ دکھادے، تاکہ میں اس پر مضبوطی سے گامزن ہو جاؤں، آپ فرماتے ہیں: مجھے دنیا اور آخرت دکھائی گئی، ان دونوں کے درمیان ایک دیوار تھی، یہ دیوار کوئی زیادہ لمبی نہیں تھی، وہاں مجھے ایک سیڑھی دکھائی دی۔ میں نے سوچا: اگر میں اس سیڑھی کے ذریعے اوپر چڑھ جاؤں تو اشجع کے مقتولوں کے پاس پہنچ سکتا ہوں اور ان کے بارے میں کوئی خبر لی جاسکتی ہے، چنانچہ میں ایک درختوں والی زمین پر پہنچا، میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، میں نے پوچھا: کیا تم شہداء ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں، ہم فرشتے ہیں، میں نے پوچھا: تو شہداء کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا: تم ان درجات کی طرف چلے جاؤ، جو محمد ﷺ کی طرف چڑھ رہے ہیں، میں ادھر چلا گیا، میں ایک درجے میں پہنچا، اس کے حسن اور اس کی وسعت کو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے، وہاں پر حضرت محمد ﷺ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام موجود تھے، محمد ﷺ، حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہہ رہے تھے: آپ میری امت کے لئے بخشش کی دعا فرما دیجئے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضور ﷺ سے کہا: آپ کو معلوم نہیں، انہوں نے آپ کے بعد کون کون سے کارنامے کئے ہیں، انہوں نے خونریزیاں کیں، اپنے اماموں کو شہید کیا، انہوں نے میرے دوست سعد کی طرح کیوں نہیں کیا؟ (میری آنکھ کھل گئی) میں نے سوچا کہ مجھے حق دکھا دیا گیا ہے، اب میں سعد کے پاس جاؤں گا اور دیکھوں گا کہ وہ کون ہے، پھر اس کے ساتھ ہو جاؤں گا، پھر میں سعد کے پاس گیا، ان کو اپنا خواب سنایا، خواب سن کر وہ بہت خوش ہوئے، اور فرمایا: وہ شخص بدبخت ہے، ابراہیم علیہ السلام جس کے دوست نہیں ہیں، میں نے پوچھا: آپ کس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں کسی بھی جماعت میں سے نہیں ہوں، میں نے کہا: آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تیرے پاس کوئی سواری ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے فرمایا: ایک سواری خرید لے، اس پر سوار ہو کر کہیں دور چلا جا، جب تک کہ یہ فتنہ ختم نہیں ہو جاتا (تب تک واپس نہ آنا)۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8395 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، وَحَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ وَاللَّفْظُ لَهُ، ثَنَا حَامِدُ بْنُ اَبِي حَامِدٍ الْمُقْرِءُ، ثَنَا اِسْحَاقُ

بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي ذِئْبٍ، يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ اَبَا قَتَادَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يُبَايَعُ رَجُلٌ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، وَلَنْ يَسْتَحِلَّ هٰذَا الْبَيْتَ اِلَّا اَهْلُهُ، فَاِذَا اسْتَحَلُّوهُ فَلَا تَسْاَلْ عَنْ هَلَكَةِ الْعَرَبِ، ثُمَّ تَجِيءُ الْحَبَشَةُ فَتُخَرِّبُهُ خَرَابًا لَا يَعْمُرُ بَعْدَهُ اَبَدًا، وَهُمُ الَّذِينَ يَسْتَخْرِجُونَ كَنْزَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8395 – ما خرجا لابن سمعان شيئا

✧✧ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان ایک آدمی کی بیعت لی جائے گی، اور اسی کے گھر والے اس بیت اللہ میں فساد کریں گے، اور جب وہ فساد کریں گے تو اس وقت عرب کی ہلاکت کا مت پوچھ، پھر حبشی لوگ آئیں گے اور اس کو اس طرح برباد کریں گے کہ پھر یہ کبھی بھی تعمیر نہیں ہوگا، یہ وہ لوگ ہوں گے جو وہاں کا خزانہ نکالیں گے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8396 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ الْخُرَاسَانِيِّ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبِ بْنِ حَيَّانَ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اتْرُكُوا الْحَبَشَةَ مَا تَرَكُوكُمْ، فَاِنَّهُ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ اِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8396 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک حبشی تم کو چھوڑے رکھیں، تم بھی ان کو چھوڑے رکھو کیونکہ کعبے کا خزانہ ایک حبشی نکالے گا جو کہ انتہائی باریک پنڈلیوں والا ہوگا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

وَقَدِ اتَّفَقَا جَمِيعًا عَلٰى اِخْرَاجِ حَدِيثِ سُفْيَانَ، عَنْ وَثَّابِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ

✧✧ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے سفیان سے، انہوں نے وثاب بن سعد سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے سعید بن مسیب سے، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کعبہ کو ایک حبشی برباد کرے گا، اس کی پنڈلیاں بہت باریک ہوں گی۔

8397 – حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ، ثَنَا

شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِیعِیُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ عُتْبَةَ، یُحَدِّثُ، عَنْ اَبِیْ سَعِیدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی لَا یُحَجَّ الْبَیْتُ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخْرِجَاهُ، وَقَدْ اَوْقَفَهُ اَبُوْ دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8397 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے بیت اللہ کا حج ختم ہوجائے گا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8398 – اَخْبَرْنَاهُ اَبُوْ زَكَرِیَّا الْعَنْبَرِیُّ، ثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ، وَاللّٰهُ اَعْلَمُ قَدْ صَحَّ وَثَبَتَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ الْبَیْتَ یُحَجُّ وَیُعْتَمَرُ بَعْدَ خُرُوجِ یَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ

✧✧ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یاجوج وماجوج کے نکلنے کے بعد بھی بیت اللہ کا حج ہوگا۔

8399 – حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِیَّا یَحْیَی بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِیُّ، ثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ، ثَنَا اَبَانُ بْنُ یَزِیدَ الْعَطَّارُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ عُتْبَةَ، عَنْ اَبِیْ سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَیُحَجَّنَّ الْبَیْتُ وَلَیُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ یَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ، فَاِنَّهُ یُمْكِنُ اَنْ یُحَجَّ وَیُعْتَمَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ، ثُمَّ یَنْقَطِعُ الْحَجُّ بِمَرَّةٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8399 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یاجوج وماجوج کے خروج کے بعد بھی بیت اللہ کا حج اور عمرہ ہوتا رہے گا، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ ان کے بعد حج وعمرہ ہو، اور پھر کسی موقع پر حج ختم ہوجائے۔

8400 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ یَعْقُوبَ بْنِ یُوسُفَ الْعَدْلُ، ثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنْبَاَ سَعِیدُ بْنُ اِیَاسٍ الْجُرَیْرِیُّ، عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: یُوشِكُ اَهْلُ الْعِرَاقِ اَنْ لَا یَجِیءَ اِلَیْهِمْ دِرْهَمٌ وَّلَا قَفِیزٌ، قَالُوْا: مِمَّ ذَاكَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ؟ قَالَ: مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ یَمْنَعُوْنَ ذَاكَ، ثُمَّ سَكَتَ هُنَیْهَةً ثُمَّ قَالَ: یُوشِكُ اَهْلُ الشَّامِ اَنْ لَا یَجِیءَ اِلَیْهِمْ دِینَارٌ، وَلَا مُدٌّ، قَالُوْا: مِمَّ ذَاكَ؟ قَالَ: مِنْ قِبَلِ الرُّومِ یَمْنَعُوْنَ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: یَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ خَلِیْفَةٌ یَحْثِی الْمَالَ حَثْیًا لَا یَعُدُّهُ عَدًّا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8400 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيَعُودَنَّ الْاَمْرُ كَمَا بَدَا لَيَعُودَنَّ كُلُّ اِيمَانٍ اِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا بَدَا مِنْهَا حَتَّى يَكُونَ كُلُّ اِيمَانٍ بِالْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِينَةِ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَهَا اللّٰهُ خَيْرًا مِنْهُ، وَلَيَسْمَعَنَّ نَاسٌ بِرُخْصٍ مِنْ اَسْعَارٍ وَرِيفٍ فَيَتَّبِعُونَهُ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

اِنَّمَا اَخْرَجَ مُسْلِمٌ حَدِيثَ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يُعْطِي الْمَالَ لَا يَعُدُّهُ عَدًّا وَهٰذَا لَهُ عِلَّةٌ فَقَدْ

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قریب ہے کہ اہل عراق کے پاس کوئی ایک درہم بھی نہ آئے اور ایک قفیز گندم تک نہ آئے، لوگوں نے پوچھا: اے ابوعبداللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اہل عجم کی جانب سے، کہ وہ اس کو روک سکتے ہیں، پھر کچھ دیر آپ خاموش رہے، پھر بولے: قریب ہے کہ اہل شام کی جانب کوئی ایک دینار نہ آئے اور ایک مدگندم نہ آئے، لوگوں نے پوچھا: اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: روم کی جانب سے، ہوسکتا ہے کہ وہ اس میں رکاوٹ ڈال دیں۔ پھر کہنے لگے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے "میری امت میں ایک ایسا خلیفہ آئے گا جو اتنا مال اکٹھا کرے گا جس کو کوئی گن نہیں سکے گا"

پھر فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، حالات دوبارہ اسی طور پر لوٹ آئیں گے جیسے شروع شروع میں تھے، ایمان مکمل طور پر مدینہ میں سمٹ آئے گا، جیسا کہ مدینہ سے شروع ہوا تھا، حتیٰ کہ ایمان صرف مدینے ہی میں ہوگا۔

پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے "کوئی بندہ مدینے سے نکلے، اور اس کے دل میں مدینے کی محبت موجود ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اچھا نعم البدل عطا فرمائے گا، اور لوگ سبزیوں وغیرہ کے نرخوں میں بہت کمی کی خبریں سنیں گے۔ اور اس کی پیروی کریں گے۔ اور مدینہ سب کے لئے بہتر ہے، کاش کہ لوگ اس بات کو سمجھ لیں"۔

✿✿ امام مسلم نے داؤد بن ابی ہند کے واسطے سے ابی نضرہ سے، انہوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں ایک بادشاہ آئے گا، جو ان گنت مال دے گا۔ اور یہ اس کی علت ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

8401 - حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا اَبُو مُوسَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرٍ، اَوْ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَكُونُ فِي آخِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَلِيفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ لَا يَعُدُّهُ عَدًّا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8401 – رواه مسلم

✧✧ حضرت جابر یا ابوسعید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس امت کے آخری زمانے میں ایک بادشاہ ہوگا، جو اتنا مال تقسیم کرے گا کہ شمار سے باہر ہوگا۔

8402 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَرُومَةَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِى الزَّعْرَاءِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: " يَاْتِى عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَاْتِى الرَّجُلُ الْقَبْرَ فَيَضْطَجِعُ عَلَيْهِ، فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِى مَكَانَ صَاحِبِهِ، مَا بِهٖ حُبُّ لِقَاءِ اللّٰهِ اِلَّا لِمَا يَرٰى مِنْ شِدَّةِ الْبَلَاءِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 8402 - على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا، ایک آدمی قبرستان میں جا کر قبر پر لیٹ جائے گا اور کہے گا: کاش اپنے اس ساتھی کی بجائے اس قبر میں مَیں ہوتا۔ اس کو اللہ تعالیٰ ملاقات کی محبت نہیں ہوگی، بلکہ وہ مصیبتوں سے گھبرا کر ایسا کر رہا ہوگا۔

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے مر کے بھی نہ چین آیا تو کدھر جائیں گے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8403 - اَخْبَرَنِى مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ كُرْزِ بْنِ عَلْقَمَةَ الْخُزَاعِيِّ، قَالَ: قَالَ اَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلْ لِلْاِسْلَامِ مِنْ مُنْتَهًى؟ قَالَ: نَعَمْ، اَيُّمَا اَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ اَرَادَ اللّٰهُ بِهِمْ خَيْرًا اَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الْاِسْلَامَ قَالُوا: ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ثُمَّ يَقَعُ فِتَنٌ كَاَنَّهَا الظُّلَلُ قَالَ: فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ: كَلَّا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ، لَتَعُودُنَّ فِيهَا اَسَاوِدَ صُبًّا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

✧✧ حضرت علقمہ خزاعی بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اسلام کی کوئی انتہاء بھی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ عرب وعجم میں جس گھرانے کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرمائے گا، اس میں اسلام داخل فرما دے گا، لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر کالی گھٹاؤں کی مانند فتنے آئیں گے، اس دیہاتی نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا واقعی ایسا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم دوبارہ الگ الگ جماعتوں میں بٹ جاؤ گے اور ایک دوسرے کی گردن مارو گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

8404 - حَدَّثَنَا اَبُوْ اُوَيْسٍ الْمَدِيْنِيُّ، حَدَّثَنِيْ ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ، وَمُوْسَى بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ دَخَلَ حُجْرَ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمْ، وَحَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ جَامَعَ امْرَاَتَهُ بِالطَّرِيْقِ لَفَعَلْتُمُوْهُ صَحِيْحٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8404 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مکمل طور پر اپنے سے سابقہ قوموں کے نقش قدم پر چلوگے، بالشت در بالشت اور ہاتھ در ہاتھ حتیٰ کہ اگر وہ کسی گوہ کے بل میں گھسے تھے تو تم بھی گھسو گے، اور حتیٰ کہ اگر انہوں نے گزرگاہ میں عورتوں سے زنا کیا تھا تو تم بھی ایسا کرو گے۔

8405 - حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: يَجِيْءُ رِيْحٌ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ يُقْبَضُ فِيْهَا رُوْحُ كُلِّ مُؤْمِنٍ صَحِيْحٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8405 – فيه انقطاع

✧✧ حضرت عیاش ابن ابی ربیعہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے ایک ہوا چلے گی جس کی وجہ سے ہر مومن کی روح نکل جائے گی۔

8406 - اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا جَدِّيْ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَاَبُوْ عَلْقَمَةَ الْفَرْوِيُّ قَالَا: ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلْمَانَ الْاَغَرِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ رِيْحًا مِنَ الْيَمَنِ اَلْيَنَ مِنَ الْحَرِيْرِ، فَلَا تَدَعُ اَحَدًا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ اِيْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ " وَلَهٗ شَاهِدٌ مَوْقُوْفٌ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8406 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ یمن کی جانب سے ایک ہوا بھیجے گا جو کہ ریشم سے زیادہ نرم ہوگی، جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا، وہ اس کی روح کو قبض کرلے گی۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس کی شاہد حدیث درج ذیل ہے، یہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما پر موقوف ہے۔

8407 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ آدَمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا لَا تَدَعُ اَحَدًا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ تُقًى اَوْ نُهًى اِلَّا قَبَضَتْهُ، وَيَلْحَقُ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَيَبْقٰى عَجَاجٌ مِنَ النَّاسِ لَا يَاْمُرُوْنَ بِمَعْرُوْفٍ وَلَا يَنْهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ، يَتَنَاكَحُوْنَ فِي الطُّرُقِ

كَمَا تَتَنَاكَحُ الْبَهَائِمُ، فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَقَامَ السَّاعَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8407 – موقوف

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قیامت سے پہلے اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا، جو ایسے کسی آدمی کو زندہ نہیں چھوڑے گی جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا۔ اور ہر قبیلہ اسی عقیدے کی طرف لوٹ جائے گا، جو ان کے آباؤ اجداد زمانہ جاہلیت میں رکھتے تھے، ٹیڑھے قسم کے لوگ باقی بچ جائیں گے، نہ یہ نیکی کا حکم دیں گے اور نہ برائی سے روکیں گے، جانوروں کی طرح گلیوں بازاروں میں زنا کریں گے، جب یہ حالات پیدا ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کا غضب زمین والوں پر بہت شدید ہو جائے گا، تب قیامت قائم ہو جائے گی۔

8408 – اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْحَسَنُ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَيْهَقِيُّ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عِيْسَى بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلَاةً اِذْ مَدَّ يَدَهُ، ثُمَّ اَخَّرَهَا، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ صَنَعْتَ فِي هٰذِهِ الصَّلَاةِ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ فِيمَا قَبْلَهُ، قَالَ: اَجَلْ اِنَّهُ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ فَرَاَيْتُ فِيْهَا دَالِيَةً قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ فَاَرَدْتُ اَنْ اَتَنَاوَلَ مِنْهَا شَيْئًا، فَاُوحِيَ اِلَيَّ اَنِ اسْتَاْخِرْ فَاسْتَاْخَرْتُ، وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فِيمَا بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ حَتّٰى رَاَيْتُ ظِلِّى وَظِلَّكُمْ فِيْهَا فَاَوْمَاْتُ اِلَيْكُمْ اَنِ اسْتَاْخِرُوا، فَاُوحِيَ اِلَيَّ اَنْ اَقِرَّهُمْ فَاِنَّكَ اَسْلَمْتَ وَاَسْلَمُوا، وَهَاجَرْتَ وَهَاجَرُوا، وَجَاهَدْتَ وَجَاهَدُوا، فَلَمْ اَرَ لَكَ فَضْلًا عَلَيْهِمْ اِلَّا بِالنُّبُوَّةِ، فَاَوَّلْتُ ذٰلِكَ مَا يَلْقَى اُمَّتِي بَعْدِي مِنَ الْفِتَنِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8408 – صحيح

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نماز پڑھائی، پھر اپنا ہاتھ پھیلایا، پھر ہٹالیا، (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) ہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آج ہم نے آپ کو نماز میں ایک عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے، اس سے پہلے آپ نے کبھی ایسا نہیں کیا، اس کی وجہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ میرے سامنے جنت پیش کی گئی، میں نے اس میں گچھے لٹکتے ہوئے پائے، میں نے اس میں سے کچھ لینے کا ارادہ کیا، لیکن میری جانب وحی کی گئی کہ اس کو رہنے دیں، تب میں نے ہاتھ پیچھے ہٹالیا، اور مجھ پر دوزخ بھی پیش کی گئی، وہ اتنی قریب تھی کہ میں نے اپنا اور تمہارا سایہ اس میں دیکھا، میں نے تمہیں پیچھے رہنے کا اشارہ کیا، میری طرف وحی کی گئی کہ میں ان کو ان کے مقام پر روک کر رکھوں کیونکہ آپ اسلام لائے تو وہ بھی اسلام لائے، آپ نے ہجرت کی، انہوں نے بھی ہجرت کی، آپ نے جہاد کیا، انہوں نے بھی جہاد کیا، ہم آپ کی ان پر یہ فضیلت دیکھتے ہیں کہ آپ کو نبوت ملی ہے۔ میں نے اس کی یہ تاویل کی ہے کہ میری امت میرے بعد فتنوں میں مبتلا ہو جائے گی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8409 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ يَزِيدَ بْنَ اَبِيْ حَبِيبٍ، حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شِمَاسَةَ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ كَانَ عِنْدَ مَسْلَمَةَ بْنِ مَخْلَدٍ، وَعِنْدَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ هُمْ شَرٌّ مِنْ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَدْعُونَ اللّٰهَ بِشَيْءٍ اِلَّا رَدَّهُ عَلَيْهِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ اِذَا اَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ، فَقَالَ مَسْلَمَةُ: يَا عُقْبَةُ اسْمَعْ مَا يَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ، فَقَالَ عُقْبَةُ: هُوَ اَعْلَمُ

اَمَّا اَنَا فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلٰى اَمْرِ اللّٰهِ قَاهِرِينَ عَلَى الْعَدُوِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اَجَلْ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيحًا رِيحُهَا رِيحُ الْمِسْكِ وَمَسُّهَا مَسُّ الْحَرِيْرِ فَلَا تَتْرُكُ نَفْسًا فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنَ الْاِيْمَانِ اِلَّا قَبَضَتْهُ، ثُمَّ يَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ عَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8409 – صحيح

✧✧ عبدالرحمٰن بن شماسہ فرماتے ہیں: وہ حضرت مسلمہ بن مخلد کے پاس موجود تھے، ان کے پاس حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ موجود تھے، حضرت عبداللہ نے کہا: قیامت ان لوگوں پر قائم ہوگی جو مخلوق میں سب سے برے ہوں گے، وہ لوگ زمانہ جاہلیت کے لوگوں سے بھی زیادہ برے ہوں گے، وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی مانگیں گے، اللہ تعالیٰ ان کی دعا کورد کردے گا، ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے، حضرت مسلمہ نے کہا: اے عقبہ! دیکھو، عبداللہ کیا کہہ رہا ہے؟ حضرت عقبہ نے کہا: وہ زیادہ علم رکھتا ہے، (اس لئے اس نے جو بھی کہا ٹھیک ہی کہا ہوگا)

اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں ہمیشہ ایک جماعت ایسی رہے گی، جو اللہ تعالیٰ کے نام پر جہاد کرتے رہیں گے، دشمنوں پر غالب رہیں گے، ان کے مخالفین ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے، حتیٰ کہ قیامت آجائے گی، اور وہ اپنے نظریے پر قائم رہیں گے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ ہوا بھیجے گا جو مشک کی طرح خوشبودار ہوگی، جو ریشم کی طرح نرم ہوگی، وہ ایسے تمام لوگوں کی روح قبض کرلے گی جن کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا۔ پھر روئے زمین پر برے لوگ رہ جائیں گے، ان پر قیامت قائم ہوگی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8410 – حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، وَحَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: اِنَّ مِنْ آخِرِ اَمْرِ الْكَعْبَةِ اَنَّ الْحَبَشَ يَغْزُوْنَ الْبَيْتَ فَيَتَوَجَّهُ الْمُسْلِمُوْنَ نَحْوَهُمْ، فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ رِيحًا اَثَرُهَا

شَرْقِيَّةٌ، فَلَا يَدَعُ اللّٰهُ عَبْدًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ تُقًى إِلَّا قَبَضَتْهُ، حَتَّى إِذَا فَرَغُوا مِنْ خِيَارِهِمْ بَقِيَ عَجَاجٌ مِنَ النَّاسِ، لَا يَأْمُرُونَ بِمَعْرُوفٍ وَلَا يَنْهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ، وَعَمَدَ كُلُّ حَيٍّ إِلَى مَا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُهُمْ مِنَ الْأَوْثَانِ فَيَعْبُدُهُ، حَتَّى يَتَسَافَدُوا فِي الطُّرُقِ كَمَا تَتَسَافَدُ الْبَهَائِمُ، فَتَقُومُ عَلَيْهِمُ السَّاعَةُ، فَمَنْ أَنْبَأَكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هٰذَا فَلَا عِلْمَ لَهُ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِهِمَا مَوْقُوفٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8410 – علی شرط البخاری ومسلم موقوف

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کعبہ کا آخری واقعہ یہ ہوگا کہ ایک لشکر بیت اللہ پر چڑھائی کرے گا، مسلمان ان کے مقابلے کے لئے نکلیں گے، لیکن اللہ تعالیٰ ان کے پیچھے مشرق سے چلنے والی ہوا بھیجے گا، وہ ان تمام لوگوں کی روح قبض کرلے گی جن کے دلوں میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا، حتیٰ کہ دنیا نیک لوگوں سے خالی ہوجائے گی، کمینے لوگ رہ جائیں گے، وہ نہ نیکی کا حکم دیں گے اور نہ برائی سے منع کریں گے، اور تمام لوگ اپنے آباؤ اجداد کی طرح بتوں کے پجاری بن جائیں گے، جانوروں کی طرح گلیوں، بازاروں میں بدکاریاں کریں گے، ان لوگوں پر قیامت قائم ہوجائے گی۔ اتنی تفصیلی گفتگو کے بعد اگر تمہیں کوئی اس سے مختلف بات سنائے تو وہ علم سے خالی ہوگا۔

8411 – أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَيُّوبَ، ثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، أَنْبَأَ بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِلّٰهِ رِيحًا يَبْعَثُهَا عَلٰى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ تَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8411 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سو سال کے بعد ایک ہوا بھیجے گا جو ہر مومن کی روح کو قبض کرلے گی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8412 – حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَيَأْتِي عَلٰى أُمَّتِي زَمَانٌ تَكْثُرُ فِيهِ الْقُرَّاءُ، وَتَقِلُّ الْفُقَهَاءُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا: وَمَا الْهَرْجُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْقَتْلُ بَيْنَكُمْ، ثُمَّ يَأْتِي بَعْدَ ذٰلِكَ زَمَانٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ رِجَالٌ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ زَمَانٌ يُجَادِلُ الْمُنَافِقُ الْكَافِرُ الْمُشْرِكُ بِاللّٰهِ الْمُؤْمِنَ بِمِثْلِ مَا يَقُولُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8412 – صحيح

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت پر ایک ایسا وقت بھی آئے گا کہ قرآن کے قاریوں کی بہتات ہوگی، لیکن فقہاء بہت کم ہوں گے، علم اٹھالیا جائے گا، ہرج بڑھ جائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ ''ہرج'' کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے درمیان قتل وغارت گری ہوگی، پھر اس کے بعد ایک زمانہ آئے گا، لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ پھر اس کے بعد ایک زمانہ آئے گا، منافق، کافر اور مشرک لوگ مومن سے بحث کریں گے، اور خود کو مومن باور کرائیں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8413 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى فِيْهِ مُؤْمِنٌ اِلَّا لَحِقَ بِالشَّامِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8413 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ جو بھی مومن ہوگا وہ شام میں چلا جائے گا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8414 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ السِّيرَافِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ الْعِرَاقِيُّ، ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ اَبِيْ صُفْرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تُبْعَثُ نَارٌ تَسُوْقُ النَّاسَ مِنْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ اِلٰى مَغَارِبِهَا كَمَا يُسَاقُ الْجَمَلُ الْكَسِيْرُ لَهَا، مَا تَتَخَلَّفُ مِنْهُمْ، اِذَا قَالُوْا قَالَتْ، وَاِذَا بَاتُوْا بَاتَتْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8414 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آگ بھیج جائے گی، یہ لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف ہانکے گی، جیسا کہ سست وکاہل اونٹ کو ہانکا جاتا ہے، کوئی بندہ پیچھے نہیں رہے گا، جب لوگ قیلولہ کریں گے وہ آگ بھی اسی وقت قیلولہ کرے گی اور جب لوگ رات گزاریں گے، وہ آگ بھی رات گزارے گی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8415 - اَخْبَرَنَا غَيْلَانُ بْنُ يَزِيْدَ الدَّقَّاقُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ، ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ قَارِظِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ اَبِيْ غَطَفَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلُ:

تَخْرُجُ مَعَادِنُ مُخْتَلِفَةٌ مَعْدِنٌ مِنْهَا قَرِيبٌ مِنَ الْحِجَازِ يَأْتِيهِ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ، يُقَالُ لَهُ فِرْعَوْنُ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَعْمَلُونَ فِيهِ إِذْ حَسَرَ عَنِ الذَّهَبِ فَأَعْجَبَهُمْ مُعْتَمَلُهُ إِذْ خُسِفَ بِهِ وَبِهِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8415 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: زمین سے بہت خزانے نکلیں گے، ان میں سے ایک خزانہ حجاز کے قریب ہوگا، وہاں مخلوق کا سب سے برا آدمی آئے گا، اس کو فرعون کہا جاتا ہے، خزانے کی کھدائی کا کام کرنے والوں کو سونا ملے گا یہ لوگ ابھی اس پر خوش ہو رہے ہوں گے کہ ان تمام لوگوں کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8416 – أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا أَبُوْ نَصْرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الشَّذُوْرِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ هُبَيْرَةَ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، أَنْبَأَ أَبُوْ التَّيَّاحِ، قَالَ: صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ فَانْضَمَّ النَّاسُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ حَتّٰى كَانُوا كَالرَّحَاءِ حَوْلَ أَبِيْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ، فَسَأَلُوْهُ عَنِ الْفِتْنَةِ، فَقَالَ: جَاءَ رَجُلَانِ إِلٰى مَجْلِسِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَقَالَا: يَا ابْنَ الصَّامِتِ تُعِيدُ الْحَدِيْثَ الَّذِي حَدَّثْتَنَاهُ، فَقَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: يُوشِكُ أَنْ يَكُوْنَ خَيْرُ الْمَالِ شَاتَيْنِ مَكِّيَّةٌ وَمَدَنِيَّةٌ تَرْعَى فَوْقَ رُءُوسِ الضِّرَابِ، تَأْكُلُ مِنْ وَرَقِ الْقَتَادِ وَالْبَشَامِ، وَيَأْكُلُ أَهْلُهُ مِنْ لُحْمَانِهِ، وَيَشْرَبُوْنَ مِنْ أَلْبَانِهِ، وَجَرَاثِيمُ الْعَرَبِ تَرْتَهِشُ فِيهَا الْفِتَنُ – يَقُوْلُهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ – وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَنْ يَكُوْنَ لِأَحَدِكُمْ ثَلَاثُ مِائَةِ شَاةٍ يَأْكُلُ مِنْ لُحْمَانِهَا، وَيَشْرَبُ مِنْ أَلْبَانِهَا أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ سَرَارِيكُمْ هٰذِهِ ذَهَبًا وَفِضَّةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8416 – صحيح

✧✧ ابوالتیاح فرماتے ہیں: ہم نے جمعہ کی نماز پڑھی، نماز سے فارغ ہو کر لوگ ایک دوسرے سے مل کر بیٹھ گئے اور ابورجاء عطاردی کے اردگرد چکی کی طرح حلقہ بنا کر بیٹھ گئے، لوگ ان سے فتنہ کے بارے میں دریافت کرنے لگے، ابورجاء عطاردی نے بتایا کہ دو آدمی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی مجلس میں آئے، اور کہنے لگے: اے صامت کے بیٹے، کیا تم ہمیں وہ حدیث دوبارہ سنا سکتے ہو، جو تم نے ہمیں پہلے سنائی تھی، حضرت عبادہ نے کہا: جی ہاں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "قریب ہے کہ بہترین مال دو بکریاں ہوں ایک مکی اور دوسری مدنی، سبزہ چرتی ہوں گی، قتاد (ایک کانٹے دار درخت) اور بشام (ایک خوشبودار درخت) کے پتے کھائیں گی، اور اس کے مالک اس کا گوشت کھائیں گے اور اس کا دودھ پئیں گے، اور عرب کے جراثیم میں فتنے برپا ہو جائیں گے" یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ پھر فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر تمہارے پاس تین سو بکریاں ہوں، اور تم ان کا گوشت کھاؤ، دودھ پیو، یہ مجھے

زیادہ عزیز ہے بہ نسبت اس کے کہ تم سونے یا چاندی کے کنگن پہنو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8417 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَرُوْمَةَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ مَطَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا انْفَرَجْتُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ انْفِرَاجَ الْمَرْاَةِ عَنْ قُبُلِهَا

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8417 - صحيح

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب تم دین کے معاملات اس طرح کھول دو گے جیسے کوئی (بدکار) عورت اپنی شرمگاہ کو (ہر آنے والے کے لئے) کھول کر رکھتی ہے۔

8418 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ بَهْرَامَ، عَنْ مُنْذِرِ بْنِ هَوْذَةَ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ، قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: " كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا انْفَرَجْتُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ انْفِرَاجَ الْمَرْاَةِ عَنْ قُبُلِهَا لَا تَمْنَعُ مَنْ يَاْتِيهَا؟ قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: قَبَّحَ اللّٰهُ الْعَاجِزَ، قَالَ: بَلْ قُبِّحْتَ اَنْتَ

هٰذَانِ الْحَدِيْثَانِ صَحِيْحَا الْاِسْنَادَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8418 - صحيح

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب تم دین کے معاملہ میں اس قدر نرم ہو جاؤ گے جیسے کوئی (بدکار) عورت اپنی شرمگاہ کے بارے میں نرم ہوتی ہے، وہ کسی کو بھی اپنی شرمگاہ استعمال کرنے سے منع نہیں کرتی۔ ایک آدمی نے کہا: اللہ تعالیٰ اس کا برا کرے جو اس سے بھی عاجز ہو، آپ نے فرمایا: بلکہ تمہارا برا کیا جائے۔

✿✿ یہ دونوں حدیثیں صحیح الاسناد ہیں، لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8419 - اَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْعَقَبِيُّ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو، اَنْبَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، قَالَ: غَدَوْتُ عَلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ: مَا نِمْتُ الْبَارِحَةَ حَتّٰى اَصْبَحْتُ، قُلْتُ: لِمَ؟ قَالَ: " قَالُوْا: طَلَعَ الْكَوْكَبُ ذُو الذَّنَبِ، فَخَشِيْتُ اَنْ يَكُوْنَ الدَّجَّالُ قَدْ طَرَقَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ. غَيْرَ اَنَّهُ عَلٰى خِلَافِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، وَاَنَّ آيَةَ الدَّجَّالِ قَدْ مَضٰى

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8419 - على شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں: میں ایک دن صبح سویرے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے بتایا کہ میں گزشتہ تمام رات جاگتا رہا، میں نے وجہ پوچھی، آپ نے فرمایا: دُمدار ستارہ طلوع ہو چکا ہے،

مجھے یہ ڈر تھا کہ کہیں دجال نازل نہ ہو جائے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8420 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِي قَبِيلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "لِلدَّجَّالِ آيَاتٌ مَعْلُومَاتٌ: اِذَا غَارَتِ الْعُيُونُ، وَنَزَفَتِ الْاَنْهَارُ، وَاصْفَرَّ الرَّيْحَانُ، وَانْتَقَلَتْ مَذْحِجُ وَهَمْدَانُ مِنَ الْعِرَاقِ، فَنَزَلَتْ قِنَّسْرِينَ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ غَادِيًا اَوْ رَائِحًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8420 – صحيح

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: دجال کی کچھ مشہور نشانیاں ہیں، جب چشمے برباد ہو جائیں، دریا خشک ہو جائیں، پھول مرجھا جائیں، مذحج او ہمدان عراق سے نکل جائیں، اور قنسرین میں چلے جائیں، تو تم دجال کا انتظار کرو، وہ کسی بھی صبح یا شام میں ظاہر ہو جائے گا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8421 - اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا عُبَيْدُ بْنِ شَرِيكٍ الْبَزَّارُ، ثَنَا اَبُو الْجُمَاهِرِ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُقْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ السَّدُوسِيِّ، قَالَ: "اَتَيْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ قَطَرِيَّانِ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ سِرْبَالٌ - يَعْنِي الْقَمِيصَ - فَقُلْنَا لَهُ: اِنَّكَ قَدْ رَوَيْتَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَيْتَ الْكُتُبَ، فَقَالَ: مِمَّنْ اَنْتُمْ؟ قَالَ: فَقُلْنَا مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ، فَقَالَ: اِنَّكُمْ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ تَكْذِبُونَ وَتُكَذِّبُونَ، وَتَسْخَرُونَ، قَالَ: فَقُلْتُ: لَا وَاللّٰهِ، لَا نُكَذِّبُكَ، وَلَا نَكْذِبُ عَلَيْكَ، وَلَا نَسْخَرُ مِنْكَ، قَالَ: "فَاِنَّ بَنِي قَنْطُورَاءَ وَكُرْكِيٍّ لَا يَخْرُجُونَ حَتّٰى يَرْبِطُوا خُيُولَهُمْ بِنَخْلِ الْاَيْلَةِ، كَمْ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْبَصْرَةِ؟ قَالَ: فَقُلْنَا: اَرْبَعُ فَرَاسِخَ، قَالَ: فَيَبْعَثُونَ اَنْ خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا"، قَالَ: فَيَلْحَقُ ثُلُثٌ بِهِمْ، وَثُلُثٌ بِالْكُوفَةِ، وَثُلُثٌ بِالْاَعْرَابِ، ثُمَّ يَبْعَثُونَ اِلَى اَهْلِ الْكُوفَةِ اَنْ خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا، فَيَلْحَقُ ثُلُثٌ بِهِمْ وَثُلُثٌ بِالْاَعْرَابِ وَثُلُثٌ بِالشَّامِ، قَالَ: فَقُلْنَا: مَا اَمَارَةُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: اِذَا طَبَّقَتِ الْاَرْضَ اِمَارَةُ الصِّبْيَانِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8421 – صحيح

عمرو بن اوس سدوسی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے پاس گئے، انہوں نے دو قطری چادریں زیب تن کی ہوئی تھیں، سر پر عمامہ سجایا ہوا تھا، قمیص نہیں پہنی ہوئی تھی، ہم نے ان سے کہا: آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث روایت کرتے ہیں اور آپ دیگر کتابیں بھی روایت کرتے ہیں۔ آپ نے کہا: تم کون ہو؟ عمرو بن اوس سدوسی کہتے

ہیں: ہم نے بتایا کہ ہم عراق سے آئے ہیں، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عراقیو! تم لوگ جھوٹ بولتے ہو، اور دوسروں کو جھٹلاتے بھی ہو، اور تم ہنسی مذاق کرتے ہو، میں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم، نہ ہم نے آپ کے سامنے کوئی جھوٹ بولا اور نہ ہم آپ کو جھٹلاتے ہیں اور نہ ہم آپ سے مذاق کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: بنی قنطوراء اور کرکی اس وقت تک نہیں نکلیں گے جب تک ان کے گھوڑے ایلہ کے درختوں کے ساتھ نہیں باندھے جائیں گے، ایلہ اور بصرہ کے درمیان کتنی مسافت ہے؟ ہم نے کہا: ۴ فرسخ، آپ نے فرمایا: ان کو پیغام بھیج دو کہ وہ وہاں تک ہمارا راستہ خالی کر دیں، آپ نے فرمایا: ان کی ایک تہائی قوم ان سے مل جائے گی، ایک تہائی کوفہ میں چلے جائیں گے اور ایک تہائی دیہاتوں میں چلے جائیں گے۔ پھر اہل کوفہ کی جانب پیغام بھیجیں گے، تو وہاں کے ایک تہائی لوگ ان سے مل جائیں گے، ایک تہائی دیہاتوں میں چلے جائیں گے اور ایک تہائی شام میں چلے جائیں گے۔ ہم نے کہا: اس کی نشانی کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جب زمین پر بچوں کی حکومتیں آ جائیں گی۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8422 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، قَالَ: اَدْرَكْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَوَعَيْتُ عَنْهُ، وَاَدْرَكْتُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَوَعَيْتُ عَنْهُ، وَفَاتَنِي مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَاَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ عُمَيْرَةَ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ مَجْلِسٍ يُجْلِسُهُ: " اللّٰهُ حَكَمٌ قِسْطٌ تَبَارَكَ اسْمُهُ، هَلَكَ الْمُرْتَابُونَ، اِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ فِتَنًا يَكْثُرُ فِيهَا الْمَالُ، وَيُفْتَحُ فِيهَا الْقُرْآنُ حَتّٰى يَاْخُذَهُ الرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ وَالْحُرُّ وَالْعَبْدُ وَالصَّغِيرُ وَالْكَبِيرُ، فَيُوشِكُ الرَّجُلُ اَنْ يَقْرَاَ الْقُرْآنَ فَيَقُولُ: قَرَاْتُ الْقُرْآنَ فَمَا لِلنَّاسِ لَا يَتَّبِعُونِي وَقَدْ قَرَاْتُ الْقُرْآنَ؟ ثُمَّ يَقُولُ: مَا هُمْ مُتَّبِعِيَّ حَتّٰى اَبْتَدِعَ لَهُمْ غَيْرَهُ فَاِيَّاكُمْ، وَمَا ابْتَدَعَ فَاِنَّ مَا ابْتَدَعَ ضَلَالَةٌ، اتَّقُوا زَلَّةَ الْحَكِيمِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يُلْقِي عَلٰى فِي الْحَكِيمِ الضَّلَالَةَ، وَيُلْقِي لِلْمُنَافِقِ كَلِمَةَ الْحَقِّ "، قَالَ: قُلْنَا: وَمَا يُدْرِيكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اَنَّ الْمُنَافِقَ يُلَقِّي كَلِمَةَ الْحَقِّ وَاَنَّ الشَّيْطَانَ يُلْقِي عَلٰى فِي الْحَكِيمِ كَلِمَةَ الضَّلَالَةِ؟ قَالَ: " اجْتَنِبُوا مِنْ كَلَامِ الْحَكِيمِ كُلَّ مُتَشَابِهٍ، الَّذِي اِذَا سَمِعْتَهُ قُلْتَ: مَا هٰذَا؟ وَلَا يُنَبِّئُكَ ذٰلِكَ عَنْهُ فَاِنَّهُ لَعَلَّهُ اَنْ يُرَاجِعَ وَيُلْقِي الْحَقَّ فَاسْمَعْهُ فَاِنَّ عَلَى الْحَقِّ نُورًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8422 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ ابوادریس خولانی کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوالدرداء کو پایا ہے، ان سے احادیث بھی لی ہیں، میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو پایا ہے، اور ان سے احادیث لی ہیں، اور میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نہیں مل سکا، مجھے یزید بن عمیرہ نے بتایا ہے کہ وہ جس مجلس میں بھی بیٹھتے وہاں یہ بات ضرور کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ انصاف پر مبنی فیصلہ کرنے والا ہے، اس کا نام برکت والا ہے، شک میں ڈالنے والے ہلاک ہو چکے ہیں، تمہارے پیچھے فتنے ہی فتنے ہوں گے، مال کی بہتات ہو گی

،قرآن کھل جائے گا حتیٰ کہ ہر مرد، عورت، آزاد، غلام، چھوٹے اور بڑے کے پاس قرآن ہوگا، ایک آدمی قرآن پڑھے گا اور کہے گا: میں نے قرآن پڑھا ہے، لوگ میری اتباع کیوں نہیں کرتے؟ حالانکہ میں قرآن پڑھتا ہوں، پھر یہ لوگ میری اتباع اس وقت تک نہیں کریں گے جب تک میں قرآن سے ہٹ کران کے لئے کوئی نئی چیز ایجاد نہ کردوں۔تم اس سے بھی بچنا اوراس کی بدعت سے بھی بچنا، اس لئے اس نے جو چیز اپنی طرف سے گھڑی ہوگی وہ گمراہی ہوگی، اور حکیم کی غلطی سے بھی بچو، کیونکہ کئی مرتبہ شیطان حکیم کی زبان پر گمراہی ڈال دیتا ہے، اور منافق کی زبان پر کلمہ حق کا القاء کردیتا ہے، ہم نے کہا: آپ کو کیسے پتا (اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے) کہ منافق کلمہ حق کی تلقین کرے گا اور شیطان حکیم کی زبان پر گمراہی جاری کردیگا، آپ نے فرمایا: حکیم کی غیر واضح مبہم باتوں سے بچنا جن کو سن کر تم یہ پوچھنے پر مجبور ہو جاؤ کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ اور وہ تمہیں اس بات پر خبردار بھی نہیں کرے گا کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ اپنی بات سے رجوع کرلے اور حق بات کی طرف لوٹ آئے، تب اس کی بات سن لینا کیونکہ حق بات کا اپنا ایک نور ہوتا ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8423 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ مَنْصُوْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَتَكِيُّ، ثَنَا اَبُوْ سَهْلٍ بُسْرُ بْنُ سَهْلٍ اللَّبَّادُ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي اَبُوْ قَبِيلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، " اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَعْدَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِالْاَنْدَلُسِ يُقَالُ لَهُ: ذُو الْعُرْفِ يَجْمَعُ مِنْ قَبَائِلِ الشِّرْكِ جَمْعًا عَظِيمًا، يَعْرِفُ مَنْ بِالْاَنْدَلُسِ اَنْ لَا طَاقَةَ لَهُمْ، فَيَهْرُبُ اَهْلُ الْقُوَّةِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِي السُّفُنِ، فَيُجِيزُوْنَ اِلٰى طَنْجَةَ وَيَبْقَى ضَعَفَةُ النَّاسِ وَجَمَاعَتُهُمْ، لَيْسَ لَهُمْ سُفُنٌ يُجِيزُوْنَ عَلَيْهَا، فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَا وَيَعْبُرُ لَهُمْ فِي الْبَحْرِ، فَيُجِزِ الْوَعْلُ لَا يُغَطِّي الْمَاءُ اَظْلَافَهُ، فَيَرَاهُ النَّاسُ فَيَقُوْلُوْنَ: الْوَعْلُ الْوَعْلُ اتَّبِعُوهُ، فَيُجِيزُ النَّاسُ عَلٰى اَثَرِهِ كُلُّهُمْ، ثُمَّ يَصِيرُ الْبَحْرُ عَلٰى مَا كَانَ عَلَيْهِ وَيُجِيزُ الْعَدُوُّ فِي الْمَرَاكِبِ، فَاِذَا حَسَّ بِهِمْ اَهْلُ الْاِفْرِيقِيَّةِ هَرَبُوا كُلُّهُمْ مِنْ اِفْرِيقِيَّةَ وَمَعَهُمْ مَنْ كَانَ بِالْاَنْدَلُسِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، حَتّٰى يَدْخُلُوا الْفُسْطَاطَ، وَيُقْبِلُ ذٰلِكَ الْعَدُوُّ حَتّٰى يَنْزِلُوا فِيمَا بَيْنَ مَرْيُوطَ اِلَى الْاَهْرَامِ مَسِيرَةَ خَمْسَةِ بُرُدٍ، فَيَمْلَاُونَ مَا هُنَالِكَ شَرًّا، فَتَخْرُجُ اِلَيْهِمْ رَايَةُ الْمُسْلِمِينَ عَلَى الْجِسْرِ، فَيَنْصُرُهُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَيَهْزِمُونَهُمْ وَيَقْتُلُوْنَهُمْ اِلَى الْوَلْبَةَ مَسِيرَةَ عَشْرِ لَيَالٍ، وَيَسْتَوْقِدُ اَهْلُ الْفُسْطَاطِ بِعَجَلِهِمْ وَاَدَاتِهِمْ سَبْعَ سِنِينَ، وَيَنْفَلِتُ ذُو الْعُرْفِ مِنَ الْقَتْلِ وَمَعَهُ كِتَابٌ لَا يَنْظُرُ فِيهِ اِلَّا وَهُوَ مُنْهَزِمٌ، فَيَجِدُ فِيهِ ذِكْرَ الْاِسْلَامِ، وَاَنَّهُ يُؤْمَرُ فِيهِ بِالدُّخُولِ فِي السَّلْمِ، فَيَسْاَلُ الْاَمَانَ عَلٰى نَفْسِهِ وَعَلٰى مَنْ اَجَابَهُ اِلَى الْاِسْلَامِ مِنْ اَصْحَابِهِ الَّذِينَ اَقْبَلُوا مَعَهُ، فَيُسْلِمُ فَيَصِيرُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ يَاْتِي الْعَامَ الثَّانِيَ رَجُلٌ مِنَ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهُ اَسِيسُ، وَقَدْ جَمَعَ جَمْعًا عَظِيمًا فَيَهْرُبُ الْمُسْلِمُونَ مِنْهُمْ مِنْ اَسْوَانَ، حَتّٰى لَا يَبْقَى بِهَا وَلَا فِيهَا دُونَهَا اَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ اِلَّا دَخَلَ الْفُسْطَاطَ، فَيَنْزِلُ اَسِيسُ بِجَيْشِهِ مَنْفَ، وَهُوَ عَلٰى رَاْسِ بَرِيْدٍ مِنَ الْفُسْطَاطِ، فَتَخْرُجُ اِلَيْهِمْ رَايَةُ الْمُسْلِمِينَ عَلَى الْجِسْرِ فَيَنْصُرُهُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَيَقْتُلُوْنَهُمْ وَيَاْسِرُوْنَهُمْ، حَتّٰى

يُبَاعَ الْاَسْوَدُ بِعَبَاءَةٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ مَوْقُوْفُ الْإِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَهُوَ اَصْلٌ فِي مَعْرِفَةِ وُقُوْعِ الْفِتَنِ بِمِصْرَ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَمَنْفُ: هُوَ الَّذِي يَقُوْلُ مَنْصُوْرٌ الْفَقِيهُ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيهِ:

(البحر المجتث)

سَاَلْتُ اَمْسِ قُصُوْرًا ... بِعَيْنِ شَمْسٍ وَمَنْف

عَنْ اَهْلِهَا اَيْنَ حَلُّوا ... فَلَمْ يُجِبْنِيْ بِحَرْف

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8423 – ليس على شرطهما

✦✦ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اندلس میں مسلمانوں کا ''ذوالعرف'' نامی ایک دشمن ہوگا، وہ مشرکوں کے قبیلوں کو جمع کر کے ایک بہت بڑا لشکر جرار تیار کر لے گا، اندلس کے لوگ سمجھیں گے کہ ان میں کوئی طاقت نہیں ہے، مسلمان طاقتور لوگ کشتیوں میں بھاگ جائیں گے اور (بحر) طنجہ (عرب کی آبادی جہاں ختم ہوتی ہے وہاں سے مشرق کی جانب کا علاقہ ہے) کی طرف نکل جائیں گے۔ اور کمزور وناتواں لوگ اوران کی جماعت باقی رہ جائے گی، ان کے پاس کشتیاں بھی نہیں ہوں گی جن پر سوار ہوکر وہ چلے جائیں، اللہ تعالیٰ ان کے لئے ایک پہاڑی بکرا بھیجے گا، وہ دریا پر اس طرح چلے گا کہ اس کے کھر بھی پانی میں نہیں ڈوبیں گے، لوگ کہیں گے، بکرا ہے بکرا، اس کے پیچھے چلو، چنانچہ لوگ اس کے پیچھے چل پڑیں گے، پھر سمندر اپنی سابقہ کیفیت پر آجائے گا، دشمن اپنے گھوڑوں پر سوار ہوکر ان کے تعاقب میں نکلیں گے، جب اہل افریقہ محسوس کریں گے تو یہ سب لوگ بھی افریقہ سے بھاگ نکلیں گے اوران کے ساتھ اندلس میں بچے ہوئے مسلمان بھی ہوں گے۔ حتیٰ کہ یہ لوگ مصر میں داخل ہوں گے، اور یہ دشمن کے مقابلے میں ہوں گے۔ حتیٰ کہ یہ لوگ مربوط سے اہرام کی جانب پانچ برید کی مسافت پر پڑاؤ ڈالیں گے وہاں پر بہت شر پھیلائیں گے، وہاں پر ان کی جانب ایک مسلمان لشکر پل پر حملہ آور ہوگا، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان کے خلاف فتح دیگا، دشمنوں کو شکست کا سامنا کرنا پڑے گا، یہ لوگ ان کو مارتے مارتے، ولبہ کی جانب دس راتوں کی مسافت تک دھکیل کر لے جائیں گے، خیموں والے لوگ ان کے بچھڑوں اوران کی ہانڈیوں کو سات سال تک استعمال کریں گے۔ اور ذوالعرف قتل سے بھاگ جائے گا۔ اور جان بچانے میں کامیاب ہوجائے گا، اس کے ساتھ کتاب ہوگی۔ لیکن وہ اس کو دیکھ نہیں سکے گا۔ اور وہ شکست خوردہ ہوگا۔ وہ اس کتاب میں اسلام کا ذکر پائے گا، اوراس میں اس کے لئے مشورہ ہوگا کہ وہ اسلام میں داخل ہوجائے، وہ اپنی جان پر امان طلب کرے گا، اوراپنے ساتھ آنے والے لوگوں کے لئے بھی امان طلب کرے گا، پھر وہ مسلمان ہوجائے گا پھر اگلے سال حبشہ کا ایک اسیس نام آدمی آئے گا، وہ بہت بڑا لشکر جمع کرے گا، مسلمان اس کی کثرت دیکھ کر غمزدہ ہوکر بھاگ جائیں گے، حتیٰ کہ وہاں پر ایک بھی مسلمان باقی نہیں بچے گا، سب خیموں میں چھپ چکے ہوں گے، اسیس اپنے لشکر کے ساتھ منف میں اترے گا، وہ ابھی خیموں سے ایک برید کی مسافت دور ہوگا، ان کی جانب بھی پل پر مسلمانوں کا ایک لشکر نکلے گا، اللہ تعالیٰ ان کو فتح ونصرت سے نوازے گا، یہ لوگ ان کو قتل کریں

گے، ان کو قیدی بنائیں گے حتیٰ کہ حبشی کو اس کے جبے سمیت بیچا جائے گا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح موقوف الاسناد ہے، اور یہ فتنوں کے وقوع پذیر ہونے کے سلسلے میں اصل ہے۔ لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس حدیث میں جو منف کا لفظ آیا اس کے بارے میں منصور الفقیہ فرماتے ہیں:

گزشتہ کل میں نے محلات سے پوچھا، سورج کی دھوپ میں اور منف میں رہنے والوں کے بارے میں کہ وہ کہاں کوچ کر گئے ہیں، لیکن اس نے مجھے ایک حرف بھی جواب نہیں دیا۔

8424 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشِيرٍ الْاَنْصَارِيِّ، قَالَ: اَتٰى رَجُلٌ فَنَادَى ابْنَ مَسْعُودٍ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ، فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَتٰى اَضِلُّ، وَاَنَا اَعْلَمُ؟ قَالَ: اِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ اُمَرَاءُ اِذَا اَطَعْتَهُمْ اَدْخَلُوكَ النَّارَ، وَاِذَا عَصَيْتَهُمْ قَتَلُوكَ

وَهٰذَا مَوْقُوفٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ ." قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ: هٰذِهِ اَحَادِيثُ ذَكَرَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ فِي الْمَلَاحِمِ، وَعَلَوْتُ فِيهَا فَاَخْرَجْتُهَا، وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ مَسَانِيدَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8424 – صحيح

حضرت عبدالرحمٰن بن بشیر الانصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی آیا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو آواز دے کر ان کے اوپر جھک گیا اور کہنے لگا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں جان بوجھ کر کب گمراہ ہوں گا؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تیرے اوپر ایسے حکمران آجائیں گے کہ اگر تو ان کی اطاعت کرے تو دوزخ میں جائے، اور اگر تو ان کی نافرمانی کرے تو وہ تجھے قتل کر دیں۔

یہ حدیث موقوف ہے صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

امام حاکم کہتے ہیں: ان احادیث کو عبداللہ بن وہب نے ملاحم میں ذکر کیا ہے، ان احادیث میں میری سند عالی ہے، اس لئے میں نے ان کو یہیں نقل کر دیا، اگرچہ یہ مسند نہیں ہیں۔

8425 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ، قَالَ: اِذَا رَاَيْتَ الشَّامَ مَائِدَةَ رَجُلٍ وَاحِدٍ، وَاَهْلِ بَيْتِهِ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8425 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم ملک شام کو ایک آدمی اور اس کے خاندان کا دسترخوان دیکھے تو اس وقت قسطنطنیہ فتح ہو جائے گا۔

8426 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، ثَنَا بَحْرٌ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَابِرٍ، وَأَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: "إِنَّ الْمَعَاقِلَ ثَلَاثَةٌ: فَمَعْقِلُ النَّاسِ يَوْمَ الْمَلَاحِمِ بِدِمَشْقَ، وَمَعْقِلُ النَّاسِ يَوْمَ الدَّجَّالِ نَهْرُ أَبِي قُطْرُسٍ، يَمْرُقُ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ: بَيْتُ الْمَقْدِسِ، وَمَعْقِلُهُمْ يَوْمَ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ بِطُورِ سَيْنَاءَ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8426 – منقطع

✧✧ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جائے پناہ تین ہیں، جنگوں کے زمانے میں لوگوں کی پناہ گاہ "دمشق" ہوگی، اور دجال کے خروج کے وقت لوگوں کی پناہ گاہ "ابوقطرس" کی نہر ہے، لوگ وہاں سے گزریں گے، اور کہیں گے بیت المقدس۔ اور یاجوج وماجوج کے خروج کے وقت "طور سیناء" لوگوں کی جائے پناہ ہوگی۔

8427 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، ثَنَا بَحْرٌ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِذَا خُيِّرْتُمْ بَيْنَ الْأَرَضِينَ، فَلَا تَخْتَارُوا أَرْمِينِيَةَ، فَإِنَّ فِيهَا قِطْعَةً مِنْ عَذَابِ اللَّهِ تَعَالَى

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8427 – صحيح

✧✧ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تمہیں دو میں سے ایک ملک اختیار کرنے پر مجبور کیا جائے تو ارمینیہ کو منتخب مت کرنا، کیونکہ وہاں پر ایک قطعہ زمین ایسا ہے جہاں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوتا ہے۔

8428 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، ثَنَا بَحْرٌ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: الْجَزِيرَةُ آمِنَةٌ مِنَ الْخَرَابِ حَتَّى تَخْرَبَ أَرْمِينِيَةُ، وَمِصْرُ آمِنَةٌ مِنَ الْخَرَابِ حَتَّى تَخْرَبَ الْجَزِيرَةُ، وَالْكُوفَةُ آمِنَةٌ مِنَ الْخَرَابِ حَتَّى تَخْرَبَ مِصْرُ، وَلَا تَكُونُ الْمَلْحَمَةُ حَتَّى تَخْرَبَ الْكُوفَةُ، وَلَا تُفْتَحُ مَدِينَةُ الْكُفْرِ حَتَّى تَكُونَ الْمَلْحَمَةُ، وَلَا يَخْرُجُ الدَّجَّالُ حَتَّى تُفْتَحَ مَدِينَةُ الْكُفْرِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8428 – منقطع واه

✧✧ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جزیرہ خرابی سے امن میں ہے جب تک کہ ارمینیہ برباد نہیں ہوتا، مصر محفوظ رہے گا جب تک جزیرہ برباد نہیں ہوتا۔ اور کوفہ محفوظ ہے، جب تک مصر برباد نہیں ہوتا۔ اور جنگیں نہیں ہوں گی جب تک کوفہ برباد نہیں ہوگا۔ کفر کا شہر فتح نہیں ہوگا جب تک جنگیں نہیں ہوں گی، اور اس وقت تک دجال ظاہر نہیں ہوگا جب تک کفر کا شہر فتح نہیں ہوگا۔

8429 - حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ، ثَنَا بَحْرٌ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: وَلَدَ نُوحٌ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ثَلَاثَةً سَامَ، وَحَامَ، وَيَافِثَ، فَوَلَدَ سَامُ الْعَرَبَ وَفَارِسَ وَالرُّومَ وَفِي كُلِّ هَؤُلَاءِ خَيْرٌ، وَوَلَدَ حَامُ السُّودَانَ وَالْبَرْبَرَ وَالْقِبْطَ، وَوَلَدَ يَافِثُ التُّرْكَ وَالصَّقَالِبَةَ وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8429 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت سعید بن میسّب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ نوح علیہ السلام کے تین بیٹے، سام، حام اور یافث تھے، سام نے عرب، فارس اور روم کو جنا، ان تینوں میں خیر ہی خیر ہے۔ حام نے سوڈان، بربر اور قبط جنا، اور یافث کے ہاں ترک، صقالیہ اور یاجوج و ماجوج پیدا ہوئے۔

8430 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ اَبِی الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: لَا تَكُوْنُ الْمَلَاحِمُ اِلَّا عَلٰى يَدَىْ رَجُلٍ مِنْ آلِ هِرَقْلَ الرَّابِعِ – اَوِ الْخَامِسِ – يُقَالُ لَهُ طَيَّارَةُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8430 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چوتھے یا پانچویں ہرقل کی حکومت میں جنگیں ہوں گی، اس کو طیارہ کہا جائے گا۔

8431 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، ثَنَا بَحْرٌ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا مَرْيَمَ، مَوْلٰى اَبِیْ هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: مَرَّ اَبُوْ هُرَيْرَةَ بِمَرْوَانَ وَهُوَ يَبْنِیْ دَارَهُ الَّتِی وَسَطَ الْمَدِينَةِ، قَالَ: فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ وَالْعُمَّالُ يَعْمَلُوْنَ، قَالَ: ابْنُوا شَدِيدًا، وَآمِلُوا بَعِيدًا، وَمُوتُوا قَرِيبًا، فَقَالَ مَرْوَانُ: اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ الْعُمَّالَ، فَمَاذَا تَقُوْلُ لَهُمْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: قُلْتُ: ابْنُوا شَدِيدًا وَآمِلُوا بَعِيدًا وَمُوتُوا قَرِيبًا يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ – ثَلَاثَ مَرَّاتٍ – اذْكُرُوا كَيْفَ كُنْتُمْ اَمْسِ وَكَيْفَ اَصْبَحْتُمُ الْيَوْمَ تُخْدِمُوْنَ اَرِقَّاءَ كُمْ فَارِسَ وَالرُّوْمَ، كُلُوا خُبْزَ السَّمِيذِ، وَاللَّحْمَ السَّمِينَ لَا يَاْكُلْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَلَا تَكَادَمُوا تَكَادُمَ الْبَرَاذِينِ، وَكُوْنُوا الْيَوْمَ صِغَارًا تَكُوْنُوا غَدًا كِبَارًا، وَاللّٰهِ لَا يَرْتَفِعُ مِنْكُمْ رَجُلٌ دَرَجَةً اِلَّا وَضَعَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8431 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوہریرہ کے غلام ابومریم بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مروان کے پاس سے گزرے، وہ مدینہ کے درمیان میں اپنا محل بنوا رہا تھا، آپ فرماتے ہیں: میں اس کے پاس بیٹھ گیا، مزدور کام کر رہے تھے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: مضبوط عمارت بناؤ، دور کی امید رکھو، اور بہت جلد مر جاؤ، مروان نے کہا: ابوہریرہ مزدوروں کو حدیثیں سنا رہا ہے، اے ابوہریرہ تم ان کو کیا کہہ رہے ہو؟ آپ نے فرمایا: میں ان کو کہہ رہا ہوں: اے معشر قریش محل مضبوط بناؤ، امیدیں دور دور کی رکھو، اور مر جلدی جاؤ۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی، پھر فرمایا: تم یاد کرو، تم کل کیسے تھے اور تم آج کیسے ہو چکے ہو؟ تم اپنے غلاموں فارس اور روم کی خدمتیں کر رہے ہو، میدے کی روٹی کھاؤ، چربی والا گوشت کھاؤ، تم ایک دوسرے کو نہیں کھاؤ گے۔ اور ترکی گھوڑے کی طرح بھاگتے مت پھرو، تم آج چھوٹے رہو، کل بڑے ہو جاؤ گے، اللہ کی قسم! تم دنیا میں جتنے درجے بلند ہوتے ہو، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہیں اتنا ہی گرا دے گا۔

8432 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَرُومَةَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقْتَتِلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمُ ابْنُ خَلِيفَةٍ، ثُمَّ لَا يَصِيرُ إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ، ثُمَّ تَطْلُعُ الرَّايَاتُ السُّودُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَيُقَاتِلُونَكُمْ قِتَالًا لَمْ يُقَاتِلْهُ قَوْمٌ - ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا فَقَالَ - إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايِعُوهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ، فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8432 – على شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے خزانے کے پاس تین آدمی لڑیں گے، تینوں ہی خلیفہ کے بیٹے ہوں گے، لیکن وہ خزانہ کسی ایک کے بھی ہاتھ نہیں آئے گا، پھر مشرق کی جانب سے کالے جھنڈے نمودار ہوں گے، وہ تمہارے ساتھ ایسی جنگ کریں گے کبھی کسی قوم نے ایسی جنگ نہیں کی ہوگی، پھر کچھ چیزوں کا مزید ذکر کیا پھر فرمایا: جب تم اس کو دیکھو تو اس کی بیعت کرلو، اگرچہ تمہیں برف پر چوتڑوں کے بل گھسٹ کر ہی جانا پڑے، کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8433 – أَخْبَرَنَا أَبُو حَفْصٍ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، أَنْبَأَ أَبُو هَارُونَ سَهْلُ بْنُ شَاذَوَيْهِ، ثنا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنْبَأَ مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " خَيْرُ النَّاسِ فِي الْفِتَنِ رَجُلٌ آخِذٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ – أَوْ قَالَ: بِرَسَنِ فَرَسِهِ – خَلْفَ أَعْدَاءِ اللّٰهِ يُخِيفُهُمْ وَيُخِيفُونَهُ، أَوْ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي بَادِيَتِهِ يُؤَدِّي حَقَّ اللّٰهِ الَّذِي عَلَيْهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8433 – على شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فتنوں کے زمانے میں سب سے اچھا وہ شخص ہوگا جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر اللہ کے دشمنوں کے پیچھے ہوگا، وہ ان کو ڈرا رہا ہوگا اور وہ اس کو ڈرا رہے ہوں گے، یا وہ شخص جو جنگل میں الگ تھلگ ہو کر اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے حقوق پورا کرنے میں مصروف ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8434 – أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ دَارِمٍ الْحَافِظُ، بِالْكُوفَةِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْقُرَشِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيُّ، ثنا حَنَانُ بْنُ سُدَيْرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلَائِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، وَعَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ إِلَيْنَا مُسْتَبْشِرًا يُعْرَفُ السُّرُورُ فِي وَجْهِهِ، فَمَا سَأَلْنَاهُ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرَنَا بِهِ، وَلَا سَكَتْنَا إِلَّا ابْتَدَأَنَا، حَتَّى مَرَّتْ فِتْيَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فِيهِمُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، فَلَمَّا رَآهُمُ الْتَزَمَهُمْ وَانْهَمَلَتْ عَيْنَاهُ، فَقُلْنَا: يَا

رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَزَالُ نَرَى فِي وَجْهِكَ شَيْئًا نَكْرَهُهُ، فَقَالَ: اِنَّا اَهْلُ بَيْتٍ اخْتَارَ اللّٰهُ لَنَا الْاٰخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا، وَاِنَّهُ سَيَلْقَى اَهْلُ بَيْتِي مِنْ بَعْدِي تَطْرِيدًا وَتَشْرِيدًا فِي الْبِلَادِ، حَتّٰى تَرْتَفِعَ رَايَاتٌ سُوْدٌ مِنَ الْمَشْرِقِ، فَيَسْاَلُوْنَ الْحَقَّ فَلَا يُعْطَوْنَهُ، ثُمَّ يَسْاَلُوْنَهُ فَلَا يُعْطَوْنَهُ، ثُمَّ يَسْاَلُوْنَهُ فَلَا يُعْطَوْنَهُ، فَيُقَاتِلُوْنَ فَيُنْصَرُوْنَ، فَمَنْ اَدْرَكَهُ مِنْكُمْ اَوْ مِنْ اَعْقَابِكُمْ فَلْيَاْتِ اِمَامَ اَهْلَ بَيْتِي وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الثَّلْجِ، فَاِنَّهَا رَايَاتُ هُدًى، يَدْفَعُوْنَهَا اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِءُ اسْمُهُ اسْمِي، وَاسْمُ اَبِيْهِ اسْمَ اَبِيْ، فَيَمْلِكُ الْاَرْضَ فَيَمْلَاُهَا قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8434 – هذا موضوع

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے کاشانہ اقدس پر گئے، آپ ﷺ بہت خوش خوش ہماری طرف تشریف لائے، آپ کے چہرے پر خوشی کے آثار بالکل نمایاں تھے، ہم نے حضور ﷺ سے کچھ بھی نہیں پوچھا، بلکہ آپ ﷺ نے خود ہم سے بات کرنا شروع فرمادی، اسی اثناء میں بنی ہاشم کے کچھ نوجوان وہاں سے گزرے، ان میں حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما بھی تھے، جب حضور ﷺ نے ان کو دیکھا تو ان کو اپنے ساتھ لپٹالیا اور آپ کی آنکھیں نم ہوگئیں، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ ہم آپ کے چہرے پر پریشانی کے آثار دیکھ رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ہم اہل بیت کے لئے اللہ تعالیٰ نے دنیا پر آخرت کو ترجیح دی ہے، میرے بعد میرے اہل بیت کو شہروں سے جلاوطنی اور تفریق، کا سامنا ہوگا، حتیٰ کہ مشرق کی جانب سے کالے جھنڈوں والی جماعت نمودار ہوگی، وہ حق مانگیں گے لیکن ان کو حق نہیں دیا جائے گا، وہ پھر اپنا حق مانگیں گے، لیکن پھر بھی نہیں دیا جائے گا، وہ پھر مانگیں گے، لیکن پھر بھی نہیں دیا جائے گا، پھر وہ جہاد شروع کردیں گے، اللہ تعالیٰ ان کو فتح سے ہمکنار کرے گا، تم میں سے جو بھی ان کو پائے، یا تمہاری نسلوں میں کوئی ان کو پائے تو اس کو چاہئے کہ وہ میرے اہل بیت کے سامنے آئے، اگرچہ اس کو برف پر چوتڑوں کے بل گھسٹ کر ہی آنا پڑے، کیونکہ وہ ہدایت کے جھنڈے ہوں گے، وہ سب میرے اہل بیت کے ایک آدمی کو دیئے جائیں گے جس کا نام (وہی ہوگا جو) میرا نام ہے، جس کے والد کا نام (بھی وہی ہوگا) جو میرے والد کا نام ہے۔ وہ زمین کا مالک ہوگا، وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھردے گا، جس طرح کہ اس کے آنے سے پہلے زمین ظلم وستم سے بھری ہوگی۔

8435 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَرُوْمَةَ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَتْكُمُ الْفِتْنَةُ تَرْمِي بِالرَّضْفِ، اَتَتْكُمُ الْفِتْنَةُ السَّوْدَاءُ الْمُظْلِمَةُ، اِنَّ لِلْفِتْنَةِ وَقَفَاتٌ وَنَقَفَاتٌ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَمُوْتَ فِي وَقَفَاتِهَا فَلْيَفْعَلْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8435 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہارے پاس ایک فتنہ آئے گا، جس میں سنگ باری ہوگی، پھر تمہارے پاس ایک کالا سیاہ فتنہ آئے گا، فتنوں میں اتار چڑھاؤ ہوتے رہیں گے، ان کے وقفوں میں جو مرسکتا ہو، وہ مرجائے۔

﴿﴾ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8436 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، ثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ الْكِلَابِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَكُوْنُ فِتْنَةٌ يَقْتَتِلُوْنَ عَلَيْهَا عَلٰى دَعْوَى جَاهِلِيَّةٍ، قَتْلَاهَا فِي النَّارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8436 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسا فتنہ ہوگا، لوگ اس میں زمانہ جاہلیت کے دعوں کی طرح دعوی پر قتال کریں گے، اس کے مقتولین سب دوزخی ہوں گے۔

﴿﴾ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8437 – اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ اَبِي خُثَيْمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ سَرْجِسَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: " اَيُّهَا النَّاسُ، اَظَلَّتْكُمْ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، اِنَّمَا خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا – اَوْ قَالَ: مِنْهَا – صَاحِبُ شَاءٍ يَاْكُلُ مِنْ رَسَلِ غَنَمِهِ، اَوْ رَجُلٌ وَّرَاءَ الدَّرْبِ آخِذٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ يَاْكُلُ مِنْ سَيْفِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! تم پر تاریک رات کے اندھیروں کی مثل فتنے آئیں گے، ان میں اچھا بکری کا وہ مالک ہوگا، جو اپنی بکری کے دودھ وغیرہ پر گزارا کرتا ہوگا، یا وہ شخص جو دوردراز ے پیچھے اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہوگا، اپنی تلوار پر گزارا کرتا ہوگا۔

﴿﴾ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8438 – اَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ، اَنْبَاَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حَيْدَرَ الْحِمْيَرِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ خَلِيفَةَ، ثَنَا اَبُوْ يَحْيَى عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمَّانِيُّ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيُّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَنْزِلُ بِاُمَّتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ بَلَاءٌ شَدِيدٌ مِنْ سُلْطَانِهِمْ لَمْ يُسْمَعْ بَلَاءٌ اَشَدُّ مِنْهُ، حَتّٰى تَضِيقَ عَنْهُمُ الْاَرْضُ الرَّحْبَةُ، وَحَتّٰى يُمْلَاَ الْاَرْضُ جَوْرًا وَظُلْمًا، لَا يَجِدُ الْمُؤْمِنُ مَلْجَاً يَلْتَجِئُ اِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ، فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلًا مِنْ عِتْرَتِي، فَيَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْاَرْضِ، لَا تَدَّخِرُ الْاَرْضُ مِنْ بَذْرِهَا شَيْئًا اِلَّا اَخْرَجَتْهُ، وَلَا السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا اِلَّا صَبَّهُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا، يَعِيشُ فِيهَا سَبْعَ سِنِينَ اَوْ ثَمَانٍ اَوْ تِسْعٍ، تَتَمَنَّى الْاَحْيَاءُ الْاَمْوَاتَ

مِمَّا صَنَعَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِاَهْلِ الْاَرْضِ مِنْ خَيْرِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8438 – سنده مظلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آخری زمانے میں میری امت پر ان کے بادشاہوں کی جانب سے اتنی بڑی بڑی مصیبتیں نازل ہوں گی، کہ اس سے بڑی مصیبت کبھی کسی نے نہیں سنی ہوگی، حتیٰ کہ زمین باوجود کشادہ ہونے کے ان پر تنگ ہوجائے گی، حتیٰ کہ روئے زمین ظلم وستم سے بھرجائے گی، ظلم سے بچنے کے لئے مومن کو کوئی پناہ گاہ نہیں ملے گی، ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ میری اولاد میں سے ایک آدمی بھیجے گا، وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، جیسا کہ اس سے پہلے ظلم وستم سے بھری ہوگی، اُس پر آسمان والے بھی راضی ہوں گے اور زمین والے بھی، زمین اپنے تمام خزانے اگل دے گی، آسمان بھی اُن پر رحمتوں کی بارشیں برسائے گا، وہ آدمی ان میں سات، یا آٹھ یا نو سال رہے گا، اس وقت اللہ تعالیٰ اہل زمین پر جو خیر نازل فرمائے گا اس کو دیکھ کر زندہ لوگ تمنا کریں گے کہ کاش ان کے فوت شدہ لوگ آج زندہ ہوتے۔(اوران حالات کا نظارہ کرتے)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8439 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، اَنْبَاَ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قُدَامَةَ الْجُمَحِيُّ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ بَكْرِ بْنِ الْفُرَاتِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ جَدِعَاتٌ يُصَدَّقُ فِيْهَا الْكَاذِبُ، وَيُكَذَّبُ فِيْهَا الصَّادِقُ، وَيُؤْتَمَنُ فِيْهَا الْخَائِنُ، وَيُخَوَّنُ فِيْهَا الْاَمِيْنُ، وَيَنْطِقُ فِيْهِمُ الرُّوَيْبِضَةُ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الرُّوَيْبِضَةُ؟ قَالَ: الرَّجُلُ التَّافِهُ يَتَكَلَّمُ فِيْ اَمْرِ الْعَامَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8439 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: لوگوں پر کچھ سال ایسے آئیں گے کہ اس میں جھوٹے کو سچا قرار دیا جائے گا، اور سچے کو جھوٹا کہا جائے گا، خائن لوگوں کے پاس امانتیں رکھی جائیں گی، اور امانتداروں کو خائن قرار دیا جائے گا، اور ان میں رویبضہ باتیں کرے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ''رویبضہ'' کس کو کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خسیس قسم کے لوگ عوام الناس کے معاملات میں گفتگو کریں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8440 – اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَلِيْمٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الشَّذُوْرِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ هُبَيْرَةَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَنْبَاَ اَيُّوْبُ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عُمَيْرَةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

قَالَ: " تَكُوْنُ فِتْنَةٌ يَكْثُرُ فِيهَا الْمَالُ، وَيُفْتَحُ فِيهَا الْقُرْآنُ حَتَّى يَقْرَاهُ الْمُؤْمِنُ وَالْمُنَافِقُ وَالصَّغِيرُ وَالْكَبِيرُ وَالرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ، يَقْرَاهُ الرَّجُلُ سِرًّا فَلَا يُتَّبَعُ عَلَيْهَا، فَيَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَاَقْرَاَنَّهُ عَلَانِيَةً، ثُمَّ يَقْرَاهُ عَلَانِيَةً فَلَا يُتَّبَعُ عَلَيْهَا، فَيَتَّخِذُ مَسْجِدًا وَيَبْتَدِعُ كَلَامًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا مِنْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُ فَإِنَّ كُلَّ مَا ابْتُدِعَ ضَلَالَةٌ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 8440 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

قَالَ: وَلَمَّا مَرِضَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَرَضَهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ كَانَ يُغْشَى عَلَيْهِ اَحْيَانًا، وَيُفِيقُ اَحْيَانًا، حَتَّى غُشِيَ عَلَيْهِ غَشْيَةً ظَنَنَّا اَنَّهُ قَدْ قُبِضَ، ثُمَّ اَفَاقَ وَاَنَا مُقَابِلَهُ اَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ؟ قُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا اَبْكِي عَلَى دُنْيَا كُنْتُ اَنَالُهَا مِنْكَ، وَلَا عَلَى نَسَبٍ بَيْنِي وَبَيْنَكَ، وَلَكِنْ اَبْكِي عَلَى الْعِلْمِ وَالْحُكْمِ الَّذِي اَسْمَعُ مِنْكَ يَذْهَبُ، قَالَ: " فَلَا تَبْكِ فَإِنَّ الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ مَكَانَهُمَا، مَنِ ابْتَغَاهُمَا وَجَدَهُمَا فَابْتَغِهِ حَيْثُ ابْتَغَاهُ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَإِنَّهُ سَاَلَ اللّٰهَ تَعَالَى وَهُوَ لَا يَعْلَمُ وَتَلَا: (إِنِّي ذَاهِبٌ إِلَى رَبِّي سَيَهْدِينِ) (الصافات: 99) وَابْتَغِهِ بَعْدِي عِنْدَ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ، وَإِنْ لَمْ تَجِدْهُ عِنْدَ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَسَلْ عَنِ النَّاسِ اَعْيَانَهُ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ، وَسَلْمَانُ، وَعُوَيْمِرٌ اَبُو الدَّرْدَاءِ، وَإِيَّاكَ وَزَيْغَةَ الْحَكِيمِ وَحُكْمَ الْمُنَافِقِ " قَالَ: قُلْتُ: وَكَيْفَ لِي اَنْ اَعْلَمَ زَيْغَةَ الْحَكِيمِ؟ قَالَ: كَلِمَةُ ضَلَالَةٍ يُلْقِيهَا الشَّيْطَانُ عَلَى لِسَانِ الرَّجُلِ فَلَا يَحْمِلُهَا وَلَا يَتَاَمَّلُ مِنْهُ، فَإِنَّ الْمُنَافِقَ قَدْ يَقُوْلُ الْحَقَّ، فَخُذِ الْعِلْمَ اَنَّى جَاءَكَ فَإِنَّ عَلَى الْحَقِّ نُورًا، وَإِيَّاكَ وَمُعْضِلَاتِ الْاُمُورِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

✧✧ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک ایسا فتنہ آئے گا جس میں مال بہت زیادہ ہو جائے گا، قرآن بہت کھولا جائے گا، حتیٰ کہ مومن، منافق، چھوٹا، بڑا، مرد اور عورت سب قرآن پڑھیں گے، ایک آدمی پوشیدہ طور قرآن پڑھے گا، اس پر اس کی پیروی نہیں کی جائے گی، وہ کہے گا: اللہ کی قسم! اب میں اس کو اعلانیہ پڑھوں گا، پھر وہ اس کو اعلانیہ پڑھے گا، لیکن اب بھی اس کی کوئی پیروی نہیں کی جائے گی، وہ ایک مسجد بنائے گا، اور ایسی باتیں گھڑے گا جو نہ کتاب اللہ میں ہوں گی اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت ہوں گی، ان سے بچ کر رہنا، کیونکہ ہر وہ چیز جو نئی گھڑی جائے (جس کی اصل کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں موجود نہ ہو) وہ گمراہی ہے۔

جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو ان پر وقفے وقفے سے غشی طاری ہوتی تھی، پھر ان پر غشی کا ایسا دورہ پڑا کہ ہم سمجھے کہ ان کی روح پرواز کر گئی ہے، لیکن ان کو ایک بار پھر افاقہ ہوا، اس وقت میں ان کے سامنے رو رہا تھا، آپ نے فرمایا: روؤ مت۔ کیونکہ علم اور ایمان ایک ہی جگہ ہوتے ہیں، جو ان کو تلاش کرتا ہے وہ ان کو پالیتا ہے، اس لئے اس کو وہاں تلاش کرو جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تلاش کیا تھا، انہوں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تھا، اور آپ نہیں جانتے تھے، پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی

اِنِّي ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّی سَيَهْدِينِ

اور میرے بعد چار لوگوں کے پاس علم تلاش کرنا وہ چار افراد یہ ہیں۔

- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔
- حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ۔
- حضرت سلمان رضی اللہ عنہ۔
- حضرت عویمر ابوالدرداء رضی اللہ عنہ۔

حکیم کی خطا سے اور منافق کے فیصلے سے بچنا۔ میں نے کہا: مجھے کیسے پتا چلے گا کہ حکیم بھی خطا کر گیا ہے، آپ نے فرمایا: گمراہی کی بات شیطان کسی آدمی کی زبان پر جاری کر دیتا ہے، بندہ نہ اس بات کو سنبھالتا ہے اور نہ ہی وہ اس میں کوئی غور وفکر کرتا ہے، کیونکہ منافق کبھی سچی بات کہہ دیتا ہے، اس لئے تم علم لے لو، جہاں سے بھی ملے، کیونکہ حق کا اپنا ایک نور ہوتا ہے، اور تم پیچیدہ امور سے بچ کر رہنا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8441 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنِ بْنِ سُفْيَانَ الطَّائِيُّ بِحِمْصَ، ثَنَا اَبُو الْمُغِيرَةِ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ الْحِمْصِيُّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عُتْبَةَ الْيَحْصِبِيِّ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِءٍ الْعَبْسِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتَنَ وَاَكْثَرَ فِي ذِكْرِهَا حَتّٰى ذَكَرَ فِتْنَةَ الْاَحْلَاسِ، فَقَالَ قَائِلٌ: وَمَا فِتْنَةُ الْاَحْلَاسِ؟ قَالَ: " هِيَ فِتْنَةُ هَرَبٍ وَحَرْبٍ، ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّى - اَوِ السَّرَّاءِ - ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلٰى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلٰى ضِلَعٍ، ثُمَّ فِتْنَةُ الدَّهْمَاءِ لَا تَدَعُ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً، فَاِذَا قِيلَ انْقَطَعَتْ تَمَادَتْ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، حَتّٰى يَصِيرَ النَّاسُ اِلٰی فُسْطَاطَيْنِ: فُسْطَاطِ اِيمَانٍ لَا نِفَاقَ فِيهِ، وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا اِيمَانَ فِيهِ، فَاِذَا كَانَ ذَاكُمْ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنَ الْيَوْمِ اَوْ غَدٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8441 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کا ذکر کیا، اور ان کے ضمن میں فتنہ احلاس کا بھی تذکرہ کیا، کسی نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتنہ احلاس کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ فتنہ جنگ کا اور بھاگنے کا فتنہ ہوگا، پھر گرفتاریوں کا فتنہ ہوگا، پھر لوگ ایک آدمی کی بیعت کر لیں گے۔ لیکن ان میں کوئی نظام اور استقامت نہیں ہوگی پھر انتہائی سیاہ فتنہ ہوگا، اس کا اثر اس امت کے ہر شخص کو پہنچے گا جب کہا جائے گا کہ وہ ختم ہوگئی تو وہ انتہاء کو پہنچ جائے گی، اس فتنے میں بندہ حالتِ ایمان میں صبح کرے گا اور شام کو کافر ہو چکا ہوگا۔ حتیٰ کہ لوگ دو جماعتوں میں

بٹ جائیں گے، ایک جماعت اہل ایمان کی ہوگی ان میں نفاق نہیں ہوگا، اور ایک جماعت اہل نفاق کی ہوگی، ان میں ایمان نہیں ہوگا، جب ایسے حالات پیدا ہو جائیں تو بس ایک دو دن میں دجال کے آنے کا انتظار کرنا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8442 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا وَكِيعٌ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَانَ، وَحَتَّى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ، وَشِرَاكُ نَعْلِهِ، وَتُخْبِرُهُ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهُ مِنْ بَعْدِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي)8442 - على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، قیامت سے پہلے درندے، انسان سے باتیں کریں گے، بلکہ انسان کے کوڑے کا ایک کنارہ انسان سے باتیں کرے گا۔ اس کے جوتے کا تسمہ اس سے باتیں کرے گا، اور وہ اس کو بتائے گا کہ اس کی غیرموجودگی میں اس کے گھر والے کیا کرتے رہے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8443 - اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَرُومَةَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِي عَمَّارٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِذَا اَحَبَّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَعْلَمَ اَصَابَتْهُ الْفِتْنَةُ اَمْ لَا، فَلْيَنْظُرْ فَاِنْ كَانَ رَاَى حَلَالًا كَانَ يَرَاهُ حَرَامًا فَقَدْ اَصَابَتْهُ الْفِتْنَةُ، وَاِنْ كَانَ يَرَى حَرَامًا كَانَ يَرَاهُ حَلَالًا فَقَدْ اَصَابَتْهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي)8443 - على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر کوئی یہ جاننا چاہتا ہے کہ وہ فتنے میں مبتلا ہوگا یا نہیں، تو اس کو چاہیے کہ انتظار کرے، اگر وہ ایک چیز کو پہلے حرام سمجھتا تھا اب حلال سمجھنے لگ گیا، سمجھ لو وہ فتنے میں مبتلا ہو گیا، اور اگر وہ کسی چیز کو پہلے حلال سمجھتا تھا، اب حرام سمجھنے لگ گیا، وہ بھی فتنے میں مبتلا ہو گیا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8444 - حَدَّثَنَا اَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى،

اَنْبَاَ وَكِيعٌ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا اَبُوْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا رَاعٍ يَرْعَى بِالْحَرَّةِ اِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلٰى شَاةٍ مِنَ الشِّيَاهِ، فَحَالَ الرَّاعِي بَيْنَ الذِّئْبِ وَبَيْنَ الشَّاةِ، فَاَقْعَى الذِّئْبُ عَلٰى ذَنَبِهِ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، تَحُولُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رِزْقٍ سَاقَهُ اللّٰهُ اِلَيَّ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا عَجَبَاهُ ذِئْبٌ يُكَلِّمُنِيْ بِكَلَامِ الْاِنْسَانِ فَقَالَ الذِّئْبُ: اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَعْجَبَ مِنِّي، رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُ النَّاسَ بِاَنْبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ، فَزَوَى الرَّاعِي شِيَاهَهُ اِلٰى زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَا الْمَدِينَةِ، ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّاسِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8444 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ ایک چرواہا، حرہ میں بکریاں چرا رہا تھا، ایک بھیڑیے نے اس کی بکریوں پر حملہ کر دیا اور ایک بکری دبوچ لی، راعی نے اس سے بکری چھین لی، وہ بھیڑیا اپنی سرین پر بیٹھ گیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے بندے! اللہ تعالیٰ نے میرے لئے جو رزق رکھا تھا تو نے میرا وہ رزق مجھ سے چھین لیا ہے، اس آدمی نے کہا: بڑے تعجب کی بات ہے، ایک بھیڑیا انسانوں کی طرح باتیں کر رہا ہے، بھیڑیے نے کہا: میں تجھے اس سے بھی زیادہ تعجب کی بات نہ بتاؤں؟ ان دو پہاڑوں کے درمیان اللہ کا رسول پیدا ہوا ہے، وہ لوگوں کو گزرے ہوئے زمانے کی باتیں بتاتا ہے۔ اس چرواہے نے شہر کے ایک کونے میں اپنی بکریوں کو سمیٹا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو واقعہ بتایا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف نکلے اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اس نے سچ کہا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8445 – اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَقْتَتِلُ فِئَتَانِ عَلٰى دَعْوَى جَاهِلِيَّةٍ عِنْدَ خُرُوجِ اَمِيرٍ اَوْ قَبِيلَةٍ، فَتَظْهَرُ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَظْهَرُ وَهِيَ ذَلِيلَةٌ، فَيَرْغَبُ فِيهَا مَنْ يَلِيهَا مِنْ عَدُوِّهَا، فَيَتَقَحَّمُ فِي النَّارِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8445 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: امیر یا قبیلہ کے خروج پر دو گروہ زمانہ جاہلیت کی طرح دعوے کر کے لڑائی کریں گے، ان میں سے ذلیل جماعت غالب آ جائے گی، پھر وہ اپنے ساتھ متصل دشمن کی جماعت کی حمایت کرے گی

اور دوزخ کا ایندھن بن جائے گی۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8446 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ نَصْرٍ الْمُذَكِّرُ، بِمَرْوَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى الْقَاضِى، ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، وَاَبُوْ حُذَيْفَةَ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ، عَنْ نُبَيْطِ بْنِ شَرِيْطٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: تُعْرَضُ فِتْنَةٌ عَلَى الْقُلُوْبِ، فَاَىُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِىْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ، وَاَىُّ قَلْبٍ لَمْ يُنْكِرْهَا نُكِتَتْ فِىْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، ثُمَّ تُعْرَضُ فِتْنَةٌ اُخْرٰى عَلَى الْقُلُوْبِ، فَاِنْ اَنْكَرَهَا الْقَلْبُ الَّذِىْ اَنْكَرَهَا فِى الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى نُكِتَتْ فِىْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ، وَاِنْ لَمْ يُنْكِرْهَا نُكِتَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، ثُمَّ تُعْرَضُ فِتْنَةٌ اُخْرٰى عَلَى الْقُلُوْبِ، فَاِنْ اَنْكَرَهَا الَّذِىْ اَنْكَرَهَا فِى الْمَرَّتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ اشْتَدَّ وَابْيَضَّ وَصَفَا وَلَمْ تَضُرَّهٗ فِتْنَةٌ اَبَدًا، وَاِنْ لَمْ يُنْكِرْهَا فِى الْمَرَّتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ اسْوَدَّ وَارْتَدَّ وَنَكَسَ فَلَا يَعْرِفُ حَقًّا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8446 – على شرط البخارى ومسلم

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دلوں پر فتنے ڈالیں جائیں گے، جو دل اس کا انکار کرے گا، اس کے دل پر ایک سفید نکتہ لگا دیا جائے گا، جو دل اس کا انکار نہیں کرے گا اس پر ایک سیاہ نکتہ لگا دیا جائے گا، اس کے بعد ایک اور فتنہ دلوں پر آئے گا، اگر دل اس کا انکار کرے گا تو پہلی مرتبہ کی طرح اب بھی اس پر ایک سفید نشان لگا دیا جائے گا اور اگر اسے ناپسند نہیں کرے گا تو اس پر پہلی مرتبہ کی طرح سیاہ نکتہ لگا دیا جائے گا، اس کے بعد ایک اور فتنہ آئے گا، اگر دل اس کو برا جانے گا تو اس پر پہلے سے زیادہ گہرا سفید نشان لگا دیا جائے گا اور اس کو صاف ستھرا کر دیا جائے گا، اور اس کے بعد کوئی فتنہ اس کو نقصان نہیں دے گا، اور اگر اس کو سابقہ دو موقعوں کی مانند ناپسند نہیں کرے گا، اس پر پہلی دو مرتبہ سے بھی زیادہ سخت کالا دھبہ لگا دیا جائے گا، یہ دل بالکل اوندھا ہو جائے گا، اس کے بعد وہ نہ حق کو پہچان سکے گا اور نہ برائی کو برا سمجھے گا۔ (العیاذ باللہ)

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8447 - اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ عَيَّاشٍ، اَخُوْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اُحَذِّرُكُمْ سَبْعَ فِتَنٍ تَكُوْنُ بَعْدِىْ: فِتْنَةٌ تُقْبِلُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ، وَفِتْنَةٌ بِمَكَّةَ، وَفِتْنَةٌ تُقْبِلُ مِنَ الْيَمَنِ، وَفِتْنَةٌ تُقْبِلُ مِنَ الشَّامِ، وَفِتْنَةٌ تُقْبِلُ مِنَ الْمَشْرِقِ، وَفِتْنَةٌ تُقْبِلُ مِنَ الْمَغْرِبِ، وَفِتْنَةٌ مِنْ بَطْنِ الشَّامِ وَهِىَ السُّفْيَانِىُّ " قَالَ: فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: مِنْكُمْ مَنْ يُدْرِكُ اَوَّلَهَا، وَمِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مَنْ يُدْرِكُ آخِرَهَا ، قَالَ الْوَلِيْدُ بْنُ عَيَّاشٍ: فَكَانَتْ فِتْنَةُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ قِبَلِ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ، وَفِتْنَةُ مَكَّةَ فِتْنَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَفِتْنَةُ الشَّامِ مِنْ قِبَلِ بَنِىْ اُمَيَّةَ، وَفِتْنَةُ الْمَشْرِقِ مِنْ قِبَلِ هٰؤُلَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8447 – هذا من أوابد نعيم بن مهدی

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے بعد آنے والے سات فتنوں سے پرحذر کرتا ہوں، ایک فتنہ مدینہ کی جانب سے آئے گا، ایک فتنہ مکہ میں آئے گا، ایک فتنہ یمن کی جانب سے اٹھے گا، ایک فتنہ شام کی طرف سے اٹھے گا، ایک فتنہ مشرق کی طرف سے اور ایک فتنہ مغرب کی طرف سے اٹھے گا، ایک سفیانی فتنہ بطن شام سے اٹھے گا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ان میں سے پہلے فتنے کو پائے گا، اور اسی امت کا ایک فرد ہوگا جو ان میں سے آخری فتنے کو پائے گا، ولید بن عیاش کہتے ہیں: مدینہ کا فتنہ طلحہ اور زبیر کی جانب سے تھا، مکہ کا فتنہ عبداللہ بن زبیر کا فتنہ تھا، شام کا فتنہ بنوامیہ کی طرف سے تھا، مشرق کا فتنہ ان لوگوں کی طرف سے تھا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8448 – حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْفِلَسْطِيْنِيِّ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ اَخِيْ حُذَيْفَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: " اَوَّلُ مَا تَفْقِدُوْنَ مِنْ دِيْنِكُمُ الْخُشُوْعُ، وَآخِرُ مَا تَفْقِدُوْنَ مِنْ دِيْنِكُمُ الصَّلَاةُ، وَلَتُنْقَضَنَّ عُرَى الْإِسْلَامِ عُرْوَةً عُرْوَةً، وَلَيُصَلِّيَنَّ النِّسَاءُ وَهُنَّ حُيَّضٌ، وَلَتَسْلُكُنَّ طَرِيْقَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَذْوَ الْقُذَّةِ بِالْقُذَّةِ، وَحَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ، لَا تُخْطِئُوْنَ طَرِيْقَهُمْ، وَلَا يُخْطِئَنَّكُمْ حَتّٰى تَبْقٰى فِرْقَتَانِ مِنْ فِرَقٍ كَثِيْرَةٍ فَتَقُوْلُ اِحْدَاهُمَا: مَا بَالُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، لَقَدْ ضَلَّ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: (اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ) (هود: 114) لَا تُصَلُّوْا اِلَّا ثَلَاثًا، وَتَقُوْلُ الْاُخْرٰى: اِيْمَانُ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاللّٰهِ كَاِيْمَانِ الْمَلَائِكَةِ مَا فِيْنَا كَافِرٌ وَّلَا مُنَافِقٌ، حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَحْشُرَهُمَا مَعَ الدَّجَّالِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8448 – صحيح

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تمہارے دینی معاملات میں سب سے پہلے جو چیز ختم ہوگی وہ خشوع وخضوع ہے۔ سب سے آخر میں جو چیز ختم ہوگی وہ نماز ہے، اسلام کی رسی ایک ایک کر کے ٹوٹتی جائے گی، عورتیں حالتِ حیض میں نمازیں پڑھیں گی، تم ہُو بہ ہُو اپنی سابقہ قوموں کے نقش قدم پر چلو گے، جیسے جوتا جوتے کے برابر ہوتا ہے، تم ان کا کوئی طریقہ بھی اپنانے سے چھوڑو گے نہیں، اور نہ ہی وہ طریقہ تمہیں چھوڑے گا۔ حتیٰ کہ بہت ساری جماعتوں میں سے صرف دو جماعتیں رہ جائیں گی، ان میں سے ایک کہے گی: پانچ نمازیں کہاں سے ثابت ہوگئیں؟ ہم سے پچھلے لوگ تو گمراہ تھے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے

اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ

اس لئے صرف تین نمازیں فرض ہیں۔ دوسری جماعت کہے گی: مومنوں کا اللہ پر ایمان ایسا ہی ہے جیسے فرشتوں کا ایمان، ہم میں نہ کوئی کافر ہے نہ منافق۔ اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ ان دونوں جماعتوں کا حشر دجال کے ساتھ کرے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8449 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: انْطَلَقْتُ اَنَا وَعُمَرُ، وَابْنُ صَلِيعٍ اِلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، وَعِنْدَهُ سِمَاطَانِ مِنَ النَّاسِ، فَقُلْنَا: يَا حُذَيْفَةُ، اَدْرَكْتَ مَا لَمْ نُدْرِكْ، وَعَلِمْتَ مَا لَمْ نَعْلَمْ، وَسَمِعْتَ مَا لَمْ نَسْمَعْ، فَحَدِّثْنَا بِشَيْءٍ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَنْفَعَنَا بِهِ، فَقَالَ: لَوْ حَدَّثْتُكُمْ بِكُلِّ مَا سَمِعْتُ مَا انْتَظَرْتُمْ بِيَ اللَّيْلَ الْقَرِيبَ، قَالَ: قُلْنَا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ، وَلٰكِنْ حَدِّثْنَا بِاَمْرٍ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَنْفَعَنَا بِهِ، قَالَ: لَوْ حَدَّثْتُكُمْ اَنَّ اُمَّ اَحَدِكُمْ تَغْزُو فِي كَتِيبَةٍ حَتّٰى تَضْرِبَ بِالسَّيْفِ مَا صَدَّقْتُمُونِي، قُلْنَا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ وَلٰكِنْ حَدِّثْنَا بِشَيْءٍ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَنْفَعَنَا بِهِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ مُضَرَ لَا يَزَالُ بِكُلِّ عَبْدٍ صَالِحٍ يَقْتُلُهُ، وَيُهْلِكُهُ وَيُفْنِيهِ حَتّٰى يُدْرِكَهُمُ اللّٰهُ بِجُنُودٍ مِنْ عِنْدِهِ فَتَقْتُلَهُمْ حَتّٰى لَا يَمْنَعَ ذَنَبَ تَلْعَةٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ صَلِيعٍ: وَاثْكُلَ اُمِّهِ اَلْهَوْتَ النَّاسَ اِلَّا عَنْ مُضَرَ، قَالَ: اَلَسْتَ مِنْ مُحَارِبِ خَصَفَةَ؟ قَالَ: بَلٰى، قَالَ: فَاِذَا رَاَيْتَ قَيْسًا قَدْ تَوَالَتِ الشَّامَ فَخُذْ حِذْرَكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8449 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابوالطفیل بیان کرتے ہیں کہ میں اور عمر اور ابن ضلیع' حضرت حذیفہ بن یمان کے پاس گئے، اس وقت ان کے پاس دو قطاروں میں لوگ موجود تھے، ہم نے کہا: اے حذیفہ! آپ نے وہ زمانہ پایا ہے جو ہم نے نہیں پایا، اور آپ وہ کچھ جانتے ہیں جو ہم نہیں جانتے، اور آپ نے وہ کچھ سنا ہے جو ہم نے نہیں سنا، اس لئے آپ ہمیں کوئی حدیث سنائیے، شاید کہ اللہ تعالیٰ، ہمیں اس سے کوئی فائدہ دے، آپ نے فرمایا: اگر میں تمہیں وہ تمام باتیں سناؤں جو میں نے سنی ہوئی ہیں، تو تم آنے والی رات کا بھی میرے لئے انتظار نہیں کرو گے، ہم نے کہا: ہم نے اس بارے میں آپ سے نہیں پوچھا بلکہ ہم یہ پوچھ رہے ہیں کہ آپ ہمیں کوئی ایسی بات سنا دیجئے، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہمیں کوئی نفع دے۔ تب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مضر کا یہ قبیلہ مسلسل ایک نیک آدمی کو قتل کرتا رہے گا، اس کو ہلاک کرتا رہے گا، اس کو فنا کرتا رہے گا۔ حتیٰ کہ ان پر اپنا ایک لشکر مسلط فرمائے گا، وہ ان کو قتل کرے گا، حتیٰ کہ یہ قتل بہت کثیر ہو جائے گا، حضرت عمرو بن ضلیع نے کہا: اس کی ماں نہ رہے، تو نے لوگوں کے ساتھ مضر کے ذریعے مذاق کیا ہے، آپ نے فرمایا: کیا تم غزوہ ذات الرقاع کے مجاہد نہیں ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے کہا: جب تو قیس کو دیکھے' شام نے اس سے دوستی کر لی ہے۔ تو تم اپنے ہتھیار سنبھال لینا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8450 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَرُومَةَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ ظَالِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ لِمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ: اَخْبَرَنِي حِبِّي اَبُوْ الْقَاسِمِ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ فَسَادَ اُمَّتِي عَلٰى يَدِي غِلْمَةٍ سُفَهَاءَ مِنْ قُرَيْشٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ " وَقَدْ شَهِدَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ بِصِحَّةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8450 – صحيح

✧✧ مالک بن ظالم کہتے ہیں؛ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مروان بن حکم سے کہا: مجھے میرے محبوب ابوالقاسم صادق ومصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ میری امت کی بربادی قریش کے بے وقوف لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔اورحذیفہ بن یمان نے اس حدیث کی صحت کی گواہی دی ہے۔

8451 - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَرْوَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَنْظَلَةَ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، دَخَلْنَا عَلٰى حُذَيْفَةَ فَاِذَا الْقَوْمُ عِنْدَهُ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا تَدَعُ ظَلَمَةُ مُضَرَ عَبْدًا لِلّٰهِ مُؤْمِنًا اِلَّا قَتَلُوْهُ اَوْ فَتَنُوهُ حَتّٰى يَضْرِبَهُمُ اللّٰهُ، وَالْمُؤْمِنُونَ حَتّٰى لَا يَمْنَعُوا ذَنَبَ تَلْعَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ: اَتَقُوْلُ هٰذَا وَاَنْتَ رَجُلٌ مِنْ مُضَرَ، قَالَ: لَا اَقُوْلُ اِلَّا مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8451 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عمرو بن حنظلہ فرماتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا، تو ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، کچھ لوگ پہلے سے ہی ان کے پاس بیٹھے تھے۔آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مضر کی ظلمت اللہ کے ہر مومن بندے کو قتل کر دے گی، یا اس کو فتنے میں ڈالیں گے حتیٰ کہ ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کو نقصان دے گا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8452 - اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا اَبُوْ الْمُوَجِّهِ، اَنْبَاَ عَبْدَانُ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَاَ عَوْفٌ، عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ، عَنْ اَبِي بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ ذٰلِكَ الَّذِي بِالشَّامِ - يَعْنِي مَرْوَانَ - وَاللّٰهِ اِنْ يُقَاتِلُ اِلَّا عَلَى الدُّنْيَا، وَاَنَّ ذٰلِكَ الَّذِي بِمَكَّةَ - يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ - اِنْ يُقَاتِلُ اِلَّا عَلَى الدُّنْيَا، وَاَنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَهُمْ قُرَّاءَكُمْ وَاللّٰهِ اِنْ يُقَاتِلُوْنَ اِلَّا عَلَى الدُّنْيَا فَقَالَ لَهُ اَبِي: فَمَا تَاْمُرُنَا اِذًا؟ قَالَ: لَا اَرٰى خَيْرَ النَّاسِ اِلَّا

عِصَابَةً مُلَبَّدَةً - وَقَالَ بِيَدِهِ - خِمَاصَ الْبُطُونِ مِنْ اَمْوَالِ النَّاسِ، خِفَافَ الظُّهُوْرِ مِنْ دِمَائِهِمْ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8452 - على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ شخص جو شام میں ہے، یعنی مروان، اللہ کی قسم! یہ شخص محض حصول دنیا کی خاطر جنگ کرتا ہے، اور وہ جو مکہ میں ہے یعنی ابن زبیر۔ یہ بھی محض دنیا کی خاطر جنگ کرتا ہے، اور جن لوگوں کو تم قراء کہتے ہو یہ لوگ بھی دنیا کی خاطر لڑتے ہیں، میرے والد نے ان سے کہا: ان حالات میں آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں تمام لوگوں میں صرف ایک جماعت کو خیر پر سمجھتا ہوں، جنہوں نے خود کو کمزور بنالیا ہوگا، انہوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا: لوگوں کے مال سے ان کے پیٹ خالی ہوں گے اور ان کے بوجھ سے ان کی پیٹھیں ہلکی ہوں گی۔

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَاَخْبَرَنِىْ مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهُ قَالَ لِرَجُلٍ يَسْاَلُهُ عَنِ الْقِتَالِ مَعَ الْحَجَّاجِ، اَوْ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَعَ اَيِّ الْفَرِيقَيْنِ قَاتَلْتَ فَقُتِلْتَ فَفِي لَظًى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

✧✧ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک آدمی نے پوچھا: میں حجاج کے ساتھ شامل ہو کر لڑوں یا ابن زبیر کے ساتھ؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو جس جماعت کے ساتھ بھی مل کر لڑے گا اگر تو اس دوران مارا گیا تو دوزخ میں جائے گا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8453 - اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: بَعْضُنَا: حَدِّثْنَا يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ فَعَلْتُ لَرَجَمْتُمُوْنِىْ، قَالَ: قُلْنَا سُبْحَانَ اللّٰهِ اَنَحْنُ نَفْعَلُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: اَرَاَيْتَكُمْ لَوْ حَدَّثْتُكُمْ اَنَّ بَعْضَ اُمَّهَاتِكُمْ تَاْتِيكُمْ فِىْ كَتِيبَةٍ كَثِيْرٍ عَدَدُهَا، شَدِيدٍ بَاْسُهَا صَدَّقْتُمْ بِهِ؟ قَالُوْا: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَنْ يُصَدِّقُ بِهٰذَا؟ ثُمَّ قَالَ حُذَيْفَةُ: اَتَتْكُمُ الْحُمَيْرَاءُ فِىْ كَتِيبَةٍ يَسُوقُهَا اَعْلَاجُهَا حَيْثُ تَسُوْءُ وُجُوهَكُمْ ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ مَخْدَعًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8453 - على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت خیثمہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے، کسی نے کہا: اے ابوعبداللہ آپ ہمیں کوئی ایسی بات سنائیں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، آپ نے فرمایا: اگر میں نے ایسا کیا تو تم لوگ مجھے رجم کردو گے، ہم نے کہا: سبحان اللہ! کیا ہم ایسا کریں گے؟ آپ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر میں تمہیں یہ بتاؤں کہ تمہاری

کوئی ماں، تمہارے خلاف ایک بہت بڑا لشکر جرار لے کر آئے گی، وہ بہت طاقتور لشکر ہوگا، کیا تم میری یہ بات مان لوگے؟ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ، اس بات کو کون مانے گا؟ پھر حضرت حذیفہ نے فرمایا: حمیراء تمہارے پاس ایک لشکر لے کر آئے گی، وہ لشکر گدھوں پر سوار ہو کر آئے گا اور تمہارے چہروں کو پریشان کر دے گا۔ یہ کہہ کر آپ اٹھے اور اپنے حجرے میں تشریف لے گئے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8454 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، ثَنَا اَبِيْ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ اِدْرِيسَ عَائِذُ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيُّ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: " وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَعْلَمُ النَّاسِ بِكُلِّ فِتْنَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَ السَّاعَةِ، وَمَا ذَاكَ اَنْ يَكُوْنَ حَدَّثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا غَيْرِي، وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَهُوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا اَنَا فِيْهِ عَنِ الْفِتَنِ، وَهُوَ يَعُدُّ الْفِتَنَ فِيْهِنَّ ثَلَاثٌ لَا تَذَرْنَّ شَيْئًا مِنْهُنَّ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَّمِنْهَا كِبَارٌ ، فَذَهَبَ اُولٰئِكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8454 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ عائذ اللہ خولانی سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! آج سے لے کر قیامت تک آنے والے فتنوں کے بارے میں سب سے زیادہ علم میں رکھتا ہوں۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو باتیں مجھے بتاتے تھے وہ کسی اور کو نہیں بتاتے تھے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں فتنوں کے بارے میں گفتگو فرمائی، اس مجلس میں ،میں بھی موجود تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین قسم کے فتنے شمار کروائے ، اور ان میں کوئی بھی چھوڑا نہیں ،مثلاً گرم ہوا کا چلنا ، چھوٹے فتنوں کا بھی ذکر کیا اور بڑے فتنوں کا بھی۔ اس مجلس میں جتنے بھی لوگ موجود تھے ، وہ سب فوت ہو گئے ہیں ،صرف میں زندہ ہوں۔ (اس لئے میں نے کہا ہے کہ فتنوں کے بارے میں آج مجھ سے زیادہ کوئی نہیں جانتا)

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8455 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبَّادٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنِّي لَاَعْلَمُ فِتْنَةً يُوْشِكُ اَنْ يَكُوْنَ الَّذِي قَبْلَهَا مَعَهَا كَنَفْحَةِ اَرْنَبٍ، وَاِنِّي لَاَعْلَمُ الْمَخْرَجَ مِنْهَا قُلْنَا: وَمَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا؟ قَالَ: اُمْسِكُ يَدِي حَتّٰى يَجِيءَ مَنْ يَقْتُلُنِي

قَالَ مَعْمَرٌ: وَحَدَّثَنِيْ شَيْخٌ لَنَا اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ لَهَا: ادْعِي اللّٰهَ اَنْ يُطْلِقَ لِي يَدِي ، قَالَتْ: وَمَا شَاْنُ يَدِكِ؟ قَالَتْ: " كَانَ لِي اَبَوَانِ فَكَانَ اَبِي كَثِيْرَ الْمَالِ كَثِيْرَ

الْمَعْرُوفِ كَثِيرَ الْفَضْلِ كَثِيرَ الصَّدَقَةِ، وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَ أُمِّي مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ، لَمْ أَرَهَا تَصَدَّقَتْ بِشَيْءٍ قَطُّ غَيْرَ أَنَّا نَحَرْنَا بَقَرَةً فَأَعْطَتْ مِسْكِينًا شَحْمَةً فِي يَدِهِ، وَأَلْبَسَتْهُ خِرْقَةً، فَمَاتَتْ أُمِّي وَمَاتَ أَبِي فَرَأَيْتُ أَبِي عَلَى نَهْرٍ يَسْقِي النَّاسَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَتَاهُ هَلْ رَأَيْتَ أُمِّي؟ قَالَ: لَا أَوَمَاتَتْ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَذَهَبْتُ أَلْتَمِسُهَا فَوَجَدْتُهَا قَائِمَةً عُرْيَانَةً لَيْسَ عَلَيْهَا إِلَّا تِلْكَ الْخِرْقَةِ وَتِلْكَ الشَّحْمَةِ فِي يَدِهَا، وَهِيَ تَضْرِبُ بِهَا فِي يَدِهَا الْأُخْرَى، ثُمَّ تَعَضُّ أَثَرَهَا، وَتَقُولُ: وَاعَطْشَاهُ، فَقُلْتُ: يَا أُمَّهُ أَلَا أَسْقِيكِ؟ قَالَتْ: بَلَى، فَذَهَبْتُ إِلَى أَبِي فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ وَأَخَذْتُ مِنْ عِنْدِهِ إِنَاءً فَسَقَيْتُهَا فَنَبَهَ بِي بَعْضُ مَنْ كَانَ عِنْدَهَا قَائِمًا، فَقَالَ: مَنْ سَقَاهَا أَشَلَّ اللَّهُ يَدَهُ، فَاسْتَيْقَظْتُ وَقَدْ شُلَّتْ يَدِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8455 – خبر أبی هريرة علی شرط البخاری ومسلم وأما المنام فسنده واه

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس فتنے کو جانتا ہوں، ہوسکتا ہے کہ پہلے کے بعد دوسرا فتنہ اتنی تیزی سے آئے جیسے خرگوش تیزی سے نکل جاتا ہے، اور میں اس سے بچنے کا طریقہ بھی جانتا ہوں۔ ہم نے کہا: جی بتایئے کہ اس سے بچنے کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے فرمایا: میں اپنے ہاتھ کو روک کر رکھوں گا حتیٰ کہ میرے پاس میرا قاتل آجائے۔

معمر کہتے ہیں: ہمارے ایک استاذ نے مجھے بتایا کہ ایک خاتون، ایک ام المومنین رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں اور کہا: آپ میرے لئے دعا فرمائیں کہ میرا ہاتھ کھل جائے، ام المومنین نے کہا: تیرے ہاتھ کو کیا ہوا؟ آپ نے فرمایا: میرے ماں باپ تھے، میرا باپ بہت مالدار تھا، مشہور و معروف تھا، بہت فضل والا تھا، بہت صدقہ کرتا تھا، اور میری والدہ کے پاس کچھ بھی نہیں تھا، میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ انہوں نے کبھی صدقہ کیا ہو، ایک مرتبہ ہم نے گائے ذبح کی تھی، اس میں سے انہوں نے تھوڑی سی چربی اپنے ہاتھ سے صدقہ کی تھی، اور اس کو کپڑوں کا ایک جوڑا بھی دیا۔ پھر میری والدہ فوت ہوگئی، اور میرے والد بھی فوت ہوگئے، میں نے اپنے والد کو دیکھا، وہ ایک نہر پر ہیں اور لوگوں کو پانی پلا رہے ہیں، میں نے پوچھا: ابا جان! کیا آپ نے میری والدہ کو دیکھا؟ انہوں نے کہا: نہیں، کیا وہ فوت ہوگئی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ وہ خاتون کہتی ہیں: میں اس کو ڈھونڈنے نکلی، میں نے اس کو ایک جگہ کھڑی دیکھا، وہ وہی کپڑے پہنے ہوئے تھی جو اس نے صدقہ میں دیے تھے، اور اس کے ہاتھ میں وہی چربی کا ٹکڑا تھا، وہ اس کو اپنے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر مار رہی تھی، پھر اس کے اثر کو چاٹ لیتی تھی، اور کہتی تھی، ہائے پیاس، ہائے پیاس، میں نے کہا: امی جان، کیا میں آپ کو پانی پلاؤں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، میں اپنے باپ کے پاس گئی اور اپنی والدہ کا حال ان کو سنایا، اور ان سے ایک پیالہ بھر کر لائی اور اپنی والدہ کو پلایا، میری والدہ کے پاس کوئی شخص کھڑا ہوا تھا، وہ میرے اس عمل پر مطلع ہوا تو اس نے کہا: اس کو پانی کس نے پلایا ہے؟ اللہ اس کے ہاتھ شل کردے، جب میں اٹھی تو میرے ہاتھ شل ہو چکے تھے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8456 – اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، قَالَا: اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ الْاَزْدِیُّ، ثَنَا جَدِّی مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا، اَخْبَرَنَا بِمَا يَكُوْنُ فِيْهِ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ عَقِلَهُ فِينَا مِنْ عَقِلَهُ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ . وَقَدْ رَوَاهُ اَبُوْ عَوَانَةَ، وَاَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ، عَنْ عَاصِمٍ، وَعَاصِمُ بْنُ اَبِی النَّجُوْدِ اِمَامٌ مُتَّفَقٌ عَلٰى اِمَامَتِهِ فِی الْقُرْآنِ وَسَائِرِ الْعُلُوْمِ اِذَا انْفَرَدَ بِالْحَدِيْثِ لَزِمَنَا قَبُوْلَهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8456 – صحيح

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور قیامت تک ہونے والے تمام حالات بیان کردیئے، جو یاد رکھ سکا اس نے یاد رکھ لیا اور جو یاد نہ رکھ سکا وہ بھول گیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔اسی حدیث کو ابوعوانہ، اور ابان بن یزید عطار نے عاصم سے روایت کیا ہے، اور عاصم بن ابی نجود امام ہیں اور قرآن کے معاملہ میں اور دیگر تمام علوم میں ان کی امامت مسلم ہے۔ جب یہ کسی حدیث میں منفرد ہوں، تو اس کو قبول کرنا ہمارے ذمہ لازم ہے۔

اَمَّا حَدِيْثُ اَبِیْ عَوَانَةَ

حضرت ابوعوانہ کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے

8457 – فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِیءٍ، قَالَا: ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الشَّهِيدُ، ثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِیُّ، ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا، فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا اِلَّا ذَكَرَهُ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ عَقِلَهُ مَنْ عَقِلَهُ، وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ

✧✧ ابوعوانہ نے عاصم سے، انہوں نے زر سے، انہوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ پر کھڑے ہوئے، آپ نے قیامت تک ہونے والی ہر چیز کا ذکر کیا۔ جو یاد رکھ سکا اس نے یاد رکھ لیا اور جو بھول گیا وہ بھول گیا۔

8458 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجَرَعَةِ، قَالَ جُنْدُبٌ: وَاللّٰهِ لَيُهْرَاقَنَّ دِمَاءٌ، فَقَالَ رَجُلٌ: كَلَّا وَاللّٰهِ. قَالَ: قُلْتُ: اَرَاكَ الْيَوْمَ جَلِيسَ سُوْءٍ، تَسْمَعُنِی اُحَدِّثُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَنْهَانِی، فَقَالَ: مَا لَكَ وَمَا لِلْغَضَبِ؟ قَالَ: فَاَقْبَلْتُ اَسْاَلُهُ فَاِذَا هُوَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8458 – علی شرط البخاری ومسلم

✦✦ محمد بن سیرین کہتے ہیں: جرعہ (کوفہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سعید بن العاص کو وہاں پر والی مقرر کیا تو اہل کوفہ نے مقام جرعہ میں آ کر اس کے خلاف احتجاج کیا اور مطالبہ کیا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو ان کا والی مقرر کیا جائے) کے موقعہ پر جندب نے کہا: اللہ کی قسم، خون ضرور بہیں گے، ایک آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! ہرگز نہیں، آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: میں آج تمہیں برا دوست سمجھتا ہوں، تم تو سن رہے ہو کہ میں یہ بات کر رہا ہوں، (میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ) میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے، لہٰذا وہ مجھے منع نہ فرمائے، انہوں نے کہا: تمہیں غصہ کیوں آ رہا ہے؟ انہوں نے کہا: میں اس کے بارے میں پوچھنے لگ گیا، پتا چلا کہ وہ تو حضرت حذیفہ بن یمان ہیں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8459 – اَخْبَرَنِى الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الشَّذُوْرِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ هُبَيْرَةَ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ صُهَيْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ بَدَاَ هٰذَا الْاَمْرَ حِينَ بَدَاَ بِنُبُوَّةٍ وَرَحْمَةٍ، ثُمَّ يَعُودُ اِلٰى خِلَافَةٍ، ثُمَّ يَعُودُ اِلٰى سُلْطَانٍ وَرَحْمَةٍ، ثُمَّ يَعُودُ مُلْكًا وَرَحْمَةً، ثُمَّ يَعُودُ جَبْرِيَّةً تَكَادَمُونَ تَكَادُمَ الْحَمِيرِ، اَيُّهَا النَّاسُ، عَلَيْكُمْ بِالْغَزْوِ وَالْجِهَادِ مَا كَانَ حُلْوًا خَضِرًا قَبْلَ اَنْ يَكُوْنَ مُرًّا عَسِرًا، وَيَكُوْنُ تَمَامًا قَبْلَ اَنْ يَكُوْنَ رِمَامًا – اَوْ يَكُوْنَ حُطَامًا –، فَاِذَا اَشَاطَتِ الْمَغَازِى وَاُكِلَتِ الْغَنَائِمُ وَاسْتُحِلَّ الْحَرَامُ، فَعَلَيْكُمْ بِالرِّبَاطِ فَاِنَّهُ خَيْرُ جِهَادِكُمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8459 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✦✦ سالم بن عبداللہ بن عمر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ نے امور سلطنت کو نبوت اور رحمت کے طور پر شروع فرمایا پھر یہ خلافت کی طرف لوٹے گا، پھر سلطنت اور رحمت کی طرف۔ پھر ملک اور رحمت کی طرف۔ پھر جبریت کی طرف لوٹے گا، حکمرانی کے لئے لوگ ایک دوسرے کو گدھوں کی طرح کاٹیں گے اے لوگو! غزوہ اور جہاد کو لازم پکڑو، یہ سرسبز اور میٹھا نہیں تھا کہ اب یہ تمہیں کڑوا اور شور محسوس ہوتا ہے، اور یہ بوسیدہ ہونے سے پہلے ختم نہیں ہو سکتا، جب جہاد چھوڑ دیا جائے اور غنیمتیں کھائی جائیں، حرام کو حلال سمجھا جائے، تو تم پر دفاع لازم ہے کیونکہ اس وقت تمہارے لئے یہی جہاد ہو گا۔

8460 – اَخْبَرَنِى اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَفِيدُ، ثَنَا جَدِّى، ثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، اَنْبَاَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِى مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: " يَدْرُسُ الْإِسْلَامُ كَمَا يَدْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ، حَتَّى لَا يُدْرَى مَا صِيَامٌ وَّلَا صَدَقَةٌ وَّلَا نُسُكٌ، وَيُسْرَى عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ فِي لَيْلَةٍ فَلَا يَبْقَى فِي الْأَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ، وَيَبْقَى طَوَائِفُ مِنَ النَّاسِ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْعَجُوزُ الْكَبِيرَةُ، يَقُولُونَ: أَدْرَكْنَا آبَاءَ نَا عَلَى هٰذِهِ الْكَلِمَةِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَنَحْنُ نَقُولُهَا " قَالَ صِلَةُ بْنُ زُفَرَ لِحُذَيْفَةَ: فَمَا تُغْنِي عَنْهُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَهُمْ لَا يَدْرُونَ مَا صِيَامٌ وَّلَا صَدَقَةٌ وَّلَا نُسُكٌ؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حُذَيْفَةُ، فَرَدَّدَهَا عَلَيْهِ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ حُذَيْفَةُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فِي الثَّالِثَةِ، فَقَالَ: يَا صِلَةُ تُنْجِيهِمْ مِنَ النَّارِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8460 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کے نشانات مٹتے رہیں گے جیسے کسی کپڑے کے نقش ونگار مٹ جاتے ہیں، حتیٰ کہ پتا نہیں چلے گا کہ روزہ کیا ہے، زکوٰۃ کیا ہے اور قربانی کیا ہے؟ ایک ہی رات میں کتاب اللہ کی تمام آیات مٹادی جائیں گی، پوری روئے زمین پر ایک آیت تک نہ بچے گی، کچھ بوڑھے مرد اور کچھ بوڑھی عورتیں ہونگی وہ بتایا کریں گی کہ ہم نے اپنے آباء واجداد کو یہ کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' پڑھتے ہوئے سنا ہے، ہم بھی یہی کلمہ پڑھا کرتے تھے۔ حضرت صلہ بن زفر نے حضرت حذیفہ سے کہا: ان لوگوں کو کلمہ کیا فائدہ دے گا جب کہ ان کو روزہ، صدقہ اور قربانی کا تو کچھ پتا نہیں ہوگا؟ حضرت حذیفہ نے ان سے اس بات سے اعراض کرلیا، صلہ بن زفر نے تین مرتبہ یہی بات کہی اور حضرت حذیفہ نے تینوں بار اعراض کیا، پھر تیسری مرتبہ ان کی جانب متوجہ ہوکر بولے: اے صلہ! وہ کلمہ ان لوگوں کو دوزخ سے نجات دلائے گا۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8461 – أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَحْبُوبِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَنْبَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْآيَاتُ خَرَزَاتٌ مَنْظُومَاتٌ فِي سِلْكٍ، يُقْطَعُ السِّلْكُ فَيَتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا قَالَ خَالِدُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ: كُنَّا نَادِينَ بِالصَّبَاحِ، وَهُنَاكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، وَكَانَ هُنَاكَ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي الْمُغِيرَةِ يُقَالُ لَهَا: فَاطِمَةُ، فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: ذَاكَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَتْ: أَكَذَاكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو تَجِدُهُ مَكْتُوبًا فِي الْكِتَابِ؟ قَالَ: لَا أَجِدُهُ بِاسْمِهِ وَلٰكِنْ أَجِدُ رَجُلًا مِنْ شَجَرَةِ مُعَاوِيَةَ يَسْفِكُ الدِّمَاءَ، وَيَسْتَحِلُّ الْأَمْوَالَ، وَيَنْقُضُ هٰذَا الْبَيْتَ حَجَرًا حَجَرًا، فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ وَأَنَا حَيٌّ وَّإِلَّا فَاذْكُرِينِي، قَالَ: " وَكَانَ مَنْزِلُهَا عَلَى أَبِي قُبَيْسٍ، فَلَمَّا كَانَ زَمَنُ الْحَجَّاجِ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَرَأَتِ الْبَيْتَ يُنْقَضُ، قَالَتْ: رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَدْ كَانَ حَدَّثَنَا بِهٰذَا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8461 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آیات ایک دھاگے میں پروئے ہوئے

نگینے ہیں، ان میں سے ایک ٹوٹ جائے تو سب ایک دوسرے کے پیچھے چلے آتے ہیں۔ حضرت خالد بن حویرث فرماتے ہیں: ہم صبح کے وقت ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، وہاں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بھی تھے، وہاں پر بنی مغیرہ کی ایک عورت بھی تھی، اس کو فاطمہ کہا جاتا تھا، میں نے عبداللہ بن عمرو کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ یزید بن معاویہ ہے۔ اس عورت نے کہا: اے عبداللہ بن عمرو! کیا تم کتاب اللہ میں اسی طرح لکھا پاتے ہو؟ انہوں نے کہا: میں کتاب اللہ میں اس کو اس نام کے ساتھ تو نہیں پاتا ہوں، تاہم معاویہ کی نسل میں ایک ایسا آدمی پاتا ہوں، جو قتل وغارت گری کرے گا، جو لوگوں کے مال حلال سمجھے گا، اس گھر کی اینٹ سے اینٹ بجا دے گا، اگر اُس کی حکومت کے وقت تک میں زندہ رہا تو فبہا، ورنہ تو مجھے یاد کر لینا، آپ فرماتے ہیں: ان کی رہائش، ابوقبیس پر تھی، جب حجاج اور ابن زبیر کا زمانہ آیا اور اس عورت نے دیکھا کہ بیت اللہ کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے تو بولی: اللہ تعالیٰ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ پر رحمت فرمائے، اس نے یہ حالات ہمیں پہلے ہی بتا دیئے تھے۔

8462 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْاَصْفَهَانِيُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَيْفَ بِكُمْ اِذَا سُئِلْتُمُ الْحَقَّ فَاَعْطَيْتُمُوهُ، وَاِذَا سَاَلْتُمْ حَقَّكُمْ فَمُنِعْتُمُوهُ قَالُوْا: نَصْبِرُ، قَالَ: دَخَلْتُمُوهَا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8462 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اس وقت کیا کرو گے، جب تم سے حق مانگا جائے گا اور تم دے دو گے، لیکن جب تم اپنا حق مانگو گے تو تمہیں نہیں ملے گا؟ لوگوں نے کہا: ہم صبر کریں گے، آپ نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم ہے تب تم جنت میں جاؤ گے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8463 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ النَّضْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ، وَاَبُوْ الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنَزِيُّ، قَالَا: ثَنَا مُعَاذُ بْنُ نَجْدَةَ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَجِيءُ قَوْمٌ صِغَارُ الْعُيُونِ، عِرَاضُ الْوُجُوهِ كَاَنَّ وُجُوهَهُمُ الْحَجَفُ، فَيُلْحِقُونَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ بِمَنَابِتِ الشِّيحِ، كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَقَدْ رَبَطُوا خُيُولَهُمْ بِسَوَارِي الْمَسْجِدِ فَقِيلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هُمْ؟ قَالَ: التُّرْكُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَقَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى حَدِيْثِ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ عِرَاضَ الْوُجُوهِ صِغَارَ الْعُيُونِ، ذُلْفَ الْاُنُوفِ، كَاَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8463 – صحيح

✦✦ حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک قوم پیدا ہوگی، جن کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہوں گی، چہرے چوڑے ہوں گے، ان کے چہرے چمڑے کی بنی ہوئی ڈھال کی مانند ہوں گے اور اہل اسلام کو شیخ (نامی گھاس) اگنے کے مقام (یعنی عرب) سے ملیں گے، گویا کہ میں ان کو دیکھ رہا ہوں، انہوں نے اپنے گھوڑے، مسجد کے ستونوں کے ساتھ باندھے ہیں۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: یارسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ترکی لوگ۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ تاہم شیخین نے ابوالزناد کے ذریعے، اعرج کے واسطے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے تم ترکیوں سے جہاد کرو گے، ان کے چہرے چوڑے اور آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہوں گی، ان کے ناک چپٹے ہوں گے۔ ان کے چہرے ڈھال کی مانند ہوں گے۔

8464 - سَمِعْتُ الْفَقِيهَ الْاَدِيبَ الْاَوْحَدَ اَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ الْقَفَّالُ غَيْرَ مَرَّةٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ اَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى الصُّولِيَّ النَّحْوِيَّ، يَقُولُ: "اَوَّلُ مَنْ مَدَحَ التُّرْكَ مِنْ شُعَرَاءِ الْعَرَبِ عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ الرُّومِيُّ حَيْثُ يَقُولُ:

(البحر الوافر)

اِذَا ثَبَتُوا فَسَدٌّ مِنْ حَدِيدٍ ... تَخَالُ عُيُونَنَا فِيهِ تَحَارُ

وَاِنْ بَرَزُوا فَنِيرَانٌ تَلَظَّى ... عَلَى الْاَعْدَاءِ يَصْرِفُهَا اسْتِعَارُ

مُلُوكُ الْاَرْضِ اَعْيُنُهُمْ صِغَارٌ ... اِذَا بَرَزُوا وَاَنْفُسُهُمْ كِبَارُ"

✦✦ محمد بن یحییٰ الصولی النحوی کہتے ہیں: عرب کے شعراء میں، سب سے پہلا شخص جس نے ترک کی تعریف کی ہے، وہ علی بن عباس رومی ہے اس نے کہا:

○ جب وہ ثابت ہوتے ہیں تو لوہے کی دیوار کی طرح ہوتے ہیں، ان کی آنکھوں کی سیاہی اور سفیدی بہت گہری معلوم ہوتی ہیں۔

○ اور اگر وہ ظاہر ہوں تو دشمنوں پر شعلے بھڑکاتی ہوئی آگ کی طرح ہیں، جس کا دفاع ادھار لیا جاتا ہے۔

○ وہ زمین کے بادشاہ ہیں، جب وہ ظاہر ہوتے ہیں، ان کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہیں، اور وہ خود بڑے بڑے ہیں۔

8465 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَاَنِّي بِالتُّرْكِ قَدْ اَتَتْكُمْ عَلٰى بَرَاذِينَ مُجَذَّمَةِ الْاٰذَانِ حَتّٰى تَرْبِطُهَا بِشَطِّ الْفُرَاتِ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8465 - علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: گویا کہ میں ترکوں میں ہوں، وہ تمہارے پاس کٹے ہوئے کانوں والے ترکی گھوڑوں پر آئیں گے، وہ ان کو دریائے فرات کے کنارے باندھیں گے۔

8465 - اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدُّئِلِيِّ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُوْلُ: يُوشِكُ اَنْ لَا يَبْقَى فِي اَرْضِ الْعَجَمِ مِنَ الْعَرَبِ اِلَّا قَتِيلٌ، اَوْ اَسِيرٌ يَحْكُمُ فِي دَمِهِ . فَقَالَ زُرْعَةُ بْنُ ضَمْرَةَ: اَتَظْهَرُ الْمُشْرِكُوْنَ عَلَى الْاِسْلَامِ؟ قَالَ: مِمَّنْ اَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ، قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَدَافَعَ مَنَاكِبُ نِسَاءِ بَنِي عَامِرٍ عَلٰى ذِي الْخَلَصَةِ ، قَالَ: فَذَكَرَ قَوْلَهُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ،

عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قریب ہے کہ عجم کی سرزمین میں عرب کا صرف ایک مقتول یا قیدی بچے، اس کے بھی خون کا فیصلہ ہوجائے گا۔ حضرت زرعہ بن ضمرہ نے کہا: کیا مشرکین، اسلام پر غالب آجائیں گے؟ انہوں نے پوچھا: تم کس قبیلے سے ہو؟ انہوں نے کہا: بنی عامر بن صعصعہ سے۔ انہوں نے کہا: قیامت سے پہلے بنی عامر کی عورتوں کے کندھے ذی الخلصہ میں ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے۔ انہوں نے اِن کی یہ بات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بتائی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عبداللہ جو کچھ کہہ رہا ہے، اس بارے میں وہ بہتر جانتا ہے، یہ بات آپ نے تین مرتبہ کہی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8466 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّمَّاكِ الزَّاهِدُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْحَارِثِيُّ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: يُوشِكُ بَنُو قَنْطُورَاءَ بْنِ كَرْكَرَ اَنْ يُخْرِجُوا اَهْلَ الْعِرَاقِ مِنْ اَرْضِهِمْ قُلْتُ: ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ؟ قَالَ: اِنَّكَ لَتَشْتَهِي ذٰلِكَ؟ قَالَ: وَيَكُوْنُ لَهُمْ سَلْوَةٌ مِنْ عَيْشٍ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8466 - علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قریب ہے کہ "بنی قنطوراء بن کرکر" اہل عراق کو ان کی زمینوں سے نکال دیں گے، میں نے کہا: کیا وہ دوبارہ اپنے وطن واپس آسکیں گے؟ انہوں نے کہا: کیا تم اس کی خواہش رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا: یہ ان کی آسودہ حالی ہوگی۔

8467 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: اَوْشَكَ بَنُو قَنْطُورَاءَ اَنْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ اَرْضِ الْعِرَاقِ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ؟ قَالَ: وَذَاكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ، ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ

وَيَكُوْنُ لَهُمْ بِهَا سَلْوَةٌ مِنْ عَيْشٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، وَبَنُو قَنْطُوْرَاءَ هُمُ التُّرْكُ "

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قریب ہے کہ ''بنی قنطوراء'' تمہیں سرزمین عراق سے نکال دیں۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: کیا وہ دوبارہ کبھی واپس اپنے وطن آئیں گے؟ انہوں نے فرمایا: یہ بات تمہیں بہت پسند ہے؟ پھر وہ لوٹ کر بھی آئیں گے اور وہاں ان کی زندگی بہت اچھی گزرے گی۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اور بنو قنطوراء ''ترکوں'' کو کہا جاتا ہے۔

8468 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غِيَاثٍ الْعَبْدِيُّ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَكْرِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ، لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ، ذُلْفَ الْاُنُوْفِ، كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَا فِيْهِ: حُمْرَ الْوُجُوْهِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8468 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، قیامت سے پہلے تم ترکوں سے جہاد کروگے، اُن کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہوں گی، چہرے سرخ ہوں گے، ناک چپٹے ہوں گے۔ ان کے چہرے ڈھال کی طرح ہوں گے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس میں ''حمر الوجوہ'' کا ذکر نہیں کیا۔

8469 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِي الْغَيْثِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِيْنَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ؟ فَقَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَغْزُوْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنْ بَنِيْ اِسْحَاقَ، حَتّٰى اِذَا جَاءُوْهَا نَزَلُوْا، فَلَمْ يُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالَ: " فَيَقُوْلُوْنَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَيْهَا " – قَالَ ثَوْرٌ: وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: – " جَانِبُهَا الَّذِيْ يَلِي الْبَرَّ، ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّانِيَةَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ، ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ الثَّالِثَةَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فَيُفْرَجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَهَا فَيَغْنَمُوْنَ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ اِذَا جَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ: اَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ، فَيَتْرُكُوْنَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُوْنَ يُقَالُ اِنَّ هٰذِهِ الْمَدِيْنَةَ هِيَ الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةُ قَدْ

صَحَّتِ الرِّوَايَةُ اَنَّ فَتْحَهَا مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8469 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے سنا ہے کہ ایک شہر ایسا ہے، جس کا ایک کنارہ خشکی میں اور ایک کنارہ سمندر میں ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت سے پہلے ان لوگوں سے تم جہاد کرو گے، بنی اسحاق میں سے ستر ہزار کا ایک لشکر جرار آئے گا، جب یہ اس شہر کے قریب جا کر پڑاؤ ڈالیں گے تو یہ کوئی ہتھیار نہیں چلائیں گے، اور کوئی تیر نہیں برسائیں گے، وہ لوگ ''لا الہ الا اللہ'' پڑھیں گے، یہ پڑھتے ہی اس شہر کا ایک کنارہ گر پڑے گا، ثور کہتے ہیں: مجھے یہ پتا نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس کنارے کے بارے میں کہی تھی جو کنارہ خشکی کے ساتھ ملا ہوا ہے، وہ دوبارہ ''لا الہ الا اللہ'' پڑھیں گے، اس کی دوسری جانب بھی گر جائے گی، وہ تیسری مرتبہ ''لا الہ الا اللہ'' پڑھیں گے، تو ان کے لئے شہر میں داخل ہونے کا راستہ بن جائے گا۔ پھر یہ لوگ شہر میں داخل ہوں گے، وہاں سے مال غنیمت جمع کریں گے، یہ لوگ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ کوئی چیخ چیخ کر کہہ رہا ہوگا ''دجال پیدا ہو گیا ہے'' یہ لوگ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر لوٹ جائیں گے۔

کہتے ہیں کہ یہ شہر قسطنطنیہ ہے۔ اس بارے میں صحیح روایات موجود ہیں کہ وہ قیامت قائم ہونے کے وقت فتح ہوگا۔

8470 – اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَاَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا خُوزًا وَكَرْمَانَ، قَوْمٌ مِنَ الْاَعَاجِمِ، حُمْرُ الْوُجُوهِ، فُطْسُ الْاُنُوفِ، صِغَارُ الْاَعْيُنِ، كَاَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ، نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8470 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے تم خوز اور کرمان سے جہاد کرو گے، یہ عجمیوں کی ایک قوم ہے، ان کے چہرے سرخ ہوں گے، ان کے ناک چپٹے ہوں گے، آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہوں گی، ان کے چہرے ڈھال کی طرح ہوں گے۔ وہ بالوں والے جوتے پہنتے ہوں گے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8471 – حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا اِمَامُ الْمُسْلِمِينَ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، ثَنَا اَيُّوبُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ، فَجَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنْهُ، وَلَيْسَ لَهُ هِجِيرٌ: أَلَا يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ جَاءَتِ السَّاعَةُ، قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ مُتَّكِئًا فَقَعَدَ، فَقَالَ: إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى لَا يُقَسَّمَ مِيرَاثٌ، وَلَا يُفْرَحُ بِغَنِيمَةٍ عَدُوٍّ، يَجْمَعُونَ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ - وَنَحَا بِيَدِهِ نَحْوَ الشَّامِ - قُلْتُ: الرُّومَ تَعْنِي؟ قَالَ: " نَعَمْ، وَيَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالُ رِدَّةً شَدِيدَةً، فَيَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُونَ شَرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً، فَيُقَاتِلُونَ حَتَّى يَحْجِزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شَرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً، فَيُقَاتِلُونَ حَتَّى يَحْجِزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شَرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً، فَيُقَاتِلُونَ حَتَّى يُمْسُوا فَيَفِيءُ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، فَإِذَا كَانَ الرَّابِعُ نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَجَعَلَ اللَّهُ الدَّائِرَةَ عَلَيْهِمْ، فَيَقْتَتِلُونَ مَقْتَلَةً عَظِيمَةً - إِمَّا قَالَ: لَمْ يُرَ مِثْلُهَا، وَإِمَّا قَالَ: لَنْ نَرَ مِثْلَهَا - حَتَّى إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَلَا يُخَلِّفُهُمْ حَتَّى يَخِرَّ مَيِّتًا، فَيَتَعَادُّ بَنُو الْأَبِ وَكَانُوا مِائَةً، فَلَا يَجِدُونَ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ، فَبِأَيِّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ أَوْ مِيرَاثٍ يُقَسَّمُ، قَالَ: فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِنَاسٍ هُمْ أَكْثَرُ مِنْ ذَاكَ جَاءَهُمُ الصَّرِيخُ أَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَ فِي ذَرَارِيِّهِمْ، فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيُقْبِلُونَ فَيَبْعَثُونَ عَشْرَةَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً "، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ، وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ، هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ وَقَالَ: هُمْ خَيْرٌ مَنْ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8471 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ اسیر بن جابر فرماتے ہیں: کوفہ میں سرخ آندھی چلی، ایک آدمی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، اس کے پاس سواری کے لئے اونٹ نہیں تھا، اس نے کہا: اے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خبردار! قیامت آ گئی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، اٹھ کر بیٹھ گئے، اور کہنے لگے: قیامت سے پہلے میراث تقسیم ہوگی، اور دشمن کے مال غنیمت پر آدمی خوش نہیں ہوگا، دشمن اہل اسلام کے لئے مال غنیمت جمع کرے گا اور اہل اسلام اُن کے لئے جمع کریں گے۔ اور انہوں نے اپنے ہاتھ سے شام کی جانب اشارہ کیا، میں نے کہا: آپ کی مراد ''روم'' ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، ان کے ساتھ تمہاری سخت جنگ ہوگی، مسلمان اپنے اوپر موت کی شرط رکھ لیں گے، اور یہ عہد کریں گے کہ ہم فتح حاصل کئے بغیر واپس نہیں لوٹیں گے، پھر وہ جنگ کریں گے، پھر رات ہو جائے گی، دونوں جماعتیں فتح یاب ہوئے بغیر غنیمت حاصل کریں گی، اور وہ شرط ختم ہو جائے گی، مسلمان دوبارہ عہد کریں گے کہ فتح حاصل کئے بغیر ہم واپس نہیں پلٹیں گے، پھر ان میں جنگ چھڑے گی، پھر رات ہو جائے گی، پھر دونوں جماعتیں فتح حاصل کئے بغیر مال غنیمت حاصل کریں گی، اور وہ شرط پھر ختم ہو جائے گی، تیسرے دن پھر اسی طرح موت پر عہد کریں گے، اور فتحیاب ہوئے بغیر واپس نہ لوٹنے کا وعدہ کریں گے، شام تک جنگ کرتے

رہیں گے، رات ہو جائے گی تو یہ دونوں جماعتیں پھر بھی برابر رہیں گی، کسی کو فتح نہیں ملے گی، چوتھے دن مسلمانوں کے ساتھ اور بھی مسلمان شامل ہو جائیں گے، اور اللہ تعالیٰ ان پر آزمائش نازل فرمائے گا، ان کے درمیان بہت گھمسان کی جنگ ہوگی، اس جیسی جنگ نہ پہلے کبھی ہوئی نہ کبھی بعد میں ہوگی، حتیٰ کہ کوئی پرندہ بھی میدان جنگ سے سلامت نہیں گزر پائے گا، ایک باپ کے سو بیٹے بھی ہوں گے تو ان میں سے صرف ایک باقی بچے گا، وہ کس غنیمت پر خوش ہوں گے، یا کون سی میراث ان کے درمیان تقسیم ہوگی، آپ فرماتے ہیں: وہ اسی کشمکش میں ہوں گے، کہ وہ کچھ لوگوں کی آوازیں سنیں گے، وہ چیخ چیخ کر کہہ رہے ہوں گے: دجال، ان کی اولادوں میں آچکا ہے، یہ سنتے ہی وہ اپنے ہاتھوں میں موجود سب کچھ پھینک دیں گے، اور ان کی طرف آجائیں گے، اور یہ لوگ دس گھڑسواروں کی ایک جماعت بھیجیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ان کے نام اور ان کے آباء کے ناموں کو جانتا ہوں، ان کے گھوڑوں کے رنگ کو جانتا ہوں، اُس وقت روئے زمین کے شہسواروں میں سب سے افضل وہ لوگ ہوں گے۔ اور فرمایا: وہ لوگ اُس وقت کے تمام انسانوں سے افضل ہوں گے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8472 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَرُومَةَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ سُفْيَانُ: لَا اَعْلَمُ اِلَّا قَدْ رَفَعَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَاَنْهَارًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8472 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے عرب کی زمینوں میں سبزہ آئے گا اور دریا جاری ہوں گے۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8473 - اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الشَّذُوْرِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ هُبَيْرَةَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ، وَعَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ، قَالَ: اَتَيْنَا عُثْمَانَ بْنَ اَبِي الْعَاصِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِنُعَارِضَ مُصْحَفَنَا بِمُصْحَفِهِ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الْجُمُعَةُ اَمَرَنَا فَاغْتَسَلْنَا وَتَطَيَّبْنَا، وَرُحْنَا اِلَى الْمَسْجِدِ، فَجَلَسْنَا اِلٰى رَجُلٍ يُحَدِّثُ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ فَتَحَوَّلْنَا اِلَيْهِ، فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: " يَكُوْنُ لِلْمُسْلِمِيْنَ ثَلَاثَةُ اَمْصَارٍ: مِصْرٌ بِمُلْتَقَى الْبَحْرَيْنِ، وَمِصْرٌ بِالْجَزِيرَةِ، وَمِصْرٌ بِالشَّامِ، فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلَاثَ فَزَعَاتٍ فَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي عِرَاضِ جَيْشٍ فَيَهْزِمُ مَنْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ، فَاَوَّلُ مِصْرٍ يَرِدُهُ الْمِصْرُ الَّذِي بِمُلْتَقَى الْبَحْرَيْنِ، فَتَصِيرُ اَهْلُهَا ثَلَاثَ فِرَقٍ: فِرْقَةٌ تُقِيمُ وَتَقُوْلُ نُشَامُّهُ وَنَنْظُرُ مَا هُوَ، وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِالْاَعْرَابِ، وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِالْمِصْرِ الَّذِي يَلِيهِمْ، ثُمَّ يَاْتِي الْمِصْرَ الَّذِي يَلِيهِمْ

فَيَصِيرُ اَهْلُهُ ثَلَاثَ فِرَقٍ: فِرْقَةٌ تَقُولُ نُشَامُّهُ وَنَنْظُرُ مَا هُوَ، وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِالْاَعْرَابِ، وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِالْمِصْرِ الَّذِي يَلِيهِمْ، ثُمَّ يَاْتِي الشَّامَ فَيَنْحَازُ الْمُسْلِمُونَ اِلَى عَقَبَةِ اَفِيقَ فَيَبْعَثُونَ بِسَرْحٍ لَهُمْ، فَيُصَابُ سَرْحُهُمْ فَيَشْتَدُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ، وَتُصِيبُهُمْ مَجَاعَةٌ شَدِيدَةٌ وَّجَهْدٌ، حَتّٰى اِنَّ اَحَدَهُمْ لَيُحْرِقُ وِتْرَ قَوْسِهِ فَيَاْكُلُهُ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّحَرِ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اَتَاكُمُ الْغَوْثُ، فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اِنَّ هٰذَا لَصَوْتُ رَجُلٍ شَبْعَانَ، فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَيَقُوْلُ لَهُ اِمَامُ النَّاسِ: تَقَدَّمْ يَا رُوحَ اللّٰهِ فَصَلِّ بِنَا، فَيَقُوْلُ: اِنَّكُمْ مَعْشَرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اُمَرَاءُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ، تَقَدَّمْ اَنْتَ فَصَلِّ بِنَا، فَيَتَقَدَّمُ فَيُصَلِّي بِهِمْ فَاِذَا انْصَرَفَ اَخَذَ عِيسَى صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ حَرْبَتَهُ نَحْوَ الدَّجَّالِ فَاِذَا رَآهُ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الرَّصَاصُ، فَتَقَعُ حَرْبَتُهُ بَيْنَ تَنْدُوَتِهِ فَيَقْتُلُهُ، ثُمَّ يَنْهَزِمُ اَصْحَابُهُ فَلَيْسَ شَيْءٌ يَوْمَئِذٍ يُجْبِسُ مِنْهُمْ اَحَدًا، حَتّٰى اِنَّ الْحَجَرَ يَقُوْلُ: يَا مُؤْمِنُ هٰذَا كَافِرٌ فَاقْتُلْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ بِذِكْرِ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8473 – أبو هبيرة واه

✧✧ حضرت ابونضرہ فرماتے ہیں: ہم جمعہ کے دن حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے مصحف کا ان کے مصحف کے ساتھ موازنہ کرنے کے لئے ان کے پاس جایا کرتے تھے، جب جمعہ کا دن آیا، آپ نے ہمیں حکم دیا، ہم غسل کر کے، خوشبو لگا کر، مسجد کی جانب روانہ ہو گئے، وہاں ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بیان کر رہا تھا، ہم اس کے پاس بیٹھ کر احادیث سننے لگ گئے، پھر حضرت عثمان بن ابی العاص تشریف لے آئے، ہم ان کے پاس بیٹھ گئے، حضرت عثمان نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مسلمانوں کے تین شہر ہیں، ایک شہر دو سمندروں کے ملنے کی جگہ پر ہے، ایک شہر جزیرہ میں ہے اور ایک شہر شام میں ہے۔ لوگوں پر تین مرتبہ گھبراہٹ طاری ہوگی، پھر ایک لشکر میں دجال ظاہر ہوگا، وہ مشرق والوں کو شکست دے دے گا، سب سے پہلا شہر جس میں وہ آئے گا، وہ، وہ شہر ہے جو دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ پر ہے، وہاں کے باشندے تین گروہوں میں بٹ جائیں گے، ایک جماعت وہاں رہے گی، وہ کہیں گے: ہم اس کو برا سمجھتے ہیں، اور ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ دجال چیز کیا ہے؟ ایک گروہ دیہاتوں میں چلا جائے گا اور ایک گروہ اپنے قریبی شہر میں چلا جائے گا، پھر وہ اس قریبی شہر میں آئے گا، اس شہر والے بھی تین جماعتوں میں بٹ جائیں گے، ایک جماعت کہے گی: ہم اس کو برا جانتے ہیں، اور ہم دیکھیں گے کہ یہ دجال چیز کیا ہے؟ ایک جماعت دیہاتوں میں چلی جائے گی اور ایک جماعت اپنے قریبی شہر میں چلی جائے گی، پھر مسلمان اُفیق کے پہاڑی سلسلوں کی طرف نکل جائیں گے پھر یہ اپنے جانور بھیجیں گے لیکن ان کے جانور بھی مار دیئے جائیں گے۔ یہ بات ان پر بہت گراں گزرے گی، اور یہ لوگ بہت شدید بھوک میں مبتلا ہو جائیں گے، حتیٰ کہ کئی لوگ اپنی کمان کے چلے کو جلا کر کھائیں گے، وہ اسی کیفیت میں ہوں گے کہ سحری کے وقت کوئی منادی آواز دے گا: اے لوگو! تمہارے پاس غوث آ گیا ہے، لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے: یہ کسی شکم سیر کی آواز لگ رہی ہے، پھر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز فجر کے وقت نازل ہوں گے، لوگوں کا امام ان سے کہے گا: اے روح اللہ! آگے تشریف لائیے اور ہمیں نماز پڑھائیے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: اے اس امت کے گروہ، تم تو خود ایک دوسرے کے امیر ہو، لیکن امام صاحب کے اصرار پر آپ آگے تشریف لائیں گے، اور لوگوں کو نماز پڑھائیں گے، جب آپ نماز سے فارغ ہوں گے تو دجال کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیں گے، جب عیسیٰ علیہ السلام دجال کو دیکھیں گے تو وہ پگھلنا شروع ہو جائے گا جیسے صیصہ پگھلتا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام اس کے سینے پر ایک کاری ضرب لگائیں گے اور اسے قتل کر دیں گے۔ پھر اس کے ساتھیوں کو شکست دیں گے، اس دن کوئی چیز بھی ان کو پناہ نہیں دے گی، حتیٰ کہ اگر کافر کسی پتھر کے پیچھے چھپا ہوگا تو پتھر بول کر مسلمان کو بتائے گا کہ: اے مومن! یہاں کافر چھپا ہوا ہے، اس کو قتل کر۔

یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق ایوب سختیانی کے نام کے ذکر کے ساتھ صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8474 - وَقَدْ حَدَّثَنَا مُكْرَمُ بْنُ اَحْمَدَ الْقَاضِي، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَاِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرْبِيُّ، قَالُوا: اَخْبَرَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، قَالَ: اَمَّنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاصِ. ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ سَوَاءً، وَلَمْ يَذْكُرْ اَيُّوبَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8474 - هذا محفوظ

اس اسناد کے ہمراہ بھی مذکورہ حدیث منقول ہے، اس میں ابونضرہ کا یہ بیان ہے کہ حضرت عثمان ابن ابی العاص نے ہمیں نماز پڑھائی، اس کے بعد سابقہ حدیث کی مثل حدیث بیان کی۔ اس کی اسناد میں ایوب کا ذکر نہیں ہے۔

8475 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَبُو عُتْبَةَ اَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ الْحِجَازِيُّ بِحِمْصَ، ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اِذَا بَلَغَتْ بَنُو اُمَيَّةَ اَرْبَعِينَ، اتَّخَذُوا عِبَادَ اللّٰهِ خَوَلًا، وَمَالَ اللّٰهِ نِحَلًا، وَكِتَابَ اللّٰهِ دَغَلًا

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8475 - منقطع

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بنوامیہ (کے بادشاہوں) کی تعداد ۴۰ تک پہنچ جائے تو یہ لوگ اللہ کے بندوں کو "غلام" اور اللہ کے مال کو "عطیہ" سمجھیں گے اور کتاب اللہ کے ذریعے لوگوں کو دھوکہ دیں گے۔

8476 - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عِيسَى، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَعَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ، قَالَا: ثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ

سَعْدٍ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: اِذَا بَلَغَتْ بَنُو اُمَیَّةَ اَرْبَعِینَ اتَّخَذُوا عِبَادَ اللّٰهِ خَوَلًا، وَمَالَ اللّٰهِ نِحَلًا، وَكِتَابَ اللّٰهِ دَغَلًا

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بنوامیہ (کے بادشاہوں) کی تعداد ۴۰ تک پہنچ جائے تو یہ لوگ اللہ کے بندوں کو "غلام" اور اللہ کے مال کو "عطیہ" سمجھیں گے اور کتاب اللہ کے ذریعے لوگوں کو دھوکہ دیں گے۔

قَالَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ: وَحَدَّثَنِیْ عَمَّارُ بْنُ اَبِیْ عَمَّارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: هَلَاكُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰی یَدَیْ اُغَیْلِمَةٍ مِنْ قُرَیْشٍ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخْرِجَاهُ وَلِهٰذَا الْحَدِیْثِ تَوَابِعُ وَشَوَاهِدُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَصَحَابَتِهِ الطَّاهِرِینَ، وَالْاَئِمَّةِ مِنَ التَّابِعِینَ، لَمْ یَسَعْنِیْ اِلَّا ذِكْرُهَا فَذَكَرْتُ بَعْضَ مَا حَضَرَنِیْ مِنْهَا

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس امت کی تباہی قریش کے ایک بچے کے ہاتھوں ہوگی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کے کئی شواہد اور کئی متابعات موجود ہیں، جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، صحابہ کرام سے، تابعین ائمہ سے مروی ہیں، جن کو یہاں ذکر کرنا چاہئے تھا، میں نے ان میں سے کچھ بیان کر دی ہیں۔

8477 - فَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِیدِ الصَّنْعَانِیُّ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِیَّا یَحْیَی بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِیُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ الْحَنْظَلِیُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ الْقُشَیْرِیُّ، وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِیبٍ الْمُسْتَمْلِی، قَالُوْا: ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ الْاِمَامُ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ مِینَاءَ مَوْلٰی عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ لَا یُوْلَدُ لِاَحَدٍ مَوْلُوْدٌ اِلَّا اُتِیَ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا لَهُ فَاُدْخِلَ عَلَیْهِ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ، فَقَالَ: هُوَ الْوَزَغُ بْنُ الْوَزَغِ الْمَلْعُوْنُ ابْنُ الْمَلْعُوْنِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخْرِجَاهُ"

✧✧ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس کسی کے ہاں بھی بچہ پیدا ہوتا، وہ اس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لاتا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے دعا فرماتے، اسی طرح مروان بن حکم کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا گیا، آپ نے اس کے بارے میں فرمایا: یہ وزغ بن وزغ (بزدل باپ کا بزدل بیٹا) ہے، ملعون ابن ملعون (لعنتی باپ کا لعنتی بیٹا) ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8478 - وَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ الْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّیْبَانِیُّ بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ

إِسْحَاقَ الزُّهْرِيُّ الْقَاضِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يُوسُفَ الْأَزْرَقِ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، ثنا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ حَلَّامِ بْنِ جِذْلٍ الْغِفَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ جُنْدُبَ بْنَ جُنَادَةَ الْغِفَارِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: إِذَا بَلَغَ بَنُو أَبِي الْعَاصِ ثَلَاثِينَ رَجُلًا اتَّخَذُوا مَالَ اللَّهِ دُوَلًا، وَعِبَادَ اللَّهِ خَوَلًا، وَدِينَ اللَّهِ دَغَلًا قَالَ حَلَّامٌ: فَأُنْكِرَ ذَلِكَ عَلَى أَبِي ذَرٍّ، فَشَهِدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ، وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ عَلَى ذِي لَهْجَةٍ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَشَاهِدُهُ حَدِيثُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8478 – علی شرط مسلم

✧✧ جندب بن جنادہ غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ابوالعاص کی نسل میں ۳۰ آدمی ہوجائیں گے تو یہ اللہ کے مال کو ''عطیہ'' اللہ کے بندوں کو ''غلام'' اور اللہ کے دین کو ''دھوکے'' کا ذریعہ بنالیں گے۔ حلام کہتے ہیں: حضرت ابوذر کے اس بیان کا کئی لوگوں نے انکار کیا، تو حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے گواہی دیتے ہوئے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ابوذر سے زیادہ سچے لہجے والا چشم فلک نے کبھی کوئی انسان نہیں دیکھا۔ اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات کہی ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی درج ذیل حدیث مذکورہ حدیث کی شاہد ہے۔

8479 – حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا مُوسَى بْنُ هَارُونَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْإِمَامِ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى حَمُّويَهْ، ثنا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ، ثنا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيفٍ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا بَلَغَ بَنُو أَبِي الْعَاصِ ثَلَاثِينَ رَجُلًا اتَّخَذُوا دِينَ اللَّهِ دَغَلًا، وَعِبَادَ اللَّهِ خَوَلًا، وَمَالَ اللَّهِ دُوَلًا هٰكَذَا رَوَاهُ الْأَعْمَشُ، عَنْ عَطِيَّةَ

✧✧ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ابوالعاص کے بیٹے ۳۰ تک پہنچیں گے تو وہ اللہ کے دین کو دھوکے کا ذریعہ، اللہ کے بندوں کو ''غلام'' اور اللہ کے مال کو ''عطیہ'' سمجھیں گے۔

8480 – حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثنا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا بَلَغَ بَنُو أَبِي الْعَاصِ ثَلَاثِينَ رَجُلًا اتَّخَذُوا مَالَ اللَّهِ دُوَلًا، وَدِينَ اللَّهِ دَغَلًا، وَعِبَادَ اللَّهِ خَوَلًا

✧✧ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ابوالعاص کے بیٹے ۳۰ تک پہنچیں گے تو وہ

اللہ کے دین کو 'دھوکے کا ذریعہ' اللہ کے بندوں کو 'غلام' اور اللہ کے مال کو 'عطیہ' سمجھیں گے۔

8481 – وَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ اَحْمَدَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَزْرَقِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سَالِمٍ الصَّائِغُ بِمَكَّةَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الْاَزْرَقِيُّ، مُؤَذِّنُ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنِّي اُرِيتُ فِي مَنَامِي كَاَنَّ بَنِي الْحَكَمِ بْنِ اَبِي الْعَاصِ يَنْزُوْنَ عَلٰى مِنْبَرِي كَمَا تَنْزُو الْقِرَدَةُ قَالَ: فَمَا رُئِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتّٰى تُوُفِّيَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8481 – على شرط مسلم

✦✦ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے خواب میں دکھایا گیا ہے جیسے حکم بن ابی العاص کی اولادیں، میرے منبر پر بندروں کی طرح پھدک رہی ہے۔ آپ فرماتے ہیں: وفات تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھل کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8482 – وَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي حَمْزَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ هِلَالٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطَرِّفٍ، عَنْ اَبِي بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ، قَالَ: كَانَ اَبْغَضَ الْاَحْيَاءِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنُو اُمَيَّةَ، وَبَنُو حَنِيفَةَ، وَثَقِيفٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8482 – على شرط البخاری ومسلم

✦✦ ابو برزہ اسلمی فرماتے ہیں: زندہ لوگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ بنو امیہ، بنو حنیفہ اور ثقیف پر ناراض تھے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8483 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ الْحَافِظُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ، ثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ: لَمَّا بَايَعَ مُعَاوِيَةُ لِابْنِهِ يَزِيدَ، قَالَ مَرْوَانُ: سُنَّةُ اَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ: سُنَّةُ هِرَقْلَ، وَقَيْصَرَ، فَقَالَ: اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيكَ: (وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَكُمَا) (الأحقاف: 17) الْاٰيَةَ، قَالَ: فَبَلَغَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ: كَذَبَ وَاللّٰهِ مَا هُوَ بِهِ، وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اَبَا مَرْوَانَ وَمَرْوَانُ فِي صُلْبِهِ فَمَرْوَانُ

قَصَصٌ مِنْ لَعْنَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8483 – فيه انقطاع

✦✦ محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ جب معاویہ نے اپنے بیٹے یزید کے لئے بیعت لی، تو مروان نے کہا: یہ ابوبکر اور عمر کا طریقہ ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ ہرقل اور قیصر کا طریقہ ہے، اور فرمایا: یہ آیت تیرے بارے میں ہی نازل ہوئی ہے

وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدَانِنِیْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَ قَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِیْ وَ هُمَا یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰهَ وَیْلَكَ اٰمِنْ ☆ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَیَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ

اور وہ جس نے اپنے ماں باپ سے کہا اُف تم سے دل پک گیا، کیا مجھے یہ وعدہ دیتے ہو کہ پھر زندہ کیا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے سنگتیں گذر چکیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں تیری خرابی ہو ایمان لا بیشک اللہ کا وعدہ سچّا ہے تو کہتا ہے یہ تو نہیں مگر اگلوں کی کہانیاں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اس بات کی خبر ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تک پہنچی آپ نے فرمایا: اُس نے جھوٹ کہا۔ واللہ! ایسا نہیں ہے، بلکہ اصل بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مروان کے باپ پر اُس وقت لعنت فرمائی جب مروان ابھی اپنے باپ کی پشت میں تھا۔ چنانچہ مروان، اللہ تعالیٰ کی لعنت کا ایک حصہ ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری علیہ الرحمہ اور امام مسلم علیہ الرحمہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8484 – حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثنَا الْحُسَیْنُ بْنُ الْفَضْلِ، ثنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، ثنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ الضُّبَعِیُّ، ثنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَكَمِ الْبُنَانِیُّ، عَنْ اَبِی الْحَسَنِ الْجَزَرِیِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِیِّ، وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ، اَنَّ الْحَكَمَ بْنَ اَبِی الْعَاصِ اسْتَاْذَنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهٗ وَكَلَامَهٗ، فَقَالَ: ائْذَنُوْا لَهٗ عَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ، وَعَلٰی مَنْ یَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهٖ، اِلَّا الْمُؤْمِنُ مِنْهُمْ وَقَلِیْلٌ مَا هُمْ، یُشْرِفُوْنَ فِی الدُّنْیَا وَیَضَعُوْنَ فِی الْاٰخِرَةِ، ذَوُوْ مَكْرٍ وَخَدِیْعَةٍ، یُعْطَوْنَ فِی الدُّنْیَا وَمَا لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ " وَشَاهِدُهٗ حَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ الَّذِی

✦✦ عمرو بن مرہ صحابی رسول ہیں، آپ بیان کرتے ہیں کہ حکم بن ابی العاص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آنے کی اجازت مانگی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کلام اور اس کی آواز کو پہچان لیا، آپ نے فرمایا: اس کو اجازت دے دو، اس پر اللہ کی لعنت اور جو اس کی پشت سے نکلے گا، اس پر بھی اللہ کی لعنت، سوائے مومنوں کے اور اس کی پشت میں مومن کم ہی ہوں گے، وہ دنیا کو ترجیح دیں گے اور آخرت کو ہلکا جانیں گے۔ یہ مکار اور دھوکے باز ہوں گے، ان کو دنیا کی بہت دولت دی جائے گی، لیکن

آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی درج ذیل حدیث، سابقہ حدیث کی شاہد ہے۔

8485 - حَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُصَيْرٍ الْخَلَدِيُّ رَحِمَهُ اللهُ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ رِشْدِينَ الْمِصْرِيُّ بِمِصْرَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَنْصُورٍ الْخُرَاسَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْحَكَمَ وَوَلَدَهُ

هٰذَا الْحَدِيْثُ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ " قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰى: لِيَعْلَمَ طَالِبُ الْعِلْمِ اَنَّ هٰذَا بَابٌ لَمْ اَذْكُرْ فِيهِ ثُلُثَ مَا رُوِيَ، وَاَنَّ اَوَّلَ الْفِتَنِ فِي هٰذِهِ الْاُمَّةِ فِتْنَتُهُمْ، وَلَمْ يَسَعْنِيْ فِيمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ اللهِ اَنْ اُخَلِّيَ الْكِتَابَ مِنْ ذِكْرِهِمْ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8485 – الرشديني ضعفه ابن عدی

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم اور اس کے بچے پر لعنت فرمائی۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ امام حاکم کہتے ہیں: طالبِ علم کو جان لینا چاہئے کہ اس باب میں جتنی احادیث مروی ہیں، میں نے ان میں سے ایک تہائی بھی بیان نہیں کیں، اور اس امت کے فتنوں میں سب سے پہلا فتنہ انہیں لوگوں کا ہوگا، اس لئے اللہ تعالیٰ کے ساتھ میرا جو تعلق ہے وہ اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ میں اپنی کتاب کو ان کے ذکر سے خالی رکھوں۔

8486 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنْبَاَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِيْ اَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ، فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ جَلَبٌ مِنَ الْمَدِينَةِ مِنْ خِيَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ، فَاِذَا تَصَافُّوا قَالَتِ الرُّوْمُ: خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ، فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُونَ: لَا وَاللهِ لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا، فَيُقَاتِلُوْنَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا، وَيُقْتَلُ ثُلُثٌ هُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَيُصْبِحُ ثُلُثٌ لَا يُفْتَنُونَ اَبَدًا، فَيَبْلُغُونَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ فَيَفْتَحُونَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْسِمُونَ غَنَائِمَهُمْ، وَقَدْ عَلَّقُوا سِلَاحَهُمْ بِالزَّيْتُونِ اِذْ صَاحَ الشَّيْطَانُ: اِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي اَهْلِيكُمْ، وَذٰلِكَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَعُدُّونَ لِلْقِتَالِ وَيُسَوُّونَ الصُّفُوفَ اِذْ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ صَلَاةُ الصُّبْحِ، فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ فَاَمَّهُمْ، فَاِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ، فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰى يَهْلِكَ، وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللهُ بِيَدِهِ فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8486 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے رومی لوگ اعماق پر چڑھائی کریں گے، ان کی جانب مدینہ سے ایک جماعت نکلے گی، یہ جماعت اس وقت کے تمام انسانوں سے بہتر ہوگی، جب یہ لوگ جنگ کے لئے صف بندی کر چکیں گے تو رومی کہیں گے: تم ہمارے اور ہمارے قیدیوں کے درمیان راستہ چھوڑ دو، ہم ان سے لڑیں گے، مسلمان کہیں گے: نہیں، اللہ کی قسم! ہم تمہیں ان تک راستہ نہیں دیں گے، ان کے درمیان جنگ ہوگی، ان میں سے ایک تہائی لشکر بھاگ جائے گا، اللہ تعالیٰ ان کی توبہ کبھی قبول نہیں کرے گا، ایک تہائی لشکر شہید ہو جائے گا، یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمام شہداء سے افضل ہوں گے، اور تیسرا تہائی حصہ کبھی فتنہ میں مبتلا نہیں ہوگا، پھر یہ لوگ قسطنطنیہ میں پہنچیں گے، اس کو بھی فتح کر لیں گے، یہ لوگ وہاں کی غنیمتیں تقسیم کر رہے ہوں گے اور اپنی تلواروں پر زیتوں مل چکے ہوں گے، کہ شیطان چیخ کر کہے گا: دجال نے تمہارے گھر والوں پر حملہ کر دیا ہے، (یہ بات جھوٹ ہوگی) جب یہ لوگ شام میں آئیں گے، تب وہ ظاہر ہوگا، ابھی اس کے ساتھ جہاد کے لئے صف بندی ہو رہی ہوگی کہ نماز فجر کی اقامت ہو جائے گی، اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے، اور لوگوں کی امامت کرائیں گے، جب اللہ کا دشمن دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو نمک کی طرح پگھلنا شروع ہو جائے گا، اگر وہ اس کو اُسی طرح چھوڑ دیں گے تب بھی وہ پگھل پگھل کر ختم ہو جائے گا، لیکن اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں اس کو قتل کروائے گا، اور اس کا خون اُن کے نیزے پر دکھائی دے گا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8487 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِیُّ، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَرُوْمَةَ الْاَصْبَهَانِیُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ، عَنْ اَبِیْ قَيْسٍ الْاَوْدِیِّ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ قَالَ: اِنَّكُمْ فِیْ زَمَانٍ كَثِيْرٍ عُلَمَاؤُهٗ قَلِيْلٍ خُطَبَاؤُهٗ، كَثِيْرٍ مُعْطُوْهُ، الصَّلَاةُ فِيْهَا قَصِيْرَةٌ، وَالْخُطْبَةُ فِيْهَا طَوِيْلَةٌ، فَاَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ وَاَطِيْلُوا الصَّلَاةَ، وَاِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا، وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ اَضَرَّ بِالدُّنْيَا، وَمَنْ اَرَادَ الدُّنْيَا اَضَرَّ بِالْاٰخِرَةِ، يَا قَوْمُ فَاَضِرُّوْا بِالْفَانِيَةِ لِلْبَاقِيَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8487 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم ایسا زمانہ بھی دیکھو گے کہ علماء بہت زیادہ ہوں گے، لیکن خطیب کم ہوں گے، ان کی خدمت کرنے والے بہت ہوں گے، اس زمانے میں نماز چھوٹی اور خطبہ لمبا ہوگا، خطبہ چھوٹا کرنا اور نماز لمبی کرنا، اور بیان میں بھی جادوئی کشش ہوتی ہے، اور جو آخرت چاہتا ہے، اس کی دنیا کم ہوتی ہے اور جو دنیا چاہتا ہے اس کی آخرت کم ہوتی ہے۔ اے لوگو! باقی رہنے والی چیز کے لئے فانی چیز کا نقصان برداشت کر لو۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8488 - اَخْبَرَنِی اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی نَصْرٍ الْمُزَكِّی، بِمَرْوَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَاضِی، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، ثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِیُّ، وَحَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَلَهُ اللَّفْظُ، اَنْبَاَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِی اُوَيْسٍ، ثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ: لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا يَا عَلِيُّ بْنَ اَبِی طَالِبٍ قَالَ عَلِیٌّ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: " اعْلَمْ اَنَّكُمْ سَتُقَاتِلُونَ بَنِی الْاَصْفَرِ اَوْ يُقَاتِلُهُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَتَخْرُجُ اِلَيْهِمْ رُوقَةُ الْمُؤْمِنِينَ اَهْلِ الْحِجَازِ الَّذِينَ يُجَاهِدُونَ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ، لَا تَاْخُذُهُمْ فِی اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ حَتَّى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ قُسْطَنْطِينِيَّةَ، وَرُومِيَّةَ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ فَيَنْهَدِمُ حِصْنُهَا فَيُصِيبُونَ نَبَلًا عَظِيمًا لَمْ يُصِيبُوا مِثْلَهُ قَطُّ، حَتَّى اِنَّهُمْ يَقْتَسِمُونَ بِالتُّرْسِ، ثُمَّ يَصْرُخُ صَارِخٌ: يَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ قَدْ خَرَجَ الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ فِی بِلَادِكُمْ وَذَرَارِيِّكُمْ، فَيَنْفَضُّ النَّاسُ عَنِ الْمَالِ، فَمِنْهُمُ الْاٰخِذُ، وَمِنْهُمُ التَّارِكُ، فَالْاٰخِذُ نَادِمٌ، وَالتَّارِكُ نَادِمٌ، يَقُولُونَ: مَنْ هٰذَا الصَّائِحُ؟ فَلَا يَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ، فَيَقُولُونَ: ابْعَثُوا طَلِيعَةً اِلٰى لُدٍّ، فَاِنْ يَكُنِ الْمَسِيحُ قَدْ خَرَجَ فَيَاْتُونَكُمْ بِعِلْمِهِ، فَيَاْتُونَ فَيَنْظُرُونَ فَلَا يَرَوْنَ شَيْئًا، وَيَرَوْنَ النَّاسَ سَاكِتِينَ، فَيَقُولُونَ: مَا صَرَخَ الصَّارِخُ اِلَّا لِنَبَاٍ فَاعْتَزِمُوا، ثُمَّ ارْشُدُوا فَيَعْتَزِمُونَ اَنْ نُخْرِجَ بِاَجْمَعِنَا اِلٰى لُدٍّ، فَاِنْ يَكُنْ بِهَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ نُقَاتِلْهُ حَتَّى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ، وَاِنْ يَكُنِ الْاُخْرَى فَاِنَّهَا بِلَادُكُمْ وَعَشَائِرُكُمْ وَعَسَاكِرُكُمْ رَجَعْتُمْ اِلَيْهَا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8488 – كثير واه

✧✧ کثیر بن عبداللہ اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی بن ابی طالب! دنیا مت لے جانا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: لبیک یا رسول اللہ ﷺ، آپ نے فرمایا: جان لو، عنقریب تم بنی الاصفر سے جنگ کرو گے، یا تمہارے بعد کوئی مومن جماعت ان سے جنگ کرے گی، اور ان کی مدد کے لئے اہل حجاز کے مجاہدین کی ایک جماعت نکلے گی، اللہ کے دین کے معاملے میں ان کو کسی ملامت گر کی ملات کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی، انہی کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ قسطنطنیہ اور سلطنت رومی فتح کرے گا، یہ لوگ صرف سبحان اللہ اور اللہ اکبر کی سدائیں لگائیں گے، اور ان کا قلعہ ٹوٹ جائے گا، بہت بڑا مال غنیمت ان کے ہاتھ لگے گا، اس جیسا مال کبھی بھی ان کو نہیں ملا ہوگا۔ یہ لوگ وہ مال اپنی ڈھالیں بھر بھر کے تقسیم کر رہے ہوں گے، پھر ایک چیخنے والا چیخ کر کہے گا: اے مسلمانو! مسیح دجال تمہارے شہر اور تمہاری اولادوں میں ظاہر ہو چکا ہے، لوگ اس مال سے بے نیاز ہو جائیں گے، کچھ لوگوں نے مال رکھا اور کچھ نے وہیں چھوڑ دیا، لیکن مال رکھنے والا بعد میں بہت پچھتائے گا، اور مال چھوڑنے والا بھی پچھتائے گا۔ لوگ کہیں گے: یہ چیخ کر آواز دینے والا کون ہے؟ لیکن کسی کو پتا نہیں چلے گا کہ آواز کس نے دی ہے، لوگ کہیں گے: ایک جماعت کو معلومات لینے کے لئے (مقام) ''لد'' کی جانب بھیج دو، اگر واقعی دجال ظاہر ہو چکا ہوگا تو وہ آ کر ہمیں بتا دیں گے، یہ جماعت وہاں پر آئے گی، ان کو دجال کے بارے کوئی اطلاع

نہ ملے گی ، اور وہ لوگوں کو بھی شک وشبہ میں مبتلا دیکھیں گے۔ وہ مشورہ کریں گے کہ آواز دینے والے نے ہمیں ایک خبر ہی دی ہے، ہمیں اپنے علاقے کی طرف کوچ کرنا چاہئے، پھر ہمیں اصل حقیقتِ حال کا علم ہوگا۔ ہم سب کو (مقام) "لد" کی جانب جانا چاہئے، اگر وہاں مسیح دجال ہوا، تو ہم اس کے ساتھ اس وقت تک لڑیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اور اس کے درمیان فیصلہ فرمادے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے، اور اگر دجال کے ظاہر ہونے کی بات جھوٹی نکلی ،تب بھی کوئی بات نہیں ، وہ ہمارا علاقہ ہے ، ہمارے خاندان وہیں آباد ہیں، اور ہماری فوجیں وہاں ہیں ،ہم ان کی طرف ہی لوٹ کر گئے ہوں گے۔

8489 – اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنْبَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرْوِيهِ، قَالَ: وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ عَلٰى رَاْسِ السِّتِّينَ تَصِيرُ الْاَمَانَةُ غَنِيمَةً، وَالصَّدَقَةُ غَرَامَةً، وَالشَّهَادَةُ بِالْمَعْرِفَةِ وَالْحُكْمُ بِالْهَوَى

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ الزِّيَادَاتِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8489 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہلاکت ہے عرب کے لئے اس شر سے جو بہت قریب آچکا ہے، جو ۶۰ سال تک رونما ہو جائے گا، جب امانت کو غنیمت سمجھا جائے گا، زکوٰۃ کو چٹی سمجھا جائے گا، گواہی صرف جان پہچان کی بناء پر دی جائے گی اور فیصلہ نفسانی خواہشات کے مطابق ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری علیہ الرحمہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8490 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ، ثَنَا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ اَبِي سَرِيحَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " يَكُونُ لِلدَّابَّةِ ثَلَاثُ خَرَجَاتٍ مِنَ الدَّهْرِ، تَخْرُجُ اَوَّلَ خَرْجَةٍ بِاَقْصَى الْيَمَنِ فَيَفْشُو ذِكْرُهَا بِالْبَادِيَةِ وَلَا يَدْخُلُ ذِكْرُهَا الْقَرْيَةَ – يَعْنِي مَكَّةَ – ثُمَّ يَمْكُثُ زَمَانًا طَوِيلًا بَعْدَ ذٰلِكَ، ثُمَّ تَخْرُجُ خَرْجَةً اُخْرَى قَرِيبًا مِنْ مَكَّةَ فَيَنْتَشِرُ ذِكْرُهَا فِي اَهْلِ الْبَادِيَةِ، وَيَنْتَشِرُ ذِكْرُهَا بِمَكَّةَ، ثُمَّ تَكْمُنُ زَمَانًا طَوِيلًا، ثُمَّ بَيْنَمَا النَّاسُ فِي اَعْظَمِ الْمَسَاجِدِ حُرْمَةً وَاَحَبِّهَا اِلَى اللّٰهِ وَاَكْرَمِهَا عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ لَمْ يَرُعْهُمْ اِلَّا وَهِيَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، تَدْنُو وَتَرْبُو بَيْنَ الرُّكْنِ الْاَسْوَدِ، وَبَيْنَ بَابِ بَنِي مَخْزُومٍ عَنْ يَمِينِ الْخَارِجِ فِي وَسَطٍ مِنْ ذٰلِكَ، فَيَرْفَضُّ النَّاسُ عَنْهَا شَتّٰى وَمَعًا، وَيَثْبُتُ لَهَا عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَرَفُوا اَنَّهُمْ لَنْ يُعْجِزُوا اللّٰهَ، فَخَرَجَتْ عَلَيْهِمْ تَنْفُضُ عَنْ رَاْسِهَا التُّرَابَ، فَبَدَتْ بِهِمْ فَجَلَتْ عَنْ وُجُوهِهِمْ حَتّٰى تَرَكَتْهَا كَاَنَّهَا الْكَوَاكِبُ الدُّرِّيَّةُ، ثُمَّ وَلَّتْ فِي الْاَرْضِ لَا يُدْرِكُهَا طَالِبٌ وَلَا يُعْجِزُهَا هَارِبٌ

حَتَّى اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَعَوَّذُ مِنْهَا بِالصَّلَاةِ فَتَاتِيهِ مِنْ خَلْفِهِ فَتَقُوْلُ: اَیْ فُلَانُ الْآنَ تُصَلِّی؟ فَيَلْتَفِتُ اِلَيْهَا فَتَسِمُهُ فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ تَذْهَبُ، فَيُجَاوِرُ النَّاسُ فِي دِيَارِهِمْ وَيَصْطَحِبُوْنَ فِي اَسْفَارِهِمْ وَيَشْتَرِكُوْنَ فِي الْاَمْوَالِ، يَعْرِفُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ حَتَّى اِنَّ الْكَافِرَ يَقُوْلُ: يَا مُؤْمِنُ اقْضِنِي حَقِّي، وَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ: يَا كَافِرُ اقْضِنِي حَقِّي

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَهُوَ اَبْيَنُ حَدِيْثٍ فِي ذِكْرِ دَابَّةِ الْاَرْضِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8490 – طلحة بن عمرو الحضرمی ضعفوه وتركه أحمد

✧✧ حضرت سریحہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دابہ تین زمانوں میں نکلے گا، پہلی مرتبہ وہ یمن کے دور کے علاقے سے نکلے گا، اس کا تذکرہ صرف دیہاتوں میں رہے گا، مکہ مکرمہ میں اس کی خبر نہیں پہنچے گی، اس کے بعد ایک طویل زمانہ گزرے گا، پھر یہ مکہ کے قریب ایک جگہ سے نکلے گا، اس کا تذکرہ دیہاتوں میں بھی پھیلے گا اور مکہ مکرمہ میں بھی، پھر ایک طویل زمانہ گزرے گا، پھر لوگ مسجد حرام (لوگ سب سے زیادہ جس کی عزت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ اسی مسجد سے محبت ہے اور اس کی بارگاہ میں اس کی عزت سب مسجدوں سے زیادہ ہے) میں موجود ہوں گے، وہ لوگوں کو ڈرائے گا نہیں، وہ مسجد کے ایک کونے میں ہوگا، وہ رکن اسود اور باب بنی مخزوم کے درمیان آجائے گا، باہر کے ہاتھ کی طرف اس کے درمیان میں۔ لوگ وہاں سے گروہ درگروہ اور اکیلے اکیلے بھاگ پڑیں گے، لیکن ایک مسلمان جماعت وہاں ثابت قدم رہے گی، ان کو یقین ہوگا کہ وہ اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے۔ تب وہ اپنے سر سے مٹی جھاڑتے ہوئے ان کی جانب نکلے گا، وہ لوگوں میں ظاہر ہوگا، پھر وہ آسمانوں کی جانب چڑھے گا اور لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل ہو جائے گا حتیٰ کہ چمکتے ہوئے ستارے کی طرح محسوس ہوگا۔ پھر وہ زمین کی جانب واپس آئے گا، اس کو پکڑنے کے لئے اس کے پیچھے بھاگنے والا اس کو پکڑ نہیں سکے گا، اور اس سے بھاگنے والا اس سے بھاگ نہیں سکے گا حتیٰ کہ ایک آدمی نماز میں اس سے پناہ مانگ رہا ہوگا تو وہ اس آدمی کے پیچھے سے آکر کہے گا: اے آدمی تو اب نماز پڑھ رہا ہے؟ وہ آدمی اس کی طرف دیکھے گا تو وہ اس کے چہرے پر زخم کر دے گا۔ پھر چلا جائے گا، لوگ اس کو اپنے ساتھ اپنے شہروں میں رکھیں گے، اپنے سفروں میں اپنے ساتھ رکھیں گے، اپنے مالوں میں اس کو شریک کریں گے۔ مومن اس کو کافر سمجھے گا اور کافر اسے مومن جانے گا، حتیٰ کہ کافر کہے گا: اے مومن تو میرا حق ادا کر۔ اور مومن کہے گا: اے کافر تو میرا حق ادا کر۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے دابۃ الارض کے متعلق یہ حدیث بہت واضح ہے۔ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8491 – حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَذَكَرْتُ الدَّابَّةَ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: "اِنَّهَا تَخْرُجُ ثَلَاثَ خَرْجَاتٍ فِي بَعْضِ الْبَوَادِي، ثُمَّ تَكْمُنُ، ثُمَّ تَخْرُجُ فِي بَعْضِ الْقُرٰى حَتّٰى يُذْعَرُوْا وَحَتّٰى تُهَرِيقَ فِيهَا الْاُمَرَاءُ الدِّمَاءَ، ثُمَّ تَكْمُنُ، قَالَ: فَبَيْنَمَا النَّاسُ عِنْدَ

أَعْظَمِ الْمَسَاجِدِ وَأَفْضَلِهَا وَأَشْرَفِهَا - حَتَّى قُلْنَا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَمَا سَمَّاهُ - إِذِ ارْتَفَعَتِ الْأَرْضُ وَيَهْرُبُ النَّاسُ، وَيَبْقَى عَامَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَقُولُونَ: إِنَّهُ لَنْ يُنْجِيَنَا مِنْ أَمْرِ اللَّهِ شَيْءٌ، فَتَخْرُجُ فَتَجْلُو وُجُوهَهُمْ حَتَّى تَجْعَلَهَا كَالْكَوَاكِبِ الدُّرِّيَّةِ، وَتَتْبَعُ النَّاسَ، جِيرَانٌ فِي الرِّبَاعِ شُرَكَاءُ فِي الْأَمْوَالِ وَأَصْحَابٌ فِي الْإِسْلَامِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8491 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابوالطفیل بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، وہاں دابہ کا ذکر چل نکلا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تین مرتبہ نکلے گا، ایک دفعہ وہ کسی دیہاتی علاقے میں نکلے گا، پھر چھپ جائے گا، پھر وہ کسی شہری علاقے میں ظاہر ہوگا، لوگ اس سے خوف زدہ ہو جائیں گے، اس میں حکمران بہت خون بہائیں گے۔ پھر یہ چھپ جائے گا، پھر ایک موقع پر لوگ سب سے اعلیٰ، سب سے افضل، سب سے اشرف (مسجد حرام) میں ہوں گے، زمین اونچی ہونا شروع ہو جائے گی، لوگ یہ دیکھ کر بھاگ جائیں گے، اور کچھ مسلمان وہاں ثابت قدم رہیں گے، کہیں گے: ہمیں اللہ کے فیصلے سے کوئی عمل نکال نہیں سکتا۔ دابہ باہر نکلے گا، وہ لوگوں کے چہروں کو ستاروں کی مانند چمکا دے گا، وہ لوگوں کے ساتھ رہے گا، لوگ محلے میں اس کے پڑوسی ہوں گے، لوگ اپنے مال میں اس کو شریک کریں گے، اور اسلام میں اس کے ساتھی بنیں گے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8492 – حَدَّثَنَا أَبُو زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَنْبَأَ مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: يَبِيتُ النَّاسُ يَسِيرُونَ إِلَى جَمْعٍ، وَتَبِيتُ دَابَّةُ الْأَرْضِ تَسْرِي إِلَيْهِمْ، فَيُصْبِحُونَ وَقَدْ جَعَلَتْهُمْ بَيْنَ رَأْسِهَا وَذَنَبِهَا فَمَا مُؤْمِنٌ إِلَّا تَمْسَحُهُ، وَلَا مُنَافِقٌ وَلَا كَافِرٌ إِلَّا تَخْطِمُهُ، وَإِنَّ التَّوْبَةَ لَمَفْتُوحَةٌ حَتَّى يَخْرُجَ الدَّجَّالُ، فَيَأْخُذَ الْمُؤْمِنَ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكْمَةِ، وَتَدْخُلَ فِي مَسَامِعِ الْكَافِرِ وَالْمُنَافِقِ حَتَّى يَكُونَ كَالشَّيْءِ الْحَنِيذِ، وَإِنَّ التَّوْبَةَ لَمَفْتُوحَةٌ، ثُمَّ تَطْلُعُ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8492 – ابن البيلمانی ضعيف وكذا الوليد

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: لوگ مزدلفہ کی جانب چل رہے ہوں گے، اور دابہ بھی لوگوں کے ہمراہ چلے گا، مزدلفہ میں جائے گا۔ جب صبح ہوگی تو (وہ اتنا بڑا ہو چکا ہوگا کہ) سب لوگ اس کے سر اور دم کے درمیان ہوں گے، ہر مومن سے وہ مصافحہ کرے گا اور منافق اور کافر کے ناک پر مارے گا۔ لیکن توبہ کا دروازہ اس وقت بھی کھلا ہوگا، حتیٰ کہ دجال ظاہر ہوگا، وہ مومن کو ایک اکھڑ آدمی کی طرح پکڑے گا اور وہ کافر اور منافق کے کانوں میں داخل ہو جائے گا حتیٰ کہ ایسا ہو جائے گا جیسے بھنا ہوا گوشت ہوتا ہے، اس وقت تک بھی توبہ کا دروازہ کھلا ہوگا، پھر سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہوگا۔ (تب توبہ

کا دروازہ بند ہوجائے گا۔)

ﷺ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8493 – حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ، ثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ اِدْرِيسَ بْنِ يَزِيدَ الْاَوْدِيّ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فِي قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ: (وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الْاَرْضِ) (النمل: 82) قَالَ: اِذَا لَمْ يَاْمُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَلَمْ يَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8493 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے ارشاد

"وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ (النمل:82)

"اور جب بات ان پر آپڑے گی ہم زمین سے ان کے لئے ایک چوپایہ نکالیں گے جو لوگوں سے کلام کرے گا، اس لئے کہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہ لاتے تھے (ترجمہ کنزالایمان امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

میں جو واقعہ بیان کیا گیا ہے وہ اس وقت ہوگا جب لوگ بھلائی کا حکم نہیں کریں گے اور برائی سے منع نہیں کریں گے۔

8494 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَوْسِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " تَخْرُجُ الدَّابَّةُ وَمَعَهَا عَصَى مُوْسَى، وَخَاتَمُ سُلَيْمَانَ، فَتَجْلُو وَجْهَ الْمُؤْمِنِ بِالْعَصَى، وَتَخْطِمُ اَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتَمِ، حَتّٰى اِنَّ اَهْلَ الْخِوَانِ يَجْتَمِعُونَ فَيَقُوْلُوْنَ لِهٰذَا: يَا مُؤْمِنُ، وَيَقُوْلُوْنَ لِهٰذَا: يَا كَافِرُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8494 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دابہ نکلے گا، اس کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہوگا، سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی، وہ مومن کے چہرے کو عصا کے ساتھ چمکا دے گا، اور انگوٹھی کے ساتھ کافر کی ناک پر زخم لگائے گا حتیٰ کہ کچھ لوگ دسترخوان پر جمع ہوں گے تو کچھ اس کو "یا مومن" کہہ کر پکاریں گے اور کچھ اس کو "یا کافر" کہہ کر پکاریں گے۔

8495 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَرُوْمَةَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْوَلِيْدِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزَّعْرَاءِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُغْبَطُ فِيْهِ الرَّجُلُ بِخِفَّةِ حَالِهٖ كَمَا يُغْبَطُ الرَّجُلُ الْيَوْمَ بِالْمَالِ وَالْوَلَدِ قَالَ: فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: اَيُّ الْمَالِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ؟ قَالَ: سِلَاحٌ صَالِحٌ، وَفَرَسٌ صَالِحٌ يَزُوْلُ مَعَهٗ اَيْنَمَا زَالَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8495 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں پر ایسا وقت بھی آئے گا، جب آدمی اپنی خفت حال پر ایسے فخر کرے گا جیسے آج لوگ اپنے مال اور اولاد پر فخر کرتے ہیں۔ ایک آدمی نے کہا: اس وقت کون سا مال سب سے بہتر ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: درست اسلحہ، اور ایسا زبردست گھوڑا جو اپنے سوار کے ساتھ وفاداری کرے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8496 – اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ دِهْقَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ اَرْطَاةَ الْفَزَارِيَّ، يَقُوْلُ: اِنَّهُ سَمِعَ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: اِنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ الْكُبْرٰى فُسْطَاطُ الْمُسْلِمِينَ، بِاَرْضٍ يُقَالُ لَهَا الْغُوطَةُ، فِيْهَا مَدِينَةٌ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ، خَيْرُ مَنَازِلِ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8496 – صحيح

✧✧ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملحمہ کبریٰ (بڑی جنگ کے دن) مسلمانوں کے خیمے ایسی جگہ ہوں گے جس کو ''غوطہ'' کہا جاتا ہے، اس میں ایک شہر ہے، جس کو دمشق کہا جاتا ہے، وہ شہر اس دن مسلمانوں کی تمام منازل سے بہتر ہوگا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8497 – اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، قَالَ: لَمَّا جَاءَتْ بَيْعَةُ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قُلْتُ: لَوْ خَرَجْتُ اِلَى الشَّامِ فَتَنَحَّيْتُ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الْبَيْعَةِ، فَخَرَجْتُ حَتّٰى قَدِمْتُ الشَّامَ، فَاُخْبِرْتُ بِمَقَامٍ يَقُوْمُهُ نَوْفٌ، فَجِئْتُهُ فَاِذَا رَجُلٌ فَاسِدُ الْعَيْنَيْنِ، عَلَيْهِ خَمِيصَةٌ وَّاِذَا هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا رَآهُ نَوْفٌ اَمْسَكَ عَنِ الْحَدِيْثِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: حَدِّثْ بِمَا كُنْتَ تُحَدِّثُ بِهِ، قَالَ: اَنْتَ اَحَقُّ بِالْحَدِيْثِ مِنِّي اَنْتَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ هٰؤُلَاءِ قَدْ مَنَعُونَا عَنِ الْحَدِيْثِ – يَعْنِي الْاُمَرَاءَ – قَالَ: اَعْزِمُ عَلَيْكَ اِلَّا مَا حَدَّثْتَنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اِنَّهَا سَتَكُوْنُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ يَحْتَازُ النَّاسُ اِلٰى مُهَاجَرِ اِبْرَاهِيْمَ، لَا يَبْقٰى فِي الْاَرْضِ اِلَّا شِرَارُ اَهْلِهَا، تَلْفِظُهُمْ اَرْضُهُمْ، وَتَقْذَرُهُمْ اَنْفُسُهُمْ، وَاللّٰهُ يَحْشُرُهُمْ اِلَى النَّارِ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ، تَبِيتُ مَعَهُمْ اِذَا بَاتُوا، وَتَقِيلُ مَعَهُمْ اِذَا قَالُوا، وَتَاْكُلُ مَنْ تَخَلَّفَ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8497 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

قَالَ: وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: سَيَخْرُجُ اُنَاسٌ مِنْ اُمَّتِی مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، يَقْرَاُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، كُلَّمَا خَرَجَ مِنْهُمْ قَرْنٌ قُطِعَ حَتّٰى يَخْرُجَ الدَّجَّالُ فِی بَقِيَّتِهِمْ

✧✧ حضرت شہر بن حوشب فرماتے ہیں: جب یزید کی بیعت ہو رہی تھی تو میں نے سوچا کہ میں شام کی طرف نکل جاؤں اور اس بیعت کے شر سے بچوں، چنانچہ میں ملک شام چلا گیا، وہاں مجھے ایک مقام بتایا گیا جہاں پر ''نوف'' رہتا تھا، میں وہاں آیا، میں نے دیکھا کہ ایک کمزور بینائی والا شخص موجود ہے، اس نے ایک چادر اوڑھ رکھی ہے، وہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما تھے، جب نوف نے ان کو دیکھا تو حدیث پاک بیان کرنے سے رک گیا، حضرت عبداللہ نے فرمایا: تم حدیث بیان کرتے رہو، انہوں نے کہا: حدیث بیان کرنے کا آپ زیادہ حق رکھتے ہیں، آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، وہ کہنے لگے: مجھے ان لوگوں (یعنی امراء) نے حدیث بیان کرنے سے روک دیا ہے، انہوں نے کہا: میں آپ کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث ضرور سنایئے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنی ہو، انہوں نے فرمایا: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ، ہجرت کے بعد عنقریب ایک اور ہجرت ہو گی، لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقام ہجرت سے بھی آگے گزر جائیں گے۔ روئے زمین پر شریر لوگ باقی بچیں گے، ان کو ان کی زمین باہر پھینک دے گی، وہ خود اپنے آپ سے نفرت کریں گے، اور اللہ تعالیٰ ان کو بندروں اور خنزیروں کے ساتھ ایک آگ کی طرف لے جائے گا، جب یہ لوگ رات گزاریں گے تو وہ آگ بھی ان کے ساتھ رات گزارے گی، اور جب یہ لوگ قیلولہ کریں گے تو وہ آگ بھی قیلولہ کرے گی، اور جو پیچھے رہ جائے گا اس کو کھا لے گی۔ اور آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''عنقریب مشرق کی جانب سے میری امت میں سے کچھ لوگ ظاہر ہوں گے، وہ قرآن کریم کی تلاوت کریں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اتر رہا ہو گا، جب بھی ان میں سے کوئی جماعت نکلے گی، اس کو ختم کر دیا جائے گا۔ حتیٰ کہ انہی کے باقی ماندہ لوگوں میں دجال نکلے گا''۔

8498 - حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ الْكَشِّيُّ بِنَيْسَابُورَ مِنْ كِتَابِهِ، ثنا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْكَشِّيُّ، ثنا اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيلُ، ثنا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، ثنا عِلْبَاءُ بْنُ اَحْمَرَ، ثنا اَبُوْ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ، فَخَطَبَنَا اِلَى الظُّهْرِ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ خَطَبَنَا اِلَى الْعَصْرِ، فَنَزَلَ فَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ صَعِدَ فَخَطَبَنَا اِلَى الْمَغْرِبِ، وَحَدَّثَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8498 - صحيح

✧✧ ابوزید انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی، پھر ظہر تک خطبہ دیا، پھر منبر سے نیچے تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھائی، نماز سے فارغ ہو کر نماز عصر تک پھر خطبہ دیا، پھر عصر کے لئے نیچے تشریف لائے، نماز

پڑھا کر، پھر منبر پر تشریف لے گئے اور مغرب تک آپ خطبہ دیتے رہے، اس دن حضور ﷺ نے ہمیں بعد میں آنے والے تمام واقعات بیان کر دیئے، چنانچہ جس نے اس دن کی باتیں جتنی زیادہ یاد رکھیں، وہ اتنا ہی بڑا عالم ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8499 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِیُّ بِمَرْوَ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، اَنْبَاَ شَيْبَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِي مَقَامِهِ ذٰلِكَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَنَا بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ، قَدْ عَلِمَهُ اَصْحَابِیْ هٰؤُلَاءِ فَاِنَّهُ سَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيتُهُ فَاَرَاهُ فَاَذْكُرُهُ كَمَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ غَابَ عَنْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8499 – على شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور ﷺ نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور قیامت تک ہونے والے معاملات ہمیں بتا دیئے، جو یاد رکھ سکا اس نے یاد رکھ لیا اور جو بھول گیا، وہ بھول گیا۔ میرے اکثر ساتھی ان احادیث کو یاد کرتے تھے، اور ان میں سے کوئی بات بھی وقوع پذیر ہوتی جس کو میں بھول چکا ہوتا، پھر جب میں اس کو دیکھتا تو مجھے اس طرح ذہن میں آ جاتی، جیسے کوئی آدمی عرصے بعد ملے تو اس کو انسان پہچان لیتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

8500 – اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَهْلَ بَيْتِي سَيَلْقَوْنَ مِنْ بَعْدِی مِنْ اُمَّتِی قَتْلًا وَتَشْرِيدًا، وَاِنَّ اَشَدَّ قَوْمِنَا لَنَا بُغْضًا بَنُو اُمَيَّةَ، وَبَنُو الْمُغِيرَةِ، وَبَنُو مَخْزُومٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

✦✦ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد میری امت کی جانب سے میرے اہل بیت کو قتل اور بھاگنے کا سامنا ہوگا اور میری قوم کے ساتھ سب سے زیادہ بغض رکھنے والے لوگ بنوامیہ، بنوالمغیرہ اور بنومخزوم ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8501 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الذُّهْلِیُّ، ثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِیُّ، ثَنَا

اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّدِّ، قَالَ: "يَحْفِرُوْنَهُ كُلَّ يَوْمٍ حَتّٰى اِذَا كَادُوا يَخْرِقُوْنَهُ، قَالَ الَّذِیْ عَلَيْهِمْ: ارْجِعُوا فَسَتَخْرِقُوْنَهُ غَدًا "، قَالَ: " فَيُعِيْدُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كَاشَدِّ مَا كَانَ، حَتّٰى اِذَا بَلَغُوا مُدَّتَهُمْ وَاَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ الَّذِیْ عَلَيْهِمْ: ارْجِعُوا فَسَتَخْرِقُوْنَهُ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاسْتَثْنٰى "، قَالَ: " فَيَرْجِعُوْنَ وَهُوَ كَهَيْئَتِهٖ حِيْنَ تَرَكُوْهُ، فَيَخْرِقُوْنَهُ وَيَخْرُجُوْنَ عَلَى النَّاسِ، فَيَسْتَقُوْنَ الْمِيَاهَ وَيَفِرُّ النَّاسُ مِنْهُمْ، فَيَرْمُوْنَ سِهَامَهُمْ فِي السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِالدِّمَاءِ، فَيَقُوْلُوْنَ: قَهَرْنَا اَهْلَ الْاَرْضِ، وَغَلَبْنَا مَنْ فِي السَّمَاءِ قُوَّةً وَعُلُوًّا "، قَالَ: فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ نَغَفًا فِي اَقْفَائِهِمْ، قَالَ: فَيُهْلِكُهُمْ قَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ، اِنَّ دَوَابَّ الْاَرْضِ لَتَسْمُنُ وَتَبْطُرُ، وَتَشْكُرُ شُكْرًا، وَتَسْكَرُ سُكْرًا مِنْ لُحُوْمِهِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8501 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دیوار کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے ''وہ (یاجوج وماجوج) روزانہ اس کو کھودیں گے، جب وہ بالکل گرنے والی ہوگی تو ان کا نگران ان سے کہے گا کہ اب واپس چلو اور جو بچ گئی ہے وہ کل کھودیں گے، اگلے دن اللہ تعالیٰ اس کو پوری کر دے گا اور وہ پہلے سے بھی زیادہ سخت ہوگی، ان کا سلسلہ یونہی چلتا رہے گا، جب ان کے نکلنے کا وہ وقت آجائے گا جو اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے تو شام کے وقت واپس لوٹتے ہوئے ان کا نگران کہے گا: اب جو بچ گئی ہے وہ ہم ''ان شاء اللہ تعالیٰ'' کل کھودیں گے، یہ لوگ واپس آجائیں گے، اگلے دن جب اس دیوار کے پاس جائیں گے تو وہ اتنی ہی ہوگی جتنی کل شام چھوڑ کر گئے تھے، وہ دیوار توڑیں گے، اور لوگوں پر حملہ آور ہوں گے، یہ سب پانی پی جائیں گے، لوگ ان سے بھاگیں گے، یہ اپنے تیر آسمان کی جانب پھینکے گے، وہ تیر خون آلود ہو کر واپس آئیں گے، یہ کہیں گے: ہم نے زمین والوں پر بھی غلبہ پالیا ہے اور آسمان والوں پر بھی ہمیں غلبہ اور طاقت حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی گردن کی پچھلی جانب ایک کیڑا پیدا فرمائے گا جس کی وجہ سے یہ سب ہلاک ہو جائیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، زمین کے جانور موٹے ہو جائیں گے، تروتازہ ہو جائیں گے، وہ اللہ کا شکر ادا کریں گے، اور ان کے گوشت کھانے سے نشہ آئے گا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8502 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِیُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، حَدَّثَنِیْ جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ، عَنْ مُؤْثِرِ بْنِ عَفَازَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: " لَمَّا كَانَ لَيْلَةُ اُسْرِیَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَقِيَ اِبْرَاهِيْمَ، وَمُوْسٰى، وَعِيْسٰى عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، فَتَذَاكَرُوا السَّاعَةَ مَتٰى هِيَ، فَبَدَاُوا بِاِبْرَاهِيْمَ فَسَاَلُوْهُ عَنْهَا، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ مِنْهَا عِلْمٌ، فَسَاَلُوا مُوْسٰى

فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عَلْمٌ، فَرَدُّوا الْحَدِيثَ إِلَى عِيسَى، فَقَالَ: عَهْدُ اللَّهِ إِلَيَّ فِيهَا دُونَ وَجْبَتِهَا، فَلَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَذَكَرَ خُرُوجَ الدَّجَّالِ وَقَالَ: فَأَهْبِطُ فَأَقْتُلُهُ، ثُمَّ يَرْجِعُ النَّاسُ إِلَى بِلَادِهِمْ، فَيَسْتَقْبِلُهُمْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ، لَا يَمُرُّونَ بِمَاءٍ إِلَّا شَرِبُوهُ وَلَا بِشَيْءٍ إِلَّا أَفْسَدُوهُ فَيَجْأَرُونَ إِلَيَّ فَأَدْعُو اللَّهَ فَيُمِيتُهُمْ فَتَخْوَى الْأَرْضُ مِنْ رِيحِهِمْ، فَيَجْأَرُونَ إِلَيَّ فَأَدْعُوا اللَّهَ فَيُرْسِلُ السَّمَاءَ بِالْمَاءِ فَيَحْمِلُهُمْ، فَيَقْذِفُ بِأَجْسَامِهِمْ فِي الْبَحْرِ، ثُمَّ تُنْسَفُ الْجِبَالُ وَتُمَدُّ الْأَرْضُ مَدَّ الْأَدِيمِ، فَعَهْدُ اللَّهِ إِلَيَّ أَنَّهُ إِذَا كَانَ ذَلِكَ أَنَّ السَّاعَةَ مِنَ النَّاسِ كَالْحَامِلِ الْمُتِمِّ، لَا يَدْرِي أَهْلُهَا مَتَى تَفْجَأُهُمْ بِوِلَادَتِهَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا " قَالَ الْعَوَّامُ: " فَوَجَدْتُ تَصْدِيقَ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ قَرَأَ: (حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ) (الأنبياء: 97)

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8502 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: معراج کی رات حضور ﷺ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ملاقات ہوئی، ان کے درمیان قیامت کے بارے میں مذاکرہ ہوا، سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا توان کے پاس قیامت کے بارے میں کوئی علم نہ تھا، پھر موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا تو انہوں نے بھی کوئی جواب نہ دیا، پھر عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا، انہوں نے بتایا کہ اس سلسلے میں میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقوع قیامت کے معین دن سے پہلے تک کا علم ہے۔ اس کے واقع ہونے کے معین وقت کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اس کے بعد دجال کے خروج کا ذکر ہوا، پھر عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: پھر میں نازل ہوں گا اور اس کو قتل کروں گا۔ پھر لوگ اپنے وطنوں کی جانب لوٹ جائیں گے، پھر ان کو یاجوج و ماجوج کا سامنا ہوگا، اور وہ ہر جانب سے نکل پڑیں گے، وہ جس پانی کے پاس سے گزریں گے اس کو پی جائیں گے، اور جس چیز کے پاس سے گزریں گے، اسے تباہ کردیں گے، پھر لوگ مجھ سے مدد مانگیں گے، میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگوں گا، اللہ تعالیٰ ان سب کو ہلاک فرمادے گا، پھر پوری زمین ان کی وجہ سے بدبودار ہوجائے گی، لوگ پھر مجھ سے مدد مانگیں گے، میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگوں گا، اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش برسائے گا، برسات کا پانی ان کے جسموں کو بہا کر سمندر میں ڈال دے گا پھر پہاڑ چلیں گے اور زمین، دسترخوان کی مانند بچھادی جائے گی، اللہ تعالیٰ کا میرے ساتھ یہ عہد ہے کہ جب یہ معاملات رونما ہوچکیں گے تب قیامت اتنی قریب ہوگی جیسے کسی حاملہ عورت کے دن پورے ہوجائیں تو اس کے ہاں ولادت بالکل قریب ہوتی ہے، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی

حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ(الانبياء: 97)

"یہاں تک کہ جب کھولے جائیں گے یاجوج و ماجوج اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے ہوں گے اور قریب آیا سچا وعدہ"

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8503 – اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ الصَّنْعَانِیُّ، بِمَکَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی، اَنْبَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّبَرِیُّ، اَنْبَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، مَوْلٰی ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ عَیَّاشِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: تَجِیْءُ الرِّیْحُ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ، فَتَقْبِضُ رُوحَ کُلِّ مُؤْمِنٍ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخْرِجَاهُ "

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)8503 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عیاش ابن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت سے پہلے ایک ہوا آئے گی جو ہر مومن کی روح کو قبض کر لے گی۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8504 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ بُکَیْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِیْ عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیُّ ثُمَّ الظَّفَرِیُّ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ، اَخُوْ بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: " تُفْتَحُ یَاْجُوجُ وَمَاْجُوجُ، یَخْرُجُونَ عَلَی النَّاسِ کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَی: (مِنْ کُلِّ حَدَبٍ یَنْسِلُوْنَ) (الأنبیاء: 96) ، فَیَعِیثُونَ فِی الْاَرْضِ، وَیَنْحَازُ الْمُسْلِمُونَ اِلٰی مَدَائِنِهِمْ وَحُصُوْنِهِمْ، وَیَضُمُّوْنَ اِلَیْهِمْ مَوَاشِیَهُمْ، وَیَشْرَبُوْنَ مِیَاهَ الْاَرْضِ حَتّٰی اِنَّ بَعْضَهُمْ لَیَمُرُّ بِالنَّهَرِ فَیَشْرَبُوْنَ مَا فِیْهِ حَتّٰی یَتْرُکُوْهُ یَابِسًا، حَتّٰی اِنَّ مَنْ بَعْدَهُمْ لَیَمُرُّ بِذٰلِكَ النَّهَرِ فَیَقُوْلُ: لَقَدْ کَانَ هَاهُنَا مَاءٌ مَرَّةً، حَتّٰی اِذَا لَمْ یَبْقَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اِلَّا اَخَذَ فِیْ حِصْنٍ اَوْ مَدِیْنَةٍ، قَالَ قَائِلُهُمْ: هٰؤُلَاءِ اَهْلُ الْاَرْضِ قَدْ فَرَغْنَا مِنْهُمْ بَقِیَ اَهْلُ السَّمَاءِ ، قَالَ: ثُمَّ یَهُزُّ اَحَدُهُمْ حَرْبَتَهُ، ثُمَّ یَرْمِیْ بِهَا اِلَی السَّمَاءِ ، فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً دَمًا لِلْبَلَاءِ وَالْفِتْنَةِ، فَبَیْنَمَا هُمْ عَلٰی ذٰلِكَ بَعَثَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ دُوْدًا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ کَالنَّغَفِ، فَیَخْرُجُ فِیْ اَعْنَاقِهِمْ فَیُصْبِحُونَ مَوْتٰی، لَا یُسْمَعُ لَهُمْ حِسٌّ، فَیَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ: اَلَا رَجُلٌ یَشْرِیْ لَنَا بِنَفْسِهِ فَیَنْظُرُ مَا فَعَلَ هٰذَا الْعَدُوُّ، قَالَ: ثُمَّ یَتَجَرَّدُ رَجُلٌ مِنْهُمْ لِذٰلِكَ مُحْتَسِبًا بِنَفْسِهِ قَدْ وَطَّنَهَا بِنَفْسِهِ عَلٰی اَنَّهُ مَقْتُوْلٌ، فَیَنْزِلُ فَیَجِدُهُمْ مَوْتٰی بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ، فَیُنَادِیْ: یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ اَبْشِرُوْا، فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ کَفَاکُمْ عَدُوَّکُمْ، فَیَخْرُجُوْنَ مِنْ مَدَائِنِهِمْ وَحُصُوْنِهِمْ، وَیُسَرِّحُوْنَ مَوَاشِیَهُمْ فَمَا یَکُوْنُ لَهَا رَعْیٌ اِلَّا لُحُوْمُهُمْ، فَتَشْکُرُ عَنْهُ کَاَحْسَنِ مَا شَکَرَتْ عَنْ شَیْءٍ مِنْ نَبَاتٍ اَصَابَتْهُ قَطُّ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ یُخْرِجَاهُ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)8504 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یاجوج اور ماجوج کو کھول دیا جائے گا، یہ لوگوں پر حملہ آور ہوں گے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

حَتّٰى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَ هُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ (الانبياء:96)

''یہاں تک کہ جب کھولے جائیں گے یاجوج و ماجوج اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے ہوں گے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

یہ زمین میں فساد کریں گے اور مسلمان اپنے شہروں اور قلعوں سے ہٹ جائیں گے اور لوگوں کے مال اور مویشی اپنے ساتھ ملا لیں گے، اور زمین کے تمام پانی پی جائیں گے حتیٰ کہ ان میں سے ایک شخص کسی نہر سے گزرے گا، تو اس کا سارا پانی پی جائے گا، اور وہ نہر خشک ہو جائے گی، اس کے بعد کوئی آدمی وہاں سے گزرتا ہوا اس نہر کو دیکھ کر کہے گا: کبھی اس نہر میں بہت پانی ہوا کرتا تھا۔ جب کوئی بھی انسان باقی نہیں بچے گا، سوائے ان کے جو کسی قلعے میں یا شہر میں پناہ گزیں ہوں گے، تو ان میں سے ایک کہے گا: ہم زمین والوں سے تو فارغ ہو گئے ہیں، اب آسمان والے باقی رہتے ہیں، پھر ایک شخص اپنا نیزہ آسمان کی جانب پھینکے گا، وہ خون آلود ہو کر اور آزمائش بن کر واپس آئے گا، اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ ان کی گردن میں ایک کیڑا پیدا کر دے گا، اور وہ ان کی گردنوں سے نکلے گا، اور صبح کے وقت سب مر چکے ہوں گے، ان کی کوئی آواز سنائی نہیں دے گی، مسلمان کہیں گے؟ کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جو ہمارے لئے اپنی جان کو بیچ دے، وہ ان دشمنوں کی یہ حالت دیکھے گا، پھر ان میں سے ایک آدمی اپنی قربانی دینے کی نیت سے ان سے الگ ہوگا اور وہ اپنے قتل ہونے کا مکمل یقین کرتے ہوئے نیچے اترے گا، وہ دیکھے گا کہ سب ایک دوسرے کے اوپر مرے پڑے ہیں، وہ آواز دے کر کہے گا: اے مسلمانو تمہیں مبارک ہو، اللہ تعالیٰ نے تمہارے دشمن کا صفایا کر دیا ہے، پھر مسلمان اپنی بستیوں اور قلعوں سے باہر آ جائیں گے، اور وہ اپنے مویشیوں کو ڈھونڈیں گے، لیکن ان کو صرف ان کا گوشت ملے گا، وہ اس کا شکر ادا کریں گے، جیسے کہ کوئی جڑی بوٹی کو جب بارش مل جائے تو وہ شکر ادا کرتی ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8505 - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ زُهَيْرٍ، ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ جَابِرٍ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ يَمُرُّ اَوَّلُهُمْ بِنَهَرٍ مِثْلِ دِجْلَةَ، وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُوْلُ: قَدْ كَانَ فِيْ هٰذَا النَّهَرِ مَرَّةً مَاءٌ، وَلَا يَمُوْتُ رَجُلٌ اِلَّا تَرَكَ اَلْفًا مِنْ ذُرِّيَّتِهِ فَصَاعِدًا، وَمَنْ بَعْدَهُمْ ثَلَاثَةُ اُمَمٍ: تَاوِيسُ وَتَاوِيلُ وَنَاسِكٌ وَّمَنْسَكٌ شَكَّ شُعْبَةُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 8505 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یاجوج و ماجوج کا پہلا فرد دریائے دجلہ جیسے دریا سے گزرے گا، جب

اس لشکر کا آخری شخص وہاں سے گزرے گا تو وہ کہے گا: کبھی اس دریا میں پانی ہوتا تھا۔ ان کا جو بھی آدمی مرے گا وہ ہزار سے زیادہ اپنی اولادیں چھوڑ کر مرے گا، ان کے بعد تین امتیں آئیں گی، تاویس، تاویل اور ناسک یا منسک۔ شعبہ کو شک ہے کہ یہاں پر لفظ ناسک بیان کیا یا منسک۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8506 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثنا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنْبَرِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، ثنا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَمْرٍو الْبِكَالِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ جَزَّاَ الْخَلْقَ عَشَرَةَ اَجْزَاءٍ ، فَجَعَلَ تِسْعَةَ اَجْزَاءِ الْمَلَائِكَةَ، وَجُزْءًا سَائِرَ الْخَلْقِ، وَجَزَّاَ الْمَلَائِكَةَ عَشَرَةَ اَجْزَاءٍ ، فَجَعَلَ تِسْعَةَ اَجْزَاءٍ يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ وَجُزْءًا لِرِسَالَتِهِ، وَجَزَّاَ الْخَلْقَ عَشَرَةَ اَجْزَاءٍ فَجَعَلَ تِسْعَةَ اَجْزَاءِ الْجِنَّ، وَجُزْءًا بَنِيْ آدَمَ، وَجَزَّاَ بَنِي آدَمَ عَشَرَةَ اَجْزَاءٍ ، فَجَعَلَ تِسْعَةَ اَجْزَاءٍ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ، وَجُزْءًا سَائِرَ النَّاسِ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ، قَالَ: السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَالْحَرَمِ بِحِيَالِهِ الْعَرْشُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبي)8506 - صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو ۱۰ اجزاء پر تقسیم کیا، ان میں سے ۹ اجزاء فرشتے بنائے اور ایک جزء باقی تمام مخلوقات۔ پھر فرشتوں کے ۱۰ اجزء کئے، ان میں ۹ اجزاء دن رات ہر لحہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل کرتے ہیں، اور ایک جزء کو رسالت کے لئے رکھا۔ مخلوق کے دس حصے بنائے، ان میں سے ۹ حصے جنات بنائے، اور ایک حصہ انسان۔ اور انسانوں کے دس حصے بنائے، ان میں سے ۹ حصے یاجوج و ماجوج ہیں، اور ایک حصہ تمام انسان اور ذات الحبک آسمان سے مراد، ساتواں آسمان ہے اور حرم کے سامنے عرش ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8507 - حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، ثنا خَلَفُ بْنُ خَلِيْفَةَ الْاَشْجَعِيُّ، ثنا اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اَنَا اَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنْهُ، نَهْرَانِ: اَحَدُهُمَا نَارٌ تَاَجَّجُ فِي عَيْنِ مَنْ رَآهُ، وَالْاٰخَرُ مَاءٌ اَبْيَضُ فَاِنْ اَدْرَكَهُ مِنْكُمْ اَحَدٌ فَلْيُغْمِضْ، وَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا، فَاِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ، وَاِيَّاكُمْ وَالْاٰخَرَ فَاِنَّهُ الْفِتْنَةُ، وَاعْلَمُوْا اَنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَقْرَاُهُ مَنْ يَكْتُبُ وَمَنْ لَا يَكْتُبُ، وَاَنَّ اِحْدَى عَيْنَيْهِ مَمْسُوحَةٌ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ، اَنَّهُ يَطْلُعُ مِنْ آخِرِ اَمْرِهِ عَلٰى بَطْنِ الْاُرْدُنِّ، عَلٰى بَيْتِهِ اَفِيقُ، وَكُلُّ وَاحِدٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ بِبَطْنِ الْاُرْدُنِّ، وَاَنَّهُ يَقْتُلُ مِنَ

الْمُسْلِمِينَ ثُلُثًا، وَيَهْزِمُ ثُلُثًا، وَيُبْقِي ثُلُثًا، وَيَجِنُّ عَلَيْهِمُ اللَّيْلُ، فَيَقُولُ بَعْضُ الْمُؤْمِنِينَ لِبَعْضٍ: مَا تَنْتَظِرُونَ اَنْ تَلْحَقُوا بِاِخْوَانِكُمْ فِي مَرْضَاةِ رَبِّكُمْ، مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضْلُ طَعَامٍ فَلْيَغْدُ بِهِ عَلٰى اَخِيهِ، وَصَلُّوا حِينَ يَنْفَجِرُ الْفَجْرُ، وَعَجِّلُوا الصَّلَاةَ، ثُمَّ اَقْبِلُوا عَلٰى عَدُوِّكُمْ، فَلَمَّا قَامُوا يُصَلُّونَ نَزَلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِمَامُهُمْ، فَصَلّٰى بِهِمْ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: هٰكَذَا افْرِجُوا بَيْنِي وَبَيْنَ عَدُوِّ اللّٰهِ " قَالَ اَبُو حَازِمٍ: قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: فَيَذُوبُ كَمَا تَذُوبُ الْإِهَالَةُ فِي الشَّمْسِ . وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو: " كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، وَسَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمِينَ فَيَقْتُلُونَهُمْ حَتّٰى اِنَّ الشَّجَرَ وَالْحَجَرَ لَيُنَادِي: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُودِيٌّ فَاقْتُلْهُ، فَيُفْنِيهِمُ اللّٰهُ وَيَظْهَرُ الْمُسْلِمُونَ، فَيَكْسِرُونَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُونَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُونَ الْجِزْيَةَ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ، اَخْرَجَ اللّٰهُ اَهْلَ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ فَيَشْرَبُ اَوَّلُهُمُ الْبُحَيْرَةَ، وَيَجِيءُ آخِرُهُمْ وَقَدِ اسْتَقَوْهُ، فَمَا يَدَعُونَ فِيهِ قَطْرَةً، فَيَقُولُونَ: ظَهَرْنَا عَلٰى اَعْدَائِنَا قَدْ كَانَ هَاهُنَا اَثَرُ مَاءٍ، فَيَجِيءُ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ وَرَاءَهُ، حَتّٰى يَدْخُلُوا مَدِينَةً مِنْ مَدَائِنِ فِلَسْطِينَ، يُقَالُ لَهَا: لُدٌّ، فَيَقُولُونَ: ظَهَرْنَا عَلٰى مَنْ فِي الْاَرْضِ، فَتَعَالَوْا نُقَاتِلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ، فَيَدْعُو اللّٰهَ نَبِيُّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ، فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَرْحَةً فِي حُلُوقِهِمْ، فَلَا يَبْقٰى مِنْهُمْ بَشَرٌ، فَتُؤْذِي رِيحُهُمُ الْمُسْلِمِينَ، فَيَدْعُو عِيسٰى صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِمْ، فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ رِيحًا فَتَقْذِفُهُمْ فِي الْبَحْرِ اَجْمَعِينَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8507 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال کے حالات کو سب سے زیادہ میں جانتا ہوں، اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی، ان میں سے ایک کے اندر دیکھنے والوں کو آگ دکھائی دے گی، اور دوسری میں سفید پانی دکھائی دے گا، جو شخص اس کو پائے تو اس کو چاہئے کہ وہ اس آگ والی نہر میں غوطہ لگائے اور اسی سے پئے کیونکہ حقیقت میں وہ ٹھنڈا پانی ہوگا، اور دوسری نہر سے بچ کر رہنا، کیونکہ وہ فتنہ ہے۔ اور جان لو کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان "کافر" لکھا ہوا ہوگا، ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ اس کو پڑھ لے گا، آنکھ کی بیماری کی وجہ سے اس کی ایک آنکھ ضائع ہو چکی ہوگی، اس کے احوال میں آخری واقعہ یہ ہوگا کہ وہ سرزمین اردن پر آئے گا، اپنے گھر پر صبح کرے گا، اردن میں ہر شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھنے والا ہوگا، وہ مسلمانوں کی ایک تہائی جماعت کو قتل کر دے گا، ایک تہائی بھاگ جائیں گے، اور ایک تہائی باقی بچیں گے۔ جب رات ہوگی تو مومنین ایک دوسرے سے کہیں گے: ہمیں اپنے رب کی رضا کے لئے اپنے مسلمان بھائیوں کی امداد کرنی چاہئے، جس کے پاس کوئی کھانے پینے کی کوئی چیز ہو، وہ اپنے مسلمان بھائی تک پہنچائے، اور جیسے ہی صبح صادق کا وقت شروع ہو، نماز فجر ادا کر کے اپنے دشمن پر حملہ آور ہو جائیں، جب یہ نماز کے لئے کھڑے ہوں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے، آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے، جب نماز سے فارغ ہو جائیں گے، ہاتھ سے اشارہ کر کے کہیں گے:

میرے اوراللہ کے دشمن کے درمیان راستہ چھوڑ دو، ابوحازم کہتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر) وہ یوں پگھلنا شروع ہو جائے گا جیسے دھوپ میں چربی پگھلتی ہے، اور حضرت عبداللہ بن عمرو نے اس موقع پر فرمایا: وہ ایسے پگھلنا شروع ہو جائے گا جیسے پانی میں نمک پگھلتا ہے، اللہ تعالیٰ ان پر مسلمانوں کو مسلط کر دے گا، وہ ان لوگوں کو قتل کریں گے حتیٰ کہ درخت اور پتھر آواز دے دے کر کہیں گے: اے عبداللہ، اے عبدالرحمٰن، اے مسلمان، یہ دیکھو، یہاں پر یہودی چھپا ہوا ہے، اس کو قتل کرو، اس طرح اللہ تعالیٰ یہودیوں کا صفایا کر دے گا اور مسلمانوں کو غلبہ دے گا، مسلمان صلیب توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے، اور جزیہ ختم ہو جائے گا۔ لوگ اسی طرح زندگی بسر کر رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج کو نکالے گا، ان کا پہلا لشکر سمندر کا پانی پی جائے گا، جب آخری فرد وہاں پہنچے گا تو پانی ختم ہو چکا ہوگا، وہ اس میں ایک قطرہ تک نہیں چھوڑیں گے، وہ کہیں گے: یہاں پر کبھی پانی کا اثر ہوتا تھا۔ پھر اللہ کا نبی اور اس کے صحابی اس کا تعاقب کریں گے فلسطین کے ایک شہر میں داخل ہوں گے، اس کا نام ''لُد'' ہے۔ یہ کہیں گے: ہم زمین والوں پر غالب آ گئے ہیں، اب چلو ہم آسمان والوں سے بھی لڑتے ہیں، یہ لوگ اس وقت اللہ کے نبی (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں گے، (نبی کی دعا کی برکت سے) اللہ تعالیٰ ان کے حلق میں کیڑے پیدا کر دے گا، جس کی وجہ سے ان کا کوئی ایک فرد بھی زندہ نہیں بچے گا، پھر ان کی بدبو مسلمانوں کو تکلیف دے رہی ہوگی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام دعا مانگیں گے، اللہ تعالیٰ تیز ہوا بھیجے گا، وہ ان سب کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دے گی۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8508 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ - اِمْلَاءً فِي الْجَامِعِ قَبْلَ بِنَاءِ الدَّارِ لِلشَّيْخِ الْإِمَامِ فِي شَعْبَانَ سَنَةَ ثَلَاثِينَ وَثَلَاثِ مِائَةٍ - ثنا اَبُو مُحَمَّدٍ الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ كَامِلٍ الرَّمَادِيُّ - سَنَةَ سِتٍّ وَسِتِّينَ - ثنا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ التِّنِّيسِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الْحِمْصِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، اَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ، يَقُولُ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ، فَخَفَضَ فِيهِ وَرَفَعَ، حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا اِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا، وَقَالَ: مَا شَاْنُكُمْ؟ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ فَخَفَضْتَ وَرَفَعْتَ، حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةٍ مِنَ النَّخْلِ، قَالَ: اِنْ يَخْرُجْ وَاَنَا فِيكُمْ فَاَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ، وَاِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَكُلُّ امْرِءٍ حَجِيجُ نَفْسِهِ، وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ لِحْيَتُهُ، قَائِمَةٌ كَاَنَّهُ شَبِيهُ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ، فَمَنْ رَآهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَاْ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ ثُمَّ قَالَ: اُرَاهُ يَخْرُجُ مَا بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ، فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللَّهِ اثْبُتُوا قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لُبْثُهُ فِي الْاَرْضِ؟ قَالَ: اَرْبَعِينَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ اَيَّامِهِ كَاَيَّامِكُمْ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَلِكَ الَّذِي كَسَنَةٍ يَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ؟ قَالَ: لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا اِسْرَاعُهُ فِي الْاَرْضِ؟ قَالَ:

كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ قَالَ: " فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ، وَيَأْمُرُ الْاَرْضَ فَتُنْبِتُ، وَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَا كَانَتْ دَرًّا، وَاَسْبَغَهُ ضُرُوعًا، وَاَمَدَّهُ خَوَاصِرَ، ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ، فَتَتْبَعُهُ اَمْوَالُهُمْ وَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ مَا بِاَيْدِيهِمْ شَيْءٌ، ثُمَّ يَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا: اَخْرِجِي كُنُوزَكِ، فَيَنْطَلِقُ وَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ، ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُسْلِمًا شَابًّا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جِزْلَتَيْنِ، قَطْعَ رَمْيَةِ الْغَرَضِ، ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ وَيَضْحَكُ، قَالَ: فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰى عِيْسٰى ابْنَ مَرْيَمَ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ فِي مَهْرُودَتَيْنِ، وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ، اِذَا طَاطَا رَاْسَهُ قَطَرَ، وَاِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ، وَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ اِلَّا مَاتَ، يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ، فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ عِنْدَ بَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ اللّٰهُ، ثُمَّ يَأْتِي عِيْسٰى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيُّ اللّٰهِ قَوْمًا قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ، فَيَمْسَحُ عَنْ وَجْهِهِ وَيُحَدِّثُهُمْ عَنْ دَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ اِذْ اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ: يَا عِيْسٰى اِنِّي قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يُدَانُ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ، حَرِّزْ عِبَادِي اِلَى الطُّورِ، وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ وَيَمُرُّ اَوَّلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا، ثُمَّ يَمُرُّ آخِرُهُمْ، فَيَقُولُونَ: لَقَدْ كَانَ فِي هٰذَا مَاءٌ مَرَّةً فَيَحْصُرُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهُ، حَتّٰى يَكُونَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ، فَيُصْبِحُونَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ، فَيَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ لَا يَجِدُونَ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا وَقَدْ مَلَاهُ اللّٰهُ بِزَهَمِهِمْ وَنَتْنِهِمْ وَدِمَائِهِمْ، وَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ اِلَى اللّٰهِ، فَيُرْسِلُ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ، وَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَا يَكُنْ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ، فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ، ثُمَّ قَالَ لِلْاَرْضِ: اَنْبِتِي ثَمَرَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ، فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ، وَيَسْتَظِلُّونَ بِقَحْفِهَا، وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ تَكْفِي الْقَبِيلَةَ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ تَكْفِي الْفَخِذَ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيحًا طَيِّبَةً تَاْخُذُ تَحْتَ آبَاطِهِمْ وَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُسْلِمٍ، وَيَبْقَى سَائِرُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ كَمَا تَهَارَجُ الْحُمُرُ، فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8508 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت نواس بن سمعان کلابی فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا، اس دوران آپ ﷺ کچھ زمین کی جانب جھکے اور پھر اوپر اٹھے، یوں لگتا تھا جیسے آپ کھجوروں کے کسی باغ میں ہوں، جب ہم شام کے وقت رسول

اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ہماری جانب دیکھا اور پوچھا: تم کہاں تھے؟ ہم نے کہا: یارسول اللہ ﷺ آپ نے صبح دجال کا ذکر کیا تھا، پھر آپ جھک گئے اور پھر آپ اوپر کی طرف اٹھے، ہم سمجھے کہ آپ کھجوروں کے کسی باغ میں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میری موجودگی میں دجال ظاہر ہوگیا تو تمہاری طرف سے اس کا مقابلہ میں کروں گا اور اگر اس کے ظاہر ہونے کے وقت میں موجود نہ ہوا، تو تم خود اس کا مقابلہ کرنا، اور میری غیر موجودگی میں اللہ تعالیٰ ہی ہر مسلمان کا نگہبان ہوگا، وہ (دجال) گھنگریالے بالوں والا نوجوان ہوگا، عزیٰ بن قطن کے ساتھ مشابہت رکھتا ہوگا۔ جو اس کو دیکھے وہ سورت کہف کی ابتدائی آیات پڑھے، پھر فرمایا: میرا خیال ہے کہ وہ شام اور عراق کے درمیان کسی علاقے میں ظاہر ہوگا۔ اپنے دائیں بائیں فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو، ثابت قدم رہو۔ ہم نے کہا: یارسول اللہ ﷺ وہ کتنا عرصہ زمین میں رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: چالیس دن۔ ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا، اور ایک دن ایک مہینے کے برابر ہوگا، ایک دن ایک ہفتے کے برابر ہوگا، اور ہفتے کے دن تمہارے دنوں کے برابر ہوں گے۔ ہم نے کہا: یارسول اللہ ﷺ جو ایک دن پورے ایک سال کے برابر ہوگا، اس (سال کے برابر) دن میں صرف ایک دن کی نمازیں کافی ہوں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، عام دن کے برابر وقت کا تعین کر کے مناسب وقتوں پر نمازیں ادا کی جائیں، (اور ایک دن میں پورے سال کے برابر نمازیں پڑھی جائیں) ہم نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ زمین میں کون سی نشانیاں جلدی رونما ہوں گی؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر بارش آئے گی، اس کے بعد تیز ہوا چلے گی، وہ شخص ایک قوم کے پاس آئے گا، ان کو اپنے اوپر ایمان لانے کی دعوت دے گا، وہ اس پر ایمان لے آئیں گے، وہ آسمان کو بارش برسانے کا حکم دے گا تو آسمان بارش برسائے گا، وہ زمین کو حکم دے گا، زمین سبزہ اگائے گی، ان کے مویشی چر کر واپس آئیں گے تو ان کی کوہانیں لمبی ہو چکی ہوں گی، ان کے تھن دودھ سے بھر چکے ہوں گے اور ان کے پیٹ موٹے ہو چکے ہوں گے، پھر وہ ایک قوم کے پاس آئے گا، ان کو اپنے اوپر ایمان لانے کی دعوت دے گا، لیکن وہ لوگ اس پر ایمان نہیں لائیں گے، وہ ان کو چھوڑ کر واپس چلا جائے گا، ان لوگوں کے مال ان کے پیچھے چلیں گے، جب وہ لوگ صبح کریں گے تو ان کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ہوگا (کیونکہ ان کے مال تو دجال کے ساتھ جا چکے ہوں گے)، پھر وہ بنجر زمین سے گزرے گا، اس سے کہے گا: اپنے خزانے نکال دے، وہ وہاں سے آگے روانہ ہوگا تو زمین کے خزانے اس کے پیچھے چلیں گے جیسا کہ شہد کی مکھیاں اکٹھی ہو کر آتی ہیں۔ پھر وہ ایک مسلمان نوجوان کو بلائے گا، تلوار سے اس کے دو ٹکڑے کر دے گا، جیسے تیر اپنے شکار کے دو ٹکڑے کر دے۔ پھر وہ اس کو بلائے گا تو وہ (مقتول) نوجوان ہنستا مسکراتا ہوا اٹھ کر آ جائے گا، وہ اپنے جادو اسی طرح جگا رہا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا، آپ جامع مسجد دمشق کے سفید مشرقی منارے پر نازل ہوں گے جو کہ زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے، دو فرشتوں کے کندھوں پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے نازل ہوں گے، جب آپ سر جھکائیں گے تو سر سے قطرے ٹپکیں گے، جب سر اوپر اٹھائیں گے تو وہ قطرے موتیوں کی طرح چمکیں گے، جو بھی کافر ان کی خوشبو سونگھے گا، مر جائے گا، یہ خوشبو حد نگاہ تک پھیل جائے گی، آپ دجال کا پیچھا کریں گے اور ''لد'' کے دروازے پر اس کو پکڑ لیں گے، اللہ تعالیٰ اس کو قتل فرما دے گا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس قوم کے پاس تشریف لائیں گے جس کو

اللہ تعالیٰ نے دجال سے بچادیا ہوگا، آپ ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے، جنت میں ان کے درجات ان کو بتائیں گے، وہ ابھی اسی کیفیت میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جانب وحی فرمائیں گے کہ اے عیسیٰ! میں نے اپنے بندوں کو نکالا ہے، ان میں سے کسی سے بھی ان کے قتال کی وجہ سے بدلہ نہیں لینا۔ میرے بندوں کو کوہ طور پر جمع کرلیں، پھر اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو بھیجے گا، یہ ہر گھاٹی سے اتریں گے، ان کا پہلا دستہ بحیرہ طبریہ سے گزرے گا تو اس کا سارا پانی پی جائیں گے، اور جب آخری دستہ گزرے گا تو وہ کہے گا: یہاں پر کسی زمانے میں پانی ہوتا تھا۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اور ان کے ساتھیوں کا محاصرہ کرلیں گے، حتیٰ کہ اس وقت بیل کا سر آج کے سو دیناروں سے بھی افضل ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دعائیں مانگیں گے، اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا فرمادے گا، اگلے دن یہ سب لوگ مرچکے ہوں گے، تب اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی نیچے اتریں گے، ایک بالشت بھر جگہ بھی ان کے لاشوں، ان کے خون اور بدبو سے خالی نہیں ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں گے تو اللہ بختی اونٹوں کی گردنوں جیسے پرندے بھیجے گا، وہ ان کو اٹھا کر جہاں چاہیں گے پھینک دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ برسات نازل فرمائے گا، وہ ہر کچے اور پکے مکان کو دھودے گی، اور ساری زمین دھل کر آئینے کی طرح ہوجائے گی، پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھلوں کو اگا، اور اپنی برکتیں دوبارہ دے، اس وقت ایک انار کو پوری پوری جماعت کھائے گی، اور اس کے چھلکے کے سائے میں بیٹھیں گے، اور پیداوار میں اتنی برکت ہوگی کہ ایک اونٹنی کا دودھ لوگوں کی ایک جماعت کو کافی ہوگا۔ اور گائے کا ایک وقت کا دودھ پورے قبیلے کے لئے کافی ہوگا۔ اور بکری کا ایک وقت کا دودھ پورے خاندان کے لئے کافی ہوگا۔ حالات اسی طرح چل رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک خوشبودار ہوا بھیجے گا، جو کہ ان کی بغلوں کے نیچے سے گزرے گی اور ہر مسلمان کی روح قبض کرلے گی اور ایسے لوگ باقی بچیں گے جو جانوروں کی طرح سرعام زنا کریں گے۔ ان لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8509 - اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: وُلِدَ لِاَخِی اُمِّ سَلَمَةَ غُلَامٌ فَسَمَّوْهُ الْوَلِيدُ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: سَمَّيْتُمُوهُ بِاَسَامِي فَرَاعِنَتِكُمْ، لَيَكُوْنَنَّ فِي هٰذِهِ الْاُمَّةِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْوَلِيدُ، هُوَ شَرٌّ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ مِنْ فِرْعَوْنَ عَلٰى قَوْمِهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ: اِنِ اسْتُخْلِفَ الْوَلِيدُ بْنُ يَزِيدَ فَهُوَ هُوَ، وَاِلَّا فَالْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ " قَالَ الْحَاكِمُ: هُوَ الْوَلِيدُ بْنُ يَزِيدَ بِلَا شَكٍّ وَلَا مِرْيَةٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8509 – علی شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میرے بھائی کے گھر ام سلمہ کے ہاں بچہ پیدا ہوا، انہوں نے اس کا نام ''ولید''

رکھا، رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں اس کا تذکرہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے فرعونوں کے نام پر نام رکھا ہے۔ میری امت میں ایک ولید نامی شخص ہوگا، وہ میری امت پر اتنی سختی کرے گا، اتنی سختی تو فرعون نے بھی اپنی قوم پر نہیں کی ہوگی۔ زہری کہتے ہیں: اگر ولید بن یزید کو خلیفہ بنایا گیا تو اس سے مراد وہی ولید ہوگا اور اگر وہ خلیفہ نہ بنا تو اس سے مراد عبدالملک کا بیٹا ''ولید'' ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

امام حاکم کہتے ہیں: بے شک وشبہ وہ ''ولید بن یزید'' ہی ہے۔

8510 – فَقَدْ حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ الْاَصَمُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَدِمَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَلَى الْوَلِيدِ بْنِ يَزِيدَ، فَقَالَ لَهُ الْوَلِيدُ: مَاذَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ السَّاعَةَ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اَنْتُمْ وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَدِ اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى اِخْرَاجِهِ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، وَاَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ اَنَسٍ

✧✧ اسماعیل بن عبیداللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ولید بن یزید کے پاس آئے، ولید نے ان سے کہا: تم نے رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے بارے میں کیا سن رکھا ہے؟ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم اور قیامت اس طرح ہیں۔

❀❀ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے شعبہ کے واسطے سے قتادہ سے اور ابوالتیاح کے واسطے سے حضرت انس سے روایت کی ہے۔

8511 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصِّرَامِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ الْاَقْمَرِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْاَحْوَصِ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اللّٰهَ اللّٰهَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ اِنَّمَا تَفَرَّدَ مُسْلِمٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ بِاِخْرَاجِ حَدِيثِ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8511 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تک روئے زمین پر اللہ کا نام لیا جارہا ہے تب تک قیامت نہیں آئے گی۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے شعبہ سے، انہوں نے ابواسحاق سے، انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے حضرت عبداللہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت سب سے برے لوگوں پر قائم ہوگی۔

8512 - اَخْبَرَنَا اَبُو الْفَضْلِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمُزَكِّي، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَيَّاضٍ، ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، ثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک اللہ تعالیٰ کے نام لیوا موجود ہیں تب تک قیامت قائم نہیں ہوگی۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8513 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دِيزِيلَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ اللَّاحِقِيُّ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اللّٰهَ اللّٰهَ، وَحَتّٰى تَمُرَّ الْمَرْاَةُ بِقِطْعَةِ النَّعْلِ، فَتَقُوْلُ: قَدْ كَانَ لِهٰذِهِ رَجُلٌ مَرَّةً، وَحَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ قَيِّمَ خَمْسِيْنَ امْرَاَةً، وَحَتّٰى تُمْطِرَ السَّمَاءُ وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ.

هٰذَا حَدِيْثٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8513 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

❖❖ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک زمین میں اللہ تعالیٰ نام لیا جائے گا۔ کوئی عورت جوتا لے کر چلے گی اور کہے گی: کبھی اس کو بھی کوئی پہنا کرتا تھا۔ ایک مرد ۵۰ عورتوں کا ذمہ دار ہوگا، آسمان سے بارشیں نازل ہوں گی لیکن زمین فصل نہیں اگائے گی۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8514 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَا: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عَمِّي، ثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى رَجُلٍ يَقُوْلُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَيَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

❖❖ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اس آدمی پر قیامت قائم نہیں ہوگی جو " لا الہ الا اللہ " پڑھتا ہوگا، بھلائی کا حکم دیتا ہوگا اور برائی سے روکتا

ہوگا۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8515 – حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ بِبُخَارِى، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَاجِيَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اللّٰهَ اللّٰهَ، وَحَتّٰى اِنَّ الْمَرْاَةَ لَتَمُرُّ بِالنَّعْلِ فَتَرْفَعُهَا وَتَقُوْلُ: قَدْ كَانَتْ هٰذِهِ لِرَجُلٍ، وَحَتّٰى يَكُوْنَ فِي خَمْسِيْنَ امْرَاَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ، وَحَتّٰى تُمْطِرَ السَّمَاءُ وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک زمین پر اللہ کا نام لیا جائے گا، عورت ایک جوتا لے کر گزرے گی اور وہ کہے گی یہ جوتا کبھی فلاں شخص پہنتا تھا۔ ۵۰ عورتوں کا ذمہ دار صرف ایک مرد ہوگا، آسمان بارشیں برسائے گا، لیکن سبزیاں نہیں اگیں گی۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8516 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ الْعُرَنِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: "لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يَبْقٰى عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ لِلّٰهِ فِيهِ حَاجَةٌ، وَحَتّٰى تُوجَدَ الْمَرْاَةُ نَهَارًا جِهَارًا تُنْكَحُ وَسَطَ الطَّرِيقِ، لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ اَحَدٌ وَّلَا يُغَيِّرُهُ، فَيَكُوْنُ اَمْثَلُهُمْ يَوْمَئِذٍ الَّذِي يَقُوْلُ: لَوْ نَحَّيْتَهَا عَنِ الطَّرِيقِ قَلِيلًا، فَذَاكَ فِيهِمْ مِثْلُ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِيكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8516 – الخبر شبه خرافة

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک اللہ کی رضا چاہنے والا ایک بھی بندہ موجود ہے، عورت دن دیہاڑے بیچ چوراہے میں زنا کروائے گی، اس کو کوئی روکنے والا نہیں ہوگا بلکہ اس کو کوئی براجاننے والا بھی نہیں ہوگا۔ بلکہ جو بہت نیک ہوگا وہ ان کو صرف اتنا کہے گا: تمہیں سڑک سے ہٹ کر، ایک طرف ہوکر یہ کام کرنا چاہئے تھا، اور اُس زمانے میں اتنی بات کہنے کی جرات کرنے والا شخص ایسا ہی ہوگا جیسے آج تمہارے درمیان ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8517 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ

ثَابِتٍ، حَدَّثَنِی عَبْدُ الْحَمِیدِ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنِی اَبِی، عَنْ عِلْبَاءَ السُّلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰی حُثَالَةِ النَّاسِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخْرِجَاهُ "

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)8517 – صحیح

✧✧ حضرت علباء سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت سب سے گھٹیا لوگوں پر قائم ہوگی۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8518 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِیعُ بْنُ سُلَیْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِی اَبُوْ شُرَیْحٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَیْحٍ، عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ، عَنْ اَبِیْ فَرْوَةَ، مَوْلٰی اَبِیْ جَهْلٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: (اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا) (النصر: 2) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَیَخْرِجَنَّ مِنْهُ اَفْوَاجًا کَمَا دَخَلُوا فِیْهِ اَفْوَاجًا

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخْرِجَاهُ "

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)8518 – صحیح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النصر کی یہ آیات تلاوت کیں

اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا

''جب اللہ کی مدد اور فتح آئے، اور لوگوں کو تم دیکھو کہ اللہ کے دین میں فوج فوج داخل ہوتے ہیں''(ترجمہ کنزالایمان ،امام احمد رضا)

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جتنی فوجیں اس میں داخل ہوں گی، اتنی ہی اس سے نکل جائیں گی۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8519 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِیُّ، ثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ کُهَیْلٍ، عَنْ اَبِی الزَّعْرَاءِ، قَالَ: کُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذُکِرَ عِنْدَهُ الدَّجَّالُ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: " تَفْتَرِقُوْنَ اَیُّهَا النَّاسُ لِخُرُوْجِهِ عَلٰی ثَلَاثِ فِرَقٍ: فِرْقَةٌ تَتْبَعُهُ، وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِاَرْضِ آبَائِهَا بِمَنَابِتِ الشِّیحِ، وَفِرْقَةٌ تَاْخُذُ شَطَّ الْفُرَاتِ یُقَاتِلُهُمْ وَیُقَاتِلُوْنَهُ حَتّٰی یَجْتَمِعَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِقُرَی الشَّامِ، فَیَبْعَثُوْنَ اِلَیْهِمْ طَلِیعَةً فِیهِمْ فَارِسٌ عَلٰی فَرَسٍ اَشْقَرَ وَاَبْلَقَ "، قَالَ: فَیَقْتَتِلُوْنَ فَلَا یَرْجِعُ مِنْهُمْ بَشَرٌ – قَالَ سَلَمَةُ: فَحَدَّثَنِی اَبُوْ صَادِقٍ، عَنْ رَبِیعَةَ بْنِ نَاجِذٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ – قَالَ: فَرَسٌ اَشْقَرُ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَیَزْعُمُ اَهْلُ الْکِتَابِ اَنَّ الْمَسِیحَ یَنْزِلُ اِلَیْهِ – قَالَ: سَمِعْتُهُ یَذْکُرُ عَنْ اَهْلِ الْکِتَابِ حَدِیْثًا غَیْرَ هٰذَا – ثُمَّ یَخْرُجُ یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ فَیَمْرَحُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَیُفْسِدُوْنَ فِیهَا، ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ: (وَهُمْ مِنْ کُلِّ حَدَبٍ یَنْسِلُوْنَ)

(الأنبياء: 96) قَالَ: ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ دَابَّةً مِثْلَ هٰذَا النَّغَفِ فَتَلِجُ فِي اَسْمَاعِهِمْ وَمَنَاخِرِهِمْ فَيَمُوتُونَ مِنْهَا فَتَنْتُنُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ، فَيُجَارُ اِلَى اللّٰهِ، فَيُرْسِلُ مَاءً يُطَهِّرُ الْاَرْضَ مِنْهُمْ ، قَالَ: ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيحًا فِيهَا زَمْهَرِيرٌ بَارِدَةٌ فَلَمْ تَدَعْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مُؤْمِنًا اِلَّا كَفَتَهُ تِلْكَ الرِّيحُ ، قَالَ: ثُمَّ تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ، ثُمَّ يَقُوْمُ الْمَلَكُ بِالصُّورِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَيَنْفُخُ فِيهِ - وَالصُّورُ قَرْنٌ - فَلَا يَبْقَى خَلْقٌ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا مَاتَ، اِلَّا مَنْ شَاءَ رَبُّكَ، ثُمَّ يَكُوْنُ بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَكُوْنَ، فَلَيْسَ مِنْ بَنِي آدَمَ خَلْقٌ اِلَّا مِنْهُ شَيْءٌ ، قَالَ: فَيُرْسِلُ اللّٰهُ مَاءً مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ كَمَنِيِّ الرِّجَالِ، فَتَنْبُتُ لُحْمَانُهُمْ وَجُثْمَانُهُمْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ ، كَمَا يُنْبِتُ الْاَرْضُ مِنَ الثَّرَى ، ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ: (وَاللّٰهُ الَّذِي اَرْسَلَ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ اِلٰى بَلَدٍ مَيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا كَذٰلِكَ النُّشُورُ) (فاطر: 9) قَالَ: ثُمَّ يَقُوْمُ مَلَكٌ بِالصُّورِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، فَيَنْفُخُ فِيهِ فَيَنْطَلِقُ كُلُّ نَفْسٍ اِلٰى جَسَدِهَا حَتّٰى يَدْخُلَ فِيهِ، ثُمَّ يَقُوْمُونَ فَيَحْيَوْنَ حَيَاةَ رَجُلٍ وَاحِدٍ قِيَامًا لِرَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ: ثُمَّ يَتَمَثَّلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَى الْخَلْقِ، فَيَلْقَاهُمْ فَلَيْسَ اَحَدٌ يَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا وَهُوَ مَرْفُوعٌ لَهُ يَتْبَعُهُ ، قَالَ: " فَيَلْقَى الْيَهُودُ فَيَقُوْلُ: مَنْ تَعْبُدُونَ؟ " قَالَ: " فَيَقُوْلُوْنَ: نَعْبُدُ عُزَيْرًا، قَالَ: هَلْ يَسُرُّكُمُ الْمَاءُ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ اِذْ يُرِيهِمْ جَهَنَّمَ كَهَيْئَةِ السَّرَابِ "، قَالَ: ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ: (وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِلْكَافِرِينَ عَرْضًا) (الكهف: 100) قَالَ: " ثُمَّ يَلْقَى النَّصَارَى فَيَقُوْلُ: مَنْ تَعْبُدُونَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: الْمَسِيحَ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: هَلْ يَسُرُّكُمُ الْمَاءُ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، قَالَ: فَيُرِيهِمْ جَهَنَّمَ كَهَيْئَةِ السَّرَابِ، ثُمَّ كَذٰلِكَ لِمَنْ كَانَ يَعْبُدُ مِنْ دُونَ اللّٰهِ شَيْئًا "، قَالَ: ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ: (وَقِفُوهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُولُوْنَ) (الصافات: 24) قَالَ: ثُمَّ يَتَمَثَّلُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْخَلْقِ حَتّٰى يَمُرَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ، قَالَ: " فَيَقُوْلُ مَنْ تَعْبُدُونَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، فَيَنْتَهِرُهُمْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا، فَيَقُوْلُ: مَنْ تَعْبُدُونَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا "، قَالَ: " فَيَقُوْلُ: هَلْ تَعْرِفُونَ رَبَّكُمْ؟ " قَالَ: " فَيَقُوْلُوْنَ: سُبْحَانَهُ اِذَا اعْتَرَفَ لَنَا عَرَفْنَاهُ " قَالَ: فَعِنْدَ ذٰلِكَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا يَبْقَى مُؤْمِنٌ اِلَّا خَرَّ لِلّٰهِ سَاجِدًا، وَيَبْقَى الْمُنَافِقُونَ ظُهُورُهُمْ طَبَقًا وَاحِدًا كَاَنَّمَا فِيهَا السَّفَافِيدُ ، قَالَ: " فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا، فَيَقُوْلُ: قَدْ كُنْتُمْ تُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُودِ وَاَنْتُمْ سَالِمُونَ ." قَالَ: ثُمَّ يَاْمُرُ بِالصِّرَاطِ فَيُضْرَبُ عَلٰى جَهَنَّمَ فَيَمُرُّ النَّاسُ كَقَدْرِ اَعْمَالِهِمْ زُمَرًا كَلَمْحِ الْبَرْقِ، ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيحِ ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ، ثُمَّ كَاَسْرَعِ الْبَهَائِمِ، ثُمَّ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ سَعْيًا ثُمَّ مَشْيًا، ثُمَّ يَكُوْنُ آخِرُهُمْ رَجُلًا يَتَلَبَّطُ عَلٰى بَطْنِهِ ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: " اَيْ رَبِّ لِمَاذَا اَبْطَاْتَ بِي؟ فَيَقُوْلُ: لَمْ اُبْطِءْ بِكَ اِنَّمَا اَبْطَاَ بِكَ عَمَلُكَ ." قَالَ: ثُمَّ يَاْذَنُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الشَّفَاعَةِ، فَيَكُوْنُ اَوَّلَ شَافِعٍ رُوحُ الْقُدُسِ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، ثُمَّ اِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ اللّٰهِ ثُمَّ مُوسَى، ثُمَّ عِيسَى عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ، قَالَ: " ثُمَّ يَقُوْمُ نَبِيُّكُمْ رَابِعًا لَا يَشْفَعُ اَحَدٌ بَعْدَهُ فِيمَا يَشْفَعُ فِيهِ، وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي ذَكَرَهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: (عَسٰى اَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا) (الإسراء: 79) " قَالَ: فَلَيْسَ مِنْ نَفْسٍ اِلَّا وَهِيَ

تَـنْـظُرُ اِلٰى بَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ اَوْ بَيْتٍ فِي النَّارِ ، قَالَ: وَهُوَ يَوْمُ الْحَسْرَةِ . قَالَ: " فَيَرَى اَهْلُ النَّارِ الْبَيْتَ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ يُقَالُ: لَوْ عَمِلْتُمْ "، قَالَ: فَتَاْخُذُهُمُ الْحَسْرَةُ ، قَالَ: " وَيَرَى اَهْلُ الْجَنَّةِ الْبَيْتَ فِي النَّارِ، فَيُقَالُ: لَوْلَا اَنْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ "، قَالَ: " ثُـمَّ يَشْفَعُ الْمَلَائِكَةُ وَالنَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ وَالصَّالِحُونَ وَالْمُؤْمِنُونَ فَيُشَفِّعُهُمُ اللّٰهُ قَالَ ثُـمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ: اَنَا اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ فَيُخْرِجُ مِنَ النَّارِ اَكْثَرَ مِمَّا اَخْرَجَ مِنْ جَمِيعِ الْخَلْقِ بِرَحْمَتِهِ "، قَالَ: " ثُمَّ يَقُوْلُ: اَنَا اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ " قَـالَ: ثُـمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ: (مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ) (المدثر: 43) قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْـمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ، قَالَ: فَعَقَدَ عَبْدُ اللّٰهِ بِيَـدِهِ اَرْبَـعًا ثُـمَّ قَـالَ: هَلْ تَرَوْنَ فِي هٰـؤُلَاءِ مِنْ خَيْرٍ، مَا يَنْزِلُ فِيهَا اَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ، فَإِذَا اَرَادَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ لَا يَـخْـرُجَ مِـنْهَا اَحَدٌ غَيَّرَ وُجُوهَهُمْ وَاَلْوَانَهُمْ ، قَالَ: " فَيَـجِـيءُ الـرَّجُـلُ فَيَنْظُرُ وَلَا يَعْرِفُ اَحَدًا فَيُنَادِيهِ الرَّجُلُ فَيَـقُـوْلُ: يَـا فُلَانُ اَنَـا فُلَانٌ، فَيَـقُـوْلُ: مَـا اَعْرِفُكَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَقُوْلُ: (رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ) (المؤمنون: 107) فَيَـقُـوْلُ عِـنْدَ ذٰلِكَ: اخْسَاُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونَ، فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ اُطْبِقَتْ عَلَيْهِمْ، فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ بَشَرٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8519 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابوالزعراء فرماتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے، آپ کے ہاں دجال کا تذکرہ شروع ہوگیا، آپ نے فرمایا: دجال کے آنے پر اے لوگو تم تین حصوں میں بٹ جاؤ گے، ایک فرقہ اس کا پیروکار بن جائے گا، ایک فرقہ عرب میں (جہاں شیح نامی گھاس اگنے کے مقامات ہیں) اپنے آباء واجداد سے جا ملے گا، ایک فرقہ دریائے فرات کے کنارے چلا جائے گا، وہاں پر ان کی دجال کے ساتھ بہت سخت جنگ ہوگی، مسلمان شام کے ایک علاقے میں جمع ہوں گے، اور وہ لوگ ایک جماعت کو اس کی خبر لینے کے لئے بھیجیں گے، ان میں ایک گھڑسوار ہوگا، جو کہ سرخ وزرد رنگ کے چتکبرے گھوڑے پر سوار ہوگا، یہ لوگ بھی وہاں جنگ میں شریک ہوں گے اور ان میں سے کوئی بھی واپس نہیں آئے گا، حضرت سلمہ فرماتے ہیں: ابوصادق نے ربیعہ بن ناجذ کے حوالے سے بتایا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے ''فرس اشقر'' کہا اور بتایا کہ اہل کتاب یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی جانب نازل ہوں گے، اور میں نے اہل کتاب کے حوالے سے اس سے مختلف موقف سنا ہے، پھر یاجوج وماجوج نکلیں گے، یہ جس زمین سے گزریں گے اس کو تباہ وبرباد کردیں گے۔ پھر حضرت عبداللہ نے یہ آیت پڑھی۔

وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ

''اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے ہوں گے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

پھر اللہ تعالیٰ ان پر دابہ بھیجے گا، وہ جانوروں میں پیدا ہونے والے کیڑے کی مانند ہوگا، وہ ان کے کانوں میں اور ناک

میں گھس جائے گا، جس سے وہ مرجائیں گے، ان کی وجہ سے زمین بدبودار ہو جائے گی، پھر اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگی جائیں گی، پھر اللہ تعالیٰ ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا، یہ زمین پر کوئی مومن نہیں چھوڑے گی، پھر خبیث ترین لوگوں پر قیامت قائم ہو جائے گی، پھر فرشتہ آسمان اور زمین کے درمیان صور لے کر کھڑا ہوگا، اور صور ایک سینگ ہے۔ وہ سینگ میں پھونکے گا، اس کی آواز کی وجہ سے تمام اہل زمین مر جائیں گے۔ سوائے ان لوگوں کے جن کو رب زندہ رکھنا چاہے گا، پھر دوبارہ صور پھونکنے سے پہلے خدا جانے کتنا عرصہ ہوگا۔ بنی آدم میں سے کچھ مخلوق ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے سے پانی بھیجے گا، یہ پانی مردوں کی منی کی مانند ہوگا، اس کی وجہ سے لوگوں کے جسموں پر گوشت پیدا ہو جائے گا، جیسے بارش کی وجہ سے زمین فصلیں اگتی ہے، اسی طرح انسانوں کے جسم نشوونما پائیں گے۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی

وَاللّٰهُ الَّذِی اَرْسَلَ الرِّیَاحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ اِلٰی بَلَدٍ مَیِّتٍ فَاَحْیَیْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ

''اور اللہ ہے جس نے بھیجیں ہوائیں کہ بادل ابھارتی ہیں پھر ہم اسے کسی مردہ شہر کی طرف رواں کرتے ہیں، تو اس کے سبب ہم زمین کو زندہ فرماتے ہیں اس کے مرے پیچھے یونہی حشر میں اٹھنا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

پھر فرمایا: پھر فرشتہ آسمان اور زمین کے درمیان صور لے کر کھڑا ہوگا، اس میں پھونکے گا، ہر روح اپنے جسم کی طرف چل پڑے گی اور اس میں داخل ہو جائے گی پھر یہ کھڑے ہو جائیں گے اور زندہ ہو کر اپنے رب العالمین کی بارگاہ میں یوں کھڑے ہو جائیں گے جیسے ایک آدمی کھڑا ہوتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ مخلوق سے ملاقات فرمائے گا، اور جو شخص اللہ کے علاوہ جس جس کی بھی عبادت کرتا رہا ہوگا اس کو کھڑا کر کے اس کے عبادت گزار کو اس کے پیچھے کھڑا کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے یہودی ملاقات کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے، وہ کہیں گے: ہم عزیر کی عبادت کیا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہیں پانی اچھا لگتا ہے؟ وہ کہیں گے: جی ہاں۔ اس وقت ان کو سراب کی طرح دوزخ دکھائی جائے گی، پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیات پڑھیں

وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ یَوْمَئِذٍ لِّلْكَافِرِیْنَ عَرْضًا (الکھف: 100)

''اور ہم اس دن جہنم کافروں کے سامنے لائیں گے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

پھر عیسائی لوگوں کی اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوگی، اللہ تعالیٰ پوچھے گا: تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تمہیں پانی اچھا لگتا ہے؟ وہ کہیں گے: جی ہاں۔ ان کو سراب کی مانند دوزخ دکھائی جائے گی، اسی طرح ان تمام لوگوں کے ساتھ ہوگا جو غیر اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیات پڑھیں

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ (الصافات: 24)

''اور انہیں ٹھہراؤ، ان سے پوچھنا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

پھر اللہ تعالیٰ مخلوق کے لئے اپنی شایان شان کوئی شکل اختیار کرے گا اور مسلمانوں کے پاس سے گزرے گا، اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا: تم کس کی عبادت کرتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں

ٹھہراتے۔اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا: کیا تم اپنے رب کو پہچانتے ہو؟ مسلمان کہیں گے: سبحان اللہ، جب وہ ہمیں اپنا تعارف کروائے گا تو ہم پہچان جائیں گے، اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق پنڈلی کو ظاہر فرمائے گا تو ہر مومن اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ ریز ہو جائیں گے، اور منافقین سجدہ نہیں کریں گے، ان سب کی پشت ایک (سلیٹ کی مانند) ہوگی گویا کہ اس میں سریا ڈال دیا گیا ہو، وہ کہیں گے: اے ہمارے رب۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم کو پہلے بھی سجدے کے لئے بلایا جاتا تھا، جب تم سلامت تھے۔ پھر پل صراط بچھایا جائے گا، لوگ اپنے اعمال کے مطابق اس سے گزریں گے، کوئی جماعت بجلی کی چمک کی طرح گزر جائے گی، کوئی ہوا کی طرح، کوئی پرندوں کی طرح، کوئی تیز چوپائے کی طرح، کچھ لوگ تیز دوڑ کر گزریں گے، کچھ پیدل چل کر، اور سب سے آخری شخص اپنے پیٹ کے بل گھسٹ کر گزرے گا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! تو نے مجھے کیوں دیر کروادی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تجھے دیر نہیں کروائی، بلکہ تجھے تیرے اعمال نے دیر کروائی ہے، **پھر اللہ تعالیٰ شفاعت کی اجازت عطا فرمائے گا۔ سب سے پہلے حضرت جبریل امین علیہ السلام شفاعت کریں گے، پھر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام شفاعت فرمائیں گے، پھر چوتھے مرحلے پر تمہارا نبی شفاعت کے لئے اٹھے گا، ان کے بعد کوئی سفارش کرنے والا نہیں ہوگا۔** حضور صلی اللہ علیہ وسلم جس جگہ کھڑے ہو کر شفاعت کریں گے، وہ، وہ مقام محمود ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں وعدہ فرمایا ہے

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

''قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

پھر ہر (جنتی) شخص اپنے جنتی گھر کو یا (جہنمی شخص اپنے) جہنمی گھر کو دیکھ لے گا، آپ فرماتے ہیں: وہ حسرت کا دن ہوگا۔ پھر دوزخیوں کو جنت کا ایک گھر دکھا کر کہا جائے گا: اگر تم نیک عمل کرتے (تو تمہیں یہ ملتا) ان کو بہت حسرت ہوگی۔ پھر جنتیوں کو دوزخ کا ایک گھر دکھا کر کہا جائے گا: اگر اللہ تعالیٰ کا تم پر احسان نہ ہوتا (تو تم اس میں جاتے) پھر فرشتے شفاعت کریں گے، پھر انبیاء کرام شفاعت کریں گے، پھر اولیاء عظام شفاعت کریں گے، پھر مومنین شفاعت کریں گے، اللہ تعالیٰ ان کی شفاعت قبول فرمائے گا، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں سب سے بڑا رحم کرنے والا ہوں، پھر (اب تک) جتنے لوگ تمام کی شفاعت کے ساتھ دوزخ سے نکالے گئے ہوں گے اس سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ خود دوزخ سے نکالے گا، پھر فرمائے گا: میں سب سے بڑا رحم کرنے والا ہوں، پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی

مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ ☆ قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ☆ وَلَمْ نَکُ نُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ ☆ وَکُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِیْنَ ☆ وَکُنَّا نُکَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ (المدثر 43.44.45)

''تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے، اور بے ہودہ فکر والوں کے ساتھ بے ہودہ فکریں کرتے تھے اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے رہے'' (ترجمہ کنز الایمان، امام احمد رضا)

پھر حضرت عبداللہ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ چار کا عقد بنایا پھر فرمایا: کیا تم ان میں کہیں بھلائی دیکھتے ہو، جس میں کچھ بھی

بھلائی ہوگی وہ ان میں نہیں اترے گا، جب اللہ تعالیٰ ارادہ فرمائے گا کہ ان میں سے کوئی بھی باہر نہ نکلے تو ان کے چہرے اوران کے رنگ بدل دے گا، حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: پھر وہ ایک آدمی کے پاس آئے گا، اور مسلسل اس کو دیکھے جائے گا لیکن وہ اس کو نہیں پہچانے گا، بلکہ اس کو کوئی بھی نہیں پہچانے گا، وہ اس آدمی کو اس کا نام مع ولدیت پکارے گا، لیکن وہ آگے سے کہے گا: میں تجھے نہیں پہچانتا، اس وقت وہ پکار پکار کر کہے گا:

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ (المومنون:107)

''اے رب ہمارے ہم کو دوزخ سے نکال دے پھر اگر ہم ویسے ہی کریں تو ہم ظالم ہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

لیکن اللہ تعالیٰ ان کو جواب دے گا

قَالَ اخْسَـُٔوْا فِيْهَا وَ لَا تُكَلِّمُوْنِ (المومنون:108)

''رب فرمائے گا دُتکارے پڑے رہو اس میں اور مجھ سے بات نہ کرو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

جب اللہ تعالیٰ ان سے یہ فرمائے گا تو ان پر دوزخ مقفل کردی جائے گی، پھر وہاں سے کوئی شخص باہر نہیں آسکے گا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8520 - حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ، وَاَبُوْ مُسْلِمٍ الْمُسَيَّبُ بْنُ زُهَيْرٍ الضَّبِّيُّ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيفٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ دَجَاجَةَ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَجَاءَهُ عُقْبَةُ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: يَا فَرُّوخُ اَنْتَ الْقَائِلُ اَوْ مَا اَنَّكَ الْمُفْتِي تُفْتِي النَّاسَ . قَالَ: اَمَا اِنِّي لَاُخْبِرُهُمُ الْاٰخِرُ وَالْاٰخِرُ شَرٌّ، قَالَ: فَحَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ فِي الْمِائَةِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا تَكُوْنُ مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْاَرْضِ عَيْنٌ تَطْرِفُ فَقَالَ: اِنَّكَ قَدْ اَخْطَاْتَ وَاَخْطَاْتَ فِي اَوَّلِ فَتْوَاكَ اِنَّمَا ذٰلِكَ لِمَنْ هُوَ يَوْمَئِذٍ حَيٌّ، وَهَلِ الرَّخَاءُ وَالْفَرَجُ اِلَّا بَعْدَ الْمِائَةِ؟

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8520 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ نعیم بن دجاجہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ان کے پاس عقبہ بن مسعود آیا، حضرت علی نے اس سے کہا: اے فروخ! تم کس چیز کے قائل ہو، کیا تم مفتی ہو جو لوگوں کو فتوے دیتے پھر رہے ہو؟ آپ نے فرمایا: میں ان کو سب سے آخری شر کے بارے میں نہ بتاؤں؟ انہوں نے کہا: تو آپ ہمیں وہ بات سنایئے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، ۱۰۰ کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوگا کہ سو سال گزر جائیں اور زمین پر کوئی شخص زندہ ہو، (یعنی سو سال بعد سب لوگ مر جائیں گے) انہوں نے فرمایا: تجھ سے غلطی ہوئی ہے اور تو نے پہلے فتویٰ میں ہی غلطی کر ڈالی ہے، یہ اس کے لئے ہے جو اس

وقت (جب حضور ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا) زندہ تھا، اور کشادگی اور آسانی سوسال کے بعد ہوگی۔

8521 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ شُرَيْحٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ اَبِيْ شَمِرٍ الشَّيْبَانِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ وَهْبٍ الْخَوْلَانِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا تَاْتِي الْمِائَةُ وَعَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ بَاقٍ قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهَا ابْنَ حُجَيْرَةَ، قَالَ: فَدَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُجَيْرَةَ عَلٰى عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَرْوَانَ فَحَمَلَ سُفْيَانَ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ، فَسَاَلَهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، فَحَدَّثَهُ فَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: فَلَعَلَّهُ يَعْنِيْ لَا يَبْقَى اَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ اِلٰى رَاْسِ الْمِائَةِ، فَقَالَ سُفْيَانُ: هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِجَاهُ وَالدَّلِيْلُ الْوَاضِحُ عَلٰى صِحَّةِ قَوْلِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِاَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ، وَقَوْلِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَرْوَانَ لِسُفْيَانَ بْنِ وَهْبٍ الْخَوْلَانِيِّ

✧✧ حضرت سفیان بن وہب خولانی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج سے سوسال بعد لوگوں میں سے کوئی بھی زندہ نہیں ہوگا۔

آپ فرماتے ہیں: میں نے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن حجیرہ کو سنائی، وہ عبدالعزیز بن مروان کے پاس گئے، انہوں نے سفیان کو اٹھالیا، وہ اس وقت بہت بوڑھے ہو چکے تھے، عبدالعزیز نے ان سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے ان کو یہ حدیث سنادی، عبدالعزیز نے کہا: شاید کہ اس کا مطلب یہ ہو کہ جو لوگ اس وقت موجود ہیں سوسال کے بعد ان میں سے کوئی بھی موجود نہیں ہوگا، حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح سنا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابومسعود عقبہ بن عمرو سے جو کچھ کہا اور عبدالعزیز بن مروان نے سفیان بن وہب خولانی سے جو کچھ کہا اس پر واضح دلیل درج ذیل حدیث ہے۔

8522 - مَا حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى بْنِ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ الْجُرَشِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ، قَالَ: ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، ثَنَا اَبُوْ نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ، اَوْ نَحْوٍ مِنْ ذٰلِكَ: مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ الْيَوْمَ يَاْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ عَامٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ

قَدْ اَخْرَجَ مُسْلِمٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِي الصَّحِيحِ

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 8522 - رواه مسلم

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے وصال سے تقریباً ایک مہینہ پہلے فرمادیا تھا ''جو لوگ آج

زندہ ہیں سوسال کے بعد ان میں سے کوئی بھی موجود نہیں ہوگا''۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں اسی اسناد کے ہمراہ یہ حدیث نقل کی ہے

8523 - وحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِيْهِ عَقِيلٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هٰذَا مَا سَاَلْتُ عَنْهُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ: يَسْاَلُوْنَ عَنِ السَّاعَةِ، وَاِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ الْيَوْمَ يَاْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ

وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ الْمَفْهُومِ الْمَعْقُوْلِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرَادَ مَا عَلَى الْاَرْضِ ذٰلِكَ الْيَوْمَ مَوْلُوْدٌ قَدْ وُلِدَ، يَاْتِي عَلَيْهِ مِائَةُ عَامٍ مِنْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ الَّذِي خَاطَبَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْخِطَابِ، لَا اَنَّ مَنْ يُوْلَدُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْعَامَ لَا يَعِيشُ مِائَةَ سَنَةٍ، اَلَا تَرَى اَنَّ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَغْلَظَ فِيهِ الْقَوْلَ لِاَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا بَلْ مِنْ كِبَارِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8523 – صحيح

✧✧ وہب بن منبہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے وصال مبارک سے ایک مہینہ پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ''لوگ قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں، اس (کے وقوع کے معین وقت) کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ کو ہے، میں اللہ کی قسم کھا کر یہ بتا سکتا ہوں کہ آج جتنے لوگ موجود ہیں، ایک سوسال کے بعد ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں ہوگا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا جن سے یہ بات سمجھ آتی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب یہ تھا کہ اس دن تک جو لوگ پیدا ہو چکے تھے وہ ایک سوسال تک زندہ نہیں رہیں گے، کیا آپ نہیں دیکھتے کہ اس سلسلے میں حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابومسعود انصاری کو بہت سخت باتیں کہیں، حالانکہ وہ صرف صحابی رسول ہی نہیں ہیں بلکہ کبار صحابہ میں سے ہیں۔ رضی اللہ عنہم۔

8524 - وَاَخْبَرَنَا بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا اَيْضًا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوْبَ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا جُنَادَةُ بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ الْقَاسِمِيُّ الْحِمْصِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: زَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلَنَا مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ، قَالَ: وَكُنْتُ اَخْتَلِفُ بَيْنَ اَبِيْ وَاُمِّي فَهَيَّاْنَا لَهُ طَعَامًا، فَاَكَلَ وَدَعَا لَنَا بِدُعَاءٍ لَا اَحْفَظُهُ، ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلٰى رَاْسِي، فَقَالَ: يَعِيشُ هٰذَا الْغُلَامُ قَرْنًا، قَالَ: فَعَاشَ مِائَةَ سَنَةٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8524 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہمارے غریب خانے پر تشریف لائے، میں اپنی والدہ اور والد کی خدمت میں ہی مصروف رہتا تھا، ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کھانا تناول فرمایا، پھر ہمارے لئے دعا فرمائی، اس دعا کے الفاظ مجھے یاد نہیں ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے سر پر پھیرا اور فرمایا: یہ بچہ سوسال کی عمر پائے گا، چنانچہ ان کی عمر سوسال ہوئی۔

8525 – وَاَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، ثَنَا شُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْاَلْهَانِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهُ: يَعِيشُ هٰذَا الْغُلَامُ قَرْنًا ، قَالَ: فَعَاشَ مِائَةَ سَنَةٍ وَكَانَ فِي وَجْهِهِ ثُؤْلُولٌ، فَقَالَ: لَا يَمُوتُ هٰذَا حَتّٰى يَذْهَبَ الثُّؤْلُولُ مِنْ وَجْهِهِ فَلَمْ يَمُتْ حَتّٰى ذَهَبَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8525 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا: یہ بچہ سوسال جئے گا۔ چنانچہ ان کی عمر سوسال ہی ہوئی، ان کے چہرے پر ایک پھنسی تھی، آپ نے فرمایا: یہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اس کے چہرے سے یہ پھنسی ختم نہ ہو جائے چنانچہ جب تک وہ پھنسی آپ کے چہرے سے ختم نہیں ہوئی تب تک آپ زندہ رہے۔

8526 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّبَرِيُّ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ جَابِرٍ الْخَيْوَانِيِّ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَدِمَ عَلَيْهِ قَهْرَمَانٌ مِنَ الشَّامِ، وَقَدْ بَقِيَتْ لَيْلَتَانِ مِنْ رَمَضَانَ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: هَلْ تَرَكْتَ عِنْدَ اَهْلِي مَا يَكْفِيهِمْ؟ قَالَ: قَدْ تَرَكْتُ عِنْدَهُمْ نَفَقَةً، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: عَزَمْتُ عَلَيْكَ لَمَا رَجَعْتَ فَتَرَكْتَ لَهُمْ مَا يَكْفِيهِمْ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَعُوْلُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8526 – على شرط البخاری ومسلم

قَالَ: ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا، فَقَالَ: اِنَّ الشَّمْسَ اِذَا غَرَبَتْ سَلَّمَتْ وَسَجَدَتْ وَاسْتَاْذَنَتْ قَالَ: فَيُؤْذَنُ لَهَا حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمًا غَرَبَتْ فَسَلَّمَتْ وَسَجَدَتْ وَاسْتَاْذَنَتْ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا ، فَتَقُوْلُ: يَا رَبِّ اِنَّ الْمَشْرِقَ بَعِيدٌ وَّاِنِّي اِنْ لَا يُؤْذَنَ لِي لَا اَبْلُغُ قَالَ: فَتُحْبَسُ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُقَالُ لَهَا اطْلُعِي مِنْ حَيْثُ غَرَبْتِ قَالَ: فَمِنْ يَوْمِئِذٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ قَالَ: وَذَكَرَ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ ، قَالَ: " وَمَا يَمُوتُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ حَتّٰى يُولَدَ لَهُ مِنْ صُلْبِهِ اَلْفٌ، وَاِنَّ مِنْ وَرَائِهِمْ لَثَلَاثُ اُمَمٍ مَا يَعْلَمُ عِدَّتَهُمْ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: مَنْسَكُ، وَتَاوِيلُ، وَتَارِيسُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت جابر خیوانی فرماتے ہیں: میں عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، ان کے پاس شام سے قہرمان (آمد وخرچ

کا منتظم) آیا، رمضان شریف کا مہینہ شروع ہونے میں دوراتیں باقی تھیں، حضرت عبداللہ نے اس سے کہا: کیا تو نے اپنے گھر والوں کی ضرورت کے لئے کچھ چھوڑا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، میں ان کے لئے نفقہ چھوڑ کر آیا ہوں، حضرت عبداللہ نے فرمایا: میں تجھے اس بات کی تاکید کرتا ہوں کہ جب تو ان کے پاس لوٹ کر جائے تو ان کو اتنا کچھ دے کر آنا، جو ان کی ضروریات کے لئے کافی ہو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انسان کے گنہ گار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ان لوگوں کا خرچہ پورا نہ کرے جو اس کی کفالت میں ہیں۔

پھر وہ مزید حدیثیں ہمیں سنانے لگ گیا، اس نے کہا: سورج جب غروب ہوتا ہے تو سلام کرتا ہے اور سجدہ کرتا ہے اور (غروب ہونے کی) اجازت مانگتا ہے۔ پھر اس کو اجازت دے دی جاتی ہے، ایک دن ایسا آئے گا کہ وہ سلام کرے گا، پھر سجدہ کرے گا، پھر اجازت مانگے گا، لیکن اس کو اجازت نہیں دی جائے گی، وہ کہے گا: اے میرے رب! مشرق بہت دور ہے، اگر مجھے اجازت نہ دی گئی تو میں واپس مشرق میں نہیں پہنچ سکتا، راوی کہتے ہیں: اس کو وہیں پر روک لیا جائے گا، پھر اس کو کہا جائے گا: جہاں پر تو غروب ہوتا تھا، آج وہیں سے طلوع ہو، جو لوگ اس دن تک ایمان نہیں لائے ہوں گے، وہ اگر اس دن یا اس کے بعد ایمان لائیں گے تو ان کا ایمان لانا ان کو کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ پھر آپ نے یاجوج اور ماجوج کا ذکر کیا، فرمایا: یاجوج و ماجوج کا کوئی بھی فرد اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک اس کی نسل میں ۱۰۰۰ کا عدد پورا نہیں ہو جائے گا، ان کے بعد تین امتیں آئیں گی، ان کی تعداد اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ ان کے نام منسک، تاویل اور تاریس ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8527 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ لِلْفِتْنَةِ تَعَبَاتٌ وَّوَقَفَاتٌ، فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَمُوْتَ فِيْ وَقَفَاتِهَا فَافْعَلْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: سُئِلَ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا وَقَفَاتُهَا؟ قَالَ: اِذَا غُمِدَ السَّيْفُ، قَالَ: مَا تَعَبَاتُهَا؟ قَالَ: اِذَا سُلَّ السَّيْفُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8527 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فتنے میں وقفے آئیں گے، اور تو ان وقفوں میں مر سکے تو مر جانا۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں: ہمیں سفیان نے حارث بن حصیرہ کے واسطے سے زید بن وہب سے روایت کر کے بتایا ہے کہ حضرت حذیفہ سے ان وقفوں کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: جب تلواریں ڈھانپ لی جائیں، انہوں نے پوچھا: اس کے تعبات کیا ہوں گے؟ فرمایا: جب تلواریں سونت لی جائیں گی۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8528 - اَخْبَرَنَا اَحْمدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ زُهَيْرِ بْنِ حَرْبٍ، ثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ التَّبُوذَكِيُّ، ثَنَا الصَّعْقُ بْنُ حَزْنٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْبُنَانِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الْاُمَرَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عَمِلُوا فِيكُمْ بِثَلَاثٍ: مَا رَحِمُوا اِذَا اسْتُرْحِمُوا، وَاَقْسَطُوا اِذَا قَسَمُوا، وَعَدَلُوا اِذَا حَكَمُوا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8528 - علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امراء قریش میں سے ہوں گے، جب تک ان میں تین اعمال قائم رہیں گے۔

○ جب ان سے رحم مانگا جائے تو یہ رحم کریں۔

○ جب تقسیم کریں تو انصاف کریں۔

○ جب فیصلہ کریں تو عدل وانصاف پر مبنی فیصلہ کریں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8529 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا عَفَّانُ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا لَيْلَةً عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ يُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ، فَسَاَلَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، هَلْ سَاَلْتُمْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ يَمْلِكُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ مِنْ خَلِيفَةٍ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: مَا سَاَلَنِي عَنْ هٰذَا اَحَدٌ مُنْذُ قَدِمْتُ الْعِرَاقَ قَبْلَكَ، قَالَ: سَاَلْنَاهُ، فَقَالَ: اثْنَا عَشَرَ عِدَّةَ نُقَبَاءِ بَنِي اِسْرَائِيلَ لَا يَسَعُنِي التَّسَامُحُ فِي هٰذَا الْكِتَابِ عَنِ الرِّوَايَةِ عَنْ مُجَالِدٍ وَاَقْرَانِهِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8529 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک رات حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ ہمیں قرآن کریم پڑھا رہے تھے، ایک آدمی نے ان سے پوچھا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات پوچھی تھی کہ اس امت میں کتنے خلیفے ہوں گے؟ حضرت عبداللہ نے فرمایا: میں جب سے عراق آیا ہوں تب سے یہ سوال تمہارے علاوہ کسی نے مجھ سے نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا: جی ہاں، ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے مطابق ۱۲ خلفاء ہوں گے۔

❀❀ اس کتاب میں مجالد اوران کے معاصرین سے روایت درج کرنے میں مجھ سے کوئی غلطی سرزد نہیں ہوئی ہے۔

8530 - وَاَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا الْوَلِيدُ، وَرِشْدِينُ، قَالَا: ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِي قَبِيلٍ، عَنْ اَبِي رُومَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ:

يَظْهَرُ السُّفْيَانِيُّ عَلَى الشَّامِ، ثُمَّ يَكُوْنُ بَيْنَهُمْ وَقْعَةٌ بِقَرْقِيسَا حَتَّى تَشْبَعُ طَيْرُ السَّمَاءِ وَسِبَاعُ الْأَرْضِ مِنْ جِيَفِهِمْ، ثُمَّ يَنْفَتِقُ عَلَيْهِمْ فَتْقٌ مِنْ خَلْفِهِمْ، فَتُقْبِلُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ حَتَّى يَدْخُلُوا اَرْضَ خُرَاسَانَ، وَتُقْبِلُ خَيْلُ السُّفْيَانِيِّ فِي طَلَبِ اَهْلِ خُرَاسَانَ، وَيَقْتُلُوْنَ شِيعَةَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْكُوفَةِ، ثُمَّ يَخْرُجُ اَهْلُ خُرَاسَانَ فِي طَلَبِ الْمَهْدِيِّ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8530 – خبر واه

✧✧ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سفیانی شام میں ظاہر ہوگا، پھر قرقیسا میں ان کے درمیان ایک جنگ ہوگی، پرندے اور درندے ان کے لاشوں کو کھا کھا کر اپنا پیٹ بھریں گے، پھر ان میں اختلافات رونما ہوں گے، ان میں سے ایک جماعت نکلے گی اور خراسان میں جائے گی، اور سفیانی کے گھڑ سوار اہل خراسان کے تعاقب میں نکلیں گے، اور کوفہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کی جماعت سے جنگ کریں گے۔ پھر اہل خراسان مہدی کی طلب میں نکل جائیں گے۔

8531 – اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، ثنا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِذَا رَاَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّودَ خَرَجَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَأْتُوهَا وَلَوْ حَبْوًا، فَاِنَّ فِيهَا خَلِيفَةَ اللّٰهِ الْمَهْدِيَّ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

✧✧ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم دیکھو کہ خراسان کی طرف سے کالے جھنڈے والے لشکر نمودار ہو گئے ہیں، تو اس میں لازمی شریک ہونا کیونکہ اس لشکر میں اللہ کا خلیفہ حضرت مہدی علیہ السلام ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8532 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثنا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، ثنا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: انْطَلَقْتُ فِي نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِي حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ، قَالَ: فَطَلَبْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَلَمْ نُوَافِقْهُ، فَاِذَا قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِ مِائَةِ رَاحِلٍ فَرَجَعْنَاهُ فِي الْمَسْجِدِ، فَاِذَا شَيْخٌ عَلَيْهِ بُرْدَانِ قِطْرِيَّانِ وَعِمَامَةٌ لَيْسَ عَلَيْهِ قَمِيصٌ، قَالَ: فَمَنْ اَنْتُمْ؟ قُلْنَا: مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ، قَالَ: اَنْتُمْ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ تَكْذِبُوْنَ وَتُكَذِّبُوْنَ وَتَسْخَرُوْنَ، قُلْنَا: لَا نَكْذِبُ وَلَا نُكَذِّبُ وَلَا نَسْخَرُ، قَالَ: كَمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْاَيْلَةِ؟ قُلْنَا: اَرْبَعُ فَرَاسِخَ، قَالَ: يُوشِكُ اَنَّ بَنِي قَنْطُورَاءَ بْنِ كَرْكَرَ اَنْ يَسُوقَكُمْ مِنْ خُرَاسَانَ وَسِجِسْتَانَ سَوْقًا عَنِيفًا، ثُمَّ يَخْرُجُونَ حَتَّى يَرْبِطُوا خُيُولَهُمْ بِنَهْرِ دِجْلَةَ قَوْمٌ صِغَارُ الْاَعْيُنِ، خُنْسُ الْاُنُوفِ، كَاَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧ سلمان بن ربیعہ فرماتے ہیں: میں اپنے چند دوستوں کے ہمراہ مکہ مکرمہ میں آیا، ہم نے وہاں حضرت عبداللہ بن

عمرو رضی اللہ عنہ کو ڈھونڈا، لیکن وہ ہمیں نہ ملے، ہم نے تقریباً ۳۰۰ سواروں کو دیکھا، لیکن ہمیں وہ نہ ملے، پھر ہم مسجد میں آ گئے، یہاں ہم نے ایک بزرگ کو دیکھا، اس نے دوقطری چادریں زیب تن کی ہوئی تھیں، سر پر عمامہ تھا، اور قمیص نہیں پہنا ہوا تھا، انہوں نے ہم سے پوچھا: تم کون ہو؟ ہم نے کہا: ہم عراق سے آئے ہیں، انہوں نے فرمایا: اے عراقیو! تم جھوٹ بھی بولتے ہو، اور جھٹلاتے بھی ہو اور تم مزاق بھی کرتے ہو، ہم نے کہا: ہم نہ جھوٹ بولتے ہیں، نہ کسی چیز کو جھٹلاتے ہیں، اور نہ ہی ہم کسی چیز کا مزاق اڑاتے ہیں، انہوں نے کہا: تمہارے اور ایلہ کے درمیان کتنی مسافت ہے؟ ہم نے بتایا کہ چار فرسخ۔ انہوں نے فرمایا: قریب ہے کہ ''بنی قنطوراء بن کرکر'' تمہیں خراسان اور سجستان سے سختی کے ساتھ ہانکتے ہوئے لائیں گے، پھر یہ نکلیں گے اور اپنے گھوڑے دریائے دجلہ کے کنارے پر باندھیں گے، ان لوگوں کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی، ناک چپٹے ہوں گے۔ اور ان کے چہرے ڈھال کی طرح ہوں گے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8533 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا سُوَيْدٌ اَبُوْ حَاتِمٍ الْيَمَامِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ لَمَّا احْتُضِرَ اَتَاهُ نَاسٌ مِنَ الْاَعْرَابِ، قَالُوا لَهُ: يَا حُذَيْفَةُ، مَا نَرَاكَ اِلَّا مَقْبُوضًا، فَقَالَ لَهُمْ: عَبٌّ مَسْرُورٌ، وَحَبِيبٌ جَاءَ عَلَى فَاقَةٍ لَا اَفْلَحَ مَنْ نَدِمَ، اللّٰهُمَّ اِنِّي لَمْ اُشَارِكْ غَادِرًا فِي غَدْرَتِهِ، فَاَعُوذُ بِكَ الْيَوْمَ مِنْ صَاحِبِ السُّوءِ . كَانَ النَّاسُ يَسْاَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ اَسْاَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِي شَرٍّ فَجَاءَ نَا اللّٰهُ بِالْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: فَقَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: وَهَلْ وَرَاءَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: كَيْفَ؟ " قَالَ: سَيَكُوْنُ بَعْدِي اَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهَدْيِي وَلَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي، وَسَيَقُوْمُ رِجَالٌ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ رِجَالٍ فِي جُثْمَانِ اِنْسَانٍ فَقُلْتُ: كَيْفَ اَصْنَعُ اِنْ اَدْرَكَنِي ذٰلِكَ؟ قَالَ: تَسْمَعُ لِلْاَمِيرِ الْاَعْظَمِ وَاِنْ ضَرَبَ ظَهْرَكَ وَاَخَذَ مَالَكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبى)8533 - صحيح

✧✧ زید بن سلام اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو ان کے پاس کچھ دیہاتی لوگ آئے اور کہنے لگے: اے حذیفہ! ہم دیکھ رہے ہیں کہ آپ کی وفات ہونے والی ہے، حضرت حذیفہ نے ان سے فرمایا: میرے چہرے پر خوشی کے آثار ہیں اور حبیب فاقوں سے ہی ملتا ہے، وہ کامیاب نہیں ہوتا جو ان باتوں پر پریشان ہوجاتا ہے، البتہ میں کسی باغی کی بغاوت میں شمولیت اختیار نہیں کروں گا، آج میں برے ساتھی سے تجھے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں، لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے اور میں

آپ ﷺ سے شر کے بارے میں پوچھا کرتا تھا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم شر میں ہیں، پھر اللہ تعالیٰ ہم پر خیر لائے گا، کیا اس خیر کے بعد کوئی شر بھی آئے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی: کیا اس خیر کے بعد پھر کوئی شر آئے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ وہ کیسے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد کچھ ائمہ ایسے ہوں گے جو میری ہدایت پر نہیں ہوں گے، نہ میری سنت پر عمل پیرا ہوں گے، اور عنقریب کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جن کے دل دیکھنے میں تو ایسے ہی ہوں گے جیسے کسی انسان کے جسم میں دل ہوتا ہے، میں نے کہا: اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم امیر اعظم کی پیروی کرنا، اگرچہ وہ تیری پیٹھ پر مارے، اگرچہ وہ تیرا مال کھالے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8534 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ الزَّاهِدُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَرُوْمَةَ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِيْكُمْ وَاَنْتُمْ وُلَاتُهُ مَا لَمْ تُحْدِثُوْا اَعْمَالًا تَنْزِعُهُ مِنْكُمْ، فَاِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ شِرَارَ خَلْقِهِ فَالْتَحَوْكُمْ كَمَا يُلْتَحَى الْقَضِيْبُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 8534 - صحيح

✧✧ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خلافت ہمیشہ تم میں رہے گی اور تم امیر رہو گے جب تک کہ تم من گھڑت اعمال کو نہ اپنالو گے، جب تم من گھڑت اعمال کو اپنالو گے تو خلافت تم سے چھن جائے گی، اگر تم نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ تم پر دنیا کے خبیث ترین لوگوں کو تمہارا حکمران بنادے گا، وہ تمہیں اس طرح چھیل کر رکھ دیں گے جیسے کاٹی ہوئی شاخ کو چھیلا جاتا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8535 - اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ يَعْلَى الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ حُذَيْفَةَ، قَالَ: رُفِعَ اِلٰى حُذَيْفَةَ عُيُوْبُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ: " مَا اَدْرِيْ اَيَّ الْاَمْرَيْنِ اَرَدْتُمْ تَنَاوُلَ سُلْطَانِ قَوْمٍ لَيْسَ لَكُمْ، اَوْ اَرَدْتُمْ رَدَّ هٰذِهِ الْفِتْنَةِ فَاِنَّهَا مُرْسَلَةٌ مِنَ اللّٰهِ تَرْتَعِيْ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى تَطَاَ خِطَامَهَا، لَيْسَ اَحَدٌ رَادَّهَا وَلَا اَحَدٌ مَانِعَهَا، وَلَيْسَ اَحَدٌ مَتْرُوْكٌ يَقُوْلُ: اللّٰهَ اللّٰهَ اِلَّا قُتِلَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ قَوْمًا قُزُعًا كَقَزَعِ الْخَرِيْفِ " قَالَ: الْقَزَعُ الْقِطْعَةُ مِنَ السَّحَابِ الرَّقِيْقِ كَاَنَّهَا ظِلٌّ اِذَا مَرَّتْ تَحْتَ السَّحَابِ الْكَبِيْرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8535 – صحيح

✧✧ سعد بن حذیفہ فرماتے ہیں: حضرت حذیفہ کے پاس سعید بن العاص کے عیوب بیان کئے گئے، آپ نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ دو کاموں میں سے تمہارا ارادہ کیا ہے؟ تم ایسی قوم کی بادشاہت چاہتے ہو جو سلطنت تمہاری ہے ہی نہیں۔ یا تم اس فتنہ کو ختم کرنا چاہتے ہو، یہ فتنہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے بھیجا جائے گا، یہ زمین کی تمام فصلیں کھا جائے گا، حتیٰ کہ اس کی لگام پاؤں کے نیچے روندی جائے گی۔ کوئی اس کو روکنے والا ہوگا نہ اس کو کوئی برا کہنے والا ہوگا، اور، جو بھی اللہ کا نام لے گا اس کو قتل کر دیا جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم پیدا کرے گا۔ جو ساون کے بادلوں کی مانند یکجا ہوگی۔ آپ نے فرمایا: قزع سے مراد باریک بادلوں کا ایک ٹکڑا ہے، جب وہ بڑے بادل کے نیچے سے گزرتا ہے تو ایک سائبان کی طرح محسوس ہوتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8536 – حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَامِعٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِذَا بُخِسَ الْمِيزَانُ حُبِسَ الْقَطْرُ، وَإِذَا كَثُرَ الزِّنَا كَثُرَ الْقَتْلُ وَوَقَعَ الطَّاعُونُ، وَإِذَا كَثُرَ الْكَذِبُ كَثُرَ الْهَرْجُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8536 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابو وائل فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ نے فرمایا: جب ناپ تول میں کمی شروع ہو جائے گی تو بارشیں رک جائیں گی، اور جب زنا عام ہو جائے گا تو قتل بھی بڑھ جائے گا، اور طاعون پھیلے گا، اور جب جھوٹ عام ہو جائے گا تو موت زیادہ ہو جائے گی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8537 – أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا أَبُو يُوسُفَ الْمَقْدِسِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فِي ذِي الْقَعْدَةِ تُجَاذِبُ الْقَبَائِلُ وَتُغَادِرُ، فَيُنْهَبُ الْحَاجُّ، فَتَكُونُ مَلْحَمَةٌ بِمِنًى، يَكْثُرُ فِيهَا الْقَتْلَى، وَيَسِيلُ فِيهَا الدِّمَاءُ، حَتَّى تَسِيلَ دِمَاؤُهُمْ عَلَى عَقَبَةِ الْجَمْرَةِ، وَحَتَّى يَهْرُبَ صَاحِبُهُمْ فَيَأْتِي بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، فَيُبَايَعُ وَهُوَ كَارِهٌ، يُقَالُ لَهُ: إِنْ أَبَيْتَ ضَرَبْنَا عُنُقَكَ، يُبَايِعُهُ مِثْلُ عِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ يَرْضَى عَنْهُمْ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ " قَالَ أَبُو يُوسُفَ: فَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " يَحُجُّ النَّاسُ مَعًا وَيُعَرِّفُونَ مَعًا عَلَى غَيْرِ إِمَامٍ، فَبَيْنَمَا هُمْ نُزُولٌ بِمِنًى إِذْ أَخَذَهُمْ كَالْكَلَبِ، فَثَارَتِ الْقَبَائِلُ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ، وَاقْتَتَلُوا حَتَّى تَسِيلَ الْعَقَبَةُ دَمًا، فَيَفْزَعُونَ إِلَى خَيْرِهِمْ، فَيَأْتُونَهُ وَهُوَ مُلْصِقٌ وَجْهَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ يَبْكِي كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى دُمُوعِهِ، فَيَقُولُونَ: هَلُمَّ فَلْنُبَايِعْكَ،

فَيَقُولُ: وَيْحَكُمْ كَمْ عَهْدٍ قَدْ نَقَضْتُمُوهُ وَكَمْ دَمٍ قَدْ سَفَكْتُمُوهُ، فَيُبَايَعُ كَرْهًا فَإِذَا أَدْرَكْتُمُوهُ فَبَايِعُوهُ فَإِنَّهُ الْمَهْدِيُّ فِي الْأَرْضِ، وَالْمَهْدِيُّ فِي السَّمَاءِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8537 – سنده ساقط

✦✦ حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ذی القعدہ میں قبائل کی آپس میں جنگ ہوگی، حاجیوں کو برا بھلا کہا جائے گا، پھر منیٰ میں جنگ ہوگی، اس میں بہت قتل عام ہوگا، سخت خونریزی ہوگی، حتیٰ کہ جمرہ عقبہ پر خون بہے گا، ان کا سپہ سالار بھاگ جائے گا، یہ رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان آئے گا، اس سے بیعت لی جائے گی لیکن یہ اس کو ناپسند کرے گا۔ اس کو کہا جائے گا: اگر تو نے انکار کیا تو ہم تیری گردن ماردیں گے، بدری صحابہ کی تعداد کے برابر لوگ اس کی بیعت کریں گے، آسمان والے اور زمین والے اس پر راضی ہوں گے، ابو یوسف نے کہا: محمد بن عبداللہ نے روایت کیا کہ عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے، انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ اکٹھے حج کریں گے، اور وقوف عرفات اکٹھے کریں گے۔ یہ لوگ منی میں رکے ہوں گے، ان کو کلبی باشندے کی طرح کوئی شخص پکڑے گا، سب قبائل ایک دوسرے کے ساتھ لڑ پڑیں گے، گویا کہ میں ان کے خون کو دیکھ رہا ہوں، وہ کہیں گے: آؤ ہم آپ کی بیعت کرتے ہیں، وہ کہے گا: تمہارے وعدے کا کوئی اعتبار نہیں ہے، تم نے پہلے کئی وعدے توڑے ہیں، اور تم نے اس سے پہلے کتنے خون بہائے ہیں، لیکن زبردستی اس کی بیعت کی جائے گی، اگر تم اس کو پاؤ تو اس کی بیعت لازمی کرنا، کیونکہ وہ زمین میں مہدی ہوگا، اور وہ آسمان میں بھی مہدی ہوگا۔

8538 – حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثنا الْحُمَيْدِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ شَدَّادَ بْنَ مَعْقِلٍ، صَاحِبَ هَذِهِ الدَّارِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: إِنَّ أَوَّلَ مَا تَفْقِدُونَ مِنْ دِينِكُمُ الْأَمَانَةُ، وَآخِرَ مَا يَبْقَى الصَّلَاةُ، وَأَنَّ هَذَا الْقُرْآنَ الَّذِي بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ يُوشِكُ أَنْ يُرْفَعَ، قَالُوا: وَكَيْفَ يُرْفَعُ وَقَدْ أَثْبَتَهُ اللَّهُ فِي قُلُوبِنَا وَأَثْبَتْنَاهُ فِي مَصَاحِفِنَا؟ قَالَ: يُسْرَى عَلَيْهِ لَيْلَةً فَيَذْهَبُ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَمَا فِي مَصَاحِفِكُمْ، ثُمَّ قَرَأَ: (وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ) (الإسراء: 86)

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8538 – صحيح

قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنِي الْمَسْعُودِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: يُوشِكُ أَنْ تَطْلُبُوا فِي قُرَاكُمْ هَذِهِ طَسْتًا مِنْ مَاءٍ، فَلَا تَجِدُونَهُ يَنْزَوِي كُلُّ مَاءٍ إِلَى عُنْصُرِهِ، فَيَكُونُ فِي الشَّامِ بَقِيَّةُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَاءُ

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✦✦ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تمہارے دین میں سب سے پہلے جو چیز مفقود ہوگی وہ امانت ہے۔

اور سب سے آخر تک جو چیز قائم رہے گی وہ نماز ہے۔اور یہ قرآن کریم تمہارے اندر موجود ہے، یہ بھی عنقریب اٹھالیا جائے گا۔
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یہ کیسے اٹھالیا جائے گا حالانکہ یہ تو ہمارے دلوں میں نقش ہو چکا ہے، اور ہم نے اس کو مصاحف میں لکھ بھی لیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک رات ایسی آئے گی کہ تمہارے دلوں اور مصاحف میں سے سب کچھ مٹا دیا جائے گا۔
پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی

وَ لَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَیْنَا وَكِیْلًا (الاسراء:86)

''اور اگر ہم چاہتے تو یہ وحی جو ہم نے تمہاری طرف کی اسے لے جاتے پھر تم کوئی نہ پاتے کہ تمہارے لئے ہمارے حضور اس پر وکالت کرتا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

حضرت عبداللہ نے فرمایا: قریب ہے کہ تم اپنی بستیوں میں اس تھال بھر پانی ڈھونڈو لیکن تمہیں اتنا پانی بھی میسر نہ آئے، ہر پانی اپنے عنصر کی جانب سمت جاتا ہے، باقی ماندہ پانی بھی اور مومنین بھی شام میں ہوں گے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8539 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثنا حُمَيْدُ بْنُ عَيَّاشٍ الرَّمْلِيُّ، ثنا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ عَمَّارٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ يُعَذِّبُوْنَكُمْ وَيُعَذِّبُهُمُ اللّٰهُ

صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8539 – صحيح

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جو تمہیں عذاب دیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دے گا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8540 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اَرُوْمَةَ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: " تَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَمْسُ فِتَنٍ: فِتْنَةٌ عَامَّةٌ، وَفِتْنَةٌ خَاصَّةٌ، ثُمَّ فِتْنَةٌ عَامَّةٌ وَفِتْنَةٌ خَاصَّةٌ، ثُمَّ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ، يَكُوْنُ النَّاسُ فِيْهَا كَالْبَهَائِمِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8540 – صحيح

✧✧ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس امت میں پانچ فتنے ہوں گے، ایک فتنہ عام ہوگا، ایک فتنہ خاص ہوگا، پھر ایک فتنہ عام ہوگا، پھر ایک فتنہ خاص ہوگا، پھر انتہائی تاریک فتنہ ہوگا، لوگ اس فتنے میں جانوروں کی طرح ہو جائیں گے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8541 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَرْبِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْيَبُ، ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: تَعْلَمُنَّ أَنَّكُمْ بِحَيْثُ تَخْتَلِفُ الْإِنْسُ مِنْ بَيْنِ بَابِلَ وَالْحِيرَةِ، تَعْلَمُنَّ أَنَّ تِسْعَةَ أَعْشَارٍ مِنَ الْخَيْرِ وَعُشْرًا مِنَ الشَّرِّ بِالشَّامِ، تَعْلَمُنَّ أَنَّ تِسْعَةَ أَعْشَارٍ مِنَ الشَّرِّ وَعُشْرًا مِنَ الْخَيْرِ بِسِوَاهَا، وَالَّذِي نَفْسُ ابْنِ مَسْعُودٍ بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَكُونَ أَحَبُّ شَيْءٍ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ إِلَى أَحَدِكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ أَحْمِرَةٌ تَنْقُلُ أَهْلَهُ إِلَى الشَّامِ ،

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8541 – صحيح

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جان لو، تم بابل اور حیرہ کے درمیان ایسی جگہ پر ہوگے جہاں پر مختلف لوگ جاتے ہیں، یہ بھی جان لو کہ شام میں دس میں سے نو حصے بھلائی اور ایک حصہ برائی ہوگی، یہ بھی جان لو کہ باقی علاقوں میں دس میں سے ۹ حصے برائی ہوگی اور ایک حصہ بھلائی ہوگی، اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں ابن مسعود کی جان ہے قریب ہے کہ روئے زمین پر تمہیں سب سے زیادہ یہی چیز محبوب ہوگی کہ تمہارے پاس کوئی ایسی سواری کا بندوبست ہو جائے جو تمہارے گھر والوں کو شام تک پہنچادے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8542 - حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، ثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " يَنْدَرِسُ الْإِسْلَامُ كَمَا يَنْدَرِسُ الثَّوْبُ الْخَلَقُ حَتَّى يَصِيرَ مَا يَدْرُونَ مَا صَلَاةٌ وَلَا صِيَامٌ وَلَا نُسُكٌ غَيْرَ أَنَّ الرَّجُلَ وَالْعَجُوزَ يَقُولُونَ: قَدْ أَدْرَكْنَا النَّاسَ وَهُمْ يَقُولُونَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ " فَقَالَ لَهُ صِلَةُ بْنُ زُفَرَ: وَمَا يُغْنِي عَنْهُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَا حُذَيْفَةُ وَهُمْ لَا يَدْرُونَ صَلَاةً وَلَا صِيَامًا وَلَا نُسُكًا؟ قَالَ حُذَيْفَةُ: يَا صِلَةُ يَنْجُونَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِنَ النَّارِ

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسلام کی تعلیمات مٹتی رہیں گی جیسا کہ پرانا کپڑا بوسیدہ ہو جاتا ہے، حتیٰ کہ لوگوں کی حالت یہ ہوگی کہ کسی کو نماز، روزے اور قربانی کا کچھ پتہ نہیں ہوگا، کوئی بوڑھا مرد یا کوئی بوڑھی عورت ان کو بتایا کرے گی کہ ہم نے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جو لا الہ الا اللہ پڑھا کرتے تھے، حضرت صلہ بن زفر نے فرمایا: اے حذیفہ! جب ان کو نماز، روزہ اور قربانی تک کا کچھ پتا نہیں ہوگا تو ''لا الہ الا اللہ'' ان کو کیا فائدہ دیگا؟ حضرت حذیفہ نے فرمایا: اے صلہ وہ لوگ ''لا الہ الا

اللہ'' کی بناء پر دوزخ سے نجات پائیں گے۔

☆☆ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8543 - اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسَى الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَيُّوْبَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ اللَّاحِقِيُّ، وَمُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، قَالَا: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ، ثُمَّ قَامَ خَطِيبًا بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى مَغْرِبَانِ الشَّمْسِ حَفِظَهَا مَنْ حَفِظَهَا، وَنَسِيَهَا مَنْ نَسِيَهَا، وَاَخْبَرَ فِيْهَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اَمَا بَعْدُ فَاِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا، فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ، اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا، وَاتَّقُوا النِّسَاءَ، اَلَا اِنَّ بَنِیْ آدَمَ خُلِقُوا عَلٰى طَبَقَاتٍ شَتّٰى فَمِنْهُمْ مَنْ يُوْلَدُ مُؤْمِنًا، وَيَحْيَى مُؤْمِنًا، وَيَمُوْتُ مُؤْمِنًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُوْلَدُ كَافِرًا وَيَحْيَى كَافِرًا وَيَمُوْتُ كَافِرًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُوْلَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيَى مُؤْمِنًا وَيَمُوْتُ كَافِرًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُوْلَدُ كَافِرًا وَيَحْيَى كَافِرًا وَيَمُوْتُ مُؤْمِنًا، اَلَا اِنَّ الْغَضَبَ جَمْرَةٌ تُوْقَدُ فِی جَوْفِ ابْنِ آدَمَ، اَلَمْ تَرَوْا اِلٰى حُمْرَةِ عَيْنَيْهِ وَانْتِفَاخِ اَوْدَاجِهِ فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلْيَلْزَقْ بِالْاَرْضِ، اَلَا اِنَّ خَيْرَ الرِّجَالِ مَنْ كَانَ بَطِیْءَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَیْءِ، وَشَرَّ الرِّجَالِ مَنْ كَانَ سَرِيعَ الْغَضَبِ بَطِیْءَ الْفَیْءِ، فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ سَرِيعَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَیْءِ فَاِنَّهَا بِهَا وَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ بَطِیْءَ الْغَضَبِ بَطِیْءَ الْفَیْءِ فَاِنَّهَا بِهَا، اَلَا اِنَّ خَيْرَ التُّجَّارِ مَنْ كَانَ حَسَنَ الْقَضَاءِ حَسَنَ الطَّلَبِ، وَشَرَّ التُّجَّارِ مَنْ كَانَ سَیِّءَ الْقَضَاءِ سَیِّءَ الطَّلَبِ، فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ حَسَنَ الْقَضَاءِ سَیِّءَ الطَّلَبِ فَاِنَّهَا بِهَا، وَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ سَیِّءَ الْقَضَاءِ حَسَنَ الطَّلَبِ فَاِنَّهَا بِهَا، اَلَا لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلًا مَهَابَةُ النَّاسِ اَنْ يَقُوْلَ بِالْحَقِّ اِذَا عَلِمَهُ، اَلَا اِنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ، اَلَا وَاِنَّ اَكْبَرَ الْغَدْرِ غَدْرُ اِمَامٍ عَامَّةٍ، اَلَا وَاِنَّ الْغَادِرَ لِوَاؤُهُ عِنْدَ اسْتِهِ، اَلَا وَاِنَّ اَفْضَلَ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ مَغْرِبَانِ الشَّمْسِ "، قَالَ: اِنَّ مَثَلَ مَا بَقِیَ مِنَ الدُّنْيَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهَا كَمَثَلِ مَا بَقِیَ مِنْ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْمَا مَضٰى هٰذَا حَدِيْثٌ تَفَرَّدَ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ الْقُرَشِيُّ، عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ. وَالشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمْ يَحْتَجَّا بِعَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8543 – ابن جدعان صالح الحديث

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی پھر عصر سے مغرب تک آپ نے ہمیں خطبہ دیا، کئی لوگوں نے اس کو یاد رکھا اور کئی لوگ بھول گئے، اس خطبے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک ہونے والے واقعات بیان کر دیئے، (خطبے کے آغاز میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء فرمائی، پھر فرمایا: دنیا سرسبز اور میٹھی ہے، اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا میں کچھ عرصہ رکھے گا، وہ دیکھے گا کہ تم کیا عمل کرتے ہو، خبردار! دنیا سے بچتے رہنا، اور عورتوں سے بچتے رہنا، خبردار! بنی آدم کو مختلف طبقات میں پیدا کیا گیا ہے،

○ کچھ لوگ مومن پیدا ہوتے ہیں، مومن زندگی گزارتے ہیں اور حالتِ ایمان میں ہی وفات پاتے ہیں۔
○ کچھ کافر پیدا ہوتے ہیں، کفر میں ہی زندگی گزارتے ہیں اور کفر پر ہی مرتے ہیں۔
○ کچھ ایسے ہوتے ہیں جو مومن پیدا ہوتے ہیں، ایمان پر زندگی گزارتے ہیں لیکن کافر ہو کر مرتے ہیں۔
○ کچھ ایسے ہیں جو کافر پیدا ہوتے ہیں، کفر میں ہی زندگی گزارتے ہیں اور ان کا خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے۔

خبردار! غصہ ایک انگارہ ہے جو ابن آدم کے پیٹ میں پیدا ہوتا ہے، کیا تم اس کی آنکھوں کی سرخی کو نہیں دیکھتے؟ اور اس کے نتھنے پھولتے ہوئے نہیں دیکھتے؟ جب کسی پر یہ کیفیت طاری ہو، اس کو چاہئے کہ وہ زمین کے ساتھ چپک جائے۔ خبردار! مردوں میں سب سے بہتر وہ ہے جس کو بہت دیر سے غصہ آئے، اور وہ معاف بہت جلدی کر دے۔ اور سب سے برا شخص وہ ہے جس کو بہت جلدی غصہ آجائے اور بہت دیر سے ختم ہو، اگر آدمی کو غصہ جلدی آتا ہو اور وہ معاف بھی جلدی کرتا ہو تب تو ٹھیک ہے، جس کو غصہ لیٹ آتا ہے اور ختم بھی دیر سے ہوتا ہے، یہ بھی ٹھیک ہے، خبردار! بہترین تاجر وہ ہے جو ادائیگی بھی اچھے انداز میں کرے اور تقاضا بھی اچھے انداز میں کرے، اور سب سے برا تاجر وہ ہے جو بداخلاقی سے تقاضا کرے اور برے انداز سے ادائیگی کرے۔ جس کی ادائیگی درست اور تقاضا برا ہو گا، یہ ٹھیک ہے اور جس کی ادائیگی درست اور تقاضا برا ہو گا وہ بھی ٹھیک ہے۔ خبردار! جس کو حق معلوم ہو لوگوں کی ہیبت اس کو حق بولنے سے روک نہ پائے، خبردار! ہر غدار کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہو گا، اس کی مقدار اس کی غداری کے مطابق ہو گی، خبردار! سب سے بڑی غداری حکمران سے غداری ہے۔ خبردار! غدار کا جھنڈا اس کی سرین پر ہو گا، خبردار! بہترین جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا ہے۔ پھر جب سورج کے غروب ہونے کے بالکل قریب تھا تو فرمایا: اب دنیا جتنی باقی بچی ہے وہ اتنی ہی ہے جتنا آج کے دن کا وقت باقی بچا ہے۔

۞۞ علی بن زید بن جدعان قرشی یہ حدیث اس اسناد کے ہمراہ، ابونضرہ سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے علی بن زید کی روایات نقل نہیں کیں۔

8544 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ قَطَنٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، ثَنَا اَبُو مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يُسْرَى عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ فَيُرْفَعُ اِلَى السَّمَاءِ، فَلَا يُصْبِحُ فِي الْاَرْضِ آيَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ وَلَا مِنَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيلِ وَلَا الزَّبُورِ، وَيُنْتَزَعُ مِنْ قُلُوبِ الرِّجَالِ فَيُصْبِحُونَ وَلَا يَدْرُونَ مَا هُوَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8544 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی کتاب پر ایک رات ایسی گزرے گی کہ اس کے بعد یہ آسمان کی جانب اٹھائی جائے گی، پھر روئے زمین پر قرآن کریم، تورات، انجیل اور زبور کی ایک آیت تک نہ رہے گی، اور لوگوں کے دلوں سے بھی نکال لی جائے گی، لوگ ایسے ہو جائیں گے کہ ان کو ان چیزوں کا کچھ بھی علم نہیں رہے گا۔

🏵🏵 یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8545 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، ثَنَا اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ اَبِي مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْنَا لَهُ: اعْهَدْ اِلَيْنَا. فَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَلُزُوْمِ جَمَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَنْ يَجْمَعَ جَمَاعَةَ مُحَمَّدٍ عَلٰى ضَلَالَةٍ، وَاِنَّ دِيْنَ اللّٰهِ وَاحِدٌ، وَاِيَّاكُمْ وَالتَّلَوُّنَ فِي دِيْنِ اللّٰهِ، وَعَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَسْتَرِيْحَ بَرٌّ وَّيُسْتَرَاحُ مِنْ فَاجِرٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، وَقَدْ كَتَبْنَاهُ مُسْنَدًا مِنْ وَجْهٍ لَا يَصِحُّ عَلٰى هٰذَا الْكِتَابِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8545 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوالشعثاء بیان کرتے ہیں: ہم ابومسعود انصاری کے ہمراہ باہر نکلے، ہم نے ان سے کہا: آپ ہم سے عہد لیں، آپ نے فرمایا: تم پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت کی پیروی کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا، اور اللہ کا دین ایک ہی ہے، اللہ کے دین میں رنگسازی سے بچو، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، اور صبر اختیار کرو، یہاں تک کہ نیک آدمی کو آرام مل جائے اور فاجروں سے سکون ہو جائے۔

🏵🏵 یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

ہم نے اس کو مسند کر کے اس طور پر لکھا ہے کہ یہ اس کتاب کے مطابق صحیح نہیں ہے۔

8546 - حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سَعِيْدٍ الْمُذَكِّرُ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُعَاذٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا اَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ الْكِلَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: عَلَيْكُمْ بِاتِّقَاءِ اللّٰهِ وَالْجَمَاعَةُ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يَجْمَعُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ عَلَى الضَّلَالَةِ، وَعَلَيْكُمْ بِالصَّبْرِ حَتّٰى يَسْتَرِيْحُ بَرٌّ، وَيُسْتَرَاحُ مِنْ فَاجِرٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ لَمْ نَكْتُبْ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا حَدِيْثًا وَاحِدًا "

✧✧ حضرت قدامہ بن عبداللہ بن عمار الکلابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور جماعت کے ساتھ رہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس امت کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا، اور تم پر صبر لازم ہے حتیٰ کہ نیک لوگ آرام پائیں اور فاجر سے سکون مل جائے۔

🏵🏵 یہ حدیث ایسی ہے کہ میں اس اسناد کے ہمراہ صرف ایک ہی حدیث لکھی ہے۔

8547 - حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا اَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ الْكِلَابِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ، لَا ضَرْبَ، وَلَا طَرْدَ، وَلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَهُ طُرُقٌ، عَنْ اَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ، وَقَدِ احْتَجَّ الْاِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيُّ بِاَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ فِي الْجَامِعِ الصَّحِيْحِ "

✧✧ حضرت قدامہ بن عبداللہ بن عمار الکلابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قربانی کے دن رمی جمار کرتے ہوئے دیکھا ہے، کسی کو مارا نہ جائے، جھڑکا نہ جائے، اور نہ ایک دوسرے کو آوازیں دی جائیں۔

❀❀ اس حدیث کے طرق ایمن بن نابل سے بھی ہیں۔ اور امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جامع صحیح میں ایمن بن نابل کی روایات نقل کی ہیں۔

8548 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، ثَنَا اَبُو الْمَهْدِيِّ سَعِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، عَنْ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ اَبِي شَجَرَةَ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: لَنْ تَنْفَكُّوا بِخَيْرٍ مَا اسْتَغْنَى اَهْلُ بَدْوِكُمْ عَنْ اَهْلِ حَضَرِكُمْ قَالَ: وَلَتَسُوْقَنَّهُمُ السِّنِيْنُ وَالسِّنَاتُ حَتَّى يَكُوْنُوا مَعَكُمْ فِي الدِّيَارِ، وَلَا تَمْنَعُوا مِنْهُمْ لِكَثْرَةِ مَنْ يُسْتَرُ عَلَيْكُمْ مِنْهُمْ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ طَالَمَا جُعْنَا وَشَبِعْتُمْ، وَطَالَمَا شَقِيْنَا وَنَعِمْتُمْ فَوَاسُوْنَا الْيَوْمَ وَلَتَسْتَصْعِبَنَّ بِكُمُ الْاَرْضُ حَتَّى يَغْبِطَ اَهْلُ حَضَرِكُمْ اَهْلَ بَدْوِكُمْ مِنِ اسْتِصْعَابِ الْاَرْضِ . قَالَ: وَلَتَمِيْلَنَّ بِكُمُ الْاَرْضُ مَيْلَةً يَهْلِكُ مِنْهَا مَنْ هَلَكَ وَيَبْقَى مَنْ بَقِيَ حَتَّى تُعْتَقَ الرِّقَابُ، ثُمَّ تَهْدَاُ بِكُمُ الْاَرْضُ بَعْدَ ذٰلِكَ حَتَّى يَنْدَمَ الْمُعْتِقُوْنَ ، قَالَ: " ثُمَّ تَمِيْلُ بِكُمُ الْاَرْضُ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ مَيْلَةً اُخْرَى فَيَهْلِكُ فِيْهَا مَنْ هَلَكَ وَيَبْقَى مَنْ بَقِيَ حَتَّى تُعْتَقَ الرِّقَابُ ثُمَّ تَهْدَاُ بِكُمُ الْاَرْضُ فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا نُعْتِقُ رَبَّنَا نُعْتِقُ فَيُكَذِّبُهُمُ اللّٰهُ: كَذَبْتُمْ كَذَبْتُمْ اَنَا اُعْتِقُ "، قَالَ: وَلَيَبْتَلِيَنَّ اُخْرَيَاتُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بِالرَّجْفِ فَاِنْ تَابُوا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ، قَالَ: " وَاِنْ عَادُوا اَعَادَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ بِالرَّجْفِ وَالْقَذْفِ وَالْخَذْفِ وَالْخَسْفِ وَالْمَسْخِ وَالصَّوَاعِقِ، فَاِذَا قِيْلَ: هَلَكَ النَّاسُ هَلَكَ النَّاسُ، فَقَدْ هَلَكُوا، وَلَنْ يُعَذِّبَ اللّٰهُ تَعَالٰى اُمَّةً حَتَّى تَغْدِرَ "، قَالُوْا: وَمَا غَدْرُهَا؟ قَالَ: يَعْتَرِفُوْنَ بِالذُّنُوْبِ وَلَا يَتُوْبُوْنَ، وَلَتَطْمَئِنَّ بِالْقُلُوْبِ بِمَا فِيْهَا مِنْ بِرِّهَا وَفُجُوْرِهَا كَمَا تَطْمَئِنُّ الشَّجَرَةُ بِمَا فِيْهَا، حَتَّى لَا يَسْتَطِيْعَ مُحْسِنٌ اَنْ يَزْدَادَ اِحْسَانًا، وَلَا يَسْتَطِيْعَ مُسِيْءٌ اسْتِعْتَابًا ، وَذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: (كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُوْنَ) (المطففين: 14)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8548 – سعيد متهم ساقط

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: تم بھلائی سے دور نہیں ہو گے جب تک تمہارے دیہاتی لوگ تمہارے شہریوں کے محتاج نہیں ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چند سال گزرنے کی بات ہے وہ لوگ تمہارے ساتھ شہروں میں آباد ہوں گے، اور تم ان کو منع نہ کرنا، وہ کہیں گے: ایک عرصہ گزر گیا ہے کہ ہم بھوکے ہیں اور تم لوگ

سیر ہو کر کھاتے ہو، ایک عرصے سے ہم پریشان ہیں اور تم لوگ نعمتوں میں ہو، آج تم ہماری مدد کرو اور ہم تم پر زمین میں رہنا مشکل کر دیں گے۔ حتیٰ کہ زمین کی تنگی کی وجہ سے شہری لوگ دیہاتیوں پر رشک کریں گے اور تم سے زمین بھر جائے گی، ہلاک ہونے والے ہلاک ہو جائیں گے اور بچنے والے بچ جائیں گے، حتیٰ کہ غلام آزاد کئے جائیں گے، پھر تم پر زمین کشادہ کر دی جائے گی، حتیٰ کہ غلاموں کو آزاد کرنے والے نادم ہو جائیں گے، آپ فرماتے ہیں: پھر دوسری مرتبہ زلزلہ آئے گا، اس میں بھی کئی لوگ ہلاک ہو جائیں گے اور کئی لوگ بچ جائیں گے، پھر غلام آزاد کئے جائیں گے، پھر زمین کشادہ ہو جائے گی، وہ لوگ کہیں گے: اے ہمارے رب ہم نے غلام آزاد کئے ہیں، اے ہمارے رب ہم نے غلام آزاد کئے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو جھٹلائے گا اور فرمائے گا: تم جھوٹ بول رہے ہو، تم جھوٹ بول رہے ہو، میں نے آزاد کیا ہے، آپ فرماتے ہیں: اس امت کے آخری زمانے کے لوگوں کو زلزلے سے آزمایا جائے گا، اگر یہ لوگ توبہ کر لیں گے تو اللہ ان کی توبہ کو قبول فرمائے گا، لیکن اگر یہ دوبارہ اسی گناہ میں مبتلا ہوں گے تو اللہ تعالیٰ دوبارہ ان پر زلزلہ بھیجے گا، ان پر پتھر برسیں گے، زمین پھٹے گی، زمین میں لوگ دھنسیں گے اور چہرے بدلیں گے اور کڑک نازل فرمائے گا، جب یہ آوازیں آنے لگ جائیں کہ لوگ ہلاک ہو گئے، لوگ ہلاک ہو گئے، تو جان لو کہ وہ واقعی ہلاک ہو گئے، اور اللہ اس امت کو اس وقت تک عذاب نہیں دے گا جب تک یہ غداری نہیں کریں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: ان کی غداری کیا ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اپنے گناہوں کا اعتراف تو کریں گے لیکن ان سے توبہ نہیں کریں گے، اور ان کے دلوں میں جو نیکی یا برائی ہوگی، اس پر وہ مطمئن ہوں گے، جیسا کہ درخت اپنے پھلوں پر مطمئن ہوتا ہے، حتیٰ کہ احسان کرنے والے میں مزید احسان کرنے کی ہمت نہیں ہوگی اور گناہ کرنے والا گناہوں سے نہیں تھکے گا، اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (المطففين:14)

''کوئی نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ان کی کمائیوں نے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8549 - اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنْبَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَشْرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرٰى؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَاِنِّيْ لَاَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8549 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک ٹیلہ پر چڑھے اور فرمایا: کیا تم وہ سب دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں، لوگوں نے کہا: جی نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے گھروں کے اندر فتنے دیکھ رہا ہوں جیسے

بارش برستی ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8550 – اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِیُّ، ثَنَا نُعَیْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قَبِیلٍ، سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، یَقُوْلُ: کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَسُئِلَ اَیُّ الْمَدِینَتَیْنِ تُفْتَحُ اَوَّلًا؟ – یَعْنِی الْقُسْطَنْطِیْنِیَّةَ اَوِ الرُّومِیَّةَ – فَقَالَ: مَدِینَةُ هِرَقْلَ اَوَّلًا یَعْنِی الْقُسْطَنْطِیْنِیَّةَ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی) 8550 – صحیح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں موجود تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا شہر سب سے پہلے فتح ہوگا؟ قسطنطنیہ یا روم؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے ہرقل کا شہر فتح ہوگا، یعنی قسطنطنیہ۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8551 – اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ الصَّنْعَانِیُّ بِمَکَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰی، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ رَاْسَ الدَّجَّالِ مِنْ وَرَائِهٖ حُبُكٌ حُبُكٌ، وَاِنَّهٗ سَیَقُوْلُ: اَنَا رَبُّکُمْ، فَمَنْ قَالَ: اَنْتَ رَبِّی افْتُتِنَ، وَمَنْ قَالَ: کَذَبْتَ رَبِّیَ اللّٰهُ وَعَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ، وَاِلَیْهِ اُنِیبُ فَلَا یَضُرُّهٗ – اَوْ قَالَ: فَلَا فِتْنَةَ عَلَیْهِ –

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخَرِّجَاهُ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی) 8551 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ ہشام بن عامر انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال کے سر میں پچھلی جانب بالوں کی لٹیں ہوں گی، وہ دعویٰ کرے گا کہ میں رب ہوں، جو اس کی ربوبیت کا اقرار کرے گا وہ فتنے میں مبتلا ہو جائے گا، اور جو اس کو جھٹلائے گا اور کہے گا: تو جھوٹ بول رہا ہے، میرا رب تو اللہ ہے، میں اسی پر توکل کرتا ہوں، اور اسی سے میری امید ہے۔ اس کو کچھ نہیں ہوگا، یا شاید یہ فرمایا: وہ فتنے میں مبتلا نہیں ہوگا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8552 – حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسٰی، ثَنَا الْحُمَیْدِیُّ، ثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ، وَیَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ هِنْدِ بِنْتِ الْحَارِثِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَاذَا نَزَلَ اللَّیْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ؟ وَمَاذَا فُتِحَ مِنَ الْخَزَائِنِ؟ اَیْقِظُوْا صَوَاحِبَ

الْحُجُرَاتِ - نِسَاءَهُ - فَرُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8552 - علی شرط البخاری ومسلم

✦✦ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات کتنے ہی فتنے نازل ہوئے اور کتنے ہی خزانے کھلے، اے گھروں میں سونے والو! (خود بھی بیدار ہو جاؤ اور) اپنے گھر والوں کو بھی اٹھاؤ، بہت ساری خواتین جو دنیا میں کپڑے پہنتی ہیں، وہ قیامت کے دن ننگی ہوں گی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8553 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَحْمَدَ الشَّعِيرِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُعَاذٍ السُّلَمِيُّ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: تَذَاكَرْنَا وَنَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهُمَا اَفْضَلُ: مَسْجِدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوْ مَسْجِدُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَرْبَعِ صَلَوَاتٍ فِيهِ، وَلَنِعْمَ الْمُصَلّٰى، وَلَيُوشِكَنَّ اَنْ لَا يَكُونَ لِلرَّجُلِ مِثْلُ شَطَنِ فَرَسِهِ مِنَ الْاَرْضِ حَيْثُ يَرٰى مِنْهُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ خَيْرٌ لَهُ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا - اَوْ قَالَ: خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا -

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی) غ8553 - صحيح

✦✦ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے، ہمارے درمیان یہ بحث چل نکلی کہ بیت المقدس اور مسجد نبوی میں سے افضل کون سی مسجد ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اس مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب، بیت المقدس میں نماز پڑھنے سے چار گنا زیادہ ہے، اور یہ کتنی ہی اچھی نماز پڑھنے کی جگہ ہے، عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جب لوگوں کے پاس اپنے گھوڑے کی رسی جتنی زمین بھی نہیں ہوگی کہ وہاں سے وہ بیت المقدس کی زیارت ہی کر سکے، اور اتنی جگہ مل جانا بھی ان کے لئے دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا، راوی کو شک ہے کہ حضور ﷺ نے اس جگہ "خيرله من الدنيا جميعا" فرمایا یا: "خیر من الدنیا و مافیہا" فرمایا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8554 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسَى اللَّخْمِيُّ، بِتِنِّيسَ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي سَلَمَةَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي رَاَيْتُ كَاَنَّ عَمُودَ الْكِتَابِ انْتُزِعَ مِنْ تَحْتِ

وِسَادَتِي، فَاتَّبَعْتُهُ بَصَرِي فَإِذَا هُوَ نُورٌ سَاطِعٌ عُمِدَ بِهِ إِلَى الشَّامِ، أَلَا وَإِنَّ الْإِيمَانَ إِذَا وَقَعَتِ الْفِتَنُ بِالشَّامِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8554 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا جیسے میرے تکیے کے نیچے سے کتاب کا عمود نکال لیا گیا، میری نگاہیں اس کے تعاقب میں گئیں، وہ ایک چمکتا ہوا نور تھا، جو کہ شام تک پھیل گیا، خبردار، جب فتنے واقع ہوں گے، اس وقت ایمان شام میں ہوگا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین علیہما الرحمۃ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8555 – أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرَيْشٍ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو عَائِذٍ عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ، أَنَّهُ سَمِعَ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ الْكَلَاعِيَّ، يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الشَّامُ صَفْوَةُ اللّٰهِ مِنْ بِلَادِهِ، يَسُوقُ إِلَيْهَا صَفْوَةَ عِبَادِهِ، مَنْ خَرَجَ مِنَ الشَّامِ إِلٰى غَيْرِهَا فَبِسُخْطِهِ، وَمَنْ دَخَلَ مِنْ غَيْرِهَا فَبِرَحْمَتِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8555 – كلا وعفير هالك

✧✧ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شام، اللہ کے ملکوں میں سے چنا ہوا ہے اور اس کی جانب اُس کے چنے ہوئے بندے آئیں گے۔ جو شخص شام سے کسی اور ملک کی طرف نکل جائے گا، وہ اس پر ناراض ہوگا، اور جو شخص کسی اور ملک سے آ کر اس میں داخل ہو جائے گا، وہ اس کی رحمت میں ہوگا۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8556 – حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ مَكْحُولٍ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " سَتُجَنَّدُونَ أَجْنَادًا: جُنْدًا بِالشَّامِ، وَجُنْدًا بِالْعِرَاقِ، وَجُنْدًا بِالْيَمَنِ " قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اخْتَرْ لِي، قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ، فَمَنْ أَبَى فَلْيَلْحَقْ بِيَمَنِهِ، وَلْيَسْقِ مِنْ غُدُرِهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَكَفَّلَ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8556 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب تمہارے لشکر تیار ہوں گے، ایک لشکر شام میں ہوگا، ایک عراق میں، اور ایک یمن میں۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے لئے کیا منتخب فرماتے

ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم شام کو اختیار کرنا، جو اس تک نہ پہنچ سکے وہ یمن والے لشکر میں شامل ہو جائے۔ اور اس کے کنوؤں کا پانی پئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے شام اور اہل شام کا ذمہ لیا ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8556 - عُفَيْرٌ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ، مَرْفُوعًا: " اُنْزِلَتْ عَلَىَّ النُّبُوَّةُ فِى ثَلَاثَةِ اَمْكِنَةٍ: بِمَكَّةَ، وَالْمَدِينَةِ، وَالشَّامِ " صَحِيْحٌ

✧✧ حضرت ابوامامہ مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ میرے اوپر تین مقامات پر نبوت نازل کی گئی، مکہ، مدینہ اور شام۔

8557 - اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اللّٰهُمَّ لَا يُدْرِكُنِىْ زَمَانٌ - اَوْ لَا اُدْرِكُ زَمَانَ - قَوْمٍ لَا يَتَّبِعُونَ الْعِلْمَ وَلَا يَسْتَحْيُونَ مِنَ الْحَلِيمِ، قُلُوبُهُمُ الْاَعَاجِمُ، وَاَلْسِنَتُهُمْ اَلْسِنَةُ الْعَرَبِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 8557 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی "اے اللہ تو مجھے وہ زمانہ نہ دکھانا جس میں علم کی طلب نہ ہو، لوگ حلیم شخص سے حیاء نہیں کریں گے، ان کے دل عجمی ہوں گے، ان کی زبانیں عرب کی زبانوں جیسی ہوں گی"۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8558 - اَخْبَرَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِىْ، يَقُوْلُ: خَرَجْتُ حَاجًّا، فَقَالَ لِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ عَنَزٍ قَاضِى اَهْلِ مِصْرَ: اَبْلِغْ اَبَا هُرَيْرَةَ مِنِّى السَّلَامَ، وَاَعْلِمْهُ اَنِّى قَدِ اسْتَغْفَرْتُ الْغَدَاةَ لَهُ وَلِاُمِّهِ، فَلَقِيتُهُ فَاَبْلَغْتُهُ، قَالَ: وَاَنَا قَدِ اسْتَغْفَرْتُ لَهُ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ اُمَّ حَنوٍ - يَعْنِىْ مِصْرَ -؟ قَالَ: فَذَكَرْتُ لَهُ مِنْ رَفَاهِيَتِهَا وَعَيْشِهَا، قَالَ: اَمَا اِنَّهَا اَوَّلُ الْاَرْضِ خَرَابًا، ثُمَّ اَرْمِينِيَةُ، قُلْتُ: سَمِعْتَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ، حَدَّثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّهَا تَكُوْنُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ، فَخِيَارُ اَهْلِ الْاَرْضِ اَلْزَمُهُمْ اِلٰى مُهَاجَرِ اِبْرَاهِيمَ، وَيَبْقَى فِى الْاَرْضِ شِرَارُ اَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ اَرْضُوهُمْ، وَتُقَذِّرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ فَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 8558 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ علی بن رباح فرماتے ہیں: میں حج کے لئے نکلا، مصر کے قاضی سلیمان بن عنز نے مجھے کہا: ابوہریرہ کو میرا سلام کہنا، اور ان کو بتانا کہ میں نے کل ان کے لئے اور ان کی والدہ کے لئے مغفرت کی دعا کی تھی، میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے

پاس گیا، ان کو سلیمان بن عنز کا سلام پہنچایا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اور میں نے بھی ان کے لئے مغفرت کی دعا کی تھی۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم نے "ام حنو" یعنی مصر کو کیسا چھوڑا؟ میں نے ان کو وہاں کے حالات اور بودوباش کے بارے میں بتایا، آپ نے فرمایا: وہ زمین سب سے پہلے برباد ہوگی، اس کے بعد ارمینیہ برباد ہوگا، میں نے کہا: کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ لیکن مجھے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے بتایا تھا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے "ہجرت کے بعد پھر ایک ہجرت ہوگی، روئے زمین کے تمام نیک لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جائے ہجرت کی جانب ہجرت کر جائیں گے، اور زمین پر سب خبیث لوگ رہ جائیں گے، ان کی زمینیں ان کو پھینک دیں گی، اللہ تعالیٰ ان سے نفرت کرے گا، اور آگ ان کا حشر بندروں اور خنزیروں کے ہمراہ کرے گی"

وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: يَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَقْرَأُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، كُلَّمَا قُطِعَ قَرْنٌ نَشَأَ قَرْنٌ، حَتّٰى يَخْرُجَ فِي بَقِيَّتِهِمُ الدَّجَّالُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ فَقَدِ اتَّفَقَا جَمِيْعًا عَلٰى اَحَادِيْثِ مُوْسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيِّ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

✧✧ اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مشرق کی جانب سے کچھ لوگ پیدا ہوں گے، وہ قرآن کریم کی تلاوت کریں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، ایک صدی ختم ہوگی، تو اگلی شروع ہو جائے گی، (اور یہ لوگ ہر زمانے میں رہیں گے) حتیٰ کہ ان کی باقیات میں دجال نکلے گا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ تاہم ان دونوں نے موسیٰ بن علی بن رباح اللخمی کی روایت نقل کی ہے۔

8559 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: يُوْشِكُ اَنْ يَكُوْنَ اَقْصَى مَسَالِحِ الْمُسْلِمِيْنَ سِلَاحٌ، وَسِلَاحٌ قَرِيْبٌ مِنْ خَيْبَرَ

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قریب ہے کہ مسلمانوں کی سب سے دور کی سرحد مقام "سلاح" میں ہوگی اور "سلاح" خیبر کے قریب واقع ایک جگہ کا نام ہے۔

8560 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيْسَى الْحِيرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، وَجَعْفَرُ بْنُ اَحْمَدَ السَّامَانِيُّ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ، ثَنَا عَمِّيْ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يُوْشِكُ الْمُسْلِمُوْنَ اَنْ يُحْصَرُوْا بِالْمَدِيْنَةِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَبْعَدُ مَسَالِحِهِمْ سِلَاحٌ حَدِيْثُ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ جَرِيْرٍ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، فَقَدِ احْتَجَّ فِيْ كِتَابِهِ رَحِمَهُ اللّٰهُ بِاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ رَحِمَهُ اللّٰهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8560 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قریب ہے کہ لوگ مدینہ میں محصور کر دیئے جائیں، اوران کی سب سے دور کی سرحد مقام ''سلاح'' میں ہوگی۔

❀❀ ابن وہب نے جریر سے جو حدیث روایت کی ہے وہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں ابوعبداللہ کی روایت نقل کی ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8561 – اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي، ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سِنَانٍ، عَنْ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ طَعَامِ الْمُؤْمِنِينَ فِي زَمَنِ الدَّجَّالِ، قَالَ: طَعَامُ الْمَلَائِكَةِ قَالُوا: وَمَا طَعَامُ الْمَلَائِكَةِ؟ قَالَ: طَعَامُهُمْ مَنْطِقُهُمْ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّقْدِيسِ، فَمَنْ كَانَ مَنْطِقُهُ يَوْمَئِذٍ التَّسْبِيحَ وَالتَّقْدِيسَ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُ الْجُوعَ، فَلَمْ يَخْشَ جُوعًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8561 – كلا فسعيد متهم تالف

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ دجال کے زمانے میں مومنوں کا طعام کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (مومنوں کا وہی طعام ہوگا جو)فرشتوں کا طعام ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتوں کا طعام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کا طعام، اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتہلیل ہے، اس زمانے میں جو شخص تسبیح وتہلیل کرے گا، اللہ تعالیٰ اس سے بھوک ختم فرمادے گا، اس کے بعد اس کو بھوک کا کوئی خوف نہیں رہے گا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8562 – وَاَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ الْقَاضِي، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِي هَاشِمٍ، عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: " مَنْ قَرَاَ سُورَةَ الْكَهْفِ كَمَا اُنْزِلَتْ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الدَّجَّالِ لَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ – اَوْ: لَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْهِ سَبِيلٌ –

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8562 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے سورہ کہف اسی طرح پڑھی جیسے وہ نازل ہوئی ہے، پھر وہ دجال

کی طرف نکلے تو دجال اس پر غالب نہیں آسکے گا۔ راوی کو شک ہے کہ یہاں پر حضرت ابوسعید خدری نے ''لم یسلط علیہ'' کے الفاظ ارشاد فرمائے یا ''لم یکن لہ علیہ سبیل'' کے الفاظ بولے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8563 - اَخْبَرَنِیْ عَبْدَانُ بْنُ یَزِیدَ الدَّقَّاقُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ الْحُسَیْنِ، ثَنَا عَفَّانُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ یُونُسَ بْنِ عُبَیْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تُوشِكُونَ اَنْ یَمْلَاَ اللّٰهُ اَیْدِیَكُمْ مِنَ الْعَجَمِ، فَیَكُونُونَ اَشْبَالًا لَا یَفِرُّوْنَ، وَیَقْتُلُوْنَ مُقَاتِلَتَكُمْ وَیَاْكُلُوْنَ فَیْئَكُمْ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِجَاهُ "

(التعلیق - من تلخیص الذهبی)8563 - صحیح

✦✦ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھ عجم سے بھر دے گا، پھر وہ بہادر ہو جائیں گے، وہ میدان سے نہیں بھاگیں گے، وہ تمہارے ساتھ جنگیں کریں گے اور تمہارا مال غنیمت کھا جائیں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8564 - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ اِسْمَاعِیلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِیلَ الْفَقِیهُ بِالرَّیِّ، ثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ الْفَرَجِ الْاَزْرَقُ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قُدَامَةَ الْجُمَحِیُّ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ اَبِی بَكْرٍ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ اَبِی سَعِیدٍ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: سَیَاْتِی عَلَى النَّاسِ سِنُونَ یُصَدَّقُ فِیهَا الْكَاذِبُ، وَیُكَذَّبُ فِیهَا الصَّادِقُ، وَیُخَوَّنُ فِیهَا الْاَمِینُ، وَیُؤْتَمَنُ فِیهَا الْخَائِنُ، وَیَنْطِقُ فِیهَا الرُّوَیْبِضَةُ قَالَ: قِیلَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الرُّوَیْبِضَةُ؟ قَالَ: السَّفِیهُ یَتَكَلَّمُ فِی اَمْرِ الْعَامَّةِ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ: وَحَدَّثَنِی یَحْیَى بْنُ سَعِیدٍ الْاَنْصَارِیُّ، عَنِ الْمَقْبُرِیِّ، قَالَ: وَتَشِیعُ فِیهَا الْفَاحِشَةُ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخَرِجَاهُ . وَهُوَ مِنْ حَدِیْثِ یَحْیَى بْنِ سَعِیدٍ الْاَنْصَارِیِّ، عَنِ الْمَقْبُرِیِّ غَرِیبٌ جِدًّا "

(التعلیق - من تلخیص الذهبی)8564 - صحیح

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایسا وقت آئے گا، جب جھوٹوں کو سچا کہا جائے گا اور سچے کو جھوٹا قرار دیا جائے گا، امین لوگوں کو خائن قرار دیا جائے گا اور خائن کو امانتیں سپرد کی جائیں گی، اور اس زمانے میں رویبضہ باتیں کرے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رویبضہ کس کو کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے وقوف آدمی عوام الناس کے امور کے بارے میں گفتگو کریں گے۔ ابن قدامہ نے یحییٰ بن سعید انصاری کے واسطے سے

مقبری سے روایت کیا ہے کہ اس زمانے میں فحاشی بہت عام ہو جائے گی۔

٭٭ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور یہ حدیث یحیٰی بن سعید انصاری کے واسطے سے مقبری سے بہت ہی غریب ہے۔

8565 – اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْإِمَامُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْزُوقٍ، ثَنَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَدِّي شُعَيْبَ بْنَ عُمَرَ الْاَزْرَقَ، قَالَ: حَجَجْنَا فَمَرَرْنَا بِطَرِيقِ الْمُنْكَدِرِ، وَكَانَ النَّاسُ اِذْ ذَاكَ يَاْخُذُونَ فِيهِ فَضَلَلْنَا الطَّرِيقَ، قَالَ: فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ نَحْنُ بِاَعْرَابِيٍّ كَاَنَّمَا نَبَعَ عَلَيْنَا مِنَ الْاَرْضِ، فَقَالَ: يَا شَيْخُ تَدْرِي اَيْنَ اَنْتَ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: اَنْتَ بِالرَّبَائِبِ، وَهٰذَا التَّلُّ الْاَبْيَضُ الَّذِي تَرَاهُ عِظَامُ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ، وَتَغْلِبَ، وَهٰذَا قَبْرُ كُلَيْبٍ وَاَخِيهِ مُهَلْهِلٍ، قَالَ: فَدَلَّنَا عَلَى الطَّرِيقِ، ثُمَّ قَالَ: هَا هُنَا رَجُلٌ لَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُحْبَةٌ هَلْ لَكُمْ فِيهِ؟ قَالَ: فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَذَهَبَ بِنَا اِلَى شَيْخٍ مَعْصُوبِ الْحَاجِبَيْنِ بِعِصَابَةٍ فِي قُبَّةِ اَدَمٍ، فَقُلْنَا لَهُ: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدٍ فَارِسُ الضُّحْيَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، قَالَ: فَقُلْنَا لَهُ: حَدِّثْنَا رَحِمَكَ اللّٰهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَامَ قَوْمَةً لَهُ كَاَنَّهُ مُفَزَّعٌ، ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: اُحَذِّرُكُمُ الدَّجَّالِينَ الثَّلَاثَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ اَخْبَرْتَنَا، عَنِ الدَّجَّالِ الْاَعْوَرِ، وَعَنْ اَكْذَبِ الْكَذَّابِينَ، فَمَنِ الثَّالِثُ، فَقَالَ: رَجُلٌ يَخْرُجُ فِي قَوْمٍ اَوَّلُهُمْ مَثْبُورٌ، وَآخِرُهُمْ مَثْبُورٌ، عَلَيْهِمُ اللَّعْنَةُ دَائِبَةٌ فِي فِتْنَةِ الْجَارِفَةِ، وَهُوَ الدَّجَّالُ الْاَلْيَسُ يَاْكُلُ عِبَادَ اللّٰهِ قَالَ مُحَمَّدٌ: " وَهُوَ اَبْعَدُ النَّاسِ مِنْ شَيْبَةٍ مِنْ شَرْطِ الْإِمَامِ اَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا رَوَى حَدِيثًا لَا يُصَحِّحُهُ اَنْ يَقُولَ فِي رِوَايَتِهِ: قَدْ رُوِيَ عَنْ فُلَانٍ وَفُلَانٍ، وَاَنَا لَا اَعْرِفُهُ بِعَدَالَةٍ كَذِي وَكَذِي، وَقَدْ اَخْرَجَ هٰذَا الْحَدِيثَ ابْنُ خُزَيْمَةَ عَلَى شَرْطِ الصَّحِيحِ، وَهُوَ الْقُدْوَةُ فِي هٰذَا الْعِلْمِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8565 – الحديث منكر بمرة

✧✧ حضرت شعیب بن عمر الازرق بیان کرتے ہیں: ہم سفر حج پر روانہ ہوئے، ہم منکدر کے راستے سے گزر رہے تھے، عموماً لوگ اس راستے سے سفر کیا کرتے تھے، ہم راستہ بھول گئے، آپ فرماتے ہیں: ہم ابھی اسی حیرانگی کے عالم میں تھے کہ اچانک ہمارے سامنے ایک دیہاتی شخص آیا یوں لگتا تھا کہ وہ زمین سے نکلا ہو، اس نے کہا: اے شیخ! آپ جانتے ہیں کہ آپ اس وقت کہاں ہیں؟ میں نے کہا: جی نہیں۔ اس نے کہا: آپ ربائب میں ہیں۔ اور یہ ٹیلہ جو آپ کو بہت بڑا دکھائی دے رہا ہے، یہ بکر بن وائل ہے، اور تغلب ہے، اور یہ قبر کلیب اور اس کے بھائی مہلہل کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں: اس نے ہمیں راستہ بتایا، پھر اس نے کہا: یہاں پر ایک آدمی رہتا ہے جس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی سعادت حاصل ہے، کیا آپ اس سے ملنا پسند کریں گے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ وہ ہمیں ایک ایسے بزرگ آدمی کے پاس لے گیا جس کی بھنویں جھک کر آنکھوں پر

آئی ہوئی تھیں، وہ چمڑے کے ایک خیمے میں موجود تھے، ہم نے ان سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ انہوں بتایا کہ "میں عداء بن خالد" ہوں، زمانہ جاہلیت میں مَیں سیاہی مائل سفید گھوڑے کی سواری کیا کرتا تھا، ہم نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، آپ ہمیں نبی اکرم ﷺ کی کوئی حدیث سنائیں، انہوں نے بتایا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں موجود تھے، آپ اچانک گھبرا کر اٹھ کر گئے اور کچھ دیر بعد واپس تشریف لے آئے، پھر فرمایا: میں تمہیں تین دجالوں سے خبردار کرتا ہوں، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، آپ نے ہمیں ایک کانے دجال اور ایک سب سے بڑے جھوٹے شخص کے بارے میں تو بتا دیا ہے، لیکن یارسول اللہ ﷺ تیسرا کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی ہے، وہ ایسی قوم میں ظاہر ہوگا جن کا پہلا شخص بھی دھتکارا ہوا ہوگا اور آخری بھی دھتکارا ہوا ہوگا، ان پر لعنت ہے۔ وہ ہر طرف تباہی پھیلانے والی موت کے فتنہ میں مبتلا ہوں گے، اور دجال بہادر ہوگا، وہ آدم خور ہوگا۔

امام محمد نے فرمایا: وہ دجال سب لوگوں سے زیادہ جوان ہوگا۔ امام ابوبکر محمد بن اسحاق کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ جب وہ ایسی حدیث روایت کرتے ہیں جس کو وہ صحیح قرار نہیں دیتے، تو اس کو روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں، یہ حدیث فلاں بن فلاں سے مروی ہے۔ اور میں اس کی عدالت کو نہیں جانتا۔ اسی حدیث کو ابن خذیمہ نے صحیح کے معیار پر نقل کیا ہے، اور آپ اس علم کے امام ہیں۔

8566 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْمُقْرِءُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَاضِي، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، ثَنَا هَمَّامٌ، ثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِي سَبْرَةَ الْهُذَلِيِّ، قَالَ: لَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَحَدَّثَنِي حَدِيثًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَهِمْتُهُ وَكَتَبْتُهُ بِيَدِي: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ هٰذَا مَا حَدَّثَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُحِبُّ الْفَاحِشَ وَلَا الْمُتَفَحِّشَ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8566 – صحيح

ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَظْهَرَ الْفُحْشُ وَالتَّفَحُّشُ، وَسُوءُ الْجِوَارِ، وَقَطِيعَةُ الْاَرْحَامِ، وَحَتّٰى يُخَوَّنَ الْاَمِينُ وَيُؤْتَمَنَ الْخَائِنُ

ثُمَّ قَالَ: اِنَّمَا مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ النَّخْلَةِ وَقَعَتْ فَاَكَلَتْ طَيِّبًا، ثُمَّ سَقَطَتْ وَلَمْ تَفْسُدْ وَلَمْ تُكْسَرْ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ قِطْعَةِ الذَّهَبِ الْاَحْمَرِ اُدْخِلَتِ النَّارَ فَنُفِخَ عَلَيْهَا فَلَمْ تَتَغَيَّرْ وَوُزِنَتْ فَلَمْ تَنْقُصْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِجَاهُ "

✧✧ ابوسبرہ ہذلی فرماتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ملا، انہوں نے مجھے نبی اکرم ﷺ کی ایک حدیث سنائی، میں نے اس کو سمجھا اور اپنے ہاتھ سے اس کو یوں لکھا "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم"، یہ وہ حدیث ہے جو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے مجھے سنائی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بے حیاء کو پسند نہیں کرتا۔

پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے، قیامت سے پہلے فحاشی عام ہو جائے گی، پڑوسی برے ہوں گے، قطع رحمی ہوگی، امین کو خائن اور خائن کو امین قرار دیا جائے گا۔

پھر فرمایا: مومن کی مثال کھجور کے درخت جیسی ہے، جس سے کھجوریں گرتی ہیں تو وہ صاف ستھری کھجوریں کھاتا ہے، وہ پھر گرتی ہیں، لیکن نہ وہ خراب ہوتی ہیں، نہ ٹوٹتی ہیں، اور مومن کی مثال اس سرخ سونے کی سی ہے، جس کو آگ میں ڈال کر پھونکیں ماری جائیں، لیکن اس میں کوئی تبدیلی نہ آئے اور نہ اس کا وزن کم ہو۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8567 – حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، قَالَ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ: ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، قَالَ: مُعَاذُ بْنُ حَرْمَلَةَ الْاَزْدِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تُمْطِرُ السَّمَاءُ مَطَرًا وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8567 – صحيح

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ بارشیں برسیں گی، لیکن زمین فصلیں نہیں اگائے گی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8568 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ اِمْلَاءً بِبَغْدَادَ، قَالَ: قُرِءَ عَلٰى يَحْيَى بْنِ حَفْصِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، وَاَنَا اَسْمَعُ، ثنا خَلَفُ بْنُ تَمِيمٍ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُوفِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ: لَوْ لَمْ اَسْمَعْ اَنَّكَ مِثْلُ اَهْلِ الْبَيْتِ مَا حَدَّثْتُكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، قَالَ: " فَقَالَ مُجَاهِدٌ: فَاِنَّهُ فِي سِتْرٍ لَا اَذْكُرُهُ لِمَنْ تَكْرَهُ، قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ اَرْبَعَةٌ: مِنَّا السَّفَّاحُ، وَمِنَّا الْمُنْذِرُ، وَمِنَّا الْمَنْصُوْرُ، وَمِنَّا الْمَهْدِيُّ "، قَالَ: فَقَالَ لَهُ مُجَاهِدٌ: فَبَيِّنْ لِي هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَةَ، فَقَالَ: " اَمَّا السَّفَّاحُ فَرُبَّمَا قَتَلَ اَنْصَارَهُ وَعَفَا عَنْ عَدُوِّهِ، وَاَمَّا الْمُنْذِرُ قَالَ: فَاِنَّهُ يُعْطِي الْمَالَ الْكَثِيْرَ لَا يَتَعَاظَمُ فِي نَفْسِهِ وَيُمْسِكُ الْقَلِيْلَ مِنْ حَقِّهِ، وَاَمَّا الْمَنْصُوْرُ: فَاِنَّهُ يُعْطَى النَّصْرَ عَلٰى عَدُوِّهِ الشَّطْرَ مِمَّا كَانَ يُعْطَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْعَبُ مِنْهُ عَدُوُّهُ عَلٰى مَسِيْرَةِ شَهْرَيْنِ، وَالْمَنْصُوْرُ يُرْعَبُ عَدُوُّهُ مِنْهُ عَلٰى مَسِيْرَةِ شَهْرٍ، وَاَمَّا الْمَهْدِيُّ الَّذِي يَمْلَاُ الْاَرْضَ عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا، وَتَاْمَنُ الْبَهَائِمُ وَالسِّبَاعُ وَتُلْقِي الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا "، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا اَفْلَاذُ كَبِدِهَا؟ قَالَ: اَمْثَالُ الْاُسْطُوَانَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8568 – أين منه الصحة وإسماعيل مجمع على ضعفه وأبوه ليس

بذاك 43

✧✧ مجاہد کہتے ہیں: مجھے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اگر میں نے یہ نہ سن رکھا ہوتا کہ تم اہل بیت ہی کی طرح ہو تو میں یہ حدیث تمہیں نہ سناتا۔ مجاہد نے کہا: یہ بات صیغہ راز میں رہے گی، میں یہ بات ایسے کسی شخص کو نہیں بتاؤں گا، جس کو بتانا آپ کو پسند نہ ہو۔ تب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: چار آدمی ایسے ہیں جو ہم اہل بیت میں ہی شمار ہوتے ہیں۔ سفاح، ہم میں سے ہے، منذر ہم میں سے ہے، منصور ہم میں سے ہے، اور مہدی ہم میں سے ہے۔ مجاہد نے کہا: آپ ان چاروں کی تفصیل بھی بیان فرمادیجئے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سفاح کو اس کے ساتھی قتل کریں گے، اور وہ اپنے دشمن کو معاف بھی کردیں گے، اور منذر بہت مال و دولت والا ہوگا، لیکن وہ خود کو بڑا نہیں سمجھے گا اور اپنا چھوٹے سے چھوٹا حق بھی نہیں چھوڑے گا، اور منصور کا دشمن ایک مہینے کی مسافت سے ہی اس سے ڈر رہا ہوگا، اور مہدی وہ ہوگا جو روئے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، جیسا کہ اس سے پہلے وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی تھی، اور جانور اور درندے سبھی پر امن ہوں گے، اور زمین اپنے جگر کے ستون باہر پھینک دے گی، میں نے پوچھا: اس کے جگر ستونوں کا کیا مطلب؟ آپ نے فرمایا: سونے اور چاندی کے ستون اگل دے گی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8569 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، ثنا زَائِدَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ سَرْجِسَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَشِيَتْكُمُ الْفِتَنُ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، أَنْجَى النَّاسِ فِيهِ رَجُلٌ صَاحِبُ شَاهِقَةٍ يَأْكُلُ مِنْ رَسَلِ غَنَمِهِ، أَوْ رَجُلٌ آخِذٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ مِنْ وَرَاءِ الدَّرْبِ يَأْكُلُ مِنْ سَيْفِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبى) 8569 - صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اندھیری تاریک رات کی مانند فتنے تمہیں ڈھانپ لیں گے، ان فتنوں میں نجات پانے والا، وہ بکریوں والا شخص ہوگا جو اپنی بکریوں کی کمائی کھاتا ہوگا، یا وہ شخص جو اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر درب (کے علاقے) کے پیچھے چلا جائے اور اپنی تلوار کی کمائی کھائے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8570 - حَدَّثَنَا أَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، ثنا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، ثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: " كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَبِسَتْكُمْ فِتْنَةٌ يَهْرَمُ فِيهَا الْكَبِيرُ، وَيَرْبُو فِيهَا الصَّغِيرُ، وَيَتَّخِذُهَا النَّاسُ سُنَّةً فَإِذَا غُيِّرَتْ، قَالُوا: غُيِّرَتِ السُّنَّةُ؟ " قِيلَ: مَتَى ذٰلِكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَ: إِذَا كَثُرَتْ قُرَّاؤُكُمْ، وَقَلَّتْ فُقَهَاؤُكُمْ، وَكَثُرَتْ أَمْوَالُكُمْ، وَقَلَّتْ أُمَنَاؤُكُمْ، وَالْتُمِسَتِ الدُّنْيَا بِعَمَلِ

الْآخِرَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8570 – علی شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت عبداللہ نے فرمایا: اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب تم پر ایسا فتنہ آئے گا، جو بوڑھوں کو ہلاک کر دے گا اور اس میں بچے پرورش پائیں گے، اور لوگ اسی طریقے پر کاربند ہو جائیں گے، جب اس میں تبدیلی آئے گی تو لوگ کہیں گے: کیا طریقہ تبدیل ہوگیا ہے؟ ان سے پوچھا گیا: اے ابوعبدالرحمٰن یہ وقت کب آئے گا؟ انہوں نے فرمایا: جب تمہارے ہاں قاری بہت ہو جائیں، فقہاء کی کمی ہو جائے، تمہارا مال بہت زیادہ ہو جائے اور امین لوگ کم رہ جائیں، اور آخرت کے عمل کے بدلے دنیا تلاش کی جائے۔

8571 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ الدُّوْرِیُّ، ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَرَ الْعَقَدِیُّ، ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ، قَالَ: اَقْبَلَ مَرْوَانُ يَوْمًا فَوَجَدَ رَجُلًا وَاضِعًا وَجْهَهُ عَلَى الْقَبْرِ، فَاَخَذَ بِرَقَبَتِهِ وَقَالَ: اَتَدْرِیْ مَا تَصْنَعُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ فَاِذَا هُوَ اَبُوْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ آتِ الْحَجَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا تَبْكُوْا عَلَى الدِّيْنِ اِذَا وَلِيَهُ اَهْلُهُ، وَلٰكِنِ ابْكُوْا عَلَيْهِ اِذَا وَلِيَهُ غَيْرُ اَهْلِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8571 – صحيح

✦✦ داوئد بن ابی صالح فرماتے ہیں: ایک دن مروان آیا، اس نے دیکھا کہ ایک آدمی قبر پر اپنی پیشانی رکھے ہوئے ہے، مروان نے اس کو گردن سے پکڑا اور بولا: تمہیں معلوم ہے کہ تم کیا حرکت کر رہے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ جب انہوں نے مروان کی جانب چہرہ کیا تو وہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا ہوں کسی پتھر کے پاس نہیں آیا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دین پر اس وقت مت رونا جب اس کی ذمہ داری اس کے اہل لوگوں کے پاس ہو، بلکہ اس وقت رونا جب اس کی ذمہ داری نااہل لوگوں کے پاس چلی جائے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8572 – حَدَّثَنَا اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيْهُ بِبُخَارٰی، ثَنَا اَبُوْ عِصْمَةَ سَهْلُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِیُّ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا فَرْقَدُ السَّبَخِیُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَبِيْتُ قَوْمٌ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى طَعَامٍ وَشَرَابٍ وَلَهْوٍ، فَيُصْبِحُوْنَ قَدْ مُسِخُوْا خَنَازِيْرَ، وَلَيُخْسَفَنَّ بِقَبَائِلَ فِيْهَا وَفِیْ دُوْرٍ فِيْهَا، حَتّٰى يُصْبِحُوا فَيَقُوْلُوا خُسِفَ اللَّيْلَةَ بِبَنِیْ فُلَانٍ خُسِفَ اللَّيْلَةَ بِدَارِ بَنِیْ فُلَانٍ، وَاُرْسِلَتْ عَلَيْهِمْ حَصْبَاءُ حِجَارَةٌ كَمَا اُرْسِلَتْ عَلٰى قَوْمِ لُوْطٍ، وَاُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الرِّيْحُ الْعَقِيْمُ فَتَنْسِفُهُمْ كَمَا نَسَفَتْ مَنْ كَانَ قَبْلَهُمْ بِشُرْبِهِمُ الْخَمْرَ، وَاَكْلِهِمُ الرِّبَا، وَلُبْسِهِمُ الْحَرِيْرَ، وَاتِّخَاذِهِمْ

الْقَيْنَاتِ، وَقَطِيعَتِهِمُ الرَّحِمَ قَالَ: وَذَكَرَ خَصْلَةً أُخْرَى فَنَسِيتُهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ لِجَعْفَرٍ، فَأَمَّا فَرْقَدٌ فَإِنَّهُمَا لَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8572 – صحيح

✧✧ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اس امت کے کچھ لوگ کھانے پینے اورلہوولعب میں رات گزاریں گے اورصبح کے وقت ان کی شکلیں خنزیروں کی شکلوں میں بدل چکی ہوں گی ، ان میں پورے پورے قبیلے زمین میں دھنسادیئے جائیں گے، اوروہاں کی بستیاں تباہ کردی جائیں گی،صبح کے وقت لوگ آپس میں یوں باتیں کررہے ہوں گے کہ گزشتہ رات داربنی فلاں کا فلاں قبیلہ زمین میں دھنسادیا گیا، اوران پر پتھروں والی سخت آندھی بھیجی گئی ، جیسا کہ قوم لوط پر بھیجی گئی تھی ، اوران پرسخت تیز آندھی بھیجی گئی ہے ،اس نے ان کو تباہ کردیا ہے، جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کوشراب نوشی اورسودخوری، ریشم پہننے اورگانے والی لونڈیاں اختیارکرنے اورقطع رحمی کی وجہ سے تباہ کردیا گیا تھا۔ راوی کہتے ہیں: یہاں پران کی ایک اوربھی خصلت بیان کی گئی تھی ،وہ میں بھول چکاہوں۔

❁❁ جعفرکی روایت کے مطابق یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیارکے مطابق صحیح ہے اورفرقد کی روایات امام بخاری اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل نہیں کیں۔

8573 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي، بِهَمْدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَتَفْتَحَنَّ لَكُمْ كُنُوْزَ كِسْرَى الْاَبْيَضَ – اَوِ الَّذِي فِي الْاَبْيَضِ – عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8573 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت جابربن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تمہارے لئے مسلمانوں کی ایک جماعت کسریٰ کے سفید خزانے کھولے گی۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیارکے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کونقل نہیں کیا۔

8574 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي، بِمِصْرَ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَادِرُوا بِالْاَعْمَالِ، سِتًّا قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالدُّخَانَ، وَالدَّجَّالَ، وَدَابَّةَ الْاَرْضِ، وَخُوَيْصَّةَ اَحَدِكُمْ، وَاَمْرَ الْعَامَّةِ قَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ،

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8574 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ۶ اعمال میں جلدی کرو

○ مغرب کی جانب سے سورج طلوع ہونے سے پہلے

○ دھواں نمودار ہونے سے پہلے

○ دجال کے خروج سے پہلے

○ دابۃ الارض کے ظہور سے پہلے

○ اور کسی کے امر خصوصی سے پہلے۔

○ اور امر عامہ سے پہلے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ تاہم امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن رباح کی روایت نقل کی ہے۔

8575 – اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَهْمِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَرَجُلٌ مَعَهَا، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ حَدِّثِينَا حَدِيثًا عَنِ الزَّلْزَلَةِ، فَاَعْرَضَتْ عَنْهُ بِوَجْهِهَا، قَالَ اَنَسٌ: فَقُلْتُ لَهَا: حَدِّثِينَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَنِ الزَّلْزَلَةِ، فَقَالَتْ: يَا اَنَسُ اِنْ حَدَّثْتُكَ عَنْهَا عِشْتَ حَزِينًا، وَبُعِثْتَ حِينَ تُبْعَثُ وَذٰلِكَ الْحُزْنُ فِي قَلْبِكَ فَقُلْتُ: يَا اُمَّاهُ حَدِّثِينَا، فَقَالَتْ: " اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا خَلَعَتْ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا هَتَكَتْ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ حِجَابٍ، وَاِنْ تَطَيَّبَتْ لِغَيْرِ زَوْجِهَا كَانَ عَلَيْهَا نَارًا وَشَنَارًا، فَاِذَا اسْتَحَلُّوا الزِّنَا وَشَرِبُوا الْخُمُورَ بَعْدَ هٰذَا وَضَرَبُوا الْمَعَازِفَ غَارَ اللّٰهُ فِي سَمَائِهِ، فَقَالَ لِلْاَرْضِ: تَزَلْزَلِي بِهِمْ، فَاِنْ تَابُوا وَنَزَعُوا وَاِلَّا هَدَمَهَا عَلَيْهِمْ " فَقَالَ اَنَسٌ: عُقُوبَةٌ لَهُمْ؟ قَالَتْ: رَحْمَةٌ وَبَرَكَةٌ وَمَوْعِظَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ، وَنَكَالًا وَسَخْطَةً وَعَذَابًا لِلْكَافِرِينَ قَالَ اَنَسٌ: " فَمَا سَمِعْتُ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا اَنَا اَشَدُّ بِهِ فَرَحًا مِنِّي بِهٰذَا الْحَدِيثِ، بَلْ اَعِيشُ فَرِحًا وَاُبْعَثُ حِينَ اُبْعَثُ وَذٰلِكَ الْفَرَحُ فِي قَلْبِي – اَوْ قَالَ: فِي نَفْسِي –

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8575 – بل أحسبه موضوعا

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک آدمی کے ہمراہ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، اُس آدمی نے کہا: اے ام المومنین! آپ ہمیں زلزلہ کے بارے میں کوئی حدیث سنائیں، ام المومنین نے ان سے منہ پھیر لیا، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر میں نے کہا: اے ام المومنین! آپ ہمیں زلزلے کے بارے میں کوئی حدیث

سنائیں، آپ نے فرمایا: اے انس! اگر میں تجھے وہ حدیث سنادوں تو تم ساری زندگی پریشانی کے عالم میں گزاروگے، اور جب تم قیامت کے دن اٹھوگے، وہ پریشانی اس وقت بھی تمہارے دل میں موجود ہوگی۔ میں نے پھر کہا: اے میری ماں، آپ ہمیں وہ حدیث سنادیجئے، آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بے شک جب عورت اپنے شوہر کے گھر سے باہر اپنے کپڑے اتارتی ہے تو وہ اپنے اور اللہ کے درمیان حجاب کو پھاڑ دیتی ہے، اور اگر عورت غیر مرد کے لئے خوشبو لگائے تو وہ اس کے لئے آگ اور شرم کا باعث ہوگی، اور اس کے بعد جب لوگ زنا کو اپنا حق سمجھ لیں، شراب نوشی میں مبتلا ہو جائیں، گانے باجے میں لگ جائیں تو اللہ تعالیٰ آسمانوں سے ان کے لئے عذاب نازل فرمائے گا، اللہ تعالیٰ زمین سے فرمائے گا: ان پر زلزلے لا، اگر وہ توبہ کر کے گناہوں سے باز آجائیں گے تو ٹھیک ہے، ورنہ، ان کو تباہ کر دیا جائے گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ زلزلہ ان کے لئے سزا ہوگا، ام المومنین نے فرمایا: مومنوں کے لئے رحمت، برکت اور نصیحت اور کافروں کے لئے سزا اور عذاب ہوگا۔ حضرت انس فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس حدیث کو سن کی جتنی خوشی ہوئی، اس سے زیادہ کسی چیز پر خوشی نہیں ہوئی۔ آپ نے فرمایا: بلکہ میں ساری زندگی خوشی خوشی گزاروں گا، اور جب میں قیامت میں اٹھوں گا تب بھی یہ خوشی میرے دل میں موجود ہوگی۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8576 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ رَبَاحٍ، مَوْلَى ابْنِ اَبِىْ ذُبَابٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَاَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَاَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ، وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً، سَاَلْتُهُ: اَنْ لَا يُهْلِكَ اُمَّتِي بِالسِّنِينَ فَاَعْطَانِي، وَسَاَلْتُهُ: اَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَاَعْطَانِي، وَسَاَلْتُهُ: اَنْ لَا يَلْبِسَهُمْ شِيَعًا، وَيُذِيقَ بَعْضَهُمْ بَاْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِي

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے رب سے تین چیزیں مانگیں، اس نے مجھے دو چیزیں عطا فرمادیں، اور ایک سے منع فرما دیا، میں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہیں فرمائے گا، اللہ تعالیٰ نے میری یہ دعا قبول فرمالی، میں نے دعا مانگی کہ ان کے اغیار میں سے کوئی دشمن ان پر غالب نہ آئے، اللہ تعالیٰ نے یہ بھی قبول فرمالی۔ میں نے دعا مانگی کہ یہ آپس میں نہ لڑیں، تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے منع فرمادیا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8577 – اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَالَوَيْهِ الْعَقَبِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدْ رَاَيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَالَهُ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: يُقَالُ لِرِجَالٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اطْرَحُوا سِيَاطَكُمْ وَادْخُلُوا جَهَنَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8577 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی پیشین گوئی فرمائی تھی، ہم نے سب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے، سوائے ایک بات کے، اور وہ یہ ہے کہ قیامت کے دن کچھ لوگوں سے کہا جائے گا، تم اپنے کوڑے رکھ دو اور دوزخ میں چلے جاؤ۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8578 – حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثنا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثنا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا خَالِدُ، إِنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي أَحْدَاثٌ وَفِتَنٌ وَاخْتِلَافٌ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ عَبْدَ اللَّهِ الْمَقْتُولَ لَا الْقَاتِلَ فَافْعَلْ تَفَرَّدَ بِهِ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْقُرَشِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، وَلَمْ يَحْتَجَّا بِعَلِيٍّ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8578 – سكت عنه الذهبی في التلخيص

✧✧ حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے خالد میرے بعد نئے نئے واقعات ہوں گے، فتنے ہوں گے، اختلافات ہوں گے، اے اللہ کے بندے اگر اس وقت تو قاتل کی بجائے مقتول بن سکے تو مقتول ہی بننا۔

۞۞ علی بن زید قرشی یہ حدیث ابوعثمان نہدی سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے علی کی روایات نقل نہیں کیں۔

8579 – أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمْدَانَ الْحَافِظُ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مِهْرَانَ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ، أَنَّهُ قَالَ: جَاءَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو فِي بَنِي مُعَاوِيَةَ – وَهِيَ قَرْيَةٌ مِنْ قُرَى الْأَنْصَارِ – فَقَالَ: هَلْ تَدْرِي أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِكُمْ هٰذَا؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، وَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنْهُ. فَقَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا الثَّلَاثُ الَّتِي دَعَا بِهِنَّ فِيهِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: أَخْبِرْنِي بِهِنَّ، فَقُلْتُ: دَعَا بِأَنْ لَا يُظْهِرَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ، وَلَا يُهْلِكَهُمْ بِالسِّنِينَ فَأُعْطِيَهُمَا، وَدَعَا بِأَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَهَا
هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8579 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ عبداللہ بن عبداللہ بن جابر بن عتیک بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو، بنی معاویہ (یہ انصار کی ایک بستی ہے) میں ہمارے پاس آئے، اور کہنے لگے: کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری اس مسجد میں کس مقام پر نماز پڑھی تھی؟

میں نے کہا: جی ہاں ، ساتھ ہی میں نے مسجد کے ایک کونے کی جانب اشارہ بھی کیا، انہوں نے پوچھا: تمہیں وہ تین دعائیں معلوم ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے اس مسجد میں مانگی تھیں؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے کہا: وہ مجھے بھی بتاؤ، میں نے کہا: حضور ﷺ نے یہ دعا مانگی تھی کہ ان پر ان کے اغیار میں سے کوئی دشمن ان پر غالب نہ ہو، اور یہ لوگ قحط سے ہلاک نہ ہوں، یہ دونوں دعائیں قبول ہوگئی تھیں، پھر آپ ﷺ نے دعا مانگی کہ یہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ نہ جھگڑیں، اس سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو منع فرما دیا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8580 – اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِیُّ، ثَنَا نُعَیْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ عُلَیٍّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَكُوْنُ هَدَّةٌ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ تُوقِظُ النَّائِمَ وَتُفْزِعُ الْیَقْظَانَ، ثُمَّ تَظْهَرُ عِصَابَةٌ فِیْ شَوَّالٍ، ثُمَّ مَعْمَعَةٌ فِیْ ذِی الْحِجَّةِ، ثُمَّ تُنْتَهَكُ الْمَحَارِمُ فِی الْمُحَرَّمِ، ثُمَّ یَكُوْنُ مَوْتٌ فِیْ صَفَرٍ، ثُمَّ تَتَنَازَعُ الْقَبَائِلُ فِی الرَّبِیْعِ، ثُمَّ الْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ بَیْنَ جُمَادَی وَرَجَبٍ، ثُمَّ نَاقَةٌ مُقَتَّبَةٌ خَیْرٌ مِنْ دَسْكَرَةٍ تُقِلُّ مِائَةَ اَلْفٍ

قَدِ احْتَجَّ الشَّیْخَانِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِرُوَاةِ هٰذَا الْحَدِیْثِ عَنْ آخِرِهِمْ غَیْرَ مَسْلَمَةَ بْنِ عُلَیٍّ الْخُشَنِیِّ، وَهُوَ حَدِیْثٌ غَرِیْبُ الْمَتْنِ، وَمَسْلَمَةُ اَیْضًا مِمَّنْ لَا تَقُوْمُ الْحُجَّةُ بِهِ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی) 8580 – ذا موضوع

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان کے مہینے میں زوردار آواز لگائی جاتی ہے، وہ سوئے ہوئے کو بیدار کر دیتی ہے جاگتے ہوؤں کو بیدار رکھتی ہے پھر شوال میں ایک جماعت ظاہر ہوگی، پھر ذی الحجہ میں لوگوں کے جلنے کی آوازیں آئیں گی، محرم میں قریبی رشتوں کی بے حرمتی ہوگی، صفر میں موت ہوگی، ربیع الاول میں قبائل کا جھگڑا ہوگا، پھر جمادی اور رجب میں بہت ہی عجیب واقعات ہوں گے پالان لگائی ہوئی اونٹنی بیش بہا محل سے بھی بہتر ہوگی۔

8581 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ یَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنِی الْاَوْزَاعِیُّ، عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ، حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: عُدْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ فَسَنَدْتُهُ اِلٰی صَدْرِی، ثُمَّ قُلْتُ: اللّٰهُمَّ اشْفِ اَبَا هُرَیْرَةَ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَا تُرْجِعْهَا ، ثُمَّ قَالَ: اِنِ اسْتَطَعْتَ یَا اَبَا سَلَمَةَ اَنْ تَمُوتَ فَمُتْ ، فَقُلْتُ: یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اِنَّا لَنُحِبُّ الْحَیَاةَ، فَقَالَ: " وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِیَدِهِ لَیَاْتِیَنَّ عَلَی الْعُلَمَاءِ زَمَانٌ الْمَوْتُ اَحَبُّ اِلٰی اَحَدِهِمْ مِنَ الذَّهَبِ الْاَحْمَرِ، لَیَاْتِیَنَّ اَحَدُكُمْ قَبْرَ اَخِیْهِ فَیَقُوْلُ: لَیْتَنِیْ مَكَانَهُ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ، وَلَمْ یُخْرِجَاهُ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی) 8581 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے گیا، میں نے اپنے سینے کے ساتھ

ان کی ٹیک لگوائی، پھر میں نے دعا مانگی "اے اللہ ابوہریرہ کو شفاعطا فرما"۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! اس کی دعا کو رد نہ فرما، پھر فرمایا: اے ابوسلمہ اگر تو مر سکے تو مرجا۔ میں نے کہا: اے ابوہریرہ! ہم تو زندگی سے محبت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، علماء پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ وہ سرخ سونے سے زیادہ موت کو پسند کریں گے۔ تم اپنے کسی فوت شدہ بھائی کی قبر پر آ کر حسرت کرتے ہوئے کہو گے: کاش اس کی جگہ قبر میں، میں ہوتا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8582 – حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا مُوسَى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبَّادٍ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ الْبَيْهَقِيُّ، ثنا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، قَالَ: كُنْتُ أَسْأَلُ النَّاسَ عَنْ حَدِيثِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي بِالْكُوفَةِ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: حَدِيثٌ حَدَّثْتَهُ عَنْكَ فَحَدِّثْنِي بِهِ، قَالَ: لَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهْتُهُ أَشَدَّ مَا كَرِهْتُ شَيْئًا قَطُّ، فَأَتَيْتُ أَقْصَى أَرْضِ الْعَرَبِ فَكَرِهْتُهُ، ثُمَّ أَتَيْتُ أَرْضَ الرُّومِ وَكُنْتُ أَكْرَهُهُ مِنْ كَرَاهَتِي لِمَا قَبْلُ أَوْ أَشَدَّ، فَقُلْتُ: لَآتِيَنَّ هَذَا الرَّجُلَ فَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَأَسْمَعَنَّ مِنْهُ، وَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَمَا هُوَ بِضَارِّي، فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: إِنَّكَ لَتَسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ لَا يَحِلُّ لَكَ فِي دِينِكَ فَكَأَنِّي رَأَيْتُ لَهُ عَلَى غَضَاضَةٍ، فَقَالَ: يَا عَدِيُّ بْنَ حَاتِمٍ أَسْلِمْ تَسْلَمْ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ: قَدْ أُرَانِي – أَوْ قَدْ أَظُنُّ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ – وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَعَلَّكَ إِنَّمَا يَمْنَعُكَ عَنِ الْإِسْلَامِ أَنَّكَ تَرَى مِنْ حَوْلِي خَصَاصَةً، إِنَّكَ تَرَى النَّاسَ عَلَيْنَا أَلْبًا ثُمَّ قَالَ: هَلْ رَأَيْتَ الْحِيرَةَ؟ قُلْتُ: لَمْ أَرَهَا وَقَدْ عَرَفْتُ مَكَانَهَا، قَالَ: فَلَيُوشِكَنَّ أَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْحَلُ مِنَ الْحِيرَةِ بِغَيْرِ جِوَارٍ حَتَّى تَطُوفَ بِالْبَيْتِ، وَلَيُفْتَحَنَّ عَلَيْنَا كُنُوزُ كِسْرَى قُلْتُ: كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ، قَالَ: كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ، وَيُوشِكُ أَنْ لَا يَجِدَ الرَّجُلُ مَالَهُ صَدَقَةً وَقَالَ: فَرَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْحَلُ وَأَحْلِفُ لَيُفْتَحَنَّ الثَّانِيَةَ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الْحَقُّ

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8582 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ ابوعبیدہ فرماتے ہیں: میں لوگوں سے عدی بن حاتم کی حدیث کے بارے میں پوچھا کرتا تھا حالانکہ وہ وہ کوفہ میں ہی رہائش پذیر تھے۔ میں ان کے پاس آیا اور کہا: ایک حدیث ہے جو میں آپ کے حوالے سے بیان کرتا ہوں، آپ وہ حدیث خود مجھے سنائیے، انہوں نے کہا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا، مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت نفرت تھی، میں عرب کے دور دراز کے علاقے میں نکل گیا اور نفرت اسی طرح برقرار تھی، پھر میں روم میں چلا گیا، لیکن ابھی بھی نفرت میں کمی نہیں آئی تھی، (ایک دفعہ بیٹھے بٹھائے) میں نے سوچا کہ مجھے اس آدمی کے پاس جانا چاہیے، اگر یہ سچ بولے گا تو میں ضرور اس کی بات سنوں گا اور اگر یہ جھوٹ بول رہا ہوگا تو اس سے وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ چنانچہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کرنے کے لئے

آپ ﷺ کے پاس آ گیا، (میں نے ابھی کچھ بھی اظہار خیال نہیں کیا تھا اور نہ اپنی آمد کا مقصد بیان کیا تھا) آپ ﷺ نے فرمایا: تم ایسی چیز کے بارے میں سوال کرنے کے لئے آئے ہو جو تمہارے دین میں حلال نہیں ہے۔ گویا کہ میں آپ کو ذلت میں دیکھ رہا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اے عدی بن حاتم تم اسلام قبول کر لو، سلامتی پاؤ گے۔ اور شاید کہ تمہیں اسلام قبول کرنے سے یہ چیز مانع ہے کہ میرے قریب غریب لوگ ہیں۔ تم میرے پاس لوگوں کا جمگھٹا دیکھتے ہو، پھر فرمایا: کیا تم نے حیرہ (ایک جگہ کا نام ہے) دیکھا ہے؟ میں نے کہا: میں نے نہیں دیکھا، البتہ میں اس جگہ کو جانتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: قریب ہے کہ ایک نوجوان لڑکی بغیر کسی ہمراہی کے، اکیلی وہاں سے بیت اللہ کے طواف کو آئے۔ اور ہم پر کسریٰ کے خزانے کھل جائیں گے۔ میں نے پوچھا: کسریٰ بن ہرمز؟ انہوں نے فرمایا: کسریٰ بن ہرمز، اور کوئی شخص صدقے کا مال نہیں لے گا۔ آپ فرماتے ہیں: پھر میں نے دیکھ بھی لیا ہے کہ ایک عورت اکیلی سفر کرتی ہے۔ اور دوسری بات پر میں رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے برحق ہونے کی قسم بھی کھا سکتا ہوں۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8583 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ بِالرِّيِّ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ، ثَنَا اَبِيْ، ثَنَا سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ اللّٰهُ اَنْ يَمْلَاَ اَيْدِيَكُمْ مِنَ الْعَجَمِ وَيَجْعَلَهُمْ اُسْدًا لَا يَفِرُّونَ، فَيَضْرِبُوْنَ رِقَابَكُمْ وَيَاْكُلُوْنَ فَيْئَكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8583 – بل محمد بن زيد بن سنان واه كأبيه

✧✧ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھ عجمیوں سے بھر دے اور ان کو شیر بنا دے، وہ میدان چھوڑ کر بھاگیں گے نہیں۔ وہ تمہاری گردنیں ماریں گے اور تمہارا مال غنیمت کھائیں گے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8584 - حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارَى، ثَنَا صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظُ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ سَعِيدٍ، يَقُوْلُ: اَنْبَاَ الْاَعْمَشُ، اَنْبَاَ اَبُوْ عُمَارَةَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ يَتْرُكُوْنَ مِنَ السُّنَّةِ مِثْلَ هٰذَا – وَاَشَارَ اِلَى اَصْلِ اِصْبَعِهِ – وَاِنْ تَرَكْتُمُوْهُمْ جَاءُوْا بِالطَّامَّةِ الْكُبْرٰى، وَاِنَّهَا لَمْ تَكُنْ اُمَّةٌ اِلَّا كَانَ اَوَّلُ مَا يَتْرُكُوْنَ مِنْ دِيْنِهِمُ السُّنَّةُ، وَآخِرُ مَا يَدَعُوْنَ الصَّلَاةُ، وَلَوْلَا اَنَّهُمْ يَسْتَحْيُوْنَ مَا صَلَّوْا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8584 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جو اتنی اتنی سنت چھوڑیں گے۔ یہ فرماتے ہوئے آپ نے اپنی انگلی کی جڑ کی طرف اشارہ کیا۔ اور اگر تم ان کو چھوڑ دو گے تو بڑی عام مصیبت آئے گی۔ وہ امت سب سے پہلے سنتوں کو چھوڑے گی، اور ان کی انتہا، نماز چھوڑنے پر ہوگی۔ اور اگر ان کو حیاء کا معاملہ درپیش نہ ہو تو وہ نماز نہیں پڑھیں گے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8585 – اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، ثَنَا يُوسُفُ بْنُ صُهَيْبٍ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ اَبِي الْمُخْتَارِ، عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا اِلٰى دُومَةِ الْجَنْدَلِ، فَقَالَ: انْطَلِقُوا فَاِنَّكُمْ تَجِدُونَ اُكَيْدِرَ دُومَةَ خَارِجًا يَقْتَنِصُ الصَّيْدَ فَخُذُوهُ اَخْذًا فَانْطَلَقُوا فَوَجَدُوهُ كَمَا قَالَ لَهُمْ، فَاَخَذُوهُ وَتَحَصَّنَ اَهْلُ الْمَدِينَةِ وَاَشْرَفُوا عَلَى الْمُسْلِمِينَ يُكَلِّمُونَهُمْ، قَالَ: يَقُولُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لِبَعْضِ مَنْ اَشْرَفَ: اُذَكِّرُكَ اللّٰهَ هَلْ تَجِدُونَ مُحَمَّدًا فِي كِتَابِكُمْ؟ قَالَ: لَا، قَالَ آخَرُ اِلٰى جَنْبِهِ: نَجِدُهُ فِي كِتَابِنَا يُشْبِهُ قُرَشِيَّانِ يَخْطُرُهُ قَلَمٌ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا اَبَا بَكْرٍ اَلَيْسَ قَدْ كَفَرَ هٰؤُلَاءِ، قَالَ: بَلٰى، وَاَنْتُمْ سَتَكْفُرُونَ، فَلَمَّا رَجَعَ الْجَيْشُ وَخَرَجَ مُسَيْلِمَةُ فَتَنَبَّاَ، قَالَ الرَّجُلُ لِاَبِي بَكْرٍ: اَمَا تَذْكُرُ قَوْلَكَ وَنَحْنُ بِدَوْمَةِ الْجَنْدَلِ وَاَنْتُمْ سَوْفَ تَكْفُرُونَ ذَاكَ اَمْرُ مُسَيْلِمَةَ؟ قَالَ: لَا، ذَاكَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8585 – صحيح

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر دومۃ الجندل (علاقے) کی جانب روانہ فرمایا، اور ان کو یہ کہتے ہوئے روانہ فرمایا کہ "تم جاؤ، تم دومہ کے ایک مٹیالے رنگ کے شخص کو باہر شکار کرتے ہوئے پاؤ گے۔ تم اس کو گرفتار کر لینا"۔ وہ لوگ روانہ ہوگئے، اور اس آدمی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اسی مقام پر پایا، ان لوگوں نے اس کو گرفتار کر لیا۔ شہر والے لوگ محفوظ مقام پر رہوں گے اور وہ مسلمانوں سے بات چیت کرنے لگ جائیں گے، ایک مسلمان غلبہ پانے والے سے کہے گا: میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا تم نے اپنی کتاب میں محمد کا ذکر پایا؟ اس نے کہا: نہیں۔ اس کے پہلو میں ایک دوسرا آدمی موجود تھا، اس نے کہا: ہم نے اپنی کتاب میں ان کا ذکر پایا ہے، وہ دو قریشی آدمیوں کے ساتھ مشابہت رکھتا ہوگا، اس کو شیطان کے قلم نے تراشا ہوگا۔ ایک آدمی نے کہا: اے ابوبکر! کیا ان لوگوں نے کفر نہیں کیا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ اور تم بھی عنقریب کفر کرو گے۔ جب لشکر واپس آیا اور مسیلمہ نے نبوت کا دعویٰ کر دیا، تو اس آدمی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: تمہیں اپنی وہ بات یاد ہے جب ہم لوگ "دومۃ الجندل" میں تھے۔ (اس وقت آپ نے کہا تھا) تم عنقریب

کفر کرو گے، کیا اس سے آپ کی مراد مسیلمہ والا معاملہ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، وہ آخری زمانے میں ہوگا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8586 - حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ سَمِينَةَ، ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَخْرُجُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: السُّفْيَانِيُّ فِي عُمْقِ دِمَشْقَ، وَعَامَّةُ مَنْ يَتْبَعُهُ مِنْ كَلْبٍ، فَيَقْتُلُ حَتَّى يَبْقَرَ بُطُوْنَ النِّسَاءِ، وَيَقْتُلُ الصِّبْيَانَ، فَتَجْمَعُ لَهُمْ قَيْسٌ فَيَقْتُلُهَا حَتَّى لَا يُمْنَعُ ذَنَبُ تَلْعَةٍ، وَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي فِي الْحَرَّةِ فَيَبْلُغُ السُّفْيَانِيَّ، فَيَبْعَثُ اِلَيْهِ جُنْدًا مِنْ جُنْدِهِ فَيَهْزِمُهُمْ، فَيَسِيْرُ اِلَيْهِ السُّفْيَانِيُّ بِمَنْ مَعَهُ حَتَّى اِذَا صَارَ بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ، فَلَا يَنْجُو مِنْهُمْ اِلَّا الْمُخْبِرُ عَنْهُمْ.

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8586 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفیانی نامی ایک شخص دمشق کے علاقے سے ظاہر ہوگا، اس کی پیروی کرنے والوں میں اکثریت قبیلہ کلب کی ہوگی، وہ لڑائی کرے گا، عورتوں کے پیٹ پھاڑ کر اس میں سے بچے نکالے گا اور بچوں کو قتل کر دے گا۔ اس کے لئے قیس کا قبیلہ جمع ہوگا، وہ ان کو بھی قتل کرے گا۔ اس کو کوئی روکنے والا نہیں ہوگا اور میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی حرہ میں نکلے گا۔ وہ سفیانی تک پہنچے گا، اللہ تعالیٰ اپنا ایک لشکر اس کی مدد کے لئے بھیجے گا، اور وہ ان کو شکست دے دے گا۔ پھر سفیانی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ پیش قدمی کرے گا اور جب وہ ہموار زمین تک پہنچے گا تو اس کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ ان لوگوں میں سے صرف وہی نجات پائے گا جو انکے بارے میں خبر دے گا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8587 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا، ثَنَا الْحَسَنُ، حَدَّثَنِي حِطَّانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ، اَنَّهُمْ اَقْبَلُوا مَعَ اَبِيْ مُوْسَى غُزَاةً فَلَمَّا نَزَلُوا مَنْزِلًا، قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ هَرْجًا، قَالُوْا: وَمَا الْهَرْجُ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ؟ قَالَ: الْقَتْلُ، قُلْنَا اَكْثَرُ مَا نَقْتُلُ اِنَّا نَقْتُلُ فِي السَّنَةِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ اَلْفٍ، قَالَ: لَيْسَ قَتْلُكُمُ الْمُشْرِكِيْنَ وَلٰكِنْ قَتْلُ بَعْضِكُمْ بَعْضًا، قَالَ: قُلْنَا وَمَعَنَا عُقُوْلُنَا يَوْمَئِذٍ، قَالَ اَبُوْ مُوْسَى: تُنْزَعُ عُقُوْلُ اَكْثَرِ ذٰلِكَ الزَّمَانِ، وَيُخَلَّفُ هَبَاءٌ مِنَ النَّاسِ يَحْسَبُ اَكْثَرُهُمْ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ وَلَيْسُوا عَلٰى شَيْءٍ، وَاللّٰهِ مَا اَجِدُ لِي وَلَكُمْ اِنْ هِيَ اَدْرَكَتْنِي وَاِيَّاكُمْ فِيمَا نَقْرَاُ مِنْ كِتَابِ رَبِّنَا وَفِيمَا عَهِدَ اِلَيْنَا نَبِيُّنَا اَنْ لَا نَخْرُجَ مِنْهَا كَمَا دَخَلْنَا فِيْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8587 – على شرط البخاری و مسلم

✧✧ حطان بن عبداللہ رقاشی بیان کرتے ہیں کہ وہ لوگ ابوموسیٰ کے ہمراہ ایک غزوہ میں شریک تھے، جب ان لوگوں نے ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا، تو ہم آپس میں یہ باتیں کرنے لگ گئے کہ قیامت سے پہلے ہرج ہوگا۔ لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین، ہرج کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: قتل۔ ہم نے کہا: ہمارا زیادہ سے زیادہ قتل یہ ہے کہ ہم سال میں ایک لاکھ سے زیادہ لوگوں کو قتل کر سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم مشرکوں کو قتل نہیں کرو گے، بلکہ تم ایک دوسرے کو قتل کرو گے۔ ہم نے کہا: اس دن ہماری عقل ہمارے پاس ہوگی؟ حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا: اس زمانے میں اکثر لوگوں کی عقلیں چھین لی جائیں گی، اور بے وقوف قسم کے لوگ باقی بچیں گے، ان میں سے اکثر لوگ خود کو حق پر سمجھیں گے حالانکہ وہ حق پر نہیں ہوں گے۔ اللہ کی قسم! اگر وہ تمہیں اور مجھے پائے تو قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ سے جو ہم نے عہد کیا ہے اس کے مطابق میرا اور تمہارا چھٹکا صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہم جس طرح اس میں داخل ہوں گے، اسی طرح اس سے باہر نکلیں گے (نہ کوئی فائدہ ہوگا نہ نقصان)۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8588 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ بِشْرُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ اَبِي الْعَبَّاسِ وَكَانَ شِيعِيًّا، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ قِرْوَاشٍ، سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " شَيْطَانُ الرَّدْهَةِ يَحْتَدِرُهُ رَجُلٌ مِنْ بَجِيلَةَ، يُقَالُ لَهُ: الْاَشْهَبُ – اَوِ ابْنُ الْاَشْهَبِ – رَاعِي الْخَيْلِ وَرَاعِي الْخَيْلِ عَلَامَةٌ فِي الْقَوْمِ الظَّلَمَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8588 – ما أبعده من الصحة و أنكره

✧✧ حضرت سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وادیوں کے شیطان (مخدج) کو بجیلہ قبیلے کا ایک آدمی "اشہب" (یا) "ابن الاشہب" قتل کرے گا۔ وہ (شیطان) گھوڑوں کا چرواہا ہوگا، اور گھوڑوں کا چرواہا ہونا، ظالم قوم میں سے ہونے کی علامت ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8589 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ نَاجِيَةَ الْكَاهِلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَدُوْرُ رَحَا الْاِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَثَلَاثِيْنَ، اَوْ سِتٍّ وَثَلَاثِيْنَ، فَاِنْ يَهْلِكُوْا فَسَبِيلُ مَنْ هَلَكَ، وَاِنْ يَقُمْ لَهُمْ دِينُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِينَ عَامًا فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ

اللّٰهِ بِمَا مَضَى اَوْ بِمَا بَقِيَ؟ قَالَ: بِمَا بَقِيَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، حَدِيثٌ اِسْنَادُهُ خَارِجٌ عَنِ الْكُتُبِ الثَّلَاثِ، اَخْرَجْتُهُ تَعَجُّبًا اِذْ هُوَ قَرِيبٌ مِمَّا نَحْنُ فِيهِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8589 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اسلام کی چکی ۳۵ سال تک گھومے گی، یا ۳٦ سال۔ اگروہ ہلاک ہوگئے تو ہلاک ہونے والوں کی راہ چلے جائیں گے اوراگران کا دین قائم رہا تو ستر سال تک قائم رہے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں گزشتہ زمانہ بھی شامل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو باقی بچا ہے، وہ ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ایک حدیث ایسی ہے جس کی اسناد تینوں کتابوں سے خارج ہے لیکن وہ ہمارے موضوع کے بہت قریب ہے، اس لئے میں نے اس کو اپنی کتاب میں درج کرلیا ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

8590 – اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " خُرُوجُ الدَّابَّةِ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَاِذَا خَرَجَتْ لَطَمَتْ اِبْلِيسَ وَهُوَ سَاجِدٌ، وَيَتَمَتَّعُ الْمُؤْمِنُونَ فِي الْاَرْضِ بَعْدَ ذٰلِكَ اَرْبَعِينَ سَنَةً، لَا يَتَمَنَّوْنَ شَيْئًا اِلَّا اُعْطُوهُ وَوَجَدُوهُ، وَلَا جَوْرَ وَلَا ظُلْمَ، وَقَدْ اَسْلَمَ الْاَشْيَاءُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ طَوْعًا وَكَرْهًا، حَتَّى اِنَّ السَّبُعَ لَا يُؤْذِي دَابَّةً وَلَا طَيْرًا، وَيَلِدُ الْمُؤْمِنُ فَلَا يَمُوتُ حَتَّى يُتِمَّ اَرْبَعِينَ سَنَةً بَعْدَ خُرُوجِ دَابَّةِ الْاَرْضِ، ثُمَّ يَعُودُ فِيهِمُ الْمَوْتُ فَيَمْكُثُونَ كَذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُسْرِعُ الْمَوْتُ فِي الْمُؤْمِنِينَ فَلَا يَبْقَى مُؤْمِنٌ فَيَقُولُ الْكَافِرُ قَدْ كُنَّا مَرْعُوبِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اَحَدٌ، وَلَيْسَ تُقْبَلُ مِنَّا تَوْبَةٌ فَيَتَهَارَجُونَ فِي الطُّرُقِ تَهَارُجَ الْبَهَائِمِ، ثُمَّ يَقُومُ اَحَدُهُمْ بِاُمِّهِ وَاُخْتِهِ وَابْنَتِهِ فَيَنْكِحُهَا وَسَطَ الطَّرِيقِ، يَقُومُ عَنْهَا وَاحِدٌ وَيَنْزُو عَلَيْهَا آخَرُ لَا يُنْكِرُ وَلَا يُغَيِّرُ، فَاَفْضَلُهُمْ يَوْمَئِذٍ مَنْ يَقُولُ: لَوْ تَنَحَّيْتُمْ عَنِ الطَّرِيقِ كَانَ اَحْسَنَ، فَيَكُونُونَ كَذٰلِكَ حَتَّى لَا يَبْقَى اَحَدٌ مِنْ اَوْلَادِ النِّكَاحِ وَيَكُونُ اَهْلُ الْاَرْضِ اَوْلَادَ السِّفَاحِ، فَيَمْكُثُونَ كَذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ يُعْقِرُ اللّٰهُ اَرْحَامَ النِّسَاءِ ثَلَاثِينَ سَنَةً، لَا تَلِدُ امْرَاَةٌ وَلَا يَكُونُ فِي الْاَرْضِ طِفْلٌ، وَيَكُونُ كُلُّهُمْ اَوْلَادُ الزِّنَا شِرَارُ النَّاسِ، وَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ اَسْلَمَ الْبُنَانِيُّ مِنْ اَعَزِّ الْبَصْرِيِّينَ وَاَوْلَادِ التَّابِعِينَ، اِلَّا اَنَّ عَبْدَ الْوَهَّابِ بْنَ الْحُسَيْنِ مَجْهُولٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8590 – ذا موضوع والسلام

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دابہ الارض کا نکلنا، سورج کے مغرب کی جانب سے نکلنے کے بعد ہوگا، جب وہ نکلے گا تو ابلیس کو طمانچہ مارے گا، اس وقت وہ سجدے کی حالت میں ہوگا۔ اس کے بعد مسلمان، چالیس سال زمین میں سکون سے گزاریں گے۔ وہ جس چیز کی آرزو کریں گے، ان کو مل جائے گی، کوئی ظلم وستم نہیں ہوگا۔ تمام چیزیں خوشی سے یا مجبوری سے، اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں سر جھکائیں گی حتیٰ کہ درندے بھی کسی جانور یا پرندے کو تکلیف نہیں دیں گے۔ اور جو مومن پیدا ہوگا، وہ دابۃ الارض کے نکلنے کے بعد چالیس سال پورے کرے گا، اس کے بعد ان میں دوبارہ موت آ جائے گی، لیکن یہ لوگ پھر بھی کافی عرصہ زندہ رہیں گے، پھر مومنین میں موت بہت جلد جلد آئے گی، حتیٰ کہ روئے زمین پر کوئی بھی مسلمان باقی نہیں بچے گا، کافر کہیں گے: ہم مسلمانوں سے بہت مرعوب ہوتے تھے، لیکن ان میں سے تو کوئی ایک بھی نہیں رہا، اور ہماری توبہ تو قبول ہونی نہیں ہے، اس لئے وہ لوگ راستوں میں جانوروں کی طرح زنا کریں گے حتیٰ کہ یہ لوگ اپنی ماں اور بیٹی کے ساتھ سرعام بیچ چوراہے کے، زنا کریں گے، ایک مرد زنا کر کے ہٹے گا تو اسی عورت کے ساتھ دوسرا شروع ہو جائے گا، وہ لوگ اس عمل کو برا نہیں سمجھیں گے اور نہ ان کو تبدیل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس زمانے میں سب سے افضل شخص وہ ہوگا جو ان کو اتنا کہہ دے کہ اگر تم یہ کام سڑک سے تھوڑا ہٹ کر کرتے تو اچھا ہوتا۔ پھر حالات یہی رہیں گے حتیٰ کہ کوئی لالی نہیں بچے گا۔ پوری زمین پر حرامی لوگ ہوں گے، پھر یہ لوگ ایک عرصہ تک رہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ تیس سال تک عورتوں کے رحم بند کر دے گا۔ کوئی عورت بچہ نہیں جنے گی اور زمین پر کوئی بچہ نہیں ہوگا۔ یہ سب حرامی لوگ ہوں گے، سب شریر ترین لوگ ہوں گے۔ انہی لوگوں پر قیامت قائم ہو جائے گی۔

❀❀ محمد بن ثابت بن اسلم البنانی عزت دار بصریین میں سے ہیں اور تابعین کی اولاد میں سے ہیں۔ الا یہ کہ عبدالوہاب بن حسین مجہول ہے۔

8591 - اَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، اَنْبَا اَبُوْ الْمُوَجِّهِ، اَنْبَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَا سُفْيَانُ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْبَاهِلِيُّ، ثَنَا الْاَحْنَفُ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: كُنْتُ بِالْمَدِيْنَةِ فَإِذَا اَنَا بِرَجُلٍ يَفِرُّ النَّاسُ مِنْهُ حِينَ يَرَوْنَهُ، فَقُلْتُ: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا اَبُوْ ذَرٍّ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: لِمَا يَفِرُّ النَّاسُ مِنْكَ؟ قَالَ: اَنْهَاهُمْ عَنِ الْكُنُوزِ بِالَّذِى كَانَ يَنْهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قُلْتُ: فَإِنَّ اُعْطِيَاتِنَا قَدِ ارْتَفَعَتِ الْيَوْمَ وَبَلَغَتْ هَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا شَيْئًا؟ قَالَ: اَمَّا الْيَوْمَ فَلَا، وَلٰكِنَّهَا يُوْشِكُ اَنْ تَكُوْنَ اَثْمَانُ دِينِكُمْ، فَإِذَا كَانَتْ اَثْمَانَ دِينِكُمْ فَدَعُوهَا وَاِيَّاكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8591 – صحيح

✧✧ حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں مدینہ منورہ میں موجود تھا، میں نے ایک آدمی کو دیکھا، لوگ اس کو دیکھ کر اس سے دور بھاگ رہے تھے، میں نے اس سے پوچھا: تم کون ہو؟ اس نے بتایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ابوذر

ہو۔ میں نے کہا: لوگ تم سے بھاگ کیوں رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں ان کو ان خزانوں سے روک رہا ہوں، جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو روکا کرتے تھے، میں نے کہا: بے شک آج ہمارے عطیات بہت زیادہ ہو چکے ہیں، کیا تمہیں ہم پر کسی چیز کا خوف ہے؟ انہوں نے کہا: آج تو نہیں ہے۔لیکن قریب ہے کہ تمہارے دین کی سودے بازی ہوگی، اور جب تمہارے دین میں سودے بازی ہونے لگ جائے تو خود کو ان سے الگ کر لینا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8592 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ كَامِلٍ الْمُرَادِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ سَعِيدُ بْنُ اَبِیْ اَيُّوْبَ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِیْ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ اِلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَاْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8592 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر سو سال کے بعد ایک مجدد بھیجے گا جو اس امت کے لئے دین میں تجدید کرے گا۔

8593 – فَسَمِعْتُ الْاُسْتَاذَ اَبَا الْوَلِيدِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: كُنْتُ فِی مَجْلِسِ اَبِی الْعَبَّاسِ بْنِ شُرَيْحٍ اِذْ قَامَ اِلَيْهِ شَيْخٌ يَمْدَحُهُ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا اَبُوْ الطَّاهِرِ الْخَوْلَانِیُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ سَعِيدُ بْنُ اَبِیْ اَيُّوْبَ، عَنْ شَرَاحِيلَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ اَبِیْ عَلْقَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ عَلٰى رَاْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا فَاَبْشِرْ اَيُّهَا الْقَاضِی، فَاِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ عَلٰى رَاْسِ الْمِائَةِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَبَعَثَ عَلٰى رَاْسِ الْمِاتَيْنِ مُحَمَّدَ بْنَ اِدْرِيسَ الشَّافِعِیَّ، وَاَنْتَ عَلٰى رَاْسِ الثَّلَاثِ مِائَةِ اَنْشَاَ يَقُوْلُ:

(البحر الكامل)

اثْنَانِ قَدْ مَضَيَا وَبُورِكَ فِيهِمَا ... عُمَرُ الْخَلِيفَةُ ثُمَّ خَلْفَ السُّؤْدَدِ

الشَّافِعِیُّ الْاَبْطَحِیُّ مُحَمَّدٌ ... اِرْثُ النُّبُوَّةِ وَابْنُ عَمِّ مُحَمَّدٍ

اَبْشِرْ اَبَا الْعَبَّاسِ اِنَّكَ ثَالِثٌ ... مِنْ بَعْدِهِمْ سَقْيًا لِتُرْبَةِ اَحْمَدِ

قَالَ: فَصَاحَ الْقَاضِی اَبُوْ الْعَبَّاسِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالْبُكَاءِ وَقَالَ: قَدْ نَعَى اِلَیَّ نَفْسِی هٰذَا الشَّيْخُ، فَحَدَّثَنِیْ جَمَاعَةٌ مِنْ اَصْحَابِیْ اَنَّهُمْ حَضَرُوا مَجْلِسَ الشَّيْخِ الْاِمَامِ اَبِی الطَّيِّبِ سَهْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَجَرَى ذِكْرُ هٰذِهِ الْحِكَايَةِ فَحَكَوْهَا عَنِّیْ بِحَضْرَتِهِ، وَفِی الْمَجْلِسِ اَبُوْ عَمْرٍو الْبِسْطَامِیُّ الْفَقِيهُ الْاَرْجَائِیُّ، فَاَنْشَاَ اَبُوْ عَمْرٍو فِی الْوَقْتِ:

(البحر الكامل)

وَالرَّابِعُ الْمَشْهُوْرُ سَهْلُ مُحَمَّدٌ اَضْحَى اِمَامًا عِنْدَ كُلِّ مُوَحِّدِ

يَأْوِي اِلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بِاَسْرِهِمْ فِي الْعِلْمِ اِنْ خَرَجُوا فَنِعْمَ مُؤَيَّدِ

لَا زَالَ فِيمَا بَيْنَنَا شَيْخُ الْوَرَى لِلْمَذْهَبِ الْمُخْتَارِ خَيْرَ مُجَدِّدِ

فَسَاَلْتُ الْفَقِيهَ اَبَا عَمْرٍو فِي مَجْلِسِي فَاَنْشَدَنِيهَا"

✧✧ ابوالولید بیان کرتے ہیں کہ میں ابوالعباس بن شریح کی مجلس میں موجود تھا، ایک آدمی نے آپ کی تعریف کرتے ہوئے یہ حدیث سنائی ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر سو سال کے بعد ایک ایسا آدمی بھیجتا ہے، جو دین کو عصری تقاضوں کے مطابق کرتا ہے'' پھر اس شیخ نے کہا: اے قاضی خوش ہو جا کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے سو سال کے بعد حضرت عمر بن عبدالعزیز کو بھیجا اور دو سو سال کے بعد محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو بھیجا اور تم تین سو سال پورا ہونے پر آئے ہو پھر اس نے اشعار پڑھے۔

○ دو مجدد تو گزر گئے ہیں اور وہ بہت صاحب برکت لوگ تھے، خلیفہ مسلمین حضرت عمر رضی اللہ عنہ

○ پھر ان کے بعد نبوت کے وارث، محمد کے نسب سے تعلق رکھنے والے محمد بن ادریس شافعی ہوئے۔

○ اے ابوالعباس خوش ہو جا، کہ ان کے بعد تم تیسرے ہو، جو کہ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی آبیاری کرو گے۔

راوی کہتے ہیں: قاضی ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ چیخ چیخ کر رونے لگ گئے، اور کہنے لگے: اس شیخ نے مجھے میری موت کی خبر دے دی، پھر میرے دوستوں کی پوری ایک جماعت نے مجھے بتایا کہ وہ لوگ امام ابوالطیب سہل بن محمد بن سلیمان کی مجلس میں موجود تھے، وہاں پر اس حکایت کا تذکرہ ہوا، تو انہوں نے میرے حوالے سے ان کی موجودگی میں یہ حکایت بیان کی، اس مجلس میں فقیہ ابوعمرو البسطامی ارجائی بھی موجود تھے، ابوعمرو نے فی البدیع یہ اشعار کہے۔

○ اور چوتھا مجدد سہل محمد ہے، یہ ہر موحد کا امام ہے۔

○ تمام مسلمان اگر نکلیں تو وہ علم کے حوالے سے انہی کی جانب رجوع کرتے ہیں، کتنا ہی اچھا ہے جس کی تائید کی گئی ہے۔

○ ہمیشہ ہی ہمارے درمیان مخلوق کا، مختار مذہب کا امام رہے، وہ کتنا ہی اچھا مجدد ہے۔

میں نے فقیہہ ابوعمرو سے اپنی مجلس میں پوچھا، تو انہوں نے یہ اشعار سنائے۔

8594 - اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَلِيمٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا اَبُو الْمُوَجِّهِ، اَنْبَا عَبْدَانُ، اَنْبَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَنْبَا سُفْيَانُ، عَنْ جَامِعِ بْنِ اَبِي رَاشِدٍ، عَنْ اَبِي يَعْلَى مُنْذِرٌ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مَوْلَاةٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ - اَوْ عَلَى بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَاَنَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: اِذَا ظَهَرَ السُّوْءُ فَلَمْ يَنْهَوْا عَنْهُ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهِمْ بَاْسَهُ فَقَالَ اِنْسَانٌ: يَا

نَبِيَّ اللّٰهِ وَإِنْ كَانَ فِيهِمُ الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ يُصِيبُهُمْ مَا أَصَابَهُمْ، ثُمَّ يَصِيرُونَ إِلَى مَغْفِرَةِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ - أَوْ إِلَى رَحْمَةِ اللّٰهِ وَمَغْفِرَتِهِ -

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8594 - سكت عنه الذهبی فی التلخیص

✧✧ رسول اللہ ﷺ کی لونڈی بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ، ام المومنین رضی اللہ عنہا کے پاس یا کسی دوسری زوجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، اس وقت میں بھی وہاں موجود تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص ظاہراً گناہ کرے اور لوگ اس سے منع نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نازل کرے گا، ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے نبی! اگرچہ ان میں نیک لوگ بھی موجود ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تو ان پر بھی وہ عذاب آئے گا، پھر بعد میں وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت کی طرف چلیں گے۔

8595 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْهَمْدَانِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَا: ثَنَا أَبُو هَمَّامٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّوْرِيُّ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ السَّاعَةَ احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ، وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ، وَعَلَا صَوْتُهُ كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ، يَقُولُ: صَبَّحَكُمْ مَسَّاكُمْ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8595 - على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب قیامت کا ذکر کرتے تو آپ کے رخسارے مبارک سرخ ہو جاتے، اور آپ پر جلال غالب آ جاتا، آپ کی آواز بلند ہو جاتی، یوں لگتا جیسے آپ کسی لشکر کو درست کرتے ہوئے اونچی اونچی بول رہے ہوں، آپ فرماتے: وہ صبح کے وقت آ سکتی ہے، وہ شام کے وقت آ سکتی ہے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8596 - حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيُّ، قَالَ: قَالَ لِي أَبُو الدَّرْدَاءِ: كَيْفَ تَرَى النَّاسَ؟ قُلْتُ: بِخَيْرٍ إِنَّ دَعْوَتَهُمْ وَاحِدَةٌ وَإِمَامَهُمْ وَاحِدٌ، وَعَدُوَّهُمْ مَنْفِيٌّ، وَأُعْطِيَاتِهِمْ وَأَرْزَاقَهُمْ دَارَّةٌ، قَالَ: فَكَيْفَ إِذَا تَبَاغَضَتْ قُلُوبُهُمْ، وَتَلَاعَنَتْ أَلْسِنَتُهُمْ، وَظَهَرَتْ عَدَاوَتُهُمْ، وَفَسَدَتْ ذَاتُ بَيْنِهِمْ، وَضَرَبَ بَعْضُهُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8596 - صحيح

✧✧ عبدالرحمن بن غنم اشعری فرماتے ہیں: مجھے ابوالدرداء نے کہا: تم لوگوں کو کیسا دیکھتے ہو؟ میں نے کہا: ٹھیک ہے،

ان کی دعوت بھی ایک ہے، ان کا امام بھی ایک ہے، ان کا دشمن زیر ہے۔ ان کے عطیات اوران کے رزق وافر ہیں، آپ نے فرمایا: وہ وقت کیسا ہوگا جب ان کے دلوں میں آپس میں بغض ہوگا، جب ان کی زبانوں پرلعن طعن ہوگی، جب ان کی آپس کی دشمنی ظاہر ہوگی، اوران کے درمیان فساد برپا ہوگا، اور یہ لوگ ایک دوسرے کی گردنیں ماریں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8597 - اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ اَبِى الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ اَبِى شَجَرَةَ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ تُفْتَنَ اُمَّتِي حَتَّى يَظْهَرَ فِيهِمُ التَّمَايُزُ، وَالتَّمَايُلُ، وَالْمَقَامِعُ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا التَّمَايُزُ؟ قَالَ: " التَّمَايُزُ: عَصَبِيَّةٌ يُحْدِثُهَا النَّاسُ بَعْدِي فِي الْإِسْلَامِ " قُلْتُ: فَمَا التَّمَايُلُ؟ قَالَ: تَمِيلُ الْقَبِيلَةُ عَلَى الْقَبِيلَةِ فَتَسْتَحِلُّ حُرْمَتَهَا قُلْتُ: فَمَا الْمَقَامِعُ؟ قَالَ: سَيْرُ الْاَمْصَارِ بَعْضُهَا اِلٰى بَعْضٍ تَخْتَلِفُ اَعْنَاقُهُمْ فِي الْحَرْبِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبى)8597 - بل سعيد متهم به

✧✧ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں اس وقت تک فتنہ نہیں ہوگا جب تک کہ ان میں تمایز، تمایل اور مقاطع ظاہر نہیں ہوگا۔ میں نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمایز کیا ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمایز، وہ عصبیت ہے جو لوگ میرے بعد اسلام میں پیدا کرلیں گے۔ میں نے پوچھا: تمایل کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک قبیلہ، دوسرے قبیلہ پر مائل ہوگا اوراس کی حرمت کو حلال سمجھ لے گا۔ میں نے پوچھا: مقاطع کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شہروں کی سیر ہے، جنگ میں ان کی ایک دوسرے کے ساتھ گردنیں پھنسیں گی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8598 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَمَّالُ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ الْبُرْجُمِيِّ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَسْجِدَ، فَاِذَا الْقَوْمُ رُكُوعٌ فَرَكَعَ، فَمَرَّ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، ثُمَّ وَصَلَ اِلَى الصَّفِّ، فَلَمَّا فَرَغَ سَاَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، فَقَالَ: اِنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ طُرُقًا، وَحَتَّى يُسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ بِالْمَعْرِفَةِ، وَحَتَّى تَتَّجِرَ الْمَرْاَةُ وَزَوْجُهَا، وَحَتَّى تَغْلُو الْخَيْلُ وَالنِّسَاءُ، ثُمَّ تَرْخُصَ فَلَا تَغْلُو اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبى)8598 - صحيح

✧✧ خارجہ بن صلت برجمی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ کے ہمراہ مسجد میں داخل ہوا، اس وقت جماعت رکوع میں تھی، انہوں نے بھی رکوع کیا، پھر ایک آدمی وہاں سے گزرا، اس نے ان کو سلام کیا، حضرت عبداللہ نے کہا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا، پھر آپ صف تک پہنچ گئے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے ان کے "صدق اللہ ورسولہ" کہنے کی وجہ پوچھی، آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے، قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ مساجد کو گزرگاہ نہ بنالیا جائے، اور لوگ صرف جان پہچان والوں کو ہی سلام کریں گے، عورتیں مردوں کے برابر تجارت کریں گی، گھوڑے اور عورتیں بہت مہنگی ہو جائیں گی، پھر یہ اتنے سستے ہو جائیں گے کہ قیامت تک دوبارہ مہنگے نہیں ہوں گے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8599 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي، بِمِصْرَ، ثنا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى الْقَاضِي، ثَنَا عَوْفُ بْنُ اَبِي جَمِيلَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجَمَلِ اَرَدْتُ اَنْ آتِيَهُمْ اُقَاتِلُ مَعَهُمْ، حَتّٰى ذَكَرْتُ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ كِسْرَى اَوْ بَعْضَ مُلُوكِ الْاَعَاجِمِ مَاتَ فَوَلَّوْا اَمْرَهُمُ امْرَاَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُفْلِحُ قَوْمٌ تَمْلِكُهُمُ امْرَاَةٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ جمل کے موقع پر میں نے ارادہ کیا کہ میں بھی جنگ میں شریک ہو کر جہاد کروں، پھر مجھے یہ حدیث یاد آگئی جو کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی، آپ ﷺ کو یہ اطلاع ملی کہ کسریٰ یا کوئی دوسرا عجمی بادشاہ مر گیا ہے اور لوگوں نے ایک عورت کو اپنا بادشاہ بنالیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی، جس نے اپنا بادشاہ کسی عورت کو بنالیا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8600 – اَخْبَرَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ بْنِ خَالِدٍ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنْبَا يُونُسُ بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتْنَةَ – اَوْ ذُكِرَتْ لَهُ – فَقَالَ: اِذَا النَّاسُ قَدْ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَخَفَّتْ اَمَانَاتُهُمْ، وَصَارُوا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ، فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ: كَيْفَ اَصْنَعُ عِنْدَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاكَ؟ قَالَ: اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَاجْلِسْ فِي بَيْتِكَ، وَخُذْ مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ، وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ، وَدَعْ عَنْكَ اَمْرَ الْعَامَّةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8600 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنے کا ذکر کیا، اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے وعدے خراب ہو جائیں گے، اور امانتیں ہلکی سمجھی جائیں گی، اور لوگ یوں ہو جائیں گے، یہ کہتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں ڈالیں، میں اٹھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور عرض کی: یارسول اللہ، اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے، اس وقت میں کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی زبان سنبھال کر رکھنا، اپنے گھر میں بیٹھے رہنا، جو پہچانتا ہے، بھلائی کو اپنالینا، برائی سے بچنا، تو اپنے آپ کو بچانا، لوگوں کا معاملہ ان کے سپرد کر دینا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8601 - اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِیُّ، ثَنَا هَاشِمُ بْنُ يُونُسَ الْعَصَّارُ بِمِصْرَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ، اَنْبَاَ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنِیْ عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِیْ حُرَّةَ، قَالَ: لَمَّا حُصِرَ ابْنُ الزُّبَيْرِ، وَتَحَصَّنَتْ اَبْوَابُ الْمَسْجِدِ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ، سَمِعَ مَوْلَيَيْنِ لَهُ مِنْ خَلْفِهِ، وَتَكَلَّمَا بِكَلَامٍ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِمَا وَقَالَ: مَا تَتَبَّعَ اَحَدٌ مِنَ الْكُتُبِ مَا تَتَبَّعْتُهَا، لَقَدْ قَرَاْتُ الْكُتُبَ وَسَمِعْتُ الْاَحَادِيْثَ فَوَجَدْتُ كُلَّ شَيْءٍ بَاطِلًا اِلَّا مَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى، قَالَ: فَخَرَجَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ، ثُمَّ دَخَلَ عَلٰى اُمِّهِ اَسْمَاءَ فَقَبَّلَهَا وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ الْخِمَارِ اِلَى الْوَجْهِ فَوْقَ الْجَبْهَةِ، فَقَالَتْ: مَا حِسٌّ اَسْمَعُهُ؟ فَقِيلَ لَهَا: اَهْلُ الشَّامِ، قَالَتْ: كُلُّهُمْ مُسْلِمُونَ؟ قِيلَ لَهَا: نَعَمْ كَذٰلِكَ يَزْعُمُونَ، قَالَتْ: لَقَدْ رَاَيْتُ الْاِسْلَامَ وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلٰى شَاةٍ مَا اَكَلُوْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: يَا بُنَيَّ، مُتْ كَرِيمًا وَلَا تَسْتَسْلِمْ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اَيْنَ اَهْلُ مِصْرَ؟ قَالُوا لَهُ: عَلَى الْبَابِ، بَابِ بَنِیْ جُمَعَ وَكَانَ اَكْثَرَ الْاَبْوَابِ نَاسًا، فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ فَانْكَشَفُوا حَتَّى السُّوقِ، قَالَ: وَاِنَّ خُبَيْبًا يَضْرِبُهُمْ بِالسَّيْفِ مِنْ وَرَائِهِمْ، وَيَقُولُ: احْمِلُوا وَمَا اَحَدٌ يَدْخُلُ عَلَيْهِ، قَالَ: ثُمَّ يَحْمِلُ فَيَنْكَشِفُونَ، قَالَ: فَلَمَّا رَاَوْا ذٰلِكَ اَدْخَلُوا اَسْوَدَ، فَلَمَّا رَاَوْهُ حَوَّلُوا لِيَخْتِلَ لَهُ، قَالَ: فَدَخَلَ الْاَسْوَدُ حَتّٰى كَانَ بَيْنَ اَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَلَمَّا جَاءَهُ خَرَجَ اِلَيْهِ فَضَرَبَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَاَطَنَّ رِجْلَيْهِ كِلْتَيْهِمَا، قَالَ: فَطَفِقَ يَتَحَامَلُ، قَالَ: ثُمَّ خَرَّ فَمَا الْتَفَتَ اِلَيْهِ حَتّٰى جَاءَهُ حَجَرٌ فَاَصَابَهُ عِنْدَ الْاُذُنِ فَخَرَّ فَقَتَلُوْهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8601 – صحیح

✧✧ مسلم ابن ابی حرہ بیان کرتے ہیں: جب ابن زبیر کا محاصرہ ہو گیا، اور شامیوں نے مسجد کے دروازوں کو اپنے لئے قلعہ بنالیا تھا، آپ نے اپنے پیچھے دو غلاموں کو باتیں کرتے ہوئے سنا، آپ ان کی جانب متوجہ ہوئے اور بولے: کتابوں کا جس قدر میں نے تتبع کیا ہے، اور کسی نے نہیں کیا، میں نے کتابیں بھی پڑھی ہیں، اور احادیث بھی سنی ہیں، میں نے کتاب اللہ کے علاوہ سب کتابیں باطل پائی ہیں۔ پھر آپ نکلے، رکن کا استلام کیا، پھر اپنی والدہ حضرت اسماء کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کا بوسہ لیا، ان کے سر کا بوسہ لیا، آپ کی والدہ نے پوچھا: میں یہ کیا آواز سن رہی ہوں؟ آپ نے فرمایا: شامی لوگوں کی

آوازیں ہیں۔ آپ کی والدہ نے پوچھا: سب لوگ مسلمان ہیں؟ آپ کو بتایا گیا کہ جی ہاں سب خود کو مسلمان ہی سمجھتے ہیں، آپ فرماتی ہیں: میں نے اسلام کو دیکھا ہے، اگر یہ سب ایک بکری پر جمع ہو جائیں تو اس کو نہیں کھا سکتے۔ پھر فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے، عزت کی موت مرنا، اور (باطل کے آگے) سر نہیں جھکانا، حضرت عبداللہ نے کہا: مصر والے کہاں ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ دروازے پر۔ بنی جمع کے دروازے پر۔ اکثر دروازوں پر لوگ موجود تھے، انہوں نے ان پر حملہ کر دیا، لوگ بازار تک پیچھے ہٹ گئے، حضرت خبیب پیچھے سے تلوار کے ساتھ ان کو مار رہے تھے، اور فرما رہے تھے، حملہ کرو، اور ان پر کوئی بھی داخل نہیں ہو رہا تھا، آپ نے پھر حملہ کیا تو لوگ پھر منتشر ہو گئے، جب لوگوں نے یہ معاملہ دیکھا تو اسود کو داخل کیا، جب انہوں نے اس کو دیکھا تو اس کو دھوکہ دینے کے لئے پھر گئے، پھر اسود داخل ہوا، وہ کعبہ کے پردوں کے پیچھے تھا، جب وہ کعبہ کے قریب آیا تو ابن زبیر نے اس پر حملہ کر دیا اور اس کے دونوں پاؤں کاٹ ڈالے، وہ اٹھنے کی کوشش کرتا لیکن گر جاتا، آپ اس کی جانب متوجہ نہ ہوئے، حتیٰ کہ ایک پتھر آ کر ان کے کان کے قریب لگا جس کی وجہ سے آپ شہید ہو گئے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8602 – فَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيُّ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا عَوْفٌ، ثَنَا اَبُو الصِّدِّيقِ، قَالَ: لَمَّا ظَفَرَ الْحَجَّاجُ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَتَلَهُ وَمَثَّلَ بِهِ، ثُمَّ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ وَهِيَ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ، فَقَالَتْ: كَيْفَ تَسْتَاْذِنُ عَلَيَّ وَقَدْ قَتَلْتَ ابْنِي؟ فَقَالَ: اِنَّ ابْنَكِ اَلْحَدَ فِي حَرَمِ اللّٰهِ، فَقَتَلْتُهُ مُلْحِدًا عَاصِيًا حَتّٰى اَذَاقَهُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا، وَفَعَلَ بِهِ وَفَعَلَ، فَقَالَتْ: كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّ الْمُسْلِمِينَ، وَاللّٰهِ لَقَدْ قَتَلْتَهُ صَوَّامًا قَوَّامًا بَرًّا بِوَالِدَيْهِ، حَافِظًا لِهٰذَا الدِّيْنِ، وَلَئِنْ اَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ لَقَدْ اَفْسَدَ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ، وَلَقَدْ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ثَقِيفٍ كَذَّابَانِ الْآخِرُ مِنْهُمَا اَشَرُّ مِنَ الْاَوَّلِ، وَهُوَ الْمُبِيرُ، وَمَا هُوَ اِلَّا اَنْتَ يَا حَجَّاجُ

✧✧ ابوالصدیق بیان کرتے ہیں کہ جب حجاج نے ابن زبیر پر چڑھائی کر لی اور ان کو شہید کر کے ان کا مثلہ کر دیا، پھر وہ ام عبداللہ حضرت اسماء بنت ابی بکر کے پاس آیا، آپ نے فرمایا: تو میرے بیٹے کو قتل کر کے، میرے پاس کیوں آیا ہے؟ اس نے کہا: تیرے بیٹے نے اللہ تعالیٰ کے حرم میں بد دینی کی ہے، میں نے اس کو بد دین اور گنہ گار (ہونے کی وجہ سے) قتل کیا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اسے دردناک عذاب دیا ہے، اور اس کا بہت برا حشر کیا ہے۔ حضرت اسماء نے فرمایا: اے اللہ کے اور مسلمانوں کے دشمن، تو جھوٹ بول رہا ہے، اللہ کی قسم! تو نے اس کو قتل کیا، وہ روزہ دار، شب زندہ دار، اور ماں باپ کا فرمانبردار تھا، اس دین کا محافظ تھا، تو نے اس کی صرف دنیا تباہ کی ہے، لیکن تو نے اپنی آخرت برباد کر لی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا تھا کہ قبیلہ ثقیف سے دو کذاب ظاہر ہوں گے، ان میں سے دوسرا پہلے سے زیادہ برا ہوگا، اور وہ ''مبیر'' (یعنی ہلاک کرنے والا) ہوگا۔ اے حجاج، وہ تو ہی ہے۔

8603 – اَخْبَرَنَاهُ الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، وَعَمْرُو بْنُ

مَرْزُوقٍ، قَالَا: ثنا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ، وَزَادَ فِيهِ، فَقَالَ الْحَجَّاجُ: صَدَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَقْتِ أَنَا الْمُبِيرُ أُبِيرُ الْمُنَافِقِينَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8603 – صحيح

✧✧ مذکورہ سند کے ہمراہ بھی سابقہ حدیث مروی ہے، اس میں یہ الفاظ زائد ہیں ''حجاج نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بالکل سچ فرمایا ہے اور آپ بھی سچ فرما رہی ہیں، میں مبیر (ہلاک کرنے والا) ہوں۔ میں واقعی مبیر (ہلاک کرنے والا ہوں) ہوں۔ میں منافقوں کو ہلاک کرتا ہوں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8604 – أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ الْمُؤَذِّنُ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ، قَالَ: كُنْتُ أَقْدَمُ الْمَدِينَةَ أَلْقَى أُنَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ فَكَانَ أَحَبُّهُمْ إِلَيَّ لِقَاءً أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، قَالَ: فَقَدِمْتُ زَمَنَ عُمَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَأَقَامُوا صَلَاةَ الصُّبْحِ فَخَرَجَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَخَرَجَ مَعَهُ رِجَالٌ فَإِذَا رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَنْظُرُ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ فَعَرَفَهُمْ وَأَنْكَرَنِي، فَدَفَعَنِي فَقَامَ مَقَامِي فَصَلَّيْتُ وَمَا أَعْقِلُ صَلَاتِي، فَلَمَّا صَلَّى، قَالَ: يَا بُنَيَّ لَا يَسُوءُكَ اللّٰهُ، إِنِّي لَمْ أَفْعَلِ الَّذِي فَعَلْتُ لِجَهَالَةٍ؛ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَنَا: كُونُوا فِي الصَّفِّ الَّذِي يَلِينِي وَإِنِّي نَظَرْتُ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ فَعَرَفْتُهُمْ غَيْرَكَ، قَالَ: وَجَلَسَ فَمَا رَأَيْتُ الرِّجَالَ مَتَحَتْ أَعْنَاقَهَا إِلَى شَيْءٍ مُتَوَجِّهًا إِلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَكَانَ فِيمَا قَالَ: هَلَكَ أَهْلُ الْعَقْدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ هَلَكَ أَهْلُ الْعَقْدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، وَاللّٰهِ مَا آسَى عَلَيْهِمْ إِنَّمَا آسَى عَلَى مَنْ أَهْلَكُوا مِنَ الْمُسْلِمِينَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8604 – صحيح

✧✧ حضرت قیس بن عبادہ فرماتے ہیں: میں مدینہ میں آیا، نماز فجر کی جماعت کھڑی ہوئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کی ہمراہی میں تشریف لائے، ان میں ایک آدمی لوگوں کو دیکھ رہا تھا، اس نے سب کو پہچان لیا لیکن مجھے نہیں پہچانا، اس نے مجھے روک دیا اور خود میری جگہ پر کھڑا ہو گیا، میں نے نماز پڑھی، لیکن اس نماز کی مجھے کوئی ہوش نہ تھی۔ جب اس نے نماز پڑھ لی تو اس نے کہا: اے پیارے بیٹے، اللہ تعالیٰ تجھے تکلیف نہ دے، میں نے تیرے ساتھ جو کچھ کیا ہے، وہ لاعلمی میں نہیں کیا، بلکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم اس صف میں کھڑے ہوا کرو جو صف میرے ساتھ متصل ہے، میں نے لوگوں پر ایک نظر ماری، میں نے تیرے سوا سب کو پہچان لیا، پھر وہ بیٹھ گیا، میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ ان ہی کی جانب متوجہ تھے، اور وہ اپنی گردنیں کسی اور جانب پھیر ہی نہیں رہے تھے، وہ تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ رب کعبہ

کی قسم اہل عقد ہلاک ہو گئے، رب کعبہ کی قسم! اہل عقد ہلاک ہو گئے، اللہ کی قسم، مجھے ان پر افسوس نہیں ہو رہا، مجھے افسوس ان لوگوں پر ہے جنہوں نے مسلمانوں کو ہلاک کر دیا ہے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8605 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ ظَالِمٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: هَلَاكُ اُمَّتِي عَلٰى يَدَىْ اُغَيْلِمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ لِخِلَافٍ بَيْنَ شُعْبَةَ، وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ فِيْهِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8605 صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کی ہلاکت قریش کے ایک چھوکرے کے ہاتھ سے ہو گی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ کیونکہ اس میں شعبہ کا اور سفیان ثوری کا اختلاف ہے۔

8606 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سِمَاكٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ظَالِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّ فَسَادَ اُمَّتِي عَلٰى يَدَىْ اُغَيْلِمَةٍ سُفَهَاءَ مِنْ قُرَيْشٍ فَسَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدَ بْنِ يَعْقُوْبَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيَّ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَلِيٍّ، يَقُوْلُ: الصَّحِيْحُ مَالِكُ بْنُ ظَالِمٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8606 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا فساد قریش کے ایک ناسمجھ لڑکے کے ہاتھ سے ہو گا۔

❀❀ اس حدیث کی سند میں سماک نے عبداللہ بن ظالم کا نام ذکر کیا ہے جبکہ عمرو بن علی کا بیان ہے کہ صحیح نام "مالک بن ظالم" ہے۔

8607 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ النُّكْرِيُّ، عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: يَاْجُوجُ وَمَاْجُوجُ شِبْرٌ وَّشِبْرَيْنِ، وَثَلَاثَةٌ، وَهُمْ مِنْ وَلَدِ آدَمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8607 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یاجوج و ماجوج ایک، دو یا تین بالشت کے ہوں گے اور یہ سب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔

8608 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِی، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَمَّالُ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوبَةَ، عَنْ اَبِی التَّيَّاحِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ مِنْ اَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ، يَتْبَعُهُ اَقْوَامٌ كَاَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8608 – صحيح

✧✧ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال مشرقی علاقے خراسان سے نکلے گا، کچھ لوگ اس کی پیروی کریں گے، ان کے چہرے ڈھال کی طرح ہوں گے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَوْذَبٍ، عَنْ اَبِی التَّيَّاحِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، قَالَ: مَرِضَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، ثُمَّ كُشِفَ عَنْهُ فَصَلَّی بِالنَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَی عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مِنْ اَرْضٍ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ، مَعَهُ قَوْمٌ وُجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِّ

✧✧ اسی حدیث کو عبداللہ بن شوذب نے ابوالتیاح کے واسطے سے مغیرہ بن سبیع سے، انہوں نے عمرو بن حریث سے یوں روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے، جب کچھ افاقہ ہوا تو آپ نے نماز پڑھائی، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دجال مشرقی علاقے کی سرزمین خراسان سے نکلے گا، کچھ لوگ اس کی پیروی کریں گے، ان کے چہرے ڈھال کی طرح ہوں گے۔

8609 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوبِیُّ، ثنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ حَاتِمٍ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سَابِقٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ قَيْسٍ , مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مِنْ هَا هُنَا، اَوْ هَاهُنَا، اَوْ مِنْ هَاهُنَا بَلْ يَخْرُجُ هَاهُنَا يَعْنِی الْمَشْرِقَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8609 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال یہاں سے نکلے گا، یا یہاں سے نکلے گا، یا یہاں سے نکلے گا بلکہ یہاں (مشرق کی جانب سے) سے نکلے گا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8610 - اَخْبَرَنِي اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، اَنْبَاَ الْحُسَيْنُ بْنُ سُفْيَانَ، وَعِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطُّفَاوِيُّ، ثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ عَلٰى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ وَيَاْتُونَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، فَقَالَ هِشَامٌ: اِنَّ هٰؤُلَاءِ يَجْتَازُوْنَ اِلٰى رَجُلٍ قَدْ كُنَّا اَكْثَرَ مُشَاهَدَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ وَاَحْفَظَ عَنْهُ، لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ فِتْنَةٌ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الدَّجَّالِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8610 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں: لوگ ہشام بن عامر کے پاس سے گزر کر عمران بن حصین کے پاس آتے تھے، ہشام نے کہا: یہ لوگ ایسے آدمی سے گزر جاتے ہیں جس نے سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ کا مشاہدہ کیا ہے اور سب سے زیادہ حافظے والے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آدم علیہ السلام کی تخلیق سے قیامت تک دجال سے بڑا کوئی فتنہ نہیں ہوسکتا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8611 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ الْقَاسِمِ الْيَمَامِيُّ، ثَنَا جَهْضَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَيْسِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى بْنِ عَامِرٍ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ فِي الْحَطِيمِ مَعَ حُذَيْفَةَ فَذَكَرَ حَدِيْثًا، ثُمَّ قَالَ: لَتُنْقَضَنَّ عُرَى الْاِسْلَامِ عُرْوَةً عُرْوَةً، وَلَيَكُوْنُنَّ اَئِمَّةٌ مُضِلُّوْنَ، وَلَيَخْرُجَنَّ عَلٰى اَثَرِ ذٰلِكَ الدَّجَّالُوْنَ الثَّلَاثَةُ، قُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، قَدْ سَمِعْتَ هٰذَا الَّذِي تَقُوْلُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ سَمِعْتُهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8611 - بل منكر

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں حضرت حذیفہ کے ہمراہ حطیم میں موجود تھا، انہوں نے ایک حدیث ذکر کی، پھر کہا: اسلام کی رسی ایک ایک دھاگہ کر کے ٹوٹتی رہے گی، ائمہ گمراہ کرنے والے ہوں گے، اس کے بعد تین دجال ظاہر ہوں گے۔ میں نے کہا: اے ابوعبداللہ، آپ جو یہ بات کہہ رہے ہیں، کیا تم نے یہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، میں نے خود سنی ہے۔

وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: يَخْرُجُ الدَّجَّالُ مِنْ يَهُوْدِيَّةِ اَصْبَهَانَ، عَيْنُهُ الْيُمْنٰى مَمْسُوْحَةٌ وَالْاُخْرٰى كَاَنَّهَا زَهْرَةٌ تَشُقُّ

الشَّمْسَ شَقًّا، وَيَتَنَاوَلُ الطَّيْرَ مِنَ الْجَوْلَةِ ثَلَاثَ صَيْحَاتٍ، يَسْمَعُهُنَّ اَهْلُ الْمَشْرِقِ وَاَهْلُ الْمَغْرِبِ، وَمَعَهُ جَبَلَانِ جَبَلٌ مِنْ دُخَانٍ وَنَارٍ، وَجَبَلٌ مِنْ شَجَرٍ وَاَنْهَارٍ، وَيَقُوْلُ هٰذِهِ الْجَنَّةُ وَهٰذِهِ النَّارُ

میں نے آپ ﷺ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دجال اصبہان کی ایک یہودی عورت کے ہاں پیدا ہوگا، وہ دائیں آنکھ سے کانا ہوگا، اور دوسری آنکھ ایسی ہوگی گویا کہ سورج کا ایک ٹکڑا ہو، وہ اڑتے پرندوں کو پکڑ لے گا، وہ تین آوازیں دے گا، جس کو مشرق ومغرب میں برابر سنا جائے گا، اس کے ہمراہ دو پہاڑ ہوں گے، ایک دھوئیں اور آگ کا ہوگا اور دوسرا درختوں اور نہروں سے بھرا ہوا ہوگا، اور وہ کہے گا: یہ جنت ہے اور یہ دوزخ۔

وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: يَخْرُجُ مِنْ قِبَلِهِ كَذَّابٌ قَالَ: قُلْتُ: فَمَا الثَّالِثُ؟ قَالَ: اِنَّهُ اَكْذَبُ الْكَذَّابِينَ اِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَتْبَعُهُ حُشَارَةُ الْعَرَبِ وَسِفْلَةُ الْمَوَالِي، اَوَّلُهُمْ مَثْبُورٌ، وَآخِرُهُمْ مَثْبُورٌ هَلَاكُهُمْ عَلٰى قَدْرِ سُلْطَانِهِمْ عَلَيْهِمُ اللَّعْنَةُ مِنَ اللّٰهِ دَائِمَةً قَالَ: فَقُلْتُ: الْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ، قَالَ: وَاَعْجَبُ مِنْ ذٰلِكَ سَيَكُوْنُ، فَاِذَا سَمِعْتَ بِهِ فَالْهَرَبَ الْهَرَبَ، قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَنْ خَلَّفْتُ؟ قَالَ: مُرْهُمْ فَلْيَلْحَقُوا بِرُءُوسِ الْجِبَالِ، قَالَ: قُلْتُ: فَاِنْ لَمْ يَتْرُكُوْا وَذَاكَ، قَالَ: مُرْهُمْ اَنْ يَكُوْنُوا اَحْلَاسًا مِنْ اَحْلَاسِ بُيُوتِهِمْ، قَالَ: قُلْتُ: فَاِنْ لَمْ يَتْرُكُوْا وَذَاكَ، قَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ زَمَانُ خَوْفٍ وَهَرْجٍ وَسَلْبٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَا لِهٰذَا الْهَرْجِ مِنْ فَرَجٍ؟ قَالَ: بَلٰى اِنَّهُ لَيْسَ مِنْ هَرْجٍ اِلَّا وَلَهُ فَرَجٌ، وَلٰكِنْ اَيْنَ مَا يَبْقَى لَهَا، اِنَّهَا فِتْنَةٌ يُقَالُ لَهَا الْجَارِفَةُ، تَاْتِي عَلٰى صَرِيحِ الْعَرَبِ، وَصَرِيحِ الْمَوَالِي، وَذَوِي الْكُنُوزِ، وَبَقِيَّةِ النَّاسِ، ثُمَّ تَنْجَلِي عَنْ اَقَلِّ مِنَ الْقَلِيلِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

✧✧ اور میں نے حضور ﷺ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس کی طرف سے ایک کذاب نکلے گا، میں نے پوچھا: تیسرا کون ہوگا؟ آپ ﷺ نے وہ بھی ان جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہوگا، وہ مشرق کی جانب سے نمودار ہوگا، عرب کے معمولی درجے کے اور رذیل قسم کے کمینے لوگ اس کے پیروکار ہوں گے، ان میں سے پہلا بھی ملعون ہوگا اور آخری بھی ملعون ہوگا۔ ان کی ہلاکت ان کی سلطنت کے مطابق ہوگی، ان پر اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ لعنت رہے گی۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: یہ تو بہت ہی تعجب کی بات ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے بھی زیادہ تعجب کی بات عنقریب ہوگی، جب تم یہ بات سنو تو پھر جنگ ہی جنگ ہوگی۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: جو لوگ اس وقت موجود ہوں گے، ان کے ساتھ میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو کہہ دینا کہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھ جائیں، میں نے کہا: اگر لوگ اپنے گھروں کو نہ چھوڑیں، تو کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو کہنا کہ اپنے گھروں کے کمروں میں سے کسی کمرے میں چلے جائیں۔ میں نے کہا: اگر لوگ یہ بات بھی نہ مانیں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن عمرو زمانہ خوف، ہرج اور چھینا جھپٹی کا ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8612 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، ثنا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: كُنْتُ بِالْكُوفَةِ، فَقِيلَ: خَرَجَ الدَّجَّالُ، قَالَ: فَأَتَيْنَا عَلَى حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ وَهُوَ يُحَدِّثُ، فَقُلْتُ: هَذَا الدَّجَّالُ قَدْ خَرَجَ، فَقَالَ: اجْلِسْ، فَجَلَسْتُ فَأَتَى عَلَيَّ الْعَرِيفُ، فَقَالَ: هَذَا الدَّجَّالُ قَدْ خَرَجَ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ يُطَاعِنُونَهُ، قَالَ: اجْلِسْ، فَجَلَسْتُ فَنُودِيَ إِنَّهَا كَذِبَةٌ صَبَّاغٌ، قَالَ: فَقُلْنَا يَا أَبَا سَرِيحَةَ مَا أَجْلَسْتَنَا إِلَّا لِأَمْرٍ فَحَدِّثْنَا، قَالَ: "إِنَّ الدَّجَّالَ لَوْ خَرَجَ فِي زَمَانِكُمْ لَرَمَتْهُ الصِّبْيَانُ بِالْخَذْفِ، وَلَكِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ فِي بُغْضٍ مِنَ النَّاسِ، وَخِفَّةٍ مِنَ الدِّينِ، وَسُوءِ ذَاتِ بَيْنٍ، فَيَرِدُ كُلَّ مَنْهَلٍ، فَتُطْوَى لَهُ الْأَرْضُ طَيَّ فَرْوَةِ الْكَبْشِ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَدِينَةَ، فَيَغْلِبُ عَلَى خَارِجِهَا وَيَمْنَعُ دَاخِلَهَا، ثُمَّ جَبَلَ إِيلِيَاءَ فَيُحَاصِرُ عِصَابَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَيَقُولُ لَهُمُ الَّذِينَ عَلَيْهِمْ مَا تَنْتَظِرُونَ بِهَذَا الطَّاغِيَةِ أَنْ تُقَاتِلُوهُ حَتَّى تَلْحَقُوا بِاللَّهِ أَوْ يُفْتَحَ لَكُمْ، فَيَأْتَمِرُونَ أَنْ يُقَاتِلُوهُ إِذَا أَصْبَحُوا، فَيُصْبِحُونَ وَمَعَهُمْ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ وَيَهْزِمُ أَصْحَابَهُ، حَتَّى إِنَّ الشَّجَرَ وَالْحَجَرَ وَالْمَدَرَ، يَقُولُ: يَا مُؤْمِنُ هَذَا يَهُودِيٌّ عِنْدِي فَاقْتُلْهُ "، قَالَ: " وَفِيهِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ: هُوَ أَعْوَرُ وَرَبُّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَمَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَأُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ أُمِّيٌّ وَكَاتِبٌ، وَلَا يُسَخَّرُ لَهُ مِنَ الْمَطَايَا إِلَّا الْحِمَارُ، فَهُوَ رِجْسٌ عَلَى رِجْسٍ، ثُمَّ قَالَ: أَنَا لِغَيْرِ الدَّجَّالِ أَخْوَفُ عَلَيَّ وَعَلَيْكُمْ "، قَالَ: فَقُلْنَا: مَا هُوَ يَا أَبَا سَرِيحَةَ؟ قَالَ: فِتَنٌ كَأَنَّهَا قِطَعُ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ، قَالَ: فَقُلْنَا: أَيُّ النَّاسِ فِيهَا شَرٌّ؟ قَالَ: كُلُّ خَطِيبٍ مُصْقِعٍ، وَكُلُّ رَاكِبٍ مُوضِعٍ ، قَالَ: فَقُلْنَا: أَيُّ النَّاسِ فِيهَا خَيْرٌ؟ قَالَ: كُلُّ غَنِيٍّ خَفِيٍّ ، قَالَ: فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِالْغَنِيِّ وَلَا بِالْخَفِيِّ، قَالَ: فَكُنْ كَابْنِ اللَّبُونِ لَا ظَهْرَ فَيُرْكَبَ، وَلَا ضَرْعَ فَيُحْلَبَ

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8612 - علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوالطفیل فرماتے ہیں: میں کوفہ میں تھا، یہ شور ہوا کہ دجال ظاہر ہو گیا ہے، ہم حضرت حذیفہ بن اسید کے پاس آئے، اس وقت وہ حدیثیں بیان کر رہے تھے، میں نے کہا: دجال تو ظاہر ہو گیا ہے، انہوں نے کہا: بیٹھ جاؤ، میں بیٹھ گیا، ایک نجومی میرے پاس آیا اور کہنے لگا: دجال ظاہر ہو گیا ہے اور کوفہ والوں نے اس کے خلاف جنگ شروع کر دی ہے۔ انہوں نے فرمایا: بیٹھ جاؤ، میں پھر بیٹھ گیا، پھر ندا دی گئی کہ وہ جھوٹا ہے۔ کذاب ہے۔ آپ فرماتے ہیں: ہم نے کہا: اے ابوسریحہ آپ نے ہمیں جس کام سے بٹھایا ہوا ہے، آپ ہمیں اس بارے میں حدیث سنائیں۔ انہوں نے فرمایا: اگر تمہارے زمانے میں دجال ظاہر ہو جائے تو اس کو بچے ہی مار ڈالیں گے، دجال اس وقت نکلے گا جب لوگوں کا آپس میں بغض ہو گا اور دین کے معاملات بہت ہلکے سمجھے جائیں گے، آپس کے تعلقات درست نہیں ہوں گے، وہ ہر گھاٹ پر آئے گا، اس کے لئے زمین سمیٹ دی جائے گی، جیسا کہ مینڈھے کی کھال (اتار کر) تہہ کر لی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ مدینہ میں آئے گا، وہ مدینہ کے باہر کے لوگوں پر غالب آ جائے گا اور اس کے اندر والوں پر غالب نہیں آ سکے گا۔ پھر وہ ایلیاء کی طرف جائے گا اور مسلمانوں کی ایک

جماعت کا محاصرہ کرلے گا، یہ لوگ آپس میں مشورہ کریں گے کہ تم لوگ اس سرکش کے ساتھ جہاد کرنے میں کس بات کا انتظار کر رہے ہو؟ تم جہاد کرو، اللہ تعالیٰ سے جاملو، یا فتح حاصل کرلو، وہ یہ فیصلہ کرلیں گے کہ صبح کے وقت جنگ شروع کر دی جائے گی، لیکن جب صبح ہوگی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے ہمراہ ہوں گے، وہ دجال کو قتل کریں گے، اس کے ساتھیوں کو شکست دیں گے، حتیٰ کہ درخت، پتھر اور جھاڑیاں پکار پکار کر کہیں گی کہ اے مومن! یہ میرے پاس یہودی ہے، اس کو قتل کر دو، اس میں تین نشانیاں ہوں گی، وہ کانا ہوگا جبکہ تمہارا رب ایسا نہیں ہے، اس کی پیشانی پر ''کافر'' لکھا ہوگا، ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ اس کو پڑھے گا، وہ صرف گدھے پر سواری کرے گا۔ وہ پلید در پلید ہوگا، پھر فرمایا: مجھے اپنے اوپر اور تم پر دجال کے علاوہ بھی ایک بہت بڑا ڈر ہے، ہم نے پوچھا: اے ابوسریحہ، وہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے فرمایا: اندھیری رات کی طرح فتنے آئیں گے۔ ہم نے کہا: ان فتنوں میں سب سے برا شخص کون ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: ہر فصیح و بلیغ خطیب اور تیز اونٹ پر سواری کرنے والا۔ ہم نے کہا: ان فتنوں کے زمانے میں سب سے افضل کون ہوگا؟ فرمایا: ہر پوشیدہ مالدار۔ میں نے کہا: میں تو نہ ہی مالدار ہوں اور نہ ہی پوشیدہ ہوں، فرمایا: تو اونٹ کے چھوٹے بچے کی طرح ہو جا، نہ تو اس کی پشت پر بوجھ لادا جاتا ہے اور نہ ہی اس میں دودھ ہوتا ہے کہ دوہا جائے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8613 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّمْجَارِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُعَاذٍ السُّلَمِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عِصَامٍ، قَالَا: ثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السُّلَمِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي خِفَّةٍ مِنَ الدِّينِ، وَاِدْبَارٍ مِنَ الْعِلْمِ، وَلَهُ اَرْبَعُونَ يَوْمًا يَسِيحُهَا، الْيَوْمُ مِنْهَا كَالسَّنَةِ، وَالْيَوْمُ كَالشَّهْرِ، وَالْيَوْمُ كَالْجُمُعَةِ، ثُمَّ سَائِرُ اَيَّامِهِ مِثْلُ اَيَّامِكُمْ، وَلَهُ حِمَارٌ يَرْكَبُهُ عَرْضُ مَا بَيْنَ اُذُنَيْهِ اَرْبَعُونَ ذِرَاعًا، يَاْتِي النَّاسَ فَيَقُولُ: اَنَا رَبُّكُمْ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر يَقْرَاُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٌ وَغَيْرُ كَاتِبٍ، يَمُرُّ بِكُلِّ مَاءٍ وَمَنْهَلٍ اِلَّا الْمَدِينَةَ وَمَكَّةَ حَرَّمَهُمَا اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَقَامَتِ الْمَلَائِكَةُ بِاَبْوَابِهِمَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8613 – على شرط مسلم

✦✦ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال اس وقت ظاہر ہوگا جب دین کو ہلکا جانا جائے گا، علم دین سے لوگ منہ موڑ چکے ہوں گے، وہ چالیس دن رہے گا، ایک دن، پورے سال کے برابر ہوگا اور ایک دن، مہینے کے برابر ہوگا اور دن ایک ہفتے کے برابر ہوگا، اس کے بعد تمام دن عام دنوں کی طرح ہوں گے، وہ گدھے پر سواری کرے گا، اس کے دو کانوں کے درمیان چالیس ہاتھ کا فاصلہ ہوگا، وہ لوگوں کے پاس آئے گا، اور کہے گا: میں تمہارا رب ہوں، حالانکہ تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا: ک ف ر۔ ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ مومن اس کو

پڑھ سکے گا، وہ ہر پانی اور گھاٹ کے پاس سے گزرے گا، سوائے مکہ اور مدینہ کے، کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں شہر اس پر حرام کر دیئے ہیں، اور اس کے دروازوں پر فرشتے مقرر ہیں۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8614 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: اِنْ يَخْرُجْ وَاَنَا فِيكُمْ فَاَنَا حَجِيجُهُ، وَاِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَكُلُّ امْرِءٍ حَجِيجُ نَفْسِهِ، وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ، اَلَا وَاِنَّهُ مَطْمُوسُ الْعَيْنِ كَاَنَّهَا عَيْنُ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ الْخُزَاعِيِّ، اَلَا فَاِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَاُ كُلُّ مُسْلِمٍ، فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكَهْفِ، يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ، فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللّٰهِ اثْبُتُوا ثَلَاثًا، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا مُكْثُهُ فِي الْاَرْضِ؟ قَالَ: " اَرْبَعُونَ يَوْمًا: يَوْمٌ كَالسَّنَةِ، وَيَوْمٌ كَالشَّهْرِ، وَيَوْمٌ كَالْجُمُعَةِ، وَسَائِرُ اَيَّامِهِ كَاَيَّامِكُمْ " قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ نَصْنَعُ بِالصَّلَاةِ يَوْمَئِذٍ صَلَاةُ يَوْمٍ اَوْ نَقْدُرُ؟ قَالَ: بَلْ تَقْدُرُوا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8614 – صحيح

✧✧ عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا: اگر وہ میرے ہوتے ہوئے ظاہر ہو گیا تو اس کا مقابلہ میں کروں گا، اور اگر وہ میرے بعد ظاہر ہوا تو ہر شخص اپنے آپ کا ذمہ دار ہوگا اور ہر مسلمان کا نگران اللہ تعالیٰ ہوگا۔ خبردار، اس کی ایک آنکھ پھولی ہوئی ہوگی، جیسا کہ عبدالعزیٰ بن قطن خزاعی کی آنکھ ہے۔ خبردار، اس کی آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوا ہوگا، ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ مومن اس کو پڑھ سکے گا۔ جو شخص اس سے ملے، اس کو چاہئے کہ وہ سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے، وہ شام اور عراق کے درمیان سے نکلے گا، پھر وہ دائیں اور بائیں جانب بہت فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو، ثابت قدم رہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کتنا عرصہ زمین میں رہے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چالیس دن، ایک دن سال کے برابر ہوگا، اس کے بعد ایک دن ایک مہینے کے برابر ہوگا، اس کے بعد ایک دن ایک ہفتے کے برابر ہوگا، اس کے بعد تمام دن عام دنوں کی طرح ہوں گے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ایک سال کے برابر والے دن میں ہم نمازیں کس طرح پڑھیں گے؟ پورے سال میں صرف پانچ ہی نمازیں؟ یا وقت کا حساب لگا کر (۳۶۵ دنوں کی) نمازیں پڑھیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وقت کا حساب لگا کر پڑھنا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8615 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا يَحْيَى بْنُ

سَعِيدٍ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ اَبِي الدَّهْمَاءِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَمِعَ مِنْكُمْ بِخُرُوجِ الدَّجَّالِ فَلْيَنْاَ عَنْهُ، فَاِنَّ الرَّجُلَ يَاْتِيهِ فَيَحْسَبُ اَنَّهُ مُؤْمِنٌ، فَمَا يَزَالُ يَتْبَعُهُ مِمَّا يَرَى مِنَ الشُّبُهَاتِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا ذُكِرَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ فِي اِسْنَادِهِ غَيْرَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8615 – سكت عنه الذهبي في التلخيص

✦✦ حضرت عمران بن حصین خزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو دجال کے خروج کے بارے میں سنے، اس کو چاہئے کہ اس سے دور رہے کیونکہ جو آدمی اس کے قریب جائے گا، وہ اس کو مومن سمجھے گا، اس طرح وہ مسلسل ان شبہات کی پیروی کرتا رہے گا جو وہ دیکھے گا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اور میں یحییٰ بن حسان کے علاوہ اور کسی ایسے راوی کو نہیں جانتا جس نے یہ اسناد ہشام بن حسان کے واسطے سے بیان کی ہو۔

8616 – فَقَدْ اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَيَنْاَ عَنْهُ – فَقَالَهَا ثَلَاثًا – فَاِنَّ الرَّجُلَ يَاْتِيهِ فَيَتْبَعُهُ فَيَحْسَبُ اَنَّهُ صَادِقٌ لِمَا بُعِثَ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ

✦✦ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے" جو دجال کے بارے میں سنے، اس کو چاہئے کہ وہ اس سے دور رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشادفرمائی، کیونکہ جو آدمی اس کے قریب آئے گا وہ اس کے بارے میں یہی سمجھے گا کہ یہ سچا ہے، کیونکہ وہ بہت شبہات والی چیزیں دکھائے گا۔

8617 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْمُقْرِءُ بِبَغْدَادَ، وَاَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْدَانَ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ صَالِحٍ، اَنَّ اَبَا الْوَضِيءِ عَبَّادُ بْنُ نَسِيبٍ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ قَالَ: كُنَّا فِي مَسِيرٍ عَامِدِينَ اِلَى الْكُوفَةِ مَعَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمَّا بَلَغْنَا مَسِيرَةَ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ مِنْ حَرُورَاءَ شَذَّ مِنَّا نَاسٌ، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِعَلِيٍّ، فَقَالَ: لَا يَهُولَنَّكُمْ اَمْرُهُمْ فَاِنَّهُمْ سَيَرْجِعُونَ، فَنَزَلْنَا، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ شَذَّ مِثْلَيْ مَنْ شَذَّ، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِعَلِيٍّ، فَقَالَ: لَا يَهُولَنَّكُمْ اَمْرُهُمْ فَاِنَّ اَمْرَهُمْ يَسِيرٌ، وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا تَبْدَاُوهُمْ بِقِتَالٍ حَتّٰى يَكُونُوا هُمُ الَّذِينَ يَبْدَاُوكُمْ، فَجَثَوْا عَلٰى رُكَبِهِمْ وَاتَّقَيْنَا بِتُرُسِنَا فَجَعَلُوا يُنَاوِلُونَا بِالنُّشَّابِ وَالسِّهَامِ، ثُمَّ

اِنَّهُمْ دَنَوْا مِنَّا فَاَسْنَدُوا لَنَا الرِّمَاحَ، ثُمَّ تَنَاوَلُوْنَا بِالسُّيُوفِ حَتَّى هَمُّوا اَنْ يَضَعُوا السُّيُوفَ فِينَا، فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ رَجُلٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ يُقَالُ لَهُ: صَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ، فَنَادَى ثَلَاثًا فَقَالُوْا: مَا تَشَاءُ؟ فَقَالَ: اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ اَنْ تَخْرُجُوا بِاَرْضٍ تَكُوْنُ مَسَبَّةً عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ، وَاُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ اَنْ تَمْرُقُوا مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَلَمَّا رَاَيْنَاهُمْ قَدْ وَضَعُوا فِينَا السُّيُوفَ، قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: انْهَضُوا عَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَا كَانَ اِلَّا فُوَاقٌ مِنْ نَهَارٍ حَتَّى ضَجَعْنَا مَنْ ضَجَعْنَا وَهَرَبَ مَنْ هَرَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: اِنَّ خَلِيْلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَنِي اَنَّ قَائِدَ هٰؤُلَاءِ رَجُلٌ مُخْدَجُ الْيَدِ عَلٰى حَلَمَةِ ثَدْيِهِ شُعَيْرَاتٌ كَاَنَّهُنَّ ذَنَبُ يَرْبُوعٍ فَالْتَمِسُوهُ، فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَاَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا: اِنَّا لَمْ نَجِدْهُ، فَقَالَ: الْتَمِسُوهُ فَوَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ فَمَا زِلْنَا نَلْتَمِسُهُ حَتَّى جَاءَ عَلِيٌّ بِنَفْسِهِ اِلٰى آخِرِ الْمَعْرَكَةِ الَّتِي كَانَتْ لَهُمْ، فَمَا زَالَ يَقُوْلُ: اقْلِبُوا ذَا، اقْلِبُوا ذَا، حَتَّى جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ، فَقَالَ: هَا هُوَ ذَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاللّٰهِ لَا يَاْتِيكُمْ اَحَدٌ يُخْبِرُكُمْ مَنْ اَبُوهُ مَلِكٌ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَقُوْلُوْنَ: هٰذَا مَلِكٌ هٰذَا مَلِكٌ، يَقُوْلُ عَلِيٌّ: ابْنُ مَنْ؟ يَقُوْلُوْنَ: لَا نَدْرِي فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ، فَقَالَ: اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِهٰذَا، كُنْتُ اَرُوضُ مُهْرَةً لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ شَيْخٍ مِنْ بَنِي فُلَانٍ، وَاَضَعُ عَلٰى ظَهْرِهَا جَوَالِقَ سَهْلَةً اُقْبِلُ بِهَا وَاُدْبِرُ اِذْ نَفَرَتِ الْمُهْرَةُ فَنَادَانِي، فَقَالَ: يَا غُلَامُ انْظُرْ فَاِنَّ الْمُهْرَةَ قَدْ نَفَرَتْ، فَقُلْتُ: اِنِّي لَاَرَى خَيَالًا كَاَنَّهُ غُرَبٌ اَوْ شَاةٌ اِذْ اَشْرَفَ هٰذَا عَلَيْنَا، فَقَالَ: مَنِ الرَّجُلُ؟ فَقَالَ: رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَامَةِ، قَالَ: وَمَا جَاءَ بِكَ شَعِثًا شَاحِبًا؟ قَالَ: جِئْتُ اَعْبُدُ اللّٰهَ فِي مُصَلَّى الْكُوفَةِ، فَاَخَذَ بِيَدِهِ مَا لَنَا رَابِعٌ اِلَّا اللّٰهُ حَتَّى انْطَلَقَ بِهِ اِلَى الْبَيْتِ، فَقَالَ لِامْرَاَتِهِ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ سَاقَ اِلَيْكِ خَيْرًا، قَالَتْ: وَاللّٰهِ اِنِّي اِلَيْهِ لَفَقِيرَةٌ فَمَا ذٰلِكَ؟ قَالَ: هٰذَا الرَّجُلُ شَعِثٌ شَاحِبٌ كَمَا تَرَيْنَ جَاءَ مِنَ الْيَمَامَةِ لِيَعْبُدَ اللّٰهَ فِي مُصَلَّى الْكُوفَةِ، فَكَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فِيهِ وَيَدْعُو النَّاسَ حَتَّى اجْتَمَعَ النَّاسُ اِلَيْهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اَمَا اِنَّ خَلِيْلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَنِي اَنَّهُمْ ثَلَاثَةُ اِخْوَةٍ مِنَ الْجِنِّ هٰذَا اَكْبَرُهُمْ، وَالثَّانِي لَهُ جَمْعٌ كَثِيرٌ، وَالثَّالِثُ فِيهِ ضَعْفٌ

وَقَدْ اَخْرَجَ مُسْلِمٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ حَدِيثَ الْمُخْدَجِ عَلٰى سَبِيلِ الِاخْتِصَارِ فِي الْمُسْنَدِ الصَّحِيحِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ وَهُوَ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ

✧✧ وضی بن عباد بن نسیب بیان کرتے ہیں کہ ہم امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ کوفہ کی جانب سفر میں تھے، جب ہم حروراء سے دو یا تین دن کی مسافت پر تھے تو کچھ لوگ ہم سے الگ ہو گئے، ہم نے یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بتائی، آپ نے فرمایا: ان کی وجہ سے تم پریشان مت ہونا، وہ لوگ لوٹ آئیں گے، ہم نے وہاں پر پڑاؤ ڈالا، اگلے دن اس سے دگنا لوگ الگ ہو گئے، ہم نے یہ بات بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بتائی، آپ نے فرمایا: ان کی وجہ سے پریشان نہ ہونا، یہ بہت معمولی بات ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے ساتھ جنگ کا آغاز مت کرنا، جب تک کہ وہ خود پہل نہ کریں، وہ لوگ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے۔ ہم نے اپنی ڈھالوں کے ساتھ اپنا بچاؤ کیا، انہوں نے نیزہ بازی اور تیراندازی شروع کر دی،

پھر وہ لوگ ہمارے اور بھی قریب آ گئے، اپنے نیزے ہمارے ساتھ لگا دیئے، اپنی تلواریں ہمارے اوپر سونت لیں حتیٰ کہ انہوں نے ارادہ کر لیا کہ وہ اپنی تلواریں ہمارے سینوں میں گھونپ دیں گے۔ اسی اثناء میں قبیلہ عبدقیس میں سے ایک آدمی ان کی جانب نکلا، اس کا نام صعصعہ بن صوحان تھا، اس نے تین مرتبہ ندا دی، لوگوں نے کہا: تمہیں کیا چاہئے؟ اس نے کہا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں، تم لوگ اس سرزمین کی جانب نکل جاؤ جو زمین اپنے رہنے والوں کے لئے نیزوں کا باعث ہے۔ اور میں تمہیں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں، تم لوگ دین سے اس طرح نکل جاؤ گے، جیسے تیر اپنے سوفار سے نکل جاتا ہے، جب ہم نے ان کو دیکھا کہ وہ لوگ ہم میں اپنی تلواریں رکھ چکے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی برکت پر جھک جاؤ، دن کا ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا۔ جس نے رکنا تھا وہ رک گیا اور جس نے بھاگنا تھا وہ بھاگ گیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی، پھر فرمایا: **میرے دوست محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا ہے کہ ان لوگوں کا قائد ایسا شخص ہوگا، جس کا بازو کٹا ہوا ہوگا اور وہ عورت کے پستان کی مانند ہوگا اور اس کے سرپستان پر کچھ بال ہوں گے جیسا کہ خرگوش کی دم ہوتی ہے، اس کو ڈھونڈو۔ لوگوں نے اس کو ڈھونڈا، لیکن وہ نہ ملا، ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کی: وہ ہمیں نہیں ملا، آپ نے فرمایا: اس کو ڈھونڈو، اللہ کی قسم، نہ تو میں جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ ہی میرے ساتھ جھوٹ بولا گیا ہے، ہم مسلسل اس شخص کو ڈھونڈتے رہے حتیٰ کہ جنگ کے آخر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بذات خود تشریف لے آئے، آپ ایک ایک لاش کو پلٹ پلٹ کر دیکھتے رہے حتیٰ کہ کوفہ کا ایک آدمی آیا اور بولا: وہ شخص یہ ہے۔** حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر، اللہ کی قسم! تمہارے پاس ایسا کوئی شخص نہیں آئے گا جو تمہیں اس کے باپ کے بارے میں بتائے۔ یہ ملک ہے، لوگ کہنے لگ گئے: یہ ملک ہے، یہ ملک ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کس کا بیٹا ہے؟ لوگوں نے کہا: ہمیں نہیں معلوم، پھر کوفہ کا ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اس کے بارے میں سب سے زیادہ میں جانتا ہوں، میں فلاں بن فلاں کے بچھیرے کو سدھایا کرتا تھا اور میں اس کی پشت پر اون کی ہلکی سی گون لاد کر لے جایا کرتا تھا، ایک دفعہ وہ بچھیرا بھاگ گیا تو اس نے مجھے آواز دی، اور کہا: اے غلام، دیکھو بچھیرا بھاگ گیا ہے، میں نے کہا: میں گھوڑوں کو دیکھ رہا ہوں، وہ تو کوئی تیز بھاگنے والا گھوڑا معلوم ہوتا ہے یا وہ کوئی بکری ہے، اچانک یہ ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا: تم کون ہو؟ اس نے کہا: یمامہ کا ایک آدمی ہے، اس نے کہا: وہ پراگندہ حال کیوں ہے اور اس کا رنگ کیوں بدلا ہوا ہے؟ اس نے کہا: میں کوفہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے آیا ہوں، اس نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا ہم صرف تین افراد تھے، چوتھی ذات اللہ تعالیٰ کی تھی، وہ ان سب کو لے کر گھر تک پہنچ گیا، اپنی بیوی سے کہا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے پاس بھلائی بھیجی ہے، اس نے کہا: اللہ کی قسم، میں تو اس کی ضرورت مند ہوں، اس نے کہا: جیسا کہ تم دیکھ رہی ہو کہ یہ شخص پراگندہ حال ہے، اس کا رنگ فق ہے، یہ یمامہ سے کوفہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے آیا ہے، چنانچہ وہ مسجد میں عبادت کیا کرتے تھے، اور لوگ ان کے پاس جمع ہو جایا کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، تین جنات بھائی ہیں، یہ ان سب سے بڑا ہے، اور دوسرا بہت طاقتور ہے اور تیسرا کمزور ہے۔

❁❁ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں مخدج والی حدیث مختصر ذکر کی ہے۔ لیکن اس اسناد کے ہمراہ اس کو نقل نہیں کیا۔

حالانکہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

8618 – وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ الْمُقْرِءُ، وَبَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ الْمُعَلِّمُ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيُّ، اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ رَبِيعَةَ الْعَنَزِيَّ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ حَجَّ مَرَّةً فِي اِمْرَةِ مُعَاوِيَةَ وَمَعَهُ الْمُنْتَصِرُ بْنُ الْحَارِثِ الضَّبِّيُّ فِي عِصَابَةٍ مِنْ قُرَّاءِ اَهْلِ الْبَصْرَةِ، قَالَ: فَلَمَّا قَضَوْا نُسُكَهُمْ، قَالُوْا: وَاللّٰهِ لَا نَرْجِعُ اِلَى الْبَصْرَةِ حَتّٰى نَلْقَى رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْضِيًّا، يُحَدِّثُنَا بِحَدِيْثٍ يُسْتَطْرَفُ نُحَدِّثُ بِهِ اَصْحَابَنَا اِذَا رَجَعْنَا اِلَيْهِمْ، قَالَ: فَلَمْ نَزَلْ نَسْاَلُ حَتّٰى حَدَّثَنَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَازِلٌ بِاَسْفَلِ مَكَّةَ، فَعَمَدْنَا اِلَيْهِ، فَاِذَا نَحْنُ بِثِقَلٍ عَظِيمٍ يَرْتَحِلُوْنَ ثَلَاثَ مِائَةِ رَاحِلَةٍ، مِنْهَا مِائَةُ رَاحِلَةٍ وَمِائَتَا زَامِلَةٍ، فَقُلْنَا: لِمَنْ هٰذَا الثِّقَلُ؟ قَالُوْا: لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، فَقُلْنَا: اَكُلُّ هٰذَا لَهُ؟ وَكُنَّا نُحَدَّثُ اَنَّهُ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ تَوَاضُعًا، قَالَ: فَقَالُوْا: مِمَّنْ اَنْتُمْ؟ فَقُلْنَا: مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ، قَالَ: فَقَالُوْا: الْعَيْبُ مِنْكُمْ حَقٌّ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ، اَمَّا هٰذِهِ الْمِائَةُ رَاحِلَةٍ فَلِاِخْوَانِهِ يَحْمِلُهُمْ عَلَيْهَا، وَاَمَّا الْمِائَتَا زَامِلَةٍ فَلِمَنْ نَزَلَ عَلَيْهِ مِنَ النَّاسِ، قَالَ: فَقُلْنَا: دُلُّونَا عَلَيْهِ، فَقَالُوْا: اِنَّهُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، قَالَ: فَانْطَلَقْنَا نَطْلُبُهُ حَتّٰى وَجَدْنَاهُ فِي دُبُرِ الْكَعْبَةِ جَالِسًا فَاِذَا هُوَ قَصِيرٌ اَرْمَصُ اَصْلَعُ بَيْنَ بُرْدَيْنِ وَعِمَامَةٍ، لَيْسَ عَلَيْهِ قَمِيصٌ، قَدْ عَلَّقَ نَعْلَيْهِ فِي شِمَالِهِ، فَقُلْنَا: يَا عَبْدَ اللّٰهِ اِنَّكَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَدِّثْنَا حَدِيْثًا يَنْفَعُنَا اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ، قَالَ: فَقَالَ لَنَا: وَمَنْ اَنْتُمْ؟ قَالَ: فَقُلْنَا لَهُ: لَا تَسْاَلْ مَنْ نَحْنُ، حَدِّثْنَا غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ، قَالَ: فَقَالَ: مَا اَنَا بِمُحَدِّثُكُمْ شَيْئًا حَتّٰى تُخْبِرُوْنِي مَنْ اَنْتُمْ، قُلْنَا: وَدِدْنَا اَنَّكَ لَمْ تُنْقِذْنَا وَاَعْفَيْتَنَا وَحَدَّثْتَنَا بَعْضَ الَّذِي نَسْاَلُكَ عَنْهُ، قَالَ: فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اُحَدِّثُكُمْ حَتّٰى تُخْبِرُوْنِي مِنْ اَيِّ الْاَمْصَارِ اَنْتُمْ؟ قَالَ: فَلَمَّا رَاَيْنَاهُ حَلَفَ وَلَجَّ قُلْنَا: فَاِنَّا نَاسٌ مِنَ الْعِرَاقِ، قَالَ: فَقَالَ: اُفٍّ لَكُمْ كُلُّكُمْ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ، اِنَّكُمْ تَكْذِبُوْنَ وَتُكَذِّبُوْنَ وَتَسْخَرُوْنَ، قَالَ: فَلَمَّا بَلَغَ اِلَى السُّخْرَى وَجَدْنَا مِنْ ذٰلِكَ وَجْدًا شَدِيدًا، قَالَ: فَقُلْنَا مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَسْخَرَ مِنْ مِثْلِكَ، اَمَّا قَوْلُكَ الْكَذِبَ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ فَشَا فِي النَّاسِ الْكَذِبُ وَفِينَا، وَاَمَّا التَّكْذِيبُ فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَنَسْمَعُ الْحَدِيْثَ لَمْ نَسْمَعْ بِهِ مِنْ اَحَدٍ نَثِقُ بِهِ فَاِذَا نَكَادُ نُكَذِّبُ بِهِ، وَاَمَّا قَوْلُكَ السُّخْرَى فَاِنَّ اَحَدًا لَا يَسْخَرُ بِمِثْلِكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَوَاللّٰهِ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَسَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ فِيمَا نَعْلَمُ نَحْنُ، اِنَّكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الْاَوَّلِينَ، وَلَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّكَ قَرَاْتَ الْقُرْآنَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الْاَرْضِ قُرَشِيٌّ اَبَرَّ بِوَالِدَيْهِ مِنْكَ، وَاَنَّكَ كُنْتَ اَحْسَنَ النَّاسِ عَيْنًا، فَاَفْسَدَ عَيْنَيْكَ الْبُكَاءُ، ثُمَّ لَقَدْ قَرَاْتَ الْكُتُبَ كُلَّهَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا اَحَدٌ اَفْضَلُ مِنْكَ عِلْمًا فِي اَنْفُسِنَا، وَمَا نَعْلَمُ بَقِيَ مِنَ الْعَرَبِ رَجُلٌ كَانَ يَرْغَبُ عَنْ فُقَهَاءِ اَهْلِ مِصْرِهِ حَتّٰى يَدْخُلَ اِلٰى مِصْرٍ آخَرَ يَبْتَغِي الْعِلْمَ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ غَيْرُكَ، فَحَدِّثْنَا غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ، فَقَالَ: مَا اَنَا بِمُحَدِّثُكُمْ حَتّٰى تُعْطُونِي مَوْثِقًا اَلَّا تُكَذِّبُوْنِي وَلَا تُكَذِّبُوْنَ عَلَيَّ وَلَا

تَسْخَرُوْنَ، قَالَ: فَقُلْنَا: خُذْ عَلَيْنَا مَا شِئْتَ مِنْ مَوَاثِيقَ، فَقَالَ: عَلَيْكُمْ عَهْدُ اللّٰهِ وَمَوَاثِيقُهُ اَنْ لَا تُكَذِّبُوْنِيْ وَلَا تُكَذِّبُوْنَ عَلَيَّ وَلَا تَسْخَرُوْنَ لِمَا اُحَدِّثُكُمْ، قَالَ: فَقُلْنَا لَهُ عَلَيْنَا ذَاكَ، قَالَ: فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلَيْكُمْ كَفِيلٌ وَّوَكِيلٌ، فَقُلْنَا: نَعَمْ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اشْهَدْ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذَاكَ: اَمَا وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ، وَالْبَلَدِ الْحَرَامِ، وَالْيَوْمِ الْحَرَامِ، وَالشَّهْرِ الْحَرَامِ، وَلَقَدِ اسْتَسْمَنْتُ الْيَمِينَ اَلَيْسَ هٰكَذَا؟ قُلْنَا: نَعَمْ قَدِ اجْتَهَدْتَ، قَالَ: لَيُوشِكَنَّ بَنُو قَنْطُورَاءَ بْنِ كَرْكَرَيّ خُنْسُ الْاُنُوفِ صِغَارُ الْاَعْيُنِ كَاَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ الْمُنَزَّلِ، اَنْ يَسُوقُونَكُمْ مِنْ خُرَاسَانَ وَسِجِسْتَانَ سِيَاقًا عَنِيفًا، قَوْمٌ يُوفُونَ اللِّمَمَ، وَيَنْتَعِلُوْنَ الشَّعْرَ، وَيَحْتَجِزُوْنَ السُّيُوفَ عَلٰى اَوْسَاطِهِمْ حَتّٰى يَنْزِلُوا الْاَيْلَةَ، ثُمَّ قَالَ: وَكَمِ الْاَيْلَةُ مِنَ الْبَصْرَةِ؟ قُلْنَا: اَرْبَعُ فَرَاسِخَ، قَالَ: ثُمَّ يَعْقِدُونَ بِكُلِّ نَخْلَةٍ مِنْ نَخْلِ دِجْلَةَ رَاْسَ فَرَسٍ، ثُمَّ يُرْسِلُوْنَ اِلٰى اَهْلِ الْبَصْرَةِ اَنِ اخْرُجُوا مِنْهَا قَبْلَ اَنْ نَنْزِلَ عَلَيْكُمْ، فَيَخْرُجُ اَهْلُ الْبَصْرَةِ مِنَ الْبَصْرَةِ، فَيَلْحَقُ لَاحِقٌ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَيَلْحَقُ آخَرُوْنَ بِالْمَدِينَةِ، وَيَلْحَقُ آخَرُوْنَ بِمَكَّةَ، وَيَلْحَقُ آخَرُوْنَ بِالْاَعْرَابِ، قَالَ: فَيَنْزِلُوْنَ بِالْبَصْرَةِ سَنَةً، ثُمَّ يُرْسِلُوْنَ اِلٰى اَهْلِ الْكُوفَةِ اَنِ اخْرُجُوا مِنْهَا قَبْلَ اَنْ نَنْزِلَ عَلَيْكُمْ، فَيَخْرُجُ اَهْلُ الْكُوفَةِ مِنْهَا فَيَلْحَقُ لَاحِقٌ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَلَاحِقٌ بِالْمَدِينَةِ، وَآخَرُوْنَ بِمَكَّةَ، وَآخَرُوْنَ بِالْاَعْرَابِ، فَلَا يَبْقٰى اَحَدٌ مِنَ الْمُصَلِّينَ اِلَّا قَتِيلًا اَوْ اَسِيرًا يَحْكُمُونَ فِي دَمِهِ مَا شَاءُوا، قَالَ: فَانْصَرَفْنَا عَنْهُ وَقَدْ سَاءَنَا الَّذِي حَدَّثَنَا، فَمَشَيْنَا مِنْ عِنْدِهِ غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ الْمُنْتَصِرُ بْنُ الْحَارِثِ الضَّبِّيُّ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَدْ حَدَّثْتَنَا فَطَعَنْتَنَا، فَاِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ يُدْرِكُهُ مِنَّا، فَحَدِّثْنَا هَلْ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ عَلَامَةٌ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو: لَا تَعْدَمْ عَقْلَكَ، نَعَمْ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ اَمَارَةٌ، قَالَ الْمُنْتَصِرُ بْنُ الْحَارِثِ: وَمَا الْاَمَارَةُ؟ قَالَ: الْاَمَارَةُ الْعَلَامَةُ، قَالَ: وَمَا تِلْكَ الْعَلَامَةُ؟ قَالَ: هِيَ اِمَارَةُ الصِّبْيَانِ، فَاِذَا رَاَيْتَ اِمَارَةَ الصِّبْيَانِ قَدْ طَبَّقَتِ الْاَرْضَ اعْلَمْ اَنَّ الَّذِي اُحَدِّثُكَ قَدْ جَاءَ، قَالَ: فَانْصَرَفَ عَنْهُ الْمُنْتَصِرُ فَمَشٰى قَرِيبًا مِنْ غَلْوَةٍ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ، قَالَ: فَقُلْنَا لَهُ: عَلَامَ تُؤْذِي هٰذَا الشَّيْخَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا اَنْتَهِي حَتّٰى يُبَيِّنَ لِي فَلَمَّا رَجَعَ اِلَيْهِ بَيَّنَهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8618 – على شرط مسلم

✧✧ سلیمان بن ربیعہ العنزی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاویہ کی امارت کے زمانے میں حج کیا، ان کے ہمراہ منتصر بن حارث الضبی بھی تھے اور ساتھ بصرہ کے قاریوں کی ایک جماعت تھی، جب یہ لوگ مناسک حج سے فارغ ہو چکے تو کہنے لگے: اللہ کی قسم! ہم اس وقت تک واپس بصرہ نہیں جائیں گے جب تک کسی ایسے صحابی رسول کی زیارت نہ کر لیں جو ہمیں کوئی دلچسپ حدیث سنائے تاکہ جب ہم واپس جائیں تو اپنے ساتھیوں کو اس صحابی کے حوالے سے وہ حدیث سنائیں، ہم پوچھتے رہے، حتیٰ کہ ہمیں پتہ چلا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی مکہ میں ٹھہرے ہوئے ہیں، ہم نے ان کے پاس

جانے کا ارادہ کرلیا، ہم نے ایک بہت بڑا بوجھ دیکھا جس کو تین سولوگ اٹھا کر لے جا رہے تھے، ان میں ایک سو سوار تھے اور دوسوان کے پیچھے چل رہے تھے، ہم نے پوچھا: یہ سامان کس کا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا ہے۔ ہم نے کہا: یہ سارا ہی ان کا ہے؟ ہمیں تو یہ بتایا جاتا تھا کہ وہ بہت ہی عاجزی کرنے والے ہیں۔ لوگوں نے ہم سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ ہم نے بتایا کہ ہم عراق کے رہنے والے ہیں، انہوں نے کہا: اے عراقیو! تمہاری جو برائی بیان کی جاتی ہے وہ درست ہی کی جاتی ہے، یہ ایک سو جو سوار ہیں، یہ اس کے بھائیوں کے ہیں، ان کو وہ سوار کراتے ہے۔ اور جو دوسوان کے پیچھے چل رہے ہیں یہ ان مہمانوں کے ہیں، ہم نے کہا: ہمیں ان تک پہنچنے کا راستہ بتاؤ، انہوں نے کہا: وہ مسجد الحرام میں ہیں۔ ہم ان کو ڈھونڈتے ہوئے وہاں پہنچ گئے، ہم نے ان کو کعبہ کے پیچھے بیٹھے ہوئے پایا، وہ چھوٹے قد والے تھے، آنکھیں کیچڑ والی تھیں، ان کے سر کے اگلے حصے کے بال جھڑے ہوئے تھے۔ دو چادریں اوڑھے ہوئے تھے، عمامہ پہنے ہوئے تھے، قمیص نہیں پہنی ہوئی تھی، اور اپنے بائیں جانب اپنے جوتے لٹکائے ہوئے تھے، ہم نے کہا: اے عبداللہ! آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنا دیجئے جو ہمیں آج کے بعد نفع دے۔ آپ نے پوچھا: تم کون ہو؟ ہم نے کہا: آپ یہ مت پوچھیں کہ ہم کون ہیں؟ آپ بس ہمیں حدیث سنا دیجئے، اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے، انہوں نے فرمایا: تم جب تک اپنے بارے میں بتاؤ گے نہیں، تب تک میں تمہیں کوئی حدیث بیان نہیں کروں گا۔ ہم نے کہا: ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہماری تفصیل نہ پوچھیں، ہمیں معاف فرما دیں اور ہم نے جو گزارش کی ہے، آپ ہمیں کوئی حدیث سنا دیجئے، حضرت عبداللہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم جب تک یہ نہیں بتاؤ گے کہ تم کہاں سے آئے ہو، میں تمہیں کوئی حدیث نہیں سناؤں گا۔ ہم نے جب دیکھا کہ انہوں نے تو قسم کھالی ہے اور ضد پر آ گئے ہیں تو ہم نے کہا: ہم عراق کے رہنے والے ہیں، حضرت عبداللہ نے فرمایا: اے عراقیو! تم سب پر بہت افسوس ہے، تم جھوٹ بولتے ہو، جھٹلاتے ہو، اور مذاق اڑاتے ہو، جب حضرت عبداللہ نے مذاق کی بات کی تو ہمیں بہت برا لگا۔ ہم نے کہا: کیا ہم آپ جیسے بزرگ کے ساتھ مذاق کریں گے؟ اور جہاں تک جھوٹ کی بات ہے تو اللہ کی قسم! عام لوگوں میں جھوٹ پھیل چکا ہے اور وہ ہم میں بھی آ گیا، اور جہاں تک جھٹلانے کا تعلق ہے، تو اللہ کی قسم! جب ہم کوئی ایسی حدیث سنتے ہیں جو کسی معتبر محدث سے مروی نہیں ہوتی تو ہم اس کو جھٹلا دیتے ہیں، اور جہاں تک مذاق کا تعلق ہے تو کوئی بھی مسلمان آپ جیسے عظیم المرتبت شخصیت سے مذاق نہیں کرسکتا، اللہ کی قسم! ہمارے علم کے مطابق آپ آج سید المسلمین ہیں، آپ اولین مہاجرین میں سے ہیں، ہمیں پتا چلا ہے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن سیکھا ہے، اور یہ کہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا روئے زمین پر آپ سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے، اور یہ کہ آپ کی آنکھیں سب سے زیادہ خوبصورت تھیں، آپ نے رو رو کر اپنی آنکھوں کو ضائع کرلیا ہے، اور یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ نے تمام کتابوں کو پڑھا ہے، ہمارے خیال کے مطابق علم میں آپ سے افضل کوئی نہیں ہے، اور آپ کے علاوہ دوسرا کوئی عربی شخص ایسا نہیں ہے جو اپنے شہر کے فقہاء سے بیزار ہو کر دوسرے شہر میں علم حاصل کرنے کے لئے کسی عربی کے پاس گیا ہو، آپ ہمیں حدیث سنا دیجئے، اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے، آپ نے فرمایا: میں اس وقت تک تمہیں حدیث نہیں سناؤں گا جب تک تم مجھ سے اس بات کا وعدہ نہ کرلو کہ تم

مجھے جھٹلاؤ گے نہیں، میرے بارے میں جھوٹ نہیں بولو گے، اور مذاق نہیں اڑاؤ گے۔ہم نے کہا: آپ جو چاہتے ہیں، ہم سے وعدہ لے لیں، انہوں نے فرمایا: میں تم سے اللہ کا وعدہ اور میثاق لیتا ہوں کہ تم مجھے جھٹلاؤ گے نہیں، اور نہ میرے بارے میں کوئی جھوٹ بولو گے، اور نہ میری بیان کردہ حدیث کا مذاق بناؤ گے، ہم نے کہا: ہمیں منظور ہے۔تب انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کفیل اور وکیل ہے، ہم نے کہا: بالکل ٹھیک۔انہوں نے کہا: اے اللہ! ان پر گواہ ہو جا، پھر فرمایا: اس مسجد کے رب کی قسم! اس حرمت والے شہر کی قسم! حرمت والے دن کی قسم! حرمت والے مہینے کی قسم! میں نے بہت بڑی قسم دی ہے، کیا ایسا نہیں ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں آپ نے قسم میں بہت محنت کی ہے۔آپ نے فرمایا: عنقریب "بنو قنطوراء بن کرکر" (یعنی ترکی)، جن کے ناک چپٹے ہوں گے، آنکھیں چھوٹی چھوٹی ہوں گی، ان کے چہرے ڈھال کی مانند ہوں گے، اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب کے مطابق ان کا حلیہ یہی ہوگا، وہ تمہیں خراسان اور بجستان سے سختی کے ساتھ ہانکیں گے، وہ ایسی قوم ہے جو اپنی خواہشات کو پورا کرتے ہیں۔ بالوں کے جوتے بنائیں گے، اور اپنی تلواروں کو اپنے پالان میں جمع کر کے رکھیں گے حتیٰ کہ وہ ایلہ میں ٹھہریں گے، پھر فرمایا: بصرہ سے ایلہ تک کتنی مسافت ہے؟ ہم نے کہا: چار فرسخ۔انہوں نے فرمایا: پھر دریائے دجلہ کے کنارے کھجوروں کے ہر درخت کے ساتھ ایک ایک گھوڑا باندھیں گے، پھر وہ اہل بصرہ کی جانب پیغام بھیجیں گے کہ ہمارے پہنچنے سے پہلے تم لوگ بصرہ سے نکل جاؤ، چنانچہ اہل بصرہ، بصرہ سے نکل جائیں گے، کوئی بیت المقدس کی طرف چلا جائے گا، کوئی مدینہ چلا جائے گا، اور کچھ لوگ مکہ میں چلے جائیں گے، اور باقی لوگ دیہاتوں کی طرف چلے جائیں گے، نمازیں پڑھنے والے یا قتل ہو چکے ہوں گے یا قیدی ہو چکے ہوں گے، وہ ان کے خونوں میں جو چاہیں گے فیصلہ کریں گے۔ہم وہاں سے واپس لوٹے اور ان کی بیان کردہ حدیث سن کر رنجیدہ ہو چکے تھے، ہم بہت جلد وہاں سے واپس آ گئے، پھر منتصر بن حارث الضبی لوٹ کر آیا اور کہنے لگا: اے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ آپ نے حدیث سنا کر ہمیں پریشان کر دیا ہے، کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ ہم میں سے کون اس کو پائے گا، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی عقل ختم مت کر، اس سے پہلے امارتیں آ جائیں گی، منتصر بن حارث نے پوچھا: امارۃ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا: لڑکوں کی امارت۔ جب تو دیکھے کہ روئے زمین پر لڑکوں کی امارتیں کثیر ہو چکی ہیں، تو جان لینا کہ میں نے جو بیان کیا ہے، اس کا وقت قریب آ گیا ہے، منتصر بن حارث واپس آ گئے، آپ کچھ دور تک گئے، پھر دوبارہ ان کے پاس گئے، ہم نے کہا: یہ بچہ صحابی رسول کو پریشان کر رہا ہے، اس نے کہا: میں ان کے پاس پہنچ کر ان کو تمہاری اس بات کی شکایت کروں گا۔ چنانچہ جب وہ ان کے پاس گئے تو ان لوگوں کی یہ بات ان کو بتائی۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8619 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادِ الْقَطَّانُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّرْسِيُّ، ثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمِ الْخَيَّاطِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: اَتَتْكُمُ الْفِتَنُ تَرْمِي بِالْعَسْفِ، ثُمَّ الَّتِي بَعْدَهَا تَرْمِي بِالرَّضْخِ، ثُمَّ الَّتِي بَعْدَهَا الْمُظْلِمَةُ مَا فِيكُمْ رَجُلٌ حَتّٰى يَرٰى مَا تَرَوْنَ، لَمْ يَرَ فِتْنَةَ الْمَسِيحِ فَيَرَاهَا اَبَدًا، قَالَ: وَفِينَا اَعْرَابِيٌّ مِنْ

رَبِيعَةَ مَا فِينَا حَيٌّ غَيْرُهُ، قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَيْفَ بِالْمَسِيحِ وَقَدْ وُصِفَ لَنَا عَرِيضُ الْجَبْهَةِ مُشْرِفُ الْجِيدِ، بَعِيدٌ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، فَأَنَا رَأَيْتُ حُذَيْفَةَ وَدَّعَ مِنْهَا وَدْعَةً، قَالَ: نَشَدْتُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَدْرِي كَيْفَ قُلْتُ؟ قَالَ: قُلْتَ: مَا فِيكُمْ رَجُلٌ حَتَّى يَرَى مَا تَرَوْنَ، لَمْ يَرَ فِتْنَةَ الدَّجَّالِ فَيَرَاهَا أَبَدًا، قَالَ: فَأَنَا رَأَيْتُ حُذَيْفَةَ يُنَازِعُ وَجْهَهُ، قَالَ: قُلْتُ: لِأَنَّهُ حَفِظَ الْحَدِيثَ عَلَى وَجْهِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً ضَعِيفَةً: أَرَأَيْتُمْ يَوْمَ الدَّارِ أَمْسِ فَإِنَّهَا كَانَتْ فِتْنَةً عَامَّةً عَمَّتِ النَّاسَ، قَالَ: وَفِينَا أَعْرَابِيٌّ مِنْ رَبِيعَةَ مَا فِينَا حَيٌّ غَيْرُهُ، قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ فَأَيْنَ الَّذِينَ يَنْعَقُونَ لِقَاحَنَا، وَيَنْقُبُونَ بُيُوتَنَا؟ قَالَ: أُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ - مَرَّتَيْنِ - قَالَ: وَلَقَدْ خَرَجْتُ يَوْمَ الْجَرَعَةِ وَلَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ لَمْ يُهَرَاقُ فِيهَا مِحْجَمَةٌ مِنْ دَمٍ، وَمَا نَهَيْتُ عَنْهَا إِلَّا ابْنَ الْحِضْرَامَةِ وَفِينَا أَعْرَابِيٌّ مِنْ رَبِيعَةَ مَا فِينَا حَيٌّ غَيْرُهُ، قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ الْحِضْرَامَةِ دُونَ النَّاسِ، فَقَالَ: إِنَّهَا إِذَا أَقْبَلَتْ كَانَتْ لِلْقَائِمِ وَالْقَائِلِ، وَإِنَّ ابْنَ الْحِضْرَامَةِ رَجُلٌ قَوَّالَةٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، فَقَدِ احْتَجَّا بِعِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 8619 - علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ زید بن وہب بیان کرتے ہیں: ہم حضرت حذیفہ کے ہمراہ اس مسجد میں تھے، انہوں نے فرمایا: تم پر فتنے آئیں گے، جو تمہیں ظلم وستم میں دھکیل دیں گے پھر اس کے بعد والے فتنے میں تمہارے اندر ٹوٹ پھوٹ ہوگی، پھر اس کے بعد اندھیرا ہی اندھیرا ہوگا، تم میں کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا جو وہ کچھ دیکھ سکے جو وہ دیکھتے ہیں، جس نے مسیح کا فتنہ نہیں دیکھا ہوگا، وہ اس کو ہمیشہ دیکھے گا اور فرمایا: ہم میں ربیعہ کا ایک دیہاتی ہے، ہم میں اس کے علاوہ کوئی شخص زندہ نہیں ہے، کہا: سبحان اللہ !اے محمد ﷺ کے صحابیو، مسیح کا معاملہ کیسا ہوگا؟ جبکہ آپ ﷺ نے اس کی نشانیاں ہمیں بتائی ہیں، اس کی پیشانی چوڑی ہوگی، گردن لمبی ہوگی، دونوں کندھوں کے درمیاں چوڑائی زیادہ ہوگی، میں نے حذیفہ کو دیکھا ہے، اس سے جدا ہوا ہوں، اس نے کہا: میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا تم سمجھ گئے ہو کہ میں نے کیا کہا؟ انہوں نے کہا: تم نے کہا تھا کہ تمہارے اندر ایسا کوئی آدمی ہے ہی نہیں جو وہ دیکھے جو تم دیکھ رہے ہو، جس نے فتنہ دجال نہیں دیکھا، وہ اس کو ہمیشہ دیکھے گا۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے حضرت حذیفہ کو دیکھا، وہ ان سے جھگڑ رہے تھے، آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: اس لئے کہ انہوں نے ان کے سامنے حدیث یاد کی تھی؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر اس کے بعد ایک ضعیف سا کلمہ بولا۔ وہ یہ تھا "کیا تم نے گزشتہ کل دار کے دن دیکھا تھا کہ وہ عام فتنہ تھا اور سب لوگوں تک پہنچ گیا تھا، انہوں نے کہا: اور ہم میں ربیعہ سے تعلق رکھنے والا ایک دیہاتی تھا، آج اس کے علاوہ اس وقت کے لوگوں میں سے اور کوئی شخص زندہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا: سبحان اللہ اے محمد ﷺ کے ساتھیو! وہ لوگ کہاں ہیں جو ہماری حاملہ عورتوں پر الزام لگاتے تھے اور ہمارے گھروں کو نقب لگاتے تھے۔ وہی لوگ فاسق ہیں، یہ بات دو مرتبہ کہی۔ فرمایا: جرعہ کے دن میں نکلا، میں یہ جان چکا تھا کہ اس میں خون کا ایک قطرہ بھی نہیں بہے گا، اور میں نے اس سے

صرف حضرامہ کے بیٹے کو منع کیا تھا۔ اور ہم میں ربیعہ کا ایک دیہاتی شخص موجود ہے، اس کے علاوہ ہم میں کوئی شخص زندہ نہیں ہے۔ فرمایا: سبحان اللہ اے محمد ﷺ کے صحابیو، حضرامہ کا بیٹا لوگوں سے دور ہے۔ فرمایا: جب وہ آئے گا تو کھڑے ہوئے اور بولنے والے کے لئے ہوگا۔ اور ابن حضرامہ بہت شیریں کلام شخص ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ حالانکہ دونوں بزرگوں نے عمران بن مسلم کی روایات نقل کی ہیں۔

8620 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، ثَنَا اَبِي، اَنْبَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا عَمِّي، اَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ، عَنْ حَدِيثِ عَمْرٍو الْحَضْرَمِيِّ مِنْ اَهْلِ حِمْصٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَكَانَ اَكْثَرَ خُطْبَتِهِ ذِكْرَ الدَّجَّالِ، يُحَدِّثُنَا عَنْهُ حَتَّى فَرَغَ مِنْ خُطْبَتِهِ فَكَانَ فِيمَا قَالَ لَنَا يَوْمَئِذٍ: "اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا اِلَّا حَذَّرَ اُمَّتَهُ الدَّجَّالَ، وَاِنِّي آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاَنْتُمْ آخِرُ الْاُمَمِ، وَهُوَ خَارِجٌ فِيكُمْ لَا مَحَالَةَ، فَاِنْ يَخْرُجْ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ فَاَنَا حَجِيجُ كُلِّ مُسْلِمٍ، وَاِنْ يَخْرُجْ فِيكُمْ بَعْدِي فَكُلُّ امْرِءٍ حَجِيجُ نَفْسِهِ، وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ، اِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ خَلَّةٍ بَيْنَ الْعِرَاقِ وَالشَّامِ، فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوا فَاِنَّهُ يَبْدَاُ فَيَقُوْلُ: اَنَا نَبِيٌّ وَّلَا نَبِيَّ بَعْدِي، ثُمَّ يُثْنِي حَتَّى يَقُوْلَ: اَنَا رَبُّكُمْ وَاِنَّكُمْ لَمْ تَرَوْا رَبَّكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا، وَاِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَاُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَتْفُلْ فِي وَجْهِهِ، وَلْيَقْرَاْ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ اَصْحَابِ الْكَهْفِ، وَاِنَّهُ يُسَلَّطُ عَلٰى نَفْسٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَيَقْتُلُهَا، ثُمَّ يُحْيِيهَا، وَاِنَّهُ لَا يَعْدُو ذٰلِكَ وَلَا يُسَلَّطُ عَلٰى نَفْسٍ غَيْرِهَا، وَاِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ اَنَّ مَعَهُ جَنَّةً وَنَارًا فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَّجَنَّتُهُ نَارٌ، فَمَنِ ابْتُلِيَ بِنَارِهِ فَلْيُغْمِضْ عَيْنَيْهِ وَلْيَسْتَغِثْ بِاللّٰهِ تَكُوْنُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا كَمَا كَانَتِ النَّارُ بَرْدًا وَسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَاِنَّ مِنْ فِتْنَتِهِ اَنْ يَمُرَّ عَلَى الْحَيِّ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيُصَدِّقُونَهُ فَيَدْعُو لَهُمْ فَتُمْطِرُ السَّمَاءُ عَلَيْهِمْ مِنْ يَوْمِهِمْ وَتُخْصِبُ لَهُمُ الْاَرْضُ مِنْ يَوْمِهَا، وَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ مَاشِيَتُهُمْ مِنْ يَوْمِهَا اَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَاَسْمَنَهُ وَاَمَدَّهُ خَوَاصِرَ وَاَدَرَّهُ ضُرُوعًا، وَيَمُرُّ عَلَى الْحَيِّ فَيَكْفُرُوْنَ بِهِ وَيُكَذِّبُوْنَهُ فَيَدْعُو عَلَيْهِمْ فَلَا يُصْبِحُ لَهُمْ سَارِحٌ يَسْرَحُ، وَاِنَّ اَيَّامَهُ اَرْبَعُونَ فَيَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَيَوْمٌ كَالْاَيَّامِ، وَآخِرُ اَيَّامِهِ كَالسَّرَابِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ عِنْدَ بَابِ الْمَدِينَةِ فَيُمْسِي قَبْلَ اَنْ يَبْلُغَ بَابَهَا الْاٰخِرَةَ " قَالُوْا: كَيْفَ نُصَلِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِي تِلْكَ الْاَيَّامِ الْقِصَارِ؟ قَالَ: تَقْدُرُوْنَ فِيهَا ثُمَّ تُصَلُّونَ كَمَا تَقْدُرُوْنَ فِي الْاَيَّامِ الطِّوَالِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8620 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا، اس دن زیادہ گفتگو دجال

کے موضوع پر فرمائی۔ آپ نے اسی کے بارے میں باتیں کرتے کرتے خطبہ ختم فرمادیا۔ اس دن آپ ﷺ نے دجال کے بارے میں جو کچھ بتایا اس میں سے یہ بھی تھا کہ "اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا ہے، اس نے اپنی امت کو دجال کے خطرے سے آگاہ کیا، اور میں سب سے آخری نبی ہوں، اور تم آخری امت ہو۔ اور وہ تمہارے اندر لازمی ظاہر ہوگا، اگر وہ میری موجودگی میں تمہارے اندر ظاہر ہوگیا تو ہر مسلمان کی طرف سے اس کا مقابلہ میں کروں گا اور اگر وہ میرے بعد آیا تو ہر شخص اپنا ذمہ دار خود ہوگا۔ اور ہر مسلمان کا نگران خود اللہ رب العزت ہوگا، وہ عراق اور شام کے درمیان خلہ (کے مقام) سے نکلے گا، وہ دائیں اور بائیں بہت فساد پھیلائے گا، اے اللہ کے بندو، ثابت قدم رہنا، کیونکہ وہ شروع ہی میں نبوت کا دعویٰ کرے گا حالانکہ آخری نبی میں ہوں، پھر وہ مزید آگے بڑھے گا اور خدائی کا دعویٰ کردے گا، کہے گا: میں تمہارا رب ہوں، حالانکہ زندگی میں تم رب کو دیکھ نہیں سکتے، اس کی آنکھوں کے درمیان "کافر" لکھا ہوا ہوگا، ہر مومن اس کو پڑھ سکے گا، جو شخص اس کو ملے، وہ اس کی طرف تھوک دے اور سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے، وہ ایک آدمی کو پکڑ قتل کردے گا پھر اس کو زندہ کردے گا، اور وہ اس ایک آدمی کے علاوہ اور کسی پر مسلط نہیں ہوسکے گا اور نہ کسی پر زیادتی کر سکے گا۔ اس کے فتنہ میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی، اس کی دوزخ حقیقت میں جنت ہوگی اور اس کی جنت اصل میں آگ ہوگی، جو شخص اس کی آگ کی آزمائش کو قبول کرلے گا، اپنی آنکھوں کو بند کرکے اس میں داخل ہوجائے گا اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے گا تو وہ آگ اس کے لئے سلامتی والی ٹھنڈی ہوجائے گی، جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ ٹھنڈی ہوگئی تھی۔ اس کے فتنے میں سے یہ بھی ہوگا کہ وہ جس قبیلے میں سے گزرے گا وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی تصدیق کریں گے۔ یہ ان کے لئے دعا کرے گا، تو اسی دن آسمان سے ان پر برسات نازل ہوجائے گی، اسی دن پوری زمین سرسبز کردے گا۔ ایک ہی دن میں ان کے مویشی پہلے سے تندرست اور توانا اور زیادہ دودھ والے ہوجائیں گے، وہ ایک اور قبیلے سے گزرے گا تو وہاں کے باشندے اس کا انکار کریں گے، اس کو جھٹلائیں گے، وہ ان کے لئے بددعا کرے گا تو ان کے لئے کوئی چرواہا نہیں رہے گا جو ان کے مال مویشی چرائے، وہ چالیس دن رہے گا۔ پہلا دن ایک سال کے برابر ہوگا، دوسرا ایک مہینے کے برابر، تیسرا ایک ہفتے کے برابر، اور اس کے بعد کے دن ہمارے عام دنوں کی طرح ہوں گے، اور اس کا آخری دن سراب کی طرح ہوگا، ایک آدمی مدینہ کے دروازے کے پاس صبح کرے گا، وہ دوسرے دروازے تک نہیں پہنچا ہوگا کہ شام ہوجائے گی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ ان چھوٹے چھوٹے دنوں میں ہم نماز کیسے پڑھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جیسے لمبے دنوں میں وقت کا حساب لگا کر نمازیں پڑھی ہوں گی اسی طرح ان مختصر ایام میں نمازیں پڑھنا۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

8621 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْبَغَوِيُّ الْعَدْلُ بِبَغْدَادَ، ثنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، ثنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، ثنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: " اَلَا كُلُّ نَبِيٍّ قَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ

الدَّجَّالَ، وَأَنَّهُ يَوْمَهُ هٰذَا قَدْ أَكَلَ الطَّعَامَ، وَإِنِّي عَاهِدٌ عَهْدًا لَمْ يَعْهَدْهُ نَبِيٌّ لِأُمَّتِهِ قَبْلِي، أَلَا إِنَّ عَيْنَهُ الْيُمْنَى مَمْسُوحَةُ الْحَدَقَةِ جَاحِظَةٌ، فَلَا تَخْفَى كَأَنَّهَا نُخَاعَةٌ فِي جَنْبِ حَائِطٍ، أَلَا وَإِنَّ عَيْنَهُ الْيُسْرَى كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ، مَعَهُ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَمِثْلُ النَّارِ، فَالنَّارُ رَوْضَةٌ خَضْرَاءُ، وَالْجَنَّةُ غَبْرَاءُ ذَاتُ دُخَانٍ، أَلَا وَإِنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ رَجُلَيْنِ يُنْذِرَانِ أَهْلَ الْقُرَى كُلَّمَا دَخَلَا قَرْيَةً أَنْذَرَا أَهْلَهَا، فَإِذَا خَرَجَا مِنْهَا دَخَلَهَا أَوَّلُ أَصْحَابِ الدَّجَّالِ، وَيَدْخُلُ الْقُرَى كُلَّهَا غَيْرَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ حُرِّمَا عَلَيْهِ، وَالْمُؤْمِنُونَ مُتَفَرِّقُونَ فِي الْأَرْضِ فَيَجْمَعُهُمُ اللّٰهُ لَهُ، فَيَقُولُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِأَصْحَابِهِ: لَأَنْطَلِقَنَّ إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ فَلَأَنْظُرَنَّ أَهُوَ الَّذِي أَنْذَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ لَا، ثُمَّ وَلَّى، فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ: وَاللّٰهِ لَا نَدَعُكَ تَأْتِيهِ وَلَوْ أَنَّا نَعْلَمُ أَنَّهُ يَقْتُلُكَ إِذَا أَتَيْتَهُ خَلَّيْنَا سَبِيلَكَ، وَلَكِنَّا نَخَافُ أَنْ يَفْتِنَكَ فَأَبَى عَلَيْهِمُ الرَّجُلُ الْمُؤْمِنُ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُ، فَانْطَلَقَ يَمْشِي حَتَّى أَتَى مَسْلَحَةً مِنْ مَسَالِحِهِ فَأَخَذُوهُ فَسَأَلُوهُ مَا شَأْنُكَ وَمَا تُرِيدُ؟ قَالَ لَهُمْ: أُرِيدُ الدَّجَّالَ الْكَذَّابَ، قَالُوا: إِنَّكَ تَقُولُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ فَأَرْسَلُوا إِلَى الدَّجَّالِ أَنَّا قَدْ أَخَذْنَا مَنْ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا فَنَقْتُلُهُ أَوْ نُرْسِلُهُ إِلَيْكَ؟ قَالَ: أَرْسِلُوهُ إِلَيَّ، فَانْطُلِقَ بِهِ حَتَّى أُتِيَ بِهِ الدَّجَّالُ فَلَمَّا رَآهُ عَرَفَهُ لِنَعْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ الدَّجَّالُ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ: أَنْتَ الدَّجَّالُ الْكَذَّابُ الَّذِي أَنْذَرَنَاكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهُ الدَّجَّالُ: أَنْتَ تَقُولُ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ لَهُ الدَّجَّالُ: لَتُطِيعَنِّي فِيمَا أَمَرْتُكَ وَإِلَّا شَقَقْتُكَ شِقَّتَيْنِ، فَنَادَى الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، هٰذَا الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ فَمَنْ عَصَاهُ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ أَطَاعَهُ فَهُوَ فِي النَّارِ، فَقَالَ لَهُ الدَّجَّالُ: وَالَّذِي أَحْلِفُ بِهِ لَتُطِيعُنِي أَوْ لَأَشُقَّنَّكَ شِقَّتَيْنِ، فَنَادَى الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ هٰذَا الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ فَمَنْ عَصَاهُ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ أَطَاعَهُ فَهُوَ فِي النَّارِ، قَالَ: فَمَدَّ بِرِجْلِهِ فَوَضَعَ حَدِيدَتَهُ عَلَى عَجَبِ ذَنَبِهِ فَشَقَّهُ شِقَّتَيْنِ، فَلَمَّا فَعَلَ بِهِ ذٰلِكَ، قَالَ الدَّجَّالُ لِأَوْلِيَائِهِ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَحْيَيْتُ هٰذَا لَكُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: بَلَى " - قَالَ عَطِيَّةُ: فَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: - " فَضَرَبَ إِحْدَى شِقَّيْهِ أَوِ الصَّعِيدَ عِنْدَهُ، فَاسْتَوَى قَائِمًا، فَلَمَّا رَآهُ أَوْلِيَاؤُهُ صَدَّقُوهُ وَأَيْقَنُوا أَنَّهُ رَبُّهُمْ وَأَجَابُوهُ وَاتَّبَعُوهُ، قَالَ الدَّجَّالُ لِلْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ: أَلَا تُؤْمِنُ بِي؟ قَالَ لَهُ الْمُؤْمِنُ: لَأَنَا الْآنَ أَشَدُّ فِيكَ بَصِيرَةً مِنْ قَبْلُ، ثُمَّ نَادَى فِي النَّاسِ أَلَا إِنَّ هٰذَا الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ فَمَنْ أَطَاعَهُ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَمَنْ عَصَاهُ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ، فَقَالَ الدَّجَّالُ: وَالَّذِي أَحْلِفُ بِهِ لَتُطِيعُنِي أَوْ لَأَذْبَحَنَّكَ أَوْ لَأُلْقِيَنَّكَ فِي النَّارِ، فَقَالَ لَهُ الْمُؤْمِنُ: وَاللّٰهِ لَا أُطِيعُكَ أَبَدًا، فَأَمَرَ بِهِ فَاضْطُجِعَ " - قَالَ: فَقَالَ لِي أَبُو سَعِيدٍ: إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: - ثُمَّ جَعَلَ صَفِيحَتَيْنِ مِنْ نُحَاسٍ بَيْنَ تَرَاقِيهِ وَرَقَبَتِهِ - قَالَ: وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: مَا كُنْتُ أَدْرِي مَا النُّحَاسُ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ - فَذَهَبَ لِيَذْبَحَهُ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ وَلَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ بَعْدَ قَتْلِهِ إِيَّاهُ - قَالَ: فَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: - فَأَخَذَ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَأَلْقَاهُ فِي الْجَنَّةِ وَهِيَ غَبْرَاءُ ذَاتُ دُخَانٍ يَحْسَبُهَا النَّارَ فَذٰلِكَ الرَّجُلُ أَقْرَبُ أُمَّتِي مِنِّي دَرَجَةً -

قَالَ: فَقَالَ اَبُوْ سَعِيدٍ: مَا كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْسَبُوْنَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ اِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى سَلَكَ عُمَرُ سَبِيلَهُ، قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ لَهُ: فَكَيْفَ يَهْلِكُ؟ قَالَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ، قَالَ: فَقُلْتُ: اُخْبِرْتُ اَنَّ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ هُوَ يُهْلِكُهُ، فَقَالَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ غَيْرَ اَنَّهُ يُهْلِكُهُ اللّٰهُ وَمَنْ تَبِعَهُ، قَالَ: قُلْتُ: فَمَنْ يَكُوْنُ بَعْدَهُ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اَنَّهُمْ يَغْرِسُوْنَ بَعْدَهُ الْغُرُوسَ وَيَتَّخِذُونَ مِنْ بَعْدِهِ الْاَمْوَالَ ، قَالَ: قُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ اَبَعْدَ الدَّجَّالِ يَغْرِسُوْنَ الْغُرُوسَ وَيَتَّخِذُوْنَ مِنْ بَعْدِهِ الْاَمْوَالَ، قَالَ: نَعَمْ، حَدَّثَنِيْ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَعْجَبُ حَدِيْثٍ فِي ذِكْرِ الدَّجَّالِ تَفَرَّدَ بِهِ عَطِيَّةُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ وَلَمْ يَحْتَجَّ الشَّيْخَانِ بِعَطِيَّةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8621 – عطية ضعيف

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار، ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا، اور اس کے آنے کا وقت اب ہے، بے شک اس نے کھانا کھالیا ہے اور میں اپنی امت سے ایک عہد لے رہا ہوں یہ عہد مجھ سے پہلے کبھی کسی نبی نے اپنی امت سے نہیں لیا، سن لو اس کی بائیں آنکھ ابھری ہوئی ہوگی، لہٰذا وہ چھپ نہیں سکے گا۔ جیسا کہ کسی دیوار پر ناک کی رینٹھ لگی ہو، اور اس کی دائیں آنکھ چمکتے ہوئے ستارے کی مانند ہوگی، اس کے ہمراہ جنت اور دوزخ جیسی چیزیں ہوں گی، جب کہ جو دوزخ ہوگی، وہ حقیقت میں سبز باغ ہوگی اور جو بظاہر جنت ہوگی وہ دھوئیں والی آگ ہوگی، خبردار، اس کے سامنے دو آدمی ہوں گے جو اپنی بستی والوں کو ڈرا رہے ہوں گے، وہ جب بھی اس بستی میں آئیں گے، ان کو ڈرسنائیں گے، جب وہ لوگ اس بستی سے نکلیں گے تو دجال کا ایک ساتھی اس میں داخل ہو جائے گا، اور وہ مکہ اور مدینہ کے علاوہ ہر بستی اور ہر شہر میں داخل ہوں گے، جبکہ ان دو شہروں میں داخل ہونا ان پر حرام کر دیا گیا ہے، اور مومنین، روئے زمین پر پھیلے ہوئے ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان سب کو دجال کے لئے ایک جگہ پر جمع کر لے گا، مومنین میں ایک آدمی اپنے ساتھیوں سے کہے گا: میں اس آدمی کے پاس جا کر دیکھ کر آتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جس شخص سے ڈرایا تھا، یہ وہی ہے یا کوئی اور ہے۔ اس کے ساتھی اس کو کہیں گے: اللہ کی قسم! ہم تجھے اس کے پاس جانے کی اجازت نہیں دیں گے۔ اگر ہمیں یہ پتا ہو کہ اگر تو اس کے پاس جائے گا تو وہ تجھے قتل کر دے گا، تب بھی ہم تجھے جانے کی اجازت دے دیں، لیکن ہمیں خوف یہ ہے کہ وہ تجھے فتنے میں مبتلا کر دے گا، اس لئے ہم تجھے اس کے پاس کسی طور بھی نہیں جانے دیں گے۔ لیکن وہ مومن آدمی ضد کر کے اس کو دیکھنے کے لئے چل نکلے گا، وہ چلتا چلتا، اس کی ایک سرحد تک پہنچے گا۔ وہ اس کو پکڑ لیں گے اور اس سے اُدھر آنے کی وجہ پوچھیں گے، وہ کہے گا: میں دجال کذاب کو ڈھونڈ رہا ہوں، لوگ پوچھیں گے: یہ بات تم کہہ رہے ہو؟ وہ کہے گا: جی ہاں۔ وہ لوگ دجال کی طرف پیغام بھیجیں گے کہ ہم نے ایک ایسے آدمی کو گرفتار کیا ہوا ہے جو آپ کی شان میں نازیبا گفتگو کر رہا ہے، ہم اس کو مار ڈالیں یا آپ کی جانب بھیج دیں؟ وہ کہے گا: اس کو میری طرف بھیج دو، اس آدمی کو دجال تک پہنچایا جائے گا، جب وہ آدمی دجال کو دیکھے گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی نشانیوں کے مطابق اس کو پہچان لے گا۔ دجال اس سے کہے گا: تم کون

ہواور کیا کرنے آئے ہو؟ وہ بندہ مومن کہے گا: تو دجال کذاب ہے، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تجھ سے بچنے کا حکم دیا ہے، دجال کہے گا: تم یہ بات کہہ رہے ہو؟ وہ کہے گا: جی ہاں۔ دجال کہے گا: میں جو حکم دوں، تو اس کی اطاعت کر، ورنہ میں تجھے چیر کر رکھ دوں گا، وہ بندہ مومن چیخ کر آواز دے گا اور کہے گا: اے لوگو! یہ مسیح کذاب ہے، جو اس کی نافرمانی کرے گا وہ جنتی ہے، اور جو اس کی اطاعت کرے گا وہ دوزخی ہے۔ دجال اس کو ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹے گا اور تلوار کے ساتھ اس کے دو ٹکڑے کر دے گا۔ جب دجال یہ کام کر چکے گا تو اپنے ساتھیوں سے کہے گا: اگر میں اس کو زندہ کر دوں تو کیا تم یقین کر لو گے کہ میں تمہارا رب ہوں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ اس آدمی کے ایک پہلو کو یا اپنے قریب مٹی کو مارے گا، تو وہ آدمی اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو جائے گا، جب اس کے ساتھی یہ کرتب دیکھیں گے تو اس کے رب ہونے کی تصدیق کر دیں گے، اور ان کو یقین ہو جائے گا کہ وہ واقعی ان کا رب ہے، سب اس کی فرمانبرداری اور اطاعت کریں گے۔ دجال اس بندہ مومن سے کہے گا: کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لائے گا؟ بندہ مومن اس کو کہے گا: اب تو مجھے پہلے سے بھی زیادہ بصیرت حاصل ہوگئی ہے (کہ تم واقعی دجال ہو) پھر وہ بندہ پکار کر کہے گا: خبردار! یہ مسیح کذاب ہے، جو اس کی اطاعت کرے گا، وہ دوزخی ہے اور جو اس کی نافرمانی کرے گا وہ جنتی ہے، دجال کہے گا: اس ذات کی قسم جس کی میں قسم کھاتا ہوں، تجھے میری اطاعت کرنی پڑے گی ورنہ میں تجھے ذبح کر دوں گا یا تجھے آگ میں زندہ جلا دوں گا، بندہ مومن کہے گا: اللہ کی قسم! میں کبھی بھی تیری اطاعت نہیں کروں گا، دجال حکم دے گا، اس آدمی کو لٹایا جائے گا، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر (نحاس) تانبے کی دو چوڑی تلواریں گردن اور حلقوم کے درمیان رکھی جائیں گی۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس دن سے پہلے میں نہیں جانتا تھا کہ نحاس کس کو کہتے ہیں، پھر اس کو ذبح کرنے کے لئے لے جایا جائے گا، لیکن ایک مرتبہ قتل کرنے کے بعد اب وہ اس پر مسلط نہیں ہو سکے گا اور نہ ہی وہ اس کو ذبح کر سکے گا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دجال اس بندہ مومن کو ہاتھ اور پاؤں سے پکڑ کر جنت میں ڈال دے گا، اس میں دھواں ہی دھواں ہوگا، دیکھنے والا اس کو آگ سمجھ رہا ہوگا۔ میرا یہ امتی درجات کے لحاظ سے میرے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام وہ آدمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سمجھا کرتے تھے، کہ عمر ہی اس راستے کو اپنائے گا۔ میں نے پوچھا: وہ ہلاک کیسے ہوگا؟ انہوں نے کہا: اللہ ہی بہتر جانتا ہے، میں نے کہا: مجھے خبر دی گئی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اس کو ہلاک کریں گے، انہوں نے کہا: اللہ ہی بہتر جانتا ہے، اللہ ہی اس کو اور اس کے پیروکاروں کو ہلاک فرمائے گا۔ میں نے پوچھا: ان کے بعد کون آئے گا؟ انہوں نے کہا: مجھے نبی اکرم ﷺ نے بتایا ہے کہ اس کے بعد فصلیں اگائی جائیں گی، باغات لگائے جائیں گے، اور اس کے بعد لوگ بہت مال حاصل کریں گے۔ انہوں نے کہا: جی ہاں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ بھی بتایا تھا۔ دجال کے ذکر میں یہ حدیث بہت اچھی ہے اس کو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے میں عطیہ بن سعد منفرد ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عطیہ کی روایات نقل نہیں کیں۔

8622 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثنَا يَحْيَى بْنُ

آدَمَ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَطْلُعُ عَلَيْكُمْ قَبْلَ السَّاعَةِ سَحَابَةٌ سَوْدَاءُ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ، مِثْلُ التُّرْسِ، فَمَا تَزَالُ تَرْتَفِعُ فِي السَّمَاءِ حَتَّى تَمْلَا السَّمَاءَ، ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ فَيُقْبِلُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ هَلْ سَمِعْتُمْ؟ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ: نَعَمْ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشُكُّ، ثُمَّ ○○○ يُنَادِي الثَّانِيَةَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، فَيَقُوْلُ النَّاسُ: هَلْ سَمِعْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ، ثُمَّ يُنَادِي: اَيُّهَا النَّاسُ اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ" - قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، اِنَّ الرَّجُلَيْنِ لَيَنْشُرَانِ الثَّوْبَ فَمَا يَطْوِيَانِهِ اَوْ يَتَبَايَعَانِهِ اَبَدًا، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَمْدُرُ حَوْضَهُ فَمَا يَسْقِي فِيهِ شَيْئًا، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَحْلِبُ نَاقَتَهُ فَمَا يَشْرَبُهُ اَبَدًا، وَيَشْتَغِلُ النَّاسُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8622 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قیامت سے پہلے مغرب کی جانب سے ڈھال کی مانند سیاہ بادل نمودار ہوگا۔ وہ آسمان میں پھیلتا رہے گا حتیٰ کہ پورے آسمان کو گھیر لے گا، پھر ایک منادی آواز دے گا: اے لوگو! یہ سن کر لوگ ایک دوسرے سے پوچھیں گے کہ کیا تم نے آواز سنی؟ کوئی کہے گا: ہاں سنی ہے، اور کسی کو شک ہوگا۔ منادی دوبارہ آواز دے گا: اے لوگو! لوگ پھر ایک دوسرے سے پوچھیں گے کہ تم نے آواز سنی؟ سب کہیں گے: ہاں سنی ہے۔ منادی پھر کہے گا: اے لوگو! اللہ کا حکم آن پہنچا ہے، اب جلدی مت کرو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے دو آدمی (خرید وفروخت کے لئے) کپڑا پھیلائیں گے لیکن وہ اس کو نہ لپیٹ سکیں گے اور نہ اس کو بیچ سکیں گے، کوئی شخص اپنا حوض پانی سے بھرے گا لیکن اس سے پی نہیں سکے گا، کوئی شخص اونٹنی کا دودھ دوہے گا لیکن اس کو پی نہیں سکے گا، لوگ (قیامت کے معاملے میں) مشغول ہوجائیں گے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8623 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اَبُوْ الْجُمَاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنِي الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ، اَخْبَرَنِي اَبُوْ مَعْبَدٍ حَفْصُ بْنُ غَيْلَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَاَتَاهُ فَتًى يَسْاَلُهُ عَنْ اِسْدَالِ الْعِمَامَةِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: سَاُخْبِرُكَ عَنْ ذٰلِكَ بِعِلْمٍ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى، قَالَ: كُنْتُ عَاشِرَ عَشَرَةٍ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَابْنُ مَسْعُوْدٍ، وَحُذَيْفَةُ، وَابْنُ عَوْفٍ، وَاَبُوْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْمُؤْمِنِينَ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا قَالَ: فَاَيُّ

الْمُؤْمِنِينَ اَكْيَسُ؟ قَالَ: اَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا وَاَحْسَنُهُمْ لَهُ اسْتِعْدَادًا قَبْلَ اَنْ يَنْزِلَ بِهِمْ اُولَئِكَ مِنَ الْاَكْيَاسِ ثُمَّ سَكَتَ الْفَتَى

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8623 – صحيح

✧✧ حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں تھا، آپ کے پاس ایک نوجوان آیا، اس نے عمامے کا شملہ لٹکانے کے بارے میں مسئلہ پوچھا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تجھے اس کا علمی جواب دوں گا، آپ فرماتے ہیں: میں مسجد نبوی میں دسواں آدمی تھا، مزید حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت حذیفہ، حضرت ابن عوف اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم تھے۔ ایک انصاری نوجوان آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور بیٹھ گیا، پھر پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مومنین میں سب سے افضل کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔ اس نے پوچھا: سب سے عقلمند کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو موت کو زیادہ یاد رکھتا ہے، اور موت آنے سے پہلے اس کی اچھی طرح تیاری کر کے رکھتا ہے، یہ شخص سمجھداروں میں سے ہے۔ اس کے بعد وہ نوجوان خاموش ہو گیا۔

وَاَقْبَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ، خَمْسٌ اِنِ ابْتُلِيتُمْ بِهِنَّ وَنَزَلَ فِيكُمْ اَعُوذُ بِاللّٰهِ اَنْ تُدْرِكُوهُنَّ: لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يَعْمَلُوا بِهَا اِلَّا ظَهَرَ فِيهِمُ الطَّاعُونُ وَالْاَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي اَسْلَافِهِمْ، وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ اِلَّا اُخِذُوا بِالسِّنِينَ وَشِدَّةِ الْمُؤْنَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يَمْنَعُوا الزَّكَاةَ اِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ، وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا، وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللّٰهِ وَعَهْدَ رَسُولِهِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوُّهُمْ مِنْ غَيْرِهِمْ وَاَخَذُوا بَعْضَ مَا كَانَ فِي اَيْدِيهِمْ، وَمَا لَمْ يَحْكُمْ اَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ اِلَّا اَلْقَى اللّٰهُ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ" ثُمَّ اَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ يَتَجَهَّزُ لِسَرِيَّةٍ بَعَثَهُ عَلَيْهَا، وَاَصْبَحَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَدِ اعْتَمَّ بِعِمَامَةٍ مِنْ كَرَابِيسَ سَوْدَاءَ، فَاَدْنَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَقَضَهُ وَعَمَّمَهُ بِعِمَامَةٍ بَيْضَاءَ، وَاَرْسَلَ مِنْ خَلْفِهِ اَرْبَعَ اَصَابِعَ اَوْ نَحْوَ ذَلِكَ وَقَالَ: هَكَذَا يَا ابْنَ عَوْفٍ اعْتَمَّ فَاِنَّهُ اَعْرَبُ وَاَحْسَنُ ثُمَّ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا اَنْ يَدْفَعَ اِلَيْهِ اللِّوَاءَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: خُذِ ابْنَ عَوْفٍ فَاغْزُوا جَمِيعًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ، لَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا، وَلَا تُمَثِّلُوا، وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا، فَهَذَا عَهْدُ اللّٰهِ وَسِيرَةُ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے مہاجرو! پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر تم اس میں مبتلا ہو جاؤ اور وہ چیزیں تم میں نازل ہوں، میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ تم ان پانچ چیزوں کو پاؤ

○ جب کسی قوم میں زنا عام ہو جائے گا تو ان میں طاعون پھیل جائے گا اور ایسی ایسی بیماریاں پیدا ہوں گی کہ تم سے پہلے

لوگوں میں ان کا نام نشان تک نہ تھا۔

○ جب لوگ ناپ تول میں کمی کریں گے تو ان کو قحط اور مشقت میں مبتلا کر دیا جائے گا، اور ظالم بادشاہ ان پر مسلط کر دیئے جائیں گے۔

○ جب لوگ زکوۃ دینا چھوڑ دیں گے، ان کی بارشیں روک لی جائیں گی، اگر روئے زمین پر جانور نہ ہوں تو ان کو بارش کا ایک قطرہ تک نہ ملے۔

○ جب لوگ اللہ اور اس کے رسول کا عہد توڑیں گے تو ان پر ان کی اغیار اقوام میں سے ان کا دشمن ان پر مسلط کر دیا جائے گا اور وہ ان کے ہاتھوں کی اشیاء بھی غصب کر لیں گے۔

○ جب ان کے ائمہ کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنا عذاب ڈال دے گا۔

پھر آپ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ جہاد کی تیاری کریں، ان کو اس جنگی مہم کا سپہ سالار بنایا، اگلے دن صبح حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سیاہ رنگ کا عمامہ پہن کر تیار ہو گئے، نبی اکرم ﷺ نے ان کو اپنے قریب بلایا، ان کا کالا عمامہ اتارا اور ان کے سر پر سفید عمامہ باندھ دیا، اور پچھلی جانب چار انگلیوں کے برابر یا اس کے قریب قریب مقدار میں شملہ لٹکایا۔ پھر فرمایا: اے ابن عوف اس طرح عمامہ باندھتے ہیں، کیونکہ یہ اچھا لگتا ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ان کو جھنڈا دیں، انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور نبی اکرم ﷺ پر درود شریف پڑھا، پھر فرمایا: اے ابن عوف یہ پکڑو اور سب لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرو، اللہ کے منکروں کے ساتھ جہاد کرو کسی کے ساتھ زیادتی نہ کرنا، اپنے سپہ سالار کے ساتھ غداری نہ کرنا، لاشوں کا مثلہ نہ کرنا، بچوں کو قتل نہ کرنا، یہ اللہ تعالیٰ کا عہد ہے اور اس کے نبی ﷺ کی سیرت ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8624 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّحْوِيُّ بِبَغْدَادَ، ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ الْيَمَانِ، اَخْبَرَنِيْ شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ، اَخِي زِيَادٍ لِاُمِّهِ، وَاَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، اَنْبَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَخِي زِيَادٍ لِاُمِّهِ، قَالَ: اَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَاْنِ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ قَبْلَ اَنْ يَقُولَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ اَكْثَرْتُمْ فِي شَاْنِ هٰذَا الرَّجُلِ، وَاِنَّهُ كَذَّابٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كَذَّابًا يَخْرُجُونَ قَبْلَ الدَّجَّالِ، وَاِنَّهُ لَيْسَ بَلَدٌ اِلَّا يَدْخُلُهُ رُعْبُ الْمَسِيحِ اِلَّا الْمَدِينَةَ، عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِنْ اَنْقَابِهَا يَوْمَئِذٍ مَلَكَانِ يَذُبَّانِ عَنْهَا رُعْبَ الْمَسِيحِ قَدِ احْتَجَّ مُسْلِمٌ بِطَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ وَقَدْ اَعْضَلَ مَعْمَرٌ

وَّشُعَيْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ هٰذَا الْاِسْنَادَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَاِنَّ طَلْحَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ اَبِیْ بَكْرَةَ اِنَّمَا سَمِعَهُ مِنْ عِيَاضِ بْنِ مُسَافِعٍ، عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ هٰكَذَا، رَوَاهُ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، وَعُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8624 – لم يسمعه طلحة من أبي بكرة

✧✧ زیاد کے ماں شریک بھائی حضرت ابوبکرہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ مسیلمہ کذاب کے بارے میں رسول اللہ کے کچھ کہنے سے پہلے ہی اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرنے لگ گئے، پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرنے کے بعد فرمایا: تم اس آدمی کے بارے میں بہت زیادہ اظہار خیال کرنے لگ گئے ہو، وہ تیس کذابوں میں سے ایک کذاب ہے جو دجال سے پہلے ہوں گے، ہر شہر میں مسیح دجال کا رعب داخل ہوجائے گا، سوائے مدینہ منورہ کے۔ اس دن مدینہ کی ہر گزرگاہ پر دو فرشتے ہوں گے، وہ مدینے میں داخل ہونے سے مسیح دجال کو روکتے رہیں گے۔

۞۞ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے طلحہ بن عبداللہ بن عوف کی روایات نقل کی ہیں۔ اور اس اسناد کو معمر اور شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے روایت کرنے میں معضل رکھا ہے کیونکہ طلحہ بن عبداللہ نے یہ حدیث ابوبکرہ سے نہیں سنی، انہوں نے اس حدیث کو عیاض بن مسافع کے واسطے سے ابوبکرہ سے روایت کیا ہے۔ اسی حدیث کو یونس بن یزید نے اور عقیل بن خالد نے بھی زہری سے روایت کیا ہے۔

اَمَّا حَدِيْثُ يُوْنُسَ

یونس کی روایت کردہ حدیث

8625 – فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَهُ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ مُسَافِعٍ، عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ، اَخِيْ زِيَادٍ لِاُمِّهِ، قَالَ: لَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ فِيْ شَاْنِ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ مَا قَالَ، قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ اَكْثَرْتُمْ فِيْ شَاْنِ هٰذَا الرَّجُلِ، وَاِنَّهُ كَذَّابٌ مِنْ ثَلَاثِيْنَ كَذَّابًا يَخْرُجُوْنَ قَبْلَ الدَّجَّالِ، وَاِنَّهُ لَيْسَ بَلَدٌ اِلَّا سَيَدْخُلُهُ رُعْبُ الْمَسِيْحِ اِلَّا الْمَدِيْنَةَ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِنْ اَنْقَابِهَا يَوْمَئِذٍ مَلَكَانِ يَذُبَّانِ عَنْهَا رُعْبَ الْمَسِيْحِ

✧✧ یونس نے زہری کے واسطے سے طلحہ بن عبداللہ بن عوف کے حوالے سے عیاض بن مسافع سے روایت کیا ہے کہ زیاد کے ماں شریک بھائی حضرت ابوبکرہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ مسیلمہ کذاب کے بارے میں رسول اللہ کے کچھ کہنے سے پہلے ہی اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرنے لگ گئے، پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرنے کے بعد فرمایا: تم اس آدمی کے بارے میں بہت زیادہ اظہار خیال کرنے لگ گئے ہو، وہ تیس کذابوں میں سے ایک کذاب ہے جو دجال سے پہلے ہوں گے، ہر شہر میں مسیح دجال کا رعب داخل ہوجائے گا سوائے مدینہ منورہ کے۔ اس دن مدینہ کی ہر گزرگاہ پر دو فرشتے ہوں گے، وہ دجال کو مدینے میں داخل ہونے سے روک رہے ہوں گے۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ عَقِيلِ بْنِ خَالِدٍ

8626 – فَحَدَّثْنَاهُ اَبُوْ النَّضْرِ الْفَقِيهُ، وَاَبُوْ الْحَسَنِ الْعَنَزِيُّ، قَالَا: ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحِ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِيْ عَقِيلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَخْبَرَنِيْ طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ، اَنَّ عِيَاضَ بْنَ مُسَافِعٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا بَكْرَةَ اَخَا زِيَادٍ لِاُمِّهِ اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَخَطَبَ فَاَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ اَكْثَرْتُمْ فِي شَاْنِ مُسَيْلِمَةَ، وَاِنَّهُ كَذَّابٌ مِنْ جُمْلَةِ ثَلَاثِينَ كَذَّابًا يَخْرُجُونَ قَبْلَ الدَّجَّالِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ " وَقَدْ رَوَاهُ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ مُخْتَصَرًا

✧✧ عقیل نے ابن شہاب کے واسطے سے طلحہ بن عبداللہ بن عوف کے حوالے سے عیاض بن مسافع سے روایت کیا ہے کہ زیاد کے ماں شریک بھائی حضرت ابوبکرہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ مسیلمہ کذاب کے بارے میں رسول اللہ کے کچھ کہنے سے پہلے ہی اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرنے لگ گئے، پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرنے کے بعد فرمایا: تم اس آدمی کے بارے میں بہت زیادہ اظہار خیال کرنے لگ گئے ہو، وہ تیس کذابوں میں سے ایک کذاب ہے جو دجال سے پہلے ہوں گے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اسی حدیث کو سعد بن ابراہیم زہری نے اپنے والد کے واسطے سے ابوبکرہ سے مختصراً روایت کیا ہے

8627 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، ثَنَا اَبِيْ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهَا مَلَكَانِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8627 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مدینہ میں مسیح دجال کا رعب داخل نہیں ہو سکے گا، اس دن مدینے کے سات دروازے ہوں گے، ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوں گے۔

8628 – اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرَّاظِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ، وَاَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلَانِ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاَهْلِ الْمَدِينَةِ فِي مُدِّهِمْ وَفِي صَاعِهِمْ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِي مَدِينَتِهِمْ، اللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ، وَاَنَا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، وَاِنَّ اِبْرَاهِيمَ سَاَلَكَ لِمَكَّةَ وَاِنِّي اَسْاَلُكَ لِلْمَدِينَةِ مِثْلَ مَا سَاَلَكَ اِبْرَاهِيمُ لِمَكَّةَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ، اَلَا اِنَّ الْمَدِينَةَ مُشْتَبِكَةٌ

بِالْمَلَائِكَةِ، عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا، لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَالدَّجَّالُ، مَنْ اَرَادَ اَهْلَهَا بِسُوءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8628 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا مانگی ''اے اللہ اہل مدینہ کے ''مد'' اور ان کے ''صاع'' میں برکت عطا فرما، اور ان کے شہر میں برکت عطا فرما، اے اللہ بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور خلیل ہیں اور میں تیرا بندہ اور رسول ہوں، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تجھ سے مکہ کے لئے دعا مانگی تھی، اور میں اسی طرح کی دعا تجھ سے مدینہ کے لئے مانگتا ہوں''۔

خبردار! مدینہ منورہ فرشتوں سے بھرا ہوا ہے اس کے ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہیں جو کہ اس کی حفاظت کرتے ہیں، اس شہر میں دجال اور طاعون داخل نہیں ہوسکتا، جو شخص وہاں کے رہنے والوں کو نقصان دینا چاہے گا، اللہ تعالیٰ اس کو اس طرح پگھلا دے گا جیسے پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8629 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ قَالَا: ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَحَلَّاهُ بِحِلْيَةٍ لَا اَحْفَظُهَا، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ كَالْيَوْمِ؟ قَالَ: اَوْ خَيْرٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ " وَقَدْ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، وَسَاقَهُ اَتَمَّ مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8629 – صحيح

✧✧ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا، اس کے تمام حالات بیان کردیئے، میں وہ تمام یاد نہیں رکھ سکا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن بھی ہمارے دل آج کی طرح ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید اس سے بھی بہتر ہوں گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور حدیث کو حماد بن سلمہ نے خالد الحذاء سے روایت کیا ہے اور شعبہ کی حدیث سے زیادہ تام طریقے سے بیان کیا ہے۔

8630 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ

اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الدَّجَّالَ، وَاِنِّي اُنْذِرُكُمُوهُ فَوَصَفَهُ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّكُمْ سَتُدْرِكُوْنَهُ، اَوْ سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِي وَسَمِعَ مِنِّي قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ كَمَا هِيَ الْيَوْمُ؟ قَالَ: اَوْ خَيْرٌ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8630 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت نوح علیہ السلام کے بعد ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے اور میں بھی تمہیں اس سے ڈراتا ہوں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کے حالات بتائے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تم اس کو پاؤ گے یا جن لوگوں نے مجھے دیکھا ہے ان میں سے بعض لوگ اس کو پائیں گے ،ہم نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ہمارے دل ایسے ہی ہوں گے جیسے آج ہیں؟ فرمایا: اس سے بھی بہتر ہوں گے۔

8631 – وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ مِحْجَنِ بْنِ الْاَدْرَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: يَوْمُ الْخَلَاصِ وَمَا يَوْمُ الْخَلَاصِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَوْمُ الْخَلَاصِ؟ فَقَالَ: يَجِيءُ الدَّجَّالُ فَيَصْعَدُ اُحُدًا فَيَطَّلِعُ فَيَنْظُرُ اِلَى الْمَدِينَةِ، فَيَقُوْلُ لِاَصْحَابِهِ اَلَا تَرَوْنَ اِلَى هٰذَا الْقَصْرِ الْاَبْيَضِ، هٰذَا مَسْجِدُ اَحْمَدَ، ثُمَّ يَاْتِي الْمَدِينَةَ فَيَجِدُ بِكُلِّ نَقْبٍ مِنْ نِقَابِهَا مَلَكًا مُصْلِتًا، فَيَاْتِي سَبْخَةَ الْجُرُفِ فَيَضْرِبُ رِوَاقَهُ ثُمَّ تَرْتَجِفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَلَا يَبْقَى مُنَافِقٌ وَلَا مُنَافِقَةٌ، وَلَا فَاسِقٌ وَلَا فَاسِقَةٌ اِلَّا خَرَجَ اِلَيْهِ، فَتَخْلُصُ الْمَدِينَةُ وَذٰلِكَ يَوْمُ الْخَلَاصِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8631 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت محجن بن ادرع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں کو خطبہ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خلاص کا دن اور خلاص کا دن کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ کہی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلاص کے دن سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دجال آئے گا اور وہ احد پہاڑ پر چڑھ جائے گا، پھر وہ مدینہ کی جانب جھانک کر دیکھے گا، پھر وہ اپنے ساتھیوں سے کہے گا: کیا تم اس سفید رنگ کے محل کو دیکھ رہے ہو؟ یہ احمد (مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کی مسجد ہے، پھر وہ مدینہ میں آئے گا، اور مدینے کے ہر دروازے پر ایک فرشتہ پائے گا جو تلوار سونتے ہوئے ہوگا، پھر وہ پانی بہنے کی دلدلی زمین پر آئے گا، وہاں پر اپنے خیمے نصب کرلے گا، پھر مدینہ میں تین زلزلے آئیں گے۔ اور اس میں کوئی منافق مرد اور کوئی منافق عورت باقی نہیں بچے گی، نہ کوئی فاسق مرد بچے گا، نہ کوئی فاسقہ عورت بچے گی، اس طرح کے سب لوگ مدینہ سے نکل جائیں گے، مدینہ منورہ ایسے لوگوں سے خالی ہو جائے گا، یہ خلاص کا دن ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8632 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ قَاسِمُ بْنُ الْقَاسِمِ السَّيَّارِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُوْ الْمُوَجِّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْفَزَارِيُّ، ثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ، اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: وَاللّٰهِ لَوْلَا شَيْءٌ مَا حَدَّثْتُكُمْ حَدِيْثًا، قَالُوْا: اِنَّكَ قُلْتَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلٰى كَذَا وَكَذَا، قَالَ: اِنَّمَا قُلْتُ: لَا يَكُوْنُ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى يَكُوْنَ اَمْرًا عَظِيمًا، فَقَدْ كَانَ ذَاكَ، فَقَدْ حُرِّقَ الْبَيْتُ وَكَانَ كَذَا، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَلْبَثُ فِي اُمَّتِي مَا شَاءَ اللّٰهُ يَلْبَثُ اَرْبَعِينَ وَلَا اَدْرِي لَيْلَةً اَوْ شَهْرًا اَوْ سَنَةً، قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ اللّٰهُ عِيسٰى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَاَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ: فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُهْلِكَهُ قَالَ: ثُمَّ يَبْقَى النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ قَالَ: فَيَبْعَثُ اللّٰهُ رِيحًا بَارِدَةً تَجِيءُ مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا تَدَعُ اَحَدًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ اِيمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْ رُوحَهُ، حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْ عَلَيْهِ سَمِعْتُ هٰذِهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِدِ جَبَلٍ، قَالَ: ثُمَّ يَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ مَنْ لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ قَالَ: " فَيَجِيئُهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُوْلُ: اَلَا تَسْتَجِيبُوْنَ؟ " قَالَ: " فَيَقُوْلُوْنَ: مَاذَا تَاْمُرُنَا؟ " قَالَ: فَيَاْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ فَيَعْبُدُونَهَا وَهُمْ فِي ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ، قَالَ: ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغَى، فَيَكُوْنُ اَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ اِبِلِهِ قَالَ: فَيَصْعَقُ ثُمَّ يَصْعَقُ النَّاسُ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ قَالَ: فَتَنْبُتُ اَجْسَادُهُمْ قَالَ: " ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ، فَيُقَالُ: هَلُمُّوا اِلٰى رَبِّكُمْ وَقِفُوهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ " قَالَ: فَيُقَالُ: اَخْرِجُوا بَعْثَ النَّارِ قَالَ: " فَيُقَالُ كَمْ؟ فَيُقَالُ: مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعُمَائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَّتِسْعِينَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8632 – علی شرط مسلم

❖❖ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! اگر ایک چیز نہ ہوتی تو میں تمہیں کوئی بھی حدیث نہ سناتا، صحابہ کرام نے کہا: تم نے تو کہا ہے کہ فلاں فلاں واقعات رونما ہونے تک قیامت قائم نہیں ہوگی، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے تو یہ کہا تھا کہ فلاں فلاں واقعات اس وقت تک رونما نہیں ہوں گے جب تک ایک امر عظیم واقع نہیں ہوگا، اور وہ ہو چکا ہے۔ بیت اللہ شریف کو جلا دیا گیا ہے، اور ایسا ہونا ہی تھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال ظاہر ہوگا، وہ میری امت میں اتنا عرصہ رہے گا جتنا عرصہ اللہ تعالیٰ چاہے گا، وہ چالیس رہے گا، مجھے یہ نہیں معلوم کہ چالیس دن، یا چالیس مہینے یا چالیس سال رہے گا۔ آپ فرماتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مبعوث فرمائے گا، ان کی شباہت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جیسی ہوگی، وہ دجال کو ڈھونڈیں گے اور اس کو قتل کر دیں گے، پھر لوگ ستر سال تک مزید رہیں گے، لوگوں کی آپس میں کسی قسم کی کوئی عداوت نہیں ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ ملک شام کی جانب سے ٹھنڈی ہوا بھیجے گا، وہ ہوا ہر صاحب ایمان کی روح کو قبض کر لے گی، حتیٰ کہ کوئی مومن شخص کسی پہاڑ کے اندر موجود ہوگا تو یہ ہوا اس تک بھی پہنچے گی، یہ ''کبد جبل'' کے الفاظ

میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنے ہیں،اس کے بعد روئے زمین پر سب خبیث لوگ رہ جائیں گے،جو پرندوں کی طرح کمزور اور درندہ صفت ہوں گے وہ نہ کسی اچھائی کو اچھا جانیں گے اور نہ برائی کو برا سمجھیں گے،ان کے پاس شیطان کسی شکل میں آئے گا اور کہے گا: تم میری بات کیوں نہیں مانتے ہو؟ لوگ پوچھیں گے کہ تم ہمیں کس چیز کا حکم دیتے ہو؟ وہ ان کو بتوں کی عبادت کرنے کا حکم دے گا،وہ لوگ بتوں کی عبادت کرنے لگ جائیں گے،جو لوگ بتوں کی عبادت میں مبتلا ہوں گے،ان کے رزق میں اضافہ ہو جائے گا اور ان کی بود و باش بہت اچھی ہو جائے گی۔ پھر صور پھونکا جائے گا،اس کی آواز کو جو سنے گا وہ اپنی گردن جھکا کر اٹھائے گا۔سب سے پہلے اس کو ایک ایسا آدمی سنے گا جو اپنے اونٹ کے حوض کو درست کر رہا ہوگا پھر وہ بے ہوش ہو کر گر جائے گا، پھر دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے،، پھر اللہ تعالیٰ ان پر بارشیں نازل فرمائے گا جو کہ شبنم کے قطروں کی مانند ہوگی پھر ان کے جسم تر و تازہ ہو جائیں گے۔ پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا،تو یہ لوگ کھڑے ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے،ان کو کہا جائے گا کہ اپنے رب کی بارگاہ میں حاضری دو،وہاں پر ان سے سوال کئے جائیں گے،پھر کہا جائے گا: دوزخ میں جانے والوں کو نکالا جائے،پوچھا جائے گا: کتنے؟ جواب دیا جائے گا: ہزار میں سے ۹۹۹۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8633 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، اَنْبَاَ اِسْرَائِيلُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ مُوَرِّقٍ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي اَرَى مَا لَا تَرَوْنَ، وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ، اِنَّ السَّمَاءَ اَطَّتْ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ مَا فِيهَا - اَوْ مَا مِنْهَا - مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَّاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا، وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ، وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجَارُوْنَ اِلَى اللّٰهِ، وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8633 - صحيح

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے،اور میں وہ کچھ سنتا ہوں جو تم نہیں سن سکتے،آسمان چر چراتا ہے،اور جو کچھ اس کے اندر ہے اور (اگر اس کو دیکھا جائے تو) اس کے چر چرانے کا حق ہے، چار انگلیوں کے برابر کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں پر فرشتہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز نہ ہو،اور اللہ کی قسم! جو کچھ میں جانتا ہوں،اگر تم یہ سب جان لو تو تم بہت کم ہنسو اور بہت زیادہ روؤ،اور بستروں پر تم اپنی عورتوں کے ساتھ لذت حاصل کرنا بھول جاؤ،اور تم اللہ کی پناہ لینے کے لئے ٹیلوں،اور پہاڑوں پر چڑھ جاؤ،اور اللہ کی قسم! کاش کہ میں کوئی درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8634 – حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، وَاَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ زِيَادٍ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا: ثَنَا الْإِمَامُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ، ثَنَا رَيْحَانُ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا عَبَّادٌ هُوَ ابْنُ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَيُدْرِكُ رِجَالٌ مَنْ اُمَّتِي عِيْسٰى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، وَيَشْهَدُونَ قِتَالَ الدَّجَّالَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8634 – منكر

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کو پائیں گے اور دجال کے قتل کا مشاہدہ بھی کریں گے۔

8635 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ الْحَافِظُ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا مَحْمُودُ بْنُ مُصَفًّى الْحِمْصِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَدْرَكَ مِنْكُمْ عِيْسٰى ابْنَ مَرْيَمَ فَلْيُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ اِسْمَاعِيْلُ هٰذَا اَظُنُّهُ ابْنُ عَيَّاشٍ وَلَمْ يَحْتَجَّا بِهِ "

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں جس کی بھی ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہو، وہ ان تک میرا اسلام پہنچادے۔

اس حدیث کی سند میں جو اسماعیل نامی راوی ہیں، میرا گمان ہے کہ وہ ابن عیاش ہیں، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی روایات نقل نہیں کیں۔

8636 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَدْرُسُ الْإِسْلَامُ كَمَا يَدْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ، لَا يُدْرَى مَا صِيَامٌ وَّلَا صَدَقَةٌ وَّلَا نُسُكٌ، وَيُسْرَى عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي لَيْلَةٍ فَلَا يَبْقَى فِي الْاَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ، وَيَبْقَى طَوَائِفُ مِنَ النَّاسِ: الشَّيْخُ الْكَبِيرُ، وَالْعَجُوزُ الْكَبِيرَةُ، يَقُوْلُوْنَ: اَدْرَكْنَا آبَاءَنَا عَلٰى هٰذِهِ الْكَلِمَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَنَحْنُ نَقُوْلُهَا " فَقَالَ صِلَةُ: فَمَا تُغْنِي عَنْهُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا يَدْرُوْنَ مَا صِيَامٌ وَّلَا صَدَقَةٌ وَّلَا نُسُكٌ؟ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَدَّدَ عَلَيْهِ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِ فِي الثَّالِثَةِ، فَقَالَ: يَا صِلَةُ، تُنْجِيهِمْ مِنَ النَّارِ، تُنْجِيهِمْ مِنَ النَّارِ، تُنْجِيهِمْ مِنَ النَّارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8636 – على شرط مسلم

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کی تعلیمات کپڑے کی طرح میلی ہوتی

رہیں گی حتیٰ کہ ایک زمانہ آئے گا کہ لوگوں کو زکوٰۃ، روزہ اور قربانی تک کے بارے میں علم نہیں ہوگا، اور ایک ہی رات میں پورا قرآن اٹھالیا جائے گا اور روئے زمین پر اس کی ایک بھی آیت باقی نہیں بچے گی، اور انسانوں میں بوڑھے مرد اور عورتیں یوں باتیں کیا کریں گے کہ ہم نے اپنے آباء و اجداد کو یہ کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' پڑھتے پایا تھا تو ہم بھی یہ کلمہ پڑھنے لگ گئے، حضرت صلہ نے کہا: جب وہ لوگ روزہ، زکوٰۃ اور قربانی سے واقف نہیں ہوں گے تو یہ کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' ان کو کیا فائدہ دے گا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان کو کوئی جواب نہیں دیا، حضرت صلہ نے تین مرتبہ یہ سوال دہرایا، لیکن حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہر بار پہلوتہی کرتے رہے، تیسری مرتبہ سوال کے بعد حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے صلہ! یہ کلمہ ان کو دوزخ سے بچالے گا، یہ کلمہ ان کو دوزخ سے بچالے گا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8637 - اَخْبَرَنِي اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، ثنا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: "مَضَتِ الْاٰيَاتُ غَيْرَ اَرْبَعَةٍ: الدَّجَّالُ، وَالدَّابَّةُ، وَيَاْجُوجُ وَمَاْجُوجُ، وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالْاٰيَةُ الَّتِي يَخْتِمُ اللّٰهُ بِهَا الشَّمْسَ " ثُمَّ قَرَاَ: (هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ) (الأنعام: 158)

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8637 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چار نشانیوں کے علاوہ باقی سب پوری ہو چکی ہیں، وہ چار نشانیاں یہ ہیں۔

○ دجال کا ظہور

○ دابۃ الارض کا ظہور

○ یاجوج و ماجوج کا نکلنا

○ مغرب کی جانب سے سورج کا طلوع ہونا۔

○ اور وہ نشانی جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ سورج پر مہر لگا دے گا

پھر حضرت عبداللہ نے یہ آیت پڑھی

هل ينظرون الا ان تاتيهم الملائكة (الانعام .158)

''کاہے کے انتظار میں ہیں مگر یہ کہ آئیں ان کے پاس فرشتے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8638 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ مُؤْثِرِ بْنِ عُفَازَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنْهُ، قَالَ: " لَمَّا كَانَ لَيْلَةُ أُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ اِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَبَدَاُوا بِاِبْرَاهِيْمَ فَسَاَلُوْهُ عَنِ السَّاعَةِ، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ، فَسَاَلُوا مُوْسٰى فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ، فَرَدُّوا الْحَدِيْثَ اِلٰى عِيْسٰى، فَقَالَ: عَهْدُ اللّٰهِ اِلَيَّ فِيمَا دُونَ وَجْبَتِهَا، فَاَمَّا وَجْبَتُهَا فَلَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَذَكَرَ مِنْ خُرُوجِ الدَّجَّالِ، فَاَهْبِطُ فَاَقْتُلُهُ فَيَرْجِعُ النَّاسُ اِلٰى بِلَادِهِمْ، فَيَسْتَقْبِلُهُمْ يَاْجُوجُ وَمَاْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ، لَا يَمُرُّونَ بِمَاءٍ اِلَّا شَرِبُوهُ، وَلَا بِشَيْءٍ اِلَّا اَفْسَدُوهُ، فَيَجَارُوْنَ اِلَيَّ فَاَدْعُوا اللّٰهَ فَيُرْسِلُ السَّمَاءَ بِالْمَاءِ فَيَحْمِلُهُمْ فَيَقْذِفُ اَجْسَامَهُمْ فِي الْبَحْرِ، ثُمَّ تُنْسَفُ الْجِبَالُ وَتُمَدُّ الْاَرْضُ مَدَّ الْاَدِيمِ، وَعَهِدَ اللّٰهُ اِلَيَّ اَنَّهُ اِذَا كَانَ السَّاعَةُ مِنَ النَّاسِ كَالْحَامِلِ الْمُتِمِّ لَا يَدْرِي اَهْلُهَا مَتٰى تَفْجَاُهُمْ بِوِلَادَتِهَا اَلَيْلًا اَمْ نَهَارًا " قَالَ الْعَوَّامُ: " فَوَجَدْتُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ قَرَاَ: (حَتّٰى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوجُ وَمَاْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ) (الأنبياء: 97) "

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: معراج کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی ، پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی ،ان سے قیامت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کردیا، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا تو ان کے پاس بھی اس سلسلہ میں معلومات نہ تھیں، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہ سوال کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: وقوعِ قیامت کے معین وقت سے پہلے تک کی معلومات میرے پاس ہیں، کیونکہ قیامت کے واقع ہونے کا معین وقت صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پتا ہے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دجال کے ظاہر ہونے کا ذکر کیا پھر فرمایا: میں نازل ہوکر اس کو قتل کروں گا، پھر لوگ اپنے اپنے وطنوں کو واپس لوٹ جائیں گے، پھر ان کا سامنا یاجوج وماجوج سے ہوگا ،اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکیں گے ،وہ پانی کے جس مقام سے گزریں گے ،اس کو ختم کرتے جائیں گے ،اور جہاں جہاں سے گزریں گے ،تباہی پھیلاتے جائیں گے ، پھر لوگ مجھ سے مشکل کشائی چاہیں گے، میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگوں گا ،اللہ تعالیٰ برسات نازل فرمائے گا ،وہ ان کے جسموں کو اٹھا کر سمندر میں پھینک دے گی، پھر پہاڑ اپنی جگہ چھوڑنے لگ جائیں گے ،اور زمین کو ایک دسترخوان کی مانند بچھا دیا جائے گا ،اور اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ علم دیا ہے کہ اس وقت قیامت اتنی قریب آچکی ہوگی جیسے کوئی حاملہ عورت اپنے دن پورے کر چکی ہو تو دن میں یا رات میں کسی بھی وقت ولادت ہوسکتی ہے (اسی طرح اس وقت قیامت بھی یونہی کسی بھی وقت اچانک قائم ہوجائے گی) حضرت عوام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس بات کی تصدیق مجھے قرآن کریم میں بھی مل گئی ، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی

حَتّٰى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوجُ وَمَاْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ) (الأنبياء: 97) "

''یہاں تک کہ جب کھولے جائیں گے یاجوج وماجوج اور وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے ہوں گے ،اور قریب آگیا سچا وعدہ'' (ترجمہ کنزالایمان ،امام احمد رضا)

8639 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ الزَّاهِدُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا حَنْبَلُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ حَنْبَلٍ،

ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْأَمَارَاتُ خَرَزَاتٌ مَنْظُومَاتٌ بِسِلْكٍ، فَإِذَا انْقَطَعَ السِّلْكُ تَبِعَ بَعْضُهُ بَعْضًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8639 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قیامت کی علامات ایک دھاگے میں سلسلہ وار پروئی ہوئی ہیں، جب دھاگہ ٹوٹ جائے گا تو سب ایک دوسرے کے پیچھے پیچھے آنا شروع ہوجائیں گے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8640 – أَخْبَرَنِي أَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحِيرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: خَرَجَ حُذَيْفَةُ بِظَهْرِ الْكُوفَةِ وَمَعَهُ رَجُلٌ فَالْتَفَتَ إِلَى جَانِبِ الْفُرَاتِ، فَقَالَ لِصَاحِبِهِ: كَيْفَ أَنْتُمْ يَوْمَ تَرَاهُمْ يَخْرُجُونَ – أَوْ يَخْرُجُونَ – مِنْهَا، لَا يَذُوقُونَ مِنْهَا قَطْرَةً، قَالَ رَجُلٌ: وَتَظُنُّ ذَاكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ؟ قَالَ: مَا أَظُنُّهُ وَلَكِنْ أَعْلَمُهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8640 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کوفہ میں تشریف لائے، ان کے ہمراہ ایک آدمی تھا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دریائے فرات کی جانب دیکھ کر فرمایا: وہ دن کیسا ہوگا، جب تم سب لوگ اس میں سے گزروگے لیکن کوئی شخص بھی اس کا ایک قطرہ تک نہیں پی سکے گا، اس آدمی نے کہا: کیا آپ کو اس کا یقین ہے؟ انہوں نے فرمایا: یقین تو نہیں ہے تاہم میں یہ بات جانتا ہوں۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8641 – حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي ثَوْرٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ حُذَيْفَةَ وَأَبِي مَسْعُودٍ حَيْثُ ازْدَرَا أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ يَوْمَ الْجَرَعَةِ، فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنْ يَرْجِعَ وَلَمْ يُهْرِقْ فِيهَا دَمًا، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: لَكِنِّي وَاللَّهِ عَلِمْتُ أَنَّا سَنَرْجِعُ عَلَى عَقِبِنَا وَلَمْ نُهْرِقْ فِيهَا مِحْجَمَةَ دَمٍ، وَمَا عَلِمْتُ مِنْ ذَاكَ شَيْئًا إِلَّا شَيْءٌ عَلِمْتُهُ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ أَنَّ الرَّجُلَ يُصْبِحُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا مَا مَعَهُ مِنْ دِينِهِ شَيْءٌ، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا وَمَا مَعَهُ مِنْ دِينِهِ شَيْءٌ، يُقَاتِلُ فِي فِتْنَةِ الْيَوْمِ وَيَقْتُلُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ غَدًا يَنْكُسُ قَلْبُهُ وَتَعْلُوهُ اسْتُهُ، قُلْتُ: أَسْفَلُهُ؟ قَالَ: اسْتُهُ

✧✧ حضرت ابوثور رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں: میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بیٹھا

ہوا تھا، یہ ان دنوں کی بات ہے جب اہل کوفہ نے حضرت سعید بن العاص کے خلاف عدم اعتماد کیا۔ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ وہ خون ریزی کے بغیر وہاں سے واپس آئے گا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن اللہ کی قسم! مجھے یقین ہے کہ ہم خون کا ایک قطرہ تک بہائے بغیر وہاں سے واپس آنے میں کامیاب ہو جائیں گے، اور یہ تمام باتیں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی جان چکا تھا، (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ) ایک آدمی ایمان کی حالت میں صبح کرے گا اور شام کے وقت وہ ایسا کافر ہو چکا ہوگا کہ اس کے پاس دین نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہوگی، اور ایک بندہ شام کے وقت مومن ہوگا لیکن جب صبح ہوگی تو وہ ایسا کافر ہو چکا ہوگا کہ اس کے پاس دین نام کی کوئی چیز نہیں ہوگی، وہ آج کے فتنہ میں قتال کرے گا، کل اسے اللہ تعالیٰ قتل کر دے گا، اس کا دل الٹ چکا ہوگا، اور اس کے چوتڑ اٹھے ہوں گے، میں نے کہا: چوتڑ سے مراد اس کا نچلا حصہ اٹھ چکا ہوگا؟ انہوں نے کہا: نہیں، بلکہ اس کے چوتڑ اٹھ چکے ہوں گے۔

8642 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّبِيعِيُّ بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ اَبِى غَرْزَةَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، اَنْبَاَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلَائِيِّ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، فِي هٰذِهِ الْاٰيَةِ: (وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ) (النمل: 82) قَالَ: اِذَا لَمْ يَاْمُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَلَمْ يَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس آیت

(وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ) (النمل: 82)

''اور جب بات ان پر آپڑے گی ہم زمین سے ان کے لئے ایک چوپایہ نکالیں گے جو لوگوں سے کلام کرے گا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

کے بارے میں فرمایا: یہ اس وقت ہوگا جب لوگ بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا چھوڑ دیں گے۔

8643 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَيُّوبَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِى مَسَرَّةَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنِى بَشِيرُ بْنُ اَبِى عَمْرٍو الْخَوْلَانِيُّ، اَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ قَيْسٍ التُّجِيبِيَّ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يَكُونُ خَلْفٌ مِنْ بَعْدِ سِتِّينَ سَنَةً اَضَاعُوا الصَّلَاةَ، وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا، ثُمَّ يَكُونُ خَلْفٌ بَعْدَ سِتِّينَ سَنَةً يَقْرَاُونَ الْقُرْآنَ لَا يَعْدُو تَرَاقِيَهُمْ، وَيَقْرَاُ الْقُرْآنَ ثَلَاثَةٌ مُؤْمِنٌ وَمُنَافِقٌ وَفَاجِرٌ قَالَ بَشِيرٌ: فَقُلْتُ لِلْوَلِيدِ: مَا هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةُ؟ قَالَ: الْمُنَافِقُ كَافِرٌ بِهِ، وَالْفَاجِرُ يَتَاَكَّلُ بِهِ، وَالْمُؤْمِنُ يُؤْمِنُ بِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبى)8643 - صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے ۶۰ سال بعد ایسے حکمران آئیں

گے جونمازوں کو ضائع کریں گے، شہوات کی پیروی کریں گے، وہ عنقریب دوزخ میں ڈالے جائیں گے، پھر اس کے ۶۰ سال بعد ایسے حکمران آئیں گے جو قرآن کریم کی تلاوت کریں گے لیکن ان کی تلاوت ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گی، تین قسم کے لوگ قرآن پڑھتے ہیں، مومن، منافق اور فاجر۔ حضرت بشیر کہتے ہیں: میں نے ولید سے کہا: یہ تینوں کیسے قرآن پڑھیں گے؟ انہوں نے کہا: منافق تو اس کو مانتا ہی نہیں ہے، اور فاجر کی تلاوت کھوکھلی ہے، اور مومن اس پر ایمان رکھتا ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8644 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الشَّهِيدُ، وَالْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الشَّعْرَانِيُّ، قَالَا: ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي زُفَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَدْرَكَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ وَالِبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَظْهَرَ الْفُحْشُ وَالْبُخْلُ، وَيُخَوَّنَ الْاَمِينُ وَيُؤْتَمَنُ الْخَائِنُ، وَيَهْلِكُ الْوُعُولُ، وَيَظْهَرُ التُّحُوتُ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوُعُولُ وَمَا التُّحُوتُ؟ قَالَ: الْوُعُولُ وُجُوهُ النَّاسِ وَاَشْرَافُهُمْ، وَالتُّحُوتُ الَّذِينَ كَانُوا تَحْتَ اَقْدَامِ النَّاسِ لَا يُعْلَمُ بِهِمْ هٰذَا حَدِيثٌ رُوَاتُهُ كُلُّهُمْ مَدَنِيُّونَ مِمَّنْ لَمْ يُنْسَبُوا اِلٰى نَوْعٍ مِنَ الْجَرْحِ "

✦✦ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے، قیامت سے پہلے فحاشی اور بخل عام ہو جائے گا، امانت دار کو خائن اور خائن کو امانت دار قرار دیا جائے گا، وعول ہلاک ہو جائیں گے اور تحوت ظاہر ہوں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعول کیا ہے؟ اور تحوت کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وعول سے مراد مالدار اور اشرافیہ ہیں، اور تحوت سے مراد وہ لوگ ہیں جو کبھی لوگوں کے پاؤں کے نیچے روندے جاتے تھے، جن کو کوئی جانتا تک نہ تھا۔

۞۞ اس حدیث کے تمام راوی مدنی ہیں اور ان پر کسی قسم کی جرح ثابت نہیں ہے۔

8645 – حَدَّثَنَا اَبُو الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ حَبِيبٍ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ الْعُمَرِيُّ، اَنْبَا اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، قَالَ: جَلَسَ اِلٰى مَرْوَانَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ بِالْمَدِينَةِ، فَسَمِعُوهُ يُحَدِّثُ عَنِ الْاٰيَاتِ اَوَّلُهَا خُرُوجُ الدَّجَّالِ فَقَامَ النَّفَرُ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ، فَجَلَسُوا اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثُوهُ بِمَا قَالَ مَرْوَانُ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَمْ يَقُلْ مَرْوَانُ شَيْئًا، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّ اَوَّلَ الْاٰيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، اَوِ الدَّابَّةُ اَيُّهُمَا كَانَتْ اَوَّلًا فَالْاُخْرٰى عَلٰى اَثَرِهَا قَرِيبًا ثُمَّ نَشَا يُحَدِّثُ قَالَ: وَذٰلِكَ اَنَّ الشَّمْسَ اِذَا غَرَبَتْ اَتَتْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَسَجَدَتْ وَاسْتَاْذَنَتْ فِي الرُّجُوعِ فَلَمْ يُرَدَّ عَلَيْهَا شَيْءٌ" قَالَ: " ثُمَّ تَعُودُ تَسْتَاْذِنُ فِي الرُّجُوعِ فَلَمْ يُرَدَّ عَلَيْهَا شَيْءٌ"، قَالَ: يَا رَبِّ مَا اَبْعَدَ الْمَشْرِقِ مَنْ لِي بِالنَّاسِ، حَتّٰى اِذَا كَانَ اللَّيْلُ اَتَتْ فَاسْتَاْذَنَتْ، فَقَالَ لَهَا: اطْلُعِي مِنْ

مَكَانِكِ " قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقْرَأُ الْكُتُبَ فَقَرَأَ: " وَذٰلِكَ يَوْمَ (لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا) (الأنعام: 158)

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ ابوزرعہ بن عمرو بن جریر بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں مروان کے پاس تین آدمی بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے مروان کو قیامت کی تین نشانیاں بیان کرتے ہوئے سنا، سب سے پہلی یہ کہ دجال نکلے گا، وہ لوگ مروان کے پاس سے اٹھے اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، اور مروان کی بیان کردہ حدیث ان کو سنائی، (حدیث سن کر) حضرت عبداللہ نے فرمایا: مروان کی بیان کردہ حدیث، اُس حدیث کے موافق نہیں ہے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سنی ہے (میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ) سب سے پہلے سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہوگا یا دابۃ الارض نکلے گا، ان دونوں میں سے جونشانی بھی پہلے ظاہر ہو جائے گی، اس کے فوراً بعد دوسری وقوع پذیر ہوگی، پھر آپ نے مزید حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: اور یہ اس لئے ہے کہ جب سورج غروب ہوگا تو عرش کے نیچے آئے گا اور سجدہ کرے گا اور واپسی کی اجازت طلب کرے گا، لیکن اس کو اجازت نہیں ملے گی، وہ دوبارہ اجازت مانگے گا لیکن دوسری مرتبہ بھی اس کو اجازت نہیں ملے گی، پھر وہ کہے گا: اے میرے رب! مشرق بہت دور ہے مجھے وہاں تک پہنچنا ہے۔ حتیٰ کہ جب رات ہوگی تو وہ پھر اجازت مانگے گا، تب اس کو اجازت مل جائے گی اور اس کو کہا جائے گا کہ تم جس جگہ پر ہو یہیں سے طلوع ہو جاؤ، اور حضرت عبداللہ کتاب اللہ پڑھا کرتے تھے، تب انہوں نے یہ آیت پڑھی

وَذٰلِكَ يَوْمَ (لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا) (الأنعام: 158

''جس دن تمہارے رب کی وہ ایک نشانی آئے گی کسی جان کو ایمان لانا کام نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لائی تھی یا اپنے یا اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی تھی'' (ترجمہ کنزالایمان امام احمد رضا)

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8646 - حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ التِّنِّيسِيُّ، ثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْقَاضِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: إِذَا وَقَعَتِ الْمَلَاحِمُ خَرَجَ بَعْثٌ مِنَ الْمَوَالِي مِنْ دِمَشْقَ، هُمْ أَكْرَمُ الْعَرَبِ فَرَسًا، وَأَجْوَدُهُ سِلَاحًا، يُؤَيِّدُ اللّٰهُ بِهِمُ الدِّينَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8646 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب فتنے برپا ہوں گے تو غلاموں کا ایک لشکر دمشق سے نکلے گا، ان کے گھوڑے عرب کے سادات کے گھوڑوں سے اچھے ہوں گے، جدید اسلحہ ان کے پاس ہوگا، اللہ تعالیٰ

ان کی بدولت دین کو مضبوط کرے گا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8647 - اَخْبَرَنِي الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ خُوَيْلِدٍ الْخُزَاعِيُّ، ثَنَا اَبِي، عَنْ اَبِيهِ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ اَبِي صُفْرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُبْعَثُ نَارٌ عَلٰى اَهْلِ الْمَشْرِقِ فَتَحْشُرُهُمْ اِلَى الْمَغْرِبِ تَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا، وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا، يَكُونُ لَهَا مَا سَقَطَ مِنْهُمْ وَتَخَلَّفَ، تَسُوقُهُمْ سَوْقَ الْجَمَلِ الْكَسِيرِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8647 – صحيح

✦✦ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل مشرق پر آگ بھیجی جائے گی، وہ ان کو مغرب کی جانب ہانک کرلے جائے گی، یہ آگ لوگوں کے ہمراہ رات گزارے گی، لوگ جہاں رات گزاریں گے، یہ آگ بھی وہیں رات گزارے گی، لوگ جہاں قیلولہ کریں گے آگ بھی انکے ہمراہ قیلولہ کرے گی، جو کچھ لوگوں کے کھانے پینے اور سامان سے بچ جائے گا، وہ آگ کھایا کرے گی، اور یہ آگ لوگوں کو اس طرح ہانکے گی جیسے سست وکاہل اونٹ کو ہانکا جاتا ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8648 - اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ عَتَّابٍ الْمَكِّيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ، عَنْ اَبِي حَرْبِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ، حَدَّثَنِي طَلْحَةُ النَّضْرِيُّ، قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا اِذَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ الصُّفَّةَ، وَاِنْ كَانَ لَهُ بِهَا عَرِيفٌ نَزَلَ عَلٰى عَرِيفِهِ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ بِهَا عَرِيفٌ نَزَلَ الصُّفَّةَ، فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَلَمْ يَكُنْ لِي بِهَا عَرِيفٌ، فَنَزَلْتُ الصُّفَّةَ، وَكَانَ يَجِيءُ عَلَيْنَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ يَوْمٍ مُدٌّ مِنْ تَمْرٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ، وَيَكْسُونَا الْخُنُفَ، فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ صَلَوَاتِ النَّهَارِ، فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ اَهْلُ الصُّفَّةِ يَمِينًا وَشِمَالًا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَحْرَقَ بُطُونَنَا التَّمْرُ وَتَخَرَّقَتْ عَنَّا الْخُنُفُ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مِنْبَرِهِ فَصَعِدَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ ذَكَرَ شِدَّةَ مَا لَقِيَ مِنْ قَوْمِهِ حَتّٰى قَالَ: وَلَقَدْ اُتِيَ عَلَيَّ وَعَلٰى صَاحِبِي بِضْعَ عَشْرَةَ مَا لِي وَلَهُ طَعَامٌ اِلَّا الْبَرِيرُ - قَالَ: فَقُلْتُ لِاَبِي حَرْبٍ: وَاَيُّ شَيْءٍ الْبَرِيرُ؟ قَالَ: طَعَامُ سُوءٍ ثَمَرُ الْاَرَاكِ - فَقَدِمْنَا عَلٰى اِخْوَانِنَا هٰؤُلَاءِ مِنَ الْاَنْصَارِ وَعَظِيمُ طَعَامِهِمُ التَّمْرُ فَوَاسُونَا فِيهِ، وَوَاللّٰهِ لَوْ اَجِدُ لَكُمُ الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ لَاَشْبَعْتُكُمْ مِنْهُ وَلٰكِنْ عَسٰى اَنْ تُدْرِكُوا زَمَانًا اَوْ مَنْ اَدْرَكَهُ مِنْكُمْ يُغْدٰى وَيُرَاحُ عَلَيْكُمْ بِالْجِفَانِ، وَتَلْبَسُونَ مِثْلَ اَسْتَارِ الْكَعْبَةِ قَالَ دَاوُدُ: قَالَ

لِی اَبُوْ حَرْبٍ: يَا دَاوُدُ وَهَلْ تَدْرِی مَا كَانَ اَسْتَارُ الْكَعْبَةِ يَوْمَئِذٍ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: ثِيَابٌ بِيضٌ كَانَ تُؤْتٰی بِهَا مِنَ الْيَمَنِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8648 – صحيح

✧✧ حضرت طلحہ نضری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے جو شخص مدینہ میں آتا تو اصحاب صفہ کے چبوترے میں آتا، اگر مدینے میں اس کی جان پہچان کا کوئی آدمی اس کو مل جاتا تو وہ اس کے پاس ٹھہرتا، ورنہ وہ صفہ میں آجاتا۔ میں مدینہ منورہ میں آیا، وہاں میرا جاننے والا کوئی نہیں تھا، میں بھی صفہ میں چلا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے اصحاب صفہ کے لئے روزانہ دوآدمیوں کے لئے ایک مد کھجوریں آتی تھیں، آپ ہمیں پہننے کے لئے کاٹن کی موٹی چادریں عطافرمایا کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ دن کی کوئی نماز پڑھائی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو دائیں بائیں سے اصحاب صفہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجوروں نے ہمارے پیٹ جلا ڈالے ہیں، اور ہماری کپڑے بھی پھٹ چکے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر شریف پر جلوہ گر ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد ان تکالیف کا ذکر کیا جو آپ کی قوم کی جانب سے آپ کو دی گئی تھیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر اور میرے گھر والوں پر دس دس دن بلکہ اس سے بھی زائد دن ایسے گزر جاتے ہیں کہ ہمارے پاس بریر کے علاوہ کھانے کے لئے کچھ نہیں ہوتا۔ داؤد بن ابی ہند فرماتے ہیں: میں نے ابوحرب سے پوچھا کہ بریر کیا چیز ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا: بدذائقہ کھانا ہے پیلو کے درخت کا پھل۔ پھر ہم اپنے انصاری بھائیوں کے پاس آئے، ان کا سب سے اچھا کھانا کھجور ہی تھا، انہوں نے ہمیں اس کھانے میں شریک کیا۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اللہ کی قسم! اگر میرے پاس تمہارے لئے روٹی اور گوشت ہوتا تو میں تمہیں اس سے سیر کر دیتا۔ لیکن ہوسکتا ہے کہ عنقریب تم ایسا زمانہ پاؤ کہ صبح شام تمہارے سامنے بڑے بڑے پیالے پیش کئے جائیں گے اور تم غلاف کعبہ کی طرح قیمتی لباس پہنوگے۔ داؤد کہتے ہیں: ابوحرب نے مجھ سے کہا: اے داؤد! تمہیں معلوم ہے کہ ان دنوں غلاب کعبہ کیسا ہوتا تھا؟ میں نے کہا: جی نہیں۔ انہوں نے کہا: سفید رنگ کا کپڑا ہوتا تھا جو کہ یمن سے اسپیشل منگوایا جاتا تھا۔

قَالَ دَاوُدُ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ الْحَسَنَ بْنَ الْحَسَنِ، فَقَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ، اَنْتُمُ الْيَوْمَ اِخْوَانٌ بِنِعْمَةِ اللّٰهِ، وَاَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ اَعْدَاءٌ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

داؤد کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث حسن بن حسن کو بیان کی تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس دن کی بہ نسبت آج تم زیادہ بہتر ہو، آج تم اللہ کے فضل سے بھائی بھائی ہو، لیکن اُس زمانے میں تمہارے درمیان دشمنی ہوگی، تم ایک دوسرے کی گردنیں مارو گے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8649 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْاَصَمُّ بِقَنْطَرَةِ بُرْدَانَ، ثَنَا اَبُو قِلَابَةَ، ثَنَا اَبُو

عَاصِمٍ، ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ الْعَلَاءِ، وَقَدْ اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ، وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْفَقِيهُ، رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اَبُوْ حَامِدِ بْنُ الشَّرْقِيِّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، فَذَكَرَهُ بِنَحْوِهِ

✧✧ مذکورہ حدیث سوید بن علاء سے مروی ہے اور امام مسلم نے یہ حدیث اسود بن العلاء سے روایت کی ہے جبکہ مجھے محمد بن عبداللہ الفقیہ نے اپنے سند کے ہمراہ یہ حدیث اسود بن العلاء کے واسطے سے حضرت ابوسلمہ سے روایت کی ہے، اس کے بعد انہوں نے سابقہ حدیث نقل کی ہے۔

8650 - وَقَدْ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى، وَيَبْعَثُ اللّٰهُ رِيحًا طَيِّبَةً، فَيُتَوَفّٰى مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ خَيْرٍ، وَيَبْقٰى مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ، فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى دِيْنِ آبَائِهِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی دن اور کوئی رات ایسی نہیں گزرے گی جس میں لات اور عزیٰ کی عبادت نہ کی جائے، پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا، اس کی وجہ سے ایسے تمام لوگ مرجائیں گے جن کے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان ہوگا، اور صرف بے ایمان لوگ زندہ بچیں گے، اور یہ لوگ اپنے آباء کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8651 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبِ بْنِ حَيَّانَ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، ثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ، قَالَ: حَدَّثَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَثَلًا لِلْفِتْنَةِ، فَقَالَ: " اِنَّمَا مَثَلُ الْفِتْنَةِ مَثَلُ رَهْطٍ ثَلَاثَةٍ اصْطَحَبُوْا فِي سَفَرٍ، فَسَارُوْا لَيْلًا فَاجْتَمَعُوْا اِلٰى مَفْرِقٍ ثَلَاثَةٍ، فَقَالَ اَحَدُهُمْ: يَمْنَةً فَاَخَذَ يَمْنَةً فَضَلَّ الطَّرِيقَ، وَقَالَ الْآخَرُ: يَسْرَةً فَاَخَذَ يَسْرَةً فَضَلَّ الطَّرِيقَ، وَقَالَ الثَّالِثُ: اَلْزَمُ مَكَانِي حَتّٰى اُصْبِحَ فَاَخَذَ الطَّرِيقَ فَاَصْبَحَ فَاَخَذَ الطَّرِيقَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 8651 – على بن عاصم واه

قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ: وَحَدَّثَنِي عَوْفٌ، عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ، عَنْ اَبِی الْعَالِيَةِ، قَالَ: كُنَّا نُحَدَّثُ اَنَّهُ سَيَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ خَيْرُ اَهْلِهِ مَنْ يَرَى الْحَقَّ قَرِيبًا فَيُجَانِبُ الْفِتَنَ

✧✧ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فتنوں کی مثال دیتے ہوئے فرمایا: فتنہ کی مثال تین آدمیوں کی طرح ہے، جنہوں نے سفر شروع کیا، سفر کے دوران رات ہوگئی اور رات کے اندھیرے میں یہ تینوں ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں سے تین جانب راستہ نکلتا تھا، ان میں سے ایک نے کہا: ہمیں دائیں جانب جانا چاہیے، وہ دائیں جانب چل پڑا اور بھٹک گیا، دوسرے نے کہا: ہمیں بائیں جانب جانا چاہیے، وہ بائیں جانب چلا تو وہ بھی بھٹک گیا، تیسرے نے کہا: میں یہیں کھڑا رہتا ہوں اور صبح ہونے کا انتظار کرتا ہوں، یہ کھڑا رہا اور جب صبح ہوئی تو اس کو درست راستہ مل گیا۔

❀❀ ابوالعالیہ کہتے ہیں: ہم یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ پورے گھر والوں میں سے بہتر وہ ہوگا جو حق کو اپنے بہت قریب دیکھے گا اور فتنوں سے کنارہ کشی اختیار کرے گا۔

8652 – اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الزُّهْرِيُّ، ثَنَا يَعْلٰى بْنُ عُبَيْدٍ، ثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عُبَيْدٍ اَبِى الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: اَرَادَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ يَخْرُجَ نَحْوَ الشَّامِ، فَاطَّلَعَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ مِنْ فَوْقِ بَيْتٍ، فَقَالَ: يَا بُنَيَّ لَا تَفْجَعْنِي بِنَفْسِكَ فَلَيَاْتِيَنَّ مِنَ الشَّامِ صَرِيخُ كُلِّ مُسْلِمٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8652 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام کے بیٹے شام کی جانب جا رہے تھے، حضرت عبداللہ نے اپنے گھر کی چھت کے اوپر سے ان کو دیکھ لیا، اور بولے: اے بیٹے! خود کو آزمائش میں مت ڈالو، شام سے مسلمانوں کی چیخوں کی آوازیں آئیں گی۔

8653 – اَخْبَرَنِى اَبُوْ نَصْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ الْفَقِيهُ بِبُخَارٰى، اَنْبَاَ صَالِحُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ الْحَافِظُ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِى اَبِى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، قَالَ: انْطَلَقْتُ اَنَا وَزُرْعَةُ بْنُ ضَمْرَةَ الْاَشْعَرِيُّ، اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَقِينَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، فَقَالَ: يُوشِكُ اَنْ لَا يَبْقَى فِي اَرْضِ الْعَجَمِ مِنَ الْعَرَبِ اِلَّا قَتِيلٌ اَوْ اَسِيرٌ يُحْكَمُ فِي دَمِهِ، فَقَالَ زُرْعَةُ: اَيَظْهَرُ الْمُشْرِكُونَ عَلَى الْاِسْلَامِ؟ فَقَالَ: مِمَّنْ اَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ بَنِى عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ، فَقَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَدَافَعَ نِسَاءُ بَنِى عَامِرٍ عَلٰى ذِى الْخَلَصَةِ – وَثَنٌ كَانَ يُسَمّٰى فِي الْجَاهِلِيَّةِ – قَالَ: فَذَكَرْنَا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَوْلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، فَقَالَ عُمَرُ ثَلَاثَ مِرَارٍ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَعْلَمُ بِمَا يَقُولُ، فَخَطَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِى عَلَى الْحَقِّ مَنْصُورِينَ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ قَالَ: فَذَكَرْنَا قَوْلَ عُمَرَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، فَقَالَ: صَدَقَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ كَالَّذِى قُلْتُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8653 – على شرط البخاري ومسلم

✦✦ حضرت ابوالاسود دیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اورزرعہ بن ضمرہ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے ہماری ملاقات ہوئی، انہوں نے کہا: قریب ہے کہ سرزمین عجم پر عربیوں میں سے صرف ایک مقتول یا ایک قیدی باقی بچے گا جس کے خون کا فیصلہ کر دیا جائے گا، حضرت زرعہ نے کہا: کیا مشرکین، مسلمانوں پر غالب آجائیں گے؟ انہوں نے پوچھا: تم کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا: میں بنی عامر بن صعصعہ سے تعلق رکھتا ہوں، انہوں نے فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک بنی عامر کی عورتیں ذی الخلصہ کا دفاع نہیں کریں گی، جاہلیت میں اس کو وثن کہا جاتا تھا۔ آپ فرماتے ہیں: ہم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا قول سنایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ کہا: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ اپنے قول کے بارے میں بہتر جانتے ہیں، پھر جمعہ کے دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی ان کی مدد کی جاتی رہے گی حتیٰ کہ اللہ کا حکم آجائے، آپ فرماتے ہیں: ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ بات حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو بتائی تو انہوں نے فرمایا: اگر بات وہی ہے جو تم نے کہی ہے تو اللہ تعالیٰ کے نبی علیہ السلام نے بالکل سچ فرمایا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8654 – اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ يَعْقُوْبَ بْنَ عَاصِمِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: اِنَّكَ تَقُوْلُ اِنَّ السَّاعَةَ تَقُوْمُ اِلٰى كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اُحَدِّثَكُمْ بِشَیْءٍ، اِنَّمَا قُلْتُ لَكُمْ تَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيْلٍ اَمْرًا عَظِيمًا فَكَانَ تَحْرِيقُ الْبَيْتِ. وَقَالَ شُعْبَةُ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِی اُمَّتِی فَيَمْكُثُ فِيهِمْ اَرْبَعِينَ لَا اَدْرِی يَوْمًا اَوْ اَرْبَعِينَ عَامًا اَوْ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً اَوْ اَرْبَعِينَ شَهْرًا فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَاَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِیُّ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ، ثُمَّ يَمْكُثُ اُنَاسٌ بَعْدَهُ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ رِيحًا مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَى اَحَدٌ فِی قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ اِيمَانٍ، اِلَّا قَبَضَتْهُ حَتّٰى لَوْ كَانَ اَحَدُكُمْ فِی كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْ عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِی خِفَّةِ الطَّيْرِ، وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا، وَلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا، فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُوْلُ: اَلَا تَسْتَجِيبُوْنَ وَيَاْمُرُهُمْ بِالْاَوْثَانِ فَيَعْبُدُونَهَا وَهُمْ فِی ذٰلِكَ دَارٌّ اَرْزَاقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ، وَيُنْفَخُ فِی الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغَى، وَاَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَهُ فَيَصْعَقُ، ثُمَّ لَا يَبْقَى اَحَدٌ اِلَّا صَعِقَ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ – اَوْ يُنْزِلُ اللّٰهُ – مَطَرًا كَاَنَّهُ الظِّلُّ – اَوِ الطَّلُّ النُّعْمَانُ الشَّاكُّ – فَتَنْبُتُ اَجْسَادُهُمْ، ثُمَّ

يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ " ثُمَّ قَالَ: " هَلُمُّوا إِلَى رَبِّكُمْ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ، ثُمَّ يُقَالُ: أَخْرِجُوا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ: كَمْ؟ فَيُقَالُ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٌ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعِينَ، فَيَوْمَئِذٍ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا، وَيَوْمَئِذٍ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ " قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ شُعْبَةُ مَرَّاتٍ وَعَرَضْتُهُ عَلَيْهِ مَرَّاتٍ،

حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

✧✧ یعقوب بن عاصم بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہا: تم وقوع قیامت کے بارے میں بیان کرتے ہو، انہوں نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ تمہیں کچھ بھی بیان نہ کروں، میں نے تو تمہیں کچھ باتیں بتائی ہیں کہ تم کچھ ہی عرصہ بعد بہت بڑا حادثہ دیکھو گے جس میں بیت اللہ کو جلانا بھی شامل ہوگا۔ حضرت شعبہ کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سنائی کہ میری امت میں دجال نکلے گا، اور وہ ان میں چالیس تک رہے گا، مجھے یہ علم نہیں ہے کہ چالیس دن، یا چالیس راتیں ہوں گی یا چالیس مہینے یا چالیس سال ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو مبعوث فرمائے گا، وہ عروہ بن مسعود ثقفی سے ملتے جلتے ہوں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو ڈھونڈ کر قتل کر دالیں گے، اس کے بعد کچھ عرصہ ایسا گزرے گا کہ لوگوں میں آپس کی عداوتیں بالکل ختم ہوجائیں گی، پھر اللہ تعالیٰ شام کی جانب سے ایک ہوا چلائے گا، اس ہوا کی وجہ سے وہ تمام لوگ مرجائیں گے جن کے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان ہوگا، حتیٰ کہ کوئی شخص اگر کسی غار میں موجود ہوگا تو یہ ہوا وہاں بھی پہنچ جائے گی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا ہے کہ سب بدکار اور بے حیاء لوگ رہ جائیں گے۔ جو پرندوں کی طرح ہلکے ہوں گے لیکن درندہ صفت ہوں گے، یہ لوگ نیکی کو نیکی نہیں سمجھیں گے، اور گناہ کو گناہ نہیں سمجھیں گے، شیطان انسانی شکل میں ان کے پاس آکر کہے گا: تم میری بات کیوں نہیں مانتے؟ پھر وہ ان کو بتوں کی عبادت کا حکم دے گا، لوگ بتوں کی عبادت کرنے لگ جائیں گے، ان لوگوں کا رزق وسیع ہوگا اور پر تعیش زندگی گزار رہے ہوں گے، پھر صور پھونکا جائے گا، صور کی آواز کو جو بھی سنے گا وہ جھک کر دوبارا اٹھے گا، سب سے پہلے جو شخص صور کی آواز سنے گا، وہ ایسا آدمی ہوگا جو اپنے حوض کو درست کر رہا ہوگا، وہ آواز سنتے ہی بے ہوش ہوجائے گا، اس کے بعد باقی لوگ بھی بے ہوش ہوجائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ سائبان کی طرح ان پر بارش فرمائے گا، ان کے جسم دوبارہ تازہ ہوجائیں گے، پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو یہ لوگ کھڑے ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے، پھر کہا جائے گا: ان کو اپنے رب کی جانب لاؤ، اور ان کو وہاں پر کھڑے کرو، کہ ان سے سوالات کئے جائیں، پھر کہا جائے گا کہ دوزخیوں کو الگ کیا جائے، فرشتہ پوچھے گا: کتنے لوگ؟ کہا جائے گا: ہر ایک ہزار میں سے ۹۹۹۔ اس دن بچے جوان ہوجائیں گے۔ اور اسی دن اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق کشف ساق فرمائے گا۔ محمد بن جعفر کہتے ہیں: یہ حدیث شعبہ نے کئی مرتبہ مجھے سنائی اور میں نے کئی مرتبہ ان کو سنائی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8655 - أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا أَبُو الطَّاهِرِ، وَأَبُو الرَّبِيعِ

الْمِصْرِيَّانِ قَالَا: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سَيْفٍ الْمَعَافِرِيِّ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيَّ، اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فَتْحٍ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: هَنِيئًا لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ اَعَزَّ اللّٰهُ نَصْرَكَ وَاَظْهَرَ دِيْنَكَ وَوَضَعَتِ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا بِجِرَانِهَا، قَالَ: وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ اَدَمٍ، فَقَالَ: ادْخُلْ يَا عَوْفُ فَقَالَ: اَدْخُلُ كُلِّيْ اَوْ بَعْضِيْ؟ فَقَالَ: ادْخُلْ كُلُّكَ فَقَالَ: اِنَّ الْحَرْبَ لَنْ تَضَعَ اَوْزَارَهَا حَتّٰى تَكُوْنَ سِتٌّ اَوَّلُهُنَّ مَوْتِيْ فَبَكٰى عَوْفٌ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قُلْ: اِحْدٰى، وَالثَّانِيَةُ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَالثَّالِثَةُ: فِتْنَةٌ تَكُوْنُ فِي النَّاسِ كَعُقَاصِ الْغَنَمِ، وَالرَّابِعَةُ فِتْنَةٌ تَكُوْنُ فِي النَّاسِ لَا يَبْقٰى اَهْلُ بَيْتٍ اِلَّا دَخَلَ عَلَيْهِمْ نَصِيبُهُمْ مِنْهَا، وَالْخَامِسَةُ يُوْلَدُ فِيْ بَنِي الْاَصْفَرِ غُلَامٌ مِنْ اَوْلَادِ الْمُلُوْكِ يَشِبُّ فِي الْيَوْمِ كَمَا يَشِبُّ الصَّبِيُّ فِي الْجُمُعَةِ، وَيَشِبُّ فِي الْجُمُعَةِ كَمَا يَشِبُّ الصَّبِيُّ فِي الشَّهْرِ، وَيَشِبُّ فِي الشَّهْرِ كَمَا يَشِبُّ الصَّبِيُّ فِي السَّنَةِ، فَمَا بَلَغَ اثْنَتٰى عَشْرَةَ سَنَةً مَلَّكُوْهُ عَلَيْهِمْ، فَقَامَ بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ، فَقَالَ: اِلٰى مَتٰى يَغْلِبُنَا هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ عَلٰى مَكَارِمِ اَرْضِنَا، اِنِّيْ رَاَيْتُ اَنْ اَسِيْرَ اِلَيْهِمْ حَتّٰى اُخْرِجَهُمْ مِنْهَا، فَقَامَ الْخُطَبَاءُ فَحَسَّنُوا لَهُ رَاْيَهُ، فَبَعَثَ فِي الْجَزَائِرِ وَالْبَرِّيَّةِ بِصَنْعَةِ السُّفُنِ، ثُمَّ حَمَلَ فِيْهَا الْمُقَاتِلَةَ حَتّٰى نَزَلَ بَيْنَ اَنْطَاكِيَّةَ وَالْعَرِيْشِ – قَالَ ابْنُ شُرَيْحٍ: فَسَمِعْتُ مَنْ يَقُوْلُ: اِنَّهُمُ اثْنَا عَشَرَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ اَلْفًا، فَيَجْتَمِعُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى صَاحِبِهِمْ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَاَجْمَعُوْا فِيْ رَاْيِهِمْ اَنْ يَسِيْرُوْا اِلٰى مَدِيْنَةِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَكُوْنَ مَسَالِحُهُمْ بِالسَّرْحِ وَخَيْبَرَ – قَالَ ابْنُ اَبِيْ جَعْفَرٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُخْرِجُوْا اُمَّتِيْ مِنْ مَنَابِتِ الشِّيحِ قَالَ: اَوْ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ يَزِيْدَ: اِنَّهُمْ سَيُقِيمُوْا فِيْهَا هُنَالِكَ فَيَفِرُّ مِنْهُمُ الثُّلُثُ وَيُقْتَلُ مِنْهُمُ الثُّلُثُ فَيَهْزِمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالثُّلُثِ الصَّابِرِ، وَقَالَ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ: يَوْمَئِذٍ يَضْرِبُ وَاللّٰهِ بِسَيْفِهِ وَيَطْعَنُ بِرُمْحِهِ وَيَتْبَعُهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى يَبْلُغُوا الْمَضِيْقَ الَّذِيْ عِنْدَ الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةِ، فَيَجِدُوْنَهُ قَدْ يَبِسَ مَاؤُهُ فَيُجِيْزُوْنَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى يَنْزِلُوْا بِهَا، فَيَهْدِمُ اللّٰهُ جُدْرَانَهُمْ بِالتَّكْبِيْرِ، ثُمَّ يَدْخُلُوْنَهَا فَيَقْسِمُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالْاَتْرِسَةِ، وَقَالَ اَبُوْ قَبِيلٍ الْمَعَافِرِيُّ: "فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ اِذَا جَاءَهُمْ رَاكِبٌ، فَقَالَ: اَنْتُمْ هَاهُنَا وَالدَّجَّالُ قَدْ خَالَفَكُمْ فِيْ اَهْلِيْكُمْ، وَاِنَّمَا كَانَتْ كِذْبَةً، فَمَنْ سَمِعَ الْعُلَمَاءَ فِيْ ذٰلِكَ اَقَامَ عَلٰى مَا اَصَابَهُ، وَاَمَّا غَيْرُهُمْ فَانْفَضُّوْا وَيَكُوْنُ الْمُسْلِمُوْنَ يَبْنُوْنَ الْمَسَاجِدَ فِي الْقُسْطَنْطِيْنِيَّةِ وَيَغْزُوْنَ وَرَاءَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَخْرُجَ الدَّجَّالُ السَّادِسَةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8655 – فيه انقطاع

✧✧ اسحاق بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، سلام عرض کرنے کے بعد فتح کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ

کو فتح و نصرت عطا فرما کر آپ کی عزت افزائی فرمائی ہے اور آپ کے دین کو غالب کیا ہے، اور جنگ مکمل طور پر ختم ہو گئی ہے۔
راوی کہتے ہیں: اس وقت رسول اللہ ﷺ چمڑے کے خیمے میں موجود تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے عوف، اندر آ جاؤ، حضرت عوف نے کہا: پورا اندر آ جاؤں یا تھوڑا سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پورے ہی اندر آ جاؤ، پھر حضور ﷺ نے فرمایا: جنگ اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک ۱۶ امور وقوع پذیر نہیں ہو جائیں گے،

- ان میں سب سے پہلے میری موت ہے۔ یہ سن کر حضرت عوف رضی اللہ عنہ رو پڑے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہو: ایک۔
- اور دوسرا واقعہ بیت المقدس کی فتح کا ہے۔
- تیسرا لوگوں میں ایک فتنہ ہوگا۔ جو کہ بھیڑ بکریوں کی وبائی امراض میں موت کی مانند ہوگا۔
- چوتھا، لوگوں میں ایک فتنہ ہوگا جسکا حصہ ہر گھر میں داخل ہوگا۔
- پانچواں، بنی الاصفر میں ایک بچہ پیدا ہوگا جو کہ بادشاہوں کی اولاد ہوگا، وہ ایک دن میں اتنا بڑا ہوگا جتنا عام بچے ایک ہفتے میں بڑھتے ہیں، اور وہ ایک ہفتے میں اتنا بڑھے گا جتنا عام بچے ایک مہینے میں بڑھتے ہیں، اور وہ ایک مہینے میں اتنا بڑھے گا جتنا عام بچے ایک سال میں بڑھتے ہیں، جب وہ ۱۲ سال کا ہو جائے گا تو اس کو اپنا حکمران بنالیں گے، وہ ان لوگوں کے درمیان کھڑا ہو کر کہے گا: یہ لوگ ہماری سرزمین پر کب تک ہم پر غالب رہیں گے؟ میرا خیال ہے کہ ہم ان پر چڑھائی کریں اور ان کو اپنی سرزمین سے نکال باہر کریں، خطباء کھڑے ہو کر اس کی رائے کی تائید کریں گے، یہ خشکی میں اور جزیروں میں بحری بیڑے بھیجے گا، ان میں جنگ کرے گا، اور انطاکیہ اور عریش کے درمیان ایک ساحل پر وہ رکے گا، ابن شریح کہتے ہیں: میں نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ان کے ۱۲ جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے ۱۲ ہزار کا لشکر ہوگا، مسلمان اپنے ساتھی کے پاس بیت المقدس میں جمع ہوں گے، اور سب متفقہ فیصلہ کریں گے کہ ہمیں مدینہ منورہ چلے جانا چاہئے، تا کہ ان کی سرحدیں مقام سرح اور خیبر تک پہنچ جائیں، ابن ابی جعفر کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کو شیح (نامی گھاس) کے اگنے کے مقام (یعنی عرب) سے نکالا جائے گا، انہوں نے ہی یا حارث بن زید نے کہا: یہ لوگ وہاں پر قیام کریں گے، وہاں سے ایک تہائی لوگ بھاگ جائیں گے، ایک تہائی لوگ جنگ کریں گے، اللہ تعالیٰ صبر کرنے والے تیسرے حصے کی وجہ سے ان کو شکست دے گا۔ خالد بن یزید کہتے ہیں: اللہ کی قسم! وہ شخص اس دن اپنی تلوار کے ساتھ جنگ کرے گا، اپنے نیزے استعمال کرے گا، مسلمان اس کا تعاقب کریں گے حتیٰ کہ قسطنطنیہ کے قریب مضیق کے مقام پر پہنچ جائیں گے، وہاں کا پانی خشک ہو چکا ہوگا، یہ لوگ شہر کا رخ کریں گے اور وہاں آ کر ٹھہر جائیں گے، تکبیر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کی دیواریں گرا دے گا، پھر یہ لوگ اس میں داخل ہو جائیں گے اور اپنا مال ڈھال سے تقسیم کریں گے۔ ابوقبیل معافری کہتے ہیں، اسی اثناء میں ان کے پاس ایک سوار آئے گا اور کہے گا: تم یہاں پر ہو اور ادھر دجال نے تمہارے گھر والوں میں تمہاری مخالفت شروع کر رکھی ہے، یہ سراسر جھوٹ ہوگا۔ جس شخص نے علماء سے اس بارے میں سن رکھا ہوگا وہ ثابت قدم رہے گا، جبکہ دیگر لوگ وہاں سے بھاگ نکلیں گے اور مسلمان قسطنطنیہ میں مساجد تعمیر کریں گے اور وہاں پر جہاد کریں گے حتیٰ کہ دجال ظاہر ہوگا اور یہ چھٹی نشانی ہوگی۔

٭٭ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8656 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا اَبُوْ الطَّاهِرِ، وَاَبُوْ الرَّبِيعِ، قَالَا: ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيِّ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهٗ كَانَ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَعَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي نَفَرٍ، فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: مُوتُوا فَقَالَ لَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ الدِّينُ قَائِمٌ، وَالْجِهَادُ قَائِمٌ، وَالصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ وَالْحَجُّ وَصِيَامُ رَمَضَانَ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اِنْ تَمُوتَ قَبْلَ اَنْ تُدْرِكَ مَا لَا يَسْتَطِيعُ الْمُحْسِنُ اَنْ يَزِيدَ اِحْسَانًا وَلَا يَسْتَطِيعُ الْمُسِيءُ اَنْ يَنْزِعَ عَنْ اِسَاءَتِهِ

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 8656 - سكت عنه الذهبي في التلخيص

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت کریب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تھے اور ان کے پاس حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ایک وفد کے ہمراہ موجود تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے، اور کہا: تم مرجاؤ۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے کہا: دین قائم ہے، جہاد قائم ہے، نماز، زکاۃ، حج اور رمضان کے روزے قائم ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس وقت سے پہلے مرجاؤ، جب نیکوکار، نیکی میں اضافہ نہ کرسکے اور گنہگار اپنے گناہ سے نہ نکل سکے۔

8657 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي وَذَكَرَهُ بِمِثْلِهِ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا الْوَضَّاحُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ طَرَفَةَ السُّلَمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: اِنَّهَا لَمْ تَكُنْ دَوْلَةُ حَقٍّ قَطُّ اِلَّا اُدِيلَ آدَمُ عَلٰى اِبْلِيسَ، وَلَا دَوْلَةُ بَاطِلٍ قَطُّ اِلَّا اُدِيلَ اِبْلِيسُ عَلٰى آدَمَ، اُمِرَ اِبْلِيسُ بِالسُّجُودِ فَعَصَى فَاُدِيلَ عَلَيْهِ آدَمُ حَتّٰى قَتَلَ الرَّجُلَانِ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، فَاُدِيلَ عَلَيْهِ اِبْلِيسُ، وَاِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتَنٌ فِتْنَةٌ خَاصَّةٌ، وَفِتْنَةٌ عَامَّةٌ، وَفِتْنَةٌ خَاصَّةٌ، وَفِتْنَةٌ عَامَّةٌ فَقِيلَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَا الْفِتْنَةُ الْخَاصَّةُ وَالْفِتْنَةُ الْعَامَّةُ، وَفِتْنَةُ الْخَاصَّةِ وَفِتْنَةُ الْعَامَّةِ؟ قَالَ: فَقَالَ: يَكُوْنُ الْاِمَامَانِ اِمَامُ حَقٍّ وَاِمَامُ بَاطِلٍ، فَيَفِيءُ مِنَ الْحَقِّ اِلَى الْبَاطِلِ، وَمِنَ الْبَاطِلِ اِلَى الْحَقِّ، فَهٰذِهِ فِتْنَةُ الْخَاصَّةِ، وَيَكُوْنُ الْاِمَامَانِ اِمَامُ حَقٍّ وَاِمَامُ بَاطِلٍ فَيَفِيءُ مِنَ الْحَقِّ اِلَى الْبَاطِلِ وَمِنَ الْبَاطِلِ اِلَى الْحَقِّ فَهٰذِهِ فِتْنَةُ الْعَامَّةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ فَاِنَّ الْوَضَّاحَ هٰذَا هُوَ اَبُوْ عَوَانَةَ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ لِلسَّنَدِ لَا لِلْاِسْنَادِ

(التعليق - من تلخيص الذهبي) 8657 - على شرط البخاري ومسلم

٭٭ حضرت طرفہ سلمی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب حق کی باری آتی ہے تو اللہ تعالیٰ انسان کو شیطان پر غلبہ عطا فرماتا ہے اور جب باطل کی باری آتی ہے تو شیطان کو انسان پر غلبہ دیا جاتا ہے۔ ابلیس کو سجدے کا حکم

دیا گیا، اس نے انکار کر دیا تو اس پر آدم علیہ السلام کو غلبہ دے دیا گیا پھر دو آدمیوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی کو قتل کیا تو اس پر ابلیس کو غلبہ دے دیا گیا۔ عنقریب بہت سارے فتنے ہوں گے، ایک فتنہ خاص ہوگا، پھر ایک فتنہ عام ہوگا، پھر ایک فتنہ خاص ہوگا، پھر ایک فتنہ عام ہوگا۔ آپ سے پوچھا گیا: اے امیر المومنین! خاص فتنہ کیا ہوگا؟ اور عام فتنہ کیا ہوگا؟ پھر خاص فتنہ کیا ہوگا؟ اور اس کے بعد پھر عام فتنہ کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: دو امام ہوں گے، ایک امام برحق ہوگا اور ایک امام باطل ہوگا، پھر حق سے باطل اور باطل سے حق کی جانب چلے گا۔ یہ فتنہ خاص ہوگا، اور دو امام مزید ہوں گے ایک امام برحق ہوگا اور ایک امام باطل ہوگا، پھر وہ حق سے باطل کی طرف اور باطل سے حق کی طرف پھر جائیں گے، یہ فتنہ عام ہوگا۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

اس حدیث کی وضاحت کرنے والے ابوعوانہ ہیں۔

8658 - اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَنَزِيُّ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَنْبَاَ نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ، اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زُرَيْرٍ الْغَافِقِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَتَكُونُ فِتْنَةٌ يُحَصَّلُ النَّاسُ مِنْهَا كَمَا يُحَصَّلُ الذَّهَبُ فِي الْمَعْدِنِ، فَلَا تَسُبُّوا اَهْلَ الشَّامِ، وَسُبُّوا ظَلَمَتَهُمْ، فَاِنَّ فِيهِمُ الْاَبْدَالَ، وَسَيُرْسِلُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ سَيْبًا مِنَ السَّمَاءِ فَيُغْرِقُهُمْ حَتَّى لَوْ قَاتَلَتْهُمُ الثَّعَالِبُ غَلَبَتْهُمْ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ عِنْدَ ذٰلِكَ رَجُلًا مِنْ عِتْرَةِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا اِنْ قَلُّوا، وَخَمْسَةَ عَشَرَ اَلْفًا اِنْ كَثُرُوا، اَمَارَتُهُمْ اَوْ عَلَامَتُهُمْ اَمِتْ اَمِتْ عَلٰى ثَلَاثِ رَايَاتٍ يُقَاتِلُهُمْ اَهْلُ سَبْعِ رَايَاتٍ لَيْسَ مِنْ صَاحِبِ رَايَةٍ اِلَّا وَهُوَ يَطْمَعُ بِالْمُلْكِ، فَيَقْتَتِلُونَ وَيُهْزَمُونَ، ثُمَّ يَظْهَرُ الْهَاشِمِيُّ فَيَرُدُّ اللّٰهُ اِلَى النَّاسِ اِلْفَتَهُمْ وَنِعْمَتَهُمْ، فَيَكُونُونَ عَلٰى ذٰلِكَ حَتَّى يَخْرُجَ الدَّجَّالُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8658 – صحيح

✧✧ عبداللہ بن زریر غافقی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک فتنہ ایسا ہوگا جس سے لوگ اس طرح اکٹھے ہو جائیں گے جیسے کان میں سونا جمع ہوتا ہے۔ اہل شام کی گمراہی کو برا بھلا کہہ لینا لیکن وہاں کے لوگوں کی برائی نہ کرنا، کیونکہ ان لوگوں میں ابدال ہوں گے، عنقریب اللہ تعالیٰ آسمان سے ان پر بارش نازل فرمائے گا، وہ ان کو غرق کردے گا، حتیٰ کہ اگر لومڑیاں بھی ان سے قتال کریں تو وہ بھی ان پر غالب آ جائیں گی، پھر ان میں اللہ تعالیٰ ایک سید زادے کو بھیجے گا جو کہ کم از کم ۱۲ ہزار اور زیادہ سے زیادہ ۱۵ ہزار افراد کے ہمراہ ہوگا، ان کی نشانی (کوڈورڈ) اُمت اُمت ہوگی، یہ تین جھنڈوں کے ساتھ ہوں گے، ان کے ساتھ جس لشکر کی جنگ ہوگی وہ سات جھنڈوں والا ہوگا، اور ہر علمبردار حکومت کا لالچی ہوگا، یہ لوگ ان سے جہاد کریں گے اور ان سب کو شکست فاش ہوگی۔ پھر ایک ہاشمی شخص ظاہر ہوگا، اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت ڈال دے گا، انہی حالات میں دجال ظاہر ہو جائے گا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8659 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ، اَخْبَرَنِيْ عَمَّارٌ الدُّهْنِيُّ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمَهْدِيِّ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هَيْهَاتَ، ثُمَّ عَقَدَ بِيَدِهِ سَبْعًا، فَقَالَ: " ذَاكَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ: اللّٰهَ اللّٰهَ قُتِلَ، فَيَجْمَعُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ قَوْمًا قُزَعًا كَقَزَعِ السَّحَابِ، يُؤَلِّفُ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَا يَسْتَوْحِشُونَ اِلٰى اَحَدٍ، وَلَا يَفْرَحُونَ بِاَحَدٍ، يَدْخُلُ فِيهِمْ عَلٰى عِدَّةِ اَصْحَابِ بَدْرٍ، لَمْ يَسْبِقْهُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَلَا يُدْرِكُهُمُ الْاٰخِرُوْنَ، وَعَلٰى عَدَدِ اَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهَرَ، قَالَ اَبُوْ الطُّفَيْلِ: قَالَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ: اَتُرِيدُهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: اِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ هٰذَيْنِ الْخَشَبَتَيْنِ، قُلْتُ: لَا جَرَمَ وَاللّٰهِ لَا اُرِيهِمَا حَتّٰى اَمُوتَ، فَمَاتَ بِهَا يَعْنِي مَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8659 – على شرط البخاری ومسلم

محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، ایک آدمی نے ان سے مہدی کے بارے میں پوچھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مجھ سے دور ہو جاؤ، اس کے بعد اپنے ہاتھ سے سات کا عقد بنایا اور فرمایا: وہ آخری زمانے میں نکلے گا، یہ وہ زمانہ ہوگا جب اللہ کا نام لینے پر انسان کو قتل کر دیا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے بادلوں کے ایک ٹکڑے کی مانند لوگ جمع کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں الفت ڈال دے گا، یہ کسی سے نہیں ڈریں گے اور نہ کسی پر خوش ہوں گے ان میں بدری صحابہ کی تعداد کے برابر لوگ جمع ہو جائیں گے، سابقہ لوگ ان تک پہنچ نہیں پائیں گے اور بعد والے ان کو پا نہیں سکیں گے۔ ان کی تعداد طالوت کے ان ساتھیوں جتنی ہوگی جو طالوت کے ہمراہ نہر سے گزرے تھے۔ ابوالطفیل کہتے ہیں: ابن حنفیہ نے کہا: کیا تم اس کا ارادہ رکھتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے کہا: وہ ان دو لکڑیوں کے درمیان سے نکلے گا۔ میں نے کہا: یقیناً، اللہ کی قسم میں اپنی زندگی میں اس کو کبھی نہیں دیکھوں گا۔ پھر وہ مکہ میں انتقال کر گئے، اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8660 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُوْسَى الْخَازِنُ رَحِمَهُ اللّٰهُ بِبُخَارٰى، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوسُفَ الْهِسِنْجَانِيُّ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ اَبِي الْفَوَارِسِ وَاَنَا غُلَامٌ شَابٌّ، فَرَاَيْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ عَلٰى رَجُلٍ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: مِنَ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ اَنْ تُرْفَعَ الْاَشْرَارُ وَتُوضَعَ الْاَخْيَارُ، وَيُفْتَحَ الْقَوْلُ وَيُخْزَنَ الْعَمَلُ، وَيُقْرَاَ بِالْقَوْمِ الْمُثَنَّاةُ لَيْسَ فِيهِمْ اَحَدٌ يُنْكِرُهَا قِيلَ: وَمَا

الْمُثَنَّاةُ؟ قَالَ: مَا اكْتُتِبَتْ سِوَى كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ رَوَاهُ الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ السَّكُوْنِيِّ

✧✧ عمرو بن قیس الکندی بیان کرتے ہیں: میں نوجوان تھا، اور ابوالفوارس کے ہمراہ تھا، میں نے دیکھا کہ لوگ ایک آدمی کے پاس جمع ہیں، میں نے پوچھا: یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ہیں، میں نے سنا، وہ بیان کررہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرب قیامت کی یہ نشانی ہے کہ خبیث لوگوں کو بلند مقام دیا جائے گا اور اچھے لوگوں کا مقام گھٹا دیا جائے گا۔ باتیں بہت ہوں گی، لیکن عمل کم ہوگا۔ قوم کو ''مثناۃ'' پڑھائی جائے گی لیکن کوئی شخص اس کا انکار نہیں کرے گا۔ پوچھا گیا: ''مثناۃ'' کس کو کہتے ہیں؟ جواب دیا: کتاب اللہ کے سوا جو کچھ بھی لکھا جائے سب مثناۃ ہیں۔ (یعنی وہ مواد جس میں کتاب اللہ کا حوالہ نہ ہو)

8661 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبَّادٍ، ثَنَا اَبُوْ يُوسُفَ مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ السَّكُوْنِيِّ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ اَبِيْ فِي الْوَفْدِ اِلٰى مُعَاوِيَةَ فَسَمِعْتُ رَجُلًا يُحَدِّثُ النَّاسَ، يَقُوْلُ: اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ تُرْفَعَ الْاَشْرَارُ وَتُوضَعَ الْاَخْيَارُ، وَاَنْ يُخْزَنَ الْفِعْلُ وَالْعَمَلُ وَيَظْهَرَ الْقَوْلُ، وَاَنْ يُقْرَاَ بِالْمُثَنَّاةِ فِي الْقَوْمِ لَيْسَ فِيهِمْ مَنْ يُغَيِّرُهَا اَوْ يُنْكِرُهَا فَقِيلَ: وَمَا الْمُثَنَّاةُ؟ قَالَ: مَا اكْتُتِبَتْ سِوَى كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَوْمًا وَفِيهِمْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ: اَنَا مَعَكَ فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8661 – صحيح

✧✧ حضرت عمرو بن قیس السکونی بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ہمراہ ایک وفد میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، میں نے ایک آدمی کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہا تھا، قرب قیامت کی نشانی ہے کہ گندے لوگوں کو عزت دی جائے گی اور اچھے لوگوں کو ذلیل کیا جائے گا، عمل کم ہوگا اور باتیں زیادہ ہوں گی، اور قوم میں مثناۃ بیان ہوں گی لیکن ان کو روکنے والا کوئی نہیں ہوگا یا اس کو برا جاننے والا کوئی نہیں ہوگا، پوچھا گیا: مثناۃ کیا ہوتا ہے؟ فرمایا: کتاب اللہ کے سوا جو کچھ بھی لکھا جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے یہ حدیث کچھ لوگوں کو سنائی، ان میں اسماعیل بن عبداللہ بھی تھے، انہوں نے کہا: اس مجلس میں تمہارے ساتھ میں بھی تھا، تمہیں معلوم ہے کہ وہ شخص کون تھا؟ میں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے کہا: وہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ تھے۔

8662 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ، ثَنَا اَبُوْ الطَّاهِرِ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِيْ قَبِيلٍ الْمَعَافِرِيِّ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَسُئِلَ اَيُّ الْمَدِينَتَيْنِ تُفْتَحُ اَوَّلًا قُسْطَنْطِينِيَّةُ اَوْ رُومِيَّةُ؟ قَالَ: فَدَعَا بِصُنْدُوقٍ طُهْمٍ – وَالطُّهْمُ الْخَلَقُ – فَاَخْرَجَ مِنْهَا كِتَابًا فَنَظَرَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكْتُبُ مَا قَالَ: فَسُئِلَ اَيُّ الْمَدِينَتَيْنِ تُفْتَحُ اَوَّلًا

الْقُسْطَنْطِينِيَّةُ اَوِ الرُّومِيَّةُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَدِينَةُ هِرَقْلَ تُفْتَحُ اَوَّلًا يَعْنِى الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8662 – صحيح

✧✧ ابوقبیلہ معافری بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے پاس تھے،اُن سے پوچھا گیا: پہلے کون ساشہر فتح ہوگا،قسطنطنیہ یا روم؟ انہوں نے ایک پرانا صندوق منگوایا اوراس میں سے ایک خط نکالا،اور کہنے لگے: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ فرماتے،ہم لکھ لیا کرتے تھے،حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سا ملک پہلے فتح ہوگا قسطنطنیہ یا روم؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرقل کا شہر پہلے فتح ہوگا یعنی قسطنطنیہ۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8663 – حَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، حَدَّثَنِىْ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا زَائِدَةُ، ثَنَا اَبُوْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قُطْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: الْزَمُوا هٰذِهِ الطَّاعَةَ وَالْجَمَاعَةَ فَاِنَّهُ حَبْلُ اللّٰهِ الَّذِى اَمَرَ بِهِ، وَاَنَّ مَا تَكْرَهُونَ فِى الْجَمَاعَةِ خَيْرٌ مِمَّا تُحِبُّونَ فِى الْفُرْقَةِ، وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَخْلُقْ شَيْئًا قَطُّ اِلَّا جَعَلَ لَهُ مُنْتَهًى، وَاِنَّ هٰذَا الدِّينَ قَدْ تَمَّ وَاِنَّهُ صَائِرٌ اِلٰى نُقْصَانَ، وَاِنَّ اَمَارَةَ ذٰلِكَ اَنْ تُقْطَعَ الْاَرْحَامُ، وَيُؤْخَذَ الْمَالُ بِغَيْرِ حَقِّهِ، وَيُسْفَكَ الدِّمَاءُ وَيَشْتَكِى ذُو الْقَرَابَةِ قَرَابَتَهُ، وَلَا يَعُودُ عَلَيْهِ بِشَىْءٍ، وَيَطُوفُ السَّائِلُ بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ لَا يُوضَعُ فِى يَدِهِ شَىْءٌ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ خَارَتْ خُوَارَ الْبَقَرِ يَحْسَبُ كُلُّ النَّاسِ اِنَّمَا خَارَتْ مِنْ قِبَلِهِمْ، فَبَيْنَمَا النَّاسُ كَذٰلِكَ اِذْ قَذَفَتِ الْاَرْضُ بِاَفْلَاذِ كَبِدِهَا مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَا يَنْفَعُ بَعْدَ ذٰلِكَ شَىْءٌ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8663 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس اطاعت کو اوراس جماعت کو لازم پکڑو،کیونکہ یہی اللہ کی رسی ہے اوراللہ تعالیٰ نے اسی کو پکڑنے کا حکم دیا ہے،جماعت میں رہنے سے تمہیں جو چیز ناپسند ہے،وہ اس سے بہتر ہے جو تمہیں الگ رہنے میں اچھی لگتی ہے۔اوراللہ تعالیٰ نے جو چیز بھی بنائی ہے اس کی انتہاء بھی بنائی ہے،اور یہ دین مکمل ہو چکا ہے اوراب یہ نقصان کی جانب جارہا ہے،اس کے نقصان کی نشانی یہ ہے کہ صلہ رحمی ختم ہوجائے گی،ناحق مال لیاجائے گا،ناحق خون بہایاجائے گا،قریبی رشتہ دار،کو اپنی قرابت کی شکایت ہوگی،اوراس کی طرف کوئی چیز لوٹائی نہیں جائے گی۔سوالی پوراپورا ہفتہ سوال کرتا پھرے گا لیکن کوئی شخص اس کو بھیک نہیں دے گا،انہی حالات میں گائے کی آواز کی سی آواز آئے گی،ہر شخص یہ سمجھے گا کہ یہ آواز ہماری طرف سے آرہی ہے،اسی اثناء میں زمین اپنے اندر سے سونے اور چاندی کے خزانے اگل دے گی،لیکن اس وقت اس سونے اور چاندی کا کسی کو کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8664 – حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، ثَنَا زَائِدَةُ، ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ، أَنْبَأَ يُسَيْرُ بْنُ عَمْرٍو، أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي مَسْعُودٍ: إِنَّهُ كَانَ لِي صَاحِبَانِ كَانَ مَفْزَعِي إِلَيْهِمَا حُذَيْفَةُ، وَأَبُو مُوسَى، وَإِنِّي أَنْشُدُكَ اللَّهَ إِنْ كُنْتَ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فِي الْفِتَنِ إِلَّا حَدَّثْتَنِي وَإِلَّا اجْتَهَدْتَ لِي رَأْيَكَ، قَالَ: فَحَمِدَ اللَّهَ أَبُو مَسْعُودٍ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: عَلَيْكَ بِعُظْمِ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْمَعْ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضَلَالَةٍ أَبَدًا، وَاصْبِرْ حَتَّى يَسْتَرِيحَ بَرٌّ، وَيُسْتَرَاحَ مِنْ فَاجِرٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، وَقَدْ كَتَبْنَاهُ بِإِسْنَادٍ عَجِيبٍ عَالٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8664 – على شرط البخاری ومسلم

یسیر بن عمرو کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے ابومسعود سے کہا: میرے دو ساتھی حذیفہ اور ابوموسیٰ تھے، میں ہر تکلیف اور گھبراہٹ میں انہی سے رجوع کیا کرتا تھا، اور میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ اگر تم نے فتنوں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فرمان سن رکھا ہے تو وہ مجھے سناؤ، ورنہ تم مجھے اپنی رائے سے آگاہ کرو، چنانچہ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: تم پر لازم ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے سب سے بڑے گروہ میں شامل ہو جاؤ، کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کبھی بھی گمراہی پر جمع نہیں ہوگی، اور صبر کرنا حتیٰ کہ نیکی عام ہو جائے اور فاجروں سے جان چھوٹ جائے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8665 – حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الْوَاعِظُ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُعَاذٍ، ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثَنَا أَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ الْكِلَابِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: عَلَيْكُمْ بِطَاعَةِ اللَّهِ وَهٰذِهِ الْجَمَاعَةِ، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَا يَجْمَعُ أُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضَلَالَةٍ أَبَدًا، وَعَلَيْكُمْ بِالصَّبْرِ حَتَّى يَسْتَرِيحَ بَرٌّ وَيُسْتَرَاحَ مِنْ فَاجِرٍ هٰذَا حَدِيثٌ لَمْ نَكْتُبْ مِنْ حَدِيثِ أَيْمَنَ بْنِ نَابِلٍ الْمَكِّيِّ إِلَّا بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ دَاوُدَ لَيْسَ مِنْ شَرْطِ هٰذَا الْكِتَابِ "

قدامہ بن عبداللہ بن عمار کلابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو لازم پکڑو اور اس جماعت کو لازم پکڑو، کیونکہ اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو کبھی بھی گمراہی پر جمع نہیں کرے گا، اور تم اس وقت تک صبر اختیار کرو جب تک کہ نیکی عام نہ ہو جائے یا فاجر سے جان چھوٹ جائے۔

یہ حدیث ہم نے ایمن بن نابل المکی کے حوالے سے صرف اسی اسناد کے ہمراہ لکھی ہے۔

8666 – أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْقَاضِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

كَثِيرٍ، وَاَبُو نُعَيْمٍ قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِي الزَّعْرَاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يَبْعَثُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رِيحًا فِيهَا زَمْهَرِيرٌ بَارِدٌ، لَا تَدَعُ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مُؤْمِنًا اِلَّا مَاتَ بِتِلْكَ الرِّيحِ، ثُمَّ تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "، وَكَذٰلِكَ رُوِيَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8666 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ انتہائی ٹھنڈی ہوا بھیجے گا، وہ روئے زمین پر ہر مسلمان کو مارڈالے گی، اس کے بعد خبیث لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

یہ حدیث اسناد صحیح کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

8667 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ، ثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ آدَمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ رِيحًا لَا تَدَعُ اَحَدًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ تُقًى اَوْ نُهًى اِلَّا قَبَضَتْهُ، وَيُلْحَقُ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: قیامت سے پہلے اللہ تعالیٰ ہوا بھیجے گا جو کہ ہر ایسے مومن کو مارڈالے گی جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا، اور ہر قوم ان عقائد کی طرف لوٹ جائے گی جن پر ان کے آباء واجداد زمانہ جاہلیت میں تھے۔

8668 – اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ بْنِ الْحَسَنِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ الْاَسْوَدِ، قَالَ: اَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَازِلٌ فِي بِنَاءٍ لَهُ وَمَعَهُ امْرَاَتُهُ اُمُّ حَرَامٍ، فَحَدَّثَتْنَا اُمُّ حَرَامٍ، اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ اُمَّتِي يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ اَوْجَبُوا قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا فِيهِمْ؟ قَالَ: اِنَّكِ فِيهِمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَّلُ اُمَّتِي يَغْزُوْنَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا فِيهِمْ؟ قَالَ: لَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8668 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ عمیر بن اسود بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، وہ اپنے گھر میں تشریف

فرماتھے، ان کے ہمراہ انکی بیوی ''ام حرام'' بھی موجود تھیں، حضرت ام حرام نے ہمیں بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کا سب سے پہلا لشکر جو کہ سمندر میں جہاد کرے گا، وہ جنتی ہے، آپ فرماتی ہیں: میں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ کیا میں بھی ان میں شریک ہوں گی؟ حضور ﷺ نے فرمایا: تو ان میں ہوگی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں جو لوگ قیصر کے شہر میں جنگ کریں گے، وہ بخش دیئے گئے ہیں۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ کیا میں ان میں ہوں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8669 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، وَاَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، قَالُوْا: ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوْسَى الْاَسَدِيُّ، ثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ، ثَنَا عَوْفُ بْنُ اَبِي جَمِيلَةَ، وَحَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ عَوْفٍ، ثَنَا اَبُوْ الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى تُمْلَاَ الْاَرْضُ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَعُدْوَانًا، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي مَنْ يَمْلَاُهَا قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَعُدْوَانًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَالْحَدِيْثُ الْمُفَسَّرُ بِذَلِكَ الطَّرِيقِ وَطُرُقُ حَدِيْثِ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ كُلُّهَا صَحِيْحَةٌ عَلٰى مَا اَصَّلْتُهُ فِي هٰذَا الْكِتَابِ بِالِاحْتِجَاجِ بِاَخْبَارِ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ اِذْ هُوَ اِمَامٌ مِنْ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8669 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ روئے زمین، ظلم، زیادتی اور دشمنی سے بھر جائے گی، پھر میری اولاد میں سے ایک آدمی آئے گا جو اسی طرح زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا،

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

یہ حدیث اس اسناد کے ہمراہ مفسر ہے، اور عاصم نے زر کے واسطے سے جو عبداللہ سے روایت کی ہے وہ میری اس کتاب میں بیان کئے گئے اس قانون (عاصم بن ابی نجود کیونکہ ائمہ مسلمین میں سے ایک ہیں اس لئے ان کی روایات نقل کی جائیں گی) کے مطابق صحیح ہے۔

8670 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ، ثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ، ثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَهْدِيُّ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ اَشَمُّ الْاَنْفِ اَقْنَى اَجْلَى، يَمْلَاُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ

جَوْرًا وَظُلْمًا، يَعِيشُ هٰكَذَا وَبَسَطَ يَسَارَهُ وَاِصْبَعَيْنِ مِنْ يَمِينِهِ الْمُسَبِّحَةَ، وَالْاِبْهَامَ وَعَقَدَ ثَلَاثَةً

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 8670 – عمران ضعيف ولم يخرج له مسلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہدی ہمارے اہل بیت میں سے ہوگا، اس کی ناک اونچی ہوگی، شرم وحیاء کا پیکر ہوگا، ماتھے سے اگلی جانب سے بال اُڑے ہوئے ہوں گے، وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھردے گا جیسا کہ اس سے پہلے وہ ظلم وستم سے بھری گئی ہوگی، وہ یوں زندگی گزارے گا، یہ کہتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بایاں ہاتھ پھیلایا اور شہادت والی انگلی کے ساتھ والی دو انگلیاں انگوٹھے کے ساتھ ملا کر تین کا عدد بنایا۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8671 – اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ النَّضْرِ الْفَقِيْهُ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِیُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، اَنْبَا اَبُوْ الْمَلِيْحِ الرَّقِّیُّ، حَدَّثَنِیْ زِيَادُ بْنُ بَيَانٍ، وَذَكَرَ مِنْ فَضْلِهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنَ نُفَيْلٍ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَةَ، تَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْمَهْدِیَّ، فَقَالَ: نَعَمْ، هُوَ حَقٌّ وَّهُوَ مِنْ بَنِیْ فَاطِمَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 8671 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: جی ہاں، وہ برحق ہے اور وہ فاطمہ کی اولاد میں سے ہوگا۔

8672 – وَحَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِیُّ بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُوْ الْاَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِی، ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِیُّ، ثَنَا اَبُوْ الْمَلِيْحِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ بَيَانٍ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ نُفَيْلٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِیَّ، فَقَالَ: هُوَ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ

✧✧ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کا ذکر کیا اور فرمایا: وہ فاطمہ کی اولاد میں سے ہوگا۔

8673 – اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِیُّ بِمَرْوَ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدٍ، ثَنَا اَبُوْ الصِّدِّيْقِ النَّاجِیُّ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَخْرُجُ فِیْ آخِرِ اُمَّتِی الْمَهْدِیُّ يَسْقِيْهِ اللّٰهُ الْغَيْثَ، وَتُخْرِجُ الْاَرْضُ نَبَاتَهَا، وَيُعْطِی الْمَالَ صِحَاحًا، وَتَكْثُرُ الْمَاشِيَةُ وَتَعْظُمُ الْاُمَّةُ، يَعِيْشُ سَبْعًا اَوْ ثَمَانِيًا يَّعْنِیْ حِجَجًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8673 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے آخر میں مہدی نکلے گا۔ اللہ تعالیٰ ان پر برسات نازل فرمائے گا، زمین اپنی جڑی بوٹیاں اور تمام پودے اگا دے گی، وہ پاک صاف مال (اللہ کی راہ میں) دے گا۔ مویشیوں کی کثرت ہوگی، امت کی عزت ہوگی، وہ سات یا آٹھ برس رہے گا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8674 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الرَّبِيعِ بِنِ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مَطَرٍ، وَاَبِي هَارُونَ، عَنْ اَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تُمْلَا الْاَرْضُ جَوْرًا وَظُلْمًا، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ عِتْرَتِي الْحَدِيثَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8674 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روئے زمین ظلم وستم سے بھر جائے گی، پھر میری آل میں سے ایک آدمی نکلے گا، اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8675 – حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ الْحَافِظُ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي طَالِبٍ، وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْحَافِظُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ، ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ اَبِي حَفْصَةَ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ اَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يَكُونُ فِي اُمَّتِي الْمَهْدِيُّ اِنْ قَصَّرَ فَسَبْعٌ وَّاِلَّا فَتِسْعٌ، تَنْعَمُ اُمَّتِي فِيهِ نِعْمَةً لَمْ يَنْعَمُوا مِثْلَهَا قَطُّ، تُؤْتِي الْاَرْضُ اُكُلَهَا لَا تَدَّخِرُ عَنْهُمْ شَيْئًا، وَالْمَالُ يَوْمَئِذٍ كُدُوسٌ يَقُومُ الرَّجُلُ فَيَقُولُ: يَا مَهْدِيُّ اَعْطِنِي، فَيَقُولُ: خُذْ

" قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى: قَدْ رَوَيْتُ مَا انْتَهَى اِلَيْهِ عِلْمِي مِنْ فِتَنِ آخِرِ الزَّمَانِ عَلٰى لِسَانِ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَسَانِيدِ اللَّائِقَةِ بِهٰذَا الْكِتَابِ، فَاَمَّا الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاِنَّهُمَا ذَكَرَا اَهْوَالَ الْقِيَامَةِ وَالْحَشْرِ مُدْرَجًا فِي الْفِتَنِ، وَجَرَيْتُ اَنَا فِي ذٰلِكَ عَلٰى اخْتِيَارِ الْاِمَامِ اَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي اِفْرَادِ ذٰلِكَ عَنِ الْفِتَنِ النَّائِبَةِ، وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ لِمَا اخْتَرْتُهُ وَهُوَ حَسْبِي وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں مہدی ہوگا، کم از کم سات ہوں گے اور زیادہ ہوئے تو ۹ ہوں گے۔ اس وقت میری امت کو اس قدر نعمتیں ملیں گی جو اس سے پہلے کبھی نہیں ملی ہوں

حدیث: 8675

سنن ابن ماجه - كتاب الفتن' باب خروج المهدي - حديث: 4081' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الفتن' ما ذكر في فتنة الدجال - حديث: 36951' المعجم الاوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 5510

گی، زمین اپنا سب کچھ اگل دے گی اور کچھ بھی بچا کر نہیں رکھے گی، ان دنوں مال کے ڈھیر لگے ہوئے ہوں گے، ایک آدمی اٹھ کر کھڑا ہوگا اور کہے گا: اے مہدی مجھے کچھ عطا کرو، وہ کہے گا: یہ لو۔

امام حاکم کہتے ہیں: آخری زمانے میں برپا ہونے والے فتنوں کی بابت رسول اللہ ﷺ کی جس قدر احادیث میرے علم میں تھیں اور وہ اس کتاب کے معیار کی تھیں، میں نے بیان کردی ہیں، تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے قیامت اور حشر کے احوال فتنوں کے باب میں بیان کئے ہیں، اس بارے میں نے امام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ کا طریقہ اپنایا ہے، جس طرح انہوں نے فتن کے ابواب کو الگ بیان کیا ہے میں نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔ جو کچھ میں نے اختیار کیا ہے اس کی توفیق اللہ تعالیٰ ہی عطا کرنے والا ہے۔ وہی مجھے کافی ہے اور وہی بہتر کارساز ہے۔

کِتَابُ الْاَهْوَالِ

(قیامت کی) ہولناکیوں کے بارے میں روایات

" قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: (وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دَاخِرِينَ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً) (النمل: 88) الْآيَةَ، وَقَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ: (وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ اُخْرَى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ) (الزمر: 68) "

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ وَكُلٌّ اَتَوْهُ دَاخِرِينَ وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً (النمل: 88)

''اور جس دن پھونکا جائے گا صور تو گھبرا جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں مگر جسے خدا چاہے اور سب اس کے حضور حاضر ہوئے عاجزی کرتے ہوئے اور تو دیکھے گا پہاڑوں کو خیال کرے گا کہ وہ جمے ہوئے ہیں''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

نیز ارشاد فرمایا:

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ اُخْرَى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ (الزمر: 68)

''اور صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے پھر وہ دوبارہ پھونکا جائے گا جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

8676 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ مَلَّاسٍ النَّمَرِيُّ، ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَصَمِّ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْاَصَمِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ طَرْفَ صَاحِبِ الصُّورِ مُذْ وُكِّلَ بِهِ مُسْتَعِدٌّ يَنْظُرُ نَحْوَ الْعَرْشِ مَخَافَةَ اَنْ يُؤْمَرَ قَبْلَ اَنْ يَرْتَدَّ اِلَيْهِ طَرْفُهُ، كَاَنَّ عَيْنَيْهِ كَوْكَبَانِ دُرِّيَّانِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8676 – صحيح علی شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صور اٹھانے والے فرشتے کو جب سے صور پھونکنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے، وہ اسی وقت سے چاک وچوبند عرش کی جانب نظریں گاڑے ہوئے ہے، وہ اس خدشے سے (پلک بھی نہیں جھپکتا کہ) کہیں پلک جھپکنے سے پہلے اس کو صور پھونکنے کا حکم نہ دے دیا جائے، اس کی آنکھیں چمکتے ہوئے روشن ستاروں کی مانند ہیں۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8677 – اَخْبَرَنِی اَبُوْ الْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِیُّ، ثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيفٍ الْحَارِثِیُّ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فِی قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ: (فَإِذَا نُفِخَ فِی الصُّورِ) (المؤمنون: 101)، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الصُّورِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ، وَحَنٰی جَبْهَتَهٗ وَاَصْغٰی بِسَمْعِهٖ يَنْتَظِرُ مَتٰی يُؤْمَرُ قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ نَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: قُوْلُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا مَدَارُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰی اَبِیْ سَعِيدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8677 – عطية ضعيف

✧✧ حضرت عطیہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد

فَإِذَا نُفِخَ فِی الصُّورِ

کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے، کہ میں آسودہ حال کیسے رہ لوں؟ حالانکہ صور پھونکنے والا فرشتہ صور ہاتھ میں لئے ہوئے ہے، اپنی پیشانی کو جھکائے ہوئے ہے اور اپنی سماعتوں کو متوجہ کئے ہوئے ہے کہ نہ جانے کب صور پھونکنے کا حکم دے دیا جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کیا کہا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہا کرو" ہمیں اللہ کافی ہے، اور وہ بہتر کارساز ہے، ہم نے اللہ ہی پر توکل کیا ہے۔

حدیث: 8677

صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الاذكار - ذكر الامر لمن انتظر النفخ فی الصور ان يقول : حسبنا' حديث: 823' الجامع للترمذی' ابواب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه - باب ما جاء فی شان الصور' حديث: 2414' مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 4656' مسند احمد بن حنبل - ' مسند ابی سعيد الخدری رضی الله عنه - حديث: 10824' مسند عبد الله بن المبارك' حديث: 92' مسند الحميدی - احاديث ابی سعيد الخدری رضی الله عنه' حديث: 730' مسند عبد بن حميد - من مسند ابی سعيد الخدری' حديث: 888' مسند ابی يعلى الموصلی - من مسند ابی سعيد الخدری' حديث: 1046' المعجم الصغير للطبرانی - من اسمه احمد' حديث: 45

۞۞ اس حدیث کا مدار حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ پر ہے۔

8678 – حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ اَبُوْ يَحْيَى التَّيْمِيُّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَيْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ، وَحَنَى جَبْهَتَهُ وَاَصْغَى بِسَمْعِهِ يَنْتَظِرُ مَتٰى يُؤْمَرُ فَيَنْفُخَ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ نَقُوْلُ؟ قَالَ: قُوْلُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللّٰهِ لَمْ نَكْتُبْهُ مَنْ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيدٍ اِلَّا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ، وَلَوْلَا اَنَّ اَبَا يَحْيَى التَّيْمِىَّ عَلَى الطَّرِيقِ لَحَكَمْتُ لِلْحَدِيْثِ بِالصِّحَّةِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا "، وَلِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَصْلٌ مَنْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيدٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8678 – أبو يحيى واه

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں کیسے خوش ہوں، جبکہ حضرت اسرافیل علیہ السلام صور ہاتھ میں لئے ہوئے ہیں، اپنی پیشانی کو جھکائے ہوئے ہیں، اپنی سماعتوں کو متوجہ کئے ہوئے اس بات کے منتظر ہیں کہ کب حکم ملے اور وہ اس میں پھونکیں۔ ہم نے کہا: یارسول اللہ ﷺ تو ہم کیا کہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کہا کرو" ہمیں اللہ کافی ہے، اور وہ بہتر کارساز ہے، ہم نے اللہ پر توکل کیا"۔

۞۞ امام حاکم کہتے ہیں: ہم نے اعمش کی وہ حدیث صرف اسی اسناد کے ہمراہ نقل کی ہے جو انہوں نے ابوصالح کے واسطے سے ابوسعید سے روایت کی ہے۔ اگر اس کی سند میں ابویحیٰی تیمی نہ ہوتے تو میں یہ فیصلہ کر دیتا کہ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔ اس حدیث کی ایک اصل بھی ہے جو کہ زید بن اسلم نے عطاء بن یسار کے واسطے سے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے۔

8679 – حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ النَّضْرِ بْنِ عَمْرٍو الْحَرَشِيُّ، وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، قَالَا: ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، اَنْبَاَ خَارِجَةُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيدٍ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " مَا مِنْ صَبَاحٍ اِلَّا وَمَلَكَانِ يُنَادِيَانِ،

حديث: 8679

صحيح البخاری - كتاب الزكاة' باب قول الله تعالى : فاما من اعطى واتقى - حديث:1385'صحيح مسلم - كتاب الزكاة' باب فی المنفق والممسك - حديث:1740'صحيح ابن حبان - كتاب الزكاة' باب صدقة التطوع - ذكر الإخبار عما يجب على المرء من توقع الخلاف فيما قدم' حديث:3388'السنن الكبرى للنسائی - كتاب عشرة النساء ' إثم من ضيع عياله - حديث:8899'تهذيب الآثار للطبری - ذكر من وافقه فی روايته كراهية ادخار الذهب والفضة ثلاثا ' حديث:2142'السنن الكبرى للبيهقی - كتاب الجنائز' جماع ابواب صدقة التطوع . - باب كراهية البخل والشح ' حديث:7353'مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث ابی الدرداء - حديث: 21188'مسند عبد بن حميد - مسند ابی الدرداء رضی الله عنه' حديث:208

يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا: اللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَيَقُوْلُ الْاٰخَرُ: اللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا، وَمَلَكَانِ مُوَكَّلَانِ بِالصُّوْرِ يَنْتَظِرَانِ مَتٰى يُؤْمَرَانِ فَيَنْفُخَانِ، وَمَلَكَانِ يُنَادِيَانِ، يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا: وَيْلٌ لِلرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ، وَيَقُوْلُ الْاٰخَرُ: وَيْلٌ لِلنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ تَفَرَّدَ بِهِ خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8679 – خارجة ضعيف

✧✧ زید بن اسلم عطاء بن یسار کے واسطے سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب صبح ہوتی ہے تو دوفرشتے ندا دیتے ہیں، ایک کہتا ہے: اے اللہ تیری راہ میں خرچ کرنے والے کو مزید عطا فرما، اوردوسرا کہتا ہے: اے اللہ تیری راہ میں خرچ نہ کرنے والے کے مال کو ضائع فرما، اوردوفرشتے صور پر مقرر ہیں، دونوں یہ انتظار کررہے ہیں کہ کب ان کو حکم ملے اوروہ اس میں پھونکیں، اوردوفرشتے نداء دیتے ہیں، ان میں سے ایک کہتا ہے: مردوں کے لئے عورتوں کی وجہ سے ہلاکت ہے اوردوسرا کہتا ہے: عورتوں کے لئے مردوں کی وجہ سے ہلاکت ہے۔

❀❀ یہ حدیث زید بن اسلم سے روایت کرنے میں خارجہ بن مصعب منفرد ہیں۔

8680 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، وَبِشْرُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَا: ثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَسْلَمَ الْعِجْلِيِّ، عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنِ الصُّوْرِ، قَالَ: قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8680 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک دیہاتی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آیا اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صور کے بارے میں پوچھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک سینگ ہے، اس میں پھونک ماری جائے گی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8681 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اَبُو الْبَخْتَرِيِّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، بِالْكُوْفَةِ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ اَوْسِ بْنِ اَبِي اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمُ الْجُمُعَةَ، فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيْهِ قُبِضَ، وَفِيْهِ نَفْخَةُ الصُّوْرِ، وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ، فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ، فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ قَالُوْا: وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ؟ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعلیق – من تلخیص الذھبی) 8681 – علی شرط البخاری و مسلم

✧✧ اوس بن ابی اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل دن، جمعہ ہے، اس میں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، اسی دن ان کی روح قبض کی گئی، اسی دن صور پھونکا جائے گا، اسی دن محشر قائم ہوگا، لہٰذا اس دن مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو، کیونکہ تمہارا سلام مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے وصال مبارک کے بعد ہمارا سلام آپ پر کس طرح پیش کیا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ نبیوں کے جسموں کو کھائے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8682 – اَخْبَرَنِی اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِیُّ، ثَنَا سَعِیدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثَنَا یَزِیدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ یَعْلَی بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ وَکِیعِ بْنِ عُدُسٍ، عَنْ عَمِّهِ اَبِی رَزِینٍ الْعُقَیْلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَکُلُّنَا یَرَی رَبَّهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَمَا آیَةُ ذٰلِكَ فِی خَلْقِهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَلَیْسَ کُلُّکُمْ یَنْظُرُ اِلَی الْقَمَرِ مُخْلِیًا؟ فَقَالُوْا: بَلٰی، قَالَ: فَاللّٰهُ اَعْظَمُ قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ یُحْیِی اللّٰهُ الْمَوْتَی، وَمَا آیَةُ ذٰلِكَ فِی خَلْقِهِ؟ قَالَ: اَمَا مَرَرْتَ بِوَادِی اَهْلِكَ مَحْلًا؟ قَالَ: بَلٰی، قَالَ: ثُمَّ مَرَرْتَ بِهٖ یَهْتَزُّ خَضِرًا؟ قَالَ: بَلٰی، قَالَ: فَکَذٰلِكَ یُحْیِی اللّٰهُ الْمَوْتٰی وَذٰلِكَ آیَتُهُ فِی خَلْقِهِ

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ یُخْرِجَاهُ "

(التعلیق – من تلخیص الذھبی) 8682 – صحیح

حدیث: 8681

صحیح ابن خزیمة - کتاب الجمعة المختصر من المختصر من المسند علی الشرط الذی ذکرنا جماع ابواب فضل الجمعة - باب فضل الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعة حدیث:1628 صحیح ابن حبان - کتاب الرقائق باب الادعیة - ذکر البیان بان صلاة من صلی علی المصطفی صلی اللہ علیہ حدیث: 911 سنن ابی داود - کتاب الصلاة تفریع ابواب الجمعة - باب فضل یوم الجمعه ولیلة الجمعة حدیث: 896 سنن ابن ماجه - کتاب إقامة الصلاة باب فی فضل الجمعة - حدیث: 1081 مصنف ابن ابی شیبة - کتاب صلاة التطوع والإمامة وابواب متفرقة فی نواب الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم - حدیث: 8561 الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم - اوس بن اوس الثقفی رضی اللہ عنہ حدیث: 1400 السنن الکبری للنسائی - کتاب الجمعة الامر باکثار الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم - حدیث: 1647 السنن الکبری للبیهقی - کتاب الجمعة ومن جماع ابواب الهیئة للجمعة - باب ما یؤمر به فی لیلة الجمعة ویومها حدیث: 5600 معرفة السنن والآثار للبیهقی - کتاب الجمعة ما یؤمر به فی لیلة الجمعة ویومها - حدیث: 1837 البحر الزخار مسند البزار - مسند شداد بن اوس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث: 2941 المعجم الاوسط للطبرانی - باب العین من اسمه : عبد الرحمن - حدیث: 4882 المعجم الکبیر للطبرانی - باب من اسمه اوس مما اسند اوس بن اوس الثقفی رضی اللہ عنہ - باب فضل الجمعة حدیث: 588

✧✧ حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم سب قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں اس کی نشانی کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم سب لوگ اکیلے اکیلے چاند کو نہیں دیکھتے ہو؟ سب نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، ابورزین کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کیسے کرے گا؟ اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں اس کی نشانی کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اپنے کسی رشتہ دار کی خشک زمین سے کبھی گزرے ہو؟ پھر کبھی گزرتے ہوئے اسی زمین کو سرسبز وشاداب دیکھا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی مخلوق میں یہی اس کی نشانی ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8683 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلِ بْنِ خَلَفٍ الْقَاضِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ، ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عِيسَى، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ دَلْهَمِ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَاجِبِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَمِّهِ لَقِيطِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهُ خَرَجَ وَافِدًا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَهُ نَهِيكُ بْنُ عَاصِمِ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْمُنْتَفِقِ، قَالَ: فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ لِانْسِلَاخِ رَجَبٍ، فَصَلَّيْنَا مَعَهُ صَلَاةَ الْغَدَاةِ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ خَطِيبًا، فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، اِنِّي قَدْ خَبَاْتُ لَكُمْ صَوْتِي مُنْذُ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ لِاُسْمِعَكُمْ، فَهَلْ مِنَ امْرِءٍ بَعَثَهُ قَوْمُهُ؟ قَالُوا: اعْلَمْ لَنَا مَا يَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لَعَلَّهُ اَنْ يُلْهِيَهُ حَدِيثُ نَفْسِهِ، اَوْ حَدِيثُ صَاحِبِهِ، اَوْ يُلْهِيَهُ الضُّلَّالُ، اَلَا اِنِّي مَسْئُولٌ هَلْ بَلَّغْتُ اَلَا فَاسْمَعُوا تَعِيشُوا، اَلَا فَاسْمَعُوا تَعِيشُوا، اَلَا اجْلِسُوا، فَجَلَسَ النَّاسُ، وَقُمْتُ اَنَا وَصَاحِبِي حَتَّى اِذَا فَرَغَ لَنَا فُؤَادُهُ وَبَصَرُهُ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اَسْاَلُكَ عَنْ حَاجَتِي فَلَا تَعْجَلَنَّ عَلَيَّ، قَالَ: سَلْ عَمَّا شِئْتَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ عِلْمِ الْغَيْبِ؟ فَضَحِكَ لَعَمْرُ اللّٰهِ، وَهَزَّ رَاْسَهُ، وَعَلِمَ اَنِّي اَبْتَغِي بِسَقَطِهِ، فَقَالَ: ضَنَّ رَبُّكَ بِمَفَاتِيحِ خَمْسٍ مِنَ الْغَيْبِ، لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشَارَ بِيَدِهِ فَقُلْتُ: وَمَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: عِلْمُ الْمَنِيَّةِ قَدْ عَلِمَ مَتَى مَنِيَّةُ اَحَدِكُمْ وَلَا تَعْلَمُونَهُ، وَعَلِمَ يَوْمَ الْغَيْثِ يُشْرِفُ عَلَيْكُمْ آزِلِينَ مُشْفِقِينَ، فَظَلَّ يَضْحَكُ وَقَدْ عَلِمَ اَنَّ فَرَجَكُمْ قَرِيبٌ قَالَ لَقِيطٌ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَنْ نَعْدَمَ مِنْ رَبٍّ يَضْحَكُ خَيْرًا، وَعَلِمَ مَا فِي غَدٍ، وَقَدْ عَلِمَ مَا اَنْتَ طَاعِمٌ فِي غَدٍ وَلَا تَعْلَمُهُ، وَعَلِمَ يَوْمَ السَّاعَةِ، قَالَ: وَاَحْسَبُهُ ذَكَرَ مَا فِي الْاَرْحَامِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8683 – يعقوب بن محمد بن عيسى الزهرى ضعيف

قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنَا مِمَّا تَعْلَمُ النَّاسُ، وَمَا تَعْلَمُ فَاِنَّا مِنْ قَبِيلٍ لَا يُصَدِّقُونَ تَصْدِيقَنَا مَنْ مَذْحِجَ الَّتِي تَرْبُو عَلَيْنَا، وَخَثْعَمٍ الَّتِي تُوَالِينَا، وَعَشِيرَتِنَا الَّتِي نَحْنُ مِنْهَا، قَالَ: " تَلْبَثُونَ مَا لَبِثْتُمْ ثُمَّ يُتَوَفَّى نَبِيُّكُمْ، ثُمَّ تَلْبَثُونَ مَا لَبِثْتُمْ ثُمَّ تُبْعَثُ الصَّيْحَةُ، فَلَعَمْرُ اِلٰهِكَ مَا تَدَعُ عَلَى ظَهْرِ الْاَرْضِ شَيْئًا اِلَّا مَاتَ، وَالْمَلَائِكَةُ الَّذِينَ مَعَ رَبِّكَ، فَخَلَتِ الْاَرْضُ فَاَرْسَلَ رَبُّكَ السَّمَاءَ تَهْضِبُ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ، فَلَعَمْرُ اِلٰهِكَ مَا تَدَعُ عَلَى ظَهْرِهَا مِنْ

مَصْرَعِ قَتِيلٍ وَلَا مَدْفِنِ مَيِّتٍ اِلَّا شَقَّتِ الْقَبْرَ عَنْهُ حَتّٰى يَخْلُقَهُ مَنْ قِبَلِ رَاْسِهِ فَيَسْتَوِي جَالِسًا، يَقُولُ رَبُّكَ: مَهْيَمْ؟ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ اَمْسِ، لِعَهْدِهِ بِالْحَيَاةِ يَحْسَبُهُ حَدِيثًا بِاَهْلِهِ " فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ يَجْمَعُنَا بَعْدَمَا تُمَزِّقُنَا الرِّيَاحُ وَالْبِلٰى وَالسِّبَاعُ؟ قَالَ: " اُنَبِّئُكَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فِي آلَاءِ اللّٰهِ الْاَرْضُ اَشْرَفْتَ عَلَيْهَا مَدَرَةٌ بَالِيَةٌ فَقُلْتَ: لَا تَحْيَى اَبَدًا فَاَرْسَلَ رَبُّكَ عَلَيْهَا السَّمَاءَ فَلَمْ تَلْبَثْ عَلَيْهَا اَيَّامًا حَتّٰى اَشْرَفْتَ عَلَيْهَا، فَاِذَا هِيَ شَرْبَةٌ وَاحِدَةٌ، وَلَعَمْرُ اِلٰهِكَ لَهُوَ اَقْدَرُ عَلٰى اَنْ يَجْمَعَكُمْ مِنَ الْمَاءِ عَلٰى اَنْ يَجْمَعَ نَبَاتَ الْاَرْضِ فَتَخْرُجُونَ مِنَ الْاَجْدَاثِ مَنْ مَصَارِعِكُمْ فَتَنْظُرُونَ اِلَيْهِ سَاعَةً وَيَنْظُرُ اِلَيْكُمْ " قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ وَهُوَ شَخْصٌ وَاحِدٌ وَنَحْنُ مِلْءُ الْاَرْضِ نَنْظُرُ اِلَيْهِ وَيَنْظُرُ اِلَيْنَا؟ قَالَ: اُنَبِّئُكَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فِي آلَاءِ اللّٰهِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَةٌ مِنْهُ قُرَيْبَةٌ صَغِيرَةٌ تَرَوْنَهُمَا فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ، وَيَرَيَانِكُمْ وَلَا تُضَامُونَ فِي رُؤْيَتِهِمَا وَلَعَمْرُ اِلٰهِكَ لَهُوَ عَلٰى اَنْ يَرَاكُمْ وَتَرَوْنَهُ اَقْدَرُ مِنْهُمَا عَلٰى اَنْ يَرَيَانِكُمْ وَتَرَوْنَهُمَا قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا يَفْعَلُ بِنَا رَبُّنَا اِذَا لَقِينَاهُ؟ قَالَ: " تُعْرَضُونَ عَلَيْهِ بَادِيَةٌ لَهُ صَفَحَاتُكُمْ وَلَا تَخْفٰى عَلَيْهِ مِنْكُمْ خَافِيَةٌ، فَيَاْخُذُ رَبُّكَ بِيَدِهِ غَرْفَةً مِنَ الْمَاءِ فَيَنْضَحُ بِهَا

وَاَنْهَارٍ مَنْ كَاْسٍ مَا لَهَا صُدَاعٌ وَلَا نَدَامَةٌ، وَمِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ، وَبِفَاكِهَةٍ لَعَمْرُ اِلٰهِكَ مَا تَعْلَمُونَ خَيْرٌ مِنْ مِثْلِهِ، مَعَهُ اَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَوَلَنَا فِيهَا اَزْوَاجٌ مُصْلِحَاتٌ؟ قَالَ: الصَّالِحَاتُ لِلصَّالِحِينَ تَلَذُّونَهُنَّ مِثْلَ لَذَّاتِكُمْ فِي الدُّنْيَا، وَيَلْذَذْنَ بِكُمْ غَيْرَ اَنْ لَا تَوَالُدَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا اَقْصٰى مَا نَحْنُ بَالِغُونَ وَمُنْتَهُونَ اِلَيْهِ

ثُمَّ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلٰى مَا اُبَايِعُكَ؟ قَالَ: فَبَسَطَ يَدَهُ وَقَالَ: عَلٰى اِقَامَةِ الصَّلَاةِ وَاِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَاِيَّاكَ وَالشِّرْكَ لَا تُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا - اَوْ لَا تُشْرِكُ مَعَ اللّٰهِ غَيْرَهُ فَقُلْتُ: وَاِنَّ لَنَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، فَقَبَضَ وَبَسَطَ اَصَابِعَهُ وَظَنَّ اَنِّي مُشْتَرِطٌ شَيْئًا لَا يُعْطِينِيهِ، فَقُلْتُ: نَحِلُّ مِنْهَا حَيْثُ شِئْنَا وَلَا يَجْنِي امْرُؤٌ اِلَّا عَلٰى نَفْسِهِ؟ قَالَ: ذٰلِكَ لَكَ، حُلَّ مِنْهَا حَيْثُ شِئْتَ، وَلَا تَجْنِ عَلَيْكَ اِلَّا نَفْسُكَ فَبَايَعْنَاهُ ثُمَّ انْصَرَفْنَا، فَقَالَ: اِنَّ هٰذَيْنِ لَعَمْرُ اِلٰهِكَ مِنْ اَصْدَقِ النَّاسِ وَاَتْقَى النَّاسِ لِلّٰهِ فِي الْاَوَّلِ وَالْآخِرِ فَقَالَ كَعْبُ بْنُ فُلَانٍ اَحَدُ بَنِي بَكْرِ بْنِ كِلَابٍ: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بَنُو الْمُنْتَفِقِ فَاَقْبَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ اَحَدٌ مِمَّنْ مَضٰى مِنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ مِنْ خَيْرٍ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ عَرْضِ قُرَيْشٍ: اِنَّ اَبَاكَ الْمُنْتَفِقَ فِي النَّارِ، فَكَاَنَّهُ وَقَعَ حَرٌّ بَيْنَ جِلْدِي وَوَجْهِي وَلَحْمِي مِمَّا قَالَ لِاَبِي عَلٰى رُءُوسِ النَّاسِ، فَهَمَمْتُ اَنْ اَقُولَ وَاَبُوكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ نَظَرْتُ فَاِذَا الْاُخْرَى اَجْمَلُ، فَقُلْتُ: وَاَهْلُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: " وَاَهْلِي لَعَمْرُ اللّٰهِ مَا اَتَيْتَ عَلَيْهِ مِنْ قَبْرِ قُرَشِيٍّ اَوْ عَامِرِيٍّ مُشْرِكٍ فَقُلْ: اَرْسَلَنِي اِلَيْكَ مُحَمَّدٌ فَاَبْشِرْ بِمَا يَسُوءُكَ تُجَرُّ عَلٰى وَجْهِكَ وَبَطْنِكَ فِي النَّارِ " فَقُلْتُ: فَبِمَ اَفْعَلُ ذٰلِكَ بِهِمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَانُوا عَلٰى عَمَلٍ يَحْسَبُونَ اَنْ لَا دِينَ اِلَّا اِيَّاهُ وَكَانُوا يَحْسَبُونَهُمْ مُصْلِحِينَ؟ قَالَ: ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ بَعَثَ فِي آخِرِ كُلِّ سَبْعِ اُمَمٍ نَبِيًّا فَمَنْ اَطَاعَ نَبِيَّهُ كَانَ مِنَ الْمُهْتَدِينَ، وَمَنْ عَصٰى نَبِيَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ هٰذَا

حَدِيْثٌ جَامِعٌ فِي الْبَابِ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، كُلُّهُمْ مَدَنِيُّوْنَ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ"

✧✧ لقیط بن عامر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لئے نکلے، ان کے ہمراہ نہیک بن عاصم بن مالک بن المنتفق بھی تھے، آپ فرماتے ہیں: ہم رجب کے آخری ایام میں مدینہ منورہ میں پہنچے، ہم نے آپ علیہ السلام کے ہمراہ نماز فجر ادا کی، نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے لوگو! میں نے گزشتہ تین دنوں سے اپنی آواز تمہیں سنانے کے لئے جمع کررکھی ہے، کوئی ایسا شخص ہے جس کو اس کی قوم نے بھیجا ہو؟ انہوں نے کہا: آپ ہمیں بتائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا تھا؟ پھر ہوسکتا ہے کہ اپنی بات اس میں شامل ہوجائے یا کسی ساتھی کی بات شامل ہوجائے یا کوئی گمراہ کرنے والا اپنی بات اس میں شامل کردے، خبردار! مجھ سے پوچھا جائے گا، کہ کیا میں نے اللہ کا پیغام تم تک پہنچادیا تھا، خبردار! غور سے سن لو، تم اچھی زندگی گزاروگے، خبردار! غور سے سن لو تم اچھی زندگی گزاروگے، خبردار! سب بیٹھ جاؤ، تمام لوگ بیٹھ گئے، میں اور میرا ساتھی کھڑے رہے، حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دل اور آنکھیں ہماری جانب متوجہ ہوئیں، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے اپنی حاجت طلب کرنے لگا ہوں، آپ اس سلسلہ میں جلد بازی مت فرمایئے گا۔ (بلکہ تسلی سے جواب ارشاد فرمایئے گا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دل چاہتا ہے پوچھو، میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کے پاس غیب کا علم (اللہ کے بتائے بغیر) ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرادیئے اور اپنا سرہلایا، آپ جان گئے تھے کہ میں حقیقتِ حال معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے رب نے پانچ غیبوں کی چابیاں اپنے پاس رکھی ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی (از خود) نہیں جانتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا۔ میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ چابیاں کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موت کا علم یعنی اللہ ہی جانتا ہے کہ تمہاری موت کب آئے گی اور اس بات کو تم نہیں جانتے۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم پر بارش کب برسے گی، وہی تم مصیبت زدوں اور پریشان حالوں پر رحمت کی برسات نازل فرماتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر مسکرادیئے اور فرمادیا: اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تمہاری آسانیاں اب قریب ہی ہیں، حضرت لقیط فرماتے ہیں: میں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ مسکراتا رکھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کل کیا ہوگا؟ اور وہی جانتا ہے کہ تو کل کیا کرے گا، اور تم اس بات کو نہیں جانتے، اور اللہ تعالیٰ قیامت کے (معین وقت اور معین) دن کو جانتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ یہ بھی ذکر کیا تھا کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بھی وہی کچھ جانتے ہیں جو دوسرے لوگ جانتے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ ہم اس قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں جو لوگ ہماری تصدیق کو تسلیم نہیں کریں گے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری نازیبا حرکوں، اور مسلسل جنگجوئی اور خاندانی پس منظر کی وجہ سے کوئی بھی ہماری بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ کچھ دیر رہوگے پھر تمہارے نبی وفات پاجائیں گے، پھر تم کچھ دیر مزید رہوگے، پھر ایک چیخ سنائی دے گی جس کی وجہ سے روئے زمین کا ہر ذی روح مرجائے گا، اور وہ فرشتے جو تمہارے رب کی بارگاہ میں رہتے ہیں (وہ بھی ختم ہوجائیں گے۔) پھر زمین خالی ہوجائے گی پھر تمہارا رب آسمان کو بھیجے گا، وہ عرش کے نیچے سے موسلا دھار بارش برسائے گا، تمہارے رب کی قسم ہے روئے زمین پر ہر مقتول کی قتل گاہ اور ہر مدفون کی قبر کو کھول دیا جائے گا حتیٰ کہ اس کے سر کی جانب سے اس کو پھاڑا جائے گا، وہ اٹھ کر بیٹھ جائے گا، اللہ تعالیٰ پوچھے گا: تم کتنی دیر یہاں

رہے ہو؟ وہ کہے گا: اے میرے رب میں گزشتہ کل یہاں آیا ہوں، وہ یہی سمجھے گا کہ مجھے یہاں دفن ہوئے زیادہ زمانہ نہیں گزرا ہے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ جب ہواؤں کے چلنے سے، بوسیدہ ہونے سے اور درندوں کے کھانے سے ہمارے اعضاء بکھر چکے ہوں گے تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ ہمیں کیسے جمع فرمائے گا؟ حضور ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں اس کی ایک مثال نہ سناؤں؟ زمین کے اوپر غبار چڑھ جاتی ہے۔ میں نے کہا: وہ تو کبھی بھی زندہ نہیں ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ اس پر بارش نازل فرماتا ہے، اس کے بعد زیادہ دن نہیں گزرتے کہ وہ زمین سے باہر نکل آتے ہیں، وہ پینے کی ایک جگہ ہوگی اور اللہ کی قسم! تمہیں پانی سے نکال کر جمع کرنا اللہ تعالیٰ کے لئے جڑی بوٹیوں کے نکالنے سے آسان ہے، چنانچہ تم قبروں سے اور اپنی اپنی قتل گاہوں سے نکل آؤ گے، کبھی تم اُس کی جانب دیکھو گے اور کبھی وہ تمہاری جانب دیکھے گا۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ یہ کیسے ہوگا، وہ تو ایک ذات ہے جبکہ ہم سے پوری زمین بھری ہوگی، ہم تو اس کی جانب دیکھیں گے، پر وہ ہماری طرف کیسے دیکھے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے اس کی بھی تمہیں ایک مثال دیتا ہوں، سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی ایک چھوٹی سی نشانی ہے، تم لوگ ان دونوں کو ایک ہی لمحے میں دیکھ سکتے ہو اور یہ دونوں بھی تمہیں دیکھ سکتے ہیں اور تمہیں ان کے دیکھنے میں کوئی پریشانی نہیں ہوتی، اللہ کی قسم وہ ذات تمہیں دیکھے اور تم اس کو دیکھو اُس ذات کو اس پر زیادہ قدرت ہے بہ نسبت اس کے کہ چاند اور سورج تمہیں دیکھیں اور تم چاند اور سورج کو دیکھو۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ، جب ہم اپنے رب سے ملیں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ کیا معاملہ فرمائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کی بارگاہ میں پیش کئے جاؤ گے، تمہارے (نامہ اعمال کے) صفحات اس کے سامنے کھلے ہوں گے اور کوئی بھی چیز تم اس سے چھپا نہیں سکو گے۔ تمہارا رب اپنے ہاتھ میں ایک چلو پانی لے گا اور تمہاری جانب اس کے چھینٹے مارے گا۔ تمہارے رب کی قسم! ہر شخص کے چہرے پر اس کا قطرہ پڑے گا۔ مومن کا چہرہ بھی اس کے سفید کفن کی مانند ہو جائے گا، اور کافر کا چہرہ کوئلہ کی طرح کالا ہو جائے گا، پھر تمہارے نبی واپس پلٹیں گے اور تمام نیک لوگ ان کے پیچھے پیچھے ہوں گے، یہ لوگ آگ کے ایک پُل پر سے گزریں گے اور انگاروں کو لتاڑتے ہوئے "حس، حس" کہتے ہوئے گزر جائیں گے، پھر تمہارا رب فرمائے گا۔۔۔۔۔ پھر یہ لوگ رسول کے حوض پر آئیں گے، بہت پیاسے ہوں گے، تمہارے رب کی قسم! تم میں سے جو بھی اپنا ہاتھ بڑھائے گا، اس کے ہاتھ میں پیالا تھما دیا جائے گا، وہ اس کو چلنے کی تھکاوٹ سے، پیشاب اور پاخانے سے پاک کر دے گا، سورج اور چاند کو قید کر دیا جائے گا تم ان میں سے کسی کو بھی دیکھ نہیں پاؤ گے، میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ اُس دن ہم (سورج اور چاند کی روشنی کے بغیر) دیکھ کیسے پائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جیسے تم اس وقت دیکھ رہے ہو، ایسے ہی دکھائی دے گا، یہ اس دن کی بات ہے جب زمین ان کو روشن کر دے گی اور پہاڑ اس کے سامنے آجائیں گے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ ہمیں گناہوں اور نیکیوں کا بدلہ کیسے ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک نیکی کا ثواب دس کے برابر ملے گا اور ایک گناہ کا بدلہ صرف ایک ہی ہوگا یا معاف کر دیا جائے گا۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ جنت اور دوزخ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے رب کی قسم! جنت کے آٹھ دروازے ہیں، ہر دو دروازوں کے درمیان گھڑ سوار کی ستر سال کی مسافت ہے، اور دوزخ کے سات دروازے ہیں، اس کے بھی ہر دو دروازوں کے مابین گھڑ سوار کے ستر سال کی مسافت ہے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ جنت کی کون

کون سی چیزوں کی اطلاع مل سکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: خالص شہد کی نہریں ہیں، وہاں ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا ذائقہ تبدیل نہیں ہوتا، اور شراب کی نہریں ہیں، جن میں۔ نشہ اور شرمندگی نہیں ہیں ہے۔ اور وہ کبھی بھی خراب نہ ہو اور پھل ہیں۔ اور تیرے رب کی قسم! تم اس جیسی خیر نہیں جانتے ہو، وہاں پاکیزہ بیبیاں ہیں، میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ کیا وہاں پر ہمارے لئے بیویاں بھی ہوں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیک مردوں کے لئے وہاں پر نیک بیویاں ہوں گی، اور تم وہاں ان سے اسی طرح لطف اندوز ہوگے جیسے دنیا میں ہوتے ہو، اور وہ تم سے لذت حاصل کریں گی، فرق صرف اتنا ہے کہ وہاں پیدائش کا سلسلہ نہیں ہوگا۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ کیا جنت میں ہمارے درجات کی یہ انتہاء ہوگی؟ میں نے پھر کہا: یارسول اللہ ﷺ میں کس بات پر آپ کی بیعت کروں؟ آپ ﷺ نے ہاتھ بڑھایا اور فرمایا: اس بات پر کہ تم نماز قائم کروگے، زکوۃ دوگے، اور شرک سے بچوگے، اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، میں نے کہا: ہم ان میں سے جس کو چاہیں حلال سمجھ لیں، اور بندہ کا جرم اس کی اپنی ذات پر ہی ہوگا، آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے اس کی اجازت ہے تو اس میں سے جتنا چاہے اپنے لئے حلال سمجھ لے اور تو جرم صرف اپنی ذات تک کر، ہم نے حضور ﷺ کی بیعت کی اور واپس آگئے، آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے رب کی قسم! یہ دونوں آدمی، سب سے زیادہ سچے ہیں اور اول اور آخر میں اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ خوف رکھنے والے ہیں، حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: فلاں کا بیٹا بنی بکر بن کلاب سے تعلق رکھتا ہے یارسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا بنی منتفق ہیں۔ میں اس کی جانب متوجہ ہوا، میں نے پھر کہا: یارسول اللہ ﷺ ہم میں سے جو لوگ زمانہ جاہلیت میں فوت ہوگئے کیا ان میں سے بھی کوئی شخص اچھا تھا؟ قریش خاندان سے تعلق رکھنے والا ایک شخص بولا: تیرا باپ منتفق دوزخی ہے۔ اس نے کہا: اس شخص نے تمام لوگوں کی موجودگی میں میرے باپ کے بارے میں جو یہ گفتگو کی، اس سے میرے تن بدن میں آگ لگ گئی، میں یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کے والدین کا کیا معاملہ ہوا، لیکن میں نے سوچا تو اس سے اچھا جملہ میرے ذہن میں آگیا میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ اور آپ کے گھر والوں کا کیا حال ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تو جس قرشی یا عامری مشرک کی قبر کے پاس جائے تو کہنا: مجھے محمد ﷺ نے تیری جانب اس چیز کی خوشخبری دینے کے لئے بھیجا ہے جو تیرے لئے باعث نقصان ہو، تجھے چہرے اور پیٹ کے بل گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ میں ان کے ساتھ کیسا سلوک کروں؟ جبکہ وہ ایسے عمل اپنائے ہوئے ہوں جن کے بارے میں ان کا اپنا گمان یہ ہو کہ اصل دین وہی ہے جس پر وہ خود عمل پیرا ہیں۔ اور وہ خود کو نیک و پارسا سمجھتے ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر سات امتوں کے بعد ایک نبی بھیجتا ہے، جس نے اپنے نبی کی اطاعت کرلی وہ ہدایت یافتگان میں سے ہوگا اور جس نے اپنے نبی کی نافرمانی کی وہ گمراہوں میں سے ہوگا۔

❀❀ یہ حدیث اس موضوع پر جامع ہے، یہ صحیح الاسناد ہے، اس کے تمام راوی مدنی ہیں، اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے نقل نہیں کیا۔

8684 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَبُو عُتْبَةَ، ثَنَا بَقِيَّةُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يُبْعَثُ النَّاسُ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ بِالْعَوْرَاتِ؟ فَقَالَ: لِكُلِّ امْرِءٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ، إِنَّمَا اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى حَدِيْثِي عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، وَالْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِطُوْلِهِ دُوْنَ ذِكْرِ الْعَوْرَاتِ فِيْهِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8684 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ قیامت کے دن ننگے بدن، ننگے پاؤں اور غیر مختون اٹھائے جائیں گے، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی شرمگاہوں کا کیا بنے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس دن ہر شخص ایسی مصیبت میں گرفتار ہوگا جو اس کو ایسی تمام چیزوں سے بے نیاز کر دے گی۔

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اضافے کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے عمرو بن دینار اور مغیرہ بن نعمان کی وہ طویل روایات نقل کی ہیں جو انہوں نے سعید بن جبیر کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے، لیکن ان میں عورات کا ذکر نہیں ہے۔

8685 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، اَنْبَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنِي اَبُوْ الطُّفَيْلِ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيدٍ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ النَّاسَ يُحْشَرُوْنَ ثَلَاثَةَ اَفْوَاجٍ: فَوْجًا طَاعِمِينَ كَاسِيِينَ رَاكِبِينَ، وَفَوْجًا يَمْشُونَ وَيَسْعَوْنَ، وَفَوْجًا تَسْحَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى وُجُوهِهِمْ اِلَى النَّارِ " فَقُلْنَا: يَا اَبَا ذَرٍّ قَدْ عَرَفْنَا هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ، فَمَا بَالُ الَّذِينَ يَمْشُونَ وَيَسْعَوْنَ؟ قَالَ: يُلْقِي اللّٰهُ الْاٰفَةَ عَلَى الظَّهْرِ فَلَا ظَهْرَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ اِلَى الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے صادق و مصدوق علیہ السلام نے بتایا ہے کہ قیامت کے دن لوگ تین گروہوں میں اٹھائے جائیں گے، ایک جماعت سیر شدہ، لباس پہنے ہوئے اور سواریوں پر سوار ہوگی، ایک جماعت پیدل چلتے اور دوڑتے

حدیث: **8684**

صحيح البخاری - كتاب الرقاق' باب : كيف الحشر - حديث:6172'صحيح مسلم - كتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها' باب فناء الدنيا وبيان الحشر يوم القيامة - حديث:5211'سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب ذكر البعث - حديث:4274'السنن الصغرى - كتاب الجنائز' البعث - حديث:2066'مصنف ابن ابی شيبة - كتاب الزهد' ما ذكر فی زهد الانبياء وكلامهم عليهم السلام - ما ذكر عن نبينا صلی الله عليه وسلم فی الزهد' حديث:33726'السنن الكبرى للنسائی - كتاب الجنائز' البعث - حديث:2185'مسند احمد بن حنبل - ' - حديث السيدة عائشة رضی الله عنها' حديث: 24062'المعجم الاوسط للطبرانی - باب الالف' من اسمه احمد - حديث:50

ہوگی اور ایک جماعت کے لوگوں کو فرشتے منہ کے بل گھسیٹ کر دوزخ میں پھینکیں گے۔ہم نے کہا: اے ابوذر! ہم ان سب کو پہچانتے ہیں، ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو پیدل چل رہے ہوں گے اور دوڑ رہے ہوں گے؟ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کی پشت پر مصیبت نازل فرمائے گا جس کی وجہ سے ان کی پشت ہی نہیں رہے گی۔

یہ حدیث ولید بن جمیع تک صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8686 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَمَّالُ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، وَعَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، قَالَا: ثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ وَاللَّفْظُ لَهُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ بَهْزَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَاْمُرُنِي؟ خِرْ لِي، قَالَ: فَنَحَا بِيَدِهِ نَحْوَ الشَّامِ، فَقَالَ: اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ رِجَالًا وَرُكْبَانًا، وَتُجَرُّوْنَ عَلٰى وُجُوهِكُمْ هَا هُنَا وَنَحَا بِيَدِهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِجَاهُ . وَقَدْ رَوَاهُ اَبُوْ قَزَعَةَ سُوَيْدُ بْنُ حُجَيْرٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ مِثْلَ رِوَايَةِ بَهْزٍ عَلٰى اَنَّ بَهْزًا اَيْضًا مَاْمُوْنٌ لَا يَحْتَاجُ فِي رِوَايَتِهِ اِلٰى مُتَابِعٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8686 – صحيح

بہز بن حکیم بن معاویہ اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں کہ) میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے کہاں کا حکم دیتے ہیں؟ آپ میرے لئے کوئی خطہ پسند فرمائیے، راوی کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے ملک شام کی جانب اشارہ کر کے فرمایا: تم سوار اور پیدل اور کچھ اپنے چہروں کے بل گھسیٹتے ہوئے یہاں پر جمع کئے جاؤ گے۔ یہ کہتے ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اشارہ فرمایا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اسی حدیث کو ابوقزعہ سوید بن حجیر نے حکیم بن معاویہ سے بہز کی روایت کی طرح نقل کیا ہے، لیکن بہز بھی مامون ہیں ان کی روایت کے لئے کسی متابع کی حاجت نہیں ہوتی۔

8687 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي قَزَعَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: تُحْشَرُوْنَ هَاهُنَا حُفَاةً عُرَاةً مُشَاةً، وَرُكْبَانًا وَعَلٰى وُجُوهِكُمْ، تُعْرَضُوْنَ عَلَى اللّٰهِ، وَعَلٰى اَفْوَاهِكُمُ الْفِدَامُ، وَاِنَّ اَوَّلَ مَا يُعْرِبُ عَنْ اَحَدِكُمْ فَخِذُهُ

ابوقزعہ، حکیم بن معاویہ سے، وہ اپنے والد سے، اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہاں پر ننگے بدن، ننگے پاؤ، پیدل اور سوار جمع کئے جاؤ گے اور کچھ لوگوں کو ان کے چہرے کے بل گھسیٹ کر لایا جائے گا، تم سب کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا تمہارے منہ پر پٹی باندھ دی جائے گی اور تمہارے اعضاء میں

سب سے پہلے ران ظاہر ہوں گی۔

8688 - حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا مَنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَرَاَ: (يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا) (مريم: 85) قَالَ: لَا وَاللّٰهِ مَا عَلٰى اَرْجُلِهِمْ يُحْشَرُوْنَ، وَلَا يُسَاقُوْنَ سَوْقًا، وَلٰكِنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ بِنُوقٍ مِنْ نُوقِ الْجَنَّةِ لَمْ تَنْظُرِ الْخَلَائِقُ اِلٰى مِثْلِهَا، رِحَالُهُمُ الذَّهَبُ وَاَزِمَّتُهَا الزَّبَرْجَدُ فَيَقْعُدُوْنَ عَلَيْهَا حَتّٰى يَقْرَعُوا بَابَ الْجَنَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8688 - ليس بصحيح

✧✧ حضرت نعمان بن سعد بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا) (مريم: 85)

پڑھی اور فرمایا: اللہ کی قسم! وہ اپنے قدموں پر چل کر میدان محشر میں نہیں آئیں گے اور نہ ان کو چلایا جائے گا، بلکہ ان کو جنتی سواریوں پر سوار کر کے لایا جائے گا، اس جیسی سواری مخلوق نے کبھی دیکھی ہی نہیں ہوگی، ان کے کجاوے سونے کے ہوں گے، ان کی لگامیں زبرجد کی ہوں گی، وہ ان کجاوں پر جلوہ گر ہوں گے حتیٰ کہ جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8689 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ سَعِيدَ بْنَ اَبِيْ هِلَالٍ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَظِيَّ، يَقُوْلُ: قَرَاَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنَاكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ) (الأنعام: 94) فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاسَوْاَتَاهُ اِنَّ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ يُحْشَرُوْنَ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى سَوْاَةِ بَعْضٍ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ امْرِءٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُغْنِيهِ، لَا يَنْظُرُ الرِّجَالُ اِلَى النِّسَاءِ، وَلَا النِّسَاءُ اِلَى الرِّجَالِ، شُغِلَ بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8689 - فيه انقطاع

✧✧ عثمان بن عبدالرحمٰن القرظی بیان کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ آیت پڑھی

(وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنَاكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ) (الأنعام: 94)

''بے شک تم ہمارے پاس اکیلے آئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اورعرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پردے کا کیا بنے گا؟ مرداورعورتوں کو اکٹھے جمع کیا جائے گا، یہ ایک دوسرے کی شرمگاہوں کو دیکھیں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اُس دن ہر شخص کو اپنی مصیبت پڑی ہوگی ،اس کو کسی اور چیز کا خیال بھی نہیں رہے گا۔ مرد عورتوں کی جانب اورعورتیں مردوں کی جانب نگاہ نہیں کریں گے ،سب ایک دوسرے سے اعراض کررہے ہوں گے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8690 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، اَنْبَاَ عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ الْبَزَّارُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ آخِرَ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ، يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ، يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا، فَيَجِدَانِهَا وُحُوشًا حَتَّى اِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلَى وُجُوهِهِمَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8690 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سب سے آخر میں مزینہ کے دو چرواہوں کا حشر ہوگا، یہ اپنے ریوڑ کو ہانکتے ہوئے مدینہ جارہے ہوں گے ،یہ وہاں پر وحشی جانوروں کو دیکھیں گے جب یہ ثنیۃ الوداع کے مقام پر پہنچیں گے تو اپنے چہرے کے بل گرپڑیں گے۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8691 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَنْبَاَ اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا فِيهِ شَيْخٌ يَتَفَلَّى، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ، وَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ: مَنْ اَنْتَ يَا عَمٌّ؟ فَقَالَ: بَلْ مَنْ اَنْتَ يَا ابْنَ اَخِي؟ قُلْتُ: اَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ قَدْ عَرَفْتُ اَبَاكَ كَانَ مَعِي بِدِمَشْقَ، وَاِنِّي وَاَبَاكَ لَاَوَّلُ فَارِسَيْنِ وَقَفَا بِبَابِ عَذْرَاءَ – مَدِينَةٌ بِالشَّامِ – فَقُلْتُ: مَنْ اَنْتَ؟ فَقَالَ: اَنَا اَبُوْ سَرِيحَةَ الْغِفَارِيُّ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: حَدِّثْنِي عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: " يُحْشَرُ رَجُلَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ هُمَا آخِرُ النَّاسِ يُحْشَرَانِ، يُقْبِلَانِ مِنْ جَبَلٍ قَدْ تَسَوَّرَاهُ حَتَّى يَاْتِيَا مَعَالِمَ النَّاسِ فَيَجِدَانِ الْاَرْضَ وُحُوشًا حَتَّى يَاْتِيَا الْمَدِينَةَ، فَاِذَا بَلَغَا اَدْنَى الْمَدِينَةِ قَالَا: اَيْنَ النَّاسُ؟ فَلَا يَرَيَانِ اَحَدًا، فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا: النَّاسُ فِي دُوْرِهِمْ، فَيَدْخُلَانِ الدُّوْرَ فَاِذَا لَيْسَ فِيهَا اَحَدٌ، وَاِذَا عَلَى الْفُرُشِ الثَّعَالِبُ وَالسَّنَانِيرُ، فَيَقُوْلَانِ: اَيْنَ النَّاسُ؟ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا، النَّاسُ فِي الْمَسْجِدِ فَيَاْتِيَانِ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجِدَانِ اَحَدًا، فَيَقُوْلَانِ: اَيْنَ النَّاسُ؟ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا: النَّاسُ فِي السُّوقِ شَغَلَتْهُمُ الْاَسْوَاقُ، فَيَخْرُجَانِ حَتَّى يَاْتِيَا الْاَسْوَاقَ فَلَا

يَجِدَانِ فِيهَا اَحَدًا، فَيَنْطَلِقَانِ حَتَّى يَأْتِيَا الثَّنِيَّةَ فَإِذَا عَلَيْهَا مَلَكَانِ فَيَأْخُذَانِ بِأَرْجُلِهِمَا فَيَسْحَبَانِهِمَا إِلَى أَرْضِ الْمَحْشَرِ، وَهُمَا آخِرُ النَّاسِ حَشْرًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8691 – إسحاق بن يحيى بن طلحة قال أحمد متروك

✧✧ حضرت معبد بن خالد فرماتے ہیں: میں مسجد میں داخل ہوا، میں نے مسجد میں ایک بزرگ آدمی کو دیکھا جو اپنے کپڑوں سے جوئیں نکال رہا تھا۔ میں نے اس کو سلام کیا، اس نے میرے سلام کا جواب دیا، اور مجھے خوش آمدید کہا، اور کہنے لگا: میں تیرے باپ کو جانتا ہوں، وہ میرے ساتھ دمشق میں رہا کرتا تھا، میں اور تیرا باپ وہ پہلے شہسوار تھے جو عذراء (ملک شام کا ایک شہر ہے) کے دروازے پر کھڑے ہوئے تھے۔ میں نے اس سے پوچھا: آپ کون ہیں؟ اس نے جواب دیا: میں ابوسریحہ غفاری، رسول اللہ ﷺ کا صحابی ہوں، میں نے کہا: آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث سنائیں گے؟ اس نے کہا: جی ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مزینہ قبیلے کے دو آدمیوں کا سب سے آخر میں حشر ہوگا۔ یہ دونوں پہاڑ کے اُس پار سے پہاڑ عبور کر کے واپس آ رہے ہوں گے۔ حتیٰ کہ لوگوں کے جاننے کے مقامات پر آئیں گے۔ لیکن ہر جانب وحشی جانوروں کو پائیں گے، یہ شہر کی جانب روانہ ہوں گے، جب یہ دونوں شہر کے قریب پہنچے گے تو سوچیں گے کہ سب لوگ کہاں چلے گئے ہیں؟ ان کو کسی طرف انسان کا نام ونشان تک نظر نہیں آئے گا، ایک کہے گا: لوگ اپنی اپنی حویلیوں میں ہوں گے، یہ ان کی حویلیوں میں داخل ہو کر دیکھیں گے لیکن وہاں بھی کسی کو نہ پائیں گے، گھروں کے فرشوں پر لومڑیاں اور بلیاں بیٹھی ہوں گی، دونوں کہیں گے: انسان کہاں چلے گئے؟ ایک کہے گا: شاید سب لوگ مسجد میں ہوں گے، یہ دونوں مسجد میں آجائیں گے لیکن یہاں پر بھی کوئی انسان ان کو نظر نہیں آئے گا، یہ کہیں گے: لوگ کہاں چلے گئے؟ ایک کہے گا: شاید لوگ بازار میں ہوں گے، یہ دونوں بازار میں آجائیں گے، لیکن یہاں پر بھی ان کو کوئی انسان نظر نہیں آئے گا، یہ چلتے ہوئے ثنیۃ الوداع تک آجائیں گے، یہاں دو فرشتے ہوں گے، وہ ان کو پاؤں سے پکڑ کر محشر کے مقام کی جانب لے جائیں گے، یہ دو محشر کے سب سے آخری لوگ ہوں گے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8692 – اَخْبَرَنِي اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، اَنْبَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: (يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ) (الحج: 1) عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَسِيرٍ لَهُ، فَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ حَتّٰى ثَابَ اِلَيْهِ اَصْحَابُهُ، فَقَالَ: " اَتَدْرُونَ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ يَوْمَ يَقُولُ اللّٰهُ لِآدَمَ: يَا آدَمُ قُمْ فَابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ " فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاَبْشِرُوا، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا اَنْتُمْ فِي الْاُمَمِ اِلَّا كَالشَّامَةِ فِي جَنْبِ

الْبَعِيرِ، اَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ، فَإِنَّ مَعَكُمْ لَخَلِيقَتَيْنِ مَا كَانَتَا مَعَ شَيْءٍ إِلَّا كَثَّرَتَاهُ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ، وَمَنْ هَلَكَ مَنْ كَفَرَةِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ " (ص:611)

✦✦ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت

(يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ) (الحج: 1)

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی چیز ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی، اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے صحابہ کرام کو مخاطب کیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ علیہ السلام کی آواز سن کر آپ کی جانب متوجہ ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ وہ دن کون سا ہوگا جب اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے فرمائے گا: اے آدم اُٹھیے اور ہزار میں سے ۹۹۹ لوگوں کو دوزخ میں بھیج دیجیے۔ یہ بات مسلمانوں پر بہت گراں گزری، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہرو، قریب ہو جاؤ اور خوش ہو جاؤ، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، باقی امتوں میں تمہارا تناسب اتنا ہی ہوگا جیسے اونٹ کے پہلو میں تل، یا کسی جانور کی ٹانگ پر داغ۔ کیونکہ تمہارے ساتھ دو ایسی مخلوقیں یاجوج اور ماجوج ہوں گی جو جس قوم کے ساتھ شامل ہو جائیں ان کو کثیر کر دیتے ہیں، نیز جو جنات اور انسان حالت کفر میں مرے ہوں گے ان کو بھی تمہارے ساتھ ہی شامل کیا جائے گا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8693 – وَقَدْ اَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْإِمَامُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، فَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً، ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى فِي آخِرِهِ: هٰذَا الْحَدِيثُ عِنْدَنَا غَيْرُ مَحْفُوظٍ عَنْ اَنَسٍ، وَلٰكِنَّ الْمَحْفُوظَ عِنْدَنَا حَدِيثُ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ،

✦✦ محمد بن اسحاق نے محمد بن یحییٰ کے واسطے عبدالرزاق سے یہ حدیث روایت کی ہے، اس کے آخر میں کہا: محمد بن یحییٰ نے کہا ہے کہ یہ حدیث ہمارے نزدیک حضرت انس کے طریق سے غیر محفوظ ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک قتادہ کی وہ حدیث محفوظ ہے جو انہوں نے حسن کے واسطے عمران بن حصین سے روایت کی ہے۔

8694 – حَدَّثَنَا بِهِ عَبْدُ الصَّمَدِ، ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، فَقَدْ حَكَمَ إِمَامُ الْأَئِمَّةِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَلَمْ يُخَرِّجْ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي هٰذِهِ التَّرْجَمَةِ حَرْفًا، وَذَكَرَا أَنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَقَدْ قَالَ الْحَاكِمُ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى: وَالَّذِي عِنْدِي أَنَّ الْحَسَنَ قَدْ سَمِعَ مِنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8692 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ عبدالصمد نے، ہشام کے واسطے سے قتادہ سے، اورانہوں نے حسن سے روایت کی ہے، امام الائمہ محمد بن یحییٰ ذہلی رضی اللہ عنہ نے اس (کی صحت) کا فیصلہ کیا ہے، امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم بن حجاج رحمۃ اللہ علیہ نے اس ترجمہ میں ایک حرف بھی بیان نہیں کیا اور کہا کہ حسن نے عمران بن حصین سے سماع نہیں کیا، اورامام حاکم کہتے ہیں: ہمارے نزدیک حق یہ ہے کہ حسن نے عمران بن حصین سے سماع کیا ہے۔

8695 – وَقَدْ حَدَّثَنَا بِالْحَدِيثِ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، اَنْبَاَ اَبُوْ الْمُثَنَّى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ، قَالَا: ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيْرٍ وَقَدْ تَفَاوَتَ بَيْنَ اَصْحَابِهِ السَّيْرُ فَرَفَعَ بِهَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ صَوْتَهُ: (يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ) (الحج: 1) قَرَاَ اَبُوْ مُوْسٰى اِلٰى قَوْلِهِ: (وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ) (الحج: 2) فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ اَصْحَابُهُ حَثُّوا الْمَطِيَّ، وَعَرَفُوا اَنَّهُ عِنْدَ قَوْلٍ يَقُوْلُهُ فَقَالَ: اَتَدْرُوْنَ اَيَّ يَوْمٍ ذٰلِكَ؟ قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: " ذَاكُمْ يَوْمَ يُنَادِي آدَمَ فَيُنَادِيهِ رَبُّهُ فَيَقُوْلُ: يَا آدَمُ ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ فِي النَّارِ وَوَاحِدًا فِي الْجَنَّةِ "، فَاَبْلَسَ اَصْحَابُهُ حَتّٰى مَا اَوْضَحُوا بِضَاحِكَةٍ، فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي بِاَصْحَابِهِ، قَالَ: اعْمَلُوا وَاَبْشِرُوا، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ اِنَّكُمْ مَعَ خَلِيقَتَيْنِ مَا كَانَتَا مَعَ شَيْءٍ اِلَّا كَثَّرَتَاهُ يَاْجُوجُ وَمَاْجُوجُ، وَمَنْ هَلَكَ مِنْ بَنِيْ آدَمَ وَبَنِيْ اِبْلِيسَ فَسُرِّيَ عَنِ الْقَوْمِ بَعْضُ الَّذِي يَجِدُوْنَ، ثُمَّ قَالَ: اعْمَلُوا وَاَبْشِرُوا فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا اَنْتُمْ فِي النَّاسِ اِلَّا كَالشَّامَةِ فِي جَنْبِ الْبَعِيرِ، اَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ وَهٰكَذَا رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ

✧✧ قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حسن نے عمران بن حصین کا یہ بیان نقل کیا ہے (آپ فرماتے ہیں) میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، چلتے چلتے صحابہ کرام دوردور تک بکھر گئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے یہ آیتیں پڑھیں

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو بیشک قیامت کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت ابوموسیٰ نے

وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيد

تک پڑھا، جب صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنی، تو سواریاں بھگا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آ گئے، جب سب لوگ قریب آ ئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمار ہے تھے کیا تم جانتے ہو یہ دن کونسا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اللہ اوراس کا رسول بہتر جانتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جب آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کو پکاریں گے اوراللہ تعالیٰ ان کو ندا دے گا، اورفرمائے گا: اے آدم ہر ہزار میں سے ۹۹۹ لوگوں کو دوزخ میں ڈال دو، اورایک آدمی جنت میں بھیج دو، یہ بات صحابہ

کرام رضی اللہ عنہم کے دلوں پر بہت شاق گذری، سب کے چہرے سے ہنسی اور مسکراہٹ غائب ہوگئی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کی یہ کیفیت دیکھی تو فرمایا: جان لو، خوش ہو جاؤ، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے، تمہارے ساتھ یاجوج و ماجوج دو ایسی مخلوقیں ہوں گی کہ یہ جس کے ساتھ ہوں گے اس کو کثیر کر دیں گے، اور تمہارے ساتھ فوت شدہ انسان اور جنات بھی ہوں گے، یہ سن کر کچھ لوگوں کے چہرے پر خوشی کے آثار دکھائی دیئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا جان لو، خوش ہو جاؤ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے دوسری امتوں میں تمہارا تناسب ایسے ہی ہوگا جیسے اونٹ کے پہلو میں تل یا کسی جانور کی ٹانگ میں داغ۔

❁❁ سعید بن ابی عروبہ نے بھی اسی طرح یہ حدیث قتادہ سے روایت کی ہے (جیسا کہ درج ذیل ہے)

8696 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدَانَ السَّعْدِيُّ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، وَهِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهِ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهِ، وَقَدْ رَوَيْنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ

✧✧ سعید بن ابی عروبہ اور ہشام بن ابی عبداللہ نے قتادہ کے واسطے سے حسن سے روایت کیا ہے کہ عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے، اس کے بعد انہوں نے مفصل حدیث نقل کی ہے، اور ہم نے یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بھی نقل کی ہے۔ (جیسا کہ درج ذیل ہے)

8697 – حَدَّثَنَاهُ الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَعِنْدَهُ اَصْحَابُهُ (يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ) (الحج: 1) اِلَى آخِرِ الْاٰيَةِ، فَقَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ اَيُّ يَوْمٍ ذَاكَ؟ قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ. " ذَاكَ يَوْمٌ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِآدَمَ: قُمْ فَابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ – اَوْ قَالَ: بَعْثًا اِلَى النَّارِ – فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ مِنْ كَمْ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ اِلَى النَّارِ وَوَاحِدٌ اِلَى الْجَنَّةِ " فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْقَوْمِ، وَوَقَعَتْ عَلَيْهِمُ الْكَآبَةُ وَالْحُزْنُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ تَكُوْنُوا شَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَفَرِحُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اعْمَلُوا وَاَبْشِرُوا فَاِنَّكُمْ بَيْنَ خَلِيقَتَيْنِ لَمْ يَكُوْنَا مَعَ اَحَدٍ اِلَّا كَثَّرَتَاهُ يَاْجُوجُ وَمَاْجُوجُ، وَاِنَّمَا اَنْتُمْ فِي النَّاسِ – اَوْ فِي الْاُمَمِ – كَالشَّامَةِ فِي جَنْبِ الْبَعِيرِ اَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ النَّاقَةِ، وَاِنَّمَا اُمَّتِي جُزْءٌ مِنْ اَلْفِ جُزْءٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ، وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8697 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کی موجودگی میں یہ آیت تلاوت کی

: (يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ)

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو بیشک قیامت کا زلزلہ بڑی سخت چیز ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

یہ آیت آخر تک پڑھی پھر فرمایا: تم جانتے ہو، یہ کس دن کی بات ہورہی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے فرمائے گا: اٹھیئے اور دوزخیوں کو دوزخ میں بھیج دیجئے، آدم علیہ السلام پوچھیں گے کہ یا اللہ کتنے لوگوں کو؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہزار میں سے ۹۹۹ لوگوں کو دوزخ میں اور ایک کو جنت میں بھیج دو، یہ بات صحابہ کرام پر بہت گراں گزری، سب پریشان اور غمگین ہوگئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ تم جنتیوں کا ایک حصہ ہوگے، پھر صحابہ کرام خوش ہوگئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمل کرو، اور خوش ہوجاؤ، کیونکہ تمہارے اندر یاجوج اور ماجوج دو ایسی مخلوقیں ہیں، کہ یہ جس قوم کے ساتھ ہوجاتی ہیں ان کو کثیر کردیتی ہیں، اور باقی لوگوں میں تمہارا تناسب ایسے ہی ہوگا جیسے اونٹ کے پہلو میں تل، یا کسی جانور کی ٹانگ میں داغ۔ اور وہ (جنت میں جانے والا) ہزارواں حصہ میری امت ہی ہوگی۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8698 - حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثَنَا عَفَّانُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَا: ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَعْقُوبَ، عَنْ بِشْرِ بْنِ شَغَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: وَكُنَّا جُلُوسًا فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: إِنَّ اَعْظَمَ اَيَّامِ الدُّنْيَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ، وَإِنَّ اَكْرَمَ خَلِيقَةِ اللّٰهِ عَلَى اللّٰهِ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَاَيْنَ الْمَلَائِكَةُ؟ قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيَّ وَضَحِكَ وَقَالَ: "يَا ابْنَ اَخِي هَلْ تَدْرِي مَا الْمَلَائِكَةُ؟ إِنَّمَا الْمَلَائِكَةُ خَلْقٌ كَخَلْقِ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ وَسَائِرِ الْخَلْقِ الَّذِي لَا يَعْصِي اللّٰهَ شَيْئًا، وَإِنَّ الْجَنَّةَ فِي السَّمَاءِ، وَإِنَّ النَّارَ فِي الْاَرْضِ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بَعَثَ اللّٰهُ الْخَلِيقَةَ اُمَّةً اُمَّةً وَنَبِيًّا نَبِيًّا حَتَّى يَكُونَ اَحْمَدُ وَاُمَّتُهُ آخِرُ الْاُمَمِ مَرْكَزًا، قَالَ: فَيَقُومُ فَيَتْبَعُهُ اُمَّتُهُ بَرُّهَا وَفَاجِرُهَا، ثُمَّ يُوضَعُ جِسْرُ جَهَنَّمَ فَيَاْخُذُونَ الْجِسْرَ فَيَطْمِسُ اللّٰهُ اَبْصَارَ اَعْدَائِهِ فَيَتَهَافَتُونَ فِيهَا مِنْ شِمَالٍ وَيَمِينٍ وَيَنْجُو النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّالِحُونَ مَعَهُ فَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ فَتُوَرِّيهِمْ مَنَازِلَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ عَلَى يَمِينِكَ عَلَى يَسَارِكَ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيُلْقَى لَهُ كُرْسِيٌّ عَنْ يَمِينِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ: اَيْنَ عِيسَى وَاُمَّتُهُ؟ فَيَقُومُ فَيَتْبَعُهُ اُمَّتُهُ بَرُّهَا وَفَاجِرُهَا فَيَاْخُذُونَ الْجِسْرَ فَيَطْمِسُ اللّٰهُ اَبْصَارَ اَعْدَائِهِ فَيَتَهَافَتُونَ فِيهَا مِنْ شِمَالٍ وَيَمِينٍ، وَيَنْجُو النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّالِحُونَ مَعَهُ فَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ فَتُوَرِّيهِمْ مَنَازِلَهُمْ فِي الْجَنَّةِ عَلَى يَمِينِكَ عَلَى يَسَارِكَ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى رَبِّهِ فَيُلْقَى لَهُ كُرْسِيٌّ مِنَ الْجَانِبِ الْاٰخَرِ، قَالَ: ثُمَّ يَتْبَعُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَالْاُمَمُ حَتَّى يَكُونَ آخِرُهُمْ نُوحٌ رَحِمَ اللّٰهُ نُوحًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَلَيْسَ بِمَوْقُوفٍ فَإِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ عَلَى تَقَدُّمِهِ فِي مَعْرِفَةِ

قَدِيمَةٍ مِنْ جُمْلَةِ الصَّحَابَةِ، وَقَدْ اَسْنَدَهُ بِذِكْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8698 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں: ہم جمعہ کے دن مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، حضور ﷺ نے فرمایا: دنیا کے دنوں میں سب سے زیادہ عظمت والا دن جمعہ ہے، اس دن میں آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی اور اسی دن قیامت قائم ہوگی، اور زمین پر اللہ تعالیٰ کے سب سے کریم خلیفہ ابوالقاسم ﷺ ہیں۔ عبداللہ بن سلام کہتے ہیں: میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت فرمائے، فرشتے کہاں ہیں؟ آپ ﷺ میری طرف دیکھ کر مسکرا دیئے، اور فرمایا: اے میرے بھتیجے! کیا تم جانتے ہو کہ فرشتے کیا ہوتے ہیں؟ جیسے آسمان، زمین، ہوا، بادل اور دوسری مخلوقات جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتی، ان کی طرح فرشتے بھی ایک مخلوق ہیں، اور جنت آسمانوں میں ہے اور دوزخ زمین میں ہے، جب قیامت کا دن ہوگا، اللہ تعالیٰ ایک ایک امت کے ساتھ ایک ایک نبی کو اٹھائے گا، حتیٰ کہ احمد مجتبیٰ ﷺ اور ان کی امت سب سے آخر میں اٹھیں گے، پھر نبی اٹھیں گے اور ان کے ہمراہ ان کی نیک و بد ساری امتیں بھی اٹھیں گی، پھر جہنم پر پل بچھایا جائے گا، وہ پل کو پکڑ لیں گے، اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں کی آنکھیں سلب کر لے گا، وہ دائیں بائیں ہاتھ ماریں گے اور آگ میں گریں گے، نبی اکرم ﷺ کو اور آپ کے طفیل تمام نیک لوگوں کو نجات ملے گی، پھر فرشتے ان سے ملاقات کریں گے، فرشتے ان کی جنت کی منازل ان کے دائیں بائیں دکھائیں گے حتیٰ کہ حضور ﷺ اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچیں گے، آپ کو اللہ تعالیٰ کی کرسی کے دائیں جانب بٹھایا جائے گا، پھر ایک منادی ندا دے گا: عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت کہاں ہیں؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اٹھیں گے اور ان کی امت کے تمام نیک اور برے لوگ بھی ان کے ہمراہ اٹھیں گے، یہ بھی پل پر سے گزریں گے، اللہ تعالیٰ ان کے دشمنوں کی آنکھیں بھی سلب کر لے گا، یہ بھی وہاں پر دائیں بائیں ہاتھ مارتے پھریں گے، ان کے نبی اور ان کے نیک امتیوں کو نجات ملے گی، پھر فرشتے ان سے ملاقات کریں گے، اور ان کی جنت کی منازل ان کے دائیں بائیں چھپائیں گے حتیٰ کہ وہ نبی علیہ السلام اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ جائیں گے ان کے لئے دوسری جانب کرسی رکھی جائے گی، پھر اس کے بعد دیگر انبیاء کرام اور ان کی امتیں آتی رہیں گی، اور سب سے آخر میں حضرت نوح علیہ السلام آئیں گے، اللہ تعالیٰ نوح علیہ السلام پر رحم فرمائے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ یہ حدیث موقوف نہیں ہے کیونکہ عبداللہ بن سلام کا شمار صحابہ کرام میں ہوتا ہے اور کئی مقامات پر ان کی روایات رسول اللہ ﷺ کے صریح ذکر کے ساتھ بھی موجود ہیں۔

8699 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيُّ الْعَدْلُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْفَحَّامُ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهُ قَرَاَ: (يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ تَنْزِيلًا) (الفرقان: 25) قَالَ: "تَشَقَّقُ سَمَاءُ الدُّنْيَا وَتَنْزِلُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى كُلِّ سَمَاءٍ، فَيَنْزِلُ اَهْلُ السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَهُمْ اَكْثَرُ مِمَّنْ فِي الْاَرْضِ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ، فَيَقُوْلُ

اَهْلُ الْاَرْضِ: اَفِيكُمْ رَبُّنَا؟ فَيَقُولُونَ: لَا، ثُمَّ يَنْزِلُ اَهْلُ السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ وَهُمْ اَكْثَرُ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَاَهْلِ الْاَرْضِ فَيَقُولُونَ: اَفِيكُمْ رَبُّنَا؟ فَيَقُولُونَ: لَا، ثُمَّ يَنْزِلُ اَهْلُ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ وَهُمْ اَكْثَرُ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ وَسَمَاءِ الدُّنْيَا وَاَهْلِ الْاَرْضِ فَيَقُولُونَ: اَفِيكُمْ رَبُّنَا؟ فَيَقُولُونَ: لَا، ثُمَّ يَنْزِلُ اَهْلُ السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ وَهُمْ اَكْثَرُ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ وَالثَّانِيَةِ وَالدُّنْيَا وَاَهْلِ الْاَرْضِ فَيَقُولُونَ: اَفِيكُمْ رَبُّنَا؟ فَيَقُولُونَ: لَا، ثُمَّ يَنْزِلُ اَهْلُ السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ وَهُمْ اَكْثَرُ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ وَالثَّالِثَةِ وَالثَّانِيَةِ وَالدُّنْيَا وَاَهْلِ الْاَرْضِ فَيَقُولُونَ: اَفِيكُمْ رَبُّنَا؟ فَيَقُولُونَ: لَا، ثُمَّ يَنْزِلُ اَهْلُ السَّمَاءِ السَّادِسَةِ وَهُمْ اَكْثَرُ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ وَالرَّابِعَةِ وَالثَّالِثَةِ وَالثَّانِيَةِ وَالدُّنْيَا وَاَهْلِ الْاَرْضِ فَيَقُولُونَ: اَفِيكُمْ رَبُّنَا؟ فَيَقُولُونَ: لَا، ثُمَّ يَنْزِلُ اَهْلُ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَهُمْ اَكْثَرُ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ السَّادِسَةِ وَالْخَامِسَةِ وَالرَّابِعَةِ وَالثَّالِثَةِ وَالثَّانِيَةِ وَالدُّنْيَا وَاَهْلِ الْاَرْضِ فَيَقُولُونَ: اَفِيكُمْ رَبُّنَا؟ فَيَقُولُونَ: لَا ثُمَّ يَنْزِلُ الْكُرُوبِيُّونَ وَهُمْ اَكْثَرُ مِنْ اَهْلِ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَالْاَرَضِينَ وَحَمَلَةِ الْعَرْشِ لَهُمْ قُرُونٌ كُعُوبٌ كَكُعُوبِ الْقَنَا، مَا بَيْنَ قَدَمِ اَحَدِهِمْ كَذَا وَكَذَا، وَمِنْ اَخْمَصِ قَدَمِهِ اِلٰى كَعْبِهِ مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ، وَمِنْ كَعْبِهِ اِلٰى رُكْبَتِهِ مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةٍ، وَمِنْ رُكْبَتِهِ اِلٰى اَرْنَبَتِهِ مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ، وَمِنْ تَرْقُوَتِهِ اِلٰى مَوْضِعِ الْقُرْطِ مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ رُوَاةُ هٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ آخِرِهِمْ مُحْتَجٌّ بِهِمْ غَيْرَ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ الْقُرَشِيِّ وَهُوَ وَاِنْ كَانَ مَوْقُوفًا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَاِنَّهُ عَجِيبٌ بِمَرَّةٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8699 – إسناده قوی

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی

(يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ تَنْزِيلًا) (الفرقان: 25)

''اور جس دن پھٹ جائے گا آسمان بادلوں سے اور فرشتے اتارے جائیں گے پوری طرح'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اور فرمایا: دنیا کا آسمان پھٹ جائے گا، اور ہر آسمان سے فرشتے اتریں گے، آسمانِ دنیا کے فرشتے بھی اتریں گے، ان کی تعداد زمین کے تمام انسانوں اور جنات سے زیادہ ہے، زمین والے، ان سے پوچھیں گے: کیا تمہارے اندر ہمارا رب بھی موجود ہے؟ وہ کہیں گے: نہیں۔

پھر دوسرے آسمان والے نازل ہوں گے، ان کی تعداد پہلے آسمان والوں اور دنیا کے تمام جنات اور انسانوں سے زیادہ ہوگی، زمین والے ان سے پوچھیں گے: کیا تمہارے اندر ہمارا رب ہے؟ وہ کہیں گے: نہیں۔

پھر تیسرے آسمان والے فرشتے نازل ہوں گے، ان کی تعداد پہلے، دوسرے آسمان کے فرشتوں اور زمین کے انسان اور جنات سے زیادہ ہوگی، زمین والے ان سے بھی پوچھیں گے کہ کیا تمہارے اندر ہمارا رب موجود ہے؟ وہ کہیں گے: نہیں۔

پھر چوتھے آسمان والے فرشتے نازل ہوں گے، ان کی تعداد پہلے، دوسرے اور تیسرے آسمان کے فرشتوں اور زمین کے

انسان اور جنات سے زیادہ ہوگی ، زمین والے ان سے بھی پوچھیں گے کہ کیا تمہارے اندر ہمارا رب موجود ہے؟ وہ کہیں گے: نہیں۔

پھر پانچویں آسمان والے فرشتے نازل ہوں گے ، ان کی تعداد پہلے ، دوسرے ، تیسرے اور چوتھے آسمان کے فرشتوں اور زمین کے انسان اور جنات سے زیادہ ہوگی ، زمین والے ان سے بھی پوچھیں گے کہ کیا تمہارے اندر ہمارا رب موجود ہے؟ وہ کہیں گے: نہیں۔

پھر چھٹے آسمان والے فرشتے نازل ہوں گے ، ان کی تعداد پہلے ، دوسرے ، تیسرے ، چوتھے اور پانچویں آسمان کے فرشتوں اور زمین کے انسان اور جنات سے زیادہ ہوگی ، زمین والے ان سے بھی پوچھیں گے کہ کیا تمہارے اندر ہمارا رب موجود ہے؟ وہ کہیں گے: نہیں۔

پھر ساتویں آسمان والے فرشتے نازل ہوں گے ، ان کی تعداد پہلے ، دوسرے ، تیسرے ، چوتھے ، پانچویں اور چھٹے آسمان کے فرشتوں اور زمین کے انسان اور جنات سے زیادہ ہوگی ، زمین والے ان سے بھی پوچھیں گے کہ کیا تمہارے اندر ہمارا رب موجود ہے؟ وہ کہیں گے: نہیں۔

پھر کروبیین فرشتے نازل ہوں گے ان کی تعداد ساتوں آسمانوں کے فرشتوں اور زمین کے تمام جنات اور انسانوں سے زیادہ ہوگی۔ اور جو فرشتے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں ، ان کے سینگ بھی ہیں اور کھر بھی ہیں جیسا کہ جنگلی گائے کے سینگ اور کھر ہوتے ہیں ، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے دو قدموں کے درمیان کی مسافت بتائی ، ان کے قدم کے تلوے سے ٹخنے تک کی مسافت پانچ سو سال کی مسافت ہے ، اور ان کے ٹخنے سے گھٹنے تک پانچ سو سال کی مسافت ہے اور گھٹنے سے ناک تک پانچ سو سال کی مسافت ہے ، اور اس کی ہنسلی سے اس کے تھن تک پانچ سو سال کی مسافت ہے۔

❁❁ اس حدیث کے تمام راوی محتج بہ (ان کی روایات سے استدلال کیا گیا) ہیں ، سوائے علی بن زید بن جدعان قرشی کے۔ یہ حدیث اگرچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تک موقوف ہے لیکن بہت پسندیدہ حدیث ہے۔

8699 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ ، ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ ، يَقُوْلُ : سَمِعْتُ هُبَيْرَةَ بْنَ يَرِيمَ ، يَقُوْلُ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَلَا (يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ) (إبراهيم: 48) ، قَالَ : اَرْضٌ كَالْفِضَّةِ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ لَمْ يُسْفَكْ فِيهَا دَمٌ وَلَمْ يُعْمَلْ فِيهَا خَطِيئَةٌ يَسْمَعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ حُفَاةٌ عُرَاةٌ قِيَامًا ، ثُمَّ يُلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ وَقِيلَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8699 – إسناده قوى

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ (إبراهيم: 48)

''جس دن بدل دی جائے گی زمین، اس زمین کے سوا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر فرمایا: زمین ایک صاف ستھرے سفید انڈے کی مانند ہوگی، اس میں خون کا ایک قطرہ تک نہیں بہایا گیا تھا، اور نہ ہی اس میں کوئی گناہ کیا گیا تھا، پکارنے والا ان سب تک اپنی آواز پہنچائے گا اور وہ ایک ہی نگاہ میں سب کو دیکھے گا، سب لوگ ننگے پاؤں اور ننگے بدن کھڑے ہوں گے، سب اپنے پسینے میں ڈوب رہے ہوں گے۔

8700 - اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، اَنْبَاَ اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِىْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ) (إبراهيم: 48) قَالَ: اَرْضٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ لَمْ يُسْفَكْ فِيهَا دَمٌ وَلَمْ يُعْمَلْ فِيهَا بِخَطِيئَةٍ يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ حُفَاةٌ عُرَاةٌ كَمَا خُلِقُوا حَتّٰى يُلْجِمَهُمُ الْعَرَقُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8700 – صحيح على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ (إبراهيم: 48)

''جس دن بدل دی جائے گی زمین، اس زمین کے سوا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر فرمایا: زمین ایک صاف ستھرے سفید انڈے کی مانند ہوگی، اس میں خون کا ایک قطرہ تک نہیں بہایا گیا، اور نہ ہی اس میں کوئی گناہ کیا گیا تھا، پکارنے والا ان سب کو اپنی آواز سنادے گا اور اس کی نظر سب پر برابر پہنچے گی، سب لوگ ننگے پاؤں اور ننگے بدن کھڑے ہوں گے، سب لوگ اپنے پسینے میں ڈوب رہے ہوں گے۔

8701 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا جَدِّي، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " تُمَدُّ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَدًّا لِعَظَمَةِ الرَّحْمٰنِ، ثُمَّ لَا يَكُوْنُ لِبَشَرٍ مِنْ بَنِي آدَمَ اِلَّا مَوْضِعُ قَدَمَيْهِ، ثُمَّ اُدْعٰى اَوَّلَ النَّاسِ فَاَخِرُّ سَاجِدًا ثُمَّ يُؤْذَنُ لِي فَاَقُوْمُ فَاَقُوْلُ: يَا رَبِّ اَخْبَرَنِي هٰذَا – لِجِبْرِيْلَ وَهُوَ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمٰنِ وَاللّٰهِ مَا رَآهُ جِبْرِيْلُ قَبْلَهَا قَطُّ – اَنَّكَ اَرْسَلْتَهُ اِلَيَّ، قَالَ وَجِبْرِيْلُ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ حَتّٰى يَقُوْلَ اللّٰهُ: صَدَقَ، ثُمَّ يُؤْذَنُ لِي فِي الشَّفَاعَةِ فَاَقُوْلُ: يَا رَبِّ عِبَادُكَ عَبَدُوكَ فِي اَطْرَافِ الْاَرْضِ، فَذٰلِكَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَقَدْ اَرْسَلَهُ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيدَ، وَمَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَمَّا حَدِيثُ يُوْنُسَ (ص: 615)،

✧✧ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی عظمت کی بناء پر زمین سمیٹ دی جائے گی، اور یہ صرف اتنی رہ جائے گی جتنی ایک انسان کے قدم رکھنے کی جگہ ہوتی ہے پھر مجھے بلایا جائے گا، میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا، پھر مجھے اجازت ملے گی، میں سجدے سے اٹھ جاؤں گا اور عرض کروں گا: اے میرے رب مجھے اس شخص نے بتایا تھا، (حضرت جبریل امین علیہ السلام اس وقت اللہ تعالیٰ کی دائیں جانب کھڑے ہوں گے، اور اللہ کی قسم میں نے اس سے پہلے ان کو کبھی نہیں دیکھا تھا) کہ تو نے اس کو میری جانب بھیجا ہے، حضرت جبریل امین علیہ السلام بالکل خاموش کھڑے ہوں گے اور کوئی جواب نہیں دیں گے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس نے آپ سے سچ کہا تھا، پھر مجھے شفاعت کی اجازت دی جائے گی، میں کہوں گا: اے میرے رب، تیرے بندے زمین کے اطراف میں تیری عبادت کرتے رہے، یہ مقام محمود ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور اس حدیث کو زہری سے روایت کرنے میں یونس بن یزید اور معمر بن راشد نے ارسال کیا ہے۔

8702 - فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَلَمْ يُسَمِّهِ اَنَّ الْاَرْضَ تُمَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِهِ، وَاَمَّا حَدِيْثُ مَعْمَرٍ

✧✧ حضرت علی بن حسین ایک اہل علم کے حوالے سے بیان کرتے ہیں (آپ نے اس اہل علم کا نام ذکر نہیں کیا) کہ قیامت کے دن زمین سمیٹ دی جائے گی، اس کے بعد سابقہ حدیث کی مثل حدیث بیان کی۔

حضرت معمر سے روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

8703 - فَاَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُمَدُّ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 8701 - علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ معمر نے زہری سے روایت کیا ہے کہ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن زمین سمیٹ دی جائے گی۔ اس کے بعد سابقہ حدیث کی مثل پوری حدیث بیان کی۔

8704 -cc حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ اَبَا عُشَّانَةَ الْمَعَافِرِيَّ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: تَدْنُو الشَّمْسُ مِنَ الْاَرْضِ فَيَعْرَقُ النَّاسُ، فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَبْلُغُ عَرَقُهُ اِلٰى كَعْبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ الْعَجُزَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ الْخَاصِرَةَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ مَنْكِبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ عُنُقَهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ

وَسْطَ فِيْهِ وَاَشَارَ بِيَدِهِ فَاَلْجَمَهَا فَاهُ، رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا وَمِنْهُمْ مَنْ يُغَطِّيهِ عَرَقُهُ وَضَرَبَ بِيَدِهِ اِشَارَةً فَاَمَرَّ يَدَهُ فَوْقَ رَاْسِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُصِيبَ الرَّاْسَ دُوِّرَ رَاحَتَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8704 – صحيح

✦✦ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورج زمین کے بالکل قریب آجائے گا، لوگ پسینے میں شرابور ہوں گے، کسی کا پسینہ اس کے ٹخنوں تک ہوگا، کوئی آدھی پنڈلی تک پسینے میں ڈوبا ہوگا، بعض گھٹنوں تک اور بعض کمر تک پسینے میں ڈوبے ہوں گے، کچھ لوگوں کا پسینہ سینے تک اور کچھ کا کندھوں تک ہوگا، بعض کا پسینہ گردن تک ہوگا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: کچھ لوگوں کو یہاں تک پسینہ آرہا ہوگا، اور اس کا پسینہ اس کے منہ میں پڑ رہا ہوگا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں دیکھا، کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو اپنے پسینے میں ڈوب چکے ہوں گے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اپنے سر کے اردگرد گھماتے ہوئے اپنی ہتھیلی کو دائیں اور بائیں گھمایا اور ہاتھ سر کو نہ لگنے دیا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8705 – اَخْبَرَنَا اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْقَنْطَرِيُّ بِبَغْدَادَ، ثنا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثنا اَبُوْ عَاصِمٍ، ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: جَلَسْتُ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: يُلْجِمُ الْعَرَقَ النَّاسَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا: اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ، وَقَالَ الْاٰخَرُ: يُلْجِمُهُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ بِاِصْبَعِهِ تَحْتَ شَحْمَةِ اُذُنِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8705 – صحيح

✦✦ سعید بن عمیر بیان کرتے ہیں: میں جمعہ کے دن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ان میں سے ایک نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگ اپنے پسینے میں ڈوب رہے ہوں گے، ان میں سے ایک نے کہا: کانوں کی لو تک ہوگا اور دوسرے نے کہا: ڈوبا ہوا ہوگا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کان کی لو کے نیچے ہاتھ رکھ کر فرمایا: یہاں تک۔

حدیث: 8704

صحیح ابن حبان - کتاب إخباره صلى الله علیه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذکر الإخبار عن وصف تباین الناس فی العرق فی یوم القیامة - حدیث:7437 ' مسند احمد بن حنبل - مسند الشامیین ' حدیث عقبة بن عامر الجهنی عن النبی صلى الله علیه وسلم - حدیث:17131 ' مسند الرویانی - ابو عشانة ' حدیث:229

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8706 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ يُوسُفَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَاَ سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيُحْبَسُ اَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْدَمَا يُجَاوِزُوْنَ الصِّرَاطَ عَلٰى قَنْطَرَةٍ فَيُؤْخَذُ لِبَعْضِهِمْ مَنْ بَعْضٍ مَظَالِمُهُمُ الَّتِى تَظَالَمُوهَا فِى الدُّنْيَا، حَتّٰى اِذَا هُذِّبُوا وَنُقُّوا اُذِنَ فِى دُخُولِ الْجَنَّةِ فَلَاحَدُهُمْ اَعْرَفُ بِمَنْزِلِهٖ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهٖ كَانَ فِى الدُّنْيَا قَالَ قَتَادَةُ: قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ: مَا يُشْبِهُ اِلَّا اَهْلَ جُمُعَةٍ انْصَرَفُوا مَنْ جُمُعَتِهِمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8706 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پلصراط سے گزرنے کے بعد ایک مقام پر جنتیوں کو روک لیا جائے گا، اور دنیا میں کئے گئے ظلم و زیادتی کا بدلہ دلوایا جائے گا، جب سب لوگ پاک صاف ہو جائیں گے تب ان کو جنت میں جانے کی اجازت ملے گی، اور ہر جنتی جنت میں اپنے مقام کو اس سے بھی زیادہ پہچانتا ہو گا جتنا دنیا میں وہ اپنے گھر کو پہچانتا ہے۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں: حضرت ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کو اس بات سے تشبیہ دی جاسکتی ہے جیسا کہ کچھ لوگ جمعہ پڑھنے گئے ہوں اور وہ جمعہ پڑھ کر اب واپس آ گئے ہوں۔ (اتنی دیر میں کوئی شخص اپنا گھر تو بھول نہیں جاتا)

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8707 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنْبَاَ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ اَبِىْ هَانِءٍ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰيَةَ: (يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ) (المطففين: 6) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ بِكُمْ اِذَا جَمَعَكُمُ اللّٰهُ كَمَا يُجْمَعُ النَّبْلُ فِى الْكِنَانَةِ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ، ثُمَّ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8707 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی

يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ) (المطففين: 6)

''جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

پھر فرمایا: وہ وقت کیسا ہوگا، جب اللہ تم سب کو اس طرح جمع کرلے گا جیسا کہ ترکش میں چلے، یہ عمل پچاس ہزار سال جاری رہے گا، (اس پورے عرصے میں) اللہ تعالیٰ تمہاری جانب نگاہ نہیں فرمائے گا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8708 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی الْوَزِيْرِ التَّاجِرُ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الرَّازِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اللَّيْثِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَهٰذِهِ السُّوْرَةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ) (الزمر: 31) قَالَ الزُّبَيْرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُكَرَّرُ عَلَيْنَا مَا بَيْنَنَا فِي الدُّنْيَا مَعَ خَوَاصِّ الذُّنُوْبِ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَيُكَرَّرَنَّ عَلَيْكُمْ ذٰلِكَ حَتّٰى يُؤَدِّيَ اِلٰى كُلِّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهُ قَالَ الزُّبَيْرُ: وَاللّٰهِ اِنَّ الْاَمْرَ لَشَدِيْدٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8708 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت اور یہ سورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تو

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ (الزمر: 31)

''بے شک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور انہیں بھی مرنا ہے پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا خاص گناہوں کے ہمراہ، ہماری آپس کی دنیاوی رنجشوں کا بھی حساب ہوگا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں، ان سب کا حساب ہوگا حتیٰ کہ ہر صاحب حق کو اس کا حق دلایا جائے گا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم، وہ معاملہ تو بہت سخت ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8709 - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ الْفَقِيْهُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلُ: لَقَدْ عِشْنَا بُرْهَةً مِنْ دَهْرٍ وَمَا نَرٰى هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ اِلَّا فِيْنَا وَفِيْ اَهْلِ الْكِتَابِ: (اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ) (الزمر: 31) فَقُلْتُ: نَخْتَصِمُ اَمَّا نَحْنُ فَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اللّٰهَ، وَاَمَّا دِيْنُنَا فَالْاِسْلَامُ، وَاَمَّا كِتَابُنَا فَالْقُرْاٰنُ فَلَا نُغَيِّرُ وَلَا نُحَرِّفُ اَبَدًا، وَاَمَّا قِبْلَتُنَا فَالْكَعْبَةُ، وَاَمَّا حَرَامُنَا اَوْ حَرَمُنَا فَوَاحِدٌ، وَاَمَّا نَبِيُّنَا فَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ نَخْتَصِمُ حَتّٰى كَفَحَ بَعْضُنَا وُجُوْهَ بَعْضٍ بِالسُّيُوْفِ، فَعَرَفْتُ اَنَّهَا نَزَلَتْ فِيْنَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8709 – على شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم نے زندگی کا ایک حصہ گزار دیا اور اس میں ہمارا یہ خیال رہا کہ یہ آیت

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ (الزمر: 31)

''بے شک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور انہیں بھی مرنا ہے پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

ہمارے بارے میں اور اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے، میں نے کہا: ہم تو اللہ کے سوا کسی کی عبادت کرتے ہی نہیں، اور ہمارا دین، اسلام ہے، ہماری کتاب ''قرآن کریم'' ہے، ہم اس میں نہ کوئی تبدیلی کریں گے اور نہ کوئی ردوبدل کریں گے، اور ہمارا قبلہ ''کعبہ'' ہے۔ ہمارا حرم ایک ہے۔ ہمارے نبی ''محمد ﷺ'' ہیں۔ تو ہم کیسے جھگڑیں گے؟ (پھر ایک وقت آیا کہ) ہم ایک دوسرے کے چہرے تلواروں سے زخمی کرنے لگ گئے، تو میں جان گیا کہ یہ آیت خاص ہمارے حق میں ہی نازل ہوئی ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8710 – حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ عِيْسَى بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْحِيرِیُّ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الشَّيْبَانِیُّ، حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَيْعِیُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ رَاشِدٍ الْمَازِنِیُّ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِیْ هِنْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَاَلَهُ نَافِعُ بْنُ الْاَزْرَقِ، عَنْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ: (هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ) (المرسلات: 35) وَ (لَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا) (وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَتَسَاءَ لُوْنَ) (الصافات: 27) وَ (هَاؤُمُ اقْرَءُ وْا كِتَابِيَهْ) فَمَا هٰذَا؟ قَالَ: وَيْحَكَ هَلْ سَاَلْتَ عَنْ هٰذَا اَحَدًا قَبْلِیْ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: " اَمَا اِنَّكَ لَوْ كُنْتَ سَاَلْتَ هَلَكْتَ، اَلَيْسَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى (وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ) (الحج: 47)؟ " قَالَ: بَلٰى، وَاَنَّ لِكُلِّ مِقْدَارِ يَوْمٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ لَوْنٌ مِنْ هٰذِهِ الْاَلْوَانِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8710 – يحيى ضعفه النسائی

✦✦ داؤد بن ابی ہند بیان کرتے ہیں کہ نافع بن ازرق نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ان آیات کے بارے میں پوچھا

(هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ) (المرسلات: 35)

''یہ دن ہے کہ وہ نہ بول سکیں گے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

وَ (لَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا)

''تو نہ سنے گا مگر بہت آہستہ آواز'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَتَسَاءَ لُوْنَ) (الصافات: 27)

''اوران میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا، آپس میں پوچھتے ہوئے بولے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

(هَاؤُمُ اقْرَءُ وْا كِتَابِيَهْ)

''کہے گا: لومیرے نامہ اعمال پڑھو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

ان کا کیا مطلب ہے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تیرے لئے ہلاکت ہو، کیا تو نے مجھ سے پہلے ان آیات کے بارے میں کسی سے پوچھا؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: اچھا کیا۔ اگر تو کسی سے پوچھ لیتا تو مارا جاتا، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا:

وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ) (الحج: 47)

''اور بے شک تمہارے رب کے یہاں ایک دن ایسا ہے جیسے تم لوگوں کی گنتی میں ہزار برس''

(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ).

اس نے کہا: جی ہاں۔ ان ایام میں سے ہر دن کی ایک مقدار ہے اور رنگوں میں سے ایک رنگ ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8711 - اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ الْعَدْلُ، قَالَ: سَمِعْتُ الْاِمَامَ اَبَا بَكْرٍ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، يَقُوْلُ: " سَاَلْتُ يُوْنُسَ بْنَ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيَّ عَنْ سَبَبِ مَوْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ، فَقَالَ: كَانَ يُقْرَاُ عَلَيْهِ كِتَابُ الْاَهْوَالِ فَقُرِءَ عَلَيْهِ خَبَرٌ فَخَرَّ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَحَمَلْنَاهُ وَاَدْخَلْنَاهُ الدَّارَ فَلَمْ يَزَلْ مَرِيْضًا حَتّٰى تُوُفِّيَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "

✧✧ امام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی سے حضرت عبداللہ بن وہب کی وفات کا سبب پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ان کے سامنے کتاب الاہوال اکثر پڑھی جاتی تھی، ایک دفعہ آخرت کا کوئی قصہ پڑھا گیا، وہ سنتے ہی ان پر بیہوشی طاری ہوگئی، ہم نے ان کو اٹھا کر گھر پہنچایا، اس دن سے وہ بیمار ہوئے اور اس بیماری سے جانبر نہ ہو سکے اور وفات پا گئے۔

8712 - اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ، ثَنَا النُّفَيْلِيُّ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ، عَنْ لَيْثِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمٍ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَدْعُوْنِيْ رَبِّيْ فَاَقُوْلُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ تَبَارَكْتَ لَبَّيْكَ وَحَنَانَيْكَ، وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ وَعَبْدُكَ بَيْنَ يَدَيْكَ، لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ رَبَّ الْبَيْتِ " قَالَ: وَاِنَّ قَذْفَ الْمُحْصَنَةِ لَيَهْدِمُ عَمَلَ مِائَةِ سَنَةٍ وَقَدْ اَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ شَاهِدًا

✧✧ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں تمام لوگوں کا سردار ہوں گا، میرا رب مجھے بلائے گا، میں جواباً کہوں گا: میں حاضر ہوں، اور نیک بختی تیرے ہاتھ میں ہے، تو ہی برکت والا ہے، میں حاضر ہوں، اور ہدایت یافتہ وہی ہے جس کو تو ہدایت دے اور تیرا بندہ تیرے سامنے حاضر ہے، کوئی نجات کی جگہ اور کوئی پناہ گاہ تیرے سوا کوئی نہیں ہے، تو ہی برکت والا ہے، اے بیت اللہ کے رب۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی پاکدامنہ پر تہمت لگانے سے ایک سال کے نیک اعمال برباد ہوجاتے ہیں۔ امام مسلم نے اسی حدیث کو شاہد کے طور پر نقل کیا ہے۔

8713 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسَى، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ مُسْلِمٍ وَهُوَ الصَّغِيرُ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ، عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ لِاَبِي الدَّرْدَاءِ: اَلَا تَبْتَغِي لِاَضْيَافِكَ مَا يَبْتَغِي الرِّجَالُ لِاَضْيَافِهِمْ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّ اَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَئُوْدًا لَا يَجُوْزُهَا الْمُثْقِلُوْنَ فَاُحِبُّ اَنْ اَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8713 – صحيح

✧✧ ام درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے کہا: جس طرح لوگ اپنے مہمانوں کے لئے تکلف کرتے ہیں، آپ اپنے مہمانوں کے لئے ایسا کیوں نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہارے سامنے ایک خاردار گھاٹی ہے۔ بھاری بوجھ والے اس سے گزر نہیں سکیں گے، اس لئے میں اُس گھاٹی سے گزرنے کے لئے اپنا بوجھ ہلکا رکھنا چاہتا ہوں۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8714 – حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، وَاَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ بِبَغْدَادَ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يُرْفَعُ لِلرَّجُلِ الصَّحِيفَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَا تَزَالُ مَظَالِمُ بَنِي آدَمَ تَتْبَعُهُ حَتّٰى مَا يَبْقَى حَسَنَةٌ، وَتُزَادُ عَلَيْهِ مَنْ سَيِّئَاتِهِمْ قَالَ: فَقَالَتْ لَهُ – اَوْ قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَاصِمٌ – عَمَّنْ يَا اَبَا عُثْمَانَ، فَقَالَ: عَنْ سَلْمَانَ، وَسَعْدٍ، وَابْنِ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى عَدَّ سِتَّةً اَوْ سَبْعَةً مَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ: فَسَاَلْتُ عَاصِمًا عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَنِيهِ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ، وَاَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ عَتَّابٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عُثْمَانَ، يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ سَلْمَانَ وَاَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8714 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابوعثمان نہدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن آدمی کا صحیفہ اٹھایا جائے

گا، انسان کا کیا ہوا ہر ظلم اس وقت تک اس کے تعاقب میں رہے گا جب تک کہ اس کے نامہ اعمال میں ایک بھی نیکی باقی ہوگی ، پھر (جب لوگوں کو دینے کے لئے نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو) لوگوں کے گناہ اس کے نامہ اعمال میں ڈالے جانے لگیں گے ، عاصم نے ابوعثمان سے پوچھا: اے ابوعثمان آپ یہ حدیث کس کے حوالے سے بیان کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: سلمان سے، سعد سے، اور ابن مسعود سے، یوں انہوں نے چھ یا سات صحابہ کرام کے نام گنوا دیئے، حضرت شعبہ فرماتے ہیں: میں نے عاصم سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: یہ حدیث مجھے ابوعثمان نے سلمان کے واسطے سے بیان کی ہے، اور عثمان بن عتاب نے مجھے بتایا ہے کہ انہوں نے ابوعثمان کو سلمان کے واسطے سے اور دیگر کئی صحابہ کرام کے واسطے سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8715 – حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْوَاسِطِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، ثنا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَلَغَنِيْ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ فِي الْقِصَاصِ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْهُ فَابْتَعْتُ بَعِيرًا فَشَدَدْتُ رَحْلِي، ثُمَّ سِرْتُ اِلَيْهِ شَهْرًا حَتَّى قَدِمْتُ مِصْرَ – اَوْ قَالَ: الشَّامَ – فَاَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُنَيْسٍ فَقُلْتُ: حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكَ تُحَدِّثُ بِهِ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ اَسْمَعْهُ فِي الْقِصَاصِ خَشِيتُ اَنْ اَمُوتَ قَبْلَ اَنْ اَسْمَعَهُ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: "يَوْمَ يُحْشَرُ الْعِبَادُ – اَوْ قَالَ: النَّاسُ – حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا بُهْمًا لَيْسَ مَعَهُمْ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنَادِيهِمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ بَعُدَ كَمَا يَسْمَعُهُ مَنْ قَرُبَ: اَنَا الْمَلِكُ، اَنَا الدَّيَّانُ، لَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ، وَلِاَحَدٍ مِنْ اَهْلِ النَّارِ عَلَيْهِ مَظْلِمَةٌ حَتَّى اَقُصَّهُ مِنْهُ، وَلَا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ مِنْ اَهْلِ النَّارِ اَنْ يَدْخُلَ النَّارَ وَلِاَحَدٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ حَتَّى اَقُصَّهُ مِنْهُ حَتَّى اللَّطْمَةَ" قَالَ: قُلْنَا: كَيْفَ وَاِنَّمَا نَاتِي اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عُرَاةً حُفَاةً غُرْلًا بُهْمًا، قَالَ: بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِجَاهُ"

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8715 – صحيح

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما مجھے ایک صحابی کے حوالے سے قصاص کے بارے میں ایک حدیث معلوم ہوئی ہے جو کہ میں نے خود ان سے نہیں سنی تھی، میں نے اس کے لئے ایک اونٹ خریدا، اپنا رخت سفر باندھا، پھر میں پورے ایک مہینے کا سفر کر کے مصر یا شام پہنچا، میں حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، اور عرض کی: مجھے پتا چلا ہے کہ آپ قصاص کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فرمان بیان کرتے ہیں، وہ میں نے نہیں سنا، مجھے ڈر تھا کہ کہیں وہ فرمانِ مصطفیٰ سننے سے پہلے کہیں موت نہ آجائے، تب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس دن لوگوں کو ننگے

بدن اور ننگے پاؤں جمع کیا جائے گا، ان کے جسم پر کوئی چیز نہ ہوگی پھر ان کو ایسی آواز میں نداء دی جائے گی، جو قریب وبعید سے یکساں سنائی دے گی، کہنے والا کہے گا: میں بادشاہ ہوں، میں بدلہ دینے والا ہوں، کسی جنتی کو جنت میں اور کسی دوزخی کو دوزخ میں اس وقت تک جانے کی اجازت نہیں ہے جب تک میں اس کے تمام مظالم کا بدلہ نہ لے لوں، حتیٰ کہ کسی کو طمانچہ بھی مارا ہوگا تو اس کا بھی بدلہ لوں گا، راوی کہتے ہیں: ہم نے کہا: جب ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ننگے پاؤں، ننگے بدن خالی ہاتھ حاضر ہوں گے تو بدلہ کس چیز سے دلوایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیکیوں اور برائیوں کے ساتھ۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8716 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، ثنا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، اَنْبَاَ عَوْفٌ، عَنْ اَبِی الْمُغِيرَةِ الْقَوَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مُدَّتِ الْاَرْضُ مَدَّ الْاَدِيمِ وَحَشَرَ اللّٰهُ الْخَلَائِقَ الْاِنْسَ وَالْجِنَّ وَالدَّوَابَّ وَالْوُحُوشَ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ جَعَلَ اللّٰهُ الْقِصَاصَ بَيْنَ الدَّوَابِّ حَتّٰى تَقُصَّ الشَّاةُ الْجَمَّاءُ مِنَ الْقَرْنَاءِ بِنَطْحَتِهَا فَاِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقِصَاصِ بَيْنَ الدَّوَابِّ قَالَ لَهَا: كُوْنِیْ تُرَابًا، فَتَكُوْنُ تُرَابًا فَيَرَاهَا الْكَافِرُ فَيَقُوْلُ: يَا لَيْتَنِیْ كُنْتُ تُرَابًا رُوَاتُهُ عَنْ آخِرِهِمْ ثِقَاتٌ غَيْرَ اَنَّ اَبَا الْمُغِيرَةِ مَجْهُولٌ، وَتَفْسِيرُ الصَّحَابِیِّ مُسْنَدٌ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب قیامت کا دن آئے گا، زمین کو دسترخوان کی مانند بچھا دیا جائے گا، اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو، تمام جنات کو، چوپایوں کو اور درندوں کو جمع فرمائے گا، جب وہ دن آئے گا تو اللہ تعالیٰ جانوروں میں بھی قصاص جاری فرمائے گا حتیٰ کہ بغیر سینگ والی بکری کو سینگ والی بکری سے اس کے سینگ مارنے کا بدلہ دلوایا جائے گا، جب اللہ تعالیٰ جانوروں کے قصاص سے فارغ ہو جائے گا تو ان کو فرمائے گا: تو مٹی ہو جا، تو وہ سب مٹی ہو جائیں گے، اس سارے معاملہ کو کافر دیکھ رہے ہوں گے، وہ دیکھ کر کہیں گے: کاش کہ میں بھی مٹی ہو جاتا۔

❁❁ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں، سوائے ابوالمغیرہ کے، کہ یہ مجہول ہے۔ اور صحابی کی تفسیر مسند ہوا کرتی ہے۔

8717 – اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ نَصْرٍ الْمُزَكِّی، بِمَرْوَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِیُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ صَدَقَةُ بْنُ مُوْسٰی، عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ الْجَوْنِیِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ بَابَنُوسَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الدَّوَاوِينُ ثَلَاثَةٌ فَدِيوَانٌ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا، وَدِيوَانٌ لَا يَعْبَاُ اللّٰهُ بِهِ شَيْئًا، وَدِيوَانٌ لَا يَتْرُكُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا، فَاَمَّا الدِّيوَانُ الَّذِی لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا فَالْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ) (النساء: 48) وَاَمَّا الدِّيوَانُ الَّذِی لَا يَعْبَاُ اللّٰهُ بِهِ شَيْئًا قَطُّ فَظُلْمُ الْعَبْدِ نَفْسَهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ، وَاَمَّا الدِّيوَانُ الَّذِی لَا يَتْرُكُ اللّٰهُ مِنْهُ شَيْئًا فَمَظَالِمُ الْعِبَادِ بَيْنَهُمُ الْقِصَاصُ لَا مَحَالَةَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8717 – صدقة ضعفوه وابن بابنوس فيه جهالة

✦✦ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رجسٹر تین طرح کے ہوں گے

○ایک رجسٹر ایسا ہوگا جس میں سے کچھ بھی اللہ تعالیٰ معاف نہیں فرمائے گا۔

○ایک رجسٹر ایسا ہوگا جس سے اللہ تعالیٰ کچھ بھی پرواہ نہیں کرے گا۔

○ایک رجسٹر ایسا ہوگا جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ بھی نہیں چھوڑے گا۔

جس رجسٹر میں سے کچھ بھی معاف نہیں کرے گا، وہ شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

(اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ) (النساء: 48

''بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے، جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اور وہ رجسٹر جس کی اللہ تعالیٰ کچھ بھی پرواہ نہیں کرتا، یہ بندے کا اپنی ذات پر کیا ہوا وہ ظلم ہے جو صرف اس کے اور اس کے رب کے درمیان ہے۔

اور وہ رجسٹر جس میں سے کچھ بھی اللہ تعالیٰ نہیں چھوڑے گا، وہ بندوں کے ایک دوسرے پر کئے ہوئے ظلم ہیں، ان کا قصاص لازمی ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8718 – حَدَّثَنَا اَبُوْ مَنْصُوْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْعَتَكِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَنَسٍ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، اَنْبَاَ عَبَّادُ بْنُ شَيْبَةَ الْحَبَطِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ اِذْ رَاَيْنَاهُ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ ثَنَايَاهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَا اَضْحَكَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّي؟ قَالَ: " رَجُلَانِ مِنْ اُمَّتِي جَثَيَا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّ الْعِزَّةِ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا: يَا رَبِّ خُذْ لِي مَظْلِمَتِي مِنْ اَخِي، فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لِلطَّالِبِ: فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِاَخِيكَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْ حَسَنَاتِهِ شَيْءٌ؟ قَالَ: يَا رَبِّ فَلْيَحْمِلْ مِنْ اَوْزَارِي " قَالَ: وَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبُكَاءِ، ثُمَّ قَالَ: " اِنَّ ذَاكَ الْيَوْمَ عَظِيمٌ يَحْتَاجُ النَّاسُ اَنْ يُحْمَلَ عَنْهُمْ مِنْ اَوْزَارِهِمْ، فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلطَّالِبِ: " ارْفَعْ بَصَرَكَ فَانْظُرْ فِي الْجِنَانِ فَرَفَعَ رَاْسَهُ، فَقَالَ: يَا رَبِّ اَرٰى مَدَائِنَ مِنْ ذَهَبٍ وَقُصُوْرًا مِنْ ذَهَبٍ مُكَلَّلَةً بِاللُّؤْلُؤِ لِاَيِّ نَبِيٍّ هٰذَا اَوْ لِاَيِّ صِدِّيقٍ هٰذَا اَوْ لِاَيِّ شَهِيدٍ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا لِمَنْ اَعْطَى الثَّمَنَ، قَالَ: يَا رَبِّ وَمَنْ يَمْلِكُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: اَنْتَ تَمْلِكُهُ، قَالَ: بِمَاذَا؟ قَالَ: بِعَفْوِكَ عَنْ اَخِيكَ، قَالَ: يَا رَبِّ فَاِنِّي قَدْ عَفَوْتُ عَنْهُ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: فَخُذْ بِيَدِ اَخِيكَ فَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ " فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ: اتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُصْلِحُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے، ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ہنس رہے تھے، حتیٰ کہ آپ کے دانت مبارک ظاہر ہوئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں، آپ کے ہنسنے کی وجہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے دو آدمی ہیں جو کہ اپنے رب کے سامنے پاؤں کی انگلیوں کے بل کھڑے ہوں گے، ان میں سے ایک کہے گا: اے میرے رب! میرے بھائی سے میرے ظلم کا بدلہ لے، اللہ تبارک وتعالیٰ اس طالب سے فرمائے گا: تو اپنے بھائی کے ساتھ اب کیا کرنا چاہتا ہے، جبکہ اس کی تو اب کوئی نیکی باقی نہیں بچی ہے، وہ کہے گا: اے میرے رب! میرے گناہ اس کے اوپر ڈال دیئے جائیں، یہ فرما کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم رو پڑے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے، پھر فرمایا: وہ دن بہت عظیم ہے، اس دن لوگ اس بات کے محتاج ہوں گے کہ ان کے بوجھ ان سے ہلکے کئے جائیں، اللہ تعالیٰ طالب سے فرمائے گا: اپنی نگاہ اٹھاؤ اور جنت میں دیکھو، وہ آدمی اپنا سر اٹھائے گا اور دیکھ کر بولے گا: یا اللہ میں سونے کے شہر اور سونے کے بنے ہوئے محلات دیکھ رہا ہوں، وہ محلات کس نبی کے ہیں؟ یا یہ کس صدیق کے ہیں؟ یا یہ کسی شہید کے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ اس کے لئے ہے جس نے ثمن خرچ کیا، وہ کہے گا: یا اللہ اس کا کون مالک ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم بھی اس کے مالک بن سکتے ہو، وہ پوچھے گا: یا اللہ وہ کیسے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنے بھائی کو معاف کر کے، وہ کہے گا: یا اللہ میں نے اس کو معاف کر دیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنے بھائی کے ہاتھ کو پکڑ کر اس کو جنت میں لے جاؤ، اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور اپنے درمیان صلح رکھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے درمیان صلح چاہتا ہے۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8719 – اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّبَرِيُّ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَحِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ رَاْىُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَاْ: اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8719 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی قیامت کا منظر نامہ اپنی نگاہوں کے سامنے دیکھنا چاہتا ہو، وہ سورت اذا الشمس کورت اور سورت اذا السماء انفطرت اور سورت اذا السماء انشقت پڑھ لیا کرے۔

حدیث: 8719

الجامع للترمذی - ابواب تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلى اللہ علیہ وسلم - باب ومن سورة إذا الشمس کورت حدیث: 3337 مسند احمد بن حنبل - مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما - حدیث: 4667

ﷺ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8720 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَاَ الْفَضْلُ بْنُ عِيسَى الرَّقَاشِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ الْعَارَ لَيَلْزَمُ الْمَرْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَقُوْلَ: يَا رَبِّ لَاِرْسَالُكَ بِيْ اِلَى النَّارِ اَيْسَرُ عَلَيَّ مِمَّا اَلْقَى، وَاِنَّهُ لَيَعْلَمُ مَا فِيهَا مِنْ شِدَّةِ الْعَذَابِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8720 – الفضل واه

✦ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ہر آدمی کو اپنے دنیا کے حقوق ادا کرنے پڑیں گے (اور اس معاملہ میں انسان اس قدر پریشان ہو جائے گا کہ) بندہ کہے گا: اے میرے رب میں اس وقت جس مصیبت میں گرفتار ہوں، اگر تو مجھے دوزخ میں بھیج دے تو میرے لئے اُس میں آسانی رہے گی، حالانکہ وہ دوزخ کے عذاب کو اچھی طرح جانتا ہوگا۔

ﷺ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8721 - وَاَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي طَالِبٍ، اَنْبَاَ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَاَ سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَالْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: تَحَدَّثْنَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَاَكْثَرْنَا الْحَدِيْثَ، قَالَ: ثُمَّ تَرَاجَعْنَا اِلَى الْبُيُوْتِ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا غَدَوْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ اللَّيْلَةَ بِاَتْبَاعِهَا مِنْ اُمَّتِهَا فَجَعَلَ النَّبِيُّ يَجِيءُ وَمَعَهُ الثَّلَاثَةُ مِنْ قَوْمِهِ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الْعِصَابَةُ، وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ النَّفَرُ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ مِنْ قَوْمِهِ، حَتّٰى اَتٰى عَلَيَّ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ فِي كَبْكَبَةٍ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ اَعْجَبُوْنِي، فَقُلْتُ: رَبِّ مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰذَا اَخُوْكَ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ وَمَنْ تَبِعَهُ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ، قَالَ: قُلْتُ: رَبِّ فَاَيْنَ اُمَّتِي؟ فَقِيلَ لِي: انْظُرْ عَنْ يَمِينِكَ فَاِذَا الظِّرَابُ ظِرَابُ مَكَّةَ قَدْ سُوِّدَ بِوُجُوهِ الرِّجَالِ، فَقُلْتُ: رَبِّ مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: اُمَّتُكَ، قَالَ: فَقِيلَ لِي: هَلْ رَضِيتَ؟ فَقُلْتُ: رَبِّ رَضِيتُ، قَالَ: ثُمَّ قِيلَ لِي: اِنَّ مَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعِينَ اَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ " قَالَ: فَاَنْشَاَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ اَخُو بَنِي اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ادْعُ رَبَّكَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ اَنْشَاَ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ادْعُ رَبَّكَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: فَقَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ قَالَ: ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِدًا لَكُمْ اَبِي وَاُمِّي اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَكُوْنُوا مِنَ السَّبْعِينَ فَكُوْنُوا، فَاِنْ عَجَزْتُمْ وَقَصَّرْتُمْ فَكُوْنُوا مِنْ اَهْلِ الظِّرَابِ، فَاِنْ عَجَزْتُمْ وَقَصَّرْتُمْ فَكُوْنُوا مِنْ اَهْلِ الْاُفُقِ فَاِنِّي رَاَيْتُ ثَمَّ نَاسًا يَتَهَرَّشُونَ كَثِيْرًا قَالَ: ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ يَكُوْنَ مَنْ تَبِعَنِي مِنْ اُمَّتِي رُبْعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ: فَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ تَكُوْنُوا الثُّلُثَ فَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ تَكُوْنُوا الشَّطْرَ فَكَبَّرْنَا، قَالَ: فَتَلَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ثُلَّةٌ مِنَ الْاَوَّلِينَ وَثُلَّةٌ مِنَ الْاٰخِرِينَ) (الواقعة: 40) قَالَ: فَرَاجَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ السَّبْعِينَ فَقَالُوْا: نَرَاهُمْ نَاسًا وُلِدُوا فِي الْاِسْلَامِ ثُمَّ لَمْ يَزَالُوا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ حَتّٰى مَاتُوا عَلَيْهِ، فَنُمِيَ حَدِيثُهُمْ ذٰلِكَ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 8721 - صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں محوِ گفتگو تھے، ہم کافی دیر باتیں کرتے رہے، پھر ہم اپنے گھروں کو واپس چلے گئے، اگلے دن صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ رات انبیاء کرام کو ان کے پیروکاروں سمیت میرے پاس پیش کیا گیا، ایک نبی میرے پاس لائے گئے، ان کے ہمراہ تین پیروکار تھے، کسی نبی کے ساتھ ایک چھوٹی سی جماعت تھی، کسی کے ساتھ بڑی جماعت تھی، کوئی نبی ایسا تھا کہ جس کا ایک بھی امتی نہیں تھا، حتیٰ کہ میرے پاس حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں لایا گیا، جب میں نے ان کو دیکھا تو انہوں نے مجھ پر تعجب کیا، میں نے پوچھا: اے میرے رب! یہ کون لوگ ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تمہارے بھائی موسیٰ بن عمران ہیں، ان کے ہمراہ ان کے پیروکار امتی ہیں، میں نے پوچھا: اے میرے رب! میری امت کہاں ہے؟ مجھے کہا گیا: آپ اپنے دائیں جانب دیکھئے، میں نے دیکھا تو مکہ کے ٹیلے انسانی سروں سے کالے ہو رہے تھے، میں نے پوچھا: اے میرے رب! یہ کون ہیں؟ فرمایا: آپ کی امت ہے۔ مجھ سے پوچھا گیا: کیا آپ راضی ہیں؟ میں نے کہا: اے میرے رب! میں راضی ہوں، پھر مجھے کہا گیا: ان میں ستر ہزار ایسے لوگ ہیں جو بلاحساب جنت میں جائیں گے، بنی اسد بن خزیمہ کے بھائی عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ اس موقع پر عرض پرداز ہوئے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کر دے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی ''اے اللہ اِس کو اُن میں سے کر دے'' پھر ایک اور آدمی کہنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے بھی دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اُن میں سے کر دے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عکاشہ تم سے آگے نکل گیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر میرے ماں باپ قربان ہو جائیں، اگر تم ستر میں سے ہو سکو تو انہیں میں سے ہونا، اور اگر ان میں سے نہ ہو سکو تو ٹیلہ والوں میں سے ہونا، اور اگر ان میں سے بھی نہ ہو سکو تو اہل افق میں سے ہونا، کیونکہ میں نے وہاں بھی لوگوں کو دیکھا ہے جو کہ آپس میں جھگڑ رہے ہیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں امید رکھتا ہوں کہ میرے پیروکار امتی جنتیوں کا ایک چوتھائی ہوں گے۔ صحابی کہتے ہیں: یہ سن کر ہم نے نعرہ تکبیر لگایا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ تم جنتیوں میں ایک تہائی ہوں گے، ہم نے پھر اللہ اکبر کی صدا بلند کی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں امید کرتا ہوں کہ جنتیوں میں نصف تم ہوں گے، ہم نے پھر اللہ اکبر کہا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیات پڑھیں
(ثُلَّةٌ مِنَ الْاَوَّلِينَ وَثُلَّةٌ مِنَ الْاٰخِرِينَ) (الواقعة: 40)
''اگلوں میں سے ایک گروہ اور پچھلوں میں سے ایک گروہ'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)
مسلمانوں نے ان ستر کی جانب رجوع کیا، اور کہنے لگے: ہم ان کو دیکھتے ہیں، وہ ایسے لوگ ہیں جو مسلمان پیدا ہوئے پھر وہ ساری زندگی نیک عمل کرتے رہے، حتیٰ کہ ان کی وفات ہوگئی، ان لوگوں کی بات نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بتائی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ نہیں ہیں بلکہ وہ لوگ ایسے ہوں گے جو نہ چوری کرتے ہیں، نہ علاج کے لئے داغ لگواتے ہیں، نہ فال پر یقین رکھتے ہیں بلکہ وہ صرف اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس انداز سے نقل نہیں کیا۔

8722 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الشَّيْبَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ؟ قَالَتْ: ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُوْنَ اَهْلِيكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اَمَّا فِي ثَلَاثِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ اَحَدٌ اَحَدًا حَتّٰى يَعْلَمَ اَيَخِفُّ مِيزَانُهُ اَمْ يَثْقُلُ، وَعِنْدَ الْكُتُبِ حَتّٰى يُقَالَ: (هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ) حَتّٰى يَعْلَمَ اَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ اَفِي يَمِينِهِ اَمْ فِي شِمَالِهِ اَوْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ، وَعِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ حَافَّتَاهُ كَلَالِيبُ كَثِيرَةٌ وَحَسَكٌ كَثِيرٌ يَحْبِسُ اللّٰهُ بِهَا مَنْ شَاءَ مِنْ خَلْقِهِ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيَنْجُو اَمْ لَا هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ اِسْنَادُهُ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ لَوْلَا اِرْسَالٌ فِيهِ بَيْنَ الْحَسَنِ وَعَائِشَةَ، عَلٰى اَنَّهُ قَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَاتُ اَنَّ الْحَسَنَ كَانَ يَدْخُلُ وَهُوَ صَبِيٌّ مَنْزِلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَاُمِّ سَلَمَةَ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8722 – على شرط البخاري ومسلم لولا إرسال فيه بين الحسن وعائشة

✧✧ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے دوزخ کو یاد کیا اور رو پڑی، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے رونے کی وجہ پوچھی، میں نے کہا: مجھے دوزخ یاد آئی تو میں رو پڑی، کیا آپ اپنی اہلیہ کو قیامت کے دن یاد رکھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین مقام ایسے ہوں گے جہاں کوئی بھی کسی کو یاد نہیں رہے گا۔

○ جب تک کہ وہ یہ نہیں جان لے گا کہ میزان پر اس کا نیکیوں کا پلڑا بھاری ہے یا ہلکا۔

○ نامہ اعمال کھلنے کے وقت، حتیٰ کہ یہ آواز لگے گی: اس کا نامہ اعمال پڑھا جائے۔ (اس وقت بھی لوگوں کو ایک دوسرے کی خبر نہ ہوگی اور یہ کیفیت اس وقت تک برقرار رہے گی) جب تک ان کو یہ معلوم نہ ہو جائے کہ ان کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا یا بائیں ہاتھ میں، یا اس کو پشت کے پیچھے سے دیا جائے گا۔

○ پل صراط کے موقع پر جب بندہ دوزخ کی پشت پر قدم رکھے گا، اس کے کناروں پر لوہے کے کنڈے اور خار دار پودے ہوں گے، ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا روک لے گا، (اس وقت بھی سب لوگ ایک دوسرے کو بھول چکے ہوں گے اور ان کی یہ کیفیت اس وقت تک رہے گی) جب تک وہ یہ نہیں جان لیں گے کہ ان کو اس سے نجات ملے گی یا نہیں۔

❁❁ یہ حدیث صحیح ہے، اس کی اسناد میں اگر حسن اور عائشہ کے درمیان ارسال نہ ہوتو یہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے مقرر کردہ معیار کے مطابق ہے، اور یہ روایات موجود ہیں کہ حضرت حسن بچپن میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر آیا کرتے تھے۔

8723 - حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَيْسَانِ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْاَسْوَدِ، حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، قَالَ: جَلَسْنَا اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فِي الْحِجْرِ، فَقَالَ: ابْكُوْا فَاِنْ لَمْ تَجِدُوا بُكَاءً فَتَبَاكَوْا، لَوْ تَعْلَمُونَ الْعِلْمَ لَصَلّٰى اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَنْكَسِرَ ظَهْرُهُ وَلَبَكٰى حَتّٰى يَنْقَطِعَ صَوْتُهُ

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8723 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مقام حجر میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے فرمایا: روؤ، اگر رونا نہیں آتا تو رونے جیسی شکل بنالو، اگر تمہیں حقیقتِ حال کا علم ہوجائے تو تم اتنی نمازیں پڑھو کہ تمہاری کمر ٹوٹ جائے، پھر آپ رونے لگ گئے حتیٰ کہ روتے روتے ان کی آواز بیٹھ گئی۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8724 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ خَبَّابٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا، وَلَمَّا سَاغَ لَكُمُ الطَّعَامُ وَلَا الشَّرَابُ، وَلَمَا نِمْتُمْ عَلَى الْفُرُشِ وَلَهَجَرْتُمُ النِّسَاءَ، وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ وَتَبْكُوْنَ وَلَوَدِدْتُ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَنِيْ شَجَرَةً تُعْضَدُ

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8724 – منقطع

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو کچھ میں جانتا ہوں، اگر تم وہ سب جان لو تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ، اور تمہیں کھانا پینا اچھا نہ لگے، تم بستر پر سو نہ سکو، تم اپنی بیویوں کو چھوڑ دو گے، اور تم پہاڑوں کی جانب نکل جاؤ گے، اللہ سے پناہ مانگتے رہو گے اور روتے رہو گے۔ کاش کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے درخت بنایا ہوتا جس کو کاٹ دیا گیا ہوتا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8725 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الزِّيَادِيَّ، حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ الْاَصْبَحِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ تَعْلَمُونَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا، يَظْهَرُ النِّفَاقُ، وَتُرْفَعُ الْاَمَانَةُ، وَتُقْبَضُ الرَّحْمَةُ، وَيُتَّهَمُ الْاَمِينُ، وَيُؤْتَمَنُ غَيْرُ الْاَمِينِ، اَنَاخَ بِكُمُ السَّرْفُ وَالْجُوبُ قَالُوْا: وَمَا السَّرْفُ وَالْجُوبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْفِتَنُ كَاَمْثَالِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8725 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم وہ سب جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ، نفاق غالب ہوگا، امانت اٹھ جائے گی، رحمت ختم ہو جائے گی، امین لوگوں پر تہمتیں لگیں گی، بے ایمانوں کو امین قرار دیا جائے گا۔ تمہیں سرف اور حوب بٹھا دے گا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرف اور حوب سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تاریک رات کی مانند فتنے ہوں گے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس انداز سے نقل نہیں کیا۔

8726 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، اَنْبَاَ اِسْرَائِيلُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ مُوَرِّقٍ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنِّي اَرَى مَا لَا تَرَوْنَ، وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ، اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا اَنْ تَئِطَّ، مَا فِيهَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَكٌ وَّاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلّٰهِ، وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا، وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشِ، وَلَخَرَجْتُمْ اِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ، وَلَوَدِدْتُ اَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8726 – على شرط البخاري ومسلم

✧✧ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ کچھ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے، آسمان چرچراتا ہے اور اس کا چرچرانے کا حق بھی ہے، اس میں چار انگلیوں کے برابر بھی کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں فرشتہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز نہ ہو، اللہ کی قسم اگر تم وہ سب جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ، اور تم بستروں پر بیویوں سے لطف اندوز ہونا چھوڑ دو، اور تم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہوئے پہاڑوں کی جانب نکل

جاؤ، میری آرزو ہے کہ کاش میں کوئی درخت ہوتا جس کو کاٹ دیا جاتا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8727 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَسِيْرًا قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ؟ قَالَ: اَنْ يَنْظُرَ فِي سَيِّئَاتِهِ وَيَتَجَاوَزَ لَهُ عَنْهَا، اِنَّهُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ هَلَكَ، وَكُلَّمَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ حَتَّى الشَّوْكَةَ تَشُوكُهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ وَشَاهِدُهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8727 – علی شرط مسلم

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا مانگی "اے اللہ میرا حساب آسان لینا" میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آسان حساب کا کیا مطلب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کسی کے گناہوں کو دیکھ کر صرف نظر کر لینا، اس دن جس کے حساب کی تفتیش شروع ہوگئی، اس کو عذاب ضرور ہوگا۔ اور مومن کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے گناہ مٹا دیتا ہے، حتیٰ کہ مومن کے پاؤں میں جو کانٹا بھی چبھتا ہے اس کے بدلے بھی گناہ مٹائے جاتے ہیں۔

یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8728 - اَخْبَرَنَاهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الثَّقَفِيُّ، ثَنَا مُوْسٰى بْنُ هَارُوْنَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، ثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، ثَنَا الْحَرِيشُ بْنُ الْخِرِّيتِ، ثَنَا ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا رَافِعَةٌ يَدَيَّ وَاَنَا اَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَسِيْرًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَدْرِينَ مَا ذٰلِكَ الْحِسَابُ؟ فَقُلْتُ: ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ (فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيْرًا) (الانشقاق: 8) فَقَالَ لِي: يَا عَائِشَةُ اِنَّهُ مَنْ جُوسِبَ خُصِمَ ذٰلِكَ الْمَمَرُّ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ تَعَالٰى

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8728 – الحريش قال البخاری فی حديثه نظر

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے، میں اس وقت ہاتھ اٹھائے یہ دعا مانگ رہی تھی "اے اللہ میرا حساب آسان لینا"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں پتا ہے کہ آسان حساب کیا ہوتا ہے؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں آسان حساب کا ذکر کیا ہے۔

فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا) (الانشقاق : 8)
''اس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ جس شخص کا (سخت) حساب لیا جائے گا، اس کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کر دیا جائے گا۔

8729 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسَى الْقَاضِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ يُحْذَى لَهُ نَعْلَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ، وَلَهُ شَوَاهِدُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ، وَاَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَلْفَاظٍ مُخْتَلِفَةٍ اَمَّا حَدِيْثُ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8729 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جس کو سب سے ہلکا عذاب دیا جائے گا، اس کو آگ کے جوتے پہنا دیئے جائیں گے، جس کی تپش کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کی کچھ شواہد احادیث بھی موجود ہیں، جو کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں، ان کے الفاظ میں کچھ فرق ہے۔
حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث درج ذیل ہے۔

8730 - فَاَخْبَرْنَاهُ الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ الْخَطْمِيُّ، وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ السُّلَمِيُّ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، ثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ، وَمَا يَرَى اَنَّ فِي النَّارِ اَشَدَّ عَذَابًا مِنْهُ وَاَنَّهُ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا

✧✧ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخیوں میں سب سے کم عذاب جس کو دیا جائے گا، وہ ایسا شخص ہوگا جس کو آگ کے جوتے اور آگ کے تسمے پہنائے جائیں گے، اس کی وجہ سے اس کا دماغ ہنڈیا کی طرح ابل رہا ہوگا، اور وہ خود اپنے بارے میں یہ سمجھ رہا ہوگا کہ سب سے زیادہ سخت عذاب اُسی کو ہو رہا ہے، حالانکہ اس کا عذاب سب سے ہلکا ہوگا۔

8731 - وَاَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرٍ، اَنْبَاَ مُوْسَى بْنُ اِسْحَاقَ، وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ، ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ خَيْثَمَةَ، يَذْكُرُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اَيْضًا عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ،
هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8730 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ خیثمہ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8732 – حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، ثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا الْاِمَامُ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ، يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَخْطُبُ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِرَجُلٍ يُوْضَعُ عَلٰى اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَةٌ يَغْلِي مِنْهَا دِمَاغُهُ
صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8732 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے ہلکے عذاب والا وہ ہوگا، جس کے قدموں کے تلووں پر انگارہ رکھ دیا جائے گا، جس کی تپش کی وجہ سے اس کا دماغ ہنڈیا کی مانند کھول رہا ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8733 – وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ الْعَبَّاسِ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى، اَنْبَاَ اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ فِيْ اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ وَالْقُمْقُمَةُ وَاَمَّا حَدِيْثُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ "

✧✧ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے ہلکا عذاب اس شخص کا ہوگا جس کے پاؤں کے تلووں میں انگارے رکھ دیئے جائیں گے ان کی وجہ سے اس کا دماغ یوں ابلے گا جیسے ہنڈیا یا تانبے کے برتن میں پانی ابلتا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث درج ذیل ہے۔

8734 – فَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ

سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ مُتَنَعِّلٌ بِنَعْلَيْنِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ فِي النَّارِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ مَعَ اَجْزَاءِ الْعَذَابِ، وَمِنْهُمْ مَنْ هُوَ عَلٰى اَرْدِيَتِهِ مَعَ اَجْزَاءِ الْعَذَابِ، وَمِنْهُمْ مَنْ هُوَ اِلٰى تَرْقُوَتِهِ مَعَ اَجْزَاءِ الْعَذَابِ، وَمِنْهُمْ مَنْ قَدِ اغْتُمِرَ فِيهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَاَمَّا حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8734 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن دوزخیوں میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ ہوگا جس کو آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی، اس کی وجہ سے اس کا دماغ ابلے گا، کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کے گھٹنوں تک عذاب ہوگا، کچھ ایسے ہوں گے جن کو عذاب کے اجزاء والی آگ کی چادریں اوڑھائی جائیں گی، کچھ ایسے ہوں گے جن کی ہنسلی تک عذاب ہوگا اور کچھ بدنصیب ایسے ہوں گے جو عذاب میں سرتک غرق ہوں گے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث درج ذیل ہے۔

8735 – فَحَدَّثَنَاهُ اَبُو جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ بِهَمَدَانَ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دِيزِيلَ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِي اِيَاسٍ، ثَنَا حَمَّادٌ، ثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَهْوَنُ النَّاسِ عَذَابًا اَبُو طَالِبٍ وَفِي رِجْلَيْهِ نَعْلَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8735 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا طَالِبٍ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَمْنَعُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ فَهَلْ نَفَعْتَهُ؟ قَالَ: قَدْ وَجَدْتُهُ فِي غَمَرَاتٍ مِنَ النَّارِ فَاَخْرَجْتُهُ اِلٰى ضَحْضَاحٍ

وَحَدِيثُ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَابٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ اَبُو طَالِبٍ، قَالَ: فَلَعَلَّهُ اَنْ تَنْفَعَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے ہلکا عذاب ابوطالب کو ہوگا، اور وہ یہ ہوگا کہ ان کو آگ کی جوتیاں پہنادی جائیں گی جس کی وجہ سے ان کا دماغ ابل رہا ہوگا۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالملک بن عمیر کی عبداللہ بن حارث کے واسطے سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث نقل کی ہے (آپ فرماتے ہیں) میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوطالب تو آپ کی حفاظت کیا کرتے تھے، آپ کا دفاع کیا کرتے تھے اور آپ کی وجہ سے پورے عرب پر غصہ ہوتے تھے، کیا آپ کی ذات سے بھی ان کو کوئی فائدہ پہنچا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ان کو دوزخ کی گہرائی میں پایا تو ان کو وہاں سے ہلکے عذاب کی جانب نکال لیا۔

اور یزید بن الہاد نے عبداللہ بن حباب کے واسطے سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ابوطالب کا ذکر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہوسکتا ہے کہ قیامت کے دن ان کو میری شفاعت کام آجائے، اس لئے ان کو (سخت تیز) آگ سے نکال کر تھوڑی آگ میں رکھ لیا گیا ہے، آگ ان کے ٹخنوں تک پہنچتی ہے جس کی وجہ سے ان کا دماغ ابل رہا ہے۔

8736 - حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، وَاَبُوْ الْفَضْلِ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ: قَالَا: ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، اَنْبَاَ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، ثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: هَلْ تُضَارُّوْنَ فِىْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيْرَةِ صَحْوًا لَيْسَ فِيْهَا سَحَابٌ؟ فَقُلْنَا: لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِىْ رُؤْيَةِ الْبَدْرِ صَحْوًا لَيْسَ فِيْهِ سَحَابٌ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: " مَا تُضَارُّوْنَ فِىْ رُؤْيَتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِىْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا، اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَادٰى مُنَادٍ اَلَا لِتَلْحَقْ كُلُّ اُمَّةٍ بِمَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقٰى اَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ صَنَمًا وَلَا وَثَنًا وَلَا صُوْرَةً اِلَّا ذَهَبُوْا حَتّٰى يَتَسَاقَطُوْا فِى النَّارِ وَيَبْقٰى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ وَغُبَّرَاتِ اَهْلِ الْكِتَابِ، ثُمَّ تُعْرَضُ جَهَنَّمُ كَاَنَّهَا سَرَابٌ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، ثُمَّ يُدْعَى الْيَهُوْدُ فَيَقُوْلُ: مَاذَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: عُزَيْرًا ابْنَ اللّٰهِ، فَيَقُوْلُ: كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ فَمَا تُرِيْدُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: اَىْ رَبَّنَا ظَمِئْنَا اسْقِنَا، فَيَقُوْلُ: اَفَلَا تَرِدُوْنَ، فَيَذْهَبُوْنَ حَتّٰى يَتَسَاقَطُوْا فِى النَّارِ، ثُمَّ يُدْعَى النَّصَارٰى فَيَقُوْلُ: مَاذَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ: الْمَسِيْحَ ابْنَ اللّٰهِ، فَيَقُوْلُ: كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ فَمَا تُرِيْدُوْنَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: اَىْ رَبَّنَا ظَمِئْنَا اسْقِنَا، فَيَقُوْلُ: اَفَلَا تَرِدُوْنَ فَيَذْهَبُوْنَ حَتّٰى يَتَسَاقَطُوْا فِى النَّارِ فَيَبْقٰى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ ثُمَّ يَتَبَدّٰى اللّٰهُ لَنَا فِىْ صُوْرَةٍ غَيْرِ صُوْرَتِهِ الَّتِىْ كُنَّا رَاَيْنَاهُ فِيْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَيَقُوْلُ: اَيُّهَا النَّاسُ لَحِقَتْ كُلُّ اُمَّةٍ بِمَا كَانَتْ تَعْبُدُ وَبَقِيتُمْ، فَلَا يُكَلِّمُهٗ يَوْمَئِذٍ اِلَّا الْاَنْبِيَاءُ، فَيَقُوْلُوْنَ: فَارَقْنَا النَّاسَ فِى الدُّنْيَا وَنَحْنُ كُنَّا اِلٰى صُحْبَتِهِمْ فِيْهَا اَحْوَجَ، لَحِقَتْ كُلُّ اُمَّةٍ بِمَا كَانَتْ تَعْبُدُ وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ رَبَّنَا الَّذِىْ كُنَّا نَعْبُدُ، فَيَقُوْلُ: اَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، فَيَقُوْلُ: هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ مِنْ آيَةٍ تَعْرِفُوْنَهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ السَّاقُ، فَيُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَيَخِرُّ سَاجِدًا اَجْمَعُوْنَ وَلَا يَبْقٰى اَحَدٌ كَانَ سَجَدَ فِى الدُّنْيَا سُمْعَةً وَلَا رِيَاءً وَلَا

نِفَاقًا اِلَّا عَلٰى ظَهْرِهِ طَبَقٌ وَّاحِدٌ كُلَّمَا اَرَادَ اَنْ يَسْجُدَ خَرَّ عَلٰى قَفَاهُ، قَالَ: ثُمَّ يُرْفَعُ بَرُّنَا وَمُسِيئُنَا وَقَدْ عَادَ لَنَا فِي صُوْرَتِهِ الَّتِي رَاَيْنَاهُ فِيهَا اَوَّلَ مَرَّةٍ، فَيَقُوْلُ: اَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ اَنْتَ رَبُّنَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلٰى جَهَنَّمَ، قُلْنَا: وَمَا الْجِسْرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِينَا اَنْتَ وَاُمِّنَا؟ قَالَ: دَحْضٌ مَزِلَّةٌ لَهَا كَلَالِيبُ وَخَطَاطِيفُ وَحَسَكٌ بِنَجْدٍ عُقَيْقٌ يُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُ كَلَمْحِ الْبَرْقِ، وَكَالطَّرْفِ، وَكَالرِّيحِ، وَكَالطَّيْرِ وَكَاَجَاوِدِ الْخَيْلِ وَالْمَرَاكِبِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَّمَخْدُوشٌ مُرْسَلٌ وَّمُكَرْدَسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا اَحَدُكُمْ بِاَشَدَّ مِنَّا شِدَّةً فِي اسْتِيفَاءِ الْحَقِّ يَرَاهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي اِخْوَانِهِمْ اِذَا رَاَوْهُمْ قَدْ خَلَصُوا مِنَ النَّارِ، يَقُوْلُوْنَ: اَيْ رَبَّنَا اِخْوَانُنَا كَانُوا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا، وَيَصُومُوْنَ مَعَنَا، وَيَحُجُّوْنَ مَعَنَا، وَيُجَاهِدُوْنَ مَعَنَا، قَدْ اَخَذَتْهُمُ النَّارُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: اذْهَبُوا فَمَنْ عَرَفْتُمْ صُوْرَتَهُ فَاَخْرِجُوهُ، وَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيَجِدُ الرَّجُلَ قَدْ اَخَذَتْهُ النَّارُ اِلٰى قَدَمَيْهِ، وَاِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ، وَاِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاِلٰى حِقْوَيْهِ، فَيُخْرِجُوْنَ مِنْهَا بَشَرًا ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ فَيَتَكَلَّمُوْنَ فَلَا يَزَالُ يَقُوْلُ لَهُمْ حَتّٰى يَقُوْلَ: اذْهَبُوا فَاَخْرِجُوا مَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوهُ " فَكَانَ اَبُوْ سَعِيدٍ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، يَقُوْلُ: اِنْ لَمْ تُصَدِّقُوا فَاقْرَاُوا (اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ اَجْرًا عَظِيمًا) (النساء: 40) فَيَقُوْلُوْنَ: " رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا خَيْرًا، فَيَقُوْلُ: هَلْ بَقِيَ اِلَّا اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ؟ قَدْ شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ وَشَفَعَ الْاَنْبِيَاءُ فَهَلْ بَقِيَ اِلَّا اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ؟ قَالَ: فَيَاْخُذُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ قَوْمًا قَدْ عَادُوا حُمَمَةً لَمْ يَعْمَلُوا لَهُ عَمَلَ خَيْرٍ قَطُّ، فَيُطْرَحُوْنَ فِي نَهْرٍ يُقَالُ لَهُ نَهْرُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُوْنَ فِيهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ اَلَمْ تَرَوْهَا وَمَا يَلِيهَا مِنَ الظِّلِّ اَصْفَرُ وَمَا يَلِيهَا مِنَ الشَّمْسِ اَخْضَرُ؟ " قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّكَ تَكُوْنُ فِي الْمَاشِيَةِ، قَالَ: " يَنْبُتُوْنَ كَذٰلِكَ فَيَخْرُجُوْنَ اَمْثَالَ اللُّؤْلُؤِ يُجْعَلُ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِيمُ ثُمَّ يُرْسَلُوْنَ فِي الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ: هٰؤُلَاءِ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ اَخْرَجَهُمْ مِنَ النَّارِ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ، يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: خُذُوا فَلَكُمْ مَا اَخَذْتُمْ فَيَاْخُذُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوا، ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ: لَنْ يُعْطِيَنَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا اَخَذْنَا، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: فَاِنِّي اَعْطَيْتُكُمْ اَفْضَلَ مِمَّا اَخَذْتُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا وَمَا اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ وَمِمَّا اَخَذْنَا؟ فَيَقُوْلُ: رِضْوَانِي بِلَا سَخَطٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ مُخْتَصَرًا، وَاَخْرَجَ مُسْلِمٌ وَّحْدَهُ حَدِيْثَ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ بِاَقَلَّ مِنْ نِصْفِ هٰذِهِ السِّيَاقَةِ

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا قیامت کے دن ہم اپنے رب کو دیکھ سکیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم دوپہر کے وقت جب بادل بھی نہ ہوں تو سورج کی جانب دیکھ سکتے ہو؟ ہم

نے کہا: یارسول اللہ ﷺ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم چودہویں رات کے چاند کو بادلوں کے بغیر دیکھ سکتے ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن جب تم اللہ تعالیٰ کا دیدار کرو گے تو اتنی تکلیف بھی محسوس نہیں کرو گے جتنا تم ان میں سے کسی ایک کو دیکھتے وقت محسوس کرتے ہو، جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک ندا دینے والا کہے گا: خبردار! ہرامت اپنے معبودوں کے ساتھ مل جائے، چنانچہ جو کسی بت یا صورت کو پوجتا ہوگا، سب ان سے جاملیں گے، اور یہ سب دوزخ میں جاگریں گے، اور وہ لوگ باقی بچیں گے جو صرف اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کیا کرتے تھے، ان میں نیک بھی ہوں گے، گنہ گار بھی ہوں گے اور باقی ماندہ اہل کتاب بھی ہوں گے، پھر دوزخ کو لایا جائے گا، یہ سراب کی مانند ہوگی، اس کا بعض حصہ اپنی بعض کو جلا رہا ہوگا، پھر یہودیوں کو بلایا جائے گا، فرشتہ ان سے پوچھے گا: تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: اللہ کے بیٹے عزیر کی۔ فرشتہ کہے گا: تم جھوٹ بول رہے ہو، اللہ تعالیٰ کی نہ کوئی بیوی ہے اور نہ اُس کی اولاد ہے، تمہاری مراد کیا ہے؟ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب، ہمیں پیاس لگی ہے، ہمیں پانی پلا، ان کو کہا جائے گا: تم لوٹ کیوں نہیں جاتے؟، وہ لوٹ جائیں گے، اور دوزخ میں جاگریں گے، پھر عیسائیوں کو بلایا جائے گا، اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا: تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: اللہ کے بیٹے مسیح کی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم جھوٹ بول رہے ہو، اللہ تعالیٰ کی نہ بیوی ہے اور نہ اولاد۔ تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب ہمیں پیاس لگی ہے، ہمیں پانی عطا فرما، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم لوٹ کیوں نہیں جاتے، وہ چلے جائیں گے اور دوزخ میں گر جائیں گے۔ اس کے بعد صرف وہی لوگ باقی بچیں گے جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوں گے، ان میں نیک بھی ہوں گے اور گنہ گار بھی۔ پھر اللہ تعالیٰ ہمارے سامنے ایسی صورت میں ظاہر ہوگا جو پہلی صورت سے مختلف ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے لوگو ہرامت اُن معبودوں سے جاملی جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے، اب تم باقی بچے ہو، اُس دن اللہ تعالیٰ سے نبیوں کے سوا کوئی ہم کلام نہیں ہوسکے گا، وہ عرض کریں گے: دنیا میں لوگ ہم سے جدا رہے، جب کہ ہم ان کی صحبت کے ضرورتمند تھے، آج سب امتیں ان معبودوں سے جاملی ہیں جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے، اور ہم اپنے اس معبود کا انتظار کررہے ہیں جس کی ہم عبادت کیا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں، مسلمان کہیں گے: ہم تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کو پہچاننے کی کوئی نشانی ہے؟ وہ کہیں گے: ہاں، پنڈلی۔ اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق اپنی پنڈلی ظاہر فرمائے گا، تو سب لوگ سجدہ ریز ہوجائیں گے اور جس نے دنیا میں منافقت کے طور پر، یا دکھاوے اور ریاکاری کے طور پر سجدہ کیا ہوگا، اس کی پشت میں لوہے کا ایک سریا ڈال دیا جائے گا جس کی وجہ سے وہ جب سجدہ کرنے لگے گا تو گدی کے بل گر جائے گا، پھر نیک وبد سب سر اٹھائیں گے، اب کی بار پھر اللہ تعالیٰ پہلی سے الگ صورت میں ظاہر ہوگا، وہ فرمائے گا: میں تمہارا رب ہوں، سب لوگ کہیں گے: جی ہاں تو ہمارا رب ہے، یہ بات تین مرتبہ دہرائیں گے، پھر جہنم کے اوپر جسر بچھایا جائے گا، ہم نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ، ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں جسر کیا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک پل ہے جس پر پھسلن ہے، اس پر لوہے کے تیز کنڈے ہیں (جس میں انسان پھنس سکتا ہے)، اور نجد کے کانٹے دار پودے ہوں گے، ان کو "سعدان" کہا جاتا ہے۔ اس پر

سے مومن بجلی کی چمک کی طرح گزر جائیں گے، کچھ پلک جھپکنے میں، کچھ ہوا کی مانند، کچھ پرندے کی طرح، کچھ تیز رفتار گھوڑے کی طرح، کچھ عام سواریوں کی طرح گزریں گے، کئی لوگ نجات پائیں گے، کچھ لوگ سلامتی کے ساتھ نجات پاجائیں گے، کچھ لوگ زخمی ہوں گے لیکن نجات پاجائیں گے اور کچھ لوگ دوزخ میں گر جائیں گے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تم جب اپنا حق دیکھ لو تو اس کے وصول کرنے میں اتنی سختی نہیں کرتے ہو جتنے سخت اُس دن مومن اپنے بھائیوں کے بارے میں ہوں گے، جب یہ ان کو دیکھیں گے کہ وہ لوگ دوزخ سے نجات پاچکے ہیں، یہ لوگ کہیں گے: اے ہمارے رب یہ لوگ ہمارے ساتھ نمازیں پڑھا کرتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے، ہمارے ساتھ حج کیا کرتے تھے، ہمارے ساتھ جہاد کیا کرتے تھے، یہ آگ کی لپیٹ میں ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: تم جاؤ، اور جس جس کو پہچانتے ہو، ان کو دوزخ سے نکال لو، ان کے چہروں پر آگ حرام کردی گئی ہوگی (اس لئے ان کے چہرے جلنے سے بچے ہوں گے) یہ ایک آدمی کو دیکھیں گے کہ اس کے قدموں تک آگ پہنچ چکی ہے، کسی کی پنڈلی تک جلا چکی ہوگی، اور کسی کو گھٹنوں تک جلاچکی ہوگی، بعض کی کمر تک ہوگی، یہ ان میں سے ایک آدمی کو نکال لائیں گے، پھر دوبارہ لوٹ کر آئیں گے، اور اللہ تعالیٰ سے گفتگو کریں گے، (ان کو اجازت ملے گی، یہ ایک آدمی کو پھر نکال لائیں گے،) یہ مسلسل یہی عمل دہراتے رہیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم جاؤ اور جس کے دل میں ایک ذرے کے برابر بھی ایمان موجود ہے، اس کو بھی دوزخ سے نکال لاؤ، یہ لوگ ایسے لوگوں کو بھی نکال کر لے آئیں گے

حضرت ابوسعید جب یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے، تو فرمایا کرتے تھے: اگر تمہیں یقین نہیں آتا، تو یہ آیت پڑھ لیں

(اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً یُضَاعِفْهَا وَیُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ اَجْرًا عَظِیمًا) (النساء: 40)

''اللہ تعالیٰ ایک ذرہ بھر ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دونی کرتا اور اپنے پاس سے بڑا ثواب دیتا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

وہ کہیں گے: اے ہمارے رب ہم نے اس میں کوئی مومن نہیں چھوڑا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ارحم الراحمین کے سوا کوئی باقی نہیں بچا، فرشتے شفاعت کر چکے، انبیاء کرام شفاعت کر چکے، اب اس ذات کے سوا کوئی نہیں بچا جو ذات ہر رحم کرنے والے سے بڑی رحم کرنے والی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک مٹھی بھر کر دوزخ سے نکالے گا، یہ لوگ جل کر کوئلہ ہو چکے ہوں گے، انہوں نے کبھی کوئی نیک عمل کیا ہی نہیں ہوگا، ان کو نہر حیات میں غوطہ دیا جائے گا، اس میں ان کے جسم دوبارہ ٹھیک ہو جائیں گے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جیسے دانہ گندم سیلاب کی تری میں اگتا ہے، کیا تم اس کو اور اس کے زرد سائے کو نہیں دیکھتے ہو؟ اور اس کے ساتھ سبز روشنی کو، ہم نے کہا: یارسول اللہ ﷺ شاید کہ آپ اہل مواشی میں ہوں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اسی طرح اگیں گے، پھر وہ موتیوں کی مانند ہو جائیں گے، ان کی گردنوں میں مہریں لگائی جائیں گی پھر ان کو جنت کی جانب بھیج دیا جائے گا، جنتی لوگ ان کو (دیکھ کر) کہیں گے: یہ جہنمی ہیں، انہوں نے نہ کوئی نیک عمل کیا اور نہ آخرت کے لئے کوئی کام کیا، ان کو بلا عمل دوزخ سے نکال لیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: یہاں سے جو دل چاہتا ہے

لے لو، تم جو بھی لے لو گے، وہ تمہارا ہو جائے گا، وہ بہت کچھ لیں گے اور پھر رک جائیں گے اور کہیں گے: ہم نے جو کچھ لیا ہے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ عطا نہیں کیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تمہاری منتخب کردہ چیزوں سے بہتر چیزیں عطا کی ہیں، وہ کہیں گے: یا اللہ جو کچھ ہم نے پسند کیا ہے، اس سے بہتر کون سی چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری خوشنودی ناراضگی کے بغیر۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم شیخین نے زہری کے واسطے سے سعید بن مسیّب کی اور عطاء بن یزید لیثی کی روایت جو انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، اس کو اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے، اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالرزاق کی وہ حدیث نقل کی ہے جو انہوں نے معمر سے، انہوں نے زید بن اسلم سے، انہوں نے عطاء بن یسار سے اور انہوں نے حضرت ابوسعید سے روایت کی ہے۔ وہ اس سیاق کے نصف سے بھی کم ہے۔

8737 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، اَنْبَاَ عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ الرَّاسِبِيُّ، اَنَّ اَبَا نَضْرَةَ، حَدَّثَهُمْ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " يُجْمَعُ النَّاسُ عِنْدَ جِسْرِ جَهَنَّمَ عَلَيْهِ حَسَكٌ وَكَلَالِيبُ، وَيَمُرُّ النَّاسُ فَيَمُرُّ مِنْهُمْ مِثْلَ الْبَرْقِ، وَبَعْضُهُمْ مِثْلَ الْفَرَسِ الْمُضَمَّرِ، وَبَعْضُهُمْ يَسْعَى، وَبَعْضُهُمْ يَمْشِي، وَبَعْضُهُمْ يَزْحَفُ، وَالْمَلَائِكَةُ بِجَنْبَتَيْهِ تَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَالْكَلَالِيبُ تَخْطَفُهُمْ، قَالَ: وَاَمَّا اَهْلُهَا الَّذِينَ هُمْ اَهْلُهَا فَلَا يَمُوتُونَ وَلَا يَحْيَوْنَ، وَاَمَّا اُنَاسٌ يُؤْخَذُونَ بِذُنُوْبٍ وَخَطَايَا يَحْتَرِقُونَ فَيَكُوْنُونَ فَحْمًا فَيُؤْخَذُونَ ضِبَارَاتٍ ضِبَارَاتٍ فَيُقْذَفُونَ عَلٰى نَهْرٍ مِنَ الْجَنَّةِ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ "، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ رَاَيْتُمُ الصَّبْغَاءَ؟ ثُمَّ اِنَّهُمْ بَعْدُ يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ ، قَالَ اَبُوْ سَعِيدٍ: فَيُعْطَى اَحَدُهُمْ مِثْلَ الدُّنْيَا، قَالَ: " وَعَلَى الصِّرَاطِ ثَلَاثُ شَجَرَاتٍ فَيَكُوْنُ آخِرُ مَنْ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ عَلٰى شَفَتِهَا فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ قَدِّمْنِيْ اِلٰى هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اَكُوْنُ فِي ظِلِّهَا وَآكُلُ مِنْ ثَمَرِهَا، قَالَ: فَيَقُوْلُ: عَهْدُكَ وَذِمَّتُكَ لَا تَسْاَلُنِيْ غَيْرَهَا، فَيَقُوْلُ: عَهْدِي وَذِمَّتِي لَا اَسْاَلُ غَيْرَهَا، فَيُحَوَّلُ اِلَيْهَا فَيَرَى اُخْرَى اَحْسَنَ مِنْهَا فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ هٰذِهِ آكُلُ مِنْ ثَمَرِهَا وَاَكُوْنُ فِي ظِلِّهَا، فَيُحَوَّلُ اِلَيْهَا، ثُمَّ يَرَى اُخْرَى اَحْسَنَ مِنْهَا فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ هٰذِهِ آكُلُ مِنْ ثَمَرِهَا وَاَكُوْنُ فِي ظِلِّهَا فَيُحَوَّلُ اِلَيْهَا، قَالَ: فَيَسْمَعُ اَصْوَاتَ النَّاسِ وَيَرَى سَوَادَهُمْ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ " قَالَ اَبُوْ سَعِيدٍ: ثُمَّ ذَكَرَ عَلٰى اَثَرِهِ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَكَرَهَا فَقَالَ اَحَدُهُمَا: يُعْطَى مِثْلَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا ، وَقَالَ آخَرُ: مِثْلُ الدُّنْيَا وَعَشْرُ اَمْثَالِهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8737 – علی شرط مسلم

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پلصراط کے پاس لوگ جمع کئے جائیں۔

گے، اس کے اوپر خاردار جھاڑیاں اور لوہے کے کنڈے ہوں گے، لوگ اس کے اوپر سے گزریں گے، کچھ بجلی کی چمک کی طرح گزر جائیں گے، کچھ لوگ تیز رفتار گھوڑے کی مانند گزریں گے، کچھ دوڑتے ہوئے، اور کچھ پیدل چلتے ہوئے اور بعض لوگ سرین کے بل گھسٹتے ہوئے۔ اس کے دائیں بائیں فرشتے ہوں گے جو کہ "اللھم سلم سلم" کی دعائیں مانگ رہے ہوں گے، اور لوہے کے کنڈے ہوں گے، وہ کنڈے لوگوں کو اچک رہے ہوں گے۔ اور جو لوگ دوزخی ہوں گے، نہ وہ جی سکیں گے نہ مر سکیں گے، کچھ لوگوں کو گناہوں کی وجہ سے پکڑا ہوا ہوگا، وہ جل رہے ہوں گے، جل جل کر کوئلہ ہو جائیں گے، پھر ان کو جماعت در جماعت پکڑا جائے گا۔ پھر ان کو جنت کی ایک نہر میں ڈالا جائے گا، یہ اس میں اس طرح اگیں گے جیسے سیلاب کی تری کی وجہ سے دانہ گندم اگتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے پکتی ہوئی کھجوروں کو دیکھا ہے؟ پھر اس کے بعد ان کو اجازت ملے گی تو یہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان میں سے ہر ایک کو پوری دنیا کے برابر دیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا: اور پلصراط پر تین درخت ہوں گے، سب سے آخر میں جو شخص دوزخ سے نکلے گا وہ اس کے کنارے پر ہوگا، وہ کہے گا: اے میرے رب مجھے اس درخت کے قریب کر دے، تاکہ میں اس کے سائے میں بیٹھ سکوں، اور اس کا پھل کھا سکوں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اپنا وعدہ یاد رکھنا، اب اس کے علاوہ اور کچھ نہ مانگنا، وہ کہے گا: یا اللہ میں وعدہ کرتا ہوں، اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگوں گا، اللہ تعالیٰ اس کو اس درخت کے قریب کر دے گا، وہ وہاں سے دوسرا درخت دیکھے گا جو اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہوگا، وہ کہے گا: یا اللہ! میں اس درخت کا پھل کھانا چاہتا ہوں اور اس کے سائے میں بیٹھنا چاہتا ہوں، اس کو اس درخت کے پاس پہنچا دیا جائے گا، وہ وہاں سے اگلے درخت کو دیکھے گا وہ اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہوگا، وہ کہے گا: یا اللہ میں اس کا پھل کھانا چاہتا ہوں اور اس کے سائے میں بیٹھنا چاہتا ہوں، اس کو اس تک پہنچا دیا جائے گا، وہ وہاں سے لوگوں کی آوازیں سنے گا اور ان کے سائے دیکھے گا، وہ کہے گا: اے میرے اللہ! مجھے جنت میں داخل فرما دے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو اس کا پورا قصہ سنایا، ایک راوی کا بیان ہے کہ اس آدمی کو جنت میں پوری دنیا کی مثل اور اتنا ہی مزید اس کے ساتھ دیا جائے گا، اور دوسرے راوی کا بیان ہے کہ دنیا کی مثل اور اس کا دس گنا مزید بھی دیا جائے گا۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8738 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَبُو زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغِيرَةِ بْنِ مُعَيْقِيبٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو الْعُتْوَارِيِّ، حَدَّثَنِي لَيْثٌ، وَكَانَ فِي حِجْرِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " يُوضَعُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ عَلَيْهِ حَسَكٌ كَحَسَكِ السَّعْدَانِ ثُمَّ يَسْتَجِيزُ النَّاسُ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَّمَجْرُوحٌ بِهِ فَمُنَاخٌ مُحْتَبَسٌ مَنْكُوسٌ فِيهَا، فَإِذَا فَرَغَ اللّٰهُ تَعَالَى مِنَ الْقَضَايَا بَيْنَ الْعِبَادِ وَتَفَقَّدَ الْمُؤْمِنُونَ رِجَالًا كَانُوا فِي الدُّنْيَا يُصَلُّونَ صَلَاتَهُمْ، وَيُزَكُّونَ زَكَاتَهُمْ، وَيَصُومُونَ

صِيَامَهُمْ، وَيَحُجُّونَ حَجَّهُمْ، وَيَغْزُونَ غَزْوَهُمْ، فَيَقُولُونَ: اَیْ رَبَّنَا عِبَادٌ مِنْ عِبَادِكَ كَانُوا فِي الدُّنْيَا مَعَنَا يُصَلُّونَ بِصَلَاتِنَا، وَيُزَكُّونَ زَكَاتَنَا، وَيَصُومُونَ صِيَامَنَا، وَيَحُجُّونَ حَجَّنَا، وَيَغْزُونَ غَزْوَنَا لَا نَرَاهُمْ، قَالَ: يَقُولُ: اذْهَبُوا اِلَى النَّارِ فَمَنْ وَجَدْتُمُوهُ فِيهَا فَاَخْرِجُوهُ، قَالَ: فَيَجِدُونَهُمْ وَقَدْ اَخَذَتْهُمُ النَّارُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ اَخَذَتْهُ اِلٰى قَدَمَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ اَخَذَتْهُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مِنْ اُزْرَتِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ اَخَذَتْهُ اِلٰى ثَدْيَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ اَخَذَتْهُ اِلٰى عُنُقِهِ، وَلَمْ تَغْشَ الْوُجُوهُ، قَالَ: فَيَسْتَخْرِجُونَهُمْ فَيَطْرَحُونَ فِي مَاءِ الْحَيَاةِ " قِيلَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَمَا مَاءُ الْحَيَاةِ؟ قَالَ: غَسْلُ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَنْبُتُونَ فِيهَا كَمَا تَنْبُتُ الزَّرْعَةُ فِي غُثَاءِ السَّيْلِ ثُمَّ تَشْفَعُ الْاَنْبِيَاءُ فِي كُلِّ مَنْ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصًا، فَيَسْتَخْرِجُونَهُمْ مِنْهَا، ثُمَّ يَتَحَنَّنُ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهِ عَلٰى مَنْ فِيهَا فَمَا يَتْرُكُ فِيهَا اَحَدًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنَ الْاِيمَانِ اِلَّا اَخْرَجَهُ مِنْهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8738 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم کے دو کناروں کے درمیان صراط بچھایا جائے گا، اس کے اوپر سعدان کے کانٹوں کی مانند کانٹے ہوں گے۔ پھر لوگ اس کے اوپر سے گزریں گے، کچھ لوگ سلامتی کے ساتھ نجات پا جائیں گے کچھ لوگوں کے جسم جھل جائیں گے اور کچھ لوگ اوندھے منہ دوزخ میں گر جائیں گے، جب اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلوں سے فارغ ہوگا تو مسلمان کچھ مومنین کو مفقود پائیں گے، وہ لوگ دنیا میں ان کے ہمراہ نمازیں پڑھا کرتے تھے، ان کے ہمراہ زکوٰۃ دیا کرتے تھے، ان کے ہمراہ روزے رکھا کرتے تھے، ان کے ہمراہ حج کیا کرتے تھے، انکے ہمراہ جہاد کیا کرتے تھے، وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! تیرے بندوں میں سے کچھ بندے ایسے ہیں جو ہمارے ہمراہ نمازیں پڑھا کرتے تھے، ہمارے ہمراہ زکاتیں دیا کرتے تھے، ہمارے ہمراہ روزے رکھا کرتے تھے، ہمارے ہمراہ حج کیا کرتے تھے، ہمارے ہمراہ جہاد کیا کرتے تھے، وہ آج ہمیں کہیں نظر نہیں آ رہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ، دوزخ میں دیکھو، ان میں جو بھی تمہیں وہاں پر ملے اس کو نکال کر لے آؤ، یہ لوگ جائیں گے تو ان کو دوزخ میں پائیں گے، آگ نے ان کے اعمال کے مطابق ان کو جلا دیا ہوگا، ان میں کچھ لوگ قدموں تک جل چکے ہوں گے، کچھ گھٹنوں تک، کچھ کمر تک، کچھ سینے تک اور کچھ گردن تک جل چکے ہوں گے، لیکن ان میں سے کسی کا چہرہ نہیں جھلسا ہوگا، وہ لوگ ان کو نکال کر نہر حیات میں ڈالیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہر حیات کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنتیوں کے غسل کا دھوون ہے، یہ اس میں اس طرح اگیں گے جیسے سیلاب کے پانی میں فصل اگتی ہے، پھر انبیاء کرام علیہم السلام ایسے لوگوں کی شفاعت کریں گے جنہوں نے سچے دل کلمہ پڑھا ہوگا، ان کو دوزخ سے نکال لیں گے، پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش آئے گا اور جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا اس کو بھی دوزخ سے نکال لیا جائے گا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8739 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْمُسَيَّبُ بْنُ زُهَيْرٍ، ثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "يُوضَعُ الْمِيزَانُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَوْ وُزِنَ فِيهِ السَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضُ لَوَسِعَتْ، فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ لِمَنْ يَزِنُ هٰذَا؟ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: لِمَنْ شِئْتُ مِنْ خَلْقِي، فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ، وَيُوضَعُ الصِّرَاطُ مِثْلَ حَدِّ الْمُوْسٰى فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: مَنْ تُجِيزُ عَلٰى هٰذَا؟ فَيَقُوْلُ: مَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِي، فَيَقُوْلُ: سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8739 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت سلمان روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میزان رکھا جائے گا، (وہ اس قدر وسیع ہے کہ) اگر اس میں ساتوں آسمان اور زمین بھی رکھ دی جائے تو اس میں سما جائے گی، فرشتے عرض کریں گے: اے ہمارے رب! یہ کس کے لئے ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری مخلوق میں سے جس کے لئے میں چاہوں گا، فرشتے کہیں گے: تیری ذات پاک ہے، ہم تیری عبادت کا حق ادا نہیں کر سکے، اور پلصراط بچھایا جائے گا جو کہ تلوار کی دھار سے بھی زیادہ تیز ہوگا، فرشتے عرض کریں گے: یا اللہ! تو اس پر سے کس کو گزارے گا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں اپنی مخلوقات میں سے جس کو چاہوں گا گزاروں گا، فرشتے کہیں گے: تیری ذات پاک ہے، ہم تیری عبادت کا حق ادا نہیں کر سکے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8740 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَاهِرِ بْنِ يَحْيٰى، حَدَّثَنِي اَبِي، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْبَاهِلِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ اِلَى الْحُجْزَةِ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ اِلَى التَّرْقُوَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8740 – صحيح

✧✧ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ دوزخی ایسے ہوں گے جن کو ٹخنوں تک آگ جلا چکی ہوگی، کچھ کو گھٹنوں تک اور کچھ کو کمر تک اور بعض کو گردن تک جلا چکی ہوگی۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8741 - حَدَّثَنِي اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، اَنْبَاَ اِسْرَائِيلُ، عَنِ السُّدِّيِّ، قَالَ: سَاَلْتُ مُرَّةَ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا) (مريم: 71)

فَحَدَّثَنِي اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ عَنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ، فَاَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ، ثُمَّ كَالرِّيحِ، ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ، ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِي رَحْلِهِ، ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ، ثُمَّ كَمَشْيِهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ السُّدِّيِّ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8741 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت سدی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت مرہ سے قرآن کریم کی اس آیت کے بارے میں پوچھا

(وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا) (مریم: 71)

''اورتم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

توانہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: لوگوں کو دوزخ پر لایاجائے گا، پھران کو ان کے اعمال کے مطابق اس میں سے گزاراجائے گا، ان میں سے کچھ تو بجلی کی چمک کی طرح گزر جائیں گے، کچھ تیز ہوا کی مانند، کچھ تیز گھوڑے کی طرح، کچھ کجاوے میں سوار کی طرح، کچھ تیز دوڑکراورکچھ پیدل چل کر گزریں گے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کونقل نہیں کیا۔

شعبہ نے اسماعیل السدی کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے

8742 – حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ الْقَاضِي، اَنْبَاَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي الْعَوَّامِ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: (وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا) (مریم: 71) قَالَ: يَرِدُونَهَا ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ عَنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ

✧✧ شعبہ، سدی سے مرہ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے

(وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا)

''اورتم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے بارے میں فرمایا: لوگ پلصراط پر آئیں گے، پھراپنے اپنے اعمال کے مطابق اس پر سے گزرجائیں گے۔

8743 – حَدَّثَنِيهِ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَافِظُ، ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّسَائِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ: (وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا) (مریم: 71) قَالَ: يَرِدُونَهَا ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ عَنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: فَحَدَّثْتُ شُعْبَةَ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَرْفُوعًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنِّي اَدَعُهُ عَمْدًا

✧✧ شعبہ نے سدی کے واسطے سے مرہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ نے

(وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا)

''اورتم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو''(ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے بارے میں فرمایا ہے کہ لوگ پلصراط پر آئیں گے پھر اس پر سے اپنے اپنے اعمال کے مطابق گزریں گے۔

عبدالرحمٰن بن مہیدی کہتے ہیں: میں نے شعبہ کو اسرائیل کے واسطے سے، پھر سدی کے واسطے سے، پھر مرہ سے، اور پھر حضرت عبداللہ کے واسطے سے مرفوعاً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا ہے۔لیکن میں نے اس کو جان بوجھ کر چھوڑ دیا ہے

8744 – حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، قَالَا: ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ غَالِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زِيَادٍ اَبِيْ سَهْلٍ، عَنْ مُنْيَةَ الْاَزْدِيَّةِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْبَةَ، قَالَ: اخْتَلَفْنَا هَاهُنَا فِي الْوُرُوْدِ، فَقَالَ قَوْمٌ: لَا يَدْخُلُهَا مُؤْمِنٌ، وَقَالَ آخَرُوْنَ يَدْخُلُوْنَهَا جَمِيْعًا، ثُمَّ يُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقُوا، فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّا اخْتَلَفْنَا فِيْهَا بِالْبَصْرَةِ، فَقَالَ قَوْمٌ: لَا يَدْخُلُهَا مُؤْمِنٌ وَّقَالَ آخَرُوْنَ: يَدْخُلُوْنَهَا جَمِيْعًا ثُمَّ يُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقُوا فَاَهْوَى بِاِصْبَعَيْهِ اِلٰى اُذُنَيْهِ، فَقَالَ: صُمَّتَا اِنْ لَمْ اَكُنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: " الْوُرُوْدُ الدُّخُوْلُ لَا يَبْقَى بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ اِلَّا دَخَلَهَا فَتَكُوْنُ عَلَى الْمُؤْمِنِ بَرْدًا وَسَلَامًا كَمَا كَانَتْ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ حَتّٰى اِنَّ لِلنَّارِ – اَوْ قَالَ: لِجَهَنَّمَ – ضَجِيْجًا مِنْ بَرْدِهَا " ثُمَّ قَالَ: ثُمَّ يُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَيَذَرُ الظَّالِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8744 – صحيح

✧✧ عبدالرحمٰن بن شیبہ فرماتے ہیں: یہاں پر ورود کے بارے میں اختلاف ہے، کچھ لوگ کہتے ہیں: مومن دوزخ میں داخل نہیں ہوگا اور کچھ کہتے ہیں کہ سب داخل ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ ان میں سے متقین کو نجات دے دے گا۔ میں نے ان سے کہا: اس بابت بصرہ میں بھی ہمارا اختلاف ہوا تھا، کچھ لوگوں نے کہا تھا کہ مومن دوزخ میں داخل نہیں ہوں گے اور کچھ کا نظریہ تھا کہ سب داخل ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ ان میں سے متقین کو نکال لے گا، پھر انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں کو لگائیں اور فرمایا: اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہو تو یہ میرے یہ کان بہرے ہو جائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ورود سے مراد دخول ہے۔کوئی نیک و بد نہیں بچے گا، سب کو اس میں داخل کیا جائے گا، البتہ وہ آگ مومن پر سلامتی والی ٹھنڈی ہو جائے گی، جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہوئی تھی۔حتیٰ کہ دوزخ اپنے آگ کے ٹھنڈا ہونے کی وجہ سے چیخ و پکار کر رہی ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ متقین کو اس میں سے نجات دے گا اور ظالموں کو اس میں جلتا رہنے دے گا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8745 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجَرَّاحِ الْعَدْلُ بِمَرْوَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَاسَوَيْهِ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ،

سُئِلَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا) (مريم: 71) قَالَ: وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا دَاخِلُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا ثُمَّ يُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَيَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8745 – داؤد بن الزبر تركه أبو داود

✦✦ مرہ ہمدانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد

(وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا) (مريم: 71)

''اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا:

وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا دَاخِلُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا ثُمَّ يُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَيَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا

''اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو تمہارے رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے پھر ہم ڈر والوں کو بچالیں گے۔ اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دیں گے گھٹنوں کے بل گرے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

مطلب یہ کہ اس آیت میں ''واردہا'' کا مطلب ''داخلہا'' ہے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8746 – حَدَّثَنَا اَبُوْ زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ عِيسَى بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَا: ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي، يَقُوْلُ: ثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " لَيَاْخُذَنَّ رَجُلٌ بِيَدِ اَبِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَتُقَطِّعَنَّهُ النَّارُ يُرِيدُ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، قَالَ: فَيُنَادَى: اِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا مُشْرِكٌ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ الْجَنَّةَ عَلٰى كُلِّ مُشْرِكٍ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ اَبِي فَيُحَوَّلُ فِي صُوْرَةٍ قَبِيحَةٍ وَرِيحٍ مُنْتِنَةٍ فَيَتْرُكُهُ " قَالَ: فَكَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرَوْنَ اَنَّهُ اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَمْ يَزِدْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8746 – على شرط البخاری ومسلم

✦✦ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن آدمی اپنے باپ کا ہاتھ پکڑے گا، لیکن آگ اس کا ہاتھ چھڑوا دے گی، وہ بندہ اس کو جنت میں لے جانا چاہتا ہوگا، پھر ایک ندا دینے والا کہے گا: جنت میں کوئی مشرک داخل نہیں ہوسکتا۔ خبردار! اللہ تعالیٰ نے جنت ہر مشرک پر حرام فرما دی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کو آوازیں دے گا، تو اس کی شکل بگاڑ دی جائے گی اور اس سے بدبو پھوٹنے لگ جائے گی تو وہ اپنے باپ کو چھوڑ دے گا۔ صحابہ کرام اس سے یہ

سمجھا کرتے تھے کہ یہ بات حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں کہی گئی ہے۔لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی مزید کوئی تشریح نہیں فرمائی۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8747 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُحْوَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، قَالَ: "بَكَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَبَكَتِ امْرَاَتُهُ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ؟ قَالَتْ: رَاَيْتُكَ تَبْكِي فَبَكَيْتُ، قَالَ: اِنِّي نُبِّئْتُ اَنِّي وَارِدُهَا وَلَمْ اُنَبَّاْ اَنِّي صَادِرُهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حضرت قیس بن ابی حازم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ روئے اوران کی زوجہ بھی رونے لگ گئی ،عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کیوں رو رہی ہو؟ انہوں نے کہا: آپ کو روتے ہوئے دیکھ کر میں بھی رو پڑی۔آپ نے فرمایا: مجھے یہ تو بتادیا گیا ہے کہ میں دوزخ میں داخل ہوں گا ،لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ میں نکل بھی پاؤں گا یا نہیں۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8748 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، اَنْبَاَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَنْبَاَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ، قَالَ: "كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ وَاضِعًا رَاْسَهُ فِي حِجْرِ امْرَاَتِهِ فَبَكَى فَبَكَتِ امْرَاَتُهُ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ؟ قَالَتْ: رَاَيْتُكَ تَبْكِي فَبَكَيْتُ، قَالَ: اِنِّي ذَكَرْتُ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا) (مريم: 71) فَلَا اَدْرِي اَنَنْجُو مِنْهَا اَمْ لَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبي)8748 - فيه إرسال

حضرت قیس بن ابی حازم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اپنی زوجہ کی گود میں سر رکھے رو رہے تھے ،ان کو دیکھ کر ان کی زوجہ بھی رونے لگ گئی ، انہوں نے زوجہ سے رونے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا: میں نے آپ کو روتے دیکھا تو میں بھی رونے لگ گئی ،آپ نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان یاد آ گیا

(وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا)

''اورتم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو'' (ترجمہ کنزالایمان ،امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

مجھے یہ نہیں پتا کہ میں اس سے نجات پاؤں گا یا نہیں۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8749 - اَخْبَرَنِي اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، ثَنَا يَزِيدُ بْنُ

هَارُوْنَ، اَنْبَا اَبُوْ مَالِكٍ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ فَيَقُوْمُ الْمُؤْمِنُونَ حِينَ تُزْلَفُ الْجَنَّةُ فَيَاْتُونَ آدَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا اَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ: وَهَلْ اَخْرَجَتْكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا خَطِيئَةُ اَبِيكُمْ آدَمَ، لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اعْمِدُوا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ، فَيَاْتُونَ اِبْرَاهِيْمَ، فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَاكَ اِنَّمَا كُنْتُ خَلِيْلًا مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ، اعْمِدُوا اِلَى النَّبِيِّ مُوْسَى الَّذِى كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيمًا، فَيَاْتُونَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَاكَ اذْهَبُوا اِلٰى كَلِمَةِ اللّٰهِ وَرُوْحِهِ عِيْسٰى، فَيَقُوْلُ عِيْسٰى: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَاكَ، فَيَاْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْمُ فَيُؤْذَنُ لَهُ وَيُرْسَلُ مَعَهُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَيَقِفَانِ بِالصِّرَاطِ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ، فَيَمُرُّ اَوَّلُكُمْ كَمَرِّ الْبَرْقِ " قُلْتُ: بِاَبِيْ وَاُمِّي اَيُّ شَيْءٍ مَرُّ الْبَرْقِ، قَالَ: " اَلَمْ تَرَ اِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ ثُمَّ يَرْجِعُ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ، ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيحِ وَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّحَالِ، تَجْرِى بِهِمْ اَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ، قَالَ: حَتّٰى تَعْجِزَ اَعْمَالُ النَّاسِ حَتّٰى يَجِيءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يَمُرَّ اِلَّا زَحْفًا، قَالَ: وَفِى حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيبُ مُعَلَّقَةٌ مَاْمُوْرَةٌ تَاْخُذُ مَنْ اُمِرَتْ بِهِ فَمَخْدُوشٌ نَاجٍ وَمُكَرْدَسٌ فِي النَّارِ وَالَّذِى نَفْسُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ اِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِينَ خَرِيفًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8749 – على شرط البخارى ومسلم

✧✧ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا، جب جنت سنواری جائے گی تب مومنین کھڑے ہوں گے ، یہ سب حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے ہمارے والد محترم ، ہمارے لئے جنت کھلوائیے ، آپ فرمائیں گے: تمہیں تمہارے باپ آدم کی خطاء ہی نے تو جنت سے نکلوایا تھا، میں یہ کام نہیں کرسکتا،تم حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، سب لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آ جائیں گے ، حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی فرمائیں گے کہ میں تمہارا یہ کام نہیں کرسکتا، میں تو خلیل ہوں، بہت پیچھے ہوں، تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، وہ اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوتے رہے ہیں، سب لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے ، حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی فرمائیں گے کہ میں تمہارا یہ کام نہیں کرسکتا، تم کلمۃ اللہ ، اور روح اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: میں تمہارا یہ کام نہیں کرسکتا، تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے جاؤ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوں گے ، آپ کو اذن شفاعت ملے گا، آپ کے ہمراہ امانت اور رحم کو بھیجا جائے گا، یہ دونوں پلصراط پر دائیں اور بائیں کھڑے ہو جائیں گے ، (پھر امت محمدیہ گزرنا شروع ہوگی) سب سے پہلا شخص ''مرالبرق'' (بجلی کی چمک) کی طرح گزر جائے گا، میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں یہ ''مرالبرق'' کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے بجلی کو نہیں دیکھا؟ یہ کتنی جلدی گزر کر پلک جھپکنے میں ہی واپس آ جاتی ہے ، پھر کچھ لوگ ہوا کی مانند گزریں گے ،

کچھ لوگ پرندوں کی طرح اور کچھ لوگ سواروں کی طرح گزریں گے۔ ان کے اعمال ان کو لے کر جارہے ہوں گے، ان کا نبی پلصراط پر کھڑا ''رب سلم سلم'' کی دعائیں کررہا ہوگا حتیٰ کہ لوگوں کے اعمال کمزور ہوتے جائیں گے، پھر ایک آدمی آئے گا جو گھسٹ گھسٹ کر گزر رہا ہوگا، پلصراط کے کناروں پر لوہے کے کنڈے لٹک رہے ہوں گے، ان کو اس بات کا پابند کیا گیا ہوگا کہ جس کے بارے میں انہیں حکم ہو، یہ اس کو پکڑ لیں۔ کچھ لوگوں کے جسم چھل جائیں گے لیکن وہ نجات پا جائیں گے اور کچھ لوگ دوزخ میں جا گریں گے۔ اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں ابوہریرہ کی جان ہے جہنم کی گہرائی ستر سال کی مسافت ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8750 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي، بِهَمَدَانَ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثنا آدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنِ ابْنِ سِيْرِينَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَلْقَى رَجُلٌ اَبَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ لَهُ: يَا اَبَتِ اَيُّ ابْنٍ كُنْتُ لَكَ؟ فَيَقُوْلُ: خَيْرُ ابْنٍ، فَيَقُوْلُ: هَلْ اَنْتَ مُطِيعِيَّ الْيَوْمَ؟ فَيَقُوْلُ: نَعَمْ، فَيَقُوْلُ: خُذْ بِاُزْرَتِي، فَيَاْخُذُ بِاُزْرَتِهِ، ثُمَّ يَنْطَلِقُ حَتَّى يَاْتِيَ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَهُوَ يَعْرِضُ الْخَلْقَ، فَيَقُوْلُ: يَا عَبْدِي ادْخُلْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ، فَيَقُوْلُ: اَيْ رَبِّ وَاَبِيْ مَعِي، فَاِنَّكَ وَعَدْتَنِيْ اَنْ لَا تُخْزِيَنِي، قَالَ: فَيَمْسَخُ اللّٰهُ اَبَاهُ ضَبْعًا فَيُعْرِضُ عَنْهُ فَيَهْوِي فِي النَّارِ فَيَاْخُذُ بِاَنْفِهِ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا عَبْدِي اَبُوكَ هُوَ؟ فَيَقُوْلُ: لَا وَعِزَّتِكَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8750 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی قیامت کے دن اپنے باپ سے ملے گا، اس سے کہے گا: اے میرے والد! میں تیرا کیسا بیٹا تھا؟ وہ کہے گا: تو میرا بہت اچھا بیٹا تھا، وہ کہے گا: کیا آج تو میری بات مانے گا: وہ کہے گا: جی ہاں۔ بیٹا کہے گا: میرا دامن پکڑ لو، وہ اپنے بیٹے کا دامن پکڑ لے گا، پھر یہ چلتے ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچے گا، اللہ تعالیٰ مخلوق ہی کی جانب متوجہ ہوگا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندے جنت کے جس دروازے سے تیرا دل کرے تو داخل ہوجا، وہ کہے گا: اے میرے رب میرے ساتھ میرا باپ بھی ہے، اور تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تو مجھے غمزدہ نہیں کرے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ اُس کے باپ کو بجو کی شکل بنا دے گا، وہ اس سے چھوٹ کر دوزخ میں جا گرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو ناک سے پکڑ کر فرمائے گا: اے میرے بندے! کیا یہی تیرا باپ ہے؟ بندہ کہے گا: تیری عزت کی قسم ہے یہ میرا باپ نہیں ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8751 – اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ

اَبِیْ غَرَزَةَ الْغِفَارِیُّ، ثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ النَّهْدِیُّ، ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُوْ خَالِدٍ الدَّالَانِیُّ، ثَنَا الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "یَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیُنَادِی مُنَادٍ: یَا اَیُّهَا النَّاسُ اَلَمْ تَرْضَوْا مِنْ رَبِّكُمُ الَّذِی خَلَقَكُمْ وَصَوَّرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ اَنْ یُوَالِیَ كُلُّ اِنْسَانٍ مَا كَانَ یَعْبُدُ فِی الدُّنْیَا وَیَتَوَلّٰی، اَلَیْسَ ذٰلِكَ عَدْلٌ مِنْ رَبِّكُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰی، قَالَ: فَیَنْطَلِقُ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْكُمْ اِلٰی مَا كَانَ یَتَوَلّٰی فِی الدُّنْیَا وَیُمَثَّلُ لَهُمْ مَا كَانُوا یَعْبُدُونَ فِی الدُّنْیَا، وَقَالَ: یُمَثَّلُ لِمَنْ كَانَ یَعْبُدُ عِیْسٰی شَیْطَانُ عِیْسَی، وَیُمَثَّلُ لِمَنْ كَانَ یَعْبُدُ عُزَیْرًا شَیْطَانُ عُزَیْرٍ، حَتّٰی یُمَثَّلَ لَهُمُ الشَّجَرُ وَالْعُودُ وَالْحَجَرُ، وَیَبْقَی اَهْلُ الْاِسْلَامِ جُثُومًا فَیَقُوْلُ لَهُمْ: مَا لَكُمْ لَا تَنْطَلِقُونَ كَمَا انْطَلَقَ النَّاسُ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: اِنَّ لَنَا رَبًّا مَا رَاَیْنَاهُ بَعْدُ، قَالَ: فَیَقُوْلُ: فَبِمَ تَعْرِفُونَ رَبَّكُمْ اِنْ رَاَیْتُمُوهُ؟ قَالُوْا: بَیْنَنَا وَبَیْنَهُ عَلَامَةٌ اِنْ رَاَیْنَاهُ عَرَفْنَاهُ، قَالَ: وَمَا هِیَ؟ قَالُوْا: السَّاقُ، فَیُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ، قَالَ: فَیَخِرُّ كُلُّ مَنْ كَانَ لِظَهْرِهِ طَبَقٌ سَاجِدًا وَیَبْقَی قَوْمٌ ظُهُوْرُهُمْ كَصَیَاصِی الْبَقَرِ یُرِیدُونَ السُّجُودَ فَلَا یَسْتَطِیعُونَ، قَالَ: ثُمَّ یُؤْمَرُوْنَ فَیَرْفَعُونَ رُءُوسَهُمْ فَیُعْطَوْنَ نُورَهُمْ عَلٰی قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ یُعْطَی نُورَهُ مِثْلَ الْجَبَلِ بَیْنَ یَدَیْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ یُعْطَی نُورَهُ دُونَ ذٰلِكَ، وَمِنْهُمْ مَنْ یُعْطَی نُورَهُ مِثْلَ النَّخْلَةِ بِیَمِینِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ یُعْطَی دُونَ ذٰلِكَ حَتّٰی یَكُوْنَ آخِرُ ذٰلِكَ یُعْطَی نُورَهُ عَلٰی اِبْهَامِ قَدَمِهِ یُضِیءُ مَرَّةً وَیُطْفِءُ مَرَّةً فَاِذَا اَضَاءَ قَدَّمَ قَدَمَهُ، وَاِذَا طُفِءَ قَامَ، فَیَمُرُّونَ عَلَی الصِّرَاطِ، وَالصِّرَاطُ كَحَدِّ السَّیْفِ دَحْضٌ مَزِلَّةٌ، قَالَ: فَیُقَالُ انْجُوا عَلٰی قَدْرِ نُورِكُمْ فَمِنْهُمْ مَنْ یَمُرُّ كَانْقِضَاضِ الْكَوْكَبِ، وَمِنْهُمْ مَنْ یَمُرُّ كَالطَّرْفِ، وَمِنْهُمْ مَنْ یَمُرُّ كَالرِّیحِ، وَمِنْهُمْ مَنْ یَمُرُّ كَشَدِّ الرَّحْلِ وَیَرْمُلُ رَمَلًا فَیَمُرُّونَ عَلٰی قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ، حَتّٰی یَمُرَّ الَّذِی نُورُهُ عَلٰی اِبْهَامِ قَدَمِهِ یَجُرُّ یَدًا وَیُعَلِّقُ یَدًا وَیَجُرُّ رِجْلًا وَیُعَلِّقُ رِجْلًا فَتُصِیبُ جَوَانِبَهُ النَّارُ، قَالَ: فَیَخْلُصُوْنَ فَاِذَا خَلَصُوا، قَالُوْا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی نَجَّانَا مِنْكَ بَعْدَ اِذْ رَاَیْنَاكَ، فَقَدْ اَعْطَانَا اللّٰهُ مَا لَمْ یُعْطِ اَحَدًا، فَیَنْطَلِقُونَ اِلٰی ضَحْضَاحٍ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ وَهُوَ مُصَفَّقٌ مَنْزِلًا فِی اَدْنَی الْجَنَّةِ، فَیَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا اَعْطِنَا ذٰلِكَ الْمَنْزِلَ، قَالَ: فَیَقُوْلُ لَهُمْ: تَسَالُوْنِی الْجَنَّةَ وَهُوَ مُصَفَّقٌ وَقَدْ اَنْجَیْتُكُمْ مِنَ النَّارِ، هٰذَا الْبَابُ لَا یَسْمَعُونَ حَسِیسَهَا، فَیَقُوْلُ لَهُمْ: لَعَلَّكُمْ اِنْ اُعْطِیتُمُوهُ اَنْ تَسَالُوْنِیْ غَیْرَهُ، قَالَ: فَیَقُوْلُ: لَا وَعِزَّتِكَ لَا نَسَالُكَ غَیْرَهُ وَاَیُّ مَنْزِلٍ یَكُوْنُ اَحْسَنَ مِنْهُ، قَالَ: فَیُعْطَوْهُ فَیُرْفَعُ لَهُمْ اَمَامَ ذٰلِكَ مَنْزِلٌ آخَرُ كَاَنَّ الَّذِی اُعْطُوْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ حُلْمٌ عِنْدَ الَّذِی رَاَوْهُ، قَالَ: فَیَقُوْلُ لَهُمْ: لَعَلَّكُمْ اِنْ اُعْطِیتُمُوهُ اَنْ تَسَالُوْنِیْ غَیْرَهُ، فَیَقُوْلُوْنَ: لَا وَعِزَّتِكَ لَا نَسَالُكَ غَیْرَهُ وَاَیُّ مَنْزِلٍ اَحْسَنُ مِنْهُ؟ فَیُعْطَوْهُ ثُمَّ یَسْكُتُوْنَ، قَالَ: فَیُقَالُ لَهُمْ، مَا لَكُمْ لَا تَسَالُوْنِی؟ فَیَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا قَدْ سَاَلْنَا حَتّٰی اسْتَحْیَیْنَا، قَالَ: فَیَقُوْلُ لَهُمْ: اَلَمْ تَرْضَوْا اِنْ اَعْطَیْتُكُمْ مِثْلَ الدُّنْیَا مُنْذُ یَوْمِ خَلَقْتُهَا اِلٰی یَوْمِ اَفْنَیْتُهَا وَعَشَرَةَ اَضْعَافِهَا " قَالَ: قَالَ مَسْرُوقٌ: فَمَا بَلَغَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا الْمَكَانَ مِنَ الْحَدِیْثِ اِلَّا ضَحِكَ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَقَدْ حُدِّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ مِرَارًا فَمَا

بَلَغْتُ هٰذَا الْمَكَانَ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِلَّا ضَحِكْتُ، قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مِرَارًا فَمَا بَلَغَ هٰذَا الْمَكَانَ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِلَّا ضَحِكَ حَتّٰى تَبْدُوَ لَهَوَاتُهُ وَيَبْدُو آخِرُ ضِرْسٍ مِنْ اَضْرَاسِهِ لِقَوْلِ الْاِنْسَانِ: اَتَهْزَاُ بِيْ وَاَنْتَ الْمَلِكُ؟ قَالَ: " فَيَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَا وَلٰكِنِّي عَلٰى ذٰلِكَ قَادِرٌ فَسَلُوْنِي، قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا اَلْحِقْنَا بِالنَّاسِ فَيَقُوْلُ لَهُمْ: اِلْحَقُوا بِالنَّاسِ، قَالَ: فَيَنْطَلِقُوْنَ يَرْمُلُوْنَ فِي الْجَنَّةِ حَتّٰى يَبْدُوَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ قَصْرٌ مِنْ دُرَّةٍ مُجَوَّفَةٍ، قَالَ: فَيَخِرُّ سَاجِدًا، قَالَ: فَيُقَالُ لَهُ: ارْفَعْ رَاْسَكَ فَيَرْفَعُ رَاْسَهُ، فَيُقَالُ: اِنَّمَا هٰذَا مَنْزِلٌ مِنْ مَنَازِلِكَ، قَالَ: فَيَنْطَلِقُ فَيَسْتَقْبِلُهُ رَجُلٌ فَيَقُوْلُ: اَنْتَ مَلَكٌ؟ فَيُقَالُ: اِنَّمَا ذٰلِكَ قَهْرَمَانٌ مِنْ قَهَارِمَتِكَ عَبْدٌ مِنْ عَبِيْدِكَ، قَالَ: فَيَاْتِيهِ فَيَقُوْلُ: اِنَّمَا اَنَا قَهْرَمَانٌ مِنْ قَهَارِمَتِكَ عَلٰى هٰذَا الْقَصْرِ تَحْتَ يَدَيْ اَلْفِ قَهْرَمَانٍ كُلُّهُمْ عَلٰى مَا اَنَا عَلَيْهِ، قَالَ: فَيَنْطَلِقُ بِهِ عِنْدَ ذٰلِكَ حَتّٰى يُفْتَحَ الْقَصْرُ وَهُوَ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ سَقَائِفُهَا وَاَبْوَابُهَا وَاَغْلَاقُهَا وَمَفَاتِيحُهَا مِنْهَا، فَيُفْتَحُ لَهُ الْقَصْرُ فَيَسْتَقْبِلُهُ جَوْهَرَةٌ خَضْرَاءُ مُبَطَّنَةٌ بِحَمْرَاءَ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِيْهَا سِتُّونَ بَابًا كُلُّ بَابٍ يُفْضِي اِلٰى جَوْهَرَةٍ وَاحِدَةٍ عَلٰى غَيْرِ لَوْنِ صَاحِبَتِهَا، فِي كُلِّ جَوْهَرَةٍ سُرُرٌ وَاَزْوَاجٌ وَتَصَارِيفُ - اَوْ قَالَ: وَوَصَائِفُ - قَالَ: فَيَدْخُلُ فَاِذَا هُوَ بِحَوْرَاءَ عَيْنَاءَ عَلَيْهَا سَبْعُونَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ حُلَلِهَا كَبِدُهَا مِرْآتُهُ وَكَبِدُهُ مِرْآتُهَا، اِذَا اَعْرَضَ عَنْهَا اِعْرَاضَةً ازْدَادَتْ فِي عَيْنِهِ سَبْعِينَ ضِعْفًا عَمَّا كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَيَقُوْلُ: لَقَدِ ازْدَدْتِ فِي عَيْنِي سَبْعِينَ ضِعْفًا، وَتَقُوْلُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، قَالَ: فَيُشْرِفُ بِبَصَرِهِ عَلٰى مُلْكِهِ مَسِيْرَةَ مِائَةِ عَامٍ " قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ عِنْدَ ذٰلِكَ: يَا كَعْبُ اَلَا تَسْمَعُ اِلٰى مَا يُحَدِّثُنَا ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ عَنْ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَالَهُ فَكَيْفَ بِاَعْلَاهُمْ؟ قَالَ: " يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ، وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ فَوْقَ الْعَرْشِ وَالْمَاءِ فَخَلَقَ لِنَفْسِهِ دَارًا بِيَدِهِ فَزَيَّنَهَا بِمَا شَاءَ وَجَعَلَ فِيْهَا مِنَ الثَّمَرَاتِ وَالشَّرَابِ، ثُمَّ اَطْبَقَهَا فَلَمْ يَرَهَا اَحَدٌ مِنْ خَلْقِهِ مُنْذُ يَوْمِ خَلَقَهَا لَا جِبْرِيْلُ وَلَا غَيْرُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، ثُمَّ قَرَاَ كَعْبٌ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ وَخَلَقَ دُوْنَ ذٰلِكَ جَنَّتَيْنِ فَزَيَّنَهُمَا بِمَا شَاءَ وَجَعَلَ فِيْهِمَا مَا ذَكَرَ مِنَ الْحَرِيْرِ وَالسُّنْدُسِ وَالْاِسْتَبْرَقِ، وَاَرَاهُمَا مَنْ شَاءَ مِنْ خَلْقِهِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَمَنْ كَانَ كِتَابُهُ فِي عِلِّيِّينَ يُرٰى فِي تِلْكَ الدَّارِ، فَاِذَا رَكِبَ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ عِلِّيِّينَ فِي مُلْكِهِ لَمْ يَنْزِلْ خَيْمَةً مِنْ خِيَامِ الْجَنَّةِ اِلَّا دَخَلَهَا مِنْ ضَوْءِ وَجْهِهِ، حَتّٰى اِنَّهُمْ يَسْتَنْشِقُونَ رِيحَهُ وَيَقُوْلُوْنَ: وَاهًا لِهٰذِهِ الرِّيحِ الطَّيِّبَةِ، وَيَقُوْلُوْنَ: لَقَدْ اَشْرَفَ عَلَيْنَا الْيَوْمَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ عِلِّيِّينَ "، فَقَالَ عُمَرُ: وَيْحَكَ يَا كَعْبُ اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوبَ قَدِ اسْتَرْسَلَتْ فَاقْبِضْهَا، فَقَالَ كَعْبٌ: " يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اِنَّ لِجَهَنَّمَ زَفْرَةً مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا نَبِيٍّ اِلَّا يَخِرُّ لِرُكْبَتَيْهِ حَتّٰى يَقُوْلَ اِبْرَاهِيمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ: رَبِّ نَفْسِي نَفْسِي، وَحَتّٰى لَوْ كَانَ لَكَ عَمَلُ سَبْعِينَ نَبِيًّا اِلٰى عَمَلِكَ لَظَنَنْتَ اَنْ لَا تَنْجُوَ مِنْهَا رُوَاةُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ آخِرِهِمْ ثِقَاتٌ غَيْرَ اَنَّهُمَا لَمْ يُخْرِجَا اَبَا خَالِدٍ الدَّالَانِيَّ فِي الصَّحِيحَيْنِ لِمَا ذُكِرَ مِنَ انْحِرَافِهِ عَنِ السُّنَّةِ فِي ذِكْرِ الصَّحَابَةِ فَاَمَّا الْاَئِمَّةُ الْمُتَقَدِّمُونَ فَكُلُّهُمْ شَهِدُوا لِاَبِي خَالِدٍ بِالصِّدْقِ وَالْاِتْقَانِ وَالْحَدِيْثُ صَحِيحٌ وَلَمْ

يُخْرِجَاهُ وَاَبُوْ خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ مِمَّنْ يُجْمَعُ حَدِيْثُهُ فِي اَئِمَّةِ اَهْلِ الْكُوفَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8751 – ما أنكره حديثا على جودة إسناده

✦✦ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو جمع فرمائے گا، پھر ایک منادی ندا دے گا: اے لوگو! کیا جس رب نے تمہیں پیدا کیا، تمہاری صورت بنائی، تمہیں رزق دیا، تم اپنے اس رب پر اس بات پر راضی ہو کہ وہ ہر انسان کو اسی کا ساتھ بنادے جس کی دنیا میں وہ عبادت کیا کرتا تھا اور جس کو اپنا والی سمجھتا تھا، کیا یہ تمہارے رب کی طرف سے عدل نہیں ہوگا؟ سب کہیں گے: کیوں نہیں۔ پھر تم میں سے ہر انسان اس کی طرف چل پڑے گا جس کی دنیا میں وہ عبادت کیا کرتا تھا، اور ان کے دنیا کے معبودوں کو قیامت میں شکل دی جائے گی، جو لوگ عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت کیا کرتے تھے، ان کے لئے عیسیٰ علیہ السلام کے شیطان کو ایک صورت میں ظاہر کیا جائے گا، اور جو لوگ حضرت عزیر علیہ السلام کی عبادت کیا کرتے تھے ان کے لئے حضرت عزیر علیہ السلام کے شیطان کو ایک شکل میں پیش کیا جائے گا، حتیٰ کہ درخت، عود اور پتھروں کو بھی شکلیں دی جائیں گی۔ صرف مسلمان باقی بچیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: تمہیں کیا ہے؟ جیسے سب لوگ چلے گئے ہیں تم کسی طرف کیوں نہیں گئے؟ وہ کہیں گے: ہمارا بھی ایک رب ہے، ہم نے اس کو کبھی نہیں دیکھا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر تم اپنے رب کو دیکھ لو تو اس کو کیسے پہچانو گے؟ وہ کہیں گے: ہمارے پاس اپنے رب کی ایک نشانی ہے، اگر ہم اپنے رب کو دیکھیں تو اس نشانی کی بناء پر اُس کو پہچان لیں گے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: وہ نشانی کیا ہے؟ وہ کہیں گے: ساق (پنڈلی) پھر اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق اپنی پنڈلی ظاہر فرمائے گا، کشفِ ساق ہوتے ہی سب لوگ سجدے میں گر پڑیں گے، کچھ لوگ باقی بچیں گے، ان کی پیٹھیں تانبے کی ایک سلیٹ کی مانند ہوں گی، یہ لوگ سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن نہ کر پائیں گے۔ پھر ان لوگوں کو حکم دیا جائے گا، یہ لوگ اپنے سر اوپر اٹھائیں گے، پھر ان کو ان کے اعمال کے مطابق نور عطا کیا جائے گا، کچھ لوگوں کو پہاڑ کے برابر ان کے سامنے نور دیا جائے گا، کچھ لوگوں کو اس سے ذرا کم نور دیا جائے گا، کچھ لوگوں کو درخت جتنا نور دیا جائے گا اور وہ ان کے دائیں جانب ہوگا، کچھ لوگوں کو اس سے ذرا کم نور ملے گا، سب سے کم درجے کا نور پانے والے شخص کے پاؤں کے انگوٹھے میں نور دیا جائے گا، وہ کبھی روشن ہوگا اور کبھی بجھ جایا کرے گا، جب وہ روشن ہوگا تو وہ مومن اس کی روشنی میں چلے گا اور جب بجھے گا تو کھڑا ہو جائے گا، پھر لوگ پلصراط سے گزریں گے۔ پلصراط تلوار کی دھار کی مانند تیز ہے۔ اس پر بہت پھسلن ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ اپنے اعمال کے مطابق اس سے نجات پائیں گے، کچھ لوگ ستارہ ٹوٹنے کی مقدار میں گزر جائیں گے، کچھ بجلی کی چمک کی مانند گزریں گے، کچھ تیز ہوا کی طرح گزریں گے، کچھ سوار کی طرح اور ہشاش بشاش گزریں گے، الغرض سب اپنے اپنے اعمال کے مطابق گزریں گے۔ حتیٰ کہ جس آدمی کے انگوٹھے میں نور ہوگا وہ گھسٹ گھسٹ کر گزرے گا، آگ اس کے اعضاء کو جلا دے گی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر لوگ وہاں سے نجات پائیں گے، جب وہاں سے نجات پا کر مڑ کر پلصراط کو دیکھیں گے تو کہیں گے ''اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں اس سے نجات بخش دی ہے''۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ نعمت عطا فرمائی ہے جو کبھی کسی کو نہیں دی۔ پھر یہ لوگ جنت کے دروازے کی گزرگاہ کی جانب چلیں گے۔ جنت کا

دروازے کی گزرگاہ جنت کے سب سے نچلے درجے میں ہوگی ،مومن کہیں گے: اے ہمارے رب ہمیں یہ منزل عطا فرما، اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: تم مجھ سے جنت مانگ رہے ہو، وہ تو صرف اس کی گزرگاہ ہے، میں نے تمہیں دوزخ سے بچالیا ہے۔ یہ دروازہ ہے، وہ لوگ اس کی آواز نہیں سنیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: ہوسکتا ہے کہ اگر میں تمہیں یہ عطا کردوں تو تم اس سے آگے کوئی اور سوال کرنے لگ جاؤ گے، بندہ کہے گا: اے اللہ مجھے تیری عزت کی قسم ہے ہم اس کے سوا اور کچھ بھی نہیں مانگیں گے، اس سے اچھا اور کون سا مقام ہوسکتا ہے جو ہم تجھ سے مانگیں گے، ان کو وہ مقام دے دیا جائے گا، پھر ان کے لئے اس سے آگے ایک اور مقام ظاہر کیا جائے گا، وہ اِس سے بھی زیادہ خوبصورت ہوگا، جب وہ اُس مقام کو دیکھیں گے تو اپنے پہلے والے مقام کو بہت ہی حقیر جانیں گے، (وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے وہ مقام مانگنے لگ جائیں گے) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر تمہیں وہ مقام دے دیا گیا تو تم اس سے آگے کے مقام کا مطالبہ کرنے لگ جاؤ گے، وہ کہیں گے: اے اللہ ہمیں تیری عزت کی قسم ہے ہم اس کے سوا تجھ سے اور کچھ نہیں مانگیں گے، اور اس سے بڑھ کر خوبصورت کون سی جگہ ہوگی ،ان کو وہ مقام عطا کردیا جائے گا، پھر یہ لوگ خاموش ہوجائیں گے اور کوئی مطالبہ نہیں کریں گے، ان سے پوچھا جائے گا: تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ تم مجھ سے مانگتے کیوں نہیں ہو؟ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب ہم نے جو کچھ تجھ سے مانگا، تو نے عطا کردیا، اب ہمیں مانگتے ہوئے حیاء آتی ہے، اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ جب سے دنیا بنی ہے، اس وقت سے لے کر اس کے فنا ہونے تک جتنی دنیا اور اس کی دولت ہے تمہیں دے دوں اور اس سے دس گنا مزید بھی عطا کردوں، حضرت مسروق کہتے ہیں: یہ حدیث سناتے ہوئے جب حضرت عبداللہ اس مقام پر پہنچے تو ہنسے، ایک آدمی نے ان سے پوچھا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ نے یہ حدیث کئی مرتبہ مجھے سنائی، آپ جب بھی اس مقام پر پہنچتے ہیں تو ضرور ہنستے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے یہ کئی مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سنی ہے، حضور ﷺ جب بھی اس مقام پر پہنچتے تو اس موقع پر اُس بندے نے اللہ تعالیٰ کو جو جواب دیا اس پر آپ ضرور ہنستے، اتنا ہنستے کہ آپ ﷺ کے دندان مبارک ظاہر ہوجاتے، وہ بندہ کہے گا: تو بادشاہ ہوکر مجھ سے مذاق کررہا ہے؟ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: نہیں، بلکہ میں واقعی اس پر قادر ہوں، اس لئے تم مجھ سے مانگو، بندے کہیں گے: اے ہمارے رب ہمیں صالحین میں شامل فرمادے، اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا: ان کو صالحین کے ساتھ ملادو، حضور ﷺ فرماتے ہیں: وہ لوگ ٹہلتے ٹہلتے جنت میں چلے جائیں گے، ایک آدمی کو اندر سے خالی موتیوں سے بنا ہوا کا ایک محل دکھائی دے گا، وہ بندہ سجدے میں گر پڑے گا، اس کو کہا جائے گا: اپنا سر اٹھا، وہ سر اٹھائے گا، اس کو کہا جائے گا، یہ تو تیری منازل میں سے ایک منزل ہے، وہ پھر چل پڑے گا، ایک آدمی اس کو سامنے سے ملے گا، بندہ پوچھے گا: کیا تو فرشتہ ہے؟ اس کو بتایا جائے گا کہ یہ تیرے خدام میں سے ایک خادم ہے۔ وہ اس کے پاس آئے گا اور اس کو بتائے گا کہ اِس محل میں جو تیرے خادمین ہیں، میں ان میں سے ایک ہوں، میرے ماتحت ایک ہزار خدام ہیں، سب کے سب میری ہی طرح ہیں۔ وہ اس کو اپنے ساتھ لے کر محل کی جانب جائے گا، محل کا دروازہ کھلے گا، پورا محل مجوف موتیوں (ایسے موتی جو اندر سے خالی ہوں، بہت خوبصورت ہوتے ہیں یہ موتی) کا بنا ہوا ہوگا۔ اس کی چھتیں، اس کے دروازے، اس کے تالے، اُن کی چابیاں،

سب موتیوں کی ہوں گی محل کا دروازہ کھولا جائے گا، سامنے سبز رنگ کا ہیرا ہوگا، جس کے اندر سرخی ہوگی، اس کی لمبائی چوڑائی ستر ہاتھ ہوگی، اس میں ساٹھ دروازے ہوں گے، ہر دروازہ ایک الگ محل کی جانب کھلتا ہوگا ہر ایک کا رنگ دوسرے سے جدا ہوگا، ہر ایک میں پردے ہوں گے، بیویاں ہوں گی اور خادمائیں ہوں گیں، وہ بندہ اس میں داخل ہوگا، اس کے سامنے حور عین ہوگی، اس نے ستر لباس زیب تن کئے ہوں گے، اس کی پنڈلیوں کی مخ ستر لباسوں کے اوپر سے نظر آ رہی ہوگی، حور کا جگر اُس بندے کا آئنہ ہوگا اور بندے کا جگر حور کا آئنہ ہوگا، جب بندہ ایک مرتبہ اس سے نگاہ ہٹا کر دوبارہ دیکھے گا تو وہ پہلے سے ستر گنا زیادہ حسین لگ رہی ہوگی، وہ بندہ کہے گا: تو پہلے سے ستر گناہ زیادہ خوبصورت لگ رہی ہے، اور وہ حور اس بندے کو بھی یہی کہے گی، وہ اپنی ملکیت میں نگاہ کی تیزی کے ساتھ سو سال تک سفر کر سکے گا۔ اس موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کعب تم سن نہیں رہے ہو جو ابن ام عبد سب سے کم درجے کے جنتی کے بارے میں بیان کر رہا ہے، تو اندازہ لگایئے کہ سب سے اعلیٰ درجے کے جنتی کا عالم کیا ہوگا۔ انہوں نے کہا: اے امیر المومنین، جنت ایسی چیز ہے جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے اور نہ کسی کان نے سنا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ عرش اور پانی کے اوپر ہے، اس نے اپنے ہاتھ سے اپنے لئے ایک گھر بنایا، اس کو اپنی مرضی کی چیزوں سے سنوارا، اس میں پھل رکھے، مشروبات رکھے، پھر اس کو ڈھانپ دیا، جس دن سے اس کو بنایا ہے اس وقت سے اس کی مخلوق نے اس کو نہیں دیکھا نہ جبریل نے دیکھا ہے اور نہ کسی فرشتے نے۔ پھر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے یہ آیات پڑھیں

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ

''تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

اس کے علاوہ بھی دو جنتیں بنائی ہیں، ان کو بھی اپنی مرضی کی چیزوں سے مزین کیا ہے، اور اس میں حریر، سندس، اور استبرق رکھا ہے، یہ جنتیں اپنی مخلوقات میں سے جن فرشتوں کو چاہا دکھا دی ہیں، جس کا نامہ اعمال علیین میں ہوگا، اس کو یہ گھر دکھا دیا جائے گا، جب اہل علیین میں سے کوئی بندہ سوار ہو کر اپنی ملکیت میں چلے گا تو وہ جس خیمے کے پاس اترے گا، اس کے چہرے کی چمک اس خیمے میں پڑے گی، وہاں کے رہنے والے اس کی خوشبو سونگھیں گے، اور اس عمدہ خوشبو کی تعریف کریں گے، اور کہیں گے آج ہمارے پاس اہل علیین میں سے ایک آدمی آیا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کعب تیرے لئے ہلاکت ہو، یہ دل چھوٹ رہے ہیں، ان کو قابو کرو، حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیر المومنین! جہنم کی ایک وادی ایسی ہے کہ کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی نبی ایسا نہیں جو اپنے گھٹنوں کے بل نہ گرتا ہو، حتیٰ کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کہیں گے رب نفسی نفسی حتیٰ کہ اگر تیرے پاس ستر نبیوں کے اعمال بھی ہوں تب بھی مجھے گمان ہے کہ تو اس سے نہیں بچ سکے گا۔

❁❁ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں، البتہ شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے ابو خالد دالانی کی روایات صحیحین میں نقل نہیں کیں، کیونکہ یہ منقول ہے کہ صحابہ کرام کے ذکر میں یہ سنت سے انحراف کرتے ہیں۔ لیکن تمام ائمہ متقدمین، ابو خالد کے لئے صدق و اتقان کی گواہی دیتے ہیں۔ اور یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور ابو خالد

دالانی وہ محدث ہیں جن کی مرویات کو ائمہ اہل کوفہ کی روایات میں جمع کیا گیا ہے۔

8752 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْحَافِظُ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِىْ هِنْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: كُنْتُ اَرْفَعُ الْقَضَاءَ اِلٰى اَبِىْ بُرْدَةَ، فَكُنْتُ عِنْدَهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ الْحَارِثُ بْنُ قَيْسٍ لَيْلَتَئِذٍ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، فَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوْتُ لَهُمَا اَرْبَعَةٌ اِلَّا اَدْخَلَهُمُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ اِيَّاهُمَا قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَثَلَاثَةٌ؟ قَالَ: وَثَلَاثَةٌ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاثْنَانِ، قَالَ: وَاثْنَانِ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ مِنْ اُمَّتِىْ لَمَنْ يُعَظَّمُ فِى النَّارِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَحَدَ زَوَايَاهَا، وَاِنَّ مِنْ اُمَّتِىْ لَمَنْ يَدْخُلُ بِشَفَاعَتِهِ الْجَنَّةَ اَكْثَرُ مِنْ مُضَرَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8752 – سكت عنه الذهبى فى التلخيص

✧✧ حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنے فیصلے حضرت ابو بردہ کے پاس لے جایا کرتا تھا، ایک مرتبہ میں ان کے پاس موجود تھا، ان کے پاس اسی رات حارث بن قیس رضی اللہ عنہ آئے، وہ صحابی رسول ہیں، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سنائی (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) ایسے دو مسلمان، جن کے چار بچے فوت ہو جائیں، اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور فضل سے ان کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ ہم نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تین؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تین (والا بھی جنت میں جائے گا) ہم نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دو والا (بھی جنت میں جائے گا؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور دو بھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں ایسا آدمی بھی ہے جس کو دوزخ میں اتنا بڑا کر دیا جائے گا کہ وہ پوری دوزخ کا ایک کنارہ بن جائے گا، اور میری امت میں ایسا شخص بھی ہے جس کی شفاعت سے مضر سے بھی زیادہ لوگ جنت میں جائیں گے۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8753 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْدَةَ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ، ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ فَرْقَدٍ، ثَنَا الْحَسَنُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: نَارُكُمْ هٰذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ، وَلَوْلَا اَنَّهَا غُمِسَتْ فِى الْمَاءِ مَرَّتَيْنِ مَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا، وَايْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةٌ، وَاِنَّهَا لَتَدْعُو اللّٰهَ – اَوْ تَسْتَجِيْرُ اللّٰهَ – اَنْ لَا يُعِيْدَهَا فِى النَّارِ اَبَدًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى)8753 – حسن واه

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری یہ آگ دوزخ کی آگ کا سترواں حصہ ہے، اگر اس آگ کو دو مرتبہ پانی سے نہ گزارا گیا ہوتا تو تم اس سے فائدہ نہ اٹھا سکتے، اور اللہ کی قسم، یہ کافی ہے، اور یہ آگ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ یہ دعا کرتی ہے کہ اس کو دوبارہ کبھی دوزخ میں واپس نہ ڈالا جائے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس انداز سے نقل نہیں کیا۔

8754 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ اَبِي السَّمْحِ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيَّ، صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ فِي النَّارِ لَحَيَّاتٌ مِثْلُ اَعْنَاقِ الْبُخْتِ يَلْسَعْنَ اَحَدَهُمُ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَهَا اَرْبَعِينَ خَرِيفًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8754 – صحيح

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخ میں بختی اونٹوں کی گردنوں کے برابر سانپ ہیں، یہ کسی کو ایک مرتبہ ڈس لیں تو اس کا درد چالیس سال تک محسوس ہوتا رہے گا۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8755 – حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُو قِلَابَةَ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ عَمْرٍو الزَّهْرَانِيُّ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: (زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ) (النحل: 88) قَالَ: عَقَارِبَ اَنْيَابُهَا كَالنَّخْلِ الطِّوَالِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8755 – على شرط البخاری ومسلم

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، اللہ تعالیٰ کے ارشاد

(زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ) (النحل: 88)

''ہم نے عذاب پر عذاب بڑھایا بدلہ ان کے فساد کا'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

کے بارے میں فرماتے ہیں: وہاں پر ایسے بچھو ہیں، جن کے ڈنک، کھجوروں کے لمبے لمبے درختوں کی مانند ہیں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8756 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اِنَّ الْاَرَضِينَ بَيْنَ كُلِّ اَرْضٍ اِلَى الَّتِي تَلِيهَا مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ فَالْعُلْيَا مِنْهَا عَلٰى ظَهْرِ حُوتٍ قَدِ الْتَقٰى طَرَفَاهُمَا فِي سَمَاءٍ، وَالْحُوتُ عَلٰى ظَهْرِهِ عَلٰى صَخْرَةٍ، وَالصَّخْرَةُ بِيَدِ مَلَكٍ، وَالثَّانِيَةُ مُسَخَّرُ الرِّيحِ، فَلَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يُهْلِكَ عَادًا

اَمَرَ خَازِنَ الرِّيحِ اَنْ يُرْسِلَ عَلَيْهِمْ رِيحًا تُهْلِكُ عَادًا، قَالَ: يَا رَبِّ اُرْسِلُ عَلَيْهِمُ الرِّيحَ قَدْرَ مِنْخَرِ الثَّوْرِ، فَقَالَ لَهُ الْجَبَّارُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: إِذًا تَكْفِي الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا، وَلَكِنْ اَرْسِلْ عَلَيْهِمْ بِقَدْرِ خَاتَمٍ، وَهِيَ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ الْعَزِيزِ: (مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ) (الذاريات: 42) ، وَالثَّالِثَةُ فِيهَا حِجَارَةُ جَهَنَّمَ، وَالرَّابِعَةُ فِيهَا كِبْرِيتُ جَهَنَّمَ " قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلِلنَّارِ كِبْرِيتٌ؟ قَالَ: نَعَمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّ فِيهَا لَاَوْدِيَةٌ مِنْ كِبْرِيتٍ لَوْ اُرْسِلَ فِيهَا الْجِبَالُ الرَّوَاسِي لَمَاعَتْ، وَالْخَامِسَةُ فِيهَا حَيَّاتُ جَهَنَّمَ اِنَّ اَفْوَاهَهَا كَالْاَوْدِيَةِ تَلْسَعُ الْكَافِرَ اللَّسْعَةَ فَلَا يَبْقَى مِنْهُ لَحْمٌ عَلَى عَظْمٍ، وَالسَّادِسَةُ فِيهَا عَقَارِبُ جَهَنَّمَ اِنَّ اَدْنَى عَقْرَبَةٍ مِنْهَا كَالْبِغَالِ الْمُؤَكَّفَةِ تَضْرِبُ الْكَافِرَ ضَرْبَةً تُنْسِيهِ ضَرْبَتُهَا حَرَّ جَهَنَّمَ، وَالسَّابِعَةُ سَقَرُ وَفِيهَا اِبْلِيسُ مُصَفَّدٌ بِالْحَدِيدِ يَدٌ اَمَامَهُ وَيَدٌ خَلْفَهُ، فَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يُطْلِقَهُ لِمَا يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ اَطْلَقَهُ هٰذَا حَدِيثٌ تَفَرَّدَ بِهِ اَبُو السَّمْحِ، عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ وَقَدْ ذَكَرْتُ فِيمَا تَقَدَّمَ عَدَالَتَهُ بِنَصِّ الْاِمَامِ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالْحَدِيثُ صَحِيحٌ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8756 – بل منكر

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر زمین سے دوسری زمین تک پانچ سو سال کی مسافت ہے، ان میں سب سے اوپر والی ایک مچھلی کی پشت پر ہے، اس کے دونوں کنارے آسمان سے ملتے ہیں، اور وہ مچھلی ایک چٹان پر ہے، اور وہ چٹان ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہے۔ اور دوسری ہواؤں کو کنٹرول کرتی ہے، جب اللہ تعالیٰ نے عاد کو ہلاک کرنے کا ارادہ کیا تو ہوا کے نگران فرشتے کو حکم دیا کہ وہ ان پر ایسی ہوا چلائے جو عاد کو ہلاک کر دے، اس نے کہا: اے میرے رب! میں ان پر بیل کے گلے کی مقدار میں ہوا بھیجتا ہوں، اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: یہ زمین کے لئے اور ان لوگوں کے لئے جو اس پر ہیں سب کے لئے کافی ہے۔ لیکن ان پر ایک مہر کی مقدار میں ہوا بھیج، یہ وہی بات ہے جس کا ذکر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں ان الفاظ کے ہمراہ کیا ہے

مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ) (الذاريات: 42)

"جس چیز پر گزرتی اس کو گلی ہوئی چیز کی طرح کر چھوڑتی" (ترجمہ کنزالایمان، [illegible])

اور تیسری میں دوزخ کا ایک پتھر ہے۔ اور چوتھی میں جہنم کی گندھک ہے۔ [illegible] ام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ کیا آگ کی بھی گندھک ہوتی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اس میں گندھک کی وادیاں ہیں اور ان میں مضبوط پہاڑ ڈالے جائیں تو وہ بھی سما سکتے ہیں۔ پانچویں میں جہنم کے سانپ ہیں، ان کے منہ وادی کے برابر ہیں، وہ کافر کو ایک مرتبہ ڈنک ماردیں تو اس کی ہڈیوں پر گوشت کا ایک ٹکڑا تک نہ بچے گا، چھٹی میں جہنم کے بچھو ہیں، سب سے چھوٹا بچھو پالان کسے ہوئے خچر کے برابر ہوگا۔ وہ کسی کافر کو ایک ڈنک مارے گا تو وہ اس سے دوزخ کی گرمی بھول جائے گا، ساتویں میں سقر ہے، اور اسی میں ابلیس بھی ہے۔ اس کو لوہے کی زنجیروں سے جکڑا ہوا ہے، ایک

ہاتھ آگے اور ایک پیچھے باندھا ہوا ہے، جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر اس کو چھوڑنا چاہتا ہے تو اس کو اس بندے کے لئے کھول دیتا ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اس حدیث کو ابوالسمح عیسیٰ بن ہلال سے روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ میں نے اس سے پہلے امام یحییٰ بن معین کے حوالے سے ان کی عدالت بیان کر دی ہے

8757 – اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْمُقْرِءُ، بِبَغْدَادَ، ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: " لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِي الْمُزَّمِّلِ: (وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا اِنَّ لَدَيْنَا اَنْكَالًا وَجَحِيمًا) (المزمل: 12) لَمْ يَكُنْ اِلَّا يَسِيرًا حَتّٰى كَانَتْ وَقْعَةُ بَدْرٍ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8757 – علی شرط مسلم

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب سورہ مزمل کی یہ آیت نازل ہوئی

وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا اِنَّ لَدَيْنَا اَنْكَالًا وَجَحِيمًا) (المزمل: 12)

''اور مجھ پر چھوڑ دو ان جھٹلانے والے مالداروں کو اور انہیں تھوڑی مہلت دو، بیشک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں بھڑکتی آگ''۔ (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

تو زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ جنگ بدر کا واقعہ رونما ہو گیا۔

اَخبرنا شِبْلٌ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: (وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ) (المزمل: 13)، قَالَ: شَجَرَةُ الزَّقُّومِ صَحِيحٌ "

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ) (المزمل: 13)

''اور گلے میں پھنستا کھانا'' سے مراد ''زقوم'' کا درخت ہے۔

یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8758 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ خَالِدٍ الْكَاهِلِيُّ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ وَلَهَا سَبْعُونَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8758 – لكن العلاء كذبه أبو مسلمة التبوذكی

✧✧ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن دوزخ کو ستر ہزار لگامیں ڈالی جائیں گی اور ہر لگام کو ستر ہزار فرشتے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے لائیں گے۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8759 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثَنَا مُسَدَّدٌ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ اُحُدٍ، وَعَرْضُ جِلْدِهِ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا، وَعَضُدُهُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ، وَفَخِذُهُ مِثْلُ وَرِقَانَ، وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ مَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ الرَّبَذَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، اِنَّمَا اتَّفَقَا عَلٰى ذِكْرِ ضِرْسِ الْكَافِرِ فَقَطُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8759 – صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کافر کی داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوجائے گی اور اس کی جلد کی چوڑائی ستر گز ہوگی، اور اس کے بازو بیضاء پہاڑ کی مثل ہوں گے، اس کے ران، ورقان پہاڑ کی طرح ہوں گے، اور اس کی سرین آگ کی وجہ سے یہاں سے ربذہ کی چوٹی تک چوڑی ہوجائے گی۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس انداز سے نقل نہیں کیا۔ تاہم دونوں نے کافر کی داڑھ کا ذکر کیا ہے۔

8760 – حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، اَنْبَاَ شَيْبَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ غِلَظَ جَلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا بِذِرَاعِ الْجَبَّارِ، وَضِرْسُهُ مِثْلُ اُحُدٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ " قَالَ الشَّيْخُ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَعْنٰى قَوْلِهٖ بِذِرَاعِ الْجَبَّارِ: اَيْ جَبَّارٌ مِنْ جَبَابِرَةِ الْآدَمِيِّيْنَ مِمَّنْ كَانَ فِي الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى مِمَّنْ كَانَ اَعْظَمَ خَلْقًا وَاَطْوَلَ اَعْضَاءً وَذِرَاعًا مِنَ النَّاسِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8760 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کافر کے چمڑے کی موٹائی اللہ تعالیٰ کے گز کے مطابق ۴۲ گز ہوگی اور اس کی داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوجائے گی۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

شیخ ابوبکر کہتے ہیں: ذراع الجبار" کا مطلب ہے "پرانے زمانے میں جیسے کئی انسانوں کا قد اور لمبائی چوڑائی عام لوگوں کی

بہ نسبت بہت زیادہ ہوتی تھی''۔

8761 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: اِنَّ ضِرْسَ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ اُحُدٍ، وَرَاْسُهُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ، وَفَخِذُهُ مِثْلُ وَرِقَانَ، وَغِلَظُ جِلْدِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا، وَاِنَّ مَجْلِسَهُ فِي النَّارِ كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَالرَّبَذَةِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: وَكَانَ يُقَالُ بَطْنُهُ مِثْلُ بَطْنِ اِضَمٍ

هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ لِتَوْقِيفِهِ عَلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8761 – موقوف

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن کافر کی داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہو جائے گی، اس کا سر بیضاء پہاڑ کی طرح ہوگا، اس کی ران ورقان پہاڑ کی طرح ہوگی، اس کے چمڑے کی موٹائی ستر گز ہوگی، اور دوزخ میں اس کے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جتنی مدینہ سے ربذہ تک کی مسافت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ اس کا پیٹ اضم ٹیلے کی وادی جتنا بڑا ہوگا۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔ کیونکہ یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تک موقوف ہے۔

8762 - اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْقَنْطَرِيُّ، ثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ، اَخْبَرَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ يَعْلٰى، اَنَّ يَعْلٰى، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْبَحْرَ هُوَ جَهَنَّمَ فَقَالُوا لِيَعْلٰى: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا) (الكهف: 29) فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا اَدْخُلُهَا اَبَدًا حَتّٰى اَلْقَى اللّٰهَ وَلَا تُصِيبُنِيْ مِنْهَا قَطْرَةٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَمَعْنَاهُ اَنَّ الْبَحْرَ صَعْبٌ كَاَنَّهُ جَهَنَّمَ، وَلِذٰلِكَ فَرَّعٌ عَلٰى اِخْرَاجِ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارٌ، وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرٌ، فَاَمَّا النَّارُ فَاِنَّهَا تَحْتَ السَّابِعَةِ، وَقَدْ شَهِدَ الصَّحَابَةُ فَمَنْ بَعْدَهُمْ عَلٰى رُؤْيَةِ دُخَانِهَا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8762 – صحيح

✧✧ حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک بحر دوزخ ہے۔ لوگوں نے حضرت یعلیٰ سے کہا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے

نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا) (الكهف: 29)

''ہم نے کافروں کے لئے آگ تیار کر رکھی ہے اس کی دیواریں اسے گھیر لیں گی'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

انہوں نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں اس میں اس وقت تک داخل نہیں ہوں گا جب تک

میں اللہ تعالیٰ سے مل نہ لوں، اور مجھے اس کا ایک قطرہ بھی نہیں چھو سکتا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے، اس کا معنی یہ ہے کہ سمندر گہرا ہے گویا کہ وہ جہنم ہو، اور یہ حدیث اُس حدیث کی فرع ہے، جس میں انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ سمندر کے نیچے آگ ہے، اور آگ کے نیچے پھر سمندر ہے۔ اور ساتویں زمین کے نیچے (بھی) آگ ہے۔ کئی صحابہ کرام نے اور ان کے بعد والوں نے اس کا دھواں اٹھنے کا مشاہدہ بھی کیا ہے۔

8763 - كَمَا حَدَّثَنَاهُ اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ فَيْرُوزٍ الدَّانَاجُ، حَدَّثَنِي طَلْقُ بْنُ حَبِيبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: رَاَيْتُ الدُّخَانَ مِنْ مَسْجِدِ الضِّرَارِ حِينَ انْهَارَ هٰذَا اِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَقَدْ حَدَّثَنِي جَمَاعَةٌ مِنْ اَصْحَابِنَا الْغُرَبَاءِ اَنَّهُمْ عَرَفُوا هٰذَا الْمَسْجِدَ وَشَاهَدُوا هٰذَا الدُّخَانَ، وَقَدْ قَدَّمْتُ الرِّوَايَةَ الصَّحِيحَةَ اَنَّ جَهَنَّمَ تَحْتَ الْاَرْضِ السَّابِعَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8763 – صحيح

✧✧ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں جب مسجد ضرار گرائی گئی اور وہ دوزخ میں گری تو میں نے اس کا دھواں دیکھا۔

❀❀ یہ اسناد صحیح ہے اور ہمارے کئی اجنبی اصحاب نے بھی یہ بیان کیا ہے کہ وہ اس مسجد کو پہچانتے بھی ہیں اور انہوں نے دھواں اٹھتے بھی دیکھا تھا، اور میں اس سے پہلے وہ حدیث بیان کر چکا ہوں جس میں یہ ہے کہ جہنم ساتویں زمین کے نیچے ہے

8764 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَيْلٌ وَادٍ فِي جَهَنَّمَ يَهْوِي فِيهِ الْكَافِرُ اَرْبَعِينَ خَرِيفًا قَبْلَ اَنْ يَبْلُغَ قَعْرَهُ، وَالصَّعُودُ جَبَلٌ فِي النَّارِ يَتَصَعَّدُ فِيهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا يَهْوِي مِنْهُ كَذٰلِكَ اَبَدًا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8764 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ویل" جہنم کی ایک وادی ہے، کافر جہنم کی گہرائی میں پہنچنے سے پہلے چالیس سال تک اس میں گرتے رہیں گے۔ اور "صعود" جہنم میں ایک پہاڑ ہے جس پر دوزخی ستر سال تک چڑھتا رہے گا، پھر اس سے گر جائے گا۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8765 - حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الشَّيْبَانِيُّ اِمْلَاءً مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُبَيْدِ

اللّٰهِ السَّعْدِيُّ، اَنْبَاَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَنْبَاَ اَزْهَرُ بْنُ سِنَانٍ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى بِلَالِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ فَقُلْتُ لَهُ: يَا بِلَالُ اِنَّ اَبَاكَ، حَدَّثَنِيْ عَنْ جَدِّكَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ فِي جَهَنَّمَ وَادٍ، فِي ذٰلِكَ الْوَادِي بِئْرٌ يُقَالُ لَهُ هَبْهَبُ، حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَنْ يُسْكِنَهَا كُلَّ جَبَّارٍ فَاِيَّاكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ يَا بِلَالُ هٰذَا حَدِيْثٌ تَفَرَّدَ بِهِ اَزْهَرُ بْنُ سِنَانٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ لَمْ يَكْتُبْهُ عَالِيًا اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ

✧✧ محمد بن واسع فرماتے ہیں: میں بلال بن ابی بردہ کے پاس گیا، میں نے ان سے کہا: اے بلال تمہارے والد نے تمہارے دادا کے حوالے سے مجھے ایک حدیث سنائی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے، اس وادی میں ایک کنواں ہے جس کو ہبہب کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ ہر جبار (متکبر) کو اس میں ٹھہرائے، اے بلال تم ان میں سے ہونے سے بچنا۔

❁❁ اس حدیث کو محمد بن واسع سے روایت کرنے میں ازہر بن سنان منفرد ہیں، میری سند عالی اس اسناد کے ہمراہ ہے۔

8766 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا اَزْهَرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يُنْصَبُ لِلْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِقْدَارُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ كَمَا لَمْ يَعْمَلْ فِي الدُّنْيَا، وَيَظُنُّ اَنَّهُ مُدَافِعُهُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8766 - صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کافر کے لئے قیامت کا دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا، جس نے دنیا میں کوئی نیک عمل نہیں کیا ہوگا اور وہ یہ سمجھ رہا ہوگا کہ وہ اس کا دفاع کر لے گا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8767 - اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ الْاَيْلِيُّ، اَنَّ سَلَامَةَ، حَدَّثَهُمْ، عَنْ عُقَيْلٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، قَالَا: قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ اِنَّ قَدْرَ مَا بَيْنَ شَفِيرِ النَّارِ وَقَعْرِهَا كَصَخْرَةٍ زِنَتُهَا سَبْعُ خَلِفَاتٍ بِشُحُومِهِنَّ وَلُحُومِهِنَّ وَاَوْلَادِهِنَّ، تَهْوِي فِيمَا بَيْنَ شَفِيرِ النَّارِ وَقَعْرِهَا اِلٰى اَنْ تَقَعَ قَعْرَهَا سَبْعِينَ خَرِيفًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8767 - صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے بے شک دوزخ کے کنارے اور اس کی گہرائی کا اندازہ یہ ہے کہ ایک پتھر جس کا وزن سات حاملہ اونٹنیوں کے برابر

جن کے ساتھ ان کی چربی اور گوشت بھی ہو اور ان کے بچے بھی ہوں، اس کو دوزخ کے کنارے سے پھینکا جائے اور وہ اس کی گہرائی کی جانب گرتا رہے، تو اس کو گہرائی تک پہنچنے میں ستر سال لگ جائیں گے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8768 - اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ الْاَيْلِيُّ، اَنَّ سَلَامَةَ، حَدَّثَهُمْ، عَنْ عَقِيلٍ، حَدَّثَنِی ابْنُ شِهَابٍ، اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، قَالَا: قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ اِنَّ قَدْرَ مَا بَيْنَ شَفِيرِ النَّارِ وَقَعْرِهَا اِلٰی اَنْ يَقَعَ قَعْرَهَا سَبْعُونَ خَرِيفًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے دوزخ کے کنارے سے لے کر اس کی گہرائی تک کی مسافت ستر سال کی ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8769 - اَخْبَرَنِی عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِی، بِمَرْوَ، ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَبِی اُسَامَةَ، حَدَّثَنِی يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَنْبَاَ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِیُّ، عَنْ عِيسَی بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَظُنُّ اَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَهْوِی بِهَا سَبْعِينَ خَرِيفًا فِی النَّارِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی) 8769 - صحيح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک انسان کبھی ایک بات کر دیتا ہے اس کو نہیں پتا ہوتا کہ یہ بات کہاں تک پہنچے گی، لیکن بندہ اس ایک بات کی وجہ سے ستر سال تک دوزخ میں گرتا رہے گا۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8770 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْعَدْلُ، ثَنَا يَحْيَی بْنُ اَبِی طَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، اَنْبَاَ سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِی اَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، فِی قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ) (الزخرف: 77) قَالَ: " يُخَلِّی عَنْهُمْ اَرْبَعِينَ عَامًا لَا يُجِيبُهُمْ، ثُمَّ اَجَابَهُمْ: (اِنَّكُمْ مَاكِثُونَ) (الزخرف: 77) فَيَقُوْلُوْنَ: (رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظَالِمُونَ) (المؤمنون: 107) قَالَ: فَيُخَلِّی عَنْهُمْ مِثْلَ الدُّنْيَا، ثُمَّ اَجَابَهُمْ: (اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونَ) قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا يَنْبِسُ الْقَوْمُ بَعْدَ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ اِنْ كَانَ اِلَّا الزَّفِيرُ وَالشَّهِيقُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8770 – علی شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما، اللہ تعالیٰ کے ارشاد

وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ) (الزخرف: 77

''اور وہ پکاریں گے اے مالک تیرا رب ہمیں تمام کر چکے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

کے بارے میں فرماتے ہیں: ان کو چالیس سال تک کوئی جواب نہیں دیا جائے گا، پھر چالیس سال کے بعد جب ان کو جواب دیا جائے گا تو یہ دیا جائے گا

(اِنَّكُمْ مَاكِثُوْنَ) (الزخرف: 77)

''تمہیں تو ٹھہرنا ہے''

وہ کہیں گے:

رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظَالِمُوْنَ) (المؤمنون: 107)

''اے ہمارے رب ہم کو دوزخ سے نکال دے پھر اگر ہم ویسے ہی کریں تو ہم ظالم ہیں'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پوری دنیا کی عمر جتنا زمانہ تک خاموشی رہے گی پھر اس عرصے کے بعد ان کو یہ جواب دیا جائے گا،

(اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنَ)

''دتکارے پڑے رہو، اس میں اور مجھ سے کوئی بات نہ کرو'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! اس کے بعد لوگ کوئی بات نہیں بولیں گے بلکہ گدھے کی طرح رینکیں گے۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8771 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ اَبِي السَّمْحِ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَقْعَدُ الْكَافِرِ مِنَ النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ، وَكُلُّ ضِرْسٍ مِثْلُ اُحُدٍ، وَفَخِذُهُ مِثْلُ وَرِقَانَ، وَجِلْدُهُ سِوَى لَحْمِهِ وَعِظَامِهِ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8771 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخ میں کافر کی سرین تین دن کی مسافت تک پھیلی ہوگی اور اس کی داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہو چکی ہوگی، اس کی ران۔ ورقان پہاڑ کی مانند ہوگی، اس کا چمڑہ گوشت

اور ہڈیوں کے علاوہ چالیس گز موٹا ہو چکا ہوگا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8772 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّاهِدُ الْاَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا اَسَدُ بْنُ عَاصِمٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ، ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِي الزَّعْرَاءِ، قَالَ: ذُكِرَ الدَّجَّالُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ: " يَفْتَرِقُ النَّاسُ عِنْدَ خُرُوجِهِ ثَلَاثَ فِرَقٍ: فِرْقَةٌ تَتْبَعُهُ، وَفِرْقَةٌ تَلْحَقُ بِاَهْلِهَا مَنَابِتَ الشِّيحِ، وَفِرْقَةٌ تَاْخُذُ شَطَّ هٰذَا الْفُرَاتِ يُقَاتِلُهُمْ وَيُقَاتِلُونَهُ حَتّٰى يُقْتَلُونَ بِغَرْبِيِّ الشَّامِ، فَيَبْعَثُونَ طَلِيعَةً فِيهِمْ فَرَسٌ اَشْقَرُ – اَوْ اَبْلَقُ – فَيَقْتَتِلُونَ فَلَا يَرْجِعُ مِنْهُمْ اَحَدٌ، قَالَ: وَاَخْبَرَنِي اَبُوْ صَادِقٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِذٍ اَنَّهُ فَرَسٌ اَشْقَرُ، قَالَ: وَيَزْعُمُ اَهْلُ الْكِتَابِ اَنَّ الْمَسِيحَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْزِلُ فَيَقْتُلُهُ وَيَخْرُجُ يَاْجُوجُ وَمَاْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ دَابَّةً مِثْلَ النَّغَفِ فَتَلِجُ فِي اَسْمَاعِهِمْ وَمَنَاخِرِهِمْ فَيَمُوتُونَ، فَتُنْتِنُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ فَيُجْاَرُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيُرْسِلُ مَاءً فَيُطَهِّرُ الْاَرْضَ مِنْهُمْ، وَيَبْعَثُ اللّٰهُ رِيحًا فِيهَا زَمْهَرِيرٌ بَارِدَةً فَلَا تَدَعُ عَلَى الْاَرْضِ مُؤْمِنًا اِلَّا كَفَتَهُ تِلْكَ الرِّيحُ، ثُمَّ تَقُومُ السَّاعَةُ عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ، ثُمَّ يَقُومُ مَلَكٌ بِالصُّورِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَيَنْفُخُ فِيهِ فَلَا يَبْقَى مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا مَاتَ، اِلَّا مَنْ شَاءَ رَبُّكَ، ثُمَّ يَكُونُ بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ مَا شَاءَ اللّٰهُ، فَلَيْسَ مِنْ بَنِي آدَمَ اَحَدٌ اِلَّا فِي الْاَرْضِ مِنْهُ شَيْءٌ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَاءً مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ كَمَنِيِّ الرِّجَالِ فَتَنْبُتُ لُحْمَانُهُمْ وَجُثْمَانُهُمْ كَمَا تَنْبُتُ الْاَرْضُ مِنَ الثَّرٰى، ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ: (اللّٰهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ اِلٰى بَلَدٍ مَيِّتٍ) حَتّٰى بَلَغَ (كَذٰلِكَ النُّشُورُ) (فاطر: 9) ثُمَّ يَقُومُ مَلَكٌ بِالصُّورِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَيَنْفُخُ فِيهِ فَيَنْطَلِقُ كُلُّ رُوحٍ اِلٰى جَسَدِهَا فَتَدْخُلُ فِيهِ، فَيَقُومُونَ فَيَجِيئُونَ مَجِيئَةَ رَجُلٍ وَاحِدٍ قِيَامًا لِرَبِّ الْعَالَمِينَ، ثُمَّ يَتَمَثَّلُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْخَلْقِ فَيَلْقَى الْيَهُودَ فَيَقُولُ: مَنْ تَعْبُدُونَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعْبُدُ عُزَيْرًا، فَيَقُولُ: هَلْ يَسُرُّكُمُ الْمَاءُ؟ قَالُوا: نَعَمْ، فَيُرِيهِمْ جَهَنَّمَ وَهِيَ كَهَيْئَةِ السَّرَابِ، ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ (وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِلْكَافِرِينَ عَرْضًا) (الكهف: 100)، ثُمَّ يَلْقَى النَّصَارٰى فَيَقُولُ: مَنْ تَعْبُدُونَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعْبُدُ الْمَسِيحَ، فَيَقُولُ: هَلْ يَسُرُّكُمُ الْمَاءُ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُرِيهِمْ جَهَنَّمَ وَهِيَ كَهَيْئَةِ السَّرَابِ، ثُمَّ كَذٰلِكَ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ شَيْئًا، ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ (وَقِفُوهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ) (الصافات: 24) حَتّٰى يَبْقَى الْمُسْلِمُونَ فَيَقُولُ: مَنْ تَعْبُدُونَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعْبُدُ اللّٰهَ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا فَيَنْتَهِرُهُمْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا: مَنْ تَعْبُدُونَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعْبُدُ اللّٰهَ لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، فَيَقُولُ: هَلْ تَعْرِفُونَ رَبَّكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: اِذَا اعْتَرَفَ لَنَا سُبْحَانَهُ عَرَفْنَاهُ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا يَبْقَى مُؤْمِنٌ اِلَّا خَرَّ لِلّٰهِ سَاجِدًا، وَيَبْقَى الْمُنَافِقُونَ ظُهُورُهُمْ طَبَقٌ وَاحِدٌ كَاَنَّمَا فِيهَا السَّفَافِيدُ، فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا، فَيَقُولُ: قَدْ كُنْتُمْ تُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُودِ وَاَنْتُمْ سَالِمُونَ، ثُمَّ يَاْمُرُ اللّٰهُ بِالصِّرَاطِ فَيُضْرَبُ عَلٰى جَهَنَّمَ، فَيَمُرُّ النَّاسُ بِقَدْرِ اَعْمَالِهِمْ زُمَرًا اَوَائِلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ، ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيحِ، ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ، ثُمَّ كَمَرِّ الْبَهَائِمِ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ

سَعْيًا، ثُمَّ يَمُرُّ الرَّجُلُ مَشْيًا، حَتَّى يَجِيءَ آخِرُهُمْ رَجُلٌ يَتَلَبَّطُ عَلَى بَطْنِهِ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ لِمَ أَبْطَأْتَ بِي؟ قَالَ: إِنِّي لَمْ أُبْطِءْ، بِكَ إِنَّمَا أَبْطَأَ بِكَ عَمَلُكَ، ثُمَّ يَأْذَنُ اللّٰهُ تَعَالَى فِي الشَّفَاعَةِ فَيَكُونُ أَوَّلُ شَافِعٍ رُوحُ اللّٰهِ الْقُدُسُ جِبْرِيلُ، ثُمَّ إِبْرَاهِيمُ، ثُمَّ مُوسَى، ثُمَّ عِيسَى، ثُمَّ يَقُومُ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَشْفَعُ أَحَدٌ فِيمَا يَشْفَعُ فِيهِ، وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي ذَكَرَهُ اللّٰهُ تَعَالَى (عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا) (الإسراء: 79) فَلَيْسَ مِنْ نَفْسٍ إِلَّا وَهِيَ تَنْظُرُ إِلَى بَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ "، قَالَ سُفْيَانُ: أُرَاهُ قَالَ: " لَوْ عَلِمْتُمْ يَوْمَ يَرَى أَهْلُ الْجَنَّةِ الَّذِي فِي النَّارِ فَيَقُولُونَ: لَوْلَا أَنْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا، ثُمَّ تُشَفَّعُ الْمَلَائِكَةُ وَالنَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ وَالصَّالِحُونَ وَالْمُؤْمِنُونَ فَيُشَفِّعُهُمُ اللّٰهُ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، فَيُخْرِجُ مِنَ النَّارِ أَكْثَرَ مِمَّا أَخْرَجَ جَمِيعُ الْخَلْقِ بِرَحْمَتِهِ حَتَّى لَا يَتْرُكَ أَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ، ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ (مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ) (المدثر: 42) وَقَالَ: بِيَدِهِ فَعَقَدَهُ (قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ) (المدثر: 44) هَلْ تَرَوْنَ فِي هٰؤُلَاءِ مِنْ خَيْرٍ؟ وَمَا يُتْرَكُ فِيهَا أَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ، فَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ لَا يُخْرِجَ أَحَدًا غَيَّرَ وُجُوهَهُمْ وَأَلْوَانَهُمْ فَيَجِيءُ الرَّجُلُ فَيَشْفَعُ فَيَقُولُ: مَنْ عَرَفَ أَحَدًا فَلْيُخْرِجْهُ، فَيَجِيءُ فَلَا يَعْرِفُ أَحَدًا، فَيُنَادِيهِ رَجُلٌ فَيَقُولُ: أَنَا فُلَانٌ، فَيَقُولُ: مَا أَعْرِفُكَ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ قَالُوا: (رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ قَالَ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ) فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ انْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ، فَلَمْ يَخْرُجْ مِنْهُمْ بَشَرٌ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت ابوالزعراء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس دجال کا تذکرہ ہوا، آپ نے فرمایا: دجال کے ظہور کے موقع پر لوگ تین گروہوں میں بٹ جائیں گے، ایک گروہ اس کا پیروکار ہو جائے گا، ایک فرقہ جزیرہ عرب میں اپنے گھر والوں کے پاس چلا جائے گا، اور ایک فرقہ اس فرات کے کنارے پر آ کر ان سے جہاد کرے گا، حتیٰ کہ جہاد کا یہ سلسلہ غربی شام تک پہنچ جائے گا۔ یہ ایک لشکر بھیجیں گے، ان میں سرخی مائل گھوڑے پر یا چتکبرے گھوڑے پر سوار ہوگا، یہ اُن کے ساتھ جہاد کریں گے، لیکن ان میں سے کوئی بھی واپس نہیں آئے گا۔ حضرت ربیعہ بن ناجذ فرماتے ہیں: سرخی مال گھوڑے پر سوار کے بارے میں، آپ فرماتے ہیں: اہل کتاب یہ سمجھتے ہیں کہ مسیح عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو کر اس کو قتل کریں گے، اور یاجوج و ماجوج نکلیں گے، وہ ہر بلندی سے ڈھلکتے ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ جانوروں کے ناک میں پیدا ہونے والے وبائی کیڑے کی مثل کوئی جانور بھیجے گا، وہ ان کے کانوں اور ناکوں میں گھس جائے گا جس کی وجہ سے وہ سب مر جائیں گے، ان کی وجہ سے پوری زمین بدبودار ہو جائے گی، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگی جائے گی، اللہ تعالیٰ بارش نازل فرمائے گا، وہ بارش پوری زمین کو دھو کر صاف کر دے گی، پھر اللہ تعالیٰ انتہائی ٹھنڈی ہوا بھیجے گا، وہ زمین پر کسی مسلمان کو زندہ نہیں چھوڑے گی، پھر کائنات کے خبیث ترین لوگوں پر قیامت قائم ہوگی، پھر فرشتہ زمین اور آسمان کے درمیان صور لے کر کھڑا ہوگا اور اس کو بجائے گا، آسمانوں میں اور زمین میں رہنے والی تمام مخلوقات اس کی وجہ سے مر جائیں گے سوائے ان کے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نہ مارنا چاہے

گا، پھر اس کے بعد دوسری مرتبہ صور پھونکنے کے درمیان ایک عرصہ گزرے گا جتنا اللہ چاہے گا، انسان کے جسم کا کچھ حصہ زمین میں باقی بچے گا، پھر اللہ تعالیٰ عرش کے نیچے سے پانی بھیجے گا، یہ پانی مردوں کی منی جیسا ہوگا، پھر ان کے گوشت جسم کی طرح اگیں گے، جیسا کہ بارش کی وجہ سے زمین اگتی ہے۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی۔

(اَللّٰهُ الَّذِی یُرْسِلُ الرِّیَاحَ فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ اِلٰی بَلَدٍ مَّیِّتٍ) حَتّٰی بَلَغَ (كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ) (فاطر: 9)

''اور اللہ ہے جس نے بھیجیں ہوائیں کہ بادل ابھارتی ہیں پھر ہم اسے کسی مردہ شہر کی طرف رواں کرتے ہیں تو اس کے سبب ہم زمین کو زندہ فرماتے ہیں اس کے مَرے پیچھے یونہی حشر میں اٹھنا ہے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

پھر فرشتہ دوبارہ صور لے کر زمین اور آسمان کے درمیان کھڑا ہوگا اور اس میں پھونک مارے گا، ہر روح اپنے اپنے جسم کی طرف دوڑے گی اور آ کر اس میں داخل ہو جائے گی، پھر لوگ کھڑے ہوں گے اور سب ایک آدمی کی مانند اللہ رب العالمین کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے، اللہ تعالیٰ مخلوق کے لئے ایک صورت میں ظاہر ہوگا، یہودی، اللہ تعالیٰ سے ملیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا: تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم حضرت عزیر علیہ السلام کی عبادت کیا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم کو پانی کی طلب ہے؟ وہ کہیں گے: جی ہاں، ان کو جہنم دکھائی جائے گی، وہ سراب کی مانند ہوگی، پھر حضرت عبداللہ نے یہ آیت پڑھی

(وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ یَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِیْنَ عَرْضًا) (الکهف: 100)

پھر عیسائی، اللہ تعالیٰ سے ملیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا: تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم مسیح کی عبادت کیا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا: تمہیں پانی کی طلب ہے؟ وہ کہیں گے: جی ہاں۔ ان کو جہنم دکھائی جائے گی، وہ سراب کی مانند ہوگی، یہی سلوک ان تمام لوگوں کے ساتھ ہوگا جو غیر اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے، پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی

(وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ) (الصافات: 24)

''اور ہم اس دن جہنم کافروں کے سامنے لائیں گے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

صرف مسلمان باقی بچیں گے، اللہ فرمائے گا: تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم اللہ کی عبادت کرتے تھے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے، اللہ تعالیٰ دو تین مرتبہ ان سے یہی سوال کرے گا: وہ آگے سے یہی جواب دیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا: کیا تم اپنے رب کو پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے، جب اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پہچان کروائے گا تو ہم اس کو پہچان لیں گے۔ تب اللہ تعالیٰ کشفِ ساق فرمائے گا، ہر مومن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سربسجود ہو جائے گا، منافقین رہ جائیں گے، ان سے سجدہ نہیں ہو پائے گا، ان کی پشت ایک سیدھی سلیٹ کی مانند ہوگی، گویا کہ ان میں سکہ پگھلا کر ڈال دیا گیا ہے، وہ اپنے رب کو پکاریں گے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہیں اس وقت سجدے کا کہا گیا تھا جب تم سلامت تھے، پھر اللہ تعالیٰ پلصراط بچھانے کا حکم دے گا، دوزخ پر پلصراط بچھا دیا جائے گا، لوگوں کی جماعتیں اپنے اپنے اعمال کے مطابق وہاں سے

گزریں گی، سب سے پہلی جماعت بجلی کی چمک کی مانند گزریں گے، بعد والے ہوا کی طرح، ان کے بعد والے پرندے کی پرواز سے، ان کے بعد والے جانوروں کی مثل، حتیٰ کہ کئی لوگ دوڑ کر گزریں گے، پھر ایک آدمی پیدل چلتا ہوا گزرے گا، اور سب سے آخری شخص پیٹ کے بل گھسٹتا ہوا گزرے گا، وہ کہے گا: اے میرے رب، تو نے مجھے کیوں دیر کروادی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تجھے لیٹ نہیں کروایا، بلکہ تیرے اعمال نے تجھے لیٹ کروایا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اذن شفاعت عطا فرمائے گا، سب سے پہلے روح القدس حضرت جبریل امین علیہ السلام شفاعت کریں گے، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام شفاعت فرمائیں گے، پھر تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کریں گے۔ جن کی شفاعت ہو چکی ہوگی، ان کی دوبارہ شفاعت نہیں ہوگی۔ یہ ہے وہ مقام محمود جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ کے ہمراہ کیا ہے

(عَسٰی اَنْ یَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا) (الإسراء: 79)

"قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں" (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

اس وقت ہر شخص جنت میں اپنے گھر کو دیکھ رہے ہوں گے، حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر یہ بھی فرمایا: "کاش کہ تم جان لو جب جنتی لوگ دوزخ کے حالات دیکھ کر کہیں گے، اگر اللہ نے ہم پر احسان نہ کیا ہوتا تو ہم اس دوزخ میں ہوتے" پھر فرشتے شفاعت کریں گے، پھر دیگر انبیاء کرام، پھر شہداء، پھر صالحین، پھر دیگر مومنین شفاعت کریں گے، اللہ تعالیٰ ان سب کی شفاعت قبول فرمائے گا، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں سب سے بڑا رحم کرنے والا ہوں، پھر تمام ہستیوں کی شفاعت سے جتنے لوگ دوزخ سے باہر آئے ہوں گے، اُس سے زیادہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے صدقے میں دوزخ سے آزاد کرے گا۔ حتیٰ کہ ایسا کوئی شخص دوزخ میں نہیں رہنے دیا جائے گا جس میں بھلائی ہے۔ پھر حضرت عبداللہ نے اپنی مٹھی کو بند کر کے یہ آیت پڑھی

(مَا سَلَكَكُمْ فِی سَقَرَ) (المدثر: 42)

"تمہیں کیا بات دوزخ میں لے گئی"

کیا تم ان میں کوئی بھلائی دیکھتے ہو؟ حالانکہ دوزخ میں ایسا کوئی شخص رہنے ہی نہیں دیا جائے گا جس میں کچھ بھی بھلائی ہو، پھر جب اللہ تعالیٰ یہ ارادہ فرمائے گا کہ اب مزید کسی کو دوزخ میں سے نہ نکالا جائے تو اللہ تعالیٰ ان کے رنگ اور شکلیں تبدیل فرمادے گا، پھر جب کوئی شخص ان کی شفاعت کرنے آئے گا، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ تو دوزخ میں سے جس کو پہچانتا ہے اس کو وہاں سے نکال کر لے آ۔ وہ دوزخ میں آئے گا تو اس میں کسی کو بھی نہیں پہچانے گا، بندہ اس کو آوازیں دے دے کر اپنا تعارف کروائے گا کہ میں فلاں ہوں، وہ شفاعت کرنے والا کہے گا: میں تجھے نہیں پہچانتا (تم لوگ کس بناء پر دوزخ میں گئے ہو؟) وہ لوگ کہیں گے:

قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ (المدثر: 44)

''وہ بولے ہم نماز نہ پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہ دیتے تھے اور بے ہودہ فکر والوں کے ساتھ بے ہودہ فکریں کرتے تھے اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے تھے'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

جب وہ یہ بات کہیں گے: تو دوزخ بند کردی جائے گی، پھر ان میں سے کوئی شخص باہر نہیں نکل سکے گا۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8773 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ اَنَّ مِقْمَعًا مِنْ حَدِيدٍ وُضِعَ فِي الْاَرْضِ فَاجْتَمَعَ لَهُ الثَّقَلَانِ مَا اَقَلُّوهُ مِنَ الْاَرْضِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِجَاهُ "

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8773 - سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر (دوزخ کا) لوہے کا ایک درہ زمین پر رکھ دیا جائے، تمام جنات اور تمام انسان مل کر بھی اس کو زمین سے نہیں اٹھا سکتے۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8774 - اَخْبَرَنَاهُ اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ بِبَغْدَادَ، قَالَ: قُرِءَ عَلٰى يَحْيَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ وَاَنَا اَسْمَعُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، ثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا اَتَيْتُكَ حَتّٰى حَلَفْتُ اَكْثَرَ مِنْ هٰؤُلَاءِ يَعْنِي الْكَفَّيْنِ جَمِيعًا وَلَا آتِي دِينَكَ وَلَا آتِيكَ وَقَدْ كُنْتُ امْرَاً لَا اَعْقِلُ شَيْئًا اِلَّا مَا عَلَّمَنِي اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، فَاِنِّي اَسْاَلُكَ بِوَجْهِ اللّٰهِ بِمَ بَعَثَكَ رَبُّنَا؟ قَالَ: بِالْاِسْلَامِ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَمَا آيَةُ الْاِسْلَامِ؟ قَالَ: " اَنْ تَقُولَ اَسْلَمْتُ وَجْهِي لِلّٰهِ، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، كُلُّ مُسْلِمٍ عَنْ مُسْلِمٍ مُحَرَّمٌ اِخْوَانٌ يَصِيرَانِ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْ مُسْلِمٍ اَشْرَكَ بَعْدَمَا اَسْلَمَ عَمَلًا حَتّٰى يُفَارِقَ الْمُشْرِكِينَ اِلَى الْمُسْلِمِينَ، مَالِي آخُذُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ، اَلَا وَاِنَّ رَبِّي دَاعِيَّ، اَلَا وَاِنَّهُ سَائِلِي: هَلْ بَلَّغْتَ عِبَادِي؟ وَاِنِّي قَائِلٌ: رَبِّ قَدْ اَبْلَغْتُهُمْ، فَلْيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ، ثُمَّ اِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ مُقَدَّمَةً اَفْوَاهُكُمْ بِالْفِدَامِ، ثُمَّ اَوَّلُ مَا يُبِينُ اَحَدَكُمْ لَفَخِذُهُ وَكَفُّهُ " قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا دِينُنَا وَاَيْنَ مَا تُحْسِنُ بِكَفِّكَ؟

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِجَاهُ

(التعليق - من تلخيص الذهبی)8774 - صحيحفخة ح

✧✧ حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں کہ) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اور عرض کی: اے اللہ کے نبی میں آپ کے پاس اس سے بھی زیادہ چھوڑ کر آیا ہوں (دونوں ہاتھ جمع کر کے کہا) نہ میں آپ کے دین کے لئے آیا ہوں اور نہ آپ کے پاس آیا ہوں، میں ایسا آدمی تھا جو اللہ اور اس کے رسول

کے سکھائے ہوئے کے علاوہ کچھ بھی نہیں جانتا تھا، میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں، ہمارے رب نے آپ کو کیا چیز دے کر بھیجا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسلام۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! اسلام کی نشانی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم کہو: میں نے اپنا چہرہ اللہ کے لئے جھکایا اور تم نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، ہر مسلمان کے لئے، دوسرا مسلمان حرمت والا ہے دونوں بھائی بھائی ہو جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس مسلمان کی عبادت قبول نہیں کرتا جو اسلام لانے کے بعد جان بوجھ کر شرک کرے، حتیٰ کہ وہ مشرکوں کو چھوڑ کر دوبارہ مسلمانوں میں آجائے، مجھے کیا ہے، تمہیں پیٹھ سے پکڑ پکڑ کر دوزخ سے بچاتا ہوں، سن لو خبردار! میرا رب داعی ہے، خبردار! وہ مجھ سے پوچھے گا کہ کیا تم نے میرے بندوں تک میرا پیغام پہنچا دیا؟ اور میں کہوں گا: اے میرے رب! میں نے پہنچا دیا ہے۔ اس لئے جو لوگ اس وقت موجود ہیں، یہ ان تمام تک میرا پیغام پہنچا دیں جو اس وقت غیر حاضر ہیں، پھر تمہیں بلایا جائے گا، تمہارے منہ پر چھینکا لگا دیا جائے گا، تمہارے اعضاء میں سب سے پہلے جو گواہی دے گا وہ تمہارے ران اور ہتھیلیاں ہوں گی۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ یہ ہمارا دین ہے، اور اس حسن عمل کی تو بات ہی کیا ہے جو آپ کے مبارک ہاتھوں نے کئے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8775 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَسُرَادِقُ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ كُلُّ جِدَارٍ مِنْهَا مَسِيرَةُ اَرْبَعِينَ سَنَةً

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

✧✧ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخ کے پردے اس کی چار دیواریں ہیں، ان میں سے ہر دیوار کی لمبائی چالیس سال کی مسافت ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8776 – حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ فِرَاسٍ الْمَالِكِيُّ الْفَقِيهُ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، ثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ اَبِي الْعَوَّامِ مُؤَذِّنِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: " اِنَّ السُّورَ الَّذِي ذَكَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الْقُرْآنِ (فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ) (الحديد: 13) هُوَ السُّورُ الشَّرْقِيُّ بَاطِنُهُ الْمَسْجِدُ وَمَا يَلِيهِ، وَظَاهِرُهُ وَادِي جَهَنَّمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8776 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی اس آیت

فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ) (الحديد: 13)

''ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کردی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہے اس کے اندر کی طرف رحمت اوراس کے باہر کی طرف عذاب'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

میں جس دیوار کا ذکر کیا ہے وہ مشرقی دیوار ہے، اس کی اندر کی جانب مسجد ہے، اوراس کے باہر کی جانب دوزخ ہے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیا۔

8777 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ اَبِي السَّمْحِ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ ضَرَبَ مِقْمَعٌ مِنْ حَدِيدِ جَهَنَّمَ الْجَبَلَ لَتَفَتَّتْ كَمَا يُضْرَبُ بِهِ اَهْلُ النَّارِ فَصَارَ رَمَادًا هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8777 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگردوزخ کا لوہے کا ایک درہ کسی پہاڑ پر مارا جائے تو وہ پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجائے، جیسا کہ اس کے ساتھ دوزخیوں کو مارا جائے گا تو وہ راکھ بن جائیں گے۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اورامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کونقل نہیں کیا۔

8778 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي الْعَنْبَسِ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ، ثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ تَبَسَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا تَسْاَلُوْنِي مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتُ؟ فَقَالَ: " عَجِبْتُ مِنْ مُجَادَلَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يَقُوْلُ: يَا رَبِّ اَلَيْسَ وَعَدْتَنِيْ اَنْ لَا تَظْلِمَنِي؟ قَالَ: بَلٰى، قَالَ: فَاِنِّي لَا اَقْبَلُ عَلَيَّ شَهَادَةَ شَاهِدٍ اِلَّا مِنْ نَفْسِي، فَيَقُوْلُ: اَوَ لَيْسَ كَفٰى بِيْ شَهِيدًا وَبِالْمَلَائِكَةِ الْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ؟ قَالَ: فَيُرَدِّدُ هٰذَا الْكَلَامَ مَرَّاتٍ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيهِ، وَتَكَلَّمُ اَرْكَانُهُ بِمَا كَانَ يَعْمَلُ فَيَقُوْلُ: بُعْدًا لَكُمْ وَسُحْقًا، عَنْكُمْ كُنْتُ اُجَادِلُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8778 – على شرط ومسلم

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے، پھر فرمایا: کیا تم مجھ سے پوچھو گے نہیں کہ میں کیوں مسکرایا ہوں؟ پھر فرمایا: مجھے ایک بندہ یاد آ گیا جو قیامت کے دن اپنے رب سے جھگڑ رہا ہوگا، وہ کہے گا: اے اللہ! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو مجھ پر ظلم نہیں کرے گا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: بالکل کیا تھا۔ وہ کہے گا: تو پھر میں اپنے خلاف کسی کی گواہی نہیں مانتا، وہ کہے گا: کیا میرے بارے میں کراماً کاتبین کی گواہی کافی نہیں ہے؟ وہ باربار یہی بات کہے گا

تو اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے اعضاء اس کے عمل کے بارے میں بول پڑیں گے، وہ کہے گا: تمہارے لئے ہلاکت ہو، میں ہمیشہ تمہارا دفاع کرتا رہا اور آج تم میرے ہی خلاف ہو گئے ہو؟

❁❁ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8779 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ اَنَّ دَلْوَ غَسَّاقٍ يُهَرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ اَهْلَ الدُّنْيَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8779 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر دوزخ کا ایک ڈول دنیا میں انڈیل دیا جائے تو اس سے ساری دنیا بدبودار ہو جائے۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8780 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرَوَيْهِ الصَّفَّارُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا، يُحَدِّثُ اَنَّهُ كَانَتْ لَهُ امْرَاَتَانِ فَجَاءَ اِلٰى اِحْدَاهُمَا، قَالَ: فَجَعَلَتْ تَنْزِعُ عِمَامَتَهُ وَقَالَتْ: جِئْتَ مِنْ عِنْدِ امْرَاَتِكَ؟ فَقَالَ: جِئْتُ مِنْ عِنْدِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: اَقَلُّ سَاكِنِي الْجَنَّةِ النِّسَاءُ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8780 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت مطرف فرماتے ہیں: ان کی دو بیویاں تھیں، آپ ان میں سے ایک کے پاس آئے، وہ ان کا عمامہ اتارتے ہوئے بولی: آپ اپنی بیوی کے پاس سے آئے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس سے آیا ہوں، انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں عورتوں کی تعداد کم ہو گی۔

❁❁ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

8781 – حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فِي حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ فَلَمَّا كُنَّا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ اِذَا نَحْنُ بِامْرَاَةٍ فِي هَوْدَجِهَا وَاضِعَةٌ يَدَهَا عَلٰى هَوْدَجِهَا فِيهَا خَوَاتِيمُ، فَلَمَّا نَزَلَ الشِّعْبَ اِذَا نَحْنُ بِغِرْبَانٍ كَثِيْرَةٍ فِيهَا غُرَابٌ اَعْصَمُ اَحْمَرُ الْمِنْقَارِ وَالرِّجْلَيْنِ، فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فِي هٰذِهِ الْغِرْبَانِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8781 – علی شرط ومسلم

✦✦ عمارہ بن خزیمہ بن ثابت بیان کرتے ہیں کہ کسی حج یا عمرے کے موقع پر ہم حضرت عمرو بن العاص کے ہمراہ تھے، جب ہم مرالظہر ان پہنچے تو ہم نے ایک عورت کو دیکھا، وہ اپنے کجاوے میں بیٹھی ہوئی تھی، کجاوے کے اوپر اپنا ہاتھ رکھا ہوا تھا، اس کے ہاتھ میں انگوٹھیاں تھیں، جب ہم وادی میں اترے تو ہم نے بہت سارے کوے دیکھے، ان میں ایک کوا ایسا تھا جس کی چونچ اور پاؤں سرخ تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں عورتوں کا تناسب اتنا ہی ہوگا جتنا ان کووں میں سرخ چونچ اور پاؤں والا۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8782 – حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْاَسَدِيُّ، ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دِيزِيلَ، ثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فِي حَجٍّ اَوْ عَمْرَةٍ فَاِذَا امْرَاَةٌ فِي يَدِهَا خَوَاتِيمُهَا وَقَدْ وَضَعَتْ يَدَهَا عَلٰى هَوْدَجِهَا فَدَخَلَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ شِعْبًا، ثُمَّ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الشِّعْبِ فَاِذَا غِرْبَانٌ كَثِيْرَةٌ وَّاِذَا غُرَابٌ اَعْصَمُ اَحْمَرُ الْمِنْقَارِ وَالرِّجْلَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا كَقَدْرِ هٰذَا الْغُرَابِ فِي هٰذِهِ الْغِرْبَانِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

✦✦ حضرت عمارہ بن خزیمہ بن ثابت فرماتے ہیں: ہم کسی حج یا عمرے کے موقع پر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے، ہم نے ایک عورت دیکھی جس کے ہاتھ میں انگوٹھیاں تھیں، اس نے اپنا ہاتھ ہودج (کجاوے) پر رکھا ہوا تھا، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما وادی میں اترے پھر فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اسی وادی میں تھے، یہاں بہت سارے کوے تھے، ان میں ایک کوا ایسا تھا جس کی چونچ اور پاؤں سرخ تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں جانے والی عورتوں کا تناسب اتنا ہی ہوگا جتنا ان کووں میں اس ایک کوے کا ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8783 – حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ وَائِلِ بْنِ مَهَانَةَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَاِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ جَهَنَّمَ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ لَيْسَتْ مِنْ عِلْيَةِ النِّسَاءِ: وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ اَكْثَرُ اَهْلِ جَهَنَّمَ؟ قَالَ: لِاَنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ

اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَمَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ اَغْلَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ مِنْكُنَّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ " وَقَدْ رَوَاهُ جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ بِزِيَادَةِ اَلْفَاظٍ فِيْهِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8783 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے عورتو!صدقہ دیا کرو، اگرچہ اپنے زیورات میں سے ہی دینا پڑے، کیونکہ تم زیادہ تعداد میں دوزخ میں جاؤ گی، ایک عورت (یہ عورت، علاقے کی بڑی عورتوں میں سے نہیں تھی) نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وجہ ہے، ہم زیادہ تعداد میں دوزخ میں کیوں جائیں گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس لئے کہ تم بہت زیادہ لعن طعن کرتی ہو، اور شوہر کی نافرمانی کرتی ہو، اور تمہاری عقل بھی ناقص ہے اور تمہارا دین بھی ناقص ہے، اور تم سے زیادہ مرد کی عقل خراب کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔ تاہم جریر نے منصور سے، انہوں نے اعمش سے روایت کیا ہے اور اس میں کچھ الفاظ کا اضافہ بھی ہے۔

8784 – حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَمْدَانَ الزَّاهِدُ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهِ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، ثنا مُعَاوِيَةُ، ثنا الْاَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ، عَنِ ابْنِ اَخِي زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ زَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَاِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَتْ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ رَجُلًا خَفِيفَ ذَاتِ الْيَدِ فَقُلْتُ لَهُ: سَلْ لِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُجْزِءُ عَنِّي مِنَ الصَّدَقَةِ النَّفَقَةُ عَلٰى زَوْجِي وَاَيْتَامٍ فِي حِجْرِي؟ قُلْتُ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُلْقِيَ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ، فَقَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ: اذْهَبِي فَسَلِيهِ، قَالَتْ: فَانْطَلَقْتُ فَانْتَهَيْتُ اِلَى الْبَابِ فَاِذَا عَلَيْهِ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ حَاجَتُهَا كَحَاجَتِي، قَالَتْ: فَخَرَجَ اِلَيْنَا بِلَالٌ، فَقُلْنَا لَهُ: سَلْ لَنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُجْزِءُ عَنَّا مِنَ الصَّدَقَةِ النَّفَقَةُ عَلٰى اَزْوَاجِنَا وَعَلٰى اَيْتَامٍ فِي حِجْرِنَا؟ قُلْتُ: فَدَخَلَ عَلَيْهِ بِلَالٌ، فَقَالَ: عَلَى الْبَابِ زَيْنَبُ، قَالَ: اَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ: زَيْنَبُ امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ وَزَيْنَبُ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يَسْاَلَانِكَ النَّفَقَةَ عَلٰى اَزْوَاجِهِمَا وَاَيْتَامٍ فِي حِجْرِهِمَا اَيُجْزِءُ ذَلِكَ عَنْهُمَا مِنَ الصَّدَقَةِ؟ قَالَتْ: فَخَرَجَ اِلَيْنَا بِلَالٌ، فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ بِهٰذِهِ السِّيَاقَةِ، وَتَفَرَّدَ مُسْلِمٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ بِاِخْرَاجِهِ مُخْتَصَرًا "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8784 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے عورتو! تم صدقہ دیا کرو، اگرچہ اپنے زیورات میں سے ہی دے دیا کرو، کیونکہ جہنمیوں میں اکثریت تمہاری ہے۔ آپ فرماتی ہیں: حضرت عبداللہ تنگ دست تھے، میں نے ان سے کہا: آپ میرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھیں: کیا میرے لئے یہ صدقہ کافی ہے کہ میں اپنے شوہر کی دیکھ بھال کرتی ہوں اور میری پرورش میں کچھ یتیم بچے ہیں، میں ان کے کھانے پینے کا انتظام کرتی ہوں؟ میں نے کہا: مجھ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیبت طاری ہوجاتی ہے، (اس لئے میں نہیں جاسکتا) تو خود چلی جا اور جا کر پوچھ لے، آپ فرماتی ہیں: میں خود ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں چلی گئی، جب میں دروازے پر پہنچی تو ایک انصاری خاتون وہاں پر موجود تھی اس کا مسئلہ بھی میرے ساتھ ملتا جلتا تھا، آپ فرماتی ہیں: پھر حضرت بلال باہر تشریف لائے، ہم نے ان سے کہا: آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارا یہ مسئلہ پوچھ کر ہمیں بتادیں کہ ہم اپنے شوہر پر اور اپنی پرورش میں یتیموں پر جو خرچہ کرتی ہیں، کیا ہمارے لئے وہ صدقہ کافی ہے؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر زینب آئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کون سی زینب؟ انہوں نے بتایا کہ عبداللہ کی زوجہ زینب اور ایک زینب نامی انصاری خاتون ہیں، وہ آپ سے پوچھنے آئی ہیں کہ ہم اپنے شوہروں پر اور اپنی گود میں یتیم بچوں پر جو خرچہ کرتی ہیں، کیا وہ ہمارے لئے کافی ہے؟ یہ پوچھ کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور ہمیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کے لئے اس عمل میں دگنا اجر ہے، قرابت کا ثواب بھی ہے اور صدقے کا ثواب بھی ہے۔

❀❀ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔
لیکن انہوں نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم صرف امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے بہت اختصار کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے۔

8785 - حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيهُ بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى، ثنا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّنُوخِيُّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ اَبِي سَوْدَةَ، قَالَ: " كَانَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى سُورِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ الشَّرْقِيِّ يَبْكِي، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَا يُبْكِيكَ يَا اَبَا الْوَلِيدِ؟ فَقَالَ: مِنْ هَاهُنَا، اَخْبَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ رَاٰى جَهَنَّمَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8785 – صحيح

✧✧ زیاد بن ابی سودہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیت المقدس کی مشرقی دیوار پر بیٹھے رو رہے تھے، کسی نے کہا: اے ابوالولید! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: یہاں پر کھڑے ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوزخ کو دیکھ رہے ہیں۔

❀❀ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8786 - حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَاءٌ كَالْمُهْلِ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَإِذَا اُقْرِبَ اِلٰى فِيهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهِ فِيهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8786 – صحيح

✧✧ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پگھلے ہوئے تانبے کی طرح جوش مارتا ہوا پانی کی طرح ہوگا، جب دوزخی اس کو اپنے منہ کے قریب کرے گا تو اس کے منہ کی کھال جھڑ کر اس میں گر جائے گی۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8787 – اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ الْعَدْلُ، ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ، ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِبْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اِنَّ الْفُسَّاقَ هُمْ اَهْلُ النَّارِ قَالُوْا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْفُسَّاقُ؟ قَالَ: النِّسَاءُ قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلَيْسَ اُمَّهَاتِنَا وَاَخَوَاتِنَا وَاَزْوَاجَنَا؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنَّهُنَّ اِذَا اُعْطِينَ لَمْ يَشْكُرْنَ وَاِذَا ابْتُلِينَ لَمْ يَصْبِرْنَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8787 – على شرط البخاری ومسلم

✧✧ حضرت عبدالرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فساق دوزخی ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فساق کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتیں۔ ایک آدمی نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا وہ ہماری مائیں، بہنیں اور بیٹیاں نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں۔ لیکن ان کو جب کچھ دیا جائے تو شکر ادا نہیں کرتیں، اور جب ان پر آزمائش آئے تو صبر نہیں کرتیں۔

۞۞ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8788 – اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمَذَانَ، ثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ الرَّقِّيُّ، ثَنَا اَبِي، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالنَّاسُ فِي الصُّفُوفِ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَجَعَلَ يَتَنَاوَلُهُ فَتَاَخَّرَ وَتَاَخَّرَ النَّاسُ، ثُمَّ تَاَخَّرَ الثَّانِيَةَ فَتَاَخَّرَ النَّاسُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنْتَ تَصْنَعُهُ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: اِنَّهُ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ بِمَا فِيهَا مِنَ الزَّهْرَةِ وَالنَّضْرَةِ فَتَنَاوَلْتُ قِطْفًا مِنْ عِنَبِهَا وَلَوْ اَخَذْتُهُ لَاَكَلَ مِنْهُ مَنْ

بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يُنْقِصُوْنَهُ، فَحِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَلَمَّا وَجَدْتُ سَفْعَتَهَا تَاَخَّرْتُ عَنْهَا، وَاَكْثَرُ مَنْ رَاَيْتُ فِيْهَا مِنَ النِّسَاءِ ، اِنِ ائْتُمِنَّ اَفْشَيْنَ، وَاِنْ سَاَلْنَ اَلْحَفْنَ، وَاِذَا سُئِلْنَ بَخِلْنَ، وَاِذَا اُعْطِيْنَ لَمْ يَشْكُرْنَ، وَرَاَيْتُ فِيْهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، وَاَشْبَهُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ مَعْبَدُ بْنُ اَكْثَمَ الْخُزَاعِيُّ فَقَالَ مَعْبَدٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَخْشَى عَلَيَّ مِنْ شَبَهِهٖ فَاِنَّهُ وَالِدِي؟ فَقَالَ: لَا اَنْتَ مُؤْمِنٌ وَّهُوَ كَافِرٌ، وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ حَمَلَ الْعَرَبَ عَلٰى عِبَادَةِ الْاَصْنَامِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8788 – صحيح

✧✧ حضرت طفیل ابن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں کہ) ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ظہر کی نماز ادا کر رہے تھے، لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفوں میں موجود تھے، ہم نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کو پکڑ رہے ہیں، اس کو لے کر آپ تھوڑا پیچھے ہٹے، لوگ بھی پیچھے ہٹ گئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم دوسری بار پھر پیچھے ہٹے، لوگ بھی پیچھے ہٹ گئے، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے آج آپ کو نماز کے دوران ایسا عمل کرتے دیکھا ہے کہ اس سے پہلے آپ کو ایسا کرتے کبھی نہیں دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے سامنے جنت تمام خوبصورتی اور شادابی کے ساتھ پیش کی گئی، میں نے اس کے انگوروں کے خوشوں میں سے ایک خوشہ لینے کا ارادہ کیا تھا، اگر میں وہ لے لیتا تو زمین و آسمان کے درمیان والی تمام مخلوق اس کو کھاتی، وہ تب بھی کم نہ ہوتا، پھر میرے اور اس کے درمیان کوئی چیز حائل کر دی گئی۔ پھر مجھ پر دوزخ پیش کی گئی، جب میں نے اس کی گرمائش کو محسوس کیا تو پیچھے ہٹ گیا، میں نے اس میں زیادہ تعداد عورتوں کی دیکھی، اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر ان کو کوئی راز بتا دیا جائے تو یہ اس کو فاش کر دیتی ہیں، اگر یہ کچھ مانگتی ہیں تو بہت زیادہ ضد کرتی ہیں اور اگر ان سے کوئی چیز مانگی جائے تو بخل سے کام لیتی ہیں، جب ان کو کچھ دیا جائے تو شکر نہیں کرتیں، اور میں نے اس میں عمرو بن لحی کو دیکھا وہ دوزخ میں اپنی آنتیں گھسیٹتا پھر رہا تھا، اور معبد بن اکثم خزاعی اس کے ساتھ بہت زیادہ ملتا جلتا ہے۔ حضرت معبد نے عرض کی: یارسول اللہ؟ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی مشابہت کی وجہ سے مجھے کوئی خطرہ ہے؟ وہ تو میرا والد ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں تم مومن ہو، وہ کافر ہے۔ وہ سب سے پہلا شخص ہے جس نے اہل عرب کو بتوں کی عبادت سے روشناس کروایا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8789 – اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ، ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَاَيْتُ فِيْهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيِّ بْنِ قَمْعَةَ بْنِ خِنْدِفَ اَبُوْ عَمْرٍو وَهُوَ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ وَغَيَّرَ عَهْدَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَاَشْبَهُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ اَكْثَمُ بْنُ اَبِي الْجَوْنِ قَالَ: فَقَالَ اَكْثَمُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَضُرُّنِيْ شَبَهُهُ؟ قَالَ: لَا اِنَّكَ مُسْلِمٌ وَّاِنَّهُ كَافِرٌ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8789 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھ پر دوزخ پیش کی گئی، میں نے اس میں عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف ابوعمرو کو دیکھا وہ آگ میں اپنی آنتیں گھسیٹتا پھر رہا تھا، یہ وہ پہلا شخص ہے جس نے بتوں کے نام پر جانور چھوڑے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مذہب کو تبدیل کیا، اور وہ اکثم بن ابی الجون سے بہت ملتا جلتا ہے، یہ سن کر اکثم نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس کے ساتھ مشابہت سے مجھے کوئی نقصان ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، تم مسلمان ہو، وہ کافر ہے۔

✿✿ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8790 – حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ عُيِّرَ الْكَافِرُ بِعَمَلِهِ فَجَحَدَ وَخَاصَمَ، فَيُقَالُ لَهُ: جِيرَانُكَ يَشْهَدُونَ عَلَيْكَ، فَيَقُوْلُ: كَذَبُوا، فَيُقَالُ: اَهْلُكَ وَعَشِيرَتُكَ، فَيَقُوْلُ: كَذَبُوا، فَيُقَالُ: احْلِفُوا، فَيَحْلِفُونَ ثُمَّ يُصْمِتُهُمُ اللّٰهُ، وَيَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ فَيُدْخِلُهُمُ النَّارَ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8790 – علی شرط مسلم

✧✧ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قیامت کے دن کافر کو اس کے عمل کی وجہ سے شرم دلائی جائے گی، وہ انکار کرے گا اور جھگڑا کرے گا، اس کو کہا جائے گا، تیرے پڑوسی تیرے خلاف گواہی دے رہے ہیں، وہ کہے گا: جھوٹ بول رہے ہیں، پھر اس کو کہا جائے گا: تیرے گھر والے اور تیرے خاندان والے تیرے خلاف گواہی دے رہے ہیں، وہ کہے گا: یہ سب بھی جھوٹ بول رہے ہیں، پھر ان سے کہا جائے گا کہ تم قسم اٹھاؤ، وہ قسم اٹھالیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ان کو خاموش کروادے گا، اور اس بندے کی زبان اس کے خلاف گواہی دے گی، اور وہ دوزخ میں چلا جائے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8791 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، قَالَا: ثَنَا اَبُوْ النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَ اَبُوْ بُرْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اَهْلَ النَّارِ لَيَبْكُوْنَ حَتّٰى لَوْ اُجْرِيَتِ السُّفُنُ فِي دُمُوعِهِمْ لَجَرَتْ، وَاِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ الدَّمَ يَعْنِيْ مَكَانَ الدَّمْعِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8791 – صحيح

✧✧ حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک دوزخی لوگ روئیں گے ،(ان کے آنسوؤں کی مقدار اتنی زیادہ ہوگی کہ) اگر ان کے آنسوؤں میں کشتی چلانا چاہو تو چلائی جا سکے گی ، اور آنسوؤں کی بجائے ان کی آنکھوں سے خون نکلے گا۔

❁❁ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8792 – اَخْبَرَنَا الْاُسْتَاذُ اَبُوْ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، ثنا اَبُوْ قُتَيْبَةَ، ثَنَا فَرْقَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ اَبُوْ نَصْرٍ، ثنا عُقْبَةُ بْنُ اَبِي الْحَسْنَاءِ ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ اُخِذَ سَبْعُ خَلِفَاتٍ بِشُحُومِهِنَّ فَيُلْقَيْنَ مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ مَا انْتَهَيْنَ اِلٰى آخِرِهَا سَبْعِينَ عَامًا

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8792 – سنده صالح

✧✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر سات حاملہ اونٹنیاں ان کی چربیوں سمیت لے کر دوزخ کے اوپر کے کنارے سے پھینکی جائیں تو وہ ستر سال تک بھی اس کی گہرائی تک نہیں پہنچ سکیں گے۔

8793 – حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " اُتِيتُ بِالْبُرَاقِ فَرَكِبْتُ خَلْفَ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَسَارَ بِنَا اِذَا ارْتَفَعَ ارْتَفَعَتْ رِجْلَاهُ، وَاِذَا هَبَطَ ارْتَفَعَتْ يَدَاهُ، قَالَ: فَسَارَ بِنَا فِي اَرْضٍ غُمَّةٍ مُنْتِنَةٍ حَتّٰى اَفْضَيْنَا اِلٰى اَرْضٍ فَيْحَاءَ طَيِّبَةٍ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ اِنَّا كُنَّا نَسِيْرُ فِي اَرْضٍ غُمَّةٍ مُنْتِنَةٍ، ثُمَّ اَفْضَيْنَا اِلٰى اَرْضٍ فَيْحَاءَ طَيِّبَةٍ، قَالَ: تِلْكَ اَرْضُ النَّارِ وَهٰذِهِ اَرْضُ الْجَنَّةِ، قَالَ: فَاَتَيْتُ عَلٰى رَجُلٍ قَائِمٍ يُصَلِّي، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا مَعَكَ يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: هٰذَا اَخُوكَ مُحَمَّدٌ فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، وَقَالَ: سَلْ لِاُمَّتِكَ الْيُسْرَ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ؟ فَقَالَ: هٰذَا اَخُوكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، قَالَ: فَسِرْنَا فَسَمِعْتُ صَوْتًا وَتَذَمُّرًا فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: هٰذَا اَخُوكَ مُحَمَّدٌ فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، وَقَالَ: سَلْ لِاُمَّتِكَ الْيُسْرَ فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ؟ فَقَالَ: هٰذَا اَخُوكَ مُوسَى، قُلْتُ: عَلٰى مَنْ كَانَ تَذَمُّرُهُ وَصَوْتُهُ؟ قَالَ: عَلٰى رَبِّهِ، قُلْتُ: عَلٰى رَبِّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَدْ عُرِفَ ذٰلِكَ مِنْ حِدَّتِهِ، قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا فَرَاَيْنَا مَصَابِيحَ وَضُوْءًا، قَالَ: قُلْتُ: مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: هٰذِهِ شَجَرَةُ اَبِيكَ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَتَدْنُو مِنْهَا؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَنَوْنَا فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ مَضَيْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَرَبَطْتُ الدَّابَّةَ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي يَرْبُطُ بِهَا الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَنُشِرَتْ لِيَ الْاَنْبِيَاءُ مَنْ سَمَّى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُسَمِّ، فَصَلَّيْتُ بِهِمْ اِلَّا هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ

الثَّلَاثَةِ اِبْرَاهِيمَ وَمُوسٰى وَعِيسٰى عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ هٰذَا حَدِيثٌ تَفَرَّدَ بِهٖ اَبُوْ حَمْزَةَ مَيْمُوْنُ الْاَعْوَرُ، وَقَدِ اخْتَلَفَتْ اَقَاوِيلُ اَئِمَّتِنَا فِيهِ وَقَدْ اَتٰى بِزِيَادَاتٍ لَمْ يُخْرِجْهَا الشَّيْخَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي ذِكْرِ الْمِعْرَاجِ

✧✧ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس براق لایا گیا، میں جبریل امین علیہ السلام کے پیچھے اس پر سوار ہو گیا، وہ ہمیں لے کر روانہ ہوا، وہ جب اوپر اٹھتا تو اس کے پاؤں بھی اوپر اٹھتے، اور جب وہ نیچے آتا تو اس کے ہاتھ بلند ہوتے، یہ ہمیں ایک تاریک اور بدبودار جگہ لے گیا، پھر جب ہم خوشگوار زمین میں پہنچے تو میں نے کہا: اے جبریل ہم پہلے تاریک اور بدبودار جگہ سے گزرے پھر اس خوشبودار مقام پر آ گئے، یہ کون سے مقامات ہیں؟ حضرت جبریل امین علیہ السلام نے کہا: وہ دوزخ کی زمین تھی اور یہ جنت کی جگہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ایک آدمی کے پاس پہنچا وہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا، اس نے پوچھا: اے جبریل! یہ تیرے ساتھ کون ہیں؟ حضرت جبریل امین علیہ السلام نے کہا: یہ آپ کے بھائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، انہوں نے خوش آمدید کہا اور میرے لئے برکت کی دعا کی، اور مجھ سے کہا: آپ اپنی امت کے لئے آسانی مانگنا، میں نے پوچھا: جبریل! یہ کون ہیں؟ جبریل امین علیہ السلام نے بتایا کہ وہ آپ کے بھائی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں، پھر آگے بڑھ گئے، میں نے کچھ لوگوں کی آوازیں سنی، میں ان میں سے ایک آدمی کے پاس آیا، اس نے کہا: اے جبریل علیہ السلام، یہ کون ہیں؟ حضرت جبریل امین علیہ السلام نے کہا: یہ آپ کے بھائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، انہوں نے بھی خوش آمدید کہا، اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی، اور مجھ سے کہا: اپنی امت کے لئے آسانی مانگنا، میں نے پوچھا: اے جبریل! یہ کون ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ آپ کے بھائی حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ میں نے کہا: ان کی آواز جو آ رہی تھی وہ کیا تھی؟ حضرت جبریل امین علیہ السلام نے کہا: وہ اپنے رب سے ہم کلام ہو رہے تھے، میں نے پوچھا: اپنے رب سے؟ جبریل نے کہا: جی ہاں۔ اس وجہ سے ان کی طبیعت کی شدت بالکل بجا ہے، ہم مزید آگے بڑھ گئے، ہم نے کچھ قندیلیں روشن دیکھیں، میں نے پوچھا: جبریل! یہ کیا ہے؟ حضرت جبریل امین علیہ السلام نے بتایا کہ آپ کے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا درخت ہے، کیا آپ اس کے قریب جانا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ ہمیں ان کے قریب کر دیا گیا، انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لئے برکت کی دعا کی، پھر ہم آگے بڑھ گئے اور بیت المقدس پہنچ گئے، اور جہاں پر انبیاء کرام علیہم السلام اپنے جانور باندھا کرتے تھے وہاں پر ہم نے براق کو باندھا، پھر میں مسجد میں داخل ہو گیا، وہاں پر تمام انبیاء کرام موجود تھے جن کے نام بیان کئے گئے ہیں وہ بھی موجود تھے اور جن کے نام نہیں بیان کئے گئے وہ بھی وہاں موجود تھے، میں نے ان سب کو نماز پڑھائی سوائے تین لوگوں کے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

✿✿ ابوحمزہ میمون الاعور اس حدیث کو روایت کرنے میں منفرد ہیں۔ ہمارے ائمہ کے اقوال اس بارے میں مختلف ہیں، اس میں وہ اضافے موجود ہیں جن کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر معراج میں نقل نہیں کیا۔

8794 - اَخْبَرَنِي عَبْدَانُ بْنُ يَزِيدَ الدَّقَّاقُ، بِهَمَدَانَ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثنا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا اَبُو طَلْحَةَ الرَّاسِبِيُّ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ اَبِي بُرْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " تُحْشَرُ

هٰذِهِ الْاُمَّةُ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَصْنَافٍ: صِنْفٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، وَصِنْفٍ يُحَاسَبُوْنَ حِسَابًا يَّسِيْرًا، وَآخَرُ يَجُوْزُوْنَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ اَمْثَالُ الْجِبَالِ الرَّاسِيَةِ فَسَاَلَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ، فَيَقُوْلُ: هٰؤُلَاءِ عُبَيْدٌ مِنْ عَبِيْدِي لَمْ يُشْرِكُوْا بِيْ شَيْئًا وَعَلٰى ظُهُوْرِهِمُ الذُّنُوْبُ وَالْخَطَايَا حُطُّوْهَا وَاجْعَلُوْهَا عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى، وَادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِيْ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8794 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت ابو بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کا تین گروہوں میں حشر ہوگا، ایک جماعت بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوگی، ایک جماعت سے ہلکا پھلکا حساب لیا جائے گا، اور ایک اور جماعت ہوگی وہ اپنی پشت پر بلند و بالا پہاڑوں کی مانند گناہ لے کر آئیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا حالانکہ وہ سب کچھ بہت اچھی طرح خود جانتا ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ میرا وہ بندہ ہے جس نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا تھا، اگرچہ ان کی پشت پر گناہوں اور خطاؤں کا انبار موجود ہے لیکن ان کے گناہ ان سے ہٹا کر یہودیوں اور نصرانیوں پر ڈال دیئے جائیں اور اس کو میری رحمت سے جنت میں داخل کر دو۔

❀❀ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8795 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْمَكْرُ وَالْخَدِيْعَةُ وَالْخِيَانَةُ فِي النَّارِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8795 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دھوکہ، فریب اور خیانت دوزخ میں (لے جانے والے کام) ہیں۔

8796 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرَوَيْهِ الصَّفَّارُ بِبَغْدَادَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: اَطَلَعَتِ الْحَمْرَاءُ بَعْدُ؟ فَاِذَا رَآهَا قَالَ: لَا مَرْحَبًا، ثُمَّ قَالَ: " اِنَّ مَلَكَيْنِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ سَاَلَا اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يَهْبِطَا اِلَى الْاَرْضِ فَاُهْبِطَا اِلَى الْاَرْضِ، فَكَانَا يَقْضِيَانِ بَيْنَ النَّاسِ فَاِذَا اَمْسَيَا تَكَلَّمَا بِكَلِمَاتٍ وَعَرَجَا بِهَا اِلَى السَّمَاءِ، فَقُيِّضَ لَهُمَا بِامْرَاَةٍ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ وَاُلْقِيَتْ عَلَيْهِمَا الشَّهْوَةُ فَجَعَلَا يُؤَخِّرَانِهَا وَاُلْقِيَتْ فِيْ اَنْفُسِهِمَا، فَلَمْ يَزَالَا يَفْعَلَانِ حَتّٰى وَعَدَتْهُمَا مِيْعَادًا فَاَتَتْهُمَا لِلْمِيْعَادِ، فَقَالَتْ

عَلِّمَانِی الْکَلِمَةَ الَّتِی تَعْرُجَانِ بِهَا، فَعَلَّمَاهَا الْکَلِمَةَ، فَتَکَلَّمَتْ بِهَا فَعَرَجَتْ بِهَا اِلَی السَّمَاءِ فَمُسِخَتْ، فَجُعِلَتْ کَمَا تَرَوْنَ، فَلَمَّا اَمْسَیَا تَکَلَّمَا بِالْکَلِمَةِ الَّتِی کَانَا یَعْرُجَانِ بِهَا اِلَی السَّمَاءِ ، فَلَمْ یَعْرُجَا فَبُعِثَ اِلَیْهِمَا اِنْ شِئْتُمَا فَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ، وَاِنْ شِئْتُمَا فَعَذَابُ الدُّنْیَا اِلٰی اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ عَلٰی اَنْ تَلْتَقِیَانِ اللّٰهَ تَعَالٰی، فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَکُمَا وَاِنْ شَاءَ رَحِمَکُمَا، فَنَظَرَ اَحَدُهُمَا اِلٰی صَاحِبِهِ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: بَلْ نَخْتَارُ عَذَابَ الدُّنْیَا اَلْفَ اَلْفَ ضِعْفٍ فَهُمَا یُعَذَّبَانِ اِلٰی اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ "

هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ یُخْرِجَاهُ وَتُرِکَ حَدِیْثُ یَحْیَی بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْهِ مِنَ الْمُحَالَاتِ الَّتِی یَرُدُّهَا الْعَقْلُ فَاِنَّهُ لَا خِلَافَ اَنَّهُ مِنْ اَهْلِ الصَّنْعَةِ فَلَا یُنْکَرُ لِاَبِیْهِ اَنْ یَخُصَّهُ بِاَحَادِیْثَ یَتَفَرَّدُ بِهَا عَنْهُ

(التعلیق – من تلخیص الذهبی)8796 – قال النسائی متروک

✧✧ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے ''اس کے بعد سرخی نمودار ہوگی ، جب کوئی اس کو دیکھے تو اس کا خوشدلی سے استقبال نہ کرے ، پھر فرمایا: دوفرشتوں ہاروت اور ماروت نے اللہ تعالیٰ سے مطالبہ کیا کہ وہ ان کو زمین پر اتار دے ، ان کو زمین پر اتار دیا گیا، یہ لوگوں کے مابین فیصلے کیا کرتے تھے ، جب شام ہوتی تو کچھ کلمات پڑھتے اوران کی برکت سے وہ آسمان میں چڑھ جاتے ، انہوں نے ایک انتہائی خوبصورت عورت کے بارے میں کوئی فیصلہ کیا، اس عورت نے ان کو برائی کی دعوت دی ،لیکن فرشتے اس کو ٹالتے رہے ،لیکن ان کے دل میں اس کی یاد رہنے لگی ، یہ دونوں اس سے رابطے میں رہے حتیٰ کہ ایک دن اس نے ان سے وقت طے کرلیا اور پھر مقررہ وقت پر ان کے پاس آ گئی ، اس نے کہا: پہلے مجھے تم وہ کلمات سکھاؤ جو پڑھ کر تم آسمانوں پر جاتے ہو، انہوں نے اس عورت کو وہ کلمات سکھادیئے، اس نے فوراً وہ کلمات پڑھے اور آسمانوں کی جانب چڑھ گئی ،لیکن اس کو مسخ کر دیا گیا،اور پھر اس کو یوں بنا دیا گیا جیسا کہ تم اس کو دیکھتے ہو، جب شام ہوئی ،انہوں نے وہ کلمات پڑھے جن کو پڑھ کر وہ آسمانوں پر چڑھا کرتے تھے لیکن اس دن وہ اوپر کی جانب نہ چڑھ سکے ، ان کی جانب پیغام بھیجا گیا ،اگر تم چاہو تو تمہیں آخرت کا عذاب دیا جائے اور اگر چاہو تو قیامت تک تمہیں دنیا کا عذاب دیا جائے ، پھر جب قیامت میں اللہ تعالیٰ سے تمہاری ملاقات ہو تو اس وقت اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو تمہیں عذاب دے اور چاہے تو تم پر رحمت کرے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے کی جانب دیکھا اورانہوں نے فیصلہ کیا کہ ہم دنیا ہی میں سزا کاٹیں گے چاہے وہ ہزار گنا زیادہ کیوں نہ ہو، چنانچہ ان کو قیامت تک عذاب ہوتا رہے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ اور یحییٰ بن سلمہ کی ان کے والد سے روایت کردہ وہ حدیث چھوڑ دی گئی ہے کیونکہ یہ محالات میں سے ہے، عقل اس کو قبول نہیں کرتی کیونکہ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ وہ اہل فن میں سے ہیں، اس لئے کچھ بعید نہیں ہے کہ ان کے والد کی کچھ مخصوص احادیث ہوں جن کی روایت کرنے میں وہ منفرد ہوں۔

8797 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَحْبُوْبِیُّ بِمَرْوَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِیْسَی الطَّرَسُوْسِیُّ، ثَنَا

اَبُوْ عَاصِمٍ، ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: جَلَسْتُ اِلَى ابْنِ عُمَرَ وَاَبِى سَعِيدٍ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: اِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ مَبْلَغَ الْعَرَقِ مِنِ ابْنِ آدَمَ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا: اِلَى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ، وَقَالَ الْآخَرُ: يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ وَاَشَارَ ابْنُ عُمَرَ فَخَطَّ بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِهِ بِالسَّبَّابَةِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 8797 – صحيح

✧✧ حضرت سعید بن جبیر فرماتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے دن انسان کے پسینے کی انتہا بیان کرتے ہوئے سنا ہے، ایک نے کہا: اس کے کانوں کی لو تک ہوگا، اور دوسرے نے کہا: وہ پسینے میں ڈوبی ہوگی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ کہتے ہوئے اپنی شہادت کی انگلی کے ساتھ کان کی لو کے درمیان خط کھینچا۔

۞۞ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8798 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَهْلٍ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبَزَّازُ، ثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ، ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ، حَدَّثَنِي اَبِي، قَالَ: عُدْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَوْعُوكًا فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَيْهِ فَقُلْتُ: تَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلًا اَشَدَّ حَرًّا مِنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَشَدَّ حَرًّا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَاذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاكِبَيْنِ الْمُقَفِّيَيْنِ لِرَجُلَيْنِ حِينَئِذٍ مِنْ اَصْحَابِهِ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبى) 8798 – على شرط مسلم

✧✧ حضرت ایاس بن سلمہ بن الاکوع اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک بیمار کی عیادت کے لئے گئے، میں نے اس پر اپنا ہاتھ رکھا، میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے آج سے پہلے اتنا زیادہ بخار کبھی کسی کو نہیں دیکھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں اس کی خبر نہ دوں جو قیامت کے دن اس سے بھی زیادہ گرم ہوں گے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت دو آدمی کھڑے تھے ان کو مراد لیتے ہوئے آپ نے فرمایا:)، یہ دو سوار آدمی جو منہ پھیرے کھڑے ہیں۔

۞۞ یہ حدیث امام مسلم رضی اللہ عنہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

حديث: **8798**

صحيح مسلم - كتاب صفات المنافقين واحكامهم' حديث: 5096' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' من اسمه سلمة عكرمة بن عمار' حديث: 6122' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب القسامة' كتاب المرتد - باب ما يحرم به الدم من الإسلام زنديقا كان او غيره' حديث: 15663

8799 - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ الْكِنْدِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِی الدُّنْيَا، وَاِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ شَرًّا اَمْسَكَ عَلَيْهِ بِذَنْبِهٖ حَتّٰی يُوَافِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8799 – سكت عنه الذهبی فی التلخيص

✧✧ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو دنیا ہی میں اس کے گناہ کی سزا دے دیتا ہے، اور جب کسی بندے کے ساتھ ''شر'' کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کی سزا کو موخر کر دیتا ہے حتیٰ کہ قیامت کے دن اس کو پوری سزا دے گا۔

8800 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ، ثَنَا اَبُوْ مُوْسٰی سَهْلُ بْنُ كَثِيْرٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: نَزَلْنَا مِنَ الْمَدَائِنِ عَلٰی فَرْسَخٍ فَلَمَّا جَاءَتِ الْجُمُعَةُ حَضَرَ وَحَضَرْتُ مَعَهُ فَخَطَبَنَا حُذَيْفَةُ، فَقَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ: (اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ) (القمر: 1) اَلَا وَاِنَّ السَّاعَةَ قَدِ اقْتَرَبَتْ اَلَا وَاِنَّ الْقَمَرَ قَدِ انْشَقَّ، اَلَا وَاِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِفِرَاقٍ، اَلَا وَاِنَّ الْيَوْمَ الْمِضْمَارُ وَغَدًا السِّبَاقُ "، فَقُلْتُ لِاَبِیْ: اَيَسْتَبِقُ النَّاسُ غَدًا؟ قَالَ: يَا بُنَيَّ اِنَّكَ لَجَاهِلٌ، اِنَّمَا يَعْنِی الْعَمَلَ الْيَوْمَ وَالْجَزَاءُ غَدًا، فَلَمَّا جَاءَتِ الْجُمُعَةُ الْاُخْرٰی حَضَرْنَا فَخَطَبَنَا حُذَيْفَةُ، فَقَالَ: "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، يَقُوْلُ: (اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ) (القمر: 1) اَلَا وَاِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِفِرَاقٍ، اَلَا وَاِنَّ الْيَوْمَ الْمِضْمَارُ وَغَدًا السِّبَاقُ، اَلَا وَاِنَّ الْغَايَةَ النَّارُ وَالسَّابِقُ مَنْ سَبَقَ اِلَى الْجَنَّةِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبی)8800 – صحيح

✧✧ حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں: آپ فرماتے ہیں: مدائن سے ایک فرسخ کے فاصلے پر ہم نے پڑاؤ ڈالا، جب جمعہ آیا تو ہم جمعہ پڑھنے آئے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا، اور فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

''پاس آئی قیامت اور شق ہو گیا چاند'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)

خبردار بے شک قیامت قریب ہے، خبردار، چاند دو ٹکڑے ہو چکا، خبردار! دنیا جدائی کے بالکل قریب ہے، خبردار! آج

حدیث 8799

الجامع للترمذی ' ابواب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فی الصبر على البلاء ' حديث:2377 ' مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه ' حديث: 1727 ' مسند ابی يعلى الموصلی - سعيد بن سنان ' حديث:4140

دوڑ ہے اور کل اس میں سبقت ہوگی۔ میں نے حضرت ابی سے کہا: کیا لوگ کل سبقت حاصل کریں گے؟ آپ نے فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے تم نادان ہو، اس سے مراد یہ ہے کہ آج عمل کا دن ہے اور کل اعمال کی جزاء ملے گی، جب اگلا جمعہ آیا تو ہم پھر جمعہ کے لئے حاضر ہوئے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

خبردار! دنیا جدائی کے قریب ہے، خبردار، آج مضمار ہے اور کل سباق ہے۔ خبردار انتہاء، دوزخ ہے۔ اور سبقت حاصل کرنے والا وہ ہے جو جنت کی جانب سبقت کر گیا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8801 – حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ دَرَّاجٍ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَاْكُلُ التُّرَابُ كُلَّ شَيْءٍ مِنَ الْاِنْسَانِ اِلَّا عَجْبَ ذَنَبِهِ قِيلَ: وَمَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مِثْلُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْهُ يُنْشَاُونَ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبی) 8801 – صحيح

✦ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: مٹی، انسان کا سب کچھ کھا جائے گی سوائے ''عجب الذنب'' کے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رائی کے دانے کے برابر ایک ہڈی ہے، اسی سے لوگوں کو دوبارہ پیدا کیا جائے گا۔

✿✿ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8802 – اَخْبَرَنِي الشَّيْخُ اَبُو بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ الْاِمَامُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنْبَاَ مُوسَى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبَّادٍ، ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: دَخَلَ نَفَرٌ مِنَ الْقُرَّاءِ عَلَى اَبِي ذَرٍّ وَعِنْدَهُ امْرَاَةٌ سَوْدَاءُ عَلَيْهَا عَبَاءَةٌ قَطَوَانِيَّةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا مَجَاسِدٌ وَّلَا خَلُوقٌ، فَقَالَ اَبُو ذَرٍّ: اَتَدْرُونَ مَا تَقُولُ هٰذِهِ، تَاْمُرُنِي اَنْ آتِيَ الْعِرَاقَ وَلَوْ اَتَيْتُ الْعِرَاقَ لَقَالُوا: هٰذَا صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حديث: 8801

صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما او مؤخرا' فصل في احوال الميت في قبره - ذكر وصف قدر عجب الذنب الذي لا تاكله الارض من ابن' حديث: 3197' مسند احمد بن حنبل - مسند ابي سعيد الخدري رضي الله عنه - حديث: 11013' مسند ابي يعلى الموصلي - من مسند ابي سعيد الخدري' حديث: 1351

حديث: 8802

مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' حديث ابي ذر الغفاري - حديث: 20890' مسند الحارث - كتاب الزهد' باب في الاقتصاد - حديث: 1074

فَمَالُوا عَلَيْنَا مِنَ الدُّنْيَا، وَاِنَّ خَلِيْلِي اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيَّ اَنَّ جِسْرَ جَهَنَّمَ دَحْضٌ مَزِلَّةٌ، وَفِي اَحْمَالِنَا اَفْسَادٌ لَعَلَّنَا اَنْ نَنْجُوَ مِنْهَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ اِنْ كَانَ اَبُوْ قِلَابَةَ سَمِعَ مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي)8802 – على شرط البخاري ومسلم إن كان أبو قلابة سمع من أبي ذر

✧✧ حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں: قاریوں کی ایک جماعت حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئی، اس وقت ان کے پاس ایک سیاہ فام خاتون تھی، اس نے قطوانیہ برقعہ اوڑھ رکھا تھا، اس کے اوپر نہ مجاسد (زعفران یا عصفر کے رنگ) کا اثر تھا اور نہ اس پر خلوق (زعفرانی خوشبو) کا اثر تھا، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ یہ خاتون کیا کہہ رہی ہے؟ یہ کہہ رہی ہے کہ میں عراق میں آؤں، اگر میں عراق میں گیا تو لوگ کہیں گے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، پھر ہمارے پاس بہت ساری دنیا آئے گی، اور میرے دوست ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ پلصراط پھسلنے والی جگہ ہے اور ہمارے بوجھوں میں خرابیاں ہیں، شاید کہ ہم اس سے نجات پا جائیں۔

۞۞ اگر ابوقلابہ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے تو یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح الاسناد ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8803 – اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ، ثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّوْنَ) (الحج: 47) فَقَالَ: مَنْ اَنْتَ؟ فَذَكَرَ لَهُ اَنَّهُ رَجُلٌ مِنْ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: فَمَا يَوْمٌ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنَّمَا سَاَلْتُكَ لِتُخْبِرَنَا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يَوْمَانِ ذَكَرَهُمَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِهِمَا فَكَرِهَ اَنْ يَقُوْلَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عَلْمٍ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ،

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8803 – على شرط البخاري

✧✧ حضرت عبداللہ ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد

(وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّوْنَ) (الحج: 47)

حديث: 8803

جامع البيان في تفسير القرآن للطبري - سورة المعارج القول في تاويل قوله تعالى : سال سائل بعذاب واقع للكافرين - وقوله : تعرج الملائكة والروح إليه في يوم كان مقداره خمسين حديث:32283

''بے شک تمہارے رب کے یہاں ایک دن ایسا ہے جیسے تم لوگوں کی گنتی میں ہزار برس'' (ترجمہ کنزالایمان، امام احمد رضا)
کے بارے میں پوچھا: حضرت عبداللہ نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے اپنا تعارف کروایا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: وہ کون سا دن ہے جو پچاس ہزار سال کا ہوگا؟ اُس آدمی نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت کرے میں تو آپ سے پوچھ رہا ہوں، آپ مجھے بتایئے، (آپ الٹا مجھ ہی سے پوچھنے لگ گئے ہیں) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: دودنوں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے، اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان دونوں میں سے کون سا دن ہے، آپ رضی اللہ عنہما نے کتاب اللہ کے بارے میں بغیر علم کے کچھ کہنا مناسب نہ سمجھا۔

✿✿ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اس کو نقل نہیں کیا۔

آخِرُ كِتَابِ الْاَهْوَالِ، وَهُوَ آخِرُ كِتَابِ الْجَامِعِ الصَّحِيحِ الْمُسْتَدْرَكِ، تَأْلِيفُ الْحَاكِمِ الْإِمَامِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَمْدَوَيْهِ الْحَافِظِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى،
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَصَلَاتُهُ وَسَلَامُهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِينَ "

کتاب الاھوال مکمل ہوگئی ہے۔ امام حاکم ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن حمدویہ کی کتاب الجامع الصحیح المستدرک یہاں پر ختم ہوگئی۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ وَصَلَاتُهُ وَسَلَامُهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِينَ "

اللہ رب العزت کا کروڑہا کروڑ بار شکر ہے، جس نے اپنے ایک حقیر بندے کو حدیث پاک کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی آج ۲۷ رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ بمطابق ۶ اگست ۲۰۱۳ء بروز پیر شریف کو چھٹی جلد اور اس کی فہرست کا کام مکمل ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ اور قرآن وحدیث کی خدمت مزید جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔